CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

प्रकाश लाहौर

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

ششماہی ۲ سالانہ ۵ فی پرچہ ۲

انوار ۲۲ پوہ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۵ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء دیانند آبد ۱۱۱ | نمبر ۱ | ۳۲

SUNDAY the 5th JAN 1936

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ॥

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نرویکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ॥

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ॥

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سردا اُدیت رہنا چاہیئے ॥

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ॥

۶۔ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ॥

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ॥

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے ॥

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ॥

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ॥

یجروید	دلی اتحاد	وید امرت	دلی اتحاد	رگوید

ओ३म् सं जानीध्वं सं पृच्यध्वं सं वो मनांसि जानताम्। देवा भागं यथा पूर्वे संजानाना उपासते ॥ (اتھروید۔ کانڈ ۶۔ سوکت ۶۴ منتر ۱)

لفظی معنی

(सम् जानीध्वम्) آپس میں جان پہچان کرو (सम् पृच्यध्वम्) آپس میں ملے رہو۔ (जानताम्) گیان والے (वः) تم لوگوں کے (मनांसि) (सम्) ایک سے ہو دیں (यथा) جیسے (पूर्वे) پرتھم سمے کے (संजानाना) یتھاوت گیانی (देवा) ودوان لوگ (भागम्) [illegible] اور ایشوریوں کے سمُوہ کو (उपासते) سیون کرتے ہیں ॥

ہندوستان میں آج کل پھوٹ کا زور ہے۔ کہیں اونچ نیچ کا جھگڑا ہے۔ اور کہیں چھوت چھات کا۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ جن کا سنگٹھن ہونے میں نہیں آتا۔ غضب خدا کا ہندوؤں کے مذہبی نیتا بھی ان کو سنگھٹت کرنے کی بجائے پرتھک پرتھک کرنے کا ہی موجب بن رہے ہیں۔ حالانکہ پرم دیو پرماتما شروع سے ہی یہ اُپدیش کر رہا ہے کہ:۔

اے ہندوؤ! اگر تم سنگھٹت ہونا چاہتے ہو۔ تو (समजानीध्वम्) آپس میں جان پہچان کرو۔ تاکہ تمہارے اندر کبھی منافقت اپنا عمل دخل جما نہ سکے۔ اور تمہارے درمیان کوئی فرق کرنے کا موجب نہ بنے۔ اونچ نیچ کے ڈھکوسلے کو ترک کرو۔ چھوت چھات کے جھگڑوں پر خاک ڈالو۔ اور اپنا (Common) ایک سا (Cause) بناؤ۔ (सम्) آپس میں (पृच्यध्वम्) موتیوں کی مالا کے منکوں کی طرح ملے رہو۔ تاکہ (वः) تمہارے (मनांसि) من (सम्) ایک سے (जानताम्) گیان والے ہوں۔ اور تمہارا آچار۔ ویوہار اور اتحاد ویسا ہی شاندار ہو۔ (यथा) جیسا کہ (पूर्वे) پہلے گزرے ہوئے (देवा) عالم باعمل لوگوں کا ہوا کرتا تھا۔ تاکہ تم باہم متحد رہتے ہوئے ایک دوسرے کے غمخوار اور ہمدرد بن سکو۔ اور ایک دوسرے کے تجربہ سے فیض یاب ہوتے ہوئے یتھاوت گیانی بن کر (संजानाना) (भागम्) قابل پرستش پرماتما اور ایشوریوں کے سمُوہ کا (उपासते) سیون کرنے کے قابل بن سکو۔ اور چھاتی پر ہاتھ رکھ کر اغیار کو دھتا بتلا سکو ॥

(ادم شرم)

اتھروید

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہرشی دیانند کی نروان بھومی اجمیر میں

شری ورجانند وید ودیالیہ کی ستھاپنا

ایسا کون سا آریہ پرش ہوگا۔ جو اپنی سنتان کو سوشکھشت تتھا ویدک دھرم انویائی نہیں بنانا چاہتا ہوگا۔ کنتو کھید ہے کہ اس سمے تک جتنی شکھشا سنستھائیں آریہ جگت میں ہیں۔ اُن میں بہت کم ایسی ہیں۔ جو اس آوشیکتا کی پورتی کرتی ہوں۔ اور وہ بھی اپریاپت خاص کر راجپوتانہ میں تو نہیں کے برابر ہیں +

پرسنتا ہے۔ کہ رشی کی نروان بھومی اجمیر میں پنڈت بھدر سین جی نے شری ورجانند وید ودیالیہ کی ستھاپنا کی ہے۔ جس سے آشا ہے۔ کہ آریہ جنوں کو لابھ ہوگا۔ اور اس آوشیکتا کی بہت کچھ پورتی ہوگی۔ کیونکہ یہ ودیالیہ مہرشی دیانند پرتی آرش ویدک پرنالی کے انوسار شکھشا دینے کے لئے کھولا گیا ہے۔ یدپی یہ ودیالیہ ابھی.... بال اوستھا میں ہے۔ اب ورتمان سمے میں ایسی وید ودیالیہ کھولنا بھی بڑی بات پرتیت ہوتی ہے۔ یدپی "نائیک۔ نرودل بیج سمے بڑھتے تو بیل ہووے" کی بھانت یدی آریہ جگت نے اسے اپنایا تو وہ سمے دور نہیں۔ جبکہ یہ ایک مہان ودیالیہ کا روپ دھارن کرلے گا۔ پنڈت جی کی یوگیتا مت پرتا تتھا کرتویہ پرائینتا کو دیکھتے ہوئے یہ دور بھی نہیں۔ آریہ جگت کو پنڈت جی کا پریچے کرانے کی آوشیکتا نہیں۔ پراچین آریہ شکھشا پرنالی کے انوسار انشٹادھیائی مہابھاشیہ پڑھانے والے اتیہ گنے ودوانوں میں سے آپ ایک ہیں۔ رشی دیانند کے انیہ بھگت تتھا آریہ سماج کے پرسدھ ودوانوں میں سے ہیں:۔

آشا ہے۔ کہ آریہ پرش اپنے بچوں کو اپریوکت ودیالیہ میں پرویشٹ کراکر انہیں سوشکھشت ودوان تتھا سچے ویدک دھرمی بناکر اپنے کرتویہ کا پالن کریں گے۔ باہر والے پرتیک برہمچاری کا ماسک شلک دس روپیہ ہے۔ تتھا ستھانیہ بالک کا تین روپیہ ہے۔ پرویش شلک ۳ مانتے ہیں۔ پرویشٹ ہونیوالے برہمچاری کی آیو ۸ سے ۱۲ ورش تک ہونی چاہیئے۔ اسادھارن اوستھا میں نیون ادھک بھی ہوسکتی ہے +

ایسے بڑے چھاتر بھی جو رشی پرورنت شکھشا پرنالی کے انوسار اشٹادھیائی مہابھاشیہ ادھین کرنا چاہیں۔ اور بھوجن وستر آدی کا خرچ دیکر آشرم میں رہتے ہوئے اتھوا سویم اپنے بھوجن آدی کا پربندھ کرکے بھی ودیالیہ میں ادھین کرسکتے ہیں۔ دانی مہانو بھاووں سے یہ نمر نویدن ہے۔ کہ وہ اس ودیالیہ کی یتھیشٹ سہائتا کرکے پنیہ کے بھاگی بنیں۔ وشیش جاننے کے لئے آچاریہ ورجانند وید ودیالیہ اجمیر سے پتر ویوہار کریں :۔

(ونیت بھگوان سوروپ نیائے بھوشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و مالوہ اجمیر)

پنجاب کے ہندوؤں کا اہم فرض!

آریہ سماجیں دھیان دیں

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے آئندہ انتخاب کے لئے رائے دہندگان کی مستقل فہرستیں آج کل تیار ہورہی ہیں۔ اس سے پہلے ماہ اگست و ستمبر میں عارضی فہرستیں تیار کی گئی تھیں۔ اس وقت بھی دیانند دلت ادّھار منڈل پنجاب ہوشیارپور کے اپدیشکوں نے پنجاب کے مختلف اضلاع میں دورہ کرکے مستحق دلت بھائیوں کو رائے دہندگان کی فہرست میں درج کرانے کی کوشش کی تھی۔ اس عرصہ میں ہمارے بہت سے دلت بھائیوں اور بہنوں کے نام ان فہرستوں میں درج نہیں ہوسکے تھے۔ اب جبکہ یہ فہرستیں مکمل کی جانے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ان ہریجن بھائیوں اور بہنوں کو جو قواعد کے مطابق ووٹر بن سکتے ہیں۔ اور ان کے نام پہلے درج نہیں ہوسکے۔ اُن کو اس بات کی پریرنا کریں۔ کہ وہ اپنے اس حق سے فائدہ اٹھائیں اور میونسپل کمیٹیوں کے مقرر کردہ محرروں کے پاس جاکر اپنے نام درج کرائیں منڈل کے اپدیشکوں کی قلیل تعداد اس اہم کام کو سرانجام دینے کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ لہذا آریہ سماجوں ہندو سبھاؤں اور سناتن دھرم سبھاؤں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے شہروں۔ گراموں اور نگروں میں رہنے والے دلت بھائیوں کے حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے ان کے نام ووٹروں کی فہرستوں میں درج کرانے میں ان کی ہر طرح سے امداد کریں :۔

(رلا رام منتری دیانند دلت ادّھار منڈل پنجاب۔ ہوشیارپور)

نوٹ:۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں :۔ (مینیجر)

دکھشنی بھارت کے عیسائی

(لیکھک شری نارائن دت جی سدھانت بھوشن)

اس سنسار میں پرتیک منشیہ پرتی دن نئی نئی باتیں سننا اور سنانا پسند کرتا ہے۔ وشیش باتوں کے پرتی اس کا دھیان ادھک رہتا ہے۔ یدی کوئی پرانی باتیں سناتا رہے۔ تو اس کے پرتی منشیہ کی رچی بہت کم ہوتی ہے۔ اتہ وشیش باتوں کا پرکاشت کرنا آوشیک ہے +

ہمارے اس بھارت ورش میں پرتی دن دھرم پریورتن ہوتا رہتا ہے۔ کوئی ہندو عیسائی بنتا ہے تو دوسرا مسلمان بنتا ہے۔ مسلمان ہندو آریہ دھرم میں دیکھشت ہوتا ہے۔ کوئی عیسائی ویدک دھرم کو سویکار کرتا ہے۔ اس پرکار ورتمان سمے میں دھرم پریورتن بڑے زور سے ہورہا ہے۔ ان لوگوں میں جو ہندو دھرم کو عیسائی و مسلمان دھرم کو سویکار کرتے ہیں۔ یہ ایک بات دیکھی جاتی ہے۔ جب وہ اپنے دھارمک وچاروں میں پریورتن لاتے ہیں۔ تب اُن کے ہردے میں بھارت ورش تتھا اس کی سبھیتا کے پرتی پریم یا شردھا نہیں رہتی۔ وہ کہنے لگتے ہیں۔ کہ بھارتیہ کچھ نہیں جانتے۔ آریہ بھارتیہ سبھیتا کوڑی کام کی نہیں۔ انیادی۔

اس بات کے اداہرن بھارت کے عیسائی اور مسلمان ہیں۔ یہاں پر عیسائیوں کو دیکھتے ہیں جب ایک ہندو عیسائی دھرم میں دیکھشت ہوتا ہے۔ تب وہ اپنی بھاشا (ہندی) میں بات چیت کرنا بہت کم پسند کرتا ہے۔ بھارتیہ ویش بھوشا کو وہ ہیہ سمجھتا ہے۔ سنسکرت بھاشا کو مرت بھاشا کہہ کر سارہین بھاشا ماننے لگتا ہے۔ یہ سادھارن بات ہے۔ یدی اس کے برعکس دیکھیں۔ تو یہ وشیش بات ہے۔ اس پرکار کی ایک وشیش بات آج پاٹھکوں کے سمکش اپستھت کرتا ہوں :۔

لگ بھگ دو ورش پورو شری پنڈت نارائن دیو جی سدھانت بھوشن ہندی پربھاکر نے "کوٹیم" (ٹراونکور) میں ایک ہندی ودیالیہ کھولنے کا پریتن آرمبھ کیا تھا۔ اس کے نرنتر پریشرم کے پرنام سوروپ پرات سمرنیہ امر شہید سوامی شردھانند جی کی پنیہ سمرتی میں شری شردھانند ہندی مہاودیالیہ کی ستھاپنا ہوگئی۔ ڈیڑھ ورش سے یہ ودیالیہ سپھلتا پوروک اپنا کاریہ کر رہا ہے۔ لیے چھاتر ودیالیہ میں ادھین کرکے ہندی کی پریکشاؤں میں کامیاب ہوئے ہیں۔ آپ کی پاٹھن پرنالی کی اُتمتا کے کارن دور دور کے ودیارتھی ودیالیہ میں آجاتے ہیں۔ اس طرح کیرل پرانت میں امر شہید کے نام کو قائم کرنے والی یہ ایک ہی سنستھا ہے۔ پرم پتا پرماتما کی کرپا سے یہ پرتی دن اُنتی پراپت کر رہی ہے :۔

پرنتو اس سمے آپ آشچریہ چکت ہوں گے۔ جب یہ سنیں گے۔ کہ پنڈت نارائن جی کے کاریہ میں سہائتا دینے والے عیسائی ہیں۔ اس کے سنچالک مسٹر مینتو ماپراہیں۔ مسٹر مینتو سردیہ میں آریہ سنسکرتی آریہ بھاشا سنسکرت کے پرتی اٹل شردھا ہے۔ یہ سنسکرت کا گیانا ہیں۔ یہی کارن ہے۔ کہ شری نارائن دیو جی کے کہنے پر آپ نے اُن کا ساتھ دیا۔ اور شردھانند جی کے پورنک سوامی شردھانند جی کے نام پر ودیالیہ کھولنے میں سہائتا دی۔ اور اس کے سنچالن کا بوجھ اپنے اوپر لیا۔ یہی نہیں۔ اس کے ساتھ وہ ایک سنسکرت اور آیوروید کالج بھی چلاتے ہیں۔ ایک ساہتیہ سماج بھی اس پاٹھشالہ کے ادھین کاریہ کر رہا ہے۔ اس پرکار بھارتیہ شکھشا آریہ سنسکرتی کے پرچار میں وہ لگے ہوئے ہیں۔ پاٹھشالہ میں مسٹر مینتو کے اتریکت دو عیسائی ادھیاپک بھی سچے روپ سے کاریہ کر رہے ہیں۔ بھارت میں اتنے ایسے ودھرمی بہت کم ہونگے +

یہاں پر آپ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ سروتر اپواد ہے۔ اسی پرکار یہ بھی ایک اپواد ہے۔ پرنتو بات یہ نہیں یہاں کے عیسائیوں کا وچار بھی اسی پرکار کا معلوم پڑتا ہے۔ اس بات کی پشٹی کے لئے دو ایک پرمان پراپت ہوئے ہیں +

ایک بار میں بھرمن کرتا ہوا پونکم نامک چھوٹے سے گاؤں کے آیوروید اور شدھ علم میں پہنچا۔ ادھر ایک ودیارتھی کو شیشوپال ودھ پڑھتے دیکھ کر میں نے اس سے پوچھا۔ کہ آپ کو کون سنسکرت پڑھاتا ہے؟ اس کے اتر میں جس نے کہا۔ کہ اس اوشدھالیہ کا سوامی مسٹر تھامس ایک چھوٹے سے گرام میں جہاں ہندوؤں کی سنکھیا ادھک ہے۔ عیسائی کو سنسکرت پڑھاتے دیکھنا کے بعد مجھے معلوم ہوا۔ کہ اور بھی انیک عیسائی ہیں۔ جو شردھا بھگتی پوروک سنسکرت پڑھاتے ہیں۔ یہ کتنا آشچریہ جنک تتھا آنند دائک بریانت ہے۔ کوئی کوشل دیکھیں یہاں پر ورش بیج بوئے۔ تو عیسائی بھارتیہ سبھیتا تتھا بھاشا آدی کے بھگت رہیں گے۔ اور اس کے پرسار میں ہندوؤں کا سمان کاریہ ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

شہیدی اکالی جتھے کی امرتسر سے روانگی!

دوسرے ستیہ آگرہی اکالی جتھے کی امرتسر سے روانگی!

شہادت

ان مسلمانوں کے ۸ جنوری میں ... کرتی رگ
کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ ریاست کرشا عضب
اٹھا دیا۔ یا آریہ سماج ... جمہوریت ...
پلٹ دیا۔ آج ... آ ...

لاہور میں اکالی ہیروں نے کرپان مورچہ شروع کر دیا

پہلے ستیہ آگرہی جتھے کی گرفتاری اور سزایابی

لاہور۔ یکم جنوری۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق آج لاہور میں کرپان مورچہ شروع ہو گیا۔ ستیہ آگرہی اکالیوں کے پہلے جتھے میں دس کے پانچ اکالی شامل تھے:-

۱۔ سردار جھنڈر سنگھ ۲۔ سردار کرم سنگھ ۳۔ سردار رتن سنگھ ۴۔ سردار بہادر سنگھ اور ۵۔ سردار تارا سنگھ۔

جتھے کی کمان سردار بہادر سردار بوٹا سنگھ ڈپٹی پریذیڈنٹ پنجاب کونسل کے ہاتھ میں تھی۔ جتھہ صبح آج صبح ہی امرت سر سے تشریف لائے تھے۔ گوردوارہ باؤلی صاحب واقع ڈبی بازار میں دیوان کی کارروائی ختم ہو جانے کے بعد جتھہ اپنے جتھے دار کی زیر سرکردگی گوردوارہ سے نکلا۔ جتھے دار کے ہاتھ میں تین فٹ لمبی کرپان تھی۔ اور باقی جملہ ممبران کے ہاتھ میں ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ لمبی کرپانیں تھیں۔

گرفتاری:- پولیس نے سردار بہادر رنجیت سنگھ ڈی۔ ایس۔ پی اور مرزا محمد باقر سٹی کوتوالی کی زیر سرکردگی جتھے کے ممبران کو گوردوارہ سے باہر نکلتے ہی حکم دیا۔ کہ اپنی کرپانیں ہمارے حوالہ کر دو۔ لیکن جب انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ تو ان کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی میں سوا بارہ بجے گرفتار کر لیا گیا۔ اور سیدھا سنٹرل جیل میں پہنچا دیا گیا۔

سزایابی و رہائی:- سہ پہر کے وقت سردار بہادر سردار نریندر سنگھ سٹی مجسٹریٹ نے سنٹرل جیل میں مقدمہ کی سرسری سماعت کی۔ اور جتھے کو خلاف قانون مجمع کے ممبران قرار دیتے ہوئے عدالت کے برخاست ہونے تک قید کی سزا دی۔ چار بجے بعد دوپہر جتھے کو رہا کر دیا گیا۔

امرت سر۔ یکم جنوری۔ ۲۵ اکالیوں کا ایک اور جتھہ آج سہ پہر کے وقت ماسٹر تارا سنگھ کی سرکردگی میں لاہور کی طرف پیدل روانہ ہوا۔ آج رات جتھہ امرت سر سے تین میل کے فاصلہ پر موضع گل والی میں ٹھہرے گا۔ اور راستہ میں پراپیگنڈا کرتا جائے گا۔ روانگی سے پہلے اکال تخت کے سامنے دیوان منعقد ہوا۔ دربار صاحب میں ارداس سودھنے کے بعد جتھہ جلوس بنا کر شہر میں سے گزرا۔ اور شام کے سات بجے موضع گل والی میں پہنچا۔

ایک فلم کی درآمد کی ممانعت:-
سرینگر۔ ۳۱ دسمبر۔ وزیر اعظم نے ریاست جموں و کشمیر کی حدود میں فلم موسومہ بہ "سماج کی بھول" کی درآمد کی ممانعت کر دی ہے۔

وائسرائے ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس:-
کلکتہ۔ ۳۱ دسمبر۔ وائسرائے نے آج اپنی ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس منعقد کیا۔

لارڈ ریڈنگ چل بسے:-
لندن۔ ۳۰ دسمبر۔ لارڈ ریڈنگ سابق وائسرائے ہند سخت بیمار ہیں۔ انہیں گزشتہ ہفتہ سردی لگ گئی تھی۔ آج ایک بلیٹن شائع کیا گیا ہے۔ کہ ان کی حالت نازک ہے۔ بعد کی اطلاع ہے کہ لارڈ ریڈنگ کی موت ہو گئی ہے۔

جین منی نے برت توڑ دیا:-
لاہور۔ ۳۱ دسمبر۔ مقامی اخبارات میں مشہور جین منی شری سوامی مصری لال کی جین قوم میں سنگٹھن پیدا کرنے کے لئے مرن برت کی جو خبر شائع ہوئی تھی۔ اس کے متعلق بمبئی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ شری سوامی مصری لال جی نے آل انڈیا جین کانفرنس کے ساتھ ارکان پر مشتمل ایک ورکنگ کمیٹی بنانے اور سنگٹھن کرنے کے لئے پروگرام تیار کرنے پر اکسٹھ دن کے بعد مرن برت کو دس ہزار جینیوں کی موجودگی میں توڑ دیا۔ بمبئی کے مشہور کروڑپتی جین سیٹھوں نے اس کام میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ اور آپ کی سنگٹھن سکیم کو کامیاب بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مصری لال کے برت ختم کر دینے پر جین جنتا میں اظہار خوشنودی کیا جا رہا ہے۔

لنکاشائر ڈیلی گیشن کی واپسی:-
بمبئی۔ مسٹر اے۔ ڈی۔ ٹیمپل لیڈر ڈیلی گیشن اور مسٹر جے۔ الف۔ ہوپکنس ممبر ڈیلی گیشن نے سوٹے نگا شارپ ...

کانگرس میں شمولیت ثانی:- کراچی۔ یکم جنوری۔ کل رات کانگرس کی نمائش کی کارروائی کے دوران میں شیخ عبدالمجید سندھی نے بیان کیا۔ کہ میں دوبارہ کانگرس میں شامل ہو گیا ہوں۔ اس پر کانگرسی حلقوں میں اظہار طمانیت کیا جا رہا ہے۔

ایک بنگالی مفرور کی گرفتاری:- پٹنہ۔ ۳۱ دسمبر۔ ایک بنگالی نوجوان جو کہ تاپ گڑھ کے گری جلانے والے مقدمہ کا اشتہاری مفرور بیان کیا جاتا ہے۔ آج صبح گرفتار کر لیا گیا۔

لڑکی کو زبردستی تانگہ میں سے اٹھا لے گئے:-
جالندھر۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک عورت جو ضلع فیروزپور کی رہنے والی ہے۔ چند دنوں سے ایک مقدمہ کے سلسلہ میں یہاں آئی ہوئی تھی۔ کل مقدمہ کی سماعت کے بعد وہ اپنے وکیل کے ہمراہ تانگہ میں سوار ہو کر آ رہی تھی۔ کہ محلہ نو پیر کے اندر مخالف پارٹی کے چند اشخاص نے لڑکی پر حملہ کیا۔ اور اسے اٹھا کر لے گئے۔ پولیس نے اس سلسلہ میں گیارہ اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ان کا چالان کر دیا گیا ہے۔ مقدمہ کی سماعت ۴ جنوری کو ہو گی۔ ملزموں کی طرف سے درخواست ضمانت دی گئی۔ جو نا منظور ہو گئی۔

سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی کا نیا صدر:-
ناگپور۔ یکم جنوری۔ سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی کے آج کے اجلاس میں آنجہانی مسٹر دیودھر کی بجائے پنڈت ہردے ناتھ کنزرو صدر منتخب کئے گئے۔ اور مسٹر جوشی کو پنڈت کنزرو کی جگہ نائب صدر منتخب کیا گیا۔

وائسرائے کا کوئٹہ فنڈ:- نئی دہلی۔ یکم جنوری۔ وائسرائے کے کوئٹہ فنڈ میں اب تک ۱۰۴۳۳۷ روپیہ ۸/۴ پائی ہو گئے ہیں۔

ہندوستان کے کسانوں کی تنظیم:-
الٰہ آباد۔ ۳۱ دسمبر۔ پروفیسر رنگا ایم۔ ایل۔ اے جنرل سیکرٹری ساؤتھ انڈیا کسان فیڈریشن اور مسٹر موہن لال گوتم جنرل سیکرٹری کسان سنگھ الٰہ آباد نے ایک سرکلر اپیل جاری کی ہے۔ جس میں مختلف صوبوں اور اضلاع کی کسان سبھاؤں سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ ۱۵ جنوری کو میرٹھ میں ہونے والے اجلاس میں اپنے اپنے نمائندے بھیجیں۔ تاکہ آل انڈیا کسان کانگرس کو منظم کیا جائے۔ اور تمام ملک کے لئے ایک مرکزی جماعت قائم کی جائے۔

ایگزیکٹو ... یکم جنوری۔ گزشتہ تین ماہ کے دوران میں اٹلی ایبی سینیا کے بہادر سپاہیوں نے اطالوی افواج سے موجود ہوائی جہاز۔ بارہ ٹینک۔ صدہا مشین گنیں۔ ہزاروں رائفلیں اور کئی من گولہ بارود چھین لیا ہے۔ اس سامان میں سے دس ہوائی جہازوں سے اب ایبی سینیا والے خود کام لے رہے ہیں۔ اور ان کی افواج میدان مارکر آگے بڑھتی آ رہی ہیں۔ اگر پیش قدمی کی موجودہ رفتار قائم رہی تو ایبی سینیا والے اپنے ملک کو ماہ فروری کے وسط تک غنیم سے خالی کرا لیں گے۔

عورت کی لاش کی برآمدگی:-
نئی دہلی۔ یکم جنوری۔ پولیس کو ایک ہندوستانی عورت کی لاش جس نے عیسائیوں جیسا لباس پہنا ہوا تھا۔ سبزی منڈی کے شہری باغ میں ملی۔ اس کے سینہ۔ پیٹ اور انگلیوں پر زخموں کے نشان تھے۔ پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔

تیرہ سالہ ... لڑکی پٹیالہ میں:-
پٹیالہ۔ ... سالہ لڑکی جو اپنے ... بتائی جاتی ہے مہارانی صاحبہ پٹیالہ کی دعوت پر یہاں لائی گئی ہے۔ ... مہارانی کی ایک کوٹھی میں مقیم ہے۔ اس کے رشتہ دار بھی اس کے ساتھ ہیں۔ اس کو دیکھنے کے لئے لوگوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ اس کے رشتہ دار ... پیشانی سے لوگوں سے ... ہیں۔

حرکت قلب بند ہونے سے موت:-
پٹیالہ۔ ایک نوجوان مسلم لڑکی مسجد شاہ ... نماز پڑھنے کی غرض سے گئی۔ مگر دروازہ کے نزدیک ہی دھڑام سے گر پڑی۔ اور مر گئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کی موت حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ہوئی ہے۔

خاوند کی موت سے پہلے ستی ہو گئی:-
کلکتہ۔ ۳۱ دسمبر۔ اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ اس کا بیمار خاوند موت کی گود میں جا رہا ہے۔ شریمتی انا پورنا دیوی نے اپنے مکان کی چوتھی منزل سے چھلانگ لگا دی۔ اور ستی ہو گئی۔ لوگ بھاگے ہوئے گئے۔ لیکن اس کی روح نفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ مگر جب اندر داخل ہوئے۔ تو اس کا خاوند بھی دم توڑ چکا تھا۔ لہٰذا دونوں کی لاشوں کو ایک ہی چتا میں جلایا گیا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دربار صاحب کمیٹی کا نیا صدر :-

امرتسر - ۳۱ دسمبر - آج صبح ۱۰ بجے سری دربار صاحب کمیٹی امرتسر کا جنرل اجلاس زیر صدارت سردار دلیپ سنگھ دوآبیہ انچارج پریزیڈنٹ کمیٹی منعقد ہوا - جس میں سردار نرنجن سنگھ کو صدر منتخب کیا گیا ؛

ریاست کپورتھلہ میں صنعتی ترقی کا کام :-

کپورتھلہ - ۳۰ دسمبر - دربار کپورتھلہ نے صنعتی ترقی کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے - اور زور شور سے کام شروع ہو گیا ہے - کارخانے قایم کئے جا رہے ہیں - ایک کمپنی اس سلسلہ میں رجسٹرڈ ہو چکی ہے ؛

زلزلہ زدگان کو جائدادیں مل رہی ہیں :-

ڈیرہ غازی خان - زلزلہ کوئٹہ میں ڈیرہ غازی خان والوں کا سب سے زیادہ نقصان ہوا تھا - اب وہاں کھدائی ہو رہی ہے - اور بہت سے زلزلہ زدگان اپنی جائدادیں جو کھدائی سے برآمد ہو رہی ہیں - لے کر واپس آ رہے ہیں ؛

ریاست کپورتھلہ میں دیہات سدھار :-

کپورتھلہ - ۳۰ دسمبر - ریاست کپورتھلہ نے دیہات سدھار کی ایک سکیم مرتب کی ہے - جس پر عملدرآمد بھی شروع ہو گیا ہے - ایک ریٹائرڈ جج کو پراپیگنڈا انسپکٹر مقرر کر دیا گیا ہے ؛

مہاراجہ بڑودہ کے سامنے اظہار کمالات

ہنومان ویایام منڈل کے ۴۰ کیڈٹ آج صبح بڑودہ سے یہاں پہنچے - انہوں نے مہاراجہ صاحب - رانی صاحبہ اور بڑودہ کے شاہی خاندان کے دیگر ممبران کے سامنے اپنے کرتب دکھائے ؛

سندھ اور اڑیسہ کے متعلق آرڈر ان کونسل

نئی دہلی - ۳۰ دسمبر - معلوم ہوا ہے - کہ سندھ اور اڑیسہ کو علیحدہ صوبہ بنانے کے متعلق آرڈر ان کونسل تیار ہیں - اور جب آئندہ جنوری کے شروع میں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کلکتہ سے واپس آئے گی - تو ان پر غور و خوض کے بعد لنڈن بھیج دیا جائے گا ؛

بین الاقوامی لیبر کانفرنس :-

نئی دہلی - ۳۰ دسمبر - انڈین چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی فیڈریشن نے گورنمنٹ ہند سے سفارش کی ہے - کہ سر پرمرجی جنم (بمبئی) کو ہندوستانی مالکان کارخانجات وغیرہ کی طرف سے بین الاقوامی لیبر کانفرنس ۱۹۳۶ء کا ڈیلیگیٹ مقرر کیا جائے - اور مسٹر دیش چندر رگھوبنش (چیمبر آف کامرس) اور مسٹر جارج پی - ایس سودھ جنس کو ان کا مشیر مقرر کیا جائے ؛

سنہ ۱۹۳۶ء میں چین

لنڈن (بذریعہ ڈاک) "سنڈے ایکسپریس" لنڈن کا نامہ نگار ہانگ کانگ سے مطلع کرتا ہے کہ معلوم ہوا ہے کہ چینی جمہوریت چار مختلف ممالک میں تقسیم ہو جائے گی - ڈپلومیٹک حلقوں میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ گوانتنگ اور کوانگسی جو جنوب مغربی چین کے نہایت طاقتور صوبے ہیں - اور جنہیں نیم خود مختارانہ حکومت حاصل ہے - ایک عرصہ سے نانکن گورنمنٹ کی جاپان کے خلاف پالیسی پر اظہار پسندیدگی کر رہے ہیں - اور اس وقت تک مکمل آزادی حاصل کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں - نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے - کہ کوانگسی کی صوبجاتی حکومت جاپان کے ساتھ اسلحہ کے متعلق کوئی خفیہ معاہدہ کر رہی ہے - جاپان نے ایک کروڑ چینی ڈالر کا اسلحہ مہیا کرنے کا اقرار کیا ہے - اس میں سے ۱/۵ ٹوکیو کے اسلحہ خانہ سے مہیا کیا جا چکا ہے - دونوں ہالا نے جیسے جاپانی لارنس آف عربیا کہتے ہیں - تمام گفت و شنید مکمل کر لی ہے - یہ سب کچھ اس لئے کیا جا رہا ہے - کہ اگر نانکن گورنمنٹ تحریک خود اختیاری کے خلاف کبھی کوئی قدم اٹھائے - تو اس کی مؤثر طور پر روک تھام کی جا سکے - ادھر کینٹن گورنمنٹ یورپ میں آٹھ سو ہوائی جہاز خریدنے کا انتظام کر رہی ہے - سنکیانگ میں چینی کمیونسٹ اپنے قانون نافذ کر رہے ہیں - اور اپنا ہی سکہ چلا رہے ہیں - ان دنوں حالات ممکن ہے - کہ چین سنہ ۱۹۳۶ء میں چار مختلف ممالک میں تقسیم ہو جائے ؛

بابو راجندر پرشاد کی ناسازی طبع :-

بمبئی - ۳۱ دسمبر - بابو راجندر پرشاد کی طبیعت بھاری مصروفیات اور کام کی کثرت کی وجہ سے کچھ ناساز ہو گئی ہے - اس لئے آپ کو مشورہ دیا گیا ہے کہ آپ کچھ عرصہ آرام کریں - اس لئے آپ کی تمام پبلک مصروفیات منسوخ کر دی گئی ہیں ؛

سپین میں نئی گورنمنٹ قایم ہو گئی :-

میڈرڈ - ۳۱ دسمبر - دلادرس نے مستعفی ہونے کے ۸ گھنٹے بعد اپنی نئی کیبنٹ قایم کر لی ہے - جس میں زیادہ تر آزاد خیال ممبر شامل ہیں ؛

بھگوارہ سے دفعہ ۱۴۴ اٹھا دی گئی :-

بھگوارہ - ۳۰ دسمبر - بھگوارہ کے ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات میں خوشگوار تبدیلی ہو گئی ہے - چند دن ہوئے مہاراجہ صاحب یہاں تشریف لائے - اور انہوں نے حالات کو بہتر پا کر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کو جو گذشتہ موسم گرما میں لگائی گئی تھی - ہٹائے جانے کا حکم دیا ؛

گوردوارہ صاحب کی بےحرمتی :-

کاہنوواں (گورداسپور) ۳۰ دسمبر - ۷ اور ۸ دسمبر کی درمیانی شب کو گوردوارہ محلہ سنگھ پورہ نزد ضلع گورداسپور سے کسی نے گورو گوبند سنگھ کی جلد چوری کر کے باہر صحن میں بڑ کے درخت کے نیچے رکھ دی - گورو گرنتھ صاحب کے ۹۳ اوراق برے طرح پھاڑ ڈالے گئے - ایک ورق پر پاخانہ پھیر دیا گیا - سکھوں میں اس واقعہ سے ہیجان پیدا ہو گیا ہے ؛

پرکاش کے پریمی دھیان دیں!

جن پریمیوں کا چندہ ماہ دسمبر میں ختم ہو چکا ہے - اور جن سماجوں کو اخبار بطور نمونہ بھیج رہا ہے - ان کی سیوا میں چندہ بھیجنے کی درخواست بذریعہ سرکلر لیٹر کی گئی تھی - لیکن بہت کم آریہ سماجوں اور پریمیوں نے اس طرف توجہ دی ہے - ان بھائیوں اور سماجوں کے منتریوں سے پرارتھنا ہے - کہ تا ۸ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء تک اپنا چندہ بھیج دیں - ورنہ ۹ جنوری کو ۱۲ جنوری کا پرچہ بذریعہ وی - پی ارسال کیا جائے گا -

جن بھائیوں کا چندہ ماہ جنوری ۱۹۳۶ء میں ختم ہونا ہے - ان کو بھی اطلاعی چٹھیاں ارسال کی جا رہی ہیں - انہیں بھی چندہ جلد بھیج دینا چاہئے - اور جہاں وی - پی کے ذریعہ تین آنہ زیادہ خرچ آتے ہیں - وہاں دفتر کو کام بھی زیادہ کرنا پڑتا ہے - لہذا چندہ ہمیشہ بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہئے ؛

(مینیجر)

دکھشنی بھارت کے عیسائی

(سدھانت بھوشن)

وجہ سے ترکی ؛

۱۱ سال ۸ ماہ کی لڑکی سے بچہ پیدا ہوا :-

چڑانوالہ - ۳۰ دسمبر - چڑانوالہ کے علاقہ چک ۵۶۲ سے اطلاع ملی ہے - کہ ایک گیارہ سال آٹھ ماہ کی لڑکی کے لڑکا پیدا ہوا - جس سے چک میں حیرانی ہو رہی ہے ؛

خاوند کو جل دے گئی :-

کیمبلپور - یہاں کا ایک ہندو نوجوان امرتسر سے ایک عورت بیاہ لایا تھا - مگر وہ چند دن رہ کر اسے چکمہ دے گئی - رات کو دونوں سو رہے تھے - کہ عورت اٹھ کر کہیں بھاگ گئی - اب خاوند اس کی تلاش میں امرتسر گیا ہے ؛

ریاست کشمیر کے نئے چیف کمشنر وزیر :-

جموں - مسٹر بیٹر کلڈر چیف کمشنر جنگلات ۱۱ ماہ کی رخصت پر چلے گئے ہیں - آپ کی غیر حاضری میں چیف کمشنر کے عہدہ کا چارج صوبہ جموں کے کنزرویٹر جنگلات بحیثیت سنگدو کے پاس رہے گا ؛

ٹھڈو کا میلہ منتشر کر دیا گیا :-

لاہور - ۲۹ دسمبر - کل دہلی دروازہ کے باہر مینار باغ میں ٹھڈو کا میلہ تھا - ٹھڈو کا بنی سجائی گئی تھی - اور مسلمانوں کا ہجوم وہاں جمع ہو گیا - بیان کیا جاتا ہے - کہ ساڑھے تین بجے بعد دوپہر کوئی منتظم افسر وہاں سے گزرا - اس نے کسی سے پوچھا - کہ یہ ہجوم کیسا ہے؟ اسے بتایا گیا - کہ یہ ٹھڈو کا میلہ ہے - جو کہ عید سے تیسرے دن ہر سال یہاں لگتا ہے - کہا جاتا ہے - کہ افسر مذکور نے کہا - کہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہے - پھر یہ میلہ کس کی اجازت سے لگایا گیا ہے؟ افواہ ہے - کہ اس افسر نے پولیس کو حکم دیا - کہ میلہ منتشر کر دیا جائے - اور دکانات اٹھوا دی جائیں - چنانچہ تھوڑی دیر میں پولیس نے لوگوں کو منتشر کر دیا - دکانات اٹھوا دیں - جو نہ اٹھیں اکھڑوا دی گئیں - اور دکانداروں کو گھر بھجوا دیا گیا - ساری کارروائی ایک سب انسپکٹر پولیس کی نگرانی میں ہوئی ؛

کشمیر کے ڈائرکٹر تعلیم کی آسامی :-

جموں - محکمہ تعلیم کے موجودہ ڈائرکٹر مسٹر سیکڈ اسمتھ آئندہ ماہ فروری میں ریاست کی ملازمت سے ریٹائر ہو رہے ہیں - معلوم ہوا ہے - کہ حکومت بیرون ریاست سے کسی ماہر

پچھلا ورش

ایک اور ورش سماپت ہو گیا۔ یہ ورش آریہ سماج کے لئے کیسا رہا؟ سادھارن سرگرمیاں بدستور جاری رہیں۔ جلسے بھی ہوئے۔ اور دھن بھی آیا۔ اس لحاظ سے نہ اسے بُرا سال کہہ سکتے ہیں۔ نہ اچھا۔ لیکن ایک لحاظ سے یہ نہایت منحوس سال ثابت ہوا ہے۔ ایسی پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ جن کا انجام نہ معلوم کیا ہوگا۔ ان کا آغاز جنوری ۱۹۹۲ء میں ہوا۔ جبکہ گورو کل کے برہمچاریوں نے بھوک ہڑتال کی۔ یہ ہڑتال کئی سپتاہ تک جاری رہی۔

اور اس نے آریہ سماج کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہلا دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ جو اس سمے گورو کل کے مکھیہ ادھشٹاتا اور آچاریہ تھے۔ اسے چھوڑ کر چلے آئے۔ اس ہڑتال کا اثر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھیکاریوں پر بھی رہا۔ اور وہ اثر ابھی تک باقی ہے۔ یہ ورش آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کا تھا۔ اس لئے خیال یہ تھا۔ کہ آریہ سماج کے لئے مبارک ثابت ہوگا۔ اور اس کے ساتھ اس کی زندگی میں ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔ نئے دور کا آغاز تو ہوا۔ لیکن وہ دور اچھا نہیں۔ بلکہ بُرا ہے۔ اردھ شتابدی جس اُدیش سے منائی جا رہی تھی۔ وہ نا مکمل رہا۔ اور اسی لئے جو جیون اس کے ذریعہ آریہ سماج میں آنا تھا۔ نہ آیا۔ مجھے اس وقت یہ بحث کرنا مقصود نہیں۔ کہ گورو کل کے برہمچاریوں نے کیوں بھوک ہڑتال کی۔ اس میں ان کا قصور تھا۔ یا ان کے آچاریہ کا۔ میں گڑے مردے اکھیڑنا نہیں چاہتا۔ مجھے تو صرف یہ کہنا ہے۔ کہ ہڑتال ہوئی۔ اور اس کا اثر سماج کے جگت پر بہت بُرا رہا۔ نہ صرف سماجک جگت پر بلکہ اس سے باہر بھی۔ کیونکہ ہڑتال کے حامیوں نے اسے آریہ سماج سے باہر بھی خوب پھیلایا۔ اس سے پہلے بھی گورو کل میں چھوٹی چھوٹی ہڑتالیں ہوتی رہیں۔ لیکن یہ پہلی ہڑتال تھی۔ جو آریہ جگت کے سامنے آئی۔ اس لئے اسے سخت دھکا لگا۔

[illegible]

آہ! پنڈت وشنودت

آریہ سماج کا ایک اور سیوک چل بسا۔ آریہ جگت کو یہ سُن کر رنج ہوگا۔ کہ پنڈت وشنودت جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پردھان آریہ سماج فیروزپور اس سنسار اسار سے چل بسے ہیں۔ وہ دو تین برسوں سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ اڑھائی سال ہوئے ہوں گے۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ وہ کشمیر سے واپس آتے ہوئے لاہور ٹھہرے۔ میں نے انہیں کبھی بھی پر لمنترت کیا۔ جب وہ بھوجن کر رہے تھے۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ ان کے ہاتھ ادھر اُدھر ہل رہے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا۔ کہ کیا آپ کو رعشہ کا مرض ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا۔ "ہاں"۔ اسی کی خاطر میں کشمیر گیا تھا۔ اس مرض نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا۔ اور آخر کار ان کی جان لے کر رہا۔ موت سے کچھ دن پہلے وہ علاج کے لئے لاہور آ گئے تھے۔ افسوس کہ میں ان کے درشن نہ کر سکا۔ کیونکہ میں خود پچھلے دنوں جیل سے پھرنے کے بعد بیمار تھا۔

کچھ ورشوں سے پنڈت جی کا کام زیادہ تر فیروزپور تک محدود ہو گیا تھا۔ لیکن اس سے پہلے ان کی سرگرمیاں پنجاب ہی میں نہیں۔ بلکہ اس سے باہر تک پھیلی ہوئی تھیں۔ جنم کے لحاظ سے وہ کشمیری پنڈت تھے۔ کشمیری پنڈت زیادہ آریہ سماج میں شامل نہیں ہوئے۔ لیکن جو شامل ہوئے ہیں۔ وہ دھن کے پکے ثابت ہوئے ہیں۔ پنڈت وشنودت جی بھی ان میں سے ایک تھے۔ جوانی کی عمر میں ہی انہوں نے آریہ سماج میں پرویش کیا۔ جہاں اور جہاں تک انہوں نے اس کے ادیش لیا۔ اس سے ایسا مضبوط رشتہ جوڑا۔ کہ عمر بھر توڑتے نہ بنا۔ انہوں نے مختلف حیثیتوں میں آریہ سماج کی سیوا کی۔ ان کی تفصیل میں جانا میرا کام نہیں۔ جب کبھی ان کا مفصل جیون چھپے گا۔ تو آریہ جگت کو معلوم ہوگا۔ کہ [illegible] آریہ سماج کی کس کس پرکار سے سیوا کی ہے۔ مجھے اس وقت صرف اتنا ہی کہنا ہے۔ کہ پنڈت وشنودت جی ان نوجوانوں میں سے تھے۔ جو آریہ سماج کی ترقی کی دھیمی رفتار سے سنتشٹ نہ تھے۔ وہ [illegible] کے لئے جو کچھ ان سے ہو سکتا تھا۔ کرتے تھے۔ کشمیری براہمن [illegible]

[illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

"پرکاش" کا نیا ورش

اس پرچہ کے ساتھ "پرکاش" اپنے ورش میں قدم رکھتا ہے۔ ۱۹۰۵ء میں اس نے ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں جنم لیا تھا۔ اسے جنم دینے والے چند نوجوان تھے۔ جو اپنی بے سروسامانی کی وجہ سے اسے بہت اچھی حالت میں نہ نکال سکے۔ اس کے لئے نہ دفتر تھا۔ اور نہ کوئی چپڑاسی۔ اس کی کاپی ہم کاتب کے مکان پر اور اس کے پروف پریس میں بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ لیکن جن لوگوں نے اسے جنم دیا تھا۔ وہ دھن کے پکے تھے۔ اس لئے کوئی بھی رکاوٹ ان کے پائے ثبات کو متزلزل نہ کر سکی اس پرچہ کے ساتھ "پرکاش" ۳۲ ویں ورش میں قدم رکھتا ہے۔ گویا یہ بچپن سے گزر کر جوانی کی عمر میں پہنچ چکا ہے۔ پچھلے اکتیس ورشوں میں اس نے بہت اتار چڑھاؤ دیکھے ہیں۔ اس نے اچھے دن بھی دیکھے۔ اور برے دن بھی دیکھے۔ اچھے دن اس بات کا پرمان تھے۔ کہ آریہ سماج کی گنتی بڑھ رہی ہے۔ اور برے دن اس بات کا کہ اس کی گنتی مند پڑ رہی ہے۔ جس حد تک آریہ سماج ترقی اور تنزل کرے گا۔ اسی حد تک اس کے اخبار اٹھیں اور گریں گے۔ کچھ ورشوں سے آریہ پرشوں کو سماجک پتروں کے مطالعہ کا وہ شوق نہیں رہا۔ جو پہلے ہوا کرتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے تمام اخبارات اشاعت کی کمی کے شاکی ہیں:

لیکن یہ مصیبت تو سب کے لئے مشترکہ ہے۔ اس پر رنج ہے۔ تو سب کو۔ کسی ایک اخبار کو نہیں اور رنج زیادہ تر اس بات کا ہے۔ کہ آریہ سماج کی گنتی اس قدر مند پڑ گئی ہے۔ کہ اس کے اخبارات زندگی اور موت کے درمیان لٹک رہے ہیں۔ لیکن گت ورش میں "پرکاش" کو ایک نیا تجربہ ہوا ہے۔ اور وہ تجربہ ہے اس کے بائیکاٹ کا۔ بائیکاٹ کرنے والے پرائے نہیں۔ بلکہ اپنے ہی ہیں۔ اور وہ بائیکاٹ اس لئے ہے۔ کہ انہیں "پرکاش" کے وچاروں سے مت بھید ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ "پرکاش" ان کے جذبات کا ترجمان بننا قبول نہیں کرتا۔ یہ درست ہے۔ کہ عام طور پر لوگ ان ہی اخبارات کے خریدار بنتے ہیں۔ جن کے وچار انہیں پسند ہوں۔ اس لئے اگر کوئی شخص ایڈیٹر کے وچاروں کو پسند نہ کرتا ہو۔ تو کسی اخبار کا خریدار نہ بننا چاہے۔ تو کسی کو شکایت نہیں ہو سکتی۔ لیکن جب خاص لوگ کسی اخبار کا بائیکاٹ کرانا اپنی زندگی کا مشن بنا لیں۔ تو شکایت کی وجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ "پرکاش" کے خلاف کچھ اسی قسم کا پرچار ہو رہا ہے۔ سبھا کے کچھ ادھیکاریوں اور کرمچاریوں نے جن کا نام لینے کی ضرورت نہیں۔ اپنے جیون کا یہ ادیش بنا لیا ہے۔ کہ وہ "پرکاش" کو جیوت نہ رہنے دیں گے۔ "پرکاش" تو ان کے مارے کیا مرے گا۔ اور اسی لئے جو لوگ اس کا بائیکاٹ کرانے میں مصروف ہیں۔ ان کے خلاف مجھے کوئی ناراضگی نہیں۔ ہاں میں اس کے پریمیوں کو ضرور یہ جتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ان کے پیارے اخبار کے خلاف کس طرح طوفان بے تمیزی برپا کیا جا رہا ہے۔ اور اس لئے ان کا بھی کچھ فرض ہے۔ جن لوگوں کو اس کی موجودہ پالیسی سے اتفاق نہیں۔ ان سے میری اپیل نہیں میری اپیل ان سے ہے۔ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اپنی موجودہ صورت میں بھی آریہ سماج کی سیوا کر رہا ہے۔ لوہا لوہے کو کاٹتا ہے۔ یہ زندگی کا مسلمہ اصول ہے۔ مجھے چند ایسے ناموں کی ضرورت ہے۔ جو "پرکاش" کے پریم میں ویسے ہی کٹر ہوں جیسے کہ اس کے ورودھی اس کے ورودھ ہیں۔ وہ یہ برت دھارن کریں کہ وہ "پرکاش" کے خلاف پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کریں گے۔ اور اس کے خریدار بڑھانے کا یتن کریں گے۔ تاکہ اسے کسی طرح ضعف نہ پہنچ سکے۔ اگرچہ "پرکاش" آریہ سماج کی آواز ہے۔ تو وہ زندہ رہے گا۔ لیکن اس میں اس کے پریمی سہائک ہو سکتے ہیں:

"پرکاش" کا نیا ورش آرمبھ ہوتا ہے۔ یہ وقت ہے۔ جبکہ اس کے پریمیوں کو اپنی برادری میں اضافہ کرنے کا یتن کرنا چاہئے۔ اپنے مترو‌ں اور بھائیوں کو ان کے جنم دن پر تحفے بھینٹ کئے

بقیہ سب لیڈر صفحہ ۵

اس لئے اس کا زیادہ افسوس نہ ہونا چاہئے۔ دیکھنا صرف یہ ہے۔ کہ کیا مرنے والوں کی جگہ لینے والے آریہ سماج میں ہیں؟ اس سوال کا جواب "ہاں" میں ہے تو چنداں افسوس نہیں۔ اور اگر "نہیں" میں ہے۔ تو افسوس ہونا چاہئے۔ میرا خیال ہے۔ کہ آریہ سماج میں جو جگہ خالی ہوتی ہے۔ وہ پر نہیں ہوتی۔ اور اس لئے اس کے کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ پنڈت جی کی مرتیو سے ان کے پریوار کو جو صدمہ پہنچا ہے۔ اس میں میری سبھا توبھوتی اس کے ساتھ ہے۔ میری ہی کیا۔ سارے آریہ جگت کی:

(کرشن)

بلکھشن بھارت کے عیسائی

(مہابینت بھوشن)

میں جنم لے کر دلی ... ون پر اسے کوئی حکم ... ونشواس ہے۔ کہ وہ کریں گے۔ اور "پرکاش" کے ورودھیوں کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ بچانے والے مارنے والوں سے زبردست ہیں:

(کرشن)

آنولہ آریہ سماج کا التوا

جس طرح آریہ سماج لاہور کو جلوس کی سرکاری بندش پر اپنا سالانہ جلسہ ملتوی کرنا پڑا ہے۔ ایسے ہی نگر کیرتن پر ناواجب پابندیوں کی وجہ سے آریہ سماج آنولہ ضلع بریلی کو اپنا سالانہ جلسہ جو کہ ۲۴ لغایت ۲۶ دسمبر ۱۹۳۵ء ہونا قرار پایا تھا۔ بطور پروٹسٹ ملتوی کرنا پڑا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۴ دسمبر کو جب نگر کیرتن نکل رہا تھا۔ تو مسلم ہجوم نے مسجد کے آگے باجہ بجانے اور بھجن گانے پر اعتراض کیا۔ اور درد تو مقامی انچارج افسران نے جو کہ مسلمان ہیں۔ مسلمانوں کو نگر کیرتن میں مداخلت کرنے سے روکنے کی بجائے یہ پابندی عاید کر دی۔ کہ مسجد کے آس پاس چالیس قدم تک باجہ نہ بجایا جائے۔ اس پر آریہ سماجی جنتا نے بطور پروٹسٹ اپنا جلسہ ہی ملتوی کر دیا:

آئے دن آریہ سماجوں کے جلسوں اور جلوسوں میں جو اغیار کی طرف سے رکاوٹیں عاید ہو رہی ہیں۔ وہ نہ صرف امن کی منافی ہیں۔ بلکہ حکومت کی کمزوری پر بھی دال ہیں۔ اور خاص کر اس حکومت کی جس کا یہ دعویٰ ہو۔ کہ وہ اقلیتوں کے حقوق کی محافظ ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ مرکزی حکومت

ویدک پرچار

آریہ جگت کو یہ سن کر بڑی پرسنتا ہوگی۔ کہ آریہ سارودیشک سبھا دہلی نے "ویدک پرچار" کے کام کو بھلی بھانتی اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے۔ اس سے پہلے شرومنی سبھا نے پنڈت ایودھیا پرشاد جی اور پنڈت سنت آتم رام جی کو جنوبی۔ وسطی اور شمالی امریکہ میں پرچار کی خاطر نیت کیا ہوا ہے۔ اور اب اس نے انگلینڈ اور پرتش گائنا جہاں کی ہندو جنتا کی پرارتھنا پر پنڈت دینا ناتھ جی ودیا النکار اور پنڈت بھاسکر انند جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کو ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے منتخب کیا ہے۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ اگر آریہ جگت نے آریہ سارودیشک سبھا کو ویدک پرچار کے لئے سہائتا دینے سے دریغ نہ کیا۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جبکہ وہ باقی مغربی ممالک میں بھی پرچار کا کام سنگھٹنا سے پربندھ کر سکے گی۔ اور "کرنونتو وشوم آریم"۔۔۔۔

(कृण्वन्तो विश्वमार्यम्) کے مقولہ کو درست ثابت کرنے میں پورن روپ سے سہائک ثابت ہوگی:

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے:

"پرکاش" کا لوہڑی انک

امسال تیوہار لوہڑی سوموار ۱۳ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۔ ۲۹ پوہ سمت ۱۹۹۲ پنجاب پرانت کے طول و عرض میں منایا جائے گا۔ اس موقعہ پر وہ لوگ خوشیاں منائیں گے۔ جن کے پچھلے سال کے دوران میں وواہ ہوئے ہیں۔ یا جن کے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اس کے بعد دوسرے دن "ماگھ سنکرانتی" کا پراچین آریہ پرب ہے۔ جو کہ سارے بھارت ورش میں خاص شان سے منایا جاتا ہے۔ "پرکاش" نے پچھلے سال اس موقعہ پر اپنا شاندار لوہڑی انک نکالا تھا۔ اور بہت سے سجن پرشوں نے اپنے سارگربھت لیکھوں سے اس انک کو سوشوبھت کر کے جنتا کو اپنے کرتویہ سے سوچیت کیا تھا۔ چونکہ "پرکاش" اس سال بھی اس تیوہار کو پوری شان سے منانا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ آشا رکھتا ہے کہ اس کے پریمی حسب معمول اسے اس انک کو سجانے کے لئے سہائتا دیں گے۔ اور ایسی کوشش کریں گے۔ جس سے یہ انک پچھلے سال سے زیادہ شاندار نکل سکے:

(مینیجر "پرکاش"۔ لاہور)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آن مسئلہ ۱۹۳۵ء کے ماہ جنوری میں سید گرہی رنگ کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ ریاست کس قدر غضب ڈھا دیا۔ یا آریہ سماج ... [illegible] ... پٹ دیا۔ آخر ... [illegible] ... آخر پہلے تماکبھی نہ اپلد ... [illegible] ... علماء نے فراسی سمجھانی تو کہیں رہی۔ اُلٹا ہمیں اسلامی نکاح کی غیر ... [illegible] ... قائل بنا رہا ہے۔ چنانچہ ذیل کا سوال و جواب اسکی غیر محفوظیت کا بہترین اظہار یا ثبوت ہے:-

س ۱۵۵ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ لڑکے کی عمر ۱۸ سال کی ہے۔ اور لڑکی کی ۱۰ سال کی ہے۔ ان دونوں کا نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟

ج ۱۵۵ ۱۸ سال کے لڑکے کا دس سال کی لڑکی سے نکاح جائز ہے۔ شریعت میں منع نہیں۔ ملاپ ... [illegible] ... ہے۔ اور قانون انگریزی (شاردا ایکٹ) کے خلاف ہے۔ فاحشر اعجبا من ثناء

"اہل حدیث" ۔ ۷ اردسمبر ۱۹۳۵ء)

جب نکاح اپنے مقصد ہی معنوں کے لحاظ سے بھی ملاپ کا ہی نام ہے۔ اور شرعاً جائز ہے۔ تو پھر جو چیز شرعاً منع نہیں۔ اسے انگریزی قانون یا شاردا ایکٹ کے ڈر سے ترک کرنا کہاں سے جائز ہے ؟ ایسی حالت میں تو ترک کرنا اسلام کو بدنام بنانے کے مترادف ہے۔ جو کہ ہرگز قابل ... [illegible] ... ہمیں اُمید رکھنی چاہئے۔ کہ مسلمان اپنی شرع کے احترام کی خاطر قانون انگریزی شاردا ایکٹ کو اتنی اہمیت نہیں دیں گے۔ کہ وہ ان کے جائز نکاحوں کو بھی ناجائز بنانا چاہئے :

شذرات

(۱۳ ردسمبر ۱۹۳۵ء صدا)

پیر صاحب اگر از راہِ نوازش اپنے مذکورہ ہردو فقرات کا نتیجہ ہمیں بتلا دیں۔ تو ہم اُن کی وظیفہ خوانی کرتے رہیں گے :

"الحکم" کی دردناک اپیل !

"الحکم" مرزائی فرقہ کا سب سے پُرانا اخبار ہے اس کی موروثی وفاداری کو دیکھتے ہوئے آنجہانی مرزا غلام احمد نے اسے اپنا ایک بازو قرار دیا تھا۔ اور اس بازو کو برقرار رکھنے کے لئے احمدی فرقہ سے اپیل کی تھی۔ لیکن اس کی جو موجودہ حالت ہے۔ اس کے متعلق ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ :-

"گزشتہ سال بارہ سو روپیہ کے قریب رقم خریداروں کی طرف رہ گئی۔ اور وہ پھر ادا نہ ہو سکی۔ الا ما شاء اللہ

اس سال سولہ سو روپیہ کے قریب رقم باقی رہ گئی۔ اور اس کا بھی ویسا ہی حشر نظر آتا ہے :

"الحکم" کا ہر ایک ہمدرد خود اندازہ لگا لے۔ کہ جس قلیل الاشاعت اخبار کی اٹھائیس سو روپیہ کی رقم دو سال میں باقی رہ جائے۔ اس کی زندگی خطرہ میں ہوگی یا نہیں ؟"

("الحکم" ۔ ۲۰ ردسمبر ۱۹۳۵ء)

اگر ایڈیٹر صاحب کے شائع کردہ اعداد درست ہیں۔ تو ہمیں افسوس ہے۔ کہ آنجہانی مرزا صاحب کا مشہور بازو مفلوج ہوتا جا رہا ہے۔ اور اگر مرزائیوں نے جلد اس کی سُدھ نہ لی۔ تو غریب کو سخت مشکل کا سامنا ہوگا۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ ہمارے جانباز مرزائی دوست اتنا بے درد بننا پسند نہ کریں گے۔ کہ اُن کے بڑے مرزا کا ایک پُرانا بازو اُن کی بے توجہی سے کٹ جائے :

کانگرس کی گولڈن جوبلی

۲۸ ردسمبر ۱۹۳۵ء کو کانگرس کی گولڈن جوبلی ملک بھر میں پوری شان سے منائی گئی۔ کانگرس کا جنم بمبئی میں ۲۸ ردسمبر ۱۸۸۵ء کو ہوا تھا۔ اس لئے اصل جوبلی تو وہیں منائی گئی۔ اور اس کا عکس باقی شہروں میں منایا گیا۔ اس کے زندہ بانیوں میں سے کثیر تعداد اس موقعہ پر بمبئی میں موجود تھی۔ جوبلی کا جلسہ شریمتی سروجنی نائیڈو کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس جگہ کانگرس کا پہلا اجلاس ہوا تھا وہاں ایک یادگاری ستون کھڑا کیا گیا۔ اس ستون کو کھڑا کرنے کی رسم ... [illegible] ... نے ادا کی۔ پنجاب میں جوبلی کا اصلی جلسہ لاہور کی بجائے جہاں کہ دفعہ ۱۴۴ ضابطۂ فوجداری کا نفاذ ہے۔ امرتسر میں منایا گیا۔ اور ہزاروں لوگ اس میں شریک ہوئے۔ بمبئی کے جلسہ میں تمام جماعتوں کے پرتی ندھیوں نے کانگرس کو اپنی شردھانجلی پیش کی۔ اور دنیا کو بتلا دیا۔ کہ بوقت ضرورت ہندوستانی بلا لحاظ مذہب و ملت اپنے اختلافات فراموش کر سکتے ہیں۔ جوبلی کی کامیابی کو دیکھ کر ہم یہ آشا پرگٹ کر سکتے ہیں۔ کہ ہمارے کانگرسی بھائی ایسی کوشش کریں گے۔ کہ کانگرس آئندہ اس کامیابی پر نہ صرف خود فخر کر سکے۔ بلکہ ملک کے جملہ افراد کو اس طرح متحد کر سکے۔ کہ وہ اس پر فخر کرنا اپنا سوبھاگیہ سمجھیں :

کلکتہ میں فساد

ہندوستان کے طول و عرض میں کانگرس کی گولڈن جوبلی بڑی شان اور اتساہ سے منائی گئی۔ لیکن چونکہ کانگرس کے مخالفوں کو اس کی کامیابی ایک آنکھ نہ بھاتی تھی اس لئے وہ کہیں نہ کہیں گھن ڈالنے پر اُدھار کھائے بیٹھے تھے۔ کلکتہ کی ایک پبلک پارک میں کانگرسی اپنی گولڈن جوبلی منا رہے تھے۔ بدقسمتی سے اسی پارک کے ایک کونہ میں مسلمانوں کو بھی عید کی نماز ادا کرنے کا خیال آگیا۔ اتفاقیہ کانگرس والوں نے کہیں "بندے ماترم" کا قومی نعرہ جلسہ گاہ میں لگا دیا۔ شر پسند طبقہ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ جھٹ کانگرس کے جلسہ پر حملہ بول دیا۔ اور جو سامنے آیا۔ اُسے زدوکوب کرنے سے دریغ نہ کیا۔ کانگرسی لیڈروں نے مسلم لیڈروں کے ساتھ بات چیت کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جہلا نے ایک نہ سُنی۔ اور لاٹھی برسانی شروع کر دی۔ جس پر کئی کانگرسی مرد و زن زخمی ہو گئے۔

یہ واقعہ بتلاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی ذہنیت آج کل کس قدر جارحانہ ہو رہی ہے۔ جس پارک میں مسلمان نماز ادا کرنا چاہتے تھے۔ وہ پبلک کی ملکیت تھی۔ نہ کہ اُن کی۔ لیکن پارک کے پبلک ہونے کے باوجود مسلم بلوائیوں نے اتنا بھی گوارا نہ کیا۔ کہ کانگرسی وہاں اپنا جلسہ شانتی سے کر سکیں۔ اگر مسلمانوں کی یہی ذہنیت رہی۔ تو پھر اس ملک میں امن اور قانون کا احترام مشکل ہو جائے گا :

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں : (مینیجر)

بھیم سینی سُرمہ

قیمت فی شیشی سوا روپیہ — قیمت فی شیشی سوا روپیہ

اس کے استعمال سے بہت سے لوگوں کی چشمہ کی عادت چھوٹ گئی ہے۔ اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ کمزور بینائی۔ سرخی۔ کھجلی۔ پھلی۔ پرِبال۔ ککرے و روہے ... [illegible] ... جاتے رہتے ہیں۔ لگاتار لگاتے رہنے سے چشمہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پہلے اس کا استعمال ضرور کریں امید ہے۔ ان کی ضرورت ہی نہ ہوگی :

استری سُکھ دا

مستورات کے تمام امراض کی ایک ہی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ دانی مضبوط۔ صاف اور طاقتور بنتی ہے۔ ماہواری میں دن چڑھنا یا گھٹنا۔ خون بند یا دیر سے ہونا۔ کم یا زیادہ درد کے ہمراہ ہونا۔ سر۔ کمر۔ جانگوں پیڑو میں درد۔ کسی کام میں دل کا نہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا۔ سفید لال یا پیلا پانی کا آنا وغیرہ تمام مرض کو دور کر کے چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ حمل ٹھہرنے لگتا ہے۔ بچہ خوبصورت اور طاقتور پیدا ہوتا ہے۔ جن عورتوں کا حمل بے وقت گر جاتا ہے۔ اگر کچھ دن برابر استعمال کریں۔ تو اس کا ڈر نہیں رہتا۔ قیمت دو روپیہ فی شیشی :

ابھے رس

بادی کی بواسیر خونی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تو خون نکل جانے پر آرام آجاتا ہے لیکن اس میں تو بہت پریشانی رہتی ہے۔ اس دوا کے پینے سے بواسیر کو آرام ملتا ہے۔ اور اگر کچھ عرصہ تک استعمال جاری رہے۔ تو بیماری جڑ سے جاتی رہتی ہے۔ مسّے جھڑ جاتے ہیں۔ خونی میں بھی ... [illegible] ... قیمت ایک روپیہ شیشی۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں :

گورو کل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۲

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سودرشن چکر

کھشتیہ بھارت کے عیسائی

"الواعظ" اپنی ۲۴ دسمبر کی تازہ اشاعت میں رقمطراز ہے۔ کہ:-

"جنگ جمل کے بعد وہ (علی) عورتوں کی مذمت فرماتے تھے۔ عورتیں ناقص الایمان ہوتی ہیں۔ زمانہ حیض میں ان پر نماز۔ روزہ فرض نہیں۔ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے۔ میراث میں اُن کو مرد کا نصف حصہ ملتا ہے"

وہ اسلامی اخبارات جو مساوات اسلام کا ڈھول پیٹتے رہتے ہیں۔ وہ بتائیں۔ کہ جو اسلام اپنے پیرؤوں کی بیویوں کو مساوی درجہ دینے سے قاصر ہے۔ وہ کیسے اچھوتوں یا دوسرے ادنےٰ ذات کے مسلمانوں کو مساوی حقوق دے سکتا ہے؟

× × × × ×

مسلمان مانیں یا نہ۔ لیکن جو مظالم اپنے خاوندوں کے ہاتھوں مسلمان عورتوں کو سہنے پڑتے ہیں۔ وہ انہیں اسلام میں جنم لینے کی وجہ سے ہی پچھلے جنم کے گناہوں کی سزا مل رہی ہے۔ یہاں مسلمان عورت مساوی حقوق سے محروم ہے۔ وہاں پردہ جیسی لعنت صنف نازک کے لئے انتہائی درجہ بے انصافی بھی ہے۔ یہی نہیں۔ بلکہ وہ لاکھ نمازیں پڑھتے اور روزے رکھے۔ جنت کے دروازے جس کے لئے بند ہیں۔ ایک پارسا اور وفا شعار عورت بھی جس نے اپنی تمام عمر میں کوئی گناہ نہ کیا ہو جنت میں نہیں جا سکتی۔ لیکن مرد جو سارا سال تو گناہ کرتا رہے۔ مگر ماہ رمضان میں روزے رکھ لے۔ اُس کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہیں۔ کس قدر ظلم ہے! عورت کو ماہ رمضان کی رعایت کے گولڈن چانس سے بھی محروم کر دیا گیا۔ اور وہ بھی بلا قصور!

× × × × ×

شاید مسلمان عورتیں اپنے روزوں اور نمازوں کو بے فائدہ جانتے دیکھ کر ہی حج کرنے اور زکواۃ دینے کو تیار ہوتی ہیں۔ تاکہ جنت نصیب ہو۔ لیکن وہ بھولی بھالی مذہب کے ٹھیکیداروں کے فریب اور جنت کے لالچ میں ٹھگی جاتی ہیں چنانچہ حال ہی میں ایک ایسا واقعہ "انقلاب" میں شائع ہوا ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ کس طرح ایک عورت کو جنت دلانے اور سرور دو جہاں دینے کا لالچ دے کر ایک مدنی مدینہ میں لے گیا۔ اور فرضی رسول بن کر حجرۂ رسول میں کھڑکی سے ہاتھ بڑھا کر عورت کے پیش کردہ نوٹوں کے بنڈل وصول کرتا رہا۔

اس لٹنے والی بڑھیا کو لٹ جانے کا اتنا افسوس نہ ہوتا۔ اگر اُسے جنت مل جانے کا یقین ہو جاتا۔ کاش مرزائی سید عبد اللطیف

صاحب آج زندہ ہوتے۔ جو اُسے زندگی میں ہی جنت کے مزوں سے لطف اندوز کرا سکتے۔

× × × × ×

ناظرین "پرکاش" مرزائی سید عبد اللطیف صاحب کی کرامات کا پچھلے ہفتہ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ آج ہم اُن کی ایک اور حیرت کن کرامات کا ذکر کرتے ہیں:-

وہ ایک مرتبہ آپ رات کے وقت اپنے کمرہ میں بیٹھے تھے۔ وہاں آپ کے مرید خاص سید عبد الستار صاحب اور عبد الجلیل صاحب

بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا "میرے ماتھے کی طرف دیکھو"۔ انہوں نے دیکھا ماتھے پر ستارہ کی طرح چمک تھی جس سے کمرہ میں روشنی ہو گئی"

("الحکم" ۲ دسمبر ۱۹۳۵ء)

وہاں ایک شخص وزیر محمد بھی بیٹھا تھا حیرت ہے۔ کہ وہ اس روشنی کو دیکھ نہ سکا۔ کیوں نہ دیکھ سکا؟ شاید اس لئے کہ وہ سید صاحب کے قدموں میں بیٹھ کر ان کی خدمت نہ بجا لایا تھا۔ بغیر معرفت کے نقشہ کے خدائی تجلی کا دیکھنا کیا کوئی آسان کام ہے؟

× × × × ×

مہاتما منشی رام جی کے انمول وچن

۱- دیانند کی لگائی ہوئی منوہر باٹکا (آریہ سماج) کو قربان کر کے دھرم کی رکھشا کرنے میں ایک ناچیز جزو بنیں۔ کیونکہ اگر یہ باٹکا قائم رہی۔ تو ایک برکھش ایسے پیدا کر سکے گی۔ جس کے نیچے بھارت ورش کی دیا کل پرجا ادھرم کی تیکھن دھوپ سے مکت ہو کر سکھ اور شانتی کا لابھ اٹھا سکے گی۔ ہمارا وشواس ہے۔ کہ پنجاب کے آریہ سماج بھی اس اُتم نیم پر عمل کریں گے:-

۲- آریہ سماج کے جیون میں وہ موقع آن پہنچا ہے۔ جب کہ بانی آریہ سماج کی تحریک کے نام پر خون کے آنسو بہاتے ہوئے اس کی جان کنی کی حالت میں ہمیں چھاتی پر پتھر رکھنا پڑے گا۔ یا ہم اپنے پرشارتھ کو کام میں لاتے ہوئے بیچ میں کا آسرا لے کر اپنی اس آتمک ماتا کی رکھشا کرنے کے لئے اُدیت ہو جائیں گے۔ جس کی گود میں ہم لوگوں نے اعلےٰ سے اعلےٰ دھارمک شکھشا پا کر آتمک بل حاصل کرنے کی اکشا کی ہوئی تھی۔

۳- استری شکھشا کے سوال پر جس قدر بحث آریہ ساماجک اور دیگر اخبارات کے ذریعہ ہو چکی ہے۔ اس سے جہاں ایک طرف یہ بات صاف ہو گئی ہے۔ کہ استریوں کے سوشکشت ہونے کے بغیر بھارت نواسیوں کی اُنتی کا ہونا کٹھن ہے۔ وہاں دوسری طرف یہ بھی سدھ ہو گیا ہے۔ کہ اس نازک کام کے آگے بہت سی اندرونی اور بیرونی رکاوٹیں حائل ہیں۔ جنہیں دور کئے بغیر کامیابی کی پہلی منزل بھی طے نہ ہو گی۔ اس لئے جن آریہ پرشوں نے استری شکھشا کی ضرورت کو بخوبی محسوس کیا ہے۔ وہ ان رکاوٹوں کو دور کرنے میں اپنا پرشارتھ لگا دیں:-

۴- سوامی دیانند کے آرمبھ کئے ہوئے کام کو سنبھالنا آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ایشور ہم سب کو سامرتھ دیں۔ کہ ہم اہنسا اور دویش کو اپنے دلوں سے دور کر کے بدلہ لینے کے خیال کی جڑ کو کاٹ کر ویدک دھرم کی رکھشا میں تن۔ من اور دھن سے اُدیت ہو جائیں:-

۵- دویش کی اگنی سے پرت ہوا ہوا منشیہ کیا کیا اتیاچار نہیں کر بیٹھتا۔ دھرم اور کرتویہ کا نام لے کر دوسروں کی جڑ کاٹنے پر اُدیت ہو جاتا ہے۔ و یاکل ہوئے ایسے من کی اوستھا بھی اُلٹی ہو جاتی ہے۔ کوئی بھی چیز اُسے اپنے اصلی روپ میں دکھائی نہیں دیتی۔ اس لئے ہر ایک کام کرنے سے پہلے ہمیں دویش بھاؤ کو دل سے دور کر دینا چاہئے:-

۶- سیوک کا کام جھکنا ہے۔ نہ کہ ابھیمان۔ جو جھکتے ہیں۔ اُن کو بزرگی ہمیشہ ملی ہے:-

(سیوک لبھو رام نیر۔ لدھیانہ)

مدینت و ناقدوں کو ... (بھارت درشن)

ہیں۔ تو کیوں نہ شیدائیان دھرم ویدک بچانے کا ایسے سوچتے تھے۔ ڈاکٹر امبیدکر کے تبدیلی مذہب کے اعلان پر ادھر ہندو لیڈروں نے ضعیف الاعتقاد بھائیوں سے اچھوتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی اپیلیں کیں۔ ادھر سناتن دھرم کا ٹمٹماتا ہوا چراغ بجھتا دکھائی دینے لگا۔ پیش کیا تھا۔ پنجاب کے درجنوں "سناتن دھرم کے شیدائی اور سرفروش" کیمبل پور کی طرف جانے کو تیار ہو گئے۔ اگر ہم وہاں کے نواسی ہوتے۔ تو ہم ان "زندہ شہیدوں" کو خوش آمدید کہتے۔ لیکن موجودہ حالت میں اُن کی "کامیابی" کے لئے دعا مانگنے کے سوائے اور کیا کر سکتے ہیں؟ (منشی علاولپوری)

× × × × ×

آریہ سماج حیدر آباد کا چناؤ:-

آریہ سماج حیدر آباد (سندھ) کی میٹنگ اور چناؤ ۱۶ فروری ۱۹۳۶ء کو ۷ بجے شام کے آریہ سماج مندر میں ہو گا (منتری)

ور کی ضرورت

ایک خوبصورت اچھی ہندی پڑھی لکھی ۱۵ سالہ پنجابی کھتری گھرانے کی کنواری کنیا کے لئے جو گھر کے کام کاج میں ہوشیار ہے۔ اور سینا پرونا جانتی ہے۔ ایک ایسے کھتری ور کی آوشیکتا ہے۔ جو ۲۰ یا ۲۲ سال کا ہو۔ کالج کی تعلیم پایا ہو یا برسر روزگار ہو۔ آریہ سماجی یا آریہ سماجک خیالات والے کو ترجیح دی جائیگی۔ دیگر امور بپتہ ذیل پر دریافت فرمائیں۔ لالہ بہاری لال بندہ سب ڈویژنل آفیسر۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ ایلچ پور (برار)

برائے فروخت

میرا ایک یک منزلہ مکان (یک کنالی تقریباً) ریاستی منٹگمری خاص میں ہے۔ اور جو ۲۶ روپیہ ماہوار کرایہ پر چڑھا ہوا ہے۔ بغرض فروخت ہے۔ مکان سرکار سے بری ہے + نیز اسی طرح ایک ٹکڑہ زمین ۲ کنال فیروزپور شہر میں بانسی دروازہ کے پاس ہے یہ بھی برائے فروخت ہے + جو صاحب خرید نا چاہیں سارا یا ٹکڑوں میں دونو یا علیحدہ علیحدہ خرید سکتے ہیں۔ قیمت کا فیصلہ مجھ سے بذریعہ خط و کتابت یا ملاقات کر کے کیا جا سکتا ہے + پتہ مسیں بھگت رام ٹھیکیدار۔ بھگت نواس دیو سماج روڈ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

شردھانند کا اتہاس

"تعلیمی اور ادبی انقلاب"

(گذشتہ سے پیوستہ)

(پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کے قلم سے)

ان سنہ ۱۹۱۳ء کے ۱۰ جنوری میں سبقہ کرتی رنگ کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ رشی ریاست سے کرسا غضب ڈھا دیا۔ یا آریہ سماج سے ... جمہوریہ ... کا تختہ پلٹ دیا۔ آخر ... ذریعہ تعلیم بنایا جانا۔ بہ سبب اس تعلیم کے ... تجویز کی گئیں۔ گورودکل کی پہلی سکیم سبھا کی طرف سے لالہ رلارام نے شائع کی۔ انہوں نے ان سب خصوصیات پر نہایت دلچسپ طور پر روشنی ڈالی۔ ان کی تحریر کے مطابق ان سب خصوصیات کا مرکز وید ہے۔ گورودکل میں کوئی بھی تعلیم دی جائے وُہ وید کی معاون ہو۔ تو ہو۔ جہاں بھی وُہ وید کی تعلیم میں خارج ہوگی۔ اسے بند کر دیا جائے گا۔ لالہ رلارام دوارہ پرکاشت سکیم میں جس کا مول سبھا کے اپنے منظور شدہ قواعد ہیں۔ اور جس کی دیاکھیا لالہ جی کی لکھی ہوئی ہے ....

گورودکل کی تعلیم کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک حصہ کا نام "ویدک کورس" ہے۔ دوسرے کا "ماڈرن فائنڈ ویدک کورس"۔ یہ حصے کالج میں جاکر آئے ہیں۔ پہلے بارہ برس کا سکول ہے۔ جس میں سنسکرت کا پڑھانا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ دیگر مضامین کی تعلیم کا انتظام بھی ہے۔ انگریزی نویں جماعت میں شروع ہوتی ہے۔ تیرھویں جماعت میں کالج کا آغاز ہوتا ہے۔ اس میں تمہید سمپنان ویدک کورس کلاسیں۔ اس میں چاروں وید اور ان کے انگوں کی تعلیم کا انتظام ہے۔ ویدشا سنتروں کے علاوہ زراعت بیوپار اور آیوروید میں سے بھی ایک مضمون کا لینا ضروری ہے۔ آریہ شاستروں میں پورن تو چاروں ویدوں کی ہی تعلیم پر زور دیا گیا ہے۔ لیکن اگر اس قدر نہ ہو سکے۔ تو ایک وید کا پڑھ لینا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ سمجھانے ...... شاستر کی اس آگیا کا زندہ اسمرتی ... ماڈرن فائنڈ ویدک کورس کا نصاب تجویز کیا۔ اس میں ایک وید مع وید انگوں کے اور اس کے ساتھ ساتھ سائنس فلاسفی اور تاریخ میں سے ایک کا مطالعہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اس سکیم کے لئے کہ گورودکل کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ پہلے معلم پرانی طرز کے پنڈت تھے۔ وُہ گھنٹیاں نہیں بجواتے تھے۔ ہندوستان کا قدیم طریق تعلیم بھی یہی تھا۔ ان کا خیال یہ بھی تھا۔ کہ ایک ساتھ متعدد مضامین کی تعلیم دینے سے کسی مضمون میں خاص مہارت پیدا نہیں ہوتی۔ پہلے نہایت قلیل مضامین کی خاص استعداد پیدا کرا دینے کے بعد دیگر مضامین شروع کرانے چاہئیں۔ چنانچہ ان کی تعلیم کے مطابق پانچویں جماعت تک سنسکرت سا ہتیہ اور ویاکرن کے علاوہ دیگر مضامین کو بہت کم وقت دیا جاتا تھا۔ سنہ ۱۹۰۵ء میں پروفیسر رامدیو گورودکل سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ انہوں نے وہاں گھنٹیوں اور ٹائم ٹیبل کا دستور چلایا۔ پنڈت گنگا دت آچاریہ تھے۔ انہوں نے ان نئے قوانین کو بھی دیر تک ... کہ اب گورودکل سکول کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ انہیں یہ بات ناقابل برداشت تھی۔ کہ وُہ ابھی ایک سوتر پڑھا ہی نہیں سکے۔ کہ گھنٹی بج گئی ہے۔ دوسرے دن اس سوتر کو پھر شروع کرنے سے لڑکوں کی طبیعت کو بھی پریشان کرنا ہوگا۔ اور اپنے آپ بھی دوبارہ بے سود تکلیف اٹھانی ہوگی۔ ایک مضمون میں لڑکوں کا دل لگا ہوا ہے۔ اس سے ہٹا کر یک لخت دوسرے مضمون کی طرف رجوع کرنا انہیں صحیح طریق تعلیم معلوم نہیں ہوا۔ انجام کار وُہ بھی گورودکل سے تشریف لے گئے۔ اور انکے بعد یکے بعد دیگرے ان کے ساتھی بھی۔

گورودکل میں اب انگریزی چھٹی جماعت سے شروع ہوئی۔ اور جن مضامین کو گورودکل کی ابتدائی سکیم میں فقط ماڈرن فائنڈ ویدک کورس میں بھی ادنےٰ درجہ دیا گیا تھا۔ اور ان کے متعلق خاص طور پر ایک قاعدہ بنا دیا گیا تھا۔ کہ ان کی تعلیم اُسی حد تک دی جائے گی۔ جہاں تک یہ ویدک تعلیم میں خارج ثابت نہ ہو۔ وُہ گورودکل کی تعلیم کے نہایت اہم حصے بن گئے۔ وید جسے سب سے اعلےٰ درجہ ملنا تھا۔ اس کی تعلیم کے ذرائع آریہ سماج کے پاس تھے ہی نہیں۔ اس وقت وید جاننے والوں کی کمی تھی۔ وید کے ودوان پیدا کرنے کے لئے گورودکل قائم کیا گیا۔ لیکن ان ودوانوں کو پیدا کون کرے؟ سبھا کی سنہ ۱۹۱۵ء کی رپورٹ میں درج ہے۔ کہ پنڈت بنو شنکر کے چلے جانے کے بعد ودیارتھیوں کو کہہ دیا گیا ہے۔ کہ بھاشیہ کی مدد سے وید کی تیاری خود بخود کرو۔ کہاں تو ویدک کورس میں چاروں ویدوں کی تکمیل کا خیال اور کہاں یہ حالت کہ دیگر مضامین کی طرح وید بھی تعلیم کا ایک مضمون ہے۔ پھر اس کا بھی معلم کوئی نہیں۔ لازمی وید کے علاوہ اختیاری وید کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ اسی سنہ ۱۹۱۵ء میں ۴۲ برہمچاریوں میں سے فقط دو یہ زائد وید پڑھتے تھے۔ اودھیاپک موجود نہ ہونے میں برہمچاریوں کا کیا قصور تھا؟ ہم انہیں دیر نہیں پڑھا سکتے تھے۔ اس لئے انہیں دیگر مضامین میں لگا دیا گیا۔ جو اختیاری مضامین کا انتظام کون ترتیب میں کیا جاتا تھا۔ اور کہا گیا تھا۔ کہ ان کی تعلیم وہیں تک دی جائے گی۔ جہاں تک ہم ویدک تعلیم میں خارج نہ ہوں گے۔ وہی حالات کی مجبوری کی وجہ سے مکھیہ ہو گئے۔ گورودکل میں برہمچاری کے "اپنے مضمون" کا مطلب ہی اختیاری مضمون ہوا۔ اور پھر یہی گورودکل کی روائیت بن گئی۔

کچھ مدت یہ حالت رہی۔ آہستہ آہستہ وید کے طالب علم پیدا ہونے لگے۔ آخر یہ حالت جاتی رہی۔ کہ ادھیاپک کے نہ ہونے کی وجہ سے وید کی تعلیم کا بوجھ خود برہمچاریوں پر ڈال دیا جائے۔ تاہم مضامین کی اہمیت بڑھ چکی تھی۔ وُہ تو بڑھتی رہی ہی۔

سنہ ۱۹۲۱ء میں "ہیوگ اندولن" زوروں پر تھا۔ کالج اور سکول خالی ہو رہے تھے۔ ادھر سبھا میں بھی کچھ مدت سے گورودکل کی بنیاد کو وسعت دینے کا خیال پیدا ہو رہا تھا۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں دہلی میں دیانند آشرم سکول کھولنے کی تجویز ہوئی۔ سوامی شردھانند اس تجویز میں شامل تھے۔ خیال یہ تھا۔ کہ اس سکول کا آشرم تو گورودکل کی طرز کا ہو۔ اور تعلیم سرکاری سکولوں کی سی۔ پنڈت لکھمی ناتھ اس خیال کے سب سے بڑے حامی تھے۔ ان کی تجویز یہ تھی۔ کہ گورودکل کی سنسکرت کی تعلیم اور آشرم کے جیون کا فائدہ اٹھا کر اگر برہمچاری سرکاری سکولوں کی تعلیم کا فائدہ بھی اٹھانا چاہے۔ تو اس کا انتظام بھی یہیں کر دینا چاہئے۔ سبھا کا آئینل پروگرام غیر سرکاری شکھشا تک محدود کر دینے کے یہ مخالف تھے۔

گورودکل کے اُدیش کے متعلق بھی بحث چلی آتی تھی۔ کوئی اسے دھارمک ودیالیہ سمجھتا تھا۔ کوئی عام تعلیم کی درسگاہ۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں سبھا نے ایک طویل پرستاؤ پاس کرکے ان دونوں خامیوں کو آپس میں ملا دیا۔ اب گورودکل کو ایک یونیورسٹی بنا دیا گیا۔ جس میں وید مہاودیالیہ اور سادھارن مہاودیالیہ کے علاوہ آیوروید۔ کرشی اور دیوسائے کے مہاودیالیہ بھی کھولنے کی تجویز ہوئی۔ یہ تین مہاودیالیہ کسی اور جگہ قائم کئے جانے تھے۔ سبھا نے یہ بھی نیم کر دیا۔ کہ جو دھن اب تک گورودکل کے لئے جمع ہوا ہے۔ اس کا خرچ فقط وید مہاودیالیہ اور سادھارن مہاودیالیہ پر ہوگا۔ آئندہ بھی باقی تین مہاودیالیوں پر وہی روپیہ خرچ کیا جائے۔ جو ان کے لئے خاص طور پر آئے۔ عام جائداد ہی پر ان سے خرچ نہ ہو سکے گا۔ سرکاری ودیالیوں کے ودیارتھی بھی ان مہاودیالیوں میں لئے جانے کی تجویز پاس ہوئی۔ سوامی شردھانند کے اخبار "شردھا" نے ان تجاویز پر نقطہ صاد ہی نہیں کیا۔ بلکہ وُہ تو ان سے بھی آگے جانے کے لئے تیار معلوم ہوتے تھے۔

اس وقت سے گورودکل کا روپ ایک یونیورسٹی کا ہے۔ اس میں وید مہاودیالیہ اور سادھارن مہاودیالیہ کے علاوہ آیوروید مہاودیالیہ قائم کیا گیا ہے۔ لیکن اس کا خرچ چندہ سے ہی لیا جاتا ہے۔ گورودکل کا سالانہ گھاٹا اوسطاً دس ہزار روپیہ ہے۔ اس میں سے پانچ ہزار کے قریب آیوروید مہاودیالیہ کا گھاٹا ہے۔ وید مہاودیالیہ اور سادھارن مہاودیالیہ کی تعلیم میں فرق فقط برائے نام ہے۔ ذرا غور سے دیکھا جائے۔ تو گذشتہ ۲۴ سال کے عرصہ میں گورودکل ایک کالج ہی چلانے کے قابل ہوا ہے۔ پہلے کی نسبت گورودکل کے پاس ذرائع زیادہ ہیں۔ اس میں جائیدادیں بن گئی ہیں۔ جن سے پیشتر کی نسبت استقلال کی صورت نکل آئی ہے۔ لیکن سود کی شرح کم ہو جانے سے ان کی آمدنی کم ہو گئی ہے۔ اس لئے یا تو گھاٹا زیادہ ہوگا۔ یا کوئی نئی آمدنی کی صورت نکالنی ہوگی۔

اس وقت وید مہاودیالیہ کی صورت یہ ہے۔ کہ اس میں وید کے علاوہ درشن۔ سنسکرت۔ ویاکرن۔ انگریزی۔ فلاسفی۔ اکانومکس۔ ہسٹری۔ کیمسٹری اور آریہ سدھانت کی تعلیم کا انتظام ہے۔ سادھارن مہاودیالیہ میں آریہ سدھانت کو چھوڑ کر اور سب مضامین یہی پڑھائے جاتے ہیں۔ ان میں سے سنسکرت ساہتیہ اور ویاکرن کا وکلپ ہے۔ اسی طرح فلاسفی۔ اکانومکس۔ کیمسٹری اور ہسٹری میں سے ایک مضمون لینا ہوتا ہے۔ سادھارن مہاودیالیہ میں ہندی کا بھی ضروری سا انتظام ہے۔

سنہ ۱۹۲۱ء کے پرستاؤ کو آج ۴ سال گزر چکے ہیں۔ اس طویل عرصہ میں متعدد کالجوں والی یونیورسٹی کی صورت پیدا نہیں ہو سکی۔ البتہ وید مہاودیالیہ کو اچھی کامیابی کے ساتھ چلا سکنے کے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔

گورودکل نے ایک تو وید کو تعلیم کا ایک جزو مضمون مقرر کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ سنسکرت کو خود زمانہ کی تعلیم کے ساتھ ملانے کی کوشش کی ہے۔ زمانہ حال کے مضامین فلاسفی۔ اکانومکس ہسٹری اور کیمسٹری کا ذریعہ تعلیم کیا ہو؟ اس بارہ میں شروع سے اختلاف رہا ہے۔ گورودکل کی ابتدائی سکیم میں انگریزی و دیسی بھاشا دونوں زبانیں اس تعلیم کی ذریعہ مقرر کی گئی ہیں۔ لیکن جب گورودکل میں اس قاعدہ کی پابندی کا وقت آیا۔ تو ذریعہ تعلیم خالص آریہ بھاشا ہی کو مقرر کیا گیا۔ اس لئے ان مضامین کی ... ہندی میں وضع ہو چکی ہیں اور چند ایک کتب بھی تصنیف ہو چکی ہیں۔ ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھکشنہ بھارت کے عیسائی

ہر ایک مضمون کا لٹریچر روز بروز ترقی کرتا جا رہا ہے ... معنامین میں ابھی کنگال ہے۔ گریجویٹ ہو سکتے ہیں۔ طالب علم کو اپنے ... مضمون کی تعلیم ... ہوتی ہے۔ اب جس زبان میں ایا۔ ودیارتھی نے ایک مضمون کی تعلیم پائی ہے۔ اگر اس میں اس مضمون ہی نہ ہو۔ تو اس کا پڑھا پڑھایا کس کام کا؟ یہی وجہ ہے۔ کہ گورد کل کی ابتدائی سکیم بنانے والوں نے ذریعہ تعلیم ایک نہیں۔ دو زبانیں رکھی ہیں۔ گورد کل میں اب بھی کتابیں انگریزی کی رکھی جاتی ہیں۔ اور لیکچر ہندی میں دیے جاتے ہیں۔ ہندی میں ان معنامین کا ساہتیہ نرمان کرنا ہی اس مشکل کا حل ہے۔ لیکن یہ کام ایک یونیورسٹی کا نہیں۔ سب کا مشترکہ ہے۔

آریہ سماج کے تعلیمی کام کے متعلق ایک سوال یہ بھی ہے۔ کہ بطور ایک دھرم سبھا کے کیا آریہ سماج کو عام تعلیم کا کام اپنے ہاتھ میں لینا بھی چاہیے۔ رائے ٹھاکر دت نے اپنی کتاب "ویدک دھرم پرچار" میں ٹھیک کہا ہے۔ کہ مشنری سوسائیٹیوں اور یونیورسٹیوں کے سوچنے کے طریق میں ہی اختلاف ہے۔ یونیورسٹیوں کا کام سچ کی تلاش ہے۔ ان کے لئے کوئی صداقت بھی معترہ یا ماحصل نہیں۔ اس کے برخلاف دھرم سبھاؤں کے سدھانت پہلے سے مجوز ہیں۔ انہیں ان کا پرچار کرنا ہے۔ اگر کوئی یونیورسٹی کسی مذہب کو آخری سچائی مان لے۔ تو وہ یونیورسٹی ہی نہیں رہتی۔ اور اگر کوئی دھرم سبھا کوئی آخری سچائی ہی نہ مانے۔ تو وہ دھرم سبھا ہی نہیں رہتی۔ یونیورسٹی کے لئے دھرم سبھا کے ماتحت ہونا موت ہے۔ اور دھرم سبھا کے لئے یونیورسٹی چلانا خود کشی۔

ہمارے خیال میں ہماری سبھا نے گورد کل کو ایک یونیورسٹی کا نام دیکر ایک بنیادی غلطی کی ہے۔ یونیورسٹی چلانے کے لئے ہمارے پاس سادھن بھی نہیں ہیں۔ اور ہم خواہ مخواہ اپنے اُدیش سے بھی وچلت ہوتے ہیں۔ اس وقت جو ذرائع گورد کل میں موجود ہیں۔ انہیں وید ویدانگ کے ایک ودیا پیٹھ کے چلانے میں لگا دیا جائے۔ تو بہتر نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ آریہ سماج میں وید کی مانگ ہے۔ وید کے سدھانتوں کا ایسا پنڈت پیدا کرنا کہ سنسار کے ودوان اس کا آدر کریں۔ کسی ایسے ودیا پیٹھ سے ہی ہو سکتا ہے۔ دنیا میں وید کا مطالعہ مختلف درشٹیوں سے ہو رہا ہے۔ رشی دیانند کی درشٹی سے ہمارا ودیا پیٹھ اس کا مطالعہ اور پرچار کرے۔ گورد کل کا یہی اُدیش ہو سکتا ہے۔

ڈی اے۔ وی کالج تو پہلے سے ہی کسی پرتی ندھی سبھا کے ماتحت نہیں رہا۔ اس کی الگ سوسائیٹی ہے۔ گورد کل پرتی ندھی سبھا کا انسٹی ٹیوشن ہے۔ اس کا کام وہی ہونا چاہیے۔ جو سبھا کے پہلے اُدیش میں کہا گیا ...

بھکاری کی آہ

(از لالہ امر چند جی قیس)

(ا)

"مجھ غریب پر ترس کر جاؤ رے بابوا!"

یہ ہردے بھید ک چیخ سُن کر میں چونک اُٹھا۔ پاؤں رُک گئے۔ مُڑ کر دیکھا۔ تو میو ہسپتال کی دیوار کی چھایا میں ایک بھکاری لیٹا ہوا تھا۔ وہ گھاؤں کے درد سے جرجرت تھا۔ شریر پھٹے پرانے چیتھڑوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ بھوں بھوں کر گزرنے والی موٹروں کے کارن جو دھول اُڑتی ہے۔ وہ اُڑ اُڑ کر اُس کے سر پر گر رہی تھی۔ اور شاید یہی دھول اُس کی بھاگیہ ریکھا تھی۔ جسے پیسوں کی بجائے پا کر وہ کھفن ہو رہا تھا۔ منہ پر بھیانک کلیش۔ اشانتی اور درد ریاستا تاثر تزمہ کر رہی تھی۔ وید نا رانی کی بھینٹن روداپج کا رہی موڑتی تھی۔ اُسے دیکھتے ہی میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ تاکہ اُسے دو چار پیسے دے دوں۔ پھر سہسا دھیان آیا۔ کہ یہ کوئی بہروپیہ تو نہیں ہے۔ اس سے پہلے ایک بہروپیا سنیر دھاری نے مجھ سے یہ کہہ کر ایک روپیہ مانگا تھا۔ کہ میں نے بستی سے باہر جنگل میں کٹیا بنا رکھی ہے۔ وہیں بھجن کیا کرتا ہوں۔ مجھے پاٹھ کے لئے ایک گرنتھ کی آوشیکتا ہے۔ وہ چہرہ سے ونیت اور سکین معلوم پڑتا تھا۔ میں نے اُس کی سادھوتا پر وشواس کر کے اُسے ایک روپیہ دے دیا۔ پر اسی شام کو اُسے مفت خوروں کی چوکڑی میں بیٹھے اور چاندی بنانے دیکھا۔ مجھے اپنی وچار اور زمیں شکتی پر بڑا دکھ ہوا۔ اور دکھ ہوا یہ دیکھ کر کہ میں نے کپاتر کو دان دیا ہے۔

یہی کیوں؟ وہ لمبے بالوں والا منگل جو یہ کہہ کر مجھ سے پیسے اینٹھ لے گیا تھا۔ کہ میرے پاس کل چار آنے کی کسر ہے۔ پھر میرے پاس اتنے پیسے ہو جائیں گے۔ کہ میں سردی کاٹنے کے لئے کمبل خرید سکوں گا۔ وہ ہر راہگیر سے کل چار ہی آنے کا سوال کرتا تھا۔ کتنے ہی دیا وان اور ہر دیہ دیکھتے اُسے چار چار آنے دیتے گئے۔ ہر شام کو میں نے چوک کے پاس والے ٹھیکہ میں منہ کا مزہ بدلتے اُسے دیکھا۔ میں ٹھٹک گیا۔ اور رک کر دیکھنے لگا۔ وہ تھوڑی دیر ادھر اُدھر منڈلاتا رہا۔ اس کے بعد ایک ہی چوکڑی میں وہ اندر پہنچا۔ میرے جیسے مورکھوں کے دیئے ہوئے پیسے

آنے ٹکڑے لگ رہے تھے +

اور وہ کوڑھی۔ ہاں وہی کوڑھی جو دنوں تک پیپل کے برکھش کے نیچے بیٹھا اور ایک ایک پیسہ کے لئے دن بھر گلا پھاڑ پھاڑ کر چیختا۔ چلاتا اور روتا رہتا تھا۔ جب وہ مرا تو اُس کے گھر سے سینکڑوں روپیہ کی ریزگاری ملی تھی +

یہ تینوں باتیں مجھے ایک ساتھ یاد آ گئیں۔ میں نے جیب سے ہاتھ نکال لیا +

اتنے میں ہی بھکاری پھر چلایا۔

"مجھ غریب پر ترس کر جاؤ رے بابوا!"

دیا اور سہانوبھوتی جو اُس کی پہلی چیخ سُن کر اُمڈ آئی تھی۔ دوسری چیخ سنتے ہی کافور ہو گئی۔ اور اُس کی جگہ گھرنا اور اپیکھشا نے لے لی۔ میں شیگھرتا سے پاؤں اُٹھا کر گھر کی اور چل دیا۔

(ب)

شیت کال زوروں پر تھا۔ لاہور میں کڑاکے کا پالا پڑ رہا تھا۔ دسمبر کی رات ــــ یہ بھاو شونیہ دل والے پونجی پتی اور خون پسینہ ایک کر کے کام کرنے والے مزدور کے شونیہ بھاگیہ کی طرح شونیہ تھی۔ کرشنا پکش سے بھینٹ کرنے کے لئے آدھا مارگ پار کر چکی تھی۔ بجلی کی بتیاں بھی بجھ چکی تھیں۔ پردیسی بتیاں دور نیلے آکاش میں ٹمٹما رہی تھیں۔ اور کرشنا کا کلنک دور کرنے کا وِفل پریاس کر رہی تھیں۔ جاڑوں اور ست بڑھتا پورن شت بڑھتا تھی۔ میں اخبار کا کام سماپت کر کے گھر لوٹ رہا تھا۔ اور میو ہسپتال کی دیوار کے ساتھ ساتھ جا رہا تھا۔ یدیپی ابھی گھر دور تھا۔ پر دماغ میں گھر کا نقشہ سپشٹ روپ سے انکت تھا۔ اور من لحاف کی گرمائی کا چنتن کرا پنا سوبھاؤک کام کر رہا تھا۔ یکایک کسی چیز سے پاؤں ٹکرایا +

کون سو یا پڑا ہے؟ کون ہے؟ اس سمے یہاں ناردوں کی چھایا میں۔ کھلے میدان میں سڑک کے کنارے ہسپتال کی دیوار کی چھایا میں ننگا پڑا ہے ــــ میرے من میں سوال پیدا ہوا۔

دھیان آیا۔ یہ انہی بھکاریوں میں سے ہوگا۔ جو دن کے سمے آنے جانے والوں سے پیسہ مانگا کرتے ہیں۔ کتنا غریب ہے یہ۔ میں نے سوچا۔ اور اُسی کھشن اپنا اوورکوٹ اُتارا۔ اور سونے ۴

۴ والے پر ڈال دیا۔ اور اُسے بلایا ــــ پر کوئی جواب نہ ملا۔ میری چنتا بڑھ گئی۔ میں نے جیب میں سے ٹارچ نکال کر جلایا۔ شریر پر ہاتھ پھیرا۔ وہ برف سے بھی ادھک ٹھنڈا تھا۔ ناڑی ڈھونڈھی۔ وہ بھی گُپت ہو چکی تھی۔ آنکھیں بھی آنکھ موڑ چکی تھیں۔ اب وہ اس جگہ پہنچ چکا تھا۔ جہاں وہ گرمی۔ سردی اور درد رنا کے دکھ سے مکت تھا۔ اُس کی آتما پانچ بھوتک جیل سے نکل چکی تھی +

اب مجھے پرتیت ہوا کہ میری سہانوبھوتی ویرتھ ہے +

"کاورشا جب کرشی سکھانے"

میرے ہردے میں ہوک سی اُٹھی۔ دل کی دھڑکن بند سی ہوتی معلوم دینے لگی۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا +

ٹھنڈی ہوا کا جھونکا سائیں سائیں کرتا ہوا کان کے پاس سے گزر گیا۔ چونکہ اوورکوٹ اُترا ہوا تھا۔ اس لئے سرد ہوا تیر کی طرح شریر میں چبھی۔ وچار دھارا پلٹ گئی۔ مانو ہوا کا جھونکا میری آنکھوں پر وِسمرتی کا پردہ ڈالنے آیا تھا۔ اور سچ مچ وہ مجھے یہ پاٹھ پڑھا ہی گیا۔ کہ سنسار میں آئے دن ایسے کتنے ہی دیدر کراہ کراہ کر مرتے ہیں۔ ہردیہ پر دکھ کی

تکبر بانی تھی۔ میں بھرے دل سے اوورکوٹ اُٹھائے بنا ہی گھر کی طرف چل دیا۔

مجھے اپنی مورکھتا اور وچار شُونیہ ہونے شکتی کی دُربلتا پر افسوس ہو رہا تھا۔ رہ رہ کر خیال آ رہا تھا۔ کہ میری کنجوسی نے ایک آدمی کی جان گنوا دی۔ میں نے پہلے بھی دھوکہ کھایا تھا۔ آج بھی دھوکہ۔ پہلی بار دھوکہ کھا کر اپنے پیسے گنوائے تھے۔ اور اب دھوکہ کھا کر ایک آدمی کی جان کھوئی۔ انتر یہ تھا۔ کہ پہلی ہانی میری ہانی تھی ــــ اور دوسری مانو سماج کی +

میں اندھیری سڑک پر جا رہا تھا ــــ میرے من میں بھی اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اندر باہر سب اور اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ میں رہ رہ کر چونک پڑتا تھا۔ میرے کانوں میں بھکاری کی وہی صدا گونج رہی تھی:۔

"مجھ غریب پر کوئی ترس کر جاؤ رے بابوا!"

"پرکاش" کی اشاعت
بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اشردانن یاترا نمبر ۷

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

نوٹ :- اس سے پہلے سوامی جی کی ریاست حیدر آباد کی یاترا کے حالات شائع کئے گئے ہیں اب حیدر آباد کا تمام سماپتی کے بعد آپ کی میسور یاترا کا برتانت شائع کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

ان سفر ... جنوری ... کرشی ... کر ... اُٹھتے ہیں ۔ کرشی ریاست ... دیا ۔ یا آریہ سماج ... پٹ دیا ۔ ... اس وقت تین آریہ سماجیں ... میسور ریاست میں ہیں ۔ اور ایک نورٹ شہر میں ہے ۔ مندر صرف ایک آریہ سماج کا ہے ۔ اس مکان کو شردھانند میموریل کہتے ہیں ۔ یہی آریہ سماج ہے ۔ جس میں دیانند برہمچاری آشرم کے نام سے ودیارتھی آشرم بنا ہوا ہے ۔ اس وقت اس میں اندازاً ۲۰ ودیارتھی ہونگے ۔ اس میں سوامی ستیانند جی بھی ٹھہرے ہیں ؛

پنڈت دھرم دیو جی سارودیشک سبھا کی طرف سے یہاں پرچار کرتے ہیں ۔ پنڈت جی کئی سالوں سے یہاں ہی ہیں ۔ پنڈت جی کو کرناٹک کی کناڑی زبان اچھی طرح آتی ہے ۔ وہ اس بھاشا میں باکھیان دیتے ہیں ۔ اور اس میں کچھ لکھ بھی سکتے ہیں ۔ پنڈت جی نے کرناٹک پرانت میں کئی سماجیں بنائی ہیں ۔ میں اُن میں سے صرف تین بنگلور کی اور ایک میسور کی دیکھ سکا ہوں ۔ دوسرا سماج بھی وشیشور پورہ میں ہی ہے ۔ یہ سماج ایک کرایہ کے مکان میں لگتا ہے ۔ اور یہ دوسری سماجوں سے بہتر ہے ؛

تیسرا سماج جو فورٹ میں ہے ۔ وہ پرانا بنگلور شہر ہے ۔ یہ سماج بھی کرایہ کے مکان میں لگتا ہے ۔ اس کا نام کرناٹک سماج ہے ۔ اس کے بانی والے مسٹر دینکٹ النکا ہیں ۔ لاہور والوں کو سمرن ہوگا ۔ کہ ایک مدراسی سجن لاہور میں دھن سنگرہ کیا کرتے تھے ۔ وہی کرناٹک سماج کے کرتا دھرتا ہیں ۔ وہ کہتے تھے ۔ کہ اس وقت اکٹھا کیا ہوا ان کے پاس دو ہزار روپیہ ہے ۔ جو بنک میں جمع ہے ؛

چوتھا سماج جسے میں نے دیکھا ۔ وہ میسور میں ہے ۔ میسور میں بھی آریہ سماج کا مکان نہیں ہے ۔ وہاں پہلے ایک کرایہ کا مکان تھا ۔ اب ایک چوبارہ آریہ سماج کو بلا کرایہ کے مل گیا ہے ۔ اب آریہ سماج اس میں لگتا ہے ۔ وہاں کے بی ودیارتھی اچھے کام کرنے والے سجن ہیں ۔ جو کہ یو ۔ پی کے رہنے والے ہیں ۔ اور اُن کے ساتھ وہاں کے رہنے والے مدراسی ہیں ۔ اس سماج کی حالت بھی سادھارن ہے ۔ ان کے علاوہ کرناٹک پرانت میں سات آٹھ آریہ سماجیں ہیں ۔ جن کو میں نہیں دیکھ سکا ۔ مجھے اس کا افسوس ہے ۔ آریہ سماج کے حالات کے بعد میں وہاں کے اور حالات لکھنا مناسب سمجھتا ہوں +

نظام راجیہ اور میسور راجیہ کے درمیان کچھ انگریزی علاقہ آتا ہے ۔ اسے پار کر کے ریاست میسور کا علاقہ آجاتا ہے ۔ بنگلور شہر بھی ریاست میسور میں ہی ہے ۔ اور اسی شہر میں انگریزی چھاؤنی ہے ۔ اس لئے بنگلور چھاؤنی میں انگریزی اور شہر میں ریاست کا راجیہ سمجھنا چاہئے ۔ بنگلور اچھے شہروں میں سے ایک ہے ۔ اس کا فورٹ نام کا حصہ گھنا آباد ہے ۔ اور نئی آبادی کھلی آبادی ہے ۔ وہاں کے ہر ایک مکان کو کوٹھی سمجھنا چاہئے ۔ جہاں بڑی بڑی کوٹھیاں ہیں ۔ وہاں چھوٹے چھوٹے مکانات بھی ہیں ۔ لیکن سب کے ساتھ کچھ نہ کچھ کھلی زمین ضرور ہے ۔ اور مکان اچھے بنے ہوئے ہیں ۔ اور سڑکیں صاف ہیں ۔ اور اچھی بنی ہوئی ہیں ۔ سرکاری مکانات بھی اچھے ہیں ۔ اور بنگلور میں ایک سائنس کا انسٹی ٹیوٹ ہے ۔ جو ہندوستان میں اچھا مانا جاتا ہے ۔ کئی سکول ہیں ۔ کالج ہے ۔ جہاں عام طور پر پبلک کے سکول ہیں ۔ ان کو سرکار امداد دیتی ہے ۔ ان کے علاوہ یہاں ایک اشکت پرلنک سبھا ہے ۔ جس میں اشکتوں کو رکھا جاتا ہے ۔ جو لنگڑے لولے اور ناکارہ ہوں ۔ وہ اس آشرم میں رہتے ہیں ۔ اور ان کی نگرانی اچھی طرح ہوتی ہے ۔ جس طرح لاہور میں سر گنگا رام جی کا اپاہج آشرم ہے ۔ اسی طرح اس شہر میں یہ ایک نرالی چیز ہے ۔ جسے میں نے اور کہیں نہیں دیکھا ہے ؛

تاریخی حالات :-

بنگلور شہر کیمپ گوڈا نام کے شخص نے آباد کیا تھا ۔ اُس وقت قلعہ مٹی کا بنا ہوا تھا ۔ یہ بات ۱۵۳۷ء کی ہے ۔ اُس نے شہر کے چاروں طرف چار برجیاں بنا کر کہا تھا ۔ کہ یہ شہر ان کے اندر اندر ہی آباد ہوگا ۔ لیکن اب شہر ان سے باہر نکلنا شروع ہو گیا ہے ۔ مٹی کے قلعہ کو حیدر علی نے ۱۷۶۱ء میں پکا بنایا تھا ۔ اب شہر کی فصیل نہیں ہے ۔ مگر دروازہ کھڑا ہے ۔ شہر اور چھاؤنی کو ملا کر اس وقت ۲۷ مربع میل میں آباد ہے ۔ آبادی دو لاکھ چالیس ہزار ہے ۔ اس کی اونچائی قریباً تین ہزار فٹ ہے ۔ بنگلور میں اُن سجنوں کے بھی درشن ہوئے ۔ جو کہ اس کرناٹک پرانت میں ہندی کا پرچار کرتے ہیں ۔ اُن میں سے ایک سدھ گوپال جی ہیں ۔ پاٹھک بلاد رنواسی بھولا نی دیال جی سے واقف ہوں گے ۔ جو کہ پرانے آریہ سماجی ہیں ۔ سدھ گوپال جی اُن کے ہی سپتر ہیں ۔ اور انہوں نے شادی بھی کرناٹک پرانت میں ہی کی ہے ۔ یہ ادھر ہندی پرچار کا کام کرتے ہیں ۔ اور دوسرے سجن سدھ نا تھ پنڈت جی ہیں ۔ یہ کچھ عرصہ لاہور بھی رہے ہیں ۔ اب ہندی پرچار کا کام کرتے ہیں ۔ اور ہندی پرچار کا کام اچھا ہو رہا ہے ؛

بنگلور میں کئی جگہیں ہیں ۔ جن کو لوگ دیکھتے ہیں ۔ میں اُن سب کو نہیں دیکھ سکا ۔ جو مقام میں نے دیکھے ہیں ۔ اُن کا ذکر کر دیتا ہوں ؛

لال باغ :-

یہ باغ ایک سیرگاہ ہے ۔ اور کھلا باغ ہے اس کی ایک طرف ایک تالاب ہے ۔ عام طور پر لوگ اس میں چلتے رہتے ہیں ۔ تالاب کے پاس ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے ۔ اس پر ایک برجی بنی ہوئی ہے ۔ جو کہ بنگلور کے آباد کرنے والے نے بنائی تھی ۔ اس باغ میں صفائی بہت اچھی ہے ۔ اس میں ایک شیش محل ہے ۔ جو اچھا بنا ہوا ہے ۔ اس میں کبھی کبھی بڑی سبھائیں بھی ہو جاتی ہیں ۔ بنگلور میں پھولوں کا ایک میلہ ہوتا ہے اُس وقت اس شیش محل کی شان خوب ہوتی ہے ؛

گنگا دھریشور :-

یہ ایک شو کا مندر ہے ۔ دکھشن کے مندروں کے لحاظ سے یہ مندر کوئی بڑا نہیں ہے ۔ لیکن اس میں کچھ چیزیں پتھر کی بنی ہوئی ۔ جیسے ترسول اور ڈمرو ۔ یہ زمین سے ۵ افٹ اونچے ہونگے اور پتھر کے ہی بنے ہوئے ہیں +

اس کے آگے ایک تالاب ہے ۔ جو کیمپ گوڈا نے بنوایا تھا ۔ اس وقت اس کا پانی زیادہ صاف نہ تھا ۔ اس میں دھوبی بھی کپڑے صاف کرتے ہیں ۔ اس میں ایک پارٹی نوجوانوں کی تھی جو کہ تیرنا سیکھ رہے تھے ۔ اگر یہ تالاب تیرنا سیکھنے کے لئے کام میں لانا ہے ۔ تو زیادہ صاف ہونا چاہئے ؛

بسنت مندر :-

یہ مندر بشنو کے واہن بیل کا ہے ۔ اس مندر میں بیل کی ایک بڑی پتھر کی مورتی ہے ۔ اس میں اسی کی پوجا ہوتی ہے ۔ اور کسی دیوتا کی مورتی نہیں ہے ؛

ٹاؤن ہال بڑا کھلا بنا ہوا ہے ۔ اس کے نزدیک جو لوگ پہلے آباد تھے ۔ آج کل انہیں اٹھایا جا رہا ہے ۔ تاکہ میدان کھلا ہو جائے ۔ گرجا گھر بھی ہیں ۔ لیکن میں نے صرف ایک گرجا کا ذکر کرنا ہے ۔ سادھارن طور پر گرجوں کی شکل ایک ہی ہوتی ہے ۔ خواہ بڑے ہوں خواہ چھوٹے ۔ لیکن جس گرجا کا میں ذکر کرنے لگا ہوں ۔ وہ گرجوں کی شکل کا نہیں ۔ اس کے گنبد بالکل گول تھے ۔ جیسا کہ گول گنبد مسجد یا مقبرہ کا ہوتا ہے ۔ اس گنبد پر صلیب لگی ہوئی ہے +

بنگلور میں بیس کے قریب پنجابی ہوں گے ان میں سے تین چار دوکانیں ترسیالکوٹ کی سپورٹس کی ہیں ۔ کچھ اور بیوپاری ہیں ۔ ان کے علاوہ سُنا ہے ۔ کہ کچھ ملٹری میں ہیں ۔ لیکن وہ تو آنے جانے والے ہیں ۔ فوج کے ساتھ آتے ہیں ۔ اور چلے جاتے ہیں ۔ لیکن بیوپاری یہاں بیوپار کرتے ہیں ۔ ایک حکیم جی بھی ہیں ۔ جو کہ ہری پور کے رہنے والے ہیں ؛

بنگلور شہر سینی ٹوریم ہونے کی وجہ سے صحت کے لئے اچھا ہے ۔ اور اس میں سب قسم کے لوگ آباد ہیں ۔ اگر کوئی دکھشن میں آئے ۔ تو اس کے لئے بنگلور دیکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ کسی دیول یا تیرتھ کے لحاظ سے نہیں ۔ بلکہ شہر کی خوبصورتی اور صفائی کے لحاظ سے اسے دیکھنا چاہئے ؛

میں بنگلور سے میسور گیا ۔ میسور بھی ایک ریاست ہے ۔ بنگلور بھی اسی راجیہ میں ہے ۔ اس ریاست کی آبادی اندازاً ۵۰ ۔ ۶۰ ہزار ہے ۔ یعنی نظام راجیہ سے آدھی ہے ۔ یہ ریاست بھارت کی اچھی ریاستوں میں مانی جاتی ہے ۔ اور یہ بات بالکل ٹھیک بھی ہے ۔ یہاں سڑکوں کا پربندھ بہت اچھا ہے ۔ شہروں کو چھوڑ کر جو قصبے اور گاؤں ہیں ۔ صفائی کے لحاظ سے وہ بھی صاف ہیں ۔ نظام راجیہ سے اگر مقابلہ کرنا ہو ۔ تو میں کہوں گا ۔ کہ جتنا براہمن اور مسلمان کے چوکہ میں فرق ہوتا ہے ۔ اتنا ہی بھی اُتنا ہی ہے ۔ اس ریاست میں بجلی عام ہے ۔ اس لئے روشنی کا پربندھ اچھا ہے ۔ تعلیم کے لئے میسور یونیورسٹی ہے ۔ اور سکول اور کالج بہت ہیں ۔ کئی بیوپار اسی ریاست کے ہاتھ میں ہیں ۔ جیسا کہ صندل یا صندل کا تیل ۔ مسافروں کے لئے نظام راجیہ کی طرح پولیس کا بھی سایہ نہیں ہوتا ہے +

میسور بنگلور سے ۸۶ میل کے فاصلہ پر ہے ۔ ریل گاڑی اور موٹر دونو جاتی ہیں ۔ سُنا ہے ۔ کہ پہلے اس کا نام مہیش پرگ تھا ۔ وقت کہتا ہے مہکھاسور یہیں راجیہ کرتا تھا ۔ جس کو دیوی نے مارا تھا ۔ دیوی کا مندر پہاڑی کے اوپر چاونڈا دیوی کے نام سے مشہور ہے ۔ جس طرح جموں والوں کا کھونا تھا اور اودے پور والوں کا ایک لنگ ہے ۔ اسی طرح میسور والے چاونڈا کو مانتے ہیں ۔ راجہ صاحب ہفتہ میں دو دن پوجا کے لئے جاتے ہیں ۔ مندر میں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گھشتہ بھارت کے عیسائی

اُٹھ بھجا والی دیوی کی مورتی ہے ۔ مندر کا گوپ دوار خوب اونچا ہے ۔ اور اس پر رات کو جو بجلی کی روشنی کا عکس پڑتا ہے ۔ اس سے خوب اچھا دکھائی دیتا ہے ۔ مندر تک پیدل جانے کے لئے سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں ۔ اور ایک موٹر کی سڑک بھی بنی ہوئی ہے ۔ اس پہاڑی پر رات کو بجلی کی روشنی خوب ہوتی ہے ۔ پہلے تو میں نے سمجھا تھا ۔ کہ یہ روشنی موٹر کی سڑک پر ہے ۔ لیکن دیکھنے سے پتہ لگا ۔ کہ موٹر کی سڑک پر روشنی نہیں ہے ۔ پیدل سڑک پر ہے ۔ اور دوسری لیمپوں کی قطار خوبصورتی کے لئے لگائی گئی ہے ۔ رات کو دیوی کا درشن کرنے جائیں ۔ تو شہر کا نظارہ اوپر سے خوب معلوم ہوتا ہے ۔ اندھیری رات میں آسمان کے تارے اور بجلی کے لیمپ خوب رونق دکھلاتے ہیں ::

شہر میں انیک مکان دیکھنے کے ہیں ۔ راجیہ محل ۔ میڈیکل کالج ۔ آیورویدیونانی کالج ۔ وہ مکان جس میں میسور ریاست کی بنی ہوئی چیزیں دکھائی جاتی ہیں ۔ گورنمنٹ کالج ۔ جگن موہن محل جس میں راجاؤں کی تصویریں اور پرانی چیزیں رکھی ہوئی ہیں ۔ چڑیا گھر باغ اور ہسپتال وغیرہ وغیرہ ::

میسور سے اندازاً ۱۳ میل کے فاصلہ پر کرشن راج ساگر ہے ۔ اس کو عام طور پر کنّم باڑی کہتے ہیں ۔ اوّل نام مہاراجہ کے نام پر ہے ۔ اور دوسرا نام گاؤں کے نام پر ہے ۔ یہاں پر کاویری ندی کو باندھ کر تالاب بنایا گیا ہے ۔ اور اس سے ریاست میں آبپاشی کا کام لیا جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ کاویری پر اس ریاست میں آگے چل کر اور بند بھی ہیں ۔ یہ سب آبپاشی کے لئے ہیں ۔ اس سے ریاست کو خوب فائدہ ہوا ہے ۔ اور زمینداروں کی آمدنی میں بہت اضافہ ہوا ہے +

اس بند کے نیچے ایک جگہ ہے ۔ جس کو برندابن کہتے ہیں ۔ یہ شالامار باغ کی طرح بنا ہوا ہے ۔ اس میں فوارے بہت لگے ہوئے ہیں ۔ جو دن رات چلتے رہتے ہیں ۔ اور اس ڈھنگ پر لگے ہوئے ہیں ۔ کہ جس سے بہت ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں ۔ کہیں کہیں چار فواروں کی دھارا اکٹھی ہو گئی ہے ۔ اور کہیں پانی کی محرابیں بنتی ہیں ۔ اس میں سنیچر اور اتوار کو بجلی کی روشنی ہوتی ہے ۔ وہ بھی کئی رنگ کی ہے ۔ یہ روشنی سونے پر سہاگہ کا کام کرتی ہے ۔ میں نے کشمیر ۔ پنجور ۔ اور لاہور کے شالامار دیکھے ہیں ۔ لیکن یہ ان تینوں سے زیادہ اچھا ہے ::

سرنگا پٹم :

یہ میسور سے ۹ میل بنگلور کی سڑک پر ہے ۔ حیدر علی اور ٹیپو سلطان کی راجدھانی تھی ۔ یہاں کاویری ندی دو شاخوں میں تقسیم ہو گئی ہے ۔ سرنگا پٹم دونو کے بیچ میں ہے ۔ یہاں پرانا قلعہ بھی ہے ۔ اب شہر تو آباد نہیں ہے ۔ گاؤں ضرور ہے ۔ یہاں ایک تیرتھ پچھم باہن نام کا ہے ۔ اس جگہ کاویری کی ایک شاخ ایک فرلانگ پچھم کی طرف بہتی ہے ۔ اسی کو تیرتھ مان کر اشنان ہوتا ہے ۔ سری رنگ پٹم میں سری رنگ کا دیول ہے ۔ جس میں وشنو کی بنی ہوئی بڑی سی مورتی ہے ۔ یہ شہر اسی کے نام پر ہے ۔ یہ مندر خاصہ بڑا ہے ۔ اندر مورتی تک تو اچھا ہے ۔ اگر اندر کی پرکرما کرنی ہو ۔ تو بدبو آتی ہے ۔ کیونکہ اسے صاف نہیں کرتے ہیں ۔ مندر میں اندھیرا ہے ۔

ٹیپو سلطان کا مقبرہ بڑا سندر بنا ہوا ہے ۔ اس کے سیاہ رنگ کے پتھر کے ستون خوب صاف اور چمکدار ہیں ۔ اس میں حیدر علی ۔ اس کی بیگم اور ٹیپو سلطان کی سمادھی ہے ۔ ٹیپو سلطان کا باغ میں مکان دیکھنے لائق ہے ۔ اس پر لڑائی کے چتر بنے ہوئے ہیں ۔ جو اچھے نہیں ہیں ۔ ایک بڑی مسجد ہے ۔ جہاں انگریزوں کو ٹیپو سلطان نے قید رکھا تھا ۔ وہ جگہ دکھائی جاتی ہے ۔ اس کے نزدیک ہی ایک جنگلہ لگا کر زمین کو گھیرا ہوا ہے ۔ اس میں ایک تختی لگی ہوئی ہے ۔ جس پر لکھا ہوا ہے ۔ "ٹیپو کا شریر یہاں گرا تھا ۔ اس ویر نے تین بار انگریزوں کو شکست دی تھی ۔ چوتھی لڑائی میں اچانک حملہ ہونے پر یہ باہر نکلنا چاہتا تھا ۔ جبکہ اس کو گولی لگی ۔ اور یہ وہاں گر گیا ۔ اس وقت جیو روپی پنچھی شریر روپی قفس سے اڑ گیا ::

جھولتا پل :

سری رنگ پٹم میں ایک پل ہے ۔ جو اندازاً ۴۰ گز لمبا ہوگا ۔ اس کی ایک ہی محراب ہے اور وہ چھوٹی اینٹوں کی بنی ہوئی ہے ۔ یہ چار فٹ موٹی ہوگی ۔ اور ۲½ فٹ چوڑی ہوگی ۔ اس کے اوپر جا کر اگر کودیں ۔ تو یہ سارا پل ہلتا ہے ۔ جس طرح تاروں کے پل ہلا کرتے ہیں ۔ سنا ہے ۔ کہ یہ کسی فرانسیسی انجینیر نے بنایا تھا ۔ ٹیپو سلطان کے وقت کا بنایا جاتا ہے ::

پرپات :

میسور سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر ایک کاویری ندی کا پرپات ہے ۔ جہاں موٹر جاتی ہے ۔ میں اور پنڈت دھرم دیو جی وہاں گئے ۔ وہاں صرف ایک آریہ سماجی ہیں ۔ ہیں ۔ ... ہیں ۔ جن کا درمیانی فاصلہ ... شاخ کی پھر دو شاخیں ہو گئی ہیں ۔ ان کا فاصلہ بہت تھوڑا ہے ۔ اور جلدی ہی اکٹھی ہو گئی ہیں ۔ اور دوسری دور جا کر ملی ہے ۔ یہ دھارائیں متعدد جگہ پر پرپات (Fall) بناتی ہیں ۔ جو پرپات میں نے دیکھا ہے ۔ اس کا نام گگن چکی ہے ۔ یہاں تین سو بیس فٹ سے پانی گرتا ہے ۔ اور اس وقت چار جگہ پانی گرتا تھا ۔ اگر نیچے جا کر دیکھیں ۔ تو بہت ہی سندر معلوم ہوتا ہے ۔ اور دوسری شاخ پر جو یہاں سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے دوسرا پرپات ہے ۔ اس کا نام بھر چکی ہے ۔ سنا ہے ۔ موسم برسات میں وہ دو فرلانگ کی لمبائی میں ایک چادر کی طرح گرتا ہے ۔ اس وقت اس کا نظارہ بہت ہی اچھا ہوتا ہے

میسور ریاست میں ایک اور پرپات ہے جس کا نام گیرہ سوپا ہے ۔ وہ ضلع شموگہ میں ہے ۔ وہاں شراوتی ندی ہے ۔ وہاں بھی چار دھارائیں ہیں ۔ اور وہاں پانی نو سو ساٹھ فٹ کی بلندی سے گرتا ہے ۔ دنیا میں اتنے اونچے اتنے بڑے (Fall) کہیں نہیں ہیں ۔ امریکہ میں نیاگرہ پرپات ہے ۔ میری سمرتی میں اس کی اونچائی ایک سو ساٹھ فٹ ہے ۔ اس لئے یہ پرپات دنیا کا عجوبہ ہیں

بجلی کا کارخانہ :

اس کا ذکر میں نے پہلے کیا ہے ۔ یعنی گگن چکی پرپات کے اوپر سے نہر نکالی گئی ہے ۔ جو یعنی چار میل لمبی ہوگی ۔ آخیر میں آکر ایک تالاب سا بنایا گیا ہے ۔ اس میں موٹے موٹے نل لگائے گئے ہیں ۔ وہ نل پانی کو نیچے لے جاتے ہیں ۔ اور کاویری کے کنارے پر بجلی پیدا کرنے کی مشینیں لگی ہوئی ہیں ۔ وہ پانی اوپر سے گر کر ان کو چکر دیتا ہے ۔ اور بجلی پیدا ہوتی ہے ۔ اس وقت وہاں بارہ مشینیں ہیں ۔ اور سنا ہے کہ اس وقت ۔ ... ہارس پاور کی طاقت پیدا کی جاتی ہے ۔ اور اس جگہ سے کولار کی کانوں میں جہاں سونا نکلتا ہے ۔ بجلی بھیجی جاتی ہے ۔ یہاں سے ہی میسور اور بنگلور میں بھی جاتی ہے ۔ وہاں سے پھر آگے بانٹی جاتی ہے ۔ یہ کارخانہ بھارت کے بڑے کارخانوں میں سے ایک ہے ۔ اور دیوان ... کے وقت میں شروع کیا گیا تھا ۔ اس کے علاوہ میسور راجیہ میں بجلی بہت پیدا کی جا سکتی ہے ۔ کیونکہ دنیا میں سب سے ... ہوتی ہیں ۔ تو ایک رسی ... ہوتا ہے ۔ کیونکہ راستہ بالکل سیدھا ... وہاں دو گاڑیاں ہیں ۔ اور ریل کی پٹڑی ... دونو کے ساتھ تار کا رستہ بند ہوا ہے ۔ اوپر مشین لگی ہوئی ہے ۔ جس سے ان کو کھینچتے ہیں ۔ کھینچتے وقت ایک گاڑی نیچے کو جاتی ہے ۔ اور دوسری اوپر کو ۔ اس طرح سے کام ہوتا رہتا ہے +

میں یہ پرپات اور بجلی کا کارخانہ دیکھ کر ... سٹیشن پر آیا ۔ جو وہاں سے ۲۶ میل ہوگا ۔ وہاں سے کنگری گوروکل دیکھا ۔ یہ گوروکل مہاشہ نارائن جی کے آدھین ہے ۔ اس میں بھوجن بھی گوروکل کی طرف سے ملتا ہے ۔ اس وقت بیس ودیارتھی ہیں ۔ جہاں کنڑی کے ساتھ ساتھ ہندی اور انگریزی بھی پڑھائی جاتی ہے ۔ گوروکل کی طرف سے دو سکول گاؤں میں بھی ہیں ۔ اور ایک اوشدھالیہ بھی ہے ۔ جو مفت دوائی دیتا ہے ۔ اسے دیکھ کر میں بنگلور لوٹ آیا ۔ اور وہاں سے مدراس کو چل دیا ::

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی ادویات

"سدھا سندھو"

کف ۔ کھانسی ہیضہ دمہ شول سنگرہنی ۔ اتیسار وغیرہ کی خوش ذائقہ خوشبودار دوا ۔ قیمت ۸/ ::

دردوں گنج کیسری

داد کی سب سے اچھی دوا قیمت ۸/

"بال سدھا"

دبلے اور کمزور بچوں کو طاقتور بنانے والی دوا ۔ قیمت ۱۲/

سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

سکھ سنچارک کمپنی متھرا میں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رشی دیانند کا واستوک سوروپ

(از پروفیسر ستیہ ورت جی گورنر گوروکل کانگڑی)

نئے ۱۹۳۶ء کے ۱۰ جنوری میں شاید کوئی لوگ کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ رشی دیانند نے کیا غضب ڈھا دیا۔ یا آریہ سماج نے کون سا زمین کا تختہ پلٹ دیا۔ آخر کار ہم رشی دیانند یا آریہ سماج نے کیا وہ دوسری سنستھائیں بھی تو کر رہی ہیں؟

لیکن رشی دیانند کے سوروپ کو اور آریہ سماج کے کام کو سمجھنے کے لئے ۱۹۳۶ء کا سال ٹھیک سال نہیں ہے۔ رشی دیانند کے سوروپ کو سمجھنے کے لئے آج سے پچاس سال پہلے نظر ڈالنی چاہئیے۔ میرا تو خیال ہے کہ اگر ہم آج سے ۵۰ سال پہلے کے بھارت ورش کی حالت پر دھیان کریں گے۔ تب بھی ہمیں رشی دیانند کا آدھا ہی روپ دکھائی دے گا۔ اگر رشی دیانند کا پورن روپ دیکھنا ہو تو آج سے ۵۰ سال پہلے کی طرف ہی نہیں۔ بلکہ ۵۰ سال پیچھے کی طرف بھی دیکھنا ہوگا۔ تبھی ہم رشی دیانند اور آریہ سماج کے واستوک سوروپ کے درشن کر سکیں گے۔

پچاس سال پہلے

۱۹۳۶ء میں بیٹھے ہوئے ہم آج سے ۵۰ سال پہلے کے بھارت ورش کی اوستھا کو بھول جاتے ہیں۔ انسان اس تیزی سے بدل رہا ہے کہ آج سے دس سال پہلے کی باتیں بھی عجیب سی معلوم ہونے لگتی ہیں۔ کبھی کبھی ان میں اتنی تبدیلی ہو جاتی ہے کہ انہیں پہچاننا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ جب دس سال میں ہی اتنی تبدیلی آ سکتی ہے کہ ہم انہی چیزوں کو پہچان بھی نہ سکیں۔ تب ۵۰-۶۰ سال میں کتنا بھاری انقلاب آ جائے گا۔ اسے ہر ایک سوچ سکتا ہے۔ خاص کر اس وقت جو لوگ موجود ہیں ان میں سے ۷۰-۸۰ فیصدی سے بھی زیادہ آج سے ۵۰ سال پہلے موجود بھی نہیں تھے اور جو تھے۔ وہ دس بارہ برس کے لڑکے تھے۔ جس وقت رشی دیانند نے رڈھیوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے بھارت کے بیابان جنگل میں کام کرنا شروع کیا تھا۔ اس وقت سے اب تک کسی کسی کو دو دو اور کسی کسی کو تین تین پیڑھیاں ہونے کو آئی ہیں۔ اس لئے اگر اس بات کو ہم بھلی پرکار سمجھ سکیں۔ کہ رشی دیانند کو اپنے وقت کی روڑھیوں اور مصیبت زدہ داروں سے لڑنے کے لئے کتنا بھاری جنگ کرنا پڑا ہوگا۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ آج جب جگہ جگہ آریہ سماجیں کھل گئی ہیں۔ جب ۶۰-۷۰ سال سے ہر سال آریہ سماج کے سینکڑوں پلیٹ فارموں سے ہزاروں اپدیشکوں نے کئی پرچار کیا ہے۔ ساماجک کوریتیوں کے خلاف جہاد شروع کر رکھا ہے۔ تب آرام کرسی میں بیٹھ کر دیکھنے سے یہ کہہ دینا بڑا آسان ہے کہ ان شدھاروں کو تو دنیا مان رہی ہے۔ ان میں رشی دیانند اور آریہ سماج کی کیا خصوصیت ہے؟ ہم اس وقت یہ بھول جاتے ہیں کہ ان باتوں کو کہہ سکنے اور انہیں جھجھلائے سن سکنے کے لئے جو وایو منڈل تیار ہو گیا ہے۔ اسے تیار کرنے میں ہی آریہ سماج کو ۵۰-۶۰ سال لگ گئے ہیں۔ اگر آج سے پچاس سال پہلے مہاتما گاندھی ہوئے ہوتے۔ اور وہ اچھوت پن کو دور کرنے کے لئے امرن بھوک ہڑتال کرتے۔ تو اس سنگدل ہندو قوم کے سر پر جوں تک نہ رینگتی۔ اس وقت بھی جو تہلکہ مچا۔ وہ کیا ان لوگوں میں مچا جو اچھوت پن کو ہندو دھرم کا انگ مانے بیٹھے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اس وقت بھی مہاتما گاندھی کے انشن برت کو سن کر انہی کے دلوں میں ہلچل پیدا ہوئی۔ جو پہلے سے ہی اچھوت پن کو ہندو دھرم کے لئے کلنک سمجھتے تھے۔ اور جو رشی دیانند اور آریہ سماج کی تپسیا کی وجہ سے اس بات کے لئے تیار ہو چکے تھے۔ مہاتما گاندھی کے انشن نے شدھارکوں کو اپنے کام میں پہلے سے زیادہ آگاہ کر دیا۔ مگر روڑھی وادی کے اپاسکوں کا پتھر دل تو ویسے کا ویسا بنا رہا۔ اس وقت شدھار کی جو ہوا چاروں طرف چل رہی ہے۔ اس کا پرونیتک رشی دیانند ہے۔ اور اس کے واستوک سوروپ کو دیکھنے کے لئے ہمیں آج سے پچاس ساٹھ سال پیچھے کو لوٹنا ہوگا۔ وہ زمانہ اندھکار کا۔ مِتھیا وشواسوں اور روڑھیوں کا زمانہ تھا۔ اس وقت کے لوگ وید کے اپاسک تو تھے۔ مگر وہ پنچ تنتر اور وید میں بھید نہیں کر سکتے تھے۔ سنسکرت کے کسی واکیہ کو بھی وہ وید کا واکیہ سمجھتے تھے۔ اگر ان سے کوئی پوچھتا۔ کہ تم استریوں کو شکشا کیوں نہیں دیتے؟ تو اس کا جواب وہ یہ دیتے تھے۔ کہ وید میں ایسا لکھا ہے۔ آگے وہ... اس بات سے کوئی غرض نہیں سمجھتے تھے۔ جب بڑے بڑے دھرندھر پنڈتوں سے کہا جاتا۔ کہ وہ وید منتروں کا ارتھ کریں۔ تو وہ کہا کرتے۔ کہ وید کا ارتھ کرنا ہمارے لئے مناسب نہیں ہے۔ اس وقت وید اور ہندو دھرم کا نام لے کر کیا کیا نہ ہوتا تھا؟ بھارت میں چلی ہوئی بدرسوم کو اگر ویدوں کے ساتھ نہ جوڑ دیا گیا ہوتا۔ تب تو شاید ان کا دور کر سکنا آسان ہوتا۔ مگر کیونکہ ان سب کو وید کے ساتھ جوڑ دیا گیا تھا۔ اور ان کا تعلق دھرم کے ساتھ بنا دیا گیا تھا۔ اس لئے جو بھی شخص ان بدرسموں کو دور کرنا چاہتا۔ اس کے لئے ایک بھاری پنڈت اور شاستروں کا ودوان ہونا بھی ضروری تھا۔ آج سے نصف صدی کے قریب پہلے بھارتیہ جاگرتی کے سمبندھ میں سدھا کی کئی لہریں چلیں۔ بنگال میں برہمو سماج نے جنم لیا۔ دکشن میں ستیہ شودھک سماج کھڑا ہوا۔ شمالی ہند میں آریہ سماج استھاپت ہوا۔ مگر ان شدھارک سنستھاؤں کے سنستھاپکوں میں سے رشی دیانند ہی ایسے تھے۔ جن میں ویدوں اور شاستروں کا اگادھ پانڈتیہ تھا۔ اور اس لئے وہ ہی اس وقت کی کوریتیوں کا سب سے اچھا اور زوردار مقابلہ کر سکے۔ جن چیزوں کو شاستروں کے ساتھ شاستروں کو بنا پڑھے ہوئے جوڑا جاتا تھا۔ ان کا انہوں نے شاستروں سے ہی کھنڈن کر دیا۔ بھارت ورش کے لوگ قدرتی ہی دھرم پریمی ہیں۔ اس لئے وہ شدھار کو شدھار ہونے کے کارن آسانی سے نہیں مان سکتے۔ جب بیہودہ باتوں کو وہ شاستروں کے نام سے ماننے کو تیار تھے۔ تب پردلائل باتوں کو شاستروں کے نام پر ملنے سے انہیں کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ رشی دیانند کی سپھلتا کا بھی ایک رہسیہ ہے۔ آج سے ۵۰-۶۰ سال پہلے انہوں نے جو بیج بویا تھا۔ وہ آج جگہ بہ جگہ لہلہاتا پودہ بن گیا ہے۔ اور کیونکہ یہ آج عام ہو گیا ہے۔ اس لئے کچھ لوگ پوچھنے لگتے ہیں۔ کہ آریہ سماج نے کیا کیا؟ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے آج سے آدھی صدی پہلے کا وہ نظارہ لا ہی نہیں سکتے۔ جب کہ اس اُدیان کے استھان پر جس میں وہ ٹہل رہے ہیں۔ کسی وقت بیابان جنگل تھا۔ اور اس سارے جنگل میں صرف ایک لنگوٹ بند سنیاسی کمر کس کر اکیلا اسے صاف کرنے میں جٹا ہوا تھا۔ اسی کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ آج جگہ بجگہ پھلواڑی ہے۔ اور جہاں کہیں کوئی کنٹیلی جھاڑی کھڑی ہے۔ وہ اپنے آپ شرما رہی ہے۔

۱۹۳۶ء

ہم نے ابھی دیکھا ہے۔ کہ ۱۹۳۶ء کے حالات کو دیکھتے ہوئے اور انہی کو سامنے رکھتے ہوئے رشی دیانند کے سوروپ کو ٹھیک ٹھیک نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس وقت شدھارک جب اپنے چاروں طرف نظر اٹھا کر دیکھتا ہے۔ تو اسے ہر طرف ہر ایک شخص روڑھیوں اور کوریتیوں کو توڑنے کے لئے آمادہ سا دکھائی دیتا ہے۔ اس وقت جگہ بجگہ پاٹھ شالائیں کھل گئی ہیں۔ یہاں تک کہ جو لوگ استریوں کو پڑھانا وید شاستر کے خلاف سمجھتے تھے۔ وہ بھی کنیا پاٹھ شالاؤں کے لئے چندہ جمع کرتے نظر آتے ہیں۔ سناتن دھرم سبھاؤں کی طرف سے انیک کنیا پاٹھ شالائیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور کھل رہی ہیں۔ سناتن دھرمی لوگ بھی ودھوا وواہ کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ مورتی پوجا برائے نام رہ گئی ہے۔ ہردوار وغیرہ تیرتھوں پر لوگ پوجا کے خیال سے نہیں۔ بلکہ سیر کرنے کے خیال سے جاتے ہیں۔ اور وہاں جا کر بھی جہاں تک ہو سکے۔ پنڈے پجاریوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسی ہوا بہہ چکی ہے۔ جس سے پرانی روڑھیاں چل تو رہی ہیں۔ مگر ان کی جڑ اکھڑ چکی ہے۔ لوگ پرانی بدرسوم میں سے جس کسی کے بھی شکار ہیں۔ یہ سمجھتے ہوئے شکار ہیں۔ کہ اس کے پنجہ سے جلد چھٹکارا پانے کی کوشش کریں۔ مگر یہ سب کچھ کہہ چکنے کے باوجود یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ۱۹۳۶ء میں روڑھیاں اور کوریتیاں ختم ہو چکی ہیں۔ آج بھی تو مہاتما گاندھی کو اچھوت پن کو دور کرنے کے لئے امرن بھوک ہڑتال کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ آج بھی تو کالی دیوی کی خونی پیاس کو بجھانے کے لئے روزانہ بدھ کئے جانے والے سینکڑوں بکروں کی جان بچانے کے لئے پنڈت رام چندر شرما جیسے تیاگیوں کے بلیدان کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ لوگ بیواؤں کی قابل رحم حالت کو دیکھ کر ان کی تکلیف کو دور کرنے کی تدبیر سوچنا چاہتے ہیں۔ اور اس میں بھی شک نہیں۔ کہ سر گنگا رام کے ودھوا آشرم بہت سی جگہوں پر کھل گئے ہیں۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ ودھوا وواہ کو برا نہ سمجھتے ہوئے بھی اچھے گھرانوں کی ودھوائیں ابھی تک ویسے ہی تکالیف جھیل رہی ہیں۔ اور ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہو رہا ہے۔ ذات پات کے بکھیڑوں کو ۱۹۳۶ء میں سانس لینے والا ہر ایک شخص محسوس کر رہا ہے۔ مگر اسے برا سمجھتے ہوئے بھی لوگ یہ کہہ کر کہ ابھی ان میں ذات پات کو توڑنے کی ہمت نہیں۔ ذات پات کو چلائے جا رہے ہیں۔ الغرض یہ کہا جا سکتا ہے کہ آج سے نصف صدی پہلے تو لوگ کوریتیوں کو کوریتی بھی نہیں سمجھتے تھے۔ انہیں ٹھیک ہی سمجھتے تھے۔ مگر آج انہیں (کوریتیوں کو) سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اب بھی کوریتیاں ۹۰ فیصدی ویسی کی ویسی موجود ہیں۔ آریہ سماج کے لگاتار کام نے تمام ہندو سماج کے اندر ایک بھاؤنا کو اتپن کر دیا ہے۔ اور اس بھاؤنا

(باقی صفحہ ۱۰)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مسئلہ الہام اور آواگون پر ایک دلچسپ شاستر ارتھ

آریہ سماج بہاری پور کے سالانہ جلسہ پر انجمن اشاعت السنت بریلی کے نمائندہ مولانا محمد منظور صاحب سنبھلی مدیر "الفرقان" کے ساتھ منتری پنڈت رام چندر جی دہلوی کا "الہام وید اور آواگون" کے مسئلہ پر ذیل کا دلچسپ شاستر ارتھ ہوا:- (ایڈیٹر)

مولوی صاحب۔ سوامی جی نے کہا ہے کہ وید کا الہام اگنی۔ انگرہ۔ وایو وغیرہ پر ہوا۔ چونکہ یہ عناصر ہیں۔ غیر ذی روح اور بے حس ہیں۔ اس لئے وید کا گیان ان کو نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا وید الہامی کتاب نہیں ہے:

پنڈت جی۔ وید ان رشیوں کی عقل یا انتہ کرن میں آئے۔ یہ ان رشیوں کے نام ہیں۔ جو کہ ایسی صفات رکھتے تھے۔ ان معنوں کے مصدری معنی لینے چاہئیں۔ اگنی۔ وایو وغیرہ کے اسم کی بجائے مصدری معنی مراد ہیں۔ جیسے صلوٰۃ یعنی حرکت سرین کے ہیں۔ مگر نماز کے معنی بھی آتے ہے۔ اگر نماز کے مقام پر حرکت سرین کے معنی لگائیں۔ تو غلطی ہے۔ یا جیسے "الحق" دہلی سے ایک اخبار نکلتا ہے۔ اور "الحق" خدا کو بھی کہتے ہیں۔ اب اگر کہیں کہ "الحق" پھٹ گیا۔ تو اس سے اخبار کا پھٹنا مراد ہے۔ نہ کہ خدا پھٹ گیا:

مولوی صاحب۔ وید ان چار رشیوں کی تاریخ کچھ نہیں بتاتا۔ کہ وہ کس کیرکٹر کے تھے؟ دیانتدار بھی تھے۔ صادق و امین بھی تھے۔ یا نہیں؟ ان کا کیرکٹر اس قابل تھا۔ کہ ان کی بات مان لی جائے؟

پنڈت جی۔ وہ لوگ گیان والے تھے۔ وید کوئی تاریخی کتاب نہیں۔ بلکہ وہ علمی اور اصولی چیز ہے۔ خود وید کہتا ہے۔ کہ جو لوگ سرشٹ اور گیان والے ہوتے ہیں۔ وہ الہامی گیان کے مستحق ہوتے ہیں۔ اس لئے جن لوگوں نے ایسی پدوی حاصل کی۔ ان کو ایشور نے وید گیان سے فیضیاب کیا۔ اب اعتماد لابدی چیز ہے۔ اور ان رشیوں کی تاریخ تو بعد کی چیز ہے۔ لہٰذا اکثر مذہبی کتابوں میں ان کی تاریخ ملتی ہے:

مولوی صاحب۔ وید ان اصحاب کے کیرکٹر یا ان کی دیانتداری کی نسبت خاموش ہے۔ کیونکہ ابھی تک یہی طے نہیں ہوا۔ کہ ملہم کتنے تھے؟ آریہ سماجی ان چار رشیوں کے نام گردانتے ہیں۔ لیکن دیگر سناتنی برہما جی کو وید کا ملہم بتاتے ہیں:

پنڈت جی۔ وید نے ان لوگوں کی بابت سرشٹ کہا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت چاہئے؟ جیسے اگر لاٹ صاحب کی چٹھی آتی ہے۔ تو چپڑاسی کے کیرکٹر کو اس چٹھی سے کیا نسبت ہے؟ جبکہ سرشٹی کی چپڑاس اس نے پہن رکھی ہے۔ یا اگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعات گردش زمانہ سے مٹ جائیں۔ تو کیا قرآن غیر اعتمادی چیز قرار دی جائے گی؟ دوسرے درمیانی زمانہ کے الہام اور آفرینش کے الہام میں وہی فرق ہوتا ہے۔ جو ایک بچہ اور جوان میں ہوتا ہے۔ درمیانی الہام کے واسطے (قرآن) ملہم کے کیرکٹر کی ضرورت ہے۔ جیسے کہ ایک جوان بدکار غیر دیانتدار ہو سکتا ہے۔ مگر آفرینش کے لوگ تو بچہ کی مانند بے لوث اور پاکباز ہوں گے۔ بچہ کا کیرکٹر تو پاک ہوتا ہی ہے۔ جو اس کو ماں بتاتی ہے۔ ویسا ہی کہتے سکتا ہے۔ اسی طرح ابتدائے آفرینش میں ان رشیوں کا چال چلن تو عمدہ ہو گا ہی۔ اس میں شک کی کیا ضرورت ہے؟

برہما جیز مکھ یعنی چاروں ویدوں کے جاننے والا یعنی جو چاروں وید جانے وہ برہما۔ یا جن پر چاروں وید آئے ہوں وہ برہما۔ وہ گروہ برہما یعنی جو رشی کہ سرشٹ تھے۔ گناہ سے پاک تھے۔ ان پر وید نازل ہوا +

مولوی صاحب۔ لہٰذا جب وید نے ان کے حالات لکھے۔ تو وہ تاریخ ہوئی۔ اکثر لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ وید ویاس جی پر اترے:

پنڈت جی۔ وید ان رشیوں کی تاریخ نہیں ہے۔ بلکہ اصول ہے۔ کہ الہام ایسے کیرکٹر کے لوگوں پر ہوتا ہے۔ ایشور کہتا ہے کہ ایسے نیک ہونے چاہئیں۔ اصولی بات تاریخی بات نہیں ہوتی۔ ویاس کے بھی مصدری معنی مراد ہیں۔ یعنی دفتر جس نے چاروں ویدوں کو پار کیا ہو۔ برہما۔ ویاس تو بدیاں اور درجے ہیں:

مولوی صاحب۔ چونکہ وید میں ملہم کی خصوصیات درج نہیں۔ اس لئے اول یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ واقعی ان خصوصیات کے مطابق تھے بھی یا نہیں؟ اگر تھے۔ تو تاریخ ہوئی۔ اور اگر محض اصول بنا کر چھوڑ دیا۔ تو یہ شک ہوتا ہے کہ وہ ایسے تھے یا نہیں۔ رشی دیانند فرماتے ہیں کہ ایشور کا قول ہی سب سے اچھا ہوتا ہے۔ اس بنا پر ان رشیوں کی دیگر کتابوں کی سوانح عمریاں بالکل بیکار رہ جاتی ہیں:

پنڈت جی۔ ہمیں تعلیم وید پر ہی اعتماد کرنا چاہئے۔ اعمال تو انسان بعد میں کرے گا۔ الہام کی شرط پہلے ہونی چاہئے۔ امانت و دیانتداری تو الہام سے پہلے ہونی چاہئے۔ اس لئے اصول ضروری چیز ہوئی:

خدا کا قول صحیح ہے۔ یعنی خدا کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا۔ مگر انسان بھی سچ بولتے ہیں۔ اور اگر کوئی باریک بات سمجھ میں نہیں آتی۔ تو اسے ترک مت کرو۔ غور کرو۔ تبھی ضرور سمجھ میں آجائے گی۔ اور اس کی صحت تم پر روشن ہو جائے گی۔ کیونکہ کلام الٰہی ہے۔ اور الٰہی قول سچ ہوتا ہے:

مولوی صاحب۔ جب وید نے ان کے کسی کیرکٹر پر روشنی نہیں ڈالی۔ تو وہ قابل اطمینان کیونکر ہو سکتے ہیں؟ وید کے زمانہ میں تواتر نہیں پایا جاتا۔ یعنی ہر زمانہ میں دنیا کی قوموں کے ایک بڑے حصہ نے وید کو الہامی کتاب گردانا یہ نہیں ہے۔ بلکہ کسی زمانہ میں برہما۔ کسی زمانہ میں ویاس وغیرہ کو ملہم قرار دیا ہے:

پنڈت جی۔ رشیوں کی صداقت و امانت تو پہلے ہونی چاہئے۔ وہ وید میں اصولی طور پر ملتی ہے۔ تواتر کوئی مستحکم چیز نہیں ہے۔ وہ غلط بھی ہو سکتی ہے:

مولوی صاحب۔ تواتر کے سارے مذاہب بیکار ہو جائیں گے مطلب کہ سوامی جی کی لائف بھی بیکار ہو جائے گی۔ کیونکہ آپ میں سے بہت سے اصحاب نے سوامی جی کو نہیں دیکھا ہے۔ یہ تواتر ہی ہے۔ کہ جو سوامی جی کا یقین دلاتا ہے مثلاً کسی کو اختلاف نہیں۔ کہ بمبئی شہر صحیح ہے۔ دنیا میں بغداد صرف خیالی شہر ہے۔ بلکہ لوگوں نے دیکھا ہے۔ بتایا ہے۔ اور اس کی اصلیت ہم تک تواتر ہی سے پہنچی ہے۔ لہٰذا تواتر یقینی طور پر نہیں بتاتا کہ یہی چار رشی تھے:

پنڈت جی۔ تواتر ہمیشہ تواتر ہے۔ اس پر اعتبار ٹھیک نہیں۔ اصلی چیز ہمیشہ دیکھنی چاہئے۔ مثلاً اگر کوئی چور خدا کی بنائی ہوئی ایک ترئی چرا کر لے آوے۔ تو اس چور کے کیرکٹر سے اس ترئی کی اصلیت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے؟

مولوی صاحب۔ آپ کو ایک چور کے چال چلن سے تعلق نہ ہو۔ لیکن وہ رشی اگر چور ہوں۔ تو وید کی تعلیم غلط دے سکتے۔ اس لئے لازم آتا ہے کہ ان کے کیرکٹر جاننے چاہئیں:

پنڈت جی۔ میں نے چور و ترئی کی بابت رشیوں سے الگ بات کہی ہے۔ تواتر دوسری کتابوں میں بیشتر پایا جاتا ہے۔ لیکن وہ واقعات تو الہام کے بعد کی زندگی کے کیسے ہوئے واقعات ہوں گے۔ اور اگر کسی کو پاک و بد کہہ دیں تو الہام کی ضرورت تک وید بنانے کی کہاں رہی؟ وہ سرشٹ تھے۔ اس لئے الہام آیا۔ اب اُن کے کیرکٹر کے واقعات کا اندازہ ترائی کی زندگی سے ہو سکتا ہے۔ جو کہ الہام کے بعد کی چیز ہے۔ یعنی زندگی کے واقعات تو الہام کے بعد رہیں گے۔ الہام کی ضرورت تو نیک و صادق بنانے کی غرض سے ہوتی ہے۔ لیکن ابھی الہام آیا بھی نہیں۔ اور وہ ایسے صادق پہلے سے ہی ہیں۔ تو پھر الہام کی ضرورت کیا۔ یعنی ترئی کی بناوٹ پر چور کے چال چلن کا کیا اثر پڑ سکتا ہے؟ وہ خدا کی بنائی ہوئی ہر طرح سے مان لی جائے گی۔ یا اگر کوئی حافظ بدکاری کرتا ہے۔ تو اس کی بدکاریوں سے قرآن پر کیا حرف آئے گا۔ یعنی آپ صداقت و چال چلن کو الہام سے پہلے کیوں پرکھتے ہیں؟

مولوی صاحب۔ ستیارتھ پرکاش کہتا ہے۔ کہ الہام میں رشیوں کے دل میں صرف لفظ آئے تھے۔ ان کے معنی نہیں آئے۔ اور وہ معنی مراقبہ میں بیٹھ کر معلوم ہوئے۔ اس سے زبان کی کمزوری صاف ظاہر ہے۔ اور ایسی زبان میں الہام کیوں دیا۔ جس کے معنی وہ لوگ نہیں جانتے تھے:

پنڈت جی۔ درمیانی الہام (قرآن) زبان جاننے والوں پر ہوتا ہے۔ لیکن ابتدائی الہام انسان کی زبان میں نہیں ہونا چاہئے۔ اور اس وقت زبان ہی کیا ہو سکتی ہے۔ ایک بچہ کو ماں جس طرح کہ باتیں بتاتی ہے۔ اسی طرح خدا نے ان کو تعلیم دی۔ الہام سے پہلے صداقت و امانت آ سکتی ہے۔ تو الہام کی ضرورت کیا ہے؟ الہام تو صداقت کے لئے ہوتا ہے۔ اور جب صداقت و امانت پہلے ہی بلا الہام کے قرار دی جائے گی۔ تو الہام بیکار ثابت ہو گا۔ جب کوئی چیز نہیں ہے۔ تو امانت کیسی؟ وید کی امانت اول ہے۔ پھر اس کا صادق و امین ہونا چاہئے +

مولوی صاحب۔ الہام کی زبان جاننا تو شرط اولین ہے۔ لیکن یہاں اس کے معنی معلوم ہوئے۔ جب خدا زبان سکھاتا ہے۔ تو سمادھی میں مراقبہ میں معنی نکالنے کی کیا ضرورت؟ الفاظ کے ساتھ معنی کیوں نہیں آ گئے؟

پنڈت جی۔ خدا نے آدم کو نام بتلائے۔ یعنی زبان آ سکتی ہے۔ اور جب باریکیاں و پیچیدگیاں معلوم کرنی تھیں۔ تو ان رشیوں نے کیں۔ بلکہ ہمیشہ اسی مراقبہ میں ہی بیٹھ کر نکالتے ہیں۔ اور نکالیں گے۔ کیونکہ دماغ کو (Concentrate) کرنا پڑتا ہے:

(باقی آئندہ)

اوپدیشکا:۔ مجھے آریہ سماج کے پرچار کے لئے ایک آریہ سنیاسی کی ضرورت ہے۔ جو سنیاسی مہودیہ وہاں جانا پسند کریں۔ وہ کرپا کر کے اس مہاشے سے پتر ویوہار کریں:-

سید حاکم منتری آریہ سماج و شدھی سبھا۔ بلیماران یعنی دہلی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بقیہ مضمون "رشی دیانند کا واستوک سوروپ" صفحہ ۱۳

اپتن کرنے میں آریہ سماج نے تمام تر طاقت بھی لگادی ہے۔ وہ بھاونا اور دیویوں کو دیوی سمجھنے کی ہے۔ اب وقت آگیا ہے۔ جبکہ آریہ سماج کی جانفشانی سے ہندو سماج کو دیبتوں کو دیوی سمجھنے تو لگ گیا ہے۔ مگر وہ اس سے آگے نہیں بڑھا۔ کو دیبتوں کو دیوی سمجھ کر اس نے اُنہیں اچھتا کر دیا میں بھا نہیں دیا۔

اس کی بھی خاص وجہ آریہ سماج ہی ہے۔ آریہ سماج نے ابتک سدھار کے متعلق ایسی ایسی باتیں کہیں۔ جنکو سُن کر دوسرے لوگ تعجب کرتے تھے۔ آریہ سماج چھوٹے بالکوں کا بیاہ نہ کرنے کو کہتا تھا۔ اور ہندو سماج ان باتوں کو سنکر تعجب کرتا تھا۔ کیونکہ صدیوں سے اس سماج میں دودھ پیتے بچوں کے ہی بیاہ کرنے کا رواج جاری تھا۔ آریہ سماج مسلمانوں کو شدھ کرنے اور اچھوت کہے جانے والے بھائیوں کو اپنے سا سمجھنے کی بات کہتا تھا۔ تو سناتن دھرمی بھائی ان باتوں پر اچنبھا پرگٹ کرتے تھے۔ آریہ سماج آج سے آدھی صدی پہلے جن باتوں کو کہنے کا ساہس کرتا تھا اُنہیں لوگوں کو سننے کی بھی عادت نہ تھی۔ مگر کہتے کہتے اب وقت آگیا ہے۔ جبکہ جن باتوں کو آریہ سماج کہا کرتا تھا اُنہیں دوسرے لوگ بھی کہنے لگ گئے ہیں۔ آریہ سماج سے غلطی یہ ہوئی۔ کہ اس کی ساری طاقت کہنے میں ہی لگی رہی۔ اور جو کچھ وہ کہتا تھا اُس کا بہت تھوڑا حصہ عمل میں دکھائی دیتا تھا۔ اب جبکہ دوسرے لوگ وہی باتیں کہنے لگ گئے ہیں۔ جنکو آریہ سماج سالوں سے کہتا آیا ہے۔ مگر کرتا نہیں رہا۔ تب سچ مچ کئی جگہوں سے آواز سنائی دینے لگی ہے۔ کہ آریہ سماج نے اور دوسری سنستھاؤں میں کیا فرق ہے؟ اب ۱۹۳۶ء میں اس بات کی ضرورت پیدا ہوگئی ہے۔ کہ اگر آریہ سماج نے سدھار کے میدان میں دیگر سنستھاؤں سے ویسے ہی آگے رہنا ہے۔ جیسے وہ ابتک آگے رہی ہے۔ تو وہ عملی کام کی طرف آئے اور اپنے سب سدھانتوں کو عملی جامہ پہنالے۔ تو وہ خود سب کو اپنے سے آگے دکھائی دینے لگے۔ جب آریہ سماج کا عملی جیون شروع ہوگا۔ جب شدھ کیا ہوا مسلمان سچ مچ آریہ سماج میں جذب ہو جائیگا۔ جب آریہ سماج کے میدان میں عملی طور پر جنم مولک ذات پات نشٹ ہو جائیگی۔ جب آریہ سماج کے سب سدھار عملی جامہ پہن لینگے۔ تب رشی دیانند کا واستوک روپ پرگٹ ہونے لگیگا۔

پچاس سال بعد

یہ پہلے کہا جا چکا ہے۔ کہ رشی دیانند کے بیشمار سوروپ کو سمجھنے کیلئے آج سے پچاس سال پہلے اور پچاس سال بعد کی بھارت کی اسا جک اور سنسکرتی حالت کا چتر کھینچنا ضروری ہے۔ پچاس سال پہلے کی اوستھا کے چتر سے ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ رشی دیانند کا سنکلپ اور ان کا کام کتنا مشکل تھا۔ اور پچاس سال بعد کی اوستھا کے چتر سے ہمیں یہ معلوم ہوگا۔ کہ جب وہ کام مکمل ہو جائیگا۔ تب ہماری پیاری ماتر بھومی کی کتنی سندر تصویر کھینچی جا سکیگی۔ اس وقت تو وہ کام ادھورا ہوا ہے۔ اور کیونکہ کسی بھی مہاپرش کے درشن اُس کے کام میں ہوتے ہیں۔ اس لئے رشی دیانند کا درشن بھی ہم ابھی ادھورا ہی کر سکتے ہیں۔ آج رشی دیانند کا لگایا ہوا پودا ہرا بھرا ہو کر لہلہانے تو لگا ہے۔ مگر ابھی اس پودے کے پھولنے اور پھلنے کا وقت آنا ہے۔ جب یہ پودا پھلنے پھولنے لگیگا۔ اس وقت کا جو لوگ مانسک چتر کھینچ سکتے ہیں۔ وہ رشی دیانند کا واستوک روپ سمجھ سکتے ہیں۔ آج سے پچاس سال بعد کیا ہوگا آج سے پچاس سال بعد کے جو آریہ سماجی ہونگے اُن کے لئے آریہ سماج دیا نند کی ویدی تک ہی محدود نہ ہوگا۔ بلکہ وہ اُن کے گھروں میں داخل ہو چکا ہوگا۔ وہ بڑی بڑی باتیں کہتے ہیں ہم کو وہ نہیں سمجھیں گے۔ بلکہ جو کچھ کہیں گے۔ وہی کیا بھی کریں گے۔

رشی کے اپدیشوں اور شکشاؤں سے متاثر ہو کر ہم لوگوں نے پہلے ایسی ایسی باتیں کہنی شروع کیں۔ جنکو کہتے ہوئے دوسروں کو ڈر لگتا تھا۔ مگر اس پچاس کے عرصہ میں ہمارے لگاتار کہنے کا یہ اثر ہوا ہے۔ کہ اب چاروں طرف ہمارے مخالف بھی اُنہیں باتوں کو کہنے لگے ہیں۔ اب اگلے پچاس سال میں اگر آریہ سماج نے زندہ رہنا ہے۔ تو اُسے سب باتیں کر کے دکھانی ہوں گی۔ اور اگر وہ کر کے دکھلائیگا۔ تو آنے والے پچاس سال کے اندر اندر سارا ہندو سماج ایک وشال آریہ سماج میں پریورتت ہو جائیگا۔ اور تب رشی دیانند کا واستوک وشال روپ پرگٹ ہوگا۔ آنے والے پچاس سال آریہ سماج کے لئے بڑی آزمائش کے سال ہوں گے ایک طرح سے یہ سال آریہ سماج کے لئے زندگی اور موت کے سال ہوں گے۔ اپنے گورشی دیانند کا پیرو کہنے والوں کی رشی بھگتی اسی آنے والے وقت میں پرکھی جائیگی۔ اس وقت کی سب سے بڑی امنگ عملی جیون ہوگی۔ دنیا شروع کے دن سے یہ جانتی ہے۔ کہ کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ ابتک کہنے کا زمانہ تھا۔ اب کرنے کا زمانہ آئیگا کہنے اور کرنے کے میل میں رشی دیانند کے دستوک روپ کا درشن ہوگا۔ اس آنے والے زمانہ میں انسان اور انسان کے بیچ کے بھید مٹ جائیں گے۔ بشبہ ماتر کے ایک ہونے کا سندیش گھر گھر میں پہنچ جائیگا اچھوت پن سالوں کی پرانی رسم ہو جائیگی۔ ویدک دھرم کا ناد گھر گھر سنائی دیگا۔ پچاس سال کے بعد بھارتیہ ناری کے سب پرشن حل ہو چکے ہوں گے۔ سب اُلجھنیں حل ہو چکی ہوں گی۔ اس وقت لوگ کہا کریں گے۔ کہ کسی وقت اس دیش میں جنم سے ذات پات مانی جاتی تھی۔ اس دن مندروں میں مورتیوں کی جگہ پر جیوت مورتیاں بیٹھی ہوں گی۔ اور ہر ایک مندر تعلیم کا مرکز بن جائیگا۔ جگہ جگہ ان میں لڑکے اور لڑکیوں کے پڑھانے کے لئے پاٹھ شالائیں کھل جائینگی پتھر کی مورتیوں کی پوجا کی جگہ گھر گھر سرسوتی کی پوجا ہونے لگیگی۔ آج ہندوستانی تمدن اور تہذیب کا سورج مغربی خیالات کی گھنگھور گھٹاؤں کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ اس سورج کی شعاعوں کے درشن کیلئے رشی دیانند نے ہر ایک محب وطن کے دل میں تڑپ پیدا کر دی ہے۔ آج سے پچاس سال بعد وہ سورج پوری آب و تاب سے ساتھ چمکنے لگیگا۔ اس وقت ہندوستان میں جو نظارہ ظہور میں ہوگا۔ اُسے لانے میں جن جن کا نام لیا جائیگا۔ اُن میں رشی دیانند کا نام صف اول میں ہوگا۔ اُس دن کا اتہاس لیکھک جن الفاظ کو لکھیگا۔ اُن میں رشی دیانند کا واستوک سوروپ پرگٹ ہوگا۔ اس دن ہمیں پتہ لگیگا۔ کہ رشی دیانند کے جیون میں پوری ایک صدی کا اتہاس چھپا ہوا تھا۔

آریہ سماج رنگون کے سماچار

ویدپرچار۔ اس سال کے چناؤ کے بعد اور پنڈت پرمانند جی بی۔ اے چیف ایجنٹ لکشمی انشورنس کمپنی کے رنگون میں پدھارنے سے سپتاہک ستسنگ بڑی رونق سے ہوتے ہیں۔ تقریباً ہر ہفتہ پنڈت جی وید منتروں کی ویاکھیا کو بڑے اعلےٰ ڈھنگ سے کرتے ہیں۔

۲۔ آریہ پرتی ندھی سبھا برہما کے اپدیشک پنڈت ویدبرت جی اور پنڈت شنبو بہاری جی بھجن اپدیشک سبھا کی طرف سے نوئر برہما میں پرچار ارتھ تقریباً دو ماہ سے رنگون میں آئے ہوئے ہیں۔ ان کا پرچار سماج مندر میں اور رنگون کے ارد گرد کی بستیوں میں گاؤں۔ کمیڈرٹن۔ اوکن سیریم آدی میں ہوا ہے۔

پچھلے ہفتہ ان کو مولمین میں پرچار ارتھ بھیجا گیا ہے۔ جہاں کہ انہوں نے سماج قائم کرنے کا یتن کیا ہے۔ اگلے ہفتہ بوگلے اور بسین آدی میں پرچار کرنے اور سماجیں قائم کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔

۳۔ ہندی گھاتک سرکلر کیخلاف پروٹسٹ سرحد صوبہ کی گورنمنٹ کے ہندی گھاتک سرکلر کے خلاف سپتاہک ستسنگ کے بعد پروٹسٹ کے پرستاو پاس کیا گیا۔ مہاشہ جگت جی نے کہا کہ صوبہ سرحد کے ہندوؤں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اولاد کو اپنے گھروں میں ہندی اوشیہ پڑھائیں۔

۴۔ ہندی سکول سینگاؤں۔ آریہ سماج کے چند پرشارتھی سجنوں اور مہاشہ امرناتھ جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی سکول اور شری ہیت سیٹھی جی ایس۔ ڈی۔ او کی کوشش سے وہاں پر ایک ہندی سکول قائم کیا گیا ہے۔

۵۔ پرچار اور تقسیم انعام۔ رنگون کے نزدیک کیمبے بستی میں پنڈت مکند لال جی منتری۔ مہاشہ سوندھی جی سہایک منتری۔ مہاشہ گوتم جی اور مہاشہ شیام سندر جی ادھیکاری سنٹرل سماج پرچار ارتھ وہاں گئے۔ اور ہندی سکول میں انعام تقسیم کیا۔ ارد گرد کے لوگ کافی تعداد میں آئے تھے۔

۶۔ ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول۔ آریہ سماج رنگون کے آدھین ایک ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول اور ایک نائٹ سکول اچھی پرکار سے چل رہے ہیں۔ ہندی پہلی جماعت سے ہی شروع کرائی جاتی ہے۔ دھرم شکشا کے لئے پنجاب سبھا کی شکشا سمتی کی طرف سے شائع شدہ پستکیں پڑھائی جاتی ہیں۔

۷۔ آریہ دھرم شالہ۔ سماج کے نئے بھون کی دوسری منزل میں ایک اعلےٰ درجے کی دھرم شالہ بنائی گئی ہے۔ جس میں یاتریوں کو ہر طرح کا آرام ملتا ہے۔ ۱۶ کمروں کے علاوہ ایک وسیع ہال بھی ہے۔ جس میں عام مسافروں سے کسی قسم کا عوضہ نہیں لیا جاتا ہے۔

یاتریوں کے آرام کے لئے ایک بھوجن شالہ اور ایک ریڈنگ روم بھی ساتھ ہی ہیں۔ آریہ ہندو بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ رنگون آنے پر اس دھرم شالہ میں آکر آرام کریں۔

۸۔ ہندو مہاسبھا کے پردھان بھودے شری آدتیہ جی بھی آریہ سماج رنگون کی دھرم شالہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور بودھ بھکشوؤں میں ہندو مہاسبھا کی طرف سے ایکتا پر پرچار کر رہے ہیں۔

جگت رام منتری پرکاش بھاگ آریہ سماج رنگون

گوروکل اندرپرستھ کا سالانہ جلسہ

گوروکل اندرپرستھ (تغلق آباد) کا بیسواں سالانہ جلسہ ۲۸، ۲۹ فروری اور یکم مارچ ۱۹۳۶ء ..... شکروار، سنیچروار اور ایتوار کو گوروکل بھون میں بڑی دھوم دھام سے منایا جائیگا۔

(گوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ جگت کا پُرزور پروٹسٹ

شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اُردھ شتابدی اور آریہ سماج وچھووالی لاہور کے جلوس کی بندش سے متعلق ذیل کی آریہ سماجوں نے پُرزور پروٹسٹ کئے ہیں :- (ایڈیٹر)

۱- گورودت بھون لاہور

آج ۲۵ دسمبر ۱۹۳۵ء کو گورودت بھون لاہور میں حکومت پنجاب کے حکم کیخلاف آریوں کی بھاری سبھا ہوئی۔ جس کی صدارت کے فرائض شری بھائی پرمانند جی نے ادا کئے۔

سب سے پہلے آچاریہ رام دیو جی پردھان سبھا نے تمام حالات بالتفصیل بیان کئے۔ اور گورنمنٹ کی طریق عمل کو بوضاحت بیان کیا۔ پنڈت پریم ورت جی - مہاشہ خوشحال چند جی خورسند - پنڈت بدھ دیو جی اور پنڈت گیان چند جی کی زبردست تقاریر ہوئیں۔ اور پروٹسٹ کا پرستاؤ پاس ہوا۔ بھائی پرمانند جی اور پنڈت رحیم سین جی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

۲- آریہ سماج کراچی

آریہ سماج کراچی نے اپنی میٹنگ منعقدہ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۵ء میں سوامی ویدانند جی کی صدارت میں حسب ذیل پرستاؤ سرو سمتی سے پاس کیا :-

"آریہ سماج کراچی گورنمنٹ پنجاب کی اس بنتی کا جس کے دوبارہ گورنمنٹ پنجاب نے آریہ سماج وچھووالی لاہور کے اتسو سمبندھی جلوس کے روک دینے کی آگیا دی ہے - (یاد رہے یہ جلوس لگاتار ۵۰ سال سے نکالا جا رہا ہے) جلوس کی روکاوٹ کے کارن ہی آریہ پرتی ندھی سبھا کی اُردھ شتابدی اور آریہ سماج وچھووالی لاہور کے جلسے بند کرنے پڑے ہیں۔ اظہار ناراضگی کرتا ہے" :-

(پرکاش سروپ منتری آریہ سماج کراچی)

۳- آریہ سماج جھنڈیالہ گورو

آریہ سماج جھنڈیالہ گورو کے جنرل اجلاس منعقدہ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۵ء میں بوقت ۸ بجے شام ذیل کا ریزولیوشن پاس ہوا :-

"آریہ سماج جھنڈیالہ گورو گورنمنٹ آف پنجاب کے اس آرڈر کے خلاف اظہار ناراضگی کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُردھ شتابدی مہوتسو کے جلوس کو اپنے وقت پر بند کیا گیا ہے۔ جبکہ آنندی کی تاریخیں بالکل ہی نزدیک آ گئی تھیں۔

اس پاس جلوس کو بند کرنے کی وجہ سے اُردھ شتابدی مہوتسو ملتوی ہوا ہے۔ نیز آریہ جنتا کے دل مجروح ہوئے ہیں۔ [illegible] گورنمنٹ کے قانون میں مذہبی آزادی ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

چلنے کو تیار تھے۔ اور کئی آ بھی گئے تھے۔ جنہیں مالی نقصان اٹھانے کے علاوہ مایوس لوٹنا پڑا۔

گورنمنٹ آف پنجاب کو چاہئے تو یہ تھا۔ کہ ہماری مذہبی آزادی کو برقرار رکھتے ہوئے ہمارے جلوس کا ہر طرح سے انتظام کرتی۔ جس کے پرامن رہنے کی ذمہ داری سبھا نے اپنے اوپر بھی لے رکھی تھی۔ اس لئے یہ سماج گورنمنٹ کے اس جابرانہ حکم کو غصہ کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اس کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے " :-

(رگھبیر لال منتری آریہ سماج جھنڈیالہ گورو)

۴- آریہ سماج سرسہ

آریہ سماج سرسہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے اس حکم کے خلاف اظہار ناراضگی کرتا ہے - جس کی رو سے اُردھ شتابدی پر ہونے والے آریہ سماج وچھووالی لاہور کے جلوس کو روک دیا گیا ہے - نیز اس حکم کو مذہبی آزادی میں مداخلت خیال کرتا ہے۔ اور اعلان کرتا ہے کہ اس حکم یا آئندہ ایسے حکموں کے برخلاف جو کارروائی آریہ پرتی ندھی سبھا کرے - اس میں ہر طرح سے مدد دینے کو یہ آریہ سماج تیار ہے :-

(گنپت رام منتری آریہ سماج سرسہ)

۵- آریہ ویر دل سرسہ

آریہ ویر دل سرسہ ڈسٹرکٹ لاہور کے اس حکم کے خلاف سخت اظہار غم و غصہ کرتا ہے جس کی رو سے اُردھ شتابدی پر ہونے والے آریہ سماج لاہور کے جلوس کو روک دیا گیا۔ نیز ایسے ہر قسم حکم کو سرکار کی کمزوری خیال کرتا ہے۔ اور آریہ ویر دل پردھان دیوتا جی سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پر زور دیں - کہ ایسے احکام کے برخلاف تمام جائز طریقے استعمال کرے اور آریہ ویر دل سرسہ تمام بالا طریقوں میں جن میں ستیہ آگرہ بھی شامل ہے - ہر طرح سے مدد دینے کو تیار ہے :-

(گنپت رام منتری آریہ سماج سرسہ)

۶- آریہ سماج انبالہ صدر

آریہ سماج گورو کل وبھاگ انبالہ صدر اور آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ نے اپنے مشترکہ اجلاس میں ذیل کی قرارداد پاس کی ہے :-

"یہ سبھا رنجیدہ کرتی ہے کہ گورنمنٹ نے آریہ سماجیوں سے اُردھ شتابدی کے پرامن جلوس کو روکنے کے متعلق جو کارروائی کی ہے۔ اسے یہ سبھا اپنی دھارمک تقریب میں دست اندازی تصور کرتی ہے - اور اس سے ان کے دلوں کو سخت چوٹ پہنچی ہے :-

(منتری آریہ سماج انبالہ صدر)

۷- آریہ سماج پشاور

آریہ سماج دھرم گلی لطیفہ پشاور شہر کا یہ جلسہ حکومت پنجاب کے اس جبری حکم کے خلاف جو انہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اُردھ شتابدی کے سلسلہ میں ہونے والے آریہ سماج وچھووالی لاہور کے جلوس کو جو ۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء کو لاہور میں نکلنا تھا - باوجود گورنمنٹ برطانیہ کی اس اعلان پالیسی کے کہ وہ مذہبی معاملات میں دخل نہ دے گی - بند کر کے آریہ سماج کو سخت مالی نقصان پہنچانے کے علاوہ آریہ سماجیوں کے دلوں کو سخت رنج پہنچایا ہے زبردست پروٹسٹ کرتا ہے :-

(تارا سنگھ منتری آریہ سماج پشاور)

۸- گورو کل جہلم

گورو کل دھام جہلم کے ادھیاپک، طلباء برہمچاری گورنمنٹ کے [illegible] [illegible] کھورا حکم پر گھنا کرتا ہے جس سے ۵۰ سالہ اُردھ شتابدی مہوتسو کے [illegible] کی ہانت کرتی ہے پنجاب کے کھوکھا آریہ پرشوں کی آنکھیں کھول دی ہیں۔

دنیا میں ہلچل مچانے والی کتاب
آسامی بنگالی طلسمی اثر یا خزانہ کرامات

آسام | بنگال | نیپال | بھوٹان

عجیب کتاب ناگری میں بھی آب و تاب سے نکل چکی ہے۔ اور اُردو میں اسی ماہ شائع ہو رہی ہے۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی فوراً ایڈوانس بھیج کر نام درج کرا لیں یہ معمولی کتاب نہیں ہے۔ اس میں آسام - بنگال - نیپال بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلوں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے معجزات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں - جن کی حیرت انگیز تاثیر سے ایک دفعہ دل کو بھی اطمینان ہو جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کاروپ (آسام) ڈھاکہ (بنگال) اور نیپال کی ترائی میں جادو اور وشی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گذرے ہیں ان کو پڑھ کر تعجب ہی نہیں - بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا - اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائیگی۔ بالکل کھول کر رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اس کاپی کی بھی بجنسہ نقل کر دی گئی ہے - جبکہ ایک یورپ سے [illegible] تالیوں سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے - اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے دروح رواں دسوں زبانوں کے عالم فاضل قابل تعظیم بزرگ سر آشوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں۔ بلکہ جہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچا دیا - نامردوں کو مرد - بے اولادوں کو با اولاد - بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے۔ آج سینکڑوں بانجھ عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے نسخہ جات سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو گئے ہیں۔ کتاب ہذا کا ہر لفظ چونکہ جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے - ہم گارنٹی کرتے ہیں - کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی۔ اس پر بھی اگر آپ کو پسند نہ ہو - تو تین روز تک واپس کر کے قیمت لے سکتے ہیں۔ جس سے بڑھ کر سچائی کی اور کیا گارنٹی ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کے ذریعے آپ ہزاروں بے موت مرنے والے انسانوں - حیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس کے پاس یہ کتاب ہوگی۔ [illegible] اور گورو مراد کی زبان پر اس کا نام ہوگا۔ قیمت اُردو ایڈیشن - ناگری ایڈیشن [illegible] [illegible] اور خوبصورت جلد بندھی ہوئی کے ۱۲ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] رعایت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

منیجر انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بینکرس شیلانگ "آسام"

INDIAN STORES (5) GENERAL MERCHANT AND BANKERS SHILLONG (ASSAM)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Harid

سماجک سماچار

آریہ سماج پشاور کے سماچار:۔

۱۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۵ء کو اندوہ شانتی بدی کی خوشی میں آریہ سماج مندر میں جلسہ ہوا جس میں ایک سو کے قریب آریہ ممبران اُن کے پریوار شامل ہوئے۔

۲۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء کو پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اعلان پڑھا گیا۔ اور چندہ کی پھیری گئی۔ اور حاضرین میں پوندی کا پرشاد تقسیم کیا گیا۔

(تارا سنگھ منتری)

گورو کل کورو کھشیتر کا سالانہ جلسہ:۔

گوروکل کوروکشیتر کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ اور یکم مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۱۷-۱۸ اور ۱۹ پھاگن سمت ۱۹۹۲ کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔

جلسہ کے موقعہ پر بہت نئے بالک داخل کئے جائیں گے۔ جو سجن اپنے لڑکوں کو داخل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ دفتر گوروکل سے قواعد اور داخلہ کے فارم منگوا کر جلد پُر کر کے بھیج دیں۔

(ادھشٹاتا گوروکل کورو کھشیتر ضلع کرنال)

آریہ سماج منٹگمری کے سماچار:۔

۱۔ ویدک لٹریچر تقریباً تمام ممبروں کے گھروں میں پہنچ گئے ہیں۔ جس سے ۱۶۲/۸ پراپت ہوئے ہیں۔

۲۔ اندر شتابدی سپتاہ منایا جا رہا ہے۔ برابر ہفتہ پربھات پھیری ہوتی ہے۔

۳۔ ۱۵ دسمبر کو ملتان سے آریہ کمار سبھا کا جتھا بائیسکلوں پر اردو سنتابدی انند پرچار کرتا ہوا یہاں پہنچا۔ ۱۵ اور ۱۶ دسمبر کو اُن کا پرچار سماج مندر میں ہوا۔ جتھا اپنی بھجن منڈلی سے حاضرین کو آنند کرتے رہے۔ ۲۰ دسمبر کو یہاں برہد ہون یگیہ کرنے کا نشچے کیا گیا ہے۔

(موہن لال منتری آریہ سماج منٹگمری)

آریہ سماج گوجرہ کے سماچار:۔

۲۵ دسمبر ۱۹۳۵ء آریہ سماج گوجرہ کا یہ پہلا سالانہ جلسہ گورنمنٹ کے ناقابل برداشت رویہ کے خلاف ہو کر آس پاس کے آریہ سماج و چھوٹی پانچ کے ۲۵ دسمبر ۱۹۳۵ء کو نکلنے والے جلوس کی اجازت دینے کو بھی بند کر دیا ہے۔ صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور اس مسلم کو آریہ سماج کے دھارمک حقوق پر زبردست چوٹ سمجھتا ہے۔

۲۔ یہ اجلاس آریہ پرتی ندھی سبھا کے اس فیصلے اور ہدایت پر کہ آئندہ جلوس روک دینے والے گورنمنٹ کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم

دوآبہ ہائی سکول جالندھر میں جلسہ تقسیم انعامات

محبوب عالم دوآبہ ہائی سکول جالندھر شہر کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات ۲۱ دسمبر ۱۹۳۵ء کو زیر صدارت رائے بہادر چودھری سجھروال ریٹائرڈ اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب منعقد ہوا۔ پریذیڈنٹ صاحب کا استقبال مینجنگ کمیٹی کے ممبروں نے کیا۔ سکاؤٹس اور سکول بینڈ نے سلامی دی۔ اس کے بعد بھجنوں۔ مکالموں اور نظموں وغیرہ کے نہایت ہی دلچسپ پروگرام سے پبلک کو محظوظ کیا گیا۔ اس کے بعد لالہ کرپا رام ہیڈ ماسٹر صاحب نے سالانہ رپورٹ پڑھی جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ سکول میں کس طرح طلباء کی دماغی اخلاقی۔ دھارمک اور جسمانی ترقی کی طرف خاص دھیان دیا جاتا ہے۔ رپورٹ کے خاتمہ پر پریذیڈنٹ صاحب نے دو سو کے قریب انعام طلباء میں تقسیم کئے۔ اور اپنی صدارتی تقریر میں ظاہر کیا۔ کہ وہ سکول کی ترقی کو دیکھ کر جو وہ اپنے قابل ہیڈ ماسٹر کی زیر نگرانی کر رہا ہے۔ دیکھ کر بہت خوش ہوئے ہیں۔ انہوں نے غریب طلباء کی امداد کے لئے جو فنڈ قائم ہے۔ اس میں ۱۰۱/- روپیہ بطور دان دیا۔ اس کے بعد جمناسٹک کے کھیل دکھائے گئے۔ اور کارروائی ختم ہوئی۔

(ہیڈ ماسٹر سکول)

ختم کیا ہے۔ اظہار افسوس کرتا ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کے سینکڑوں ولدادہ آریہ ویر اپنے گذشتہ شہیدوں کے نقش قدم پر چلنے کو تیار ہو سکتے تھے۔ لہذا امید نہ کہ سبھا یقین بھی دلاتا ہے۔ کہ حسب ضرورت آریہ ویر دھرم رکھشا کے لئے سروسو بلیدان کرنے کو تیار ہیں۔

(چمن لال منتری آریہ سماج گوجرہ)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار:۔

۱۔ لدھیانہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔

۲۔ لدھیانہ آریہ سماج لالہ متھرا داس جی افریقہ نواسی سبھاسد آریہ سماج لدھیانہ کے نوجوان سپتر بلبیر کی مرتیو پر اتینت شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ لالہ متھرا داس جی اور اُن کے پریوار کو شانتی پردان کریں۔ اور مرتک آتما کو سدگتی دیں۔

(اودھو رام سہایک منتری)

آریہ سماج جنڈیالہ پور کا چناؤ:۔

آئیندہ سال کے لئے آریہ سماج جلیہ کا چناؤ حسب ذیل ہوا:۔

پردھان:۔ جے نرائن جی۔ اُپ پردھان لکشمن داس جی کھنہ۔ منتری رنگ ناتھ جی ٹھاکر۔ اُپ منتری۔ پرمانند جی ولد دیا رام جی شرما۔ کوشادھیکش۔ جیا لال جی۔ پستکادھیکش:۔ پورن لال جی واسدیو۔ پرتی ندھی سبھا سد:۔ جے نرائن جی ۲۔ رنگ ناتھ جی ٹھاکر ۳۔ لکشمن داس جی ورما ۴۔ جیا لال جی ۵۔ دیا رام جی۔ کوشی۔

(منتری آریہ سماج)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار:۔

سیٹھ ملا رام جی چوپڑہ جو کلکتہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ بڑے دانی ہیں۔ آج کل اپنے وطن بھیرہ میں تشریف فرما ہیں چند دن ہوئے آپ کرپا رام ہائی سکول کے پوتر بوائز فنڈ میں پانصد روپیہ دان دیا۔ اور ہیرہ ۲۳ دسمبر ۱۹۳۵ء کو سکول میں تشریف لا کر طلباء کی صحت کو بہتر بنانے کے لئے اپنے نام پر ایک عالیشان جمنیزیم ہال بنا دینے کا وعدہ فرمایا۔

(ہیڈ ماسٹر سکول)

آریہ سماج حافظ آباد کا چناؤ:۔

آریہ سماج کالج دھنگ حافظ آباد کا سالانہ چناؤ مندرجہ ذیل ہوا:۔

پردھان لالہ دیا لال جی کپور ریٹائرڈ ایس۔ ڈی۔ او۔ اُپ پردھان۔ بابو امر ناتھ جی کپور وکیل۔ لالہ شنکر داس جی چوپڑہ بی۔ اے بی۔ ٹی۔ منتری۔ لالہ کشن چند ٹنڈن۔ اُپ منتری۔ پورن چند جی کھنڈوری بی۔ اے۔ خزانچی:۔ لالہ شانتی سروپ جی۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ لائبریرین:۔ پنڈت گروشری لال جی۔ پروہت۔ پنڈت دھرم دیو جی شاستری۔

(پورن چند کھنڈوری اُپ منتری)

آریہ سماج دہلی کا وارشک اتسو

ادویات باہ

اس نام کی ایک ضخیم کتاب شرمیان کوی دید ودید کھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا نے مرتب کی ہے جس میں باہ نامردی کمزوری۔ جریان سرعت احتلام وغیرہ مردانہ امراض کے قریب **۲۸ سو** کے ہر قسم کے نسخہ جات اکٹھے کئے گئے ہیں۔ مقوی باہ و ممسک کھانے کے نسخہ جات۔ اور ملنے کے واسطے اعلیٰ سے اعلیٰ طلاء سب جمع کر دئیے ہیں۔ قیمتی سے قیمتی اور سستے سے سستے علاج اس میں ملیں گے! جو طاقت قوت بڑھانے کے واسطے کچھ استعمال کرنا چاہیں ان کے واسطے اعلیٰ سے اعلیٰ خوراک کی نسخہ جات یا معجون گولی سفوف سب اس کے اندر مل سکتے ہیں جس کے پاس یہ کتاب ہو اس کو کسی اشتہاری دوائی منگوانے کی ضرورت نہیں رہ سکتی ہے۔ مشکل سے کوئی ایسا نسخہ ہوگا جو اس کتاب میں نہ آیا ہو کیونکہ نہ صرف تمام ویدک یونانی ڈاکٹری ہومیوپیتھک کتب سے مدد لی گئی ہے بلکہ تمام ہندوستان کے معالجوں سے ان کے اپنے تجربات حاصل کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے ہر بالغ شخص کو اپنی لائبریری میں اس نایاب تحفہ کو رکھنا چاہیے۔ قیمت حصہ اول تین روپیہ۔ قیمت حصہ دوم ایک روپیہ آٹھ آنہ دونوں اکٹھی منگوانے پر چار روپیہ للعہ میں دی جاویں گی!!

حصہ اول میں مندرجہ ذیل نسخے ہیں

	تعداد نسخہ جات
(۱) معجون۔ پاک حلوا۔ جوارش اطریفل لڈو وغیرہ	۷۸
(۲) مقوی باہ دیدن غذائیں	۱۷۷
(۳) گولیاں حب بٹی ہر قسم مقوی و ممسک	۳۳۴
(۴) سفوف یا چورن مقوی و دافع جریان احتلام وغیرہ	۴۲۰

نوٹ:۔ جلد ۱ کے ۵۰۴ صفحے ہیں اور ۲ کے ۲۲۶ صفحے ہیں!

حصہ دوم میں مندرجہ ذیل نسخے ہیں

	تعداد نسخہ جات
(۵) شربت عرق آسو شراب وغیرہ مقوی باہ	۱۰۷
(۶) تیل گھی وغیرہ خوردنی وغیرہ برائے باہ	۷۱
(۷) ویدک کے تمام رس اعلیٰ مقوی ممسک	۱۰۷
(۸) کشتہ جات ہر قسم نہایت مقوی و دافع نامردی	۱۲۹
(۹) نسخہ جات ڈاکٹری ہومیوپیتھی برائے امراض باہ	۱۴۳
(۱۰) نسخہ جات بیرونی طلاء و ضماد و تمرط وغیرہ	۴۹۷

مکمل فہرست کتب مصنفہ کوی دید ودید کھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا مفت طلب کریں۔

المشتہر منیجر دیش اوپکارک بکڈپو امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

خطوط کتابت و تار کے لئے پتہ ۱۹۰۔ امرت دھارا ۳۲۱ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

محاذِ جنگ کے تازہ ترین حالات

دو ہوائی جہاز گرا دیئے گئے :-

عدیس ابابا ۔ ۲۶ دسمبر ۔ آج ڈاگابر کے مقام پر ابی سینین لشکر پر اطالوی ہوائی جہاز پرواز کر رہے تھے ۔ ابی سینیا کی فوج نے ان پر گولیاں برسانی شروع کر دیں ۔ جس سے بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ انہوں نے دو اطالوی ہوائی جہازوں کو نیچے گرا لیا ۔ ایک ہوا باز ہلاک ہو گیا ۔ معلوم ہوا ہے کہ ابی سینین فوج نے ایک مشین گن بھی اطالویوں سے چھین لی ۔

رائفلیں بھی قبضہ میں :-

عدیس ابابا ۔ ۲۷ دسمبر ۔ اطالوی ہوائی جہازوں پر کل ابی سینین فوج نے جو گولیاں چلائی تھیں ۔ اس کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے ۔ کہ ایک مشین گن اور دو رائفلیں ضبط کر لی گئی ہیں ۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا ۔ کہ ہوائی جہاز میں جو لوگ سوار تھے ۔ ان کا کیا بنا ؟ آیا ان کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ یا نہیں ؟

مصر میں اطالوی باشندے :-

قاہرہ ۔ ۲۶ دسمبر ۔ اطالوی قونصل جنرل مقیم قاہرہ نے حکم جاری کیا ہے کہ مصر میں جس قدر اطالوی باشندے مقیم ہیں ۔ وہ سب ... سفارت خانہ میں اپنے نام ۔ پتے ۔ پیشے اور اپنی جائداد کی تفاصیل درج کرا دیں ۔

۱۲ سالہ حبشی شہزادے کی اولوالعزمی

دہلی (بذریعہ ڈاک) ۔ معلوم ہوا ہے کہ شہنشاہ ابی سینیا کے بارہ سالہ شہزادہ پرنس مکونن نے جب اس خبر کو سنا کہ حبشی سپاہی ہزاروں کی تعداد میں دہلی کو جا رہے ہیں ۔ اور وہ دشمن پر زبردست حملہ کرنے کی تیاریوں میں ہیں ۔ تو اس نے اپنے باپ کے سامنے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا ۔ کہ مجھے بھی ان سپاہیوں کے ساتھ جانے اور دشمن سے برسرپیکار ہونے کی اجازت دی جائے ۔

قافلہ والوں سے تصادم :-

عشارہ ۲۶ دسمبر ۔ ابی سینیا کے ۱۵۰ باشندوں پر مشتمل ایک قافلے کی مڈبھیڑ ۔ اطالوی کی بے قاعدہ فوج سے ہوئی ۔ اہل قافلہ اسیل کے مقام سے نمک لینے کے لئے آئے تھے ۔ اس مقام پر بارش کے بعد خوبصورت رنگ کا نمک جمع ہو چکا ہے ۔ جس کے بڑے بڑے ڈلے دیسی باشندے کاٹ ڈالتے ہیں ۔ جس وقت اہل قافلہ نمک کے ڈلے اکٹھے کر رہے تھے ۔ کہ ان کی بے قاعدہ اطالوی سپاہ نے ان پر حملہ کر دیا ۔ بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ چند گھنٹے کی لڑائی کے بعد قافلہ والے بھاگ کھڑے ہوئے ۔

تمبین کے صدر مقام پر پھر حبشیوں کا قبضہ

عدیس ابابا ۔ ۳۰ دسمبر ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ اطالوی فوج کی طرف سے بمباری کے باوجود حبشی فوج آگے بڑھتی چلی گئی ۔ اور نہایت بہادری کا ثبوت دیا ۔ حتیٰ کہ حبشی افواج نے آدی آبی پر پہنچ کر اپنا جھنڈا لہرا دیا ۔

مشین گنوں اور ٹینکوں پر قبضہ :-

عدیس ابابا ۔ ۲۹ دسمبر ۔ شمال میں حبشیوں کی فتح کی خبر سے یہاں کے سرکاری حلقوں میں اظہار مسرت کیا جا رہا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حبشی افواج نے بیس کے قریب ٹینک قبضہ میں کر لئے ہیں ۔ چالیس پچاس مشین گنیں بھی حبشیوں کے قبضہ میں آ گئی ہیں ۔ مزید براں دو سو اطالوی قیدی بنائے ہیں ۔ خود مکالے پر بھی حبشیوں کا ... ہو گیا ہے ۔ اب تین لشکر آزمودہ کار حبشی جرنیلوں کی زیر کمان پیشقدمی کر رہے ہیں ۔ شمال کی طرف سے ... کا لشکر آگے بڑھ رہا ہے ۔ جنوب سے ... کا اور ... مغرب سے پیشقدمی کر رہا ہے ۔

آدی آبی پر قبضہ :-

عدیس ابابا ۲۹ دسمبر ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے ۔ کہ شہنشاہ ابی سینیا کو از سر نو فتح نصیب ہوئی ہے ۔ اور حبشی افواج علاقہ تمبین کے دارالخلافہ آدی آبی پر قابض ہو گئی ہیں ۔ کل حبشی افواج نے بے خبری میں آدی آبی پر دھاوا بول دیا ۔ اور اطالوی ہوائی جہازوں کی بمباری کے باوجود بڑھتی گئیں ۔ اور بالآخر آدی آبی پر ظفر یابی کا پرچم بلند کیا ۔

اطالوی فوج کی واپسی :-

حبشی جرنیلوں نے چاروں طرف سے اطالوی افواج کا محاصرہ کرنے کی ایک سکیم مرتب کی ہے ۔ اور جنوبی محاذ جنگ بالخصوص اوگاڈن سے بیشتر اطالوی افواج محض اس لئے ہٹائی گئی ہیں ۔ کہ نہیں ہر لمحہ حبشیوں کے ٹڈی دل لشکر کے شدید حملے کا خطرہ محسوس ہو رہا تھا ۔

آٹھ گھنٹے تک بمباری :-

عدیس ابابا ۔ ۳۰ دسمبر ۔ اطلاع ملی ہے ۔ کہ آج صبح جنوبی محاذ پر ڈگابور میں اطالوی ہوائی جہاز آٹھ گھنٹے تک بمباری کرتے رہے ۔ اس اثنا میں مشین گنوں سے بھی گولہ باری جاری رہی ۔

صلح کی جوابی شرائط :-

عدیس ابابا ۔ ۳۰ دسمبر ۔ نیم سرکاری ذرائع سے جوابی شرائط کا پتہ لگا ہے ۔ جن کی بنا پر شہنشاہ ابی سینیا اٹلی کے ساتھ صلح کرنے کو تیار ہے ۔ وہ شرائط حسب ذیل ہیں :-

۱ ۔ ابی سینیا کے علاقہ سے تمام اطالوی فوجیں ہٹائی جا ئیں ۔

۲ ۔ اٹلی ابی سینیا کے نقصانات کی تلافی کرے ۔

۳ ۔ تمام ممالک ابی سینیا کی خود مختاری کو تسلیم کریں ۔

۴ ۔ ایک بین الاقوامی کمیشن مقرر کیا جائے جو اٹلی اور ابی سینیا کے علاقہ کی حد بندی کرے اور اقتصادی مالی اور مالی معاملات کا بھی تصفیہ کرے ۔ مگر اس کمیشن میں کوئی اطالوی نہ ہو ۔

صلح کی تجاویز کے متعلق مسولینی کا اعلان

روم ۔ ۳۰ دسمبر ۔ کیبنٹ کی میٹنگ میں صلح کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے مسولینی نے کہا پیرس کی تجاویز نہایت نا اطمینان بخش ہیں ۔ اور اٹلی کی ضرورت کو پورا نہیں کرتیں ۔

عیسائی ممالک سے پروٹسٹ :-

عدیس ابابا ۔ ۳۰ دسمبر ۔ عدیس ابابا کے بشپ نے اٹلی کی فوجوں کی طرف سے ابی سینیا کے گرجے جلائے جانے کے خلاف عیسائی ممالک کو اپنا پروٹسٹ بھیجا ہے ۔

گرجے جلائے جانے کے خلاف پروٹسٹ

عدیس ابابا ۔ ۳۰ دسمبر ۔ عدیس ابابا کے آرک بشپ نے تمام عیسائی گرجوں کے نام پیغام بھیجا ہے ۔ جس میں اطالوی فوج کی طرف سے گرجے جلائے جانے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ہے ۔

ابی سینین فوج اطالوی سمالی لینڈ میں

عدیس ابابا ۔ ۳۰ دسمبر ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ابی سینین افواج سمالی لینڈ میں داخل ہو گئی ہیں ۔ اطالوی پیچھے ہٹ رہے ہیں ۔ خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اطالویوں کی ابی سینیا والوں کو پھنسانا چاہتے ہیں ۔ ابی سینیا والے بھی غافل نہیں ہیں ۔ وہ اٹلی کی چالوں کو سمجھتے ہیں اور پھونک پھونک کر قدم رکھ رہے ہیں ۔

ابی سینیا والوں کا جوابی حملہ :-

عدیس ابابا ۔ ۳۰ دسمبر ۔ امید کی جاتی ہے کہ ابی سینیا کی فوج کا جوابی حملہ شروع ہو جائیگا کیونکہ آج کے دن ابی سینیا کے سپاہی اپنا خاص روزہ ختم کرتے ہیں ۔ ڈسی سے شمالی محاذ کی طرف چلنے کے لئے شاہی تیاریاں مکمل ہو رہی ہیں ۔ ابی سینیا کے مخالف ہیڈ کوارٹروں میں بھاری سرگرمی کا اظہار کیا جا رہا ہے ۔

دو ہوائی جہازوں کو گرا دیا گیا :-

روم ۳۰ دسمبر ۔ دو اطالوی ہوائی جہازوں سے نقصان کی رپورٹ اب سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا ۔

ہے ۔ دریائے تکازی کے نزدیک ابی سینین فوج نے جہاز پر جو آسمان پر پرواز کر رہا تھا ۔ گولی چلائی ۔ جس سے دو اطالوی پائلٹ زخمی ہو گئے ۔ دوسرے ہوائی جہازوں کی امداد کے لئے آ گئے ۔ وہ نقصان پہنچا ۔ دوسرا جہاز آکسم پہنچ گیا ۔ وہاں جا کر واقعہ کی اطلاع دی ۔ ایک دستہ بھیجا گیا ۔ جو دونوں پائلٹوں کو واپس لایا ۔

جیبوتی مسٹر کے غلاف ہندوستانی :-

روما ۳۱ دسمبر ۔ معتبر حلقوں کا بیان ہے کہ جب سے ابی سینیا اور اٹلی کے درمیان جنگ شروع ہوئی ہے ۔ ۱۲۵۰ ایسے اشخاص جنہیں زبردستی بھرتی کیا گیا تھا ۔ فوج کو چھوڑ کر آسمرا بھاگ گئے ہیں ۔ زیادہ معتبر حلقوں کا بیان ہے کہ ان کی تعداد اتنی نہیں ۔ بلکہ چھ اور سات سو کے درمیان ہے ۔ بہرحال یہ امر یقینی ہے ۔ کہ بھگوڑوں کی تعداد میں اضافہ ہی قرار پا چکی ہیں ۔

جس جگہ سے چلے تھے ۔ اسی جگہ پر :-

اطالوی فوج پیچھے ہٹتی ہٹتی اس مقام پر پہنچ گئی ہے ۔ جہاں سے وہ جنگ شروع ہونے پر چلی تھی ۔ دونوں ممالک کا دعویٰ ہے ۔ کہ اگر یگری گولا ہائی اور دالول پہاڑ کا قبضہ ہے ۔

گرجے جلا دیئے گئے :-

عدیس ابابا ۔ ۳۰ دسمبر ۔ ابی سینیا والوں کا بیان ہے ۔ کہ حال ہی میں اطالویوں نے بہر کیف کہیں استعمال کر کے علاوہ متعدد گرجے بھی جلا دیئے ۔

فرانس میں سیاسی طوفان کا خاتمہ :-

پیرس ۳۰ دسمبر ۔ پیرس کی صلح کی تجاویز سے فرانس میں جو سیاسی طوفان پیدا ہو گیا تھا ۔ لاول گورنمنٹ نے اس پر قابو پا لیا ہے ۔ لیکن ووٹنگ کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ عنقریب اسے شکست ہو جائے گی ۔ گورنمنٹ کے خلاف جو تحریک پیش کی گئی تھی ۔ ۲۹۶ اور ۲۷۶ ووٹوں یعنی بیس ووٹوں کی زیادتی سے نامنظور ہو گئی ہے ۔ گورنمنٹ میں اعتماد کا اظہار کرنے کے لئے جو ریزولیوشن پاس کیا گیا ۔ اس میں گورنمنٹ کی حالت اس سے ذرا بہتر رہی ۔ اس تحریک پر گورنمنٹ کی ۳۴ ووٹوں کی اکثریت سے کامیابی حاصل ہوئی ۔

پنڈت وشنو دت کی بیوہ پر اظہار افسوس

فیروزپور ۔ ۳۰ دسمبر ۔ آریہ سماج راجی کا نائب فیروزپور نے اپنی ہفتہ وار میٹنگ منعقدہ ۲۹ دسمبر میں آریہ سماج کے پردھان پنڈت وشنو دت ایڈووکیٹ کی اچانک موت پر شوک پرکٹ کیا ۔ ان کے پریوار سے ہمدردی کا اظہار کیا ۔ ایشور سے پرارتھنا کی گئی کہ وہ ان کی پوتر آتما کو سدگتی پردان کریں ۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہندی گورمکھی کے خلاف سرکلر کے خلاف عام پروٹسٹ

زبیں کی مزید آریہ سماجوں نے سیما پرانت کی سرکار کے ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر کے خلاف پُر زور پروٹسٹ کیا ہے ۔ (ایڈیٹر)

آریہ سماج سرہند منڈی :- ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء کے ہفتہ وار ستسنگ کے آخر میں سرحدی صوبہ میں جو ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر پاس ہوا ہے۔ اُس کے برخلاف پروٹسٹ ہوا۔ اور سب کی سمتی سے یہ ریزولیوشن پاس ہوا :-

"یہ سماج سیما پرانت کی سرکار کے ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنر سیما پرانت سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کی بے چینی کو وہ اس سرکلر کو واپس لے کر دور کریں" :-

آریہ سماج نگینہ :- آریہ سماج نگینہ اپنے سادھارن ادھیویشن میں سیما پرانت کی سرکار کے شکشا وبھاگ کے اس سرکلر کا جس کے دوارہ اس پرانت کے پرائمری سکولوں میں ہندی اور گورمکھی کے سنمان پر اردو یا انگریزی کو شکشا کا مادھیم بنایا گیا ہے۔ گھور ورودھ کرتا ہے۔ کیونکہ اس پرورتن سے ہندو دھرم۔ ہندی سنسکرتی تتھا راشٹر بھاشا کو گھاتک آگھات لگا ہے۔ اور اس سرکلر سے سرحدی ہندو ہیٹتا میں اور اشٹر مرسوں میں گھور استنوش پھیل رہا ہے۔ اتہ یہ سبھا آشا کرتی ہے کہ سیما پرانتیہ سرکار سے نم نویدن کرتی ہے۔ کہ وہ اس سرکلر کو رد کر کے پوروت ہندی اور گورمکھی کو ہی شکشا کا مادھیم رکھیں :-

(شیام سنگھ منتری)

آریہ سماج کراچی :- آریہ سماج کراچی کے ساپتاہک ستسنگ میں ریزولیوشن ذیل سرو سمتی سے پاس ہوا :-

"آریہ سماج کراچی کی یہ جنرل میٹنگ شمالی مغربی سرحدی صوبہ کی گورنمنٹ کے اس سرکلر کے برخلاف جس کی رو سے اس صوبہ کے سکولوں میں ہندی اور گورمکھی ممنوع قرار دی گئی ہے۔ اور جن سکولوں میں ان زبانوں کو ذریعۂ تعلیم بنایا جاتا ہے۔ ان کو گرانٹ دینا بند کر دیا گیا ہے۔ پُر زور صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ اور گورنمنٹ سے زوردار شبدوں میں درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے اس حکم کو جلد واپس لے لے" :-

(منتری)

آریہ سماج منٹگمری :- آریہ سماج منٹگمری کا یہ ہفتہ وار اجلاس گورنمنٹ ہند کے محکمہ تعلیم کے سکرٹری کے اس سرکلر کے برخلاف پُر زور پروٹسٹ کرتا ہے جس کی غرض سے صوبہ سرحد کے تمام منظور شدہ گرانٹ سکولوں سے ہندی اور گورمکھی کو ہٹا کر اس کی بجائے اردو یا انگریزی کو ذریعۂ تعلیم مقرر کرنا ہے۔ اس سرکلر کو ہندوؤں کے تمدن پر براہ راست حملہ قرار دیتے ہوئے گورنر صاحب سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس ہولناک سرکلر کو واپس لے :-

(موہن لال سکرٹری آریہ سماج منٹگمری)

آریہ سماج حیدر آباد :- آریہ سماج حیدر آباد (سندھ) کا یہ ہفتہ وار ستسنگ صوبہ سرحد کے محکمۂ تعلیم کے اس سرکلر کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ جو کہ سرحد کی کنیا پاٹھشالاؤں کے برخلاف جاری کیا گیا ہے۔ کہ گرانٹ ان پاٹھشالاؤں کو دی جائے گی جو لڑکیوں کو تیسری جماعت سے اردو یا انگریزی میں تعلیم دیں گی۔ اور ہندی اور گورمکھی میں تعلیم دینے والی پاٹھشالاؤں کی گرانٹ بند کی جائے گی۔ اور گورنمنٹ سرحد سے پُر زور درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس سرکلر کو جلد از جلد واپس لے کر ہندوؤں اور سکھوں کے حقوق کی حفاظت کرے۔ اور ان کے دلوں کو شانت کرے :-

یہ ہفتہ وار ستسنگ ہر ایک ممبر آریہ سماج اور ہر ایک ہندو سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اوشیہ ہندی سیکھنے کی کوشش کریں :-

(منتری آریہ سماج حیدر آباد سندھ)

"شردھانند بلیدان دوس" کی دھوم

آریہ سماج سرہند منڈی :- ۲۳ دسمبر کو بعد دوپہر سوامی شردھانند دوس" منایا گیا۔ ہون یگیہ کے پشچات پنڈت امر سنگھ جی بھجن اپدیشک کے بھجن ہوئے۔ اور پنڈت سوم دت جی کا ویاکھیان ہوا۔ حاضرین میں زیادہ تر دیہات کے لوگ تھے :-

(چھجو رام اپ منتری)

آریہ سماج گوجرہ :- ۲۳ دسمبر ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج مندر گوجرہ میں "شردھانند دوس" خوب دھوم دھام سے منایا گیا :-

(رچمن لال منتری آریہ سماج گوجرہ)

آریہ سماج لدھیانہ :- ۲۳ دسمبر ۱۹۳۵ء کو آریہ سماج لدھیانہ نے "سوامی شردھانند دوس" بڑے سماروہ سے منایا۔ ہون یگیہ اور بھجنوں کے بعد لالہ بابو رام جی گپتا اور پنڈت ہردیالو جی شاستری کے ویاکھیان ہوئے :-

(منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج سیالکوٹ :- آریہ سماج مندر سیالکوٹ میں "شردھانند بلیدان دوس" منایا گیا۔ مختلف اصحاب نے سوامی جی کے جیون کے متعلق ویاکھیان دیئے :-

(لائبریرین آریہ سماج سیالکوٹ)

آریہ سماج کراچی :- آریہ سماج کراچی میں سوامی شردھانند جی کی پنیہ سمرتی منانے کے لئے ۲۵ دسمبر ۱۹۳۵ء کو کراچی نواسی آریہ سجنوں کی میٹنگ ہوئی۔ جس کے پردھان سوامی دیانند جی تھے۔ مہاشہ دیو داس جی۔ پنڈت سدانند جی اور پنڈت کیشو دیو جی نے سوامی جی کی جیونی پر روشنی ڈالی۔ اور جنتا سے اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی اپیل کی۔ مہاشہ ملاوا رام جی۔ مہاشہ گیان پرکاش جی۔ مہاشہ سندر داس جی اور مہاشہ لال چند جی نے سوامی جی کے کاریہ کے سمبندھ میں بھجن گائے۔ سبھاپتی کے بھاشن کے بعد کارروائی سماپت ہوئی :-

(پرکاش سوروپ منتری آریہ سماج کراچی)

آریہ سماج بٹالہ :- کل رات آریہ سماج مندر ادہری چوک میں "شردھانند ڈے" کے سلسلہ میں پنڈت دھرم دت جی کا لیکچر ہوا۔ پنڈت جی نے سوامی جی کی عدیم المثال قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حاضرین سے اپیل کی۔ کہ وہ سوامی جی کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں :-

(منتری آریہ سماج)

آریہ سماج راولپنڈی :- راولپنڈی ۲۴ دسمبر۔ شہید دھرم سوامی شردھانند جی کے بلیدان سپتاہ کو مقامی آریہ سماج گورو کل وبھاگ نے نہایت شان سے منایا۔ ہفتہ بھر ہر روز علی الصبح شہر کے مختلف گلی کوچوں میں پربھات پھیری کی جاتی رہی +

کل ۲۳ دسمبر کو رات کے ۸ بجے آریہ سماج مندر میں عام پبلک جلسہ کیا گیا۔ جس میں کئی ودوانوں نے سوامی جی کی زندگی کے متعلق خیالات کا اظہار کیا۔ اور مہاشہ دیوان چند جی کے بھجن ہوئے :-

(منتری آریہ سماج راولپنڈی)

آریہ سماج ڈیرہ غازیخان :- آریہ سماج ڈیرہ غازی خان نے "شردھانند دوس" منایا۔ زیر صدارت رائے صاحب چودھری جمنا داس آریہ سماج مندر میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مہاشہ جگدیش ناتھ اور مہاشہ جیا رام کے بھجنوں کے بعد ماسٹر دھنا رام۔ مہاشہ ستیہ بھوشن اور پنڈت واسدیو کے لیکچر سوامی جی کی جیونی پر ہوئے :-

(منتری آریہ سماج)

گورو کل جہلم :- ۲۳ دسمبر ۱۹۳۵ء کو بروز سوم گورو کل جہلم کی پنیہ بھومی میں سوامی شردھانند جی کے بلیدان دوس کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ اس کے اپلکش میں ودھیارتھیوں اور برہمچاریوں نے سوامی جی کی سمرتی میں شردھا کے پشپ بھینٹ کئے۔ نیز منوہر کوتا پاٹھ اور سارگر بھاشن ہوئے :-

(منتری پرکاشن وبھاگ گورو کل جہلم)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں :-

(مینجر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

ویشنو انربیگیوں کے لئے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دوکان سے ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں چیز اعلیٰ اور پراچین شبیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت۔ نرخ ۸ فی سیر ؛

ملنے کا پتہ :-

بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

یہ امر طے شدہ ہے کہ ہمارا ایک بھی غلط قدم خوفناک ہے

پھر آپ کشتیٔ زندگی کس راہ پر چلا دیں گے ؟

آپ جملہ رموزِ زندگی معلوم کرنے کے لئے

راہِ راست حاصل کرنے کے لئے

ہمیشہ تندرست رہنے کے لئے

اپنے خاندان کو خوشحال بنانے کے لئے

آج ہی ایک کارڈ تحریر کرکے کتاب "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرماویں :-

ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے ۲ دو مجموعے

نگارستان عہ / جمالستان للعہ (محصولڈاک علاوہ)

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور ولایتی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد مگر ٹیبلٹ آئینز قیمت قسطوں میں ادا کرسکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے :- سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی :-

Suleman Umar & Co Karachi

سفید کشٹ کی اکسیر دوا

پریہ مہاشے ! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا بدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ درد، پھلبہری، کوڑھ سے آرام نہ ہو فائدہ نہ ہو تو میں ڈگنی قیمت واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت عہ :-

مہر پرکش چندر کنری سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

"پرکاش" میں اشتہار دے کر لابھ اٹھائیے ! (مینیجر)

طاقت کیلئے جہانگ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

پشٹینا (REGD)

(مقوی باہ کی گولی)

اس کے استعمال سے نامردی، جریان، کثرتِ محنت سے تھک جانا اور جوانی میں بوڑھوں کی سی حالت وکمزوری وغیرہ دور ہوتی ہیں :-

قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ/

ڈاک محصول تین شیشیوں تک ۸/

نمونہ ساڑھے تین آنے جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے :-

نوٹ :- اس دوا کے دورانِ استعمال میں معدہ صاف رکھنا بہتر ہے۔ ہماری بنائی ہوئی "جلابین" جلاب کی گولی آسانی سے معدہ کو صاف کرتی ہے :-

ڈابر جنتری ۱۹۳۶ء

سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوبصورت جنتری شائع ہوئی ہے۔ مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں۔ معزز قدردان مفت طلب فرمائیں فوراً ارسال ہوگی :-

نوٹ :- ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دوا فروشوں کے ہاں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

۱۔ لاہور کے ایجنٹ مینیجر پیسہ اخبار

۲۔ امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر مدن لال بیدکو

ہماری شاخ دہلی میں نئی سڑک پر کھل گئی ہے

(سنسکار ودھی ۳/)

اردھ شتابدی کے موقعہ پر ستیارتھ پرکاش مفت بانٹ کر گھر گھر میں پہنچائیے !

(رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ۱۲/)

ایک سو خریدنے پر فی جلد چار آنے

۵۰ کے خریداروں کے نام ٹائیٹل پیج پر چھاپ دیے جائیں گے

مہرشی دیانند کا مستند جیون چرتر مجلد ۶/ بغیر جلد ۵/

چاروں وید معہ ہندی انوواد چار جلدوں میں فی جلد للعہ۔ مستقل گراہکوں سے ۳/

چرک مع ہندی انوواد تین جلدوں میں فی جلد للعہ

یوگ مارگ ۳/ : جیون پتھ ۵/ : وید اپدیش ۸/

ویدک استریاں ۸/ : بھارتیہ سماج شاستر عہ/ : یجروید سنگرہ ۱۲/

ان کے علاوہ ہر قسم کی دھارمک رسالہ جات، پستکیں ہمارے یہاں بہت کفایت سے ملتی ہیں۔ منڈی کے دس روپیہ کے خریداروں کو ... اور ویدک جیون کا ایک ... مفت میں لیجئے :-

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

ओ३म्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

رگ وید | یجر وید | سام وید | اتھرو وید

پرکاش لاہور کا لوہڑی انک

THE PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ ... ششماہی ...

مالک غیر سے ... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۲ | اتوار ۲۹ پوہ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء دیانند ابد ۱۱۱ | 12th JAN 1936 | نمبر ۲

لوہڑی

مقدّر نے دکھایا دلفزا تہوار لوہڑی کا
طرب انگیز ہے راحت فزا محفل حبیبوں کی
مبارک ہو وطن والو! عروس نو سنب اوّل
بسنت شوق کا لے کر پیام وید آیا ہے
اسی سے ہوتی ہے تخریب امراض و بائی کی
اسی سے دل میں پیدا ہے حرارت زندگانی کی
گھروں کو صاف رکھنا چاہئیے تم کو وطن والو!
یہ اپنے وقت پر وعدہ پہ اپنے آہی جاتا ہے

حریف انتظار شوق تھا تہوار لوہڑی کا
دل عاشق کی بھی شاید دعا تہوار لوہڑی کا
کہ آیا ہے محبت کی دوا تہوار لوہڑی کا
غریبوں کے دلوں کی التجا تہوار لوہڑی کا
اسی کا نام ہے راحت نما تہوار لوہڑی کا
ہزاروں مرض کی ہے اک دوا تہوار لوہڑی کا
کہ لایا ہے یہی اک مدعا تہوار لوہڑی کا
ہے سرگرم وفا! اہل وفا تہوار لوہڑی کا

اٹھو اہل وطن! اب خیر مقدم کے لئے اٹھو
کہ ہے اعجاز عیسےٰ سے سوا تہوار لوہڑی کا

(ابوالاعجاز یوسف اکبرآبادی)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ویدک سبھیتا پر آچار ہی شدھی کی تحریک کے متراوف ہے

آل انڈیا شدھی کانفرنس پونہ میں جگت گورو شنکر آچاریہ کا صدارتی ایڈریس

پونہ ۔ ۳۱ دسمبر ۔ جگت گورو شنکر آچاریہ ڈاکٹر ڈکرکوٹی نے آل انڈیا شدھی کانفرنس پونہ میں مندرجہ ذیل صدارتی ایڈریس دیا :-

"آج ہندو قوم اپنی زندگی کے ایک نازک مرحلہ سے گزر رہی ہے ۔ یہ کس قدر جلدی اور کس طرح اس ابتلا میں سے نکل کر کامیاب ہوگی ۔ یہ بات بڑی حد تک آپ کی فوری کوششوں اور آئندہ تدابیر پر منحصر ہے ۔

اس سلسلہ میں میں آپ کی خدمت میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ اگر خلوص دل سے اس پر عمل کیا جائے ۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں ۔ کہ ویدک دھرم پھر سے اپنی پراچین پوترتا اور شان سے از سر نو قائم ہو سکتا ہے ۔

شدھی کا مفہوم :-

شدھی کا لفظی مطلب صاف یا پوتر کرنا ہے ۔ اور شدھی سنسکار سب مذاہب میں پایا جاتا ہے ۔ لیکن ہندو دھرم میں یہ خاص اہمیت رکھتا ہے ۔

شدھی دیکھشا یا پرائشچت کی صورت اختیار کر سکتی ہے ۔ اور ہمارے پراچین گرنتھوں میں شدھی کی کئی مثالیں پائی جاتی ہیں ۔ اور بہ بڑے بڑے آریہ مذاہب مثلاً پارسی دھرم بودھ دھرم ۔ جین دھرم ۔ سکھ دھرم اور حضور ھگ آریہ سماج کا ایک لازمی جزو رہی ہے ۔

شدھی سنسکار کا مطلب محض ہندو دھرم میں رسمی طور پر ہی شامل ہونا نہیں ۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ شدھی ہونے والے میں جو تبدیلی آگئی ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ اس نے اگیان اور پاپ کا راستہ چھوڑ کر ستیہ اور گیان کا راستہ پکڑ لیا ہے ۔

ہندو دھرم عالمگیر دھرم ہے ۔ اور ہر شخص کی انفرادی ضرورت بات کو پورا کرتا ہے ۔ ہندو دھرم کے مطابق جنسی طور پر سب انسان برابر ہیں ۔ لیکن وہ اس بات کو نظر انداز نہیں کرتا ۔ کہ ایک انسان اخلاقی ۔ روحانی ۔ جسمانی اور دماغی طور پر دوسرے کے برابر یا اس سے اونچا یا اعلیٰ ہوتا ہے ۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ ہندو قوم میں ورن ویوستھا ہے ۔ جس کی مذمت کی جا رہی ہے ۔

گیتا کے الفاظ میں ورن ویوستھا کا قانون ازلی ہے ۔ اور انسانی فطرت سے پیدا ہوا ہے ۔ کیونکہ خواہ دنیا کا مجلسی ۔ سیاسی اور مذہبی نظام کچھ ہی کیوں نہ ہو ۔ ہر ملک میں لیڈروں اور استادوں کی ایک جماعت رہے گی ۔ ایسے لوگوں کی بھی ایک جماعت رہے گی ۔ جو ملک پر اپنی طاقت سے حکومت کرتے ہیں ۔

ان کے علاوہ ایک ایسی جماعت کا بھی وجود ہوگا ۔ جس کا پیشہ کھیتی باڑی کرنا یا صنعت و حرفت کرنا ہے ۔ اور آخیر میں وہ جماعت بھی ہر حالت میں رہے گی ۔ جو مزدوروں پر مشتمل ہے ۔ ان چار جماعتوں کے نام ہندوؤں میں براہمن ۔ کھشتری ۔ ویش اور شودر ہیں ۔ لیکن براہمن وہی ہو سکتا تھا ۔ جو براہمن کے فرائض ادا کرنے کے قابل ہوتا تھا ۔ اور یہی حالت دوسرے ورنوں کی تھی ۔ محض جنم کی بنا پر کسی شخص کو براہمن یا کھشتری قرار نہیں دیا جاتا تھا ۔ لیکن جہاں ہندو دھرم نے جنم کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا ۔ وہاں انسان کی تربیت کو مساوی اہمیت دی ہے ۔ اس اصول کو "بیج اور کھیت" کا نام دیا گیا ہے ۔ اور موجودہ زمانہ کے سائنسدان اس اصول کی حقیقت سے پورا اتفاق رکھتے ہیں ۔ لیکن آج اس اصول کو نظر انداز کیا جاتا ہے ۔ اور یہی وجہ ہے ۔ کہ ہندو سماج میں ابتری اور گڑبڑ مچی ہوئی ہے ۔

آشرم :-

ورنوں کے علاوہ آشرموں کا نظام تھا ۔ انسان کی زندگی چار آشرموں میں تقسیم کی جاتی تھی ۔ اور جب ایک شخص ایک ورن سے دوسرے ورن میں یا ایک آشرم سے دوسرے آشرم میں پرویش کرتا تھا ۔ تو اس کا شدھی سنسکار کرایا جاتا تھا ۔

آزاد خیالی گناہ ہو گیا ہے :-

ہندو دھرم آریہ تہذیب اور تمدن کا مجموعہ ہے ۔ جس قدر ہندو دھرم نے انسان کو دماغی آزادی دی ہے ۔ اور کسی مذہب نے نہیں دی ۔ دیگر مذاہب کہتے ہیں ۔ کہ اس یا اُس بزرگ پر ایمان لاؤ ۔ اور تم نجات پاؤ گے ۔ مگر جو شخص ایمان نہیں لائے گا ۔ وہ دوزخ کی آگ میں جلے گا ۔ لیکن ہندو دھرم سب مت متانتروں کو ایک اٹل سچائی کا مظہر تسلیم کرتا ہے ۔

گیتا میں بھگوان فرماتے ہیں ۔ کہ "خواہ کسی طرف سے انسان میرے پاس آئے ۔ میں اس کا سواگت کرتا ہوں" ۔

ہندو دھرم کی یہ وسیع القلبی اور آزاد خیالی اس کی مہانتا کا سبب تھی ۔ لیکن اب ایک لعنت بن گئی ہے ۔ آج ہندو دھرم مختلف فرقوں کا ایک مجموعہ بن گیا ہے ۔ جن کے پیروؤں میں ایک دوسرے کے خلاف حسد ۔ رقابت اور دشمنی کے جذبات پائے جاتے ہیں ۔ اور ایک فرقہ دوسرے کو تباہ کرنے کے درپے ہے ۔

پراچین کال میں کسی شخص پر اس قسم کا جبر نہیں کیا جاتا تھا کہ وہ دھرم گرنتھوں کی تشریح خاص طریقہ ہی پر کرے ۔ ہر شخص جس زبان میں چاہے ۔ منتروں کی تشریح اپنے انداز میں کرنے میں آزاد تھا ۔ لیکن آج آزاد خیالی ہندو سماج میں گناہ ہو گیا ہے ۔ بہت سے ہندو جنہیں دھرم کے اصولوں پر سختی سے کاربند رہنے کا دعویٰ ہے ۔ آزاد خیالی کی اجازت دینا تو در کنار ۔ وہ اسے برداشت بھی نہیں کر سکتے ۔

عقل و دلیل سے کام لیا جائے :-

ہر زمانہ کے لوگوں کو حق حاصل ہے ۔ کہ وہ ضرورت وقت کے مطابق قوانین اور قواعد بنائیں ۔ پھر آج ہی ہم ایسا کیوں نہیں کرتے ۔ وہ لوگ جو سناتن دھرم کے سچے پیرو ہونے اور ہندو دھرم کے بنیادی اصولوں کو سمجھنے کا دعویٰ کرتے ہیں ۔ "دھرم خطرہ میں" کے نعرے کیوں بلند کرتے ہیں ۔ کیا ہمیں اس لئے پراچین گرنتھوں کو گلے سے لگا رکھنا چاہئے ۔ کہ وہ ماضی کی مردہ یادگار ہیں ۔ کیوں نہ ہم اپنے بزرگوں کی طرح عقل و دلیل سے کام لے کر اپنے قواعد بنائیں ۔ جو ہماری قومی زندگی کے لئے لازمی ہیں ۔

شدھی کی ضرورت :-

ہمیں اس وقت شدھی کی اشد ضرورت ہے ۔ ان لوگوں کی شدھی کی ضرورت ہے ۔ جن کا دھرم میں وشواس کمزور ہے ۔ ان بھائیوں کی شدھی کی ضرورت ہے ۔ جو ہم سے جدا ہو گئے ہیں ۔ ہمیں چاہئے ۔ کہ انہیں اپنے دھرم میں واپس لائیں ۔ اور انہیں اپنے ساتھ رکھیں ۔

ان بھائیوں کی بھی شدھی کی ضرورت ہے جو ہمارے دھرم کے دائرہ سے باہر ہیں ۔ ہمارا فرض ہے ۔ کہ انہیں مکتی کا سچا راستہ دکھائیں ۔ بعض اوقات یہ سوال اٹھایا جاتا ہے ۔ کہ شدھی پہلے کیوں نہیں ہوتی تھی ؟ کوئی وقت تھا ۔ جبکہ ہندو دھرم ہندوستان کی چار دیواری تک محدود نہیں تھا ۔ ایشیائی عالموں کی رائے میں جتنے مذاہب ظہور پذیر ہوئے ۔ وہ پراچین آریہ سبھیتا کے مختلف مظاہرے ہیں ۔

ہندوستان اور ہندو دھرم کی تمدنی فتح لامحدود ہے ۔ یورپ ۔ ایشیا اور انڈونیشیا یکساں طور پر آریہ سبھیتا سے متاثر ہوئے ہیں ۔ تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کے زمانہ میں ہندو رہنا کوئی آسان کام نہیں تھا ۔ پھر دوسروں کو ہندو بنانے کا مسئلہ ہی نہیں اٹھتا ۔ ہندو دھرم کو اس زمانہ میں ایک عظیم کشمکش میں سے گزرنا پڑا ۔ اور اپنے آپ کو زندہ رکھنے کے لئے اسے اپنی بہت سی سرگرمیوں اور پہلوؤں کو خیرباد کہنا پڑا ۔

لیکن آریہ تہذیب کی یہ عظیم خوبی ہے ۔ کہ وہ حالات کے مطابق نئی نئی صورتیں اختیار کر لیتی ہے ۔ اور یہ خوبی اس آڑے وقت کام آئی ۔ ہندو قوم میں معمولی وقفوں کے بعد سے آچاریہ اور گورو آئے ۔ اور انہوں نے زندگی کی نئی نئی تشریح کی ۔ اور ہندو قوم کو نئی زندگی بخشتے رہے ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ شدھی کا زمانہ ختم ہو گیا ۔ اس کشمکش کے زمانہ میں شدھی کا ترجمہ ہوا ۔ اور یہ خیال کیا جانے لگا ۔ کہ ہندو دھرم تبلیغی دھرم ہی نہیں ہے ۔

حالات بدل گئے ہیں :-

لیکن اب حالات بالکل مختلف ہیں ۔ موجودہ حکومت کی اعلانیہ پالیسی ہے ۔ کہ مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کی جائے گی ۔ اور ہم اپنے دھارمک جذبات کا اظہار کرنے میں آزاد ہیں ۔ مذہبی معاملات میں آزادانہ رائے کے اظہار کی طرح آزاد خیالی بھی ۔ ممکن ہے صدیوں کے جھگڑوں اور بے معنی جہادوں اور لڑائیوں کے بعد دنیا نے رواداری اور ہر دوست کے اس اصول کو تسلیم کر لیا ہے ۔ جو کہ آریہ سبھیتا کا خاصہ ہے ۔ روزبروز دنیا ویدوں میں بیان ازلی سچائی کے نزدیک تر آ رہی ہے ۔ اور رشیوں کے اعلیٰ آدرشوں پر جن کی زندگی خدمت خلق میں گزری عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہے ۔

دیگر مذاہب زندگی کے ایک یا دوسرے پہلو پر زور دیتے ہیں ۔ لیکن ویدک دھرم زندگی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے اور ہر ایک شخص کو گزشتہ ۔ موجودہ اور آئندہ زندگی کے متعلق پیغام دیتا ہے ۔ ہندو دھرم کی ہردلعزیزی دنیا میں دوسرے تمام مذاہب اور عقائد ۔۔۔

(باقی دیکھو صفحہ ۔۔۔ پر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور
۲۹ - پوہ سمت ۱۹۹۲

رِشی کی وِجے

ہندو مہاسمیلن کا پچھلا اجلاس پونہ میں ہوا۔ کون سا پونہ؟ وہ جو پورانک آرتھوڈوکسی (کٹرپن) کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ جہاں برسوں ہوئے سوشل کانفرنس کا اجلاس اس لئے کانگرس کے پنڈال میں ہونے کی اجازت نہ دی گئی تھی۔ کہ وہ ہندو سوسائٹی میں کچھ اصلاحات کرنا چاہتی تھی۔ کانگرس کے اجلاس میں دلچسپی لینے والے لوکمانیہ تلک اور سوشل کانفرنس کے ہرتاکرتا مسٹر جسٹس راناڈے دونو پونہ کے۔ لیکن دونو کے نقطۂ نگاہ میں اتنا فرق۔ کہ ایک اگر مشرق کو تھا۔ تو دوسرا مغرب کو۔ لوکمانیہ تلک جہاں پالیٹکس میں ایکسٹریمسٹ تھے۔ وہاں مذہب میں نہایت ماڈریٹ۔ کانگرس کی استقبالیہ کمیٹی میں ان کا زور تھا۔ اس لئے انہوں نے سوشل کانفرنس کا اجلاس کانگرس کے پنڈال میں نہ ہونے دیا۔ اسی پونہ میں ہندو مہاسمیلن اچھوت ادھار کی مشکل حل کر دے۔ اس سے بڑھ کر اچنبھا کیا ہو سکتا ہے؟ اچھوت ادھار کے میدان میں اتنا بھاری قدم اٹھایا گیا ہے۔ جو آج تک نہیں اٹھایا گیا۔ کھان پان اور رشتہ ناطہ کو چھوڑ کر اچھوتوں کے لئے سوسائٹی کے تمام دروازے کھول دئے گئے ہیں۔ کھان پان اور رشتہ ناطہ کرنے والے ہندو کبھی موجود ہیں۔ وہ ہندو مہاسبھا کے نام پر نہ کریں گے۔ آریہ سماج کے نام پر کریں گے۔ بطور خود کر لیں گے۔ لیکن کوئی جنم ابھیمانی ہندو اب ہندو دھرم کے نام پر اچھوت ہندوؤں سے وہ ذلت آمیز سلوک جاری نہیں رکھ سکتا۔ جو اس وقت تک ان سے ہوتا آیا ہے۔ لطف یہ ہے۔ کہ اس سمیلن کے پردھان کوئی آریہ سماجی نہ تھے۔ اور نہ ہی اس پرستاؤ کے پیش کرنے والے کوئی آریہ سماجی تھے۔ دونو سناتن دھرمی اور سناتن دھرمی بھی اونچے کوٹی کے مسلمہ لیڈر پنڈت مدن موہن مالویہ جی کے متعلق کچھ کہنا ان کا اپمان کرنا ہے۔ وہ پرسدھ سناتن دھرمی لیڈر ہیں۔ سناتن دھرم مہاسمیلن ان کی ہی ادھیکشتا میں پرتی ورش ہوتے رہتے ہیں۔ غرض یہ کہ ان کا سناتن دھرمی ہونا شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ وہ ہندو مہاسمیلن کے پردھان تھے۔ پرستاؤ پیش کرنے والے تھے کرویر پیٹھ کے شنکر آچاریہ ڈاکٹر کرتی کوٹی۔ ان کی قابلیت مسلمہ ہے۔ وہ ڈبل ایم۔ اے ہیں۔ اور پی۔ ایچ۔ ڈی ہیں۔ سنسکرت کے بھاری ودوان اور شاستروں کے گیاتا ہیں۔ جب وہ یہ پرستاؤ پیش کرتے ہیں۔ کہ کھان پان اور رشتہ ناطہ کو چھوڑ کر اچھوت ہندوؤں کے ساتھ دوسرے ہندوؤں کا سا ویوہار کیا جائے۔ تو سمجھو۔ کہ سناتن دھرم کی اس پر مہر لگ گئی۔ اب کوئی چھوٹا سا سناتن دھرمی پنڈت خواہ بدتمیز یہ کہے۔ کہ سناتن دھرم اچھوت ادھار کے خلاف ہے۔ اس کی کون مانے گا؟

۱۸۹۹ء میں سب سے پہلے آریہ سماج نے اچھوت ادھار کا کام شروع کیا۔ آریہ سماج لاہور نے کچھ اچھوتوں کو اپنے میں ملایا۔ یہ وہ وقت ہے۔ جبکہ مہاتما گاندھی افریقہ میں تھے۔ اور کسی کو نہ اچھوت ادھار کا ہوش تھا۔ اور نہ اس کی جرأت۔ اس کے بعد آریہ سماج نے مختلف وقتوں میں کام کیا۔ اور اس کے پرچار سے ہزاروں نہیں لاکھوں اچھوت آریہ سماج میں داخل ہوئے۔ ہندو مہاسمیلن میں جو نشچے ہوا ہے۔ اس پر آریہ سماج سے بڑھ کر کسے ہرش ہوگا۔ اس کی کوششیں بارآور ہوئی ہیں۔ اس کی محنتیں پھل لائی ہیں۔ اگرچہ دیر کے بعد۔ ۳۶ ورش کے لگاتار پرچار کے بعد سناتن دھرمی لیڈروں نے تسلیم کیا۔ کہ آریہ شاستروں میں چھوا چھوت کا کوئی استھان نہیں۔ اور نہ ہی آریہ سماج (سوسائٹی) میں چھوا چھوت کے لئے کوئی استھان ہے۔ اسے سنبھلنا کافی ہوتی ہے۔ اور اگر اس کا پرچار جاری رہتا۔ اور زور سے جاری رہتا۔ تو نہ لگتی۔ اور نہ سنبھلنا میں کوئی کسر رہتی۔

میں اسے رشی دیانند کی وجے مانتا ہوں۔ اس لئے کہ صدیوں کے بعد آریہ جاتی میں یہ پہلے مہاتما ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اونچ نیچ کا بھاؤ مٹا دیا۔ خود جنم سے براہمن ہوتے ہوئے انہوں نے اچھوتوں کو گلے لگایا۔ یہ ان کی تپسیا کا پربھاؤ ہی ہے۔ کہ آریہ سماج نے اچھوت ادھار کا کام ہاتھ میں لیا۔ اس دیش میں کئی مہاتما ہوئے۔ لیکن یہ شریہ رشی دیانند کو ہی پراپت رہے گا۔ کہ اُنہوں نے آریہ جاتی سے چھوا چھوت ہٹا دی۔ جو بدنام ہو رہی ہے۔ وہ رشی کی بھاری وجے ہے۔

لیکن اس سے بھی بڑی وجے یہ ہے کہ چھوا چھوت کی نندا اسی بنا پر کی جا رہی ہے۔ جس بنا پر رشی نے کی تھی۔ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ چھوا چھوت کا ورتمان ذات پات سے گہرا سمبندھ ہے۔ درحقیقت دونو لازم و ملزوم ہیں۔ موجودہ ذات پات رہتے ہوئے بھی چھوا چھوت رہ نہیں سکتی۔ زمانہ کے حالات اس کے خلاف ہیں۔ اس لئے اس کا اٹھ جانا لازمی ہے۔ لیکن اگر موجودہ ذات پات نہ رہے۔ تو سمجھو۔ کہ چھوا چھوت چند دنوں کی مہمان ہے۔ درحقیقت جو لوگ اس وقت چھوا چھوت کے پوشک ہیں۔ وہ ورتمان ذات پات کی شرن لے کر ہی اس کی پشٹی کرتے ہیں۔ یہ انسانیت کے خلاف ہے۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے۔ دھرم کے خلاف ہے۔ اور دھرم کے اس لئے سب سے زیادہ خلاف ہے۔ کہ دھرم میں اخلاق اور انسانیت دونو شامل ہیں۔ لیکن قسمت کے کھیل دیکھئے۔ کہ نہ کوئی انسانیت کے نام پر اس کی پشٹی کرتا ہے۔ اور نہ کوئی اخلاق کے نام پر اسے جائز ٹھہراتا ہے۔ جب کبھی اس کی پشٹی کی جاتی ہے۔ اور اسے جائز ٹھہرایا جاتا ہے۔ تو دھرم کے نام پر۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہندو دھرم میں ذات پات جنم سے ہے۔ جس ذات میں کوئی شخص پیدا ہوگا۔ اسی میں رہے گا۔ چاہے وہ اُتّم ہو یا ادھم۔ چانڈال کے کُل میں پیدا ہو کر کوئی براہمن نہیں بن سکتا۔ چاہے اس کے کرم براہمنوں جیسے کیوں نہ ہوں۔ اور براہمن کے گھر میں جنم لے کر کوئی شخص چانڈال نہیں ہو سکتا۔ چاہے وہ چانڈالوں سے بھی گیا گزرا کیوں نہ ہو۔ رشی دیانند نے اسی سدھانت کے خلاف آواز اٹھائی۔ محض عقل اور دلیل کی بنا پر نہیں۔ بلکہ شاستروں کے آدھار پر بھی۔ انہوں نے باآواز بلند اعلان کیا۔ کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ آریہ شاستروں میں جنم کی ذات پات کا ودھان ہے۔ وہ ان کا اپمان کرتے ہیں۔ ویدک شاستروں میں ذات پات بالکل نہیں۔ وہاں تو ورن ہیں۔ اور وہ بھی گُن۔ کرم اور سوبھاؤ کے آدھار پر۔ انہوں نے جنم کا استھان کرم کو دیا۔ انہوں نے جنم سے ذات پات ماننے والوں کو بار بار چیلنج دیا۔ کہ شاستروں سے اپنا پکش سدھ کرو۔ اس وشے پر شاستر ارتھ بھی کئے۔ انہی کوششوں کا یہ پھل ہے۔ کہ آج سارے دیش میں ان کے سدھانت کی گونج اٹھ رہی ہے۔ مہاتما گاندھی جو کسی وقت جنم سے ذات پات مانا کرتے تھے۔ اب اسے تلانجلی دے چکے ہیں۔ اور گُن کرم کے آدھار پر ورن مانتے ہیں۔ ان کا یہ وچار پریورتن اس وقت ہوا۔ جب وہ یرودا جیل میں بیٹھے اچھوتوں کے ادھار کی مالا جپ رہے تھے۔ اس وقت ان کے سامنے یہ سوال آیا۔ کہ جب شاستروں میں ذات پات جنم سے ہے۔ تو آپ اسے بدلنے والے کون ہیں۔ چنانچہ اسی وقت انہوں نے کھوج کروائی۔ کہ اس وشے میں شاستر کیا کہتے ہیں؟ انہیں معلوم ہوا۔ کہ ان میں جنم کی ذات پات کا ودھان نہیں۔ اسی وقت سے وہ اس بات پر قائم ہیں۔ اور کئی بار یہ وچار پرگٹ بھی کر چکے ہیں۔ جہاں ۱۹۲۲ء میں یرودا جیل سے نکل کر انہوں نے اپنے اخبار "ینگ انڈیا" میں یہ لکھا تھا کہ "میں جنم سے ذات پات مانتا ہوں"۔ وہاں ۱۹۳۴ء میں اسی یرودا جیل سے نکل کر انہوں نے یہ اعلان کیا۔ کہ "میں جنم سے ذات پات نہیں مانتا۔ میں گُن۔ کرم اور سوبھاؤ سے ورن مانتا ہوں"۔

ابھی پچھلے دنوں کاشی کے پرسدھ ودوان ڈاکٹر بھگوان داس ایم۔ اے کا ایک کھلا خط ڈاکٹر امبیدکر کے نام شائع ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے یہی سدھ کیا ہے۔ کہ شاستروں میں جنم کی ذات پات نہیں۔ بلکہ گُن۔ کرم اور سوبھاؤ سے ورن ہیں۔ اسی سدھانت کے آدھار پر انہوں نے کہا۔ کہ اچھوت کوئی ذات نہیں۔ ان میں سے جو جس ورن کے یوگیہ ہو۔ اسے وہ ورن دینا چاہئے۔ مثال کے طور پر انہوں نے کہا۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر لاء کالج کے پرنسپل ہیں۔ وہ پڑھنے پڑھانے کا کام کرتے ہیں۔ اس لئے ان کا ورن براہمن ہے۔ اور انہیں ایسا ہی سمجھنا چاہئے۔ جب وہ اچھوت نہیں۔ تو ان کے ہندو سوسائٹی سے الگ ہونے کے کیا معنی؟ اسی طرح ان کے دوسرے بھائی جو جو کام کر رہے ہیں۔ اس اس کام کے انوسار انہیں ورن ملنے چاہئیں۔ اگر جنم کی بجائے کرم پر ورن کا آدھار ہو جائے۔ تو چھوا چھوت کی مشکل حل ہو جاتی ہے۔ نہ اچھوت رہیں گے۔ اور نہ ان کے ساتھ بدسلوکی کا سوال ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب نے جو کچھ فرمایا۔ درست ہے۔ سوال صرف یہ ہے۔ کہ جس سوسائٹی میں یہ لوگ رہتے ہیں۔ وہ ان کا ورن ماننے کو تیار ہے یا نہیں؟ ہندوستان بھر میں صرف ایک سوسائٹی آریہ سماج ہے۔ جو جنم کے آدھار پر ذات پات نہیں مانتی۔ اور کوئی اسے عملی صورت دے۔ تو اسے گھرنا کی درشٹی سے نہیں دیکھتی۔ بلکہ اسے مان دیتی ہے۔ جو اچھوت آریہ سماج میں پرویشٹ ہو چکے ہیں۔ انہیں نہ دیو درشنوں کی اڑچن ہے۔ اور نہ ان کا دوسرے ہندوؤں سے جھگڑا ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کے مندر۔ کنوئیں۔ پاٹھشالائیں سب

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ان کے لیے کھلے ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ کھان پان کا کوئی پرہیز نہیں۔ ہاں رشتے ابھی کم ہوئے ہیں۔ لیکن سوال اب چھوا چھوت کا نہیں۔ بلکہ اچھوتوں کا تعلیمی اور مجلسی لحاظ سے پیچھے ہونا ہے۔ جس وقت یہ کمی دور ہو گئی۔ رشتہ ناطہ بھی شروع ہو جائے گا۔ ویسے بھی تو لوگ تعلیمی۔ مجلسی اور مالی حالت کو دیکھ کر ہی ناطے کرتے ہیں۔ غرض یہ کہ آریہ سماج کو اس لحاظ سے بھی کوئی اعتراض نہیں۔ آریہ سماجیوں کی کمزوری ہو۔ تو دوسری بات ہے۔ لیکن آریہ سماج کے سدھانت کے مقابلہ میں آریہ سماجی اپنی کمزوری پیش نہیں کر سکتے۔ اور کریں گے تو شرمندہ ہوں گے۔ غرض یہ کہ "چھوا چھوت" کی مشکل کا جس طریق پر حل ہوتا ہے۔ وہ رشی دیانند کی مہان دین ہے۔ اس کا حل سوائے اس طریقہ کے جو رشی نے درشایا۔ ہو نہ سکتا تھا۔ آریہ سماجیوں کو اس کا گورو ہونا چاہیئے۔ لیکن کورا گورو نہیں۔ انہیں اپنے تئیں اس گورو کا ادھیکاری بھی ثابت کرنا چاہیئے۔ پہلے انہوں نے بے شک اپنے تئیں ادھیکاری ثابت کیا۔ لیکن اب تو پرانی کمائی پر ہی جی رہے ہیں۔ شہید منشی رام۔ دھرم ویر رام چند۔ پنڈت رام بھجدت۔ پنڈت گنگا رام مظفر گڑھ نواسی۔ لالہ گنگا رام سیالکوٹ نواسی۔ لالہ سوم ناتھ روپڑ نواسی۔ لالہ دیوی چند جی ہوشیارپوری نواسی اور ایسے ہی کئی سجنوں نے اچھوت اُدھار کا خوب کام کیا۔ ایسی لگن سے کام کیا۔ کہ ان کے لیے بے اختیار منہ سے کلمہ تعریف نکلتا ہے۔ لیکن اب تو آریہ سماج کا یہ کام محض رواجی رہ گیا ہے۔ کوئی ایسا سجن نظر نہیں آتا۔ جس نے اپنا تن۔ من اور دھن اس کام میں لگا رکھا ہو۔ کیا ہم آشا نہیں کر سکتے۔ کہ آریہ سماج از سر نو اپنے تئیں اس کام میں لگا دے۔ اور جس طرح وہ پہلے سماج سُدھار کے کام میں دوسروں کا اگوا تھا۔ اسی طرح پھر بن جائے:۔

(کرشن)

یو۔ پی میں ہریجنوں کا ستیہ آگرہ

لکھنؤ سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ یو۔ پی پرانت میں ہریجنوں نے دیو مندروں میں داخلہ کے متعلق ستیہ آگرہ کی جو تجویز کی ہے۔ وہ دن بدن زور پکڑتی جا رہی ہے۔ اسی سلسلہ میں یہ اطلاع بھی ملی ہے۔ کہ ایودھیا اور بنارس کے قدامت پسند مہنت ہریجنوں کے ستیہ آگرہ کا مقابلہ کرنے کے لیے لنگر لنگوٹے کس رہے ہیں۔ اور سناتن دھرم مہا منڈل پر زور دے رہے ہیں۔ کہ وہ جلد از جلد اپنی ایک میٹنگ منعقد کرے۔ تاکہ ان طریقوں پر وچار کیا جائے۔ جن سے ہریجنوں کو مندروں میں داخل ہونے سے روکا جا سکتا ہے:۔

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ مہنت صاحبان ہریجنوں کے مندروں میں داخلہ کے سوال پر کیوں اس قدر سیخ پا ہو رہے ہیں۔ اگر ہریجن دیو مندروں میں چلے گئے۔ تو کیا غضب ہو جائے گا؟ اس کے سوائے اور کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ کہ مندروں کی بھینٹ میں ہی اضافہ ہو گا۔ اور پوجا دیں

کی آمدنی میں ترقی ہو گی۔ کون ایسا بیوقوف ہندو ہے۔ جو اس اضافہ اور ترقی کی مخالفت کر کے دیو مندروں کو ویران کرنے میں معاون بننا پسند کرے گا۔ اور ترک کا بھاگی بنے گا۔

لاہوری احمدیوں کی گریہ وزاری

نہ معلوم ہمارے مرزائی دوستوں نے غیر مرزائی مومنوں کو کیوں اس قدر تنگ کر دیا ہے۔ اب وہ ان کی جان کے لاگو ہو رہے ہیں۔ ان کو مجبوراً ذیل کی گریہ وزاری کرنی پڑتی ہے "احمدیت کے خلاف ایک زبردست طوفان مخالفت برپا ہے۔ مولوی۔ پیر۔ واعظ۔ شاعر اور سیاست دان کہلانے والے سب میدان مخالفت میں اُتر آئے ہیں۔ جماعت لاہور بالخصوص اپنے اور پرائے دونوں کے جور و ستم کا تختہ مشق بن رہے ہیں۔ قلت تعداد جماعت کی غربت اور بے سروسامانی ایسے اسباب ہیں۔ جن سے حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ کوئی اور جماعت ہوتی۔ تو اب تک اس کا خاتمہ ہو گیا ہوتا":۔

("پیغام صلح"۔ ۳ جنوری ۱۹۳۶ء)

بجائے اس کے کہ "پیغام صلح" والے اس قسم کی بے ہنگام گریہ وزاری کر کے جھوٹی سمع خراشی کریں۔ ان کو احمدیت کے مخالفوں سے پہلے یہ دریافت کرنا چاہیئے "...کہ وہ کون سی وجوہات ہیں۔ جن سے وہ احمدیت کے خلاف لنگر لنگوٹے کس کر میدان میں نکل آئے ہیں۔ اگر ان کے مخالف کوئی جائز شکایت بیان کریں۔ تو پھر لاہوری مرزائیوں کا یہ فرض تھا۔ کہ وہ حتے الامکان اس شکایت کو دور کرنے کی کوشش کریں اور اگر وہ ایسا کرنے پر بھی ناکام رہتے۔ تو ہم ان کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم ان کا ان کے مخالفوں سے سمجھوتہ کرانے میں اپنا رسوخ استعمال کرتے۔ اور ان کا بال بیکا نہ ہونے دیتے:۔

نرالا تقویٰ

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے زہد و تقویٰ کا جو حال تھا۔ اس کے متعلق مولوی مرتضے خان بی۔ اے مانگرول لکھتے ہیں:۔

"ابھی سن مبارک ۳۰ برس کا بمشکل ہوا تھا۔ کہ آپکے بال سفید ہونے شروع ہو گئے تھے۔ یہ نتیجہ خشیت اللہ کا اور یہ خشیت اللہ اسی وقت انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ اس کو اللہ تعالےٰ کی معرفت حاصل ہو۔ نور دل معرفت کے خشیت

"پرکاش" سے علی پریم

۱۹۰۵ء سے لے کر آج تک "پرکاش" نے ویدک دھرم اور آریہ سماج کی جو سیوا کی ہے۔ وہ اس کے پریمیوں سے چھپی نہیں۔ جب جب آریہ سماج کے لیے کوئی آزمائش کا موقعہ آیا۔ تو "پرکاش" نے سینہ سپر ہو کر اپنا کرتویہ پالن کر کے یہ ثابت کر دیا۔ کہ وہ بھگوان دیانند کے پوتر مشن کا بے خوف پرچارک ہے۔ ہندوستان میں کئی ایسے خاندان موجود ہیں۔ جن کو ویدک دھرم کے جھنڈے کے نیچے لانے کا موجب "پرکاش" ہی ثابت ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کے پریمیوں نے کبھی اس کی سیوا کو فراموش نہیں کیا۔ اب جبکہ "پرکاش" کا ۳۲ واں سال شروع ہوا ہے۔ اس کے مخلص پریمیوں نے اس کے ساتھ اپنے پریم کا ثبوت دینا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ جہاں لالہ بھجو رام جی نمبردار لدھیانہ نواسی نے "پرکاش" کے پریوار میں نصف درجن پریمیوں کا اضافہ کیا ہے۔ وہاں لالہ اننت رام جی جموں نواسی نے بھی چار پانچ نئے خریدار دیئے ہیں۔ اور لالہ جگجیوتی سیٹھ پلیڈر پسرور نے ایک پایا ہے۔ اگر دیگر آریہ بھائی بھی اسی طرح اپنے پریم کا ثبوت دینا شروع کر دیں۔ تو وہ دن دور نہیں جبکہ "پرکاش" کے پریوار میں سو فیصدی کا اضافہ ہو جائے۔ اور وہ اپنے پریمیوں کی سیوا زیادہ اتشاہ اور پریم سے کر سکے:۔

"پرکاش" کی سرو ہر کلشنک پرتا سہائتا کریگا

سورگیہ مہاتما منشی رام جی کا آشیرواد

مہاتما منشی رام جی نے "ستیہ دھرم پرچارک" مورخہ ۱۹ ساون سمت ۱۹۶۳ بکرمی میں ذیل کے شبھ خیالات کا اظہار کیا ہے:۔

"بیماری کے دنوں میں جن اخبارات کا خلاصہ معلوم کرنا میں ضروری سمجھتا تھا۔ ان میں سے "پرکاش" درجہ اول میں سے تھا۔ نہایت خوشی ہوئی۔ "پرکاش" کی بیرونی اور اندرونی ترقی کو دیکھ کر میں "پرکاش" کے "ستیہ پریہ سمپادک" کو مبارکباد دیتا ہوں۔ لیکن ان کو اس قدر جلد گھبرانا نہیں چاہیئے راستی کے جنگ میں جو دقتیں پیش آتی ہیں۔ ان میں سے ابھی بہت کم میرے نوجوان دوست کے راستہ میں حائل ہوئی ہیں لیکن آخر کار راستی کی فتح ہوتی ہے۔ اگر سچائی کا پرکاش پھیلانا چاہتے ہو۔ تو "سرو ہر کاشک" کے سہارے پر مست رہو........" (مہاتما) منشی رام

پھر ۲۶ ساون سمت ۱۹۶۳ بکرمی کے پرچہ میں نوٹ لکھا ہے۔

اخبار "پرکاش" کی ترقی دیکھ کر میں بہت خوش ہوتا ہوں۔ ترقی سے میری یہ مراد نہیں ہے۔ کہ اس اخبار کے خریدار بڑھ گئے ہیں۔ بلکہ ترقی سے میری مراد اس پرچہ کے مضامین کی لیاقت اور اخلاقی ٹون سے ہے میری رائے میں اس کے بلہ کا پرچہ پنجاب میں ایک آدھ ہی ہوگا۔ بایں ہمہ اس کی کمی اشاعت مجھے تعجب میں نہیں ڈالتی۔ کیونکہ کھری کہنے والے کے خریدار دنیا میں کم ہوا کرتے ہیں

بھجو رام نمبردار۔ لدھیانہ

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے (مینیجر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سبھا کا اتہاس

(گزشتہ سے پیوستہ)

"علمی اور ادبی انقلاب"

(پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کے قلم سے)

رشی دیانند کا درجہ بطور ایک مذہبی ریفارمر کے تو مسلم ہے۔ لیکن انہوں نے ہندوستان کے علم ادب میں کیسا انقلاب پیدا کیا ہے۔ یہ عوام الناس کو معلوم نہیں۔ رشی کی مادری زبان گجراتی تھی۔ اس زبان کے ساتھ انہوں نے سنسکرت میں بھی مہارت پیدا کی تھی۔ نہایت قدیم ایام سے ہندوستان کی علمی زبان سنسکرت چلی آتی تھی۔ رشی دیانند شروع شروع میں زندگی کے تمام کاروبار سنسکرت ہی میں کرتے تھے۔ لیکن جب انہیں ہندوستان کے عوام الناس تک پہنچنے کے لئے انہیں آریہ بھاشا میں بولنے کی مشق کرنی پڑی۔ جیسے آج کل کے طلباء سنسکرت یا انگریزی میں گفتگو کرنے کا وقت مقرر کر لیتے ہیں۔ ایسے ہی رشی نے ہندی میں بات چیت کرنے کے لئے روزانہ کچھ وقت مخصوص کر دیا۔ بعد میں انہوں نے اپنی مقبول عام کتب آریہ بھاشا میں تصنیف فرمائیں۔ ان کتب کا غائر نظر سے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح ان کی عبارت بتدریج شستگی اختیار کرتی گئی۔ ہندی زبان پر رشی کا کتنا بھاری احسان ہے۔ اس کا اندازہ یوں ہو سکتا ہے کہ ایک الگ کتاب لکھنے کی ضرورت ہے۔ رشی آریہ بھاشا کے بانی والوں میں سے تھے۔ رشی نے آریہ سماج کی زبان ہندی مقرر کر دی۔ اس کا نام انہوں نے "آریہ بھاشا" رکھا۔ آریہ سماج ابتدا سے ہی اسی زبان میں اپنا تحریر اور تقریر کا کام کرتا چلا آیا ہے۔

ڈی۔ اے۔ وی کالج کے مقاصد میں سب سے اول ہندی علم ادب کو ترویج اور فروغ دینا قرار دیا گیا تھا۔ شروع سے ہی یہ کوشش کی گئی۔ کہ کسی طرح ہندی کو ابتدائی جماعت سے ہی وسیلہ تعلیم بنایا جائے۔ اگر ڈی۔ اے۔ وی سکول فوراً ہائی سکول کی صورت میں نہ کھلتا۔ بلکہ آہستہ آہستہ جماعت وار کھولا جاتا۔ تو ممکن ہے۔ اس کوشش میں کامیابی ہو جاتی۔ بلکہ دس جماعتیں کھول دینے کی وجہ سے دیگر سکولوں سے طلباء لینے پڑے۔ جو اردو میں تعلیم پا چکے تھے۔ لالہ لاجپت رائے نے "ڈی۔ اے۔ وی کالج سما چار" میں تسلیم کیا ہے کہ اگر ذریعہ تعلیم ہندی بنا دی جاتی۔ یا سنسکرت پر زیادہ زور دیا جاتا۔ تو جماعتیں خالی ہو جاتیں۔ آریہ سماج کی سنستھاؤں کو بہت مدت حالات کے ساتھ کشمکش کرنی پڑی۔ کنیاؤں کو تو ہندی میں ہی تعلیم دی گئی۔ لیکن لڑکوں کے متعلق اول اول دقت رہی۔

گوروکل نے ہندی کو ذریعہ تعلیم بنایا۔ اس

جس ساہتیہ کی عدم موجودگی کے باعث جو دقت پیش آتی ہے۔ اس کا ذکر میں اپنے پچھلے مضمون میں کر چکا ہوں۔ ہندی میں کسی علمی مضمون کی اعلیٰ کتب نہ ہونے کی وجہ سے کورس تمام انگریزی میں رکھنا پڑا ہے۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں۔ کہ ساہتیہ پیدا کرنا ایک کا نہیں۔ تمام یونیورسٹیوں کا مشترکہ کام ہے۔ اس وقت دیگر یونیورسٹیاں بھی ہندوستانی زبانوں کو ذریعہ تعلیم بنا رہی ہیں۔ ان کے پاس وسائل زیادہ ہیں۔ اس لئے اب اس کام میں کامیابی کا زیادہ امکان پیدا ہو گیا ہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کی کارروائی کا ریکارڈ سنہ ۱۸۸۵ سے موجود ہے۔ یہ ریکارڈ اکثر ہندی میں رہا ہے۔ سنہ ۱۸۹۵ سے ہندی اور اردو دو زبانیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ سنہ ۱۸۹۶ سے سنہ ۱۹۰۶ تک ہندی ترک ہو جاتی ہے اور فقط اردو ہی میں کارروائی لکھی جاتی ہے۔ سنہ ۱۹۰۸ میں پھر ہندی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ اردو حروف دائیں سے بائیں لکھے جاتے ہیں۔ مگر ناگری حروف اس کے برعکس بائیں سے دائیں۔ ایک رجسٹر میں پہلے آخیر سنہ ۱۹۰۶ تک کی کارروائی اردو میں درج ہے۔ اس میں صفحات کی ترتیب بھی دائیں سے بائیں طرف کو ہے۔ سنہ ۱۹۰۸ میں ناگری حروف بالکل بائیں سے دائیں طرف کو لکھے جانے لگے ہیں۔ لیکن صفحات کی ترتیب وہی پہلے کی طرح دائیں سے بائیں چلی گئی ہے۔

اس کارروائی کی زبان وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی گئی ہے۔ ابتدائی اصطلاحات وضع کرنی پڑی ہیں۔ نیچے ہم اس وقت کی کفایت کی وجہ سے ایک مثال درج کرتے ہیں۔ جن سے ہمارے بزرگوں کی توضیح زبان کی کوشش پر روشنی پڑ سکے گی۔

سنسکرت – انوشودھن	ترمیم
پرسکرت	پیش
انگیکار کیا	فرمایا
منظور ہوا	پرستاو
آندولن کیا	پرستاو کیا
کاریالیہ	داخل دفتر
گوچر	پیش
بڑھ سر	پیش
سمجھا کر	زبانی
آپ رکت	علاوہ
پنہ گرہن کیا	لوٹا لیا
ادھی کشٹن	نگرانی
اسمرت	نان ووٹنگ
سمواد	کانفرنس
الوکرتی	نقل
اپ سنوج	افسوس
پرتی آکروشن	پروٹسٹ
آکشار	مذمت
وکشیپ	اعتراض
منی اٹیرن ہوئی	پرستاو پاس ہوا
سنتانابی	نمائندہ

آہستہ آہستہ یہ اصطلاحات ترک ہو کر نئی اصطلاحات کا رواج ہوتا گیا ہے۔

اخبارات کی زبان شروع شروع میں خالص اردو ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ اس میں آریہ بھاشا کے الفاظ داخل ہوتے گئے ہیں۔ مہاتما منشی رام کے "ستیہ دھرم پرچارک" نے اس بارہ میں رہنما کا کام کیا ہے۔ مہاتما جی نے ایک خاص قسم کی زبان کو جنم دیا ہے۔ جسے "آریہ سماجی بھاشا" کہنا چاہئے۔ اس کے حروف اردو اور بھاشا ہندی کی ہے۔ "پرکاش" نے اس کی تقلید کی۔ "ستیہ دھرم پرچارک" کے حروف بھی آخر کو ناگری ہو گئے۔

آریہ سماج کی تعلیمی سنستھاؤں نے ہندی کو خوب رائج کیا ہے۔ تاہم لالہ ملاوا رام کی یہ شکایت اب تک بھی بے بنیاد معلوم نہیں ہوتی۔ کہ اس زبان میں اونچے درجہ کا ساہتیہ ابھی پیدا ہوتا ہے۔ آریہ سماجک سنستھاؤں دوارہ نظر بند کی گئی اس قسم کی کتب کی تعداد ابھی انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔

ہندی کے ساتھ ساتھ سنسکرت کی دن بدن قدر بھی بڑھتی ہے۔ آج کا نوجوان اپنے ساہتیہ کے گیان کی دلچسپی سے دو نسل پہلے کے نوجوان سے بالکل مختلف ہے۔

آج کے طالب علم کو فارسی نہ آتی ہی نہیں۔ اس لئے وہ زیادہ مشکل اردو کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ وہ بیوہار کی ہندی سیکھ گیا ہے لیکن ادبی ہندی کے لئے جتنی سنسکرت کی لیاقت کی ضرورت ہے۔ وہ پیدا نہیں ہوئی۔ شاید ادبی قابلیت کے لحاظ سے موجودہ نسل گھٹ گئی ہے۔ پنجاب کی ادبی زبان "ہندی" بنانے کے معنی یہ ہیں۔ کہ اس میں ادبی کتب تیار کی جائیں۔ ابھی اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

آریہ سماج کے ویاکھیانوں اور اپدیشوں نے عوام کو شاستروں کی اصطلاحات سمجھنے کے قابل بنا دیا ہے۔ رشیوں کا خیال رشیوں کی اپنی بھاشا میں ہی اچھی طرح سمجھ میں آتا ہے۔ آریہ سنتان پر یہ ایک کلنک تھا کہ یہ اپنے بزرگوں کے خیالات کو فقط ترجمہ کے ذریعہ سمجھ سکتے تھے۔ آج یہ کلنک دھل گیا ہے لیکن ان خیالات کی گہرائی تک پہنچ سکنے کے لئے اپنے میں گہری ادبیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ضرورت نہ تنہا آریہ سماج پوری کر سکتا ہے۔ نہ اس کا کوئی ودیالیہ۔ ادب ساہتیہ تمام قوم کی چیز ہے۔ جب تک قوم کی تمام درسگاہیں ہندی کو اپنی ادبی زبان نہ بنا لیں۔ اس میں ساہتیہ پیدا ہو سکنا ناممکن ہے۔ علوم کی اعلیٰ کتب فقط وہ دوان ہی پڑھ سکتے ہیں۔ اور ہندوستان میں ودوانوں کی کمی ہے۔ آریہ سماج اپنا دھارمک ساہتیہ ہندی میں پیدا کر سکتا ہے۔ اور وہ کر رہا ہے اس کی رفتار کو تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسے یونیورسٹی کے بارہ میں۔ ویسے ہی ساہتیہ کے دشٹی میں بھی آریہ سماج پر کچھ حدود ہیں۔ آریہ سماجی مصنف اتنے آزاد نہیں۔ جتنے عام عالم۔ آریہ سماج کے کچھ مقررہ اصول ہیں۔ ان کے باہر وہ نہیں جا سکتا۔ لیکن علم کا دائرہ ان اصولوں سے زیادہ وسیع ہے۔ آریہ سماج اپنی درسگاہوں کے ذریعہ اپنے دھارمک ساہتیہ کا ہی پرچار کرنا چاہے۔ تو بڑی بات ہے۔ یہ جہاں دھرم کی سیوا ہو گی۔ وہاں راشٹر کی بھی۔ آریہ سماج نے اس وقت تک بھی کے علم ادب کو وسعت دینے کی جو کوشش کی ہے۔ بلندی سے کچھ نہیں۔ اونچے ساہتیہ کی بڑھتی کمی ہے۔

"پرکاش" میں اشتہار دے کر لابھ اٹھایئے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

لوہڑی

(ایکھک لالہ اندر سین جی وکیل انبالہ)

لوہڑی کا تیوہار آریہ جاتی کے موسمی تیوہاروں میں سے ایک تیوہار ہے۔ یہ تیوہار شرود رتُو کے مدھیہ میں ماگھ کی سنکرانتی کو منایا جاتا ہے۔ جبکہ سردی کا موسم خوب زوروں پر ہوتا ہے۔ دیگر موسموں میں دیگر موسمی تیوہار بھی منائے جاتے ہیں۔ مثلاً موسم بہار میں بسنت کا تیوہار منایا جاتا ہے۔ ایسا ہی ہولی۔ اننت چودش اور دیوالی وغیرہ تیوہار ہیں۔ جو کسی نہ کسی رتُو کی خوشی میں منائے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ آریہ قوم کے ایسے تیوہار بھی ہیں۔ جو کہ موسمی نہیں بلکہ کسی راجا یا مہاپرش کی یاد میں منائے جاتے ہیں۔

ظاہر ہے۔ کہ موسمی تیوہاروں کے شروعات کا پتہ لگانے کی کوشش کرنا دشوار ہے۔ لوہڑی کب شروع ہوئی؟ کس نے کی؟ کیوں کی؟ اس قسم کے سوال ہر ایک موسمی تیوہار کے بارہ میں اٹھائے جا سکتے ہیں۔ مگر ان کا جواب صرف یہی ہو سکتا ہے۔ کہ جب سے قدرت نے یہ موسم پیدا کیا۔ اور جب سے آریہ قوم پیدا ہوئی۔ اسی وقت سے یہ تیوہار منایا جا رہا ہے۔ نہ کسی خاص ویکتی نے اس کو شروع کیا۔ نہ کوئی خاص تاریخی واقعہ ایسا ہوا۔ جس کی یاد میں یہ منایا جانے لگا۔ یہ آریہ قوم کے دھرم کا ایک انگ ہے۔ اور دھرم کا شروع محض آریہ قوم کی ہستی کے ساتھ گندھا ہوا ہے۔

موسمی تیوہاروں کے منائے جانے کی کئی وجوہات ہیں۔ ایک یہ کہ پرماتما کا وششیش طور پر تیوہار کے دن دھنیواد کیا جائے۔ یہ پرماتما کی اپار دیا ہے کہ وہ ہم کو بسنت۔ گریشم۔ ورشا اور شرد وغیرہ جیسے خوش نما اور آرام دینے والے رتُو بھیجتے ہیں۔ اور ہر ایک رتُو پر ہم کو بے شمار نعمتیں پردان کرتے ہیں۔ انہی پر ہمارے تمام جیون کا نربھر ہے۔ پرماتما نے پرتھوی ماتا کی ایسی شکل بنائی ہے۔ اس کو اس طرح اپنے مدار پر واقع کیا ہے۔ اور اس کو سورج کے گرد اس انداز سے حرکت پردان کی ہے۔ کہ یہ رتُو پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ہر ایک رتُو ہمارے کلیان کے لئے نئی نئی برکتیں اپنے ساتھ لاتا ہے۔ ہمارے نباتات کو نئی زندگی بخشتا ہے۔ نئی نئی فصلیں اور پوست اگتے ہیں۔ اور درختوں کے ساتھ پھل لگتے ہیں۔ انسان حیوان۔ چرند۔ . . . .

کل نباتات اور حیوانات کو رتُو ہی شکلیں بخشتے ہیں۔ اور اُن کے اندر گُن پیدا کرتے ہیں۔ اُن کے اندر تمام اختلافات آب و ہوا کے اثر سے ہی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ دنیا بھر میں یہی حال ہے۔ علم فزیکل جغرافیہ اس بات کو سدھ کرتا ہے۔ موسموں اور ان کی برکتوں کی تعریف میں دنیا کے شاعروں نے اپنی اپنی زبان میں بہت سی تعریفی نظمیں لکھی ہیں۔ کون ایسا ہردیہ ہے۔ جو کہ رتُوؤں کے ان جہان تسلیخ کو دنیا میں دیکھتا ہوا گدگد یہ ستی نہیں ہوتا۔ اور پرماتما کی یاد نہیں کرتا۔ بس ان کے لئے پرماتما کا دھنیواد کرنا اور خاص طور پر پرستش کرنا ہمارا فرض ہے۔ تاکہ اس طرح سے یہ تہوار ہماری روحانی ترقی میں مددگار ہوں۔

موسمی تہوار ہم کو ہمارے روحانی فرائض کی طرف ہی نہیں۔ بلکہ جسمانی فرائض کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں۔ ہر ایک رتُو میں ہماری جسمانی ضروریات بالکل مختلف ہوتی ہیں۔ ہماری پوشاک۔ اور ہمارا کھان پان وغیرہ مختلف ہوتا ہے۔ وید اور حکیم ہر ایک رتُو کے لئے مختلف ہدایات وضع کرتے ہیں۔ یہ ہدایات تیوہار مختلفہ رتُو کے دن خاص طور پر عمل میں آتی ہیں +

لوہڑی کا تیوہار شرد رتُو میں منایا جاتا ہے اس روز ہم تلوں کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ تلوں کا استعمال اس رتُو میں صحت کے لئے نہایت مفید ہے۔ نہ صرف اسی ایک روز کے لئے بلکہ اس خاص رتُو کے تمام دنوں کے لئے تل کی چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ تاکہ رتُو بھر ان کا استعمال ہو سکے۔ اور صحت کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ اگر موسمی تیوہاروں کو ہدایات کے مطابق منایا جائے اور ان کے متعلق کرتویوں کا پالن کیا جائے تو انسان ہمیشہ تندرست رہ سکتا ہے۔

ہر ایک قوم کی زندگی کے نشان قومی تیوہاروں کے منانے سے ہی ظاہر ہوتے ہیں۔ جو قوم اپنے تیوہاروں کو فراموش کر دیتی ہے۔ وہ اپنی تہذیب کو کھو بیٹھتی ہے۔ اپنے دھرم اور اپنے بزرگوں کی عزت اُس کے اندر سے مفقود ہو جاتی ہے۔ تیوہاروں کا بہتر سے بہتر طریقہ پر منانا نہایت لازمی ہے۔ اور سب کا فرض ہے۔ یہ نہ صرف روحانی اور جسمانی ترقی کو بڑھانے والے ہیں۔ بلکہ قومی ترقی بھی اور آپس کی محبت۔ ایک جہتی اور اتفاق کو بڑھانے والے ہیں۔ لوہڑی کے دن ہم تل کے لڈو۔ ریوڑی اور گجک تیار کراتے ہیں۔ خود پربوار سمیت اُن کو استعمال کرتے ہیں۔ اپنے دوستوں کو تقسیم کرتے ہیں۔ دان پُنیہ بھی کرتے ہیں۔ رات کو بہت سی آگ جلا کر اس میں ہون کرتے ہیں۔ اور خوشیاں مناتے ہیں۔ یہ دستور پرم پرا سے تمام ہندو قوم کے اندر چلا آیا ہے۔ اور رومن اور یونانی اقوام کے اندر بھی اس کے نشان پائے جاتے ہیں۔ جس سے پایا جاتا ہے۔ کہ اس کی مانتا دنیا کے قدیم زمانہ سے چلی آتی ہے۔

آریہ مہاودیالیہ کرکٹھل میں نئے ودیارتھیوں کا داخلہ۔ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر نئے ودیارتھیوں کا داخلہ ہوگا۔ جو کہ ۱۳۔ ۱۴۔ اور ۱۵ مارچ ۱۹۳۲ء کو منعقد ہوگا۔ یہاں دھرم شکشا کے ساتھ ساتھ پنجاب۔ بنارس اور ہیجے پور کی سنسکرت کی پریکشاؤں کا پربندھ ہے۔ بھوجن کا خرچ صرف تین روپیہ ماہوار ہے۔ ناگری بھاشا کے دسویں درجہ پاس ودیارتھی داخل ہو سکتے ہیں۔ ودیارتھی کی عمر کم از کم ۱۰ سال کی ہونی چاہئے۔ بڑی عمر کے ودیارتھی بھی جن کی شادی نہیں ہوئی ہے۔ داخل ہو سکتے ہیں۔ جو سجن کہ اپنے ودیارتھی داخل کرانا چاہتے ہوں۔ انہیں دفتر سے فارم داخلہ اور نیاودلی منگا لینی چاہئے۔ منظوری ملنے پر جلسہ کے موقعہ پر یہاں پہنچ جانا چاہئے۔

(دیکھیہ ادھشٹاتا آریہ مہاودیالیہ کرکٹھل ضلع میرٹھ)

چھپ گیا! "شورانتری کا تحفہ" چھپ گیا!!

شورانتری کا شبھ دن آ رہا ہے۔ جس دن رشی نے گیان حاصل کیا تھا اور جس دن سے مورتی پوجا کے خلاف کھنڈن کا کلہاڑا چلانا شروع کیا تھا۔ اس شبھ دن کے لئے ہم نے ایک نایاب تحفہ تیار کیا ہے۔ وہ "کھنڈن سیریز" کا "مورتی پوجا نمبر" جو (۱۸×۲۲) سائز کے ۹۲ صفحات پر عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ جس میں مہاتما نارائن سوامی جی۔ سوامی ستیانند جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت بدھ دیو جی میرپوری۔ پنڈت منسا رام جی ویدک توپ۔ پنڈت وشوناتھ جی۔ مہتہ جیمنی جی اور ماسٹر آتما رام جی امرتسری کے وید شاستر پران گیتا آدی گرنتھوں کے پرمانوں دلیلوں اور مثالوں سے بھرے اور ٹھوس مضامین ہیں۔ جن کا جواب پوراننک تاقیامت نہیں دے سکتے۔ اس نمبر میں سناتن دھرمیوں کی طرف سے آریہ سماجیوں پر کئے جانے والے اعتراضات۔ ریڑھ کی ہڈی اور اوکھل موسل کی پوجا کے اعتراضات کا دندان شکن جواب بھی دیا گیا ہے۔ ایسی کتاب اس مضمون پر آج تک شائع نہیں ہوئی۔ پرچار کی خاطر قیمت صرف لاگت مانر ہر قیمت کاپی۔ سالانہ چندہ تین روپیہ۔ ۲۵ کاپیاں یا زیادہ منگوانے پر ۲۵ فیصدی کمیشن۔ آریہ سماجوں کو کافی تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنا چاہئے۔

رعایت۔ اس شبھ دن کی خوشی میں شورانتری سے پہلے گراہک بننے والوں کو ستیارتھ پرکاش سوا روپیہ کی کتابیں مفت دی جائیں گی۔ جلدی کریں۔ اس کتاب کی مانگ زیادہ ہے۔ ختم ہو جانے کے۔

ایل سہگل مینیجر کھنڈن سیریز کچا لنبت روڈ۔ لاہور

پھلکی دپن (رجسٹرڈ) سولھواں ایڈیشن

یعنی آریہ اول کا

۳۰ تصویریں ۔ ۴۰۰ صفحے سونے کی چھپائی مضبوط سنہری جلد

بہترین تحفہ

راجپال اینڈ سنز ۔ آریہ پستکالیہ ہسپتال روڈ ۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مکر سنکرانتی پرو

(لیکھک:- شری دیالو جی میٹھ نواسی)

آریہ سماج کے سدھانت پروؤں میں "مکر سنکرانتی" کا پرو بھی سمّت ہے۔ اس پرو کا منانا بھی کتنی ہی درشٹیوں سے آوشیک ہے۔ پرنتو آریہ سماج کو چاہیئے کہ وہ اس چینم ویدک پرو کو بھی اُتساہ کے ساتھ منایا کرے۔

جب ورش میں جتنی راشیاں اُتنی ہی سنکرانتیاں بھی ہوتی ہیں۔ تب پھر مکر راشی میں ہی سوریہ کے ادیچارک سنکرمن کو کیوں اتنا مہتو دیا گیا ہے؟ اس کا سمادھان یہ ہے کہ یہی سنکرانتی ورش بھر میں وشیش ہے۔ جس دن کہ دِوس ورِدھی کا مُکتی گینیش ہوتا ہے۔ تتھا سوریہ دیو اُترائین مکھ ہو ورشٹی دینا آرمبھ کرتا ہے۔ اسی سمے سے اُترائین کال کا آرمبھ ہوتا ہے۔ اُترائین کال کے آرمبھ سے دیو مارگ بھی اپاورت رہتا ہے۔ اس ودّیہ مارگ سے گتی کرنے کے لئے سنسار کے سادھو سنت اور یوگی جن لالائت رہتے ہیں۔ پراچین کال سے بھیشم پتامہ جیسے مہا پرش اُترائین کال میں پران پری تیاگ کرنے ہی شُبھ سمجھتے آئے ہیں۔ اُپنشد گرنتھ بھی اس اُترائین کال کی مہما کا ورنن کرتے ہیں۔ اس اُترائین کال سے مانیہ جیوں کا کوئی اٹوٹ سمبندھ معلوم ہوتا ہے۔ آریہ ودوانوں کو اس دشا میں وشیش وچار کرنا چاہیئے۔

بھارت دیش کے پرباد اکرانت ہونے کے سمے سے ہی کچھ جاتیہ سنگھٹن اتنا شتھل اور استِ ویست ہو گیا ہے کہ کسی بھی پانچ جنیہ کرتویہ (Duty towards the society) کی شُدھ نہ رہی۔ آج ۱۹۹۲ ورش ہونے کو آئے کہ ہم اپنے پنچ انگ (calendar) کو بھی شودھ نہ پائے۔

جو بھول سنکرانتی کے سمبندھ میں پڑ گئی ہے۔ وہ دیرگھ کال سے نرنتر چلی ہی آتی ہے۔ آج دن تک ہماری سنکرانتی لگ بھگ ۲۳ دن پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ یدی اس کا سنشودھن کر دیا جاتا۔ تو آج دن جو مکر سنکرانتی ہو رہی ہے وہ ودھی تھا اُترائین سمے آرمبھ کی بیلاؤں میں ۲۳ دن کا انتر پڑ گیا ہے۔ وہ نہ پڑتا۔ استو۔ جس سمے تک آریہ جاتی سروویک روپ سے اس بھول کا سنشودھن نہ کرے۔ ہم کو ورتمان پنچ انگ کا ہی انوسرن کرنا پڑے گا۔

کاریہ کرم:-

پرانا - پرتیک آریہ گرہستھی کو اپنے یہاں ویشیشک پاریوارک یگیہ کرنا چاہیئے۔ آریہ سنستھاؤں میں تو یہ یگیہ وشیش سمارہ کے ساتھ کیا جانا ہی چاہئے۔ اس یگیہ کے شاکلیہ میں تِل کا سمشرن کرنا آوشیک ہے۔ مکر ماس میں تِل۔ گڑ آدی کا سیون وشیش سواستھیہ پردھ ہے۔ سکر ماس شیت کا پربل ندھی ہے۔ اتہ پرتیک گرہست کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ آریہ سبھیتا کے رکھشک تتھا پرچارک سنیاسی سنتوں کی ہی پرستھتی پرچارکوں کی دھن دھانیہ وستر آدی سے بھرپور سہائیتا کرے۔

پرتیک آریہ گرہستھی کو اپنے یہاں کے برہمچریہ آشرم۔ گورُوکل ودیالیہ۔ اناتھ آلیہ۔ سادھو آشرم وان پرستھ تتھا سنیاسی آشرم کی دھن وستر آدی سے سہائیتا کرنی ہی چاہیئے۔ اپنے پڑوسیوں سے بھی دلیش۔ دھرم تتھا جاتی کا ہت سادھنے والی سنستھاؤں کی بھرسک سہائیتا کرانی چاہیئے۔ یدی شردّھا و سمپتی ڈھنگ سے آریہ جنتا اس پرو کو منائے۔ تو ان پرو پکاری سنستھاؤں کو بھیشٹ سہائیتا پاس ہی پراپت ہو سکتی ہے۔ آیوگی سنستھاؤں تتھا سنیاسی نسپرہی تیاگی وِدوان براہمنوں کی مانگے سہائیتا کرنے میں ہی شُبھ ہے۔ اس پرکار کیا ہوا دان ہی ساتوک دان کہا جا سکتا ہے۔ کیا ہی سندر ہو۔ کہ "مکر سنکرانتی" کا مہانتوپرو ہمارے دیش کی دان پرنالی میں اُتکرشٹ کرانتی کرنے کا کام کر سکے۔

لوہڑی

(لیکھک پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدھ موجد امرت دھارا لاہور)

لوہڑی شمالی ہند کا تہوار ہے۔ سارے ہندوستان میں اس کو نہیں منایا جاتا۔ سردی بھی ان دنوں میں زیادہ پڑتی ہے۔ اور سردیوں میں ہی زیادہ بارش کی ضرورت ہوتی ہے۔ دو نو مطلب اس سے سِدھ ہوتے ہیں۔

پوہ و ماگھ سخت سردی کے مہینے ہیں۔ بمبئی کی طرف ان دنوں میں سردی بالکل نہیں ہوتی۔ وہاں ٹھنڈے کپڑوں میں گذارہ ہو سکتا ہے۔ ان دو نو مہینوں کی درمیانی شب کو لوہڑی ہوتی ہے۔ جس کو زیادہ تر آگ جلانے سے منایا جاتا ہے۔ گلی گلی۔ بازار بازار اور گھر گھر میں خوب آگ جلائی جاتی ہے۔ اس میں تلوں کی ریوڑیاں وغیرہ گرم اشیا بھی ڈالی جاتی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے بزرگوں نے بڑی بدھی منتا سے اس کا رواج ڈالا ہے۔ لوگ ہمارے مکانوں کے اندر سوتے ہیں۔ سردیوں کی بارش اکثر اوقات ان دنوں میں ہو سکتی ہے۔ جس سے سیلاب بھی آ جاتا ہے۔ مکانوں کے اندر کی ہوا خراب ہو چکی ہوتی ہے۔ آگ کے جلنے سے گندی ہوا نکل جاتی ہے۔ اور جنگلوں کی صاف ہوا شہر میں داخل ہو جاتی ہے۔ اس تیوہار کو کئی وبائی امراض کو دور کرنے کا ذریعہ بھی بنا سکتے ہیں۔ اگر اس دن آگ میں صرف گنے پتھانے کے ہم خوشبودار اور دافع جراثیم اشیا جلائیں۔ یا دوسرے لفظوں میں ہم ہَوَن کریں۔ سامگری میں اس قسم کی اشیاء ہونی چاہئیں مثلاً گوگل۔ لوبان۔ دھوپ لکڑ۔ بالچھڑ۔ برگ نیم۔ چرائتہ۔ صندل سفید۔ صندل سُرخ۔ چھوہارہ۔ ناریل۔ جائفل۔ جاوتری۔ کافور۔ مشک بالا وغیرہ۔

دوسرا فائدہ اس آگ کے جلانے اور ہَوَن کرنے سے یہ بھی نکلتا ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ سردیوں میں بارش نہ ہوتی ہو۔ جس کی کہاڑی کی فصل کے واسطے بڑی سخت ضرورت ہے۔ تو اس سے بارش بھی اکثر ہو جاتی ہے۔ اور بارش کے بغیر سوکھی سردی سے عوام میں جو کھانسی۔ ناک وغیرہ کے امراض بڑھ جاتے ہیں۔ وہ بھی کم ہو جاتے ہیں۔ بعض تعلیم یافتہ لوگ اپنے تہواروں کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ مگر یہ اچھی بات نہیں ہے۔ تہواروں کے اندر سے توہمات کا حصہ نکال کر ان کو شُدھ روپ میں منانے کا یتن کرنا چاہیئے۔ یہ سب کسی اعلیٰ اصول پر مبنی ہیں۔

مووہاہی:- اس لوہڑی کے تیوہار کیسا تھ ایک بات لڑکیوں کا مووہاہی مانگنا لگی ہوئی ہے اس پر غور کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس لوہڑی کے تیوہار کو منانے کے واسطے جب کہ سب نگروں کے نر ناری اکٹھے ہوتے ہونگے۔ اس وقت انہوں نے یہ پرتھا چلائی ہوگی۔ تاکہ جب سب لوگ اکٹھے ہوں تو لڑکیاں ہر شخص کو بھائی اور بھابا (پتا) سمجھیں۔ اور سب مرد۔ لڑکے کل لڑکیوں کو پتری یا بہن کی درشٹی سے دیکھیں۔ ہمارے بہت سے تیوہار سمبندھ سوچک بھی ہیں۔ جیسے "بھیا دوج" بھائی بہن کے رشتہ کے واسطے ہے۔ "کروا چوتھ" استری پرش کے رشتہ کے واسطے۔ "تیاس یوجا"۔ گُرو چیلے کے رشتہ کیواسطے ہے۔ ممکن ہے۔ گاؤں کی لڑکیوں کا سب گاؤں کے ساتھ کیسا سمبندھ ہونا چاہیئے۔ اسبات کی یاد دہانی کے واسطے ہی مانگنے کا رواج باندھ دیا گیا ہو۔ لڑکی کسی بھی شخص کا پلہ پکڑ کر کہتی ہے۔ کہ "مووہاہی دے کے جا"۔ مووہ کا شبد بھی کچھ ایسے ہی ارتھ جتلاتا ہے۔ کوئی اور بھی اس رواج کا پریوجن ہو سکتا ہے۔ میں نے ایک وچار رکھا ہے۔ اور اگرچہ یہ مجھ کو بہت اچھا خیال معلوم ہوتا ہے۔ تو بھی میں آج کل کی حالت کو دیکھ کر یہ پسند کرتا ہوں۔ کہ اس رواج کو بند کر دیا جائے۔ شہروں میں اسکا غلط استعمال ہوتا ہے۔ بڑی بڑی لڑکیاں راہ چلتے والوں سے مانگتی ہیں۔ ان میں اچھے بُرے ہوتے ہیں۔ گاؤں میں اب بھی لڑکی سب کی لڑکی سمجھی جاتی ہے۔ وہاں شاید کچھ برائی نہ ہوتی ہو۔ مگر شہروں میں لوہڑی سے چند دن پہلے جو کچھ دیکھا جاتا ہے اس کی بنا پر میں سب بھائیوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ لڑکیاں نزدیکی رشتہ داروں سے مانگیں۔ اور کسی سے مووہاہی نہ مانگیں۔ کسی شخص کو اپنی گھر کی کنیاؤں کو بازار میں نکل کر مووہاہی مانگنے کی اجازت نہ دینی چاہیئے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چندہ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ "مینیجر"

ورکی ضرورت

میرے ایک راجپوت مِتر کو اپنی وِدھوا کنیا کے لئے جس کی عمر ۱۹ برس ہے اور جس کے کوئی اولاد نہیں ہے۔ اور جو آٹھویں کلاس تک ہندی پڑھی ہے۔ ہنٹی اور سلائی اور گھر کے کام میں ہوشیار ہے۔ ایسے ور کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر ۲۲ سے ۲۵ سال ہو۔ بد سپر ندزگار ہو۔ اور عمدہ صحت رکھتا ہو۔ ذات پات کا کوئی بندھن نہیں۔ وداوہ ویدک ریتی سے ہوگا۔ مزید خط و کتابت کے لئے ۱/- کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

"K" معرفت منیجر "پرکاش" - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اگنی کنڈ کی جوالا میں

(مفتی علاؤ الدین لوہاری)

لوہڑی کے پوتر تیوہار کو مناتے ہمیں لاکھوں برس ہو لئے۔ ہر سال اور تیوہاروں کی طرح لوہڑی کا دن بھی آتا ہے۔ اور اپنی مخصوص رفتار کے ساتھ چلا جاتا ہے۔ ہم ہنس کھیل کر اس دن کو گزار دیتے ہیں۔ لیکن آؤ آج کے دن سوچیں۔ کہ لوہڑی کے اگنی کنڈ کی جوالا مدھم کیوں ہو رہی ہے۔

(۱)

لوہڑی کے یگیہ کنڈ نے وہ دن بھی دیکھے ہیں۔ جب اس کی جوالا آسمان کی طرف اونچی اٹھا کرتی تھی۔ تب برہم تیج کے آگے راکھشس بری بھسم ہو کر رہ جاتی تھی۔ ستی کے ستیتو تیج کے تاپ میں پاپاچار اور درویوہار کی بھاونائیں خواہ ہر کر ستھ بھاوناؤں میں پرورتت ہو جاتی تھیں — وہ دن ہاں وہ دن کتنے سندر تھے جب ہمارے سروستو "وید" کا گان گھر گھر ہوتا تھا۔ ہر مکھ سے پوتر دھونی نکلتی تھی — آج ہا! آج! برہم سنتان گالیوں کی بوچھاڑ کر رہی ہے اپنے مکھ سے اپوتر شبد نکال کر اپنے نام کو کلنکت کر رہی ہے۔ ستی سیتا کے تیاگ اور پوتر تا کے جیون کی آہوتی نے اس پوتر یگیہ کو الوکت کر دیا تھا۔ اس کی جوالا اوپر اٹھ اٹھ کر دیشیوں کو ایک سندیش دے رہی تھی۔ کہ دیکھو ستیتو کا مولیہ کیا ہے؟ ایک راکھشس راجہ کا بل اور پراکرم ستی کے تیج میں بھسم ہو کر رہ جاتا ہے — ساوتری کے اپوتر آتم اتسرگ کی آنکھیں آج بھی ستی کے جیون کی اجول ریکھائیں دیکھ رہا ہوں۔ ہم راج پر بوجھے پانی والی ستی کا ادھیکت بنی یوت دھرم اور ستیتو ہمیں کیا سکھا رہا ہے؟ اگنی جوالا میں سلیبوں کی آہوتیاں ڈالی ہوئی آج تک سپھل پرینت ہوتی ہیں۔ بھارت کی سبھیتا اور سنسکرتی کا یہی نشان جیوت ہے۔ تو ابھی کے نام سے — پرنتو دیکھو آریہ سنتان! اس یگیہ کی جوالا سمانت ہو رہی ہے۔ اسے پرچنڈ کرو۔ اسے پرچنڈ کرو:۔

(۲)

اب تک اس یگیہ کی پوتر جوالا اپنے پورے ویگ سے چمک رہی تھی — پرنتو جب جند سے دشٹ دلتیں دردی نے راکھشسوں کی آڑ میں کراس کو دھول کرنے کی ٹھانی۔ اپنے ہاتھ سے اپنی سنسکرتی اور سبھیتا کے مستر پرنتا کی چھاپ لگا کر اسے کلنکت کرنا چاہا۔ راکھشسوں نے پورے ویگ سے اس جوالا کو شانت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ بڑی ستیوکتا۔ درگا اور پدمنی سی ستیوں نے اپنی آہتی نہ دی ہوتی۔ تو آج ہمارا نشان باقی نہ ہوتا آج یہ رنگ نہ ہوتا۔ لوہڑی کا یگیہ کون کرتا۔ سیتا انسی کی یاد کسے ہوتی۔ ساوتری سی ستیوں کی کتھا کون سناتا؟ درگا سی کنیا رانی کا راج پورن رہتا کے بدھ گھوش کون سنتا؟ — لیکن آج پھر اس یگیہ کو دھونس کیا جا رہا ہے۔ اگنی کی جوالا شانت ہو رہی ہے — اٹھو آریہ سنتان! اس جوالا کو پرچنڈ کرو —

(۳)

آج کتنی دیویوں کے سمان کو لوٹ کر ستی کے ستیتو کو چیلنج کیا جاتا ہے۔ آپ برن کی گھٹنائیں ہوتی ہیں۔ پرنتو کوئی نہیں جو "اکبر" کو کرن کی طرح چھاتی پر چڑھ کر اپنے تیج میں بھسم کر سکے۔ آج "حقیقت کی آہوتی" کا اثر کم ہو رہا ہے۔ کتنے ارجن اور رحیم کی سنتان دیر تا پر ستا اور سپاہیانہ سبھیتا اور ادھارمکتا کی لہروں میں غوطے کھا رہے ہیں۔ ان کے ڈوبنے میں کوئی کسر نہیں۔ پرنتو کیا کوئی بھی حقیقت یا مرلی منوہر سا پیدا نہ ہوگا جو اس یگیہ کی جوالا میں اپنی آہوتی دے کر۔ اس کی جوالا کو پرچنڈ کر سکے۔ یہ بجھ رہی ہے۔ آریہ سنتان اسے پھر پرچنڈ کر —

(۴)

"مہا اہمنو" اور ویدکا پوتر گیان راکھشسوں کے ہاتھوں میں لوپ ہو رہا تھا۔ گورو گوبند سنگھ کے دو دیر پتروں نے اس یگیہ کنڈ کی مدھم ہوتی جوالا میں اپنی آہوتی دی — وہ پھر چمک اٹھی۔ گورو تیغ بہادر کے بلیدان کے چھینٹوں نے گھرت کا کام کیا۔ ان کے اپدیشوں کا پرکاش سورن اکشروں میں انکت ہو گیا۔ آج پھر ایسے ہی بلیدان کی آوشیکتا ہے۔ اگنی کنڈ کی جوالا مند پڑ رہی ہے۔ چنگاریاں اڑ اڑ کر کسی کو ڈھونڈ رہی ہیں۔ پرنتو! پرنتو آہوتی دینے والا نہ جانے کہاں چھپا ہے کیا ہم کردار بھارتیہ۔ بھارتیہ سبھیتا۔ سنسکرتی ویدک اور شاستر کے پوتر نام پر یگیہ کی سمدھا بن کر اپنی آہوتی نہ دیں گے؟ اٹھو بھارت سنتان — اس اگنی جوالا کو پرچنڈ کر —

(۵)

ہاں ہاں جب یہ جوالا مدھم ہو رہی تھی۔ دھرم کے نام پر ہونے والے اتیاچاروں نے گھٹا ٹوپ کا لوپ دھارن کر کے اندھیرا کر دیا تھا۔ جب دھرم کے موٹے موٹے وشیش پردے نے ستیہ کو دور اندھکار میں دھکیل دیئے کر کے رنگا دیا۔ اس اوسٹ میں جب تانا پرکار کے آتیات ہونے لگے تھے۔ سنی کا ستیہ۔ براہمنوں کا تیج اور وید کے سلیہ آبھا پر کٹھارا آگھات کیا جا رہا تھا۔ ہاں اس وقت اس جوالا نے آہوتی مانگی۔ دلتیں کے لئے۔ جاتی کے لئے — اس وقت بھی دلتیں کے ایک اگیات کونہ سے ایک لنگوٹ بند یوک اٹھا۔ یہ جھا رہی تھی تیج میں۔ ویدیا کے پرکاش میں۔ براہمنوں کی دمینی میں کچھ اثر تھا۔ چاروں اور سے پرتی وادی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ پرنتو اس یگیہ کی ستیہ کے آگے یہ لچے ہو گئے۔ کبھی دیانے اپنا انوبھو پہنچے دیا۔ کبھی اس نے آنند میں آ کر دلتیں کو اندھکار اور سوار تھ کی نیندرا سے جگا کر جاگرت کر دیا۔ اب دھی سویا ہوا دلتیں آنکھیں ملنے لگا۔ اور اسے کچھ کچھ ہوش آنے لگا — وہ جاتے جاتے کہہ گیا۔ آریہ سنتان اٹھو۔ اس یگیہ کی اگنی جوالا کو پرچنڈ کرو:۔

(۶)

بھارت کا کلیان — جاتی کا ہت اسی میں تھا کہ پوتر یگیہ کی اگنی پھر سے پرجولت ہو۔ جس میں پر سیبر دند دھ۔ برہما ابھیمان۔ اندھ وشواس۔ دراچار۔ دھرم کے نام پر اتیاچار۔ اور پاپاچار بھی بھسم ہو جائیں۔ اور اس راکھ کو گنگا میں ڈال دیا جائے۔ اس کے لئے جوالا نے ایک دویہ جیوتی کی آہوتی لے کر اوپر آنکھ اٹھائی۔ اور ساری جاتی کو ٹکٹکی دریشٹی سے دیکھا۔ اس کے بیچ میں آکرشن تھا۔ "گورودت" لیکھرام اور شردھانند سے ویدوں کے ہردیوں میں تیاگ سپنیا کا انکر انکرت ہوا۔ ان کے دلوں میں بلیدان کی جھنکار یاں اٹھیں۔ اور انہوں نے ان کو تب تک سے چین رکھا جب تک کہ انہوں نے اپنی آہتی اس جوالا میں نہیں دی — وہ اگنی پرچنڈ ہو اٹھی۔ آہوتی دینے والے چلتے چلتے کہہ گئے۔ اس اگنی جوالا کو پرچنڈ رکھنا —

(۷)

اس اگنی کنڈ کی جوالا نے آہوتیاں لیں۔ پرنتو ان کو امر جیون دیا۔ لیش اور کیرتی کا تاج پہنایا۔ انہیں اچیہ سنمان پر سوشوبھت کیا۔ سارے سنسار کی آنکھیں ان کی طرف اٹھ گئیں۔ ان آنکھوں نے جب ان دیہ مورتیوں کی آنکھوں سے ملان کیا۔ تو ان میں بھی ایک ستی آ گئی۔ وہ دلتیں جگتی اور دھرم پریم کے نشہ سے سرشار ہو گئیں۔ ہر دیوں میں جیون اتساہ کی لہریں اٹھنے لگیں۔ متنک سمان میں جھک گئے — سب نے ستر دھا کے پھول چڑھائے۔ انہی پھولوں نے مل کر آج گوروکل۔ کالج۔ سکول۔ یتیم خانے اور ودھوا آشرم کے روپ دھارن کر لیے۔ پرنتو جن لوگوں نے اپنی مستی کا انوچت لابھ اٹھانا چاہا۔ وہ ٹھیک نہ لگے۔ یہ گدی ہے تو میری۔ میں اس کا ادھیکاری ہوں۔ منمانی کرنے کی ٹھانی۔ پرنتو یاد رکھیں جس اگنی جوالا نے ناستکتا۔ ادھرم۔ پاپاچار کو بھسم کر دیا۔ وہ انہیں بھی ادمان کی چنگاریوں کو بھی نشٹ بھرشٹ کر دے گی۔ پر سیبر ویدوار۔ انشردھا اور اوشواس کی جو بادھائیں آج سر اٹھا رہی ہیں۔ ان کو بھی یہ جوالا بھسم بھوت کر دے گی۔ پرنتو ان کے لئے حقیقت سے یووکوں کے بلیدان کی آوشیکتا ہے — یووکو! اٹھو۔ اپنے تیاگ اور بلیدان سے اس اگنی جوالا کو پرچنڈ کرو —

(۸)

اگر سیتا۔ ساوتری۔ درگا کے تیاگ۔ گورو گوبند سنگھ کے پتروں۔ گورو تیغ بہادر۔ بندہ بیراگی کے بلیدان حقیقت اور مرلی منوہر کے آتم اتسرگ اور دیانند۔ گورودت۔ لیکھرام اور شردھانند کی شہادت نے اس اگنی جوالا کو پرچنڈ کئے رکھا۔ تبھی ہماری سنسکرتی سبھیتا۔ ساہتیہ۔ ودیا اور شاستر کا مان جیوت ہے۔ پرنتو ان پر پھر حملوں اور سے آکرمن ہو رہے ہیں۔ آریہ سنتان! اٹھو۔ اور اس ماند پڑتے ہوئے یگیہ کے اگنی کنڈ کی پوتر جوالا کو پرچنڈ کر —

ریویو: — اتھیا لوجی آف ویدک ہمس (انگریزی)

(مصنفہ ...)

سمپادک شری سوامی بھوما نندجی سرسوتی، پرکاشک والم لال کپور ٹرسٹ انار کلی لاہور۔ قیمت مجلد عہ/ غیر مجلد ۱۲/

اس گرنتھ میں ۱۱۹ وید منتروں کا سنگرہ ہے۔ منتر ستور ہونے ٹائپ میں چھپے ہیں۔ ہر ایک منتر کا پد پاٹھ تھا انویہ بھی دیا ہے۔ ہر ایک شبد کی ویتپتی دھاتو سے انوسار سمجھا کر انگریزی میں منتر کا انوواد تھا اریتھ دیا ہے۔ انت میں انگریزی میں دستریت ٹپنی دی ہے۔ جس میں منتر کا شوکت سمبندھی تتھا دیشیک کئی ہت پورن باتوں کا اہلوہ کیا ہے۔ لیکھک کی شیلی سرل اور سندر ہے۔ انوواد وشیش دیانند کے وید بھاشیہ تتھا ویدک سدھانتوں کے انوکول ہے یا شچاتیہ ودوانوں کے تتھا انہی کے بھارتیہ انویائیوں سے وید اور دیشنٹ کرنے کے پرتی کا سوامی جی نے سچی بھاونی کھنڈن کیا ہے۔ جو کچھ لکھا ہے پرمان کے ساتھ۔ ادھک تر پرمانوں کا انگریزی میں انوواد بھی کر دیا ہے۔ ویدک دھرم کی بھاشیہ شیلی تتھا وید ارتھ کے سمجھنے میں انگریزی جاننے والوں کے لئے یہ پستک اتی اپیوگی ہے۔ آریہ سماج کے انگریزی ساہتیہ میں ایسی سندر اور اپیوگی پستکوں ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مکر اور سنکرانتی

(لیکھک پنڈت بھوانی پرشاد جی ہردوار نواسی)

دوہا :-

رپنیت شسنتر ہیمنت کا بھا اپرم پرادھانیہ
نہیں تول تیں نہپن کا سب جگ ہیں کا نبہ

دینہ لسنمیہ :-

جنتش کال میں پرتھوی سورج کے چاروں اور پرکرما پرتھوی کمرتی ہے۔ اس کو ایک سمور ورش کہتے ہیں۔ اور جو بیضوی ونڈل کار جس پر دکشن پر پرتھوی پری بھرمن کرتی ہے۔ اس کو کرانتی ورت کہتے ہیں۔ جیوتشیوں دوارہ اس کرانتی ورت کے ۱۲ بھاگ کلپت کئے ہوئے ہیں۔ اور ان ۱۲ بھاگوں کے نام ان ان استھانوں پر آکاش منڈل میں نکشتر پنجوں سے مل کر بنی ہوئی کچھ ملتی جلتی آکرتی والے پدارتھوں کے نام پر رکھ لئے ہیں۔ جیسا ۱ میکھ ۲ برکھ ۳ متھن ۴ کرک ۵ سنگھ ۶ کنیا ۷ تلا ۸ برشچک ۹ دھن ۱۰ مکر ۱۱ کنبھ اور ۱۲ مین +

ہر ایک بھاگ و آکرتی راشی کہلاتی ہے۔ جب پرتھوی ایک راشی سے دوسری راشی میں سنکرمن کرتی ہے۔ تو اس کو سنکرانتی کہتے ہیں۔ لوک میں اپچار سے پرتھوی کے سنکرمن کو سورج کا سنکرمن کہنے لگتے ہیں۔ چھ ماس تک سورج کرانتی ورت سے اتر کی طرف ادے ہوتا رہتا ہے۔ اور چھ ماس تک دکشن کی طرف نکلتا رہتا ہے۔ ہر ایک کھشٹ ماس کی اودھی کا نام این ہے۔ سورج کے اتر اور ادے کی اودھی کو اترائن اور دکشن اور ادے کی اودھی کو دکشنائن کہتے ہیں۔ اترائن کال میں سورج اتر کی اور سے ادے ہوتا ہوا دکھتا ہے۔ اور اس میں دن بڑھتا جاتا ہے۔ اور راتری گھٹتی جاتی ہے۔ دکشنائن میں سوریہ ادے دکشن کی اور دیشا کو پر ہوتا ہے۔ اور اس میں راتری بڑھتی جاتی ہے۔ اور دن گھٹتا جاتا ہے۔ سوریہ کی مکر راشی کی سنکرانتی سے اترائن اور کرک سنکرانتی سے دکشنائن پرارمبھ ہوتا ہے۔ سوریہ کے پرکاش اودھک کے کارن اترائن وشیش مہتو شالی مانا جاتا ہے۔ اور اتی اپر اترائن کے آرمبھ دوس مکر کی سنکرانتی کو بھی ادھک مہتو دیا جاتا ہے۔ اور سمرن اتیت چرکال سے اس پر پرو منایا جاتا ہے۔ یدپی اس سمے اترائن پرورتن ٹھیک مکر سنکرانتی پر نہیں ہوتا اور آون (?) کی گنتی برابر پچھلی اور کو ہوتے رہنے کے کارن اس سمے کب لگ بھگ ۲۲ دن پیچھے ہو گیا ہے۔

سمرتی کی سمتی (?) :-

مکر سنکرانتی کے اوسر پر سنیت اپنے جوبن پر ہوتا ہے۔ جیا اس جنگل بن پربت سروتر سنیت کا آتنک چھا رہا ہے۔ چراچر جگت سنیت کا لوہا مان رہا ہے۔ ہاتھ پاؤں جاڑے سے سکڑ گئے جاتے ہیں۔ "راتر جاڑ دن بھانو" راتری میں جنگھا اور دن میں سورج کبھی کوئی کی پراکٹی دینوں پر آج کل ہی پورن روپ سے چریتارت ہوتی ہے۔ دن کی اب تک یہ اوستھا تھی۔ کہ سوریہ دیو ادے ہوتے ہی استاچل کے گون کی تیاریاں شروع کر دیتے تھے۔ مانو دن راتری میں لین ہی ہوا جاتا ہے راتری سرسا راکھشسی کے سمان اپنا دیہ بڑھاتی ہی چلی جاتی ہے۔ انت کو اس کا بھی انت آیا۔ آج مکر سنکرانتی کے مکر نے اس کو نگلنا آرمبھ کر دیا۔ آج سوریہ دیو نے اترائن میں پرویش کیا +

تاریخی مہما :-

اس کال کی مہما سنسکرت ساہتیہ میں وید سے لے کر آدھونک گرنتھوں پرینت سوسٹینس ورنن کی گئی ہے۔ ویدک گرنتھوں میں اس کو دیو یان کہا گیا ہے۔ اور گیانی لوگ سو سنز پر تیاگ تک کی ابھیلاشا اسی اترائن میں رکھتے ہیں۔ ان کے وچار انوسار اس سمے دیہہ تیاگنے سے ان کی آتما سوریہ لوک میں ہو کر پرکاش مارگ سے پریان کرے گی۔ آ جیون برہمچاری بھیشم پتامہ نے اسی اترائن کے آگمن تک شرشیا پر شین کرتے ہوئے پران اتکرمن کی پرتیکشا کی تھی۔ ایسا پرشست سمے پروں سے کیسے ونچت رہ سکتا تھا؟ آریہ جاتی کے پراچین پنڈتوں نے مکر سنکرانتی (سوریہ کی اترائن سنکرمن تتھی) کو پرو نردھارت کر دیا +

جیسا کہ پورو بتلایا جا چکا ہے۔ کہ یہ پرو بہت چرکال سے چلا آتا ہے۔ یہ بھارت کے سب پرانتوں میں پرچلت ہے۔ اتہ اس کو ایک دیشی نہ کہہ کر سرو دیشی کہنا چاہئے۔ سب پرانتوں میں اس کے ماننے کی پرپاٹی بھی سمان پائی جاتی ہے۔ سروتر سنیتا نیشتھ کے نوارن کے اپچار پرچلت ہیں +

قابل استعمال اشیاء :-

ویدک شاستروں میں سنیت کے پرتی کار تل تیل اور تول (روئی) بتلائے ہیں۔ جن میں تل سب سے مکھیہ ہے۔ اس لئے پرانوں میں اس پرو کے سب کرتیوں میں تلوں کے پریوگ کا وشیش مہاتم گایا گیا ہے۔ اور ان کو پاپ ناشک کہا گیا ہے۔ کسی پران کا نمن لکھت وچن پرسدھ ہے :-

तिलस्नायी तिलोद्वर्ती
तिलहोमी तिलोदकी ।
तिलभुक्तिलदाता च षट-
तिला: पापनाशना ॥

ارتھ :- تل مشرت جل سے سنان تل کا ابٹن۔ تل کا ہون۔ تل کا جل۔ تل کا بھوجن اور تل کا دان یہ چھ تل کے پریوگ پاپ ناشک ہیں۔

مکر سنکرانتی کے دن بھارت کے سب پرانتوں میں تل۔ گڑ اور کھانڈ کے لڈو بنا کر جن کو تلوے کہتے ہیں۔ دان کئے جاتے ہیں۔ اور اشٹ متروں میں بانٹے جاتے ہیں۔ مہاراشٹر پرانت میں اس دن تلوں کا تیل گول نامک حلوہ بانٹنے کی پرتھا ہے۔ اور سوبھاگیہ وتی استریاں تتھا کنیائیں اپنی سکھی سہیلیوں سے مل کر ان کو ہلدی۔ روئی اور تل وغیرہ بھینٹ کرتی ہیں۔ پراچین یونانی لوگ بھی بدھو ور کی سنتان ورودھی کے نمت تلوں کا پکوان بانٹتے تھے۔ اس سے گیات ہوتا ہے۔ کہ تلوں کا پریوگ پراچین کال میں وشیش گن کارک مانا جاتا رہا ہے۔ پراچین رومن لوگوں میں بھی مکر سنکرانتی کے دن انجیر۔ کھجور اور شہد اپنے اشٹ متروں کو بھینٹ دینے کی ریتی تھی۔ یہ بھی مکر سنکرانتی پرو کی سارو ترکتا اور پراچینتا کا پرچایک ہے +

دان کرنے والی اشیاء :-

مکر سنکرانتی پرو پر دینوں کو سنیت نوارن ارتھ کمبل اور گھرت دان کرنے کی پرتھا سناتن دھرمیوں میں پرچلت ہے۔

देशे काले च पात्रे च
तहानं सात्विकं समृतम् ।
गीता अध्याय १७ श्लोक २०

ارتھ :- دیش کال اور پاتر کے انوسار ہی دیا ہوا دان ساتوک کہلاتا ہے :

تتھا

दरिद्रान्भर कौन्तेय
मा प्रयच्छेश्वरे धनम् ।

ارتھ :- اے ارجن! دردریوں کا پالن کر۔ دھنیوں کو دھن مت دو۔ ان شریمد بھگوت گیتا کے وچنوں کے انوسار اس پربل شیت کال میں مکر سنکرانتی پر دینوں کو کمبل آدی کا دان دینا پرم دھرم ہے :

لوہڑی پرو :-

پنجاب میں مکر سنکرانتی کے پہلے دن لوہڑی کا تیوہار منانے کی ریتی ہے۔ اس اوسر پر استھان استھان پر ہولی کے سمان اگنیاں پرجولت کی جاتی ہیں۔ اور ان میں تل چاول وغیرہ ڈال کر گھومی پر ناچ کر آنند منایا جاتا ہے۔ اس سے اگلے دن وہاں مکر سنکرانتی کا بھی اتسو ہوتا ہے جس کو وہاں "ماگھی" بولتے ہیں۔ گیات ہوتا ہے۔ کہ یہ دونوں دن کے لگاتار دو اتسو ہو کر دن دو پرو دیا ہی مکر سنکرانتی کے مہوتسو کے ایک ہی پرو کا اب پرسنشٹ روپ ہے :

پدھتی :-

گرہ کرتیہ۔ مکر سنکرانتی کے دن پراتہ ساماجیہ پرو پدھتی میں پردرشت ودھان انوسار گرہ کے پری مارجن شودھن تتھا یبین آدی کے پشچات نوین شدھ اور سودیشی وستر پری دھان کر کے سب پریوار ساماجیہ ہون کریں۔ جس کے ساکلیہ میں تل اور شکر کا پرمان پرچر ہونا چاہئے۔ اور آہوتیوں کی ماترا سو سامرتھ انوسار بڑھا دینی چاہئے۔

نت پشچات تل کے لڈو (تلوے) ہون یگیہ میں سماگت پرشوں کو ہت شیش کے روپ میں سمرپن کئے جائیں۔ اور سو بھیتا انوسار کمبل سمیت دین دکھیوں کو دان دئے جائیں :

ساماجک کرتیہ۔ اپراہ میں سب آریہ ساماجک پرش پرسنت کھشیتر میں اکتر ہو کر ڈنڈ۔ بیٹھک اور رسہ کھینچنا آدی کے ویایاموں کا پردرشن کر کے اتسو کے آنند کی وردھی کریں :

یہ امر مسلّم ہے۔ کہ ہمارا ایک بھی غلط قدم خوفناک ہے
پھر آپ کشتی زندگی کس راہ پر چلاویں گے؟
آپ جملہ رموز زندگی معلوم کرنے کے لئے
راہ راست حاصل کرنے کے لئے
ہمیشہ تندرست رہنے کے لئے
اپنے خاندان کو خوشحال بنانے کے لئے
آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب "اکام شاستر" بالکل مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں :
ویدشاستری جامنگر کاٹھیاواڑ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

لوہڑی - ماگھی!

(از شری سوامی سوتنترانندجی مہاراج)

"آریہ پرو پدھتی" میں "ماگھی" کا تیوہار مانا گیا ہے۔ اس لئے سب آریہ سماجوں کو یہ تیوہار منانا چاہیئے۔ اس وقت یہ تیوہار کئی پرانتوں میں منایا جاتا ہے۔ لیکن اس کے نام الگ الگ ہیں۔ مہاراشٹر میں اس تیوہار کو "تل گڑھ" کے نام سے مناتے ہیں۔ اُس دن تل اور گڑ کا پریوگ کرتے ہیں۔ موسم کے لحاظ سے تل کا ویوہار میں لانا بہت اچھا ہے۔ اور اس میں گڑ ملانے سے فائدہ اور زیادہ ہو جاتا ہے +

بنگال میں گنگا ساگر کا میلہ اسی وقت ہوتا ہے۔ جہاں گنگا ساگر سے ملتی ہے۔ وہاں جا کر لوگ اشنان کرتے ہیں۔ اور اشنان سے بھی پُنیہ مانتے ہیں +

سنیکت پرانت میں اس کو "کھچڑی کا تیوہار" کہتے ہیں۔ اور سنکرانتی والے دن چاول اور دال کی کھچڑی بنا کر کھاتے ہیں۔ اور اسی دن پریاگ راج میں جہاں گنگا اور جمنا ملتی ہیں۔ وہاں سنگم پر اشنان ہوتا ہے۔ اسی جگہ پر بارہ سال کے بعد کنبھ ہوتا ہے۔ اور اردھ کنبھ بھی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر سال بھی وہاں اشنان ہوتا ہے۔ ہر سال ہزاروں یاتری آتے ہیں۔ اور کنبھ وغیرہ پر لاکھوں جمع ہوتے ہیں +

پنجاب میں سکھوں کا میلہ اسی دن ہوتا ہے۔ یہ میلہ مکتسر ضلع فیروزپور میں لگتا ہے۔ اس میں بھی ہزاروں لوگ جمع ہو کر مکتسر کے تالاب میں اشنان کرتے ہیں۔ مکتسر کا پہلا نام کھدرانا تھا۔ وہاں پانی کا کچا تالاب تھا۔ گورو گوبند سنگھ جی کی وہاں لڑائی ہوئی تھی۔ اس لڑائی میں چالیس سکھ کام آئے تھے۔ ان کو سکھوں کی اصطلاح میں "چالیس مکتے" کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس کھدرانا کا نام بدل کر مکتسر کر دیا گیا ہے +

اس کے علاوہ پنجاب میں یہ تیوہار سب جگہ منایا جاتا ہے۔ ماہ پوس کے آخری دن کو لوہڑی کہتے ہیں۔ اور ماگھ کے پہلے دن کو ماگھی کہتے ہیں۔ ان دونو دنوں کی درمیانی رات کو لوگ لکڑیاں جلاتے ہیں۔ اس میں تل وغیرہ ڈالتے ہیں۔ اور گنے گرم کر کے زمین پر مار کر آواز بھی پیدا کرتے ہیں۔ اور کئی جگہ لوہڑی والی رات کو کھیر بنا کر رکھتے ہیں۔ اور ماگھی والے دن کھاتے ہیں۔ اسی لئے یہ ضرب المثل ہو گئی ہے۔ کہ:-

"پوہ رِدّھی ماگھ کھادی"

یعنی پوہ میں پکا کر ماگھ میں کھائی گئی۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ اسی طرح یہ تیوہار کئی پرانتوں میں منایا جاتا ہے۔ اور بھارت کے کچھ پرانتوں میں اس کو نہیں مناتے ہیں۔ اس لئے یہ تیوہار سارے دیش کا معلوم نہیں ہوتا ہے۔ اور پرانی پستکوں میں بھی جہاں اور کئی تیوہار ملتے ہیں۔ جیسے شراونی وغیرہ۔ وہاں یہ نہیں لکھا ہے۔ تو بھی اس تیوہار کے دن بڑے اُتساہ سے منانا چاہیئے۔ اور یہ تیوہار اُس وقت آتا ہے۔ جبکہ سردی اپنے جوبن پر ہوتی ہے۔ اسی لئے کسی کوی نے لکھا ہے۔ کہ اس تیوہار میں تل (کنجد) تول (روئی) تپن (آگ) کا مہاتم ہے۔ سچ ہے۔ سردی میں ان تینوں چیزوں کی ضرورت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اور اس دن بزرگوں کا تلوں سے سواگت کرنا چاہیئے۔ اُن کے لئے تل زیادہ فائدہ مند چیز ہے :-

ان سب کے علاوہ اس سے کچھ نہ کچھ شکھشا ضرور لینی چاہیئے۔ وہ اس طرح پر ہے:-

اگر کسی شریر میں سردی زیادہ ہو۔ تو جس طرح اُس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ گرمی کا استعمال کر کے جسم کو ٹھیک کرے۔ یعنی بارد مزاج والا اشیائے حار کو کام میں لاوے۔ اسی طرح اگر کسی جاتی میں سردی آ گئی ہو۔ تو اُس میں بھی گرمی لانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو نقصان ہوتا ہے۔ آریوں کو اپنی حالت دیکھ کر اس پر وچار کر کے کام کرنا چاہیئے۔ تاکہ تیوہار کا پورا پورا فائدہ پہنچے :-

---

بھارت کی لوہڑی

مہاشہ ناتھ "جالندھری" کے قلم سے

بھارت کو لوہڑی مناتے لاکھوں سال گزرے۔ اس نے وہ لوہڑی بھی دیکھی۔ جو بھگوان رام اور جنک نندنی سیتا نے منائی تھی۔ اس نے اس لوہڑی کا نظارہ بھی کیا۔ جو کہ مہاراج یدھشٹر نے مہارانی دروپدی کے ساتھ مل کر منائی تھی۔ لیکن پانچ ہزار سال سے جبکہ مہا بھارت کا یدھ ہوا۔ اسے بدقسمتی سے لوہڑی منانے کا سوبھاگیہ پراپت نہ ہوا۔ اب اگر وہ بھولے بھٹکے کبھی لوہڑی منانے کا یتن بھی کرتا ہے۔ تو اسے نہ خشک سمدھائیں ملتی ہیں۔ نہ خوشبودار سامگری میسر آتی ہے۔ اور نہ ہی یگیہ منڈپ بنانے کے لئے موافق بھومی دستیاب ہوتی ہے۔ وہ ہر سال چاہتا ہے کہ لوہڑی کو دھوم دھام سے منائے۔ لیکن گردش فلک ناہنجار کا برا ہو۔ کہ بھارت کو لوہڑی منانے کا اصلی ڈھنگ یاد نہیں رہا :-

---

لوگ نئے ویواہ پر لوہڑی مناتے ہیں۔ لیکن جب سے مہارانی سنیوگتا کا سہاگ لٹا ہے بھارت نے لوہڑی کا نام نہیں لیا۔ اس کی جنتریاں ہر سال سیاہ حروف میں لوہڑی کا ذکر کر دیتی ہیں۔ لیکن جب سے مہارانی پدمنی کی چتا چتوڑ میں سرد ہوئی۔ سو گوار بھارت کے لئے لوہڑی منانا دوبھر ہو گیا ہے۔ اسے کبھی گورو گوبند سنگھ کے صاحبزادوں کی شہادت کی یاد ستاتی ہے۔ اور کبھی حقیقت رائے دھرمی کی سمادھ جلاتی لگتی ہے۔ پھر بھی وہ ناامید ہو کر ہاتھ سے نہیں دیتا۔ لوہڑی کا سامان اکٹھا کرتا ہے۔ لیکن بدقسمتی یہاں بھی پیچھا نہیں چھوڑتی۔ اسے جو لکڑی ملتی ہے۔ وہ دیمک خوردہ نکلتی ہے۔ جو سامگری جمع ہوتی ہے۔ وہ کرم خوردہ ہوتی ہے۔ اس لئے وہ شکستہ دل ہو کر حسرت و عسرت کا شکار بن کر بیٹھ جاتا ہے :-

---

نوروجی آئے چلے گئے۔ سریندر بابو بھی رحلت فرما گئے۔ گوکھلے نے چندے اتساہ دلایا لیکن جب بھارت لوہڑی کی سامگری کی آہوتی دینے لگا۔ تو مہنت کے ساتھ مل کر تلک سے روٹھ گئے۔ گو اربندو۔ بپن بابو حباب ثابت ہوئے۔ پھر بھی بھارت کو لوہڑی منانے کی یاد رہ رہ کر ستانے لگی۔ دفعتہ مہاتما گاندھی نے اپنی تپسیا کا معجزہ دکھایا۔ لیکن جب اسے سُدھ آئی۔ تو مہاتما جی کی جیب پھٹ چکی تھی۔ جسم پر صرف لنگوٹی تھی۔ وہ حیران تھا۔ تل اور گڑ کس سے منگوائے۔ اور ریوڑیوں کے لئے پیسے کہاں سے لائے؟

بھارت چاہتا ہے۔ کہ خانماں بربادی پر بھی لوہڑی منائے۔ اور جیسے تیسے ہو۔ تل۔ گڑ اور ریوڑی کہیں سے مانگ کر لائے۔ اور اُن کو یگیہ کنڈ کی نذر کرے۔ لیکن جب اسے خیال آتا ہے۔ کہ باہر سے "مانگھ ماہی" کی آواز آ رہی ہے۔ تو وہ جیب ٹٹولتا ہے۔ کہ اس آواز پر لبیک کہے۔ لیکن صد افسوس جیب میں پائی نہیں نکلتی۔ مدت گزری۔ جن مہمانوں کو اس نے میزبان بن کر بنیادی سوجھی آخر بنارسی ٹھگ نکلے۔ کسی نے تخت طاؤس لوٹا۔ کسی نے کوہ نور چھینا۔ استاد حافظ نے تو صرف سمرقند اور بخارا ہی لٹایا تھا۔ بھارت اغیار کے ہاتھوں اپنا سب کچھ لٹا چکا۔ اور ایسی بری طرح لٹا چکا۔ کہ اب اسے اپنا پیٹ بھرنے کے لئے غیروں کا دست نگر ہونا پڑتا ہے :-

---

لوہڑی انگلستان نے اُس وقت منائی۔ جبکہ کرامویل نے اس کی سرزمین پر جمہوریت کا علم لہرایا۔ لوہڑی فرانس نے اُس وقت منائی۔ جب سمراٹ نپولین نے وہاں پر جانشین راجیہ کی صف بچھائی۔ اتہاس شاہد ہے۔ کہ بھارت نے گرتے گرتے اُس وقت لوہڑی منانے کی کوشش کی تھی۔ جبکہ اس کے دائیں بازو پر رانا پرتاپ نے اپنا بھالہ سنبھالا تھا۔ اور بائیں بازو پر چھترپتی شیواجی نے اپنی بھوانی تلوار آشکارا کی تھی۔ لیکن گردش فلک نے بھارت کو اس لوہڑی پر بھی جشن منانے کی اجازت نہ دی سیاہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے۔ کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا انسان سے رہتا ہے :-

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لوہڑی

(ایک سرکردہ سناتن دھرمی کے قلم سے)

بیساکھی اور دیوالی کی طرح لوہڑی بھی ایک ایسا تہوار ہے۔ جس کا تعلق سورج کیلنڈر سے ہے۔ ہر سال پوہ مہینہ کا آخری دن ہوا کرتا ہے۔ جو مکر سنکرانتی سے ایک دن پہلے ہوتا ہے۔ بھارت ورش کی یہ خوش قسمتی ہے کہ یہاں ساری دنیا سے زیادہ چھ موسم ہوتے ہیں۔ جبکہ دنیا کے دیگر حصوں میں سال میں کہیں ایک۔ کہیں دو۔ اور کہیں زیادہ سے زیادہ چار موسم ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں ہر دو ماہ کے بعد نیا موسم ہوتا ہے۔ گویا قدرت اپنے پورے جوبن پر یہاں ظاہر ہوتی ہے۔ اس نظام میں پوس اور ماگھ کے مہینے شدید سردی کے ہیں۔ جب سفید برف سے پہاڑوں کی چوٹیاں ڈھک جاتی ہیں۔ اس کڑکڑاتی سردی کے عین درمیان لوہڑی کا تہوار رکھا گیا ہے۔

آریہ لوگ اس دن بڑا بھاری یگیہ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے سمادھی کے سہارے بڑا عظیم ہستی کو ایک خیال میں باندھ دیا تھا۔ آج ہزاروں انواع و اقسام کے ذرائع ہوتے ہوئے بھی اور سرکاری افسران اور ملازمان کی ہمت کے باوجود سکاؤٹوں کی مدد سے بھی صفائی ڈے اور دیگر تجربات کامیاب نہیں ہو سکتے۔ مگر آریہ لوگ ان پراچین دنوں میں گھر گھر۔ گلی گلی اور محلہ محلہ میں لوہڑی کا یگیہ کرتے تھے۔ ہر گاؤں اور ہر شہر میں بڑے بڑے یگیہ ہوتے تھے۔ یعنی ایک ہی رات میں طول و عرض ملک کے ہر مقام پر ہون یگیہ ہو کر سردی کی شدت کو کم کرنے کے لئے آگ جلائی جاتی تھی۔ آریہ لوگ ہر کام کرنے میں روحانی فوائد کو ہی سامنے رکھتے تھے۔ دیگر مفاد خود بخود محفوظ ہو جاتے تھے۔

ہون یگیہ کے فوائد:۔

ہون یگیہ کے فوائد ہی ان کے پیش نظر ہوتے تھے۔ پوتر وید منتروں سے ساری رات ہون یگیہ کیا جاتا تھا اور بھگوان سے ادھیاتمک شکتی کے لئے پرارتھنا کی جاتی تھی۔ کیونکہ یہی سدا سے ہندو جاتی کا لکشیہ چلا آیا ہے۔ اس ہون سامگری میں تل اور گڑ خصوصاً ڈالے جاتے تھے۔ آج جو لوہڑی کے کھنڈرات نظر آتے ہیں وہ بھی اس بات کا ثبوت ہیں۔ اور ان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اصلیت کیا ہوگی۔ اور اس سے اس وقت کس قدر فوائد حاصل کئے جاتے ہوں گے۔ لیکن زمانہ میں انقلاب آیا۔ ہمارا پالٹیکس گر گیا۔ غیروں کے مطیع ہو گئے۔ اور ساتھ ہی ان کی ہنسی کا شکار ہو گئے۔ اور اپنے محسنوں سے بہر بیکار ہو گئے۔ وہ کھنڈرات جو ہم تیج کی رکھشا کے لئے تھا۔ گر گیا۔ براہمن کا دھیان کون رکھتا۔ تسبیح کے بغیر آتما کا آسرا ہی کیا؟ اور نتیجہ وہی ہوا جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔

وجہ تسمیہ:۔

سردیوں کے دنوں میں ہمیں شمال کی سرد خنک ہواؤں سے واسطہ پڑتا ہے۔ خون جم جاتا ہے جسم پھٹ جاتا ہے۔ زمین جو برسات کی بارش کے بعد اپنی حرارت زائل کر چکی ہوتی ہے اس سخت سردی سے مزید ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ اسلئے اور کرہ ہوائی کو از سر نو انسانی زندگی کے لئے قابل رہائش بنانے کے واسطے لوہڑی کا یگیہ بہترین ذریعہ تھا۔ جہیں پوتر وید منتروں سے دیوی شکتی کو جگایا جاتا تھا اور ادھر خود بھی ان کے انوکول سامان تیار کر کے یہ ثابت کیا جاتا تھا۔ کہ اس زمانہ کے لوگ اس بات سے واقف تھے۔ جیسے آج کل کے لفظوں میں کہا جاتا ہے۔ کہ ایشور ان کی مدد کرتا ہے۔ جو اپنی آپ مدد کرتے ہیں۔ سردی اور خشکی کو دور کرنے کے لئے گڑ اور تل جیسی گرم اور تر اشیاء جلائی جاتی تھیں۔

روشنی اور حرارت کی کمی سے جو کہ سردیوں میں سورج کے تھوڑے عرصہ کے ملنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ کئی طرح کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان سب کے رفع کرنے کے لئے ہون یگیہ بہترین ذریعہ ہے۔ اور پھر ایک ہی رات میں ہر گھر اور ہر بستی میں ہون یگیہ کے روشنی اور حرارت پیدا کر کے ملک کے کونہ کونہ کو صاف کر دیا جاتا تھا۔ تل اور گڑ یعنی موسم کی تازہ پیداوار سے کہ اگر ہم بھگوان کے ارپن کرتے تھے۔ اور اس کے واسطے سوروپ کی سیوا میں لگا دیتے تھے۔ تو اس سے ہمیں ہی فائدہ حاصل ہوتا تھا۔ زمین اور کرہ ہوائی دونوں شدھ۔ پوتر اور گرم ہو جاتے تھے۔

لیکن آج:۔

ہم اپنے سوروپ کے ساتھ اپنے تہواروں کو بھی بگاڑ چکے ہیں۔ ہون یگیہ کی بجائے الاؤ تاپنا رہ گیا ہے۔ لکڑیوں کے بڑے بڑے انبار بلا ضرورت جلائے جاتے ہیں۔ اور ان میں بسا اوقات ریوڑیاں بھی ڈالی جاتی ہیں۔ لیکن پورا لابھ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وید منتروں کے ذریعہ دیوی شکتی پراپت کرنے کا سادھن کھو چکے ہیں۔ آج اس کی بجائے بیت بازی کا بازار گرم ہوتا ہے۔ فحش کلامی اور جذبات ادنیٰ کو ابھارنے والے بیت ہی اس کے لوازمات رہ گئے ہیں۔ بعض لوگ اتنے پر اکتفا کر کے مزید بدعتیں شروع کر رہے ہیں۔ بعض گنّے لے کر الاؤ میں ڈال لیتے ہیں۔ اور پھر انہیں زمین پر دے مارتے ہیں۔ ایک ہلکی سی آواز نکلتی ہے۔ اور گنا ناکارہ ہو جاتا ہے۔ جسے پھینک دیا جاتا ہے۔ کہیں اس آگ میں پٹاخے بھی ڈال دئے جاتے ہیں۔ جس سے الاؤ تاپنے والے کپڑے جلا لیتے ہیں۔ سردیوں کے دنوں میں الاؤ جلانا عوام کے بیٹھنے اور جمع ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ جہاں اچھی کتب یا اخبارات کا مطالعہ ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔ اس سے بھی بہتر انتظام ہو سکتا ہے۔ شعراء کو دعوت دیکر اور ان کے عمدہ کلام کو سنکر خون کو حرکت میں لا کر انسانی زندگی کو صحت ور بنایا جا سکتا ہے۔ اور خاص لوہڑی کے دن تو اسی پراچین طریق کو پھر سے جاری کرنا چاہئے۔ نہ کہ بھجے۔ ہنڈو اور رنچھ وغیرہ کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ یہ لوگ جو شراب پی کر مدہوش ہوتے اور خرافات بکتے ہیں کسی صورت میں بھی تہوار کے دن حوصلہ افزائی کے مستحق نہیں۔ کیونکہ ان سے کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ مبارکبادیں لینے دینے کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں۔ شراب کے نشہ میں ناچنا ہی ان کے ظاہر کرنے کا ڈھنگ نہیں۔ یہ تو وحشی اور جنگی اقوام کا خاصہ ہے ہمیں اس سے بچنا چاہئے۔

ایک اور مذموم رسم لڑکیوں کا مانگنے پھرنا ہے۔ ہم اس کے آغاز کی مذمت نہیں کرتے۔ تب زمانہ اور تھا۔ ان لوگوں کا اصول تھا کہ لڑکیاں سب کی برابر ہیں۔ ایک کی بیٹی دوسرے کی بیٹی ہے۔ لیکن آج تو مغرب کی ہوا چل چکی ہے۔ اخلاق گر چکے ہیں۔ دھرم ایمان کمزور ہو چکے ہیں۔ لوگ اپنے نفس پر قابو نہیں رکھتے۔ بہت اچھا ہے کہ نوجوان لڑکیوں نے گلیوں اور بازاروں میں چلتے ہوئے لوگوں سے "ماگھا ہی" مانگنا ترک کر دیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس پہلو میں مزید اصلاح کی جائے۔ اور اس قباحت خیز رسم کو سرے سے ہی بند کر دیا جائے۔ لڑکیاں خواہ وہ کسی بھی عمر کی ہوں۔ ہرگز مانگنے کے لئے نہ نکلا کریں۔ بلاشبہ اس سے یہ بات کم ہو جائیگی۔ کہ لڑکیاں ساری جاتی کی لڑکیاں ہوتی ہیں۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ — **بھیم سینی سرمہ** — قیمت فی شیشی سوا روپیہ

اس کے استعمال سے بہت سے لوگوں کی چشمہ کی عادت چھوٹ گئی ہے۔ اور وہ باریک سے باریک حروف پڑھ سکتے ہیں۔ کمزور بینائی۔ سرخی۔ کھجلی۔ پھلی۔ پڑوال۔ ککرے وغیرہ جڑ سے جاتے رہتے ہیں۔ لگاتار لگاتے رہنے سے چشمہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ آنکھیں بنوانے اور چشمہ لگانے سے پہلے اس کا استعمال ضرور کریں۔ امید ہے۔ ان کی ضرورت ہی نہیں ہوگی۔

استری سکھدا

مستورات کے تمام امراض کی ایک ہی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ دانی مضبوط۔ صاف اور طاقتور بنتی ہے۔ ماہواری میں دن بڑھنا یا گھٹنا۔ خون پتلا یا جما ہوا کم یا زیادہ درد کے ہمراہ ہونا سر۔ کمر جانگھ اور پنڈلی میں درد۔ کسی کام میں دل کا نہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا سو جانا۔ سفید لال یا پیلا پانی کا آنا وغیرہ تمام امراض کو دور کر کے چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ حمل ٹھہرنے لگتا ہے۔ بچہ خوبصورت اور طاقتور پیدا ہوتا ہے۔ جن عورتوں کا حمل بے وقت گر جاتا ہے۔ اگر کچھ دن برابر استعمال کریں۔ تو اس کا ڈر نہیں رہتا۔ قیمت ۲ فی شیشی۔

ابھے رس

بادی کی بواسیر خونی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تو خون نکل جانے پر آرام آجاتا ہے۔ لیکن اس میں تو بہت پریشانی رہتی ہے۔ اس دوا کے پینے سے بواسیر کو آرام ملتا ہے۔ اور اگر کچھ عرصہ تک استعمال جاری رہے۔ تو بیماری جڑ سے جاتی رہتی ہے۔ مسے جھڑ جاتے ہیں۔ خونی میں بھی فائدہ مند ہے۔ قیمت ایک روپیہ شیشی۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۶

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لوہڑی

مہاشہ لالہ سنت لال جی ودیارتھی ایڈیٹر "ریفارمر"

پراچین سمے سے سنسار کی ہر ایک جاتی اپنے تیوہار کو مناتی ہے۔ اور اگر سچ پوچھا جائے۔ تو یہی تیوہار قومیت کے جذبہ کو مضبوط کرنے اور اسے فروغ دینے کا موجب ہوتے ہیں۔ اور جاتی کی سبھیتا اور سنسکرتی کا نشان ہیں۔ اگر یہ دیکھنا ہو کہ کوئی جاتی تہذیب اور تمدن کے کس درجہ تک پہنچی ہے۔ تو اس کے تیوہاروں کی اہمیت کی جانچ کرنے سے ہی پتہ لگ جائے گا۔ پراچین آریوں۔ یونانیوں۔ اہل روما اور مصریوں وغیرہ میں قومی تیوہاروں کو ہمیشہ خاص قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ آریوں کے تیوہاروں کو اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ ان میں سے ہر ایک کسی خاص اصول پر مبنی ہے۔ اور سمے کے انکول ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ تمام جنتا ان تیوہاروں کی تقاریب میں شامل ہو کر اپنے بزرگوں کی قائم کردہ سنستھا کو آئندہ برقرار رکھ سکے۔ پراچین آریوں نے دوسری جاتیوں کی نسبت تیوہاروں کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ وہ ہر ایک تیوہار کو نہ صرف دنیاوی اہمیت ہی دیتے تھے۔ بلکہ روحانی اور اخلاقی بھی۔ ہر ایک تیوہار کے موقعہ پر جہاں پریتی بھوجن ہوتے تھے۔ سب آریہ مل کر کھیل کود میں حصہ لیتے تھے۔ وہاں ان کے آتمک بھوجن کا بھی پربندھ کیا جاتا تھا۔ اعلےٰ پیمانہ پر ہون یگیہ ہوتے تھے۔ رشی منی اور مہاتما اپدیش دیتے تھے۔ اور کسی فضول رسم کی ادائیگی کی اجازت نہ ہوتی تھی۔ اس پراچین سمے میں جبکہ بھارت ورش کی عظمت کا ستارہ اپنے نصف النہار پر تھا۔ تیوہاروں کو منانے کا جذبہ ہر کہ و مہ کے دل و دماغ پر منقش تھا۔ مگر کسی کے ایک جیسے دن نہیں رہتے۔ قوموں کی زندگیوں میں ہمیشہ نشیب و فراز آتے رہتے ہیں۔ "ہر کمالے را زوالے ہر زوالے را کمالے" بھارت ورش کے دن الٹے ہو گئے۔ پراچین سبھیتا اور سنسکرتی کو لوگوں نے بھلا دیا۔ ہر پہلو سے زوال آنے لگا۔ تو تیوہاروں کے منانے میں بھی کئی خرابیاں آگئیں۔ چونکہ وہ جاتی بھاؤ نہ رہا۔ اس لئے ان کی بھی اہمیت نہ رہی۔ اور آج یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ تیوہاروں میں کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ شکر کا مقام ہے کہ آریہ سماج کے پرچار سے تمام جاتی کے نقطۂ نگاہ میں اب کچھ تبدیلی آنے لگ گئی ہے۔ اور تیوہار بھی شان سے منائے جانے لگ پڑے ہیں۔

ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ کہ پراچین بھارت واسیوں نے اپنے تیوہاروں کو کسی خاص اصول پر مبنی رکھا ہے۔ اور سمے کے انوسار اس کے متعلق تمام رسوم مقرر کی ہیں۔ لوہڑی کو دیکھئے۔ جب شدت کی سردی پڑتی ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھٹھر رہے ہیں۔ لحافوں سے نکلنے کو جی نہیں چاہتا۔ اور اس وقت یہ ضروری تھا۔ کہ اس سردی سے بچنے کا کوئی اپائے کیا جاتا۔ بس لوہڑی کے موقعہ پر یہ انتظام کیا گیا۔ کہ ہر محلہ۔ ہر گلی اور ہر بازار میں بڑے پیمانہ پر ہون یگیہ کئے جائیں۔ جن میں سب لوگ شامل ہوں۔ یگیہ میں سب مل کر آہوتی ڈالیں۔ اور خوشیاں منائیں۔ اس سے دو مطلب سدھ ہو گئے۔ یگیہ بھی ہو گیا۔ اور سردی کی شدت بھی دور ہو گئی۔ جس سے جنتا دھرم اپدیش کو اچھی طرح سن سکتی تھی۔ مگر اس قسم کی دلچسپ اور سکھدائک رسوم میں تبدیلی آنے لگی۔ ہون یگیہ جاتے رہے۔ اور ان کی جگہ صرف یہ رہ گیا۔ کہ مختلف محلوں اور بازاروں میں ایک جگہ پر کچھ لکڑیاں اکٹھی کر دی جاتی ہیں۔ اور کچھ آتشبازی بھی کی جاتی ہے۔ مگر وہ پہلی سی رونق نظر نہیں آتی۔ وہ روحانی اہمیت نہیں رہی۔ اب وہ دھرم اپدیش اور ہون یگیہ کہاں؟ لیکن اس کے باوجود ہمیں خوشی ہے۔ کہ کچھ نشان تو باقی ہے۔ کیونکہ اس سے ہمیں یہ امید بندھ جاتی ہے۔ کہ کسی نہ کسی دن پھر وہی رونق آ جائے گی۔ وہی ولولے۔ وہی امنگیں اور وہی جوش پیدا ہو کر جاتی میں اُنتی کا بھاؤ پیدا کر دیں گے۔ اس وقت مشکل یہ ہے۔ کہ ابھی یہ پراچین جاتی جو کسی زمانہ میں تمام دوسری جاتیوں کی سرتاج مانی جاتی تھی۔ خوابِ غفلت سے اچھی طرح بیدار نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ تیوہاروں کی وہ شان نہیں رہی۔ جو پہلے تھی۔

اب سوال یہ ہے کہ آریہ سماج اس پوتر تیوہار کو کیسے منائے۔ اور جاتی کی اس سلسلہ میں کس طرح رہنمائی کرے۔ ہماری یہ رائے ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سماج کو اپنے مقامی حالات کے انوسار اپنا پروگرام پہلے ہی مرتب کر لینا چاہئے۔ جس پر سب مل کر عمل کریں۔

لوہڑی کے دن صبح کے وقت کسی مرکزی مقام پر بھاری ہون یگیہ کیا جائے۔ اس کے بعد بھجن اور اپدیش ہوں۔ اور پھر سب بھائی اور بہنیں پریتی بھوجن میں سملت ہوں۔ کسی قسم کا کوئی امتیاز نہ ہو۔ اونچ نیچ کے تمام بھاؤوں کو دور کیا جائے۔ اور ایسا معلوم ہو کہ سارا آریہ پریوار ایک جگہ اکٹھا ہو کر پریم کی گنگا بہا رہا ہے۔

پریتی بھوجن کے پشچات پروگرام کا تیسرا حصہ یہ ہو۔ کہ تمام آریہ بچوں کی کھیلیں ہوں۔ دوڑیں ہوں۔ میچ ہوں۔ ان کھیلوں میں جو بچے اپنے کرتب دکھائیں۔ اور جو ٹیمیں میچ میں جیت جائیں۔ انہیں انعامات دئے جائیں۔ اس سے بچوں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ اور وہ جسمانی ورزش کی طرف زیادہ توجہ دینے لگ جائیں گے۔ شاریرک اُنتی بھی ویسی ہی ضروری ہے۔ جیسی کہ آتمک۔ اور اگر بچوں کو شروع سے ہی ورزش کی عادت ڈالی جائے۔ تو اس سے نہایت عمدہ نتائج رونما ہو سکتے ہیں۔ اور بچے بڑی عمر میں بلوان بن سکتے ہیں۔ یہ باتیں بالکل معمولی ہیں۔ لیکن ان پر عمل نہ ہونے کے کارن آج ہم ادھوگتی کو پراپت ہو رہے ہیں۔ شام کے وقت پھر سب بھائی بہنیں اور بچے اکٹھے ہو کر سندھیا کریں۔ پرارتھنا میں شریک ہوں۔ سب مل کر بھجن گائیں۔ اپنی آریہ برادری کی سوشل اُنتی کے اُپائے سوچیں۔ اور کوئی ایسی تدبیر نکالیں۔ کہ جس سے تمام آریوں میں پریم کا رشتہ زیادہ مضبوط ہو جائے۔ آپس کے اختلافات۔ ذاتی رنجشیں اور کدورتیں دور ہو جائیں۔ اس سے دو لابھ ہوں گے۔ ایک تو آریہ سماج دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے گا۔ دوسرے مجلسی تعلقات مضبوط ہوں گے۔ اور دوسری پبلک پر اس کا نہایت اچھا اثر پڑے گا۔ آپس میں مل بیٹھنے میں جو سنسار ہے۔ وہ علیحدگی میں نہیں۔ نہ مل بیٹھنے سے ہی آج ہماری یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ غیروں سے طعن و تشنیع کا شکار ہو رہے ہیں۔ آج دوسرے لوگ ہمارا مذاق اڑا رہے ہیں۔ کیوں؟ ہم انہیں اس قسم کا موقعہ دیں۔ کیوں نہ اپنی شان اور آن کو قائم رکھیں؟

ہمارے خیال میں ہمارے تیوہار اس پریم کو اس شان کو اور اس آن کو بڑھانے کا بھاری ذریعہ ہیں۔ اس لئے سب آریہ سماجی مل کر تیوہاروں کی مہما کو بڑھائیں۔ اور اپنی دھرمیہ شان کو قائم رکھنے کا یتن کریں۔

آریہ سماج لدھیانہ میں شوک سبھا

لدھیانہ ۵ جنوری۔ آریہ سماج لدھیانہ کے جنرل اجلاس میں شری پنڈت وشنو دت جی وکیل پردھان آریہ سماج فیروزپور کی اکسمات مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا اور ان کے پریوار سے اظہار ہمدردی کا پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوا۔ نیز ایشور سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ انکی پوتر آتما کو سدگتی پردان کریں۔

(اودھو رام سہایک منتری آریہ سماج لدھیانہ)

ہماری شاخ دہلی میں نئی سڑک پر کھل گئی ہے

سنسکار ودھی ۳ | اردو ہندی کیمو فیہ ستیارتھ پرکاش مفت بانٹ کر گھر گھر میں پہنچائیے | رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا ۶

ایک سو خریدنے پر فی جلد چار آنے

...سے خریداروں کے نام ٹائیٹل پر چھاپ دئے جائیں گے

مہرشی دیانند کا مستند و مکمل جیون چرتر مجلد ۶، بغیر جلد ۵

چاروں وید معہ ہندی انوواد ۱۴ جلدوں میں فی جلد للعہ مستقل گراہکوں سے للعہ

چرک مع ہندی انوواد تین جلدوں میں فی جلد للعہ

یوگ مارگ ۳ | جیون پتھ ۵ | وید اپدیش ۸

ویدیں استریاں ۸ | بھارتیہ سماج شاستر ۱ | یجروید گٹکا ۱۲

ان کے علاوہ ہر قسم کی دھارمک و سماجک پستکیں ہمارے یہاں بہت کفایت سے ملتی ہیں۔ منڈل کے دس دس روپیہ کے حصے خرید کر نفع کمائیے۔ اور وید پرچار کا ثواب بھی مفت میں لیجئے۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دکھشن یاترا نمبر ۸

(از شری سوامی سوتنترانندجی مہاراج)

میں میسور راجیہ میں صرف ایک ہفتہ رہ سکا۔ اتنے وقت میں کچھ چیزیں دیکھیں اور کچھ آریہ سماج کا کام کیا۔ اس ریاست میں اور کئی چیزیں دیکھنے یوگیہ ہیں۔ جیسا کہ اورینٹل لائبریری - سرنگیری کا مٹھ جو سنیاسیوں کا دکھشنی کا مٹھ ہے۔ اور اس وقت سب مٹھوں سے اچھی حالت میں ہے۔ اور بیلور کے مندر جو بہت پرانے مانے جاتے ہیں۔ اور جن کی بناوٹ بھی اچھی سمجھی جاتی ہے۔ اتہاس - اندر کی باتیں پرمیشور جانیں۔ جو کچھ میں نے دیکھا ہے۔ اور لوگوں سے سنا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ میسور ریاست سچ مچ ہی اچھی ریاست ہے۔ صفائی - بجلی اور تعلیم و صنعت میں اچھی ہے۔ لوگ خوش معلوم ہوتے ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ لکھنا اس وقت میرے لئے مشکل ہے۔

میں ۳۰ نومبر کو بنگلور سے صبح ہی چل کر دوپہر کو دو بجے مدراس پہنچ گیا۔ یہاں بھی پنڈت کیشو دیو جی گیانی جو سارودیشک سبھا کی طرف سے مدراس میں پرچار کرتے ہیں۔ اور رامنک جی بھائی وغیرہ آریہ سبھی سٹیشن پر مل گئے۔ اور مجھے ٹھہرنے کی جگہ پر لے گئے۔

مدراس میں اس وقت چار سماجیں ہیں۔ ایک تو سب سے بڑی مانی جاتی ہے۔ جس میں مدراسی - گجراتی اور مارواڑی سبھاسد ہیں۔ دوسرا سماج مدراسی نوجوانوں کا ہے۔ ان کے علاوہ دو آریہ سماجیں مل میں کام کرنے والے آریوں کی ہیں۔ اور پہلی دونو آریہ سماجوں کے ستسنگ دیکھے۔ مدراسی نوجوانوں کا ستسنگ سنیچروار کو ہوتا ہے۔ اور بڑے آریہ سماج کا روی وار کو ہوتا ہے۔ سنیچروار کے ستسنگ میں جب میں پہنچا۔ تو وہ ایک بھجن گا رہے تھے۔ جو ہندی بھاشا کا تھا۔ بعد میں انہوں نے تامل بھاشا کا بھجن گایا۔ وہ اسی طرح کبھی ہندی کا اور کبھی تامل کا بھجن گاتے ہیں۔ اور ویاکھیان بھی انگریزی - ہندی اور تامل میں ہوتے ہیں۔ مدراس میں آریہ سماج کا مندر کوئی نہیں ہے۔ سب ستسنگ کرایہ کے مکانوں میں ہوتے ہیں۔ اور ان میں ہندی پڑھانے کی کلاسیں بھی کھول لیتے ہیں۔ ان آریہ سماجوں کے علاوہ روی وار کو شام کو سمندر کے کنارے آریہ سماج کی ایک سبھا ہوتی ہے۔ میں نے وہ بھی دیکھی۔ اس میں تین سے پانچ سو تک لوگ سننے والے ہوتے ہیں۔ ممکن ہے۔ کسی وقت اس سے بھی زیادہ ہوتے ہوں۔ لیکن جس دن میں نے دیکھا اس دن اتنے ہی تھے۔ اور اس دن نزدیک ہی ایک کانگرس کی میٹنگ بھی ہو رہی تھی۔ یہ سبھا بھی ہر ایک روی وار کو ہوتی ہے۔ اور اس میں ویاکھیان انگریزی اور تامل میں ہوتے ہیں۔ اس طرح آریہ سماج کا پرچار اچھا ہو رہا ہے۔ اور مدراسی نوجوان بھی آریہ سماج میں یہاں دیکھے جاتے ہیں۔

جس طرح پنڈت دھرم دیو جی کنتری بھاشا جانتے ہیں۔ اسی طرح کیشو دیو جی تیلگو اور تامل بھاشا جانتے ہیں۔ جیسے انہوں نے کنتری پستکیں لکھی ہیں۔ ایسے ہی پنڈت کیشو دیو جی نے لکھی ہیں۔ پنڈت کیشو دیو جی کا پستکوں کا کام ان سے زیادہ ہے۔ انہوں نے ستیارتھ پرکاش - دھرموں کا سروت اور دس نیموں کی ویاکھیا انگریزی میں چھپوائی ہوئی ہے۔ ان کے علاوہ چھوٹی چھوٹی پستکیں بھی انگریزی اور تامل میں ہیں۔ جو تھوڑی قیمت پر فروخت کی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ ایک ہندو دھرم نام کا ماسک رسالہ بھی تامل زبان میں اور تامل لپی میں نکالتے ہیں۔ اس کا چندہ صرف ایک روپیہ سالانہ ہے۔ مدراس کے علاوہ وزیگاپٹم اور گنٹور وغیرہ جگہوں پر آریہ سماجیں ہیں۔ لیکن میں ان میں سے کسی جگہ بھی نہیں جا سکا۔ اس لئے ان کی بابت کچھ لکھنا ناممکن ہے۔ میں یہی لکھ سکتا ہوں کہ مدراس نگر میں آریہ سماج کا کچھ پرچار ہے۔

مدراس شہر میں نے پہلے بھی ایک بار دیکھا تھا لیکن اس وقت سے بہت کچھ بدل گیا ہے۔ اب بھی میں بہت دن نہیں ٹھہر سکا۔ اور بہت چیزیں نہیں دیکھ سکا۔ تو بھی جو کچھ دیکھا ہے۔ وہ لکھ دیتا ہوں۔

۱۶۳۹ء میں یہ زمین جس جگہ مدراس ہے۔ یا قلعہ ہے چندرگری کے راجہ سے ایسٹ انڈیا کمپنی نے مول لی تھی۔ اس وقت یہ کون جانتا تھا کہ بھوشیہ میں انگریز سب ہندوستان کے راجہ ہو جائیں گے۔ اس زمین پر قلعہ بنایا گیا۔ اس میں ایک گرجا گھر ہے۔ جو پرانا ہے۔ سنتے ہیں کہ لارڈ کلائیو کی شادی اسی میں ہوئی تھی۔ پتہ نہیں یہ ٹھیک ہے یا کچھ اور ہے۔ قلعہ سمندر کے کنارے پر ہے۔ اور بہت بڑا نہیں ہے۔ چھوٹا سا ہے۔ اس میں اب اور رہنے کے مکان ہیں۔ اور سب کچھ سرکاری ہی ہے۔

مدراس میں کئی بلڈنگیں اچھی ہیں۔ جیسے ہائی کورٹ - لاء کالج - استری شکشا کا کالج اور بندرگاہ وغیرہ وغیرہ۔ میں ان کو چھوڑتا ہوں۔ میں نے اب سب سے پہلے ادیار کو دیکھا۔ یہ استھان تھیوسافیکل سوسائٹی کا ہے۔ ادیار ایک ندی ہے۔ اس کے پاس ہونے سے یہ نام رکھا گیا ہے۔ وہاں ایک بڑا ہال ہے۔ جس میں سب مذہبوں کا کچھ نہ کچھ نشان ہے۔ وہاں ایک بڑا پستکالیہ ہے۔ جس میں پرانی پستکیں بہت ہیں۔ اور کئی مکان بنے ہوئے ہیں۔ یہاں بھگت آکر ٹھہرتے ہیں۔ جو بڑا ہال ہے۔ اس میں کرنل الکاٹ اور مسز بلاوٹسکی کی مورتیاں ہیں۔ اور اس کے آگے جا کر اینی بیسنٹ کی سمادھی ہے۔ اس پرکار کئی مکان ہیں۔ اور یہ بالکل ایکانت جگہ ہے۔ سمندر ندی کا کنارہ ہے۔ شہر کے شور و غل سے باہر ہے۔ دھیان لگانے والوں کو اور ایکانت واس والوں کو یہ جگہ انوکول ہی ہوگی۔

سینٹ ٹھوم کا گرجا۔

یہ پرانا گرجا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ گرجا کسی مندر کو گرا کر بنایا گیا ہے۔ اور مندر بھی وشنو مندر بتلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس گرجا میں مندر کے پتھر لگے ہوئے ہیں۔ یہ رومن کیتھولک گرجا ہے۔

مچھلی گھر۔

یہ سمندر کے کنارے ہے۔ اس کے پاس ہی ریڈیو ہے۔ اور اس کے ارد گرد سمندر کے کنارے لوگ شام کو سیر کے لئے آکر خوب جمع ہوتے ہیں۔ اس میں بہت قسم کی مچھلیاں رکھی ہوئی ہیں۔ وہ شیشوں کے بکسوں میں اور مکانوں میں رکھی ہوئی ہیں۔ ان میں سمندر کا درشیہ بنایا گیا ہے۔ نیز اور بہت سی چیزیں جو سمندر کی تہ میں ملتی ہیں۔ وہاں رکھی ہوئی ہیں۔ اس میں انیک رنگوں اور مختلف شکلوں کی مچھلیاں رکھی ہوئی ہیں۔ جس طرح وہ سمندر میں رہتی ہیں۔ ویسا سامان تیار کیا گیا ہے۔ اس لئے مختلف قسم کی مچھلیاں انیک رنگوں والی دیکھنے میں آتی ہیں۔ اس لئے لوگ ان کو دیکھنے کے لئے جاتے ہیں۔ ان کا زیادہ آنند رات کو بجلی کی روشنی میں آتا ہے۔

یہاں کا چڑیا گھر سادھارن ہے۔ شہر کی آبادی چھ سات لاکھ کے درمیان ہے۔ اس صوبہ میں کیتھولک عیسائیوں کا زور ہے۔ اور اس کے نزدیک ایک مندر ہے۔ جس کو بالاجی کا مندر کہتے ہیں۔ اور تروپتی کے نزدیک ہے۔ اس لئے اس کو تروپتی بالاجی کہتے ہیں۔ یہ مندر دکھشن کے مشہور مندروں میں سے ایک ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کو سال میں لاکھوں روپیہ کی آمدنی ہے۔ اس لئے اس کو دیکھنے کی خواہش ہوئی۔ اور پنڈت کیشو دیو جی کے ساتھ میں اس کو دیکھنے کے لئے گیا۔ اس کے جانے کا راستہ اس طرح ہے۔ اگر کوئی [illegible] سے جائے۔ تو اس کو گوڈور سٹیشن سے گاڑی بدل کر تروپتی جانا چاہیے۔ اگر بنگلور سے آئے۔ تو کاٹپاڑی سے گاڑی بدلنی چاہیے۔ اگر پونہ بمبئی سے آئے۔ تو رینیگنٹہ سے گاڑی بدلنی ہوتی ہے۔ تروپتی ایسٹ اور ویسٹ دو سٹیشن ہیں۔ اچھا یہی ہے۔ کہ تروپتی ایسٹ میں اترا جائے۔ وہاں سٹیشن کے پاس ایک دھرم شالہ ہے۔ اس میں ٹھہرنا چاہیں تو ٹھہر سکتے ہیں۔ میں تروپتی میں شام کے چھ بجے پہنچا۔ اسی وقت تانگہ کر کے چل دیا۔ ڈیڑھ میل چل کر تانگہ کا راستہ ختم ہو گیا۔ وہاں سے چڑھائی شروع ہو جاتی ہے۔ تانگہ چھوڑ کر مزدور کر کے ہم رات کو اسی وقت چل دئے۔ کیونکہ سڑک پر بجلی کی روشنی ساری رات رہتی ہے۔ وہاں سے پہلے چھ فرلانگ خوب سیدھی چڑھائی ہے۔ اس کے بعد چڑھائی تھوڑی تھوڑی ہے۔ چار میل چل کر کچھ اترائی ہے۔ اترائی ہی پھر چڑھائی ہے۔ لیکن یہ اترائی چڑھائی ایک فرلانگ سے دو فرلانگ کے اندر ہی ہے۔ اسی طرح یہ سب راستہ سات میل ہے۔ پنڈت کیشو دیو جی تو پہلے پہنچ گئے تھے۔ میں ۱۰ بجے پہنچا۔ رات کو سو گئے۔ صبح اٹھ کر کریا سے نورت ہو کر دیکھا۔ وہاں دیکھنے کی تین جگہیں ہیں۔ گو گربھ جو ایک میل ہوگی۔ وہاں چھوٹی سی ندی ہے۔ پاپ ناشنی - پاتال گنگا یہ آگے چل کر ایک پہاڑی اتر کر تین اور پانچ جو مندر سے تین میل ہوں گی۔ مندر کے پاس ایک تالاب ہے۔ اس جگہ اتنی دور مندر بنانے کا ایک کارن یہ بھی ہے۔ کہ یہاں ندی ہے۔ جس سے پانی کی دقت نہیں ہے۔ اور اس پہاڑی میں اور جگہ پانی نہیں ہے۔

مندر بڑا ہے۔ چاروں طرف بہت اونچی دیوار ہے۔ وہ دیوار جیل جیسی کھینچی چلی گئی ہے۔ گوپر دوارہ بہت اونچا بنا ہوا ہے۔ دکھشن کے مندروں میں اس کو اونچا بنانے کا رواج ہے۔ آگے چل کر صحن ہے۔ اوپر پرکرما ہے۔ اس صحن کے آگے سونے کے [illegible] کی بڑی گروڑ دھوج ہے۔ اور بڑا دروازہ ہے۔ دروازہ کو پار کر کے پھر پرکرما اور صحن ہے۔ آگے مندر کا [illegible] شروع ہوتا ہے۔ دھیرے دھیرے جانا ہوتا ہے۔ کیونکہ اندھیرا ہے۔ مورتی کے نزدیک جا کر جنگلہ بنا ہوا ہے۔ وہاں تک یاتری جاتے ہیں۔ آگے پجاری ہوتے ہیں۔ دن کو گھی کے چراغ جلاتے ہیں۔ اور بھگت جو کافور لے جاتے ہیں۔ اس کو دیوتا کے سامنے جلاتے ہیں۔ وہاں دھوئیں سے ستون اور چھت وغیرہ سب سیاہ ہو گئے ہیں۔ سنتے ہیں۔ کہ یہ مورتی خالص سونے کی ہے۔ یہ مورتی وشنو کی ہے۔ ادھر وشنو کو بالاجی بھی کہتے ہیں۔ مورتی کے دائیں بائیں دو مورتیاں شری اور بھودیوی کی ہیں۔ بھگت درشن کر کے لوٹ آتے ہیں۔

پہلے دروازہ کے دائیں طرف کرشن دیو رائے اور اس کی دھرم پتنی کی تانبے کی کھڑی مورتیاں ہیں۔ اور بائیں جانب گوبند دیو رائے اور اس کی دھرم پتنی کی مورتیاں ہیں۔ پہلا وجے نگر کا راجہ

Banker's Shillong (Assam)

دیں - الوپریمی [illegible] بازاروں پر بکتے ہیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کہ دیجے نگر کے راجہ کے وقت میں یہ مندر بنایا اُن سے پُوجا جاتا تھا۔ یہ دھیان رہے۔ کہ آج کل لوگ دیجے نگر کو نہیں جانتے ہیں۔ صرف تاریخ پڑھنے والے جانتے ہیں۔ اس وقت ان کھنڈرات کو اگر کسی نے دیکھنا ہو۔ تو ایم۔ ایس۔ ایم ریلوے میں ہاسپیٹ سٹیشن کے نزدیک سمپی نام کی جگہ کا پتہ لینا چاہیئے۔ دیجے نگر کے کھنڈرات وُہیں ہیں۔ اس کے نزدیک رام کا کشن کنڈ ہے۔ جہاں بالی سگریو ہنومان کو ملے تھے۔ دوسرے دروازہ سے باہر پیتل کی اور مُورتیاں ہیں۔ جن میں سے ایک پُرش اور دو عورتوں کی ہیں۔ پہلے پُوچھنے پر ایک بھگت نے کہا۔ کہ یہ مسلمان بالاجی کا بھگت تھا لیکن جب میں اور پنڈت کیشو دیو جی اس کے پاس گئے۔ تو اس پُرش کی مُورتی پر کھیم چند لکھا ہُوا تھا۔ پھر دریافت کیا۔ تو پتہ لگا۔ کہ یہ کوئی اُترپہ بھارت کا تھا جس نے مندر کی سیوا کی تھی۔ معلوم ہوتا ہے۔ یہ کوئی مُلتان یا بہاول پور ریاست کا ہے۔ اس کا لباس ویسا ہی ہے۔ اور ڈاڑھی کٹی ہُوئی ہے۔ اور دکھشن میں ڈاڑھی مسلمان بھی رکھتے ہیں۔ اس لئے عام لوگ اس کو مسلمان ہی سمجھتے ہیں ؛

یہاں سائن بورڈ لگے ہوئے ہیں۔ جن پر لکھا ہُوا ہے۔ جو دھن دینا ہو۔ صندوق میں ڈالو۔ کسی پُجاری کو مت دو۔ جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اس مندر میں چوری ہوتی ہے۔ تب ہی تو مہنت کو یہ لکھنا پڑا۔ مہنت کا مکان مندر کے نزدیک ہی ہے۔ جو شاہانہ ڈھنگ کا ہے۔ لیکن اس دن مہنت وہاں نہ تھا۔ اس لئے درشن نہ ہو سکے ؛

دوپہر کو گیارہ بجے ہم نے واپس لوٹنے کی تیاری کی۔ اور وُہی سیڑھیاں جو رات کو چڑھتے تھے۔ اب اُترنے لگے۔ اور دو بجے جہاں رات کو جُوتے اُتار کر ننگے پاؤں چلے تھے۔ وہاں پہنچ گئے۔ پاٹھک یہ سمرن رکھیں۔ کہ بالاجی کی یاترا میں جُوتا پہاڑی کے نیچے ہی اُتارنا ہوتا ہے۔ اور اوپر ننگے پاؤں جانا پڑتا ہے۔ وہاں سے تانگہ میں سوار ہو کر رینی گنٹہ آئے۔ اور اسی وقت موٹر لاری میں سوار ہو کر رینی گنٹہ میں پہنچ گئے۔ رینی گنٹہ سے نو بجے پہنچ کر پنڈت کیشو دیو جی مدراس کو چلے گئے۔ اور میں دو گھنٹہ وہاں ٹھہرا۔ بعد ازاں گاڑی میں سوار ہو کر گدور آ گیا۔ وہاں سے مدراس کلکتہ میل میں سوار ہو کر صبح ۱۰ بجے بزواڑہ آ گیا۔ وہاں مارواڑی رام گوپال جی جو کہ حیدرآباد میں سکونت رکھتے ہیں۔ اُن کی دھرم شالہ میں ٹھہرا۔ وہ سٹیشن کے نزدیک ہی ہے۔ اسی دن بزواڑہ شہر میں گھوما۔ سنیاسیوں کا مٹھ دیکھا۔ اور کرشنا ندی کے درشن کئے۔

...۔ ... ... میں سوار ہو کر دہرہ دون صبح ۸ بجے دہلی کے سٹیشن کو آ دیکھا۔ اس طرح میری دکھشن یاترا ختم ہوئی۔ اس یاترا میں کچھ نئی باتیں میں نے دیکھیں۔ جو پاٹھکوں کی بھینٹ کرتا ہوں :۔

جھٹکہ :۔

دکھشن میں تانگہ کو جھٹکہ کہتے ہیں۔ نظام ریاست میں یہ کہیں کہیں بنتا ہے۔ لیکن اس کی شکل تانگہ کی سی ہے۔ مگر آگے بڑھنے سے اس کی شکل بدل جاتی ہے۔ میسور اور مدراس میں یہ ویسا ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ لاہور میں ایک بیل والا یکہ ہوتا ہے۔ اس پر گول چھت ہوتی ہے۔ اور اس کا تجربہ میرے لئے بہت خراب ہے۔ کیونکہ میں جب اس میں بیٹھا تھا۔ تو اوپر سے سر کو لگتی تھی۔ اور سیدھا بیٹھنا ناممکن تھا۔ اور میرے لئے وُہ پنجابی جھٹکہ تھا۔ نہ کہ مدراسی جھٹکہ ؛

رکھشا :۔

مدراس میں رکھشا بھی ہوتی ہے۔ جیسی کہ شملہ میں پاٹھکوں نے دیکھی ہوگی ؛

راگی :۔ یہ ایک کھانے کی چیز ہے۔ دکھشن میں غریب لوگ اور گاؤں کے لوگ اس کا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بنانے کی یہ وِدھی ہے۔ پانی کو گرم کرتے ہیں۔ جب کھولنے لگتا ہے تو اس میں تھوڑا تھوڑا راگی کا آٹا ڈالتے جاتے ہیں۔ اور ہلاتے جاتے ہیں۔ جب وہ لیس دار اور سخت ہو جاتا ہے۔ تو اسے اُتار کر لڈو بنا لیتے ہیں۔ اور اس کو مرچ یا دال کے ساتھ کھاتے ہیں۔ یہ لیس کراچی کے سوہن حلوہ کی بہن سمجھنی چاہیئے۔ اس کو راگی کہتے ہیں ؛

اِڈلی :۔

سٹیشنوں پر اِڈلی بکتی ہے۔ میں اس سے واقف نہ تھا۔ مدراس میں پنڈت کیشو دیو جی نے اس کا پریچے کروایا۔ یہ چاول اور دال ملا کر بناتے ہیں۔ بنانے کا ڈھنگ مدراسیوں کا اپنا ہی ہے۔ پنجابیوں کی کھچڑی نہیں ہے۔ اسے دال سے کھاتے ہیں۔ اور اِڈلی نام سے پکارتے ہیں ؛

اُپما :۔ سُوجی کو گھی میں پکاتے ہیں۔ جب پک جاتی ہے۔ تو اس میں گرم پانی ڈال دیتے ہیں۔ دوسرے شبدوں میں اس کو پھیکا حلوہ کہہ سکتے ہیں۔ اس کو بھی دال کے ساتھ کھاتے ہیں ؛

دوسّا :۔

پنجاب میں پوپ دو طرح بناتے ہیں۔ ایک گھی میں ڈال کر پکاتے ہیں۔ جس کو گاؤں والے مال پوپ کہتے ہیں۔ دوسرے توے پر گھی لگا کر اس پر ڈال کر پوپ بناتے ہیں۔

پیسے دوسرے بنتے ہیں۔ اسی طرح ادھر چاولوں کے آٹے کے پوپ توے پر بناتے ہیں۔ اور اس کو دوسا کہتے ہیں ؛

سنبھار :۔

یہ ایک طرح کی دال ہے۔ جس میں کئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ لگا کر اور چیزیں کھاتے ہیں۔ مرہٹی علاقہ میں گاؤں میں جوار کی روٹی زیادہ کھاتے ہیں۔ وہاں کی جوار پنجاب کی جوار سے اچھی ہوتی ہے۔ سندھ میں کھانے میں پہلے چاول دیتے ہیں۔ گجرات میں بعد میں چاول ملتے ہیں۔ مہاراشٹر میں شروع میں اور بعد میں دو بار چاول ملتے ہیں۔ اور مدراس میں صرف چاول ہی کھائے جاتے ہیں۔ اس لئے وُہ ترش چیزیں اور مرچ خُوب کھاتے ہیں۔ مہاراشٹر میں جو چاول بعد میں ملتے ہیں۔ ان کے ساتھ دہی دیتے ہیں۔ اور مدراس میں باسی دہی ہر روز ضرور کھاتے ہیں ؛

لباس :۔

مدراس میں بڑے آدمی بھی دھوتی پہنتے ہیں۔ اور لانگ بھی لگاتے ہیں۔ لیکن عام رواج چھوٹی دھوتی یا تہمد باندھنے کا ہے۔ چھوٹا کُرتہ پہنتے ہیں۔ اور عام طور پر سر سے ننگے رہتے ہیں۔ آج کل ٹوپی بھی پہن لیتے ہیں۔ اگر وُہ شِکھا رکھتے ہیں۔ تو خُوب بڑی رکھتے ہیں۔ ورنہ سر مُنڈا دیتے ہیں۔ چوٹی کی پرواہ نہیں کرتے۔ چھوٹی چوٹی یعنی پنجاب کے ڈھنگ کی شِکھا بہت ہی کم دیکھنے میں آتی ہے ؛

عورتیں زیادہ آزاد ہیں۔ مردوں کی نسبت عورتوں کی صحت اچھی ہے۔ وہاں جا کر مجھے پنجاب کی ضرب المثل یاد آئی :۔

"مرد کو میٹھا عورت کو کھٹا"

معلوم ہوتا ہے۔ وہاں ترش چیزوں کے استعمال سے عورتوں کی صحت اچھی ہے۔ اور میٹھے کا استعمال کم ہوتا ہے۔ اس لئے مردوں کی صحت اچھی نہیں ہے ؛

ہندی :۔

اس وقت ہندی کا پرچار بڑھ رہا ہے۔ مہاتما گاندھی جی نے اس کے لئے پراین کیا ہے۔ اور اس وقت مدراس والے بھی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے جو دقت پہلے بات کرنے میں ہوا کرتی تھی۔ وُہ اب نہیں رہی ہے۔ کوئی نہ کوئی ہندی والا مل ہی جاتا ہے۔ انگریزی کا پرچار زیادہ ہے۔ سادھارن لوگ بھی انگریزی بول لیتے ہیں۔ گاؤں میں یہ حالت نہیں ہے۔ میں یہاں سے چند وقت اصطلاح کیسا لے کر چلا تھا۔ مگر وُہ میرے ساتھ بوجھ ہی بنا رہا۔ کیونکہ مجھے ایک دن بھی اس کے اور پڑھنے

کی ضرورت نہ پڑی۔ وہاں ایک چادر سے زیادہ کی سردی نہیں ہوتی ہے۔ میں حیران تھا جب مجھے گرمی لگتی تھی۔ تو مدراسی سویٹر پہن کر اوپر گرم کوٹ پہنتے تھے۔ پیز شال اوڑھ کر باہر نکلتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ بڑی سردی ہے۔ میں نے وُہ کمبل بھوپال سے ادھر آ کر اوڑھا۔ اس لئے اگر کسی نے مدراس جانا ہو۔ تو گرم کپڑے کسی موسم میں بھی نہ لے جانا چاہیئے۔ وہاں سردی ہوتی ہی نہیں ہے۔ مدراسیوں کی سردی پنجابیوں کی گرمی ہی جاننی چاہیئے۔ آخیر میں میں ایشور کا دھنیواد کرتا ہوں۔ کہ جس کی اپار کرپا اور آریہ سماج کی سہایتا سے میری یہ دکھشن یاترا اچھی طرح ختم ہوئی ؛

وَر کی ضرورت

ایک خوبصورت اچھی ہندی پڑھی لکھی پندرہ سالہ پنجابی کھتری گھرانے کی کنواری کنیا کے لئے جو گھر کے کام کاج میں نپن ہے۔ اور سینا پرونا جانتی ہے ایک ایسے کھتری ور کی آوشکتا ہے۔ جو ۲۰ یا ۲۲ سال کا ہو۔ کالج میں تعلیم پاتا ہو یا برسر روزگار ہو آریہ سماجی یا آریہ سماجک خیالات والے کو ترجیح دی جائیگی۔ دیگر امور بپتہ ذیل پر دریافت فرمائیں :۔
لالہ بہاری لال نندہ سب ڈویژنل آفیسر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ ایلچ پور (برار)

ضرورت

وَر اور کنیا کی ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" بہترین ذریعہ ہے آریہ ودیالیوں سکولوں اور دیگر آریہ سنستھاؤں کے لئے منتریوں۔ اور اُپدیشکوں وغیرہ کی ضرورت کیلئے "پرکاش" سے فائدہ اُٹھائیے (مینیجر)

برائے فروخت

میرا ایک ایک منزلہ مکان اندازاً ایک کنال تقریباً آٹھ مرلہ منٹگمری خاص میں ہے۔ اور جو ۲۶ روپیہ ماہوار کرایہ پر چڑھا ہُوا ہے۔ بغرض فروخت ہے۔ مالیہ نہر کا بیت اسی طرح ایک ٹکڑہ زمین ۲ کنال شہر میں بانسی دروازہ کے پاس ہے۔ یہ بھی برائے فروخت ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں سارا یا ٹکڑوں میں دونوں یا علیحدہ علیحدہ خرید سکتے ہیں۔ قیمت کا فیصلہ مجھ سے بذریعہ خط و کتابت یا زبانی کیا جا سکتا ہے ؛ پتہ :۔
بھگت رام ٹھیکیدار بھگت نواس دیو سماج روڈ۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تہوار لوہڑی میں ریفارم کی اشد ضرورت ہے

(لالہ رام سرن داس صاحب ملہوترہ جموں توی کے قلم سے)

ہندوؤں کے ہر ایک تہوار میں کوئی نہ کوئی راز پوشیدہ ہے۔ بعض مذہبی اور بعض موسمی بنیادوں پر رکھے گئے ہیں۔ چنانچہ لوہڑی کا تہوار بھی انہی تہواروں میں شامل ہے۔ جو کہ اس دن سورج دکھشنائن سے اترائن جاتا ہے۔ اس لئے تمام ہندوستان کے ہندو اس دن کی یاد میں لوہڑی کا تہوار مناتے ہیں۔ اگرچہ مختلف جگہوں میں اس کے منانے کے مختلف طریقے ہیں۔ کئی مقامات پر لوہڑی سے دس پندرہ دن پہلے محلوں میں دھونیاں دلانی شروع کر دی جاتی ہیں۔ جن کے ارد گرد نوجوان اور بچے دس دس بارہ بارہ بجے رات تک بیٹھے رہتے ہیں۔ وہاں گپیں ہانکنے گالی نکالنے اور کھیلنے کودتے ہیں۔

بعض مقامات پر وزیٹی کرنے کا شوق ہے۔ ایسے شہر بھی ہیں۔ جہاں ان راتوں میں ایک محلے کے لڑکے دوسرے محلوں میں جاتے ہیں۔ اور اکٹھے مل کر کھانے پینے ہیں۔ تاکہ انہیں میں اتحاد و محبت کا رابطہ پیدا ہو۔ لیکن جموں میں اس تہوار کے منانے کا طریقہ بگڑتے بگڑتے نہایت بری منزل تک پہنچا ہے۔ یہاں اس دن چھجے بنا کے جلتے ہیں۔ جنہیں لڑکے اٹھا کر بازاروں اور محلوں میں سپاہیوں کی طرح لیپٹے پھرتے ہیں۔ یہ لڑکے جن کے گھروں میں شادی ہوئی ہو۔ یا کسی کے لڑکا پیدا ہوا ہو۔ وہاں جا کر ناچتے ہیں۔ اور پھر ان سے پیسے مانگتے ہیں۔ لوہڑی کے دن تمام دن بھر بازاروں اور شادی والے گھروں میں دھما چوکڑی مچی رہتی ہے۔ اور یہ لڑکے دن بھر شرابیں و سگریٹ اڑاتے رہتے ہیں۔ جسے یہ دیکھ کر ازحد صدمہ ہوتا ہے۔ کہ نہایت محنت و کوشش سے بارہ تیرہ سال پہلے جس شراب کی فروخت کو لوہڑی۔ بیساکھی اور دیوالی پر بند کرایا گیا تھا اسی شراب کی بوتلوں کو یہ لڑکے اور نوجوان لوہڑی کے دن ہاتھوں میں لئے سر بازار پیتے ہیں۔ اور شراب کی بدمستی میں گلیوں و بازاروں میں ناچتے ہیں۔ بلکہ لوگوں کے گھروں میں جا کر ناپ شناپ الفاظ بھی کہہ نہیں کر سکتے ہیں۔ غضب یہ ہے۔ کہ کئی والدین اپنے بچوں کو اپنی آنکھوں سے اسی حالت میں دیکھتے ہیں۔ لیکن انہیں روکتا نہیں بلکہ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کئی نئے چھوٹے چھوٹے بچے بھی

کبھی شراب و سگریٹ کی بد عادات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جس سے ہمیشہ کے لئے ان کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔

ایک غضب اور ہے کہ اس دن شراب کی فروخت بند ہوتی ہے۔ لیکن پولیس والے اپنی کھلی آنکھوں لڑکوں اور بچوں کو بازاروں میں بوتلیں پکڑے اور شراب پیتے دیکھتے ہیں۔ لیکن کوئی کارروائی نہیں کرتے۔ ان حالات میں سال بہ سال یہاں کے لڑکوں اور بچوں کا اخلاق بگڑتا چلا جا رہا ہے۔

دوسری قباحت اس تہوار کے متعلق اور بھی ہے۔ وہ اور بھی زیادہ بری ہے۔ اس دن نوجوان لڑکیاں بھی گہنے کپڑے پہن کر نکل پڑتی ہیں۔ اور لڑکوں کی طرح پیسے مانگتی پھرتی ہیں۔ بعض لڑکیاں بازاروں میں بھی راہ گزروں سے مانگ مانگ کر مانگتی ہیں۔ اس سے کئی دفعہ ایسے واقعات بھی ہو جاتے ہیں۔ کہ لڑکے اور لڑکیوں کی ٹولیوں کی آپس میں ٹکر ہو جاتی ہے۔ جس سے کئی دفعہ کئی قسم کی برائیاں پیدا ہونے کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

مسٹر وی۔ این مہتہ جب کٹرہ میں شری ویشنو دیوی کی یاترا کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ تو آپ کی خدمت میں وہاں ایک ایڈریس دیا گیا۔ اور یہ عرض کیا گیا۔ کہ کٹرہ میں جو "سنتا دے جا بھیم" کا رواج ہے۔ اسے فاؤنڈا بند کرنا چاہیے۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ جموں میں لوہڑی کے دن جو خرابیاں ہوتی ہیں۔ ان کی طرف کسی کا بھی دھیان نہیں۔

اگر ہم کوشش کریں۔ تو یہ سب سوشل خرابیاں ہم خود درست کر سکتے ہیں۔ اور ان کے لئے کسی قانون کی مدد لینے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ پہلے ہم اپنے اپنے گھروں کو سنبھالیں۔ اور اپنے بچوں اور بچیوں کو روکیں۔ جنرل طور پر تمام قباحتوں کو درست کرنے کے لئے سبھا سوسائیٹیوں کو اس طرف دھیان دینا چاہیے۔ لوہڑی کے تہوار میں ریفارم کرنے کے لئے سیوا سمتی اور مہابیر دل کا فرض ہے کہ وہ میدان میں آئیں۔ اور لوہڑی سے ایک ہفتہ پہلے ہی اس کے متعلق انسدادی کارروائی شروع کر دیں۔ اگر لوہڑی کے دن بازاروں پر لگے

آریہ سماج جھنگ کا پروٹسٹ :-

آریہ سماج جھنگ شہر کا یہ پبلک جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور دھوڑ والی آریہ سماج کے منتفقہ نگر کیرتن کو گورنمنٹ کی طرف سے بند کئے جانے پر شوک اور دکھ پرکٹ کرتا ہے۔ خاص اس حالت میں جبکہ گورنمنٹ نے جب لاہور کی حالت زیادہ مخدوش تھی۔ اس جلوس کی باقاعدہ اجازت دیدی تھی۔ اور حالات بہتر ہوئے پر اس اجازت کو بلا وجہ منسوخ کر دیا۔ یہ سماج محسوس کرتی ہے۔ کہ اس کمانڈنٹ سے پنجاب کے لاکھوں آریوں کے دلوں کو سخت چوٹ لگی ہے۔ یہ جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا کو یقین دلاتا ہے۔ کہ سب آریہ بھائی اس کے ساتھ ہیں۔ اور اردھ شتابدی کی آئندہ تاریخوں کی پرتیکھشا کر رہے ہیں۔

(رہا بیر ستانک منتری آریہ سماج جھنگ شہر)

ایک انگریز مس کی شدھی :-

لاہور۔ ۱۸ جنوری۔ کل لالہ راج کرشن آف میسرز راما کرشنا اینڈ سنز کے مکان پر سرکردہ ہندو اصحاب کی موجودگی میں ایک حسین نوجوان انگریز دوشیزہ مس میری اولڈ فیلڈ اے۔ آر۔ سی اے (لنڈن) نے ہندو دھرم میں پرویش کیا مس موصوف نے شدھی سنسکار سے پہلے تین روز برت رکھا۔ شدھی کے بعد ان کا شبھ نام مس اندومتی رکھا۔ دو ہفتے گذرے مس موصوف لالہ راج کرشن کے چھوٹے بھائی مسٹر روپ کرشن کے ساتھ ولائت سے آئی تھی۔ شدھی کے بعد ان کا بیاہ ہندو رسوم کے مطابق مسٹر روپ کرشن سے کیا جائے گا۔

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ سماجی کا فرض ہے

دنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب
آسامی بنگالی طلسمی راز یا خزانہ کرامات

آسام — بنگال — نیپال — بھوٹان

عجیب کتاب ناگری میں بڑی آب و تاب سے نکل چکی ہے۔ اور اردو بھی اسی ماہ شائع ہو جائیگی۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر بھیجکر نام درج کرائیں یہ معمولی کتاب نہیں ہے۔ اس میں آسام۔ بنگال۔ نیپال بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلوں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے معجزات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں۔ جن کی حیرت انگیز تاثیر سے ایکبار زندہ مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ (بنگال) اور نیپال کی ترائی میں جادو اور روشنی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گذرے جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں۔ بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائے گی۔ بالکل کھول کر رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اس کاپی کی بھی بجنسہ نقل کر دی گئی ہے۔ جسکو ایک پورے سدھ مہاتما بھول سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے روح رواں دسوں زبانوں کے عالم فاضل قابل تعظیم بزرگ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں بلکہ عبادت کے قابل تعظیم پوجیہ مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی نامردوں کو مرد۔ بے اولادوں کو با اولاد بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے۔ آج سینکڑوں بانجھ مرد عورتوں کے گھر کتاب ہذا کا ہر ایک چٹکلہ جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں۔ کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی۔ اس پر بھی اگر آپ کو پسند نہ ہو۔ تو تین روز دیکھکر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں اس سے بڑھکر سچائی کی اور کیا گارنٹی ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کے ذریعے آپ ہزاروں بے موت مرنیوالے انسانوں۔ حیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس کے پاس یہ کتاب ہوگی سمجھ لیں۔ کہ دس بیس کوس کے ارد گرد ہر ایک کی زبان پر اس کا نام ہوگا۔ قیمت اردو للعہ ناگری ایڈیشن صہ محصول ڈاک ۱۲ اور خوبصورت جلد بندھی ہر ایک کے ۱۲ زائد ہوں گے۔ تقریباً ۴۰۰ صفحات ہیں۔ نوٹ :- جو اسی ماہ خریدیں گے۔ ان کو چوتھائی قیمت کی رعائت ملیگی۔ یعنی ۳ روپئے چار آنے جائینگے اور مجلد کے ۳ ۱۲ ہے اور جو پیشگی منی آرڈر روانہ کر دیں گے۔ ان کو ۱۲ محصول ڈاک بھی معاف ہوگا۔ یکم فروری کے بعد رعائت کیلئے لکھنے کی تکلیف نہ اٹھائیں۔

منیجر انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بینکرس شیلانگ آسام

Indian Stores (5) General Merchant and Bankers Shillong (Assam)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مسئلہ الہام اور آواگون پر ایک دلچسپ شاستر ارتھ

آریہ سماج بہاری پور کے سالانہ جلسہ پر انجمن اشاعت السنت بریلی کے نمائندہ مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدیر "الفرقان" کے ساتھ منشی پنڈت رام چندر جی دہلوی کا "الہام اور آواگون" کے مسئلہ پر دلچسپ شاستر ارتھ ہوا - جس کا "الہام" کا حصہ گزشتہ صحبت میں شائع ہو چکا ہے - اب "آواگون" کا حصہ شائع کیا جاتا ہے ؛ (ایڈیٹر)

مولوی صاحب - تناسخ پر کہتا ہے - کہ روح بلا عمل کے ظہور نہیں کر سکتی - اس کے یہ معنی ہیں - کہ تناسخ سے وجود ہی نہیں رہتا ساری کائنات درہم برہم ہو جاتی - اگر تناسخ کا مسئلہ صحیح ہوتا - کیونکہ روح و مادہ دونو الگ الگ چیزیں ہیں - اور ان کا ملنا ضروری ہے پھر عمل قرار پایا جا سکتا ہے - جیسے کہ ایک پنسل جیب میں ہے - اب اگر کہیں - کہ یہ پنسل اس کو ملے گی - جو اس سے لکھ دیگا - تو اول پنسل کا ملنا ضروری ہے - لکھنا پنسل ملنے پر ہو سکتا ہے - اسی طرح روح کا مادہ میں ملنا اول چیز ہے - عمل بعد کی - یعنی روح عمل نہیں کر سکتی - جب تک کہ مادہ سے مل جائے +

پنڈت جی - میں دوسری پنسل سے لکھ دونگا - اور یہ پنسل آپ کی جیب والی مجھے مل جائیگی - اسی طرح میری ہستی دوسرے اعمالوں سے ہے - یعنی یہ جسم دوسرے اعمالوں کا بیٹا ہے - دنیا میں مختلف درجات کرموں سے پائے جاتے ہیں - لیکن آنا دنیا میں جہالت (اودیا) سے ہوتا ہے - جب تک انسان حقیقت کے سمجھنے سے قاصر رہتا ہے - تب تب اس کو سنسار میں آنا پڑتا ہے - مگر میرا جسم پچھلے اعمال کی بنا پر بنا - اور یہ دوسرے اعمال پر مستقل ہے +

مولوی صاحب - اعمال تو روح اور مادہ کے اتصال سے ہو سکتے ہیں - مثلاً ایک بچہ سکول میں داخل جب ہو سکتا ہے - جبکہ اس کو درجہ چہارم تک کی لیاقت ہو - تو یہ کیسے ہو سکتا ہے - اول بات تو سکول میں داخل ہونا ہے - دوسری لیاقت کا ہونا ہے ؛

پنڈت جی - غالب (اودیا) سے آتا ہے - بچہ مدرسہ میں اپنی جہالت کی وجہ سے آتا ہے - اپنی نوعیت کا کلاس کی قابلیت سے نہیں آتا - دیکھئے میں باپ بھی ہوں - اور بیٹا بھی ہوں - مگر جس کا باپ ہوں - اس کا بیٹا نہیں - یعنی مختلف درجات اعمال پر ہوتے ہیں - لیکن طور پر دونو ہو سکتے ہیں - دوسرے آپ تناسخ مانتے ہیں - اور ہم تناسخ مانتے ہیں - اصول دونو کے ایک ہی ہیں - یعنی نوعیت کو بدل دینا - لیکن ذرا سا طریقہ میں فرق ہو جاتا ہے - تناسخ Transmigration
تناسخ Trans Formation ؛

مولوی صاحب - تخلیق چاہتا ہے عمل کو - جیسے مرد و عورت الگ الگ ہیں - اب کوئی کہے - کہ یہ دونو جب مل سکتے ہیں جبکہ پہلے اولاد پیدا کریں - اس سے پہلے ملاپ نہیں ہو سکتا - اسی طرح روح و مادہ الگ چیزیں ہیں - جب تک یہ مل نہ جائیں عمل ہونا محال ہے - دوسرے تناسخ میں خدا بھی چاہتا ہے

کہ سارے آدمی نیک نہ ہونے پائیں - کیونکہ رشی دیانند کے قول کے مطابق پانچویں روح بیلوں - گھوڑوں اور دیگر جانوروں میں آتی ہے اس لئے اگر سب نیک ہو جائیں - تو گھوڑے گدھا وغیرہ خدمت کو نہیں مل سکتے - اور دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے ؛

پنڈت جی - اگر ہم ترقی کرتے کرتے سب نیک بھی ہو جائیں - تو نظام عالم کبھی درہم برہم نہیں ہو سکتا - جس طرح سے ہم نباتات سے گھی نکال سکتے ہیں - اور گائے کا واسطہ چھوٹ جاتا ہے - اسی طرح ترقی کے معیار پر پہنچ کر زمین سے (Dissolution) اناج نکال سکتے ہیں - اور کسی کی ضرورت نہیں رہتی - دوسرے مرد عورت کی مثال نہایت ہی گاؤدم مثال ہے - کیونکہ یہاں بہنیں بھی بیٹھی ہیں - مادہ و روح کا ملنا اعمال سے نہیں ہوتا - قرآن بھی کہتا ہے - کہ انسانوں کو سؤر - بندر بنا دیا - یعنی اعتقول تو ہے - مگر مسخ کے ساتھ - تیسرے جس طرح خدا نے دوزخ پہلے سے بنا رکھا ہے - کہ اس میں پاپیوں کو سزا دی جائے گی - تو کیا یہ گناہ خدا کراتا ہے؟ نہیں بلکہ اعمال کی سزا بھگتنی پڑے گی - اسی طرح یہ دنیاں بھی بنائی گئی ہیں +

مولوی صاحب - جس طرح انسان بناسپتی گھی سے بے نیاز ہو گیا - اسی طرح زمین سے اناج نکال کر جملہ خدمتگاران (گائے - بیل) سے بے نیاز ہو جائے گا - یہ تو صرف تخیل (خیالی پلاؤ) ہے - بلکہ آپ کے کہنے کے مطابق ان پاپیوں کی روحوں کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ جن کی روحوں سے زندگی میں آرام ملتا ہے +

پنڈت جی - جب آج آنکھوں کے سامنے نباتاتی گھی نکال لیا - اور اس کا واسطہ جو گائے بھینس سے تھا - دور ہو گیا - تو زمین سے اسی طرح اناج نکالنا یا غذا حاصل کرنا محض تخیل کیونکر کہا جاتا ہے؟ اور یہ اگر تخیل ہے تو کیا یہ تخیل نہیں ہے - کہ سب نیک ہو جائیں گے - اور پھر کوئی پاپی نہیں رہے گا ؛

جس طرح سے ہر طالب علم مختلف اوقات میں ایم - اے میں آگے پیچھے ہوتا ہے - یہ نہیں کہ سب ایک ساتھ ہو جائیں - یا جملہ آدمی سات برس کے ہوتے ہوں گے - مگر سب ایک ساتھ سات برس کے نہیں ہونگے - وقت کی مختلف حالتوں میں - آج آپ ایم - اے ہوتے - کل بی - اے اور پرسوں دوسرا - اسی طرح آج میں نیک - کل دوسرے کی روح نیک - اس لئے دنیا ہمیشہ قائم رہے گی - تقدیر کا مسئلہ بھی اس میں ہوتا ہے مگر اسطرح سے

قسمت کیا ہر شخص کو قسام ازل نے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا
بلبل کو دیا رونا تو پروانے کو جلنا
غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

کیا مسخ ٹھیک ہے - یعنی ایک آدمی سے جھٹ بندر - سؤر بنا دیا - بھلا بندر کا وزن آدمی کے وزن سے آدھا ہوتا ہے - تو اس آدمی کے وزن سے بندر کا وزن کیسے مل سکتا ہے - جب تک کہ کچھ زائل نہ ہو ؛

مولوی صاحب - مادہ کی بابت کہ ایک مادہ جوہر ہے - ایک پتھر کی شکل میں - ایک گوبر کی شکل میں - تو اس کا اختلاف کیوں ہے؟

پنڈت جی - کوئی عمل بلا علم کے نہیں ہوتا - مادیات گیان سے پرے ہیں - بلکہ یہ جملہ چیزیں اچھے بروں کے اعمال پر ہیں - مثلاً کوئلہ میں اگر کوئی بیماری ہے - تو اس سے ظاہر نہیں ہوتا - کہ کوئلہ کو بخار ہے - جیل خانہ کی کوٹھڑیاں بذات خود اپنے اعمال سے وہاں نہیں ہیں - کیونکہ یہ گیان رہت ہیں - بلکہ یہ ہمارا عمل ہے - کہ ان کو وہاں لگا دیا - ہاں قیدی لوگ اپنے اعمال کی سزا کی وجہ سے وہاں ہیں - مسخ کی صورت اور نسخ کی صورت جب ایک نوعیت رکھتی ہے - تو پھر غور کرو - کہ نسخ درست ہے یا کہ مسخ - اور پاپی کا شکریہ کیسا؟ ایک بچہ سبق اس لئے یاد نہیں کرتا ہے - کہ وہ ماسٹر صاحب کا بید کھا لے گا - انسان اس لئے پاپ نہیں کرتا - کہ وہ گھوڑا بنایا جائے - وہ اس کے فرض سے ناواقف ہے - اگر کسی چور سے پوچھو - تو وہ یہ نہیں کہے گا - کہ میں جیل کاٹنے کے لئے چوری کرتا ہوں - اس لئے ان کا شکریہ بیکار ہے - وہ تو محض ناواقف ہوتے ہیں ؛

مولوی صاحب - تناسخ میں روح کا انتقال ہوتا ہے - تناسخ میں روح کا انتقال نہیں ہوتا - پھر تناسخ اور تناسخ میں حقیقی فرق کیوں نہیں سمجھتے؟ یہ دو چیزیں الگ الگ ہیں - ایک کیسے ہو سکتی ہیں یہ دوسرے جب بادن گناہ پر سنیہ کرتا - تو ایک مادہ تو پھر دوسرا مادہ بنتا ہی کیا ہے - جو اس قدر عجیب ہے - پھر ایسا کیوں ہے؟

پنڈت جی - تناسخ اور تناسخ دونو کا انتقال نوعی ہے - جیسے اچھی نوعیت بدل دیتے ہیں - ایک نوع سے دوسرے نوع - تناسخ بھی بنا سکتا - تناسخ بھی بنا سکتا ہے - یعنی دونو کے اصول ایک ہی ہیں - پھر اختلاف کیا؟ صرف طریقہ میں فرق - ہاں یہ تمام چیزیں ہمارے ہی اعمال سے ہیں - مثلاً ایک چیز تو آپ کے ساتھ ہے - یعنی ایک اچکن آپ کے ہمراہ ہے - جو کہ زیب تن ہے - دوسری اسی طرح آپ کے پاس نہیں ہے بلکہ دو کپڑے بکس میں گھر میں رکھی ہوئی - یہ دونو اگرچہ بے علم ہیں - لیکن ایک آپ کے عمل سے آپ کے ساتھ ہے - اسیطرح ایک چیز روح سے وابستہ ہے - دوسری نہیں - ہیرا (بے علم) ہمارے اعمال سے ہی ملتا ہے - اسی طرح ایک شخص بہت ہاتھ سے محنت کرتا ہے - مگر میری اچکن سے نہیں - جیسے اول میں کہہ چکا ہوں بلا عمل سے ہے ؛

مولوی صاحب - جو مادہ آپ کی ہر کو آپ کی ساری چیزوں کو ملا - وہ گوبر کیوں نہیں ملا؟ دوسرے تناسخ کی رو سے بچوں کو روٹی کھلانا اور مریض کو دوا پلانا بیکار ہے - کیونکہ اسے اپنے گناہ کی سزا مل رہی ہے - یعنی تناسخ کی دنیا میں ہمدردی تو کوئی چیز ہی نہیں ہے گی - گورنمنٹ بھی رحم دلی نہیں - قیدیوں کو معافی دیتا ہے - کیونکہ اللہ کی سزا کی پاداش میں رحم آڑے ہو گا ؛

پنڈت جی - یہ الفاظ آپ کا مادہ پر لازم آتا ہے - بھلا جہاں نہ علم وغیرہ کا احساس نہیں - وہاں عذاب و ثواب کیسا؟ پتھر ہیرا وغیرہ تو بے حس اور بے جان ہیں - یہ تو ہمارے اعمال کی بنا پر ہیں - مختلف صورتوں سے مختلف ہو گئے - اور یہ بنتا رہتا ہے - زمانہ میں مختلف طرح کے اجزاء داخل ہو جاتے ہیں - ایک چیز فانی اور ایک چیز ناقابل ہو جاتی ہے - مثلاً گیہوں سے ایک انسان بھوجن کھاتا ہے - اسی بھوجن کا بچا ہوا بعد میں مل جائے گا - تو وہ بھوجن مل دتھا - بلکہ مختلف طور کے اجزاء کے تغیر پہنچتے ہیں - ایک چیز قابل اور ایک ناقابل بنتی ہے - (مسئلہ پر ترقی) گورنمنٹ بچوں کو مارنا نہیں چاہتی - بلکہ اصول یہ ہے - کہ خدا کہتا ہے - کہ ان پاپیوں کو روٹی دو - تاکہ ان کی زندگی گزرے - اور جیو دیا دھرم آوے ؛

مولوی صاحب - مرتی سے از الم کس کا ہوتا ہے؟ اعمال کا یا دکھ کا - سرکار تو بچھو کا ہی مارنا چاہتی - بلکہ فیدکی سزا دیتی ہے - مگر تناسخ بچھو کا مارنا چاہتا ہے - دوسرے تناسخ کے اصول سے نہیں معلوم کہ جو گھوڑا سواری میں ہے - کہیں وہ دادا جان کی روح

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تو نہیں رکھتا ہے - یا اس لئے ہمشیرہ صاحبہ کی روح تو نہیں ہے ؟ اس لئے تناسخ میں دُعا اور دوا بیکار ہے ؛

پنڈت جی - اگر آپ میرے عقیدہ کا احترام کرتے ہیں - تو میرا بھی احترام ہے - اگر آپ کی انجکشن بیکار ہے - تو اس میں آپ ہی کی بے عزتی ہے - جو چیزیں ہم ناپاک خیال کرتے ہیں - وہ دُوسرے کے لئے پاک بھی ہیں - آپ جسے پاک بناتے ہیں - دوسرا اسے پاک کہیگا ؛

دُعا کی بابت میرا عقیدہ یہ ہے :-
"God helps those, who help themselves"

اگر ایک لڑکے کے لئے صرف دُعا کی جائے - اور پڑھنے کچھ بھی نہیں - تو کیا وہ پاس ہو سکتا ہے - دُعا سے کچھ بھی نہیں ہوتا - اس کو خود بھی کچھ کرنا چاہئے - خدا بھوک کو مٹا کی شکل ہی نہیں - تیار - اکثر زیادہ کھا کر بھی بیمار ہو جاتے ہیں +

دُوسری بات روح نہ عورت ہے نہ مرد ہے نہ بچہ ہے - آتما یا روح کوئی تذکیری حالت نہیں رکھتی - اور نہ ہمشیرہ صاحبہ کی روح کوئی تانیثی حالت رکھتی ہے - اور ہمارے رشتے جسم کی بناء ہیں - جسم اور اعمال کے تعلق میں رشتہ ہے - لیکن جب جسم اور اعمال ختم ہو گئے - تو وہ رشتہ بھی ختم ہو گیا جس طرح چچا زاد بہن کا رشتہ شادی کرنے پر آپ لوگوں میں ختم ہو جاتا ہے - یا پھوپھی زاد بہن شادی کرنے پر بیوی کے رشتہ میں آ جاتی ہے - اسی طرح جسم اور اعمال کے فاسد ہونے کے بعد رشتہ بھی ختم ہو جاتا ہے - روح کئی دفعہ جنم لیتے سے بھی چچی - دادی - نانا اور نانی سب کچھ بن چکی ہے - پھر دادی جان اور ہمشیرہ ہی کو کیوں مخصوص کیا جائے ؟ اگر بیوی آپ کا صدقہ بہن لے - تو اس میں خاوند بن نہیں ہوتا - اس لئے جب اعمال کی بناء پر رشتہ ہے - تو اس کے بعد رشتہ ختم - پاپی کا شکریہ ادا کرنا بیکار سی بات ہے - آدمی اس لئے پاپ نہیں کرتا ہے - کہ اس سے گھبرا لیتے - قیدی نے اس لئے جرم نہیں کیا تھا کہ اسے جیلخانہ میں دربان ملتے ہیں - مریض نے اس لئے زیادہ روٹی نہیں کھائی تھی - کہ اسے کسٹر آئیل پینا ہے +

اس لئے پاپی کا شکریہ عبث ہے - وہ تو اس سے نفرت نا واقف ہے ؛

یُوپی سبھا کے ادھیکاریوں کا چُناؤ

آریہ پرتی ندھی سبھا یُو-پی کا سالانہ اجلاس امسال بریلی میں ۳۰ اور ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء کو سرسوتی ودیالیہ کی عمارت میں ہوا - کل یُو-پی سے تقریباً دو سو ڈیلی گیٹ جمع ہوئے تھے ؛

کارروائی ۳۰ دسمبر ۱۹۳۵ء :- سکرٹری سبھا نے حاضری کا اعلان کیا - تقریباً دو اڑھائی سو ڈیلی گیٹ میں سے ۲۰۷ ڈیلی گیٹ حاضر تھے - شری پردھان سبھا بابو مدن موہن سیٹھ صاحب نے جلسہ کے لئے کورم کافی ہونا ظاہر کیا ؛

اوّل تقریباً دو سو سوالوں کے جواب منتری جی نے دیئے - بعد ازاں گذشتہ سال میں واقع شدہ چند آریہ بھائیوں کی افسوسناک موت پر ایک ریزولیوشن اظہار افسوس اور ہمدردی کا کھڑے ہو کر پاس کیا گیا - اس کے بعد رپورٹ سالانہ چند لفظی ترمیمات کے ساتھ پاس کی گئی ؛

۲ بجے کے قریب آئندہ سال کے واسطے عہدیداران کا انتخاب شروع ہوا - پردھان کے لئے دو نام پیش کئے گئے (۱) رائے صاحب مدن موہن سیٹھ (۲) رائے صاحب ڈاکٹر شیام سروپ ستیہ ورت بریلی رائے لینے پر ۱۴۸ ووٹ بابو مدن موہن سیٹھ کو اور ۵۲ ووٹ ڈاکٹر صاحب کو ملے - اور کثرت رائے سے بابو مدن موہن سیٹھ صاحب پردھان منتخب ہوئے - کثرت رائے سے پنڈت مہندر پرتاپ شاستری اور ڈاکٹر شیام سروپ جی اُپ پردھان منتخب ہوئے - منتری کے لئے بابو بینم لال جی اور بابو اوما شنکر جی کے نام پیش کئے گئے - کثرت رائے سے بابو بینم لال جی منتری منتخب ہوئے - اتفاق رائے سے بابو بشمبر سہائے جی علی گڑھ - پنڈت دھرم پال جی بدایوں - بابو کالی چرن جی میرٹھ اور بابو مصری لال جی گورکھپور اُپ منتری منتخب ہوئے - بابو رام چندر جی مِتل میرٹھ خزانچی اور پروفیسر گنگوم دیو برندا بن پستکادھیکش مقرر ہوئے ؛

منتخب شدہ عہدیداران بابت سال آئندہ :- (۱) بابو مدن موہن سیٹھ صاحب سیشن اور سب جج بدایوں پردھان (۲) پنڈت مہندر پرتاپ شاستری پروفیسر ڈیرہ دون اور (۳) ڈاکٹر شیام سروپ جی ستیہ ورت بریلی اُپ پردھان (۴) بابو بینم لال جی ایم-اے-ایڈووکیٹ علی گڑھ منتری (۵) بابو بشمبر سہائے جی وکیل علی گڑھ (۶) پنڈت دھرم پال جی ودیا النکار بدایوں (۷) بابو کالی چرن جی میرٹھ (۸) ٹھاکر مصری لال سنگھ جی گورکھپور (اُپ منتری) (۹) بابو رام چندر مِتل میرٹھ خزانچی (۱۰) پروفیسر گنگوم شاستری برندا بن پستکادھیکش ؛

سبھا سد انترنگ سبھا :- (۱) پنڈت گنگا پرشاد اُپادھیائے (۲) پنڈت راش بہاری تیواری (۳) بابو گوری شنکر بنارس (۴) سیٹھ رام گوپال جی مینو نائنہ (۵) پنڈت ستیو ژن شکل لکھیم پور (۶) پنڈت رام دت جی (۷) پنڈت وشنو ناتھ آچاریہ مہاودیالیہ جوالا پور (۸) پنڈت برہسپتی آچاریہ برندا بن (۹) شریمتی لکشمی دیوی جی (۱۰) شریمتی بتیا دیوی جی (۱۱) بابو گجا دھر پرشاد جی (۱۲) آچاریہ وشنو متر جی (۱۳) لالہ دھگول جی جھانسی (۱۴) ونش بندھو جی (۱۵) بابو اوما شنکر جی (۱۶) سناتک ستیہ ورت جی کانپور (۱۷) پنڈت کرشن دت جی (۱۸) بابو آنند سروپ جی میرٹھ (۱۹) بابو سری رام جی آگرہ (۲۰) بابو پورن چند جی آگرہ (۲۱) بابو جے نرائن جی بدایوں (۲۲) ٹھاکر کرن سنگھ جی (۲۳) بابو بدری پرشاد جی نینی تال ؛

آریہ مِتر اور پریس کے مینجر بابو سری رام جی آگرہ - اُپدیش ودھاگ کے ادھشٹاتا منتری جی - ٹریکٹ ودھاگ کے پنڈت رام دت جی شکل - کمیٹی سیٹلمنٹ کے پنڈت راش بہاری جی تیواری - شدھی کے بابو اوما شنکر جی - ناٹک ودھاگ کے بابو گجا دھر پرشاد جی +

نیائے اُپ سبھا یو-پی کے سبھا سد :- بابو پیارے لال جی ریٹائرڈ سب جج - بابو اوما شنکر جی - پنڈت دھرم پال جی - پنڈت ستیو ژن جی شکل + بابو ہر پرشاد جی جنرل آڈیٹر مقرر کئے گئے ؛

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ
کے بارہ میں سر سی-پی رائے کی رائے
میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا - تمام دوائیاں اعلےٰ پیمانہ اور آیُورویدک طریقوں پر بنائی جاتی ہیں - اور دوائیوں کو دن بدن ہندوستان کے ہر صوبہ میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے باہر بھی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے ؛
ادھیکش جوگیش چندر گھوش آیُوروید شاستری سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

غیر مذاہب کے وِدوانوں کو سُوچنا :-
آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا سالانہ جلسہ ۲۴ جنوری تا ۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء منایا جائے گا - لہٰذا غیر مذاہب کے وِدوانوں سے نویدن ہے کہ اگر کسی کو ویدک دھرم کے کسی سدھانت کے متعلق شنکا ہو - تو وہ باقاعدہ اپنی انجمن کے ذریعہ منتری ترک شاستری سبھا سے ۱۵ جنوری تک خط و کتابت کریں ؛

(بشمبر دیال سہایک منتری آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی)

آریہ سماج نئی دہلی کے سماچار :-
۲۹ دسمبر کو آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کے سبھا سد سنگ میں مندرجہ ذیل پرستاؤ پاس کیا گیا :-
آریہ سماج نئی دہلی کا یہ جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی اور آریہ سماج وچھو والی لاہور کے دھارمک جلوسوں کے عین وقت پر بند کئے جانے کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے - خاص طور پر جبکہ مقامی حکام کی اجازت سے مکمل انتظامات کر لئے گئے تھے - سرکار کے اس حکم سے آریہ پرتی ندھی سبھا کو دھن اور شکتی سمبندھی زبردست نقصان ہوا ہے - نیز دور دراز کے یاتریوں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ہے - یہ سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا کو اپنے سہیوگ کا پورا یقین دلاتی ہے - اور اردھ شتابدی کی آئندہ تاریخوں کی منتظر ہے ؛

(۲) یہ سماج پنڈت وشنو دت جی ایڈووکیٹ پردھان آریہ سماج فیروزپور شہر کی ناگہانی مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے - اور ان کے سمبندھیوں سے اظہارِ ہمدردی کرتا ہے ؛

(رام شرن منتری آریہ سماج نئی دہلی)

آریہ سماج قادیان کا سالانہ جلسہ :-
آریہ سماج قادیان کا سالانہ جلسہ ۲۰ - ۲۱ - اور ۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے - جلسہ کے موقعہ پر ضلع گورداسپور کے آریہ بھائیوں کی ایک کانفرنس ہوگی - دھرم کے متلاشی جلسہ پر پدھار کر لابھ اُٹھائیں ؛

(داتا رام منتری آریہ سماج قادیان ضلع گورداسپور)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

محاذِ جنگ کے تازہ ترین حالات

ڈاگابر پر بمباری :-

عدیس ابابا - ۳ جنوری جنوبی محاذِ جنگ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں - کہ عنقریب اٹلی کیطرف سے زبردست حملہ ہونے کی توقع ہے - جس کے پیش خیمہ کے طور پر مختلف مقامات پر زبردست بمباری شروع کر دی ہے - کل پھر ڈاگابر پر چار ہوائی جہاز بمباری کرتے رہے ؛

زبردست حملہ کا پیش خیمہ :-

عدیس ابابا - ۴ جنوری حال ہی میں اطالوی ہوائی جہازوں کی طرف سے جو بمباری کی گئی - اس کو اس بات کا پیش خیمہ بیان کیا جا رہا ہے - کہ اطالوی فوجوں کی طرف سے جنوبی محاذ پر ایک فیصلہ کن اور زبردست حملہ ہونے والا ہے - آج پھر ڈاگابر پر زبردست بمباری کی گئی - چار ہوائی جہاز بمباری میں مصروف دیکھے گئے - لیکن بیان کیا جاتا ہے - کہ کوئی شخص ہلاک یا زخمی نہیں ہوا ؛

مزید بھرتی :-

عدیس ابابا میں فوج کی مزید بھرتی ہو رہی ہے - ہر ایک غیر مسلح شخص کو جس کی جسمانی حالت فوجی سروس کے قابل ہے - بھرتی کیا جا رہا ہے اور جو بھرتی نہیں ہوتا اسے پکڑ لیا جاتا ہے

دیسی سپاہیوں کی بغاوت :-

روما - ۴ جنوری - سرکاری طور پر یہ تسلیم کیا گیا - کہ لیبیا اور ٹونیشا میں چھ دیسی فوجی دستوں نے بغاوت کر دی - اور اطالوی افسر کو ہلاک کر دیا ؛

۵۳ ٹن گیس لے جائی گی :-

پورٹ سعید سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ پندرہ دنوں میں اطالوی جہازوں میں ۵۳ ٹن زہریلی گیس جو جنگ میں استعمال کی جائے گی - افریقہ میں لے جائی گئی ہے یہ گیس نہایت ہی تباہ کن ہوتی ہے ؛

جنرل گرزیانی کی پیش قدمی :-

روما ۴ جنوری - خیال کیا جاتا ہے - کہ جنرل گرزیانی ہرار اور جججیگا پر جو سمالی لینڈ کی طرف محاذ جنگ پر واقع ہیں - عنقریب ہی زبردست حملہ کرنے والا ہے - کہا جاتا ہے - کہ جنرل گرزیانی کی فوج میں ۵۴ اور ۵۷ ہزار کے درمیان سپاہی ہیں - معلوم ہوا ہے - کہ ہرار اور جججیگا پر حملہ کے لئے ہلکے ٹینک اور ہوائی جہاز بھی استعمال کئے جائیں گے ؛

یونانی افسر ابی سینیا کو :-

پورٹ سعید ۴ جنوری - آج گیارہ یونانی افسر نہر سویز سے گذرے - وہ ابی سینیا جا رہے ہیں - معلوم ہوا ہے کہ یہ افسر ابی سینیا کی فوج میں کام کریں گے - ابی سینیا کی فوج نے اطالوی فوج سے جو ٹینک چھینے ہیں - یہ یونانی ان کو چلانے کا کام سمجھائیں گے ؛

سویڈش ریڈ کراس پر بمباری :-

یہی بیان مزید مظہر ہے - کہ بمباری کے دوران میں ایک بم سویڈش ریڈ کراس کیمپ پر بھی گرا - جس سے معلوم ہوا ہے - کہ دو سویڈش زخمی ہوئے - اور بہت سے ابی سینین ہلاک اور مجروح ہو گئے ؛

ہرار کو خالی کرنے کی تجویز :-

ایک اطالوی اخبار کے نامہ نگار نے ہرار سے لکھا ہے - کہ جنوبی محاذ پر پیہم بمباری کے پیش نظر ابی سینین ہرار کو خالی کرنے کی تجویزوں پر غور کر رہے ہیں - بہت سے اہلکاروں اور افسروں نے تو روانگی کی تیاری کر لی ہے - اور راس نصیبو نے حکم دے دیا ہے - کہ فوجی اہمیت کے تمام کاغذات جس قدر جلدی ممکن ہو - ڈاگو ڈاگو منتقل کر دیئے جائیں ؛

تیل پر پابندی یقینی ہے :-

فرانس کے ایک سرکردہ اخبار میں ایک سوشلسٹ لیڈر نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں سویڈش ریڈ کراس یونٹ پر بمباری کا ذکر کرتے ہوئے اظہارِ غم و غصہ کیا ہے - اور آخر میں لکھا ہے - کہ اب اٹلی میں تیل وغیرہ بھیجے جانے پر پابندی لگانا ناگریز ہو گیا ہے ؛

سینکڑوں ڈاکٹر بھیجے جائیں گے :

سٹاک ہالم ۳ جنوری - سویڈش ریڈ کراس یونٹ کی تباہی نے جو غم و غصہ کی لہر سویڈن بھر میں دوڑا دی ہے - اس نے ایک اور اثر بھی کیا ہے سویڈش ریڈ کراس سوسائٹی نے نہ صرف تباہ شدہ یونٹ کی جگہ نیا ساز و سامان اور آدمی بھیجنے کا انتظام کر لیا ہے - بلکہ معلوم ہوا ہے - کہ اٹلی کے ظلم و ستم کا موثر جواب دینے کے لئے وہ سینکڑوں ڈاکٹر ابی سینیا کو بھیجنے کی تیاریاں کر رہی ہے ؛

تین ہزار بم پھینکے گئے :-

عدیس ابابا - ۴ جنوری :- اطالوی ہوائی جہازوں نے آج ہگالے کے علاقہ میں زبردست بمباری کی - آج انہوں نے تین ہزار بم پھینکے - جن سے صرف دس اشخاص ہلاک ہوئے ؛

طریقِ جنگ کے متعلق تحقیقات کرائی جائے :-

جینوا - ۴ جنوری - معلوم ہوا ہے - کہ حکومت ابی سینیا کی طرف سے لیگ آف نیشنز کو ایک مراسلہ موصول ہوا ہے - جس میں استدعا کی گئی ہے - کہ ابی سینیا میں جس طریقہ سے جنگ لڑی جا رہی ہے اس کی بین الاقوامی طور پر تحقیقات کرائی جائے ؛

اٹلی کا اتلافِ جان :-

روما - ۴ جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جب سے اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ شروع ہوئی ہے اُس وقت سے لے کر ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء تک ۳۹۰ اطالوی مارے جا چکے ہیں - اور ۴۱ لاپتہ ہیں - ۲۵۹ مزدور بیماری اور حادثات کا شکار ہو چکے ہیں - ہلاک شدگان میں سے ۱۷ افسر ہیں - دیسی فوج کے ہلاک شدگان کے متعلق اعداد و شمار شائع نہیں کئے گئے - اس وقت ۵۰ ہزار مزدور سمالی لینڈ میں کام کر رہے ہیں ؛

مصر پر حملہ کا خدشہ :-

لنڈن - ۵ جنوری - برطانوی فوجیں سیوم کے مقام پر جو لیبیا اور مصر کی سرحد پر واقع ہے - مجتمع کر دی گئی ہیں - خندقیں وغیرہ کھودی جا رہی ہیں - اور سرحد کو مضبوط کرنے کے دیگر وسائل اختیار کئے جا رہے ہیں - کیونکہ بیان کیا جاتا ہے - کہ اس راستہ سے مصر پر اٹلی کے حملہ آور ہونے کا خدشہ ہے ؛

تعزیرات کے خلاف پروٹسٹ :-

روما - ۴ جنوری - معلوم ہوا ہے - کہ اٹلی ڈیویز کپ کے لئے مقابلہ میں کوئی حصہ نہیں لے گا - اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے - کہ چونکہ اٹلی کے خلاف تعزیرات پر عمل کیا جا رہا ہے - اس لئے وہ بھی جوابی بائیکاٹ کر رہا ہے ؛

اطالویوں کو شکست :-

حال ہی میں انیل کے مقام پر اطالوی اور حبشی افواج میں خونریز جنگ ہوئی - جس کے دوران میں سینکڑوں اطالوی ہلاک اور مجروح ہوئے - اور اطالویوں کو شکست فاش ہوئی ؛

ابی سینیا کا نیا ملٹری ایڈوائزر :-

عدیس ابابا - ۷ جنوری - معلوم ہوا ہے - کہ سویڈش کرنل ورجن کی جگہ حکومت ابی سینیا کا ملٹری ایڈوائزر ایک امریکن ماہر جنگ کو مقرر کیا گیا ہے - جو کل رات یہاں پہنچ گیا ہے - اس کے نام کے متعلق ابھی تک اعلان نہیں کیا گیا ہے ؛

۱۵½ ہزار پونڈ کا سامانِ جنگ :-

برسلز - ۴ جنوری - ابی سینیا میں جنگ چھڑنے سے بلجیم سے اس ملک کو سامانِ جنگ کی برآمد میں اضافہ ہو گیا ہے جو اعداد و شمار شائع کئے گئے ہیں - اُن سے معلوم ہوتا ہے - کہ صرف ماہ نومبر ۱۹۳۵ء میں ۵½ ہزار پونڈ کا سامانِ جنگ بھیجا گیا ؛

برطانوی حبشی قبائل پر بمباری :-

لنڈن - ۴ جنوری - نیروبی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ اطالوی ہوائی جہازوں نے حبشہ کی چوکی پر بمباری کی آڑ میں برطانیہ کے ماتحت قبائلی افراد پر بھی بم گرائے - یہ افراد سرحد کے نزدیک اونٹوں پر پانی کے پکھال لاد کر لے جا رہے تھے - بم گرنے سے اونٹوں میں خوف و ہراس سے بھاگڑ مچ گئی - معلوم ہوا ہے - کہ گذشتہ دسمبر کو دولا سے میں گنوژوں پر بم گرانے سے پہلے اطالوی ہوائی جہازوں نے پوسٹر گرائے - جن میں حبشیوں کو مخاطب کر کے لکھا تھا - "تم نے ہمارے ہوابازوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا - یہ حرکت سراسر بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے - دیکھو جو مصیبت تم پر گزرنے والی ہے - اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ - اس پوسٹر پر اطالوی جنرل گرزیانی کے دستخط تھے - اور اس میں اس نازہ واقعہ کا ذکر کیا ہوا تھا - کہ دانا پور کے نزدیک ایک اطالوی ہوائی جہاز کو انجن میں بگاڑ پیدا ہو جانے کی وجہ سے مجبوراً زمین پر اترنا پڑا - قبائلی افراد نے اس جہاز کے تین اطالوی ہوابازوں کو پکڑ لیا اور قتل کر دیا - ان ہوائی جہازوں سے اور بھی پوسٹر پھینکے - جن میں قبائلی افراد کو تنبیہ کر دی گئی تھی - کہ اطالوی بدیں غرض حبشہ پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہاں بہترین نظم و نسق اور بلے لوث انصاف کی رعایا کو قائم کیا جائے ؛

اطالوی زخمی وطن کو :-

پورٹ سعید ۸ جنوری - یکم جنوری سے لے کر ۶ جنوری تک ۱۵۶۸ بیمار اور مجروح اطالوی فوجی سپاہی نہر سویز سے گزرے - جو افریقہ سے آ رہے تھے - ان کے علاوہ دس جہازوں میں ۲۹۷۰ سپاہی سوار ہو کر اٹلی سے ایریٹیریا کو جا رہے تھے - اور ۱۷۴۴ سمالی لینڈ کی طرف ؛

ابی سینیا کی امداد کے لئے چندہ :-

قاہرہ - ۷ جنوری - قاہرہ کے متمول تاجروں کے زیر اہتمام ایک نئی انجمن تاجران بنی ہے - جو تجارت پیشہ اصحاب سے ابی سینیا کی امداد کے لئے بھاری رقوم چندہ کے طور پر جمع کر رہی ہے - اس رقم سے ادویات خرید کر ابی سینیا کے مجروحین کی امداد کی جائے گی ؛

اسلحہ کا بھاری ذخیرہ ابی سینیا کو :-

لنڈن (بذریعہ ڈاک) انگلستان اور جرمنی سے ابی سینیا کو اسلحہ و بارود کی پہلی بڑی قسط کس طرح بھیجی گئی - اس کے حالات اخبار "ایوننگ سٹینڈرڈ" کے نامہ نگار نے مہیا کئے ہیں جو لکھتا ہے - انگلستان اور جرمنی سے بھیجا ہوا سامان جنگ بحفاظت تمام بربرا کی بندرگاہ پر جو برٹش سمالی لینڈ کے ساحل پر واقع ہے - اتار دیا جا چکا ہے - اور اب ابی سینیا کی فوج کے پاس بھجوایا جا رہا ہے - اس قسط میں مندرجہ ذیل سامان تھا :- بندوقوں اور رائفلوں میں چلانے کے بارود کے ...... ۵۰ راؤنڈ - رائفلیں ...... ٹینکوں کا مقابلہ کرنے والی توپیں ۳۶ ؛

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سناتک سماچار

آریہ سماج جگی والا کا سالانہ چناؤ :-

آریہ نو یوک سبھا جگی والا کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵ اور ۲۶ پھاگن سمت ۱۹۹۲ بکرمی مطابق ۶-۷ اور ۸ مارچ ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے ۔

(منتری آریہ نو یوک سبھا جگی والا ضلع مظفر گڑھ)

آریہ سماج منٹگمری کا پروٹسٹ :-

آریہ سماج منٹگمری کا یہ جنرل اجلاس گورنمنٹ پنجاب کے اس حکم کے برخلاف جس کی رُو سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی اردھ شتابدی کا جلوس و جلسہ بند کیا گیا ہے ۔ پرزور پروٹسٹ کرتا ہوا صدائے احتجاج بلند کرتا ہے ۔ کہ گورنمنٹ کے اس فعل سے آریہ سماجیوں کے دلوں کو سخت ٹھیس لگی ہے ۔ یہ حکم اور بھی قابل مذمت اس لئے ہے ۔ کہ اردھ شتابدی کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے ۔ اور اس قدر خرچ گراں ہو جانے پر عین وقت پر ممانعت کا حکم دیا گیا ۔

۲ - آریہ سماج منٹگمری کا یہ جنرل اجلاس گورنمنٹ کے اس فعل کو مذہبی آزادی پر ایک حملہ تصور کرتا ہے ۔ کیونکہ اردھ شتابدی کا جلوس و اُتسو ایک دھارمک اُتسو تھا ۔

(موہن لال سکرٹری آریہ سماج منٹگمری)

لاہور چھاؤنی میں شردھانند بلیدان دوس

شردھانند بلیدان دوس آریہ سماج مندر لاہور چھاؤنی میں زیر صدارت آتم درشی جی ۲۳/۱۲/۳۵ کی رات کو منایا گیا ۔ سب سے پہلے مہاشہ بہاری لال جی بھجن اپدیشک کے سوامی شردھانند جی کے جیون پر منورنجک بھجن ہوئے ۔ لبعدازاں مہاشہ برج لال جی نے سوامی جی کے گُن بیان کئے پھر مہاشہ سنت رام جی ورد نے ایک نظم پڑھکر جنتا کو آکرشت کیا ۔ مہاشہ جیونت رائے جی نے بھی ایک نظم پڑھی ۔ اس کے بعد پنڈت ستیہ دیو جی مولانا کا لیکچر ہوا ۔ آخر میں سبھا پتی مہاشہ آتم درشی جی نے حاضرین سے اپیل کی ۔

(بلدیو آپ منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

آریہ مہاودیالیہ کرتھل (میرٹھ) کو شبھ دان :-

سوامی پدم داس جی (بابو رام جی) ریاست جے پور کے گرام ڈھابیانا کے نواسی نے آریہ مہاودیالیہ کرتھل کے ودیارتھیوں کی سنسکرت ودیا سے پرسن ہو کر مبلغ ایک سو روپیہ دان دیا ہے ۔ یہ دان اکھل بھارت ورشیہ جاٹ مہاسبھا کے سالانہ جلسہ بمقام لیشکر کے سٹیج اور سر پر دیا گیا تھا ۔

(جگدیو - مکھیہ ادھشٹاتا - آریہ مہاودیالیہ کرتھل)

گورُوکل کمالیہ کے سماچار :-

برہمچاری گورُوکل کمالیہ میں ہر پرکار سے راضی خوشی ہیں ۔ اپنی تعلیم میں خوب لگے ہوئے ہیں ۔ اس وقت مفصلہ ذیل سجن گورُوکل میں پڑھائی کا کام کرا رہے ہیں :-

مہاشہ لاجپت رائے جی بی - اے مکھیہ ادھشٹاتا

پنڈت دیو کمار جی سناتک گورُوکل کانگڑی

" بھیم سین " " " "

" پرتھوی راج " پرانے ادھشٹاتا گورُوکل کمالیہ

مہاشہ جگدیش چندر جی ودیارتھی

۲ - پنڈت دیو شرما جی آچاریہ گورُوکل کانگڑی اس گورُوکل کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے ۔ گورُوکل کو دیکھ کر بہت ہی پرسن ہوئے ۔ انہوں نے اس گورُوکل میں دستکاری کے کام کو دیکھ کر بہت ہی تعریف کی ۔ اور کہا ۔ کہ دیش کو اس کی سخت ضرورت ہے ۔

۳ - برہمچاری زمیندارہ کا کام اپنے ہاتھوں سے کرتے ہیں ۔ دستکاری کے کام کے لئے دو گھنٹے روزانہ مقرر ہیں ۔ باغ میں خوب رونق ہے ۔ چھوٹے پودے انجیر ۔ پپیتے ۔ انار ۔ کیلا اور اصلی گلاب قیمت پر مل سکتے ہیں ۔

۴ - گورُوکل کمالیہ کا سالانہ جلسہ ہولی کی چھٹیوں میں ۷ - ۸ اور ۹ مارچ ۱۹۳۶ء کو مقرر کیا گیا ہے ۔ نئے برہمچاریوں کا داخلہ ۹ مارچ کو صبح ۹ بجے کیا جائے گا ۔ جس سجن نے برہمچاری کو داخل کرانا ہو ۔ وہ ابھی سے مکھیہ ادھشٹاتا گورُوکل کمالیہ سے خط و کتابت شروع کر دے ۔ اس سال صرف دس برہمچاری داخل کئے جائیں گے ۔

(سکھدیال مکھیہ ادھشٹاتا گورُوکل کمالیہ)

مرکزی یتیم خانہ کے لئے دان :-

مندرجہ ذیل داینوں نے ہماری اپیل پر بلڈنگ فنڈ کے لئے ذیل کی رقومات دان میں دی ہیں :-

۱ - مہتہ ایشور دت جی لاہور ۔ -/۶۰۰

۲ - لالہ مادھو رام جی رئیس لاہور ۔ -/۶۰۰

۳ - لالہ چرنجی لال جی آفس قانونگوئی شکر گڑھ ۔ -/۱۰۰

۴ - " گیان چند جی پوری اکونٹنٹ نوشہرہ ۔ -/۵۰۰

۵ - " دنی رام جی بیتیجہ معرفت سردار سنت سنگھ لاہور } -/۵۰۰

۶ - سردار سنت سنگھ جی چوک متی لاہور ۔ -/۲۰۰

۷ - رائے صاحب لالہ لال چند جی ریٹائرڈ انجینئر لاہور ...... } -/۵۰۰

۸ - مسٹر بی - ایس پوری - دہلی ۔ -/۳

۹ - لالہ بنارسی داس جی گپتا بی - اے ایل - ایل - بی - لاہور ...... } -/۱۱۱

۱۰ - لالہ تلک رام جی کوہلی پنشنر -/۱۰۰

نند لال ہیڈ کلرک برائے سکرٹری اناتھالیہ راوی روڈ - لاہور ۔

سوہٹی میں شردھانند بلیدان دوس

۲۲ دسمبر کو سپتاہک ست سنگ میں گاؤں کے سبھاسدوں اور اینہ شرو تاگنوں کے علاوہ باہر سے پنڈت سیسرام ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول بدھلان ماسٹر باورام لڈراون ماسٹر جگت لال اینگلو مدرس لڈراون مہاشہ گیان اند جی مانڈی ماسٹر دھرم سنگھ جی اول مدرس سوہٹی نے شامل ہو کر اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔ ماسٹر سیسرام جی کے بھجن اور لیکچر کا لوگوں پر بڑا اثر ہوا ۔ اس کے بعد مہاشہ جاگے رام جی پردھان آریہ کمار سبھا کی تقریر ہوئی ۔ اور نوجوانوں کو سوامی شردھانند جی کے نقش قدم پر چلنے اور ۲۳ دسمبر کو سوامی جی کی یاد میں شردھانند بلیدان دوس منانے کے لئے پرارتھنا کی ۔ اگلے روز گاؤں میں سب آریوں نے اپنے اپنے گھروں میں ہون کیا ۔ اور رات کو امر شہید کی یاد میں پرچار کیا گیا ۔

ماسٹر لال من جیوند کھیڑی اور مہاشہ گیان اندر کے بھجن ہوئے ۔ لبعدازاں مہاشہ جاگے رام جی نے سوامی جی کی جیون پر ویاکھیان دیا ۔ اور لوگوں سے دلت اُدھار اور شدھی کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپیل کی ۔ جس پر تقریباً ۳۳ روپیہ چندہ ہوا ۔

(منتری سورج مل آریہ کمار سبھا سوہٹی)

گورُوکل کانگڑی میں نوین برہمچاریوں کا داخلہ شروع ہو گیا :-

جو مہانو بھاؤ گورُوکل کانگڑی ہردوار میں اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہتے ہوں ۔ وہ جلد ہی گورنر گورُوکل کانگڑی سے خط و کتابت کریں ۔ کیونکہ کئی ضروری وجوہات سے اس بار جلسہ ہولیوں کے اندر ۶ - ۷ - ۸ اور ۹ مارچ کو رکھا گیا ہے ۔ اس لئے وقت تھوڑا رہ گیا ہے ۔ کئی مہانو بھاؤں کو دیر میں پرارتھنا پتر بھیجنے کے کارن نراش ہونا پڑتا ہے ۔ اس لئے جلدی فیصلہ کر لیجئے ۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گورُوکل کانگڑی)

گورُوکل کانگڑی کا سالانہ جلسہ :-

گورُوکل کانگڑی - گورُوکل وشو ودیالیہ کانگڑی ہردوار کا سالانہ جلسہ اس سال ہولی کی چھٹیوں میں ۶ - ۷ - ۸ اور ۹ مارچ مطابق ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ اور ۲۷ پھاگن سمت ۱۹۹۲ کو دھوم دھام سے منایا جائے گا ۔ جلسہ کی ابھی سے تیاریاں شروع ہو گئی ہیں ۔ مہاتما گاندھی ۔ راویندر ناتھ ٹیگور ۔ سر تیج بہادر سپرو ۔ سی - وائی چنتامنی وغیرہ ملک کے بڑے بڑے لیڈروں کو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے مدعو کیا جا رہا ہے ۔

دھارمک ۔ سماجک اور ساہتیک سمیلنوں کی تیاریاں زور شور سے کی جا رہی ہیں ۔ ان کی صدارت کے لئے ملک کے بڑے بڑے لیڈران کو دعوت نامہ بھیجے جا رہے ہیں ۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

گورُوکل اندر پرستھ میں شردھانند سپتاہ :-

گورُوکل اندر پرستھ میں شردھانند سپتاہ ۲۳ لغایت ۲۹ دسمبر بڑے سمارہ سے منایا گیا ۔ سارا ہفتہ چاروں وید - اُپنشد - گیتا کا اکھنڈ پاٹھ رات دن ہوتا رہا ۔ برہمچاری واودھیاپک مہانو بھاؤ باری باری یگیہ میں حصہ لیتے رہے ۔ یگیہ کے علاوہ مقامی برہمچاریوں کے مابین دیسی کھیلوں ہاکی ۔ فٹ بال ۔ والی بال وغیرہ کے میچ ہوئے ۔ ۲۳ دسمبر کو بوقت ۴ بجے شام بابو رام لال جی ورما ایڈیٹر "تیج" کی زیر صدارت شری سوامی جی کی آتما کو خراج عقیدت پیش کرنے کی غرض سے اہالیان گورُوکل کا جلسہ گورُوکل ہال میں منعقد ہوا ۔ برہمچاریوں اور اودھیاپک مہانو بھاؤں نے بذریعہ نظم و نثر سوامی جی کی سیوا میں شردھانجلی پیش کی ۔ آخر میں صاحب صدر نے سوامی جی کے جیون پر روشنی ڈالی ۔ اور حاضرین سے اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کے لئے اپیل کی ۔ جلسہ کی کارروائی شام کے ۷ بجے ختم ہوئی ۔ ازاں بعد بھی مشترکہ بھوج کیا ۔

(گوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

ایک پتت بھائی کی شدھی :-

بتوں ۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء بر زیارت آریہ سماج مندر میں مسمی روڑی شاہ ولد وت مہاں سنگھ موضع موگلہ تحصیل ترنگ ضلع کیمبل پور (جو کہ عرصہ ۱ ½ سال کا ہوا ۔ مجری سنگت میں پڑ کر اپنے دھرم سے پتت ہو گیا تھا ۔) شدھ کر کے ویدک دھرم میں شامل کیا گیا ۔ شدھ شدہ بھائی نے حاضرین میں اپنے ہاتھ سے مٹھائی تقسیم کی ۔

(نوبت رائے پردھان آریہ سماج بتوں)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بقیہ صدارتی ایڈریس جگت گورو شنکر آچاریہ جی صفحہ ۱۲ سے

لیکن خاص وقتوں اور خاص حالات کے مطابق ہی نوع انسان کے لئے منتفع ہوا کرتی بن سکتی ہے۔ برخلاف اس کے ہندو دھرم سفر حیات میں شروع سے لے کر آخیر تک روشنی ہم پہنچاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں موجودہ ناگوار حالات کے باوجود ہندو دھرم نہ صرف زندہ ہے۔ بلکہ پھیل رہا ہے۔ اور اپنے دائرہ کو وسیع تر کر رہا ہے۔ مغرب میں بھی ہندو دھرم زندہ ہے اس نازک زمانہ میں پھیل رہا ہے۔

ہمہ گیر طبقہ کا ہندو دھرم پر اعتقاد:- ہندو دھرم کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اس نے کبھی فتوحات حاصل کیں۔ اور اب بھی لاکھوں کروڑوں کے ہمہ گیر طبقہ کا اعتقاد حاصل ہے۔ اب ہمیں شدھی کے حقیقی موضوع کی جانب متوجہ ہونا چاہئے۔ شدھی کی کونسی تحریک ہے جس کی ہمیں آج ضرورت ہے اس سوال کا جواب دینے سے پہلے میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہندو دھرم تمام بیماریوں کے لئے ایک ہی مجرب نسخہ تجویز نہیں کرتا۔ بلکہ ہندو دھرم ایک ایسا وید ہے۔ جو کہ وقت اور آب و ہوا کو دیکھ کر اور مرض کی تشخیص کے بعد مختلف لوگوں کا مختلف طریقوں سے علاج کرتا ہے۔

قدیم زمانہ کی شدھی موجودہ زمانہ کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتی۔ آج کل مکمل شدھی کی ضرورت ہے۔

روحانیت کا فقدان:- آج کل ہم جسمانی اور روحانی طور پر پس ماندہ ہیں۔ اور ہم میں روحانیت کا فقدان ہے اس لئے پیشتر اس کے کہ ہم دوسروں کو شدھ کریں۔ ہمیں اپنے آپ کو شدھ کرنا چاہئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ قسمت اور تقدیر کی لکیر کے مطابق ہوتا ہے۔ لیکن ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ انسان اپنی قسمت آپ بناتا ہے۔ شدھی کے عظیم کام کو سر انجام دینے سے پہلے ہمیں یہ محسوس کرنا چاہئے کہ دنیا بدل گئی ہے۔ اس لئے ہمیں شدھی بھی بدلنی چاہئے۔ تبدیلی اور انقلاب زمانہ قانون قدرت ہے۔ ہندو دھرم کو صداقت کا مجسمہ ہونا چاہئے۔ جسے دیکھ کر لوگوں کو صداقت کا احساس ہو۔

ویدک پرچار:- اس وقت شدھی کے لئے ضروری ہے کہ ہم تعلیم یافتہ اداروں کے پرچارک ہوں۔ اور

دلیری نیز مستقل مزاجی سے کام کرتے جائیں اور ویدوں کا پرچار دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچا دیں۔ اس سے پیشتر کہ ہم دوسروں کو شدھ کریں۔ ہمیں ان لوگوں کو ساتھ ملانا چاہئے۔ جو کہ ہمارے ہندو دھرم کے دائرے سے باہر ہیں۔ میری مراد ان ہزار بلکہ لاکھوں اچھوتوں سے ہے۔ جو کہ ہندوؤں سے الگ ہو گئے ہیں۔ ہمیں مردہ ماضی کے پچھلے واقعات کو بھول جانا چاہئے۔

ویدک سبھیتا ہی شدھی کی تحریک ہے:- اس وقت اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ جو لوگ ہندو دھرم سے دوسرے مذاہب میں پرویش کر چکے ہیں۔ انہیں ہندو دھرم کے دائرے میں واپس لے آئیں۔ کوئی شخص اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر اور اپنے ضمیر کو ٹٹول کر یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ ہمہ گیر اور عالمگیر ہندو مذہب کے دائرہ میں شامل نہیں ہے۔ تاہم جو لوگ بظاہر ہندو دھرم سے الگ ہو گئے ہوں۔ انہیں تمام ہندوانہ عقائد میں پورا اتارنے کے لئے ہمیں دیگر مذاہب میں داخل ہو جانے والے ہندوؤں کو ترغیب دینی چاہئے۔ اور اس کام کے لئے ہمیں اخلاقی۔ جسمانی اور روحانی طاقت کی ضرورت لاحق ہوگی۔ ویدک سبھیتا کا پرچار ہی شدھی کی تحریک کے مترادف ہے۔ اور ہمیں لوگوں پر یہ صداقت واضح کر دینی چاہئے۔

بھگوان منو کا فرمان:- بھگوان منو نے ویدک منتروں وغیرہ سے لوگوں کو شدھ کرنے کا طریقہ بتایا تھا۔ اور اب زمانہ ایک نازک دور سے گزر رہا ہے۔ ہمیں بھی اسی صورت میں اور اسی قسم کی شدھی کی ضرورت ہوگی۔ جبکہ ہندو دھرم کو جیوت جاگرت رکھنا مقصود ہوگا۔

اچھوتوں کو ہندو مذہب کے دائرہ میں لے آؤ:- اگر اچھوتوں کو جلد تر ہندو دھرم میں داخل نہ کیا گیا تو ہندو دھرم نہ صرف دنیا میں اپنے مشن کی تکمیل میں ناکام رہیگا۔ بلکہ ہندو دھرم اپنے جنم استھان سے بھی نابود ہو جائے گا۔ کچھ عرصہ ڈاکٹر امبیدکر نے حال ہی میں اچھوتوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ انہیں ہندو دھرم کو چھوڑ کر کسی اور مذہب کو اختیار کر لینا چاہئے۔ اور اس ضمن میں ۴ کروڑ لوگ مسلمان ہونے والے ہیں۔ ایک بزرگ نو مسلم سر محمد شفاعت احمد نے حال ہی میں عرب سے واپسی پر نہایت ہی فخر سے کہا تھا۔ ایک ہی ہندوستانی صوبہ کے دو کروڑ لوگ حلقہ بگوش اسلام ہونے والے ہیں

بندوقیں، رفلیں، ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن پر پہنچ دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گر میگزین آفیسران۔ قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے شلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی
Suleman Umar & Co. Karachi

"پرکاش" کی وسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر ایک آریہ پرچارک کا دھارمک کرتویہ ہے (منیجر)

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی

پر یہ مہاشے ایسی اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بوٹی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام ہو جائے گا۔ ورنہ میں دگنی قیمت واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت ۳ روپیہ

سر کرشن چندر گتری سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

دی ایسٹرن کیمیکل ورکس لمیٹڈ

بچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

طاقت کیلئے جنگ

اسٹار ٹریڈ مارک
STAR
TRADE MARK
(REGD)

پشٹیا (REGD)

مقوی باہ کی گولی

اس کے استعمال سے بیماری جوانی۔ مقوی محنت سے تھک جانا۔ جوانی میں بڑھاپے کی سی حالت و کمزوری وغیرہ دور ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ڈاک محصول تین شیشیوں تک نمونہ سارے تین آنے کے ٹکٹ ہمارے ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

نوٹ:- اس دوا کے دوران استعمال میں معدہ صاف رکھنا بہتر ہے۔ ہماری بنائی ہوئی "مد حیرا" جلاب کی گولی آسانی سے معدہ صاف کرتی ہے۔

ڈابر جنتری ۱۹۳۶ء

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوبصورت جنتری شائع ہوئی ہے۔ مفید اور کار آمد باتیں درج ہیں۔ معزز قدردان مفت طلب فرمائیں۔ فوراً ارسال ہوگی۔

نوٹ:- ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دوا فروشوں کے ہاں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

۱۔ لاہور کے ایجنٹ منیجر پیسہ اخبار

۲۔ امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

سالانہ چندہ للعہ

ممالک غیر سے

فی پرچہ ایک آنہ

نسخہ ہائے عام

THE PRAKASH LAHORE

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مُول پرمیشور ہے ؎

۲- ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نِروِکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نِتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؎

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؎

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے ؎

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ؎

۶- سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ؎

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے ؎

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے ؎

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے ؎

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور ہر ایک نیم میں سب سوتنتر رہیں ؎

نمبر ۳ | SUNDAY 19th January 1936 | اتوار ۶ ماگھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۳۶ء - دیانند آبد ۱۱۱ | جلد ۳۲

یجروید | Common Cause | **وید امرت** | Common Cause | رگوید

श्रोउम् समानो मन्त्रः समितिः समानी समानं व्रतं सह चित्तमेषाम् ।
समानेन वो हविषा जुहोमि समानं चेतो अभिसंविशध्वम् ॥ (اتھروید کانڈ ۶۔ سوکت ۶۴۔ منتر ۲)

خوش قسمت اقوام دن بدن ترقی کرتی ہیں۔ اس کے افراد باہم سنگھٹت رہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں۔ لیکن جس قوم کا ستارہ غروب ہونے کو ہوتا ہے اُس کا شیرازہ منتشر رہتا ہے۔ اور اس کے افراد میں یگانگت کی بجائے بیگانگی پائی جاتی ہے۔ اغیار اُس قوم کو ہر وقت لتاڑتے رہتے ہیں۔ لیکن جس قوم کا لائحہ عمل مشترکہ ہوتا ہے اور جس کے مفاد باہم وابستہ ہوتے ہیں۔ وہ جہاں دوسروں کے مقابلہ میں اپنا اقتدار قائم رکھتی ہے۔ وہاں (Common Cause) ہونے کی وجہ سے اُس کے جملہ افراد باہم ایسے پیوستہ رہتے ہیں کہ گویا وہ ایک قالب اور دو جان ہیں۔ کیونکہ ان کے (मन्त्रः) گمبھیر وچار (समानः) ایک سے ہوتے ہیں۔ (समितिः) سماجک ویوستھا (समानी) ایک سی ہوتی ہے۔ ان کے (व्रतम्) دھرم آچرن اور عہد (समानम्) ایک سے ہوتے ہیں۔ اور (एषाम्) اُن کے فرد فرد کا (चित्तम्) چت (सह) متحد و پیوستہ ہوتا ہے۔ جس سے وہ باہم سنگھٹت ہو کر ایک متحدہ محاذ قائم کرتے ہیں۔ اور جو شخص ایسی قوم کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ وہ اُن کو سنگھٹت دیکھ کر نہ صرف خود ہی خوش ہوتا ہے۔ بلکہ ببانگ دہل یہ نعرہ بلند کرتا ہے کہ (समानेन) ایک سے (हविषा) گراہیہ دھرم کے ساتھ ... (वः) تم سب کو (जुहोमि) میں گرہن کرتا ہوں۔ تاکہ جب تم کسی تحریک کا بیڑہ اٹھاؤ تو تم (समानम्) یکسانیت کے رنگ میں رنگے ہوئے (चेतः) چتوں کے انوبھو کے سمرن میں تم (अभि) ہر ایک پہلو سے (संविशध्व) بھلی بھانتی پرویش کرو ؎

لفظی معنی

(समानः) ایک سا (मन्त्रः) منتر وچار (समितिः) سماجک ویوستھا (समानी) ایک سی (समानम्) ایک سا (व्रतम्) دھرم کا آچرن (सह) باہم پیوستہ (चित्तम्) چت یا گیان (एषाम्) ان سب کا (समानेन) ایک سے (हविषा) گراہیہ دھرم کے ساتھ (वः) تم کو (जुहोमि) میں گرہن کرتا ہوں (समानम्) ایک سے (चेतः) چتوں (مجموعہ بھوشیت) کے انوبھو کے سمرن میں (अभिसंविशध्वम्) تم بھلی بھانتی پرویش کرو ؎ (رادم شرما)

سام وید | اتھروید

...gri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

امریکہ میں ویدک دھرم کا پرچار

(لیکھک پنڈت جے پرشاد گو لبشور تسکل - پارا ماریبو)

جن لوگوں نے پرواسی بھارتیوں کے سمبندھ میں سماچار پتروں میں سمے سمے پر پڑھا ہے۔ اُن سے یہ بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ کہ اُن کا بھارت ورش سے گہرا اتعلق رکھنا کتنا آوشیک ہے۔ سودیش کی پرمپرا اور سنسکرتی سے ہزاروں میل دور پڑے ہوئے بھارتیوں کے ہردیہ میں جب تک اُن کے پراچین پُنیہ گوُرو مئے اتہاس کی چھاپ نہ ڈال دی جائے گی۔ تب تک اُن سے یہ آشا کرنا کہ وہ اپنے دیش کو سمرن کریں۔ محض خواب ہے۔ جب سویم اُونچے شکشت بھارتیہ ہی پشچمی ہوا کے وشیلے جھونکوں میں بہتے ہوئے دکھائی پڑتے ہیں۔ تو پشچمی واتاورن میں جنم لینے تتھا رہنے والے بھارتیوں کی کیا کتھا؟ یہی کارن ہے۔ کہ پرواسی بھارتیہ نو یوک سمودایہ کیول رنگ سے ہی بھارتیہ کہا جا سکتا ہے۔ ورنہ اس کی ویش بھوشا اور بھاشا ودیشی رنگ میں رنگے ہیں۔ ہرش کی بات ہے۔ کہ آریہ سماج کی اور کُہا سے سوِد لبشسنتھ آدوانوں کے درشن ہونے لگے ہیں۔ سیتھانیہ یوروپین اور امریکن جاتی کے لوگ یہ سمجھتے تھے۔ کہ بھارتیہ "قلی" کے اتیرکت اور کچھ نہیں ہے۔ جہاں تک کہ "نیگرو" جاتی کے لوگ بھی ہم لوگوں کا مخول اُڑاتے تھے۔ کنتو بھارتیہ ویدک ودوانوں کے ویاکھیانوں سے ہم لوگوں کی ساماجک سیتھتی اور سنمان بہت اُوپر اُٹھ گیا ہے۔ انیہ جاتیاں اس بات کو انوبھو کرنے لگی ہیں۔ کہ بھارت کی پراچینتا میں سبھیتا کا سروت ہے۔

ہم لوگوں کو بہت پہلے ہی گیان ہو گیا تھا۔ کہ ساروویشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی اور سے پروفیسر ستیہ آچرن شاستری ایم۔ اے۔ امریکہ پرچار کے لئے بھیجے جانے والے ہیں۔ جب "ٹرینیڈاڈ گارجین" نامک سماچار پتر میں مانیہ پروفیسر جی کا ٹرینیڈاڈ میں شُبھ آگمن تھا اُن کا اپھوٹ پُورو سواگت سُنا۔ تب ہم لوگوں کی پرسنتا کا ٹھکانہ نہ رہا۔ اسی سمے ساروویشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کے انترگت پنڈت رام پرشاد تسکل ٹرسٹ پارا ماریبو کی اور سے مانیہ ور پنڈت ایودھیا پرشاد کو اس آشے کا پتر بھیجا گیا۔ کہ کرپا کر کے وہ پروفیسر مہودیہ سے ڈچ گائینا بھی آنے کا انورودھ کریں۔

سوبھاگیہ سے ملنے پر تت کال سیکنڈ کلاس... "Passage money" بھیج دیا گیا۔ پنڈت ایودھیا پرشاد جی نے پرتھم سے ہی پروفیسر صاحب کا فوٹو بھیج دیا تھا۔ جسے ٹرسٹ کے آفس میں سروسادھارن کے دیکھنے کے لئے رکھ دیا گیا تھا۔ بہت سے ڈچ ملاٹو اور نیگرو جاتی کے لوگ اُکت فوٹو کا درشن کرنے کے لئے آئے۔

"ائیر میل سے گیان ہو گیا تھا کہ ۱۴ جولائی کو پروفیسر صاحب ڈچ گائینا میں پدھاریں گے۔ سواگت کی تیاری تو پہلے سے ہی کر لی گئی تھی۔ دور دور کے آریہ سماجیوں کو اس کی سوچنا تھی۔ لگ بھگ دوپہر کے سمے جہاز پارا ماریبو بندرگاہ پر آ لگا۔ جہاز کے اوپر کے حصہ میں پہلے گون سے سوسجت پروفیسر جی کو دیکھ کر جنتا اپار ہرش سے جے جے کار کرنے لگی۔ تھوڑی دیر میں ہنستے ہوئے پروفیسر جی اُترے۔ اور اُنہیں ایک سُسجت موٹر میں بٹھلا کر آریہ بھکت ٹرسٹ کے آفس میں لایا گیا۔ جہاں آریہ جنتا کی اور سے اُن کا سواگت کیا گیا۔

گورنر ڈچ گائینا سے ملاقات

پنڈت رام پرشاد تسکل ٹرسٹ کے سبھاپتی مہاشیہ بودھرام جی نے پہلے سے ہی گورنمنٹ کے کرمچاریوں سے ملنے کے لئے پربندھ کر لیا تھا۔ تدانوکول ڈچ گائینا کے گورنر ہز ایکسیلنسی پروفیسر کیلسٹر سے پروفیسر ستیہ آچرن جی نے بھینٹ کی۔ بات چیت لگ بھگ آدھ گھنٹہ تک ہوتی رہی۔ گورنر صاحب نے ویدک دھرم کے پرتی اپنی سہانوبھوتی پرگٹ کی۔ اور بتلایا۔ کہ اُنہوں نے انگریزی ستیارتھ پرکاش" اور "دھرم کا آدی سروت" "The Fountain head of Religion" نامک پستکیں پڑھی ہیں۔ گورنر صاحب سے نمن وشیوں پر پرارتھنا کی گئی

۱۔ بھارتیوں کے بال وواہ کا نشیدھ تھا نیون سے نیون وواہ کے یوگیہ آیو کا نردھارن کرنا۔

۲۔ ویدک ریتی انوسار آریہ پنڈتوں دوارہ کرائے گئے ہوئے وواہ سنسکاروں کو پرمانک ماننا۔

۳۔ ڈچ گائینا میں پرویش کرنے والے بھارتیہ پرچارکوں پر سے "ضمانتی" کا پرتی بندھ اُٹھا لینا۔

۴۔ ہندوؤں کو مردہ جلانے کے لئے آگیا پردان کرنی اتھوا شو داہ گرہیوں رکری ڈی میز) کا گورنمنٹ کی اور سے نرمان کرا دینا۔

دیگر سرکردہ افسروں سے ملاقات

گورنر صاحب نے بڑے دھیان پوروک پروفیسر جی کی باتوں کو سنا۔ اور یتھا شکتی سہیوگ دینے کا وچن دیا۔ گورنر سے ملنے کے پشچات پروفیسر جی پریزیڈنٹ آف دی سپریم کورٹ اٹارنی جنرل تتھا ایجنٹ جنرل آف امیگریشن ڈیپارٹمنٹ سے ملے۔ ان سب لوگوں نے مانیہ پروفیسر جی کا بڑے آدر کے ساتھ سواگت کیا۔

کچھ دنوں کے پشچات ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب نے پروفیسر جی کے پاس اپنے سمرتی سوروپ اپنا ایک فوٹو بھیجا۔ اس کے اُتر میں پروفیسر جی نے ایک پتر لکھتے ہوئے گورنر کے پرتی اپنی ہاردک کرتگیتا پرگٹ کی۔ پروفیسر صاحب سے مجھے یہ بھی گیان ہوا ہے۔ کہ اُنہوں نے "ساروویشک" میں پرکاشن ارتھ اُکت فوٹو کو مہاتما نارائن سوامی جی کی سیوا میں بھیج دیا ہے۔ آشا ہے۔ کہ پرکاشت ہونے پر اُکت پتر کا ایک پرتی گورنر صاحب کو بھینٹ کی جائے گی۔

ویدک پرچار

اب تک پروفیسر صاحب نے اس دیش میں لگ بھگ ۲۵ ویاکھیان دئے ہیں۔ ۱۴ جولائی کو پراتہ اور سائنکال ٹرسٹ کا بھون۔ ۱۵ جولائی کو ٹرسٹ کا بھون۔ ۱۶ جولائی کو آریہ دواکر۔ ۱۸ جولائی کو لکشمن سنگھ ٹرسٹ ۲۰ جولائی کو کیمپ مسجد۔ ۲۱ جولائی کو بیلٹی مقبرہ۔ ۲۸ جولائی کی شام کو الک مار۔ ۲۹ جولائی کو ڈائیس برگ۔ ۳۰ جولائی کو ویلکم داخت۔ پانچ اگست کو لیفورنو۔ ۷ اگست کو آریہ دواکر۔ ۹ اگست کو مانٹس ہوپ۔ ۱۰ اگست کو افرا مزو جیکھی۔ ۱۱ اگست کو کردن برگ۔ ۱۳ اگست کو ڈائیس برگ۔ ۲۵ اگست کو آریہ دواکر۔ پانچ ستمبر کو بیلٹی مقبرہ۔ ۵ ستمبر کو کیک لسٹ۔ ۷ ستمبر کو پراتہ میٹ نرنخ (ہنستو)۔ اور شام کو فادر زرخ۔ ۱۰ ستمبر کو پارا پالنی۔ اور ۱۶ ستمبر کو پالسن ہوتی میں ویاکھیان دئے۔

پروفیسر صاحب کے بولنے کی شیلی اتی روچک اور سیجو ہے کہ سبھی ویاکھیانوں میں اتینت بھیڑ ہوتی رہی ہے۔ میر اُکت ۵ اور دسوں سے ڈچ سرکار کے شکشا وبھاگ سے سمبندھ رہا ہے۔ اس اَودھی میں میں یہ نشچے پوروک کہہ سکتا ہوں۔ کہ سُرینام کے کرشکوں سے کبھی بھارتیہ کو پہلے اتنا سنمان نہیں پراپت ہوا تھا۔ ویاکھیان کی سوچنا پاتے ہی دسوں میلوں سے جنتا لالایت ہو کر پہنچ جاتی ہے اور پنڈت جی کی امرت ورشا کو پان کر لیتے

لو کرتیہ کرتیہ مانتی ہے۔ پروفیسر صاحب کے پرائنا سبھی ویاکھیان ستھانیہ ڈچ بھاشا کے پتر "سُرینام" اور "ڈے ویسٹ" میں پرکاشت ہوئے ہیں۔ یدی بھارت کی آریہ جنتا اچھا پرگٹ کریگی۔ تو کچھ ویاکھیانوں کو ڈچ بھاشا سے ہندی میں ترجمہ کر کے بھینٹ کروں گا۔ ۲۳ جولائی کے "سُرینام" پتر میں پروفیسر صاحب کی لوک پریتا اور سہشنتا کو دیکھ کر اُنہیں ایکتا اور سہن شیلتا کا پیغمبر... "Apostle of Unity and toleration" کہہ کر پکارا گیا ہے۔ واستو میں وہ اس اُپادھی کے سروتھا یوگیہ ہیں۔ پارا ماریبو شہر کے کمشنر نے آپ کے بھاشنوں کے سُندر سنگھنوں کو لال پنسل سے نشان کر کے گورنمنٹ کے انیہ اُچیہ پدادھیکاریوں کے پڑھنے کے لئے اُنہیں بھیجا ہے۔ ایک بھارتیہ کی ایسی اپوروسپھلتا پر جہاں ستا دھُواد کا بھاو اُٹھتا ہے۔ وہاں ہم بھارتیوں کا مستک گورو اور گرو سے اُنّت ہو جاتا ہے۔ اُچیہ شکشت سمودایہ میں پروفیسر جی کی پریتا کا کارن اُن کی گمبھیر ودوتا اور وشیوں کے پرتی پادن کرنے کی شیلی کی اُتکرشٹتا ہے۔ اس سارو جنک وچار اور سامیک سنسکرتی کو درشٹی میں رکھ کر بولتے ہیں۔ کوری آدرش واد کی کلپنا سے ان پشچمی دیشوں میں سوائے اُپہاس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ دھارمک بھاو کے ساتھ پروفیسر صاحب میں راشٹریہ بھاو کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہے۔ بھارت کے سمبندھ میں بولتے ہوئے آپ کے نیتر سے نکلی مندا کو دیکھ کر جنتا حیران ہو جاتی ہے۔ سودیش سے گُن گان سے لوگوں میں ایسی سپھورتی ہے۔ کہ پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ پچھلا ادکاش بھارت سے کچھ ہندی پستکیں منگوا کر میں سرو پرتھم بار ڈچ گائینا میں ہندی پرچار کے لئے جو کچھ کرنے یوگیہ ہوں۔ کرتا رہتا ہوں۔ پتروں کے اور لوگوں سے ہی گیان تھا۔ کہ پروفیسر مہودیہ ہندی کے کُشل لیکھک اور کوی ہیں۔ اس بات کو اُن کے ویاکھیانوں میں ودوان کے سمبھاشن کرنے میں بھی پایا۔

سنستھاؤں کا حال

بڑی زوردار بھاشا میں اُنہوں نے بھارتیوں سے ناگری لپی اور ہندی بھاشا تتھا بھارتیہ سنسکرتی کی رکشا کے لئے اپیل کی۔ سمست بھارتیوں کی ہمت کو دھیان میں رکھ کر آپ نے نمن سنستھاؤں کو کھولنے کے لئے انورودھ کیا۔

۱۔ بھارتیہ ودیارتھیوں کا نرمان جس میں ڈچ ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

سکھ دیوبیکی پران تیاگ برت کی دھمکی

امرتسر۔ ۱۵ر جنوری - اکالی جتھہ دیوباں شہادت سر لاہور کرپان مورچہ میں جانے کے لئے بہت بے قرار ہیں - ۲۵ مستورات کی فہرست دی جاچکی ہے - اور بکثرت سے زائد شامل ہونے کے لئے تیار ہیں۔ مگر شرومنی اکالی دل نے چونکہ اب تک اس جتھہ کو بھیجنے میں بہت لیت ولعل کی ہے - اس لئے آج شرومنی اکالی دل کے دفتر پر اسی جتھہ کا ممبر شری بیبی کرتار کور - امرتا دیوی اور دیگر کئی دیگر دیویاں نے مورچہ لگانے کی ٹھانی ہے - آج سردار درشن سنگھ بھیرومان ممبر مورچہ کمیٹی اور سردار اودھم سنگھ ناگوکے سے ایک بجے بعد دوپہر گفتگو ہوئی - جس کے دوران میں دھمکی دی گئی - کہ اگر ہمیں نہ بھیجا گیا - تو ہم پران تیاگ برت دفتر کے دروازہ پر بیٹھ کر شروع کر دیں گی ؛

راجہ صاحب کی عدالت میں گرفتاری

لکھنؤ - ۱۴ر جنوری - کی تحصیل ملیح آباد کے ایک معزز راجہ صاحب جو ابھی بہت نوجوان ہیں - روشن الدولہ کی کچہری میں گرفتار کر لئے گئے - کیونکہ بے احتیاطی سے موٹر چلانے کے ایک مقدمہ میں ان کی طلبی تھی - اور انہیں حکم عدالت سے پہلے ہی پروارنٹ گرفتاری جاری ہوا - راجہ صاحب جب اپنے شفاخانہ کے سامنے کچہری میں موٹر پر تشریف لائے تو مسٹر بہاؤالدین سب انسپکٹر پولیس ملیح آباد نے وارنٹ کی تعمیل کرائی - اور ان کو گرفتار کر لیا - مجسٹریٹ صاحب کے پیش ہونے پر مچلکہ ضمانت پر رہائی ہوئی - اور مقدمہ چل رہا ہے ؛

ہمالیہ پر جانے والی ہندوستانی مہم :-

احمد آباد - ۱۴ر جنوری - مسٹر ونائیک مہتہ کی زیر سرکردگی گجراتی نوجوانوں کی ایک پارٹی آئندہ ماہ میں ہمالیہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچنے کے لئے ایک مہم تیار کر رہی ہے - گورنمنٹ سندھ اور مقامی حکام کو اس مہم کے متعلق اطلاع دیدی گئی ہے ؛

لاہور میں نمونیا :-

لاہور - ۱۴ر جنوری - محکمہ حفظانِ صحت کی رپورٹ مظہر ہے - کہ لاہور میں کل ایک درجن اشخاص نمونیا سے ہلاک ہو گئے - پرسوں سات اشخاص ہلاک ہو گئے تھے - شہر میں نمونیا کی بہت سی وارداتیں ہو رہی ہیں - چیچک کا زور قدرے کم ہو گیا ہے ؛

الہ آباد میں مکر سنکرانتی کا میلہ :-

الہ آباد - ۱۴ر جنوری - مکر سنکرانتی کے موقعہ پر سنگم کے نزدیک دریائے گنگا میں آٹھ لاکھ یاتریوں نے اشنان کیا - اس سال کے اکھاڑہ کے جلوس کا خاص پہلو یہ تھا - کہ بمبئی کا ایک تاجر ایک جوان شیر ببر کو اشنان کے لئے لایا ؛

مرزا مشرف حسین کے والد کا انتقال :-

لاہور - ۱۴ر جنوری - قومی کارکن مرزا مشرف حسین کے والد مرزا انوار حسین پچپن سال کی عمر میں اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئے ہیں - آپ نہایت نیک اور خوش خلق انسان تھے ؛

سر ظفر اللہ خان رنگون میں :-

رنگون - ۱۳ر جنوری - ہندوستانی کمیونٹی کی طرف سے سر محمد ظفر اللہ خان کامرس اور ریلوے ممبر کو ایک گارڈن پارٹی دی گئی - مسٹر ایم - اے - ایم - ایم - ایل - اے - مسٹر کاسم پور والا نے خیر مقدم کرتے ہوئے تقریر کی ؛

لالہ ہرکشن لال کے خلاف دھوکہ دہی کا مقدمہ

کراچی - ۱۵ر جنوری - لالہ ہرکشن لال سابق وزیر پنجاب کو قیدی کی حیثیت میں شکارپور لے جایا جائے گا - کیونکہ مسٹر روپ چند چھبیلداس پلیڈر نے سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں دھوکا دے کر ۵۱۰۰ روپیہ وصول کرنے کا دعوےٰ دائر کیا ہے - مدعی کا بیان ہے - کہ اسے غلط اطلاع دیکر اس سے پیپلز بنک میں ۵۱۰۰/- روپیہ جمع کرایا گیا ہے ؛

ہائیکورٹ کا پہلا اچھوت جج :-

ٹراونکور - ۱۵ر جنوری - مسٹر اسن کے کمارن پہلے ذات میں جو دربار ٹراونکور میں جج کے عہدہ پر مامور کئے گئے ہیں وہ اپنی قوم کے ممبر سے گریجویٹ ہیں - اور پیشتر ازیں ریاست میں سینئر ڈسٹرکٹ اور سیشن جج رہ چکے ہیں ؛

صوبہ سرحد میں ریڈ کراس ہفتہ :-

پشاور - ۱۴ر جنوری - شمال مغربی سرحدی صوبہ میں ماہ فروری میں ریڈ کراس ہفتہ منایا جائے گا - اس مطلب کے لئے وسیع پیمانہ پر تیاریاں ہو رہی ہیں - تمام اضلاع میں پراونشل ریڈ کراس کی برانچیں کھول دی گئی ہیں - شمال مغربی سرحدی صوبہ میں چند سال سے ریڈ کراس کا کام لیڈی گریفتھ کی رہنمائی میں ہو رہا ہے - جو مجلسی اور امور تعلیمی میں بے حد دلچسپی لیتی ہیں ؛

مختلف مذاہب کی کانفرنس :-

لاہور - ۱۴ر جنوری - سناتن دھرم ودیارتھی سبھا سناتن دھرم کالج لاہور کے گیارھویں سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں تمام مذاہب کی کانفرنس ۱۵ر جنوری ۱۹۳۶ء بدھ وار کو سناتن دھرم کالج ہال میں بوقت ۵ بجے شام منعقد ہوگی - جس میں تمام مذاہب کے نمائندے دوسرے مذاہب کے متعلق اپنی اپنی رائے کا اظہار کریں گے ؛

اٹلی لیگ سے علیحدہ ہو جائے گا :-

روما کے ذمہ دار حلقوں نے اس خبر کی تردید کر دی ہے - کہ اطالوی سفیر نے ایم لاول کو یقین دلایا ہے - کہ اگر لیگ نے اٹلی میں تیل بھیجنے کی ممانعت کر دی - تو اٹلی لیگ سے علیحدہ نہیں ہوگا - وہ اپنے طرزِ عمل کے متعلق بالکل آزاد ہے - اور اس نے جو فیصلہ کیا ہے - اس کا فی الحال اعلان نہیں کرنا چاہتا ؛

مہنت کے قتل کے شبہ میں ۵ اکالی گرفتار :-

لاہور - ۱۵ر جنوری - گوردوارہ دفتر تحصیل ننکانہ کے مہنت کے قتل کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے - کہ پولیس نے شبہ میں ...... پانچ اکالیوں کو گرفتار کیا ہے ؛

ایک بھگت کی کرتوت :-

لاہور - ۱۴ر جنوری - بازار جوڑے موری سے ایک عورت کے اغوا کی اطلاع موصول ہوئی ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ ایک شخص جو بھگت کے نام سے مشہور تھا - ایک نوجوان بیاہتا استری کو بھگا کر لے گیا ہے - چار دن ہو چکے ہیں - لیکن ابھی تک مغویہ عورت کا پتہ نہیں ملا ہے ؛

بلجیم کی ملکہ اٹلی میں :-

اب پھر یوروپین ممالک میں اٹلی اور ابی سینیا کے درمیان مصالحت کے متعلق چرچا شروع ہو گیا ہے - شاہ بلجیم کی ماتا حال ہی میں اپنی لڑکی کو ملنے اٹلی گئی تھی - اس سے نتیجہ اخذ کیا جا رہا ہے - کہ بلجیم کی طرف سے اس تنازعہ کے خاتمہ کی تحریک ہوگی ؛

دو سالہ لڑکا آگ میں گر گیا :-

جالندھر - خبر موصول ہوئی ہے - کہ ایک دو سالہ لڑکا .... کے ہاتھوں سے آگ میں گر کر جھلس گیا ہے ؛

روس کے فوجی بجٹ میں دگنا اضافہ

ماسکو - ۱۴ر جنوری - آج فنانس ممبر نے سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں ۱۹۳۶ء کے بجٹ کے متعلق تجاویز پیش کیں - یہ بجٹ ۱۹۳۵ء سے دگنا ہے - اخراجات میں جتنا اضافہ کیا گیا ہے - اُسے اسلحہ میں اضافہ کرنے - مشینوں کو بہتر بنانے - فوجی بارکوں کو موجودہ زمانہ کے حالات کے مطابق تیار کرنے اور سرخ فوج کو سیاسی تعلیم دینے کے لئے استعمال کیا جائے گا - فنانس ممبر نے کہا - کہ گورنمنٹ کی مالی پالیسی کا مدعا روبل کو مضبوط اور مستحکم کرنا ہے - باہر یہ افواہ پھیلائی گئی ہے - کہ روس روبل کی قیمت گرانا اور نئی کرنسی جاری کرنا چاہتا ہے - یہ بالکل غلط ہے ؛

ہریجن اُدھار کا کام کرنے کی سزا :-

مسوری - ۱۳ر جنوری - کھیارسی کے ایک نوجوان براہمن سنت کمار بکرجی کو جو کچھ عرصہ سے ہریجن اُدھار کا کام کر رہا ہے - گاؤں کے قدامت پسند براہمنوں نے برادری سے خارج کر دیا ہے ؛

ہندوستانی ٹیم کی شاندار فتح :-

لاہور - ۱۳ر جنوری - آج آل انڈیا کرکٹ ٹیم اور آسٹریلین ٹیم میں ٹیسٹ میچ کا چوتھا اور آخری دن تھا جس میں آل انڈیا ٹیم کو شاندار فتح ہوئی - سکور حسب ذیل ہے ؛

ہندوستانی ٹیم پہلی اننگ میں	۱۴۹	کل ۴۵۰ رنز
" " دوسری " "	۳۰۱	
آسٹریلین ٹیم پہلی اننگ میں	۱۶۶	کل ۳۸۲ رنز
" " دوسری " "	۲۱۶	

وزیر علی (کپتان ہندوستانی ٹیم) نے پہلی اننگ میں ۷۰ - دوسری میں ۹۲ رنز - بیترجی نے دوسری اننگ میں ۷۰ رنز کیں - اور رائیڈر (کپتان آسٹریلین ٹیم) نے بھی دوسری اننگ میں ۷۰ رنز کیں ؛

بہار کونسل میں گورنمنٹ کو شکست :-

پٹنہ - ۱۴ر جنوری - بہار اوڑیسہ لیجسلیٹو کونسل میں گورنمنٹ کو پہلی شکست ہوئی - مولوی محمد حافظ نے تحریک پیش کی - کہ بنگال بیٹ یونیورسٹی امینڈمنٹ بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے - گورنمنٹ کی مخالفت کے باوجود سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک پاس ہو گئی ؛

شاہی محل میں آتشزدگی :-

کانگڑہ - ۱۳ر جنوری - ایک اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ راجہ صاحب کٹوچ کے محل میں اچانک آگ لگ گئی - جس سے تقریباً ... ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ؛

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہاتما جی بمبئی جا رہے ہیں :-

نئی دہلی - ۱۴ جنوری :- سیٹھ جمنالال بجاج واردھا سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں - کہ باپو کی حالت میں نمایاں بہتری رونما ہو گئی ہے - تشویشناک رپورٹیں بے بنیاد ہیں - تشویش کی کوئی وجہ نہیں مہاتما جی عنقریب خون کے دباؤ کا معائنہ کرانے کے لئے بمبئی جا رہے ہیں ؛

ڈیسی پر بمباری :-

عدیس ابابا - ۱۴ جنوری - اطالوی ہوائی جہازوں نے تمام محاذوں پر پرواز کر کے دیکھ بھال شروع کر دی ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ ڈیسی پر جہاں بادشاہ رہتا ہے - بمباری کی جائے گی ؛

رڈیارڈ کپلنگ کی علالت :-

لنڈن ۱۴ جنوری - ایک بلیٹن مظہر ہے - کہ کپلنگ نے رات آرام سے کاٹی - اُس کی حالت قدرے بہتر ہو گئی ہے -

کینٹن میں مارشل لاء کا نفاذ :-

کینٹن ۱۴ جنوری - کل شام کی دو پارٹیوں میں تصادم ہو گیا - بہت سے طلبا مجروح ہو گئے شہر میں مارشل لاء لگا دیا گیا ہے - برطانوی اور دیگر غیر ملکی قونصلوں نے اپنے اپنے ملک کے باشندوں کو مشورہ دیا ہے - کہ وہ شام کے بعد اینگلو فرانج علاقے سے باہر نہ جائیں - طلبا پر کنٹرول نہ رکھنے کے باعث چانسلر اور ڈین مستعفی ہو گئے ہیں - اور یونیورسٹی کے اردگرد پہرہ لگا دیا گیا ہے ؛

الہ آباد کے اخبار سے طلبی ضمانت :-

الہ آباد - ۱۴ جنوری الہ آباد کے ہفتہ وار ہندی اخبار "ابھیودے" سے اڑھائی ہزار روپے کی ضمانت طلب کی گئی ہے - اور حکم دیا گیا ہے - کہ ضمانت ۲۵ جنوری سے پہلے پہلے داخل کی جائے - ضمانت پنڈت کرشن کانت کی ایک تقریر شائع کرنے کی بنا پر مانگی گئی ہے - جو غالباً انہوں نے کریمنل لاء امینڈمنٹ بل کے متعلق اسمبلی میں کی تھی ؛

ایک پُر اسرار شخص کی گرفتاری :-

سبے پور - ۱۳ جنوری - مقامی بازار صرافہ میں ایک مسلمان دل خان کو گرفتار کیا گیا ہے - اس کے سر پر چوٹی تھی - وہ عام لباس پہنے ہوا تھا - اس لئے معلوم نہ ہو سکتا تھا - کہ وہ کس قوم کا ہے - مزید براں نئی قسم کی بولیاں جو نواحی ریاستوں میں بولی جاتی ہیں - ... قومیت وغیرہ کے متعلق کچھ نہیں بتاتا تھا جامہ تلاشی سے گولی بارود اور کچھ نقدی بھی برآمد ہوئی خیال کیا جاتا ہے - کہ وہ کسی مقدمہ کا مفرور ہے ؛

ایک ہزار اچھوتوں کا ویدک دھرم میں پرویش

سیالکوٹ - ۱۳ جنوری - دلت سیوا مشن نے جو آریہ سماج کی ایک شاخ ہے - ہندو ہوتواڑوں کو آریہ سماج میں پرویش کرنے کے لئے پسرور کے نزدیک موضع کھوکھر میں ۱۱ - ۱۲ جنوری کو ایک کانفرنس منعقد کی - کانفرنس کے انعقاد کو روکنے کے لئے وہاں کے مسلمانوں نے کئی قسم کی چالیں چلیں - مگر ان کو کامیابی نہ ہوئی - کانفرنس سے چند یوم پہلے ان لوگوں نے اچھوتوں کو ڈرا دھمکا کر ان سے کورے کاغذ پر دستخط کرا لئے - اور پھر اس پر حسب منشاء مضمون لکھ کر سیالکوٹ کے ایک نام نہاد اخبار میں مضمون شائع کرا دیا - جس میں ظاہر کیا گیا تھا - کہ "ہوتوال لوگ کانفرنس کرنا اور آریہ سماج میں پرویش کرنا نہیں چاہتے" - لیکن مسلمانوں کو اس میں سپھلتا نہ ہوئی - انہوں نے ایک اور شرارت کرنی چاہی - کانفرنس منعقد ہوئی - تو مسلمانوں نے بھی اسی تاریخ کو اسی گاؤں میں اپنا جلسہ رکھ دیا - لیکن آریوں نے پرواہ نہ کی - اور اپنا کام جاری رکھا - مگر جس جگہ آریہ سماج کی کانفرنس ہو رہی تھی - اس کے قریب ہی مسلمانوں نے جلسہ کرنا شروع کر دیا - مقررین کا لب و لہجہ نہایت ہی اشتعال انگیز تھا - مگر آریہ پُرامن رہے - دوسرے دن اس خیال سے کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ ظہور پذیر نہ ہو - کانفرنس ایک مندا حاطہ میں کی گئی - سردار مہر سنگھ انسپکٹر پولیس نے نہایت تن دہی سے انتظامات قائم رکھے - آخر کار دیوان ملک راج ایڈووکیٹ کی صدارت میں کانفرنس بخیر و خوبی ختم ہوئی - ایک ہزار اچھوتوں کو ویدک دھرم میں داخل کیا گیا ؛

افغان طلبا کی فوجی تربیت حاصل کرنے کے لئے جاپان کو روانگی

بمبئی - ۱۳ جنوری - معلوم ہوا ہے - کہ افغان گورنمنٹ نے افغان طلبا کو مطالعہ کے لئے جاپان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے - چھ طلباء کا ایک گروپ وہاں جانے کے لئے بمبئی پہنچ گیا ہے - اور امسال اور بہت سے طلباء تعلیم حاصل کرنے جائیں گے - یہ طلباء جاپان میں فوجی تربیت اور ہوا بازی کی تعلیم حاصل کریں گے +

اس سے پہلے افغان طلباء انگلینڈ اور فرانس وغیرہ میں بھیجے جاتے تھے - لیکن جاپان اور افغانستان کے درمیان تجارتی تعلقات نہایت اچھے ہونے کے پیش نظر افغان گورنمنٹ نے اپنے طلباء کو جاپان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے - ان افغان طلباء کا جاپانی قونصل جنرل نے استقبال کیا - شاہ افغانستان ذاتی دلچسپی لے رہے ہیں - بعد میں ان طلباء کو انگلستان اور فرانس بھی بھیجا جائے گا ؛

یوروپین لڑکی سے شادی :-

لاہور - ۱۴ جنوری - آج مسٹر ایس پرتاپ ڈپٹی کمشنر لاہور کے روبرو سول میرج ایکٹ کے ماتحت مشہور یوروپین آرٹسٹ مس میری اولڈ فیلڈ اے - آر - سی - اے کی جنہوں نے حال ہی میں ہندو مذہب قبول کیا تھا - شادی میسرز ماکرشنا اینڈ سنز کے آرٹسٹ مسٹر روپ کرشن سے ہوئی - اس یوروپین لیڈی کا ہندو نام اندومتی رکھا گیا تھا - مسٹر روپ کرشن کے دوست و رشتہ دار کافی تعداد میں عدالت کے کمرہ میں موجود تھے +

پروفیسر ایس - ایس بھٹناگر او - بی - ای مس ٹائکر نجیاوتی - راما کرشن - ایل ایل ڈی پرنسپل سر گنگا رام گرلز سکول اور لالہ کرپا رام بجاج ایڈووکیٹ گواہ تھے - اس جوڑے کے گلے میں لوگوں نے جو وہاں جمع تھے پھولوں کے ہار ڈالے ؛

میرٹھ میں سوشلسٹ کانفرنس کا انعقاد :-

میرٹھ - ۱۴ جنوری - کانگرس سوشلسٹ کانفرنس کے انعقاد کے لئے ٹاؤن ہال کا میدان لیا گیا ہے - مجوزہ ریزولیوشنز میں بہت سے امور کو مثلاً نئی کانسٹی ٹیوشن کی طرف پالیسی عہدوں کو قبول کرنے کا سوال اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کی طرف ہندوستان کا رویہ وغیرہ سوالات کو لیا گیا ہے ؛

مسلم وقف بل نامنظور :-

پٹنہ ۱۳ جنوری - بہار کونسل نے پندرہ کے مقابلہ میں ۴۱ ووٹوں سے بہار اور اڑیسہ مسلم وقف بل مسترد کر دیا ہے ؛

ایک مسلمان نوجوان کا قتل :-

لاہور - ۱۳ جنوری - گزشتہ رات کنجر محلہ اندرون شاہ عالمی دروازہ کے نزدیک ایک ہندو نوجوان روشن لال نے ایک مسلمان نوجوان ظفر علی کو مہلک طور پر زخمی کیا تھا - ظفر علی رات کو ہسپتال میں چل بسا - اس کی نعش پوسٹ مارٹم کے بعد سیالکوٹ بھیج دی گئی ہے - جہاں کا وہ رہنے والا تھا - اگرچہ اس قتل کی تہ میں کوئی مذہبی جذبہ یا کشیدگی نہیں - اور اس واقعہ کا سبب ذاتی عناد اور رقابت بیان کی جاتی ہے - تاہم شہر میں حکام نے زبردست پہرہ لگا دیا ہے - لاہور میں کاروبار حسب معمول جاری ہے - اور اس واقعہ کو کوئی اہمیت نہیں دی جا رہی ہے ؛

آغا خان کو سونے میں تولا جائیگا :-

بمبئی - ۱۳ جنوری - سر آغا خان کی جوبلی منانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں - آپ کو ۱۹ جنوری کو سونے میں تولا جائے گا ؛

سر تیج بہادر سپرو کی نامزدگی :-

الہ آباد - معلوم ہوا ہے - کہ جب آئندہ مارچ میں یو - پی لیجسلیٹو کونسل کے سامنے بیکاری کمیٹی کی رپورٹ پیش ہو گی - تو صوبائی گورنمنٹ سر تیج بہادر سپرو کو کونسل کا ممبر نامزد کر دیگی - تاکہ سر سپرو ہاؤس پر کمیٹی کا نقطۂ نگاہ واضح کر سکیں ؛

ڈاکو رادھے چرن سیشن سپرد :-

نئی دہلی - مشہور ڈاکو رادھے چرن کو ایک مخبر پولیس کو قتل کرنے کے الزام میں سیشن سپرد کر دیا گیا ہے ؛

ہتھیار لے کر چلنے کی ممانعت :-

پیرس - ۱۳ جنوری - تین قوانین جو فرانس کی مسلح انجمنوں کو توڑنے - ہتھیار لے کر چلنے کی ممانعت کرنے اور سیاسی لیڈروں کو دھمکیاں دینے کے متعلق ہیں - سرکاری طور پر نافذ کر دئے گئے ہیں ؛

شیطانی پنجہ

جس طرح شیر کے پنجہ میں پڑ کر لوگ حیران ہو جاتے ہیں - ٹھیک اسی طرح جوانی جوانی کی غلطی کاریوں سے لوگ پیچیدہ امراض میں گرفتار ہو کر مصیبت میں پڑ جاتے ہیں - ان امراض اور ان کے علاج معلوم کرنے کے لئے موتی جلد بندھا ویدوں کا کتاب

بالکل مفت

بغیر ڈاک محصول آج ہی طلب فرما کر مطالعہ کریں
مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۶ - ماگھ سمت ۱۹۹۲

خطرہ!

آریہ جاتی کو ایک بھاری خطرہ درپیش ہے۔ ڈاکٹر امبیدکر نے آریہ دھرم کو تیاگ دینے کی جو دھمکی دی ہے۔ وہ کوری نہیں۔ بلکہ حقیقی ہے۔ وہ اپنے آباؤ اجداد کے دھرم کو ترک کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ پچھلے دنوں اچھوت جاتی کے دو لیڈر ہندو مہاسبھا کے سمیلن پونہ سے لوٹتے ہوئے بمبئی میں ٹھہرے۔ اور ڈاکٹر صاحب سے ملے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ وہ ہندو دھرم چھوڑ کر رہیں گے۔ ان کے طرزِ عمل سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے تئیں جیسے ثانی سمجھنے لگے ہیں۔ جو اچھوت جاتی کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو ایک مرکز پر جمع کرنے کے لئے آئے ہیں۔ حال ہی میں مرہٹہ نوجوانوں کا ایک سمیلن پونہ میں ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے جو سندیش انہیں دیا۔ وہ بھی اسی قسم کا تھا۔ اس سمیلن کے صدر نے جو تقریر کی۔ وہ بھی ہندو دھرم کی مخالفت کا پہلو لئے ہوئے تھی۔ البتہ انہوں نے ایک نئی بات کہی۔ جو شاید ڈاکٹر صاحب کو پسند نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہندو دھرم سے تو ہمیں الگ ہو ہی جانا چاہئے۔ چاہے کوئی اور مذہب اختیار کریں یا اپنا ہی ایک پنتھ چلائیں۔

ڈاکٹر امبیدکر کی کوشش اب یہ ہے کہ جس بھی مذہب میں انہوں نے جانا ہو۔ اکیلے نہ جائیں۔ بلکہ تمام اچھوتوں کو لے کر جائیں۔ تاکہ نئے مذہب میں جا کر ان کی پوزیشن بنی رہے۔ اسی لئے وہ اپنے اچھوت بھائیوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ میرے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جاؤ۔ قدرت کے کھیل دیکھئے۔ ایک طرف تو اچھوت ہندو سوسائٹی سے اس لئے الگ ہونا چاہتے ہیں کہ انہیں نیچ سمجھا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف الگ ہونے کی دھمکی دے کر وہ نہ صرف ہندوؤں کے بلکہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے بھاگ کے دیوتا بھی بن گئے ہیں۔ ڈاکٹر امبیدکر نے ہندو دھرم کو چھوڑنے کی کیا دھمکی دی۔ ساری دنیا ان کے پاؤں پر آ جھکی۔ ہر ایک مذہبی سوسائٹی ان کے پاس ڈیپوٹیشن لے جا رہی ہے۔ اور اس درخواست کے ساتھ جا رہی ہے کہ اپنے چیلوں سمیت آپ مجھے اپنا لیجئے۔ اس سے اچھوتوں کے دماغ بگڑ رہے ہیں۔ چنانچہ ان کے ایک نیتا نے یہاں تک کہا ہے کہ ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ جس کے ساتھ اچھوت ہوں گے۔ ہندوستان انہی کے ہاتھ میں ہوگا۔ اگر اچھوت ہندو رہے تو ہندوستان پر ہندو قابض رہیں گے۔ اور اگر وہ مسلمان یا عیسائی ہو گئے۔ تو ہندوستان کی حکومت کی باگ ڈور انہی میں سے کسی کے ہاتھ میں چلی جائے گی۔ جب ان کا یہ خیال ہے۔ تو وہ مذہب تبدیل کیوں کریں؟ ان کی تعداد تھوڑی نہیں۔ چار کروڑ کی تعداد جو بھی چاہے کر سکتی ہے۔ وہ اپنی علیحدہ سوسائٹی بنا لیں۔ ہندو رہتے ہوئے بھی وہ ان ہندوؤں سے الگ تھلگ رہ سکتی ہے۔ جو اس سے اچھی طرح پیش نہ آئیں۔ ہندو سوسائٹی میں رہتے ہوئے یہ اپنی علیحدگی کی علیحدہ ہستی قائم رکھ سکتی ہے۔ یہ کونسی دانائی ہے۔ کہ اپنے بسے ہوئے گھر کو اجاڑ کر دوسروں کی اجڑی بستی کو آباد کیا جائے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ خطرہ حقیقی ہے۔ یہ تو کسی کے سان و گمان میں نہیں آ سکتا کہ سب کے سب اچھوت ڈاکٹر امبیدکر کے ساتھ چلے جائیں گے۔ لیکن اگر چلے جائیں۔ تو وہ ہندوؤں کی اکثریت کو بھاری صدمہ پہنچا سکتے ہیں۔ میں نے کبھی نہیں سمجھا کہ ڈاکٹر امبیدکر بہت سے اچھوتوں کو اپنے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہوں گے۔ اور جو جائیں گے۔ وہ بہت دیر تک کسی نئے مذہب میں رہ سکیں گے۔ لیکن مجھے یہ خطرہ ضرور ہے کہ جو جائیں گے۔ وہ خوار ہوں گے۔ نئی جگہ جا کر بھی وہ اپنی علیحدہ ہستی قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ پرانی سوسائٹی کے رہیں گے اور نئی سوسائٹی کے بنیں گے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ نہ ادھر کے رہیں اور نہ ادھر کے بنیں۔ نئی سوسائٹی انہیں ان کی شرطوں پر قبول نہ کرے۔ اور پرانی سوسائٹی میں واپس آنے پر انہیں شرم محسوس

ہو۔ ہر کسی کا دھرم بگاڑ دینا آسان ہے۔ لیکن اسے جذب کرنا مشکل ہے۔ مان لو کہ اچھوت عیسائی ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کی سماجک حیثیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اب بھی وہ ویسے ہی ہیں۔ جیسے کہ ہندو سوسائٹی میں تھے۔ اس صورت میں اگر وہ واپس آنے کا فیصلہ کر لیں۔ تو بھی عیسائیوں کا کیا بگڑا؟ اغلب ہے کہ کچھ نہ کچھ اچھوت یہی سوچیں گے۔ کہ بار بار کون مذہب تبدیل کرتا پھرے۔ جہاں پڑے ہیں۔ اچھے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ڈاکٹر امبیدکر کو گالیاں دے لیں گے۔ کہ اس نے ہمارا بیڑا غرق کیا۔ اور اس کا بھی کچھ نہ بنا۔

اس سے بڑھ کر خطرہ یہ ہے کہ اچھوتوں کی منوورتی بگڑ رہی ہے۔ وہ ایک ایک بات پر دھمکی دینے کے عادی ہو رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ان کی ایک دھمکی یہ ہے۔ کہ منوسمرتی کو یا تو نیست و نابود کر دیا جائے۔ یا اس میں سے وہ شلوک نکال دئے جائیں۔ جو شودروں کے متعلق ہیں۔ اور اگر ایسا نہیں کرتے۔ تو ہم ہندو سوسائٹی سے الگ ہوتے ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے۔ کہ تم لوگ یہ کیوں سمجھتے ہو۔ کہ منوسمرتی میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ تمہارے متعلق ہے۔ تم اپنے تئیں شودر کیوں مانتے ہو؟ اگر اس بیان کی تسلی نہیں ہوتی۔ تو وہ منوسمرتی کا ایک ستیارتھ ایڈیشن چھپوا لیں۔ جس میں سے وہ تمام شلوک نکال دیں۔ جن پر انہیں اعتراض ہے۔ آخر منوسمرتی کا دنیا کی رابطے تو ہے نہیں۔ کہ کوئی اس میں ردّ و بدل نہ کر سکتا ہو۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا۔ کہ منوسمرتی کے دو ایڈیشن ہو جائیں گے۔ ایک براہمنوں کے لئے اور دوسرا اچھوتوں کے لئے۔ اس وقت بھی تو منوسمرتی کے کئی ایڈیشن ہیں۔ جو ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔ منوسمرتی کے کئی شلوک پرکھشپت سمجھے جاتے ہیں۔ اور ایسے ایڈیشن ہیں جن میں خاص خاص شلوک نہیں ملتے۔ اس کے لئے ہندو سوسائٹی کو ترک کرنے کی کیا ضرورت؟ اگر ہر ایک چھوٹے موٹے اختلاف پر اچھوت ہندوؤں کی طرف سے بھاگ جانے کی دھمکی ملنے لگی۔ تو کہاں تک کام چلے گا؟ معقول شکایات دور کی جا سکتی ہیں۔ اور کی جانی چاہئیں۔ لیکن خیالی شکایات کا کیا علاج؟ سوسائٹی میں رہتے ہوئے ہر روز اختلافات ہوتے رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی سورن ہندو کسی اچھوت بھائی پر ظلم کرے۔ اسے نظیر بنا کر اگر اچھوت ہندو دھرم سے ہی نفرت کرنے لگیں۔ تو انہیں معقول پسند کون کہے گا؟ آخر کو ہندو سوسائٹی رد و کد کر خاموش ہو رہے گی۔ اس وقت رشی دیانند کا پرتاپ سمجھو یا مہاتما گاندھی کی برکت کہ ہندو سوسائٹی کا ایک زبردست طبقہ چھوا چھوت کے خلاف ہو رہا ہے۔ اس کے لئے وہ ہر ممکن قربانی کرنے کو تیار ہے۔ وہ اچھوتوں کے ساتھ ہے۔ اور ان کی خاطر اسے برادری سے خارج ہونا پڑے۔ تو اس کے لئے بھی تیار ہے۔ لیکن اگر یہی طبقہ یہ محسوس کرنے لگے۔ کہ اچھوت اپنے مطالبات میں حد اعتدال سے بہت متجاوز ہو رہے ہیں اور اب وہ ایسے مطالبات کرنے لگے ہیں۔ جن کا پورا کرنا کسی بھی ہندو کی طاقت سے باہر ہے۔ تو کیا ہوگا۔ سوائے اس کے کہ آریہ جاتی کے یہ دو بھاگ ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں۔ اچھوتوں کو چاہئے۔ کہ وہ دوسرے ہندوؤں کے لئے ہوّا نہ بنیں۔ صدیوں سے وہ مظلوم چلے آ رہے ہیں۔ اب ظالم بن کر دکھلانے کی کوشش نہ کریں۔ ان کی واجب شکایات بے شک دور ہونی چاہئیں۔ لیکن واجب شکایات کی آڑ میں انہیں ناواجب مطالبات نہ کرنے چاہئیں۔

اپنے ہندو بھائیوں سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اچھوتوں کی تمام مذہبی اور مجلسی شکایات دور ہو جانی چاہئیں۔ ہندو سمیلن میں جو پرستاو ان کے متعلق منظور ہوا ہے۔ اس سے وہ سنتشٹ نہیں۔ لیکن اس سے انہوں نے فی الحال ہندوؤں کی نیک نیتی کا ثبوت مان لیا ہے۔ وہ کچھ دیر اور دیکھیں گے۔ اگر اس عرصہ میں ان کی مزید شکایات رفع نہ ہو گئیں۔ تو انہیں پھر سے شکایت ہو جائے گی۔ جو اس وقت ہمارے ساتھ ہیں۔ وہ بھی ہم سے علیحدہ ہونے کی ضرورت محسوس کریں گے۔ اس لئے ہمارا فرض یہ ہونا چاہئے۔ کہ ہم ان کی تمام شکایات دور کر دیں۔ ذاتی طور پر میں بھی ہندو مہاسبھا کے پرستاو سے سنتشٹ نہیں۔ لیکن یہ میں مانتا ہوں۔ کہ ہندوؤں کی نیک نیتی کے ثبوت کے لئے وہ کافی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ ہندو سوسائٹی کو نہ صرف زبانی طور پر بلکہ اپنے عمل سے اس بات کا اعلان کر دینا چاہئے۔ کہ ہندو اور ہندو میں کوئی تمیز نہیں۔ جنم سے تمام ہندو برابر ہیں۔ ان میں اگر فرق ہے۔ تو گن کرم اور سوبھاؤ کی بنا پر۔ دنیا بھر میں کوئی سوسائٹی ایسی نہیں۔ جس میں گن کرم اور سوبھاؤ کے اصول پر عمل نہ ہوتا ہو۔ لوگ ذاتی اور مجلسی تعلقات قائم کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ کہ انہیں کس سے تعلقات قائم کرنے ہیں۔ اگر یہ اعلان کر دیا جائے۔ کہ ہندو دھرم اس قسم کی کوئی تمیز نہیں مانتا۔ جو اس وقت اچھوت اور دوسرے ہندوؤں میں پائی جاتی ہے۔ تو اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ کل سے براہمنوں اور اچھوتوں میں رشتے ناطے ہونے لگیں گے۔ رشتہ ناطہ کے لئے لڑکی اور لڑکے کا پورا ہونا لازمی ہے۔

(باقی بر صفحہ ۱۶)

سبھا کا اتہاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے موقعہ پر ساہتیہ کی درشٹی سے ایک ہی کتاب شائع ہونے والی تھی۔ اور وہ تھی "سبھا کا اتہاس"۔ لیکن وہ بھی رُک گئی۔ ناظرین "پرکاش" کو یاد ہوگا۔ کہ میں نے کسی وقت لکھا تھا۔ کہ سبھا کا اتہاس شائع نہ ہوگا۔ سبھا کے منتری نے بڑے طمطراق سے اس کی تردید کی تھی۔ لیکن ہوا کیا؟ سارا اتہاس چھپا پڑا ہے۔ لیکن اس کی اشاعت روک دی گئی ہے۔ اشاعت کیوں رُکی؟ اسے سمجھنے کے لئے پچھلے واقعات پر ایک نظر ڈالنے کی ضرورت ہے:۔

اردھ شتابدی کمیٹی کے پردھان نے پہلے پنڈت چموپتی جی سے درخواست کی۔ کہ وہ سبھا کا اتہاس لکھیں۔ جب پنڈت جی نے تیاری شروع کر دی۔ تو ان کی رائے بدل گئی۔ اور انہوں نے پنڈت جی کو اتہاس لکھنے سے روک دیا۔ حقیقی وجہ یہ ہے۔ کہ پنڈت چموپتی جی سے اتہاس لکھوانا نہ چاہتے تھے۔ بظاہر یہ کہا گیا۔ کہ کمیٹی کے پاس دھن نہیں۔ چنانچہ یہ دشہ انترنگ سبھا میں آیا۔ اس سبھا نے اتہاس کی اشاعت ضروری سمجھی۔ اور اپنے فنڈ سے اسے شائع کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ پنڈت چموپتی جی پھر اس کام میں لگ گئے۔ اور انہوں نے دن رات ایک کرکے دو ماہ سے کم عرصہ میں اتہاس مکمل کر دیا۔ اس کی پڑتال کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس کے کئی سدسیہ تھے۔ لیکن جن سدسیوں نے اس کام میں دلچسپی لی۔ وہ سبھا پردھان شری رام دیو جی۔ منتری شوِ دیال جی اور منتری کدارناتھ جی ٹھاپر تھے۔ سبھا منتری سدسیہ نہ ہونے ہوئے بھی اس کمیٹی میں شامل ہوتے رہے۔ پنڈت چموپتی جی نے سارا اتہاس اس کمیٹی کے ممبران کو سنایا۔ اور اس کی منظوری کے بعد پریس میں بھیجا۔ اتہاس کا ایک بھی ورق ایسا نہیں۔ جسے پڑتال کمیٹی نے پہلے سویکار نہ کر لیا ہو۔ جو تبدیلی اس نے ضروری سمجھی۔ وہ کر دی گئی۔ جب اتہاس چھپ چکا۔ اور بھومکا چھپ رہی تھی۔ تو سبھا کے ادھیکاریوں کو سوجھا کہ اتہاس میں کچھ باتیں نامناسب ہیں۔ اس لئے انہوں نے اس کی چھپوائی دھن روک دی۔ اس کے بعد انترنگ سبھا کی گئی۔ یہ سبھا صرف شتابدی کے فیصلہ کے لئے بلائی گئی تھی۔ لیکن اتہاس کا دشہ بھی پیش کر دیا گیا۔ پروفیسر شوِ دیال جی نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ وہ بھی چلے آئے۔ اور ان کے ساتھ کچھ اور آزاد ممبر بھی+

اس کے بعد پہلی کمیٹی منسوخ کر دی گئی۔ اور نئی کمیٹی مقرر کر دی گئی۔ جس کے سدسیہ سبھا پردھان۔ سبھا منتری۔ گورکل ٹکھیہ ادھشٹاتا۔ پنڈت اندر اور لالہ رام لال مقرر کئے گئے۔ پہلے چار ممبروں سے مجھے کچھ نہیں کہنا۔ لیکن لالہ رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ سے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا انہوں نے اس کمیٹی کا ممبر بننا منظور کر لیا ہے؟ اور کر لیا ہے۔ تو کیوں؟ کیا انہوں نے سوچا ہے۔ کہ اگر وہ لالہ شوِ دیال جی کی جگہ ہوتے۔ اور انہیں بلا وجہ موقوف کرکے لالہ شوِ دیال جی کو پڑتال کمیٹی کا ممبر بنا دیا جاتا۔ تو وہ اسے پسند کرتے؟

نئی کمیٹی کے تقرر کے معنی نہ صرف پنڈت چموپتی جی پر ملامت کا ووٹ ہے۔ جنہوں نے اتہاس لکھا۔ بلکہ اُس سب کمیٹی پر بھی۔ جس نے اسے پاس کیا۔ سبھا کے ادھیکاریوں کا یہ ادھیکار تھا۔ کہ وہ اتہاس کے (قابلِ اعتراض) فقروں کو پھر اُسی سب کمیٹی کے سامنے پیش کرتے اور اُسے قائل کرتے۔ کہ یہ فقرے ترمیم کے محتاج ہیں۔ لیکن بجائے ایسا کرنے کے انہوں نے اسے موقوف کرکے آئندہ بننے والی سب کمیٹیوں کے لئے ایک عبرت انگیز مثال قائم کر دی:۔

میں نے اس وقت تک اتہاس نہیں پڑھا۔ اس لئے کہہ نہیں سکتا۔ کہ ادھیکاریوں کی شکایت بجا ہے۔ یا بے جا۔ لیکن جو بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے پہلی کمیٹی کے تقرر کے وقت کیوں نہ یہ سوچا۔ کہ اس کے ممبر ہی ہونے چاہئیں۔ جو اُن کی ہاں میں ہاں ملانے والے ہوں۔ پہلی سب کمیٹی انہوں نے اُن لوگوں کی بنائی جنہیں سبھا کے اتہاس کا ذاتی علم تھا۔ جو کسی غلطی کا سنشودھن کر سکتے تھے۔ اور خود نئی تحقیق بہم پہنچا سکتے تھے۔ لیکن دوسری سب کمیٹی انہوں نے ایسی بنائی۔ جس کے زیادہ تر ممبر ایسے ہیں۔ جنہیں سبھا کے پرانے اتہاس کے متعلق کوئی علم نہیں+

جس وقت ہندوستان میں مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کا نفاذ ہوا۔ تو گورنمنٹ نے اُنہیں کامیاب بنانے کے لئے قابل ہندوستانیوں کو وزیر بنایا۔ لیکن جب اس نے دیکھا۔ کہ قابل وزراء میرے کام کے نہیں ہیں۔ تو اُس نے انہیں ہٹا کر ایسے فرقہ پرستوں کے حوالہ وزارتیں کر دیں۔ جو سرکار کی ہاں میں ہاں ملانا سعادت مندی سمجھتے ہیں۔ یہی حالت ہماری سبھا کی ہے۔ پہلی کمیٹی اُن سجنوں کی بنائی گئی۔ جو سبھا کے اتہاس سے واقف تھے۔ اور اس کے کام کے سنشودھن کے لئے ایک ایسی کمیٹی بنائی گئی۔ جس کی اکثریت اتہاس سے کوری ہے:۔

اس کے ساتھ ہی یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ نئی کمیٹی کرے گی کیا؟ پرانی کمیٹی پنڈت چموپتی کو اپنے پاس بٹھاتی تھی۔ اور اسے اُن سے بھی اختلاف ہوتا تھا۔ تو انہیں اپنی بات کا قائل کرکے سنشودھن کرا لیتی تھی۔ لیکن اس سب کمیٹی سے پنڈت جی کا کوئی واسطہ نہیں۔ جو کتاب پنڈت جی نے لکھی ہے۔ اُس میں کوئی سنشودھن نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ سویکار نہ کریں۔ یا سبھا نیا اتہاس لکھوائے۔ جو کتاب پنڈت جی کے نام پر پبلک کے سامنے جانے والی ہے۔ اُس میں اُن کی خواہش کے خلاف تبدیلیاں کیسے ہو سکتی ہیں۔ مناسب تو یہ تھا۔ کہ سب کمیٹی مقرر کرنے سے پہلے سبھا کے ادھیکاری اپنے اعتراضات کے متعلق پنڈت چموپتی جی سے پوچھتے۔ اگر وہ اُن کے بتلائے ہوئے سنشودھن سویکار کر لیتے۔ تو معاملہ ختم تھا۔ نہ کرتے۔ تو سبھا کے ادھیکاری کسی اور سجن سے سبھا کا اتہاس لکھوا لیتے۔ نئی سب کمیٹی کرے گی کیا؟ کیا گرنتھ کرتا کے وچاروں کے رد وچار اُس گرنتھ میں بھر دے گی۔ جو اتہاس چھپ چکا ہے۔ وہ یا تو پنڈت چموپتی جی کے نام پر شائع ہوگا۔ یا سبھا کو نیا اتہاس لکھوانا پڑے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اس کا کچھ حصہ پنڈت چموپتی جی کا لکھا ہوا ہو۔ اور کچھ حصہ کسی اور کا۔ یہ دشہ انترنگ سبھا کا ہے اور نہ سب کمیٹی کا۔ ادھیکاریوں نے فیصلہ کرنا ہے۔ کہ پہلی سب کمیٹی نے جو اتہاس پاس کیا ہے۔ وہ اُنہیں منظور ہے یا نہیں۔ چونکہ انہیں منظور نہیں۔ اس لئے اتہاس پر جو ایک ہزار کے قریب خرچ ہو چکا ہے۔ اس کے سر پر خاک ڈال کر وہ نیا اتہاس لکھوالیں+

ادھیکاریوں کی کارروائی کا اس سے بڑھ کر پرمان کیا ہوگا۔ کہ جب سارا اتہاس چھپ چکا۔ اور چھپا بھی سبھا منتری کے پریس میں۔ تو انہیں ہوش آیا۔ اور انہوں نے محسوس کیا۔ کہ ایک خطرناک چیز پبلک کے سامنے جانے والی ہے۔ جس کا روکنا آریہ سماج کے ہت کے لئے آوشیک ہے+

جو کچھ میں نے کسی وقت کہا تھا۔ وہ پورا ہو کر رہا۔ سبھا کا اتہاس شائع نہ ہوگا۔ کم از کم وہ اتہاس شائع نہ ہوگا۔ جو پنڈت چموپتی جی نے لکھا ہے۔ نیا اتہاس لکھوانا ہوگا۔ اور اغلب یہ ہے۔ کہ وہ گزشتہ سے بہتر نہ ہوگا:۔

(کرشن)

بقیہ لیڈنگ آرٹیکل "خطرہ" صفحہ ۵

لیکن اس اعلان سے اچھوتوں کی شکایت رفع ہو جائے گی۔ اس سلسلہ میں شدھاکوں کی ذمہ داری بڑی بھاری ہے۔ جہاں ایک طرف اُنہیں اچھوتوں کو یہ سمجھانا ہوگا۔ کہ کچھ دیر صبر کرو۔ تمہاری مشکلات حل ہوتی جاتی ہیں۔ زمانہ تمہارے ساتھ ہے۔ وہاں دوسری طرف پرانے خیال کے ہندوؤں کے یہ ذہن نشین کرانا ہوگا۔ کہ آپ لوگوں کی ضد سے ہندو سوسائٹی خطرہ میں ہے۔ کسی کے ساتھ کھانے پینے اور رشتہ ناطہ کرنے میں آپ آزاد ہیں۔ کوئی آپ کو مجبور نہیں کرتا۔ کہ آپ ضرور اچھوتوں کے ساتھ کھائیں۔ اور رشتہ ناطہ کریں۔ لیکن دوسروں کو ایسا کرنے سے آپ کیوں روکتے ہیں؟ آپ بائیکاٹ کی تلوار کو میان میں رکھئے۔ اور ہندو سوسائٹی کی حالت پر رحم کیجئے۔ سناتن دھرم سبھا کا ایک وبھاگ بھی اچھوت ادّھار کی ضرورت محسوس کر رہا ہے۔ لیکن آریہ سماج پر خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس نے سب سے پہلے اچھوت ادّھار کا جھنڈا بلند کیا۔ اُس کا فرض ہے۔ کہ اب بھی اسے بلند کئے رکھے۔ اچھوتوں کی مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔ تو اس کے ذریعہ ہی۔

(کرشن)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

روس کی جنگی تیاریاں

سنہ ۱۹۱۸ء میں جب جنگِ یورپ کا خاتمہ ہوا تو دُنیا کو اطمینان سے سانس لینے کا موقعہ ملا۔ اور اُس نے سوچا۔ کہ اس جنگ کے بعد تو خلقِ خدا کو آرام سے دن کٹنے کا موقعہ ملے گا۔ لیکن انسان سوچتا کچھ ہے۔ اور ہوتا کچھ اور ہے۔ ابھی تک ایشیا اور یورپ کی آویزش کا خاتمہ نہیں ہوا۔ کہ سوویٹ رُوس کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں مسٹر ایم۔ مولاٹی پریذیڈنٹ سوویٹ نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ چونکہ رُوس کو مشرقی سرحد پر جاپان اور مغربی پر جرمنی کا خدشہ ہے۔ اور ان ہر دو ممالک کی پالیسی جارحانہ صورت اختیار کر رہی ہے۔ اس لیئے ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ رُوسی فوج کو مکمل طور پر تمام سامان سے لیس رکھا جائے۔

گویا دُوسرے الفاظ میں صدر رُوس کے اعلان کا یہ مطلب ہے۔ کہ رُوس کو بھی اپنی جنگی تیاریاں زور شور سے شروع کر دینی چاہئیں۔ تاکہ اگر کسی دُوسرے جنگِ عظیم کے شروع ہونے میں کوئی کسر وتقفہ ہو۔ تو اسے ابھی سے دُور کرنے کی کوشش کی جائے۔

جاپانی معاہدہ سے نقصان

جاپان ایک آزاد ملک ہے۔ وُہ جہاں اپنی آزادی کو برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ وہاں یورپ اور امریکہ کے مقابلہ میں بھی بازی لے جانا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس جذبہ سے متحرک ہو کر وُہ چین میں جارحانہ اقدام کرنے سے بھی پرہیز نہیں کرتا۔ پچھلے دنوں اس کا ہندوستان سے ایک تجارتی معاہدہ ہوا۔ اگر ہندوستان آزاد ہوتا۔ تو عین اغلب ہے۔ کہ معاہدہ کوئی بہتر صورت اختیار کرتا۔ لیکن چونکہ ہندوستان کی طرف سے معاہدہ کرنے والے وُہ تھے جن کی نظر میں ہندوستانی مفاد اتنا اہم نہیں۔ جتنا برطانوی مفاد۔ اس لیے معاہدہ سے جاپان تو فائدہ میں رہا۔ اور ہندوستان گھاٹا میں۔ چنانچہ سنہ ۱۹۳۲ء میں ہندوستان کی جاپان سے جو تجارت ہوئی۔ اس میں ہندوستان کو بھاری خسارہ رہا۔ یہاں سے جتنا مال جاپان گیا۔ اس سے ۲½ کروڑ روپیہ کا زیادہ مال جاپان سے یہاں آیا۔ ضرورت ہے۔ کہ درآمد و برآمد کو متوازن کرنے کے لئے اس معاہدہ میں ایسی ترمیم کی جائے۔ جس سے جاپان کو مجبور ہو کر اپنی درآمد جتنا مال تو ہندوستان سے خریدنا پڑے۔

کراچی کارپوریشن اور ہندی کی تعلیم

چند مہینے ہوئے کراچی کارپوریشن میں ایک ممبر نے یہ سوال پیش کیا تھا۔ کہ کارپوریشن کے سکولوں میں ہندوؤں کے لئے ہندی کی پڑھائی کا بھی انتظام ہونا چاہئے۔ حسبِ عادت کارپوریشن کے مسلم ممبران نے اس تحریک کی مخالفت کی۔ آخرکار یہ معاملہ سکول بورڈ کے پاس رپورٹ کے لئے بھیجا گیا۔ اور بورڈ نے پُرزور الفاظ میں تحریک کے حق میں سفارش کی۔ اس پر دوبارہ یہ معاملہ کارپوریشن کے اجلاس میں پیش ہوا۔ اور کثرتِ رائے سے یہ فیصلہ ہوا۔ کہ ہندی بچوں کے لئے کارپوریشن کے سکولوں میں ہندی پڑھانے کا بھی انتظام ہونا چاہئے۔ اگر باقی سندھ پرانت میں بھی کراچی کارپوریشن کی مثال کی پیروی کی جائے۔ تو ہمارا خیال ہے۔ کہ صوبہ سندھ کے ہندو یہ محسوس کر سکیں گے۔ کہ جہاں تک سکولوں کا تعلق ہے۔ ان کی سنسکرتی محفوظ ہے۔

ہندوستانی ٹیم کی فتح!

مغربی مدبروں کا دیر سے یہ غلط خیال چلا آتا ہے کہ ایشیائی مغرب کے لوگوں سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اور مغربی طاقتوں سے جب جب ایشیائی طاقتوں کا مقابلہ ہوا۔ تو اوّل الذکر کو مُنہ کی کھانی پڑی۔ لیکن اس کے خلاف ہم ہندوستانیوں کو یہ دعوے ہے۔ کہ ہم ایشیائی لوگوں کو مغربی ممالک کے لوگوں جیسے سامان و وسائل میسر ہوں۔ اور دونوں کو مساوی شرائط پر مقابلہ کرنا پڑے۔ تو مغربی ممالک کے لوگ کے لئے بازی لے جانا کارے دارد۔ یہ خیال غلط ثابت ہو۔ جس کا تازہ ثبوت اُس مقابلہ سے ملا ہے۔ جو ہندوستانی اور آسٹریلین کرکٹ ٹیموں کے درمیان لاہور میں ہوا۔ اور جس میں ہندوستانی ٹیم نے آسٹریلین ٹیم کو میچ میں چار رن شکست دے کر چیت گرا دیا۔ جہاں ہندوستانی ٹیم کی دونو اننگز میں ۴۵۰ رنز ہوئیں۔ وہاں آسٹریلین ٹیم کی کل ۳۸۲ رنز۔ اس طرح ہندوستانیوں نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ نہ صرف کھیلوں میں بلکہ اگر کسی دُوسرے سیاسی یا غیر سیاسی میدان میں بھی ہندوستانیوں کو مساوی شرائط پر داخلہ کی اجازت ہو۔ تو وُہ یہ دکھلا سکتے ہیں۔ کہ وُہ کسی مغربی مُلک کے باشندہ سے دو دو ہاتھ لینے میں پس و پیش کرنے کو تیار نہیں۔

فلپائن میں قومی فوج کا قیام

بحر الکاہل میں جزیرہ فلپائن کو بھی جغرافیائی حیثیت حاصل ہے۔ جو بحر ہند میں جزیرہ لنکا اور جزیرہ ٹڈغاسکر کو حاصل ہے۔ دیر تک یہ جزیرہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ماتحت رہا۔ لیکن حال ہی میں اسے جزوی آزادی حاصل ہو گئی ہے۔ آزادی حاصل ہوتے ہی آزاد حکومت نے سارے جزیرہ میں جبری فوجی ملازمت کا اعلان کر دیا ہے۔ جن نوجوان لڑکوں کی عمر سنہ ۱۹۳۶ء میں بیس سال کی ہوگی۔ انہیں لازمی طور پر فوج میں بھرتی ہونا پڑے گا۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ اگر فلپائن کی جنتا نے حکومت سے اس بارہ میں پورا پورا تعاون کیا۔ تو وُہ دن دُور نہیں جبکہ فلپائن اس قابل ہو سکے گا۔ کہ بحر الکاہل کی آئیندہ قسمت کا فیصلہ کرتے وقت اُس کی آواز کو خاص عزّت کی نظر سے سُنا جائے۔

کاش برطانوی حکومت بھی ہندوستان کی آئیندہ ترقی کا خیال رکھتے ہوئے اسے ایک قومی فوج بھرتی کرنے کی اجازت دے دے۔ تاکہ کل کے دن اسے جو رُوسی اور جاپانی خطروں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اُن سے اس کی ہمیشہ کے لئے مخلصی ہو سکے۔

۴۴ بسلسلہ ریویوز کالم کے

آریہ بھجن مالا

آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا نے ہندی بھاشا میں ان تمام بھجنوں کا سنگرہ شائع کیا ہے۔ جو آریہ سماجوں میں عام طور پر گائے جاتے ہیں۔ استریوں میں ان بھجنوں کو پرچلت کرنا مفید ہوگا۔ پُستک قابلِ دید ہے۔ کاغذ اور چھپوائی اعلےٰ ہے۔ قیمت ایک کاپی آٹھ آنے ہے۔

ملنے کا پتہ:۔

آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا۔ گنپت روڈ لاہور

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

ریویوز

"مِیکرز آف دی آریہ سماج"

(بزبان انگریزی) مُصنفہ پنڈت دیوان چند جی شرما ایم۔ اے۔ پروفیسر دیانند کالج۔ لاہور۔

کتاب مذکور کی تین جلدیں ہمارے پاس ریویو کے لئے آئی ہیں۔ پہلی جلد میں سورگیہ سوامی شردھانند جی اور مہاتما ہنسراج جی کے اور دُوسری جلد میں سورگیہ پنڈت گورودت جی ایم۔ اے اور پنڈت لیکھرام جی شہید صادق کے اور تیسری جلد میں بھگوان دیانند جی کے مختصر حالاتِ زندگی دیئے گئے ہیں۔ تینوں جلدیں ازبس مفید ہیں۔ ان کی انگریزی بھاشا سرل اور بامحاورہ ہے۔ ہر ایک انگریزی خواندہ ہندو کے لئے جو آریہ سماج کے سرکردہ اصحاب کے حالاتِ زندگی جاننا چاہتا ہے۔ یہ تینوں جلدیں بڑی سبق آموز اور لائقِ دید ہیں۔

ملنے کا پتہ۔ مینیجر ایکمیلی کمپنی۔ لاہور

رسالہ "شانتی" کا "ستی انک"

ہندی بھاشا کے مشہور رسالہ "شانتی" کا "ستی انک" ہمارے پاس ریویو کے لئے آیا ہے۔ یہ رسالہ پچھلے چھ سال سے بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔ اور اس نے عملی طور پر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ اگر پنجاب میں کوئی ہندی رسالہ قابلیت سے ایڈٹ کیا جائے۔ تو اس کو سنبھلنا ایت ہو سکتا ہے۔ انک مذکور سوا سو صفحات کا ایک سندر پرچہ ہے۔ اس میں بہت سی دیویوں اور پرشوں کے سارگربھت لیکھ اور نظمیں درج ہیں۔ دو سہ رنگہ تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ اور بھی بہت سی تصاویر ہیں۔ قیمت فی پرچہ چھ آنے۔

ملنے کا پتہ:۔

مینیجر ہندی رسالہ "شانتی" لاہور ۴۴

"پرکاش" کے پریمیوں سے نویدن

تو ہری کا تہوار گزر گیا۔ "پرکاش" کے پریمیوں نے جتنی سہائتا کرنی چاہیے تھی۔ اُسے کرنے بجا خلافِ معمول بخل روا رکھا۔ اب بسنت پنچمی۔ سیتا اشٹمی۔ اور شِوراتری کے ویدک پروز دیا آ رہے ہیں۔ اس لئے "پرکاش" کے پریمیوں کا یہ دھارمک کرتویہ ہے۔ کہ وُہ "پرکاش" کے عمل کو ان پربوں کو کامیابی سے منانے میں بکھ دوارہ سہائتا دیں۔ تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے کہ ویدک دھرمی اپنے کرتویہ سے اس قدر غافل ہو چکے ہیں۔ کہ وُہ اپنے تیوہاروں میں بھی شرکت کرنا بھی دو بھر شمار کرتے ہیں۔ افسوس یہ معلوم ہوگا۔ اگر یہ ویدک دھرمیوں نے پراچین سنسکرتی کی یاد کو زندہ کرنے والے تیوہاروں کو شریبہ بنانے میں بھی بھاگ نہ لیا۔

"ناظم" جلالپوری۔ ایڈیٹر "پرکاش"۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

"بال وواہ" کو ہی کیوں حرام نہیں ٹھہراتے

ویدک دھرم کی رو سے "بال وواہ" ناجائز ہے کیونکہ اس سے جہاں آئیندہ نسل کمزور پیدا ہوتی ہے۔ وہاں ناتجربہ کار نوجوانوں کو اپنی زندگی کو تباہ کرنے کا موقعہ پراپت ہوتا ہے۔ لیکن انسانوں کی بدقسمتی سے اسلام میں "بال وواہ" ناجائز شمار نہیں ہوتا۔ اور اسی لئے وہاں کئی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ ذیل کا سوال و جواب ان میں سے ایک قباحت پر پوری پوری روشنی ڈالتا ہے :-

س لـ۲ے ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ اس کے والدین نے نابالغی میں کر دیا جس کو آج پانچ سات سال کا عرصہ گزر گیا ہے۔ ہندہ کبھی اپنے سسرال نہیں گئی۔ اب بالغ ہو کر زید کے ہاں جانا پسند نہیں کرتی۔ کیا اس صورت میں ہندہ نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ یا کیا حکم ہے؟

(ایک از خریداران "اہلحدیث")

ج لـ۲ے جس لڑکی کے ماں باپ یا کوئی اور ولی نابالغی میں نکاح کر دیں۔ تو لڑکی کو اختیار ہے کہ بعد بلوغ اگر ناپسند کرے۔ تو نکاح فسخ کرا دے۔ حدیث میں آیا ہے

ان جاریۃ بکراً اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان اباھا زوجھا وھی کارھۃ فخیرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(ابوداؤد)

("اہلحدیث" ۱۰ر جنوری)

اگر مولانا صاحب فسخ نکاح کا مشورہ دینے کی بجائے مسلمانوں کو یہ تلقین کرتے۔ کہ وہ بال وواہ کے سلسلہ کو ہی قطعاً حرام سمجھیں۔ تو وہ آئیندہ نسلوں کے محسن ثابت ہوتے +

قرآن کے ملہمین

مسلمان مولوی ہمیں بار بار یہ بتلایا کرتے ہیں کہ قرآن شریف کا الہام صرف محمد صاحب کو ہی ہوا تھا۔ لیکن اب قادیانی نبی کے لاہوری مریدوں نے ہمیں یہ بتلانا شروع کیا ہے۔ کہ قرآن شریف کا الہام صرف حضرت محمد صاحب پر ہی نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اس میں ان کے صحابہ بھی شریک تھے۔ چنانچہ مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہوری مرزائی نے ۲ر دسمبر کو خطبہ جمعہ دیتے ہوئے ذیل کا ارشاد فرمایا:-

"بے شک قرآن مجید حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر براہ راست نازل ہوا۔ لیکن آپ کے پاس بیٹھنے والے صحابہ کے قلب پر بھی نازل ہوا تھا۔ کیونکہ ان کو قرآن پر ایسا یقین تھا۔ کہ گویا یہ کلام ان کے دل پر ہی نازل ہوا"

(۳۱ر جنوری ۱۹۳۶ء)

مولانا کے مذکورہ بالا ارشاد کے بعد اب یہ خود مسلمانوں کا کام ہے۔ کہ وہ ان کے ساتھ خود ہی فیصلہ کر لیں۔ کہ انہوں نے حضرت محمد جیسے "لاشریک" ملہم کے الہام میں کیسے شریک پیدا کر دئے۔ ہاں اگر اس ارشاد سے مولانا کا یہ مطلب ہو۔ کہ قادیان شریف کے زمانہ میں جو الہام ہمارے پیر و مرشد حضرت مرزا غلام احمد پر نازل ہوتا تھا۔ اس میں ہم بھی شریک بنتے تھے۔ تو علیحدہ معاملہ ہے :-

کرپان مورچہ زوروں پر

ہمارے سکھ بھائیوں نے یکم جنوری سے لاہور میں کرپان مورچہ شروع کیا ہوا ہے۔ اس وقت تک اس مورچہ کی وجہ سے ہمارے کئی درجن سکھ بھائی اس جرم میں گرفتار و سزایاب ہو چکے ہیں۔ کہ انہوں نے دفعات ۱۴۴ و ۱۸۸ کی خلاف ورزی کی ہے۔ موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے ہمارا گمان ہے۔ کہ جب حکومت ۳۱ر جنوری کو لاہور کی میونسپل حدود سے دفعہ ۱۴۴ واپس لے لے گی۔ تو یہ مورچہ بھی خود بخود ختم ہو جائے گا۔ اس مورچہ کی ایک خاص خوبی یہ ہے۔ کہ بڑے بڑے سکھ سردار سکھ ستیہ آگرہیوں کی رہنمائی کے لئے میدان میں نکل آئے ہیں۔ سب سے پہلے جتھے میں جس شخص نے اپنے آپ کو جتھہ دار بننے کے لئے پیش کیا۔ وہ پنجاب کونسل کے ڈپٹی پریزیڈنٹ سردار بہادر بوٹا سنگھ ایڈووکیٹ شیخوپورہ ہیں۔ اسی طرح بجے بعد دیگرے سردار جواہر سنگھ ڈھلوں بیرسٹر ممبر پنجاب کونسل۔ سردار اوتار سنگھ بیرسٹر گوجرانوالہ سردار مستان سنگھ ایڈووکیٹ نقصور اور دیگر متعدد سرکردہ سکھ اصحاب گرفتار شدہ جتھوں کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔ سکھ پنتھ کے سرکردہ اصحاب کا یہ ایثار ہی ہے۔ جس نے کرپان مورچہ کو چار چاند لگا دئے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر حکومت پنجاب کرپان مورچہ کی نزاکت کو محسوس کرتی ہوئی کرپان کو دفعہ ۱۴۴ کی رو سے مستثنیٰ کر دیتی۔ اور سکھوں کو ستیہ آگرہ کا موقعہ نہ دیتی :-

مولوی ثناء اللہ پر دشنام دہی کا الزام

مولوی ثناء اللہ کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ کسی مسلمان کو کبھی گالی نہیں دیتے۔ کیونکہ بحکم حدیث گالی دینا فسق اور علامت نفاق ہے۔ لیکن میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق" مولوی صاحب پر یہ الزام تراشتے ہیں۔ کہ انہوں نے ذیل کی گالیاں نکالی ہیں :-

(۱) قادیانی کی روسیاہی (۲) نافرجام (۳) بد (۴) منحوس (۵) غدار (۶) بے ایمان (۷) دوزخی (۸) غماز (۹) گیدڑ (۱۰) بدگہر (۱۱) شریر (۱۲) بیہودہ گو (۱۳) عیار (۱۴) بڑا بے حیا (۱۵) بڑا فریبی (۱۶) بڑا مکار (۱۷) بڈھا خبطی (۱۸) دجال اکبر (۱۹) بڑا جھوٹا (۲۰) شیطان وغیرہ وغیرہ

اگر میر صاحب مولوی صاحب پر الزام لگاتے وقت یہ بھی بتلا دیتے۔ کہ واقعی یہ گالیاں کسی خاص مسلمان کو نکالی گئی ہیں۔ تب تو کوئی بات تھی۔ ہاں اگر یہ جملہ مذکورہ خطابات ایسے اشخاص کے لئے ہیں۔ جن کو مسلمان ماننا مشکل ہے۔ تو علیحدہ معاملہ ہے :-

شہید گنج کانفرنس کا گورکھ دھندا

پیر جماعت علی شاہ نے دیر ہوئی یہ اعلان کیا تھا کہ ۱۰-۱۱- اور ۱۲ر جنوری ۱۹۳۶ء کو لاہور میں شہید گنج کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ لیکن جب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے لاہور میں اس کے انعقاد کو امن عامہ کے منافی سمجھ کر ممنوع قرار دے دیا۔ تو پھر پیر صاحب نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ کانفرنس مذکور جنوری کے تیسرے ہفتہ کے آخر میں ضرور امرتسر میں منعقد کی جائے گی۔ لیکن اب ایک اور پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ نہ صرف لاہور کے سرکردہ مسلم اصحاب بلکہ امرتسر کے بہت سے کارکن یہ نہیں چاہتے۔ کہ کانفرنس اس وقت کہیں بھی منعقد ہو۔ جب تک پیر صاحب کسی باقاعدہ مجلس کی انتظامیہ کمیٹی سے اس کے متعلق پورا پورا مشورہ نہ کر لیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ پیر صاحب شہید گنج ایجی ٹیشن کے اپنے تلخ تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کانفرنس کو اس وقت تک ملتوی کر دیں۔ جب تک باقاعدہ طور پر ان مخمصات کا فیصلہ نہیں کر دیتیں۔ جو اس سلسلہ میں دائر ہو چکے ہیں :-

جاپان کی اسلامی حکمت پر نظر

جب سے جاپان کے شہر کوبے میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ مسلمانوں نے بہت ہی بے برکی اڑانی شروع کر دی ہیں۔ بعض مسلم اخبارات نے تو یہ مشہور کر دیا ہے کہ اب اسلام جاپان میں پھیلنے والا ہے۔ اور کسی کسی اُچھلنے والے نے تو یہ بھی لکھ دیا ہے کہ جاپان کا شہنشاہ میکاڈو جلد ہی ختنہ کرانے والا ہے۔ حالانکہ اصل حقیقت صرف اتنی ہے کہ جاپان اپنے مغربی حریفوں کی بے پناہ امپیریلزم کا مقابلہ کرنے کے لئے اسلامی ممالک کی اقتصادی تسخیر کے درپے ہے۔ اور ان کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے اس نے ایک طرح مسجد کی شکل میں ان کو رشوت پیش کی ہے۔ اگر خدا نخواستہ کچھ جاپانی مسلمان بھی بن جائیں۔ تو جو لوگ جاپانیوں کے سوبھاؤ سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ وہ کبھی کسی حالت میں اپنے وطن سے غداری کے مرتکب نہیں ہوں گے۔ بلکہ خود اسلامی ممالک کے اندر جاپان کے اقتصادی انفلوئنس کو ہی بڑھانے کا موجب بنیں گے :-

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ جمالستان ۱۲

(محصول ڈاک علاوہ)

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

یہ امر طے شدہ ہے کہ تمہارا ایک بھی غلط قدم خوفناک ہے

پھر آپ کشتی زندگی کس راہ پر چلاویں گے؟

آپ حقیقی رموز زندگی معلوم کرنے کے لئے

راہ راست حاصل کرنے کے لئے

ہمیشہ تندرست رہنے کے لئے

اپنے خاندان کو خوشحال بنانے کے لئے

آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرماویں

ویدک شاستری جامنگر کاٹھیاواڑ

مفت!

اگر آپ سٹور انہی کا تحفہ "میری پوجا نمبر ۱" اور "انتلیتی جی بیکھنت" اونکار سٹور نمبر ۲ - پریم جڑی ۸ - راز مسرت ۱ - شیشی ہدایت ۱ - جام محبت ۱ یعنی ایک روپیہ تو آٹھ آنے مفت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ آج ہی تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر "گیہ تری سیریز" کا سالانہ چندہ بھیجکر مستقل خریدار بن جاویں

نیز اپیل سے۔ سمگلی منیجر مکتبہ گیتا ٹمسر کیپٹن نسبت روڈ - لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سُودرشن چکّر

حدیث میں ایک جگہ اُم سلمہ فرماتی ہیں کہ :-

"میں اور آپ کی دوسری بیوی میمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھیں - کہ ابن ام مکتوم آئے - اور یہ حکم حجاب کے بعد کا واقعہ ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - ان سے پردہ کرو - ہم نے عرض کیا - یا رسول اللہ کیا وہ نابینا نہیں - کہ نہ تو ہمیں دیکھتے ہیں - اور نہ ہمیں پہچانتے ہی ہیں - حضور علیہ السلام نے فرمایا - کیا تم بھی بے بصیر ہو - کیا تم اُسے نہیں دیکھتیں ؟"

اگر یہی بات ہے - تو ہم سمجھتے ہیں - کہ موجودہ استعمال میں آنے والا برقع پردہ کے اصلی مقصد کو حل کرنے سے قاصر ہے - یہ ٹھیک ہے - کہ برقع نشین کو ایک مرد نہیں دیکھ سکتا - لیکن برقع پوش تو سب کو اندر سے دیکھتی ہے - یقیناً یہ رسول پاک کے حکم کی خلاف ورزی ہے - اب تو ایک ایسے برقع کا ایجاد ہونا ضروری ہے - جو رسول پاک کے ارشاد کی تعمیل میں پورا اُترے - یعنی جسے پہن کر نہ تو برقع والی کسی کو دیکھ سکے - اور نہ کوئی مرد ہی برقع والی کو ::

× × × × ×

رسول اللہ نے ایک طرف تو یہ حکم دے دیا - کہ ایک بالغہ خاتون پر یہ حلال نہیں - کہ وہ کسی غیر مرد کو دیکھے - یا پردہ سے باہر ہونے سے کسی غیر مرد سے دیکھی جائے - لیکن دوسری جگہ پردہ کے متعلق آپ کا اور ہی حکم ہے - حضرت عائشہ فرماتی ہیں :-

"میرے پاس عبد اللہ بن طفیل کی لڑکی بنتہ بیٹھی تھی - کہ رسول اللہ تشریف لائے - اور اسے دیکھ کر رسول نے فرمایا - بالغہ ہونے کے بعد عورت کے لئے حلال نہیں - کہ اپنے بدن کا کوئی حصہ ظاہر کرے - سوائے چہرہ اور کف دست کے "

("ریویو آف ریلیجنز" - جنوری ١٩٣٦ء)

اگر چہرہ کو پردہ سے باہر رکھنے کی اجازت ہے - تو پھر پردہ کس بلا کا نام ہے ؟ اور کس طرح وہ اپنا منہ کسی دوسرے کی نظر سے بچا سکتی ہیں - اور کسی کو دیکھنے سے رہ سکتی ہیں ؟ اور اگر برقع اسی پابندی کے لئے مخصوص کیا گیا ہے - تو وہ بھی مندرجہ بالا حکم رسول کی خواہش کو پورا نہیں کرتا - کیا علمائے اسلام ان دو متضاد احکام کے متعلق اپنی پوزیشن واضح کریں گے ؟

× × × × ×

"ایسی عزت اور منزلت نہیں" ::

اجی مرزا صاحب اگر یہی شکایت آپ کو ان پڑھ اور جاہل مسلمانوں سے ہوتی - تو آپ کی چیخ پکار کچھ اثر ہوتا - لیکن علماء اور فقراء سے یہ شکایت کرنا کیا معنی رکھتا ہے - وہ بخوبی حق و باطل میں تمیز کر سکتے ہیں - اگر وہ مرزا صاحب کو کافر یا کاذب کے نام سے یاد کرتے ہیں - تو کیا ظلم کرتے ہیں ؟ سر سید احمد صاحب کی بیوی تو ان کے بارہ میں ایسی ہی رائے تھی - ایک غیر ملک کے اجنبی شخص کے دل میں

جگت گورو شری ١٠٨ شنکر اچاریہ جی شائع ہوئی ہے - آپ کی جہاں دوسری صفات کا ذکر کیا گیا ہے - وہاں آپ پر اس سے بھی فخر کیا گیا ہے - کہ آپ گنہگاروں کا "آسرا" ہیں - ملاحظہ ہو شعر

جہانِ زار میں اک مردِ باخدا ہیں یہ
گنہگار کا دنیا میں آسرا ہیں یہ

پیارے "عالمگیر" سناتن دھرم کی ڈوبتی نیا کے ناخدا شری شنکر اچاریہ ہی گنہگاروں کا اگر "آسرا" نہ ہونگے - تو دوسرا کون ہوگا ؟ نیکوں کو تو آسرا سبھی دیتے ہیں

مختصر افسانہ — "اپنا اور پرایا"

میرے کرایہ پر لئے ہوئے مکان کے مالک کا ایک چھوٹا سا نوکر ہے - جس کی عمر لگ بھگ گیارہ برس کی ہے - نوکر کی عمر کی ہی اُس کی ایک لڑکی ہے - ایک دن کا واقعہ ہے - کہ نوکر بازار سے دہی لایا - اور اوپر جانے کے لئے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا - کہ اُس کا پاؤں پھسلا - وہ گر گیا - اور اُس کے گر جانے سے دہی ضائع ہو گیا - مالک مکان کو اُس کے گرنے پر اس سے ہمدردی نہیں ہوئی - بلکہ اُسے اپنے دہی کے ضائع ہو جانے کا افسوس تھا - اس لئے وہ نوکر کو ڈانٹ ڈپٹ بتلائے بنا نہ رہ سکا - وہ غصہ میں بولا - "کیا اندھا تھا ؟ دیکھ کر چلنا - جلدی کہاں کی تھی ؟ دہی ضائع کر دیا - بیوقوف - گدھا کہیں کا" میں نے یہ سب کچھ دیکھا - لیکن چپ رہا

اس واقعہ کو ایک ہفتہ گزر گیا - میں اسے بھول سا گیا - ایک دن اُس کی لڑکی ہاتھ میں دودھ کا گلاس لئے جا رہی تھی - میری گود میں اُس کی چھوٹی بہن تھی - جو اُس سے زیادہ خوبصورت ہے - جب وہ میرے قریب سے گزری - تو میں نے اُسے چڑانے کے خیال سے کہا "جیت تو تم سے کہیں زیادہ سُندر ہے" +

بچی تھی وہ یہ بات سہہ نہ سکی - ہاتھ میں پکڑے ہوئے دودھ کے گلاس کا خیال بھلا کر وہ رشک میں اپنی بہن کو طمانچہ مارنے کے لئے لپکی - اسی کوشش میں اُس کا دودھ گر گیا - لڑکی ڈر رہی تھی - کہ کہیں اُس کے ماتا پتا اُسے کچھ کہیں نہ - کیونکہ اُس دن اُس نے دیکھا تھا کہ نوکر سے دہی کے ضائع ہو جانے پر کس قدر خفگی کا اظہار کیا گیا تھا - لڑکی اس خوف سے رونے لگی - لیکن اس کے پتا نے مسکرا کر پریم سے پچکارتے ہوئے کہا - "کیا ہوا بیٹی ! اگر دودھ گر گیا ہے - تو معمولی بات ہے - روتی کیوں ہو ؟"

مجھے بھولے ہوئے واقعہ کی یاد تازہ ہو آئی - میرے دل سے آواز آئی :-

"یہ ہے اپنی اور وہ تھا پرایا"

(ہتیشی)

مرزا صاحب کے لئے اس قدر عزت کا ہونا اس بات کی دلیل نہیں - کہ وہ واقعی ایسی عزت کے مستحق تھے - ممکن ہے علمائے ہندوستان سے بہتر اُن کو سمجھتے ہوں - اور پھر یہ کہاوت بھی تو سچ ہے - کہ :-

"گھر کا جوگی جوگڑا باہر کا جوگی سدھ"

× × × × ×

"آنند" کی تازہ اشاعت میں ایک نظم درج ہے

لیکن گنہگاروں کو آسرا دینا یا تو "کرسیٔ انصاف" پر بیٹھے ہوئے جج صاحبان کی ایک جنبشِ قلم کی طاقت میں ہے - جو انہیں "مہمان خانہ" میں علاوہ رہائش کے مفت ولشنو بھوجن کرانے کا دم بھرتے ہیں - اور یا آپ جانا - دوسرے آپ کے گورو شنکر اچاریہ جی ہیں - لیکن نہ جانے یہ کیوں مخفی رکھا گیا ہے - کہ ان کا "آشرم" یا "مہمان خانہ" کہاں ہے - جہاں یہ "گنہگار" یا سناتن دھرم کے سیوک سناتن دھرم کی خدمت میں کوشاں اپنے

× × × × ×

"پیغام صلح" کی تازہ اشاعت میں مرزا خدا بخش صاحب سید عبد اللطیف صاحب مسیح موعود کے لئے عزت کا ذکر کرتے ہوئے اہلِ اسلام کی ناقدر شناسی کا ماتم اس طرح کرتے ہیں :-

"ہندوستان کے علماء اور فقراء کو دیکھو - کہ وہ تو اپنی بے بصیرتی سے مسیح موعود کو کافر اور کاذب کہتے ہیں - اور وہ شخص جو تمام قلمرو افغانستان میں علاوہ ... رکھتا تھا - اس کے سامنے کسی عالم یا پیر کی

کسب کو ترقی دے رہے ہیں - غالباً سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا - بیرون بھاٹی گیٹ - سناتن دھرم پرچارنی سبھا لائل پور یا سناتن دھرم مہا سبھا - راولپنڈی وغیرہ میں سے کوئی ہوگا - یا تینوں بھی ہوں تو تعجب نہیں - کیونکہ سناتن دھرم آجکل دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے - پرماتما گورو جی کی عمر دراز کرے

× × × × ×

اچھوت اُدھار کی تحریک نے پیارے سناتن دھرم کو کس قدر نقصان پہنچایا ہے - یہ ہم تو اچھی طرح نہیں جانتے - البتہ امرتسری پرچارک منتری جی جو سارے جہان کا درد اپنے پہلو میں لئے ہوئے ہیں - پوری طرح سے واقف ہیں - خیر ! اس نقصان کی تلافی کے لئے جو پراونشل سناتن دھرم کانفرنس کیمبل پور میں پچھلے دنوں خوب دھوم دھام سے ہوئی تھی - اُس کو ناکام بنانے کے لئے بھی سناتن دھرم کے مخالفوں نے بہت کچھ کیا - اور بُرا ہو ان دھرم گھاتکوں کا جو وہاں بھی پہنچ گئے - اور اچھوت اُدھار دنا شنک ریزولیوشن کو پاس نہ ہونے دیا - اور سناتن دھرم کی ڈوبتی ہوئی نیا کو جسے کنارے لگانے کے لئے اتنے بلیتا وہاں اکٹھے ہوئے تھے - پھر منجدھار میں دھکا دے دیا ــــــ اس کا افسوس برسوں ہیگا - لیکن منتری جی دکھی کیوں ہوتے ہیں - جس نے کیا اُس نے بھرا - ان کو بھی کم سزا نہیں دی گئی - نگر بند کر کے آپ نے بھی ان کو ناکوں چنے چبوا دئے - وہ بھی کیا یاد کریں گے - کہ کون ملے تھے - سناتن دھرم سدا جے کے بولے ! زندہ باد سناتن دھرم !!

× × × × ×

شری ویشنو اچاریہ نیو مورتی شری ١٠٨ مہنت امداس جی مہاراج گدی نشین چوڑوری دھام پراونشل سناتن دھرم کانفرنس اپنی صدارتی تقریر میں ایک جگہ ودھواؤں کے دکھ سے دکھی ہوتے ہوئے اُن کی رکھشا کے متعلق اپنے فرض کا احساس (؟) کرتے ہوئے فرماتے ہیں - "بڑے دکھ سے کہنا پڑتا ہے - کہ ہماری ہندو ودھواؤں کی رکھشا کے لئے کوئی اچھا انتظام نہیں کیا گیا - صرف ان کا وواہ کر دینا ہی اُن کا اُپکار سمجھا جاتا ہے - دکھ ہے - ودھوا وواہ کا رواج جاری ہونے سے پتی برت دھرم اور ودھوا دھرم کا ناش ہو رہا ہے" + نہ جانے ودھواؤں کا پنر وواہ ہو جانے کے بعد ان کو کونسا دکھ چین سے نہیں بیٹھنے دیتا - اور مہنت صاحب کس فکر میں دُبلے ہو رہے ہیں - لیکن ہم کو کچھ اور ہی دکھائی دے رہا ہے - اور وہ یہ کہ آپ کے گورو شنکر اچاریہ جی کے "آشرم واسیوں" یا سناتن دھرم کے سچے سیوکوں کے لئے کوئی مشغلہ نہیں رہا - وہ اپنے پیشہ کو ترقی دیں - تو کیسے ؟ ورنہ ان ودھواؤں سے پوچھنا چاہئے جن کی شادی ہو چکی ہے - کہ وہ سکھی ہیں یا آپ کے آدیش انوسار "ودھوا دھرم" اور "پتی برت دھرم" مریادا پالن کرنے والی روز بروز آپ کو "آشیرواد" دینے والی ؟

(ہتیشی)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ نگر میں

(از پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ لاہور)

میگھ اُدّھار سبھا سیالکوٹ کے اُپ پردھان لالہ چرنداس بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی گزشتہ کرسمس میں آریہ نگر کے معائنہ کے لئے جا رہے تھے۔ لالہ سروپ نارائن بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ لالہ وشنو لیشور ناتھ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ لالہ گیا چند اور لالہ رام رکھامل گپت بھی ان کے ساتھ تھے۔ اُنہوں نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی۔ جو میں نے شکریہ کے ساتھ قبول کی ÷

پچھلے دنوں آریہ پرتی ندھی سبھا کا اتہاس لکھتے ہوئے میں نے آریہ نگر کے متعلق بھی ایک دو۲ پیراگراف تحریر کئے تھے۔ اُس وقت کا میرا علم میگھ اُدّھار سبھا کی رپورٹوں کے علاوہ سُنی سُنائی باتوں پر مبنی تھا۔ آریوں کی اس بستی کو اپنی آنکھوں دیکھ لینے کا یہ اچھا موقع تھا۔ اس لئے میں اس معائنہ پارٹی کے ساتھ ہولیا ÷

ابتدا :-

یہ بستی ۱۹۱۹ء میں آباد کی گئی تھی۔ گورنمنٹ نے اعلان کیا تھا۔ کہ دلت جاتیوں کے اُدّھار کے لئے نہر کے کنارے زمین دی جا سکتی ہے۔ مکتی فوج نے ۸۰ مربعے لے کر اُن پر "شانتی نگر" بسا دیا۔ مکتی فوج کی دیکھا دیکھی میگھ اُدّھار سبھا نے بھی زمین کے لئے درخواست کر دی۔ اسے ۸۰ کی جگہ ۵۱ مربعے ملے۔ ان پر اس نے میگھ بھائی بسا دئے۔ شروع شروع میں میگھوں کو اعتبار ہی نہیں آتا تھا۔ اُن کا خیال تھا۔ کہ درحقیقت اُنہیں جنگ کے لئے بھرتی کیا جا رہا ہے۔ زمین دینے کا کورا بہانہ ہے۔ لالہ گنگا رام کو جو اس تحریک کے رُوح رواں تھے۔ ان لوگوں کو سیالکوٹ سے خانیوال بھیجنے میں بڑی دقت پیش آئی۔ پھر وہ میگھوں میں بھی انتخاب کرنا چاہتے تھے۔ ان کا وہ دستخطی رجسٹر اب تک موجود ہے۔ جس میں تیار کردہ اُمیدواروں کی فہرست بنا کر بعض کو منظور اور بعض کو نامنظور کر دیا گیا ہے ÷

موجودہ حالت :-

آج اس بستی کو بسے سولہ سترہ سال ہو گئے ہیں۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ اُن کے سیالکوٹ کے اور آریہ نگر کے گھروں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ لالہ چرنداس نے پہلے بھی کئی دفعہ اس بستی میں آ چکے تھے لیکن اُن کے ساتھیوں نے اس جگہ کا پہلی دفعہ مشاہدہ کیا۔ پہلے یہ زمین کا ناہموار ٹکڑا تھا۔ اسے ہموار کیا گیا۔ اور ایک ڈیزائن کے مطابق اُس میں سڑکیں۔ گھر اور کھیت بنا دئے گئے۔ سڑکیں کُشادہ ہیں۔ گھر وسیع ہیں۔ اور کھیت خوب کھلے ہیں۔ ہر ایک چیز میں وسعت کا خوب خیال رکھا گیا ہے۔ اس کا اثر وہاں کی نسلوں کی نشو و نما پر بھی پڑا ہے۔ آریہ نگر کے باشندے سکڑے ہوئے نہیں ہیں۔ اُن کے سینے کُشادہ ہیں۔ نئی زمین میں درخت اور پودا تاہم ہے۔ انسان۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ کہ زمین کے کسی قطعہ پر آریوں کی نسل جسمانی طور پر رُو بہ ترقی بھی ہے +

میگھ اُدّھار سبھا کے پردھان رائے بہادر ٹھاکر دت تھے۔ آریہ نگر میں درختوں کی کاشت کی تجویز اُنہی کی کی ہوئی ہے۔ چاروں طرف حد پر کیکر لگا دیا گیا ہے۔ وہ پھیل رہا ہے۔ دو پھلوں کے باغیچے لگائے گئے ہیں۔ جن کے سنگترے اور ملٹے ہم سب نے خوب مزے لے کر کھائے۔ اور لانے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ بیریاں اور شیشم کے درخت بھی بڑھ رہے ہیں ÷

پشو رکھشا :-

ہر گھر میں مویشی ہیں۔ جو کاشتکاروں کی دولت معلوم ہوتے ہیں۔ اکثر گھروں میں دو گائیں اور ایک بھینس موجود ہیں۔ ایک گھر میں جانوروں کی خوب کثرت تھی۔ مالک مکان نے ایک بوڑھی گئو کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ یہ سارا خاندان اسی گئو کا ہے۔ میرے مُنہ سے نکلا۔ یہ گھر اسی ماتا کا معلوم ہوتا ہے۔ آپ لوگ اس میں مہمان ہیں۔ کاشتکار نے اعتراف کیا۔ کہ ہاں! ایسا ہی ہے۔ اُس کی آنکھوں میں محبت کے آنسو تھے ÷

آدرش رام راجیہ :-

ایک گھر میں ہم گھسے۔ تو دروازے کھلے پڑے تھے۔ اور اندر کوئی آدمی نہ تھا۔ پوچھا۔ اس گھر کا رکھوالا کون ہے؟ جواب ملا۔ "آریوں کا اخلاق!" یہاں چوری نہیں ہوتی۔ مقدمات نگر سے باہر نہیں جاتے۔ تمام قضیوں کا فیصلہ یہیں کر دیا جاتا ہے ÷

اقتصادی ترقی :-

دو بھگتوں نے پچھلے دنوں سندھ میں اپنے مربعے خرید کئے ہیں۔ یہ اس بات کی صاف سند ہے کہ لوگوں کی اقتصادی حالت اچھی ہے۔ کہاں سیالکوٹ کے اچھوت جنہیں رہنے کے لئے تنگ جھونپڑیاں ہی مشکل سے میسر آتی ہیں جن کے لئے ہر روز کی گزران کا پیدا ہونا دو بھر ہے۔ اور کہاں آریہ نگر کے بھگت جنہوں نے سندھ میں جا کر مربعے خرید کئے ہیں۔ ان کے حالات زندگی پر غور معائنہ کنندگان کو رشک آتا تھا ÷

سورگیہ لالہ جی سے عقیدت :-

ایک بوڑھا بھگت رقت انگیز لہجہ میں بولا۔ لالہ (گنگا رام) اپنے آپ چلا گیا ہے۔ اور ہمیں پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ سورگیہ لالہ گنگا رام سے بھگتوں کا ذاتی لگاؤ معلوم ہوتا تھا۔ اُنہیں نہایت محبت سے وہ یاد کرتے تھے۔ جیسے میں نے وہاں کہی کہا تھا۔ کہ آریہ نگر لالہ گنگا رام کا ہر دم ہے۔ اُن کے دل کی پوری ہوئی آرزو ہے +

ہماری موجودگی کے دنوں میں وہاں بھگت ہنسراج جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی موجود تھے۔ وہ وہیں کے ایک نوجوان ہیں۔ جنہیں میگھ اُدّھار سبھا نے تعلیم دلائی ہے۔ اُن کی بہن کی شادی راولپنڈی کے کسی اونچے گھرانہ میں ہوئی ہے۔ یہ سب اس ترقی کی علامات ہیں۔ جو سبھا کی بدولت ان بھگتوں کی زندگی میں ہوئی ہے ÷

سپتاہک ستسنگ :-

اتوار کو سماج کا دن تھا۔ ساری بستی اکٹھی ہو گئی۔ ایک کے بعد دوسرا بھگت ویدی پر آتا تھا۔ اور کوئی استوتر کی۔ کوئی رشی کی استتی کا گیت گاتا تھا۔ ایک بھگت نے جب جی کی طرز پر سندھیا کا ترجمہ سُنایا۔ جس سے ہم سب محظوظ ہوئے۔ ایک شام کو ہم نہر کی طرف جا رہے تھے۔ کہ یکایک ہمارے کان میں گیت کی آواز پڑی۔ کوئی عالم محویت میں گا رہا تھا۔

دیانند نے گر جگائی نہ ہوتی
تو بیدا اِدھر گر شنائی نہ ہوتی

سچ مچ دیانند کی آواز دلت جاتیوں کے لئے نئی زندگی کی خوش آئند ثابت ہوئی ہے۔ ان جاتیوں کی خدائی دیانند ہی تو ہے۔ اس سے بڑھ کر سچ تو یہ ہے کہ آریہ جاتی ساری نہارت تھی۔ سے دیانند ہی نے جگایا۔ اگر ان بھگتوں کی تعلیم کا انتظام خاطر خواہ ہو جائے تو آریہ نگر کو واقعی ایک آدرش بستی کہا جا سکتا ہے۔ رشی دیانند کے خیال کے مطابق اُنہیں تعلیم دھرم اور دو ہی کی دینی چاہئے۔ جس سے اُنہیں کھیتی سے محبت ہے۔ اور گئو ماتا کے گھر میں مہمان بن کر رہنے میں ہی اپنی شان معلوم ہو ÷

لالہ چرنداس اُنہیں رعایات تقسیم کرتے رہے۔ واپسی پر وہ کہتے تھے۔ کہ بستی میں رہنے والا ایک بھی ایسا شخص نہیں ہے۔ جسے اس معائنہ کے نتیجہ کے طور پر کوئی نہ کوئی رعایت نہ ملی ہو۔ سب لالہ جی کا یہ خیال بہت پسند آیا۔ کہ آخر بستی انہی لوگوں کی ہے۔ اُنہی کے مفاد کے لئے ہی اسے قائم کیا گیا ہے۔ میں لالہ جی کی اس مہربانی کے لئے کہ اُنہوں نے مجھے لالہ گنگا رام کی برادری کا ممبر سا بنا دیا۔ تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انکی رعایات کا میں حصہ ہے ÷

تہنیت سالِ نو

مبارک آریوں کو سالِ نو کی جلوہ فرمائی
کہ ہے ہر ہر قدم پر شوق کی ہنگامہ آرائی

ہوائیں چومتی ہیں آ کے مُنہ معصوم کلیوں کا
ہوئی جاتی ہے پیدا سبزہ زارِ چمن جبیں سائی

پیا ہے میکدہ میں سالِ نو کا جشنِ آرائش
کہ رندوں کو بھی پھر آنے لگی انگڑائی پہ انگڑائی

ہوائیں آ رہی ہے بھینی بھینی بوئے محبوبی
حسینِ کلبوں نے خاموشی گلوں نے جامہ زیبائی

مبارک سینہ چاکانِ چمن کا آ کے مل جانا
مبارک اتحادِ مسلم و ہندو و عیسائی

مبارک نوجوانانِ وطن کو فکرِ آزادی
مبارک عہد کی اور کانگرس کی عہد ایفائی

مبارک مل کے رہنا سب کو صحنِ بزمِ عالم میں
مبارک عقلمند و ذوقِ بیداری و دانائی

نمایاں ذرّے ذرّے سے اک شانِ عروسانہ
مبارک ہو بہار آئی مبارک ہو بہار آئی

(ابو الاعجاز سیف۔ اکبر آبادی)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یادِ رفتگان

"پنڈت وشنودت جی ایڈووکیٹ فیروزپور شہر"

{اُن کے ایک بھگت کے قلم سے}

"یادِ رفتگان" کے ہیڈنگ کی بنیاد ڈالنے والے - آریہ سماج کے مشہور ودوان - بیکھک لیکچرار اور کئی آریہ سماجوں کو قایم کرنے والے پنڈت وشنودت جی ہمارے درمیان نہیں رہے وہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء کو دن کے گیارہ بجے اس اسار سنسار سے چل بسے ::

ابتدائی حالات :- بچپن میں پنڈت جی نے امرتسر میں زیادہ تر نواس کیا تھا - وہاں وہ آریہ سماج کے چوٹی کے ودوان ماسٹر آتما رام جی کی زیر نگرانی آریہ سماج میں حصہ لیتے رہے ان کے بڑے بھائی گوجرہ نواسی پنڈت موہن لال جی نے ان کو آریہ سماج میں پرویش کرایا تھا اگرچہ وہ کشمیری براہمن تھے - لیکن ماس شراب وغیرہ سے قطعی پرہیز تھا - پنڈت جی کے دادا پنڈت نارائن داس جی فارسی کے ایک مشہور شاعر تھے - اور مشہور شاعر غالب کے پایہ کے تھے - اس لئے پنڈت جی کو فارسی وغیرہ پر کافی عبور تھا - جو کہ اُن کو وراثت میں حاصل ہوا تھا - پنڈت جی کا پہلا نام لشن داس تھا - مگر آریہ سماج میں پرویش ہونے کے بعد اُن کا نام وشنودت مشہور ہوا ::

لاہور کالج میں جب وہ پڑھا کرتے تھے - تو اُس وقت ان کے ساتھی مہاشہ کرشن جی مالک "پرتاپ" و "پرکاش" اور پنڈت لشمن ناتھ جی وغیرہ تھے - آریہ سماج گورو کل پارٹی کے وہ ایک لیڈر تھے - اور عرصہ تک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کے ممبر بھی رہ چکے ہیں ::

بی - اے پاس کرنے کے بعد سوُرگباشی مہاراج ادھیراج شاہ پورہ نے ان کو اپنے ہاں بلایا - اور وہاں سکول کا ہیڈ ماسٹر بنا دیا - پنڈت جی اکثر سنایا کرتے تھے کہ مہاراج کا اُن سے بہت پریم تھا - اور اکثر اُن کو اپنے ساتھ کنج میں سیر کے لئے لے جایا کرتے تھے - ڈیڑھ سال کے بعد ہی کئی خانگی حالات سے مجبور ہو کر اُن کو واپس لاہور آنا پڑا - اور پھر انہوں نے آزاد روزگار پیدا کرنے کا ڈھنگ سوچا - چنانچہ انہوں نے وکالت کا امتحان پاس کیا ::

موگہ میں پریکٹس اور پرچار :- وکالت پاس کرنے کے بعد وہ موگہ میں پریکٹس کرنے لگے - اور ساتھ ساتھ آپ نے آریہ سماج کا کام بھی تن دہی سے کیا - اور آریہ سماج قایم کیا - اسی اثناء میں اُن کی پنجاب بھر میں کافی شہرت ہو چکی تھی - چنانچہ ان کو ہر ماہ کئی دفعہ آریہ سماج کے جلسوں پر باہر جانا پڑتا تھا - آریہ پرتی ندھی سبھا کے وہ آنریری اپدیشک تھے - ایک دفعہ ان کو بمبئی سے تار آیا تھا - جہاں پر وہ اپنا سب کام چھوڑ کر گئے - اور آریہ سماج کا پرچار کیا - اس کے بعد کوئٹہ - کراچی - پشاور - اور مردان وغیرہ دور دراز مقامات پر بھی پرچار کرنے کے لئے جاتے رہتے - اُن کی ویاکھیان شکتی اتنی تھی کہ دن میں چار چار ویاکھیان دینے پر بھی نہیں تھکتے تھے - اُن دنوں لالہ دیوراج جی نے جالندھر میں کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کی امداد کے لئے پنڈت جی کو سنستن دیا - چنانچہ پنڈت جی رائے بہادر لالہ بدری داس جی - لالہ کرم چند جی وکیل اور لالہ دیوراج جی کے ساتھ اکثر دورہ پر جاتے رہے - اور ودیالیہ کے لئے ایک کثیر رقم جمع کی ::

موگہ میں رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس جی کے ساتھ اُن کا بہت پریم تھا - اور وہ بھی اُن کا بہت مان کرتے تھے - چنانچہ موگہ میں کالج کھلنے کے بعد جب کالج کی مالی حالت کچھ کمزور ہو گئی تھی - تو اُس وقت پنڈت جی ہی تھے - جنہوں نے پنڈت ٹھاکر دت امرت دھارا والے کو (جو اُس سمے سبھا کے منتری تھے) پاس جا کر کالج کی امداد کے لئے درخواست کی - یہ پنڈت جی کی ہی ہمت تھی - کہ کالج سبھا کے نام رجسٹری ہو گیا - اور سبھا نے بھی دل کھول کر کالج کی مدد کی - راقم الحروف بھی ان کے ساتھ تھا - اس کے علاوہ سوُرگباشی مہاشہ وزیر چند کے بعد موگہ سے وہ ہی "آریہ مسافر" کو ایڈٹ کرتے رہے - اور سبھا کے دیگر کاموں میں بھی دلچسپی لیتے رہے - مثلاً ٹریکٹ ڈیپارٹمنٹ کے ادھشٹاتا کا کام بھی بڑی خوش اسلوبی سے کئی سال تک کیا ::

عملی جیون :- پنڈت جی ویدک دھرم پر پوری طرح کاربند تھے - چنانچہ جب ان کی ماتا - بھائی اور دیگر رشتہ داروں کی طرف سے اس بات پر زور ڈالا گیا - کہ وہ خانہ داری کی زندگی بسر کریں - تو انہوں نے صاف کہہ دیا تھا - کہ جب تک میری عمر ۲۵ سال کی نہیں ہو جائے گی - اور اپنے روزگار پر نہ لگوں گا - میں ہرگز ہرگز اس بندھن میں نہیں پڑوں گا - اس کے علاوہ وہ موجودہ ذات پات کے بھی برخلاف تھے - اور انہوں نے اپنی مثال سے یہ ثابت کر دکھایا - چنانچہ عین ۲۶ سال کی عمر میں ان کی شادی ایک راجپوت کنیا شریمتی ودیاوتی سے ہوئی - شریمتی جی کنیا مہا ودیالیہ میں تعلیم پائی تھیں - اور اُن کی پوجنیہ ماتا "مائی جی" بھی وہاں آنریری سیوا کرتی تھیں - اُن سے ایک لڑکا پیدا ہوا - جو کہ اب سی - پی میں ایک جلیل القدر عہدہ پر مامور ہے - افسوس ہے کہ شریمتی جی عین جوانی میں ہی پنڈت جی کو لڑکے کی پیدائش سے چند ماہ بعد ہی داغ مفارقت دے گئیں اور لڑکے کا اُس کی نانی (مائی جی) نے پالن پوشن کیا - اور اپنا متبنے بنا لیا - لیکن پنڈت جی نے اپنی پدری محبت کو قایم رکھتے ہوئے بالک کو گورو کل کانگڑی میں پرویش کرا دیا - اور اس کے کل تعلیمی خرچ کے لئے دو ہزار روپیہ ادا کر دیا - بعد میں کچھ ایسے حالات ہو گئے کہ ودیارتھی کو گورو کل سے واپس آنا پڑا ::

دوسرا وواہ :- اس کے بعد پنڈت جی اکیلے ہی پرچار کھیتر میں ادھک جوش سے کام کرتے نگ پڑے - اور عرصہ تین چار سال تک دوسری شادی کا نام تک نہ لیا - لیکن بعد ازاں اُن کے کئی دوستوں نے اُن سے پرارتھنا کی کہ وہ ایک آدرش گرہستی کا جیون بسر کریں - اس لئے انہوں نے دوبارہ شادی کی - پنڈت جی کا آدرش یہی تھا - کہ وہ اپنے پریوار کو ایک آدرش پریوار بنائیں - چنانچہ وہ ...... اپنے گھر میں پریوار سہت دونوں وقت ہون یگیہ - سندھیا اور آرتی وغیرہ کرتے رہے - اور اپنی دھرم پتنی کو اُپنشد وغیرہ بھی پڑھاتے رہے + پنڈت جی کا گھر مہمانوں کے لئے ہمیشہ کھلا رہتا تھا - اور اُن کی دھرم پتنی اس کام میں بہت سہیوگ دیتی تھی ::

فیروزپور میں تشریف آوری :- ۱۹۱۳ء کا مبارک سال تھا - جبکہ فیروزپور میں پنڈت جی تشریف لائے - اُس وقت مہاشہ تلسی رام - مہاشہ لچھمن داس - لالہ رام چند اور پنڈت لیکھراج وغیرہ اصحاب سے مل کر انہوں نے پرانی منڈی میں آریہ سماج قایم کیا - اس چوبارہ کو پنڈت جی اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے تھے - اور دری بچھایا کرتے تھے - غرضیکہ اتنا بھاری ودوان لیڈر ہونے ہوئے بھی معمولی سے معمولی کام کرنے کو اپنا سوبھاگیہ سمجھتے تھے - پنڈت جی اس بات کی فکر میں تھے - کہ یہاں پر آریہ سماج کا اپنا مندر تیار ہو جائے - چنانچہ ایک غیر آباد قطعہ زمین حاصل کیا - اور سوامی شردھانند جی کو خاص طور پر بلایا - اور پنڈت جی کی انتہائی کوششوں سے اس جگہ عمارت تعمیر ہوئی - گویا اس درخت کی جڑ کو پانی دینے والے پنڈت جی ہی تھے ::

پنڈت جی نے اپنی قابلِ تعریف سپرٹ سے سبھاسدوں کو سندھیا - ہون اور آریہ بھاشا سکھلانی شروع کر دی - جس کا یہ نتیجہ ہے - کہ فیروزپور کے سبھاسدوں میں آریہ دھرم کا بیج پھول رہا ہے - پنڈت جی کئی سال تک آریہ سماج کے پردھان منتری رہے ہیں - اور کئی دفعہ بغیر عہدہ کے بھی باقاعدہ کام کرتے رہے - پنڈت جی کا آدرش یہ تھا - کہ ضلع بھر میں آریہ سماجوں کا جال بچھا دیا جائے - اور اُن کا ہیڈ کوارٹر فیروزپور کو مقرر کیا جائے - چنانچہ اسی مقصد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے انہوں نے دھرم کوٹ - کوٹ عیسےٰ خان - فریدکوٹ - کوٹ کپورہ - گورو ہر سہائے - ممدوٹ - ملوٹ اور گیدڑباہا وغیرہ ضلع کے نگروں میں کئی دفعہ جا کر ویدک دھرم کا پرچار کیا - اور کئی آریہ سماجوں کو قایم کیا - اور کئی ایک کو مضبوط کیا - ایک دفعہ انہوں نے ضلع بھر کا سمیلن بھی کیا تھا - لیکن افسوس ہے کہ ضلع بھر کی سماجیں ایک مرکز پر نہ آ سکیں ::

آریہ کمار سبھا کی قایمی :- ۱۹۲۰ء میں آریہ سماج فیروزپور میں نوجوانوں کا دور آیا - جنہوں نے آریہ کمار سبھا ستھاپت کی - اور پنڈت جی اس سبھا کے پردھان بنے - مہاشہ مدن جیت - مہاشہ چمن لال اور مہاشہ بہاری لال وغیرہ اسی سمے سماج میں پروشٹ ہوئے - پنڈت جی اُن میں نوجوانوں والی سپرٹ کو ابھارنے کے لئے اُنہیں برہمچریہ - دھرم پریم اور ویدک اصولوں وغیرہ طرح طرح کے اپدیش دیتے تھے ::

کئی نوجوانوں مثلاً مہاشہ مدن جیت - مہاشہ چمن لال اور پنڈت لیکھراج وغیرہ سے اُن کا پتا پُتر والا سمبندھ ہو گیا تھا - اُن کا کام کرنے کا ڈھنگ نرالا تھا - اور پڑھانے کی ودھی بھی عجیب تھی - یعنی چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں ایک معمولی سی لیاقت والے انسان کا سنسکرت میں ایسا پرویش کرا دیتے تھے - کہ وہ خود گیتا اور رامائن وغیرہ گرنتھوں کو پڑھ سکتا تھا - گیتا پر پنڈت جی کو بہت عبور تھا - وہ کہتے تھے - کہ میں نے گیتا کم از کم ۱۰۰ دفعہ پڑھی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہے۔ چنانچہ اردو میں انہوں نے ایک نہایت ہی عجیب "گیتا شنک" پستک لکھی ہے۔ انہوں نے نیتھی والی گیتا کا ہندی بھاشا میں ترجمہ کیا ہے۔ جو کہ غیر مطبوعہ ہے۔ نوجوانوں کو پنڈت جی پر اتنا وشواس تھا۔ کہ وہ اپنے خانگی معاملات میں اکثر اُن کی صلاح لیا کرتے تھے۔ اور اُن کا حکم مانتے تھے۔ پنڈت جی آریہ سماج کا زندہ انہاس تھے۔ اور کئی دفعہ انہوں نے اس مضمون پر لیکچر دئے تھے۔ وہ آریہ سماج کے زمانوں کی اس طرح گنتی کیا کرتے تھے۔ رشی دیانند کے بعد گورودت کال۔ لیکھرام کال۔ اور شردھانند کال۔

پنڈت جی اپنی مثال سے اکثر سنایا کرتے تھے۔ کہ رشی دیانند کرت گرنتھوں کا سوادھیائے ہی جیون کو اُونچا کرنے والا ہے۔ انہوں نے ایک دفعہ پرتگیا کی تھی۔ کہ جب تک رشی دیانند کرت سمپورن گرنتھ نہ پڑھوں گا۔ ہرگز ہرگز شادی نہ کروں گا۔ چنانچہ اسی عہد پر وہ قائم رہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کو اپنے گورو بھگوان دیانند پر اٹوٹ شردھا تھی۔ ان کا سوادھیائے بڑا زبردست تھا۔ اور اس کے لئے اُن کے پاس اپنی ایک لائبریری تھی۔ جس میں ہزارہا پستکیں تھیں۔ جو کتاب شہر بھر میں نہ ملتی ہو۔ پنڈت جی سے دستیاب ہو سکتی تھی۔ چاروں ویدوں کے بھاشیہ۔ براہمن گرنتھوں کے بھاشیہ وغیرہ کئی امولیہ گرنتھ اس میں موجود تھے۔

پنڈت جی کو اپنی شسیہ منڈلی سے بہت پریم تھا۔ اگر اُن کا کوئی شاگرد فیروزپور سے کبھی باہر بھی جاتا۔ تو لائیٹ ہاؤس کی طرح دور بیٹھے ہوئے پنڈت جی خط و کتابت کے ذریعہ روشنی پہنچایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب مہاشہ مدن جیت ڈلہوزی میں اپنی نوکری کے سلسلہ میں ۱۹۲۴ء میں گئے۔ تو وہاں سماج بنانے اور دیگر کاموں کے متعلق ہمیشہ پنڈت جی سے صلاح لیا کرتے تھے۔ بلکہ اُن کی درخواست پر وہ ڈلہوزی تشریف بھی لے گئے۔ اور بیلون بازار۔ جمعہ وہلی اور صدر بازار میں کئی بار جاکر لیکچر دئے۔ نیز لالہ پورن چند جی رئیس نے اُن کی ہی اپیل پر مندر بنوانے کا وچن دیا تھا۔

پنڈت جی آریہ سماج فیروزپور کے ستون تھے۔ ضلع بھر کے ورکر تھے۔ اور پنجاب بھر کی آریہ سماجوں کے رتن تھے۔ وہ کیول ہفتہ وار آریہ سماجی نہیں تھے۔ بلکہ چوبیس گھنٹے آریہ سماج کی سیوا تن من اور دھن سے کیا کرتے تھے۔ اُن کو سوتے جاگتے۔ اُٹھتے۔ بیٹھتے۔ چلتے پھرتے۔ اور کھاتے پیتے اگر کسی چیز کی فکر تھی۔ تو وہ آریہ سماج کی اُنتی کی۔ وہ نیچے اصول پرست تھے۔ جس بات کو ایک دفعہ سچائی سے گرہن کر لیتے تھے۔ دنیا کی کوئی طاقت

اُسے اُن کے اندر سے نہ نکال سکتی تھی۔ نیز آپ منہ پر صاف صاف اور کھری کھری سنانے والے تھے۔

دلت اُدّھار:۔ ہریجن سیوا اور غریبوں سے پیار اُن کو خاص طور پر تھا۔ تن من اور دھن سے اُن کی سیوا کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ ان میں کام کرنے کے لئے بڑی لگن تھی۔ وہ دن یا رات کو نہ دیکھا کرتے تھے۔ بلکہ ہر وقت تیار رہتے تھے۔ ودیا پھیلانے اور ویدک دھرم کا اُپدیش کرنے کے اُدیش سے انہوں نے چار راتری پاٹھشالائیں کھول رکھی تھیں۔ جہاں پر اُن کے شسیہ آنریری طور پر کام کرتے تھے۔ اور سندھیا۔ آرتی اور ہندی بھاشا وغیرہ اکثر سکھلائی جاتی تھی۔ ان کی نیک کوششوں سے مہاشہ داتا رام جی آریہ پرتی ندھی سبھا کے دلت اُدّھار میں کام کرنے والے اُپدیشک مقرر ہوئے تھے۔ مہاشہ دھرم چند جی بھی اُن کی کرپا سے خاص پر پورن ہو گیا تھا۔

بالمیکی کانفرنس کا انعقاد:۔ ۱۹۲۶ء میں پنڈت جی کی نیک کوششوں اور بھگت دھنّا مل اور مہاشہ مدن جیت وغیرہ کے پرشارتھ سے ایک ڈسٹرکٹ بالمیکی کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس کے پردھان پد کے فرائض مہاشہ کرشن جی مالک "پرتاپ" اور "پرکاش" نے ادا کئے۔ بڑی دھوم دھام سے فیروزپور شہر کے بازاروں میں سے جلوس نکالا گیا۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں بالمیکیوں نے پربھو بھگتی کے گیتوں سے آنند کا سماں باندھ دیا۔ اور نگر واسیوں نے اُن کا بہت ہی ستکار کیا۔

نئے آریہ سماج کی قائمی:۔ ۱۹۲۷ء میں آریہ سماج دھنّا مل بازار کی بُنیاد رکھی گئی۔ جس کے پردھان لالہ منشی رام سود تھے۔ لیکن اصلی کام کرنے والے پنڈت جی ہی تھے۔ اُس وقت ہزاروں شُدھیاں کی گئیں۔ اور سینکڑوں ودھوا وواہ کرائے گئے۔ ایک دفعہ ایک سال بھگوان دیانند کے فیروزپور میں تشریف آگمن کی اردھ شتابدی منائی گئی۔ اور مہاتما نارائن سوامی جی کو خاص طور پر مدعو کیا گیا۔ اور سارے شہر میں دیپ مالا کی گئی۔ پنڈت جی کے پرشارتھ سے اس وقت آریہ سماج میں ذیل کے کام جاری تھے۔

دلت اُدّھار سبھا۔ شُدھی سبھا۔ بالمیکی بیندر نگر پرچار۔ ودھوا وواہ سہایک سبھا۔ آریہ اکھاڑہ۔ بارڈر کی اُپاسنا اور سادھن منڈلی وغیرہ وغیرہ۔

ان سب کاموں میں پنڈت جی برابر دلچسپی لیتے رہتے تھے۔ ہم نے اُن کو آریہ سماج کی خاطر

رات کے ۱۲ بجے تک بالمیکیوں میں جاکر اُپدیش دیتے اور وواہ کراتے دیکھا ہے۔ آپ ایک دفعہ موسلادھار بارش میں بھی گئے تھے۔

جیل یاترا:۔ شروع سے ہی پنڈت جی سادہ جیون کے تھے۔ ہمیشہ ان کو کھدر میں ہی ملبوس دیکھا ہے۔ ان میں حب الوطنی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اسی لئے آریہ سماج کے کام کے ساتھ ساتھ وہ کانگرس کا کام بھی کرتے رہے۔ ... ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کے پریزیڈنٹ اور پراونشل کانگرس کے سکرٹری بھی رہے۔ ... ۱۹۳۰ء میں ایک دفعہ انہوں نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں بھگت دھنّا مل اور مہاشہ دھرم چند جی وغیرہ کے ساتھ سوراجیہ مندر (جیل) کی یاترا بھی کی تھی۔ ... اُن کی صحت کا بگاڑ بھی جیل سے شروع ہوا تھا۔ کانگرس میں نئی روح پھونکنے کے لئے انہوں نے "سوراجیہ کی جنگ ممالک غیر میں" لکھی تھی۔ جس کو شہید راجپال نے شائع کیا تھا۔ اس زمانہ میں یہ کتاب بہت مشہور ہوئی تھی۔

سوشل کام:۔ پنڈت جی سوشل برائیوں کو دور کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے لڑکے ودیا رتن کی شادی بھی یکم جنوری ۱۹۳۱ء کو ذات پات توڑ کر بٹالہ میں کی۔ اور تمام فضول رسومات کو بالائے طاق رکھا۔ برات میں آریہ استریاں بھی شامل تھیں۔ سب سے بڑھ کر خوبی کی بات یہ تھی کہ وواہ سنسکار کی سماپتی پر جب بھوجن کا سماں آیا۔ تو اس وقت استریاں اور پرش ایک پنکتی میں بھوجن کے لئے بیٹھے۔ وہاں پر بابو رام سروپ جی بلاک انسپکٹر نے کہہ دیا۔ کہ دو ہریجن بھی ہمارے درمیان آکر بیٹھے۔ حالانکہ یہ بالکل ایک نئی بات تھی۔ لیکن پھر بھی پنڈت جی نے کمال فراخدلی سے اس کو منظور فرمایا۔ اس کے علاوہ انہوں نے اور بھی سوشل سدھار کے کئی کام سرانجام دئے۔

بیماری اور آخری کام:۔ پنڈت جی کو جیل میں ہی رعشہ کا مرض شروع ہو گیا تھا۔ جسم کا دایاں حصہ ہر وقت لرزتا رہتا تھا۔ لیکن اس کس مپرسی کی حالت میں بھی وہ آریہ سماج کی برابر سیوا کرتے رہے۔ اب انہوں نے اپنے قلم سے اخبارات میں مضمون دینے شروع کئے۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ کہ ان کی یادداشت بہت تیز تھی۔ اس لئے انہوں نے آریہ سماج کے پروانوں کے اتہاس لکھنے شروع کئے۔ جو کہ تقریباً ۱۰۰ لکھے گئے تھے اور وہ جیون چرتر "پرکاش" میں زیر عنوان

"یادِ رفتگان" چھپتے رہے۔ کئی ابھی بقایا لکھے پڑے ہیں۔

آریہ سماجک اخباروں کے خاص نمبروں میں بھی مضامین اکثر چھپا کرتے تھے۔ اُن کا سب سے آخری مضمون "سوامی دیانند کے کامیاب تجربے" رشی نمبر میں شائع ہوا تھا۔ پنڈت جی نے اپنی بیماری کے علاج کے لئے پنڈت ٹھاکر دت جی ملتانی سے مشورہ لیا۔ اور عرصہ ۶ ماہ تک دوائیاں لیتے رہے۔ پھر اپنے قابل تعظیم دوست ڈاکٹر دھرم ویر جی سے علاج کروانا شروع کیا۔ وہاں سے بھی جب افاقہ نہ ہوا۔ تو پھر کئی مقامی ڈاکٹروں اور ویدوں سے علاج کرواتے رہے۔ جس کسی نے بھی جو دوا بتلائی چاہے وہ کتنی بھی گراں رقم کی ہو۔ فوراً منگوا لیتے تھے۔ لیکن صحت گرتی ہی گئی۔ ۱۹۳۴ء میں اُن کی یہ حالت ہو گئی تھی۔ کہ دوائی کھائیں۔ تو کام ہو سکتا تھا۔ ورنہ لکھنا بھی محال ہو گیا تھا۔ لیکن پنڈت جی بڑے ہمتی تھے۔ وہ برابر کام بھی کرتے رہے۔ کشمیر بھی اسی لئے سیر کرنے گئے۔ کہ شاید وہاں آرام آ جائے۔ اس دفعہ ۱۹۳۵ء میں گورکل میں بھی کتّاکھل کے مشہور وَید کے پاس گئے۔ لیکن افاقہ کہیں سے بھی نہ ہوا۔ ایسی حالت میں بھی جب آریہ سماج کی طرف سے انکو پردھان بننے کا زور دیا گیا۔ تو انہوں نے سویکار کیا۔ اور آخیر سمے تک سماج کا کام کسی نہ کسی طرح کرتے رہے۔ ہم نے اُن کا آخری دیا کھیان کرشن جنم اشٹمی پر سُنا ہے۔ گزشتہ اکتوبر میں "رفتار زمانہ" کے ایڈیٹر صاحب کے اصرار کرنے پر انہوں نے اپنا پرانا مجموعہ اُپنشدوں کا ترجمہ بھی دیدیا۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء تک وہ مُجبری کا کام کرتے رہے۔ اس کے بعد ۳۰ کو ایک نہایت ضروری کام کے لئے مجبوراً آ گئے۔ اور پھر حالت ایسی خراب ہو گئی۔ کہ سماج مندر تک جانا بھی مشکل ہو گیا۔ آخر ۲۴ دسمبر کو انہیں لاہور لیا کر ڈی۔ اے۔ وی آیوروید کالج میں بھی داخل کرا دیا گیا۔ مگر کوئی بھی فائدہ نہ ہوا۔ ۲۸ دسمبر کو جب راقم الحروف انکو ملنے ہوئے ملا۔ تو پنڈت جی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میں نے پوچھا کہ کب پدھار رہے ہیں۔ جواب ملا۔ کہ یہ آخری ملاقات ہے۔ سو اصل انکی موت ہی انکو لاہور لے جا رہی تھی۔ اس کے بعد ہمارے شہر کے کئی سجن جا جا کر انکو ملتے رہے۔ لیکن کانگرس گورنمنٹ دہلی والے دن آپ ہم سب کو ہمیشہ کے لئے داغِ مفارقت دے گئے۔ آپ جنوری ۱۸۷۵ء میں پیدا ہوئے تھے۔ اب ان کے پیچھے ان کی ایک ودھوا۔ دو لڑکے اور دو لڑکیاں موجود ہیں۔ ایک لڑکی کی پنڈت کشپ بندھو کیساتھ شادی ہو چکی ہوئی ہے۔ اور دو لڑکے آنری کلاس میں تعلیم پا رہے ہیں۔ پرماتما کرے کہ انکی سنتان بھی اُن کے نقش قدم پر گردش اور سماج کی ہتیشی بنے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہذب یورپ بھگوان دیانند کے چرنوں میں

گورو کل برندابن کے اتسو پر پنڈت جیمنی جی کا بھاشن

سوامی دیانند جی نے سب سے پہلا آریہ سماج ۱۰۔ اپریل ۱۸۷۵ء کو بمبئی میں ستھاپت کیا۔ اور اس کے بعد آہستہ آہستہ آریہ سماجوں کا جال سارے بھارت ورش میں پھیل گیا۔ سوامی جی کا دیہانت ۳۰ر اکتوبر ۱۸۸۳ء کو اجمیر میں ہوا۔ اس سمے آریہ سماجیں موجود تھیں۔ لیکن آریہ سماجیوں کے پاس کوئی سنگٹھت پروگرام نہ تھا۔ اور نہ ہی اُن کے پاس کوئی ایسا کاریہ تھا۔ جس کو وہ اس پلیٹ فارم پر پیش کر سکیں۔ سوامی دیانند جی نے اپنی زندگی میں کچھ پاٹھ شالائیں کھولی تھیں۔ لیکن جب اُن کو دھرم پرچار کا سادھن نہ بنتے پایا۔ اور دیکھا کہ ان سے آریہ سماج یا ویدک دھرم کی اُنتی نہیں ہوتی تو اُنہوں نے پاٹھ شالاؤں کو فوراً بند کر دیا۔ آپ کے دیہانت کے بعد آریہ سماج لاہور نے ۱۸۸۵ء میں سوامی دیانند کی یاد میں دھرم پرچار کرنے کے لئے ڈی۔ اے۔ وی کالج کھولنے کی گھوشنا کی۔ اور اگلے سال یہ سکیم عمل میں آ گئی۔ پہلے پہل آریہ سماج نے اسی لائن پر کام شروع کیا۔ جو سوامی جی نے اختیار کی تھی۔ سوامی جی نے پانچ باتوں کو مدنظر رکھ کر کام شروع کیا تھا۔

اہم نکات :-

۱۔ دھرم ۲۔ ودیا ۳۔ سماجک سدھار ۴۔ راشٹریہ سدھار ۵۔ اناتھ رکھشا :

ان سب کا آدھار وید پر رکھا۔ یا یوں کہئیے کہ وید کے سہارے اپنا کام شروع کیا۔ دھرم پرچار اور ودیا کی برددھی کے لئے آریہ سماج نے ڈی۔ اے۔ وی کالج اور سکول کھولے۔ یہ بھاری سنکھیا میں ملتے ہیں۔ رکھشا کے لئے اناتھ آلیہ۔ ودھوا آشرم، سبھا سمیتیاں، اور کئی سنستھائیں کھولیں۔ آریہ سماج نے سب سے پہلا کاریہ سوامی دیانند کی طرح ودیا سمبندھی کیا۔ وہ سکولوں اور کالجوں کی سمپنا تھی۔ سچ مانیے یہ مغربی لہر ہی تھی۔ جس کو آریہ سماج نے اپنایا۔ اس کا طلب ایک ضروری امر تھا۔ کیونکہ حالات مجبور کرتے تھے۔ اس بات سے کسی کو انکار نہیں۔ کہ ان سنستھاؤں نے ہمارے اندر ودیا نتی۔ جاتی اور سنگٹھن کا بھاؤ پیدا کر کے بڑی جاگرتی پیدا کر دی۔ لیکن آریہ سماج کی اس سے آکانکشا پوری نہ ہو سکی۔ تو ان سنستھاؤں کو بھی کھولے رکھا۔ اور کچھ لیڈروں نے گورو کلوں کو کھولا۔ جو آج سارے پرانتوں میں ملتے ہیں۔ میں آج یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم زمانہ کی رفتار کے لحاظ سے دنیا کی کسی جاتی سے پیچھے نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ ہماری ضروریات زندگی بڑھتی جاتی ہیں۔ ان کو پورا کرنا ایک ضروری امر ہے۔ یہ نہ سمجھئے کہ گورو کلوں کا کام ہے نقل کی ہے۔ پہلے گورو کلوں کے لڑکوں کے پتاؤں کو یہ چنتا نہ ہوتی تھی کہ ہمارے لڑکے پڑھ کر کیا کریں گے؟ اُن دنوں کالجوں کے لڑکوں کے پتاؤں کو بھی یہی فکر دامنگیر ہوا۔ اور سے یوروپ کے ماتا پتا اپنے لڑکوں کو گورو کلوں یا کالجوں اور سکولوں میں نہیں پڑھاتے۔ ان کو بھی یہ چنتا کھائے جاتی ہے۔ جوں جوں ضروریات بڑھتی جاتی ہیں۔ اُن کی چنتا کا دائرہ بھی وسیع ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے ورتمان سمے کے لیڈروں کو خواہ وہ آریہ سماج کے ہوں۔ یا کانگرس کے۔ اُن کے سامنے یہ سوال اُپستھت ہوگا۔ کہ آنے والی نسل کس کاریہ کو ہاتھ میں لیگی۔ جس سے وہ اپنے پیٹ کی آگ کو شانت کر سکے۔ آپ کے یو۔ پی کے پرانت میں یہ لہر ابھی نہیں چلی۔ لیکن بدقسمتی سے یہ لہر پنجاب میں تیز ہوتی جاتی ہے۔ کیونکہ پنجاب کے نوجوان گاڑی کے آگے سر رکھ کر۔ افیون کھا کر یا کسی اور طریقہ سے اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیتے ہیں۔ اُن کی جیب سے یہ پرچہ نکلتا ہے۔ کہ اتنا سمے نوکری کی تلاش کی۔ مگر نہ ملی۔ اس لئے تنگ آ کر آتم گھات کر لی۔ ہمارے آج کے پولیٹکل لیڈر اس بات پر وچار کرنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن سوامی دیانند جی بڑی دور درشی رکھتے تھے۔ اُنہوں نے یوگ درشٹی سے مسئلہ بیکاری کو اتھو کر کے اس کو وچارا تھا۔ اس لئے سمجھئے ان کے نیتی بڑی شروع ہے۔ اُنہوں نے جان لیا تھا کہ کیول دھرم سے ہمارا کلیان نہ ہوگا۔ اس سمے اس بات کو وچارا جبکہ جاپان ابھی دس سال کا بچہ تھا۔ کیونکہ جاپان میں سب سے پہلے ۱۸۷۰ء میں سکول کھلا تھا۔ اس سمے آنے والی نسلوں کا بھلا چاہنے والے سوامی دیانند بھارت کے نوجوانوں کو سائنس، انجینئری اور صنعت و حرفت کی شکشا حاصل کرنے کے لئے جرمنی بھیجنا چاہتے تھے۔ تاکہ بھارت ورش خود بخود کلیان ہو سکے۔ اس لئے سوامی جی نے جرمنی دیش کے ڈاکٹر (G. Wiese) جی۔ وائیز کے ساتھ اس وشے پر پتر ویوہار کیا۔ اصل پتروں کی نقل تو ملتی نہیں۔ لیکن ڈاکٹر وائیز نے جو چٹھی خط مقام (Wiesbaden) سے ۷-۷-۱۸ کو لکھا۔ اس میں ڈاکٹر موصوف تحریر کرتا ہے :-

"ہم آپ کے نوجوانوں کا سواگت کرتے ہیں۔ وہ ہم سے کلاکوشل۔ سائنس صنعت و حرفت اور ہر پرکار کی ودیا سیکھ سکتے ہیں۔ ہم آپ کی اُنتی کو دیکھ کر آپ کی حکمران قوم برٹش کی طرح ایرشا کا بھاؤ نہیں رکھتے۔ کیونکہ بھارت وہ استھان ہے۔ جہاں ہمارے بزرگوں کا جھولا جھولا تھا۔"

اسی طرح ایک دوسرے خط میں اُمید دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ آپ کے لڑکوں کا خرچ تین ہزار روپیہ سالانہ آئے گا۔ آگے ہیں کر وہ لکھتا ہے کہ آپ اپنے کسی لائق شسیہ کو یہاں بھیج دیں۔ جو ہم سے حاصل کئے گیان کو سکھا سکے۔ ہم اس کے بدلے میں ودیا شکشا دیں گے۔" اس لئے میں آج آپ کے سامنے یہ باتیں رکھنا چاہتا ہوں :-

پہلی بات :-

اگر سوامی دیانند آج زندہ ہوتے۔ تو وہ جاپان کے میکاڈو کی طرح بھارت سے مسئلہ بیکاری کو حل کر جاتے۔ جاپان میں (Cottage industry) گھریلو دھندے کی وجہ سے بیکاری نہیں ہے۔ ہمارا ملک کسی زمانہ میں شلپ کاری کے لئے سنسار میں مشہور تھا۔ جنہیں یقین نہ ہو۔ وہ ہیول صاحب کی پستک "ہندوستان کا قدیم فن سنگ تراشی و مصوری" پڑھیں۔ آج جاوا اور بالی کے مندروں کو دیکھ کر وہ یوروپین جو سمندر پر پل بنا سکتے ہیں۔ اور قدرت کو قابو میں لا سکتے ہیں۔ اور جو انجینئری اور سائنس میں حد درجہ کی ترقی کر چکے ہیں۔ آج اُن کے انجینئر ایسے مندر نہیں بنا سکتے۔ کیونکہ پادری برنٹ صاحب نے ایک پستک "آج کا فنی" میں لکھا ہے۔ کہ ہندوؤں نے پراچین سمے میں سمندر پار جا کر وہ عالیشان مندر بنائے۔ جن کا ثانی آج تک کوئی نہ بنا سکا۔ آج کی بیکاری کا حل یہی ہے۔ کہ نوجوان شلپ کاری کو سیکھیں۔ جاپان میں شلپ کاری کے گیارہ سو سکول ہیں۔ یہاں صرف چھ پوریں شلپ کاری سکھائی جاتی ہے۔ لیکن وہ اَن پڑھوں کے ہاتھوں میں ہے۔ اگر ہمارے بی۔ اے اور ایم۔ اے اسے سیکھیں۔ تو وہ لاکھوں روپے کما سکتے ہیں۔ سوامی دیانند نے دھرم کو کیول سندھیا۔ پراتھنا۔ اُپاسنا اور یوگ تک محدود نہیں رکھا۔ بلکہ اُنہوں نے "آریہ بھوینے" میں ایسے منتر رکھے۔ جن میں بتایا۔ کہ ہم طرح طرح کے دھن سے مالا مال ہوں۔ ہمارا راجیہ۔ دھن۔ یش اور کیرتی چاروں طرف پھیلے۔ منشیہ جیون کا اُدیش دھرم ارتھ کام موکش کی پراپتی ہے۔ گویا دھن منشیہ کے لئے اُنتی کا سادھن ہے۔ کوٹلیہ جی مہاراج نے ارتھ شاستر لکھا۔ کل بھائی پرمانند جی بتا رہے تھے۔ کہ کھویا ہوا راجیہ بل اور دھرم سے واپس مل سکتا ہے۔ یہ اُپدیش بھیشم پتامہ نے یدھشٹر کو دیا تھا۔ مہابھارت میں اکیاسی کلا کوشل کو سب بلوں پر ترجیح دوں گا۔ چھاندوگیہ اُپنشد میں ۶۴ پرکار کی کلاؤں کا ذکر آتا ہے۔ آج کل جاپان میں ۱۳۴ پرکار کی کلائیں سکھائی جاتی ہیں۔ کیا وہاں کے لوگ بھوکے مر سکتے ہیں۔ اس لئے بیکاری کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے گورو کلوں میں کلا کوشل کی ودیا کی شکشا دیں۔ اور ہر پرکار کا ہنر سناتکوں کو سکھائیں :

دوسری بات :-

دوسری بات یہ رکھنا چاہتا ہوں۔ کہ ہم نے ابھی سماجک اُنتی کا پارن نہیں کیا۔ اگر کیا ہوتا۔ تو لاہور کا جھگڑا پیش نہ ہوتا۔ آپ کل سن چکے ہیں۔ کہ جاپانیوں نے چین کے حملوں سے بچنے کے لئے کیا اُپائے اختیار کئے۔ جاپانی راجاؤں نے بڑا تیاگ دکھایا۔ یعنی اپنی حکومت چھوڑ کر مرکزی حکومت قائم کر کے میکاڈو کو جاپان کے سفید و سیاہ کا مالک بنا دیا۔ سماجک اُنتی کی رکھشا کے لئے آج جاپانی لڑکوں کو ایک ٹسٹک پرشن اُتر میں پرائمری جماعت میں حفظ کرایا جاتا ہے۔ کہ ۱۔ ہمارے جیون کا اُدیش ملک کی سیوا کرنی ہے ۲۔ ہماری شکشا کا اُدیش دیش کی اُنتی کرنا ہے ۳۔ ہم جاپان میں اس ملک کا نام روشن کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں ۴۔ ہماری سب سے بڑی خواہش دیش کے لئے اپنے آپ کو قربان کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج پانچ کروڑ جاپانی ۴۵ کروڑ چینیوں کو غلام بنانا چاہتے ہیں۔ جاپان امریکہ اور انگلستان کی طاقتوں کی پروا نہیں کرتا۔ محض اپنے نوجوانوں کے بل بوتے پر۔ اس لئے قوم کو بنانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے گورو کلوں میں لڑکوں کو جاپانیوں کی طرح شروع سے سماجک شکشا دیں۔ اور ساتھ ہی موجودہ شکشا پرنالی میں پریورتن کرنے کی ضرورت ہے :

تیسری بات :-

میں تو چاہتا ہوں۔ کہ گورو کلوں میں بہت سے وبھاگ ہوں۔ جن میں . . . . (Divinity College) علوم روحانیت یعنی ایک دھارمک شکشا کا جدا صیغہ ہو۔ جس میں ودیشوں میں پرچار کرنے والے سناتکوں کو تیار کیا جائے۔ سوامی دیانند نے سو یکار پتر میں پرچار کرنے کی وصیت فرمائی ہے :

گورو کل کو قائم ہوئے ۳۰ برس کا عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن ہم نے آج تک ایک بھی ایسا یوگیہ سناتک پیدا نہیں کیا۔ جو ودیشوں میں آریہ سماج کا پرچار کرنے کے لئے اپنے آپ کو ارپن کرے۔ اس طرح کیا گورو کل کا اُدیش پورا ہو رہا ہے؟ ذرا اندر جھانک کر دیکھئے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پھر ویدک دھرم کا پرچار کیسے ہو سکتا ہے؟ میں نے انگلستان میں جا کر دیکھا۔ کہ پراٹسٹنٹ فرقہ کی طرف سے ۳۶ لڑکوں کو تبت میں عیسائیت کا پرچار کرنے کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ ان کو انگلستان میں ہی تبت کی بھاشا سکھائی جاتی ہے۔ ۱۲ لڑکے چینی بھاشا سیکھ رہے تھے۔ ہم نے سارے دیشوں کی زبانوں میں وید کا بھاشیہ کرنے والے آج تک پیدا نہ کئے۔ آپ نے امسال گورو کل سے چار سناتک نکالے۔ میں کہوں گا۔ کہ اگر چار سو بھی نکلتے۔ تو بھی تھوڑے تھے۔ کیونکہ ہم تھوڑی سی تعداد سے سارے سنسار کی مانگ کو پورا نہیں کر سکتے۔ آج سارا سنسار ویدک دھرم کی طرف آ رہا ہے۔

۱۔ ہر ہٹلر نے جو جرمنی کا ڈکٹیٹر ہے۔ ۱۱ جنوری ۱۹۳۵ء کی تقریر میں کہا۔ کہ "ہم آریہ ہیں عیسیٰ یہودی تھا۔ ہم یہودیوں کا مذہب کیوں گرہن کریں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ اسے جا کر کہوں۔ کہ ویدک دھرم کو شاہی دھرم بنا کر اپنے نام کو امر کر دے جس طرح اشوک نے بھارت میں۔ راجہ موکجی نے جاپان میں اور تنگی نے چین میں بدھ مت کو شاہی مت بنایا۔

۲۔ پنڈت الیشورانند جی نے دوران ملاقات میں ۱۴ اگست کو لاہور میں کہا۔ کہ "میں جرمنی میں سات برس سے سام وید گان سکھا رہا ہوں۔ جرمنی میں سنسکرت لازمی ہے۔ جرمن لوگ سنسکرت کو روحانی اور دنیوی ترقی کا خزانہ سمجھتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ویدوں سے انہیں محبت ہے۔ خود ہر ہٹلر اپنی تقریروں میں ویدوں کے حوالجات دیتا ہے۔ وہاں کے عام لوگ بھی وید پڑھنے کے شوقین ہیں۔ کئی جرمن لوگوں نے مانس کھانا چھوڑ دیا ہے۔ تاکہ شدھ وید گان کا طریقہ آ جائے۔ جرمنی کے وید پاٹھیوں کی پرینا سے میں ویدوں کی گم شدہ شاکھاؤں کی تلاش میں تبت جا رہا ہوں۔ ہر ہٹلر جرمن لوگوں کو آریہ سبھیتا کی طرف لے جا رہا ہے۔ اور اس نے کئی جگہ آریہ سبھیتا کو رائج کر دیا ہے۔

اس لئے ضرورت ہے۔ کہ ہمارے گورو کل کے سناتک دیشوں میں جا کر پرچار کریں یہاں نوکری اور ایڈیٹری کے لئے مت دھکے کھائیں۔ ودیشوں میں بڑا امکان ہے۔ میں دیکھ آیا ہوں۔ باہر کام کرنے کا بڑا میدان ہے۔ وہاں کی سنسکرت کی پستکوں کو اپنی بھاشا میں چھپوا کر دولت سے بانٹ رہے ہیں۔ سوامی منگلانند پوری نے سنسکرت کی گیتا چھپوا کر ہزاروں روپے کما لئے۔ تنیلے جون صاحب لکھتے ہیں کہ جتنے

سنسکرت کے قلمی گرنتھ چین کے مذہبی پستکالیوں میں ملتے ہیں۔ اتنے بھارت میں نہیں ملتے۔ انام دیش میں انکوریا کا مندر ہے۔ اس کی سات منزلوں میں سے ایک منزل پستکالیہ کے لئے بنائی گئی تھی۔ ان سب پستکوں کو

پیرس کی لائبریری میں پہنچا دیا گیا ہے۔ ودیشوں میں دھرم پرچار کی بڑی آوشیکتا ہے۔ میں نے افریقہ کے شہر ڈربن کی گاندھی لائبریری میں رسالہ "سوشل ریفارمر" ماہ جون ۱۹۳۴ء پڑھا جس میں فرانس نے

ایک صاحب کا مضمون چھپا تھا:- "اے بھارت! کیا تو ہماری سہائتا نہیں کرے گا؟ ہمارے ساتھ سہانو بھوتی پرگٹ کر۔ ہم آپ کی سنتان ہیں۔ آپ پراچین بودھ۔ ودوان بدھی مان تھے۔ یورپ اس لئے کہ ہم سنسار میں پیدا ہوئے۔ ہمارا مارگ کانٹے دار اور گوڑھ ہے۔ آپ ماتری بھومی ہماری سہائتا کر۔ ہم اپنی ماتری بھومی کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ہم آپ کے ویدک پتر ہیں۔ آپ کی رکھشا سے ہم اس سنسار میں پھر جیون کرنے والی شکتی اور آتما وادی شکتیوں کو پراپت کر سکیں"۔

گورو کل ملتان کا وارشک اُتسو

گورو کل ملتان کا وارشک اتسو ۷ اور ۸ دسمبر ۱۹۳۵ء کو بڑے سماروہ سے ہوا۔ پنڈت دیو شرما جی آچاریہ گورو کل کانگڑی۔ پنڈت رام دیالو جی شاستری۔ پنڈت چندر بھانو جی آریہ اپدیشک پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ اپدیشک تھے مہاشہ آنند جیت جی۔ مہاشہ راجپال جی اور مہاشہ سیوارام جی آدی بھی اپدیشک اتسو میں پدھارے۔

پہلے دن کی کارروائی کی سماپتی پر سالکنگال شجاع آباد نواسی دس سالہ بالک بھولا ناتھ کے کرتبوں نے درشکوں کو بہت پربھاوت کیا۔ یہ بالک لاٹھی۔ بیم۔ گتکا۔ چنبک۔ تلوار سب چلاتی پر بیٹھ کر اوہی کئیں بڑی صفائی سے کرتا ہے۔ شری سدا نند جی پنشنر دامد عمر سے پرسن ہو کر بالک کو ایک رجسٹ پدک دیا۔

دوسرے دن کی کارروائی میں گورو کل کے برہمچاریوں کا سماہنیک تھا شاریرک پردرشن آکرشن ہوا۔ وویار تھیوں کے پارسپرک سمواد میں بنائی ہوئی کھلا وسنی کو بنائیں تھا کہ منٹھ۔ گیھنت کا سنتوداد پر اچھا اثر پڑا۔ اسی دن شام کو برہمچاریوں نے اپنے شاریرک کھیل بھی دکھلائے۔ جنہیں دیکھ کر جنتا بہت محظوظ ہوئی۔ اس موقعہ پر پنڈت شیو کمار وید النکار کا سماوارتن دیا بام پر ایک سندر دیاشن ہوا۔

پنڈت رام دیالو جی کی اپیل کے پشچات وعدہ اور نقد دونوں ملا کر تنگ دیگ دو ہزار روپیہ چندہ ہوا۔

۹ دسمبر ۱۹۳۵ء کو سات نو بالکوں کا وید آرمبھ سنسکار ہوا۔

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے (مینجر)

"دیانند مٹھ"

آریہ سماج پرچارک سنستھا ہے۔ اس کے لئے جتنے زیادہ پرچارک ہوں۔ اتنے ہی کم ہیں۔ شروع میں ہر ایک آریہ سماجی پرچارک تھا۔ بعد میں ویتن بھوگی اپدیشک رکھے گئے۔ وہ سب تیاگ سے اس کام میں لگے رہے۔ دھیرے دھیرے ویتن بھوگی اپدیشک زیادہ ہو گئے۔ جس وقت یہ زیادہ ہو لئے۔ اسی وقت سے یہ تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔ کہ گرہستی نوجوان کس طرح اپنا گھر بار چھوڑ کر بھرمن کر سکتا ہے؟ اپدیشک اس لئے دکھی ہیں۔ کہ ان کو بھرمن کرنا پڑتا ہے۔ اور آریہ سماجیں اپدیشک زیادہ چاہتی ہیں۔ ان دونو کا ایک جگہ اکٹھا ہونا محال معلوم ہوتا ہے۔

کچھ سالوں سے آریہ سماج میں یہ چرچا ہو رہی ہے۔ کہ بھرمن کرنے والے اپدیشک سنیاسی ہی ہو سکتے ہیں۔ یہ کام گرہستیوں کا نہیں ہے۔ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے وید پرچار کا کئی سال ادھشٹاتا رہا ہوں۔ اس کا بھی انوبھو ہے۔ اور دیانند اپدیشک ودیالیہ میں میں نے دس سال سے زیادہ کام کیا ہے۔ اور ودیالیہ نے سبھا کو کافی اپدیشک دئے ہیں۔ اور وہ سب اچھی طرح اور لگن سے کام کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ ہونے پر بھی آریہ سماجوں میں اپدیشکوں کی مانگ ہے۔ میری اپنی رائے میں اس وقت تک آریہ سماج نے جو واسنو میں اپدیشک ہیں۔ ان کے لئے کچھ نہیں کیا ہے۔ آریہ سماج یہ تو چاہتا ہے۔ کہ سنیاسی اپدیشک ہوں۔ لیکن سنیاسیوں کے لئے ٹھہرنے تک کو اچت ستھان نہیں ہے۔ اور اسی نیونتا کو محسوس کر کے میرا وچار ہوا ہے۔ کہ ایک مٹھ بنایا جائے۔ جس کا نام "دیانند مٹھ" ہو۔ اور آریہ سماج کے سنیاسی وہاں ٹھہر سکیں۔ اگر سوادھیائے کرنا ہو۔ تو وہاں ٹھہر کر کریں۔ اگر بیمار ہوں۔ تو ان کی دوائی وہاں کی جائے۔

اس کام کے لئے صرف زمین خریدنے کے لئے میرے خیال میں کم سے کم دس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ میں آریہ سماجوں سے صرف زمین خریدنے کے لئے روپیہ چاہتا ہوں۔ اس پر مکان وغیرہ بنانے کے لئے میں کچھ نہیں چاہتا ہوں۔ کیونکہ سنیاسی جس طرح ہوگا۔ گزارہ کر لیں گے۔ اور یہ دھن بھی میں امرت سر سے مانگنا نہیں چاہتا ہوں۔ کیونکہ بعد میں ان سے مانگ لینا آسان ہوگا۔ اگر آریہ سماجیں چاہتی ہیں۔ کہ ان کو سنیاسی اپدیشک مل سکیں۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ وہ یہ دس ہزار روپیہ جمع کر دیں۔

اگر اس وشے میں کچھ دریافت کرنا ہو۔ تو میرے ساتھ پتر ووہار کر سکتے ہیں۔ میرا آج کل کا پتہ لمن لکھت ہے:-

(سوامی) سوتنترانند
ہیرا مارکیٹ - گورو بازار - امرت سر

ضروری تصحیح گت سپتاہ میں نے سبھا کے اتہاس پر ایک مضمون شائع کرایا تھا اس میں کچھ سہو چھپنے رہ گئے تھے۔ ان فقروں کی تصحیح پاٹھک اس طرح کر لیں:- "کارروائی کا ریکارڈ ۱۸۹۳ء سے موجود ہے .... ۱۸۹۵ء سے ہندی اور اردو دونو زبانیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ دسمبر ۱۸۹۵ء سے اکتوبر ۱۹۰۳ء تک صرف ہندی ہوتی ہے"۔
(منتری)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بھارت ورش میں شدھی پراچین کال سے جاری ہے

(بھارتیہ شدھی کانفرنس کے سواگت ادھیکش کا بھاشن)

نوٹ :- قبل ازیں شری جگت گورو شنکر آچاریہ پردھان بھارتیہ شدھی کانفرنس پونہ کا صدارتی بھاشن "پرکاش" میں شائع کیا گیا ہے۔ اب اسی سلسلہ میں پنڈت ودیا ندھی سدھیشور شاستری خیر ادسواگت ادھیکش کا بھاشن دیا جاتا ہے ﴿ (ایڈیٹر)

ہندو یا دھرم بھرشٹ منشیہ کو پرائشچت دے کر ہندو دھرم میں پنہ شامل کرنے کی پرتھا ہندوؤں میں بہت پراچین کال سے جاری ہے۔ اسی طرح پردھرمیوں کو ہندو بنا کر اپنی سنسکرتی میں پورنتیا ایک روپ کر ملا دینا اتہاس اور دھرم گرنتھوں میں پایا جاتا ہے۔ سمرتی پوران آدی گرنتھوں میں سینکڑوں اداہرن ملتے ہیں۔ اور گیارھویں شتابدی میں البیرونی جیسے یاتریوں نے لکھ رکھا ہے۔ کہ ہندو دھرم بھرشٹوں کو کس طرح شدھ کر لیتے تھے۔ اور یہ کاریہ مسلمانوں کی دھاک سے کیسا پھیلتا ہے۔ جہاں آتم رکھشا کی مشکل تھی وہاں دوسرے کی رکھشا کون کرے؟ کنتو جب ہمارے اندر آتم وشواس درڑھ ہو چکا۔ تب ہم نے شدھیاں کر کے اپنے اندر انیہ لوگوں کو شامل کر لیا۔ شیواجی مہاراج کے سمے بالاجی نمبالکر نیتاجی پالکر کو شدھ کر لیا ہے۔ اس کے ثبوت کئی ملتے ہیں پیشواؤں کے راجیہ کال میں وسئی بھاگ میں پیشوا سرکار نے ظاہر نامہ سے لوگوں کو شدھ کر لیا تھا ﴿

انگریزوں کے عہد حکومت میں سوامی دیانند سرسوتی نے آریہ سماج دوارہ شدھی کو نئے ڈھنگ سے دیا یک بنایا۔ مہاراشٹر کے آدی ہندو مشنری سوسائٹی دوارا دیگر انیک ریتیوں سے شدھی اور ہندو دھرم پرچار کا پرین کیا ہے۔

ڈاکٹر مونجے مہودیہ نے مالابار کے موپلوں کو ہنگامہ کے بعد اکثر بلات دھرم انت کئے ہندوؤں کو شدھ کرنا چاہا۔ تب کچھ سناتنیوں نے شور مچایا تھا۔ کہ یہ شاستر انوکول نہیں ہے۔ ڈاکٹر مہودیہ نے شاستر کے پرمان بتا کر ان لوگوں کا منہ بند کر دیا۔ گرگیہ سوامی سمرتھ رامداس جی نے مغلوں کے کال میں دھرم تیاگ کئے ہوئے راجپوتوں کے جھتوں کے جھتے شدھ کر لئے۔ اور راجپوت ہندوؤں میں سمل کرنے کی بھی سپھلتا پائی ﴿

مہاراشٹر میں شری مان ونائک مہاراج مسورکر جی اور ان ہی کے شِشیہ آنند مورتی جی آدی کاریہ کرتاؤں نے گوا پرانت میں گاوڑا لوگوں کو شدھ کر لیا۔ آج کے پردھان شری مان جگت گورو شنکر آچاریہ ڈاکٹر کرتکوٹی مہاراج نے جنم سے انگریز استری مس ملر کو ناسک کھیتر میں شدھ کر کے شری منتھا دیوی بنایا۔ اور اب تو کئی سناتنیوں کے

ادھر پونہ شری مان جگت گورو شنکر آچاریہ بیٹھ کرویر و شنکیشور (جنکر سوامی) مہاراج نے دو مسلمان بنے ہندوؤں کو شدھ کر لیا۔ اور ان کی پورو جاتی میں بھی سماوِشٹ کر دیا ہے ﴿

اسی طرح شدھی کا پرشن وچار میں ہیں ۔ مگر ہندوؤں کے کرتویہ کی چیز بنی ہے۔ شدھی دو پرکار کی ہے۔ سجنوں کی اور غیروں کی۔ ہندو تھے پھر مسلمان یا عیسائی بنے ہوئے ہیں۔ سو جن جہاں جنم سے عیسائی یا مسلمان ہیں غیر۔ سو کیہ ہو یا پرایا۔ دھرم اور سنسکرتی کے آکرشن سے یدی وہ جب بند ہندو دھرم سویکار کریں۔ تو وہ یہاں کے مشکلات دور کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کنتو یکایک شدھ ہوئے والی کی حالت "نہ گھر کا نہ گھاٹ کا" سی بنا سمجھے ہے۔ ہندو سماج پرایہ جاتی بدھ ہے۔ کس جاتی میں نواگت کا پرویش ہو۔ ابھی حال ہی کے دھرمانت ریتوں کو رکاوٹ نہیں ہوتی۔ کنتو پرانے دھرمانت ریتوں کی سمسیا جٹل ہے۔ ہندوؤں میں جنم سے جاتی کو نہ ماننے والے آریہ سماج۔ براہمو سماج۔ ستیہ شودھک سماج کئی پنتھ ہیں۔ اس جنم جات جاتی بھید نشٹ کرنے کو ادیت پرودھ۔ جین سنگت مہانبھاو سکھ آدی کئی پنتھ جاتی بھید کے بہار سے نکل لئے ہیں۔ ان سب جاتی اچھیدکوں کا ایک سودھرم ابھیمانی سنگھ بنے۔ تو اس سے ہندو دھرم کا پرچار کاریہ بہت ہی سلبھ ہوگا ﴿

جات پات توڑک اور جاتی اچھاٹن کرنے والوں کا ایک سنگھ وشیشہ روپ سے سہبھوج کا کاریہ کرم منا لکھا ہے۔ مانو جاتی اچھیدن بھی ان کا ہیتو ہے۔ ہندو دھرم میں ہی رہ کر بھی ذات پات کو نہ ماننے والوں کے انیک پنتھ پاسمپردایہ ہیں۔ کنتو ان جاتی اچھیدن کرنے والے سنگھ کی طرح میں کسی دھرم یا تتو کا ادھیشٹھان نظر نہیں آتا۔ شدھی کو اس پرکار کے بلوان سنگھ کی آوشیکتا ہے۔ نشچیت وشنت اس سنگھ کے سدسیہ ہندو

دھرم کے کٹر پرسکرتا اور حمایتی ہوں۔ اس پرکار کا سنگھٹت سنگھ ایک آریہ سماج مانا جاتا ہے۔ انیہ انیہ جاتی اچھیدک ہندو دھرم پرسار کی درشٹی سے کچھ وشیش کاریہ نہیں کرتے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ زبان کو خوش رکھنا ہی ان کا کام ہے ﴿

شدھی ہر ایک چیز کی ہو سکتی ہے۔ وچاروں کی یا بھلوناؤں کی بھی۔ کنتو جاتی کی؟ نہیں کبھی نہیں۔ کیونکہ جاتی نو مانو جنم یا پوتر رکت اور بیج پر ہی نربھر ہے۔ اس پرکار جنم جات جاتی بھیدوں کی کٹر کلپنا سے ہر ایک ویکتی یا جاتی ہندو دھرم کے کوٹے سی بن گئی ہے کتنے ہی ویکتی پردھرم میں کیوں نہ چلے جائیں یا چاہے پتت ہو۔ جاتی تو بنی ہی رہے گی۔ اس میں پہلے جیسے رکت بیج کا ندر قائم رہتا ہے۔ کنتو یہ بھی نہیں بھولا جاتا۔ کہ اسی جاتی بھید کی کلپنا سے ہندوستان میں ہندوؤں نے آج کے بہتیرے مسلمان یا عیسائیوں کو شتر و بنا لیا ہے۔ اس سے بھئے پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا سارا ہندو دھرم اغیار کے آگھاتوں سے کرکرا نہ ہو جائے گا؟ جبکہ ولنن شدھی کے تتو کو دھرم میں سماوشٹ کر کے جاتی بھید کو ندرڑھ مول بنانے میں سپھلتا پراپت ہوتی ہے کنتو جاتی اچھیدکوں کی ویوستھا اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ میری متی سے ایک جاتی اچھیدک پنتھ ہندو دھرم پرچار کی درشٹی سے پرم آوشیک ہے مانو وہ کیول جاتی اچھیدن کے لئے ہی ادیت نہ ہو۔ دھرم کے ادھشٹھان پر نو نشٹھ بن کر ہر ایک مارگ سے جھگڑنے کا یت دھارن کرنے والوں کا کوئی سنگھ یہ کام لے تو بے شک وہ پورا سپھل ہوگا۔ ہندو دھرم کی درشٹی سے تو پرم پد

پراپت کرے گا۔ اس پرکار کے جاتی اچھیدک سنگھ نے نربھاگ سہبھوجنوں سے نشکریہ سناتن دھرمیوں کو جھپٹنے کی اپیکشا سارے سنسار کو ہندو دھرم سے بھر دینے پر زور لگانا چاہئے۔ وہ بڑے سوبھاگیہ کا سمے ہوگا کہ جب اس پرکار سے سنگھ ودھان کیا جائے ﴿

سارودیشک سبھا کے ۲۷ویں

ورش کی رپورٹ

سارودیشک سبھا نے ۲۷ویں سال کی رپورٹ پرکاشت کی ہے۔ اس ورش کے مہتوپورن کاریہ مختصراً یہ ہیں :۔

۱۔ آریہ سماج کے آپ نیموں کی انتم سویکرتی ہوگئی۔ اور وہ کاریہ میں پری نت کئے جانے کے لئے آریہ سماجوں کے سامنے آگئے ﴿

۲۔ حیدر آباد راجیہ میں آریہ سماج کے مندر بنانے اور پرچار آدی کرنے میں جو بادھائیں تھیں۔ انکا دور ہو جانا کم بات نہیں ہے۔ ادھیہ پنڈت رام چندر جی کا معاملہ ابھی ختم نہیں ہو سکا ہے۔ یہ تو جو ختم ہو گیا۔ اور یہ جو ختم نہیں ہوا۔ ان دونوں میں پرکار کا بھید ہے۔

۳۔ امریکہ پرچارنت یرتا کے ساتھ جاری ہے سبھا کے اپدیشک پنڈت ایودھیا پرشاد بڑی لگن اور دور درشتا کے ساتھ وہاں کام کر رہے ہیں۔ ان کے پرچار کو سپھل پرنام اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ برٹش گائنا۔ ڈچ گائنا اور ٹرینیڈاڈ تینوں دیپوں کی آریہ سماجوں نے سمفر روپ سے اپنے اپنے خرچ پر ایک اپدیشک رکھنا سویکار کر کے ان کے یہاں سے وہاں تک پہنچنے کا خرچ سبھا کے کرش میں بھیج رہا ہے ﴿

پرمان ویوستھا :۔ گت ورش تک اس سبھا سے پرتی ندھی سبھائیں سمل تھیں۔ کاریہ ودوان انترنگ ورش میں آریہ ودیا کر پرتی ندھی سبھا (ڈچ گائنا) انترنگ سبھا نے ۵ کے نتیجہ کے انوسار اس سبھا میں پرویشٹ ہوئی۔ قبل ازیں اس میں ذیل کی سبھائیں سمل تھیں :۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت
" " " " راجپوتانہ۔ " " " " بہار
" " " " بنگال۔ " " " " مدھیہ پردیش
" " " " بمبئی۔ " " " " سندھ

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ

کے بارہ میں سر سی۔ پی۔ رائے کی رائے

میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا۔ تمام دوائیاں اعلیٰ پیمانہ اور آیورویدک طریقوں پر بنائی جاتی ہیں۔ اور دوائیوں کو دن بدن ہندوستان کے ہر صوبہ میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے باہر بھی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے ﴿

ادھیکش جوگیش چندر گھوش آیوروید شاستری سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پنڈت وشنو دت جی کی بینہ سمرتی میں شردھانجلی

آریہ سماج کے انتھک سیوک پنڈت وشنو دت جی ایڈوکیٹ پردھان آریہ سماج گوروکل وبھاگ فیروزپور شہر ۲۸ دسمبر کو ہم سے سدا کے لئے جُدا ہو گئے۔ اُن کی اکال مرتیو سے نہ کیول آریہ سماج فیروزپور شہر جس کے وہ سنستھاپک تھے۔ اور جسے اننت کھشتی پہنچی ہے بلکہ آریہ جگت اُن کی وکتر نو نتھا ایک آدی سیوا سے ہمیشہ کے لئے وچنت ہو گیا ہے۔ علیں ورش تک اُنہوں نے تن۔ من اور دھن سے آریہ سماج کا کاریہ کیا۔ سوتے جاگتے۔ اُٹھتے بیٹھتے۔ کھاتے پیتے ہر سمے یدی اُنہیں کوئی وچار تھا۔ تو وہ تھا رشی سوامی دیانند دوارہ پرتی پادت ویدک دھرم کے پرچار اور پرسار کا۔

اپنی بھتوپورن جیونی میں اُنہوں نے کئی سنستھاؤں میں آریہ سماجیں سنستھاپت کیں موگہ سے "آریہ مسافر" کا سمپادن کرتے رہے۔ سا لہا سال وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آنریری اُپدیشک رہے۔ وہ آریہ سماج کے مکھیہ کاریہ کرتاؤں میں گنے جاتے تھے۔ وہ پرسدھ ویاکھیاتا تھا لیکھک تھے۔ اُن کے لیکھ "آریہ"۔ "پرکاش"۔ "آریہ مسافر"۔ اور "ریفارمر" آدی پترون کو سوشوبھت کیا کرتے تھے۔ وہ آریہ سماج کا چلتا پھرتا اِتہاس تھے۔ وہ کرم کانڈی تھے۔ اُنہوں نے اپنے لڑکوں کو گوروکل میں شکھشا دلوائی۔ اور لڑکیوں کو کنیا مہاودیالیہ جالندھر میں۔ جو گن ایک منتری میں ہونے چاہئیں۔ وہ سب ان میں ودیمان تھے۔ ان میں درڑھتا تھی۔ لگن تھی۔ سدھانت پریم تھا۔ اور کاریہ کرنے کی یوگیتا تھی یہاں کی اُدھیکشتا میں ہونے ہوئے بھی آریہ سماج فیروزپور شہر کے گت جناؤں میں ہمارے آگرہ پر اُنہوں نے پردھان پد کو کئی ورشوں کے پشچات سویکار کیا۔ اور سپھلتا پوروک نبھایا۔ اُن کے ساتھ منتری کے طور پر کاریہ کرنے کا سوبھاگیہ مجھے پراپت ہوا۔ اُن سے مل کر کام کرتے ہوئے مجھے وشیش آنند اور گورو پراپت ہوتا تھا۔ آنند اس لئے کہ جو یوگیتا اور شوبھ ودیا پردھان میں ہونی چاہئے۔ وہ اُن میں پایا تھا۔ اور گورو اس لئے کہ میں اپنے آپ کو ایک شو شکھشت اور انوبھوی نیتا کے نیچے پدادھیکاری محسوس کرتا تھا۔

ان تھوڑے سے مہینوں میں اُن کی ادھیکشتا میں جو اُنّتی سماج نے کی۔ وہ سنیمر پرتیک تھی۔ سوا سنھ کے بگڑ جانے سے اب ان کی دشا ایک ایسے پروانہ کی تھی۔ جو شمع پر نثار ہونا چاہتا ہو۔ پرنتو گھائل ہونے کے کارن اپنی اچھا کی پورتی نہ کر سکتا ہو۔ سخت بیماری کی حالت میں بھی ویدک دھرم روپی شمع پر نیوچھاور ہونے کی اُن میں پربل اُتکنٹھا تھی۔ پرنتو شریر ادھک کمزور ہو چکا تھا۔ رعشہ کی مہلک بیماری نے اُنہیں اننت دربل بنا دیا تھا۔ دسمبر کے پہلے سپتاہ وہ فیروزپور سے لاہور علاج کرانے کے لئے گئے۔ لیکن روگ بڑھتا ہی گیا۔ اور ۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء کو وہ پرلوک سدھار گئے۔ اُن کی مرتیو سے آریہ سماج میں جو استھان رکت ہوا ہے۔ اُس کی پورتی ہونی کٹھن ہے۔ اُن کی سیوائیں سدا ہمارے ہردیوں پر انکت رہیں گی۔ اور مہرشی دیانند کے سدھانتوں کا پرچار کرنے کے لئے ہمیں سردا اُتساہت اور پریرت کرتی رہیں گی ۔۔

(بدری داس بی۔ اے منتری آریہ سماج گوروکل وبھاگ فیروزپور شہر)

ویشنو پریگیوں کے لئے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پُرانی دوکان سے ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں چیز اعلےٰ اور پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت

نرخ ۸ ر۔ ۱۰ ر فی سیر۔ ملنے کا پتہ :-

بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی شو منڈی لاہور

گوروکل برندابن کا ۳۱واں وارشک اُتسو

گوروکل وشوودیالیہ برندابن کا ۳۱ واں وارشک مہوتسو گزشتہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء کو بخوبی سماپت ہوگیا ۔۔

۲۵ دسمبر ۱۹۳۵ء کو پراتہ ۸ بجے سے ودیالیہ کا سنسکرت ادھیویشن پروفیسر رُودر دیو جی ویدشرومنی کے سبھا پتتو میں بڑے سماروہ کے ساتھ سنگھٹت ہوا۔ برہمچاری امیش چندر جی برہمچاری کرشن دت جی۔ برہمچاری رمیش دت جی۔ برہمچاری ہرش ہرشی وردھن جی اور برہمچاری دیویندر جی کے ویدوھ وشیوں پر ویاکھیان ہوئے۔ ایک منورنجک واد وواد ہوا جس میں برہمچاری شدھیندر جی۔ برہمچاری گنگا پرشاد جی اور برہمچاری سُریندر جی وادی پکش سے تھا برہمچاری نردلم جی۔ برہمچاری گنگا پرشاد جی تھا برہمچاری آتم سوروپ جی نے پرتی وادی پکش سے بھاگ لیا۔ شانتی پاٹھ کے ساتھ اُتسو کا پرتھم ادھیویشن سماپت ہوا ۔۔

بعد دوپہر پروفیسر رودر دیو جی ویدشرومنی کا ایک اننت منورنجک ویاکھیان ہوا۔ بعد پشچات بابو مدن موہن جی سلیٹھ کے سبھا پتتو میں آریہ سمیلن ہوا جس میں تین اہم پرستاؤ سروسمتی سے سویکرت ہوئے ۔۔

رات کو پنڈت دھرمیندر ناتھ جی آچاریہ کی ادھیکشتا میں "ویدسمیلن" ہوا جس میں پنڈت موتی لال جی شاستری۔ پنڈت برہمانند جی۔ منشی وشنو نرائن جی اگروال ایم۔ اے انبالہ وِدوانوں کے سارگربھت ویاکھیان ہوئے ۔۔

۲۶ دسمبر ۱۹۳۵ء:- ۲۶ دسمبر ۱۹۳۵ء کو پراتہ ودیالیہ کا دوسرا ادھیویشن پروفیسر دھرمیندر ناتھ جی ترک شرومنی کی ادھیکشتا میں سنگھٹت ہوا۔ پرتھم برہمچاری شدھیندر ناتھ جی تتھا برہمچاری رُودر دیو جی کے ویاکھیان ہوئے۔ اس کے بعد ایک اکھل بھارت ورشیہ واد وواد "پرتی یوگیتا" ہوئی۔ اس کے بعد سبھاپتی جی کے "ورتمان یوروپین سنگھرش" پر ایک اننت سارگربھت بھاشن کے ساتھ سبھا وسرجت ہوئی ۔۔

بعد دوپہر بابو پورن چندر جی ایڈوکیٹ کا ایک مہتو پورن بھاشن ہوا۔ تدانتر شری بھائی پرمانند جی کی ادھیکشتا میں "ہندو سمیلن" ہوا جس میں مستند ریزولیوشن سروسمتی سے پاس ہوئے ۔۔

اس کے پشچات پردھان جی کا ڈیڑھ گھنٹہ تک اننت گمبھیر اور آکرشک بھاشن ہوا جس میں اُنہوں نے ہندوؤں اور ہندوؤں کی ورتمان اوستھا پر مارمک پرکاش ڈالا ۔۔

رات کو ساڑھے سات بجے سے مہاتما نارائن سوامی جی کا ایک گھنٹہ تک منوہر اُپدیش ہوا۔ تدپشچات برہمچاریوں نے کھیلوں کا پردرشن کیا۔ جن کا جنتا پر بہت اچھا پربھاو پڑا ۔۔

۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء:- ۲۷ دسمبر شکروار کو ہون یگیہ اور پرارتھنا کے بعد نوین سناتکوں کا سماورتن سنسکار کیا گیا۔ اور آچاریہ جی نے انتم اُپدیش دیا۔ گوروکل کے چھوٹے برہمچاریوں نے سناتکوں کی وداعی کا ایک گیت گایا۔ نو سناتکوں کی اور سے سنا تک رُودر دیو جی نے ایک سکت بھاشن پڑھا۔ دکشانت بھاشن بھائی پرمانند جی ایم۔ اے نے دیا۔ جس میں سناتکوں کے لئے اموَلیہ اُپدیش دیا گیا تھا۔ چار سناتکوں میں سے دو کو سدھانت اور دو کو آیوروید کی اُپادھی دی گئی ۔۔

بعد دوپہر مہتہ جیمنی جی نے آریوں کو کرتویہ کی یاد دلانے والا بھاشن دیا۔ بعد ازاں دیانند کالج کانپور کے آچاریہ لالہ دیوان چند جی ایم۔ اے کا اننت شکشا پرد اور گمبھیر بھاشن ہوا آپ نے مہرشی کے جیون کی کچھ گھٹناؤں کو لے کر دکھلایا۔ کہ ستیہ الوبھن نیاگ تپسیا۔ سہن شیلتا۔ برہمچاری کی بھاونا اور ایشور پر وشواس یہ ایسے گن ہیں۔ جو مہرشی کے جیون میں پرتکھش دکھائی دیتے ہیں۔ یدی ہم مہرشی کے ان گنوں کو اپنے اندر دھارن نہیں کرتے۔ تو ہم رشی کے انویائی نہیں۔ بلکہ اس کے نام کو کلنکت کرنے والے ہیں۔ پرنسپل صاحب کے بھاشن کے بعد گوروکل کے مکھیہ ادھشٹاتا پنڈت برہسپتی جی نے گوروکل کی اُنّتی اور اس کی آوشیکتاؤں کا دگدرشن کراتے ہوئے آریہ جنتا سے دھن کے لئے اپیل کی ۔۔

رات کو پرنسپل دیوان چند جی کی ادھیکشتا میں "سرو دھرم سمیلن" کی کارروائی ہوئی۔ کمیل جینیا سناتن دھرم اور ویدک دھرم کے پرتی ندھی ہی اُپستھت تھے۔ پنڈت دھرمیندر ناتھ جی کا اتی وشد بھاشن ہوا۔ اور اس دن کی کارروائی سماپت ہوئی ۔۔

۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء:- انتم دن کے کاریہ کرم میں سوامی سروانند جی کا اُپدیش تھا کرم سمیلن

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ساماجک سماچار

آریہ سماج کرنال کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج کرنال کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵- اور ۲۶ر جنوری ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔

علاوہ ازیں ۲۷ر جنوری کو آریہ استری سماج کا جلسہ ہوگا - اور ۲۸ر جنوری کو ضلع کرنال کی آریہ یووک سبھا کی کانفرنس ہوگی ؛

۲ - ۲۶ر جنوری کو برموقعہ سالانہ جلسہ ضلع کرنال کی آریہ اُپ سبھا کا بھی سالانہ جلسہ ہوگا جس میں ضلع کرنال میں ویدک دھرم پرچار کی سکیم پر وچار ہوگا ؛

(ودیانند ودیا النکار منتری آریہ سماج کرنال)

آریہ سماج بیکانیر کا چناؤ :-

۱۰ر جنوری ۱۹۳۶ء کی سادھارن سبھا میں مہاشہ ہرنارائن جی چیف گرڈس کلرک کی صدارت میں آریہ سماج بیکانیر کا نرواچن ہوا - ان کے ادھیکاری چنے گئے :-

مہاشہ جے بھگوان جی پردھان + مہاشہ ہرنارائن جی اُپ پردھان + مہاشہ رام چندر جی رگھو ونشی منتری + مہاشہ پریاگ دت جی کوشادھیکش + مہاشہ رام نارائن جی پستکادھیکش
انترنگ سدسیہ :- مہاشہ منشی لال جی - مہاشہ موہن لال جی اور مہاشہ رام چندر جی ؛

(رام چندر رگھو ونشی منتری آریہ سماج بیکانیر)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار :-

۱ - آج کل اس سماج کے ہفتہ وار ستسنگ بڑے سماروہ سے لگتے ہیں - کئی نئے بھائی بھی باقاعدہ تشریف لاتے ہیں ؛

۲ - ۲۳ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو شردھانند ڈے بڑی دھوم دھام سے منایا گیا - بھجن گائے گئے - ماسٹر گردھاری لال نے سوامی جی کے جیون کے متعلق ایک مضمون پڑھا - اور نظمیں سنائیں ؛

۳ - ۲۷ر دسمبر ۱۹۳۵ء کو سوامی واسدیوانند جی اور مہاشہ نند لال جی اُپدیشک دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور پدھارے - ان کا اُپدیش چوک بازار میں اچھی حاضری میں ہوا - دوسرے دن کانگرس جوبلی کی تقریب کی وجہ سے پرچار نہ ہو سکا ؛

۴ - آج کل سوامی وگیانانند جی اس علاقہ میں پرچار کر رہے ہیں ؛

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال)

جلسۂ تقسیم انعامات :-

ڈی - اے - وی ہائی سکول اُونہ کی سلور جوبلی کے سلسلہ میں والی بال ٹورنمنٹ ۲۱ - اور ۲۲ر جنوری کو ہوگا - رائے صاحب لالہ جودھا مل جی رئیس اعظم ہوشیارپور نے کامیاب ٹیموں کو اپنے دست مبارک

سے انعامات کا دینا منظور فرمایا ہے - انعامات ۲۵ر جنوری کو تقسیم ہوں گے - آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند جی نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ ۲۶ر جنوری کو انعامات تقسیم فرمائیں گے ؛

(وزیر چند پروپیگنڈا سکرٹری)

گورُوکل اندرپرستھ کے سماچار :-

موسم :- گورُوکل اندرپرستھ میں جملہ برہمچاری تندرست اور خوش وخرم ہیں ؛

واٹر ورکس :- واٹر ورکس کی سکیم کے پایۂ تکمیل تک پہنچ جانے سے اُن جملہ مشکلات کا حل ہو گیا ہے - جو بیل ٹھیلوں کے ذریعہ پانی کی بہم رسانی میں پیش آتی تھیں - آشرم - ودیالیہ - بھنڈار اور ہسپتال وغیرہ مقامات پر جابجا نلکے لگ گئے ہیں - پانی کی افراط ہو جانے کے باعث گورُوکل کے باغیچہ کو بڑھانے کی تجویز کی جا رہی ہے - تاکہ اس سے تازہ سبزی مہیا ہو سکے ؛

سالانہ امتحان :- سالانہ امتحان کی تیاری میں برہمچاری اور ادھیاپک ہمہ تن مصروف ہیں - سالانہ امتحان ۲۴ر مارچ ۱۹۳۶ء سے ہونا قرار پایا ہے ؛

سالانہ جلسہ :- گورُوکل اندرپرستھ کا ۲۰واں سالانہ جلسہ ۲۸ - ۲۹ر فروری اور یکم مارچ کو ہونا قرار پایا ہے - سب آریہ ہندو بھائی جلسہ پر پدھار کر لابھ اٹھائیں ؛

(گوپال کھمبہ ادھشٹاتا)

ایک پرانے آریہ سماجی کی موت :-

بخشی دیویال جی میرپور کے پرانے آریہ سماجی تھے - آپ ایک سداچاری اور وردھ برہمچاری رُکن اور آریہ سماجی تھے - آپ جب تک سودھیائے نہ کر لیتے - کھانا نہیں کھاتے تھے - آریہ سماج میرپور کو اُن کی بے وقت مرتیو سے ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے - چنانچہ آریہ سماج میرپور نے سپیشل اجلاس بلا کر اُن کی موت پر اظہارِ افسوس اور ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا ؛

آریہ کمار سبھا لدھیانہ کا وارشک اتسو :-

آریہ کمار سبھا بورڈنگ ہاؤس لدھیانہ کا وارشک اتسو ۳۱ر جنوری اور یکم و ۲ر فروری ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا - اس کے پروگرام میں ایک ٹورنامنٹ آریہ ہائی سکول کی کلاسز کے درمیان کرنے کا پربندھ کیا گیا ہے ؛

(جیپال سنگھ منتری آریہ کمار سبھا لدھیانہ)

دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور کا داخلہ

ودیالیہ کا داخلہ عنقریب شروع ہونے والا ہے - آریہ سماج کی سیوا اور ویدک دھرم پرچار کی لگن رکھنے والے آریہ نوجوانوں کو اس اوسر سے لابھ اٹھانا چاہیے - شرائط حسب ذیل ہیں :-

۱ - اُمیدوار آریہ ساماجک وچاروں میں پکا ہو - اور اٹھارہ سال سے کم عمر کا نہ ہو ؛

۲ - انٹرینس پاس ہو - ہندی اور سنسکرت ضرور جانتا ہو - اردو اور فارسی جاننے والوں کو ترجیح دی جائے گی ؛

۳ - اُمیدوار سوشیل - سداچاری - ذہین اور اچھی صحت کا مالک ہو ؛

درخواست چھپے ہوئے فارم پر آنی چاہیے - جو کہ ودیالیہ سے دستیاب ہو سکتا ہے ؛

جملہ خط وکتابت پتہ ذیل پر کریں :-

{ آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ - گورودت بھون - لاہور }

آریہ سماج دہلی کا پروٹسٹ :-

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا پبلک جلسہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نمنا آریہ سماج وچھووالی لاہور کے متفقہ نگر کیرتن کو گورنمنٹ کی طرف سے بند کئے جانے پر شوک اور دکھ پرگٹ کرتا ہے - خاص کر اس حالت میں جب کہ گورنمنٹ نے باوجود لاہور کی حالت مخدوش ہونے کے اس کی اجازت دے دی تھی - اور حالات کے بہتر ہونے پر اس اجازت کو بلا وجہ منسوخ کر دیا - یہ سماج محسوس کرتا ہے - کہ اس ممانعت سے پنجاب کے لاکھوں آریوں کے دلوں کو سخت چوٹ لگی ہے ؛

(جوتی پرشاد منتری آریہ سماج)

گورُوکل چتوڑگڑھ کا مہوتسو :-

گورُوکل چتوڑگڑھ کا آٹھواں وارشک اتسو ۶ - ۷ - اور ۸ مارچ ۱۹۳۶ء کو بڑے سماروہ سے منایا جانا قرار پایا ہے - دھرم پریمی سجن پدھار کر لابھ اٹھائیں ؛

(برہمانند سنیاسی آچاریہ گورُوکل)

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا

راجستھان و مالوہ کے ادھیکاریوں کا چناؤ

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و مالوہ کا اجلاس ۲۹ر دسمبر کو سادھو آشرم اجمیر میں منعقد ہوا - اور آئندہ سال کے لئے ذیل کے ادھیکاریان نیت ہوئے :-

پردھان کنور ظالم سنگھ کوٹھاری - اُپ پردھان ۱ - پروفیسر بابو لال جی لشکر ۲ - بابو شگن چند جی اودے پور ۳ - بابو بنا لال جی جودھپور اور ۴ - ڈاکٹر گوردت جی کوٹہ + منتری پنڈت بھگوان سوروپ جی نیائے بھوشن + اُپ منتری پنڈت بھدرسین جی + اُپ منتری و ادھشٹاتا اُپدیشک وبھاگ پنڈت سوہن لال جی + کوشادھیکش بابو جگ روپ جی + آریہ مارتنڈ ادھشٹاتا ڈاکٹر شام کرن جی شاردا نرواچت ہوئے +

انترنگ سدسیہ :-

۱ - پروفیسر گھیسو لال جی ایڈووکیٹ اجمیر
۲ - بابو بھنور جن لال " "
۳ - شریمتی سدھ کنور بائی جی "
۴ - منشی دھرم جی بیاور ۵ - رام نواس جی شاہپورہ
۶ - سوامی کیولانند جی اجمیر ؛
۷ - بابو شوبھا رام جی وکیل نیمچ ؛
۸ - پنڈت جیدیو جی ودیا النکار اجمیر ؛
۹ - پنڈت کھیم راج جی منڈاوا ؛
۱۰ - بابو گردھاری لال جی الور ؛
۱۱ - " موہن سنگھ " بیکانیر ؛
۱۲ - پنڈت رام سہائے " " ؛
۱۳ - " رام ناتھ " شرما لشکر ؛

آریہ سماجوں کے نریکھشن کے سمبندھ میں نشچے ہوا کہ شریمان ادھشٹاتا جی اُپدیشک بھاگ نے جو پرتھک پرتھک پرانتوں کے انترنگ سدسیہ نرواچت ہوئے ہیں - وہ بھی اپنے پرانتوں کا نریکھشن کریں - وہی نریکھشن نیت کئے گئے +

درویہ نریکھشک (آڈیٹر) بابو چونی لال جی گپت اجمیر ؛

دستہ نردھارنی سب کمیٹی کے سدسیہ :-

۱ - پروفیسر بابو لال جی لشکر ؛
۲ - بابو شوبھا رام جی نیمچ ؛
۳ - پنڈت بھگوان سوروپ جی اجمیر ؛
۴ - " سوہن لال جی جودھپور ؛
۵ - " رام نواس جی شاہپورہ
۶ - " سہائے جی مئو
۷ - بابو گردھاری لال جی الور

{ ظالم سنگھ کوٹھاری پردھان
بھگوان سوروپ منتری }

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

محاذِ جنگ کے تازہ ترین حالات

سویڈش ڈاکٹروں کا اعزاز :-
شہنشاہ ابی سینیا نے ڈاکٹر ہائی لینڈر کو جو سویڈش ریڈ کراس یونٹ کے ہیڈ ہیں۔ اور ڈاکٹر لونڈ سٹام کو جو سویڈش ریڈ کراس یونٹ پر بمباری سے مجروح ہو کر مر گیا تھا۔ ریڈ کراس جو فوجی خدمات کا بہترین اعزاز ہوتا ہے دیا ہے ؛

وزیر جنگ کی فوج کی پیش قدمی :-
عشارہ ۹ جنوری۔ راس مولوگیٹا وزیر جنگ حکومت ابی سینیا کی فوج کے دو ہزار باقاعدہ سپاہیوں نے کل امبا آلاجی سے مکالے کی طرف کوچ کیا۔ اور وہاں سے ۱۲ میل جنوب کی طرف پہنچ گئے۔ یہ مقام دریائے گیٹ کی وادی میں واقع ہے۔ وہاں اطالوی توپخانہ کی طرف سے ابی سینیا کی فوج پر زبردست گولہ باری کی گئی۔ یہ گولہ باری ۶ گھنٹے جاری رہی۔ ابی سینیا کی فوج خندقوں میں گھس کر بیٹھ گئی۔ اور اس طرح سے اپنے آپ کو گولہ باری سے محفوظ کرنے کی کوشش کی ؛

ابی سینیا کا نیا وزیر خارجہ :-
عدیس ابابا ایک نوجوان امریکن ڈاکٹر سپنسر جو ہارورڈ یونیورسٹی کے ڈاکٹر آف لاء ہیں۔ یہاں پہنچ گئے ہیں۔ ان کو سویڈش جنرل ورجن کی جگہ امور خارجہ میں ٹیکنیکل ایڈوائزر مقرر کیا گیا ہے۔

اٹلی اور ابی سینیا کا جھگڑا :-
روما۔ ۹ جنوری جنرل ویل نائب وزیر محکمہ پرواز جو ایریٹیریا گیا تھا۔ وہاں سے صبح سویرے بذریعہ ہوائی جہاز جو فلائنگ افسر بیپو مسولینی کا پرائیویٹ پائلٹ ہے۔ چلا رہا تھا روانہ ہو جنرل ویل کی پرواز کا مقصد یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ صومالی لینڈ پر بغیر کہیں ٹھہرے پرواز کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور اس پرواز میں وہ برٹش و فرنچ صومالی لینڈ سے بھی پار ہو جانا چاہتا ہے۔

۶ ٹینکوں اور ۹ مشین گنوں پر قبضہ
عدیس ابابا۔ ۱۰ جنوری ابی سینیا والوں کا دعویٰ ہے۔ کہ انہوں نے گورا ہائی سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر کریلی کی لڑائی میں ۶ ٹینکوں و مشین گنوں اور بہت سے بارود و گولی پر قبضہ کیا ہے۔ اطالویوں کا ایک افسر اور سینکڑوں دیسی سپاہی مارے گئے۔

جرمنی سے ادویات بھیجنے کا فیصلہ :-
برلن۔ ۱۰ جنوری معلوم ہوا ہے۔ کہ انٹرنیشنل ریڈ کراس آرگنائزیشن سے نامہ و پیام کے بعد جرمنی کی ریڈ کراس سوسائٹی نے فیصلہ کیا ہو کہ ابی سینیا کے مجروح سپاہیوں کے لئے ادویات کی تعدادی مقدار بھیجی جائے مزید ... اور ... بھی بھیجی جائیں گی

لیکن فی الحال کوئی ڈاکٹر وغیرہ نہیں بھیجا جائیگا

ایک سو بیس اطالوی افسر نظر بند :-
جنوبی ٹائرول میں اطالوی سپاہیوں نے بغاوت کر دی ہے۔ ان کی مدبھیڑ وفادار سپاہیوں سے بھی ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سلسلے میں ۱۲۰ اطالوی باغی افسروں کو ایک مقام پر نظر بند کر دیا گیا ہے۔ مدبھیڑ میں متعدد وفادار افسروں کے مجروح ہونے کی بھی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

اطالوی فوج سے فرار :-
لنڈن ۱۰ جنوری برلن سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک ہزار فوجی سپاہی جو جنوبی ٹائرول سے بھاگ کر آ رہے ہیں۔ بویریا کے پہاڑوں میں کئی نظر بند کیمپوں میں پناہ گزین ہیں۔ کئی سوئٹزرلینڈ اور یوگوسلاویا چلے گئے ہیں ؛

میرانو میں بغاوت :-
لنڈن۔ ۱۰ جنوری کو میرانو میں واقع فوجی بارکوں میں بغاوت ہو گئی ہے۔ گو روما سے اس خبر کی بھی تردید کی گئی ہے۔ لیکن انسبروک کے اخبارات کا دعویٰ ہے۔ کہ یہ خبر بالکل درست ہے۔ جنوبی ٹائرول سے جبری بھرتی والے سپاہیوں کے سرحد پار بھاگ جانے کے متعلق جو خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ اس کی بھی روما سے تردید کی گئی ہے۔ مگر بلگریڈ سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ معلوم ہوا ہے۔ کہ دو ہزار اطالوی فوجی سپاہیوں کو جو یوگوسلاویا میں آ کر پناہ گزیں ہوئے ہیں، بیرکوں میں رکھا گیا ہے۔ حکام اس تجویز پر غور و خوض کر رہے ہیں۔ کہ سربیا میں ایسا مقام پر ایک کیمپ بنایا جائے۔ جس میں ان فوجی سپاہیوں کو نظر بند کر دیا جائے

مصری یونٹ پر بمباری :-
قاہرہ ۱۰ جنوری ابی سینیا میں مصری میڈیکل مشن کے ہیڈ پرنس اسمعیل کی طرف سے آمدہ ایک تار مظہر ہے۔ کہ ڈاگابر میں مصری ایمبولینس پر اطالوی فوجوں کی طرف سے حملہ کے علاوہ ڈاگابر سے ۷ ½ گھنٹے کی مسافت پر ایک مصری ایمبولینس یونٹ پر آٹھ اطالوی ہوائی جہازوں نے بمباری کی۔ اور مشین گنوں ... بچ گئے۔ پرنس اسمعیل کا بیان ہے

کہ ۵ امنٹ تک بمباری ہوتی رہی۔ مگر اس سے کوئی آدمی مجروح یا ہلاک نہ ہوا

اطالوی جاسوس عورتیں گرفتار :-
اطالوی فوج کے جو سپاہی باغی ہوئے ہیں۔ ان کی نقل و حرکت پر نگرانی رکھنے کے لئے حکومت اٹلی نے عورتوں کو جاسوس بنا کر روانہ کیا تھا۔ اٹلی سے باہر ایک مقام پر متعدد جاسوس عورتوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں سنسنی خیز انکشافات ہونے والے ہیں ؛

ڈولو کے نزدیک جنگ :-
عدیس ابابا ۱۰ جنوری معلوم ہوا ہے کہ ڈولو کے نزدیک جنرل گرزیانی نے ابی سینیا کی فوجوں سے جنگ شروع کر دی ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ راس دستا دمتو دی تفاری کو اس کے مقابلے پر بھیجا گیا ہے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہیب پاشا کی فوج نے صوبہ بیلی میں کریلے کے مقام پر ایک اطالوی چوکی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اطالوی فوج کی بہت سی بندوقوں بارود اور وائرلیس پورٹیبل آلات پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس لڑائی میں اطالوی گورے اور دیسی سپاہی بہت سے مارے گئے۔ اور زخمی ہوئے ہیں

زبردست جنگ :-
عدیس ابابا۔ ۱۰ جنوری کریلے کے نزدیک لڑائی کے متعلق متضاد خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈولو کے نزدیک زبردست جنگ ہوئی۔ جس میں طرفین کا بہت بھاری نقصان ہوا۔

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اطالوی فوج کئی میل تک آگے بڑھ گئی ہے۔ اور راس دستا نے کمک طلب کی ہے۔ اس سے ۵ ہزار حبشی جنوب سدامو کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں ؛

بغاوت پھیل رہی ہے :-
لنڈن ۱۰ جنوری۔ ایونیگ سٹینڈرڈ کا نامہ نگار برلن سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ جنوبی ٹائرول میں جرمن زبان بولنے والے اطالوی سپاہیوں میں بغاوت ... بیان کیا

جاتا ہے۔ کہ یہ سپاہی ابی سینیا میں سر دینے کے لئے نہیں جانا چاہتے۔ یہ بھی افواہ ہے۔ کہ بغاوت زور شور سے پھیل رہی ہے ؛

چھ ٹینک حبشیوں کے قبضہ میں :-
عدیس ابابا۔ ۱۱ جنوری دیجاز ماچ ... نے اطلاع دی ہے۔ کہ کریلے کے نزدیک اطالوی اور حبشی افواج میں گھمسان کا رن پڑا۔ جس میں اطالوی فوج کے ۲ سنگری اور ایک اطالوی افسر ہلاک ہو گئے کریلے پر جو دریا کے وہیبی شیلی پر شاخ ہے حبشیوں نے قبضہ کر لیا۔ اطالوی فوجوں کی بہت سی بندوقوں۔ اسلحہ و پورٹیبل وائرلیس آلہ کو قبضہ میں کر لئے

زبردست فتح کا نشان :-
عدیس ابابا ۱۱ جنوری ملک کے مختلف حصوں سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ کہ بدھ وار کو افریقہ میں چاند گرہن بڑا زبردست تھا۔ نظر بہانہ سارا چاند چھپ گیا تھا۔ ابی سینیا کے لوگ اس کو فال نیک سمجھتے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ موجودہ جنگ میں ان کو شاندار فتح حاصل ہوگی۔ اس لئے بہت سے حبشی وہ بیوادلو گرجا گھروں میں گئے۔ اور وہاں جا کر انہوں نے دعا مانگی۔

دو دریاؤں کے سنگھم پر لڑائی :-
عشارہ۔ ۱۱ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ عشارا کے دیسی باشندوں اور اطالوی سپاہیوں پر مشتمل ایک فوج نے مخالف سمت سے آتی ہوئی ابی سینیا کی ایک فوج کا مقابلہ کیا۔ ابی سینیا کی فوج کافی منظم اور زبردست تھی۔ یہ لڑائی دریائے گیبلی اور گیوا کے سنگھم پر ہوئی ہے۔

عدیس ابابا پر ہوائی حملہ :-
عدیس ابابا۔ ۱۲ جنوری۔ حکومت حبشہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ۲۰ اور ۲۲ جنوری کے درمیان شہر پر اطالوی ہوائی جہازوں کی طرف سے بمباری کئے جانے کا ڈر ہے۔ اس لئے شہری خبردار رہیں۔ کیونکہ ان دنوں حبشی لوگوں کا تہوار آتا ہے۔ اور بعض تعلیم یافتہ کر دشمن اس موقع کو غنیمت سمجھ کر نقصان پہنچائیں

دو ماہ کے لئے عارضی صلح :-
پیرس ۱۲ جنوری اخبار لاجور کا نامہ نگار مقیم جنیوا لکھتا ہے۔ کہ اطالیہ کی نسبت لیگ کونسل کا اجلاس ۲۰ جنوری سے ... منعقد ہو گا۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت عارضی صلح کی تجویز کرے گی۔ ... موصوب

مہاتما منشی رام جی کے انمول وچن

(سنگرہ کرتا لالہ لبھو رام جی تنبڑ لدھیانوی)

۱ درنوکا دنا میں سندھیا اور پرانہ کال پرماتما سے میل کرنے کے لئے پرستار کرنا مکتی دھام کی پہلی منزل ہے۔ سنسار کے دھندوں میں دن بھر دوڑتے ہوئے جب اندریاں تھک جاتی ہیں۔ تو وہی سمے من کو پرماتما کے ساتھ جوڑنے کا ہے۔ اور جب من رات کی میٹھی نیند سے سوستھ ہو کر کام کے لئے پرانہ تیار ہوتا ہے۔ تو وہی سمے اس من پر ماتما کے میل سے شکتی پراپت کرنے کا ہے۔ ایسا اتم سادھن جو پرانی کرتے ہیں۔ وہ کبھی بری واسناؤں میں نہیں پھنستے۔ سندھیا کو ان منشیوں نے لسندیہ غیر ضروری سمجھا ہے۔ جو اس کے بھاو سے ناواقف ہیں۔ بری سندھیا کے سچے ہتوں سے لوگ واقف ہوتے۔ تو ایسا ناستک پن سنسار میں کبھی نہ پھیلتا۔ جو آج لوگوں کو سندھیا سے نفرت دلا رہا ہے۔ ہمیں یہ دیکھ کر بہت ہی کشٹ ہوتا ہے۔ کہ بعض لوگ اپنے سندھیا کرم سے محروم رہنے کو فخر کی درشٹی سے صرف دیکھتے ہی نہیں۔ بلکہ بانی اور لیکھنی دوارہ بھی اس فخر کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسے اندھکار کے سمے میں سوائے ایشور کے شکتی دینے والا اور کون ہو سکتا ہے؟

۲ جگت وکھیات ہونے کی دھن آج کل بھارت میں بڑی اتپنن کر رہی ہے۔ وکھیات ہونے اور نام حاصل کرنے کی ابھیلاشا گو سکام کرم ہے۔ تاہم ایسا برا نہیں۔ کیونکہ یدی دھرم انوسار اس کے لئے یتن کیا جائے۔ تو کبھی نہ کبھی اوشیہ منشیہ نشکام کرموں کی اور جھک جاتا ہے۔ کنتو دلیش سمبھینا اتفاق سموں نے بھارت سنتان کو ایسا اندھا کر دیا ہے۔ کہ نام پیدا کرنے شہرت حاصل کرنے کی مد سے الست ہوئے ہمارے بھائی دھرم کو بالکل ہی جواب دے دیتے ہیں۔ ہر ایک کرم میں نپن ہونے کے لئے یوگیتا کی آوشیکتا ہے۔ اور یوگیتا بنا سادھن کے اپنا منہ تک نہیں دکھاتی۔ اسی لئے ہمارے پراچین رشیوں نے چار آشرموں کی ویوستھا وید انوسار قائم کر کے جو کٹھن اوستھا میں پروپکار کرنے کے لئے مضبوط کمر باندھنے کی آگیا دی ہے۔ اور پھر اس ایشور یہ نیم پر چلنے والے ایسے نام چھوڑ گئے ہیں۔ جنہیں سینکڑوں تو کیا ہزاروں صدیاں بھی مٹانے میں اشکت ہیں۔

بقیہ مضمون "امریکہ میں ویدک دھرم کا پرچار" صفحہ ۲

۱۔ شکشا وبھاگ کے نصاب کے ساتھ ودیارتھیوں کی بھارتیہ اتہاس اور ہندی بھاشا کی شکشا کے لئے بھی پربندھ کیا جائے۔

۲۔ "بھارتیہ ہسپتالوں" کا نرمان جن میں غریب بھارتیوں کی نِشُلک چکتسا کی جائے۔

۳۔ "برہم بھارتیہ بھون" کا ادگھاٹن جس میں نرآشرے برہم بھارتیوں کی دیکھ ریکھ ہو جس سے وہ اپنے جیون کی انتم گھڑیاں سکھ پوروک وتیت کر سکیں۔

جنتا نے ان وچاروں کا سہرش سواگت کیا ہے۔ یدی بھارتیوں میں ایسی جاگرتی بنی رہی تو یہ باتیں ہونی کٹھن نہیں ہیں۔ اس بات کو سن کر جنتا کو اپار ہرش ہوگا۔ کہ پروفیسر مہودیہ کی دھرم کیرتی "شکاگو" تک ہی سیمت نہیں ہے۔ بلکہ ان کے ویاکھیان ہالینڈ تک پہنچ گئے ہیں۔ یہاں پر ایک ڈچ برہم مہیلا مسز شنیڈرز ہاورڈ (Mrs Schneiders-Howard) نام کی ہیں۔ انہوں نے بھارتیوں کی بھلائی کے لئے تن من سے کاریہ کیا ہے۔ اور ان کی بھارت اور مہاتما گاندھی کے پرتی اپار شردھا ہے۔ پروفیسر جی کے بھاشنوں کو پڑھ کر یہ دیوی ان سے کئی بار مل چکی ہے۔ [illegible] ہیں اس لئے انہیں دھنیواد دیا ہے۔ وہ آزر خیر ہیں۔ اسی ہیتو سے پروفیسر صاحب کے ویاکھیانوں کی نام نقل اینٹی پارلیمنٹ کے ایک پرمکھ سدسیہ (Baron von Boetzelaar) (Van Dubbeldam) کے پاس بھیجی ہے۔ [illegible] سمتی نے ترجمہ [illegible] چاہتی ہیں۔ [illegible] کے پر [illegible] رکھتے ہیں۔

یہ [illegible] کی بات ہے۔ کہ [illegible] اسے بھی ترجمہ آگئے ہیں۔ [illegible] بیان [illegible] کی زبان سے پرچار کر رہے ہیں۔ [illegible]

ہو گیا ہے۔ آدھار نسلار کھنے پر اودھن پراپت ہوگا۔

سارو دلشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی سے ہارک کر تگیتا پرگٹ کرتے ہوئے پرارتھنا ہے۔ کہ اُپر یکت دونوں پرچارکوں کو ویسٹ انڈیز میں پریاپت سمے تک رہنے کا پربندھ کرا دیگی۔ اور ان لوگوں کی سہائتا کے لئے ویدک دھرم پرچارارتھ یوگیہ پرچارکوں کو جو دیش کال انوسار کاریہ کرنے کی پوری قابلیت رکھتے ہوں۔ بھیجنے کی شیگھر اتی شیگھر کرپا کرے گی۔

گورو کل مہاودیالیہ جوالاپور کا

۲۸ واں وارشک اتسو

سرو سادھارن کو جان کر ہرش ہوگا۔ کہ گورو کل مہاودیالیہ جوالاپور کا ۲۸ واں وارشک اتسو پھاگن شکلا ۱۴-۱۵-اور ۱۶ تتھا چیتر بدی پرتھم سمت ۱۹۹۲ بکرمی تدانوسار ۶-۷-۸-اور ۹ مارچ ۱۹۳۶ء کو ویر وار۔ شکر وار۔ سنیچر وار اور اتوار کو مہاودیالیہ کے پرم پوتر استھان میں بڑے سماروہ کے ساتھ منایا جائے گا۔ اس اوسر پر آریہ سمیلن۔ سرو دھرم سمیلن۔ سنسکرت سمیلن۔ کھیلا سمیلن اور سنسکرت سمیلن کے علاوہ ودوت پریشد تتھا مہاودیالیہ سبھا کے بربد ادھیویشن بھی ہوں گے۔

اتسو میں پدھارنے والے یاتریوں کو ہوائی پرملنے والے واپسی ٹکٹ سے لابھ اٹھانا چاہئے۔ گورو کل مہاودیالیہ ای۔ آئی۔ آر (E. I. R.) سٹیشن جوالاپور سے ۶ فرلانگ کی دوری پر دکھشن کی طرف نہر کے رستے کے پل کے پاس سندر میدان میں ہے۔

(مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل مہاودیالیہ جوالاپور)

آسام — بنگال — نیپال — بھوٹان

دنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب

آسامی بنگالی طلسمی زرّیا خزانہ کرامات

عجیب کتاب ناگری میں بڑی آب و تاب سے نکل چکی ہے۔ اور اردو میں اسی ماہ شائع ہو جائے گی خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر بھیج کر نام درج کرا لیں۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے۔ اس میں آسام۔ بنگال۔ نیپال بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلوں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے معجزات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں۔ جن کی حیرت انگیز تاثیر سے ایک بار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ (بنگال) اور نیپال کی ترائی میں جادو اور ٹونے کرنے کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گزرے۔ جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں۔ بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائے گی۔ بالکل کھول کر رکھ دئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اس کاپی کی بھی بجنسہ نقل کر دی گئی ہے۔ جس کو ایک پورے سدھ مہاتما اقبال سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے نُدبچ دان دسوں زبانوں کے عالم فاضل قابل تعظیم [illegible] کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں۔ بلکہ بھارت کے قابل تعظیم پوجنیہ مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہے۔ [illegible] انسانوں میں لاکھوں کو موت کے منہ سے بچا لینا۔ نامردوں کو مرد۔ بے اولادوں کو بااولاد بنا دینا [illegible] عجیب طاقت ہے۔ آج سینکڑوں با عمر مردوں کے گھر کتاب ہذا کا ہر ایک [illegible] زیادہ قیمتی ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں۔ کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی۔ [illegible] کو پسند نہ ہو تو تین روز دیکھ کر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ [illegible] کیا زیادہ ہو سکتی ہے؟ اس کتاب کے ذریعہ آپ [illegible] بے موت مرنے والے انسانوں [illegible] دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس کے پاس یہ کتاب ہوگی۔ [illegible] ہر ایک کی زبان پر اس کا نام ہوگا۔ قیمت [illegible] [illegible]

منیجر انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بینکرز شیلانگ۔ آسام

Manager Indian Stores (5) General Merchant and Bankers, Shilong (Assam)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

پرنشٹھت براہمن پریوار کی ایک سوشیل شکھشت گرد کا ریہ میں چتر، پندرہ سالہ کنیا کے لئے ور گیبہ۔ سدا چاری برسر روزگار پنجابی ور کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت کا پتہ:-

سنت رام منیجر آریہ پستک بھنڈار

اندرون لوہاری محلہ مولیاں لاہور

حلقہ نمبر ۴۲

ضرورت

ور اور کنیا کی ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" بہترین ذریعہ ہے آریہ ودیالیوں، سکولوں اور دیگر تمام سنستھاؤں کے لئے منیجروں اور ادھیاپکاؤں وغیرہ کی ضرورت کے لئے "پرکاش" سے فائدہ اٹھائیے ❊

(منیجر)

بندوقیں رفلین ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ فیس ان کی قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست دستیاب مفت ارسال کی جاتی ہے ❊

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

"پرکاش" میں اشتہار دے کر لابھ اٹھائیے

سفید کشٹ کی ابھت جڑی

پربھ جاشہ! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا بدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص۔ پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا مال واپس دونگا۔ جو چاہیں ٹکٹ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت عہ/

سر کشن چند گنتری مہرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

برائے فروخت

ہے میرا ایک ایک منزلہ مکان ایک کنال تقریباً رہائشی منٹگمری خاص میں ہے، اور جس ۴ روپیہ ماہوار کرایہ پر چڑھا ہوا ہے۔ بغرض فروخت ہے۔ مالکانہ سرکار سے ہوئی ہے اسی طرح ایک ٹکڑہ زمین دو کنال فیروزپور شہر میں بانسی دروازہ کے پاس ہے یہ بھی برائے فروخت ہے۔ جو بھائی خریدنا چاہیں۔ سارا یا ٹکڑوں میں دونوں علیحدہ علیحدہ خرید سکتے ہیں قیمت کا فیصلہ مجھ سے بذریعہ خط و کتابت یا ملاقات کر کے کیا جا سکتا ہے ❊ پتہ ❊

بھگت رام ٹھیکیدار بھگت نواس دیسماج روڈ لاہور

ور کی ضرورت

ایک خوبصورت اچھی ہندی لکھی پڑھی پندرہ سالہ پنجابی کھتری گھرانے کی کنواری کنیا کے لئے جو گھر کے کام کاج میں نپن ہے۔ اور سینا پرونا جانتی ہے ایک ایسے کھتری ور کی آوشیکتا ہے۔ جو ۲۰ یا ۲۲ سال کا ہو۔ کالج میں تعلیم پاتا ہو۔ یا برسر روزگار ہو۔ آریہ سماجی یا آریہ سماجک خیالات والے کو ترجیح دی جائے گی۔ دیگر امور پتہ ذیل پر دریافت فرمائیں ❊

لالہ بہاری لال نند سب ڈویژنل آفیسر

پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ ایلچ پور (برار)

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لیمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

اسٹار ٹریڈ مارکہ

STAR TRADE MARK (REGD)

طاقت کیلئے جنگ

ڈابر جنتری

سنہ ۱۹۳۶ء

سالہائے گزشتہ کیطرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوبصورت جنتری شائع ہوئی ہے۔ مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں۔ معزز قدردان مفت طلب فرمائیں۔ فوراً ارسال ہوگی ❊

پشٹینا (REGD)

مقوی باہ کی گولی

اس کے استعمال سے نامردی۔ جریان۔ مقوی محنت سے تھک جانا اور جوانی میں بوڑھوں کی سی حالت کمزوری وغیرہ دور ہوتی ہیں ❊

قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ/
ڈاک محصول تین شیشیوں تک ۸/
نمونہ ساڑھے تین آنے جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے ❊

نوٹ:- اس دوا کے دوران استعمال میں معدہ صاف رکھنا بہتر ہے۔ ہماری بنائی ہوئی "جلاپن" جلاب کی گولی آسانی سے معدہ کو صاف کرتی ہے ❊

ہماری شاخ دہلی میں نئی سڑک پر کھل گئی ہے

(سنسکار ودھی ۳/) (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ۲/)

اردھ شتابدی کے موقعہ پر ستیارتھ پرکاش مفت بانٹ کر گھر گھر میں پہنچائیے

ایک سو خریدنے پر فی جلد چار آنے

۵۰ کے خریدار کے نام ٹائیٹل پر چھاپ دئے جائیں گے

مہرشی دیانند کا مستند و مکمل جیون چرتر مجلد ۶/ ۔ بغیر جلد ۵/

چاروں وید معہ ہندی انوواد ۱۴ جلدوں میں فی جلد ۲/ ۔ مستقل گاہکوں سے ۱/۸

چرک معہ ہندی انوواد تین جلدوں میں فی جلد ۴/

بوگ مارگ ۳/ ❊ جیون پتھ ۵/ ❊ وید اپدیش ۸/

وید میں استریاں ۸/ ❊ بھارتیہ سماج شاستر ۱/ ❊ یجر وید گٹکا ۱۲/

ان کے علاوہ ہر قسم کی دھارمک وساماجک پستکیں ہمارے یہاں جتنی کفایت سے ملتی ہیں منگل کے دس دس روپیہ کے حصے خرید کر نفع کمائیے۔ اور وید پرچار کا ثواب بھی مفت میں لیجئے ❊

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دوا فروشوں کے ہاں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور دوا کا نام ضرور دیکھ لیا کریں ❊

۱ لاہور کے ایجنٹ منیجر پیسہ اخبار

۲ امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar; Digitized by eGangotri

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

سالانہ چندہ للعہ ممالک غیر سے ۸/- فی پرچہ ایک آنہ ششماہی ۲/-

جلد ۳۲ | اتوار ۱۳ ماگھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۳۶ء - دیانند آبد ۱۱۱ | SUNDAY The 26th January 1936 | نمبر ۴

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔
۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک انتی کرنا۔
۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔
۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے۔
۹- ہر ایک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہئے۔
۱۰- سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور ہر ایک ہت کاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔
۲- ایشور سچدانند سروپ - نراکار - سرو شکتیمان - نیائے کاری - دیالو - اجنما - اننت - نروکار - انادی - انوپم - سرو آدھار - سرویشور - سرو ویاپک - سرو انتریامی - اجر - امر - ابھے - نتیہ - پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔
۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔
۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا ادیت رہنا چاہئے۔

رگوید | مخلصانہ اتحاد | وید امرت | مخلصانہ اتحاد | یجروید

ओ३म् समानी व आकूतिः समाना हृदयानि वः।
समानमस्तु वो मनो यथा वः सुसहासति ॥

(اتھروید - کانڈ ۶ - سوکت ۶۴ منتر ۳)

بھارت ورش کے سیاسی طبقہ کو شکایت ہے۔ کہ یہاں غیر ملکیوں کو غیر معمولی اقتدار حاصل ہے۔ لیکن وہ جن کے دل میں بھارت کی مستقل فلاح کا جذبہ موجزن ہے۔ ان کو یہ شکایت ہے کہ بھارت کی مختلف اقوام اور جماعتوں کے دل آپس میں پھٹے ہوئے ہیں۔ یہاں ایک متحدہ محاذ ہونے کی بجائے خانہ جنگی کا زور ہے۔ ہندو مسلم سے شاکی ہے مسلم ہندو سے گلہ گیر ہے۔ اچھوت اونچی ذات والوں کا گلہ ہے۔ اور اونچی ذات والوں کو اچھوتوں کی دور رنگی چالوں سے شکوہ۔ حالانکہ بھارت ماتا اپنے ہر ایک شہری کو پکار پکار کر روزانہ یہی اپدیش سناتی ہے۔ کہ (وَ:) تمہارا (आकूतिः) عزم بالجزم (समानी) ایک سا ہو۔ تاکہ کوئی رکاوٹ تمہارے منتہائے مقصود میں حائل نہ ہو سکے۔ اور (वः) تمہارے (हृदयानि) ہردیہ (समाना) ایک سے ہوویں۔ تاکہ تمہارے اخلاص کو منافقت کا خدشہ کبھی دامنگیر نہ ہو سکے۔ (वः) تمہارا (मनः) من (समानम्) ایک سا (अस्तु) ہووے۔ جس سے کسی غیر محرم شخص کو یہ حوصلہ نہ ہو۔ کہ وہ تمہارے شیرازہ میں رخنہ اندازی کر سکے۔

یاد رکھو۔ اگر تمہارے عزائم ایک سے ہوں گے۔ تمہارے ہاردک کرم غیر منافقانہ ہوں گے۔ اور تمہارے دل صاف ہوں گے۔ تو تمہاری قومی جماعت بندی ایسی سنگٹھت بن سکے گی (यथा) جس سے (वः) تمہاری (असति) گتی (सुसह) متحدہ اور ترقی کناں ہو گی۔ شاعر نے شاید ایسے ہی موقعہ کے لئے فرمایا تھا ؎

"دو دلہا جو یک شوند بشکنند کوہ را"

لفظی معنی

(समानी) ایک سا (वः) تمہارا (आकूतिः) نتیجہ انشا کنتو سنکلپ (समाना) ایک سا (हृदयानि) ہردیہ (ہاردک کرم) (वः) تمہارا (समानम्) ایک سا (अस्तु) ہووے (वः) تمہارا (मनः) من (منن کرم) (ادم فہم) (यथा) جس سے (वः) تمہاری (सुसह) متحدہ اور ترقی کناں (असति) گتی۔

سام وید | اتھروید

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رِتوراج

از قلم کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید امرت دھارا لاہور

آریہ شاستروں کے انوسار سال کے چھ موسم مانے گئے ہیں۔ جن کو "چھ رتو" کہتے ہیں۔ پھاگن چیت بسنت رتو ہے۔ بیساکھ جیٹھ گریشم رتو ہے۔ اساڑھ ساون ورشا رتو ہے۔ بھادوں اسوج شرد رتو ہے۔ کاتک مگھر ہیمنت رتو ہے۔ اور پوہ ماگھ ششر رتو ہے۔ سورج کی بندش کے ساتھ ان موسموں میں قدرتی طور پر منشیوں کے شریر پر مختلف اثر ہوتا ہے۔ آج کل ششر رتو ہے۔ جو کہ سردی کا پورا زور ہے۔ اس سے جسم کے اندر سردی کے باعث بلغم بڑھتی ہے۔ اور جمتی ہے۔ بسنت میں یہ بلغم زیادہ جمع رہنے کے باعث فاسد ہوتی ہے۔ یعنی بسنت میں بلغم کا کوپ ہوتا ہے۔ مگر گریشم رتو میں سورج کی تپش سے یہ خود بخود دور ہونے لگتی ہے۔ مگر خشکی بڑھنے سے انسانوں کے اندر وات (باد) بڑھنے لگتی ہے۔ اور برسات میں جب بارش ہوتی ہے۔ سردی کچھ ہوتی ہے۔ آب و ہوا بیرونی بھی خراب ہوتی ہے۔ اُس وقت ہمارے جسموں میں وات کا زور ہوتا ہے۔ تب بلغم کا زور جاتا رہتا ہے۔ اور اسی واسطے کچھ گرمی جمع ہونے لگتی ہے۔ شرد رتو کاتک اور مگھر میں گرمی کا زور ہوتا ہے۔ جو کہ ہیمنت رتو کی سردی سے کم ہونے لگتی ہے۔ اور ششر میں کم ہو کر بالآخر بسنت میں بالکل جاتی رہتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوا۔ کہ قدرتی طور پر ہمارے جسموں میں بسنت رتو میں بلغم بگڑی ہوتی ہے۔ ورشا رتو میں وات فاسد ہوتی ہے۔ اور شرد رتو میں پت کا کوپ ہوتا ہے۔

پس تندرستی کے خواہش مندوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بسنت رتو میں بلغم کو دور کریں۔ اور بلغمی امراض سے بچیں۔ اگر بلغمی امراض میں مبتلا ہوں۔ تو بہت احتیاط سے دن گزاریں۔ ورنہ معمولی کھانسی بھی تپ دق میں بدل جائے گی۔

برسات میں وائی کے امراض کا زیادہ خطرہ ہے۔ بادی کے امراض درد۔ گنٹھیا وغیرہ کے مریضوں کو نہائت محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ شرد رتو میں صفرا کا فساد ہوتا ہے۔ ملیریا وغیرہ پت کے بخار ہوتے ہیں۔ گرمی کے امراض کے مریضوں کو ان دنوں احتیاط کی ضرورت ہے۔

بسنت کا موسم پھاگن چیت کا ہے۔ نہ جانے کس غلطی سے اس کو تتھی کے انوسار رکھ دینے سے یہ کبھی وقت سے پہلے آ جاتا ہے۔ جیسا کہ اس دفعہ بسنت رُت شروع نہیں ہوئی۔ تو بھی بسنت کا تیوہار آگیا ہے۔ لماس پڑنے پر یہ بہت آگے چلا جائے گا۔ اگر ہم سنتھ سے مانیں۔ تو ہر بار ۱۰ فروری کے بعد بسنت کا دن آیا کرے گا۔ اور اس سے آگے دو ماہ تک بسنت رتو رہا کرے گی۔

پرانی کتب میں اس کو "رتو راج" کہا گیا ہے۔ سب باقی رتوؤں کا راجہ ہے۔ اس میں جیون شکتی بڑھتی ہے۔ جیسے پودوں اور درختوں کے اندر سے کونپلیں نکلتی ہیں۔ اور ان میں نئی روح آتی ہے۔ ایسے ہی انسان کے اندر نئی اُمنگیں اور نئے جوش پیدا ہوتے ہیں۔ چرند و پرند ہر طرف خوش و خرم پھرتے ہیں۔ انسان کو بھی اپنی طبیعت کو اس موسم میں خوش رکھنا چاہیئے۔ اور مانسک شکتی سے اپنی صحت اور قوت خیالات کو بڑھانا چاہیئے۔ ورزش اور سیر اس موسم میں خوب ہونی چاہیئے۔ تاکہ بلغم زور نہ پکڑ سکے۔ اور قدرت کے ساتھ ساتھ ہم بھی اپنے اندر پران شکتی کو بوئیں۔ بلغم ہاضمہ کو سست کرتی ہے۔ وہ ورزش سے تحلیل ہو جائے گی۔ اس سے بھوک بھی بڑھے گی۔

کھانے پینے میں بھی مانع بلغم اور مقوی ہاضمہ اشیاء کا زیادہ استعمال کرنا چاہیئے۔ ایک چیز ہم آپ کو بتلاتے ہیں۔ جو ہر جگہ مل سکتی ہے۔ اور معمولی ہے۔ مگر از حد مفید ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ان دنوں آپ کھانا کھانے سے پہلے تھوڑا سا ادرک شہد لگا کر کھایا کریں۔ اس سے بلغم دور ہوتی ہے۔ معدہ صاف ہو کر بھوک بڑھتی ہے۔ کھانسی۔ زکام۔ نزلہ کو نافع ہے۔ اور گلے کو خوب صاف رکھتا ہے۔

"پرانا یام" اس موسم میں بہت ہی مفید ہے۔ کیونکہ یہ قاطع بلغم ہے۔ اور اس سے پھیپھڑوں کی ورزش بھی خوب ہوتی ہے۔

ورکی ضرورت

ایک خوبصورت اچھی ہندی لکھی پڑھی پندرہ سالہ پنجابی کھتری گھرانے کی کنواری کنیا کے لئے جو گھر کے کام کاج میں ہوشیار ہے۔ اور سینا پرونا جانتی ہے ایک اچھے کھتری ورکی آوشیکتا ہے۔ جو ۲۰ یا ۲۲ سال کا ہو کالج میں تعلیم پاتا ہو یا برسر روزگار ہو۔ آریہ سماجی یا آریہ سماجک خیالات والے کو ترجیح دی جائے گی۔ دیگر امور بذریعہ خط و کتابت دریافت فرمائیں۔

لالہ بہاری لال نندے سب ڈویژنل آفیسر
پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ ایلچ پور۔ برار

برائے فروخت

میرا ایک سہ منزلہ مکان ایک کنال نفری بیگار (؟) بستی شنگری قائم ہے۔ اور جو ۲۶ روپیہ ماہوار کرایہ پر چڑھا ہوا ہے۔ بغرض فروخت ہے۔ ماڈرن سہولت کا بنا ہے۔ اسی طرح ایک ٹکڑا زمین دو کنال فیروز پور شہر میں بانسی دروازہ کے پاس ہے۔ یہ بھی برائے فروخت ہے۔ جو بھائی خریدنا چاہیں۔ سارا یا دونوں ٹکڑے ہیں دونو علیحدہ علیحدہ خرید سکتے ہیں۔ قیمت کا فیصلہ مجھ سے بذریعہ خط و کتابت یا ملاقات کر کے کیا جا سکتا ہے۔

پتہ:

بھگت رام ٹھیکیدار بھگت نواس دیو سماج روڈ۔ لاہور

شیطانی پنجہ

جس طرح شیر کے پنجہ میں پڑ کر لوگ حیران ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح ہوسشی جوانی کی عادات بد سے لوگ پیچیدہ امراض میں گرفتار ہو کر مصیبت میں پڑ جاتے ہیں۔ ان امراض اور ان کے علاج معلوم کرنے کے لئے موتی جلد بنام وید و یا کتاب

بالکل مفت

بغیر ڈاک محصول آج ہی طلب فرما کر مطالعہ کریں۔

مدن منجری فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

خط و کتابت کے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں۔

ورکی ضرورت

میرے ایک راجپوت شرما بیدھوا کنیا کے لئے جس کی عمر ۱۶ برس ہے۔ اور جس کے کوئی اولاد نہیں ہے۔ اور جو آٹھویں کلاس تک ہندی پڑھی ہے۔ اور سلائی اور گھر کے کام میں ہوشیار ہے۔ ایسے ور کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر ۲۵ سال ہو۔ برسر روزگار ہو۔ اور عمدہ صحت رکھتا ہو۔ ذات پات کا کوئی بندھن نہیں۔ ودوا ویدک ریتی سے ہوگا۔ مزید خط و کتابت کے لئے ۱ / کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

K" معرفت منیجر "پرکاش" لاہور

ہماری شاخ دہلی میں بھی سٹرک پر کھل گئی ہے

اردو شتابدی کے موقعہ پر ستیارتھ پرکاش مفت بانٹ کر گھر گھر میں پہنچایئے!

سنسکار ودھی ۱۳ /

گو بیادوی بیانیہ ہند کھو (؟)

ایک سو خریدنے پر فی جلد چار آنے

۵۰۰ کے خریداروں کے نام ٹائیٹل پر چھاپ دیئے جائیں گے

مہرشی دیانند کا مستند و مکمل جیون چرتر مجلد ۶ / بغیر جلد ۵/۸

چاروں وید مع ہندی انوواد ۱۴ جلدوں میں فی جلد ۱۶ / مستقل گراہکوں سے ۳ /

چرک مع ہندی انوواد تین جلدوں میں فی جلد ۱۲ /

یوگ مارگ ۳ / جیون پتھ ۵ / وید اپدیش ۸ /

وید میں استری ۵ / بھارتیہ سماج شاستر ۱ / یجروید گنگا ۱۲ /

ان کے علاوہ ہر قسم کی دھارمک و سماجک پستکیں ہمارے یہاں بہت کفائت سے ملتی ہیں۔ سنکل کے دس دس روپیہ کے حصے خرید کر نفع کمایئے۔ اور ویاپار کا ثواب بھی مفت میں لیجئے۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور
۱۳ - ماگھ سمت ۱۹۹۲

آریہ سماج کی بسنت

سنسکرت ساہتیہ میں بسنت کو "رتو راج" کا نام دیا گیا ہے۔ اسے رتوؤں کا راجا اس لئے مانا گیا ہے کہ اس میں ایک وششٹ چیز پائی جاتی ہے جو دوسروں میں نہیں۔ کئی ایسے رتو ہیں۔ جن کا آرمبھ اداسی اور افسردگی سے ہوتا ہے۔ اور ان کا جیون بھی اسی میں سماپت ہو جاتا ہے۔ لیکن بسنت کا آرمبھ بہار سے ہوتا ہے۔ پرکرتی پر ایک نیا یوبن آ جاتا ہے۔ ہرے ہرے لہلہاتے کھیت آنکھوں کو وشش آنند دیتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر چت پرسن ہوتا ہے۔ پنجابی کی ایک مثل ہے۔ "آئی بسنت پالا اڑنت" یہ مثل لفظی طور پر تو درست نہیں۔ کیونکہ بسنت کے بعد بھی سردی رہتی ہے۔ لیکن ان معنوں میں درست ہے کہ اس کے ساتھ جاڑے کی تلخی کم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد سردی سمٹنے لگتی ہے۔ موسم کھل جاتا ہے۔ اور سردی کشٹ دایک ہونے کی بجائے آنند دایک ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہر ایک شخص بسنت کا سواگت کرتا ہے۔ اس کی نہ صرف یہ اچھیا ہوتی ہے کہ قدرت میں بسنت کی بہار ہو۔ بلکہ یہ بھی کہ اس کی زندگی اور اس کی قوم کی زندگی میں بھی بہار آئے۔ بسنت کسی جاتی وشیش کا تہوار نہیں۔ یہ قدرت کا تہوار ہے۔ اور اسی لئے سب کا مشترکہ ہے۔ تمام جماعتیں اسے مناتی ہیں ؛

مہا آریہ سماج سے سمبندھ ہے۔ آج سے نہیں۔ بلکہ پچپن برس سے سمبندھ بھی سادھارن نہیں۔ بلکہ ایک گھنشٹ۔ آریہ سماج کے جیون میں بھی اس نے بڑے تغیر و تبدل دیکھے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آریہ سماج بسنت منائے مگر کیسے وہ کیسے منا سکتا ہے۔ جب اس پر بہار کا عالم ہو۔ اور اگر آریہ سماج بسنت منانے کے قابل نہیں۔ تو اسے بسنت سے خوشی کیسے ہو سکتی ہے؟ برس کے پشچات ایک بار پھر بسنت آئی۔ لیکن میرے لئے یہ کوئی اتساہ کا سندیس نہیں لائی۔ بسنت اتساہ کے بنا کچھ نہیں۔ یہ اداسی کے مقابلہ میں آتا تھا۔ افسردگی کے مقابلہ میں شگفتگی اور اتساہ ہینتا کے مقابلہ میں اتساہ کا سندیس ہے۔ آریہ سماج اس سمے ایسا ہو گیا ہے۔ کہ وہ بسنت منا سکے۔ اور سنسار کو کوئی اتساہ کا سندیس دے سکے۔ کیونکہ وہ سویم اتساہ ہین ہو رہا ہے۔ یہ ورش آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کا تھا۔ پچاس ورش کے پشچات یہ ورش آیا تھا۔ اور ان آریہ پرشوں کا سوبھاگیہ سمجھا جانا چاہئے۔ جو اس ورش جیوت ہیں۔ پنجاب میں آریہ سماج کی جو سرگرمی نظر آ رہی ہے۔ اس کا شریہ بہت حد تک اسی سبھا کو ہے۔ اسی سبھا نے اس صوبہ میں ویدک دھرم کا ڈنکا بجایا۔ وید پرچار کو ترقی پر لانے کا سوبھاگیہ اسی سبھا کو ہے۔ آج اگر اس صوبہ میں آریہ سماجوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے۔ تو وہ اسی سبھا کے کام کی بدولت۔ اسی سبھا نے گنگا کے کنارے گورو کل جیسا انستی ٹیوشن کھولا۔ جو اپنے اُدیش اور اپنے پربھاؤ کے لحاظ سے بالکل نرالا تھا۔ اس سبھا نے اور بھی بیسیوں کام کئے ہیں لئے اس کی اردھ شتابدی میں پنجاب کے ایک ایک آریہ کو حصہ لینا چاہئے۔ لیکن یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اس میں بہت سے آریہ حصہ نہیں لے رہے۔ وہ الگ بیٹھے ہوئے ہیں یہی ہے۔ کہ وہ اتساہ ہے جو ہونا چاہئے۔ اور نہ وہ سمپلتا پراپت ہوئی ہے جو ہو سکتی تھی ؛

اس کے اسباب میں میں جانا نہیں چاہتا۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جو تلخی پیدا کر سکتا ہے۔ اور اس سے بچنا چاہتا ہوں۔ صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے۔ کہ یہ ورش آریہ سماج کے لئے ایک منحوس ثابت ہوا ہے۔ اس کے کاریہ کرتاؤں کے من آپس میں پھٹے ہوئے ہیں۔ ایرشا اور دویش کا راج ہو رہا ہے۔ مل کر کام کرنے کا تو کیا سوال ہے۔ ایک دوسرے سے مل بیٹھنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ اس سے بڑھ کر ہو سکتے تھے۔ دھرما بندی مستقل صورت اختیار کر سکتی تھی۔ لیکن آریہ سماج کے لئے وہ صورت پیدا ہونے نہیں دی۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہر گھر میں جھگڑا ہے۔ آج پیدا ہوا ہے۔ دور ہو جائے گا ممکن ہے۔ ایسا ہی ہو۔ لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے۔ کہ لیڈر شپ کی باگ آریہ سماج کے ہاتھ سے نکلی جا رہی ہے۔ رشی دیانند کو اس بات کا شریہ پراپت ہے۔ کہ انہوں نے سب سے پہلے سوراجیہ کا آدرش بھارت کے سامنے رکھا۔ لیکن جونکہ آریہ سماج ایک سارو بھومک دھرم کا پرچار کرنے کے لئے سوتھاپت کیا گیا تھا۔ اس لئے اس نے اپنے پنتھ سیاست کی راہ ٹیک سیرا ہیں نہ لگایا۔ اور اس وقت بھارت میں جو پولیٹیکل جاگرتی نظر آ رہی ہے۔ اس کا شریہ اسے نہیں۔ بلکہ کانگرس کو پراپت ہے۔ لیکن مجلسی اور مذہبی میدانوں میں آریہ سماج ہمیشہ اگوا رہا ہے۔ دوسری جماعتوں میں جو جاگرتی اس وقت نظر آ رہی ہے۔ وہ محض آریہ سماج کی بدولت ہے۔ آریہ سماج کے جنم سے پہلے یہ مذہبی سوسائیٹیاں کہاں تھیں۔ جو اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں۔ نہ سناتن دھرم سبھا تھی۔ اور نہ کوئی اور مجلسی سدھار کے میدان میں اس کا ڈنکا راج رہا ہے۔ یہ رشی دیانند کے دم قدم کی برکت ہے۔ جو اس وقت ہندوؤں میں کئی مجلسی اصلاحات نظر آ رہی ہیں۔ ان کے پرادربھاو سے پہلے آریہ جاتی طرح طرح کی کوریتیوں کا شکار ہو رہی تھی۔ "بال وواہ" اس کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا تھا۔ بال ودھوائیں اس کی جان کو رو رہی تھیں۔ سمندر پار کرنا بند تھا۔ اس لئے کسی قسم کی تعلیمی ترقی نہ ہو سکتی تھی۔ ہندو دوسری قوموں کا تر نوالہ بنے ہوئے تھے۔ اور جو بھی چاہتا۔ انہیں نگل جاتا تھا۔ ہندو دھرم ایک کچا دھاگہ سمجھا جاتا تھا۔ جسے جو بھی چاہے توڑ دے۔ رشی نے اپنے اپدیش سے آریہ جاتی کو وید شاستروں کی سنجیونی بوٹی کیا پلائی۔ کہ اس کی کایا پلٹ ہو گئی۔ کوریتیاں دور ہو رہی ہیں اور آریہ جاتی کی نربلتا دور ہو کر اس میں بل آ رہا ہے۔ کوئی بتلائے کہ رشی دیانند نہ آتے۔ تو اچھوت ادھار کی مشکل کیسے حل ہوتی۔ انہی مہان آتما نے ہمیں بتایا۔ کہ جنم کی ذات پات ایک بیہودہ خیال ہے۔ جنم کے لحاظ سے سب برابر ہیں۔ جو بھی بڑا یا چھوٹا بنتا ہے۔ وہ جنم سے نہیں۔ بلکہ گن۔ کرم اور سوبھاؤ سے۔ وید کسی ذات کا ودھان نہیں کرتا۔ بلکہ ورن کا کرتا ہے۔ جو ایک قدرتی تقسیم ہے۔ اور دنیا کی ہر ایک سوسائٹی میں پائی جاتی ہے۔ آریہ جاتی اگر بچ سکتی ہے۔ تو گن۔ کرم اور سوبھاؤ کے آدھار پر ستھت ورن ویوستھا سے۔ نہ کہ جنم پر مبنی ذات پات سے ؛

رشی کی اس آگیا کو شردھا پوروک مان کر آریہ سماج نے اچھوت جاتیوں کے ادھار کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور اس وقت لیا۔ جبکہ ہندوستان بھر میں نہ کسی کو اس کا خیال آیا تھا۔ اور نہ کسی میں اس کے لئے اتساہ تھا۔ آریہ سماج نے سب سے پہلی شدھی ۱۸۹۹ء میں کی۔ جبکہ مہاتما گاندھی ابھی جنوبی افریقہ میں تھے۔ پر اتہ سمرنیہ سوامی شردھانند نے اس کام کی داغ بیل ڈالی۔ اور اس کے بعد آریہ سماج کے مختلف کاریہ کرتاؤں نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لے کر اسے ایک زندہ سوال بنا دیا۔ آریہ سماج نے اس کام کے لئے بے شمار جانی و مالی قربانیاں کیں۔ تب کہیں دوسروں کو اس کام میں ہاتھ ڈالنے کی جرأت ہوئی۔ کسی وقت یہ کام صرف آریہ سماج کا سمجھا جاتا تھا۔ آریہ سماج کو اس میدان میں لیڈر شپ پراپت تھی۔ لیکن آج کیا حالت ہے؟ اچھوت ادھار کا پرشن ایک بھینکر روپ دھارن کر رہا ہے۔ اس کی گتھی بڑی گمبھیر ہو رہی ہے۔ لیکن آریہ سماج کا نام کہیں سننے میں نہیں آتا۔ ادھار کا کام ہو رہا ہے۔ یا تو مہاتما گاندھی کے ہریجن ادھار سنگھ کے ذریعہ یا کسی اور سوسائٹی کے۔ کم از کم آریہ سماج کا کہیں نام نہیں۔ اگر کوئی مشکل پیدا ہو۔ تو آریہ سماج کو مشورہ تک کے بھی قابل نہیں سمجھا جاتا۔ ڈاکٹر امبیدکر کی دھمکی نے آریہ جاتی کے سامنے ایک وکٹ سمسیا اپستھت کر دی ہے۔ آریہ سماج نے اس کے نوارن کیا یتن کیا ہے؟ ہونا تو یہ چاہئے تھا۔ کہ آریہ سماج ہی اس کشیتر میں اگوا ہوتا۔ اور دوسری سبھائیں اسے سہیوگ دیتیں۔ لیکن حالت یہ ہے کہ آریہ سماج اگوا تو کیا ہوگا۔ اس کا سہیوگ بھی کسی مولیہ کا نہیں سمجھا جاتا۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر ہندو دھرم کو تیاگ دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ اگر انہوں نے اپنے نئے مذہب کا اس وقت تک اعلان نہیں کیا۔ تو محض اس لئے۔ کہ وہ دوسرے ہریجنوں کو ورغلا کر اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہے۔ کہ (Mass Conversion) ہو۔ یعنی جس مذہب میں ڈاکٹر امبیدکر جانے کا فیصلہ کریں۔ اسی مذہب کو دوسرے اچھوت ہزاروں۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں مختلف مقامات پر ایک ہی دن گرہن کریں۔ اب بھولے بھالے اچھوتوں کو ڈاکٹر امبیدکر سے بچانے کی ضرورت ہے۔ یہ سخت جدوجہد کے بنا نہیں ہو سکتا۔ یہ جدوجہد اس لئے بھی سخت ہوگی۔ کہ سورن ہندوؤں کے پیچھے ویوہار سے تنگ آ کر اچھوت ساری ہندو قوم سے ہی بدظن ہو چکے ہیں۔ جو سدھار کہ ان کا ادھار کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کی خاطر اپنے رشتہ داروں اور بھائی برادری تک سے علیحدہ ہونے کو تیار ہیں۔ انہیں بھی وہ نرچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن کچھ بھی ہو۔ یہ جدوجہد چھوڑی نہیں جا سکتی۔ یہ میدان ڈاکٹر امبیدکر کے ہاتھ میں نہیں دیا جا سکتا +

آریہ جاتی اگر زندہ رہنا چاہتی ہے۔ تو اسے ڈاکٹر امبیدکر سے یدھ کرنا ہوگا۔ ان ہریجنوں کو بچانا ہوگا۔ جو ڈاکٹر امبیدکر کے ساتھ چلے جائیں۔ جو وہ بھی اس کے ساتھ جانا نہیں چاہتے۔ لیکن آریہ جاتی ڈاکٹر امبیدکر کا تب ہی کامیابی سے مقابلہ کر سکتی ہے۔ جب آریہ سماج اس قسم کی رہنمائی کرے۔ وجہ یہ کہ قدم قدم پر ایسی سمسیائیں اپستھت ہو سکتی ہیں۔ جو حل سناتن دھرم سبھا کے بس کا نہیں۔ اچھوتوں کے مطالبات بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور انہیں پورا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کر سکتا ہے - نہ آریہ سماج۔ اس لئے بھی کرشنا مرد شاکھشنا کو جس روپ میں آریہ سماج پیش کرتا ہے۔ اُس سے ہی اچھوتوں کی تسلّی ہو سکتی ہے۔ کسی اور طرح نہیں ؛

لیکن آریہ سماج رہنمائی کیا کرے گا۔ اندرونی جھگڑوں سے اسے تو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ اور یہ صرف ایک سمسیا نہیں - بلکہ بیسیوں سمسیائیں ہیں۔ جن کا حل آریہ سماج کو کرنا چاہئے۔ لیکن وہ کر نہیں رہا۔ ان تمام باتوں پر ایکانت میں بیٹھ کر شانتی سے وچار کرنے کی آوشیکتا ہے۔ یہ دشنم سماچار پتروں کا نہیں۔ جب اس قسم کا کوئی وچار ہوگا۔ اور آریہ سماج ان الجھنوں سے نکل کر جو اس کے ہی پتروں کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ ان سمسیاؤں کے حل کے قابل ہوگا۔ تب ہی وہ لسنت منانے کے قابل ہوگا۔ اس وقت تو اس پر خزاں کا دَور دَورہ ہے - زبان سے چاہے - ہم کچھ نہیں - لیکن دل ہمارے بجھے ہوئے ہیں۔ اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ آریہ سماج کی گتی رُکی ہوئی ہے۔ گتی ہونی چاہئے لیکن یہ تب ہو سکتا ہے۔ جب رگوں میں نیا خون آئے۔ نیا خون آنا تو درکنار۔ پرانا خون بھی منجمد ہو رہا ہے۔ اس لئے ایسی بسنت ہونی چاہئے جس سے نہ صرف پرانے خون کا انجماد دُور ہو۔ بلکہ نیا خون بھی آئے۔ تاکہ آریہ سماج کے چہرہ پر اس وقت جو زردی نظر آ رہی ہے - وہ دُور ہو۔ اور اس کی جگہ سُرخی لے ؛

(کرشن)

"پرکاش" کے پریمیوں سے نمر نویدن

سے مسلسل سے "پرکاش" کے پریمیوں کا امتحان ہو رہا ہے مسرت ہے۔ کہ بعض پریمی اس امتحان میں تیرھا شکنی سے جس ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر وہ جملہ پریمی جن کے لئے "پرکاش" کا مطالعہ لابدیا ایک ثابت ہوتا رہا ہے۔ اس وقت میدان میں نکل آئیں۔ تو جہاں وہ اپنی کرتگیتا کا ثبوت دیں گے وہاں "پرکاش" کو بھی اپنے پاٹھکوں کے لئے زیادہ لابھکاری بنانے میں سہایک ثابت ہوں گے کیونکہ دھرم کا ہت اس بات کا پُرزور تقاضا کرتا ہے۔ کہ "پرکاش" جیسا آریہ سماج کا دیرینہ اور وفادار خادم ہر ایک آریہ پرش کے باقاعدہ مطالعہ میں آتا رہے۔ اور کوئی آریہ گھرانہ اس کے پاٹھ سے محروم نہ رہے۔

یہ تو رہا پریمیوں کی تعداد بڑھانے کا معاملہ جہاں تک بیکھیں دوارہ سہایتا کا تعلق ہے۔ وہاں ہم خوشی سے یہ لکھنے کے قابل ہیں۔ کہ تو ہر خریئی کے مقابلہ پر "لسنت" کے لئے ہمیں زیادہ کرم فرماؤں نے اپنا ممنونِ احسان بنایا ہے۔ اور اگر اسی طرح

مہاراج جارج کا پرلوک گمن

مہاراج جارج پرلوک سدھار گئے۔ کوئی بھی اس خبر کے لئے تیار نہ تھا۔ لیکن اس بات کی تسلّی ہے۔ کہ اُنہیں اس دنیا سے اپنا تعلق .... توڑتے ہوئے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ لیکن اس بات کا ہمیں قبور ہے۔ کہ وہ ہم سے اس قدر جلد جدا ہو گئے۔ آج ساری برطانوی سلطنت اُن کی موت کا غم منا رہی ہے۔ ہندوستان بھی برطانوی سلطنت کے دوسرے حصوں کی طرح اس ماتم میں شریک ہے۔

مہاراج جارج حقیقی معنوں میں ایک کانسٹی ٹیوشنل بادشاہ تھے۔ اگرچہ برطانوی مدبرین سے کچھ غلطیاں بھی ہوں۔ تو وہ بادشاہ کے خلاف نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ اپنے وزراء کی غلطیوں کے لئے کسی طرح ذمہ دار نہیں۔ مہاراج کی تخت نشینی پر تقسیم بنگال کو منسوخ کر کے بنگال کے دونو حصوں کو ایک بار پھر ملا دیا گیا۔ دہلی کو ایک بار پھر ہندوستان کی پایۂ تخت بننے کا شرف حاصل ہوا۔ مہاراج کے وقت میں ہی پہلی بار برطانوی گورنمنٹ نے یہ تسلیم کیا۔ کہ ہندوستان کو بتدریج ذمہ دار حکومت کی منزل تک پہنچانا اس کا منتہائے مقصد ہے۔ ۱۹۱۹ء میں جب مارشل لا کی وجہ سے پنجاب ہی نہیں۔ بلکہ سارا ہندوستان سینہ فگار ہو رہا تھا - تو اُن کے زخمی دل پر ہمدردی کا پھایا رکھنے کے لئے ڈیوک آف کناٹ یہاں بھیجے گئے۔ ڈیوک نے ہندوستان میں آ کر اپنے فرض کو بخوبی انجام دیا۔ اور اُنہوں نے ہندوستان کے دل پر ہمدردی کا پھایا رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ الغرض مہاراج کے اندر ہمدردی اور خوش خلقی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ؛

مہاتما گاندھی جب گول میز کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں شریک ہوئے۔ اور اُن کے سامنے جب مہاراج سے ملاقات کا سوال آیا۔ تو مہاراج نے فرمایا کہ مہاتما گاندھی جس بھی لباس میں آنا چاہیں۔ آ سکتے ہیں ؛

ہمیں مہاراج کی موت کا رنج ہے۔ نہ صرف اس لئے۔ کہ وہ ہمارے دیش کے با اختیار حکمران تھے - بلکہ اس لئے بھی کہ وہ نہایت شریف النفس تھے۔ اور جس صدمہ پر جو اُن کی افسوسناک اور بے وقت موت سے اُن کی ملکہ اور اُن کے باقی پریوار کو پہنچا ہے۔ ہم اپنے دیگر ہموطنوں کے ساتھ اظہار تعزیت میں شریک ہیں۔ پرماتما اُن کی آتما کو سدگتی پردان کریں ؛

"پرکاش" کے وہ بھائی جو اپنی سیکھنی دوارہ "پرکاش" کو مفید بنانے میں سہایک ثابت ہو سکتے ہیں۔ آئندہ "بسنت انک" "شوراتری" کے اُتسووں کو سمپلنتا سے منا رہے ہیں "پرکاش" کی جلد از جلد اپنے سارگربھت لیکھوں سے مدد کریں گے۔ تو وہ جہاں ہمارے شکریہ کے مستحق ہوں گے۔ وہاں وہ عملی طور پر یہ ثابت کریں گے کہ وہ آریہ پرچوں کو سُدرپہ بنانے میں کسی سے پیچھے رہنا پسند نہیں کرتے ؛

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ؛
(مینیجر)

"مدر انڈیا" کی ضبطی

"مدر انڈیا" اس کتاب کا نام ہے - جو کہ مس میو نے ہندوستان کے ہندو اور مسلمانوں میں دائمی کدورت ڈالنے کے لئے لکھی ہے۔ جب سے یہ کتاب ہندوستان میں فروخت ہونی شروع ہوئی تھی۔ اس ملک کے ذمہ دار حلقوں کی طرف سے اس کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ شکر ہے - کہ آخر کار حکومت ہند نے بھی اس عالمگیر مذمت کو دیکھ کر اس کتاب کا ہندوستان میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اور آئندہ کے لئے اس کے شر انگیز اثرات کو ہندوستان کے طول و عرض میں روکنے کی کوشش

اطلاع عام

بغرض آگاہی پبلک مشتہر کرایا جاتا ہے - کہ میں نے ۱۲ر جنوری ۱۹۳۶ء سے مسمّی اسرفی لال بھرا اپنے کو مختار گری سے برطرف کر دیا ہے اور وہ تاریخ مذکور سے میرا مختارِ عام نہیں رہا - اور ایک نوٹس رجسٹری شدہ بھی اسرفی لال کو دیدیا ہے ؛

(دستخط) بابو رام ولد دلا رام قوم ویش ساکن قصبہ سولی (یو۔ پی)

کی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس شر انگیز تصنیف سے جو ہندوستان کے خلاف جس زہر کے پھیلنے کا احتمال ہے۔ اُس کی روک تھام کے لئے حکومت ہند نے کیا کیا ہے ؟

آہ! مسٹر سکلاتوالا چل بسے

یہ خبر ہندوستان کے ہمدرد حلقہ میں بڑے رنج و غم سے سُنی جائیگی۔ کہ برٹش پارلیمنٹ کے سابق ولعزیز ہندوستانی ممبر مسٹر شاپور سکلاتوالا اس اسار سنسار سے چل بسے ہیں۔ آپ کی موت سے ہندوستان کو ایک بیش بہا خادم کی خدمات سے محروم ہونا پڑا ہے۔ جب تک آپ زندہ رہے۔ برابر غیر ممالک اور خاص کر برطانیہ میں ہندوستان کے حق میں پراپیگنڈا کرتے رہے۔ اور ... جب تک برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر رہے۔ آپ ہاں ہندوستانی مسائل کو پیش کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ جہاں تک غیر ممالک میں ہندوستان کے حق میں پراپیگنڈا کرنے کا تعلق ہے۔ آپ کی وفات سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جو شاید ہی پورا ہو سکے گی ؛

ضلع آگرہ کے ہزاروں اچھوت گرجے میں

یہ اطلاع پا کر ہمیں سخت دکھ ہوا ہے۔ کہ ضلع آگرہ کے دیہات میں عیسائیوں کا اتنا پرچار ہو رہا ہے۔ کہ اس سے متاثر ہو کر اس وقت تک پانچ ہزار جن ہندو عیسائی دھرم میں داخل ہوئے۔ اور حیرت کا مقام ہے۔ کہ ابھی تک سنگٹھن کی کسی ہندو سنستھا نے اُن کو سمجھا بجھا کر لانے کی کوشش نہیں کی۔ یو۔ پی میں آریہ سماج اور اُن کے اچھوتوں کا اسی طرح پرچار جاری اور اس کے اسباب کے لئے ہندوؤں کی کوشش ہوگی۔ تو ڈر ہے۔ کہ یو۔ پی میں ہندو اکثریت کو سخت دھکا لگے گا۔ اور آج جو یو۔ پی میں ہندو بھائیوں کے حقوق ... کو حاصل ... تعداد ... کو بھی ان کے حقوق پر غصب کرایا جا سکے گا ؛

بینک کا سود جائز ہو گیا

مذہب اسلام کی رو سے سود لینا حرام ہے چونکہ عملی مذہب اسلام کا شریعت کے ... سخت ناقص ہے۔ اس لئے مسلم ... وقتاً فوقتاً اس کی ترمیم کرنی پڑتی ہے۔ جیسے کے سوال و جواب سے ظاہر ہے ... مسلم بینک کا سود جائز ہے یا نہیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مجددوں کی لام ڈوری

جب سے آنجہانی مرزا قادیانی نے نبی یا مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ تب سے مرزائی سودا اس قسم کی ریسرچ کر رہے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کی مجددیت کو نامنظور کرنے کے لئے آپ سے پہلے مجددوں کی اعداد و شماری کی جائے۔ چنانچہ اس متعلق ریسرچ کے تحت مولوی دوست محمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ:-

"امت مرحومہ میں بیسیوں ایسے بزرگوار ہوئے ہیں۔ جو اپنے اپنے زمانہ میں مجدد کے نام سے شہرت پاتے رہے ہیں مثلاً حضرت عمر بن عبد العزیز۔ حضرت امام شافعی۔ حضرت امام ابوالحسن الاشعری حضرت ابو عبید اللہ نیشاپوری و قاضی ابوبکر باقلانی۔ حضرت امام غزالی۔ حضرت سید عبد القادر جیلانی۔ حضرت امام ابن تیمیہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی۔ حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی۔ حضرت صالح بن عمر حضرت سید محمد جونپوری۔ حضرت امام سیوطی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ حضرت سید احمد بریلوی"

("پیغام صلح"۔ ۱۱ر جنوری)

عجیب مذاق ہے۔ کہ ایک طرف تو یہ دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ مجدد ہر ایک صدی کے خاتمہ پر آتا ہے۔ اور جب اعداد و شماری کا موقعہ آتا ہے۔ تو حضرت محمد صاحب کے بعد حالانکہ صرف تیرہ صدیاں ہوئی ہیں۔ ڈیڑھ درجن سے زیادہ مجدد جمع کر دیے جاتے ہیں۔ اور ---- وہ بھی اس غرض سے کہ کسی نہ کسی حیلہ سے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد مشتہر کیا جا سکے۔

بیکاروں کی بھرتی

ہمارے مرزائی دوست بڑے زمانہ شناس واقع ہوئے ہیں۔ جب انہیں کوئی کام نہ ملے۔ تو وہ اپنے لئے کام پیدا کر لیتے ہیں۔ چنانچہ آجکل احمدیہ بلڈنگز لاہور میں بیکاروں کی بھرتی کا دفتر کھل گیا ہے۔ ظاہر تو اس کا مقصد بیکاری کے انسداد کی سکیم رکھا گیا ہے۔ لیکن اصل میں انسداد کی آڑ میں تبلیغ احمدیت کا نیا دروازہ کھولنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور فرماتے ہیں کہ:-

"میری خواہش تو یہ ہے۔ کہ جتنے نوجوان بیکار ہیں وہ یہاں مرکز میں آ جائیں۔ ان کے کھانے کا انتظام ہو جائے گا۔ وہ کچھ علم دین بھی سیکھیں گے۔ اگر وہ کوئی کام نہیں جانتے۔ تو ہم ان کو کام سکھلانے کا بھی بندوبست کریں گے۔ اور مختلف مقامات میں خالی اسامیاں معلوم کر کے ان کو کام دلانے کی کوشش کی جائے گی"

("پیغام صلح"۔ ۱۱ر جنوری ۱۹۳۶ء)

اگر مولانا صاحب ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیتے کہ وہ ان نوجوانوں کو جو کہ ان کے پاس آئیں گے۔ مرزائی بنانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ بلکہ ان کو محض روزگار دلانے تک ہی اپنی سرگرمیاں محدود رکھیں گے۔ تو دنیا کو ان کی نیت پر کسی قسم کا شک کرنے کا موقعہ نہ ملتا۔

ایک دشنام دینے والا اسلامی فرقہ

ویسا تو کہا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں ۷۲ فرقے پائے جاتے ہیں۔ ۷۱ فرقے جہنمی ہیں۔ اور ایک صرف جنتی۔ لیکن آج تک یہ کسی نے نہیں بتایا۔ کہ مسلمانوں کے اندر ایک فرقہ ایسا بھی ہے۔ جو حضرت محمد صاحب کی کسی بیوی کو بھی گالیاں دیتا ہے۔ مگر آج "اہلحدیث" کو دیکھ کر ہمیں ایسے ایک فرقہ کا حال معلوم ہوا ہے۔ جو حضرت عائشہ کو لعنت کرتا ہے۔ چنانچہ ذیل کا سوال و جواب اس فرقہ کے متعلق روشنی ڈالتا ہے:-

س ۵۔ اسلام کا ایک فرقہ حضرت عائشہ کو لعنت کرتا ہے۔ نعوذ باللہ وہ جہنمی ہے یا نہیں؟

ج ۵۔ جو شخص حضرت عائشہ یا کسی اور ام المومنین کو گالی دے۔ اس کے ایمان کی خبر نہیں۔ باقی علم خدا کو ہے کسی مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔

لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ اگر وہ فرقہ کلمہ گو ہو۔ اور ارکان اسلام پر عامل ہو۔ تو پھر اسے جہنمی کیوں کہا جائے؟

فرقہ پرستی کے جنم داتا

ہندوستان میں اس وقت جو تباہ کن فرقہ پرستی پائی جاتی ہے۔ وہ زیادہ تر غیر ملکیوں کی پیدا کردہ ہے۔ اور اگر آج ہندوستان کو سوراجیہ مل جائے۔ تو ہمارا یقین ہے۔ کہ خود ہندوستانی اس فرقہ پرستی کو دور کر سکیں۔ ہمارے اس خیال کی تائید لاہوری احمدیوں کا اخبار "لائٹ" بھی ذیل کے پُر معنی الفاظ میں کرتا ہے:-

"ہندوستان کی تاریخ کے متعلق حال میں جو ریسرچ ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ انگریزوں کے عہد سے پہلے ہندوستان میں فرقہ پرستی عنقا صفت تھی۔ مسلم بادشاہوں نے ہندوستان پر جو حملے کئے۔ وہ زیادہ تر علاقجات فتح کرنے کے خیال سے تھے۔ اور مسلم بادشاہوں اور ہندو راجاؤں میں جو لڑائیاں ہوئیں۔ ان میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے ہندو لڑ رہے ہیں۔ اور ہندو راجاؤں کی طرف سے مسلمان۔ ہندوستانی پالیٹیشنوں کا یقین ہے۔ کہ فرقہ پرستی کا جذبہ غیر ملکی طاقت کی پیداوار ہے۔ اور اس طاقت نے اپنے استحکام کے لئے اس کی حوصلہ افزائی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا"۔

("لائٹ"۔ ۱۶ر جنوری ۱۹۳۶ء)

اب سوال یہ رہ جاتا ہے۔ کہ اس فرقہ پرستی کو جو کہ غیر ملکی بدعت ہے۔ دور کیسے کیا جا سکتا ہے؟ ہمارا دعویٰ تو اس سے ہے۔ کہ اگر ہمارے مسلمان بھائی اسے دور کرنے کی پر زور کوشش کریں۔ تو اس کا دور ہونا ذرا بھی مشکل نہیں۔ کیونکہ وہی آج تک اس غیر ملکی بدعت کی ہندوستان میں پرورش کرتے چلے آ رہے ہیں۔

خلیفہ قادیانی سے جواب طلبی

جب سے قادیان کے مرزائیوں کی طرف سے غیر مرزائیوں کے اقتصادی بائیکاٹ کی تحریک شروع ہوئی ہے۔ تب سے ذمہ دار مرزائی اصحاب بھی حیران ہو کر سوچ رہے ہیں۔ کہ یہ اقتصادی بائیکاٹ کہاں جا کر ختم ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے حوصلہ سے کام لے کر خلیفہ قادیانی سے ہی جواب طلبی شروع کر دی ہے۔ جو سوالات انہوں نے خلیفہ صاحب سے پوچھے ہیں۔ ان میں سے چند یہاں درج کئے جاتے ہیں:-

سوال ۱۔ آپ کا پاخانہ کون سا احمدی صاف کرتا ہے؟

سوال ۲۔ آپ مقویات وغیرہ کس احمدی کی دکان سے خرید لیتے ہیں؟

سوال ۳۔ آپ جو عطر۔ مشک اور عنبر منگواتے ہیں۔ وہ کس احمدی سے منگواتے ہیں؟

خلیفہ صاحب ان سوالات کا جواب خواہ کچھ دیں۔ لیکن یہ ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے غیر احمدیوں کا جو اقتصادی بائیکاٹ شروع کیا ہے۔ وہ خود مرزائیوں کی نظر میں قابل اعتراض ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

ترانۂ بسنت

گو خواب ہو چکا ہے زمانہ بسنت کا
باقی ہے بوستاں میں فسانہ بسنت کا

اے آسماں نہ میں نہ میرا آشیاں رہا
آیا نہ راس مجھ کو زمانہ بسنت کا!

آجا شراب و ساغر و مینا لئے ہوئے
آجا کہ میں ہے بہانہ بسنت کا

ہاں پھر فلک بدل دے میرے دل کی انجمن
خوشیاں منائیں اہل چمن پھر اسی طرح
منظر اگر سنائے ترانہ بسنت کا

(منظر گھنتہ - لاہور)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رِتوراج "بسنت" کا سواگت

(از پنڈت تریوک چندجی شاستری پوران بھاسکر قادیان)

"رتوراج "بسنت"! آؤ ہم آپ کا دل سے سواگت کرتے ہیں ::

خزاں نے اپنا عتاب دُنیا پر نازل کیا۔ خوشی اور مسرت لاپتہ ہو گئی۔ سرنج و الم کا پردہ طاری ہو گیا۔ مدھر وایو نے بھی اپنی دھیمی دھیمی چال کو الوداع کہہ دیا۔ اور خزاں کے زیر تسلط ہو کر اس کے اشاروں پر چلنے لگی۔ وہ ہوا جو کبھی اپنے قدم قدم پر دُنیا کے سروں کو جھکا دیتی تھی اور کلفت کو دھکا کر اس کی جگہ راحت کا سامان عطا کرتی ہے۔ جو کبھی اپنے جھونکوں سے دُنیا کو مست بنایا کرتی ہے۔ اور جو کبھی بندگانِ خدا ہی کے نہیں۔ بلکہ چرندوں۔ پرندوں اور درندوں کے بھی آشیرواد اور دھنیہ واد اُن کر پھولی نہ سماتی تھی۔ جس کی اٹھکیلیاں دیکھ کر انسان خود کو بھی بھول جایا کرتے تھے۔ وہ ہوا جس میں خلق کی زندگی کا راز پنہاں تھا۔ جو پُر از لطف ہو کر دُنیا کو زندگی اور پُر راحت حیات کا جام پلایا کرتی تھی۔ وہی آج اسی رُوپ میں اسی رنگ میں اور اسی چال میں چلتی ہوئی بھی کسی کو نہیں بھاتی۔ اور نہ ہی کسی کے دھنیہ واد کی مستحق بنتی ہے۔ آج اس سردی کے موسم میں اس کی اٹھکیلیاں بنظرِ حقارت دیکھی جاتی ہیں۔ اس کے احسان کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے درشن کو ناپسند کیا جا رہا ہے۔ اس کے جوبن پر طعن و تشنیع کی جا رہی ہے۔ لوگ اس کے خوف سے گھروں کو بھی نہیں چھوڑتے۔ آگ سے اس ہوا کا مقابلہ کرایا جا رہا ہے۔ یہ کیا سبب ہے؟ اس اُلٹ پلٹ میں اتنا فرق کیوں؟ صرف ایک بات ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ موسم خزاں اس پر مسلط ہو گیا ہے۔ سردی نے اس کو دبا دیا ہے۔ اس کی آہ و بکا سننے والا کوئی نہیں ہے۔ لیکن بھلا خُدائی اصول کب ٹل سکتے ہیں؟ کسی کے بھی اشک ضائع نہیں جاتے۔ کسی کا بھی غم بے ثمر نہیں ہوتا۔

ہوا نے پکار کی۔ دُنیا کو احسان فراموش اور مطلب پرست دیکھ کر رو رہی۔ ادھر دُکھی ادھر کو بھی شرعت کے ساتھ رُخ کیا۔ بپتی بپتا کا دل بپتی ہی ہوتا ہے۔ اس کی نشانی اسی میں ہی تھی رہتی ہے۔ دھن دسما کے کونہ کونہ نے اس کی پکار سنی۔ مگر مدد کرنے بس واشر ہے۔ پیارے رتوراج ! تو نے اپنی پیاری

ہیں۔ آپ کی انتظار کرتے کرتے تھک گئے ہم مایوس ہونے والے تھے۔ مگر آپ کی سندر فوج کو دیکھ کر ہمارا دل باغ باغ ہو گیا ::

آؤ پیارے بسنت!

ہم آپ کا دل سے سواگت کرتے ہیں ::

باغوں میں ایک قسم کا ماتم چھایا ہوا ہے۔ جس دولت کو اُنہوں نے بڑی محنت و مشقت سے حاصل کیا تھا۔ وہی دولت آج ان کے بار بار اصرار کرنے پر اُن کے [illegible]

کی یہ حالت دیکھ کر تجھ سے نہ رُکا گیا۔ تو نے سُندری کے اشکوں کو دیکھا۔ تو نے بھی اپنا سُندر چہرہ دکھایا۔ ادھر ہرے ہرے سُندر رومال سے اُس کے چہرہ سے اشکوں کو پونچھ دیا۔ آپ کو ہاردک ودھائی ہو۔ آؤ۔ ہمارے گھر آؤ۔ ہم تو بہت دیر سے منتظر کھڑے

ہے۔ آج اشجار کی حالت دگرگوں ہے۔ جن پھلوں اور پھولوں کے لئے اُنہوں نے اپنے سر پر دو پہر کو گرمی تکلیف اٹھا کر ہوتی دُنیا کو جھلس دینے والی سورج کی دھوپ سہی تھی۔ اور جو ان کی ساری زندگی کا نہایت بے بہا اور لذیذ سرمایہ تھا۔ جن کے موجود ہونے پر بھی

تھے۔ جو کبھی کبھی بہت خوش ہو کر پرندوں کو اپنی محفل میں بلا کر اُن کے سُندر راگ اور نغمے سُنا کرتے ہیں۔ آہاہا! وہ ہرے بھرے درخت جن کے ٹھنڈے اور گھنے سائے راستہ کی تھکاوٹ سے تھکے ہوئے مسافر کے لئے ایک راج محل کا کام دیتے تھے جن کی انتھی سنگار دُنیا کی نظروں میں حسد پیدا کر رہا تھا۔ اپنے ٹھنڈے سایہ سے مسافر کی تھکاوٹ کو دور کرنے کے لئے اُس کو اپنی ماتا کی سمان پوتر گود میں لے کر تھپکیاں دے کر سلایا کرتے تھے۔ اور اس کی آنکھوں کو مست کر کے ندرا دیوی کی گود میں بھیجنے والے تھے۔ پھر اس کا نامناسب سنگار کے لیے اپنے مدھر مدھر پھل اس کی جھولی میں ڈال کر اس کو بے حال کر رکھتے۔ اور جن کی قربانیاں لاثانی تھیں۔ آج اُنہی کی کمر شکستہ ہو رہی ہے۔ ان کا خزانہ نے زبردستی لوٹ لیا۔ پھل رکھنے کی ممانعت ہو گئی۔ یہاں تک کہ وہ جیب کترا ان کو نہیں بچا سکتے۔ ان کی ... میں آج اُلّو بول رہے ہیں۔ ... کے جسم پر وہ دلکش لباس ہے۔ وہ سابقہ زندگی کو اب خواب تصور کرتے ہیں۔ مسافر بھی ان کے پاس ... مفلس جان کر بھول کر بھی بھٹکتے۔ پرندوں نے ان کی مفلسی کے سبب سے ... ترک کر دیا ہے۔ ان کے جسم ... ہو رہے ہیں۔ راحت کلفت میں تبدیل ہو گئی ہے۔ امیری ... کی شکل بن گئی ہے۔ دان ... لباس کو ترجیح دی ہے۔ خوشی نے ... کی درخواست کرنی شروع کر دی۔ خزان کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر جسم صرف ہڈیوں کا پنجر ہی رہ گیا۔ قریب ہے۔ کہ اب ان سے نام و نشان بھی جاوے ::

آؤ آؤ۔ جلدی آؤ۔ رتوراج! بسنت! کہو آ گئے؟ مُردوں میں پھر جان ڈالنے والے! کیا سچ مچ آ گئے۔ تمہارا آنا خواب سمجھ رہی ہے دوستوں کو دیکھو۔ ہم اب مُردہ ... آپ کو مبارکباد دے رہے ہیں آپ کے گلے مل رہا ہے۔ زبانی دیکھیں ...

لوگ ان کے آگے اپنا سر جھکایا کرتے تھے۔ اور ان کے ہر روز درشن کر کے ان کو چھلنے اور پھولنے کی آشیرواد دیا کرتے تھے۔ جس ذہن و قبول کی خوشبو تحفہ کو پا کر وہ دُنیا کے لئے پھلنے اور پھولنے کی ایک ضرب المثل بنے ہوئے تھے۔ آج وہی ماتم کر رہے ہیں۔ آج وہ درخت جنہوں نے کبھی اپنے سر پر ایک بڑا بھاری پھلوں کا خزانہ رکھا ہوا تھا۔ اور پرمانما کے حکم کے مطابق وہ اس کا خود استعمال نہ کر کے ... دولت دیا کرتے

نوید بسنت!

آج باغِ دہر میں موجِ صبا ہے بیقرار
اللہ اللہ حُسنِ دل افروز کی جلوہ گری
ہر طرف سبزہ ہی سبزہ اب نظر آنے لگا
کیا یہی وہ وقت ہے جس کے لئے تھے آج تک
لہلہاتے سبز پودوں کی بہار افروزیاں
یار کا ملبوس دھانی ہے بسنتی رنگ میں
ہر طرف عیش و طرب کی محفلیں رقصاں ہیں آج
اس کا آنا ارتقائے شوق کی تمہید ہے

ذرہ ذرہ ہے چمن کا رُوکشِ آئینہ دار
ٹوٹی پڑتی ہے چمن کے تختے تختے پر بہار
کس قدر مرغوب کُن ہے یہ بہارِ سبزہ زار
دل سراپا آرزو نظریں مجسم انتظار
راس آئے اے کسانو! تُم کو اُمیدِ بہار
میری چشم منتظر ہے اور فریب انتظار
پھر بھی لیکن یہ دلِ شوریدہ سر ہے بیقرار
زندگی پانے لگا ہے پھر دلِ اُمیدوار

آریہ! اُن کو مبارک ہوں نشاط آرائیاں
پھر دکھایا ہے مقدر نے یہ عیشِ انتظار

(ابوالاعجاز سیفؔ اکبر آبادی)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سوا دو صد سال کے بعد ہائیکورٹ پنجاب کا فیصلہ

(از پنڈت سوتی رام جی آچاریہ بیر پنتھور ضلع کانگڑہ)

عام طور پر آریوں پر یہ حملہ ہوتا ہے۔ کہ یہ بُت پرست تھے۔ مگر جُوں جُوں سنسکرت گرنتھوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس کا کھنڈن ہوتا جاتا ہے۔ اب سب اس بات پر متفق رہے ہیں۔ کہ پراچین آرین بُت پرست نہ تھے۔ بلکہ نیچر پرست تھے۔ آریوں کے تہوار بھی نیچر سے ہیں۔ وہ اس کا ایک ظاہری ثبوت ہیں۔ جہاں نیچر اپنا سُندر درشیہ دکھاتی تھی وہاں پراچین لوگ مگن ہو کر ایشور پرارتھنا میں مگن ہو جاتے تھے۔ ویدک جلسے بھی رچاتے تھے۔ وہ ایشور آستکتا سے بھری پڑی ہیں۔ بڑی اونچی سُور سے اُن کو گاتے تھے۔ اور ایشور کا دھنیہ واد کرتے تھے۔ یہ تھی ان کی پراچین آرین تہذیب اور سبھیتا۔ بسنت رُت جب آتی ہوگی۔ تو نامعلوم کس طرح اُن کے ہردیہ پر پھلت ہوتے ہوں گے۔ کیونکہ اس رُت میں جنگل بھی منگل ہو جاتے ہیں۔ اور جب جب پرماتما کی نئی نئی رچی ہوئی چیزیں اپنے روپ میں آ کر … کو موہ لیتی پھرتی ہیں۔ اس وقت آریہ لوگ یگیہ کرتے تھے۔ ہون کرتے تھے۔ ایشور پرارتھنا میں رات دن مگن ہو کر مناتے تھے۔ قدرت کا نظارہ موجود ہوتی تھی۔ نہ اُس وقت کسی کو کوئی لالچ تھا۔ اور نہ دھن پدارتھ اکٹھا کرنے کی اچھا تھی۔ مہابھارت میں آتا ہے۔ کہ ایک راجہ نے یگیہ کیا۔ براہمنوں کو ایک ایک سونے کا بھار دکشنا دی۔ اجمیر راجہ کا مان رکھنے کے لئے اٹھا تو لے گئے۔ مگر ایک پہاڑ کی کندرا میں اس کو پھینک گئے......

یہ تھا پراچین گروؤں کا لالچ اور یہ تھا تیاگ۔ دھن پدارتھ کو آج کیا کچھ خیال کیا جاتا ہے۔ جس کے پیچھے اب آریہ سنتان رات دن … پھرتی ہے۔ کیوں نہ دھن ملے گا؟ آج کل کے فیشن اور آج کل کے تکلفات ایک بات کے لئے بھیڑ کرتے ہیں۔ اب ہر ایک ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر دکھلاوا کرنا چاہتا ہے +

بسنت کا تہوار:

بسنت کا تہوار ایک ویدک تہوار ہے۔ اور بڑا پراچین ہے۔ تمام ہندوستان میں یہ منایا جاتا تھا۔ اور اب بھی کسی نہ کسی روپ میں منایا جاتا ہے۔ پنجاب پرانت میں چونکہ اس روز حقیقت رائے دھرمی کو مارا گیا تھا۔ اس لئے یہاں یہ ویدک تہوار … کا روپ دھارن کر گیا ہے۔ حقیقت رائے کو جس بھی درشٹی سے دیکھا جائے۔ اس کا بلیدان … کا گورو ہی بڑھتا نظر آتا ہے۔ حقیقت رائے ایک تیرہ سال کا بچہ تھا۔ اس نے … کے سامنے دھرم کی ویدی پر قربان کر دیا۔ اصل بات کیا ہے؟ ایک ہندو بچہ … دوسرے … کا گلا … کرنا اس سے بھی بُرا ہے۔

بس اسی بات کا یہ شکار ہوتا ہے۔ حقیقت رائے کا زمانہ مختلف بتایا جاتا ہے۔ کئی کہتے ہیں۔ کہ ان دنوں فرخ سیر ہندوستان کا بادشاہ تھا۔ کئی کہتے ہیں۔ کہ محمد شاہ کا زمانہ تھا۔ کچھ بھی ہو۔ مسلم راج تھا۔ اُن دنوں سکولوں اور پاٹھشالاؤں کا کوئی اچھا بندوبست نہ تھا۔ لڑکے جہاں سہولیت دیکھتے تھے۔ جا سیکھتے تھے۔ حقیقت رائے بھی مسلمان بچوں کے ساتھ ایک مسجد میں پڑھتا تھا۔ وہاں اتفاق ایسا ہوا۔ کہ حقیقت رائے کے سامنے کسی مسلمان لڑکے نے دیوی کو بُرے شبدوں میں یاد کیا۔ حقیقت رائے کے دل پر چوٹ لگی۔ لہٰذا وہ فوراً جوش میں آ کر کسی مُسلم دیوی کے برخلاف کچھ بول اٹھا۔ ایسا کیا تھا۔ تمام مسجد میں شور مچ گیا۔ مسلمان لڑکوں نے مولوی جی سے شکایت کی۔ مولوی صاحب کو اس معاملہ کو ٹال دینا چاہیئے تھا۔ مگر اُنہوں نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ اسے ایک سنجیدہ معاملہ بنا کر قاضی صاحب کے پیش کر دیا۔ قاضی صاحب نے حقیقت کو کہا۔ کہ ”تم مسلمان ہو جاؤ۔ ورنہ تمہیں مار ڈالا جائے گا۔ تم نے پیغمبر کے گھرانے کے برخلاف بُرے شبد استعمال کئے ہیں۔ اس کی یہی سزا ہے“ +

حقیقت کی پرورش ہندو گھرانہ میں ہوئی تھی۔ اُس کی آنکھوں سے خون برستا تھا۔ اُس نے کہا۔ کہ ”پہلے ان لڑکوں نے دیوی کو گالی دی ہے ان کو بھی سزا دی جائے۔ جس طرح سے آپ کے پیغمبر آپ کو عزیز ہیں۔ اُسی طرح سے مجھے اپنے دیوی دیوتا عزیز ہیں“ +

لیکن مسلم راج تھا۔ اُس معصوم کی پکار کون سنتا تھا۔ کسی نے کان نہ دھرا۔ آخر مقدمہ لاہور کے گورنر کے پاس پہنچایا گیا۔ وہاں بھی وُہی سزا بحال رہی۔ حقیقت کے ماں باپ نے ننھے سے بچہ کو بہتیرا سمجھایا۔ کہ وہ مسلمان ہو جائے۔ مگر اُس بہادر بچہ نے اپنی جان پر کھیل جانا آسان سمجھا۔ لیکن اپنی آتما کو دُکھ دینا پاپ جیسا کر کے بڑا کشٹ سمجھا۔ اُس نے صاف انکار کر دیا۔ اور جواب دیا۔ کہ میں مرنے کو تیار ہوں لیکن اپنا دھرم تیاگنے پر آمادہ نہیں ہوں۔

بس اب کیا تھا۔ معافی دینا اُن دنوں معمولی کام نہ تھا۔ اور خاص کر ہندو کو۔ اور ہندو بھی ایسے کو جو کہ پیغمبر کے بارہ میں بُرا کہے۔ یہ تو اچھی بات ہے۔ کہ پرماتما کے بھیجے ہوئے دوُت کے برخلاف کسی کو بھی بُرا کہنے کا حق نہیں ہونا چاہیئے۔

لیکن اب وچار اس بات کا ہے۔ کہ آیا وہ اگر راہ راست پر تھے۔ تو کیا حقیقت راہ راست پر نہ تھا؟ جبکہ اُس کی دیوی پر پہلے آوازے کسے گئے۔ لیکن کون اس آواز کو سُنتا تھا؟ آخر بسنت پنچمی کے روز اُس کو قتل کیا گیا۔ کیا یہی نیائے تھا۔ کہ ایک تیرہ سال کا بچہ ناسمجھ کہہ دیتا ہے۔ اور اس پر پھانسی کا حکم دیا جاتا ہے۔ خیر یہ تھی پرانی مُسلم سبھیتا +

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا حقیقت رائے کا قتل جائز تھا؟ یہ سوال عرصہ دراز تک بے فیصلہ رہا۔ کئی بار پہلے بھی اس کے برخلاف آوازیں اُٹھیں۔ اور دب گئیں۔ سوامی دیانند جی اس وجہ سے مارے گئے۔ کہ وہ مذہب اسلام کے برخلاف ہر جگہ لیکچر دیتے پھرتے تھے۔ ایک بسوا کا تو بہانہ تھا۔ در حقیقت اس کی تہ میں یہ بات کام کر رہی تھی۔ اس کے بعد پنڈت لیکھرام کا قتل اس کا عینی ثبوت ہے۔ سوامی شردھانند کو اسی سبب سے موت کے گھاٹ اُتارا گیا۔ مہاشہ راجپال کو انہی وجوہات پر قتل کیا گیا۔ آخر کو مہاراج نتھو رام کو کراچی میں قتل کیا گیا۔ اس کے بعد اور بھی قتل ہوئے۔ لیکن ہم صرف اسی سے تعلق رکھتے ہیں۔ مہاشہ نتھو رام کا قاتل ایک مسلمان تھا۔ اس کو اُسی وقت پکڑ لیا گیا۔ اس پر باقاعدہ طور پر مقدمہ چلایا گیا۔ خون اس کا کیا ہوا ثابت ہوا۔ اور خون کا بدلہ خونی کو پھانسی کی سزا سرکار کی طرف سے ملی۔ لیکن اس سزا کو اور صورت میں تبدیل کرانے والی اسلامی دُنیا نے پورا پورا زور لگایا۔ چنانچہ قاتل کے وکیل سے نہ رہا گیا۔ اور اُس نے کھلی کورٹ میں یہ کہہ دیا۔ کہ ”اصل بات یہ ہے۔ کہ چونکہ اس نے پیغمبر کے برخلاف کچھ کہا تھا۔ اس لئے یہ خون ہوا ہے۔ اور پیغمبر کے برخلاف کہنے والے کو قتل کر دینا کوئی جرم نہیں ہے“ +

فاضل جج نے اپیل کو رد کر دیا۔ اور کہا۔ کہ پھر ہر ایک مذہبی خون خون نہ ہونا چاہیئے؟ بس اب فاضل وکیل کیا جواب دیتا۔ قاتل کو پھانسی پر لٹکایا گیا۔ اور اس موقعہ پر جو نظارے ہوئے۔ میں انہیں نہیں دہراتا۔ کیونکہ میرا ان سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ چونکہ وکیل صاحب پنجاب پرانت کے تھے۔ اس لئے ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ لازمی قرار دیا۔ کہ

مہاشہ [?] قاتل کے وکیل صاحب سے یہ جواب طلب کیا جائے۔ کہ کیوں اُس نے ایسا فقرہ منہ سے نکالا؟ جو کہ سراسر انیائے ہے۔ اگر یہی وکالت ہے۔ تو بس نیائے کا دیوالہ نکل چکا ہے۔

وکیل صاحب کچھ جھنجھلائے۔ اور اُنہوں نے اس سے بچنے کی بہت ہی کوشش کی۔ لیکن آخر ہائی کورٹ کے سامنے جھکنا پڑا۔ اور ماننا پڑا۔ کہ پیغمبر کے برخلاف بولنا اگرچہ بُرا ہے۔ مگر وہ اس قسم کا جرم نہیں۔ کہ وہ پھانسی یا قتل کا مستوجب گردانا جائے۔ ہائے افسوس! یہی ہائی کورٹ دھرمی حقیقت رائے کے وقت میں ہوتی۔ اور اُس وقت کی آتمائیں ویسی ہی سوشکشت ہوتیں۔ جیسی کہ آجکل ہائیکورٹ کی ہیں۔ تو یہ بے گناہ خون نہ ہوتا۔ بے گناہ خون بدل خون چاہتا تھا۔ انصاف کا مطالبہ کرتا تھا۔ لیکن زور و شور میں دبتا جاتا تھا۔ ایک رشی کا کتھن ہے۔ کہ آواز لگائی ہوئی ویرتھ نہیں جاتی۔ یہ خون کس طرح ویرتھ جا سکتا تھا؟ ہر سال اس کی یاد منائی جاتی تھی۔ آریوں کے ہردیہ میں اس کے لئے درد تھا۔ اور وہ صرف اس کا انصاف چاہتے تھے۔ بدلہ نہیں۔ آخر یہ فیصلہ ہو کر رہا۔ اور ہائی کورٹ نے اس کا فیصلہ پورے سوا دو سو سال کے بعد کر دیا۔ کہ حقیقت رائے کا خون ناحق ہوا ہے۔ وکیل صاحب نے تو اپنی زبان میں اس کو تسلیم کر لیا۔ کیونکہ روزی کا سوال تھا۔ لیکن اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کیا اسلام اسی طرح چپ بیٹھ جائے گا؟ میرا خیال ہے۔ کہ Inter national League میں یہ سوال اُٹھایا جانا چاہیئے۔ آریوں اور ہندوؤں کے لئے تو شکایت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سوا دو سو سال سے اس فیصلہ کی انتظار میں تھے۔ وہ بڑی آب و تاب سے صادر ہوا۔ لیکن اب اسلام کے لئے یہ ایک اہم سوال ہے۔ کہ آیا اس طرح پر خون بہانا … جائز ہے۔ یا ناجائز؟ اور کیوں؟ آج تک جو اس قسم کے خون ہوئے۔ وہ واقعی جائز خون ہیں یا اگر اسلام کی آتما گواہی دیتی ہے۔ اور آج کل کی قانون دانی کے باوجود یہ گواہی دیتی ہے۔ کہ واقعی جائز ہیں۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ اس معاملہ کو فوراً اقوام کی لیگ میں لے جائے اور وہاں سے فیصلہ کرائے۔ اور اگر وہ اس بات کو سمجھ گئی ہے۔ کہ یہ خون ناحق ہوا ہے۔ تو میری ان سے دونوں ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنی ملت کو اس طرح تیار کرے۔ کہ آج سے آگے ہندوستان بھر میں ہی نہیں۔ بلکہ دنیا بھر میں مسلمانوں کے ہاتھوں کوئی بھی دوسرے مذہب والا نہ مارا جائے۔ تاکہ یہ کلنک ان کے ماتھے سے دُھل جائے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ گھر …

(باقی دیکھو صفحہ ۸)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دُنیا کی نگاہوں میں

(لیکھک شری سوامی سوتنتر انندجی مہاراج)

رشی دیانند جی کی وصیت میں دیش دیشانتر اور دیپ دیپانتر میں وید پرچار کرنے کا کام آریہ سماجیوں کے لئے لکھا ہوا ہے اس کے لئے آریہ سماج کوشش بھی کرتا ہے۔ میں پرچار کے وشئے پر اپنے وچار کئی بار پرگٹ کر چکا ہوں۔ اور آگے بھی کرتا رہونگا۔ لیکن آج میں اپنے وچار لکھنا نہیں چاہتا ہوں۔ اسی لئے میں نے اس لیکھ کا ہیڈنگ بھی اور رکھا ہے۔ کچھ دن ہوئے۔ میرے پاس ایک کتاب آئی۔ اس کتاب کا نام ہے۔ "آریہ سماج کیس اور؟" پہلے میں نے کسی اخبار میں ان میں سے کوئی لیکھ بھی پڑھا تھا۔ اب وہ دستانے سے پُستک روپ میں چھاپے گئے ہیں۔ اور اس پُستک کی بھومکا لکھنے والے گورُوکل کے سناتک ہیں۔ اس لئے میں اس لیکھ میں صرف اس کتاب سے کچھ نقل کرتا ہوں۔ تاکہ آریہ سماجیوں کو پتہ لگ جائے۔ کہ اُن کے کام کو کس نگاہ سے دیکھا جاتا ہے؟ یہ کتاب ہندی میں ہے۔ میں اسی بھاگ کو اُردو میں لکھ دیتا ہوں:-

"اس جہان کا دھرم کرم کے پرچلن کے لئے آریہ سماج نے دیش بھوگی اُپدیشک رکھے۔ گورُوکل۔ سکول اور کالج کھولے۔ یتیم خانوں کی سہائتا کی۔ ونتا آشرم اور استری سماجیں بنا ڈالیں۔ اس ہیم کا یہ … آڈمبرانی دروپ بھگتی منتر سے کیول "وچار" کا ہی پرسار ہو سکا۔ پنچ یگیہ یم نیموں کی سمفلتا تو ڈھیلی نہ ہو سکی۔ اب تک کا پرچار جاتا ہے کا ہی ہُوا۔ وستی کا نہیں۔ "کرتویہ" "اپنی کو پرا نہیں کر سکا۔ "کرتویہ" ایک وکیفیشن ہے۔ کنتو "سمفلتا" اسی کا واستو پرکھا ہے۔ جس کے بنا "کرتویہ" دارشنک وگیا نک ہوتے ہوئے بھی لابھ پرد نہیں"

"گورُوکلوں نے کبھی گارنٹی کی تھی۔ کہ وہ گنڈے تُنا د اُپنج کریں گے۔ اور اسی جھنی آشنا وبھ کے دیشی بھوت ہو کر آریہ جنتا نے اپنی شکتی سے کہیں ادھک سمپتی گورُوکل کے چرنوں میں رکھ دی۔ کنتو گورُوکل بر کھنشوں کے بھیلوں نے اپنے پرنچے کا ریہ کرم و جیون سے بہانت کر دیا۔ کہ وہ ۱۵ اپنے تیتیں نر اپد کال میں بھی یم نیم تھا پنچ یگیہ کی ایکانت مورتی نہیں ہیں۔ ان کا … اپنا جیون اننا مت وتی نہیں ہے۔ کہ وہ بھارت کی وشیش کر آریہ سماج کی پری منت الپ شکتی میں برداہ کر سکیں۔ جیسا کہ نمیت آریہ شاکھشا سے وجنت پنڈت لیکھرام جی جیسے پولیس کے سپاہی نے کر دکھایا۔ اُن کے من میں وید پرچار کی اُتکنٹھا نہ گیا۔ سادھارن پرچار پر درتی بھی نہیں ہے جتنا شکتی وہ اس آریہ کرتا پسندید کاریہ سے بچنا چاہتے ہیں:-

"آریہ جنتا جانتی نہ تھی۔ کہ یون (جوانی) وید پرچار کے لئے ابیکت سمہ نہیں ہے۔ اور گورُوکلوں کے سنچالک اپنے مٹھوں کی ممتا سے اس رہسیہ کو کھول نہ سکتے تھے۔ گورُوکلوں کی آدھ شکتا تو کسی اس سے کہ آریوں کی سنتان واستوک … کرم اور رُچی

کے اُنسار کاریہ چھینی۔ اور گرہستھ جیون وتاتی۔ کینتو جب یم و پنچ یگیہ لِسنت وسنتو بھی گورُوکل کار خانہ میں نہ بن سکی۔ اور جنتا میں آلو بنا ہونے لگی۔ تب سوارتھ و کپٹ دھرم کا بنا آورن پہن کر جنتا میں ترک و اکیہ شٹھنا سے سمادھان کرنے لگے۔ جس کے بھل سوروپ گورُوکلوں اور کالجوں کے ساتھ آیوروید شاکھائیں بھی بنا ڈالی گئیں۔ تاکہ یوگ وید چکتسا دوارہ شریر پرچار کریں" (صفحہ ۱۵۰ و ۱۵۱)

اس لیکھ میں لیکھک سجن نے پرچار کو مکھیہ مان کر اس پر وچار کیا ہے۔ اور میں نے اس کو اس لئے سماچار پتروں میں بھیجا ہے۔ کہ جنتا کو اس بات کا پتہ لگ جائے۔ کہ آریہ سماجی ہی اس کام کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو کسی وقت اس پر کچھ وچار بھی کر لیں۔ اس وچار کے بعد اگر مناسب سمجھیں۔ تو وہ بھی اپنی رائے اخبارات میں لکھ دیں۔ یا آریہ پرتی ندھی سبھا کے پاس بھیج دیں۔ ورنہ اپنے آریہ سماج میں رکھ کر ہی وچار کر لیں۔ اگر یہ بھی مناسب نہ سمجھیں۔ تو اپنی رائے بنا کر اپنا ہی کام کریں۔ کیونکہ جس وقت تک کوئی سب پرکار کی باتیں نہ سُن لے۔ اُس وقت تک اگر کوئی نشچے کرتا ہے۔ تو اُس میں غلطی کی سنبھاونا زیادہ ہوتی ہے:-

آخیر میں میں پاٹھکوں سے نمر نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ وید پرچار کے لئے جو کچھ ان سے ہو سکتا ہے۔ کریں۔ کیونکہ اگر آریہ سماج سے وید پرچار ہٹ گیا۔ تو اس کا کچھ نہ رہے گا۔ اور پرچار کے لئے یتھا شکتی اپنا تن اور من دیں۔ اور بعد میں دھن کا سوچ لیں:-

---

بقیہ صفحہ ۷ کے کم انکھ سے اس پر وچار کریں۔ اور روزانہ جو خون ہو رہے ہیں۔ اُن کی روک تھام کے وسائل تلاش کریں۔ رواداری کے بغیر دُنیا میں جینا مشکل ہوتا ہے۔ اگر رواداری رکھی جائے تو دشمن بھی بے زر غلام ہو جاتا ہے۔ آج کل تمام فسادات رواداری نہ ہونے کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ ہندو دھرم کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ اس میں تو دشمن کے لئے بھی رواداری جائز قرار دیگئی ہے۔ حضرت عیسےٰ نے "اگر تمہارے دائیں رخسار پر کوئی تھپڑ مارے۔ تو بایاں بھی آگے کر دو" کا مسئلہ صرف ہندو دھرم سے سیکھا۔ بدھ مذہب نے ہندوؤں کی رواداری کو دُنیا کے کونہ کونہ میں پہنچایا۔ …… میرے مسلمان بھائیو! آؤ ہم اور آپ اکٹھے ہو کر بیٹھیں۔ اور وچار کریں۔ اگر ہمارا وچار ٹھیک ہوگا۔ تو جو باتیں سینکڑوں سالوں میں حل ہونی ہیں۔ وہ گھنٹوں اور منٹوں میں ہو جاویں گی۔ آپ اس پر وچار کریں۔ ورنہ اس کا نتیجہ جو ہوگا۔ وہ ظاہر ہی ہے۔ آنے والی نسلیں ہم کو کن نگاہوں سے دیکھیں گی۔ تاریخ کے اوراق ہم کو کن رنگوں میں ظاہر کریں گے۔ اس پر وچار کر لیں۔ اور بجائے آپس میں لڑنے کے … جائیں۔ میں … جانتا ہوں …

بھگتی درپن (رجسٹرڈ)

یعنی آریوں کا نتیہ کرم گٹکا

سولہواں ایڈیشن دوبارہ چھپائی

۳۰ تصویریں - ۴۴۰ صفحے

مضبوط سنہری جلد

سوادھیائے روزانہ پاٹھ اندام جینتی تہوار اور دیگر موقعات دینے کے لئے

بھگتی درپن کیوں آپ کے پریوار کیلئے ضروری ہے؟

اس مختصر فہرست مضامین سے اس کا جواب لیں!

(۱) ایشور کی سمپلتا کے سادھن	وید دی کے انگ اُپانگ	(۲۵) ہون کے فوائد ہون کا
(۲) نتیہ کرم	اُپنشد، دھرم شاستر، گرہ سوتر	ہون کا سامان سامگری ہون منتر
(۳) زندگی کا پروگرام	اتہاس وغیرہ کیا ہیں اور ان	اور ان کا ترجمہ
(۴) بھوجن کرتے وقت پڑھنے کے منتر	میں کیا کچھ درج ہے؟	(۲۶) الشیوستی پاٹھ ایسا
(۵) سوتے وقت پڑھنے کے منتر	(۱۴) آریہ جیون کی پدھتی کے نیم	(۲۷) تیرتھ یگیہ ۲۸ بھوت یگیہ
(۶) صبح اُٹھتے ہی پڑھنے کے منتر	(۱۵) رشی گرنتھ اور ان کا مضمون	(۲۹) پتری یگیہ پھر سے ملاپ
(۷) چار درن	(۱۶) سولہ سنسکار اور انکی ودیا	(۳۰) سوادھیائے کی مہما
(۸) چار آشرم	(۱۷) آریوں کے یگیہ اور پرب	(۳۱) کن گرنتھوں کا پاٹھ کرنا چاہئے
(۹) آریہ سماج کے سدھانت	(۱۸) آریہ پیپ پدھتی	(۳۲) پربھو کی امرت بانی
(۱۰) علمی سدھانت	(۱۹) آریہ سماجک دھرم	(۳۳) صحت کے اصول
(۱۱) عملی سدھانت	(۲۰) صبح شام کے بھجن	(۳۴) یوگ کے آسن
(۱۲) آریہ سماج کے متعلق ضروری واقفیت	(۲۱) سندھیا کیوں کرنی چاہئے	(۳۵) مہرشی دیانند کے بھجن
(۱۳) وید کتنے ہیں اور ان میں کیا ہے اُپ وید برہمن گرنتھ	(۲۲) سندھیا کا طریقہ	(۳۶) رشی مہما کے بھجن
	(۲۳) سندھیا کا ترجمہ اور تشریح	(۳۷) آریہ نیتاؤں کے درشن
	(۲۴) پرارتھنا کے بھجن	(۳۸) آریہ سماج کے نیم اُپ نیم
		(۳۹) آزتیاں (۴۰) بیاہ گیت

(۴۱) شدھی کا طریقہ (۴۲) آریہ سماج کی مختصر تاریخ وغیرہ

اپیل

اس مختصر سی فہرست مضامین سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بھگتی درپن آپ اور آپ کے بچوں کے لئے کس قدر مفید کتاب ہے اپنے پریوار کے ہر ایک ممبر کے لئے اس کی ایک کاپی ضرور خریدیں۔ یہ آریہ سماج کے کئی ودوانوں کی محنت کا پھل ہے۔ چار سو صفحوں کا رنگین گٹکا سنہری جلد قیمت صرف دس آنے (۱۰) اڈوڈ دس آنے (۱۰)

نقل سے بچو

بھگتی درپن کی شہرت اور ہر دلعزیزی کو دیکھ کر کئی لوگوں نے اس کی نقل کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس لئے خریدتے وقت سولہواں ایڈیشن اور ہمارا نام دیکھ لیں:-

راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم ہسپتال روڈ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بہار کی آمد

(لیکھک پنڈت رُدر دیو جی مکھیہ ادھیاپک دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور)

اب تک موسم سرما کا دور دورہ تھا۔ ہر ذی روح اس کے سلوک سے نالاں تھا۔ انسان اور حیوان ہی کیا منحصر نباتات اور جمادات بھی اس کی دست برد سے نہ بچے۔ درخت اپنے قدرتی لباس سے محروم کر دئیے گئے۔ جو انہیں بارگاہِ ایزدی سے عطا ہوا تھا۔ درویش منش اشجار نے لباسِ عریانی زیب تن کئے سردیوں کی طویل راتیں اپنے خالق کی یاد میں بسر کر دیں۔ مگر لب شکوہ وا نہ کیا۔ کئی نونہال جو چمن کی زینت بنتے اپنی جانوں پر کھیل گئے۔ مگر اف تک نہ کی۔ اپنے فرزندوں پر ہونے والے ان ناگفتہ بہ مظالم کو دیکھ کر مادرِ گیتی نے رات کی تاریکی میں ایک آہ بھری۔ مگر فلکِ ناہنجار نے اُسے بھی بار نہ چلنے دیا۔ اور اس کے اشکہائے خونیں زمین پر منجمد ہو کر رہ گئے۔ اہلِ عالم بے بسی کی مجسم تصویر بن گئے۔ اور فضائے عالم میں یہ صدا گونج اُٹھی۔ کہ سے

نرم و نازک پتیوں نے اُن کی برہنگی کو ڈھانپ دیا۔ فرشِ خاک پر چادرِ سبز بچھ گئی۔ دیگر پودوں کو بھی برگہائے گوناگوں اور گلہائے بوقلموں سے آراستہ کر دیا گیا۔ جدھر نظر اُٹھتی ہے۔ آنکھوں کی ضیا فرحتِ طبع

اور ہر ایک کی رنگت جدا ہے۔ درختوں کی ننھی ننھی پتیاں اور بچھوں کی نرم و نازک کلیاں اس صانعِ حقیقی کی صنعت کا ملہ پر دال ہیں۔ ایسے ہی گل و گلزار کے دلکش اور دلآویز مناظر پر نظر غائر ڈالتے

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

بہار! آ ہم تجھے خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور صدقِ دل سے تیرا خیر مقدم کرتے ہیں۔ تیری آمد پر ذراتِ عالم نے کروٹ بدلی۔ خوابیدہ طاقتیں بیدار ہو گئیں۔ اور تو نے اُن میں زندگی کی نئی روح پھونک دی :-

تیرا فیض عام ہے۔ اور تیرا کرم سب پر مساوی ہے۔ جہاں تو نے پہاڑوں کی چوٹیوں کو گلہائے رنگا رنگ سے زینت بخشی۔ وہاں انسان اور حیوان کے پاؤں تلے روندی جانے والی خاک کو بھی سبزۂ مخمل کے لباس میں ملبوس کر دیا۔ آ۔ ہم کو اشرف المخلوقات کہلانے والوں کو اس مساوات کا سبق دے۔ اگر ہمیں درگاہِ ایزدی سے رفعت ملی ہے۔ تو دل کی وسعت بھی دے جا۔ ہم انسان ہیں ہمیں انسانوں سے اُنس کرنا سکھا دے۔ ہمیں توفیق دے۔ ہم کسی کو حقیر و ناچیز نہ سمجھیں۔ اگر ہم کسی کے درد کا درماں نہ بن سکیں تو اُن کے لئے باعثِ آزار بھی نہ ہوں :-

ناظرین! آج عالم دگرگوں ہو رہا ہے۔ ارض و سما اور دنیا و مافیہا کا نقشہ بدل رہا ہے۔ کائنات کے ہر شعبہ میں نمود کے آثار نمایاں ہیں۔ کمزوریوں سے کون خالی اور خامیوں سے کون مبرا ہے؟ آؤ ہم بھی اپنے اندر کوئی بہتر تبدیلی پیدا کرنے کے لئے اپنے نفس کو خطاب کرتے ہوئے شاعر کے ہمنوا ہو جائیں۔ کہ سے

تو بھی بدل فلک کہ زمانہ بدل گیا

بہار آئی ہے کہاں مجھ کو

(از لالہ منوہر لال صاحب طالبؔ چکوالیہ)

کہا تقدیر نے صیاد کے گھر مہماں مجھ کو　　بہار آئی مگر یارب بہار آئی کہاں مجھ کو
غضب صیاد نے سمجھا ہے بے زباں مجھ کو　　نہ جانے کیا کہا بنگاہِ ضبطِ فغاں مجھ کو
قفس میں ہوں کروں ذکرِ بہارِ بوستاں مجھ سے　　ابھی تک یاد ہے لطفِ بہارِ بوستاں مجھ کو
جگر پر برچھیاں چلتی ہیں یادِ عہدِ ماضی سے　　کہ اشکِ خوں رلاتی ہے رنگیں داستاں مجھ کو
یہ کس نے ذکر چھیڑا ہے یہ کس کا ذکر ہے یارب　　کہ دل کھینچے لئے جاتا ہے کیا جانوں کہاں مجھ کو
اجازت ہی نہیں حالِ دلِ بیتاب کہنے کی　　کوئی پوچھے مگر مولا نے دی ہے کب زباں مجھ کو
مری قسمت بہار آئی گیا ہیں باغ میں لیکن
سنائی پتے پتے نے خزاں کی داستاں مجھ کو

دیا ہے یہ درد جس نے ہم کو وہی ہمارا بھی دوا کرے گا

آخر موسم سرما کی چیرہ دستیاں رنگ لائیں۔ رحمان کی رحمت جوش میں آئی۔ تاجدارِ مشرق کو جو دنیا کی مہم پر جا رہا تھا۔ سرما کے فوری استیصال کا فرمان ملا۔ آفتابِ عالمتاب نے اپنی عنان موڑ دی۔ اور نئی رُت نے فوج کشی کر دی۔ اس لشکر کشی کی خبر سنتے ہی ظالم کے پاؤں اُکھڑ گئے۔ اب وہ اقتدار و جبروت کا سپید انی علاقوں کو خیرباد کہہ کر کوہستانی علاقوں کو اپنی آماجگاہ بنانے کی فکر میں ہے :-

صفحۂ ہستی پر جہاں چند روز پیشتر افسردگی اور پژمردگی چھا رہی تھی۔ وہاں اب مسرت کے شادیانے بج رہے ہیں۔ ہر خورد و کلاں اور ہر پیر و جوان کے چہرہ سے بشاشت کے آثار نمایاں ہیں۔ کہیں مرغانِ خوش الحان مصروفِ نغمہ سنجی ہیں۔ کہیں مرغزاروں اور کوہساروں میں ایسے ہی کلیلیں کرتے پھرتے ہیں۔ چمن کے دلارے فرطِ انبساط کو ضبط نہ کر سکے۔ کلیاں کھل گئیں۔ غنچے چٹک گئے۔ اور پھول گہوارۂ زمیں میں کھل کھلا کر ہنس پڑے :-

سرما کے جبر و استبداد کا جذبۂ انتقام پیدا ہوا۔ اُن پر رحمتِ ربانی کی فراوانی ہو گئی۔ دشمنوں کو مٹنے نہ دیا۔ نعمتِ عطا ہونے لگے۔

بولے سعدی شیرازی نے اس حقیقت کو ذیل کے شعر میں کس خوبصورتی سے نظم بند کیا ہے سے

کے سامان کی فراوانی ہے۔ موسم اور بھی ہیں۔ مگر اس موسم کی شان نرالی ہے۔ سنسکرت میں اسے "رِتُراج" یعنی "موسموں کا بادشاہ" کہا گیا ہے۔ بیچ بیچ اس کی یہ غیر معمولی شان اسی نام کا انکشاف کرتی ہے۔ نیا جوش۔ نئے ولولے اور نئی اُمنگیں کائنات کے ذرے ذرے سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہیں۔ موسم کیا ہے؟ قدرت کی نیرنگیوں کا ایک مرقع ہے :-

پتے پتے پر نظر ڈالیے۔ اور پھول پھول کی رنگت کو دیکھئے۔ ہر ایک کی وضع نرالی

بسنت

(از روشن لال جی روشنؔ)

کیا ہی عجب سماں ہے آیا بسنت کا　　مشتاق ہے تمام زمانہ بسنت کا
چادر ہے باغباں کی گہر گل ہے زرنگف　　قدرت لٹا رہی ہے خزانہ بسنت کا
آیا ہے جوشِ رحمتِ پروردگار کو　　یہ ہو گیا ہے ایک بہانہ بسنت کا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

معصوم "حقیقت رائے" کے خون کا قصاص

ایک سچا تاریخی واقعہ

بسنت کے ساتھ چونکہ ویر حقیقت رائے کا تعلق ہے۔ اس لئے ہم تاریخی پہلو سے اس سارے واقعہ کو یہاں درج کرتے ہیں ؛ (ایڈیٹر)

مغل بادشاہ شاہجہان کا زمانہ تھا۔ جبکہ سیالکوٹ شہر میں لالہ بھاگ مل پوری کے گھر ویر حقیقت رائے پیدا ہوا۔ گیارہ سال کی عمر میں ویر مقامی مسجد میں زیر جو کہ ان دنوں شاہی مکتب کا کام بھی دیتی تھی پڑھتے تھے۔ آپ کی ماتا کا نام شریمتی کوراں دیوی تھا۔ مکتب میں آپ کا اپنے ہم کلاس مسلمان لڑکوں سے کسی مذہبی بات کے متعلق تکرار ہوا۔ یعنی کسی مسلمان لڑکے نے مہارانی سیتاجی کی شان میں نازیبا الفاظ کہے۔ جس کے جواب میں ویر حقیقت رائے جی نے بھی کسی مسلمان خاتون کے خلاف وہی الفاظ دہرائے۔ جس پر مکتب کے مولوی صاحب نے جانب داری سے کام لیتے ہوئے صرف معصوم حقیقت رائے کو ہی مجرم گردانا۔ اور اسے قاضی صاحبان کے سپرد برائے شرعی فیصلہ کر دیا۔ جنہوں نے بال مذکور کو کہا۔ کہ تمہاری تلافی یا بچاؤ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ

"تم اسلام قبول کر لو"

لیکن ویر نے صاف انکار کر دیا۔ اگرچہ اس کے واحقین نے ویر کے ارادہ کو کمزور کرنے کی سر توڑ کوشش کی۔ مگر اس معصوم کے دل میں ذرا بھی لغزش نہ آئی۔ اس نے قاضی صاحبان کے سامنے سچائی سے سب واقعہ بیان کر دیا۔ مگر قاضی صاحبان نے انصاف سے کام نہ لیا۔ اور اس معصوم بچے کے قتل کئے جانے کا فتویٰ صادر کر دیا۔ ان دنوں پنجاب کا نواب یا صوبیدار بادشاہ کا حقیقی سالا تھا۔ جب یہ معاملہ اس کے سامنے پیش ہوا۔ تو اس نے بھی قاضیوں کے خوف سے انصاف سے کام نہ لیا۔ اور بال مذکور کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ چنانچہ بسنت کے روز موضع کوٹ خواجہ سعید نزد شالامار باغ لاہور کے مقام پر جہاں آج کل شہید مذکور کی سمادھ ہے۔ ویر کو قتل کیا گیا ؛

شاہجہان کا خواب :-

چونکہ اس بے گناہ کے قتل کا چرچا ایک عالم میں پھیل گیا۔ اور شہید کے ماں باپ روتے دھوتے دہلی کی طرف چل دئے۔ اسی اثنا میں عین اسی رات کو جبکہ دوسرے دن شہید کی ماں اور باپ نے شاہجہان کے دربار میں پیش ہونا تھا شاہ صاحب موصوف کو رات کو خواب آیا۔ جس میں انہیں ایسا معلوم ہوا۔ کہ ان کی سلطنت میں بڑا بھاری ظلم ہوا ہے۔ اور کسی ہندو لڑکے نے شاہ مذکور کی پگڑی اتار لی ہے۔ ابھی شاہ صاحب موصوف اس خواب کی تعبیر پر غور ہی کر رہے تھے۔ کہ محل کے نیچے سے شہید مذکور کے ماں باپ کے رونے کی آواز شاہ مذکور کے کانوں میں پڑی۔ جوں جوں شاہ صاحب ان فریاد کو سنتے تھے۔ ان کا چہرہ لال ہوا جاتا تھا۔ انہوں نے اپنے خواب کی تعبیر کو سچا مانا۔ اور بڑے ادب سے ماتا کوراں جی کو تسلی دی۔

اور فرمایا۔ کہ میں آپ کے معصوم بچے کے قاتلوں کو ابھی قرار واقعی سزا دینے کو تیار ہوتا ہوں۔ آپ لاہور کو چلیں۔ لیکن ہمارے آنے کا وہاں ذکر نہ کریں۔ چنانچہ شاہ مذکور نے ہر دو کے لاہور آنے کا انتظام کر دیا۔

روایت ہے۔ کہ شہید کی ماتا نے اس وقت شاہ مذکور کے سامنے بڑا ولاپ کیا۔ جسے شاہجہان نے غور سے سنا۔ اور فوراً ہی حسب عہد لاہور کی طرف چل پڑے ؛

لاہور میں آمد :-

جس وقت شاہجہان بادشاہ لاہور میں آئے تو نواب لاہور نے اپنی تعریف کی۔ اور کہا کہ "میں نے ایک خودسر ہندو لڑکے کو سزا دی ہے۔ جو کہ اسلام کا دشمن تھا" ۔ شاہجہان نے اس بات کو لاپروائی سے سنا۔ اور حکم دیا۔ کہ "ان قاضیوں کو مع ان کے بال بچوں کے فوراً بلوا بھیجو۔ تاکہ انہیں اس کار خیر کے عوض انعام دیا جائے"۔ ؛

چنانچہ قاضی صاحبان مع عیال و اطفال کے لاہور میں انعام کے لالچ میں پہنچ گئے۔ انعام دینے والی جگہ دریائے راوی کے پار کا علاقہ مقرر کیا گیا۔ چنانچہ روایت ہے۔ کہ شاہجہان بادشاہ خود دریا کے کنارے تشریف لے گئے۔ اور ملاحوں کو کان میں فرمایا۔ کہ وہ ان قاضیوں کی کشتی دریا کے درمیان میں غرق کر دیں۔ چنانچہ ملاحوں نے ایسا ہی کیا۔ اور بال حقیقت کے خلاف فتویٰ دینے والے قاضیوں کو مع عیال و اطفال غرق کر دیا گیا۔ بادشاہ مذکور اس اثناء میں محل میں آگئے۔ اور ملاحوں کو جیسا کہ وہ سمجھا آئے تھے۔ کہ تم لوگ ان لوگوں کو غرق کر کے شور مچاتے آنا۔ کہ ہمارا قصور نہیں ہے۔ خدا کی مرضی سے ایسا ہو گیا ہے۔ اس لئے ہمیں معاف کیا جائے ۔۔۔۔۔ وغیرہ وغیرہ

چنانچہ عین اس موقعہ پر بادشاہ مذکور دربار لاہور دو نو محل میں بیٹھے تھے۔ جب ملاحوں کی آواز آئی۔ اور نواب مذکور جھک کر دیکھنے لگا۔ تو بتایا جاتا ہے کہ بادشاہ مذکور نے اسے زور سے نیچے گرا دیا۔ جس کی وجہ سے نواب مر گیا۔ نواب کی بہن یعنی بیگم شاہجہان نے کہا۔ کہ "بادشاہ سلامت! تم نے یہ کیا کیا ہے"؟

جس پر روایت ہے۔ کہ شاہجہان تلوار لے کر کھڑا ہو گیا۔ اور کہا۔ کہ "بس خاموش رہئے اس ظالم نے میری رعایا کے ایک معصوم اور بے گناہ بچے کو قتل کر دیا ہے۔ اس کا بدلہ لینا میرا فرض تھا" +

چنانچہ اس کے بعد بادشاہ کے حکم سے ایک پبلک جلسہ کیا گیا۔ جہاں بادشاہ مذکور نے سارے واقعہ کا شروع سے لے کر آخیر تک ذکر کیا۔ اور اس معصوم کے قتل کئے جانے پر اظہار افسوس و رنج کیا۔ آپ کے طلب کرنے پر ہجوم میں سے ویر حقیقت رائے جی کے ماتا پتا کو پیش کیا گیا۔ اس موقعہ پر لالہ بھاگ مل جی نے کہا۔ کہ "حضور نے تو انصاف کرنے میں کمال کر دیا ہے"

جس پر حضور شاہجہان نے فرمایا۔ کہ "انصاف کرنا بادشاہ کا پہلا ایمان اور دھرم ہے۔ مجھے عزیز حقیقت کے قتل سے بڑا بھاری رنج پہنچا ہے"۔ اس کے بعد آپ نے تمام پبلک کو خدا کے حضور میں کھڑا کر کے جہاں بال حقیقت کی روح کی شانتی کے لئے دعائے مغفرت پڑھنے کا ارشاد کیا۔ وہاں آپ نے خود پرماتما کے حضور میں دعا کی۔ کہ "اے پروردگار عالم دھرم پال اور کوراں کے گھر اور لڑکا تم الیدل بخش دے۔ تاکہ ان کا رنج و غم غلط ہو سکے"۔ جب پھر وقت مقررہ کے مطابق ان کے گھر خدا نے ایک لڑکا عطا کیا ؛

بسنت کی جادوگری

(از پنڈت وشنو پرشاد جی فدا بی۔ اے)

پھر نمایاں ہو گیا فطرت کے پردہ پر بسنت
ہے سو پہلے سے بھی اس سال جہاں پر بسنت

جس طرف دیکھو بہار جانفزا جوبن پہ ہے
ہو رہا ہے نو عروس دہر کا زیور بسنت

پھول آتے ہیں نظر جس سمت اٹھتی ہے نظر
خوب ہیں بڑھ رہا ہے پھر یہاں ہو کر بسنت

لال بھی پیلے بھی ہیں نیلوفری اودے بھی ہیں
سحر کاری میں ہوا ہے سب سے کاریگر بسنت

مہر بولا دیکھ کر گلہائے سرشف کی بہار
اب تو کر دیگا زمیں کو مجھ سے بھی روشن تر بسنت

آمد فصل بہاری کا یہ سارا جوش ہے
نذر کرتا ہے سر گلزار پر افسر بسنت

چھا گئی عالم پہ گلزار حقیقت کی ضیاء
کھل گیا جس کا زمانے بھر میں سر پر بسنت

تھا ادھر ماں باپ اور بیوی کا دکھ پیش نظر
پیش کرتا تھا ادھر ہنستا ہوا منظر بسنت

اے وفا مر کر وفا کا نام زندہ کر گیا
درس کرواتا ہے آئے سال یہ از بر بسنت

لہ تاج

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

موسموں کا سرتاج

(مہاشہ "ناتھ" جلالپوری کے قلم سے)

احباب کہتے ہیں۔ کہ موسم بہار آنے کو ہے۔ کیلنڈر بتاتا ہے کہ امسال منگل وار ماگھ شدی پنچمی ۲۸ / جنوری کو بھارت "بسنت پنچمی" منائے گا۔ دھنی کہہ رہیں ہیں۔ نہ بسنت منانا چھوڑو بلکہ رنگے پتنگیں اڑائیں گے۔ میں چپ چاپ دیکھا کروں گا۔ جن کے پاس لمبی ڈوری ہے۔ وہ اگر پتنگیں نہ اڑائیں۔ تو اور کیا کریں؟ اگر حالات مساعد ہوتے تو میں بھی ڈوری منگواتا۔ ان کا حق رفاقت ادا کرتا۔ دوسرے اگر ایک پتنگ اڑاتے۔ تو میں درجنوں پتنگوں سے پیچ لڑاتا۔ لیکن حیران ہوں۔ کہ ہوائی سمرقند اور بخارا لٹا چکا ہوں۔ اب ڈوری کہاں سے منگواؤں۔ اور پتنگ کس سے خریدوں ؎

ابنائے علوی اند مرا خصم چوں خیبر
بانگِ اِبا از نسبت آبا بر آورم

نقش بر زحمت خوانی کروں۔ وہاں بسنت کہاں۔ جہاں ارسطو کو زہر کا پیالہ پلایا جا رہا ہے۔ ارے بسنت کو دیکھوں یا حضرت مسیح کی صلیب کو ٹھکانہ لگاؤں۔ غضب۔ غضب کرام ول کا لاشہ قبر سے نکالا جا رہا ہے۔ محمود اسمعیل کا سینہ چاک کر رہا ہے۔ اورنگ زیب تخت پر بیٹھ رہا ہے۔

جاپان! دیکھ از دحرص کو خیرباد کہہ۔ چین کا خون ہضم کرنا پڑے گا۔ تونے فار موسا لوٹا۔ کوریا کو نوچا اور کھسوٹا۔ منچوریا تیرے ہاتھ کیا آیا۔ مانچوکوم تو بنا تا جا۔ منگولیا کو اڑتے چڑھاتا جا۔ لیکن بھول نہیں۔ انتقام موقعہ تاک رہا ہے۔ جسے تو خواب راحت سمجھ رہا ہے۔

بسنت!

کیا گل کھلا رہا ہے زمانہ بسنت کا
آ عندلیب! گائیں ترانہ بسنت کا

ناٹے چمن میں غنچے بچھڑتی ہے کھولتی
بادِ بہار لے کے بہانہ بسنت کا

گلشن میں جھولیاں ہیں گلوں کی بھری ہوئیں
کیا زر لٹا رہا ہے خزانہ بسنت کا

چہرہ کی زعفران کے رنگت ہے زرد کیوں
بیٹھا ہے در پہ کیا کہیں تھانہ بسنت کا

باندھیں گلوں نے سر پہ بسنتی ہی پگڑیاں
دیکھو کہاں کہاں ہے ٹھکانہ بسنت کا

"شاکر میرٹھی مستقر سیالکوٹ"

جب عالم شباب تھا۔ رگوں میں گرم خوں موجزن تھا۔ تو میں بھی پتنگ اڑایا کرتا تھا۔ ہاں میرے دوستوں کی پتنگ فضا میں اڑتی تھی۔ میری پتنگ ہمنشینوں کے دلوں میں پرواز کیا کرتی تھی۔ لیکن فلک کج رفتار نے کچھ ایسا پلٹا کھایا۔ کہ نہ وہ ہمنشین رہے۔ نہ پتنگ رہی۔ اور نہ ڈوری کہیں سے میسر آتی ہے۔ ہنبیرے ہاتھ پاؤں مارتا ہوں۔ لیکن کوئی میری ہم نشینی کا نام لیتا نہیں۔ دل سے آہ نکلتی ہے۔ سینہ میں جلن پیدا ہوتی ہے۔ آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہوتا ہے۔ آخر کار ہار کر کہہ دیتا ہوں ؎

سمہ کرے نہ کیا کرے سمہ بہو بلوان
بھیلاں ڈولا لٹیا وہی ارجن وہی بان

بسنت کو بھگوان رام نے منایا۔ کیونکہ انہیں رفیقِ صادق ملے تھے۔ بسنت بابو نکیہ نے منایا۔ کیونکہ ان کی دھرم پتنیوں نے ان کا ساتھ دیا تھا۔ چاہتا ہوں۔ میں بھی بسنت مناؤں۔ لیکن حیران ہوں۔ کہ بسنت کو کس کونہ میں تلاش کروں؟ میں نے کشمیر سے راس کماری تک چھان ماری۔ لیکن مجھے تو اس کا کہیں نشان نظر نہ آیا۔ میں نے نوشکی سے مانڈلے تک نظر دوڑائی۔ مجھے وہ چھلاوا پھر بھی نہ ملا۔ کاغذی پتنگیں اڑ رہی تھیں۔ نثارِ مغلاں سواگت کو تیار تھے۔ لیکن میرے لئے وہ کبھی ہی لٹ چکے تھے۔ جہاں کبھی موتیا اور چنبیلی کی بہار ہوتی تھی۔ ایک ویرانہ پر نگاہ اٹھی۔ لیکن وہاں ایک پتھر پر ذیل کا شعر نظر پڑا ؎

بر مزارِ ما غریباں نے چراغے نہ گلے
نے پرِ پروانہ سوزد نے صدائے بلبلے

لیکن وارا شکوہ کا کفن تیار ہو رہا ہے۔ جب اتہاس کے ورق معصوموں کے خون سے سرخ ہوں۔ تو میں حوصلہ کہاں سے لاؤں کہ بسنت منانا پھروں ؎

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی
بیچ ہی ڈالیں جو یوسف سا برادر ہووے

وہی خواب گراں ثابت ہونے کو ہے۔ سن سن کوئل ادھر سے پکار رہی ہے ؎

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگامِ دعا کردن
اجابت از درِ حق بہرِ استقبال مے آید

اٹلی! ہاتھ دو کہ موسولینی کے منہ میں لگام دے۔ نہیں تو حبش کی ہوائیں اور یتیم دست بدعا ہو کر تیرے دستِ تطاول سے گریباں ہیں

برطانیہ! اتو بھی کھلے بسنت منانا جا۔ کیونکہ تیرا سر فلک پر ہے۔ تیرا دایاں بازو امریکہ میں ہے۔ تیرا بایاں بازو ایشیا تک پھیلا ہوا ہے۔ اور تیرا پاؤں جنوبی افریقہ تک مار کر رہا ہے۔ لیکن بسنت مناتے ہوئے خیال رکھ۔ کہ تیری

دوستو! بتلاؤ۔ بسنت مناؤں یا جولیس سیزر کی

پتنگ کو کہیں سے اغیار کا پیچا نہ لگ جائے۔ جتنی تیری وسعت بڑھ رہی ہے۔ اتنی ہی تیرے حریفوں کی نگاہ تیز ہو رہی ہے۔ ممکن ہے تیری ڈور کو ڈھیلا دیکھتے ہی وہ کوئی پیچا نہ لگا دیں۔ ذرا غور سے سن۔ بلبل ہزار داستان بڑے میٹھے سروں سے گا رہی ہے ؎

بر تملقِ دشمنِ خود تکیہ کردن ابلہی ست
پائے بوسِ سیل از پا افگند دیوار را

آؤ دوستو! بھارت کو بسنت منانے کے قابل بنائیں۔ کسی نے ریگولیٹنگ ایکٹ بنایا۔ کسی نے پٹس انڈیا بل مرتب کیا۔ کسی نے ۱۸۵۸ء کا چارٹر دیا۔ لیکن قفس کی چڑیا کی طرح بھارت دبلا ہی دبلا ہوتا گیا۔ اسے نہ ۱۸۶۱ء کا کونسل ایکٹ راس آیا۔ نہ ۱۸۹۳ء کے ایکٹ نے اس کی ڈھارس بندھایا۔ نہ ہی ۱۹۰۹ء کی ریفارم سکیم نے اسے سنبھلنے کا موقعہ دیا۔ اور نہ ۱۹۱۹ء کی چاشنی نے اسے پتنگ اڑانے کے قابل بنایا۔ زمانہ منتظر ہے کہ ۱۹۳۶ء کا آئینی معجون اس پر کیا رنگ لاتا ہے۔ یا اسے مزید نقاہت کا شکار بناتا ہے ؎

دل کہتا ہے۔ بھارت بسنت منائے گا۔ اور اپنی پرانی شان سے منائے گا۔ لیکن یہ وقت تب آئے گا۔ جب مومن غیر مسلم کو کافر کہنا ترک کرے گا۔ کیش دھاری وسعت قلب سے کام لے کر سہج دھاری کو اپنے پہلو میں بٹھائے گا۔ جین اور بھیمائی براہمن دلت ہندو مسلم سے یارانہ گانٹھے گا۔ ہر ایک ہندوستانی کا شہری فرقہ ہندی کو خیرباد کہہ کر آزادی کے یگیہ کنڈ کے پاس چاروں دلوں کو عزت سے بٹھائے گا۔ پارسی مادرِ ہند کو اپنا سمایہ دیگا۔ بہودی اپنا اندوختہ اس کی نذر کرے گا۔ کانگرسی اس کے بچہ بچہ کو اتحاد اور آشتی کا نغمہ سنائے گا۔ اور دیا نند کا منوالاشیشیہ

"कृण्वन्तो विश्वमार्यम्"

حی نے میں مست ہو کر ذیل کا نعرہ لگائیگا ؎

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

شاعر کپلنگ کا داہ کرم سنسکار:-

لنڈن - ۱۹ / جنوری - انگلستان کے مشہور شاعر کپلنگ چند روز بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ آپ ۷ سال تک لاہور میں سول ملٹری گزٹ کے عملہ میں کام کرتے رہے۔ آپ کی دلالت سے انگلینڈ کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ مرتے وقت آپ نے وصیت کی تھی۔ کہ میری لاش کو جلایا جائے۔ آپ کی اس وصیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آپ کی لاش کو جلایا جائے گا ؎

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پنر جنم کا ایک اور تازہ ثبوت

بھارت کی راجدھانی دہلی کے پنر جنم نے ایک پرکار سے نزین امقل پتھل کا دگ درشن کرا کر ہمارے سدھانتوں کی جو رکھشا کی ہے۔ وہ پورنتیا پاٹھکوں کو ودت ہو چکا ہے۔ ہندو دھرمی پنر جنم کے سدھانت کو مانتے ہیں۔ انہیں ادھیبی پر اہر اس سدھانت کا ابھاس کرتے ہیں۔ جو ہو ہمیں آج اس ترک شناسنز کے دکھن ہنے کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ دو ماہ پور شانتی نے پنر جنم لے دیش سے پرتیک کو ننہیں پر مانت کر دیا۔ کہ پنر جنم ہوتا ہے۔ اسی کا دوسرا پرمان یہ ہے۔ کہ ہر نتا ٹاؤن سکول کے ودیارتھیوں سے بھی پنر جنم کی کہانی سنی گئی ہے۔ پریم شنکر سمجھو گرام کا ودیارتھی ہے۔ اس نے اپنے نکٹ درتی گرام نوبی نگلا بیتی کا سنایا ہوا قصہ پنر جنم کا اپنے سہم پاٹھیوں کو سنایا۔ کچھ تو سن کر ستجیر ہوئے۔ اور کچھ اس کتھا کو کیول کلپنا سمجھ کر بیٹھ رہے۔ جن ودیارتھیوں کو تحیر ہوا۔ وہ اس کی ستا کے پرمان سوروپ اس گرام تک پہنچ کر دیکھنا چاہنے لگے۔ اسی ادیش کی پورتی کے لئے میرے بھائی چندر شیکھر دوبے اور او دھی پرہتیے اس گرام تک چلنے کو اندت کیا۔ بڑے دن کی چھٹیاں بھی تھیں کچھ آمود پرمود بھی ہونا چاہئے۔ اس کی پورتی ہیتو ہم دو بھائی دوار سے نکل پڑے۔ پوچھتے پوچھتے ہم دونوں اس کے گھر جا پہنچے۔ وہاں جا کر دیکھا۔ ایک پانچ چھ ورش کا بچہ ایک ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا لئے اور قمیض میلی کچیلی پہنے ہوئے ہے۔ گرامین بھائی بھی اپنی اپنی دھندا کو پیچھے دے رہے تھے۔ گرامین بھائیوں کو اسی بات کا گیان ہوا۔ کہ ہم لوگ براہمن ہیں۔ تو وہ جلدی سے ایک چارپائی لے آئے۔ اور سب نے مل کر بالاگن پرنام کیا۔

بچہ چھوٹا تھا اس نے ہم لوگوں کو کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔ اس کارن وہ کچھ سہما سا تھا۔ ہم دونوں چارپائی پر بیٹھے تھے۔ اور بچہ پاس کھڑا ہو گیا۔ چاروں اور سے گرامین بھائی اس کے گھٹنی آ بیٹھے۔ اور ہم نے اس سے نمنی پرکار کے پرشن اُتر کئے:-

پرشن:- تمہاری موت کیسے ہوئی؟

اُتر:- دوپہر کو ہم اٹاوہ والی حویلی میں مر گئے تھے۔ اور دو بار ہم نے دوا چو بدن سنگھ جی چاکھے ولی کے جنم لیا۔

پرشن:- تم اور تمہارے بھائی کی شادی کہاں ہوئی تھی؟

اُتر:- میری شادی کرہل (ضلع مین پوری میں ایک تحصیل ہے) میں اور میرے بدن دوا کی شادی جو بیا میں ہوئی تھی۔

پرشن:- جہیز میں کیا کچھ ملا تھا؟

اُتر:- میرے دوا کی شادی میں ایک ہتھنی ملی تھی۔ اور میری شادی میں ایک گھوڑی ملی تھی۔

پرشن:- تمہاری گھوڑی کا رنگ کیسا تھا؟

اُتر:- سبز۔

پرشن:- کیا تم چودھرانی جی کو دیکھنا چاہتے ہو؟

اُتر:- ہاں۔

پرشن:- دس بیس عورتوں میں سے پہچان لوگے؟

اُتر:- میں سو آدمیوں میں سے پہچان سکتا ہوں۔

پرشن:- تمہارے پرانے گھر کا کیا پتہ نشان ہے؟

اُتر:- ہمارا پکا گھر لال اینٹوں کا ہے۔ اور گنگا جی کی اور اس کا دروازہ ہے اور گھر کے سامنے جامن تھا کنبھ کا پیڑ ہے اور حویلی کے پیچھے لالہ کا مکان ہے۔

پرشن:- تمہاری زمینداری قرض لی گئی تھی۔ تب قرض کہاں سے آیا تھا؟

اُتر:- گویا سے۔

پرشن:- کس کے یہاں سے؟

اُتر:- چندر سنگھ جی کے یہاں سے۔

اسی پرکار کئی پرشن ہم نے کئے۔ پرشن اُتر ہوئے۔ ان میں سے کئی کے اُتر دیئے۔ اور کسی کسی پرشن کے اُتر سنتے ہی بھاگ جاتا تھا۔ تب اس کے ہی گرام کے لوگ اسے "لالا لالا" کہہ کر بلاتے تھے۔ میں بھی جان لیتا تھا۔ کہ اب یہ بھاگنے والا ہے۔ (اپورن)

مہاتما منشی رام جی کے انمول وچن

۱۔ اپنی تقریروں اور تحریروں میں خواہ کچھ بھی اصول ظاہر کئے جاویں۔ لیکن اس میں سندیہ نہیں ہے۔ کہ آج کل کے مصنوعی خیالات کے روشن دماغ لوگ اپنے عمل کو اپنے یقین کے ساتھ ملانے کے عادی نہیں ہیں۔ اور جب یہ حال ہے۔ تو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ آنند اور شانتی کا راستہ کیونکر مل سکتا ہے۔

۲۔ ہم اپنے آریہ بھائیوں سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ رشی کی سپرٹ کو قائم رکھتے ہوئے ہر ایک طرح کی بازاری نمائش اور دھوکہ دہی سے کنارہ رکھتے ہوئے اپنے سدھانتوں کا صاف طور پر بے خوف پرچار کرنے میں سرگرم رہیں۔

۳۔ ہماری رائے میں اپدیش دینے کے لئے ان لوگوں کو ہرگز حوصلہ نہیں کرنا چاہئے۔ جن لوگوں کو ابھی خود اپدیش لینے کی ضرورت ہے۔...... پرانی آریہ سماجوں میں لیکچروں کی بجائے اگر دھرم گرنتھوں کا پاٹھ اور ان کی ویاکھیا کی جائے۔ تو بہت کچھ لابھ ہو سکتا ہے۔ لیکچر بازی اور سرمن بازی کی خرابیوں کو دیکھ کر ہی ہماری طبیعت کچھ عرصہ سے لیکچروں اور سرمنوں سے ہٹ گئی ہے۔ اور جالندھر شہر میں جب کبھی ہمیں سپتاہک ست سنگ میں بولنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ تو ہم عموماً دھرم گرنتھوں سے پاٹھ کر کے اس کی ویاکھیا کر دیا کرتے ہیں۔ یہ سچ ہے۔ کہ اب لیکچروں اور سرمنوں سے اب پرانے آریہ سماجی کچھ بھی لابھ نہیں اٹھا سکتے۔ لیکن ہماری رائے میں آج کل کی سستی کا کیول یہی کارن نہیں۔ کہ لیکچروں سے لوگ سیر ہو چکے ہیں۔ بلکہ بڑا بھاری کارن یہ بھی ہے۔ کہ آریہ سماج کے سبھا سد عملی دھارمک جیون میں بہت کچھ رہے ہوئے ہیں۔

ہم نہیں سمجھتے۔ کہ اس منشیہ کے منہ سے سنا ہوا دھرم گرنتھ کا پاٹھ یا اس کی اعلیٰ ویاکھیا بھی کیا اثر پیدا کرے گی۔ جو کہ خود ان اپدیشوں کی پیروی نہیں کرتا۔

۴۔ اے بھائیو! تم اپنی فکر کرو۔ پربھو کی سرشٹی کی فکر نہ کرو۔ اس کی فکر خود اس کو ہے۔ جس نے اسے رچا ہے۔

(سنگرہ کرتا:- لبھو رام نیّر لدھیانوی)

---

۴۲ میں ایک پیسہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیتا تھا۔ اب اس کے اپرانت اس کی دادی نے کتھا یوں آرمبھ کی۔ بیٹا! ہم تو کاچھی ہمارے گھر کھانے پینے کو ایسا کہاں ہے۔ جو اس زمیندار کی خاطر ہو سکے۔ جب بیٹا بہو (لڑکے کی ماں) مارتی ہے۔ تو یہ رو دھو کر یہ کہہ کر چل دیتا ہے کہ ہم تو اپنے گھر کھاتے ہیں۔ ہم تمہارے گھر نہیں رہیں گے۔ یہ کسی کی چھوتی چیز نہیں کھاتا بیتا۔

پرشن:- دادی! اب تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟

اُتر:- بیٹا! اس کا نام ماتا دین ہے۔ اور سب لوگ اسے "منولا منولا" کہتے ہیں۔

پرشن:- کیا چودھری بدن سنگھ جی کو اس بات کا پتہ چل گیا ہے؟

اُتر:- ہاں بیٹا! ابھی جو اٹاوہ میں نمائش ہوئی تھی۔ اس پر چودھری بدن سنگھ نے منولا اور اس کے باپ بھورے کاچھی کو بلایا تھا۔ وہاں جا کر چودھری صاحب نے کئی طرح کے پرشن کئے۔ جن کا اُتر اس پانچ چھ ورش کے بالک نے ٹھیک ٹھیک دیا۔ چودھری صاحب خوب روئے۔ پھر یہ کیفیت سنتے ہی ایک مشہور سدن سنگھ جی کے منیجر کو بلایا۔ جو کہ ان کے ساتھ کبھی پڑھتا تھا۔ اس کو دیکھ کر درتمان سوروپ ماتا دین نے اس منیجر کو پہچان لیا۔ پھر چودھری صاحب نے اس کے کھانے کے لئے بازار سے پوری اور مٹھائی منگوائی۔ جس پر بچہ نے پوری چھوئی تک نہیں۔ اور مٹھائی تھوڑی سی کھائی۔ پھر چودھری صاحب اسے موٹر میں بٹھا کر سٹیشن تک پہنچا گئے۔ اور گھر تک کا کرایہ وغیرہ بھی دیا۔

دوسرے ایک دن چودھری بدن سنگھ جی کے چچیرے بھائی چودھری وجے سنگھ جی سوئم اس کاچھی کے گھر پر اپنے آٹھ نوکروں سمیت پہنچے تھے۔ اس سمے اس چھوٹے سے بچہ نے ان ۸-۹ نوکروں کے ساتھ کیول اپنے بھائی چودھری وجے سنگھ جی سے بغلگیر ہوئے۔ اور پھر دونوں خوب گلے مل کر روئے۔ چلتے سمے بھورے کاچھی کو چودھری صاحب ایک کمبل اور ایک رزائی کی ڈبل بیت برادری کر کے اپنے گھر گئے۔ کیا ان پرتیکش پرمانوں سے ایشور اور الہیموں کو کچھ حقیقت کا رنگ ملتا ہے یا نہیں؟ وشنو ناراین ٹرپاٹھی (ساکن پور نا گنٹی ہمبر ناد اٹاوہ)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھارت کی بسنت!

(لیکھک :- ہنسیتی جی علاو لپوری)

دردو دیوار پر کیسی لگی ہے؟ وہ کیا جواب دے زبان تو ہے ہی نہیں۔ اُمنگ کہاں سے لائے۔ بولنے کی ہمت رکھتے ہوئے بھی کیسے بولے؟ وہ اُمنگیں ہوتے ہوئے نہیں دیکھتیں کہ ہمارے چہرہ پر چھائی ہوئی پژمردگی محرم منا رہی ہے۔ درو دیوار پر چھائی ہوئی یاس و حسرت ہماری غربت کا ڈھنڈورہ پیٹ رہی ہے۔ تو کیسے اُمنگ اُٹھے؟ دل سے حوصلہ کی آواز آئے۔ تو کس بل بوتہ پر؟ بسنت کا پتنگ چڑھے

سے پہلے ہی کٹ چکا۔ تو اُس کو چڑھایا جائے۔ تو کس کی ڈوری سے؟ اپنے لخت جگر کی جُدائی کا داغ ابھی مٹا نہیں۔ تو کس جوش سے ساڑھی اور دوپٹہ رنگنے کے لئے دوں؟ شریر میں طاقت ہی نہیں۔ پہلو میں درد ہی نہیں۔ تو کیسے بن ٹھن کے نکلوں؟ اور شباب کا سوانگ بھروں؟ گھر کی آہ و زاری سے کان فرصت نہیں پاتے۔ تو کن کانوں سے کوئل کی کوک اور خوش قسمت سہاگنوں کے پریم کے گیت

سُنوں؟ افلاس۔ دکھ۔ بے چینی اور بیماری ہی گلے کا ہار ہو رہے ہیں۔ تو کن اُمیدوں پر کلیوں اور گلاب کے پھولوں کا ہار گلے میں پہنوں؟ سرد آہیں رہ رہ کر دل سے بے اختیار نکلتی ہیں۔ گاؤں۔ تو کس منہ سے؟ میری کیسی بسنت؟ جاؤ۔ دوستو جاؤ ——— بسنت مناؤ پھاگ کھیلو۔ شادیانے بجنے دو۔ عیش و طرب کی محفلیں گرم کرو ——— کیونکہ تم اس کے مستحق ہو۔ مجھ غریب میں نہ ہمت ہے۔ نہ جوش۔ نہ دولت ہے۔ نہ حوصلہ ——— دوسروں کے در کا بھکاری اکڑ کر چلے۔ تو کیسے؟ تم لوگوں کے سامنے اونچی آنکھ کرے۔ تو کیسے؟ جاؤ جاؤ۔ تمہارے دان سے میں خوشی منانے سے رہا۔ میں اچھے دنوں کی انتظار میں ہوں

بنگل وار۔ ۲۸ جنوری کو ہندو قوم بسنت منائے گی۔ اخبارات والے اپنے نمبر نکالیں گے شاعر نظمیں لکھیں گے۔ افسانہ نویس کہانیاں لکھیں گے۔ چھوٹے چھوٹے لڑکے پتنگ اُڑائیں گے۔ بسنتی بچیاں پہنیں گے۔ شادی شدہ یووتیاں اپنے پریتموں کے لئے ہار بنائیں گی اور ان کے گلے میں ڈال کر بہار کی دلفریبیوں سے لطف اندوز ہوں گی۔ لیکن یتیم۔ ودھوائیں۔ بدقسمتی لوگ بیچارے کیا کریں گے؟ بیوہ جب ایک سہاگن کو بسنت گیت گاتے سنے گی۔ تو دل مسوس کر رہ جائے گی۔ کوئل کی کوک سن کر دل میں ہوک اُٹھے گی۔ یتیم کس طرح پتنگ اُڑائے گا؟ کون اس کے سر پر بسنتی پگڑی باندھے گا؟ کون سہ وچیتا سے بہلائے گا؟ وہ آنسو بہائے گا۔ اور دل میں کہے گا۔ کاش! میں بھی دوسرے خوش قسمت لڑکوں کا سا ہوتا۔ لیکن تقدیر کے چکر میں آ کر پھنسنے کی کسے جرأت؟ پنجرہ میں بند پنچھی اپنے دوسرے بھائیوں کو چہچہاتے اور چہچہاتے دیکھ کر اشک کے ہار پرو دے گا ——— لیکن اس کی کون سنتا ہے؟ جو پرندے آزاد ہیں۔ وہ اس قیدی کی طرف نفرت کی ایک نگاہ ڈال کر آگے چلے جائیں گے۔ اور وہ اپنی بدنصیبی پر آنسو بہاتا رہے گا ——— امیروں کی موٹریں۔ اُن کی عالیشان عمارتیں۔ چمکیلی بھڑکیلی پوشاکیں دیکھ کر غریب کے دل پر کیا گزرے گی؟ غریب کا بیٹا اپنی ماں سے کہے گا —— "ماں! دیکھ تو پڑوسی کے اندو نے کیسے سندر کپڑے بنوائے ہیں؟ اور پتنگ خریدے ہیں" ماں بیٹے کو کلیجہ سے لگا کر آنسو بہاتی ہوئی اُس کی تسلی و تشفی کے لئے کہے گی۔ "بیٹا! غریبوں کی کیسی بسنت؟ خوشیاں اور شادمانیاں اونچے مکانوں۔ موٹروں اور عہدہ والوں کے لئے ہیں . . . . . ." کیا غریب کے بیٹے کی تسلی ہو جائے گی؟ بچہ کیا جانے غریبی کیا ہے؟ اور امیری کسے کہتے ہیں؟ اُس کے خیال میں اُس کی عمر کے دوسرے لڑکے اگر اچھا کھاتے اور اچھا پہنتے ہیں۔ تو اُسے بھی ویسا ہی ملنا چاہئے۔ ہا! اُسے کیا معلوم بسنت آتی ہے سب کے لئے ——— لیکن کسی کے لئے پیغام مسرت بن کر اور کسی کے لئے برق جاں سوز ہو کر ———

مختصر افسانہ

ودھوا کی بسنت

آج بسنت ہے ———

میری دھرم پتنی اور دونوں بھوجائیوں نے بسنت سے کئی ایک روز پہلے دوپٹے رنگائے اور بسنتی ساڑھیاں خریدیں۔ بچوں کے لئے پتنگ اور کھلونے منگوائے ہار گوندھنے کے لئے باغ سے طرح طرح کے پھول بھی آئے۔ وہ نہا دھو کر اور بن سنور کر اپنے پتیوں کے لئے ہار گوندھنے لگیں۔ وہ ہار بناتی جاتی تھیں۔ اور گیت گاتی جاتی تھیں ——— لیکن

میری ودھوا بہن نے صبح سے نہ کچھ کھایا تھا۔ نہ ہی نہائی اور دھوئی تھی۔ وہ اس خوشی میں شامل ہو۔ تو کیسے؟ اُس کا پریتم اُس کی تمام خوشیاں اور اُمنگیں۔ کر اُسے اپنی ایک آخری نشانی دے کر چلتا بنا تھا۔ اور اُسے دکھ اور مصیبت کی زندگی جھیلنے کے لئے چھوڑ گیا تھا ———

وہ گیت نہیں گاتی۔ سرد آہیں بھرتی ہے۔ پھولوں کے ہار نہیں بناتی۔ اشکوں کے ہار پروتی ہے۔ اپنے بچے کے لئے پتنگ نہیں منگواتی۔ اُسے چھاتی سے لگا کر چومتی ہے۔ اُس کے تن پر بسنتی ساڑھی نہیں۔ پھٹی پرانی دھوتی ہے۔ مانگ میں سندھور کی بجائے ودھو پن کا داغ ہے۔ چہرہ پر بہار نہیں۔ یاس و حسرت کی چھاپ ہے ———

میں جب دوسرے دن سو کر اُٹھا۔ تو دیکھا۔ کہ اُس نے چپکے سے ہمارے ہاروں کے مسلے اور روندے ہوئے چند پھول اُٹھائے۔ اور اپنے کمرہ میں چلی گئی نہا دھو کر اُس نے وہی پھول اپنے پریتم کی سامنے رکھی ہوئی تصویر کی بھینٹ کر دئے اُس نے روتے ہوئے کہا ———

"سوامن! یہ پھول نہیں۔ میرے کچلے اور روندے ہوئے ارمانوں اور حسرتوں کی بھینٹ ہے۔ سویکار کرو"

(ہنسیتی)

اٹلی ابے سینیا کی پتنگ کاٹنے میں کوشاں ہے۔ تو جاپان چین سے پیچا لڑائے ہوئے ہے۔ فرانس اور جرمنی اپنی اپنی بسنت منا رہے ہیں۔ اُن کی گڈیاں چڑھی ہوئی ہیں۔ سبھی کے ہاں عیش و عشرت کے دور چلتے ہیں لیکن بھارت ودھوا کا سا دل لئے بیٹھا ہے۔ اپنا سہاگ لٹا چکا۔ لیکن دل کی بے قراری آرام سے بیٹھنے نہیں دیتی۔ بجائے اس کے کہ ایک بدقسمت دوسرے بدقسمت سے گلے مل کر روئے۔ ہندو "مسلمان" اور مسلمان "ہندو" کی کٹی ہوئی پتنگ کو ہی قینچی سے کاٹنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ اغیار کی طرف نہیں دیکھتے۔ جو ان کی اس خانہ جنگی پر کھلی اُڑا رہے ہیں۔ اُن کی پتنگوں کو لوٹنے کے لئے کمر کس کر تیار کھڑے ہیں۔ دھرم اور ایشور کے نام پر وہ شطرنج کی چالیں کھیل کر اپنا اُلو سیدھا کر کے چلتے بنیں گے۔ لیکن ہم برسوں اپنی بدحالی پر پریشان رہیں گے۔ کاش کہ وقت پر سنبھل جائیں ———

بھارت! بزم بسنت کیسی؟ نیرا گلشن ویران۔ نہ وہاں بہار نہ چہکنے والی بلبل! ہائے! تو بسنت منانے کی فکر میں ہے۔ تو اس کی تیاری کر رہا ہے۔ تجھے قفس میں آمد بہار کا مژدہ کس نے دے دیا؟ ودھوا کو دعوت شمولیت شادی کس نے دی؟ یتیم کو کس نے مہر مادری کی یاد دلائی؟

شوک پرستاو:- آریہ سماج شملہ پنڈت ... جی پردھان آریہ سماج فیروزپور شہر کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ایشور سے ان کی آتما کو سدگتی اور ان کے پریوار کو شانتی پردان کرنے کے لئے پرارتھنا کرتا ہے۔ (بہاری لال منتری آریہ سماج شملہ)

میرے دوستوں نے بھی اس دن کے لئے تیاری کر رکھی ہے۔ جیبیں کی ململ کی پگڑیاں رنگریز کے حوالہ کر دی ہیں۔ بڑے دوستوں نے بسنتی ... خریدی ہیں۔ بچوں کے لئے ... منگوا لئے ہیں۔ میری جوتی سے پرتھنی ہے۔ کل تمہاری شادی ہے ... آج ہوا تم کی ... ہو کے

بسنت!

رل مل کے پھول گا ہیں ترانہ بسنت کا
قسمت سے مل گیا ہے بہانہ بسنت کا

آراستہ ہے رو جو ہر پھول پھول
ہمدم سماں ہے کتنا سہانا بسنت کا

علی محمد صاحب وفا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

امریکہ میں ویدک دھرم کا پرزور پرچار

پنڈت ستیہ آچرن جی ایم اے کے مراسلات

Orange Nassam ڈچ گائینا میں رہنے کے پشچات کل براہ ٹرینیڈاڈ چھ ماس ڈچ گائینا میں رہنے کے پشچات کل براہ نامک ڈچ جہاز سے ٹرینیڈاڈ جاؤں گا۔ وہاں سے آمدہ پتروں دوارا گیات ہوا ہے کہ وہاں کے وشال آریہ سماج مندر کا نرواں کاریہ سماپت پرایہ ہے۔ رشی نروان اُتسو سمیپ ہے۔ اتہ یہ وچار کیا گیا ہے کہ ٹرینیڈاڈ میں میں تتھا ڈچ گائینا میں مترنی پنڈت ایودھیا پرشاد جی اس سماروہ کی سپھلتا کی چیشٹا کریں ۔

پرواسی بھارتیوں کی اوستھا کو دیکھ کر کوئی بھی ہمدرد بھارتیہ دُکھی ہوئے بنا نہ رہے گا۔ دھارمک گراوٹ کے ساتھ ان کا سماجک جیون بھینکر پتن کے دوار پر کھڑا ہے۔ دھیرتھ دھارمک رسم رواج کے ڈھکوسلوں اور عناد دُکھش کی زہر آلود اگنی کے کارن ان کی ستی کھو کھلی ہو گئی ہے۔ آرتھک کٹھنائیوں کی مصیبت نے ان کی قابلِ رحم دشا میں اضافہ کر کے ان کا رہا سہا آتنا بھی نشٹ کر دیا ہے۔ ان سب باتوں کو دیکھ کر ہم آریہ اُپدیشکوں کا کرتویہ پرواسی بھائیوں کے پرتی اور بھی ادھک بڑھ جاتا ہے۔ دھارمک بُردباری کے ساتھ ان میں ویدک دھرم کا پرچار اس نیتی سے کرنا ہے جس سے (all-round) شدھار ہو ۔

وید پرچار :- اُپکت نیتی کا اولمبن کر ویدک سنسکرتی بھارتیہ اتہاس کے سنہری صفحے تتھا آریہ سماج کے مول سدھانتوں پر پہلا ہم ویاکھیان دے چکا ہوں۔ پرسنتا کی بات ہے کہ انیہ دھرم اولمبیوں نے بھی میرے ویاکھیانوں کا سواگت کیا ہے۔ ایشور کی دیا سے اب تک نمن ۱۲ آریہ سماجوں کی ستھاپنا ہو چکی ہے۔ اور شیگھر ہی سرینام آریہ پرتی ندھی سبھا کی رجسٹری سرکار میں ہو جائے گی۔ آپ کو جان کر پرسنتا ہوگی کہ آریہ سماج پیرا ماریبو کی بھی جگہ لگ بھگ ۲۲۰۰ گلڈر میں سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے نام پر خرید لی گئی ہے یہ استھان شہر کی ایک مکھیہ سڑک (Graven street) پر ہے۔ اس کے ٹھیک دوسری بغل میں (Salvation Army) کا مرکز ہے۔ آشا ہے کہ رشی نروان اُتسو کے سمے بڑے سماروہ کے ساتھ سنگ بنیاد رکھا جائے گا ۔

۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء تک سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کے نیم انوسار ستھاپت آریہ سماجوں کی سوچی حسب ذیل ہے :-

(۱) مکھینتا (۲) دیرکھن سوب (۳) فریڈنا ویرکھ (۴) ہانا سلیس (۵) اول دوا کھوسیپی (۶) کاٹا ویک (۷) دکوسی (۸) کرم بھوگ (۹) اکھیار (۱۰) مریم ویک (۱۱) لی فورنو اور (۱۲) پیرا ماریبو (ڈچ گائینا کی راجدھانی)

نمن ستھانوں پر میں نے لوگوں کو دیکشا دے کر ویدک دھرم میں پروِشٹ کرایا

سنکھیا	ستھان	سنکھیا	ستھان
۲۴	فریڈنا ویرک	۳	مکھینتا
۷	کاٹا ویک	۵	ہانا سلیس
۲۰	اکھیار	۱۲	دکوسی
۱۸	نیندر	۷	لی فورنو

(میزان کل :- ۹۶)

وواہوں کی رجسٹری :- کدا چت آپ کو پہلے سے ہی گیات ہو گیا ہوگا کہ وواہ کے سمبندھ میں پرواسی بھارتیوں کی دشا بڑی قابلِ نفرت ہے۔ جب تک ان کا وواہ رجسٹرڈ نہ ہو جائے تب تک وہ جائز نہیں سمجھا جاتا۔ کتنے ہی وواہ پرانے ویدک ڈھنگ سے ہوتے ہیں کنتو سرکار انہیں سویکار نہیں کرتی۔ پریتا سوروپ پرش کی مرتیو کے پشچات وواہت استری تتھا اُتپن ہوئے بالکوں کا اپنے پتا کی سمپتی پر تب تک ادھیکار نہیں ہوتا جب تک پتا جائداد کی رجسٹری بتر آدمی کے نام نہ کر دیوے۔ اس دُوبیا تک حالت کو دیکھ کر میں نے ستھانیہ گورنر ہز ایکسیلنسی پروفیسر کیل سرڈا سے مل کر کونسل سے آریہ وواہ کے سمبندھ میں قانون پاس کرانے کا انوردھ کیا۔ پرسنگ وش آریہ سماج کے اندولن تتھا ان کے مکھیہ سنگٹھن سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کا بھی اُلیکھ کیا۔ گورنر نے پرسن ہو کر اس بات کی آشا دی کہ ویدک وواہ ایسے پنڈتوں دوارہ کرائے جائیں گے۔ جن کے پاس سارودیشک

آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کا پرمان پتر ہوگا۔ تو وہ بھی قانوناً سویکار کئے جائیں گے ۔

ٹرینیڈاڈ کی چٹھی :-

ڈچ گائینا سے ۱۶ اکتوبر کو روانہ ہو کر ۱۷ اکتوبر کو ٹرینیڈاڈ پہنچ گیا۔ سوبھاگیہ وش راستہ میں ودرن جہاز جارج ٹاؤن از برٹش گائینا میں ٹھہر گیا۔ اس اوسر سے لابھ اٹھانا اچت سمجھ کر میں جہاز سے اتر پڑا۔ ستھانیہ آریہ سماجیوں کو جب میرے آگمن کا سماچار گیات ہوا۔ تو ان لوگوں نے سائنکال ایک سبھا کی آیوجنا کی۔ سائنکال کے سمے ہی ان دلیشوں میں سنسنی جنک اُپستھتی ہوتی ہے۔ آریہ جنتا کو آریہ سماج اندولن کا مہتو اور اس کی سنگٹھن ودھی کا اپدیش دیا۔ لوگوں نے ایک بھارتیہ پنڈت کے شکشا کے لیے اصرار کیا۔ میں نے سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی اور سے انہیں حوصلہ دیا کہ شیگھر ہی کوئی پنڈت اپدیشک بھیجا جائے گا۔ اس بات سے ان لوگوں کو بڑی پرسنتا ہوئی۔

(نوٹ :- پنڈت بھاسکرانند جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی جو برٹش گائینا کے لیے سارودیشک سبھا کی اور سے پرچارک نیت ہوئے ہیں۔ بھارت سے ۲۶ نومبر کو برٹش گائینا کے لیے پرستھان کریں گے)

دوسرے دن سائنکال مرد سارودھارن کی سبھا ہوئی۔ سبھا میں ہر قوم کے لوگ ورتمان تھے۔ "بھارتیوں کے اُپ نویشوں میں کرتویہ" کے وشے پر ویاکھیان دیا۔ جنتا نے ویاکھیان کا سواگت کیا۔ اور یہ چت بھارتیہ پرچارک کے ابھاو کے کارن برٹش گائینا کے بھارتیوں کی اُنتی رُکی ہوئی ہے پرنتو وہاں ان دو بیوی کے جھگڑے دھارمک

خود ساختہ سردار بھی مسئلوں کے کارن جھگڑے ہو گئے ہیں۔ اب تو سمجھ بات کے پرتی بھی ان کے ہردیہ میں آستھا بنی رہتی ہے ۔

رشی نروان اُتسو :-

ٹرینیڈاڈ پہنچتے ہی نروان اُتسو کی تیاری میں لگ گیا۔ پروگرام کے سمبندھ میں "ٹرینیڈاڈ گارجین" میں پرکاشت سوچنا کی cutting بھیجتا ہوں۔ ۲۷ اکتوبر کو اُتسو دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ اس کا وستریت ورنن پشچات بھیجوں گا۔

پروگرام :-

پرات کال ۹ بجے۔

۱- ہون یگیہ ۔

۲- پنڈت ستیہ آچرن دوارہ اُتسو کے مہتو کی ویاکھیا ۔

۳- بینڈ کے ساتھ جلوس ۔

ابعد دو پہر ۲½ بجے۔

۱- پرارتھنا ۔

۲- پردھان کا بھاشن ۔

۳- ویاکھیان ۔

۴- بالکوں دوارا چھوٹے چھوٹے بھاشن ۔

۵- بھجن

ٹرینیڈاڈ میں ایک پستکالیہ ستھاپت کرنے کا وچار ہے۔ جس سے یہاں کی جنتا کو آریہ سماج کے ساہتیہ تتھا بھارتیہ سنسکرتی سے پریچے ہو جائے۔ یدی اُچت سمجھیں۔ تو پتروں میں اس آشیہ کی سوچنا شائع کر دیں۔ کہ جن پرکاشکوں کے پاس اُپیکت وشے پر پستکیں ہوں۔ وہ اپنا سوچی پتر میرے پاس معرفت سیٹھ چنّا لال جھگوا ناریس (ٹرینیڈاڈ) بھیج دیں۔ انگریزی کی پستکوں کی خاص آوشیکتا ہے۔ ہندی نفی کے برابر ہی سمجھنے والے یہاں ہیں ۔

بسنت

گا رہا ہے ہم نے جب سے ترانہ بسنت کا ۔۔۔ جاری ہے ہر زباں پہ فسانہ بسنت کا

گلشن کی وہ بہاریں حالی ونسیم زار ۔۔۔ آنکھوں میں پھر رہا ہے زمانہ بسنت کا

اعجاز سکندر و نسیم جلیلی

مفت !

اگر آپ شوہر اور بیوی کا تحفہ "مورتی پوجا نمبر" اور "ہستی کی نکہت" اونکار نمبر ۲/- پریم مرلی ۸/- بانسری مسرت ہار مشعل ہدایت ۲/- جام محبت ۳/- قیمتی ایک روپیہ لے مفت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ آج ہی تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر "کھنڈن سیریز" کا سالانہ چندہ بھیج کر مستقل خریدار بن جائیں خریداری کے بعد یہ رعایت نہ ملے گی۔ لہذا فوراً آرڈر بھیجیں۔ نمونہ کے لیے چار آنہ کے ٹکٹ

پتہ :- کے ایل سہگل منیجر "کھنڈن سیریز" کچا لبنت روڈ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ریویوز

دیانند رتن مالا (بزبان ہندی)

یہ ۴۴ صفحات کی پستک بزبان ہندی پنڈت وشنو مِتّر جی شاستری ایم۔ اے نے اس مُدعا سے لکھی ہے۔ کہ آریہ سماج کے دسوں نیموں کی ویاکھیا کی جائے۔ ویاکھیا میں خاص خوبی یہ ہے۔ کہ اس میں ہر ایک نیم کی پُشٹی میں بھگوان دیانند رچت پُستکوں سے مہا ایدھ ساتھ پرمان دئے گئے ہیں۔ اگر پستک میں وید آدی ستیہ شاستروں کے بھی پرمان دئے جاتے۔ تو پُستک زیادہ لابھ کاری ہوتی:۔

قیمت فی جلد ۴ ر:۔ ملنے کا پتہ:۔

{ کاریالیہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون۔ لاہور

"Immortal Sayings of Dayanand"

یہ ۴۴ صفحات کی کتاب بزبان انگریزی پنڈت وشنو مِتّر جی شاستری ایم۔ اے کی تصنیف ہے۔ اس میں بھی بھگوان دیانند کے رچت گرنتھوں کے آدھار پر آریہ سماج کے دس نیموں کی مدلل ویاکھیا کی گئی ہے۔ ساتھ ہی اس میں رشی دیانند کا مختصر سا جیون چرتر بھی دیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد چار آنے

ملنے کا پتہ:۔

{ کاریالیہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور

"کھری بات" کا اردھ شتابدی انک

"کھری بات" پنجاب کا واحد ہفتہ وار ہندی اخبار ہے۔ جو پنڈت درگا داس جی بھاسکر ایم۔ اے ایل۔ ایل بی کی ادارت میں لاہور سے چار پانچ ماہ سے نہایت کامیابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ کئی اخبارات اور رسائل ہندی میں نکلے۔ اور کچھ دن نکل کر بند ہو گئے۔ لیکن کوئی بھی ثابت قدم نہ رہ سکا۔ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت جی اس تھوڑے عرصہ میں لگ بھگ دو ہزار کا خسارہ اُٹھا چکے ہیں۔ پنجاب سے کسی ہندی اخبار کا کامیابی سے جاری رہنا ایک مشکل امر دکھائی دیتا ہے۔ چونکہ "ہندی" کے پرچار کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا ہندی جاننے والے بھائیوں کو ضرور اس کے گراہک بننا چاہیے۔ اور ہندی کے پرچار میں امداد کرنی چاہیے۔ دسمبر کے آخر میں اس کا اردھ شتابدی انک "نکلا ہے۔ جو کہ (۲۰×۳۰/۸) سائز کے ۹۰ صفحات پر شائع ہوا ہے۔ دو تین بلاک کی تصاویر دی گئی ہیں۔ مضامین نہایت دلچسپ اور سبق آموز ہیں۔ مضامین نگاروں میں پنڈت کرشن کانت مالویہ۔ ڈاکٹر ستیہ پال اور مہاتما گاندھی جی کے مشہور نام قابلِ ذکر ہیں۔ قیمت فی کاپی ۴ر:۔ ملنے کا پتہ:۔

(مینجر "کھری بات"۔ لاہور)

دھرم اُپدیش

سنگرہ کرتا لالہ بھورام جی منتری لدھیانہ نواسی۔ پرکاشک و ملنے کا پتہ:۔ پُستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضخامت ۱۱۲ صفحات۔ کاغذ اور چھپائی عمدہ قیمت فی کاپی ۱۲ر:۔

"سن ۱۹۳۵ء کے مئی ماس میں پرتی ورش کی بھانتی آریہ پرتی ندھی سبھا کا وارشک اُتسو ہوا۔ آریہ سماج سارو بھوم ویدک دھرم کا پرچارک اور سنسار بھر کو شانتی کا امرت پلانے کا سنکلپ رکھتا ہے۔ اُتسو کے اوسر پر منتری جی نے لاہور میں جو درشیہ دیکھے۔ اور جنھوں نے ان کے ہردے پر سے پرتا رنا کا اور ن اُتار دیا۔ دھرم کے پرچارک بھجنیک پدوں کے لئے کیسے کیسے دھرم ورودھ اناچار کرتے ہیں۔ یہ دیکھ کر منتری جی کی آتما سچی شانتی کی چاہ میں تڑپنے لگی۔ اس سمے آپ انتر مکھ ہو گئے۔ اور "ستیہ دھرم پرچارک" کی پرانی فائلیں اُٹھا کر اپنے گورو شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے لکھے ہوئے اُپدیشوں کا آپ نے سوادھیائے آرمبھ کیا"۔

یہ شبد پنڈت اندر جی ودیا واچسپتی نے اس پُستک کی اُپنی پرستاونا میں لکھے ہیں۔ ان سے پُستک کے لکھنے کی آوشیکتا پر کافی پرکاش ہو جاتی ہے۔ "دھرم اُپدیش" سوامی جی کے ان اُپدیشوں کا سنگرہ ہے۔ جو انھوں نے "ستیہ دھرم پرچارک" میں وقتاً فوقتاً لکھے۔ اُپدیشوں کا یہ سنگرہ گیتا اور منو کے مشہور شلوکوں کا بھگتی رس میں مدھر انوواد ہے۔ جسے پڑھ کر بہت آنند ہوتا ہے۔ ہندی پڑھے لکھے بھگتی بھاؤ کے آریہ بھائیوں کو یہ پُستک اوشیہ پڑھنی چاہیے۔ لالہ بھورام جی سوامی جی کے اننیہ بھگت ہیں۔ اُن کا یہ پریتن پرشنسنیہ ہے:۔

"آریہ سماج کس اور؟"

لیکھک شری وششٹ جی + پرکاشک مسرحق سدن منصوری + قیمت سوا روپیہ + ضخامت ۱۶۰ صفحات + کاغذ اور چھپائی اچھی +

"آریہ سماج کس اور؟" نام کی ایک پُستک ہمارے پاس برائے ریویو آئی ہے۔ اس میں آریہ سماج کے ۵۰ سالہ کاریہ کی آلوچنا کی گئی ہے آریہ سماج میں سنگھٹن واد اور ساہتیہ جنک ۴۴

۱۰۴ اُداسینتا سے جو شتھلتا آ گئی ہے۔ اس کو اچھی پرکار بیان کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ہم یہ لکھے بنا نہیں رہ سکتے۔ کہ اگر لیکھک مہودیہ اپنی لکھنے کا ڈھنگ تعظیم جینی کا نہ رکھ کر شیلی کو مدھر اور سہن شیل بناتے۔ تو اچھا ہوتا۔ اس قسم کی آلوچنا آریہ سماج کے گت کاریہ کو دھرمیوں میں تراکھنک سیدھ کرکے اپہاس کا وشیہ بنا سکتی ہے۔ آلوچنا کی دانی چاہیے لیکن ایسے ڈھنگ سے۔ جسے سرونسادھارن سہل سمجھ سکیں۔ اس پُستک میں جس "آلوچنا" کی آلوچنا کی طرف سنکیت کیا گیا ہے۔ وہ اچھے پر نتو

سوال نہ یہ ہے۔ کہ اسے کارپہ روپ میں پرینت کیسے کیا جائے؟ سادگی۔ بے نیچرپن اور کفایت شعاری کا جیون بے شک ہماری بیکاری کی بڑھتی ہوئی لہر کو روکنے میں سہائیک ہوگا۔ لیکن آج بیسویں صدی کے فیشن کے زمانہ میں اس کی سپھلتا سوپن مانتر دکھتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ لیکھک مہودیہ سویم ایک ایسے آشرم کی استھاپنا کرکے اس بات کا پرمان دے دیں۔ کہ اُن کی آلوچنا کوری آلوچنا ہی نہیں۔ بلکہ وہ جو کچھ کہتے ہیں۔ اسے کر کے بھی دکھا دینا چاہتے ہیں:۔

بقیہ مضمون "رِتوراج بسنت کا سواگت" صفحہ ۱۱

— پیارے بسنت! ہم بھی آپ کا دل سے سواگت کرتے ہیں —

پیارے! دنیا کی زندگی کے سہارنے۔ رِتوراج بسنت ہم آپ کا دل سے سواگت کرتے ہیں خزاں نہ جانے کہاں دور چلی گئی۔ وہ اپنے کئے پر سخت پشیمان ہے۔ آج درختوں میں جیون آ گیا ہے۔ تیری نوج کے دلکش منظر کو دیکھ کر ہم آپ کو مبارک باد دیتے ہیں۔ آسمان پر بھی آپ کے نغمے گلائے جا رہے ہیں۔ وہ دیکھو سورج بھی اپنی جگہ سے چل کر اُتر کی طرف آ گیا ہے تاکہ تیری سُندرتا میں مددگار بنے۔ چاند بھی اپنی ساری کرنوں کو آپ کی سیوا میں بھیج رہا ہے آج دھرتی کے بھاگیہ جاگے ہیں۔ جگہ جگہ جمہور...... کی محفلیں لگی ہوئی ہیں۔ دل پر تیرا ہی نقش ہے۔ زبان پر تیرا ہی نام ہے۔ سروں پر تیری ہی خوبصورتی کا راجیہ ہو رہا ہے لوگوں میں بھی تو سما گیا ہے۔ تیرے آنے کی خوشی کو سب نے تسلیم کیا ہے۔ سکولوں میں بھی تیرا ہی راجیہ ہے۔ کالجوں کی سبھاؤں میں بھی تیرا ہی جلوہ ٹپک رہا ہے۔ شہروں میں تیری گشت جاری ہے۔ کہ شاید کہیں نوہم خزاں چھپ کر بیٹھی ہو۔ تیری نوج ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے۔ اشجار پر تیرا نور ہے۔ پتہ پتہ میں تیرا ہی سرور ہے۔ میدان بھی بجتے ہیں مبارک باد دے رہے ہیں۔ پہاڑ بھی تیرا سواگت کرکے شاد ہو رہے ہیں۔ پرندوں کے نغموں میں آج تیرا ہی رس ہے۔ ندیوں اور پہاڑوں کے پانی میں تیرا ہی لس ہے۔ زمین پر تیرا ہی راجیہ ہے۔ آسمان پر بھی تیرا ہی تاج ہے۔ مشرق میں بھی تیرا پہرہ ہے۔ مغرب پر بھی تیرا ہی سہرا ہے۔ شمال کی طرف بھی تیری قدرت کا ہی کمال ہے۔ اور جنوب میں بھی تیرا ہی دلکش جمال ہے۔ آج ہمارے دلوں پر بھی تیرا ہی نام ہے۔ اور کانوں کو صرف تیرا سواگت کرنے کا ہی کام ہے۔ آج تو پھر ہمارے دلوں میں وہ جوش کا جذبہ پھونک دے۔ جس سے ہماری زندگی سچی زندگی بن جائے۔ اور دیش اور دھرم میں تیرے جیسے ہی اُپکاری پیدا ہو جاویں۔ بس آؤ پیارے دوست بسنت! ہم آپ کا دل سے سواگت کرتے ہیں:۔

ترانۂ بسنت!

آ عندلیب گائیں ترانہ بسنت کا } دکھلا یا سالِ نو نے زمانہ بسنت کا
دِل سے دُعا ہے ناظمِ شیریں مقال کی } ہر سال گائیں یونہی ترانہ بسنت کا

"ناظم فیضی"

شارداایکٹ کے ماتحت مقدمہ

آریہ نگر (خانیوال) ۱۹ر جنوری۔ آریہ سماج ادھار سبھا آریہ نگر کی وساطت سے جو مقدمہ شارداایکٹ کے ماتحت پہلی داس۔ دھرم چند، پھولا سنگھ، رام چند وغیرہ کے خلاف کافی عرصہ سے بعدالت جناب ڈپٹی کمشنر ملتان چل رہا تھا۔ اس کا فیصلہ آخر فاضل مجسٹریٹ نے سناتے ہوئے دھرم چند مذکور کو مبلغ ۵۰ روپے اور لچھمن داس کو ۲۰ روپیہ اور پھولا سنگھ کو ۲۰ روپیہ اور رام چند کو مبلغ دس روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے:۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

آریہ سماج دہلی کا شوک پرستاو :-

"آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا سادھارن ادھیویشن آریہ سماج کے پرسدھ اور پرانے ودوان کاریہ کرتا پنڈت وشنودت جی ایڈووکیٹ فیروزپور کی بے وقت مرتیو پر اتیت شوک پرگٹ کرتا ہے - اور انہیں آریہ سماج کی ایک وششٹ ہانی انوبھو کرتا ہے تتھا ان کے پریوار کے ساتھ ہاردک سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے" :-

(جونی پرشاد منتری آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی)

آریہ سماج منٹگمری کا شوک پرستاو

منٹگمری - ۱۱ر جنوری - آریہ سماج منٹگمری کا یہ سپتاہک اجلاس پنڈت وشنودت جی پردھان آریہ سماج فیروزپور کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے - اور ان کے سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہوا ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ وہ سورگیہ کی آتما کو شانتی بخشیں :-

(موہن لال منتری آریہ سماج منٹگمری)

آریہ سماج بیاس میں پرچار :-

۸ جنوری کو پنڈت دھرم دت جی آریہ اپدیشک اور مہاشہ بال کرشن جی بھجن اپدیشک بیاس میں پدھارے - آریہ سماج بیاس میں آپ نے اپنے منوہر ویاکھیانوں اور بھجنوں سے جنتا کو آنند کیا - حاضری کافی تعداد میں ہوتی رہی - پبلک پر اثر اچھا پڑا :-

(جونی رام منتری آریہ سماج بیاس)

بالمیکوں کو بینت ہونے سے بچانے کی کوشش :-

ہوشیارپور - ۱۶ر جنوری - دیانند دلت ادھار منڈل ہوشیارپور نے لالہ چونی لال اپدیشک منڈل کو کھڈیاں ضلع لاہور میں ان بالمیکوں میں کام کرنے کے لئے بھیجا ہے - جن کے متعلق اخبارات سے معلوم ہوتا ہے - کہ عیسائی ہونے والے ہیں یا ہو رہے ہیں - منڈل عنقریب ہی ایک اور اپدیشک بھیج رہا ہے :- (نامہ نگار)

آریہ سماج ڈیرہ غازی خان کا سالانہ جلسہ

ڈیرہ غازی خان - ۱۵ر جنوری - مقامی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ یہاں منعقد ہوا - جس میں ہون یگیہ کے بعد مہاشہ راجپال کے بھجن اور پنڈت شانتی پرکاش جی کا اپدیش ہوا - شریمتی شکیل کماری نے استریوں کو اپدیش دیا - پنڈت بشن پال جی نے پُرمعلومات ویاکھیان کے بعد دھن کے لئے اپیل کی - اور آریہ سماج کے کاریہ پر روشنی ڈالی - منتری جی نے گزشتہ سال کی رپورٹ پڑھی - بہت سو کے قریب چندہ جمع ہوا - کنور سکھ لال جی نے آریہ سماج کے سنہری کارناموں کا موثر پیرایہ میں ذکر کیا - باوجود سخت سردی کے لوگ ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوئے - کارروائی شانتی پوروک سماپت ہوئی :-

(منتری آریہ سماج ڈیرہ غازی خان)

کرتارپور ورجانند دھرم میلہ :-

کرتارپور - ۱۰ر جنوری - مقامی آریہ سماجی کارکنوں اور نیتاؤں نے اپنے ایک اجلاس میں شری سوامی دیانند جی سرسوتی کے گورو بھگوتی ورجانند جی مہاراج کی یاد میں دوسرا دھرم میلہ منانے کی تاریخیں ۲۱ - ۲۲ - اور ۲۳ فروری ۱۹۳۶ء مقرر کر دی ہیں - اس میلہ کا پروگرام بڑا دلچسپ بنایا جا رہا ہے - دھن جمع کرنے اور دیگر انتظامات کے لئے سب کمیٹیاں مقرر کر دی گئی ہیں - مقامی آریہ سماجیوں میں بڑا اُتساہ دکھائی دے رہا ہے :- (نامہ نگار)

آریہ یووک سماج فیروزپور کا سالانہ جلسہ :-

فیروزپور - آریہ یووک سماج فیروزپور شہر کا سالانہ جلسہ ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ جنوری جمعہ، ہفتہ، اتوار کو منایا جانا نشچت ہوا ہے جس میں بڑے بڑے پرسدھ سنیاسی مہاتما اپدیشک - لیکچرار و بھجن اپدیشک پدھار کر امرت ورشا کریں گے - بھوجن اور رہائش کا انتظام سماج کی طرف سے ہوگا - بستر اپنے ہمراہ لانا ضروری ہوگا :- (منتری)

آریہ سماج گرلی کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج گرلی کا ساتواں سالانہ جلسہ ۲۴ - ۲۵ اور ۲۶ جنوری ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے ہوگا - ساتھ ہی دلت اُدھار کانفرنس بھی ہوگی - بڑے بڑے ودوان پنڈت اور بھجن اپدیشک شامل ہوں گے - باہر سے آنے والوں کو بھوجن رشی لنگر سے ملیگا - بستر ہمراہ لائیں - جنتا سے پرارتھنا ہے - کہ درشن دے کر لابھ اٹھائیے :-

آریہ سماج جامپور کے سماچار :-

پراتہ کال کی روزانہ سمفا گیتا کی بجائے اب پنڈت ہربھجن لال جی آریہ اپدیشک ویدوں کی کتھا کر رہے ہیں - حاضری پہلے سے دوگنی ہو گئی ہے - دیویاں بھی کافی تعداد میں آ کر لابھ اٹھا رہی ہیں - مشکل مضمون کو نہایت آسان بنا دینا پنڈت جی کی خاص لیاقت ہے - سورج نکلنے سے پہلے پہلے سب کارروائی بھجن پرارتھنا کتھا اور ہون یگیہ وغیرہ سماپت ہو جاتی ہے - ہفتہ واری ست سنگ میں بھی اتنی حاضری نہ ہوتی تھی :-

۲ - مہاشہ مہر چند جی مالک انگلش بک ڈپو انبالہ سے مبلغ ۵/- ماہوار عرصہ زائد از دو سال بطور دان بھیج رہے ہیں - یہ دان شہر جامپور کے یتیموں اور اناتھ وغیرہ مستحق لوگوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے - مہاشہ جی کا شہر بھر کے مستحق لوگ بہت دھنیہ واد کرتے ہیں :-

۳ - مہاشہ ہری چند جی صراف نے ۱۲/- روپے نقد دان دیئے جو ویدک پاٹھ شالہ جامپور میں غریب لڑکوں کو ... دھرم شکشا کی کتابوں اور وظائف کی شکل میں دے دیئے گئے ہیں :-

۴ - ۱۳ پوہ ۱۹۹۲ کو لوہڑی کا پرو یگیہ کیا گیا - سوستی واچن - شانتی پرکرن اور سامانیہ پرکرن کے علاوہ یجروید کے ادھیاؤں سے آہوتیاں دی گئیں - دیویوں نے خاص اُتساہ سے اس پرو پر کام کیا - پرارتھنا کے بعد پنڈت ہربھجن لال جی کا "یگیہ" وشے پر اتی منوہر اپدیش ہوا - آخیر میں ریوڑیاں بانٹ کر ۱۲ بجے شام یہ شبھ کارروائی سماپت کی گئی :-

(گنیش دت منتری آریہ سماج جامپور)

آریہ سماج فیروزپور شہر کے سماچار :-

شوک ودوس - ۴ جنوری کو آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر میں پنڈت وشنودت جی پردھان آریہ سماج ہذا کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرنے کے لئے فیروزپور کی جنتا کی ایک میٹنگ زیر صدارت سوامی دیوانند جی ہوئی - مہاشہ جگت رام جی اپ پردھان نے پرستاو پیش کیا - جس میں پنڈت جی کی سیواؤں کا ورنن کیا - اور ان کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا :-

(لالہ ... ناتھ جی ... جنرل سیکرٹری)

ہندو سبھا - مہاشہ منوہر لال جی سیکرٹری ہندو سٹوڈنٹ ریلیف سوسائٹی - پنڈت آریہ منی جی - مہاشہ مدن جیت - بھگت دھنال جی - لالہ ساون مل جی ایڈووکیٹ - لالہ رام چندر جی اور مہاشہ بدری داس جی وکیل سیکرٹری نے پنڈت جی کے گُنوں کا ورنن کیا :-

سپتاہک ست سنگ - ۱۲ جنوری ۱۹۳۶ء اتوار کو ایت سوامی دیوانند جی کا پربھاوشالی اپدیش ہوا - سوامی جی ۱۲ ۵ ۱۹۳۵ سے یہاں پدھارے ہوئے ہیں - آپ ایک تیاگی اور سدھانت پریمی سنیاسی ہیں :-

لوہڑی - ۱۳ جنوری ۱۹۳۶ء کو رات کے جلسہ میں لوہڑی کا تیوہار منایا گیا - سینکڑوں نرناریوں نے اس میں حصہ لیا - لطیفوں اور گانوں کے بعد سوامی دیوانند جی کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا - جنتا کا ریوڑیوں سے ستکار کیا گیا :-

(ساگر چند اپ منتری)

لدھیانہ آریہ سماج مندر میں ریڈنگ روم

لدھیانہ ۱۹ - جنوری - یہاں آریہ سماج مندر میں ویدک لائبریری اور ریڈنگ روم کھولا گیا ہے - ریڈنگ روم میں آریہ بھاشا - انگریزی اور ہندی کے تازہ ترین اخبارات رکھے جاتے ہیں - ریڈنگ

اشتہار باجلاس شیخ عبدالرشید صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج جموں

نانک سنگھ ولد سردار ہیرا سنگھ قوم کھتری سکنہ جموں اپیلانٹ

بنام :- امیر محمد خان ولد آزاد خان افغان سکنہ نانکی شریف تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور - غزنی خان ٹھیکیدار - گمٹی دروازہ جموں ریسپانڈنٹان

اپیل دیوانی

بمقدمہ مندرجہ صدر درخواست اپیلانٹ ہے - کہ بطریق معمولی ریسپانڈنٹ امیر محمد خان کی تعمیل ہونی مشکل ہے - لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے - کہ اگر امیر محمد خان بغرض جوابدہی مقدمہ صدر اصالتاً یا وکالتاً بعدالت ہذا بتاریخ

۱۴ر پھاگن سمت ۱۹۹۲

حاضر نہ ہوگا - تو اس کی غیر حاضری میں کارروائی یکطرفہ کی جائے گی

آج ۵/۹/۹۲ کو بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا

(دستخط حاکم و مہر عدالت)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

ابی سینیا میں لازمی فوجی بھرتی کا اعلان

عدیس ابابا - ۲۲ر جنوری - غیر سرکاری طور پر اندازہ لگایا گیا ہے - کہ تمام ابی سینیا میں جنگ کی تیاری کا بنا حکم نافذ کیا گیا ہے - اس کا اثر تین لاکھ اشخاص پر پڑیگا - یہ اعلان محل میں ہزار ہا اشخاص کے مجمع کے سامنے جن میں وزرا بھی شامل تھے - پڑھکر سنایا گیا - بیان کیا جاتا ہے - کہ ہر ایک مرد کو ہتھیار اٹھا سکتا ہے - اور اب تک فوج میں بھرتی نہیں ہوا - فوراً بھرتی ہونا پڑیگا - شہنشاہ ہر ایک کو راشن اور کارتوس وغیرہ مہیا کریگا - عورتیں اور مرد ہتھیار نہیں اٹھا سکتے - سرکاری خزانہ کو ضروری امداد دینگے +

نئے ملک معظم کا پریوی کونسل میں اعلان

لنڈن - ۲۲ر جنوری - ملک معظم نے پریوی کونسل میں ذیل کا اعلان کیا ہے :-

"ہمارے والد بزرگوار ملک معظم کی وفات سے برٹش کامن ویلتھ کو جو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے - اس نے مجھ پر سلطنت کے فرائض سرانجام دینے کا بوجھ ڈال دیا ہے - مجھے اس بات کا علم ہے - کہ کس قدر آپ اور میری ساری رعایا ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میرے اس رنج و غم میں میرا درد بٹاتی ہے - اور میری پیاری ماتا سے اس کے دکھ میں ہمدردی کا اظہار کرتی ہے - ۲۶ سال پہلے یہاں میرے والد نے کھڑے ہوکر اپنی زندگی کا ایک مقصد یہ بیان کیا تھا - کہ وہ آئینی حکومت کو برقرار رکھیں گے - لہذا میرا بھی مصمم ارادہ ہے - کہ اپنے باپ کے نقش قدم پر چلوں - اور اپنی ساری رعایا کی شادمانی اور بہبودی کے لئے زندگی بھر ان کی پیروی کروں - مجھے امید ہے - کہ امپائر کی جملہ پارلیمنٹیں ..... اس بار گراں کو سنبھالنے میں میری مدد کریں گی - اور میں دعا کرتا ہوں - کہ پرماتما اسے پورا کرنے کے لئے میری رہنمائی کریں گے ؛

شہید گنج ڈیپوٹیشن پارلیمنٹ کے دربار میں

پٹنہ - ۱۲ر جنوری - حاجی محمد یونس بیرسٹر ایٹ لا ممبر کونسل کل رات بمبئی کی طرف روانہ ہو گئے - تاکہ شہید گنج کے اس ڈیپوٹیشن کے ساتھ مل سکیں جو کہ پارلیمنٹ کے پاس اپنا رونا رونے کے لئے انگلستان جا رہا ہے - یہ پارٹی ۲۳ ماہ حال کو جہاز پر سوار ہونے والی ہے ؛

حکومت فرانس مستعفی ہو گئی :-

پیرس - ۲۲ر جنوری - حکومت فرانس مستعفی ہو گئی ہے ؛

دمشق میں فساد :-

بیروت - ۲۲ر جنوری - دمشق میں حال ہی میں جو فساد ہوا تھا - اس میں جہاں دو دمشقی طالب علم مارے گئے ہیں - وہاں ۴۰ پولیس والے زخمی ہوئے ہیں ؛

نظام کی جوبلی کا التوا :-

حیدرآباد - ۱۲ر جنوری - ملک معظم کی رحلت کی وجہ سے نظام کی سلور جوبلی کی تقاریب ملتوی کی گئی ہیں ؛

آریہ سماج دہلی کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵ر اور ۲۶ر جنوری کو ہونا قرار پایا ہے - اس موقعہ پر مہاتما کرشن جی - پروفیسر رام دیو جی - پروفیسر گوپال جی - پنڈت رام چندر جی دہلوی - پروفیسر دھرمیندر ناتھ جی ایم - اے - پنڈت چموپتی جی - سوامی سوتنترانند جی اور مہاتما نارائن سوامی جی کے بھاشن ہوں گے ؛

آریہ سماج پتوکی کے سماچار :-

آریہ سماج مندر پتوکی میں پروفیسر سکھ باسی لال جی نے نہایت ہی حیرت انگیز کرتب دکھلائے - اس کے علاوہ انہوں نے کارخانہ جو پرجا بن میں اپنے کرتب مثلاً دل کی حرکت کو بند کرنا اور لٹا ہوا جھپ کر اپنے اوپر سے گزارنا وغیرہ وغیرہ کرتبوں کا مظاہرہ کیا - جسے پبلک نے بہت پسند کیا - رات کے وقت سماج مندر میں ان کے بھجن بھی ہوئے ؛

آریہ سماج مردان میں لوہڑی کا تہوار :-

مردان - ۱۵ر جنوری - آریہ سماج مردان میں لوہڑی کے تہوار کے موقعہ پر سیٹھ رادھا کرشن جی پردھان سماج کا دیا کھیان ہوا ؛

ماسٹر سندر سنگھ جی کو صدمہ :-

ماسٹر سندر سنگھ جی بی - اے - بی - ٹی - پرنسپل سری رام آشرم ہائی سکول امرتسر کے بڑے بھائی سردار سوبھا سنگھ جی اپنی کوٹھی میں رحلت فرما گئے - سری رام آشرم ہائی سکول ان کے اعزاز میں بند رہا ؛

سر فیروز خان نون کی تردید :-

لاہور - ۲۲ر جنوری - سر فیروز خان نون وزیر تعلیم پنجاب لکھتے ہیں - کہ "مجاہد" نے ہمارے متعلق یہ غلط خبر شائع کی ہے - کہ میں نے اور میرے ایجنٹوں نے مسجد شہید گنج کے حصول کے لئے سول نافرمانی کی تلقین کی تھی ؛

مصر میں نئے منسٹری منڈل کا قیام :-

قاہرہ - ۲۲ر جنوری - نسیم پاشا کی وزارت نے آج استعفیٰ داخل کر دیا ہے - اب اس کی جگہ متفقہ گورنمنٹ قائم ہو گئی ہے - تاکہ معاہدہ کے خاتمہ سے پہلے فوجی مفاہمت کی بنا پر نامہ و پیام کرے ؛

کچھ اور سماچار

ہریجنوں کو جلتی آگ میں دھکیل دیا

پٹنہ - ۲۰ر جنوری - ضلع گیا کے ایک گاؤں چلبوش سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ وہاں اعلیٰ ذات کے ہندوؤں نے چار ہریجنوں کو نہایت بے رحمی سے اذیت پہنچائی - گاؤں میں مویشیوں کا ایک وبائی مرض پھیلا ہوا تھا - گاؤں کے ہندوؤں نے چماروں کو بلا کر کہا - "چونکہ تم لوگ ہی اس وبائی مرض کے ذمہ دار ہو - اس لئے اس کا انسداد کرو"

چماروں نے جواب دیا - کہ "ہم کیا کر سکتے ہیں - نہ ہی ہم نے یہ مرض پھیلایا ہے - اور نہ ہی ہم اس کا انسداد کر سکتے ہیں" ---- اس پر چماروں کو جلتی آگ میں دھکیل دیا گیا - ایک چمار بری طرح جھلس گیا - معلوم ہوا ہے - کہ اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا گیا ہے ؛

رپورٹ آریہ سماج مٹھ ٹوانہ ضلع شاہ پور

(از ابتدائے یکم بیساکھ سمت ۱۹۹۱ تا آخر چیت سمت ۱۹۹۲)

۱- سال زیر رپورٹ میں ہفتہ وار ست سنگ پچاس ہوئے ؛

۲- سنسکار - یگیوپویت ۱ - منڈن سنسکار ۲ - جات کرم ۲ - نام کرن ۳ (کل ۸)

۳- اتسو سالانہ - جنم اشٹمی - وجے دشمی - دیانند نروان اتسو - شردھانند بلیدان دوس - رشی بودھ اتسو اور دیپ اتسو ؛

۴- پرچار تفصیل سالانہ - پنڈت بشنو داس جی - پنڈت ماسٹر منشا جی - پنڈت بھیم سین جی - پنڈت ہر دیال جی - مہاشہ بال کرشن جی - پنڈت واسدیو جی اور ڈاکٹر کیسر سنگھ جی پرچارک ودھوا ووا ہ سہایک سبھا لاہور آدی نے مختلف مقامات پر پرچار کیا ؛

۵- اخبارات - "پرکاش" - "آریہ مسافر" - "آریہ" "مہندی" - "اسٹڈنٹس مد ہارک" - "ودھوا وواہ سہایک" - اور "آریہ ویر" وغیرہ وغیرہ جاری رہے ؛

پیشتر ازیں آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کے زیر اہتمام ایک پاٹھشالہ موسومہ بہ ویدک پتری پاٹھشالہ مٹھ ٹوانہ چند سال کام کرتی رہی ہے - انتظامیہ کمیٹی میں چند اختلافات کی وجہ سے پاٹھشالہ بند ہو گئی - ایب اس پاٹھشالہ کو از سر نو آئندہ ماہ اپریل ۱۹۳۶ء میں جاری کرنے کا وچار ہے - اس لئے دانی اصحاب سے پرارتھنا ہے - کہ سابقہ وعدہ جات معہ سود جس کی مالیت ۴-۱۲-۲۶۶ روپے ہے - ادا کر کے پنیہ کے بھاگی بنیں ؛

مالی رپورٹ متعلقہ آریہ سماج بابت سال زیر رپورٹ (یکم بیساکھ سمت ۱۹۹۱ تا یکم بیساکھ سمت ۱۹۹۲)

میزان	متفرق ندھیاں	چار آنہ ندھی	بذریعہ چندہ ماہواری	بقایا سال سابق	تفصیل آمدنی
۱۵۱/۱۳/۹	۷-۶-۶	۴-۴-۰	۵۳-۱۵-۰	۸۶-۲-۳	

میزان	متفرق	چترپتی سماج مندر	پرچار ندھی	جلسات	ڈاک خرچ	مرمت مکانات	اگنی ہوتر	تفصیل اخراجات
۹۴/۸/۹	۴۱/۰/۳	۵/۴/۰	۴/۴/۰	۶/۱۰/۰	۱/۱۰/۹	۲۰/۷/۰	۶/۴/۹	

(رام کشن دیوان منیجر پاٹھشالہ مٹھ ٹوانہ)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

شہنشاہ جارج پنجم رحلت فرما گئے!

لندن ۲۱ جنوری - ملک معظم شاہ جارج پنجم گذشتہ شب ۱۱ بجکر ۵۵ منٹ پر سرگباش ہو گئے - ان کی موت کی وجہ سے پارلیمنٹ کا فوری اجلاس بلانے کی ضرورت لاحق ہوئی - آج ۸ بجے شام کو ہاؤس آف لارڈز - ہاؤس آف کامنز دونوں کے اجلاس منعقد ہو گئے - ہوم سکرٹری ہاؤس آف کامنز میں بادشاہ کی موت کی خبر سنائیں گے ۔

نئے بادشاہ کا پیغام - نئے بادشاہ نے لارڈ میئر لندن کو مندرجہ ذیل تار دیا - "میں گہرے رنج کے ساتھ آپ کو مطلع کرتا ہوں - کہ میرے پیارے پتا ۔۔۔ بادشاہ کی موت گذشتہ شب کو ۱۱ بجکر ۵۵ منٹ پر نہایت شانتی سے ہوئی"

گورنر جنرل کا اعلان - نئی دہلی - ۲۱ جنوری - شہنشاہ معظم کی موت کے متعلق مندرجہ ذیل غیر معمولی سرکاری گزٹ میں شائع کیا گیا ہے:-

"گورنر جنرل باجلاس کونسل گہرے رنج کے ساتھ جارج پنجم شہنشاہ برطانیہ عظمیٰ - آئرلینڈ و برطانوی نوآبادیات جو سمندر پار ہیں - اور قیصر ہند و محافظ مذہب کی موت کا اعلان کرتے ہیں"

گورنر جنرل اجلاس کونسل مزید یہ حکم دیتے ہیں - کہ ہز مجسٹی سول - بحری - ملٹری اور ایئر فورس کے افسروں کو مزید نوٹس تک ماتم کرنا چاہیئے - گورنر جنرل باجلاس کونسل علاوہ ازیں درخواست کرتے ہیں کہ "ہندوستان میں برطانوی رعایا کو بھی اس نہایت ہی رنج آفریں موقعہ پر ماتم کرنا چاہیئے"

مہاتما گاندھی کی طرف سے اظہار رنج - بمبئی ۲۱ جنوری - مہاتما گاندھی نے ملک معظم اور شاہی خاندان کے دیگر افراد کو ایک بحری تار بھیجا ہے - جس میں ملک معظم کی وفات پر گہرے رنج کا اظہار کیا گیا ہے - اور ملکہ و شاہی خاندان کے افراد سے اظہار تعزیت کیا گیا ہے ۔

کمیونسٹوں اور چینی فوج میں لڑائی :-

سنگھائی - ہنان کے ۳۰ ہزار کمیونسٹوں نے اچانک کو بچودھ پر حملہ کر دیا - صوبجاتی افواج کے ساتھ زبردست لڑائی کے بعد شرخپوشوں نے کوائی ہانگ سے ایک میل کے فاصلہ پر کئی شہروں پر قبضہ کر لیا - صوبجاتی افواج کا بیان ہے - کہ انہوں نے ۲ ہزار کمیونسٹوں کو ہلاک کر دیا ۔

مسٹر کپلنگ چل بسے :-

مسٹر رڈیارڈ کپلنگ چل بسے - جب انکی حالت نازک ہو گئی - تو ان کی بیوی اور لڑکی کو بلا لیا گیا - سرجن بھی موت کے وقت پاس تھا - آخری وقت مسٹر کپلنگ نے کوئی بات نہ کی - باہر سخت برف پڑ رہی تھی ۔

مسٹر سکرانوالہ کا داہ کرم سنسکار :-

مسٹر شام سندر سکرانوالہ کی موت ہوئی ۲۰ جنوری کو گوالمنڈی کی شمشان بھومی میں داہ کرم سنسکار کیا گیا ۔

کالی جھنڈیوں سے مظاہرہ :-

کراچی - مسلم تربیجڈی کمیٹی نے جو کراچی میں گولی چلنے کے سلسلہ میں قائم کی گئی تھی - یہ فیصلہ کیا ہے - کہ جب گورنر بمبئی یہاں آئیں تو سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرے کئے جائیں یہ امر قابل ذکر ہے - کہ کراچی کے مسلمانوں کو ابھی تک گورنمنٹ بمبئی کے خلاف شکایت ہے - کہ اس نے کراچی میں گولی چلنے کے واقعہ کی تحقیقات کے لئے کمیشن مقرر کیوں نہیں کیا ۔

لاڑکانہ میں ہٹھ یوگی کی موت :-

کراچی - لاڑکانہ کے ایک ٹاکی ہاؤس میں ہٹھ یوگی ہر ایک چیز نگل جانے کے کرتب دکھا رہا تھا - بیان کیا جاتا ہے - کہ اس نے کچھ زہریلے سانپ کھا لئے - اور زہر کا بھرا ہوا پیالہ پی گیا - اس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ سر چکرانے لگا - وہ فرش پر گر پڑا - اور مر گیا ۔

دولہن اور اس کا باپ گرفتار :-

کراچی - ضلع لاڑکانہ کے ایک گاؤں سے اطلاع آئی ہے - کہ پولیس نے ایک برات پر چھاپہ مارا - اور دلہن اور اس کے باپ کو فریب دہی کے الزام میں گرفتار کر لیا - معلوم ہوا ہے - کہ دلہن کی کسی اور شخص سے منگنی ہوئی تھی - اس سلسلہ میں اس کے باپ نے کچھ روپیہ بھی لیا تھا - جب اس کی کسی اور شخص سے شادی کا انتظام ہو گیا - تو باپ اور لڑکی کے خلاف استغاثہ دائر کیا گیا - اور مجسٹریٹ نے دونوں کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے ۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی روانگی :-

حیدرآباد - ۲۰ جنوری - کانگرسی حلقوں میں تحقیقات سے معلوم ہوا ہے - کہ پنڈت جواہر لال نہرو ۱۰ فروری کو یورپ سے روانہ ہوں گے اور بذریعہ ہوائی جہاز ہندوستان پہنچیں گے - اگر مسز کملا نہرو کی صحت میں اسی طرح ترقی ہوتی رہی - جس طرح کہ اب ہو رہی ہے - تو شاید آپ جنوری کے آخر میں ہی جرمنی سے روانہ ہو جائیں ۔

علاج کے لئے گسٹین جا رہے ہیں :-

مسٹر سبھاش چندر بوس کی حالت اچھی ہے لیکن بدقسمتی سے وہ بالکل صحتیاب نہیں ہو سکے - انہوں نے ایک بیان میں کہا - کہ وہ علاج کرانے کے لئے ایک دفعہ پھر گسٹین جا رہے ہیں - یہاں موسم اچھا نہیں ہے - جس کا ان کی صحت پر برا اثر پڑ رہا ہے ۔

ایک عجیب و غریب بچھڑا :-

فیروزپور - موضع امیر شاہ والا میں ایک گائے کا عجیب و غریب بچھڑا پیدا ہوا ہے - جس کے سم (کھر) گھوڑے کے سموں کی طرح ہیں - بچھڑا ابھی تک زندہ ہے ۔

ریاست گوالیار میں مندر کی بے حرمتی

پانی پت - ۲۰ جنوری - ریاست گوالیار کے ایک شہر یا گاؤں میں مندر کی بے حرمتی - مورتیوں

کی چوری اور کتابوں کو آگ کی نذر کئے جانے کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر یہاں کے جینی اصحاب اور دیگر ہندوؤں نے برت رکھا - ہڑتال کی - اور ننگے سر ایک جلوس نکالا اس کے بعد ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا ۔

سرحدی قبائلی کا برطانوی فوج پر حملہ :-

لنڈی کوتل - پشاور کا نامہ نگار خصوصی اس اطلاع کی صحت کے لئے ذمہ دار ہے - کہ گذشتہ ویروار کو قبائلی پٹھانوں نے شمالی سرحدی علاقہ میں ٹوچی سکاؤٹس نامی سرکاری فوج کے دستہ پر شدید حملہ کر دیا - اور دونوں اطراف سے ایک دوسرے پر گولیاں چلائی گئیں جس کے نتیجہ کے طور پر طرفین کا بھاری اتلاف جان ہوا - یہ علاقہ کابل خیل میں واقع ہے - اور دو اہم سرحدی راستوں کا مقام اتصال ہے - لیکن ویروار کو اچانک حملہ کر دیا گیا - اور اس علاقہ کے نواح میں ہی حسن خیل قبیلہ کے لوگوں کا مسکن ہے ۔

اس ضمن میں مزید ایک اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ فوجی پلٹن حملہ آور قبائلی کی شورش کو فرو کرنے کے لئے جائے وقوعہ کی جانب روانہ ہو گئی ۔

رائے بہادر کا خطاب چھین لیا گیا!

نئی دہلی - مسٹر سرلیش چندر ٹھاک سابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مین سنگھ بنگال کا ان کے قابل اعتراض چلن کی وجہ سے رائے بہادر کا خطاب جو انہیں یکم جنوری ۱۹۳۳ء کو دیا گیا تھا واپس لے لیا گیا ہے ۔

یوم آزادی کا پروگرام ملتوی :-

معلوم ہوا ہے - کہ پیش نظر مقاصد کی بنا پر یوم آزادی کا پروگرام ملتوی کرنا پڑا ہے - تاہم آج راوی کے کنارے قومی جھنڈا لہرایا جائے گا - اور یوم آزادی کا ریزولیوشن پڑھ کر سنایا جائیگا - راوی کا کنارہ لاہور میونسپل کمیٹی کی حدود سے باہر ہے ۔

مسٹر ویجے راگھو آچاریہ کی صحت :-

مدراس - مسٹر ویجے راگھو آچاریہ سابق پریذیڈنٹ کانگرس جو نرسنگ ہوم میں ہیں - راضی ہیں اور آرام کر رہے ہیں ۔

مسٹر اے - وی ٹھکر لاہور میں :-

لاہور ۲۲ جنوری - مسٹر اے - وی ٹھکر جنرل سکرٹری ہریجن سیوک سنگھ آج بذریعہ فرنٹیئر میل لاہور تشریف لائے - اور راجہ نریندر ناتھ جی کی کوٹھی نمبر فیلڈ فیروزپور روڈ پر قیام پذیر ہیں ۔

لالہ لال چند فلک کی دھرم پتنی کا انتقال

لاہور - لالہ لال چند فلک کی دھرم پتنی بعارضہ دمہ کافی عرصہ سے بیمار رہنے کے بعد سرگباش ہو گئیں ۔

بہاول نگر میں مزید گرفتاریاں :-

بہاول نگر ۲۰ جنوری - سیٹھ چرنداس پریذیڈنٹ ہندو سبھا کو گرفتار کر لیا گیا ہے - شہر میں بھاری بے چینی پھیل رہی ہے - سیٹھ خوشی رام اور رانا رام کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے - اور انہیں چھ چھ ماہ قید کی سزا دی گئی ہے ۔

جاپانی پارلیمنٹ توڑ دی گئی :-

ٹوکیو - ۲۰ جنوری - شہنشاہ کی منظوری پر جاپانی پارلیمنٹ توڑ دینے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے - اس کا نتیجہ یہ ہوگا - کہ گورنمنٹ کے خلاف جو عدم اعتماد کا ووٹ پیش ہونے والا ہے - وہ پاس نہ ہو سکیگا ۔

صوبجاتی کونسلوں کے انتخابات :-

نئی دہلی - ۲۰ جنوری - ریفارم افسروں کی کانفرنس جو گذشتہ ہفتہ ختم ہوئی - اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ بعض صوبجات اپنے انتخابات آئندہ دسمبر بعض جنوری ۱۹۳۷ء اور بعض فروری ۱۹۳۷ء میں کرنے کے قابل ہو سکیں گے ۔

منعقد ڈیلیگیٹو اور دیگر قواعد پر غور کیا گیا اور بحث کے دوران میں تمام ڈیلیگیٹوں کا باہم اتفاق رہا ہے ۔

ودیش میں بھارتیہ سبھیتا کا پرچار ورون

بنارس ہندو یونیورسٹی میں مہتہ جیمنی جی کے لیکچر

برنداین سے مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری آریہ سماج بنارس ہندو یونیورسٹی کے نمنترن دینے پراُس کے جلسہ منعقدہ ۱۳ - ۵ جنوری ۱۹۳۶ء کے لئے پدھارے - شری پنڈت مالوی جی اِس اُتسو پر نہ پہنچ سکے۔ کیونکہ آپ پونا سے ہی مہاراجہ بڑودہ کو ملنے کے لئے چلے گئے - اس لئے آپ کی بجائے یونیورسٹی کے دیگر پروفیسروں نے کرسی صدارت کو زینت بخشی - اور اِس اُتسو پر ناراین سوامی جی مہاراج - پنڈت بدھ دیو جی - کنور سکھ لال جی - پروفیسر طوطارام ایم - ایس - سی - اور مہتہ جیمنی جی سملت ہوئے - یہ جلسہ شواجی ہال میں ہوا - مہتہ جی تو ایک خاص اُدیش سے گئے تھے - وہ اُدیش آپ نے اپنے لیکچروں میں یونیورسٹی کے نویوکوں کے دل و دماغ پر انکت کیا - آپ نے ادبھت - اُتم اور پربھاؤ شالی ویاکھیان اِن چار وشیوں پر دیئے :-

۱ - انڈونیشیا پر بھارت کی پراچین سبھیتا کی چھاپ :- پہلے لیکچر میں آپ نے بتایا - کہ ہماری سبھیتا کے چنہ ابھی تک جاوا - بالی - سیام - ملایا آدی دیشوں دیشانتروں اور دیپ دیپانتروں میں پائے جاتے ہیں - جو زبانِ حال سے پکار پکار کر کے ہماری شانِ ماضی کو بتلا رہے ہیں - اور آپ نے نوجوانوں کو ان دیشوں میں جاکر ویدک سبھیتا کو پھر جیوت کرنے اور وہاں کے لوگوں کو جو دھرم سے پتت ہو رہے ہیں - اُن کو دھرم کا پیغام سنا کر غیر مذاہب کے چنگل سے بچانے کی پُرزور اپیل کی۔

۲ - جاپان کی شکشا پرنالی اور ورتمان سمے کی بیکاری :- آپ خاص طور پر اسی لیکچر دینے کے لئے بنارس ہندو یونیورسٹی کے جلسہ پر پدھارے تھے - تاکہ پنڈت مالوی جی کی موجودگی میں موجودہ سکھشا پرنالی کے خلاف آواز اُٹھا کر اُن کی یونیورسٹی میں سکھشا پرنالی کو جب سے پہلے بدل کر انڈسٹری سکھانے کی سکیم کو پیش کر کے جلد از جلد عمل کرا سکیں - لیکن افسوس پنڈت مالوی جی کسی ضروری کارن سے نہ آسکے - آپ نے یونیورسٹی کے طلباء کو سپشٹ لفظوں میں ... کہ موجودہ سکھشا پرنالی سے کچھ فائدہ نہیں ہے - اِس سے تو یہی بہتر ہے - کہ میٹرک پاس کرنے کے بعد جاپان اتیادی دیشوں میں جاکر گھریلو دھندوں کے سیکھنے میں اُس روپیہ کو لگائیں جو کالجوں کی سکھشا پراپت کرنے میں لگایا جاتا ہے - جس سے کچھ پتے بھی پڑے - آپ نے بھارت کی شکشا پرنالی کا جاپان کی سکھشا پرنالی کے ساتھ مقابلہ کر کے انڈسٹری کو سیکھنے کا احساس پیدا کیا - جس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ دوسرے دن آپ کے گرد یونیورسٹی کے طلباء کا سارا دن جمگھٹا رہا - جاپان اتیادی دیشوں میں جاکر انڈسٹری کو سیکھنے کے لئے آپ سے واقفیت حاصل کرتا رہا - آپ نے کئی لڑکوں کو وہاں کے ہندوستانیوں کے ساتھ خط و کتابت کرنے کے لئے ایڈریس ... کرائے - سناتن دھرم اخبار کا رپورٹر بھی دیشی ہندوستانیوں کے نام لکھ کر لے گیا - تاکہ اخبار کو دیشوں میں بھیج سکے۔

۳ - جرمنی پر بھارت کی سنسکرتی کا پربھاؤ :- اپنے اِس لیکچر میں بیسیوں جرمن وِدوان گنائے - جنہوں نے ہمارے ساہتیہ کا جرمنی میں بھاشیہ کیا ہے - اور بتایا کہ جرمنی کی لائبریریوں میں ساہتیہ بھرا پڑا ہے - سٹینلے جونس کی رائے بتلائی - جس نے لکھا ہے - کہ سنسکرت کا جتنا جرمنی میں ملتا ہے - اتنا بھارت میں نہیں - جرمنی نے سنسکرت کو لازم قرار دے ... لیکن ہندوؤں کے کالج اور سکول سنسکرت کو لازمی قرار نہیں دے سکے - ہمارے نوجوان سنسکرت کو مردہ زبان کے نام سے پکارتے ہیں - لیکن جرمنی کے لوگ بڑے شوق سے اِسے ... ہیں - اب جرمنی کے لوگ اپنے وِدوانوں کو ویدوں کی گمشدہ شاخیں تلاش کرنے یا ... کے لئے تبت میں بھیج رہے ہیں - لیکن ہم ہیں - کہ جنہوں نے ویدوں کا سنسار بھر میں بھاشیہ کرنا تو کجا ابھی تک باقی شاخوں کو تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی - اِسطرح ... اپنے کرتویہ کا پالن نہیں کرتی۔

۴ - ویدک دھرم کی فضیلت اور وید ارتھ شیلی :- آپ نے چوتھا لیکچر اتوار کو آریہ ... پر بڑے ہی اچھے ڈھنگ سے دیا - آپ نے ویدک دھرم اور دوسرے مت متانتروں کو مختلف کسوٹیوں پر ... ویدک دھرم کو اناد اور عالمگیر سدھ کیا - اور بتایا - یورپین لوگ جو ویدوں کو اپنشوری گیان ... جس طرح وہ انہیں اپنا رہے ہیں - اور دن بدن پراچین وید ارتھ شیلی کا انکرن کر کے رشی ... چھوڑ رہے ہیں - لیکن ہمارے مغرب زدہ وِدوان ڈاکٹر پرانا جیسے ویدوں کو بابل ... میں اتہاس سدھ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

(روشن لال آریہ ننکانہ نواسی حال بنارس)

دیانند سپتاہ کا پروگرام!

امسال پر دیو رشی ور دیانند مہاراج کی پوتر سمرتی میں سدا کی بھانتی اِس ورش بھی "دیانند سپتاہ" رشی بودھ اُتسو ۲۰ فروری سے ۲۰ فروری ۱۹۳۶ء تدنوسار پھالگن کرشنا سپتمی سے پھالگن کرشنا ترودشی سمت ۱۹۹۲ تک شنکروار سے وبروار تک منایا جائے گا۔ اتہ آپ سے نویدن ہے کہ اِس سپتاہ کو زیادہ سے زیادہ اُتساہ و اُتسوتا پورن کے ساتھ منانے کا ایسا بھرسک پریتن کیجئے کہ جس سے ویدک مغربی آنپن ہو کر آریہ سنسکرتی کا پرچار ہو - اور آریوں کے جیون میں نیتک سدھار ہو کر شردھا اور بھگتی کی ترقی ہو - پرتیک آریہ سبھاسد کو گورودیو کی پوتر سمرتی میں سوادھیائے کا برت لینا تتھا آتم نریکھشن کرنا چاہیئے۔

کاریہ کرم

کیرتن :- پرتی دن سویرے ادھ ہم سے دو گھڑی پوروا نگر نگر اور گرام گرام میں ٹولیاں بنا کر کیرتن کرنا چاہیئے۔

یگیہ :- کیرتن کے پشچات آریہ مندر میں سارو جنک یگیہ کیا جانا چاہیئے - حتی الامکان اس سپتاہ میں سمپورن یجروید سنگھتا کے برہد یگیہ کی یوجنا کی جائے۔

پرچار :- پرتیک دن شام کے وقت گراموں میں تتھا نگر کے بھن بھن محلوں میں اتھوا آریہ مندروں میں تتھا دوارہ تتھا انیہ پرکار سے ویدک سدھانتوں کے پرچار کی وشیش آیوجنا کرنی چاہیئے - اور رشی جیون پر بھی وشیش پرکاش ڈالنے کا پریتن کرنا چاہیئے - ہر نئے آریہ سبھاسد بنانے کا پورن پریتن کرنا چاہیئے۔

دلت اُدھار :- اس سپتاہ میں نیون سے نیون ایک دن اچھوت کہی جانے والی جاتیوں میں وشیش پرکار سے پرچار تتھا اُن کے اُٹھانے اور چھوت چھات کو نرمول کرنے کا پریتن کرنا چاہیئے۔

سہ بھوج :- یتھا سمبھو سہ بھوج کی بھی اسی دن یوجنا کرنی چاہیئے۔

رشی بودھ پرو

۲۰ فروری ۱۹۳۶ء دن گورووار - صبح :- سمست آریہ سجن تتھا دیویاں مندر میں ایکترت ہو کر

۱ - کچھ کال وید پاٹھ کریں۔

۲ - سادھارن یگیہ تتھا پروشیش ودھان کیا جائے۔

۳ - آتم اُدھار سمبندھی بھجن گان کئے جاویں۔

۴ - پرتیک ویکتی آتم اُنتی سوادھیائے تتھا ویدک دھرم پرچار کرنے کا انوشٹھان کریں۔

۵ - نیچے لکھے برتوں میں سے ایک یا انیک برت دھارن کریں۔

(ا) میں اپنے نام کے ساتھ شرما - اگروال اور سود آدی جنم پرک جاتی سوچک نام نہ لکھا کروں گا۔

(ب) ہرش اور شوک کے سمے آریہ ممبران پرسپر بھراتری بھاؤ سے برتیں گے۔

(ج) آریہ سدسیہ آپس میں سہ بھوج کرنے میں بھید بھاؤ نہ کریں گے۔

(د) وواہ سمبندھ ذات پات توڑ کر کریں گے۔

بعد دوپہر :- وشیش نگر کیرتن کیا جائے - کیرتن ادھک سے ادھک گمبھیر تتھا پربھاو اُتپادک ہونا چاہیئے - آریہ پرشوں - کماریوں تتھا دیویوں کی ٹولیاں بنا کر سویم بھجن گانے چاہیئیں۔

بھجنوں میں پربھو بھگتی - رشی مہما اور دیش پریم - جاتیہ گورو تتھا آتم سدھار کے ہی وشیش بھاو ہونے چاہیئیں۔

رات :- دیپ مالکا کے اُپرانت مندروں میں ویدک اپدیش تتھا رشی جیون پر وشیش پرکاش ڈالنے والے اپدیش اور ویاکھیان ہونے چاہیئیں - شانتی پاٹھ کر کے آریہ جن اپنے اپنے گرہ جاکر اپنے جیون کو ادھک سے ادھک اُوچ تتھا پر اُپکاری بنانے کا شبھ سنکلپ دھارن کریں۔

"پرکاش" میں اشتہار دے کر لابھ اُٹھائیے! (مینیجر)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲/۸ جمالستان للعہ/ (محصول ڈاک علاوہ)

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

یہ امر طے شدہ ہے کہ ہمارا ایک بھی غلط قدم خوفناک ہے

پھر آپ کتنی زندگی کس راہ پر چلاویں گے ؟

آپ جملہ رموزِ زندگی معلوم کرنے کے لئے

راہِ راست حاصل کرنے کے لئے

ہمیشہ تندرست رہنے کے لئے

اپنے خاندان کو خوشحال بنانے کے لئے

آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں ۔

وید شاستری جامنگر کاٹھیاواڑ

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی

پرہ جہاں شہاہ میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا ۔ بدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص ۔ پھلبہری) کو جڑ سے آرام ہو جاتا ہے ۔ ورنہ دگنا مال واپس دوں گا ۔ جو چاہے ایک اکٹھی ٹکٹ بھیج کر منگا دیکھیں قیمت ۲ ۸ ہر

شری کرشن چندر کتری سراے ضلع گیا ۔ پوسٹ نمبر ۱۵

ہندوستان بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ ۔ دام نقد ۔ گرمیٹڈ کیفرا اور تین قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں ۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے ۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی ۔ کراچی

Suleman Umar
& Co Karachi

پرکاش میں اشتہار دے کر لابھ اٹھایئے !

ضرورت

در اور کنیا کی ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" بہترین ذریعہ ہے ۔ آریہ ودیالیوں ۔ سکولوں اور دیگر تمام سنستھاؤں کے لئے ٹیچروں اور ادھیاپکاؤں وغیرہ کی ضرورت کے لئے "پرکاش" سے فائدہ اٹھایئے ۔ (مینیجر)

ڈابر ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور سولانانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی ویدک کارخانہ

صیغہ نمبر ۸ ۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ ۔ کلکتہ

آسام بنگال نیپال بھوٹان

دنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب

آسامی بنگالی طلسمی یا خزانہ کرامات

عجیب کتاب ناگری میں بھی آپ کو تاب سے نکل چکی ہے ۔ اور اردو میں اسی ماہ شایع ہو جائے گی ۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں ۔ آپ بھی جلد آرڈر بھیج کر نام درج کرا لیں ۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے ۔ اس میں آسام ۔ بنگال ۔ نیپال بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلوں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ اپنے اپنے مجربات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں جن کی حیرت انگیز تاثیر سے ایک بار مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے ۔ علاوہ ازیں ملک کا مروپ (آسام) ڈھاکہ (بنگال) نیپال کی ترائی میں جادو اور روشنی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گزرے ۔ جن کو تعجب ہی نہیں بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا ۔ اور اس علم کی سچائی آئینہ کی طرح روشن ہو جائے گی ۔ نقل کھول کر رکھ دیئے گئے ہیں ۔ اس کتاب میں اس کا پی کی بھی بجنسہ نقل کر دی گئی ہے جس کو ایک پڑھت بہت دھیان بھول سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے ۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے رُشح وردان دسوں زبانوں کے عالم فاضل قابل تعلیم یافتہ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا ۔ یہ کتاب نہیں ۔ بلکہ بھارت کے قابل تعظیم تپسوی مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہزاروں انسانی جانوں کو موت کے منہ سے بچا لینے ۔ نامردوں کو مرد بنانے اولادوں کو اولاد دینے بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے ۔ آج سینکڑوں بانجھ مرد عورتوں کے گھر کتاب ہذا کا ہر ایک چٹکلہ جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے ۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی ۔ اس پر بھی اگر آپ کو پسند نہ ہو ۔ تو تین روز دیکھ کر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں ۔ اس سے بڑھ کر سچائی کی اور کیا گارنٹی ہو سکتی ہے ؟ اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں بے موت مرنے والے انسانوں جیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں جن کے پاس یہ کتاب ہوگی ۔ سمجھ لیں ۔ کہ دس بیس کوس کے ارد گرد دہر ایک کی زبان پر اسکا نام ہوگا ۔ قیمت اردو للعہ/ ناگری ایڈیشن ۵/ محصول ڈاک ۱۲/ ۔ اور خوبصورت جلد بندھی ہوئی کے ۱۲/ زائد ہونگے ۔ تقریباً ۰۰ صفحات ہیں ۔ (نوٹ) جو اسی ماہ خرید لیں گے ۔ ان کو نصف قیمت کی رعایت دی جائے گی ۔ یعنی ۲/۸ لئے جائیں گے ۔ اور مجلد کے ۳ روپے ۱۲/ ۔ اور جو بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ کر دیں گے ۔ انکو ۱۲/ محصول ڈاک بھی معاف ہوگا ۔ یکم فروری سے رعایت کے لئے لکھنے کی تکلیف نہ اٹھائیں ۔

مینیجر انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بینکرس شیلانگ (آسام)

The Manager Indian Stores (5) Gener.
merchant & Bankers Shillong (Assam)

STAR TRADE MARK (REGD)

اسٹار ٹریڈ مارکہ

طاقت کیلئے چٹنگ

پپیتا (REGD)

مقوی باہ کی گولی

اس کے استعمال سے نامردی ۔ پیدائشی یا محنت سے تنگ آ جانا اور جوانی میں لوٹ جانا ۔ [illegible] کی حالت ۔ کمزوری وغیرہ دور ہوتی ہیں ۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ
ڈاک محصول تین شیشیوں تک
نمونہ ساڑھے تین آنے جو صرف ایجنٹوں ہی سے مل سکتا ہے ۔

نوٹ :۔ اس دوا کے دوران استعمال میں پیٹ صاف رکھنا بہتر ہے ۔ ہماری بنائی ہوئی [illegible] کی گولی آسانی سے معدہ کو صاف کرتی ہے ۔

ڈابر جنتری

۱۹۳۶ء

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوبصورت جنتری شایع ہوئی ہے ۔ مفید اور کار آمد باتیں درج ہیں ۔ معزز قدردان مفت طلب فرمائیں فوراً ارسال ہوگی ۔

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دوا فروشوں کے ہاں ملتی ہے ۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں ۔

۱۔ لاہور کے ایجنٹ مینیجر پیسہ اخبار

۲۔ امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور
ہفتہ وار

प्र का श प्र का श

The Prakash Lahore

قیمت: سالانہ ...... للعہ/ ...... ممالک غیر سے ۷/
ششماہی ...... عہ/ ...... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۲ | اتوار ۲۰ ماگھ سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲ فروری ۱۹۳۶ء دیانند ابد ۱۱۱ | SUNDAY 2nd FEB 1936 | نمبر ۵

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲- ایشور سچدانند سروپ - نراکار - سرو شکتیمان - نیائے کاری - دیالو - اجنما - اننت - نروکار - انادی - انوپم - سرو آدھار - سرویشور - سرو ویاپک - سروانتریامی - اجر - امر - ابھے - نتیہ - پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا ادیت رہنا چاہیے ۔

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے یعنی شاریرک - آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ۔

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیے ۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے ۔

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے ۔

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے - اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

رگوید | خلوص حقیقی | **وید امرت** | خلوص حقیقی | یجروید

ओ३म् सह नाववतु, सह नौ भुनक्तु, सह वीर्य्यं करवावहै।
तेजस्विनावधीतमस्तु, मा विद्विषावहै ॥ (تیتریہ آرنیک ...)

وید بھگوان اور سمرتی شاستروں نے گرہست آشرم کو سمندر سے تشبیہ دے کر سوَرگ دھام کا خطاب دیا ہے۔ لیکن آج ہم لوگ جو گرہستھ ہیں اسے نرک دھام بنا رہے ہیں - اور باہمی ایرشا - دویش اور سوارتھ سدھی کے سبب ہمارے سنسار کو اشانتی کے ساگر میں دھکیل رہے ہیں - اگر ہم چاہتے ہیں کہ سنسار کے اندر شانتی اور راحت کا راجیہ از سر نو سستھاپت ہو - تو ہم سب استری پرشوں کا یہ پرم کرتویہ ہے - کہ ہم اپنے گرہست آشرم کو خلوص حقیقی کا مجسمہ بنائیں - کیونکہ سارا سنسار جس محور پر چکر لگا رہا ہے - وہ یہی آشرم ہے - سنیاسی - بان پرستھی اور برہمچاری سب اسی آشرم کے دستِ نگر ہیں ۔

آدرش گرہست وہ ہے - جہاں استری پرش باہم مل کر یہ عہد کر سکیں - کہ (नौ) ہم دونو (सह) باہم یک جان و دو قالب ہو کر (अवतु) ایک دوسرے کی رکھشا کریں - تاکہ کبھی غیر کو ہمارا مذاق اڑانے کا موقع نہ مل سکے - جو کچھ (नौ) ہم دو نوجائز طور پر کمائیں - اسے (सह) باہم مل کر (भुनक्तु) بھوگیں - تاکہ ہمارے دلوں میں کبھی بھی ایک دوسرے کے خلاف بد اعتمادی راہ نہ پا سکے - اور اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہم جو بھی سرگرمی دکھلائیں - وہ ایسی ہو - کہ ہم ہر دو (सह) اکٹھے مل کر ایک دوسرے کی ..... (वीर्यम्) طاقت اور پراکرم کی ترقی (करवावहै) سدا کرتے رہیں - تاکہ ہماری انفرادی کمزوریوں سے کوئی غیر محرم ہمیں کٹھ پتلی بنا کر اپنا اُلو سیدھا نہ کر سکے - اور اوائل عمر میں (नौ) ہم ہر دو نے (अधीतम्) جو کچھ کتابوں وغیرہ کے ذریعہ مطالعہ کیا ہے - وہ (तेजस्वि) ہمارے اثر - رسوخ اور وقار میں اضافہ کرنے والا (अस्तु) ثابت ہو - اور الیشور ہمیں اپنی روزانہ زندگی میں ایسا بل دیں - کہ ہم ہر دو (मा विद्विषावहै) کبھی ایک دوسرے سے کدورت - نفرت اور بغض کا اظہار نہ کریں - تاکہ کسی نامحرم استری پرش کو یہ جرأت ہی نہ پڑ سکے - کہ وہ ہمارے درمیان بدظنی پیدا کر سکے - یا انقطاع تعلق کی نوبت لا سکے ۔

لفظی معنی

(सह) مل کر (नौ) ہم دونو (अवतु) ایک دوسرے کی حفاظت کریں - (सह) پریم سے باہم مل کر (नौ) ہم ہر دو (भुनक्तु) استعمال میں لاویں - (सह) پریم و اتفاق سے (वीर्यम्) پراکرم کی بڑھتی کو (करवावहै) سدا کیا کریں - (नौ) ہمارا ہر دو کا (अधीतम्) پڑھا پڑھایا (तेजस्वि) اثر پیدا کرنے والا (अस्तु) ہووے - (मा) مت (विद्विषावहै) دویش و ورودھ کریں ۔

(رام منظم)

اتھروید | سام وید

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

"فرصت نکالو"

(از وادک شری گنپتی دت جی آریہ سیوک جام پور)

سردی کا موسم ہے۔ درزی صحن میں دھوپ میں بیٹھا کپڑے سی رہا ہے۔ گھر کے اندر سے جھکسرا آ کر کہا۔ "بابا! جاڑا لگتا ہے۔ ایک رضائی تو سی دو"۔

درزی نے کہا۔ "بیٹا! ابھی تو دھوپ نکلی ہے۔ تھوڑا گرم ہو لوں۔ اگر فرصت ملی۔ تو سی دوں گا"۔ لڑکا کچھ دیر وہاں بیٹھا۔ اور پھر کہتے لگا "بابا! آج ضرور سی دینا"۔ — درزی دوسرے خریداروں سے بات کر رہا تھا۔ اُس نے کوئی جواب نہ دیا۔ لڑکا آج کے اندر چلا گیا۔ دوسرے دن سویرے ہی لڑکے کی ماں نے کہا۔ "رامو کے بابا! لڑکا کتنے دنوں سے پالے مرتا اور روتا ہے۔ تمہیں اس کے لئے ایک رضائی سی دینے تک کی فرصت نہیں رہتا؟ مجھے کپڑا لا دو۔ تو میں ہی سی دوں"۔

درزی نے کہا۔ "جو تو کہتی ہے۔ سو تو درست ہے۔ پر بتا۔ میں کب فارغ ہوں۔ سردی کا موسم شروع ہے۔ گاہک دن رات تقاضا کرتے ہیں۔ مجھے تو اُن کے کپڑے سینے سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ دیکھتی نہیں۔ میں خود دن رات ننگے بدن رہتا ہوں۔ کیا مجھے سردی نہیں لگتی؟ فرصت ملے۔ تو بازار جا کر کپڑا لاؤں"۔

"کپڑا کسی سے منگوا لو۔ اتنے گاہک آتے ہیں۔ اُن میں سے کسی کو کہہ دو۔ لا دیگا"۔ رامو کی ماں نے کہا۔

درزی بولا۔ "کپڑا کوئی لا دے گا۔ تب بھی کیا ہوگا؟ ابھی میرے پاس گاہکوں کے اتنے کپڑے سینے کو پڑے ہیں۔ کہ تم اور میں دو نو لگاتار کئی دنوں تک بیٹھیں گے۔ تب کہیں جا کر کام نپٹے گا۔ درمیان میں کوئی اور کام آ گیا۔ تو وہ بھی نہیں"۔

درزن بولی۔ "تمہارا کام تو پورا ہونے کا نہیں۔ دوسروں کے کپڑے سیتے سیتے جاڑا نکل جائے گا۔ بھگوان نہ کرے۔ کہیں جاڑے سے لڑکے کو یا آپ کو نمونیا ہو گیا۔ تو بڑی مصیبت ہوگی۔ پھر میری کیا حالت ہوگی؟"

درزی نے بے پرواہی سے کہا۔ "کیا کیا جائے۔ ابھی تو فرصت نہیں"۔

جگت میں یہی حال دوسروں کو اپدیش دینے والوں کا ہے۔ انہیں بھی اپدیش سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ (درزی دوسروں کے کپڑے تو سیتا ہے۔ مگر یہ تو اپنا اکثر وقت یونہی برباد کرتے ہیں) پر شاید ایک دن ایسی فرصت ملے گی۔ کہ پھر کوئی بھی توڑ کاٹ کام نہیں آئے گا۔ ان بیچاروں کی زبان ہی کیا ہے۔ "NO TIME" کا بورڈ ٹکا کر رکھنے والے اور "کیا کریں؟ مرنے تک کی فرصت نہیں ملتی"۔ کی پکار رٹنے والے سب کو پوری فرصت اپنے آپ ہی مل جائیگی۔ اس لئے پہلے سے ہی فرصت نکال لیں۔ تو عقلمندی ہے۔ فرصت کہیں سے بلائے نہیں جاتی۔ نکالنی پڑتی ہے۔ خالی رہ جانے پر بڑی مشکل ہوگی۔ دوسروں کا سدھار کرنے کے کام سے ذرا فرصت نکال کر دنیش میں سے ذرا وقت بچا کر پہلے ہم سدھار اور اپنی سیوا کرنے میں ہوشیاری ہے۔ یہی نکتہ کافی دیر تک سوچنے کا ہے۔

ڈاکٹر برمن کے ٹریڈ مارک کی نقل

{ ڈاکٹر ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ کلکتہ کی فرم کی جانب سے } پولیس نے کل سامان اور لیبل وغیرہ برآمد کیا

دو ٹریڈ مارکس ایک "پنک سرپ" جو "لال شربت" کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اور دوسرا "اسٹار برینڈ کمپھر" (عرق کافور) کی نقل و جعل کرنے کے الزام میں مسمی ڈی۔ سی۔ نرملک کے خلاف بجنور آنریبل مسٹر ایس۔ کے۔ سنہا چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کی عدالت میں استغاثہ دائر کیا گیا۔

میسرز بی۔ روچ اینڈ کمپنی کلکتہ ماہران ٹریڈ مارک کیس کی جانب سے مسٹر سالگرام کارکن نے مسٹر للت موہن موزمدار ایکٹنگ منیجر فرم مستغیث کی طرف سے درخواست بابِ مضمون علاوہ دیگر بیانات کے پیش کی۔ کہ اس کے مؤکل مستغیث مذکور کی ساختہ و تیار کردہ اس ٹریڈ مارک کی اشیا تمام ہندوستان میں عرصہ دراز سے کافی تعداد میں تیار ہو کر فروخت ہوتی ہیں۔ اور اپنی شہرت کے باعث معقول عام و مشہور ہیں۔ حال ہی میں ملزم مذکور نے اس کی نقل کی ہے۔ اس بنا پر اس نے ضرر رساں لیبلوں۔ نقصان دہ اشیاء۔ حساب کتاب اور دیگر کاغذات و دستاویزات کی ضبطی کے لئے وارنٹ تلاشی کی درخواست دی۔ فاضل مجسٹریٹ نے استدعا منظور کرتے ہوئے چند وارنٹ تلاشی کا حکم نافذ فرمایا۔ جنکی تکمیل میں مقامی پولیس نے چند جگہوں کی تلاشی لی۔ اور ملزم مذکور کے یہاں سے نیز اس کے پرنٹر سے (جس نے ان لیبلوں کی نقل چھاپی ہے) بہت سی اشیاء۔ لیبل اور حساب کی کتابیں برآمد و ضبط کر کے عدالت میں پیش کیں۔

مختصر افسانہ

"جہالت کا بھوت"

ہمارے پڑوس میں ایک بڑھیا بڑھئی رہتا ہے۔ وہ تن تنہا ہے۔ نہ بیوی نہ بچے۔ اور نہ کوئی رشتہ دار۔ برسوں اُسے اسی طرح رہتے گزر گئے ہیں۔ اُسے کچھ سرکار سے پنشن ملتی ہے۔ اور کچھ تھوڑی مزدوری کر کے وہ بسر اوقات کرتا ہے۔ اُس کی دوکان کے ساتھ والی دوکان ایک درزی کی ہے۔

آج صبح جونہی گھر سے نکلا۔ تو دیکھا۔ دونوں جھگڑ رہے تھے۔ درزی چپ بیٹھا تھا۔ لیکن وہ بڑھئی اونچی آواز سے بول رہا تھا۔ "میں کسی کا دیا نہیں کھاتا۔ میں دب کر کیوں رہوں؟ میرا سمجھا ہے۔ وہ پاتا ہے۔ مجھے اپنی جان کی بھی پروا نہیں۔ لیکن میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ ...."

میں نے اُسے اس قدر جوش و غضب میں بولتے دیکھا۔ تو خیال ہوا۔ کہ ضرور کچھ جھگڑا ہوا ہے۔ پوچھنے پر معلوم ہوا۔ کہ وہ اپنی دوکان کے چبوترے پر انگیٹھی جلا رہا تھا۔ کہ دھواں درزی کی دوکان میں جانے لگا۔ اس نے کہا۔ "بھئی! انگیٹھی کسی ایسی جگہ رکھو۔ کہ دھواں ہمیں تنگ نہ کرے"۔

وہ بولا "نہیں میں تو یہیں رکھوں گا۔ کرایہ دیتا ہوں۔ اپنی دوکان کے سامنے رکھی ہے۔ کسی کی کیا مجال جو روک سکے ......"

درزی کو پھر بھی غصہ نہ آیا۔ اُس نے سنا نہیں۔ اُس کی انگیٹھی اُٹھائی۔ اور دور لیجا کر رکھ دی۔ بڑھئی اس حرکت کو برداشت نہ کر سکا۔ غصہ میں اُٹھا۔ اور انگیٹھی اُٹھا کر پھر وہیں رکھ دی۔ درزی کو بھی غصہ آیا۔ اُس نے انگیٹھی اُٹھا کر سڑک پر دے ماری۔

بس اس پر وہ اس قدر آگ بگولا ہو گیا۔ کہ آسمان سر پر اُٹھا لیا۔ لوگ جمع ہو گئے۔ اسے سمجھانے لگے۔ ایک تو وہ ذرا بہرہ۔ اس پر اتنا جوش۔ وہ کسی کی نہ سنتا تھا۔ بس یہی چلائے جا رہا تھا۔ ... "مجھے موت کا بھے نہیں۔ میں یہ دھونس نہیں سہہ سکتا ......"

بڑی مشکل سے اسے شانت کیا گیا۔

میرے دل نے کہا۔ "جہالت کا بھوت" اُس کے سر پر سوار ہے۔ ان کا قصور نہیں۔ ورنہ بات معمولی تھی۔ دونوں مل جل کر معاملہ کو رفع دفع کر سکتے تھے۔

(ہنسمکھی)

ہماری شاخ دہلی میں بھی ہمارے کھل گئی ہے

(سنسکار ودھی ۳)

اتھرو وید بھاشیہ کے ویدیا پرکاش

مفت بانٹ کر گھر گھر میں پہنچائیے!

(رگوید آدی بھاشیہ بھومکا)

ایک سو خریدنے پر فی جلد چار آنے لگے

..ھگے خریداروں کے نام ٹائٹل پر چھاپ دئے جائیں

رشی دیانند کا مستند و مکمل جیون چرتر مجلد ۲ بغیر جلد ۵

چاروں وید مع ہندی انوواد چار جلدوں میں فی جلد للعہ مستقل گراہکوں سے ۳

چرک مع ہندی انوواد تین جلدوں میں فی جلد للعہ

یوگ مارگ ۳ جیون پتھ ۵ وید اپدیش ۶

وید میں استریاں ۸ بھارتیہ سماج شاستر عہ یجروید گٹکا ۱۲

انکے علاوہ ہر قسم کی دھارمک و سماجک پستکیں ہمارے یہاں بہت کفایت سے ملتی ہیں۔ منڈل کے دس دس روپیہ کے حصے خرید کر نفع کمائیے۔ اور وید پر چار کا ثواب بھی مفت میں لیجئے

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنسا کی گئی!

لاہور میں مسلمانوں کی سول نافرمانی

لاہور - ۲۹ جنوری - شہید گنج کے سلسلہ میں لاہور کے مسلمانوں نے چوہدری مولا بخش کی رہنمائی میں جو سول نافرمانی شروع کی ہے - وہ روز بروز سنجیدہ صورت اختیار کرتی جا رہی ہے - شروع شروع میں سرکردہ مسلم لیڈروں نے اسکی مخالفت کی تھی - لیکن اب جبکہ عام مسلمانوں نے اس کیطرف توجہ دینی شروع کر دی ہے - مخالفت کی آواز کمزور ہو گئی ہے - مجلس اتحاد ملت نے جس کے ڈکٹیٹر امیر ملت پیر جماعت علی ہیں شروع شروع میں اس کی مخالفت کی تھی - لیکن اب ہوم کے مدد پروفیسر عنایت اللہ نے بھی سول نافرمانی کرنیکی حمایت کر دی ہے - اور مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے - کہ وہ چوہدری مولا بخش کے حکم کی تعمیل کریں - باہر سے مسلمان بھی جتھے بھیجنے کی تیاریاں کر رہے ہیں - آج راولپنڈی کا پہلا جتھہ پہنچ گیا - اور گرفتار کیا گیا - خیال کیا جاتا ہے - کہ صوبہ سرحد سے جتھے آنے شروع ہو جائیں گے - اگر اسطرح باہر سے جتھے آنے شروع ہو گئے - تو گورنمنٹ پنجاب کیلئے سخت پریشانی پیدا ہو جائیگی - اُمید کی جاتی ہے - کہ گورنمنٹ چند روز صورت حالات کا مطالعہ کریگی - اور اگر ضرورت محسوس کریگی - تو جتھوں کی روک تھام کے لئے دفعہ ۱۴۴ کی توسیع کر دی جائیگی ؛

گورداسپور میں کسان کانفرنس :-

امرتسر - ۲۷ جنوری - موضع گھمان علاقہ تھانہ سری گوبند پور ضلع گورداسپور میں کسانوں کی عظیم الشان کانفرنس زیر صدارت سردار منگل سنگھ گنبید پوری منعقد ہوئی جس میں کامریڈ سجن سنگھ اور ایشر سنگھ وغیرہ نے تقریریں کیں - سرخ جھنڈا لہرانے کی رسم سردار سجن سنگھ نے ادا کی جس کے بعد ایک ریزولیوشن میں مالیہ انکم ٹیکس کے اصول پر لگانے کا مطالبہ کیا گیا - دوسرے میں قرضہ کی کامل تنسیخ اور تیسرے میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا - آخری ریزولیوشن میں غریبوں کو چینیٹ ٹیکس کی ادائیگی سے مبرا کرنے کا مطالبہ کیا گیا ؛

آئندہ کانگرس کا صدر :-

بمبئی - ۲۶ جنوری - اکیس صوبوں میں سے ۱۰ صوبوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کو کانگرس کے اجلاس (لکھنؤ) کی صدارت کے لئے منتخب کیا ہے - اور عام طور پر توقع کی جاتی ہے - کہ آپ منتخب ہو جائیں گے ؛

پارسی لیڈی سے شادی :-

بمبئی - ڈاکٹر ضامن صاحب ایم - ایل - اے کے لڑکے خان سعد اللہ خان کی شادی مس صوفیا سوجی مشہور کانگرس ورکر سے ہو گئی ہے ؛

اچھوتوں پر تمام مندروں کے دروازے کھول دئیے جائیں

آل انڈیا سناتن دھرم مہاسبھا پریاگ کا فیصلہ

الہ آباد - ۲۶ جنوری - میلہ کمبھ میں آل انڈیا سناتن دھرم مہاسبھا کا اجلاس ہزارہا ہندوؤں کے لیے خاص کشش کا باعث بنا ہوا تھا - کل سناتن دھرم مہاسبھا کا پنڈال مقررہ وقت سے پہلے ہی ہزاروں آدمیوں سے بھر گیا - چار بجے مہاراجہ دربھنگہ صدر کانفرنس تشریف لائے - پلیٹ فارم پر ہندوستان بھر کا پرسنخفت سادھو سماج اور ودوت منڈلی موجود تھی - پروفیسر پنڈت شیو پرشاد ترپاٹھی نے منڈلی کے ساتھ منگلا چرن کیا - پنڈت مدن موہن مالویہ جی پردھان استقبالیہ کمیٹی نے پرتی ندھیوں کا سواگت کیا - مہاراجہ صاحب نے اپنا صدارتی ایڈریس پڑھا - ازاں بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشنز اتفاق رائے سے پاس ہوئے :- پہلا یہ سناتن دھرم مہاسبھا کاریہ کارنی سمتی کو آدیش کرتی ہے کہ وہ اس بات کا پربندھ کرے - کہ آگامی شیوراتری کے دن جہاں جہاں بلامنتر لئے ہوئے ہندوستان ہے - وہاں وہاں براہمن سے لیکر انتیج تک پرش اور استری تمام سناتن دھرمی جنتا کو جن کو دیکھشا لینے کی شردھا ہو - اُسی اُسی دیش کی شناستر مریادا کے مطابق شیو پنچاکھشر منتر کی دیکھشا دی جائے - اور تمام بھارت ہندوستان کو آدیش کرتا ہے - کہ وہ شیوراتری کا برت رکھیں - اور شیوراتری کو شیو منتر سے پرماتما کی پرارتھنا کریں :- (ا) یہ مہاسبھا اس بات کو مانتی ہے - کہ جو جاتیاں اسپرش مانی گئی ہیں - وہ سناتن دھرم کی ماننے والی ہیں - اور اس لئے تمام سناتن دھرمیوں کا یہ کرتویہ ہے - کہ وہ ان جاتی کے لوگوں کو سناتن دھرم کے انویائی ہونے کا پورا لابھ پراپت کرنے میں سہائتا کریں :- (ب) مہاسبھا کی سمتی میں یہ فیصلہ شدہ امر ہے - کہ جو جاتیاں اچھوت مانی گئی ہیں - وہ بھی سناتن دھرم کو ماننے والی ہیں - اور سناتن دھرمی ہونے کے کارن انکو دیو درشن کا ادھیکار ہے - اور تیرتھ راج پریاگ میں تریبینی کے سنگم میں سب کے ساتھ اشنان کرتے ہیں - مہاسبھا کی سمتی ہے - کہ جہاں ان جاتیوں کو ابتک درشن پراپت نہیں - وہاں ان کو مندر گربھ کے باہر سے مرسادا پنہ پریلا انوسار درشن ہونے کا ادھیکار دیا جانا چاہئے - اس لئے مہاسبھا مندر کے پربندھ کرتاؤں سے نویدن کرتی ہے - کہ وہ اپنے اپنے دیش کی سمپتی کے انوسار جاتیوں کو درشن پراپت کرنے کا پربندھ کریں - (ج) یہ مہاسبھا کی سمتی میں نشچے کیا ہوا ہے کہ جاتیوں کو سرسادھارن کنوئیں تالاب باؤلی باغ سڑک سرائے شمشان گھاٹ دھرمشالہ سرسادھارن سکول اور سبھا میں جانے کے لئے کوئی روک نہیں ہونی چاہئے ؛

جالندھر میں چیچک :-

جالندھر - ۲۸ جنوری - جالندھر شہر میں چیچک کی شکایت شروع ہو گئی ہے - ہیلتھ آفیسر صاحب بذریعہ اشتہارات پبلک کو مطلع کر رہے ہیں - کہ ٹیکہ کراؤ - چنانچہ لوگ دھڑا دھڑ ٹیکہ لگوا رہے ہیں ؛

تقریر کرنے کی ممانعت :-

مدنا پور - مسٹر ونائی موہن سیٹھی ایم - ایل - سی وبار ایٹ لاء مقامی کو مسٹر بی - جے - گرفتھ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدنا پور کی طرف سے بنگال پبلک سیکورٹی ایکٹ کی دفعہ ۷ کے ماتحت نوٹس دیا گیا ہے - کہ وہ ضلع مدنا پور کی حدود کے اندر کسی پبلک جلسہ میں تقریر نہ کریں ؛

ایک فقیر کو چار سال کی قید سخت :-

امرتسر - ریلوے سٹیشن کیروں کے نزدیک سند سنگھ نمبردار پر ڈاکہ زنی کر کے زیورات چھین لینے کے جرم میں موضع کاہنو کے سادہ فقیر کو ۴ سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے ؛

بیوہ چچی کے قاتل کی گرفتاری :-

بنگہ - ۲۷ جنوری - موضع بھیبن رتھانہ بنگہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ ایک نوجوان جاٹ نے اپنی بیوہ چچی کو جو قریباً ۳۵ گھماؤں اراضی کی مالک تھی - گلا گھونٹ کر مار دیا - اور پھر لاش کو کنوئیں میں گرا دیا - آج پولیس بنگہ نے ملزم کو گرفتار کر لیا - اور لاش کو کنوئیں سے نکلوا لیا ہے ؛

کمبھ میلہ میں لڑکوں کا اغوا :-

الہ آباد - کمبھ کے میلہ میں چند ایک لڑکے گم ہو گئے - بیان کیا جاتا ہے - کہ سادھو لوگ ان لڑکوں کو پھسلا کر اپنا چیلہ بنانے کے لئے لے گئے ہیں - ایسے لڑکوں کے ماتا پتا چیختے چلاتے پھر رہے تھے - ایک بنارس کا لڑکا سادھوؤں کے ساتھ جاتا ہوا دیکھا گیا - اور اُسے پھر والدین کے حوالہ کر دیا گیا ؛

کیا روس کی جاپان کے ساتھ جنگ ہو گی؟

لنڈن - (بذریعہ ڈاک)

سر فریڈرک وائٹ سابق ممبر چینی نیشنل پریذیڈنٹ چینی لیجسلیٹو اسمبلی نے رائل یونائیٹڈ سروس انسٹی ٹیوشن کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ میرے خیال میں روس اور جاپان کے درمیان جنگ ناگزیر ہو گیا ہے - ممکن ہے - گو مجھے یقین نہیں - کہ ریاستہائے متحدہ اور جاپان کے درمیان جنگ ہو - اگر جاپان کی پالیسی پر ان لوگوں کا کنٹرول رہا جن کا اس وقت ہے اور انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ منچوریا میں ان کی پچھلے ۱۰-۱۵ سال کی کوششوں کا نتیجہ جاپان کی آبادی کو باہر بھیجنے کے لئے تسلی بخش نہیں ہوا - تو ممکن ہے - جاپان کسی اور طرف اپنی توجہ پھیرے - اور اس کے ایسا کرنے سے برطانوی ذرائع آمد و رفت کو خطرہ پیدا ہو جائے ؛

انٹرینس کا امتحان :-

لاہور - ۳۰ جنوری - پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات کے کنٹرولر نے اعلان کیا ہے - کہ انٹرینس کا امتحان امسال ۱۰ مارچ کو شروع ہو گا ؛

اپیل خارج کر دی گئی :-

کلکتہ - ۲۷ جنوری - ورنیکلر اخبار "بسومتی" نے اپنی چھ ہزار روپیہ کی رقم کی ضبطی کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل کی تھی - ہائیکورٹ نے خرچہ کے ساتھ اپیل خارج کر دی ہے ؛

اسمبلی کا چیف سرکاری وہپ :-

نئی دہلی - ۲۷ جنوری - مسٹر اے - ایچ - وہپ جو اسمبلی میں بنگال کی طرف سے سرکاری ممبر ہیں - اسمبلی کے چیف سرکاری وہپ مقرر کئے گئے ہیں ؛

مصر میں طلباء کے مظاہرے :-

قاہرہ - ۲۷ جنوری - لیڈروں کے مشورہ کو نظر انداز کر کے طلباء ہر جگہ ہڑتال کر رہے ہیں - اس وقت تک پولیس کے ساتھ کوئی تصادم نہیں ہوا - لیکن اپلائیڈ آرٹس کے طلباء نے فرنیچر کو آگ لگا دی - غزا یونیورسٹی کے طلباء مظاہروں کا انتظام کر رہے ہیں - بارہ صد طلباء قاہرہ جا رہے ہیں - قاہرہ میں غزا سے آنے والے رستہ پر پولیس کا زبردست پہرہ لگا دیا گیا ہے - اور مصری گھوڑ سوار فوج کا دستہ انتظام قائم رکھنے کے لئے غزا بھی گیا ہے - افواہ ہے - کہ علی مہر پاشا گورنمنٹ بنائیں گے ؛

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جلوس پر مسلمانوں کا حملہ :-

سلہٹ۔ سلہٹ سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر موضع محمد پور سے فرقہ وارانہ فسادات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہندو کیرتن کرتے ہوئے مندر کو جا رہے تھے۔ راستہ میں انہیں کچھ مسلمان ملے۔ جنہوں نے کیرتن پر اعتراض کیا۔ اور کہا۔ کہ اس سے ہماری نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔ ہندوؤں نے کہا۔ کہ ہم کئی سالوں سے اس قسم کے جلوس نکالتے رہے ہیں۔ اس طرح باتوں باتوں میں لڑائی ہو گئی۔ مسلمانوں نے لاٹھیوں کا استعمال کیا۔ اور ہندوؤں نے ان کا جواب دیا۔ دونو پارٹیوں کے بہت سے اشخاص مجروح ہوئے۔ پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر امن قائم کر لیا ٭

شارع عام پر گئو کشی :-

لدھیانہ۔ ۲۹ جنوری۔ ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے ایک ملازم نے کھلے میدان میں شارع عام پر ایک ہندو محلہ میں کل گائے ذبح کی۔ جس سے ہندوؤں میں سخت ناراضگی کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس معاملہ میں مسلمانوں کا جارحانہ رویہ سخت خطرہ کا باعث ہے ٭

عجیب الخلقت بچھڑا کی پیدائش :-

چونگی۔ ۲۰ جنوری۔ موضع نول تحصیل چونیاں سے ایک دلچسپ خبر موصول ہوئی ہے۔ وہاں پر ایک گائے نے بچھڑا دیا ہے۔ جس کی سات ٹانگیں ہیں۔ چھ ٹانگیں سالم ہیں۔ ساتویں ٹانگ قدرے چھوٹی ہے۔ بچھڑے کی جائے پاخانہ نہیں ہے۔ لوگ جوق در جوق دیکھنے آ رہے ہیں ٭

کانگرس کے آئندہ اجلاس کی صدارت

برلن :- ایک انٹرویو کے دوران میں پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا۔ کہ اگر مجھے کانگرس کا پریزیڈنٹ منتخب کیا گیا۔ تو مجھے صدارت منظور کرنے میں کوئی عذر نہ ہو گا۔ اور امید ہے۔ کہ اگر کملا کی حالت مانع نہ ہوئی۔ تو میں کانگرس کے اجلاس میں شامل ہو سکوں گا +

جاپانی جنگی جہاز پہنچ گئے :-

سواٹو۔ جاپانی قونصل خانہ کے ایک پولیس افسر کے قتل کے نتیجہ کے طور پر تین جاپانی جنگی جہاز پہنچ گئے ہیں۔ قتل کا شبہ چینیوں پر ہے۔ قونصل نے اس قتل کے خلاف پروٹسٹ کیا تھا۔ نیز شکایت کی تھی۔ کہ پستولوں سے مسلح چینی جاپانی دکانداروں کو دھمکاتے ہیں ٭

ریاست کے خزانہ پر ڈاکہ :-

نیو دہلی۔ ریاست جھالاوار کی کفیس اور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پندرہ مسلح ڈاکوؤں نے ریاست کے خزانہ پر ڈاکہ مارا۔ اور دو گارڈوں کو ہلاک اور دو کو مجروح کر دیا۔ مگر کمک کے پہنچ جانے پر وہاں سے بھاگ گئے ٭

خیرپور میں ہندوؤں پر لاٹھی چارج

خیرپور (ریاست بہاولپور) ۲۷ جنوری۔ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی میں کل رات کے ۹ بجے آٹھ اور اشخاص گرفتار کئے گئے۔ ان کے نام پیسر دبیرداس سکرٹری ہندو سبھا۔ واسدیو۔ کستوری لال۔ کیشو لال۔ دھرم چند۔ جانکی رام۔ جے گوپال اور چیتن داس۔ ان میں دو ۱۳-۱۴ سال کے لڑکے بھی شامل ہیں۔ شہر میں بہت ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ جب ان اشخاص پر مشتمل ایک پرامن جلوس نے ان کے پیچھے جانا چاہا۔ مگر راستہ میں اہل جلوس پر لاٹھی چارج کیا گیا۔ شہر میں مکمل ہڑتال ہے ٭

بہاولپور۔ ۲۷ جنوری۔ کل دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں گیارہ ہندو لیڈروں کو گرفتار کیا گیا۔ کل ۵۰ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ کل پولیس نے ہجوم پر لاٹھی چارج کیا۔ جس سے چند اشخاص زخمی ہوئے ٭

لالہ ہرکشن لال کی جسٹس منرو سے جھڑپ

لاہور۔ ۲۷ جنوری۔ لالہ ہرکشن لال سابق وزیر پنجاب گورنمنٹ کی پیپلز بنک کے سرکاری لکویڈیٹر کے خلاف درخواست کی سماعت آج مسٹر جسٹس منرو کی عدالت میں ہوئی۔ درخواست میں لالہ ہرکشن لال کو دیوالیہ قرار دئیے جانے کی استدعا کی گئی ہے۔ آج عدالت میں سنسنی پھیل گئی۔ جبکہ جج اور لالہ ہرکشن لال کے درمیان جھڑپ ہو گئی۔ سماعت کے دوران میں سرکاری لکویڈیٹر کا وکیل لالہ ہرکشن لال پر جرح کر رہا تھا۔ جرح کے دوران میں اس نے پوچھا۔ آپکو ان دستاویز کے متعلق یاد ہے۔ لالہ جی نے کہا۔ یاد ہے۔ اس کے متعلق سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس نے abusive reference کی تھی۔ اس مرحلہ پر جسٹس منرو نے لالہ صاحب کو یہ الفاظ کہنے سے روکا۔ لیکن لالہ صاحب نے ان الفاظ کو دہرا دیا + جج :- "ان الفاظ کو واپس لیجئے" + لالہ ہرکشن لال :- "یہ امر واقعہ ہے"۔ جج :- "آپ ان الفاظ کو واپس لیتے ہیں یا نہیں؟"۔ لالہ ہرکشن لال :- "کارروائی کو جاری رکھنے کیلئے میں واپس لیتا ہوں"۔ جج :- "آپ اسے غیر مشروط طور پر واپس لیتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ کارروائی تو ہر حالت میں جاری رہیگی" + لالہ ہرکشن لال :- "ہرگز نہیں۔ میں واپس نہیں لیتا"۔ جج نے کہا۔ تو میں عدالت ہے۔ اس معاملہ پر ابھی اپنا فیصلہ محفوظ رکھونگا۔ حتےٰ کہ موجودہ کارروائی ختم ہو جائے ٭

سپین برطانیہ کی پشت پر :-

جینوا۔ سپین گورنمنٹ نے تعزیری کمیٹی کے صدر کو چٹھی لکھی ہے۔ کہ اگر بحیرہ روم پر حملہ کیا گیا۔ تو وہ دیگر طاقتوں کے ساتھ برطانیہ کی مدد کرے گا۔ اور اس سلسلہ میں جو معاہدے ہو چکے ہیں۔ ان کا ہمیشہ احترام کرے گا ٭

جنوبی افریقہ کے چیمبر سے واک آؤٹ

کیپ ٹاؤن۔ جنرل ہرٹزوگ نے چیمبر میں برطانیہ کے بادشاہ کنگ ایڈورڈ ہشتم کو ان کی تخت نشینی پر مبارکباد دینے کی تجویز پیش کی۔ تو ریپبلکن مخالف پارٹی ڈاکٹر میلان کی زیر سرکردگی ..... چیمبر سے واک آؤٹ کر گئی۔ ڈاکٹر میلان نے ملکہ کے متعلق اظہار ہمدردی کے ریزولیوشن کی تائید کی تھی۔ اور کنگ کو وفاداری کا یقین دلانے کے متعلق ریزولیوشن متفق اتفاق رائے سے پاس ہو گیا تھا ٭

چین کے کمیونسٹوں اور سرکاری فوج میں جنگ :-

شنگھائی۔ ۱۷ جنوری کو ہونان کے کمیونسٹوں نے جو حملہ کیا تھا۔ اس کے بعد ترکستان اور امریکہ کے مشنری شرقی دیہاتی کے سٹیشنوں کو خالی کر گئے ہیں۔ اور مغربی شہروں میں پناہ لے رہے ہیں گورنمنٹ کی فوجیں پہنچنے پر دیکھی کیطرف کمیونسٹوں کی پیش قدمی رک گئی ہے۔ سخت لڑائی کی اطلاع موصول ہوئی ہے ٭

لارنس آف منچوریا کے منصوبے :-

شنگھائی۔ جاپان کے مشہور بہادر جنرل ڈوئی ہارا جسے لارنس آف منچوریا کہتے ہیں۔ یہ کوشش کر رہا ہے۔ کہ مانچوکو کے شہنشاہ کانگ تیہ کو پیکنگ کے تخت پر بٹھایا جائے۔ ستا کوشش کا مدعا یہ ہے۔ کہ مانچوکو میں ۵ صوبے یعنی ہوپی، شانتنگ، شانسی، ہونان اور چہار شامل کئے جاویں۔ امید ہے۔ کہ جنرل ڈوئی ہارا کو اپنے ارادہ میں کامیابی ہو گی۔ اور مختلف طاقتیں اس کی مزاحمت نہیں کریں گی ٭

فرانس کی نئی گورنمنٹ مرتب ہو گئی

پیرس۔ ایم سٹراؤٹ نے پریزیڈنٹ لی برن کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ انہیں کیبنٹ مرتب کرنے میں کامیابی ہو گئی ہے۔ کیبنٹ ریڈیکل اور سنٹر پارٹیوں پر مشتمل ہو گی۔ خود ایم سٹراؤٹ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ ہوں گے۔ وزیر خارجہ ڈیلبوس۔ وزیر بحری۔ وزیر جنگ ... وزیر خزانہ۔ بون وزیر کامرس وغیرہ ٭

نیگرو ڈیلی گیشن لکھنؤ میں :-

لکھنؤ۔ کرسچین ایسوسی ایشن امریکہ کا نیگرو ڈیلی گیشن جنوبی ہندوستان۔ برہما۔ بنگال اور بہار میں طلباء کے مشہور مشہور مرکزوں کا دورہ کرنے کے بعد یہاں پہنچا۔ یو۔ پی میں ڈیلی گیشن کانپور۔ الہ آباد آگرہ اور علی گڑھ سے ہوتا ہوا دہلی جائے گا ٭

کانگرس ورکنگ کمیٹی کی آئندہ میٹنگ

پٹنہ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ورکنگ کمیٹی کی آئندہ میٹنگ پنڈت جواہر لال نہرو کی آمد پر ہو گی ٭

مہاجن کانفرنس کے صدر :-

لاہور۔ آل انڈیا مہاجن کانفرنس کے جو ۲۷ اور ۲۸ مارچ کو اودھم پور میں ہو گی۔ صدر پروفیسر گیان چند جی ایم۔ اے۔ ڈی اے وی کالج جالندھر منتخب ہوئے ہیں۔ استقبالیہ کمیٹی کے سکرٹری لالہ دھنپت رائے ... اور چیئرمین لالہ پرتاپ سنگھ وکیل ہیں ٭

حضرت محمد صاحب کے مقبرہ میں بجلی کا انتظام :-

حیدر آباد دکن۔ نظام حیدر آباد نے ایک فرمان جاری کیا ہے۔ کہ انہوں نے مدینہ میں حضرت محمد صاحب کے مقبرہ میں بجلی لگوانے کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ اور یہ کام نظام گورنمنٹ کی جانب سے مقرر کردہ ایک کمیٹی سرانجام دیگی ٭

پنڈت جواہر لال نہرو کی واپسی :

الہ آباد۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کا ارادہ ہے۔ کہ وہ ماہ فروری کے پہلے ہفتہ تک ہندوستان پہنچ جائیں گے ٭

میرپور کے سب جج کی سبکدوشی :

جموں۔ صاحبزادہ محمد عمر صاحب سب جج میرپور کے خلاف ہائی کورٹ میں رشوت ستانی کی جو شکایت کی گئی تھی۔ اس کے شاخسانہ کے طور پر سب جج مذکور نے اپنا استعفیٰ دے دیا تھا۔ چنانچہ یہ استعفیٰ اب منظور کر لیا گیا ہے۔ اور سب جج مذکور ملازمت سے سبکدوش کر دئے گئے ہیں ٭

طلباء کو دھرم اپدیش دینے کا انتظام :-

ہمالپور۔ ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول بٹالہ نے پرائمری کلاسوں کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو روزانہ سندھیا کرانے اور دھرم اپدیش دینے کا نہایت عمدہ انتظام کیا ہے۔ پنڈت سنادی رام جی جب ان کمسن بچوں کو سندھیا کراتے ہیں۔ تو سماں بندھ جاتا ہے۔ پہلی دو تیسری جماعت کے بچوں کو سندھیا سکھانے کا انتظام کر سکے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے ایک ایسی نظیر پیش کی ہے۔ جس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ پبلک کی اب یہ زبردست خواہش ہے۔ کہ سکولوں میں بچوں کو اردو کی بجائے ہندی شروع کرائی جائے ٭

کونسل آف سٹیٹ کے عام انتخابات :-

نئی دہلی۔ گورنمنٹ عنقریب کونسل آف سٹیٹ کے عام انتخابات کی تاریخیں مقرر کرنے والی ہے۔ انتخابات جولائی اور اگست کے دوران ہو جائیں گے ٭

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پربھو نے جب سنسار کو پیدا کیا۔ تو اسے یگیہ مئے بنایا۔ لیکن منشیہ کے اندر پھیلی ہوئی اسُری شکتیوں نے اس یگیہ میں وگھن ڈال دیا۔ یگیہ کو بڑد گھن روپ سے سماپت کرنے کا مُول سادھن یہ ہے۔ کہ اس میں جملہ حصّہ لینے والے نشکام بھاو سے کام کریں۔ اور ہر ایک آہوتی ڈالتے وقت زبان حال سے یہ کہیں۔ کہ "इदम न मम" "اس یگیہ میں میری کوئی ذاتی غرض نہیں"۔

لیکن لیگ میں جو طاقتیں شامل ہیں۔ وہ کسی سوال کو فیصل کرنے سے پہلے یہ دیکھتی ہیں۔ کہ اس کا کون سا پہلو ہے۔ جہاں سے ان کی تمنا پوری ہو سکتی ہے۔ یہ سوارتھ کی غلامی ہے۔ جو مغرب کی لیگ کو ناکام بنا رہی ہے۔ اور آئیندہ نسلوں کے لئے ایک مذاق ثابت کر رہی ہے۔ برطانیہ نے پچھلے دنوں ایک بحری کانفرنس منعقد کی۔ لیکن جاپان کے مدبّروں کو اس پر بھی یہ شک گذرا کہ امریکہ اور یوروپ کی سفید فام طاقتیں اس کانفرنس کی آڑ میں اس کی سوارتھ سِدّھی کے راستہ میں حائل ہونا چاہتی ہیں۔ اس پر وہ بگڑ گیا۔ اور کانفرنس سے ہی دست بردار ہو گیا۔ قبل ازیں یوروپ میں لیگ کے زیر اہتمام اسلحہ جات کی تخفیف کے لئے جتنی کانفرنسیں منعقد ہو چکی ہیں۔ اُن کی ناکامی کی وجہ بھی یہی ہے۔ کہ کانفرنس میں شامل ہونے والی طاقتیں صرف اپنے سوارتھ کو دیکھتی ہیں۔ اور منشیہ ماتر کے کلیان کو دھیان میں نہیں لاتیں جس طرح جرمنی کی ہر ایک حرکت کو فرانس شک و شبہ کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اسی طرح روس کے ہر ایک نئے قدم کو جرمنی اور جاپان تشویش اور وسوسہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

آج کل کے مہذب کہلانے والے ممالک کے اندر کوئی بھی دو ملک ایسے نہیں۔ جن کو ایک دوسرے کی نسبت پر اعتبار ہو۔ یہ عالمگیر بے اعتباری اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ لیگ کے کام کو Supplement کرنے کے لئے کوئی ایسی شکتی میدان میں نکلے۔ جو کہ منشیہ ماتر کے اندر خوش اعتقادی پیدا کر سکے۔ اور ننگ دلی۔ سوارتھ بُدھی اور امپیریل رُجحانات کی غلامی کی وجہ سے دنیا کے اندر جو گھور اشانتی پھیلایا جا چکا ہے۔ اُسے دُور کر سکے ؛

آریہ سماج نے سنستھاؤں کو کافی سے زیادہ اپنایا۔ اُن کو خونِ جگر سے سینچا۔ گو یہ افسوس کا مقام ہے۔ کہ جس اُدیش سے آریہ سماج نے ان کو اپنایا تھا۔ وہ پورا ہونے میں نہ آیا۔ اگر کوئی آریہ سماجی اُس محنت اور قربانی کی قیمت لگانے لگے۔ جو کہ آریہ پُرشوں کو ان سنستھاؤں کو اُن کی موجودہ حالت تک پہنچانے میں صرف ہوئی ہے۔ تو وہ دیکھ کر حیران رہ جائے گا۔ کہ اگر وہ اس کی بجائے اپنی ساری توجہ سنسار کے اندر آریہ سنسکرتی کے سنچار کے لئے کرتا۔ تو ہم اس کو اتنی سپھلتا پراپت ہوتی۔ جتنی سنستھاؤں سے نہیں ہوئی۔ بھگوان دیانند کی آکرشن شکتی نے آریہ سماج کو منی ور گرو دت جیسا لاثانی سکالر اور پنڈت لیکھرام جیسا شیدائے دھرم دیا۔ جو کہ بھگوان کے مشن پر پروانہ وار فدا ہو گئے۔ لیکن ہم ایسے بدقسمت نکلے۔ کہ ہمارے سنسکرتی نے آریہ سماج کے لئے ایک بھی پروانہ وار فدا ہونے والا شیدائی پیدا نہ کیا۔ ممکن ہے کوئی بھولا بھالا بھائی آریہ سکولوں۔ کالجوں اور گورو کلوں پر حد سے زیادہ فخر کرے۔ لیکن یہ فخر تب ہی مفید ہو سکتا ہے۔ جب وہ سینہ پر ہاتھ رکھ کر یہ دعویٰ کر سکے۔ کہ فلاں سنستھا نے واستوک روپ میں فلاں رتن کو ویدک دھرم کا سندیس پہنچانے کے لئے وقف کر دیا ہے۔ کیا یہ شوک کا مقام نہیں۔ کہ آج تک آریہ پُرشوں کا جتنا روپیہ سنستھاؤں پر خرچ ہوا ہے۔ اُتنا روپیہ سنسار میں آریہ سنسکرتی کو پھیلانے کے لئے صرف نہیں ہوا۔ آریہ سماج میں ممکن ہے کئی نیتا آئے ہوں۔ اور کئی نیتا آئیندہ آئیں۔ لیکن جب تک سبھیہ سنسار یک زبان ہو کر کسی کو بھگوان دیانند کے مشن کا حقیقی پرتیندہ تسلیم نہ کرے۔ تب تک اُسے آریہ سماج کا نیتا تسلیم کرنا مشکل ہے ؛

سنسار کسی آریہ پُرش کو آریہ جگت کا نیتا تسلیم کرے یا نہ کرے۔ لیکن ہر ایک آریہ نر ناری کے دل میں یہ اُمنگ تو ہونی چاہیئے۔ کہ دنیا بھگوان دیانند کو اپنا جگت گورو تسلیم کرے۔ اور جس اُدیش کی تکمیل کے لئے اُنہوں نے اپنے جیون کی آہوتی دی تھی۔ اُسے اپنا حرزِ جان بنا لے۔ اگر کوئی آریہ سنستھا اس کام میں کسی پرکار سے بھی سہایک بنتی ہے۔ تو سمجھو کہ اس پر بھگوان دیانند کی چھاپ ہے۔ اگر کوئی سجن اس پہلو میں اپنے جیون کی آہوتی دیتا ہے۔ تو سمجھو کہ اس نے ویدوں کا جُوا گردن میں ڈال لیا ہے ؛

پرو پکارنی سبھا کا فرض اوّلین تھا۔ کہ وہ بھگوان دیانند کی جانشین ہوتی ہوئی سنسار کو یہ وشواس دلاتی۔ کہ جہاں مغربی لیگ ناکام ہو رہی ہے۔ وہاں میں اُسے کامیاب بنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرتی ہوں۔ میرے پاس وید کا وہ نسخہ ہے۔ جو دنیا کے اندر عالمگیر خوش اعتقادی پیدا کر سکتا ہے۔ اور انسانی نسل کے بکھرے ہوئے اجزا کو ایک شیرازہ میں منسلک کر سکتا ہے۔ جہاں وشواس کا راجیہ ہے۔ پھر اتری بھاو کا غلبہ ہے۔ اور یہاں بھی منتر تا کا زور ہے ؛

پرکاش لاہور

۳۰۔ ماگھ سمت ۱۹۹۲

ودیش پرچار

بھگوان دیانند نے آریہ سماج کی بنیاد اس لئے رکھی تھی۔ کہ وہ سارے وشو کو آریہ بنانے کا یتن کرے۔ یہ شوک کا مقام ہے کہ بھگوان کا نروان ہوئے انداز ۵۳ سال ہونے کو آئے ہیں۔ اور ابھی سارا بھارت ورش بھی اس سندیس سے بیگانہ ثابت ہوتا ہے۔ جسے منشیہ ماتر تک پہنچانے کا عہد بھگوان نے اپنے پرجنیہ آچاریہ شری سوامی ورجانند جی کی کٹیا میں لیا تھا۔ اس کے کارن خواہ کچھ ہوں مگر یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ بھارت ورش کی ۹۹ فیصدی جنتا ابھی تک اس قابل نہیں۔ کہ وہ یہ دعویٰ کر سکے۔ کہ وہ بھگوان کے مشن کی پورتی کے لئے آریہ سماج کا ہاتھ بٹانے کو تیار ہے۔ اور دفعاً ایک شوک جنک یہ ہے۔ کہ جس پرو پکارنی سبھا کو بھگوان نے اپنے بعد اپنا جانشین نامزد کیا تھا۔ اس کے کرم آچاریوں نے ابھی تک رشی کرت گرنتھوں کو پورے طور پر سنشودھت تک نہیں کیا۔ جس کا پیام نکل رہا ہے۔ کہ آریہ سماجی کا یہ کرتاؤں کو پرو پکارنی سبھا کی سستی سے بسا اوقات ودھرمیوں کے نہ صرف زموم آکشیپ سُننے پڑتے ہیں۔ بلکہ اپنی سبھا کی بے بسی پر آنسو بہانے پڑتے ہیں۔ رشی کرت گرنتھوں کے موجودہ ایڈیشنوں میں جو اشدھیاں پائی جاتی ہیں۔ اگر وہ بائبل یا قرآن کے کسی ایڈیشن میں پائی جاتیں۔ تو ان کو ماننے والے اُس وقت تک دم نہ لیتے۔ جب تک اپنے مذہبی گرنتھوں میں اُن کی اصلاح نہ کر لیتے۔ لیکن یہ کیول آریہ سماج ہی ہے۔ جو بعض اصحاب کی بے اعتنائی کی وجہ سے رشی کرت گرنتھوں کے اشُدھ سنسکرن پڑھنے کے لئے مجبور ہو رہا ہے ؛

رشی کرت گرنتھوں کے سنشودھت ایڈیشن شائع کرنے کے علاوہ ایک اور اہم کام جس کی طرف آریہ سماج نے سامو ہک روپ سے ابھی تک پوری پوری توجہ نہیں دی۔ وہ چاروں ویدوں کے مستند اور مکمل بھاشیہ کی اشاعت ہے۔ بھگوان نے اپنے جیون کال میں جہاں یجروید کا بھاشیہ کیا۔ وہاں رگ وید کا قریباً آدھا بھاشیہ کیا۔ سمے ابھاو سے وہ نہ تو رگ وید کا باقی بھاشیہ کر سکے۔ نہ سام وید اور اتھروید کو بھی دنیا کے سامنے اصل روپ میں پیش نہ کر سکے۔ لیکن بڑا گلہ یہ ہے کہ پرو پکارنی سبھا کی طرف سے اس کمی کو پورا کرنے کا کوئی یتن نہ ہوا۔ ہاں فرداً فرداً بعض رشی بھگتوں اور کئی آریہ سنستھاؤں نے اس پہلو میں یتھا شکتی ایسی کوشش کی۔ جس سے سام وید اور اتھروید کے سوادھیائے میں جنتا کو کچھ نہ کچھ سہائتا مل سکے۔ ممکن ہے بعض بھائی انفرادی کوششوں سے سنتشٹ ہوں۔ لیکن ان کو اتنا ضرور سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جن لوگوں یا سنستھاؤں کو کبھی نہ کبھی ایک مستند اور مکمل وید بھاشیہ کرنے کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لینی پڑے گی۔ اُن کے لئے یہ انفرادی بھاشیہ کسی نہ کسی حد تک stepping stones کا کام دیں گے ؛

جہاں آریہ سماج کا گون کام رشی کرت گرنتھوں کے سنشودھت سنسکرن شائع کرنے اور مستند مکمل وید بھاشیہ کرنے کا ہے۔ وہاں اس کا مکھیہ کام سارے سنسار کے اندر آریہ سنسکرتی کا پرچار کرنا اور منشیہ ماتر کے اندر پربھو کی ویدروپی کلیانی بانی کو پھیلانے کا ہے۔ کون آریہ سماجی ہے جو برداشت کر سکتا ہے۔ کہ جس روشنی نے اُس کے دماغ کو اپنا گرویدہ بنایا ہے۔ وہ دوسروں تک نہ پہنچے۔ مغرب کے مدبّروں نے یوروپ کے بھینکر مہان یُدھ کے بعد اس مطلب کے لئے کہ باہمی نااتفاقی اور سبھیہ ممالک اور اقوام کی ایک نمائیندہ لیگ قائم کی۔ تاکہ وہ سنسار کے اندر شانتی قائم کر سکے۔ لیکن یہ کتنے کھید کا مقام ہے۔ کہ بوقتِ آزمائش لیگ شروع سے ہی فیل ہوتی آئی ہے۔ اس کی تازہ ناکامی کا ثبوت جہاں چین میں جاپان کی جارحانہ پیش قدمی ہے۔ وہاں ابی سینیا میں اٹالیہ کی جابرانہ یلغار ہے۔ لیگ کے ذمہ دار ادھیکاری دیکھ رہے ہیں۔ لیکن بے بس ہیں۔ اُن سے کچھ کرتے دھرتے نہیں بنتا۔ وجہ صاف ہے۔ لیگ کے اندر جو طاقتیں شامل ہیں۔ اُن میں سے کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتی۔ کہ وہ نشکام روپ سے سنسار میں شانتی سمتھاپت کرنا چاہتی ہے۔ ہر ایک طاقت پہلے اپنے سوارتھ کو دیکھتی ہے۔ اور پھر کسی معاملہ کو Tackle کرنے کی کوشش کرتی ہے ؛

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرچارکار یہ کی سہل انگاری کی خواہ کچھ ہی وجوہ ہوں۔ لیکن پچھلے دنوں ودیش پرچار کے سلسلہ میں جو سیوا سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے سرانجام دی ہے۔ اس نے آریہ جگت میں آشا کی لہر چلا دی ہے۔ اور اسے یہ وشواس دلا دیا ہے کہ اگر ودیش پرچار کے کام کو سنگھٹت روپ میں کیا جائے۔ تو اس میں بہت حد تک سپھلتا پراپت ہو سکتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ سارودیشک سبھا کے بھیجے ہوئے منتریوں سے پہلے بہت سے آریہ سجنوں نے ودیش میں ویدک دھرم کا سرگرمی سے پرچار کیا ہے۔ اور یتھا شکتی جنتا تک بھگوان دیانند کا سندیش پہنچانے کا یتن کیا ہے۔ لیکن جس روپ سے سارودیشک سبھا نے اس سراہنیہ کاریہ کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ اس کی کچھ اور ہی شان ہے۔ امریکہ میں جس طریق سے سبھا کے بھیجے ہوئے آریہ منتریوں نے سپھلتا پراپت کی ہے۔ وہ کسی دوسرے طریق سے حاصل نہ ہو سکتی تھی۔ "پرکاش" کی فائل اس بات کی شاہد ہے۔ کہ پنڈت ایودھیا پرشاد اور پنڈت ستیندر آچرن نے ریاستہائے متحدہ امریکہ۔ جنوبی امریکہ اور جزائر غرب الہند وغیرہ میں جس اُتساہ سے کام کیا ہے۔ اگر اسے زیادہ وستار دیا جائے۔ تو اس سے سارے سبھیہ سنسار کو لابھ پہنچ سکتا ہے۔

اگر آریہ پُرشوں نے اس پوتر کاریہ میں سارودیشک سبھا کو مضبوط کیا۔ تو وہ دن دور نہیں۔ کہ جب ان کے بھیجے ہوئے پرچارک امریکہ اور یوروپ کے دیشوں کو اسی طرح ویدک سچائیوں کا گرویدہ بنائیں گے۔ جس طرح مہاراجہ اشوک کے بھیجے ہوئے بودھ بھکشوؤں نے مغربی اور مشرقی ایشیا میں بودھ دھرم کا سندیش پہنچایا تھا۔

ہمیں وشواس ہے کہ سارودیشک سبھا تو اپنا کرتویہ پورا کرتی جائے گی۔ لیکن جس بات کی زیادہ آوشیکتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آریہ پُرشوں کے اندر بھی وہ سپرٹ جاگے۔ جو کہ رشی دیانند پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا کے ذریعہ قائم کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے نہیں۔ کہ ہر ایک آریہ پُرش آریہ جگت کا نیتا بن سکے۔ بلکہ اس لئے کہ جس یگیہ کا افتتاح بھگوان دیانند نے کیا تھا۔ اس میں اپنے جیون کی آہوتی دے سکے۔

ہم روزانہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ جوں جوں آمد و رفت کے ذرائع وسیع ہوتے جاتے ہیں۔ دنیا میں فاصلہ کم ہوتا جاتا ہے۔ آج یوروپ اور امریکہ بھارت ورش سے اتنے دور نہیں رہے۔ جتنے کہ پہلے تھے۔ صرف فاصلہ ہی کم نہیں ہوا۔ بلکہ خیالات کا بھید بھاؤ بھی آہستہ آہستہ مٹتا جا رہا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں۔ جبکہ قربت کی وجہ سے بھن بھن سنسکرتیوں میں ایسا یدھ شروع ہو جائے۔ کہ اسے دیواسر سنگرام کا نام دیا جا سکے۔ اس سنگرام میں آریہ سنسکرتی کی کامیابی اس بات کا مطالبہ کرتی ہے۔ کہ ایک ایک آریہ بچہ اپنے دل میں یہ عہد باندھ لے۔ کہ میں آریہ سنسکرتی کو کامیاب بنا کر ہی زندہ رہوں گا۔ اور اس وقت تک دم نہ لوں۔ جب تک کہ سنسار کو آریہ سنسکرتی کا گرویدہ نہ بنا لوں گا۔ یوروپ امریکہ کی سوشلزم اور کمیونزم ویدک سنسکرتی کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں۔ اور اگر ہم غلط اندازہ نہیں لگاتے۔ تو یہ محض اس ویدک پرلیشہ کا ہراول ہے۔ جس نے سنسار میں نہ صرف آریہ سنسکرتی کا سچار کرنا ہے بلکہ جس اپرشتا اور دوش کا موجودہ لیگ قلع قمع نہیں کر سکی۔ اُسے روئے زمین کے تختہ سے دور بھگانا ہے۔ لیکن اگر کہیں کمی ہے۔ تو وہ ہم میں ہے۔ جنہوں نے ابھی اس سپرٹ کو اپنے اندر دھارن نہیں کیا۔ جو کہ مذہب اسلام کے جانثار جرنیل ولید میں تھی۔ جنہوں نے ہسپانیہ میں اسلام کی تبلیغ کرنے کا جب ارادہ کیا۔ تو آبنائے جبل الطارق کے افریقی ساحل پر پہنچ کر سمندر کو یوں خطاب کیا:۔

"اے سمندر! میرا راستہ مت روک۔ کیونکہ میں حضرت محمد صلعم کا پیغام ہسپانیہ میں پہنچانے چلا ہوں"۔

تاریخ بتاتی ہے کہ جرنیل ولید کی یہ ثابت قدمی اور مستقل مزاجی تھی۔ جس نے عربوں کو اس قابل بنایا۔ کہ وہ مغربی یوروپ کے فاتح کہلا سکیں۔ اور عیسائی دنیا کی چھاتی پر مونگ دل سکیں۔

لیکن جرنیل ولید میں گو کمزوری تھی۔ کہ وہ مغربی یوروپ میں ایک انسانی مذہب کی تبلیغ کرنا چاہتا تھا۔ اور اس مقصد کی تکمیل میں نہ سمندر کو خاطر میں لاتا تھا۔ اور نہ ہسپانیہ کے جانبازوں کو۔ لیکن ہم بھگوان دیانند کے سپاہیوں کی تو یہ خصوصیت ہے۔ کہ ہم سنسار کو وید بھگوان کے ذریعہ وہ پیغام دینا چاہتے ہیں۔ جو کہ کلیان کا علمبردار ہے۔ عالمگیر محبت اعتمادی اور شانتی کا حقیقی محافظ ہے۔ اور دنیا کو اس حالت میں پہنچانا چاہتا ہے۔ جسے ایسے یگیہ کا نام دیا جا سکتا ہے جس میں کسی راکھشس کو وگھن ڈالنے کی ہمت نہ ہو سکے۔

گجرات شہر میں جب بھگوان دیانند پرچار کے لئے گئے۔ تو وہاں کے گورنمنٹ ہائی سکول کے انگریز ہیڈ ماسٹر مسٹر بوکینن نے ان پر سوال کیا تھا۔ کہ "باوا۔ باوا۔ تو کھنڈن کے ذریعہ کمزور جنتا سے اس کی ٹیک تو چھین رہا ہے۔ لیکن بتلا اس کے عوض اسے کیا دیتا ہے؟"

ہنس کر بھگوان بولے۔ "ٹیک لے رہا ہوں۔ لیکن اسے وید بھگوان کا عصائے موسوی دے رہا ہوں۔ جسے ہاتھ میں لے کر وہ سنسار ساگر سے نہ صرف آپ پار اتر سکتی ہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی ...

آریہ سماج دہلی کا وارشک اُتسو

آریہ سماج دہلی چاوڑی بازار کا وارشک اُتسو حسب معمول بسنت پنچمی کے آخری شنگر ۲۵۔ اور ۲۶ جنوری کو ہوا۔ اور بڑی شان اور کامیابی سے ہوا۔ جیسا کہ اس کے پردھان دیش بندھو جی نے اپنی آخری تقریر میں کہا۔ اس اُتسو کے تین دور تھے۔ پہلا دور شروع ہوا جب کہ شری نارائن سوامی پردھان سارودیشک سبھا نے آریہ سماج کی کتھا شروع کی۔ سوامی جی مہاراج نے اُپنشدوں کا وشیش سوادھیائے کیا ہے۔ وہ اپنی کتھا کو بہت اچھا بنا سکتے ہیں۔ آریہ پُرش بھاری سنکھیا میں کتھا کو شردھا سے سنتے رہے۔

دوسرا دور ۲۴ جنوری کو نگر کیرتن کے ساتھ شروع ہوا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بھجنیک گئے ہوئے تھے۔ اسی طرح اجمیر سے دو بھجنیک آئے ہوئے تھے۔ کچھ لوکل آریہ اناتھ آلیہ دغیرہ کی بھجن منڈلی بھی تھی۔ اس طرح یہ نگر کیرتن اپنی پوری شان سے نکلا ہزاروں لوگ اس میں شامل ہوئے۔ اور آریہ سماج کا سندیش ان لوگوں کو بھی سنایا گیا جو آریہ سماج کے جلسوں میں شریک نہیں ہوتے۔ ۲۵ اور ۲۶ جنوری کو شری نارائن سوامی جی سوتنترانند جی۔ پروفیسر رام دیو جی۔ پنڈت چموپتی جی۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی۔ پنڈت پروفیسر دھرمیندر ناتھ شاستری۔ پروفیسر گوپال اور پنڈت ستیندر شرما آدی ودوان اُپدیشک ہوئے تھے۔ حسب معمول اپیل کا کام سونپا گیا۔ دیاکھیان نہایت پرچار پروفیسر دھرمیندر ناتھ بھی اچھوت اُدھار کے وشے پر بولے۔ اور میں بھی۔ اور دونوں لیکن چونکہ ہم دونو کا وشے بندو بھن بھن تھا۔ اس لئے دونو دیاکھیان جنتا کے لئے پروفیسر دھرمیندر ناتھ نے اپنے ویاکھیان میں ایک وشے پر اپنی بندیلے خیال کا نے کہا کہ میں اس وقت تک ذات پات توڑک منڈل کے کئی مہانو بھاؤں کے ساتھ ہوں۔ کہ ورن ویوستھا ایک بے معنی چیز ہے۔ اس وقت صرف اتنا ہی کام ہو سکتا ہے۔ کہ ورتمان دبا جائے۔ لیکن ڈاکٹر بھگوانداس ایم۔ اے کاشی کے لیکھ کو پڑھ کر میں ورتمان ویوستھا کا قائل ہو گیا ہوں میری سمتی ہو گئی ہے۔ کہ بیسیوں مشکلات کے باوجود آریہ سماج کو ورن ویوستھا ایک سبھا ستھاپت کر دینا چاہیئے۔ اور اس بات کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ کہ اسے کہاں تک کامیابی ہوتی ہے۔ میں نے آریہ جنتا کا دھیان اس سنتھی کی طرف دلایا۔ جو ڈاکٹر امبیدکر کے چیلنج سے پیدا ہو گئی ہے۔ اس سمبندھ میں اس وقت تک کیا کیا ہے۔ اور وہ کیا کچھ کر سکتا ہے۔ انت میں میں نے بتلایا کہ مشکل کا حل ہو سکتا ہے۔ تو آریہ سماج کے ذریعہ۔ اور جو لوگ اسے حل ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ شامل ہو کر تن من اور دھن سے اس کی سہائتا کرنی چاہیئے۔ میری اپیل پر حسب معمول حاضری بعد دوپہر کو بھی اچھی رہتی تھی۔ اور رات کو بھی۔ لیکن بعد دوپہر بہت زیادہ ہوتی تھی۔

جلسہ کا تیسرا دور سوموار ۲۷ جنوری کو شروع ہوا۔ چونکہ مجھے اس دن دشنبش کاریہ وش پر جانا تھا اس لئے میں تیسرے دور کا بھی کچھ حصہ دیکھ پایا۔ ۲۷ جنوری کی رات کو سے ۱۰ بجے تک پنڈت ... کی صدارت میں سنگیت سمیلن ہوا۔ آریہ سماج کے راگیوں کے علاوہ دہلی کے کئی راگیوں نے بھی موہن اور ماسٹر مدن بھی اس میں شامل ہوئے۔ اور اپنے فن کے کمال سے حاضرین کو اہنوں کے انت پر پردھان جی نے اپنی ایک منوہر کویتا سنائی۔ یہ سمیلن نہایت کامیاب رہا۔ اور لوگوں نے ۲۸ کی رات کو ۱/۲ ۷ سے ۔ ا بجے تک دلت اُدھار سمیلن شروع ہوا۔ اس کے پردھان پروفیسر اندر جی ایڈیٹر مہاتما گاندھی کی ہریجن کا تو نہ کے ادھیکش پروفیسر ملکانی اور سیٹھ ... کے بانو جگت نارائن ایل۔ بی نے بھی تقریریں کیں۔ اور کئی پرستاو سویکار ہوئے۔ یہ سمیلن بھی کامیاب رہا۔ اُتسو کا تیسرا دور اور اس میں مناظرے وغیرہ ہوں گے۔ اس طرح یہ اُتسو سپھلتا سے سماپت ہوا۔ اس کے لئے شری دیش بندھو جی کو دھائی دیتا ہوں۔ وہ اس ورش ہی سماج کے پردھان بنائے گئے تھے۔ کامیاب رہا ہے۔ اُن کے پردھان بننے سے یہ مطالبہ بھی پورا ہو گیا۔ کہ آریہ سماج کا کام نوجوانوں کو چاہیئے۔ دیش بندھو جی برسوں کے بعد آریہ سماج کے پہلے نوجوان پردھان ہیں۔ اگر ان جیسے ملتے رہے۔ تو اس کا کام دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جائے گا۔

چونکہ ہمیں دلی رہنا تھا۔ اس لئے اپنے اس قیام سے ہم نے وشیش لابھ اُٹھایا۔ پروفیسر گوپال اور آگرہ پر سوامی سوتنترانند جی۔ لالہ گیان چند جی ٹھیکیدار۔ لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار۔ مہاشہ چمو پتی جی اور میں گورو کل اندر پرستھ گئے۔ دو چیزیں وہاں نئی دیکھیں۔ ایک یہ کہ پتھریلی جگہ کو صاف ہموار میدان بنا دیا گیا ہے۔ اور اس میں برہمچاریوں کا بڑا ہاتھ ہے۔ دوسری یہ کہ پیچھے سے ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

"یوم آزادی" کی تقریب

کانگرس نے ۲۶ جنوری کو دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی وجہ سے "یوم آزادی" کو اس شان سے نہیں منایا جس کا وہ دن مستحق تھا۔ لیکن باقی بھارت ورش میں اس دن جنتا نے کسی نہ کسی رُوپ میں اپنے ہاردک بھاؤوں کا اظہار کر ہی دیا ہے۔ اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ اگر اس کے اندر اپنے دیش کو ویسا ہی آزاد دیکھنے کی تمنا ہے۔ جیسے دُوسرے سوجیہ دیشوں میں اپنی حاصل شدہ آزادی کو برقرار رکھنے کی خواہش ہے۔ ہمارا وشواس ہے کہ اگر اس بارہ میں حکومت بھارت ورش کے رہنے والوں کی اخلاقی طور پر اُسی طرح رہنمائی کرے۔ جس طرح دوسرے ممالک کی حکومتیں وہاں کے رہنے والوں کی کر رہی ہیں۔ تو وہ دن دُور نہیں۔ جبکہ بھارت ورش بھی دُوسرے آزاد دیشوں کے شانہ بشانہ کھڑا ہو کر ان سے مساوات کا مطالبہ کر سکے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی موجودہ حکومت کو تحریکِ آزادی میں نہ اتنی دلچسپی ہے اور اس سے نہ اتنی ہمدردی۔ جس پر ہندوستانی فخر کر سکیں۔ اور آنے والی نسلیں یہ کہہ سکیں کہ حکومت ہند نے کسی وقت تشکام بھاؤ سے اتنا کام لیا تھا۔ کہ اس نے ان کے ملک کو خود بخود آزادی کی شاہراہ پر ڈال کر یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ ہندوستان کو اپنے پاس ایک امانت سمجھتی ہے اور فراخ دلی سے اُسے اس حالت کے لئے تیار کر رہی ہے۔ جب کہ وہ دُنیا کے آزاد ممالک کی برادری میں مساوی طور پر شامل ہو سکے ؛

مسلمانوں کی سول نافرمانی

لاہور میں اکالیوں کے کرپانی مورچہ کو دیکھتے ہوئے متعدد مسلمانوں نے بھی چوہدری سولا بخش ڈکٹیٹر کی سرکردگی میں اس غرض سے سول نافرمانی کی مہم شروع کر دی ہے۔ کہ ہم مسجد شہید گنج میں اپنا نماز ادا کرنے کا حق تسلیم کرا کے رہیں گے اس وقت تک قریباً نہ جتھے جو پانچ پانچ اشخاص پر مشتمل تھے۔ اس سلسلہ میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ اور یہ اطلاعاً معلوم ہوا ہے۔ کہ بیرونجات سے بھی اسی غرض کے لئے مزید جتھے آ رہے ہیں ؛

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ جس جگہ پر مسلمانوں کا قانونی قبضہ آج تک تسلیم کیا گیا ہے۔ اور نہ کسی نے انہیں اس کو تسلیم کرنے کے متعلق کوئی اشارہ یا کنایہ بھی کیا ہے۔ وہاں نماز ادا کرنے سے مسلمانوں کو کیا ثواب حاصل ہوگا۔ جب قرآن شریف خود مسلوکہ ناجائز قرار دیتا ہے۔ اور اس کے ہتھیانے والوں کو معتوب قرار دیتا ہے۔ تو پھر مسلمان کیوں اس بات پر بضد ہیں۔ کہ وہ قانون اور انصاف کو خیرباد کہہ کر ایک ایسی جگہ پر نماز ادا کرنے ہی پر بضد ہیں سکے۔ جہاں اُن کے بزرگوں نے بھی اپنے زمانۂ اقتدار میں نماز ادا نہ کی تھی۔ ہاں اگر مسلمانوں کا یہ خیال ہے۔ کہ شہید گنج پر ان کا کسی نہ کسی قسم کا حق ہے۔ تو ان کو سول نافرمانی کی بجائے اپنا یہ حق کسی باقاعدہ عدالت سے پہلے تسلیم کرانا چاہئیے۔ اور پھر اس سلسلہ میں کوئی قدم اُٹھانا چاہئیے ؛

عالمگیر ماتم

۲۸ جنوری کو ملک معظم شاہ جارج پنجم کی تکفین کے دن جہاں برٹش ایمپائر نے ماتمی مظاہرہ کیا ہے۔ وہاں ہندوستان نے بھی بلا لحاظِ مذہب و ملت اس ماتم میں پورا پورا حصہ لے کر عملی طور پر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس کے کسی شہری کو شاہی خاندان سے کسی قسم کی خصومت یا عناد نہیں۔ اور آج تک جو غرض دوست حلقوں کی طرف سے ہندوستانیوں کے خلاف یہ اتہام تراشا جاتا رہا ہے۔ کہ وہ شاہی خاندان کے وفادار نہیں یہ بالکل بے بنیاد ہے۔ باقی رہا ہندوستان کی طرف سے موجودہ طرزِ حکومت میں اصلاح کا مطالبہ وہ بھی کسی غیر آئینی غرض پر مبنی نہیں۔ کیونکہ جس قدر ہندوستانی مطمئن اور قانع ہوں گے۔ اُسی قدر ہی برٹش کامن ویلتھ آف نیشنز کا پلڑا بھاری رہے گا۔ ہندوستانیوں نے ۲۸ جنوری کو شاہی ماتم کی مراسم میں جس مخلصانہ تعاون کا پُرزور اظہار کیا ہے۔ اگر اس کو دیکھ کر آئندہ بھی کوئی شخص ہندوستان میں کسی شخص کے خلاف

"Waging war against the King"

کے الزام میں مقدمہ چلانے کی دیدہ دلیری کرے گا تو سمجھو۔ کہ وہ نہ صرف انگلستان کے شاہی خاندان کے وقار کو کمزور کرے گا۔ بلکہ ہندوستانیوں پر بھی چوٹ لگانے کا مرتکب ہوگا ؛

سیاسی قیدیوں کی رہائی

شاہ جارج پنجم کی رحلت کے بعد نئے بادشاہ ایڈورڈ ہشتم کی تخت نشینی کی خوشی میں اگر برطانیہ ہندوستان کے زخموں پر کسی قسم کا پھاہا رکھ سکتا ہے۔ تو وہ صرف اسی طریق میں ہی رکھ سکتا ہے۔ کہ اس وقت جتنے پولیٹیکل قیدی ہندوستان اور انڈمان کی جیلوں میں مقید ہیں اُن کو یومِ تاجپوشی پر رہا کیا جائے۔ اگر برطانیہ کے وہ ممبرانِ پارلیمنٹ جو پارلیمنٹ میں بعض اوقات یہ ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ کہ انکو ہندوستانیوں کی پولیٹیکل خواہشات سے دلی ہمدردی ہے۔ اس موقعہ پر میدان میں نکلیں۔ اور برطانیہ کے ذمہ دار وزراء کو اس بارہ میں اُن کے ہندوستان سے متعلقہ فرض سے آگاہ کریں۔ تو وہ ہندوستانیوں پر یہ ثابت کر سکیں گے۔ کہ وہ سچے دل سے ہندوستانیوں کے دُکھڑے کو محسوس کرتے ہیں اور اُن کو جب موقعہ ملتا ہے۔ تو وہ ہندوستانیوں کی ترجمانی کرنے کا موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے ؛

آئندہ کانگرس کی صدارت

انڈین نیشنل کانگرس کا آئندہ سالانہ اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ اس کی صدارت کے لئے زیادہ پراونشل کانگرس کمیٹیوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کے حق میں آواز اُٹھائی ہے اور لطف یہ ہے۔ کہ ان پراونشل کانگرس کمیٹیوں میں یُو۔ پی۔ پراونشل کانگرس کمیٹی بھی شامل ہے۔ جس میں نہ صرف لکھنؤ کانگرس کمیٹی کے نمائندے ہی بلکہ لکھنؤ سیشن کی استقبالیہ کمیٹی کے نمائندوں کی کثرت بھی شامل ہے۔ خواہ پنڈت جواہر لال جی نہرو آئندہ کانگرس کے صدر ہوں یا کوئی اور کانگرسی بنیا۔ لیکن ہمارے خیال میں صدر ایسا ہونا چاہئیے۔ جو انڈیا ایکٹ ۱۹۳۶ء سے پیدا ہونے والی جملہ خرابیوں کو بھانپ کر ملک کو ان کے سدِّباب کے لئے تیار کر سکے۔ کیونکہ سال رواں میں اسی ایکٹ کے ماتحت نئے لیجسلیچر کا ڈھانچہ کھڑا کیا جاتا ہے۔ اور ان کے لئے ملک میں انتخابی جد وجہد شروع ہوتی ہے۔ اور ووٹروں نے نئے ایکٹ کو کامیاب یا ناکام بنانے والے اُمیدواروں کی حمایت یا مخالفت کا قطعی فیصلہ کرنا ہے ؛

ابی سینیا کی جنگ

ابی سینیا میں اطالوی اور ابی سینین افواج کی جنگ ابھی تک زور شور سے جاری ہے۔ ابتدا میں اطالوی افواج کا پلڑا بھاری تھا۔ اور وہ ہوائی جہازوں۔ ٹینکوں اور بھاری بھاری الوایب کی مدد سے آگے بڑھتی جا رہی تھیں۔ اور ساتھ ہی اطالوی مدبر دیسی سرداروں کو رشوتیں دے دے کر اپنے ساتھ ملاتے جا رہے تھے۔ لیکن جب سے ابی سینیا کو دوسرے ممالک سے مالی اور اخلاقی مدد ملنی شروع ہوئی ہے۔ اطالوی افواج کو کئی سرکردہ مقامات سے پسپا ہونا پڑا ہے۔ گو اس پسپائی کی خفت کو مٹانے کے لئے موسولینی نے ایک نیا کمانڈر انچیف ابی سینیا کے محاذ پر بھیج دیا ہے اور اس نے بعض مقامات پر کچھ ہاتھ بھی دکھائے ہیں۔ لیکن موسمی بارشوں اور ذرائع آمد و رفت کی مشکلات نے اس کی ساری چابکدستی کو تا حال ناکام ہی بنائے رکھا ہے۔ اگر جنگ کی موجودہ رفتار جاری رہی۔ تو ہمارا خیال ہے۔ کہ نہ صرف اطالوی افواج کو ابی سینیا سے نامراد واپس آنا پڑے گا۔ بلکہ عین اغلب ہے۔ کہ اٹلی میں موسولینی کو جو وقار حاصل ہو چکا ہے۔ اُسے بھی سخت دھکا لگے ؛

چھوت چھات کی مذمت

مسٹر ہارورڈ ایڈیٹر "نیو یارک ہیرلڈ" نے جو کہ آج کل ہندوستان میں سیر و سیاحت کر رہے ہیں۔ بمبئی میں ایک انٹرویو کے دوران میں فرمایا۔ کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ ہندوستان اور اس کے پالیٹکس میں اس وقت تک دلچسپی لینے کو تیار نہیں۔ جب تک کہ یہاں ذات پات وغیرہ کا رواج موجود ہے ؛

مسٹر مذکور نے اچھا کیا۔ کہ ہندوستانیوں کو بتلا دیا۔ کہ اُن کا ذات پات کا موجودہ رواج اس قدر قابلِ اعتراض ہے۔ کہ اس کو دیکھتے ہوئے امریکہ کا اُن کے معاملات میں دلچسپی لینا کارِ دارد کا معاملہ ہے۔ لیکن اگر مسٹر مذکور اس کے ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرماتے۔ کہ امریکہ اس قسم کے رواج سے ناآشنا ہے۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ ناآشنا ہونا تو کہیں رہا۔ امریکہ میں رنگ کی بناء پر گورے لوگوں میں اتنا تعصب پایا جاتا ہے۔ کہ وہاں نیگرو لوگوں کو . . . . . . (Lynching) کرنے سے بھی بعض اوقات دریغ نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ . . . . (Lynching) ایک ایسی سزا ہے جو ہندوستان میں سخت بُرے سے بُرے وقت میں بھی پسند تک نہیں کی جا سکتی تھی ؛

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر)

اطلس ٹوتھ پاؤڈر
مرض پائیوریا کیلئے اکسیر
مسوڑوں کا پھولنا۔ درد کرنا خون پیپ جاتا یا پانی لگنا فوراً موقوف ہو جاتا ہے

نووارد مولوی کا چپت سے سنکار

آنجہانی مرزا غلام احمد کا دربار فی الحقیقت روما کے شاہ نیرو کے دربار سے کم نہ تھا۔ اس دربار میں جو بھولا بھٹکا مخالف آ جاتا تھا۔ اُس کا سنکار کرنا تو کہیں رہا۔ اُسے باتوں لاتوں سے سیدھا کیا جاتا تھا۔ یا تھپڑوں سے۔ چنانچہ ایک غیر مرزائی مولوی سے جس قسم کا سلوک روا رکھا گیا ہے۔ اُس کے متعلق ملک غلام حسین صاحب رہتاسی ذیل کی روایت کرتے ہیں :۔

"مری کی طرف سے ایک مولوی آیا۔ ماہ جون کا مہینہ تھا۔ ...... وہ بیٹھتے ہی حضور کو گالیاں دینے لگا۔ کہ تم نے دین کو بگاڑ دیا ہے۔ مجھے ارشاد فرمایا کہ اندر سے دودھ اور برف کیوڑہ ڈلوا کر لاؤ۔ مولوی صاحب گرمی سے آئے ہیں۔ شاید ان کو پیاس لگی ہو۔ میں اندر سے دودھ اور برف کیوڑہ ڈلوا کر لے آیا۔ اور مولوی صاحب کو دیا۔ مگر اُس نے لے کر پینے سے انکار کر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ آپ پی لیں۔ مگر اُس نے نہ پیا۔ اور برابر گالیاں دیتا رہا۔ ایک نو مسلم عیسائی سے مسلمان ہوا تھا۔ وہ گالیاں سُن کر غصہ میں بھر گیا۔ اُس نے اُس مولوی کو تھپڑ مار دیا۔ جس سے وہ مولوی ناراض ہو کر مجلس سے چلا گیا"۔

("الحکم" - ۱۴ر جنوری ۱۹۳۶ء)

عجیب مذاق ہے۔ ایک شخص مہمان کی حیثیت سے قادیان میں تبادلۂ خیالات کے لئے آتا ہے۔ اور تبادلۂ خیالات کی بجائے اُس کا تھپڑ سے سنکار ہوتا ہے۔ اور پھر اس قسم کی میزبانی کر کے یہ توقع رکھی جاتی ہے۔ کہ غیر مرزائی علماء قادیانی "رشی" کو حضرت محمد صاحب کے بعد نبی مان کر اپنا دین و ایمان ضائع کریں۔

ع :۔ "تفو اے چرخِ گردوں تفو برتو"

ایک ایرانی سیاح کی درگت

قادیان کے مہمان نواز رئیس آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے دربار میں سیاحوں کی کس طریق سے آؤ بھگت کی جاتی تھی۔ اس کا اگر حال جاننا چاہو۔ تو سیدنا حضرت کی ذیل کی کارروائی نوٹ کریں :۔

"اُن دنوں ایک ایرانی سیاح آیا ہوا تھا۔ یہ بے دین سا آدمی تھا۔ حضرت اقدس نے شاہ صاحب کو بلا کر کہا۔

"یہ شخص نمازوں میں نہیں آتا۔ اس کو صرف کھانے سے کام ہے۔ ہماری باتیں بھی نہیں سُنتا۔ احمدیہ بازار میں بھی نہیں رہتا۔ بلکہ باہر پھرتا رہتا ہے۔ اسے کسی طرح یہاں سے رخصت کر دو۔ ...... اور آج ہی رخصت کر دو"۔

"شاہ صاحب نے اُسے سمجھانے کی کوشش کی۔ مگر وہ لڑنے کے لئے تیار ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا شیخ یعقوب علی صاحب کو بلاؤ۔ جب شیخ صاحب حاضر ہوئے۔ تو فرمایا۔ کہ اس کو آج ہی رخصت کر دو۔ اس پر انہوں نے اُسے رخصت کر دیا۔ اُس کا بستر خود ہی باندھ کر رکھ دیا۔ اور یکہ منگوا کر کہا۔ چلو یکہ تیار ہے"۔

("الحکم" - ۲۱ر جنوری ۱۹۳۶ء)

کاش آنجہانی مرزا صاحب ایک سیاح سے اس قسم کا سلوک روا رکھتے ہوئے اتنا تو سوچتے کہ وہ سیاح ایران میں واپس جا کر وہاں کے لوگوں کو ایک نئے پنجابی نبی کے سلوک کے متعلق کیا بتلائیگا؟

مرزائیت نواز مسلم پریس

ڈاکٹر سر محمد اقبال بیرسٹر صدر انجمن حمایت اسلام نے پچھلے دنوں صدارت سے استعفا دیتے ہوئے یہ لکھا تھا۔ کہ وہ صدارت پر اسی صورت میں رہنا پسند کریں گے۔ کہ انجمن احمدیوں کو کافر قرار دینے اور رکنیت سے خارج کرنے میں ان کے ساتھ متفق ہو۔ اس پر مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ لاہور ایک نئے راز کا انکشاف ذیل کے الفاظ میں کرتے ہیں :۔

"اگر یہ کہا جائے کہ اسلامی اخبارات سے مسلمانوں کے خیالات کا اندازہ ہو سکتا ہے تو خود اس معاملہ میں کہ آیا احمدی مسلمان ہیں یا کافر۔ اور دوسرے مسلمانوں کو قومی اداروں میں انہیں شامل رکھنا چاہیے۔ یا نہ۔ لاہور کے روزناموں میں سے نصف ایک طرف ہیں۔ نصف دوسری طرف۔ انجمن کس طرح فیصلہ کرے گی۔ کہ کون اخباروں کی رائے مسلمانوں کے خیالات کا آئینہ ہے۔ اور کن کی نہیں۔ اور ہندوستان بھر کے اسلامی اخبارات کو دیا جائے تو اخبارات سے اندازہ لگانا عقدۂ لاینحل ہو جائے گا"۔

("پیغام صلح" - ۲۳ر جنوری ۱۹۳۶ء)

مولانا کا مطلب صاف ہے۔ کہ لاہور کے روزناموں میں سے نصف ایسے ہیں۔ جو مرزائیوں کو رکنیت سے ہٹانے کے حق میں نہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں مرزائیت نواز ہیں۔ دیکھئے مولانا صاحب کے اس انکشاف کو ہمارے اخباری دوست کس لائٹ میں لیتے ہیں؟

عورت کو امامت سے جواب

مذہب اسلام نے جس طرح عورت کو گھٹیا بنایا ہے۔ اس طرح کسی دوسرے مذہب نے نہیں بنایا۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اگر اسلام کا بس چلتا۔ تو کسی عورت کو کبھی ترقی کرنے نہ دیتا۔ چنانچہ ذیل کا سوال و جواب اس بارہ میں مزید روشنی ڈالتا ہے :۔

سوال۔ کیا ایک مرد عورتوں کی جماعت کی امامت نہیں کر سکتا؟ اور ایک عورت مردوں کی جماعت کی امامت نہیں کر سکتی؟ اگر نہیں کر سکتی۔ تو کیوں؟ کیا اس بارہ میں کوئی قرآن شریف کی ایسی آیت یا حدیث موجود ہے۔ جس سے منفی جواب کی تائید ہوتی ہو؟

جواب۔ ایک مرد عورتوں کی جماعت میں امام کا فرض ادا کر سکتا ہے۔ لیکن عورت نہیں کر سکتی۔ وجہ یہ کہ یہ عین ممکن ہے۔ کہ عورت کو اس قدر کمزور خیال کیا گیا ہو۔ کہ وہ اُن ذمہ داریوں کو نبھا نہیں سکتی۔ جو کہ امامت کی رُو سے عائد ہوتی ہیں :۔

("لائٹ" - ۲۴ر جنوری ۱۹۳۶ء)

سوال تو یہ ہے۔ کہ اگر عورت کمزوری کی وجہ سے مردوں کی جماعت کے لئے امام کے فرض کو ادا نہیں کر سکتی۔ تو پھر مرد برقع پوش عورتوں کے لئے کیسے امام بن سکتا۔ اور ان کو نماز پڑھا سکتا ہے؟

کیا ستی کی رسم ہندو دھرم کا جزو ہے؟

وہ مرزائی بھی کیا۔ جو کسی دوسرے کو ڈنک نہ مارے۔ اگر یہ شاستر کسی عورت یا مرد کی آتم ہتیا کو پاپ بتلاتے ہیں۔ لیکن مرزائی پھر بھی تعصب سے کام لے کر ہندو دھرم پر الزام لگائے جاتے ہیں۔ کہ وہ آتم ہتیا کی اجازت دیتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے سوال و جواب سے ظاہر ہوتا ہے :۔

سوال۔ کیا ستی کی رسم ابھی تک ہندوستان میں پائی جاتی ہے؟

جواب۔ اگر کٹر ہندوؤں کو اپنی مرضی پوری کرنے کا موقعہ ملے۔ تو یہ رسم پھر بھی جاری ہو جائے گی۔ کیونکہ وہ لوگ اسے دھرم کا ایک انگ سمجھتے ہیں :۔

("لائٹ" - ۲۴ر جنوری ۱۹۳۶ء)

اگر ہندو دھرم میں کہیں بھی ستی ہونے کی اجازت ہوتی۔ تو ہندو سدھارک کبھی بھی اس رسم کی مخالفت نہ کرتے۔ کیونکہ کبھی بھی ہندو آپارہ کا اس رسم کی حمایت نہ کرنا۔ اور تحریر و بد میں آنجہانی مذہب کو جرم کبیرہ قرار دینا ثابت کرتا ہے۔ کہ ستی کی رسم ہندو دھرم کا جزو نہیں۔ اور کوئی ہمارا ہندو اس کی تائید کرنے کو تیار نہیں :۔

بہاولپور کے ہندوؤں پر مصائب

بہاولپور کی اسلامی ریاست میں پھر تشدد کا دور دورہ ہے۔ متعدد سرکردہ ہندوؤں کو کسی نہ کسی عذر پر جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔ اور صرف اتنے پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ اب دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری بھی نافذ کر دی گئی ہے۔ اور غضب خدا کا۔ یہ دفعہ صرف غریب ہندوؤں کے لئے ہے۔ حالانکہ کشمیر کی ہندو ریاست میں ان مسلمانوں کو بھی جنہوں نے پچھلی شورش میں سرگرم حصہ لیا تھا۔ کبھی دفعہ ۱۴۴ کی سزا کے لئے مخصوص نہیں کیا گیا تھا۔ ریاست بہاولپور میں ہندوؤں کی بے بسی ایک طرح سے باقی ہندو جگت کے لئے ایک چیلنج ہے۔ اگر اس چیلنج کو اس نے منظور کرنے سے دریغ کیا۔ تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ بہاولپور کے غریب ہندو مفت میں ذلیل ہوں گے۔ اور اپنے حقوق لینے کی بجائے جیلوں میں سڑتے رہیں گے۔

یہ معاملہ اب ایسا نہیں رہا۔ جسے سرسری نظر سے ٹالا جا سکتا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے نہ صرف حکومت ہند تک پہنچایا جائے۔ بلکہ اگر ضرورت محسوس کی جائے۔ تو پارلیمنٹ تک بھی اس بکڑ دھکڑ کے خلاف فریاد کی جائے۔ کیونکہ ریاست کے ذمہ دار مقامی ریاستی ہندوؤں کی قلت اور بے بسی سے ناجائز فائدہ اُٹھا کر ان کو محض اس لئے رسوا کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ کہ وہ اپنے مطالبات کو کیوں بار بار زبان پر لاتے ہیں؟

"پرکاش" میں اشتہار دے کر لابھ اُٹھایئے!

یہ امر طے شدہ ہے کہ ہمارا ایک بھی غلط قدم خوفناک ہے

پھر آپ کشتیٔ زندگی کس راہ پر چلا دیں گے؟
آپ جملہ رموزِ زندگی معلوم کرنے کے لئے
راہ راست حاصل کرنے کے لئے
ہمیشہ تندرست رہنے کے لئے
اپنے خاندان کو خوشحال بنانے کے لئے
آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب "اسلام شاستر" بالکل مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں :۔

وید شاستری جام نگر - کاٹھیاواڑ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سُودرشن چکر

مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق روایت ہے۔ کہ ایک بار آپ تنت بیمار پڑگئے۔ نقاہت اور کمزوری کی وجہ سے آپ نماز ادا نہ کر سکتے تھے۔ (ادائیگی نماز کے دوران میں آپ کئی بار غش کھا کر گر پڑے۔ اللہ میاں سے آپ کی یہ قابلِ رحم حالت نہ دیکھی گئی۔ چنانچہ آپ پر الہام نازل ہوا۔ کہ "ایسی کمزوری اور مجبوری کی حالت میں نماز تجھ پر (آپ کو) معاف ہے"۔ +

یہ تو ہوا مرزا صاحب کو اللہ میاں نے مجبوری کی حالت میں نماز سے چھٹی دے کر عدم ادائیگی نماز کی سزا سے معافی بخش دی۔ لیکن عام احمدی تو اس رعایت سے محروم ہی رہ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ کی ہر ایک پر مہربانی ہو۔ اور نہ ہر ایک پر الہام۔ پھر وہ مجبوری کی حالت میں بھی نماز ادا نہ کرنے کی سزا سے بچیں۔ تو کیسے؟

× × × × ×

اتنا ہی ہوتا۔ تو غنیمت تھا۔ افسوس تو یہ ہے کہ ایسے بعض جو علالت کی وجہ سے روزہ اور نماز کے مجبوراً پابند نہیں رہ سکتے۔ ماہ رمضان کے خاص منفعت سے بھی محروم کر دئے گئے۔ جس طرح کرسمس اور دسہرہ کی تعطیلات پر ریلوے کی بینفکس سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہندو یا عیسائی ہونے کی شرط نہیں۔ اسی طرح ماہ رمضان میں ہر مسلمان کے لئے جنت کا ٹکٹ فضل ہائت پر مل سکتا ہے۔ خواہ اس نے کبھی پچاس سال بھر میں کبھی نہ کئے ہوں۔ وہ جنت کی ٹکٹوں کی کنسیشن سیل کا ماہ رمضان میں فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ صرف روزہ کی شرط ہے۔ لیکن اگر مرزا صاحب آج زندہ ہوتے۔ تو ان احمدیوں کی مجبوریوں کا بھی دھیان رکھتے۔ جو بوجہ بیماری روزہ کے پابند نہ ہو کر اس کنسیشن سے محروم رہ جاتے ہیں۔

× × × × ×

حال ہی میں سر محمد اقبال نے انجمن حمایت اسلام کی صدارت سے اس بنا پر استعفیٰ دیدیا ہے۔ کہ انجمن کے اراکین میں مرزائی عنصر موجود ہے۔ اور انجمن کے بہت سے ارکان مرزائیت نواز واقع ہوئے ہیں۔

("پیغام صلح"۔ ۷ار جنوری ۱۹۳۶ء)

اس خبر کو چند رد کد کے ساتھ شائع کرتا ہوا "پیغام صلح" "مرزائیت" کی بدبختی کا رونا روتا ہے۔ اور اپنے دل کی تسلی کے لئے لکھتا ہے۔ کہ "جس مرزائیت نوازی کو اراکین انجمن حمایت اسلام کا سب سے بڑا گناہ قرار دیا جاتا ہے۔ خود ڈاکٹر اقبال بھی اس کے مرتکب رہتے ہیں"۔

اجی صاحب! جب رہے ہوں گے۔ تب رہے ہوں گے۔ اب تو انہوں نے بخوبی محسوس کر لیا ہے۔ کہ مرزائیت اسلام کے لئے ایک بھاری خطرہ ہے۔ اور بقول اکبر مرزائیت کے اسلام کے مفاد کا تقاضا یہی ہے۔ کہ جس قدر جلد ہو سکے۔ اس خطرہ کو دور کر دیا جائے۔

× × × × ×

انجمن احمدیہ نے سر اقبال کے مستعفی ہونے کی وجہ کو بری طرح محسوس کیا ہے۔ آگے ہی احمدیت کے خلاف کچھ کم جہاد نہیں ہو رہا۔ اب اگر انہیں ایسی انجمن سے جس کے ہر خیال کے مسلمان ممبر ہیں۔ نکل جانا پڑا۔ تو مرزائیت کچھ دنوں کی ہی مہمان سمجھو۔ لیکن شاید اس آنے والے "بھاری خطرہ" سے آگاہ ہو کر ہی انہوں نے بیکاروں کی بھرتی کا اعلان کیا ہے۔ "میری خواہش تو یہ ہے۔ کہ جتنے نوجوان بیکار ہیں وہ یہاں مرکز میں آجاویں۔ ان کے کھانے کا انتظام ہو جائے گا۔ ...."

(امیر جماعت احمدیہ لاہور "پیغام صلح"۔ ۱۷ر جنوری)

لیکن یہ تو بات ہی الٹی ہے۔ اگر واقعی "مرزائیت" اسلام کے لئے بقول سر سید احمد اور سر اقبال ایک خطرناک چیز ہے۔ تو بھرتی انجمن اشاعت اسلام کو کرنی چاہئے۔ نہ کہ جماعت احمدیہ کو۔

× × × × ×

جب تک سر اقبال احمدی نواز رہے۔ وہ پکے مسلمان رہے۔ جب انہوں نے اس نوازی کو خیر باد کہا۔ تو نہ جانے کس مصلحت سے احمدی چپ رہے۔ لیکن اب وہ کیسے خاموش رہ سکتے ہیں؟ خاص کر اس حالت میں جبکہ وہ ایسی انجمن کی جس کے ممبر ہر خیال کے مسلمان ہیں۔ صدارت سے اس وجہ سے مستعفی ہو گئے ہوں۔ کہ ان کے خیال میں "مرزائیت" اسلام کے لئے بھاری خطرناک ہے۔ اور اس کا عنصر اس کے اراکین میں موجود ہے۔ چنانچہ "پیغام صلح" نے ان کی مسلمانی کی حقیقت کو نمایاں کر دیا ہے۔ ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انجمن حمایت اسلام سے سوال کیا گیا ہے۔ کہ "کیا ایسے مسلمان بھی ممبر ہو سکیں گے۔ جو اسلامی عقاید کو مجوسی قرار دیتے ہوں۔ اور جو نماز اور روزہ کے نزدیک نہیں جاتے"۔ لیکن ایڈیٹر "پیغام صلح" تو شاید سر اقبال سے نماز اور روزہ کے نزدیک نہ جانے کے متعلق شکایت نہیں کرتے۔ انہیں دکھ ہے۔ تو ان کے ریمارک کا۔

اگر سر اقبال روزہ اور نماز کے پابند نہیں۔ تو وہی جنت کی لذتوں سے محروم رہ جائیں گے۔

× × × × ×

"پیغام صلح" کیا یہ کہنا کہ "ایسے مسلمان بھی جو روزہ اور نماز کے نزدیک نہیں جاتے"۔ اس بات کا اعتراف کرنا ہے۔ کہ روزہ اور نماز ادا نہ کرنے والا مسلمان نہیں ہے۔ لیکن یا امر فیصلہ طلب ہے۔ کہ وہ انجمن حمایت اسلام کا ممبر بن سکتا ہے۔ کہ نہیں۔ لیکن قرآن کی رو سے مسلمان کی تعریف یہ ہے:-

"وہ جو شخص ہماری نماز پڑھے۔ اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے۔ ...... وہی مسلمان ہے"۔

("پیغام صلح"۔ ۱۷ر جنوری ۱۹۳۶ء)

گویا مسلمان ہونے کے لئے ادائیگی نماز ضروری ہے۔ لیکن تحریر مذکور اور حکم قرآن میں صاف اختلاف ہے۔ کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام ان دو متضاد احکام کے متعلق؟

× × × × ×

حدیث قرآنی ہے۔ "حلال چیزوں میں سے اللہ کے نزدیک طلاق سب سے زیادہ بری چیز ہے"۔

(ابو داؤد)

اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ جو چیزیں اہل اسلام کے لئے حلال ہیں۔ وہ ہیں تو سب بری۔ لیکن طلاق سب سے بری چیز ہے۔ حیرت ہے۔ کہ اللہ کے نزدیک طلاق برا ہو۔ اور صنف نازک اسے اپنے لئے بے انصافی تصور کرتی ہے۔ لیکن اسلام اسے اپنی خصوصیات اور برکات میں شمار کرے۔ اگر مسلمان واقعی اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کے پورے پابند ہیں۔ تو ہم اس دن کے منتظر ہیں۔ جس دن ہم یہ سنیں۔ کہ اسلام نے "طلاق" کو اپنے ہاں سے دھکے دے کر نکال دیا ہے۔

× × × × ×

اطالوی افسروں نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ غلامی کو بالکل منسوخ کر دیا جائے۔ چنانچہ اسے سختی کے ساتھ نافذ کر دیا گیا۔ اور اپنے اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جنگل سے چند غلام کسی نہ کسی طرح پکڑ کر لائے گئے۔ جو کہ جنگلوں میں آزادانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ لیکن انہیں آزاد بنانے کے لئے اڑوا لایا گیا۔ ادھر ہی اطالوی جنرل صاحب نے ان کا معائنہ فرمایا۔ اور حکم دیا۔ کہ "اے لوگو! اب تم غلام نہیں ہو"۔

("پیغام صلح"۔ ۱۵ر جنوری ۱۹۳۶ء)

کہتے ہیں۔ غلاموں نے "اپنی آزادی" کا حکم سنتے ہی زندہ باد آزادی کے نعرے بلند کئے۔ مگر جب یہ نعرہ لگایا۔ تو گستاخی کی پاداش میں انہیں جیل خانہ بھیج دیا گیا۔

"پیغام صلح" کو ان کے جیل بھیج دئے جانے پر رنج ہو رہا ہے۔ کہ وہ بلاقصور جیل میں ٹھونس دئے گئے ہیں۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ان کا بھاری قصور تو یہی تھا۔ کہ ان کو "آزادی زندہ باد" کا نعرہ لگانے سے پہلے "جنرل صاحب زندہ باد" کا نعرہ لگانا چاہئے تھا۔

× × × × ×

لیکن جب وہ "غلام" جنگلوں میں آزادی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور انہوں نے ہندوستانیوں کی طرح کبھی آزادی کا مطالبہ تک نہ کیا تھا۔ تو پھر انہیں آزاد بنانے کا خیال اطالوی جرنیل کے دماغ میں کیوں آیا؟ شاید اپنے حکم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہی یہ کھیل کھیلا گیا ہو۔ لیکن آخر کس قصور پر انہیں آزاد کر کے پھر غلام بنا دیا گیا؟ — ایک طرح سے اچھا ہی ہوا۔ کیونکہ اب وہی غلام جنہیں پتہ تک نہ تھا۔ کہ غلامی کس بلا کا نام ہے۔ جیل کی زندگی کا تجربہ کر کے آزادی کا مطالبہ کرنے پر جب آزادی پائیں گے تو انہیں آزادی کی قیمت معلوم ہوگی۔ اور آپنے آزادی داتا کے ہی گن گائیں گے۔ کیونکہ "آزادی" سے بڑھ کر آزادی دینے والا اس بات کا مستحق ہے کہ اس کے گن گائے جائیں۔

× × × × ×

جس طرح "پیغام صلح" نے سر اقبال کی مسلمانی کی حقیقت کو نمایاں کر کے ثواب کا کام کیا ہے۔ اسی طرح سناتن دھرم کے سرکاری گزٹ "سناتن دھرم پرچارک" نے پنڈت مدن موہن جی مالویہ کو ان کے اصلی روپ میں پیش کر کے پنیہ کا کام کیا ہے۔ چنانچہ ۱۴ر جنوری کی تازہ اشاعت میں وہ لکھتا ہے۔ کہ پنڈت مدن موہن مالویہ جی کیا کرتے ہیں۔ ایک طرف تو اچھوتوں کو گلے میں پھولوں کے ہار ڈال کر ہر دلعزیز بننا چاہتے ہیں۔ اور دوسری طرف فوراً ہی اپنے مکان میں جا کر کپڑوں سمیت اشنان کر لیتے ہیں"۔

اگر یہ سچ ہے۔ تو ہم مشورہ دیں گے۔ کہ سناتن دھرمیوں کو ایسے "دوست نما دشمن" کی دورنگی چالوں سے بچتے رہنا چاہئے۔ اسی میں سناتن دھرم کا کلیان ہے۔

× × × × ×

ڈاکٹر امبیدکر کے ترکِ مذہب کے اعلان کے بعد سے بیچارے سناتن دھرمی تو یونہی سب کے اعتراضات کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ جو اٹھتا ہے ان پر اچھوتوں پر ظلم ڈھانے کا الزام لگاتا ہے۔ اسی دکھ سے دکھت ہو کر شرما جی لکھتے ہیں:-

"وہ (سناتن دھرمی) سانپوں کو دودھ پلاتے۔ مچھلیوں کو آٹا ڈالتے۔ اور "سب کا بھلا ہو" یہ پرارتھنا کرتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کے متعلق یہ خیالات پھیلانا کہ وہ اچھوتوں کے ساتھ ظلم کرتے ہیں۔ کس قدر انیائے ہے!"

انیائے تو ضرور ہے شرما جی! لیکن ہریجن رونے بھی تو اسی لئے ہیں۔ کہ سانپوں اور مچھلیوں کو تو دودھ پلاتے اور آٹا کھلاتے ہو۔ لیکن انہیں کنوؤں پر چڑھنے بھی نہیں دیتے۔ (ہیتیشی)

گوروکل بھینسوال کا سالانہ جلسہ:-

گوروکل ودیا پیٹھ ہریانہ بھینسوال کلاں ضلع روہتک کا ۱۶ واں وارشکاتسو ۶-۷-۸ اور ۹ فروری کو ہونا قرار پایا ہے۔

(مان سنگھ وکیل روہتک)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھارت ورش کی آیندہ قومی بھاشا اردو ہو سکتی ہے یا ہندی؟

(فطرت نگار منشی پریم چند جی کے قلم سے)

نوٹ:- لاہور کے رسالہ "شاہکار" میں ہندی اور اردو کے موضوع پر بعنوان "بزم تحقیق" ایک سلسلہ مضامین شایع ہو رہا ہے۔ قبل ازیں مولانا سید حسن ریاض صاحب ایڈیٹر "نوید" نے "عمر تنہائی" کے عنوان سے اس بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اب اس کے جواب میں منشی پریم چند جی مشہور فسانہ نگار نے جن خیالات کا رسالہ مذکور میں اظہار کیا ہے۔ اُسے ہم رسالہ مذکور سے اخذ کر کے "پرکاش" کے پریمیوں کی سیوا میں بھینٹ کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

"ایک گزارش"

"شاہکار" کے گزشتہ نمبر میں "عمر تنہائی" کے عنوان سے سید حسن ریاض صاحب نے ہندو مسلم اتحاد کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس کا ایک ایک حرف قوم کے سچے اور خالص درد میں ڈوبا ہوا ہے۔ یہ اس دل کے جذبات ہیں۔ جو موجودہ افتراق سے اور موجودہ سیاسی پیچیدگیوں سے بیزار ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اس کی جگہ زیادہ خوشگوار فضا پیدا ہو۔ آپس میں سچا اتحاد ہو۔ اور سیاسی بیداری کے نام سے جو تفریق ڈال دی گئی ہے۔ اُس کا ازالہ ہو۔ اسباب اور وجوہ کی تشخیص بھی سید حسن ریاض صاحب نے بڑی غائر اور دور رس نگاہ سے کی ہے۔ مگر بیگانگت کی علامتوں کے لگانے کا الزام جو آپ نے سولہ آنے ہندوؤں پر رکھا ہے۔ اُس میں مجھ کو کلام ہے۔ اور ہندی زبان اور رسم الخط کے احیا کی کوشش اس پُرخطر راہ کی آخری منزل ہے۔ اس خیال پر مجھے کچھ گزارش کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ باوجود تمام عمر اردو لکھنے اور پڑھنے اور اپنی عمر کے ابتدائی دس سال فارسی پڑھنے کے باوجود میں بھی ہندی زبان اور رسم الخط کے احیا کی کوشش میں مصروف ہوں۔ صرف اس لئے کہ میرے خیال میں ہندوستان میں زبان اور رسم الخط کے مسئلہ کو ناگری رسم الخط سے ہی حل کیا جا سکتا ہے۔

مسلمان محض شمالی ہند میں ہی نہیں ہیں بلکہ ہندوستان کے ہر ایک حصّہ میں کم و بیش موجود ہیں۔ وہ جس صوبہ میں آباد ہوتے ہیں۔ ضرور تاً اُنہوں نے وہاں کی زبان اور رسم الخط کو اختیار کر لیا ہے۔ بنگالی۔ گجراتی۔ کناڈی اور مرہٹی علاقوں کے مسلمان بالعموم اسی صوبہ کی زبان بولتے ہیں۔ اور اسی رسم الخط کا استعمال کرتے ہیں۔ شمالی ہندوستان میں باوجودیکہ یہاں کی عام زبان ہندی تھی۔ اور مسلمانوں کے آنے سے پہلے کیتھی یا ناگری سے ملتا جلتا کوئی رسم الخط جاری تھا۔ مگر یہ خطہ اسلامی وقار کا مرکز تھا۔ دربار کی زبان فارسی تھی۔ اور تعلیم یافتہ ہندو بالعموم فارسی ہی پڑھتے تھے۔ اس لئے مسلمانوں کو یہاں کا رسم الخط اختیار کرنے کی ضرورت نہ محسوس ہوئی۔ حالانکہ بہار میں کیتھی کا عام رواج ہے۔ اور وہاں کے مسلمان بالعموم کیتھی کا استعمال کرتے ہیں بہ استثنائے چند جو ابھی تک اپنے کو علیحدہ رکھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اردو رسم الخط کا رواج عام طور پر پنجاب اور صوبہ متحدہ سے باہر نہ ہو سکا۔ شاہی زمانہ میں تو مرہٹے اور بنگالی اور گجراتی اور مدراسی سبھی فارسی پڑھتے تھے۔ مگر یہ دفتری زبان تھی۔ اسی طرح جیسے آج انگریزی ہے۔ انگریزی

رسم الخط اور اردو زبان کی اس عمومیت کے باوجود ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ ہندوستان کی قومی زبان یا قومی رسم الخط ہے۔ اردو کو قومی رسم الخط کا درجہ صرف پنجاب اور صوبہ متحدہ میں حاصل تھا۔ مسلمانوں میں تو بالعموم۔ مگر ہندوؤں میں خاص خاص ذاتوں میں یا ان طبقوں میں جن کا دربار سے تعلق تھا۔ باقی لوگ ہندی لکھتے تھے۔ پڑھتے تھے یہاں تک کہ مغل بادشاہوں کے دربار میں ہندی شعرا رہتے تھے۔ اور بعض اوقات بادشاہوں کو ہندی شاعری میں طبع آزمائی کا شوق بھی ہوتا تھا۔ انگریزوں نے ہر ایک صوبہ میں وہی رسم الخط قائم رکھا۔ جو مروّج تھا۔ چنانچہ پنجاب اور صوبہ آگرہ و اودھ میں اردو دفتری زبان قائم رہی۔ اور اردو رسم الخط بھی سابق دستور کے مطابق جاری رہا۔

مگر جذبۂ قومیت کے استحکام کے ساتھ یہ خیال بھی زور پکڑتا جا رہا ہے۔ کہ اگر ہندوستان کو ایک قوم ہونا ہے۔ اور اس کی قومی حیثیت کو بقائے دوام ملنا ہے۔ تو اس کی ایک قومی زبان اور ایک قومی رسم الخط ہونا چاہیئے۔ زبان کی نسبت تو کثرت رائے ہندوستانی کی جانب ہے۔ یعنی وہ ہندی یا وہ اردو جس میں سنسکرت یا عربی فارسی کے الفاظ کم ہوں۔ اور عام فہم اور مروّج الفاظ خواہ کسی زبان کے ہوں۔ زیادہ ہوں۔ اور چونکہ فارسی اور عربی کے الفاظ عام بول چال میں کثرتِ استعمال کے باعث اور اردو کے دفتری زبان ہونے کے باعث زیادہ ہیں۔ اس لئے ہندوستانی زبان ایک سہل قسم کی اردو ہے۔ اور اس کے احیا میں کسی مسلمان کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ جو طبقہ خواہ مخواہ مفرس اور معرب زبان لکھنے کی قسم کھائے ہوئے ہے۔ اُس سے تو ہمیں بحث نہیں۔ مگر ہر ایک سلیم الطبع شخص یہی چاہتا ہے۔ کہ اُس کی تحریر کو زیادہ سے زیادہ لوگ پڑھیں۔ اور اس کے خیالات کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو۔ اور اس قسم کی زبان مطرح اردو نہیں ہے۔ بلکہ سادہ اردو

ہے۔ جس میں مروّج عام الفاظ زیادہ ہیں۔ اور گو کچھ دن پہلے مفرس اور معرب اردو کے سمجھنے والوں کی تعداد کافی رہی ہو۔ مگر اب انگریزی زبان کی تحصیل میں جتنی کاوش اور درد سر ہے۔ تو کسی کو بھی عربی اردو فارسی زبان میں کافی مشق بہم پہنچانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور زمانہ کے اثرات خود زبان کو اسی طرف لے جا رہے ہیں۔ آنے والی نسلوں کے سامنے نئے نئے علوم و فنون ہوں گے۔ جن پر توجہ کرنی زندگی میں کامیابی کے لئے ضروری ہوگی۔ نئے نئے الفاظ پیدا ہوتے رہیں گے۔ اور زبان کی صورت تبدیل ہوتی رہے گی۔ اور وہ تبدیلی زیادہ تر سیاست اور ہندوستانیت کی جانب ہوگی۔ جہاں تک زبان کا تعلق ہے۔ ہندوستانی زبان کے احیا سے کسی قوم پسند مسلمان کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دونوں زبانیں مدتوں ایک ہیں۔ خلقتاً ایک ہیں۔ صرف رسم الخط کے بارہ میں اعتراض ہو سکتا ہے۔ مجھے اس مسئلہ کے متعلق بے باکانہ اظہار رائے کرتے ہوئے اندیشہ ہوتا ہے۔ کہ کہیں میرا شمار بھی متعصب ہندوؤں میں نہ ہونے لگے۔ مگر رسم الخط کے بارہ میں ہمارے دوست ضرورت سے زیادہ ذکی الحس واقع ہوئے ہیں۔ اور اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ ہندوستان کے مختلف صوبجات میں اس وقت بنگلہ۔ گجراتی۔ مرہٹی۔ ناگری۔ تامل۔ تلیگو۔ کناڈی۔ ملیالم۔ گورمکھی اور اڑیا وغیرہ رسم الخط جاری ہیں۔ اور ان سبھی کا ماخذ ایک ہے۔ یعنی یہ رسم الخط جو پالی سے بنا ہے۔ سنسکرت کی کتابیں عام طور پر ناگری حروف میں شایع ہوتی ہیں۔ اس لئے ہر ایک صوبہ میں ناگری حروف کا رواج قدیم سے ہے۔ رسم الخطوں میں بھی بہت معمولی سا فرق ہے۔ اصوات اور اعراب سبھی خطوں میں یکساں ہیں۔ صرف حروف کی بناوٹ میں کچھ فرق ہے۔ اگر یہ سبھی رسم الخط ایک صورت اختیار کر لیں۔ تو بڑی

آسانی سے ہندوستان کا بیشتر حصہ ایک رسم الخط کے دائرہ میں آ جاتا ہے۔ اس کی کوشش برسوں سے ہو رہی ہے۔ اور ابھی کامیابی قریب نظر نہیں آتی۔ مگر شاید پچاس سال میں سارے ہندوستان میں ناگری رسم الخط عام ہو جائے۔ اس معنی میں کہ باہمی اور صوبجاتی تعلقات میں۔ اور خط و کتابت میں ناگری رسم الخط کا استعمال ہونے لگے۔ صوبجاتی معاملات میں ممکن ہے صوبائی رسم الخط قائم رہیں۔ حالانکہ جب محض ظاہری صورت بدلتی ہے۔ تو میرا خیال ہے عام رسم الخط کی قومی کشش موجودہ رسم الخطوں کو قلت استعمال کے باعث صرف آثار قدیمہ کے شائقین کی چیز بنا دے گی۔ ایسی صورت میں [illegible] نہیں آتا۔ کہ فارسی رسم الخط کو ہندوستان کے قومی رسم الخط کا درجہ پانے کا [illegible] موقعہ ہے۔ اور فارسی رسم الخط ان سب ترمیموں کے باوجود ہندی اصوات کے اظہار کے لئے اس میں لائی گئی ہیں۔ اس قدر نامکمل ہے کہ اس میں فارسی الفاظ کے علاوہ کسی اور دوسری زبان کے الفاظ لکھے ہی نہیں جا سکتے۔ ہم آواز حروف کی کثرت اور بعض ضروری آوازوں کا بالکل غائب ہونا اور سب سے زیادہ اس میں مشق حاصل کرنے کی دقتیں اس کے راستہ میں حائل ہیں۔ ناگری حروف دنیا کے سارے ابجدوں میں سب سے زیادہ سائنٹفک تسلیم کئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ تلفظ ہمیشہ بالکل ناگری اصوات کے مطابق برقرار ہے۔ پھر بھی ہندوستان کے ہر ایک صوبہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس میں قطع و برید کی ضرورت ہے۔ اور وہ کام آج کل ایک کمیٹی انجام دے رہی ہے۔ تاکہ ناگری رسم الخط اس قابل ہو جائے۔ کہ بنگلہ۔ گجراتی اور تامل وغیرہ حروف کا نعم البدل ہو سکے۔ کچھ حروف کی ضرورت نہ ہو گی کچھ کی ہو رہی ہے۔ کچھ اوراق کا اضافہ کیا جا رہا ہے بعض حروف جلا وطن کئے جا رہے ہیں۔ ناگری رسم الخط کے لئے عام اور قومی رسم الخط ہو جانے کے لئے حالات بیشتر ساز گار ہیں۔ فارسی رسم الخط کے لئے اس کا رستہ ان حصوں میں بھی نہیں ہے۔ جب فارسی کے منشیوں کو بھی بعض اوقات یہ شبہ ہو جاتا ہے۔ کہ یہاں "ز" ہے یا "ظ" "ض" یا "ذ"۔ [illegible] تو پھر تو آمرضوں کے لئے تو وہ لوہے کے چنے ہیں۔

جب زندگی پرانے ڈھنگ پر چلی جا رہی تھی۔ اور لوگوں کو بیت بازی اور الف لیلہ سے دل بہلانا پڑتا تھا۔ اُس وقت ۱۰-۱۲ سال فارسی کی تحصیل کے لئے نذر کئے جا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سکتے تھے۔ اس زمانہ میں جب نزاع حیات
کی یہ حالت ہے۔ کہ ہم کم سے کم وقت میں زیادہ
سے زیادہ فاصلہ طے کرنا چاہتے ہیں۔ کس کے
پاس اتنی فرصت ہے۔ کہ محض زبان کے لئے
اپنی زندگی کے دس سال وقف کر سکے۔ مستقبل
تو اس رسم الخط کے ساتھ ہوگا۔ جو ایک ہفتہ
میں یا سات گھنٹوں میں لکھنا پڑھنا سکھا
دے۔ سپرشن ریاض صاحب نے ہندوؤں
کے جلسوں میں جا کر کچھ نہ سمجھ سکنے پر افسوس
کیا ہے۔ بے شک یہ افسوس کی بات ہے۔ کہ
ایک مسلمان ہندوستان میں آٹھ سو سال تک
رہنے کے باوجود اپنے پڑوسیوں کی معاشرت سے
اتنا بے اثر ہو۔ کہ اس کے القاب و آداب ہی سمجھ نہ
سکے۔ ایک زمانہ تھا جب مسلمان شعراء ہندی
میں طبع آزمائی کرتے تھے۔ اور ہندی ادب کی
تاریخ میں ایسے مسلمانوں کے نام ان ہندوؤں
سے کم نہیں ہیں۔ جنہوں نے اردو اور فارسی میں
شعر کہے۔ اور آج بیسویں صدی ایک تعلیم یافتہ
مسلمان بھائی ہندوؤں کی معاشرت سے اس
درجہ بے خبر ہے!

میں سچے دل سے کہتا ہوں۔ کہ مجھے اردو سے
کوئی بغض نہیں ہے۔ میں اس کی خوبیوں کا قائل
ہوں۔ اس کی شستگی اور بے ساختگی اس کی
فصاحت۔ اس کی ادائے مطالب کی صلاحیت
اس کی ... ایک حد تک ہے اور صفات ہیں
جو نظر انداز نہیں کئے جا سکتے۔ اور فارسی رسم الخط
کی نازک بینی اور مختصر نویسی دنیا کے رسم الخطوں
میں اپنا نظیر نہیں رکھتی۔ لیکن اس رسم الخط کی
پرورش ہندوستان کی آب و ہوا میں نہیں ہوئی
اور وہ ہندوستانی اصوات کما حقہ ادا کرنے
کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اسی طرح جیسے ناگری
رسم الخط جرمن یا عربی اصوات ادا کرنے کے
لئے غیر موزوں ہے۔ اور ہم اس کا قیاس بھی
نہیں کر سکتے۔ کہ وہ فارسی کی ضروریات کو پورا کر
سکے۔ یہ فارسی رسم الخط کی ناقدر شناسی نہیں
ہے۔ بلکہ ایک فطری امر کا اظہار ہے۔ جو ہر ایک
ملک کی زبان اور اصوات میں اختلاف پیدا کر
دیتا ہے۔ اگر فارسی رسم الخط اپنی خوبیوں کے
ساتھ ارسطو اصوات کی قابلیت رکھتا۔ تو
فطرت اس کے ساتھ ہوتی۔ اور کوئی انسانی
کوشش اسے ہندوستان کے قومی رسم الخط ہونے
سے روک نہ سکتی۔ موجودہ حالتوں میں آپ اس
سے وہ کام لینا چاہتے ہیں جس کے لئے وہ
بنائی نہیں گئی۔ سوئی سے تلوار کا کام لینا سوئی
کی بے انصافی کرنا ہی ہے۔ فارسی رسم الخط شاید
بہشت کی چیز ہو۔ جس کے بعد شاید ہندوستان میں ...
ہم مسلمانوں میں مقبول ہو جائے
ناگری رسم الخط اس کی چوتھائی کوشش سے ہندستان

ہم سے ہر ایک۔ ... میں ہندوؤں اور مسلمانوں
دونوں فرقوں میں مقبول ہو جائے۔ ناگری رسم الخط
اس کی چوتھائی کوشش سے ہندوستان کے ہر ایک
صوبہ میں ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں فرقوں
میں مقبول ہو سکتا ہے۔ اعتراض شمالی ہند
کے مسلمانوں کی جانب سے ہے۔ اگر وہ خود انصاف
سے سوچیں۔ کہ کیا ایک دو کروڑ آدمیوں کا ہندی
سیکھ لینا زیادہ آسان ہے یا ۳۰-۳۲ کروڑ کا
اردو۔ اور جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ معمولی ذہن کا
آدمی بھی سات گھنٹے میں ہندی لکھ پڑھ
سکتا ہے۔ تو یہ مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے۔ کہ اتنی
ذرا سی بات کے لئے کیوں اس قدر رنجش اور غم
کیا جاتا ہے۔ زبان کا مسئلہ طے شدہ ہے۔ سلیس
ہندوستانی ہندوؤں اور مسلمانوں کی عام زبان
ہے۔ اور وہ قومی زبان بن گئی ہے۔ رسم الخط کے
متعلق ناگری کے لئے حالات زیادہ موافق ہیں۔
اور اگر ہمارے مسلمان ہم وطن اور دیہاتی مستورات
بھی مذہبی تکلیف اٹھا کر اس مسئلہ کو ہمیشہ کے لئے
طے کر سکتے ہیں۔ تو یہ ان کی وطن دوستی کا مزید ثبوت
ہوگا۔ میرے کرم دوست حامد اللہ افسر میرٹھی نے
ایک عرصہ سے یہ تجویز پیش کر رکھی ہے۔ کہ ہمارے
مدرسوں میں ہائی سکول تک ہندی اور اردو دونو
لازمی قرار دیدی جائیں۔ تب ہر ایک ہندو اور

یادِ رفتگان

"لالہ گوکل چند جی آریہ سیوک ضلع لدھیانہ"

(از لالہ لبھو رام جی نیر - آنند آشرم - لدھیانہ)

لالہ گوکل چند سیوک ضلع لدھیانہ کے سچے
تھے۔ آپ اپنے چاروں بھائیوں سے بڑے تھے۔
آپ کی تعلیم اپنے گاؤں میں مڈل تک ہوئی۔ وہاں سے
تعلیم کو جاری رکھنے کے لئے آپ مشن ہائی سکول
لدھیانہ میں داخل ہوئے۔ اس سکول میں آپ
کے ساتھ پنڈت بھیمنداس برہمن پڑھتے تھے۔
ان دونوں کا میل جول اس قدر زیادہ تھا۔ کہ ہر وقت
اکٹھے رہتے تھے۔ ان ایام میں لدھیانہ مشن سکول
میں ایک عیسائی بنرجی تھے۔ جن کو ہمیشہ یہی
خیال رہتا تھا۔ کہ ہندو لڑکوں میں عیسائیت کا
پرچار ہر ممکن ذریعہ سے کیا جائے۔ ان کے زیر اثر
لالہ گوکل چند اور پنڈت بھیمنداس کچھ ایسے
متاثر ہوئے۔ کہ دونوں عیسائی ہونے پر تیار ہو
گئے۔ کسی طرح ان کے ہم جماعت لڑکوں کو ان
کے اس ارادہ کا پتہ لگ گیا۔ چونکہ پنڈت بھیمنداس
کے والدین لدھیانہ میں تھے۔ لڑکوں نے ان کو
خبر کر دی۔ وہ اس خبر سے اس قدر پریشان ہوئے

کہ کچھ نہ کر سکے۔ جب انہوں نے کسی طرح اپنے
لڑکے کو سمجھانے میں کامیابی نہ دیکھی۔ تو سختی سے
کام لیا۔ اس پر بھیمنداس نے گوکل چند سے کہا۔
کہ "درحقیقت مسیح نے ٹھیک کہا ہے۔ کہ جو
مجھ پر ایمان لائیں گے۔ انہیں سخت تکلیف
کا سامنا ہوگا۔ یہی باعث ہے۔ کہ مجھے بہت
دق کیا جاتا ہے"

اس کے یہ کہنے پر دونو کا ارادہ اور بھی عیسائی
ہونے کا پختہ ہو گیا۔ اس خبر کا شہر میں تمام چرچا
پھیل گیا۔ کسی طرح آریہ سماج لدھیانہ تک یہ
خبر پہنچ گئی۔ اس وقت آریہ سماج لدھیانہ میں
لالہ راجمل داس خزانچی۔ لالہ امراؤ سنگھ۔ راقم (لبھو رام
نیر)۔ لالہ لاجپت رائے وکیل اور لالہ رام نرائن
جی آریہ کام کرنے والے پر سدھ سجن تھے۔ لالہ
امراؤ سنگھ جی کے کہنے پر راقم الحروف جالندھر
گیا۔ لالہ دیو راج جی اور لالہ منشی رام جی کو یہ سب
سماچار بتلایا۔ وہاں سے فوراً لالہ منشی رام جی دو
تین معتبر سجنوں کے ساتھ لدھیانہ پہنچ گئے۔
یہاں انہوں نے غلہ منڈی کٹڑہ نو ہریاں میں
متواتر عیسائیت پر لیکچر دئے۔ جن کا اثر پنڈت
بھیمنداس پر نمایاں طور پر پڑا۔ ان کا ارادہ بدل
گیا۔ لالہ بالک رام ٹھیکیدار ترکی جو اپنے وطن
میں آئے ہوئے تھے۔ سماج کو یہ مشورہ دیا۔ کہ
بھیمنداس کو کسی صورت میں لدھیانہ نہ رکھا جائے
ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول میں بھیج دیا جائے۔
اس پر لالہ منشی رام جی نے اس بات کا ذمہ لیا۔ کہ
وہ اس کو وہاں داخل کرا دیں گے۔ چنانچہ آریہ
سماج نے اپنے طور پر اس کے خرچ کا بوجھ اپنے
ذمہ لے کر راقم (لبھو رام نیر) کے ہمراہ بھیمنداس
کو جالندھر لالہ منشی رام جی کے پاس پہنچا دیا۔
انہوں نے لاہور داخل کرا دیا۔ جس کے بعد پنڈت
بھیمنداس نے سماج کی خوب سیوا کی۔ ان کے
لاہور چلے جانے کے بعد لالہ گوکل چند کے خیالات نے
ایسا پلٹا کھایا۔ کہ وہ دردھ آریہ سماجی بن گئے

اس گھٹنا سے جہاں یہ نوجوان عیسائی ہونے سے
بچ گئے۔ وہاں آریہ سماج کی دھاک بندھ گئی۔
عام طور پر آریہ سماج کی چاروں اور تعریف ہونے
لگی۔ ادھر لالہ گوکل چند نے انٹرینس پاس کر
لیا۔ اور آپ محکمہ ڈاک خانہ میں ۱۵/ روپیہ ماہوار
پر ملازم ہو گئے۔ اپنے منصبی فرائض کے بعد جس
قدر سمے ان کو ملتا۔ ویدک دھرم کی پستکوں کے
پڑھنے میں لگاتے۔ آپ کی ایمانداری۔ سادگی
اور پرتیتا کا ڈاک خانہ کے دیگر کلرکوں پر خاص
اثر تھا۔ اس پرتیتا کے کارن اعلیٰ حکام
ڈاک خانہ لالہ گوکل چند کی خاص عزت کرتے
تھے۔ یہی کارن تھا۔ کہ پندرہ روپیہ سے ترقی
کرتے کرتے ۱۹۰/- روپے ماہوار تک جا پہنچے
جوانی کی اوستھا میں ہی آپ کی دھرم پتنی کا دیہانت
ہو گیا۔ مگر آپ نے رشتہ داروں کے مجبور کرنے
کے باوجود بھی رشی دیانند کے آدیش کے انوسار
دوبارہ شادی کرنے سے صاف جواب دیدیا۔
اور کہا۔ کہ شادی اولاد کے لئے ہوتی ہے۔ وہ میرے
ہاں موجود ہے۔ اس دردھتا کے آگے کسی کو
حوصلہ نہ پڑا۔ کہ لالہ گوکل چند کو مجبور کرتا۔ جب آپ
دہلی تبدیل ہو کر گئے۔ تو آپ کو اس آزادی کی
زندگی میں سماج سے لابھ اٹھانے کا خاص موقعہ
مل گیا۔ شاید ہی کوئی ایسا ہفتہ ہوگا۔ جس میں وہ
چاوڑی بازار آریہ سماج دہلی کے ساپتاہک ستسنگ میں
شامل نہ ہوئے ہوں۔ خالی وقت میں ماسٹر لکھمی
جی کی دوکان پر کسی نہ کسی وشئے پر دھرم چرچا کرتے۔
اور موقعہ بہ موقعہ پنڈت رام چندر جی دہلوی سے
بھی تبادلہ خیالات کر کے لابھ اٹھاتے۔ اسی طرح
دیگر مذاہب سے آپ کو بخوبی واقفیت ہو گئی۔ آپ
قیام دہلی میں دہلی سماج کے سبھاسد رہے۔ چپ
چاپ کام کرنے والے تھے۔ آریہ سماج کی سنستھاؤں
کو نیم پوروک چندہ دیتے تھے۔ یہاں تک۔ کہ ہر ماہ
برابر اپنی نیک کمائی میں سے دان دیتے رہے۔ لاہور
جنرل پوسٹ آفس میں بھی آ کر اپنے کام میں
نمایاں شہرت حاصل کی۔ سب ماتحتین ان کو بزرگ
سمجھتے ہوئے کام کرتے تھے۔ باوجود ۱۹۰/- روپے
تنخواہ لینے کے بھی ایک سادہ ارن پرش پرتیت
ہوتے تھے۔ یہ سب ان کی سادہ زندگی کے کارن
تھا۔ باوجود ۵۵ سال کی عمر کے ہونے کے اعلیٰ
افسران نے

آپ ۱۹۳۲ء میں پنشن پر اپنے گاؤں میں آ گئے۔
اور وہاں زمینداروں میں ویدک دھرم کے پرچار
میں سمے بتیت کرنے لگے۔ چونکہ آپ لڑکے اور
لڑکیوں کی شادیوں وغیرہ سے فارغ ہو چکے تھے۔
اس لئے آپ کا ارادہ سنیاس لینے کا پختہ ہو گیا تھا
دیوالی سے اگلے روز جب ہزیمہ ... کر رہے تھے
دم گھٹ گیا۔ اور بمشکل گھر تک واپس آئے۔

(باقی برصفحہ ۱۹)

مسلمان نوجوان دونو زبانوں اور رسم
الخطوں سے آشنا ہو کر نکلے گا۔ اور وہ تمام معاملہ
میں جو اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ یک قلم
مٹ جائیں گے۔ اور یہ امر مسلم ہے۔ کہ اگر
یہ ہمارا مطالبہ متحدہ ہوگا۔ تو صیغۂ تعلیم اس
سے انحراف نہ کر سکے گا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پنڈت وشنو دت جی کی پُنیہ سمرتی میں گلہائے عقیدت

(بیکھک لالہ منوہر لال جی دھون بی-اے سکریٹری ہندو سبھا فیروزپور شہر)

دلِ عزیز محبت کی علی ...
اکسیر محبت کی ... سو بھی ...

جب میں نے پنڈت وشنو دت جی ایڈووکیٹ پردھان آریہ سماج فیروزپور شہر کی موت کی روح فرسا خبر سُنی۔ تو آہ بھر کے رہ گیا۔

"Death is real, Life is unreal"

"موت یقینی ہے۔ لیکن زندگی غیر یقینی ہے"۔

"Man proposes, God disposes"

"انسان سوچتا کچھ ہے۔ ہوتا کچھ ہے"

لوگ کہتے ہیں۔ کہ پنڈت جی کا مرض لا علاج تھا یہ صحیح ہو یا غلط۔ لیکن اصلیت تو یہ ہے۔ کہ پنڈت جی کا وقت آن پہنچا تھا۔ بیماری تو موت کا بہانہ ہوا کرتی ہے۔ دراصل دنیا میں ہر ایک انسان کرم کرتا ہوا اپنے کرموں کا پھل بھوگ رہا ہے۔ بے وقت موت کا نام سُن کر ہر ایک انسان تلملا اُٹھتا ہے۔ لیکن پھر اُن کی موت جن کی ملک و قوم کو سخت ضرورت ہو۔ اور بھی زیادہ افسوسناک ہے ؟

پنڈت جی کی وفات حسرت آیات سے ضلع فیروزپور کی مجلسی و سیاسی زندگی کو جو نقصانِ عظیم پہنچا ہے۔ وہ ناقابلِ تلافی ہے۔ پنڈت جی کیا تھے۔ اور کن خوبیوں کے مالک تھے؟ ان کو بیان کرنا قلم کی طاقت سے باہر ہے۔ آپ آریہ سماج کی پہلی نسل کے اُن جان نثار شیدائیوں میں سے ایک تھے۔ جنہوں نے اپنا "Pen, person & purse" آریہ سماج کے لئے وقف کیا ہوا تھا۔ پنڈت جی نے آریہ سماج کی خاطر جو لاثانی قربانیاں کی ہیں وہ آریہ سماج کی تاریخ میں سُنہری حروف میں لکھی جانے کے قابل ہیں۔ سوتے۔ جاگتے اور اُٹھتے بیٹھتے پنڈت جی کو اگر کسی بات کا سب سے زیادہ خیال تھا۔ تو آریہ سماج کا۔ آریہ سماج تو آپ کے روم روم میں رما ہوا تھا یہی وجہ ہے۔ کہ بعض دفعہ آپ کے عقیدتمند

سچ آپ کو چلتا پھرتا آریہ سماج کہا کرتے تھے

پنڈت جی نے اپنی زندگی میں کئی آریہ سماجیں قائم کیں۔ آریہ سماج (رانی کا تالاب) کا قیام اُن ہی کی کوششوں کا مرہونِ منت ہے۔ پنڈت جی نہ صرف آریہ سماج کے پرچار تھے۔ بلکہ آپ کی سرگرمیوں کا دائرہ نہایت ہی وسیع تھا۔ میں اگرچہ کانگرس کا ممبر نہیں۔ اور نہ ہی سول نافرمانی کا حامی ہوں۔ تاہم اس حقیقت سے کسی کو مجالِ انکار نہیں۔ کہ پنڈت جی کانگرس کے زبردست ستون تھے۔ آپ کئی سالوں تک کانگرس کمیٹی کے صدر رہے۔ سنہ ۱۹۳۰ء کی تحریکِ آزادی میں آپ کو دفعہ ۱۲۴ کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ آپ سوشلسٹی کے زبردست پریمی تھے۔ جس کسی نے

آپ کو کہیں بھی دیکھا۔ کھدر ہی میں ملبوس پایا۔ ہریجنوں کے لئے آپ کے دل میں خاص درد تھا۔ رذالت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آپ سردیوں کی راتوں میں اُن کے تنگ و تاریک مکانات میں رات کے بارہ بارہ بجے تک ہندی پڑھایا کرتے تھے۔ فیروزپور میں آج کئی ایسے ہریجن ہیں۔ جو کہ اپنے آپ کو پنڈت جی کا شاگرد کہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ آپ کی تحریر میں وجد جادو تھا۔ جو کہ اپنا اثر کئے بغیر نہ رہتا تھا۔ آپ نے اپنی جادو بیان تحریروں اور پُرمغز تقریروں سے کئی نوجوانوں کی زندگیوں کو بدل دیا۔ جس کسی نے آپ کی لائبریری کو دیکھا ہے۔ وہ بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ پنڈت جی کو مطالعہ کا کتنا شوق تھا۔ جو کتاب کہیں نہ ملے۔ وہ آپ کی لائبریری میں ضرور مل جاتی تھی۔ دیوالی اور شِوراتری کے تہواروں پر آریہ سماجی اخبارات سے جو خاص نمبر نکلتے ہیں ان میں شاید ہی کوئی نمبر ہو۔ جو کہ آپ کے مضمون سے خالی رہا ہو۔ کچھ عرصہ آپ "آریہ مسافر" کے ایڈیٹر رہے۔ "یادِ زندگان" کے عنوان سے آپ نے جو سلسلہ مضامین شائع کیا۔ وہ آریہ سماج کے مؤرخین کا بہترین حصہ بن چکا ہے۔ پنجاب

مہاتماؤں کے وچن!

(سنگرہ کرتا لالہ لبھو رام جی ہیڈ ماسٹر۔ آنند آشرم۔ لدھیانہ)

۱- کیول پُتر اور اُوچے کیرکٹر والے ہی کیرکٹر کا سُدھار ہو سکتا ہے ؟

۲- جو منش اپنی درستی کرنے کی چنتا نہیں کرتا۔ وہ دوسروں کی اصلاح کرنے کا غلط دعویٰ کرتا ہے ؟

۳- کوئی بھلا کام کیول وہاں تک ہی بھلا ہے۔ جہاں تک کہ اُس کے کرنے والے کی نیت عمدہ ہے ؟

۴- جو کام بھی کرو۔ اپنے اور اپنے بھائیوں کی حقیقی بھلائی کرنے کے لئے کرو ؟

۵- ہر ایک ایسا عمل جو اوروں کی حقیقی بھلائی کے لئے کیا جاتا ہے سُکھ کرنے والے کی اُونچتا کا موجب ہوتا ہے۔ اور جو اوروں کو ہانی پہنچا کر سویم لابھ اُٹھانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ وہ بہت ہانی کارک ہے ؟

۶- اپنے چال چلن کی طرف سے لاپرواہ ہو کر جو کاریہ آرمبھ کیا جاتا ہے۔ وہ بڑا خطرہ پیدا کرنے کا کارن ہوتا ہے ؟

۷- کسی قوم کے کیرکٹر کو اُونچا بنانے کا کام اُس کام کے کرنے والوں اور اُس کے رہنماؤں کے رہنتری کا کارن ہوتا ہے ؟

۸- ہر طرح کی بھلائی کے کاموں میں گہری دلچسپی رکھنے والوں کے لئے آوشیک ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو سُوچھ رکھنے کے لئے دل سے یتن کریں ؟

۹- مفید عام کام کو اپنے ذمہ لینے والے منش کی ذرا سی خرابی اس کام کو ہزاروں لاکھوں مخالفوں کی نسبت بہت ادھک ہانی پہنچاتی ہے ؟

کس قدر عبور حاصل تھا ؟

اس شردھانجلی کو ختم کرنے سے پہلے میں ایک بات اور عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ پنڈت جی اوّل درجہ کے پکے اصول پرست تھے۔ آپ جس کام کو ہاتھ میں لیتے۔ اُسے پایہ تکمیل تک پہنچائے بغیر دم نہ لیتے تھے۔ کئی دفعہ لوگوں نے آپ کی سخت ترین مخالفت کی۔ لیکن کیا مجال جو آپ کے پائے استقلال میں لغزش آئی ہو۔ آپ کو چکنی چپڑی باتوں سے سخت نفرت تھی۔ جو کچھ آپ کے دل میں ہوتا تھا۔ وہی آپ کی زبان پر تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دوست دشمن سبھی آپ کے اخلاقِ حسنہ کے مداح تھے۔ ع

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

سناتن دھرم سبھا کے منتری کی حیثیت میں جو مضامین آپ کے قلم سے نکلے۔ ان کو پڑھنے سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ آپ کو سناتن دھرم کے مسائل پر آپ کو

گوروکل کورو کشیتر کے سماچار

۱- موسم اچھا ہے۔ سب برہمچاری آنند پوروک ہیں ؟

۲- سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ فروری اور یکم مارچ کو ہوگا۔ جسے کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کی جا رہی ہے ؟

۳- برہمچاریوں کی سالانہ پریکشائیں پہلے سالوں کی طرح فروری میں جلسہ سے پہلے نہ ہو کر ۱۳ مارچ سے شروع ہوں گی۔ اور آٹھویں شرینی کی پریکشا ان تاریخوں میں ہی ہوگی ؟

۴- مجیب ہے برہمچاریوں کے آشرم میں اینٹوں کے فرش کی جگہ سیمنٹ کا فرش بننا شروع ہو گیا ہے۔ انبالہ چھاؤنی کے ... اس کو اپنے خرچ سے تیار کرا رہے ہیں ؟

۵- ایک گوروکل پریمی آریہ بھائی نے بہادری پور ... کا ایک کوٹھا بنوانے کے لئے روپیہ بھیجا ہے۔ کوٹھا گوروکل کی زمین کے پاس گڑھ گیا ہے۔ باغ کے متعلق میں برہمچاریوں کو دیا جانے لگا ہے ؟

۶- سالانہ جلسہ پر یکم مارچ کو ... کا وید آرمبھ سنسکار ہوگا۔ جو سجن اپنے بچوں کو گوروکل میں داخل کرانا چاہتے ہوں۔ وہ ... فارم جلد منگا کر بھیج دیں ؟

نوٹ۔ یہ سماچار گوروکل کورو کشیتر ضلع ...

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ستیارتھ پرکاش جینتی کے سمبندھ میں انویدن

سبھا پردھان کا یہ اعلان پڑھ کر کہ ستیارتھ پرکاش جینتی منانے کی سوچنا جلدی دی جائیگی - اور یہ جینتی ہر سال منائی جایا کرے - از حد خوشی ہوئی واقعی اندھکاروں کے زمانہ میں "ستیارتھ پرکاش" نے جتنا صحیح راستہ دکھلایا ہے - اس سے انکار کرنا اپنی احسان فراموشی کا ثبوت دینا ہے - اس چھوٹی سی مگر جامع کتاب میں وہ وہ نکات حل کئے گئے ہیں - کہ ایک بار تو رشی دیانند کے جرن چھونے کو بے اختیار جی چاہتا ہے - رشی کے آگمن سے پہلے ایشور کے کئی نام اور روپ بتلائے جاتے تھے - انہوں نے پہلے سمولاس میں اوم - برہما - وشنو اور مہادیو وغیرہ ناموں کے ذاتی اور صفاتی وجہ سے اُن سب کو ملا دیا - اور ایسا ملایا - کہ کسی کو سر اُٹھانے کی جرأت نہ ہوسکی ؛

طریقِ تعلیم کے متعلق وہ حیرت انگیز سکیم پیش کی - کہ بائبل و شاید چھ درشنوں کو ایک دوسرے کا مخالف سمجھا جاتا تھا - اُن کی سنگتی لگادی - گرہست آشرم کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا - اُسے سرو سریشٹ آشرم سدھ کیا - اچھوتی جاتی کو شودر کی حیثیت سے اُٹھا کر دویج شکتی کو پرمانت کیا - آتما شبد سے جو دونوں کے لئے استعمال ہوتا تھا - جیو آتما اور پرماتما کا بھید بتلا کر نوین ویدانت کا نہایت معقول فاتحہ پڑھ کر دکھلا - ایشور کو سرو شکتیمان تسلیم کر کے ایک دیشی ہونے کی صفت سے بچا لیا - نیلکے دکاری اور دیانند شبد کا کیسے عجیب انداز سے سمادھان کیا - ترکال درشتی کا الہام ارتھ کیا - سگن نرگن سانت اور اننت ایشوری صفات کا کیا عمدہ میل ملایا - راجیہ نیتی کے مضمون کو علیحدہ سمولاس دے دیا - دنیاوی جھنجھٹوں سے سنت لوگ گھبرائے آئے - مگر ستیارتھ پرکاش میں اُسے اُوچیت سمّان ملا - سرشٹی رچنا جیسے دقیق مضمون اور مکتی جیسے الگ گ ونشر کا جتنا صاف بودھ پایا جاتا ہے - سینکڑوں ادھیاتمک گرنتھ پڑھنے کے بعد بھی نویں سمولاس کے سادہ الفاظ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے -

اچار اناچار اور بھکشا ابھکشا کے متعلق اتنی واقفیت بہم پہنچائی - کہ پاٹھک تمام اُلجھے خیالات کو ایک دم باہر نکال دینے پر مجبور ہو جاتا ہے - چھوا چھوت پر کاری ضرب لگائی ... آخری مت متانتروں کے آخری آدھے حصہ کی بے لاگ ہو کر پڑتال کی - مختصر یہ کہ اس چھوٹی سی کتاب نے علمی - ادبی - اخلاقی - مذہبی اور روحانی میدانوں میں انقلابِ عظیم برپا کر دیا - پھر لطف یہ کہ سب کچھ ثابت کرنے ہوئے رشیوں سے انکار نہیں کیا - صرف اُن کے ستیہ ارتھ کا پرکاش کر دیا - ایسی قیمتی اور پُرمعنی کتاب کی جتنی بھی تعریف کی جاسکے - بے خوفی ہے ؛

ایسے آیوگی گرنتھ کی جینتی کی پرتھا ڈالنا نہایت قیمتی سبیل ہے - وہ کیسی شبھ گھڑی ہوگی - جبکہ ہندوستان بھر میں "وید جینتی" اور "گیتا جینتی" کی طرح "ستیارتھ پرکاش جینتی" منائی جارہی ہوگی - ایک خاص دن ستیارتھ پرکاش کی معجزہ نما تعلیم کا چرچا ہوگا ؛

بے شک گیتا نے اپنے کرتویہ سے ہٹنے والے ایک ویکتی ارجن کو راہِ راست دکھلایا تھا - اُس کو راہِ مستقیم حاصل ہوئی - اب تو اُس گیتا سے دوسرے لوگ بھی فائدہ اُٹھا رہے ہیں - مگر "ستیارتھ پرکاش" نہ صرف ایک ویکتی - نہ ایک قوم اور نہ ہی ایک ملک کو مدِ نظر رکھ کر لکھی گئی تھی - بلکہ یہ تو تمھی ہی سارے سنسار کو راہِ راست پر لانے کی غرض سے گئی ہے - نیز سناتن اصولوں پر روشنی ڈالی گئی ہے - اس حالت میں "ستیارتھ پرکاش" کا درجہ نہایت بلند ہو جاتا ہے - جس پُستک سے ساری دُنیا فیض حاصل کر رہی ہو - اُس کی جینتی منانے کا شُبھ سنکلپ نہایت مسرت آمیز ہے ؛

کسی بھی پُستک کو مقبولِ عام بنانے میں یہ جینتیاں اچھا سادھن ثابت ہوتی آئی ہیں - اس سمبندھ میں میرا ایک نویدن ہے - اور وہ یہ کہ گیتا کو پرستدھ کرنے میں جہاں جینتی نے کام کیا ہے - وہاں اس کی کچھ اور خوبیاں بھی ہیں ؛

1. سرل سنسکرت میں ہونا ؛
2. چھند میں ہونا ؛
3. بڑا ٹائپ میں چھپنا ؛
4. گیتا پر بکثرت ٹیکائیں ہونا ؛

5. یاد رکھنے والے کو انعام ملتا ہے - اور عزت کی جاتی ہے ؛
6. سستی قیمت پر دی جاتی ہے ؛
7. مُفت تقسیم کرنے والے بھگت بھی موجود ہیں ؛

الغرض کرتویہ اکرتویہ جیسے نفیس مضمون پر بحث کرنے کی وجہ سے گیتا لوک پریہ بن گئی ہے - نیز سرل سنسکرت بھاشا اور چھندوں میں ہونا اسے چمکانے کا خاص کارن ہے - کیونکہ کتھا کرنے والے اصحاب سنسکرت کی اسی پُستک کو پسند کرتے ہیں - جو چھند میں ہو - فلسفیانہ بحث کرنے والی گیتا اگر شلوکوں میں لکھی جاسکتی ہے - تو کوئی وجہ نہیں - کہ کوئی رشی بھگت "ستیارتھ پرکاش" کو سرل سنسکرت اور چھند بدھ کرنے والا قیمتی سیوک نہ نکل آوے - "ستیارتھ پرکاش" اگرچہ سنسکرت میں ہوچکا ہے - مگر وہ نثر کے طور پر ہے - نظم کے طرق پر نہیں ہے - اور ٹائپ بہت باریک ہے - سنسکرت ستیارتھ پرکاش کے مقبولِ عام نہ ہونے کا یہ کارن بھی ہوسکتا ہے ؛

میرا نویدن یہ ہے - کہ اگر ستیارتھ پرکاش جینتی کو زیادہ کامیاب بنانا ہے - تو گیتا کی طرز پر سرل سنسکرت - چھندوں اور موٹے ٹائپ میں اسے شائع کرایا جائے - گیتا پریس گورکھپور نے جو کام گیتا پرچار میں کیا ہے - اسی طرح کوئی خاص سبھا "ستیارتھ پرکاش" کے پرچار کا بیڑا اُٹھائے - پروپکارنی سبھا اس کام کے لئے موزون خیال کی جاسکتی ہے - تاکہ پنڈت لوگ زیادہ شوق سے اس کا پرچار کریں - کیونکہ اس گئے گزرے زمانہ میں بھی سنسکرت بھاشا کا جو آدر اور مان موجود ہے - اُسے قائم رکھنا چاہئے - "ایک پنتھ دو کاج" والی کہاوت سدھ ہوتی ہے - اس سادھن سے بہت جلد کامیابی کی اُمید ہوسکتی ہے - آشا ہے - کہ میرے نویدن پر مناسب دھیان دیا جائے گا ؛

(گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور)

آریہ سماج امرتسر کی پربھات پھیری

سنوراتری کے سلسلہ میں آریہ سماج لوہگڑھ امرتسر کی جانب سے پربھات پھیری شروع کردی گئی ہے - سیٹھ جگت بندھو پردھان آریہ سماج مذکور بڑی دلچسپی لے رہے ہیں - اچھوت اُدھار اور سوشل سدھار کی جانب خاص توجہ دی جاتی ہے - ماسٹر سنتوراج کپور اس پربھات پھیری کی کامیابی کے لئے بہت کوشش کر رہے ہیں ؛

(نامہ نگار)

خط و کتابت کرنے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ؛ (مینیجر)

معمولی سی غفلت

"پرکاش" کے جن پریمیوں کا چندہ ختم ہونے والا ہوتا ہے - اُنہیں ایک دو ہفتہ پیشتر اس کی اطلاع دے دی جاتی ہے - لیکن اُن کی معمولی سی غفلت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ تو کئی پریمی چندہ ارسال کرتے ہیں - اور نہ ہمارے پتر کا جواب دیتے ہیں - اور حسبِ اطلاع جب اُن کو وی - پی ارسال کیا جاتا ہے - تو وہ واپس کر دیتے ہیں - اس طرح نہ صرف ہمیں چار آنے کا نقصان بلاوجہ اُٹھانا پڑتا ہے - بلکہ دفتر کے کام بھی بڑھ جاتا ہے ؛

جن بھائیوں کا چندہ ماہِ جنوری میں ختم ہوچکا ہے - اُن کو اطلاعی چٹھیں بھیجی جاچکی ہیں - جن بھائیوں نے چندہ ارسال نہیں کیا - اور نہ ہی کوئی اطلاع دی ہے - اُنہیں بواپسی ڈاک اپنے ارادہ سے مطلع کر دینا چاہئے - یا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دینا چاہئے - نہیں تو مجبوراً ۹ فروری ۱۹۳۶ء کو پرچہ بذریعہ وی - پی ارسال ہوگا ؛

۱۰ فروری میں جن بھائیوں کا چندہ ختم ہوتا ہے - اُن کو بھی اطلاعی چٹھیں بھیجی جارہی ہیں - لہٰذا اُنہیں بھی چٹھی ملتے ہی اپنا چندہ ارسال کر دینا چاہئے - یا بذریعہ پوسٹ کارڈ اپنے ارادہ سے مطلع کر دینا چاہئے ؛

علاوہ بریں جن آریہ سماجوں کو "پرکاش" بطور نمونہ ارسال کیا جارہا ہے - اُنہیں بھی چندہ بھیج کر ممنون بنانا چاہئے ؛

(مینیجر "پرکاش" - لاہور)

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کے بارہ میں سر سی - پی - رائے کی رائے: جب سے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا افتتاح کیا - تمام دوائیاں ، خضاب ، اور آیوروید کے طریقوں پر بنائی ہوئی دوائیوں کو دن بدن ہندوستان کے ہر صوبہ میں ہی نہیں - بلکہ ہندوستان کے باہر بھی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے ؛

ادھیکش جوگیش چندر گھوش آیوروید شاستری سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج پاراماریبو کے سنگ بنیاد کی افتتاحی رسم

ڈچ گورنر نے خود سنگ بنیاد رکھا!

جیسا کہ مشتہر کیا جا چکا تھا۔ کہ ردی وار کی صبح کو آریہ سماج مندر کا سنگ بنیاد رکھا جائیگا اُسی کے انوسار گت ردی وار کو یہ آریہ سماج کے تتو اودھان میں عمل میں آیا+

$10\frac{1}{2}$ بجے دن کے سمے جب ہز ایکسیلینسی اکٹنگ گورنر ڈچ گائینا مسٹر جے۔ سی۔ بروئنز اپنی دھرم پتنی سہت تھا اپنے ایڈی کانگ کیپٹن برمر کے کے ساتھ جائے وقوعہ پر پدھارے۔ اُس سمے لفٹننٹ سرکاری ادھیکاری گن تھا انیہ انیہ پرتشٹھت سجن تھا کونسل کے ممبران اکری اتنی زیادہ تعداد میں حاضر تھے۔ کہ وہاں کے کاریہ کرتاؤں کو کٹھنائی کے ساتھ بیٹھانے اٹھانے کا انتظام کرنا پڑا۔ پراتہ کال ہی سے وہاں آریہ سماج کے پنڈت گن ایک بڑا یگیہ کر رہے تھے۔ جس میں وید منتروں کا اُچیہ سور میں اُچارن ہو رہا تھا جو یہاں کی جنتا کے لئے ایک دلچسپ بات پرستدھ ہوئی۔ استھان پر موٹے اکھشروں میں ماتری بھاشا میں لکھا ہوا تھا۔ کہ اس دھارمک استھان میں سگریٹ آدی پینا ممنوع ہے۔ انیہ یوروپین تھا انیہ سجن سگریٹ ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے بھی اس ممانعت کا پالن کرتے ہوئے سگریٹ باہر ہی پھینک دئے۔ جس استھان پر ہون یگیہ ہو رہا تھا۔ وہ بڑا ہی منوہر تھا چتر وچتر کے رنگوں سے رنگے ہونے کے کارن وشیش کر یوروپین نرناریوں کا دھیان اپنی اور آکرشن کر رہا تھا۔ فوٹو گرافر برابر سمست کارروائیوں کا چتر کھینچ رہے تھے۔ ایک سوسجت منڈپ میں گورنر مہودیہ اپنی دھرم پتنی تھا انیہ کرم کاری افسروں کے ساتھ براجمان تھے۔ بیچ میں بھارت درش سے آئے ہوئے ویدک مشنری پنڈت اجودھیا پرشاد جی بیٹھے ہوئے تھے۔ سب سے پرتھم آریہ پرتی ندھی سبھا ڈچ گائینا کے پردھان پنڈت کولیشور شنکر جی نے اس پرکار بھاشن ڈچ گائینا میں شروع کیا:۔

پردھان سبھا کا ایڈریس:۔

مانیہ گورنر مہودیہ۔ دیویاں تھا سجن پرشو! آج مجھے اس بات کا فخر پراپت ہوا ہے۔ کہ آپ سجنوں کا ستکار آریہ پرتی ندھی سبھا سورینام (ڈچ گائینا) کی اور سے ستکار کرنے کا سوبھاگیہ پراپت کروں۔ آپ کو ودت ہے کہ آج کی سبھا کا اُدیش یہ ہے کہ آریہ سماج مندر پاراماریبو کا سنگ بنیاد رکھا جاوے۔ شریمان پنڈت اجودھیا پرشاد جی کے پرامرش سے ہماری سبھا نے نردھارن کیا ہے۔ کہ آج رشی نروان اتسو کے اوسر پر ہی یہ شبھ کاریہ پاپیہ تکمیل تک پہنچایا جاوے۔ آج کے دن ہی آریہ سماج کے پرورتک مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی نے اپنے اس فانی شریر کا پری تیاگ کیا تھا۔ اور ویدک دھرم کے پرچار کا بوجھ اپنی سنستھاپت کی ہوئی سنستھا آریہ سماج پر رکھا تھا۔ اُنہی کا نروان اُتسو منانے کے لئے ہم ڈچ گائینا نواسی آریہ نرناری گن یہاں حاضر ہوئے ہیں۔ اور آج ہی دن ہے۔ جبکہ مریادا پرشوتم بھگوان رام چندر جی ۱۴ ورش کا بنباس سماپت کر اور اسری شکتی پر پورن وجے پراپت کر اپنی راجدھانی اجودھیا میں پرویش کیا تھا۔ پرسدھ ہے۔ کہ سمست بھارت میں اسی تقریب میں دیوالی کا اُتسو کیا جاتا ہے تھا ڈچ گائینا کی ہندو جنتا بھی اس اُتسو کو سمارو پوروک مناتی ہے۔ اتہ یہ دوس ہندو جنتا کے لئے اتنے مہتو کا ہے۔ اسی کارن ہم لوگوں نے آج ہی کے دوس سنگ بنیاد رکھنا اُچت سمجھا۔ میرے پاس اتنا ادھک سمے نہیں ہے۔ کہ میں مہرشی دیانند کے جیون تھا اُن کے کاریہ پر وستار روپ سے پرکاش ڈالوں تھیفرا اتنا کہنا اُچت سمجھتا ہوں۔ کہ جس سمے مہرشی دیانند نے بھارت ورش میں پراچین ویدک دھرم کے پنر جیوت کرنے کے لئے ستیہ کا جھنڈا لہرایا تھا۔ اُس سمے اُنہیں سمپورن بھارتیہ جنتا کے ورودھ کا گھور سامنا کرنا پڑا تھا۔ پروہت رکشا تھا دھرم کے نام پر ڈھونگ رچنے والے سدھو پرتشٹھت لوگوں نے اُن کے ورودھ کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی تھی۔ ایسے ہی لوگوں کے کوچکر میں پڑ کر بھارت کی جنتا اپنی پراچین گیرتی کو کھو کر گھور اندھ وشواس کی ادسمتھا کو پراپت ہو سوتنتر وچار شکتی تھا بھاوؤں سے پرے ہو گئی تھی۔ تھا جاتی کی پرگتی بھی ساکن ہو گئی تھی۔ لگاتار انیک شتابدیوں تک انیہ اُسنتا کی ودیمانتا کے کارن بھارت کے جاتیہ جیون میں ادھکار کا راجیہ براجمان تھا۔ جنم گت جات پات کے بندھن۔ چھوت اچھوت کے جھگڑے نسامانک جیون میں گھن کی طرح کام کر رہے تھے سویہ پرتی پاوت سچدانند نراکار سوروپ پرماتما کی اُپاسنا کے استھان پر انیک انیک دیوی دیوتاؤں کی مورتیوں کی پوجا تھا نرارتھک سنسکاروں سے اودھیا تمک جیون خطرہ میں پڑا تھا۔ مہرشی دیانند نے مِتھیا پرمپرا واد تھا اندھ وشواس کی جڑوں پر کٹھار آگھات کر جاتیہ جیون میں پھر سے نئی روح پھونک دی۔ گن کرم اور سوبھاؤ انوسار ورن ویوستھا کی مریادا باندھ کر سداچار کو جیون کا مکھیہ انگ بنا کر مورتی پوجا کا کھنڈن کر بال وواہ کو ہٹا کر تھا بال ودھواؤں کے پنر وواہ کا آدیش کر۔ دلتوں کو سمان ادھیکار پردان کر۔ برہمچریہ ورت کا پرچار کر تھا ناری شکشا آدی کا اُپدیش کر۔ اور دلتوں تھا انتیجوں کو سماج کا ایک اوشیک انگ بنا کر اور اُن کے پرتی گھرنا بھاؤ کو ہٹا کر نہ کیول اُنہوں نے بھارت کا ہی بڑا اُپکار کیا ہے۔ بلکہ سنسار کے کلیان کا سنگم بھی تیار کر دیا ہے۔ اُنہوں نے اپنے سدھانتوں تھا شُدھ وچاروں کا آدھار ویدوں تھا آریہ گرنتھوں کو ہی بتلایا تھا۔ اس دشا میں اُنہوں نے اپنا سدھانت سپشٹ کر دیا تھا۔ کہ پرتیک آریہ سنتان کا پرم کرتویہ ہے۔ کہ ویدوں کا پرچار کرے۔ تھا اُنہی کے انوسار اپنا جیون بنالے۔ اسی اُدیش سے آریہ سنتان کی سنستھا بنا کر ویدک دھرم کو سمست سنسار میں پھیلانے کا اُدیوگ کر گئے۔ دھیرے دھیرے اُن کے سدھانتوں کی اور سمجھدار جنتا کا دھیان آکرشت ہو رہا ہے اور اُن کے بتائے ہوئے مارگ پر چلنے کے لئے جنتا آتور دِکھائی ہو رہی ہے+

بھارت میں آریہ سماج نے بہت سی شکشا سنستھائیں۔ اناتھ آلیہ تھا ودھوا آشرم آدی سنستھائیں بنا کر اس بات کا ثبوت دیا ہے۔ کہ پرسنتا کی بات ہے۔ کہ بھارت میں ہندو مہا سبھا تھا کئی سناتن دھرم سبھاؤں نے اچھوت اُدھار تھا شُدھی آندولن کو اپنا لیا ہے۔ ساتھ ساتھ یہ بھی ہرش کا وشیہ ہے۔ کہ دن بدن ویدک دھرم کے وستار کا دیش پینا نتر تھا دویپ دویپانتر میں پرسدھ ہو رہا ہے۔ جس کے پھل سوروپ ہی آج ہم اپنے بیچ بھارت سے بھیجے ہوئے ویدک دھرم کے اُپدیشکوں کو اُپستھت دیکھ رہے ہیں۔ بھارت سے دور رہتے ہوئے ہم اس سورینام پردیش میں بھی ویدک دھرم کے پرچار کے لئے اگرسر ہو رہے ہیں۔ یہ ہمارا اہو بھاگیہ ہے کہ اس دیش کی راجدھانی میں آج ایک سُندر تھا پرسدھ مندر بنانے کا ہم نے سنکلپ کیا ہے۔ چونکہ ہم بھارتیوں نے سورینام پردیش کو اپنا دیش بنا لیا ہے۔ اور ہم یہاں ڈچ سرکار کے زیر سایہ شانتی پوروک اپنے جیون ویتیت کر رہے ہیں۔ اس لئے یہاں ہمارے ویدک دھرم کا مندر ہونا بھی اتی آوشیک ہے۔ ہم اوسر پر ہم ڈچ سرکار کو ہاردک دھنیہ واد دیتے ہیں کہ ۶۲ سال تک ہم بھارتیوں کو انیک پرکار کی سہولتیں تھا سہائتا ملتی رہی ہیں۔ اور بھوشیہ کے لئے بھی ہم سرکار سے اسی پرکار کی آشا رکھتے ہیں۔ شریمان گورنر مہودیہ کو ہم یہاں کے سمست بھارتیوں کی اور سے دھنیہ واد دیتے ہیں۔ تھا پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ ہماری سنستھا کا دھنیاں ہالینڈ کی مہارانی تک پہنچانے کی کرپا کریں۔ کہ پرماتما اُنہیں سدیو دیگھ آیو پردان کریں۔

انت میں میں نویدن کرتا ہوں۔ کہ اپنے ہاتھوں سے شلا آروہن کر کے گورنر مہودیہ ہمیں انوگرہیت کریں:۔

ڈچ گورنر کی تقریر:۔

پردھان کا بھاشن سماپت ہونے پر گورنر مہودیہ اُٹھے۔ جنتا نے تالیوں سے انکا سواگت کیا۔ آپ نے ایک چھوٹا مگر شکشا بھاشن دیا۔ اپنے بھاشن میں اُنہوں نے اس بات پر پرسنتا ظاہر کی۔ کہ بھارتیہ ہالینڈ کی مہارانی کے پرتی شردھا کا بھاو رکھتے ہیں۔ تھا وچن دیا۔ کہ مہارانی صاحبہ تک اُن کی شردھا کا سندیش کو پہنچا دیا جائیگا۔ ساتھ ساتھ گورنر مہودیہ نے اس بات کے لئے بھی پرسنتا پرگٹ کی۔ کہ بھارتیوں نے اس دیش کو اپنا لیا ہے۔ اور وچن دیا۔ کہ بھارتیوں کو سنگٹھن کے سنبندھ میں تھا اس کے وکاس کے لئے اُن کی سرکار سب پرکار کی سہائتا پہنچاتی رہیگی۔ آریہ سماج مندر نرمان کے وشیہ میں آپ نے کہا۔ کہ سنتوش کی بات ہے۔ کہ ایسے سمیہ میں بھی جب سنسار گھور آرتھک کٹھنائیوں کا سامنا کر رہا ہے اور لوگ بیکاری سے تنگ ہیں۔ جس کا پربھاو سورینام پر بھی پڑ رہا ہے۔ آریہ سماجی لوگ اپنا وشال مندر بنانے کا آیوجن کر رہے ہیں۔ یہ ہرش کا وشیہ ہے۔ کہ آریہ سماج نے ایک پرسدھ اناتھ آلیہ بنا کر اناتھ بھارتیہ بالک بالکاؤں کے پالن پوشن تھا شکشا کا اُچت پربندھ کرنے کا نشچیہ کیا ہے۔ ہز ایکسیلینسی نے اُمید پرگٹ کی۔ کہ اس پرکار کی سنستھاؤں سے منشیہ ماتر کا کلیان ہوگا:۔

پنڈت اجودھیا پرشاد کی تقریر:۔

گورنر مہودیہ کا بھاشن سماپت ہونے کے پشچات پنڈت اجودھیا پرشاد جی بھاشن دینے کے لئے اُٹھے۔ اور آرمبھ میں اُنہوں نے افسوس پرگٹ کیا۔ کہ ڈچ بھاشا نہ جاننے کے کارن اُنہوں انگلش بھاشا کا ویوہار کرنا پڑا ہے۔ آریہ سماج کے اُدیشوں کو سمجھاتے ہوئے اُنہوں نے کہا۔ کہ "آریہ" کسی ونش (Race) یا (Tribe) کا نام نہیں ہے۔ بلکہ آریہ کا ارتھ (Noble) شریشٹھ ہے۔ جو منشیہ اپنے من۔ وچن اور کرم سے (Noble) شریشٹھ ہے۔ وہی آریہ ہے۔ آریہ سماج سنسار میں منشیہ ماتر کو شریشٹھ (شریشٹھ) تھا سداچاری بنانا چاہتا ہے۔ آریہ سماج کوئی نیا دھارمک آندولن نہیں ہے۔ بلکہ سنسار کے سمست مانو جاتی کے پُرانے سے پُرانے کال میں آریہ ہی تھے۔ اور ویدک دھرم کے

(باقی برصفحہ ۱۶)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج کے وارشک اُتسووں میں پریورتن کی ضرورت

(لیکھک مہتہ جیمنی جی بھومنڈل پرچارک)

میں جب سے دکھن افریقہ سے پرچار کر کے واپس آیا ہوں۔ مجھے کئی وارشک اُتسووں میں سملت ہونے کا سنجوگ اوسر پراپت ہوا ہے۔ ویسے میں آریہ سماج کے وارشک اُتسووں پر جانا پسند نہیں کرتا۔ پرنتو جب بہت سخت مجبور کیا جاتا ہوں۔ تو کہیں نہ کہیں مجھے جانا ہی پڑتا ہے۔ کارن یہ کہ اُتسو کے اوسر پر اس قدر اُپدیشکوں کی بھرمار ہوتی ہے۔ کہ ایک یا دو ویاکھیان کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا۔ غرضیکہ ایک دن میں ۷ یا ۸ ویاکھیان ہونے سے نہ تو جنتا کو کچھ یاد رہتا ہے۔ اور نہ ہی اُپدیشکوں کو کچھ لطف آتا ہے۔

ابھی میں آریہ سماج گوجرانوالہ کے اُتسو میں سملت ہوا۔ مجھے یہ دیکھ کر آشچریہ ہوا۔ کہ وہاں ۹ ویاکھیان داتا اُپستھت تھے۔ کئی اُپدیشکوں کو تو بولنے کا بھی اوسر نہ پراپت ہوا۔ اور کئی اُپدیشکوں کو نصف نصف گھنٹہ سمے ملا۔ اب آپ سوچ سکتے ہیں۔ اُپدیشک اپنے وچار کیسے پرگٹ کر سکتے ہیں؟

آریہ سماجوں میں یہ خیال سمایا ہوا ہے۔ کہ کیونکہ اُپدیشک ادھک سنکھیا میں منگوائے جائیں۔ تاکہ جنتا ادھک سنکھیا میں ایکتر ہو۔ اور ویاکھیانوں سے بھلی بھانتی پربھاوت ہو۔ یدی یہ وچار واستو میں برا نہیں۔ پرنتو عملی طور پر اس سے کوئی لابھ نہیں۔ سادھارن جنتا کیول تماشہ دیکھنے کے لئے آتی ہے۔ اور واہ واہ کر کے چلی جاتی ہے۔ جس پر تیکھنٹی درشٹی رکھنا چاہنا ہوتا ہے۔

متھرا آریہ سماج کی شتابدی جینتی۔ جس میں میں بھی شامل ہوا۔ بہت اچھی اُپستھتی تھی۔ اور اُتسو سماروہ سے منایا گیا۔ پرنتو اس کا سپھلتا روپ سے کیا پربھاؤ پڑا۔ ۱۹۲۵ء کے انت میں گوروکل برنداون کے اُتسو میں ویاکھیان دینے کے لئے پہنچا۔ میں ایک دن کے لئے یعنی ۲۹ دسمبر کے لئے متھرا میں ٹھہرا۔ ساپتاہک ستسنگ کا دن تھا۔ متھرا میں آریہ سماج ۴۵ سال سے ہے۔ یہ وہ نگر ہے۔ جہاں سوامی دیانند کی جنم شتابدی منائی گئی تھی۔ اور دو لاکھ سے ادھک آریہ پرش ایکتر ہوئے تھے۔ یہ وہ نگر ہے۔ جہاں سوامی دیانند نے اپنے گورو سے دکشا پراپت کی۔ اور ویدک وِدیا حاصل کی تھی۔ کارروائی کا سمے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک تھا۔ مگر کتنے شوک کی بات ہے۔ کہ ۹ بجے تک پانچ سبھاسد ایکتر ہوئے۔ اور دس بجے تک کیول ۱۰ سبھاسد۔ دس بجے تک ۱۶ سبھاسد بھی ایکتر نہ ہوئے۔ اس سے تو یہ پرنام نکلتا ہے۔ کہ باہر کی جنتا تو الگ رہی۔ آریہ سبھاسدوں کے ہردے میں بھی آریہ سماج کا گورو ابھی تک انکت نہیں ہوا۔ دوسرے شبدوں میں ابھی ہماری شردھا آریہ سماج پر نہیں ہے۔ کیول زبانی جمع خرچ کرنا ہی جانتے ہیں۔

امریکہ جانے سے پہلے میرا انومان تھا۔ کہ عیسائی مت امریکہ سے لوپ ہو رہا ہے۔ پرنتو جب میں ماہ جون ۱۹۲۹ء میں ڈچ گائنا میں گیا۔ اور پراتہ کال وائو سیون کر کے گھر لوٹتا۔ تو سورینام شہر میں سڑک پر ایک گرجا گھر تھا۔ جو بہت وشال تھا۔ دروازہ کے پاس سے جب میں پراتہ ۶ بجے گزرتا تھا۔ تو اس کا وشال بھون پرتی دن استریوں پرشوں اور بچوں سے کھچا کھچ بھرپور ہوتا۔ میں دیکھ کر چکت رہ جاتا۔ کہ ابھی عیسائی دھرم پر گورے لوگوں کی اتنی شردھا ہے۔

یہی حال میں نے جاپان کے ٹوکیو شہر کے مندر میں جاپانی لوگوں کی شردھا کا دیکھا۔ اور پنجاب میں سکھ لوگوں کی شردھا بھی ویسی ہی ہے۔ مگر آریہ سماج کی حالت یہ ہے۔ کہ پرتی دن ایکتر ہونا تو کجا۔ ساپتاہک ستسنگ میں جب آریہ سبھاسد ہی آنا نہیں چاہتے۔ تو انیہ جنتا کا کیا دوش ہے؟

جلسوں پر کتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے؟ آپ اس سے اندازہ لگا لیں۔ کہ ابھی بلرام پور میں آریہ سماج کا اُتسو ہوا ہے۔ سوامی ستیانند جی نے بتایا۔ کہ اتنے اُپدیشک اور بھجنیک منگوائے گئے۔ کہ ان کا سفر خرچ وغیرہ ملا کر ۸۰۰/- روپیہ خرچ ہوا۔ یدی یہ سماج یہی روپیہ گرام پرچار پر خرچ کرتا۔ تو تیس تیس روپیہ ماہوار تنخواہ کے دو اُپدیشک ورش بھر گراموں میں پرچار کرتے۔ تو سماج کے لئے کس قدر مفید ہوتا۔ یہی حالت دوسری آریہ سماجوں کی ہے۔

دوسرا بڑا نقص یہ ہے۔ کہ اُتسووں پر آریوں کے جیون میں پریورتن لانے اور آریہ سماج کے اُدیشیہ کی اُنتی کے لئے کچھ وچار ہی نہیں کیا جاتا۔ یہ اُتسو کیول جنتا کو پرسن کرنے اور ان کی دل لگی کے لئے ہی ہوا کرتے ہیں۔ واستو میں آریہ لوگوں کو ان سے کچھ ادھیاتمک لابھ نہیں پہنچتا۔ سوڈا واٹر کے جوش کی طرح دو تین دن کی اُتیجنا ہو جاتی ہے۔ پرنتو اُتسو سماپت ہوتے ہی اُلٹی شتھلتا چھا جاتی ہے۔ یدی اُتسو کئے جائیں۔ تو ان میں کیول ایک لیکچر راتری کے سمے سادھارن جنتا کے لئے ہو۔ شیش سمے سماجک سُدھار اور آریوں کے جیون کے نرکشن اور سُدھارنے کی اور لگایا جاوے۔ آریہ پریواروں کا پرسپر ملاپ۔ وچار اور اُنتی کے سادھنوں کی اور لگایا جاوے۔ ایک بہت اچھا ویاکھیان ویدک سدھانتوں پر پرتی دن اُتسو کے اوسر پر جنتا کو سنایا جاوے۔ اور شیش سمے سماجک اُنتی اور سوادھیائے کی اور لگایا جاوے۔

آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو اُچت ہے۔ کہ وہ اُتسووں کے سمے وبھاگ کی اور پورا دھیان دیں۔ پرتی ندھی سبھائیں سماجوں کے پیچھے چل رہی ہیں۔ اُچت ہے کہ سبھائیں سماجوں کو اپنے پیچھے چلائیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُتسو پر ادھک سنکھیا میں روپیہ اُپدیشکوں کے سفر خرچ پر لگ جاتا ہے۔ اور وید پرچار ندھی کے لئے آریہ سماجیں کئی بہانے پیش کرتی ہیں۔ یدی سبھا سماجوں کے اُتسووں کا پربندھ اپنے ہاتھ میں لے۔ تو اس قدر دھن فضول ضائع نہ ہو۔ اور اُتسووں سے آریہ سماجوں میں کچھ ایکتا اور سپھلتا پراپت ہو سکتی ہے۔ کہ آرمبھ میں اُتسووں کی پرنالی کچھ اُچت رہی ہو۔ پرنتو ورتمان سمے میں اس رواج کو تبدیل کرنے کی آوشیکتا ہے۔ ورنہ آریہ سماجوں کا دھن اور پرشارتھ نشپھل ہی جا رہا ہے۔ اور جائے گا۔

شوک سماچار

آریہ جنتا کو سن کر شوک ہوگا۔ کہ آریہ سماج کنٹونمنٹ لکھنؤ کے سنستھاپک ایک بھوت پورو پردھان شریمان بابو شیتل پرشاد جی ورما کا سورگواس ۷ جنوری ۱۹۳۶ء کو وقت چار بجے شام ہو گیا۔

(نارائن سنگھ اپ منتری آریہ سماج)

پورانک کیمپ میں ہلچل مچا دینے والا

"دھرم جیبی پستول"

یعنی

پورانک دھرم کی ننگی تصویر

اس کتاب میں پنڈت جوالا پرشاد مصر۔ پنڈت کالکا رام شاستری اور پنڈت مادھوا چاریہ کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ اور ہزاروں الزامات اور سوالات سے پورانک دھرمیوں کا قافیہ تنگ کر ڈالا ہے۔ تاکہ انہیں آریہ سماج کے مقابلہ آنے کی جرأت ہی نہ رہے۔ ہر ایک آریہ بھائی اس کتاب کی موجودگی میں بڑے سے بڑے پورانک پنڈت کو ناکوں چنے چبوا سکتا ہے۔ کیا آپ نے اس کتاب کے لئے آرڈر روانہ کیا ہے؟ اگر نہیں۔ تو ... ہم صرف کتاب کو حاصل کرنے کے لئے ابھی سے آرڈر روانہ کیجئے۔ ورنہ اندیشہ ہے۔ کہ آپ کو کفِ افسوس ملنا پڑے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ۔ پیشگی بھیجنے والوں کو محصول ڈاک معاف۔ اس سے زیادہ جلدوں کے خریداروں کو ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔

پتہ:- منیجر پستکالیہ گورودت بھون لاہور

کنیا کی ضرورت

ایک معزز کھتری نوجوان بعمر چوبیس سال اچھا پڑھا لکھا اور ۵۰ روپیہ ماہوار آمدنی رکھتا ہے۔ کے لئے ایک یوگیہ کنیا کی ضرورت ہے۔ ذات پات کا بندھن نہیں۔ خط وکتابت بنام "آریہ" معرفت منیجر "پرکاش" لاہور

نو شتو راتری کا تحفہ مفت

کھنڈن سیریز کا نمبر ۲ "مورتی پوجا نمبر" شائع کیا گیا ہے جس میں وید شاستر پوران آدی گرنتھوں کے پرمانوں سے ٹھوس مضامین درج ہیں۔ سناتن دھرمیوں کی طرف سے ہونے والے آریہ سماجیوں پر اکثر ... اور ... کی ہڈی کی پوجا کے اعتراضات کا بھی منہ توڑ جواب دیا گیا ہے۔ اس نمبر نے پورانک کیمپ میں کھلبلی مچا دی ہے۔ اگر اسے اور دوسری ہفتہ وار جی لکھت پترکائیں مفت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو سالانہ چندہ تین روپیہ بھیج کر خریدار بن جاویں۔

کھنڈن سیریز کچا لنپٹ روڈ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ریویوز!

(۱) "سوامی دیانند سرسوتی" (بزبان ہندی) { لیکھک پروفیسر رام سَروپ جی کوشل ودیا بھوشن ایم اے - ایم - ایس پی (لندن)

پرکاشک :- پنجاب پُستک بھنڈار - لاہور + قیمت فی جلد ۶/ :

لیکھک نے اس پُستک میں نہایت سرل اور رُوچک بھاشا میں مہرشی دیانند کے جیون چرتر کو شروع کیا ہے۔ اور ساتھ ہی بتلایا ہے۔ کہ ان کے جیون سے ہر ایک بالک اور بالکا سبق پڑھ اور پرنیتا کا پاٹھ لے سکتی ہے۔ پُستک کے خاتمہ پر آریہ سماج کے کاریہ پر بھی کچھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کتاب اتنی پسند کی گئی ہے۔ کہ پرکاشک بھنڈار کو اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ ہم ہر ایک ہندو سے پُرزور سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی سنتان کو یہ پُستک ضرور پڑھنے کو دے۔ کتاب کی ضخامت ۱۲۰ صفحے ہے + ملنے کا پتہ :-

منیجر پنجاب پُستک بھنڈار - موہن لال روڈ - لاہور

(۲) "بھارت ورش کا اتہاس" (بھاگ پہلا) { مصنفہ - لالہ مول راج جی بی - اے - بی - ٹی +

پرکاشک :- پنجاب پُستک بھنڈار - موہن لال روڈ - لاہور :: قیمت فی جلد ۹/ :

بھارت ورش کے اتہاس کے متعلق گو اس سے پہلے کئی پُستکیں شائع ہو چکی ہیں۔ لیکن پھر بھی ایک ایسی پُستک کی آوشیکتا محسوس ہو رہی تھی۔ جو آریوں اور بھارت واسیوں کے نکتہ خیال سے لکھی گئی ہے۔ یہ ہرش کی بات ہے۔ کہ لالہ مول راج جی بی - اے - بی - ٹی سابق ہیڈ ماسٹر ڈی - اے - وی - ہائی سکول دہلی اور وکٹوریہ ہائی سکول جالندھر چھاؤنی نے اس ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ گو یہ مصنف نے اس پُستک میں یوروپین لوگوں کی آمد سے پہلے کے حالات شائع کر دئے ہیں۔ یہ پُستک ہندوستانی سکولوں کے سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ کے لئے بڑی ہی مفید ہے + ملنے کا پتہ :-

منیجر پنجاب پُستک بھنڈار - موہن لال روڈ - لاہور

"لالہ دیوراج جی" (بزبان ہندی) { لیکھک - پنڈت ستیہ دیو جی ودیا النکار + پرکاشک - سرسوتی سدن - منصوری (یو - پی) +

قیمت فی جلد پانچ آنے + یہ آریہ جیون مالا کی دوسری پُستک ہے۔ اس میں سورگیہ لالہ دیوراج جی بانی کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کا مختصر سا جیون چرتر دیا گیا ہے۔ کتاب کا دیباچہ شری پت سیتا رام جی سیکسریا نے لکھا ہے۔ کتاب کی بھاشا بڑی ہی سرل اور رُوچک ہے۔ ہر ایک سجن کے لئے جو بھارت ورش میں استری شکھشا کو سرد پریہ بنانا چاہتا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ لازمی مفید ہے ::

بقیہ مضمون "آریہ سماج مندر بار اما رہو .... افتتاحی رسم" صفحہ ۱۴

اوپانی تھے۔ دیرمان کال میں بھی یوروپ کی ہاہیہ سمت جاتیوں۔ انگلش۔ فرینچ۔ جرمن تھا البینڈ لینڈ اپنے کو آریہ جاتی ہی کے نام سے پرچے دیتی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ چمڑے کے گورے کالے رنگوں کے بھید پر منشیوں میں اونچ نیچ کا بھیداب نہیں ہونا چاہئے۔ منشیہ کا بڑپن اس کے اُتم گنوں کرموں اور سوبھاؤ پر نربھر ہے۔ پرانی کی ایکتا پر وشواس کر سمست مانو جاتی میں ایکتا سمپادن کرنا ہی آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ سر پیام کے بھارتیوں کو مخاطب کر کے انہوں نے کہا۔ کہ اس دیش میں ڈچ سرکار کی سہانبھوتی پراپت کر انہیں اپنی بھاشا۔ اپنا دھرم تھا اپنی سنسکرتی کا سنرکھشن کرنا چاہئے۔ تھا ڈچ سرکار کو اس بات کے لئے دھنیہ واد بھی دیا۔ کہ انہیں تھا ان کے ساتھی پنڈت ستیہ آچرن جی شاستری کو اس دیش میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے ہیتو ڈچ سرکار نے آسانیاں پردان کی ہیں ::

سنگ بنیاد کی افتتاحی رسم :-

جشن کو سماپت کرتے ہوئے پنڈت ایودھیا پرشاد جی نے گورنر جھودیہ سے پرارتھنا کی۔ کہ وہ اپنے ہاتھوں سے آریہ سماج مندر کا شلا آروپن کر کرتارتھ کریں۔ اس پر گورنر مہودیہ اپنی دھرم پتنی تھا سرکاری ادھکاریوں کے ساتھ اُٹھے۔ اور پنڈت ایودھیا پرشاد جی کے ساتھ ساتھ اس مقام پر پہنچے۔ جہاں شلا آروپن ہونا تھا۔ پنڈت جی نے پرتھم وید منتر پھر انگریزی میں انوواد کر پرارتھنا کی۔ گورنر مہودیہ نے پتھر پر ہتھوڑا مار کر نشچت ستھان پر شلا روپن کیا۔ اس سمے جنتا کی بھیڑ اس کاروائی کو دیکھنے کے لئے امڈ پڑی تھی۔ لوگ گراموفون سب کارروائی کی پلیٹ لے رہے تھے۔ تھا Mr. L. Reeding نے کارروائیوں کا فلم لیا۔ اس کے پشچات گورنر مہودیہ تھا ادھیکاریوں کو جل پان کرایا گیا ؏

آریہ سماج نیروبی کے سماچار

آریہ سماج نیروبی کے ہفتہ واری ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں۔ ماسٹر مان پردھان بدری ناتھ جی مومباسہ سے پرچار وغیرہ کا کام سماپت کر کے واپس آ گئے ہیں۔ اور ان کے آنے سے ست سنگوں کی رونق بڑھ گئی ہے۔ ماسٹر آریہ منی جی تھا ماسٹر گوپال داس جی کے منوہر اپدیش ہوتے ہیں۔

(۱) - ۲۲-۱۱-۳۵ کو مہاشہ گورودت شرما کے گھر پُتر کا جنم ہوا۔ جات کرم پر دس ۱۰/ شلنگ کا دان سماج کو پراپت ہوا ::

(۲) - ۲۶-۱۱-۳۵ کو مہاشہ سرداری لال جی کی نئی "ہاتھی سوپ فیکٹری" کا پرویش سنسکار کرایا گیا۔ اس اوسر پر آریہ سماج کو بیس ۲۰/ شلنگ کا دان پراپت ہوا +

(۳) - ۲۷-۱۱-۳۵ کو ڈاکٹر اگرم کے پُتر بھوشن کا چوڑا کرم سنسکار کرایا گیا۔ جس پر ڈاکٹر جی نے پندرہ ۱۵/ شلنگ کا دان دیا +

(۴) - ۶-۱۱-۳۵ کو مہاشہ برج لال کپل کے پُتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ اس شبھ اوسر پر مہاشہ جی نے ۲۱/ شلنگ کا دان دیا۔ بالک کا نام ستیہ پریہ درشن رکھا گیا +

(۵) - ۸-۱۱-۳۵ کو پنڈت سری رام جی گوتم ایڈووکیٹ کے گھر پُتری کا جنم ہوا۔ جات کرم سنسکار پر پنڈت جی نے ۵/ شلنگ کا دان دیا +

(۶) - ۱۰-۱۱-۳۵ کو مہاشہ منشی لال سوافٹ کے پُتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ بالک کا نام رویندر رکھا گیا۔ دوسرے بالک سوبھاش چندر کا چوڑا کرم کرایا گیا۔ مہاشہ جی نے ۱۰/ شلنگ کا دان دیا۔

(۷) - ۴-۱۱-۳۵ کو مہاشہ نرنجن داس جی کے گھر پُتر اُتپن ہوا۔ جات کرم پر ۲۱/ شلنگ کا دان پراپت ہوا +

(۸) - ۸-۱۲-۳۵ کو مہاشہ پنڈی داس گھئی کی سگائی مہاشہ رام رکھا جی سیٹھی کی پُتری کے ساتھ ہوئی۔ گھئی برادری نے حاضرین کو ٹی پارٹی دی۔ اور آریہ سماج کو ۱۱/ شلنگ کا دان دیا۔ باقی دان الگ تقسیم

(۹) - ۸-۱۲-۳۵ کو مہاشہ جانن رام کُندی کے گھر پُتر کا جنم ہوا۔ جات کرم سنسکار پر مہاشہ جی نے ۴/ شلنگ کا دان دیا۔

(۱۰) - ۱۰-۱۲-۳۵ کو مسٹر دولت رام کھنہ کے پُتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ بالک کا نام املیش کمار رکھا گیا۔ کھنہ جی نے ۱۵/ شلنگ کا دان دیا +

(۱۱) - ۷-۱-۳۶ کو مہاشہ موتی جیٹھا کی ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ انتیشٹی سنسکار پردھان جی نے ویدک ریتی سے کرایا۔ مہاشہ موتی جیٹھا نے ۵۰/ شلنگ کا دان سماج کو دیا +

شردھانند ڈے :-

۲۲ دسمبر کو سوامی شردھانند جی کا دوس سماج مندر میں منایا گیا۔ ہون یگیہ کے بعد مسٹر بے دیو کھنہ۔ مہاشہ کرم چند اور مہاشہ ستیہ رام منگل کے پربھاوشالی بھاشن ہوئے۔ پھر ماسٹر آریہ منی جی ایم - اے کا سوامی جی کی جیونی پر بہت سندر ویاکھیان ہوا۔ آپ نے مزدوروں کے لئے بھی سب سے پہلے گورو کُل کی طرف سے مہاتما گاندھی کو جنوبی افریقہ میں روپیہ بھیجا۔ مہاشہ چندر لال کیں کے بھجن کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی :: (ہنس راج شرما جنرل سیکرٹری آریہ سماج نیروبی)

---

۴ تھا ایک سو سے زیادہ ودیارتھیوں کو بھوجن کرایا گیا۔ تیسرے پہر آریہ سماج کی بھومی سے ایک بڑا جلوس نکالا گیا جس میں ایک سو سے ادھک نر ناری سمّلت تھے۔ پہلے اوم لکھے ہوئے جھنڈے سب کے ہاتھوں میں دکھتے۔ بھارتیوں کا یہ جلوس اس دیش میں پہلا ہی تھا۔ رات کو سماج بھومی میں بجلی کی روشنی کی گئی۔ تھا پنڈت ایودھیا پرشاد جی کا بھاشن ہوا ::

ضلع گڑھوال میں آریہ اُپ پرتی ندھی سبھا کی ستھاپنا :-

ارجن جی کو ڈگڈاڈی - اے - وی پاٹھشالہ میں گڑھوال کی وِبھن آریہ سماجوں کے پرتی ندھی ایکترت ہوئے۔ اور گڑھوال میں آریہ سماج کے بھوی کاریہ پر وچار ہوا۔ اور سرو سمتی سے نشچے ہوا۔ کہ ضلع گڑھوال آریہ اُپ سبھا قائم کی جائے۔ اور مندرجہ ذیل چناؤ کیا گیا :- پردھان بابو سوہن لال جی ہیڈ کلرک فارسٹ ڈیپارٹمنٹ + اُپ پردھان سُکھ رام جی آریہ سماج چھیانہ + دھنی رام جی آریہ سماج بدل گاؤں + پردھان منتری بابو بلدیو سنگھ جی ڈگڈا + کاریہ منتری بھگت رام جی آریہ سماج کوٹ دوار + اُپ منتری مکندی لال جی بھون + کوشا ادھیکش ناتھی رام جی آ - اے - اسپکٹر + نریکھشک بابو میدی لال جی ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر + آگامی ورش کے لئے اُپ سبھا کا کاریالیہ آریہ سماج کوٹ دوار میں ہی رہے گا۔ اور اُپ سبھا کی آگامی بیٹھک ۵ فروری کو ڈی - اے - وی سکول ڈگڈا میں ہوگی ::

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہرشی دیانند اور آریہ پرشوں کا کرتویہ

(از شری مدن موہن جی سیٹھ پردھان یو۔پی سبھا)

دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی نے مہاتما رشی دیانند کے جیون چرتر میں انیک بانیں سندر گوہر اد [illegible] ہی تھیں۔ جن کے سمبندھ میں پوری کھوج نہ ہو سکنے کے کارن بہت سی باتیں پرکاش میں نہیں آئی تھیں۔ شری دیویندر ناتھ جی نے اپنے جیون کے بیس ورش رشی دیانند کی جیونی کی کھوج میں دیئے تھے۔ اور انیک باتوں کو پرکاش میں لائے تھے۔ اُن کی جیون بھر کی سنچت سامگری کو سورگ باسی ہو گئے آریہ ودوان شری پنڈت گھاسی رام جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے سنکلن کیا۔ اور اس وشال جیون چرتر کو آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر نے پرکاشت کرایا۔ یہ جیون چرتر بہت اُپکاری ہے۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ یہ جیون چرتر پرکاشت ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ نکل جاتا۔ اور اب تک اس کے کئی سنسکرن پرکاشت ہو جاتے۔ پر یہ جان کر بہت دُکھ ہوا۔ کہ ابھی پہلے سنسکرن کی ہی کیول اڑھائی تین سو پرتیاں بک پائی ہیں۔ اب بھی اس کی [illegible] آریہ جنتا [illegible] ہے ۔

جیون چرتر کے مہتو کو دیکھتے ہوئے اتنے وشال گرنتھ کے دام بھی کچھ نہیں ہیں۔ پھر بھی آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کا دھیان اس اور ابھی تک نہیں گیا۔ یہ بڑے دُکھ کی بات ہے۔ اب میں پرتیک آریہ سماج اور آریہ پرش سے انورودھ نویدن کرتا ہوں کہ یدی ابھی تک اُنہوں نے ادھر دھیان نہیں دیا۔ تو اب اپنا کرتویہ سمجھیں۔ کہ مہرشی دیانند کے اس پرمانک جیون چرتر کو گرنتھ پرتی منگوا کر سوادھیائے کریں۔ اور اپنے گھر پریوار میں بالک بالکاؤں اور بندھوؤں کو سنائیں جس سے اُن کے بھاؤں کا سُدھار ہو ۔

مہرشی کا "بودھ اُتسو" سمیپ ہے۔ بودھ اُتسو کے شبھ اوسر پر پانچ چھ روپیہ نکالنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ میں پُنہ انورودھ کرتا ہوں۔ کہ اس گرنتھ رتن کی ابھیلاشا کریں۔ اور شیگھر اسے منگوا کر سوادھیائے آرمبھ کر دیں ۔

آریہ سماج ہاورڈہ میں شدھیاں

۱۲ جنوری ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج ہاوڑہ میں دار شنک بزواچن کے سمے نمن لکھت شدھی سنسکار سوامی ڈرگا نند جی دوارہ کرائے گئے :-

۱۔ ایک بالیہ ودھوا ورش نام رنل مالوس سنگھ ہندو بالک جو کہ دو ماس پورو دھوکھے سے جنگل میں پھنس کر مسلمان ہو گیا تھا۔ شدھ کر کے پھر سے سناتن ویدک دھرم میں لایا گیا ۔

۲۔ ایک اکیس ورش کی سریہ نام کی ہندو یُووتی جو کہ مسلمانوں دوارہ بھگائی گئی تھی۔ شدھ ہو کر پھر سے ویدک دھرم میں داخل ہو گئی ہے۔ شدھی کے سمے اُس کا پتا۔ ساس۔ پتی اور دیور بھی وہاں اُپستھت تھے۔ اور شدھی سنسکار میں حصہ لے رہے تھے ۔

۳۔ ایک ستر ورشیہ بالیہ نام کی یُووتی پتت ہو جانے کے کارن اپنے کٹمبیوں سے الگ کر [illegible] میں بھیج گئی تھی۔ جو شدھ کر کے ابلا آشرم بلوا میں بھیج دی گئی ۔

(بلی رام منتری آریہ سماج ہاوڑہ)

سیالکوٹ کی آریہ انسٹی ٹیوشنوں کا جلسہ

سیالکوٹ۔ ۲۷ جنوری۔ سیالکوٹ آریہ سماج آریہ میگھ اُدھار سبھا۔ آریہ ہائی سکول اور آریہ [illegible] شالہ کے ممبروں کا ہفتہ وار اجلاس ہوا۔ جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ کنگ جارج کی موت پر افسوس اور شاہی خاندان کے ممبروں سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ یہ بھی قرار پایا کہ ۲۸ جنوری کو منایا جائے۔ اور آریہ سماج مندر میں پرارتھنا کی جائے۔ بسنت کے روز آریہ ہائی سکول کا [illegible] ہونے والا تھا۔ ملتوی کر دیا گیا ۔

[illegible] یونیورسٹی کا قیام

نودیپ ۲۳ جنوری۔ مقامی پنڈتوں کی ایک عرصہ سے یہ کوشش ہے۔ کہ نودیپ میں جو پراچین ودیا کا مرکز ہے۔ سنسکرت کی یونیورسٹی قائم کی جائے۔ اب پنڈتوں کی یہ کوشش بار آور ثابت ہونے لگی ہے۔ یونیورسٹی کے لئے جگہ منتخب ہو گئی۔ اور اس کا نام نودیپ وشو ودیا پیٹھ رکھا جائے گا۔ آج اس کی رسم افتتاح [illegible] ہو گی ۔

صحت بنانے والی دو معرکہ کی کتابیں

ویدوں کے مسلّمہ ودوان شری پادھ دامودر ساتولیکر جی

کی

مقبول عام تصانیف کے اُردو ترجمے

یوگ کے آسن

ورزش یا ورزش انسان کے لئے کس قدر ضروری ہے اسے ثابت کرنے کے لئے کسی لمبی چوڑی تمہید کی ضرورت نہیں ہے ہر سمجھدار شخص اس کی ضرورت کو بخوبی محسوس کرتا ہے۔ ہاں اس وقت اگر کوئی بات قابل غور ہے۔ تو یہ کہ ورزش کا کونسا طریقہ سب سے اچھا اور مفید ہے۔ کئی لوگوں کا خیال ہے کہ ڈنڈ بیٹھک کا طریقہ ورزش بہت اچھا ہے۔ کئی کہتے ہیں کہ کشتی لڑنا بہت مفید ہے۔ بعض اشخاص یورپ کے طریقوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ جن رشیوں کے ہم نام لیوا ہیں۔ ان کی یوگ پدھتی کی طرف کسی کا بھی دھیان نہیں جاتا۔ آج کل ڈنڈ بیٹھک دوڑ ڈمبل وغیرہ طرح طرح کی ورزشیں رائج ہیں۔ ان سے بلاشبہ طاقت بڑھتی ہے مگر تندرستی نہیں بڑھتی۔ پہلوانوں کے جسم اتنے مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں پھر بھی کئی پہلوان پوری عمر تک نہیں جیتے اور جلد ہی مر جاتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ ان کا طریقہ ورزش ایسا ہے جس سے دل پر بہت دباؤ پڑتا ہے اور اس دباؤ کے باعث پہلوانوں کا دل عموماً کمزور ہو جاتا ہے۔

آسنوں میں یہ نقص نہیں ہے۔ بچے بوڑھا جوان مرد عورت سب انہیں بآسانی کر سکتے ہیں طرفہ یہ کہ ولایتی ورزشوں کی مانند ان کیلئے کسی قسم کا کوئی سامان خرید کرنے کی ضرورت نہیں یہ طریقہ جہاں سب سے اچھا ہے وہاں سب سے سستا اور آسان بھی ہے آسنوں کے کرنے سے بدن میں طاقت آتی ہے تھکاوٹ دور ہوتی ہے حافظہ بڑھتا ہے چستی آتی ہے علاوہ ازیں [illegible] ڈکار سردرد کلیجے کا درد آنکھوں کی بیماریاں گلے کی بیماریاں جگر کی بیماریاں کھانسی بخار زکام تاپ تلی دانتوں کی بیماریاں بدخوابی پیٹ کی بیماریاں جریان احتلام سردرد بالوں کا سفید ہو جانا وغیرہ مختلف بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ چھ برس کی عمر سے ... برس کی عمر تک کے آدمی ان آسنوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جو لوگ پچیس برس بوڑھے دکھائی دیتے تھے۔ وہی پچاسیوں برس جوان نظر آنے لگے ہیں۔ جو پچیس برس ایک میل بھی نہیں چل سکتے تھے وہی پچاسیں برس وشمالہ کے پہاڑوں کی سیر کر آئے ہیں۔ جن لوگوں نے اس کتاب میں بیان کردہ آسنوں کو آزمایا ہے اور ان کا فائدہ اٹھایا ہے۔ کتاب میں جا بجا ان کے تجربات آپ ملاحظہ کریں گے۔ ہندی میں اس کے [illegible] ایڈیشن ختم ہو چکے ہیں اُردو دان پبلک کے پر زور تقاضا پر اب اس کا اُردو ایڈیشن چھاپا گیا ہے قیمت فی جلد سوا روپیہ (عہ) ہندی میں دو روپے (عہ)

برہمچریہ

برہمچریہ کا ارتھ ہے طاقتوں کو جمع کرنا انہیں بکھرنے نہ دینا انہیں اپنی ترقی میں لگانا۔ اس وقت جبکہ چاروں طرف کمزوری کی دہائی دی جا رہی ہے جبکہ زندگی کا چراغ زوروں سے جل رہا ہے۔ کیونکہ وہ جلد ہی بجھنا چاہتا ہے۔ اس وقت حوصلہ ہارے ہوئے [illegible] کے لئے صرف ایک سندیش ہے۔ برہمچریہ! برہمچریہ!! برہمچریہ!!! یہاں برہمچریہ نوجوانوں کو یہ سندیش کان کھول کر سننا اور دل لگا کر پڑھنا چاہیئے۔ یہ کتاب نوجوانوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ اسے پڑھ کر ان کی آنکھیں کھلیں گی۔ انہیں اپنی ہستی کا پتہ لگنے لگے گا۔ غاروں میں گرنے سے بچ جائیں گے۔ بلکہ اپنے آس پاس کے کسی نوجوان کو گرنے نہیں دیں گے۔ کتاب کیا ہے نوجوانوں کے لئے سنجیونی بوٹی ہے ایک ایک صفحہ کا ایک ایک لفظ اپنے اندر بجلی کی سی تاثیر رکھتا ہے۔ وید یہ رکھشا کے عملی طریقے بتانے والی یہ ایک ہی کتاب ہے۔ گرہست میں رہ کر بھی کس طرح برہمچریہ کا پالن کرنے کے آزمودہ راز بتلائے گئے ہیں ۔

قیمت فی جلد بارہ آنے (۱۲) ہندی میں

ایک ساتھ دونوں لینے پر ایک روپیہ بارہ آنے (عہ)۔ آج ہی طلب فرما دیں ۔

راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

گورُوکل کانگڑی میں نئے بالکوں کا داخلہ:-

گورُوکل وشوودیالیہ کانگڑی (ہردوار) میں نئے بالکوں کا داخلہ گورُوکل کے سالانہ جلسہ پر ہولی کی چھٹیوں میں ۶ مارچ سے ۱۹ مارچ تک ہوگا۔ اپنے لڑکوں کو گورُوکل میں داخل کرانے کے خواہشمند جلد ہی اپنی درخواست بھیج کر منظوری حاصل کریں۔ داخلے کے فارم اور گورُوکل کے قواعد گورُوکل کے دفتر سے منگوائیں؛

(ستیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا)

مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کا دھرم پرچار:-

مہتہ جی آج کل یو۔پی میں ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہندو یونیورسٹی بنارس میں چار لیکچر دینے کے بعد آپ نے ۶ جنوری کو بلیا میں پرچار کیا پھر ۷ سے ۱۰ جنوری تک چھپرا میں آپ نے پرچار کیا۔ ۱۱ و ۱۲ جنوری کو آریہ سماج گورکھپور کے جلسہ میں آپ شامل ہوئے۔ مہتہ جی نے تین لیکچر دو روز میں دیئے۔ اس کے بعد مہتہ جی نے ۱۳ سے ۱۵ جنوری تک گونڈا آریہ سماج میں آکر پرچار کیا۔ ۱۶ و ۱۷ جنوری کو آپ نے بہرائچ آریہ سماج میں لیکچر دیئے۔ یہاں بھی حاضری بہت تھی۔ ۱۸ جنوری کو لکھنؤ پھر آپ کا لیکچر کنور مہاراج سنگھ ہائی سکول میں ہوا۔ اور رات کو نانپارہ میں ہوا۔ ۱۹ جنوری کو نانپارہ آریہ سماج میں لیکچر ہوا۔ اس کے بعد بلرام پور، بانکی، فیض آباد اور ٹانڈی کا پروگرام اس ماہ کا ہے۔ ماہ فروری میں صوبہ بہار اور ریاست گوالیار میں پرچار کرنے جاویں گے؛

(روشن لال آریہ سنکانہ صاحب نواسی حال بہرائچ)

ماتری بھومی کی یاترا:-

آریہ پرتی ندھی سبھا برٹش ایسٹ افریقہ کے آنریری اُپدیشک و آریہ گرلز سکول کسموں کے پرنسپل پنڈت الشیور داس جی وشارد ۲ جنوری ۱۹۳۶ء کو بھارت دیش کو تشریف لے گئے ہیں۔ آپ بڑے سادہ مزاج سہن شیل، تیاگی اور سچی لگن والے آریہ سماجی ہیں۔ آپ اس وقت ہزاروں شلنگ کی جائداد کے مالک اور کم از کم ۵۰۰/ شلنگ ماہوار تنخواہ پر مقرر ہوتے اگر آپ میں آریہ سماج کی لگن اور سیوا بھاؤ کام نہ کرتی ہوتی۔ آپ آج سے پندرہ سال پہلے ۱۹۲۱ء میں محض سنسکرت ودیا پڑھنے کے لئے انڈیا چلے گئے تھے۔ اور اپنے معقول روزگار سے تیاگ پتر دے دیا تھا تاکہ سنسکرت پڑھ کر افریقہ میں واپس آئیں۔ ہم ایسٹ افریقہ کے آریہ پُرشوں کو ایسی معزز اور تیاگی ہستی پر بڑا فخر ہے؛

(ستیارام سنگل۔ نیروبی۔ ایسٹ افریقہ)

آریہ سماج گورُوکل سیکشن انبالہ چھاؤنی کا چناؤ:-

پردھان۔ رائے صاحب امرت رائے جی، اپ پردھان پرچار دھ بھاگ ادھشٹاتا وید پرچار۔ ڈاکٹر لال چند جی +

اُپ پردھان۔ بابو بلاقی داس جی + منتری پنڈت سائیں داس + اُپ منتری مہاشہ ہیمراج جی و مہاشہ بنواری لال جی۔ خزانچی مہاشہ سدانند جی آریہ۔ لائبریرین مہاشہ ہرچند جی + پُستک ادھیکش ڈپٹی دیوان چند جی۔ مہاشہ جیونی پرشاد جی + پرتی ندھی:- مہاشہ گیلا رام جی۔ مہاشہ دھرم لال جی مہاشہ رام چرن جی۔ مہاشہ منشی رام جی۔ مہاشہ کاہن سنگھ جی۔ مہاشہ کشور رام جی۔ ڈاکٹر موہن لال جی؛

(سائیں داس منتری)

آریہ سماج شرقپور کے سماچار:-

۱۔ آریہ سماج شرقپور کا ۳۰ واں سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ فروری اور یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو منایا جائے گا۔ نگر کیرتن ۲۸ فروری کو شکروار بوقت شام ہوگا۔

۲۔ تہواروں پر سارے ہندو برادری نے آریہ سماج مندر میں حسب دستور منایا۔ اور ماسٹر الشیر داس جی بی۔اے نے تہواروں کے متعلق جانتی کو اُنت کرنے والی مؤثر تقریر فرمائی؛

۳۔ پنڈت وشنودت جی کے سورگباش ہو جانے پر آریہ سماج شرقپور اظہار افسوس اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے؛

۴۔ لالہ چترو رام جی نرولہ ملتری اکونٹنٹ کے ہاں گرہ پرویش سنسکار یکم ماگھ سمت ۱۹۹۲ کو کرایا گیا۔ آپ نے مبلغ دو روپے آریہ سماج کو بطور دان دیئے؛

۵۔ ۲۶ جنوری سے یہاں راتری ہندی پاٹھ شالہ شروع کر دی گئی ہے؛

(لال چند منتری آریہ سماج شرقپور)

آریہ سماج لدھیانہ کا شوک پرستاؤ:

آریہ سماج لدھیانہ نے اپنے سپتاہک ست سنگ منعقدہ ۲۶ جنوری ۱۹۳۶ء میں مہاراج جارج پنجم کی مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کیا ہے۔

(اودھو رام سہائک منتری)

قصبہ سردول گڑھ میں ویدبھگوان کی کتھا:-

قصبہ سردول گڑھ تحصیل منسی ریاست پٹیالہ میں پنڈت منسا رام جی آریہ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کو ۲۶ پوہ سمت ۱۹۹۲ بکرمی کو پراتہ کال یہاں پدھارے۔ دو ماہ آپ نے اپنے منوہر اپدیش سے جنتا کو آنند بخشا۔ روز صبح و شام دونوں وقت آپ وید بھگوان کی کتھا کرتے رہے۔ حاضری ۵۰۰ سے زیادہ ہو جایا کرتی تھی۔ کتھا کے وعظ ہوتے۔ ادھرن وپوستھا ہے۔ ودھوا وواہ اور مورتی پوجا اور مردہ دفن کرنے کے نقائص اور بھوت پریت تمام پر بحث؛

تمام نگر واسیوں نے پنڈت جی کا بڑا آدر ستکار کیا۔ اور مہاشہ مقدم رائے جی نے پانچ روپیہ دان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کو دیا۔ اور کتھا بڑے دھوم دھام سے سماپت ہوئی؛

(آریہ سیوک سردول گڑھ۔ ریاست پٹیالہ)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا شوک پرستاؤ:

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ خاص جلاس انگلینڈ کے بادشاہ اور ہندوستان کے شہنشاہ جارج پنجم کی وفات حسرت آیات پر رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ ان کی آتما کو سدگتی اور اُن کے خاندان کو صبر بخشیں؛

(برج چند منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

ضروری سوچنا:-

میں نے رشی بودھ اُتسو پر اتسو سے صدر بازار میرٹھ کو کتھا کی سویکرتی دے دی ہے۔ اس لئے کوئی سجن اس سمے کے لئے مجھے پتر لکھنے کا کشٹ نہ کریں۔ آگے کا پروگرام جاننے کے لئے جوابی کارڈ بھیجیں؛

(کیولانند سرسوتی۔ نگم آشرم۔ دارانگر بجنور ضلع بجنور)

ایس۔ایم۔بی پاٹھ شالہ علی گڑھ کا رجت جینتی مہوتسو:-

ایس۔ایم۔بی پاٹھ شالہ علی گڑھ کا رجت جینتی مہوتسو ۲ لغایت ۵ اپریل ۱۹۳۶ء منایا جانا نسچت ہوا ہے۔ یہ پاٹھ شالہ پچیس ورش سے بنا کسی بھید بھاؤ کے آریہ ہندو مات کے بالک بالکاؤں کو سنسکرت ماتری بھاشا دیوناگری دوارہ ویدک دھرم کا پرچار نشلک شکشا دے کر کر رہی ہے؛

(پاٹھک) درگا پرشاد شرما ادھیکش

سنبھل میں ودھوا وواہ:-

ایک ودھوا جس کا نام شندی ہے مراد آباد میں پہاڑی طرف سے آئی ہوئی تھی کہیں نوکری کا کام بھی کیا کرتی تھی۔ روٹی کپڑے سے بہت تنگ تھی۔ مراد آباد میں اناتھالیہ میں رہتی تھی۔ اس کا وواہ ۶ جنوری ۱۹۳۶ء کو مہاشہ سالگ رام جی چپڑاسی آریہ سماج سنبھل کے ساتھ ہوا۔ سنسکار پنڈت شانتی انند جی نے سنبھل آریہ سماج میں کرایا۔ خلقت کافی تعداد میں اُپستھت تھی۔ مٹھائی تقسیم کی گئی۔ ایک روپیہ سالگ رام نے آریہ سماج کو دان دیا؛

(للتا پرشاد منتری آریہ سماج سنبھل)

شدھی وواہ:- آریہ سماج کاریجا (اکولہ) نے نکشنی نامک مرہٹی استری (۱۸ سالہ) کا شدھی وواہ مہاشہ شنکر راؤ جی امراؤتی واسی کے ساتھ کرایا۔ مہاشہ نے ودیا مندر اور اناتھالیہ کو ۲۵ روپے بطور دان دئے؛

(رام پرشاد)

بجنور میں شدھی وواہ:- آریہ سبھا ضلع بجنور کے دوارہ ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء کو چودھری چھجو سنگھ جی ساکن جھک بینی رام ضلع بجنور نے اپنی بہن منسا دیوی کا شدھی وواہ نہٹور ناگل ضلع بجنور کے چودھری گھاسی رام جی کے ساتھ ترتی پر منتا پروک کر دیا۔ وواہ سنسکار پنڈت کاشی چندر جی ہندی پرچارک نے بڑی سندرتا سے کرایا۔ پاس کے گراموں پر اس وواہ کا اچھا پربھاو پڑا؛

(رتنی رام آریہ سبھا بجنور)

آریہ سماج صدر بازار جھانسی کا سماچار:

آریہ سماج صدر بازار جھانسی میں ۲۳ دسمبر ۱۹۳۵ء کو "شردھانند دوس" منایا گیا ۲۲ دسمبر کو سیما سرکار کے سرگباش کے ورودھ پرستاؤ پاس کیا گیا؛

(منتری آریہ سماج صدر بازار جھانسی)

آریہ کا رشی بودھانک

۲۱ فروری ۱۹۳۶ء کو شوراتری کے دن رشی بودھ اُتسو کے موقعہ پر سبھا کے ہندی ماہواری رسالہ "آریہ" کا "رشی بودھانک" پرکاشت ہوگا۔ اس میں رشی دیون سے سمبندھ رکھنے والے سندر چترسیلی نظمیں اور منوہر لیکھ ہونگے۔ یہ برس بھی یہ انک پوری سج دھج کے ساتھ پرکاشت ہوگا۔ اس برس کے انک میں یہ وششتا ہوگی کہ اس میں ویدک وشیہ پر زیادہ لیکھ ہونگے۔ اور ویدک نئے نئے رہسیہ شائع کئے جائینگے۔ ایک کاپی کی قیمت چھ آنہ ہوگی؛

منیجر "آریہ" - گورودت بھون لاہور۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

علمائے مذہب اسلام سے چند سوالات

(از سوامی شانتا نندجی سرسوتی)

نوٹ :- ذیل کے اہم ۲۰ پرشن شری سوامی شانتانندجی سرسوتی نے علمائے مذہب اسلام سے اس لئے کئے ہیں۔ کہ وہ ان کے جوابات شائع کر کے متلاشیانِ حق کی تسلی کر سکیں +
(ایڈیٹر)

۱ اللہ نام ذاتی ہے یا صفاتی؟ اور صفاتِ اللہ کیا ہیں؟

۲ انصاف کے کیا معنی ہیں؟ اور خدا ہر وقت انصاف کرتا ہے۔ یا کسی خاص وقت پر انصاف کرے گا؟

۳ خدا نے روح اور مادہ (جیو اور پرکرتی) کو اپنی کسی ضرورت کے لئے بنایا یا کسی دوسرے کی ضرورت کے لئے بنایا؟ یا فضول بلا ضرورت بنایا؟

۴ خدا کے حکم سے جو فعل یا ادا فعہ (کشٹنا) ہوتی ہے۔ وہ حلال ہے یا حرام؟ اور وہ جائز ہے یا ناجائز؟

۵ روح اور خدا میں کیا فرق ہے؟ اور روح کو نیکی بدی (پنیہ پاپ) کا علم ہے یا نہیں؟ اور صحیح فعل مختار (کرم کرنے میں سوتنتر) ہے یا نہیں؟ اور سزا کی مستحق روح ہے یا قالب؟

۶ روح مرکب ہے یا غیر مرکب؟ اور فرشتوں انسانوں اور حیوانوں میں فرق جسمانی ہے یا روحانی یعنی بلحاظ روح.... انسان۔ حیوان اور فرشتہ میں کیا فرق ہے؟

۷ جو بچے پیدا ہونے کے ایک گھنٹہ بعد مر جاتے ہیں۔ اُن کو خدا نے اتنی تھوڑی عمر کیوں دی؟ اور یہ بچے کون سے نیک یا بد اعمال کی بدولت بہشت یا دوزخ میں جائیں گے؟ کیونکہ اس جنم میں تو انہوں نے کوئی پاپ پنیہ یا نیکی بدی کی ہی نہیں۔

۸ ایک مسلمان لڑکے نے ایک اچھے قابل مسلمان استاد سے اسلامی تعلیم حاصل کی۔ یہ نوجوان لڑکا خدا رسولوں۔ الہامی کتابوں۔ فرشتوں اور قیامت کے دن پر پورا پورا ایمان رکھتا تھا۔ اور دین اسلام کی خوب پیروی اور پرچار بھی کرتا تھا۔ نماز اور روزے با ناغہ ٹھیک ٹھیک پڑھتا اور رکھا کرتا تھا۔ اور روزانہ لڑکوں کو قرآن شریف پڑھایا کرتا تھا۔ بیس برس کی عمر میں اُس کی آنکھیں دکھنے کو آئیں تھیں۔ علاج کیا۔ مگر ہفتہ بھر کے اندر بالکل اندھا ہو گیا۔ عرض یہ ہے۔ کہ ایک ایسے سچے مسلمان جو دین اسلام کا پرچارک بھی تھا۔ خدا نے خواہ مخواہ بلا کسی قصور کے یہ اندھا ہونے کی سزا دی یا کسی قصور کے بدلہ میں؟ اور دین اسلام کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ انسان اپنی حیات میں جو کچھ بھی نیک اور بد کرتا ہے۔ اُس کی سزا یا جزا اس کو قیامت کے روز ملے گی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے جس کے اس جنم کے کسی کرم کے بدلہ میں آنکھیں نہیں پھوڑیں۔ اس مسلمان کو خدا نے اندھا کیا۔ یا کسی اور نے؟ خدا نے اُس کے ساتھ انصاف کیا ہے یا بے انصافی؟

۹ کیا پیغمبر اسلام (حضرت محمد صاحب) کو علم نہیں عطا کیا گیا تھا یا کچھ باتوں کا علم خدا نے اُن سے چھپا رکھا تھا؟ کیونکہ قرآن مجید بکتا ہے کہ :-

"کل روح من امر ربی وما اوتیتم من علم اللہ قلیلاً"

اے محمد کہہ دے۔ کہ روح میرے خدا کا حکم ہے۔ اور نہیں دیا گیا ہے علم تم کو اس کا بہت تھوڑا +

یعنی روح خدا کا حکم ہے۔ تو اس حکم کا محکوم کون ہے؟ نیز الف لام میم اس آیت کا کیا مطلب ہے؟

۱۰ سورۃ توبہ میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" یہ آیت کیوں نہیں ہے؟

۱۱ آج کل دنیا میں جو واقعات ہو رہے ہیں جیسے "شدھی سنسکار" وغیرہ۔ یہ خدا کے حکم سے ہو رہے ہیں یا نہیں۔ اور حضرت محمد صاحب کو اس سمہ ان تمام واقعات کا حال اور سبب معلوم ہے یا نہیں؟

۱۲ کیا قرآن شریف نے شفاعت کے مسئلے کو جائز مانا ہے؟

۱۳ موجودہ قرآن شریف میں کوئی رد و بدل یا کمی بیشی ہوئی ہے یا نہیں؟

۱۴ خدا علیم کل ہے۔ اور "علم" کہتے ہیں کسی "شئے" کے جاننے کو۔ جبکہ وہ "شئے" ہو۔ تو سوال یہ ہے کہ میرے پیدا کرنے سے پیشتر خدا کو میرا علم تھا یا نہیں؟ یعنی کہو کہ پیدائش سے پیشتر خدا کو میرا علم تھا۔ تو میں اُس وقت خدا سے علیحدہ کوئی شئے تھا یا خود خدا تھا؟

۱۵ قتل حیوان کے سمہ "بسم اللہ" بول کر ہی کیوں بند ہو جاتے ہیں۔ پوری آیت "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کیوں نہیں بولتے؟ کیا اس پوری آیت کو بول کر جانوروں کی گردن پر چھری چلائی جائے تو کوئی عذاب یا نقص ہے؟

۱۶ سود کس کو کہتے ہیں؟ اور سود لینے والا انسان ہی گنہگار ہے یا سود کے دینے والا بھی؟

۱۷ اگر خدا چاہتا۔ تو وہ مجھ کو مذہب کا معتقد بنا سکتا تھا یا نہیں؟ اس نے مجھ کو مذہب اسلام کا معتقد نہیں بنایا۔ اس نے یہ اچھا کیا۔ یا برا؟ اور قرآن شریف کے مطابق اُس سار اللہ تعالٰی نے جو میرے قلب نیز آنکھ اور کان پہ مُہر لگا رکھی ہے۔ اللہ تعالٰی کا یہ فعل میرے ساتھ انصاف کا ہے یا بے انصافی کا؟ اگر یہ مُہر میرے قلب نیز آنکھ اور کان پر نہ ہوتی۔ تو میں بھی قرآن شریف کو کلام ربی ماننے والا ہوتا۔ یا نہیں؟ میں جو اس وقت حضرت محمد صاحب کو خدا کا رسول اور قرآن شریف کو الہامی نیز خدا کی کتاب نہیں مانتا ہوں۔ اس میں میرا قصور ہے یا خدا کا؟

۱۸ قرآن شریف کا حوالہ دے کر بتلایئے۔ کہ زمین گھومتی ہے یا آسمان؟ اور دن رات کیوں گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں؟ نیز بھونچال (زلزلہ) کا کارن کیا ہے؟

۱۹ نکاح میں مرد و عورت جن کا نکاح ہوتا ہے۔ دونو کا حاضر اور موجود ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ کیا کوئی نکاح مرد یا عورت کی عدم موجودگی میں بھی پڑھا جا سکتا ہے؟ شرائط اور پابندیاں نکاح سے مرد اور عورت دونو کو واقف کرانا اور نیز اُن سے اقرار کرانا لازمی ہے یا نہیں؟

۲۰ دنیا قیامت کے بعد پھر رہے گی یا نہیں؟

بقیہ "یادِ رفتگان" صفحہ ۱۱

اور آتے ہی بے ہوش ہو گئے۔ متواتر سترہ روز بیمار رہے۔ پھر دم کشی کے دورہ نے ہمیشہ کے لئے اُن کو اپنے سمبندھیوں سے جدا کر دیا۔ اُن کی اچانک مرتیو سے تمام گاؤں میں ہاہاکار مچ گیا۔ مرنے سے پہلے آپ نے حجامت بنوائی۔ منہ ہاتھ دھو کر ایشور بھجن میں لگ گئے۔ اسی سمہ اُن کے دل کی حرکت بند ہو گئی۔

تمام گاؤں کے آدمی اکٹھے ہو گئے۔ کوئی ہو گا۔ جس کے آنسو نہ گرے ہوں۔ اگلے دن رات کو گورو کل کے آچاریہ سوامی گنگا گری جی بھی پہنچ گئے۔ آپ کا انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے کرایا گیا۔ اور مرتک کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ بارہ دن کے بعد سوامی جی نے بھوجن وغیرہ کیا۔ اور اُن کے گھر والوں نے مبلغ تیرہ روپے مختلف فنڈوں کو دان دئے۔

آریہ سماج میں لالہ گوکل چند جیسے چپ چاپ کام کرنے والے جہاں اپنی آتما کو لابھ پہنچاتے ہیں۔ وہاں دوسروں کو لابھ پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے +

آوشیک سوچنا!

دکھشن امریکہ کی ہندوستانی آبادی میں پرچار کرنے کے لئے اس سبھا کی اور سے ایک یوگیہ بھجن اپدیشک کی آوشیکتا پر کاشت کی گئی ہے۔ پرارتھنا پتر پرمان پتروں کے ساتھ آنے چاہئیں۔ اور اس میں کسی پرانتک سبھا کے منتری یا پردھان اتھوا کسی پرسدھ آریہ نیتا

(منتری آریہ سارودیشک سبھا دہلی)

۲

بنش آیورویدک مالیہ تونی ہالی آگرہ کی بھشگ چاریہ وید و اچسپتی کورس آدی پریکشائیں ۵ مارچ سے شروع ہونگی۔ اکو بیدن پتر ۲۵ فروری سنہ ۱۹۳۶ء تک موقبیں آجانے چاہئیں۔ پرتھم شریتی میں کامیاب طلبا کو سنہری تمغہ پردان کیا جائے گا۔ نوین کیندر پانچ ودیارتھی ہونے پر پرتیک ستھان پر ہو سکے گا۔

شیطانی پنجہ

جس طرح شیطان کے پنجہ میں پڑ کر لوگ حیران ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جوشِ جوانی، غلط کاریوں کے باعث پیچیدہ امراض میں گرفتار ہو کر مصیبت میں پڑ جاتے ہیں۔ ان امراض اور ان کے علاج معلوم کرنے کے لئے موٹی جلد بنام وید ودیا کتاب

بالکل مفت

بغیر ڈاک محصول آج ہی طلب فرما کر مطالعہ کریں +

مدن منجری فارمیسی جامنگر۔ کاٹھیاواڑ

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲/۸ (محصول ڈاک علاوہ) جمالستان للعہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

CC-0. Gurukul Kangri Collection Haridwar. Digitized by eGangotri

ویشنو ایجنسیوں کے لئے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دوکان سے ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں چیز اعلیٰ اور پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت

نرخ ۸/- ۱۰/- فی سیر :: ملنے کا پتہ :-

بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

بندوقیں رائفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیئے جاتے ہیں۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی ::

Suleman Umar & Co. Karachi

پرکاش میں اشتہار دیکر لابھ اٹھایئے!

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی بوٹی

پرچہ جہاں تک اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بیدی اس کے ایک ہی روز کے لیپ سے سفید کشٹ ... [illegible] ... آرام نہ ہو جائے تو ... دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر ... لکھالیں۔ قیمت ۲/۸

سری کرشن چند کھتری سرائے ضلع گیا پوسٹ نمبر ۱۵

ضرورت

ور اور کنیا کی ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" بہترین ذریعہ ہے۔ آریہ ودیالیوں سکولوں اور دیگر تمام سنستھاؤں کے لئے مینیجروں، ور ادھیاپکاؤں وغیرہ کی ضرورت کیلئے "پرکاش" سے فائدہ اٹھایئے!

دنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب

آسام، بنگال، نیپال، بھوٹان

آسامی بنگالی طلسمی اور نایاب خزانہ کرامات

عجیب کتاب ناگری میں بڑی آب و تاب سے نکل چکی ہے۔ اور اردو میں اسی ماہ شائع ہو جائے گی۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر بھیج کر نام درج کرائیں۔ معمولی کتاب نہیں ہے۔ اس میں آسام۔ بنگال۔ نیپال بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلوں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے معجزات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں جن کی حیرت انگیز تاثیر سے ایک بار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ بنگال اور نیپال کی ترائی میں جادو اور روشنی کرنے کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گزرے جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں۔ بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائیگی بالکل کھول کر رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اس کاپی کی بھی بجنسہ نقل کر دی گئی ہے۔ جس کو ایک پورے سدھ مہاتما مجبول سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے ذی روح درواں دسوں زبانوں کے عالم فاضل قابل تعظیم بزرگ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں۔ بلکہ بھارت کے قابل تعظیم یوجنیہ مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی۔ نامردوں کو مرد بے اولادوں کو با اولاد اور بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے۔ آج سینکڑوں بانجھ مرد عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے عجائبات سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں۔ کتاب ہذا کا ہر ایک چٹکلہ جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں کہ ایسی کتاب آجتک آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی۔ اس پر بھی اگر آپ کو پسند نہ ہو۔ تو تین روز دیکھ کر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر سچائی کی اور کیا گارنٹی ہو سکتی ہے! اس کتاب کے ذریعے آپ ہزاروں مرنے والے انسانوں حیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس کے پاس یہ کتاب ہوگی سمجھ لیں کہ دس بیس کوس کے ارد گرد ہر ایک کی زبان پر اس کا نام ہوگا۔ قیمت اردو للعہ۔ ناگری ایڈیشن ۵/-۔ محصولڈاک ۱۲/ اور خوبصورت جلد بندھی ہوئی کے ۱۲/ زائد ہوں گے تقریباً ۴۰۰ صفحات ہیں۔

نوٹ :- جو اسی ماہ خریدیں گے۔ ان کو چوتھائی قیمت کی رعایت ملے گی۔ یعنی ۳/ روپے لئے جائیں گے۔ اور ملک کے بچے اور جو پیشگی منی آرڈر روانہ کر دینگے۔ ان کو ۱۲/ محصولڈاک بھی معاف ہوگا۔ پہلے سے رعایت کے لئے لکھنے کی تکلیف نہ اٹھائیں ::

منیجر انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بنکرس۔ شیلانگ (آسام)

The Manager Indian Stores (5) General Merchant & Bankers. Shillong (ASSAM)

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK REGD

کیوں بھٹکتے ہیں؟

کولا ریا (REGD) ابلاری

(کولا ٹانک)

دماغ رگوں پٹھوں کو قوی اور تھکاوٹ دور کرنیکی لاجواب دوا۔ تھکے ماندے اور سوکھے جسم کو تر و تازہ رکھنے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ دم کو بڑھانا۔ شراب افیون چھڑانا اور گلے کی آواز کو سریلا بنانا ہے۔ گانے والوں محنت کرنیوالوں اور طالب علموں کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ ۱/۲ محصولڈاک سات آنے ۷/

(امراض مستورات کی دوا)

سیلان الرحم اور حیض کی خرابیوں کو دور کرنیکی بے نظیر دوا ہے۔ کمزور رحم کے نقائص کو مٹا کر جسم کو قوی کرتی ہے۔ برسوں کی آزمودہ ہے۔ اس دوا کے استعمال سے سیلان الرحم کے نقائص کے علاوہ کمر پیڑو جانگھ اور سر وغیرہ کے درد کو بہت جلد دور کرتی ہے :: قیمت فی شیشی دو روپیہ محصولڈاک دس آنے

ڈائری جنتری ۱۹۳۶ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے

نوٹ: دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر برمن کا نام ضرور دیکھ لیا کریں ::

۱۔ لاہور کے ایجنٹ مینیجر بندے ماترم اخبار

۲۔ امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ओ३म

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ .... للعہ .... ممالک غیر سے لیے
ششماہی ..... عہ .... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۲ | اتوار ۲۷ ماگھ سمبت ۱۹۹۲ مطابق ۹ فروری سنہ ۱۹۳۶ء - دیانند آبد ۱۱۱ | SUNDAY The 9th FEB 1936 | نمبر ۶

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں - اُن سب کا آدی مُول پرمیشور ہے ۔

۲ - ایشور سچدانند سوروپ - نراکار - سرو شکتیمان - نیائے کاری - دیالو - اجنما - اننت - نِروِکار - انادی - انوپم - سرو آدھار - سرویشور - سرو ویاپک - سرو انترآمی - اجر - امر - ابھے - نتیہ - پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳ - وید سب ستیہ ودیاؤں کا پُستک ہے - وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا اُدیت رہنا چاہیئے ۔

۵ - سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶ - سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے - یعنی شاریرک - آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ۔

۷ - سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ۔

۸ - اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے ۔

۹ - پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ۔

۱۰ - سب منشیوں کو ساماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے - اور پرتیک ہت کاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

رگوید - ستیہ آگرہ - وید امرت - ستیہ آگرہ - یجروید

ओ३म् यत इन्द्र भयामहे ततो नो अभयं कृधि ।
मघवं छग्धि तव त्वं न ऊतिभिर्विद्विषो विमृधो जहि ॥

(اتھروید کانڈ ۱۹ - سوکت ۱۵ منتر ۱)

دنیا میں صرف وہی قوم ترقی کرتی ہے - جو ہیم و رجا کو خیرباد کہہ کر "ہمت مرداں اور مدد خدا" کے اصول پر کاربند ہوتی ہے - اور ہر ایک جہم کو سر کرنے میں اولوالعزمی اور عالی ہمتی سے کام لیتی ہے - ہندوؤں کی موجودہ مجلسی اور سیاسی گراوٹ کا ایک کارن جہاں "باہمی پھوٹ" ہے - وہاں دوسرا کارن یہ ہے - کہ بچپن سے اُن کے اندر بزدلی کے سنسکار اس قدر جم چکے ہیں - کہ وہ ہر ایک خارجی دباؤ میں آ کر اپنی عزت کی توہین کرنے سے باز نہیں آتے - اگر مسلم حملہ آوروں کی آمد کے وقت ہندو "ہمت مرداں مدد خدا" کے مقولہ پر عامل ہوتے - تو نہ سومنات لٹتا اور نہ قنوج پر کسی کو دست درازی کرنی پڑتی - فی زمانہ ہندو بچہ کو شروع سے ہی تربیت ایسی مل رہی ہے - کہ اُس کے لئے غیروں کے مقابلہ پر عہدہ برآ ہونا مشکل ہو رہا ہے - کھشتری پہلے زمانہ میں اُس کو کہا جاتا تھا - جو خطرہ کا سوا گت کرے - لیکن آج کھشتری وہ سمجھا جاتا ہے - جو خطرہ کھلے - اور ہر ایک نئے مخالف لہر کے آگے دب جائے - آج کل کا ہندو طالب علم گنجان آبادی میں واقع درسگاہوں میں تعلیم پاتا ہے - اس لئے کم حوصلہ نکلتا ہے - لیکن پرانے زمانہ کے ہندو ودیارتھی جہاں ہر وقت ہاتھ میں ڈنڈا رکھتے تھے - وہاں جنگلوں میں واقع گورو کلوں میں ودیا حاصل کرتے ہوئے آزادانہ پھرتے تھے - اور آزادانہ سرپھرے رہتے - اور جب انہیں کسی مخالف سے دوچار ہونا پڑتا تھا - تو وہ بھی کہا کرتے تھے - کہ (इन्द्र) اے طاقت اور حشمت کے مالک پرماتما ! (यतः) جس چیز یا مقام سے (भयामहे) ہمیں خوف معلوم ہوتا ہے (ततः) اس سے (नः) ہمیں (अभयं) بے خوف (कृधि) کیجئے - اور (त्वम्) آپ (तव) اپنی (ऊतिभिः) ایک پرکار کی حفاظتی تدابیر سے (नः) ہمیں شکتی شالی بنائیے - اور اپنی کرپا کا ہاتھ اس قدر لمبا کیجئے - کہ (द्विषः) ہم سے دویش اور حسد رکھنے والوں کو (वि) پرے ہٹائیے اور (मृधः) دوسروں کو مارنے کے درپے رہنے والوں کو (विजहि) تباہ و برباد کیجئے ۔

اُدھر ان کی زبان اور دل اِن خیالات کی ترجمانی کرتے تھے - اُدھر ان کی قوت ارادی استقلال کا مجسمہ بن کر جہاں اُن کی ہر شخصیت میں ہمت بندھاتی تھی - وہاں اُن کے بازو بھی ہر وقت حرکت میں آنے کے لئے تیار رہتے تھے - اور جب تک فتح اُن کے قدم نہ چومتی تھی - تب تک میدان سے پیچھے ہٹنے کا نام نہ لیتے تھے ۔

(ادم سنگھ)

لفظی معنی { (यतः) جس سے (इन्द्र) اندر پرماتما (भयामहे) ہمیں خوف ہو (ततः) اس سے (नः) ہمیں (अभयं) بے خوف (कृधि) کیجئے (मघवन्) دولت و حشمت کے مالک پرماتما (शग्धि) شکتی شالی بنائیے (तव) اپنی (त्वम्) آپ (न) ہمیں ..... (ऊतिभिः) ایک پرکار کی حفاظتی تدابیر سے (वि) دور ہٹائیے - (द्विषः) حسد کرنے والوں کو (वि-जहि) نشٹ کیجئے (मृधः) مارنے والوں کو

سام وید - اتھروید

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کی سورن جینتی کی تیاری کیسے کی جائے؟

(لیکھک کنور چاند کرن جی شاردا اجمیر)

یہی ہرش ہے کہ گت دسمبر ماس میں شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و مالوہ کا جو اجلاس بیاور میں دھوم دھام اور بڑی ہی سپھلتا کے ساتھ سماپت ہوا۔ بڑے بڑے آوشیک پرستاو پاس ہوئے۔ آریہ سماج کے پریمی۔ ویدک سدھانتوں کے اٹل وشواسی اور دھرم شیل دیانند کے بھگتوں نے اپنے اپنے استھانوں پر جا کر نوین اتساہ کے ساتھ سبھا کے پرستاووں کو کاریہ روپ میں پرینت کرنے کا کاریہ آرمبھ کر دیا ہوگا۔ کرم ویر آریہ ویروں سے ہمیں ایسی ہی آشا ہے۔ سب باتیں بنانے کا سمے گیا۔ اب تو ہماری پرتیکشا کا سمے آ گیا ہے۔ سبھا کے پچاس ورش سماپت کرنے پر سورن جینتی منانے کا پرستاو سبھا نے سویکار کیا ہے۔ اس سورن جینتی کی تیاری کے لیے آریہ پرشوں کو ابھی سے جٹ جانا چاہیے۔ جس سے راجستھان میں آریہ سماج کی پرگتی کا پورن دورن ہو۔ ہمیں ہمارے پرچار کے کاریہ میں کیا کیا روکاوٹیں جو پڑیں۔ اور کون کون سی رکاوٹیں اب بھی ہیں؟ اور کس پرکار سب روکاوٹیں مٹا کر ہم آگے بڑھ سکتے ہیں۔ ان سب باتوں کو دھیان میں رکھ کر اس کاریہ کو ہاتھ میں لینا چاہیے۔

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

آریہ پرشوں کو چاہیے کہ اپنی اپنی سماجوں تتھا سنستھاؤں اور پرسدھ آریہ ویروں کے اتہاس، جیون چرتر لکھ کر سبھا کے کاریالیہ میں بھیجیں۔ جہاں جہاں آریہ سماجیں شتھل ہو گئی ہیں۔ وہاں وہاں ان کو پنہ استھاپت کر کاریہ کشیتر میں لانا چاہیے:۔

پنجاب کے آریہ بھائی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سورن جینتی منانے کے لیے کیسی تن من دھن سے پریتن کر رہے ہیں۔ اور کس پرکار کا اُتم اور آکرشک پروگرام رکھ رہے ہیں۔ اس سے لابھ اٹھا کر ہمیں ابھی سے کاریہ کشیتر میں آگے سر ہونا چاہیے۔ اس بار سبھا کی سورن جینتی کو سے اُتم اُتم ویاکھیانوں اور بھجنوں وغیرہ سے نہ منائی جا کر ٹھوس کاریہ سے منائی جانی چاہیے۔ گراموں میں ویدک دھرم کے پرچار کی اتینت آوشیکتا ہے۔ ان گراموں میں ویدک پرچار کی اور ہمارا دھیان جانا چاہیے۔ ابھی سے کچھ آریہ سبھاسد یہ پریتن کریں کہ آگامی سورن جینتی تک وہ اپنے اپنے ضلعوں میں کم سے کم ایک ایک گرام میں آریہ سماج کھول دیں گے۔ کچھ پرن کریں کہ ہم سورن جینتی تک کم از کم سماج کے دس سبھاسد اور استھائی بنائیں گے۔ کچھ آریہ نوجوان ابھی سے پرتیک چھٹی کے اوسر پر گراموں میں جا کر ویدک پرچار کرنے کا برت لیں۔ کچھ آریہ بھائی شدھی کے کشیتر میں آئیں۔ اور سورن جینتی تک کم سے کم ۵۰۰۰ بھائیوں کو ویدک دھرم کے جھنڈے کے نیچے لانے کا برت لیں۔ یہ سب سے بڑی کمائی کہیں گے۔ ان سب کاریوں کے لیے دھن کی آوشیکتا ہے۔ اور ہمارے پاس دھن ہے نہیں۔ ان کو ہمارا اتر ہے۔ کہ جو کاریہ کرنے سے پہلے دھن چاہتے ہیں۔ وہ کدا پی سپھل نہیں ہو سکتے۔ ہمیں لنسوار تھ بلیدانی آریہ ویروں کی آوشیکتا ہے۔ جو اپنا ایک ماتر دھرم پرم ویدک دھرم کی سیوا کے لیے سماپت سمجھتے ہیں۔ جن کے ہردیہ میں سوتنترتا اور ویدک دھرم کے پریم کی بھٹی جل رہی ہے۔ جو اپنے سب عیش و آرام بلیدان کرنے کو تیار ہیں۔ اور دکھی و پتت بھائیوں کی سہایتا کے لیے تت پر رہتے ہیں۔ اپنے گھر بیٹھے بیٹھے تاش۔ شطرنج اور چوپڑ وغیرہ کھیلنے والے۔ جھوٹی ڈینگیں مارنے والے۔ باتیں بنانے والے۔ دن رات سنیما دیکھنے والے اور کاہل الوجود انسانوں کی آوشیکتا نہیں ہے۔ ہمیں تو ان سجنوں کی آوشیکتا ہے کہ جو اپنے اُدیہ وار یا ایک دن کی چھٹی کو آریہ سماج کے ارپن سمجھتے ہیں۔ گھر سے نکل کر گاؤں کے لیے پیدل پرستھان کرتے ہیں۔ رات کو گاؤں میں ہی رہ کر گرامین بھائیوں کو دھرم کی کتھا کہہ کر ان کے ہردیہ ویدک دھرم کے پریم سے اوت پروت کر ان کو دوا دارو دیں۔ ان کے دکھ سکھ میں ان کے حصہ دار ہوں۔ دوسرے دن گھر لوٹ کر اپنی سنتی کھا کر اپنا کام دھندا کرتے ہیں جنکو ہتی سوارتھی دھرم کا پرچار نہیں کر سکتے۔ وہ تو جھوٹی ڈائریاں بھر کر بھیجتے رہیں گے۔ یدی ۵ آریہ پرتی مہینہ بھی اس پرکار سے گراموں میں پرچار کرنے کا برت لے لیں۔ تو آگامی سورن جینتی تک ہم ۵۰ نئے گرام آریہ سماجیں استھاپت کر کے اپنے نقوش کاریہ کا نمونہ سنسار کے سامنے پرستت کر سکیں گے۔

اس پرکار کے برت لینے والے کرپا کر کے اپنا نام و پتہ پردھان منتری جی آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و مالوہ اجمیر کے پاس بھیجنے کی کرپا کریں۔

میں آشا کرتا ہوں۔ سبھی پرارتھنا کرتا ہوں گا کہ وہ اس دشا میں اپنے اپنے وچار شیگھر پرکاشت کریں۔ تاکہ ہم سورن جینتی کو اُتم ریتی سے منا سکیں۔

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲/۸ (محصول ڈاک علاوہ) جمالستان للعمر

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ مع محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

شیطانی پنجہ

جس طرح شیطان کے پنجہ میں لوگ پڑ کر حیران ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جوش جوانی کی غلط کاریوں سے لوگ پوشیدہ امراض میں گرفتار ہو کر مصیبت میں پڑ جاتے ہیں۔ ان امراض اور ان کے علاج معلوم کرنے کے لیے مدن منجری علاج نسیم و بید دویا اشتہار

بالکل مفت

بغیر ڈاک محصول آج ہی طلب فرما کر مطالعہ کریں۔

مدن منجری فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

ضرورت

ودیا اور گنیان کی ضرورت کے اشتہارات کے لیے "پرکاش" بہترین ذریعہ ہے۔ آریہ ودیالیوں، سکولوں اور دیگر تمام سنستھاؤں کے لیے مینیجروں اور ادھیاپکوں وغیرہ کی ضرورت کے لیے پرکاش سے فائدہ اٹھائیں۔ (مینیجر)

دنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب

آسامی بنگالی طلسمی اور نایاب خزانہ کرامات

آسام — بنگال — نیپال — بھوٹان

عجیب کتاب انگریزی میں بڑی آب و تاب سے نکل چکی ہے۔ اور اردو میں ابھی ماہ شائع ہو جائے گی۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر بھیج کر نام درج کرا لیں۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے۔ اس میں آسام، بنگال، نیپال، بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے تجربات و حیرت انگیز نسخے درج ہیں۔ جن کی حیرت ناک تاثیر سے ایک بار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ بنگال اور نیپال کی تراٹی میں جادو اور ٹونہ کرنے کے حیرت انگیز واقعات جو مصنف کے ہمراہ گزرے ہیں۔ سے آپ کو تعجب ہی نہیں۔ بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ اور اس طلسم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائے گی۔ بالکل کھول کر رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں ان کا بھی ذکر ہے جو ایک بڑے بستہ مہاتما بھول سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لیے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے رجسٹرار و دیگر زبانوں کے عالم فاضل اور بزرگ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں۔ بلکہ ہندوستان کی ایک حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہے۔ ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچا لیا۔ نامرد کو مرد۔ بے اولادوں کو با اولاد اور بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے۔ آج سینکڑوں بانجھ عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے عجائبات سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں۔ کتاب ہذا کا ہر ایک حرف سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں۔ کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی۔ پھر بھی اگر آپ کو پسند نہ ہو۔ تو تین روز دیکھ کر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر سچائی کی اور گارنٹی کیا ہو سکتی ہے؟ اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں بے موت مرنے والے انسانوں حیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس سے پائیں یہ کتاب ہوگی۔ مینیجر نے کہ دس کوس کے ایدگرد ہر ایک کی زبان پر اس کا نام ہوگا۔ قیمت اردو للعمر، انگریزی ایڈیشن ۵؍ محصول ڈاک ۱۲؍ جلد بندھی ہوئی کے ۱۲ آنے ہوں گے۔ قریباً ۸۰۰ صفحات ہیں۔ نوٹ:- جو اسی ماہ خرید لیں گے۔ ان کو قیمت کی رعایت ملے گی۔ اور جو بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ کریں گے۔ ان کو ۱۲ محصول ڈاک بھی معاف ہوگا۔ یکم مارچ سے رعایت نہ ہوگی۔

مینیجر انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بینکرس شیلانگ (آسام)

The Manager Indian Stores (5) General Merchant & Banker Shillong, (Assam)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

مسجد شہید گنج کے متعلق سول نافرمانی بند کر دیجائے

لاہور۔ ۴ فروری۔ مسجد شہید گنج کی واگزاری کے مقدمہ کی پیروی کرنے کے لیے شہید گنج ڈیفنس کمیٹی کے نام سے ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ جس کے پریذیڈنٹ سر ظفر علی خان ریٹائرڈ جج ہائی کورٹ ہیں۔ اس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس وقت تک سول نافرمانی بند کیجائے جب تک کوئی قابل اعتماد لیڈر کوئی اور طریقہ استعمال کرنے کے لیے پیش نہ کرے۔

ایڈیٹر کو ایک لاکھ روپیہ ہرجانہ دینے کا حکم

ورسیلز۔ ۴ فروری۔ وزیر اعظم ایم دان نای لینڈ نے ایک اخبار کے خلاف ہتک عزت کا جو مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ اس کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ اور ایڈیٹر کو ایک لاکھ فرانک بطور ہرجانہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

لنکا شائر میں ہندوستانی روئی کی کھپت

لندن۔ مانچسٹر لنکا شائر کاٹن کارپوریشن کے چیئرمین نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ کہ ہندوستانی روئی کی کھپت کو ۱۵ لاکھ کے لیے ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔

چوہدری مولا بخش کی گرفتاری اور رہائی

لاہور۔ ۴ فروری۔ گزشتہ رات سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے جاری کردہ وارنٹوں کی بناء پر چوہدری بہادر علی سب انسپکٹر پولیس تھانہ شہید گنج انچی ٹیشن کی نئی تحریک کے ڈکٹیٹر چوہدری مولا بخش کو زیر دفعہ ۱۰۷/۱۵۱ ضابطہ فوجداری گرفتار کیا تھا۔ آج اسے سنٹرل جیل میں بسیج مجسٹریٹ سردار صاحب سردار نریندر سنگھ کے روبرو پیش کیا گیا۔

چوہدری بہادر علی کی شہادت کے بعد عدالت نے حکم دیا۔ کہ ملزم ایک سال کے لیے ۵۰۰ روپیہ کا ذاتی مچلکہ داخل کرے۔ اور ایک سال کے لیے قید محض بھگتے۔ ملزم نے ۵۰۰ روپیہ کا مچلکہ داخل کر دیا۔ اور وعدہ کیا۔ کہ اس عرصہ کے دوران میں وہ کوئی ایسی حرکت نہیں کرے گا۔ جس سے نقص امن کا خطرہ ہو۔

ہندی شاعر کو ۲ ہزار روپیہ کا انعام

الہ آباد۔ راجا اودھیانے الہ آباد یونیورسٹی کے مسٹر رام کمار ورما کو ۲ ہزار روپیہ انعام دیا ہے۔ انہوں نے "چتر لیکھا" نام کی نظموں کی ایک کتاب شائع کی تھی۔

علامہ راشد الخیری چل بسے

دہلی۔ ۴ فروری۔ بعمر ۵۷ سال۔ علامہ راشد الخیری نمونیا سے گزشتہ شب فوت ہو گئے ہیں۔ آپ ایک بہترین ادیب اور مشہور ناولسٹ تھے۔

بہاولپور میں ہندوؤں کے پبلک جلسوں پر لاٹھی چارج

بہاولپور۔ ۴ فروری۔ آج مردوں اور عورتوں کے پبلک جلسوں پر لاٹھی چارج کئے گئے۔ ایک شخص مجروح ہو کر مر گیا۔ بہت سے زخمی بستر مرگ پر پڑے ہیں۔ آج صبح سے یہ افواہ زوروں پر تھی کہ آج بہت سی گرفتاریاں عمل میں لائی جائیں گی۔ ایک بجے کے قریب پولیس نے کوچہ ڈیرہ والا کو گھیر لیا۔ اور کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ دی۔ اندر چھ ہندو لیڈر بیٹھے صورت حالات پر غور کر رہے تھے۔ اور پولیس انہیں گرفتار کرنا چاہتی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ باہر نکل آئے۔ اور پولیس انہیں گرفتار کر کے کوتوالی لے گئی۔ کل ۱۰ گرفتاریاں ہوئیں۔ گرفتار شدگان کے نام مندرجہ ذیل ہیں لال رام کشن۔ مہاشہ کھیم داس۔ گوپال داس۔ زکھی رام۔ رام دتہ رام۔ مہاشہ ٹیکا رام۔ پنڈت چند ربھان۔ پنڈت مرلی دھر اور بھائی سکھو رام۔ گرفتاریوں کے بعد بھی پولیس کسی کو ڈیرہ والا میں نہیں جانے دیتی تھی۔ کچھ لوگ زبردستی جانے لگے۔ تو پولیس نے ان پر لاٹھی چارج کیا۔ دیویوں پر بھی لاٹھی چارج کیا گیا۔ ڈیرہ والا کے اندر ایک جلسہ ہوا۔ جب جلسہ کے اختتام پر لوگ باہر نکلے۔ تو ان پر پھر لاٹھی چارج کیا گیا۔ اس کے بعد ڈیرہ والا سے ایک بھاری جلوس ننگے سر نکلا۔ نظارہ انتہائی رقت انگیز تھا۔ کہ دیکھنے والے کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔ ہندوؤں کی ہڑتال کا آج پانچواں روز ہے۔

بہاولپور میں مزید فوج

بہاولپور۔ ۵ فروری۔ بہاولپور میں حالات نہایت نازک صورت اختیار کر گئے ہیں۔ گزشتہ رات بہاول نگر سے مزید ۲۰۰ فوجی سپاہی بہاولپور میں پہنچے۔ شہر کے ہندوؤں میں سخت خوف و ہراس پھیل رہا ہے۔

بہاولپور۔ ۴ فروری۔ آج صبح گورنمنٹ کی طرف سے منادی کرائی گئی۔ کہ چونکہ ہندوؤں نے ریاست میں شورش برپا کر رکھی ہے۔ اس لیے فوج کا ۴۰۰/۔ روپیہ ماہوار خرچ ان سے وصول کیا جائے گا۔

سارو دیشک سبھا کا سالانہ اجلاس اور شنک ادھیویشن ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء کو دہلی میں ہوگا (نشود منتری)

۱۰۰ قیدیوں نے بھوک ہڑتال کر دی

فیروز پور شہر۔ ۴ فروری۔ ڈسٹرکٹ جیل فیروز پور میں تقریباً ۱۰۰ قیدیوں نے کل بھوک ہڑتال کر دی۔ انہیں ایک وارڈن کے رویہ کے خلاف شکایت تھی۔ لیکن لالہ ہری چند صاحب داروغہ جیل نے جو نہایت ہی ایماندار جیل افسر ہیں۔ نہایت ہوشیاری سے حالات پر قابو پا لیا۔ اور ۱۰۰ میں سے ۸۰ قیدیوں نے بھوک ہڑتال ترک کر دی۔ اب صرف بیس قیدی بھوک ہڑتال پر ہیں۔

ریلوے کے فنانشل کمشنروں کا تقرر

نئی دہلی۔ ۴ فروری۔ ریلوے کے فنانشل کمشنروں وغیرہ کی تقرریوں کے متعلق مسٹر گایا کے سوال کا جواب دیتے ہوئے سر جیمز گرگ اور مسٹر ٹمکاف نے بیان کیا۔ کہ تقرریاں کرتے وقت فرقہ وارانہ یا صوبجاتی سوال کو پیش نظر نہیں رکھا جاتا۔ افسروں کو قابلیت کی بناء پر چنا جاتا ہے۔

مسز دیو یداس گاندھی کی حالت

بمبئی۔ ۳ فروری۔ مسز دیو یداس گاندھی کچھ عرصہ سے نمونیا میں مبتلا ہیں۔ آپ آج کل بمبئی کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ آج ڈاکٹر گلدر نے آپ کا معائنہ کیا۔ آپ کی حالت اگرچہ خطرناک ہے۔ تاہم ڈاکٹر پُر امید ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آپ جلد صحتیاب ہو جائیں گی۔

عراق میں قوم پرستوں کی ایجی ٹیشن

بغداد۔ ۴ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حال ہی میں سعودی گورنمنٹ نے بغداد ریلوے کی تعمیر کے سلسلہ میں انگریزوں کو جو ٹھیکہ دیا ہے۔ اس کے خلاف عراقی قوم پرستوں نے ایجی ٹیشن شروع کر دی ہے۔ اور پارلیمنٹ میں بھی یہ مطالبہ کیا جائے گا۔ کہ اس ٹھیکہ کو منسوخ کر دیا جائے۔

ایک نیا مقدمہ سازش کھڑا کرنے کی تیاریاں

لاہور۔ ۷ فروری۔ چند روز ہوئے ایک اخبار میں نامہ نگار مقیم دہلی کی طرف سے ایک خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ گورنمنٹ عنقریب ایک اور بین الصوبجاتی مقدمہ سازش چلانے والی ہے جس کے سلسلہ میں خفیہ طور پر تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں اب مختلف صوبوں کی پولیس کی مشینری حرکت میں آگئی ہے۔ اور کمیونسٹ لٹریچر وغیرہ کی تلاش میں بڑے بڑے شہروں میں چھاپے مارے جا رہے ہیں چند روز ہوئے پنجاب کے بھی ایک مقامات پر جن میں امرتسر بھی شامل ہے۔ پولیس نے خانہ تلاشیاں کی تھیں۔ کل لائل پور اور بنارس میں چھاپے مارے گئے۔ اور آج الہ آباد کے بعض حصوں کے قریب مکانات کی تلاشی لی گئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ الہ آباد میں ان خانہ تلاشیوں سے کچھ کمیونسٹ لٹریچر برآمد کیا گیا ہے۔ چند اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کے گھروں کی بھی تلاشی ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ خانہ تلاشیوں کے فوراً بعد مقدمہ چلایا جائیگا۔ لکھنؤ میں بھی بعض دیگر مکانات پر چھاپے مارے گئے۔

اطالوی فوجی آسٹریا میں چلے گئے

لنڈن (بذریعہ ڈاک) انزبرگ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ اطالوی فوج کے ایک اور دستہ کے سپاہی راتوں رات اپنی بلٹن سے بھاگ کر آسٹریا کے علاقہ میں چلے گئے۔ اور انہوں نے اپنے ہتھیار شمالی ٹیرول کے ایک تھانہ میں جمع کرا دئے ہیں۔ آسٹروی حکام اس بات پر غور کر رہے ہیں۔ کہ ان بھگوڑوں سے کیا سلوک کیا جائے۔

جاپانی فوجوں کی روانگی

ٹوکیو۔ ۴ فروری۔ مانچوکو میں صورت حال روز بروز خراب ہو رہی ہے۔ چنانچہ جاپانی فوج کو مزید امداد بہم پہنچانے کے لیے ٹوکیو سے ایک سپیشل لفٹیننٹ آج مانچوکو کو روانہ ہوا۔

ڈی ولیرا سے ملاقات

ڈبلن۔ ۴ فروری۔ سبھاش بابو آج فرانس سے ڈبلن پہنچے۔ اور قریباً ۱ گھنٹہ تک گورنمنٹ بلڈنگ میں ڈی ولیرا کے پرائیویٹ کمرہ میں ان کے ساتھ ملاقات کی۔

بنارس کے پنڈت کی پیشگوئی

بنارس کے پنڈت راج بہاری لال نے پیشگوئی کی ہے کہ ۴ تا ۸ مارچ کا عرصہ سخت منحوس ہے عین ممکن ہے۔ ان دنوں عالمگیر جنگ شروع ہو جائے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس

بمبئی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کے سلسلہ میں جو ایسٹر کی تعطیلات میں یہاں ہوگا۔ زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اجلاس کے صدر سر فضل حسین ہونگے۔

جنوبی چین میں کمیونسٹوں کی پیش قدمی

پیسنگ۔ جنوبی چین میں کمیونسٹ فوجوں کی پیش قدمی کی وجہ سے انگریزوں اور امریکنوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ کوبانگ کے علاقہ سے نکل جائیں۔

تامل کی کتاب "سبھاس چندر" ضبط

رنگون۔ گورنر با اجلاس کونسل نے تامل زبان کی ایک کتاب "سبھاس چندر" کی تمام کاپیاں ضبط کرلی ہیں کیونکہ اس کتاب میں کئی ایسی باتیں ہیں۔ جن سے گورنمنٹ کے خلاف نفرت پھیلنے کا امکان ہے۔

ریوا میں ایروڈروم کا قیام

الہ آباد۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ریوا دربار کی طرف سے عنقریب ہی ریوا میں ایک ایروڈروم کھولا جائیگا۔ ایروڈروم آفیسر لمبرول آج الہ آباد سے ایروڈروم کی جگہ کا انتخاب کرنے کے لئے ریوا کو روانہ ہو گئے ہیں۔

سارے گاؤں کا ستیہ آگرہ

پٹنہ۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ موضع سمھاج پور کے سب مرد و زن اپنے گاؤں سے ہجرت کرکے موضع کھایاں میں ستیہ آگرہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ حکومت نے ان کی ساری فصلیں ضبط کرلی ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانگرس پریذیڈنٹ اور دیگر سرکردہ اشخاص سے بذریعہ تار داخلہ کی درخواست کی گئی ہے۔

فیڈرل کورٹ کے تین جج ہوں گے

نیو دہلی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فیڈرل ہائی کورٹ میں ایک چیف جسٹس اور دو جج ہوں گے۔ اور یہ ۱۹۳۶ء کے آخیر میں کام کرنا شروع کر دیں گے۔ ان ججوں کے لئے اخراجات بہت جلد اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سامنے بغرض منظوری پیش کئے جائیں گے۔

ہندوستانی کرکٹ ٹیم انگلینڈ کو

بمبئی۔ ہندوستان کی طرف سے ایک کرکٹ ٹیم عنقریب انگلینڈ کا دورہ کرنے کے لئے جا رہی ہے۔ یہ ٹیم ۴ اپریل کو بذریعہ وکٹوریہ جہاز بمبئی سے روانہ ہو جائے گی۔

ایشیا میں جرمن مال کا بائیکاٹ

ٹوکیو۔ جاپان میں ہر ہٹلر کی تازہ تقریروں پر اظہار ناراضگی کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جاپان کی طرف سے ایشیا بھر میں جرمنی کے مال کے بائیکاٹ کی تحریک جاری کی جائے گی۔ اور اس طرح ہٹلر کی تقریر کا دندان شکن جواب دیا جائیگا۔

مرزائیوں کو خارج کرنے کا مطالبہ

امرتسر۔ مسجد شیخ خیر دین مرحوم ہال بازار امرتسر میں مجلس احرار کا ایک پبلک جلسہ زیر صدارت شیخ حسام الدین بی۔ اے منعقد ہوا۔ جس میں انجمن حمایت اسلام کی کمیٹی سے مرزائیوں کو ہٹائے جانے کا مطالبہ کیا گیا۔

رام زے میکڈانلڈ پھر پارلیمنٹ میں

لنڈن۔ ۳ فروری۔ سکاٹش یونیورسٹی کے حلقے کے ضمنی انتخاب کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ مسٹر رام زے میکڈانلڈ (نیشنل گورنمنٹ) کو ۱۶۳۹۳۔ مسٹر ڈیورنگ (سکاٹش نیشنل) کو ۹۰۳۴۔ اور ٹھامسن (لیبر) کو ۳۵۹۷ ووٹ ملے۔

پہلی ہندوستانی پاپولیشن کانفرنس

لکھنؤ۔ ۳ فروری۔ آج پہلی ہندوستانی آبادی کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا۔ ڈاکٹر شنکر اجے وائس چانسلر لکھنؤ یونیورسٹی اور چیئرمین استقبالیہ کمیٹی نے ڈیلیگیٹوں کا خیر مقدم کیا۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس سسپنڈ

رنگون۔ ۳ فروری۔ مسٹر نارا چند ورما سپرنٹنڈنٹ پولیس ہمبو اور تین دیگر اشخاص کو ہاشم خان کے قتل کے سلسلہ میں سسپنڈ کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ اکتوبر میں ... ہاشم خان کی نعش ہمبو مانڈلے روڈ پر ملی تھی۔ اور اس کے بعد ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔

نئے کانسٹی ٹیوشن کا قوانین پر اثر

بمبئی۔ ۳ فروری۔ نئے کانسٹی ٹیوشن کا قوانین پر جو اثر پڑے گا۔ اس کا مطالعہ کرنے کے لئے مسٹر بی۔ ایس۔ راؤ آفیسر ریفارمز ڈیپارٹمنٹ تمام صوبوں کا دورہ کریں گے۔

شملہ میں ایک ۲۵۰ سالہ یوگی کی آمد

شملہ۔ شملہ سے دو میل کے فاصلہ پر سنجولی میں ایک بوڑھا گورکھا سنت آیا ہوا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ یہ سنت کا یوگی ہے عمر ۲۵۰ سال کی ہے۔ لوگ جوق در جوق دیکھنے جا رہے ہیں۔ اس کے بال کالے ہیں۔ یوں دیکھنے سے ۶۰ برس کا معلوم ہوتا ہے۔ آنکھیں چھوٹی ہیں۔ پلکوں کے بال جھڑ گئے ہیں۔ اور دو معمولی سی جھونپڑی میں گزارہ کرتا ہے۔

مصر کو درجہ نو آبادیات کا عطیہ

لنڈن (بذریعہ ڈاک) رینالڈز السٹریٹڈ لکھتا ہے۔ کہ پارلیمنٹ کے ان ممبروں کی جنہیں مصر کے معاملات کا تجربہ ہے۔ تجویز ہے۔ کہ پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں گورنمنٹ پر اس بات کا زور دیا جائے۔ کہ وہ نہ صرف مصر میں درجہ نو آبادیات جاری کرے۔ بلکہ سوڈان کا کافی حصہ مصر گورنمنٹ کے ماتحت کر دے۔

ریاست کپورتھلہ میں تخفیف کی سکیم

کپورتھلہ۔ ۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ اخراجات میں کمی کرنے کے لئے محکمہ تعلیم میں تخفیف کی جائے گی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۹ سال سے زیادہ ملازمت والے ملازمین کو پنشن پر ریٹائر کر دیا جائیگا۔ اور ۲ برس سے کم ملازمت والے اشخاص کو تخفیف میں لایا جائیگا۔ دیگر محکمہ جات میں بھی تخفیف کا خیال کیا جاتا ہے۔

بکرمی سمت کی جگہ عیسوی سن

کپورتھلہ۔ ۲ فروری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ سال کے آغاز سے ریاست کپورتھلہ میں بکرمی سمت اور تاریخوں کی بجائے عیسوی سال اور تاریخیں ہوں گی۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ جب مسٹر ابل۔ ٹی۔ بنج۔ آئی۔ سی۔ ایس بطور وزیر اعظم سرکار کپورتھلہ یہاں آئے تھے۔ تو اردو ہندسوں کی بجائے انگریزی ہندسے رائج کئے گئے تھے۔ حساب سال بھی انگریزی علاقہ کی طرح جاری ہوگا۔

جاپانیوں کے داخلہ کی ممانعت

رائیو ڈی جنیرو (جنوبی امریکہ) بذریعہ ہوائی ڈاک۔ اخبار "ڈیارو ڈی زیبارا" کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۴۸ جاپانی تارکان وطن کو ریاست برازیل میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اور جاپانی سفیر کے زبردست پروٹسٹ کے باوجود ان کو واپس جانے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ جاپانی کسانوں کے داخلہ کے بارہ میں حکومت برازیل کے رویہ میں کچھ دنوں سے تبدیلی ہو گئی ہے۔ اندیشہ ہے۔ کہ اس واقعہ کے نتیجہ کے طور پر جاپان اور برازیل میں کشیدگی پیدا ہو جائے۔

۴۰ حبشی قیدیوں کی ہولناک موت

سکاٹس بورو (الباما) ۲ فروری۔ ایک لاری کے جس میں ۴۰ حبشی قیدی بند تھے۔ پٹرول کے ٹینک کو آگ لگ گئی۔ جس سے ۴ قیدی جل کر مر گئے۔ ان کے بچنے کی کوئی راہ نہ تھی۔ دو اور آدمیوں کی حالت سخت نازک ہے۔ دو گورے وارڈروں کے چہرے اور ہاتھ ان قیدیوں کو جو بری طرح چیخ رہے تھے۔ بچاتے ہوئے جھلس گئے۔

آسٹریلیا نے برطانوی تجویز رد کر دی

سڈنی۔ ۲ فروری۔ آسٹریلیا کی گورنمنٹ نے برطانیہ کی اس تجویز کو رد کر دیا ہے۔ کہ تمام ہوائی ڈاک پر زائد محصول نہ لگایا جائے۔

کرپان کے بغیر جلوس نہیں نکالیں گے

ناربیتہ ٹی۔ نرنکاری سکھوں کے دربار کی مینیجنگ کمیٹی نے اپنے بانی کی یاد میں سالانہ جلوس نکالنا منسوخ کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ جلوس کرپانوں کے بغیر نکل نہیں سکتا اور حکام نے اس جلوس پر شرط لگا دی تھی۔ کہ کرپانوں کے ساتھ جلوس نہ نکالا جائے۔

لیبر ممبر کی ضمانت ضبط ہو گئی

لنڈن۔ ۳ فروری۔ ریوٹر کا ایک خاص تار مظہر ہے کہ مسٹر میکڈانلڈ پارلیمنٹ کے ضمنی انتخاب میں شاندار طور پر کامیاب ہو گئے۔ اور آپ کے مخالف لیبر ممبر کی ضمانت ضبط ہو گئی ہے۔

تنبیہ کے بعد رہا کر دیا گیا

احمد آباد۔ ۳ فروری۔ مقامی پولیس نے ایک سوشلسٹ ورکر کمل بھائی کالی داس کو گرفتار کرکے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا۔ جس نے اسے باغیانہ تقریر کرنے کے الزام میں تنبیہ کرنے کے بعد چھوڑ دیا۔

شادی شدگان اور کنواروں میں میچ

ناگپور۔ ۳ فروری۔ کل یہاں کنواروں اور شادی شدگان کے مابین کرکٹ کا میچ ہوا۔ جس میں کنوارے جیت گئے۔

امریکہ میں شدت کی سردی

لنڈن۔ ۲ فروری۔ نیویارک سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ امریکہ میں کڑاکے کی سردی پڑ رہی ہے۔ ہوا سخت تند چلتی ہے۔ سردی کا از حد زور ہے۔ آبشار نیاگرا وغیرہ منجمد ہو گئے ہیں۔

آئرلینڈ کے ملک الشعراء کی علالت

لنڈن۔ ۲ فروری۔ آئرلینڈ کے ملک الشعراء مسٹر ڈبلیو۔ بی۔ ییٹس انادلوں سخت علیل ہیں۔ انہیں عارضہ قلب کا دورہ ہے۔ پہلے حالت خطرناک ہو گئی تھی۔ اب قدرے تسکین ہے۔

ہندوستانی آم انگلستان کو

بمبئی۔ ۳ فروری۔ پھل کے تاجروں کی انجمن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ انگریزی منڈیوں میں آم کے متعلق لوگوں کی دلچسپی قائم رکھنے کے لئے اپریل اور جون میں انجمن کے خرچ پر آم ولایت بھیجے جائیں۔

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک سترہ سالہ آریہ گھرانے کی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا خوبصورت اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔ ور کا برسر روزگار ہونا ضروری ہے۔ رام سٹور کیپر برٹش ملٹری ہاسپٹل۔ جالندھر چھاؤنی

اچنبا

ٹوتھ پاؤڈر

مرض پائیوریا کیلئے اکسیر ہے

مسوڑوں کا پھولنا۔ درد کرنا۔ خون پیپ جانا۔ پانی سے ٹیس لگنا موقوف ہو جاتا ہے۔ میلے سے میلے دانت موتیوں جیسے خوبصورت نکل آتے ہیں۔ اچنبا کے روزانہ استعمال سے دانت خوبصورت مضبوط اور تندرست رہتے ہیں۔ مصنوعی دانتوں کی اس سے خوب صفائی ہوتی ہے۔ اچنبا کا استعمال دانتوں کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ اپنے شہر کے انگریزی دوا فروشوں سے خریدیں۔ یا براہ راست ... شاہی محلہ لاہور سے طلب کریں۔

پرکاش لاہور
۲۷ ماگھ سمت ۱۹۹۲

شکھنڈی کی اوٹ میں

۱۳ر اکتوبر کے "پرکاش" میں میں نے پردھان رام دیو جی کے ساڑھے تین صفحے کے لیکھ کا جواب دیا تھا۔ اس کے بعد پردھان جی خاموش ہو گئے۔ چار مہینے چپ رہنے کے بعد آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھیکاریوں کو پھر مجھ پر حملہ کرنے کی سوجھی ہے۔ ۲۶ر جنوری ۱۹۳۶ء کے "آریہ مسافر" میں سبھا کے پرکاشن وبھاگ کی طرف سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کی ابتدا انہی اکھشیپوں سے ہوئی ہے۔ جن کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے۔ اگر ان شبھوں پر توجہ کرنا تھا۔ تو اسی وقت کہہ دیتے۔ تاکہ پاٹھکوں کو اپنے حافظہ پر بوجھ نہ ڈالنا پڑتا۔ اب جبکہ وہ ساری بحث ہی پرانی ہو چکی۔ اور پاٹھکوں کو یاد بھی نہ رہا۔ کہ میں نے کیا لکھا تھا۔ سبھا کے ادھیکاریوں نے اس بحث کو پھر چھیڑ دیا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ اب کے کوئی ادھیکاری اپنے آپ سامنے نہیں آیا۔ پرکاشن وبھاگ کو سامنے کیا گیا ہے۔ یہ تو مہابھارت کے شکھنڈی کی اوٹ میں کھڑے ہو کر تیر چلانے والی بات ہے۔ پرکاشن وبھاگ کی طرف سے اکھشیپ کرانے کی رسم نئی ہے۔ سبھا کے ادھیکاریوں نے اس سے پہلے یہ دلانہ گرا وٹ نہیں دکھائی۔ آخر پرکاشن وبھاگ تو منتری کے ماتحت ایک محکمہ ہے۔ اپنے ماتحت محکمہ سے اپنے ادھیکاریوں پر گمنام حملے کرانا اپنے آپ کو جوابی وار سے بچانے کا بہادرانہ انداز نہیں ہے۔ اس انداز میں جدت ہے۔ بہادری نہیں۔

(۱)

پرکاشن وبھاگ سب سے پہلے کوئٹہ ریلیف فنڈ کا قصہ چھیڑتا ہے۔ اس کے متعلق میں نے ۱۳ر اکتوبر کے "پرکاش" میں لکھا تھا:-

"اس (میری) نوٹ کی بنیاد پرتی ندھی سبھا کے دفتر کی اپنے اخبارات میں شائع شدہ اطلاعات ہیں۔ خود منتری جی کے دستخط سے یہ اطلاع اخبارات میں آئی تھی۔ کہ کوئٹہ ریلیف فنڈ کے لئے کوئی ساڑھے چار ہزار روپیہ جمع ہوا ہے۔ جس میں اڑھائی ہزار گزشتہ سال کا بھی جو کسی اور ریلیف کے کام کا پڑا تھا۔ اور ساڑھے تین سو روپیہ جو بھٹنڈہ ریلیف کمیٹی نے بھیجا۔ وہ بھی شامل ہے۔ باقی رقم صاف ظاہر ہے کہ قلیل تھی۔ پرتی ندھی سبھا کی اپیلوں کا جواب حوصلہ افزا نہیں تھا"۔

پرکاشن وبھاگ لکھتا ہے:-

"لیکن ۷ر جولائی کے "پرکاش" میں پنڈت ٹھاکر دت جی پردھان کوئٹہ ریلیف کمیٹی نے واضح کیا کہ ۲۳ر جون تک ساڑھے آٹھ ہزار نقد آ گیا ہے"۔

کیا منتری جی نے اپنے دفتر کا ریکارڈ دیکھ لیا ہے۔ اور میرے اس جواب کی تردید کی ہے۔ کہ خود ان کے دفتر نے ساڑھے چار ہزار (نفی دو ہزار نو سو) جمع ہونے کی سوچنا اخبارات میں بھیجی تھی۔ وہ اطلاعات درست تھیں یا غلط؟ "پرکاش" میں تو پنڈت ٹھاکر دت جی کا نوٹ بھی چھاپ دیا گیا۔ اس سے زیادہ انصاف پسندی کیا ہو سکتی ہے؟ اگر "پرکاش" نے کوئی فرضی اعداد چھاپے ہوتے۔ تو وہ قصوروار تھا۔ مگر اس نے تو سبھا کی اپنی سوچنا کے آدھار پر نوٹ لکھا۔ اور اس میں "سماجوں کو زیادہ مستعد ہونے کی تحریک" دی۔ اور جب پنڈت ٹھاکر دت جی نے لکھا۔ کہ کچھ اور روپیہ آ گیا ہے۔ تو وہ بھی شائع کر دیا گیا۔ اب اس کو شکایت کا مضمون بنا کر چلنا آخر کہاں کا اخلاق ہے؟ ادھیکاریوں کو تمیز ہے تو کہیں۔ کہ سبھا کے دفتر نے وہ اطلاعات نہیں بھیجی تھیں۔ تب میں حوالجات دوں گا۔ اور جب بھیجی تھیں اور وہ درست تھیں۔ تو پھر شکایت کیسی؟

(۲)

مجھ سے دوسری شکایت یہ کی گئی ہے۔ کہ میں نے "پرکاش" کے ایک پرچہ میں پنڈت چموپتی جی کی معطلی کا حکم واپس لینے کا کریڈٹ پردھان جی کو دیا۔ اور ایک اور پرچہ میں میں نے لکھا۔ کہ سبھا نے سبھا پردھان کا حکم منسوخ کر دیا۔ اور نتیجہ کیا۔ کہ پنڈت جی پورووت اپنا کاریہ جاری رکھیں۔ آخر وہ کس کا حکم تھا۔ جو واپس ہوا؟ دراصل پردھان جی نے ایک ناجائز حکم دیدیا تھا۔ سماجوں میں اس کے خلاف اندولن شروع ہو گیا تھا۔ کہ پردھان جی کو اپنی حماقت کا احساس ہو گیا۔ جب معاملہ سبھا میں گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ سبھا کا اکثر حصہ ان سے زیادہ دانا نہیں ہے۔ وہ خود اس حماقت کو واپس لے کر رہے ہیں۔

لیکن سبھا کی اکثریت اس حماقت پر اپنی مہر لگا کر معاملہ کو اور الجھا دینا چاہتی ہے۔ اب وہ جی ڈٹ گئے۔ اور سبھا کی منت سماجت کر کے اپنا حکم اس سے منسوخ کرا لیا۔ ان کی سفارش پر ان کے حکم کو منسوخ تو آخر سبھا نے ہی کیا۔ کیونکہ ان کے اپنے ہاتھ سے یہ نکل چکا تھا۔ کیا پردھان جی اب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ سبھا کی اکثریت ان سے زیادہ بدتدبر ہے؟ پنڈت چموپتی جی کی معطلی کا حکم دینا غلطی تھی۔ پردھان جی اس کی اصلاح کرنا چاہتے تھے۔ لیکن ان کے منسٹر آخر کار ان کے خلاف تھے۔ آخر اپنے منسٹروں کو اپنی مخالفت سے روک کر اس غلطی کو واپس لیا گیا۔ لیکن جیسے میں ایک اور لیکھ میں لکھ چکا ہوں۔ پنڈت جی کی توہین ہو گئی۔ واپس لینے سے بھی غلطی کی اصلاح نہیں ہوئی۔ رہا یہ سوال کہ سبھا کی اکثریت اور سبھا کے پردھان میں سے زیادہ دانا کون ہے؟ اس کا فیصلہ پردھان جی سبھا کی اکثریت کے حق میں کریں۔ میری تحریر میں تضاد نہیں ہے۔ پردھان جی کا حکم پردھان جی کی سفارش پر سبھا نے منسوخ کیا۔ اگر یہ لکھنے سے ان کی تسلی ہو جائے۔ تو میرا کیا حرج ہے؟

(۳)

پرکاشن وبھاگ کے لیکھ کا تیسرا حصہ بڑا سنسنی خیز ہے۔ جو اپنی عمر غلط ظاہر کر کے سبھا کا پرتی ندھی بنا تھا۔ ادھیکاریوں کا کہنا ہے۔ کہ ایسے کے صلہ میں پروفیسر نہیں بنایا گیا۔ کیا ادھیکاری یہ سمجھنے کی کرپا کریں گے۔ کہ انہیں کیوں پروفیسر نہیں بنایا گیا؟ اس تجویز کو رد کیوں کیا گیا؟ اس سوال کے جواب میں وہ راز پنہاں ہے۔ جو معاملہ کی قلعی کھول کر رکھ دے گا۔ میں نے ۱۳ر اکتوبر کے "پرکاش" میں لکھا تھا:-

"رہا یہ امر کہ آپ نے سابقہ انتظام کے خلاف بغاوت کے صلہ میں گورو کل میں تقرریاں نہیں فرمائیں۔ گستاخی معاف! ایسی تقرریوں کی فہرست لمبی ہے۔ اجازت ہو۔ تو ایک ایک عہدہ کے متعلق دریافت کر لیا جائے۔ ادھیا پک ایسے ہیں۔ پربندھک ایسے ہیں۔ ودیا سبھا کے سبھاسد ایسے ہیں..... نام لینے کے لئے فقط اشارہ کی دیر ہے۔ اگر یہ بتا دیا جائے۔ کہ کس طرح کے لوگ آپ نے ان دنوں اکٹھے کئے ہیں۔ تو سننے والے چکت رہ جائیں"۔

میرے اس صاف چیلنج کو قبول کیجئے۔ اور پھر دیکھئے۔ غلط بات کس کی ہے؟ ذرا اس سوال کا جواب بھی دیجئے۔ کہ غلط عمر لکھوانے والے سناتک کو پروفیسر کیوں نہیں بنایا گیا؟

(۴)

مجھ سے چوتھی شکایت یہ کی گئی ہے۔ کہ ۵ر جنوری کے "پرکاش" میں میں نے لکھا تھا۔ کہ "سبھا کے ادھیکاری تمام اپدیشک "پرکاش" کا بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ آج تک سبھا کے کسی ادھیکاری و اپدیشک نے "پرکاش" کا بائیکاٹ نہیں کرایا"۔

سبھا کا پرکاشن وبھاگ کیا ادھیکاریوں اور اپدیشکوں کی ڈائریاں رکھتا ہے؟ اور یہ جہاں جہاں جاتے ہیں بائیکاٹ کی اطلاعیں بھی پرکاشن وبھاگ کو دیا کرتے ہیں۔ کیا پرکاشن وبھاگ کو یہ خبر نہیں۔ کہ ایک ملنیشیا پربندھک کو اس پرچہ میں اس سوال کی وجہ سے انتہا درجہ کی خفت اٹھانی پڑی۔ حسب ضرورت اور ثبوت بھی پیش کئے جا سکتے ہیں۔ پرکاشن وبھاگ کی یہ تحریر خوب مضحکہ خیز ہے۔ کہ اسے اس بائیکاٹ کا علم نہیں۔ بائیکاٹ کرانا کوئی بھلا کام تھوڑا ہے؟ جس کی کوئی ڈھنڈوری پیٹے گا۔ یہ کام تو خاموشی سے ہوتے ہیں۔ ظاہر ہو جانے پر خفت اٹھانی پڑتی ہے۔

ذرا پرکاشن وبھاگ اس بات پر بھی پرکاش ڈالے کہ انتخاب کے سلسلہ میں کی گئی بے ضابطگیوں کا کیا ہوا؟ گورو کل کانگڑی اور سانگلہ سماج کے پرتی ندھیوں کا معاملہ تو اخبارات میں آ چکا ہے۔ کیا اس کی تحقیقات ہوئی؟

(۵)

یہ سب تو ہو چکی پرانی باتیں۔ ادھیکاریوں کی تازہ مہربانی کا موجب میرا وہ مضمون ہوا ہے جس میں میں نے سبھا کے اتہاس کے متعلق سبھا کے ادھیکاریوں کے رویہ کی نکتہ چینی کی ہے۔ اس دستہ کا پنڈت چموپتی جی کا اپنا مضمون بھی پرچہ میں جا رہا ہے۔ پنڈت جی اتہاس کے لیکھک ہیں۔ حالات کا ان سے زیادہ علم اور کس کو ہو سکتا ہے؟ ان کے مضمون پر کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں ہے۔ ادھیکاریوں کا کہنا ہے کہ "جس سمے یہ (اتہاس کا) دستہ پیش ہوا تھا۔ اس سمے پروفیسر شودیال جی وہاں (سبھا میں) اپستھت ہی نہیں تھے"۔ اس سے زیادہ سچائی کا خون نہیں ہو سکتا۔ پروفیسر صاحب وہاں موجود تھے۔ انتر نگ سبھا کیوں ایک دستہ کے لئے بلائی گئی تھی۔ اور وہ دستہ شتابدی۔ اس کی سماپتی پر پروفیسر صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔ پردھان جی نے کہا۔ کہ ابھی اتہاس کا دستہ پیش ہونا ہے۔ پروفیسر صاحب نے پروٹسٹ کیا۔ کہ اتہاس کا دستہ ایجنڈا پر نہیں ہے۔ وہ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ پردھان جی کی اور ان کی گرم بحث ہو گئی۔ یہ واقعہ ہو چکنے کے بعد پرکاشن وبھاگ کی طرف سے یہ لکھوانا کہ پروفیسر صاحب اس سمے موجود ہی نہ تھے۔ یا انہوں نے کوئی پروٹسٹ نہیں کیا۔ ان ادھیکاریوں کی دیدہ دلیری ہی ہو سکتی ہے۔ جو اسی کے خیال کو بھی لیفٹنٹ ڈاکٹر ادھیکاری سمجھتے ہیں۔ ان کے ساتھ کوئی کیا سمبھوگ کرے؟ سبھا کے رجسٹری ہونے کے وقت سے پروفیسر صاحب سبھا میں چلے آتے ہیں۔ مدتوں سے وہ سبھا کے اپ پردھان رہے ہیں۔ آج ان کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے۔

سبھا کے اتہاس کے متعلق

(پنڈت چموپتی جی ایم۔اے کے قلم سے)

۲۶ر جنوری ۱۹۳۶ء کے "آریہ مسافر" میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے پرکاشن وبھاگ کی طرف سے میرے دوارہ لکھے گئے سبھا کے اتہاس کے بارہ میں ایک مضمون پرکاشت ہوا ہے۔ اگر وہ مہاشہ کرشن جی کے مضمون کے جواب تک ہی محدود رہتا تو مجھے بیچ میں پڑنے کی ضرورت نہ تھی۔ مگر اس سے میرے اور میرے دوارہ لکھے گئے اتہاس کے متعلق غلط فہمی پھیلنے کا احتمال ہے۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل بیان شائع کرا دوں:-

سبھا کے گزشتہ چناؤ سے پہلے جب میں گورو کل سے آیا۔ تو پروفیسر رام دیو جی نے جو اودھ شتابدی سمتی کے پردھان تھے اتہاس کا کام میرے سپرد کیا۔ اور کہا۔ کہ اس کتاب نے جھٹ چھاپ کر شتابدی پر سنبھاؤنا اسی اوسطا میں ہے۔ کہ میں (چموپتی) اسے سویکار کروں۔ جس پر میں اتہاس کی تیاری میں مصروف ہو گیا۔ وقت کم تھا۔ کام بہت زیادہ تھا۔ لیکن میں نے مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ اس بگیہ میں یہ آہوتی ڈال کر رہنا ہے ❖

مجھے ایک شدید بیماری نے آ گھیرا۔ ایک رات جب میں درد سے چور ہو کر پڑا تھا جسم زندگی کی مشقت سے تھکا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ لیکن نیند نے آ لی۔ جو نہایت شیریں تھی۔ اس نیند سے میں جاگ اٹھا۔ یہ اچھا تھا۔ میں نے اس بیماری کے متعدد معالجات کرائے۔ ہر ایک علاج میری کمزوری میں اضافہ کرتا گیا۔ تاہم میں نے اپنا ارادہ ترک نہ کیا۔ بیماری اور کمزوری دونو حالتوں میں یہ تھا تو جاری رکھا۔ جن جن اصحاب نے جس جس قسم کی امداد کی۔ اس کا ذکر میں نے اپنی کتاب کے دیباچہ میں کر دیا ہے۔ تاہم یہ کہنا احسان ناشناسی میں داخل نہیں ہے۔ مگر مجھے اتہاس کی تحریر اور تیاری کا اکثر کام تن تنہا کرنا پڑا۔ حالات نے کچھ ایسی صورت اختیار کی۔ کہ مجھے سبھا کی سیوا سے اوکاش لینا پڑا۔ مگر اتہاس کا کام میں نے اس حالت میں بھی جاری رکھا۔ نیا نے سبھا کے خاتمہ کے بعد ان حالات پر روشنی ڈال سکوں گا ❖

سبھا کے دفتر میں میرے خطوط موجود ہیں۔ میں نے شکایت کی تھی۔ کہ مجھے اتہاس کے کام میں سہیوگ نہیں مل رہا۔ جہنوں اس بات کے فیصلہ میں لگ گئے۔ کہ پستک چھپے گی یا نہیں؟ نقل کرانے کے لئے آدمی مانگے۔ اور وہ نہ ملے۔ آخر اپدیشک ودیالیہ کے دو ودیارتھی تعینات کئے گئے۔ ان کی محنت اور محبت کا میں مشکور ہوں۔ مگر وہ اس کام کو خاطر خواہ ذکر سکے۔ اودھ شتابدی سمتی نے اپنے بجٹ میں اس کے لئے کوئی گنجی یش نہ نکالی۔ آخر سبھا کے کرش اور عصمتی لالہ نرنجن داس جی نے اس کی تجویز

نوٹ:- میں نے سبھا کی قائمی کی تاریخ سے ہی اپنے اس وچن کا پابند چلا آتا ہوں۔ کہ اخبارات میں نہ جاؤں۔ لیکن ۲۶ر جنوری کے "آریہ مسافر" میں سبھا کے پرکاشن وبھاگ کی طرف سے ایک نیا وشنہ چھیڑا گیا ہے۔ یدی مہاشہ کرشن جی کے لیکھ کا جواب لکھنے سے پہلے مجھ سے بہ حیثیت اتہاس لیکھک حقیقت معلوم کر لی جاتی۔ تو مجھے اور لکھنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ پرکاشن وبھاگ کے لیکھ سے بھرانتی پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے میں نے اس کا جواب "آریہ مسافر" میں ہی چھپنے کے لئے بھیج دیا۔ لیکن اسے واپس کر دیا گیا ہے۔ اس لئے مجھے مجبوراً دیگر اخبارات میں جانا پڑا ہے۔ پرانے وشیوں پر میں حسب سابق خاموش ہوں ❖

پیدا کی۔ اور انترنگ سبھا نے منظوری دیدی۔ کہ کتاب چھپوائی جائے۔ ایک نرکچھن سمتی مقرر ہوئی جس کا کورم دو کا تھا۔ سبھا کی آگیا تھی کہ جیسے جیسے یہ سمتی اتہاس کو پاس کرتی جائے۔ تیسے تیسے کتاب چھپتی جائے۔ سبھا کے پردھان جی نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۳۵ء کے "آریہ مسافر" میں تسلیم کیا ہے۔ کہ پستک نرکچھت ہو چکی ہے ❖

سبھا کی اس آگیا کے وقت شتابدی میں ڈیڑھ مہینہ باقی رہ گیا تھا۔ اس عرصہ میں کتاب لکھی بھی جانی تھی۔ نرکچھن سمتی کو دکھائی بھی تھی۔ اور چھپوا بھی دینی تھی۔ میرا ارادہ اٹل تھا۔ اسے کوئی رکاوٹ روک نہیں سکتی تھی۔ پرمیشور کی کرپا شامل حال رہی۔ میں نے یہ سب مرحلے طے کر لئے۔ میری شتابدی کا اپہار اتہاس تھا۔ مجھے تسلی ہے کہ میں نے اسے وقت پر مکمل کر دیا۔ اپنے معاونوں کا شکریہ میں نے اپنی کتاب میں ادا کر دیا ہے۔ مگر یہ میری سرکار نے شتابدی کو اور سبھا کی سرکار نے میرے اتہاس کو عین وقت پر روک دیا۔ سو ہمارے بس سے باہر کی بات ہے ❖

پرکاشن وبھاگ لکھتا ہے کہ پردھان جی کی مرضی اتہاس پرکاشت کرا دینے کی تھی۔ پردھان جی کے دل کی تو پرکاشن وبھاگ جانے۔ میں اتنا جانتا ہوں کہ مجھے بہت کم سہیوگ ملا ہے۔ دانستہ یا نادانستہ طور پر میرے راستہ میں ناہمواری ہی ناہمواری پیدا کی گئی۔ لیکن اس کی مجھے شکایت نہیں۔ ایشور کا شکر ہے۔ کہ ان دقتوں کے مقابلہ کا موقعہ ملا۔ اور میں کامیاب ہوا۔ ایک امتحان تھا جس میں پورا اترا۔ اس کثرت کار کی وجہ سے اب بیمار رہتا ہوں۔ مگر اپنے ارادہ کی تکمیل کی وجہ سے خوش ہوں۔ نہایت خوش ہوں ❖

میرے لئے سب سے زیادہ تسلی کا موجب یہ ہے۔ کہ جن پردھان جی نے مجھے اتہاس لکھنے کا کام سونپا تھا۔ انہوں نے خود مجھ سے کہا۔ کہ میں (چموپتی) نے ہر ایک نقطہ نظر سے انصاف کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ ان کی یہ رائے محض رواجی نہیں ہے۔ انہوں نے پستک دیکھ لی ہے۔ اور ان کی یہ سچی رائے ہے۔ میرے پس پشت کسی اور صاحب کے سامنے بھی وہ یہ رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ جو دو باب میں نے گورو کل کے بارہ میں لکھے تھے ان کے متعلق انہوں نے فرمایا۔ کہ موجودہ حالات میں وہ مجھے (چموپتی کو) بڑے منتر (کریڈٹ) کا مستحق بناتے ہیں ❖

منتری جی نرکچھن سمتی کے ممبر نہیں تھے۔ مگر وہ تشریف لاتے رہے۔ پردھان جی نے انہیں اپنا قائم مقام مقرر فرما دیا۔ اور ایک دن انہوں نے آپ منتری جی کو اپنے ستھان پر بھیجا۔ ان کے یہ سب پربندھ تسلیم کر لئے گئے۔ منتری جی کا خیال تھا۔ کہ کتاب میں رائیں سبھا کی ہی تحریر کی جانی چاہئیں۔ مصنف کی نہیں۔ ان کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ سبھا کی رائیں تو فقط اس کے ریزولیوشن ہی ہیں۔ ان کا جمع کر دینا اتہاس لکھنا نہیں۔ اتہاس میں رائیں آنی ضروری ہیں۔ اور خود مصنف کی ہی ہو سکتی ہیں۔ اگر کوئی بات سبھا کے لئے مضر سمجھی گئی۔ تو وہ مصنف سے کہہ دی جائے گی۔ اس پر بھی اگر ضرورت سمجھی جائے۔ تو پردھان جی تنقید لکھ سکتے ہیں۔ اور اس میں اپنی رائے ظاہر کر سکتے ہیں ❖

موجودہ پردھان جی نے مجھ سے اور میرے پس پشت کسی اور مہانو بھاو سے کہا۔ کہ تم تو خود میری رایوں پر کوئی پابندی عاید کرتے نہیں اور نہ میری تحریر کے میلان (Tendency)

پر۔ ۵ر دسمبر کی گفتگو میں انہوں نے میری کتاب میں تین فقرے اور ایک پیراگراف ایسا بتایا۔ جسے ان کی رائے میں حذف یا تبدیل کر دینا چاہئے۔ وہ فقرے فقط تفاصیل (Details) کے متعلق تھے۔ اور ان کے واقعات پر مبنی ہونے سے انہیں انکار نہیں تھا۔ ۹ر دسمبر کی بات چیت میں انہوں نے اس پیراگراف کے متعلق اپنی رائے واپس لے لی۔ ان تین فقروں میں ایک اور فقرہ کا اضافہ کر کے فرمایا۔ کہ میں ان پر پھر غور کروں ❖

یہی بات ۵ر دسمبر کو ہو چکی تھی۔ میں نے عرض کیا۔ کہ وہ اس بات کو نرکچھن سمتی میں پیش کر دیں۔ میں ان فقروں کو مضر نہیں سمجھتا تھا۔ نرکچھن سمتی انہیں پاس کر چکی تھی۔ اور وہ اس وقت تک چھپ چکے تھے۔ ۹ر دسمبر کو نرکچھن سمتی کی میٹنگ بھی ہوئی۔ اس میں پردھان جی تھے منتری جی دونو تشریف لائے۔ دونو نے مشورے بھی دئے۔ ان پر غور بھی ہوا۔ لیکن ان فقرات کے حذف کرنے کی بات کسی نے بیان نہ فرمائی ❖

۲۰ر دسمبر کو پردھان جی نے بکایک انترنگ سبھا میں معاملہ پیش کر دیا۔ اور وہاں سے پستک کی چھپوائی کے روکنے کا حکم لے لیا۔ پرکاشن وبھاگ لکھتا ہے۔ کہ میں نے ۱۵ر دسمبر کی انترنگ سبھا سے پہلے اپنا فیصلہ بتا دینے کی آشا دلائی تھی۔ پرکاشن وبھاگ سے تو میری بات ہوئی نہیں۔ ایسے یا پردھان جی کو غلط فہمی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ مجھے تو اس دن کی انترنگ سبھا کا علم ہی شام کو ہوا۔ پھر ۹ر دسمبر کو جب میں نے انہیں اپنا فیصلہ بتا دیا۔ تو انہوں نے مجھ سے یہی کہا۔ کہ میں اور غور کروں ❖

مجھے غور کے لئے کہنا اور سبھا سے امتناعی حکم لے لینا میری رائے میں قرین انصاف نہیں۔ یہ بے انصافی اکیلے میرے ساتھ ہی نہیں ہوئی ❖ ایک اور صاحب سے بھی ہوئی۔ جنہیں بیچ میں پڑنے کے لئے کہا گیا تھا۔ اور جو اس کار خیر کے لئے رضامند ہو گئے تھے وہ سبھا کے ایک پرانے پردھان ہیں ❖

اتہاس میں رائیں نہ آئیں۔ یہ تو اتہاس کا ہی مذاق ہے۔ پردھان جی اسی خیال کے تھے۔ کہ رائیں ہوں گی۔ اور وہ مصنف ہی کی البتہ وہ کچھ تفاصیل کو جن کی واقفیت سے انہیں انکار نہیں تھا۔ تبدیل یا حذف کرانا چاہتے تھے۔ اور وہ بھی نرکچھن سمتی سے بالا بالا اپنے حکم سے۔ یہ بات کسی بھی مصنف کے لئے ناگوار ہوگی۔ کتاب کے متعلق آخری فیصلہ

باقی دیکھیں بر صفحہ ۱۷

CC0. Gurukul K

لکھنؤ کانگرس کے صدر کا انتخاب

جیسا کہ ہم نے پیشتر لکھا تھا۔ پراونشل کانگرس کمیٹیوں کی بھاری اکثریت نے پنڈت جواہر لال جی نہرو کو کانگرس کے آئندہ اجلاس کا صدر منتخب کر دیا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ انتخاب بہترین ہے۔ کیونکہ پنڈت جی ہی ایسے لیڈر ہیں۔ جن کی ذات پر کانگرس کے ہر دو فریقوں یعنی تبدیلی پسندوں اور سوشلسٹوں کو یکساں اعتماد ہے۔ ان کے سیاسی خیالات سے چاہے کسی شخص کو کتنا بھی اختلاف ہو۔ لیکن یہ ایک امر واقعہ ہے۔ کہ انہوں نے دیش سیوا کے میدان میں شروع سے لے کر آج تک جس ایثار اور قربانی اور ہمت کا عملی اظہار کیا ہے۔ اس کی نظیر کسی اور لیڈر میں ملنی مشکل ہے۔ نیز پنڈت جی کو یہ فخر حاصل ہے کہ ان کی صدارت میں سب سے پہلے کانگرس نے مردانہ وار مکمل آزادی کا اعلان کر کے دنیا کو بتا دیا کہ وہ یہ بتلانا چاہتی ہے کہ ہندوستان آزاد ممالک کی برادری میں ایک معزز ممبر کا اضافہ کرنا چاہتا ہے ٭

بھائی پرمانند جی کو دھمکی آمیز خط

لاہور کا ایک ہندو روزنامہ لکھتا ہے۔ کہ بھائی پرمانند جی کو امرتسر سے ایک گمنام خط ملا ہے۔ جس میں کسی شخص نے اپنے آپ کو کانگرسی ظاہر کرتے ہوئے انہیں یہ لکھا ہے۔ کہ اگر انہوں نے کانگرس کے ساتھ مل کر کام کرنا شروع نہ کیا۔ تو انہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔ خط کے لکھنے والے اگر واقعی وہ کانگرسی ہے۔ تو مذکورہ خط لکھ کر نہ صرف اپنی بد شعوری کا ثبوت دیا ہے۔ بلکہ کانگرس کی شان کو بھی بٹہ لگایا ہے۔ کیونکہ بھائی جی کا خواہ کانگرس سے کتنا اختلاف ہو۔ لیکن کانگرس کا کوئی ذمہ دار شخص یہ پسند نہیں کر سکتا کہ کوئی کانگرسی ان کو کانگرس کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے قتل کی دھمکی دے۔ خاص کر اس حالت میں جبکہ کانگرس کے کریڈ کا بنیادی اصول عدم تشدد ہے ٭

روس کا جاپان سے تصادم

مشرق بعید کی سیاسی حالت دن بدن زیادہ بھیانک ہوتی جارہی ہے۔ جاپان کی افواج چین کی طرف بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور حکومت چین ان کی پیش قدمی کو روکنے کے ناقابل معلوم ہوتی ہے۔ لیکن چین کی جنگ میں جاپان کے خلاف ناراضگی کا جذبہ بڑھتا جا رہا ہے۔ نیز اس سے بھی زیادہ خوفناک حالت منگولیا اور سائبیریا کے باہمی سرحد کی ہے۔ جہاں روس اور جاپان کے فوجی تصادم

سے ظہور پذیر ہو رہی ہے۔ روس اور جاپان سرحد فوجی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ جاپان کے جنگی جہاز سیٹل کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہو رہے ہیں۔ ادھر منگولیا کی سرحد پر سے روسی افسران اس حالت کو نہایت تشویش سے دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ جاپان کے باغی فوجیوں کو اپنی پناہ میں لے رہے ہیں۔ اس سے جاپان کا غصہ روس کے خلاف زیادہ بھڑک رہا ہے۔ گو یہ صحیح ہے۔ کہ ہر دو ممالک جنگ کو کچھ عرصہ کے لئے ٹالنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر باہمی کشیدگی کی یہی رفتار رہی جو آج کل ہے۔ تو وہ دن دور نہیں جبکہ مشرق بعید میں ایک نیا جنگ عظیم شروع ہو جائے گا ٭

ہریجن کانفرنس کا معقول مطالبہ

سیالکوٹ میں ہریجنوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس نے قانون انتقال اراضی کی ترمیم کے متعلق ایک ریزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ اس قانون کو جلد از جلد منسوخ کیا جائے۔ کیونکہ اس کی بدولت ہم الاکثری جن جن کا گزارہ ہی زراعت پر ہے۔ غیر زراعت پیشہ قرار دے گئے ہیں۔ ہریجن کانفرنس سیالکوٹ نے مذکورہ بالا ریزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ پر واضح کر دیا ہے۔ کہ اگر وہ ہریجنوں جیسی پس افتادہ جماعتوں کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی طالب ہے۔ تو اس کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ قانون انتقال اراضی کو منسوخ کر کے ملک میں ایسے حالات پیدا کرے۔ کہ جو ہریجن زراعت کی حالت کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ وہ "زراعت پیشہ" قرار دئے جا سکیں ٭

کیا ہندو قوم بزدل ہے؟

ہندو قوم کے نادان دوست اس کی شرافت اور نرم دلی کو بعض اوقات بزدلی پر محمول کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں سچے بہادری مفقود ہیں سمجھتے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ وقت بے وقت ہندو قوم کو ایک بزدل قوم کا خطاب دینے کو تیار رہتے ہیں۔ چنانچہ لاہور کے "پیسہ اخبار" میں ایک نوٹ "پنجاب کے مسلم سپاہی" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں ذیل کے ہندو آزار فقرات موجود ہیں:-

"ڈاکٹر مونجے نے ہندو ایسی بزدل قوم کے لئے فوجی کالج کھولنے کا انتظام کر رکھا ہے حالانکہ ہندو قوم سب سے کم فوجی اور فوجی عادات...

اور نہ فی زمانہ ان کی کوئی مثال ملتی ہے۔"

معلوم ہوتا ہے۔ کہ "پیسہ اخبار" والوں نے ہندو قوم پر بحیثیت مجموعی بزدلی کا الزام لگاتے وقت یہ نہیں سوچا کہ برطانوی فوج میں جتنے ہندوستانی ہیں۔ ان کا ایک غالب حصہ راجپوتوں، ڈوگروں، گورکھوں اور جاٹوں پر مشتمل ہے۔ اور یہ ایسے طبقات ہیں۔ جنہوں نے آج تک نہ ہی شدھی کرائی ہے۔ اور نہ لیڈروں کے بالوں کو کٹوا کر اسلامی جوا گردن میں ڈالنا پسند کیا ہے ٭

گرہستی استریوں کی کثیر اموات

جب سے بھارت ورش میں لوگوں نے پرانے سنسکاروں کی جگہ اور دھیان کو کرنا چھوڑ دیا ہے۔ تب سے انہوں نے نہ صرف امراض کو دعوت دی ہے۔ بلکہ بسا اوقات موت کو بھی نیوتہ بھیجا ہے۔ پراچین بھارت میں گربھادھان سنسکار باقاعدہ ہوتا تھا۔ اور گربھوتی استریوں کی دیکھ بھال باقاعدہ طور پر رکھشا کی جاتی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا تھا۔ کہ زچہ اور بچہ ہر دو سکھ شانت رہتے تھے۔ لیکن جب سے اس سنسکار کو ترک کیا گیا ہے۔ پرسوت کا مرض زیادہ ترقی کر گیا ہے۔ چنانچہ ہندوستان کی ۱۹۳۵ء کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ اس ملک میں ہر سال دو لاکھ عورتیں وضع حمل کی تکالیف سے مرتی ہیں ٭

گویا دوسرے الفاظ میں ان اعداد کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہر سال ہندوستان میں نہ صرف دو لاکھ گھر ویران ہوتے ہیں۔ بلکہ آئندہ نسل میں بھی دو لاکھ بچوں کا گھاٹا پڑتا ہے۔ ضرورت ہے کہ ذمہ دار ہندوستانی اس نقصان کی وجوہات دریافت کر کے آئندہ کے لئے ان کو روکنے کی کوشش کریں ٭

ماگھ اشنان کا میلہ

اس دفعہ پریاگ راج میں جو اردھ کمبھی کا میلہ ہوا تھا۔ اس میں ملک کے مختلف حصوں سے کم از کم ۳۰ لاکھ یاتری وہاں گنگا اور جمنا کے سنگم پر اشنان کرنے کے لئے پہنچے۔ گورنمنٹ نے بہت سے یاتریوں کو واپس آنا شروع کر دیا ہے۔ لیکن ابھی تک ایک بھاری تعداد وہاں موجود تھی۔ ۲۰ فروری تک مقیم رہے گی۔ اس میلہ کا ایک تاریک پہلو یہ ہے کہ یہاں ہندوؤں کا کروڑوں روپیہ سفر میں خرچ ہوتا ہے۔ وہاں ان اخراجات سے ہندو قوم کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچتا...

کی کوشش کرے۔ تو امید واثق ہے۔ کہ ان کی آواز اتنی بھاری تعداد تک پہنچ سکتی جتنی تک کہ کسی اور موقعہ پر پہنچنی ممکن نہیں ٭

ریاست بہاولپور میں سختی کا دور

ریاست بہاولپور میں کچھ دنوں سے پکڑ دھکڑ کا بازار گرم ہے۔ یہ پکڑ دھکڑ کسی مفسدانہ اور باغیانہ سازش کے شبہ میں کی جا رہی ہے۔ سازش ہے یا نہیں۔ یہ تو تب فیصل ہو سکتا ہے۔ کہ جب کسی غیر جانبدار ایجنسی کو ریاست میں جا کر بلا روک ٹوک آزادانہ تحقیقات کرنے کا موقع ملے۔ لیکن پکڑ دھکڑ کو ضروری ثابت کرنے کے لئے دربار نے ذیل کے تین ایکٹ ریاست کی حدود میں نافذ کر دئے ہیں:-

۱۔ انڈین کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ ۱۴ مجریہ ۱۹۰۸ء

۲۔ انڈین کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ ۲۳ مجریہ ۱۹۳۲ء

۳۔ پنجاب کریمنل لاء امینڈمنٹ ۲ مجریہ ۱۹۳۵ء۔ اور پھر غضب خدا کا ان ایکٹوں کے ماتحت سیاہ و سفید کے کل اختیارات ہوم منسٹر بہاولپور کو تفویض کئے گئے ہیں۔ اور ابھی تک یہ تکلیف نہیں کی گئی۔ کہ پہلے تحقیقات تو کرائی جاتی۔ کہ آیا جس مفسدانہ اور باغیانہ سازش کے شبہ میں سرکردہ ریاستی ہندوؤں کی گرفتاریاں عمل میں آ رہی ہیں۔ وہ وزیر اعظم کے دماغ کی ہی تو اختراع نہیں۔ جو ہندوؤں کو ذلیل کرنے کے لئے سوچی گئی ہے ٭

مصر میں مشاورتی وزارت کا قیام

مصر کے دیش بھگتوں نے اپنے دیش کی آزادی کے لئے جو طریق اختیار کیا ہے۔ وہ ایسا ہے جس سے بھارت ورش کی جملہ سیاسی پارٹیاں ایک اچھا سبق لے سکتی ہیں۔ جب سے ابی سینیا اور اٹلی میں جنگ چھڑی ہے۔ اور اٹلی نے مصر کی مغربی سرحد پر اپنی افواج جمع کرنی شروع کر دی ہیں۔ مصر کی برسر اقتدار پارٹی نے استعفیٰ دے کر دوسری سیاسی پارٹیوں کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ مصر کے مستقبل کے تحفظ کے لئے ایک متفقہ وزارت قائم کرنے میں دلچسپی کا اظہار کریں۔ چنانچہ اس خواہش کی تکمیل میں ملک کے اندر ایک مشاورتی وزارت بھی قائم ہو چکی ہے۔ اس وزارت سے مصر کو یہ فائدہ پہنچے گا۔ کہ وہ برطانوی پارلیمنٹ کے سامنے متفقہ مطالبات پیش کر کے برطانیہ کے ساتھ کوئی معاہدہ کر سکے گی۔ یہاں بھی ...

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کیا احراریوں نے روپیہ ہضم کیا؟

احراریوں کا یہ دعوٰے ہے۔ کہ وہ فدائے ملک و ملّت ہیں۔ وہ جہاں مسلمانوں کا بھلا سوچتے ہیں وہاں ملک کی خدمت کو بھی فراموش نہیں کرتے لیکن مرزائی کہتے ہیں۔ کہ احراریوں نے کشمیری مسلمانوں کا جو بھلا سوچا ہے۔ اُس کا حال یوں ہے :-

"ان ظالموں نے کشمیریوں پر سچ مچ ظلم وستم کی داستانیں سُنا سُنا کر عوام الناس سے اس کثرت سے روپیہ جمع کیا۔ کہ لاکھوں کی تعداد تک پہنچ گیا۔ اور اُن کی من مانی مرادیں پوری ہوئیں۔ اور حرام ہے۔ جو ایک پھوٹی کوڑی بھی ان غریب کشمیریوں پر خرچ کی ہو۔ جن کے نام پر روپیہ جمع کیا گیا تھا۔ اور اگر کبھی ہمدرد نے یہ سوال اُٹھایا۔ کہ ان سے روپیہ کا حساب بھی پوچھو۔ تو اُنہوں نے صاف جواب دے دیا۔ کہ جنگ کے موقعہ پر حساب کیسا؟"

("فاروق" - ۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء)

الفاظ صاف ہیں۔ مرزائی احراریوں پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ وہ کشمیر فنڈ کا بہت سا روپیہ ڈکار ہضم کر گئے۔ دیکھئے احراری اس الزام کا کیا جواب دیتے ہیں؟

مسلمانوں کے اصلی دشمن

آج تک یہ سوال حل ہونے میں نہیں آیا تھا۔ کہ مسلمانوں کے اصلی دشمن کون ہیں؟ کوئی نصارٰے کو بتاتا تھا۔ اور کوئی ہندوؤں یا سکھوں کو۔ لیکن آج ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ اُن کے اصلی دشمن خود مسلمان ہیں۔ اور وہ بھی قوم پرست احراری۔ چنانچہ ایک مرزائی لکھتا ہے۔ کہ :-

"اس حقیقت بازی کو اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو صاف طور پر نظر آتا ہے۔ کہ احرار کے لیڈروں کا مسلمانوں کا خیر خواہ ہونا تو درکنار وہ اُن کے خون کے پیاسے تھے۔ ہم خواہ مخواہ ہندوؤں کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ ننگ اسلام احرار ہندوؤں سے بھی بڑھ کر مسلمانوں کے دشمن ہیں۔"

("فاروق" - ۲۸ جنوری)

ہمعصر "فاروق" اگر احراریوں کے خلاف اس طرح غیظ و غضب کا اظہار کرنے کی بجائے یہ ثابت کرتا۔ کہ مرزائیوں نے احراریوں کے مقابلہ پر اسلام یا مسلمانوں کی فلاں خدمت کی ہے۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ اور دُنیا کو یہ سمجھنے میں آسانی رہتی۔ کہ مرزائی واقعی مسلمانوں کے ہمدرد ہیں۔ اور احراری اُن کے خفیہ دشمن۔ لیکن جب حالت یہ ہو۔ کہ مرزائی آخری ثبوت کو قادیان میں مرکوز کر رہے ہوں۔ تو انہیں اسلام

کا حامی ماننا قدرے مشکل ہے :-

قرآن میں تحریف

قرآن شریف میں تحریف و تنسیخ کا ثبوت ہوتے ہوئے پھر بھی ہمارے مسلمان دوست ضد سے اس بات سے انکار کر دیتے ہیں۔ لیکن چونکہ سچائی سے انکار کرنے سے بعض اوقات انسان کو منہ کی کھانی پڑتی ہے۔ اس لئے کبھی کبھی مسلمانوں کو چار و ناچار قرآن میں تحریف کا اقبال کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ قرآن کا جو نسخہ تاج کمپنی کی سرکردگی میں چھپا ہے۔ اُس کے دو ترجمے ہیں۔ ایک شاہ رفیع الدین صاحب کا اور دوسرا مولوی اشرف علی تھانوی کا۔ مولوی اشرف علی صاحب آیت کریمہ یا عیسیٰ انی متوفیک الخ کا ترجمہ کرتے ہوئے متوفیک کے معنی وفات دینے والا فرماتے ہیں۔ مگر اس کے آگے بریکٹ کے اندر "فی الحال" کا لفظ بڑھا کر کے "فی الحال تجھے اُٹھا لیتا ہوں" ترجمہ کرتے ہیں لیکن لطف یہ ہے کہ آیت میں کوئی ایسا لفظ مطلقاً نہیں۔ جس کے معنی "فی الحال" ہو سکتے ہیں۔ گویا خود ساختہ ایزادی کر کے مولوی صاحب نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ قرآن انسانی تحریف سے محفوظ نہیں۔ اور اس کے مترجم اس کے ذمہ جو کچھ مڑھنا چاہیں مڑھ سکتے ہیں :-

ڈاکٹر اقبال کی "اسلام دوستی"

نہ صرف ڈاکٹر محمد اقبال خود بلکہ اُن کے مداح بھی اُنہیں ایک پکا مسلمان سمجھتے ہیں۔ لیکن حال ہی میں ایک ایسا تازہ انکشاف ہوا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ سر اقبال کا یہ خیال ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب کی بعض احادیث جو آمد مسیح کے متعلق ہیں۔ مجوسی خیالات کی مظہر ہیں۔ ملاحظہ ہوں ذیل کی سطور :-

"آمد مسیح کا عقیدہ جو مسلمانوں میں رائج ہے۔ وہ مجوسیوں سے آیا ہوا ہے" :-

("فاروق" - ۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء)

دوسرے الفاظ میں اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ بے شمار اسلامی احادیث جن میں آمد مسیح کا ذکر ہے۔ اور جو مستند مسلم راویوں اور صحابہ کے توسط سے مسلمانوں تک پہنچی ہیں۔ اور جن کی بنا پر اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح دوبارہ دُنیا میں آئیں گے۔ سب کی سب پیغمبر اسلام کی احادیث نہیں۔ بلکہ مجوسی اور زردشتی تعلیم کا جزو ہیں۔ دیکھئے ڈاکٹر اقبال اس الزام کا جو کہ اُن کے دشمنوں نے اُن پر لگایا ہے۔ کیا جواب دیتے ہیں :-

قرآن میں بے ربطگی کا زور

یہ خوبی صرف وید بھگوان کو ہی حاصل ہے۔ کہ اس کے اندر ربط پایا جاتا ہے۔ اور اس کے ایک منتر کا دوسرے منتروں سے ترتیبی تعلق ہے۔ لیکن دوسرے مذاہب کے مذہبی گرنتھوں میں جن کو وہ الہامی سمجھتے ہیں۔ یہ خوبی نہیں پائی جاتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ غلطیوں سے پُر ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف کے متعلق ایک مسلمان جن کا نام نامی سید عنایت حسن شاہ صاحب ہے۔ ذیل کی سطور شائع فرماتے ہیں :-

"بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ قرآن میں بعض تقدیم و تاخیر ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کس نے تقدیم و تاخیر بنائی۔ اگر خدا نے موسٰی علیہ السلام سے پہلے عیسیٰ کا نام آیت میں فرمایا۔ یا مریم صدیقہ کو پہلے سجدہ اور بعد میں رکوع کا حکم ہوا۔ تو کس کا حکم ہے۔ خدا کا۔ اب کون ہے۔ جو اس کو بدل سکے۔ ہمارا ایمان اس بات پر ہونا چاہئے۔ کہ جس جس جگہ خدا نے قرآن کی ترتیب کو رکھا ہے۔ وہ درست ہے۔ کوئی بدل نہیں سکتا" :-

("فاروق" - قادیان)

شاہ صاحب کا موٹا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر قرآن شریف میں بے ربطگی پائی جاتی ہے۔ اور اس میں تقدیم و تاخیر ہے۔ تو یہ محض اللہ میاں کا قصور ہے۔ اور ہمیں اس کے ارشاد کے آگے سر خم کر دینا چاہئے۔ خواہ ایسا کرتے وقت نہ ہی عقل سلیم ہماری رہنمائی کرے۔ اور نہ ریسرچ ہی کام دے :-

مسلم عورتوں کا دکھڑا

ہم ویدک دھرمی تو مسلمانوں کو بار بار سمجھاتے تھک چکے ہیں۔ کہ تمہارے مذہبی احکام کی رُو سے عورتوں کی حالت سخت قابلِ رحم بن گئی ہے۔ کیونکہ جہاں تمہارے مذہب میں کثرت ازدواج کا رواج پایا جاتا ہے۔ وہاں طلاق کی مکروہ رسم بھی جاری ہے۔ لیکن ہمارے مسلمان بھائی بجائے ہماری رائے کی قدر کرنے کے اُلٹے ہمارے منہ آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن اب ان کے ایک مسلم عالم نے جن کا نام نامی مولانا حافظ احمد سعید ہے۔ اور جو ناظم جمعیتہ علمائے ہند ہیں۔ ذیل کا مضمون اخبار "الجمعیت" کے ۲۸ جنوری کے پرچہ میں شائع فرمایا ہے :-

"اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ مسلم عورتوں کو یقیناً تکلیف ہے۔ اور اُن کے لئے بُرے شوہروں سے مخلصی کی کوئی صورت نہیں۔ یہ مشکل کوئی آج کی نہیں

بلکہ جب سے اس ملک میں حکومت انگلشیہ کا دور دورہ ہوا ہے" :-

ناظم صاحب اگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیتے کہ مسلم عورتوں کو اس تکلیف سے کیسے بچایا جا سکتا ہے۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ ہمارے خیال میں ان کی یہ تکلیف تب تک دور نہیں ہو سکتی جب تک اُن کو مردوں کی بے جا غلامی سے نجات دلانے کا ڈھنگ نہیں نکالا جاتا :-

ہندوستانی مسلمانوں میں تفرقہ اندازی

مسلمانوں میں پہلے ہی ۷۲ بڑے فرقے اور ۵۰ سے زائد چھوٹے فرقے موجود ہیں۔ آنجہانی مرزا غلام احمد کے نبی مشتہر ہونے سے ایک نئے فرقہ کا اضافہ ہو گیا ہے۔ اور سمجھدار مسلمانوں کو یہ خوف دامنگیر ہو رہا ہے۔ کہ اگر قادیان کی طرح باقی دفعہ جات بھی نبی پیدا کرنے لگ پڑے۔ تو مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کا زور ہو جائے گا۔ گو ہمارے مرزائی دوست پہلے اس نکتہ کو سمجھنے سے قاصر رہے۔ لیکن اب جبکہ اُن کو تلخ حالات سے واسطہ پڑا ہے۔ اُنہوں نے ذیل کا شور مچانا شروع کر دیا ہے :-

"اسلامی ممالک میں یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ صدیوں سے بچھڑے ہوئے شیعہ سُنّی بھائیوں کو آپس میں گلے ملا دیا جائے۔ وہ ایک دوسرے کو کافر کہنا اور آپس میں نفرت کرنا چھوڑ دیں۔ برخلاف اس کے ہندوستان کے بعض بہترین دماغ مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کے لئے جدوجہد فرما رہے ہیں۔"

("پیغام صلح" - ۳ فروری)

اگر ہمارے مرزائی دوست ابتدا میں اس تفرقہ اندازی کی داغ بیل نہ ڈالتے۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ خود ان کے پیر و مرشد آنجہانی مرزا صاحب نے ہی پہلے اپنے مخالفوں کے خلاف زبان درازی سے کام لیا۔ غیر مرزائی امام کے پیچھے اپنے مریدوں کو نماز پڑھنے سے منع کیا اور غیر احمدیوں سے رشتہ ناطہ کی مخالفت کی۔ اب بھی اگر مرزائی اپنی طرف سے تفرقہ اندازی کی روِش

ورروں کی ضرورت

دہلی۔ یو۔ پی۔ سی۔ پی۔ اور بہار کے آریہ سماج کے وِدھوا آشرموں اور یتیم خانوں میں شادی کرانے کے خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں۔ یا خود آکر ملیں۔ سوائے خرچ خط و کتابت کے کوئی فیس دان یا انعام نہیں لیا جاتا۔ اور درخواست کے ساتھ سوا آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے :-

مینیجر سوشل سروس بیورو بازار پہاڑ گنج دہلی

CC0, Gurukul Kangri Collection

سودرشن چکر

ایک سرحدی مسلمان کے احمدی ہوجانے پر اُس کے گاؤں کے مُلّا نے فتویٰ دیا۔ کہ :-
"یہ کافر بے دین اور مرتد ہوگیا ہے۔ اس کا مال لوٹنا جائز ہے۔ بلکہ عین ثواب ہے۔ جو اس کا مال لوٹ کر کھائے گا۔ وہ ثواب کا مستحق ہوگا۔ اور سیدھا جنّت میں چلا جائے گا۔ جنّت کے دروازے اُس کے لئے کھلے ہونگے۔ اور اُس سے کوئی محاسبہ نہ ہوگا" ::
("الحکم" - ۱۴ / جنوری ۱۹۳۶ء)

اگر بعد از خواستن احمدیوں کا مال لوٹنے سے ہی جنّت نصیب ہوتا ہے۔ تو پھر کون ایسا بیوقوف ہے۔ جو نماز اور روزہ کی پابندیوں کا معتقد ہوگا۔ اس آسان طریقہ سے کیوں نہ جنّت کے ساتھ ساتھ مال بھی حاصل کرنے کی وہ خواہش کرے گا ::

× × × × ×

شیخ نور احمد صاحب "الحکم" کے ۱۴ / جنوری کے پرچہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے والد بزرگوار حضرت مرزا غلام مرتضیٰ کی زندگی کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کس خوبی سے لکھتے ہیں۔ کہ :-
"حقہ نوشی بکثرت کیا کرتے تھے (بیکار کی حالت میں بھلا اور کرتے بھی کیا؟) ہم طلباء موضع کھارا مدرسہ سے فارغ ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ تو آپ ہم کو حکم دیتے۔ کہ حقّہ بھر لاؤ۔ ہم بھر کر لا دیتے۔ تو کہتے جلاؤ۔ اس طرح جلا کر آپ کے سامنے رکھ دیتے" ::

سچ ہے حقّہ نوشی کی عملی تعلیم دینے کے سوائے آپ بچّوں کو اور سکھا بھی کیا سکتے تھے؟

× × × × ×

قرآن کی ایک آیت کی رُو سے مسلمان وہ ہے "جو نماز پڑھے۔ اور قبلہ کی طرف منہ کرے"۔ لیکن دوسری آیت یہ بتاتی ہے۔ کہ "جو شخص تمہیں اسلام علیکم کہے۔ اُسے مت کہو۔ کہ تو مومن نہیں ہے"
("فاروق" - ۲۸ / جنوری)

عجیب گورکھ دھندا ہے۔ خود قرآن "مسلمان" کی صراحت سے منضبط کوئی تعریف نہیں کر سکتا کہیں مسلمان ہونے کے لئے صرف نماز کی پابندی ہے۔ اور کہیں "اسلام علیکم" کہنا ہی کافی ہے۔ اور کہیں صرف کلمہ پڑھ لینے والا مومن ہے۔ ان اختلافات کی موجودگی میں بھی مسلمانوں کا یہ دعویٰ کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ اگر یہ قرآن کسی اور کی طرف سے ہوتا۔ تو اس میں اختلاف کثرت سے پائے جاتے"۔ کیا وقعت رکھتا ہے؟

("مسلمان" - ۱۵ / جنوری ۱۹۳۶ء)

× × × × ×

"ایک شخص نماز بالجہر کرے جیسے حنفی نہیں کرتا۔ اور اگر نہ کرے۔ تو "اہلحدیث" سے خارج۔ اگر تمام دُنیا کے گناہ کرے۔ پیٹ بھر کر اللہ و رسول صلی اللہ کی نافرمانیاں کرے۔ اور خالی زبان سے اپنے آپ کو مسلمان کہتا پھرے۔ تو اس کے اسلام میں کوئی خرابی نہیں"
("مسلمان" - ۱۵ / جنوری)

"مسلمانی" کی تین تعریفیں اوپر دی جا چکی ہیں یہ چوتھی ایک نئی تعریف ہے۔ نہ جانے دن بدن اور کیا اصلاح ہوگی؟

× × × × ×

رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ "قرآن کی آیتوں کو آپس میں نہ لڑاؤ" ::
("مسلمان" - ۱۵ / جنوری ۱۹۳۶ء)

یہ حکم صادر فرما کر گویا رسول اللہ نے مسلمانوں کے لئے تحقیق حق کا دروازہ بند کر دیا۔ اور اُن کی عقل پر تالا لگا دیا۔ لیکن وہ مسلمان بھی کیوں کافر قرار نہیں دئے جاتے۔ جو فوٹو گرافی حرام ہونے کے باوجود "فوٹو" کھنچواتے۔ سنیما دیکھتے۔ فلمیں بناتے اور فوٹو گرافی کرتے ہیں۔ کتّوں کا پالنا حرام ہوتے پر بھی سینکڑوں مسلمان گھروں میں کتّے رکھتے ہیں۔ اور بعض "پردہ" کو بھی بالکل فضول خیال کرتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ بقول اخبار "مسلمان" سماع موتیٰ علم الغیب اور حیات مسیح علیہ السلام کے مسائل پر آیتوں کو لڑاتے۔ اور قرآن مبین میں اختلاف ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں" ::

× × × × ×

۱۶ / جنوری کے "اہلحدیث" کے پرچہ میں ایک سوال کیا گیا ہے۔ کہ "ایک شخص نے اپنا مکان بیچ کر حج کیا۔ گو اُس کی استطاعت نہ تھی۔ اُس نے جائز کیا یا ناجائز؟"

جواب ملتا ہے۔ "کہ اُس نے بُرا تو کیا۔ لیکن چونکہ شوق ایسا کیا۔ اس لئے جائز ٹھہرا"۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اُس کے شوق یا "جنون" نے گھر کے دوسرے افراد کو تو مصیبت میں ڈال دیا۔ اور اگر وہ چوری کر کے حج کر آتا۔ تو کیا وہ بھی جائز ہوتا۔ آخر وہ بھی تو جذبۂ شوق سے متاثر ہو کر کیا جاتا ::

× × × × ×

"مسلمان" اپنی ۱۵ / جنوری کی اشاعت میں "انقلاب" کا ایک اقتباس دے کر ایک امریکن اخبار میں شائع شدہ ایک اشتہار کا ذکر کرتا ہے۔ جو کسی امریکن کروڑ پتی کی طرف سے

بدیں غرض شائع ہوا۔ کہ "وہ دس ہزار پونڈ مکسیکو کی اُس نوجوان لڑکی کو دیگا۔ جو اپنے آپ کو اچھوتی اور کنواری ثابت کر سکے"۔

سُنا گیا ہے۔ کہ یہ اشتہار کئی ہفتے شائع ہوتا رہا۔ لیکن مس میو کی کسی بہن کو یہ جرأت نہ ہوئی۔ کہ اپنی پاکیزگی کا ثبوت دے کر اس انعام کو حاصل کر لیتی۔ اور آپ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے "خدا ہندوستان کی لڑکیوں کو اس لعنت سے بچائے۔ لیکن گرلز سکولوں میں آثار اچھے نہیں"۔

کیا مسلم دیویوں کے لئے برقعہ پاکیزگی اور دوشیزگی کی حفاظت کی گارنٹی نہیں؟ اگر واقعی اس کی موجودگی میں بھی آثار بد نظر آتے ہیں۔ تو اسے خیرباد کہہ دیجئے۔ یا کوئی اس سے "بہتر" چیز ایجاد کیجئے۔ اور اپنی بہنوں کو اس لعنت بد سے محفوظ کر کے ثواب حاصل کیجئے ::

× × × × ×

اخبار "مسلمان" ایک ہندو دیوی کے اس حالت میں جبکہ والدین کی غلطی سے کسی کا بنی نابکار نکھٹو اور دائم المریض ہو۔ طلاق کی سہولیت کے میسّر ہونے کی ضرورت پر کئے گئے اظہار خیال کو لے کر بڑے فخر سے اسلامی برکات کا ذکر کرتے ہوئے "طلاق" کا ذکر کرتا ہے۔ لیکن اسے شاید معلوم نہیں۔ کہ حدیث کے فرمان کے مطابق اللہ کے نزدیک حلال چیزوں میں سے "طلاق" سب سے بُری چیز ہے ::

اور پھر کیا مسلمان عورت کو "طلاق" کا حق حاصل ہے؟ مرد تو چاہے عورت کو بلا وجہ "طلاق" دے کر اُس کی زندگی کو تباہ کر دے۔ لیکن اُسے تو مرد کے مظالم کا شکوہ کرنے کی بھی اجازت نہیں چہ جائیکہ وہ طلاق دے سکے۔ آخر وہ اپنے خاوند کے رحم پر ہی تو ہے۔ پھر وہ کس منہ سے فخریہ "طلاق" کو بطور برکت اور خصوصیت پیش کرتا ہے ::

× × × × ×

"مسلمان" اپنی تازہ اشاعت میں ایک نئے نبی کے ظہور کی اطلاع دیتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قصبہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ سے ایک اشتہار شائع ہوا۔ جس کے مشتہر کا نام ملاحظہ ہو :-
"الداعی غلام جنبا چراغ الدین محمد اکبر قریشی فاروقی مسیح مہدی، کرشن، مصلح موعود بیت المقدس کرشن گنگا سمبڑیال ضلع سیالکوٹ"۔
آپ نے اشتہار کے ذریعہ اعلان کیا ہے :-
"چونکہ ہم دُنیا کو بہشت بنانا چاہتے ہیں۔ اس لئے تمام روئے زمین کے فرعون، ہنستا، شاہ، قیصر، راجے مہاراجے، نواب، سیٹھ، ساہوکار امیر، غریب اور مدبّرین سیاسی دھن سے میرے مددگار، معاون ہو کر اور شریک کار ہو کر اس بار عظیم سے اسبکدوشی حاصل کریں" ::

نہ جانے اس نئے نبی کو اس دُنیا کو بہشت بنانے کی کیوں سُوجھی ہے؟ کیا اسے اللہ میاں کے بنائے ہوئے بہشت پر قناعت نہیں؟

× × × × ×

"مسلمان" اس شخص کے اس اعلان کو اس کے پاگل پن کے مترادف سمجھتا ہے۔ لیکن اسے تو اس نئے نبی کا مشکور ہونا چاہئے۔ کیونکہ وہ تمام سیٹھ ساہوکار شاہ، فرعون وغیرہ کی امداد سے اس دُنیا کو "جنّت" میں تبدیل کرنے کی فکر میں ہے۔ البتہ یہ بات جا غور ضرور ہے۔ کہ اگر واقعی وہ اپنے مدّعا میں کامیاب ہوگیا۔ تو خدائی جنّت کی بات کون پوچھے گا؟

اگر ساری دُنیا کو بہشت بنا دیا گیا۔ تو کافروں اور گنہگاروں کے لئے کوئی جگہ نہ رہے گی۔ تب تو بیچارے احمدی، قادیان اور احمدیہ بلڈنگس لاہور کو بہشت کدہ بننے سے ضرور روکیں گے ::

× × × × ×

بڑے دنوں کی چھٹیوں میں ایک نام نہاد سناتن دھرم پراونشل کانفرنس ہو چکی ہے۔ اب اکھل بھارت ورشیہ سناتن دھرم سمیلن کا سوانگ یکم فروری سے ۵ فروری تک بھرا جائے گا۔ کیمبلپور کانفرنس کا جو حشر ہوا۔ اُسکا سناتن دھرمی برسوں نہ بھول سکیں گے۔ دُشمنوں نے تو اس کو ناکام بنانے کے لئے جو کیا۔ سو کیا۔ امرتسری شرما جی کو رنج ہے۔ تو یہ کہ اُن کے اپنے بھی اس موقعہ پر غدّاری کر گئے۔ "جاگرت" اور "ویر بھارت" نے پبلک کو اصل حالات سے آگاہ کر کے پول کھول دی۔ اسی خطرہ سے آگاہ ہو کر اب شرما جی ڈرتے ہیں۔ کہ کہیں یہ "غدّار" اکھل بھارت ورشیہ کانفرنس کی بھی وہی درگت نہ کریں لیکن ہم تو اُمید رکھتے ہیں۔ کہ اس آل انڈیا کانفرنس کو بقول شرما جی ضرور کیمبلپور کانفرنس کی طرح شاندار کامیابی نصیب ہوگی۔ شرما جی خواہ مخواہ غم میں دبلے ہوتے جا رہے ہیں ::

× × × × ×

"شہید گنج ایجی ٹیشن کا حشر" کے زیر عنوان "جاگرت" اپنی ۲۴ / جنوری کی اشاعت میں پیر جماعت علی شاہ کی ناکامی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ :-
"پیر جماعت علی شاہ کو امرتسر کانفرنس میں جس ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اُس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اس تحریک کو آپ اپنے ہی ہاتھوں دفن کر کے حج کو جا رہے ہیں" ::

ہمارا خیال ہے کہ معاصر "جاگرت" کو کچھ غلط فہمی ہوئی ہے۔ آپ تحریک کو دفن کر کے نہیں۔ بلکہ دفن کرنے کے لئے ہی آپ حج کرنے جا رہے ہیں۔ تاکہ خود کردہ گناہ کبیرہ کا کفارہ کر سکیں ::

"منشی علاؤ لیبوری"

...Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہندو جاتی کی شکشا کا انحصار صرف آتم سدھار پر مبنی ہے

(لیکھک شری پت سیٹھ گھنشیام داس جی برلا)

ڈاکٹر امبیدکر نے جب سے ہندو دھرم کو تیاگ دینے کا اپنا نشچے پرگٹ کیا ہے۔ تب سے چاروں طرف ایک تہلکہ سا مچ گیا ہے۔ ہندو قوم پر آج صدیوں سے آفت آ رہی ہے۔ اور کب اس کا خاتمہ ہوگا؟ اس کا کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔ مگر ہندو جن سماج میں جیسی اجتماعی جاگرتی آج دکھلائی دیتی ہے۔ ویسی شاید سینکڑوں سالوں میں بھی دیکھنے میں نہ آئی ہوگی۔ اسی لئے اس چوٹ سے سارے جنگ کھلبلی سی مچ گئی ہے۔ اور ہندو نیتا جی جان سے اس فکر میں ہیں۔ کہ امبیدکر ہندو نام کو نہ چھوڑیں۔ کسی ایک آریہ سماجی سجن نے تو یہاں تک کہہ ڈالا ہے۔ کہ اگر امبیدکر کے کوئی اچھا لڑکا ہو۔ تو وہ اپنی لڑکی اس کے ساتھ بیاہ دینے کو تیار ہیں۔ باقی سجن ہندو دھرم کی فضیلت دکھاتے ہوئے امبیدکر سے دھرم تیاگ نہ کرنے کی پرارتھنا کرتے ہیں۔ سنا ہے۔ کہ جبیہ ماویہ جی امبیدکر کو سمجھانے کے لئے جانے والے ہیں۔ کیا اس کا کوئی نتیجہ ہوگا؟ ایسی امید کرنا بیکار ہے:۔

غیر مذاہب والوں کے ڈورے :۔

عیسائی مسلمان وغیرہ بھی امبیدکر کا دروازہ زور سے کھٹکھٹا رہے ہیں۔ اور انہیں اپنے اپنے دھرم کی فضیلت دکھا رہے ہیں۔ کیا ہندو کیا عیسائی اور کیا مسلمان سبھی یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ جہاں ایک امبیدکر نے دھرم چھوڑا۔ لاکھوں ہریجن ہندو دھرم کو تلانجلی دے دیں گے۔ اور ہندوؤں کو بس اسی کا خوف ہے۔ وہی بات عیسائی اور مسلمانوں کے لئے آشا کی کرن ہے۔ اس لئے ہندو ایک طرف اور باقی مذاہب والے دوسری طرف ہیں۔ ان کے درمیان کافی رسہ کشی ہو رہی ہے۔ دونوں پکش والے خواہ دھرم کی فضیلت دکھلاتے ہیں:۔

دھرم ہے یا مذاق ؟ :۔

धृति: क्षमा दमोऽस्तेयं शौचमिन्द्रियनिग्रहः।
धीर्विद्या सत्यमक्रोधो दशकं धर्मलक्षणम्॥

یہ منو۔ اور یہ کہنا چاہئے۔ کہ جس میں یہ دس لکشن پائے جائیں۔ وہی دھارمک۔ آریہ یا ہندو ہے۔ اسی طرح مسلم یا ایمان (پورن دھارمک) ہی مسلمان کہلانا چاہئے۔ مگر آج تو یہ سب باتیں کتابی پنڈتوں تک ہی محدود ہیں۔ نہ تو ان دس لکشنوں کی کسوٹی پر کسے جانے کے کارن ہی کوئی ہندو ہوا سکتا ہے۔ اور نہ مسلمان کہلانے کے لئے مسلم یا ایمان ہونے کی ضرورت ہے۔ ہندو۔ مسلمان وغیرہ اصطلاحوں کی بری دشا تو اب سماج وشیش تک ہی پرمیت ہے:۔

ہندو نام سے نفرت :۔

امبیدکر کو بھی کوئی ادھیاتمک ادھیکارن نہیں ہے۔ جو انویشن کرنے میں لگے ہوں۔ کہ ان دس لکشنوں والا دھرم سنرکشت ہے یا اسلام۔ انہیں تو ہندو نام بھی اکھرتا ہے۔ اور وہ اس سے چھوٹنے کی فکر میں ہیں۔ ہمیں بھی اسی بات کی فکر ہے۔ کہ وہ پرانے نام ہی ہندو بنے رہیں۔ چاہے ان میں سنیتہ دھرم رہے یا نہ۔ نندا رہی بنی رہے۔ یہی چنتا ہے۔ اور یہ ترشنا اگر سچ پوچھو۔ تو کوئی اُوچت بھی نہیں ہے:۔

" किल्लो संघ शक्तिः " ! " घण जीतिरे राजया "

مگر کیا اس گرو دھاندیا بے تکی بوکھلاہٹ سے ہماری جاتی بڑھ سکتی ہے۔ اتنوا جتنی ہے۔ اتنی بھی قائم رہ سکتی ہے؟

درست تشخیص کی کمی :۔

دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ امبیدکر کی اس چیتونی سے جہاں تنخواہ بھر پور ہے۔ وہاں شانت اور اشیخ مولیہ کا دیوالیہ سا دکھلائی پڑتا ہے۔ ایک روگی کی جان بچانے کے لئے پچاسوں اپچارک مختلف دوائیاں لے کر اسے پلانے کا ہٹھ کریں۔ تو مریض کے رہنے سے دنوں کا بھی خاتمہ ہی سمجھنا چاہئے۔ ایک بہت بڑے بند میں جو چھلنی کی طرح چھیدوں والا ہو گیا ہو۔ اور جس میں سے فوارے بڑے زور سے پھوٹ رہے ہوں۔ نکلتے ہوئے پانی کو لوٹوں موٹوں سے بھر کر روکنے کا حوصلہ کرنا مضحکہ خیز ہی ہوگا۔ اس بارہ میں ہماری ساری کاروائی بھی کچھ اسی قسم کی ہے۔ امبیدکر کو اپنے اندر رکھنے کی جتنی چنتا ہو رہی ہے۔ اس کا سواں حصہ بھی ہندو سنسار کو تندرست رکھنے کی نہیں۔ مرمت کے بغیر ہندو سماج روپی گھر چاہے امبیدکر کو رکھ بھی لے۔ تو بھی وہ اور لاکھوں امبیدکر کھو بیٹھے گا۔ ہماری تعداد کا آدھار ہندو قوم کے شدھ جلد ہونے پر ہے:۔

(باقی اگلے صفحہ پر مسلسل پڑھئے)

قرآن شریف مسئلہ تناسخ کو تسلیم کرتا ہے

"آواگون کانفرنس دہلی میں ایک صداقت پسند مولوی کا نعرۂ حق"

دہلی۔ ۳۰ جنوری۔ آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کے سالانہ جلسہ کے پنڈال واقع ہیبل پارک میں آریہ پرتک شکشنی سبھا دہلی کی طرف سے کل رات کو "آواگون کانفرنس" کا اجلاس زیر صدارت لالہ دیش بندھو جی منعقد ہوا۔ مولانا محبوب علی شاہ نے قرآن مجید کی آیات کا حوالہ دیتے ہوئے بتلایا کہ میرے نزدیک اندر سے قرآن شریف تناسخ برحق ہے۔ اور اگر اس مسئلہ کو باطل قرار دیا جائے۔ تو اللہ تعالےٰ پر مختلف قسم کے الزامات عائد ہوتے ہیں۔ کیونکہ دنیا میں دیکھا جا رہا ہے۔ کہ کوئی اندھا ہے اور کوئی کوڑھی۔ کسی کو کچھ تکلیف ہے اور کسی کو کچھ۔ اور کوئی آرام و چین سے ہے..... وغیرہ۔ ہمارا قرآن کریم تناسخ کی پُرزور تائید کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں صاف فرمایا ہے کہ "زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے۔ اور بار بار اسی میں لوٹائے رہیں گے۔ اسی زمین میں سے تم کو پیدا کیا ہے۔ اور کرتے رہیں گے"۔ مولانا نے معہ رکوع و سپارہ کے حوالے سے قرآن کی کئی آیتیں پڑھیں۔ اور یہ ثابت کیا۔ کہ قرآن مجید تناسخ کی پُرزور تائید کرتا ہے۔ لیکن عام لوگ اس وجہ سے نہیں مانتے ہیں۔ کہ ایسا کرنے سے کافروں کے مسئلہ کی تائید ہوتی ہے۔ ازاں بعد چند ایک اور مولویوں اور ایک مجاور نے تقریریں کیں:۔

مولانا محمد حسین نے فرمایا کہ مسئلہ تناسخ کے ثبوت کے لئے دلیل ایسی ہونی چاہئے۔ کہ مشاہدہ کی دلیل ہو۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ کہ روح شئی ہی نہیں۔ بلکہ دو لطفوں کے انفصال سے اس کا ظہور ہوتا ہے۔ اس لئے روح قدیم نہیں ہے۔ بلکہ ماں باپ کے نطفہ کے ملنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ بارش ہونے سے مادہ کے مل جانے سے صدہا مینڈک وغیرہ جانور پیدا ہو جاتے ہیں:۔

اس کے بعد پروفیسر موہن لال نے مسئلہ تناسخ کی تائید اور ثبوت میں ایک نہایت واضح اور مؤثر الفاظ میں تقریر کی۔ اور بتلایا۔ کہ شانتی دیوی کی طرح کے واقعات نہ صرف ہندوستان بلکہ آسٹریا وغیرہ غیر ممالک میں بھی ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ آپ نے "سٹیٹسمین" کا حوالہ دیکر بتلایا۔ کہ شانتی دیوی کی طرح کا ہی ایک واقعہ ابھی آسٹریا میں ہوا ہے۔ جس کی چھان بین ہو رہی ہے:۔

ہماری شاخ دہلی میں نئی سڑک پر کھل گئی ہے

سنسکار ودھی ۲/ | اردو ستیارتھ پرکاش شتابدی کے موقعہ پر مفت بانٹ کر گھر گھر میں پہنچایئے | رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ۶/

ایک سو خریدنے پر فی جلد چار آنے
۵۰۰ کے خریداروں کے نام ٹائیٹل پر چھاپ دیئے جائیں گے

مہرشی دیانند کا مستند و مکمل جیون چرتر مجلد ۶/ ۔ بغیر جلد ۵/
چاروں وید معہ ہندی انوواد چار جلدوں میں فی جلد للعہ مستقل گراہکوں سے ۳/
چرک معہ ہندی انوواد تین جلدوں میں فی جلد للعہ

یوگ مارگ ۳/ ۔ جیون پنتھ ۵/ ۔ وید آہد کیش ۸/
ویدیں استریاں ۸/ ۔ بھارتیہ سماج شاستر عمرا ۔ یجروید گٹکا ۱۲/

ان کے علاوہ ہر قسم کی دھارمک سماجک پستکیں ہمارے یہاں بہت کفایت سے ملتی ہیں۔ منڈل کے دس دس روپیہ کے حصے خرید کر نفع کمائیے۔ اور وید پرچار کا ثواب بھی مفت میں لیجئے

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CC0. Gurukul Kangri Collection

بقیہ مضمون "جاتی کی سنکھیا..... آتم شدھار پر مبنی ہے" صفحہ ۱۰ سے

موجودہ تبدیلیٔ مذہب:

عجب تو یہ ہے کہ ایسے وقت میں بھی ہم درست حالت کا جائزہ لینے سے انکار کر رہے ہیں۔ آج ایک ہزاروں ودھوائیں۔ اناتھ اور ہری جن ودھرمی بنتے جا رہے ہیں۔ ایک وجہ ایسے گئے ہیں۔ اور بنتے جا رہے ہیں۔ میں ایک وجہ ایسے ودھرمی کو نہیں جانتا جس نے قرآن یا بائیبل پر عاشق ہو کر چوٹی کٹائی ہو۔ کسی ایسے نومسلم یا نوعیسائی سے پوچھئے۔ وہ بتلائے گا۔ کہ ہندو سماج کو اس نے نہیں بلکہ سماج نے اسے تیاگ دیا ہے۔ پھر اصلاح کرکے اس نتیجہ پر اتنی گھبراہٹ کیوں؟ اور اگر روگ سے مکتی ہی ہونا مطلوب ہے۔ تو ہم یہ کیوں نہیں دیکھتے کہ اصلاح کرتی اسی پرانی لکیر پر جا رہے ہیں۔ جس پر کروڑوں ہندو نیست ہو کر ہندو سماج کو نڈھال کئے ہوئے گزر گئے ہیں۔ جب کوئی لڑکی کسی مسلمان دوارہ بھگائی جاتی ہے۔ تب بھی مسلمانوں پر غصہ آتا ہے۔ مگر کیوں ہم اپنی نالائقی پر غصہ نہیں کرتے۔ جو اس بھگائی گئی لڑکی کے بھگائے جانے کی ذمہ دار تھی۔

ایک مارواڑی لڑکی کا اغوا:

کچھ سالوں کی بات ہے۔ ایک مارواڑی لڑکی کو ایک مسلمان بھگا کر لے گیا۔ سماج کو کافی غصہ آیا۔ خلافت کا زمانہ تھا۔ اس لئے یہ معاملہ مسلم لیڈروں تک پہنچایا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر کچھ مدد دے سکیں گے۔ مگر لڑکی کے جب واپس آنے کی امید لگی۔ تب سب کے چہروں پر سیاہی دوڑ گئی۔ سوال یہ ہوا کہ اس لڑکی کو اس سنگھٹن والے رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ ... دی۔ کہ وہ گھر میں نہیں آ سکتی۔ نوجوانوں نے غصہ کا اظہار کیا۔ مگر ان کی پیش نہ گئی۔ آخر وہ لڑکی نہیں آئی۔ وہیں خودکشی کر کے مر گئی۔ ہندو سماج نے ثابت کر دیا۔ کہ لڑکی نے ہم کو نہیں۔ بلکہ ہم نے لڑکی کو چھوڑا۔ یہ تو پندرہ برس کی بات ہو گی۔ آج بھی کسی ودھوا آشرم میں جا کر وہاں رہنے والی کسی ودھوا کا بیان لیجئے۔ کچھ ایسی ہی کتھا سننے کو ملے گی۔

مس میرا بھین سے بدسلوکی:

مگر اب کچھ تازہ بتازہ واقعہ بھی سنئے۔ وردھا کے پاس ایک چھوٹا سا سیندھی گرام ہے۔ وہاں میرا بھین (مس سلیڈ) نے گرام اُتھان کا کام شروع کیا ہے۔ وہاں وہ ایک جھونپڑی بنا کر رہنے لگی ہیں۔ جب وہ پہلے پہل وہاں پہنچیں۔ تب منظاہرہ سمجھ کر لوگ اکٹھے ہو گئے۔ اور ان سے طرح طرح کے سوالات پوچھنے لگے۔ پانی کی ضرورت پڑی۔ تب ایک نوجوان پانی لے آیا۔ ادھر سے جب پانی ڈال کر چلا گیا۔ مگر یہ آٹھ پہر تک ٹھہرتا؟ ... دوسرے دن میرا بھین کو پانی کی ضرورت پڑی۔ تب گھڑا لے کر کنوئیں پر پہنچیں۔ جن چہروں سے پہلے دوستی کا اظہار ہوتا تھا۔ وہ اب آنکھیں دکھانے لگے۔ اور بولے "آپ یہاں پانی نہیں نکال سکتیں۔ پانی چاہئے۔ تو اپنا الگ کنواں بنوالو"۔ ایک بنئے کے کنوئیں پر گئیں۔ چماروں (ہری جنوں) کے ایک دوسری اُپ جاتی کے کنوئیں پر گئیں۔ مگر میرا بھین کے گھڑے کو کنوئیں میں ڈلوا کر کنوؤں کو کون ناپاک کرائے؟ گاؤں والے ... ہیں آ سکتے ہیں۔ اپنا دُکھ درد سنا جاتے ہیں۔ مگر اپنے کنوئیں پر میرا بھین کو جانے نہیں دیتے۔ میرا بھین دوا دیتی ہے۔ سب لوگ لے جاتے ہیں۔ براہمن بھی لے جاتے ہیں۔ مگر دوا بنا سپرش کئے اوپر سے ڈالنی پڑتی ہے۔ جیسی تو براہمن اپوتر ہو جائے۔ میرا بھین کتنا ہی اپکار کیوں نہ کرے۔ مگر پانی نہیں ملتے ...

کا۔ اصلاح کرکے چلنے سے ہمارا سماج نہیں ڈوبے گا۔ مگر یہ سلوک ہے۔ جو ہمارے سماج کو ڈبو دے گا۔

آتم شدھار:

جو ہماری سنکھیا قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ انہیں عقل سے کام لینا چاہیئے۔ چاہے ایک ہندو لڑکی مسلمان دوارہ بھگائی جائے۔ یا ایک لاوارث دھوکہ سے مسلمان بنا لیا جائے۔ چاہے ایک ہری جن پرلوبھن سے عیسائی بن جائے۔ اتفاقاً اصلاح کر ہندو سماج کو تلانجلی دینے کا نتیجہ کو ... سب ایک ہی ... روگ کے بھی ... بھی سمجھتے ہیں۔ جانے والے خود نہیں جا رہے ہیں۔ انہیں ہم دھکا دے رہے ہیں۔ ہندو گھر کو ہم نے ہری جن۔ ودھوا۔ اناتھ اور جاتی بہشکرتوں کے رہنے لائق نہیں رکھا۔ ایسی حالت میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ ناگزیر ہے۔ سنکھیا قائم رکھنا ہے۔ تو اصلاح کو یا کسی دوسرے باہر جانے والے کو روکنے سے نہیں۔ بلکہ اپنے گھر کی صفائی کرنے سے ہی مطلب سدھ ہو گا۔ کیچڑ کو دبا کر سانس کو قائم رکھنے کا پریاس کرنا مورکھتا نہیں۔ تو اور کیا ہے؟

ہندو سماج کا بھلا ہو۔ اگر اصلاح کرکے اس نتیجہ سے ہمیں کچھ سبق ملے۔ تو کیا ہم اصلاح کو بھول کر سماج کی صفائی میں نہیں لگ سکتے؟ سو کتھن سے ایک کرنی ہزار بار اچھی ہے۔ مگر اس سمے تو صرف فضول کا شور و غل ہے۔ اس میں کرنی کا نقطہ اوجھل ہے۔

آونیک سوچنا:

اس دگیابن دوارہ آریہ سجنوں سے پرارتھنا کی جاتی ہے۔ کہ وہ سماج مندر کے صحن میں بنی ہوئی دکان انیادی کرایہ داروں کو کرایہ پر دیں۔ جو دھام پالش انیادی نشیدھ پدارتھوں کا ویاپار کریں۔

(منتری سارودیشک پرتی ندھی سبھا دہلی)

مہاتما مستی رام جی کے انمول وچن
"ہم انہیں کبھی نہ بھولیں"

ہم نے گیان بڑھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ دنیا کی کون سی ودیا ہے۔ جو ہم نے نہیں سیکھی۔ وہ کون سی سچائی ہے۔ جس کو سمجھنے کی ہم نے کوشش نہیں کی۔ لیکن کیا باوجود عالم فاضل کہلانے کے بھی اس دیا کل من کو شانتی ملی؟ ہرگز نہیں۔ ہم اسی طرح ڈانواں ڈول رہا۔ اسی طرح بھٹکتا ہوا جنگلوں اور بیابانوں کی خاک چھانتا پھرا۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ ہم نے گیان کو محض کرتب سمجھ لیا۔ اور اس سچائی کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ کہ علم بلا عمل کے دکھ دینے والا ہوتا ہے۔ ایک منش کے لئے سانپ کے زہر کا علم کس مصرف کا۔ اگر وہ سانپ کے زہر سے بچ نہیں سکتا۔ ایک منش کو سچائی اور پاکیزگی سکھوں کی خوبیاں جانتے ہیں۔ اگر وہ ان کا گیان رکھتا ہوا بھی خود پاک اور سچا نہیں بنتا۔ لیکن کیا کارن ہے۔ کہ تمام نیکیوں کی تعلیم اور سمجھانا بھی ... کیا لابھ پہنچا سکتے ہیں۔ اگر وہ ان پر عمل نہیں کرتے۔ ہم پرمیشور پر بھروسہ کرنے کی بجائے اپنی طاقت پر بھروسہ کر بیٹھے ہیں۔ باوجود ہم ان پر عمل نہیں کرتے؟ اس لئے کہ ہم اپنے مالک پر بھروسہ کرنے کی بجائے ... پرمیشور! یہ تمام علوم ہمارے لئے دکھدائی ہو رہے ہیں۔ آپ نے انہیں ہمارے سکھ کے لئے دیا تھا۔ ہم الٹا ان سے ... پیارے ہیں۔ پتا! اس لئے ہیں ہم فرد۔ کہ "ہم انہیں کبھی نہ بھولیں"۔ تاکہ آپ پر وشواس رکھتے ہوئے ہم اپنے گیان اور تجربہ کو ایک کر سکیں۔

"آپ نے سکھوں کی ورشا کر دی!"

پرم پتا! ہمارا دھنیہ واد اس کمزور بانی سے کیسے ادا کریں۔ آپ نے ہمارے لئے جل۔ پون اور سگندھی کا چشمہ بہا دیا۔ ... بھی دی۔ پون چلتی اور وہی پانی بہتا ہے۔ جو ایک تندرست اور امیر آدمی کے لئے۔ آپ نے اپنے دان میں کوئی تمیز نہیں کی۔ آپ کی نظروں میں راؤ اور رنک ایک ہی سمان ہیں۔ لیکن ہم اپنے ہی کرموں سے اپنی حالت کو خراب کر لیتے ہیں۔ پرم پتا! آپ نے ہمارے لئے سکھوں کی بارش کر دی ہے۔ لیکن ہم ایسے مورکھ ہیں۔ کہ آپ کی اس بخشش کو استعمال میں لانا نہیں جانتے۔ آپ نے اس سنسار کو سورگ دھام بنا دیا۔ لیکن ہم نے اسے اپنے عمل سے نرک دھام بنا لیا ہے۔ پرم پتا! ہمارے ہر دم ملین ہیں۔ ہماری بدھی بل ہین ہے۔ کرپا کر کے اپنی انوگرہ سے ہمیں سیدھے مارگ پر لگا دو۔ تاکہ ہم تمام سنسار کے دکھوں سے بچتے ہوئے بھگوان کے ادیش کو پورن کر سکیں۔

لبھو رام نیتر۔ لدھیانہ

آریہ سماج کا بھاوی کاریہ کرم

(لیکھک پنڈت وشوامتر جی ڈینٹسٹ سیالکوٹ)

"آریہ سماج شتھل ہو رہا ہے" - یہ ایک گونج ہے جو چاروں طرف سے سُنائی دے رہی ہے - اس گونج نے اخبارات کے کالموں میں - پبلک پلیٹ فارموں پر - وادِ وِواد کے جھگڑوں میں اور آریہ پرشوں کے ہردیوں میں یکساں استھان پراپت کیا ہے جس طرف دیکھو - مایوسی بھرے چہرے نظر آرہے ہیں - وہ آریہ سماج جس نے مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی - مُردہ بھارت میں جان ڈال دی - آکرمنتا کے وایو منڈل میں کرم دیوتا کا پاٹھ پڑھا دیا - بکھری ہوئی آریہ جاتی کو دوبارہ سنگھٹت ہونے کا پیغام سنایا - اور کھوئی ہوئی ویدک تہذیب کو دوبارہ زندہ کیا - اس کے کاریہ کرتاؤں میں اداسینتا کا آنا دھیان آپنجر ہے اور اس کی اداسینتا کچھ اتنی پراکاشٹا تک پہنچ گئی ہے - کہ بہت سے لوگ اس کے آخری دن دیکھنے کے خواب دیکھ رہے ہیں - کچھ لوگوں کا تو کہنا ہے کہ اب آریہ سماج کی ضرورت ہی نہیں رہی - یہ کہنا کہاں تک صحیح ہے؟ ہمیں اس کے متعلق یہاں کچھ کہنا نہیں ہے - آدشیکتا تو اس بات کی ہے - کہ ہم سوچیں - کہ آریہ سماج جیسی زندہ جماعت کا منزل کی طرف قدم کیسے رُکا؟ اور ودوانوں کے سُدھار کی برابر کوشش کرنے پر بھی ناکامی نتیجہ کی شکل میں کیسے حاصل ہوئی؟ سنستھاؤں کے زیادہ بڑھ جانے کے کارن لوگوں کا خیال تھا کہ آریہ سماج کی تمام طاقت کالج و گوروکل وغیرہ چلانے میں خرچ ہو رہی ہے - اس لئے پرچار کا کام رُک گیا ہے -

ناکام اصلاحی تجاویز :-

اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے پرتی ندھی سبھاؤں نے اپنے سر کر دوارہ سنستھاؤں کے انتظام کو آریہ سماج کو انترنگ سبھا سے علیحدہ کرنے کی گھوشنا کی - مگر سنستھاؤں کے علیحدہ گھوشت ہو جانے پر بھی کوئی آشا جنک نتیجہ نہیں نکل سکا - نہ پرچار کا کاریہ ہی بڑھا - اور نہ سماجوں کے جھگڑے ہی کم ہوئے - اور نہ ساماجک شکتی ہی سنگھٹت ہوئی - بلکہ ایک نئی بات یہ پیدا ہوئی - کہ سنستھائیں ایسے لوگوں کے ہاتھ میں پہنچ گئیں - کہ جن کو آریہ سنسکرتی پر وشواس ہی نہیں - دوسرا سُدھار سمبندھی قدم آریہ سماج کا پرتیل اونچا کرنے کے لئے سارودیشک سبھا نے سدا چاری و یاکھیا کے روپ میں بڑھایا - مگر آریہ سماجوں نے اس کی بالکل پرواہ نہیں کی - اور نہ آریہ سماجیوں نے اپنے جیون میں کوئی پریورتن کیا - تیسرا سُدھار سمبندھی قدم سماجوں کی آرتھک دشا سنبھالنے کے لئے دشانشی سمبندھی اٹھایا گیا - مگر بتایئے اس سے کہ سماجیں اس سے فائدہ اُٹھا سکیں - اس کی کافی اہمیت کی گئی - کہیں کہیں تو اس کا پالن ہی نہیں ہوا - جہاں سختی سے پالن کیا گیا - وہاں شیرازہ اور بھی بکھر گیا - چوتھا سُدھار سمبندھی قدم کرم کانڈ کے متعلق تھا - تاکہ سماجک کاریہ کرتاؤں میں کرم کانڈ کے پرتی رُچی پیدا ہو - مگر سبھا کے بڑے بڑے ادھیکاریوں نے بھی اس کی پرواہ نہیں کی - پانچواں سُدھار سمبندھی قدم نگر کیرتنوں کی سمسیا حل کرنے کے متعلق آریہ ویر دل کی ستھاپنا ہوئی - بڑا جوش خروش ہوا - ہزاروں والنٹیر اکٹھے ہوئے - اور ہزاروں روپیہ اکٹھا کیا گیا - مگر نگر کیرتن اب بھی اسی سٹیج پر ہیں - چھٹا قدم گرام پرچار کے متعلق تھا - جو پوجنا اردھ شتابدی کے موقعہ پر کی گئی تھی - مگر کوئی بھی قدم اس کے لئے نہیں اُٹھایا گیا - قدم قدم پر ان ناکامیوں کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا مشکل نہیں - کہ اس کے اندر کوئی ایسی بنیادی غلطی شامل ہو گئی ہے - جو آریہ سماج کے کاریہ میں رکاوٹ کھڑی کر رہی ہے - ویسے تو یہ قدرتی اصول ہے - کہ کوئی بھی شے جو ترقی کی منزل پر پہنچ جاتی ہے - اس میں وقت کے مطابق کمیوں کا آجانا کوئی تعجب خیز نہیں ہے - مگر سُدھار سمبندھی بار بار قدم اُٹھانے پر ناکامی ہونے کے یہی معنی سمجھے جا سکتے ہیں - کہ آریہ سماج کا کانسٹی ٹیوشن اپنے اندر ایک خاص پریورتن چاہتا ہے - موجودہ آریہ سماج اس سٹیج پر پہنچ چکا ہے - جس کے لئے کیول پرستاؤ کافی نہیں ہیں اس کا تعلق انسان کی اس منووِرتی سے ہے جس کے آدھار پر کسی قوم کا سنگھٹن ہوا کرتا ہے - آج کا یگ وگیان کا یگ ہے - اور آریہ سماج پانچ ہزار برس کی پرانی ویدک تہذیب کا علمبردار ہے - ایسے سمے میں جبکہ بدیشی شکشا و سبھیتا کے وایو منڈل میں بھارت پل رہا ہو - اس کے لئے ادھیاتمکتا کا پاٹھ پڑھانا ایک انوکھی چیز ہے -

متضاد عناصر کا زور :-

آریہ سماج کو تبھی سنبھالا مل سکتی ہے - جبکہ آریہ سماجی اپنے جیون کو ویدک سنسکرتی میں مکمل طریقہ پر ڈھال کر اپنے جیون کا آدرش پیش کر سکیں - یہ تبھی ہو سکتا ہے - جبکہ اس کا کاریہ کرم ایسے نظام کے آدھار پر ہو جس سے انہی لوگوں کے ہاتھ میں اس کا سوتر سنچالن ہو جن کا اس کاریہ کرم پر وشواس بھی ہو - موجودہ آریہ سماج کے نظام میں سب سے بڑا نقص یہ ہے - کہ مختلف ذہنیتوں کے لوگ ایک ہی پلیٹ فارم پر اکٹھے ہیں - کچھ لوگ تو اس پرکار کے ہیں - کہ وہ سوائے سنستھا چلانے کے دوسرا پرچار کر ہی نہیں سکتے - کچھ لوگ پرچار کاریہ کے اچھک ہیں - تیسرے پرکار کا نوجوان طبقہ ہے جس کے دل میں ہلچل مچانے والے کاموں سے اُنس ہے -

بہترین کاریہ وبھاگ :-

منشیہ سماج کی مختلف منوورتیوں کو دِرشٹی میں رکھتے ہوئے ضرورت ہے - کہ سارودیشک سبھا کا کاریہ وبھاگ تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے - ویدوں نے بھی کسی ملک کی ترقی کے لئے آریہ سوراجیہ سبھا - آریہ ودیا سبھا اور آریہ دھرم سبھا کی آوشیکتا بتلائی ہے - آریہ سوراجیہ سبھا جس کو دوسرے شبدوں میں "پارلیمنٹری نظام" کہتے ہیں - بن نہیں سکتی - کیونکہ یہ کام راجیہ کا ہے - اور راجیہ ودیشی ہے - ہاں اس کو آریہ سوراجیہ سبھا کے نام سے کھولا جا سکتا ہے - جس کا کام یہ ہو - کہ وہ ویدک نقطۂ نگاہ سے سوراجیہ حاصل کرے - اگرچہ آریہ سماج کا دھارمک سوسائٹی ہونے کے سبب پالیٹکس سے کچھ تعلق نہیں ہے - مگر پھر بھی سوراجیہ کا نقطۂ نگاہ رشی دیانند نے دنیا کے سامنے رکھا - وہ تو اُپیکشا کی چیز نہیں - ویسے تو کانگرس کے پلیٹ فارم سے ہزاروں آریہ نوجوانوں نے بیش بہا قربانیاں کیں - مگر ان میں بحیثیت آریہ سماجی کچھ نہیں - دوسرا اس کا کاریہ آریہ سماج کے سمست ادھیکاروں کی رکھشا کرنا چاہئے - وہ نگر کیرتن سمبندھی ہوں یا کوئی اور ہوں - ان میں وہی لوگ شامل ہوں جو وقت پڑنے پر اپنا سروسو ملک اور دھرم کے لئے نچھاور کر سکیں - دوسرا وبھاگ آریہ دھرم سبھا کا ہو - اس کا سوتر سنچالن سنیاسیوں کے ہاتھ میں ہونا چاہئے - گرام پرچار کی سکیم کے فیل ہو جانے کا مکھیہ کارن یہ تھا - کہ پرچارک سوسائٹیوں کا سوتر سنچالن گرہستیوں کے ہاتھ میں تھا جو ہزاروں کمزوریوں سے گھرے ہوئے - وہ لوگ کیا سدا چار سمبندھی اصولوں کا پالن کر سکتے ہیں - اور کیا گرہست کا کام کرنے اور روپیہ کمانے کی دردسری کے بعد انہیں وقت مل سکتا ہے؟ کہ وہ آریہ سماج کا پرچار سمبندھی کاریہ کر سکیں - ہر گرہستی تو فقط سنستھاؤں کا سنچالن کر سکتے ہیں - کیونکہ ان کو چلانے کے لئے گرام پرچار وغیرہ کی طرح مشکلات نہیں ہیں - یہی سبب ہے - کہ سنستھاؤں کے بار بار علیحدہ کرنے کی سکیم بنا لینے پر بھی آریہ سماج ان کو علیحدہ نہیں کر سکا - اور نہ کر سکے گا - وہ کسی نہ کسی روپ میں اس کے سنگ لگی ہی رہیں گی - جس وقت دھرم سبھا کا کاریہ سنیاسیوں کے ادھیکار میں آجائے گا اس وقت آریہ سماجیوں کے آپس کے جھگڑے - پرتیندھی سبھا سمبندھی کنویننگ - چرچ سمبندھی کمیاں سب دور ہو جائیں گی ان کا چونکہ جھگڑے آریہ سماج کی ترقی میں بادھک ہوں گی مذہبی اتہاس پر غور سے نظر ڈال لینے پر یہی معلوم ہوتا ہے - کہ بودھ ازم - جین ازم اور وشنو سمپردایہ وغیرہ سب اسی پرکار پھیلے - اور انہوں نے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بدیشوں میں بھی اپنے دھرم کا کامیابی سے پرچار کیا - ہاں اس میں ایک مشکل پیش ہو گی - کہ اتنے سنیاسی کہاں سے دستیاب ہوں گے؟ جو ہر ایک سماج میں کاریہ کر سکیں - اس کے لئے دو حل ہیں - ایک تو یہ کہ ان ستر لاکھ سادھوؤں کو جو کہ ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہیں - ان کو آریہ سماجی بنانے کی کوشش کی جاوے - ان میں بہت سے ایسے مل جائیں گے - جو اس سادھو آنند زندگی میں فقط اسی لئے آئے ہیں - کہ وہ اپنے گرہست کا بوجھ اُٹھانے کے ناقابل تھے - اس کے لئے ایک سادھو ودیالیہ کھولا جائے - جس میں انہیں اُپدیشک بنانے کے لئے تین سال کا کورس ہو - یا ۵ سال کا ہو جو لائق وِدوان ہوں - وہ شہروں میں کام کریں - اور جو کم جاننے والے ہوں - وہ دیہات میں کام کریں - دوسرا طریقہ یہ ہو سکتا ہے - کہ سماج کے بزرگ کاریہ کرتاؤں سے انورودھ کیا جائے - کہ وہ سنیاس لیں - ایسے لوگ فقط اسی لئے سنیاس سے ڈرتے ہیں - کہ انہیں یہ شک ہے - کہ کھانا کہاں سے ملے گا؟ اگر آریہ لوگ ان کا انتظام کریں - تو ان کا یہ بھرم بھی دور ہو جائے - اور ایک بھاری کمی دور ہو جائے - سنیاسیوں کا اس پرکار کا سنگھٹن - سنگھ کے روپ میں ہو - وہی دھرم سبھا کے روپ میں اس کا کاریہ کریں -

آریہ ودیا سبھا :-

تیسرا وبھاگ آریہ ودیا سبھا جو سنستھاؤں کے سنچالک ہوں میں کاریہ کریں - اس کے دو وبھاگ ہوں - ایک کالج وبھاگ - دوسرا گوروکل وبھاگ - ان وبھاگوں میں کیول اسی بات کی ضرورت ہے - کہ ان ان سوسائٹیوں کے کاریہ کرتا وہی ہوں - جن کا اُس اُس کے کاریہ کرم پر وشواس ہو - ویسے تو اس پرکار کے وبھاگ موجود ہیں - مگر ان میں اتنی ہی کمی ہے کہ وہ سنگھٹت نہیں ہیں - کالجوں میں تو آریتو کی بہت کمی ہے - اور وہ بہت حد تک ویسٹرن لائنز پر جا رہے ہیں - ان کے ودیارتھیوں میں آریتو "ڈی اے - وی" نام تک محدود ہے - ویسے تو اس پرکار کے کالجوں کی چنداں ضرورت نہیں تھی - مگر چونکہ آریہ سماج کا بہت کافی سرمایہ ان میں لگا ہوا ہے - اس لئے ان کو مذہبی نہیں کہا جا سکتا ہے -

دوسرا ادھیاگ گوروکل کا ہے۔ یہی وہ طریقہ تعلیم ہے۔ جس کی طرف سوامی دیانند جی نے اپنے سویکار پتر میں ہدایت کی تھی۔ یہیں سے اصلی ویدک سنسکرتی کا آرمبھ ہوگا۔ موجودہ گوروکل اس آدرش کو بالکل نہیں پا سکے۔ اور نہ ہی وہ برہمچاریوں میں تیاگ پیدا کر سکے ہیں۔ اور نہ آریہ سماج سمبندھی سپرٹ۔ گوروکلوں کا نمونہ گوروکل کانگڑی کے ہی ڈھنگ پر ہونا چاہئے۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ گوروکل ایک صوبہ میں ایک ہی ہو۔ دوسرے رشی دیانند کرت پاٹھ ودھی ہو۔ تیسرے برہمچاریوں میں ویرتا۔ بدھتا۔ تیاگ۔ سادگی۔ دیش بھگتی۔ گورو کا سمان اور ویدک سنسکرتی کے پرتی پریم کوٹ کوٹ کر بھرا ہو۔ وہاں سے نکلا ہوا برہمچاری سچ مچ ویدک سنسکرتی کا ایک آدرش ہونا چاہئے۔ وہ جس ودیا کا بھی پنڈت ہو کر نکلے لاثانی ہو۔ تاکہ گورنمنٹ کی یونیورسٹیوں کو ان کی چاہ بنی رہے۔

چوتھی بات یہ کہ گوروکل سوا اولمبی......

(Self supporting.)

ہوں۔ ان کے لئے چندہ کی زیادہ ضرورت نہ ہو۔ یہ دو طریقوں سے ہو سکتا ہے۔ ایک تو گورو وہاں ایسے ہوں۔ جو ایسے جیون دان دینے والے ویکتی ہوں جو گوروکل کا کام سیوا کی درشٹی سے کریں۔ دوسری بات یہ کہ اس میں ایسے کلاکوشل سمبندھی طریقے رکھے جاویں۔ جو روپیہ حاصل کرنے میں مدد دے سکیں۔

ورنوں کی ستھاپنا :۔

جس وقت ۲۵ سال میں یا ۳۰ سال میں یا ۴۰ سال میں سناتک نکلیں۔ اسی وقت ان کے ورن نشچے کر دئے جاویں۔ اور کوشش کی جاوے کہ سچے براہمن۔ سچے کھشتری۔ سچے ویش اور سچے شودر پیدا ہو سکیں۔ اور وہ اتنے سوا اولمبی ہوں۔ کہ زندگی کی سمسیا حل کرنے کے لیے انہیں نوکری کی تلاش نہ کرنی پڑے۔ ٹھیک اسی پرکار کا لڑکیوں کا گوروکل بھی ہونا چاہئے۔ جہاں وہ یوگیہ ودشی اور ویدوان بن سکیں۔ ان کے بھی ورن نشچے کرنے کے لئے گن۔ کرم اور سوبھاؤ کے انکول برادا کر دئے جاویں۔ اس پرکار کے سنگٹھن سے یہ آشا کی جاتی ہے۔ کہ وہ تمام کمیاں جو بھوت کی طرح چمٹی ہوئی ہیں۔ دور ہو جائیں گی ۔

آریہ جاتی کا نرمان :۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک ضروری کام اور ہے۔ جس کی طرف آریہ سماج کو دھیان دینا ضروری ہے۔ " آریہ جاتی کا نرمان "۔ اس کا سنگٹھن ویدک سنسکرتی کے آدھار پر ہو۔ اور اس کی تقسیم ورنوں کے لحاظ سے ہو۔ مگر جاتیتا کے لحاظ سے نہ ہو۔ ویسے اس کے متعلق یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ جاتیوں کے بڑھتے ہوئے سمندر نے تو قومی سنگٹھن کو ویسے ہی ختم کر دیا۔ یہ نئی جاتیاں اور کونسا اچھا نتیجہ لائیں گی۔ ان لوگوں کو جاننا چاہئے۔ کہ موجودہ جاتیوں کی آدھار شِلا فقط ان کے رواج ہیں۔ مگر آریہ جاتی کی آدھار شِلا ورن آشرم دھرم ہے۔

ویسے تو جات پات توڑک منڈل بھی کام کر رہا ہے۔ اور کہیں کہیں آریہ برادریاں بھی بن گئی ہیں۔ مگر ان کا سنگٹھن سمارو بھومک نہیں ہے۔ آریہ جاتی کے ابھاو کے ہی کارن آریہ سماج کے سدسیہ اپنی پرانک جاتیوں کو نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ کیونکہ انہیں جو سہولتیں اپنی برادریوں میں مل رہی ہیں۔ ان کا آریہ سماج میں ابھاو ہے۔ اگر آریہ جاتی بن گئی۔ تو وہ تمام مشکلات جو شادی سمبندھی پیدا ہوتی ہیں۔ یا سوسائٹی کا وہ ابھاو جو برادری میں آنے پر ہوتا ہے سب دور ہو جائے گا۔ اور آریوں کا تمام پریوار آریہ ہی بنے گا۔ ان کی اس سنسکرتی کا روپ ایک تو بیت ہوگا۔ جس میں محبت اور پریم کی ورشا ہوگی۔ اس پرکار کی تبدیلی اگر آریہ سماج کے نظام میں کر دی جائے۔ تو عین اغلب ہے۔ یہ مشکلات دور ہو جائیں۔ اور آریہ سماج اپنے اُدیش کی پراپتی میں سپھل ہو سکے ۔

نوٹ :۔ آشا رکھنی چاہئے کہ دوسرے آریہ بھائی بھی اس وشے کے متعلق اپنے اپنے وچار جنتا کے سامنے پیش کریں گے (ایڈیٹر)

سنسار !

وچار ترنگ

" آپ سنسار کو چھلیا سمجھتے ہیں۔ آپ کا ایسا ہی خیال ہے "۔

" منشیہ کہیں وچار کرکے چنتا کیے امر نہ ہو جائے۔ اس لئے سنسار اس کے من کو طرح طرح کی چنتاؤں کی الجھن میں پھنسائے رکھتا ہے " +

" میں تو سنسار کو اتنا برا نہیں سمجھتا " +

" یہ چاندنی رات دیکھو۔ یہ لہروں کے تھپیڑوں کے شبد کو سنو۔ اس سندر وایو کا انوبھو کرو۔ ان سب باتوں سے منشیہ کو الگ رکھنے کے لئے سنسار سے بل پورک کھینچ کر جیون کے چھوٹے موٹے سکھوں اور دکھوں کی طرف لئے جا رہا ہے۔ اب تو میں اس سنسار کو تیاگ دوں گا۔ یہ سنسار خالی مایا ہے " ——— اس طرح کے خیالات کبھی کبھی دل میں اٹھتے ہیں ———

" اگر اسے مایا ہی مان لیں۔ تو بھی یہ بہت ہی منوہر مایا ہے۔ سچ مچ یہ وہی پرکرتی بہت سندر ہے۔ وہ ہم لوگوں پر بہت ہی کرپا رکھتی ہے۔ جب ہم لوگ گریشم رتو کی گرمی سے جھلس جاتے ہیں۔ تب ترنت ہی منوہر اور گمبھیر بھاؤ سے گرجنا کرتی ہوئی ورشا رتو آ جاتی ہے۔ اور جل برسا کر ہم لوگوں کو شیتل کر دیتی ہے۔ جب بہت کڑے جاڑے سے ہم ٹھٹھر جاتے ہیں۔ تو بسنت رتو آ کر اپنی مند سگندھت وایو سے شیت کے پردہ کو اڑا دیتی ہے۔ جب ہم دن کی تیبر جیوتی سے گھبرا جاتے ہیں۔ تو رات آ کر ماتا کی طرح ہم لوگوں کو بیحد سنیہ اپنی گود میں لے لیتی ہے۔ لیکن یہیں اس کی کرپا کا انت نہیں ہو جاتا "۔

" تو پھر اس کا انت کہاں ہوتا ہے ؟ "

" منشیہ کے چنتا جگت میں آپ ابھی سرود کو دیکھ رہے ہیں۔ اس پر چندرما کی کرنیں لٹتی دکھائی دیتی ہیں۔ کیا آپ ان کو پکڑ سکتے ہیں۔ اس چاندنی کو ؟ جل کے ان تھپیڑوں کو ؟ ان تھپیڑوں کے کل کل کو۔ جس وقت اندھیرے میں یہ سب تل چھپ جائے گا۔ اور ہوا رک جائے گی۔ تو اس سمے یہ سوندریہ یہ سنگیت کہاں جائے گا ؟ "

" ٹھیک تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ کہاں جائے گا ؟ اتنا اوشیہ ہے۔ کہ لپت نہیں ہوگا۔ وہ رہے گا۔ اور بکھر جائے گا۔ ورہ کی سمرتی میں۔ کوی کے سوپن میں۔ ماتا کے سینہ میں۔ بھگت کی بھگتی میں۔ اور منشیہ کی انوکمپا میں جو کچھ سندر ہے۔ یہ سب پرکرتی کی ہی کرنیں۔ سگندھ۔ جھنکار اور نرتیہ سب کو پرکرتی نے گھڑا ہے "۔

" تو اس سوندریہ کی سار بھگتا کہاں سے ہو ؟ "

کیا منشیہ کا کچھ سندر کہلانے یوگیہ ہے ؟ ہم جس وقت ان کا ایک گراس منہ کی طرف لے جانے لگتے ہیں۔ تو اس وقت سارا سنسار للچائی ہوئی آنکھوں سے ہماری طرف تاکتا ہے۔ مانو ہم نے اسے وچنت کر دیا ہو۔ اتنا لالچ۔ اتنی ایرشا اور اتنا دویش ؟ یہ لوگوں کی مانسک ویادھی ہے۔ یدی یہ ویادھی نہ ہوتی۔ تو منشیہ کی انوکمپا کے لئے استھان ہی نہیں رہتا۔ تب کس کا دکھ دور کرکے کس کا ادھار کرکے منشیہ سکھی ہوتا ؟ کیا سنسار کو ادھم مان کر چھوڑ دینا چاہئے ؟

سنسار بڑا دین ہے۔ اس کا ادھار کرنا چاہئے۔ اسی میں سکھ ہے۔ اور اسی میں سچی شانتی ہے ۔

(ہتیشی علاولپوری)

جالندھر میں حقیقت رائے بلیدان اتسو...

جالندھر۔ ۲۹ جنوری۔ مقامی آریہ یووک سبھا کی طرف سے کل آریہ سماج مندر میں حقیقت رائے کا بلیدان اتسو بڑے اتساہ سے منایا گیا۔ شہید کی زندگی پر لیکچر ہوئے۔ نظمیں پڑھی گئیں۔ حاضری کافی تھی ۔

آریہ سماج مجیٹھ کے سماچار :۔

چناؤ ۔ آریہ یووک سماج مجیٹھ کا چناؤ حسب ذیل عمل میں لایا گیا :۔

لالہ بسنت پال پردھان + درباری لال اپ پردھان + رام پرکاش مہا منتری + برت پال چوپڑہ اپ منتری اور شام پرکاش مہا خزانچی ۔

شدھی ۔ ۲ فروری ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج مندر مجیٹھ میں ایک نو مسلم کی شدھی کی گئی۔ عرصہ ۸ سال سے وہ مسلمان ہو چکا تھا۔ وہ دراصل براہمن ہے۔ اور اسے اس کے رشتہ داروں کی موجودگی میں شدھ کیا گیا ہے ۔

(منتری آریہ سماج مجیٹھ)

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ۔ (مینیجر)

یہ امر طے شدہ ہے۔ کہ ہمارا ایک بھی غلط قدم خوفناک ہے

پھر آپ کشتیٔ زندگی کس راہ پر چلاویں گے ؟

آپ جملہ رموزِ زندگی معلوم کرنے کے لئے راہِ راست حاصل کرنے کے لئے

ہمیشہ تندرست رہنے کے لئے

اپنے خاندان کو خوشحال بنانے کے لئے

آج ہی ایک کارڈ تحریر کرکے کتاب "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں !

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

...Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اگر آریہ سماج ورن بیوستھا کو ترک نہ کرے گی تو میں آریہ سماج کو چھوڑ دونگا

(سناتک مہیدھار بھٹی جی کا اعلان)

آج اخبار میں پانچ ہزار بھائیوں کا آگرہ میں عیسائی ہو جانا پڑھ کر دل پر پتھر پڑ گیا۔ چت میں ایک دم گھبرا گیا اور اچھا ہوا کہ آج ہی دندکمنڈل لے کر نکل پڑوں۔ ادران اچھوت بھائیوں کو شدھ کر لوں۔ آریہ سماج کی ورتمان کمزوری کو سوچ کر دل تھام لیا۔ ارے ان بیچاروں کو ہندو بنا کر کیا کروں گا؟ کیا ہندوؤں کی ورن ویوستھا میں ڈھکیل کر پھر ان کو شودر بناؤں؟ کیا اچھوت۔ دلت اور ہریجن انہیں پھر بناؤں؟

ہائے ہمارا آریہ سماج بھی تو ورن ویوستھا کے گڑھے میں پڑا ہے "कि करोमि क्‍व" (کیا کروں کہاں جاؤں)

"गच्छामि पतितो मोह बन्धने" (کچھ سوجھتا نہیں ہے؟

چھا بیدی، آریہ سماج ورن ویوستھا کو تیاگ دے۔ اور سنگ ویوستھا کے لئے راجیہ شاسن پراپت کرنے کا یتن کرے۔ تب میں آریہ سماج کی پرتیدی سے ہیر پکار لگاؤں کہ اے میرے عیسائی ہونے والے بھائیو! آؤ آریہ سماج میں آؤ۔ اور اپنے سمست مانوی ادھیکاروں کو پراپت کرو۔ نہیں تو ورن ویوستھا کے رہتے اب کوئی اچھوت آریہ سماج میں قدم نہیں رکھے گا۔ میں نے اسی لئے "ورن ویوستھا کا بھانڈا پھوڑ" نامک ایک اندولن کاری پستک لکھی ہے۔ تاکہ آریہ سماج سمے کی ورتمان آوشیکتا پر گمبھیرتا پوروک وچار کرے۔ اور اپنی موت کو مار بھگائے۔

میں کسی اچھوت یا شودر کو "ہندو" رہنے کے لئے صلاح نہیں دے سکتا۔ نہیں سوئم ہندو ہو کر رہنا ہی "ہندو دھرم" کو دنیا کے کسی کونہ میں رہنے نہیں دینا چاہتا ہوں۔ یہ تو سچ مچ ایک متعدی روگ ہے جس کے جراثیم ہمارے دھرم شاستر کے پنوں میں چھپے پڑے ہیں۔ اور سمے پا کر ابھر جاتے ہیں۔ اسی کی چکتسا مہا بھشک شری سوامی دیانند نے کی تھی۔ تبھی بھارت کے اتھان کی آشا تھی۔ کہ آریہ سماج سب کو ستیہ سناتن آریہ دھرم میں دیکھشت کرے گا۔ پرنتو کھید! جہاں کھید! آج آریہ سماج کے پدادھیکاری بھی "ہندو مہاسبھا" کی دلدل میں پھنس گئے!! اصولی یا ہند کے نکتے سے ایک بار غلطی سے پونہ میں ویاکھیان دیتے ہوئے نکل گیا تھا۔ کہ "ہم ہندو ہیں"۔

بس سوامی جی نے تیرے سچیشٹ بھاو سے کھنڈن کیا۔ اور کہا۔ کہ "ہم ہندو نہیں ہیں۔ ہم آریہ ہیں"۔ آج آریہ سماجی لوگ آریہ ہندو شبد کا ویوہار کر کے اپنے آپ اجگر کے مکھ میں پڑ کر گہری نیند میں سوئے پڑے ہیں۔ کوئی ان کو جگاتا بھی تو نہیں ہے۔ ایسی دشا میں میرے

جیسے دھرم پرایڻ پرش کے لئے یہ اسہنیہ ہو گیا ہے۔ کہ میں اس کلپت آریہ سماج کا سدسیہ وادھیکاری رہوں؟ میں کیسے ہندو بن کر اپنی انتر آتما کی آواز کو دبا دوں؟

میں نے آنے والی بیساکھ پورنما پر ہی آریہ سماج سے رخصت ہو کر "بودھ دھرم" کی شرن میں شانتی لابھ کروں گا۔ کیونکہ بودھ بھگوان کے اپدیش وید انوکول اور سنسار میں سمتا کا پرچار کرنے والے ہیں۔ پنجاب میں اپنے سمست دھرم بندھوؤں اور دیش بندھوؤں سے پرارتھنا کروں گا۔ کہ وہ بودھ دھرم کا بول بالا دنیا میں پرچار کریں۔ استو

اے سب پیارے بھارت کے آریہ سماج! جاگ! جاگ! جاگ!!! ورن ویوستھا کو چھوڑ اور لکیر پیٹنے سے منہ موڑ۔ نہیں تو سارے سنسار کو تو کیا اس دکھی بھارت کے ایک حصہ کو بھی آریہ نہیں بنا سکے گا۔

کیا آریہ سماج کے مہارتھی مجھے وشواس دلائیں گے۔ کہ ہم نے ورن ویوستھا کا ڈھونگ ڈھیلا کر دیا۔ اور اب اچھوتوں اور شودروں کو ہم اپنے سے الگ نہ ہونے دیں گے۔ ابھی سمے ہے۔ بیساکھ پورنما دور ہے۔ دیکھیں کون وہ مہاتما ہے جو مجھے مانسک بل پردان کر سکے۔

خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینجر)

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ
کے بارہ میں مصری پتریکا کی رائے

ہم نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا۔ تمام دوائیاں اعلیٰ پیمانہ پر اور آیوروید کے طریقوں پر بنائی جاتی ہیں۔ اور دوائیوں کو دن بدن نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ہندوستان کے باہر بھی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔

(کنوینٹ آیوروید شاستری سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ بنگال)

ورن ویوستھا ایک اٹل و گیا کا نشان ہے

(سمپادک "آریہ مترا" کا صائب مشورہ)

پنڈت انیشور دت جی مہیدھار بھٹی کو ایک پترم نے یہ کا نشت کیا ہے۔ مہیدھار بھٹی جی کہتے ہیں "ورن ویوستھا" انیشنت عیر ضروری اور ہانی کارک سدھانت ہے۔ اتہ "ورن ویوستھا" ایک دم چھوڑ دینا چاہئے۔ مہیدھار بھٹی جی ودوان دیکھتے ہیں۔ اور آپ کو پرچار کی لگن ہے۔ ہم آدر کرتے ہیں۔ ان کی اس بات سے ہم سہمت ہیں۔ کہ ذات پات نہیں رہنی چاہئے۔ مگر "ورن" کا وگیانک سدھانت کبھی ہیں نہیں ہے۔ یدی یہ ستیہ ہے کہ آج بھارت میں بھی "ورن" ویوہار میں نہیں ہے۔ ویوہار میں جو کچھ ہے۔ وہ ذات پات ہی ہے۔ مگر ہم یہ سمجھتے کیوں چھوڑ دیں کہ کبھی نہ کبھی ہم بھی "ورن ویوستھا" سفل استھاپت کر سکیں گے۔ سچی "ورن ویوستھا" آدرش کی دھاک ہی ہے۔ اس میں اونچ نیچ کا بھید نہیں ہے۔ "ورن ویوستھا" کے ٹوٹ جانے سے آج آرتھک پلیجن نے ایسا وکرت روپ دھارن کر لیا ہے۔ اس ورن ویوستھا کے سمبندھ میں بھارت کے سب سے بڑے وچارک مہاتما گاندھی کا مت نیچے دیتے ہیں۔ اور آشا رکھتے ہیں کہ شری مہیدھار بھٹی جی اپنی آکلتا کو دور کر کے ٹھنڈے ہردے سے وچار کریں گے۔ بودھ ہو جانے سے انہیں آتمک شانتی نہیں مل سکتی۔ جب تک کہ وہ بھارت ورش میں رہیں گے۔ اور بودھ ہو کر وہ ویدک دھرم اور لبھیوں میں کوئی سدھار کرنے کے یوگیہ بھی نہیں رہیں گے۔ اتہ انہیں ہانی ہوگی۔

اونچ نیچ کا بھید بھاو اگیان کے کارن ہے۔ یہ سنسار کی سبھی سماجوں میں کسی نہ کسی روپ میں ودیمان ہے۔ شری مہیدھار بھٹی جی کو اس پتر کا ادھین کرنا چاہئے۔ جو پنجاب کے ایک مسلمان نے ڈاکٹر امبیدکر کو لکھا ہے۔ اگیان دور ہونے پر اونچ نیچ کا بھید آپ ہی دور ہو جائے گا۔ منشیہ کے دیش سوبھاو کے کارن چار مانے گئے ہیں۔ جو پرکرتی کے انوکول اور آتم ہو گئی ہیں۔ جو ورن کے وشے میں مہاتما گاندھی جی سمجھتے ہیں۔ کہ:—

جاتیاں انیک ہیں۔ اور وہ منشیہ کرت ہیں۔ ان میں پرنتر پریورتن ہوا کرتے ہیں۔ پرانی جاتیوں کا ناش ہوتا ہے۔ نئی پیدا ہوتی ہیں۔ دھندوں پر سے جاتیاں ساری دنیا میں ہیں۔ کیونکہ ایک ہندوستان میں ہی روٹی بیٹی کے پرتی بندھ جاتیوں کے کارن دیکھنے میں آتے ہیں۔ اور پھر ایسے پرتی بندھ کہ جہاں بڑھتی کی گنجائش نہیں۔ یہ وشیہ بہت ہانی کارک ہے۔ یہ پرجا کی پرگتی روکنے والا ہے۔ اس کا دھرم کے ساتھ کچھ بھی سمبندھ نہیں۔ ورن انیک نہیں۔ کنتو چار ہیں۔ شاستروں میں اس چاتر ورن کا ورنن پایا جاتا ہے۔ جہاں یا اگیان میں یہ ورن سمست جگت میں دیکھنے میں آتے ہیں۔ ریشیوں نے کلیان ارتھ اینوروشیک گیان دینے والا ایک ورگ، بھیوں سے پرجا کو رکھشا کرنے والا، ان کے پوشن کے لئے کھیتی بیوپار اتیادی دھندہ کرنے والا اور ان تینوں ورنوں کی نوکری کرنے والا۔ یہ چار وبھاگ ہونے ہی چاہئیں۔ ان میں اونچ نیچ کا بھاو نہیں ہوتا۔ کنتو جگت میں اس جبر درجیہ ورن ویوستھا کو ایک مہان یگ کے روپ میں نہ پہچاننے سے ورن کا سنکر ہو گیا ہے۔ ارتھات ان چار کاریوں کو ان ان ورنوں میں رہنے کی بجائے چاہے جو منشیہ چاہے جن کاموں کو کرتا ہے اور چاہے جس طرح اپنا سوارتھ سادھتا ہے۔ بھارت ورش میں ایک سمے ایسا تھا جب ہم کا گیان پوروک پالن ہوتا تھا۔ اس سے سب شکھی رہتے تھے۔ سب اپنے اپنے ورن کے دھندے سے کلیان ارتھ کے سنتوش پاتے تھے۔ دھن یا کیرتی کے لوبھ سے ایک ورن میں سے دوسرے ورن میں چھلانگ مارنے والی۔ لوگوں کا اہت کرنے والی پرتی سپردھا نہیں چلتی تھی۔ آج ورش میں بھی ورن کی اس ویوستھا کا پرایہ لوپ ہو گیا معلوم ہوتا ہے۔ اس کار پرتی سپردھا لگی ہے۔ سبھی لوگ چاہتے جس دھندے کو کرنے لگے ہیں۔ اور ورن کا روڑھی بیچ وشیک کریترم اور ان اوشیک پرتی بندھ اور اسی سے پیدا ہو گئی تنگ گیا ہے۔ پرکار کے پرتی بندھ دور ہو کر یدی شدھ ورن ویوستھا کا پنر ادھار ہو جاوے تو اونچ نیچ بھید مٹ جاویں۔ تو ہندو دھرم پھر اجول ہو جائے۔ بھارت کا کلیان ہو اور اس کے ہی جگت کا بھی کلیان ہو۔

آشا ہے۔ مہیدھار بھٹی جی اس پر پنہ گمبھیر وچار کریں گے۔ اور ادھر ادھر نہ بھٹک کر ویدک ہندو دھرم کو سدھار کر شدھ ویدک دھرم کے پرچار میں پرایتن رہیں گے۔ رہیں گے۔ جڑوں کے پیچھے

دیوا ہر سنگرام — دو متضاد تہذیبوں کی ٹکر

(لیکھک لالہ دیوان چند جی پلیڈر - بٹالہ)

ہندوستان کی گزشتہ تاریخ میں آٹھویں صدی سے بارھویں صدی تک یہاں مسلم جارحانہ حملہ آور ہوتے رہے - جہاں ہندوستان کے باہر صرف ایک صدی کے اندر حضرت محمد صاحب کی وفات کے بعد) مسلمانوں نے نصف ایشیا، نصف یورپ اور کل شمالی افریقہ پر قبضہ کر لیا۔ ہندوستان میں تین چار سو سالوں تک ان کے قدم نہ جم سکے چین، دلاور راجپوتوں اور ان کی بے نظیر قربانی مجسم دلیریوں نے ایسی طوفانی طاقت کا مقابلہ کیا۔ ان کو ہندو لوگ بھول چکے ہیں ہندو تاریخ دان ان کے قصوں میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔ دراصل جے چند کی غداری سے ہی اسلامی حکومت یہاں پہلے پہل قائم ہوئی + ہردو قوموں اور تہذیبوں کی اس ملک کی تاریخ نہایت خوفناک، عبرتناک اور معنی خیز ہے - یورپ کے چند ممالک پر بھی اسی طرح سے مسلمانوں کا تسلط رہا۔ فرانس کے شہنشاہ چارلس مارٹل نے مسلمانوں کو پے درپے شکستیں دے کر پسپا کیا۔ ہسپانیہ سے ان کو آلفور ملک بدر ہونا پڑا۔ پرانے عیسائی دھرم کی اہنسا کی سپرٹ کو خیرباد کہہ کر یوروپین اقوام نے مسلمانوں سے غاصبانہ اور جارحانہ موجودہ ...... (Exploitation) کی سپرٹ کو جذب کر کے اقوام پر اپنا تسلط جمایا۔ حتی کہ اس وقت ایشیا کے قریباً تمام مسلم ممالک کم و بیش ان کے زیر اثر ہیں ؛

ہندوستان پر مسلمانوں کا زیادہ دیرپا قبضہ اس لیے رہا۔ کہ بودھ دھرم اور جین دھرم نے ہندو کھشاتر دھرم کو بہت کمزور کر دیا تھا۔ اور اب اس وقت نام نہاد ہندو دھرم میں وہی کمزوری اور ادا عیاں ہے - بودھ دھرم اور جین دھرم کے مراکز شمال مغربی سرحد کی دونوں جانب موجود تھے۔ مسلم حملہ آوروں کے مقابلہ پر لوگ محض مالائیں ہاتھوں میں لے کر آگے بڑھ کر اپنے آپ کو پیش کرتے تھے۔ نتیجہ کیا ہوا؟ یہ کہ قریباً شمال مغربی سرحد کے تمام لوگ مسلم بن گئے۔ اور وہ علاقہ اب اس قدر غیر مسلم لوگوں سے بعض جگہ پاک ہے۔ کہ گویا یہاں کبھی بودھ مت، جین مت یا ہندو دھرم کا نام تک نہ تھا۔ آپ پشاور کے قریب کا لا سرائے جگہ سے قدیم ٹیکسلا یونیورسٹی کے کھنڈرات کا معائنہ کریں۔ تو آپ کا دل بیٹھا جاتا معلوم ہوگا ؛

جب دو شخص آپس میں نبرد آزمائی کرتے ہیں۔ تو وہ ایک دوسرے کے ہتھیاروں اور چالوں کو نظر ور لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہندوؤں نے اس قدر ...... اسلامی سپرٹ کو جذب کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ہندوستان کی تاریخ میں گورونانک دیو جی اور گورو گوبند سنگھ جی دو ایسے دوربین اور دوررس گورو ہو گزرے ہیں۔ کہ جنہوں نے اسلامی سپرٹ کو عجیب طرح سے ہندوازم میں جذب کیا۔ اور سے

”من ز قرآں مغزرا برداشتم
استخواں پیش سگاں انداختم“

کی پوزیشن اختیار کی ؛

بلاشبہ اسلامی تہذیب ہندو تہذیب سے بالکل مختلف بلکہ متضاد ہے - یورپین یا انگریزی تہذیب ہندو تہذیب کے متوازی ہے - اگر آرین ہندو تہذیب کو بچانا مقصود ہے۔ تو اسلامی سپرٹ جذب کرنا ازبس ضروری ہے - اسلام کی طاقت کا راز اس کی وحدانیت، مساوات، مرکزی تنظیم، خلافت اور جہادی سپرٹ میں پنہاں ہے - سیاسی ترقی کے یہی اصول اتھروید ...... میں نہایت خوبصورتی سے واضح کیے گئے ہیں ؛

(ترجمہ) آپ کا کھان پان سمان اور اکٹھا ہو۔ تم کو میں اکٹھے ایک ہی جوئے میں جوڑتا ہوں۔ تم سب مل کر ایک اگنی سوروپ پرماتما کی پوجا کرو۔ جس طرح ارے دھرے کے چاروں طرف جڑے ہوتے ہیں۔ ماہران اقلیدس و دیگر علوم خوب جانتے ہیں۔ کہ دائرہ دنیا میں مکمل ترین شکل ہے قوم میں مرکزی تنظیم، مساوات، اتحاد اور ایک پرماتما کی پوجا سکھانے کے لیے نہایت مکمل اور اعلیٰ تشبیہ کے ذریعہ ان اصولوں کو منقش کرنے کی کوشش کی گئی ہے - اتھروید میں کھشاتر دھرم پر اس قدر زور دیا گیا ہے - کہ موجودہ اہنسا اور ستیہ آگرہ کی تحریک قوم کو پھر سے کمزور اور اراسین بنانے کا موجب معلوم ہوتی ہے - اہنسا دھرم کے پرچار کی ضرورت صرف ان جانوروں کو ہے - جو دوسروں پر حملہ کرنا اور ان کو ایذا کرنا ثواب خیال کرتی ہیں۔ ہندوؤں کو تو اسی اہنسا دھرم نے کئی دفعہ تہ و بالا کیا ؛

مہاراج گورو گوبند سنگھ جی نے اپنے سنگھ نادسے پنجاب کے مظلوم ہندوؤں کو یہی سبق دیا تھا۔ آپ نے جنگل اور دیہات کے بسنے والے لوگوں کو پنجاب کی حکومت عطا کی ؛ - بچپن سے ہی باز لڑاؤں تب گوبند سنگھ نام دھراؤں کا پاٹھ پڑھا کر پنجاب کے صدیوں کے غلام ہندوؤں کو وہ خیبر تک کے افغانوں کو :-

”خفتہ منہ بچہ ہر با آمد“ کا ...... سبق پڑھایا۔ افسوس کہ جس ذات پات ...... ؛

دھرم ...... ذات - مکمل وحدانیت اور مرکزی سنگٹھن کی آپ نے تعلیم دی تھی۔ اس سے ہندو تو کیا سکھ بھی بہت دور ہیں - اگر سکھ لوگ مکمل مساوات پر عمل پیرا ہوتے - تو پنجاب میں ہندو، سکھ اور مسلم تنازعات کا نام کوئی نہ لے سکتا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے بعد بھی سکھ حکومت یہاں دائمی ہو جاتی ؛

سوامی دیانند نے اسی سپرٹ میں ویدوں کا پرچار کیا ہے - مرکزی سنگٹھن اور مساوات ان کے ہر ایک گرنتھ میں موجود ہے - صوبہ گجرات کو ترک کر کے اور سماج کے مرکز لاہور کو نظر انداز کر کے آپ نے راجپوتانہ میں اجمیر کو کیوں مرکز بنایا؟ اپنی زندگی کا نہایت قیمتی حصہ والیان جنوب اور جودھ پور کی نذر کیا۔ مگر ہندو عوام اور نیتاؤں نے ...... کیا۔ آریہ سماج کے اکثر کارکنان بھی انہا...... اہمیت کو سمجھنے سے قاصر ہیں

اسی کمی کی وجہ سے آریہ سماج عوام کی تحریک نہیں بن سکا - اسی لیے ہمارے لیڈران کی زندگی پر چلے ہوئے رہتے ہیں۔ مگر ان کی قربانیوں سے ہمارے جیون میں کوئی انقلاب نہیں آتا۔ کاش! ہمارے سماج کے نیتا اس طرف بہت جلد دھیان دیں ؛

آریہ سماج آنولہ کا نگر کیرتن روکنے کیلئے مسلمانوں کی زوری سینہ

(سمپادک ”آریہ مترا“ آگرہ کا سنسنی خیز بیان)

شری پردھان جی یو۔ پی سبھا کے کاریالیہ میں اس پرکار کے سماچار پراپت ہوئے ہیں۔ کہ آنولہ (بریلی) میں آریہ سماج کے نگر کیرتن کو مسلمانوں کی بھیڑ نے زبردستی روک لیا۔ مگر سرکاری ادھیکاریوں نے کوئی پربندھ نہیں کیا۔ یہ گھٹنا دسمبر کے انتم سپتاہ کی ہے۔ پر آج تک سماج کا نگر کیرتن نہیں نکل پایا ؛

۲ جنوری کو ضلع مجسٹریٹ بریلی سے اس بات کی شکایت کی گئی - انہوں نے سٹی مجسٹریٹ کو آرڈر دیا - اور ۶ جنوری کو مسٹر رندی ڈپٹی مجسٹریٹ نے سب لوگوں کو اکٹھا کر کے جانچ کی - اور آریہ سماج آنولہ کے نگر کیرتن کے سمبندھ میں کچھ بھی پرمان اپستھت کیا۔ اس سے مسلمان سنتشٹ نہ ہوسکے - اور چلانے لگے۔ کہ مسجدوں کے سامنے ...... کبھی سمہ باجہ نہیں بجنا چاہیے - اور یدی نگر کیرتن نکالے جاویں۔ تو مسجدوں میں تالے لگوا دیئے جاویں۔

اس پر آریہ سماج کی اور سے رام لیلا کے جلوس کے سمبندھ کے پرمان اور یو۔ پی سرکار کی تت سمبندھی گھوشنا اپستھت کی گئی۔ آریہ بھائی بہت پرمان اپستھت کر کے چپ رہے۔ انہیں بھئے تھا کہ کہیں جھگڑا نہ ہو جائے۔ کارن یہ کہ انچارج پولیس تحصیلدار اور ڈپٹی صاحب سبھی مسلمان تھے۔ اس کے اتیرکت شہر کے مسلمانوں کی ایک بھاری بھیڑ تھی - ابھی پتہ نہیں - کہ کیا طے ہوا ہے۔ کنتو اتنے ہی سماچار سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مسلمان کس پرکار بات بات پر جھگڑا کرنے کو تیار ہیں۔ یہی اینک بار پبلک میں بڑے بڑے مسلمان ودوانوں نے یہ گھوشنا کر دیا ہے۔ کہ مسجد باجہ کا پرشن نرا ڈھکوسلا ہے۔ اینک نیتائے آئیوں سے بھی اس سمبندھ میں نرنے ہو چکے ہیں۔ پر مسلم جنتا نہ جانے کیوں و ...... کے جھگڑے آئے دن اٹھائے رہتی ہے۔ آشچریہ تو یہ ہے کہ وہ اپنی ضد کے سامنے کسی کی سنتے ہی نہیں اور ادھیکاری گن بھی ان کے سامنے بھیگی بلی بنکر بیٹھ جاتے ہیں - اور کبھی کبھی تو ان کی انچت انوچت مانگوں کا سمرتھن بھی کرنے لگتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ دوسروں کے دھارمک ادھیکاروں میں ہستکشیپ کرنا کسی دھرم کا انگ کیسے ہو سکتا ہے؟ ہم مسلمانوں کی اس منوورتی کا گھور ورودھ کرتے ہیں - اور ادھیکاریوں سے سہ آگرہ انورودھ کرتے ہیں۔ کہ وہ اس معاملہ کو نیائے پوروک سلجھائیں۔ نہ کہ ایک انوچت پکش کا سمرتھن کر کے آریہ بھائیوں کے ہردیہ کو دکھ پہنچائیں۔ آریہ بھائیوں کو بھی تن، من اور دھن سے پریتن کر کے ایسے انیاچاروں کو دور کرنا چاہیے۔ انیاچار کے کرنے والے سے اس کا سہنے والا ادھک پاپی بتایا گیا ہے۔ شری پردھان جی سبھا نے شری بابو ...... جی ایڈووکیٹ فتح پور ادھشٹاتا رکھشا ندھی وبھاگ کو اس معاملہ میں سہایتا کرنے کے لیے لکھا ہے۔ آشا ہے۔ کہ ادھیکاری گن اس معاملہ کو شیگھر ہی سلجھا دیں گے ؛

سالانہ جلسے :- {
۱ آریہ سماج سرسہ ضلع حصار کا ۳۲واں

سالانہ جلسہ ۲۱ - ۲۲ - اور ۲۳ فروری ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے ؛

۲ آریہ سماج ڈبوالی کا پہلا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶- اور ۷ار فروری کو ہونا قرار پایا ہے ؛

نوٹ :- ڈبوالی گرام بھٹنڈہ سے کھیڑا سٹیشن سے (جو بی - بی اینڈ سی - آئی ریلوے لائن پر ہے) ۵ کوس ہے جو حصار سٹیشن سے بھٹنڈہ لائن پر پہلا سٹیشن ہے

یو۔ پی سبھا کے مہوپدیشک پنڈت رُودر دت جی کیخلاف مقدمہ

یو۔ پی سبھا کیطرف سے مالی امداد!

پنڈت رُودر دت جی آریہ اُپدیشک کے ابھیوگ کا پرباینت پربندھ سبھا دوارہ ہو گیا ہے۔ مقدمہ کی پیروی کے لئے ڈاکٹر کیلاش ناتھ جی کو نیت کر دیا گیا ہے۔ اور یہ پربندھ بھی کیا جا رہا ہے کہ سرپنچ بہادر سپرو کی بھی سہایتا پراپت ہو سکے۔ شاہجہانپور میں جب پنڈت جی پر مقدمہ چلا تھا تب بھی یو۔ پی سبھا کی اور سے بابو بھگوتی پرشاد جی ایڈووکیٹ شاہجہانپور۔ شری بابو گوبند بابو ہیرا ایڈووکیٹ بریلی تھا سبھا کے بھوتپورو منتری بابو مہاشنکر جی ایڈووکیٹ فتح پور تھا مبال آباد۔ شاہجہانپور کے آریہ بھائیوں نے مقدمہ کی پوری پیروی کی تھی۔ اس سمے بھی سبھا نے دس سو روپے پیروی کے لئے پہلے بھیج دئے ہیں۔ اور بابو بھگوتی پرشاد جی ماتھر پانچ سو روپے اپنے ایپا سے ترنت دلا رہے ہیں ؛ (آریہ مترہ)

شردھیہ دیانند سادھو آشرم میں سَنت سنگ کا سماروہ

بڑے ہرش کے ساتھ سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ شردھیہ دیانند سادھو آشرم اناساگر نزد اجمیر میں ورشک سنت سنگ کا آیوجن بڑے اچھے پیمانہ پر اس ورش کیا جا رہا ہے۔ پوجیہ سوامی سرودانند جی مہاراج ۲۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک اجمیر پدھار جائیں گے۔ سنت سنگ کا کاریہ کرم ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو پراتہ سے آرمبھ ہو کر نرسنہہ بیساکھ پورنما اربعات ۷ مئی ۱۹۳۶ء بدھوار تک چلے گا۔ پرانت بھر کے دھرم پریمی آریہ بھائیوں کو پریوار سہت پدھار کر اس اوسر سے لابھ اٹھانا چاہیئے۔ بھوجن پانی کا پربندھ آشرم میں پربندھ رہے گا۔ جو بھائی بہن آنا چاہیں۔ اور پریوار سہت آنے کا سنکلپ کر چکے ہیں۔ ان کو اچھی سوچنا ادھشٹاتا سادھو آشرم کے پاس بھیج دینی چاہیئے تاکہ سموچت پربندھ کیا جا سکے ؛

(ونیت :- کیولانند سنیاسی)

ریویوز

"نو اپنشد سار" (ہندی بھاشا میں)

لیکھک ماسٹر رام لال جی بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ + پرکاشک :- جے۔ پستک بھنڈار۔ موہن لال روڈ۔ لاہور :: ضخامت ایک سو صفحات :: قیمت فی جلد ۱۲ آنہ ::

اس پستک میں یوگیہ لیکھک نے ایش اپنشد۔ کین اپنشد۔ کٹھ اپنشد۔ پرشن اپنشد۔ ماندوکیہ اپنشد۔ ایتریہ اپنشد۔ تیتریہ اپنشد اور شویتاشوتر اپنشد کا نچوڑ سرل آریہ بھاشا میں دیا ہے۔ تاکہ سرو سادھارن ان کی شکشا سے لابھ اٹھا سکیں۔ بھاشا شدھ ہی رُوچک ہے۔ کاغذ بھی بڑھیا قسم کا استعمال کیا گیا ہے۔ سب آریہ سجنوں کو اس پستک کو پڑھ کر اس سے لابھ اٹھانا چاہیئے۔ گرو کل دھولستو کے اپاکھشن میں سے لیکھک نیت پردھان کیا جا رہا ہے۔ یہ کتاب اپروکت پستک بھنڈار سے مل سکتی ہے ::

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۶ء

یہ جنتری میسرز ڈابر ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ کلکتہ کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ اس میں عیسوی سمت بکرمی سمت اور ہجری سمت کی تاریخیں دی گئی ہیں۔ اور ساتھ ہی کیفیت کے خانہ میں تعطیلات بھی درج کی گئی ہیں۔ جو اصحاب اس جنتری کو منگوانا چاہیں۔ وہ ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ ڈاکٹر صاحب کی فرم دفتر کلکتہ سے مفت منگوا سکتے ہیں ::

کیلنڈر سنہ ۱۹۳۶ء

جنتری کے علاوہ میسرز ڈابر ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ کلکتہ نے ایک خوبصورت کیلنڈر بھی ہمارے پاس ریویو کے لئے ارسال کیا ہے۔ جو اصحاب اسے بھی منگوانا چاہیں۔ وہ پوسٹ کارڈ لکھ کر ڈاکٹر صاحب کی فرم واقع کلکتہ سے مفت منگوا سکتے ہیں ::

پتریشٹی یگیہ عرف سُکھی گرہستھ

ایک لاکھ پرتیاں — (ہندی) باتصویر — پریوگ سہت

دیباچہ از شری پوجیہ نارائن سوامی جی مہاراج آریہ سارودیشک سبھا دہلی

پتریشٹی یگیہ کے اتہاسک مہتو سے سب ہی پرچت ہیں۔ یہ ویدک انوشٹھان ہے۔ اس پتریشٹی یگیہ کی ودھی کے سمپادن سے منوانچھت سنتان کی پراپتی ہوتی ہے۔ یہ اتہاس سے پرمانت ہے۔ جب سے آپ پورن پرچت ہیں۔ تو پھر اس کا مہتو بھی کیا دیا جا سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی ہم اتنا کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں کہ پتر استھیوں کو سوسیوت۔ سندر اور اُتم ودوان پتر کیول اس پتریشٹی یگیہ دوارہ ہی مل سکتے ہیں۔ اس گرنتھ میں پتریشٹی یگیہ کے دوارہ اتپن ہوئے پراچین تھا ورتمان کال کے ایسے مہاپرشوں کا سچتر ورنن ہے۔ اس گرنتھ میں پتریشٹی یگیہ کیا ہے۔ اور اس کے دوارہ منوانچھت سندر سوشیل ودوان گن راشی پتر کیسے اتپن کیا جا سکتا ہے۔ تتھا گرہستھ استری پرش کیسے سکھی رہ سکتے ہیں۔ اتیادی ودھیوں کا سپرمان اُلیکھ ہے۔ مہاراج دشرتھ جی کو شری رام جیسے مہاپرش کیول اس پتریشٹی یگیہ ودھی کے دوارہ ہی پراپت ہوئے تھے۔ دیتی ویت پتریشٹی یگیہ کی ویدک ودھی اس گرنتھ میں درشنوں کے پرمانوں سے سچتر سانگ اپانگ ورنن کی گئی ہے۔ یہ پتریشٹی یگیہ گرنتھ کیول پتر ارتھیوں کے لئے ہی آدھیاتمک کام کی وستو ہے۔ بلکہ پریوگ ودھی اور گرہستھ نرناری کے لئے سکھ سمپتی تتھا منوانچھت پھل پردانا اور شکشا پرد اپادیہ اپورو گرنتھ ہے۔ لاکھوں پستکوں سے بھرے ہوئے سنسار میں ہزاروں ہی پستکیں ودیمان ہیں۔ لیکن ان میں اس پتریشٹی یگیہ کی شدھ اور پری پورن ویدک ودھی بتانے والی ایک پستک اپلبدھ نہیں ہے۔ یہی کارن ہے کہ اس گرنتھ کو چھاپنے سے پورو جس کسی بھی ودوان نے دیکھا۔ اور تھا۔ وہی سہسا مگدھ ہو گیا۔ اس لئے اگر آپ کے گھر اور پستکالیہ میں یہ گرنتھ نہیں پہنچا ہے۔ تو سمجھ لیجئے۔ کہ چندر ہن رجنی اور سگندھ ہین پشپ وت ایک آوشیک وستو سے وچت ہی رہ جائیں گے۔ اس لئے اس اپورو گرنتھ پتریشٹی یگیہ کو آج ہی منگوا لیجئے۔ اور اس کے دوارہ گھر کو اُتم پتر رتنوں سے سشوبھائمان کرتے ہوئے پتری رن سے اُرن ہو کر سورگ کے ادھیکاری بن جائیے ::

اس کے انت میں سرپ۔ بچھو۔ ارش۔ کنٹھ۔ کلوا۔ سر درد۔ بخار ناشک تتھا بدھی ورددھک آدی ایسے انیک آسمیہ انوبھوت پریوگ (نسخے) بھی لکھے ہیں۔ جن کا کہ ہر ایک نرناری کو جاننا ضروری ہے۔ یہ گرنتھ پاٹھشالا تتھا دھارمک سنستھاؤں پر یوگ یوگتی۔ بالک بالکاؤں کو انعام میں دینے کے یوگیہ ہے۔ اور اسے پڑھی ستریوں کی پاٹھ ودھی میں بھی رکھ دینا چاہیئے۔ انیک چتروں سے سوسجت کاغذ اور چھپوائی اعلیٰ۔ صفحات ۲۰۰۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ ::

۲۔ جیون کا آنند { اس میں استری پرشوں کے رج ویریہ سمبندھی انیک گپت روگ پردر۔ آدی کا کارن۔ ندان اور اُتم چکتسا ہے۔ اسکی اُتمتا ایک بار شروع سے آخر تک پڑھنے سے ہی گیات ہو سکے گی :: قیمت ۱۲ آنہ (ہندی)

۳۔ سانپ بچھو وش چکتسا { اس میں ۸۰ قسم کے سانپوں کا ورنن اور ان کا اچوک نہایت آسان علاج لکھا ہے۔ سانپ اور بچھو آدی انیک ودھر جنتوؤں کے وش ناشن ارتھ انیک انوبھوت پریوگ لکھے ہیں۔ پرتیک گھر اور پاٹھشالا کے ہاتھ میں اس کی ایک ایک کاپی دے دینا گویا سانپ سے کاٹے جانے کے بھے سے بچا دینا ہے۔ قیمت ۲ آنہ (ہندی) ::

۴۔ وید میں سرشٹی کی آیو { اس میں سرشٹی کی اُتپتی کی آیو کے وشے میں عیسائی مسلمان و گیانک ودوانوں کے ماننے ہوئے سدھانت اور ویدک سدھانت انوسار پورن روپ سے سپرمان اُلیکھ ہے۔ قیمت تین پیسہ (ہندی)

۵۔ وید ویدانگ { اس میں وید کتنے ہیں یا چار۔ اور کس کس وید میں کتنے کتنے منتر ہیں؟ تتھا ایک وید کی کتنی کتنی اور کون کون سی شاکھائیں کس کس گرنتھ میں بھی وغیرہ باتوں کا سپرمان مدلل ورنن ہے۔ قیمت چھ پیسہ (ہندی)

ملنے کا پتہ

پنڈت سریندر شرما گوڑ کاویہ تیرتھ ویدک دھرم اُپدیشک پربندھ کرتا

پتریشٹی یگیہ سنت کٹی۔ پاٹودی ہاؤس۔ دہلی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

...ف ہی کر سکتا ہے۔ اس میں ماہرین کی
...برا دے سکتی ہے۔ ان کی رائے کا
...کی وجہ پڑتا ہے۔ لیکن پردھان جی کو
...(الفاظ میں) اخلاقی نہیں۔ اقتدار کا
...ان منظور تھا۔ اس لئے وہ معاملہ
...سکے
...سبھا میں لے گئے۔
...پر امتناعی حکم مجھے ارسال نہیں فرمایا۔
...اسسٹنٹ کو ٹال مٹال دے دیا۔ طباعت کے
...بعد میں بہ نفس نفیس پریس میں جا کر کی۔
...میں نے ایک پتر دوارہ کتاب کی چند جلدیں
...لئے مانگیں۔ کہ وِدوانوں کو دکھائی جا سکیں
...فرما دیا۔
...سبھا کے ریزولیوشن میں گورو کل کے مکھیہ ادھشٹاتا
...کے ایک پروٹسٹ نامے پتر کا ذکر ہے۔ انہیں
...برکات ہونے سے پیشتر کیسے حاصل
...پروٹسٹ کا پتر میرے پاس بھیج دینے
...سمتی میں پیش کر دیتے۔ تاکہ اس پر
...کا نقطۂ نظر پیش ہو سکتا۔ اسے بھی بالا
...میں رکھا گیا۔ اور ایک آپ سبھا نشانی
...جن کے ممبروں کی کثرت خود شکایت کرنے
...کی ہے منتری جی معترض۔ مکھیہ ادھشٹاتا
...معترض۔ پردھان جی معترض۔ ان صاحبان کے
...ودوانوں کو شامل کر کے کتاب انکے
...دکر دی گئی ہے۔ ان صاحبان کے اعتراضات
...سمتی میں چلے جاتے تو کیا حرج تھا؟
...فریقین کی بات سن سکتی۔ اور سمتی کا ایمان نہ
...پرکاشن وبھاگ لکھتا ہے۔ کہ
...کو شبہ میں لکھت اتہاس کی مول کاپی
...سمتی کے پاس جانے سے پورو ادلوکن ارتھ
...کے پاس بھیجنے کو کہا............ پرنتو
...سمتی نے نشچے طور سے یہ بھی نہ کیا"۔
...منتری جی نے لکھت اتہاس کا وہی بھاگ
...کے لئے مانگا تھا۔ جس کا اولوکن رکھتا
...کر چکی تھی۔ منتری جی کا پتر میرے پاس آیا
...اور اب تک موجود ہے۔ چونکہ منتری جی کے
...پریس میں چھپ رہی تھی۔ انہیں لکھ دیا
...کردہ اتہاس کا جو بھاگ چاہیں دیکھ لیں
...وبھاگ کو سمتی پر آکشیپ کرنا اچرج
...سمتی سبھا کا انگ ہے۔ اس کے سمبندھ
...اس پر کر رکھے لیکھک پنڈتوں کی مریادا کا بھنگ
...ہیں۔ سمتی کے ممبر خود سبھا کے پردھان تھے
...پردھان بھی تھے۔ سبھا کے کاریہ کرتا ڈن
...سمبندھ میں بھی ایسے بیانات کا شائع کرنا
...نہ ہو سکتا۔ جو کاریہ کرتا تو مجبور بھی ہوتے ہیں۔
...کے متعلق آج کل کچھ بھی لکھا جا رہا ہے
...ہے۔ بہ نسبت سبھا کی نتری کے بعد
...چکی تھی۔ مگر اب خود ادھیکاری ہی خاموش
...سے تنگ آ گئے ہیں معلوم ہوتے ہیں۔
...چپ بیٹھے

بقیہ مضمون "سبھا کے اتہاس کے متعلق" صفحہ ۷

یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ میرے سمبندھ کے کارن سبھا کی اپنی سمتی کا ایمان بھی ایمان نہیں سمجھا جا رہا۔

پرکاشن وبھاگ لکھتا ہے۔ کہ کسی پستک کا پر یورتن اس کے لیکھک کی انومتی کے بنا کیا جا سکتا ہے۔ اس میں اس نے "ویدامرت" کا اداہرن دیا ہے۔ "ویدامرت" کے پہلے ایڈیشن کے سمپادک پنڈت سانو لیکر جی تھے۔ دوسرا ایڈیشن بغیر کسی تبدیلی کے شائع کر دیا گیا۔ اس پر سیدھانت سمبندھی اعتراضات ہوئے۔ سو وہ سمپادک جہاں تھا وہاں کو بھیجے گئے۔ انہوں نے واپس کر دئے۔ اور لکھ دیا۔ کہ کتاب کے دوسرے ایڈیشن کا سمپادن کوئی اور ودوان کریں۔ چنانچہ دوسرے ایڈیشن کا سمپادن سوامی ویدانند تیرتھ جی نے کیا۔ اب کتاب کی کایا ہی پلٹ گئی۔ اور اس پر سوامی جی کا نام چھپا۔ سوامی جی کی کتاب سوامی جی کی سہمتی کے بغیر تبدیل نہیں ہوئی۔ یہ تو عام اخلاقی جواز عدم جواز کا سوال ہے۔ ایک لیکھک سے پستک لکھوائی۔ اور اخباروں میں شائع کر دو۔ کہ اس کی تصحیح اس کی انومتی کے بغیر کی جائے گی۔ کتنا ادبھت شسٹاچار ہے۔

پرکاشن وبھاگ کے لیکھ سے معلوم ہوتا ہے کہ اب پردھان جی کی رائے میں لیکھک کی سمتیوں کو ناک چھینا نہیں دینی چاہیے۔ اگر یہ بات ہے۔ تو بے شک اتہاس نہ رہ کر ایک کرانیکل یا رپورٹ رہ جائے گی۔ سبھا اس کا سمپادن کسی اور سے کرا سکتی ہے۔ پردھان جی نے مجھ سے مو کھک بھی کہا تھا۔ اور اب پرکاشن وبھاگ نے بھی لکھا ہے۔ کہ اردھ شتابدی سمتی نے اتہاس لکھنے کا کام پروفیسر رامدیو جی کو سونپا تھا۔ وہ خود یا کسی اور سے دوارہ ایسی کتاب لکھوا سکتے ہیں۔ پہلے بھی ایسا کر سکتے تھے۔ میرے سنتوش کے لئے اتنا کافی ہے۔ کہ میں نے لاکھوں روپیہ کا دیش

ہونے پر بھی اپنا کام پورا کر دیا۔ جسے اپنا موجود معترضانہ رویہ اختیار کرنے سے پیشتر منتری پردھان جی نے صاد کے قابل سمجھا تھا۔

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

میری کتابیں پہلے ایک ریاست اور اس کے بعد سرکار انگریزی ضبط کر چکی ہے۔ اس دفعہ اپنی سرکار نے بھی ضبط کر لی۔ تو کوئی نئی بات نہیں ہوئی۔ کتابوں کی ضبطی کا سلسلہ مذہبی جماعتوں سے شروع ہوا تھا۔ مگر سچائی کا گلا گھونٹنے سے عمر کا رد بدل کوئی مذہب ہوا نہ مذہبی جماعتوں کو۔ بے نقاب ہونا حقیقت کی فطرت میں ہے۔ سبھا کے پرستاو کے انوسار میری کتاب پر پردھان جی کو اعتراض ہے۔ تو یہ کم اس سے "سبھا اور گورو کل کے یش کو ہانی پہنچتی ہے"۔ میری رائے میں یہ بات غلط ہے۔ لیکن اگر درست بھی ہو۔ تو وہ یش کیسا جو حقیقت کی پردہ پوشی سے قائم رکھا جا سکتا ہے۔ مجھے سبھا کا یش ایسا کھوکھلا معلوم نہیں ہوتا۔

مجھے یہ بھی خوشی ہے۔ کہ میں نے مصنف کی گردن حاکم کے آگے خم نہیں ہونے دی۔ مصنف براہمن ہے۔ اور پردھان کھشتری۔ کھشتری اپنی طاقت سے براہمن کا منہ ناواجب طور پر بند کرنا چاہتا ہے۔ شستر شاستر پر حکومت کرے"۔ یہ جائز نہیں۔ وید اسے "براہمن کی گئو کا گھات" کہتا ہے۔ یہ شکھشا ہے۔ جو پروفیسر رامدیو جی برسوں سے دیتے چلے آرہے ہیں۔

آریہ سماج رنگون کے سماچار

(۱) ۱۵ر جنوری کو ہون یگیہ سندھیا اور بھجنوں کے بعد پنڈت منشا رام جی نے "دھرم کا سوروپ کیا ہے؟" اسکے وشئے پر ویاکھیان دیا۔

(۲) پنڈت مکند لال جی منتری آریہ سماج رنگون کے کچھ سمبندھیوں کا دیہانت ہوگیا ہے شوک!

(۳) ۱۲ر جنوری کو ہون سندھیا آدی کے بعد پنڈت پرمانند جی بی۔ اے کا "ادھیاتمک" وشئے پر ویاکھیان ہوا۔

(۴) ۱۷ر جنوری کو درگا داس جی وکیل سپتر بنواسی کی اکسمات مرتیو پر آریہ سماج کے سدسیوں اور دوسرے بھائیوں نے مل کر انتیشٹی سنسکار پورن ویدک ریتی سے کرایا۔

(۵) بابو سندر رام صاحب پوسٹ ماسٹر کی دھرم پتنی کی اچانک مرتیو پر سماج شوک پرگٹ کرتا ہے۔

(۶) ۱۹ر جنوری کے سپتاہک ادھیویشن میں پنڈت منشا رام جی اور پنڈت پرمانند جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔

(۷) ۲۲ر جنوری کو ایک ہندو نوجوان دیوی گنگا دیوی کو جسے ایک عیسائی دھلشم ٹھگ کر لے گیا تھا۔ شدھ کیا گیا۔ وہ اب آریہ سماج کی سنرکشتا میں ہے۔ اور عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے۔

(۸) دونوں سماجوں کی طرف سے ایک ویدک پرچارنی سبھا بنا دی گئی ہے۔ جس کا ادیش رنگون اور گرد و نواح کی بستیوں میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہے۔ اس کے منتری پنڈت منشا رام جی مقرر ہوئے ہیں۔

(فقیر چند سود ھی اپ منتری)

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری شدہ

قیمت ۸ر رجسٹرڈ

بال جیون گھی

بچوں کی بخار کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ
ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے

کمزور بچے اسکے چند ہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے طاقتور بن جاوینگے

خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں

سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے

لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھی دیکھ کر لو

قیمت فی شیشی ۸ر فی درجن ۱۲ محصول ۴ شیشی تک ۸ر درجن ۱۲ر

سوداگروں کو معقول کمیشن، نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں

مفت لو۔ ہندی اردو خواں معزز لوگوں کے نام و مکمل پتہ لکھ بھیجنے پر

ہر بیماری کا مجرب علاج بتانے والا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاویگا

المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ شہر یوپی

لیکھ جلد بھیجیے!

"ستیارتھ" اور "سنسکار ودھی" پر دونوں کے متعلق جلد از جلد لیکھ اور نظمیں بھیج کر از گرہت فرماویں۔ "ستیارتھ" کے متعلق لیکھ اور نظمیں ۱۲ر فروری تک مل جانے چاہئیں۔ اور "سنسکار ودھی" کے متعلق ۷ر فروری تک۔

(ایڈیٹر "پرکاش" لاہور)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

آریہ سماج بہادرگڑھ کا چناؤ:۔

آریہ سماج بہادرگڑھ تین چار سال سے شیتھل اوستھا میں تھا ۔ $\frac{۱}{۲۹}$ کو لالہ اجودھیا پرشاد جی کے مکان پر نیا چناؤ پھر کیا گیا ۔ جس میں مندرجہ ذیل پدادھیکاری چنے گئے :۔

$\frac{۱}{۲}$ ۔ لالہ اجودھیا پرشاد جی پردھان ۔ $\frac{۲}{۲}$ ۔ لالہ بھوانی لال جی اُپ پردھان ۔ $\frac{۳}{۲}$ ۔ پنڈت امادین جی وائس پریذیڈنٹ میونسپلٹی منتری ۔ $\frac{۴}{۲}$ ۔ پنڈت سوم دت شرما اُپ منتری ۔ $\frac{۵}{۲}$ ۔ لالہ منشی رام جی خزانچی ۔ مہاشہ موجی رام جی و بابو رتن چند جی انترنگ سبھا کے ممبر مقرر کئے گئے اور نشچے ہوا ۔ کہ جب تک سماج مندر نہیں بنتا ۔ تب تک دیو کرن ہمیشہ دن میں ہی سماج کے ست سنگ لگائے جائیں اور مندر کو بنانے کا کام جلد از جلد شروع کیا جاوے ۔

(سوم دت شرما اُپ منتری آریہ سماج بہادرگڑھ)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار:۔

$\frac{۱}{۲۹}$ ۱۳ بوقت $\frac{۱}{۲}$ ۶ بجے شام مندر آریہ سماج میں لوہڑی کا تہوار بڑی شان سے منایا گیا ۔ بھاری ہون کیا گیا ۔ بعد ازاں ماسٹر منگل سین نے بھجن اور لالہ بنڈی داس صاحب پردھان نے نظم پڑھی ۔ بعد شانتی پاٹھ ریوڑیاں تقسیم کی گئیں ۔

$\frac{۲}{۲}$ ۔ پانچ روز مہاشہ ارجن دیو بھجن اپدیشک دیانند مکتی سنگھ آگو کے ضلع سیالکوٹ مندر آریہ سماج میں روزانہ بوقت ۸ بجے رات اپنے منوہر بھجنوں اور اپدیش سے آریہ سماج کا پرچار کرتے رہے ۔ $\frac{۱}{۲۹}$ ۲۹ کو بوقت $\frac{۱}{۲}$ ۲ بجے دوپہر بسنت کے میلہ پر دو گھنٹہ خوب بھجنوں سے استری پرشوں کو پرسن کیا ۔

$\frac{۳}{۲}$ ۔ آریہ سماج بھیرہ کو قائم ہوئے پچاس ورش ہو گئے ہیں ۔ آریہ سماج نے پاس کیا ہے ۔ کہ اس دفعہ ۲۷ لغایت ۳۱ مارچ تک اُس کی اردھ شتابدی خاص دھوم دھام سے منائی جاوے ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نے یہ تاریخیں سویکار کر لی ہیں ۔ اور پوری سہایتا دینے کا وعدہ کیا ہے ۔ تمام آریہ سجنوں خاص کر بھیرہ نواسیوں کی سیوا میں جو کہ دیگر شہروں میں مقیم ہیں نویدن ہے ۔ کہ اردھ شتابدی کے لئے تن من دھن سے سہایتا کر کے مشکور فرمائیں ۔

(رام پیارا سیکرٹری آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج شوبیو (برہما) کا ماتمی اجلاس:۔

شوبیو ۔ (برہما) ۔ ۲۹ جنوری ۔ مقامی آریہ سماج نے اپنے اجلاس میں مسٹر ڈی ۔ ڈی سود ایڈووکیٹ کی موت پر ماتمی رزولیوشن پاس کیا اور مرحوم کی روح کی شانتی کے لئے پرارتھنا کی ۔ نیز پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا ۔

قلعہ گوجر سنگھ میں ویدک ریتی سے بواہ:۔

لاہور ۔ یکم فروری ۔ آج شام کے ۶ بجے قلعہ گوجر سنگھ آریہ سماج مندر میں شریمتی پریم دتی کی مسٹر گوپی کرشن

سے ویدک ریتی سے شادی ہوئی ۔ شریمتی پریم وتی کی جو پہلے عیسائی تھیں ۔ چند دن ہوئے اس سماج مندر میں شدھی ہوئی تھی ۔ آریہ سماج مندر کا وسیع ہال زناریوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا ۔ خوب رونق تھی ۔

عیسائی دیوی کی شدھی اور وواہ:۔

امرتسر ۔ یکم فروری ۔ کل آریہ سماج بازار سنر دھلنڈ میں ایک عیسائی عورت مس ایل ٹھاکرداس نے ہندو دھرم میں ویدک اصولوں کے مطابق پرویش کیا ۔ جس کا ہندو نام شریمتی مایا وتی رکھا گیا ۔ بعد میں شریمتی مایا وتی نے امرتسر کے مشہور کانگرسی لیڈر ڈاکٹر چونی لال بھاٹیہ سے شادی کر لی ۔

ایک مسلم دیوی کا گیتا پر لیکچر:۔

فیروزپور ۔ ۳۱ جنوری ۔ مقامی آریہ سماج مندر (کالج سیکشن) میں مس خدیجہ بیگم ایم ۔ اے ۔ ایم او ۔ ایل انسپکٹریس آف سکولز کا ہندو عورتوں کے جلسہ میں بھگوت گیتا پر لیکچر ہوا ۔ مس موصوف نے گیتا کے کئی شلوک بطور حوالہ پڑھ کر سنائے ۔

آریہ کمار سبھا شاہ پور کا چناؤ:۔

آریہ کمار سبھا شاہ پور شہر کے ممبروں کی تعداد ۱۵۰ کے قریب ہے ۔ اس ورش سالانہ انتخاب $\frac{۱}{۲۹}$ ۲۴ کو دیانند ہائی سکول کے وسیع میدان میں ہوا ۔ نمن لکھت ادھیکاری چنے گئے ۔

$\frac{۱}{۲}$ ۔ لالہ دھنپت رائے بی ۔ اے ۔ بی ۔ ٹی پردھان

$\frac{۲}{۲}$ ۔ لالہ میلا رام برق بی ۔ اے ۔ اُپ پردھان ۔

$\frac{۳}{۲}$ ۔ لالہ آتما نند بی ۔ اے ۔ اُپ پردھان ۔

$\frac{۴}{۲}$ مہاشہ ہری کرشن لال گلاٹی ۔ منتری ۔ $\frac{۵}{۲}$ مہاشہ شو دت اوکھا اُپ منتری ۔ $\frac{۶}{۲}$ ۔ مہاشہ شام سروپ نگرہ خزانچی ۔ $\frac{۷}{۲}$ مہاشہ برج لال سہایک خزانچی ۔ $\frac{۸}{۲}$ مہاشہ مدن لال واسدیو سہایک خزانچی $\frac{۹}{۲}$ ۔ اندر لال گڈھ ۔ پستکادھیکش ۔ $\frac{۱۰}{۲}$ اندر سین مہاشہ مدن لال ۔ اوم پرکاش ۔ چمن لال ۔ برج مہیش چندر ۔ ترلوک ناتھ ۔ برج بخش بھگوان سروپ ۔ ہرنام سنگھ ہر انترنگ سبھا سد چنے گئے ۔

(منتری آریہ کمار سبھا شاہ پور شہر)

رام نگر میں آریہ سماج کی ستھاپنا:۔

ڈاکٹر رام رکھا مل ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس کی کوششوں سے رام نگر ملتان روڈ میں آریہ سماج قائم ہو گئی

ہے ۔ کل لالہ چرنجی لال جی کے مکان پر ایک میٹنگ ہوئی جس میں باقاعدہ آریہ سماج قائم کی گئی ۔ ڈاکٹر رام رکھا مل جی پریذیڈنٹ اور لالہ چرنجی لال سکرٹری مقرر ہوئے ۔ ہر اتوار کو ساڑھے سات بجے سے ۹ بجے تک سماج کی ہفتہ واری میٹنگ ہوا کرے گی ۔

(ڈاکٹر رام رکھا مل ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس رام نگر)

آریہ سماج کوئٹہ میں شوک سبھا:۔

کوئٹہ ۔ ۳۱ جنوری ۔ مقامی آریہ سماج (کالج سیکشن) و ڈی ۔ اے ۔ وی ہائی سکول کی مینیجنگ کمیٹی نے اپنے خاص اجلاس میں ملک معظم کی موت پر اظہار افسوس کیا ۔ اور مرحوم شہنشاہ کی روح کی شانتی کے لئے پرارتھنا کی گئی ۔

آریہ سماج رنگ پور میں شوک سبھا:۔

رنگپور ۔ ضلع مظفرگڑھ ۔ ۳۱ جنوری ۔ مقامی آریہ سماج نے اپنے اجلاس میں ملک معظم کی روح کی شانتی کے لئے پرارتھنا کی ۔ اور شاہی خاندان سے اظہار ہمدردی کیا ۔

گوروکل بیٹ سوہنی کے نئے ادھشٹاتا:۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے سوامی رودرانند جی گوروکل بیٹ سوہنی کے انتظام کے لئے یہاں پہنچ گئے ہیں ۔ آپ مکھیہ ادھشٹاتا کے طور پر کام کریں گے ۔ نیز ضلع بھر کے اندر ویدک دھرم کا پرچار کریں گے ۔ جس آریہ سماج کو اُن کی خدمات کی ضرورت ہو ۔ فائدہ اٹھا سکتی ہے ۔

دیانند ہائی سکول امرتسر کا سنگ بنیاد:۔

امرتسر ۔ ۳ فروری ۔ ہاتھی دروازہ کے اندر ڈی ۔ اے ۔ وی ہائی سکول امرتسر کے احاطہ میں سکول ہذا کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کی رسم مہاتما ہنس راج جی ادا کی ۔ ہون کے علاوہ لڑکوں نے ویایام کی کل رسوم ادا کیں ۔

شوک پرستاؤ:۔

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے سپتاہک ست سنگ میں مندرجہ ذیل شوک پرستاؤ پاس ہوا :۔ لاہور کی آریہ جنتا مہاشہ ملک راج اُپ منتری آریہ سماج وچھووالی لاہور کی پوجیہ ماتا کی سورگباش پر شوک ستھا سبھا ہمدردی پرگٹ کرتی ہے ۔

(منتری آریہ سماج وچھووالی لاہور)

سبھا کی طرف سے ٹریکٹوں کی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سامنے آیوجنا کی ہے ۔ کہ ہر ماہ ایک ٹریکٹ نکالا جائے ۔ برس میں چھ ٹریکٹ اور جائیں ۔ پچیس ٹریکٹوں یا پتروں کا جو آریہ سماجیں ہر ماہ ٹریکٹ یا پتر کی در سے سال میں بارہ ایسے پیکٹ اُن سے ساڑھے چار روپیہ سالانہ ایک پیکٹ سے زیادہ منگوانے پر چار روپیہ سالانہ فی پیکٹ کے حساب وصول کیا جائے گا ۔

آریہ سماجوں کے لئے یہ ٹریکٹ پرچار سادھن ہوں گے ۔ جن سماجوں کے پچیس قریب ممبر ہوں ۔ وہ ایک پیکٹ منگو اور جن کے پچیس سے زیادہ ممبر ہوں زیادہ منگوائیں ۔ اور یہ ٹریکٹ تو ممبر علاوہ دوسرے سجنوں میں بھی مفت سے بڑے لابھ کاری سدھ ہوں گے ۔ چار روپیہ خرچ کرنے پر آپ مانو بارہ اپدیشک نئے نئے لیکچر سن سکا کرینگے ۔ کہ پھر سا پرچار کا سفر سادھن ہوتا ہے ۔ امید سماجیں ایسی آیوجنا کو پسند کریں گی ۔ اور وچار سے سبھا کو مطلع کرینگی ۔

سبھا کے اتہاس کے متعلق سوچنا

ناظرین "پرکاش" کو یہ سوچنا مل چکی ہے پرتی ندھی پنجاب کا اتہاس سبھا کی اردھ شتابدی پر پرکاشت کیا جائیگا ۔ سبھا میں آریہ سماجوں کا اتہاس بھی شامل ہوگا تک کئی بار پرارتھنا کرنے پر بھی سب کا اتہاس پراپت نہیں ہوا ۔ سب سماجوں پھر نویدن ہے ۔ کہ وہ اپنے اپنے اتہاس از جلد لکھ کر سبھا کے دفتر میں بھیج دیں سماجوں کو موقعہ ہے ۔ کہ اُن کا اتہاس ہو سکے ۔

ادھشٹھاتا پرکاشن وبھاگ ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا گوروکل

رنگون آنے والے یاتریوں کو مژدہ:۔

بھارت ورش سے آنے والے یاتریوں سے ہے ۔ کہ جب وہ ملک برہما میں آئیں ۔ تو سیدھے آریہ سماج مندر میں پدھاریں ۔ آریہ سماج کی منزل میں ایک خوبصورت دھرم شالہ ہے ۱۴ کمرے ہیں ۔ ہر ایک کمرہ میں صفائی ۔ روشنی اور اعلیٰ انتظام ہے ۔ دو پلنگ اور دو کرسیاں ہر ایک کمرہ ہوتی ہیں ۔ رات کیوقت بجلی کی روشنی ہر ایک کمرہ میں ہوتی نہانے کیواسطے غسلخانہ اور رفع حاجت کے لئے بھی تسلی بخش دھرم شالہ کے نیچے آریہ ہوٹل ہے ۔ جہاں شدھ پوتر بھوجن ہر وقت تیار رہتا ہے ۔ آریہ سماج کی طرف ایک دربان دھرمشالہ کے لئے مقرر ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

گوروکل جگت!

گوروکل اندرپرستھ میں سرکاری و مشہور آریہ نیتاؤں کی آمد

پچھلے ہفتہ گوروکل اندرپرستھ کو سرکاری و نیز آریہ سماج کی مایہ ناز ہستیوں کی تشریف آوری کا شرف حاصل ہوا۔ ۲۵ جنوری ۱۹۳۶ء کو چار بجے شام جناب ہیلتھ آفیسر صاحب ضلع گوڑگانواں الفانیہ گوروکل اندرپرستھ میں وارد ہوئے۔ اور انہوں نے گوروکل کے ہر ایک حصہ کا بغور معائنہ کیا۔ گوروکل کے حدود اربعہ (جس کے مابین گوروکل واقع ہے) گوروکل کے برہمچاریوں کی جسمانی صحت مکانات کی صفائی اور گوروکل کی خالص مذہبی و روحانی تعلیم نے آپ کے دل پر بے حد اثر کیا۔ آپ نے بوقت روانگی اپنی نیک رائے گوروکل کی رائے بک میں قلمبند کی۔

۲۷ جنوری ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج کی مایہ ناز ہستیاں سوامی سوتنتر انندجی - مہاتما کرشن جی پنڈت چموپتی جی ایم اے - لالہ دیش بندھو جی ڈائرکٹر "تیج"۔ لالہ نرائن دتہ جی اور لالہ گیان چند جی ٹھیکیداران نئی دہلی نے اپنی تشریف آوری سے گوروکل اندرپرستھ کو سرفراز کیا۔ سب مہانو بھاؤ دن کے آشرم - ودیالیہ اور ہسپتال وغیرہ مقامات کا معائنہ کیا۔ مقامی برہمچاریوں کی درخواست پر گوروکل ہال میں مہاتما کرشن جی اور لالہ دیش بندھو جی نے مختصر مگر نہایت موثر اور جامع تقاریر کیں۔ ہر دو مہانو بھاؤں نے گوروکل کے مقاصد اور گوروکل تیار ہونے والے برہمچاریوں کے فرائض حاضرین پر واضح کئے۔ (نرگوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

گوروکل مہاودیالیہ ایبٹ کے سماچار

برہمچاری نیتا ادھیاپک گن وارشک پریکشاؤں کی تیاریوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اتسو کی تیاری کے لئے بھی کل پروگرام تیار ہو رہا ہے۔ بلڈنگ کے باقی کمرے بھی وارشک اتسو تک بن کر تیار ہو جائیں گے۔ ردی گھر بالکل خالی پڑا ہوا ہے۔ گوروکل کا باغیچہ بھی سنگترہ اور مالٹا کی بہار دے رہا ہے۔ گوروکل کی چاروں اور کسانوں کی کھیتیاں شدید بہار ہو رہی ہیں۔ باغ میں گنا اور سبزیوں کی کثرت ہے۔

گوروکل کا وارشک اتسو ۶-۷-۸ اور ۹ مارچ ۱۹۳۶ء کو ہو رہا ہے جس کی تیاریاں زوروں پر ہیں۔ جس میں ذیل کے مہاتما سنیاسی تشریف لائیں گے:-

۱ مہاتما نارائن سوامی جی پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی ۲ سوامی ویدانندجی ۳ سوامی ابھے انندجی ۴ سوامی وگیانندجی آچاریہ گوروکل بھٹنڈہ ۵ سوامی گیتانندجی سنتھاپک ساہتیہ سدن ابوہر ۶ سوامی سدانندجی ۷ سوامی کرشنانندجی اور ۸ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما مالک امرت دھارا بھون لاہور۔

اس کے علاوہ ذیل کی بھجن منڈلیاں پدھار کر اتسو کی شان کو بڑھائیں گی:-

۱ پنڈت منگت رام جی منڈلی سمیت پدھاریں گے ۲ پروفیسر دیش بندھو جی ۳ ٹھاکر اندرجیت سنگھ جی اور ۴ پنڈت شری رتن جی منڈلی سمیت پدھاریں گے۔

جن سجنوں نے اپنے برہمچاریوں کو گوروکل میں داخل کرانا ہو۔ وہ ۷ مارچ ۱۹۳۶ء تک برہمچاریوں کو لے کر گوروکل میں پہنچ جاویں۔ (گنگا گری آچاریہ گوروکل مہاودیالیہ ایبٹ)

گوروکل کانگڑی کا سالانہ جلسہ

گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ میں جو ہولی کی چھٹیوں میں ۶-۷-۸ اور ۹ مارچ کو ہوگا۔ اب صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ اس کی تیاریاں زور شور سے شروع ہو گئی ہیں۔ پنڈال اور بازار بنانے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ اس بار پنڈال بنایا جا رہا ہے۔ اس میں ۱۰ ہزار کے قریب مرد اور عورتوں کے بیٹھنے کی جگہ ہوگی۔ لیکچر سننے کی سہولیت کے لئے لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی جلسے کا ریکارڈ کو سنبھالنے کے لئے کئی معزز اصحاب کو مدعو کیا جا رہا ہے۔ حسب معمول اس سال کا دیکھنا منت بھی بہت بڑا ہوگا۔ پنجاب سرکار کے آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ اس بار کانووکیشن ایڈریس دیں گے۔ یو۔پی گورنمنٹ کے سابق وزیر تعلیم کوٹلہ کے راجہ بہادر مسٹر کشل پال سنگھ صاحب دلت ادھار کانفرنس کے صدر ہوں گے۔ ... ان کی صدارت کے لئے ... سارا ... پنڈت ... [illegible]

بندقیں، فلیبر، یوا بورور ستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گر بیٹیڈ نمبر ان قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔
سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی
Suleman Umar & Co Karachi

سفید کشٹ کی جڑی ابھت

پر برہما سئنہ امیں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بیدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا قیمت واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنے۔
سری کرشن چندر کتری براے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

پرکاش میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارکہ

STAR TRADE MARK REGD

ڈابر دراکشارشٹ Regd.

(جسم میں چستی پیدا کرتا بھوک بڑھاتا اور کمزوری رفع کرتا ہے)

دوسرے دراکشا منو۔ دراکشارشٹوں سے زیادہ مفید ہے کیونکہ اس میں انگور کافی مقدار میں پڑا ہے۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ یہ سب کے لئے یکساں مفید ہے اس کے استعمال سے قوائے جسمانی طاقتور و چست ہو کر چہرہ پر رونق و بشاشت آتی ہے۔ اور دل بشاش رہتا ہے۔ قیمت نصف سیر کی بوتل ایک روپیہ چھ آنے۔ محصولڈاک ۱۲؍

سوپن ہاری Regd.

احتلام کی گولی

اس میں جوش پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ دماغ کی کمزوری - چہرہ اور دل کی اداسی قوت حافظہ کی کمی وغیرہ نیز احتلام کی خرابیوں کو دور کر کے اپنا اثر جلد دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک سات آنے۔

ڈابر جنتری ۱۹۳۶ء بلاقیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے

نوٹ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں آپ نے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیں۔

۱ لاہور کے ایجنٹ - منیجر پیسہ اخبار
۲ امرتسر کے ایجنٹ - ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک لاکھ سے زیادہ اشخاص

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی گولڈن جوبلی

میں شامل ہوں گے

اس موقع پر سبھا کی طرف سے نہایت وسیع پیمانہ پر

گولڈن جوبلی سودیشی نمائش

منعقد کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے

اپنی تجارت کو چمکانے اور اپنی اشیائے تجارت کو مقبول عام بنانے کیلئے

اس نمائش میں سٹال لینے سے نہ چوکئے۔ بکنگ شروع ہو چکا ہے

نمائش مارچ کے آخری ہفتہ میں شروع ہو جائیگی

مزید حالات کے لئے بلا تاخیر لکھئے

دی سیکرٹری دی گولڈن جوبلی سودیشی نمائش گورودت بھون لاہور

ٹیلیفون: { گورودت بھون ۲۹۵۷ / ۲۸ نسبت روڈ ۳۶۳۲ }

تار کا پتہ: SAFEGUARD

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ४३५

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ ...... للعہ/ ...... ممالک غیر سے ...
ششماہی .... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۲ | اتوار ۵ پھاگن سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۶ فروری ۱۹۳۶ء دیانند ابد ۱۱۱ | SUNDAY THE 16th FEB 1936 | نمبر ۷

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؛

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؛

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؛

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا اُدیت رہنا چاہیئے ؛

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ؛

۶۔ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ؛

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے ؛

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے ؛

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ؛

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ؛

وید امرت

توکل بخدا — توکل بخدا

یجروید — رگوید — اتھروید — سام وید

ओइम यतो यत: समीहसे ततो नो अभयं कुरु।
शन्न: कुरु प्रजाभ्योऽभयंन: पशुभ्य:॥ (یجروید ادھیائے ۳۶ منتر ۲۲)

اس وید منتر کا منتر درشٹا رشی ... چھند ... اور سوَر ... ہے۔ اس منتر کا بھاو ارتھ یہ ہے۔ کہ اے پرمیشور! آپ ساری سنسار میں ویاپک ہیں۔ آپ ہمیں اور ہمارے پرجاؤں کو سب کالوں اور سب دِشاؤں میں بھے سے رہت کیجئے ؛

دل چاہتا ہے کہ کسی سے خوف نہ کھاؤں۔ میرا ایک جسم میں جرأت کا اظہار کروں۔ جو سامنے آئے اُسے مار گراؤں۔ لیکن حیران ہوں۔ کہ کس کس کے منہ آؤں۔ میری طاقت محدود۔ میرا گیان محدود۔ میری قوت فیصلہ ناکامل۔ ممکن ہے کسی کو منتر سمجھوں۔ اور وہ ہی دشمن ثابت ہو یا کسی بناوٹی ٹھگ کو پارسا خیال کر بیٹھوں۔ گمان غالب ہے۔ کہ کسی کو دشمن تصور کروں۔ اور وہ ... اس پاک ذات سے جو کہ سرو گیہ ہے۔ اور سب کے دلوں کو جاننے والی ہے۔ مخاطب ہو کر ذیل کی التجا کرتا ہوں :-

اے دلوں کے واقف پرماتمن! آپ اپنی کرپا اور دیا ناتے (यतो यत:) جس جس سطحان سے (समीहसे) مناسب سمجھتے ہیں۔ (ततो) اُس اُس سے (न:) ہم سب کو (अभयम्) بے خوف (कुरु) کیجئے۔ اور اپنی اپار دیا کو وسترت کر کے (न:) ہماری (प्रजाभ्य:) پرجاؤں کے اندر (शम्) کلیان (कुरु) کیجئے۔ اور (न:) ہمارے (पशुभ्य:) پشو آدکوں (अभयम्) بے خوف کر دان (कुरु) کیجئے ؛

لفظی معنی

(यतो यत:) جس جس سطحان سے (समीहसे) آپ مناسب خیال کرتے ہیں۔ (तत:) اُس اُس سطحان سے (न:) ہمیں ... (अभयम्) بے خوف (कुरु) کیجئے۔ (शम्) سُکھ۔ کلیان (न:) ہمیں (कुरु) کیجئے۔ (प्रजाभ्य:) ... (अभयम्) بے خوف (न:) ہمارے (पशुभ्य:) گئو آدی پشوؤں سے

(رام شرم)

مہارانی سیتا کی قابلیت

(از پنڈت وشوناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

بالمیکی رامائن کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ پستک مہرشی بالمیک جی نے شری رام چندر جی کے لنکا فتح کرنے کے بعد راج سنگھاسن آروڑھ ہو جانے پر بنایا۔ اس لئے اتر کانڈ کی کتھا بعد کی ملاوٹ ہے۔ پہلے کانڈوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہارانی سیتا نہ صرف اونچے درجہ کی پتی برتا دیوی تھیں۔ بلکہ وید شاستر کو جاننے والی اور خاص کر راج نیتی میں بہت بڑی قابلیت رکھتی تھیں۔ رامائن کی دوسری پستکوں میں پتی برت دھرم کے سوائے مہارانی کے دوسرے گنوں کا اتنا ذکر نہیں۔ اس لئے اس کے لئے بالمیکی رامائن پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اس مضمون میں وہیں سے پرمان دئے گئے ہیں:

راج نیتی کی پنڈتا:-

شری رام چندر جی کو جب بن باس کی آگیا ہوئی۔ تو مہارانی سیتا کے پاس پہنچے۔ اس وقت سیتا کس حالت میں تھی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے بالمیکی جی لکھتے ہیں:-

देव कार्यं स्मस्ता कृत्य
प्रहृष्टे नान्त रात्मना।
अभिता राज धर्माणां राज
पत्री प्रतीक्षति ॥

مہارانی سیتا اس وقت برہم یگیہ کے بعد پرسن چت ہون یگیہ کر چکی تھی۔ راج نیتی کی پنڈتا راج پتری سیتا شری رام چندر کی انتظار کر رہی تھی:

اس شلوک سے مہارانی سیتا کی راج نیتی کی قابلیت اچھی طرح سے ظاہر ہو رہی ہے۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر اگلے شلوکوں میں **مہارانی سیتا کو راج گدی کے قابل سمجھا گیا۔** چنانچہ جب شری رام چندر جی مہارانی سیتا اور لچھمن کے ساتھ بن باس جانے کو بالکل تیار ہو گئے۔ اور ماتا کیکئی اور پوجیہ پتا مہاراجہ دشرتھ کو آخری نمستے کہنے کے لئے مہارانی کیکئی کے گرہ پر پدھارے۔ تو اس وقت شری گورو ور وششٹ جی نے کیکئی کو سمبودھن کر کے کہا:-

नगन्तथं वने देव्या सीतयाशील
वर्जिते।
अनुष्ठास्यति रामस्य सीता
प्रकृत मासमम् ॥
आत्मा हि दाराः सर्वेषां स्वदार
गृह वर्तिनाम्।
आत्मेय मस्ति रामस्य पाल
यिष्यति मेदनीम् ॥

ارتھ:- اے کیکئی! تو نے شیل اور سجنتا کا صرف تیاگ کر دیا۔ جو رام کے ساتھ مہارانی سیتا کو بھی بن جانے کے لئے تیار کر دیا۔

یہ ورک کی شرط کی یہاں تک تو طوالت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے سیتا ہرگز بن کو نہیں جائے گی۔ بلکہ شری رام چندر جی جس راج گدی پر بیٹھنے والے تھے۔ اب سیتا اس کی شوبھا بڑھائے گی۔ کیونکہ پتنی برت دھرم کا پالن کرنے والے منشیوں کے لئے اپنی دھرم پتنی اپنے آتما کے سمان ہی ہوتی ہے۔ یہ سیتا رام کا آتما ہے۔ اس لئے ایودھیا کی راج گدی پر بیٹھ کر یہ پرجا کی پالنا کرے گی:

ان شلوکوں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ ویدک دھرم یعنی آریہ سبھیتا میں استری کا کتنا اونچا درجہ ہے۔ انہیں اپنے پتی کا آتما ہی سمجھا جاتا ہے۔ انہیں راج گدی کا بھی ادھیکار پراپت ہے۔ اور مہارانی سیتا جیسی دیویاں اپنے اندر پرجا پالن کی یوگیتا بھی رکھتی تھیں:

استری شکھشا:-

فی زمانہ لڑکیوں کی تعلیم پر عموماً بحث مباحثہ ہوتا رہتا ہے۔ ایسے لوگ تو اب صرف انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ جو لڑکیوں کو تعلیم سے بالکل بے بہرہ رکھنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اس وقت دقیانوسی خیالات رکھنے والے پرانے دھڑے کے سناتن دھرمی بھی جا بجا کنیا پاٹھ شالائیں کھولتے جا رہے ہیں۔ اور بڑے شوق سے اپنی کنیاؤں کو پاٹھ شالاؤں میں پڑھنے کے لئے بھیجتے ہیں۔ ہاں بعض پڑھی لکھی لڑکیوں کی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی آزادی کو دیکھ کر یہ عام خیال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ لڑکیوں کی تعلیم صرف پانچویں شریتی تک ہونی چاہیے۔ زیادہ نہیں۔ بالمیکی رامائن کے مہارانی سیتا کے مذکورہ بالا حالات سے معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ اس زمانہ میں لڑکیوں کی تعلیم پر کوئی حد بندی نہ تھی۔ وہ اونچی سے اونچی راج نیتی کی شکھشا بھی پراپت کر سکتی تھیں۔ اور بڑی بڑی سلطنتوں کی باگ ڈور بے کھٹکے ان کے ہاتھ سونپی جا سکتی تھی۔ اس لئے ان کی تعلیم میں اب بھی کسی قسم کی بندش نہیں ہونی چاہیے۔ لیکن خلاف تہذیب آزادی کو بھی پسند نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کوئی ایسا طریق ہونا چاہیے۔ جس سے بے خطر مقصد حاصل کیا جا سکے۔ مہارانی سیتا کے جیون سے ہمیں یہ بھی نصیحت ملتی ہے۔ کہ ۱۵ برس کی عمر تک پونجیک تعلیم حاصل کرنے کے سا تھ ہی اونچے درجہ کی پتی برتا دیوی بھی تھیں۔ اور کسی وقت بھی اپنے دھرم کی رکھشا کے لئے اپنی جان تک بھینٹ کرنے کے لئے تیار تھیں۔ ان کی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ شکھشا پر زور تھا۔ موجودہ اسباب تعلیم کی بنیاد یورپین تہذیب پر قائم ہے۔ اس لئے ودیارتھیوں کا اس رنگ میں رنگا جانا بہت سوابھاوک ہے۔ جب اس کے نتائج سامنے آتے ہیں۔ تو پچھتاتے ہیں:

استری شکھشا کا ادیش:-

جو لوگ کنیاؤں کو اس لئے پڑھاتے ہیں۔ کہ وہ ملازم ہو کر اپنا گزارہ کر سکیں۔ اب انگریزی

چاہیے بدلنے چاہئیں۔ جس طرح ملازمت کے لئے سکول اور کالج کے لڑکوں کو مایوس ہونا پڑتا ہے۔ ایسا ہی حال اب لڑکیوں کی ملازمت کا بھی ہو رہا ہے۔ پچھلے دنوں کی خبر ہے۔ کہ کراچی کی ایک پاٹھ شالہ میں دو ادھیاپکاؤں کی جگہ کے لئے سینکڑوں لڑکیوں کی درخواستیں موصول ہوئیں۔ اس کے علاوہ گرہست آشرم میں پرویش کرنے کے بعد عورتوں کے لئے ملازمت کا قائم رکھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ یورو پین ممالک میں بھی اس حالت میں عام محکموں سے عورتوں کو جواب دے دیا جاتا ہے۔ اس حالت میں استری شکھشا کا ادیش ملازمت قرار دینا دانائی کا کام کیسے ہو سکتا ہے؟ سیتا اشٹمی کے دن مہارانی سیتا کے جیون سے شکھشا حاصل کرنی چاہیے۔ اور اپنی کنیاؤں کی شکھشا کا کوئی ایسا پربندھ کرنا چاہیے جس سے وہ اونچے درجہ کی شکھشا حاصل کریں

(باقی دیکھیں بر صفحہ ...)

آسام — نیپال — بنگال — بھوٹان

دنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب

آسامی بنگالی طلسمی از باخزانہ کرامات

عجیب کتاب ناگری اور انگریزی میں تو چھپ کر نکل چکی ہے۔ اور اردو میں اسی ماہ شائع ہو جائے گی۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر بھیج کر نام درج کرا لیں۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے اس میں آسام۔ بنگال۔ نیپال۔ بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلوں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے معجزات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں۔ جن کی حیرت انگیز تاثیر سے ایک بار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کا مروجہ آسام، ڈھاکہ بنگال اور نیپال کی تانترک ودیا جادو اور دشی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف پر گزرے۔ جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں۔ بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہو گا۔ اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائے گی۔ بالکل کھول کر رکھ دئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اس کاپی کی بھی بجنسہ نقل کر دی گئی ہے۔ جس کو ایک پورے سدھ مہاتما کے قول سے جنگل میں ڈھونڈ رکھے تھے اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے غیر ملکی عالموں کے علاوہ کار کنہ یونیورسٹی کے روح رواں دسوں زبانوں کے عالم فاضل قابل تعظیم بزرگ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں۔ بلکہ عبادت کے قابل تعظیم پوجیہ مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہزاروں انسانوں جیوانوں کو موت کے منہ سے بچا لینے والی۔ نامردوں کو مرد۔ بے اولادوں کو بااولاد اور بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے۔ آج سینکڑوں بانجھ مرد عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے عجائبات سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں۔ کتاب ہذا کا ہر ایک حرف کل جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں۔ کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گزری ہو گی۔ اس پر بھی اگر پسند نہ ہو۔ تو تین روز دیکھ کر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر سچائی کی گارنٹی کیا ہو سکتی ہے؟ اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں بے موت مرنے والے انسانوں جیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس کے پاس یہ کتاب ہو گی۔ سمجھ لیں۔ کہ دس بیس کوس کے اردگرد ہر ایک کی زبان پر اس کا نام ہو گا۔ قیمت اردو للعہ ناگری ایڈیشن ۱۵ محصول ڈاک ۱۲ خوبصورت جلد بندی ہو گی کے ۱۲ زائد ہوں گے۔ تقریباً ... صفحات ہیں: نوٹ۔ جو اسی ماہ خرید لیں گے۔ ان کو بقایا قیمت کی رعایت ہو گی۔ یعنی ... مجلد کے ... اور جو بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیں گے۔ ان کو ۱۲ محصول ڈاک بھی معاف ہو گا۔ یکم مارچ سے رعایت کے لئے ...

مینیجر انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بینکرز شیلانگ (آسام)

The Manager Indian Stores (5) General Merchant and Bankers Shillong (Assam)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

پرکاش لاہور

۵ پھاگن سمت ۱۹۹۲

"سیتا اشٹمی یگیہ"

پراچین کال سے بھارت ورش میں آریہ پروؤں کو منانا شبھ اور دھارمک سمجھا جاتا رہا ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ اس دیش کے اندر ادھیاتمک بھاوؤں کو وشیش پردھانتا حاصل رہی ہے۔ اور جب سے جنتا نے ان پروؤں کے اصلی مقصد کو نظر انداز کرنا شروع کیا ہے۔ تب سے ہی اس ورش کا ساماجک پتن ہوا ہے۔ آریہ پروؤں میں یہ وشیشتا ہے۔ کہ وہ کسی نہ کسی ایسے سائنٹیفک۔ موسمی یا تاریخی بھاوؤں پر مبنی ہیں۔ جو کہ آریہ جاتی کے ساماجک جیون کے اندر نسلاً بعد نسلاً سرایت کرتے آئے ہیں۔ اگر ان پروؤں کو آریہ جاتی کے ساماجک جیون سے خارج کرنے کا یتن کیا جائے۔ تو اس جاتی کا دوبارہ جاگرت ہونا اسمبھو نہیں۔ تو کٹھن ضرور ہے ؎

اس دفعہ سنیچروار ۹ پھاگن سمت ۱۹۹۲ کو "سیتا اشٹمی" کا پوتر پرو منایا جانے والا ہے۔ آریہ سماجیوں کے لئے یہ پرو اس لحاظ سے بھی خاص طور پر منائے جانے کے قابل ہے۔ کہ اس سے "دیانند سپتاہ" شروع ہو کر شوراتری کو ختم ہوتا ہے۔ جہاں جہاں آریہ سماج ہیں وہاں ہر سپتاہ کو وشیش اُتساہ سے منایا جائے گا۔ بعض ودوانوں کا خیال ہے۔ کہ "سیتا یگیہ" کا تعلق کرشی سے ہے۔ اور اس موقعہ پر ہر ایک آریہ کا یہ دھرم ہے۔ کہ وہ آئندہ فصلوں کو سورکھشت رکھنے کے لئے اس یگیہ کو اس طریق سے کرے۔ جس طریق سے کہ اس دیش میں پراچین کال سے ہوتا آیا ہے۔ ایسے بزرگوں سے ہم توبدن کریں گے۔ کہ وہ "سیتا یگیہ" کو منانے وقت وشیش طور پر اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ جس طرح ایک کسان اپنی فصل کو ہر ایک مخالف اثر سے سورکھشت رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ بھی اس یگیہ کو کرتے ہوئے اپنا یہ کرتویہ سمجھیں گے۔ کہ بھگوان دیانند کی پھلواڑی کو جو کہ آریہ سماج کے روپ میں اس وقت سنسار کے سامنے پیش ہو رہی ہے۔ ہر ایک ایسے اثر سے پاک رکھنے کے لئے اپنا اثر اور رسوخ استعمال کریں گے۔ جو کہ اس پھلواڑی کو غیر مرد لعزیز بنانے کا موجب بننے کی دھمکی دے رہا ہے۔ اور ایسی کوشش کریں گے۔ جس سے آریہ سماج کا ہر ایک سیوک پورے بل اور اُتساہ سے بھگوان دیانند کی آریہ سماج روپی پھلواڑی کو سورکھشت رکھنے کے لئے کٹی بدھ ہو جائے ؎

اس کے سوائے جو بھائی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ "سیتا یگیہ" کا مقصد سنسار میں ماتری شکتی کا سنمان بحال کرانا ہے۔ وہ اس دن یہ ورت دھارن کریں۔ کہ جہاں تک ہمارا بس چلے گا۔ ہم ماتری شکتی کو سورکھشت بنا کر ہی دم لیں گے۔ اور کسی شخص کو یہ اجازت نہیں دیں گے۔ کہ وہ ماتری شکتی کا اپمان کر سکے۔ اگر آج سارے بھائی یہ ورت دھارن کرلیں۔ تو نتیجہ جلنے وہ دن دور نہیں۔ جبکہ کہیں بھی کوئی اغوا۔۔ یا اپچو ونشم کی کوئی واردات سنائی نہ دے۔ بھگوان رام اور لکشمن یتی نے جس راون روپی راکھشس کو کیفر کردار کو پہنچا کر ستیونتی سیتا کو سورکھشت بنایا تھا۔ آج وہ کئی مختلف اشکال میں مہارانی سیتا کی نام لیوا پتریوں کے دھرم کو کلنکت کر رہا ہے۔ اور زیادہ افسوس تو یہ ہے۔ کہ وہ ایسا شرمناک کاریہ بے کھٹکے کر رہا ہے۔ اور حیرت یہ ہے کہ بھارت ورش کے کروڑوں سجیبہ پرش اس کلجگی راون کا دھونس کرتے میں اسمرتھ ثابت ہو رہے ہیں۔ حالانکہ بھارت ورش کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ کہ جب بھگوان رام اور یتی لکشمن نے دکھشن دیش میں اصلی سیتا یگیہ کی رکھشا کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا۔ تو ان کے پوتر عہد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے حیدر آباد، میسور اور کرناٹک کی ان جنگلی جاتیوں نے جو ہماری طرح وڈیا کے زیور سے مزین نہ تھیں۔ اور نہ ہی ہماری طرح مادی ترقی کے کرہ میں پلی تھیں۔ اس یگیہ کی رکھشا کے لئے وہ ہاتھ دکھائے تھے۔ کہ لنکا دیپ کا بچہ بچہ ان کے نام سے ویسا ہی بھے بھیت ہو گیا تھا۔ جیسے آج افغان بچے ہری سنگھ کے نام سے بھے بھیت ہیں۔ وہ نظارہ بھی کیسا حوصلہ افزا تھا۔ جبکہ بل نامدار انگد نے براں ودیا سے کام لیتے ہوئے اپنا قدم زمین پر جما دیا تھا۔ اور مہارانی سیتا کے اغوا کنندہ راون کے ہر ایک جرنیل اور یودھا کو چیلنج دے دیا تھا۔ کہ وہ انگد کے قدم کو اصلی جگہ سے سرکا لے۔ ہنومنت ویر کی گرج کو سن کر کمبھ کرن کو

بسندھ رہی۔ اور نہ ان کے کسی دوسرے رفیق کو ؎

آج اگر جملہ انسان کی بنیادی سہولتیں میسر ہوتے ہوئے ہم سیتا یگیہ کی رکھشا کے لئے اُدیت نہیں ہوتے۔ تو سمجھو۔ کہ ہم نے ابھی تک اس یگیہ کی مہانتا کو انوبھو نہیں کیا۔ اور اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج ہمیں کہیں وہ دیویاں نظر نہیں آتیں۔ جو یہ دعویٰ کر سکیں کہ وہ ماتا سیتا کے نقش قدم پر چلنے کے لئے تیار ہیں۔

حیرت کا مقام ہے۔ کہ شاہی ناز و نعمت میں پلی ہوئی مہارانی سیتا نے نہ صرف اپنے میکے اور سسرال کی عزت کو چار چاند لگائے۔ اور آج کل اسی بھومی پر ایسی دیویاں بھی نظر آتی ہیں جو مخالفوں سے اپنی عزت اور دھرم کی رکھشا بھی نہ کر سکیں۔ یاد رکھیں۔ ہمارے بزرگ سیتا یگیہ رچایا کرتے تھے۔ تو ان کے گھروں میں لو اور کشو جیسے دھنش دھاری ویر پیدا ہوا کرتے تھے۔ لیکن جب سے ہم نے اس یگیہ کی طرف سے آنکھ موند لی ہے۔ ہمارے گھروں کا نقشہ ہی کچھ اور ہو گیا ہے۔ لو اور کشو تو سچے معنوں میں پتر کہلانے کے اہل تھے۔ کیونکہ وہ اپنے بزرگوں کو نرک سے بچانے میں سہایک ثابت ہوتے تھے۔ لیکن آج ہمارے گھروں میں ایسی سنتان پیدا ہو رہی ہے۔ جو ہمیں نرک سے بچانا تو کہیں رہا۔ اس دنیا کے اندر ہمارے لئے تنزل کا موجب ثابت ہونا عار نہیں سمجھتی ؎

ہندو جنتا اگر اس "سیتا یگیہ" کو اسی طریق سے منائے۔ جس کا کہ وہ مستحق ہے۔ تو زہے قسمت۔ لیکن آریہ جگت کا تو یہ خاص فرض ہے۔ کہ وہ اس یگیہ کو پورے اُتساہ اور شان سے منائے۔ کیونکہ بھگوان دیانند کے بودھ کی مہانتا کو انوبھو کرنے میں یہ ہمارا وشیش پرکار سے سہایک ہے۔ کیونکہ اس یگیہ کو مناتے ہوئے ہم یہ عہد کرتے ہیں۔ کہ ہم سارے سنسار کی دیویوں کو اسی طرح راون روپی دشٹوں سے سورکھشت بنائیں گے۔ جس طرح بھگوان رام اور اُن کے رفقائے کار نے مہارانی سیتا کو راون کے راکھشسی چنگل سے مخلصی دلوائی تھی۔ اور ان کو اس قابل بنانے میں سہایتا دیں گے۔ کہ وہ ظاہر داری اور فیشن پرستی کی سندرائی اولاد کو جنم دینے کی بجائے ایسی سنتان پیدا کریں۔ جو کہ اپنے بزرگوں کو نہ صرف نرک سے بچانے والی ہو۔ بلکہ اس زندگی میں بھی ان کی شہرت کو چار چاند لگانے والی ہے۔ کیونکہ یہی ایک طریق ہے۔ جس پر عمل پیرا ہو کر ہم یہ عہد کر سکتے ہیں۔ کہ ہم "دیانند سپتاہ" کو اس لئے منا رہے ہیں۔ کہ شوراتری کے موقعہ پر اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر یہ کہہ سکیں۔ کہ ہم نے بھگوان دیانند کے بودھ کی مہانتا کو واستوک روپ میں انوبھو کر لیا ہے۔ اور ہم اس بات کے لئے تیار ہیں۔ کہ جس پھلواڑی کی بھگوان دیانند نے داغ بیل ڈالی تھی۔ اُسے اسی طرح سورکھشت کر سکیں۔ جس طرح محنتی کسان اپنی فصلوں کو جن پر ان کی فارغ البالی کا انحصار ہے۔ دن رات تپ کی زندگی بسر کر کے سورکھشت بنایا کرتے ہیں۔ یاد رہے۔ اگر ہم نے اس یگیہ کو صدق دلی اور نیک نیتی سے نہ منایا تو اس سے جہاں ہم اپنی زندگی کو تلخ بنا لیں گے۔ وہاں اپنی آئندہ نسلوں کو بھی کس مپرسی میں چھوڑ جائیں گے۔ اور جس لاثانی آچاریہ نے نروان پد کو پراپت کرتے ہوئے ہمیں اپنی پھلواڑی کا سیوک مقرر کیا تھا۔ اُس سے بھی غیر وفادار ثابت ہوں گے ؎

اردھ شتابدی کا مہوتسو نزدیک آ رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس مہوتسو کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم ایسا معاہدہ یتن کریں۔ کہ جس سے بھگوان دیانند کا ہر ایک نام لیوا جس کی زندگی کا لکشیہ سنسار کے کونہ کونہ میں آریہ سنسکرتی کو پھیلانا اور پاک ویدوں کی شکشا کو وسترت کرنا ہے۔ اس موقعہ پر ایک دوسرے کے شانہ بشانہ کھڑا ہو کر یہ عہد کر سکے۔ کہ وہ آئندہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھائے گا۔ جس سے بھگوان کی قائم کردہ پھلواڑی کی رکھشا میں کسی پرکار کا بادھا پڑے۔ ایشور بل دیں۔ کہ ہر ایک آریہ پرش "سیتا یگیہ" کو کرتا ہوا یہ عہد لے۔ کہ وہ سنسار بھر میں نہ صرف ماتری شکتی کا سنمان کرانے میں اپنے جیون کو لگا دے گا۔ بلکہ اپنے آچاریہ کی قائم کردہ پھلواڑی کی رکھشا کے لئے ایسا یتن کرے گا۔ کہ اس کی سنتان ایسی اُتم نکلے۔ کہ وہ آریہ سنسکرتی کو چار دانگ عالم میں پھیلا کر اس رن سے اُرن ہو۔ جو کہ بھگوان نے ہماری خاطر زہر کا پیالہ پی کر ہمارے ذمہ ڈالا تھا۔ اور اس آستھا پر ڈالا تھا۔ کہ جس طرح بھگوان نے خود اپنے گورو کے آدیش کو زندگی بھر نبھایا تھا۔ اسی طرح ہم ان کو اپنا آچاریہ مانتے ہوئے ان سے اپنی عقیدت اور شردھا کا عملی ثبوت دینے سے کبھی دریغ نہ کریں گے ؎

(ادم سنگھ)

مُبارک فیصلہ

ہم پہلے ہی آل انڈیا سناتن دھرم مہاسبھا کو ان فیصلوں کے لئے ودھائی دے چکے ہیں۔ جو اس نے پچھلے کمبھ کے موقعہ پر پریاگ راج میں ہریجنوں کو مختلف سہولتیں دینے کے متعلق کئے تھے۔ اب ہمیں یہ سنکر خاص خوشی ہوئی ہے کہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ان فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کا یتن کر لیا ہے۔ اور وہ یوں کہ سنوارنے کے پرتی دن سب جگہ سناتن دھرمی پنڈت ہریجنوں کو دکھشا دیں گے۔ اور انہیں دیو مورتیوں کے درشن کرنے اور کنوؤں وغیرہ پر پانی بھرنے کی کھلی اجازت دلائیں گے۔ ہم سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اس کے اس فیصلہ پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور باقی ہندو جنتا سے یہ آشا رکھتے ہیں۔ کہ وہ سبھا کے اس فیصلہ کا نہ صرف خیر مقدم کریگی بلکہ اسے عملی جامہ پہنانے میں اسے اپنا پورا پورا سہیوگ دے کر دوسروں کو یہ بتلا دے گی۔ کہ جہاں جاتی کی رکھشا کا سوال پیش ہو۔ وہاں سب ہندو ایک ہی خیال کے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے اپنی جاتی کو غیروں کا تر نوالہ بننے سے روکنے کا یتن کرنے کو ہوتے ہیں ÷

ایران میں پردہ کے خلاف جہاد

جوں جوں تعلیم پھیلتی جاتی ہے۔ اسلامی ممالک بھی بہت سی غیر ضروری اسلامی رسوم کو خیرباد کہتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ ٹرکی میں اسلامی پردہ بالکل اڑا دیا گیا ہے۔ مصر میں بہت حد تک ختم ہو چکا ہے۔ اب ایران میں اس کے خلاف آواز اٹھائی گئی ہے چنانچہ وہاں کی گورنمنٹ نے تمام عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ پردہ اتار دیں۔ افسران کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ اگر ان کی عورتیں پردہ اتار کر ان کے ساتھ باہر نہ نکلیں گی۔ تو انہیں ملازمت سے برطرف کر دیا جائے گا۔ صرف یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ روزانہ سرکاری طور پر ایسی پارٹیوں کا انتظام کیا جا رہا ہے کہ جہاں عورتوں کو مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ بیٹھنا پڑتا ہے۔ ان باتوں کو دیکھ کر خیال ہوتا ہے۔ کہ اگر یہی بیل منڈھے چڑھتی رہی تو وہ دن دور نہیں۔ جبکہ اسلامی ممالک میں بھی پردہ زمانہ ماضی کا فسانہ بن جائے گا ÷

ورجانند میلہ کو سپھل بناؤ!

کرتارپور کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہاں بھگوان دیانند کے پرم پوجنیہ گورو دھرشی ورجانند جی سرسوتی نے جنم لیا تھا۔ اور یہ مہرشی ورجانند جی ہی تھے۔ جنہوں نے بھگوان دیانند سے گورو دکھشنا کے موقعہ پر لونگ اور مصری قبول کرنے کی بجائے یہ عہد لیا تھا۔ کہ وہ سنسار میں ویدک گرنتھوں کی بجائے بیدادر سیتہ شاستروں کا پرچار کریں گے۔ اور آریہ جاتی کو اس شاہراہ پر چلنے کا اپدیش کریں گے۔ جس پر چل کر اپنے پورکھوں کی طرح وہ اپنا بھوشیہ روشن بنا سکتی ہے۔ ہمیں یہ سن کر ہرش ہوا ہے۔ کہ آریہ سماج اور آریہ یووک سماج کرتارپور کے کارکنوں نے گورو ورجانند کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰۔۲۱۔۲۲۔۲۳۔۲۴ اور ۲۵ فروری کو کرتارپور میں ورجانند دھرم میلہ نہایت شان سے منایا جائے اور ساتھ ہی اس موقعہ پر ایسے سمیلنوں کے انعقاد کا بھی پربندھ کیا جائے جن سے جنتا یہ محسوس کر سکے۔ کہ بھگوان دیانند کے پیرو جو اپنا یہ کرتویہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ گورو ورجانند کے پرتی اپنا فرض پورا کر کے دنیا کو یہ بتلا دیں۔ کہ جہاں بھگوان دیانند عمر بھر اپنے گورو کے احسانات کے مرہون منت رہے۔ وہاں اُن کے نقش قدم پر چلنے والے ویر اس قدر وفا شعار ہیں۔ کہ اس ویاکرن کے سورج کی مہانتا کا بیرنگ طور پر اعتراف کرتے ہوئے اپنی کرتگیتا کا ثبوت دیں جس نے ان کے پوجنیہ آچاریہ کو اس بات کی پریرنا کی تھی۔ کہ وہ اپنے آرام اور آسائش کو خیرباد کہہ کر ان کے کندھوں پر آریہ سنسکرتی کو سرو پریہ بنانے اور ویدادی شاستروں کی سنسار میں شکشا پھیلانے کی ذمہ داری ڈالیں۔ ان باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہمارا وشواس ہے۔ کہ ہر ایک آریہ پرش اس دھارمک میلہ کو سپھل بنانے میں اپنا پورا پورا سہیوگ دیگا۔ اور ایسا یتن کرے گا۔ کہ نہ صرف اس میلہ کو ہی کامیاب بنا لے۔ بلکہ ایسی کوشش کرے۔ کہ جس سے سنسار کے اندر گورو ورجانند کی سمرتی تا ابد قائم رہے ÷

شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی

برٹش انڈیا میں تو اب بال بواہ کی رسم غیر مروج ہوتی جا رہی ہے۔ اور شاردا ایکٹ کے پاس ہو جانے سے تو اسے اب چنداں عزت کی نگاہ سے بھی نہیں دیکھا جاتا۔ لیکن بدقسمتی سے ہندوستانی ریاستوں میں یہ حال نہیں ہے۔ وہاں بعض کم سمجھ والدین اب تک بال بواہوں کے عادی پائے جاتے ہیں۔ اور وہاں شاردا ایکٹ کی بھی پروا نہیں کی جاتی۔ چنانچہ حال ہی میں ریاست خیرپور سے اطلاع آئی ہے۔ کہ پچھلے سال وہاں شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی کر کے جو شادیاں ہوئیں۔ ان سے ریاست کے خزانہ میں ۱۶ ہزار روپیہ آیا۔ کیونکہ وہاں کی گورنمنٹ ایک سو روپیہ فی شادی وصول کرتی ہے۔ حکومت ہند کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ دیکھے کہ وہ دیسی ریاستوں میں اس قسم کی خرابیوں کا انسداد کیونکر کر سکتی ہے؟

مرزائیوں کا انجمن سے اخراج

ڈاکٹر سر محمد اقبال صدر انجمن حمایت اسلام

لاہور نے پچھلے دنوں انجمن کو نوٹس دیا تھا۔ کہ اگر اس نے تین ماہ کے اندر اندر احمدیوں کو دائرۂ اسلام سے خارج کرنے کا فیصلہ نہ کیا۔ تو میں انجمن کی صدارت سے مستعفی ہو جاؤں گا۔ چونکہ آجکل عام مسلمانوں کو مرزائیوں کی اصلی حقیقت بخوبی معلوم ہو گئی ہے۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب کی دھمکی اپنا اثر دکھلا گئی ہے اور انجمن نے اپنی ہستی کو برقرار رکھنے کے لئے ایک قرارداد کی رو سے یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ آئندہ کوئی مرزائی انجمن کا ممبر نہیں رہ سکتا۔ اور ساتھ ہی اس نے اپنی قرارداد میں لکھا ہے۔ کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں جو اختلافات پائے جاتے ہیں۔ وہ تو محض فروعی ہیں۔ لیکن مرزائیوں اور مسلمانوں کے درمیان بنیادی اختلافات ہیں۔ اچھا ہوا کہ انجمن کو آخر کار مرزائیوں کی حقیقت معلوم ہو گئی۔ اگرچہ حقیقت اس وقت معلوم ہوتی جب مرزائیوں نے جزیرۃ العرب میں غیر مسلموں کے دخل پر اظہار مسرت کیا تھا۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ یا انگریزوں کے ترکوں پر فتح پانے کے وقت حکومت کو مبارکباد دی تھی۔ تو زیادہ موزوں ہوتا۔ بہرکیف اس قرارداد کے پاس ہونے پر ہمیں یک گونہ طمانیت ہے۔ کہ انجمن نے اپنے آپ کو حقیقی مسلمانوں کی نمائندہ ثابت کرنے کی ضرورت محسوس کی ہے۔ اور اس فعل کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس شخص کو مسلمان سمجھنے ... [illegible]

ایڈیٹر "پرتاپ" کا بہاولپور سے اخراج

لالہ ورجیندر جی بی۔اے ایڈیٹر روزانہ "پرتاپ" بہاولپور کی صورت حالات کے متعلق پوری پوری واقفیت حاصل کرنے اور وہاں کے ہندوؤں اور ریاستی حکام کا نقطۂ نگاہ معلوم کرنے کے لئے بہاولپور گئے۔ لیکن پیشتر اس کے کہ وہ وہاں کسی ذمہ دار شخص سے حالات دریافت کرتے۔ حکام بہاولپور نے ان کو ریاست کی حدود سے نکل جانے کا حکم سنا دیا۔ اور وجہ یہ بتلائی۔ کہ ایڈیٹر صاحب کی موجودگی ریاست کی فضا پر زیادہ ناخوشگوار اثر ڈالے گی۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ حکام کو یہ کیسے الہام ہو گیا۔ کہ ایڈیٹر "پرتاپ" کی ریاست میں موجودگی حالات کو سلجھانے کی بجائے انہیں بدتر بنائیگی۔ ایڈیٹر صاحب تو وہاں محض اس غرض سے گئے تھے۔ کہ موقعہ پر جا کر حالات کا معائنہ کیا جائے اور فریقین سے مل کر اصل حالات دریافت کئے جائیں لیکن ریاست کے حکام کی سینہ زوری دیکھئے۔ کہ وہ اتنا بھی برداشت نہ کر سکے۔ کہ باہر کی دنیا ریاست کے اصلی حالات کو جان سکے ÷

کمیونل آوارڈ کی زبردست مذمت

کمیونل آوارڈ نے ہندوستان کے مستقبل کو جس طرح تاریک بنا دیا ہے۔ اس کی ہر ایک ذمہ دار ہندوستانی مدبر مذمت کرنے کے لئے مجبور ہے۔ شریمت سوبھاش چندر بوس اس کی کھلے الفاظ میں پر زور مذمت کر چکے ہیں۔ ایک تازہ اطلاع ملی ہے۔ کہ لنڈن میں ایک نمائندہ پریس سے انٹرویو کے دوران میں پنڈت جواہر لال جی نہرو نے فرمایا۔ کہ کمیونل آوارڈ سے بنگال کے ہندو تباہ ہو جائیں گے اس لئے کوئی تعجب نہیں کہ وہ اسے منظور کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ آپ نے ساتھ ہی فرمایا کہ مجھے بنگال کی کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کے خلاف کوئی شکایت نہیں +

ہم پنڈت جی سے عرض کر دیں کہ صرف بنگال کے

اجنبا ٹوتھ پاؤڈر

مرض پائیوریا کیلئے اکسیر ہے

مسوڑوں کا پھولنا۔ درد کرنا۔ خون پیپ جانا پانی سے ٹیس لگنا فوراً موقوف ہو جاتا ہے۔ میلے سے میلے دانت موتیوں جیسے خوبصورت نکل آتے ہیں اجنبا کے روزانہ استعمال سے دانت خوبصورت مضبوط اور تندرست رہتے ہیں۔ مصنوعی دانتوں کی اس سے خوب صفائی ہوتی ہے ہر حالت میں اجنبا کا استعمال دانتوں کے لئے اکسیر ہے قیمت صرف ایک روپیہ اپنے شہر کے انگریزی دوا فروشوں سے خریدیں۔ یا براہ راست ہمالہ فارمیسی شاہی محلہ لاہور سے طلب کریں ÷

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

احمدی لڑکے کا غیر احمدی لڑکی سے نکاح

گو آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے احمدیوں اور غیر احمدیوں میں رشتہ ناطہ کی ممانعت کر دی ہے۔ لیکن پھر بھی قادیانی اپنے غرض دوست واقع ہوئے ہیں۔ کہ ضرورت پڑنے پر آنجہانی مرزا صاحب کی تعلیم کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ چنانچہ تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مولوی آنجہانی مسٹر آغا صفدر و کمیں صاحب کی ہمشیرہ سیکرٹری ڈسٹرکٹ کمیٹی لاہور کی اکلوتی صاحبزادی کا نکاح ڈاکٹر بشارت احمد سے لڑکے کے ساتھ ہونے والا ہے۔ لطف یہ کہ ڈاکٹر صاحب کی بیوی احمدی نہیں۔ بلکہ مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور سے خسر بھی (…) نکاح کی رسم کون ادا کرتا ہے۔ کوئی احمدی مولوی یا کوئی غیر احمدی؟ ایسے ہی کہتے ہیں … کی پہنچی ہے ڈگی :

تاڑی پینا بھی حلال ہو گیا!

ایک زمانہ تھا اسلامی عقائد چوں چوں کا مربہ ہیں۔ دوسرے جب مسلم مفتیوں کو ان کی تفسیر کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ تو وہ ہم نہیں … کرتے ہیں۔ کہ ان کا کچھ سر ہی نکال … ہیں۔ چنانچہ ذیل کا سوال و جواب اس … پر خاصی روشنی ڈالتا ہے :

(سوال) حدیث شریف میں وارد ہے۔ کہ مسکر حرام ہے۔ بعض لوگ تاڑی پیتے ہیں۔ … نشہ مطلق ہی نہیں آتا۔ ایسے لوگوں کے … کیا حکم حرمت قطعی ہے یا نہیں۔ بینوا … (سائل مذکور)

(جواب) تاڑی کے دو وقت ہیں۔ صبح … جب اتارتے ہیں۔ اس میں نشہ نہیں ہوتا۔ اس وقت اس کا پینا … سہ پہر کو نشہ ہو جاتا ہے۔ اس … حرام ہے" :

("اہلحدیث" … فروری)

گویا مولوی ثناء اللہ کا فتویٰ ہے۔ کہ اگر کوئی … صبح صبح تاڑی پی لے۔ تو اس وقت اس … پینا جائز ہے۔ اگر فی الواقع ایسا ہی ہے تو … کو چاہیے۔ کہ وہ فجر کی نماز پڑھنے … پہلے اس جائز مسکر کو ضرور استعمال کیا کریں :

الہامی کتاب ہے یا انسانی تصنیف

دنیا میں وہی کتاب الہامی کہلانے کی مستحق ہے جس میں انسانی تجارب کا دخل نہ ہو

کیونکہ الہامی کتاب انسانی تجارب کا محتاج ثابت ہونے سے نہ صرف گمراہ رہتا ہے۔ اور نہ اس کی کتاب الہامی کہلا سکتی ہے۔ لیکن ہمارے ایک مرزائی دوست نے قرآن کو الہامی ثابت کرنے کے لئے ذیل کی عجیب دلیل پیش کی ہے :

"کامل کتاب کا نزول ایسے زمانہ میں ہونا چاہیئے جس زمانہ میں گمراہی و ضلالت۔ گنہگاری اور انواع و اقسام کے مفاسد درجہ کمال تک پہنچے ہوئے ہوں" :

(ریویو آف ریلیجنز" صفحہ ۱۲۔ فروری ۱۹۳۶ء)

سوال تو یہ ہے۔ کہ کیا خدا اس امر کا محتاج ہے کہ وہ دنیا کی گمراہی و ضلالت اور انواع و اقسام کے مفاسد کو دیکھ کر یہ سوچے۔ کہ اب ایسے ایشوری گیان دینا چاہیئے۔ اگر ایسا ہی ہے۔ تو ثابت ہوا کہ اس کا علم خارجی یا تحصیلی ہے۔ جو انسانی تجارب کا محتاج ہے۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح کہ انسانی ملکی قانونوں کے تعزیری ضابطے انسانی جرائم کے ارتکاب کے مرہون منت ہیں :

اُمت اسلامیہ میں باغیوں کی کثرت

انسانی مذاہب میں ایک بڑا بھاری نقص یہ ہے۔ کہ بانی مذہب کی تقلید میں امت سے لوگ ایسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو کہ اپنے آپ کو بانی سے کمتر شمار کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ چنانچہ امت اسلامیہ اس قسم کے باغیوں کی کثرت کے لئے سخت بدنام ہے۔ چنانچہ امیر جماعت احمدیہ لاہور کا ذیل کا اقبال ان کی شہرت کو ذیل کے الفاظ میں بیان کرتا ہے :

"اس امت میں تو وہ لوگ ہو گزرے ہیں۔ جنہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے۔ کہ :-

چیزے کہ انبیاء را حاصل بنود کل
آں چیز لے مشقت اکساں سندما

فرمائیے کیا آپ اس کو کفر قرار دیں گے۔ اور ایک مقرب الہی کو کافر و زندیق قرار دینے کی جرأت کریں گے"

("پیغام صلح" ۱۱۔ فروری)

مسلمان ایسے لوگوں کو کافر و زندیق کہنا پسند نہ کریں گے۔ لیکن ہم غیر مسلم تو ان باتوں کو دیکھ کر یہ نتیجہ نکالے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ ایک انسانی مذہب کا بڑا بھاری خاصہ یہ ہے۔ کہ جس طرح ایک تربوز دوسرے تربوز کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے۔

اسی طرح ہی ایک بانی مذہب کی نظیر دوسروں کو اس کا ہم پلہ بنانے کی ترغیب دیتی ہے اور یوں کھلم کھلا امت میں بغاوت کے جراثیم کی نشو و نما کی حوصلہ افزائی کرتی ہے :

نبیوں کی توہین

بانی اہل مغربوں نے شاید انبیاء کی اتنی توہین کی ہو یا نہیں۔ لیکن یہ سچ ہے۔ کہ جہاں تک نبیوں کی توہین کا تعلق ہے۔ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی سب سے بازی لے گئے ہیں۔ چنانچہ وہ بڑے فخر سے ذیل کا دعوےٰ کرتے ہیں :-

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے !
من بعرفاں نہ کمترم ازکسے
زندہ شد ہر نبی ز آمدنم
ہمہ ابرار زیر پیرا ہنم

گو مرزا صاحب نے سچی ہیں اگر ایسا بے باکانہ دعویٰ کر دیا۔ لیکن وہ مسلمان جو انبیاء پر ایمان لانا اپنے مومن ہونے کی علامت سمجھتے ہیں۔ ان اشعار کو حسن کوفی ہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے نبیوں کی عزت کو بڑھایا نہیں ہے۔ بلکہ ان کی سراپا توہین کی ہے۔ اور ایسی گستاخی کا اظہار کیا ہے جو ایک شاتم انبیاء کو ہی زیب دیتا ہے :

عیسائیوں میں نسلی امتیاز

جب سے ڈاکٹر امبیدکر نے ہندو دھرم کو تیاگ دینے کی دھمکی دی ہے عیسائی مشنریوں کے منہ میں بھی پانی بھر آیا ہے۔ اور انہوں نے ڈاکٹر صاحب اور ان کے ساتھیوں پر ڈورے ڈالنے شروع کر دئے ہیں۔ لیکن اتنا نہیں سوچا کہ وہ ڈاکٹر صاحب کو رنگ و نسل کے امتیاز سے کیسے بچا سکیں گے؟ کیونکہ خود عیسائیوں میں رنگ و نسل کا امتیاز مذہب کے ساتھ موجود ہے۔ امریکہ کے گورے وہاں کے حبشیوں پر جو انسانیت سوز مظالم کرتے ہیں۔ ان سے اخبار بین حضرات بے خبر نہیں تقریباً ہر ملک میں امیروں غریبوں اور گوروں اور کالوں کے گرجے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ خود ہندوستان میں اس بارہ میں عیسوئیت پورے طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ ایسی حالت میں پھر یہ کہاں کا اخلاق ہے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر کو پینٹ کرنے اور ان کے آباؤ اجداد کے دھرم سے انہیں بے تکلف کرنے کے لئے یونہی سبز باغ دکھائے جائیں :

اسلام میں زندہ پیروں کا شرادھ

ہمارے سناتن دھرمی بھائی یونہی ہمارے ساتھ اس بارہ میں جھگڑا کرتے ہیں۔ کہ شرادھ زندہ پیروں کی بجائے مردہ پیروں کو کرنا چاہئے۔ اگر وہ ذرا عقل سے کام لیں۔ تو ان کو پتہ لگ جائیگا۔ کہ کسی مردہ شخص کو پتر کہنا اور سمجھنا دونو ہی غلط ہیں۔ شرادھ ہمیشہ زندہ پیروں کا ہی ہوتا ہے۔ اسلام میں گو کئی باتیں غلط پائی جاتی ہیں۔ لیکن جہاں تک شرادھ کے مفہوم کا تعلق ہے۔ وہ بھی زندہ پیروں کی خدمت کرنے کی ہی تعریف کرتا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں میں ذیل کی حدیث بڑے فخر سے بیان کی جاتی ہے :-

ایک شخص نے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ میں ہجرت اور جہاد کے متعلق آپ کے احکام کا خواستگار ہوں۔ تاکہ مجھے اللہ تعالےٰ سے اجر ملے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے کہا۔ ہاں دونو زندہ ہیں۔ فرمایا۔ کیا تم اللہ تعالےٰ سے اجر چاہتے ہو؟ اس نے کہا۔ ہاں۔ فرمایا۔ اپنے والدین کے پاس لوٹ جاؤ۔ اور انکی اچھی طرح سے خدمت کرو۔ (مسلم)

کیا اس کے بعد بھی کوئی آریہ سماج کے خلاف یہ الزام لگا سکتا ہے۔ کہ اس نے زندہ پیروں کے شرادھ کے متعلق جو پوزیشن اختیار کی ہے۔ وہ دنیا سے نرالی ہے :

وحی ہے یا مخول؟

آنجہانی مرزا غلام احمد کی وحی کو الہی ثابت کرنے کے لئے مولانا محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ذیل کے واقعات شائع کئے ہیں :-

"ہر ولی اور مجدد اور محدث جو خدا سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اپنی وحی کو خدا کی طرف سے ہونے کی خطا سے منزہ ہی سمجھتا ہے۔ کیا حضرت موسےٰ کی ماں کو جو وحی ہوئی تھی۔ اور جس کی بنا پر انہوں نے اپنے نوزائیدہ بچہ کو دریا میں ڈالدیا تھا۔ وہ اسے خطا سے منزہ نہ سمجھتی تھیں؟ اگر وہ ایسا خیال کرتیں۔ تو کس طرح بچہ کو دریا میں پھینکنے کی جرأت کرتیں۔ ایسا ہی حضرت مریم کا حال ہے۔ جنہوں نے اپنی وحی کو "منزہ عن الخطا" سمجھا۔ پھر حضرت خضر کو دیکھئے۔ جنہوں نے خدا سے علم پا کر ایک معصوم بچہ کو قتل کر دیا۔ اگر وہ اپنی وحی کو خدا کی طرف سے نہ سمجھتے۔ اور ظنی خیال کرتے۔ تو ایسے قتل کے مرتکب کیوں ہوتے؟"

("پیغام صلح"۔ ۷ فروری)

ممکن ہے۔ کہ ایک مسلمان ایسے واقعات کو

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

"سیتا اشٹمی کا پرو"

(لیکھک مہاشہ گنیش دت جی آریہ سیوک جام پور)

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے۔ کہ اب "سیتا اشٹمی" کا پرو باقاعدہ طور پر منائے جانے کا پرچار ہو رہا ہے۔ ناظرین "پرکاش" کو یاد ہوگا۔ کہ سیوک نے کئی سال متواتر اس پرو کے منانے کا اندولن کیا تھا۔ اس تحریک کو سرسبز ہوتے دیکھ کر واقعی پرسنتا ہے۔ گت ورش بھی ایڈیٹر "پرکاش" نے ایک خاص انک نکال کر اسے بھاری تقویت دی ہے۔ اب پھر وہی دن آ رہے ہیں۔ کیونکہ ۲۴ فروری ۱۹۳۶ء کو یہ تہوار ہے۔ ایڈیٹر صاحب نے توجہ دی ہے۔ کاش کہ دوسرے اخبار بھی اس پرو کی اہمیت کا احساس کریں۔ اور لوگوں میں اس کی خوب چرچا ہو۔ اس معاملہ میں تمام ہندو (آریہ) اخبار بڑا حصہ لے سکتے ہیں۔ نہ صرف مذہبی بلکہ پولیٹیکل روزانہ اخبارات بھی دلچسپی لیں۔ تو حق بجانب ہیں۔ کیونکہ جب پولیٹیکل اخبارات کرشن نمبر۔ رام نمبر۔ گاندھی نمبر اور گورو نانک دیو نمبر نکال سکتے ہیں۔ تو سمجھ نہیں آتا۔ کہ پھر استری جاتی کے ایک مات تہوار کو کیوں بے پرواہی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے؟ یہ ایک ناقابل معافی فروگزاشت ہے۔ جس پر ٹھنڈے دل سے وچار ہونا چاہئے۔ اگرچہ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے پرو پدھتی میں اسے جگہ دی ہے۔ مگر مقررہ تاریخ سے کچھ دن پہلے سادھان نہیں کیا جاتا۔ فردا فردا سماجوں کو نہ سہی اخبارات میں ہی توجہ دلائی جا سکتی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بھی اسے پرچلت کرانے میں کافی سہایتا دے سکتی ہے۔ پرکاشن و بھاگ کی طرف سے سوچنا ئیں نکالی جا سکتی ہیں تا کہ آریہ سماجیں اس پرو کو اسی شان اور دلی جوش سے منائیں۔ جس کا کہ یہ ہر طرح سے مستحق ہے۔ نہ صرف اتنا بلکہ استری سماج کی ودوشی لیکھکائیں اس اپنے کام کو سرانجام دینے کا بیڑا اٹھا سکتی ہیں۔ استری جاتی کے حقوق کے محافظ "تیج" اور "پرکاش" اپنا بھاگ دے سکتے ہیں۔ اگر اس طرح چاروں اطراف سے منظم زور لگایا جائے۔ تو امید واثق ہے۔ کہ کسی دن یہ تہوار بھی دوسرے تہواروں کی طرح منایا جائے گا۔ کاش! ہر ایک بھائی اور بہن اپنے اپنے کرتویہ کا حصہ ادا کرنے کے لئے تیار ہو۔ آمدم برسر مطلب :-

مہارانی سیتا کی صفات :-

قدرت نے استری جاتی کو کوملتا اور مٹھاس کی کان بنایا ہے۔ ان صفات کا جیسا عمدہ وکاس ناری جاتی میں ہوتا ہے۔ ویسا اور کہیں نظر نہیں آتا۔ ناری دیا کا اوتار اور پریم اور سوندریہ کی مورتی ہے۔ وہ سنسار کا مول ہے۔ اور گرہست آشرم کی جیون شکتی۔ جس ناری جاتی کی اتنی مہما ہے۔ اس میں آغاز دنیا سے لے کر جس دیوی نے آدرش روپ اپنا جیون گزارا بلاشبہ وہ مہارانی سیتا دیوی ہے۔

زمانہ ماضی میں تو اس کے مقابلہ کی کوئی دوسری دیوی نظر نہیں آتی۔ زمانہ مستقبل میں ہو گی۔ اس کا بھی ابھی شک ہے۔ سیتا دیوی جنم کال سے ہی۔ نہایت عمدہ جنم جنمانتروں کے شبھ سنسکاروں کا پھل ملا۔ کہ آتم گیانی۔ دھرماتما مہاراج رشی جنک کے ہاں پیدا ہوئیں۔ جہاں ہر وقت برہم کی جگیاسا کرنے والے رہا کرتے تھے۔ یوون پراپت کرنے پر جنک کو اس کے وواہ کا خیال آیا۔ سوئمبر کی شرط رگھو کل دیپک مہاراج رام چندر نے پوری کی۔ وواہ ہوئے ابھی تھوڑے ہی دن گزرنے پائے تھے کہ رامچندر جی کو بن باس ملا۔ پتی ورت دھرم کی زندہ مثال سیتا نے اجودھیا کی راجدھانی اور متھلاپوری کے سکھوں کو لات مار کر پتی سیوا میں جنگل جانا منظور کیا۔ جہاں سخت زمین پر سونا اور کند مول کے سوائے کوئی چارہ ہی نہ تھا۔ پتی سیوا کا یہ بے مثال آدرش قائم رکھنا سیتا کا ہی کام تھا۔ بنوں میں جا کر قدرتی نظاروں سے دل بہلانا اور گیان دھیان کی چرچا کرتے ہوئے پتی سیوا کرنا ان کا شغل رہا۔ رشی پتنیوں کی پوجا ہر ایک آشرم میں کی۔ انسویا دیوی سے پتی ورت دھرم کا اپدیش پایا۔ شاید قدرت کو ابھی اور امتحان لینا منظور تھا۔ انہی تکالیف کافی نہ سمجھی گئیں۔ دھوکہ سے راون اٹھا لے گیا۔ دشٹ راون کے پنجے میں پھنس کر شری سیتا جی نے جس آتم بل سے اپنے دھرم کی رکھشا کی۔ اس کی نظیر ملنی مشکل ہی نہیں۔ بلکہ ناممکن ہے۔ راون نے بہت سے پر لوبھن دئے۔ اور ہر پرکار کے دکھ دیکر ڈرایا اور دھمکایا۔ مگر وہ سخت پرگیہ دیوی اپنے دھرم سے ادھر ادھر نہ ہوئی۔ بلکہ شیرنی کی طرح گرج گرج کر پاپی کو تیکھا منہ توڑ جواب دیتی رہی۔ دشمن کی قید میں اور بغیر کسی سہارے کے اتنا آتم بل واقعی حیرت میں ڈالنے والی بات تھی۔ راون وجے کے بعد سیتا اجودھیا میں آ گئی۔ اور اپنی ساس وغیرہ پریوار کی سیوا کرنے لگیں۔ نہایت عمدہ شاسن کال گزر رہا تھا۔ پرجا نہایت سکھی تھی۔ اسی خاطر اچھے راجہ کو رام راجیہ کی اپمادی جاتی ہے۔

آخر کار میں لکھا ہے۔ کہ لوک نندا کے ڈر سے شری رام نے سیتا دیوی کو جنگل بھیج دیا۔ وہاں پہنچ کر لکشمن جی نے بڑی مشکل سے اپنے آنسوؤں کو روک کر ٹھہلتی ہوئی زبان سے وہ آ گیا سنا دی۔ سیتا اس آگیا کو سن کر زمین پر گر پڑی۔ ہوش آنے پر بلاوجہ اتنا سخت الزام لگانے پر بھی اپنے پتی دیو کے لئے کوئی تیز شبد استعمال نہیں کیا۔ لکشمن کو آشیرواد دے کر پتی دیو کے واسطے یہ پیغام دیا:-

"سمراٹ نے مجھ کو ترادھا جان کر بھی لوک نندا کے ڈر سے مجھے اس پرکار چھوڑ دیا ہے۔ کیا یہ ان کی ودیا سمپتی اور کل کے انوکول ہے؟ کنتو مجھ کو ان کے اس مہان کام پر آکشیپ نہیں کرنا۔ یہ میرے جنم جنمانتروں کے دشٹ کرموں کا پھل ہے۔"

آہا! یہ کیسا نظارہ ہے! سہن شیلتا کی حد اوداتا کا مکمل نمونہ۔ جھوٹا الزام لگنے پر بھی دماغ کے توازن کو قائم رکھنا سیتا دیوی! واقعی یہ تیرا کام ہے۔ جب تک دنیا قائم ہے زمین اور آسمان قائم ہیں تیری اس بے نظیر بلند حوصلگی کا گیت گایا جاتا رہے گا۔ اور تو دنیا کے نزدیک لائٹ ہاؤس ..... (Light House) کا کام دیتی رہے گی صرف اتنا ہی نہیں۔ بلکہ آگے کے الفاظ تو لوح دل پر لکھ لینے کے قابل ہیں:-

"دیوی میرے گربھ میں میری رکھشا کیلئے یوگیہ آپ کا بیج نہ ہوتا (میں گربھ وتی نہ ہوتی) تو میں آپ کے کٹھن ویوگ میں اپنے اس ناچیز جیون کی اپیکشا کرتی۔ کنتو اس اوستھا میں میں وہ بھی نہیں کر سکتی۔ اگرچہ اب آپ نے مجھے تیاگ دیا ہے۔ تو بھی آپ ایک سامانیہ تپسونی کی درشٹی سے مجھ کو دیکھتے رہیں" :-

موجودہ گرہست :-

بھگوتی سیتا دیوی کی پوتر زندگی ہر ایک استری کے لئے آدرش روپ ہے۔ وہ آج کل کے بھوگ ولاس میں اندھا دھند دوڑنے والے اور حقوق مانگنے کی لالسا والے زمانہ میں واقعی ایک نرالی چیز ہے۔ آج کل کے دماغوں میں بھلا ایسا اوچ اور تیاگ کا فلسفہ کیسے سما سکتا ہے؟ جبکہ استری اور پرش دونوں ہی روزگار کمانے میں سرگرداں ہوں نیز دوبارہ زندگی دن بدن تنگ کر رہی ہوں۔ دونوں کو

نوکری اور صرف نوکری کی ہی کھوج ...
بال بچوں کی فکر کون کرے۔ بال ...
پھر رہے ہیں۔ جیسے اناتھ ہوں ...
"دیوی" اور "دیوا" دفتروں میں ...
ہوں۔ کبھی کبھی تو روٹی تک کھانی ...
ہو سارے ممبر ہوٹل سے ہی کھلائے ...
سنا عرنے ایسی ہی زندگی کا ایک ...
کیا ہے :-

ہوئے اس قدر مہذب کبھی گھر کا ...
کہیں عمر ہوٹلوں میں مرے ہسپتال ...
بلاشک و شبہ آج کل بے چین زندگی ...
منظر کو پیش کرتی ہے۔ یہ لوگ اور ...
کی تو بھلا فکر ہی کون کرے۔ وہ ...
ہی اچھے طریق پر سرانجام نہیں ...
ہاں سیتا جیسی پوتر زندگیاں اگر ...
بن جاویں۔ تو کیا ہو۔ مقصود اپنا اور ...
بزرگوں پر منشا یہ تھی برخوردار اپنی ...
سے بزرگوں کی کھلی نہ اڑاوے۔ تو ...
کا حق ہی کیسے ادا ہو؟

دھرم پتنی کا جیون سن چکے۔ اب ...
کا حال بھی سنئے۔ دوسری استری کا ...
تک نہیں کرسکتے۔ راجہ ادھیراج ہوتے ...
انہیں کتنی عورتیں مل سکتی ہوں گی ...
خود فرما لیجئے گا۔ آج کل کے مردوں کی ...
خاص طور پر دیکھنے لائق ہے۔ ایک استری ...
مر جانے پر ادرو بھی تب جبکہ مرنگ استری ...
گھر میں پڑی ہے۔ دوسری سگائی کی فکر ...
ہے۔ سنتان ہونے کی صورت میں بھی ...
کہیں ختم نہیں ہوتی۔ نہ صرف بے قرار ...
کی صورت میں۔ بلکہ نشکل دل پسند ...
کی حالت میں ایک استری کے جیتے جی ...
سے دل لگا بیٹھتے ہیں۔ یہاں تک کہ ...
کو بے وقت موت کے گھاٹ اتارا جا ...
بیمہ کرا کے مارنے کی حالت میں ...
مہان پاپ کرنے سے گریز نہ ہو۔ پرش ...
کی ایسی ہر دیہ ہینتا کو کون نظر انداز کر ...
ہے؟

پرش سماج سنبھل جا۔ تیری بے انصافی ...
پیمانہ اب لبریز ہو چکا۔ استری جاتی جاگ ...
رہی ہے۔ وقت ہے ہوش کر۔ نہیں تو ...
ہتھیاروں سے وہ جنگ کر رہی ہوں گی ...
کہ تو نے اسے روندا ہے۔ سیتا دیوی ...
قائم مقام جاتی تیزی سے قدم بڑھا ...
ایسا نہ ہو۔ کہ کہیں مقابلہ کی صورت ...
اور انجام ندامت ہو۔

بالمیک رشی کے آشرم میں رہتے ہوئے ...
لو اور کش کو جنم دیا۔ جس کی ...

(باقی بر صفحہ ۱۵)

CC0, Gurukul Kangri Collection

"سیتا" سے سبق لو نسل کو مت خراب کرو

(از قلم کوی ونود ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدیہ شرومنی امرت دھارا لاہور)

آج کل پڑھی لکھی لڑکیوں میں پتلا ہونے کا بیہودہ وہم پیدا ہو گیا ہے۔ بعض تو ہڈیاں ہی نظر آتی ہیں۔ اور وہ اس پر اپنے آپ کو خوبصورت سمجھتی ہیں۔ میرے ایک دوست ڈاکٹر ادایم۔ اے سکول میں پڑھتے ہیں۔ انھوں نے بتلایا کہ ان کے ساتھ جو لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ وہ تعلیم کے ساتھ اپنی صحت کو گنوا بیٹھی ہیں۔ وہ بہت نازک اور مریل سی دکھائی دیتی ہیں۔ سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والی لڑکیاں اکثر فاقہ کرتی رہتی ہیں۔ کم کھانے سے موٹی نہ ہو جائیں۔ دودھ ملائی اور مکھن تو شاید انھوں نے کھایا ہی کبھی ہے۔ معمولی اچھی خوراک بھی نہیں کھاتی ہیں +

خوبصورتی کا یہ انوکھا خیال ولایت سے چلا۔ جب چلتی پھرتی ہڈیوں کے ڈھانچے نظر آنے لگے۔ اور مرد زیادہ پتلی عورت کو ناپسند کرنے لگے۔ تو اب امریکہ کے اخبارات میں پتلی عورتوں کو موٹا کرنے کی ادویات شائع ہو رہی ہیں۔ مگر پیچھے چلنے والی ہندوستانی عورتوں تک ابھی شاید یہ خیال پہنچا بھی نہیں ہے۔ بے شک بہت موٹا پن اچھا نہیں ہے۔ مگر جسم بھرا ہوا اور مضبوط بھی نہ ہو۔ تو کیا خوبصورتی ہے۔ اس خوبصورتی کے وہم نے عورتوں کو کمزور کر دیا ہے۔ وہ تندرست اور مضبوط اولاد کیسے پیدا کریں گی؟ نسل دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ کیا آج "سیتا جینتی" کے دن میں کالج جانے والی گریجویٹ اور تیتری بننے والی لیڈیوں سے یہ درخواست کروں۔ کہ وہ سیتا مہارانی سے سبق لیں۔ وہ دھنش جو کوئی اٹھا نہ سکتا تھا سیتا اٹھا لیتی تھی۔ اس کا جسم اگر مضبوط اور ورزشی نہ ہوتا تو وہ کیسے اسے اٹھاتی۔ اسی واسطے تو جنک مہاراج نے سوئمبر کی یہ شرط رکھی۔ کہ اس دھنش کا چلہ چڑھا کر جو نشانہ لگائے وہی سیتا کا پتی ہونے کے قابل ہو گا۔ پھر چودہ برس کا بن باس اگر سیتا تندرست نہ۔ دبلی۔ پتلی اور کمزور ہوتی۔ تو ہرگز سہن نہ کر سکتی تھی۔ بن باس میں بھی برہمچریہ دھارن کیا۔ ورزش کی۔ اور اپنا مضبوط جسم کو بنائے رکھا۔ اور کش دو سپوت ایسے پیدا کئے۔ جو رام جیسے بہادر مہان شکتی شالی کا بھی مقابلہ کر سکتے تھے۔ سیتا ماتا کی مثال کو سوچو۔ اور (slimming craze) کو عورتوں کے کالجوں سے دور بھگا دو ٭

سیتا اشٹمی کے سمبندھ میں ایک وچار

(لیکھک راؤ بہادر ماسٹر آتما رام جی راجیہ رتن امرتسری حال بڑودہ)

یہ تو پرسدھ ہے ماتا سیتا مہارانی ستی دھرم کا اوتار تھیں۔ پرانی سنسکرت رامائن میں جو جزیرہ جاوا میں موجود ہے۔ رامائن کا اُتر کانڈ نہیں ہے۔ واضح ہو کہ موجودہ بالمیکی سنسکرت رامائن کا اُتر کانڈ بلا شبہ جعلی ہے۔ اور اسی ہی جعلی اُتر کانڈ میں ستری ماتا سیتا جی کے ستی پن پر آشنکا کی گئی ہے۔ لہٰذا یہ بات کہ شری دھرم مورتی رام چندر جی نے کسی شنکا کے کارن سیتا جی کو تیاگ دیا مہا بات اسنبھو ہے۔ ضرورت ہے کہ آریہ سماجی سجن اس مت کا پرچار کریں۔ میرٹھ سے چند سال ہوئے۔ ایک سوُرگیا ستی آریہ سجن نے ایک نامی تاریخ میں مندرجہ بالا بات نہایت عمدگی سے سنسکرت ساہتیہ کے اندولن کے آدھار پر سدھ کی تھی۔ کہ رامائن کا اُتر کانڈ جعلی ہے۔ آج کل ناستک پن کی لہر یورپ میں زور شور سے چل رہی ہے۔ اس کو روکنا ہر ایک ہندو اور آریہ سجن کا جو بھارت کی آستک سنسکرتی کا مداح ہے۔ پرم دھرم ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ماتا سیتا کے شدھ آدرش دیوی جیون چرتر کا جو ستی پن کا آدرش ہے ہم بھارت کی ماتاؤں اور کنیاؤں میں پرچار کرتے ہوئے گرہست کو سورگ دھام بنا سکیں ٭

"عورت"

یہ وہ "عورت" ہے جسے کہتے ہیں مافوق اللماں
اس کے ہی پاؤں کے نیچے سنتے آئے ہیں جناں
اس نے ہی پیدا کئے ہیں بھیم وارجن سے پسر
تذکروں سے جن کے ہل جاتا ہے قلب آسماں
اس کے وہ احسان ہیں اس کائنات دہر پر
رہتی دنیا تک ہیں گے جو کہ دنیا پر عیاں
اس سے ہی نشو و نمائے تخم انسانی ہوئی
اس سے ہی وابستہ ہے تکمیل تخلیق جہاں
یہ وہی ناموس ہے جس کو سمجھتے تھے حقیر
یہ وہی گلشن ہے جو ہوتا رہا نذر خزاں
یہ وہی مظلوم ہے دور جہالت کی قسم!
جس پہ توڑی ہیں عرب والوں نے برسوں سختیاں
یہ وہی معصوم ہے، فطرت شناس منقلب
جس کو ننگ خانداں کہتے تھے عالی خانداں
یہ وہی دوشیزہ ہے جان بہار میکدہ
جس کا کیف اور نہ تھا جام شراب ارغواں
یہ وہی ہے اک کنیز تختۂ مشق ستم
جس کا ٹھکرانا سمجھتے تھے ثواب دو جہاں
نعمتوں سے اس کی لیکن ہو رہے تھے بہرہ مند
آج سمجھے ہیں اسے اپنا شریک جسم و جاں
آج تک پیشانیٔ آدم پہ جو تحریر ہے
در اصل عورت کسی کے خواب کی تعبیر ہے

(ابو الاعجاز سیف اکبر آبادی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ماتری شکتی کا ابتدائی چمتکار

(از پنڈت اندر جیت جی شرما چھرہ نواسی)

اماں کی گود سمجھو بچے کا پہلا مکتب | تعلیم کی یہیں سے دنیا کی ابتدا ہے
چاہے گی اسکو جیسا ویسا بنائیگی ماں | اس کا وجود اس کے قبضہ میں آ گیا ہے
عالم اگر وہ خود ہے عالم بنائیگی وہ | لیکن اگر ہے جاہل تو روگ لا دوا ہے
تعلیم کیا وہ دیگی کیا تربیت کرے گی | غفلت کا جس کے دل پر پردہ پڑا ہوا ہے
معلوم ہی نہیں ہے جس کام کی حقیقت | اس کام سے تو اس کو الجھن کا سامنا ہے
جو خود مریض ہے وہ اوروں کو کیا دوا دے | اندھے کے آگے رونا آنکھوں کو کھونا ہے
تہذیب کا ہو دشمن اخلاق کا ہو دشمن | تعلیم کا پھر اس کی کیا خاک مدعا ہے

تعلیم کی بنا ہی کمزور جب رہے گی
ہوگی اگر مکمل قائم وہ کب رہے گی

استاد کے لئے ہے جس علم کی ضرورت | ماں کے بھی دل کا روشن اس نور سے دیا ہے
پتلی وہ خلق کی ہو تادیب کی ہو پیکر | چہرے سے اس کے ظاہر تقدیس کی ضیا ہو
بغض و حسد کی لہریں اٹھیں نہ اس کے دل میں | الفت کی مے کا اس نے اک جام پی لیا ہو
غفلت کی ہو وہ دیوی عصمت کی ہو وہ دیوی | صورت میں پارسا ہو سیرت میں پارسا ہو
چہرے سے ہوں نہ ظاہر غصہ کے اس کے آثار | ہنس ہنس کے ہر اک دل مٹھی میں لے لیا ہو
ہوں نقش کارنامے دل پر بہادری کے | خوف و ہراس سے وہ شعلہ بجھ گیا ہو
گھر میں کبھی نہ اٹھیں سکے لڑائی جھگڑے | فردوس کا نمونہ وہ گھر بنا ہوا ہو
ستم ہو کسی طرح کا داخل نہ اس فضا میں | نہ ہاں کسی کے گھر میں ٹوٹا امید کا ہو

پروان وہ چڑھے گا تقدیر کے مقابل
چمکے گا آسماں پر پھر بن کے ماہِ کامل

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول - ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچا دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ سامان لفافہ۔ گورنمنٹ آف انڈیا قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔
فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے + سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی +
Suleman Umar & Co. Karachi

پتریشٹی یگیہ عرف سکھی گرہستھ

(ہندی) بالتصویر — سنتان کے لئے انمول رتن

دیباچہ از سری پوجیہ نارائن سوامی جی مہاراج پردھان سارودیشک سبھا دہلی

پتریشٹی یگیہ کے انہاسک پہلو ہندو سب ہی پرچت ہیں۔ یہ ویدک اسٹنٹ کرم ہے۔ اس یگ ودھی کے سمپادن سے منو انچھت پتر پراپتی ہوتی ہے یہ اتہاس سے پرمانت ہے۔ جب اس یگ سے آپ پورن پرچت ہیں۔ تو پھر اس کا ورنن یہاں کیا دیا جائے۔ لیکن پھر بھی ہم اتنا کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں کہ پتر ایشٹی کو سو سنتان اور ودوان پتر کیول اس پتر ایشٹی یگیہ دوارہ ہی سر لتا سے پراپت ہو سکتے ہیں۔ اس گرنتھ میں پتر ایشٹی یگیہ کے دوارہ انیک ہر سے پراچین تتھا ورتمان کال کے ایسے ماتا پتا اور پتروں کا سچتر ورنن ہے۔ اس گرنتھ میں پتر ایشٹی یگیہ کیا ہے اور اس کے دوارہ منو انچھت سندر سوشیل ودوان گن وان پتر کیسے اتپن کیا جا سکتا ہے؟ تتھا گر ستھ استری پرش کیسے سکھی رہ سکتے ہیں؟ انیادی ودھیوں کا سپرمان الیکھ ہے۔ مہاراج دشرتھ جی کو شری رام جیسے پتر اتہاسک پتر رتن کیول اس پتر ایشٹی یگیہ ودھی کے دوارہ ہی پراپت ہوئے تھے۔ وہی دلچسپ پتر ایشٹی یگیہ کی ویدک ودھی اس گرنتھ میں ورنن کے پرسنگ سے سچتر سانگ اپانگ ورنن کی گئی ہے پتر ایشٹی یگیہ گرنتھ کیول ہزاروں نشیوں کے لئے ہی اوشیک کام کی وستو ہے۔ بلکہ پرتیک یووک یووتی اور گرہستھ نر ناری کے لئے سکھ سمپتی تتھا منو انچھت پھل پردانا اور شکشا پرما یا دیم اپدیش گرنتھ ہے۔ لاکھوں پستکوں سے بھرے ہوئے سنسار میں ہزاروں ہی پستکالیہ وِدیمان ہیں۔ لیکن ان میں پتر ایشٹی یگیہ کی سنشدھ اور پوری پورن ویدک ودھی بتلانے والا ایک بھی پستک اپلبدھ نہیں ہے یہی کارن ہے کہ اس گرنتھ کو چھپتے ہی جو دھن کسی بھی ودوان نے دیکھا۔ اور سنا۔ وہی مگدھ ہو گیا۔ اس لئے اگر آپ کے گھر اور پستکالیہ میں یہ گرنتھ نہیں پہنچا ہے۔ تو سمجھ لیجئے کہ چندر جن رہیں اور سگندھ دھن گیشپ دنت ایک آدمنیک سنتو بچاسے وچنت ہی رہ جائیں گے۔ اس لئے اس اپورو گرنتھ پتر ایشٹی یگیہ کو آج ہی منگوا لیجئے۔ اور اس کے دوارہ گھر کو انم پتر رتنوں سے سنتو کجا ٹیمان کرتے ہوئے پتری رن سے اُرن ہو کر سورگ کے ادھیکاری بن جائیے۔

اس کے انت میں سرپ۔ بچھو۔ اربلن۔ کنٹھ۔ کلوا۔ سر درد۔ بخار ناسنک تتھا بدھی ورد ھک دی ایسے انیک اسمیہ انوبھوت پریوگ (نسخے) بھی لکھے ہیں جن کا کہ ہر ایک نر ناری کو جاننا ضروری ہے۔ یہ گرنتھ باھنشا اور تتھا وارشک اُتسووں پر یووک۔ یووتی۔ بالک بالکاؤں کو انعام میں دینے کے یوگیہ ہے۔ اور اسے تری شریمتیوں کی پاٹھ ودھی میں بھی رکھ دینا چاہیئے۔ انیک چتروں سے سوسجت۔ کاغذ اور چھپائی اعلیٰ صفحات ۲۰۰ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ۔

۲- جیون کا آنند } اس میں استری پرشوں کے رج ویریہ سمبندھی انیک گپت روگ پردر۔ پرمیہ آدی کا کارن۔ ندان اور اچک چکتسا سے اس کی اتنا ایک بار شروع سے آخر تک پڑھنے سے ہی گیان ہو سکے گی۔ قیمت ۱۲/ (ہندی)

۳- سانپ بچھو وش چکتسا } اس میں ۲۸۰ قسم کے سانپوں کا ورنن اور ان کا اچوک لیکن آسان علاج لکھا ہے۔ سانپ اور بچھو آدی انیک وش دھر جنتوؤں کے وش ناشن ارتھ انیک انوبھوت پریوگ لکھے ہیں۔ پرتیک گرہ اور شفاخانے کے ہاتھ میں اس کی ایک ایک کاپی دے دینا گویا سانپ سے کاٹے جانے پر مریض کو بچا دینا ہے۔ قیمت ارتھ آنے (۲ر) (ہندی)

۴- ویدوں میں سر شٹی کی آیو گنم } اس میں سر شٹی کی اُتپتی کی آیو کے وشے میں عیسائی مسلمان تتھا گیانک ودوانوں کے مانے ہوئے سدھانت اور ویدک سدھانت انوسار پورن روپ سے سمر پایا (؟) لیکھ ہے۔ قیمت تین پیسہ (ہندی)

۵- وید ودیا انگ } اس میں وید تین ہیں یا چار؟ اور کس کس وید میں کتنے کتنے منتر ہیں؟ تتھا ایک ایک وید کی کتنی کتنی اور کون کون سی شاکھائیں کس کس گرنتھ میں لکھی ہیں؟ وغیرہ باتوں کا سپرمان ورنن ہے۔ قیمت چھ پیسہ (ہندی)

ملنے کا پتہ

پنڈت سری شنکر کا وید تیرتھ ویدک دھرم اپدیشک پردھان کاریالیہ پتریشٹی یگیہ سنستھا [illegible] دہلی

CC0. Gurukul Kangri

سیتا یگیہ

(از شری سوامی ستیہ انند جی مہاراج)

"سیتا یگیہ" پڑھنے کے لئے "پرکاش" کا سندیش ملا ہے۔ اور مدنا ہوا جی نے خاص طور پر لکھنے کے لئے دوبارہ کہا ہے۔ اس یگیہ کے ساتھ "سیتا" کا شبد لگا ہوا ہے اس لئے لوگوں کو خیال ہوتا ہے کہ یہ یگیہ مہارانی سیتا سے تعلق رکھتا ہوگا۔ اس لئے کئی سجن اس اپادھش میں جو لکھ چکے ہیں۔ اُن میں سیتا جی کے جیون چرتر کو کھینچ کر کے لکھتے ہیں اور اس سے شکشا گرہن کرنے کی پریرنا کرتے ہیں۔ یہی سمجھ کر میں یگیہ کا سوروپ لکھا تھا اب اس کے دوبارہ لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ ممکن ہے پھر کبھی لکھنا پڑے۔ لیکن اب نہیں ؛

وجہ تسمیہ :-

"سیتا" جہاں جنک کی کنیا اور مہاراجہ رام چندر جی کی دھرم پتنی کا نام ہے۔ وہاں "سیتا" ہل کی لکیر کو بھی کہتے ہیں۔ جسے پنجابی میں سیہاڑ کہتے ہیں۔ اور سیتا کی اُتپتی میں سادھارن طور پر یہ مشہور ہے کہ مہاراجہ جنک کے راجیہ میں ایک بار قحط سالی ہو گئی۔ اور کتنی دیر تک بارش نہ ہوئی۔ اس سے پہلے راون نے کر (ٹیکس) روپ میں رشیوں کا خون لیا تھا۔ اور اس خون کو ایک برتن میں لکھ کر اپنے راجیہ سے باہر جنک کے راجیہ میں دبا دیا تھا۔ قحط سالی کے دنوں میں مہاراجہ جنک کو کہا گیا۔ بارش اُس وقت ہوگی۔ جب آپ ہل جوتیں گے۔ براہمنوں نے جو وقت بتایا۔ اُس وقت مہاراجہ جنک نے ہل چلایا۔ جس وقت وہ ہل چلانے لگے۔ اُس وقت اُن کے ہل کے پھال کو وہ برتن لگا جس میں راون نے رشیوں کے خون کو دبایا تھا۔ اور اس خون سے ایک بچہ بن گیا تھا۔ اس بالک کا نام سیتا رکھا گیا۔ کیونکہ وہ ہل چلانے سے زمین سے نکلا تھا۔ جہاں ہل کی لکیر کو "سیتا" کہتے ہیں۔ وہاں اس سے پیدا شدہ بالک کو بھی اسی نام سے موسوم کیا گیا ہے ؛

میں نے پہلے کبھی ایک پستک پڑھی تھی۔ اس کا نام مہاراجہ کو سمرن ہے "رام کتھا" تھا۔ اُس میں اس وقت کا حال جب کہ رام چندر جی کا بواہ جنک پوری میں ہوا۔ لکھتے ہوئے کچھ چھند لکھے تھے۔ وہ چھند تو مجھے یاد نہیں ہیں۔ لیکن اُن کا تاتپریہ اب تک سمرن ہے ؛

جنک پوری کی لڑکیوں نے رام کو کہا تھا کہ :- "کھیر کھائے سُت جنمے اودھ دیش کی ناری" یعنی اودھ دیش کی عورتیں بغیر مرد کے کھیر کھا کر اولاد پیدا کرتی ہیں۔ کیونکہ رام کی پیدائش کی بابت سادھارن لوگوں میں ایسا ہی مشہور ہے۔ تب رام جی نے ان لڑکیوں کو اُتر دیا تھا "تم دے نرھی نے سُت جنمیں یہ ہم کہیں رہی"

یعنی اپنی زمین سے ہی نہ کہ پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں رواج نہیں ہے۔ اس چٹک کے لینے والے کا بھی یہی خیال تھا کہ سیتا جی زمین سے ہی پیدا ہوئی تھیں۔ تب ہی تو اُس نے یہی (پرتھوی) سے پیدا ہونے کی بات لکھی ہے۔ لیکن اس یگیہ کے ساتھ اس سیتا کا کوئی تعلق نہیں ہے ؛

یگیہ کا مضمون :-

یگیہ سوتروں میں سے ایک پارسکر گرہیہ سوتر ہے۔ اس میں بھی یہ سیتا یگیہ لکھا ہوا ہے۔ اور اس یگیہ کی ودھی میں لکھا ہوا ہے کہ یگیہ باہر کھیت میں جا کر کرنا چاہئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ یگیہ زمینداروں کا ہی تھا۔ اور وہ اس کو اپنے اپنے کھیت پر جا کر کیا کرتے تھے ؛

سیتا یگیہ کا وقت جب ہے جب کہ نیا اناج اُتپن ہونے لگتا ہے۔ اور اسی وقت اناج میں کئی بیماریاں ہو سکتی ہیں۔ جو کھیتی کو کھا لینے والے ہیں۔ ان کو معلوم ہوگا۔ کئی بار ایسا سرسوں کا کھیت بالکل ہرا بھرا ہوتا ہے اور مالک اسے دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ لیکن رات کو کوئی ایسی ہوا چلتی ہے۔ جس سے صبح کو سب سرسوں کے پھول خراب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح نخود کی فصل ہے۔ اس میں داد لگ گیا ہے۔ وہ پک رہا ہے۔ رات کو ایک ہوا کا جھکڑ لا کر "لمب" اور سب چنے سفید ہو جاتے ہیں۔ اور کسان جو شام کے وقت اپنے کھیت سے آنند سے لوٹا تھا۔ صبح کو جا کر کھیت میں کیا دیکھتا ہے کہ اس کی سب اُمیدوں کو ہوا کے ایک جھکڑ نے اُڑا دیا ہے۔ اور ضرب المثل ہے کہ :-

"برسے جیٹ نہ گھر نہ کھیت"

اگر جیٹ میں برسات ہو۔ تو نہ اناج گھر میں اور نہ ہی کھیت میں ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ وقت اناج پیدا ہونے کا ہے ؛

زراعت کی پڑھائی :-

اس وقت کسانوں کی بادو سے الفاظ میں رشیوں کو یہ یگیہ بتاتا ہے کہ وہ اپنی فصل کا

پورا پورا خیال رکھیں۔ تاکہ ان کا اناج اچھا ہو۔ اگر کھیتی میں کوئی روگ ہو جانے والا ہو۔ تو اُس کے دور کرنے کا اُدپائے کریں۔ اس وقت بھارت ورش کے کسان عموماً ناخواندہ ہیں۔ اور جو تعلیم پڑھ جاتے ہیں۔ وہ کھیتی سے دور بھاگتے ہیں۔ اُن کو نوکری کی لگن ہے۔ اس لئے اس یگیہ کے دوسرے معنی یہ بھی ہیں کہ اچھے سمجھدار آدمی کھیتی کے کام میں لگیں۔ مجھے پنجابی ضرب المثل سمرن ہے۔ کبھی کہا کرتے تھے :-

اُتم کھیتی مدھم بیوپار
نشدھ چاکری بھیک نادار

پہلے زمانہ میں نوکری نشدھ مانی جاتی تھی۔

مگر آج کل وہ اُتم بن گئی ہے۔ اور جو کھیتی اُتم تھی۔ وہ خراب سمجھی جانے لگی ہے۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اور پنجاب میں کاشتکار اور غیر کاشتکار کا سوال مرکز بحث بنا رکھا ہے۔ اگر یہ بات ہو کہ جو انسان اپنے ہاتھ سے کام کرے وہ کسان یا کاشتکار اور دوسرا غیر کاشتکار۔ تو ٹھیک ہوتا ؛

ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول اودہ کا اُتسو

ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول اودہ کی سلور جوبلی تو شہنشاہ معظم جارج پنجم کی وفات کی وجہ سے ملتوی کی گئی۔ لیکن سالانہ جلسہ منایا گیا۔ والی بال ٹورنامنٹ میں ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول ودھنشٹ کی ٹیم اوّل رہی۔ اور اینگلو ورنیکولر مڈل سکول جھنگ گڑھ کی ٹیم دوئم رہی۔ سکول کی انٹر گروپ کھیلیں ہوئیں۔ ۲۴ جنوری کو نگر کیرتن بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ ۲۵ کی صبح کو پریم و الداؤ کا اجلاس زیر صدارت سردار گوبند سنگھ صاحب اے۔ ڈی۔ آئی اور ہوا۔ شام کے ½۳ بجے رائے صاحب لالہ چودھری لال جی رئیس ہوشیار پور نے اپنے دست مبارک سے یتیموں اور طلباء کو انعامات دئیے۔ اور سکول کو ایک ہزار روپیہ دان دیا۔ لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے نے ...

ہماری شاخ دہلی میں نئی سٹرک پر کھل گئی ہے

ستیارتھ پرکاش ۳ر

اردو ستیارتھ پرکاش مفت بانٹ کر گھر گھر میں پہنچائیے!

اردو ستیارتھ پرکاش

ایک سو خریدیے فی جلد چار آنے

۵۰ کے خریداروں کے نام ٹائیٹل پر چھاپے جائیں گے

مہرشی دیانند کا مستند و مکمل جیون چرتر مجلد کلاں ... فی جلد ...

چاروں وید مع ہندی اُلٹوا چار جلدوں میں مجلد ... مستعمل ...

چرک مع ہندی اُلٹوا تین جلدوں میں فی جلد ...

یوگ مارگ ۳ر ؛ جیون بیچنا ۵ر ؛ وید اپدیش ۸ر

وید میں استریاں ۸ر ؛ بھارتیہ سماج شاستر عہ ؛ یجر وید گٹکا ۱۲ر

ان کے علاوہ ہر قسم کی دھارمک وسماجک پستکیں ہمارے یہاں سے مل سکتی ہیں منڈل کی دس دس روپیہ کے حصے خرید کر نفع کمائیے اور وید پرچار کا ثواب بھی مفت میں لیجئے ؛

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ناری شرومنی ستی سیتا

(لیکھک مہاشہ بابو رام جی گپتا لدھیانہ نواسی)

(۱)

"آپ کا شبھ نام؟" میں نے پوچھا
"شبھ نام تو اُس مالک پرمیشور کا ہے۔ مجھ داس کو سیتا رام کہتے ہیں"۔
کتنا سار گربھت۔ سندر اور رمز جواب بھگت جی کا تھا۔ شبھ نام تو اُس مالک پرمیشور کا ہے۔ .... سچ مچ اسی مالک کا نام ہی امر اور ابھیشٹ ہے۔ باقی سب نام تو مٹ کر اسی نام میں سے ہو جاتے ہیں۔ یہ محسوس کرنے کے ساتھ ہی میں سوچنے لگا۔ "سیتا رام" نام بھی کتنا رانہاس پورن ومنگل نام ہے۔ جسے سنتے ہی مریادا پرشوتم رام اور جنک سُتا سیتا کا جیون سامنے آ جاتا ہے۔ جس زمانہ میں یہ نام رکھے جاتے تھے اُس زمانہ میں ہمارے بزرگوں کے دل میں استری جاتی کے لئے اتنا مانیہ اور سنمان تھا کہ پرش پر دھانتا دیتے ہوئے پرش کے نام کا آرمبھ بھی استری کے نام سے کرتے تھے۔ مارمی شکتی کی مہانتا کو ماننے والے شکتی کے اپاسک شکتی شالی ہمارے پراچین پرش بھی کتنے دور درشی تھے۔ اُنہوں نے اس مہان شکتی کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے "سیتا جنم اشٹمی" پرو کی رچنا کی تھی۔ یہ پرو کیول ماتری شکتی کے مانیہ کے لئے ہی منایا جاتا ہے۔ اس سندر سرشٹی میں، نارائن نے ناری کو جو دویہ گن دئے ہیں۔ اس میں جننی کو ماننا اور بھرتا بھر دی ہے۔ اس کے پیار اور گود میں جتنی مٹھاس ہے۔ اسے کون بیان کرنے کا ساہس کرے گا؟ بڑے بڑے ویر یودھاؤں کی۔ نیاگی تپسویوں اور یوگ یوگیوں سے سادھارن سنسار چلانے والے پرشوں کی کان۔ ان کے پیدا کرنے والی بھی تو اُن کی ماں ہے۔ جو پیدا ہونے سے بھی پہلے پیٹ کے پنگوڑے میں اسکے لئے لئے پھرتی ہے۔ ماتری پوجا کے لئے ناریوں کی لاج ناری شرومنی شری سیتا جی کا جنم دن منانے کے لئے انتخاب کر کے ہمارے پوروجوں نے بڑی بدھی متا کا ثبوت دیا ہے۔ آدی کوی بالمیک جی کی ادبھا دیتے کے تحت سیتا جیسی ناری ہی سنسار میں نہیں ملی۔ گوسائیں تلسی داس جی کو بھی سیتا جی کا روپ اور لاوانیہ بیان کرنے کے لئے شبد نہ ملے۔ انہوں نے رام اور سیتا کی شوبھا کو ورنن کرتے ہوئے کہا ہے

گرا انین نین بن بانی
شیام گور کیمی کہوں بکھانی

جن آنکھوں نے اس جوڑی کو دیکھا ہے۔ اُن کی زبان نہیں۔ اور جو زبان اُن کی شوبھا بیان کرتی ہے۔ اس کی آنکھیں نہیں۔ کس طرح شیام اور گور جوڑی کی روپ چھٹا بیان کروں۔ تلسی داس جی نے دل میں سیتا جی کے ستی پن کا یہ مقام کر انہوں نے یہ برداشت نہیں کیا کہ رادن دہارت کی دیوی انگنا دیوی کو پھر شش بھی کر پائے۔ گوسائیں جی نے اپنی کو بتا میں لچھمن رادن کے ساتھ جانے والی ایک مایا کی سیتا کی رچنا اور کلپنا کی ہے۔

(۲)

جنک نندنی سیتا کا بال کال جنک جیسے یوگی پتا کی دیکھ ریکھ میں گزرا تھا۔ جنک کے راجیہ دربار میں آتما اور پرماتما کی گیان بھری چرچا چلتی۔ درن آشرم دھرم کے مرم اور مریادا پر وارتالاپ سنتے سنتے۔ جانکی ناری دھرم کو اور کرم کو جان چکی تھی۔ سیتا جی کی مانسک شکتی۔ وہ بال اور کانتی کو بڑھتے دیکھ کر اُس کے انوروپ ور پانے کی چنتا بھی جنک جی کی بڑھنے لگی۔ تب سویمبر رچا گیا۔

جس دھنش کو بڑے بڑے پراکرمی راجا بھی نہ توڑ سکے۔ بدھاتا کے بدھان انوسار دشرتھ کے سُت آئے دشرتھ پتر مریادا پرشوتم رام نے اس دھنش کو سادھارن کمان کی طرح توڑ دیا۔ جے جے کار کے ساتھ سیتا کی جے مال اُن کے گلے میں تھی۔ وید مریادا انوسار بیاہ ہوا۔ سیتا رام اور رام ایودھیا میں سکھ بھوگنے لگے۔ ایک دن شری رام جی کے راجیہ تلک کی تیاری ہو چکی تھی۔ کہ سند متی منتھرا کیکئی کے دماغ پر چڑھ بیٹھی۔ دشرتھ پتا کی آگیا سے راجیہ کے بدلے رام کو چودہ برس کے لئے ملا بن باس۔ سیتا بھلا کیسے پیچھے رہ سکتی تھی؟

"بن میں بڑے سنکٹ ہیں۔ میں تو پتا آگیا پالن ہت مریادا کے لئے جا رہا ہوں۔ تم کیوں کشٹ بھوگو؟" رام نے کہا "ہے ہنس کے سمان گمن کرنے والی سیتا! تم بن کے یوگیہ نہیں ہو۔ مان سرودر کے جل سے پلی ہوئی ہنسنی کیا کھارے سمندر میں جل سکتی ہے۔ رس سے لدے ہوئے آموں کے بن میں بچرنے والی کوئل کیا کریل کے بن میں شوبھا پا سکتی ہے؟"

یہ سن کر سیتا نے کہا۔ "ہے ناتھ! تمہارے بنا یہ سورگ سنسار بھی مجھے نرک کے سمان کھائی دیتا ہے۔ یہ بھوجو اوسفا آپ کے بنا شریر کی اور جل کے بنا ندی کی ہے۔ وہی پتی کے بغیر پتنی کی ہے۔ پتی کے بغیر پتنی کے لئے سنسار کے بھوگ روگ ہیں۔ ہے ناتھ! آپ نے جو بن کے بھیانک دکھ بتلائے ہیں۔ وہ سب مل کر بھی پتی دیوگ کے سمان دکھ دینے والے نہیں ہو سکتے"۔ آخر میں سیتا نے کہا "ہے ناتھ! اگر آپ یہ خیال کر سکتے ہیں۔ کہ چودہ برس تک آپ کی واپسی تک ایودھیا میں آپ کی سیتا زندہ رہ سکتی ہے تو اپنے سنگ مجھے چھوڑ جائیے سوامن ......" پھر رام کو اُن کا ترک کرنے کا ساہس نہ ہوا۔

(۳)

کس طرح سیتا جی نے رام کا بن گمن میں ساتھ دیا۔ کس طرح رادن چھل کر کے ایک بھارتیہ رمنی کے انتنی سیوا کے بہاو سے اُٹھ جیت لابھ اُٹھا کر سیتا جی کو اُٹھا لایا۔ بھارتی ہو کر یہ سب کون نہیں جانتا۔ سیتا نے رادن سے کہا ہے۔

"اے دُشٹ! یہاں سے بھاگ جا۔ شیرنی کو چاہنے والے گیدڑ کی طرح اپنی موت کو نہ بلا۔ ارے پاپی کوا بھی کہیں گرڑ بن سکتا ہے ارے ندی بھی کہیں سمندر کی برابری کر سکتی ہے۔ مورکھ اپنی جان کا بھلا چاہتا ہے۔ تو بھاگ جا"۔

مگر دشٹ رادن تو سیتا ہرن کا وچار پہلے ہی کر کے ہی آیا تھا۔ یعنی سیتا کے تھنوں کو نہ سمجھ کر رادن نے لنکا میں نانا پرکار کے مایا روپی پرلوبھن دے اور دکھلائے۔ کس طرح شیرنی سیتا کی گرج نے لنکا کی دیواروں میں کھلبلی سی اوسفا پیدا کر دی تھی۔ یہ آجکل کی فیشن پرست دیویوں کے جاننے اور سمجھنے کی باتیں ہیں۔ اور ہمارے لئے بھی کہ جگت گورو دیانند کی طرح ہم جہاں بھی ماتری شکتی کو دیکھیں پوجا کے بھاو جاگرت ہو جائیں۔ ماتری شکتی کے اپمان پر ہمارا من جلنے لگے۔ جس دن قوم میں مہری جاتی اور دیش میں ناری جاتی کی پوجا کے بھاو جاگرت ہونگے۔ اُس دن کتنا سکھ ہوگا۔ جو ہمارے پاس

ضرورت

ور اور کنیا کی ضرورت کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" بہترین ذریعہ ہے۔ آریہ ودیالیوں۔ سکولوں اور دیگر تمام سنستھاؤں کے لئے منیجروں اور ادھیاپکاؤں وغیرہ کی ضرورت کے لئے "پرکاش" سے فائدہ اُٹھائیے۔

(منیجر)

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک سترہ سالہ آریہ گھرانے کی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا خوبصورت اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔ ور کا برسر روزگار ہونا ضروری ہے۔

جے رام سٹور کیپر۔ برٹش ملٹری ہاسپٹل جالندھر چھاؤنی

وروں کی ضرورت

دہلی۔ یو۔ پی۔ سی۔ پی اور بہار کے آریہ سماج کے ودھوا آشرموں اور یتیم خانوں میں شادی کرانے کے خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں۔ یا خود آکر ملیں۔ سوائے خرچ خط و کتابت کے کوئی فیس دان یا انعام نہیں لیا جاتا۔ درخواست کے ساتھ ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

منیجر سوشل سروس بیورو بازار پہاڑ گنج دہلی

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲/- جمالستان عہ (محصول ڈاک علاوہ) للعہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی

پر برھماشا اپنی اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ اس کے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (یعنی پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا مل واپس دوں گا جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت دو روپیہ ۲ آنے۔

شری کرشن چندر کنزی سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

CC0. Gurukul Kangri Collection

سیتا مہارانی!

(لیکھک لالہ اندر سین جی وکیل انبالہ)

سیتا مہارانی راماین کی ہیروئین ہیں۔ راماین کی روح رواں ہیں۔ راماین بھی ایک ایسی اتہاس پستک ہے جس سے مہابھارت کی طرح پراچین آریہ قوم کی بزرگی۔ اخلاق اور تہذیب ثابت ہوتی ہے۔ اور ظاہر کرتی ہے کہ آریہ قوم کس قدر بلند مرتبہ تھی۔ اس کا اخلاق کس اعلیٰ پایہ کا تھا۔ اور اس کی سبھیتا کس اُنتی کے شکھر پر پہنچی ہوئی تھی۔ یہ سب کچھ آریہ قوم کو ایسی ہی اُتم دیویوں کی بدولت حاصل ہوا تھا۔ جیسی کہ سیتا مہارانی تھیں۔ بڑے منشیوں اور استریوں کے جیون چرتر کا یہی لابھ ہوا کرتا ہے کہ اُن کی مثال ہمیشہ تک منشیہ جاتی میں دھرم کا سنچار کرتی رہتی ہے۔ اور اپنے سے پیچھے آنے والوں میں دھرم کی اگنی کو جیوت اور پرجولت رکھتی ہے۔ سیتا مہارانی استری جاتی کے اخلاق کا سرتاج ہیں۔ اُن کی مثال استری جاتی کے لئے ایک زندہ مثال رہی ہے۔ اور اس کے لئے ایک روشنی کا مینار بنی رہی ہے۔ اور تا ابد یوں ہی درخشاں اور تابندہ رہے گی۔ جیسی کہ یہ شروع زمانہ سے چلی آئی ہے۔ پتی برت دھرم کو اس نے زندہ رکھا ہے۔ پتی برت دھرم کی اس سے بڑھ کر دنیا کے تختہ پر کوئی مثال نہیں۔ اگر استری جاتی کا کوئی بہترین بھوشن ہو سکتا ہے۔ تو محض پتی برت دھرم ہی ہے۔ لاکھوں روپیہ کے سونے چاندی کے زیورات بھی اس کا کوئی بدل نہیں ہو سکتے۔ اس میں نقص آنے سے کل جاتی کا اخلاق گر جاتا ہے۔ فتنہ اور فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ اور کل جاتی ادھوگتی کو پراپت ہو کر نشٹ ہو جاتی ہے۔ سوسائٹی کے لئے استری جاتی کا اعلیٰ اخلاق لازمی ہے۔ اور استری جاتی کے اعلیٰ اخلاق کی جان پتی برت دھرم ہے۔ سیتا مہارانی کا جیون چرتر کئی پہلوؤں سے استری جاتی کی زندگی کا آدرش پیش کرتا ہے۔ اور آج کل کے بہت سے سوالات کا حل پیش کرتا ہے۔ آریہ جاتی میں استریوں کے ہر قسم کے ادھیکار تھے۔ اُن کو ادھیکاروں سے کبھی محروم نہیں کیا گیا۔ اُن کو مردوں کے برابر عزت اور رتبہ حاصل تھا۔ اُنہوں نے جنگوں میں حصہ لیا۔ اور لڑائیاں لڑی ہیں۔ راج پاٹ کے انتظام کئے ہیں۔ مہاراج دسرتھ سے کیکئی نے جنگ کے دوران میں ہی بر حاصل کئے تھے۔ مگر عام طور پر عملاً سیتا مہارانی کی طرح استری جاتی کا یہی فرض رہا ہے۔ کہ وہ گھر اور گرہست کو سکھ دھام بنائے۔ اور بال بچوں کی پرورش کا پاک فرض ادا کرے۔ اور دنیاوی جدوجہد میں کم حصہ لے۔ اگرچہ وقت پڑنے پر اس سے بھی نہ گھبرائے۔ سیتا مہارانی کی زندگی کے واقعات ان اصولوں کو بخوبی سدھ کرتے ہیں۔ وہ راجہ جنک کی راج دلاری تھیں راج محل میں شاہی نازونعمت میں اُنہوں نے پرورش پائی تھی۔ جوان اوستھا میں ہی نہ کہ بچپن میں اُنہوں نے شری رام چندر جی سے سوئمبر رچنے سے شادی کی تھی۔ یعنی گن۔ کرم اور سبھاؤ کی بخوبی پرکھ کرنے کے بعد اُنہوں نے شادی کی تھی۔

بنباس کا جیون

شری رام چندر جی کے محل میں وہ ایک رانی کی زندگی گزار رہی تھیں۔ کہ یکایک ان پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے۔ یعنی اُن کے پران پتی شری رام چندر جی کو چودہ برس کے بنباس کے لئے بن میں جانا پڑتا ہے۔ وہ اپنے تمام سکھوں پر لات مار کر از خود بلا کسی اکراہ و جبر کے اپنے پتی کے ساتھ جانے پر اصرار کرتی ہیں۔ اور ان کے ساتھ جا کر جنگلوں میں مصائب جھیلتی ہیں۔ آخر کار اُن کو سخت آزمائش میں پڑنا پڑتا ہے جب کہ راون اُن کو زبردستی اغوا کر کے لے جاتا ہے۔ اور اُن کو اپنی رانی بنانا چاہتا ہے۔ ایسی کڑی مصیبت کے وقت میں وہ اپنے پتی برت دھرم پر آنچ نہیں آنے دیتیں۔ اُن کو طرح طرح کے پرلوبھن دئے جاتے ہیں۔ بہتیرے سبز باغ دکھائے جاتے ہیں۔ ڈرایا اور دھمکایا جاتا ہے۔ تلوار بھی اُن کے سامنے کھینچ لی جاتی ہے۔ اور طرح طرح کی مصائب میں اُن کو ڈال دیا جاتا ہے۔ مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوتیں۔ اور راون کی کسی دھمکی کی پرواہ نہ کر کے اُس کو ہر دفعہ کورا جواب سناتی ہیں۔ دنیا کے بڑے سے بڑے پرلوبھن اُن کو دئے جاتے ہیں۔ مگر وہ اُن سب پر لات مارتی ہیں۔ اور سوائے رامچندر جی کے اور کسی کو مرد ہی دنیا میں نہیں سمجھتیں۔ اور اپنے پتی برت دھرم پر چٹان کی طرح اٹل اور دڑھ رہتی ہیں۔ اگر چراغ لے کر بھی ڈھونڈھو۔ تو دنیا میں کسی دیگر جاتی میں ایسی مثال پتی برت دھرم کی نہ ملے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ماتا سیتا جی کی مثال کے سہارے آج تک پتی برت دھرم قائم ہے۔ ہر ایک ہندو گھرانے میں اُن کی پوجا ہوتی اور اُن کے لیلا گائے جاتے ہیں۔ اُن کے جیون چرتر کی کتھائیں کی جاتی ہیں۔ اور بہت سے گھرانوں میں دھرم کے سنچار کا سادھن بنی ہوئی ہے۔

. . . .

پتی برت دھرم کی بے احترامی

برعکس اس کے ہم اس کا دوسروں کی تہذیب سے بھی ذرا مقابلہ کریں۔ تاکہ ہم کو اپنی تہذیب کے مہتو کا پتہ لگے۔ ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہیں۔ کہ غیر ہندوؤں میں عشق بازی کی بڑی قدر ہے۔ جو کہ پتی برت دھرم کی عین اُلٹ ہے۔ اور اس کی جڑ اکھاڑنے والی ہے۔ اُن کے شاعروں نے اس کی تعریف میں کمال کر دیا ہے۔ دیوان کے دیوان لکھ مارے ہیں۔ ناول۔ غزلوں اور عشقیہ قصہ کہانیوں کے انبار کے انبار لگا دئے ہیں۔ اُن کی شاعری سوائے اس مضمون کے اور کسی پر چلتی ہی نہیں۔ اُن کے خیالات اور اُن کا اخلاق اسی ایک مضمون سے بھرا ہوا ہے۔ تمام اردو لٹریچر اسی مضمون سے پراگندہ ہے۔ مشاعرے ہوتے ہیں۔ نظمیں لکھی جاتی ہیں۔ مضمون وہی دھن کے بن رات۔ صنم سے یا شمع کے خط و خال۔ اس کا نتیجہ بہت بھیانک ہے۔ گھرانوں میں بھی بڑے شوق سے پڑھی جاتی ہیں۔ گائی جاتی ہیں خوب مزے لے لے کر ان پر عاشقانہ گائی کی جاتی ہے۔ اور ان کی تعریف میں زمین اور آسمان کے قلابے ملائے جاتے ہیں۔ ڈراموں، تھیٹروں ناچ اور تماشوں میں ہر جگہ عشق بازی کے افسانوں سے لوگوں کو محظوظ کیا جاتا ہے۔ نوجوان اکٹھے ہوتے ہی ذو معنی باتوں کے گندے مذاق میں لگ جاتے ہیں۔ ان باتوں کا نتیجہ بہت برے اخلاق نہایت پست ہو جاتا ہے ان باتوں کے سنسکار آتما پر پڑے ہوئے اپنا پھل لائے بنا نہیں رہ سکتے۔ آئے دن اغوا کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ فوجداری عدالتیں ان سے بھری رہتی ہیں۔ گرہست بجائے سکھ دھام ہونے کے مصیبت کا گھر بنے ہوئے ہیں۔

سیتا کی پوجا

اگر کوئی سدھار ہو سکتا ہے۔ تو اس عشق بازی کی مہاماری کو بند کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور گھر گھر سیتا مہارانی کی پوجا اور اُن کی مثال کی کتھاؤں سے ہو سکتا ہے۔ تاکہ سب نر ناری اور بال بچوں پر اچھے سنسکار پڑیں۔ ورنہ کہیں نہیں۔ دوسروں کی تہذیب کا اثر ہندوؤں پر بھی پڑتا ہے اور ہندو بھی وہی رویہ سیکھتے جا رہے ہیں۔ اور دوسروں کے ساتھ خود بھی مصیبت میں پڑ رہے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ اپنے بزرگوں کی تہذیب کو کداپی نہ چھوڑیں۔ راماین کی ایک ایک دیوی کے جیون چرتر سے اعلیٰ سے اعلیٰ سبق اخلاق کے ملتے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے گرہست سکھ دھام بن سکتا ہے۔ سیتا مہارانی نے اپنی زندگی کے فرائض کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ شاستر مریادا سے وہ کبھی ایک بال بھر بھی نہیں ڈگمگائیں۔ استری جاتی قدرتاً کمزور واقع ہوئی ہے۔ یہ دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ ایک کمزور اور نربل پر ڈر اور دھمکی کا اثر بڑی جلدی ہوتا ہے۔ اور ایک ابلا ناری تو اس کے سامنے ٹھہر ہی نہیں سکتی۔ مگر یہ حیرانی کی بات ہے۔ کہ سیتا جی میں اس قدر شکتی۔ روحانی بل اور نیچ تھا کہ انہوں نے ان سب باتوں کا نہایت کامیابی سے مقابلہ کیا۔ اور اپنے دھرم کو قائم رکھا۔ اور اُنہوں نے وہی مرتبہ حاصل کیا۔ جو شری رام چندر جی۔ اور حقیقت رائے وغیرہ بزرگوں نے اپنے آپ کو دھرم پر قربان کر کے حاصل کیا۔ پرماتما کریں۔ کہ ہم مہارانی جی کے جیون چرتر کی کتھا سے سدا پر دھرم حاصل کرتے رہیں۔ اور اپنے آتما کو اونچا بناتے رہیں۔

جریان، پرمیہ احتلام، کمزوری، سستی، نامردی کیلئے

دو شرطیہ حکمی دوا (کیمیاوی)

ان سے بڑھ کر مفید و موثر دوا کسی کو دنیا کے پردے پر نہیں مل سکتی لیکن یہ شرط ہے کہ کامل یقین کیساتھ ایکماہ برابر استعمال کریں جن لوگوں کو یقین نہ ہو یا جو ایکماہ برابر استعمال نہ کر سکیں وہ ہرگز نہ منگائیں

— پرمیہا تنگ گولیاں —

ان گولیوں کے ایکماہ کے استعمال سے جریان پرمیہ احتلام رقت سرعت ذیابیطس زیادتی پیشاب پیشاب میں رنگ و شکر جانے پھری پڑ جانے وغیرہ پیشاب اور منی کی جملہ خرابیاں یقینی اور شرطیہ دور ہو کر جسم میں وہ طاقت جسمی پھرتی و قوت مردمی کے وہ حیرت انگیز ولولے پیدا ہو سکتے ہیں کہ اپنا سے مایوس کمزور بوڑھے تک بھی اپنے آپ کو اٹھارہ سالہ نوجوان جیسے جوانمرد محسوس کرنے لگتے ہیں قیمت فی پیکٹ ایکماہ ... علاوہ محصول

— نایاب طلاء اکسیر —

یہ طلاء بلا شبہ بمنزلہ اکسیر ہے اسکے استعمال سے عضو مخصوص کی سستی نامردی لاغری کوتاہی جھکاؤ رگوں کا پھولنا وغیرہ جملہ خرابیاں بناکسی تکلیف کے دور ہو کر وہ تندی تیزی سختی درازی و فربہی پیدا ہوتی ہے کہ نامرد و بوڑھے جوانمرد بنجاتے ہیں قیمت فی شیشی ایکماہ ... علاوہ محصول

المشتہر حکیم تلسی پرشاد اگروال مالک جمن کارخانہ علی گڑھ شہر ...

Haridwar. Digitized by eGangotri

ماتا سیتا کی اگنی پریکشا

یہ النکارک کتھا ہے یا سچی گھٹنا؟ حقیقت کیا ہے؟

(از مہتنی ملاوا لیوری)

راون سادھو کا بھیس بناکر سیتا کو دھوکہ سے
ہرن کرکے لنکا میں لے گیا۔ اور اشوک باٹکا میں
قید کر دیا۔ یہ بات سب جانتے ہیں۔ کہ سیتا کو
راون نے اپنی پٹ رانی بنانے کے لئے انیک
طرح طرح کے لالچ دئیے۔ سبز باغ دکھلائے۔ اپنی
شکتی اور راجیہ کا جھوٹا پردرشن کرکے اسے بھی
ستی گرانا چاہا۔ لیکن جو ستی رام کے نام پر مٹنے
والی تھی۔ جس نے ایودھیا کے محلوں کے عیش
و آرام پر لات مار کر جنگلوں کی مصیبتوں کو جھیلنے
کے لئے ٹھیک کہا۔ جو وگیہ پاتنک برتی سے پرچار
ہو کر ادھیہ آدرش سے گر سکتی تھی۔ وہ اپنے سنکلپ
پر چٹان کی طرح ٹھہری رہی۔ گو راون نے اسے
دھوکے سے ہرن کیا۔ پھر بھی وہ دباؤں کی ...
تھا ... اس لئے سیتا کو اپنی خواہشات
کا ... شکار نہیں بنایا۔ ... انکار نہیں

[illegible]

ہے؟ جانکی لنا ماجز چاہتے تھے ... ہو جاتا
نہ ہو۔ پرنتو جنگ کے جو نتیجے ہوئے ...
کی طرح میں تم کو سویکار نہیں کر سکتا" +
کتنے ... ہیں۔ ذرا سوچئے۔ یہ سیتا
کا اگنی ... +

"ہے راج کمار! آپ نے جو کچھ کہا۔ اس
کے سننے میں آپ کو دوش نہیں دیتی۔ کیونکہ
آپ استریوں اور ... کی گتی ... تھا
... کو کھلی بھانتی جانتی ہوں۔ ایسی ...
کہنی ہو گی۔ ... منشیوں کے ...
میں رہنے والے ... اگنی دیو وایو دیوتا ...
ہونے کے کارن سب کے ہردیہ کا حال جانتے
ہیں۔ ... میں بھی کسی پرکار کے
پاپ کو ... دیا ہو۔ تو وہ میرے پرانوں کو

[illegible]

کے مصنفوں کے بیانوں میں کتنا فرق ہے
اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ گھٹنا سچی نہیں
بلکہ محض النکارک کتھا ہے۔ جانکی جی اگنی
کے بیچ نہیں ڈالی گئیں +
شنو پران پاربتی کھنڈ کے دوسرے ادھیائے
میں جانکی کی ماتا کا نام ... لکھا ہے جیسے

अभिष्यति प्रियाधात ...
...

... सीतां
... भविष्यति

اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ... کی کیفیت
میں گھر سے پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اسی طرح
اگنی پریکشا کی بات بھی ... نہیں آ سکتی
جس طرح اہلیا اور گوتم کے متعلق ...

[illegible]

पुनर्मनः पुनरायुर्म आगन् पुनः
प्राणः पुनरात्मा म आगन् ।
पुनश्चक्षुः पुनः श्रोत्रं म आगन् ॥
(य० ४.१५॥)

ترجمہ :- مجھے من - آیو - پران - شریر - آنکھ اور کان پھر پھر ملیں ؛

اسی طرح سام وید میں کہا ہے :-

पुनरूर्जा निवर्त्तस्व पुनरग्न इषायुषा ।
पुनर्नः पाह्यंहसः ॥
(सा. १८.२.२ ॥)

ترجمہ :- اگنی سوروپ پرمیشور! ہمیں بل - انّ اور آیو سے پھر پھر مکت کیجئے ہمیں پاپ سے پھر پھر بچائیے ؛

نیز اتھرو وید میں ارشاد ہوا ہے :-

पुनर्मैत्विन्द्रियं पुनरात्मा द्रविणं ब्राह्मणं च ॥
(अ० ७.६७.१ ॥)

ترجمہ :- مجھے اندریں - آتما - شریر - دھن اور برہم گیان (وید) پھر پھر ملے -

بمصداق "مشتے نمونہ از خروارے"

ہم چاروں ویدوں میں سے صرف ایک ایک منتر پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں - ان منتروں کی موجودگی میں صداقت پسند طبائع خود بخود اندازہ لگا سکتی ہیں - کہ مولانا کا یہ دعوے کہاں تک حق پر مبنی ہے - کہ وید میں تناسخ کی تعلیم ندارد ہے - یا نعوذ باللہ وید کا خدا اس تعلیم کا الہام دینا بھول گیا ہے ؟ اصل بات یہ ہے - کہ قرآن شریف کی آیات ناسخ و منسوخ پڑھتے پڑھتے مولانا کے دماغ میں اسلامی خدا کا تصور کچھ ایسی بری طرح جاگزین ہو گیا ہے - کہ آپ وید کے ایشور کو بھی اسی مرض نسیان کا شکار سمجھنے لگے ہیں - جس میں تنسیخ و ترمیم کا مشتاق خدا مبتلا ہے ؛

۲ - کیا شانتی دیوی کا واقعہ ایک جھوٹا فسانہ ہے ؟ - پچھلے دنوں دہلی کی نو سالہ لڑکی شانتی دیوی نے متھرا جا کر اپنے گزشتہ جنم کے سنسکاروں کے باعث متھرا کی گلی - کوچے اور سٹیشن وغیرہ کو پہچاننے کے علاوہ اپنے گزشتہ جنم کے خاوند - سسر - نیز اور ماتا پتا کو بھی پہچان کر ایک بار پھر مسئلہ تناسخ کی صداقت کو دنیا پر ثابت کر دیا - یہ واقعہ کسی خفیہ مقام پر کسی بند مکان میں نہیں - بلکہ کھلے میدان میں درجنوں آدمیوں کی موجودگی میں ظہور میں آیا - اور اس کے بعد ایک اعلانیہ پبلک میٹنگ میں اس کا اعلان کیا گیا - دہلی کے بڑے بڑے معتبر ...

"مسئلہ تناسخ"

ایک احمدی اخبار کے اعتراضات کا جواب باصواب

(از پنڈت شنکر دت جی سدھانت شرومنی مولوی فاضل ...)

इहास्य जीवसे ।

اور نہ ہی آنہیں کبھی ویدک دھرمی سے ...

مقدس یادگار

اے مجسّم روحِ عصمت اے سراپا نازنیں
تیرا اندازِ حیاداری نقاشِ درجہ حسیں

اے سراپا نورِ ایماں، مرکزِ شانِ جلال
مقصدِ معصومیت جلوۂ حسن و جمال!

پاک باطن، پاک دامن، خوش نہاد و خوش خصال
تیرا ثانی کون ہو سکتا ہے اے فرخندہ فال

آدمیت کے چمن کے اے گلِ شاداب تر
اور قصرِ دہر کے اے قابلِ تقدیس دُر

تیری صنعت سے ہے ظاہر قدرتِ قادر کا کمال
ڈھونڈھنے سے بھی نہیں ملتی کہیں تیری مثال

تو ہے تہذیبِ گزشتہ کی درخشاں یادگار
فیض سے تیرے گلستانِ وطن ہے پُر بہار

تیرے ہی دم سے ہے قائم آج عظمت کا نشاں
فخر سے لیتا ہے تیرا نام ہر پیر و جواں

خدمتِ شوہر میں تو نے زندگی قربان کی
مطلعِ عالم پہ پھیلائی ضیاء ایمان کی

تیرا عزمِ آہنی ہے پھر جہاں درسِ حیات
رہروانِ حق کی خاطر رہنما ہے تیری ذات

تیرے احسانات ہم دل سے بھلا سکتے نہیں
ہو چکی ہے تیری تصویرِ وفا خاطر نشیں

آج تک وردِ زباں ہے تیری رودادِ وفا
جس کا ہر اک لفظ ہے وجد آفریں، معجز نما

گمرہوں کی آ کے دنیا میں تو کر پھر رہبری
طبقۂ نسوانیت کو دے پیغامِ زندگی

ہندیوں کا دہر میں تو نام روشن کر گئی!
گوہرِ مقصود سے دامن ہمارا بھر گئی

(روشن پٹیالوی بی اے)

ज्योक्च सूर्यं दृशे ॥
(१०.५९.४)

ترجمہ :- اس آفتابِ حقیقت پرماتما کی کامل معرفت کے حصول کے لئے عمل کے لئے اور مستقل زندگی کے لئے مجھے من (قوتِ احساس = زندگی) پھر پھر پراپت ہو ؛

پھر یجروید میں ارشاد ہوا ہے - کہ :-

اتفاق ہوا ہے - ورنہ یہ بات تو آپ کو وید کا ایک معمولی ودیارتھی بھی بتا دیتا - کہ وید میں ایک نہیں - بیسیوں منتر ایسے موجود ہیں - جن میں خداوند تعالیٰ نے تعلیم تناسخ کا غیر مبہم الفاظ میں الہام فرمایا ہوا ہے - مثلاً رگ وید میں فرمایا ہے :-

आत ... पुनः क्रत्वे

انگریزی اخبار "لائٹ" میں مولانا ثناء اللہ احمد کے قلم سے تقریباً پانچ صفحات پر مشتمل ایک مضمون شائع ہوا ہے - جس کا مدعا تناسخ کا بطلان معلوم ہوتا ہے - لیکن مضمون کا اکثر حصہ تھا گو گینا کے الہامی نہ ہونے اور دیگر اسی قسم کی بے ربط باتوں سے بھرا ہوا ہے - لہٰذا اس حصہ کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم اس حصہ کا جواب ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں - جس کا مضمون کے ساتھ براہ راست تعلق ہے - مولانا کے مضمون کا خلاصہ بدیں طور ہے :-

۱ - وید میں تناسخ نہیں ہے - دہلی کی نو سالہ لڑکی شانتی دیوی کے گزشتہ جنم کے واقعات کی اشاعت کا مقصد سیاسی ہے - مذہبی نہیں -

۳ - یہ ایک پاگلانہ پراپیگنڈا اور مکاری ہے - شانتی دیوی پر جن یا شیطان سوار تھا - جس کے زیر اثر اس نے گزشتہ جنم کی باتیں بیان کیں - جنوں اور شیطانوں کی ہستی کے متعلق اسلامی تعلیم کی صداقت پر مہر ثبت کی ہے -

۵ - بہری جنوں کی موجودہ زبوں حالی کی ذمہ داری آریہ دھرم کی کرم فلاسفی اور تناسخ کی تعلیم پر ہے ؛

جہاں تک نمبر ۳ کا تعلق ہے - اس کے متعلق ہم صرف اتنا عرض کرنا کافی سمجھتے ہیں - کہ مولانا ان اور اسی قسم کی دیگر گالیوں کا استعمال کرنے کے باوجود قابل درگزر ہیں کیونکہ آخر آپ ایک ایسے پیر کے مرید ہیں - جو عمر بھر اپنے مخالفوں کے حق میں دشنام دہی کرتے اور اپنے اس فعل کو عین اتباع قرآن کریم سمجھتے رہے - لہٰذا ہم اصل مضمون کی طرف رجوع کرتے ہیں وھو ہذا :-

۱ - کیا وید میں تناسخ کی تعلیم ندارد ہے ؟ مولانا فرماتے ہیں - کہ "ویدوں میں تناسخ کی کھچوری کے حق میں ایک لفظ بھی نہیں پایا جاتا - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ شاید ویدوں کا خدا ویدوں کا الہام کرتے وقت ذہنی تکان Mental Exhaustion محسوس کر رہا تھا - اسی لئے وہ تناسخ جیسی ضروری تعلیم کا الہام کرنا بھول گیا تھا ؛"

قطع نظر ان نا شائستہ الفاظ کے جو آپ نے خدائے پاک کی ذات ستودہ صفات کے متعلق استعمال فرمائے ہیں - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ مولانا نے ہنوز تک ویدوں کے درشن کئے ہیں

... Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پر موجود تھے۔ جنہوں نے دہلی پہنچ کر اس واقعہ کو اخبارات میں اس لئے شائع کرا دیا۔ کہ وہ لوگ جو تناسخ کے قائل نہیں۔ اس واقعہ کی موجودگی میں اپنے عقائد پر نظرثانی کر سکیں۔ یہ واقعہ ہزارہا دوسرے اخبار بین اصحاب کی طرح مولانا مذکور کی نظر سے بھی گذرا۔ اس پر آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے جس دن اس خبر کو اخبار "لیڈر" میں پڑھا تھا اُسی دن ہی کہہ دیا تھا۔ کہ یہ واقعہ سراسر کذب و بطالت ہے۔ اس کی اشاعت کی تہ میں کوئی پولیٹیکل غرض کام کر رہی ہے۔ چونکہ ہر تعلیم یافتہ ہندو دھرم کو چھوڑ کر اسلام یا عیسویت میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ لہٰذا انہیں اس اقدام سے روکنے کے لئے ہندو لیڈروں نے ان کے سامنے مسئلہ تناسخ کی صداقت کی فرضی تصویر پیش کر دی ہے۔ جو اسلام اور عیسویت میں نہیں پائی جاتی۔ اس کے بعد آپ نے اخبار "ہمدم" کے کسی نامہ نگار کی چٹھی کا اقتباس پیش کیا ہے۔ جس میں اس نے لکھا ہے۔ کہ وہ اس واقعہ کے وقت جائے وقوعہ پر موجود تھا۔ شانتی دیوی نے اپنی ماں کے پہچاننے میں غلطی کی۔ اور باپ کے پہچاننے میں ایک اور شخص نے اس کی سہایتا کی ؛

مولانا کے اس سارے بیان کو اگر بہ نظرِ غائر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ مولانا جو الزام دوسروں پر لگانا چاہتے ہیں۔ وہ ان کی اپنی ہی ذاتِ مبارک میں ثابت ہو کر جرم کی شکل اختیار کر گیا ہے ؛

مولانا! آخر اس واقعہ کا حال اخبار میں پڑھتے ہی آپ نے یہ کیونکر مان لیا۔ کہ ضرور یہ واقعہ ایک پولیٹیکل چال ہوگی۔ کیا یہ آپ کے انتہا درجہ کا متعصب ہونے کا ثبوت نہیں۔ کہ بغیر کسی قسم کی تحقیق کے آپ ایک ایسے واقعہ کو محض کذب و بطالت تصور کر لیں۔ جس کی صداقت کا اعلان ایسے لوگوں کی طرف سے کیا گیا ہو۔ جو نہ صرف دہلی میں بلکہ سارے ہندوستان میں ہندو اور مسلم ہر دو سوسائٹیوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ نیز کیا "ہمدم" کے نامہ نگار صاحب کے منہ میں سرسوں اُگی ہوئی تھی کہ وہ (بقول آپ کے) اس دھوکہ کو چپ چاپ کھڑے دیکھا کئے۔ اور جائے وقوعہ پر ایک لفظ تک بھی نہ بولے۔ اور نہ ہی پبلک میٹنگ میں کھڑے ہو کر اس واقعہ کی تردید کی ؛

مولانا! کیوں نہیں سچ کہہ دیتے۔ کہ مذہبی تعصب کی وجہ سے آپ نے اس واقعہ کو جھٹلانے کا اسی وقت ہی مصمم ارادہ کر لیا تھا جس وقت کہ آپ نے اسے اخبار میں پڑھا تھا۔ اور اس کے بعد آپ جیسے آدمی کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ کہ "ہمدم" کے نامہ نگار جیسے کسی اپنے ہم مذہب کو اس ثواب کو حاصل کرنے کے لئے تیار کرے۔ جو غیر مسلموں کے عقائد کے متعلق غلط فہمی پھیلانے سے حاصل ہوتا ہے ؛

بفرضِ محال اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ "ہمدم" کا نامہ نگار جائے وقوعہ پر موجود تھا۔ اور شانتی دیوی نے اپنی ماں کے پہچاننے میں غلطی کھائی۔ اور باپ کے پہچاننے میں اُسے مدد دی گئی۔ تب بھی آپ یا آپ کے نامہ نگار صاحب ابھی تک اس بیان کی تردید نہیں کر سکے۔ کہ اس نے ان دو لواحقین داروں کے علاوہ اپنے خاوند، سسر اور بیٹے کو بجا اور بغیر کسی پہچان لیا۔ بلکہ متھرا کی ان جگہوں اور عمارتوں کو بھی جن کے ساتھ اس کا گذشتہ جنم میں تعلق رہا تھا۔ بڑی آسانی سے پہچان لیا تھا۔ نیز اگر اس واقعہ کو بالکل ہی نظرانداز کر دیا جائے تو بھی آپ اس قسم کے اُن سینکڑوں واقعات کے متعلق کیا کہیں گے۔ جو نہ صرف بھارت ورش میں بلکہ ممالک غیر میں اور وہ بھی غیر آریوں میں وقوع پذیر ہو چکے ہیں۔ اور ہوتے رہتے ہیں ؛

مولانا! اگر اجازت ہو۔ تو آپ ہی کے الفاظ مستعار لے کر عرض کروں۔ کہ مذکورہ بالا مضمون لکھنے سے آپ کا مقصد کوئی مذہبی خدمت سرانجام دینا نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک سیاسی ہتھکنڈہ ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ کسی نہ کسی طرح ہریجنوں کو اسلامی جنت کے سبز باغ دکھا کر انہیں اپنے طویلہ میں شامل کر سکیں۔ مگر ہمیں افسوس ہے۔ کہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آپ نے اپنے بیان میں اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ کہ بعض اوقات جن اور شیطان بعض انسانوں پر غلبہ حاصل کر کے اُن سے اس قسم کی حرکات کرواتے ہیں جس قسم کی کہ شانتی دیوی سے سرزد ہوئیں۔ بہرحال آپ کے ان الفاظ سے (براہ راست نہ سہی) یہ نتیجہ نکلے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ آپ کے دل میں بھی شانتی دیوی کے واقعہ کی صداقت نے ایک خلش پیدا کر دی ہے۔ جس سے بے قرار ہو کر آپ جنوں اور شیطانوں کا سہارا ڈھونڈھ رہے ہیں۔ لیکن یاد رکھیئے۔ کہ یہ وہ خاردار وادی ہے جس سے گھبرا کر علمائے اسلام کوسوں دور بھاگنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور چلا چلا کر کہہ رہے ہیں۔ کہ قرآن شریف میں جنوں اور شیطانوں کا ذکر استعارہ کے طور پر ہوا ہے۔ حقیقت میں انسان کے اپنے اندرونی بد خیالات ہی جن اور شیطان ہیں۔ لہٰذا آپ کی یہ کوشش کہ جنوں اور شیطانوں کا وجود اسلامی تعلیم کی صداقت پر دال ہے۔ اور "قد لے در صحرا" کا ہی حکم رکھتی ہے ؛

(باقی آئندہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ؛

(مینیجر)

ریویو — "دھرم اور اُس کی آوشیکتا"

لیکھک لالہ گیان چند جی آریہ ٹھیکیدار — پرکاشک سار دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی۔ چھپوائی اور کاغذ عمدہ — ضخامت ۱۱۱ صفحات — قیمت ۵/ ؛

اس سمے الپشو تتھا دھرم کے ورودھ جو اندولن ہو رہا ہے۔ وہ کسی سے چھپا نہیں۔ اندولن مانو سنسار کے لئے بہت ہانی کارک ہے۔ آج جو یووک پاشچاتیہ شکشا سے پربھاوت ہو کر دھرم کو محض ڈھکوسلہ سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ دنیا کو اس کی کیا ضرورت ہے؟ وہ دھرم کے واستوک سوروپ سے انبھگیہ ہیں۔ وہ مذہب اور دھرم کے انتر کو نہ سمجھ سکنے کے کارن ہی ایسے وچار پرگٹ کرتے ہیں۔ انہیں معلوم نہیں۔ کہ دنیا کے لوک اُنتی اور جیون کے اُدیش کی سِدّھی کے لئے پرم آوشیک ہے۔ جیون کا اُدیش کیول موکھش کی پراپتی یا مکتی۔ دھرم کی سہایتا کے بنا ہم اپنے اُدیش میں سپھل منورتھ نہیں ہو سکتے۔ بس اسی خطرناک لہر کو بجھتے ہوئے دیکھ کر انوبھوی لیکھک نے دھرم کے واستوک روپ کو سرل ہندی بھاشا میں اس چھوٹی سی پستک میں درسانا یا ہے۔ دھرم ورودھ کارن۔ دھرم اور مذہب۔ دھرم کا سوروپ۔ مذہب کا سوروپ۔ دھرم اور مذہب میں انتر اور دھرم کی آوشیکتا آدی وشیوں پر نتیجہ تھا پوروی ودوانوں کے وچاروں اور دھارمک پستکوں کے پرمانوں کی سہایتا سے اچھا پرکاش ڈالا ہے ؛

جو لوگ دھرم کو نہ سمجھ کر یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ دھرم ہی فسادات کی جڑ ہے۔ انہیں اور دوسروں کو خاص طور پر یہ پستک پڑھنی چاہیئے ؛

"ستیہ ترلے" (ہندی)

{ لیکھک لالہ گیان چند جی آریہ ٹھیکیدار دہلی۔ پرکاشک مہاتما نارائن سوامی جی پردھان آریہ سار دیشک پرتی ندھی سبھا دہلی + ضخامت ۳۸۰ صفحات + کاغذ اور چھپوائی نہایت عمدہ ؛ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۱/) ؛

کچھ سمے ہوا۔ مہاتما گاندھی نے ملک میں ہندو مسلم تنازعہ کے کارنوں پر وچار کرتے ہوئے آریہ سماج اور اس کے سدھانتوں کی آلوچنا کی تھی۔ اس لیکھ میں نہ صرف آریہ سماج پر دوش لگائے گئے تھے بلکہ رشی دیانند پر بھی آکشیپ کئے گئے تھے۔ ان سب آکشیپوں کے کرنے سے گاندھی جی کا اُدیش کو خوش کرنے کا تھا انہیں راشٹریہ کشیتر کے لئے تیار کرنا تھا گاندھی جی کے آریہ سماج اور اس کے سدھانتوں کے سمبندھ میں پرگٹ کئے گئے وچاروں کی ہر ایک آریہ سماجک اتہاسے آلوچنا کی۔ پرنتو لالہ گیان چند جی نے ان اخبارات کے لیکھوں کو ہی کافی نہ سمجھ کر مہاتما جی کے آکشیپوں کی دگیانک دھی سے پڑتال کر کے یکتی یکت اور پرمان سہت سمیکشا کرنا اُچت سمجھا۔ چنانچہ انہوں نے اسی اُدیش سے ایک پستک "اظہارِ حقیقت" (بزبان اردو) کے نام سے شائع کی۔ جس کا یہ پستک ہندی انوواد ہے۔ اس میں اوتار واد۔ پنرجنم — ورن ویوستھا۔ ورن آشرم۔ مورتی پوجا۔ مرتک شرادھ۔ گئو رکھشا۔ تیرتھ استھان۔ یگیہ بھوج۔ انترجاتیہ وواہ آدی وشیوں پر مہاتما جی کے پرگٹ کئے گئے وچاروں کی آلوچنا تھا کیا آریہ سماج ہندو اور غیر ہندو اتحاد میں بادھک ہے؟ اور کیا رشی دیانند نے ہندو دھرم کو سنکشپت کر دیا ہے؟ آدی بہت سے پرشنوں اور مہاتما جی کے آکشیپوں کا یکتی اور پرمان سے اُچت اُتر دیا گیا ہے۔ اس آلوچنا کا مہتو یہ ہے۔ کہ مہاتما جی کے وچاروں کا جہاں بھی کھنڈن کیا گیا ہے۔ وہاں پرمان اور شبد دئے گئے ہیں۔ اور کھنڈن کرتے وقت مہاتما جی کے بھگتو اور سمان کو سنمکھ رکھا گیا ہے ؛

ساری پستک پڑھ لینے کے بعد یوگیہ اور سواد ھیائے شیل لیکھک کے گہرے مطالعہ کا پتہ چلتا ہے۔ یہ پستک نشچیہ آریہ سماج کے سنفر ساہتیہ کا ایک آوشیک انگ ہے ؛

"यज्ञे पशु वधो वेद विरुद्ध" (संस्कृत)

{ لیکھک ویدک پرکاشک پنڈت نردیو شاستری وید تیرتھ ۔ پرنسپل

مولیہ "پشو بلیدان نرودھ اور پشو بلیدان ورودھ" +

سنسکرت بھاشا کا یہ سُندر ٹریکٹ بسنت اُپہار کے روپ میں پرکاشت کیا گیا ہے۔ پشو بلیدان کے ورودھ میں شاستروں کے انیک پرمان سنگرہیت کئے گئے ہیں۔ جو سناتن دھرمی پنڈت وید شاستروں میں پشو بلیدان کا ودھان بتاتے ہیں۔ ان کے سامنے یہ پستک اوشیہ رکھی جانی چاہیئے ؛

CCO, Gurukul Kangri Collection

سیتا دیوی کی پیدائش!

(لیکھک مہاشہ گنیش دت جی آریہ سیوک جام پور)

پرانے کوی لوگوں کی یہ کچھ چال سی معلوم ہوتی ہے کہ کسی خاص پرش یا کسی خاص دیوی کی پیدائش کو عجیب طریقہ سے ظاہر کریں۔ مہابھارت کے آدی پرو میں بھیشم پتامہ۔ درون آچاریہ۔ کرپاچاریہ اور پانچوں پانڈوں کی پیدائش کا ذکر نہایت حیران کن صورت میں ملتا ہے جسے عام لوگ سمجھنے سے قاصر ہیں۔ غالباً کویوں کا مطلب ان حضور صفت جنتانے کا ہوتا ہو گا۔ شاعرانہ بلند پردازی آہستہ "پرد" کا پردم سنگھ بنا دیتی ہے۔ شردھالو لوگ عقیدت کے زور میں شاعری کو دھرم شاستر سمجھ لیتے ہیں۔ اور چھان بین کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ جس سے اردو کا اثر الٹا ہو جاتا ہے۔ اور نفع کی بجائے نقصان۔ ہماری ماتا سیتا کا جنم بھی ان عجوبات سے خالی نہیں چھوڑا گیا۔ آدی کوی بالمیکی رشی نے سیتا کو ایونیجا (بے مثال) کا خطاب دیا ہے۔ کیا مرتنا، کیا سوشیلتا اور کیا گمبھیرتا وغیرہ گنوں نیز اس کی پیدائش کا شمار بھی سنجیدگی پیدا کرنے والا ہے۔ رامائن میں تو صاف طور پر آتا ہے جانکی۔ جنک سُتا۔ جنک آتمجا وغیرہ ناموں سے مخاطب کیا گیا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ سیتا جنک کی پیدا کردہ پتری تھی۔ مہاکوی نے آتمجا لفظ بھی لکھ دیا ہے۔ اس آتمج لفظ کی موجودگی میں قیاس کے گھوڑے دوڑانے کی گنجائش نہیں رہا۔ لائق کریں نے اسے صرف حضور صفت ہی دی ہو گی۔ نہ کہ قانون قدرت کے خلاف بات کا پرچار۔ عام ضرب المثل کے مطابق سیتا دیوی کا جنم ہل چلانے کے وقت زمین میں سے نکلنا بتایا جاتا ہے۔ جو بعید از عقل ہے۔ کیونکہ اس طریقہ سے انسانوں کی پیدائش کو عقل بھی قبول نہیں کرتی۔ انہی خوش گپیوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے مغربی تہذیب یافتہ نوجوان مسخر اڑا کرتے ہیں۔ اور رامائن کو فسانہ ہی بتا کر بیہودگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر ایسی ایسی مضحکہ خیز باتوں کی طرح نکال کر پرچار

کیا جاوے۔ تو کسی کو سچائی سے انکار کرنے کا موقعہ ہی نہ ملے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ سنسکرت زبان میں ہل کا نام "سیتا" ضرور آتا ہے۔ اور کرشنکاری کو "سیتا یگیہ" بھی لکھنے میں حرج نہیں۔ پھر لطف یہ ہے کہ ہل چلانے وقت سیتا پانے میں سب متفق ہیں۔ اور سیتا نام بھی ہل سے تعلق جوڑنے میں پوری امداد کرتا ہے۔ جس سے لوگوں کو بے پر کی چھیڑنے کا موقعہ مل گیا ہے۔

ایک محقق آدمی کے لئے یہ بات ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتی کہ سیتا دیوی کا جنم قانون قدرت کے خلاف ہوا ہو۔ البتہ یہ دو ہی قیاس رہ جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ راجہ جنک ہل چلا رہے ہوں۔ اور ان کے ہل چلانے سے پہلے ہی کسی نے گھڑا زمین میں دبا دیا ہو۔ اور ہل چلانے کی وجہ سے وہ نکل آیا ہو۔ اور لڑکی کا نام سیتا رکھ دیا گیا ہو۔ مگر پراچین کال کا گورد اور اوچھا ہمیں اسقاط حمل جیسے قابل نفرت فعل سے انکار کیا ہے۔

دوسرا خیال یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہل چلانے وقت ہی راجہ جنک کو اطلاع ملی ہو۔ کہ لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اور نام رکھنے میں ہل چلانا سہایک بنا ہو۔ اور لڑکی کا نام سیتا ہی رکھ دیا ہو۔ یہ بات قرین قیاس بھی ہے۔ کیونکہ کئی لوگوں نے اپنے بچوں اور بچیوں کے نام اسی طریقہ سے رکھے ہیں۔ میں ایک تازہ مثال پیش کئے دیتا ہوں۔ مظفر میں دیانند شتم شتابدی کے موقعہ پر ایک آریہ سجن کو گھر سے خبر آئی۔ کہ تمہارے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ تو اس سجن نے جھٹ سے منتریوں کو کہا۔ اور گھر لکھ بھیجا۔ کہ چونکہ لڑکی شتابدی کی یادگار ہی ہے۔ اس لئے لڑکی کا نام شتابدی رکھا جائے۔ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ستی سیتا کے نام کرن سنسکار کی وجہ سے بھی سیتا یگیہ (ہل چلانا) ہی ہو۔ اگر یہ تفسیر انطباق درست ہو۔ تو ساری بات ہر لحاظ سے قانون قدرت کے مطابق بن جائے۔ اور کسی کو ہمارے اپمان انہاس پر چھینٹے کسنے کا موقعہ ہی نہ ملے۔ اور رامائن ربت ٹھنڈے دل سے دیکھا کریں گے۔

آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ کا معائنہ

میں نے پنجاب آریہ شکشا سبھا کی اور سے گنپتی لال آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ کا نریکھشن کیا۔ پرایہ سبھی شرینیوں میں کنیاؤں سے پرتیک وشے میں پرشن پوچھے۔

مجھے یہ لکھتے ہوئے ہرش ہوتا ہے۔ کہ کنیاؤں نے ہر ایک وشے کے اچھے سنتوش جنک اتر دیئے۔ دھرم شکشا کی اور بھی کاریہ کرتاؤں نے اس وشے اور دھیان دیا ہے۔ برنیت ہوتا ہے۔ گذشتہ ورشوں کی اپیکھشا اس دفعہ اچھی اُنتی ہوئی ہے۔ اس ورش پاٹھ شالا کی کنیاؤں نے سبھا کی دھرم شکشا دوتیہ پریکشا میں بھاگ لیا ہے۔

سنسکرت کی پڑھائی بھی اچھی سنتوش جنک ہے۔ گنت۔ بھوگول اور اتہاس آدی وشیوں میں میں نے کٹھن سے کٹھن پرشن کئے۔ کنیاؤں کے ٹھیک اتر سن کر مجھے اتینت آنند پراپت ہوا۔ اسی کارن میں پاٹھ شالہ کے کاریہ کی کارکنوں سے پرشنسا کئے بنا نہیں رہ سکتا۔

میں نے کنیاؤں کی پاک ودیا سلائی آدی کا بھی کام دیکھا۔

پاٹھ شالہ کے ان سب کاموں کو دیکھتے ہوئے پنجاب پرانت کی سبھا سے سمبندھت انیہ پاٹھ شالاؤں کے ساتھ اس کا مقابلہ کرتے ہوئے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ پاٹھ شالہ پرانت کی پرتھم نمبر کی پاٹھ شالاؤں میں سے ایک ہے۔

پرتھم نمبر کی پاٹھ شالاؤں میں آریہ پتری پاٹھ شالہ دہلی۔ لدھیانہ۔ گجرات۔ سیالکوٹ اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کو سمجھتا ہوں۔ ان میں بھی اس پاٹھ شالہ کا استھان بہت اونچے درجہ پر ہے۔

شریمان ماسٹر سری کرشن جی نے اس پاٹھ شالہ کو اُنت کرنے میں جو پرشرم کیا ہے وہ اتینت سراہنیہ ہے۔ سنداربھ میں ان کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔

(دستخط) جے دیو ودیا النکار
انسپکٹر آریہ سکولز پنجاب

اطلاع

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ (منیجر)

بقیہ مضمون "سیتا اشٹمی کا پرو"

صفحہ نمبر ۱۱

مضمون کو لمبا بنانا ہو گا۔ اشوک ودھ یگیہ کے موقعہ پر مہارانی سیتا اپنی صفائی پیش کرنے وقت جو درشیہ پیش کرتی ہے وہ عجیب ہے۔ تپسونی سیتا کے فقیرانہ بھیس کو دیکھ کر جنتا کا دل امڈ آیا۔ اور بے اختیار چھما چھم آنسو گرنے لگے۔ ستی سیتا فرمانے لگی:۔

"اگرچہ میں نردوش ہوں۔ مجھ پر لے ثبت الزام لگایا گیا۔ پھر بھی میں اس لئے تپ کر رہی ہوں کہ جس سے دوسرے جنم میں بھی آپ ہی میرے پتی ہوں۔ اور ہمارا وِیوگ نہ ہو"۔

دھنیہ ہے پتی پرائن سیتا! تو دھنیہ ہے۔ یہ پوتر شبد آپ کی ہی زبان مبارک سے نکل سکتے تھے۔ بھارت ورش اس وقت بھی آپ جیسی پوتر دیویوں کے سہارے جیتا ہے۔ اور تا قیامت زندگی لیتا رہے گا۔ دھنیہ ہو ماتا دھنیہ ہو۔

"سیتا اشٹمی پرو" کا پروگرام

۱۵ فروری ۱۹۳۶ء بروز سنیچر

(۱) سب کنیا پاٹھ شالاؤں میں رخصت کر دی جاوے۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی دونوں یکساں طور پر دلچسپی لیں۔

(۲) دوسرے تہواروں کی طرح پرو یگیہ ہوں۔ کسی ایک سار جنک استھان پر عام جلسہ ہو۔ جس میں مہارانی سیتا دیوی کے جیون چرتر کی گھٹنائیں سنائی جاویں۔

(۳) استری آندولن کا یہ ایک تہوار ہے۔ استری جاتی اسے دھوم دھام سے منائے۔

(۴) لڑکیوں کا مضمون نویسی اور کھیلوں میں مقابلہ ہو۔ قابل لڑکیوں کو انعام دئے جاویں۔ تاکہ استری جاتی کا دماغ اور شریر ترقی پذیر ہو۔

گنیش دت آریہ سیوک منتری آریہ سماج جام پور

سولہواں ایڈیشن۔ ۲۰ تصویریں۔ ۶۴ صفحے۔ دو رنگی چھپائی مضبوط سنہری جلد

بھگتی درپن (رجسٹرڈ) یعنی آریوں کا نتیہ کرم گٹکا

قیمت صرف ... ہندی دس آنے اردو دس آنے

یہ گٹکا اس وقت تک ۵۰ ہزار چھپ کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکا ہے ... اس کا تازہ ایڈیشن شائع ہوا ہے ... انعام ... تہواروں پر بطور سوغات دینے کیلئے بہترین چیز ہے۔ نتیہ کرم کے علاوہ ہر قسم کی سامگری اس میں موجود ہے ... بھگتی درپن کے نام سے شروع ...

راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ لاہور

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اپیل برائے گوروکل کانگڑی

آپ کو یہ جان کر پرسنتا ہوگی۔ کہ اس ورش آپ کی پریہ سنستھا گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی ہردوار کا وارشک اُتسو ہولی کی چھٹیوں میں ۶-۷-۸- اور ۹ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق انوسار ۲۴-۲۵-۲۶- اور ۲۷ پھاگن سمت ۱۹۹۲ بدھ شکر۔ سنیچر۔ ایت اور سوموار کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ چونکہ سمے بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے اُتسو کو سپھل بنانے کے لئے ہمیں ابھی سے اپنی سمپورن شکتی لگا دینی چاہئے۔

گوروکل کانگڑی آریہ سماج کی ایک ماتر ایسی سنستھا ہے۔ جس نے آریہ سماج کو پربنیک کھشیتر میں کاریہ کرنے والے اُدھیہ کوٹی کے کاریہ کرتا دئے ہیں۔ گوروکل سے ایسے سناتک اُتپن ہوئے ہیں۔ جنہوں نے چاروں وید دوں کا بھاشیہ کیا ہے۔ گوروکل کے سناتکوں کی لکھی ہوئی ویدک پستکیں گھر گھر میں سوادھیائے کی جا رہی ہیں۔ گوروکل کے سناتک اس سمے آریہ سماج کے اُدھیہ کوٹی کے اُپدیشک ہیں۔ اور گوروکل کے سناتک بھارت ورش کے پرنتک پرانت میں آریہ سماج کے ذمہ داری کے کاموں کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ ایسی سنستھا آپ کے سہیوگ اور آپ کی سہائتا کی ادھیک آوشیکتا رکھتی ہے + پچھلے دنوں چاروں طرف کے آرتھک سنکٹ کے کارن گوروکل کو بہت گھاٹا اٹھانا پڑا ہے اسی اوسر سے میں نے سنکلپ کیا ہے کہ اس ورش گوروکل کے پریمیوں سنوق سوامی شردھانند جی مہاراج کے بھگتوں کے سہیوگ سے کم سے کم ۵ ہزار روپیہ ایکترت کر کے گوروکل فنڈ میں دینے کا پریتن کروں۔ گوروکل سوامی جی مہاراج کی ایک ماتر یادگار ہے۔ اور ان کی دونگت آتما کو جتنا اس سنستھا کی سہائتا سے سنتوش ہو سکتا ہے۔ اتنا اور کسی کاریہ سے نہیں۔ اس لئے میرا آپ سے سانورودھ نویدن ہے۔ کہ کم سے کم اس ورش آپ پرتی ورش کی اپیکشا اپنے ماسک دان کا دگنا حصہ بھیجیں۔ تاکہ آپ کی سہائتا سوامی جی مہاراج کے آشیرواد سے ہی اس ورش اُتسو کے سمے پانچ ہزار روپیہ کی راشی کو پورا کر سکوں +

پریم بندھو! آپ اپنا دان یا تو مجھے شکر ہی بھیج دیں۔ یا براہ راست گورنر گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور کو بھیج دیں۔ اور بھیجتے ہوئے یہ لکھ دیں۔ کہ یہ میری اپیل میں جمع کر دیا جائے۔ آشا ہے۔ کہ آپ میرے اُتساہ کو بڑھائیں گے +

(بھیم رام منیجر۔ آنند آشرم۔ لدھیانہ)

دیانند بودھ اُتسو شوراتری

سمت ۱۹۹۲

شکروار ۲۱ فروری مطابق ۱۰ پھاگن

سوامی دیانند جی کے بودھ جنم دن اور بودھ اُوسر کی پوتر یادگار میں یہ اُتسو بڑے اُتساہ اور شردھا بھاو سے منائیں۔ ۱۵ فروری سے ایک ہفتہ کا پروگرام رکھیں۔ اور ہر روز پراتہ ست سنگ لگائیں۔ اور شوراتری کے دن پراتہ کال اپنے گاؤں یا شہر میں آریہ بھائی بہنیں مل کر بڑے سمارو سے سنکیرتن کریں یہد (بڑے) یگیہ کئے جائیں۔ دھارمک ٹریکٹ مفت تقسیم کئے جائیں۔ چار آنہ سنشن فنڈ کے لئے دھن اکٹھا کریں سب نر ناری اس دن اپنے جیون کو اُنت بنانے کے لئے پرن دھارن کریں۔ اور وید کا مطالعہ شروع کر دیں +

وید کے سوادھیائے کے لئے اتی اُتم پستک "وید امرت" ہے۔ جو سبھا کے کاریالیہ سے اڑھائی روپیہ میں ملتی ہے +

دیرم اُتسو

منگلوار ۲۵ فروری مطابق ۱۴ پھاگن سمت ۱۹۹۲

دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کے دھرم بلیدان کی یاد میں یہ اُتسو منائیں۔ دھرم ویر کے جیون پر ویاکھیان ہوں۔ دھرم چرچا ہوں۔ اور آریہ سماج میں نئے ممبر داخل کرائیں۔ لیکھرام سمارک ندھی کے لئے خوب دھن اکٹھا کریں +

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے شری پنڈت جی کی پوتر یادگار میں لیکھرام سمارک ندھی ستھاپت کیا ہوا ہے۔ اس ندھی کے لئے خوب دھن اکٹھا کر کے سبھا کے دفتر کو بھیجا جائے۔ پریوار کے سب ویکتیوں۔ نر ناریوں اور بچوں کو گن کر پرتی کس کے حساب سے اس ندھی کے لئے دان دیں۔ اور یہ دان اکٹھا کر کے سبھا کے کاریالیہ گورودت بھون لاہور کو بھیج دیا جائے +

(بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

"آریہ گزٹ" لاہور کا "رشی بودھ نمبر" انعدی بیسیوں سال سے آریہ گزٹ" شوراتری کے پوتر تیوہار پر اپنا "رشی بودھ نمبر" نکالتا ہے۔ اس سال بھی یہ نمبر بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا۔ جسمیں آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں کے علاوہ دیگر مسلم ادیبوں نے بھی مضامین لکھے ہیں۔ ہندوستان بھر کے مشہور اہل قلم کے قیمتی مضامین منظوم افسانے معرکہ خیز نظمیں رنگین تصاویر اور دلچسپ روٹین ہونگے۔ قیمت فی کاپی ۴ر معہ محصولڈاک (منیجر آریہ گزٹ۔ لاہور)

آریہ یووک کانفرنس

کرنال کی مجمل کارروائی

آریہ سماج کرنال کے سالانہ جلسہ کے پشچات ۲۷- اور ۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء کو آریہ یووک کانفرنس کرنال کا اجلاس لالہ ہردیال جی بی۔ اے ڈلیپتی آریہ ویر دل پنجاب کی پردھانتا میں منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل کارروائی ہوئی :-

۱- ۲۷ جنوری کو بوقت شام پنڈت منسارام جی مہوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کا اُپدیش ہوا۔ جس کے بعد لوگوں کو شنکا سمادھان کا موقعہ دیا گیا۔ کئی اشخاص نے بلی وشو دیو یگیہ کے متعلق شنکا پیش کی۔ جس کا جواب پنڈت جی نے تسلی بخش دیا۔ پھر پنڈت گیان اندر صوفی مولوی فاضل کا لیکچر عرب کے اتہاس کے متعلق ہوا۔ جس میں آپ نے بتلایا کہ قدیم عرب میں ویدوں کا بڑا پرچار تھا۔ جس کے ثبوت کے لئے عرب کے چار ہزار سال کے شاعروں کے کئی اشعار بڑی خوش الحانی سے سنائے +

۲- ۲۸ جنوری کو بوقت صبح ہون یگیہ کے پشچات آریہ ویر دل کی ستھاپنا کی گئی۔ اور ماسٹر ہردیال جی نے آریہ ویر دل کی دیکشا دی۔ اور جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ بعد دوپہر آریہ یووک کانفرنس کے اجلاس میں حسب ذیل پرستاو پاس ہوئے :-

اوّل۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے جو آریہ ویر دل ستھاپت کرنے کی گھوشنا کی ہے۔ اس پر ہرش پرگٹ کیا گیا۔ اور ضلع کرنال کے یووکوں اور آریہ سماجوں سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ اپنے یہاں آریہ ویر دل قائم کر کے ضلع کے آریہ ویر دل سے تعلق پیدا کریں +

دوئم۔ سرحد کے منسٹر تعلیم کے تجربہ سرکلر ہندی و گورمکھی کھانگ پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ اور گورنمنٹ سرحد سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ اس سرکلر کو جلد منسوخ کر دے۔ اور گورنمنٹ ہند سے سرحد گورنمنٹ کو تعلیمی امداد کے اس وقت تک بند کرنے کی درخواست کی گئی جب تک کہ وہ اس سرکلر کو منسوخ نہ کرے +

سوئم۔ ہر ایک آریہ یووک اپنے ویوہار میں شدھی بھاشا ہی برتنے کی کوشش کیا کرے +

چہارم۔ ہر ایک آریہ سماج کے لئے ضروری ہے کہ وہ آریہ یووکوں کو آریہ سماج کی طرف پریرت کرنے کے لئے آریہ یووک سبھا کرے + عرم

کرتارپور میں عظیم الشان

ورجانند دھرم میلہ

کرتارپور۔ ۸ فروری۔ مہرشی دیانند سرسوتی کے گورو مہرشی ورجانند جی کا کرتارپور میں ہی جنم استھان ہونے کے کارن یہاں ہر سال میلہ لگوایا جاتا ہے۔ اس سال اس میلہ کو گوروکل آریہ سماج اور آریہ یووک سماج کے کارکنوں نے ۲۰-۲۱-۲۲-۲۳- اور ۲۴ فروری کو نہایت شان سے منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس میلہ میں ہون دھرم سمیلن۔ ورجانند سمرتی سمیلن۔ کوی سمیلن اور سنگیت سمیلن کے علاوہ ۵ ستار ریرک۔ ویایام کی پردرشنی۔ پہلوانوں کی کشتیاں۔ ہاکی۔ فٹ بال والی بال۔ رسہ کشی کے میچ۔ تلوار۔ لاٹھی اور تیر اندازی کے حیرت انگیز کھیل تیز دوڑوں اور کبڈی لنگوں کے مقابلے ہونگے۔ مقابلہ میں اوّل رہنے والوں کو بھاری انعامات دئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں اس دھرم میلہ میں آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لالہ خوشحال چند جی خورسند مالک "ملاپ" سوامی ویدانند جی۔ پنڈت گیان چند جی مہر دیانند سیوا سدن۔ پنڈت چمو پتی جی۔ سوامی سروانند جی۔ سوامی ستیانند جی۔ مہاشہ کرشن جی مالک "پرتاپ" و "پرکاش"۔ پنڈت رامچندر جی دہلوی۔ پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر۔ پنڈت رام سروپ جی پراسنتری۔ پنڈت بدھ پال جی سناتک گوروکل کانگڑی۔ شری ست آچاریہ پرو فیسر دینا ناتھ جی اور آپ کے گورو بھگت منگت رام جی اس میلہ میں آئی جنتا کو آنندت کریں گے۔ میلہ سے ایک ہفتہ پہلے آریہ سماج مندر میں یجروید کے منتروں سے بہد ہون یگیہ کیا جا رہا ہے۔ اور جس یگیہ کے بعد مہاتما ٹیک چند جی پربھو آشرت اور راشٹر ودوان کے ددان سوامی ویدانند جی ویدتیرتھ اپنے امرت وچنوں سے امرت ورشا کریں گے +

جانکی داس بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پلیڈر

جنرل سکرٹری ورجانند میلہ کمیٹی کرتارپور

پنجم۔ یہ سمیلن آشا کرتا ہے۔ کہ ہر ایک آریہ یووک ہمیشہ اپنے دیش کی بنی ہوئی سودیشی اشیاء استعمال کرے گا +

ششم۔ یہ سمیلن پنجاب گورنمنٹ کے اس بے جا حکم پر شوک پرگٹ کرتا ہے جس سے اس نے آریہ پرتی ندھی سبھا کے جلوس کو با وجود اقرار کے عین وقت پر بند کر دیا +

بوقت ۳ بجے شام آریہ پنڈت منسارام جی نے پورانک پنڈت شری ہرش جی سے ساتھ شاستر ارتھ کے ذریعہ سدھ کیا کہ شرادھ جیوت پتروں کا ہی جائز ہے نہ کہ مردہ پتروں کا +

(سکرٹری)

CC0, Gurukul Kangri Collection

سماجک سماچار

کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کا سالانہ جلسہ

جالندھر ۔ ۴ فروری ۔ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر شہر کا سالانہ جلسہ اس ورش محرم کی تعطیلات یعنی اپریل ۱۹۳۶ء کے پہلے ہفتہ میں منایا جائے گا۔ مفصل پروگرام بعد میں شائع کیا جائے گا (منتری)

آریہ سماج جموں میں کتھا کا پربندھ

آریہ سماج مندر ہسپتال روڈ جموں میں ہر اتوار کو ست سنگ میں پنڈت بدھ دیو جی شاستر رچیتا بحرویدکی منوہر کتھا بڑی یوگیتا اور خوبی سے کرتے ہیں۔

سوامی گنگا گری جی آچاریہ گورو کل راے کوٹ جموں میں پدھار کر ۸ فروری ۱۹۳۶ء سے ایک ہفتہ کے لئے آریہ سماج مندر میں کتھا کرنا سویکار کر لیا ہے۔ امید ہے کہ یہاں کی جنتا اس سنہری موقعہ سے لابھ اٹھائے گی۔ کتھا ہر روز رات کے ٹھیک ۸ بجے سے ۹ بجے تک ہوا کرے گی۔ اور کتھا سے کچھ منٹ پہلے ایک یوگیہ بھجنیک کے شریلے بھجن بھی ہوا کریں گے۔

(رانت رام منتری آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں)

مجھبہ میں ایک مسلمان پیر کی شدھی

مجھبہ ۔ ۲ فروری کو ایک مسلمان پیر کو جو عرصہ بیس سال سے مسلمان ہو گیا تھا۔ اس کی درخواست پر آریہ سماج مندر میں شدھ کیا گیا۔ اور اس کا پہلا نام درگا داس ہی رکھا گیا۔ شدھی کے بعد پنڈت درگا داس کے ہاتھ سے پرشاد تقسیم کرایا گیا۔ حاضری ... کے قریب تھی۔

ایک نوجوان کی قابل تعریف پرتگیا

آریہ سماج ردولی ۔ دیال پور پوسٹ کھتوڑی ضلع بہار پور (یو۔ پی) کے سکرٹری ادم پرکاش آریہ نے ۲ جنوری ۱۹۳۶ء سے بھوک ہڑتال اس وجہ سے رکھی ہے۔ کہ جب تک ان کے پتا جی شراب زنی و فضول خرچی کو ترک کرنے کا پرن نہ کر لیں گے۔ تب تک بھوک ہڑتال جاری رہے گی۔ سکرٹری صاحب بہار پور کے ہیں۔ اس لئے جاتی اور دیش سے پریم رکھنے والوں کو چاہیے۔ کہ ان سے ان عیوب کے ترک کرنے کا پرن کرا کر سکرٹری صاحب کی بھوک ہڑتال بند کرائیں۔

(۔۔۔ اپ منتری آریہ سماج)

گورو کل کانگڑی کے اتسو پر کوی سمیلن

گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر ہر سال ایک کوتا سمیلن بڑی شان سے منایا جاتا ہے۔ اس سال یہ سمیلن ۷ مارچ ۱۹۳۶ء سنیچر وار کو بوقت رات ہوگا۔ اس کے پردھان ہندی کے مشہور لیکھک رائے بہادر پنڈت سکھدیو بہاری مصر

(گرنتھ) ہوں گے۔ سمیلن میں سب سے اتم کوتاؤں کے لئے تین میڈل اور انعامات دئے جائیں گے۔ سب کوی مہانو بھاؤں سے نویدن ہے کہ کوتا سمیلن میں تشریف لا کر شکور فرماویں۔ جو اصحاب تشریف نہ لا سکیں۔ ان سے گزارش ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی کوتا کے بھیجنے کی کرپا کریں۔ سمسیائیں حسب ذیل رکھی گئی ہیں:۔

۱ بن میں ۲ آس پاس ۳ کانٹوں پر ناٹک کھیلا

کوتا کسی بھی مضمون پر بھیجی جا سکتی ہے۔ مگر انعام اور میڈل صرف ذیل کے مضامین کی کوتاؤں اور سمسیاؤں پر ہی دئے جائیں گے۔ مضمون:۔ ۱ دانش گان ۲ وداع ۳ ... کسان

(کیشو دیو منتری کوی سمیلن)

آریہ سماج سرہند کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج سرہند منڈی سرہند کا سالانہ جلسہ ۲۸، ۲۹ فروری اور یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔

(چھجو رام اپ منتری)

آریہ سماج خوشاب کے سماچار

آریہ سماج مندر خوشاب میں ۲۱ جنوری سے مہاشہ راجپال جی بھجن اپدیشک کے منوہر بھجن تتھا وکھیان ہو رہے ہیں۔ ہر روز پراتہ کال شریمد بھگوت گیتا کی کتھا ہوا کرتی ہے۔ اور راتری کو بھجن تتھا اپدیش ہوا کرتے ہیں۔ دونوں کال مندر کا وشال ہال کھچا کھچ بھرا پڑا ہوتا ہے۔ شو راتری تک پنڈت جی کی کتھا و بھجن ہوتے رہیں گے۔

۲۸ جنوری کو ماتمی جلسہ کیا گیا تھا جس میں مرحوم شہنشاہ جارج پنجم کی مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔ انت میں سب نر ناریوں نے سمراٹ کی آتما کی سدگتی کے لئے سمپلت پرارتھنا کی۔

(دیر گدھیان یادتی)

سردار ہرسنگھ کو صدمہ:۔

لاہور ۔ ۱۰ فروری ۔ سردار ہرسنگھ ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ریلوے آڈیٹر پریم گلی لاہور کی دس سالہ لڑکی صبح سویرے رگ ... ہو گئی۔ اس کا سنسکار پورن ویدک ریتی سے کیا گیا۔ سردار صاحب سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

آریہ سماج لائل پور کا جلسہ:۔

لائل پور ۔ ۹ فروری ۔ کل آریہ سماج گورو کل سیکشن کا سالانہ جلسہ آریہ سماج مندر دُگلس پورہ میں شروع ہوا۔ صبح پرارتھنا اور پنڈت دلیپ جی شاستری کا دھرم اپدیش ہوا۔ اور بعد دوپہر پنچی لال جی پریم اور پنڈت پرمود دت جی ودیا النکار کے لیکچر اور بھجنیکوں کے بھجن ہوئے۔ رات کو سوامی سوتنترا نند جی کا ایک منوہر ویاکھیان ہوا۔ جس میں آپ نے امیر اور غریب کے بیاہ کی وضاحت کے ساتھ تشریح کی۔ اور لڑکی و لڑکے کی قیمت طلب کرنے ”کرجانی“ کے لئے بیاہ کو ناجائز ثابت کیا۔

دلت ادھار کانفرنس

لائل پور ۔ ۱۰ فروری ۔ کل مقامی آریہ سماج گورو کل سیکشن کے سالانہ جلسہ پر آریہ سماج مندر میں دلت ادھار کانفرنس سوامی سوتنترانند جی کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں چناب کالونی کے ستر ہزار دلت بھائیوں کے شدھار کے لئے حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے:۔

۱ ایک کمیٹی دلت بھائیوں کے ادھار اور شدھار کے لئے قائم کی جائے۔ جو ان کی حفاظت کرے۔ اور ان کے مصائب دور کرنے کی کوشش کرے۔

۲ کالونی کی تمام آریہ سماجیں اپنے اپنے علاقہ میں پرچار کریں۔ اور سنگٹھت ہو کر تن من اور دھن سے دلت ادھار کا کام کریں۔

۳ دلت بھائیوں کو صاف ستھرا رہنے اور اپنی اولاد کو صاف ستھرا رکھنے کی تلقین کریں۔

۴ ۳۱ اصحاب پر مشتمل کمیٹی بنائی جاتی ہے۔ جن میں سے حسب ذیل ممبروں کے علاوہ باقی ممبر کالونی کے دوسرے حصوں سے لئے جائیں گے۔ سیٹھ دیوان چند ورمانی مل اور ماسٹر چندر بھان وکیل۔ چوہدری حکم چند (تاندلیانوالہ) مہاشہ مہترا داس (ٹوبہ ٹیک سنگھ) لالہ بینی پرشاد آریہ سیوک کمالیہ وغیرہ۔

یو۔ پی ویدک سنستھان کاریالیہ کا افتتاح

شکروار ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء کو شوراتری کے پوتر دن آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کے زیر اہتمام گورو کل برنداون میں ویدک سنستھان کاریالیہ کے افتتاح کی رسم ادا ہوگی۔ اس کا کام

چاروں ویدوں کا سرل اور سبودھ بھاشیہ شائع کرنا ہوگا۔

سیالکوٹ کے سناتنیوں کی کانفرنس

لاہور ۔ ۱۱ فروری ۔ سناتنیوں کی ایک کانفرنس ۱۸، ۱۹ فروری کو کوٹ منڈیاں والا (نزد سیالکوٹ) میں ہوگی۔ لالہ دیوی چند پردھان دھانتر سبھا لولین مشن لالہ دیو راج آریہ منتری۔ گوسوامی گنیش دت منتر لیمنو لیکھ دنی جی ایم۔ ایل۔ سی۔ لالہ بھگت رام ایم۔ ایل۔ سی اور دیگر ہندو لیڈر کانفرنس میں شامل ہوں گے۔ (نامہ نگار)

تھنہ جیمنی ویدک مشنری کے دورہ کا پروگرام:

آج کل تھنہ جیمنی جی ویدک مشنری بہار پرانت اور گوالیار کا دورہ کر رہے ہیں۔ آپ کے آئندہ دورہ کا پروگرام ذیل میں دیا جاتا ہے:۔

۱۱ فروری تک	ڈالٹن گنج
۱۲ سے ۱۵ فروری تک	رانچی
۱۵ ” ۱۷ ” ”	ہزاری باغ
۱۹ فروری تک	گیا
۲۰ ” ” ”	کانپور
۲۰ سے ۲۳ فروری تک	گوالیار
۲۴ ” ۲۶ ” ”	جھانسی
۲۷ ” ۲۹ ” ”	گنا

(نامہ نگار)

مہاشہ بھیم سین جی کو ایک اور صدمہ:۔

کوئی ڈیڑھ ماہ ہوئے کہ مہاشہ بھیم سین جی ورما مینیجر آریہ ساہتیہ مندر لاہور کے بڑے لڑکے کا دیہانت ہو گیا تھا۔ پچھلے سنیچر وار کو ان کا دوسرا لڑکا مہندر سین بھی مختصر علالت کے بعد انہیں داغ مفارقت دے گیا ہے۔ مہاشہ جی کے ساتھ اس صدمہ میں گہری ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

شیطانی پنجہ

جس طرح شیطان کے پنجہ میں پڑ کر لوگ حیران ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جوش جوانی کی غلط کاریوں سے لوگ پیچیدہ امراض میں گرفتار ہو کر مصیبت میں پڑ جاتے ہیں۔ ان امراض اور ان کے علاج معلوم کرنے کے لئے موٹی جلد پر نام و پتہ دیا کتاب

بالکل مفت

بغیر ڈاک محصول آج ہی طلب فرما کر مطالعہ کریں

مدن منجری فارمیسی جام نگر ۔ کاٹھیاواڑ

Collection Haridwar. Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی!

ریڈیونین کانگرس کا سالانہ اجلاس

بمبئی۔ چونکہ انڈین نیشنل کانگرس کے سیشن کی تاریخیں بدل دی گئی ہیں۔ اس لئے ٹریڈ یونین کانگرس کے سالانہ اجلاس کی تاریخیں جو اپریل میں ہونے والا تھا۔ ماہ مئی میں بدل دی گئی ہیں۔ تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

نئے بادشاہ کی پہلی پبلک مصروفیت:-

لنڈن۔ تخت نشینی کے بعد شاہ ایڈورڈ ہشتم کی پہلی پبلک مصروفیت ۱۸ر فروری کو ہوگی۔ جبکہ وہ انڈسٹریل میلہ میں جائیں گے۔

ریاست حیدر آباد میں لازمی پرائمری تعلیم

حیدر آباد۔ حیدر آباد لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس ۱۹ر فروری کو ہوگا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ مسٹر ورمن نائک پریزیڈنٹ لوکل کانگرس کمیٹی پرائمری تعلیم کو لازمی قرار دینے کا بل پیش کریں گے۔

مشہد کا نیا افغان قونصل جنرل:-

پشاور۔ تاشقند کے سابق افغان قونصل جنرل کو مشہد میں افغان قونصل جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ وہ اپنے نئے عہدہ کے سلسلہ میں کابل سے چلے گئے ہیں۔

تین نوجوان لڑکیوں کی خودکشی:-

کلکتہ۔ ایک شخص کشوری موزمدار کی تین نوجوان لڑکیوں نے افیون کھا کر جان دے دی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی سات لڑکیاں تھیں۔ جن میں سے تین کی شادی ہو چکی تھی۔ اور چار کنواری تھیں۔ لالہ کشوری لال کے پاس ان کی شادی کے لئے روپیہ نہیں تھا۔ آخر چاروں لڑکیوں نے اپنے بوڑھے باپ کی پریشانیوں کا خاتمہ کرنے کے لئے کل رات افیون کھالی۔ صبح کو چاروں بیہوش پائی گئیں۔ تین چل بسی ہیں۔ چوتھی نازک حالت میں ہے۔

بنگال میں مسلمانوں کی ایجی ٹیشن:-

کلکتہ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بنگال میں مسلمان پورٹ ٹرسٹ اور کارپوریشن کے سلسلہ میں ایجی ٹیشن شروع کرنے والے ہیں۔ اس سلسلہ میں نواب آف ڈھاکہ نے جو کونسل آف سٹیٹ کے ممبر ہیں۔ استعفیٰ دے دیا ہے۔ تاکہ وہ بنگال سے غیر حاضر نہ رہیں۔

بھوک ہڑتال ترک کرنے سے انکار:-

لکھنؤ۔ جوگیش چندر چیٹرجی نے جو پہلے ۸۷ روز سے لکھنؤ جیل میں بھوک ہڑتال پر ہیں۔ مسٹر اکھل چندر دت ڈپٹی پریزیڈنٹ لیجسلیٹو اسمبلی کو جواب دیا ہے۔ کہ جب تک میرے مطالبات منظور نہ کر لئے جائیں میں بھوک ہڑتال ترک نہ کروں گا۔ جوگیش اب پہلے کی نسبت بہت کمزور ہو گیا ہے۔ اس کا جی متلاتا ہے۔ اور کبھی کبھی غشی بھی آجاتی ہے۔

دہلی میں مسلم لیڈروں کی اہم کانفرنس:-

نئی دہلی۔ اگلے ہفتہ سر آغا خان یہاں آرہے ہیں اور ان کے یہاں قیام کے دوران میں یہاں کے سرکردہ مسلم لیڈروں کی ایک کانفرنس ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ سر فضل حسین کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے تشریف لا رہے ہیں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ میٹنگ کا مدعا ان صوبوں میں مسلمانوں کی پوزیشن کو مضبوط بنانے کے ذرائع پر غور کرنا ہے۔ جن میں مسلمانوں کو آئینی اکثریت دی گئی ہے علاوہ ازیں اس امر پر بھی غور کیا جائے گا۔ کہ جن صوبوں میں مسلمان اقلیت میں ہیں۔ ان میں ان کا فائدہ کس پارٹی کے ساتھ شامل ہونے میں ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ مسلم لیڈر کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے ممبروں سے بھی ملیں گے۔ تاکہ کمیونل ایوارڈ کی طرف کانگرس کے غیر جانبدارانہ رویہ کا مسلمانوں کے مفاد کے لئے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ اور پراونشل لیجسلیچروں اور پراونشل گورنمنٹوں میں ان کی پوزیشن کو زیادہ مضبوط بنایا جائے۔ یہ اتحاد بنگال۔ پنجاب۔ سندھ اور صوبہ سرحد کی اقلیتوں کے لئے نہایت نقصان دہ ثابت ہوگا۔

اطلاع

ماہ جنوری میں جن اصحاب کا چندہ ختم ہوتا ہے ان کو اطلاعی چٹیں بھیجی جا چکی ہیں۔ وہ کرپا کرکے اپنا چندہ ۲۰ تک بھیج دیں۔ ورنہ ۲۳ر فروری کا پرچہ بذریعہ وی۔ پی ۲۱ کو ارسال کیا جائے گا۔

شہید گنج کے سلسلہ میں جناح سے ملاقات:-

لاہور۔ ۱۲ر فروری۔ مولانا سید حبیب شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں مسٹر جناح سے ملاقات کرنے کے لئے دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔

ایک خان صاحب کا شریعت بل سے انکار:-

تحصیل کلاچی کا ایک رئیس جو سرکار کا خطاب یافتہ خان صاحب بھی بیان کیا جاتا ہے۔ صوبہ سرحد کے کونسل سے پاس شدہ شریعت بل سے اس درجہ خائف اور مخالف ہو گیا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو مسلم کی بجائے گنڈاپوری کا اعلان کرنا بہتر ہے۔

آدرش پتی برتا استری مہارانی سیتا

(از مہاشہ چمن لال جی خانکی ہیڈ ورکس)

یوں تو دنیا میں لاکھوں کروڑوں استریاں ہوئیں۔ جن میں دیا۔ پریم۔ سوندریہ اور مدھرتا آدی سب گن تھے۔ پرماتما نے استری جاتی کو پریم کیتنگنوں کی راشی بنایا ہے۔ سنسار کا سرل اور گرہست کی جیون شکتی استری ہی ہے۔ پرنتو مہاراجہ جنک کی پتری اور سوریہ کل کے پرشوتم رام کی دھرم پتنی ستی شری سیتا جی نے آدی سرشٹی سے سب سنسار میں آدرش روپ سے آریہ گورو کو بڑھایا ہے۔ جس کی تلنا کسی انیہ استری سے نہیں ہو سکتی۔ ہندو جاتی کے سپوتوں کا ہردیہ ماتا سیتا کے شکتشالی اتہاس جیون سے پرجولت ہو اٹھتا ہے۔ کیوں ... ماتا سیتا جی کے گنوں کا درشن نہ کرتا ہوگا۔ پراچین اتہاس میں شری سیتا جی کو ماتا کہہ کر پکارا گیا ہے۔ سرلتا۔ سوشیلتا۔ سندرتا اور کرتگیتا سے بڑھ کر گمبھیرتا اور پتی ورت دھرم سے شری سیتا جی بھرپور تھیں۔

"پتی سیوا استری کا دھرم ہے"۔ سیتا جی نے متر ماتر سنسار کو بتا دیا ہے۔ چودہ برس کے بنواس میں شری سیتا جی نے اپنے پتی کا ساتھ دیا۔ راج پرسادوں کے سکھ اور ایشوریہ بھوگوں کو تلانجلی دی۔ اور اس کٹھن سمے میں اپنے پتی کا ساتھ دیا۔ بن پھل پھول کھا کر گزارہ کیا۔ اور پتی سیوا کو آنند دائک سمجھا۔ انیا چاری راون کے جنگل میں گمبھیرتا سے کام لیا۔ اس نے دھرم کی رکھشا جس ... بل سے کی۔ اس کے لئے کوئی دوسری مثال نہیں۔ راون نے ... کے بتن کئے۔ کئی پرکار کے پرلوبھن اور کئی طرح کی دھمکیاں دیں۔ پرنتو سیتا جی ذرہ بھر بھی دھرم سے نہ ڈگمگائیں۔

بنباس کی چودہ ورش کی اودھی بیت گئی۔ پرنتو نردوش سیتا کو پھر اسی طرح بن ... اور پکشیوں کے ساتھ دل بہلانا پڑا۔ سیتا پتی پرتا تھی۔ پرابردھ تھی۔ بنا اپرادھ تیاگ دئے جانے پر بھی اس نے اپنے منہ سے کوئی برا وچن اپنے پتی کے برخلاف نہیں کہا۔ وہ محض اسے کرموں کا دوش سمجھتی تھی۔ بالمیک کی کٹیا میں رہ کر بھی اپنے پتی کا ہی ... کرتی۔ اور کسی سمے بھی ان کی اجول مورتی کو ہردیہ مندر سے جدا نہ کرتی۔

بالآخر وہ دن آیا۔ جب سیتا جی اپنی پوجا میں محو تھیں۔ دھرتی ماتا پرسن تھی۔ کہ ... سہاپتی پر اس کو اپنی گود میں لے لی گئی۔ اسی سمے رشی بالمیک جی آ گئے۔ اور سیتا جی کو کہا۔ تمہیں رام بلا رہے ہیں۔ وہ جھٹ پتی درشن کے لئے گئیں۔ اور من کی اچھا پوری ... شری جانکی جی کی زندگی سے لاکھوں شکشائیں پراپت ہوتی ہیں۔ دیش کی پتریوں اور بہنوں کو اچت ہے۔ کہ وہ ان کے آچرن انوسار اپنا آچرن اونچا بنائیں۔ تاکہ اپنے دیش کی بہتر چاروں اور پھیلے۔

شہید گنج ایجی ٹیشن کے دو نوڈکٹیٹر گرفتار

لاہور۔ ۱۱ر فروری۔ ساڑھے تین بجے کے قریب رات کی گہری تاریکی میں کسی نے آہستہ آہستہ بادشاہی مسجد کا دروازہ کھولا۔ اور پولیس کے ۵۰۔ ۶۰ آدمی مسجد کے اندر دبے پاؤں داخل ہو گئے۔ پولیس کی آمد سے پہلے تمام بتیاں بجھا دی گئیں اس سے پیشتر یہ بتیاں تمام رات جلا کرتی تھیں۔ پولیس کے چند آدمی سیڑھیوں میں کھڑے ہو گئے تاکہ مولا بخش خودکشی کی دھمکی کو عملی جامہ نہ پہنا سکے دونو ڈکٹیٹر ایک حجرہ میں تھے۔ پولیس نے دھکیل کر دروازہ کھولا۔ اور انہیں حراست میں لے لیا۔ مسلمانوں کا خیال ہے۔ کہ مسجد کے اندر سونے والوں میں سے نصف کے قریب سی۔ آئی۔ ڈی کے آدمی تھے۔

ہردو کو سزا

لاہور۔ ۱۲ر فروری۔ عدالت نے ہردو ڈکٹیٹروں کو مجرم قرار دیتے ہوئے چھ چھ ماہ سخت کی سزا دی ہے۔ اور رہائی کے بعد تین تین ...

یہ امر طے شدہ ہے۔ کہ ہمارا
ایک بھی غلط قدم خوفناک ہے
پھر آپ کتنی زندگی کس راہ پر چلا دیں
آپ جملہ رموز زندگی معلوم کرنے
راہ راست حاصل کرنے کے
ہمیشہ تندرست رہنے کے
اپنے خاندان کو خوشحال بنانے کے
آج ہی ایک کارڈ تحریر کرکے کتاب بالکل مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں
ویدشاستری جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

CC0, Gurukul Kangri Collection

ریاست حیدر آباد (دکن) کے ہری جنوں کو بچائیے!

پدا پلی جاگیر میں عیسائیوں کی سرگرمیاں

{ قابلِ توجہ معزز ادھیکاریان آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ حیدر آباد دکن }

ریاست حیدر آباد (دکن) کے چھوٹے سے چھوٹے گاؤں میں بھی عرصہ دراز سے عیسائی مذہب کے اولوالعزم پرچارک سرگرم کار ہیں۔ قانونِ قدرت کا اصول ہے کہ حرکت میں برکت ہوتی ہے۔ چنانچہ ریاست کے طول و عرض میں انکی شاندار کامیابیاں اور بے خلوص خدمات اس امر کا زندہ ثبوت ہیں۔ اب اُنہوں نے اکثر و بیشتر صرف ہری جنوں میں پرچار کرنا اپنا شعار بنالیا ہے۔ کیونکہ ان مظلوم طبقوں کی زبوں حالی۔ علمی پسماندگی اور معاشرتی پستی بہت جلد عیسائی اور دیگر مذاہب کے مبلغوں کے لئے کامیابی کی راہ کھول دیتی ہیں ×

حیدر آباد میں کم و بیش ۵۰ سال سے آریہ سماج قائم ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ملکی (تلنگی۔ مرہٹی اور کنٹری) زبانوں۔ کے ذریعہ تحریری اور تقریری پرچار میں کوتاہی سے کام لیا گیا۔ غالباً یہی وجہ ہے۔ کہ جنوبی ہند کے باشندے آریہ سماج کو ایک صوبجاتی تحریک خیال کرتے ہیں۔ اور صرف شمالی ہند کے ہندوؤں سے اس کا تعلق سمجھا جاتا ہے۔ جب ان زبانوں میں آریہ سماج کے خیالات اور عقائد کی اشاعت مفقود رہی۔ تو نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جنوبی ہند کے ہندوؤں اور بالخصوص پست اقوام کی رہنمائی و تحفظ کا سوال بھی خود بخود معدوم ہو گیا۔ اس غفلت شعاری کی بدولت عیسائی پرچارکوں کو بلا خدشہ اپنے مشن میں کامیابی حاصل کرنے کا موقعہ مل گیا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ریاست کے اضلاع اور خاص کر سکندر آباد کے مضافات میں پست اقوام کے ہزارہا افراد عرصہ دراز سے عیسائی بن چکے ہیں۔ بلکہ پشتینی عیسائی ہونے کی وجہ سے ہندو دھرم۔ ہندو شائستگی اور ہندو معاشرت سے اس قدر بیگانہ ہو چکے ہیں۔ کہ دوبارہ اُن کا واپس لانا کارے دارد والا معاملہ ہے۔ میری رائے میں ملکی زبانوں میں جب تک پرچارک تیار نہ کئے جاویں گے۔ یہ مشکل کبھی حل نہ ہوگی +

فی الحال حیدر آباد کی ایک ممتاز جاگیر کے ہریجنوں کا مختصر حال قلمبند کیا جاتا ہے۔ تاکہ آریہ ہندو پبلک اور بالخصوص آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے معزز ادھیکاری فی الفور جلد اس طرف متوجہ ہوں ×

پدا پلی ضلع کریم نگر (ریاست حیدر آباد) میں نواب ... بہادر شاہ ... بیوے لائن پر واقع ہے۔ اور راجہ منو راج بہادر شو رگیانشی کی جاگیر ہے۔ خاص پدا پلی ریلوے سٹیشن ہے ... مستقر بھی آبادی کم و بیش دس ہزار ہو گی۔ عدالت منصفی۔ تحصیل۔ دواخانہ۔ مدرسہ۔ دفتر پولیس۔ پوسٹ آفس۔ آبکاری اور کروڑ گیری (چونگی) کی دفتری شاخیں سب مستقر پر واقع ہیں۔ اناج کی ایک بڑی منڈی بھی ہے۔ ہندو باشندوں میں بے علمی۔ جہالت اور افلاس کی کمی نہیں۔ اخلاقی پستی کے لئے تو یہ مقام دُور دُور تک بدنام ہے۔ سیندھی اور تاڑی بکثرت استعمال کی جاتی ہے۔ پدا پلی اور اس کے تحت قصبوں میں ہریجنوں کے ہزارہا گھر آباد ہیں۔ عام طور پر ان میں تین فرقے پائے جاتے ہیں۔ ۱ مٹے ۲ پڑے دھیڑ جار اور ۳ برکل واڑ ان سب کی مادری زبان تلنگی ہے ×

پہلے دو فرقے تو زراعت اور مزدوری پر گزارا کرتے ہیں۔ اور تیسرا فرقہ سؤر پالنا اور بھیک مانگتا ہے۔ اور شاید اس آخر الذکر فرقہ کا شمار جرائم پیشہ اقوام میں ہے ×

خاص پدا پلی اور اس کے نواح کے چھوٹے پور عیسائی ہو چکے ہیں۔ کیونکہ ان میں تک بھگ ۳۰ سال سے پروٹسٹنٹ فرقہ کا پرچار ہو رہا ہے۔ دو اڑھائی سال سے دھیڑوں میں بھی امریکن مشن کے پرچارک کام کر رہے ہیں۔ اس قلیل مدت میں پانسو سے زائد دھیڑ عیسائی بن چکے ہیں۔ برکل واڑوں کی طرف جہاں تک مجھے علم ہے۔ ابھی کسی نے توجہ نہیں دی ×

یہ سب فرقے اور طبقے بہت ہی زبوں حال ہیں۔ البتہ مٹے پوڑوں میں نسبتاً کچھ تعلیمی بیداری اور عام احساس پیدا ہو چلا ہے۔ اُنہوں نے مردہ جانوروں کا گوشت کھانا بھی چھوڑ دیا ہے۔ کچھ عرصہ سے ان کا گرجا بھی قائم ہے۔ روزانہ بھجن اور عبادت ہوتی ہے۔ نائٹ سکول بھی جاری ہے۔ بقیہ دو فرقے دھیڑ اور برکل واڑ کثرت نسنہ بازی اور کافی مزدوری نہ ملنے کے سبب افلاس زدہ اور مفلوک الحال ہیں۔ ان کو غذا بہت ہی معمولی نصیب ہوتی ہے۔ جوار کا دلیہ۔ مرچ اور املی کی چٹنی یا گائے اور مردہ جانوروں کا گوشت ان غریبوں کی زمینیں بھی گراں شرح سود پر قرضہ دینے والے ساہوکاروں کے قبضہ میں ہیں۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ یہ "سود خور" سب کے سب ہندو ہیں ×

امریکن مشن کی جانب سے حال ہی میں دھیڑوں کے واسطے بھی ایک گرجا تیار ہو چکا ہے۔ رات کو تعلیم جاری کر دی گئی ہے۔ پندرہ بیس روز کا عرصہ گزرا۔ کہ اس مشن کی جانب سے دو سفید فام لیڈیاں بھی یہاں آکر مقیم ہو گئی ہیں۔ اور تلنگی سیکھ رہی ہیں۔ ان کی آمد سے قبل صرف ایک تنخواہ دار عیسائی پرچارک مقرر تھا۔ اب یہ تازہ کمک بہم پہنچائی گئی ہے۔ اس دیسی پرچارک کے پاس ایک ٹٹو ہے۔ جس کے ذریعہ وُہ گرد و نواح کے علاقوں میں ہفتہ وار تبلیغی دورے کرتا رہتا ہے۔ ان ہر دو پرچارکوں کا ہیڈ کوارٹر پدا پلی ہے ×

مخفی نہ رہے۔ کہ یہ تمام سرگرمیاں نہایت خاموشی۔ سکون اور شائستگی کے ساتھ باہمی تعاون و امداد کے ذریعہ عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ یعنی یہ بادل ایسے ہیں۔ جو جاگیر کے مطلع پر چھائے ہوئے ہیں۔ گرجتے بالکل نہیں۔ لیکن برستے ہیں ×

اب نگاہ آریہ سماج کی طرف اُٹھتی ہے :۔

اگر آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ اس جانب توجہ دینا چاہے۔ تو بڑی سہولیت اور آسانی سے معمولی خرچ پر یہ کام انجام پا سکتا ہے۔ اور یقیناً کامیابی شاندار۔ شاید اتنی سہولیت کہیں اور نصیب نہ ہوگی ×

ایک ایسا شخص جس کی مادری زبان تلنگی ہو۔ نوشت و خواند سے اچھی طرح واقف ہو۔ پیدائش۔ شادی اور موت کے موقعوں پر مذہبی رسوم انجام دے سکے۔ اس کو بخوبی کر سکتا ہے۔ آریہ سدھانتوں سے واقفیت اور فراخ دلی و ہمدردی کی ضرورت ہے۔ بخلاف اس کے نہ شاسترارتھ کی ضرورت۔ نہ مسائل و فلسفہ کی بحث اور نہ فنِ مناظرہ کی مہارت لازمی۔ سادگی۔ خلوصِ طبع اور ہمدردی کی سخت ضرورت ہے۔ سماج مندر کے لئے کافی وسیع زمین اور عمارت کی ضروریات بہت آسانی سے ادھار دان مل سکتی ہیں۔ غرضیکہ بڑی سہولیت ہے ×

ابتدا آن کو صاف رہنے۔ مردہ جانوروں کے گوشت سے پرہیز کرنے اور مسکرات کے ترک کرنے کی جانب مائل کرنا چاہیے گا۔ بیشک اس میں ہم ان سے گوشت خوری ترک کرانے کی قطعی اُمید نہیں کر سکتے۔ بلکہ اس قسم کی ممانعت اور تلقین میرے خیال میں ہمارے راہ میں سنگِ گراں ثابت ہوگی۔ البتہ رفتہ رفتہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔

ان کے معاش اور مالی مشکلات کا بھی بحدِ امکان سدِ باب کرنا ہوگا۔ معمولی سرمایہ سے باآسانی روزی پیدا کرنے کے فنون کی تعلیم دینی ہوگی۔ مثلاً قلعی گری۔ صابن سازی۔ سٹریٹ ورک۔ معماری۔ خیاطی۔ خوانچہ گری وغیرہ +

ایک بات نہایت اہم اور ازبس ضروری ہے اور وہ یہ کہ ہم کو شور و غل مچانے اور مقابلہ کرنے کی بالکل ضرورت نہیں۔ اگر کوئی پرچارک مہاشہ منجانب آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ یہاں روانہ کئے جاویں۔ اور اپنے کام کے ساتھ ساتھ ان ہریجنوں میں سے دس پانچ کو پرچارک بنا دیں۔ تو سارا جاگیری علاقہ بلکہ اور مقامات بھی آریہ سماج کے زیرِ اثر آ سکتے ہیں۔ ابتداً یہاں سے کسی قسم کی امداد کی اُمید نہیں رکھنی چاہئیے۔ کیونکہ یہ ابھی "بنجر بھومی" ہے۔ کہ اس میں مخالفت کا ہی امکان ہے۔ موافقت کا نہیں۔ اگر شاذ و نادر کوئی امداد مل بھی جائے۔ تو زہے قسمت ×

واقعات ظاہر کر دیئے گئے ہیں۔ اب دیکھیں فرض کب ادا ہوتا ہے ×

(ایک حیدر آبادی)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار

۲۸ ۱/۳۶ کو شام کے ۵ بجے آریہ سماج مندر میں شہنشاہ جارج پنجم کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و افسوس کا پرستاو پاس کیا گیا ×

دوسرے پرستاو میں بادشاہ ایڈورڈ ہشتم کی تخت نشینی پر اظہارِ خوشنودی کیا گیا ×

۲۹ ۱/۳۶ کو پراتہ ۹½ بجے سے ۱۱½ بجے تک "بسنت اُتسو" بڑے سمارودہ سے منایا گیا۔ ہون یگیہ کے بعد بہت سے آریہ بھائیوں نے یگیوپویت تبدیل کئے۔ مہاشہ ہنسراج جی تنگل نو اسی نے منوہر بھجنوں کے بعد مہاشہ یش پال نے دو نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ ماسٹر گردھاری لال نے "بسنت رِتو" اور "حقیقت رائے دھرمی" پر دو مضامین پڑھ کر سنائے۔ انت میں بدانہ تقسیم ہو کر جلسہ برخاست ہوا ×

۱ ۲/۳۶ کو پروفیسر دینا ناتھ جی ایم۔ اے نے اپنے بھانجے کی شادی پر ۵ آریہ سماج کو دان دیئے ×

۲ ۲/۳۶ - نواں پنڈ میں مہاشہ سنت رام جی آریہ کی بیرجھم کا ودواہ ماسٹر گردھاری لال نے کروایا۔ ۳ دکھشنا ملی۔ سنکار سے پہلے ساری برات کو جو تیس آدمیوں پر مشتمل تھی۔ باقاعدہ شدھ کیا گیا ×

(گردھاری لال منتری)

Haridwar. Digitized by eGangotri

ضلع آگرہ کے دلت ہندوؤں پر عیسائی مشنریوں کے ڈورے
شدھی پرچارکوں کی برموقعہ مداخلت

"پرکاش" کے پاٹھکوں کو پتہ ہوگا۔ کہ ضلع آگرہ میں کھندولی کے آس پاس بینت کھیڑہ وغیرہ گراموں میں عیسائی لوگ بہت دنوں سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے وہاں کے جاٹ لوگوں کو جال میں پھنسا رکھا ہے۔ بینت کھیڑہ کے ۲۰ گھر جاٹوں نے عیسائیوں کی بہکاوٹ میں آکر اپنی چوٹی کٹوالی تھی۔ یہاں آریہ سماج کام کر رہا ہے۔ جس کے منتری شری سنت رام جی آپدیشک منتری کے پہنچنے سے وہاں کے اچھیرہ جانی کے ہندوؤں نے دلتوں کو سب پرکار کی شدھی پردان کرنے کی گھوشنا کردی۔ آگرہ شدھی سبھا کے پرچارک شری امید سنگھ جی کے پرچار کا پھل یہ ہوا۔ کہ جو بیس گھر جاٹوں کے جو عیسائی ہو چکے تھے۔ اُن میں سے ۱۶ نے اگنی ہوتر کرا کے اپنی شدھی کرا ڈالی۔ تھا عیسائی پادری بھی اپنا کیمپ وہاں سے ہٹا کر چلتے بنے۔ پرنتو وہاں پر ایک عیسائی پرچارک برابر گھر میں چھپا رہا۔ اور اس سے کئی جاٹوں کی استریوں اور لڑکوں کو نانا پرکار سے پرلوبھن دے کر پھر بہکا دیا۔ اور ان پر یہ خوف جما دیا کہ یدی تم ہندو ہو جاؤ گے۔ تو جو خرچ یہاں عیسائیوں کا پڑا ہے۔ اسے ہم لوگ عدالت دوارہ وصول کریں گے۔ یہی نہیں۔ عیسائی پرچارکوں نے انہیں طرح طرح کی اور بھی دھمکیاں دے رکھی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ کلکٹر سے مل کر تم کو سزا کرا دیں گے۔ یدی جاٹ لوگ از سرنو ہندو ہو جائیں گے۔ تو عیسائی انہیں تنگ کرائیں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ان خبروں کو آگرہ آریہ سماج کے ۲ فروری کے ادھیویشن کے سمے پا کر آگرہ سے شری پریم منتری جی پرنت "آریہ مترا" کے ایڈیٹر پنڈت بابو رام جی ایم۔ اے "گنیش" کے سمپادک ٹھاکر دیس راج جی۔ شدھی سبھا کے منتری بابو ناتھو مل جی تھا انیہ سجنوں کو لے کر مذکورہ گاؤں میں پہنچے۔ اور سب لوگوں نے پرستھتی کو سمجھا۔ ان جاٹوں سے مل کر اچھیرہ جانی کے ہندوؤں سے بھی بات کی۔ تتپشچات سائنکال کو ایک بڑی بھاری سبھا اچھیرہ جانی کے ہندوؤں کی کی۔ جس میں شری امید سنگھ کے "سنگٹھن" پر مفصل بھاشن ہوئے۔ پنڈت بابو رام جی۔ ٹھاکر دیس راج جی اور شری پریم منتری جی پرنت نے اپنے بھاشن دوارہ سروسادھارن کو بتلایا کہ عیسائی لوگ کس پرکار ہندو جاتی کے لعلوں کو بہکا کر اپنے پنتھ میں پھنسانے کا پریتن کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ کا دھرم پریورتن سے کوئی سمبندھ نہیں۔ یدی کلکٹر آدی عیسائی ہیں۔ پرنتو وہ کبھی کسی کو عیسائی رہنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ یہ تو مسیحیوں کی مایا ہے۔ کہ وہ سیدھے سادہ جاٹ لوگوں کو سکھا رہے ہیں۔ کہ تم سبھاؤں میں نہ جاؤ۔ اور اچھیرہ ہندوؤں سے واسطہ چھوڑ دو۔ تمہارا اور تمہارے بچوں کا ہم سب پربندھ کریں گے۔ یدی تم عیسائی رہوگے۔

اس پرکار کے پرلوبھنوں اور نرآدھار باتوں میں آپ انہیں نہ آنا چاہیئے۔ کہ یدی تم واستو میں ہمارا بھلا چاہتے ہو۔ تو ہمارے بنے ہوئے جوتے ہی پہلے پہننے لگو۔ سبھا کا سبھی لوگوں پر پربھاو پڑا۔ اور وہاں پرکار برابر جاری رکھنے کا پربندھ بابو ناتھو مل جی دوارہ کرا دیا گیا ہے۔ آگرہ سے اسی دن بابو پورن چند جی ایڈووکیٹ۔ بابو منتری رام جی۔ بابو متھرا پرشاد جی ایڈووکیٹ۔ بابو سالگ رام جی وکیل اور پنڈت جیوا رام جی دیکھشت جو ایک میٹنگ میں رام نگر پدھارے تھے۔ منتری پرنت جی کی پریرنا پر بینت کھیڑا گئے۔ اور اچھیرہ ہندوؤں کو سمجھایا بجھایا۔ اور جن دلت بھائیوں کو عیسائی لوگ قانون کی جھوٹی دھمکی دے رہے ہیں۔ انہیں بھی سب پرکار کی سہایتا دینے کا وچن دیا۔

دیہاتی بینک کے خلاف اتہام :-

انیک اخبارات میں اس آشیہ کا سماچار چھپ چکا ہے۔ کہ کھندالی (آگرہ) کے آس پاس کے جاٹ بینک کی سختی کے کارن عیسائی ہوئے ہیں۔ جانچ کرنے سے پتہ چلا ہے۔ کہ یہ خبر غلط ہے۔ اور عیسائی ہونے والوں میں سے بینک کی کوئی اسامی بھی نہیں ہے۔

بقیہ مضمون "مہارانی سیتا کی قابلیت" صفحہ ۲

کے ساتھ (خواہ وہ انگریزی تعلیم ہی کیوں نہ حاصل کریں) سیتا کی طرح اُوچیہ کوٹی کی بنی رہنا دیویاں بھی بن سکیں۔ اور جن سکولوں میں پڑھنے سے اُن کے دامن عصمت پر دھبہ لگنے کا خوف ہو۔ یا اپنی ویدک سبھیتا کے تیاگ کرنے کا شبہ ہو۔ اُن میں کسی بھی لالچ سے اپنی کنیاؤں کو نہیں بھیجنا چاہیئے۔

ودیشوانز یگیوں کے لئے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دوکان سے ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں۔ چیز اعلیٰ اور پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت۔

نرخ ۸ روپیہ فی سیر

بھگت رام اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

ڈابر دراکشارشٹ (Regd)

جسم میں چستی پیدا کرتا بھوک بڑھاتا اور کمزوری رفع کرتا ہے

دوسرے دراکشاسو۔ دراکشارشٹوں سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس میں انگور کافی مقدار میں پڑا ہے۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ یہ سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کے استعمال سے تمام جسمانی فتور دور ہو کر چہرہ پر رونق و بشاشت آتی ہے۔ اور دل بشاش رہتا ہے۔ قیمت نصف سیر کی بوتل ایک روپیہ چھ آنے۔ محصول ڈاک ۱۲/

سوپن ہاری (Regd)

احتلام کی گولی

اس میں جوش پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ دماغ کی کمزوری۔ چہرہ اور دل کی اداسی۔ قوت حافظہ کی کمی وغیرہ نیز احتلام کی خرابیوں کو دور کر کے اپنا اثر جلد دکھاتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ۔ محصول ڈاک سات آنے۔

ڈابر جنتری ۱۹۳۶ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے

نوٹ:- دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیں

لاہور کے ایجنٹ۔ مینیجر پیسہ اخبار

امرتسر کے ایجنٹ۔ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

ॐ

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قیمت ششماہی
فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ
ممالک غیر سے

प्रकाश लाहौर का शिवरात्रि अंक

پرکاش لاہور کا شوراتری نمبر

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

جلد ۳۲ | اتوار ۱۲ پھاگن سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۳ فروری سنہ ۱۹۳۶ء دیانند آبد ۱۱۱ | SUNDAY 23RD FEB 1936 | نمبر ۸

بودھ کی راتری

شوجی کے مندر میں بیٹھے مول شنکر ایک دن
دفعتہً دیکھا کہ اک چوہا چڑھاوے کے قریب
دیکھ کر چوہے کی جرأت غرقِ حیرت ہو گئے
میں تو آتا ہوں یہاں وصلِ خدا کے واسطے!
جو سزا چوہے کو گستاخی کی بھی نہ دے سکے
میں نے اپنے قیمتی لمحوں کو کھویا ہے یہاں
تھا فریبِ انتہائے شوق کا یہ حسنِ ظن
جس خدا کی جستجو ہے وہ ابھی تک دور ہے

کر رہے تھے دل کی آنکھوں سے تلاشِ مدعا
بہہ رہا ہے تلخ ہونٹوں پہ مچھلی کُلہ ترا
اور دل ہی دل میں کہتے تھے کہ یہ کیا ہو گیا
پر یہاں کچھ اور ہی آیا نظر اب ماجرا
میری منزل تک مجھے پہنچائیگا وہ کیا بھلا؟
آج تک لیکن نہ پایا کچھ بھی دل کا مدعا
میں جسے سمجھا تھا اپنے ذہن میں اپنا خدا
حاصلِ قلبِ سکوں ہے مجھ کو اس کا ڈھونڈھنا

اے رشی! ایمان کا کس درجہ تجھ کو پاس تھا!
کمسنی میں بھی عبودیت کا یہ احساس تھا

(ابوالاعجاز سیف اکبرآبادی)

Haridwar. Digitized by eGangotri

رگوید

ثبات فضا | وید امرت | ثبات فضا

یجروید

ओ३म् अभयं नः करत्यन्तरिक्षमभयं द्यावापृथिवी उभे इमे।
अभयं पश्चादभयं पुरस्तादुत्तरादधरादभयं नो अस्तु॥ { اتھروید کانڈ ۱۹ سوکت ۱۵ منتر ۱۵

انسان فطرتاً بہ لحاظ کمزور واقع ہوا ہے۔ ساری کائنات بھوگ یونی کا روپ دھارن کرکے اس کے گرد گھوم رہی ہے۔ لیکن اس مرکز کی یہ بدقسمتی ہے کہ ... کا شکار رہتا ہے۔ بلکہ اس کے چلہ (Radium) بھی ہر لحظہ ساوی آفات کا نشانہ بنتے ہیں انسان کی آئندہ ترقی پر زور مطالبہ کرتی ہے کہ اسے ہر وقت قدرت کا غیبی ہاتھ ... سے محفوظ اور بے خوف بنا رہے۔ اور ثبات فضا میں دم لیتے ہوئے اس کے زندگی ہر وقت یہ صدا نکلتی رہے کہ ہے

اے بھگوان! آپ (नः) ہمارے لئے (अन्तरिक्षम्) انترکش کو (अभयम्) جملہ اقسام کے خطرات سے پاک (करति) کیجئے ... ان (उभे) ہر دو (इमे) ... (द्यावा पृथिवी) دیولوک اور پرتھوی لوک کو (अभयम्) بے خطر بنائے رکھتے ہیں۔ اور جن ساوی آفات میں یہ طاقت ہے کہ ... زندگی کو تلخ بنائیں۔ ان سے ہمیشہ بے خوف بنا کر اس قابل بنائے ہیں کہ ہم جمعیت خاطر سے اپنی زندگی کے ایام بسر کر سکیں۔

پرماتما! ایسی کرپا کرو کہ (पश्चात्) مغرب کی سمت سے ہمیں (अभयम्) ابھے پردان ہو (पुरस्तात्) مشرقی جانب سے (अभयम्) بے خوفی کا دان ہو۔ نیز بحضور (उत्तरात्) شمالی جانب اور (अधरात्) جنوبی سمت (नः) ہمارے لئے (अभयम्) خوف و خطر سے خالی (अस्तु) ہووں۔ تاکہ میں آپ سے دست بدعا ہو کر یہ عرض کر سکوں کہ (सर्वाः) سب (आशाः) اطراف و جوانب (मम) میری (मित्रम्) ... (भवन्तु) ہو جائیں۔ اور دنیا کی کوئی ہستی میں یہ طاقت نہ ہو کہ وہ میرے قدموں کو ڈگمگا سکے۔ یا میرے پائے ثبات میں لغزش لا سکے۔

لفظی معنی

(अभयम्) ابھے۔ خوف و خطر سے خالی (नः) ہمارے لئے (अन्तरिक्षम्) انترکش (करति) کرتا ہے (अभयम्) ابھے بہت ... (द्यावा पृथिवी) دیولوک اور پرتھوی لوک (उभे) ہر دو (इमे) یہ (अभयम्) ابھے (पश्चात्) پیچھے سے (अभयम्) ابھے ... (पुरस्तात्) مشرق سے (उत्तरात्) شمال سے (अधरात्) جنوب سے (अभयम्) ابھے (नः) ... (अस्तु) ہووے۔

سام وید

اتھروید

(ادم شم)

آریہ سماج جینتی اور مبینہ شوراتری

لیکھک پروفیسر گوپال جی مکھیا ادھشٹاتا گوروکل اندرپرستھ

ہو جاتا ہے۔

نیا پیغام:۔

شوراتری کیا آئی۔ ملک کے لئے ایک نیا پیغام لے آئی۔ اور وہ پیغام بھی ایسا جس نے مردہ ہڈیوں میں نئی روح پھونک دی۔ مردہ قوم کو از سر نو زندہ کر دیا۔ اور مردہ زبان میں جان ڈال دی۔ ہندوستان کی کایا پلٹ دی۔ اور جو لوگ ہمیں اور ہمارے بزرگوں کو صلواتیں سنایا کرتے تھے۔ اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ انہوں نے بھی سر تسلیم خم کیا۔ اور رشی دیانند کی عقیدت قبول فرمائی۔

ایسی شوراتری بار بار آئے۔ اور ہمارے ہر دیہ کے بجھے ہوئے چراغ کو پھر جلائے جس سے ہماری آتما منور ہو۔

رشی دیانند کے اپکاروں کا کیا ورنن کروں؟ شوراتری مبارک ہو۔ کیونکہ اسی دن سے آریہ جاتی کو سچے ایشور کی تلاش کا شوق پیدا ہوا۔ اور وید روپی خزانہ پھر اسے ہاتھ لگا۔ شوراتری مبارک ہو۔ کیونکہ اس کی بدولت چھوت چھات ذات پات کے بندھنوں سے آریہ جاتی مکت ہوئی۔ اور سب کے ساتھ رواداری برتی گئی۔

مبارک شوراتری:۔

شوراتری! مبارک ہو۔ کیونکہ اسی دن سے ہم نے اپنے ملک کے ساتھ محبت کرنا اور اپنی بساط اور اصول... چیزوں سے پیار شروع کیا۔

اگر رشی دیانند نہ آتے۔ تو ملک کی کیا حالت ہوتی؟ اس کا اندازہ لگائیے۔ اگر شوراتری نہ آتی۔ تو مول شنکر رشی دیانند کی صورت میں نمودار نہ ہوتا۔ اس لئے شوراتری مبارک ہو مبارک ہو۔ مبارک ہو۔

شوراتری کی رات آریہ سماج کے لئے ایک خاص خصوصیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اسی رات کو رشی دیانند نے آنم بودھ کی پراپتی کی جگیاسا اتپن ہوئی۔ اسی رات کو اسے معلوم ہوا کہ جس کو وہ دنیا ایشٹ دیو مانتا ہے۔ وہ ایشٹ دیو نہیں۔ بلکہ ایک پتھر کی مورتی ہے۔ اسی رات کو اسے گیان ہوا۔ کہ دنیا اندھیرے میں پڑی ہے۔ اس کی خدمت کرنا خدا کی خدمت کرنا ہے۔ اسی وقت سے اس کی زندگی ایک کشمکش کی زندگی رہی ہے۔

ویراگ کا معجزہ:۔

ویراگ بھی ایک عجیب شکتی ہے۔ جس کو سچا ویراگ ہو جاتا ہے۔ اسے نہ دھوپ ستاتی ہے۔ اور نہ ہی کڑاکے کی سردی۔ اس کے سر پر مان اور اپمان کا بھوت سوار نہیں ہوتا۔ وہ شتر و اور متر سے بالاتر ہو جاتا ہے۔ گھر چھوڑا۔ دھن پر لات ماری۔ بہن اور بھائی کا موہ توڑا۔ اور حق کی تلاش میں دریا۔ کندرا اور پہاڑ چیر ڈالے اور سچائی کو حاصل کر لیا۔ ویراگ جسے حاصل ہو جاوے۔ وہ چاہے کپڑے پہنے یا ننگا گھومے۔ اس کا تیج اکل عیاں ہوتا ہے۔ اس کا درجہ ہی اس کا دھن ہے۔ دنیا کی جاہ و حشمت پر وہ لات مارتا ہے۔ اور ملنگوں کی طرح گھومتا ہوا ... دلی سے وہ ...

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک سترہ سالہ آریہ گھرانے کی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا خوبصورت اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔ ور کا برسر روزگار ہونا ضروری ہے۔

رام سٹورکیپر۔ برٹش ملٹری ہاسپٹل جالندھر چھاؤنی

وروں کی ضرورت

دہلی۔ یو۔پی۔ سی۔پی اور بہار کے آریہ سماج کے ودھوا آشرموں اور یتیم خانوں میں شادی کرانے کے خواہش مند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں یا خود آکر ملیں۔ سوائے خرچ خط و کتابت کے کوئی فیس۔ دان یا انعام نہیں لیا جاتا۔ درخواست کیساتھ ۱ ارکا ٹکٹ آنا ضروری ہے:

مینیجر سوشل سروس بیورو بازار پہاڑ گنج دہلی

پرکاش لاہور
۱۲ پھاگن سمت ۱۹۹۲

گورو اور ششیہ

گورو اور ششیہ میں ایک ایسا پوتر سمبندھ قائم ہو گیا ہے۔ گورو کا جنم دان اور ششیہ کا ... دونوں کی ماں میں آ ملتے ہیں۔ مول جی کا جنم دن جب بھی ہوا ہو۔ دیانند کا جنم شِوراتری کو ہوا۔ جب وہ پوتر رات تھی جب کہ بالک مول جی کے دل میں وہ پوتر خواہش پیدا ہوئی۔ جس نے اُسے مول جی سے دیانند بنا دیا۔ یہ وہ خواہش تھی۔ جو اُن آدمیوں کے دل میں پیدا ہوا کرتی ہے۔ جو دنیا میں کچھ کام کرنے کے لیے آتے ہیں۔ مول جی نے جو شِوراتری کی رات کو دیکھا۔ وہ نظارہ انہیں اُن سے پہلے لاکھوں اور کروڑوں آدمیوں نے دیکھا ہوگا۔ لیکن کبھی کسی کے دل میں وہ شنکا اُتپن نہیں ہوئی۔ جو اس کے دل میں ہوئی۔ اُس نے سوچا۔ کہ جس مہادیو پر چوہے جیسی ناچیز ہستی چڑھ سکتی ہے۔ وہ حقیقی مہادیو نہیں ہو سکتا۔ اس ایک واقعہ نے بالک کی آنکھیں کھول دیں۔

گورو سچے شِو کی تلاش میں گھر سے نکل پڑا۔ بالک کی ایک ایک حرکت بتاتی ہے کہ وہ ششیہ سنسکار لے کر اُتپن ہوا ہے۔ اس کے سر پر ایک زبردست آتما راج کر رہی ہے۔ آخر موت کا نظارہ کس نے نہیں دیکھا؟ کون سا گھر ہے جہاں کوئی نہ کوئی موت نہ ہوئی ہو۔ لیکن کتنے ہیں۔ جو موت کے دریشیہ کو دیکھ کر موت کے مقابلہ کے لیے گھر سے نکلے ہوں۔ مہاتما بدھ کے جیون کا ایک واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کسی یاترا میں انہوں نے ایک بڑھیا کو دیکھا۔ جو بچہ کی لاش کو اپنے سامنے رکھے ہوئے ولاپ کر رہی تھی۔ مہاتما بدھ کو یہ دریشیہ دیکھ کر کلیش ہوا۔ وہ اس بڑھیا کے پاس گئے اور کہنے لگے۔ "ماتا! تو اس قدر دکھی کیوں ہے؟" اس نے جواب دیا۔ "میرا ایک ہی بچہ تھا۔ جسے میں نے لاڈ سے پالا تھا۔ پرماتما نے اُسے مجھ سے چھین لیا ہے۔ میں اس کے بنا زندہ نہیں رہ سکتی"۔ بھگوان نے کہا۔ "کیا تو یہ چاہتی ہے کہ یہ بچہ از سر نو جیوت ہو جائے؟" بڑھیا نے جواب دیا۔ "ہاں"۔ اس پر بھگوان نے کہا۔ "جا کسی ایسے گھر سے جہاں کوئی موت نہ ہوئی ہو، تھوڑا سا گڑ لے آ۔ میں تمہارے بچہ کو ابھی زندہ کر دوں گا"۔ بڑھیا خوشی خوشی نزدیک کے گاؤں میں گئی۔ پہلے ہی گھر کے اندر داخل ہو کر اس نے گھر کی مالکہ سے کہا کہ "مجھے گڑ چاہیے۔ میرا بچہ مر گیا ہے۔ ایک مہاتما نے کہا ہے کہ تھوڑا سا گڑ لے آ۔ میں اسے ابھی زندہ کیے دیتا ہوں"۔ گھر کی مالکہ نے گڑ کی ایک ڈلی اندر سے لا کر بڑھیا کو دی۔ بڑھیا نے گڑ ہاتھ میں لے کر پوچھا۔ "ہاں! یہ تو بتاؤ کہ اس گھر میں کسی کی موت تو نہیں ہوئی؟" بڑھیا کا یہ سوال سن کر گھر کی مالکہ چپ ہو گئی۔ بڑھیا نے اس سے پوچھا۔ "تم چپ کیوں ہو گئی ہو؟" اس نے جواب میں کہا۔ "اس گھر میں ایک موت ہوئی ہو تو بتاؤں۔ یہاں تو کئی اموات ہو چکی ہیں"۔ اس پر بڑھیا نے یہ کہہ کر گڑ واپس کر دیا کہ "تب یہ میرے کسی کام کا نہیں"۔ اس کے بعد وہ گاؤں کے ایک ایک گھر میں گئی اور ان سے یہی سوال کیا کہ "اس گھر میں کوئی موت تو نہیں ہوئی؟" اور اسے یہی جواب ملا کہ "ایک تو کیا، کئی اموات ہو چکی ہیں"۔ اس پر وہ چنتت تو اوشیہ ہوئی۔ کنتو اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ واپس آئی۔ تو مہاتما نے پوچھا کہ "ماتا! کیا گڑ لے آئی ہو؟" اس نے جواب دیا کہ "گڑ تو نہیں لائی۔ لیکن ہوش لے آئی ہوں۔ مجھے سمجھ آ گئی ہے۔ کہ یہ شریر ناش وان ہے۔ ہمیشہ رہ نہیں سکتا۔ میں خواہ مخواہ موہ سے اندھی ہو کر دکھی ہو رہی ہوں"۔

ہر ایک شخص یہ جانتا ہے۔ کہ موت کا آنا لازمی ہے۔ لیکن کتنے ہیں۔ جو اس کے لیے وقت پر تیار ہوتے ہیں۔ عام طور پر لوگ بے خبری میں پکڑے جاتے ہیں۔ جب موت اپنا بھیانک چہرہ دکھلاتی ہے۔ تو وہ سوچتے ہیں۔ کہ ہمارے فلاں فلاں کام ابھی باقی ہیں۔ لیکن بالک مول جی اس قسم کے لوگوں سے الگ تھا۔ اس نے اپنی بہن اور اپنے چچا کی موت دیکھی۔ اور اسی وقت سوچنے لگا۔ کہ یہ کیا چیز ہے؟ کیا مجھے بھی مرتیو کا گراس بننا پڑے گا؟ اور اسی وقت سے وہ اس پر وجے پراپت کرنے کا چنتن کرنے لگا۔ وہ سمجھتا تھا۔ کہ جب تک وہ پریوار کے بندھنوں سے آزاد نہ ہوگا۔ تب تک وہ کچھ نہ کر سکے گا۔ اس لیے وہ گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ پکڑا گیا۔

لیکن پھر وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کی آتما کے لیے اس کے پتا کا گھر بہت تنگ اور محدود تھا۔ وہ سنسار میں جانا چاہتا تھا۔ اس کے بعد وہ برسوں اپنے لکشیہ کی تلاش میں پھرتا رہا۔ اس عرصہ میں اس نے کیا کیا کشٹ سہن کیے؟ ان کی تفصیل میں جانے کی مجھے آوشیکتا نہیں۔ صرف اتنا ہی کہنا پریاپت ہے۔ کہ کوئی کشٹ نہیں۔ جو اس نے نہ اُٹھایا ہو۔ جہاں ایک طرف جنگلوں کی جھاڑیوں کے کانٹوں سے اس کا شریر چھلنی ہوا۔ وہاں دوسری طرف دریا میں جمی ہوئی برف نے اس کے پاؤں زخمی کیے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا۔ جبکہ وہ نراش ہو کر پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور اس خیال سے چڑھ گیا۔ کہ اپنے شریر کا انت کر دے۔ لیکن پھر اُسے خیال آیا۔ کہ یہ کام جو میں کرنے لگا ہوں۔ بزدلوں کا ہے۔ اس لیے پھر وہ جیون یدھ کے کھیتر میں آ گیا۔ اور اس کے بعد وہ اپنی جدوجہد میں سپھل ہوا۔ جس لکشیہ کے لیے وہ گھر سے نکلا تھا۔ اس کی پورتی اس وقت ہوئی۔ جب اُس نے متھرا میں ڈنڈی سوامی کے دوار پر دستک دی۔ دستک سن کر اندر سے آواز آئی۔ "کون ہے؟" مول جی نے جو اس وقت تک دیانند بن چکا تھا۔ جواب دیا۔ "ایک جگیاسو ہے"۔ "کیا چاہتے ہو؟" "شکشا پراپت کرنا چاہتا ہوں"۔ دروازہ کھل گیا۔ ڈنڈی نے پوچھا۔ "اس وقت تک کیا کیا پڑھا ہے؟" ... کہا "جاؤ ان پستکوں کو جمنا میں جا کر پرواہ کر آؤ"۔ دیانند گیا۔ اور ان پستکوں کو جمنا میں پرواہ کر آیا۔ واپس آیا۔ اور زبان حال سے یہ کہتے ہوئے کہ

"سپردم بتو مایۂ خویش را — تو دانی حساب کم و بیش را"

اس نے گورو کے ہاتھ پر بیعت لی۔ شکشا سماپت ہو چکی۔ دیانند ایک سیر لونگ لے کر گورو کے چرنوں میں اُپستھت ہوا۔ گورو مسکرا کر پوچھتے ہیں۔ "دیانند! کیا دکشنا لائے ہو؟" دیانند جواب دیتا ہے۔ "مہاراج! میرے پاس دکشنا کے لیے کیا دھرا ہے؟ ایک سیر لونگ لایا ہوں"۔ گورو کہتے ہیں۔ "دیانند! میں نے تجھے اس دکشنا کے لیے شکشا نہیں دی۔ میں تو تجھ سے کچھ اور ہی دکشنا لینا چاہتا ہوں۔ ویدک سوریہ لوپ ہو چکا ہے۔ سنسار میں اندھکار چھایا ہوا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ تو اپنا جیون ویدک دھرم کے پرچار کے ارپن کر دے"۔ دیانند کے لیے اس سے بڑھ کر رُچی کر کاریہ کیا ہو سکتا تھا۔ وہ تو گھر سے نکلا ہی تھا کسی ایسے مہان کاریہ کے لیے۔ جب گورو نے مارگ درشا دیا۔ تو وہ اس پر چلنے کو تیار ہو گیا۔ ڈنڈی ورجانند کی آتما اسی دن ترپت ہوئی ہوگی۔ جس دن اس نے اپنے ششیہ دیانند کو سنسار کے ادھار کا آدیش دیا۔ اُن دنوں پرم ہنس رام کرشن کی شتابدی منائی جا رہی ہے۔ سوامی وویکانند ان کے ششیہ کیسے بنے؟ یہ بھی ایک دلچسپ گھٹنا ہے۔ رام کرشن کالی کے مندر میں بیٹھے تھے۔ سمادھی لگائے ہوئے۔ سمادھی بھی ایسی جسے دیکھ کر دنیا چکت رہ جاتی۔ ہر وقت ماتا ہی ماتا پکارتے رہتے تھے۔ کانوں کان یہ خبر سارے بنگال میں پھیل گئی۔ کہ کوئی سدھ کالی کے مندر میں بیٹھے ہیں۔ ہر وقت سمادھی میں مگن رہتے ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں شردھالو ان کے پاس آئے۔ اور ان پر بھاؤنت ہو کر گئے۔ ایسے لوگ بھی آئے۔ جو شردھا سے پاس تک نہ پھٹکتے تھے۔ وہ نکتہ چینی کے لیے آتے۔ وہ مذاق کرنے کے لیے آئے۔ بڑے بڑے شاستر ارتھ مہارتھی بھی پنڈت کا بدھ کرنے کے لیے آئے۔ لیکن سب ڈانواں ڈول ہو کر واپس گئے کہ کیا بات ہے۔ کہ رام کرشن پڑھے لکھے نہیں۔ وہ کتابوں کا سوادھیائے بھی نہیں کرتے۔ باوجود اس کے ان کی بات چیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب کچھ جانتے ہیں۔ یہ پرشن تھا۔ جس کا اُتر انہیں نہ ملتا تھا۔ جو ہزاروں لوگ ان کے درشنوں کے لیے آئے۔ ان میں ایک دبلا پتلا غیر براہمن ذات کا بنگالی گریجویٹ بھی تھا۔ اُسے اپنی ودیا کا گھمنڈ تھا۔ وہ کالی کے مندر میں اس لیے گیا تھا۔ کہ یوگی کو چیلنج کرے۔ اور اس کی باتوں کا مذاق اڑائے۔ لیکن اس یوگی کے درشن کر کے اس نوجوان کو ویسے ہی صدمہ پہنچا جیسا کہ کسی شخص کو بجلی کی تاروں سے صدمہ پہنچتا ہے۔ اسے دیکھتے ہی یوگی نے کہا "آخر کار تم آ گئے۔ اتنے عرصے میں تمہاری انتظار کر رہا تھا"۔ یوگی اور اس بنگالی گریجویٹ کی یہ پہلی ملاقات تھی۔ لیکن نامعلوم پہلے کسی جنم کے سنسکار تھے۔ کہ یوگی نے اسے دیکھتے ہی کہہ دیا۔ کہ میں عرصہ سے تمہاری راہ دیکھ رہا تھا۔ بس پھر کیا تھا۔ گریجویٹ بار بار اس یوگی کے پاس گیا۔ اس نے بہت دیر تک یدھ کیا۔ لیکن آخر کار اس نے ہتھیار ڈال دیے۔ گورو کے چرنوں کو چھو کر ٹوٹے پھوٹے الفاظ اور مند سور میں اس نے کہا۔ "گورو ور! مجھے راستہ دکھاؤ"۔ اس پر گورو مسکرائے۔ اور اپنے ششیہ کے چہرہ کو ہاتھوں سے چھوا۔ کہتے ہیں۔ کہ اس پر ششیہ کے سارے شریر میں بجلی کی رو دوڑ گئی۔ اور اس نے اپنے تئیں ایک تبدیل شدہ انسان پایا۔ یہ بنگالی گریجویٹ بعد ازاں سوامی وویکانند بن کر مذہبی دنیا کے آسمان پر چمکا۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اُپروکت گھٹنا میں جو کچھ پرم ہنس رام کرشن اور سوامی ویکانند کے متعلق ورنن کیا گیا ہے۔ وہی کچھ بعینہٖ سوامی ورجانند اور رشی دیانند اور رشی دیانند و دھرم ویر پنڈت لیکھرام کی نسبت کہا جا سکتا ہے سوامی ورجانند کے اور بھی شش رہے۔ لیکن اُنہوں نے دیانند کے سوائے کسی سے مطالبہ نہ کیا۔ کہ وہ اپنے تئیں ویدک دھرم کے پرچار اور سنسار کی سیوا میں لگا لے۔ سوامی ورجانند نے اپنے دویہ چکشوؤں سے دیکھ لیا تھا۔ کہ میری آشاؤں کو کوئی پورن کر سکتا ہے۔ تو وہ دیانند ہے۔ اس لئے اُنہوں نے اُس سے کہا۔ "بیٹا! جاؤ۔ اور سنسار کے چاروں کونوں میں وید کا ناد بجا دو۔" دیانند نے کہا۔ "جو آگیا آپ کی"۔ اس آگیا کو سر دھارن کر کے وہ میدان میں نکلا۔ اور اس کے بعد جو کچھ اُس نے کر دکھایا۔ وہ ایک کھلی کتاب ہے۔ جب رشی دیانند پنجاب میں آئے۔ تو پنڈت لیکھرام اُن دنوں پشاور میں تعینات تھے۔ رشی کی شہرت اُن سے پہلے پنجاب میں پہنچ چکی تھی۔ اور پنڈت لیکھرام کے کانوں تک بھی۔ جب اُنہیں معلوم ہوا۔ کہ رشی لاہور پدھارے ہیں۔ تو وہ رخصت لے کر وہاں پہنچے۔ رشی کے چرنوں میں اُپستھت ہوئے۔ اُن سے بات چیت کیا کی۔ اپنا دل اور دماغ دونوں بیچ بیٹھے۔ اور وہاں سے فیصلہ کر کے لوٹے۔ کہ شیش آیو رشی کے مشن کی سیوا میں لگائیں گے۔ چنانچہ پشاور جا کر انہوں نے محکمہ پولیس سے استعفیٰ دے دیا۔ اور آریہ سماج کی سیوا میں آ لگے۔ رشی کی ایک ملاقات یا یوں کہو ایک نظر پنڈت لیکھرام کے جیون کو پلٹنے کے لئے کافی تھی۔ پنڈت لیکھرام جی نے آریہ سماج میں داخل ہونا منظور کیا۔ تو عام لوگوں کی طرح نہیں۔ بلکہ اُنہوں نے تنہا کچھ اس کے لئے دسواہا کر دیا۔ آریہ سماج کی سیوا کرتے ہوئے اُنہوں نے تاج شہادت پہنا۔ شہید تین قسم کے بتلائے گئے ہیں۔ ایک وہ جن کی زندگی شہیدوں کی سی ہوتی ہے۔ لیکن اُن کی موت شہیدوں کی سی نہیں ہوتی۔ دوسرے وہ جن کی موت شہیدوں کی طرح ہوتی ہے۔ لیکن اُن کی زندگی سادھارن پرشوں کی طرح۔ تیسرے وہ جو زندگی اور موت دونوں لحاظ سے شہید کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں۔ دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی تیسری قسم کے شہید تھے۔ زندہ شہید تو وہ تھے ہی۔ لیکن اُنہوں نے موت بھی شہیدوں کی سی پائی۔ زندگی میں کبھی قاتل کا خنجر ہر وقت اُن کی جان لینے کو تیار رہتا تھا۔ لیکن کیا مجال جو خوف اُن کے پاس تک کبھی بھٹکا ہو۔ اسلام کا وہ کھنڈن کرتے رہے۔ اور یہ جان کر کھنڈن کرتے رہے۔ کہ مسلمان اسلام کے معترض کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے ہیں؟ مسلمانوں نے سب سے پہلے اُن پر مقدمہ چلا کر اُنہیں جیل میں ڈلوانے کی کوشش کی۔ جب اُس میں ناکامی ہوئی۔ تو اُنہوں نے اُن کا کام تمام کرنے کی ٹھانی۔ اور آخر کار وہ کامیاب ہو گئے۔ لیکن اُنہوں نے یہ نہ سوچا۔ کہ پنڈت لیکھرام کو مارتے مارتے اُنہوں نے اُنہیں امر بنا دیا ہے۔ جب تک آریہ سماج ہے۔ تب تک پنڈت لیکھرام کا نام سنہری اکھشروں میں چمکتا رہے گا۔ میں اس سے آگے جاتا ہوں۔ جب کبھی بھی دنیا بھر کے شہیدوں کی جیونی لکھی جائے گی۔ پنڈت لیکھرام کا ذکر اس میں ضرور آئے گا۔ جس کسی نے اُنہیں قتل کیا۔ اُس کا منورتھ کیسے سدھ ہوا۔ پنڈت لیکھرام کہیں نہیں ہاں اُن کی شخصیت اور تحریروں کو وہ کتنا وقت مل گئی +

لیکن میں کدھر چلا گیا۔ مجھے اس وقت اس بات سے غرض نہیں۔ کہ کس نے پنڈت لیکھرام جی کو قتل کیا۔ اور کیوں قتل کیا؟ مجھے تو صرف یہ درشانا ہے۔ کہ رشی دیانند کے ہردے میں جو جیوتی تھی۔ اُس سے پنڈت لیکھرام جی کا ہردے جیوتی لے کر نہ صرف آریہ جاتی بلکہ سنسار ماتر کی سیوا کے ارپن ہو گیا۔ کسی نے درست کہا ہے۔ کہ ہزاروں بجھے ہوئے چراغ ایک چراغ کو جلا نہیں سکتے لیکن ایک روشن چراغ ہزاروں بجھے ہوئے چراغوں کو روشن کر سکتا ہے +

یہی حالت رشی دیانند اور پنڈت لیکھرام کی ہے۔ رشی ایک زندہ چراغ تھے۔ جنہوں نے آریہ جاتی کے کروڑوں مُردوں کو ازسرِ نو زندہ کیا۔ پنڈت لیکھرام نے بھی اُن سے جیون لیا۔ اور وہ دوسروں کو جیون پردان کرنے والے بنے۔ اُنہوں نے اپنے تئیں رشی کا یوگیہ شش سدھ کیا۔ جب اُنہوں نے کہہ دیا۔ کہ میرا سب کچھ آپ کے چرنوں میں سمرپت۔ تو اُنہوں نے اس کے بعد اپنی کوئی چیز بچا کر نہ رکھی۔ اُن کی زندگی کا یہ واقعہ مشہور ہے۔ کہ اُنہیں کسی جگہ کا پروگرام بلا ہوا تھا۔ اُن کا اکلوتا بیٹا بیمار تھا۔ اور بیماری بھی معمولی نہیں بلکہ سخت۔ صبح کو گھر آ گئے۔ اور شام کو چلنے کو تیار ہو گئے۔ دھرم پتنی نے کہا کہ "آپ بچے کو کس کے حوالہ کئے جا رہے ہیں؟" اُنہوں نے جواب دیا۔ کہ "پرماتما کے"۔ اگرچہ دیوی نے کہا۔ کہ آپ اس حالت میں بچے کو چھوڑ کر نہ جائیں۔ لیکن پنڈت جی نے یہی کہا کہ مجھے جلسہ پر جانا ضروری ہے۔ اُن کی غیر حاضری میں اُن کا بچہ اُنہیں داغ مفارقت دے گیا۔ اسی قسم کے بیسیوں واقعات اُن کے جیون سے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن مجھے مضمون کو لمبا کرنا مقصود نہیں۔ میں یہ لکھ کر سماپت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگرچہ گورو اپنے لحاظ سے نرالا تھا تو چیلا بھی اپنے لحاظ سے کم نرالا نہ تھا۔ آریہ سماج کا نام اجول ہوا۔ تو ایسے ہی دیوانوں کی بدولت

"تحریر کا کام بند ہونے نہ پائے"

"تحریر کا کام بند نہ ہونے پائے" یہ وہ پاک وصیت تھی۔ جو کہ شہید پنڈت لیکھرام جی نے اُس سرکاری ہسپتال میں بستر مرگ پر لیٹے ہوئے کی تھی۔ جب کہ وہ ایک وشواس گھاتی اور دھرم دشمن کے ہاتھوں سے جام شہادت نوش کرنے کے بعد سورگ کو جانے کی تیاریوں میں مشغول تھے۔ آج اُنہیں شہید ہوئے ۳۹ سال ہو چکے ہیں۔ لیکن سخت دکھ کا مقام ہے کہ آریہ جگت نے ابھی تک اس وصیت پر پوری سرگرمی سے عمل نہیں کیا۔ اس لئے وہ اسلاف کا جلا کر کامیاب بنا سکا۔ لیکن وہ اُن سے رشی کے مشن کو اتنی تقویت نہ پہنچی۔ جتنی شہید اکبر کی پاک وصیت کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے حاصل ہو سکتی تھی۔

آج یورپ اور امریکہ کے ودوان آریہ جگت سے یہ تقاضا کر رہے ہیں۔ کہ وہ اُن کے ہاتھ میں ایسا دستہ دیتے۔ جس کو پڑھ کر وہ رشی کے مشن کے متعلق پوری پوری واقفیت بہم پہنچا سکیں۔ لیکن جس وقت اُن کا یہ تقاضا پورا نہیں ہوتا۔ تو وہ مجبوراً آریہ سماج کے اُپدیشکوں کی طرف تکنے لگ جاتے ہیں۔ ادھر گرام سدھار کے حامی آریہ جگت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ گراموں میں بھائیوں کے لئے ایسا ساہتیہ پیدا کرے۔ جو ان کے اندر سچا آریہ جیون لا سکے۔ لیکن افسوس کہ ابھی تک اس کاریہ کی طرف آریہ سماج نے اتنا دھیان نہیں دیا۔ جتنا اس کے سنستھاپکوں کو کامیاب بنانے کی طرف دیا ہے۔ اگر آریہ سماج کے اندر پنڈت لیکھرام جی کی سپرٹ موجود ہوتی۔ اور اس کے کاریہ کرتاؤں نے اس سپرٹ کو زندہ رکھنے کے لئے کوئی ٹھوس سرگرمی دکھلائی ہوتی۔ تو آج نہ یورپ و امریکہ کو اور نہ ہی گرام سدھار کو یہ شکایت کرنی پڑتی۔ کہ آریہ سماج نے رشی کے مشن کو مقبول کرنے میں کمال کوتاہی دکھلائی ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ سنسار کے عالموں کی اس مانگ کو پورا کریں۔ اور گرام کے اندر آریہ سنسکرتی کا پرچار کریں۔ تو ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ ہم آئندہ منگلوار ۲۵ فروری کو "ویر اتسو" مناتے ہوئے یہ پاک عہد کریں۔ کہ شہید اکبر کی مذکورہ پاک وصیت "تحریر کا کام بند نہ ہونے پائے" کو زور شور سے جاری کریں گے۔ جس سے نہ صرف سنسار کے ودوانوں کا ہی مطالبہ پورا ہوگا۔ بلکہ گراموں کے اندر وہ سورگیہ آریہ جیون نظر آنے لگے گا۔ جس کو دیکھنے کی تمنائیں ہمارے بزرگ دیر سے چشم براہ بیٹھے ہیں ÷

صوبہ بہار کے ہندوؤں کی سدھ لو!

اسی پرچہ میں مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کا ایک مراسلہ شائع کیا جا رہا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ بہار میں عیسائی مشنری بڑے زور شور سے ہندوؤں کو عیسائی بنانے کے درپے ہیں۔ اور اس کام کے لئے ہر ایک ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مہتہ جی لکھتے ہیں۔ کہ خاص رانچی میں عیسائیوں کا ایک بڑا زبردست اڈہ ہے۔ اور یہاں ہی اس وقت تک لاکھ ہندو اپنے دھرم کو خیرباد کہہ کر حضرت عیسیٰ کی مالا جپ رہے ہیں۔ "پرکاش" کے پاٹھک بھلی بھانتی جانتے ہیں کہ قبل ازیں عیسائی مشنری مدراس پرانت میں کافی تباہی مچا چکے ہیں۔ اب اگر بہار پرانت میں بھی ان کی سرگرمیاں موجودہ رفتار سے جاری رہیں۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جب کہ یہاں بھی مدراس والا حال ہوگا۔ اور آخر کار وہ سمے آ جائیگا۔ جبکہ اس پنیہ بھومی میں جہاں آریہ سنسکرتی کا بول بالا تھا۔ اناریہ سنسکرتی کا زور ہو جائیگا۔ لہٰذا اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ ابھی سے آریہ پرش اس خطرہ کا سدباب کرنے کے لئے کٹی بدھ ہو جائیں ÷

دھرم جن کے لئے آریہ سماج ہی سب کچھ تھا۔ اس وقت آریہ سماج شیتھل نظر آ رہا ہے۔ تو اس لئے کہ ایسے لوگوں کی کمی ہو رہی ہے۔ جو آریہ سماج کو ہی اپنا پتا۔ ماتا اور سب کچھ سمجھیں۔ پنڈت لیکھرام کی سپرٹ کمزور ہو رہی ہے۔ اُس کو پھر سے لانے کی ضرورت ہے۔ جس حد تک یہ سپرٹ بڑھتی جائے گی۔ اسی حد تک آریہ سماج ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اگلے چند دنوں میں "دیانند بودھ اتسو" اور "ویر اتسو" دونوں منائے جانے والے ہیں۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ آریہ پرش انہیں پورن شردھا سے منائیں گے۔ اور انہیں مناتے ہوئے اس بات کا دھیان رکھیں گے۔ کہ یہ اتسو دوسروں کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ اُن کے لئے بھی ہیں۔ ایک طرح سے دوسروں کی نسبت اُن کے لئے زیادہ ہیں۔ ان اتسووں میں سمت ہو کر اُنہیں دیانند اور لیکھرام کی سپرٹ گرہن کرنی چاہئے ÷

(کرم شیل)

CC0. Gurukul Kangri Collection

مہرشی دیانند اور شورانتری

سرزمینِ ہند پر چھائی ہوئی تھی ظلمت کی گھٹا
نورِ حق تھا دامنِ کفر و ضلالت میں چھپا
تھا نہ احساسِ حقیقت بت پرستی کے سوا
وید کی تعلیم سے تھا ہر بشر نا آشنا

حق و باطل میں نہ باقی تھا نشانِ امتیاز
چند سنگیں مورتوں پر ختم تھا راز و نیاز

بسکہ کفر و شرک سے دن رات گویا کام تھا
طاقِ مندر جلوہ گاہِ مجمعِ اصنام تھا
سلسلہ کذب و توہم کا جہاں میں عام تھا
درحقیقت آدمی انساں برائے نام تھا

تھا اندھیرا اور ضیائے توحید کی معدوم تھی
ہند میں ہر سمت روحانی فضا مسموم تھی

جب ہوا قدرت کو اظہارِ حقیقت کا خیال
ایک چوہے کو بنایا باعثِ حسنِ مآل
قلب پر سوامی دیانند کے پڑا نورِ جلال
چشمِ باطن میں نظر آیا حقیقت کا جمال

حق و باطل ضوئے حق نے آشکارا کر دیا
جلوۂ وحدت نے دنیا میں اجالا کر دیا

شب کی تاریکی میں جلوہ پرتو افگن ہو گیا
تابشِ انوار سے ہر ذرہ روشن ہو گیا
پاک کفر و شرک سے لوگوں کا دامن ہو گیا
لہر وہ اٹھی کہ جو صحرا تھا گلشن ہو گیا

پھر وحدت عالمِ اسباب چمکانے لگا
ہند میں پھر پرچمِ توحید لہرانے لگا

معرفت کا راز سوامی نے ہویدا کر دیا
کفر کی تاریکیوں میں نور پیدا کر دیا
وید کی توحید کا دنیا کو شیدا کر دیا
روح وہ پھونکی کہ مردوں کو مسیحا کر دیا

پھر پڑھایا وید کا ہم کو سبق بھولا ہوا
آریہ ورت اک چمن سا ہے پھلا پھولا ہوا

(مہتہ عجیب چند صبا ایڈیٹر "اردو گزٹ" رنگون، مانڈلے)

شورانتری

(بپکھک لالہ اندر سین جی وکیل انبالہ)

آریہ سماج کے اتہاس میں شورانتری کا تیوہار بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یہی وہ دن تھا جبکہ سوامی (دیانند) جی کے دل میں ایک خاص جگیاسا کو دیکھ کر ایک ایسا دھرم کا انکر پیدا ہوا۔ کہ وہ بعد میں ایک وشال درخت کی شکل اختیار کر گیا۔ اسی کا نام روحانی ترقی ہے۔ تمام تیوہاروں کا مقصد یہی ہے کہ آتمک ترقی کی جائے۔ نہ کہ کسی مردہ انسان کی خوشنودی کو مدنظر رکھ کے۔ ہشت حاصل کرنے کی آرزو رکھی جائے۔ اسی لئے تیوہار کے دن پرماتما کی خاص طور پر پوجا کی جاتی ہے۔ اور پرماتما ہی کا غور و عمل کیا جاتا ہے۔ سوامی جی کی ایک بدیہی مثال ہمارے سامنے ہے۔ اگر ہندو قوم میں یہ شورانتری کا تیوہار نہ ہوتا۔ تو سوامی جی کو اپنی دھارمک آتمک ترقی کا خیال کیسے آتا۔ وہ گیان کا بیج جو ان کے دل میں ازسرنو ہرا ہو گیا۔ ایک گیان کا سورج بنکر سنسار میں چمکا۔ پرماتما کی ادبھت لیلا ہے جب اس کی مہر ہوتی ہے۔ انسان کو بڑا سے بڑا خزانہ اس کی خواہش کے مطابق ایک دم بھر میں مل جاتا ہے۔ خواہ وہ روحانیت کا ہو۔ اور خواہ دولت آتم درشن کا ہو یا کسی سنسار کے پدارتھ کا۔ بدھ مت کے بانی گوتم بدھ کو محض ایک سوکھا درخت گرتا نظر آیا۔ اور اسی ذریعہ سے وافر شدہ اس کو ایسا گیان ہوا۔ کہ وہ سائنٹفک دنیا کے نصف النہار پر چمکتا نظر آیا۔ اسی طرح سائنسدان نے بھاپ کو ہانڈی سے نکلتے اور اس کے ڈھکنے کو دھکیلتے دیکھ کر ایسا گیان حاصل کیا کہ سٹیم انجن کو موجد بنا۔ بھگوت کی نسبت مشہور ہے کہ جب ایک مہنت نے میلے کی ٹوکری لے جاتے ہوئے کہا۔ "لالہ جی! ایک طرف ہو جاؤ" ان الفاظ سے اس کے آتما پر ایسی چوٹ لگی۔ کہ وہ دکانداری چھوڑ کر اصلی معنوں میں پرماتما کا بھگت بن گیا اور بھگتوں میں نام پا گیا۔ ایسی بیسیوں مثالیں موجود ہیں۔ کہ پرماتما کی مہربانی ان لوگوں پر ہوا ہوتی ہے۔ جو اپنے آپ کو اس کے پاس بناتے ہیں۔ اور اپنے آتما سے اس کا پریم رکھتے ہیں۔ سوامی جی جب بال ادستھا میں تھے۔ ان کا ہردیہ ایک بالک کا معصوم ہردیہ تھا۔ اپنے والدین کے دھرمک بچاروں کے سنسکاروں کے سبب جو ان کے کومل ہردیہ پر پڑتے رہتے تھے۔ ان کا ہردیہ پرماتما کے پریم سے بھرپور تھا۔ اور ان کے اندر پرماتما کی تڑپ اس قدر تھی۔ کہ جب آپ بھی رات کے سمے شورانتری کی رات کو رت جگا کرنے ہوئے شو جی کی پاشان کی مورتی کے سامنے سب براہمن سو جاتے ہیں صرف وہی جاگتے رہتے ہیں۔ اور ایک چوہے کو مورتی پر اچھلتے کودتے دیکھ کر انہیں

ہر دیہ سے ایک گیان کی دھارا بہہ نکلتی ہے۔ اور ان کو ایک گیان کا خزانہ مل جاتا ہے۔ اور وہ اپنے آتما میں محسوس کرنے لگتے ہیں۔ کہ شو یہ مورتی نہیں جس کی پوجا کی جاتی ہے۔ بلکہ شو کوئی اور ہستی ہے جس کی تلاش کرنی چاہئیے۔ اس کی تلاش میں وہ گھر سے نکلتے ہیں۔ اور عمر بھر سرگرداں پھرتے ہیں۔ مصائب جھیلتے ہیں۔ پوران وید شاستروں کی ودیا کو حاصل کرتے اور یوگ ودیا کے ماہر بنتے ہیں۔ اور آخرکار اپنی زندگی کے مقاصد کی پورتی میں کامیاب ہوتے ہیں۔ انہوں نے جس قدر سچائی کو حاصل کرنیکی کوشش کی وہ زمانہ پر روشن ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کی تعلیم سچائی سے بھری ہوئی تھی۔ اور اس نے زمانہ کو سکھ اور شانتی سے بھر دیا۔ انہوں نے ویدک دھرم کو اپنے صحیح روپ میں ثابت کر دیا۔ ذرا دیگر مذہبی شاستروں کی طرف نظر دوڑائیں۔ جو اس وقت سنسار میں نظر آتے ہیں۔ رادھا سوامی دیو سماج وغیرہ گوردوں کے بنائے ہوئے منتوں کی طرف دیکھو۔ عیسائی مسلمان مذاہب کی طرف دیکھو ہم کن کے بنائے ہوئے ہیں۔ کون سی ودیا اور شکشا کے وہ مالک تھے۔ کیا ان کے بزرگوں کا سوامی جی جیسے اعلیٰ ودوان کے کچھ بھی مقابلہ ہو سکتا ہے۔ ان مذاہب کے گھڑنے والوں نے محض اپنے زمانہ کے لوگوں سے سنی سنائی باتوں پر ہی عمل کر کے اپنے اپنے ڈھکوسلے کھڑے کئے ہوئے تھے۔ ان کی کوئی جدوجہد کوئی کوشش کہیں سے تعلیم حاصل کرنے یا سچائی کو حاصل کرنے کے لئے دکھائی نہیں دیتی۔ بس گھر سے ہی ہادی بنکر نکل پڑے۔ اور پرچار کرنا شروع کر دیا۔ جو منہ سے آیا یا جس بات سے اپنا مطلب سیدھا ہوا۔ وہی کہنا شروع کر دیا۔ اسی لئے عیسویت اور اسلام وغیرہ مذاہب بہت سی من گھڑت وہمی اور بے سرو پا باتوں سے بھرے پڑے ہیں۔ جس قدر انہوں نے اپنے وقت کی خرابیوں کو دور کیا۔ اسی قدر خرابیوں سے آئندہ زمانہ کو بھر دیا۔ بلکہ ان سے بھی بڑھ کر وہ خطرناک ثابت ہوئے۔ دنیا کی موجودہ حالت کوئی تسلی بخش حالت نہیں۔ یوروپ ایک آتش فشاں پہاڑ بنا ہوا ہے۔ جو کسی وقت بھی اپنی آتش فشانی سے موجودہ تہذیب کو نیست و نابود کر سکتا ہے۔ دنیا بھر کی ترقی یافتہ قوموں کی جنگی تیاریاں اس وقت دنیا کو سخت تشویش میں ڈالے ہوئے ہیں۔ کہ ان کا انجام

کیا انجام ہوگا؟ اسلام کی تاریخ کا ایک ایک صفحہ انسانی خون سے لبریز ہے۔ شروع سے یعنی جب سے اس نے دنیا میں جنم لیا۔ روزِ اول سے آخیر تک سوائے خونریزی اور کشت و خون کے اس میں کچھ بھی نہیں ہوا۔ یہی اس کے پھیلنے کا دنیا میں ایک واحد ذریعہ بنا رہا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اب بھی اسلام دنیا میں ایک طاقت ہے۔ جس نے زمانہ خائف ہے۔ کیا اسی کا نام امن اور شانتی ہے؟ دنیا کی اس حالت کو اگر کوئی چیز دور کر سکتی ہے۔ تو وہ محض ویدک دھرم ہے۔ اسی کے اونچے اور اعلیٰ اصول جب تک دنیا میں نہ پھیلیں گے۔ تب تک سکھ اور شانتی کا راجیہ دنیا میں مستحکم نہ ہوگا۔ یہی وہ اصول ہیں جن کو سوامی جی نے پھر جیوت کیا۔ اور جن کا سنگِ بنیاد آپ کے دل میں شورانتری کے روز رکھا گیا۔ ہم کو سوامی جی کو اپنی دھنیہ واد دینا چاہئیے۔ اور ان کا نہایت ہی کرتگیہ ہونا چاہئیے۔ کہ انہوں نے لاثانی قربانیاں کر کے گیان کی گنگا کو دنیا والوں کے لئے بہا دیا ہے۔ وہ اپنے زمانہ کے رشی تھے۔ ہم ان پر جتنا فخر کریں۔ ہر طرح بجا ہے۔ وہ دیگر مذاہب کے بانی والوں میں سب سے اونچا درجہ رکھتے ہیں۔ کسی کا اتنا بھی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ جتنا کہ ایک مشت خاک کا آفتاب سے۔

(اوم شم)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

شوراتری کا تحفہ

(لیکھک پنڈت ہی پال جی پھاٹک ویدک دھرم وشارد۔ لاہور)

آج سے ایک صدی پیشتر ویدک گرنتھوں کو خود غرض برہمنوں نے نیست نابود کر کے اپنے پیٹ پالنے کے لئے قسم قسم کے طریقے استعمال کرنے شروع کر دیئے تھے۔ اصلی ورن ویوستھا کا نام و نشان مٹ چکا تھا۔ ہر ایک شخص اپنے کو جو ایک حرف بھی نہ جانتا تھا۔ صرف برہمن خاندان میں پیدا ہونے کی وجہ سے سب سے اعلےٰ تصور کرتا تھا اس کے ساتھ ہی دوسرے ورن کے لوگوں کو ویدک تعلیم کی ممانعت کر دی گئی تھی۔ وید منتروں کے نام پر طرح طرح کے شلوک بنا کر من مانا دھن وصول کرنے لگے۔ جگہ جگہ مندر بنوا کر دھرم اور ایشور کے نام پر بھولے بھالے لوگوں کو لوٹنا شروع کیا۔ ایک عرصہ تک لوگ اندھوں کی طرح ان نام دھاری برہمنوں کے حکم کے مطابق چلتے رہے۔ غریب اور یتیم آریہ جاتی کے لال در بدر ٹھوکریں کھانے لگے۔ ان کو اس حالت میں مبتلا دیکھ کر باشندگانِ عرب کے منہ میں پانی بھر آیا اور انہوں نے بھی اپنا جال پھیلانا چاہا۔ کچھ ہی دلوں میں اسلام چمک اٹھا۔ اِدھر ان دھرم کے ٹھیکیداران نے فتوے دے دیا۔ کہ اگر کوئی شخص ملیچھ کے ہاتھ کی چھوئی ہوئی چیز استعمال کرے گا۔ تو اُسے ہندو دھرم سے باہر کر دیا جائے گا۔ اندھے کو کیا چاہیئے۔ "دو آنکھیں" مسلمانوں نے اس سے فائدہ اٹھایا

راجپوت بھی ان ویدک تعلیم کے دشمن۔ جاہل برہمنوں کے جال میں پھنس کر اپنی ہستی نیست و نابود کر چکے تھے۔ ان میں اتنی طاقت کہاں باقی تھی۔ کہ وہ ان دشمنانِ قوم و وطن کا سر اپنے قدموں پر جھکا سکتے۔ اُن کی اس حالت کو دیکھ کر سات سمندر پار رہنے والی عیسےٰ مسیح کی بھیڑوں نے بھی گلشن ہند سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ اور اپنے بازو پھیلا کر آریہ ہندو قوم کو اپنے آغوش میں لینے کی نیت سے ہند کی جانب سفر اختیار کیا۔ وہ کچھ زیادہ ہوشیار تھے۔ انہوں نے خیال کیا کہ اگر ہم نے بھی جبر سے کام لیا۔ تو ممکن ہے اپنے مقصد میں ناکام ہونا پڑے۔ لہٰذا انہوں نے دوسرا طریقہ اختیار کیا۔ اور ان نوجوانوں کو جمع کرنا شروع کیا۔ جو برہمنوں کی چالاکیوں سے بچنے کی خواہش میں ادھر اُدھر بھٹک رہے تھے۔ پرانوں کی گندی باتوں کو قبول کرنے سے انکار کرنے پر اپنے ہی ہمسایوں کے دشمن بن رہے تھے۔ اُن کو اپنے دھرم کی فضیلت بتا کر عیسےٰ مسیح کی کراماتوں کا ذکر کر کے اپنے گروہ میں شامل کرنا شروع کر دیا۔

۱۸۳۰ء میں ایگز بنڈر ڈف کلکتہ پہنچا۔ اور ایک انگریزی سکول جاری کیا۔ تاکہ وہ مغربی تہذیب کو ہندوستانیوں کے دماغ میں بھر سکے اور اس کے لئے راجہ رام موہن رائے نے اُن کو سکول کھولنے کے لئے جگہ بھی عطا کر دی۔ اور ساتھ ہی بہت سے طالب علم بھی دیئے۔ اس کام میں ڈف کو کافی کامیابی حاصل ہوئی۔ اور ہندوستانیوں کے اس جانب رُخ کر دیا۔ ناظرین خیال کر سکتے ہیں۔ کہ اس آریہ ہندو قوم کو ہر دو قوموں نے اپنے اندر جذب کر لینے کے لئے کیا کیا نہ کیا۔ کہیں جبر سے کام لیا۔ اور کہیں لالچ دیکر۔ آخر وہ دن بھی آ پہنچا۔ جب یہ قوم آخری سانس لینے لگی۔ اور ایک قوم پرست اپنے دھرم پر جاں نثار کرنے والا دلاور ظاہر ہوا۔ اور ایشور کا نام لے کر میدان میں کود ہی پڑا۔ اُس نے وید مقدس کی تلوار پکڑ اور صداقت کی ڈھال لیکر دشمن پر حملہ بول دیا۔ وہ سپہ سالار جدھر بھی نکلا۔ شیر کی مانند دھاڑتا ہوا دشمن کی صفیں صاف کرتا ہوا آگے بڑھتا ہی گیا۔ ہر چہار طرف بھاگڑ پڑنے لگی۔ میدان خالی ہو گیا۔ کسی نے غار میں چھپ کر جان بچائی۔ اور کوئی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا۔ رشی دیانند جی اپنی فتح پر خوشیاں مناتا ہوا ایک کونے سے دوسرے کونے تک دشمنوں کو للکارتا گھومتا رہا۔ آخر جب اُس کے سامنے کوئی نہ آیا۔ تو اُس نے خیال کیا۔ کہ میری پیاری آریہ جاتی کو مستقبل میں دشمن کے خوف سے رہا کرنے کے لئے بھی کوئی تدبیر کرنی چاہیئے۔ آخر اُس نے ستیارتھ پرکاش کی تصنیف کی۔

وید بھاشیہ:۔ اُس نے وید پاک کے مختلف ترجموں کا مطالعہ شروع کیا۔ تو آنکھوں سے اشکوں کا دریا جاری ہو گیا۔ زبان سے ایک آہ نکلی۔ اُس نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔ جو وید دنیا کو راہِ راست پر لانے والا تھا۔ اُس کو ان نام دھاری دھرم کی ڈھول پیٹنے والوں نے اپنے پیٹ کے لئے۔ اپنے مقصد کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے کو دنیا کی نظروں میں اونچا اٹھانے کے لئے کسی بُری طرح سے بھولے بھالے لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ جہاں وید تمام بنی نوعِ انسان کو آپس میں محبت کرنا سکھاتا ہے۔ وہاں آج ایک دوسرے کے دشمن اور خون کے پیاسے بن رہے ہیں۔ اس نے مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ میں وید پاک کی تعلیم کو دنیا کے کونہ کونہ میں پھیلاؤں گا۔ یہ خطرہ ہے کہ لوگ میری مخالفت کریں گے۔ مگر میں اب اپنی پیاری آریہ جاتی کو عروج کمال کی بلند چوٹی سے زوال کامل کے گہرے گڑھے میں گرا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔ جسم میں روح رہنے تک اس کی حفاظت کروں گا۔ اس پختہ ارادہ کے ساتھ اس نے ویدوں کا ترجمہ شروع کیا۔

یہ درست ہے۔ اُس کی زندگی نے اُس کا ساتھ نہ دیا۔ دشمن کی نظروں میں وہ پڑ گیا۔ اور جام شہادت پی کر اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گیا۔ اور جو کام کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ وہ بھارت کی اور آریہ جاتی کی بد قسمتی سے پورا نہ ہو سکا۔ مگر آج دنیا کے کونہ کونہ میں ویدک دھرم کا سکہ جم چکا ہے۔ ہر فرد و بشر کی زبان پر رشی دیانند کا نام موجود ہے۔ گوشہ گوشہ میں آریہ سماج کا بول بالا ہے۔ اس وقت بھی دشمنانِ ویدک دھرم رشی دیانند کے نام سے ایک بار تو سہم ہی جاتے ہیں۔ میدان مباحثہ میں آتے ہوئے کانپتے ہیں۔ اور جن کو ایشور نے عقل دی ہے۔ وہ ہزار زبان سے اُس کی تعریف کرتے ہیں۔

نرالی شوراتری:۔ دنیا کے آغاز سے شوراتری آتی تھی۔ ایک زمانہ تھا لوگ ہوَن اور یگیہ کرتے تھے۔ زمانہ بدلا اور پوجا کا طریقہ بھی بدلا۔ کوئی مندر میں گھنٹے اور گھڑیال بجا کر اپنے شِو کو خوش کرنا چاہتا۔ کوئی بھنگ کا رگڑا اس کی اپاسنا کرتا۔ کوئی تمام رات شِو مورتی کے سامنے جاگ کر طرح طرح کے پھل اور کھانے چڑھا کر اس کلجگ کاری پربھو کو رجھا کر وردان حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔ اس کے بعد شِو راتری چلی جاتی۔ ایک دو دن کے بعد پھر وہی منظر ہو جاتا۔ وہی کاروبار۔ وہی کھیل تماشہ۔ مگر اب شوراتری آئی۔ نئی امنگوں کے ساتھ آئی اور اپنے ساتھ ایک ہستی کو لائی۔ جس کے آتے ہی دنیا کا رنگ بدل گیا۔ لوگوں نے پوجا ضرور کی۔ مگر آخری بار۔ شِو کو خوش کرنے کی کوشش کی۔ مگر اس لئے۔ کہ اب مستقبل میں بتوں کا کچھ نہیں کرنا ہے۔ پھل چڑھاوا لے گئے۔ لیکن یہ خیال کر کے کہ آئندہ اُن کو اپنے جسم کی آہوتی اپنے پربھو کے چرنوں پر دینی ہے۔ گھنٹے گھڑیال بجا کر دنیا کو چوکنا کر دیا۔ شنکھ کی آواز نے خوابِ غفلت میں پڑے ہوئے لوگوں کو بیدار کر دیا۔ پجاریوں نے چلا چلا کر اعلان کر دیا۔ کہ اگر اب بھی ہوشیار نہ ہوئے۔ تو ہمیشہ کے لئے کفِ افسوس ملنا پڑیگا۔ اس کے بعد پوجا کے سارے سامان قفل میں بند کر دیئے گئے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے ٹھاکر جی کو سینہ پر ہاتھ رکھ کر بہتے ہوئے دریا کی نذر کر دیئے۔ اس کے بعد شوراتری نے الوداع کہا۔ مگر جاتے ہوئے ایک نشانی یادگار کے لئے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ تاکہ وہ ہمیشہ اس کی یاد کو تہہ دل سے برقرار رکھ سکے۔ اس تحفہ کو پاکر لوگ خوشی سے اچھل پڑے۔ مستی میں جھومنے لگے۔ یہ تحفہ تھا رشی دیانند۔ جس کی آمد نے دنیا میں ایک زبردست تغیر پیدا کر دیا۔ اُس گلشن میں جو خزاں کے ہاتھوں برباد ہو چکا تھا از سر نو بہار آ گئی۔

رات کا تیسرا پہر تھا۔ ایک چوہا بِلوں سے نکلا۔ شوراتری نے رخصت ہوتے ہوئے اس چوہے کے ذریعہ رشی کے دماغ میں علمیت کی روشنی جگمگا دی اور سچے ایشور کی تلاش کا خیال اُس کے دماغ میں پیدا کر کے شوراتری کو الوداع کہا۔

ریویو

اپدیش امرت {پانچ بھاگ ہندی}

پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے سیکرٹری آریہ سماج و دیپک سبھا دہلی نے بچوں کی شکشا کے "اپدیش امرت" پانچ بھاگ ہندی میں لکھی تھی۔ اب اُن کا دوسرا ایڈیشن نکل گیا ہے۔ ان میں نظمیں۔ سوانح عمریاں اور اچھے اچھے پاٹھ بڑھا کر پستکوں کو سب طرح سے اُتم کیا گیا ہے۔ ان میں وید منتروں کے آدھار پر دھارمک شکشا کے سب پاٹھ سرل اُپیوگی اور روچک بنائے گئے ہیں۔ یہ پانچوں حصے درجہ بدرجہ چوتھی شرینی سے آٹھویں شرینی تک پڑھائے جا سکتے ہیں۔ سب آریہ بھائی بہنیں اور پاٹھ شالاؤں کے سنچالکوں کو چاہیئے کہ دھرم شکشا کی اِن پستکوں سے لاہ اٹھائیں۔

(بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

سماج مندر کی تعمیر کے لئے دان:۔

آریہ سماج مندر کی تعمیر کے لئے ایک ہزار روپیہ شریمتی رام پیاری جی دھرم پتنی جسونت رام مت اپنے پتی کی یادگار میں بندر سنگلے بھیج دیا۔ لالہ کرم چند ... نے ایک سو روپیہ شمشان بھومی ... دان دیا۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

ویدک سدھانت بھاسکر

(از پنڈت ترلوک چندر جی شاستری پوران بھاسکر قادیان)

آنجہانی ویدک یگ میں پرانے سمرتیہ پہرشی دیانند سرسوتی کے ویدک سدھانت ہر ایک کے پرمیہ پرانکٹ ہو چکے ہیں۔ جوں جوں وگیان درسائنس کی ترقی ہو رہی ہے۔ توں توں رشیوں کے بوتر ہردیہ سے نکلا ہوا ایک ایک شبد رچاو اگیانتم کال کی کھلبلی مچا رہا ہے۔ نہ صرف بھارت درش ہی میں ان کے سدھانتوں کا ڈنکہ بج رہا ہے۔ بلکہ ودیشوں میں بھی مہرشی کی پاکھنڈ کھنڈنی پتاکا زملے کی رشیوں کے بھگت جاکر سائنس دانوں کے وچاروں کو اس طرف ہی مائل کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر ہماری پرسنتا کی کوئی حد نہیں رہتی جبکہ ایک ودیشی کے منہ سے رشی کے رنگ میں اور پرچار کی بھاکو سنتے ہیں۔ کہ مہرشی دیانند سرسوتی یوگ برگ تھے۔ اُن کی وچاروں کی پرترتا جو ہی اونچی تھی ان کا پہ ایک پورے درجہ تک جا چکا تھا...... وغیرہ وغیرہ۔

ہماری خوشی صرف یہاں ہی سماپت نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اور بھی آگے بڑھتی جاتی ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے جن سدھانتوں پر لوگ تمسخر اڑایا کرتے تھے۔ اور جن کو بعید از عقل جان کر ان پر اعتراض کرتے تھے۔ آج وہی سدھانت دنیا کے جیون بنے ہوئے ہیں۔ قدرت نے بھی اس بات کو زیادہ سپشٹ کر دیا ہے کہ اگر سنسار کے لوگوں میں جیون کی جیوتی جگ سکتی ہے تو صرف یہی ایک سادھن ہے۔ کہ لوگ ویدک سدھانتوں کو اپنا کر ویدک دھرم کے علم کو بلند کریں۔

پورانک کال

پورانک کال میں کتنا گھور اندھکار تھا۔ یہ بات کسی کو معلوم نہیں ہے کہ ویدوں کی کیا دشا تھی۔ پرانوں کے راجیہ سے کون بچا ہوا تھا۔ بڑے بڑے دھرندھر ودوان بھی جن کے دماغ پر قفل لگ چکا تھا۔ اس پورانک رو میں بہنا ہی اپنی زندگی کا مقصد جانتے تھے۔ کس کو طاقت تھی۔ کہ وہ پرانوں کے خلاف چوں بھی کر سکے۔ علم پک چکا تھا۔ ودوانوں سے جہاں تک ہو سکا۔ ویدوں کے ارتھوں کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔ من مانے ارتھ کر کے کس کس نے اپنی خود غرضی پوری نہیں کی؟ کیا کسی کو طاقت تھی۔ کہ علی الاعلان ویدوں کو اشیور گیان ثابت کر سکے۔ کیا کوئی ایسا ماں کا لعل تھا۔ جو کہ دوسرے مذاہب کے حملوں کی ویدک سدھانتوں کی تردید میں لکھی ہوئی تمام

کتب کا منہ توڑ جواب دے سکے۔ کیا کسی میں ہمت تھی۔ کہ عیسائیوں کی بلند لہروں کے آگے بند باندھ سکے۔ کیا کوئی ایسا شخص موجود تھا۔

کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ مگر اُن کے راز کو سمجھنے والا کوئی نہیں تھا۔ کیونکہ اس کا ثبوت صرف اس مسئلہ سے ہی ملتا ہے۔ کہ

جو کہ مصنوعی شیروں کو پچھاڑ سکتا ہو؟ وید دُنیا میں موجود تھے۔ مگر ان سے پیار کرنے والا موجود نہیں تھا۔ ویدک دھرم زمین پر قائم تھا۔ لیکن اس کا پرچار کرنے والا کوئی نہ تھا۔ اس اندھکار یگ میں ایشور بھی پہلے کی طرح موجود تھا۔ مگر اس کا بھگت اور ساکھشات کار کرنے والا کوئی نہ تھا۔ شاستر بھی یہی موجود تھے۔ جو کہ آج یورپ کی نظروں

بھات روشن کے علماؤں میں بھی یہ وہم گھر کر گیا تھا۔ کہ ان شاستروں کا آپس میں عظیم اختلاف ہے۔ وہ ان کا پرسپر اتفاق ماننے سے منکر تھے۔ اور تو اور بھارت ورش بھی یہی تھا جس کو اندھکار یگ میں بنظر حقارت دیکھا جاتا تھا۔ تعلیم رائج تھی۔ مگر درحقیقت کوئی معلم نہ تھا۔ سیوا موجود تھی۔ مگر دھارمک سیوک کا ابھاو تھا۔ سینا منتشر تھی۔ لیکن سیناپتی کوئی نہیں

تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں سنتیہ کے متلاشی بشیشہ دربدر دھکے کھا رہے تھے۔ لیکن افسوس سچا گرو نہیں تھا۔ ودیا موجود تھی۔ مگر ودوان نہیں تھا۔ ربانی بھی تھی۔ ربانو نہیں تھا۔ برہمچریہ کی جیوتی ٹمٹما رہی تھی۔ لیکن حکم کا تابع برہمچاری کوئی نہیں تھا۔ سنیاس بھی موجود تھا۔ مگر افسوس کہ سچا سنیاسی کوئی نہیں تھا۔ تیاگ کا سوروپ تو نظر آتا تھا۔ مگر کمی صرف تیاگی کی تھی۔ بھارت ماتا ہی تھی۔ مگر بھرت کا ابھاو تھا۔ دربار قائم تھی۔ لیکن دربور کھشتم بیتامہ کوئی نہیں تھا۔ بھی ویدانت تھا۔ لیکن ویاس اور شنکر آچاریہ جی عدیم المثال تھے۔ ایودھیا وہی تھی۔ مگر رام نہیں تھا۔ پانڈو موجود تھے۔ لیکن اُن کے سہائیک بھگوان کرشن غائب تھے۔ منوسمرتی کی کتاب ملتی تھی۔ مگر منو مہاراج کا دل موجود نہیں تھا۔ کرشن کی گیتا لوگوں کے گھروں میں موجود تھی۔ مگر افسوس! کہ کرشن کا پیارا مکھ موجود نہیں تھا۔ وہی بنسری تھی۔ مگر بنسری بجانے والا کوئی نہیں تھا۔ وہی گانڈیو دھنش موجود تھا۔ مگر ارجن کی بھجا غائب تھی۔ ویدک خزانہ بھی تھا۔ لیکن خزانچی کا نشان نہ تھا۔ کیا کیا بتایا جائے قلم وہی تھا۔ مگر لیکھک نہیں تھا۔ اپدیش تھا۔ اپدیشک کوئی نہیں تھا۔ راگ تھا۔ لیکن سچا راگی نہ تھا۔ شاستر ارتھ بھی وہی تھا۔ لیکن شاستر ارتھی کوئی نہ تھا۔ شاستر تھے۔ مگر شاستری لاپتہ تھا۔ بچیہ بھی تھا۔ مگر بچیہ کا رکھوالا کوئی نہیں تھا۔ الغرض ہم تو تھے۔ لیکن ہمارا کوئی نہیں تھا۔ تم تھے۔ اور تمہارا کوئی نہیں تھا۔ یہ تھے ان کا بھی کوئی نہ تھا۔ وسائل تھے۔ مگر ان کا کوئی نہ تھا۔ منتر تھا۔ پرنتو پران نہ تھا۔ جیون تھا۔ مگر آدرمان نہ تھا۔ بل تھا۔ مگر کوئی بلوان نہ تھا۔ دھن بہت تھا۔ لیکن دھن کا کوئی دھنی نہ تھا۔ گنوں تھے۔ زرگنی کا ابھاو تھا۔ صداقت تھی۔ پر صادق نہیں ملتا تھا۔ کشتی تھی۔ مگر اس کا ملاح نہ تھا۔ جب ایسی عجیب حالت تھی۔ تب تھا کیا؟ کیا دنیا آج کل کی طرح نہیں تھی؟ تھی۔ اور بالکل ایسی ہی تھی۔ لوگوں کے جسم بھی ایسے ہی لمبے چوڑے اور موٹے تھے۔ سارے اعضاء بھی یہی تھے۔ مگر اس اندھکار یگ میں اس چیز کا اضافہ تھا اور دوسری چیز کی کمی۔ اندھکار کی ترقی اور پرکاش کی تنزلی تھی۔ لوگوں کے دل بھی اندھیرے میں تھے۔ آنکھوں کے آگے بھی اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ گھر بھی اندھیرے میں۔ جاتی بھی اندھیرے سے گھیرے ہوئی تھی۔ دیش پر بھی ابرِ اندھکار محیط تھا۔ دھرم کا نام بھی اندھیرا پڑ گیا تھا۔

گلہائے عقیدت

سوامی! ترا ہر سانس حقیقت کی ندا تھا
آنکھوں سے ٹپکتی تھی مئے صدق کی مستی
تکلیف و مصائب کو سہا صبر سکوں سے
ہنستے ہوئے کی زندگی قربان وطن پر
قتالِ بطالت تھا تو دشمن نفرت
واتو نے کئے زندگی و موت کے عقدے
ہر ہندو و مسلم سے تو کرتا تھا محبت
سرشار کیا تو نے ہر اک بزم جہاں کو
کا خور ہوئی جس سے کہ ظلماتِ بطالت
نفرت کا تو دشمن تھا عداوت کا عدو تھا
سوامی! تری بانی نے کیا مُردوں کو زندہ

ظاہر میں تو انسان تھا باطن میں خدا تھا
کا شانۂ دل امرکزِ انوارِ خدا تھا
حق یہ ہے کہ تو بندۂ تسلیم و رضا تھا
اک رگ میں تیری جذبۂ ایثار بھرا تھا
اے سوامی! تو صد مظہرِ اسرارِ وفا تھا
گمراہوں کا دنیا میں تو اک راہ نما تھا
مخلوقِ خدا کے لئے انسانی خدا تھا
تو ساغرِ صہبائے محبت کا نشہ تھا
تو شمعِ صداقت کی وہ پُر نور ضیا تھا
آغازِ محبت تھا تو انجامِ وفا تھا
اس عالمِ فانی میں تو پیغامِ بقا تھا

روشن ہوا ہر خانۂ دل جس کی ضیا سے
آئینۂ عالم کی وہ یہ نور جلا تھا

روشن پٹیالوی بی۔ اے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اسی اندھکار میں ہی قدم قدم پر پرکاش بھی تھا۔
لیکن اس کو دکھلانے والا کوئی نہ تھا؛

بھگوان دیانند کا ظہور:-

ایسی حالت میں لوگوں کے قلوب میں تبدیلی آئی۔ گھروں میں روشنی ہو گئی۔ جانیں بھی منور ہو گئیں۔ دلیش نے بھی اندھکار کا قلع قمع کیا۔ پرکاش ہی پرکاش پھیل گیا۔ زمین پر بھی روشنی تھی۔ آسمان پر بھی نور تھا۔ اطراف بھی تجلی سے چمک اٹھے۔ تھا سکو طلوع ہوا۔ اس کے ہاتھ میں چاروں وید تھے۔ اس کی زبان پر ویدی شلوکوں کے سوتر تھے۔ جو بھی دھرم کا نیا ... تھا۔ لوگوں نے اس کو دیکھ کر پکارا۔ کہ:-

कः पद्मिनीनां वदलिम-
दीधितिः?
धर्मः परः कः कविवाचिकः
स्थितः?
का कण्ठभूषा वयमाद वि-
भौतिकः?
स्वामी दयानन्द सरस्वती
यमी।

[illegible]

अगत्नये दर्शितवेदभास्करः
प्रभो दयानन्द इति प्रतापवान्॥

ہرشی کا آنا تھا۔ سینہ اور اسیتہ میں تمیز ہونے لگا۔ وہ ویدوں کا بھاسکر تھا۔ شاستروں کا دواکر تھا۔ دنیا نے ان کے ستیہ دھانتوں کو اپنایا۔ بھارت ماتا بھرت والی ہو گئی۔ ویدوں کو وید بھگت مل گیا۔ شاستروں کا شاستری کو پاکر جھولے نہ سمائے۔ دیش اپنے دیش بھگت کو پاکر اچھل پڑا۔ دنیا نے لوگوں اپنا سچا نیتا پاکر دیوالی منائی۔ رشی کے آگے سب نے سر خم کیا۔ ان کے تجربہ کو دیکھ کر یورپ کی فضا بھی ان کے گن گانے لگی۔ اسلام کی بنیادیں ہل گئیں۔ بائبل کے ستیہ دھانتوں میں تبدیلی کی ... [illegible]

[illegible]

آریہ سماج حیدرآباد سندھ کی رپورٹ

آریہ سماج حیدرآباد سندھ کی سالانہ جنرل میٹنگ کل بتاریخ ۱۲ فروری کو آریہ سماج مندر میں ... مہاشہ گوبند رام جی منتری نے حساب آمد و خرچ ماہ فروری ۱۹۳۶ء سے ماہ جنوری ۱۹۳۷ء کا سنایا۔ جو سرو سمتی سے پاس ہوا۔ پھر منتری جی نے پچھلے سال کی رپورٹ سنائی ... گزشتہ سال آمدنی اور کام کے لحاظ سے بہت ہی اچھا رہا ہے۔ اس سال ...

[illegible]

(موہن لال آپ منتری آریہ سماج حیدرآباد (سندھ))

آریہ سماج امرتسر میں کتھا:

آریہ بازار شردھانند میں صبح ۸ بجے سے ... پنڈت ... جی ایم اے نے ... کتھا شروع کر دیا ہے ... تک جاری رہے گی۔

(منتری آریہ سماج شردھانند بازار)

... ان کا جسم آج ہمارے درمیان موجود نہیں ہے مگر ان کی ہستی امر ہے۔ جب تک پہاڑوں کی چوٹیاں موجود ہوں گی۔ اور جب تک ... کا نام قائم ہے۔ اور جب تک ... چاند رہے گی۔ تب تک ہمارا ... رہے گا۔

यावत् स्थास्यन्ति गिरयः
सरितश्च महीतले।
तावद्दयानन्दकीर्तिर्लोकेषु
प्रचरिष्यति॥

[illegible]

دیانند کالج جالندھر کی کانووکیشن

[illegible]

(نامہ نگار)

جو جاگت ہے سو پاوت ہے۔ جو سووت ہے سو کھووت ہے

(ایک حکایت: مہاشہ بابو رام جی گپتا لدھیانہ نواسی)

(۱)

اس دن سردی بھی لہجے پر تھی۔ جوبن اور جوانی پر تھی۔ ہو کا عالم سردی کا سناٹا۔ رات آدھی سے بھی زیادہ منزل طے کر چکی تھی۔ میں ایک گہری جھپکی تک لے چکا تھا۔ سامنے کی کھڑکی کے کچھ کھلے حصہ میں ہوا نے پرویش کر کے رضائی پر کمبل اوڑھنے کی ضرورت جتلائی۔ اس کشمکش میں نیند کی گہرائی جو کم ہو چکی۔ تو ایک آواز نے اسے اور بھی کم کر دیا۔ میں ادھ جاگا سا ہو گیا۔ مگر بیست سامنے کی موجی منڈلی ابھی تک بھی کہاں سوتی تھی۔ ان کا گراموفون برابر چل رہا تھا۔ اس وقت ریکارڈ سے آواز آ رہی تھی:۔

"جو جاگت ہے سو پاوت ہے۔ جو سووت ہے سو کھووت ہے"

اس چنڈال کوشن کو بہتر کیسے ہو سکے کا جو عمل ہو سکتا ہے؟ ریکارڈ سے پھر وہی آواز آ رہی تھی بیپ جل رہا تھا۔ اس کی روشنی میں سامنے کی دیوار سے لگی رشی کی تصویر جگمگا رہی تھی۔ ہنس بول رہی تھی۔ ریکارڈ کے پیچھے سور کے ساتھ اپنی لے کو دہرا رہی تھی:۔

"جو جاگت ہے سو پاوت ہے۔ جو سووت ہے سو کھووت ہے"

میں سر پکڑ کر سوچنے لگا۔ اوہ! میں نے کتنا کھو دیا۔ میرے دیش نے کتنا کچھ کھو دیا۔ اسے جگانے کے لئے کئی مہان پرش آئے۔ اور انہوں نے ان کے شاستر بھی لکھے۔ مگر نیند کے متوالے برابر سوتے ہی رہتے اور سو رہے ہیں۔ ان میں جو جاگے۔ ان کے بھاگ بھی جاگے۔ مگر میرے دیش باسی تو پانچ ہزار سال سے برابر سو رہے ہیں۔ یوں تو کبھی ایک نے ان کو جگایا۔ مگر رشی نے تو ان کو اٹھایا۔ جگا کر "جاگنے میں جانے کی راہ اور راز" بتایا۔ ان کو انسانیت کو اونچا لے جانے کے لئے ان کے تفرقہ کے طرح کو جمع میں بدلنے کے لئے اپنا جیون دکھایا۔ مگر اب یہ سوتے ہیں یا جاگتے۔ اور جاگے ہیں یا آنکھ ملتے ملتے کروٹ بدل رہے ہیں۔ اس کا اندازہ تو لیتا ہی کوئی مہان پرش لگائے۔ تو لگائے۔ ورنہ اور کس میں سامرتھ ہے۔ پر بھائی! اس صداقت میں کس کو سندیہ ہے۔ کہ وہ اس شوراتری کی کالی کالی رات میں کچھ جاننے کے لئے اور دوں کو جگانے کے لئے خود جاگا تھا۔ جس وقت میں کہ سبھی سو سکتے ہیں۔ یگی جاگتے ہیں۔ ہر ایک کی ہوا میں یہی گونج رہی ہے:۔

"جو جاگت ہے سو پاوت ہے۔ جو سووت ہے سو کھووت ہے"

(۲)

دو سال کم ایک صدی سے صرف دو سال کم سمت ۱۸۹۲ کی بات ہے۔ کاٹھیاواڑ پرانت کے موروی راجیہ کے ٹنکارا گرام میں شیو بھکت امبا شنکر نے اپنے چودہ سالہ بچہ کو شوراتری کے برت اور شیو پوجا میں شامل ہونے کے لئے آگیا دی۔ دیکھا جانے والے سونے کو چھپانے کی کہتے ہیں۔ کہ اس متوالم کے چہیتے اب تک بھی موجود ہیں۔ جس میں جاگنے والی چیونٹی جگی تھی۔ شوالے میں شیو کیرتن ہو چکا پہلے پہر اور دوسرے پہر کی پوجا بھی ہو چکی تھی۔ بھگت جن ایک ایک کر کے سونے لگے۔ امبا شنکر جی جھپکی لینے لگے۔ تو دوسرے بھگت بھی خراٹے بھرنے لگے۔ پجاری بھی جہاں تہاں پڑ گئے۔ گمر شنکر کا شانتی دیو شوالے کی سلطنت اب چہا گئے بیجھی تھا۔ سناٹا سو رہا تھا سب پر نیند کا غلبہ تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ چھپیوں دیوتاؤں اور آپ دیوتاؤں میں نیند کی سیجیں بچھی اور ان پر سب لوگ سو گئے ہیں۔ مگر چودہ برس میں ایک چودہ سالہ بالک مول شنکر جاگ رہا تھا۔ چوہا آیا۔ اور شیو کے چھڑاوے کو چٹ کرنے لگا۔ یہ درشیہ دیکھ کر مول شنکر کے ہردے منڈل میں جیونی جگی۔ کون کہہ سکتا تھا کہ ایک چھچھ سا جنتو بھی ان کا گشنا یہ ایک سادھن ہو گا۔

"رحمن دیکھ بڑن کو لگھو نہ دیجئے ڈار۔ جہاں کام آوے سوئی کیا کرے تروار"

اسے رحیم بڑی چیز کو دیکھ کر چھوٹی کو نہ پھینک۔ جہاں سوئی کام آ سکتی ہے۔ وہاں تلوار کیا کر سکتی ہے؟

(۳)

چھوٹے چھوٹے بون بالک ایک چوہے کے پیچھے پتھر اینٹیں مار رہے تھے۔ میں پاس سے گزرا تو پوچھا "ارے لڑکو! اس نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ اس کا پیچھا چھوڑ دو۔" ان میں سے ایک بڑی عمر کا کہنے لگا۔ "پیچھا کیسے چھوڑ دیں۔ اس نے میدان کربلا میں مشکیں کاٹ کر سب کو پیاسا مروایا تھا۔"

کتنا غیر منصفانہ اندھا انتقامی جذبہ ہے۔ میں نے کہا۔ "برخوردار! اس نے تو تاریخ کا تختہ ہی پلٹ دیا ہے"۔ وہ ہنس کر تالی بجانے لگے۔ وہ اپنی دھن میں مست تھے۔ میں اپنی دھن میں۔ ہر ایک اپنی ہی دھن میں مست ہے۔ مول شنکر کو سچے شیو کے پانے کی دھن

تھی۔ اس نے گھبرا کر اپنے چچا امبا شنکر کو جگایا۔ اور یہ درشیہ دکھایا۔ پوچھا۔ "آپ تو شیو کو سب کا رکھشک بتلاتے تھے۔ مگر یہ تو اپنی بھی رکھشا نہیں کر سکتا۔ یہ شیو کیسا؟" "چپ رہو تم نہیں جانتے۔ اس قسم کے فضول سوال مت کرو۔"

بھلا اس جھڑکی سے کہیں اس جگی آتما کو چپ کرایا جا سکتا تھا۔ اور پھر ایسی مہان آتما کو جو آواز کی آزادی دینے والی آیا ہو۔ رشی کو بودھ ہو چکا تھا۔ یوں تو ۱۴ سال پہلے جنم لے چکا تھا۔ مگر واستوک جنم تو اس کے بودھ کال سے ہی ہوا سمجھئے:۔

(۴)

مسیح نے کہا۔ کہ میں باپ کو بیٹے سے اور بھائی کو بھائی سے جدا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ مگر میرے مسیحا بھارت رشی کے مسیحا نہیں۔ سنسار کے مسیحا دیانند نے کہا۔ میں سب کو ملانے آیا ہوں۔ زنگت کے بھید بھاؤ کو مٹانے آیا ہوں۔ "سب کو سب سے ستر درشٹی سے دیکھیں" یہ بتلانے آیا ہوں۔ پرانی کا پرایا پن بھلا کر انسانیت کا اور نچار کرنے آیا ہوں۔ اپنے جیون کے الپ کال میں رشی نے جو کچھ کر دکھایا۔ اسے عام محاورہ میں جادو کہہ سکتے ہیں۔ مگر وہ وید کا پتر اودھارک تو طلسم توڑنے والا طلسم تھا۔ اس نے منشیوں کو ملانے اور ان کے کلیان کا ایک ہی ڈھنگ بتایا۔ صرف ایک ہی ڈھنگ اور ایک ہی کالنٹی یوشتی۔ ایسا مکمل کہ فطرت میں سمندر بند۔ اس کا نام رکھا "آریہ سماج"۔

جو کچھ سوچیں مشکل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آریہ سماج میں ٹھہراؤ آ گیا ہے۔ مگر کیا واستو میں آریہ سماج میں ٹھہراؤ ہے؟ آریہ سماج کے عالمگیر اصول کسی نہ کسی روپ میں لوگوں میں پھیل رہے ہیں۔ نام کچھ ہی ہو کام آریہ سماج کا ہی ہو رہا نظر آتا ہے۔ مہرشی سوامی نے ستیارتھ پرکاش میں گورو کل کا نقشہ بنایا۔ آریہ سماج نے اس سکیم کو اپنایا۔ اب گورو کل کے بغیر گت کہاں۔ جین سماج نے بھی گورو کل کھول دیا۔ پچھلے دنوں کچھ سمے کے لئے مجھے پنچکولہ جین گورو کل دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ واپسی پر میں نے اس کے دروازے سے نکلتے ہی کہا۔ "رشی دیانند تیری جے" برڈ ہی بدلا ہوا نہ ہے۔ باقی اور فرق کیا ہے۔ اس لئے مجھے یہ بات کبھی نہیں جچی۔ کہ آریہ سماج مشکل ہو گیا ہے۔ لیکن یہ سچ ہے۔ کہ آریہ سماج میں پرچار کے لئے وہ لگن اور آگنی نہیں رہی۔ جو اس کے آرمبھ کال میں اس میں پائی جاتی تھی۔ بدھ دھرم پھیلنے کا کارن اشوک جیسے راجا کا تیاگ اور اپنی پیاری سنتان تک کی قربانی تھی۔ بدھ کے انویائی گدی دار راجا بھی پرچارک تھے۔ دیکھنے والے کہتے ہیں۔ کہ ہماری حالت اس سے بالکل الٹی ہے۔ آریہ سماج آرمبھ میں تیاگی اور پرچارک تھا۔ آج گرہستی بن گیا ہے۔ اس نے سنستھاؤں کے روپ میں سنتان پیدا کر لی ہے۔ سنستھائیں بھی ضروری ہو سکتی ہیں۔ مگر گرہست کے مایا جال میں پھنس کر پرچارک ہو جانا بھی کہاں شوبھا کی بات ہے؟ اس دن اپنے ایک افریقہ نواسی متر کو سٹیشن پر وداع کرنے کے لئے گیا۔ تو چھ مسلم نوجوانوں کے گلے میں ہار اور ان کے گرد مجمع کو دیکھ کر میں نے پوچھا۔ "یہ صاحب کہاں جا رہے ہیں؟" "یہ قادیان شریف سے آئے ہیں۔ افریقہ۔ جاوا۔ سماٹرا اور دیگر جزائر میں اسلام کے پرچار کے لئے جا رہے ہیں"۔ ایک سجن نے بتلایا۔ میں سوچنے لگا۔ "دعویٰ ہمارا تھا۔ عمل اور کر رہے ہیں۔ دیر نہیں ہوئی۔ دو دن کے لئے دیوبند جانا پڑا۔ دیوبند کی اسلامی درسگاہ کو دیکھ کر تو میں چکت رہ گیا۔ میں نے دو دن متواتر چار چار گھنٹے تک درسگاہ کا کونہ کونہ دیکھا۔ پڑھنے پڑھانے۔ رہن سہن اور کھانے کا سب ڈھنگ دیکھا۔ چین۔ جاپان۔ جاوا۔ کابل۔ بلخ اور بخارا کے ودیارتھیوں کو دیکھا۔ بہتوں سے بات چیت بھی کی۔ انہیں دیکھ کر میں نے کہا۔ "میرا آریہ سماج بہت پیچھے ہے"۔ آریہ سماج کے کام کرنے والوں کو وہاں جا کر دیکھنا چاہئے۔ کہ یہ درسگاہ صرف قرآن پر قربان ہونے والے کتنے پروانے پیدا کر رہی ہے۔ لوگ بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ جو راز رشی نے بتلایا تھا۔ وہ ہم نے سمجھا۔ مگر اوروں نے پایا۔ جاگنے والا ہی تو پائے گا:۔

(۵)

آج ہمیں جگانے والا جاگا تھا۔ ہم جاگیں گے۔ تو اوروں کو جگا سکیں گے۔ آج بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے۔ ہر ہٹلر اپنے آپ کو آریہ سنتان بتلاتا ہوا بھی کہہ رہا ہے۔ کہ "سفید کالوں پر راج کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ پاپی نرشنلے سب کی ننگی بڑھا رہی ہے۔ سب کو ویدامرت کے چھینٹوں کی ضرورت ہے۔ سنسار کے کونہ کونہ میں یہ سندیش پہنچانے کی ضرورت ہے۔ "پرنیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے":۔

آج سے دو سال بعد "رشی بودھ شتابدی" ہو گی۔ اس لئے سمت ۱۹۹۴

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

شِوراتری کا پَرشاد!

(لیکھک وید راج پنڈت پورن چند جی ودیارتھی)

شِوراتری ایک پُرانا پرب ہے۔ جو پراچین کال سے تقریباً بھارت ورش کے ہر ایک حصّہ میں منایا جاتا ہے۔ یہ دیوہار اتنا ہی پُرانا معلوم ہوتا ہے۔ جتنا کہ ویدک آدمی۔ پُرانی ٹکسال کے لوگ یہ دنت کتھا بتلاتے ہیں کہ اس دن شِو جی مہاراج جن کو مہادیو بھی کہا جاتا ہے۔ اپنی سمادھی کھولتے ہیں۔ اور بسنت ہر آسن سے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کے پرمان کے طور پر وہ لوگ بتلاتے ہیں۔ کہ سانپ۔ بچھو۔ اور کنکھجورے آدی جنتو اپنے بلوں سے نکل کر بھومی پر رینگنا شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی کوئی اس کو پرلے کے بعد پہلا سرشٹی اُتپتی دوس بھی بتلاتے ہیں۔ یہ پرو پھاگن چودس کرشن پکش میں منایا جاتا ہے۔ پورانک پدھتی ماننے والے آریہ لوگ برت دھارن کرتے اور شِو پوجن کرتے ہیں۔ ورتمان شِو پوجن ایک پرکار کی مورتی پوجا ہے۔ جو بودھ کال سے چلی آ رہی ہے۔ اور جس کا کھنڈن ترک کے اوتار بھگوان دیانند جی نے بھی پرکار کیا ہے۔

پرنتو ہم نے اس مورتی پوجا کو چھوڑتے ہوئے اس پرو کی مہانتا کو جاننا ہے۔ اور اپنے انوبھو اور بُدھی سے کام لینا ہے۔ اس سمے سردی کم ہو جاتی ہے۔ اور بسنت رتو شروع ہو جاتی ہے۔ اور دھیان اور سمادھی لگانے میں قدرت پورا پورا سہیوگ دیتی ہے۔ دھیان اور سمادھی تبھی لگ سکتی ہے۔ جب شریر یک طور پر جسم گرمی اور سردی میں یکساں حالت میں رہے۔ تبھی آسن درڑھ ہو کر دھیان اور سمادھی کا اَبھیاس ہوتا ہے۔ بھگوان کی آرادھنا میں من خوب لگتا ہے۔ آلسیہ اور پرماد خود بخود دور ہو جاتا ہے۔ اتنا اس سمے بھگوان کے دھیان آنند کا مزا اُٹھتا ہے۔ پرایہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ جو آتما پکشی آدی پرانی بھی نواس کرتے ہیں۔ وہ بھی اپنی بولیوں میں بھگوان کی مہما گاتے ہیں۔ یدی اس سمے دھارنا۔ دھیان اور سمادھی لگانے کا یتن کیا جائے۔ تو ہر ماس میں ہی کچھ انوبھو ہونے لگ جاتا ہے۔ پرکرتی اس سمے سادھک کی مددگار بن جاتی ہے۔ مند مند سُگندھت وایو جنگلوں اور باغوں میں چلتی ہے۔ برکھشوں سے نئی نئی کونپلیں پھوٹ پھوٹ کر سبز جسم کا درشن کراتی ہیں۔ اور اُتساہ بڑھاتی ہیں ؛

موہ مایا میں پھنسے ہوئے ہم لوگوں کے لئے یہ دوس مایا سے اوپر اُٹھنے کا ہے۔ ورنہ پھر برابر سال بھر آلسیہ اور پرماد کے کیچڑ میں پھنس کر موہ مایا کے دھکے کھانے پڑتے ہیں۔ اور سنسار یک دکھ کے علاوہ گرمی۔ برسات اور سردی سے تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ یدی اس دن سے دیا نام آدی سے متر پر اور دھیان آدی سے آتما کو سدبدھ بنانے کا یتن کیا جائے۔ تو سال

بھر آنند سے گزر جاتا ہے ؛

شِوراتری کی مہما

جن مہاتماؤں نے انیک جنم جنمانتروں سے اپنے آتما کو اُنّت کیا ہوا ہے۔ وہ اس اوسر سے مہان لابھ اُٹھاتے ہیں۔ ایسے ہی یوگی مہاتماؤں میں سے مول شنکر ایک مہان دکھنی مورتی ہیں۔ جنہوں نے اس دن سچے شِو کو جاننے اور مرتیو کو جیتنے کا بودھ اس دن پراپت کیا تھا۔ ان دونو پرشنوں کو حل کر کے بھگوان دیانند

ویر ہار میں اپنے پرائیویٹ جیون میں جو کبھی کمی نظر آئے۔ اُس کو دور کرنا چاہئے۔ جو آریہ بھائی نیم پوروک سندھیا نہیں کرتے۔ ان کو سندھیا شروع کر دینی چاہئے۔ جو نیم پوروک دو کال سندھیا کرتے ہیں۔ ان کو دھیان دھارنا اور پرانایام کا ابھیاس شروع کرنا چاہئے۔ یدی نتیجہ سے آگے ہو کر کی سمادھی ہو تو ہفتہ میں ایک دن ضرور کرنا چاہئے۔ پھر معلوم ہوگا۔ کہ ہون کی جوالا خود بول کر کیا اُپدیش دیتی ہے؟

رشی دیانند

ذرا اپنا درشن دکھا دیجئے گا
ذرا رُخ سے پردہ اُٹھا دیجئے گا

رہیں گے بھلا اس سے محروم کب تک
وہ سویا مقدر جگا دیجئے گا

تسلّی کرو اپنے شیدائیوں کی
اُنہیں رازِ ہستی بتا دیجئے گا

شب و روز دل کی یہی آرزو ہے
تماشائے قدرت دکھا دیجئے گا

ہے مرجھا رہا غنچہ غنچہ چمن کا
اسے آپ آکر کھلا دیجئے گا

اناتھوں کی آ کر خبر لو رشی ور
کہ اب ان کو سینے لگا لیجئے گا

بھنور میں پڑی ہے جو کشتی ہماری
اُسے پار آ کر لگا دیجئے گا

(شِو دیال وِیاکل کھنہ)

جگت گورو کے روپ میں جگت میں دیا اور آنند کی ورشا کرنے کے لئے جگت میں پرگٹ ہو لے رشی۔ ابھی تک سنسار نے مہرشی دیانند کا واستوک سوروپ جاننے کی کوشش نہیں کی۔ شاید ایک آدھ صدی کے بعد اس مہاپرش کو جاننے والے پیدا ہوں گے +

آج ہم ایسے مریادا پرشوتم پرش کی یاد منا رہے ہیں۔ کیول بانی سے ہی نہیں۔ بلکہ اپنے انتر آتما سے۔ تو اس سمے ہم لوگوں کو اپنے آتما کو ڈھونڈنا چاہئے۔ کہ ہم کس ستھان پر ہیں؟ جو نیونتا ہم میں دِکھ پڑے۔ اُس کو دور کرنا چاہئے پہلے

جو بھائی سندھیا نہیں کرتے اُن کو کبھی رشی کرت گرنتھ کا سوادھیائے شروع کر دینا چاہئے۔ بھجن کی نگھنٹو جینی اور واد دواد تب کچھ نہیں پڑا ہے وہاں یدی کوئی جگیاسو بھاؤ سے پریشن کیے ستو اس کا شنکا سمادھان ضرور کرنا چاہئے۔ اس پرکار اپنے آپ کو بھرانتی ہو جانے پر کسی آپت ودوان سے اپنے سنشے نِورت کرنا اُچت ہے ؛

جو بھائی ان منزلوں کو طے کر لیں گے۔ اُن کی وید پاٹھ کرنے کی لالسا بڑھی تیبر ہو جائیگی۔ جب وید کا ادھین کرتے کچھ سمے ویتیت ہو جائیگا تو ان کا آتما سرودیشیہ اپکار کرنے کے لئے تیار ہو

جائیگا۔

جب ایسی اوستھا ہم لوگوں کی بن جائیگی۔ تب ہم لوگ رشی کا سندیش دوسرے لوگوں تک اپنے دیش میں اور دور دیش میں پہنچانے کے یوگیہ ہو سکیں گے۔ جب تک ہم آریوں کے آتما پکی گت اُونچے نہیں ہوتے۔ تب تک نہ تو ہم اپنا کلیان کر سکتے ہیں۔ نہ دوسرے لوگوں کا۔ کھلا جو سیب خود اُودشن نہیں ہے۔ وہ دوسرے کو کیا اُپدیش دے سکتا ہے؟ ہمارے آسٹ دن کے جھگڑے بکھیڑے دکھنی گت پا سایا کاٹ روپ میں ہی دور ہو سکتے ہیں۔ جب ہماری دکھنی گت اُنّتی ہو۔ انہوں کریں۔ کہ اس شِوراتری کے موقعہ پر ہم خود بودھ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ یا دوسرے الفاظ میں ایشور کی طرف سے بودھ لینے کی تیاری کریں۔ تبھی ہم رشی کے بھگت ہو سکتے ہیں۔ جیسے کہ دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی۔ منی ور پنڈت گورو دت جی اور رشی بھگت شردھانند جی ہمارے بزرگ ہو چکے ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو بودھ لینے کے یوگیہ بنا کر بودھ لیا۔ اور رشی بھگتوں کی مالا میں ہمیشہ کے لئے اپنے آپ کو پرو دیا۔ اور ہم لوگوں کے پتھ درشک بنے ؛

اس سمے سنسار میں اندھکار ہی اندھکار چھا رہا ہے بھوگ واد دن بدن بھومنڈل میں بڑھتا رہا ہے۔ اور آتم واد کو سکنت چھٹے لگ رہے ہیں۔ پرایہ دیشی میں ہی رہتی سہن اور کلچر کچھ اس طرح کا دھندلا رہا ہے جس سے پرتیت ہوتا ہے۔ کہ خوب ہی فیشن پرستی اور ناستکتا ہم لوگوں کو ہیں ڈالے گی۔ بیکاری۔ ناستکتا اور دریدرتا دن بدن بھاوی سنتانوں میں پرویش کر رہی ہے ؛

اس دکھ اور وکرال سمے میں یوگی راج دیانند کے تیاگ اور اُپکار کا دھیان ہی ان اسرتی شنکاؤں سے ہماری رکشا کر سکتا ہے۔ مہاراج کے جیون کا چیوتی سمجھ ہی ہمارا پتھ پردرشک ہو سکتا ہے ؛

آؤ آج پرتگیا کریں کہ رشی دیانند کے انویائیو اور بھگتو او جگت میں اوم کا جھنڈا لہرانے والا ہم لوگوں کی ذمہ داری بہت ہے۔ اس دن اپنے اپنے آتما کا نرکھشن کر کے اس مہان پرکھ سے بل مانگیں۔ جو ریوں کا ایک ماتر سہارا ہے۔ اور جگت میں تو ید کا ناد بجانے ہوئے بھگوان دیانند کی جے کا جیکارہ بلائیں۔ بولو جگت گورو بھگوان دیانند کی جے ؛ ؛

ضروری گزارش: بستہ بلا دان کو خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے ؛ (مینیجر)

CC0, Gurukul Kangri Collection

شوراتری کا معجزہ

(از مہاشہ ... ناتھ "بلالپوری")

دُنیا سوتی ہے۔ یوگی جاگتے ہیں۔ دُنیا کی جو رات ہوتی ہے۔ وُہ یوگیوں کا دن کہلاتا ہے۔ دُنیا باہر کے پٹ سے دیکھتی ہے۔ لیکن یوگیوں کے اندر کے پٹ کھلے رہتے ہیں۔ سادھارن لوگ یوگیوں کی مہانتا کا انبھو کرنے میں اسمرتھ ہیں۔ وُہ ان کے چہرے کو دیکھتے ہیں۔ رنگت کو دیکھتے ہیں۔ لیکن اُن کے اندر یہ شکتی نہیں ہوتی۔ کہ یوگیوں کے انتر آتما کی گہرائی کو جان سکیں۔ اغلباً یہی وجہ تھی۔ کہ فقیر بُلھے نے فرمایا تھا۔ کہ ؎

دُنیا تینوں کی فکر کہندے تے تُوں ہاں جی ہاں جی کہند

کہتے ہیں انگلستان میں ایک کٹر ناستک رہتا تھا اُس نے اپنے کمرہ میں "God is no where" (پرماتما کہیں نہیں ہے) کا موٹو لگا رکھا تھا۔ ایک دن اُس کا معصوم لڑکا وہاں آنکلا۔ اُس نے لڑکے سے موٹو کو پڑھنے کے لئے کہا۔ لڑکے کی زبان سے بے ساختہ نکل گیا۔

"God is now here" (پرماتما اس وقت یہاں موجود ہیں) معصوم کی بھولی بھالی ادا کام کر گئی۔ ناستک والد نے ناستکتا کو خیرباد کہا۔ اور ہمیشہ کے لئے پرماتما کے نام کا جاپ کرنے لگ گیا۔

باغ میں سیب کا درخت اُگا ہوا ہے۔ سامنے ایک مہان فلاسفر کرسی پر بیٹھا ہوا قدرتی مناظر کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ کوا درخت پر آکر بیٹھ جاتا ہے۔ اُس کے بیٹھتے ہی ٹہنی ہل جاتی ہے۔ سیب زمین پر آ پڑتا ہے۔ فلاسفر چست ہو کر سوچتا ہے۔ کہ سیب زمین پر کیوں آیا ہے۔ اوپر ہوا میں کیوں نہیں اُڑ گیا؟ اندر کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ دماغ کہتا ہے۔ کہ یہ سب کشش کا اثر ہے۔ فلاسفر کرسی سے اُٹھتا ہے۔ اور "Law of Gravitation" پر ایک کتاب لکھ دیتا ہے۔ سادھارن مالی روزانہ سیب گرتے دیکھتے ہیں۔ لیکن سر کو کھجلا کر رہ جاتے ہیں۔ شاعر شاید ایسے لوگوں کے لئے ہی کہتا ہے ؎

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عُمر یُونہی تمام ہوتی ہے

دہقان کی بیوی روزانہ گھر میں دیگچی کو آگ پر رکھتی ہے۔ ڈھکنا نیچے اُبلنے سے تیزی سے اوپر کو جاتی ہے۔ دیگچی میں پڑا ہوا پانی اُبلنے لگتا ہے۔ سادھارن عورت دیکھتی رہتی ہے۔ اُسے صرف یہ فکر دامنگیر ہوتی ہے۔ کہ سالن جلد تیار ہو۔ اور تھکا ہوا دہقان مُنہ میں کچھ نوالہ ڈال کر اپنی بھوک

کو بجھا لے۔ اُس کی بلا جانے۔ کہ کیسی انگریز کے ہاں ایک دفعہ ایسی دیگچی بھی گرم ہوئی تھی۔ جس کے اندر پانی کو اُبلتے دیکھ کر اُس نے بھاپ کی قوت کو بھانپ لیا تھا۔ اور اس مشاہدہ کی بدولت سٹیم انجن ایجاد کیا تھا۔

ہر ایک گرہستی کا وواہ ہوتا ہے۔ وواہ کا مقصد کوئی کچھ سمجھتا ہے۔ کوئی کچھ۔ کوئی اس سے سنتان پیدا کرنے کا عہد کرتا ہے۔ اور کوئی اس کا مفہوم اپنے Wild oats کو Sow کرنا ہی ..... سمجھتا ہے۔ لیکن تاریخ شاہد ہے۔ کہ جب مہاراشٹر کے مشہور گورو رام داس کا وواہ ہو رہا تھا۔ اور وواہ کے وقت بدھو کے بیچ انترپٹ باندھا گیا۔ اور وواہ پڑھانے والے پروہت نے "ساودھان" کے لفظ کا تین بار اچارن کیا۔ تو کہتے ہیں۔ کہ ساودھان کے لفظ کو سنتے ہی رام داس جیسے ساودھان ہوئے۔ کہ وواہ کا منڈپ چھوڑ کر جنگل کی طرف چل پڑے۔ اور تپسیا میں وہ کمال کر دکھلایا۔ کہ مہاراشٹر کو آزادی کا سندیش سنانے والا ویر شواجی پیدا ہو گیا۔ جنہوں نے عمر بھر اورنگ زیب کو چین لینے نہ دیا۔ اور نہ عادل شاہ کی عادل شاہی برقرار رہنے دی۔

ضلع شیخوپورہ کے موضع ننکانہ میں ایک بالک پیدا ہوا۔ پتا نے سوچا۔ کہ بیٹے کو بیوپار میں داخل کرے۔ بالک نے پتا کے اصرار پر ترازو ہاتھ میں تو پکڑ لیا۔ لیکن جب اناج تولتے تولتے بارہ کے بعد تیرہ گننے لگا۔ تو یادداشت کو تازہ کرنے کے لئے "تیرا ہے تیرا" کا کلمہ بار بار زبان سے نکلنے لگا۔ انتر آتما کے پٹ کچھ ایسے کھلے۔ کہ جس ہاتھ میں ترازو پکڑا گیا تھا۔ وہ ترازو کو چھوڑ کر تسبیح کو پکڑ بیٹھا۔ اور انتر آتما سے آواز نکلی ؎

ایکو سمرئیے نانکا جو جل تھل رہیا سمائے
دُوسرا کاہے نوں سمرئیے جو جمے تے مر جائے

ہمالیہ کے دامن میں ایک چھوٹی سی ریاست کپل وستو تھی۔ اس ریاست کے راجہ کے گھر میں ایک خوبصورت راجکمار پیدا ہوا۔ پیدا ہونے کے بعد شاہی ناز و نعمت میں پلتا رہا۔ حُسنِ اتفاق سے ایک بار سیر کو باہر نکلا۔

پہلے ایک بوڑھے کو دیکھا۔ دُوسرے دن ایک مریض کو چارپائی پر بلکتے دیکھا۔ تیسرے دن ایک ارتھی کو شمشان بھومی کی طرف جاتے دیکھا۔ انترآتما اندر سے جاگ رہا تھا۔ یہ نظارے برداشت نہ ہو سکے۔ رات کو استری اور بچے کو دیکھا۔ کسی کو نہ جگایا۔ اور نہ خبردار کیا۔ شاہی محل کو چھوڑا۔ اور جنگل کی راہ لی۔ مورخ شاہد ہیں۔ کہ یہ ویراگی مہاتما بودھ تھا۔

لوگوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے بزرگوں کو مرتے دیکھا۔ اپنے ہاتھوں سے اُن کا داہ کرم بھی کیا۔ لیکن دیکھنے والی آنکھیں بند تھیں۔ کسی نے اس درشیہ سے کوئی سبق نہ سیکھا۔ اجمیر میں جب ایک مہان پرش پران تیاگنے لگا۔ لبوں پر گایتری کا جاپ تھا۔ اور زبان سے نکل رہا تھا :-

"پربھو! تیری اچھیا پورن ہو"

سامنے ایک نوجوان کھڑا یہ نظارہ دیکھ رہا تھا۔ نوجوان کے اندر ایک ایسا تلاطم برپا ہوا۔ کہ جہاں پہلے پربھو سے انکار تھا۔ وہاں آئندہ کے لئے انکار نے اقرار کے آگے سر خم کر دیا۔ پران تیاگنے والا بھگوان دیانند تھا۔ اور ناستکتا کو دھتا بتلانے والا منشی (گرو دت) تھا۔

گوجرات کا کٹھیاواڑ کا دو بیپ تھا۔ موروی کی ریاست تھی۔ ٹنکارا کا گرام تھا۔ گرام سے باہر ایک چھوٹے سے مندر میں شِو کی پوجا کا سامان تیار ہو رہا تھا۔ راتری کا وقت تھا۔ برت دھاریوں پر نیند غالب آ رہی تھی۔ کوئی خراٹے بھر رہا تھا۔ اور کوئی اُونگھ رہا تھا۔ اسی مندر میں پرماتما کا ایک سچا بھگت نیند کو پاس پھٹکنے نہیں دیتا تھا۔ تاکہ اُس کے برت میں خلل واقع نہ ہو۔ اتنے میں ایک چوہا شِو کی مورتی پر دوڑنے لگا۔ اور وہاں جو بھوگ پڑا ہوا تھا۔ اُسے کھانے لگا۔ بھگت کے اندر کے پٹ کھل گئے۔ بناوٹی شِو سے دل ٹوٹ گیا۔ سچے شِو کی لگن مسمریزم کی طرح اثر کر گئی۔ گوجراتیوں نے جس بالک کو مول شنکر کہہ کر پکارا تھا۔ اُسے دُنیا نے "دیانند" کے نُورانی رُوپ میں منوّر پایا۔

بوقت خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

بچوں کی

دھارمک شکشا کا پرشن حل ہو گیا۔ ویدک آدھار پر لکھی ہوئی چھوٹے چھوٹے بچوں والی پُستکیں ہندی

پوجیہ نارائن سوامی جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ آچاریہ دیو شرما جی اور آچاریہ ودیا ونتی جی تھا سب صوبوں کے عالموں نے ان کتابوں کی مکت کنٹھ سے تعریف کی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری مہودیہ نے ان کے مفید ہونے کی گھوشنا کی ہے :-

۱ - اُپدیش امرت پانچوں بھاگ	۱ر ۲
۲ - برشارتھ امرت	۴ر
۳ - جیون امرت	۷ر
۴ - آنند امرت	۱۰ر
۵ - بھگتی رس امرت	۸ر
۶ - بال دیانند چرت	۲ر
۷ - سرل سندھیا اُپاسنا	۲ر
۸ - ویدک دھرم آریہ سماج پرشنوتری	۵ر
۹ - ودیارتھی جیون رہسیہ (شری نارائن سوامی جی کرت)	۸ر

پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے سکرٹری سارودیشک سبھا دہلی نے یہ پُستکیں لکھ کر آریہ سماج اور ہندو ماتر کی بڑی سیوا کی ہے۔

ملنے کا پتہ :- شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

(نوٹ) سب پرکار کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بھارت کے بھاگیہ کی راتری

(از شری مہتہ منشی علاو لپوری)

منشیہ جیون میں کئی گھٹنائیں ہوتی ہیں۔ جن کو وُہ کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ اور نظر انداز کر دیتا ہے جس منشیہ میں انوبھو شکتی ہے۔ احساس کا مادہ ہے۔ وُہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی بہت سوچ وچار کرتا ہے۔ اگر سچ پوچھو تو یہی انوبھو۔ احساس اور شُدھ وچار ہی انسانی ترقی کا ذریعہ ہیں۔ جتنے بھی مہان پُرش ہوئے ہیں۔ اُن کی جیونیوں کا دھیان سے پٹھن کرنے کے بعد ہم اس پرنام پر پہنچے بِنا نہیں رہ سکتے۔ کہ وہ جیسے ہوئے۔ تو انوبھو شکتی سے ہی۔ اُن کے جیون میں کوئی ایسی گھٹنا ہوئی۔ جس نے اُن کے دل پر اتنا اثر کیا۔ کہ انوبھو نے اُن کو بے چین کر دیا۔ اور جیون کی کایا پلٹ دی۔ سٹیفنسن جو ریل گاڑی کے انجن کا اوشکرتا کہا جاتا ہے۔ وُہ بھی ہماری طرح ایک سادھارن پُرش تھا۔ پر تُو دیکھو کیا بن گیا۔ بیشک ہی پراپت نہیں کیا۔ بلکہ دھن بھی۔

دیگچی میں بھاپ ہمارے گھروں میں روزانہ دیکھی ہے اور ڈھکنا اُچھلتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ لیکن نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مگر انوبھوی ہردیہ اس کو سادھارن درشٹی سے نہیں دیکھتا۔ وُہ اس کی تہہ تک پہنچ کر اس کے کارن کو جاننا چاہتا ہے۔ اور کارن کا پتہ لگا کر اس سے لابھ اٹھانا چاہتا ہے۔

اس کے انوبھوی ہردیہ نے بلاشبہ اپنے آدرش میں سپھلتا پراپت کی۔ اس کی ایجاد "انجن" ایک ایسی ضرورت کو پورا کر رہی ہے۔ کہ جس نے ہماری زندگی کو بہت آسان کر دیا ہے۔ جب ریل گاڑی نہ تھی۔ اس زمانہ کے جو بوڑھے ہیں۔ اب گاڑی میں رات کو ٹکٹ خرید کر رات ہی رات میں پانچ سو میل کا فاصلہ طے کر کے بلا کسی خوف اور تکلیف کے دوسرے دن منزل مقصود پر جا پہنچتے ہیں۔ ان سے پہلی زندگی کی مشکلات کا اندازہ کیا چاہئے۔

نیوٹن نے سیب کو درخت سے نیچے گرتے دیکھا۔ ہم بھی روزانہ دیکھتے ہیں۔ لیکن ہمارا دماغ یہ سوچنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ کہ یہ نیچے ہی کیوں گرا۔ کیوں نہ اوپر کی طرف چلا گیا۔ یا درمیان میں ہوا میں ٹنگ گیا؟ ہمارا دماغ بغیر سوچے اور اس کی وجہ جانے یہ ہی سمجھتا ہے کہ ہر ایک چیز نیچے کی طرف ہی آئے گی۔ کیوں؟ اس کا جواب ہمارے دماغ کے پاس نہیں ہے۔ لیکن ایک انوبھوی ہردیہ نے اس کارن کو ڈھونڈ نکالا۔ اور کشش ثقل کے مسئلہ کو دریافت کر کے سائنس کے سبق ہائے میں اضافہ کیا جس کی امداد سے سینکڑوں فوائد حاصل کئے جا رہے ہیں۔

آپ نے لاٹھی ٹیک کر چلنے والے بوڑھے کئی بار دیکھے ہیں۔ اپنے ہی گھر میں ہر ایک کے ماتا پتا یا چچا دادا کوئی نہ کوئی بوڑھا ہوتا ہی ہے۔ لیکن اُن کے بڑھاپے کے کارن کو سمجھ کر اس کی تہہ تک پہنچنے کی کسی کو ضرورت نہیں پڑتی۔ ایک مُردہ کی لاش کو دیکھ کر ہر ایک کا دل زندگی اور موت کے تعلق پر غور کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا ہے۔ تو صرف ایک انوبھوی دل ہی۔ بُدھ کا سا دل جس کے جیون کی کایا پلٹ دیتے ہیں۔۔۔ مندرجہ بالا گھٹناؤں کا ہی اثر ہے۔ مہاتما بُدھ کے ہردیہ مندر میں گیان کی جیوتی جل پڑی جس کے پرکاش میں اس نے سنسار کے دُکھوں اور کشٹوں کے بادل دیکھے۔ جو ہر ایک منشیہ پر سادھارن ہر بار برستے ہیں۔ کبھی نہ کبھی۔ اس نے اس بات کو دیکھا۔ انوبھو کیا۔ آپ بدلا۔ اور ساتھ ہی اپنے سمے کے بھارت کو بھی بدل دیا۔

چھوٹے سے بالک نے شِوجی کی مورتی پر چوہے کو چھلانگیں لگاتے دیکھا۔ اس کے دل میں شنکا اٹھی۔ بڑے بڑے پڑھے لکھے گیانی اور پنڈت مالائیں جپتے ہیں۔ پھول اور مٹھائیاں چڑھاتے ہیں۔ اور سر پر اُنہوں نے دعائیں لکھی ہیں۔ اس وجہ بالک نے بھی ان کا انوکرن کیا۔ لیکن بتائی وہ بات کہ یہ شوجی سارے سنسار کے رکھشک ہیں۔ ستیہ کی کسوٹی پر پوری نہ اُتری۔ جب اس نے دیکھا کہ ایک چھوٹی چوہیا اس مورتی کو بھرشٹ اور نشٹ کر رہی ہے اور شوجی مہاراج اسے ہٹا نہیں سکتے۔ تو اس مورتی سے اپنی رکھشا کی آس کس طرح کام کرے؟

یہ بات ایک معمولی بالک کے دماغ میں نہیں آ سکتی۔ ایک انوبھوی ہردیہ ہی سوچ سکتا ہے۔ کوئی ترک۔ دھمکی یا ڈر بالک کو اس کے نشچے سے ہٹا نہیں سکتا۔

شو راتری ہر سال آتی تھی۔ بھگت اندھی بھگتی میں دعائیں کرتے تھے۔ لیکن سوچتے نہ تھے۔ کہ اُن کی پرارتھناؤں کو سنا گیا ہے یا نہیں؟ دوسرے سال بھر وُہی کرم۔ لیکن بالک کے پرنام کو دھیان میں لا کر ایک گیان سے آتما نے ایک ہی لمحہ میں سمجھ کر جان لیا۔ کہ یہ راستہ اندھکار کا ہے۔ یہ وُہ غار ہے جس میں گر کر انسان بچنے کا نہیں۔ آتما کی جیوتی اسے در بدر پھراتی رہی۔ آخر انوبھوی ہردیہ کو جس چیز کی چاہ تھی۔ وُہ مل گئی۔

وُہ راتری بھارت کے بھاگیہ کی راتری تھی۔ اُس دن کا مندر میں جلنے والا چراغ دھنیہ ہے۔ جس کی روشنی میں رِشی ورتنے چوہے کو دیکھا اور اس ٹمٹماتے چراغ نے انوبھوی بالک کی آتما کو اُجول کر دیا۔ ایک ایسی جیوتی جلا دی۔ جو کہ اب تک آریوں کے ہردیوں میں جل رہی ہے۔ جب تک سوریہ کی روشنی سنسار میں وِدیمان ہے وُہ بجھے گی نہیں۔ وُہ چوہا دھنیہ ہے۔ جس نے رشی کی کایا پلٹ دی۔ نہیں نہیں بھارت کے بھاگیہ کو اُدے کر دیا۔ اس مول شنکر نے دیانند بن کر اپنا آپ بھارت کے کلیان میں سواہا کر دیا۔ وُہ بھاگیہ کی راتری پھر آ رہی ہے۔

کاش! ایک چوہا شوجی کے مندر میں نہیں۔ پھر سماج کی ویدی پر کودے۔ شوجی کی مورتی پر نہیں۔ آریہ سماج کی درگاہ شکش ہو رہی ہے اور ہم اس کو دیکھیں۔ وُہ چوہا ایک سرشٹی اور پنیہ آتما کے روپ میں چراغ ہو۔ رہبر ہو۔

منفعل ہو۔ جو پھر سے ایسے سینکڑوں گمراہ نوجوانوں کو راہ راست پر لا سکے۔ جو خود غرضی کے پنجے میں پھنس کر ناہر کار کے پاپ پرچار کر رہے ہیں۔ جو مان اور پرتشٹھا کے لئے سماج کے ہت کو قربان کر رہے ہیں۔ اُن کے ہردیہ میں یہ راتری ایک جیوتی جلا دے۔ آریہ سماج کے بھاگیہ کا سورج پھر اُدے ہو۔ کوئی مول شنکر پھر پیدا ہو۔ جو دیانند بن کر سماج کے بھاگیہ کو چمکا سکے۔ اور جسے بھارت پریم بھری آنکھوں سے دیکھے۔ اور کہہ دے کہ یہی ہمارے بھاگیہ کا ودھاتا ہے۔"

اوشیک سوچنا۔ ایک نو مسلم غلام رسول جس کا ہندو نام فتح سنگھ رکھا ہوتا ہے۔ اور جو تعلقہ [illegible] سزا یافتہ ہے۔ اور جس کے ہاتھ پر زبان انگریزی میں "سندر لال" لکھا ہوا ہے۔ مع اپنے ۷ سالہ لڑکے فیض اللہ عرف رام سنگھ کے (اس کے ہاتھ پر بھی انگریزی میں "سندر لال" لکھا ہوا ہے۔ نیز اس کا منہ برابر نہیں کھلتا) سماج میں برائے شُدھی آیا۔ یہاں وہ تقریباً ۲ ماہ تک رہا۔ اس کا ایک مقدمہ کورٹ میں چل رہا تھا۔ ہم نے کھانا دینے کے علاوہ اس کی مالی امداد بھی کی۔ ایک ہفتہ ہوا وہ ہمارے چند روپئے لیکر فرار ہو گیا ہے۔ آریہ سماجی بھائی اس سے ہوشیار رہیں۔ ۲۸ (؟) - رام داس آپ پردھان دھرم سیوا سمتی

صوبہ بہار میں عیسائیوں کی تبلیغ اور آریہ سماجوں کی غفلت

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری - رانچی)

میں آج کل صوبہ بہار میں بھرمن کر رہا ہوں۔ اور آریہ سماجوں میں پرچار کر رہا ہوں۔ ادھر کی سماجوں میں پنجاب کی طرح جوش اور سرگرمی نہیں ہے۔ ان کئی سماجیں اپنے اُتسو کر لیتی ہیں مگر عام طور پر ان میں زندگی اور مخصوص کام کرنے کا دھیان نہیں ہے۔ البتہ ایک منتر دیانند ٹرسٹ کی طرف سے کئی پرچارک ادھر کام کرنے کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔ اور جتنے اپدیشک وہ کام کر رہے ہیں۔ میں آج کل رانچی میں پرچار کرنے کے لئے آیا ہوا ہوں۔ یہاں تو عیسائیوں کا بڑا زبردست اڈہ ہے۔ اس علاقہ میں اس وقت تک [illegible] لاکھ ہندو عیسائی ہو چکے ہیں۔ مشنریوں کی سرگرمیاں دن رات جاری ہیں۔ ان کے خیراتی ہسپتالوں کے [illegible] کے ذریعہ بیماروں کی سیوا۔ تعلیمی سنستھاؤں اور دیہات میں پرچار کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ آریہ ہندو [illegible] عیسائی بن رہے ہیں۔ اگر یہی حالت جاری رہی۔ تو اس صوبہ میں عیسائیوں کا زور ایسا ہی ہو جائے گا جیسا کہ پنجاب میں اسلام کا ہے۔ آریہ سماجیں بھارت ورش میں سالانہ جلسے مناتی ہیں اور بڑا فخر کرتی ہیں۔ ہمارا جلسہ بہت کامیاب ہوا۔ حاضرین سے پنڈال کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔ لیکن وہ یہ محسوس نہیں کرتی ہیں۔ کہ ہندو جاتی کو عیسائی مت اور اسلام گھن کی طرح کھائے جا رہے ہیں۔ اور ہندو جاتی دن بدن کمزور ہو رہی ہے۔ جلسوں کی رونق ہمارے لئے کیا لابھ دایک ہو سکتی ہے۔ جبکہ ہماری تعداد دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے میں آریہ سارودیشک سبھا دہلی کے ادھیکاریوں اور آریہ پرتی ندھی سبھاؤں اور آریہ سماجوں کا دھیان اس طرف کھینچتا ہوں۔ کہ اگر آپ نے ہندو جاتی کو جو در اصل آریہ جاتی ہے۔ بچانا ہے۔ تو آپ صوبہ بہار میں اپنے اپدیشکوں کو بھیجیں۔ جو مستقل طور پر یہاں رہائش اختیار کر کے عیسائیوں کا مقابلہ کریں۔ اور ویدک دھرم کا پرچار کریں۔

(باقی آئندہ)

شوراتری کا سندیش
اور آنکھ کی حفاظت

(از ڈاکٹر سکھ نندن لال جی ایم۔ڈی وی۔ ایس ایل ایم۔ آر ایل اے ایس (لندن) ہوشیارپور)

ویسے تو بسنت رتو کا آغاز بسنت سے ہوتا ہے لیکن اصلی بسنت رتو شوراتری سے ہی شروع ہوتی ہے۔ کیونکہ سردی کے بعد جس موسم میں نہ زیادہ گرمی ہو اور نہ سردی۔ اُسے "بسنت رتو" کہتے ہیں۔ آیوروید میں اس رتو کو "رتوراج" کہا گیا ہے۔ اس کا کارن یہ ہے کہ جو لوگ قدرتی نیموں کا پالن کرتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کا سوا سنکھ اسی موسم میں نہایت ہی اچھا ہوتا ہے۔ جسم میں پھرتی۔ چہرہ پر رونق اور طبیعت میں اکستاہ یہ اس موسم کی خاص چیزیں ہیں۔ لیکن جو لوگ پرکرتی نیموں کا اُلنگھن کرتے ہیں۔ ان کو طرح طرح کے امراض بھی اسی موسم میں ستا سکتے ہیں۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ جیسے کہ ایام سرما میں پہاڑوں پر برف جمع ہوتی ہے۔ اور گرمی میں پگھلنے لگتی ہے۔ اسی طرح منشیو کے شریر میں ایام سرما میں کف جمع ہوتی ہے۔ اور بسنت رتو میں پگھلنے لگتی ہے۔ وہ کف زکام اور نزلہ پیدا کرکے آنکھ۔ دانت اور پھیپھڑے کے بہت سے امراض کا باعث ہوتی ہے۔ لہٰذا اس سے بچنے کے لئے تندرستی کے خواہش مند کو چاہئے ان اعضا کو نروان بنانے کا پرایتن کرتے رہنا چاہئے۔ ان اعضا کو کیسے مضبوط بنایا جا سکتا ہے۔ اور امراض سے کیونکر رکھا جا سکتا ہے؟ یہ ہر شخص کے لئے جاننا ضروری ہے۔ ہر ایک عضو کی بابت لکھنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ چونکہ آنکھ ان سب اعضا میں زیادہ ضروری چیز ہے۔ لہٰذا ہم یہاں صرف آنکھ کے دشمن میں لکھتے ہیں:۔

آنکھ میں امراض ہونے کے اسباب

۱۔ نیند آنے پر نہ سونا اور حالت نیند رہنے میں دن کو سونا:۔

۲۔ آگ کے پاس زیادہ بیٹھنا اور گرمی سے آکر یکدم ٹھنڈے جل میں سر ڈالنا:۔

۳۔ زیادہ باریک چیز دیکھنا یا بہت دور کی چیز دیکھنا اور باریک چھاپہ کے اخبار و ناول وغیرہ پڑھنا:۔

۴۔ آنکھ میں دھواں اور دھول وغیرہ کا زیادہ جانا:۔

۵۔ زیادہ تیز سواری موٹر وغیرہ پر زیادہ سوار ہونا:۔

۶۔ زیادہ صحبت کرنا۔ زیادہ سنیما دیکھنا۔ عورتوں کی طرف زیادہ دیر تک گھور کر بدنیتی سے دیکھتے رہنا:۔

۷۔ تیل والے۔ کھٹے اور قابض پدارتھ زیادہ کھانا:۔

۸۔ زیادہ رونا۔ شوک کرنا۔ غصہ کرنا یا آنسوؤں کا ضبط کرنا:۔

۹۔ پاخانہ پیشاب وغیرہ ضروریات کو زیادہ دیر تک روکنا:۔

۱۰۔ رات کو جاگنا اور صبح طلوع آفتاب کے بعد اٹھنا:۔

۱۱۔ سورج کی طرف منہ کرکے پیشاب کرنا:۔

۱۲۔ پیروں کو میلا رکھنا۔ گندی جگہ پر ننگے پاؤں چلنا۔ میلا موزہ اور تنگ جوتا پہننا:۔

۱۳۔ زیادہ تیز مثلاً بجلی کی روشنی۔ مٹی کے تیل۔۔۔ کی روشنی یا بہت مدھم اندھیری روشنی میں زیادہ پڑھنا:۔

مذکورہ بالا اسباب پر ایک نظر:۔

قدرت نے ہمیں جتنے اعضا دئے ہیں۔ ان میں کسی خاص حد تک شکتی عطا کی ہے۔ طاقت سے زیادہ کام لینا پہلے اس عضو کو کمزور اور پھر ناقابل کار بنا دیتا ہے۔ جب جسم کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے۔ اور آنکھ بھی آرام چاہتی ہے تب نیند آتی ہے۔ اس وقت نہ سونے سے آنکھ پر زیادہ زور پڑتا ہے۔ اور وہ کمزور ہو جاتی ہے۔ باریک چھاپہ کے حروف پڑھنے اور سنیما کی تصویر وغیرہ کو زیادہ غور سے دیکھنے کا بھی یہی نتیجہ ہوتا ہے:۔

دن کے وقت سونے سے رطوبت بڑھتی ہے اور نزلہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ ہی کف نگاہ کی ناڑیوں میں بھر کر نگاہ کو نقصان پہنچاتی ہے۔ کھٹے تیل والے اور قابض پدارتھ کا زیادہ استعمال نزلہ پیدا کرتا ہے۔ اور یہ آنکھ کے لئے مضر ہے:۔

۲۔ زیادہ رونے سے آنسو کی گبدٹس پر بڑا زور پڑتا ہے۔ جس کے باعث وہ آنکھ کو کافی امداد نہیں پہنچا سکتی۔ اس لئے آنکھ کمزور ہو جاتی ہے:۔

۳۔ حاجات ضروری کے روکنے سے شریر کا وایو بگڑ جاتا ہے۔ جو دماغ کی طرف جا کر آنکھ کو خراب کرتا ہے:۔

۴۔ زیادہ صحبت کرنے سے آنکھ کو کیسے نقصان پہنچتا ہے؟ اس کو ذرا اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت ہے:۔

جو غذا ہم کھاتے ہیں۔ اس کا رس خون وغیرہ بنتے ہوئے کسا نویں دھاتو ویریہ بنتا ہے۔ ویریہ ہی سارے شریر میں شکتی پہنچاتا ہے۔ اور باریک سے باریک ناڑیوں میں تری رکھتا ہے۔ اس ویریہ کا مفطر ایک اور وہ صاف "اوج" بنتا ہے جو دودھ میں گھی کی طرح تو علیحدہ نہیں دیکھی جا سکتا۔ لیکن وہ اُنہی کا سوروپ ہے۔ چہرہ پر جلال اسی "اوج" سے پیدا ہوتا ہے۔ اور چونکہ بینائی اگنی کا ہی ایک حصہ ہے۔ لہٰذا اسی سے آنکھ میں روشنی آتی ہے:۔

اب جو لوگ ویریہ زیادہ ضائع کر دیتے ہیں۔ اُن کے اندر ویریہ کم ہونے کے باعث "اوج" بھی نہیں بنتا۔ لہٰذا اُن کی بینائی کا کم ہو جانا ضروری ہے۔ دوسرے ویریہ کی کمی سے خشکی پیدا ہو جاتی ہے لہٰذا بینائی لانے والی نالیاں بھی خشک ہو کر اپنا کام ڈھیلا کر دیتی ہیں:۔

۵۔ مٹی کے تیل کا دھواں اپنے خواص سے ہی روشنی کے واسطے مضر ہے۔ اور بجلی کی روشنی زیادہ تیز ہونے کی وجہ سے آنکھ کا ای رس خشک کر جاتا ہے۔ یہ آنکھ کم روشنی میں کام نہیں کر سکتی۔ اندھیرے میں پڑھنے سے آنکھ پر ادھک بل پڑتا ہے:۔

۶۔ تیز سواری اس لئے مضر ہے۔ کہ نگاہ ایک چیز پر ابھی جمنے نہیں پاتی۔ کہ دوسری چیز سامنے آ جاتی ہے۔ اس طرح آنکھیں تکان اٹھاتی ہے اور وہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اور جلد ناکارہ ہو جاتی ہے:۔

۷۔ سورج کی جانب منہ کرکے پیشاب کرنا اس لئے مضر ہے۔ کہ سورج کی کرنوں کا سوبھاو ہے۔ کہ وہ پانی کو اوپر کھینچتی ہیں۔ خاص کر گرم پانی کو اور بھی تیزی سے کھینچتی ہیں مثانہ سے نکلا ہوا پیشاب کچھ گرم ہوتا ہی ہے۔ اس لئے سورج کی کرن فوراً اسے اوپر کھینچے گی۔ اور اس کے اجزا آنکھ پر پہنچیں گے۔ جس سے آنکھ کی بینائی خراب ہو گی:۔

آنکھ کو تندرست رکھنے کے کچھ اور ساھن

۱۔ بچپن میں سرسوں کے تیل کا کاجل روز لگانا چاہئے۔ ایک ویدکا کہنا ہے۔ کہ بارہ سال کی عمر تک کاجل لگانے والے کو کبھی موتیا بند نہیں ہوتا۔ بڑی عمر میں کبھی کبھی سرمہ لگانا نہایت مفید ہے:۔

۲۔ پاؤں کی دو موٹی نسیں سر میں اور بہت سی آنکھوں میں گئی ہیں۔ اس لئے پاؤں کو دھو کر صاف ستھرا رکھنا چاہئے۔ نیز پاؤں پر تیل کی مالش بھی کرنی چاہئے۔ اس سے آنکھوں میں بہت شکتی پہنچتی ہے:۔

۳۔ پراتہ کال منہ دھوتے وقت حلق میں دو انگلیاں ڈال کر اسے خوب صاف کرنا چاہئے۔ اس طرح آنکھوں میں کچھ پانی آ جائے گا جس کو دھو دینے سے آنکھ خوب صاف ہو جائے گی۔ جو لوگ سرمہ نہیں لگاتے۔ اُن کے لئے یہ عمل کرنا از حد ضروری ہے:۔

جو لوگ ایسا عمل کرتے رہیں گے۔ اُن کی آنکھیں کمزور نہ ہوں گی۔ اور بسنت رتو کی کف اُن کو کوئی ہانی نہ پہنچا سکے گی۔ بسنت رتو میں بھرمن کرنا کھلے میدانوں اور کھیتوں میں ہوا خوری کے لئے جانا نہایت مفید ہے۔ کیونکہ اس سے کف زائل ہوتی ہے۔ اس رتو میں کف کا کٹ پدارتھ مثلاً چھولوں کو بھی وغیرہ کھانا مفید ہے۔ آنولہ اور چنے کی ترکاری نہایت مفید ہے۔ کیونکہ ان سے کف اور نزلہ کا ناش ہوتا ہے۔ کچھ زمانہ سے ایسا رواج ہو گیا تھا۔ کہ آتمک اُنتی کے خواہش مند شاریرک اُنتی کی طرف سے لاپرواہ ہونے لگے۔ اسی لئے وہ اپنے مقصد میں پورے کامیاب نہیں ہو سکے موجودہ زمانہ میں رشی دیانند جی مہاراج پہلے سدھارک ہیں۔ جنہوں نے آریہ سماج کا چھٹا نیم بنا کر شاریرک۔ سماجک اور آتمک اُنتی کی ایک ساتھ شکشا دی ہے۔ لہٰذا رشی بودھ اُتسو کے اوسر پر ہمیں آتمک اور سماجک اُنتی کے ساتھ ساتھ شاریرک اُنتی پر بھی وچار کرنا چاہئے:۔

آریہ اُپ سبھا کرنال کی رپورٹ

ضلع کرنال میں ویدک دھرم پرچار کے لئے مثل سابق ایک آریہ اُپ سبھا ۲۱ جنوری ۱۹۳۴ء کو قائم کی گئی تھی۔ ۲۵ جنوری ۱۹۳۶ء کو اس سبھا کی انترنگ سبھا کا جنرل اجلاس ہوا۔ اُپ سبھا کی کارگزاری کی دو سال کی رپورٹ اور آمدنی و خرچ کا حساب حسب ذیل ہے:۔

۱۹۳۴ء ۴۸ گراموں میں پرچار کیا گیا۔ [illegible] گراموں میں کئی مرتبہ پرچار کیا گیا+

۱۳۔ آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں میں شامل ہو کر پرچار کا کام کیا گیا+

۶ میلوں میں پرچار کیا گیا۔

۶ شادیوں میں شامل ہو کر پرچار کیا گیا+

۷ گراموں میں جدید آریہ سماجیں قائم کی گئیں

کل آمدنی ۲۸۰/۱۴/۹ روپے اور کل خرچ ۲۵۹/۶/۲ روپیہ ہونے کے بعد ۲۱/۸/۶ روپے باقی رہے۔

۹ آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر وید پرچار فنڈ کا کل وصول شدہ دھن ۴۸۲/۹/۱ روپے شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس بھیجا گیا

۱۹۳۵ء اس سال کے اندر ایک بھجن منڈلی اور ایک اپدیشک نے حسب ذیل کام کیا:۔

۱۲۰ گراموں میں پرچار + ۱۶ آریہ سماجوں کے جلسوں میں شرکت و پرچار + ۱۵ شادیوں میں شمولیت و پرچار + ۱۱ گراموں میں نئی سماجوں کی قائمی اور پانچ میلوں میں پرچار:۔

کل آمدنی ۲۲۳/۱/۱ روپیہ ہوئی جس میں ۵۴/۹/۱ روپیہ کی وہ رقم شامل ہے۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے وصول ہوئی۔ کل خرچ ۲۱۳/۶/۱۱ روپیہ ہونے کے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مہرشی دیانند کی "شوراتری"

اور مورتی پوجا کا کھنڈن

(از راؤ بہادر ماسٹر آتمارام جی راجیہ منتری امر لستری مال مقیم بڑودہ)

منو سمرتی میں ایک مہان شلوک ہے۔ جسے سب آریہ سماجی سنت تھا جملہ سناتن دھرمی ستیہ مانتے ہیں۔ یہ شلوک رتن بھری تلا میں تولا جانا چاہئے۔ شلوک یوں ہے:-

شرتی سمرتی سدا چار سواسیہ پریہ ماتمنہ
اے تد چیتر ودھ پراہو ساکھشات دھرم سیہ لکھشنم

بھاو:- شلوک بتلاتا ہے۔ کہ دھرم چار پرکار سے پراپت ہو سکتا ہے

(اول) شرتی دوارہ یعنی جو بھاری سنسکرت ودوان سجن ہیں۔ وہی وید پڑھ کر دھرم کی بابت جان سکتے ہیں۔ یہ مارگ آسان نہیں ہے۔ سب سے زیادہ کٹھن ہے۔ اس سے اور دوسرا مارگ سمرتی کے پاٹھ اور منن سے انسان جان سکتا ہے۔ جو لوگ یورپ کے موجودہ پنڈتوں کے سمان ساداھارن سنسکرت جانتے ہیں۔ وہ اس مارگ سے لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ کارن یہ کہ یہ مارگ ساداھارن سنسکرت ماننے والوں کے لئے بہت کارآمد ہے ؛

تیسرا مارگ سدا چار کا ہے۔ دیش کے نیتا اور سماج کے نیتا جس مارگ کو دھرم مان کر پالن کرتے ہیں۔ عام لوگ اس پر ہی چل کر اپنا دھرم پالن کر سکتے ہیں۔ مثلاً ہندی دان سجن ستیارتھ پرکاش کے ہندی لیکھوں سے وہی بات جان سکتے ہیں۔ جو دھرم کی ہے۔ اور سدا چار کا انگ ہے۔ اور جو وید میں بھی ہے ؛

چوتھا مارگ آتم تشٹی کا ہے۔ بالک مول شنکر اپنی شدھ بدھی سے اس چوتھے مارگ دوارہ "مورتی پوجا" کا کھنڈن اُدبھو کرتا ہے۔ اس وقت بالک مول شنکر کبھی وید منتر یا منو سمرتی کے شلوک یا کسی رشی منی کے اچرن سے "مورتی پوجا" کی تردید نہیں کر رہا۔ صرف اپنے پورن میں ایشور کی تحریک سے وہ "مورتی پوجا" کی تردید کرتا ہے۔ اور اس تردید کی تائید بعد ازاں وہ وید سمرتی اور سدا چار سے بھی عمر بھر پاتا ہے ؛

پوجیہ راجہ رام موہن رائے جی نے ستی کے پاپ مولک رواج کو اسی آتم تشٹی کے بل سے ہی کھنڈن کر کے پایا تھا۔ آج کالی کے مندر میں پشو بلی اسی مارگ سے ایک ویر براہمن روکنے کے لئے پرانوں کی بازی لگا رہا ہے ؛

مہرشی دیانند سے خطاب

قوم کو عشرتِ باطل سے بچایا تو نے
کذب اور فسق کو دنیا سے مٹایا تو نے

راہِ گم کردہ کو بتلا دیا منزل کا پتہ
وید کا درس ہمیں آ کے پڑھایا تو نے

آج سے پہلے خدا کہتے تھے طافتور کو
یہ جہالت تھی جہالت کو مٹایا تو نے

چھا رہی تھی گو زمانے میں گھٹائے ادبار
ہم سے کافر کو گرو ویر بنایا تو نے

(اوم پرکاش ودیارتھی قادیان)

بقیہ صفحہ ۹ سے میں رشی بودھ شتابدی منائی جانی چاہئے۔ اس دن سنسار کے کونے کونے میں ایک ہی سمے میں رشی کا سندیش ہر ایک کو سنایا جانا چاہئے۔ رسنا کے ہر حصہ میں اس دن ایک ہی طرح کا نقشہ کیا جانا چاہئے۔ کیا کیا کیا جانا چاہئے؟ اس پر زار آریہ سماج کے وچار شیل ودوان وچار کریں۔ مگر رشی بودھ شتابدی ضرور منائی جانی چاہئے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ہم پھر سے جاگ کر اور دل اگر جگا دیں۔ آج رشی کی آتما جاگی تھی۔ اس نے سب کو جگا دیا۔ پر مشہور کر یا کریں۔ کہ میں جاگوں۔ میرا سماج جاگے۔ جاگنے والا ہی پائے گا۔ ٹھیک تو کہا ہے۔ کہ:-

"جو جاگت ہے سو پاوت ہے۔ جو سووت ہے سو کھووت ہے"

پریم نیتر لیشٹھی یگیہ عرف سکھی گرہستھ (گھر گھر میں پڑھنے کے لائق انمول گرنتھ)

پرتھم ایڈیشن (ہندی) بالتصویر

دیباچہ از شری پوجیہ نارائن سوامی جی مہاراج پردھان سارودیشک سبھا دہلی

پتر لیشٹھی یگیہ کے اتہاسک پھل بہتو سے سب ہی پرچت ہیں۔ یہ ویدک اشٹ کرم ہے۔ اس سروانگ ویدک سمپادن سے منو واکھجت پتر پھل کی پراپتی ہوتی ہے۔ یہ اتہاس سے پرمانت ہے۔ جب اس دشہ سے پورن پرچت ہیں۔ تو پھر اس کا ہے کچھ ہی کیا دیا جائے لیکن پھر بھی ہم اتنا لکھ دینا کافی سمجھتے ہیں۔ پر اشیوں کو سو سندر۔ سندرا اور اتم ودوان پتر کیول اس پتر لیشٹھی یگیہ دوارہ ہی سرلتا سے پراپت ہو سکتے ہیں۔ اس گرنتھ میں پتر لیشٹھی یگیہ کے دوارہ اتپن ہوئے پراچین تھا ورتمان کال کے ایسے ماتا پتا اور پتروں کا سچتر ورنن ہے۔ اس گرنتھ میں پتر لیشٹھی یگیہ کیا ہے۔ اور اس کے دوارہ منو واکھجت سندر سوگن ودوان گن راشی پتر کیسے اتپن کیا جا سکتا ہے۔ تھا گرہستھ استری پرش کیسے سکھی رہ سکتے ہیں۔ اتہاد ی ودھیوں کا سپرمان لیکھ ہے۔ مہاراج دشرتھ جی کو شری رام جیسے پرسدھ پتر رتن کیول اس پتر لیشٹھی یگیہ ودھی کے دوارہ ہی پراپت ہوئے تھے۔ وہی دلیت ہوتی پتر لیشٹھی یگیہ کی ویدک ودھی اس گرنتھ میں رشیوں کے پرشرم سے سچتر سانگ اپانگ ورنن کی گئی ہے۔ یہ پتر لیشٹھی یگیہ گرنتھ کیول پتر ارتھیوں کے لئے ہی آدشیک کام کی وستو ہے۔ بلکہ ہر یودھی اور گرہستھ نر ناری کے لئے سکھ سمپتی تھا منو واکھجت پھل پردا اور شکھشا پرد گرنتھ ہے۔ لاکھوں لیکھوں سے بھرے ہوئے سنسار میں ہزاروں ہی پستکالیہ و دیال ہیں لیکن ان میں اس پتر لیشٹھی یگیہ کی شدھ اور پری پورن ویدک ودھی یکت ایک بھی پستک اپلبدھ نہیں ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ اس گرنتھ کو چھپنے سے پورو جس کسی بھی ودوان نے دیکھا سنا۔ وہی سہبا گدہ ہو گیا۔ اس لئے اگر آپ کے گھر اور پستکالیہ میں یہ گرنتھ نہیں پہنچا ہے تو لیجئے۔ کہ خندرن رچی اور سگندھ بن لیشپ وت ایک آدشیک شوبھا سے وہیت ہی رہ جائیں گے اس اپورو گرنتھ پتر لیشٹھی یگیہ کو آج ہی منگوا لیجئے۔ اور اس کے دوارہ گھر کو اتم پتر رتنوں سے کرتے ہوئے پتری رن سے ادن ہو کر سورگ کے ادھیکاری بن جائیے ؛

اس کے انت میں سرپ۔ بچھو۔ ارش۔ گنٹھ۔ کلوا۔ سر درد۔ بخار نا شک تھا بدھی ورددھک آدی ایسے انیک اسمیہ انوبھوت (نسخے) بھی لکھے ہیں۔ جن کا کہ ہر ایک نر ناری کو جاننا ضروری ہے۔ یہ گرنتھ پاٹھشالہ تھا وارشک انسوؤں پر یوگ ہو دتی۔ بالک بالکاؤں کو انعام میں دینے اور لئے بڑی شرنیوں کی پاٹھ ودھی میں بھی رکھ دینا چاہئے۔ انیک چتروں سے سوشوبھت ہے۔ اور چھپائی اعلیٰ۔ صفحات ۲۰۰۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ ؛

۲۔ جیون کا آنند — اس میں استری پرش کے رج ویریہ سمبندھی انیک گپت روگ پرمیہ آدی کا کارن۔ ندان اور اتم چکتسا ہے اس کی اتنا ایک سے آخر تک پڑھتے ہی گیات ہو سکے گی ؛ قیمت ۱۲ ار (ہندی) ؛

۳۔ سانپ بچھو وش چکتسا — اس میں ۲۸۰ قسم کے سانپوں کا ورنن اور ان کا سہل آسان علاج لکھا ہے۔ سانپ اور بچھو آدی دھر منتروں کے وش ناشن ارتھ انیک انوبھوت پریوگ لکھے ہیں پرنتک گھر اور ہر پہت میں اس کی ایک ایک کاپی دیدینا گویا سانپ سے کاٹے جانے پر مرنے کو بچا دینا ہے ؛ قیمت

۴۔ وید میں سرشٹی کی آیو — اس میں سرشٹی کی اتپتی کی آیو کروشہ میں عیسائی مسلمان وگیانک ودوانوں کے مانے ہوئے سدھانت اور ویدک انوسار پورن روپ سے سپرمان لیکھ ہے۔ قیمت تین پیسہ (ہندی) ؛

۵۔ وید و ویدانگ — اس میں وید تین یا چار۔ اور کس کس وید میں کتنے کتنے منتر ہیں ایک وید کی کتنی کتنی اور کون کون سی شاکھائیں کس کس گرنتھ میں ہیں؟ وغیرہ باتوں کا سپرمان مدلل ورنن ہے۔ قیمت چھ پیسہ (ہندی) ؛

ملنے کا پتہ

پنڈت سریندر شرما گوڑ کاویہ تیرتھ ویدک دھرم اپدیشک پربندھک نگر
پتر لیشٹھی یگیہ سمتی کٹرہ پاٹودی ہوس دہلی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

قربانی مجسم ویر لیکھرام

{لیکھک لالہ بدری داس جی پلیڈر فیروزپور شہر}

مہاتماؤں کے جیون چرتر دو پرکار ہمارے سامنے آتے ہیں۔ یا تو ایسے سجنوں دوارہ جو کہ اپنی لیکھنی سے ان کی جیونی کے گھٹناؤں کو لیکھ بدھ کر کے آنے والی نسلوں کے لئے پاٹھ اور انوکرن کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ یا ایسے مہانو بھاؤں دوارہ جو اپنے گورو اور آچاریہ کے گنوں کو اپنے اندر ایسے طریقہ پر دھارن کر لیتے ہیں۔ کہ لوگ بے اختیار کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ "یہ تو واقعی گورو کا شش ہے۔ یہ تو واستو میں اپنے پوجیہ آچاریہ کا انوچر ہے"۔ کسی مہاتما کو اُدھیہ کوٹی کا مولیہ جل جاتا ہے۔ اور کسی کو بے مثال جیون۔ پرنتو ایسا سوبھاگیہ کبھی کبھی پراپت ہوتا ہے کہ اس کا شش اس کا لیکھک بھی ہو۔ اور سچے معنوں میں اس کا انویائی بھی ✣

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کو یہ فخر حاصل ہے کہ انہوں نے نہ کیول اپنے زورِ قلم سے بلکہ اپنی زندگی سے مہرشی دیانند سرسوتی کی امر جیونی کو عوام کے سامنے پیش کیا۔ پنڈت جی کی زندگی میں سوامی جی کی سپرٹ کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ان کا تیاگ۔ ساہس سداچار سادگی۔ نڈرتا۔ دو دو ہاتھ کرنا ہمیں آریہ سماج کے سنستھاپک کی برتر یاد دلاتا ہے۔ ویدک دھرم کے اٹل سدھانتوں کا منڈن اور اویدک مت متانتروں کا کھنڈن کیسی بے خوفی اور کتنے نشکام بھاؤ سے پنڈت جی نے کیا ✣

پنڈت جی کا پیارا لڑکا بستر مرگ پر پڑا ہے۔ اور چند لمحات کا مہمان ہے۔ اطلاع آتی ہے کہ فلاں جگہ بہت سے ہندو مسلمان بننے والے ہیں۔ اپنے لڑکے کو اسی حالت میں چھوڑ کر اپنی پیاری جاتی کے لعلوں کو بچانے کی خاطر روانہ ہو جاتے ہیں۔ کتنا اپورو تیاگ ہے۔ سچے براہمن کی تعریف صحیح معنوں میں ستری پنڈت جی پر گھٹتی ہے۔ پرمیشور پر اٹل وشواس۔ ویدوں کی اتوت شردھا۔ لوبھ اور لالچ کا ابھاو۔ شاستروں سے واقفیت۔ پوتر آچرن۔ ویدک دھرم کے پرچار اور پرسار کی لگن۔ اور دھرم کی ویدی پر اپنا سرو سو نچھاور کرنا۔ یہ ہیں براہمن کے گن اور یہی ہم پنڈت جی میں پاتے ہیں۔ کون سی ایسی وستو ہے۔ جو کہ شہید اکبر نے اپنے لئے بچا رکھی۔ کسی کوی نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

پران سے پیارے پُتر ہیں۔ پُتر سے پیارے پران
دشرتھ نے دونو تجے۔ وچن نہ دیجو جان

پنڈت لیکھرام جی نے بھی دونو ہی تجے۔ پتر کے بعد پرانوں کی باری آئی۔ جب دشٹ ویدک دھرم رُوپی امرت پان کرانا چاہتے تھے۔ اُس نے اوسر پا کر اس وقت جبکہ پنڈت جی سوامی جی کی جیونی لکھنے میں مصروف تھے۔ ان کے پیٹ میں چھُری گھونپ دی۔ جس سے کہ انتڑیاں کٹ گئیں۔ اور باہر نکل آئیں۔ ایک ہاتھ سے انتڑیوں کو سنبھالتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس ظالم کو پکڑنے کی کوشش کی۔ لیکن بے سود۔ وہ بھاگ سکے۔ علاج شروع ہوا۔ انتڑیوں کو سیا گیا۔ پرنتو سنبھلنا نہ ہوئی۔ آخرش وہ سمے آیا جبکہ بڑے بڑے یودھا کانپ جایا کرتے ہیں۔ اس سمے بھی اس امر شہید کی زبان پر پربھو کا ہی نام تھا اور مرتیو میں پربھو کا ہی دھیان ہے۔ اور اس سنسار کو چھوڑتے ہوئے یہ اُپدیش کر جاتے ہیں۔ کہ :۔

"تحریر کا کام بند نہ ہونے پائے"

دھنیہ ہے ایسی جیونی جس سے انیہ جیونیاں پرکاشت ہوتی ہیں۔ دھنیہ ہے ایسی ماتا جن کی گود میں ایسے ویر کھیلتے ہیں۔ دھنیہ ہے ایسی قوم جس میں ایسے مہا پرش پیدا ہوتے ہیں۔ اور دھنیہ ہے ایسا دھرم جس پر وہ اپنا سب کچھ قربان کر جاتے ہیں۔ ایشور ہماری جیونیوں کو بھی ویر لیکھرام کی جیونی کے رنگ میں رنگ دے۔ تاکہ ہم بھی وہ منش ہوں۔ اور دیش جاتی اور دھرم پر مٹنے کی پربل آکانکشا ہو :۔

(اوم شم)

ایک ورِدھ آریہ سماجی کی موت:۔ آریہ سماج دینانگر کا خاص جلسہ منعقد ہو کر مہاشہ جگن ناتھ جی ٹھیکیدار کی موت پر اظہار افسوس کر چکا ہے۔ ان کی وفات سے آریہ سماج کو دھکا لگا ہے ✣

(دھرم دت منتری آریہ سماج دینانگر ضلع گورداسپور)

دنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب

آسامی بنگالی طلسمی ریا خزانہ کرامات

آسام — **نیپال** — **بنگال** — **بھوٹان**

عجیب کتاب ناگری میں بڑی آب و تاب سے نکل چکی ہے۔ اور اردو میں اسی ماہ شائع ہو جائے گی۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر بھیج کر نام درج کرالیں۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے۔ اس میں آسام۔ بنگال۔ نیپال بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلوں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے معجزات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں جنکی حیرت انگیز تاثیر سے ایک بار تو مُردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ بنگال اور نیپال کی ترائی میں جادو اور وشیکرن کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گزرے۔ جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائے گی۔ بالکل کھول کھول کر رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اس کاپی کی بھی بجنسہ نقل کر دی گئی ہے جس کو ایک پورے سدھ مہاتما بھول سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے بڑے بڑے ودوان دسوں بانوں کے عالم فاضل قابل تعظیم بزرگ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں۔ بلکہ عبارت کے قابل تعظیم پوجیہ مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہے ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی نامردوں کو مرد۔ بے اولادوں کو با اولاد اور بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے۔ آج سینکڑوں بانجھ مرد عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے عجائبات سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں۔ کتاب ہذا کا ہر ایک چٹکلہ جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں۔ کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی۔ اس پر بھی اگر آپ کو پسند نہ ہو تو تین روز تک رکھ کر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر سچائی کی اور گارنٹی کیا ہو سکتی ہے؟ اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں مرنے والے انسانوں حیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں جس کے پاس یہ کتاب ہوگی۔ سمجھ لیں۔ کہ دس بیس کوس کے ارد گرد ہر ایک کی زبان پر اس کا نام ہوگا۔ قیمت اردو للعہ۔ ناگری ایڈیشن عہ محصول ڈاک ۲ ؍ خوبصورت جلد بندھی ہوئی کے ۱۲ ؍ زائد ہوں گے تقریباً ۰۰ ہم صفحات ہیں :۔ نوٹ۔ جو اسی ماہ خریدینگے۔ ان کو چوتھائی قیمت کی رعایت ملے گی۔ یعنی ۳؎ لئے جائیں گے۔ اور مجلد کے ۳؎۔ اور جو بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ کر دیں گے۔ انکو ۲ ؍ محصول ڈاک بھی معاف ہوگا۔ یکم مارچ سے رعایت کے لئے لکھنے کی تکلیف نہ اٹھائیں :۔

مینیجر انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بینکرس شیلانگ (آسام)

The manager Indian Stores (5) General merchant & Bankers, Shillong (Assam)

شیطانی پنجہ

جس طرح شیطان کے پنجہ میں لوگ پھنس کر حیران ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جوشِ جوانی کی غلط کاریوں سے لوگ پیچیدہ امراض میں گرفتار ہو کر مصیبت میں پڑ جاتے ہیں۔ ان امراض اور انکے علاج معلوم کرنے کے لئے موٹی جلد بنام وبود دیا کتاب

بالکل مفت

بغیر ڈاک محصول آج ہی طلب فرما کر مطالعہ کریں :۔

مدن منجری فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان — للعہ
جمالستان — ۲؎
(محصول ڈاک علاوہ)

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

ضرورت

ہے۔ آریہ ودیالیوں۔ سکولوں اور دیگر تمام سنستھاؤں کے لئے۔ دُرا اور کنیا کی ضرورت کے اشتہارات کیلئے "پرکاش" بہترین ذریعہ ہے۔ ہیڈ ماسٹروں اور ادھیاپکاؤں وغیرہ کی ضرورت کے لئے "پرکاش" سے فائدہ اٹھائیے!

(مینیجر)

مسئلۂ تناسخ!

ایک احمدی اخبار کے اعتراضات کا جواب باصواب

(گزشتہ ہفتہ سے آگے)

(از پنڈت شوونت جی سدھانت شرومنی مولوی فاضل دیانند اپدیشک ودّیالیہ لاہور)

کیا کرم فلاسفی یا تعلیم تناسخ کسی انسان کی پست حالی کا موجب ہو سکتی ہے؟

مولانا فرماتے ہیں۔ کہ ہریجنوں کی موجودہ پست حالی کی ذمہ داری کرم فلاسفی اور تناسخ کی تعلیم پر ہی عاید ہوتی ہے۔ ہم مولانا کے "(Doctrine of Karma" کے الفاظ کا صحیح مفہوم سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اگر ان الفاظ سے مولانا کی مراد "ورن دیوستھا" سے ہے تو ہم افسوس کے ساتھ کہیں گے۔ کہ مولانا نے "ویدک ورن دیوستھا" کے سوروپ کو سمجھا ہی نہیں۔ ویدک دھرم ہرگز ہرگز کبھی بھی انسان کو جنم سے چھوٹا یا بڑا نہیں مانتا۔ بلکہ شودر کی یہ تعریف مدنظر رکھتے ہوئے کہ جو بالکل اَن پڑھ ہو۔ وہ شودر ہے۔ شاستروں کا کتھن ہے۔ کہ "

जन्मना जायते शूद्रः

جنم سے ہر ایک انسان شودر (ہریجن) پیدا ہوتا ہے۔ لیکن جوں جوں وہ تعلیم و تربیت حاصل کرتا جاتا ہے۔ وہ براہمن کھشتری وغیرہ ورنوں میں شامل ہوتا جاتا ہے محض کسی براہمن یا شودر کے خاندان میں پیدا ہو کر کوئی انسان براہمن یا شودر نہیں بن جاتا ہے۔ لہٰذا ان الفاظ میں کرم کی تعلیم ہریجنوں کو موجودہ حالت میں رکھنے کی بجائے انہیں ترقی کے وہ تمام مواقع بہم پہنچا کرتی ہے۔ جو کسی بھی انسان کے لئے میسر آ سکتے ہیں۔ آپستمبھ کا قول ہے کہ

धर्मचर्यया जघन्योवर्णः पूर्वं वर्णमापद्यते जातिपरिवृत्तौ।
अधर्मचर्यया पूर्वो वर्णो जघन्यं जघन्यं वर्णमापद्यते जातिपरिवृत्तौ॥

نیک اعمال سے نیچ ورن والا اونچے اونچے ورن کو حاصل کر لیتا ہے۔ اور پھر اسی ورن میں شمار ہوتا ہے۔ اور بُرے اعمال سے اونچے ورن والا نیچ ورن کو پراپت ہوتا ہے۔ اور پھر اسی ورن میں گنا جاتا ہے۔ لہٰذا ویدک کرم کی تعلیم (ورن دیوستھا) ہریجنوں کی پست حالی کا سبب نہیں ہو سکتی۔ ہاں اسلامی تعلیم ہریجنوں کو ہمیشہ نیچ ذات ہی بنائے رکھے گی۔ کیونکہ اسلامی تعلیم کی رو سے سب سے اونچی ذات سید ہے۔ اور کوئی بھی انسان خواہ کتنے ہی نیک اعمال کیوں نہ کرے سید کا خطاب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ صرف شیخ بن سکتا ہے۔ اور وہ بھی ہر ایک شخص نہیں۔ آخر مسلمانوں میں بھی ابھی دستکاری ایسے انسان ہیں۔ جو مسلمان تو کہلاتے ہیں۔ لیکن انہیں اسی طرح اچھوت سمجھا جاتا ہے جس طرح بعض ناواقفیت اور لیش [illegible]

اور اگر مولانا کے مذکورہ بالا الفاظ کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہریجن اپنے گزشتہ جنم کے اعمال کی وجہ سے ہریجن خاندان میں پیدا کئے گئے ہیں۔ لہٰذا کرم فلاسفی ہی ان کی اس خستہ حالی کے لئے ذمہ دار ہے۔ تو ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جہاں تک انکے ہریجن خاندان میں پیدا ہونے کا تعلق ہے۔ اس کی ذمہ داری ان کے اپنے ہی گزشتہ اعمال پر ہے۔ لیکن ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ کہ انہیں ہمیشہ کے لئے اس خراب حالت میں رکھنے یا ترقی کرنے کے اسباب مہیا کرنے میں بھی کرم فلاسفی ہی کام کر رہی ہے کیونکہ جیسا ہم اوپر عرض کر چکے ہیں۔ جنم سے ہر ایک شخص ہریجن (شودر) پیدا ہو کر بھی جو کچھ چاہے۔ بن سکتا ہے۔ ہاں یہ کہنا کسی طرح بھی نادرست نہیں کہ ہریجنوں کی موجودہ پست حالی کا ذمہ دار (مذہب اسلام کی رو سے) اگر کسی چیز کو کہا جا سکتا ہے تو وہ اللہ میاں ہے۔ کیونکہ مذہب اسلام کی رو سے ہر ایک جاندار کو جو رنج و راحت ملتی ہے۔ وہ نہ تو اس کے گزشتہ اعمال کا نتیجہ ہے۔ اور نہ ہی موجودہ زندگی کے اعمال کا۔ بلکہ یہ رنج و راحت بغیر کسی قسم کے نیک و بد اعمال کے اللہ میاں نے روز ازل سے ہی ہر ایک روح کے لئے مقرر کر دئے تھے۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے "وکل صغیر وکبیر مستطر" اور ہر ایک چھوٹا بڑا کام (لوح محفوظ میں) لکھا ہوا ہے۔ (سورۃ الرحمٰن)

اسی طرح سورہ بنی اسرائیل میں لکھا ہے۔ "وکل انسان الزمنٰہ طٰئرہ فی عنقہ"۔ ہر ایک انسان کی گردن میں اس کی نیکی و بدی کا پروانہ لٹکا دیا گیا ہے۔ اس پر تفسیر جلالین میں کہا ہے:۔

"ما من مولود یولد الا وفی عنقہ ورقۃ مکتوب فیہا شقی او سعید"

کوئی بھی جاندار ایسا نہیں پیدا ہوتا جس کی گردن میں یہ تحریر لکھی ہوئی نہ ہو کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت۔

اسی طرح شرح عقاید میں کہا ہے۔ کہ انسانوں کے اعمال (اچھے یا بُرے)

اللہ تعالےٰ کے ارادہ اور اس کی مشیت و مرضی سے ہی ہوتے ہیں۔ (گویا انسان اچھے بُرے خاندان میں پیدا ہوتے اور اس کے بعد کافر اور مسلمان بن جاتے ہیں ذرا بھی دخل نہیں رکھتا وہ ایک کٹھ پتلی ہے۔ جسے خدا جیسے چاہے نچائے)۔

قرآن شریف میں حضرت آدم کو عقل کے درخت کے پھل کھانے کے باعث بہشت سے نکلنے جانے کا قصہ کئی مقامات پر مذکور ہے۔ اس قصہ کی تفسیر کرتے ہوئے ایک اسلامی کتاب میں لکھا ہے:۔

"موسےٰ مناجات میں کہتے تھے۔ "یارب ہل للجنۃ حیطان" اے اللہ کیا بہشت کے لئے کوئی چار دیواری ہے؟" قال اللہ تعالےٰ "بلی للجنۃ حیطان"۔ اللہ تعالےٰ نے جواب دیا۔ کہ ہاں بہشت کے لئے چار دیواری ہے۔ "قال فللجنۃ حراس" حضرت موسےٰ نے پھر پوچھا۔ "کیا جنت کے لئے کوئی محافظ ہے؟" "قال اللہ للجنۃ حراس" اللہ تعالےٰ نے جواب دیا۔ کہ "ہاں بہشت کے لئے محافظ ہے"۔ "فقال کیف دخل ابلیس وغر آدم"۔ اس پر حضرت موسےٰ نے سوال کیا۔ کہ (اگر بہشت کے لئے چار دیواری بھی اور محافظ بھی ہے) تو پھر ابلیس جنت میں کیسے داخل ہو گیا۔ اور اس نے آدم کو کس طرح گمراہ کیا؟ "قال اللہ تعالےٰ یا موسیٰ لا تسئل عن قضائی وقدری"۔ اللہ تعالےٰ نے جواب دیا۔ "اے موسےٰ میری قضا و قدر کے متعلق سوال مت کر کیونکہ میری مرضی یہی تھی"۔

اسی بات کو ذیل کی حدیث میں اور زیادہ وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ احتج آدم وموسیٰ عند ربہما فحج آدم موسیٰ قال موسیٰ انت آدم الذی خلق اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ واسجد لک ملئکتہ واسکنک وجنتہ ثم اھبطت الناس بخطیئتک الی الارض قال آدم انت موسیٰ الذی اصطفاک اللہ برسالتہ وبکلامہ واعطاک الالواح فیہا تبیان کل شی وقربک نجیا فبکم وجدت اللہ کتب التورٰۃ قبل ان اخلق قال موسیٰ باربعین عاما قال آدم فہل وجدت فیہا وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ قال نعم قال افتلومنی علیٰ ان عملت عملاً کتبہ اللہ علیٰ ان اعملہ قبل ان یخلقنی باربعین سنۃ

ابو ہریرہ نے روایت کی ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ حضرت آدم اور موسےٰ نے اپنے رب کے پاس جھگڑا کیا۔ اور اس جھگڑا میں حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب آ گئے۔ (وہ جھگڑا اس طور پر تھا۔ کہ) حضرت موسےٰ نے حضرت آدم سے کہا۔ کیا تم وہی آدم نہیں ہو۔ جسے اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ اس میں اپنی روح پھونکی۔ اور اپنے فرشتوں سے تمہیں سجدہ کرایا۔ اور تمہیں اپنی جنت میں سکونت عطا کی پھر تم نے تمام انسانوں کو اپنے گناہ کے باعث جنت سے) زمین کی طرف اتارا؟

(یہ سنکر) حضرت آدم بولے۔ "کیا تم وہی موسےٰ تو نہیں ہو۔ جسے اللہ تعالےٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ برگزیدہ کیا۔ جسے تختیاں دیں۔ جن میں ہر ایک چیز کا مفصل بیان تھا۔ اور سرگوشی کرنے کے لئے تمہیں اللہ نے نزدیک کیا۔ (اچھا بتاؤ تو سہی) تم نے اللہ کی توریت میں میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے توراۃ کو لکھا ہوا پایا؟ موسیٰ نے جواب دیا۔ اللہ نے تمہاری پیدائش سے چالیس برس پہلے توراۃ لکھی تھی۔ آدم نے پوچھا کیا تم نے اس میں یہ آیت بھی پائی "آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی پس وہ گمراہ ہو گیا" موسےٰ نے جواب دیا "ہاں"۔ اس پر آدم نے کہا کیا تم مجھے اس عمل پر ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالےٰ نے میری پیدائش سے چالیس برس پہلے ہی میرے مقدر میں لکھ دیا تھا؟

اسی قسم کے اور بھی سینکڑوں حوالجات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان جس بھی اچھی یا بُری حالت میں ہوتا اور زندگی بسر کرتا ہے۔ وہ اس کے اعمال کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے ازل سے ہی اس کے لئے وہ حالت مقرر کر [illegible]

اسلام کے اس مسئلہ تقدیر کی موجودگی میں وہ دن نہایت ہی منحوس ہو گا جس دن کوئی ہریجن مذہب اسلام کو قبول کرنے کا خیال تک [illegible]

"پرکاش" کے پریمیوں کو شبھ ماتری اور سر پرا اپنی برادری میں کے نئے پریمی بنانا چاہیے (مینیجر "پرکاش")

میں لائے گا۔ کیونکہ اس مذہب میں اسے ترقی کرنے کا کوئی بھی موقعہ نہیں دیا جاسکتا۔ بلکہ اللہ میاں کی اس ازلی مشیت کے ماتحت اپنی زبون حالی میں ہی سڑا کر رہنا پڑے گا۔ ورنہ وحدہ کا فر گنا جائے گا"۔ برعکس اس کے وہ دن دور نہیں جب کہ رہے سہے مخلوق سے سے دنیا نسی ہندو کے بھی خیالات ویدک تعلیم سے درست ہو جائیں گے۔ اور ہر ایک جنم مرن سے گریز کر کے کرم اور سوبھاؤ سے برہمن۔ کھشتری اور ویش بنکر آریہ دھرم میں اپنی شان و شوکت سے زندگی بسر کریں گے جس سے کوئی بھی اونچی سے اونچی ذات کا آریہ زندگی بسر کر رہا ہے :۔

اسلام کی رو سے مرنے کے بعد روح کا کیا بنتا ہے ؟ :۔ ویدک دھرم کی رو سے جب ایک روح ایک جسم سے الگ ہوتی ہے تو اسے اس کے اپنے اعمال کے باعث اچھا یا برا جسم عطا کیا جاتا ہے۔ ویدک دھرم کے اس مسئلہ کو مولانا حضرت آسمان سمجھتے ہیں۔ حالانکہ کوئی بھی انسان اپنے تجربہ سے یہ تسلیم کئے بنا نہیں رہ سکتا کہ وہ محدود قابلیت کا مالک ہے اس سے لغزش کا ہوجانا ممکن ہی نہیں اغلب ہے۔ خود قرآن کریم میں کہا ہے۔

"ان الانسان خلق ھلوعاً"

تحقیق انسان دل کا کچا بنایا گیا ہے۔ جب وہ دل کا کچا ہے۔ تو اس سے گناہوں کا سرزد ہونا عین اغلب ہے۔ اور حضرت محمد صاحب کے اس قول کی رو سے کہ "میری امت میں ۷۳ فرقے ہوں گے۔ ان سب میں سے ایک ناجی ہوگا۔ اور باقی ناری"۔ بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک انسان زندگی کے ان تھوڑے سے ایام میں جو اسے عطا ہوتے ہیں۔ اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس حصول مقصد کے لئے اسے سینکڑوں زندگیوں کی ضرورت ہوگی لیکن مذہب اسلام اسے اللہ میاں کی طرف سے دل کا کچا بنائے جانے کے باوجود صرف ایک ہی زندگی میں مکمل بن جانے پر مجبور کرتا ہے۔ اور اس کے اس مقصد میں فیل ہو جانے پر اسے پھر سے موقع نہیں دیتا۔ حالانکہ یہ خواہش ہر ایک انسان کی فطرت میں ودیعت کی گئی ہے۔ کہ اگر وہ ایک بار کسی امتحان میں فیل ہو جائے۔ تو اسے دوبارہ موقعہ دیا جائے۔ خود قرآن شریف میں کہا ہے

او تقول حین ترى العذاب لو ان لی کرۃ فاکون من المحسنین" یعنی جب وہ روز قیامت گنہگار عذاب کو دیکھیں گے۔ تو ہر ایک ان سے کہے گا۔ کہ کاش ایسا ہوتا کہ میں بھی دنیا میں دوبارہ جانا نصیب ہوتا۔ تاکہ میں بھی نیک لوگوں کے زمرہ میں شامل ہونے کے لائق بن جاتا

لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ مذہب اسلام تناسخ کے

بدلہ میں کیا چیز پیش کرتا ہے؟ اس وقت میں اسلام کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ جب ایک روح کسی جسم سے علیحدہ ہوتی ہے۔ اور اس جسم کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو قبر میں فرشتے آتے ہیں۔ اور ہر ایک انسان سے کچھ سوال کرتے ہیں۔ اگر وہ سوال اسے مومن ثابت کردیں۔ تب تو وہ یوم محشر تک مزے سے رہتا ہے لیکن اگر وہ اس کے برعکس ثابت ہو جائے۔ تو اسے سخت عذاب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسے گرز وغیرہ سے مارا جاتا ہے۔ اور بھی طرح طرح کے عذاب دئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ :۔

"لیسلط علی الکافر فی قبرہ تسعۃ و تسعون تنینا تنهشه و تلدغه حتى تقوم الساعة لو ان تنينا منها نفخ فی الارض ما انبتت خضرا۔"

ایسے خطرناک ہیں کہ اگر ان سب میں سے ایک بھی زمین پر پھنکار مار دے۔ تو سبزہ کبھی نہ اگے۔ اس کے بعد جب قیامت کے دن وہ گنہگار اللہ میاں کے دربار سے جس ابدی دوزخ کے جیل خانہ میں ڈالا جائے گا۔ اس کا ذکر اسلامی کتب میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ خود قرآن کریم میں دوزخ کا ذکر بیسیوں مقامات پر آیا ہے۔ سورۃ النساء میں کہا ہے :۔

"ان الذین کفروا بآیاتنا سوف نصلیهم ناراً کلما نضجت جلودھم بدلنٰھم جلوداً غیرھا لیذوقوا العذاب"

تحقیق جس جس نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کر دیا۔ ہم انہیں قیامت کے دن دوزخ کی آگ میں داخل کریں گے۔ اور جب (ایک بار) ان کی کھالیں

دھرتی دیا نند سے التجا

اے دیانند اے حقیقت بیں تری ہستی تھی یگیں

اے علمبردار حکمت اے موجد حق کے قریں

خواب غفلت سے ہمیں بیدار تو نے کر دیا

دامن مقصود خالی تھا ہمارا بھر دیا

آج وہ تیرا پر پروازِ فطرت کیا ہوا؟

خوگر مہر و محبت آ کیا ہوا راز صفا؟

تو نے دیکھیں قدر و عظمت کی بہاریں چارسو

تو نے پایا ہر گل حکمت سے عجز رنگ و بو

تو بقدر وسعت حد نظر سمجھا گیا

اے رشی! تو ہستی فوق البشر سمجھا گیا

کاش! پھر ذوق تصور رنگ دنیا پھیر دے

کاش! پھر جاگ ہی اٹھیں غفلت سے سوئے دیر کے

میر میخانہ عنایت ہو وہی جام بقا

جس سے مل جائے ترے خوشتر کے دل کا مدعا

خوشتر ... تلمیذ ... سیف ...

پر صاحب صالم کہتے ہیں" تاکلهم النار کل یوم ..... الف مرۃ" دوزخ کی آگ ایک دن میں ۷۰ ہزار بار کھائے گی + اس کے علاوہ ان کے مارنے کے لئے لوہے کے گرز ہوں گے۔ نیز ...... ان گنہگاروں کے کھانے پینے کے لئے تھوہر اور پگھلا ہوا تانبا ہوگا۔ جو ان کے پیٹ میں ایسا کھولے گا۔ جس طرح پانی کھولتا ہے۔ (اور فرشتوں کو حکم ہوگا) ان کے سر پر ابلتا ہوا پانی ڈالو۔ اور جب ان تمام مصائب سے تنگ آ کر بیچارے دوزخی "نادوا یا مالک لیقض علینا ربک" چلا اٹھیں گے۔ کہ اے مالک (داروغہ جہنم) تم ہی کوئی ایسی تدبیر کرو۔ کہ جس سے تمہارا رب ہمارا کام ہی تمام کردے۔ تو انہیں جواب ملیگا۔ کہ "انکم ماکثون" تحقیق تمہیں ہمیشہ کیلئے اسی حال ہی میں رہنا ہے

یہ ہے وہ چیز جو مذہب اسلام تناسخ کے بدلے انسانوں کو پیش کرتا ہے۔ انسان چاہتے ہیں انہیں دوبارہ دنیا میں بھیج کر نیک اعمال کر کے بہشت میں داخل ہونے کا موقعہ دیا جائے۔ لیکن ان کی یہ درخواست حقارت سے ٹھکرا دی جاتی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اے اللہ ہم ازلی نہیں ہیں۔ تو نے ہی ہمیں پیدا کیا ہے۔ اور وہ بھی ہماری درخواست پر نہیں۔ بلکہ اپنی مرضی سے۔ تو نیچر کے اس قاعدہ کی رو سے کہ "ہر پیدا شدہ چیز فانی ہوتی ہے"۔ ہمیں فنا ہی کردے۔ لیکن ان کی یہ عرض بھی قبول نہیں ہوتی۔ اور یہ سب کچھ محض اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ اللہ میاں یوم ازل سے حضرت شیطان کے ساتھ یہ معاہدہ کر چکے ہیں۔ جس کی شرط کی رو سے حضرت شیطان کا یہ مطالبہ منظور کیا گیا تھا۔ کہ

"لاتخذن من عبادک نصیباً مفروضاً"

یعنی اے اللہ میں (شیطان) تیرے بندوں بندوں میں سے ایک حصہ لیا کروں گا۔ جس کی مقدار معالم التنزیل کی رو سے "من کل الف واحد للہ تعالیٰ و تسعمائۃ و تسعۃ و تسعون لابلیس" ہزار آدمیوں میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگا۔ (جو بہشت میں داخل ہوگا) اور نو سو ننانوے شیطانوں کے لئے (جو دراصل جہنم ہوں گے)

کیوں مولانا! یہی چیز ہے۔ جو آپ تناسخ کے بدلے ہری جنوں کو پیش کر کے انہیں اپنے مذہب میں شامل کرنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ ایسا کر کے ڈاکٹر امبیدکر یا دیگر ہری جنوں کی توہین کے مرتکب نہیں ہوئے؟ کیونکہ تناسخ کے عوض ابدی دوزخ تو کوئی گیا گزرا انسان بھی قبول نہ کرے گا۔ چہ جائیکہ سلیم العقل ہری جن اسے قبول کر سکیں :۔

گل جائیں گی۔ تو ہم ان کو دوسری کھالیں دیں گے۔ تاکہ وہ عذاب کا مزہ اچھی طرح چکھ سکیں۔ اس

کا زہر ننانوے اژدہے مسلط کر دئے جاتے ہیں جو یوم محشر تک اسے کاٹتے اور ڈستے رہتے ہیں۔ وہ اژدہے

Haridwar. Digitized by eGangotri

سامایک سماچار

آریہ سماج جام پور کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج جام پور کا سالانہ جلسہ ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ اور ۳۰ مارچ ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ پرتی ندھی سبھا کی سویکرتی آ چکی ہے۔ یجروید سمپورن سے برہم یگیہ کا آغاز ۲۱ مارچ سے ہو جائیگا ؛
(گنپت منتری)

گورو کل کورو کشیتر کے سالانہ جلسے پر سنرکشک سبھا کی میٹنگ

گورو کل کورو کشیتر کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر گورو کل کے ہمدردوں سنرکشکوں کی ایک ضروری میٹنگ ۲۹ فروری اور یکم مارچ کو دو نو دن ہو گی۔ اس میں کئی ضروری معاملات پر وچار ہوگا۔ سب سنرکشک بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اس دفعہ جلسہ میں ضرور پہنچیں۔ اور ضروری میٹنگ میں حصہ لینے کی کرپا کریں ؛
(لیشپال ودیک مشنری پردھان سنرکشک سبھا)

آریہ مہا ودیالیہ کرتھل کا سالانہ جلسہ:-

آریہ مہا ودیالیہ کرتھل ضلع میرٹھ کا سولہواں سالانہ جلسہ ۳ - ۴ - ۵ مارچ ۱۹۳۶ء کو ہوگا جس میں سوامی سوتنترانند جی تتھا ماننیہ پنڈت رامچندر جی دہلوی آدی آریہ جگت کے پرسدھ ودوان پدھاریں گے۔ ساتھ ہی پرانت کے مشہور بھجنیک مہاشیوں کے بھجن ہوں گے ؛
نوٹ:- اسٹیشن S.S.R. پر سواری کا پربندھ ہوگا ؛
(جگدیو ادھشٹاتا)

آریہ سماج ساہیوالہ کے سماچار:-

۱- آریہ سماج ساہیوالہ کو ایک مکان پختہ ملا ہے جس کی مالیت ... دان پراپت ہوا ہے۔ لالہ ... نے ... دان دیا ہے۔ آریہ سماج ان کا بڑا مشکور ہے ؛
۲- مہاشہ رام لال جی جو آریہ سماج کے بڑے پریمی سجن تھے۔ ان کی مرتیو ۱۲ کو ہو گئی ہے۔ آریہ سماج ان کے پریوار کے ساتھ بڑی ہمدردی کرتا ہے ؛
(سولراج پردھان آریہ سماج ساہیوالہ)

آریہ سماج لاور کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج لاور (نظام راجیہ) کا وارشک اتسو ۹ سے ۱۲ مارچ تک ہوگا۔ پنڈت بدھ دیو جی و بھجنیک ستیہ دیو جی اوپدیش پدھاریں گے ؛

آریہ سماج کسولی کا ماتمی اجلاس:-

کسولی۔ ۱۳ فروری۔ مقامی آریہ سماج نے اپنے اجلاس لالہ ... پریذیڈنٹ آریہ سماج کی دھرم پتنی کی اچانک مرتیو پر شوک پرگٹ کیا اور لواحقین سے ہمدردی کے علاوہ مرحومہ کی روح کی شانتی کے لئے پرارتھنا کی ؛

آریہ سماج ساڈول کا سالانہ جلسہ:-

آریہ سماج ساڈول ضلع کرنال کا سولہواں سالانہ جلسہ ۶ - ۷ - ۸ مارچ ۱۹۳۶ء کو منایا جائیگا ؛
(سنگا سنگھ پردھان آریہ سماج ساڈول)

ڈی اے وی کالج لاہور کے طلباء میں بے چینی:-

لاہور۔ ۱۴ فروری۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کے ان بورڈروں میں جو فورتھ ایئر میں پڑھتے ہیں۔ بڑی بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ ہوسٹل حکام نے ان امیدواروں سے جو امتحان دینے والے ہیں۔ ماہ مئی کی ہوسٹل فیس بھی طلب کی ہے حالانکہ یونیورسٹی ڈیٹ شیٹ کے مطابق تمام امیدوار اپریل میں ہی امتحان دیکر ہوسٹل چھوڑ دیں گے یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ دوسرے کالجوں میں امتحان میں بیٹھنے والے بورڈروں سے ماہ مئی کی ہوسٹل فیس نہیں لی جائیگی۔ حکام ہوسٹل کے اس رویہ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر آج بہت سے فورتھ ایئر طلباء نے ہوسٹل کے کچن سے کھانا نہیں کھایا ؛

آریہ سماج ہنگن گھاٹ کے سماچار:-

... شری ... کے ... پنڈت پرانند جی بی اے کی طرف سے ... شوک پرستاو رکھا گیا۔
"آریہ سماج ہنگن گھاٹ کی یہ جنرل میٹنگ ... جارج پنجم کی مرتیو پر ہارک شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور شاہی خاندان کے ممبروں سے بھی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے"
اس پرستاو کو سب ممبروں نے سرو سمتی سے کھڑے ہو کر سویکرت کیا۔
۲۸/۱/۳۶ کو بروز منگل پراتہ کال آریہ سماج مندر میں بسنت پنچمی کا تہوار منایا گیا۔ ڈی۔ اے۔ وی سکول کے ودیارتھیوں اور آریہ کنیاؤں کے بھجن ہوئے۔ پنڈت پرانند جی بی۔ اے کا ویاکھیان ہوا۔ آپ نے نو یووکوں کو حقیقت رائے کی طرح دھرم پر دڑھ رہنے کا اپدیش دیا۔ جارج پنجم کے انتیشٹی سنسکار کا دن ہونے کی وجہ سے بہت سا پروگرام Cancel (منسوخ) کر دیا گیا ؛
۳۱/۱/۳۶ کو بروز سنیچر ویدپرچارنی سبھا کی طرف سے ڈاکٹر لال چند جی کے گرہ پر پاریوارک ستسنگ ہوا ؛
۲/۲/۳۶ بروز ادیت سائنکال آریہ سماج مندر میں ستسنگ ہوا۔ ہون۔ سندھیا کے پشچات پنڈت سچدانند پروہت آریہ سماج کا ویاکھیان ہوا۔ جس میں آپ نے یجروید کے چالیسویں ادھیائے کے پہلے منتر پر ویشٹی ڈالی۔ اس کے پشچات پنڈت پرمانند کا ویاکھیان ہوا۔ آپ نے بھی ایک ویدمنتر کی ویاکھیا کی ؛
۵/۲/۳۶ بروز بدھ پراتہ کال بابو سندر لال جی کے سپتر کا مونڈن سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ آپ نے آریہ سماج کو مبلغ دس روپیہ دان دیا ؛
(گفر چند سوندھی اپ منتری آریہ سماج ہنگن گھاٹ)

سوامی سروانند جی کا اعلان:-

۱۳ اپریل بیساکھی کے دن میں ایک ورش تک آشرم میں رہنے کا وچار کیا تھا۔ وہ اودھی آج بھلی پرکار سماپت ہو گئی ہے۔ آدماس پرچار کا انت ۲۰ اپریل کو ہو جائے گا۔ اس سال بھر کے کاریہ کرم میں ایک یہ انش تھا۔ کہ مارچ مہینے میں کئی گروہ کی سماجوں میں کبھی ایک دن۔ کبھی دو دن اور کبھی تین دن بیٹھا سمجھو پرچار کرنا۔ جن سماجوں کی اچھا ہو۔ وہ آشرم میں پتر ویوہار کریں یا کھلوا منتری یا پردھان آریہ سماج ... کے دوارا سوچنا دیں۔ تاکہ کاریہ کرم ٹھیک طور سے بنا لیا جائے۔ ہمارے اس پھرنے سے یہ مقصد کبھی کسی کو نہ ہونی چاہیئے۔ کہ ہم کسی سماج میں جا کر دکشنا کی یا چندہ کسی سے کریں گے۔

۲۱ فروری

کو شبھ راتری ہے۔ جن وی۔ پی کے آرڈروں یا منی آرڈروں پر تاریخ ہوگی۔ ان کو کھنڈن منڈن سیریز تین روپیہ چار آنہ کی بجائے دو روپیہ میں سال بھر ملتی رہے گی۔ جو شری منشی جی کی پستک ۵ عدد کی کتابیں مفت لینا چاہیں۔ وہ تین روپے بھیجدیں۔ دو نمبر "موٹی پوجا نمبر" اور "اوتار واد دیا نند نمبر" چھپ چکے ہیں۔ جنہوں نے پورانک کیمپ میں ہلچل مچا دی ہے۔ آج ہی چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجئے۔ یا وی۔ پی کے لئے آرڈر دیجئے۔ شبھ راتری کے بعد یہ رعایت نہ ملیگی۔ ایک وی پی کے لئے ٹکٹ بھیجئے۔
(منیجر کھنڈن منڈن سیریز کچا نسبت روڈ لاہور)

کیوں گھوم کر کچھ پرچار کر دینا ہی مقصود ہے ؛ (سروانند سنیاسی)

آریہ کنیا پاٹھشالہ کی قائمی:-

بلب گڑھ (بھرت پور راج) میں شری ... آریہ سماج کے ادیوگ سے شری گوبند لال جی آریہ کنیا پاٹھشالہ کی استھاپنا ہوئی ہے۔ جس کی گذہ ... بہت اوشکتا تھی اس سے پہلے انہیں کے ... سے اور انہیں کے کوشش ترزخ سے ایک دیانند پاٹھشالہ بھی بہت دنوں سے اچھی طرح چل رہی ہے۔ کنیا پاٹھشالہ کا ادھیاپن کاریہ منتری جی نے سپتر شانتی سروپ جی کی دھرم پتنی شری ... دیوی ... بھرت پور نواسی شری یان گوکل چند جی کی سپتری کر رہی ہیں ؛
(گینشی لال جی منتری آریہ سماج بیانہ)

آریہ اپدیشکوں کو نمنترن:-

آریہ سماج گولہ گوکرن ناتھ میں ویدک دھرم پرچار کی بڑی آوشیکتا ہے۔ ارتھات سمست بھارت کے ودوانوں۔ اپدیشکوں۔ بان پرستیوں تتھا سنیاسیوں سے ہماری نمرتا پوروک پرارتھنا ہے کہ جو کبھی ریلوے سٹیشن گولہ گوکرن ناتھ اور کے ادھر سے ہو کر نکلیں۔ کم سے کم ایک دن کے لئے اوشیہ آریہ سماج گولا میں پدھار کر ہم لوگوں کو کرتارتھ کریں۔ ہم لوگ اتتھی سیوا کرنے کے لئے تیار ہیں ؛
(ڈاکٹر شوبرن لال ترپاٹھی منتری آریہ سماج گولہ گوکرن ناتھ)

شاستر ارتھ کا چیلنج:-

مورتی پوجا۔ اوتار واد۔ مرتک شرادھ۔ جنم سے ورن ویوستھا تتھا بھاگوت آدی اٹھارہ پران وید انکول نہیں ہیں۔ بلکہ وید ورودھ ہیں۔ جو کوئی سناتن دھرمی یا پنڈت ان وکت باتوں کو وید انکول ماننے کے پکش میں ہو۔ ہم انہیں آریہ سماج ... شاستر ارتھ کے لئے چیلنج کرتا ہے۔ جو شاستر ارتھ کرنا چاہیں۔ سماج کے منتری سے ... کریں۔

اچلیا ٹوتھ پاؤڈر

مرض پائیوریا کیلئے اکسیر ہے

مسوڑوں کا پھولنا۔ درد کرنا۔ خون یا پیپ کا نکلنا فوراً موقوف ہو جاتا ہے۔ میلے سے میلے دانت موتیوں جیسے خوبصورت نکل آتے ہیں۔ اچلیا کے استعمال سے دانت خوبصورت مضبوط رہتے ہیں۔ مضبوطی دانتوں کی اس سے ... ہوتی ہے۔ ہر حالت میں اچلیا کا استعمال ... لیئے اکسیر ہے۔ قیمت صرف ... انگریزی دوا فروشوں سے خریدیں یا ... فارمیسی شاہی محلہ لاہور سے طلب کریں۔

CC0. Gurukul Kangri Collection

"پرکاش" کا سواگت کرنا سیکھو!

(لیکھک مہاشہ کرشن دیو جی گپل بی اے - نیروبی)

جہان اندھیری رات تھی - چاروں طرف اندھکار چھایا ہوا تھا - ایک چھوٹے سے مندر میں ننھا سا دیا ٹمٹما رہا تھا - اسی کی دھندلی روشنی میں ... شنکر سچے شِو کی جستجو کی جہان آم کا ٹمٹما ... مندر میں دھارن کر کے نرسنگول دھار رہی دیو ... کی ارادھنا میں ہمہ تن محو بیٹھا تھا سب ... سو گئے - مول جاگ رہا تھا - اس کی آنکھوں ... نے ایک ننھے چوہے نے مہادیو کا نرادر ... مول کی آنکھیں کھل گئیں - اندھ شردھا ... بدھی نے راستہ دکھایا - سدبدھی ... ہوئی - مول شنکر کے ہردیہ میں ایک نئے ... کا پرویش ہو گیا - دل تڑپ اٹھا - دماغ ... ہوا - اس میدھا بدھی کے اجول - یوتر پرکاش ... مول کے وچاروں کی دنیا میں انقلاب نمودار ہو ... اس کا نام پرتو بھگتوں نے "بھگوان کی ... رکھا ہے - اسی کو کسی نے الہام پکارا ہے (Inspired Souls) ... ایسی پکار و چیتر اور ادھیت پرکاش سے ... ہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے - کہ جہان پرش پرکاش کا چھوٹا ... سواگت کرتے ہیں - شردھا (Faith) ... شانت جل میں ترک اور وویک (Reason) کی دویت شکتی (بجلی) چھپی ... دیانند جیسا شردھا کا پتلہ سنسار میں

کہاں ملے گا؟ ماتا پتا نے پوجا کی چرچا بھی بتلائی۔ اس پر آررڈھ ہو گیا - دوسرے سب سو گئے۔ وہ مہادیو کی ارادھنا نیند سے بھری آنکھوں پر چھینٹے مار مار کر کرتا رہا - دیانند کے ہردیہ مندر میں شردھا کا سروت بہہ رہا تھا - اتنے میں ایک چھوٹی سی گھٹنا نے اگنی پر جیسے آہوتی دی - مانو گھٹا ٹوپ اندھیری رات میں بجلی کوند گئی - پرکاش کی ایک سندر ریکھا کے درشن ہوتے ہی مول شنکر کی دویک بدھی میں ایک انوکھی پرتی بھا پرکاش مان ہو اٹھی - مول شنکر نے اس پرکاش کا انادر نہیں کیا - بلکہ کھلے ہردیہ سے اس کا سواگت کیا - ستیہ کے جاننے کے لئے اس کی آتما بے قرار ہو اٹھی - ماتا پتا کی شکشا اور دھمکی اس پرکاش کو روک نہ سکی - ہندو سماج کی دیو دھا سمبندھی بھرم آتمک بھاؤنائیں اسے نہ روک سکیں - اور وہ اندھ شردھا بھی اسے نہ روک سکی - جو لاکھوں ہندوؤں کو اندھا بنا رہی تھی پر بھوسے نہ رنگی دیانند کو . . . .

(सदसद्विवेक) اور . . .

(सामर्थ्यबुद्धि) پردان کی تھی - جو پرکاش کا ستیہ کا اور گیان کا انادر کیسے کر سکتی تھی - اسی چیز کا نام سقراط نے کلیان اور دھرم رکھا ہے - جہاں پرکاش کا سواگت کرنے والی دویک بدھی ہے - وہاں ہی کلیان ہے - اور وہاں ہی دھرم ہے - ستیہ کو گرہن کر لینا - پرکاش کو آنے دینا - یہی سچی مہانتا ہے - یہی "सत्यं शिवं सुन्दरं" کا سدھانت ہے - جو مہان پرشوں کے جیون میں پایا جاتا ہے - اور جو پربھو دیانند کے جیون میں اوت پروت ہو رہا تھا۔

"شِوراتری" کی اندھیری رات اسی سدھانت کی شکشا دے رہی ہے - لوگ لکیر کے فقیر نہیں - بھگوان دیانند کی آتما میں دویہ پرکاش تھا - اور وہ سویم پرکاش کا سواگت کرنے تھے - دیانند سماج کی روڑھیوں کا غلام نہ تھا - وہ پیتا پرکھی چال کا شیدائی نہ تھا - وہ ستیہ کا پجاری تھا - ہم اپنے حالات کے غلام ہیں - ہم دوسروں کے دھاگوں سے پر بھاوت ہوتے ہیں - ہم لکیر کے فقیر ہیں - ہم روشنی سے گھبراتے ہیں - ہم پرکاش کا سواگت نہیں کرتے - شِوراتری سندیش دے رہی ہے ...

"پرکاش کا سواگت کرو"

آریہ بھائیو! شِوراتری کی - اس شِوراتری کی جس کے اندھکار میں سروپرکار کی واستوکے ورُودھی گورو دیانند نے پرکاش اور ستیہ کا ایک بے نظیر جوانمرد کی طرح سواگت کر کے اپنی مہانتا کا بے مثال ثبوت دیا تھا - پوتر یادگار میں ہم پرکاش کا سواگت کرنے کا سوبھاؤ ڈالیں - جس سے سروداستیہ کا پکش ہی رہے پرابنت کرے - اور ستیہ اپنا سر

یہ امر طے شدہ ہے - کہ ہمارا ایک بھی غلط قدم خوفناک ہے

پھر آپ کشتیٔ زندگی کس راہ پر چلا دیں گے

آپ جملہ رموزِ زندگی معلوم کرنے کے لئے
راہ راست حاصل کرنے کے لئے

ہمیشہ تندرست رہنے کے لئے
اپنے خاندان کو خوشحال بنانے کے لئے

آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب کا ڈشتنر بالکل مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرماویں۔

ویدشاستری جام نگر - کاٹھیاواڑ

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری شدہ

قیمت ۵ رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی

بچوں کی بخار کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ
ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے

کمزور بچے اسکے چندہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے طاقتور بن جاوینگے
خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں
سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے
لیکن نقلی سے بچو - حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو
قیمت فی شیشی ۵ فی درجن ۱۲؍ محصول چار شیشی تک ۸ ، درجن ۱۲
سوداگروں کو معقول کمیشن، نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں
مفت لو - دس اردو خواں معزز لوگوں کے نام مع مکمل پتے بھیجیے پر
ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاویگا

المشتہر - منیجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ شہر یو پی

بعدالت جناب سردار گلاب سنگھ صاحب تحصیلدار و منصف درجہ اول مجسٹریٹ درجہ دوم بگھاٹ سٹیٹ سولن

ہری چند ایڈووکیٹ و لالہ کانشی رام و روشن لال و لالہ ہرسکھ رائے ساکنان لاہور مدعیان

بنام ۱ رائے صاحب کھلند ارام ۲ لالہ بہاری لال ۳ پنڈت ہرداس ۴ ڈاکٹر بہا چند ۵ لالہ دھنپت رائے ۶ ڈاکٹر ہیرا لال ۷ لالہ امرناتھ ۸ لالہ مول چند ۹ لالہ نوتن داس ۱۰ لالہ مظفر داس ۱۱ چرنجیت لال لاہور اور ۱۲ لکھو ولد نرائنوں قوم جولاہا ساکن دیہہ غیر موروثی مدعا علیہم (مسئولان)

درخواست تقسیم اراضی تعدادی ۸ بیگھہ ۳ بسوہ مندرجہ کھیوٹ نمبر ۸ و کھتونی نمبر ۱۹ خسرہ نمبر ۱ و ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ جمع سالانہ ۱۳ واقع موضع ڈوہچی موسوم چند کاکھیل بحصہ تحصیل و پرگنہ پاصل

بمقدمہ مندرجہ بالا میں سائلان مدعی کی استدعا ہے کہ مسئولان رائے صاحب کھلند ارام ۲ لالہ بہاری لال ۵ لالہ دھنپت رائے ۶ ڈاکٹر ہیرا لال مذکورہ بالا کے نام چند بار سمن جاری ہو چکے ہیں مگر وہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں معمولی طریقہ سے ان پر تعمیل ہونی مشکل ہے - لہذا مسئولان مذکورہ بالا کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ ... کو عدالت ہذا میں بمقام سولن اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر پیروی مقدمہ کریں - بصورت دیگر کارروائی عمل میں لائی جائیگی ...

بھارت ورش میں ہلچل مچانے والا ساہتیہ

لاہور شاخ: سودھا بدھی سدن موہن لال روڈ - لاہور

... شاخ ... ساہتیہ منڈل ... دہلی

... سارے بھارت ورش میں ویدک دھرم پھیلانا چاہتے ہیں - تو اپنی آمدنی کا ... لگا کر نیچے لکھے گرنتھ خریدیں - اور انہیں مفت یا لاگت دام پر بانٹ کر پرکاش کریں - آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر نے سستاپن کی حد کر دی ... سکیں بھارت ورش کے سبھی بڑے بڑے بک سیلروں کے ہاں ملتی ہیں :-

ستیارتھ پرکاش	ایک سو لینے پر ۴؍	پھٹکل ۵؍
... وید آدی بھاشیہ بھومکا	" " ۵؍	" ۶؍
سنسکار ودھی	" " ۲؍	" ۳؍

... کا ہندی انوواد ۱۴ جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۴۲؍ " ۵۶؍
... کا مکمل و مستند جیون چرتر دو حصوں میں مجلد ۶؍ - بغیر جلد ۵؍
... ہندی انوواد تین جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۹؍ - پھٹکل ۱۲؍

... ۳؍	وید اپدیش ۸؍	بھارتیہ سماج شاستر ۱۰؍
...	جیون پتھ ۵؍	کرنو ہر درپن ۸؍

... طرح کی دھارمک و سماجک پستکیں ہمارے یہاں ملتی ہیں - فہرست مفت ... منڈل کے دس دس روپیہ کے حصے خرید کر منافع اٹھائیں - اور ویدوں کے ... ہر قسم کی خط و کتابت کا پتہ :-

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

... Haridwar. Digitized by eGangotri

گورُوکل جگت!

گورُوکل بیٹ سوہنی کے سماچار۔

۱۔ پنڈت دھرم دیو گو شرکتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے گورُوکل بیٹ سوہنی سے بباعث چند شکایات علیحدہ کر دیا ہے۔ کوئی سجن اُن کو گورُوکل کے نام پر چندہ وغیرہ نہ دیں ؛۔

۲۔ گورُوکل بیٹ سوہنی کی اُپ سبھا توڑ دی گئی ہے۔ اُس کا سمبندھ براہِ راست آریہ پرتی ندھی سبھا سے ہے۔ اس لئے جو بھائی دان وغیرہ گورُوکل کو دیں۔ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیجیں یا میرے نام پر ارسال فرمائیں ؛۔

۳۔ چندو لال اسٹیٹ کی کمیٹی بھی توڑ دی گئی ہے۔ اس لئے اس اسٹیٹ کے نام پر کسی کو قرضہ لینے یا دینے اور حصہ بٹانے وغیرہ کا ادھیکار نہیں ہے۔ سوائے اُس کے جس کو آریہ پرتی ندھی سبھا نیت کرے۔ اور ادھیکار دیوے۔ اگر کوئی لین دین کرے گا۔ تو اُس سے قانونی سلوک کیا جائیگا ؛۔

(سوامی رُدرانند آچاریہ گورُوکل بیٹ سوہنی)

کنیا گورُوکل ہردوار کا سالانہ جلسہ :۔

کنیا گورُوکل ہردوار کا سالانہ جلسہ ۶ سے ۹ مارچ تک ہوگا۔ ۷ مارچ کو نئی چھاتراؤں کا پرویش ہوگا۔ یاتریوں کو جوالاپور سٹیشن پر اُترنا چاہئیے ؛۔ (مکھیہ ادھشٹاتا)

گورُوکل کورُوکھشیتر کا سالانہ جلسہ :۔

گورُوکل کورُوکھشیتر کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ فروری اور یکم مارچ کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ گورُوکل کے لئے دھن جمع کرنے کے لئے گورُوکل کا ڈیپوٹیشن نزدیک کے علاقہ میں گھوم رہا ہے۔ جلسہ میں پنڈت رامچندر جی دہلوی۔ پنڈت بُدھ دیو جی۔ پنڈت گیا چند جی آریہ سیوک۔ پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لالہ ہردیال جی ڈپٹی آریہ ویر دل پنجاب۔ پنڈت لیکھپال جی ویدک مشنری۔ پنڈت سمبر سنگھ جی۔ لالہ دیش بندھو جی گپتا ڈائرکٹر "تیج" وغیرہ سجنوں نے آنا منظور کر لیا ہے۔ اِن کے علاوہ پروفیسر دیش بندھو جی۔ پنڈت دُنی چند جی۔ مہاشہ بھگت رام جی اور مہاشہ دیسراج جی وغیرہ اپنے سنگیت اور بھجنوں سے جنتا کو خوش کریں گے۔ برہمچاریوں کی جسمانی ورزش کا مظاہرہ جیسے لاٹھی۔ لیزم۔ تلوار اور گروپ میکنگ وغیرہ کے کھیل اور تیر اندازی کے کھیل ہوں گے۔ انبالہ کے روی ورما سٹیل ورکس نے جلسہ کے دنوں میں "ریڈیو" کے ذریعہ جنتا کے دل بہلانے کا انتظام کیا ہے۔ شام کو باہر سے آئی ہوئی سکولوں کی ٹیموں سے گورُوکل کے برہمچاریوں کے ہاکی اور والی بال کے میچ ہوں گے۔ یکم مارچ کو نئے داخل ہونے والے بالکوں کا ویدآرمبھ سنسکار ہوگا ؛۔

یکم مارچ کو بعد دوپہر ہریانہ کے علاقہ میں پرچار کے کام کو منظم کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری جی کی طرف سے علاقہ کے آریہ پُرشوں کی ایک کانفرنس ہوگی ساتھ ہی ضلع کرنال کی اُپ سبھا کے بارہ میں بھی میٹنگ ہوگی۔ اور سنرکھشک سبھا کی میٹنگ بھی ہوگی ؛۔

جو سجن اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہتے ہیں۔ وہ ۲۹ فروری کو ہی پدھارنے کی کرپا کریں ؛۔

(سوم دت سہایک مکھیہ ادھشٹاتا)

گورُوکل اندرپرستھ کا سالانہ جلسہ

گورُوکل اندرپرستھ (دہلی) کا بائیسواں سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ فروری اور یکم مارچ کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائیگا۔ اس دھارمک میلہ پر سوامی سرودانند جی مہاتما نارائن سوامی جی۔ آچاریہ رامدیو جی۔ پنڈت بھیم سین جی۔ پنڈت اندر جی ودیاواچسپتی۔ لالہ دیش بندھو جی گپتا ڈائرکٹر "تیج"۔ پنڈت دیو ورت جی۔ پنڈت دھرم دیو سدھانت النکار جی۔ پنڈت شیو شنکر جی اور پنڈت الگو رائے جی شاستری نے آنا منظور فرما لیا ہے۔ کئی اہم کانفرنسوں کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ گرام سُدھار سمیلن کے سبھاپتی پنڈت الگو رائے جی شاستری ہوں گے۔ راشٹریہ سنسکرت سمیلن کی صدارت بھائی پرمانند جی ایم۔ اے ایم۔ ایل۔ اے فرمائیں گے۔ تیسری نہایت اہم کانفرنس جو یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو ہونی قرار پائی ہے۔ وہ دلت اُدھار کانفرنس ہوگی۔ مسٹر اے۔ وی ٹھکر بابا جنرل سکرٹری آل انڈیا ہریجن سیوک سنگھ نے کانفرنس کی صدارت منظور فرمائی ہے۔ متعدد لیڈران اسمبلی نے کانفرنس میں شریک ہونے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ۲۸ فروری کی رات کو "بزم سخن" کا اجلاس ہوگا۔ جس میں دہلی کے شعرا اپنی شاعری سے حاضرین کو محظوظ کریں گے۔ ۲۹ فروری کی رات کو سنگیت سمیلن کی بیٹھک ہوگی۔ ماسٹر موہن و مدن مہاشہ دھرم ویر جی اور گورُوکل کے برہمچاری سنگیت ودّیا کے جوہر دکھائیں گے۔ امسال باہر سے آنیوالے یاتریوں کے لئے رشی لنگر کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ شہر دہلی کے دانی اصحاب نے رشی لنگر کی اشیائے خوردنی دان دی ہیں ؛۔ (گوپال مکھیہ ادھشٹاتا)

بندوقیں رفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سُلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co. Karachi

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی

پر میں مہاشہ اپنا اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ یہ ہی اسم کے ایک ہی روز کے استعمال کے لیپ سے سفید کشٹ درمیان سے کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا قیمت واپس دُونگا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت ۲ روپیہ ؛۔

سری کرشن چندر کتری سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

پرکاش میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ)

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارکہ

STAR TRADE MARK REGD.

ڈابر دراکشا رشٹ (Regd.)

(جسم میں چستی پیدا کرنا بھوک بڑھانا اور کمزوری رفع کرتا ہے)

دوسرے دراکشاسو۔ دراکشارشٹوں سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس میں انگور کافی مقدار میں پڑا ہے۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ یہ سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کے استعمال سے قوائے جسمانی طاقت ور و چست ہو کر چہرہ پر رونق و بشاشت آتی ہے۔ اور دل بشاش رہتا ہے۔ قیمت نصف سیر کی بوتل ایک روپیہ چھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

سوپن ہری (Regd.)

احتلام کی گولی

اس میں جوش پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ دماغ کی کمزوری۔ چہرہ اور دل کی اُداسی قوتِ حافظہ کی کمی وغیرہ نیز احتلام کی خرابیوں کو دور کر کے اپنا اثر جلد دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول ڈاک سات آنے ؛۔

ڈابر جنتری ۱۹۳۶ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے

نوٹ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیں

۱۔ لاہور کے ایجنٹ۔ مینیجر پیسہ اخبار

۲۔ امرت سر کے ایجنٹ۔ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0. Gurukul K

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The Prakash Lahore

1st MAR 1936

قیمت سالانہ ......للعہ ...... ممالک غیر سے لعہ
ششماہی ......عہ/ ...... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۲ — اتوار ۱۹ پھاگن سمت ۱۹۹۲ مطابق یکم مارچ ۱۹۳۶ء — دیانند آبد ۱۱۲ — نمبر ۹

آریہ سماج کے نیم

۶۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔
۷۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنّتی کرنا۔
۷۔ سب سے پریتی پُوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔
۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔
۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنّتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنّتی میں اپنی اُنّتی سمجھنی چاہئے۔
۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں، اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔
۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔
۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔
۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا اُدیت رہنا چاہئے۔

وید امرت

رگوید — تو پاک باش اے برادر و از کس باک — یجروید

تو پاک باش اے برادر و از کس باک

ओ३म् अभयं मित्रादभयममित्रादभयं ज्ञातादभयं परोक्षात्।
अभयं नक्तमभयं दिवा नः सर्वा आशा मम मित्रं भवन्तु॥

(اتھروید کانڈ ۱۹ سوکت ۱۵ منتر ۶)

انسان سچ مچ ایک مجلسی حیوان ہے۔ وہ تبھی اپنے آپ کو محفوظ تصور کرتا ہے جبکہ کسی جانب سے اُسے تشویش کا شکار نہ ہونا پڑے۔ کیونکہ چِنتا ایک ایسی مستقل چِتا ہے جو کہ انسان کو اندر جلاتی ہے۔ اور اس دم تک دم نہیں لیتی جب تک کہ اُسے زندہ درگور نہیں بنا لیتی۔ اس کی سلامتی اسی نکتہ میں مرکوز ہے کہ اسے کسی قسم کے خارجی اثرات سے مرعوب نہ ہونا پڑے۔ اُسے (मित्रात्) دوست سے (अभयम्) کسی قسم کی منافقت کا خدشہ دامن گیر نہ ہو۔ (अमित्रात्) مخالف سے (अभयम्) کینہ توزی اور عناد کا خطرہ نہ ہو۔ (ज्ञातात्) واقف کار سے (अभयम्) کسی قسم کی بے وفائی کا اندیشہ نہ ستائے۔ (परोक्षात्) ناواقف حضرات کی طرف سے کسی خصومت کا خوف نہ ہو۔ الغرض کسی بھی حلقہ سے خواہ وہ مخالف ہو یا موافق۔ کسی مخاصمت کے اظہار کا احتمال نہ ہونے پائے۔ جملہ انسانوں کی متفقانہ روزینہ خواہش ہوتی ہے کہ صبح سے لے کر شام تک ہماری زندگی اطمینان سے گزرے۔ (दिवा) دن کے دوران میں (नः) ہمارے لئے (अभयम्) خوف کا کوئی مقام نہ ہو۔ تاکہ ہم یہ کہنے کے اہل ثابت ہو سکیں۔ کہ

अहानि शं भवन्तु नः यजु० ३६ मं० ११

یعنی دن ہمارے لئے سکھ کاری ہوں۔ شام سے لے کر صبح تک بھی اتنی جمعیت خاطر میسّر رہے۔ کہ (नक्तम्) رات کے دوران میں (नः) ہمیں (अभयम्) کسی قسم کا خدشہ دامنگیر نہ ہو۔ اور ہم برملا یہ کہہ سکیں۔ کہ

शं रात्रिः प्रति धीयताम् यजु० ३६ मं० ११

راتیں کلیان کے ہیتو بنیں۔ الغرض — اور انجام کار ایسی حالت ظہور پذیر ہو کہ ہر ایک فرد واحد بزبان حال یہ کہہ سکے کہ (सर्वाः) جملہ (आशा) اطراف و جوانب (मम) میری (मित्रं) مِتر (भवन्तु) ثابت ہوں۔ اور آخر کار حالات اس قدر موافقت کا اظہار کریں۔ کہ ہم لامحالہ یہ کہنے میں حق بجانب ثابت ہو سکیں۔ کہ

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد۔ کسے را با کسے کارے نباشد

لفظی معنی

سام وید — اتھروید

(अभयम्) خوف نہ ہو۔ (मित्रात्) مِتر سے (अभयम्) بے خوفی (अमित्रात्) مخالف سے (अभयम्) خوف نہ ہو۔ (ज्ञातात्) واقف سے (अभयम्) خوف نہ ہو۔ (परोक्षात्) نہ جانے ہوئے پُرش سے (अभयम्) خوف نہ ہو (नक्तम्) رات کے دوران میں (अभयम्) خوف نہ ہو۔ (दिवा) دن کے دوران میں (नः) ہمارے لئے (सर्वाः) سب (आशा) اطراف و جوانب (मम) میری (मित्रम्) مِتر (भवन्तु) ہوں۔

Haridwar. Digitized by eGangotri

دہلی میں رشی بودھ اُتسو کی دھوم

سرکردہ کانگرسی لیڈروں کی شمولیت

نئی دہلی ۔ ۲۲ فروری ۔ گزشتہ روز مقام سوگاندھی میدان میں رشی بودھ اُتسو منایا گیا۔ شری نارائن سوامی جی کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ستیہ مورتی ایم ایل اے نے کہا کہ ہندو دھرم کو اس وقت تین اصلاحات کی سخت ضرورت ہے :۔

ہا۔ ہندو سنگٹھن ۲ چھوت چھات اور ۳ باقی تمام مذاہب سے مصالحت کرنا :۔

مسٹر ستیہ مورتی کے علاوہ ایک درجن کے قریب اصحاب کے لیکچر ہوئے۔ ان میں شریمتی سروجنی نیڈو بھی تھیں۔ تمام مقررین نے سوامی دیانند کو خراج تحسین و عقیدت ادا کیا۔ سب نے سوامی جی کو بڑا وِدوان ۔ بے نظیر ریفارمر اور محب وطن بتایا۔ دہلی کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ شہر کی جملہ آریہ سماجوں نے ایک متفقہ پروگرام مرتب کیا تھا اور یہ جلسہ ان تمام سماجوں کا متفقہ جلسہ تھا ::

جلوس :۔

نئی دہلی ۔ صدر بازار ۔ چاوڑی بازار اور دیگر مقامات سے ایک درجن کے قریب جلوس نکالے گئے ۔ اہلِ جلوس نے جھنڈے اور ماٹو اٹھائے ہوئے تھے۔ اور دھار مک و سوشل گیت گاتے جا رہے تھے۔ یہ سارے جلوس گاندھی گراؤنڈ میں آکر ختم ہوئے۔ جہاں جلسہ منعقد کیا گیا۔ سینکڑوں استریاں ۔ آریہ دَل کے بہت سے والنٹیر اور سرکردہ شہری ہزاروں کی تعداد میں پنڈال میں پہنچ گئے ۔ نیز سنیاسیوں اور سادھوؤں کی بھی بڑی تعداد گراؤنڈ میں آگئی ۔ یہ لوگ بھی اپنے طریقہ پر جلوس نکال کر بینڈ باجوں کے ساتھ پنڈال میں آپہنچے تھے۔ پنڈال میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی ۔ طلبا اور مزدوروں کے جلوس ان کے علاوہ تھے ۔ جدھر نگاہ اٹھتی تھی۔ لوگ ہی لوگ نظر آتے تھے ::

شریمتی سروجنی نیڈو کی تقریر :۔

شریمتی سروجنی نیڈو نے اپنی پُرازجذبات تقریر میں آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند کو دل سے خراجِ عقیدت پیش کیا ۔ شریمتی جی نے کہا کہ سوامی دیانند نے ہندو دھرم میں جو آخری مرحلوں پر تھا۔ ایک نئی روح پھونک دی تھی ۔ یہ سوامی جی ہی تھے ۔ جنہوں نے ہندوؤں کو بتایا ۔ کہ جو مورتی چوہے سے اپنی حفاظت نہیں کر سکتی ۔ وہ اپنے پجاریوں کی حفاظت کیا خاک کریگی؟ رشی دیانند نے ہندو جاتی کو بتایا ۔ کہ پرماتما ہر ایک کے من میں موجود ہے ۔ اور وہی سب کی رکھشا کرنے والا ہے ۔ شریمتی سروجنی نیڈو نے مزید کہا کہ میرے نزدیک رشی دیانند ایک پیغمبر تھا۔ کیونکہ وہ ستیہ کا علمبردار تھا۔ اُس نے قدامت پرستی کے خلاف جو جدوجہد شروع کی ۔ اُس میں کبھی بھی خوف زدہ نہ ہوا۔ وہ ستیہ کا پرچارک تھا ۔ اور اُس نے ستیہ کے پرچار کرنے میں موت کی بھی پرواہ نہ کی تھی ۔ جہالت سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس لئے گیان کا پرکاش کرنا ہی نوع انسان کی سب سے بڑی سیوا ہے ۔ آریہ سماج کو چاہئے ۔ کہ ہندوستان کے تمام باشندوں میں تعلیم کا زیادہ سے زیادہ پرچار کرے ۔ اگیانی لوگوں میں گیان کا پرکاش کرنے کی کوشش کرے +

شریمتی سروجنی نیڈو نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے سوامی دیانند اور مارٹن لوتھر کا مقابلہ کیا ۔ اور ان کی مشابہت واضح کرتے ہوئے کہا ۔ کہ جس طرح آخر الذکر نے عیسائیت کو پاکیزہ بنایا ۔ اسی طرح اول الذکر نے ہندو دھرم کو پوتر بنانے میں اپنی زندگی گزار دی ۔ رشی دیانند نے ہندو دھرم اور ہندو جاتی کی جو سیوا کی ہے ۔ اُس کو کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ سوامی جی گیان کا بھنڈار اور روشنی کا مینار تھے ۔ اور جو اُن کے سچے انویائی ہیں انکو چاہئے ۔ کہ وہ اگیانتا کا ناش کر کے دم لیں۔ اُنہوں نے صنفِ نازک سے اپیل کی ۔ کہ تم کو اب آئندہ سے اپنے آپ کو ابلا نہیں سمجھنا چاہئے ۔ اور نہ ہی کسی کو یہ کہنے کا موقعہ ہی دینا چاہئے ۔ کہ تم ابلا یعنی کمزور ہو ۔ بلکہ تمام استریوں کو شکتی مجسم ہونا چاہئے ۔ تمام استریوں کے دلوں میں سیوا اور قربانی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہونا چاہئے ::

حاضرین سے شریمتی جی نے اپیل کی کہ جس طرح سوامی دیانند ستیہ وادی ۔ عزم بالجزم کے مالک ۔ قربانی مجسم اور دلیر تھے ۔ اسی طرح آپ کو اپنے اندر یہ صفات پیدا کرنی چاہئیں ::

دیگر اصحاب کی تقاریر :۔

چودھری مختار سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ کہ سوامی جی نے یہ پرچار کیا تھا ۔ کہ پرماتما پر درڑھ وشواس رکھو ۔ لیکن انہوں نے اندھ وشواس کی تعلیم نہیں دی تھی ۔ انہوں نے اپنے انویائیوں کو کہا تھا۔ کہ جو بات دلیل کی کسوٹی پر پوری نہ اترے ۔ اسے تیاگ دو ::

(باقی برصفحہ ۳۱)

صحت بنانیوالی و معرکہ کی کتابیں

ویدوں کے مسلمہ وِدوان شری پاد دامودر ساتولیکر جی

کی

مقبول عام تصانیف اردو ترجمے

یوگ کے آسن

ورزش یا دیایام انسان کے لئے کس قدر ضروری ہے یا ثابت کرنے کے لئے اب کسی لمبی چوڑی تمہید کی ضرورت نہیں ۔ ہر سمجھدار شخص اس کی ضرورت کو بخوبی محسوس کرتا ہے، ہاں اس وقت اگر کوئی بات قابل غور ہے ۔ تو یہ کہ ورزش کا کون سا طریقہ سب سے اچھا اور مفید ہے ۔ کئی لوگوں کا خیال ہے ۔ کہ سینڈو کا طریقۂ ورزش بہت اچھا ہے ۔ کئی کہتے ہیں کہ کشتی لڑنا بہت مفید ہے ۔ بعض اشخاص یورپ کے نئے طریقوں کو بہت پسند کرتے ہیں ۔ مگر افسوس کہ جن رشیوں کے ہم نام لیوا ہیں ۔ اُن کی یوگ پدھتی کی طرف کسی کا بھی دھیان نہیں جاتا ۔ آج کل ڈنڈ ۔ بیٹھک ۔ دوڑ ۔ ڈمبل وغیرہ جو طرح طرح کی ورزشیں رائج ہیں ۔ اُن سے بلاشبہ طاقت بڑھتی ہے ۔ مگر عمر نہیں بڑھتی ۔ پہلوانوں کے جسم اتنے مضبوط اور طاقتور ہونے پر بھی کوئی پہلوان پوری عمر تک نہیں جیتا وہ جلدی مر جاتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ اُن کا طریقۂ ورزش ایسا ہے ۔ جس سے دل پر دباؤ پڑتا ہے ۔ اور اس دباؤ کے باعث پہلوانوں کا دل عموماً کمزور ہو جاتا ہے ::

آسنوں میں یہ نقص نہیں ہے ۔ بچہ ۔ بوڑھا ۔ جوان ۔ مرد ۔ عورت سب انہیں بآسانی کر سکتے ہیں ۔ طرفہ یہ کہ دوسری ورزشوں کی مانند ان کے لئے کسی قسم کا کوئی سامان خریدنے کی ضرورت نہیں ۔ یہ طریقہ جہاں سب سے اچھا ہے وہاں سب سے سستا اور آسان بھی ہے ۔ آسنوں کے کرنے سے بدن میں طاقت آتی ہے ۔ تھکاوٹ دور ہوتی ہے ۔ حافظہ بڑھتا ہے ۔ چستی آتی ہے ۔ علاوہ ازیں بدہضمی ۔ کھٹے ڈکار ۔ کمر درد ۔ کلیجہ کا درد ۔ آنکھوں کی بیماریاں گلے کی بیماریاں جگر کی بیماریاں ۔ کھانسی بخار ۔ زکام ۔ تاپ ۔ تلی ۔ دانتوں کی بیماریاں ۔ بدخوابی ۔ پیٹ کی بیماریاں جریان احتلام ۔ سر درد ۔ بالوں کا سفید ہو جانا وغیرہ مختلف بیماریاں دور ہوتی ہیں ۔ چھ برس کی عمر سے ۱۰۰ برس کی عمر تک کے آدمی ان آسنوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ۔ جو لوگ پچیس برس بوڑھے دکھائی دیتے تھے وہی ۵۰ ویں برس جوان نظر آنے لگے ہیں ۔ جو ۲۵ ویں ورش ایک میل بھی نہیں چل سکتے تھے ۔ وہی ۶۰ ویں ورش دشوار گزار پہاڑوں کی سیر کرنے لگے ہیں ۔ جن لوگوں نے اس کتاب میں بیان کردہ آسنوں کو آزمایا اور آزما کر فائدہ اٹھایا ہے ۔ کتاب میں جا بجا ان کے تجربات آپ ملاحظہ کرینگے ۔ ہندی میں اس کے کئی ایڈیشن ختم ہو چکے ہیں ۔ اردو دان پبلک کے پُرزور تقاضا پر اب اس کا اردو ایڈیشن چھاپا گیا ہے ۔ قیمت فی جلد سوا روپیہ ۔ ہندی میں ۴ر ::

برہمچریہ

برہمچریہ کا ارتھ ہے طاقتوں کو جمع کرنا ۔ انہیں بچا رکھنا ۔ انہیں اپنی ترقی میں لگانا ۔ اس جگہ چاروں طرف کمزوری ہی کمزوری کی دوہائی دی جا رہی ہے ۔ جبکہ زندگی کا چراغ نوعمری سے جل رہا ہے کیونکہ وہ جلدی بجھنا چاہتا ہے ۔ اس وقت حوصلہ ہارے ہوئے زندگی سے بیزار دکھی سماج کے لئے صرف ایک سندیش ہے برہمچریہ! برہمچریہ!! برہمچریہ!!! اہاں برہمچریہ ۔ نوجوانوں کو یہ سندیش کان کھول کر سننا اور دل لگا کر پڑھنا چاہئے ۔ یہ کتاب نوجوانوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی ۔ اسے پڑھ کر ان کی آنکھیں کھل جائیں گی ۔ انہیں اپنی ہستی کا پتہ لگے گا ۔ غار میں گرنے سے بچ جائیں گے ۔ بلکہ اپنے آس پاس کے کسی نوجوان کو گرنے نہیں دیں گے ۔ کتاب کیا ہے ۔ نوجوانوں کے لئے سنجیونی بوٹی ہے ۔ ایک ایک صفحہ کا ایک ایک نقطہ اپنے اندر بجلی کی سی تاثیر رکھتا ہے ۔ دیریہ رکھشا کے عملی طریقے بتانے والی یہ ایک ہی کتاب ہے ۔ گرہست میں رہ کر بھی منقیہ کر برہمچریہ کا پالن کرنے کے آزمودہ راز بتلائے گئے ہیں ۔ قیمت فی جلد ۱۲ ار (ہندی)

ایک ساتھ دونو لینے پر ۱۲؍ ۔۔۔ آج ہی طلب فرمائیں

راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ سرسوتی آشرم انارکلی لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection

سنسار کی گتی

کیا ہندوستان جرمن مال کو بائیکاٹ کرے گا؟

بمبئی - ۲۶ر فروری - جرمنی کے چانسلر ہٹلر کی تقریر سے ہندوستان میں جو زبردست جذبہ پیدا ہو گیا ہے - جرمنی کی تاجر جماعت اسے تشویش کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے - انہیں خطرہ ہے - کہ ہندوستانی پبلک اور اخبارات نے تقریر پر ناراضگی کا جو اظہار کیا ہے - اس کی وجہ سے جرمن مال کے بائیکاٹ کی تحریک شروع ہو جائے گی - اس سلسلہ میں یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے - کہ جرمنی کی سرکردہ کاروباری فرموں نے جرمن گورنمنٹ کو ایک نوٹ بھیجا ہے - جس میں ہر ہٹلر کی تقریر کے متعلق ہندوستان کے صحیح جذبات ظاہر کئے گئے ہیں - اور لکھا گیا ہے کہ اس تقریر کا جرمنی اور ہندوستان کے تجارتی تعلقات پر جو اب تک نہایت اچھے رہے ہیں - خراب اثر پڑے گا - یہ بھی معلوم ہوا ہے - کہ جرمن گورنمنٹ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی ہے - کہ جرمن فرموں کو دو کروڑ کے لئے ہر طرح بیچ کا ٹھیکہ ملنے والا تھا اس کا امکان بہت کم ہو گیا ہے ؛

جاپان میں مارشل لاء کا نفاذ

ننگھائی - ۲۶ر فروری - (۱۱ بجکر ۲۷ منٹ صبح) معلوم ہوا ہے - کہ ٹوکیو میں فوج نے بغاوت کر دی ہے - اور زبردستی ملک کے نظم و نسق میں انقلاب بپا کر دیا گیا ہے - جنرلوں پر کڑی سنسر شپ ہے ؛

شنگھائی - ۲۶ر فروری (۴ بجکر ۵ منٹ شام) معلوم ہوا ہے - کہ ٹوکیو میں بغاوت پانچ ہزار پیادہ سپاہیوں نے کی - باخبر حلقوں کا بیان ہے - کہ بغاوت نوجوان فوجی افسروں کے اشارہ پر کی گئی ہے - باغی ٹوکیو میں مقیم فرسٹ فوجی ڈویژن سے تعلق رکھتے ہیں -

شنگھائی - ۲۶ر فروری - (۴ بجکر ۱۲ منٹ صبح) جاپان کے طول و عرض میں مارشل لاء کا اعلان کر دیا گیا ہے ؛

مندرجہ ذیل سیاسی لیڈر اور اصحاب اقتدار مارے گئے ہیں :- وزیر اعظم - وزیر داخلہ - وزیر مالیات - امیر البحر اور انسپکٹر جنرل میٹرو پولیٹن پولیس - چند ایک افسروں نے بھاگ کر جان بچائی ؛

روس اور چین میں تشویش :- ٹوکیو کی بغاوت سے چین میں خوف و ہراس پھیل رہا ہے خیال کیا جاتا ہے - کہ اب جاپانی فوج منگولیا پر چڑھ دوڑے گی - یہ بھی کہا جاتا ہے - کہ سوویٹ روس کے لئے بھی خطرہ پیدا ہو گیا ہے ؛

پولیٹیکل قیدی اور نظر بند رہا نہ ہونگے

نیو دہلی - ۲۶ر فروری - لیجسلیٹو اسمبلی میں مسٹر موہن لال سکسینہ نے دریافت کیا - کہ گورنمنٹ ہند کو یاد ہے - کہ گزشتہ دسمبر میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے نائب وزیر ہند نے بیان کیا تھا - کہ پولیٹیکل نظر بندوں اور اسیروں کی رہائی کا سوال گورنمنٹ ہند کی مرضی پر منحصر ہے - کیا گورنمنٹ نے رہائی کے سوال پر غور کیا ہے - یا وہ غور کرنے کو تیار ہے ؟

مسٹر ہنری کریک نے جواب دیتے ہوئے کہا - کہ نہ ہی گورنمنٹ ہند نے رہائی کے سوال پر غور کیا ہے - اور نہ ہی وہ غور کرنے کو تیار ہے ؛

ڈاکٹر ٹیگور کی یونیورسٹی کو گرانٹ :-

شانتی نکیتن - ۲۶ر فروری - معلوم ہوا ہے - کہ گورنمنٹ بنگال نے ڈاکٹر ٹیگور کی یونیورسٹی وشو بھارتی کے دیہات سدھار ڈیپارٹمنٹ کو بارہ سو روپیہ گرانٹ دی ہے ؛

کپورتھلہ کے راجکمار کو اعزاز :-

کپورتھلہ - ۲۵ر فروری - معلوم ہوا ہے - کہ مہاراجکمار جیت سنگھ ہز ہائینس مہاراجہ کپورتھلہ کے سب سے چھوٹے فرزند ہز مجسٹی کنگ ایڈورڈ ہشتم کے آنریری لفٹیننٹ مقرر ہوئے ہیں ؛

فیڈریشن کے متعلق بات چیت :-

نئی دہلی - ۲۴ر فروری - ہندوستانی ریاستوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے حلقوں کا بیان ہے - کہ انڈیا آفس نے والیان ریاست سے دریافت کیا ہے - کہ کیا ان کے منتظر فیڈریشن میں داخلہ کی شرائط کی تمام کلازوں پر بحث کرنے کے لئے تیار ہیں ؟ ان کلازوں میں فیڈریشن پر والیان ریاست کی آمادگی ظاہر کی گئی ہے ؛

ہوائی جہاز تباہ ہو گیا :-

عدیس ابابا - ۲۴ر فروری - لیگ آف نیشنز یونین نے ابی سینین ریڈ کراس پارٹی کو دو ہزار پونڈ کا جو ہوائی جہاز بطور عطیہ دیا تھا - وہ ہوائی اڈہ میں گر کر تباہ ہو گیا - برطانوی ہوا باز کیپٹن ہیبر بچ گئے - انہیں صرف معمولی ضربات آئی ہیں ؛

خیبر اسلامیہ کالج پشاور کی کانووکیشن :-

پشاور - ۲۴ر فروری - خیبر اسلامیہ کالج پشاور کی سالانہ کانووکیشن زیر صدارت آنریبل سر جارج کننگھم روس کیبل ہال میں ہوئی - سر موصوف نے بی - اے اور بی - ایس - سی کلاس کے ۱۸ طلباء کو ڈپلومے دئے اور تقریر کرتے ہوئے پبلک لائف میں کیرکٹر کی اہمیت پر زور دیا - مزید کہا - کہ کیرکٹر زندگی میں کامیابی کا سنگ بنیاد ہے ؛

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی جلدوں کی فروخت :- نئی دہلی - ۲۴ر فروری - ریفارمز آفس سے شائع شدہ ایک اعلان مظہر ہے - کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء کی ہندوستان کے لئے شائع شدہ جلدیں دہلی میں ۲۷ر فروری کو قیمت پر پبلک کو دستیاب ہو سکیں گی - اس کے چند روز بعد تمام صوبوں کے ہیڈ کوارٹرز میں بھی ان جلدوں کی فروخت کا انتظام کر دیا جائے گا - یہ کتابیں مینیجر پبلیکیشن سول لائینز دہلی گورنمنٹ بک ڈپو کلکتہ اور پراونشل گورنمنٹوں کے سرکاری چھاپہ خانوں کے سپرنٹنڈنٹوں سے بارہ آنہ فی جلد کے حساب سے مل سکیں گی ؛

ڈاکٹر ٹیگور کا دورہ :-

شانتی نکیتن - ۲۶ر فروری - ڈاکٹر ٹیگور نے فیصلہ کیا ہے - کہ آئندہ ماہ کے وسط میں مغربی ہندوستان کا دورہ کیا جائے - ٹیچروں اور طلباء کی ایک پارٹی آپ کے ساتھ ہوگی ؛

کانگرس کے ڈیلی گیٹوں کی فیس :-

لاہور - ۲۵ر فروری - سکرٹری پنجاب پراونشل کمیٹی لکھتے ہیں - ڈیلی گیٹوں کے لئے کانگرس کی استقبالیہ کمیٹی نے ڈیلی گیٹ فیملی کوارٹر ۳۰ روپیہ - ڈیلی گیٹوں کی تجویز کردہ بار ۲۰ روپیہ اور ایک ڈیلی گیٹ ٹکٹ فی کس ... روپیہ

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں - (مینیجر)

خوشخبری

امرت دھارا کے پینتیسویں ۳۵ سالانہ جلسہ کی خوشی میں

ماہ مارچ میں

امرت دھارا اور اسکے مرکبات نصف قیمت پر اور دیگر ادویات و کتب

نصف قیمت پر ملینگی!

فہرست ادویات و کتب ابھی منگوا کر ضروریات نوٹ کر لیں

خط و کتابت و تار کا پتہ :- امرت دھارا ۳۲ لاہور

Haridwar. Digitized by eGangotri

بہاول پور دربار کا تازہ اعلان :-

بہاول پور۔ پبلسٹی افسر ریاست بہاول پور اطلاع دیتے ہیں کہ :-

"چونکہ ۱۴ جنوری کے اعلان کے بعد جس کی رو سے تمام ریاست کی ہندو سبھاؤں کو خلاف قانون قرار دیا گیا تھا منچن آباد۔ الہ آباد اور رحیم یار خان کی ہندو سبھاؤں نے موجودہ ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں کوئی کام نہیں کیا۔ اس لئے نواب نے ان ہندو سبھاؤں کو مندرجہ بالا اعلان سے مستثنےٰ قرار دیدیا ہے :

نامدھاریوں کی تاریخ ضبط :-

لاہور۔ پنجاب گورنمنٹ نے گورمکھی کی کتاب "سنت خالصہ" المعروف "مختصر تاریخ نامدھاریاں" ضبط کر لی ہے :

ہریجنوں کا وائسرائے کو میموریل :-

آگرہ۔ آل انڈیا جاٹو نوا سبھا کے سکرٹری کی طرف سے وائسرائے کو ایک میموریل بھیجا گیا ہے کہ ہریجنوں کو تمام سرکاری ملازمتوں میں لے لیا جائے۔ نیز ہریجن طالب علموں سے سکولوں اور کالجوں میں فیس نہ لی جائے :

ہندوؤں اور سکھوں کا مشترکہ بورڈ :-

امرتسر۔ پنڈت کرشن کانت مالویہ یہاں تشریف لائے اور آئندہ انتخابات لڑنے کے لئے مشترکہ ہندو اور سکھ بورڈ کے قیام کے امکان پر ۲ گھنٹہ تک سکھ لیڈروں سے بحث کرتے رہے :

مسز سروجنی نائیڈو کی سیکرٹری کا تقرر :-

حیدر آباد۔ مسز سروجنی نائیڈو کی سیکرٹری مس پدماجی نائیڈو کمیٹی امور خارجیہ کی اسسٹنٹ سکرٹری مقرر کی گئی ہیں۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ عورت کو سرکاری ملازمت میں لیا گیا ہے :

مزید سونا یورپ اور امریکہ کو :-

بمبئی۔ وائسرائے آف انڈیا کے ذریعہ ۳۵۱۲۲۴۲ روپیہ کا مزید سونا یورپ اور امریکہ کو گیا ہے۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے ۲۶۲۶۴۷۱۶۴۶ روپیہ کا سونا باہر جا چکا ہے :

پنڈت جواہر لال نہرو کی واپسی :-

لوزین۔ پنڈت جواہر لال نہرو اس ماہ کے آخر تک بذریعہ ہوائی جہاز براستہ مارسیلز ہندوستان کو روانہ ہو جائینگے۔ ان کی دھرم پتنی کی صحت ابھی بہتر نہیں ہے۔ مسز کملا نہرو پنڈت جی کے ساتھ نہیں جا سکیں گی۔ وہ ابھی کچھ عرصہ یورپ میں ہی رہیں گی۔ اور کامل صحت یاب ہو کر واپس جائیں گی :

شری اربند گھوش کے درشن :-

پانڈی چری ۲۴ فروری۔ گذشتہ سٹیوار کو شری اربند گھوش نے تنہائی سے باہر نکل کر درشن دیئے۔ درشن کرنے والوں میں امریکن اور یورپین بھی تھے۔ شری اربند گھوش سال میں صرف تین دن باہر آتے ہیں :

صوبہ اوڑیسہ کا دارالخلافہ :-

کٹک۔ ۲۴ فروری۔ اوڑیسہ کے نئے صوبہ کا گورنر پوری میں رہا کرے گا۔ اور چیف سکرٹری اور دوسرے افسروں کے دفتر کٹک میں ہونگے :

۱۴۱۲ اطالوی ہلاک کر ڈالے :-

عدیس ابابا۔ ۲۴ فروری۔ گولم کے گورنر راس امیرو کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اس نے ہیڈ کوارٹر سے دو دستے مغربی اکسم کو بھیجے۔ جنہوں نے اطالوی دستوں پر حملہ کیا۔ یہ دونوں دستے پندرہ روز زمین دوز رہے۔ دو ٹینک تباہ کر کے اور ۱۴۱۲ اطالویوں کو ہلاک کر کے صحیح سلامت واپس پہنچ گئے :

انڈین نیشنل ایئرویز کو امداد :-

نئی دہلی۔ ۲۴ فروری۔ سر جیمز گرگ نے اسمبلی میں اعلان کیا۔ کہ گورنمنٹ سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کے اس مشورہ کو منظور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ انڈین نیشنل ایئرویز کو ۲۰۰۰۱۱ روپیہ کی امداد دی جائے۔ گورنمنٹ اسے بجٹ میں شامل کرے گی۔ اور اس کے متعلق اسمبلی کا ووٹ لے گی :

ہردوار میں ہریجنوں کو دیو درشن :-

ہردوار۔ آل انڈیا سناتن دھرم مہاسبھا کے پروگرام کے مطابق برسوں شیوراتری کی تقریب پر پنجاب مہابیر دل سیوا سمتی ہردوار کی طرف سے ہریجنوں کو منسا دیوی کے درشن کرائے گئے۔ کنکھل اور جوالاپور سے آمدہ ہریجنوں کے علاوہ مقامی ہریجنوں کو گنگا اشنان کرایا گیا۔ کنکھل مہادیو کے مندر میں دیو درشن کرائے گئے۔ اور پرشاد تقسیم کیا گیا۔ شام کو گنگا تٹ پر بابو بینی پرشاد کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ اور چند ایک مؤثر تقاریر وغیرہ ہوئیں :

---

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کو شرطیہ دور کرنے والی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر رجسٹرڈ

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد۔ کھجلی۔ خون کا زائل ہونا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ۔ محصول ۸ آنہ :

گارنٹی۔ اگر دس سال کے اندر اندر دوبارہ بواسیر کا دورہ ہو جائے تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی + نوٹ۔ اس سے بہتر دوائی مثل بنانے کو دو صد روپیہ انعام :

مینیجر کیلاش فارمیسی محلہ پنجپور

ضلع فیروزپور (پنجاب)

گوروکل کانگڑی کے ۴۳ ویں ارشک اتسو کا پروگرام

شکروار۔ ۶ مارچ ۱۹۳۶ء

صبح :- ۷ سے ۸ بجے تک ہون و بھجن

۸ " ۸½ " " پرارتھنا و اپدیش

۸½ " ۱۰ " " سرسوتی سمیلن کی پرتھم بیٹھک۔ دو یار تھیوں کا سنسکرت میں واد ہوگا۔ سرو اتم وکتاؤں کو پرسکار دئیے جائیں گے

پرنایک۔ پنڈت وردینی جھا۔ پنڈت سیر بیدر ناتھ شاستری جی۔ ساہتیہ آچاریہ پنڈت واگیشور ودیا النکار

۱۰ سے ۱۰½ بجے تک چھوٹے برہمچاریوں کا شاستر ارتھ

۱۰½ سے ۱۱ بجے تک ویاکھیان۔ ماسٹر درگا پرشاد جی بی۔ اے

دوپہر :- ۱½ سے ۲ بجے تک بھجن

۲ " ۳ " " ویاکھیان۔ پنڈت لیکھ پال جی سدھانت النکار

۳ سے ۳½ بجے تک بھجن

۳½ " ۵ " " راشٹر بھاشا سمیلن۔ سبھاپتی۔ شری سیٹھ ہری جی گوئل

رات :- ۷ سے ۸ بجے تک بھجن

۸ " ۸½ " " ویاکھیان۔ شرمتی چندراوتی جی ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی

۸½ سے ۹½ بجے تک ویاکھیان۔ سوامی شمبھوانند جی

۹½ سے ۱۰½ بجے تک کھیلیں

سنیچروار۔ ۷ مارچ ۱۹۳۶ء

صبح :- ۷ سے ۸ بجے تک ہون تتھا بھجن

۸ سے ۹½ " " سرسوتی سمیلن کی دوسری بیٹھک

سبھاپتی۔ پنڈت چمپتی جی شرما۔ پروفیسر وشونا تھ ودیا النکار اور پنڈت چندرکانت وید واچسپتی ودوان پنڈ پڑھیں گے :

۹½ سے ۱۱ بجے تک دلت اُدھار سمیلن۔ سبھاپتی۔ راجہ بہادر کشل پال سنگھ جی سابق وزیر یو۔ پی

دوپہر :- ۱ سے ۲ بجے تک بھجن

۲ سے ۳½ بجے تک سرسوتی سمیلن کی تیسری بیٹھک۔ سبھاپتی سردار بلبھ بھائی جی پٹیل

۳½ سے ۴½ بجے تک ویاکھیان۔ پنڈت پریورت جی وید واچسپتی

۴½ سے ۵½ بجے تک سنسکرت میں ویاکھیان برہمچاری چندر گپت

۵½ سے ... بجے تک ویاکھیان۔ پنڈت جگن ناتھ جی ...

رات :- ۷ سے ۸ بجے تک بھجن

۸ سے ۹ بجے تک ویاکھیان۔ پنڈت اندر جی ودیا واچسپتی

۹ سے ۱۰ بجے تک ویاکھیان۔ شری نارائن سوامی جی

اتوار۔ ۸ مارچ ۱۹۳۶ء

صبح :- ۷ سے ۱۱ بجے تک دیکشانت سنسکار۔ دیکشانت ویاکھیان :- مسٹر ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب

آشیرواد :- سردار ولبھ بھائی جی پٹیل

دوپہر :- ۱ سے ۲ بجے تک بھجن

۲ " ۴ " " گوروکل سمیلن۔ سبھاپتی۔ آچاریہ رام دیو جی

آچاریہ دیو شرما جی۔ پروفیسر سدھیشور جی۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ سردار ولبھ بھائی جی پٹیل اور پنڈت اندر ودیا واچسپتی آدی سجنوں کے ویاکھیان ہوں گے :

۴ سے ۵ بجے تک ویاکھیان تتھا اپیل آچاریہ رام دیو جی

۵ سے ۵½ بجے تک دھن سنگرہ

رات :- ۷ سے ۸ بجے تک بھجن

۸ سے ۹ بجے تک ویاکھیان۔ پنڈت بدھ دیو جی

۹ " ۱۰ " " سوامی ستیانند دیو جی

سوموار۔ ۹ مارچ ۱۹۳۶ء

صبح :- ۷ سے ۸ بجے تک ہون و بھجن

۸ سے ۹½ بجے تک سرسوتی سمیلن کی چوتھی بیٹھک

سبھاپتی :- پنڈت چمپتی جی شرما۔ برہمچاری لکشمن سنگھ اور برہمچاری رام ناتھ جی اپنے نبندھ پڑھیں گے :

۹½ سے ۱۱ بجے تک ویدارمبھ سنسکار۔ آچاریہ دیو شرما جی ویدارمبھ دکشنا دیں گے

دوپہر :- ۱ سے ۲ بجے تک بھجن

۲ سے ۳½ بجے تک ورن آشرم ویوستھا سمیلن۔ سبھاپتی۔ ڈاکٹر ہیس (ہالینڈ)

۳½ سے ۴½ بجے تک ویاکھیان۔ پنڈت گنگا پرشاد جی ایم۔ اے چیف جج ٹہری سٹیٹ

۴½ سے ۵½ بجے تک شردھانند دلت سمیلن

رات :- ۷ سے ۱۰ بجے تک سنگیت سمیلن

دوسرا پنڈال ۶ مارچ شکروار

رات :- انت وشو ودیالیہ واد وواد سمیلن

۷ مارچ ۱۹۳۶ء۔ سنیچروار

رات :- کوِتا سمیلن + سبھاپتی رائے بہادر پنڈت سکھدیو بہاری جی مشر "مشر بندھو"

پرکاش لاہور

۱۹ پھاگن سمت ۱۹۹۲

آریہ سماج کا "امبیدکر"

ڈاکٹر امبیدکر کے چیلنج نے ہندو سماج کے لئے ایک عجیب سمسیا اُپستھت کر دی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہندو دھرم کو تیاگ دینے کا نشچے کر لیا ہے۔ اگر اُن سے پوچھتے ہیں کہ کیوں؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ "ذات پات کی وجہ سے ہندو اپنے اچھوت بھائیوں پر صدیوں سے اس قدر ظلم روا رکھتے آئے ہیں۔ کہ ہندو رہتے ہوئے اچھوتوں کے اُٹھنے کی کوئی صورت نہیں۔ انہیں بتایا گیا ہے۔ کہ ہندو سماج کے خیالات میں انقلاب عظیم آ گیا ہے۔ خود وہ ہندو جو اعلیٰ ذات کے کہے جاتے ہیں۔ اپنے اچھوت بھائیوں کو گلے لگانے کو تیار ہو رہے ہیں۔ ان کی خاطر برادری سے خارج ہونے کو بھی تیار ہیں۔ ان کے لئے سکول کھولے جا رہے ہیں۔ ان کے لئے مندروں کے دروازے وا ہو رہے ہیں۔ ان کے لئے کنوئیں کھودے جا رہے ہیں۔ دوسری مشکلات حل کی جا رہی ہیں۔ لیکن ان باتوں سے ڈاکٹر امبیدکر کی تسلی نہیں ہوتی۔ اور وہ یہی رٹ لگائے جا رہے ہیں۔ کہ جب تک اچھوت ہندو ہیں۔ تب تک ان کا کچھ نہ بنے گا۔ اُن سے کہا گیا۔ کہ ماضی کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ اب ہندو کیا کریں۔ جو تمہاری تسلی کا موجب ہو۔ اور تم مذہب کی تبدیلی کا خیال چھوڑ دو۔ اس کا کوئی تسلی بخش جواب وہ اس وقت تک نہیں دے سکے۔ ہاں اُن کے اعلان کا یہ اثر ضرور ہوا ہے۔ کہ وہ ایک ایسے "دیوتا" بن گئے ہیں جن کی ارادھنا کرنا ہر ایک جماعت اپنا فرض سمجھتی ہے۔ ڈیپوٹیشن پر ڈیپوٹیشن اُن کی خدمت میں یہ درخواست لے کر حاضر ہو رہے ہیں۔ کہ ہمارے مذہب میں آنے کی کرپا کرو۔ اس وقت تک تو یہ دستور تھا کہ پیاسا چشمہ پر جایا کرتا تھا۔ آج یہ حالت ہے کہ چشمہ پیاسے کے پاس آ رہا ہے۔ یہ حالت اس وقت تک جاری ہے۔ ڈاکٹر امبیدکر نے اس وقت تک مذہب تبدیل نہیں کیا۔ لیکن تبدیلی کی دھمکی اُن کی طرف سے لگاتار دی جا رہی ہے۔ وہ سب اچھوتوں میں وہ برابر زہر پھیلا رہے ہیں۔ جس کا اثر لازمی طور پر خراب ہوگا۔ آریہ سماج نے سب سے پہلے اچھوت اُدھار کا کام شروع کیا۔ اور وہ ہی اسے کامیابی سے سرانجام دے سکتا ہے۔ کیونکہ وہ جنم کی ذات پات پر جس بے باکی سے چوٹ کر سکتا ہے۔ کوئی اور سماج نہیں کر سکتا۔ ورنہ ان چھوا چھوت کا ورتمان ذات پات سے گہرا سمبندھ ہے۔ حالات چونکہ اچھوت کے خلاف ہو رہے ہیں اور اس کا دباؤ بھی اٹھانا لازمی ہے۔ لیکن اس کا مکمل طور پر بیخ و بن سے اُٹھ جانا صرف اسی صورت میں ممکن ہے۔ جب کہ جنم کی ذات پات ختم ہو کر گن۔ کرم اور سوبھاؤ کی بنا پر ورن ویوستھا بنے ہوں۔ عملی طور پر پھر ایک بار گن۔ کرم اور سوبھاؤ کی فتح ہے۔ اسی فتح کا ڈنکا ہندوستان میں بھی بجنا چاہئے۔ قانونی طور پر ورن ویوستھا اسی وقت قائم ہو سکتی ہے۔ جب کہ آریوں کا راجیہ ہو۔ لیکن جنم پر گن کو ترجیح دے کر ہم اسے اپنے عمل میں قائم کر سکتے ہیں۔ شاید یہ کہنا بُرا ہو۔ لیکن میرے دل سے یہی آواز نکلتی ہے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر کے چیلنج کا حل سوچتے ہیں اگر آریہ سماج نے اپنے کرتویہ کا پالن نہیں کیا۔ پنجاب کا آریہ سماج تو بری طرح ناکام ثابت ہوا ہے۔ اسے کوئی چنتا ہی معلوم نہیں ہوتی۔ بمبئی کا آریہ سماج کچھ چست نظر آتا ہے۔ اور یقین بھی کر رہا ہے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر اس غلطی کے مرتکب نہ ہوں جس کی دھمکی انہوں نے دی ہے۔ لیکن پنجاب کا آریہ سماج جس نے سب سے پہلے یہ کام شروع کیا تھا۔ بالکل سویا ہوا نظر آتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس نے اس سلسلہ میں کیا کیا ہے؟ اگر وہ بمبئی پرانت میں جا کر اس دھمکی کا جواب نہ دے سکتا تھا۔ تو کم از کم اپنے پرانت کے اچھوتوں کی خبر تو لے سکتا تھا۔ تاکہ اُن میں ڈاکٹر امبیدکر کا زہر نہ پھیلے۔ لیکن یہاں تو اچھوت اُدّھار کی رفتار اس قدر دھیمی ہو گئی ہے جیسے اس وقت تک کچھ نہ ہوئی تھی۔

لیکن اس کے سامنے بھی جلد ہی ایک سمسیا اُپستھت ہونے والی ہے۔ اس کے ہاں بھی ایک "امبیدکر" پیدا ہو گیا ہے۔ یہ کون؟ گوروکل کانگڑی کے مانیہ سناتک پنڈت الیشوردت جی سدھالنکار۔ لکھتے ہیں۔ کہ سناتنی ہمرو واعظ جی نے اُن کی بدھی کی تیز تا سے پرسن ہو کر انہیں "سیدھانت شرومنی" کا خطاب دیا تھا۔ لیکن جو دھمکی انہوں نے آریہ سماج کو دی ہے۔ وہ تو ان کے سیدھانت شرومنی ہونے کا کوئی اچھا ثبوت پیش نہیں کرتی۔ ڈاکٹر امبیدکر کی دھمکی ہندو سماج کو تھی۔ پنڈت الیشوردت کی آریہ سماج کو ہے۔ ڈاکٹر امبیدکر نے اس وقت تک فیصلہ نہیں کیا۔ کہ وہ ہندو سماج کو چھوڑ کر کہاں جائیں گے؟ لیکن ہمارے امبیدکر نے یہ بھی فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ وہ کون سا دھرم گرہن کریں گے۔ انہوں نے آریہ سماج کو چیلنج دیا ہے۔ کہ اگر تم فلاں تاریخ تک ورن ویوستھا کے سدھانت کو تلانجلی نہ دو گے۔ تو میں ویدک دھرم کو چھوڑ کر بودھ دھرم میں چلا جاؤں گا۔ کیا اچھا الٹی میٹم ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ ورن ویوستھا ویدک دھرم کا سدھانت ہے یا نہیں۔ یا تو ہے یا نہیں۔ اگر ہے۔ تو آریہ سماج اسے تلانجلی کیسے دے سکتا ہے۔ اور اگر نہیں۔ تو پنڈت الیشوردت کو آریہ سماج سے الگ ہونے کی کیا ضرورت؟ انہیں یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر ورن ویوستھا ویدک دھرم کا ایک سدھانت ہے۔ تو اسے نہ ماننا آریہ سماج کی طاقت سے باہر ہے۔ ہاں اگر اُن کا مت یہ ہو۔ کہ وید میں ورن ویوستھا کا ودھان نہیں۔ اور آریہ سماج نے غلطی سے اسے اپنا لیا ہے۔ تو وہ آریہ سماج میں رہتے ہوئے بھی اپنے پکش کے لئے اچھی جستجو کر سکتے ہیں۔ کوئی اُن سے سہمت ہو یا نہ ہو۔ لیکن کوئی انہیں آریہ سماج سے نکالے گا نہیں۔ مشکل یہ ہے۔ کہ آریہ سماج میں کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا۔ جو گن۔ کرم اور سوبھاؤ کی ورن ویوستھا کا قائل نہ ہو۔ جنم کی ذات پات کا بھی کوئی قائل نہیں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی آریہ سماجی دل سے جنم کی ذات پات کو مانتا ہو۔ اور اُسے زبان سے اس کے اقرار کی جرأت نہ ہو۔ لیکن ایسا تو کوئی بھی آریہ سماجی نہیں ہوگا۔ جو گن۔ کرم اور سوبھاؤ سے ورن ویوستھا کا قائل نہ ہو۔ ہاں ایسے آریہ سماجی تو کئی ہوں گے۔ جو یہ سمجھتے ہوں۔ کہ موجودہ حالات میں گن۔ کرم اور سوبھاؤ کی ورن ویوستھا قائم نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کئی یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ موجودہ ذات پات کو توڑنے تک ہی ہماری سرگرمیاں محدود ہونی چاہئیں۔ اور کئی یہ کہ جب تک حقیقی ورن ویوستھا کے قائم ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ تب تک موجودہ ذات پات جیسی بری بھلی ہے۔ چلتی رہے۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ وہ ورن ویوستھا کے سدھانت کے قائل نہیں۔ قائل تو وہ ہیں۔ ہاں اس وقت انہیں یہ تجویز عملی معلوم نہیں ہوتی۔ کئی ہندوستانی ایسے ہیں۔ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ موجودہ حالات میں ہندوستان کو سوراجیہ ملنے کی کوئی صورت نہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ وہ سرے سے سوراجیہ کے قائل ہی نہیں۔ یا کہ وہ اپنے ملک کے لئے سوراجیہ کے خواہش مند نہیں ؛

جب یہ ثابت نہ کیا جا سکتا ہو۔ کہ وید میں ورن ویوستھا نہیں۔ اور جب آریہ سماج کا دماغ گن۔ کرم اور سوبھاؤ کی ورن ویوستھا کو تسلیم کرتا ہو۔ تو پنڈت الیشوردت کی دھمکی آریہ سماج پر کیا اثر کر سکتی ہے؟ ڈاکٹر امبیدکر کی دھمکی کے پھر بھی کچھ معنی ہیں۔ کیونکہ وہ کچھ نہ کچھ اچھوتوں کو ورغلانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن پنڈت الیشوردت کے ساتھ تو کوئی شاید ہی ہو سکتا۔ چہ جائیکہ کوئی آریہ سماجی ہو۔ میں اُن سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ شانت چت ہو کر اس وشے پر وچار کریں۔ اور جو دھمکی انہوں نے آریہ سماج کو دی ہے۔ اس کے لئے پشچاتاپ کریں۔ اگر وہ سدھارک بننا چاہتے ہیں۔ تو انہیں سدھارکوں کے گن گرہن کرنے چاہئیں۔ سدھارک کا سب سے بڑا گن یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ سہن شیل ہو۔ دوسروں کی دھمکیاں سنے۔ اور برداشت کرے۔ لیکن خود دھمکی نہ دے۔ خود کشٹ برداشت کرے۔ لیکن کسی کو کشٹ نہ دے۔ سدھارک کا کام زیادہ تر ہوتا ہی ہے کشٹ سہن کرنے سے۔ جس وقت دنیا دیکھتی ہے۔ کہ ایک سدھارک اپنے وچاروں کے لئے کشٹ سہن کر رہا ہے۔ اور دوسرے لوگ بلا وجہ اُسے کشٹ دے رہے ہیں۔ تو دنیا اس کی طرف جھک جاتی ہے۔ وہ سدھارک کسی کو اپنے ساتھ کیا لے گا۔ جو خود ہی دوسروں کو دھمکیاں دیتا پھرے۔ اس لئے یا تو وہ سدھارک کے گن گرہن کریں۔ یا سدھارک کا چولا اُتار دیں۔ دھمکی میں کسی نہ کسی حد تک جبر ہوتا ہے۔ کوئی شخص سدھارک کہلانے کا مستحق نہیں۔ جو اپنے وچاروں کے پرچار میں جبر سے کام لیتا ہے۔ کچھ اچھوتوں کو چھوڑ کر ہندو سماج میں ایک بھی شخص ایسا نظر نہیں آتا۔ جس نے ڈاکٹر امبیدکر کی دھمکی کی تائید کی ہو۔ یا اسے پسند کیا ہو۔ وہ لوگ بھی اس دھمکی کے خلاف ہیں۔ جو یہ مانتے ہیں۔ کہ واقعی اچھوتوں کے ساتھ اتیاچار ہوتا رہا ہے۔ آریہ سماج سے پنڈت الیشوردت کی دھمکی کی تائید کیسے ہو؟ گوروکل کے سناتکوں کا فرض تھا۔ کہ وہ پنڈت الیشوردت کے الٹی میٹم کے خلاف آواز اٹھاتے۔ ڈاکٹر امبیدکر کی دھمکی کا جواب تو خود اُن کے ہی بھائی دے رہے ہیں۔ کئی ایسے ہیں۔ جنہوں نے کھلم کھلا اُن کے خلاف بغاوت کا جھنڈا کھڑا کر دیا ہے۔ کئی اُن کے خلاف ویاکھیان دیتے پھرتے ہیں۔ انہوں نے ایک اینٹی کنورژن سوسائٹی کی بنا ڈالی ہے۔ اور ان کا نشچے یہ ہے۔ کہ جہاں کہیں ڈاکٹر امبیدکر اپنی کوئی کانفرنس کریں گے۔ وہاں اُن کے مقابلہ پر وہ بھی اپنی کانفرنس کریں گے +

پچھلے دنوں اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ ڈاکٹر صاحب اچھوتوں کی کسی ایسی کانفرنس کی صدارت کرنے والے ہیں۔ جس کے سامنے یہ مسئلہ ہوگا۔ کہ اُن کو کونسا مذہب اختیار کیا جائے؟

Haridwar. Digitized by eGangotri

اسلام یا عیسویت۔ امید ہے کنورشن سوسائٹی بھی ایسی جگہ اپنی کانفرنس کر کے اس زہر کو دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ جو ڈاکٹر صاحب کی کانفرنس سے پھیلے گا۔ لیکن ہمارے مہانک اس وقت تک مون سادھے بیٹھے ہیں۔ اس کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔ یا تو انہیں اس بات سے دلچسپی نہیں۔ کہ پنڈت الینورڈ کیا کرتے ہیں۔ یا یہ کہ وہ ان کی دھمکی کو کسی وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ کوئی بھی بات ہو۔ بہرحال ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ایک بھائی کو گمراہ ہونے سے بچائیں۔ مجھے ضرورت نہیں۔ کہ میں آریہ سماج کو اس کا فرض جتاؤں۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ وہ اپنے کرتویہ کا پالن کرے گا ؎

(کرشن)

ویدبھاشیہ کی یوجنا

جب سے شرمتی سنیکت پرانتیہ۔ پنجاب پرانتیہ اور بہار ادلیشک پرتی ندھی سبھاؤں کی طرف سے وید بھاشیہ کے متعلق گھوشنائیں پرکاشت ہونی شروع ہوئی ہیں۔ تب سے آریہ پریس میں اس بارہ میں ایک زبردست اندولن شروع ہو گیا ہے اس معاملہ کے متعلق جتنے سجنوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس کا سار یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہر ایک سبھا اپنی اپنی ذمہ داری پر ویدوں کے بھاشیہ شائع فرمائے۔ تو کسی ایک بھاشیہ کے متعلق یہ دعویٰ کرنا کہ وہ مستند ہے۔ اور سارا آریہ جگت اس کے لئے اسی طرح ذمہ دار ہے۔ جس طرح وہ مہرشی دیانند کے بھاشیہ کے لئے ہے۔ بے بنیاد ہوگا۔ اس بارہ میں ہمارا اپنا وچار یہ ہے۔ کہ یہ تو ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ ویدوں کا ایک مستند بھاشیہ ہونا چاہیئے۔ اور جتنی جلد اس کو آرمبھ کر دیا جائے۔ اتنا ہی اچھا ہوگا۔ ہاں اگر پرانتیہ سبھائیں یہ سارا کام سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی ادھیکشتا میں کریں۔ تو زیادہ اچھا ہوگا۔ کیونکہ اس طرح چار یا پانچ بھاشیوں کی بجائے پبلک میں ایک ایسا بھاشیہ آ جائیگا۔ جس کی تیاری میں نہ صرف سارے آریہ جگت کے ودوانوں کا ہاتھ ہوگا۔ بلکہ جس کے متعلق یہ بھی دعوےٰ کیا جا سکے گا۔ کہ وہ ایسا مستند بھاشیہ ہے جس کو پرمانک ماننے سے کوئی بھی آریہ سماجی انکار کرنے کے لئے تیار نہیں ؎

سمپادک "آریہ چمتکار" کو تنبیہ

صوبہ سندھ ایک ایسا صوبہ ہے۔ جہاں مسلمانوں کی بھاری اکثریت پائی جاتی ہے اور نہ صرف غیر مسلم اقلیتوں کو اس اکثریت کے رحم پر

رہنا پڑتا ہے۔ بلکہ حکومت کو بھی زیادہ مسلم نواز بننے کے لئے مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اس صوبہ کے فرقہ پرست مسلمانوں کے حوصلے اس قدر بڑھے ہوئے ہیں۔ کہ ہندو ان کے خلاف آواز تک نہیں اٹھا سکتے۔ اور جب بھی کسی ہندو کو مجبوراً آواز اٹھانی پڑتی ہے۔ تو سرکاری افسران اس آواز کو دبانے کی کوشش سے دریغ نہیں کرتے۔ یہی صوبہ ہے۔ جہاں مہاراج ناتھو رام کو ایک متعصب مسلمان نے روز روشن میں ایک سرکاری عدالت میں جام شہادت نوش کرانے سے دریغ نہ کیا۔ حالانکہ مہاراج ناتھو رام نے جو کچھ لکھا تھا۔ وہ مسلمانوں کی ہندو آزار تصانیف کے جواب میں لکھا تھا اب تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ حیدرآباد سندھ کے اخبار "آریہ چمتکار" کے سمپادک اور پبلشر حکیم ویرومل مندھومل کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دو ایسے مضامین پر سخت الفاظ میں تنبیہ کی ہے۔ جن میں انہوں نے مذہب اسلام پر تنقید کی تھی۔ اور ساتھ ہی یہ دھمکی دی ہے۔ کہ اگر انہوں نے آئندہ اس قسم کے مضامین شائع کئے۔ تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

سوال تو یہ ہے۔ کہ اگر حکیم صاحب کی تنقید جائز تھی۔ اور اس پر قانوناً کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا تھا۔ تو پھر انتظامیہ اختیارات کی رو سے ان کی آواز کو دبانا کہاں تک جائز ہے؟ ہاں اگر صوبہ سندھ کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ تو علیحدہ امر ہے ؎

سماج مندر الہ آباد کے پاس سنیما

ایک مہذب حکومت کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی رعایا کے ہر ایک فرقہ کے دھارمک جذبات کا ادب ملحوظ رکھے۔ اور کسی ایسے فعل کی اجازت نہ دے جس سے کسی فرقہ کی جو مذہبی حسیات کو ٹھیس لگے۔ اس کی نظر میں ہر ایک فرقہ کے مذہبی مقام کا یکساں احترام ہونا چاہیئے لیکن ہم افسوس سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ ہندوستان میں آج کل مساجد اور گرجا گھروں کا حکومت کے کارندوں کو جو احترام ملحوظ ہے۔ وہ سماج مندروں کا نہیں۔ مساجد کا تو یہاں تک لحاظ

کیا جاتا ہے۔ کہ بعض مقامات پر ان کے سامنے سرکاری سڑکوں پر غیر مسلموں کے باجے بھی بند کئے جاتے ہیں۔ لیکن غیر مسلموں کے مذہبی عبادت خانے کس مپرسی کی حالت میں پڑے رہتے ہیں۔

ہمیں اطلاع ملی ہے۔ کہ آریہ سماج مندر دارا گنج۔ الہ آباد کے پاس ایک سنیما کمپنی کو سنیما ہال بنانے کا لائسنس دیا گیا ہے اور لائسنس دیتے وقت اتنا نہیں سوچا گیا۔ کہ آریہ جگت میں اس معاملہ پر کس قدر ناراضگی پھیلے گی۔ آریہ سماج بھیکا پور اور آریہ سماج نائینی نے تو اس لائسنس کے خلاف اپنے پروٹسٹ کے پرستاو حکومت یو۔پی کو بھیج بھی دئے ہیں۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ گورنمنٹ تو جلد از جلد اس لائسنس کی منسوخی کا آرڈر نافذ کر کے آریہ جگت کی ناراضگی کو دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ اور اسے یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور نہیں کرے گی۔ کہ یو۔پی میں آریہ سماجوں کے سماج مندر غیر محفوظ حالت میں ہیں ؎

ہولی پر آریہ سبھیتا کا ترسکار نہ کرو!

ہولی کا تیوہار نزدیک آ رہا ہے۔ پنجاب میں یہ تیوہار جس طریق سے منایا جاتا ہے۔ وہ اتنا نندنیہ ہے۔ کہ اس کی حمایت کرنا اپنی سبھیتا کا ترسکار کرنا ہے۔ اس دفعہ اس تیوہار کو اس لئے بھی خاص احتیاط سے منانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ایک تو پنجاب کی فرقہ وارانہ فضا زیادہ مکدر ہو چکی ہے۔ اور دوسرے ہولیوں کے ایام میں مسلمانوں کی عید الضحیٰ آ رہی ہے۔ جس کی آڑ میں غرض دوست افراد کا اس فضاء کو زیادہ مکدر کرنے کی تاک میں بیٹھنے کا زیادہ امکان ہے۔ اس لئے ہندو نوجوانوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ خود ہی اس تیوہار کو ایسے طریق سے منائیں۔ جس سے جہاں ان کی قومی تذلیل نہ ہو۔ وہاں ان کی سبھیتا پر بھی کسی کو اعتراض کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ دھارمک سنستھاؤں کو اس موقعہ پر ہولیوں کے منانے کا ایسا پربندھ کرنا چاہیئے۔ کہ جس سے نوجوانوں کو ایک تو اپنی زندہ دلی کے اظہار

کرنے کا مناسب موقعہ مل سکے۔ اور دوسرے ... دھرمی کو بھی کسی قسم کی شکایت کا موقعہ ... نہ آ سکے۔ ہمارے خیال میں اگر ان ... سمیلنوں۔ کوی دربار دنیا۔ زنجیروں ... کا مناسب پربندھ کیا جائے۔ تو ... کی سبھیتا نا ہو سکتی ہے ؎

یوپی سبھا کا پرشنسنیہ کام!

شہید سارتھی پنڈت لیکھرام جی نے سورگ ... کو جاتے ہوئے آریہ جگت کو یہ وصیت کی تھی ... "تحریر کا کام بند نہ ہونے پائے"۔ آریہ جگت ... اس وصیت سے آج ... جو سلوک کیا ہے ... ایسا نہیں جس پر کوئی غیر جانبدار شخص ... در دھانی دے سکے۔ لیکن اب ہمیں یہ معلوم کر ... مسرت ہوئی ہے کہ یو۔پی پرتی ندھی سبھا نے ... اپنے پردھان بابو مدن موہن جی سیٹھ کی ... ادھیکشتا میں آریہ گرنتھوں کا انگریزی زبان میں ... ترجمہ کرانے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے ... تحریری کام کی طرف عملی قدم اٹھایا ہے۔ ... اس طرح دوسری پرانتیہ سبھاؤں کی رہنمائی ... کیا وہ بھی بیٹھا فیصلہ مگر وہ پاک وصیت ... تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہیں ... ہولا ...

ویدحکیم جی

اگر آپ حکیم تلسی پرشاد اگروال کی بنائی ہوئی نادر ... **مجربات تلسی کا بغور مطالعہ کریں** تو آپ بلا شک و شبہ ویدک و حکمت طریق علاج دو ... اوویات کے اچھے خاصے ماہر ہو کر اپنی و دوسروں کی ... لاعلاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے قابل بن جاویں ... آپ چاہیں گے تو اس کے ذریعہ دوا و علاج میں ... ڈاکٹروں کے مانند گھر بیٹھے بڑی آسانی کے ساتھ ... کمانے لگیں گے۔ اس میں قواعد علاج ... اصول بڑی وضاحت کے ساتھ بتلائے گئے ہیں اور ... بوڑھوں، بچوں، جوانوں و نوجوانوں کی سر سے پاؤں ... ہر ایک ظاہر و پوشیدہ بیماری کے وہ وہ نایاب چٹکلے ... لکھے گئے ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہوتے اور راشرتی ... دکھلاتے ہیں قیمت فی کتاب مجلد ایک روپیہ علاوہ ...

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کے بارہ میں سر سی پی رائے کی رائے

میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا۔ تمام دوائیاں اعلےٰ پیمانہ پر اور آیورویدک طریقوں پر بنائی جاتی ہیں۔ اور دوائیوں کو دن بدن ہندوستان کے ہر شہر بیماری جہیں۔ بلکہ ہندوستان کے باہر بھی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے ؎

ادھیکش جوگیش چندر گھوش آیورویدشاستری سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

CCO, Gurukul Kangri Coll…

مسلم سول نافرمانی بند

شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں بعض مسلمانوں نے جو سول نافرمانی شروع کی تھی۔ وہ دو ہفتہ تک فرقہ وارانہ فضا کو مکدر کرتی رہی۔ اس سول نافرمانی میں جن نوجوانوں نے حصہ لیا۔ اُن کی ایک بھاری اکثریت سزایاب ہو جانے پر کبھی نہ کسی حیلہ سے ہو گئی۔ بعض نے مچلکے دئے۔ اور بعض نے معافی مانگ لی۔ کچھ ذمہ دار مسلم لیڈر شروع سے ہی اس سول نافرمانی کے خلاف تھے۔ لیکن اُن میں اتنی جرأت نہ تھی۔ کہ وہ اعلانیہ اس کی مخالفت کر کے مسلمانوں میں بدنام ہوتے۔ اس لئے انہوں نے کسی نہ کسی طریق سے سول نافرمانی کے محرکوں کو اس بات پر آمادہ کر لیا۔ کہ وہ مسٹر جناح کی وساطت سے اس معاملہ کو سلجھانے کے لئے رضامندی کا اظہار کریں۔ لیکن مسٹر جناح نے اس معاملہ میں دخل دینے سے پہلے یہ مطالبہ کیا۔ کہ میں اس معاملہ میں تب ہی دخل دے سکتا ہوں۔ کہ اگر مسلمان پہلے سول نافرمانی کو بند کر دیں۔ اور ملک میں فضا کو مکدر ہونے سے بچائیں۔ چنانچہ سول نافرمانی کے بانیوں نے مسٹر جناح کے مطالبہ کی آڑ میں سول نافرمانی کو جو کہ بچوں کا کھیل بنتی جا رہی تھی۔ بند کر کے اس ڈرامہ کو ختم کر دیا۔

ہم خوش ہیں۔ کہ مسلمانوں نے آخر کار عقل سے کام لیا کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر وہ ابتدا میں ہی ہمارے مشورہ کو مان کر سول نافرمانی کا نام نہ لیتے۔ اور فرقہ وارانہ فضا کو زیادہ تلخ نہ بناتے ؛

مسلم نظر بندوں کی رہائی

جب شاہی مسجد میں مسلم سول نافرمانی کے ڈکٹیٹر نے سول نافرمانی کے بند کرنے کا اعلان کر دیا۔ تو مسٹر جناح نے سر ہربرٹ ایمرسن گورنر پنجاب سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کا یہ نتیجہ نکلا ہے۔ کہ حکومت نے ایک اعلان کے ذریعہ اُن مسلمانوں کو رہا کر دیا جن کو اُس نے شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں زیر دفعہ ۳ پنجاب کریمینل لاء امینڈمنٹ ایکٹ جلا وطن یا نظر بند کیا تھا۔ یا ان کی نقل و حرکت پر پابندیاں لگائی تھیں۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ مسلم لیڈروں کو حکومت نے اس طرح رہا کر کے۔ وہ اپنے آئندہ رویہ سے اس بات کی کوشش کریں گے۔ کہ وہ آئندہ فرقہ وارانہ فضا کو مکدر بنانے سے عمداً گریز کریں۔ اور کوئی ایسا اقدام نہیں اٹھائیں گے جو ... کو مشتعل کرنے کا موجب ہو ... ۔

مسلم لیڈروں کی شطرنجی چالیں

جب سے نیا..... گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ پاس ہوا ہے۔ مسلمان لیڈروں کی یہ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح ایکٹ کے مخالفوں کو اس کا حامی بنا لیا جائے۔ تاکہ اس کی رو سے انہیں جو حقوق مل چکے ہیں۔ ان کی ملک کی جملہ جماعتیں سمجھوتہ کے خیال سے تصدیق کر سکیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نہ صرف سر آغا خاں جنہوں نے لنڈن کی گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کو غیر مسلموں کے ساتھ کسی معقول فیصلہ پر پہنچنے میں رکاوٹ کی تھی۔ بلکہ سر فضل حسین جنہوں نے پنجاب کی ہندو اور سکھ آبادی کو وزیر رہ کر رسوا کرنے کے چنے چبوا دئے تھے۔ اب برملا یہ وعظ کرتے پھرتے ہیں۔ کہ آئندہ ہندوستانی لیجسلیچرز میں پارٹیاں مذہبی بنا پر نہیں ہونی چاہئیں۔ بلکہ اقتصادی بنا پر۔ اگر یہ اصحاب نئی پارٹیوں کی اقتصادی بناوٹ کی حمایت سے پہلے کوئی ایسی عملی کارروائی کر دیتے۔ جس سے یہ رنگ جاتا۔ کہ وہ اپنے پرانے رویہ کو خیرباد کہنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ تو غیر مسلم یہ یقین کر سکتے۔ کہ واقعی ان کے دل صاف ہیں۔ لیکن چونکہ ان کا تمام ریکارڈ کٹر فرقہ پرستی کا ہے۔ اس لئے ان کے مجوزہ اقتصادی پروگرام اس قابل قرار نہیں دئے جا سکتے ... کی چالیں اور توڑ بغیر تائید اور حمایت کی جائے ؛

سر واچا چل بسے

نہایت افسوس کا مقام ہے۔ کہ بمبئی کے مشہور پارسی نیتا سر ڈنشا ایڈلجی واچا اس سنسار سے چل بسے ہیں۔ آپ انڈین نیشنل کانگرس کے بہت پرانے ورکر اور سابق صدر تھے اور آپ کی عمر انتقال کے وقت ۹۲ سال کی تھی۔ آپ کی موت سے بھارت کو نصف صدی پہلے کے سیاسی نیتاؤں میں ایک سرکردہ رکن کی خدمات سے محروم ہونا پڑا ہے۔ بھارت کے اقتصادی معاملات میں ان کی جو بیش قیمت واقفیت تھی۔ بھارت اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ ایک وقت تھا جبکہ سر ڈی واچا جی ابھی آزادی نغز یہ حب الوطنی اور حکومت کے خلاف نکتہ چینی میں بمبئی کے آگ بگولا کے نام سے مشہور تھے۔ اور یہ لطف ہے۔ کہ آپ کی ساری قابلیت اور مسلم لیاقت آپ کی ذاتی محنت کا نتیجہ تھی۔ بڑھاپے کے کارن آپ نے کچھ سالوں سے سارو جنک جیون میں زیادہ حصہ لینا چھوڑ دیا تھا۔ لیکن ان کی ملکی خدمات کا ریکارڈ اتنا لمبا ہے۔ کہ ان کی یاد ہمیشہ ہندوستانیوں کے دلوں سے خراج تحسین حاصل کرتی رہے گی ؛

روس اور جاپان میں صلح کا امکان

پچھلے دنوں یہ اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ جس رفتار سے مشرق بعید میں روس اور جاپان اپنے فوجی استحکامات کو مضبوط کر رہے ہیں۔ اگر یہ کچھ مزید عرصہ تک جاری رہی۔ تو دونوں ممالک کے درمیان تصادم کا ہو جانا لازمی ہے۔ لیکن ماسکو سے جو تازہ تار موصول ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دونوں ممالک کے درمیان مصالحت کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ چنانچہ سائبیریا و منچوکیو سرحد کے تصفیہ کے لئے جو کمیٹی بنائی جا رہی ہے کا خیال ہے۔ اس میں جاپان کے جذبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے روس کسی غیر جانب دار ملک کو شریک نہ ہونے دے گا۔ اگر منچوکیو کی سرحدوں کے سوالات چین کے متعلق بھی فریقین اپنے اپنے نکتہ خیال کو واضح کر دیتے۔ تو زیادہ غالب تھا۔ کہ مستقل صلح میں جو روڑا حائل ہو رہا تھا۔ وہ دور ہو جاتا۔ اور مشرق بعید پر جنگ کے جو بادل منڈلا رہے ہیں۔ وہ جلد چھٹ بھی ہو جاتے ؛

روس اور فرانس میں معاہدہ

برلن سے ایک تازہ بحری تار موصول ہوا ہے کہ فرانس اور روس کے درمیان جو نیا معاہدہ ہونے والا ہے۔ اس کے متعلق جو تازہ حالات اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دونوں ممالک پر اس وقت جرمنی کا بھوت سوار ہے۔ اور وہ اس امر کے لئے کوشاں ہیں۔ کہ کسی طرح جرمنی کی بڑھتی ہوئی فوجی طاقت کا متحدہ مقابلہ کر سکیں۔ معاہدہ اچھا ہے۔ لیکن اس سے اتنا تو صاف پتہ لگ گیا۔ کہ مغربی اقوام نے جس کام کے لئے لیگ کو جنم دیا تھا۔ وہ فیل ہو چکا ہے۔ کیونکہ اگر فرانس اور روس کو یہ یقین ہوتا۔ کہ لیگ جرمنی کی فوجی سرگرمیوں پر حد بندی کر سکتی ہے۔ تو وہ کبھی جرمنی کے مقابلہ پر اپنی سلامتی ایک نئے معاہدہ میں نہ سمجھتے۔ بلکہ اس کے لئے لیگ سے رجوع کرتے ؛

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar
& Co Karachi

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک سترہ سالہ آریہ گھرانے کی کنیا کے لئے ور کی ضرورت ہے۔ کنیا خوبصورت اور گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔ ور کا برسر روزگار ہونا ضروری ہے ؛

بےرام سٹور کیپر برٹش ملٹری ہاسپٹل جالندھر چھاؤنی

وروں کی ضرورت

دہلی۔ یو۔ پی۔ سی۔ پی۔ اور بہار کے آریہ سماجی گھرانوں اور یتیم خانوں میں شادی کرانے کے خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں۔ یا خود آ کر ملیں۔ سوائے خرچ خط و کتابت کے کوئی فیس۔ دان یا انعام نہیں لیا جاتا۔ درخواست کے ساتھ سوا آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے ؛

مینیجر سوشل سروس ہیڈ و بازار پہاڑ گنج دہلی

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ (محصول ڈاک علاوہ) جمالستان للعہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

سفید کشٹ کی اکسیر جڑی

پر یہ جہانشر! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بیدی اس سے ایک ہی روز کے تین بار کے لیپ سے سفید کشٹ (برص پھلبہری، کوڑھ) سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا مل واپس دونگا جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنے ؛

سر بکرشن چندر کنری سرائے ضلع گیا پوسٹ نمبر ۱۵

Haridwar. Digitized by eGangotri

مذہب ہے یا "چوں چوں کا مربہ"؟

مذہب اسلام کے متعلق ہماری نزیہ بچمۃ رائے ہے۔ کہ وہ مذہب کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ اس کے عقائد کچھ تو پارسیوں کی نقل ہیں۔ کچھ عیسائیوں کی اور کچھ یہودیوں کی۔ لیکن اس سے زیادہ پرلطف بات یہ ہے کہ اسلام کا موجودہ ڈھانچہ بھی کچھ ایسا عجیب واقع ہوا ہے۔ کہ اگر اسے "چوں چوں کا مربہ" کہا جائے۔ تو چنداں قابل اعتراض نہ ہوگا۔ چنانچہ مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور لکھتے ہیں۔ کہ:-

"افسوس مکفر علماء کے نزدیک حدیث سے انکار کرنے والے بھی مسلمان ہیں۔ بغداد کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والے بھی مسلمان ہیں۔ نماز روزہ ترک کرنے والے بھی مسلمان ہیں"۔

("پیغام صلح")

اگر مولانا صاحب اس کے ساتھ ہی یہ بھی واضح کر جاتے۔ کہ پھر اسلام ہے کیا؟ تو زیادہ موزوں ہوتا۔ کیونکہ آج تک جن لوگوں کو یہ وہم پڑا ہوا ہے کہ نماز روزہ مذہب اسلام کے ارکان ہیں۔ وہ آئندہ کے لئے اپنی غلطی کی تصحیح کر لیتے:۔

مسلم لیڈروں کی "بغاوت"

مسلم عوام کو جو لوگ بر وقت انتخابات "الّو" بناتے ہیں ان کی اپنی یہ حالت ہے۔ کہ وہ بوقت ضرورت اسلامی شعائر اور شناجار کی بھی پروا نہیں کرتے۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے عقائد کی رو سے ایک احمدی لڑکے کا ایک غیر احمدی لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔ لیکن جب سر فضل حسین کی کوٹھی پر ڈاکٹر بشارت احمد (لاہوری احمدی) کے لڑکے کا نکاح آغا محمد صفدر (غیر احمدی) کی لڑکی سے ہوا۔ تو اس موقع پر نواب محمد حیات خان صاحب۔ سر ملک فیروز خان نون۔ مسٹر لطیفی۔ سر شہاب الدین۔ نواب مولا بخش۔ جسٹس عبدالرشید اور جسٹس محمد البیشوم وغیرہ وغیرہ موجود تھے۔ اور اپنی موجودگی سے اس بات کا عملی ثبوت دے رہے تھے کہ علماء اسلام اور ڈاکٹر سر محمد اقبال سو فیصدی ونیجہ۔ وہ ایک غیر احمدی لڑکی کے ساتھ احمدی لڑکے کے نکاح کو جائز سمجھتے ہیں۔ لیکن مسلمانی شریعت کے مفتی ان حضرات کے متعلق جو فتویٰ صادر کرتے ہیں:۔

ملا کی ہل پنچی پڑ گئی!

مسلمان حضرات پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ وہ ... داخل ہو کر مذہب میں منافقت کی جانب ... سکتی تو یہ ہے۔ کہ تحقی بھی جب

ضرورت پیش آئے۔ تقیہ سے پرہیز نہیں کرتے۔ جیسا کہ ذیل کے سوال وجواب سے ظاہر ہے:-

س نمبر ۱۰۱ میں اہل حدیث ہوں۔ یہاں ایک رسمی حنفیوں کی مسجد میں انہی کے ساتھ باجماعت نماز پڑھا کرتا تھا۔ آج رات عشاء کی نماز کے بعد انہوں نے متفقہ طور پر کہا۔ کہ اگر تم رفعیدین کرو۔ تو جماعت میں شامل نہیں ہو سکتے۔ اور اگر رفعیدین کرنا چھوڑ دو۔ تو بے شک باجماعت نماز پڑھا کرو۔ کیا میں جماعت کے ثواب کی خاطر (جو ۲۵ گنا یا ۲۷ گنا حدیث میں آیا ہے) رفعیدین کرنا چھوڑ سکتا ہوں؟

(دوست محمد مدرس کھبوڑہ ضلع جہلم)

ج نمبر ۱ حضرت شاہ ولی اللہ قدس اللہ سرہ العزیز اجازت دیتے ہیں۔ کہ ایسی صورت میں ترک رفعیدین کر دے۔ (حجۃ اللہ) جماعت ترک نہ کرے:۔

("اہلحدیث" ۱۴ فروری)

دعویٰ تو یہ کرنا کہ رفعیدین کرنا سنت میں داخل ہے۔ لیکن دوسروں کے خوف سے بوقت ضرورت اسے ترک کر دینا اگر جائز ہے۔ تو پھر اخلاقی کمزوری کس جانور کا نام ہے؟ اسے ہی کہتے ہیں "ملا کی ہل پنچی پڑ گئی":۔

قرآن شریف کی میٹھی میٹھی گالیاں

جب کوئی مسلمان کسی مرزائی کو یہ سمجھانے لگے کہ دیکھو تمہارے بڑے مرزا نے اپنے مخالفوں کے متعلق درشت کلامی سے کام لیا ہے۔ تمہیں مسلمان ہو کر یہ زیب نہیں دیتا۔ کہ درشت کلامی سے کام لینے والے شخص کو نبی یا مجدد مانو"۔ تو عام مرزائیوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ پڑھے لکھے مرزائی بھی بڑے مرزا کے ڈیفنس میں یہ دلیل دیتے ہیں۔ کہ "اگر مرزا صاحب نے گالیاں دی ہیں تو کیا ہوا؟ اللہ میاں نے بھی قرآن شریف میں ذیل کی میٹھی میٹھی گالیاں دے کر ایک راستہ تیار کر دیا ہے:۔

قرآن شریف نے علماء یہود کے متعلق کہا ہے۔ مثلھم کمثل الحمار یحمل اسفارا یعنی ان کی مثال گدھے کی سی ہے۔ جو لکڑیاں کو اٹھائے ہوئے ہو۔ ایسا ہی یہودیوں کے متعلق کہا ہے "کونوا قردۃ خاسئین" ہو جاؤ بندر ذلیل۔ دوسری جگہ فرمایا . . . . یعنی ہم نے ان کو بندر اور سؤر بنا دیا":۔

("پیغام صلح")

مطلب صاف ہے۔ کہ مرزائی لوگ غیر مرزائیوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ یا تو مرزا صاحب کی دشنام دہی کے خلاف زبان نہ ہلاؤ۔ یا ہم یہ ثابت کر دیں کہ قرآن شریف کے مصنف نے بھی بوقت ضرورت مرزا صاحب کی طرح گالیوں سے کام لیا ہے:۔

پردہ کا نیا کرشمہ

زمانہ سو ترقی کر جائے۔ ٹرکی۔ ایران اور مصر جیسے اسلامی ممالک پردہ کی سو پردہ دری کریں۔ لیکن ہندوستان کے جنونی ملّاؤں نے ابھی تک ایسے عاقبت نااندیش واقع ہوئے ہیں کہ پردہ کو اسی طرح چمٹے رہیں گے۔ جس طرح گندے خون کو جونک چمٹی رہتی ہے۔ مثال کے لیے آپ ذیل کے سوال وجواب کو لیں۔ جو ایک اسلامی اخبار میں شائع ہوا ہے:-

س نمبر ۱۲۰ ایک شخص گاؤں میں امامت کراتا ہے اس کی عورت پردہ نہیں کرتی۔ ایک عالم نے اس کو امامت سے منع کر دیا۔ اور دلیل کچھ نہ دی کیا اس کی امامت جائز ہے؟

(اللہ بخش ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر لدھیانہ)

ج نمبر ۱۲۰ امام مذکور عورت کو سختی کے ساتھ پردہ کرنے پر مجبور کرے۔ باوجود جبر شدید کے نہ مانے۔ تو خاوند بے قصور ہے۔ اس کی امامت جائز ہے۔

(واللہ اعلم):۔

لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ اگر امام صاحب کی عورت معقول دلائل دیکر پردہ کی قباحتیں ثابت کرے تو پھر اس کو جبر شدید سے ایک نامعقول بات پر ... کے لئے مجبور کرنا کہاں تک جائز ہے؟

مسلمانوں کا اپنے محسنوں سے سلوک

غیر مسلمانوں سے مسلمان جو بھی سلوک کریں ... ہے۔ کیونکہ یہ مسلمان تو اس قدر جبر پسند واقع ہوئے ... کہ اپنے محسنوں کو بھی تنگ کرنے سے باز نہیں ... چنانچہ اسلامی تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہوئے ایک مسلمان لکھتا ہے۔ کہ:-

"سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پانسو ... نے کفر کا فتویٰ لگایا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت امام مالک۔ حضرت امام شافعی ... امام احمد حنبل کو طرح طرح کی ایذائیں دی گئیں ... قید کیا گیا۔ کوڑے لگائے گئے۔ اور یہ سب ... علماء کے فتووں کی بناء پر ہوا۔ حضرت امام ... مجدد الف ثانی کو گوالیار کے قلعہ میں کر دیا ... اور ان کے اقوال وارشادات کو موجب کفر ... گیا۔ غرض کون بزرگ ہے۔ جو ان علماء کے ... سے بچا؟" ("پیغام صلح" ...)

جب مسلمان اپنے بزرگوں سے مذکورہ ... کردار رکھتے ہیں۔ تو وہ کیسے کہہ سکتے ہیں ... سلامتی کا مذہب ہے۔ شاید شاعر نے ایسے ... کے لئے فرمایا ہے کہ؎

شنیدم کہ مردان راہِ خدا
دلِ دشمناں ہم نہ کردند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام
کہ با دوستانت خلافست و جنگ

حضرت محمد صاحب پر دشنام دہی کا الزام

آنجہانی مرزا صاحب نے اپنی نبوت اور ریاست کے تحفظ کے لئے یہی مناسب سمجھا کہ اپنے ... نوکدار بھچوروں کی بارش کی جائے۔ جب کوئی ... مسلمان مرزا صاحب کی دشنام دہی پر اعتراض ... تو مرزائی عموماً یہ الزامی جواب دیتے ہیں ... صاحب نے کسی کو سخت زبانی سے یاد کیا ... نے سنت نبوی پر عمل کیا ہے۔ چنانچہ دیکھئے ... کیا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ... کے علماء کو سخت سخت ادیم السماء ... سقف آسمانی کے نیچے بدترین مخلوق نہیں ... کیا کنز العمال میں آپ کی یہ حدیث موجود ... تکون فی امتی فزعۃ فیصیر الناس الی علمائھم فاذا ھم قردۃ و خنازیر ... میری امت میں ایک گھبراہٹ پیدا ہوگی ... کے وقت لوگ اپنے علماء کی طرف جائیں گے ... انکے علماء بندر اور سؤر بنے ہوئے ہوں گے۔

(کنز العمال۔ جلد ۷۔ صفحہ ۱۹۰)

ماہ مارچ میں

"پرکاش" کے جن پریمیوں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ ان کی خدمت میں اطلاعی چٹھیاں ارسال کی جا رہی ہیں۔ ان مہاشیوں کو چاہئے۔ کہ وہ اپنا چندہ ۲۵ مارچ ۱۹۳۶ء سے پہلے بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ ۲۶ مارچ ۱۹۳۶ء کو ۲۹ مارچ کا پرچہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جائے گا۔

چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر ۳ر وی پی کے بچائیے:۔

(مینیجر "پرکاش" لاہور)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

سُودرشن چکر

مس زہرہ حسن عسکری صاحبہ نے روزنامہ "ہمدم" لکھنؤ میں "پردہ" پر ایک مضمون لکھا ہے۔ آپ فرماتی ہیں :-

"میں خود پردہ نہیں کرتی۔ اور نہ اعلےٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد کوئی مسلمان عورت پردہ کر سکتی ہے۔ لیکن میں کے باوجود میں پردہ کی تبلیغ اس وجہ سے کرتی ہوں۔ کہ ہندوستان کی سوسائٹی کی جو موجودہ حالت ہے۔ اس کے لحاظ سے پردہ بہت مفید اور ضروری ہے" :

مس صاحبہ نے ایک طرف تو علی الاعلان یہ کہہ دیا کہ کوئی پڑھی لکھی مسلمان عورت پردہ نہیں کر سکتی (گویا قرآن شریف کے احکام اور مولویوں کے فتوے بھی اس کے لئے مجبور نہیں کر سکتے؟) - دوسری طرف جاہلوں کی بے پردگی کو ضروری اور مفید بتلا کر ان مسلمانوں کی بات بھی اپنے سر رکھ لی ہے۔ جو پردہ کی برائیوں اور اس کے نتائج بد سے واقف ہو سکنے کے باوجود اسے ترک کرنے پر آمادہ نہیں :

× × × × ×

مس صاحبہ خود پردہ نہیں کرتیں۔ شاید اس لئے کہ ان کے خیال کے مطابق پردہ ایک پڑھی لکھی مسلم عورت کے لئے ضروری اور مفید نہیں۔ لیکن خود پردہ نہ کرنے کے باوجود اسے کس کے لئے مفید اور ضروری سمجھتی ہیں۔ اور یہ کس مرض کی دوا ہے؟ کیا ان پڑھ مسلمان عورتوں کے لئے ہی پردہ ضروری اور مفید ہے۔ آخر ان بے چاری ان پڑھ عورتوں نے کیا بگاڑا ہے۔ کہ وہ پردہ میں رہنے کے لئے مجبور کی جائیں؟ جہالت کی وجہ سے اگر وہ اپنے حقوق کا مطالبہ اور بہبودی کی کوشش نہ کریں۔ تو اس کے یہ معنی نہیں کہ ان کی جہالت سے ناجائز فائدہ اُٹھا کر ان سے بے انصافی کی جائے :

اگر اسلام پردہ کو ہاتھ سے نہ کھونا چاہتا ہو۔ تو پھر اسے اپنی بیٹیوں کو تعلیم ہی سے دور رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ تعلیم اور پردہ ایک جگہ نہیں رہ سکتے :

× × × × ×

قرآن مجید فرماتا ہے۔ "جو لوگ اپنے کئے سے خوش ہوتے ہیں (اور کیا کرایا کچھ نہیں) اور اس بات کو چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف ہو۔ تو ایسے لوگوں کی نسبت ہرگز خیال نہ کرنا۔ کہ یہ لوگ عذاب سے بچے رہیں گے۔ بلکہ ان کے لئے عذاب دردناک ہے" :

کہاں تو قرآن شریف کی رو سے ایک ایسے گناہ کے لئے (مومن جو بنا کچھ کے شہرت اور تعریف کا خواہاں ہے (صرف خواہش رکھتا ہے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ناجائز افعال کا مرتکب نہیں ہوتا) دردناک عذاب کی سزا پاتا ہے۔ اور کہاں ایک گنہگار گیارہ مہینے گناہ کر کے ماہ رمضان میں روزہ اور نماز کی پابندی کا سرٹیفکیٹ دکھا کر اپنے گناہوں کی سزا سے صاف بچ جاتا ہے۔ مسلمانوں کے

"عادل" اللہ میاں کا انصاف بھی عجیب ہے :

× × × × ×

"پیغام صلح" اپنی ۱۱ فروری کی اشاعت میں شہید گنج کی جدید تحریک سے متعلق اپنی رائے کا یوں اظہار کرتا ہے :-

"تحریک شہید گنج کی عنان ناتجربہ کار دماغوں اور دُکھے ہوئے دلوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس کو چلانے والے نوجوان حالات کے نشیب و فراز سے قطعی ناواقف ہیں۔ ان کے غیر مناسب اقدام کو جس قدر بھی ناپسند کیا جائے کم ہے" :

مرزا صاحب تجھ کہیں۔ کیونکہ یہ تحریک اپنی موت آپ مر جائے گی۔ اس میں شک نہیں۔ لیکن اگر اس کی عنان ناتجربہ کار دماغوں اور دُکھے ہوئے دلوں کے ہاتھ میں نہ ہوتی۔ تو میاں عمر دین کے سے بیکار دفتری کیونکر ڈکٹیٹری کے عہدہ کی شان کو بڑھاتے ؟

× × × × ×

میاں عمر دین دفتری کو جو شاہی مسجد میں تیسرے ڈکٹیٹر تھے۔ جب گرفتار ہونے پر عدالت سے سزا سنائی گئی۔ تو آپ نے عدالت سے اے کلاس کے لئے درخواست کی۔ لیکن جب حیثیت پوچھی گئی۔ تو فرمایا۔ نہ مکان۔ نہ جائداد نہ روزگار بس دم ہی دم ہے۔ لیکن شاید عدالت کو پتہ نہ تھا۔ کہ اگر جائداد ہوتی۔ تو ڈکٹیٹر کیوں بنتے؟ خیر! افسوس ہے۔ تو یہ۔ کہ عدالت نے ان کی درخواست کو نامنظور کر کے ڈکٹیٹر صاحب کی توہین کر دی۔ اُنہیں غصہ جو آیا۔ تو جھٹ دو پیسے کے کاغذ پر معافی نامہ لکھا۔ ضمانت پر داخل عدالت کیا۔ اور گھر تشریف لے آئے۔ اُنہوں نے یہ شاید اسی لئے کیا۔ کہ اگر عدالت ان کے اے کلاس دئے جانے کے متعلق "حکم" کو نہیں مانتی۔ تو وہ بھلا جیل جانے کے عدالت کے حکم کو کیوں کر مانیں؟ آخر ڈکٹیٹر جو ٹھہرے :

× × × × ×

سید نقیر محمد صاحب کی روایات کا ذکر کرتے ہوئے "الحکم" اپنی ۷ فروری کی اشاعت میں لکھتا ہے :-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ شان تھی۔ کہ میں نے پندرہ سولہ مرتبہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی شکل پر دیکھا"

حیرت ہے۔ کہ سید صاحب نے رسول کریم کو کیونکر ان کے چہرہ پر دیکھا ہوگا۔ جبکہ رسول کریم کی تصویر یا فوٹو کا وجود بھی نہیں۔ نیز رسول کریم تو مرزا صاحب کے چہرہ پر کیسے دکھا؟ کیا ان پر

چہرہ ان کے چہرہ میں بدل گیا تھا؟ یہ فلاسفی سوائے احمدی علماء کے اور کسی کو کیسے سمجھ آ سکتی ہے؟

× × × × ×

حضرت عرفانی "میری زندگی کے نشیب و فراز" کے عنوان سے "الحکم" کے ۷ فروری کے پرچہ میں شائع شدہ اپنے مضمون میں ایک جگہ فرماتے ہیں :-

"اس وقف کے لئے اللہ تعالےٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے۔ کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جائے کہ اس وقف میں کوئی ثواب نہیں بلکہ تکلیف اور دُکھ ہوگا۔ تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رُک نہیں سکتا" :

ممکن ہے۔ کہ آپ کا خدمت اسلام کا جذبہ جنون کی حد تک پہنچ گیا ہو۔ اور آپ اس سے باز نہ رہ سکتے ہوں۔ خواہ ثواب کی بجائے دُکھ اور تکلیف بھی کیوں نہ ہو۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ اگر آج مسلمانوں کو یہ یقین ہو جائے۔ کہ ماہ رمضان میں روزہ اور نماز کی پابندی اُنہیں جنت نہیں دلا سکتی۔ تو ایک فی صدی مسلمان بھی ایسے نہ ہوں گے جو ایک دن بھی فاقہ کشی کرنے کے لئے تیار ہوں :

× × × × ×

"جاگرت" نے جتلایا اسمبلی کے ایک بنگالی ممبر مسٹر شوربہ کمار سوم کے اس بل کی جو بہت غور پیش کیا جائے گا۔ کہ برطانوی ہندوستان کے ہندوؤں کی حالت میں رنڈوے مردوں کو کنواری لڑکیوں کے ساتھ شادی کرنے کی ممانعت کر دی جائے۔ وہ صرف بیواؤں سے ہی شادی کریں۔ مخالفت کرتے ہوئے سناتن دھرمی ہفتہ وار لکھتا ہے۔ بل مذہب سے باہر نہیں۔ اسے اس سے غرض نہیں اسے خطرہ یہ دکھائی دیتا ہے۔ کہ اس طرح سناتن دھرمیوں میں بھی بیواؤں کی شادی ہونی شروع ہو جائے گی :

لیکن "جاگرت" اس بات کا کیا جواب دے سکتا ہے۔ کہ اگر ایک کنوارا لڑکا ایک بیوہ سے شادی کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ تو کیوں ایک کنواری لڑکی بھی کسی رنڈوے سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو۔ مساوات کا تقاضا ہے۔ کہ یا تو رنڈوں کو یہ حق حاصل ہو۔ اور یا کنواری لڑکی سے صرف کنوارا لڑکا ہی شادی کر سکے :

(ہتھوڑی)

بھارت ورش میں ہلچل مچانے والا ساہتیہ

دہلی شاخ
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

لاہور شاخ
سودیشی سدن
موہن لال روڈ۔ لاہور

اگر آپ سارے بھارت ورش میں ویدک دھرم پھیلانا چاہتے ہیں۔ تو اپنی آمدنی کا کچھ حصہ لگا کر نیچے لکھے گرنتھ خریدیں۔ اور اُنہیں مُفت یا لاگت دام پر بانٹ کر ستیہ کا پرکاش کریں۔ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر نے سستاپن کی حد کر دی۔

ہماری پستکیں بھارت ورش کے سبھی بڑے بڑے ایک ہزار سے زیادہ پستک وکریتاؤں کے ہاں ملتی ہیں :-

مکمل ستیارتھ پرکاش ایک سو لینے پر ۴ر۔ | پھٹکل ۵ر
" رگوید آدی بھاشیہ بھومکا " " " ۵ر | " ۶ر
" سنسکار ودھی " " ۱۰۰ ۲ر | " ۳ر

چاروں ویدوں کا ہندی انوواد ۴ جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۴۸ر پھٹکل ۵۶ر
رشی دیانند کا مکمل و مستند جیون چرتر دو حصوں میں مجلد ۵ر۔ بغیر جلد ۴ر
رگوید مع ہندی انوواد تین جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۹ر۔ پھٹکل ۱۲ر

ویدوں کے استرباں ۸ر ∴ وید اُپدیش ۸ر ∴ بھارتیہ سماج شاستر ۱ر
یوگ مارگ ۳ر ∴ جیون یجنہ ۵ر ∴ کرم نوید درپن ۸ر

اور بھی ہر طرح کی دھارمک و سماجک پستکیں ہمارے یہاں ملتی ہیں۔ فہرست مفت منگا کر دیکھیں۔ منڈل کے دس دس روپیہ کے حصے خرید کر منافع اٹھائیں۔ اور ویدوں کے پرچار کا ثواب مفت میں لوٹیں۔ ہر قسم کی خط و کتابت کا پتہ :-

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

Collection Haridwar. Digitized by eGangotri

"تین خون"

(ایک بھگت پنڈت چھوٹی جی ایم۔ اے)

بہاول پور کے آفسوں سے فارغ ہو کر میں ایک دن کے لئے اپنے گھر چلا گیا۔ میرا گھر ریاست بہاولپور میں خیر پور نامی قصبہ میں واقع ہے۔ کچھ مدت سے خیر پور ہندو مسلم تنازعات کا گھر بنا رہا ہے۔ ان تنازعات کی خبریں اخباروں میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ اگر اور کوئی وجہ نہیں۔ تو ان تنازعات کی وجہ سے خیر پور کو بھی اخباری شہرت حاصل ہو گئی ہے:

یہ قدیمی تنازعہ گزشتہ عید البقر سے شروع ہوا تھا۔ کچھ مسلمانوں نے ہندوؤں کے گھروں کے پاس گائے کی قربانیاں کی تھیں۔ اہل ہنود اسے قدیم رواج کی خلاف ورزی بتلاتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ یہ فعل محض ان کی دل آزاری کے لئے کیا گیا ہے +

رواج قدیم کیا ہے؟ اس میں دو طرح کے بیانات پاس ہو جاتے ہیں۔ اس وقت بہاول پور میں ایک تحقیقاتی کمیٹی شہادتیں لے رہی تھی۔ اس کے سامنے فریقین کے نہایت معتبر گواہ پیش ہو چکے تھے۔ کوئی ہندو گواہ ایسا نہ تھا۔ جسے حدود شہر کے اندر قربانی ہونے کا علم ہو۔ کوئی مسلمان گواہ ایسا نہیں تھا جسے ایسی قربانی کا علم نہ ہو۔ اکثر مسلمان صاحبان کی شہادت ... نہیں ... تھی۔ تحقیقاتی کمیٹی کس نتیجہ پر پہنچی۔ ہمارے سامنے اس وقت صداقت ... آ رہی ہے ... مسلم ہندو ... تھی۔ ... شہر کے اندر ہمیشہ قربانی ہوتی ... ہندو ... کم ... شہر کے باہر ہوتی ہے۔ ... کا ... کہ صداقت ہمیشہ ایک ہوتی ہے۔ لیکن آج کل کی فرقہ بندی کے ... اس کے بھی دو مذہب ... دو روپ ہو گئے ہیں۔ ... نظارہ ... دودھ ... ایک ... ضرور ... اہل مذاہب دعویٰ ہے کہ ... بات ... مذہبی ... اگر ... تو ... اور ... ہی کہاں؟ ... کے پاس ایک صاحب ... گائے کی قربانی کے ساتھ ساتھ آج صداقت کی قربانی کی جا رہی ہے اور اس کا ذریعہ قرار پایا ہے عین عدالت۔ ... (ہندو یا مسلمان) اس قربانی سے ثواب دارین ... کر رہے ہیں۔

... ایک ... کہنے لگے۔ اس جھگڑے ... کسی مسلمان کو ... تو ... عدالت میں ... کرا لے ... پوچھا ... کہاں ... مسلمان ... ہیں شہر کے

اندر۔ ہندو کہتے ہیں شہر کے باہر۔ اب تم ہی بتا دو۔ کہ سچے کون سا مقام پسند ہے؟"

آج ہندو گئو ماتا کی جان کو تو بچا نہیں سکتا لاچار اپنی نظر کی ہی خیر منا رہا ہے۔ قربانی والے سے کہتا ہے۔ میری آنکھ بچا کر اپنے مذہبی احکام کی پابندی کر لے۔ اُدھر بھی تو اہل مذاہب ہیں۔ ان سے اپنے مذہب کی شان فقط قربانی کرنے میں ہی نہیں۔ بلکہ طریق سے کرنے میں معلوم ہوتی ہے۔ جس سے ایک قوم کی قوم اپنی توہین محسوس کرے۔ مسلمان کی شان ہندو کی توہین میں ہے:

قربانی سے تو ہندو بھی نہیں بچا۔ آخر کالی کے مندر پر رامچندر کو دھرنا دینا پڑا ہے۔ اس نے اپنی جان کی بازی لگانی چاہی۔ پنڈت مالویہ کالی کے پجاریوں کو نہ منا سکے۔ کہ دھرم ہنسا میں نہیں۔ اہنسا میں ہے۔ پروفیسر خدا بخش کا اعلان اکارت گیا۔ کہ نشا کو قربانی بے زبان جاندار کی نہیں۔ نفس امارہ کی منظور ہے۔ اصلی مومن وہی ہے۔ جو نفس کشی کرے۔ خدا بخش کی بات کو مسلمانوں نے ان سنا کر دیا۔ مالویہ کی بات کو ہندوؤں نے۔

ان حقیقت ان بسمل کشی۔ دیا دو دوان نوں بھاگی خونخوار معبود ابھی موجود ہیں۔ اس میں ہندو مسلمان کی تخصیص نہیں۔ خدا بخش اور مالویہ اپنے اپنے مذاہب سے زیادہ مہذب ہو گئے ہیں۔ زیادہ دھارمک بن گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ابھی بے زبان جانوروں کی حفاظت کا وقت نہیں آیا۔ ابھی تو خدا بخش اور مالویہ کی سریع الحس آتماؤں کی حفاظت کا سوال ہے۔

خدا بخش نے ایک ہندو ماں کا دودھ پیا تھا اس کی پرورش ایک ہندو ماں نے کی تھی۔ اس دودھ نے اسے خالص مسلمان رہتے ہوئے بھی قربانی کا مخالف بنا دیا۔ اور مالویہ تو ٹھہرے ہی گئو ماتا کے سپوت۔ دونوں کی آتمائیں نے اپنی کو دھرم مانا ہے۔ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے گائے کا خون نہیں دیکھ سکتے۔ نہیں دیکھ سکتے۔ خیر پور کے ہندو خدا بخش اور مالویہ کے ہم مذہب ہیں۔ ہم خیال ہیں:

گئو ماتا سے پوچھنے کی نوبت تو جب آئے۔ تب آئے۔ ابھی تو مالویہ اور خدا بخش کو بھی کوئی نہیں پوچھتا۔ ان کی آتما پر کچھ گزر جائے۔ قربانی کرنے والے کو حکم ہے۔ کہ قربانی کرے۔ نفس امارہ کی نہیں۔ جانور کی قربانی کر گئے

کہ دل کی باری تو تب آئے گی۔ جب پہلے گائے میں دل کا وجود بھی تسلیم کیا جائے گا۔ فی الحال تو مالویہ اور خدا بخش اپنے دل کو مسوس رہے ہیں۔ کیا یہ بھی خدا کا حکم ہے۔ کہ جانور کی قربانی کے ساتھ ساتھ انسان کے دل کا بھی خون کر دیا جائے:

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ گئو وَدھ نہ عید کے لئے اور نہ کسی اور غرض سے ہی مسلمان اس قدر اس تعداد میں کرتا ہے۔ جتنا گوری فوج۔ لیکن گوری فوج والا ہے۔ وہ زیادہ گائیں مار کر بھی ہندو کی دل آزاری کا موجب نہیں بنتی۔ وہ قربانی کا جلوس نہیں نکالتی۔ وہ اس بات پر مصر ہی نہیں۔ کہ شہر کی حدود کے اندر قربانی کرے۔ کہ اس کا مذہبی حق ہے۔ خیر پور کا مسلمان گائے کے خون کے ساتھ ساتھ اپنے ہندو ہمسایہ کا دل بھی توڑنا چاہتا ہے۔ اس کی توہین میں اسے اپنے مذہب کی تعظیم معلوم ہوتی ہے:

قادر بیگ مرزا نے ایک واقعہ بیان کیا تھا کہ حضرت محمد صاحب ایک دن عبادت سے فارغ ہو کر بھی اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ کیونکہ عبادت کے دوران میں ایک بلی ان کی چادر پر سو گئی تھی۔ اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کے کاروبار کے لئے اس جانور کی نیند میں خلل آئے۔ جس مذہب کے بانی کو ایک بلی کی اس قدر دلجوئی منظور تھی۔ اس میں گائے کے خون کو خدا کی خوشنودی کا وسیلہ تسلیم کیا جائے۔ یہ عقل سلیم باور نہیں کرتی۔ مگر وہ دن شاید ابھی دور ہے جب جانوروں کی دلجوئی ہی اصلی مذہب۔ اصلی اسلام سمجھا جائے گا۔ فی الحال تو انسان کی۔ ہندو کی دلجوئی بھی مذہب کا جزو قرار نہیں دی جا رہی۔ اور جو ہندو اپنے دل کو ہی خون ہونے سے بچا نہیں سکتا۔ وہ گئو ماتا کو کیا بچائے گا؟

گئو ماتا سے پوچھنے کا وقت ابھی نہیں آیا۔ ہندو سے پوچھنے کا وقت بھی ابھی نہیں آیا۔ ابھی تو اس ہندو مسلم تنازعہ میں کوئی صداقت کو ہی خون ہونے سے بچا لے۔ تو غنیمت ہے۔

آج کی قربانی میں ایک نہیں۔ تین جانوں پر ایک ساتھ آ بنی ہے۔ ایک گائے۔ دوسرے مالویہ کا۔ خدا بخش کا اور ان دونوں کے ہم خیالوں کا دل۔ اور تیسری صداقت۔ تینوں مذہب کے ہاتھ سے نالاں ہیں۔ آج مذہب کے سر ایک

نہیں۔ تین تین خون ہیں۔ فرقہ داری دھڑہ ہے۔ اور جہاں دھڑہ ہے۔ وہاں دھرم کہاں؟ دھڑہ تحکمی ہے۔ دھڑہ دل شکنی ہے۔ دھڑہ دروغ بافی ہے۔ دھڑے کے سر تینوں خون ہیں:

خیر پور میرا وطن ہے۔ اور مجھے اپنے وطن سے پیار ہے۔ کیا اس خونی خیر پور سے؟ نہیں۔ میرا خیر پور خواجہ خدا بخش کا خیر پور ہے۔ خواجہ خدا بخش ایک ولی ہوئے ہیں۔ جن کا مزار ہزاروں معتقدوں کی زیارت گاہ ہے۔ خواجہ خدا بخش کا اسلام دلجوئی کا اسلام تھا۔ ان کی زندگی کے دو واقعات میرے پتا جی نے بیان فرمائے تھے:

خواجہ صاحب صائم الدہر تھے۔ انہیں ہمیشہ روزہ رہتا تھا۔ اسی حالت میں ان کے ایک ہندو معتقد نے اپنے نو تعمیر شدہ گھر پر انہیں دعوت دی۔ اور بتاشے دیئے۔ خواجہ صاحب کھانے لگے۔ تو کسی نے کہا۔ آپ کو روزہ ہے۔ فرمایا۔ اس کا بدل ہو جائے گا۔ روزہ شکنی سے بھی دلجوئی ہو جائے۔ تو ثواب کا کام ہے۔ ایک ہندو سفر پر جاتے ہوئے کہہ گیا۔ میرے گھر کا خیال رکھنا۔ روز اس کے گھر جاتے اور جو کام بتایا جاتا۔ خود کر دیتے۔ جس دن وہ ہندو گھر واپس آیا۔ خواجہ صاحب اس کے گھر کے چرخہ کی مرمت کرا کر اس کے دروازہ پر حاضر تھے۔ ادھر وہ شرمندہ ہو رہا تھا۔ ادھر یہ خوش تھے۔ کہ تفویض شدہ خدمت کا فرض سرانجام ہوا۔

میرا خیر پور اس خدا بخش کا خیر پور ہے۔ جس کا مذہب دلجوئی تھا۔ جس کے روزے ایک ہندو کے بتاشے پر نثار تھے۔ جس کے مذہب کا سب سے بڑا حکم دلداری تھا۔ جس کی زندگی اس شعر کی تفسیر تھی:

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

شیطانی پنجہ

جس طرح شیطان کے پنجہ میں پڑ کر لوگ حیران ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جوش جوانی کی غلط کاریوں سے لوگ پیچیدہ امراض میں گرفتار ہو کر مصیبت میں پڑ جاتے ہیں۔ ان امراض اور ان کے علاج معلوم کرنے کے لئے موٹی جلد بنام وید ودیا کتاب

بالکل مفت

بغیر ڈاک محصول آج ہی طلب فرما کر مستفید ہوں

نندن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

اتہاس لیکھک کیسا ہونا چاہئے؟

(از شری مہتہ ... لال جی منتری آریہ اپ سبھا کرنال)

راجہ رام سنگھ جی اتہاس کا ایک ... ادب
پسند ... تھے۔ جس کے علاوہ ان کے دربار ...
میں حسب ذیل واقعہ درج ہے:-

ایک مرتبہ بوندی کے مہاراجہ رام سنگھ جی نے اپنے مشہور ودوان کوی پنڈت سورج مل کو جو اس کے دربار کا رتن تھا۔ اور جس کی عمر اسی خاندان کی خدمت کرتے ہوئے گذر چکی تھی بوندی کی مسلسل تاریخ (اتہاس) لکھنے کا حکم دیا۔ پنڈت سورج مل خاندانی کوی تھا۔ راج کے نام ور واقعات اسے یاد تھے۔ کتاب لکھنے لگا۔ اور مہاراجہ صاحب کے حالات ختم کر کے راجہ رام سنگھ کے حالات کو ابھی شروع ہی کیا تھا۔ کہ راجہ صاحب نے یہ کتاب طلب کیا۔ مگر اس نے ... دیکھا۔ کہ اس کی ... داد ... کر لئے ہوئے ان برائیوں کا بھی اظہار کیا ہوا ہے۔ جن سے ان کے نام پر بٹہ لگتا ہے۔ تو اس نے ان واقعات پر پردہ ڈالنے کی درخواست کی۔ اور کہا:-

"سورج مل! دیکھو۔ میں ان برائیوں کو نہیں جانتا تھا اور یہ نادانستہ ہو گئی ہیں۔ آئندہ کے لئے میں ان کو ترک کرتا ہوں۔ اور کبھی اس قسم کی زیادتی یا اناچار نہ کروں گا۔"

راجہ رام سنگھ جی کی زبان سے جونہی یہ الفاظ نکلے۔ پنڈت سورج مل جی نے جھٹ قلم اٹھا کر لکھ دیا:-

"مہاراج کے حضور میں "ونش بھاسکر" یہاں تک سنایا گیا۔ اور جب انہوں نے اپنی ان زیادتیوں کی اصلیت معلوم کی تو آئندہ کے لئے پرہیز کرنے کا پرن کیا۔"

اتنا لکھ چکنے کے بعد پنڈت سورج مل نے کہا:-

"مہاراج! اب جو ہو چکے ہیں۔ وہ تو اتہاس میں ضرور درج ہوگا۔ البتہ اگر آپ آئندہ مجتنب رہیں گے۔ تو تاریخ میں آپ کے نام کے ساتھ برائی نہیں آسکے گی۔"

راجہ رام سنگھ جی نے پھر کہا کہ:-

"تم ان پچھلی برائیوں پر بھی پردہ ڈالو۔ اور ایسا خیال کرو۔ کہ گویا کچھ ہوا ہی نہ تھا۔"

سورج مل جی نے جواب دیا:-

"مہاراج! یہ نہیں ہوسکتا۔ میرا جسم آپ کا ہے۔ مگر میں اپنا دھرم آپ کے حوالہ نہیں کرسکتا۔ میں اپنے فرض کو پورا کروں گا۔ اور کبھی بھی دھرم سے نہ گروں گا۔"

راجہ رام سنگھ کو قبل ازیں خیال تھا کہ سورج مل میرا نمک پروردہ ہے جس طرح کہوں گا مانے گا۔ ... ماردی جائے گی۔ یہ سنتے ہی ... جواب سن کر طیش میں آ گیا۔ اور کہنے لگا "تمہیں ضرور ایسا کرنا پڑے گا۔"

پنڈت سورج مل نے بڑی متانت سے جواب دیا۔ "میں جھوٹ کبھی نہیں لکھ سکتا۔ البتہ اگر آپ سچے واقعات سننا نہیں چاہتے۔ تو میں آئندہ لکھنا بند کر دوں گا۔"

راجہ رام سنگھ نے غصہ سے بھری ہوئی آواز سے کہا۔ "ہاں ہاں بند کر دو۔ آئندہ لکھنا چھوڑ دو۔ اس لکھے ہوئے کو مٹا دو۔ ورنہ ریاست سے نکل جاؤ۔ بس ان دو باتوں میں سے ایک کرنی ہوگی۔"

پنڈت سورج مل چپ چاپ دربار سے نکل کر گھر کو چلا گیا۔ اور اسباب سفر باندھ کر وطن کو خیرباد کہہ کر "لاچھ" نامی ایک ریاست کو روانہ ہوا۔ یہاں کا حکمران بلونت سنگھ بڑا علم دوست تھا۔ وہ امیروں اور وزیروں کے ساتھ پنڈت سورج مل کے استقبال کو آیا۔ اور بڑے باعزت اپنے شہر میں لے گیا۔ چونکہ وہ چاہتا تھا کہ پنڈت جی ہمیشہ کے لئے یہیں رہیں۔ اس لئے اس نے دس ہزار روپیہ کی جاگیر دینے کا ارادہ ظاہر کیا۔ مگر پنڈت جی نے جواب دیا۔ کہ:-

"جب تک رہنا پڑے گا۔ یہاں ہی رہوں گا۔ جاگیر لے کر اس خاندان کو بدنام نہیں کروں گا۔ جس کا نمک پشت در پشت کھاتا چلا آیا ہوں واسطے بوندی کا کوی ہو کر تمہاری ملازمت اختیار کروں۔ میرے خیال میں یہ مہاراج رام سنگھ کی ہتک ہے۔"

یہ جواب سن کر مہاراجہ بلونت سنگھ خاموش ہو گئے لیکن جب یہ خبر راجہ رام سنگھ کو پہنچی۔ اور اسے بتلایا گیا۔ کہ وہی سورج مل جو تمہارے منہ پر تمہاری برائیاں ظاہر کرنے سے نہیں جھجکا۔ وہ کس طرح باہر جا کر تمہاری دی ہوئی جاگیر سے بھی زیادہ کی جاگیر پر لات مار بیٹھا ہے۔ تو وہ اس کی اخلاقی جرأت اور وفاداری پر عش عش کر اٹھا اور اپنا خاص وزیر اس کے پاس بھیج کر ایک معذرت نامہ (چٹھی یا پتر) کے ذریعہ اپنی غلطی کا اس نے اعتراف کیا۔ اور بوندی میں واپس آنے کی درخواست کی۔

پنڈت سورج مل بھی بغیر ایک حرف شکایت زبان پر لائے۔ چلنے کو تیار ہو گئے۔ مگر اس موقعہ پر مہاراجہ بلونت سنگھ نے پھر کہا۔ "سورج مل! اگر جاتے تو ہو۔ مگر ... اٹھا دو گے۔ رام سنگھ تم سے وہی کروانا چاہتا ہے جو تم سے کرانا نہیں۔ اس پر جان بھی گنوا بیٹھو گے۔"

پنڈت سورج مل نے مسکرا کر جواب دیا۔ "دھرم تو میں چھوڑنے کا نہیں۔ جسم البتہ انکا ہے۔ اسے اگر تکلیف دے گا۔ تو کچھ پروا نہیں۔ ان کے حکم سے میں باہر آیا تھا۔ انہی کے حکم سے پھر بوندی جاتا ہوں۔"

مہاراجہ بلونت سنگھ حیران رہ گیا۔ اور کہنے لگا:-

"وہاں تمہیں آٹھ ہزار کی جاگیر ملتی تھی۔ میں بیس ہزار کی دیتا ہوں۔ یہاں ہی رہو میں تمہاری بڑی قدر کروں گا۔"

پنڈت سورج مل نے جواب دیا۔ کہ "اس کا جواب وہی ہے۔ جو آتے وقت تمہاری دس ہزار کی جاگیر دیتے وقت دے چکا ہوں۔"

مہاراجہ بلونت سنگھ نے کہا "وقت گنوا رہے ہو۔ پچھتاؤ گے۔ پھر ایسا دینے والا نہیں ملے گا۔"

پنڈت سورج مل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ کہ "تم بھی یاد کرو گے۔ کہ پھر کبھی ایسا نہ لینے والا نہ ملے گا۔"

قصہ طویل ہے مختصر یہ کہ پنڈت سورج مل بوندی میں واپس آیا۔ تو وہی رام سنگھ جس نے غصہ میں اسے جلا وطن کر دیا گیا تھا۔ اب اس کی پیشوائی کے لئے آیا۔ سورج مل کی باقی عمر اسی راجہ کی خدمت میں بسر ہوئی۔ اس کے بعد راجہ رام سنگھ نے کئی مرتبہ اتہاس مکمل کرنے کے لئے کہا۔ مگر اس نے منظور نہ کیا۔ اور آخر اس کے انتقال پر اسے مکمل کرایا گیا۔ یہی "ونش بھاسکر" نامی کتاب بوندی کی نہایت معتبر اور مشہور تاریخ ہے۔

مندرجہ بالا سطور سے بخوبی ظاہر ہے۔ کہ "اتہاس لیکھک" کس قسم کا ودوان۔ دھرماتما، سچ وادی، نیائی، نرلوبھی، نربھیک، نراکھیپانی اور نرپکھ ہونا چاہئے۔ ایسے پرشوں کا لکھا ہوا اتہاس سنسار میں پرسدھ اور سارتھک کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔

آریہ سماج کا اتہاس:-

مدت سے آریہ سماج کے اتہاس کی تیاری کا سوال آریہ سماج کے سجن وچارشیل ودوانوں کے سامنے در پیش ہے۔ سب سے پہلے شری پنجاب پرتی ندھی سبھا کے ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کے سالانہ اجلاس میں اس اتہاس کی تیاری کا ریزولیوشن پیش ہو کر منظور ہوا تھا۔ کہ شری پرتی ندھی سبھا کے ستھاپن ہونے کے سمے سے دیوالی سنہ ۱۹۰۶ء تک کا سمپورن ورتانت۔ اس کے تمام کاریالیوں اور آریہ پرتی ندھی سبھاؤں نیز آریہ سماجوں اور ان کے سروآریہ سماجک سنستھاؤں کے اوکت سمے کے ورتانت تیار کرکے منتری جی لکھت مہاشیوں کی اپ سبھا کے سامنے رکھیں گے تجاویز سبھا کے اگلے ادھیویشن میں پیش کریں۔

۱۔ شریمان راج ادھیراج شاہ پورہ
۲۔ منتری مہاتما منشی رام جی
۳۔ " ہنس راج جی
۴۔ " ہربلاس جی سارڈا
اور ۵۔ " پنڈت [illegible] جی

اس کام کے لئے ایک تنخواہ دار قابل اور برگزیدہ شخص بھی مقرر کیا جائے جس کے لئے مبلغ پندرہ سو روپیہ کا خرچ منظور کیا جائے۔ اور اسی طرح منتری پرتی ندھی سبھا کی وارشک رپورٹ ہر سالی تیار کرکے منتری جی ہر سال سبھا میں پیش کیا کریں۔

اس اتہاس یا رپورٹ کی بابت کچھ حال معلوم نہیں ہوا کہ تیار ہوا یا نہیں۔ اور اگر تیار ہوا۔ تو اس کا کیا بنا۔ اور کہاں ہے؟

اس کے کچھ عرصہ بعد آریہ سماجوں کی شرومنی سبھا نے مہاتما منشی رام جی کو سب سے یوگیہ اور موزوں منتخب کرکے اس اتہاس کی تیاری کا کام ان کے سپرد کیا چنانچہ انہوں نے اس اتہاس کو مکمل اور سارتھک روپ میں تیار کرنے کے لئے بھارت ورش کی تمام بڑی بڑی سماجوں اور سنستھاؤں میں دورہ کرکے بڑے پرشرم اور پرشارتھ سے ہر قسم کا مسالہ اور ریکارڈ جمع کیا۔ اور گورو کل کشمیر کو اس کام کے لئے پسند کیا۔ مگر پنجاب میں مارشل لا جاری ہو جانے اور امرتسر لاہور وغیرہ شہروں کے باشندوں پر مصائب نازل ہو جانے کے باعث ان کا دیا نند ہردے ... ہو گیا۔ اور ان کی مصائب کو دور کرنے کے خیال سے نیشنل کانگرس کے ساتھ مل کر کام کرنا شروع کیا۔ سنہ ۱۹۲۳ء میں شدھی سنگٹھن کے کام میں مشغول رہنے کی وجہ سے ان کو بالکل فرصت نہیں ملی اس لئے اتہاس کا کام اپنے سپوتر ... اندر جی ودیالنکار کے سپرد کر دیا۔ دسمبر ۱۹۲۶ء میں ایک ناپکار کی گولی کا نشانہ بن کر آپ کو سورگ دھام کو جانا پڑا۔

پنڈت اندر جی نے اس ... سے سبکدوش ہونے کا کوئی یتن نہیں کیا۔ اور اس سے پہلو تہی کرکے کل جمع شدہ مسالہ اور

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۳)

آریہ سوراجیہ سبھا

(لیکھک مہاشہ وشنو متر جی ڈینٹسٹ پیلی بھیت)

ہم نے ۱۶ فروری کے "پرکاش" میں "آریہ سماج کے بھاوی کاریہ کرم" کے متعلق ایک مختصر سا خاکہ کھینچا ہے۔ اب ہم اس کے ہر ایک پہلو پر اس کی آپیکشا کی درشٹی سے وچار کریں گے۔ یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ جب کانگرس ملک کی آزادی کے لئے سوتنتر روپ سے جد و جہد کر رہی ہے۔ تب آریہ سوراجیہ سبھا کا پروگرام کس شکل میں کیا ہوگا۔ کیونکہ اگر وہ کانگرس کی مخالفت کرتی ہے تو نا اتفاقی کا بیج بوتی ہے جو ملک کے لئے ایک اور بدقسمتی ہوگی۔ اگر اس کا پروگرام ٹھیک کانگرس جیسا ہی ہے۔ تو اس کی ضرورت ہی کیا ہے؟ اس پرکار لیفی کی الجھنیں اور بڑھ جائیں گی۔ یہ بات نرودواد ہے۔ کہ جب رشی دیانند نے ملک کے سامنے پانچ ہزار برس پہلے کی سنسکرتی کو رکھا۔ تو اس وقت دنیا کا پرواہ (materialism) کی طرف جا رہا تھا۔ رشی دیانند نے نہ کیول ادھیاتمکتا کا ہی پاٹھ پڑھایا۔ بلکہ ویدک دھرم کا مکمل سروپ دنیا کے سامنے رکھا۔ جس کے اندر راج نیتک سماجک۔ آرتھک اور شاریرک الغرض سب پرکار کی انتیاں شامل ہیں۔ رشی دیانند اور یورپ آچاریوں میں یہی فرق ہے۔ جس وقت کانگرس کا جنم بھی نہ ہوا تھا۔ اور کہ جارتیہ جنتا سوراجیہ شبد کو جانتی تک بھی نہ تھی۔ اس سمے رشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں بتایا۔ کہ اگر بدیشی راجیہ ہتاوت اپنی پرجا کا پالن کرے۔ تب بھی ہر حالت میں سودیشی راجیہ سے بہتر نہیں "۔ یہی نہیں۔ بلکہ چھٹے سمولاس میں تمام کی تمام راج نیتی کا ہی ورنن کیا۔ اور اپنے دیاکھیانوں دوارہ بھی دیدوں میں پرتی پادت پرتنتوہی سرکت اور راجیہ سرکت کے آدرش پر بہت سے دیاکھیان دئے۔ مگر آج اس کے پتی ندھی آریہ سماج کے منہ سے بار بار پلیٹ فارموں پر یہ سناگیا۔ کہ آریہ سماج کا پالیٹکس سے کوئی سمبندھ نہیں۔ اس آواز نے اس کو دنیا کی نگاہوں سے پرے پھینک دیا۔ آج جنتا کے دل میں یہ خیال مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ کہ آریہ سماج ایک بزدل جماعت ہے۔ جو اپنے ادھیکاروں کی حفاظت کے لئے قربانی نہیں کر سکتی۔

یہی سبب ہے۔ کہ غیروں کا ساہس آریہ سماج کو کچلنے کا انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ جو بیان سے باہر ہے۔ نگر کیرتنوں کی سمسیائیں تو اب روزانہ کی بات ہیں۔ اب بھی آنولہ میں نگر کیرتن بند پڑا ہے۔ اور آریہ سماج فقط پرستاؤ پاس کرنے پر قانع ہے۔ اسی پرکار حیدرآباد میں پچھلے واقعات ابھی ختم نہ ہونے پائے تھے۔ کہ ریاست حیدرآباد میں نانک نگر کے میلہ پر پرتی ندھی سبھا کے منتری پنڈت شیام لال جی آدیہ اپدیشک تیز اور آریہ سجنوں پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔

کے مسلمانوں دوارہ قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ اور آریہ جگت بالکل خاموش ہے۔ کاش جس وقت نگر کیرتنوں کا مسئلہ حل کرنے کے لئے دہلی میں آریہ کانگرس ہوئی تھی جس میں دس ہزار والنٹیئر اور پچاس ہزار روپیہ کی اپیل کی گئی تھی جنتا نے اس کو پورا کر دیا تھا۔ اس کے بعد سب سے پہلے حیدرآباد نگر کیرتن کا مسئلہ آیا۔ اگر اس وقت کے اٹھتے ہوئے جوش کو نیتر تو کے ساتھ کام میں لایا جاتا۔ تو یہ الجھن کبھی کی حل ہو گئی ہوتی۔ ہوا کیا؟ سارودیشک سبھا کے پردھان اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان مہاتما نارائن سوامی جی اور ڈاکٹر مشال سنگھ جی اس وقت یو۔ پی کے گورنر سر میلکم ہیلی صاحب سے ملے۔ ان کے اس سادھارن جواب سے سنتشٹ ہو کر کہ ہم کوشش کریں گے۔ اس ڈرامہ کا اختتام کر دیا۔ دوسرا موقعہ حیدرآباد میں آریہ سماج مندر کے گرانے جانے کے متعلق تھا۔ اس کے متعلق کچھ عرصہ تک انتظامات ہوتے رہے۔ اور اس کو کسی نہ کسی شکل میں ٹال دیا گیا۔ اس طرح سے آریہ سماج امتحان سے بچ تو گیا۔ مگر تمام جنتا پر اس کی بزدلی کا چتر چترت ہو گیا۔ یہ ضرور ہے۔ کہ آریہ سماج کے نیتا اگر ان سے پوچھا جائے۔ تو اس کے سمادھان میں جواب تو دے سکتے ہیں۔ مگر انہیں جاننا چاہئے۔ کہ جواب دینا اور چیز ہے۔ اور کسی کے دل پر اپنا پربھاو پیدا کرنا اور چیز ہے۔ منوویگیان کا یہ اصول ہے۔ کہ منشیہ کی پرتیک حرکت اپنے اندر ایک پربھاو رکھتی ہے چاہے وہ کتنی ہی سادھارن کیوں نہ ہو۔ سادھارن کا پربھاو سادھارن اور گہرے کا پربھاو گہرا ہوگا اسی پرکار رشی کو ٹال تو دیا گیا۔ اور دنیا کے سمجھانے کو ایک بات ہو گئی۔ مگر اس کے سوکشم پربھاو نے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں کر دی کہ آریہ سماج قربانیوں کے میدان میں کتنا پیچھے ہے اس قسم کی زندگی کا اتہاس اگر دیکھنا ہو۔ تو سکھوں میں دیکھنا چاہئے۔ کہ ذرا کرپان کا حق چھینے جانے پر ستیکڑوں استری پرش جیل چلے گئے۔ اور اس وقت دم لیا۔ جب اپنے ادھیکار پراپت کر لئے۔ اس کو کہتے ہیں "قومی زندگی" آوشیکتا ہے۔ کہ آریہ سوراجیہ سبھا سماج کے ان ادھیکاروں کا بوجھ اپنے اوپر لے۔ تاکہ جس وقت ایسے امتحان کا موقعہ آ جائے۔ آریہ ویر بلیدان کی ویدی پر قربان ہو جائیں۔ بار بار شکست پر شکست کھا کر چپ رہتے رہنے کا کوئی ادھیکار نہیں۔

سنسار کی موجودہ پرگتیاں اس بات کی شاہد ہیں کہ کہیں اٹلی حبش پر فوج کشی کر رہا ہے۔ تو کہیں جاپان چین میں قدم بڑھا رہا ہے +

دوسری بات یہ ہے۔ کہ راشٹر یہ کا سوتر سنچالن جن لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ انہوں نے مغربی تہذیب کی فضا میں پرورش پائی ہے۔ وہاں کی تعلیم و تربیت اور وہاں کی معاشرتی زندگی نے ان کے دلوں پر سمپھان پراپت کر لیا ہے۔ سوراجیہ ملنے پر بھی جو کانسٹی ٹیوشن بنے گا۔ وہ ودیشی ڈھنگ کا ہی ہوگا۔ اس میں نہ آریہ سماج کا پرچار ہوگا۔ اور نہ آریہ سماج کا منتوی ہوگا۔ اس پرکار کے راجیہ میں تو کسی بھی راشٹر یہ کی سامارک اُنتی میں سہایک ہو سکتے ہیں۔ مگر وہ راشٹر یہ کے لئے سنتوش کا باعث نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یوروپین راج نیتی دھرم سے شونیہ ہے۔ ان کے یہاں وہی دھرم ہے۔ جس سے ان کی زیادہ سے زیادہ غرض پوری ہوتی ہو۔ اپنے مطلب کے لئے غلط سے غلط پراپیگنڈا کرنا اس میں ایک معمولی بات ہے۔ نہ معلوم کتنے معاہدے ایک وقت بنتے ہیں۔ اور مطلب کے مطابق نہ ہونے پر ردی کی ٹوکری میں پھینک دئے جاتے ہیں۔ پونجی پتیوں کو ہمیشہ مزدوروں سے شکست رہنا پڑتا ہے۔ اور مزدور ہمیشہ پونجی پتیوں سے شاکی رہتے ہیں۔ کسی کو بھی ایک دوسرے پر وشواس نہیں۔ تخفیف اسلحہ کانفرنسوں کے اجلاس ہوتے رہے۔ اور ادھر فوجوں کی وردھی ہوتی رہی۔ جدھر دیکھو۔ ادھر اوشواس پرکاشتا تک پہنچا ہوا ہے۔ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کب جوالا مکھی پھٹ پڑے۔ اور یوروپین شانتی کے خرمن میں آگ لگ جائے۔ ویسے تو راشٹریہ نیتی کا چناؤ پرجا تنتر اصولوں کے آدھار پر ہوتا ہے۔ مگر ایک بھی راشٹریہ تنتر ایسا نہیں ہے۔ جو پرجا کا سروپریہ ہو۔ جیون کا خطرہ ہر وقت لگا رہتا ہے۔ آج رامائن کا وہ زمانہ خواب و خیال ہے۔ کہ رام جب جنگل کو جاتے ہیں۔ تو ان کی پرجا ان کے ساتھ جنگل جانے کو تیار ہے۔ یہی بات مہابھارت کے یگ میں دیکھنے میں آتی ہے۔ جب یدھشٹر جنگل جانے کو تیار ہو گئے۔ تو ہستنا پور کی پرجا بھی بے چینی کے ساتھ ان کے ہمراہ جنگل جانے کو تیار ہو گئی۔ مگر یہ کیوں تھا؟ رام نے بھی تو اپنی پرجا کے لئے اپنی پران سے پیاری سیتا کو جنگل میں بھیج دیا تھا۔ اس زمانہ میں جاسوسوں اس لئے رکھے جاتے

تھے۔ کہ ہماری پرجا کو کوئی تکلیف تو نہیں ہے مگر اب جاسوس اس لئے رکھے جاتے ہیں۔ کہ ہمارے خلاف تو کوئی کچھ نہیں کہہ رہا ہے؟ یہ فرق ہے۔ جو آج ویاپک روپ سے منشیوں کی منوورتیوں پر کام کر رہا ہے۔ راج نیتی میں دھرم کا سماویش ہونے سے اس کا جو پربھاو راشٹر یہ پر پڑتا ہے۔ وہ یہ کہ راجہ کے ودھان میں دھرم اور ادھرم اور ادھرم کا وچار سدیو رہتا ہے اور اس سمے سوارتھ کی جگہ تیاگ اور اوشواس کی جگہ وشواس لے لیتا ہے۔ یہی بات تھی کہ ایک دوسرے کے لئے تیاگ کا آدرش پیش کرنا معمولی بات تھی۔ جس سمے رام بن کو چلے گئے۔ اور بھرت سے راجیہ کرنے کو کہا گیا۔ تو اس وقت بھرت نے کہا۔ کہ اگر الٹینو کو یہ منظور ہوتا کہ میں راجیہ کا ادھیکاری بنوں۔ تو مجھ کو رام سے ایک منٹ پہلے پیدا کرتا۔ رام جیسا پرجا پریم اور تیاگ کا آدرش کیا موجودہ سسٹم میں مل سکتا ہے؟ یہ کیوں تھا؟ اس کا مکھیہ کارن یہاں کا وہ ادھیاتم واد تھا۔ جو دنیاوی کاموں کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ یہاں کی سبھیتا میں پلے ہوئے کسی بھی ویکتی کے دل میں سنسار کوئی پرلوبھن کی وستو نہیں۔ بلکہ ایک کرتویہ کی جگہ ہے۔ یہ بات یوروپین راج نیتی میں نہیں آ سکتی۔ ملوک اس خیال کو اس سبھیتا میں پلے ہوئے ویکتی اپنے سامنے آدرش کی شکل میں رکھ سکتے ہیں۔ یہ کام آریہ سماج کا ہے۔ کہ وہ دنیا کے سامنے اس راج نیتی کو رکھے۔ کہ جس سے جنتا اس پرواہ میں نہ بہہ کر ویدک نقطۂ نگاہ پر آ سکے۔ ابھی شکل میں جو کچھ بھی تیاگ آریہ سماجیوں کا ویکتی گت حیثیت سے کانگرس کے پلیٹ فارم سے ہوتا ہے۔ وہ اودھک مہتو پورن نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا کوئی پربھاو نہ کانگرس پر ہے۔ اور نہ جنتا پر۔ بلکہ ابھی تک یہی وچار عام جنتا میں پھیلا ہوا ہے۔ کہ آریہ سماج ایک سامپردائک اور جھگڑالو جماعت ہے۔ جہاں تک کانگرس کا تعلق ہے رشی دیانند اور آریہ سماج کو جھگڑالو کہہ ڈالا۔ یہی نہیں مجھے اس سمے اور بھی زیادہ تعجب ہوا جبکہ ایک جگہ کانگرس کے دفتر میں رشی دیانند کا فوٹو ہٹا دیا گیا۔ یہ واقعہ چاہے کتنا ہی چھوٹا ہو۔ مگر اس سے ان لوگوں کی ذہنیت کا پتہ چلتا ہے۔ کہ کانگرس کی نگاہ میں آریہ سماج کیا ہے پھر اس کا پربھاو دوسروں پر کیا پڑے یہ مانی ہوئی بات ہے۔ اس سمے جبکہ آزادی کا اتہاس لکھا جائے گا۔ آریہ سماج کا اس میں کوئی استھان نہ ہوگا۔ یہ بات ایک سکھشا کی نگاہ سے دیکھنے کی نہیں ہے۔ بلکہ یہ بات ایک آدرش ہے۔ جو آریہ سماج کو شامل بنانے کا موجب بنتی ہے۔ جس سمے آریہ سماج کا ظہور ہوا۔ اس سمے کوئی سوسائٹی اپنی جیوت اوستھا میں نہ تھی۔ چونکہ یہ دنیا کے سامنے ایک نئی تحریک

ویدک سُوریہ کی کرن

(دیباچہ ترلوک چند جی شاستری پوران بھاسکر قادیان)

رشی دیانند کے منہ سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ کو لیکر دُنیا اپنے آپ کو سمجھ ماننے لگی۔ ظلمت کی جگہ نُور کا راجیہ ہوگیا۔ بطالت کی فوج کو صداقت نے شکست فاش دی۔ جہالت کی آندھی دور ہوئی۔ اس کی جگہ دُنیا میں علم حقیقی کی بارش شروع ہوئی۔ دجل وکفر تائب ہوکر صدق کو قبول کرنے لگے۔ ناستکوں کے جسم کا ذرہ ذرہ آستک واد کا پرچارک بن گیا۔ حسد وکینہ کا یکسر خاتمہ ہوگیا۔ پریم ومحبت کا جوش موجزن ہوا۔ چھوت چھات کے بھوت کے پران نکل گئے۔ ہندو مسلم ایک جگہ بیٹھ کر ملک کی کشتی کو چلانے لگے۔ ہندو بھیرنے ہزاروں سالوں سے اپنے برے رسم ورواج کے گرد وغبار سے آلودہ اجسام کو اعتقادات ویدک کے صابن سے دھونے لگے۔ گھر گھر میں بزرگانِ سلف کے گان گائے جانے لگے۔ ہون کی خوشبو سے دماغ پھر سے معطر ہونے لگے۔ دُنیا گمشدہ طریق کو پاکر پھولی نہ سمائی۔ ویدک شمس کے طلوع پذیر ہوتے ہی اندھیرا بھاگ گیا۔ الکشس غائب ہوگئے۔ اور امراض روپی مچھر آنکھ کی آن میں دُنیا کے تختہ سے پوشیدہ ہوکر نہ جانے کہاں چلے گئے۔ سورج کی کرنیں کیا تھیں؟ ہر قسم کے اسبابِ راحت تھے۔ جن کی دُنیا کو اشد ضرورت تھی۔ ان سب کرنوں کے اوصاف بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم صرف ایک ہی کرن کے وصف دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ "لڑکوں اور لڑکیوں کو گورو کلوں میں ہی تعلیم دینی چاہئے"۔ یہ رشی کا پوتر اپدیش تھا۔ ویدک سوریہ سے ایک تیز کرن نکلی۔ وہ رشی مرکو مرد بالا اپدیش پر ٹکٹکی باندھ کر اس کے پیچھے بھاگی۔ اس کرن نے زمین کے لوگوں کو خواب سے بیدار کیا۔ لوگ آنکھیں ملنے لگے۔ جن کی آنکھیں اس کرن سے چندھیا گئیں۔ اپنی آنکھوں کو اس کے سامنے نہ رکھ سکے۔ ان سب نے منہ پھیر لیا۔ صدق وکذب کی تفریق عیاں ہوگئی۔ تعلیم کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مگر یکدم اندھیرے سے پرکاش میں آنے کے سبب سے وہ بھی ان سے متحیر ہوئے۔ وہ کوئی معجزہ جان کر اپنے منہ کو چھپانے کی کوشش کرنے لگے۔ کپڑوں میں منہ ڈھانپ لیا جس نے اپنی زندگی کا کافی حصہ اندھیرے میں گزارا ہو۔ وہ روشنی میں آکر گھبرا جاتا ہے۔ جس نے اپنی زندگی بہت تنگ بنی اور مفلسی میں گزاری ہو۔ وہ ایک دم امیر بن جانے پر اس کو خواب میں تصور کرنے لگتا ہے۔ جو دائم المریض ہو۔ وہ تندرست ہوکر دُنیا کو ایک عجیب رنگ میں دیکھتا ہے۔ جس نے تندرستی میں جاکر تعلیم حاصل کی ہو۔ وہ ہندوستان میں واپس آکر بھی اپنے گھر کو عجیب ہی جانتا ہے۔ جو نہایت ہی ضعیف ہو۔ اس کے بعد ایک دم طاقت آنے پر وہ آپ کو کوئی دوسرا انسان خیال کرتا ہے۔ بس اسی طرح اس کرن نے ان کو منہ چھپا لینے کے بعد بھی نہ چھوڑا۔ ان کو بستروں سے اٹھا کر زمین پر کھڑا کردیا۔ ان کے چاروں طرف روشنی تھی۔ ان کے کانوں میں گوروکل کی آواز گشت کررہی تھی۔ لیکن وہ ضد پر اڑ گئے۔ اس سے انکار کیا۔ گوروکل کی تعلیم کا مذاق اڑایا گیا۔ اور اپنے من مانے خیالات کے ابر اس کرن پر پھیلانے لگے۔ اس کو دھوکہ سمجھنے لگے۔ خواب تصور کرنے لگے۔ لیکن وہ کرن تھی۔ صرف ایک کرن تھی۔ اس کی روشنی تیز تھی۔ اس سے تہلکہ مچ گیا تھا۔ وہ رکی نہیں۔ نیچے بہتے ہوئے پانی کو کون روک سکتا ہے۔ وہ رکاوٹوں کو معمولی جان کر آگے بڑھی۔ اس نے نندا کی پروا نہ کی۔ دھمکی کا لالچ نہ کیا۔ مدد کی پرارتھنا نہ کی۔ وہ ایک پرنور تیرت تھی۔ صرف ایک کرن تھی۔ وہ جھنجھلا کر بولی "خبردار! دُنیا کے لوگو! میرا منبع بڑا زبردست ہے۔ میرا تعلق اس سے ہے۔ جس کو کوئی فنا نہیں کرسکتا۔ میں اس مرکز سے چل کر آئی ہوں جس کی جھلک سے یہ ساری دُنیا آج بیدار ہوئی ہے۔ مجھے بادلوں کا خطرہ نہیں ہے۔ مجھے دھمکی کی پروا نہیں ہے"۔ وہ آگے بڑھی۔ بادل اس کو روک نہ سکے۔ وہ بادلوں کو چیر کر آگے بڑھ گئی۔ بادل وہیں تتر بتر ہوگئے۔ وہ ایک بجلی تھی۔ اس کا منہ۔ اس کا چہرہ جگمگا رہا تھا۔ اس نے دریاؤں سے ڈر نہ کھایا۔ پہاڑوں کو کاٹ کر وہ آگے ہی بڑھتی گئی۔ آدمی اس کو ایک خدائی معجزہ جان کر اس کے نقشِ قدم پر چلنے لگے۔ کرن کا مسلک ہی دُنیا کا راستہ بن گیا۔ پہاڑ سے اتر کر وہ ایک بیابان میں پہنچی۔ وہاں درندوں۔ چرندوں اور خوفناک پرندوں کا راجیہ تھا۔ آدمی کی ذات کا وہاں نام ونشان پانا ناممکن تھا۔ خونخوار درندے اپنے اپنے گھات پر لگے ہوئے تھے۔ درخت سے درخت ملا ہوا تھا۔ آدمی دیکھ کر ڈر گئے۔ اور واپس بھاگنے لگے۔ لیکن وہ کرن آگے بڑھتی ہی گئی۔ اور صرف ایسا ہی۔ اس نے ستیروں کی پروا نہ کی۔ فنا ہونے کا خطرہ محسوس نہ کیا۔ آدمیوں کو واپس بھاگتے دیکھ کر وہ لرزاں نہ ہوئی۔ وہ مستقل اور ثابت قدم ہوکر بڑھی۔ آن کی آن میں وہ اس خوفناک جنگل میں پہنچ گئی۔ اس کا آسن ٹھیک جنگل کے درمیان میں لگ گیا۔ درندوں کو اس نے اپنی روشنی کی طاقت سے خوف زدہ کرکے بھگا دیا۔ پرندے اور چرندے اس کے مطیع ہوگئے۔ اندھیرا ہاتھ باندھ کر اپنی جان کو بچا کر وہاں سے بھاگ گیا۔ وہاں روشنی ہی روشنی ہوگئی۔ واپس بھاگنے والے آدمی اس عجیب نظارہ کو دیکھ کر واپس آئے۔ اس کو ایک غیبی معجزہ جان کر نمسکار کیا۔ وہ کرن خوش تھی۔ اور بہت خوش۔ اس نے اپنی آگ کی مدد سے سارا جنگل جلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہاں ایک خوبصورت اور سہاونا باغ اور میدان بن گیا۔ وہ ایک کرن تھی۔ وہاں مکان بن گئے۔ مکان بھی رِشی منیوں کی جھونپڑی جیسے۔ تھوڑی ہی دیر میں کیا ہوا۔ کہ وہ کرن وہاں سے نہ جانے کہاں گئی۔ اور نہ جانے کہاں سے واپس آئی؟ لوگوں نے دیکھا کہ اس کے ساتھ دو تین اور چھوٹی کرنیں ہیں۔ اور وہ ان مکانوں میں بیٹھ گئیں۔ وہ بڑھیں۔ اور ایسی بڑھیں۔ کہ دُنیا کے کونہ کونہ میں اس کا جلال پھیل گیا۔

وہ کرن کیا تھی؟ اس کے بتلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آج ہم جس کا دوس منانے بیٹھے ہیں جس کے پرتی شردھا کے بھاو عیاں کرنے بیٹھے ہیں۔ اور جس کے لگائے ہوئے گوروکل کے سندر باغ کو دیکھ دیکھ کر مسرت میں جھوم رہے ہیں۔ اس کے لئے کون انسان اپنی عقیدت کا اظہار نہ کرے گا؟ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم دلی جذبات سے ان کے کام کی تکمیل کریں۔

بقیہ صفحہ ۱۴۱

تھی۔ اس لئے اس سمے آریہ سماجیوں کے سوشل بائیکاٹ کئے جاتے تھے۔ اس وقت چونکہ آریہ سماجیوں نے بہت بہادری سے اس پر سختی کا مقابلہ کیا۔ اس لئے ہر ایک کی نگاہ انکی طرف ہی اٹھتی تھی۔ اور آریہ سماج کی ایک زبردست دھاک سنسار کے اوپر تھی۔ اور دوست دشمن سبھی کو اس کی طاقت کا اعتراف تھا۔ مگر جب سے کانگرس کی باگ دور مہاتماجی کے ہاتھ میں آئی۔ تب سے کانگرس میں ایک جیون شکتی آگئی۔ اور ہزاروں پُرشوں نے اپنے عیش وعشرت کو چھوڑ کر جیل کی یاترا کی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بلحاظ قربانی کانگرس آریہ سماج سے آگے بڑھ گئی۔ اب آریہ سماج کی طرف دیکھنے والے کانگرس کی طرف دیکھنے لگے۔ جتنا منہ کانگرس کی اور اور پیچھے آریہ سماج کی اور ہوگئی۔ اگر آریہ سماج کو اپنے اندر زندگی پیدا کرنی ہے۔ تو اس کو اپنے سامنے جدوجہد کا پروگرام رکھنا ہوگا جس سے کہ وہ ملک کی سمسیاؤں کو حل کرسکے۔ اور وہ اپنے آپ کو اتنا شکتی شالی بنالے کہ اس کی طرف جن...

اگر آپ

اپنے مطالعہ یا اپنے پستکالیہ کے لئے عمدہ عمدہ کتابوں کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیشہ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی کو لکھیں۔ اور ان کی مندرجہ ذیل تازہ چھپی ہوئی کتابیں منگوائیں:-

۱- بھارت بھومی اور اس کے نواسی } (ہندی) ۴ مصنفہ پنڈت جے چند جی ودیالنکار۔ اس پستک کی بھارت کے سب عالموں نے تعریف کی ہے۔ بھارت بھومی کا سچا گیان دینے کے لئے اس سے اچھی دوسری پستک نہ ہوگی۔

۲- بھارتیہ سماج شاستر } (ہندی) ۲ مصنفہ پنڈت دھرم دیو ودیا واچسپتی۔ اس پستک کے پاٹھ سے بھارت واسیوں کا سر فخر سے اونچا ہوجاتا ہے۔ اور ان کے ہردیہ میں بھارت کے دھرم اور تہذیب کے لئے آدر پیدا ہوتا ہے۔

۳- تبت میں سوا سال } (ہندی) ۳ مصنفہ بودھ دھرم کے مشہور بھکشو راہل جی۔ آپ بودھ دھرم کے سرکردہ لیڈر رہیں۔ اور سرگزشت لکھنے میں آپ کا یہ کتاب طالب علموں کے جیون میں اُتساہ بھرنے والی اور ان کو دلیر بنانے والی ہے۔

۴- امر جیون } (ہندی) ۴ مصنفہ ڈاکٹر کشیپ دیو شاستری۔ یہ پستک بہت قیمتی وچاروں کا بھنڈار ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک بار پڑھنے والے کے اندر نئے جیون کا سنچار ہوجاتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو سادھارن انسان سے بہت اونچا اٹھا ہوا پاتا ہے۔

ملنے کا پتہ:-

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

نوٹ:- سب طرح کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ڈاکٹر امبیدکر کا نیا مذہب!

ڈاکٹر امبیدکر ہندو دھرم کو چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب کو قبول کر رہے ہیں۔ ہندو آج کل ستا رہے ہیں شنائی دے رہا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ کوئی کہتا ہے۔ عیسائی بن جائیں گے۔ اور کوئی کہتا ہے کہ وہ سکھ بن جائیں گے۔ ان کے متعلق اخبارات میں کئی طرح کی رپورٹیں نکل رہی ہیں۔ رپورٹر لوگ ڈاکٹر صاحب کی تقریروں کی ادھوری رپورٹیں دے کر ان کا بہت چھوٹا سا اختصار ہی شائع کرتے ہیں۔ اس سے پبلک کو ڈاکٹر صاحب کے صحیح خیالات کا پتہ نہیں لگتا۔ ابھی حال ہی میں پونہ کے مہاراشٹر اچھوت یوتھ سمیلن میں ڈاکٹر صاحب نے ایک بھاشن دیا تھا۔ اس کی ایک نہایت ادھوری رپورٹ اخباروں میں چھپی تھی۔ اب ان کی اس اہم تقریر کی پوری رپورٹ پونہ کے مرہٹی اخبار "دلت بندھو" میں شائع ہوئی ہے۔ وہیں سے لے کر ہم اس کا پورا ترجمہ نیچے دیتے ہیں۔ یہ تقریر ان کے دلی خیالات کا آئینہ کہی جا سکتی ہے +

(ایڈیٹر)

آپ نے مدراسی نیتا کو سبھا پتی بن کر اچھوتوں کے سنگٹھن کی کوشش کی ہے۔ یہ بات اچھی ہے۔ ایسے سنگٹھن سے ہی ہم لوگ نیک نامی کما سکیں گے۔ سماج کا لیڈر ایک ہی ہو تو بہت کام نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے کئی کام کرنے والوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کانفرنس دیکھ کر مجھے آشا ہوتی ہے کہ اچھوت سماج میں بھی اب بہت سے کام کرنے والے ہیں۔

ہندو دھرم اور اچھوت پن

دھرم بدلنے پر اعتراض کرنے والوں میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک گروہ تو ان کا ہے جو یقین رکھتے ہیں کہ ہندو لیڈر اچھوت پن کو دور کر دیں گے۔ اور دوسرا گروہ ان کا ہے جو اگرچہ ہندوؤں سے تنگ آ گئے ہیں۔ تو بھی دوسرے دھرم والوں سے کسی فائدہ کی امید نہیں رکھتے۔ پہلے گروہ کے لئے میرا جواب یہ ہے کہ ہندو دھرم میں سے اچھوت پن کبھی نہیں نکل سکتا۔ اسی میں کسی ہندو لیڈر کے شنتی دینے پر انحصار رکھ کر نہیں بیٹھ سکتا۔ دوسرے گروہ والوں کو بھی میں اتنا ہی کہتا ہوں کہ دوسرے دھرم والوں سے میں کچھ آشا نہیں رکھتا۔ پھر بھی دھرم بدلنے میں اچھوت سماج کا کلیان ہے۔ یہی میں پکار کہتا ہوں +

اگر ہم عیسائی بن گئے۔ تو کیا ہم کو مکتی ملے گی؟ یہ سوال یہودیوں نے عیسیٰ سے کیا تھا۔ تب عیسیٰ مسیح نے ان کو جواب دیا تھا۔

"Be unto me like little children"

(یعنی اے میرے پیارو! میری پیروی کرو) اگر آپ مجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ تو میں یہی کہتا ہوں کہ دھرم بدلنے سے اچھوتوں کا بھلا ہی ہوگا برا نہیں ہوگا +

دھرم بدلنے سے میں نہ تو پیسہ چاہتا ہوں اور نہ اور کوئی دنیاوی فائدہ۔ میں شمتا (برابری) کا بھوکا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں بھی بہت بھید بھاؤ ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ جو کچھ میں چاہتا ہوں۔ وہ نہ ہندو دے سکیں گے۔ نہ محمدی۔ نہ سکھ اور نہ عیسائی۔ میں جو چاہتا ہوں۔ وہ ہم کو ہی کمانا پڑے گا۔ اور وہ ہندو دھرم کو چھوڑے بغیر نہیں کما سکتے۔ مسلمان بن کر کچھ اچھوت نواب نہیں بن سکتے۔ نہ سکھ بن کر سبھی سردار بن جائیں گے۔ اور نہ ہی عیسائی بن کر پوپ۔ دھرم بدل لینے سے سورگ سے کوئی امرت کی ورشا نہیں ہونے لگ جائے گی۔ ہتھیلی پر سر رکھ کر ہی ہمیں دھرم بدلنے کے لئے آگے آنا چاہیئے۔ جب تک ہم ہندو ہیں۔ تب تک ہندو ہم کو نیچ ہی سمجھیں گے۔ صرف ہندو دھرم چھوڑ دینے سے ہی دوسرے دھرم والے ہم کو برابر کا درجہ نہیں دے دیں گے۔ جو ہم کو نیچ سمجھیں ہم ان کے ساتھ لڑیں گے چاہے وہ مسلمان ہوں۔

عیسائی ہوں۔ ہندو ہوں یا سکھ ہوں۔ عیسائی بنے ہوئے اچھوت بھائی کہ ہماری حالت پہلے کی سی ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اب کسی طرح بھی خوف نہیں کرنا چاہیئے۔ سبھی اچھوتوں کو دھرم بدلنا چاہیئے۔ اب ہماری سات کروڑ کی گنتی کو میر بنانے کا جا رہا ہے۔ ہمارا مجموعی طور پر دھرم بدلنے کا فیصلہ بھی یہی چاہتا ہے۔ اور اسی لئے اس تدبیر کی تعلیم سکھائی ہے۔ ہندو اگر سبھی مندر مورتیاں اب میرے سامنے لا کر رکھ دیں تو اپنا دھرم بدلنے کا ارادہ نہیں چھوڑ سکیں گے۔ کہ دھرم بدلنے کے بعد بھی الگ رکھنا۔ وہ اچھوتوں کے خیر خواہ "Now or never" (اب یا کبھی نہیں) یہی اب موقعہ ہے۔ برہمن ہمیشہ اپنی ذات کا فائدہ دیکھتے ہیں۔ اگر آپ سمجھوتہ کرنے جائیں گے۔ تو وہ آپ کی ہی آپ سے سمجھوتہ کریں گے۔ کیونکہ ان کی ہے۔ ورنہ ان کو اچھوتوں کی کچھ بھی گاندھی جی کا ہریجن سیوک سنگھ کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مدعا ہے۔ ساتھ نہ جھگڑیں۔ اور کانگرس کا ہم کو کسی کے پنجہ میں نہ پھنسنا چاہیئے۔ لئے چلتے ہیں۔ جیسی ہم کو پیسے کوشش کرنی چاہیئے۔ اچھوتوں سی جانیاں ہیں۔ اور اونچ نیچ بھاؤ ہے۔ یہ بھید بھاؤ ہم کو یہ سب پہلی اچھوت سماج کی بہبودی رہا ہوں۔ مجھے عزت۔ دولت سب کچھ تو حاصل ہے۔ میں کچھ ہوں۔ اب کسی سے کچھ مانگنے کی ہے۔ اس لئے بے غرضانہ طور پر یہی میں کہتا ہوں کہ دھرم بدلنے کی بھلائی ہے۔ جو کچھ کرنا ہو سب میں اچھوتوں کی اس جاتی میں پیدا تعداد ان میں سب سے زیادہ کم تعداد والی اچھوت جاتی ظلم ہوگا۔ تو میں اپنی کو طرفداری کروں گا۔

یہ ممکن نہیں۔ کہ سات کروڑ اچھوت میں دھرم بدلنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ برس ضرور لگیں گے۔ لیکن خیالات تو ابھی سے کام شروع کر دینا ۷ کروڑ اچھوتوں کو دھرم تبدیل تو میں اپنے آپ کو کرتارتھ جاتی بھید مٹ جائے گا۔ مانوں گا میرا ذاتی نقصان ہی

دنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب

آسام — بنگال — نیپال — بھوٹان

آسامی بنگالی طلسمی ریا خزانۂ کرامات

عجیب کتاب ناگری میں بڑی بھیڑ زمانہ سے نکل چکی ہے۔ اور اردو میں ابھی شائع ہو جائیگی۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر بھیج کر نام درج کرا لیں۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے۔ اس میں آسام۔ بنگال۔ نیپال۔ بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلوں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے تجربات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں جن کی حیرت انگیز تاثیر سے ایک بار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ۔ بنگال اور نیپال کی ترائی میں جادو اور روشنی کرنے کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گزرے جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں۔ بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائے گی۔ بالکل کھول کر رکھ دئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اس کتابی کی بھی بجنسہ نقل کر دی گئی ہے۔ جس کو ایک پورے سو برس کے مہاتما کھول سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے روح رواں دسوں زبانوں کے عالم فاضل قابل تعلیم ترین سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں۔ بلکہ بیقرار کے قابل تعلیم عجیب مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہے ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی۔ نامردوں کو مرد۔ بے اولادوں کو با اولاد اور بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے۔ آج سینکڑوں بانجھ مرد عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے عملیات سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں۔ کتاب ہذا کا ہر ایک جملہ جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے ہم تکرار کرتے ہیں۔ کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظروں سے نہ گزری ہوگی۔ اس پر بھی اگر آپ کو پسند نہ ہو تو تین روز دیکھ کر واپس کر کے قیمت لے سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر سچائی کی اور گارنٹی کیا ہو سکتی ہے؟ اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں بے موت مرنے والے انسانوں حیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس کے پاس یہ کتاب ہوگی سمجھ لیں۔ کہ دس بیس کوس کے اردگرد ہر ایک کی زبان پر اس کا نام ہوگا۔ قیمت اردو للعہ۔ ناگری ایڈیشن ۵ محصولڈاک ۱۲ خوبصورت جلد بندی ہوگی۔ اس کے ۲ ارزائد ہونگے۔ تقریباً ۔ ۲ صفحات ہیں۔ (نوٹ) جو اسی ماہ خریدیں گے۔ ان کو تین قیمت کی رعایت ملے گی یعنی صرف ۳ میں دی جائیگی۔ اور مجلد کے ۳ روپے۔ اور جو بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ کرینگے۔ ان کو محصولڈاک بھی معاف ہوگا۔ کم اپریل سے رعایت کے لئے نہ لکھئے۔

مینیجر انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بلینکر پیز شلانگ۔ (آسام)

The Manager Indian Stores (5) General Merchant and Bankers Shillong (Assam)

مہاتما منشی رام جی کے امول وچن

جگت پتا! ہمارے اندر سچا انوتاپ اُتپن کرو اور ہمیں اپنی شرن میں لے لو!

پرماتما سے بڑھ کر ہمارا ہتکاری کون ہو سکتا ہے۔ کہ جن کا دیا کا بھنڈار ہر سمے ہمارے لئے کھلا ہے۔ جن کی منوہر سرشٹی کا ایک ایک پدارتھ ہمارے سکھ اور کلیان کا ہیتو بن رہا ہے۔ اور جو چاروں اور سے ہم پر سکھ کی ورشا کر رہے ہیں۔ ہم ان کی آگیا بھنگ کرتے ہیں۔ ان کی منگل اچھیا کے ورودھ چلتے ہیں۔ نا پرکار کے انیاچار مچاتے ہیں۔ پرنتو وہ پریم پتا کبھی ہم سے رُشٹ ہو کر ہم کو تیاگ نہیں دیتے۔ ہم کیسے بھی پتت اور ملین سے ملین کیوں نہ ہوں۔ وہ ہر سمے ہم کو پوتر کر کے پریم بھری گود میں بٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ پرنتو ہم کیسے مورکھ ہیں۔ کیسے کرتگھن ہیں۔ کیسے دربدھی ہیں۔ کیسے نیچ ہیں۔ کہ ایسے پرم ہتکاری جگت پتا کا آشرا تیاگ کر ادھر ادھر بھٹکتے پھرتے ہیں۔ ان کے اُپکاروں کا سمرن تک نہیں کرتے۔ وشئے بھوگوں کے انوراگ میں المنت ہو کے ٹھوکروں پر ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ اور کشٹ اٹھاتے ہیں۔ پرنتو پھر بھی ہمیں سدھ نہیں آتی۔ تو پھر کب سمجھو گے۔ کہ ابھی ہیں دنیا میں ہم سچے آنند کا بھوگ کر سکیں۔ ہمارا آتما شانتی کو دھارن کر سکے۔ ہم اندریوں کی غلامی سے نکل سکیں۔ ہماری آتماؤں میں کوئی اُونچا بھاؤ پیدا ہو سکیں۔ پرم پتا ہمارے انیاچاروں کی اودھ نہیں رہی۔ ہم کو پاروں نے اینت دربل کر دیا ہے۔ ہم بل ہین۔ دھرم ہین۔ کرم ہین۔ دکھوں سے آتر ہوئے آپ کی شرن میں آئے ہیں اب آپ ہی اپنی کرونا کا ہاتھ ہمارے سر پر رکھیں۔ تو ہمارا کلیان ہو سکتا ہے۔ دے بھگوان دینبندھو! اب تمہارے ہی آسرے پریم کا ہمیں ایک ماتر بھروسہ ہے۔ کرونا ہاتھ پسار کر ہم کو اُٹھا لیں۔ اور ہمارے اندر سچا انوتاپ اُتپن کریں۔ ہمارے گیان کے نیتروں کو کھول دیں ہمیں بل دیں۔ وشواس دیں۔ اور اپنی بھگتی کا امرت رس چکھا کر ہمیں پوتر کریں۔ تاکہ ہم آپ کے منگل سروپ کا درشن کر کے کرتارتھ ہوں۔

ستسنگ کرتا۔ لبھو رام نیٹر۔ لدھیانہ

ہریانہ پرانت کی آریہ سماجوں سے نویدن

ہریانہ پرانت آریہ سماجوں کا گڑھ ہے۔ اس علاقہ کے ہر ایک گاؤں میں آریہ بھائی رہتے ہیں۔ اس لئے آریہ سماجوں کی طاقت کو بڑھانے کے لئے اس پرانت میں آریہ سماج کے پرچار کاریہ کو سنگٹھت اور تیز کرنا ضروری ہے۔ اس اُدیش سے کچھ بھائیوں کی ایک کانفرنس بلانے کا نشچے کیا گیا ہے۔ آپ سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس کانفرنس میں پدھار کر کرتارتھ کریں۔ پدھارنے کی سوچنا بھیجنے کی کرپا کریں یہ کانفرنس گوروکل کورو کھشیتر میں منائی جائے گی۔ نمن لکھت سجنوں نے اس کانفرنس میں پدھارنا سویکار کیا ہے:۔

۱ چودھری لال چند جی ایم۔ ایل۔ اے ۲ پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار سبھا منتری ۳ پنڈت سومدیو جی گورنر گوروکل کورو کھشیتر ۴ ڈاکٹر لال چند جی انبالہ چھاؤنی ۵ پنڈت سمیر سنگھ جی آریہ اُپدیشک ۶ لالہ بنواری لال جی منتری آریہ اُپ سبھا کرنال ۷ لالہ لال چند جی گپتا روہتک ۸ لالہ ہردیال جی سیناپتی آریہ ویر دل ۹ لالہ رلیارام جی منتری آریہ سماج جگادھری ۱۰ منتری آریہ سماج کرنال ۱۱ پردھان آریہ سماج کرنال ۱۲ لالہ امرت رائے جی انبالہ چھاؤنی اور ۱۳ لالہ پران ناتھ جی وکیل روہتک۔

حیدرآباد کے "آریہ چمتکار" کے ایڈیٹر و پبلشر کو تنبیہ

حیدرآباد (سندھ)۔ مسٹر ایچ۔ ایم۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حیدرآباد نے ذیل کا میمورینڈم صادر فرمایا ہے:۔

"حکیم ویر دل منڈل ایڈیٹر و پبلشر "آریہ چمتکار" کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے اپنے اخبار کے ۱۲ جنوری کے پرچہ میں "اللہ میاں اور اسلام کی بحث" اور ستیارتھ پرکاش کے ۱۴ ویں سمولاس کا ترجمہ شائع کر کے مسلم قوم کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ اور انہیں مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر آپ نے آئندہ اس قسم کے مضامین شائع کرنے سے پرہیز نہ کیا۔ تو آپ کے خلاف سخت کارروائی کی جائیگی۔ چونکہ وہ ویر ترنگ پریس کا بھی مالک ہے جہاں مذکورہ مضامین طبع ہوتے تھے۔ کیپر بھی ہے۔ اس لئے اسے مزید تنبیہ کی جاتی ہے۔ کہ اگر آئندہ اس نے پریس میں اس قسم کے ناخوشگوار اور قابل اعتراض مضامین طبع کرنے سے احتراز نہ کیا۔ تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائیگی"۔

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ۔ لاہور

(لیکھک شری لالہ بوسا رام جی آنریری سکرٹری)

ماہ جنوری کے آخر میں ۹۲ لڑکے اور ۲۰ لڑکیاں تھیں۔ ۸۰ لڑکے پرائمری میں ۹ لڑکے مڈل کلاس میں پانچ لڑکے ہائی کلاسز میں سات لڑکے۔ دیانند اُپدیشک ودیالیہ میں گیارہ لڑکے دیانند دستکاری سکول میں ایک لڑکا پنڈت ٹھاکر دت شرما دھرم ارتھ دستکاری سکول میں سات لڑکے درزی کلاس میں۔ دو لڑکے ابھی چھوٹے ہیں۔ گیارہ لڑکوں کو ہارمونیم سکھایا جاتا ہے۔

جن بھائیوں نے اس ماہ سہائتا دی ہے۔ ان کو دھنیہ واد دیتے ہیں

شریمان مہاشہ مادھو رام جی نے جو کنڈی پر ٹونٹیاں اور موٹر پمپ لگوانے کا وچن دیا تھا۔ وہ انہوں نے لگوا کر پورا کر دیا ہے۔ اور کام چالو ہو گیا ہے۔ اس میں آشرم کے بچوں کے علاوہ باہر کی جنتا بھی نہا سکتی ہے۔

اس اناتھ آلیہ میں ہر قسم کے بچے لئے جاتے ہیں۔ خواہ وہ آریہ جاتی کے کسی بھی فرقہ کے کیوں نہ ہوں۔ آج کل علاوہ اور بچوں کے یتیم بچے وہ دو ماہ کی آیو کے جن کی مائیں گزر چکی ہیں۔ اور ان کے پتا ان کا پالن پوشن نہیں کر سکتے۔ رکھشا کے لئے آئے ہوئے ہیں۔

یہ اناتھ آلیہ ایک رجسٹرڈ باڈی کے آدھین ہے۔ جس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج ہیں۔ یہاں پر بچوں کو شکشا کے علاوہ دستکاری سکھلائی جاتی ہے۔ تاکہ وہ اپنی روزی کما سکیں۔

اناتھ آلیہ میں مکانات کی کمی ہے۔ دو کمرے نئے بنانے شروع کر دئے ہیں۔ جس کے لئے ابھی ۱۵۰۰ روپیہ کی ضرورت ہے۔ دانی ویروں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ جتنا سکیں سہائتا دیں۔ بچوں کے کھیلنے کے لئے کوئی گراؤنڈ نہیں۔ اس کے علاوہ آٹا۔ دال۔ گھی۔ بستر۔ برتن اور باقی اخراجات کے لئے نقدی کی ضرورت ہے۔ آج کل سردیوں میں گرم کپڑوں کی ضرورت ہے۔ جو بھائی جتنی سہائتا کر سکیں۔ خوشی سے سویکار ہوگی۔ اناتھ آلیہ کی سالانہ رپورٹ مفت منگوا کر دیکھیں۔

آل انڈیا آیورویدک کانفرنس سے تصدیق شدہ

گوروکل کانگڑی کا "چیون پراش"

پھیپھڑوں کو مضبوط کرتا ہے

دل کو طاقت دیتا ہے

بدہضمی کو دور کر کے بھوک بڑھاتا ہے

پرانی کھانسی و نزلہ کو دور کرتا ہے

بچوں کو موٹا تازہ بناتا ہے

ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے

قیمت چار روپے فی سیر

ملنے کا پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی ۵۳ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور۔ برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

شملہ۔ میسرز ٹھاکر برادرس۔ لوئر بازار

پشاور۔ میسرز رچھپال لالہ گنگا رام اینڈ سنز۔ چوک یادگار

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کا سالانہ جلسہ

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کا سالانہ جلسہ بمقام ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء مطابق ۲۰-۲۱ چیت سمت ۱۹۹۳ کو منانا نشچت ہوا ہے ×

آریہ سماج رنگون کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج رنگون کا وارشک اُتسو ۱۵ مارچ سے ۲۲ مارچ تک ہونا قرار پایا ہے۔ ۱۵ مارچ کو نگر کیرتن کا جلوس نکالا جائیگا +

(منتری آریہ سماج رنگون)

آریہ سوراجیہ سبھا لاہور کا سالانہ جلسہ :-

سرو سجنوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ ہم اول سالانہ جلسہ آریہ سوراجیہ سبھا لاہور کا ۹ اپریل سے ۱۲ اپریل تک یسٹر کی تعطیلات میں ہوگا۔ جس کے سمبندھ میں ایک بڑا دلچسپ پروگرام بنایا جا رہا ہے ×

(سناتن سوروپ منتری)

گورو کل ملتان کے سماچار :-

موسم اچھا ہے۔ برہمچاری بالکل تندرست ہیں اور سب کا وزن بڑھ رہا ہے۔ نوماہی امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ اب برہمچاری وارشک پریکشا کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں ×

۱۵ فروری ۱۹۳۶ء بروز سنیچر گورو کل کا جنم اُتسو منایا گیا۔ سب سے پہلے گورو کل بھومی میں ہون ہوا۔ پرنسپل بدھ دیوؤں کے لئے شوک پرستاو پاس کیا گیا۔ اس کے بعد برہمچاریوں نے مہاتما اور دیگر مہاپُرشوں نے اپنی اپنی کویتائیں سنائیں۔ بعد دوپہر ایک بجے سہ بھوج ہوا۔ سالگرہ کل ۴ بجے برہمچاریوں کے میچ ہوئے +

(ادھشٹاتا)

آریہ سماج نیروبی کے سماچار :-

۱- سنتان کی ولادت۔ مہاشہ سیتا رام جی منگل ہیلا لیبوری کے ہاں ۲۶ جنوری کو بالک اُتپن ہوا

کنیا کی ضرورت

ایک ۲۲ سالہ آریہ سماجک خیالات کے اعلیٰ کھتری خاندان سے متعلق نوجوان کے لئے جس نے امسال بی۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ ایک یوگیہ کنیا کی ضرورت ہے۔ مفصل حالات جاننے کیلئے خط و کتابت بنام "L" معرفت منیجر "پرکاش" لنسیٹ روڈ لاہور

آریہ سماج مندر الہ آباد کے پاس سنیما ہال کی تعمیر
آریہ جگت کا پروٹسٹ

جب سے آریہ سماج مندر چوک الہ آباد کے پاس ایک سنیما کا لائسنس دئے جانے کا معاملہ شروع ہوا ہے اس سے آریہ جگت میں اس کے خلاف ناراضگی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور سارے آریہ سماجوں نے پروٹسٹ کے ریزولیوشن پاس کرنے شروع کر دئے ہیں۔ ذیل میں دو سماجوں کے پرستاو شائع کئے جاتے ہیں ×

(ایڈیٹر)

۱- آریہ سماج نابھہ :- آریہ سماج نابھہ حکومت یو۔ پی کے ڈسٹرکٹ اور پراونشل حکام سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج مندر چوک الہ آباد کے عین پاس سنیما بنانے کے لئے لائسنس نہ دیں۔ کیونکہ جہاں اس سے سماج مندر کے مذہبی فرائض کی ادائیگی میں رکاوٹ حائل ہوگی۔ وہاں پڑوس میں شور و غوغا پیدا ہوگا۔ اور اس سے آریہ سماجیوں کے دھارمک جذبات کو ٹھیس پہنچیگی +

(منتری آریہ سماج نابھہ)

۲- آریہ سماج بیکانیر :- آریہ سماج بیکانیر کے سپتاہک ست سنگ میں قرار پایا کہ گورنمنٹ یو۔ پی کے ڈسٹرکٹ اور پراونشل حکام سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ آریہ سماج مندر چوک الہ آباد کے عین قریب سنیما بنانے کا لائسنس نہ دیں۔ کیونکہ اس سے جہاں سماج مندر میں دھارمک کاروائیوں کو سرانجام دینے میں رکاوٹ ہوگی۔ وہاں پڑوس میں شور و غل ہوتا رہیگا۔ اور اس سے آریہ سماجیوں کے دھارمک جذبات کو ٹھیس پہنچے گی ×

(منتری آریہ سماج بیکانیر)

۴- پرماتما اُسے چرنجیو کریں ×

۵- لالہ پربھو دیال جی کی واپسی :- شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹ افریقہ کے جنرل سکرٹری لالہ پربھو دیال جی آریہ ۱۸ جنوری ۱۹۳۶ء کو ہندوستان سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ جس دن سے آپ نے سبھا کا کام شروع کیا ہے۔ سبھا دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ آشا ہے۔ کہ اب آپ پہلے سے بھی زیادہ اُتساہ اور لگن سے کام کریں گے ×

(نامہ نگار)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار :-

۱- آریہ سماج بھیرہ کی اردھ شتابدی ۲۷ تا ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء منائی جائے گی۔ بڑے بڑے سنیاسی مہاتما۔ اُپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے ×

۲- ۱۶ فروری ۱۹۳۶ء کو مہاشہ برکت رام بی مہاجن خزانچی لکشمی انشورنس کمپنی لاہور کی شادی ہمراہ دختر لالہ لکمن سنگھ جی ویدک ریتی سے ہوئی۔ دربچن کی اور سے ۲ روپیہ آریہ سماج بھیرہ کو پراپت ہوا ×

۳- ۱۲ فروری کو ۹ بجے صبح رشی بودھ اُتسو منایا گیا۔ طلباء کرپا رام ہائی سکول نے رشی کی جیونی پر مضمون پڑھے اور بھجن گائے

اس کے بعد لالہ منگل سین جی نے بھجن گایا۔ دوسرے سجنوں کے دیاکھیانوں کے بعد آریہ سماج بھیرہ کی طرف سے کرپا رام ہائی سکول کے طلباء کو کتابیں بطور انعام دی گئیں۔ شانتی پاٹھ کے بعد حلوہ تقسیم کیا گیا ×

(رام پیارا منتری آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج سیالکوٹ کی خبریں :-

ست سنگ - پرات ست سنگ۔ بدھوار والا ست سنگ اور ہفتہ وار ست سنگ باقاعدہ ہو رہے ہیں۔ بدھوار والے ست سنگ میں پنڈت بلاقی رام جی "ویدامرت" کی کتھا کرتے ہیں۔ اور ہفتہ وار ست سنگ میں پنڈت دیوان چند جی "ویدک وِنے" کی کتھا کرتے ہیں ×

آریہ ہائی سکول - آریہ ہائی سکول میں لڑکوں کی تعداد دن بدن زیادہ ہو رہی ہے سکول کی اوپر والی چھت پر تین نئے کمرے تقریباً ۱۵۰۰/ روپیہ کی لاگت سے تیار کروائے گئے ہیں ×

"رشی بودھ سپتاہ" - ۱۷ فروری سوموار سے لے کر ۲۱ فروری شکروار تک "رشی بودھ سپتاہ" منایا گیا۔ ۱۷ فروری سوموار سے لے کر ۲۰ فروری دیہ وار تک ہر روز رات کے ۹½ بجے تک پنڈت دیوان چند جی شاستری جی کی جیونی کی کتھا کرتے رہے +

۲۱ فروری کو رشی بودھ اُتسو بڑی شان سے منایا گیا۔ سب سے پہلے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک ہون یگیہ ہوا۔ اس کے بعد ... کرائی گئی۔ پھر ۹ بجے کے قریب آریہ ... پردھان بابو وشنو رام جی بی۔ اے نے ... پر اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ آریہ سکول کے بینڈ نے جھنڈا کی سلامی ... اس کے بعد آریہ کنیا پاٹھشالہ کی کنیاؤں ... "لہرا لہرا دھوجا اوم کی" بھجن گایا۔ آریہ ہائی سکول کے ودیارتھیوں نے حضور کی تعریف میں ایک بھجن گایا۔ پھر بینڈ کی ... کے ساتھ یہ کاروائی سماپت ہوئی۔ ... سماج کے وسیع ہال میں مہاشہ ... بھجن ہوئے۔ پھر لڑکوں نے ... جی کا تیار کردہ بھجن گایا۔ پھر پنڈت ... جی اور لالہ دولت رام جی کے دیاکھیان ... ہم فنڈ کے لئے اپیل پر ... پراپت ...

(رام لعل منتری مانشہر سیالکوٹ)

آریہ سماج رنگون کے سماچار

آریہ سماج (سنٹرل) رنگون میں چند ماہ ... لائبریری اور ریڈنگ روم کھولے گئے ... جن میں ویدک دھرم سمبندھی کتب ... قریب جمع ہو چکی ہیں۔ لائبریری سے ... فرد لابھ اٹھا سکتا ہے۔ ریڈنگ روم میں ... مقامی اخبارات کے علاوہ پنجاب اور ... اخبارات رکھے جاتے ہیں +

آریہ سماج (سنٹرل) نے رنگون کے ... بستیوں میں ویدک پرچار کرنے میں ہمت دکھلائی ہے۔ جگہ جگہ پر ست سنگ ... ہو گئے ہیں۔ اور ہر سنیچروار کی شام کو ... ست سنگ ممبروں کے گھروں میں باری ... ہیں۔ پرچار کا کام بڑھ جانے کی وجہ سے (سنٹرل، رنگون) اور دوسرے مقامی ... کے ممبروں کی ایک جائنٹ سب کمیٹی ... ہے جس کا نام "ویدک پرچارنی سبھا" ... اب گرام پرچار کا کام اس سبھا کے سپرد ... ہے۔ آریہ سماج (سنٹرل) کے زیر اہتمام ... جلد ویدک دھرم اور دیگر مذاہب ... لیکچروں کا سلسلہ جاری کیا جا ... ہر اتوار کو صبح ۷ سے ۹ بجے تک ... ست سنگ میں ہون یگیہ ... سندھیا اُپاسنا کے علاوہ ... دیاکھیان ہوا کرتے ہیں ×

(گورچرنداس اسسٹنٹ ...)

گورکل شکھشا پرنالی کا روشن پہلو

(از شری گوپال جی کھسیہ وشنا گورکل اندر پرستھ)

اگر یہ دریافت کیا جائے کہ آج بھارت ورش میں وہ کونسی درسگاہ ہے۔ جو اپنے طلباء کو انسانیت کا سبق سکھلاتی ہے۔ اور اخلاق کے اعلےٰ معیار پہ لے جاتی ہے۔ اور وہ کونسی سنستھا ہے۔ جو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم نوجوانان ہند کو اپنی مادری بھاشا میں دے کر انہیں کوئی کھڑا ہونے جاتی ہے۔ نیز وہ کونسی انسٹی ٹیوشن ہے۔ جو ہر ایک کی عظمت ہر خاص و عام کے دلوں پر بلا لحاظ مذہب و ملت نقش کرتی ہے۔ اور جو ملک و قوم سے محبت و ایثار اور قربانی کا جذبہ دلوں میں پیدا کرتی ہے۔ تو یقیناً اس کا جواب آپ کو یہی ملے گا۔ کہ ایسی سنستھا جو جملہ اوصاف حمیدہ سے مزین ہے۔ وہ "گورکل" ہے۔

میں جانتا ہوں۔ کہ گورکل شکھشا پرنالی بھی نقائص سے مبرا نہیں ہے۔ کیونکہ اس سنستھا کے موجد بھی تو آخر انسان ہی ہیں۔ اور انسانی کام میں کوئی نہ کوئی خامی ہونی لازمی و لابدی امر ہے۔ لیکن میں اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ گورکل شکھشا پرنالی بہ نسبت دیگر سرکاری و غیر سرکاری سنستھاؤں کی شکھشا پرنالی سے بدرجہا بہتر ہے۔

گورکل شکھشا پرنالی کی خصوصیات

ہندوستان میں جو سرکاری یونیورسٹیاں قائم ہیں ان میں غیر ملکی زبان میں تعلیم دی جاتی ہے۔ آزاد ممالک میں کوئی ملک ہرگز یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ وہاں کی یونیورسٹیوں میں شکھشا کا مادھیم ودیشی زبان ہو۔ لیکن اس بدقسمت غلام ہندوستان میں شکھشا کا مادھیم غیر ملکی زبان قرار دیا گیا ہے۔ یہ ودیشی تعلیم نونہالان ہند کو مغربی ذہنیت کا شکار بنا رہی ہے۔ فیشن کا غلام بنا کر اپنے دھرم سے منحرف کر رہی ہے۔ مغربی تعلیم کی بدولت سچی قومیت کا جذبہ دن بدن معدوم ہوتا جا رہا ہے۔ اس ودیشی تعلیم سے متاثر ہو کر گورکل کے بانی سوامی شردھانند نے گورکل کانگڑی و گورکل اندر پرستھ کی بنیاد رکھی۔ گورکل میں ہر ایک مضمون اپنی مادری زبان میں پڑھانے کی سکیم جاری کی۔ گورکل میں جملہ مضامین آریہ بھاشا میں پڑھائے جاتے ہیں۔ یہ امر گورکل کے لئے باعث فخر ہے۔ کہ جملہ تعلیمی سنستھاؤں میں گورکل نے سب سے پہلے شکھشا کا مادھیم "آریہ بھاشا" بنایا۔ آج دیگر بعض تعلیمی درسگاہیں گورکل شکھشا پرنالی کی تقلید کر رہی ہیں۔ اور کسی نہ کسی پہلو میں گورکل رشک کھاتی ہیں۔ ہندوستان و غیر ممالک کے ماہران تعلیم جنہیں گورکل شکھشا پرنالی کا بچشم خود

مشاہدہ کرنے کا اتفاق ہوا ہے۔ ان سب حضرات نے دلی طور پر گورکل شکھشا پرنالی کی توصیف کی ہے۔ گورکل شکھشا پرنالی کی دوسری خوبی یہ ہے۔ کہ وہ طلباء کو محنت و جفاکشی کا عادی بناتی ہے۔ سادگی بھی گورکل کی تعلیم کا اہم جزو ہے +

یہ گورکل شکھشا پرنالی کی ہی خوبی ہے کہ موجودہ اقتصادی بدحالی اور کساد بازاری کے زمانہ میں اور جبکہ بیکاروں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے + گورکل کا کوئی طالب علم گورکل کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ کا دروازہ ملازمت کے لئے نہیں کھٹکھٹاتا۔ وہ محنت و جفاکشی کے عادی ہو سکتے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے چھوٹے سے چھوٹا کام بھی حقیر نہیں سمجھتے۔ وہ عمدہ زندگی سادگی کے ساتھ بسر کرتے ہیں۔ (مستثنیٰ مثالیں ہر جگہ ہوتی ہیں) اس کے برعکس سرکاری یونیورسٹیوں سے نکلے ہوئے گریجوایٹ بیکاروں کی تعداد میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اور ملازمت کے لئے در بدر سوالی ہو رہے ہیں۔ حتیٰ کہ بہت سے گریجوایٹ بیروزگاری سے تنگ آ کر خودکشی کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں ::

بنیادی وصف جو گورکل شکھشا پرنالی میں مضمر ہے۔ وہ "حب الوطنی" ہے۔ گورکل کے زمانہ طالب علمی میں ملک و قوم کے لئے مصائب اور اس کے لئے ایثار و قربانی کا جذبہ برہمچاریوں کے دلوں میں پیدا کیا جاتا ہے۔ ہر ایک شے جو گورکل میں استعمال کی جاتی ہے۔ سودیشی ہوتی ہے۔ گورکل کے برہمچاری شدھ کھدر زیب تن کرتے ہیں۔ غرضیکہ "سودیشی سے پریم" کا مادہ ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا جاتا ہے +

ناظرین خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ وہ طلباء جنہوں نے ۱۴ سال تک ایسے ماحول میں پرورش پائی ہو۔ کیا ملک و قوم سے غداری کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ سیاسی میدان میں ان کا شمار آج صف اول میں ہے۔ وہ طلباء جو ۱۴ سال تک شدھ کھدر میں ملبوس رہے ہوں۔ کیا کبھی ودیشی اشیاء کے دلدادہ ہو سکتے ہیں؟ مطلق نہیں۔ کیا وہ کبھی ملک و قوم کی جانب سے اپنے فرائض سے پہلو تہی کر سکتے ہیں؟ کداچت نہیں۔

گورکل کا آشرم اور اس کے قواعد و ضوابط

گورکل کے آشرم کے قواعد ضوابط :-

پتر یشٹھی یگیہ عرف سکھی گرہستھ

(ہندی) — باتصویر

دیباچہ از شری پوجیہ نارائن سوامی جی پردھان ساروویشک سبھا دہلی

پتر یشٹھی یگیہ کے انہاسک پھل ہنتے سب ہی پرچیت ہیں۔ یہ ویدک اسنٹ کرم ہے۔ اس شرانگ ودھی سے سپادن سے منو وانچھت پتر پھل کی پراپتی ہوتی ہے۔ یہ اتہاس سے پرمانت ہے۔ جیسا اس کو سب ہی پر پرچت ہیں۔ تو پھر اس کا بہانے ہی کیا دیا جائے۔ لیکن پھر بھی ہم اتنا کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں۔ کہ پتر یشٹھی یوں کو سدوسنسکرت۔ سندر اور اُتم ودوان پتر کیول اس پتر یشٹھی یگیہ دوارہ ہی سرلتا سے پراپت ہو سکتے ہیں۔ اس گرنتھ میں پتر یشٹھی یگیہ کے دوارہ اُتپن ہو سکے پراچین تتھا ورتمان کال کے ایسے ملتا پتا اور پتروں کا سچتر ورنن ہے۔ اس گرنتھ میں پتر یشٹھی یگیہ کیا ہے۔ اور اس کے دوارہ منو وانچھت سندر سشیل ودوان گن راشی پتر کیسے اُتپن کیا جا سکتا ہے؟ تتھا گرہستھ آشرمی پرش کیسے سکھی رہ سکتے ہیں؟ انیادی وشیوں کا سمپرمان البیکھ ہے۔ مہاراج دشرتھ جی کو شری رام جیسے پر سدھ انہاسک پتر رتن کیول اس پتر یشٹھی یگیہ ودھی کے دوارہ ہی پراپت ہوئے تھے۔ وہی ولیت ہو چکی پتر یشٹھی یگیہ کی ودھی۔ وہی اس گرنتھ میں ورشنوں کے پرشرم سے سچتر ساگ اوپانگ ورنن کی گئی ہے۔ یہ پتر یشٹھی یگیہ گرنتھ کیول ہزار بہنوں کے لئے ہی اوشیک کا کم کی وستو ہے۔ بلکہ پرتیک ودگ بودوں اور گرہستھ نرناری کے لئے سکھ سمپتی تتھا منو وانچھت پھل داتا اور شکھشا پرد اپادیہ گرنتھ ہے لاکھوں پستکوں سے بھرے ہوئے سنسار میں ہزاروں لاکھوں پستکالیہ و دلمان ہیں۔ لیکن ان میں اس پتر یشٹھی یگیہ کا شدھ اور پر پورن ویدک ودھی یکت ایک بھی پستک اپلبدھ نہیں ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ اس گرنتھ کو چھپنے سے پورو جس کسی بھی ودوان نے دیکھا اور سنا۔ وہی سہسا گدگد ہو گیا۔ اس لئے اگر آپ کے گھر اور پستکالیہ میں یہ گرنتھ نہیں پہنچا ہے۔ تو سمجھ لیجئے۔ کہ چندر بن رجنی اور سگندھ بن پشپ وت ایک اوشیک ستو سے وچنت ہی رہ جائیں گے۔ اس لئے اس اپور گرنتھ پتر یشٹھی یگیہ کو آج ہی منگوا لیجئے۔ اور اس کے دوارہ گھر کو اُتم پتر رتنوں سے سشوبھت بنانے ہوئے ہزاروں سے اُرن ہو کر سورگ کے ادھیکاری بن جائیے ::

اس کے انت میں سرپ۔ بچھو۔ ارش۔ گشٹ۔ کلوا۔ سر درد۔ بخار ناسک تتھا دھی ودھک ایسے انیک اسمبرا انوبھوت پریوگ (نسخے) بھی لکھے ہیں۔ جن کا کہ ہر ایک نرناری کو جانا ضروری ہے۔ یہ گرنتھ پاٹھشالہ تتھا وارشک اُتسوؤں پر پوک۔ یوونی۔ بالک۔ بالکاؤں کو انعام میں دینے کے یوگیہ ہے۔ اور اسے بڑی شرینیوں کی پاٹھ ودھی میں بھی رکھ دینا چاہئے۔ انیک چتروں سے سوسجت۔ کاغذ اور چھپوائی اعلیٰ۔ صفحات ۲۰۰۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ ::

۲ - جیون کا آنند } اس میں استری پرشوں کے رج ویریہ سمبندھی انیک گپت روگ پرور۔ برہمچاری کا کارن۔ ندان اور اُتم چکتسا ہے اس کی اُپمتا ایک بار شروع سے آخر تک پڑھنے سے ہی گیات ہو سکے گی قیمت بارہ آنہ (ہندی) ::

۳ - سانپ بچھو وش چکتسا } اس میں ۲۸۰ قسم کے سانپوں کا ورنن اور ان کا جوگ لیکن آسان علاج لکھا ہے۔ سانپ اور بچھو آدی انیک وش دھر جنتوؤں کے وش ناشن ارتھ انیک انوبھوت پریوگ لکھے ہیں۔ یہ پرتیک گھر اور شکھشت کے ہاتھ میں اس کی ایک ایک کاپی ودیمان ہو گویا سانپ سے کاٹے جانے پر مریض کو جگا دینا ہے۔ قیمت اڑھائی آنے (ہندی)

۴ - وید میں سرشٹی کی آیو } اس میں سرشٹی کی اُتپتی کی آیو کے وشے میں عیسائی مسلمان تتھا دنیا تک ودوانوں کے ملتے ہوئے سدھانت اور ویدک سدھانت انوسار پورن روپ سے سپرمان اُلیکھ ہے۔ قیمت تین پیسہ (ہندی)

۵ - وید و ویدانگ } اس میں وید تین ہیں یا چار؟ اور کس کس وید میں کتنے کتنے منتر ہیں؟ تتھا ایک ایک وید کی کتنی کتنی اور کون کون سی شاکھائیں کس کس گرنتھ میں لکھی ہیں؟ وغیرہ باتوں کا سپرمان مدلل ورنن ہے۔ قیمت چھ پیسہ (ہندی)

ملنے — کا — پتا

پنڈت سری بدھ شرما گوڑ کاویہ تیرتھ ویدک دھرم اپدیشک
پربندھ کرتا پتر یشٹھی یگیہ سنت کٹی پاٹودی ہوس دہلی

... Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کا جو صاحب بچشم خود مشاہدہ کرنے کا اتفاق ہوا ہے وہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہر ایک کام مقررہ وقت پر سر انجام ہوتا ہے۔ مقررہ وقت پر برہمچاری سوتے۔ جاگتے۔ کھاتے پیتے اور سندھیا ہون اور ویایام وغیرہ کرتے ہیں۔ ایک مسٹر کرد؟ آریہ سماجی مہاشے جن کا تعلق گوروکل پارٹی سے نہیں تھا۔ ایک دن گوروکل اندرپرستھ تشریف لائے۔ اور رات کو بھی گوروکل میں قیام پذیر رہے۔ ابھی وہ عالم خواب میں ہی تھے۔ کہ گوروکل کے برہمچاری صبح ہی اٹھ کر رفع حاجات سے فارغ ہوئے اور اشنان کر یگیہ شالہ میں سندھیا اور ہون یگیہ کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ جونہی وید منتروں سے فضا گونجی۔ اور سارا دایو منڈل ہون سامگری کی خوشبو سے معطر ہوا۔ وہ جاگ اٹھے۔ اس نظارہ کا ان کے دل پر ایسا اثر ہوا۔ کہ بے ساختہ ان کے منہ سے واہ واہ نکلی۔ فی الحقیقت گوروکل آشرم کے قواعد معتقدان گوروکل کے علاوہ غیر مذاہب والوں پر بھی اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

گوروکل کے برہمچاریوں کا اخلاق بھی بدرجہ غایت اتم ہوتا ہے۔ برہمچاریوں کے صاف۔ شفاف اور درخشان چہرے۔ ان کا سڈول اور مضبوط جسم برہمچریہ کی عظمت کا بین ثبوت ہے۔ ایسی سنستھا جس میں ملک کی نجات کا راز پنہاں ہے۔ اور جملہ خوبیوں سے آراستہ ہے۔ دو گوروکل اندرپرستھ اور گوروکل کانگڑی ہیں۔ ان کے سالانہ جلسوں پر ہزاروں یاتریوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ لوگ جوق در جوق مختلف صوبجات سے ان دھرم میلوں میں شریک ہوتے ہیں۔ امسال گوروکل اندرپرستھ کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ فروری اور یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو اور گوروکل کانگڑی کا سالانہ جلسہ ۶-۷-۸-۹ مارچ ۱۹۳۶ء کو ہولیوں کی چھٹیوں میں ہونا قرار پایا ہے۔ ہر دو جلسوں کی تیاریاں بڑے زور شور سے ہو رہی ہیں۔ لہٰذا ہر خاص و عام سے گزارش ہے۔ کہ گوروکل کے جلسوں پر مع اپنے احباب و اقرباء کے ضرور درشن دیں۔ گوروکل شکشا پرنالی کا بچشم خود مشاہدہ کریں۔ اور ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔

ہندو جاگیں۔ تو ہندوستان اپنی سابقہ شان و شوکت کو پھر حاصل کر سکتا ہے۔ ماسٹر صاحب کیدار ناتھ نے حاضرین کو تلقین کی کہ آپ کو سچی اور عملی زندگی بسر کرنی چاہئے۔ پنڈت گووند بلبھ پانت ایم۔ ایل۔ اے اور مسٹری نارائن سوامی جی نے بھی سوامی جی کو خراج عقیدت ادا کیا۔

بقیہ مضمون "دلی میں رشی بودھ اتسو کی دھوم" صفحہ ۲ سے

ایک اور مقرر نے کہا۔ کہ سوامی جی آدرش انسان تھے۔ وہ جسمانی۔ دماغی اور روحانی طور پر مضبوط تھے۔ سوامی جی پہلے شخص تھے۔ جنہوں نے ہندوستانیوں کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی۔ کہ سیاسی اصلاح سے پیشتر مجلسی اصلاح ضروری ہے۔ سوامی جی آزادی ہند کے پہلے علمبردار تھے۔ اور آزاد ہندوستان ہی ان کی یادگار ان کے شایان شان منانے کے قابل ہوگا۔

شریمتی ستیہ مورتی کی تقریر

شریمتی ستیہ مورتی نے سوامی جی کو خراج عقیدت ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ میرے دل میں رشی دیانند کے لئے بڑی شردھا ہے۔ بطور ایک کانگرسی میرا یہ فرض ہے۔ کہ میں آریہ سماج کا دھنیہ واد کروں۔ کہ اس نے ہی لالہ لاجپت رائے اور سوامی شردھانند جیسی شخصیتیں کانگرس کو دیں۔ ہندو دھرم میں آریہ سماج کی حیثیت وہی ہے۔ جو ایک بڑھے دادا کے لئے طاقتور اور قوی پوتے اور بیٹے کی ہوتی ہے۔ ہندو دھرم کو اس وقت بہت اصلاحات کی سخت ضرورت ہے۔ ایک ہندو سنگٹھن دوسرے اچھوت ادھار اور تیسرے دیگر مذاہب کے لوگوں سے مصالحت کرنے کی۔ اگر ہندو دھرم سے چھوت چھات کی لعنت دور نہ ہوگی۔ تو اس کی کشتی کسی صورت کنارے نہیں لگ سکتی۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ آریہ سماج نے اس سلسلہ میں سب سے پہلے اور کافی عرصہ سے عملی قدم اٹھایا ہوا ہے۔ جنوبی ہندوستان میں اچھوتوں کے ادھار اور چھوت چھات کو دور کرنے کے لئے آریہ سماج جو کوشش کر رہا ہے۔ میں اس کے لئے اس کا خصوصیت سے دھنیہ واد کرتا ہوں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ آریہ سماج اس حصہ ملک میں اس مہم کو جاری رکھنے کے لئے پہلے سے بہتر کارکن بھیجے گا۔ مقررہ نے آخیر میں کہا۔ کہ رواداری اور خلوص دلی ہندو دھرم کے سنہری اصول ہیں۔ ہمارے دھرم کا انحصار پیغمبروں یا کتابوں پر نہیں ہے بلکہ پرماتما پر ہے۔ جو ہم سب میں رم رہا ہے اس لئے ہندوؤں کو چاہئے۔ کہ وہ تمام مذاہب والوں کو یقین دلائیں۔ کہ وہ ان کے ساتھ بھائیوں کی طرح رہیں گے۔ جب تک ہم غلام ہیں۔ فرقہ وارانہ امور پر جھگڑنا قومی خودکشی کے مترادف ہے۔

اس کے بعد کماری ساوتری دیوی نے ایک گیت گایا۔ جس میں پراچین آرین تہذیب اور آرین شان و شوکت کا نقشہ کھینچا گیا تھا۔ پرنسپل شادی لال نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ اگر ہندو آرین تہذیب کے پیچھے اتو بای [illegible]

وشواہیگیوں کے لئے

شگندھت صفت صابون اور ہون سامگری کی سب سے پرانی دوکان سے ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں چیز اعلےٰ اور پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت۔

نرخ ۸/ روپے فی سیر

بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وشوا ایجنسی سوتر منڈی لاہور

نادر دواخانہ کے برتن بیچئے

صیغہ نمبر ۸ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR (REG)

ڈابر دراکشاسو (Regd)

(جسم میں چستی پیدا کرتا بھوک بڑھاتا اور کمزوری رفع کرتا ہے)

دوسرے دراکشاسو۔ دراکشاسوں سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس میں انگور کافی مقدار میں پڑتے ہیں۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کے استعمال سے قوائے جسمانی طاقتور و چست ہو کر چہرہ پر رونق و بشاشت آتی ہے۔ اور دل بشاش رہتا ہے۔ قیمت نصف سیر کی بوتل ایک روپیہ چھ آنہ۔ محصول ڈاک ۱۲/

سنوتن ہری (Regd)

احتلام کی گولی

اس میں جوش پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ دماغ کی کمزوری۔ چہرہ اور دل کی ناتوانی قوت حافظہ کی کمی وغیرہ نیز احتلام کی خرابیوں کو دور کر کے اپنا اثر جلد دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول ڈاک سات آنے۔

ڈابر جنتری ۱۹۳۶ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے

نوٹ: دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیں

۱۔ لاہور کے ایجنٹ۔ مینیجر پیسہ اخبار

۲۔ امرت سر کے ایجنٹ۔ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CCO. Gurukul K

ओ३म्

प्रकाश

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۴

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت: سالانہ ... للعہ ... ممالک غیر سے لے ... ششماہی ... عہ ... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۲ | اتوار ۲۶ پھاگن سمت ۱۹۹۲ مطابق ۸ مارچ ۱۹۳۶ء دیانند ابد ۱۱۲ | SUNDAY The 8th MAR 1936 | نمبر ۱۰

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار یعنی ست اور است کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے۔ یعنی شاریرک، آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا۔

۷- سب سے پریتی پورک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے۔

۹- ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے، کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰- سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲- ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا ُدیت رہنا چاہئے۔

وید امرت

رگوید | عالمگیر متر تا | عالمگیر متر تا | یجروید

(یجروید - ادھیائے ۳۶ منتر ۱۸)

ओं दृते दृंहमा मित्रस्य मा चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षन्ताम्।
मित्रस्याऽहं चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षे मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे॥

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی - دو دھینگ، ابھرون - دیوتا ایشور - چھند بھورک جگتی اور سور نشاد ہے - اس وید منتر کا ظاہری مطلب یہ ہے - کہ سنسار میں رہنے والے پرانی ماتر کو باہم مترتا سے برتاؤ کرنا چاہئے - کیونکہ اس طرح ویوہار کرتے ہوئے ہی دنیا میں امن عامہ قائم رہ سکتا ہے سنسار کو سورگ میں تبدیل کرنے کے لئے یہ اشد ضروری ہے - کہ ہم (मित्रस्य) دوست کی (चक्षुषा) نگاہ سے (समीक्षामहे) ایک دوسرے کو دیکھیں۔

دوستی کا دعوے تو سب کرتے ہیں - لیکن حقیقی دوست نایاب ہیں - سچا دوست وہ نہیں ہوتا - جو کہ اپنی دوستی کی ڈینگ مارتا پھرے - بلکہ سچا دوست کہلانے کا وہی شخص مستحق ہے - جو دوسروں سے ایسا برتاؤ کرے - کہ اُسے دیکھ کر دوسرے اُس کی طرف رفاقت کا ہاتھ بڑھانے کی کوشش کریں - اور وہ خود برملا یہ خواہش کر سکے - کہ (सर्वाणि) تمام (भूतानि) پرانی ماتر (मा) مجھے (मित्रस्य) دوست کی (चक्षुषा) نظر سے (समीक्षन्ताम्) حسن طریق سے دیکھیں - اور اپنے عمل سے یہ ظاہر کریں - کہ وہ میرے برتاؤ کو پسند کرتے ہیں - مجھے اپنا رفیق سمجھنے کے لئے بے تاب ہیں - اور اُن کے برتاؤ کا مخلصانہ اعتراف کرتے ہوئے میں بھی یہ عہد کروں - کہ (अहम्) میں (सर्वाणि) تمام (भूतानि) مخلوقات کو (मित्रस्य) دوستی اور شفقت کی (चक्षुषा) نظر سے (समीक्षे) دیکھتا رہوں - تاکہ یہ سنسار جو ہماری باہمی بداعتقادی کی وجہ سے نرک کا نمونہ بن رہا ہے - سورگ کا درشیہ پیش کر سکے - اور شاعر زبان حال سے یہ اعلان کر سکے - کہ

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد ۔ کسے را با کسے کارے نباشد

سنسکرت کے ایک کوی نے شاید اسی وید منتر کو پڑھ کر ذیل کی نصیحت فرمائی تھی:-

"अयं निज: परोवेति गणना लघुचेतसाम् उदारचरितानां तु वसुधैव कुटुम्बकम्।"

یعنی تنگ نظر انسان کہا کرتے ہیں - کہ فلاں اپنا ہے اور فلاں بیگانہ ہے - لیکن وسیع القلب انسان سارے سنسار کو ہی اپنا خاندان تصور کرتے ہیں - ایک فارسی شاعر اس حقیقت کو ذیل کے الفاظ میں بیان کرتا ہے:-

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند - کہ در آفرینش ز یک جوہر اند ؛ لیکن یہ جذبہ تب ہی ایک انسان کے اندر پیدا ہو سکتا ہے - جب وہ صبح و شام یہ پرارتھنا کرتا رہے - کہ (दृते) اے اگیان اور ظلمت کو مٹانے والے پرماتما! آپ (मा) مجھے (दृंह) تا قیامت استقامت بخشتے رہیں۔

سام وید | اتھروید

لفظی معنی:- (दृते) اے اگیان اور ظلمت کے ناشک بھگوان! (दृंह) مضبوط بنائیے - (मा) مجھے (मित्रस्य) دوست کی (मा) ۴۴

پنڈت ستیہ چرن جی کا ۳۱ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کا ٹرینیڈاڈ کا پتر

یہاں ۲۷ر اکتوبر کو رشی نروان اُتسو سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔ اور چارٹیہ فنڈ کی کچھ رسیدیں بھی فروخت ہوئیں۔ دھن اکٹھا کر کے بعد میں بھیج دیا جائے گا۔

مدھیہ امریکہ کے اتہاس میں یہ پہلا ہی اوسر ہے جب ۲۷ر اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ٹرینیڈاڈ میں رشی نروان اُتسو منایا گیا۔ستھانیہ انگریزی پتروں پر پہلے سے ہی وستار پوروک پروگرام کی سوچنا دے دی گئی تھی۔ سائیں ہزاروں کے اتیرکت اینیہ دھرم والوں کے ہردیہ میں بھی اس اچھوت پورو اُتسو کو دیکھنے کی اُتسکتا تھی۔ کتنے ہی آدمیوں نے تو چھگوانا س میں ایک رات پہلے سے ہی آ کر ڈیرہ جما دیا تھا۔

۲۷ر اکتوبر کو پراتہ کال سے ہی آس پاس کے بھن بھن بھاگوں سے لوگ آنے لگے۔ کتنے ہی لوگ ۳۰ میل سے ادھک دوری سے بھی آئے۔ ٹھیک دس بجے ہَون یگیہ آرمبھ ہُوا۔ اس کے پشچات میں نے اپنی انگریزی وکترتا میں اس پُنیہ پرو اُتسو کا مہتو بتلایا۔ اور اس بات پر پرسنتا پرگٹ کی۔ کہ بھارت سے ہزاروں میل دور رہتے ہوئے بھی آج اس دویپ میں پہلی بار اس مہرشی کی نروان تتھی منانے کا سوبھاگیہ پراپت ہُوا۔

جلوس :-

دیاکھیان کے بعد ایک بھاری جلوس نکالا گیا۔ سب سے پہلے چار گھوڑوں پر سوار آریہ سدسیہ تھے ان کے پیچھے ایک بڑا جھنڈا تھا جسے دو آریہ سدسیہ پکڑے ہوئے لے جا رہے تھے۔ پیچھے چھوٹی پرمنی واکیہ لکھے ہوئے تھے۔

“इन्द्रं वर्धन्तो अप्तुरः
कृण्वन्तो विश्वमार्यम्”

ہے پربھو! ہم تم سے ورپاویں۔ سکل جگت کو آریہ بناویں۔

Lord! us with strength endo
to make world Arya now

جھنڈے کے پیچھے آریہ سماج جھگوانا س کے پردھان وی۔ سنگھ کے ساتھ میں تھا۔ ہمارے پیچھے استری پُرش۔ بال اور ورِدھ تھے۔ جلوس میں لگ بھگ ایک ہزار و یکتی تھے۔ بچوں کا جن کی ماتری بھاشا انگریزی ہے۔ ہندستانی زبان میں بہندی کا “دیانند کے ویر سینک بنیں گے” بھجن گانا وِشیش کار اور آنند دایک تھا۔ پیچھی پوشاک میں چلتے ہوئے اور بھجن گاتے ہوئے آریہ سماج کے نگالیکوں کو دیکھ کر بھارت کے مقابلہ میں بڑی وِھشنا پرتیت ہوتی تھی۔ جلوس کے سینکڑوں ادی سودیشی یورپین اور امریکن لوگ گدگد ہو جاتے تھے۔

لگ بھگ ۱۲ بجے دوپہر کو ایشیائی کی سے ہو تے ہوا جلوس شری رام جی ... آریہ سماج جھگوا ...

وسطی و جنوبی امریکہ میں ویدک دھرم کے پرچار کی دھوم

ویدک مشنریوں کو اب ڈیپازٹ منی جمع نہیں کرانا پڑے گا

چھر ائرعرب الہند اور گائینا میں ویدک دھرم کے پرچارک جس لگن سے وید پرچار کا پرتر کا رہ کر رہے ہیں۔ اُسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

ناس کے مکان پر پہنچا۔ اس ستھان پر ساری جنتا کے بھوجن کی دیوستھا کی گئی تھی۔

بھوجن کے پشچات ٹھیک دو بجے کارروائی شروع ہوئی۔ صدر پربھتم کماری سوشیلا۔ ویدوتی تحفہ سوامی نے مدھر کنٹھ سے :-

“नमस्ते सते ते जगत्कारणाय”

آدی سات شلوکوں سے پرارتھنا کی۔ تدنتر مہاشیہ وی۔ سنگھ نے اپنی انگریزی وکترتا میں گُن گنتک سجنوں کو دھنیہ واد دیا۔ اور اس آپ نے بتایا ہی آریہ سماج اندولن کے پرتی بڑھتی ہوئی سمپا نو بھوتی پر ہرش پرگٹ کیا۔ اس کے پشچات کرم سے ستھانیہ آریہ کنیاؤں نے بھاشن کیا۔

۱۔ کماری دھن وتی — “مہرشی جیون”

۲۔ زیتون خان “An appreciation of Swami Dayanand”

۳۔ سوشیلا دیوی۔ “اسنریوں کو مہرشی کا سندیش”

دنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب

آسام　بنیپال

بنگال آسامی بنگالی طلسمی راز یا خزانہ کرامات

بنگال　بھوٹان

عجیب کتاب نگری میں بڑی آب و تاب سے نکل چکی ہے۔ اور اُردو میں اسی ماہ شائع ہو جائے گی۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر بھیج کر نام درج کرا لیں۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے۔ اس میں آسام بنگال۔ بنیپال۔ بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلوں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے معجزات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں جن کی حیرت انگیز تاثیر سے ایک بار تو مُردہ کو بھی اُٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ بنگال اور نیپال کی ترائی میں جادو اور وشی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنّف کے ہمراہ گزرے۔ جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں۔ بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائے گی۔ بالکل کھول کر لکھ دئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اس کاپی کی بھی نقل کر دی گئی ہے۔ جس کو ایک پورے سدّھ مہاتما بھول سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے روح رواں دسوں زبانوں کے عالم فاضل قابلِ تعظیم بزرگ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں۔ بلکہ بھارت کے قابلِ تعظیم پرتیجیہ مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی نامردوں کو مرد۔ بے اولادوں کو با اولاد اور بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے آج سینکڑوں بانجھ مرد عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے عجائبات سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں۔ کتاب ہذا کا ہر ایک جملہ جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں۔ کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی۔ اس پر بھی اگر آپ کو پسند نہ ہو۔ تو تین روز دیکھ کر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر سچائی کی اور زندگی کیا ہو سکتی ہے؟ اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں بے موت مرنے والے انسانوں حیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس کے پاس یہ کتاب ہوگی۔ سمجھ لیں۔ کہ دس بیس کوس کے ارد گرد ہر ایک کی زبان پر اس کا نام ہوگا۔ قیمت اردو للعہ۔ ناگری ایڈیشن للعہ۔ محصول ڈاک ۱۲ر۔ خوبصورت جلد بندھی ہوئی کے ۱۲ر زائد ہوں گے۔ تقریباً ... صفحات ہیں۔ (نوٹ) جو اسی ماہ خریدیں گے۔ ان کو خوشخبری وقت کی رعایت ملے گی۔ یعنی ... لئے جائیں گے۔ اور مجلد کے ... ۱۲ر۔ اور جو بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ کر دیں گے ان کو ۱۲ر محصول ڈاک بھی معاف ہوگا۔ یکم اپریل سے رعایت کے لئے لکھنے کی تکلیف نہ اُٹھائیں۔

منیجر انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بنکرس شیلانگ (آسام)

The manager Indian Stores (5) General merchant and Bankers, Shillong (Assam)

کماری زیتون کے بھاشن نے اسی ورش مسلم دھرم کو تیاگ کر ویدک دھرم کی دیکھشا لی ہے۔ اس نو ورشیہ لڑکی نے شُدھ انگریزی میں کہا۔ کہ ”میں ویدک دھرم کے وشنہ میں اور کچھ نہیں جانتی۔ کنتو یہ اوشیہ کہہ سکتی ہوں۔ کہ جب سے میرے پتا نے اس دھرم کو سویکار کیا ہے۔ تب سے وہ پہلے کی اپیکشا اچھے پتا بن گئے ہیں۔ اسی لئے میں سوامی دیانند کو آدر کی درشٹی سے دیکھتی ہوں“۔

اس پر جنتا نے ہرش سے اُتکل ہو کر تالی دھونی سے ہال کو گونجا دیا۔ اس کے پشچات کئی بھجن گائے گئے کئی وکترتائیں ہوئیں۔ اور کئی کویتائیں پڑھی گئیں۔ ایک اُبھارتیہ سجن مسٹر ولیم لوورڈ نے سوروچت ایک انگریزی کویتا سنائی جس کا عنوان تھا۔

“An ideal son of India”

اُپستھت سجنوں نے کویتا پاٹھ کی بڑی بڑی تعریف کی۔ انت میں میرا دیاکھیان ہوا جس کا شیرشک تھا

“Swami Dayanand the man and his message”

ارتھات ”سوامی دیانند۔ اُن کا جیون اور سندیش“ میں نے اس بات کو اُپستھت کرنے کا یتن کیا۔ کہ رشی کا سندیش بدھ کی منووِرتی سے ادت پروت یورپین جاتیوں کے لئے نئی پرران کرنے والا تھا سچی سبھیتا کے شکھر پر پہنچانے والا ہے۔

میرے دیاکھیان کے پشچات ڈاکٹر منڈ ویچ کے پنڈت وشنو دت جی کی کنیاؤں نے آرتی کرائی۔ اور سبھا وسرجت ہوئی۔

اس مہوتسو میں ایک وِشیش بات یہ تھی۔ کہ انگریز لوگ بڑی سنکھیا میں اُپستھت تھے۔ اُن کے ہردیہ میں شوبیت سبھیتا اور دھرم کے پرتی گھرنا اُتپن ہو گئی ہے۔ اس کائنات کا کارن آسلی اور ابی سینیا کا یدھ ہے۔ کوئی آشچریہ نہیں۔ کہ آریہ سماج کی بڑھتی ہوئی پرگتی کے ساتھ بھوشیہ میں ان کا بھی سہیوگ پراپت ہو۔

(۲)

پنڈت ایودھیا پرشاد جی کی پاراماریبو کی چٹھی

یہ جان کر پرسنتا ہوئی۔ کہ پنڈت بھاسکر آنند جی کو پاسپورٹ مل گیا ہے۔ تتھا وہ شیگھر ہی یہاں کے لئے پرستھان کریں گے۔ آشا کرتا ہوں۔ کہ وہ شاید اب تک یہاں کے لئے چل پڑے ہوں گے۔ ٹرینیڈاڈ میں آریہ اپدیشکوں کے آنے کے لئے “Show money” کا جھگڑا اُٹھ گیا ہے۔ شری پنڈت ستیہ چرن جی کے آنے کے سمے اس بات کا پربندھ وہاں کے گورنر مہودیہ سے مل کر کر دیا گیا تھا۔ کہ آریہ سماج کے مشنریوں کے لئے ۵۰ پونڈ کا جو ایک وشیش رقم کی ڈیپازٹ لیا جاتا ہے۔ یہ پرتی بندھ ہٹا دیا جائے۔ گورنر مہودیہ نے ...

(باقی دیکھیں صفحہ ...)

CC0. Gurukul Kangri Collection

سنسار کی گتی

خیرپور میں ہندو مندر کے قریب گئو ہتیا

خیرپور۔ ۴ مارچ۔ دھرم شالہ کے سامنے مندر کے نزدیک بہت سی گئو ؤں کو شہید کیا گیا۔ مسلمانوں کا جلوس بازاروں میں پھر رہا ہے۔ پروٹسٹ کے طور پر اور لوٹ مار کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے ہندوؤں نے ہڑتال کردی ہے۔ ایک گائے کا بازار میں جلوس نکالا گیا۔ اور ساری مسجد کے نزدیک اُسے شہید کیا گیا۔

مظفر گڑھ میں خدا کا ظہور

مظفر گڑھ۔ ۲ مارچ۔ آج کل یہاں ایک عجیب آدمی آیا ہوا ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ میں خدا ہوں۔ وہ جیم سے مسلمان ہے۔ اور بڑی عجیب غریب باتیں کرتا ہے۔ اس سے لوگوں میں بہت دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔

امتحان میں ۷ نظربندوں کی شمولیت

ڈھاکہ۔ ۴ مارچ۔ نظربندوں میں ایک لڑکی بھی شامل ہے۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے کمرۂ عدالت میں کلکتہ یونیورسٹی کے ایف اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی باقاعدہ نگرانی کی جارہی ہے۔

بمبئی کارپوریشن کا اجلاس ملتوی:۔

بمبئی۔ ۲ مارچ۔ آج بمبئی کارپوریشن کا اجلاس مسز کملا نہرو کے ماتم میں ملتوی ہوگیا۔ کارپوریشن نے سر بومن جی بہرام سابق میئر کی تحریک اور مسٹر اگن داس ماسٹر کی تائید پر ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ جس میں مسز کملا نہرو کی موت پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور پنڈت جواہر لال نہرو سے اس صدمہ میں اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اجلاس کو ملتوی کرنے کی تحریک مسٹر یوسف علی نے پیش کی۔ اور مسٹر ساٹھی نے اس کی تائید کی۔

مداخلت کرنے سے انکار:۔

لاہور۔ ۲ مارچ۔ ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ بات آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل ریاست ہائے پنجاب کے نوٹس میں آئی ہے۔ کہ ریاست بہاولپور میں ایک سیاسی ایجی ٹیشن جسے کسی طرح بھی خوش آئند قرار نہیں دیا جا سکتا۔ زیادہ تر اس خیال سے جاری ہے۔ کہ ایجنٹ گورنر جنرل ریاست ہائے پنجاب کی مداخلت بہاولپور کے معاملات میں ناگزیر ہے۔ اس سلسلہ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ کیونکہ یہ خیال بھی ایسا ہے جس سے نواب صاحب بہاولپور کی حکومت کو اچھی زک پہنچ سکتی ہے۔

روس اور جاپان کی جنگ کیلئے زبردست تیاریاں

لندن۔ ۳ مارچ۔ ایک امریکن جرنلسٹ مسٹر آر ہیٹ کا جو منگولیا سے حال ہی میں یہاں پہنچا ہے۔ بیان ہے۔ کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ سوویٹ اور مانچوکوؤ کی سرحد پر زبردست جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ سرحد پر فضا بالکل اُسی قسم کی ہے۔ جیسے کہ یورپ میں ۱۹۱۴ء میں تھی۔ میں نے مانچوکوؤ میں ۵۰۔۶۰ سنگل ریلوے کاروں کو دیکھا۔ جو پڑی ہوئی تھیں۔ اور بہت سی ریلوے ٹرینوں میں جاپانی افسر سوار تھے۔ سرحد اور ماسکو کے درمیان ادسطاً ۱۴ ٹرینیں ہر روز چلتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کم از کم ۵۰-۴۵ ڈبے ہوتے ہیں۔ ان ٹرینوں کے ذریعہ سامان جنگ مشرق کو پہنچایا جا رہا ہے۔ ادمز کے مشرق میں ۱۴ گھنٹے ٹرین میں سفر کرنے کے بعد میں نے ایک وسیع میدان دیکھا۔ جس میں ۱۲ میل کے فاصلہ تک ہوائی جہاز پھیلے ہوئے تھے۔ اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ کم از کم ایک ہزار ہوائی جہاز وہاں موجود ہوں گے۔ ان میں ہر قسم کا سامان موجود ہے۔ اس کے علاوہ ورکشاپ بھی تیار کئے گئے ہیں۔

کیا مولانا ظفر علی خان کو امیر ملت بنایا جائیگا؟

امرتسر۔ ۳ مارچ۔ کل اور پرسوں لاہور میں مسلم رہنماؤں کی جو میٹنگ ہوئی۔ اُن میں وہ اصحاب بھی شامل تھے۔ جو حال ہی میں رہا ہو کر آئے ہیں۔ اس میٹنگ کے حالات صیغۂ راز میں رکھے گئے ہیں۔ لیکن باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان میٹنگوں میں مسٹر جناح کی سرگرمیوں اور ان کے مصالحت کے مشن پر غور و خوض کرنے کے بعد اس امر پر بھی غور کیا گیا۔ کہ اگر مسٹر جناح اپنے مشن میں ناکام رہیں۔ تو حصول شہید گنج کے لئے کیا ذرائع اختیار کئے جائیں۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ ان مسلم رہنماؤں نے جو اس میٹنگ میں شریک تھے۔ یہ رائے ظاہر کی۔ کہ تحریک شہید گنج کو کسی اور صورت میں زندہ رکھا جائے۔ اور چونکہ پیر جماعت علی شاہ امیر ملت اپنے فرض کی ادائیگی میں قاصر رہے ہیں۔ اس لئے نیا امیر ملت منتخب کیا جائے۔ اس ضمن میں حاضرین کی اکثریت نے مولانا ظفر علی خان کا نام لیا۔ اگر مسٹر جناح اپنے مشن میں ناکام رہے۔ تو مولانا ظفر علی خان کو نئی تحریک شہید گنج کا امیر ملت بنایا جائے گا۔

مسز کملا نہرو کا قومی ماتم

جالندھر۔ ۳ مارچ۔ بابو راجندر پرشاد کانگرس پریزیڈنٹ نے اخبارات کے نام ایک بیان شائع کیا ہے۔ کہ انہوں نے کملا نہرو کے قومی ماتم کی تاریخ ۸ مارچ کی بجائے ۱۱ مارچ کردی ہے۔

ضمانتوں کی واپسی کے احکام

لاہور۔ ۳ مارچ۔ شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں مسلم اخبارات کے ساتھ دو ہندو اخبارات "بھارت ماتا" اور "کریسنٹ" اور سکھ اخبار "اکالی پتر کا" سے بھی ضمانتیں لی گئی تھیں۔ آج ان اخبارات اور پریسوں کو جہاں یہ اخبار چھپتے تھے۔ نوٹس ملے ہیں۔ کہ قطعی ضمانت کے احکام منسوخ کر دئے گئے ہیں۔

مندر میں سنسکار پر ہریجنوں کو دعوت

شکارپور۔ بہادر شنکر پنڈت دیتر جند جی ماہیشوری کے بیٹے کے مندر میں سنسکار کی رسوم ادا کی گئیں۔ اس موقعہ پر علاقہ بھر کے سرکردہ اصحاب کے علاوہ اضلاع امرتسر اور لاہور کے سربرآوردہ ہریجن بھائیوں نے کافی تعداد میں شرکت اختیار کی۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ شری سنسکار کی جملہ رسوم سناتن دھرمی طریقہ سے سرانجام دی گئیں۔ جہاں تک خاطر تواضع میں میزبان کی جانب سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔

سرحدی کونسل کے آیندہ اجلاس کا بائیکاٹ

پشاور۔ ۳ مارچ۔ ہندو اور سکھ ممبروں نے جو مسٹر کلو کے ڈپٹی سپیکر بنائے جانے کے طور پر کونسل کے آئندہ اجلاس کا بائیکاٹ کیا تھا۔ اس کے بعد اس سرکلر کو منسوخ کرانے کے لئے گورنر سرحد، وزیر اور مسٹر عبدالقیوم سے خود ملاقات کی۔ لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ اس پر ہندو اور سکھ ممبروں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ آئندہ اجلاس کا بھی بائیکاٹ کر دیں گے۔ وہ صرف پہلے دن شامل ہوں گے۔ جب مرحوم شاہ جارج پنجم کی وفات پر ماتمی ریزولیوشن پاس کیا جائے گا۔ ہندو اور سکھ ڈیفنس کمیٹی کے ممبروں نے فائننس ممبر سے ملاقات کرکے ان کو اس فیصلہ سے آگاہ کر دیا ہے۔

اسمبلی کے مسلم ممبروں کا پروٹسٹ

نئی دہلی۔ ۴ مارچ۔ آج جب بجٹ پر بحث کے لئے اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ تو غیر سرکاری ممبروں نے پنجی کم تھی۔ جج کے روز اجلاس کو جاری رکھنے کے خلاف بطور پروٹسٹ مسلمان ممبر شامل نہ ہوئے۔

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری شدہ

رجسٹرڈ قیمت ۸ آنہ

بال جیون گھٹی

بچوں کی بخار، کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے

کمزور بچے اسکے چند ہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے طاقتور بن جاتے ہیں

خوش ذائقہ اور میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں

سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے

لیکن نقلی سے بچو۔ حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھکر لو

قیمت فی شیشی ۸ آنہ فی درجن ۴ محصول خریدار شیشی نمونہ درجن ۱۲ اور

سوداگروں کو معقول کمیشن۔ نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں

مفت لو۔ دہلی، اردو خواں حضرات کو اپنا نام معہ مکمل پتہ کے بھیجنے پر

ہر بیماری کا مجرب علاج بتانے والا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاویگا

المشتہر مینیجر بال جیون کارخانہ علیگڑھ شہر یو۔پی

Haridwar. Digitized by eGangotri

وائسرائے کا کوئٹہ زلزلہ فنڈ بند

نیو دہلی - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۱۴ مارچ کو وائسرائے کا کوئٹہ ریلیف فنڈ ہمیشہ بند کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد کوئی رقم وصول نہیں کی جائے گی۔ تمام زلزلہ فنڈ کی کمیٹیوں کے سیکرٹریوں کو چاہئے کہ وہ رقوم کی فہرست ۱۴ مارچ سے پہلے پہلے وائسرائے کے پرائیویٹ سیکرٹری کو ارسال کر دیں ؛؛

جاپان کے ۱۸ باغی لیڈروں کی خودکشی

ٹوکیو - باغیوں کے اٹھارہ لیڈروں کو خودکشی کرنے کی اجازت دی گئی تھی تاکہ انہیں مجرم نہ ٹھہرایا جائے۔ ان لیڈروں نے ریوالوروں سے اپنے آپ کو ہلاک کر لیا ؛؛

یگیہ پر جانوروں کی قربانی نہ کی جائے

کراچی - مسٹر جمشید مہتہ سابق میئر کراچی نے راجہ صاحب سانگلی کو ایک تار ارسال کرایا ہے۔ کہ آئندہ یگیہ کے موقعہ پر ریاست میں جانوروں کی قربانی ممنوع قرار دی جائے ؛؛

نئے وائسرائے کی آمد

نئی دہلی - ہندوستان کے آئندہ وائسرائے لارڈ لنلتھگو کی روانگی کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ آپ ۱۷ اپریل کو بمبئی پہنچ جائیں گے۔ روانگی سے پہلے آپ بادشاہ سے ملاقات کریں گے ؛؛

مہاراجہ پٹیالہ کا الٹی میٹم

نئی دہلی - معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاراجہ پٹیالہ نے ایوانِ شہزادگان کی سٹینڈنگ کمیٹی کو کہہ دیا ہے۔ کہ انہیں ایوان میں فوراً اصلاح کرنی چاہئے۔ یا چانسلر شپ سے ان کا استعفیٰ منظور کر لینا چاہئے۔ ہز ہائینس نے اس بارہ میں جو خط لکھا ہے۔ وہ والیانِ ریاست میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اس خط میں مہاراجہ پٹیالہ نے انہیں تنبیہ کی ہے۔ کہ اگر انہوں نے چیمبر کے نظام میں ایسی تبدیلی نہ کر دی۔ کہ بڑے بڑے والیانِ ریاست بھی اس میں شامل ہو سکیں۔ تو آئندہ کانسٹی ٹیوشن میں ان کی پوزیشن بہت کمزور ہو جائے گی ؛؛

زمیندار ہفتہ منانے کا فیصلہ

جالندھر - یہاں زمیندار ہفتہ ۱ مارچ سے سرکاری زراعتی فارم میں منایا جائے گا۔ گرد و نواح کے اضلاع سے کاشتکاروں کی بھاری تعداد اس میں حصہ لے گی ؛؛

راس کاسا نے خودکشی کر لی؟

روما - ۲ مارچ - ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے۔ ابی سینیا کے مشہور جرنیل راس کاسا نے شکست کھانے کے بعد خودکشی کر لی ہے ؛؛

عدیس ابابا - ۲ مارچ - راس کاسا کے متعلق جو افواہ پھیلائی گئی ہے۔ اس کی ابھی تصدیق نہیں ہوئی ؛؛

روپیہ کے سکہ پر ہندی کے الفاظ کندہ ہوں

فنانس ممبر کو بھائی پرمانند کی چٹھی

دہلی - یکم مارچ - معلوم ہوا ہے۔ کہ بھائی پرمانند جی ایم۔ ایل۔ اے نے وائسرائے کے پرائیویٹ سیکرٹری اور فنانس ممبر گورنمنٹ ہند کو ایک چٹھی لکھی ہے۔ کہ روپیہ کے نئے سکہ پر اردو اور رومن حروف کے ساتھ "ایک روپیہ" کے الفاظ ہندی بھاشا میں بھی کندہ کئے جائیں۔ ہندو پبلک مدت سے اس ضرورت کو محسوس کر رہی ہے۔ ہندوستان میں ہندی جاننے والے لوگوں کی تعداد کسی اور زبان کے جاننے والوں سے بہت زیادہ ہے۔ اس لئے جب روپیہ کا نیا سکہ ٹکسال میں تیار ہو۔ تو اس پر ہندی میں بھی "एक रुपया" کے الفاظ ہوں ؛؛

مسٹر جوگیش چیٹرجی نے بھوک ہڑتال ترک کر دی

لکھنؤ - ۲ مارچ - مسٹر موہن لال، رفیع احمد قدوائی اور پنڈت کرشن کانت مالویہ کی ملاقات اور ترغیب کے نتیجہ کے طور پر ایک سو گیارہ دنوں کے بعد مسٹر جوگیش چندر چیٹرجی نے بھوک ہڑتال ترک کر دی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بیان کر دینا ضروری ہے۔ کہ آج یو۔ پی لیجسلیٹو کونسل میں ہوم ممبر نے یقین دلایا تھا۔ کہ اگر مسٹر جوگیش چندر غیر مشروط طور پر بھوک ہڑتال ترک کر دیں۔ تو گورنمنٹ ان کے مطالبات پر غور کرنے کے لئے تیار ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جوگیش چندر کو جب تک ان کی کمزوری قائم رہے گی۔ خبرگیری کے لئے ایک قیدی دیا گیا ہے ؛؛

والدین کی مرضی کے خلاف شادی

ناگپور - ۲ مارچ - مسٹر ایس۔ آر۔ گوکھلے اور اس کی بیوی نے کل زہر کھا کر خودکشی کر لی۔ کیونکہ ان کی لڑکی برملانے سینچر وارکو ان کی مرضی کے خلاف شادی کر لی تھی۔ اس واقعہ سے شہر میں بھاری سنسنی پھیل گئی ہے ؛؛

رنگون میں یونیورسٹی طلباء کی ہڑتال

رنگون - ۲ مارچ - یونیورسٹی کالج سٹرائک کی وجہ سے چانسلر نے مزید امتحانات ملتوی کر دیے ہیں۔ ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ ہڑتالیوں نے امتحان کے ہال کی طرف جانے والے راستوں پر لیٹنا شروع کر دیا ہے ؛؛

مہاراجہ پٹیالہ کی طرف سے اظہارِ افسوس

الہ آباد - ۲ مارچ - مہاراجہ پٹیالہ کی طرف سے آنند بھون میں ایک تار موصول ہوا ہے۔ جس میں مہاراجہ صاحب نے مسز کملا نہرو کی افسوسناک موت پر اظہارِ افسوس کیا ہے۔ اور نہرو پریوار کے ساتھ گہری ہمدردی ظاہر کی گئی ہے ؛؛

آریہ سماج چک جھمرہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج چک جھمرہ کا سالانہ جلسہ ۲۴ مارچ سے چل کر ۳۰ مارچ ۱۹۳۶ء تک ہونا قرار پایا ہے ۲۴ مارچ کو نگر کیرتن ہو گا۔ اور ۲۹ مارچ کو ایک مذہبی کانفرنس ہو گی ؛؛

سٹور نے موٹر کار الٹ دی

نیو دہلی - ۲ مارچ - یہاں سے تیس میل کے فاصلہ پر ایک موٹر کار جو پٹیالہ کی طرف جا رہی تھی۔ ایک سٹور سے ٹکرا گئی۔ جو اسی وقت مر گیا۔ لیکن سواریوں کو کوئی گزند نہ پہنچی۔ البتہ موٹر کار ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ آخر سواریاں ایک بس میں سوار ہو کر واپس دہلی پہنچیں۔ اور شکستہ کار کو وہیں سڑک کے کنارے چھوڑ آئیں ؛؛

رہتک میں ہریجن کانفرنس کی تیاریاں

نئی دہلی - ۲ مارچ - رہتک میں ۱۵ مارچ کو ایک بڑی بھاری ہریجن کانفرنس ہو گی۔ رائے بہادر ایم سی راجہ، بھائی پرمانند۔ مسٹر رام نرائن سنگھ۔ مسٹر کیلاش بہاری لال اور دیگر اصحاب نے کانفرنس میں شامل ہونا منظور کر لیا ہے۔ مسٹر منشی رام شرما پریزیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی نمبران اسمبلی سے مل رہے ہیں۔ تاکہ ان سے کانفرنس میں شامل ہونے کی درخواست کی جائے ؛؛

سر تیج بہادر سپرو لکھنؤ میں

لکھنؤ - ۲ مارچ - بیکاری کمیٹی کی رپورٹ پر یو۔ پی کونسل میں جو بحث ہو گی۔ اس میں حصہ لینے کے لئے سر تیج بہادر لکھنؤ پہنچ گئے ہیں۔ یہ سکیم زیر بحث کے لئے گورنمنٹ نے آپ کو ممبر نامزد کیا ہے ؛؛

آریہ سماج میرپور کے سماچار

۱ ودھوا وواہ - لالہ سوہن لال جی لال کی سپتری تارا دیوی شادی کے ایک سال بعد ودھوا ہو گئی۔ لالہ سوہن لال جی نے نہایت دلیری سے اپنی سپتری کا دواہ لالہ بہاری لال جی کمپونڈر جموں کے ساتھ کر دیا۔ اس وواہ سنسکار میں لالہ بہاری لال جی کے رشتہ دار بھی شامل ہوئے۔ جن میں آریہ سماج جموں کے ماتبہ منتری لالہ اننت رام جی بھی شامل تھے۔ اس موقعہ پر ور پکش اور کنیا پکش کی اور سے ۲۸ روپے مختلف فنڈوں کو دان پراپت ہوا۔ وواہ سنسکار پنڈت دینا ناتھ جی نے کروایا ؛؛

سالانہ جلسہ - آریہ سماج میرپور کا سالانہ جلسہ ۲۰ لغایت ۲۲ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ ہونا قرار پایا ہے۔ اس موقعہ پر ضلع پر چار ودلت ادھار کانفرنس بھی ہو گی ؛؛

کھوئی رٹہ میں دلت ادھار کانفرنس

کھوئی رٹہ میں دلت ادھار کانفرنس یکم لغایت ۳ جیٹھ سمت ۱۹۹۲ کو ہونی نشچت ہوئی ہے۔ دلت بھائیوں کی اقتصادی بدحالی کے متعلق خاص طور پر وچار کیا جائے گا ؛؛

کرم چند وکیل ادھشٹاتا اچھوت ادھار ویبھاگ میرپور

کرتارپور (جالندھر) میں سوامی ورجانند میلہ

کرتارپور - ۲۸ فروری - گروکل آریہ سماج اور آریہ پرورک سماج کی طرف سے سوامی ورجانند جی کی یاد میں دوسرا میلہ منعقد ہوا۔ جس میں ہون یگیہ - کیرتن کی کتھا ہوئی - ایک بڑا بھاری جلوس نکالا گیا۔ جس میں جالندھر کی گورو کل و کالج سیکشن کی آریہ سماجوں کی بھجن منڈلیوں کے علاوہ آریہ ویر دل جالندھر کے سکاؤٹس اور بینڈ پارٹی نے رونق کو دوبالا کر دیا۔ کھیلوں میں اول رہنے والوں کو ٹھاکر دلیپ چند ریٹائرڈ تحصیلدار نے انعامات تقسیم کئے۔ بھارت ورش ڈرامیٹک کلب نے "اچھوت ادھار" کا ڈرامہ دکھایا۔ ٹھاکر امر جیت سنگھ کی ماتا نے یکصد روپیہ مقامی آریہ کنیا پاٹھ شالہ کو دان دیا ؛؛

آریہ سماج وزیر آباد کا شوک پرستاؤ

وزیر آباد - ۲۸ فروری - کل آریہ سماج وزیر آباد کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں آریہ سماج کے ہتیشی لالہ سیتا رام جی بجاج سابق صدر میونسپل کمیٹی کی مرتیو پر اظہارِ افسوس کیا گیا ؛؛

CC0, Gurukul Kangri Collection

پرکاش لاہور

۲۶ پھاگن سمت ۱۹۹۲

"وید بھاشیہ"

رشی دیانند اپنے جیون میں چاروں ویدوں کا سمپورن بھاشیہ نہ کر سکے۔ یجروید کا بھاشیہ تو وہ سارا کر گئے۔ لیکن رگ وید کا بھاشیہ سماپت نہ کر سکے۔ ان کے بعد آریہ سماج کے ودوان اپنے طور پر وید بھاشیہ کو مکمل کرنے کا یتن کرتے رہے۔ پنڈت کھیم کرن داس تر ویدی نے اتھروید پر بھاشیہ لکھ کر دکھلایا۔ ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد انہوں نے سنسکرت کا سوادھیائے شروع کیا۔ اور اس قدر سوادھیائے کیا۔ کہ وہ اتھروید کے بھاشیہ کار بنے۔ میرٹھ کے پنڈت تلسی رام جی سوامی نے سام وید کا بھاشیہ کیا۔ گورو کل کانگڑی کے سناتک پنڈت جیدیو نے چاروں ویدوں کا بھاشیہ کیا۔ پنڈت سات ولیکر جی۔ پنڈت آریہ منی جی اور پنڈت شیو شنکر جی کاویہ تیرتھ نے بھی ویدوں کے کچھ کچھ بھاگوں کا بھاشیہ کیا۔ ممکن ہے کسی اور نے بھی کیا ہو۔ لیکن یہ تمام کوششیں ایک انفرادی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لئے وہ وزن نہیں رکھتیں۔ جو ان کوششوں کو ملتا ہے۔ جو سماج کی طرف سے کی جائیں۔ اندولن تو دیر سے ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے سپھل ہونے کی کوئی صورت نہ نکلی۔

اب اس کام کی طرف عملی قدم اٹھایا گیا ہے۔ تین سبھائیں اس کام سے دلچسپی دکھلا رہی ہیں۔ ساروویشک سبھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی۔ لیکن ان میں سے ایک یو۔پی کی سبھا مالی طور پر اس قابل ہے۔ کہ یہ کام اپنے ہاتھ میں لے سکے۔ ساروویشک سبھا کے پاس اس سمے کوئی دھن نہیں۔ ہاں وہ جمع کرے۔ تو اور بات ہے۔ پنجاب سبھا بھی یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہ اس کے پاس دھن ہے۔ اردھ شتابدی کے سلسلہ میں جو بھی دھن اکٹھا ہوگا۔ اس کا کوئی بھاگ ہی اس کام میں لگایا جا سکتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ سبھا کی طرف سے جو اڑھائی لاکھ کی اپیل کی گئی ہے۔ اس میں سے پچاس ہزار روپیہ وید بھاشیہ کے لئے ہے۔ لیکن اڑھائی لاکھ تو ایک طرف رہا۔ ایک لاکھ نقد بھی جمع ہوتا نظر نہیں آتا۔ اس وقت تک چالیس ہزار سے کچھ اوپر جمع ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ دس بیس ہزار روپیہ اور آ جائے۔ اگر ستر ہزار روپیہ نقد بھی جمع ہو جائے۔ تو سبھا کے پاس پچاس پچپن ہزار روپیہ بچے گا۔ کیونکہ پندرہ بیس ہزار روپیہ تو خرچ ہو رہے گا۔ سبھا کے نشچے کے مطابق پہلا ایک لاکھ روپیہ وید پرچار کے جنرل فنڈ میں جانا چاہیئے۔ لیکن یہ بات بھی پوری نہ ہوگی۔ کیونکہ جو وعدے لئے جا رہے ہیں۔ وہ بے شمار کاموں کے لئے ہیں۔ اس لئے جو روپیہ نقد وصول ہو رہا ہے۔ وہ بھی کئی حصوں میں بٹ جائے گا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ پہلے ریزولیوشن کو منسوخ کر کے سبھا شتابدی کے دھن سے کچھ روپیہ "وید بھاشیہ" میں لگا دے۔ بہر حال جو کچھ ہو سکتا ہے۔ شتابدی کے اردھ پر [illegible] اس سمے سبھا کے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں۔ جس سے وید کا بھاشیہ کرایا جائے۔

لیکن یو۔پی سبھا کی اوستھا ان دو سبھاؤں سے بھن ہے۔ اسے ایک اُدار آریہ سجن نے پندرہ ہزار روپیہ نقد دے دیا ہے۔ اور پچاس ہزار تک دان کا وعدہ ہے۔ اگر کام اچھی طرح سے چلے۔ چنانچہ اس سبھا نے پچھلی سنوار تری سے کاریہ آرمبھ کر دیا ہے۔ اس لئے دوسری سبھاؤں کا اب یہ کرتویہ رہ گیا ہے۔ کہ یو۔پی سبھا کے اس کاریہ میں سہائتا کریں۔ اس وقت ساروویشک سبھا اور پنجاب سبھا کے پاس دھن نہیں۔ ہوتا تو بھی مناسب نہ تھا کہ تینوں سبھائیں علیحدہ علیحدہ یہ کام اپنے ہاتھ میں لیں۔ کیونکہ کام ایک ہی ہے۔ اس کو مختلف طریقوں سے کرنا شکتی کا دیئرتھ اپیوگ ہے۔ میری سمتی تو یہ ہے کہ یہ کام ساروویشک سبھا کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ پرانتیہ سبھائیں اسے دھن کی سہائتا دیں۔ کیونکہ وید کا بھاشیہ نہ کسی ایک پرانت کے لئے ہے۔ اور نہ کسی پرانت وشیش کا کاریہ ہے۔ یہ سارے آریہ سماج کا کاریہ ہے۔ کیول بھارت ورش کے نہیں۔ بلکہ سمست سنسار کے لئے ہے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکا۔ اس لئے ہمارا کرتویہ ہونا چاہیئے۔ کہ یو۔پی سبھا کو اپنا پورا سہیوگ دیں۔ سہیوگ کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا ایسی لوگ اپنا من اور شکتی اس کاریہ میں لگائیں۔ اور یا پھر اپنا دھن۔ میں

نہیں جانتا۔ کہ یو۔پی سبھا نے کیا پربندھ کیا ہے؟ لیکن میری سمتی میں یہ ہونا چاہیئے۔ کہ پہلے کچھ ودوان نرنتر اپنا سمے لگا کر وید بھاشیہ کو سمپورن کریں۔ اس کے بعد اس کے نریکشن کا کاریہ دوسرے ودوانوں کے سپرد کیا جائے۔ اور پھر بھاشیہ کاروں اور نریکشکوں کو ایک ستھان پر اکٹھا کر کے انتم نشچے کر دیا جائے۔ یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ بھاشیہ کار اور نریکشک کی پوزیشن میں کسی قسم کا فرق ہے۔ دونو اپنی اپنی جگہ اچھے اور ضروری ہیں۔ سمجھنا یہ چاہیئے۔ کہ کاریہ کو مختلف ودوانوں میں بانٹا گیا ہے۔ یہ کاریہ شانتی سے ہونا چاہیئے۔ اس کے متعلق کسی اشتہار بازی کی ضرورت نہیں۔ خاصکر جبکہ روپیہ کا پربندھ ہو گیا ہے۔ اس کے متعلق شیگھرتا کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ یہ کام چھ ماس میں ختم ہو یا ایک ورش میں۔ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ یہ اچھی طرح سر انجام پاتا ہے۔ ہم سب کی شبھ اچھیائیں اس کاریہ کے ساتھ ہونی چاہئیں۔ چونکہ ایک آریہ سجن نے دھن دے دیا ہے۔ اس لئے اس وقت دھنیوں کے لئے کوئی کام نہیں رہا۔ ہاں براہمنوں کا کام ابھی ہے۔ اور آریہ سماج کے تمام ودوانوں کا بلا لحاظ اس کے کہ ان کا وید کے بھاشیہ سے براہِ راست کوئی تعلق ہے یا نہیں۔ کرتویہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اس کام میں سہائتا دیں۔ اور سہائتا کا یہ کاریہ ہے۔ کہ وہ آج سے ویدوں کا وشیش سوادھیائے آرمبھ کر دیں۔ اور جو کٹھنائیاں انہیں پرتیت ہوں۔ ان پر نشان لگا دیں۔ تاکہ جب وید بھاشیہ سنسار کے سامنے آ جائے۔ تو ایسا ہو۔ کہ اس پر کوئی آکشیپ نہ کیا جا سکے۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ آریہ سماج کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ جس گرنتھ کو وہ ایشوری گیان سمجھتا اور بتاتا ہے۔ اسے سنسار ماتر تک پہنچانے کا پورا پورا یتن کرے۔ اور اس کا ایک ڈھنگ یہ ہے۔ کہ وید کا سرل بھاشیہ ہو۔ جسے سرو سادھارن سمجھ سکیں۔ انجیل اور قرآن کے ماننے والوں کی طرف سے ہمیشہ یہ مطالبہ رہا ہے۔ کہ جس گرنتھ کو تم ایشور کا گیان بتاتے ہو۔ اس کا انوواد ہمارے سامنے رکھو۔ تاکہ ہم جان سکیں۔ کہ اس کی قیمت کیا ہے۔ آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ اس مطالبہ کا جواب دے۔ اس کا یہ دعوی ہے۔ کہ جس دھرم کا وہ پرتی پادن کرتا ہے۔ وہ جاتی وشیش یا دیش وشیش کے لئے نہیں۔ بلکہ سمست سنسار کے لئے ہے۔ اور اس کا یہ دعویٰ تب ہی درست ٹھہرتا ہے۔ جب وہ اپنے دھرم گرنتھ کو مختلف بھاشاؤں کے ذریعہ سنسار کے سامنے رکھے۔ انجیل تو معلوم کتنی زبانوں میں ملتی ہے۔ لیکن قرآن کا ترجمہ بھی کئی ایک زبانوں میں ہو چکا ہے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ انجیل اور قرآن کا ترجمہ کرنا مشکل نہیں۔ وہ کتابیں زیادہ تر اپنے اپنے وقت کے حالات کا ریکارڈ ہیں۔ لیکن پھر بھی آریہ سماج دنیا کے سامنے اس وقت تک سرخرو نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ وید کا بھاشیہ مختلف زبانوں میں نہ کرے۔ ویدوں کے بھاشیہ انگریزی میں ملتے ہیں۔ اور یوروپ کی اور زبانوں میں بھی ہوں گے۔ لیکن وہ بھاشیہ وید کو اس کے واستوک روپ میں پیش نہیں کرتے۔ یہ شریہ رشی دیانند کو ہی پراپت ہے۔ کہ انہوں نے وید کا بھاشیہ ایک نئی شیلی سے کیا۔ اور ایک ایسی شیلی سے کیا۔ جو اسے سروتم گرنتھ سدھ کر سکتی ہے۔ آریہ سماج رشی دیانند کا پرتی ندھی ہے۔ اس لئے اس کا کرتویہ ہے۔ کہ جو کام رشی ادھورا چھوڑ گئے ہیں۔ اسے پورن کرے۔

(کرشن)

ویدک سنستھان کی ستھاپنا

ہمیں یہ سن کر بڑا ہرش ہوا ہے۔ کہ گزشتہ رشی بودھ پرو پر شری بابو مدن موہن جی سیٹھ پردھان سنیکت پرانت آریہ پرتی ندھی سبھا کی ادھیکشتا میں گورو کل برندابن میں ویدک سنستھان کی ستھاپنا ہو گئی ہے۔ وید تو پربھو کی کلیانی بانی ہے۔ بھگوان دیانند نے آریہ سماج کا تیسرا نیم ہی یہ مقرر کیا ہے۔ کہ "وید سب ستیہ ودیاؤں کی پستک ہے۔ اس کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے"۔ لیکن وید کی بھاشا چونکہ پرانی سنسکرت ہے۔ اس لئے سرو سادھارن کو اس نیم پر عمل کرنے میں مشکل پرتیت ہو رہی تھی۔ اور آریہ جگت میں دیر سے اس امر کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ کہ چاروں ویدوں کا کوئی ایسا سرل ہندی میں بھاشیہ ہونا چاہیئے۔ جس سے سرو سادھارن کے لئے ویدوں کے ایشوری گیان کو جاننا سمجھنا ممکن ہو سکے۔ چنانچہ مذکورہ ویدک سنستھان کی ستھاپنا سے جنتا کی وہ خواہش پوری ہو گئی ہے۔ اس سنستھان کی قائمی سے آریہ جگت کو یہ بھی آشا رکھنے کا موقع مل گیا ہے۔ کہ چاروں ویدوں کے مستند بھاشیہ دوسری زبانوں میں بھی تیار ہو سکیں گے۔ اور ودھرمی لوگوں کی طرف سے آئے دن جو یہ اعتراض کیا جاتا تھا کہ آریہ سماجی ویدوں کے متعلق بڑے چوڑے دعادی تو بہت کرتے ہیں۔ لیکن ویدوں کو دوسری زبانوں کی ہوا نہیں دکھلاتے۔ اس کا بھی ہمیشہ کے لئے جواب مل جائے گا۔

Haridwar. Digitized by eGangotri

"دیانند مٹھ"

"دیانند مٹھ" کا وچار آریہ جگت کے سامنے رکھ چکا ہوں۔ ادیش یہ ہے۔ کہ ویدک دھرم کے سنیاسی اپدیشک پیدا کئے جائیں۔ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا برسوں منتری رہا ہوں۔ میرا یہ تجربہ ہے۔ کہ گرہستھی اپدیشکوں کو بھرمن کرنے میں بہت سی کٹھنائیوں کا سامنا ہوتا ہے۔ اپدیشکوں کو سبھا کے ادھیکاریوں سے جو شکایتیں رہتی ہیں۔ وہ ۵۰ فیصدی دور ہو جائیں۔ اگر انہیں لگاتار دورہ پر نہ رہنا پڑے۔ لیکن ادھیکاری بھی وِوش ہیں۔ انہوں نے آریہ سماجوں کے اُتسووں کا پربندھ کرنا ہے۔ انہوں نے دیش میں پرچار کا بھی پربندھ کرنا ہے۔ اس لئے ان کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں۔ کہ اپدیشکوں کو دورہ پر بھیجیں۔ جتنا آرام وہ انہیں دے سکتے ہیں۔ انسان کے لئے کافی نہیں۔ اور اس سے زیادہ ادھیکاری دے نہیں سکتے۔ اپدیشک بھی سچے ہیں۔ اور ادھیکاری بھی۔ ایک نوجوان اپدیشک وواہ کرتا ہے۔ اتفاق ہے۔ کہ اس کی ماں بھی نہیں۔ وہ اپنی نوجوان دھرم پتنی کو کیسے کہاں بھیجے۔ اور اگر اس کی ماں ہو۔ تو بھی ضروری نہیں۔ کہ ماتا پتا اپنے پتر اور پتر بدھو کے پاس رہ سکیں۔ ایسی حالت میں وہ نوجوان اپدیشک اپنی پتنی کی رکھشا کا کیا پربندھ کرے۔ اور اگر سبھا کا منتری اُسے دورہ پر بھیجے۔ تو اس سے کیا کام لے؟ یہ میرا ہی تجربہ نہیں۔ بلکہ ہر اُس شخص کا ہے۔ جس نے سبھا میں کام کیا ہے۔

پربندھ کیا ہو؟ اپدیشکوں کو پروہت بنا کر دیش یا استھانوں میں رکھا جائے۔ لیکن اس سے ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ اس اوستھا میں اپدیشک اپنے صدر مقام اور اس کے ارد گرد ہی پرچار کر سکتے ہیں۔ لیکن سماجوں کے وارشک اُتسووں کا کیا بنے؟ اتنے اپدیشک نہیں۔ کہ ہر ایک جگہ بھیجے جا سکیں۔ اور اپدیشکوں کا ایک جتھہ صرف اُتسووں کے لئے ہو۔ اس مشکل کا حل ایک ہی ہے۔ کہ آریہ سنیاسی بھاری تعداد میں تیار کئے جائیں۔ جو اپدیش کا کام اپنے ہاتھ میں لے سکیں۔ اُن کے لئے چونکہ پریوار کا کوئی جھنجھٹ نہ ہوگا۔ اس لئے بے فکر ہو کر پھر سکیں گے۔ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج نے دیانند اپدیشک ودیالیہ سے الگ ہو کر یہ کام اپنے ہاتھ میں لینے کا نشچہ کیا ہے۔ درحقیقت یہ وچار اُس وقت ہوا تھا جبکہ وہ ودیالیہ کے آچاریہ تھے۔ میں نے اُن سے یہ پرارتھنا کی تھی۔ کہ آپ یہ کام اپنے ہاتھ میں لیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ اپدیشک ودیالیہ سے الگ ہو کر سوچ سکیں گے۔ جب وہ الگ ہو گئے۔ تو میں نے اپنی پرارتھنا کو دوہرایا۔ جسے سویکار کر کے اب وہ اس کام کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔

اُن کا نشچہ یہ ہے۔ کہ یہ مٹھ امرتسر میں قائم کیا جائے۔ اس لئے کہ وہاں کے ہندوؤں میں جو زیادہ تر ویوپاری ہیں۔ دان کا بھاو زیادہ ہے۔ اس قسم کا انسٹی ٹیوشن جس آسانی سے وہاں چل سکتا ہے۔ کسی اور شہر میں نہیں چل سکتا۔ وہاں زمین خرید نے کے لئے دھن چاہیے۔ اس کے بعد سادھوؤں کی کٹیاں بھی بن جائیں گی۔ اور میں مٹھ کو چلا نے کے لئے دان بھی آتا رہے گا۔ اس سمبندھ میں آریہ سماج جام پور کے اُتساہی منتری مہاشہ گنیش دت جی آریہ کا یہ پرستاو ہے۔ کہ "دیانند مٹھ" گوروردت بھون میں اپدیشک ودیالیہ کے ساتھ ہی استھاپت کیا جائے۔ جس اُدیش کو سنمکھ رکھ کر انہوں نے یہ پرستاو کیا ہے۔ اس کی میں پرشنسا کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ آریہ سماج کی شکتی کیندرت رہے۔ لیکن اس پرستاو پر عمل کرنا مشکل ہے۔ کارن یہ کہ گوروردت بھون میں جگہ نہیں۔ اور ہے۔ تو بہت گراں۔ اور اگر سبھا جگہ دینا بھی سویکار کرے۔ تو عمارت کے لئے دھن اکٹھا کرنا مشکل ہوگا۔ سب سے بڑی کٹھنائی میری درشٹی میں یہ ہے۔ کہ گوروردت بھون کا واتاورن سادھوؤں کے لئے انوکول نہیں۔ اس دشٹی پر اور بھی وچار کیا جا سکتا ہے۔ "دیانند مٹھ" کہاں رہے؟ اس کے متعلق انتم نشچہ نہیں ہوا۔ شری سوامی جی کا وچار یہ ہے۔ کہ یہ امرتسر میں رہے۔ اور وہ اسے اس استھان کے لئے سرو اُتم استھان سمجھتے ہیں۔ کنتو یدی امرتسر سے کوئی بہتر استھان پیش کیا جائے۔ تو سوامی جی کو وہاں بیٹھنے میں بھی سنکوچ نہ ہوگا۔

جن آریہ پرشوں کو اس کاریہ سے سہانوبھوتی ہے۔ انہیں چاہیے۔ کہ شری سوامی جی سے "سوتنترانند آشرم۔ ہیرا مارکیٹ۔ امرتسر" کے پتہ پر پتر ویوہار کریں۔ جن سجنوں کو اس کام سے دلچسپی ہے۔ یا ہو سکتی ہے۔ اُن سب کو سمجھا کر بھی امرتسر میں استھاپت کرنے کے استھان آدی کا انتم نشچہ کیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ مٹھ ضرور [illegible]

پنڈت بشمبر ناتھ جی کی علالت

سمست آریہ جگت میں یہ سماچار بڑے رنج سے سنا جائے گا۔ کہ گوروکل کانگڑی کے سابق مکھ ادھشٹاتا اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سابق اپ پردھان پنڈت بشمبر ناتھ جی ایک ماہ سے بستر علالت پر دراز ہیں۔ اُن کی شکایت کی ابتدا ۵ فروری سے ہوئی۔ اور اس طرح ہوئی۔ کہ وہ صبح کے وقت حسب معمول آسنوں کے ذریعہ ویایام کر رہے تھے۔ اُس وقت انہیں سردی محسوس ہوئی۔ اور سُن سے ہو گئے۔ انہوں نے ایسا محسوس کیا۔ کہ گویا اُن کے دل کی حرکت بھی بند ہو گئی ہے۔ اس پر وہ لیٹ گئے۔ جب بدن میں کچھ طاقت آئی۔ تو نیچے آ گئے۔ سمجھا یہ گیا۔ کہ انہوں نے کوئی غلط آسن کیا ہے۔ جو انہیں نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اس لئے پہلے چار پانچ دن تو اس غلطی کی تلافی ہی ہوتی رہی۔ لیکن جب افاقہ نہ ہوا۔ تو طبی امداد حاصل کی گئی۔ ڈاکٹروں نے معائنہ کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ سردی لگ گئی ہے۔ اور نمونیا کی خفیف سی شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ باقاعدہ علاج شروع کیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نمونیا وغیرہ کی شکایت رفع ہو گئی۔ کھانسی بھی جاتی رہی۔ اور چھاتی کے درد وغیرہ کی شکایت بھی نہ رہی۔ حرارت بھی کم ہونے لگی۔ اس پر اُمید ہو گئی۔ کہ جلد اچھے ہو جائیں گے۔ لیکن اتفاق یہ ہے۔ کہ حرارت کم ہو کر پھر بڑھ جاتی ہے۔ ایک دفعہ پہلے بھی حرارت کم ہو گئی تھی۔ اور ڈاکٹروں نے یہاں تک بھی کہہ دیا تھا۔ کہ اب کسی دوائی کی ضرورت نہیں۔ آرام کافی ہے۔ لیکن پھر حرارت میں اضافہ ہو گیا۔ دوسری بار بھی ایسا ہی ہوا۔ ٹمپریچر گرتے گرتے نارمل کے پاس آ گیا۔ لیکن پھر ایک دم ایک سو سے اوپر چڑھ گیا۔ اب پھر کم ہو رہا ہے۔ لیکن ابھی ۹۹ سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے۔ کہ اب نمونیا وغیرہ کا مطلق کوئی اثر باقی نہیں۔ اور یہ ٹمپریچر بھی آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گا۔ لیکن پھر بھی اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ انہیں چارپائی پر لیٹے ایک ماہ ہو گیا ہے۔ کوشش جاری ہے۔ علاج اور سیوا باقاعدہ ہو رہی ہے۔ اُمید کرنی چاہیے۔ کہ وہ جلد تندرست ہو جائیں گے۔

پنڈت بشمبر ناتھ جی کی لمبی علالت اس لئے حیرت کا موجب بن رہی ہے۔ کہ وہ ایک شاندار صحت کے مالک ہیں۔ بڑی تو کیا معمولی شکایت بھی انہیں برسوں تک نہیں ہوتی۔ کھانے پینے۔ سونے جاگنے اور سیر و ویایام وغیرہ میں بڑے باقاعدہ ہیں۔ اُن کا جیون سنیم کا جیون ہے۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اُن کا سنیم ہی اس وقت اُن کے کام آیا ہو۔ ورنہ جس طرح نمونیا کا اُن پر حملہ ہوا تھا۔ انہیں زیادہ کشٹ اُٹھانا پڑتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایک ایک آریہ بھائی کی ہاردک اِچھا ہوگی۔ کہ وہ شیگھر سواستھ پراپت کریں۔

(کرشن)

۴۴ آریہ سماج کی ایک حقیقی ضرورت کو پورا کرے گا۔ اور آریہ جگت کی سہانوبھوتی اس کے ساتھ ہوگی۔

(کرشن)

سرکاری سکوں پر ہندی کے اکھشر ہونے چاہئیں

سارے ہندو جگت کو دیر سے حکومت کے خلاف یہ شکایت ہے۔ کہ اس کا سلوک ہندی بھاشا سے سوتیلی ماں کا سا ہے۔ وہ جتنی انگریزی اور اُردو کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ اُتنی ہندی کی نہیں کرتی۔ لیکن حکومت کی طرف سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ باوجود مکرر سمرن کرانے کے اس شکایت کو دور کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اب ہمیں یہ سُن کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ بھائی پرمانند جی ایم۔ ایل۔ اے نے وائسرائے کے پرائیویٹ سیکرٹری اور فنانس ممبر حکومت ہند سے یہ درخواست کی ہے۔ کہ روپیہ کے سکہ پر انگریزی اور اُردو حروف کے ساتھ ساتھ ہندی بھاشا میں بھی "[illegible]" (ایک روپیہ) کے الفاظ کندہ کئے جائیں۔ اب حکومت کے لئے موقعہ ہے کہ وہ ہندو جگت کی اس دیرینہ شکایت کو دور کرے۔ اور خاص کر اس موقعہ پر جبکہ ہندوستان کے نئے بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد نئے سکے تیار کئے جانے والے ہیں۔ ہمیں اُمید کرنی چاہیے۔ کہ حکومت بھائی جی کی اس درخواست کو شرف قبولیت بخش کر سارے ہندو جگت کو یہ سمجھنے کا موقعہ دیگی۔ کہ حکومت اُن کے جذبات کی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection

قومیت کش تحریک

سر عبدالقیوم وزیر تعلیم صوبہ سرحد نے تو اپنے ایک بیان میں کہہ ہی دیا ہے۔ کہ صوبہ سرحد کی زبان اردو ہے۔ خواہ اس صوبہ میں پانچ فیصدی اشخاص بھی شستہ اردو نہ رکھتے ہوں۔ اب صوبہ پنجاب کی کونسل میں ذیل کی قومیت کش تحریک کے پیش کرنے کی چرچا بھی سنائی دے رہی ہے۔ خان بہادر سردار حبیب اللہ خان نے پنجاب کونسل کے آئیندہ اجلاس میں یہ تحریک پیش کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ کہ پنجاب کی سرکاری عدالتوں کی زبان ہندوستانی یعنی سلیس اردو ہو۔ اور رسم الخط رومن کر دیا جائے ۔۔

("بندے ماترم" ۸ فروری)

خان صاحب کو مذکورہ قسم کی قومیت کش تحریک پیش کرنے سے پہلے اہل پنجاب سے استصواب کر لینا چاہئے تھا۔ کہ ان کی اس تحریک کے متعلق کیا رائے ہے۔ ہم خان صاحب کو یہ بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ جب کوئی بھی سکھ گورمکھی رسم الخط کو۔ کوئی بھی ہندو ہندی رسم الخط کو اور کوئی بھی مسلمان عربی رسم الخط کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو پھر وہ اپنی قومیت کش تحریک کو کس کے فائدہ کے لئے کونسل میں پیش کرنا چاہتے ہیں؟ ہاں اگر وہ یہ تحریک اپنی مخصوص جماعت کے اشارہ پر پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو ان کی مرضی۔ لیکن ہماری رائے میں تو ان کی تحریک پنجاب کے موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے تقریباً ناممکن العمل ہے ۔۔

سینما کے متعلق پابندیاں

ابتدا میں سینما کی بدعت یوروپ سے شروع ہوئی۔ اب آہستہ آہستہ جگہ جگہ تعلیم یافتہ ممالک میں پھیلتی جا رہی ہے۔ دنیادار لوگوں کے لئے خواہ سینما [illegible] کی تفریح ہو۔ لیکن جہاں تک طلباء کا تعلق ہے۔ یہ مفید سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس سے ان کی توجہ جائز مشاغل سے ہٹ کر مخرب اخلاق رسائل کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔ سینما کی اس خرابی کو دیکھ کر ہی مسٹر جی۔ داس نے اسمبلی میں یہ تحریک پیش کی ہے۔ کہ سینما کے متعلق طالب علموں پر پابندیاں عائد کی جائیں۔ اور جو طلباء ان پابندیوں کو توڑیں۔ نہ صرف ان کو مستوجب سزا قرار دیا جائے۔ بلکہ جن کی نگرانی میں اکثروں کی ڈھیلی نگرانی کی وجہ سے ان کو پابندیوں کے توڑنے کی جرأت ہو۔ ان کو بھی سزا کا مستحق قرار دیا جائے۔ اور ساتھ ہی ان سینما کے منتظموں کو بھی سزا دی جائے جن کی ترغیب میں آکر نوجوان طلباء اپنے مطالعہ کے اوقات کا خون کر کے ایکٹروں اور ایکٹریسوں کی اخلاق سوز حرکات کو دیکھنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ گو یہ بل بظاہر دور رس معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ان والدین یا گارڈینوں کو جو یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ان کے بچوں کو سینما کی بدولت ان کی محنت کی کمائی کا روپیہ بھی تباہ کرنا اور ساتھ ہی مخرب اخلاق عادات کا گرویدہ ہونا پڑتا ہے۔ وہ اس بل کے مصنف کو سو جان سے دعائیں دیں گے ۔۔

مداخلت کرنے سے انکار

ہمیں یہ سن کر بڑا دکھ ہوا ہے۔ کہ آنریبل ایجنٹ ٹو گورنر جنرل ریاست ہائے پنجاب نے ریاست بہاولپور کے معاملہ میں مداخلت کرنے سے بدیں وجہ انکار کر دیا ہے۔ کہ ریاست میں جو ایجی ٹیشن اس وقت پائی جاتی ہے اسے کسی طرح بھی حق بجانب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگر ایجنٹ صاحب ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیتے۔ کہ کس قسم کی سیاسی ایجی ٹیشن کو حق بجانب قرار دیا جا سکتا ہے؟ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ ہاں اگر ریاست کی ہندو اقلیت اس امر کی مستحق نہیں کہ (Paramount Power) اسے اپنی حفاظت کا مستحق سمجھے اور اس کی شکایات کا ازالہ کر دے۔ تو علیحدہ امر ہے۔ جب حکومت ہند کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے افسروں نے اس سے قبل کشمیر۔ الور اور کپورتھلہ کے معاملات میں دخل دیا ہے۔ تو پھر بہاولپور کے ہندوؤں اور سکھوں کی شکایات کے متعلق کیوں ایسی سرد مہری روا رکھی جا رہی ہے؟ کہ انہیں نواب صاحب کے رحم پر چھوڑا جا رہا ہے ۔۔

ڈاکٹر اقبال چپ ہو گئے!

پچھلے دنوں ڈاکٹر سر محمد اقبال نے اس بناء پر انجمن حمایت اسلام سے مستعفی ہو جانے کی دھمکی دی تھی۔ کہ اگر مرزائیوں کو انجمن کی کمیٹی سے خارج نہ کیا گیا۔ تو میں انجمن میں کام نہیں کروں گا۔ اس پر پنڈت جواہر لال جی نہرو نے آپ سے یہ سوال کیا تھا۔ کہ ڈاکٹر صاحب! آپ مرزائیوں کو تو اس بناء پر مسلمان قرار نہیں دیتے۔ کہ وہ حضرت محمد کے بعد بھی نبوت کا دروازہ بند نہیں سمجھتے۔ لیکن سر آغا خان کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ جو قرآن اور ختم نبوت دونوں کا ہی قائل نہیں۔ اور خود خدا بنا ہوا ہے۔ بجائے اس کے کہ ڈاکٹر صاحب پنڈت جی کے سوال کا کوئی معقول جواب دیتے۔ آپ چپ سادھ گئے ہیں ۔۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کو مرزائیوں کے خلاف جو اعتراض تھا۔ وہ مسلمانوں میں اپنی ساکھ بڑھانے کے لئے تھا۔ ورنہ عقائد سے ان کا کسی قسم کا واسطہ نہ تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ سر اقبال سر آغا خان کی زیر قیادت کام کرنے سے انکار نہیں کرتے۔ کیونکہ عقائد کے اختلاف کے باوجود سر آغا خان کی مسلمانوں کی نظر میں قدر ہے۔ اور ساتھ ہی وہ حکومت کا منظور نظر ہے ۔۔

کٹاس راج یاتری ٹیکس

ضلع جہلم میں کٹاس ایک ایسا مقام ہے جہاں کہ بیساکھی کے موقعہ پر ہندو استری پرش کثیر تعداد میں اشنان کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ اس دن وہاں اشنان کرنے میں بڑا مہاتم ہے۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ بورڈ جہلم اس کوشش میں مصروف ہے۔ کہ وہاں اشنان کے لئے جانے والے یاتریوں پر ٹیکس کی شرح میں بھاری اضافہ کیا جائے۔ اور اس اضافہ کو اتنی وسعت دی جائے۔ کہ اس کی زد سے نہ بچے بچ سکیں۔ اور نہ استریاں۔ معلوم نہیں ہوتا کہ ڈسٹرکٹ بورڈ جہلم کے ممبروں کو یہ خیال کیوں نہیں آتا۔ کہ کسی فرقہ کے مذہبی خیالات پر ٹیکس لگانا سخت قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں کٹاس راج کی طرح ہزاروں ایسے مقامات ہیں۔ جن کے ساتھ مختلف فرقے کسی نہ کسی قسم کے تقدس کا خیال وابستہ کرتے ہیں۔ اور یہ پسند نہیں کر سکتے۔ کہ ان کے تقدس کے جذبہ پر بھی اول تو کسی قسم کا ٹیکس لگایا جائے۔ اور پھر اسی کی شرح میں اضافہ کرنے کی کوشش کی جائے ۔۔

ہندی ساہتیہ سمیلن کی صدارت

ہندی ساہتیہ سمیلن کے اگلے اجلاس کے انعقاد میں اب زیادہ سمے نہیں رہا۔ اس کے لئے اب صدر کے انتخاب پر وچار ہو رہا ہے۔ ایک طرف سے یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔ کہ یہ عہدہ منشی پریم چند جی کو پیش کیا جائے۔ ہم اس تحریک کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ منشی پریم چند جی اردو کے بہترین لیکھک تھے۔ اس میدان میں انہوں نے کافی سے زیادہ نام پایا۔ لیکن ہندی بھاشا کے پریم سے پریرت ہو کر وہ اس میدان میں آگئے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں انہوں نے ہندی لٹریچر میں اونچا پایہ حاصل کر لیا۔ اور یہاں تک شہرت حاصل کی۔ کہ ہندی جگت کا بچہ بچہ آپ کے نام نامی سے اچھی طرح واقف ہو چکا ہے۔ ان کی ہندی تصانیف کو یہ شہرت حاصل ہے۔ کہ ان کے ترجمے مختلف زبانوں میں کئے گئے ہیں۔ اس لئے ہمارے خیال میں ہندی کے اس عاشق زار کو یہ عہدہ دینا زیادہ پسندیدہ ہوگا۔ اور اس سے بہت سے دوسرے ہونہار نوجوانوں کی حوصلہ افزائی ہوگی ۔۔

شریمتی کملا نہرو چل بسیں

کون سا ہندوستانی ہے۔ جسے یہ سن کر دکھ نہ ہوا ہوگا۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی دھرم پتنی شریمتی کملا نہرو جنیوا میں جہاں کہ وہ تبدیل آب و ہوا کے خیال سے تشریف لے گئی تھیں۔ اپنی مانش دیہی کو داغ مفارقت دے گئی ہیں۔ شریمتی جی کی صحت کئی برسوں سے خراب چلی آ رہی تھی۔ لیکن آپ کے اندر ماتر بھومی کی سیوا کا جذبہ اس قدر گھر کر چکا تھا۔ کہ آپ اپنی کمزور صحت کی پرواہ نہ کرتی ہوئی بھی اپنے پتی دیو جی کے شانہ بشانہ دیش کی خاطر ہر ایک قسم کی مصیبت کا خیر مقدم کرنے کو تیار رہتی تھیں۔ اپنے پتی دیو جی کی طرح وہ کئی بار جیل میں گئیں۔ اور وہیں سے تپدق کا نامراد مرض لے کر آئیں۔ جس نے ان کو عین عالم شباب میں اپنے دیش اور کنبہ سے چھین لیا۔ شریمتی جی چل بسی ہیں۔ اور اپنی ماتر بھومی کو سونا چھوڑ کر رخصت ہو گئی ہیں۔ مگر آنے والی نسلوں کو اپنے جیون سے یہ سبق دے گئی ہیں۔ کہ دیش کے پروانے کس طرح دیش کی ویدی پر اپنے جیون کی آہوتی دے سکتے ہیں ۔۔

غیر مسلم اخبارات کی ضمانتیں واپس کرو!

حال ہی میں حکومت پنجاب نے مسٹر جناح کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ شہید گنج کے قضیہ کے متعلق جن جن مسلم اخبارات سے ضمانتیں طلب کی گئی ہیں۔ یا جن کی ضمانتیں ضبط ہو چکی ہیں۔ ان سب کو لوٹا دیا جائے۔ ہم جہاں حکومت کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ وہاں اس سے یہ توقع بھی رکھتے ہیں۔ کہ اس سلسلہ میں جن ہندو اور سکھ اخبارات کی ضمانتیں ضبط کی جا چکی ہیں۔ وہ بھی واپس کر دی جائیں گی۔ کیونکہ مسلمانوں کا اس بارہ میں شروع سے ہی رویہ جارحانہ تھا۔ اور ہندوؤں اور سکھوں نے جو کچھ کیا۔ وہ محض مدافعانہ تھا۔ اور مسلمانوں کی نسبت [illegible] کا مستحق تھا۔

اب جبکہ سارا قضیہ [illegible] ہو گیا ہے۔ ہمارا خیال ہے [illegible]

Haridwar. Digitized by eGangotri

جبرائیل کی آمد

مسلمانوں کا خیال ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب کو جو وحی آتی تھی۔ وہ بسا اوقات فرشتہ جبرائیل کی معرفت آتی تھی۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ حضرت جبرائیل حضرت محمد صاحب کے پاس آئے۔ لیکن دروازہ پر تصویر تھی۔ گھر میں ایک تصویر دار پردہ اور ایک کتا دیکھ کر واپس لوٹ گئے۔ چنانچہ حدیث کے اصل الفاظ یوں ہیں :-

"رسول اللہ نے فرمایا کہ جبرائیل میرے پاس آئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ گزشتہ رات کو میں تمہارے پاس آیا تھا۔ مگر گھر میں داخل ہونے سے یہ امر مانع ہوا۔ کہ دروازہ پر تصویریں تھیں۔ اور گھر میں ایک تصویر دار پردہ تھا۔ اور نیز گھر کے اندر ایک کتا تھا"

("اہلحدیث" - ۲۸ فروری)

اگر فی الواقع مذکورہ بالا واقعہ درست ہے۔ تو اس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ آج کل دنیا کے کسی بھی ملک میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ کہیں بھی کوئی ایسی جگہ دیکھنے میں نہیں آتی۔ جہاں یہ تینوں ممنوع چیزیں عزت کی نگاہ سے نہ دیکھی جاتی ہوں۔ ساتھ ہی جبرائیل کی آمد کی حدیث سے اتنا بھی ثابت ہو گیا۔ کہ اللہ میاں نے آج معلم الملکوت کو جنت سے نکالا۔ تو کوئی بڑا مبالغہ نہیں رہا۔ کیونکہ معلم الملکوت نے تصویروں اور تصویر دار پردوں کو ایجاد کر کے اللہ میاں کے ایلچی حضرت جبرائیل کا مہذب دنیا میں آنا بند کر کے یہ ثابت کر دیا۔ کہ اللہ میاں اگر اس سے عدم تعاون کر سکتا ہے۔ تو وہ بھی اس کے بڑے قاصدوں کو اپنے مقبوضہ علاقہ میں پھٹکنے کی اجازت نہیں دے سکتا ::

اغوا ہے یا نکاح؟

مسلمانوں میں جس طرح فرقہ اناث کی تذلیل کی گئی ہے۔ اس طرح کسی دوسرے مذہب میں نہیں کی گئی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بعض حالات میں عورت کو ویسی طرح چلنا پڑتا ہے۔ جس طرح اسے وہ شخص چلائے جس کے قبضہ میں وہ ہے۔ خواہ وہ اسے کسی کی منکوحہ بنا لے۔ خواہ داشتہ۔ ملاحظہ ہو ذیل کا سوال و جواب جو کہ ایک اسلامی اخبار میں شائع ہوا ہے :-

س ۱۳۳ ایک چودہ سالہ لڑکی کو ایک عورت جو اس کے ورثاء سے بھگا کر لے گئی۔ اور اس نے اپنے بھائی سے نکاح کر دیا۔ لڑکی سے مجسٹریٹ کے ہاں درخواست بھی لکھوا دی۔ کہ میں خود مختار ہوں۔ لڑکی کے ورثاء نے لڑکی کی عمر کا سرٹیفکیٹ لیکر پولیس میں پرچہ دے دیا۔ پولیس نے لڑکی ورثاء کو دلوا دی۔ اور ملزموں کو چھوڑ دیا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ جو نکاح ولی کی غیر حاضری و عدم رضا میں ہوا۔ وہ جائز ہے یا نہیں؟ اور لڑکی بھی اس نکاح پر ناخوش ہے ::

(مولوی محمد دین از نور پور راعیاں گجرات)

ج ۱۳۳ اغوا شدہ لڑکی کا نکاح جو بغیر ولی کے ہوا ہے۔ محدثین کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث کا نکاح الا بولی مرسلا۔ اس لئے ان کے نزدیک نکاح ثانی جائز ہے۔ حنفیہ اس کے خلاف ہیں۔ ان کے نزدیک بالغہ خود مختار بھی ہے۔ محدثین کا مذہب باد لیل ہے۔ واللہ اعلم ::

("اہلحدیث" - ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء)

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ جب لڑکی بالغہ خود مختار ہے۔ پھر اس کا نکاح ثانی کس حیثیت میں جائز ہے؟ ہاں اگر پہلا نکاح محض اغوا تھا۔ تو پھر جن مولویوں نے اس کا انتظام کیا۔ انہوں نے اسے کیسے پڑھا دیا۔ اور حاضرین نکاح نے اس میں کیسے شمولیت اختیار کی؟

سرحد کی خونی سرزمین

ہندوستان میں صرف صوبہ سرحد ہی ایسا صوبہ ہے۔ جہاں ہندو اقلیت کے مقابلہ میں مسلم اکثریت کو ہر قسم کی رعایت حاصل ہے۔ لیکن اس صوبہ کی اخلاقی حالت یہ ہے۔ کہ یہاں سب سے زیادہ جرائم کبیرہ کا ارتکاب ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں کا کوئی عالم ان کی روک تھام کی کوشش نہیں کرتا۔ چنانچہ سرکاری رپورٹوں سے پتہ لگتا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۳۵ء کے دوران میں سرحدی اضلاع میں ۵۰۷ قتل کی وارداتیں ہوئیں۔ اور سنہ ۱۹۳۶ء میں ۴۹۸ ہوئیں۔ قتل کی اس قدر وارداتوں کے رونما ہونے کا صرف ایک ہی نتیجہ نکل سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اس صوبہ میں انسانی جان کو جو کہ پرماتما کی پاک امانت ہے۔ چنداں وقعت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا جب اس صوبہ میں انسانی جان کو اتنا حقیر سمجھا جاتا ہے۔ تو باقی مخلوقات کے ساتھ نہ معلوم کیا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ حکومت وقت اس صوبہ میں انسانی جانوں کے اس قدر کثیر اتلاف کو روکنے کے لئے ایسے طریقے اختیار کرے۔ جن سے یہاں کی آبادی میں قتل و غارت کے واقعات کے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا ہو جائے ::

قاتل کی برسی پر جلوس کی بارات

مہذب حکومتیں صرف سیاسی انارکزم کا ہی قلع قمع نہیں کرتیں۔ بلکہ مذہبی انارکزم کا بھی سدباب کرتی ہیں۔ لیکن ہندوستان کے سرکاری حکام کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ وہ سیاسی انارکزم کو دبانے کے لئے تو ہر وقت چوکنے رہتے ہیں۔ لیکن مذہبی انارکزم کی حوصلہ شکنی سے کتراتے ہیں۔ افسروں کی اس کمزوری کا چونکہ تشدد پسند طبقہ کو پورا پورا علم ہے۔ اس لئے وہ کبھی سوامی شردھانند جی کے قاتل عبد الرشید کا عرس مناتے ہیں۔ اور کبھی مہاشہ راجپال جی کے قاتل علم دین کے مزار پر چراغ روشن کرتے ہیں۔ تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کے ہندو ساہوکار لالہ پال سنگھ کے قاتل محمد صدیق کو پھانسی پائے ہوئے ایک سال کے قریب گزر چکا ہے۔ اب بعض مسلمان جنہوں نے اس قاتل کو غازی کا خطاب دیدیا تھا۔ اس کی برسی منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے متعلقہ حکام سے اس برسی کے موقعہ پر ایک جلوس نکالنے کی بھی اجازت لے لی ہے۔ مسلمانوں کی ذہنیت پر تو افسوس کرنا بے سود ہے۔ کیونکہ ان کی نگاہ میں مذہبی انارکزم چنداں مکروہ نہیں۔ لیکن جن حکام نے مسلمانوں کو اس موقعہ پر جلوس نکالنے کی اجازت دی ہے۔ ان سے ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا وہ پسند کرتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں مذہبی انارکزم کے حامی دندناتے پھریں۔ اور مفروضہ غازیوں کو (Hero) کر کے ان کے جلوس نکال کر دوسروں کی چھاتی پر مونگ دلتے رہیں۔ اگر وہ یہ پسند کرتے ہیں۔ تو وہ نہ صرف قاتلانہ ذہنیت کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ بلکہ ان سرکاری عدالتوں کے فیصلوں کی بھی توہین کرتے ہیں۔ جنہوں نے قاتلوں کو مجرم قرار دیکر مستوجب سزا ٹھہرایا تھا۔ ہمیں امید ہے۔ کہ حکومت پنجاب اس معاملہ میں دخل دیکر اس قسم کے جلوسوں کو بند کرنا ہی ضروری سمجھے گی ::

پیشگوئی ہے یا اٹکل پچو؟

قادیان شریف کے مفتی محمد صادق نے اپنے بڑے مرزا کو مسیح موعود ثابت کرنے کے لئے ذیل کی پرانی روایت شائع کروائی ہے :-

"چنانچہ فی المور میں لکھا ہے۔ کہ وہ شادی کرے گا۔ اور اس کے بعد اس کا بیٹا جانشین ہوگا۔ ملاحظہ ہو فی المور مولفہ پادری مطبوعہ سنہ ۱۸۰۰ء صفحہ ۴۳"

("فاروق" - ۲۸ فروری)

مفتی صاحب اگر حوالہ نقل کرتے وقت یہ بھی واضح کر دیتے۔ کہ آنے والا مسیح کتنی زمینی شادیاں کرے گا۔ اور کتنی آسمانی۔ تو معاملہ زیادہ واضح ہو جاتا۔ اور اگر ساتھ ہی یہ بھی بتا دیتے۔ کہ جانشینی کا فخر زمینی شادی کے نتیجہ کو حاصل ہوگا۔ یا آسمانی نکاح کے نتیجہ کو۔ تو پھر دنیا بھی یہ فیصلہ کر سکتی۔ کہ آیا مفتی صاحب کسی آسمانی پیشگوئی کا ذکر کر رہے ہیں۔ یا محض اٹکل پچو سے کام لے رہے ہیں ::

کشف ہے یا گپ شپ؟

بابو مرزائی محمد عبد الحق نامی ایک مرزائی اخبار میں ذیل کی عبارت شائع فرماتے ہیں :-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اور نشانوں کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں آپ نے ایک کشف لکھا ہے۔ جو سرخی کے چھینٹوں کے متعلق ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ :-

"اب تک بعض کپڑے میاں عبد اللہ کے پاس موجود ہیں۔ جن پر بہت سی سرخی پڑی تھی۔ اور میاں عبد اللہ زندہ موجود ہیں۔ اور اس کشف کو حلفاً بیان کر سکتے ہیں" (تریاق القلوب صفحہ ۳۲ بحوالہ عقائد مرزا صفحہ ۵)

("فاروق" - ۲۸ فروری)

کاش میاں "فاروق" ان کپڑوں کا ہمیں بھی درشن کرا دیتے۔ تاکہ ہم یہ دیکھ سکتے۔ کہ سرخی کس قسم کی ہے۔ اور کتنی مدت سے میاں عبد اللہ کے کپڑوں پر آرام کر رہی ہے گزر گئی۔ یاد رہے کہ ہم سرخی کا ہی کیمیاوی معائنہ کریں گے۔ اور ڈاڑھی والے میاں صاحب کو حلفاً بیان کرنے کے لئے مجبور نہ کریں گے ::

سرحدی ناہٹ کی "نہ"

صوبہ سرحد کے ہندو گورمکھی کو سرکار کے خلاف ملک بھر میں پچھلے دنوں جو زبردست اندولن ہوا تھا اس سے یہ آشنا ہو گیا تھا۔ کہ شاید اسے منسوخ کر دیا جائے یا اس کی کم از کم ایسی ترمیم کی جائے۔ کہ سکھوں اور ہندوؤں کی اشک شوئی ہو سکے۔ لیکن حال ہی میں سر عبد القیوم وزیر تعلیم صوبہ سرحد نے جو بیان دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے سرحدی ناہٹ اپنی ضد کو ترک کرنے کو تیار نہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ صوبہ سرحد کی زبان اردو ہے۔ اور اردو ہی رہے گی۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ سرحدی ناہٹ کو یہ خیال کیوں ہو گیا ہے۔ کہ صوبہ سرحد کی بولی ہے۔ جہاں کی زبان اردو ہے۔ اور صوبہ سرحد میں رہنے والے ہندو اور سکھ یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ آئندہ ہم اردو ہی کو اپنے صوبہ کی زبان تسلیم کریں گے۔ جب ہندوؤں اور سکھوں کا سارا مذہبی لٹریچر ہندی یا گورمکھی میں ہے تو ان سے کیسے توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ ایک مسلمان ناہٹ کی خاطر خواہ وہ اس وقت وزیری مقرر ہو چکا

سودرشن چکر

سنتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو اس امر سے بہت تشویش ہو رہی ہے کہ انگلستان کی عورتوں میں ساڑھی کا رواج بہت ترقی کر رہا ہے۔ اور سایہ کی جگہ ساڑھی لے رہی ہے۔ حیرت نہیں۔ اگر ہندوستان کے مسلمان اس امر کی کوشش کریں۔ کہ کسی نہ کسی طرح ان فیشن کی تیتریوں کی توجہ شلوار اور اس کے فوائد کی طرف مبذول کرائیں۔ کیونکہ اسلامی لباس اسلامی تہذیب و تمدن کو زندہ رکھنے میں مدد دے گا۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم عنقریب اسلامی اخبارات میں یہ خبر دلچسپی سے پڑھیں۔ کہ اس مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے لندن میں ایک شلوار کانفرنس بلانے کی تجویز ہو رہی ہے۔

× × × × ×

ایک طرح سے مسلمان ہیں بھی سچے۔ آج کل کی کساد بازاری کے زمانہ میں جس قدر بھی کفایت سے کام لیا جائے۔ اسی قدر دانشمندی ہے۔ اُنہیں ساڑھی کے مقابلہ میں شلوار ایک مفید اور ارزاں چیز نظر آتی ہے۔ وجہ صاف ہے۔ کہ ایک شلوار "میاں اور بیوی" دونوں کے استعمال میں آ سکتی ہے۔ کفایت شعاری کا واسطہ دے کر مسلمانوں کو انگریز ملوں سے پتلون اور ساڑھی کے بائیکاٹ کی اپیل کرنی چاہئیے۔ اور اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے یہ بھی مفید ہو گا کہ لندن یا پیرس میں ہونے والی کانفرنس میں "شلوار" کے فوائد پر شلوار پوش مسلم خواتین کے چند ایک دھواں دھار لیکچر بھی ہو جائیں۔ لیکن ڈر ہے۔ تو اس بات کا۔ کہ یہ معزز خواتین اسلام کہیں انگلینڈ کی آزاد فیشن کی تیتریوں کو شلوار پہنانے پہنانے خود برقع ہی کو ہاتھ سے نہ کھو بیٹھیں۔ اور بیچاری اسلامی تہذیب و تمدن اپنی شومئ قسمت پر آنسو بہاتا رہے۔

× × × × ×

ڈاکٹر اقبال جیسے مسلمان "احمدیت" کو اسلام کے لئے بھاری خطرہ سمجھ کر اس کے جانی دشمن بنے ہوئے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ اس کا نام و نشان ہی مٹ جائے۔ وہ لوگ اپنی مخالفت کی وجہ یہ بتلاتے ہیں۔ کہ مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی کو اس زمانہ کا نبی یا رسول مانتے ہیں۔ اسی الزام کی بناء پر احرار وغیرہ نے ان کے خلاف جہاد شروع کر رکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں ان کے مقصد نیک میں کامیابی عطا کرے۔ امید واثق ہے کہ اگر ان کی سرگرمیاں بدستور جاری رہیں۔ تو وہ دن دور نہیں۔ کہ وہ اسلام کو اس بھاری خطرہ سے بالکل محفوظ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن کیا ہم پوچھ سکتے ہیں۔ کہ وہ آغا خان کے متعلق کیوں خاموش ہیں۔ جو نبی یا رسول تو ایک طرف۔ اپنے آپ کو خدا کہتا ہے۔ اور اسی کے بہروپ اسے خدا سمجھ کر پوجتے ہیں۔ اگر وہ ان کے خلاف بھی اپنی سرگرمیوں کا رخ کر دیں۔ تو یقیناً وہ اسلام کی بہترین خدمت بجا لاویں گے۔

× × × × ×

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ:۔

"اگر تم مریض ہو یا کسی سفر قلیل یا کثیر پر ہو۔ تو اسی قدر روزے اور دنوں میں رکھ لو"

اللہ تعالےٰ نے بحالت سفر یا علالت روزوں کی پابندی سے چھٹی تو دیدی۔ لیکن اگر ساتھ ہی مومن سے یہ وعدہ بھی کر دیا ہوتا۔ کہ اگر مجبوری کی حالت میں تم ماہ رمضان میں روزہ و نماز کے پابند نہ رہ سکو۔ تو تم جنت سے محروم نہ کئے جاؤ گے۔ بلکہ اور مسلمانوں کی طرح جنت کی ٹکٹوں کی "کنسیشن سیل" سے پورا فائدہ اٹھا سکو گے۔ تو عین ممکن تھا۔ کہ مسلمانوں کو کچھ فائدہ ہوتا۔ لیکن اس ادھورے وعدہ کی موجودگی میں ایک مسلمان کو یقین کیسے ہو۔ کہ اگر اس نے بوجہ علالت یا سفر ماہ رمضان میں روزہ و نماز کی پابندی نہ کی۔ تو جنت کے دروازے اس پر بند نہ کئے جائیں گے۔

× × × × ×

۷ر جنوری ۱۹۳۶ء کو کلکتہ میں خواتین اسلام کی طرف سے جو "اردو کانفرنس" زیر صدارت بیگم محمد علی صاحبہ منعقد ہوئی تھی۔ اس میں اپنے خطبہ صدارت میں بیگم صاحبہ فرماتی ہیں کہ:۔

"ہماری زبان اردو ایک یتیم لڑکی کی طرح ہے۔ جس کا کوئی پرسان حال نہ ہو۔ دہلی کے بازاروں میں آوارہ پھر رہی تھی۔ قلعہ کی بیگمات اور شہزادیوں نے اپنی گود میں اٹھا لیا۔ اور اپنے آنچلوں کے سایہ میں پرورش کر کے اسے پروان چڑھایا"

("مسلمان" ۱۵ر جنوری)

یہ ہے اردو زبان کی سرگزشت کہ یا یتیم لڑکی کی طرح آوارہ پھرنے والی زبان کے لئے مسلمان چیخ و پکار کرتے ہیں۔ کہ قومی زبان صرف یہی ہو سکتی ہے۔ بیگم صاحبہ کا کہنا ہے کہ یہ عورتوں کی ہی زبان ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے۔ تو ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو مشورہ دیں گے کہ وہ بھی اردو زبان کو اپنی بہنوں اور بیٹیوں کے ساتھ برقع ہی میں رہنے دیں۔ تاکہ وہ ان کے آنچل کے سایہ میں ترقی کرتی رہے۔ اغلب نہیں۔ کہ وہ بے پردہ ہو کر پھر آوارہ ہو جائے۔

× × × × ×

یہ خبر اخباروں میں چھپی ہے۔ کہ بنارس میں شوراتری کے موقعہ پر مالوی جی نے اچھوتوں کو دیکھشا دینے کے سلسلہ میں جو کمبھ شروع کر رکھی تھی۔ اس کے دوران میں ایک رات ان پر پتھر برسائے گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ شرارت درن آشرم سوراجیہ سنگھ والوں کی ہے۔ جو نہیں چاہتے۔ کہ اچھوت مالوی جی کے ہاتھوں دیکھشا لیں۔ یا ان سے انسانوں کا سا سلوک روا رکھا جائے۔

"سناتن دھرم پرچارک" نے جو مالوی جی کو "بے نقاب" کر کے ان کی لیڈری اور ان کے سناتن دھرم کی "حقیقت" کو نمایاں کر کے اکثر سناتن دھرم کی خدمت بجا لاتا رہتا ہے یہ خبر سن کر ضرور بتاشے بانٹے ہوں گے۔ کیونکہ مالوی جی کو سناتن دھرم کے سدھانتوں سے غداری کرنے کی سزا انہیں اسی جنم میں بلکہ فوراً مل گئی۔ کیا اب بھی کوئی "کرموں کا پھل ضرور ملتا ہے" کے عقیدہ سے منکر ہو سکتا ہے؟

× × × × ×

قرآن مجید فرماتا ہے کہ:۔

"وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑی قیمت لے لیتے ہیں۔ ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور نہ ان سے اللہ کلام کرے گا۔ اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ان کو پاک کرے گا۔ ان کے لئے دردناک عذاب ہے"

("پیغام صلح" ۲۴ر فروری ۱۹۳۶ء)

مسلمانوں کا اللہ میاں بھی بچوں کے سے کھیل کھیلتا ہے۔ اگر ایسے مسلمانوں کو جو اپنے عہد اور اپنی قسموں کی قیمت کم ڈالا کرتے ہیں خدا نے ہی دنیا اور قیامت کے دن ان سے روٹھنا تھا۔ تو کیوں نہ پہلے ہی قیمت مقرر کر دی۔ تاکہ بیچارے مومن بلا وجہ تو عذاب میں نہ پڑتے۔ شاید اللہ میاں کو روٹھنے اور مسلمانوں کو ان کے منانے کے کھیل میں کچھ آنند آتا ہو۔

× × × × ×

"پیغام صلح" اپنی ۲۴ر فروری کی تازہ اشاعت میں گورنمنٹ گرلز سکول جھنگ کی ایک ہندو استانی مسماۃ دیاونتی کے خلاف حضرت نبی کریم صلعم کی شان میں جغرافیہ پڑھاتے وقت سخت توہین آمیز الفاظ کہنے کا الزام تراشا ہے۔ اور بغیر واقعہ کی جانچ کئے غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہوا غصہ کی حد سے تجاوز کر کے آریہ سماجیوں کو کھری کھوٹی سناتا ہے۔ ہمیں اس کی اس تحریر کو پڑھ کر نہ رنج ہے نہ حیرت۔ کیونکہ مسلم اخبارات "رائی کا پہاڑ" بنا کر شور مچانا فرض خیال کرتے ہیں۔ اور پھر جبکہ قصور بھی ایک آریہ سماجی کا ہو۔ تو وہ بھلا کب خاموش بیٹھ سکتے ہیں؟ "رنگیلا رسول" کے پبلشر مہاشہ راجپال پر مقدمہ چلا کر ان کے قصور کی سزا دلانی چاہی۔ لیکن ان کے اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اور وہ یہ کہ مہاشہ راجپال جی ایک جنونی مسلمان کے ہاتھوں شہادت کا جام نوش کریں۔ "پیغام صلح" اس استانی پر بھی مقدمہ چلانے کی دھمکی دیتا ہے۔ کیا ہم پوچھ سکتے ہیں۔ کہ اگر جغرافیہ کا سبق پڑھانے کا حضرت نبی کریم صلعم کی ذات سے کیا تعلق؟ جس سے ان کی توہین ہوئی۔

(ہتیشی)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔

(منیجر)

یاد رکھئے فقط ہے کہ ہمارا ایک بھی غلط قدم خوفناک ہے

پھر آپ کشتی زندگی کس راہ پر چلا دیں گے؟

آپ جگر رموز زندگی معلوم کرنے کے لئے

راہ راست حاصل کرنے کے لیے

ہمیشہ تندرست رہنے کے لئے

اپنے خاندان کو خوشحال بنانے کے لئے

آج ہی ایک کارڈ تحریر کر کے کتاب "کام شاستر" مفت طلب فرما کر مطالعہ فرمائیے

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کے بارہ میں سری آپی رائے کی رائے

میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا۔ تمام دوائیاں اعلے پیمانہ پر اور آیورویدک طریقوں پر بنائی جاتی ہیں۔ اور دوائیوں کو دن بدن ہندوستان کے ہر صوبہ میں ہی نہیں۔ بلکہ ہندوستان کے باہر بھی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے

(ادھیکش جوگیش چندر گھوش آیورویدشاستری سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ بنگال)

Haridwar. Digitized by eGangotri

سبھا کے پرکاشن و بھاگ کا دوہرا وار

(از پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے)

۲۶ جنوری کے "آریہ مسافر" میں میرے دوارہ لکھے گئے سبھا کے اتہاس کے متعلق سبھا کے پرکاشن و بھاگ کی طرف سے ایک لیکھ پرکاشت ہوا تھا۔ اس سے غلط فہمی پھیلنے کی سمبھاونا تھی۔ اس لئے مجھے اخبارات میں جانا پڑا۔ ۱۶ فروری کے "آریہ مسافر" میں پھر پرکاشن و بھاگ کی طرف سے لکھا گیا ہے:-

"پنڈت چموپتی جی سبھا کے آدھین کام کرتے ہیں۔ مہاشہ (کرشن) جی انترنگ سبھا کے سدسیہ ہیں۔ انترنگ سبھا کے پرستاو کے وپریت اس پرکار کے لیکھوں کو اپنے اخبار میں چھاپ کر اپنے لیکھ میں اس کا سمرتھن کرنا سنگٹھن کی درشٹی سے بہت دردوجھ ہے"۔

سرکاروں کے پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ ہوتے ہیں۔ وہ کسی بھی وبھاگ کے متعلق لیکھ لکھیں۔ اسے اخبار میں اس وبھاگ کے انچارج کی آگیا سے بھیجتے ہیں۔ اتہاس وبھاگ کا انچارج میں ہوں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اتہاس کے متعلق جو کچھ بھی اخبار میں چھپتا۔ پہلے اس کی تصدیق مجھ سے کرائی جاتی۔ لیکن یہاں تو لیکھ میں جہاں تہاں مجھ پر اور میرے اتہاس پر ہی آکشیپ کئے گئے ہیں۔ پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ کے کاریہ کرتاؤں کے خلاف کبھی کچھ نہیں لکھ سکتا۔ لیکن سبھا کے پرکاشن و بھاگ کو کھلی اجازت ہے۔ میں نے اس کی تردید منتری جی کو بھیج دی۔ کہ "آریہ مسافر" میں شائع کرا دیں۔ انہوں نے واپس کر دی۔ میں سبھا کا ویسا ہی انگ ہوں۔ جیسے کوئی اور ادھیکاری یا کرمچاری۔ لیکن سبھا کے اخبار کا استعمال میں نہیں کر سکتا۔ اس کا استعمال میری مخالفت میں تو ہو سکتا ہے۔ میری موافقت میں نہیں۔ ۱۶ فروری کے لیکھ میں پرکاشن وبھاگ لکھتا ہے۔ کہ:-

"پرکاشن وبھاگ سبھا منتری کے ماتحت ایک وبھاگ ہے۔ سبھا منتری یا سبھا کے ادھیکاری اپنے ماتحت وبھاگ کے کاریوں کی ذمہ داری سے نہیں بچ سکتے"۔

تو کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ ۲۶ جنوری کے لیکھ کے منتری سے ہی منتری جی ذمہ دار ہیں؟ میرے خلاف پچھلے سال پراپیگنڈا کیا گیا۔ اور میں خاموش رہا۔ اس سے میرے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔ میں نے ان کا ازالہ کرنا چاہا۔ اور اس سے وہ پیچیدگی پیدا ہوئی۔ جو سلجھنے میں نہیں آ رہی۔ ہمارے سبھا کو قائم ہوئے چار ماہ سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ لیکن وہ بن ہی نہیں پائی۔ میں اپنے وچن کے مطابق خاموش ہوں۔ لیکن دوسری طرف سے اب پھر وہی سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ پرکاشن وبھاگ کے نام سے میرے خلاف پروپیگنڈا شروع ہوا ہے۔ میں غلط فہمیوں کا ازالہ کرتا ہوں۔ تو کہا جاتا ہے۔ "تو سبھا کے آدھین کام کرتا ہے"۔ میری ادھینتا پر دو رائے نہیں ہے؟ دوسرے اخبارات سے سوال کرنے سے پہلے اپنے پبلسٹی افسر اور کی طرف اشارہ کرنے والا کون پبلسٹی افسر ہے؟ اسے یہ کس نے اختیار دیا ہے۔ کہ اخبارات میں میرے خلاف نکتہ چینی کرے؟ کیا منتری جی پرکاشن وبھاگ کی اس تحریک کے مطابق اس نکتہ چینی کے ذمہ دار ہیں؟ کیا سنگٹھن کی درشٹی سے ان کا یہ فعل ٹھیک ہے؟ اخبار کے ایڈیٹر سے پوچھ لیجئے کہ انہوں نے میرے خلاف لیکھ شائع کیوں کیا؟ پبلسٹی افسر کا نام پردۂ راز میں کیوں ہے؟ کہیں یہ چھیڑ خود ادھیکاریوں کی طرف سے تو نہیں ہو رہی؟ آخر لکھا جو جا رہا ہے۔ کہ "ادھیکاری اپنے ماتحت وبھاگ کے کاریوں کی ذمہ داری سے نہیں بچ سکتے"۔ سبھا کے آدھین جیسے میں ہوں۔ ویسے ہی سب ہیں۔

"ویدامرت" کی مثال دے کر پرکاشن وبھاگ نے لکھا تھا کہ میرے اتہاس میں میری آگیا کے بغیر پریورتن کیا جا سکتا ہے۔

میں نے جواب دیا تھا کہ "ویدامرت" کے دو ایڈیشن نکلے تھے۔ ایک کا سمپادن پنڈت سانولیکر جی نے کیا۔ دوسرے کا سوامی ویدانند تیرتھ جی نے۔ دونوں سمپادک کی مرضی کے بغیر پریورتن نہیں ہوا۔ پہلے ایڈیشن پر سدھانت سمبندھی اعتراضات ہوئے۔ جو سمپادک مہودیہ کو بھیجے گئے۔ انہوں نے خود لکھا۔ کہ ٹیکسٹ کا سمپادن کسی اور سے کرا لیا جائے۔ سو کرا لیا گیا۔ سوامی جی نے دوسرے ایڈیشن میں کتاب کی کایا ہی پلٹ دی۔ اور وہ ویسی ہی چھاپی گئی۔ جیسے انہوں نے لکھی۔

پرکاشن وبھاگ نے ایک اور مثال دی ہے۔ اردو ستیارتھ پرکاش کی بھومکا کی۔ ستیارتھ پرکاش کا اردو ترجمہ پہلے پہل ۱۸۹۹ء میں رلئے پیرا رام کی نگرانی میں مرتب ہوا۔ انہوں نے اس کے شروع میں دیباچہ لکھا۔ جس میں ان حالات کا ذکر کیا۔ جن میں وہ ترجمہ تیار ہوا تھا۔ ایک مستقل کتاب میں یہ عارضی حالات مستقل اہمیت کی چیز نہ تھے۔ ان میں فقط مترجمین کی لیاقت کا ذکر کیا گیا تھا۔ دوسرا ایڈیشن تو میں نے نہیں دیکھا۔ تیسرے ایڈیشن کی کاپی گوروکل لائبریری میں ہے۔ اس میں وہ دیباچہ ندارد ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوسرے یا تیسرے ایڈیشن میں اسے حذف کر دیا گیا ہے۔ کیا یہ رائے پیرا رام کی اجازت کے بغیر ہوا ہے؟ اس کا ثبوت پرکاشن وبھاگ کو دینا چاہئے۔

رائے صاحب جب تک زندہ رہے۔ ان کی سبھا میں نہایت معزز پوزیشن رہی۔ عارضی حالات کا حذف کر دینا کوئی اہم پریورتن نہیں ہے۔ رائے صاحب اس حذف سے متفق ہی ہوں گے۔ ورنہ ان کی اسہمتی کا پتہ لگ جاتا۔ کوئی ایسا ہی ریزولیوشن جو اتہاس کے بارہ میں شائع کیا گیا ہے۔ امید ہے پرکاشن وبھاگ اسے شائع کرے گا۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ ادھیکاریوں نے یہ بحث اخباروں میں چھیڑ لی ہے۔ لیکن ان کا پکش کتنا کمزور ہے۔ یہ ان کی ان بے حقیقت مثالوں کے استعمال سے ظاہر ہے۔

"تم میرے دیوتا ہو"

(۱)

موہنی اس کا نام تھا۔ دولت اور صرف دولت کمانا ہی اس کا کام تھا۔ وہ اپنی عصمت اور عزت بیچ کر دونوں ہاتھوں سے دولت اکٹھی کرتی تھی۔ دولت میں رہتی اور دولت ہی کے خواب دیکھتی۔ ناز و ادا اور دلفریبی حسن کا جال بچھا کر کسی بھولے بھالے کو پھنسانا اس کا کام تھا۔ محبت کا دم بھرنا اس کا فریب۔ اصلی محبت سے وہ کوسوں دور تھی — وہ طوائف تھی۔

(۲)

موہن باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ لاکھوں کی جائداد — جب تک پیسہ رہا سینکڑوں دوست اور ہزاروں غمخوار رہے۔ جب لذ یہ تھا۔ تو کلیجی طرح کے عیب اس سے چمٹ گئے اور عیاشی نے گھیر لیا — روپیہ عیش و عشرت کی آگ میں بھسم ہو گیا۔ اب اس کا کوئی مددگار نہ تھا۔ اب خالی ہاتھ موہنی کے پاس گیا — وہ اس وہم میں تھا۔ کہ وہ اس کی محبوبہ ہے — اس کی امداد کرے گی — خالی ہاتھ موہن کو آتے دیکھ کر موہنی نے حقارت سے منہ پھیر لیا —

موہن نے سمجھ لیا — دولت نے جب اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ تو موہنی کیا دے گی — وہ میرے لئے نہیں۔ دولت کے لئے پیدا ہوئی ہے — ان کی محبت محض دھوکہ ہے —

(۳)

منوہرا نے موہن کی بدسلوکی سے تنگ آ کر موہنی کی شرن پکڑی۔ سبھی دولت اور زیور اس کی بھینٹ میں دے دئے۔ صرف موہن کی بھیک مانگی —

منوہرا کی اس حالت پر اسے رحم آ گیا۔ وہ بھی اسی طرح ایک بدنصیب تھی۔ جو خاوند کی بدسلوکی سے تنگ آ کر بازار میں بیٹھی تھی۔ اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ وہ اس پرگناہ زندگی سے بیزار ہو گئی۔ اور گوشۂ عافیت ڈھونڈھنے لگی۔

(۴)

موہن نے منوہرا کے پاؤں پر گر کر معافی مانگنی چاہی۔ اس کے گناہوں کا یہی سے یہی کفارہ تھا۔ وہ اپنی نگاہوں میں خود گر گیا تھا۔ لیکن منوہرا نے بڑے پریم اور عزت سے کہا:-

"معافی کیسی؟ تم تو میرے دیوتا ہو"

"ہتیشی"

ـــــــــــــــ

۴ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء کے "آریہ متر" میں پنڈت ایشور دت
میدھارتھی کا ایک لیکھ چھپاہے۔ اور منتری
۔۔۔وک جی نے لوگوں سے سمتی مانگی ہے۔ میں
میدھارتھی جی کے لیکھوں کو ساودھانتیا
۔۔۔ رہا ہوں۔ اسی ماس میں اُن کی ایک پستک
مجھے دکھائی گئی تھی جو ڈاکٹر امبیدکر کو سمرپن
۔۔۔ ہے۔ اس کے ٹائیٹل پیج پر مہرشی دیانند
۔۔۔ سوامی شردھانند تتھا مہاتما گاندھی کی شوکتیاں
۔۔۔ ہیں۔ منتری میدھارتھی جی کا "ولن وپوسھتا"
۔۔۔دھی جو دچار ہے۔ اُس کی سنگتی مہرشی دیانند
۔۔۔ چاروں تتھا آریہ سماج کے سدھانتوں کے
۔۔۔ کس پرکار مل جاتی ہے؟ یہ میری سمجھ میں نہیں
۔۔۔ اس دشہ میں آریہ سماج کے سدھانت اتنے
۔۔۔شٹ ہیں۔ اور رشی دیانند کے گرنتھوں میں اُن
۔۔۔ نشچت ورنن ہے۔ کہ کھینچا تانی کر کے بھی
۔۔۔سی انیہ پرنام پر نہیں پہنچ سکتے۔ سدھانت
۔۔۔ ہے۔ کہ ورن وپوستھا گن۔ کرم اور سوبھاو
۔۔۔ مانی جانی چاہیئے۔ جنم سے نہیں۔ پرنتو مانی
۔۔۔ شیہ چاہیئے۔
میدھارتھی جی کی یہ شنکا ٹھیک ہے۔ کہ
آریہ سماج اپنے سدھانت انوکول ورن وپوستھا
۔۔۔ کرنے اور رومان پورانک ذات پات کو
۔۔۔نے میں ابھی سپھل نہیں ہو سکا۔ پرنتو یہ بھی
۔۔۔ک ہے۔ کہ آریہ سماج نے آرمبھ سے ہی اس
۔۔۔ میں بہت کچھ کیا ہے۔ ذات پات کا روگ
۔۔۔ بھیانک ہے کہ پھونک مارنے سے اُڑ
نہیں سکتا۔ میدھارتھی جی سویم ہی اس
۔۔۔ کا پرمان ہیں۔ کہ آریہ سماج بنا ذات پات
۔۔۔ اپنے ودوانوں کا سنمان کرتا ہے۔
آرمبھ سے ہی کرتا رہا ہے۔ ساتھ ہی یدی
۔۔۔ جنم کے براہمن اشکھشت ہونے پر بھی پنڈت
۔۔۔ بولتے رہے۔ اس کو روگ کا اُدشٹ دیکھا گ
۔۔۔ جاہیئے۔ آریہ سماج میں ایسے پچاسوں
۔۔۔ دیئے جا سکتے ہیں۔ جو جنم سے براہمن
۔۔۔ اور جن کو یگیہ کرانے۔ ویاکھیان
۔۔۔ پنڈت کہنے۔ سنسکرت پڑھانے
۔۔۔ آریہ سماج نے کبھی بھی بھجا سے
۔۔۔ رکھا۔ میں سویم جنم کا براہمن نہیں ہوں
۔۔۔ پڑھا بھی نہیں ہوں۔ پھر بھی
۔۔۔ بہت سنسکرت نہ جاننے کے کارن یا
۔۔۔ سبھا کے کارن ہی لوگ مجھے پنڈت
۔۔۔ ہیں۔ جب میں شاستروں میں براہمن
۔۔۔ پڑھتا ہوں۔ اور اپنی یوگیتا کا نرکشن
۔۔۔ تو مجھے اپنی ترٹیوں پر شرم ہی آتی ہے
۔۔۔ پریوگ کلپ ہے۔
(Transition period)
۔۔۔ میں ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ میری نودھارتا
۔۔۔ کہ یدی بڑیا اور دھرم کے ساتھ ہم ہی

میدھارتھی جی سے دو دو باتیں!

(لیکھک پنڈت گنگا پرشاد جی ایم لے اپادھیائے۔ الہ آباد)

وانے بھی ہو۔ تو آریہ سماج کے دوار سے کسی کو بہت شنکا نہیں ہو سکتی۔ میں نے "بہت" شبد جان بوجھ کر اس لیے رکھ دیا ہے۔ کہ آریہ سماج جیسی سار وجنک سنستھا میں سبھی پرش سبھی باتوں میں ایک ہی نل (Level) پر نہیں ہو سکتے۔ کسی میں کچھ اور کسی میں کچھ ترٹی رہتی ہے۔ سماجک سدھار ایک ساتھ ہو نہیں سکتے۔ ان کے لیے بہت سمے چاہیئے۔ میدھارتھی جی نے ابھی جیون آرمبھ کیا ہے ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے اُن کو سناتک ہوئے ہوئے ہیں۔ ابھی کاریہ کھیتر میں پاؤں رکھا ہے۔ یہ مانا کہ اُن میں جوش بہت ہے۔ پرنتو یہ تو اُن کو انومان نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ سبھی میں اُتنا ہی جوش ہو گا۔ آریہ سماج میں نیتہ نئے نئے سبھاسد آتے رہتے ہیں۔ ہم اپنے اپنے روگ بھی اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ ان پر دوا کا اثر بھی انکی پرکرتی کے انوکول ہوتا ہے۔ پھر کیا میدھارتھی جی میں کوئی ترٹی نہیں ہے؟ اس کر تو ہی

جانیں+

یہ کچھ پرتقابل پڑھی ہے۔ کہ رشی دیانند کی شوکتیاں لکھ دیں۔ اور اُن کے نام پر انہی کی دوہائی دیتے ہوئے انہی کے سدھانتوں کا کھنڈن کر دیا۔ سوامی شردھانند کے ہردیہ میں ویدک سدھانتوں کے لیے اتنا ہی پریم تھا۔ جتنا اللہ میدھارتھی جی کے ہردیہ میں ہو پرنتو انہوں نے کبھی "بودھ" ہو جانے کی دھمکی نہیں دی۔ ہاں میں تو میدھارتھی جی نے سوامی دیانند یا سوامی شردھانند کی اپیکھشا ڈاکٹر امبیدکر کا ادھک انوسرن کیا ہے۔ اور شاید ڈاکٹر مہودیہ کی شکشا اُن کے دماغ پر پورن رینی سے قبضہ... پلے پڑے ہیں مجھے تو ایسی دھمکیاں بچوں کے کھیل کے سمان پرتیت ہوتی ہیں۔ یدی میدھارتھی جی یا کسی کو بودھ مت پر پورن وشواس ہے تو اُس کو اوشیہ ہی "بودھ" ہو جانا چاہیئے۔ یدی ان کو آریہ سماج کے سدھانت پر نہیں

ہیں۔ تو کون روک سکتا ہے؟ پرنتو یہ کہنا کہ بودھ مت پورن ویدک ہے۔ اور آریہ سماج ویدک نہیں ہے۔ کداپی نیائے سنگت نہیں کہا جا سکتا۔ کیا میدھارتھی جی کہہ سکتے ہیں۔ کہ ذات پات نہ ہونے ہوئے بھی آج کل کے بودھ سنگھوں کے سدھانت ویدک ہیں+

میں ایک بات اور پوچھتا ہوں۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ "بدھ بھگوان ویدک تھے" ہونگے۔ پرنتو کیا دیانند ویدک نہ تھے؟ میدھارتھی جی کا بودھ ہونے سے کیا تات پریہ ہے؟ ویکتی گت یا سماج گت! یدی ویکتی گت ہے تو وہ آریہ سماج میں ویکتی گت روپ سے پورن ویدک رہ سکتے ہیں۔ انیہ آریوں کی ترٹیوں سے انہیں کیا لینا؟ اور یدی سماج گت ہے تو وہ کیسے کہہ سکتے ہیں۔ کہ بودھ سماج آریہ سماج کی اپیکشا ادھک ویدک ہے۔ یدی میدھارتھی جی کو ویدوں اور رشی دیانند پر وشواس ہے۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ اُن کے پیچھے چلیں۔ اپنے پیچھے ویدوں اور دیانند کو کیوں گھسیٹتے ہیں؟ دھرم پریورتن کی دھمکی کا تو میری سمجھ میں کوئی مولیہ ہی نہیں رہتا۔ جن کو اپنے آتما کے انوکول ماننے کی اچھا ہے۔ الگ رہنے کے بجائے اپنی آتما سے۔ وہ تو کبھی ایسا نہیں کریں گے۔

پرنتو بدھیمان آریہ یا ہندو کو ورتمان سمسیا پر کھید ہے۔ آج کل تو چاروں اور اسی کا ماتم ہو رہا ہے۔ منتری مار رہی جیسے پرانوں کے شردھالو بھی ڈھاڑیں مار مار کر رو رہے ہیں۔ اور علاج کے لیے ہاتھ پیر مار رہے ہیں۔ جن کی آنکھیں ہیں وہ دیکھتے ہیں۔ اور جن کے کان ہیں۔ وہ سنتے ہیں۔ پرنتو کیا کبھی میدھارتھی جی نے سوچا ہے۔ کہ روگ کتنا بھیانک ہے۔ آج کل کیول سماجک پرشن ہی نہیں۔ راجنیتک بھی تو شامل ہو گیا ہے۔ بگاڑ رہیں لمونیا۔ جو پرشن آریہ سماج کے لیے انیہ اوستھاؤں میں سرل تھا۔ وہ راج نیتک پرشنوں کے کارن ادھک جٹل بن گیا ہے۔ جو لوگ اس لیے عیسائی ہو جائیں۔ کہ بینک نے قرضہ وصول کرنے میں کڑا پن کیا۔ اور عیسائیوں نے قرض چکا دیا۔ جو اس لیے عیسائی ہو جاتے ہیں کہ اُن کو بیل گئے۔ جو لوگ اس لیے دھرم پریورتن کی دھمکی دیں۔ کہ آریہ سماج اُن کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا۔ اُن کا علاج تو آریہ سماج کے ہاتھ میں ہے نہیں۔ ہاں ہاتھ پیر اوشیہ مارنے چاہئیں۔ میں ایک بات اور کہہ دوں۔ یدی آریہ سماج میدھارتھی جی کو ہی اگوا بنا کر مردوں کی طرح اُن کے پیچھے چلنے لگے اور ان کو ڈکٹیٹر بھی بنا دے۔ تب بھی میدھارتھی جی ایسے لوگوں کو جو راج نیتک چالوں کا شکار ہو گئے یا ہو رہے ہیں۔ بچا نہیں سکتے۔ اس

دہلی شاخ
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

بھارت ورش میں
ہلچل مچانے والا ساہتیہ

لاہور شاخ
سوادھیائے سدن
موہن لال روڈ لاہور

اگر آپ سارے بھارت ورش میں ویدک دھرم پھیلانا چاہتے ہیں۔ تو اپنی آمدنی کا کچھ حصہ لگا کر نیچے لکھے گرنتھ خریدیں اور انہیں مفت یا لاگت دام پر بانٹ کر ستیہ کا پرکاش کریں۔ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر نے ستا پن کی حد کر دی۔ ہماری پستکیں بھارت ورش کے سبھی بڑے بڑے بک سیلروں کے ہاں ملتی ہیں+

مکمل ستیارتھ پرکاش	ایک سو لینے پر	۴/	پھٹکل	۵/	
" رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	" " "	۵/	"	۶/	
" سنسکار ودھی	" " "	۲/	"	۳/	

چاروں ویدوں کا ہندی انوواد ۱۴ جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۴۲ ۔۔۔ " ۵۶
رشی دیانند کا مکمل و مستند جیون چرتر دو حصوں میں مجلد ۶ بغیر جلد ۵
چرک مع ہندی انوواد تین جلدوں میں۔ مستقل گراہکوں سے ۹ پھٹکل ۱۲
ویدمیں استریاں ۸ ❊ وید اپدیش ۸ ❊ بھارتیہ سماج شاستر ۱ ❊ یوگ مارگ ۳
جیون بھیٹ ۵ ❊ گرتو یہ درپن ۸ ❊ اور بھی ہر طرح کی دھارمک و سماجک پستکیں ہمارے یہاں ملتی ہیں۔ فہرست مفت منگوا کر دیکھیں۔ منڈل کے دس دس روپیہ کے حصے خرید کر منافع کمائیں۔ اور ویدوں کے پرچار کا ثواب مفت میں لوٹیں+

ہر قسم کی خط و کتابت کا پتہ } آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

Haridwar. Digitized by eGangotri

تبدیلئ مذہب کا متعدی روگ

(لیکھک پنڈت نردیو جی شاستری ویدتیرتھ مہاودیالیہ - جوالاپور)

جب سے بمبئی کے ڈاکٹر امبیدکر نے دھرم پریورتن کرنے کی گھوشنا کی ہے۔ تب سے یہی روگ دوسری جگہ بھی چل پڑا ہے جیسے "میدھارتھی" جی نے بودھ دھرم میں جانے کی دھمکی دی ہے ہیرالال جی گاندھی نے عیسائی دھرم کی دیکھشا لینے کی گھوشنا کی ہے۔ اور دھیرے دھیرے امبیدکر کے چھوٹے بھائیوں کا پتہ چل رہا ہے سوامی کرمانند پھر جینی ہو گئے ہیں۔ اسی طرح یہ روگ متعدی بنتا جاتا ہے۔ آریہ سماج کو بھی یہ چھوت کی بیماری لگ گئی ہے۔ یہ گھوشنائیں ایسی ہی ہیں۔ جیسے کہ کوئی کہے۔ کہ میں جیسا کہتا ہوں ویسا مانو۔ نہیں تو اپنا سر پھوڑ لوں گا۔ آتم ہتیا کروں گا۔ کنوئیں میں گر کر مر جاؤں گا۔۔ ۔۔

مہاشے امبیدکر اور انکے چھوٹے بھائیوں کے دھرم پریورتن کرنے کی گھوشناؤں کے کارنوں کو دیکھا جائے۔ تو ہنسی آتی ہے۔ اور ایسا پرتیت ہوتا ہے کہ ان امبیدکر بندھوؤں کو بدھی کا اجیرن ہو گیا ہے۔ ان پر دیا آتی ہے ۔۔ ایک تو شہرت کے لالچ نے بھی ان کو اس پرکار کی گھوشنا کرنے کے لئے مجبور کیا ہے:-

घटं भित्वा पटं छित्वा।
कृत्वा रासभरोहणं॥
येन केन प्रकारेण।
प्रसिद्धः पुरुषो भवेत॥

یدی یہ امبیدکر بندھو دھرم پریورتن کریں۔ تو ہندو دھرم کا کچھ بگڑتا نہیں۔ کنتو یہ لوگ کرودھ آویش میں آکر اور چڑ کر ایسا کرنے کی گھوشنا کر رہے ہیں:-

"दश धर्मं न जानन्ति"

دس پرکار کے پرش دھرم کے تتو کو نہیں جانتے ان دس پرکار کے پرشوں میں ۱ मत्त ۲ श्रान्त ۳ उन्मत्त ۴ प्रमत्त ۵ बुभुक्षित ۶ क्रुद्ध (اتیادی کا سماویش ہے)

دھرم کی بھاؤنا:-

ہم یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ "دھرم" ہو تو چڑ کر اتھوا آویش میں آکر چھوڑنے کی وستو ہے۔ دھرم گرہن کرنے کی وستو تو ایک شانت چت سے سوچ سمجھ کر منوویاکت ہو کر بدھی پوروک وویک پوروک گرہن کرنے کی وستو ہے۔ کوئی ناخواندہ پرش سمجھا کوئی کام بیٹھے۔ تو اتنا آشچریہ نہیں جتنا کہ شکشت پرش کر بیٹھے۔ تو آشچریہ ہو سکتا ہے۔ سوامی کرمانند کو دیکھئے گرے۔ شری ایشور میدھارتھی:-

"यां मेधां देवगणाः पितरश्चो-
-पासते। तया मामद्य मेधया-
-ऽग्ने मेधाविनं कुरु स्वाहा॥"

کی پرتی جلد ... اس لئے امبیدکر کے

چھوٹے وجائی بن کر ان کا انوکرن کئے گئے ہیں۔ گرو کل کی شکشا۔ دیکشا۔ پریکشا آدی سب ۔۔۔۔۔۔

"भस्मनि हुतं" ہونے جا رہی ہے۔ ہیرالال گاندھی اپنے پوجیہ پتا۔ سنسار کی سرو شریشٹھ وبھوتی مہاتما گاندھی جی سے چڑ کر عیسائی دھرم میں دیکشت ہونے کی بات کر رہے ہیں۔ امبیدکر مہاشے کرودھ میں آویش میں آکر تو کہہ بیٹھے۔ پر اب ان کے لئے اپنے کہے ہوئے کو سنبھالنا کٹھن ہو رہا ہے۔

ورن ویوستھا کی دیا بھکشا۔

آج ہم کیول "پریہ میدھارتھی" جی کے وشئے میں کہنے لگے ہیں۔ آپ نے بڑی بھاری دھمکی دی ہے۔ کہ اپریل تک آریہ سماج "ورن ویوستھا" کو چھوڑ دے۔ نہیں تو وہ بودھ ہو جائیں گے۔ واہ واہ ایک ہی کہی۔ مہاشے! آپ آریہ جگت میں رہیں یا نہ رہیں "ورن ویوستھا" کے سدھانت کو آریہ سماج نہیں چھوڑ سکتا۔ اور نہ ہی وہ آپ کی کی مرتی دیا کھیا کے پیچھے دوڑ سکتا ہے۔ جن بودھوں میں آپ جانے کی بات کر رہے ہیں۔ ان میں بھی ورن ویوستھا کسی نہ کسی روپ میں ہے ہی۔ میں نے لنکا میں جا کر اس بات کو سویم دیکھا ہے۔ وہاں کے بودھ مجھ سے کہتے تھے۔ کہ جاتی ویوستھا ان میں بھی ہے۔ پھر میں پوچھتا ہوں۔ کہ اب تک آپ نے پڑھ لکھ کر ویدوں کا سوادھیائے کر کے کیا کیا؟ ویدک ریتی کے انوسار برہمی کھشتری۔ ویش اور شودر بن گئے ہیں۔ ہاں آپ ویدوں کا نیا "جھوٹا" کرانتی میں سے یہ شبد نکال ڈالیں۔ اور سرشٹی کے آدی میں جن رشیوں دوارہ ویدوں کا پرادربھاؤ ہوا۔ ان کی بھول بتلائیں۔ تو اور بات ہے۔ آپ اپنی سنگھٹنا سے اپنا مت بدلنے جا رہے ہیں۔ اس سے یہ سندیہ ہونے لگتا ہے۔ کہ آپ کی میدھا شکتی وکرت ہوتی جا رہی ہے۔

ذات پات:-

جس ذات پات کے توڑنے کا آپ مہان آندولن کر رہے ہیں۔ اس ذات پات کے چکر میں آپ سویم پھنس رہے ہیں۔ آپ جہاں کہیں جاتے ہیں۔ وہاں اپنی برادری کا رنگ ڈھنگ دیکھا رکھتے ہیں۔ جہاں اب رہ رہے ہیں۔ وہاں بھی آپ کی ہی منڈلی بنی ہے۔ آپ ہی کیا ذات پات توڑک منڈل کے بڑے بڑے اگرنی جب جہاں سنگرام آتا ہے۔ تب اپنی برادری والوں کے پاس جا کر برادری کی دہائی دیتے ہیں۔ گت ورش یہ پرتی بدھی سبھا سنیکت پرانت کے چناؤ میں کالیستھ کالیستھ سب اکٹھے ہوئے۔ اور سب اجتماعی روپ سے مل کر رائے دیتے رہے۔ یہی حال اب نیز ہے۔ آریہ سماج کے سنیاسیوں اور سوامیوں تک میں یہ روگ ہے۔ کہ وہ جس جاتی کے ہیں۔ اسی جاتی کے کرمچاریوں اتھوا ویکتیوں کا پکشپات کریں گے۔ اس پرکار ذات پات توڑنے کا دم بھرنے والوں کا مہاڈھونگ ہے جو کہ اب دھیرے دھیرے کھلتا جاتا ہے۔ کوئی کوئی تو اپنی ذات چھپا کر جھوٹ موٹھ ہی بڑی ذات کے کہنے میں آنند منا رہے ہیں۔ لوگوں کو اور سماج کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ اس پرکار کے لوگ کیول دھرم پریورتن کی دھمکی دے کر اپنے بڑے جن سمودایہ سے من مانا کرانا چاہتے ہیں۔ اس سے سپشٹ ہے کہ یا تو وہ اپنی شکتی کا غلط اندازہ لگا بیٹھے ہیں۔ اتھوا ان کی میدھا وکرت ہو گئی ہے۔

آج کل کے سماج کی دشنر نکل دشا کو دیکھ کر "ویدک ورن ویوستھا" کو تلانجلی دینے کی بات کہنا کوری ہٹ دھرمی ہے۔ اور سوراجیہ کے بنا ویدک سوراجیہ کے بنا کوئی یہ چاہے۔ کہ ویوستھا ٹھیک کرے۔ تو یہ بھی اس چاہنے والے کا اگیان ہے۔ کیوں تم یہی چاہتے ہو نہ کہ جنم سے ورن ویوستھا مانی جائے۔ تو اس کا پرچار خوب زور شور سے کرتے رہو۔ کون منع کرتا ہے۔ یہ ورن ویوستھا تو رہے گی ہی۔ اس کو سماج چھوڑ نہیں سکتا۔

"ورن ویوستھا" کا سدھانت تب چھوڑ سکو گے۔ جب ویدوں کو بھی چھوڑ سکو گے۔ ویدوں کو چھوڑو اور جاؤ جہاں جا ہو۔ پھر آپ کے لئے کھلا مارگ ہے۔ کنتو جب تک ۔۔۔۔۔

पण्डितम्मन्य ہو کر اپنے نام کے ساتھ بڑے اکشروں میں "ویدوپدیشک" لکھتے ہو۔ اپنے کو "ویدوپدیشک" کہتے ہو۔ تب ویدک سدھانت کا ویربھی کرنا جنتا کو مغالطہ بھرم میں ڈالنا ہے۔ اتینت لجا کی بات ہے۔

اب رہی آپ کے دھرم پریورتن کرنے کی بات۔ سو آپ نشچنت جانئے۔ آپ کے دھرم پریورتن سے آریہ جگت کا بگڑے گا کچھ نہیں۔ آریہ جگت وہیں کا وہیں رہے گا۔ آریہ سدھانت جیسے کے ویسے ہی رہیں گے۔ ہاں آپ کی دشا ویسی نہیں رہے گی۔ آج بودھ ہو گئے۔ کل عیسائی ہو جاؤ گے۔ آپ کا کیا وشواس؟ بچپن سے جس آریہ سنسکرتی اور دھرم میں پالے پوسے گئے ہو۔ اس کا بال بھی بیکا نہیں ہو گا۔ ہاں آپ پھر واپس آنا چاہیں۔ تو دوار تو کھلا رہے گا ہی۔

میدھارتھی جی! آپ کو اپنی ودیا۔ بدھی اور میدھا کا بڑا گھمنڈ ہو گیا ہے۔ آپ کو اپنے سوروپ کا بھی یتھارتھ گیان نہیں رہا ہے۔ آپ ہی "برہمن" ورن کی اگنی جو تیز زور سے پرجولت ہو رہی ہے اور وہی آپ کو بھسم کر رہی ہے۔ آپ بھی گورو کل کانگڑی کے کئی پریشتھت سناتکوں ۔۔۔ (آپ چاہیں تو نام لکھ سکتا ہوں) مجھ سے سپشٹ کہا ہے۔ کہ "میدھارتھی جی میں براہمنوں کا دویش کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ اور اسی دویش سے وہ اب تک "منتر دھانند دل" میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی اس بارے میں ہم سہمت نہیں۔ کنتو ذات پات توڑنے میں سہمت ہیں۔" منتر دھانند دل کو بھی آپ نے اب تک نام کمانے کا سستا ڈھنگ بنا یا تھا۔ پر وہاں بھی آپ کی دال نہیں گلی۔ منشیہ کا پاؤں جہاں ایک بار پھسلا۔ پھر پھسلتا ہی جاتا ہے۔ آپ دوسرے دھرم میں جا ملیں گے۔ منتر بھی وہ ایک گڈا بنا یا جائے گا اور کچھ ہی کال میں آپ دیکھیں گے۔ کہ آپ کو پشچاتاپ کرنا پڑے گا۔ پھر کہا ہے سب اوستھا دشنوست دشا میں آپ کی جو دشا ہو گی۔ اس کا انومان کر کے آپ کی ورتمان دشا پر کرونا آتی ہے۔

میں اس وشئے میں کچھ بھی لکھنا نہیں چاہتا تھا۔ اور سمجھ رہا تھا۔ کہ آپ کے لکھے کا نوٹس لینا آپ کی اور ویک پورن گھوشنا کے وشئے میں کچھ لکھنا ویرتھ ہی آپ کو مہتو دینا ہے۔ تتھاپی آج بہت بدھی سے یہ لیکھ لکھا گیا ہے۔ مان لو۔ کہ سمست آریہ جگت سوامی جی کے سدھانت کے ورودھ چل رہا ہے۔ تو کیا اس کا ارتھ یہ ہے کہ آپ اپنا سر پھوڑ لیں اتھوا دھرم پریورتن کریں۔ کنتو آپ نے تو آریہ سماج کے سنستھاپک مہرشی دیانند کو نہیں سمجھا۔ آپ کی سمجھ میں سوامی دیانند بھی ویدوں کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔ کچھ تو سمجھا ہے۔ تو میں لیکن رود پر بیٹھے ہوئے آپ ہی سمجھا ہے۔ آپ کی "مہاانڈا پھوڑ" پستک میں آپ نے سوامی جی کے ورودھ بھی گرل اگلا ہے۔ ویسے تو جب آپ سوامی جی کے ورودھ لکھ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں۔ کہ سوامی جی بھی نہیں سمجھ سکے ہیں۔ تو سویم ہی آپ آریہ جگت سے پرتھک ہو گئے ہیں۔ اب آپ کی دھمکی ویرتھ ہے ذرا وویک روپی درپن میں اپنا مکھ دیکھئے پھر آپ کو سوروپ کا گیان ہو جائے گا۔ اس سمے تو ہمارا کیول یہی کہنا ہے:-

शुरोऽसि कृतविद्योऽसि
दर्शनीयोऽसि पुत्रक।
यस्मिन् कुले त्वमुत्पन्नः
गजस्तत्र न हन्यते॥

مہاشے جی "مہاانڈا پھوڑ" دوارہ آپ کی بہادری پھوٹا ہے۔ آریہ سماج کا کچھ بھی نہیں بگڑا۔ اور نہ بگڑے گا

وید بھاشیہ کی یوجنا کے سمبندھ میں کچھ وچار

(لیکھک پنڈت بھگوان سوروپ جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان)

... سماچار پتروں میں آجکل وید بھاشیہ ... پرکاشن کرنے کی کئی یوجنائیں نکل رہی ہیں ... بھن بھن پہلوؤں سے ان پر بکھرا ... وید بھاشیہ الگ الگ انگ کئے جانے ... وچار کیا گیا ہے تبھی آشنکائیں ... سماچار پتروں کے پاٹھکوں نے ... ان میں سے کچھ یہ ہیں:-

... الگ الگ سبھائیں جیسے آریہ پرتی ندھی سبھا ... پرانت - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - آریہ ... دیشک سبھا اور آریہ پرادیشک سبھا پنجاب ... بلوچستان تھا آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر ... الگ وید بھاشیہ کا اپنا اپنا آیوجن کر رہے ہیں ... ان بھاشیوں میں اختلاف ہوا - جیسا ... تو پرامانکتا کا ادھیکار پھر کس ... بھاشیہ کو ہوگا؟

... پرانتیہ سبھاؤں کے وید ... بھن بھن پرانتوں میں پرچلت ہو کر ابھی جو تمام ... وید نام پر ایکتا ہے اسے وہ دور تو ... نہیں کریں گے؟

... الگ الگ پرانتوں کی آیوجنائیں آریہ سنسار ... کئی لاکھ روپے دینے ہوں گے - کیا یہ ارتھ کا ... اپیوگ نہیں ہوگا؟

... وید کے سوادھیائے پریمیوں کو الگ الگ ... بھاشیہ کے سوادھیائے کے لئے سمے نکالنا ... ہے گا - اور پھر کہیں ارتھ بھنتا کے کارن شنکا ... پیدا ہو گئی تو کیا وہ سنودھا و گھاتک نہیں ہوگا ... شاستر ارتھ کے سمے وید بھاشیہ کی بھنتا ... ورودھیوں کے ہاتھوں میں ایک کارگر ہتھیار کا ... کام دے گی ...

... مجھے کہیں سے اس بات کے متعلق جاننے ... کا اوسر نہیں ملا - کہ کسی نے بھی اس پہلو پر وچار ... کیا ہو کہ وید بھاشیوں کے ہو جانے پر رشی ... دیانند کرت وید بھاشیہ کی کیا استھتی ہوگی؟ ... میرا وچار ہے کہ وید بھاشیہ کے ادھیکاری ... ودوان یہ نشچت کر دیں کہ اب جو بھاشیہ ... ہو وہ کیول سام - اتھرو اور رگ وید کے ... منڈل کا ہو گا جس پر رشی دیانند نے نہیں ... کیا ہے - یا چاروں ویدوں پر تو ستھتی ... یہ ہے - یدی کیول اوشسٹ بھاگ پر ہی وچار ... ہے - تب تو کیول اپرکاشت پانچ پرشن ہی ... رہ جاتے ہیں۔ پرنتو یدی چاروں ویدوں پر وچار ... کیا جائے گا۔ تو نمن لکھت پرشن لو سوچار نیہ ہیں ...

... یجروید اور رگ وید کے جتنے انش پر مہرشی ... کا بھاشیہ ہو چکا ہے - اب پرستت بھاشیہ ... کو سنگھرش کر اور اسی کے آدھار پر کرنے ... ہوں گے - اتھوا سوتنتر روپ سے - یدی اسی ... آدھار پر ہوں گے تو اس اوستھا میں ایک ... بھاشیہ کی آوشیکتا نہیں رہتی - اس کی پرتی ...

میں گرنتھ لکھے جانے چاہئیں - یدی سوتنتر ہو کر لکھے تو کیا وہ رشی دیانند پر درشٹی آریہ سماج کیسے سمجھے جانے چاہئیں؟

۲۔ رشی دیانند کے کئے ہوئے وید بھاشیہ کے اپرانت پھر وید بھاشیہ کرنا کیا یہ نہیں سدھ کرے گا - کہ رشی دیانند کے انویائی ہی رشی کے بھاشیہ کو پرمانک ماننے کو اُدیت نہیں یا اس سے سنتشٹ نہیں ہیں؟

۳۔ سوتہ پرمان تو پھر آریہ سنسار میں کوئی گرنتھ نہیں رہ سکے گا - کیونکہ منتروں کے ارتھوں میں بھید تو سادھن - ادھیاتم - ادھی دیو آدی کے بھاشیوں سے سپشٹ ہیں - اور اب پرستت بھاشیہ رشی دیانند کرت وید بھاشیہ کے پرتی لسنتوش کے منافی ہوں گے۔

۴۔ کہا جاتا ہے - کہ رشی کرت بھاشیہ کرنشٹک ہے - اب پرستت آیوجن دوارہ سرل سبودھ بھاشیہ پرکاشت ہوں گے جو انیں ... میں ہی پرمانک ہوں گے۔ جتنے ...

کی سمانتا رشی کرت بھاشیہ سے ہو گی - ورودھ ہونے پر رشی بھاشیہ ہی پرمانک ہوگا - پرنتو کیا پر اسی پرکار نہیں ہوگا؟ جس پرکار ستیارتھ پرکاش آدی کے آدھار پر ہندی پریس پریاگ نے سوامی دیانند کے سدھانت انہیں کے شبدوں میں پرکاشت کر کے کئی سدھانت وواد سپد بنا دئے ہیں - جو بھنک کسی مانیہ سبھا دوارہ پرکاشت نہ ہونے سے پرکاشت ہو کر بھی اتنے پرکاش میں نہیں آئی - پرنتو یدی سبھا دوارہ ایسا ہوا - تو بات کا بتنگڑ ہو کر آریہ سماج کے ودوانوں میں بھی تو تو میں میں کرانے والا نہیں ہوگا۔

پاٹھکوں میں سے کتنوں کو ہی یہ سمرن ہوگا - کہ جب آریہ ساہتیہ منڈل دوارہ وید بھاشیہ پرکاشت ہونے لگے - ان پر بڑی ٹیکا ٹپنی ہوئی - اور آلوچنائیں پرکاشت ہوئیں - نوٹس تک نکلے پرنتو وہ وید بھاشیہ کسی آریہ سنستھا دوارہ نہیں پرنتو ایک ویوپارک سنگھ دوارہ پرکاشت ہوا ... اور بھاشیہ کی ذمہ داری دیکھی پڑے ...

اس لئے وہ ہمارے وچھیشیوں کے لئے استر کا کاریہ نہیں دے سکتا - پرنتو یدی پرانتیہ سبھا کے اپنے اہتمام میں کوئی چھپے ہوئے ودوانوں دوارہ بھاشیہ ہوگا پھر اس کی ذمہ داری سماج پر ہوگی - اور انہیں کسی پرکار ٹال نہیں سکیں گے۔

میرا تو اس سمبندھ میں یہ وچار ہے - کہ جس پرکار آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب سندھ بلوچستان نے ابھی تھوڑے دن ہوئے ستیارتھ پرکاش بھاشیہ کا ایک کھنڈ نکال کر ستیارتھ پرکاش پر کئے گئے یا ہونے والے آکشیپوں کا ودوتا پورک نراکرن کرنے کا یتن کیا ہے - اسی پرکار یدی سب سبھائیں مل کر یا یدی دربھاگیہ وش نہ مل سکیں - تو الگ الگ رشی دیانند کرت وید بھاشیہ پر ہونے والے آکشیپوں کا نراکرن بھاشیہ کی مہتتا - اپیوگتا اور پورنتا پر گرنتھ لکھائیں - اور رشی کی شیلی پر ہی ویدوں کے اوشسٹ بھاشیہ کا آیوجن کریں - تو بڑا بھاری کاریہ ہوگا۔

اس سمے تک سرومتی پرو پکارنی سبھا کے تتوادھان میں رشی دیانند کرت وید بھاشیہ تتھا انیہ گرنتھ ویدک یںتر الیہ و ویدک پستکالیہ سے پرکاشت ہوتے ہیں - کیونکہ سرومتی پرو پکارنی سبھا رشی دیانند کی اُتترادھیکارنی سبھا ہے - اتایو وہ سبھا رشی کرت گرنتھوں کے سنرکشن و پرکاشن میں دلچسپی رہی آ رہی ہے - یہ سبھا جہاں تک مجھے گیات ہے - کسی ایسے گرنتھ کو پرکاشت نہیں کر سکتی - جو آریہ جگت کو مانیہ نہ ہو - یا جس پر آریہ سنسار میں مت بھید ہو - کداچت اسی لئے ویدوں کے اوشسٹ بھاگ کا بھاشیہ یہ سبھا پورا کرا کے پرکاشت نہ کرا سکی۔

میں سمجھتا ہوں - یدی آریہ جگت ایک مت ہو کر اتھرو - سام تتھا رگ وید کے بقیہ منڈلوں کا بھاشیہ کو تیار کرا دے - اور رشی کی شیلی کو سویکار کر لے - تو سرومتی پرو پکارنی سبھا کو اسے پرکاشت کرنے میں آپتی نہیں ہونی چاہئے - انتظام ہے - آریہ جگت اس وشے پر گمبھیرتا پورک وچار کرے گا - اور کاریہ کرتا گن کسی ایسے نرنے پر پہنچیں گے - جس سے آریہ سماج کی شکتی کا دروپیوگ نہ ہو - کسی ایک کیندر پر کیندری بھوت ہونے کا آدھار نہ جا رہا ہے۔

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دی جائے - ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد یا ... قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ ... کمپنی

Suleman Umar کراچی
... Co. Karachi

بچوں کی

(ہندی)

دھارمک شکشا کا پرشن حل ہو گیا - بچے آدھار پر لکھی ہوئی جیون بنانے والی پستکیں

پوجیہ نارائن سوامی جی - آچاریہ رامدیو جی - آچاریہ دیو شرما جی - اور آچاریہ ودیا ونی جی تتھا سب صوبوں کے عالموں نے ان کتابوں کی مکت کنٹھ سے تعریف کی ہے - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے منتری مہودیہ نے ان کے مفید ہونے کی گھوشنا کی ہے:-

۱- اپدیش امرت پانچوں بھاگ	۱عہ
۲- پرشارتھ امرت	۴ر
۳- جیون امرت	۷ر
۴- آنند امرت	۱۰ر
۵- بھگتی رس امرت	۸ر
۶- بال دیانند چرت	۲ر
۷- سرل سندھیا اپاسنا	۲ر

پروفیسر سدھاکر جی ایم-اے - سیکرٹری سارودیشک سبھا دہلی نے یہ پستکیں لکھ کر آریہ سماج اور ہندو ماتر کی بڑی سیوا کی ہے۔

۸- ویدک دھرم آریہ سماج پرشنوتری ۵/ ۔

۹- ودیارتھی جیون رہسیہ (شری نارائن سوامی جی کرت) ۸/ ۔

ملنے کا پتہ:- شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

نوٹ:- سب پرکار کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے

Haridwar. Digitized by eGangotri

ریویوز

ویدک وانگمے کا اتہاس

بھاگ پرتھم - ویدوں کی شاکھائیں - لیکھک - پنڈت بھگوت دت جی - قیمت تین روپیہ :: پتہ :- سوادھیائے سدن موہن لال روڈ - لاہور ::

پنڈت بھگوت دت جی کئی برسوں سے ویدک علم ادب کی تاریخ پر ایک مسلسل کتاب لکھ رہے ہیں - اس کا پہلا حصہ اب چھپ کر ہمارے سامنے آ گیا ہے - آریہ ورتی تاریخ کتنی پرانی ہے - ویدوں کی کتنی شاکھائیں اب ملتی ہیں - کئی شاکھاؤں کے حوالے ملتے ہیں - یاگیہ ولکیہ وغیرہ رشی کب ہوئے تھے ان کا مفصل حال اس کتاب میں درج ہے - یوروپ کے مصنفوں نے آریہ جاتی کے اتہاس کے بارہ میں جو متعدد غلطیاں کی ہیں - ان کا بھی اس میں جواب دیا گیا ہے - آریہ سماج میں اپنی قسم کی یہ خاص کتاب ہے - وید سوادھیائے کے پریمی ہر ایک آریہ کو اس کا سوادھیائے کرنا چاہیئے ::

"وید تتو پرکاش"

یہ گرنتھ رشی دیانند کرت "رگوید آدی بھاشیہ بھومکا" کا ورتنت سنسکرن ہے - اس گرنتھ کی وشیشتائیں یہ ہیں :-

۱ - اس میں مول سنسکرت کا بھاشیہ انوواد جہاں جہاں اشدھ تھا - شدھ کر دیا گیا ہے ::

۲ - انیک ٹپنی اور پرمان دے کر مول گرنتھ میں کٹھن باتوں کی ویاکھیا کی گئی ہے ::

۳ - مول سنسکرت تھا اس کے بھاشیہ انوواد میں جہاں جہاں منتر اس کے روپ میں درج تھا - ان پر پلی اور منتروں کے ستھان میں پورے پورے بھاشیہ بھاشی منتر کر دیئے گئے ہیں - جس سے بھی بھرم اتپن نہ ہو - کیونکہ کئی ستھانوں پر بھاشی کی ادرستے پرمان بھی کئے گئے ہیں ::

۴ - ٹپنیاں اتنی اتمتا سے دی گئی ہیں کہ وشے کے سمجھنے میں سندیہ کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی ::

۵ - بعض اور پرمان بھی ٹھیک کر دیئے گئے ہیں - جہاں ان کے پتے نہیں تھے - وہ بھی دے دیئے گئے ہیں ::

شری پنڈت ستیہ برت جی ودیا بھوشن

جنہوں نے گرنتھ کا سمپادن کر کے اسے "وید تتو پرکاش" کا روپ دیا ہے - آریہ جنتا کے اس اتم کرتی کے لیئے دھنیہ واد کے پاتر ہیں - گرنتھ کی چھپائی اور کاغذ تتھا روپ رکھنا سبھی اتم ہیں - ۹۰۰ سے ادھک صفحوں کے گرنتھ کا مولیہ ایک روپیہ آٹھ آنہ زیادہ نہیں ہے ::

گوبند رام ہاسانند پستک وکریتا - ۸۰ - مکتا رام بابو سٹریٹ کلکتہ سے مل سکتی ہے ::

پتر لیشٹی یگیہ ارتھات سکھی گرہستھ

لیکھک تتھا پرکاشک :- پنڈت شری بدھ ناتھ شرما گوڑ کاویہ ویدتیرتھ پاٹودی ہاؤس - دریا گنج دہلی - ضخامت ۲۰۰ صفحات - مولیہ ۸/ ::

پستک کا وشے گرہستھ جیون سے سمبندھ رکھتا ہے - اور وشیش کر سنتان اتپتی سے - پتر لیشٹی یگیہ کے نام سے سبھی آریہ پریچت ہیں - لیکھک نے انیک ستھلوں سے سنگرہ کر کے پتر لیشٹی یگیہ کا ورنن دیا ہے - ساتھ ہی سنتان اتپتی میں کیا کیا بادھائیں ہیں؟ اور ان کا پرتی کار کیسے کیا جا لے؟ ان وشیوں پر بھی پرکاش ڈالا گیا ہے - سادھارن سمجھ کے لوگ بھی اس پستک سے ابھی تک ادھ یوگ بھی لے سکتے ہیں - جن سے گرہستھ اور رج ویریہ کے دوش دور ہو کر گرہستھ سکھی ہو سکے - اس پرکار روگوں کی چکتسا کر کے پتر لیشٹی یگیہ کرنے سے لیکھک کی سمتی میں اوشیہ پتر کی پراپتی ہوتی ہے - اس پستک میں کچھ ایسے سجنوں کے چتر بھی دیئے گئے ہیں - جنہوں نے یگیہ کرائے اور انہیں پتر پراپت ہوئے - آرمبھ میں مہاتما نارائن سوامی جی کا ایک وکتویہ دیا گیا ہے - پستک میں پرتیک وشے کھول کر لکھا گیا ہے ::

"وید ویدانگ"

لیکھک - پنڈت شری بدھ ناتھ شرما گوڑ کاویہ ویدتیرتھ - مولیہ ۱ر - ضخامت ۴۴ صفحات ::

اس ٹریکٹ میں وید - براہمن ان کی شاکھائیں اور ویدانگوں کا سنکشپت ورنن دیا گیا ہے

۴۵

ویدک سنستھان ادگھاٹن کا سماروہ

وید بھاشیہ کا کاریہ شروع ہو گیا

پورو نشچت انوسار شنوار تاریخ کے ۲۱ فروری کو گوروکل برنداون میں وید بھاشیہ کا کاریہ آرمبھ کرنے کے اپلکشیہ میں "ویدک سنستھان ادگھاٹن" بڑے سماروہ پوروک منایا گیا - دان وانا ساہو شنو چندر جی رئیس سنبھل - شری بابو مدن موہن جی سیٹھ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو - پی اور بابو منشی رام جی آپ پردھان آدی باہر سے ۴۰ - ۵۰ مہانو بھاو تتھا گوروکل کے سب کرمچاری اور برہمچاری تھے ::

پراتہ ۸ بجے سے کارروائی پرآرمبھ ہوئی - پنڈت دیوچندر جی - پنڈت پریہ رتن جی اور پنڈت برہمانند جی آدی وید بھاشیہ کرتاؤں نے یگیہ سمپادن کیا - اور ساہو شنو چندر جی نے اپنا شبھ دان سنکلپ کیا - یگیہ سماپتی پر سام گان کے پشچات شری آچاریہ برہسپتی نے سب اپستھت سجنوں کا سواگت کیا - اس پنیہ کاریہ کو سفلتا پراپت کے آریوں کے ودیالیہ گوروکل برنداون میں اس کاریہ کا پرآرمبھ کرنے کے لیئے دھنیہ واد دیا - آپ نے اپنے بھاشن دوارہ یہ بھی بتایا - کہ ہمیں وچلنیہ کرتے ہوئے گوروکل شکشا پرنالی تتھا ویدوں کی سمپورن بھاشیہ پرمپرا کو بھی دھیان میں رکھنا چاہیئے - ساہو شنو چندر جی نے اپنا بھاشن دیتے ہوئے کہا - کہ میری یہ بہت دنوں سے اچھا تھی - کہ اپنے دھن کو کسی اپیوگی کاریہ میں خرچ کروں - اسی اچھا سے میں اجمیر کی شتابدی پر بھی گیا تھا - سرائے ترین ستھان کے ایک اتسو کے اوسر پر مجھے انوبھو ہوا - کہ ویدوں کے اس پرکار کے بھاشیہ کی آوشیکتا ہے - جس کو سرسادھارن بھی پرکار سمجھ کر لابھ اٹھا سکیں تتھا اس پرکار کا پربندھ کیا جا لے - جس سے ویدوں کے رہسیوں کا - ویدوں کے کٹھن ستھلوں کا بدھی گمبھیر ارتھ انوواد پرکٹ ہو سکے ::

۵ ہزار کے دان کو بابو مدن موہن سیٹھ دوارہ سبھا نے سویکار کر لیا ہے - اب اس بات کی

۴۴

وید میں سرشٹی کی آیو

لیکھک پنڈت شری بدھ ناتھ شرما گوڑ کاویہ - پرشٹھ ۱۹ - مولیہ ۳ ::

اس میں وید کے انوسار سرشٹی کی آیو کا حساب لگایا گیا ہے - انیک سمبت تتھا ادیہ پرمان دیئے گئے ہیں ::

آوشیکتا ہے کہ بھی آریہ ودوان پرسپر سہیوگ پرلیشرم سے کاریہ کریں - تاکہ اس دان کا لابھ ہو - اور آنے والی سنتانوں کے لیئے اپیوگی کاریہ ہو سکے - یدی کاریہ اچھے ڈھنگ سے ہوا - اور پرماتما کی کرپا رہی - تو دھن کی پرواہ نہ کر سہایتا دوں گا - جس پرکار سنیتا کنٹھ بابو پیارے آدی کے کاریہ میں آتا ہے - پرکار آریہ ودوانوں سے آنے والی سنتان لابھ پہنچاویں - اور ویدک گیان آگے کے سامنے رکھیں - کیونکہ دھن نشٹ ہو جائے - یدی بھی کسی نہ کسی کے کچھ کام آ ہی جاتا ہے - پرنتو یدی ودوان مر جاتا ہے - تو اس کی شریر یا پرگیتا - یدی وہ سنسار اپیوگ میں نہیں آتی - تو وہ بالکل وئیرتھ ہو جاتی ہے ::

پنڈت دیوچندر جی نے اپنے وکتویہ میں کہ ورتمان یگ کی انتانی کا ٹھیک ٹھیک ویدک رشی کے اوپر ہی نربھر ہے - ہمارے کاریہ کا مارگ یہی ہے - کہ ہم اپنے ہر دیوں کو اتنا پوتر کریں - کہ ہم "رشی درشٹی" اور "دیو درشٹی" پراپت کر سکیں - سبھی ستھانوں میں ویدوں کے سمبندھ میں کھوج (Research) ہو رہی ہے پرنتو آریہ سماج ابھی اس اور کچھ وشیش کاریہ نہیں کر سکا ہے - یورپین ودوانوں نے تتوانوسندھک درشٹی سے کھوج کر بہت سے پرکاش ڈالا ہے - ہم آریہ پرشوں کا یہ کرتویہ ہے - کہ رشی کے شیش وید بھاشیہ کو بھی پورن کرنے کا یتن کریں ::

پنڈت واسودیو شرن جی نے اپنے سنکشپت بھاشن میں کہا - کہ ویدوں کے تتو دکھلانے کا کام بھاشیہ نہیں کر سکتا - سیما کے اندر آنے مانو ہے - وید دید تو ہو جانے کی سمبھاونا ہو جاتی ہے - کیونکہ سورج کے عمل پرکاش کی طرح ویدک سوریہ کے اننت گیان کو بھاشیہ سوریہ کے بڑا ہونے کے سمبندھ میں انیک یکتیاں نکھی جاتی ہیں - اسی پرکار وید کا سوروپ - رشیانند کے لیئے انیک پرکار آوشیک ہیں - سپشٹ نہیں کر سکتے - کہ وید گیان انوبھو کی وستو ہے - وید سے ہمارے کا مادھیم بھاشیہ نہ ہو کر انوبھو درشٹی ہونی چاہیئے اور پورانک ودوانوں کے درشٹی کون میں بھی ٹھیک بھید ہے - ان کے لیئے وید کیول اتہاسک وستو ہے - پرنتو ہم آریوں کے لیئے وید کا گیان ایک نتیہ اور شاشوت پیدا اور

کرنا ہے۔ یدی "وید" ... سے وچار
ہم کو اسی دردشٹی سے وچار کرنا چاہئے۔ رمحقی ہم
ہمارے بھوجن کی طرح آونشیک ہو جائے
سمپل پرتیتی ہو سکیں گے۔ وید گیان سے ادیر
ہے مہود وہ ہیں اگر ہمیا م داد کی اور ۔۔ امرت تو
کی اور لے جاتا ہے۔ جو اننت ہے۔ اس لئے
ادھیاتمک درشٹی کو نہ ہی کٹھن کہنا چاہئے۔
پنڈت دھرم پال جی نے اپنے تعجبانشن میں بتلایا
تو اسی برہم راترج نے درشٹی کے ساتھ "ستیہ"
کا پرکاشن کیا۔ اسی پرکار یدی ہم مہاشیہ دوارہ سرج
سیادھارن تک ستیہ گیان کو پہنچا سکیں۔ تو
دیش اور شانتی کا خرچ سچھل ہو گا :۔

پنڈت رام دت جی شکل نے اپنے اُتم وچار پرگٹ
کئے اور کہا کہ وید دل کے مہاشیہ آدمی کا کاریہ
اتنا بڑا ہے کہ سب سبھا چال کر اوگے اڑ گیا
یہ کاریہ کریں۔ تب بھی کاریہ کے پورن ہونے کی
سنبھاؤنا ہے۔ ہم نے نشچہ سے ہرزیہ سے کاریہ
پر ادیہ کیا ہے ستیہ گیان پراپت کرنے کے لئے
اس لئے ہیں دھن لگنتی۔ جی اور سب آدمی کے
دھن خرچ کی طرف اتنا دھیان نہیں دینا
چاہئے۔ جتنا اس کے ٹھوس ہونے کی طرف ۲
منتری پردھان سبھا نے ۲۰۰ کے لگ بھگ
اسے ہوئے سندلیش آدمی پڑھ کر سنائے۔ اور
بتلایا کہ سنسکرت سے ان بھگیہ جنتا کے لئے
وید کا سندیش سوروپ پہنچانا آونشیک ہے۔ اسی کے
لئے یہ پرینتن ہے :۔

اس کے اُپرانت منتری پردھان جی نے "وید
مہاشیہ" کاریالیہ کا اُدگھاٹن کیا۔ اور وید منتر کے
اُچارن پورنت شانتی پاٹھ کے ساتھ کاریہ
سماپت ہوا :۔

آریہ سماج جموں کے سماچار

آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں آریہ پرتی ندھی سبھا
پنجاب کا ایک پرستھ اور ریاست جموں کا مرکزی
سماج ہے۔ اور شانتی سنگھٹن۔ دلت اُدھار
اور شدھی وغیرہ کے متعلق مفید کام کر رہا ہے۔
اس نے ایک آریہ کنیا پاٹھشالہ بھی قائم کی ہوئی
ہے۔ جو کہ دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ مزید برآں
اس سماج نے اپنے سپتاہک ست سنگ میں
وید گیان کا امرت پان کرانے کے لئے وید
بھگوان کی کتھا کا دمنوہر کتھا کا مستقل
سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ اس کتھا کو پنڈت
بدھ رام جی شاستری نے اتنا دلچسپ بنا دیا ہے
...
یہ سماج اپنے ہاں دُشٹیں پرچار کا بھی پربندھ
کرتا ہے۔ ... جموں ...
... جموں کے ... ۹ فروری

سے ۶ اور فروری تک منوہر کتھا کی۔ کتھا کیا تھی۔ آریہ
سناسنتر دن کا نچوڑ تھا۔ کتھا سے پہلے آدھ گھنٹہ
تک بھجنیک مہاشہ شمشیر سنگھ کے دلکش بھجن
ہوتے تھے۔ کتھا کے وقت سماج میں خوب رونق
اور چہل پہل ہوتی تھی۔ اس طرح روزانہ کتھا سے
جنتا کو مزید آنند پہنچانے کے لئے یہ سماج اب
کسی اور پرستھ مہانو بھاو کو بلانے کا بھی پربندھ
کر رہا ہے :۔

اس سماج کا تیسواں سالانہ جلسہ ۲۰، ۲۱، ۲۲
اور ۲۳ چیت سمت ۱۹۹۲ مطابق ۳۰-۳۱ مارچ اور
یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو بروز سوم منگل اور بدھ
منایا جائے گا۔ اس سماج کا جلسہ صرف لوکل

حیثیت ہی نہیں رکھتا بلکہ یہ جلسہ صوبہ بھر کے
سماج کا جلسہ سمجھا جاتا ہے۔ امسال جلسہ کو بھی
مفید اور زیادہ دلچسپ بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش
کی جا رہی ہے :۔ (راننت رام منتری آریہ سماج)

آریہ سماج ددھوچک کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ددھوچک کا سالانہ جلسہ ۱۳-۱۴-
اور ۱۵ مارچ کو آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام
سے منایا جائے گا۔ اس میں آریہ سماج کے پرستھ
اُپدیشک اور بھجنیک شامل ہوں گے۔ عورتوں کے
بیٹھنے کے لئے خاص انتظام کیا جائے گا :۔
(منتری آریہ سماج)

شیطانی پنجہ

جس طرح شیطان کے پنجہ میں پڑ کر لوگ حیران ہو جاتے ہیں
ٹھیک اسی طرح جوش جوانی کی غلط کاریوں سے لوگ
پیچیدہ امراض میں گرفتار ہو کر مصیبت میں پڑ جاتے ہیں
ان امراض اور ان کے علاج معلوم کرنے کے لئے موٹی
جلد بنام وید ڈبا کتاب

بالکل مفت

بذریعہ ڈاک محصول آج ہی طلب فرما کر مطالعہ کریں :۔
مدن منجری فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

امرت دھارا کے تینتالیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں ۱۸ مارچ میں امرت دھارا اور اس کے مرکبات ۱۲ قیمت پر اور باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر ملیں گی۔

گھر میں رکھنے والی چھ چیزیں جن کا ثانی دوسرا نہیں

یہ سب اخیر مارچ تک ۱۲ قیمت پر ملیں گی۔ دیگر ادویات و کتب نصف قیمت پر ملیں گی۔

امرت دھارا (رجسٹرڈ)

لاہور کے مشہور و معروف حکیم کوی دویا بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد
ہے جس نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ باقی پانچوں ادویات اسی عجیب الاثر
دوائی کی ملاوٹ سے تیار کی جاتی ہیں۔ لاکھوں استعمال کرنے والوں میں سے ۱۳ ہزار
نے اپنے لکھ کر بھیج چکے ہیں کہ

امرت دھارا ہر گھر اور ہر جیب میں موجود رہنی چاہئے

یہ ایک ایسی دوائی کھانے اور لگانے سے زہریلی اگلی امراض یا حادثات کا قطعی علاج ہے ہر قسم کی اندرونی بیرونی
درد، نزلہ، کھانسی، زکام، درد بخار، ہیضہ، انفلوانزا، پلیگ، بچھو کا ڈنگ، ... بھڑ
وغیرہ کا ڈنگ، کوئی بیماری نہیں جو یہ دور نہ کرے قیمت ... نصف عہ ... نمونہ ۸

امرت دھارا مرہم (رجسٹرڈ)

بہت سی مدت جلدی امراض کے دور کرنے والی ادویات کو اپنی مشہور رجسٹرڈ دوائی امرت دھارا
کے ساتھ ملانے سے تیار کی گئی ہے۔ امرت دھارا مرہم میں
کوئی حیوانی چربی شامل نہیں ہے

امرت دھارا مرہم تقریباً تمام جلدی امراض کے واسطے بے نظیر ہے تمام قسم کے زخم، چوٹ، رگڑ،
پھوڑے، پھنسیاں، خارش، داد، چنبل، ڈگری، چھالے، ہاتھ پاؤں کا پھٹنا، سوزش، جلدی زخم
زخم، آتشک، بواسیر، مچھر، بھڑ وغیرہ کا ڈنگ، آگ یا گرم پانی یا تیزاب وغیرہ سے جلنا
سب کے سب دور ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے گہرے زخم اتنی جلدی بھرنے شروع ہو جاتے ہیں کہ بڑے
بڑے ڈاکٹر حیران رہ جاتے ہیں۔ عجیب مرہم ہے۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ

امرت دھارا صابن (رجسٹرڈ)

اس صابن میں جو خوبی ہے وہ کسی میں نہیں۔ یہ صابن جلدی امراض جیسے داد، چنبل، پھوڑے
پھنسی، خارش، گرمی دانے، کیل، چھائیاں وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ بڑے کار بالک سوپ وغیرہ کی
طرح بدبودار نہیں ہے بلکہ روزانہ استعمال کے لئے لاثانی چیز ہے۔ میل کو دور کرتا ہے۔
چہرے کو نرم اور خوبصورت بناتا ہے۔ دس لاکھ ٹکیہ سالانہ کی اول درجہ کی ہے۔

اس واسطے دنیا دونوں میں ہاتھ سے آگر اس سے ہاتھ دھونے چاہئیں!

جب ہم نے یہ سادہ اشتہار دیا ہے۔ پبلک نے اسکو بہت پسند کیا ہے۔ قیمت تین ٹکیہ کا
بکس صرف چودہ آنے ۱۴ ۔ فی ٹکیہ ۵

امرت دھارا لوزنجز یعنی امرت دھارا کی میٹھی ٹکیہ رجسٹرڈ

ولایت سے پیپرمنٹ کی ٹکیہ وغیرہ برائے فروخت ہندوستان میں آتی ہیں۔ ہم نے
امرت دھارا کی ٹکیہ تیار کی ہیں جن کے ذریعے بچے اور نازک مزاج تک بھی امرت دھارا کو
نہایت خوشی سے کھا سکتے ہیں۔ آپ جیب میں ہر وقت امرت دھارا ٹکیہ کو رکھ سکتے ہیں۔
اور ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان کے چوسنے سے سب ضرورت امرت دھارا کا فائدہ
ہونے کے ساتھ ساتھ دانتوں اور مسوڑھوں کی امراض، بلغم، خراش، گلا بیٹھنا،
کھانسی وغیرہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ بچوں کو کھو کر بدلے یہی ٹکیہ، گولیاں وغیرہ کھانے کی
بجائے ان کو پاس رکھا کریں :۔
قیمت فی ڈبیہ ایک سو ٹکیہ ۴

امرت دھارا بام (رجسٹرڈ)

یہ بام مقامی طور پر تمام قسم کی دردوں کے واسطے
اکسیر ہے۔ جہاں درد ہو جیسے سر درد، جوڑوں کا درد، اینٹھن، چھپڑیا، توڑنا
کمر درد وغیرہ ہو۔ اس جگہ کے لئے اس سے بڑھ کر آپ کو آرام دینے والی بام نہ
ملے گی۔ گنٹھیا، سوگرد، درد، چھاتی وغیرہ سب میں استعمال ہو سکتی ہے۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عمر)

امرت دھارا لوشن

اس کے غرارے کرنے سے منہ، دانت، مسوڑھے، گلے کی بیماریاں جو ہوتی ہیں
دور ہوتی ہیں۔ ... اور ... جاتی ہیں۔ دانت مضبوط ہوتے ہیں حجامت کے بعد لگانے سے استرا لگنے
کا اثر نہیں ہوتا۔ بالوں کی برائی سے بال مضبوط ہوتے ہیں گلے کی خرابیاں دانتوں کی
گندگی، مچھر وغیرہ کاٹنے پر لگا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

خط و کتابت و تار کا پتہ :۔
امرت دھارا ۳۱ لاہور
المشتہر
مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

Haridwar. Digitized by eGangotri

رشی بودھ اُتسو کی دھوم

۱- آریہ سماج گوجرہ :-

آریہ سماج گوجرہ نے امسال "دیانند سپتاہ" نہایت اُتساہ سے منایا۔ ۱۴ر فروری تا ۲۱ر فروری روز پربھات پھیری نگر کے گلی کوچوں میں سنکیرتن کیا گیا۔ اور ہر روز رات کے ۸ بجے سے ۹½ بجے تک شری مہاتما دیانند پرکاش کی کتھا ہوتی رہی۔ حاضری اچھی ہوتی تھی۔ شیوراتری کے روز آریہ سماج مندر میں ۸ بجے کارروائی شروع ہوئی اور ہون یگیہ کیا گیا۔ اس کے پشچات بھجن۔ پرارتھنا اور سوامی جی کے جیون کے متعلق لیکچر ہوئے۔ پرشادی۔ استریاں بھاری تعداد میں آئی ہوئی تھیں حاضرین کا موہن بھوگ سے ستکار کیا گیا۔

۲- آریہ سماج امرتسر :-

آریہ سماج شردھانند بازار امرتسر میں مہرشی دیانند کے بودھ اُتسو کے اُپلکش میں ۱۵ر فروری سے ۲۱ر فروری تک ہر روز رات کے ۸ بجے منوہر بھجنوں کے بعد پنڈت چمپتی جی ایم۔ اے سابق گورنر گوروکل کانگڑی ممبر دیانند سیوا سدن ۸½ بجے سے ۹½ بجے تک وید کتھا دوارہ امرت ورشا کرتے رہے۔ پُرش اور استریاں اتنی تعداد میں شامل ہوتے تھے۔ کہ مندر کا ہال اور صحن کھچا کھچ بھر جاتا تھا۔ امرتسر واسی اب پھر ہولیوں کے دنوں میں پنڈت جی کی کتھا کے لئے زور دے رہے ہیں۔ شیوراتری کے دن آریہ پرتی ندھی سبھا کی اپیل کے اُتر میں ساروید پرچار کے لئے دھن بھی اکٹھا کیا گیا۔ بودھ اُتسو کے دن ایک بھائی کی شُدھی کی گئی۔ اور آریہ سماج کے نئے سبھاسد بنائے گئے۔

(جگن ناتھ شرما اُپ منتری)

۳- آریہ سماج فیروزپور :-

۲۱ر فروری ۱۹۳۶ء کو رشی بودھ اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ اُتسو دونو آریہ سماجوں نے مل کر طور پر منایا۔ صبح ۸ بجے نگر کیرتن آریہ سماج مندر کے تالاب سے شروع ہوا۔ اور شہر کے مختلف حصوں سے گزرتا ہوا آریہ سماج کالج وبھاگ میں ختم ہوا۔ ہون یگیہ۔ سندھیا۔ پرارتھنا اور ویاکھیان ہوئے۔ مہاشہ شادی رام جی ایڈووکیٹ۔ پنڈت آریہ منی جی پردھان آریہ سماج گوروکل وبھاگ اور پنڈت ہرشی چندر جی آریہ پروہت کے ویاکھیان رشی کی جیونی پر ہوئے۔

(منتری)

۴- آریہ سماج فورٹ سنڈیمن :-

امسال یہاں رشی بودھ اُتسو خوب دھوم دھام سے منایا گیا۔ صبح سویرے سنکیرتن کیا گیا۔ جس میں شامل ہونے والے سجن مل کر بھجن گاتے جارہے تھے۔ کنول جی اور مسٹر دیانند نے گا کر خوب سماں باندھا۔ ۹ سے ۱۲½ بجے تک آریہ سماج مندر میں کارروائی ہوئی۔ ہون سندھیا اور پرارتھنا کے بعد مہاشہ رام آدھین جی۔ لالہ ٹھاکر رام جی۔ لالہ کرم چند جی اور ماسٹر نہال چند جی کی رشی جیونی پر تقاریر ہوئیں (نوٹ :- ماسٹر نہال چند جی آریہ سماج کے سیتا ہک ست سنگ میں بھگوت گیتا کی کتھا بھی کر رہے ہیں) لالہ کرم چند جی نائب پردھان کی تقریر کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔ ایک بجے سے یگیہ آرمبھ ہوا۔ جو شام تک جاری رہا۔ تقریباً دو سو اشخاص نے بھوجن کھایا۔ ہری جن بھی سملت ہوئے۔

(برجلال منتری)

۵- آریہ سماج بہوڑ بریلی :-

"دیانند سپتاہ" کے متعلق ۱۳ر فروری ۱۹۳۶ء سے ہی کاریہ شروع ہوگیا۔ کیونکہ سوامی برہمانند جی تشریف لے آئے تھے۔ ان کا اُم اُپدیش ۱۳ر فروری کو ہوا۔ اس کے بعد روزانہ صبح کو ساڑھے پانچ بجے سے سنکیرتن شروع ہوتا تھا۔ جس میں کئی استری اور پُرش بھاگ لیتے تھے۔ ۲۱ر فروری کو ڈیڑھ دو سو استری پُرش شامل ہوتے رہے۔ شام کو روزانہ کسی نہ کسی محلہ میں پرچار ہوتا تھا۔ جس میں سوامی برہمانند جی۔ آچاریہ وشنو شرما جی اور ڈاکٹر بھگندن لال جی کے ویاکھیان ہوتے رہے۔ ۲۱ر فروری کو رشی اُتسو ۵۰۰ اصحاب کی حاضری میں منایا گیا۔ جس میں کنیا پاٹھشالہ کی کنیاؤں۔ سنسکرت پاٹھشالہ کے ودیارتھیوں اور پروفیسر شنکر لال جی ایم۔ اے۔ بابو گیان چند جی جوالا پرشاد جی بان پرستھی۔ شری لیکھ چند روپی جی کمرہ بابو چھوٹے لال جی مختار اور آچاریہ وشنو شرما جی کی کویتا اور ویاکھیان ہوئے۔ کماری لکشمی دیوی کماری گرمنتا دیوی کی کویتا بہت پسند کی گئی۔ +

(ڈاکٹر بھگندن لال پریذیڈنٹ)

نیچے قیمتیں اپوری درج ہیں۔ اخیر مارچ تک امرت دھارا اور اسکے مرکبات ¾ قیمت پر اور باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر منگوائیں

امرت دھارا کے پینتیسویں ۳۵ سالانہ جلسہ کی خوشی میں

جناب کوی ونود ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدیہ موجد امرت دھارا و اشوگری و شمالی ہندوستان کے مشہور و معروف فرمش کی معرکہ خیز ایجادیں جن کو

۳۱ مارچ کے اندر اندر رعایتی قیمت پر منگوا کر فایدہ اُٹھاویں!

امرت دھارا (رجسٹرڈ) اکسیر اعظم تقریباً ہر مرض کا یقینی علاج۔ بنی نوع انسان کے لئے نعمت عظمےٰ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عیما) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے (عہ) نمونہ آٹھ آنہ (۸ر)

اشوگری ذیابیطس و کثرت پیشاب کا فوری و یقینی علاج ہے قیمت چار روپے (للعہ) نمونہ ایک روپیہ (عم)

پُتر پھل (رجسٹرڈ) تعجب خیز ایجاد ہے۔ جن کے لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ صرف ایک خوراک حاملہ کو تیسرے ماہ کے آغاز میں کھلا دیں۔ پرماتما کی کرپا سے لڑکا ہی ہوگا۔ لڑکی پیدا ہونے کی صورت میں قیمت واپس

قیمت دس روپے (ممہ)

پھولو پھلو (رجسٹرڈ) جب بچہ دن بدن سوکھتا جاتا ہو تو اس دوا کو اس کی پسلی پر مالش کر دیں۔ کچھ کیڑوں کا اخراج ہوگا اور بچہ موٹا ہونے لگے گا قیمت پانچ روپے۔ غربا سے ایک روپیہ۔ امرا سے سو روپیہ

کرن جوانی (رجسٹرڈ) بوڑھوں کو جوان بنانے والی اور جوانوں کی جوانی قایم رکھنے والی اکسیر اسکے ہوتے ہوئے جانداروں کے غدود کھانے کی ضرورت نہیں رہتی ہے۔ قیمت ۲۴ گولی ایک روپیہ (للعم)

برہم پتر رس (رجسٹرڈ) اٹھرا کی دوائی جن مستورات کے بچے کسی خاص عمر کو پہنچ کر گذر جاتے ہیں وہ ایام حمل میں اس دوا کو کھا لیا کریں تو پرماتما کی کرپا سے اولاد بچ جاویگی۔ مکمل خوراک کی قیمت مبلغ دس روپے (ممہ)

مدہٹ (رجسٹرڈ) اگر اس دوا کو جانتے یا نہ جانتے ہوئے شراب میں گھول دیا جائے تو آہستہ آہستہ پینے والے کو اس سے نفرت ہو جاتی ہے بلکہ کے فائدے کر لئے قیمت حرف تا دو روپیہ (عہ)

بلا دور (رجسٹرڈ) بلا کسی تکلیف کے اس کا استعمال افیون کو چھڑا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عیہ)

ایک کارڈ آنے پر کارخانہ امرت دھارا کی فہرست ادویات مفت بھیجی جاتی ہے

خط و کتابت و تار کا پتہ امرت دھارا ۳۲ لاہور

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection

سماج سماچار

آریہ سماج وچھووالی لاہور میں ویراُتسو

لاہور ۲۶ فروری۔ آریہ مسافر پنڈت لیکھرام جی کا شہیدی دن ۲۵ فروری کو شام کے چھ بجے سے نو بجے تک مانیہ ور پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے کی زیر صدارت منایا گیا۔ مختلف صاحبان کے بھجن اور کویتائیں ہوئیں۔ شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ کی کارروائی آنند پوروک سماپت ہوئی۔

آریہ سماج مردان کی طرف سے ناپٹ ہندی سکول کی قائمی

مردان ۲۵ فروری۔ یہاں کے ہندو نوجوانوں کے سیکھنے کا زبردست شوق تھا۔ اُن کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے آریہ سماج ہوتی مردان نے ایک نائٹ ہندی سکول قائم کر دیا ہے۔ جس میں ہندو لڑکوں کو ہندی تہذیب مطابق ویدک تعلیم دی جائے گی۔ آج کل آریہ سماج ویدپرچار کا کام نہایت سرگرمی سے کر رہا ہے۔ اُمید ہے کہ روزانہ سَت سنگ بہت جلد شروع ہو جائے گا۔

جات پات توڑک منڈل کی کانفرنس

لاہور۔ جات پات توڑک منڈل، لاہور کی سالانہ کانفرنس ایسٹر کے دنوں میں ہو گی۔ جس کے صدر ڈاکٹر اے۔ آر۔ امبیدکر (بمبئی) ہوں گے۔

آریہ سماج پٹیالہ میں ویراُتسو

پٹیالہ ۲۶ فروری۔ شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کی شہادت کا دن کل شام کے ۶ بجے سے ۹ بجے تک آریہ سماج مندر میں بڑے اُتساہ و دھوم سے منایا گیا۔ سب سے پہلے ہَوَن ہوا۔ اس کے بعد سب آریہ بھائیوں نے حسب موقعہ بھجن گائے۔ پھر رتن منی ماسٹر ٹوڈی رام اور سیوک ہمبر چند نے شہید اکبر کی پرتی نظمیں پڑھیں۔ جو بہت مقبول ہوئیں۔ پنڈت جیوا رام جی۔ پنڈت کرتا رام جی مانی۔ پرکاش جی اور پنڈت ودیا رتن جی ودیا رتن نے شہید کے احسانات کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔

آریہ سماج ساناریاست پٹیالہ کا سالانہ جلسہ

سانا۔ آریہ سماج سانا ریاست کا سالانہ جلسہ ۷ لغایت ۹ مارچ بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ (کرشن آریہ منتری)

گوروکل مہاودیالیہ راولپنڈی کوٹ کا ستھواں سالانہ جلسہ

پروگرام

شکروار ۲۴ پھاگن مطابق ۶ مارچ
پراتہ۔ برہد ہون یگیہ تتھا سندھیا اُپاسنا
دوپہر ۲ بجے سے ۳½ بجے تک گائن
پروفیسر دیش بندھو جی
راتری ۸ سے ۹ بجے تک بھجن
۹ ،، ۱۰ ،، کوی سمیلن
سبھاپتی سوامی دھیرانند جی

سنیچروار ۷ مارچ ۱۹۳۶ء
پراتہ ۷ سے ۸ بجے تک سندھیا ہون آدی
۸ ،، ۸½ ،، بھجن
۸½ ،، ۹ ،، ویاکھیان
سوامی کرشنانند جی
دوپہر ۱ سے ۲ بجے تک بھجن
۲ ،، ۳ ،، ویاکھیان
سوامی دھیرانند جی
۳ سے ۳½ بجے تک بھجن
۳½ ،، ۴½ ،، ویاکھیان
۴½ ،، ۵ ،، گائن
راتری ۸ سے ۹ ،، بھجن
۹ ،، ۱۰ ،، ویاکھیان
سوامی گنگا گری جی آچاریہ

اتوار ۲۶ پھاگن مطابق ۸ مارچ
پراتہ ۷ سے ۸ بجے تک سندھیا ہون آدی
۸ ،، ۸½ ،، بھجن
۸½ ،، ۹½ ،، ویاکھیان
سوامی ویدانند جی
۹½ سے ۱۱ بجے تک واک وردھنی پریشد
سبھاپتی شری نارائن سوامی جی
دوپہر ۱ سے ۲ بجے تک بھجن
۲ ،، ۳ ،، ویاکھیان
سوامی سدانند جی
۳ سے ۳½ بجے تک بھجن
۳½ ،، ۴½ ،، ویاکھیان
شری نارائن سوامی جی
راتری ۸ سے ۱۰ بجے تک سنگیت سمیلن
سبھاپتی بھگت منگو رام جی

سوموار ۲۷ پھاگن مطابق ۹ مارچ
پراتہ ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک
نئے برہمچاریوں کا ویدآرمبھ سنسکار
دوپہر۔ شاریرک تتھا دھرم ودیا سمبندھی کوشل

(گنگا گری مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج جہلم کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جہلم کا سالانہ جلسہ ۶-۷ اور ۸ مارچ ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ بڑے بڑے اُپدیشکوں، سنیاسیوں اور بھجنیکوں کے پدھارنے کی توقع ہے۔

آریہ سماج دھرم کوٹ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا کا سالانہ جلسہ ۷-۸- اور ۹ مارچ ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ بھوجن اور رہائش کا انتظام آریہ سماج کی طرف سے ہو گا۔

نوٹ:- دھرم کوٹ رندھاوا ریلوے اسٹیشن چھینٹہ سے جو امرتسر ناروال لائن پر واقع ہے۔ ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے۔

آریہ سماج کوٹ چھٹہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کوٹ چھٹہ کا سالانہ جلسہ ۱۳-۱۴- اور ۱۵ مارچ ۱۹۳۶ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔

ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے یوگیہ اُپدیشکوں اور بھجنیکوں کے علاوہ منتری پنڈت بھیم سین جی اور بہن شکیل دیوی جی کے پدھارنے کی سویکرتی آ چکی ہے۔

(مول چند منتری آریہ سماج)

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کے سماچار

آریہ سماج رنبیر سنگھ پورہ کا سالانہ جلسہ ۱۹ لغایت ۲۲ چیت سمت ۱۹۹۲ ہونا قرار پایا ہے۔ اس اوسر پر بڑے بڑے مہانوبھاووں کے اُپدیش اور منورنجک بھجن ہوں گے۔

۲۔ مہاشہ منشی رام جی سمبھاسد آریہ سماج کی اچانک اور بے وقت مرتیو سے آریہ سماج کو بڑی ہانی ہوئی ہے۔ مہاشہ جی لالہ منگو رام جی سابق پردھان آریہ سماج کے بھتیجے تھے۔ مہاشہ جی اپنے پیچھے ایک بیوہ اور چار بچے سسکتے ہوئے چھوڑ گئے ہیں۔

ہے رشی بودھ اُتسو کے دن آریہ سماج مندر میں ہون یگیہ وغیرہ کیا گیا۔ اور پردھان سماج نے "پرکاش" سے ... پڑھ کر سنائے۔

(لبھو داس پردھان سماج بھیرو سنگھ پورہ)

دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور میں داخلہ

داخلہ:- دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور میں داخلہ شروع ہے۔ اُمیدوار اپنی درخواستیں ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء تک بھیج دیں۔ صرف وہی نوجوان اس میں شمولیت کی کوشش کریں۔ جو آریہ سماجک وچاروں میں پکے ہوں۔ اور جن کے جیون کا مقصد اُپدیش و ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہو۔ اُمیدوار انٹرینس پاس ہو اچھی صحت اور عمدہ اخلاق کا مالک ہو۔ اس کے لئے ہندی اور سنسکرت کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ اردو اور فارسی جاننے والوں کو بھی ترجیح دی جائے گی۔ ودیالیہ میں عربی تعلیم کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے۔ جملہ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں:-

{ آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ
گورودت بھون - لاہور }

آریہ سماج میرپور کے سماچار:-

رشی بودھ اُتسو:- پراتہ کال سنکیرتن کا پروگرام مرتب کر کے عمل شروع کیا گیا۔ آریہ پُرش تتھا آریہ دیویاں نگر میں سنکیرتن کرتے ہوئے رشی کے سندیش کو سناتے اور اس کے گُناُنواد اور پربھو بھگتی کے بھجن گاتے ہوئے میرپور نواسی جنتا کو نہال کرتے رہے۔

پراتہ کال پنڈت وشوا ناتھ جی سناتک گوروکل پوٹھوہار یجروید کے ایک ایک ادھیائے سے ہون یگیہ کراتے رہے۔ حاضری کافی ہوتی رہی۔

میرپور کے کنوؤں پر جہاں اچھوت لوگوں کو جانے سے روکا جاتا تھا۔ وہاں آریہ پُرش ان کو ساتھ لے جا کر اشنان کراتے رہے۔ اگرچہ چند ایک سناتن دھرمیوں کی طرف سے ایک کنوئیں پر مخالفت بھی ہوئی۔ لیکن آریہ پُرشوں کی سہن شیلتا اور معاملہ فہمی سے شانتی پوروک کاریہ سماپت ہوا۔

رشی بودھ اُتسو پر ایک وسیع پیمانہ پر سہبھوج کا پربندھ کیا گیا۔ کھان پان کا پربندھ اچھوت بھائیوں کے سپرد کیا گیا۔ تقریباً ۱۵۰ آریہ پُرش اور ۱۰۰ استریاں شامل ہوئیں۔ جلوس اور جلسہ کی کارروائی ددّو سماج کی منتظمہ کی گئی۔ ۲ بجے جلوس لالہ بودھ راج جی پردھان کے مکان سے پربھو بھگتی اور رشی کے اُپکاروں کے منوہر بھجن گاتا ہوا آریہ سماج مندر میں سماپت ہوا۔ آریہ سماج مندر میں پنڈت دیا دھر اور پنڈت وشوا ناتھ جی کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے اور مہاشہ ارجن دیو جی نے ایک نظم پڑھی ...

آریہ سماج فورٹ منٹگمری کا سماچار

اتوار کے دن سپتاہک ستسنگ کی کارروائی لالہ دیو بدرامن جی کلرک پوسٹ آفس کے گھر میں ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنے سپتر کے جنم کے ۲۲ دن کے بعد گرہستھ تھی سنسکار بھی نشکرمن یگیہ کرایا۔ سارے شہر کے معززین حاضر تھے۔ آریہ سماج کر تیرتھ دن جلسہ کی کارروائی کے بعد لڈو تقسیم کئے گئے ؎

(بوٹا لال منتری)

آریہ سماج گوجرہ میں ویر اُتسو

پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی برسی ۵ فروری کو منائی گئی۔ پراتہ کال آریہ سماج مندر میں ہون یگیہ ہوا۔ اور رات کے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک پنڈت جی کے سمبندھ میں بھجن اور اپدیش ہوئے لیکھرام میموریل فنڈ کے لئے چندہ جمع کیا گیا ؎

ہر روز پراتہ کال پربھات پھیری سے پہلے ۸ بجے تک آریہ سماج مندر میں ستسنگ ہوتا ہے۔ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۳۱ مارچ اور یکم و ۲ اپریل کو ہونا قرار پایا ہے جس کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع ہیں ؎

(چمن لال منتری آریہ سماج گوجرہ)

آریہ سماج رنگون کا وارشک اُتسو

آریہ سماج رنگون کا سالانہ وارشک اُتسو ۱۵ مارچ لغایت ۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء آریہ سماج مندر بیگان ڈبہ سٹریٹ میں نہایت دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ ۱۵ مارچ کو ۲ بجے سماج مندر سے ایک بڑا بھاری جلوس نکلے گا جو شہر کے بڑے بڑے بازاروں سے ہوتا ہوا ایک بجے واپس آکر سماپت ہوگا۔ ہندی اور انگریزی بھاشا میں بھی ویاکھیان کرانے کا پربندھ کیا گیا ہے کئی پرکار کے سماجک اور دھارمک ڈرامے بھی ہونگے ؎

(منتری آریہ سماج)

ویدک اوشدھالیہ امرت سر

ویدک اوشدھالیہ بازار بنگہ بیریاں کٹڑہ اہلووالیاں عرصہ بیس سال سے سوامی سومانند جی کی آگیا انوسار شری ست برہمچاری تلک رام جی بھشگ آچاریہ کی نگرانی میں پبلک کی سیوا مفت دوائی دے کر کر رہا ہے۔ اس سال بھی گزشتہ سالوں کی طرح ۹۰-۱۴۶ بیماروں نے دوائی لے کر استفادہ کیا ہے۔ غریب اور نادار سنسکرت کے ودیارتھیوں کو جو بھی کپڑا کتابیں اور دوائی دیکر ان کی سیوا کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ شریمد دیانند اپدیشک ودیالیہ گوروکل بھون لاہور تیا بھی دیگر ودیارتھیوں کے استعمال کے لئے بھیجی جاتی ہیں۔ پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سبھا کے پرچار پروگرام پر جانے سے پہلے ادویات باہر لوگوں میں بانٹنے کے لئے لیجایا کرتے ہیں۔ جس کی رپورٹ دفتر آریہ پرتی ندھی سبھا میں موجود ہے۔ گویا یہ اوشدھالیہ جہاں امرت سر نواسیوں کی سیوا کر رہا ہے وہاں باہر کی جنتا کے لئے بھی امرت سرور بنا ہوا ہے ؎

(جگن ناتھ شرما اپ منتری آریہ سماج)

آریہ مہیلا ودیالیہ جام پور میں "سیتا اشٹمی"

آریہ مہیلا ودیالیہ میں "سیتا اشٹمی" کا پرو بدستور سابق شان سے منایا گیا۔ ودیالیہ میں رخصت کردی گئی تھی کنیاؤں کو پرو کی غرض و غایت بتلائی گئی یعنی سیتا دیوی کے منوہر جیون کی دلچسپ اور شگفتہ ڈرامیٹک کھیلوں کا اعادہ کیا گیا جس سے لڑکیوں نے خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔ شام کو سماج مندر میں عام جلسہ کیا گیا۔ رانی صاحبہ رائے شوقی چند صاحب سب ڈویژنل آفیسر صدر تھیں ؎

(گنیش دت منیجر آریہ مہیلا ودیالیہ جام پور)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) "سیتا اشٹمی" کا پرو ۱۵ فروری کو خوب رونق سے منایا گیا۔ اس پرو کو خاص جھنڈو دینے کے لئے Baby Show کا کام بھی ساتھ کر دیا گیا۔ ۱۲ فروری سے ڈاکٹر جیون لال جی روزانہ ایک لیکچر دیتے رہے۔ دیویوں نے اس میں خوب دلچسپی لی اور بہت فائدہ اٹھایا۔ "سیتا اشٹمی" کے متعلق پنڈت شانتی پرکاش جی نے کافی روشنی ڈالی۔ اچھے بچوں اور بچیوں کو ایک ایک گاؤن اور مٹھائی بسکٹ دیئے گئے۔ تقسیم انعام کا کام رانی صاحبہ رائے شوقی چند صاحب سب ڈویژنل آفیسر نے سرانجام دیا ؎

(۲) بہاول پور کے ہندوؤں کے ساتھ جو ناواجب سختیاں کی جارہی ہیں۔ اس کے متعلق اظہار ہمدردی کا پرستاو سرد مہری سے پاس کیا گیا۔ ساتھ ہی گورنمنٹ ہند سے التجا کی گئی۔ کہ وہ فوری دست اندازی کرکے مظلوم لوگوں کی آہیں سنے۔ اور ریاست کے اندرونی معاملات کو سدھار دے۔

(۳) گوروکل برٹ سوتنی کی امداد کے لئے سوامی سیوا نند جی کی تحریر اور منتا کو پیش ۲۰ روپیہ کی امداد بھیجی گئی ؎

(گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور)

آریہ سماج فیروزپور کے سماچار

(۱) ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء کو مہاشہ مدن لال جیت کے سپتر کا مُنڈن سنسکار ہوا جس میں بہت سے سجنوں نے حصہ لیا۔ پروہت جی نے سنسکار کرانے کے بعد سنسکاروں کی مہانتا پر بھاوشالی ویاکھیان دیا ؎

(۲) ۱۴ فروری تا ۱۷ فروری مہاشہ چرنجی لال جی پریم اپنے ویاکھیانوں سے حاضرین کو آنند کرتے رہے۔ آپ نے "مسئلہ تناسخ" "مانس بھکشن کے خلاف" اور "آریہ سماج کی دین" پر منوہر ویاکھیان دیئے۔ ویاکھیانوں کے بعد حاضرین کو اجازت تھی۔ کہ وہ اعتراضات وغیرہ کریں جن کا مدلل جواب دیا جاتا تھا۔ پریم جی کی علمیت کی دھاک بندھ گئی ؎

(منتری آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور)

آریہ سماج نابھہ میں ودھوا وواہ

۷ جنوری ۱۹۳۶ء کو مہاشہ گنپت رائے جی منیجر رائل ٹاکی ممبر آریہ سماج نابھہ کا پنر وواہ ہمراہ شریمتی درشنا دیوی سپتری لالہ گوپی ناتھ جی اگروال سکنہ پانی پت پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ برات نابھہ سے ۷ جنوری کو بوقت صبح ڈاکٹر [illegible] کے ساتھ بذریعہ ریل گاڑی روانہ ہوکر بوقت ۹ بجے دن پانی پت سٹیشن پر پہنچی۔ جہاں اگروال برادری کے تقریباً ۱۰۰ اصحاب موجود تھے۔ برات ۳۵ اصحاب پر مشتمل تھی اسی روز رات کے تقریباً ۸ بجے وواہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس موقعہ پر شہر کے معزز اصحاب بھی شامل تھے۔ سنسکار پنڈت چندر بھان جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے کرایا۔ ورپکش کی طرف سے ۱۰۴ روپیہ دان مختلف فنڈز کو دیا گیا ؎

میں آریہ سماج نابھہ کی طرف سے لالہ گوپی جی پانی پت نواسی۔ بابو بال مکند جی نیز اتا بابو گنپت رائے جی کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ انہوں نے ودھوا وواہ کرکے آریہ سماج کے گورو کو بڑھایا ہے۔ بابو گنپت رائے جی خاص دھنیہ واد کے مستحق ہیں۔ کہ آپ نے کنوارا ناطہ کی نسبت "ودھوا وواہ" کو ترجیح دی ہے۔ میں لالہ جوتی پرشاد جی منتری آریہ سماج چاندنی بازار دہلی۔ بابو دیوان چند جی سٹیشن ماسٹر اور شریمتی درشنا دیوی جی کا بہت دھنیہ واد کرتا ہوں ؎

(منوہر لال منتری آریہ سماج نابھہ)

آریہ سماج سیالکوٹ کی خبریں

(۱) پنڈت لیکھرام جی کا سمرتی دوس سماج مندر میں ۲۵ فروری کو ۲ بجے شام منایا گیا۔ پنڈت دیوان چند جی ہیڈ ماسٹر اور مہاشہ [illegible] جی نے اور خورشید احمد نے پنڈت جی کے جیون پر ویاکھیان دیئے۔ لالہ موہن لال [illegible] نے جیون پر ایک سمرتی کے لئے اپیل کی گئی۔ اور [illegible] دھن اکٹھا کیا گیا ؎

(۲) آریہ سماج سیالکوٹ نے اپنے ہفتہ وار ستسنگ میں [illegible] پرستاو سرد مہری سے پاس کیا۔ آریہ سماج سیالکوٹ کی یہ سبھا مہاراجہ صاحب بڑودہ کو آریہ سماج کے [illegible] آتمارام جی اور [illegible] کو راج منتری آبادی سوچھ [illegible] کرنے کے کارن ہاردک دھنیہ واد کرتی ہے۔ نیز مہاراجہ صاحب کے سماج کے پرتی پریم اور سہانوبھوتی کی پرشنسا کرتی ہے اور آشا کرتی ہے کہ آریہ کنیا مہا ودیالیہ بڑودہ کو جو آریہ مہا ودیالیہ کا روپ دھارن کر چکا ہے۔ آدرش سنستھا بنانے میں مہاراجہ صاحب آرتھک سہائتا اور سنرکشن دے کر جگت کو انوگرہیت کریں گے ؎

غلط بیانی

ایک نیا سماج کھڑا ہوا ہے۔ جس کا نام "کالج سیکشن" رکھا جاتا ہے۔ اس سماج کا اپنا سالانہ جلسہ ۲۸ و ۲۹ دسمبر کو رکھا ہے۔ اس سماج کے کارکن چندہ اکٹھا کرنے کے لئے جب لوگوں کے پاس گئے۔ تو لوگوں نے کہا۔ کہ اس چھوٹے سے شہر میں دوسرے سماج کی کیا ضرورت ہے جبکہ سماج کی وہی پارٹی بندی کے نیتاؤں سے کھلی ہوئی ہے۔ اور کالج سیکشن کے جب سیالکوٹ تشریف لائے۔ تو انہوں نے پہلے ہی سماج میں ویاکھیان و اپدیش دیئے۔ اس پر انہوں نے غلط اور [illegible] جواب دیا کہ آریہ سماج سیالکوٹ سوائے مہاشوں کے کسی کو ستکار نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ [illegible] ڈرتا ہے۔ اس کارن ہم نے دوسرا سماج [illegible] تاکہ دوسری جاتیوں کو اس سماج [illegible] جائے۔ یہ غلط بیانی اور جنتا کو دھوکا دینے کے لئے ہے۔ آریہ سماج سیالکوٹ ایک آپ جاتی کو شدھ کرتا اور کر رہا ہے۔ پچھلے دنوں [illegible] مندر میں ایک [illegible] جو [illegible] کی صدارت میں ہوا جس میں تقریباً ۲۰۰ [illegible] شدھ ہو گئے۔ [illegible] کی شدھی [illegible]

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ویدبھاشیہ کیطرف آریہ جنتا کا آکرشن

(لیکھک پنڈت شوریہ دیو جی شرما ساہتیہ النکار سدھانت شاستری ہیڈ ماسٹر اجمیر)

آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر نے چاروں ویدوں کا انوواد بہت سستا نکال کر جنتا کی توجہ اس طرف کھینچی۔ جنتا کی توجہ اور مانگ کو دیکھ کر بعجلت دیش کی چار پرتی ندھی سبھاؤں یعنی آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی۔ پنجاب۔ سارودیشک اور ساردیشک سبھا نے اس کاریہ کو ہاتھ میں لینے کے لئے ایک ایک لاکھ روپیہ کی سکیم نکالی۔ یہ سبھی سبھائیں چاہتی ہیں کہ انوواد ایسا نکالیں جو مستند جانا جائے +

آریہ سنسار میں یہی چار بڑی سبھائیں ہیں جو رشی کے نروان کے پچاس پچپن برس کے بعد ان کا دھیان اس طرف مبذول ہوتا ہے۔ بہت غنیمت ہے۔ مگر دیدپر بھی اور چاروں پرشش اس طرح الگ الگ انوواد وں کی کوشش دیکھ کر ایک ایسا بڑا خطرہ ابھر رہے ہیں۔ جو بالکل درست معلوم ہوتا ہے۔ سبھی سبھائیں اپنے اپنے انوواد کے لئے چندہ مانگیں گی۔ اور ان کے خریدنے کے لئے اپیلیں نکالیں گی۔ تھوڑے سے آریہ سجن کس کس کو چندہ دیں گے۔ اور کس کس کا انوواد خریدیں گے۔ پھر سوار دھیائے کرنے میں جو بھن بھن انوادوں سے شنکائیں پیدا ہوں گی انہیں کس سے نوارن کرائیں گے؟ اور پھر جو لوگ جب شاستر ارتھ کرتے وقت الگ الگ جدا جدا انوادوں کا حوالہ پیش کریں گے۔ تو آریہ اپدیشکوں کی کیا پوزیشن ہوگی؟ ان کی رائے ہے کہ چاروں سبھائیں اور آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر مل کر ایک ہی مستند انوواد نکالیں۔ میرا اپنا خیال ہے۔ کہ اس طرح مل کر انوواد نکالنے سے بہت بڑا لابھ ہوگا۔ اول آریہ جنتا چار لاکھ کا چندہ دینے کی بجائے صرف ایک لاکھ دینا پڑے گا۔ جو قریب قریب چاروں سبھاؤں کے پاس آ گیا ہوگا یا جلد آ جائے گا۔ آریہ ویدپریمیوں کو چار بھاشیہ خریدنے کی بجائے صرف ایک ہی خریدنا پڑے گا۔ تیسرے مخالف لوگوں کو شاستر ارتھ کرتے وقت کئی انوادوں کو جنتا کے سامنے رکھ کر بھرم پھیلانے کا موقعہ نہ ملیگا۔ چوتھے مستند انوواد ایک ہی ہونے سے اس کا ترجمہ غیر ملکی زبانوں میں آسانی سے ہو سکیگا۔ اور بیرون دیش میں وید پرچار کے لئے بہت سہولت ہو جائیگی +

پہلے ۔۔۔ آریہ ساہتیہ منڈل کے مینجنگ ڈائرکٹر ۔۔۔ شری ہر بلاس جی شاردا سے بات کی۔ تو وہ بالکل تیار ہو گئے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بھی تیار ہے۔ میرا خیال ہے کہ سارودیشک اور پرادیشک سبھا بھی تیار ہو جائیں گی۔ کیونکہ ابھی تک کوئی سکیم کاریہ روپ میں آتی معلوم نہیں ہوتی۔ اب صرف آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔پی کی بات رہتی ہے۔ اگر شری بابو مدن موہن جی سیٹھ پردھان اور بابو بیرم لال جی منتری اس طرف قدم بڑھائیں تو سمست آریہ جنتا ان کی بڑی آبھاری ہوگی +

یہ میری زبردست خواہش ہے۔ کہ کم از کم اس ایک کاریہ میں سمست سنسار کے آریوں کو ایک مت ہو جانا چاہئے۔ اور کوئی کام ایسا نہ کرنا چاہئے جس کے لئے آنے والی سنتان اور مختلف مذاہب کے لوگ ہنسی اڑائیں ؛

(اوم شم)

"دیانند مٹھ" کے متعلق ایک ممتر نویدن

شری سوامی سوتنترانند جی کی سیوا میں

"دیانند مٹھ" قائم کرنے کا وچار اخبار "پرکاش" اور تازہ "ریفارمر" میں پڑھا۔ اسی دم خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ واقعی آپ کا ایک ضروری ضرورت کی طرف دھیان گیا ہے۔ جو مستقبل کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ پرچار جیسے ذمہ داری کے کام کو ہر کوئی نہیں کر سکتا۔ بیچارے گرہستی پرچارکوں کے راستہ میں بڑی رکاوٹیں حائل ہیں۔ صرف سنیاسی مہاتما ہی بے فکر ہو کر اور سچی لگن سے اپنے آشرم کا مکھیہ کام "وید پرچار" کر سکتے ہیں۔ شری سوامی سوتنترانند جی کی دوراندیش نظر بھی اپنی سادھوؤں پر پڑی تھی۔ وہ ہر ممکن ذریعہ سے سادھوؤں کے سدھار میں کوشاں ہیں۔ ایسے لوگوں میں سے اگر تھوڑے سے بھی اپنے ہم خیال بن جائیں تو نہایت عمدہ طور پر پرچار کا سوال حل ہو سکتا ہے۔ وہ پرچار آج کل کی نسبت مالی لحاظ سے بھی سستا ہوگا۔ اور زیادہ پراثر بھی۔ ایسی سکیم اور تجویز کے لئے سوسائٹی آپ کی احسان مند رہے گی ؛

لیکن اس کے لئے علیحدہ اپیل کرنا میری سمجھ میں نہیں آتا۔ مبلغ دس ہزار روپیہ تو صرف زمین کی خاطر چاہیے۔ بلڈنگ اور متعلقہ اسباب پر اور خرچ ہوگا۔ یہ خرچ ہزاروں سے یقیناً تجاوز کر کے لاکھوں تک پہنچ جائے گا جس کی فراہمی آریہ جنتا کو کرنی ہوگی۔ ایسے مفید انسٹی ٹیوشن کے لئے جنتا کا فرض بھی ہے۔ کہ وہ دل کھول کر سہایتا دے۔ مگر کیا یہ تجویز بھی زیر غور ہے۔ کہ گورودت بھون لاہور میں ہی "دیانند مٹھ" قائم کیا جائے۔ بھون جیسی عالی شان بلڈنگ موجود ہے۔ خوب کشادہ صحن ہے۔ چند جھونپڑیاں ہی تیار کرانی ہونگی۔ وچاری لشٹ کالیہ بھی ساتھ ہے۔ اور ساتھ ہی اپدیشک مہا ودیالیہ کا سارا سٹاف سنیاسی تھا۔ وہاں بڑے آرام اور سہولیت سے اپنا ادھین کر سکیں گے۔ بہت سا متعلقہ اسباب وہاں بغیر خرچ کے مل سکے گا۔ اس کے لئے فراہمی چندہ کا بھاری ہڑدنہ کرنا پڑے گا۔ اپدیشک ودیالیہ سے "دیانند مٹھ" کو سہایتا ملتی رہیگی۔ اور "دیانند مٹھ" سے اپدیشک ودیالیہ کو۔ یہ بھی عجیب اتفاق کی بات ہے۔ کہ اپدیشک ودیالیہ کو سرسبز کرنے والے مہاتما بھی آپ ہیں۔ اور "دیانند مٹھ" کے سنستھاپک بھی آپ ہی۔ دونوں لاڈلے بچے آپ کی زیر نگرانی پرورش پاتے رہیں گے۔ اس طرح آریہ جنتا ایک نئے انسٹی ٹیوشن کے بوجھ سے بچ جائے گی۔ اور "دیانند مٹھ" کا کام بھی زیادہ خوش اسلوبی سے چلتا رہے گا۔ "ایک پنتھ دو کاج" والی بات ہے ؛

آپ کا

گنیش دت منتری آریہ سماج جامپور

آل انڈیا آیورویدک کانفرنس سے تصدیق شدہ

گورو کل کانگڑی کا

"چیون پراش"

پھیپھڑوں کو مضبوط کرتا ہے
دل کو طاقت دیتا ہے۔
بدہضمی کو دور کر کے بھوک بڑھاتا ہے
پرانی کھانسی و نزلہ کو دور کرتا ہے
بچوں کو موٹا تازہ بناتا ہے۔
ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے

قیمت چار روپیہ فی سیر

پتہ :- آیورویدک فارمیسی ۵۳ گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ :-

لاہور۔ برانچ گورو کل فارمیسی ہسپتال روڈ۔ لاہور

شملہ۔ میسرز ٹھاکر برادرس۔ لوئر بازار

پشاور۔ میسرز برج لال گنگا بشن چوک یسنم گراں

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کو شرطیہ دور کرنیوالی لاثانی دوا

"اکسیر بواسیر" (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی ایسا اثر دکھلاتی ہے چند یوم کے استعمال سے مستقل کا درد۔ کھجلی۔ خون کا زائل ہونا تمام تکلیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے قیمت ۲ روپے محصول ۸ر گارنٹی۔ اگر دس سال کے اندر اندر دوبارہ بواسیر عود ہو جائے۔ تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی۔ نوٹ) اس سے اعلیٰ دوائی پیش کرنے والے کو دو صد روپیہ انعام ؛

مینیجر کملا فارمیسی گنگا نگر دھ پنجور ضلع فیروزپور (پنجاب)

Haridwar. Digitized by eGangotri

وسطی و جنوبی امریکہ میں ویدک دھرم کے پرچار کی دھوم
(صفحہ ۲)

سو یکار کر لیا تھا۔ تھا اس آشیہ کا ایک سرکلر بھی "گزٹ" میں پرکاشت کر دیا تھا۔ کہ منشوں سے ڈیپارٹ نہ لیا جائے۔ اتہ پنڈت جی سکرانند جی کو ٹرینیڈاڈ آنے میں ڈیپارٹ آدی کی کٹھنائی نہیں پڑے گی ×

ان دنوں میں ٹرینیڈاڈ میں ہوں۔ اور سماجوں کا سنگٹھن تھا پرچار انیادک کا یہ بھی سچارو روپ میں چل رہا ہے۔ دو دو ہنسوں کے در شو دھ کا کوئی پرنام نہیں نکلا سمبت آپ نویش میں پرتی ندھی سبھا کے دوارہ اُنکو وِدیا دوستھا کرنے کا پربندھ کر دیا گیا ہے۔ سمپرتی پارامار یبو کے مندر نرمان کا کاریہ آرمبھ ہے۔ مندر کی لمبائی ۵۶ فٹ۔ چوڑائی ۳۶ فٹ تھا اونچائی ۳۰ فٹ ہے۔ مندر کے ساتھ ساتھ اناتھ آلیہ بھون تھا سکول کے بھون بھی بنیں گے۔ پرماتما کی کرپا ہے۔ کہ ایسی آرتھک کٹھنائی کے سمے بھی مندر آدی بنوانے کے لئے سمپورن دھن کا پربندھ ہو گیا ہے۔ کیول ماتا مہا دیوی جی نے دس ہزار گلڈر کی رقم دی ہے جو ہندوستان کے لگ بھگ ۱۸ ہزار روپیہ کے برابر ہے۔ اس اپ نویش میں سب سے بڑی کٹھنائی کیتھولک عیسائیوں کے سنگٹھن سے ہے۔ کیونکہ جنتا کو اپنی بھلائی برائی کا گیان تک نہیں۔ دو چار روپیہ کے لالچ میں اپنے لڑکے لڑکیوں کو مشنوں میں دے آتے ہیں۔ سال میں اس پرکار کچھ سات سو بچے عیسائیوں کے ہاتھ لگ جاتے ہیں ×

"ددا کرا" میں جو اناتھ آلیہ تھا۔ اس کی دُرادوستھا ہونے کے کارن تھا جنتا کو وہاں کے کاریہ کرتاؤں پر اوشواس ہو جانے کے کارن اس کے دوارہ ہندوؤں کے بچوں کی رکھشا نہ ہو سکی۔ اتہ پرتی ندھی سبھا نے وشال "اناتھ آلیہ" بنانے کا وچار کر لیا ہے۔ تھا اس کے سنچالن کے لئے بہر پانت سادھنوں کی پراپتی کی دوستھا بھی ہو گئی ہے۔ ان اپ نویشوں میں سب سے ادھک اس بات کی آوشیکتا ہے۔ کہ بھارت سے ایک دو گیہو دوان آکر سروداا اپنی دیکھ ریکھ میں کاریہ سنچالن کریں۔ یہاں کے لوگوں کو یہاں کے لوگوں کا سمبندھ وشواس نہیں ہے۔ یہ اپ نویش آریہ سماج کے پرچار کے لئے اتینت ہی اُتم کھشیتر ہے۔ آریہ سماج کا کاریہ جیسے اب جاری ہے۔ یدی اسی پرکار جاری رہا۔ تو نکٹ بھوشیہ میں سمپورن اپ نویش کے بھارتیہ کم سے کم ہندو تو اوشیہ سمشٹی روپ میں آریہ سماجی بن جائیں گے ×

میں یدی یہاں سے بھی چلا جاؤں۔ تو مندر آدی بننے کا سارا کام رہ جائے گا۔ اور یہ آریہ سماجوں کا سنگٹھن بھی رہے گا۔ اسی لئے شاستری جی کو ٹرینیڈاڈ میں وہاں کا کاریہ سنبھالنے کے لئے بھیج کر سوئم یہاں کی دوستھا کر رہا ہوں۔ برٹش گائینا بھی جنگل پڑا ہوا ہے۔ وہاں کی دوستھا بھی اُچت ہے۔ شاید بھارت کے آریہ گن ان اپ نویشوں میں پرچار کے مہتو کو پورنتیا نہیں سمجھتے ہوں گے۔ میرا انومان ہے۔ کہ ان اپ نویشوں میں سنگٹھت روپ میں پرچار آدی کی دوستھا ہو۔ تو جنوبی امریکہ تھا ویسٹ انڈیز آدی دیپ سمجھوں میں پرچار کی سمسیا آسانی سے حل ہو جائیگی ×

کارخانہ "امرت دھارا" کی ۳۵ ویں سالگرہ

پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا تمام باشندگان ہند کی دلی شکریہ و مبارکباد کے مستحق ہیں کہ جنھوں نے "امرت دھارا" جیسی دوائی ایجاد کی۔ جو گزشتہ ۳۵ سال سے دیگر انسانی امراض کے لئے تیر بہدف ثابت ہو چکی ہے۔ اور اس وقت اس سے لاکھوں انسان فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ پنڈت جی کی دیگر ادویات بھی جہاں تک سنا جاتا ہے۔ نہایت مفید اور نسلی بخش ثابت ہوئی ہیں۔ پنڈت جی ایک اعلیٰ درجہ کے مصنف بھی ہیں۔ اور آپ کی کتب نہایت دلچسپی سے پڑھی جاتی ہیں ×

ہم کو اپنے ناظرین کو یہ اطلاع دینے میں خوشی ہے کہ "امرت دھارا" کے پینتیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں کارخانہ "امرت دھارا" والوں نے "امرت دھارا" اور دیگر ادویات و کتب کی قیمت میں کمی کر کے ہر شخص کو موقعہ دیا ہے۔ کہ وہ "امرت دھارا" اور دیگر ادویات و کتب آسانی سے خرید سکے۔ یہ رعایت کل ماہ مارچ کے واسطے ہے۔ اور جس وقت یہ اخبار ناظرین کے ہاتھوں میں ہو گا۔ اس وقت بھی وہ اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے مستحق ہوں گے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ناظرین اس رعایت سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے ×

(ایڈیٹر)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے ۲ دو مجموعے

نگارستان — جمالستان

۲ للعہ (محصولڈاک علاوہ)

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ مع محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

سفید کشٹ کی عجیب و جڑی

یہ جہانشنہ ایسی اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں جانتا۔ بدی اس کے ایک ہی روز کے بیچ لیپ سے سفید کشٹ زہرمن و چنبل (پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا دام واپس دوں جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں قیمت دو روپیہ آٹھ آنے ۲؎

مہر بجیہ شن چندر گنزی سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ)

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR MARK (REGD)

ڈابرز دراکشارشٹ (REGD)

(جسم میں چستی پیدا کرنا بھوک بڑھاتا اور کمزوری رفع کرتا ہے)

دوسرے دراکشاشو۔ دراکشارشٹوں سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس میں انگور کافی مقدار میں پڑا ہے۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے یہ سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کے استعمال سے فوراً جسمانی طاقت در اور چست ہو کر چہرہ پر رونق و بشاشت آتی ہے اور دل بشاش رہتا ہے۔ قیمت نصف سیر کی بوتل ایک روپیہ چھ آنے۔ محصولڈاک ۱۲ ؎

سوپن ہری (REGD)
احتلام کی گولی

اس میں جوش پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ دماغ کی کمزوری۔ چہرہ اور دل کی ... قوت حافظہ کی کمی وغیرہ نیز احتلام کی خرابیوں کو دور کر کے اپنا اثر جلد دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک سات آنے۔

ڈابر جنتری ۱۹۳۶ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے

نوٹ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خرید وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیں ×

۱۔ لاہور کے ایجنٹ۔ مینیجر پیسہ اخبار

۲۔ امرتسر کے ایجنٹ۔ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت: سالانہ ...... للعہ، ممالک غیر سے للعہ، ششماہی ...... عہ، فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۲	اتوار ۳ چیت سمت ۱۹۹۲ مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۳۶ء دیانند آبد ۱۱۲	SUNDAY the 15th MARCH 1936	نمبر ۱۱

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲- ایشور ستچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نرویکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سروانتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروادا اُدیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

۹- ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے بلکہ سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں۔

خاص "پرکاش" کے لئے

رِشی تھا رِشی تھا رِشی مہرشی تھا

وطن کی محبت سکھانے تھا آیا | ہمیں رستہ حق بتانے تھا آیا
بتوں کو بھی باطل بتانے تھا آیا | اچھوتوں سے نفرت ہٹانے تھا آیا
رِشی تھا رِشی تھا رِشی مہرشی تھا

یتیموں کے دکھڑے مٹانے تھا آیا | ہمیں ویدامرت چکھانے تھا آیا
دہر سے بدی کو مٹانے تھا آیا | صداقت کا ڈنکا بجانے تھا آیا
رِشی تھا رِشی تھا رِشی مہرشی تھا

ہمیں غفلتوں سے جگانے تھا آیا | جگا کر ہمیں راہ دکھانے تھا آیا
ہمیں جام وحدت پلانے تھا آیا | بدی پہ تمسخر اڑانے تھا آیا!
رِشی تھا رِشی تھا رِشی مہرشی تھا

از: اوم پرکاش ودیارتھی قادیان

Haridwar. Digitized by eGangotri

یجروید | عزیز جہاں | **وید امرت** | عزیز جہاں | رگوید

ओ३म् प्रियं मा कृणु, देवेषु, प्रियं राजसु, मा कृणु।
प्रियं सर्वस्य पश्यत उत शूद्र उतार्ये ॥ (اتھروید - کانڈ ۱۹ سوکت ۶۲ منتر ۱)

اس پوتر وید منتر کا مفہوم درشاروں میں پر بیان ہے - دیوتا برہسپتی ہے - اور چھند انشٹپ ہے - اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ہر ایک انسان کو خلوص دل سے ایسا ویوہار اور عمل کرنی چاہیئے کہ جس سے وہ عزیز جہاں بن سکے - اور خلقت کے دل میں جگہ حاصل کر سکے ؛

ہندو قوم اس وقت نفاق کا شکار ہو کر سخت نقصان اٹھا رہی ہے - اونچ نیچ کا عفریت اسے ہڑپ کئے جا رہا ہے - چھوت چھات کا گورکھ دھندا اس کے لئے وبالِ جان ثابت ہو رہا ہے - اس کی سلامتی اور بچاؤ اب اسی بات میں منحصر ہے کہ اس کا بچہ بچہ اب صبح و شام پرماتما کے دربار میں یہ پرارتھنا کرے - کہ اے دیالو پتا! میری قوم کو اس کی منحوس حالت سے بچانے کے لئے آپ

(मा) مجھے (देवेषु) ودیا اور فضیلت کے مالک انسانوں کے درمیان (प्रियम्) عزیز (कृणु) بنا دیجئے - تاکہ میں ان کے ست سنگ سے مستفیض ہو کر اپنی حالت کو بہتر کر سکوں - اے پر (राजसु) شجاعت پیشہ اصحاب کے درمیان (प्रियम्) پیارا (कृणु) کیجئے - تاکہ میں اپنے ملک کو محفوظ قرار دے سکوں - آپ اپنی دیا اور انوگرہ سے (मा) مجھے (सर्वस्य) ساری (पश्यत) آنکھوں والی کائنات کا (उत) خواہ اس کا تعلق ..... (शूद्रे) سیوک طبقہ سے ہو (उत) خواہ (आर्ये) شریف النفس شہری طبقہ سے ہو - (प्रियम्) عزیز بنائیے - تاکہ شاعر کا ذیل کا فرمان میری ذات پر حرف بحرف چسپاں ہو سکے :-

"کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی"

لفظی معنی

(प्रियम्) عزیز پیارا (मा) مجھ (कृणु) کیجئے (देवेषु) ودوان پرشوں کے بیچ (प्रियम्) عزیز پیارا (राजसु) راجپرشوں کے درمیان (मा) مجھ (कृणु) کیجئے (प्रियम्) عزیز پیارا (सर्वस्य) سب کے (पश्यत) دیکھنے والے سنسار کے (उत) چاہے (शूद्रे) شودروں کے درمیان (उत) خواہ (आर्ये) امن پسند شہریوں یعنی ارشیوں کے درمیان ؛ (رام سنہہ)

سام وید | اتھروید

اگر آپ

اپنے مطالعہ یا اپنے پستکالیہ کے لئے عمدہ عمدہ کتابوں کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیشہ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی کو لکھیں - اور انکی مندرجہ ذیل تازہ چھپی ہوئی کتابیں منگوائیں :-

۱- بھارت بھومی اور اس کے نواسی } ہندی علم مصنف پنڈت جے چندر جی ودیالنکار۔ اس پستک کی بھارت کے سب عالموں نے تعریف کی ہے۔ بھارت بھومی کا سچا گیان دینے کے لئے اس جیسی دوسری پستک نہ ہوگی ؛

۲- بھارتیہ سماج شاستر } ہندی علم مصنف پنڈت دھرم دیو ودیا واچسپتی ؛ اس پستک کے پاٹھ سے بھارت واسیوں کا سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے۔ اور ان کے ہر دل میں بھارت کے دھرم اور تہذیب کے لئے آدر پیدا ہوتا ہے ؛

۳- تبت میں سوا سال } ہندی میں مصنف بودھ دھرم کے مشہور بھکشو راہل جی ؛ آپ بودھ دھرم کے سرکردہ لیڈر ہیں - اور تبت میں بعد از نعمت تکلیفیں سہہ رہے ہیں۔ آپ کی یہ کتاب طالب علموں کے جیون میں اتساہ بھرنے والی اور انکو دلیر بنانے والی ہے ؛

۴- امر جیون } ہندی علم مصنف ڈاکٹر تشیپ روپنا منتری ؛ یہ پستک پشت دینی وچاروں کا بھنڈار ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک بار تو پاٹھک کے اندر نئے جیون کا سنچار ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو سادھارن آدمی سے بہت اونچا اٹھا ہوا پاتا ہے ؛

ملنے کا پتہ

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

نوٹ - سب طرح کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے

آل انڈیا آیورویدک کانفرنس سے تصدیق شدہ

گورو کل کانگڑی کا

جیون پراش

پھیپھڑوں کو مضبوط کرتا ہے
دل کو طاقت دیتا ہے
بد ہضمی کو دور کر کے بھوک بڑھاتا ہے
پرانی کھانسی و نزلہ کو دور کرتا ہے
بچوں کو موٹا تازہ بناتا ہے
ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے

قیمت چار روپیہ فی سیر

پتہ - آیورویدک فارمیسی ۵۳ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور - برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ - لاہور
شملہ - میسرز ٹھاکر اینڈ سنز - لوئر بازار -
پشاور - میسرز برجلال گنگا بشن - چوک ریشم گراں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

امرت دھارا اوشدھالیہ کی کچھ ادویات متعلقہ امراض مخصوصہ مردمان

امرت دھارا کے پینتیسویں (۳۵) سالانہ جلسہ کی خوشی میں

جن کو صرف ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء کے اندر اندر خط ڈالکر مندرجہ قیمتوں سے نصف قیمت پر حاصل کیا جا سکتا ہے

آجکل چاروں طرف ولیسی انگریزی جرمن وغیرہ طبی ادویات کے اشتہار نکل رہے ہیں جو کہ منٹوں گھنٹوں یا چند دنوں میں ہمیشہ کیواسطے نامرد کو مرد کامل بنا سکتی ہیں ہم جھوٹ لکھ نہیں سکتے۔ اور لوگوں کو اب ان کے عیار اثر نہیں ہوتا تب سمجھتے ہیں کہ دریں تو کیا کریں فیصلہ یہی ہے کہ چاہے کوئی مانے یا نہ مانے سچائی کا ہی اظہار کیا جاوے۔ اتنا بتلا دیتے ہیں کہ ہمارا اس معاملہ میں بہت تجربہ ہے اور ہماری ادویات اگر بہترین نہیں تو ہزاروں سے بہتر ضرور آپ دیکھیں گے اس واسطے اپنی حالت کے مطابق مندرجہ ذیل ادویات میں سے کوئی بھی استعمال کر کے ان نقص میں اپنے اندر طاقت مردانہ قوت جوانی ہوشیاری اور صحت کو بھر لو!

اکسیر ۵۱ تمام مردانہ کمزوریوں کو دور کر کے پھر سے نئی طاقت بخشتی ہے کمزور کو نادر بنا دیتی ہے سستی کو کھینچ لیتی ہے۔ اندر منی پیدا کرنے کے واسطے یہ جنرل ٹانک ہے۔ چند دنوں میں اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے سرعت کو بھی مفید ہے۔ رگ رگ میں جوش پیدا کرتی ہے تمام جسم کو طاقت دیتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی چودہ روپے ۱۶ گولی سات روپے۔ ۸ گولی چار روپے۔ قیمتی ہونے سے امیر لوگوں کے واسطے ہے دوسرے لوگ انہی اوصاف کیلئے اکسیر ۵۲ استعمال کریں جس کی قیمت ۴۸ گولی چار روپے ۲۴ گولی دو روپے اور ۱۲ گولی ایک روپیہ ہے۔ باہ کو بہت جلد تحریک دینے والی دوائی استعمال کرنا چاہیں تو اکسیر ۵۵ استعمال کریں یہ زیادہ سستی کی حالت میں یا بڑھاپے میں جب بہت کمزور ہو گئے ہوں لوگوں کو استعمال کرنی چاہئے۔ دوسرے لوگ بھی طاقت کی زیادتی کے واسطے استعمال کریں۔ سردیوں میں ۲۰ دن استعمال کرنے سے سال بھر تک اس کا اثر رہتا ہے۔ قیمت ۲۰ خوراک پانچ روپے۔ سات خوراک اڑھائی روپے (صرف)

وت کرو جوج بٹی ۳ سرعت ... مرد کیواسطے نہایت رنجیدہ مرض ہے لوگ اس کے واسطے غلط ادویہ کا استعمال کرتے ہیں یہ مقوی بھی ہے اور امساک رافع سرعت بھی اعلیٰ ہے اور طرفہ یہ ہے کہ کوئی منشی۔ مخدر سستی کرنے والی چیز اس کے اندر شامل نہیں جیسا کہ عام طور پر ایسی ادویات میں ہوتا ہے۔ قیمت ۱۶ گولی آٹھ روپے (صرف) آٹھ گولی چار روپے (للور) قیمت زیادہ ہونے سے اسکو امیر لوگ استعمال کریں۔ دوسرے لوگ اس مطلب کے واسطے اکسیر ۱۲ استعمال کریں یہ مقوی ممسک ہے قیمت ۲۰ گولی ایک روپیہ۔

اکسیر ۱۶ جریان سرعت کی دوائی ہے تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے والی عجیب دوائی ہے دل و دماغ۔ جگر گردہ مثانہ کی کمزوری کو دور کرتی اور باہ کو بھی بڑھاتی ہے پیشاب کی سب بیماریوں کو دور کرتی ہے۔ کسی بھی بیماری سے اٹھنے پر استعمال کریں تو جلدی طاقت آتی ہے۔ پرانے سے پرانے بخار کو بھی دور کرتی ہے قیمت ۳۲ گولی چار روپے۔ نمونہ ایک روپیہ۔ اتنی قیمت جو نہ خرچ سکیں وہ جریان و سرعت کے واسطے ایسی ہی مفید دوائی اکسیر ۳۴ الف استعمال کریں۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے نمونہ آٹھ آنے (۸ر)

اکسیر ۲۶ کشتہ سونا مقوی اعضائے رئیسہ ہے دل و دماغ جگر گردہ مثانہ یا اعضائے تناسل سب کو قوت بخشتا ہے مقوی اعصاب محرک باہ۔ دودھ گھی ہضم کرنے والا۔ حرارت غریزی کا محافظ ہے۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ ذیابیطس ضعف باہ نسیان۔ کمزوری دل سب دور ہوں۔ قیمت فی تولہ درجہ اول اسی روپے ۳ ماشہ بیس روپے۔ نمونہ چار رتی چار روپے درجہ دوم قیمت فی تولہ چالیس روپے ۳ ماشہ دس روپے ۴ رتی دو روپے

کرن جوانی اس کے کھانے سے دل دماغ معدہ جگر گردہ مثانہ بحال اور آنت اور باہ پر بہت اچھا اثر ہونے لگتا ہے جگر صاف ہو کر رنگ خوبصورت و سرخ ہونے لگتا ہے۔ زکام۔ نزلہ۔ کھانسی دور ہوتی ہے۔ بھوک بڑھتی ہے اور جریان۔ احتلام رقت وغیرہ دور ہو کر باہ بڑھنے لگتی ہے پیشاب کے کل نقائص دور ہوتے ہیں۔ بڑھاپے میں جوانی کی امنگیں اٹھنے لگتی ہیں۔ جوانوں کو اصل جوانی حاصل ہوتی ہے۔ نئی جوانی حاصل کرنے یا جوانی کے قائم رکھنے کے لئے اس کا استعمال رکھنا چاہئے حیوانی غدود کھانے کی ضرورت نہیں۔ جوانی میں بال سفید ہوں تو سیاہ ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۴۴ گولی ایک روپیہ۔ یکصد گولی چار روپے

اکسیر ۶۵ ب یہ احتلام و سرعت اور جریان تینوں کے لئے بے نظیر دوا ہے سفوف کی شکل میں ہے ایک تولہ ہر روز دودھ سے کھانی چاہئے تین دن میں آرام شروع ہوگا۔ قیمت ایک پاؤ دو روپے۔ نصف پاؤ ایک روپیہ

اکسیر ۳۹ یہ احتلام۔ سرعت جریان کو مفید ہونے کے علاوہ مقوی دماغ ہے۔ منی کو گاڑھا کرتی ہے اور بڑھاتی ہے نظر کو روشنی دیتی ہے نسیان کو دور کرتی ہے۔ دودھ میں پکا کر کھیر کی طرح کھاتے ہیں۔ قیمت فی پاؤ دو روپے۔ نمونہ ۸ر

اکسیر ۴۵ یہ دوائی سرعت کو خاص طور پر مفید ہے۔ قدرتی امساک پیدا کرتی ہے۔ بند کشا ہونا نافع ہے۔ اور خاص فایدہ یہ ہے کہ جبکہ عین وقت پر ڈھیلا پن ہو جاتا ہے یا ذرا دیر بعد ہی کمزوری ہوتی ہے اسکو یہ دوائی مفید ہے قیمت ایک تولہ ایک روپیہ۔ ۶ ماشہ ۸ر

اکسیر ۵۳ یہ گولیاں بدوں کسی کشتہ یا کسی بھی منشی شے کے تیار کی گئی ہیں سرعت کا قلع قمع کرنے اور قدرتی امساک بڑھانے کے واسطے یہی اعلیٰ ہیں اور ساتھ ہی سستی کو دور کر کے باہ کو بھی بڑھاتی جاتی ہیں قیمت ۴۸ گولی دو روپے نمونہ ۸ گولی ۸ر۔ اسی مطلب کیواسطے اکسیر ۵۳ ب بھی استعمال ہوتی ہے۔ اس میں فرق صرف یہ ہے کہ اس میں ایک کشتہ قلعی زیادہ شامل ہے جس سے اسکی گولی بھی چھوٹی ہے فایدہ کچھ زیادہ ہے۔ قیمت ۴۶ گولی دو روپے۔ نمونہ ایک روپیہ (صرف)

اکسیر ۴۹ یہ گولیاں امیروں کے واسطے ہیں۔ ان کے استعمال کرنے سے سرعت بالکل دور ہو جاتی ہے۔ علاوہ اسکے مقوی باہ ہیں یہاں تک کہ کھانے کے ۲ گھنٹہ کے اندر ہی اس کا اثر ہوتا ہے۔ اور اس گولی کے چوسنے سے منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ کوئی نشہ کی چیز اسکے اندر نہیں ہے بالکل بے ضرر ہے قیمت ۱۶ گولی چار روپے ۴ گولی ایک روپیہ

گل دانہ یہ سفوف ایسے مریض کو دیا جاتا ہے جسکو مردانہ امراض کیساتھ قبض ہو یا کوئی دوائی قبض کرتی ہو یہ سفوف قبض کو دور کر کے جریان کو بھی دور کرتا ہے قیمت ۵ تولہ ایک روپیہ

اکسیر ۱۱ مقوی دل و دماغ جگر معدہ و مثانہ ہے مفرح قلب ہے۔ سرعت۔ جریان کو نافع ہے۔ قوتی کا کام بھی دیتی ہے امیروں کے کھانے لائق ہر مزاج کے موافق دوائی ہے قیمت ۴۸ گولی تین روپیہ ۱۶ گولی دو روپے آٹھ آنہ۔ نمونہ ۴ گولی ۱۰ر

اکسیر ۱۲ خاص طور پر مریضان سرعت کیواسطے ہے۔ کسی نشہ والی چیز افیون وغیرہ کو بھی نافع ہے قیمت ۶۰ گولی تین روپے ۲۰ گولی ایک روپیہ

اکسیر ۱۴ سرعت کو نافع ہے بند کشا ہے۔ مبہی ہے۔ قوت کو بیدار کرتی ہے قیمت ہو تولہ تین روپے نصف ڈیڑھ روپیہ

اکسیر ۲۰ بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو پہلوان بنانے کیواسطے یہ نسخہ شوقین مزاج کا تجویز کردہ ہے۔ خوبی یہ ہے کہ تیز نہیں۔ ہمیشہ کھانے میں کوئی نقص نہیں ہے۔ سرعت سستی۔ جریان کو دور کرتا ہے اور مقوی ہے۔ قیمت ۴۸ گولی چار روپے ۲۰ گولی دو روپے نمونہ درجہ اول ۳ گولی چھ روپے۔ نمونہ ۴ گولی ایک روپیہ آٹھ آنہ

اکسیر ۲۷ ایک دو گولیاں کھا لیجئے۔ اداسی دور ہو سستی جو۔ طاقت بحال ہو۔ قیمت ۴۸ گولی ایک روپیہ ۳۲ گولی۔ ۸ر

اکسیر ۳۳ مرد و عورت دونوں کی امراض کو دور کر کے قابل اولاد بناتی ہے۔ قیمت ۴۸ گولی چار روپے۔ نمونہ ۸ر

بیرونی نقائص کے واسطے مندرجہ ذیل طلاء میں سے کوئی طلاء اپنی حالت کے مطابق منگواؤ!

طلاء نمبر ۱ معلوق و بوڑھوں کیلئے خاص طور پر مفید ہے رگوں پٹھوں کو طاقت دیتا ہے تمام بیرونی نقائص کو دور کرتا ہے قیمت ۳ ڈرام پانچ روپے نمونہ ایک ڈرام ایک روپیہ چار آنہ

طلاء نمبر ۱۴ یوں تو طلاؤں کے سینکڑوں اشتہار نکلتے رہتے ہیں اور خوش کرنے کے واسطے من مانی تعریفیں کر دیتے ہیں۔ مگر سچ ہے کہ اس طلاء کے برابر تمام نقائص کو دور کر کے رگ رگ پٹھے پٹھے کے اندر روح پہنچانے والا کوئی دوسرا طلاء نہیں گویا یہ طلاؤں کا بادشاہ ہے قیمت چھ روپے فی شیشی۔ نمونہ ۱۲ر

طلاء نمبر ۳ یہ بھی رگوں پٹھوں کو طاقت دیتا ہے اور ان کے نقائص کو دور کرتا ہے فایدہ کچھ دیر میں ہوتا ہے معمولی حالتوں میں کافی ہے بہت سے اشتہاری طلاء جن کی بڑی بڑی تعریفیں کی ہوتی ہیں بعض اوقات اس کے برابر بھی نہیں ہوتے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ر

رسالہ امراض مخصوصہ مردمان مفت
اسمیں مردوں کی مردانہ ناقابلیتوں کی وجہ علامات علاج درج ہے۔ اگر با قاعدہ لمبے علاج کی ضرورت ہو تو قواعد علاج مفت منگوا لیں۔

(نوٹ:- سب ادویات (سوائے کشتہ سونا کے) نصف قیمت پر ملیں گی ابھی وقت ہے فایدہ اٹھا لیں!)

خط و کتابت کا پتہ:- مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

المشتہر امرت دھارا (۳۲) لاہور

Digitized by eGangotri

لالہ دیوان چند جی کا دیہانت

جب میرے کان میں یہ آواز پڑی۔ کہ جالندھر کے لالہ دیوان چند جی کا دیہانت ہوگیا ہے تو میں نے اسے باور نہ کیا۔ کیونکہ اس سے پہلے اُن کی علالت کی کوئی اطلاع نہ آئی تھی لیکن بعد ازاں اس خبر کی تصدیق ہوگئی۔ جس پر مجھے سخت دُکھ ہوا۔ افسوس ہے۔ کہ اسوقت تک بھی یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ اُن کے دیہانت کا کارن کیا تھا۔ ایک مختصر سی رپورٹ کو چھوڑ کر جو مختلف اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ کوئی اطلاع کسی آریہ سبھا کی طرف سے چھپنے کے لئے نہیں آئی۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ لالہ دیوان چند جی بس سنسار سے چل بسے ہیں۔ اُنہیں بہت تھوڑے پنجاب کے آریہ سماجی سمجھنے والے ہی آریہ سماج ہی جانتے ہوں۔ لیکن جو اُنہیں جانتے ہیں۔ وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ درڑھ آریہ تھے صرف وہی آریہ نہ تھے۔ بلکہ اُن کا سارا پریوار بھی آریہ تھا۔ آریہ بھی صرف زبانی خرچ نہ تھے۔ بلکہ عملی طور پر بھی۔ اُنہوں نے جو تی کمینڈ اسکے ذات پات کو توڑ کر۔ جو کوئی بھی اُن کے پریوار میں جاتا تھا۔ دیکھ کر خوش ہوتے۔ بنا نہ رہ سکتا تھا کچھ ورش ہوئے۔ وہ آریہ سماج جالندھر شہر کے منتری تھے۔ جب تک وہ منتری رہے۔ اُنہوں نے بڑی لگن سے کام کیا۔ ان کے وقت میں آریہ سماج چمکا بھی خوب لیکن کچھ دشمنوں سے وہ کسی وجہ سے پرے آگئے۔ اور ادھیکار سے الگ رہنے پر بھی آریہ سماج سے اُن کی دلچسپی کم نہ ہوئی۔ جب کوئی اُن سے بات کرتا تو اُسے معلوم ہوتا۔ کہ اُن کے سینہ میں آریہ سماج کے لئے کیسی ہی ہوئی آگ ہے۔ شوک کہ ایسے سچے آریہ سماج سے جدا ہوگئے۔ ان کی عمر ابھی جانے کی نہ تھی۔ ان کی اس اکال مرتیو سے ان کے پریوار کو جو صدمہ پہنچا ہے۔ اس میں میری ہمدردی اُن کے ساتھ ہے ؛

(کرشن)

آریہ سماج سیالکوٹ کا ایک اہم پرستاو

آریہ سماج سیالکوٹ کی انترنگ سبھا منعقدہ ۸ فروری ۱۹۳۶ء میں متفقہ پرستاو سرسمتی سے پاس کیا "دیر" مورخہ ۳۱ جنوری کا مضمون بعنوان آریہ سماج سیالکوٹ کے ودیارتھیوں کی ندرت کیا گیا ہے۔ یہ مضمون بغیر ..... بالکل واقعات کے برخلاف اور گمراہ کن ہے۔ اور ایڈیٹر صاحب نے اس تول کے اور ذریعوں سے واقعات کی صداقت کی تحقیقات کئے بغیر کسی شخص کے ایما پر شائع کر دیا ہے۔ اس لئے آریہ سماج سیالکوٹ ۲۶ ۔ ۲ ۔ ۳۶

وشو ودیالیہ گوروکل کانگڑی میں دیکھشانت سنسکار

ڈاکٹر سر گوکل چند جی نارنگ وزیر پنجاب کا کانووکیشن ایڈریس

ہردوار۔ ۹ مارچ۔ کل گوروکل کانگڑی کی کانووکیشن پر تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر سر گوکل چند جی نارنگ نے کہا۔ سب سے پہلے میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کہ ہندو قوم کے نزدیک دھرم اب ایک جیتی جاگتی شکتی نہیں رہی۔ اس مسئلہ میں ہم اپنی جاتی کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک حصہ وہ ہے۔ جس نے انگریزی تعلیم حاصل کی ہے اور دوسرا وہ جس نے انگریزی نہیں پڑھی۔ جہاں تک موخر الذکر طبقہ کا تعلق ہے ان کے نزدیک تو دھرم کچھ حیثیت رکھتا ہے۔ دھرم کا خیال اُن کے دلوں میں ایک قسم کی نئی روح پھونک دیتا ہے اور ان کو اپنے طریقہ سے جینے کی سہایتا دیتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ ان لوگوں کی بڑی اکثریت یا تو اگیان کے اندھکار میں بھٹک رہی ہے۔ یا تو اوہام سے اُن کو بُری طرح جکڑ رکھا ہے ان میں سے ۹۹ فیصدی لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے ویدوں کا نام تک سنا ہو۔ ایک فیصدی نے ویدوں کی جلد کا بیرونی حصہ تک نہیں دیکھا ہوگا۔ ہزاروں لوگ ایسے ہیں۔ جو ویدوں کا ایک لفظ تک نہیں پڑھ سکتے۔ پھر اس افسوسناک حالت کی وجہ کیا ہے۔ کیا سیاسی غلامی اسی کی وجہ ہے؟ ممکن ہے کچھ حد تک ایسا ہو۔ مگر تمام تر وجہ یہ نہیں ہو سکتی۔ سیاسی غلامی دھارمک فرائض کی ادائیگی میں رکاوٹ نہیں ہو سکتی۔ سکھوں کے وقت مسجدیں قائم رہیں بلکہ اُن میں زور شور سے اضافہ ہوتا گیا۔ اور مُلّا اسی طرح اذان دیتے رہے۔ جس طرح وہ اس سیاسی غلامی سے پیشتر دیا کرتے تھے ؛

مسلمانوں کی مثال :-

آج کل ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی کیا حالت ہے؟ بہت سے مسلمان اَن پڑھ ہیں۔ وہ قرآن کی ایک آیت نہیں پڑھ سکتے۔ مگر کوئی مسلمان نہ ہوگا۔ جس کے گھر میں قرآن نہ ہو۔ اور کوئی ایسا مسلمان نہ ملے گا۔ جو کلمہ نہ جانتا ہو اور قرآن شریف کی ضروری آیتوں سے ناواقف ہو۔ اس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ اَن پڑھ ہونا بھی کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہندو دھارمک فرائض کی ادائیگی سے محروم رہیں۔ میرے خیال میں ہندوؤں میں دھرم کی اگنی نہ پائے جانے کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ عام ہندوؤں کو دھرم اپنے روپ میں پیش نہیں کیا جاتا کہ جب وہ ان کے لئے کشش کا باعث بن سکے۔ اس لئے

ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ مردوں اور عورتوں کی ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے۔ جو گھر گھر جا کر لوگوں کو دھرم کا سندیش سنائے۔ اور ایسے طریقہ سے سنائے۔ کہ وہ ان کے دلوں کو اپیل کرے۔ ہمارے پُرکھوں کو اس بات کا احساس تھا یہی وجہ ہے کہ دھرم پرچار کا جو طریقہ اُنہوں نے اختیار کیا۔ وہ اسی قسم کا تھا۔ جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے ؛

زمانہ سلف میں دھرم پرچار :-

زمانہ سلف میں دھرم پرچار کا کام ایک خاص سسٹم کے ماتحت کیا جاتا تھا۔ سب سے پہلے گاؤں کا پُجاری ہوتا تھا۔ جسے گاؤں کا اُپادھیائے کہتے تھے۔ اور پنجاب میں اس کو "پاندھا" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کا کام گاؤں کے لوگوں کو پوجا پاٹھ میں مدد دینا اور سنسکار کروانا ہوتا تھا۔ اس کے بعد ہر ایک کنبہ کا پروہت ہوا کرتا تھا۔ جو مذہبی تقاریب کی صدارت کرتا تھا۔ یہ عہدہ نسلاً بعد نسلاً ابھی ایک ورثہ کی صورت میں چلا آتا ہے۔ اس کے بعد ہر ایک خاندان کا ایک ایک گرو ہوتا تھا۔ جس کا درجہ پروہت اور پاندھا سے اونچا ہوتا تھا۔ پروہت اور پاندھا تو سنسکار اور پوجا وغیرہ کرواتے تھے۔ مگر گورو کا کام دھارمک شکشا اور روحانی اپدیش دینا ہوتا تھا۔ اس سسٹم کے ماتحت کوئی ہندو گھرانہ ایسا نہیں ہوتا تھا۔ جو ان پڑھ یا دھارمک شکشا سے نابلد رہ جائے ؛

آہستہ آہستہ اس سسٹم کو زوال کا منہ دیکھنا پڑا۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ آج اس کا نام و نشان بھی نہیں ملتا۔ اور اب حالت یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کو دھارمک اور آتمک پیاس نے ستا رکھا ہے۔ اور اس پیاس کے بجھانے کا کوئی ذریعہ نہیں ملتا۔ لیکن اس کے باوجود میرے خیال میں نا اُمید ہونے کی اب بھی کوئی وجہ نہیں ؛

مذکورہ بالا سسٹم کا ڈھانچہ اب بھی موجود ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس میں نئی روح پھونکی جائے تاکہ یہ پھر کام کرنے لگے۔ آج میں نے یہی پیغام آپ تک پہنچانا تھا۔ گوروکل کے ودیارتھی اور سناتک مجھے ایسے نظر آتے ہیں۔ جو ہندوؤں کے اس مردہ دھارمک طریق میں نئی روح پھونک سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ یا تو اس مشینری کی جگہ

کوئی اس قسم کی اور قابل عمل مشینری بنائی جائے یا اس میں ترمیم و تنسیخ کر کے اسے حالات کے مطابق بنا لیا جائے۔

گوروکل کے سناتکوں کو چاہئے۔ کہ وہ ملک کے مختلف حصوں میں پھیل جائیں۔ اور دیہات میں ڈیرے ڈال کر آپس میں علاقہ تقسیم کر لیں جس طرح کہ انگلستان میں پادریوں نے کیا ہوا ہے۔ اس طریقہ سے تمام دیہات میں دھرم کا پرچار بہ احسن وجوہ ہو سکے گا ؛

انگریزی خواندہ ہندوؤں کے لئے

پڑھا لکھا ان ہندوؤں کے لئے جو ان پڑھ ہیں ہندوؤں کا دوسرا طبقہ وہ ہے۔ جس نے مشنریوں کے سکولوں اور سرکاری کالجوں وغیرہ میں تعلیم پائی ہے۔ یہ طبقہ مذہب سے بالکل عاری ہو چکا ہے۔ ان میں ناستکتا آتی جاتی ہے۔ وہ دھارمک باتوں سے لاپروائی کا سلوک کرنے لگے ہیں۔ وہ ہندو دھرم کے ادنےٰ اصولوں سے تنگ آچکے ہیں۔ اور اعلےٰ اصول جانتے نہیں اس قسم کے لوگوں کے لئے ایک خاص قسم کے لٹریچر کی ضرورت ہے۔ اور میں دلی افسوس کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہوا ہوں۔ کہ آریہ سماج موزوں قسم کا لٹریچر پیدا کرنے میں کوتاہی کی ہے۔ ویدوں یا ویدک گرنتھوں کے محض ترجمے کام نہیں چلے گا۔ بلکہ ایسا لٹریچر پیدا کرنا چاہئے۔ جس کو تعلیم یافتہ طبقہ دلچسپی سے پڑھ سکے۔ ویدوں کے چیدہ چیدہ منتروں کا ایسے طریقہ سے ترجمہ کیا جائے۔ کہ پڑھنے والوں کو نہ صرف پڑھ کر لطف آئے۔ بلکہ ویدک دھرم اور ویدک فلاسفی کا اُن پر اثر پڑے ؛

دیانند اپدیشک ودیالیہ کا نئے سال کا داخلہ

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کا نئے سال کا ..... جاری ہے۔ بہت سی درخواستیں آچکی ہیں ..... انتخاب قریب ہے۔ لہٰذا جو ہونہار ..... سدھا چاری اور ویدک دھرم کے پرچار میں ..... والے آریہ نوجوان ودیالیہ میں داخل ہونا چاہیں جلد از جلد اپنی درخواستیں بھیج دیں۔ اُمیدوار کم از کم ۱۸ سال کا ہو۔ شادی شدہ نہ ہو ..... بابو یا گیانی سے کم یوگیتا نہ رکھتا ہو۔ اُردو ..... میں قابل اُمیدواروں کو ترجیح دی جائے ..... ودیالیہ میں عربی پڑھانے کا خاص پربندھ ..... درخواست چھپے ہوئے فارم پر جو کہ ایجاد ..... سے مفت مل سکتا ہے آنی چاہئے ..... تعلیم بلا فیس دی جاتی ہے۔ طلباء کو خوراک وغیرہ بھی دیا جاتا ہے ؛ آچاریہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

پرکاش لاہور
۳ - چیت سمت ۱۹۹۲

اُلٹی میٹم کے متعلق

گورکل کے کئی سناتکوں نے ایسے کام کئے ہیں۔ جن سے گورکل کا نقص ہو سکتا ہے۔ کئی نے ایسے جن سے اس سنستھا کے یش کو بٹہ لگتا ہے۔ لیکن جو دھمکی سناتک النکاروت میدھارتھی نے دی ہے۔ وہ اپنے اندر ایک خصوصیت رکھتی ہے۔ جس کے لئے انہیں ودھائی دینا ان کا خون کرنا ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر امبیڈکر کی طرح آریہ سماج کو اُلٹی میٹم دیا ہے۔ کہ یا تو ویساکھ پورنما تک یہ اعلان کر دے۔ کہ وہ "ورن ویوستھا" کو ویدک نہیں مانتا۔ یا وہ آریہ سماج کو چھوڑ دیں گے۔ ایک لحاظ سے ہمارے سناتک جی ڈاکٹر امبیڈکر سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں۔ ڈاکٹر موصوف تو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہندو ہوتے ہوئے ان کا اور ان کی برادری کا ادھار نہیں ہو سکتا۔ وہ ہندو برادری میں کسی قطع و برید کا تقاضا نہیں کرتے۔ لیکن ہمارے سناتک صاحب تو وید کا سنشودھن کرنا چاہتے ہیں۔ یا یوں کہوں کہ وید کا سنشودھن آریہ سماج سے کرانا چاہتے ہیں۔ اگر وہ یہ کہتے کہ مجھے وید میں "ورن ویوستھا" نظر نہیں آتی۔ اور آریہ سماج ان کے خلاف کوئی کارروائی کرتا۔ تب ان کی دھمکی سمجھ میں آ سکتی تھی۔ لیکن وہ تو یہ چاہتے ہیں۔ کہ چونکہ انہیں وید میں "ورن ویوستھا" نظر نہیں آتی۔ اس لئے آریہ سماج بھی یہ مان لے۔ کہ وید میں "ورن ویوستھا" نہیں۔ اور اگر وہ ایسی حماقت سے یہ ماننے کو تیار نہیں۔ تو وہ اس کے پرشن ٹھکانے لگانے کے لئے اس سے قطع تعلق کر لیں گے۔

میدھارتھی صاحب کے اس اعلان کو ہوئے کئی مہینے ہو گئے۔ یو۔پی کے آریہ سماجک پتروں میں اس کے خلاف خوب آندولن ہو رہا ہے۔ لیکن اس وقت تک گورکل یونیورسٹی کے چانسلر نے اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ اور نہ ہی کسی سناتک نے۔ کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ وہ بھی میدھارتھی جی کے منتویہ کو سویکار کرتے ہیں۔ نہ ہی یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھیکاری اس دھمکی کا کوئی نوٹس لینا چاہتے ہیں یا نہیں؟ سبھا کے ادھیکاریوں کا قلم اپنے سے مختلف رائے رکھنے والوں کے خلاف تو خوب تیزی سے چلتا ہے۔ لیکن میدھارتھی کے الٹی میٹم کے متعلق ان پر موت کی خاموشی طاری ہے۔ سبھا کو اس بات کا فخر ہے۔ کہ اس کا منتری ایک سناتک ہے۔ لیکن اس سناتک نے بھی اپنے سناتک بھائی کی حماقت کے خلاف آواز نہیں اٹھائی۔ آریہ سماجیں بھی عام طور پر خاموش ہیں۔ اس کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ میدھارتھی کے الٹی میٹم کو ایک پاگل کی بڑ سے زیادہ اہمیت نہیں دیتیں۔ اور دوسری یہ کہ ان پر اتنا آلسیہ کا غلبہ ہو چکا ہے۔ کہ ایسے آوشیک وشے پر بھی انہیں اپنی رائے کے اظہار کی ہمت نہیں ہوئی۔ اگر پہلی صورت ہے۔ تو بھی کسی ذمہ دار سبھا کی طرف سے یہ اعلان ہو جانا چاہیئے۔ کہ میدھارتھی کی بڑ کو نوٹس لینے کی ضرورت نہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا فرض تھا۔ کہ سب سے پہلے اس معاملہ میں آریہ جنتا کی رہنمائی کرتی۔ جو اس نے نہیں کی۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اگر سناتک النکاروت اس دھمکی کو سچا ثابت کرنے کے لئے ویدک دھرم کو تیاگ کر بودھ دھرم میں چلے جائیں۔ تو ان کے پاس گورکل یونیورسٹی کا ڈپلوما رہ سکتا ہے یا نہیں؟ دکشانت سنسکار کے سمے جب آچاریہ نو سناتکوں کو اپدیش دیتا ہے۔ تو وہ یہ بھی کہتا ہے۔ کہ اگر النکاروت کرے۔ تم نے کبھی ان باتوں کا النگھن کیا۔ جن کا یہاں ورنن کیا گیا ہے۔ تو یہ ڈپلوما لوٹایا بھی جا سکتا ہے۔ گورکل کے جیون میں کئی مواقع ایسے آئے۔ جبکہ گورکل کے سناتکوں کو یونیورسٹی کے ڈپلوما سے بجا طور پر محروم کیا جا سکتا تھا۔ کئی سناتک ایسے افعال کے مرتکب ہوئے۔ جو ان کی تعلیم کی صریح توہین تھی۔ جن کے ماتحت انہیں ڈپلوما دیا گیا تھا۔ لیکن گورکل یونیورسٹی نے آج تک کسی کے خلاف کبھی رپورٹ نہیں کی۔ پنڈت النکاروت کے خلاف کیا کرے گی؟ لیکن ان کی حالت میں آچار کا پرشن نہیں۔ کیول وچار کا پرشن ہے۔ وہ بدھ بھرشٹ تو ہیں لیکن آچار بھرشٹ نہیں۔ بہرحال کچھ ہو۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو یا یوں کہو گورکل یونیورسٹی کو اپنے ایک سناتک کی اس حرکت کے متعلق کوئی نشچے تو کرنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ سبھا کے پردھان کی درشٹی میں میدھارتھی کا یہ الٹی میٹم بھی "غیر ضروری اور اسنگت" ہو۔ لیکن بہتر تو یہ تھا کہ ایسا ہے۔ تاکہ اس صورت میں آریہ جنتا بطور خود یہ نشچے کر سکے۔ کہ اس گستاخانہ الٹی میٹم کا جواب کیا دیا جائے۔ ایک طرف ضروری امور پر بھی کانسٹی ٹیوشن خاموش رہتا ہے۔ اور حرکت میں نہیں آتا۔ دوسری طرف جب افراد آریہ سماج کی مان رکھشا کے لئے کوئی کارروائی کرتے ہیں۔ تو ان کی اس کارروائی کو کانسٹی ٹیوشن کے ورودھ ٹھہرایا جاتا ہے۔ کانسٹی ٹیوشن حرکت نہ کرے۔ اور افراد کو حرکت کرنے کی اجازت نہ ہو۔ تو کام کیسے چلے؟ مناسب تو یہ تھا کہ گورکل کے جلسہ پر سناتک النکاروت کو بلا کر سمجھا دیا جاتا۔ اور ان کی طرف سے اعلان ہو جاتا۔ کہ میں اپنی بھول سویکار کرتا ہوں۔ اور جو الٹی میٹم میں نے آریہ سماج کو دیا تھا۔ اسے واپس لیتا ہوں۔ لیکن ایسی کوئی اطلاع اس سمے تک نہیں آئی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سبھا کے ادھیکاریوں کو اس کام کے لئے فرصت نہیں ہے۔ اس لئے اب آریہ سماجوں کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں۔ کہ وہ خود حرکت میں آئیں۔ اور میدھارتھی کے الٹی میٹم کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کریں۔ یہ درست ہے۔ کہ کسی بھولے بھٹکے کو راہ پر لانا دھرم کا سب سے آوشیک انگ ہے۔ اس لئے آریہ سماج کا پہلا کرتویہ یہی ہے۔ کہ وہ اس راہ گم کردہ سناتک کو سمجھائے۔ نرمی سے سمجھائے۔ پریم سے سمجھائے۔ جس طرح بھی ہو سکے سمجھائے۔ لیکن اگر وہ کسی طرح ماننے میں نہ آئے۔ تو اس کی اس حرکت کے متعلق صاف الفاظ میں اپنی رائے کا اظہار کرے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ ذمہ دار اصحاب نے پہلے طریق پر عمل کیا ہے یا نہیں؟ نہیں کیا۔ تو اپنے فرض کی کوتاہی کا نہایت ہی افسوسناک ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ کیونکہ الٹی میٹم ملے انہیں ہفتے نہیں۔ بلکہ مہینے گزر گئے ہیں۔ اور اگر وہ یہ طریق استعمال کر چکے ہیں۔ اور کچھ نہیں بنا۔ تو اب انہیں دوسرے طریق سے کام لینا چاہیئے۔ بہرحال یا سبھا حرکت کرے۔ یا سماجیں حرکت کریں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ میدھارتھی کے الٹی میٹم کا کوئی نوٹس نہ لیا جائے۔ نوٹس نہ لینا موت کا مترادف ہوگا۔

(کرشن)

پنڈت شمبھو ناتھ کی صحت

پنڈت شمبھو ناتھ جی کی علالت کی اطلاع میں پچھلے ہفتہ دے چکا ہوں۔ اس ہفتہ ان کی صحت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ حرارت اس وقت بھی ننانوے ۹۹ درجہ سے کچھ اوپر ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹروں کا قیاس تھا کہ شاید یہ خفیف سی حرارت دانتوں کی خرابی کی وجہ سے ہو۔ اس لئے ڈاکٹر ستیہ پال جی نے ان کے سب دانت نکال دئے ہیں۔ اس کا اثر کچھ دنوں تک معلوم ہوگا۔ اگر ٹمپریچر نارمل ہو گیا۔ تو مشکل حل ہو گئی۔ ورنہ ڈاکٹروں کو پھر دماغ لڑانا پڑے گا۔ اس خفیف سی حرارت کے علاوہ کوئی شکایت نہیں۔ بھوک لگتی ہے۔ طاقت بھی آ رہی ہے۔ چہرہ بھی اچھا ہے۔ لیکن جب تک حرارت اپنی اصلی جگہ پر نہ آ سکے۔ تب تک وہ اٹھ نہیں سکتے۔ اگرچہ ڈاکٹروں کی طرف سے بیٹھنے کی اجازت ہے۔ مگر پھر بھی ابھی تک احتیاطاً وہ لیٹے رہتے ہیں۔ دوائی اس وقت تک دی جا رہی ہے۔ ۵ فروری کو ان کی شکایت کی ابتدا ہوئی تھی۔ اس طرح بستر علالت پر لیٹے ہوئے انہیں سوا مہینہ سے اوپر ہو گیا ہے۔

(کرشن)

شریمتی کملا نہرو کا عالمگیر ماتم
سارودیشک سبھا کا افسوس کا تار

مہاتما نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک سبھا دہلی نے ذیل کا تار شریمتی وجے لکشمی پنڈت کو آنند بھون کے پتہ پر بھیجا ہے:-

"شریمتی کملا نہرو کی بے وقت موت کا سماچار سن کر سخت رنج ہوا ہے۔ کرپا کر کے شریمتی کے پتی اور پریوار کے دوسرے ممبروں تک میری دلی ہمدردی پہنچا دیں۔"

Digitized by eGangotri

گوروکل کانگڑی کا سالانہ جلسہ

(ایک درشک کی نگاہ سے)

گوروکل کانگڑی (ہردوار) کا سالانہ جلسہ اس بار ہولی کی تعطیلات میں ۶ سے ۹ مارچ تک ہوا۔ پچھلے برس کی طرح اس بار گوروکل کے برہمچاریوں کی کوئی سٹرائیک نہ تھی۔ اس سے وہ خاص حالات نہ تھے۔ جنہوں نے پچھلے سال کے جلسہ کو بگاڑ دیا تھا لیکن اس ورش بھی کچھ اوستھائیں دلچسپ تھیں۔ گوروکل کا جلسہ عام طور پر ایسٹر کی تعطیلات میں ہوتا ہے۔ اس بار ہولی کی چھٹیوں میں ہوا۔ تاکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے لئے ایسٹر خالی رہے۔ ہولیوں میں ریل گاڑی کے کرایہ میں رعایت نہیں ہوتی۔ موسم بھی کسی قدر سرد ہوتا ہے۔ اور اس بار تو خاص طور پر ناموافق تھا۔ ان دنوں میں باد و باران کا زور رہا۔ اور اولے بھی پڑے ॥

اس لئے جلسہ کی کامیابی کے متعلق جو اندیشہ تھا۔ وہ پورا ہو کر رہا۔ یاتریوں کی سنکھیا بہت ہی کم تھی۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ جب سے گوروکل کے جلسے شروع ہوئے ہیں۔ اتنی کم حاضری کسی جلسہ پر نہیں ہوئی۔ اگر ارد گرد کے لوگ نہ پہنچتے۔ تو پنڈال میں اُلّو بولتا ہوا نظر آتا۔ پھر بھی کوئی شخص اس بات کا نرنے نہ بنا سکتا تھا۔ کہ حاضری بہت ہی کم ہے۔ اس سے پہلے بھی ایک دفعہ گوروکل اُتسو کا امتحان ہوا تھا۔ ۱۹۲۵ء میں دیانند جنم شتابدی کا مہوتسو متھرا جی کے موقعہ پر متھرا میں ہوا۔ اس کے ایک ماہ بعد گوروکل کا اُتسو ہوا۔ چونکہ لاکھوں آریہ پرتنی جن میں پنجابیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اس مہوتسو پر پہنچے تھے۔ اس لئے اندیشہ تھا کہ گوروکل کا اُتسو پھیکا رہے گا۔ لیکن لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ جنم شتابدی اُتسو کے باوجود ہزاروں آریہ پرش گوروکل کے اُتسو پر پہنچ گئے۔ اب امید کرنی چاہئے۔ کہ یاتریوں کی یہ کمی عارضی وجوہات کا نتیجہ ہے۔ یہ نہیں۔ کہ گوروکل کی شہرت کو مستقل ضعف پہنچ چکا ہے ॥

اسی سلسلہ میں دوسری قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ بہت ہی کم سرکردہ آریہ سماجی وہاں پہنچے۔ اس لحاظ سے بھی یہ جلسہ لامثال تھا۔ سبھا کے پرانے ادھیکاریوں میں سے ایک بھی وہاں نہ تھا۔ مختلف شہروں سے جو پرتشٹت آریہ پرش وہاں جایا کرتے تھے۔ وہ بھی اس ورش نظر نہ آتے تھے۔ شہروں کے شہر ایسے ہیں۔ جہاں سے کوئی بھی آریہ جلسہ میں شامل نہیں ہوا ॥

دیاکھیانوں کے لحاظ سے کوئی خاص بات قابل ذکر نہیں۔ سوائے اس کے کہ کچھ ایک اُپدیشک جو گوروکل کے جنم سے ہر ایک ورش وہاں جاتے رہتے ہیں۔ اس ورش نظر نہ آئے۔ جلسہ کے دنوں میں اگرچہ بارش بھی شروع رہی۔ اور اولے بھی پڑے۔ لیکن پروگرام میں کوئی فرق نہ آیا۔ اس بار کچھ نئے سجنوں کو بھی مدعو کیا گیا۔ ان میں سے سردار پٹیل اور ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ کا نام خاص طور پر لیا جا سکتا ہے۔ لیکن سردار پٹیل کی شخصیت بھی جلسہ کے لئے کوئی کشش ثابت نہ ہوئی۔ ڈاکٹر نارنگ نے اپنا کانووکیشن ایڈریس پڑھا۔ اس میں یہ امر ملحوظ رکھا گیا۔ کہ گوروکل شکشنالیہ ہی نہیں۔ بلکہ ایک دھارمک سمستھان بھی ہے۔ جو آریہ جاتی کی دھارمک آوشیکتاؤں کو پورا کرنے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اس لئے انہوں نے یہ پرشن اٹھایا۔ کہ ہندوؤں کی دھرم کی طرف سے جو ارچی ہو رہی ہے۔ اس کا سدباب کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوؤں کو تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ تو نئے خیالات کی رَو میں بہہ کر دھرم سے بالکل بے مُکھ ہو چکا ہے۔ ہاں غیر تعلیم یافتہ طبقہ میں ابھی تک دھرم کے لئے شردھا ہے لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ فی زمانہ اُسی کے سامنے زندہ نہیں۔ بلکہ مُردہ دھرم پیش کیا جاتا ہے۔ اس لئے دھرم انہیں زندہ بنانے میں قاصر ثابت ہوا ہے۔ پچھلے زمانہ میں ہندوؤں کو اپنی مذہبی ضروریات کا احساس تھا۔ تو اس لئے کہ انہیں لگاتار مذہبی تعلیم ملتی رہتی تھی۔ مذہبی تعلیم دینے والے تین قسم کے لوگ تھے۔ اپادھیائے جنہیں اس وقت پنجاب میں پاندھا کہا جاتا ہے۔ پروہت اور گورو۔ یہ لوگ مختلف طریقوں سے ہندوؤں کے مذہبی احساس کو زندہ رکھتے تھے۔ افسوس کہ یہ سنستھا اب نہیں رہی۔ نہ پاندھے رہے۔ نہ پروہت اور نہ ہی گورو رہے۔ اس لئے ہندو عوام مذہبی خوراک کے لحاظ سے فاقہ کشی کر رہے ہیں۔ گوروکل کے سناتک اگر اپنے دھرم کی سیوا کرنا چاہتے ہیں۔ تو میں اُن سے کہوں گا۔ کہ وہ گراموں میں ڈیرہ لگا دیں۔ اور سروسادھارن کو دھرم کی شکشا دینے کا بیڑا اٹھائیں۔ اس سال گوروکل سے سولہ سناتک نکلے ہیں۔ جب آچاریہ کو دکھشنا پیش کرنے کا وقت آیا۔ تو ایک سناتک نے اپنے پرانے میڈل جو اُسے گوروکل کی طرف سے ملے ہوئے تھے۔ بطور دکھشنا پیش کئے۔ اس پر ڈاکٹر گوکل چند نارنگ نے کہا۔ کہ میڈل سناتک کو واپس دے دئے جائیں۔ میں ان کا مول روپیہ اپنی جیب سے گوروکل کو دے دوں گا۔

ڈاکٹر صاحب جب گوروکل گئے تھے۔ تو کچھ نہ کچھ تو انہوں نے دینا ہی تھا۔ انہوں نے اپنا دان اس کام کے لئے (ایک سناتک کے میڈل لوٹانے کے لئے) دے کر ایک پنتھ دو کاج کے اصول پر عمل کیا ॥

نئے برہمچاریوں کے پرویش کے لحاظ سے بھی یہ سال اچھا نہ رہا۔ گوروکل کے اُتسو پر دو برہمچاری آٹھ ورش کی عمر تک اور پانچ برہمچاری اس سے زیادہ عمر کے پہنچے۔ گویا اس دفعہ صرف سات برہمچاریوں کا پرویش ہوا۔ پچھلے ورش میں اٹھارہ برہمچاری مختلف موقعوں پر گوروکل میں داخل ہوئے۔ انہیں ملا کر کل ۲۵ برہمچاریوں کا ویدآرمبھ سنسکار ہوا۔ یاتریوں کی کمی کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ان میں سے ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ سبھا کی اردھ شتابدی کی وجہ سے لوگ ہردوار نہ گئے ہوں۔ لیکن نئے برہمچاریوں کی کمی کی وجہ کوئی اور ہونی چاہئے۔ جب سے گوروکل جاری ہوا ہے۔ اتنے کم برہمچاری کبھی ورش نہیں آئے۔ پرویش کے سمے صرف سات برہمچاریوں کا پہنچنا علامت ہے کسی ایسی چیز کی۔ جس کی طرف ان لوگوں کو جو گوروکل کے لئے ذمہ دار ہیں۔ دھیان دینا چاہئے ॥

دھن کے لحاظ سے جلسہ اچھا رہا۔ نقد اور وعدہ دونوں ملا کر ۶۵ ہزار روپیہ شنایا گیا۔ اس میں پچیس ہزار کی ایک رقم آیورویدک کے لئے ہے۔ کچھ ورش ہوئے۔ ایک دانی سجن دیوان جگن ناتھ پرشاد اپنی ساری سمپتی جو کئی لاکھ کی تھی۔ دان کر گئے۔ اس دان کی تکمیل کے لئے انہوں نے ایک ٹرسٹ بنا دیا تھا۔ اس دان میں ۵۰ ہزار روپیہ گوروکل کے آیورویدک کالج کے لئے تھا۔ چونکہ یہ سمپتی زیادہ تر مختلف کمپنیوں کے حصہ جات میں تھی۔ اور کئی کمپنیوں کے حصہ جات کی قیمت گر گئی تھی۔ اس لئے گوروکل کو پچاس کی بجائے پچیس ہزار روپیہ ملا۔ اس کے علاوہ چھ ہزار روپیہ کی جائداد میرٹھ کے ایک آریہ سجن کی وصیت کے مطابق ملی۔ یہ وصیت کئی ورش پہلے ہوئی تھی۔ لیکن وصیت کرنے والے سجن کا اس ورش میں دیہانت ہوا ہے۔ باقی ۳۴ ہزار میں سے کچھ نقد اور کچھ وعدے تھے۔ جو روپیہ نقد آیا۔ اس میں بھی پنجاب کا حصہ بہت کم ہے۔ کیونکہ پنجاب جو کچھ دے سکتا ہے۔ پہلے ہی اردھ شتابدی کے لئے دے چکا ہے۔ کچھ روپیہ بمبئی سے آیا اور کچھ بہار سے ॥

دیاکھیانوں کے لحاظ سے کوئی کمی نہ تھی۔ لیکن جب سننے والے ہی نہ ہوں۔ تو دیاکھیان داتاؤں کا جوش بھی ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ پروفیسر رام دیو نے حسب معمول گوروکل کے لئے اپیل کی۔ لیکن خلاف معمول انہوں نے مختصر تقریر کی۔ دیاکھیان دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ میں آج نہایت خوش ہوں۔ اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے نہ انہوں نے ڈاکٹر پران ناتھ کا نام لیا۔ اور نہ پنڈت مہ جن دیو یا اندکار کا۔ بلکہ انہوں نے کہا۔ کہ گوروکل پر لاکھوں روپے خرچ ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایک دیوشرما جیسا آدمی پیدا کر کے گوروکل نے وہ لاکھوں روپے آریہ سماج کو لوٹا دیئے ہیں۔ انہیں اس بات کی بھی خوشی ہے۔ کہ گوروکل کے سناتکوں کا آریہ سماج کے تمام کاموں پر قبضہ ہو رہا ہے۔ اس وقت گوروکل کے آچاریہ اور مکھیہ ادھشٹاتا دونوں سناتک ہیں۔ سبھا کا منتری اور پستکالیہ دونوں سناتک ہیں۔ سی۔ پی سبھا کا منتری بھی ایک سناتک ہے۔ اب میرے دل میں ایک حسرت باقی ہے۔ وہ یہ کہ گوروکل کا سناتک ہی گوروکل یونیورسٹی کا چانسلر ہو۔ چونکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا پردھان ہی گوروکل یونیورسٹی کا چانسلر ہوتا ہے۔ اس لئے پروفیسر جی کی تقریر کو سننے والوں نے یہ سمجھا۔ کہ انہوں نے اپنے من میں یہ سنکلپ کر لیا ہے۔ کہ اگلے ورش وہ پردھان پد سے ہٹ جائیں گے۔ اور کسی سناتک کو سبھا کا پردھان بنا دیں گے۔ شیش دیاکھیانوں کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ نہ ہی ان میں کوئی وِشیش بات تھی ॥

جب درشک ہی کم آئے۔ تو غریب دوکانداروں کا کیا بننا تھا۔ دوکانوں کی تعداد بھی کم تھی۔ لیکن جو گئے۔ وہ بھی روتے آئے۔ ان حالات میں یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ جلسہ کامیاب ہوا اتنی تسلی ہے۔ کہ اس سے بدتر نہ تھا ॥

پرکاش سے ہارڈک پریم!

شری پنڈت جگدیو جی شاستری مکھیہ ادھشٹاتا مہاودیالیہ گروکل اپنے ایک پتر میں لکھتے ہیں:۔

"پرکاش پتر سے ہمیں پریم ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی سدھانت کے وشے پر مت بھید ہو پرنتو "پرکاش" نے جو سیوائیں آریہ سماج کی کی ہیں۔ اُن کو بھول جانا کرتگھنتا ہے" ॥

مذکورہ پتر تو بطور نمونہ شائع کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کئی دوسرے مانیہ آریہ بھائی وقتاً فوقتاً مدیر پرکاش سے اپنے پریم کا اظہار کرتے رہتے ہیں ॥

CCO. Gurukul Kangri

فوجی اخراجات میں تخفیف نہ ہوگی!

ہندوستان ایک غریب ملک ہے۔ اس کے ... کی آئندہ بہتری اس بات میں ہے کہ یہاں ... باشندوں ... حکومت زیادہ روپیہ تعمیری کاموں میں لگائے۔ لیکن ... سے حکومت وقت تعمیری کاموں کی بجائے ... اغراض کے حصول کے لئے ہندوستان کا زیادہ ... فوجی اخراجات پر ...... خرچ کرتی ہے۔ ہر سال ہندوستان کے منتخب شدہ ممبران اس بارہ ... مرکزی لیجسلیچر میں کوئی نہ کوئی تحریک پیش کرکے ... ٹ کرتے ہیں۔ لیکن حکومت ان سکیموں پر لعنت ... کرکے یہ ثابت کرتی ہے۔ کہ وہ لوگوں کے ... ذمہ دار نہیں۔ بلکہ برطانوی پارلیمنٹ کے آگے ... ہے۔ اس سال بھی شاہی کونسل میں مسٹر ... نے یہ تحریک پیش کی کہ فوجی مصارف میں اتنی ... کی جائے۔ کہ ہندوستان میں آمدنی اور فوجی اخراجات ... تناسب وہی ہو۔ جو برٹش نو آبادیوں میں ہے۔ ... ممبروں نے تحریک کی حمایت میں تقاریر بھی کیں ... لیکن جب کمانڈر انچیف نے فوجی اخراجات کو ... کرنے پر اندر زور دیا۔ تو ریزولیوشن واپس لے لیا گیا۔ معلوم نہیں ہوتا کہ جب ہندوستان کو فی زمانہ ... کسی طرف سے کسی حملہ کا خطرہ نہیں ہے۔ تو فوجی اخراجات میں کیوں تخفیف کرکے یہ ثابت ... کیا جاتا۔ کہ حکومت وقت فوج کی بجائے ... آبادی پر زیادہ وثوق کرتی ہے ::

ٹمپرنس کا کام مدد کا مستحق نہیں؟

دنیا کی جملہ مہذب حکومتیں یہ جانتی ہیں۔ کہ ان ممالک میں جتنا لوگوں کو منشی اشیاء کے استعمال سے پرہیز ہو۔ اتنا ہی بہتر ہے۔ اور اسی لئے وہ ٹمپرنس کے پرچار میں عملی مدد دیتی ہیں۔ اور وہ اس ... سالانہ بجٹ میں کچھ نہ کچھ روپیہ ٹمپرنس ... پرچار کے لئے رکھا جاتا ہے۔ لیکن حکومت ... کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ پنجاب کونسل میں ... بہادر مکند لال پوری نے یہ سوال کیا تھا۔ کہ ... ٹمپرنس سوسائٹیوں کے لئے بجٹ میں کس قدر ... رکھا گیا ہے۔ اس سوال کے جواب میں سردار ... سندر سنگھ مجیٹھیا وزیر زراعت نے فرمایا۔ کہ بجٹ ... اس کام کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔ کیونکہ ... مالی مشکلات کا سامنا ہے ::

عجیب مذاق ہے۔ کہ ٹمپرنس کے پرچار کے معاملہ ... حکومت کو مالی مشکلات ستانے لگ جاتی ہیں۔ ... جب کسی سیاسی تحریک کو دبانے کا معاملہ ... ہو۔ تو حکومت حاتم طائی کو بھی مات کر ... دے ::

حکومت کو انتباہ!

حکومت یو۔ پی نے پچھلے دنوں اس غرض سے ایک بیکاری تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی۔ کہ وہ صوبہ سے بیکاری کے ازالہ کے اسباب پر غور کرکے اپنی رپورٹ حکومت کے پاس بھیجے۔ جب رپورٹ پر کونسل میں بحث ہونے لگی۔ تو تحقیقاتی کمیٹی کے صدر سر تیج بہادر سپرو نے حکومت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ :-

"اگر موجودہ پالیسی جاری رکھی گئی۔ تو اس کے نتائج برے ہوں گے۔ اور نوجوان سوسائٹی کے دشمن ہو جائیں گے۔ اگر مجھے حصول تعلیم کے بعد بیکار رہنا پڑتا۔ اور ترقی کے تمام راستے مجھ پر مسدود ہو جاتے۔ تو میں گورنمنٹ کا مخالف بن جاتا۔ اور خطرناک خیالات پر عمل پیرا ہوتا"

سر سپرو داقعی آفرین کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے پرزور الفاظ میں حکومت کو متنبہ کر دیا ہے۔ کہ وہ نوجوانوں کی بیکاری کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ ورنہ آسے اس وقت آئندہ سخت مشکل پیش آئے گی۔ جب نوجوان اس سے مایوس ہوکر سوسائٹی کے موجودہ نظام کو درہم برہم کرنے پر تل جائیں گے ::

تعلیم یافتہ بیکاروں کی کثرت

موجودہ تعلیم کی بدولت ہندوستان کو نہ معلوم کب کوئی فائدہ ہوگا۔ لیکن اس سے بیکاروں کی تعداد میں اتنا زیادہ اضافہ ہوگیا ہے۔ کہ ملک کی کثیر آبادی اب یہ سوچنے کے لئے مجبور ہو گئی ہے۔ کہ تعلیم یافتہ طبقہ کا کیا بنے گا؟ حال ہی میں ٹرینڈرم سے اطلاع آئی ہے۔ کہ ایک نوجوان ایم۔ اے۔ ایل۔ ٹی نے سٹیٹ ملٹری سروس میں تیرہ روپیہ ماہوار پر کلرک کی آسامی قبول کر لی ہے۔ یہ نوجوان ٹراونکور کا ایک عیسائی ہے۔ اس آسامی کے لئے دو صد اشخاص نے جن میں زیادہ تر ایسے اشخاص شامل تھے۔ جو یونیورسٹی گریجویٹ تھے۔ درخواستیں دیں۔ مگر ان تمام میں سے اس عیسائی نوجوان کو منتخب کیا گیا ::

تیرہ روپیہ کی آسامی کے لئے دو سو سے زیادہ نوجوانوں کا جن میں یونیورسٹی کے گریجویٹ بھی شامل ہیں۔ دھڑا دھڑ درخواستیں بھیجنا یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ ملک کے تعلیم یافتہ طبقہ میں بیکاری حد سے بڑھ گئی ہے۔ اور جب تک اس کا کوئی انسداد نہیں ہوتا۔ تب تک ملک سے بے چینی کا دور ہونا ناممکن ہے ::

ہندوستان کا سونا کدھر گیا؟

لیجسلیٹو اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر جیمز گرگ نے کہا۔ کہ اس وقت ۲۵۱ کروڑ روپیہ کا سونا ہندوستان سے باہر چلا گیا ہے۔ جب ان سے دوبارہ پوچھا گیا۔ کہ کیا وہ سونا کی برآمد پر پابندیاں عائد کرنے کو تیار ہیں؟ تو انہوں نے نفی میں جواب دیا ::

سوال ہوتا ہے۔ کہ برٹش ایمپائر میں کون سا ایسا دوسرا ملک ہے۔ جس کا سونا اتنی کثیر تعداد میں بیرونجات میں گیا ہو۔ اور خاص کر اس حالت میں جبکہ سرکاری قرضہ ہندوستان کی طرح اس ملک کا کچھ مر نکال رہا ہو ::

پاسپورٹ دینے سے انکار

محکومیت بھی بری چیز ہے۔ اس سے حاکم کو محکوم کی بے بسی سے اتنا فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملتا ہے۔ کہ اس کا بیان کرنا سخت مشکل ہے۔ ہندوستانیوں کو محکوم ہونے کی وجہ سے نہ اپنے ملک میں ہی عزت حاصل ہے۔ اور نہ بیرونجات میں۔ اس سے بڑھ کر ہندوستانیوں کو جن تکالیف کا سامنا ہے۔ وہ نقل و حرکت کی آزادی پر بندشیں ہیں۔ پچھلے دنوں مسٹری ویریندر ویم۔ اے۔ مینجنگ ایڈیٹر "پرتاپ" نے یوروپ جانے کے لئے گورنمنٹ سے پاسپورٹ کے لئے درخواست کی تھی۔ ان کا مقصد وہاں جاکر جرنلزم کا مطالعہ کرنا تھا۔ لیکن پنجاب گورنمنٹ کے ہوم سکرٹری کی طرف سے اب ان کو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پاسپورٹ نہیں دیا جاسکتا ::

عجیب مذاق ہے۔ کہ ایک معزز ہندوستانی جرنلزم کے مطالعہ کے لئے یوروپ جانا چاہتا ہے۔ اور وہ لوگ جو کہ یہ دعوی کرتے نہیں تھکتے۔ کہ وہ ہندوستان میں سلجھے ہوئے جرنلزم کو پھولتا پھلتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اسے بلاوجہ اس کے نیک مقصد کے حصول سے محروم رکھنے سے بھی اجتناب نہیں کرتے۔ اگر ان کا محض ڈھکوسلہ نہیں ہے۔ تو اور کیا ہے؟

صلح کمیٹی کا قیام

شہید گنج ایجی ٹیشن کے متعلق ڈاکٹر مسٹر جناح حکومت پنجاب اور مسلمانان پنجاب کے درمیان بہتر تعلقات قائم کرکے واپس چلے گئے۔ مسلمانوں نے سول نافرمانی بند کر دی۔ اور حکومت نے ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں گرفتار شدہ اشخاص ... رہا کر دیا۔ ... اور مساوات ہی مسلم ... ہندوؤں کو ...

اخبارات کی ضمانتیں بھی لوٹا دیں۔ مزید برآں مسٹر جناح نے پنجاب سے جانے سے پہلے ہندوؤں۔ سکھوں اور مسلمانوں کی ایک "صلح کمیٹی" بھی بنا گئے۔ اگر مسٹر کی "صلح کمیٹی" نے آئندہ کے لئے ہندوؤں، مسلمانوں اور سکھوں کے باہمی تعلقات خوشگوار بنا دیئے۔ تو ہر ایک ہندوستانی اس کے قیام پر فخر کرے گا۔ لیکن اگر اس نے محض کاغذی ہستی ہی رکھی۔ تو پنجاب میں اس وقت جو فرقہ دارانہ کشیدگی پائی جاتی ہے۔ وہ بہت دیر تک پنجاب کی فضا کو مکدر کرتی رہے گی۔ بہتر ہوتا۔ کہ مسٹر جناح کچھ اور عرصہ پنجاب میں ٹھہرتے۔ اور "صلح کمیٹی" کی درست رہنمائی کرکے اسے اپنے وجود کو حق بجانب ثابت کرنے کے قابل بناتے ::

بہاول پور میں ہڑتال

ریاست بہاول پور کے ہندوؤں اور سکھوں کو ہڑتال کئے ۲۰ دن کے قریب ہو گئے ہیں۔ لیکن دربار بہاول پور کی طرف سے کوئی ایسی کوشش نہیں کی گئی۔ جس سے ہندوؤں اور سکھوں کو یہ یقین ہو سکے۔ کہ آئندہ کے لئے ان کو وہ اپنے وزیر اعظم کے رحم پر نہ چھوڑیگا۔ بھکشو اوتم سابق پردھان ہندو مہاسبھا بہاولپور میں اس غرض سے گئے تھے۔ کہ کسی طرح ہندوؤں اور سکھوں کا ریاست دربار سے سمجھوتہ کرا دیا جائے۔ لیکن ہمیں افسوس سے یہ لکھنا پڑتا ہے۔ کہ تادم تحریر وہ سمجھوتہ کرانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ پریس میں اس بارہ میں جو اطلاعات شائع ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نواب صاحب تو بذات خود ہندوؤں کے لیڈروں سے ملاقات کرکے صورت حالات کو بہتر بنانا چاہتے ہیں لیکن نواب صاحب کے ہاں جن مسلم حکام کو قرب حاصل ہے۔ وہ ان کے دل میں کئی قسم کی بدگمانیاں پیدا کر رہے ہیں۔ اور ایسی کوششوں میں مصروف ہیں۔ جس سے ہندوؤں کے لیڈروں کو نہ تو نواب صاحب تک پہنچنے کا موقعہ ملے۔ اور نہ ہی وہ نواب صاحب سے ملنے کے بعد ہندوؤں کو ہڑتال کھولنے کی طرف مائل کر سکیں ::

آوشیک سوچنا

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کی انترنگ سبھا کا ادھیویشن ۱۵ مارچ کو بلیدان بھون دہلی میں ۱ بجے دن کے ہوگا۔ سمندھت سجن کرپا کرکے نوٹ کر لیں ::

(شو چندر منتری سارودیشک سبھا دہلی)

Digitized by eGangotri

ہندوستانی مسلمانوں کے موجودہ لیڈر

ہندوستانی مسلمانوں کی باگ ڈور آج کل جن مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے ایک مسلمان ذیل کا رونا روتا ہے:۔

"آہ! اس وقت مسلمان قوم ہزاروں حصوں میں منقسم ہے۔ کہیں کوئی لیڈر بن کر قوم کا خون چوس رہا ہے۔ کہیں کوئی ان کا پیر بن کر ہڈیوں کا گودا نکال رہا ہے۔ جو قوم ہزار کوششوں اور دقتوں کے ساتھ دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلی تھی۔ آج کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ ایک بھی اصلی رہنما اس کو نصیب نہیں۔ سب لیٹرے اور ڈاکو پیدا ہوتے ہیں۔ جو بھولے بھالے مسلمانوں کا خون چوس رہے ہیں۔ ان سب کا تدارک کیا جائے"۔

("بلاغ"۔ امرتسر۔ مارچ ۱۹۳۶ء)

اگر واقعی ہندوستانی مسلمانوں کے موجودہ لیڈر ایسی خصائل کے ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ سطور میں بیان کیا گیا ہے۔ تو پھر غیر مسلموں کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ کہ وہ کس مسلم لیڈر کو منہ لگائیں۔ اور کس سے فرقہ وارانہ قضیہ کو سلجھانے کی کوشش کریں؟

قربانی کی مذمت

پچھلی عید پر اکثر مسلمانوں نے بلا کھٹکے کئی معصوم جانوروں کا خون بہا کر اپنی زبان کا چسکہ پورا کیا۔ اور انہوں نے سوچا کہ آیا وہ قومی نکتۂ خیال سے کوئی نیک کام کر رہے ہیں یا نہیں۔ لیکن سمجھدار مسلمان اب محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔ کہ اس طرح کی قربانیوں سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ چنانچہ ناظم اُمت مسلم امرتسر رنج بھرے دل سے فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"بکرے یا دنبے ذبح کر کے ان کا گوشت برادری میں تقسیم کرنے سے قوم کی حالت ہرگز نہیں سنور سکتی۔ اور جانوروں کی قربانی بحالاتِ موجودہ مسلمانوں کو عروج کی جانب نہیں لے جا سکتی"۔

("بلاغ" امرتسر۔ مارچ ۱۹۳۶ء)

ناظم صاحب اگر سا تھ ہی اتنا بھی سمجھ لیتے کہ قربانی سے ایک تو ملک کی ...... (Cattle-wealth) کا بیجا اتلاف کثیرہ ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی ایک ہی وطن میں رہنے والے کروڑوں ہندوؤں کی اس سے دل آزاری ہوتی ہے۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ کیونکہ اس سے مسلم عوام یہ سوچنے کے لئے مجبور ہوتے کہ اس فعل کے کرنے سے کیا فائدہ؟ جس میں سرتا پا نقصان ہی نقصان ہے۔

قرآن کی اہانت

قرآن شریف میں جسے مسلمان خدائی کلام سمجھتے ہیں۔ کئی سورتوں میں صاف ہدایت آتی ہے کہ کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا۔ کہ وہ رسولوں اور پیغمبروں کے درمیان فرق کرے۔ اور کسی کو بڑا اور کسی کو چھوٹا بیان کرے۔ لیکن قرآن کے اس واضح فرمان کے باوجود ہمارے قادیانی نبی صاحب جن کو شاعر ہونے کا بھی زعم تھا۔ ذیل کے اشعار فخریہ بیان کرتے ہیں اور ان کے پیلے چانٹے اب ان اشعار کی ہی نمائش کر کے اپنی زندگی کو سپھل سمجھتے ہیں۔ سنئے ؎

ابنیاء روشن گہر ہستند لیک
ہست احمدؐ از ان ہمہ روشن ترے

(ریویو مارچ ۱۹۳۶ء)

یعنی روشن نسل والے نبی تو بہت سے ہیں۔ لیکن حضرت محمد صاحب ان سب سے روشن ہیں۔ مذکورہ شعر کا ترجمہ کرتے ہوئے ایک اور جگہ قادیانی پیغمبر صاحب یوں فرماتے ہیں ؎

لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقامِ احمد ہے

(ریویو۔ مارچ ۱۹۳۶ء)

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ قرآن شریف کے واضح فرمان کے باوجود قادیانی نبی کو یہ حوصلہ کیسے ہوا۔ کہ انہوں نے حضرت محمدؐ کا دوسرے انبیاء سے مقابلہ کرنے کی جسارت کی۔ اور فریقین کے درمیان فرق ثابت کرنے کی کوشش کی۔

ابتدائی استادوں سے لاتعلقی

جب آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی اپنے والد کے مجبور کرنے پر قادیان میں اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھنے پر مجبور ہوئے۔ تو آپ کو تین چار استاد تعلیم دیتے رہے۔ لیکن شاباش ہو آپ کی سعادت مند فطرت کو۔ کہ آپ نے ان استادوں کا ذکر تک کرنا غیر ضروری سمجھا۔ اور جس طرح نادر شاہ نے اپنے آپ کو پسر شمشیر کہہ کر دہلی کے مغلیہ حرم کو ڈانٹنا چاہا تھا۔ ایسے ہی آپ نے ابتدائی استادوں سے اپنی لاتعلقی ظاہر کرنے کے لئے ذیل کے اشعار فرمائے ؎

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

(ریویو۔ مارچ ۱۹۳۶ء)

آریہ سماج کے پردرنک بھگوان دیانند نے جو کچھ حاصل کیا۔ وہ ویدوں اور شاستروں کے سوا دھیائے سے حاصل کیا۔ لیکن آپ کی شرافت پر قربان جائیے۔ کہ اپنی ہر ایک ٹیکنیک

یہیں منی ورود رہتا۔ کہ جن سے اُنہوں نے منظر ابن تعلیم حاصل کی تھی ان پر فخریہ ذکر کیا ؎

"ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بہ کجا"

پنڈت لیکھرام جی کے قتل کیلئے انگیخت

بڑے مرزا صاحب نے اپنی ایک کتاب میں پنڈت لیکھرام جی کے قتل سے اپنی برأت کا بے باکانہ اظہار کیا ہے۔ لیکن ان کے اقوال و اشعار ان کے اس اظہار کی کھلم کھلا تردید کرتے ہیں۔ چنانچہ مسلم عوام کو پنڈت جی کے خلاف بھڑکانے کے لئے بڑے مرزا نے جو درد بھرے اشعار میں مسلمانوں سے اپیل کی اس کا نمونہ ذیل میں دیا جاتا ہے ؎

رہبرِ ما سیدِ مصطفےٰ است
آنکہ مدیداست نظیرش سرورش
دشمنِ دیں حملہ بروے کند
حیف بود گر بنشینم خموش
چوں سخن سفلہ بگوشم رسید
در دلِ من خواست چو محشر خروش
چند توانم کہ شکیبے کنم
چند کند صبر دل زہر نوش
آں نہ مسلماں بتراز کافر است
کش نبود از پئے آں پاک جوش
جاں شود اندر رہِ پاکش فدا
مژدہ ہمیں است گر آید بگوش

(ریویو۔ مارچ ۱۹۳۶ء)

یہ مسلمانوں کو کافر سے بدتر بننے کی دھمکی تھی جس نے ایک شقی القلب کو پنڈت لیکھرام جی کو جیسے بڑے مرزا نے شاتم رسول مشہور کر رکھا تھا کا خون کیا تھا یعنی شدھی کی راہ میں جام شہادت پلانے پر مجبور کر دیا۔

حضرت محمدؐ کے اصلی دشمن

مسلم جہلاء کو یہ وہم پڑ گیا ہے۔ کہ جو غیر مسلم حضرت محمد صاحب کے متعلق کسی قسم کا اظہار خیال کرتا ہے۔ وہ شاتم رسول اور گردن زدنی ہے۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے۔ تو حضرت محمد صاحب کے دشمن وہ مسلمان ہیں۔ جو اپنی تحریروں اور تقریروں میں حضرت محمد صاحب کے متعلق ایسے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ جو حقیقت پر مبنی نہیں۔ ایک مسلمان وہائی ذیل کے الفاظ میں ہمارے خیال کی تائید کرتے ہیں:۔

"............ فرمان رسول اللہ سے اس امر کا بھی صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ کلمہ گو مسلمانوں کے ہاتھوں سے ہی

محمد رسول اللہ صلعم کی شان بخوبی ... کے اعتراضات کا مورد بن جائے گی ... وہ اپنے زعم میں جو تعبیر درست سمجھ کر ... صلعم کی ذات ستودہ صفات کی طرف ... کر رہے ہوں گے۔ وہی درحقیقت آپ ... تعریف کا نہیں۔ بلکہ ذم کا باعث ہو ...

(ریویو آف ریلیجنز۔ مارچ ۱۹۳۶ء)

گویا دوسرے الفاظ میں یوں ... ہیں۔ کہ بعض مسلمان جو اپنے آپ کو ... محمد صاحب کا مداح تصور کرتے ہیں ... اصل ان کے نادان دوست ثابت ... ہیں۔

کیا انبیاء کو غیب کا علم ہوتا ہے؟

حضرت محمد صاحب نے تو کئی دفعہ صاف ... میں عالم الغیب ہونے سے انکار کیا ... مرزائی کچھ الٹی ہی گنگا بہتے ہوئے ... حضرت محمد صاحب کے انکار کے باوجود ... جتاتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ عالم الغیب ہو ... ہوئے نبیوں پر غیب کے دروازے کھول ... ہے۔ ملاحظہ ہوں ذیل کے الفاظ:۔

"خدا تعالیٰ کی صفات میں سے اس ... نبیوں کو بھی کچھ نہ کچھ حصہ دیا جاتا ... مثلاً خدا تعالےٰ عالم الغیب ہے۔ وہ ... نبیوں پر بھی اس کے دروازے کھولتا ہے ... اور انہیں بھی اس نعمت سے بہرہ ور کرتا ... یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء کرام مظہر اللہ ہو ... ہیں"۔

("فاروق"۔ قادیان۔ ۷ مارچ ۱۹۳۶ء)

اگر مذکورہ سطور کے لکھنے والے حضرت ... قرآن شریف کی کسی آیت سے یہ ثابت کر ... کہ واقعی انبیاء غیب کا علم رکھتے ہیں۔ تو ... کہہ سکتے۔ کہ انہوں نے درست دعویٰ کیا ... لیکن جب قرآن شریف ان کے اس دعوے ... تائید کرنے سے انکاری ہے۔ تو پھر ان کا ... مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کو درست ... کرنے کے لئے ایک غلط دلیل پیش کرنا کہاں تک ... حق بجانب ہے؟

نومسلم کا جاتی "پرویش":۔ ... نوجوان بعمر ۱۸ ... جو ... روز ... ڈلہوزی میں ... سال سے مسلمان ہو ... آریہ سماج بھا کے منتری ... ۶ ... ۳۶ کو از سر نو آریہ دھرم میں دیکشت ... ہے۔ اس کا نام کندن لال رکھا گیا ... مشرا جکا رجسٹرار ماسٹر کے پاس درزی کا کام ... کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ (زمانہ نگار)

CC0, Gurukul Kangri Collection

سودرشن چکر

حضرت شاہ عبد القادر محدث دہلوی "بلاغ"

کے ماہ مارچ کے تازہ پرچہ میں شایع شدہ اپنے ایک مضمون میں فرماتے ہیں۔ کہ :-

"بکرے یا دنبے ذبح کرکے ان کا گوشت برادری میں تقسیم کرنے سے قوم کی حالت ہرگز نہیں سنور سکتی۔ اور جانوروں کی قربانی بحالات موجودہ مسلمانوں کو عروج کی جانب نہیں لے جاسکتی"

محدث صاحب نے تو پتے لاکھ سنادی لیکن کوئی کالوں والا مسلمان سنتے تب نا۔ بکروں اور دنبوں کو ذبح کرکے ان کا گوشت برادری میں بانٹنے سے قوم کو فائدہ ہو یا نہ ہو۔ لیکن مولوی فضل حق اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ لاہور کو "قربانی" کی بہبودگی کا یقین کون دلائے۔ جو اپنی جماعت کی طرف سے عید کے دن قربان کئے گئے بکروں کی کھالیں جمع کرنے کی فکر میں ہیں۔

× × × × × × ×

۲۸ فروری کے "پیغام صلح" میں وہ اپیل کرتے ہیں کہ :-

"امسال عید الضحٰے ۵ مارچ کو ہوگی۔ اس موقعہ پر احباب کو چاہیئے۔ کہ قربانی کی کھالوں کو جمع کرنے کا انتظام کریں۔ اور تمام کھالیں اپنی اپنی جگہ فروخت کرکے رقم اشاعت اسلام کے لئے ارسال کریں"

انجمن احمدیہ کو کیا؟ اگر ان ذبح کئے گئے بکروں کا قوم کو فائدہ نہیں۔ نہ سہی۔ ان کو قربانی سے منسوب کرکے ہی تو وہ انجمن احمدیہ کے خزانہ میں سینکڑوں روپے داخل کرسکتے ہیں۔ ورنہ سینکڑوں بکرے اور دنبے روزانہ ذبح ہوتے ہیں۔ لیکن کوئی ان کھالوں کی قیمت کو اشاعت اسلام کے لئے وقف نہیں کرتا۔

× × × × ×

"بلاغ" ماہ مارچ کی تازہ اشاعت میں رقمطراز ہے۔ کہ :-

"اکمل میں یہ دیکھتا ہوں۔ کہ خود آنحضرت نماز میں ادھر ادھر دیکھتے رہتے۔ اور جی نہیں لگتا تھا۔ اور ان کے روکنے کے لئے ہدایت نازل ہوئی"۔

کیا کوئی مسلم عالم یہ بتانے کی مہربانی کریں گے کہ خود ان کے رسول پاک دوران نماز میں ادھر ادھر کیوں دیکھتے تھے۔ اور کیوں نہیں دل لگا سکتے تھے؟

× × × × ×

آگے چل کر لکھا ہے۔ کہ :-

"بے اختیار جی چاہتا ہے۔ کہ اللہ مجھے ایسی قدرت دے۔ کہ اکمل جیسی کتابوں کا انبار بنا کر نذر آتش کردوں۔ اور حکماً ان کتابوں کی اشاعت مسدود کردوں"۔

قربان جائیے آپ کے اسلام پرستی کے اس جذبہ کے۔ لیکن جو کتابیں حقیقت کا آئینہ دار ہوں۔ اور خود مسلمانوں کی لکھی ہوئی ہوں۔ ان کو نذر آتش کرنا کہاں کی انصاف پسندی ہے؟ اگر سچ پوچھو۔ تو اس میں نہ ان کتابوں یا ان کے مصنفین کا قصور ہے۔ اور نہ پیغمبر صاحب کا۔ یکسوئی دل کوئی بچوں کا کھیل تو ہے نہیں۔ اور تو نماز اس کا ذریعہ۔ پھر اگر آنحضرت خود ادھر ادھر دیکھتے تھے۔ تو کیا برا کرتے تھے۔ جو آپ اتنے لال پیلے ہو رہے ہیں۔

× × × × ×

محترمہ بنت علی احمد خان صاحبہ ڈٹمن بی۔ اے رسالہ مذکور کے صفحہ ۱۲ پر رقمطراز ہیں۔ کہ :-

"اس وقت مسلمان قوم ہزاروں حصّوں میں منقسم ہے۔ کہیں کوئی لیڈر بن کر قوم کا خون چوس رہا ہے۔ اور کہیں کوئی پیر بن کر ان کی ہڈیوں کا گودا نکال رہا ہے"۔

محترمہ نے کہا تو سچ ہے۔ لیکن اگر واقعی مسلم قوم ہزاروں حصّوں میں منقسم ہے۔ اور ان میں اتفاق نہیں۔ اور آپس میں بے شمار تفرقات ہیں۔ تو وہ اچھوتوں کو کس منہ سے دعوت تسلیم اسلام دیتے ہیں؟ آپ نے ان بنا اٹھی اور دودھ پینے والے مجنونوں کی قلعی تو کھول دی۔ لیکن اگر ذرا ان کی طرف اشارہ بھی کردیا ہوتا۔ تو ممکن تھا۔ کہ خادمان اسلام ایسے "شریف ڈاکوؤں" کو ان کے برے اعمال کی سزا دینے کو تیار ہو جاتے۔

× × × × ×

آگے چل کر آپ فرماتی ہیں۔ کہ

"جو قوم ہزار کوششوں اور دقتوں کے ساتھ دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلی تھی۔ آج کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ ایک بھی رہنما اسے نصیب نہیں۔ سب لٹیرے اور ڈاکو پیدا ہوگئے ہیں۔ جو بھولے بھالے مسلمانوں کا خون چوس رہے ہیں۔ ان سب کا تدارک کیا جائے"۔

اگر واقعی تمام لیڈر اور رہنما محض لٹیرے اور ڈاکو ہی ہیں۔ تو بلاشبہ ان کا تدارک ہونا چاہیئے۔ اور ان میں سے ایک مشغلہ پھر لٹیرے تو ہیں۔ اور وہ شاید آپ کی . . . . ہونے والی تدارک کی تحریک سے خائف ہو کر ہی حج کے لئے کھسک گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بات باعث مسرت ہے۔ کہ انہوں نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ وہ واپس نہ لوٹیں گے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ باقی ایسے لیڈروں اور رہنماؤں کو بھی "حج" کے لئے روانہ کردیا جائے۔ اگر ان کے پاس کرایہ نہ ہو۔ تو قربانی کی کھالوں کی فروخت سے یہ رقم جمع ہو جانی چاہیئے۔ اس سے نہ صرف مسلمان قوم جو کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ بہت حد تک سدھر جائے گی۔ اور ان لٹیروں کے ہاتھوں سے محفوظ ہو جائے گی۔ بلکہ وہ لیڈر بھی بے داغ تدارک کی تحریک کے اثر سے صاف نکل جائیں گے۔ اور مفت میں حج کا ثواب حاصل کریں گے۔ اسے ہی کہتے ہیں :-

"نالے پن نالے پھلیاں"

× × × × ×

روزنامہ "ہمدم" میں ایک معزز مسلم خاتون شہناز بیگم کا ایک مکتوب شایع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے ایک مسلمان کی ان کرتوتوں کا ذکر کیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی اپنی بیوہ بھاوجی کو ناجائز حمل ہوگیا تھا۔ لڑکی قرآن ہاتھ میں اٹھا کر کہتی ہے۔ کہ اس کے حمل کے ذمہ دار اس کے ماموں جان ہیں۔ لیکن ماموں صاحب کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں۔ ان دونوں کی بے بسی اور مجبوری تو ملاحظہ ہو۔ دونوں ہی بھی بچے بدنامی سے بچیں تو کیسے؟ اسی حالت کا اندازہ لگا کر ہی شاید آپ نے فرمایا ہے۔ "بیچاری نئی روشنی سے نابلد تھی۔ ورنہ شاید ضبط تولید کا عمل کرکے وہ اپنی مصیبت کو آسان کرلیتی"۔

ہے تو ٹھیک۔ اگر ضبط تولید کا عمل ان دونو "گنہگاروں" میں سے ایک بھی جانتا۔ تو ماموں صاحب بلا کھٹکے اپنا "پر راز حرکات و برکات" کا سلسلہ جاری رکھتے۔ مصیبت کو آسان کرنا تو ایک طرف رہا مصیبت کے پیدا ہونے کا تو امکان ہی نہ رہتا۔

خیر! ابھی کچھ نہیں بگڑا۔ مس مارگریٹ سنگر ابھی تک ہندوستان میں ہی ہے۔ کیا ہوا۔ اگر وہ مہاتما گاندھی کو ضبط تولید کے فوائد کا قائل نہیں کرسکی۔ اس میں مہاتما جی کی سمجھ کا قصور نہیں۔ ان کے بڑھاپے کا قصور ہے۔ ورنہ ان رنگیلے ماموں جان اور بھانجی جان سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ ضبط تولید کن کن برکات کا موجب ہے۔

× × × × ×

اخبار "فارورڈ" میں شایع شدہ ایک انگریزی مضمون کا ترجمہ دیتے ہوئے "شیر پنجاب" اپنی یکم مارچ کی تازہ اشاعت میں ترکی میں اسلام مسلمانوں۔ ان کی مسجدوں اور نمازیوں کی جو حالت ہے۔ اس کے متعلق لکھتا ہے :-

"یکا یک موذن نمودار ہوا۔ وہ ننگے سر تھا۔ اور یورپین لباس میں ملبوس . . . . . . آواز ایسی تھی۔ جیسے کوئی ماتم کناں ہو"

اجی صاحب! اگر ترکی جیسے اسلام کی موجودہ حالت میں بھی موذن کی آواز ماتم کناں نہ ہوگی تو پھر کب ہوگی؟ ہمیں موذن کی ماتم کناں آواز کو دیکھ کر حیرت نہیں ہوتی۔ البتہ یہ خیال ضرور آتا ہے۔ کہ وہ مسلمان جو انگلینڈ کے فیشن پرست لوگوں کی توجہ شلوار کی طرف کھینچنے کے لئے سکیمیں سوچ رہے ہیں۔ موذن کو سوٹ بوٹ پہنے دیکھ کر سر دھنیں گے۔ جب اپنے ہی اسلامی لباس کو خیر باد کہہ رہے ہیں۔ تو پھر پرائے کا تو کہنا ہی کیا؟

× × × × ×

آگے چل کر لکھا ہے۔ کہ :-

"امام جب مسجدوں سے نکل کر گھروں کو جاتے ہیں۔ تو وہ گلیوں اور کوچوں میں آوارہ گردی شروع کردیتے ہیں"۔

اگر آوارہ گردی نہ کریں۔ تو کیا کریں؟ جب فرزندان اسلام نماز کی ادائیگی کے لئے مجبور کئے جانے پر نماز اور روزہ کا مذاق اڑاتے ہوئے فرمائیں :-

"نماز اور روزہ بوڑھوں کے لئے ہے۔ ابھی کو ہی زیب دیتا ہے۔ یا یہ پوچھنے پر کہ آپ نماز کیوں ادا نہیں کرتے؟ یہ جواب دیں۔ کہ کیا پاگل ہوئے ہو"۔ تو دوسروں سے کیا امید کی جاسکتی ہے۔ کہ نماز اور روزہ کی فلاسفی سے کھینچ کر اسلام کی طرف رجوع کریں گے۔ کیونکہ بقول مضمون نگار نماز تو محض نمائشی اور فریب ہے۔

× × × × ×

مضمون نگار آگے چل کر لکھتا ہے۔ کہ :-

"باسفورس میں ہم پندرہ دن ٹھہرے۔ اور اس اثنا میں دو تین مسجدوں میں ہی نمازی دیکھے۔ باقی مسجدیں ویران پڑی ہیں۔ استنبول میں ۵۰۰ مسجدیں ہیں۔ لیکن مشکل سے آپ کو ۵۰۰ نمازی ملیں گے"۔

یہ ہے حالت "اسلام" کی ترکی میں۔ اب دیکھئے ہندوستان میں اس کا کیا حشر ہوتا ہے؟ ہاں مضمون نگار کا یہ کہنا کہ پانچ سو مسجدوں میں پانچ سو نمازی بھی مشکل سے ملیں گے۔ کس قدر مبالغہ آمیز ہے؟ کیونکہ ہر ایک مسجد کا ایک امام تو ہوگا ہی۔ پھر پانچ سو تو امام نمازی ہوئے۔ باقی "درجنوں" اور ہوں گے ہی۔

("مہنتی علاوپوری")

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

منیجر

سمرتی ذات پات توڑک منڈل کی ایک قابل ترمیم کلپنا

(مہاشہ "ناتھ" جلالپوری کے قلم سے)

پنڈت سنت رام جی منتری ذات پات توڑک منڈل جب کبھی "ورن ویوستھا" کے سمبندھ میں کچھ لکھتے یا کوئی چرچا کرتے ہیں۔ تو وہ فرماتے ہیں۔ کہ "ورن ویوستھا" کا آدھار وید پر نہیں۔ بلکہ سمرتیوں پر ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ بھگوان دیانند اس کو "مرن ویوستھا" کا نام دیتے تھے۔ چنانچہ حال ہی میں "آریہ مِتر" میں پنڈت ایشور دت جی میدھارتھی کو مخاطب کر کے آپ بیان کرتے ہیں۔ کہ ورن ویوستھا براہمنی دھرم کی محض ایک کلپنا ہے۔ اور صرف درجنا لوگ ہی اس کی قائمی پر زور دیتے ہیں۔ چونکہ ویدوں کا دیر تک سوادھیائے کرنے کے بعد میرا پنڈت جی سے اتفاق رائے کرنا از حد مشکل ہو رہا ہے۔ اس لئے میں اُن سے پرارتھنا کروں گا۔ کہ جس جس وید منتر میں انہوں نے چاروں ورن کا کھنڈن دیکھا ہے۔ اُسے کرپا کر کے پیش کر دیں۔ تاکہ میں اس پر ٹھنڈے دل سے وچار کر سکوں۔ میں نے تو جہاں تک وید منتروں کو وچارا ہے۔ مجھے تو ان کے اندر چاروں ورن کا ودھان بکثرت ملتا ہے۔ ان کی تسلی کے لئے میں فی الحال ذیل کے تین وید منتر پیش کرتا ہوں۔ جن میں چاروں ورن صاف طور پر بیان کئے گئے ہیں:

پہلا وید منتر:—

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद्बाहू राजन्यः कृतः। ऊरू
तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यां शूद्रो अजायत,

यजु॰ अध्याय ३१ · मं ११

(مطلب) اس ورات سوروپ سرشٹی میں وہ طبقہ جو مکھ کا درجہ رکھتا ہے۔ براہمن کہلاتا ہے۔ وہ جو قوت بازو بنتا ہے۔ راجنیہ یعنی کھشتری کہلاتا ہے۔ اور جو ران کا منصب ادا کرتا ہے۔ وہ ویش کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور جو بمنزلہ پاؤں کے ہے۔ وہ شودر کہلاتا ہے:

دوسرا وید منتر:—

प्रियं मा कृणु देवेषु प्रियं राजसु मा कृणु।
प्रियं सर्वस्य पश्यत उत शूद्र उतार्ये॥

(अथर्व कां १९ सू ६२ मं १)

(مطلب) پرماتما! مجھے براہمن دیوتاؤں میں عزیز بناؤ۔ مجھے راج پرشوں یعنی کھشتریوں میں عزیز بناؤ۔ مجھے تمام دیکھنے والے سماج کا خواہ وہ شودر سے متعلق ہے۔ خواہ ویش سے منظور نظر بناؤ:

تیسرا وید منتر:—

यथेमां वाचं कल्याणीमावदानि जनेभ्यः।
ब्रह्मराजन्याभ्याँ शूद्राय चार्याय च स्वाय चारणाय

(यजु॰ अ॰ २६ · मं २)

(مطلب) جیسے میں اس کلیان کاری بانی وید کو منشیہ ماتر کے لئے اپدیش کرتا ہوں۔ بلا لحاظ اس کے کہ اپدیش دینے والا خواہ براہمن ہے۔ خواہ کھشتری۔ خواہ شودر خواہ ویش۔ خواہ... Dependent خواہ Wild حالت میں گزارہ کرنے والا:

اس طرح کے اور بھی کئی وید منتر پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جن سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ چاروں ورن کا عقیدہ ویدوں پر مبنی ہے۔ اور محض سمرتیوں کی اختراع نہیں۔ اگر پنڈت سنت رام جی ان وید منتروں کو دیکھ کر بھی کوئی بھن خیال رکھتے ہوں۔ تو ان کو چاہیے۔ کہ وہ ایسے وید منتر پیش کریں۔ جن سے "ورن ویوستھا" کی نفی ثابت ہوتی ہو۔ تاکہ میں ان پر وچار کر سکوں۔ اور اپنے خیالات کا اُن کے خیالات سے موازنہ کر سکوں۔

باقی رہا پنڈت جی کا یہ خیال کہ صرف درجنا لوگ ہی "ورن ویوستھا" کی پشٹی کرتے ہیں۔ اور منشیہ نہیں کرتے۔ اس کے سمبندھ میں میرا یہ وچار ہے۔ کہ "ورن ویوستھا" کا مقصد صرف آریہ سنسکرتی کی رکھشا ہے۔ جو لوگ اس رکھشا کی ذمہ داری کو قبول کرنے کو تیار ہوں۔ وہی درجنا کہلانے کے مستحق ہیں۔ ورن ویوستھا میں جنم کے لحاظ سے وہ کسی کے گھر پیدا ہوئے ہوں یا باپ کے۔ دونوں کا معیار تو محض گن۔ کرم اور سبھاؤ کی پردھانتا ہے۔ ان کے مقابلہ میں جنم چنداں اہمیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ جہاں تک جنم شہریت کا آئینی تعلق ہے۔ وید کی رو سے ص ۲۲

"دیانند مٹھ" کے متعلق میرا وچار

(از مہاشہ مانک چند جی بجاج شاہ عالمی گیٹ لاہور)

میں عرصہ دراز سے اس بات کا حامی ہوں۔ کہ "سادھو منڈل" میں آریہ سماج کا پرچار کر سکنے والے مہاتماؤں سے پرچار کا کام لیا جائے۔ جس قدر آسانی اور بے فکری سے سادھو مہاتما پرچار کا کام کر سکتے ہیں۔ اس قدر آسانی سے گرہستی پرچارک نہیں کر سکتے۔ سورگباشی شری سوامی شردھانند جی مہاراج نے سنیاس دھارن کرنے کے بعد جب آریہ سماج کا اتہاس لکھنے کا وچار پرگٹ کیا تھا۔ تو بندہ نے سوامی جی مہاراج کی سیوا میں ایک چٹھی لکھی تھی۔ جس میں وچار پرگٹ کیا گیا تھا۔ کہ ایک تو سادھو منڈل میں آریہ سماج کا پرچار کر کے وہاں سے اپدیشک تیار کئے جائیں۔ اور دوسرا ریاستوں میں ویدک دھرم کا پرچار والیان ریاست کی معرفت کیا جائے۔ اب بھی میری وہی رائے ہے:

ہم کو اپنے پرچار کا ڈھنگ بدل دینا چاہیے۔ اس وقت تک ہم نے اپنے پرچار کا ذریعہ سکولوں۔ کالجوں اور گورو کلوں کو سمجھ رکھا ہے۔ اپنا تمام روپیہ اور وقت ہم انسٹی ٹیوشنوں پر ہی خرچ کرتے رہے ہیں۔ لیکن نتیجہ خاطر خواہ نہیں نکلا۔ میرے خیال میں اب ہم کو اپنی توجہ سادھو مہاتماؤں کی طرف لگانی چاہیے۔ "دیانند مٹھ" کی ستھاپنا کے بعد سادھو مہاتماؤں کو آریہ سماج کا پیغام مٹھ کے دوارہ بخوبی پہنچ سکتا ہے۔ مٹھ کے لئے امرتسر ہی موزوں جگہ ہے۔ امرتسر میں لاہور کی نسبت بیوپار بہت زیادہ ہے۔ ہر سال دیوالی کے موقعہ پر ہزاروں سادھو مہاتما اکٹھے ہوتے ہیں۔ نا معلوم کون سی دیوالی ایسی اچھی ثابت ہو کر جب ۱۰۔۲۰ درد دل رکھنے والے مہاتما آریہ سماج میں پرویش کر کے دیانند کے مشن کی پورتی کے لئے "دیانند مٹھ" میں شامل ہو کر دیانند کے سیوک بن جاویں۔ سب سے ضروری بات جو دان کی ہے۔ وہ بھی امرتسر میں ہی پوری ہو سکتی ہے۔ کیونکہ امرتسر میں لاہور کی نسبت دان آسانی سے اور کثرت سے مل سکتا ہے۔ اس لئے میری ہاردک اچھا ہے۔ کہ "دیانند مٹھ" امرتسر میں قائم کیا جائے:

نسلِ انسانی میں نہ کوئی اعلےٰ ہے۔ اور نہ کوئی ادنےٰ۔ ایک سچا آریہ براہمن کو بھی اسی طرح ملنے سے گا۔ جس طرح ایک شودر کو۔ کیونکہ وہ ملتے جلتے ہوئے ایک منش دھاری کے آتما کو ہی سنمان کا پاتر تسلیم کرتا ہے۔ اس کے انگ۔ رنگ۔ قد اور جسامت کو نہیں:

۲۰۰ روپیہ انعام
بواسیر کو شرطیہ دور کرنیوالی لاثانی دوا
"اکسیر بواسیر" (رجسٹرڈ)
پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مسّوں کا درد کھجلی۔ خون کا نا آنا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ قیمت محصول ... گارنٹی۔ اگر استعمال کے اندر دوبارہ بواسیر کا دورہ ہو جائے۔ تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی۔ نوٹ اس سے اعلےٰ دوائی بنلا نیوالے کو دو صد روپیہ انعام
مینیجر کیلاش فارمیسی فتحگڑھ پنجوڑ ضلع فیروزپور (پنجاب)

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول
ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گر بیڈ ڈائیلر آرڈر قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کو کراچی
Suleman Umar & Co Karachi

شیطانی پنجہ
جس طرح شیطان کے پنجہ میں پڑ کر لوگ حیران ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جوش جوانی کی غلط کاریوں سے لوگ پیچیدہ امراض میں گرفتار ہو کر مصیبت میں پڑ جاتے ہیں۔ ان امراض اور ان کے علاج معلوم کرنے کے لئے مرّتی جلد شباب دیا جاتا
بالکل مفت
بغیر ڈاک محصول آج ہی طلب فرما کر مطالعہ کریں
مدن مینجری فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

CCO, Gurukul Kangri Collection

سماج کا گناہ دھرم کے ماتھے نہ تھوپو!

لیکھک مہاشہ ہی پال جی بھگت دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور

ایک عرصہ سے اس بات کا بہت پرچار ہو رہا ہے۔ کہ جہاں کسی کا کسی سماج سے کسی بات پر اختلاف ہوا۔ جہاں دیکھا کہ یہاں ہمارا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ چاہے جا ہو یا بے جا۔ فوراً اُن اصولوں کو جن کو وہ سوسائٹی یا سماج مانتا ہے۔ بُرا بھلا کہنا اور ان پر طرح طرح کے اعتراضات کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

ابھی کچھ دنوں سے ڈاکٹر امبیدکر کو یہ خیال آیا۔ کہ چونکہ ہندو سماج دلت کہلانے والے لوگوں کے ساتھ کوئی ہمدردی ظاہر نہیں کرتا۔ اور اُن کے ساتھ ویسا سلوک نہیں کرتا۔ جو کہ ایک ذات کے براہمن یا دوسرے ورنوں کے ساتھ جن کو دوجا کہا جاتا ہے۔ کرتا ہے۔ بس انہوں نے اعلان کر دیا۔ کہ وہ ہندو دھرم کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر اُس سماج یا سوسائٹی میں چلے جائیں گے۔ جو دلتوں کو مساوات دینے کو تیار ہو۔ چاروں طرف سے گدھوں کی طرح مذہبی لیڈر اُن کی طرف دوڑے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے سبز باغ دکھا کر ان کو اپنی جانب کھینچنا چاہا۔ ابھی یہ جھگڑا ختم نہ ہونے پایا تھا۔ کہ آریہ سماج کے مشہور کارکن پنڈت ایشور دت میدھارتھی نے اعلان کیا۔ کہ میں بودھ مذہب اختیار کر لوں گا۔ اگر آریہ سماج نے "ورن ویوستھا" کا خاتمہ نہ کیا۔ انہوں نے اپنے اعلان کے ساتھ اس بات پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ آریہ سماج کو نصف صدی سے زیادہ عرصہ رشی دیانند کے اصولوں کا پرچار کرتے ویدوں کا ڈھول بجاتے ہو گیا ہے۔ مگر اُس نے صرف اسے زبانی جمع خرچ تک ہی محدود رکھا۔ اور عمل میں لا کر کچھ نہیں دکھایا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ آریہ سماج سے ناراض ہو کر بودھ مذہب اختیار کر رہے ہیں"۔

یہ ٹھیک ہے۔ کہ آریہ سماج کو رشی دیانند نے قائم کیا تھا۔ اس کی بنیاد ویدوں کے عالمگیر اصولوں پر رکھی گئی تھی۔ مگر آج افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ نصف صدی گزر جانے کے بعد بھی اکثر آریہ سماجی اپنی جگہ سے کچھ زیادہ آگے نہیں بڑھے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ پہلے لوگ اچھے بُرے کو نہ جانتے ہوئے جس کام کو کرتے تھے۔ آج آریہ سماجی اُسے ویدوں کے خلاف مانتے ہوئے بھی کرتے ہیں۔ اس لئے میری نظر میں وہ ان لوگوں سے زیادہ گناہ کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ جو ویدک تعلیم سے کوسوں دور خود غرض براہمنوں کے بتلائے ہوئے راستہ پر چل رہے تھے۔

یہ سب ٹھیک ہے۔ مگر قصور کس کا ہے؟ کیا ویدوں کے نام پر یہ الزام لگایا جا سکتا ہے۔ کیا ایک شخص جس کام کو کرے۔ اُس کو سماج کے سر تھوپا جا سکتا ہے۔ کیا ایک فرد کے اصول سوسائٹی کے اصول۔ اور سوسائٹی کے اصول دھرم کے اصول ہو سکتے ہیں؟

ڈاکٹر امبیدکر کا یہ کہنا کہ چونکہ ہندو دلتوں سے نفرت کرتے ہیں۔ اس لئے میں دوسرے مذہب میں جاتا ہوں۔ درست کہا جا سکتا ہے ہر ایک شخص کو امن اور شانتی کی ضرورت ہے۔ انسان شانتی چاہتا ہے۔ اور اسی کی تلاش میں دن رات زمین و آسمان ایک کر دیتا ہے لیکن کیا یہ شانتی کسی سوسائٹی کے اصولوں سے ملا کرتی ہے؟ کسی انسان کے اپنے آرام کے لئے بنائے گئے خیالات پر عمل کرنے سے مل سکتی ہے۔ میرے خیال میں یہ خیال ہی لڑکوں کی مانند ہے۔ کیونکہ ہر ایک سوسائٹی اپنے اصول وقت کو دیکھ کر بناتی ہے۔ ہر ایک شخص اپنے خیالات وقت کے مطابق رکھتا ہے۔ جو ہر وقت بدلے بھی جا سکتے ہیں فرض کیجئے۔ ایک شخص صبح نو بجے کھانا کھاتا ہے اس لئے کہ اُسے دس بجے دفتر جانا ہے۔ اور دوسرا شخص ایک بجے کھاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ صبح کے وقت مزدوری پر جاتا ہے۔ اور ایک بجے فراغت حاصل کرتا ہے تو کیا یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اُن میں سے کوئی بھی غلطی پر ہے؟ یا اُن کے اس اصول پر ہی دنیا کو چلانا چاہئے؟ یہی حال سوسائٹی کا ہے۔

"Necessity is the mother of invention"

کے مطابق جب جس بات کی ضرورت ہوگی۔ سوسائٹی اُس کو اپنا جزو بنا لے گی۔ ایک چیز ہے۔ جو ان سب سے اوپر ہے اور وہ دھرم ہے۔ وہ کسی شخصیت پر مبنی نہیں۔ اور نہ سوسائٹی کی زیر نگرانی ہے۔ دھرم کا اصول وہ اصول ہے جس پر عمل کرنا ہر ایک شخص کے لئے لازمی اور ضروری ہے۔ اور جس کو عمل میں لائے بغیر انسان یا سوسائٹی ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتی۔ اب بات صاف ہو گئی۔ سوسائٹی کے اصول اور دھرم ایک نہیں ہو سکتے۔ سوسائٹی تو دھرم کی محتاج بنتی ہے۔ مگر دھرم سوسائٹی کا محتاج نہیں ہے۔ سوسائٹی یا سماج کی ترقی یا زوال دھرم کی ترقی یا زوال نہیں۔ پس سوسائٹی سماج یا شخصیت کی بنیاد پر دھرم کو چھوڑنا میرے خیال میں دانائی نہیں۔ بلکہ محض نادانی ہے +

ڈاکٹر امبیدکر کا ہندوؤں کے سلوک سے ناراض ہو کر دھرم کو چھوڑنا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کو دھرم سے بالکل واقفیت نہیں ہے۔ اور جس کو دھرم کا پتہ نہیں اُسے "دھرم" کا لفظ استعمال کر کے لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔ "میں دھرم تبدیل کروں گا"۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ آپ کون سا دھرم اختیار کریں گے؟ کیا ابھی تک آنکھ سے دیکھا جاتا تھا۔ اب آپ کان سے دیکھیں گے؟ کان کا کام ناک یا آنکھوں سے لیں گے؟ کیا دن کو سونا اور رات کو کام کرنا شروع کریں گے؟ آپ کون سی بات بدلنا چاہتے ہیں۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم دوسری سوسائٹی میں جا کر اپنے ہم خیال لوگوں کو برابری کا درجہ دلوائیں گا جس میں ہم کو کسی بات کی تکلیف نہ ہو۔ اور ہم بھی اسی عزت کے ساتھ رہیں۔ جس سے دوسری قومیں رہتی ہیں

اگر ایسا ہے۔ جیسا کہ آپ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ تو پھر دھرم کا نام لے کر کیوں دھرم کو بدنام کرتے ہو؟ فرض کیجئے۔ کہ آپ مسلمان ہو گئے۔ اور وہاں آپ کو ایک ساتھ نماز پڑھنے اور ایک ہی دستر خوان پر کھانا کھانے کی سہولیت مل گئی۔ تو کیا وہ اصول جن پر آپ تمام عمر عمل کرتے رہے ہیں۔ وہاں قائم رہ سکیں گے؟ رام اور کرشن جی کو آپ اپنا گورو اور پیتا مانتے رہے ہیں۔ اُن کو محمد اور علی کے نام پر قربان کر سکیں گے۔ رانا پرتاپ اور شیواجی کو جن کی عزت آپ کے دل میں اس وقت موجود ہے۔ لوٹ مار کرنے والے محمود غزنوی اور محمد غوری پر نثار کر سکیں گے۔ کیا انسان اور حیوانات کو کیا معمولی سے کیڑے پر بھی بلا وجہ نقصان پہنچانے کی ممانعت کرنے والے زریں اصول کو بزبان جانوروں کا ہی نہیں۔ انسان تک کا خون بہا کر اپنے مقصد کو پورا کرنے والے اصول پر وار دیں گے؟ اگر آپ کا جواب اثبات میں ہے تو مساوات کا نام چھوڑئیے۔ اور کہہ دیجئے کہ رام اور کرشن کی عزت کرتے بہت دن ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب کچھ دن محمد اور علی کی مالا پھیرنے کو طبیعت چاہتی ہے۔ سبزی اور دال کھاتے کھاتے دل بھر گیا ہے۔ اور اب گوشت اور کباب پر دل مچلتا ہے۔ لوگوں کے سامنے دھرم کو اس بُرے طریقہ سے پیش نہ کیجئے اور اگر آپ کا جواب نفی میں ہے۔ تو آپ یقین رکھئے۔ کہ دنیا میں آپ کو مساوات دینے کو کوئی بھی تیار نہ ہوگا۔ کیونکہ آپ جس مذہب میں جائیں گے۔ آپ کو اُس کے اصولوں پر پوری طرح عمل کرنا ہوگا۔ تب آپ اُس مذہب کے پیرو کہلا سکیں گے۔ اور تبھی اُن اصولوں کو ماننے والی سوسائٹی مساوات دے سکتی ہے۔

اگر آپ صرف مساوات چاہیں تو آپ کو یقیناً اپنا گروہ لے کر سب سے الگ رہنا پڑے گا۔ جہاں دنیا کی کوئی سوسائٹی آپ کا ساتھ دینے کو تیار نہیں ہوگی۔ اور آپ کی خواہش آپ کے دل میں ہی رہ جائے گی۔ اگر آپ کا یہ خیال ہو۔ کہ ہم جس مذہب میں جاویں گے۔ اُس میں تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اُس کو ایک اچھی شکل میں لے آئیں گے تو یہی غرض کیوں نہ چاہتا ہوں۔ کہ پھر وہ مذہب نہیں کہلائے گا۔ اور نہ اُس کے ماننے والے اس کے پیرو کہلا سکتے ہیں جس میں آپ جا رہے ہیں۔ مثلاً اسلام قرآن شریف کو مانتا ہے۔ اُس کے ایک ایک لفظ پر یقین رکھتا ہے۔ اُس کی بہت سی باتیں ہماری اور آپ کی نظروں میں قابل اعتراض ہیں۔ اگر آپ اس میں تبدیلی کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو اس کا ہونا ناممکن ہے۔ یہ ہندو نہیں ہیں جن کے دھرم شاستر انگریز لوگوں نے جلا دئے۔ مگر وہ خاموش رہے۔ وہاں (مسلمانوں میں) اگر ایسا کیا گیا۔ تو وہ کیا کر ڈالیں گے؟ یہ سوامی شردھانند، پنڈت لیکھرام اور مہاشہ راجپال وغیرہ کے واقعات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ خیر! اگر آپ نے تبدیلی کر بھی لی۔ تو پھر آپ اور آپ کے ساتھی قرآن کے ماننے والے اور محمد صاحب کے پیرو نہیں کہلا سکیں گے۔ اور ان صورتوں میں آپ کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ اب آپ کے پاس ایک ذریعہ اور رہ جاتا ہے۔ اور وہ ہے "دھرم"۔ جس کے ذریعہ آپ مساوات حاصل کر سکتے ہیں۔ جیسے پنڈت ایشور دت جی نے "ورن ویوستھا" کے خلاف آواز اُٹھائی۔ شرما ورما پر شور کیا۔ مگر یہ سب کچھ ویدوں کے اصولوں کو لے کر کیا گیا تھا۔ آریہ سماجوں نے نوٹس نکال دیا۔ کہ کوئی ورن ویوستھا جنم سے نہ مانے۔ اور جنم کی بناء پر ہی نام کے ساتھ شرما ورما نہ لگائے۔ مگر یہ بات اُس وقت تک اُنہی ہی قبول کرنے کے قابل تھی۔ جب تک وہ ویدوں اور دھرم شاستروں کے اصولوں تک محدود رہی۔ مگر جب وہ ان کو چھوڑ کر اپنی مرضی پر دھرم کی بنیاد رکھنے لگے۔ کوئی اُن کی بات کو ماننے کو تیار نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہمارے پاس وید اور دھرم شاستر موجود ہیں۔ جن کو آریہ سماج یا ہندو سماج مانتا ہے۔ ہم اُن کے حوالوں سے ہی لوگوں کو مجبور کر سکتے ہیں۔ کہ وہ ان پر عمل کریں۔ اور رشی دیانند کی فتح کی بھی وجہ یہ ہے

Digitized by eGangotri

کہ اُنہوں نے ویدوں اُور شاستروں میں کہے اصولوں کے مُطابق لوگوں کو عمل کرنے پر زور دیا۔ لیکن اپنے اصولوں پر بار زمانہ کے مُطابق دھرم کے اصولوں کو نہیں بنایا۔

جیسا کہ میں اُوپر لکھ چکا ہوں۔ کہ آریہ سماج نے نصف صدی میں رشی دیانند کے بتائے ویدک راستہ پر چلنے کے لئے زیادہ تر صرف زبانی جمع خرچ سے کام لیا ہے۔ عملی طور پر بہت کم لوگ کام کرنے والے ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ اور نہ کوئی دوسرا کہہ سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج نے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھایا۔ مگر ہاں اتنا بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ جتنا اس کو بڑھنا چاہیئے تھا۔ اتنا نہیں بڑھایا۔

پنڈت ایشور دت میدھارتھی نے آریہ سماج پر اپنا غصّہ ظاہر کیا۔ اگر وہ اپنے ہی گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں۔ کہ وہ کون تھے۔ اور آریہ سماج نے اُنہیں کیا بنا دیا۔ اُن کی برادری کے لوگ اس وقت بھی ہندوؤں میں نفرت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ ان کا کام صرف جھیڑیں چرانا اور اُن کے کمبل بنانا ہی ہے۔ یہ اپنے آپ کو گڈریوں کے نام سے پکارتے ہیں۔ مگر یہ آریہ سماج کی مہربانی ہے۔ کہ آج بہت سے آپ کی برادری کے لوگ آریہ سماج میں آ گر ہی اُٹھے ہیں۔ میدھارتھی جی کے پتاجی کئی بار اپنی برادری سے اس لئے نکالے گئے۔ کہ وہ کسی قدر آریہ سماج میں قدم رکھ چکے تھے۔ اور اُنہوں نے جرمانہ دے کر برادری میں ملنا منظور کیا تھا۔ اور آخر جب پورے طور پر آریہ سماج میں مل گئے۔ تب وہی اُن کی برادری والے اُن کی عزّت کرنے لگے۔ اور وہی سلوک ہونے لگا۔ جو ایک اعلےٰ طبقہ کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ آج اُن کی برادری میں جتنی ترقی نظر آتی ہے۔ وہ سب آریہ سماج کی مہربانی سے ہے۔ اور اُن کی برادری کے بہت زیادہ لوگ آریہ سماجی ہی ہیں جو بڑے فخر سے اپنے آپ کو پنڈت اور دھانا لکھتے ہیں۔

اگرچہ میں خود آریہ سماج کی عملی زندگی کا شاکی ہوں۔ لیکن اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہندو قوم صدیوں کے پڑے ہوئے سنسکاروں کو اگر کوئی چند سالوں میں مٹانا چاہے تو نا ممکن ہے۔ ہاں اگر آریہ سماج کی یہی حالت رہی۔ تب تو بہت زیادہ دن چاہئیں۔ ورنہ اگر تمام آریہ سماجی آریہ سماج کے سدھانتوں کے مطابق عمل شروع کر دیں۔ تب بھی کم از کم ایک صدی درکار ہے۔ کہ لوگ جنم سے ذات پات ماننے کی بجائے گُن اور کرم سے مانیں۔ لیکن ابھی کم سے کم دو سو سال چاہئیں۔ اور ... آریہ سماجیوں کے مطابق۔ اگر نوجوان

برابر اُن کی توجہ عملی زندگی کی طرف دلاتے رہتے تو یہ بھی مشکل بہت جلد حل ہو سکتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ کارکن جلدی نہ کریں۔ یہ نہیں کہ آج ایک کام کو کہیں۔ اور کل اُس کے نتیجہ کو دیکھنے کی اُمید کریں۔ اور کامیابی نہ ہونے پر دھرم چھوڑنے کا اعلان کر دیں۔ اس جوش میں جہاں وہ ایک دو آریہ سماجیوں کو راہ راست پر لا سکیں گے۔ وہاں سینکڑوں کو جو اس طرف آ رہے ہیں۔ خلاف کر دیں گے

پنڈت ایشور دت میدھارتھی نے بُودھ دھرم میں جانے کا اعلان کیا ہے۔ ساتھ ہی آریہ سماج اور رشی دیانند پر شردھا اور ویدوں پر اعتماد بھی ظاہر کیا ہے۔ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ بُودھ دھرم میں جانے کے بعد ان تینوں چیزوں یعنی وید۔ آریہ سماج اور رشی دیانند سے تعلق رکھ سکیں گے؟ اگر رکھ سکتے ہیں تب تو دھرم ہی نہیں چھوڑا۔ اور اگر ان سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے۔ تو پھر ان سے اپنی محبت کا اظہار کرنا غلط ہے۔ اگر آپ یہ کہیں۔ کہ صرف "ورن ویوستھا" کے لئے ان تینوں چیزوں کو چھوڑنے کو تیار ہیں۔ تو اس کا سیدھا علاج یہ ہے کہ آپ "ورن ویوستھا" کو نہ مانیں +

آپ کا کہنا ہے۔ کہ بُودھ دھرم ویدوں کے مطابق ہی ہے۔ تو پھر وہ بُودھ دھرم کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ تو ویدک دھرم ہی ہو گیا۔ اور اگر ویدوں کے خلاف ہے۔ تو اس کا ویدوں کے مطابق ہونا غلط ہے۔ اور آپ کو ویدوں پر یقین ہی نہیں۔ اس لئے وہاں جاتے ہیں لیکن جا کر تو آپ کو اور بھی مشکل کا مقابلہ کرنا ہو گا۔ آریہ سماجی "ورن ویوستھا" گُن اور کرم سے مانتے ہیں۔ مگر پانچ فیصدی اس پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن بُودھ دھرم میں "اہنسا" کو سب سے اوّل مانتے ہیں۔ اور عمل سو فیصدی نہیں کرتے۔ پھر ایسے فرقہ میں آپ کس طرح رہ سکتے ہیں۔ اگر آپ وہاں جا کر صرف اُن کے اصولوں پر عمل کریں گے۔ اور اُن کی عملی زندگی سے کوئی سروکار نہیں رکھیں گے۔ تو پھر آپ آریہ سماج سے ہی کیوں صرف اس لئے جاتے ہیں۔ کہ یہ "ورن ویوستھا" پر عمل نہیں کرتا۔

جیسا میں نے اُوپر عرض کیا ہے۔ سماج یا کسی ایک شخص کی غلطی کو دھرم کے سر پر نہیں ڈال سکتے۔ اگر آریہ سماجی ایک کام کو ویدوں کے خلاف کرتے ہیں۔ تو اس سے وید تو غلط نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر

ہندوؤں کے ساتھ برابری کا سلوک نہیں کرتے۔ تو اس میں ہندو دھرم کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ ہم اپنے دھرم میں رہتے ہوئے دھرم کے اصولوں کے ذریعہ لوگوں کو اس کے مطابق بنا سکتے ہیں۔ لیکن اگر یہ چاہیں کہ اپنے خیالات کے مطابق دھرم کے اصول بنائیں یہ نہیں ہو سکتا۔ فرض کیجیئے ڈاکٹر امبیدکر عیسائی ہو جائیں۔ اور پنڈت ایشور دت بُودھ ہو جائیں۔ تو کیا ان دونوں کو وہ تمام باتیں حاصل ہو جائیں گی۔ جن کو وہ اپنے دھرم میں رہتے ہوئے حاصل کر سکتے ہیں۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر صاحب ایک قوم کے ساتھ برابر کرسی پر بیٹھ سکیں گے۔ اور پنڈت ایشور دت میدھارتھی "ورن ویوستھا" کے پھندے سے چھوٹ جائیں گے۔ مگر ان تمام اصولوں سے اُنہیں ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ جن کو وہ اس وقت ٹھیک مانتے ہوئے عمل کر رہے ہیں۔ تب ایک اصول کے پیچھے جو ان کو یہاں مل بھی رہا ہے۔ اور جس پر وہ عمل بھی کر رہے ہیں۔ صرف چند آریہ سماجیوں کی غلطی سے اُس دھرم کی شرن لینا نادانی نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ ہندی میں ایک کہاوت ہے:۔

آدھی چھوڑ ساری کو دھاوے
ایسا ڈوبے تھاہ نہ پاوے

ڈاکٹر صاحب صرف ایک ساتھ کرسی پر بیٹھنے کے لالچ میں اور میدھارتھی جی "ورن ویوستھا" سے چھٹکارہ پانے کے لالچ میں اپنے دل کی شانتی کو جو اُنہیں ابھی حاصل ہے کھو دیں گے۔

میں ڈاکٹر صاحب اور پنڈت ایشور دت جی سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ اپنے فیصلہ پر غور کریں۔ براہ مہربانی سماج کے گناہ کو دھرم کے ماتھے پر نہ لگائیں۔ سماج کی خامی کو دور کرنا ان کا فرض ہے۔ اور خامی کی وجہ سے دھرم چھوڑنا بزدلی کی نشانی ہے۔

دہلی شاخ
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ
نئی سڑک۔ دہلی

بھارت ورش میں
ہلچل مچانے والا ساہتیہ

لاہور شاخ
اُپدیشک سودھیا سدن
موہن لال روڈ۔ لاہور

اگر آپ سارے بھارت ورش میں ویدک دھرم پھیلانا چاہتے ہیں۔ تو اپنی آمدنی کا کچھ حصّہ لگا کر نیچے لکھے گرنتھ خریدیں۔ اور کم نہیں مفت یا لاگت دام پر بانٹ کر ستیہ کا پرکاش کریں۔ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر نے سستا پن کی حد کر دی ہماری پستکیں بھارت ورش کے سبھی بڑے بڑے بُک سیلروں کے ہاں ملتی ہیں:۔

کمتی ستیارتھ پرکاش	ایک سو لیتے ہم	۴/	ٹھپکل ۵/
" رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	" " " "	۵/	" ۶/
" سنسکار ودھی	" " " "	۲/	" ۳/

چاروں ویدوں کا ہندی انوواد ۱۴ جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۵۲/
رشی دیانند کا مکمل و مستند جیون چرتر دو حصّوں میں مجلد ۱۰/ بنیر جلد ۵/
چرک مع ہندی انوواد تین جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۹/ ٹھپکل ۱۲/

دیدوں میں اسٹریاں ۸/ : وید اُپدیش ۸/ : بھارتیہ سماج شاستر ۱۲/ : یوگ مارگ ۳/
جیون چھٹ ۵/ : گرزمیہ وردین ۸/ : اور بھی ہر طرح کی دھارمک وسماجک پستکیں ہمارے یہاں ملتی ہیں۔ فہرست مفت منگوا کر دیکھیں۔ منڈل کے دس دس روپیہ کے حصّے خرید کر منافع اٹھائیں۔ اور ویدوں کے پرچار کا ثواب مفت میں لوٹیں:۔

ہر قسم کی خط و کتابت کا پتہ { آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

بے شمار خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے
ہر ایک کا لب لباب یہ ہے کہ انسانی زندگی کیلئے امرت نگرہ گولیاں آب حیات ہیں۔ قبض۔ بدہضمی خون کی خرابی۔ دل و دماغ اور معدہ کا ضعف دور کرنا انکا ادنےٰ کرشمہ ہے۔ آپ بھی آزما کر انکی تصدیق کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں عہ ۱۲/ درجن ۵

اسی طرح طلا واجی کرن کا استعمال کر کے ہزارہا اشخاص پوری مردمی حاصل کر چکے ہیں ایک مریض کیلئے صرف ایک شیشی کافی ہے قیمت فی شیشی عہ ۵/ مرض سے آگاہی کے لئے کتاب "کام شاستر" مفت طلب کریں۔ آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کی کاٹھیاواڑ ایجنٹ۔ لالہ بھگت رام پورن چند سنز منگو منڈی

آریہ دھرم سبھا!

لیکھک مہاتما شو ونش منی جی ونیٹ پیلی بھیت

آریہ سماجیہ سبھی نوجوانوں کی جماعت تھی۔ آریہ دھرم سبھا کا کاریہ سنیاسیوں کا ہے۔ چاہے وہ برہمچریہ سے گرہستھ یا وانپرستھ آشرم کے بعد سنیاسی ہوئے ہوں۔ یا انہوں نے سیدھا برہمچریہ سے سنیاس لیا ہو۔ ہر حالت میں اپدیش دینے کا ادھیکار سنیاسی کو ہی ہے۔ کیونکہ سنیاسیوں کے ابھاؤ میں دھرم کی باگ ڈور ان ادھیکاری لوگوں کے ہاتھ میں آ جاتی ہے۔ جو اس کے آدرش کی رکشا کرنے کے اہل نہیں ہوتے ہیں۔ رشی دیانند نے بھی ستیارتھ پرکاش کے گیارھویں سمولاس میں سانکھیہ درشن کے سوتر:- "उपदेश्योपदेष्टृत्वात् तत्सिद्धिः इतरथान्धपरम्परा" کی ویاکھیا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"جب اُتم اُتم اپدیشک ہوتے ہیں۔ تب اچھے پرکار سے دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش سدھ ہوتے ہیں۔ اور جب اُتم اپدیشک اور شروتا نہیں رہتے۔ تب اندھ پرمپرا چلتی ہے۔ پھر بھی جب ستپرش پیدا ہو کر ستیہ اپدیش کرتے ہیں۔ تب ہی اندھ پرمپرا نشٹ ہو کر پرکاش کی پرمپرا چلتی ہے۔"

سرشٹی کے آرمبھ سے لے کر مہابھارت کے زمانہ تک یا یوں کہنا چاہئے کہ رشی دیانند تک بھی یہی طریقہ رہا۔ رشیوں نے ویدوں کا ایک ایک منتر جاننے میں تمام عمر لگا دی۔ اور ان کا پرچار کرنے کے پشچات دنیا کے سامنے اپنے انوبھو کو رکھا۔ اور اس کے پرچار میں اپنا تمام جیون لگا دیا۔ وید کے منتروں پر لکھے ہوئے رشی اسی پرکار کے رشی تھے۔ نہ کیول ان کی زبان کا ہی دوسروں پر پربھاو پڑتا تھا۔ بلکہ اُن کا چرتر۔ اُن کا جیون۔ اُن کا تیاگ اور اُن کی پوترتا سب ہی اپدیشوں کی ایک منہ بولتی تصویر تھے۔ جس جگیاسو کو تھوڑا سا بتا دیا۔ اُس کا جیون سپھل ہو گیا۔ اُن کے معمولی شبدوں کا پربھاو آج کل کے بڑے سے بڑے لیکچروں سے زیادہ ہوتا تھا۔ اُن کے پربھاو کا مکھیہ کارن یہی تھا۔ کہ وہ لوگ اسی بات کا زبان دوارہ پرچار کرتے تھے جس کا عمل اُنہوں نے خود کیا ہو۔ رشی دیانند اور مہاتما گاندھی کے جیون میں بھی یہی بات ہے۔ رشی نے جن باتوں کا اپنے اپدیشوں دوارہ پرچار کیا۔ اُن کا عمل اس سے پہلے دکھلا دیا۔ یہی کارن ہے۔ کہ اُنہوں نے اپنے تھوڑے سے سمے کے پرچار میں لاکھوں منشیوں کو ویدک دھرم کا انویائی بنا دیا۔ مرتیو سمے کی ایک جھلکتی ہوئی دیویہ جیوتی نے پنڈت گورودت جیسے ناستک کو آستک کے روپ میں پریورتت کر دیا۔

مہاتما گاندھی کے متعلق بھی تمام لوگ جانتے ہیں کہ وہ اچھے سپیکر نہیں۔ مگر اُن کی باتوں کا اثر دنیا پر یکساں پڑتا ہے۔ اس کا سبب بھی یہی ہے کہ اُن کی کوئی بات زبانی نہیں ہوتی۔ بلکہ عملی ہوتی ہے۔ مگر آریہ سماج کی دنیا اس سے کہیں مختلف ہے۔ اپدیش کا کاریہ اُن لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ جن کا عمل یا تو کم سے کم درجہ کا ہے۔ یا بالکل نہیں۔ یہی کارن ہے۔ کہ نہ تو اُن کا کچھ پربھاو ہی ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ویدک سنسکرتی کا گورو سمجھا جاتا ہے۔ آئے دن کے بڑھتے ہوئے جھگڑوں نے پارٹی بازی اور چناؤ سمبندھی کشمکش نے اور بھی وایو منڈل کو دوشت کر دیا ہے۔ اس کا پربھاو کچھ اتنا ادھک بڑھ گیا ہے۔ کہ جس کے زیر اثر چھوٹی سماجوں سے لے کر پرتی ندھی سبھا تک ہیں۔ چناؤ کے زمانہ میں ہر لوگ اپنے سوروپ کو اتنا بھول جاتے ہیں۔ کہ آریہ سماج جیسی دھارمک سوسائٹی کا چناؤ ہے۔ یا میونسپل بورڈ۔ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کا۔ جس سمے چرتر سمبندھی اصول اُن پر لاگو کئے جاتے ہیں۔ اس وقت ودیا، تپسیا اور بھی اگر روپ دھارن کر لیتا ہے۔ سیوا اور قربانی کے وہ ادھیہ بھاو کہاں؟ بھلا اس پرکار کے جیون دوسروں کے لئے کیا ہچھ پردرشن کا کام دے سکتے ہیں؟ ایک منشیہ جو وکالت کے ذریعہ دن بھر عدالتوں میں جھوٹ بولے۔ اور شام کو پلیٹ فارم پر یم نیم کی ویاکھیا کرے۔ سوچئے کہ لوگ اس کو کیا کہیں گے؟ اسی پرکار گرام پرچار کی سمسیا ہے۔ پرچار کا تمام کاریہ کیول وہی شکلوں میں اس وقت سمپادن ہو رہا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپدیشکوں نیز سوتنتر اپدیشکوں دوارہ یا آریہ سبھاسدوں دوارہ چونکہ گرام این جنتا غریب ہے۔ اس لئے نہ تو وہ اپدیشکوں کو ادھک روپیہ دے سکتی ہے۔ اور نہ اس پرکار کی مہمان نوازی کر سکتی ہے۔ اس لئے سوتنتر اپدیشک تو وہاں جاتے نہیں۔ کیونکہ اُن کے نقطۂ نگاہ میں یہ بات سدیو ہی رہتی ہے۔ کہ وہیں کا نمنترن سویکار کریں۔ جہاں زیادہ سے زیادہ روپیہ ملے۔ اور زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچیں۔ مسافرت کی تکلیف۔ روپیہ کی قلت اور خطرداری کی کمی اپدیشکوں کا دامن وہاں جانے سے روکتی ہے۔ اب رہی پرتی ندھی سبھا کی اوستھا۔ پرتی ندھی سبھا کے منزادف ہے۔ پرتی ندھی سبھائیں بھی اپدیشکوں کو وہیں بھیجتی ہیں۔ جو سماجیں ادھک سے ادھک روپیہ وید پرچار کے لئے دے سکتی ہیں۔

دوسرا طریقہ سبھاسدوں کا ہے۔ اُن کی سمسیا اُن سے بھی زیادہ وشم ہے۔ جو لوگ تجارت پیشہ ہیں اُن کے پاس چوبیس گھنٹے وقت نہیں۔ سال میں کوئی چھٹی نہیں۔ جو کام کر سکیں۔ وہ لوگ جن کا کچہریوں سے تعلق ہے۔ چاہے وہ وکیل ہوں۔ یا کلرک۔ اُن کے لئے چھٹیاں تو ہیں۔ مگر اُن میں کام کچہری کے دنوں سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سماجوں کا کاریہ تھوڑے سے لوگوں کے ذریعہ چل رہا ہے۔ جو قربانی کر کے اس کو چلا رہے ہیں۔ ویسے تو تعداد بہت کافی معلوم ہوتی ہے۔ اگر تعداد کے مطابق آدھے آدمی بھی لگن سے کام کرنے والے مل جاویں۔ تو کام کی رفتار کچھ سے کچھ ہو جائے۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا۔ پرچار سمبندھی یہ تمام مشکلات تبھی دور ہو سکتی ہیں۔ جبکہ دھرم سبھا کا تمام کاریہ سنیاسیوں کے سپرد کر دیا جائے۔ یہ بات تدنی بھی ہے۔ اور ویدک سدھانتوں کے مطابق بھی ہے۔ اور اتہاس بھی اس کا شاہد ہے۔ جس وقت بودھ ازم کا پرچار شروع ہوا۔ اس کے پرچارک گرہستھی نہیں۔ بلکہ بھکشو اور بھکشنی تھے۔ کہ جنہوں نے نہ صرف ہندوستان بلکہ چین جاپان لنکا اور سماٹرا وغیرہ ممالک میں "اہنسا واد" کا پرچار کیا۔ جبکہ آج کل جیسی آمد و رفت کی سہولتیں موجود نہیں تھیں۔ اگرچہ یہ بات بھی سنتیہ ہے۔ کہ بودھ دھرم کے پرچار میں راجاؤں نے بھی بہت مدد دی۔ مگر راجیہ سنگ سے بھی زیادہ پربھاو شالی اُن کا وہ تیاگ اور لگن تھی۔ اس تیاگ کا ثبوت سادھارن لوگوں نے ہی نہیں دیا۔ بلکہ راجہ اشوک کے پتر مہندر اور لڑکی مہندرا نیز اُن کی بہن شریمتی سنگھ متر دیوی نے اپنے عیش و عشرت کو تیاگ کر لنکا میں مہاتما بدھ کے اپدیشوں کا پرچار کیا۔ راجہ اشوک کے زمانہ کی سبھا کے پاس شدہ پرستاؤ آناً فاناً تمام ملکوں میں پرچلت ہو گئے۔ یہی سبب تھا کہ بودھ ازم کا شونیہ واد اور اہنسا واد جس کو رشی دیانند نے ناستک کوٹی میں رکھا ہے۔ سنہ عیسوی سے ۵۰۰ برس پہلے سے لے کر سنہ ۶۰۰ء تک بڑی اُنتی اوستھا میں اور سنہ ۱۲۰۰ء تک چین لوستھا میں چلتا رہا۔ ۱۷۰۰ برس تک لگاتار ناستکتا کا سامراجیہ رہا۔ جین سادھوؤں نے بھی گرہست سے علیحدہ ہو کر ہزارہا برس تک اپنے دھرم کا پرچار کیا۔ سوامی رامانج آچاریہ کے ہزاروں چیلوں نے وشنو سمپردایہ کا بھگتی کا پیغام فقیرانہ زندگی میں جی دیا۔ اسی پرکار کے سوامی شنکر آچاریہ کے انویائی ادویت وادیوں نے سویم برہم بن کر بودھ ازم اور جین ازم کو مٹانے کے لئے اپورو تیاگ کا آدرش پیش کیا۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ دھرم پرچار کی لائن گرہستھ کی زندگی سے بالکل متضاد ہے۔ ایک اپدیشک جو کہ بال بچہ والا ہے۔ اگر اس نقطۂ نگاہ پر کہ جہاں روپیہ زیادہ ملے گا۔ نہ جاوے۔ تو کیا کرے۔ کوئی دیا کھیا تو پیٹ بھر نہیں دیں گے۔ نتائج کی شکل میں اُنہیں وہ رویہ اختیار کرنا ہی پڑتا ہے۔ جو کہ ایک پرچارک کی شان کے شایان نہیں۔ پرچار تو تیاگ اور پوترتا کا نمونہ چاہتا ہے۔ جو سنیاسیوں کے اندر ہی پایا جا سکتا ہے۔ فقط اسلام اور عیسائیت کے انویائیوں کو تو مذہب کے پھیلانے میں تلوار کی مدد کی ضرورت پڑی۔ ورنہ سب دھرم اُن کے انویائیوں کے تپ اور تیاگ سے ہی پھیلے۔ اگر آریہ سماج سماجوں کے ساتھ اس تقسیم کو کر دے اور دھرم سبھا کا نظام سنیاسیوں کے سپرد کر دے تو وہ بہت سی برائیوں سے بچ سکتا ہے۔ اور کئی فوائد ہوں گے۔ اوّل پرچار سمبندھی جو شتھلتا نظر آ رہی ہے۔ وہ دور ہو جائے گی۔ اگر ودیا بان سنیاسی بھی ہر ایک سماج کو مل گئے۔ تو وہ سینکڑوں عدیم الفرصت گرہستھیوں سے زیادہ کام کر سکیں گے۔ ان کے چوبیس گھنٹے آریہ سماج کی ترقی کی فکر میں ہی گزریں گے۔ دوسرے آریہ سماج کے پرچار کے لئے روپیہ اکٹھا کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اُن کے بھوجن کا خرچ اتھتیہ ستکار دوارہ پورا ہو سکتا ہے۔ تیسرے پارٹی بازی اور کنویسنگ کا مرض جو آریہ سماج میں پیدا ہو چکا ہے۔ وہ بالکل دور ہو جائے گا۔ جو بھی اس کشمکش کے لئے اپنے آپ کو پیش کرے گا۔ وہ سیوک کی حیثیت سے ہی کام کرے گا۔ اور آریہ سماج کے گورو اور سدھانت کی رکھشا اس کا معیار ہوگا۔ چوتھے چرتر سمبندھی جو کمیاں موجودہ آریہ سبھاسدوں میں آ گئی ہیں۔ اور جن پر سداچار سمبندھی اصول لاگو کرنے پر ایک کھلبلی مچ جاتی ہے۔ یا یوں کہنا چاہئے۔ کہ آریہ سبھاسدوں کی غلطیوں سے جو چرتر کا معیار گر گیا ہے۔ وہ باتیں دور ہو جائیں گی۔ اور جنتا کے سامنے اُن سنیاسیوں کا ہی جیون رہے گا۔ پانچویں... گرام پرچار کی سکیم سپھل ہو جائے گی۔ آریہ پرچارک جن اسودھاؤں کے کارن گراموں میں نہیں پہنچ سکتے۔ وہ مشکلات سنیاسیوں کے سامنے نہیں ہوں گی۔ وہ ہر ایک گاؤں میں بہت زیادہ ٹھوس کاریہ کر سکتے ہیں۔ اور ان جگہوں میں بھی ویدوں کا پیغام پہنچ سکتا ہے۔ جہاں لوگ آریہ

(باقی بر صفحہ ۱۴)

Digitized by eGangotri

کھلی چٹھی

بنام

لیکھک - لالہ تیرتھ رام جی آریہ - قصور

دو تین سال کا عرصہ ہوا - میں نے ایک مضمون "پرکاش" میں لکھا تھا - جس کا عنوان تھا - "آریہ سماج موت کے منہ میں" اس سے پہلے ایک مضمون "سماج کرانتی" میں لکھا تھا - جس کا عنوان تھا - "اگر آریہ سماج ذات پات کو نہ توڑے گا - تو ذات پات آریہ سماج کو توڑ دے گی" - اس وقت ان مضامین کو محض بناوٹی خطرہ سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا تھا مگر اب تو یہ بات صاف دکھائی دے رہی ہے - کہ آریہ سماج میں بہت سے ایسے وچار شیل پرش ہیں - جو کہ آریہ سماج کی موجودہ رفتار کو تسلی بخش نہیں سمجھتے - آج ہی ایک لیکھ شری میدھارتھی جی کا نکلا ہے - اس کو پڑھ کر کون آریہ سماجی ہے - جو دکھی نہ ہوگا - البتہ ایسے لوگ جو آریہ سماج کے نام پر پرانی دھرم کا پرچار کرنا چاہتے ہیں - وہ ضرور خوش ہوں گے - کہ ایسے آدمی آریہ سماج سے نکل گئے - تو میدان صاف ہے - میں میدھارتھی جی سے ایک پرارتھنا کروں گا - کہ وہ جوش میں آ کر کوئی کارروائی نہ کریں - جو ان کے وچار ہیں وہی سچے آریہ سماج کے وچار ہیں - وہی سوامی دیانند کے وچار ہیں - سوامی دیانند "ورن ویوستھا" کو "مرن ویوستھا" کا نام دے گئے ہیں - اگر آپ جیسے پرش آریہ سماج کو چھوڑ دیں گے - تو اس کے معنی یہ ہیں - کہ آریہ سماج برباد ہو جائے گا - اور اگر آریہ سماج برباد ہو گیا - تو تمام بھارت ورش برباد ہو جائے گا -

بودھ دھرم کے نام پر آپ ہندوؤں کی اصلاح نہیں کر سکتے - ہندوؤں کی اصلاح صرف آریہ سماج اور ویدوں کے نام پر ہی ہو سکتی ہے - فرض کر لیا - کہ دو چار لاکھ ہندو بودھ دھرم میں چلے جائیں - تو کیا اس سے ہندو دھرم کی اصلاح ہو جائے گی؟ نہیں - بلکہ اس اصلاح کرنیوالے عنصر کے نکل جانے سے جاتی کا کثیر تعداد حصہ اور بھی کمزور ہو جائے گا - ذاتی ترقی کوئی ترقی نہیں ہے - اصلی ترقی وہی ہے - جو ساری جاتی یا اس کا کثیر تعداد حصہ کرے - میں میدھارتھی جی کو یقین دلاتا ہوں - کہ آریہ جنتا زیادہ سمجھدار ہے آپ ان خیالات کا آریہ جنتا میں پرچار کریں - پہلے پہلے آریہ سماج میں اس خیال کی بنا پر دو پارٹیاں بن جائیں گی - مگر آخر میں وہی کامیاب ہوگی - جو "ورن ویوستھا" کے برخلاف ہوگی -

میرے "ورن ویوستھا" کے متعلق جو خیالات ہیں وہ میں کئی دفعہ پہلے لکھ چکا ہوں - "ورن ویوستھا" کے سدھانت کا کوئی تعلق روٹی بیٹی کے ساتھ نہیں ہے - وہ ایک اقتصادی سسٹم ہے پچھلے زمانہ میں چلتا رہا ہے - اب بھی ٹوٹ اور

ٹوٹیوں کے سکے موقوف کر دئے جائیں - تو چل سکتا ہے - ورن سوبھاؤ کی تقسیم بھی نہیں ہے - سوبھاؤ ورن کے ساتھ ساتھ بدل جاتا

ہے - ورن چال چلن کی بھی تقسیم نہیں ہے - براہمن کا دُراچاری اور شودر کا سداچاری ہونا معمولی بات ہے - جس طریقہ سے پرانے زمانہ میں

نوٹ :- یہ مضمون اس لئے شائع کیا جا رہا ہے کہ دوسرے آریہ بھائی بھی اپنے وچار اس سلسلہ میں آریہ جنتا کے سامنے رکھ سکیں ؛ (ایڈیٹر)

مختصر افسانہ "انجام"

متھرا میں مہاتما بدھ کے چیلے اپ گپت شہر کی فصیل کے پاس زمین پر بیٹھے تھے - چراغ بجھ چکے تھے ہر سو دروازے بند ہو چکے تھے اور ستاروں کو ماہ اگست کی شب تاریک نے اپنے دامن میں چھپا لیا تھا - کسی کی پازیبوں کی جھنکار نے ان کو اچانک بیدار کر دیا - وہ ایک رقاصہ تھی - جواہرات و زیورات سے لدی ہوئی - آسمانی رنگ کی خوبصورت پوشاک زیب تن کئے ہوئے شباب کی عارضی رنگین خوشیوں کے نشہ میں مدہوش - اس نے چراغ جھکا کر نیچے روشنی ڈالی - اور اپ گپت کے لاثانی حسن کو دیکھ کر محو ہو گئی - اور بولی - "اے نوجوان منی! آؤ میرے گھر چلو - وہاں میرے دل کے سنگھاسن پر براجمان ہو کر رہو - میں آپ کی سیوا کروں گی - یہ خاک کا بستر آپ کی شان کے شایاں نہیں" ؛

منی نے جواب دیا - "اے نازنین! اپنے گھر جا - ابھی وقت نہیں آیا - جب وقت آئے گا - میں خود بخود تمہارے پاس آ جاؤں گا" ؛

یکایک شب تاریک برق کی چمکیلی روشنی سے جھلملا اٹھی - آسمان میں بادل گرجنے لگے پھر گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا - اور رقاصہ خوفزدہ ہو کر لرزنے لگی ؛

موسم بہار آ گیا تھا - اشجار پھولوں کے گراں بار سے زمین بوسی کرنے لگیں - بہتری کی دل خوش کن تانیں بادِ بہاری کے ہمراہ دور سے پرواز کرتی ہوئی آنے لگیں شہر کے باشندے پھولوں کا تیوہار منانے بنوں میں چلے گئے ؛

بدر کامل آسمان سے شہر کی خموشی کو دیکھ رہا تھا - ایسے وقت میں نوجوان منی تنہائی میں ٹہل رہا تھا - اشجار پر کوئلیں انداز بیقراری میں کوک رہی تھیں - اپ گپت شہر میں سے گزرتا ہوا فصیل کے پاس جا کھڑا ہوا - یہاں دیوار کے تاریک سایہ میں اس کے سامنے کون پڑی تھی؟ وہ خوفناک وبا کا شکار معلوم ہوتی تھی - اس کا جسم زخموں سے داغ دار تھا - یہاں تک کہ اس کو شہر والوں نے بیماری کے پھیلنے کے ڈر سے خوفزدہ ہو کر شہر سے بھی باہر نکال دیا تھا - آخر یہ کون تھی - جس پر خدا کا یہ قہر ٹوٹا تھا؟

یہ وہی حسین و مہ جبین رقاصہ تھی ؛

اپ گپت اس کے نزدیک آیا - اور اس کا سر اٹھا کر اپنی آغوش میں رکھا - اس کے زخموں پر مرہم کا پھاہا رکھا - اور منہ میں پانی ٹپکا دیا -

"آہ! اے رحم کے دیوتا! تم کون ہو؟" عورت نے درد سے قدرے آرام محسوس کرتے ہوئے کہا -

"میں اپ گپت ہوں - اپنا وعدہ ایفا کرنے آیا ہوں - اس وقت تم کو میری ضرورت نہ تھی - تمہیں میری اب ضرورت ہے - سو میں آ پہنچا - تم کچھ فکر نہ کرو"

(ترجمہ از ٹیگور)

(ہنستی علاولپوری)

میدھارتھی جی

دھن کو پیدا کیا جاتا اور دھن کو تقسیم کیا جاتا تھا - اس طریقہ کا نام "ورن ویوستھا" ہے - میرے خیالات آریہ سماج کے نقطۂ نگاہ سے کھورہا ہوں جس کا جی چاہے - بحث کرلے - "ورن ویوستھا" کیا چیز ہے؟ اس کو کوئی بھی نہیں سمجھتا -

برعکس اس کے آریہ سماج میں ایک فریق ایسا پیدا ہو گیا ہے - جو ذات پات کو "ورن ویوستھا" کا نام دے کر ذات پات کو قائم رکھنا چاہتا ہے - اس فریق کے ساتھ سچے آریہ سماجیوں کو مقابلہ کرنا پڑے گا - اور میرا یقین ہے - کہ اگر آریہ سماج میں کوئی مہا پرش پیدا ہو گیا - تو اس پھوٹ ابتری کا ناش کر دے گا - آریہ سماج کا کام ہندوازم کو تباہ کرنا ہے - اور ہندوازم کو تباہ کئے بغیر دیش اور جاتی کا کلیان نہیں ہو سکتا - مگر ہندوازم کو ناش کرنے کا طریقہ دھرم اِت دھارن کرنا نہیں ہے - بلکہ اس ہندو پن کو ناش کر کے اس کی جگہ آریہ دھرم کو ستھاپت کرنا ہے - ذات پات کا دوسرا نام "ہندو پن" ہے - یہی وہ روگ ہے - جو جاتی کو کھا رہا ہے - اور اسی روگ کو آریہ سماج کے کچھ پنڈت "ورن ویوستھا" کا نام دے کر رکھنا چاہتے ہیں - میرا یقین ہے - کہ وہ ایسا نہ کر سکیں گے - اور اگر وہ اس کام میں کامیاب ہو گئے تو وہ یاد رکھیں - کہ آریہ سماج ضرور مر جائے گا - اس کو کوئی وید منتر - کوئی پرتی ندھی سبھا اور کوئی گوروکل نہیں بچا سکے گا ؛

بقیہ مضمون آریہ دھرم سبھا صفحہ ۱۳

سماج کو چلنے بھی نہیں - چھوٹے آدھیاتمکتا اور سدھانت دیوتا کا جو ستھان پالٹیکس نے لیا ہے - وہ بات بھی دور ہو جائے گی - اس لئے دھرم سبھا کی قائمی کے ساتھ ساتھ اس کی بھی ایک پرتی ندھی سبھا بنائی جائے - جس میں اول سے آخر تک سنیاسی ہی ہوں - اگر گرہستی بھی اس میں سیوا کرنی چاہیں تو ایسے لوگ ہوں - کہ جن کے پاس کافی وقت ہو - اور جن کا دل مشنری سپرٹ سے بھرپور ہو - اور وہ کم سے کم چھ ماہ کا عرصہ ویدک دھرم پرچار میں دے سکیں دوسرے شبدوں میں یہ کہنا چاہئے - کہ وہ گرہستی نما سنیاسی ہوں - ان کی زندگی کا ہر ایک عمل ویدک سنسکرتی سے پر ہونا چاہئے - تاکہ ان کے وجود سے آریہ سماج کا گورو کم نہ ہو - ان کی پراپتی کے لئے جیسا کہ میں پچھلے لیکھ میں لکھ چکا ہوں - دو ہی سادھن ہیں - ایک سادھو ودیالیہ کی ستھاپنا جس میں آج کل کے بیکار سادھوؤں کو ویدک دھرم کی تعلیم دے کر انہیں آنریری اپدیشک بنایا جائے - دوسرے سماج کے بزرگ کا رہ کرتاؤں سے پرارتھنا کی جائے - کہ وہ سنیاسی بنکر سماج کی سیوا

خدا ازلی اور ابدی ہے۔ سوال یہ ہے
...کی جو صفات بھی ازلی اور ابدی ہیں یا
...؟ اگر اس کی صفات بھی ازلی اور ابدی
...تو روح اور مادہ کی پیدائش سے پیشتر
...بموجب اعتقادِ اسلام خدا کے علاوہ
...شے نہیں تھی) مالک خدا کی شئے
...اور علیم کل خدا کی شئے معلوم کیا
...؟

...سجدہ اور عبادت ایک خدا کی ہی کرنی
...یا خدا کے علاوہ کسی مخلوق کی بھی؟ جو
...خدا کے علاوہ کسی مخلوق کا سجدہ نہ کرے
...ہی کو مانتا ہو۔ اس کو آپ مومن کہیں گے
...اور؟

...خدا کی عبادت کسی خاص طرف کو رخ
...کرنی چاہئے۔ یا چاہے جدھر کو رخ کر کے؟
...بیت المقدس کی طرف کو سجدہ کرنے کا
...پھر حکم آیا۔ کہ مکہ کی طرف کو سجدہ کرو
...حکم منسوخ ہوا۔ اس کا کیا جواب ہے؟
...کلام الہٰی کیوں بدلتے رہتے ہیں؟
...بھول ہے؟ جو توریت کے بعد زبور
...انجیل اور پھر قرآن شریف کو نازل کیا؟
...سلسلہ رفتار کی موجودگی میں یہ کیسے
...جائے کہ آئندہ کوئی مراسلہ منجانب
...نازل نہیں ہوگا؟

...قرآن شریف کا نزول ایک ہی وقت
...مقام پر ہوا ہے۔ یا مختلف وقات
...مختلف مقامات پر؟

...الہام کی کیا تعریف ہے؟ اور کلام ربی
...کی کیا کسوٹی ہے؟ اور ابتدا میں ایک
...تھا یا مختلف؟

...حضرت ابراہیم۔ حضرت موسیٰ اور حضرت
...نے عوام کو یہ بتلایا تھا یا نہیں۔ کہ
...لا شریک ہے۔ اور وہی ایک معبود
...ہے؟ کوئی ایسا پاک اصول قرآن
...نہیں سے بتلایا ہے۔ جو نزولِ قرآن سے
...نہ ہو

...لا الہٰ الا اللہ محمد الرسول اللہ"۔ یہ
...ہے۔ سوال یہ ہے کہ کلام الہٰی ہے یا
...ہے۔ تو بتلایئے کہ موجودہ کلمہ قرآن
...کس جگہ مندرج ہے؟
...آدم کس زبان کا لفظ ہے؟ اور
...حضرت آدم کا مذہب کیا تھا؟
...آدم کا کس کتاب پر ایمان تھا؟
...کیا تھا؟ اور آدم اور حوا نے گوشت
...یا نہیں۔ اور حضرت آدم نے قربانی
...تھی یا نہیں؟ اگر کی تھی۔ تو کس جانور
...حضرت آدم نے خدا کے حکم کی نافرمانی
...نہیں؟

علمائے اسلام سے اہم سوالات

(بیکھک شری سوامی شانتانندجی سنیاسی)

قبل ازیں ۲ر فروری ۱۹۳۶ء کے "پرکاش" میں شری سوامی جی کے بیس۲۰ سوالات شایع کئے جا چکے ہیں۔ اب مزید بیس۲۰ سوالات شایع کئے جا رہے ہیں۔ تا علمائے اسلام ان کے متعلق اپنا مکمل خیال پیش کر کے تحقیقِ حق و باطل میں مددگار بن سکیں۔ (ایڈیٹر)

۳۰۔ شیطان کو کس نے گمراہ کیا؟ پیدائش شیطان سے پیشتر اوصافِ شیطنت موجود تھے یا نہیں؟ شیطان کے پیدا کرنے سے پیشتر خدا کو یہ علم تھا۔ یا نہیں۔ کہ یہ منکر و نافرمان ہے؟

۳۱۔ شیطان نے لوگوں کو اغوا اور گمراہ کرنے کے لئے تا قیامت مہلت طلب کی۔ اور خدا وند عالم نے اس کو مہلت دے دی۔ سوال یہ ہے کہ اگر خداوندِ عالم شیطان کو پیدا ہی نہ کرتے۔ یا مہلت ہی نہ دیتے۔ تو دنیا سے گناہوں کا قصہ تمام ہوتا یا نہیں؟ خدا نے کس کی بھلائی اور بہبودی کے واسطے شیطان کو مہلت دی؟

۳۲۔ بھائی اور بہن کا نکاح جائز ہے۔ یا نہیں؟

۳۳۔ جنت اور دوزخ کا وجود دائمی ہے یا عارضی؟ اور ان میں روحوں کا قیام دائمی ہے یا عارضی؟ اور جنت و دوزخ میں اس وقت کوئی ہے۔ یا وہ خالی پڑے ہیں؟ اور جنت اور دوزخ میں انسان ہی جائیں گے یا حیوان بھی؟ نیز جنتی برہنہ ہوں گے یا ملبوس؟

۳۴۔ مخلوق ابدی ہے یا غیر ابدی (فانی)؟ جنت دوزخ۔ جملہ ارواح اور جنتی حور و غلمان مخلوق ہیں یا غیر مخلوق؟ اور یہ جملہ مذکورہ اشیا فانی ہیں یا غیر فانی؟

۳۵۔ اہلِ جنت دنیاوی جسم میں ہوں گے یا ان کو دوسرا جسم عطا ہوگا؟ جنتی شراب و کباب و مباشرت کے مستحق ہوں گے یا نہیں؟ اور جنتی جو کچھ کھائیں گے۔ اس کا اخراج کدھر سے ہوگا؟ مسلمان ہیجڑے اور مسلمان مومنہ عورتیں جنت میں جائیں گی یا نہیں اور ان کو وہاں کیا کیا ملے گا؟

۳۶۔ ابتدائے عالم سے تاقیامت جو نیک و بد (مومن و کافر) انسان مرتے جا رہے ہیں یا مرتے جائیں گے۔ کیا خداوند عالم ان سب نیک و بد ارواح کو ایک جگہ پر جمع کر رہے ہیں؟ یا مومنان کی روحوں کو راحت اور آسائش کی جگہ پر اور کافروں کی روحوں کو تکلیف اور مصیبت کی جگہ پر جمع کر رہے ہیں؟ صورت اول میں سخت بے انصافی ہے۔ کہ نیک و بد کو ایک ہی درجہ عطا کیا۔ صورت دوم میں انصاف ہو چکا۔ آئندہ انصاف کی کیا ضرورت؟

۳۷۔ کیا یہ بات ٹھیک ہے۔ کہ انصاف کے دن ارواح کو قبروں میں سے نکالا (بلایا) جائیگا۔ قبروں میں جبکہ روح دفن ہی نہیں کی گئی۔ بلکہ خالی از روح جسم دفن کیا گیا ہے۔ تو قبروں میں سے ارواح کیونکر نکالی جا سکتی ہیں؟ اور اگر یہی بات ہے تو جس آدمی نے اپنی حیات میں دو ہزار انڈے ۔۵۰۰ بکرے اور ۵۰۰ مرغے کھائے ہیں۔ کیا انصاف کے دن اس کی قبر میں سے یہ تمام ہجوم نکلے گا؟

۳۸۔ مندرجہ ذیل کا کیا مطلب ہے؟ :-

۱۔ ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام
ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام

۲۔ سگ اصحاب کہف روزے چند
پئے نیکاں رفت و مردم شد

۳۔ ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالبؔ خیال اچھا ہے

۴۔ ہم نے قسمِ خور خودرا متہم ساختنت

۳۹۔ حیوانوں۔ پرندوں درندوں وغیرہ کو جبکہ خداوند عالم نے کوئی ہدایت ہی نہیں بخشی کہ تم ایسا کرو۔ اور ایسا مت کرو۔ تو اس صورت میں نہ تو انہوں نے خدا کے حکم کی نافرمانی کی۔ اور نہ وہ سزا کے مستحق ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے جس خصلت کا بنا دیا۔ وہ اپنی عمر بھر اسی خصلت کے مطابق کام کرتے رہے

آسام — دنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب — نیپال
بنگال — آسامی بنگالی طلسمی زبانچہ کرامات — بھوٹان

عجیب و غریب کتاب ناگری۔ ہندی آب و تاب سے نکل چکی ہے۔ اور اردو میں اسی ماہ شایع ہو جائیگی۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر بھیج کر نام درج کرا لیں۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے۔ اس میں آسام۔ بنگال۔ نیپال۔ بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلوں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے معجزات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں جن کی حیرت انگیز تاثیر سے ایک بار نو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ۔ بنگال اور نیپال کی ترائی میں جادو اور روشنی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گزرے۔ جن کو پڑھ کر آپ کو تعجب ہی نہیں بلکہ حیرت زدہ ہو جانا ہوگا۔ اور اس علم کی سچائی آئینہ کی طرح روشن ہو جائیگی۔ بالکل کھول کر رکھ دئے گئے ہیں اس کتاب میں اس کاپی کی بھی بجنسہ نقل کر دی گئی ہے۔ جس کو ایک چور سے سادھو مہاتما بھول سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے روح رواں دسوں زبانوں کے عالم فاضل قابلِ تعظیم بزرگ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں بلکہ بھارت کے قابلِ تعظیم یوگی مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی نامردوں کو مرد بے اولادوں کو با اولاد اور بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے۔ آج سینکڑوں بانجھ مرد عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے عجائبات سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں۔ کتاب ہذا کا ہر ایک جملہ جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی اس پر بھی اگر آپ کو پسند نہ ہو۔ تو تین روز دیکھ کر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر سچائی کی اور گارنٹی کیا ہو سکتی ہے؟ اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں بے موت مرنے والے انسانوں حیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس کے پاس یہ کتاب ہوگی۔ سمجھ لیں۔ کہ دس دس میل کوس کے اردگرد ہر ایک کی زبان پر اس کا نام ہوگا۔ قیمت معہ للوہ؟۔ ناگری ایڈیشن ۵ محصول ڈاک ۱۲ر خوبصورت بندھی ہوئی کے ۱۲ر زائد ہوں گے۔ تقریباً ۔۔ ۴ صفحات ہیں۔ (نوٹ) جو اسی ماہ خریدیں گے۔ ان کو چوتھائی قیمت کی رعایت ملے گی یعنی ۳ لئے جائیں گے۔ اور مجلد کے ۳ ہیں۔ اور جو بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ کر دیا گے ان کو ۲ ۱۲ر محصول ڈاک بھی معاف ہوگا۔ یکم اپریل سے رعایت کے لئے لکھنے کی تکلیف اٹھائیں۔

مینیجر انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بینکرس شیلانگ (آسام)
The Manager Indian Stores (5) General merchant & Bankers Shillong (Assam)

Digitized by eGangotri

پنڈت اشودت جی میدھارتھی کی متلون مزاجی

(لیکھک پنڈت شِودیا لو جی میدھ نواسی)

"آریہ مسافر" میں بھائی میدھارتھی جی کے مضحکہ خیز مثنوی کا پڑھے۔ پڑھ کر حیرت کو رہنت ہی کھید ہوا۔ کھید اس لئے نہیں کہ ایک ودوان کرم یوگی آریہ نوجوان ... اپنی جنم داتری آریہ سماج ماتا کو چھوڑ کر ادھ میت میں جانے کی سوچ رہا ہے۔ کیونکہ یہ مت پریورتن کا کاریہ تو اُس سمے سے جب سے سنسار میں مت واد چلے ہیں جاری ہے۔ اور مت وادوں کے رہتے تک جاری رہے گا۔ اور جب سنسار میں دوبارہ آریہ سبھیتا تھا گیان کا سوریہ کمتی طور پر پرکاشت ہوگا۔ یہ مت پریورتن کا بھی نہیں اپنے آپ سماپت ہو جائے گا۔ اس مت متانتر کے آواگون سے ہرش شوک کو پراپت ہونا ہردیہ کی تنگ دلی ہی کہی جائے گی۔ واستو میں آریہ سماج نہ تو کوئی مت ہے۔ اور نہ کوئی سمپردایہ۔ کنتو جو آریہ سماجی سبھی آریہ سماج کو ایسا سمجھتے ہیں۔ وہ ہی اکثر ہرش شوک کے جھنجٹ میں پھنستے ہیں۔ اور مت پریورتن کار کے شکار بھی کبھی ہو جاتے ہیں۔ کھید کا کارن تو دوسرا ہے۔ اور وہ ہے ایک آریہ کرم یوگی میں اتنا متلون مزاجی کا ہونا۔ یہ ٹھیک ہے کہ دل کی کمزوری متلون مزاجی تھا اپنے آریہ جیون سے اکثر آریہ سماجیوں نے سوامی جی پاکیزہ آریہ سماج کی گنگا کو اپوتر بنانا شروع کر رکھا ہے۔ اور اپنے پاپ پنچ باسناؤں سے اس گنگا کے پرواہ کو روک کر اس کے جل میں سڑاند بھی پیدا کر دی ہے۔ کنتو ان سب سے ادھیر ہونے کی کیا بات ہے؟ آریہ نوجوانوں کا جیون تو اس اپوتر گنگا میں کرم یوگ کی اگنی جلا دو۔ تاکہ سب پاپ باسنائیں گر کر بھسم ہو جائیں۔ ہمارے جلنے اور دل کی کمزوری آدی مانوی جیون کی دُربلتاؤں کو نشٹ بھرشٹ کرنے کے لئے ہی آئے ہوئے ہے ؎

متلون مزاجی کا شکار:-

بھائی میدھارتھی جی! آپ نے تو آریہ سماج میں کرانتی لانے کے لئے شردھانند دل کی سینا بنائی۔ اور کرانتی کا نادا ابھی پوری طرح گونجنا شروع بھی نہ ہوا تھا کہ آپ نراش ہوکر میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ یہ آپ کے لئے نہایت شرم کی بات ہے۔ آپ کی یہ دھاروں کی آکشا تھی ... آپ کو ہی ... کر کے ... آپ کے بعد ... آنے والے کرانتی کے اُپاسکوں کے مارگ کو بھی ... ہی نشٹ ... ہو جائے گی۔ شردھانند دل کا ... ہونے کے باعث ... آپ سے ... ہو ... [illegible] ... آپ پہلے ... کرانتی ... آپ کرم ... [illegible]

لگیں۔ تب آپ کو ہی سمراٹ رابندر ناتھ ٹیگور کے شبد پر کان دھر کر کیا کرو:-

"ایکلا چلو ایکلا چلو ایکلا چلو رے"۔

جس کرانتی کو آپ آریہ سماج میں لانا چاہتے ہیں۔ یہ نہ سمجھئے۔ کہ آپ یا ایسے دو چار سجن ہی اس کے اُپاسک ہیں۔ بلکہ میں تو دیکھ رہا ہوں۔ کہ سینکڑوں اور ہزاروں آریہ نوجوان اس کرانتی کے لئے بیتاب ہو رہے ہیں۔ کیول متلون مزاجی کے ساتھ کرانتی کے جھنڈے میں بڑھنے کی آوشیکتا نہیں۔ آریہ سماج میں شکتی۔ دھن تھا کاریہ کشلتا کی کمی نہیں ہے۔ ہاں کمی ہے رہنمائی کی۔ ڈر جاتا ہے آریہ سماج کا بہتر نو پراہ ٹھکے ہوئے تھا جو ہوئے دماغوں کے ہاتھ میں ہے۔ یا اُن لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو زیادہ تر تیاگ۔ تپ۔ بلیدان نرک کو دور سے ہی نمسکار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ کرانتی کا سنگھ ناد گونجاتے اور سیدھے بڑھ کر گونج دیجئے۔ نوجوانوں کا دل جنتا آپ کے ساتھ ہوگی۔ اور وہ دن دور نہیں جب یہ ورتمان کا لک۔ نِنا پراہ اُوپر دھن ہو کر تیاگ کی قطار میں خود بخود ... چلے جائیں گے۔ کنتو کرانتی کاریوں نے اپنے ... تنک اسمفر تا رہنے یہ نہیں اپنا آسن تیاگنے والے نہیں۔ اور یدی تیاگ بھی دیں۔ تو اپر دلت دونوں سے وہ شیشٹ کرانتی کاری نبتر نو کر سکیں گے۔ اس میں پورا وشواس ہے۔ مجھے آشا ہے۔ کہ میدھارتھی جی اپنی اس لغزش پر ایک بار گمبھیرتا پورک وچار کریں گے۔ اور کرتویہ مارگ سے گمراہ نہ ہوں گے ؎

رسالہ "اوم" کا "گیان انک"

دھارمک جذبات اور روحانی مذاق رکھنے والے لوگوں کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی۔ کہ رسالہ "اوم" کا ایک خاص "گیان انک" ماہ مارچ کی ۲۰ تاریخ کو نہایت شان سے شائع ہو رہا ہے۔ یہ "گیان انک" ایک ضخیم نمبر ہوگا۔ اور اس میں بڑے بڑے مہاتماؤں یوگیوں اور فلاسفروں کے گہرے روحانی تجربات کے علاوہ تمام قسم کی کتب مقدسہ کا لب لباب اور صحیح نقطۂ نگاہ پیش کیا جائیگا۔ قیمت عہ/

(مینیجر رسالہ "اوم" نیا راولپنڈی لاہور)

آریہ سماج کمپالہ (یوگنڈا) کے سماچار

۱۔ وارشک چناؤ:- آریہ سماج کمپالہ (یوگنڈا) کے ادھیکاریوں کا چناؤ ۲۶ جنوری ۱۹۳۶ء کو رکھا گیا تھا۔ پرنتو یہ سبھا بندرہ دن تک ملتوی کی گئی۔ ڈاکٹر ایم۔ ایم۔ پٹیل پریذیڈنٹ اور مہاشہ چھوٹا بھائی پٹیل نے ایک اعلیٰ پارٹی سماج کے ممبروں اور سہایکوں کو ۳ فروری کو دی۔ اس دن چند نئے ممبروں کا سماج میں پرویش ہوا۔ وارشک چناؤ ۹ فروری کو نمن پرکار ہوا:-

پردھان ڈاکٹر ایم۔ ایم پٹیل ایم۔ ڈی۔ بی۔ ایس
اُپ " - مہاشہ پیارے لال کپل۔
منتری - " دین دیال اسے پٹیل۔
اُپ " - " موہن لال مرواہا۔
کوشادھیکش - " کے۔ ایل۔ ڈیسائی
پستکادھیکش - لالہ دیال چند صاحب ؎

ممبران انترنگ سبھا:- مہاشہ چھوٹا بھائی پٹیل۔ ڈاکٹر منشادی رام چندر۔ مہاشہ امرتی بھائی کاما۔ مہاشہ دلبھ بھائی پرمار۔ مہاشہ لیش پال۔ مہاشہ موتی بھائی پٹیل اور مہاشہ بابو رام ؎

۲۔ وارشک اُتسو:- آریہ سماج کمپالہ کا پانچواں وارشک اُتسو ایسٹر کی چھٹیوں میں ۱۰ اور ۱۱ اپریل ۱۹۳۶ء کو منایا جانا نشچت ہوا ہے ؎

۳۔ شوک پرستاو:- انترنگ سبھا کی میٹنگ میں آریہ سماج کی طرف سے سیٹھ نانجی کالیداس مہتہ ایم۔ ایل۔ اے کی ماتا کے سورگباش ہونے پر شوک پرستاو پاس کیا گیا ؎

۴۔ رشی بودھ اُتسو:- ۲۱ فروری کو ۵½ بجے آریہ سماج مندر میں "رشی بودھ اُتسو" بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ کاروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ ہون کے بعد بہن شانتا دیوی کی پرارتھنا اور بھجن ہوا۔ تت پشچات مہاشہ جوتشی جی نے رشی دیانند کے جیون کی ایک گھٹنا ورنن کی۔ اس کے بعد مہاشہ امرتی بھائی آریہ نے شیوراتری کے مہتو کو درشا کر رشی گرنتھوں کا سوادھیائے کرنے کی پریرنا کی۔ بعد ازاں مسٹر ملک احمد یو کمیونٹی کمپالہ نے مختصر آپنی ویدی واستوک روپ میں دنیا پر دوسرے مذہبی ریفارمروں کی طرح کوئی احسان رشی دیانند نے کیا ہے۔ تو وہ صرف خدا کا انسانوں کے ساتھ سچا تعلق کیا ہو سکتا ہے۔ یا ہونا چاہئے۔ مسٹر پی۔ ایس۔ پنڈت مماسہ نے بھی رشی جیون اور شیوراتری کے مہتو کو درشایا۔ پھر مہاشہ کپلا جی نے دھنیہ واد کیا ؎

(موہن لال اُپ منتری)

گوروکل بھٹنڈہ میں دستکاری کی تعلیم

گوروکل شلپ ودیالیہ بھٹنڈہ میں شلپ (دستکاری) مثلاً دری۔ غالیچہ بُننا۔ ازار بند کی صابن سازی۔ ترکھان کا کام۔ بورڈ۔ ٹرنک ہال چیئر وغیرہ کا بنانا۔ سلیپر وغیرہ اُونی اور سوتی کپڑا بُننا۔ سیاہی تیار کرنا سلائی کی مشین کے دھاگہ کی گولیاں بنانے کا کام جاری ہو گیا ہے۔ داخلہ ان دنوں شروع ہے۔ مڈل پاس۔ ہندی رتن یا ان کے برابر زیادہ قابلیت رکھنے والے طلبا داخل کئے جائیں گے۔ فیس وغیرہ کچھ نہیں لی جائیگی البتہ ودیارتھیوں کو روٹی کپڑے کا خرچ خود برداشت کرنا ہوگا۔ کورس دو سال کا ہے جو ودیارتھی یہاں داخل ہونا چاہیں۔ جلد اپنی درخواستیں بھیج دیں۔ اس کے علاوہ ایمانداری سے کام کرنے کا تحریری اقرار دیں گے۔ ان کو تین روپیہ ماہوار کی تنخواہ کی گارنٹی بھی دی جائے گی ؎

(دویکانند ادھشٹاتا گوروکل شلپ ودیالیہ۔ بھٹنڈہ)

جریان۔ پرمیہ۔ احتلام۔ کمزوری۔ سستی۔ نامردی

دو شرطیہ دوائی

ان سے بڑھ کر مفید و موثر دوا کسی کو دنیا سے ... لیکن یہ شرط ہی کہ کامل یقین کیساتھ ایکماہ برابر ... جن لوگوں کو یقین نہ ہو یا جو ایکماہ برابر استعمال نہ کر سکیں ...

پرمیہا نتک گولیاں

ان گولیوں کے ایکماہ کے استعمال سے جریان، پرمیہ ... ذیابطیس زیادتی پیشاب پیشاب میں ریگ وغیرہ جانے ... پیشاب اور منی کی جملہ خرابیاں یقینی اور شرطیہ دور ہو کر ... چستی پھرتی و قوت مردمی نہایت حیرت انگیز ... سے مایوس کمزور بوڑھے تک بھی اپنے آپ کو ... جوانمرد محسوس کرنے لگتے ہیں قیمت فی پیکٹ ایکماہ ...

نایاب طلاء اکسیر

یہ طلاء بلا شبہ بمنزلہ اکسیر ہے اسکے استعمال سے عضو ... کی لاغری کوتاہی جھکاؤ رگوں کا پھولنا وغیرہ ... کے دور ہو کر تندی تیزی سختی درازی ... مرد و بوڑھے جوانمرد بنجاتے ہیں قیمت فی شیشی ایکماہ ...

المشتہر حکیم تلسی پرشاد اگروال بالن جین کا ریالیہ ...

سماجک سماچار

ودواہ سنسکار :- ڈاکٹر دھنو ناتھ صاحب سوہانہ نواسی کے سپتر بابو دھرم دیو کا ودواہ ۱۴ پھاگن سمت ۱۹۹۲ کو ماسٹر درگا داس جی جلال آباد ضلع امرتسر کی سپتری بی بی وداوتی سے ویدک سنسکار پنڈت دھرم دت جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کروایا۔ یہ ودواہ سنسکار جلال آباد میں پہلا ہی ہوا ہے۔ دولہے کے پتا نے مبلغ بیس روپے وید پرچار فنڈ کے لئے دان دیئے۔ اور کنیا کے پتا ماسٹر درگا داس جی نے ۵ روپیہ وید پرچار فنڈ کو دیا۔

(رام رتن۔ سوہانہ۔ ضلع انبالہ)

آریہ مندر کے لئے اپیل :- ناسک کے سمیپ ایک سھفان میں جہاں اچھوت ادھار کے کام کو پورا کرنے کے لئے ایک آریہ سیوک بھی نے ودر شکلپ کیا تھا۔ وہاں آریہ مندر کے لئے بھومی خرید کی گئی ہے۔ مندر بنانے کے لئے ۱۵۰۰ روپیہ خرچ ہوگا۔ ایک ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے کیول ۵۰۰ روپیہ کی کمی ہے۔ آشا ہے کہ دانی پرش ستگرھی اس دھن کو پورا کر دیں گے۔ آریہ مندر کے بنانے کی سخت ضرورت ہے کیونکہ وہاں کوئی سھفان ایسا نہیں۔ جہاں اچھوت ادھار کا کام جاری رکھا جا سکے۔

(منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی)

سناتک منڈل کی شردھانجلی :- یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو دہلی شردھا نند بلدان بھون کے سناتک سنگھ کی ایک سملن بیٹھک ہوئی۔ جس میں انیک سامیک تتھا پورن وشیوں کا نرنے ہوا۔ سناتک منڈل کی اور سے کل ماتا کو پرتی ورش ایک دھن راشی بھینٹ کرنے کے ابھپرا سے پنڈت رام گوپال جی نے ایک پرستاو پیش کیا۔ جو ادچت سنشودھن کے بعد پاس ہوگیا۔ اس پرستاو کے انوسار پرتیک سناتک بندھو کو ماسک آمدنی کا پرتی ورش دینا چاہیئے :-

ماسک آمدنی	وارشک
۵۰ روپے	۲/- روپیہ
۵۰ سے ۷۵ "	۴/- "
۷۵ " ۱۰۰ "	۵/- "
۱۰۰ " ۱۵۰ "	۱۰/- "
۱۵۰ " اوپر "	کم از کم ۲۵/- "

یہ پرستاو سروسمتی سے پاس ہوگیا۔

(جہابرت ودیا النکار منتری)

ورکنگ آریہ آشرم جوالاپور کا شوک پرستاو :- ورکنگ آشرم جوالاپور میں سنگ کے لیے سب آشرم واسی انگریزت ہوئے ہی تھے۔ کہ شریمان پنڈت جواہر لال جی کی دھرم پتنی شریمتی کملا دیوی جی نہرو کے کال لینے کا غمناک واقعہ معلوم ہوا۔ اس اچانک سماچار کو سنکر سب حاضرین غمگین ہو گئے۔ اس شوک میں اور ان کے سمان کے لئے آج کا ست سنگ ملتوی کر دیا گیا۔

(ٹھاکر داس منتری آشرم۔ جوالاپور)

گوروکل کورو کھیشتر کا سالانہ جلسہ

گوروکل کوروکھیشتر کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ فروری اور یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے ختم ہوگیا۔ جلسہ سے ۵-۶ دن پہلے ہی مشہور ویاپام ودیا وشارد شری ڈورا سوامی نائیڈو گوروکل میں تشریف لے آئے تھے۔ اور برہمچاریوں کو اپنی سرل ویایام پرنالی کی تعلیم دیتے رہے تھے۔ ۲۸ فروری کو تھانیسر شہر میں نگر کیرتن کیا گیا۔ ۲۹ فروری اور یکم مارچ کو دونوں دن پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت گیان چند جی۔ پنڈت لیش پال جی۔ لالہ شر پال جی ایم۔ اے اور پنڈت بدھ دیو جی وغیرہ جہانو بھاوؤں کے ویاکھیان ہوتے رہے۔ لالہ ہردیال جی نے کل کیٹنا کا ادگھاٹن کرتے ہوئے گوروکل شکشا پرنالی کے لابھ درشائے۔ شری ڈورا سوامی نائیڈو کے ویاپام سمبندھی ویاکھیان کو جنتا نے بہت پسند کیا۔ اور برہمچاریوں کے لاٹھی۔ لیزم۔ تلوار۔ مرٹی۔ موگری اور گروپ سیٹنگ کے کھیلوں کو دیکھ کر لوگ حیران رہ گئے۔ یکم مارچ کو صبح نئے بالک داخل ہوئے۔ ۲۰ بالکوں کا ویدارمبھ سنسکار ہوا۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کی اپیل پر تقریباً چار ہزار روپے گوروکل کے لئے جمع ہوئے۔ گذشتہ سمیلن میں پنڈت دلیپ چند اور پنڈت دیس راج کے بھجنوں اور بابو آتم پرکاش کے جتھہ سے گھونگرو بجانے کے مظاہرہ نے سماں باندھ دیا۔ انبالہ کے روبی ورما سٹیل ورکس کی طرف سے ریڈیو کے ذریعہ لوگوں کو محظوظ کرنے کا انتظام بھی تھا۔ یکم مارچ کی رات کو ۹½ بجے سب لوگوں نے نئے مہاراج ایڈورڈ ہشتم کا پیغام ریڈیو کے ذریعہ سنا۔ اس طرح جلسہ دھوم دھام سے بخیر و خوبی سماپت ہوا۔

پنڈت لیکھرام جی کا بلیدان دوس

آریہ سماج دھکی تلمنڈی پشاور شہر میں ۲۵ فروری ۱۹۳۶ء کو پنڈت لیکھرام جی کا بلیدان دوس زیر صدارت لالہ موتی رام جی منایا گیا۔ پنڈت ہربنش چندر جی۔ ماسٹر فقیر چند جی وکیل اور لالہ اجرج رام جی وکیل نے پنڈت جی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ مبلغ آٹھ روپے پنڈت جی کے میموریل فنڈ کے لئے پراپت ہوئے۔

(تارا سنگھ منتری آریہ سماج)

آریہ سماج ظفروال کی ماہ فروری کی ڈائری

۱۔ ودواہ سنسکار :- ۸ فروری ۱۹۳۶ء کو لالہ چھبیل داس نندا رکی سپتری کا ودواہ پنڈت سربد یال جی نے ویدک ریتی انوسار کرایا۔ پانچ روپے آریہ سماج ظفروال کو دان دینے کا وعدہ ہوا۔

۲۔ نام کرن سنسکار :- ۹ فروری ۱۹۳۶ء کو مہاشہ کندن لال کپور کی سپتری کا نام کرن سنسکار کروایا گیا۔ ایک روپیہ دان ملا۔ لڑکی کا نام سوشیلا دیوی رکھا گیا۔

۳۔ رشی بودھ اتسو :- ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء کو شو راتری کے روز صبح ۹ بجے آریہ سماج کے نئے وشال مندر میں "رشی بودھ اتسو" بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پہلے ہون یگیہ ہوا۔ پھر مہاشہ ٹھاکر رام جی اپدیشک نے ۲ بھجن گائے۔ منتری جی نے پرارتھنا کروائی۔ مہاشہ ہنسراج جی نے دو بھجن سوامی دیانند اور شو راتری کے بارہ میں گائے۔ پنڈت ٹھاکر رام جی نے ایک پنجابی کویتا پڑھی۔ انت میں مہاشہ دیس راج جی نے "سوامی دیانند اور ان کی شکشا" پر ویاکھیان دیا۔ چار آنہ فنڈ کے لئے اپیل کی گئی۔ جس پر تین روپے اکٹھے ہوئے۔ رسالہ کال "آریہ ویر" کا "مورتی پوجا نمبر" اور ٹریکٹ سارے نگر میں تقسیم کئے گئے۔

۴۔ شدھی اور ودواہ :- ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء کو ہر بنس پورہ میں مہاشہ ٹھاکر رام جی نے ایک برات کے تین آدمیوں کو شدھ کیا۔ اور بعد ازاں سنسکار ودھی انوسار مہاشہ جمعیت رائے کی سپتری کا ودواہ کروایا۔

۵۔ چالی پرویش سنسکار :- ۲۳ فروری ۱۹۳۶ء کو موضع سنارووال میں جلسہ رکھا گیا تھا۔ پرنتو بارش کے کارن گراموں کے بھائی نہ آسکے تھے۔ صرف سنارووال کے ہی ۴۰ گھرانوں کو جن میں ۱۲۰ استری پرش اور بچے شامل تھے شدھ کیا گیا۔ باقی سب کے لئے ۶ اور ۷ مارچ کی تاریخیں مقرر کر دی گئیں۔

۶۔ شدھی اور ودواہ :- ۲۳ فروری ۱۹۳۶ء کو رات کے سمے موضع نواں پنڈ ڈیریاں میں ۴۰ آدمیوں پر مشتمل ایک برات کو پنڈت ٹھاکر رام و بساوا رام نے شدھ کیا۔ اور رات کو ۹ بجے مہاشہ رادھو رام کی سپتری کا ودواہ کرایا۔

۷۔ ۲۴ فروری ۱۹۳۶ء کو بستی ہک ست سنگ میں مہاشہ ٹھاکر رام کے بھجن ہوئے۔ پھر سب نے مل کر سندھیا کی۔ پنڈت مکند رام جی اپدیشک نے پرارتھنا کرائی۔ اور چند بھجن گا کر جنتا کو پرسن کیا۔

۸۔ ۲۷ فروری ۱۹۳۶ء کو نواں پنڈ میں بلدیو کرشن پروہت آریہ سماج پسرور نے آریہ دھرم مسلکوں میں خوب زور سے پرچار کیا۔ اور ان کو ویدک ریتی انوسار سنسکار کرانے کے لئے کہا۔

(گوردھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲؍ (محصول ڈاک علاوہ) جمالستان للعہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ مع محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

سفید کشٹ کی دوا مفت

پریہ مہاشہ! میں اوروں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ یدی ہیں کے ایک ہی روز کے سیوا کے لیپ سے سفید کشٹ (پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو میں دگنا دام واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت ۲؍

سر کیمشن چند کنزی سرائے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

آریہ سماج امرتسر لینشم بازار میں امرت ورشا

آریہ سماج امرتسر لینشم بازار میں امرت ورشا:- پنڈت چموپتی جی لگاتار سات روز تک وید کی کتھا کرتے رہے۔ حاضری پہلے روز ہی اُمید سے زیادہ تھی۔ لیکن جُوں جُوں دن گزرتے گئے۔ حاضرین کی تعداد میں حیرت انگیز طور پر اضافہ ہوتا گیا۔ یہانتک کہ آخری دن حاضری کا یہ عالم تھا۔ کہ مندر کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ حاضری کا خاص پہلو یہ تھا۔ کہ جو سجن پہلے روز آئے۔ وہ لگاتار ٹھیک وقت پر آتے رہے۔ پنڈت جی نے اپنی بے نظیر علمیت اور جادو بیانی سے وید منتروں کے اسرار سربستہ کا بڑے دلکش اور سلیس طریق پر افشا کیا۔ آپ کی کتھا سے پربھاوت لوگ خاص کر مارواڑی بھائی اب بھی سماج کے پربندھکوں سے یہی اصرار کرتے رہتے ہیں۔ کہ پنڈت جی سے کچھ روز کے لئے پھر امرت ورشا کرنے کی پرارتھنا کی جائے۔ لیکن چونکہ اُن کی صحت کئی مہینوں سے لگاتار اُن کا ساتھ نہیں دے رہی۔ لہذا اس وقت ان کو اس قسم کا کشٹ دینا نامناسب معلوم ہوتا ہے۔ ہاں ہماری یہ ہاردک اچھیا ہے کہ پنڈت جی کے صحتیاب ہونے پر امرتسر نواسیوں کے پیاسے ہردیوں کو ویدامرت پلایا جائے۔ (نامہ نگار)

باجلاس ٹھاکر دُرگا سنگھ صاحب بی اے ایل ایل بی منصف میرپور

امیر رام ولد نہال چند زرگر ساکن سیاکیہ۔ تحصیل میرپور۔ ڈگریدار :

بنام :- وزیر ولد مجو قوم شیخ سکنہ سیاکیہ تحصیل میرپور۔ مدیون :

الفضال صاحب ڈگری اجرائے

اشتہار بمراد آگاہی مدیون

بمقدمہ مندرجہ صدر حکم امتناعی قرقی مکان مدیون واقع سیاکیہ تحصیل میرپور جس کا حدود اربعہ ذیل ہے۔ شمالی مسماۃ خانان۔ جنوب منگتا۔ مشرقی اراضی راجولی مغرب مکان و صحن وزیر جاری کیا گیا تھا جس پر سمی وزیر مدیون کی نسبت رپورٹ برتعمیل حکم امتناعی ہوئی ہے۔ کہ مدیون مذکور علاقہ انگریزی میں گیا ہوا ہے۔ اس واسطے حسب استدعا ڈگریدار مذکور بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدیون مذکور بتاریخ ۸ چیت سمت ۱۹۹۲

حاضر عدالت ہذا ہوکر قرقی مکان کی نسبت کوئی عذر پیش نہ کریگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی قرقی مکان فیصلہ عمل میں لائی جاویگی : تحریر ۲۶ ماگھ ۱۹۹۲ آج ۱۳ پھاگن سمت ۱۹۹۲ کو بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا :

(دستخط حاکم و مہر عدالت) (نشان)

آریہ سماج کراچی میں ویر ارتسو:-

۲۵ فروری ۱۹۳۶ء بروز منگل بوقت ۸ سے ۱۰ بجے شام تک آریہ سماج کراچی کی طرف سے دھنپت مل آریہ ہائی سکول پاٹھشالہ میں پنڈت لیکھرام جی کا بلیدان اُتسو "سمارو" سے منایا گیا۔ پریذیڈنٹ مہاشہ رام چند رجی بی اے۔ بی ٹی تھے۔ پنڈت رکناتھ جی ترک واچسپتی۔ مہاشہ دیوید اس جی اور مہاشہ ٹھاکر رام جی نے شہید اکبر کی زندگی پر مؤثر لیکچر دیئے۔ اور پنڈت دھرم دیو جی نے بھجن گائے۔ پردھان جی کے لیکچر کے بعد کارروائی نہایت خوش اسلوبی سے سماپت ہوئی :

(پرکاش سروپ منتری آریہ سماج کراچی)

آریہ سماج جیند کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جیند کا سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸ اور ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء بروز شکر۔ سنیچر اور ایت ہونا قرار پایا ہے۔ پنڈت گیان چند جی بی اے۔ آریہ سیوک۔ پنڈت رام سروپ جی آریہ اپدیشک۔ پنڈت سمیر سنگھ جی سناتک گوروکل کانگڑی اور منتری راجیندر کرشن کمار جی پرنسپل دیانند مہفرا اسکول کنج گاہ پدھار کر اپنے ویاکھیانوں سے جنتا کو ترپت کریں گے۔ اس موقعہ پر ایک "دیہات وید پرچار سمیلن" بھی ہو گا :

(رام پرکاش پردھان آریہ سماج جیند شہر)

آریہ سماج مظفر گڑھ میں اُپدیش:-

مظفر گڑھ - ۴ مارچ - مندر آریہ سماج مظفر گڑھ میں بھگت ستیہ پال پردھان آریہ یووک سماج مظفر گڑھ کا عالمانہ لیکچر ہوا۔ اس سے پچھلے ہفتہ بھگت جی نے "سَتّو دھیا" پر اُپدیش دیا (منتری)

آریہ کمار سبھا ابوہر کا پرستاو:-

ابوہر ۴ مارچ - مقامی آریہ کمار سبھا نے اپنے خاص اجلاس میں حکومت سے درخواست کی کہ شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کے نام پر جو سکہ رائج ہوگا۔ اس پر ہندی ناگری کے حروف بھی کندہ ہوں : (منتری)

ایک آریہ پرش کی مرتیو:-

جالندھر ۴ مارچ - لالہ دیوا چند سابق منتری آریہ سماج جو کہ ضلع جالندھر کے ایک سرگرم ممبر ورکر تھے۔ ۵۵ سال کی عمر میں سورگباش ہوگئے۔ آپ کے اعزاز میں بعض انسٹی ٹیوشنز بھی بند رہی ہیں : (نامہ نگار)

کوٹ ادو میں آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کے شاستر ارتھ

آریہ سماج کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کے سالانہ جلسہ پر جو کہ ۲۸ فروری تا یکم مارچ منایا گیا۔ سناتن دھرم سبھا کے زور دینے پر یکم اور ۲ مارچ کو "اوتار" کے وشئے پر شاستر ارتھ ہوا۔ جلسہ میں سوامی ویدانند جی۔ سوامی رُودرانند جی۔ پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی۔ پنڈت وشنو ناتھ جی اُپدیشک۔ پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر اور مہاشہ بہاری لال جی۔ مہاشہ ہرنام سنگھ جی۔ ٹھاکر اودے سنگھ جی اور مہاشہ بکنبہ دت جی پدھارے۔ جن کے شبھ اُپدیشوں سے نگر کیرتن شاندار رہا۔ مگر افسوس ہے بارش ہونے لگی۔ تاہم ویاکھیانوں کا پربندھ ہو گیا۔ اور پربھاوشالی ویاکھیان ہوتے رہے :

پہلا شاستر ارتھ یکم مارچ کو سوامی رُدرانند جی اور پنڈت سری کرشن شاستری کے درمیان "...." کے وشئے پر ہوا۔ سوامی جی کے پرمانوں اور دلائل کا جنتا پر خوب اثر ہو رہا تھا کہ یکدم بارش نے سارا کام درہم برہم کر دیا۔ سوامی ویدانند جی تیرتھ پردھان جلسہ نے مجبوراً شاستر ارتھ اگلے دن پر ملتوی کر دیا۔ اس دن دونو سنیاسی مہاتما القافیہ تشریف لے گئے۔ اور پوراتک بھائیوں کو شاستر ارتھ سے بچنے کی آشا ہو گئی۔ کہ ناگہانی آریہ سماج کے ملتوی شدہ شاستر ارتھ کو پھر شروع کرنے کی چٹھی ۲ بجے ملی۔

۲ مارچ کو نیم طے ہو جانے کے بعد پنڈت وشنو ناتھ جی آریہ اُپدیشک اور گوسائیں نند لال جی فریقین کے پردھانوں کے ساتھ سردار راجہ خان صاحب آنریری مجسٹریٹ کی صدارت میں پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ اُپدیشک اور پنڈت سری کرشن شاستری ہنو اُپدیشک کے مابین "اوتار" وشئے پر ہنگامہ خیز شاستر ارتھ اڑھائی گھنٹہ کی حاضری میں ہوا۔ پنڈت شانتی پرکاش آریہ مناظر کے بیان و دلائل کا حاضرین پر نہایت اچھا اثر پڑا۔ بالخصوص پڑھے لکھے نوجوانوں کے دلوں میں آریہ سماج کے لئے کشش پیدا ہو گئی۔ ایک دیوی نے شاستر ارتھ سے پربھاوت ہو کر اپنے ہاتھ سے کنگن اُتار کر آریہ سماج کو دان دیدیا۔ اس شاستر ارتھ میں آریہ سماج کی طرف سے پنڈت وشنو ناتھ جی آریہ اُپدیشک۔ پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی و پرسدھ آریہ اُپدیشک بطور سہایک تھے۔ اور سناتن دھرم سبھا کی طرف سے آسانند جی شاستری اور پنڈت چمن لال جی سہایک تھے۔ آریہ سماج کے مقابل انہیں انہی شرائط کو تسلیم کرنا پڑا۔ جو شاستر ارتھ سے قبل آریہ سماج سے لکھوائی گئی تھیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امن کے ساتھ ختم ہوا :

اس مناظرہ میں گرد و نواح کے لوگ بھی بکثرت شامل ہوئے۔ اور تمام علاقہ پر آریہ دھرم کا سکہ بیٹھ گیا۔ ۳ مارچ ۱۹۳۶ء کو سناتن دھرمی بھائیوں کو پھر آریہ سماج کی طرف سے "مورتی پوجا" پر شاستر ارتھ کے لئے چٹھی لکھی گئی۔ اور یہ چٹھی انہیں صبح آٹھ بجے پہنچا دی گئی۔ جس کا جواب بمشکل تمام سناتن دھرم سبھا کی طرف سے شاستر ارتھ کے وقت سے کچھ عرصہ پہلے مبہم صورت میں ملا۔ لیکن شہر کے معززین نے بیچ میں پڑ کر شاستر ارتھ بند کرا دیا۔ اور اسی وقت پورانک پنڈت صاحبان گاڑی پر روانہ کر دیئے گئے :

اس کے بعد آریہ سماج نے لیکچروں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ پنڈت وشنو ناتھ جی کے ویاکھیان "مورتی پوجا" وغیرہ مسائل پر ہوتے رہے۔ اور پبلک کو شنکا سمادھان کے لئے کھلا وقت دیا گیا۔ اس میں آریہ سماج کا ہال کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔ باوجود بارش اور سردی کے دیویاں بھی کافی تعداد میں شامل ہوتی رہیں :

(ٹیک چند سنگی)

ضلع سیالکوٹ میں ویدک دھرم کا پرچار

مہاتما سورج پرکاش جی ویدک مشنری سابق سید خورشید علی خواہش جعفری شاہی حکیم کابل نے حال ہی میں ویدک دھرم قبول فرمایا ہے۔ بڑی لگن سے ضلع سیالکوٹ میں اور ایدگرد پرچار کر رہے ہیں۔ شِوراتری کے دن آپ نے آریہ سماج جموں اور ادھم پور میں دو لیکچر سوامی دیانند جی مہاراج کے جیون پر دیئے۔ آریہ سماج سیالکوٹ میں پنڈت لیکھرام جی کی برسی کے دن "... کی عظمت" پر ویاکھیان دیا۔ علاوہ ازیں آپ نے نارووال۔ جونڈہ اور ضلع کی دیگر آریہ سماجوں کے معلومات سے پُر ویاکھیان دیئے۔ اور لوگوں کو ویدک گیان حاصل کرنے کی تحریک دی۔ آپ کے ویاکھیانوں کا پربھاو اچھا پڑ رہا ہے :

(گوردھن لال چوپڑہ بی اے۔ ایل ایل بی۔ ایڈووکیٹ۔ لاہور سکرٹری دیانند مکتی سنگھ ضلع سیالکوٹ)

CC0. Gurukul Kangri Collection

آریہ سماجیو! جلد آنکھیں کھولو!

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری مقیم آریہ سماج گیا)

بہار پرانت میں عیسائیوں کی سرگرمیاں

بہار پرانت میں بھرمن کر رہا ہوں۔ ہم نے بہار پرانت میں اس وقت تک چھوٹا ناگپور میں ۳۳ استھانوں پر پرچار کیا ہے۔ ڈالٹن گنج میں آریہ سماج کا چھوٹا سا استھان ہے۔ وارشک اتسو آریہ سماج نے کرنا ہے۔ پرنتو سماج کے ممبروں میں سنگٹھن نہیں ہے۔ اور اس پرانت کے لوگ اتنے بھولے ہیں کہ لوگوں کی طرح اوپدیشوں کو سننا بھی پسند کرتے ہیں۔ جب انہیں کوئی دھرم کا کام کرنے کو کہا جاتا ہے۔ تو اسے پسند نہیں کرتے۔ جس سے دیش اور جاتی کو فائدہ پہنچے۔ اب یہاں شردھانند ٹرسٹ کی اور سے مہاشے گیت کمار اشناء اپدیشک کا کام کر رہے ہیں۔ ریاکھیا دین میں عاضری تو آتی ہے جنک بھی۔ ماروارٹی سکول کا صحن باہر ہے جہاں کہ دھیر پور بتاتے ہیں۔ ہم لوگ شنا سکتے رہے۔ یہ عیسائی لوگوں کی گرتر یہاں بھی کمال درجہ کی ہیں۔ وہ ہندوؤں کو عیسائی بنانے میں لگا تار پریشرم کر رہے ہیں۔ ہر استھان پر انہوں نے اپنے سکول اور ستھانیں کھول رکھی ہیں۔ ہندو جاتی کی یہ اوستھا ہے کہ ۱۱ فروری کو نگوپن گرام میں ایک ہی رات ۳۵۰ ودواہ ہوئے جن میں ۷ برس سے ۱۱ برس کی کنیائیں اور بالک بھی اور دھیکہ تھے۔ ادھانو شنار دا ایکٹ کی ذرہ بھر بھی پروا نہیں کی جاتی۔ یہاں یدی آریہ سماج کا بل ہوتا۔ تو ایسے انیاچار بالکوں پر نہ ہوتے۔

رانچی میں عیسائی مت کا پرچار

ہم ۱۲ سے ۱۵ فروری تک رانچی میں ٹھہرے۔ یاد رہے۔ کہ یہ وہ استھان ہے۔ جہاں مہاشہ بال کرشن جی نے سب سے پہلے "آریہ درپن" اخبار ہندی بھاشا میں نکالا تھا۔ اور ۱۵ دس ہزار روپیہ نقصان اٹھا کر چلاتے رہے۔ اور پنڈت ایودھیا پرشاد جی بھی اسی علاقہ کے رہنے والے ہیں۔ یہ پہاڑی استھان ہے۔ اس لئے گرمیوں میں بہار کے گورنر یہاں آ جاتے ہیں۔ ہم نے یہاں شردھانند ٹرسٹ کے کاریالیہ میں پنڈت دیو برت کے پاس نواس کیا۔ پنڈت جی بڑے سجن پرش ہیں۔ اور اتساہ سے کاریہ کر رہے ہیں۔ اور پرانے زمانہ کے لگن والے آریہ سماجی ہیں۔ آپ نے دو بھیل لڑکوں کو اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ جن کو شکشا دیتے ہیں۔ اور پرچارک بنا رہے ہیں۔ یہ آپ کا ادرش ہی ہے کہ بھیل لڑکے عیسائی ہونے سے بچ گئے۔ شکل و شباہت کو دیکھ کر کوئی انہیں بھیل سمجھ نہیں سکتا۔ ان کی بولی آپ کو اپنی بات کہنی ... مسٹر ... اور لکچری دی ہے جب تک آپ کو لے

کار ہے کہ لئے مستقل طور پر رہنے کے لئے جگہ نہیں مل جاتی جس میں آپ نے شردھانند پاٹھ شالہ شردھانند ودیالیہ اور شردھانند انا تھ آلیہ کھولنے کا پرتیگیا کیا ہے۔ جس کا ۱۶ فروری کو انہوں نے ادگھاٹن بھی کر دیا ہے۔ آپ یتھا شکتی پرچار بھی کرتے ہیں۔ پرنتو آریہ سماج کی اوستھا سنتوش جنک نہیں ہے۔ آریہ سماج وارشک اتسو بڑے سمارہ سے مناتا ہے۔ پرنتو گرام پرچار کا کاریہ سنتوش جنک نہیں ہو رہا ہے۔

عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں

۱۵۰ ورش سے عیسائی لوگ یہاں کاریہ کر رہے ہیں۔ پہلے پہل یہاں جرمن چرچ کے پادری آئے تھے۔ کلکتہ سے بیل گاڑیوں پر سوار ہو کر وہ یہاں پہنچے۔ اور انہوں نے پرچار کا کاریہ آرمبھ کیا۔ شنیر آہستہ آہستہ کام بڑھتا گیا۔ انہوں نے بھیل لوگوں میں کام کرنا آرمبھ کیا۔ ہزاروں کی سنکھیا میں بھیل لوگوں کو عیسائی بنا لیا۔ اب ان کا کام بہت بھاری ہے۔ میں نے ان کے بشپ سے وارتالاپ کی۔ آپ بھیل جاتی کے ایک نوجوان ہیں۔ آپ شکشت ہونے پر لاٹ پادری بنا دئیے گئے ہیں۔ یہ مہاشہ بھیل جاتی کے اراؤں (آرین) میں سے ہیں۔ ان کا نام مسٹر لاکڑا ہے۔ یہ اپنے مشنری کالج کے پرنسپل ہیں۔ اور ضلع چھوٹا ناگپور کے جرمن مشن کے ہیڈ انچارج ہیں۔ جہاں ان کی ترقی کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ وہاں عیسائیوں کی پرشنسا کئے بغیر دل نہیں رہ سکتا جنہوں نے ان کو اپنے خرچ پر یورپ اور امریکہ کے ملکوں میں شکشا پانے کے لئے بھیجا۔ اب وہ ہمارے ملک کے وجیدی چکر کس قدر ہندو جاتی کو ہمارے نقطہ نگاہ سے نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس قدر جاتی پر پہنچتی عیسائیوں کا ہی کام ہے۔ لیکن ہمارے دقیانوسی خیال کے ہندوؤں میں یہ وہم سمایا ہوا ہے۔ کہ اچھوت اُنتی نہیں کر سکتے۔ بشپ صاحب کی ملاقات سے پتہ لگا۔ کہ آپ کے دل میں بھارت ورش کے لئے کوٹ کوٹ کر درد بھرا ہوا ہے۔ انہوں نے اپنے سکول اور کالج کئی استھانوں پر کھول رکھے ہیں۔ انہوں نے بھیل جاتی کے لڑکوں کو ہندی پڑھانے کا کام زور سے شروع کر رکھا ہے۔ کچھ نوجوانوں کو سنسکرت بھی پڑھائی جاتی ہے۔ انگریزی بھاشا کی طرف پہلے تو

دھیان نہیں دیا گیا۔ پرنتو اب تو اپنے سکولوں اور کالجوں میں انگریزی اور ہندی پڑھاتے ہیں۔ یہ سوسائٹی بہت کام کر رہی ہے۔ ان کے عالیشان گھر اور سکول ہیں۔ اس سوسائٹی کا اپنا پریس بھی بہت بڑا ہے۔ اور بہت سی اراضی خرید کر رکھی ہے۔ تاکہ کاشت اور دستکاری کے لئے کام آسکے۔ ان دنوں اراضی سستی خرید لی تھی۔ جو بہت زرخیز ہے۔ ان کی ایک علیحدہ بستی ہے۔

۲۔ رومن کیتھولک پادریوں کا بڑا بھاری اڈہ ہے۔ جن کی وجہ سے پچھلے دنوں آریہ سماجیوں کا پرچار بند کرانے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے سرکلر نکلا تھا۔ ان کا گرجا گھر گگن سپرش ہے۔ انہوں نے بھیل اور ادیہ جاتی کے بالکوں کے لئے کالج۔ سکول۔ لڑکیوں کا سکول۔ ٹریننگ سکول اور دستکاری سکول کھول رکھے ہیں۔ زمین کا بڑا بھاری (…) ٹکڑا بھی ہے۔ بالکوں کے لئے کریڈا کھیتر بھی بہت بھاری ہے۔ اور سوسائٹی بڑے اتساہ سے کام کر رہی ہے۔ ان کی بھی ایک بڑی بھاری علیحدہ بستی ہے جس کی حد پہلے مشن کے ساتھ ملتی ہے۔

۳۔ (S.P.G) ایس پی جی مشن یہ سکاچ پراٹسٹنٹ فرقہ کا ہے۔ اس نے ۱۸۶۹ء میں کاریہ آرمبھ کیا۔ اور ۱۹۱۹ء میں گولڈن جوبلی منائی۔ جس کی یاد میں ایک گگن سپرش بھون تیار کیا گیا ہے۔ اور کرائسٹ کا ایک بڑا بھاری سٹیچو کھڑا کر رکھا ہے۔ اس مشن کے پاس بڑا بھاری چرچ ہے۔ ایک بڑا بھاری پریس اور ایک ٹیکنیکل سکول ہے جس میں بالکوں کو کرسیاں بنانا اور دیگر لکڑی کا کام سکھایا جاتا ہے۔ علاوہ بریں موٹروں کے پرزے تیار کرنا اور کئی وستوئیں بنانا سکھایا جاتا ہے۔ اسی پرکار اندھے بالکوں کے لئے بھی ایک سکول ہے جس میں انہیں کرسیاں بننے اور چک بنانے اور دیگر مختلف دستکاریاں سکھلائی جاتی ہیں۔ استریوں کے لئے بھی ایک سکول ہے۔ جہاں چترکاری ورکشاپ کا دری اور سلائی کا کام بڑی اُتمتا سے سکھایا جاتا ہے۔ ان کی عمارتیں ایسی سندر اور منور نجک ہیں کہ ایک بار جو بھی استری وہاں پر وشٹ ہوئے پھر وہاں سے باہر جانے کو اس کا جی نہیں چاہتا۔ ان کا ایک بھاری ہسپتال بھی ہے۔

جو سالوں ہندو جاتی کی سیوا نرجوتی کو آکرشت کر رہا ہے۔ اس پرکار سے یہ سوسائٹی انیک پرکار سے ہندو جاتی کے نونہالوں کو اپنی اور آکرشت کر رہی ہے۔

گویا ایک رانچی کے شہر میں تین بڑے بھاری مشن عیسائیوں کے ہیں۔ ہر ایک مشن کا اپنا اپنا سکول۔ پریس۔ گرجا گھر۔ ہسپتال اور انیک پرکار کی سنستھائیں ہیں۔ اس طرح سے یہاں کے عیسائیوں کا ایک گڑھ ہے۔ پریس اور پلیٹ فارم مضبوط ہے۔ ہر ایک علیحدہ تبلیغ کی ہو رہی ہے۔ اور ہر ایک مشن بڑا بھاری زمین کا ٹکڑا گزارہ کے لئے رکھتا ہے۔ اس لئے ان کی ساری طاقت پرچار پر خرچ ہو رہی ہے۔ وہ باقی اوشیکتاؤں سے بے فکر ہیں۔ آج کل کے زمانہ میں بیکار لوگوں کو وہ دستکاری اور ادیم کے ذریعے اور سکولوں میں شکشا دے کر سیدھے سادہ لوگوں کو اپنے دھرم میں ملا رہے ہیں۔ غرضیکہ وہ ہندو جاتی پر ہر ایک قسم کے ہتھیار سے ضرب کاری لگا رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس اپنی اُنتی کے سب سادھن موجود ہیں جس کا پرنام یہ ہے کہ بہار پرانت کے ایک پرانت چھوٹا ناگپور میں گیارہ سال میں تین لاکھ سے ادھک لوگ عیسائیوں کی شرن میں چلے گئے ہیں۔ اس طرح وہ سپھلتا پراپت کر چکے ہیں۔ آریہ سماج نے ان کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں کیا۔ شردھانند ٹرسٹ کی اور سے دو تین آدمی کا کاریہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ ایک گرام ہے جس کا نام ... ہے۔ بھیل جاتی کے بچوں کے لئے آشرم کھولا گیا ہے۔ یہاں بھیل بچوں کو شکشا دی جاتی ہے۔ اور کچھ ... سادھوؤں کا کاریہ بھی ہو رہا ہے۔ پرنتو عیسائیوں کے اتساہ اور پریشرم کی اپیکشا ہمارا کاریہ ایک سمندر میں سے ایک بوند کے برابر ہے۔ شنکا ہے کہ نہ تو آریہ سماج دیش کی سبھا اور نہ ہی آریہ پرتی ندھی سبھائیں اس کاریہ کی طرف دھیان دیتی ہیں۔ ہم تو ادھیکاروں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ جو لوگ مشنری سپرٹ کے تھے۔ ادھر پرچار کی جگہ رکھتے ہیں وہ عیسائی ہونے سے بچ سکتے تھے۔ وہ ادھکاری اور سنستھاؤں کے جال میں پھنس گئے۔ اگر انہیں ہی نام پیدا کرنا ہے۔ تو وہ اس علاقہ میں آکر دیکھیں کہ پادریوں کے اودھکاری بنگر گورنمنٹ کے ملازموں کی طرح دورہ کرکر کام کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتے۔ کیا آشا ہے کہ کچھ ہو رہا ہے۔ یا جب ہم کام وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں ذاتی لگن ہو۔ کوشش کر آریہ سماج کے نیتا اور اپدیشک دھیان دیں۔ اگر وہ یہ کام نہ کریں گے۔ تو یہ مشن کو سکھنڈ دھو کر دیں گے۔ آریہ سماج نے سوائے اور کوئی

Haridwar Digitized by eGangotri

گوروکل اندرپرستھ کا عظیم الشان سالانہ جلسہ

گوروکل اندرپرستھ کا بائیسواں سالانہ جلسہ ۲۸ فروری سے شروع ہو کر یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو بہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ امسال جلسہ پر گزشتہ سالوں کی نسبت حاضری زیادہ تھی۔ ۲۸ فروری یعنی جلسہ کے پہلے دن ہی گوروکل کے کمرے اور خیمے یاتریوں سے پُر ہو چکے تھے۔ ۲۹ فروری کو تو حاضری کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ پنڈال آریہ جنتا سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور اس میں تل دھرنے کو بھی جگہ نہ تھی۔

شنکروار ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء

صبح ۷ بجے سندھیا اور ہون یگیہ کے بعد آچاریہ دیو شرما جی کے اُپدیش سے کارروائی آرمبھ ہوئی۔ بعد دوپہر مسٹر ستیہ سورتی ایم۔ ایل۔ اے جلسہ میں تشریف لائے۔ اور یہاں گوروکل کی طرف سے اُن کی قومی و ملکی خدمات کے صلہ میں سنسکرت زبان میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ ایڈریس کے جواب میں آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں گوروکل شکشا پرنالی کی تعریف کرتے ہوئے بتلایا کہ:-

"گوروکل ہی ملک کی نجات کا واحد ذریعہ ہے"

نیز بتلایا کہ گوروکل اندرپرستھ میں آکر اور گوروکل کے برہمچاریوں کو دیکھ کر اُنہیں پختہ یقین ہو گیا ہے۔ کہ وہ دن دور نہیں۔ جب کہ ہندوستان غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر آزادی کی جد و جہد میں کامیابی حاصل کرے گا۔ اور آزادی حاصل کرنے کے گوروکل شکشا پرنالی مادہ متوّر کی طرح آسمان پر پہنچے گی۔

اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے آپ نے یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ اسمبلی کے موجودہ دور کے اختتام پر آپ کچھ دن گوروکل میں مقیم ہوں گے۔ مسٹر ستیہ مورتی کی تقریر کے بعد بموجب پروگرام پنڈت اِنگوراسنگ جی شاستری کی صدارت میں "گرام سُدھار سمیلن" منعقد ہوا۔ کانفرنس میں کئی دیہاتی بھائیوں کی تقریریں ہوئیں۔ اور گرام سُدھار کے عملی ذرائع پر غور کیا گیا۔ صاحب صدر نے دیہات کی فاقہ کشی اور خستہ حالی کی پُر درد داستان نہایت پُر اثر الفاظ میں حاضرین کے سامنے رکھتے ہوئے "گرام سُدھار" کے لئے جامع سکیم پیش کی۔

رات کے وقت دہلی کے مشہور و معروف کوی پنڈت دینا ناتھ صاحب دنیش کی صدارت میں کوی دربار ہوا۔ گوروکل کے برہمچاریوں اور شہر دہلی کے شعرائے باکمال نے اپنے پُر مغز شاعری اور فصیح کلام سے حاضرین جلسہ کے دلوں کو مسخر کیا۔

سنیچروار ۲۹ فروری ۱۹۳۶ء

۲۹ فروری کو حاضرین کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ سوامی سرودانند جی کے وہ آگیہان کے وقت تو پنڈال میں تل رکھنے کو بھی جگہ نہ تھی۔ سوامی جی کا اُپدیش کیا تھا۔ ماتو امرت ورشا ہو رہی تھی۔ "وِدّت سمیلن" ۲۹ فروری کی کارروائی کا اہم جزو تھا۔

مسٹر نرسری پرکاش ایم۔ ایل۔ اے نے کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ پروفیسر ملکانی صاحب۔ مسٹر رام نرائن سنگھ اور دیگر کئی اصحاب نے ملک کے دامن سے اچھوت پن کے بدنما داغ کو مٹانے کے لئے پُر زور تقاریر کیں۔ ۲۹ فروری کی رات کو گوروکل کے برہمچاریوں نے جسمانی کرتب کے حیرت انگیز کمالات دکھلائے۔ جنہیں دیکھ کر حاضرین انگشت بدندان رہ گئے۔ رائے صاحب حکومت رائے نے جسمانی کھیل دکھلانے والے برہمچاریوں کے لئے تمغہ جات عطا فرمائے۔ ازاں بعد "سنگیت سمیلن" کا اجلاس ہوا۔ گوروکل کی سنگیت کلاس نے اور پنڈت برہمانند جی کی پارٹی نے سنگیت وِدیا کے وہ جوہر دکھلائے کہ حاضرین پر عالم وجد طاری ہو گیا۔

اتوار۔ یکم مارچ ۱۹۳۶ء

دہلی کا تعلیم یافتہ طبقہ کثیر تعداد میں آیا ہوا تھا۔ مسٹر کھرے ایم۔ ایل۔ اے کی صدارت میں آل انڈیا شُدھی مہاسبھا کے زیر اہتمام شُدھی سمیلن کا اجلاس ہوا۔ شُدھی کے کام کو فروغ دینے کے لئے کئی اہم ریزولیشن پاس ہوئے۔ بعد مہاتما نارائن سوامی جی کا اُپدیش ہوا۔ بعد دوپہر ۳ بجے پنڈت اِندر جی ودیا واچسپتی کی اپیل پر تقریباً ۳۱۰۰ روپیہ چندہ جمع ہوا۔

پنڈت جی کی اپیل کے بعد بھائی پرمانند جی ایم۔ اے۔ ایم۔ ایل۔ اے کی زیر صدارت راشٹریہ شکشا سمیلن منعقد ہوا۔ بھگوان داس صاحب سابق پردھان ہندو مہاسبھا۔ لالہ دیش بندھو جی ڈائرکٹر "ہندو" پنڈت کبیتو دیوی جی گیانی۔ لالہ گیا چند جی اور دیگر کئی ماہران تعلیم نے راشٹریہ شکشا کی عظمت کا سکہ حاضرین کے دلوں پر نقش کیا۔ صاحب صدر نے راشٹریہ شکشا کو اپنانے کے لئے مختصر مگر نہایت مؤثر تقریر کی۔

دنگل و ٹورنمنٹ:-

۲۸ فروری و ۲۹ فروری کی شام کو پہلوانوں کا عظیم الشان دنگل و ہاکی ٹورنمنٹ ہوا۔ ہاکی ٹورنمنٹ میں گوروکل اندرپرستھ کی ٹیم ...

وِشواز یگیوں کے لئے

سگندھت دھوپ و ہون سامگری کی سب سے پُرانی دُوکان ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں چیز اعلٰے اور پرچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت۔ نرخ ۸ ر – ۱۰ ر فی سیر

بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وِشو ایجنسی سُترمنڈی لاہور

ڈابر ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

استار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

ڈابر دراکشارشٹ (REGD)

جسم میں چستی پیدا کرتا بھوک بڑھاتا اور کمزوری رفع کرتا ہے

دوسرے دراکشاسو۔ دراکشارشٹوں سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس میں انگور کافی مقدار میں پڑا ہے۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ یہ سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کے استعمال سے قوائے جسمانی طاقتور و چست ہو کر چہرہ پر رونق و بشاشت آتی ہے اور دل بشاش رہتا ہے۔ قیمت نصف سیر کی بوتل عہ محصولڈاک ۱۲ / عہ

سوپن ہری (Regd)

احتلام کی گولی

اس میں جوش پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ دماغ کی کمزوری۔ چہرہ اور دل کی اداسی۔ قوت حافظہ کی کمی وغیرہ نیز احتلام کی خرابیوں کو دور کر کے اپنا اثر جلد دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک سات آنے۔

ڈابر جنتری ۱۹۳۶ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے

نوٹ } دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

۱۔ لاہور کے ایجنٹ۔ منیجر پیسہ اخبار

۲۔ امرتسر کے ایجنٹ۔ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

रجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

آریہ سماج کے نیم

۱ - سب ستیہ ودّیا اور جو پدارتھ ودّیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲ - ایشور ستچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سروادھار، سرویشور، سرو ویاپک، سروانتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳ - وید سب ستیہ ودّیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴ - ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵ - سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶ - سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنّتی کرنا۔

۷ - سب سے پریتی پورک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

۸ - اودّیا کا ناش اور ودّیا کی ورِدھی کرنی چاہئے۔

۹ - ہر ایک کو اپنی ہی اُنّتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنّتی میں اپنی اُنّتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰ - سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

قیمت { سالانہ للعمہ ... ممالک غیر سے ۴/-
ششماہی عہ ... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۲ | اتوار ۱۰ چیت سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء دیانند ابد ۱۱۲ | SUNDAY 22 MAR 1936 | نمبر ۱۲

وید امرت

رگوید | جانیہ اُنّتی | وید امرت | جانیہ اُنّتی | یجروید

ओ३म् इदं मे ब्रह्म च क्षत्रं चोभे श्रियम् श्नुताम् ।
मयि देवा दधतु श्रियमुत्तमां तस्यै ते स्वाहा ॥

(یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۱۶)

اس پوتر وید منتر کی منتر درشٹا رشی "شری" کام ہے۔ دیوتا ودوت راجا ہے۔ چھند انشٹپ ہے۔ اور سور گاندھار ہے۔ اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی قوم اُنّتی کے شکھر پر چڑھ سکتی ہے۔ جس میں ودّوان براہمن اور نشچے عت بہشتہ کھشتری باہمی تعاون سے کام لیں +

شریمد بھگوت گیتا کے خاتمہ پر آنند کند بھگوان کرشن چندر فرماتے ہیں کہ جس یدھ کے اندر ارجن اور میں ہوں گے۔ وہاں ہی فتح ہمارے قدموں کو چومے گی۔ بھگوان کا مطلب یہ ہے کہ جہاں کرم اندر یاں جن کا مظہر کماندار ارجن ہے۔ گیان اندریوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گی۔ وہاں ہی نصرت قدم بوسی کرے گی۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ایک انسان نفسانی خواہشات کا غلام ہو کر دل کو دماغ سے باغی بنا دیتا ہے۔ اور ہاتھ کو دماغ کے ساتھ نہیں رہنے دیتا۔ اس سے جہاں اپنے منتہائے مقصود کو بھول جاتا ہے۔ وہاں اپنی شاہراہ کو بھی گم کر دیتا ہے۔ اقوام کی حالت بھی اس معاملہ میں افراد کی سی ہوتی ہے۔ کسی قوم کو تب ہی عروج حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر اس کا سر اور ہاتھ باہمی سہیوگ سے کام لیتے ہیں۔ ایک ودوان رات دن اسی کوشش کرتا رہتا ہے۔ کہ (इदम्) یہ (मे) میری قوم کے (उभे) ہر دو (ब्रह्म) براہمن ودّوان جن (च) اور (क्षत्रम्) شجاعت پیشہ کھشتری (श्रियम्) راجیہ کی لکشمی کو (अश्नुताम्) حاصل ہوں۔ تا کہ ساری قوم اُن کے دم قدم سے ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکے۔ اور میں بھی اُن کے فیضان سے مستفید ہوتا ہوا یہ تمنا کر سکوں کہ اے (देवाः) ودیہ گنوں سے سمپن بزرگو! (मयि) میرے میں (उत्तमाम्) اتی اُتم (श्रियम्) شوبھا یا لکشمی کو (दधतु) دھارن کرو۔ تا کہ میں زبان حال سے یہ کہہ سکوں کہ اے دونوں جہانوں کو کامیاب بنانے والی لکشمی! (तस्यै) اس (ते) تیرے لئے (स्वाहा) چار دانگ عالم میں حسنت و آفرین کی صدا بلند ہو +

سامویدی | لفظی معنی { (इदम्) یہ (मे) میرے (ब्रह्म) ودّوان براہمن کُل (च) اور (क्षत्रम्) کھشتری کُل (उभे) دونوں (च) اور (श्रियम्) لکشمی کو (अश्नुताम्) پراپت ہوں (मयि) میرے لئے (देवा) دیویہ گنوں سے سمپن ودّوان جن (दधतु) دھارن کریں (उत्तमाम्) اتی شریشٹ (श्रियम्) شوبھا لکشمی کو (तस्यै) اس کے لئے (ते) تیرے (स्वाहा) ستیہ آچرن روپ کریا۔ نیتی کی پراپتی + (ادم ستم)

اتھروید

میدھارتھی جی اور "ورن ویوستھا"

(لیکھک ونے کمار منتری آریہ کمار سبھا برہان پور سی۔ پی)

آریہ جگت کے ایک ادتی ادھک انتساہی نوجوان پنڈت میدھارتھی جی میدھارتھی کی دھرم پریورتن کی گھوشنا سے ہم سب کا انہیں سوانچھ آریوں کا دھیان ان کے لیکھ "ورن ویوستھا" کی اور آکرشت ہو گیا ہے۔ اور یدی میدھارتھی جی آدھونک ذات پات کو ہی "ورن ویوستھا" کے نام سے سمبودھت کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسے ہی دور کرنے کا یدی ان کا اُدیش ہے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے لیکھ میں درشایا ہے۔ تب تو سچ کیا سبھی آریہ سماجک ریتی سے ہی ان کو اس کاریہ میں سہیوگ دینے کو تتپر ہوں گے۔

میدھارتھی جی کے لیکھ کی پنکتیاں کہ "پرنتو گیا تک ورن ویوستھا جس کو ہم ورن ویوستھا کے نام سے اپنے ہنر اوسا اپنی بنائی "ورن ویوستھا کا بھانڈا پھوڑ" پستک میں سویکار کر چکا ہوں) کو پنا راجیہ سمجھا گیا ہے چالو کر سکتے ہیں؟ تو یہ درشاتی ہیں۔ کہ انہیں "ورن ویوستھا" اس شبد سے ہی گھرنا ہے یہی اس کے ستھان میں ان کا دھندلا "ادرگ ویوستھا" شبد کر دیا جائے۔ تو اس میں انہیں کوئی آپتی نہ ہوگا۔ "ورن ویوستھا" سے پہلے "دگیا تک" شبد لگانے سے بھی ان میں وہ بھاو نہیں آتے۔ جو کیول "ورگ ویوستھا" کہنے سے آ جاتے ہیں۔ ایسا آپ کا وچار معلوم ہوتا ہے۔

میدھارتھی جی سویم یہ لکھتے ہیں۔ کہ بنا راجیہ درسہایتا کے "ورن ویوستھا" کو چالو نہیں کر سکتے۔ ٹھیک ہے۔ پرنتو اس کا ارتھ ہوگا۔ کہ یدی راجیہ ویوستھا ہو۔ تو "ورگ ویوستھا" عرف "ورن ویوستھا" ٹھیک ہے۔ بہت اچھا۔ ودوانوں کا تو یہ کاریہ ہونا چاہیے۔ کہ سدھانت کو مان کر اس کے انوسار سمرک پرچار کر دیں۔ نہ کہ سمے کے پرواہ میں ہی سدھانت کو چھوڑ دیں۔ ایک سنار کی کاریگری سونا کو ڈلی کو سندر گہنے کے روپ میں ڈھالنے میں ہی ہے۔ نہ کہ گہنے کو ڈلی میں۔

کیا میدھارتھی جی اس بات سے انکار کر سکتے ہیں کہ آج سماج میں بھن بھن پرورتیوں کے منشیہ ہیں۔ جب ہم سمبودھن اس امر کو دیکھتے ہیں کہ سنسار میں سبھی لوگ ایک سے نہیں ہیں۔ نہ ہو سکتے ہیں۔ اتھوا سبھی کھلاڑی نہیں ہو سکتے۔ اتہ جب بھن بھن پرورتیاں منشیہ میں ہیں تو ان کے کاریہ بھی بھن بھن نشچیہ ہوں گے۔ اور ان کے پرنام سوروپ جو جیسا کاریہ کرے اسے ویسا ہی کہنے میں کیا برائی ہے؟ پھر میدھارتھی جی کا یہ کہنا کہ کسی آریہ سماجی کو براہمن کبھی نہیں کہیں گے۔ کیا ان کے کتھا سے جو ہاں یہ کہ ٹھیک ہے۔ کہ وہ براہمن کہنے سے پہلے اس میں دیا آدی گنوں کا دھیان رکھا جائے۔ اور ایسا ہی کیا بھی جاتا ہے۔ جیسا کہ شری پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے نے ٹھیک ہی "جاتی" کے اداہرن سے درشایا ہے۔ یدی ایسا نہیں کرتے۔ تو پھر یہ پرشن اٹھتا ہے کہ چکتسالیہ میں سفل کاریہ کرنے والے ویکتی کو آپ کیا سونگھا دیں گے؟ کیا اسے چکتسک اور ڈاکٹر کہنے میں بھی کوئی سماجک دھارمک برائی ہے؟ یدی ہم اس کو اس کے گن سے سمبودھت نہیں کرتے ہیں۔ تو پھر سماج کی ویوستھا ہی کیسے چلے گی؟ میدھارتھی جی سویم بھشک کا چلا رہے ہیں۔ پھر کیا ان کو ان کے اس گن سے سمبودھت نہیں کرنا چاہیے؟ اسی پرکار کیا لکڑی کا کام کرنے والے کو سُتار کہنے کی آوشیکتا نہیں؟ اسے سُتار تو کہنا ہی ہوگا۔ کوئی کہے گا۔ یہاں تو ذات پات بھی سویکار کر لی گئی۔ ذات پات کا کوڑا ہے۔ اس کا اُتّر یہ ہے کہ "گن" رکھنے والے منشیہ کی وہی اُپادھی کو بھی اسی گن سے سمبودھت کرنا بھی ٹھیک ہے۔ چاہے اس میں وہ گن نہ بھی ہو۔

پہلے ایک سمو دینا کہ اس میں کھان پان آدی کو سمت کر دینا اتیادی ہی برائیاں ویدک ورن ویوستھا میں ہیں ہی نہیں۔ ان کا دُرپیوگ اس میں سماویش ہو بھی نہیں سکتا۔ پھر اس کے بہشکار کی آوشیکتا کیوں؟

اب یہ بات رہی کہ آج کا "ہندو سماج" اس ویگیانک ورن ویوستھا انوسار نہیں چلتا۔ ٹھیک ہے۔ اس کے لیے میدھارتھی جی جیسے ودوانوں کا تو یہ کرتویہ بن پڑتا ہے۔ کہ وہ اسے ایسا کرنے کے لیے بادھیہ کریں۔ نہ کہ اسے تیاگ دیں۔

پرمادی روگی کے اپریشن کے سمے یدی کوئی ڈاکٹر روگی کے کہنے پر اور دوا ملنے پر اس کا اپریشن نہ کر اسے مرنے دیتا ہے۔ تو وہ ڈاکٹر کبھی بدھیمان نہ سمجھا جائے گا۔

میدھارتھی جی کی کچھ پنکتیاں تو اسپشٹ اور کچھ کم سے کم آریہ ویدکوں کے ہردیوں کو ایک ٹھیس پہنچانے والی ہیں۔ اور انہی پنکتیوں نے مجھے اس سمبندھ میں کچھ کہنے کے لیے بادھیہ کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں "اگر بُدھ دھرم" کے سدھانت تو ویدانوکول ہیں۔ کیونکہ بدھ بھگوان آستک اور آریہ تھے۔ میں اسی آدی بدھ دھرم کو سویکار کرنا چاہتا ہوں"۔ یہ کتنے آشچریہ کی بات ہے۔ اور دھرم آتمک ہیں۔ جب بدھ دھرم کے سدھانت ویدانوکول ہی تھے۔ تو پھر اسے ویدک دھرم سنگیا نہ دے کر بدھ دھرم کہنے کی آوشیکتا ہی کیوں پڑی؟ مان لیا کہ بدھ بھگوان آستک اور آریہ تھے۔ تو اس سے کیا ہوا؟ آخر انہیں ماننا تو پڑے گا ایک ویدک سدھانتوں کا پرچارک اور سدھارک کے روپ میں ہی۔ کیا جن سدھانتوں کا بدھ نے پرچار کیا۔ وہ ان کے اپنے ہی تھے؟ یدی تھے۔ تو وہ ویدوں کے نہیں۔ اور یدی نہیں تھے۔ تو پھر ان کو ویدانوکول کہنا ٹھیک نہیں۔ یدی وہ ویدانوکول ہیں۔ تو پھر ان کو "بدھ دھرم" کے سدھانت ہیں یہ کہنا ٹھیک نہیں۔ سوامی دیانند نے ویدک سدھانتوں کا پرچار کیا۔ پرنتو ان کی "ویدک" سنگیا ہی رہنے دی۔ دیانندی یا اپنی کوئی نہیں کی؟ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ میدھارتھی جی کے "بدھ دھرم اور ویدانوکول" ان شبدوں کا کیا تات پریہ ہے؟

جب ان کی ویدوں پر آگادھ شردھا ہے۔ وہ ان کو ایشوریہ گیان مانتے ہیں۔ پھر بدھ دھرمی کہلانے سے آپ کا کیا ارتھ ہوگا۔ اور ان جوید ایروردھی باتوں سے کیا لابھ؟ آپ آگے لکھتے ہیں۔ کہ:-

"بدھ دھرم کے دوارہ جہاں آتمک شانتی ملے گی۔ وہاں ہندو دھرم کو نشٹ کرنے کے لیے کھلا میدان ملے گا۔ کیونکہ آریہ سماجی لوگ تو ہندو بن گئے۔ . . . . میں تو ہندو دھرم کو ہستر دھرم سمجھتا ہوں۔ اس لیے میں شدھ آریہ بدھ دھرم کا پرچار چاہتا ہوں۔ جو ویدوں کے اُچیہ سدھانتوں کا پرسارک ہے۔ انیادی"

میدھارتھی جی کے "بدھ دھرم کے دوارہ آتمک شانتی ملے گی" ان شبدوں کا بھاو ہی سمجھ میں نہیں آتا۔ کیا کیول "بدھ" کہلانے سے ہی ان کو "شانتی" ملے گی؟ یدی ایسا ہی ہے۔ تو پھر بھلا کون ان کے آتما کو اشانتی میں رکھنے کا پاپ اٹھائے گا۔ اور یدی ایسا نہیں ہے۔ تو پھر آتمک شانتی کے کون سے سادھن ویدک دھرم ان کے سمکھ پرستت نہیں کرتا؟ ایشور پراپتی کی جس سے آتما کو پورن شانتی ملتی ہے۔ اُچیہ۔ مجبور کیا جاتا ہے۔ ان کے لیے کھلی پڑی ہیں۔ یہی ان کی تات پریہ اس سے یہ ہے۔ کہ جس وار کہ وانا ورن ہیں۔ وہ آج کل ہیں۔ اس میں رہنے والے (اچھوت آدمی) کشٹ میں ہیں۔ اور اس لیے انہیں ادھک مانسک کشٹ ہوتا ہے۔ اور اس کو چھوڑنے کے بعد چونکہ اس سے ان کا سمبندھ نہیں رہے گا۔ اس لیے انہیں شانتی ملے گی۔ تو میدھارتھی جی اپنے آپ کو بدھ پہلے ہی سمجھنے لگ جائیں۔ پرنتو وہ اس دانا ورن سے الگ کیسے نکل سکیں گے؟ لیکن پھر بھی یدی اس سے باہر نکل کر ہی وہ ان اچھوتوں کا اُدھار کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس میں رہ کر بھی وہ اس کے لیے سوتنتر تا سے کر سکتے ہیں۔ پھر میدان چھوڑنے سے کیا لابھ؟

آگے آپ لکھتے ہیں:-

"ہندو دھرم کو نشٹ کرنے کا کھلا میدان ملے گا۔ کیونکہ آریہ سماجی لوگ تو ہندو بن گئے"۔

اس واکیہ کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بھی بھاو یہ بتلا رہے ہیں۔ کہ وہ "بدلے کی بھاونا" سے پریرت ہیں۔ اس کے سوائے سب سے اول بات تو یہ ہے۔ کہ جو بھی آتمک شانتی" کا اچھک ہے۔ اسے دوسروں کو "نشٹ" کرنے کے لیے "کھلا میدان" تلاش کرنے کی کیا آوشیکتا ہے؟ افسوس تو یہ ہے کہ میدھارتھی جی جیسے ودوان بھی یہ نہیں سمجھتے ہیں۔ کہ "آریہ" اور "ہندو" الگ الگ نہیں ہیں۔ ان سے یہی پوچھا جائے۔ کہ ایک کٹمب میں دو چار ورتیں پیدا ہو کر یدی میلا ہو جائے۔ تو کیا پھر وہ اسے ردیہ نہیں کہیں گے؟ ہندو نام کن لوگوں کا کب اور کیسے پڑا؟ اس کا وویچن تو یہاں کرنا ویرتھ ہی ہوگا۔ پرنتو یہ تو سپشٹ ہی ہے۔ کہ جو کبھی رشی دیانند کے انوگامی پورو "آریہ" کہلاتے تھے۔ وہ ہی آریہ دیش واسیوں کے دوارہ بعد میں ہندو کہلانے لگے۔ شاید میدھارتھی جی کبھی کوئی کی ہندو غلام کافر کہلاتے۔ جو لکھے گئے۔ آریہ بنا پھر ان کو سردار کر گیا ہے۔ ان پنکتیوں کو جو سوامی جی کے بارہ میں لکھی گئی ہیں۔ بھول رہے ہیں۔ "آریہ" اور "ہندو" ہیں تو ایک ہی۔ پرنتو ان پر جو "ہندو" شبد سے میل چڑھ گئی ہے۔ اسی کو دھو کر "آریہ" کرنا ہے۔ اتہ ہندو دھرم کو نشٹ کرنے کے لیے کھلا میدان ملے گا۔ یہ واکیہ انیت "ویکھیا" اور آدیش پرد گیات ہوتا ہے۔ یدی میدھارتھی جی اپنے کرودھ کے آویش میں ہندو دھرم کو نشٹ

(باقی بر صفحہ ۱۹)

CCO. Gurukul Kangri Coll

سنسنی کی گنتی

دہلی میں اتحاد کانفرنس کا انعقاد

دہلی ۔ ۱۸ مارچ ۔ بابو راجندر پرشاد کی آمد کے ساتھ ہی پولیٹکل حلقوں میں یہ امید ظاہر کی جا رہی ہے ۔ کہ مسٹر جناح اور بابو راجندر پرشاد کے درمیان اتحاد کانفرنس کا آغاز پھر اسی جگہ سے ہوگا ۔ جہاں سے کہ گزشتہ مرتبہ ادھورا چھوڑ دیا گیا تھا ۔ اس مرتبہ اتحاد کانفرنس کے لئے لیڈران میں زیادہ سرگرمی کا اظہار کیا جا رہا ہے کیونکہ سر آغا خان اور سر فضل حسین جیسے مسلم لیڈران کی آمد کی ضرورت کو صدق دل سے محسوس کر رہے ہیں ۔ خواہ اس کے پس پشت ان کے اغراض کچھ بھی کیوں نہ ہوں ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ آج کانگریسی لیڈران کے درمیان اتحاد کانفرنس کے متعلق کئی گفت و شنید ہو رہی ہے ۔ اور بابو راجندر پرشاد کو اختیار دیا گیا ہے ۔ کہ وہ مسٹر جناح کے ساتھ جلد از جلد گفت و شنید کریں ۔ اور اگر ضرورت پڑے تو پنڈت جواہر لال نہرو کی خدمات سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے ۔ مہاتما گاندھی بھی اتحاد کانفرنس کے حق میں ہیں ۔ اور بوقت ضرورت میدان میں کودنے کو تیار ہیں ۔

انتخابات کے بعد عہدے کے سوال کا فیصلہ ہوگا

دہلی ۔ ۱۸ مارچ ۔ کل مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو کے درمیان تقریباً دو گھنٹے تک بات چیت ہوتی رہی ۔ آج پھر پنڈت جواہر لال ۔ بابو راجندر پرشاد ۔ سیٹھ جمنا لال بجاج ۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے پنڈت جی کے کمرہ میں تقریباً دو گھنٹے تک بے ضابطہ طور پر کانگریس کی آئندہ پالیسی پر تبادلۂ خیالات کیا ۔ انہوں نے پنڈت جی کو موجودہ سیاسی صورت حالات کے متعلق پوری واقفیت بہم پہنچائی ۔ اور کئی اہم مسائل جو کانگریس کے سامنے ہیں ۔ اس کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک گھنٹہ تک مہاتما جی سے بات چیت کی ۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ ابھی تک سب لیڈروں میں مکمل اتفاق رائے ہے ۔ اور اگرچہ عہدوں کے سوال متعلق ابھی کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا ۔ مگر کہا جاتا ہے ۔ کہ اسے کانگریس ورکنگ کمیٹی پر چھوڑ دیا جائے گا ۔ جو انتخابات کے بعد اس کا فیصلہ کرے گی ۔ کانگریس کے آئندہ اجلاس میں اس پر غور کیا جائے گا ۔ اس کے علاوہ کانگریس کے آئین میں بعض دیگر ترمیمات کی جائیں گی ۔ مثلاً معمولی ممبر کی کلاز اڑا دی جائے گی ۔ ڈیلیگیٹوں کی تعداد تین ہزار رکھی جائے گی ۔ اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبروں کی تعداد میں بھی کمی کر دی جائے گی ۔

دہلی میں کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس

دہلی ۔ ۱۸ مارچ ۔ آج شام کو مہاتما گاندھی ۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور بابو راجندر پرشاد میں پھر کانفرنس ہوئی ۔ جس میں اہم مسائل پر غور کیا گیا ۔ ایک سرکردہ کانگریسی لیڈر نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو کہا ۔ کہ ہم متحد محاذ قائم رکھیں گے ۔

پراسرار موٹر کی آمد

امرت سر ۔ ۱۸ مارچ ۔ آج درگیانہ مندر کے قریب اچانک ایک موٹر کار آ کر رکی ۔ دو اس میں بیٹھے ہوئے آدمی معہ موٹر ڈرائیور کے اتر کر بھاگ گئے ۔ جب رات تک کوئی شخص کار کو لینے کے لئے نہ آیا ۔ تو پولیس نے اس پر قبضہ کر لیا ۔ کار ابھی تک پولیس تھانہ میں کھڑی ہے کار کا نمبر ۸۰۱۴ پی ہے ۔ کار میں پڑے ہوئے ایک کاغذ سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ فیروز پور کی طرف سے آئی ہے ۔ پولیس اصل واقعات کو معلوم کرنے کی کوشش کر رہی ہے ۔

مصری پارلیمنٹ کے آئندہ انتخابات

قاہرہ ۔ ۱۶ مارچ ۔ ایک شاہی فرمان مظہر ہے کہ نئی پارلیمنٹ کے انتخابات ۲ مئی ۱۹۳۶ء کو ہوں گے ۔

شاہ کیرول اور مصطفےٰ کمال کی ملاقات

استنبول ۔ ۱۶ مارچ ۔ اس خبر کی سرکاری طور پر تردید کر دی گئی ہے ۔ کہ رومانیہ کے بادشاہ کیرول ترکی ری پبلک کے صدر مصطفےٰ کمال سے مشورہ ملاقات کرنے جا رہے ہیں ۔

فرانسیسی افواج کی روانگی

لنڈن ۔ ۱۷ مارچ ۔ پیرس سے آمدہ اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حکومت فرانس نے بھی رائن لینڈ میں جرمن افواج کے داخلہ سے پیدا شدہ صورت حالات سے لاپرواہی نہیں کی ۔ ایک طرح سے اسے یقین ہو چکا ہے ۔ کہ جرمنی کی موجودہ روش سے جنگ ہو کر ہی رہے گی ۔ اس نے رائن لینڈ کی سرحد کو مضبوط بنانے کے لئے مزید فوج بھیجنی شروع کر دی ہے ۔ کل پیرس میں دو ہزار فوجی اکٹھے ہوئے ۔ اور وہ مشرقی سرحد کو روانہ ہو گئے ہیں ۔ چند ہوائی جہاز اور ابھی بھیجے جانے والے ہیں ۔

"گیتا گیان امرت" لاہور کا اجراء

بھگوان کرشن چندر کے پریمی اور شریمد بھاگوت گیتا کے عقیدتمند ناظرین یہ خبر خاص خوشی کے ساتھ سنیں گے ۔ کہ "گیتا گیان امرت" کے نام سے ایک ماہوار اردو رسالہ رائے زادہ شانتی نارائن صاحب سابق ایڈیٹر "بندے ماترم" لاہور کی ایڈیٹری میں جاری ہونے والا ہے ۔ جس کا افتتاحی ایڈیشن خاص اہتمام اور شان کے ساتھ بیساکھی کے موقعہ پر شائع ہوگا ۔ سالانہ قیمت صرف ۲ ؎ اور معمولی ۔ ملنے کا پتہ ۔ منیجر "گیتا گیان امرت" سود یشی دروازہ ۔ لاہور

حکومت ابی سینیا کا تازہ اعلان

عدیس ابابا ۔ ۱۷ مارچ ۔ ایک سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے ۔ جس میں اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے ۔ کہ حبشی حکومت کا پختہ ارادہ ہے ۔ کہ جب تک ایک بھی حبشی سپاہی زندہ رہے گا ۔ لڑائی جاری رکھی جائے گی ۔ اس اعلان میں اس بات کی تردید کی گئی ہے ۔ کہ اٹلی سے مصالحت کی کوئی بات چیت ہو رہی ہے ۔ ایک قبیلہ گلاز کے ۵ ہزار افراد نے جنہیں اطالوی حکام کی طرف سے روپیہ اور اسلحہ بغاوت کرنے کے لئے دیے گئے تھے ۔ شاہ ابی سینیا کی اطاعت قبول کر لی ہے ۔ اور روپیہ اور اسلحہ ان کو دے کر حلف وفاداری لے لیا ہے ۔

جنوبی امریکہ میں طوفان

بولنس ائرس ۔ ۱۷ مارچ ۔ جنوبی امریکہ کی ریاست ارجنٹائن کے پلار نامی مقام پر ایک زبردست طوفان آیا جس میں ۱۹ اشخاص ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے ۔

میٹریکولیشن کا ریاضی کا پرچہ آؤٹ؟

جالندھر ۔ یہاں امتحان انٹرنس کے ریاضی کے پرچہ B (بی) کے آؤٹ ہو جانے کے متعلق افواہ پھیلی ہوئی ہے ۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں ۔ کہ جب ریاضی کا A (اے) پیپر مقامی گورنمنٹ ہائی سکول کے ہال میں امیدواران میں تقسیم ہوا ۔ تو ایک امیدوار نارائن پرکاش کو پرچہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی ۔ کہ اسے A (اے) کی بجائے B (بی) پیپر دیا گیا ہے ۔ اس نے فوراً اس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ سے ذکر کیا ۔ سپرنٹنڈنٹ نے پیپر واپس لے لیا اور مذکورہ امیدوار کو فوراً علیحدہ بٹھا لیا ۔ اور پرچہ اپنے قبضہ میں کر لیا اور کنٹرولر آف یونیورسٹی (پنجاب) کو بذریعہ تار معاملہ کی اطلاع دے دی ۔ چنانچہ با وزن سنگھ اسسٹنٹ کنٹرولر پنجاب یونیورسٹی وہاں بھیجے گئے ہیں ۔ اور معاملہ کی خفیہ تحقیقات کر رہے ہیں ۔

شہنشاہ ابی سینیا کا تازہ حکم

شہنشاہ ابی سینیا نے سخت حکم جاری کر رکھا ہے ۔ کہ اگر کسی غیر ملکی کے جان و مال کو کسی شخص نے ذرا بھی نقصان پہنچایا ۔ تو نقصان پہنچانے والے کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا ۔

ضمانت کی طلبی کے احکام واپس

کلکتہ ۔ ۱۸ مارچ ۔ گورنمنٹ بنگال نے روزانہ پنجابی اخبار "دیش درپن" اور راوی پریس سے ضمانت طلب کی تھی ۔ اب ضمانت طلبی کے احکام واپس لے لئے گئے ہیں ۔

۴۲ سال کا گونگا بولنے لگ گیا

آگرہ ۔ ۱۶ مارچ ۔ آگرہ کے نزدیک موضع بٹیسری راگیا سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ ٹھاکر جیت سنگھ کا بھائی پچھلے ۴۲ سال سے بالکل گونگا تھا ۔ اور اشاروں سے اپنے خیالات کا اظہار کرتا تھا ۔ جو لوگ اس کی بیماری کی حماقت کی حمایت کرتے ہیں ۔ وہ ابھی تک موجود ہیں ۔ مگر ۴ مارچ کو اچانک ہی اس نے بولنا شروع کر دیا ۔ کچھ عرصہ سے اس کا یہ کام تھا ۔ کہ سادھو مہاتما جو اس گاؤں میں آتے ان کی خدمت کرتا تھا ۔ اسے بولتے ہوئے دیکھنے کے لئے اس پاس کے علاقہ سے لوگ ہزاروں کی تعداد میں اس گاؤں میں آ رہے ہیں ۔ اس کا بیان ہے ۔ کہ یہ سب کچھ سادھو مہاتماؤں کی کرپا سے ہوا ہے ۔ اس کا ارادہ ہے ۔ کہ آئندہ اسی طرح سادھو مہاتماؤں کی خدمات سر انجام دیتا رہے ۔

...idwar. Digitized by eGangotri

کیا نیا وائسرائے مہاتما گاندھی سے ملاقات کریگا؟

کلکتہ ۱۷ مارچ یونائیٹڈ پریس کو نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ نئے وائسرائے لارڈ لنلتھگو ہندوستان میں آمد پر سب سے پہلا کام یہ کریں گے۔ کہ مہاتما گاندھی سے آزادانہ طور پر بات چیت کریں۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ بات چیت ۱۹۳۶ء میں ملک معظم کی ہندوستان میں آمد اور دیگر متعلقہ امور کی طرف انڈین نیشنل کانگرس کے رویہ پر مرکوز ہوگی۔ اس کو ڈر کھایا ہے۔ کہ شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کے پرتپاک خیر مقدم کے لئے خوشگوار فضا پیدا کی جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۹۲۱ء میں پرنس آف ویلز کے دورہ کے متعلق کانگرس کی طرف سے ہندوستان بھر میں بائیکاٹ کی ناخوشگوار یاد کے پیش نظر حکام یہ نہیں چاہتے۔ کہ اس امر کا اطمینان کئے بغیر ملک معظم کو ہندوستان میں آنے کا مشورہ دیں۔ کہ ان کی آمد پر کوئی مخالفانہ یا ناموزون مظاہرہ نہیں کیا جائے گا ؏

کارڈ کی قیمت دو ۲ پیسہ کرنیکی تحریک

نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انڈی پنڈنٹ پارٹی نے میٹنگ کرکے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کارڈ کی قیمت آدھ آنہ کئے جانے کی تحریک کی حمایت کی جائے۔ اور نمک پر محصول کے متعلق ترامیم کی مخالفت کی جائے۔ کانگرس پارٹی نمک کے محصول کی منسوخی اور محصول بارہ آنے کرنے کی دو تحریکیں پیش کرے گی۔ کارڈ کی قیمت دو ۲ پیسے کرنے کی تحریک کے حامیوں کا خیال ہے۔ کہ اگلے سال گورنمنٹ کی آمدنی میں بھاری اضافہ ہو جائے گا۔ کیونکہ برما جہاں یہ محکمہ بھاری خسارہ برداشت کر رہا ہے۔ ہندوستان سے علیحدہ ہو جائے گا ؏

ہو رہی ہے۔ جس میں اس بات پر غور کیا جائے گا۔ کہ یورپ کو جنگ کے پنجہ سے کس طرح بچایا جا سکتا ہے؟ مہاتما گاندھی کو بھی اس کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ اور ان پر اس بات کا زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ اس ڈیپوٹیشن میں شامل ہوں۔ جو جنگ کے خلاف پرچار کرنے کے لئے مختلف ممالک کا دورہ کرنے والا ہے ؏

میڈیکل ریسرچ کے لئے دان

کلکتہ۔ مہاراجہ ہولکر والئے اندور نے انڈین میڈیکل ریسرچ انسٹیٹیوٹ کو میڈیکل ریسرچ کے لئے ایک ہزار روپیہ دان دیا ہے ؏

جو تقریباً پانچ سیکنڈ رہا۔ ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی آواز بھی آئی۔ دروازے اور کھڑکیاں ہلنے لگے۔ اور لوگ فوراً جاگ اٹھے۔ کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا ؏

برمی شہزادی کی رسم تدفین

رنگون ۱۶ مارچ۔ برما کی چوتھی شہزادی کے جو مرحوم شاہ تھیباکی لڑکی تھی۔ اور جس کی حال ہی میں موت ہوئی ہے۔ خاوند نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ کہ شہزادی کے جنازہ کے اخراجات کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ منظور کیا جائے۔ شہزادی کی لاش عنقریب رنگون لائی جائے گی۔ جہاں اس کی رسم تدفین ادا کی جائے گی ؏

عدیس ابابا خالی ہو رہا ہے

عدیس ابابا ۱۵ مارچ۔ اطالوی افواج بارشوں کے شروع ہونے سے پہلے ابی سینیا کے بہت سے علاقہ پر قبضہ کر لینے کے لئے آگے بڑھ رہی ہیں۔ عدیس ابابا پر بم باری کرنے کے لئے بہت سے ہوائی جہاز بھیجے جا رہے ہیں۔ شہر خالی کیا جا رہا ہے۔ جنگ میں اس وقت تک ۶۰ ہزار حبشی ہلاک ہو چکے ہیں ؏

لنڈن میں جنگ کیخلاف کانفرنس

ڈیلی ایکسپریس کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ لنڈن میں اپریل میں ایک کانفرنس جنگ کے خلاف

پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے نئے ڈپٹی سیکرٹری

نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ میجر بی۔ گلینسی کو حکومت آف انڈیا کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے عہدہ ڈپٹی سیکرٹری شپ کا چارج لے لیا ہے۔ میجر برائر رخصت پر روانہ ہو گئے ہیں ؏

سودیشی نمائش کا افتتاح

نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ بابو راجندر پرشاد اور پنڈت جواہر لال نہرو نے مسٹر شنکر لال بینکر کو اطلاع بھیجی ہے۔ کہ اگر گاندھی جی کی صحت نے اجازت دی۔ تو وہ ۲۸ مارچ کو نمائش کا افتتاح کرنے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں ان سے خاص طور پر یہ درخواست کی گئی ہے۔ کہ کوئی مظاہرہ نہ کیا جائے۔ تاکہ ان کی صحت پر اثر نہ پڑے ؏

ہندو مہا سبھا کی ورکنگ کمیٹی

نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ ہندو مہا سبھا کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۲ مارچ کو ہونے والا ہے۔ جس میں دیگر امور کے علاوہ بہاول پور اور دیگر مسلم ریاستوں کی صورت حالات اور اچھوت ادھار کے کام کی رفتار پر غور کیا جا رہا ہے۔ پنڈت مدن موہن جی مالویہ بھی میٹنگ میں شامل ہو رہے ہیں ؏

ایورسٹ مہم کی روانگی

کالمپانگ ۱۶ مارچ۔ ایورسٹ مہم کے لیڈر مسٹر رٹلج اور دیگر ممبر آج بعد دوپہر کو گنگٹاک کو روانہ ہو گئے ؏

دیانند آیورویدک کالج کا جلسہ تقسیم انعامات

دیانند آیورویدک کالج کا جلسہ تقسیم انعامات ۲۲ مارچ کو ۴ بجے شام کے دھنونتری پارک میں ہوگا۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا والے ڈیلی میں اور انعامات تقسیم کریں گے ؏

مہاراجہ سر کشن پرشاد ابھی ریٹائر نہیں ہوں گے

نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس افواہ میں کوئی صداقت نہیں۔ کہ مہاراجہ سر کشن پرشاد وزیر اعظم ریاست حیدرآباد نے نظام صاحب سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ انہیں اپنے عہدہ سے سبکدوش کر دیں۔ مہاراجہ صاحب کی صحت اچھی ہے۔ اور وہ اس وقت تک اپنے فرائض کو سر انجام دیتے رہیں گے۔ جب تک کہ نظام صاحب ان سے کہیں گے ؏

کوئٹہ میں پھر زلزلہ

کوئٹہ ۱۶ مارچ۔ آج رات کے ۳ بج کر ۷ منٹ پر زلزلہ کا زبردست جھٹکا آیا

مہتہ جیمنی جی کا دھرم پرچار

ماہ فروری کے پہلے دو ہفتوں میں مہتہ جیمنی جی نے صوبہ بہار میں پرچار کیا۔ آپ نے عیسائی لوگوں کی سرگرمیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ان کے صرف رانچی میں تین بڑے مشن عرصہ دراز سے کام کر رہے ہیں۔ یہاں پر رومن اور دوسری جماعتوں کے لوگ بہتیرے عیسائی بن چکے ہیں۔ آپ نے تینوں مشنوں کے علیحدہ علیحدہ ہسپتال۔ سیکنڈری سکول۔ بڑے بھاری گرجا گھر۔ پریس اور سنستھائیں دیکھیں۔ اور جو ٹھوس کام عیسائی لوگ بہار میں کر رہے ہیں۔ اور ان کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے آپ نے متعدد اخبارات کو مضامین بڑے اثر والے لکھے۔ تاکہ ہندو بیدار ہوں۔ اور اپنی رکھشا کر سکیں۔ رانچی میں آپ نے بڑے ادھکاری اشخاص اور پربھاؤ شالی ویاکھیان دئے۔ آریہ سماج کا حال کبھی کچھ ابھرا ہوا تھا۔ لیکن سماج جو بہت سنگھٹل ہے۔ وہاں کے پانڈو لوگوں نے آریہ سماج مندر بنانے دینے کا بہت سندر کاوٹیں پیدا کیں۔ آپ نے ویاکھیانوں سے آریہ پرچارکوں میں روح پھونک دی۔ وہاں آپ نے تین ویاکھیان دئے۔ ڈالٹن گنج میں بھی تین ویاکھیان دئے۔ بھی آپ نے چند لیکچر دئے۔ اب آپ گوالیار کے ضلع گونا ڈسٹرکٹ ایجنسی میں پرچار کرنے جا رہے ہیں۔ وہاں سے گوروکل کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے جائیں گے۔ اس کے بعد آپ پنجاب جانے رکھتے ہیں۔ آپ نے ۱۵ فروری سے فروری تک ۱۴ ویاکھیان دئے۔ جن کا اچھا پربھاؤ پڑا ؏

(روشن لال آریہ)

بے شمار خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے

ہر ایک کا لب لباب یہ ہے۔ کہ انسانی زندگی کے لئے آتنک نگرہ گویا آب حیات ہیں۔ قبض۔ بدہضمی۔ خون کی خرابی۔ دل و دماغ اور معدہ کا ضعف دور کرنا ان کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ آپ بھی آزما کر ان کی تصدیق کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں عہ۔ ۵ ڈبیاں للعہ

اسی طرح طلاء اچی کرن کا استعمال کرکے ہزارہا اشخاص پوری مردمی حاصل کر چکے ہیں۔ ایک مریض کے لئے صرف ایک شیشی کافی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ۔ مزید آگاہی کے لئے کتاب کام شاستر مفت طلب کریں۔ پتہ۔ آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر۔ کاٹھیاواڑ۔ ایجنٹ۔ لالہ جگت رام ترمیا اینڈ سنز شوز منڈی لاہور

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کو شرطیہ دور کرنے والی لاثانی دوا

"اکسیر بواسیر" (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے۔ استعمال سے مسوں کا درد۔ کھجلی۔ خون کا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ محصول ۸؍ گارنٹی۔ اگر ۱ سال کے اندر بواسیر کا دورہ ہو جائے تو مزید دوائی مفت

(نوٹ) اس سے اعلیٰ دوائی بتلانے والے کو دو صد روپیہ انعام

مینیجر کیلاش فارمیسی

ضلع فیروزپور۔ پنجاب

پرکاش لاہور

۱۰ جیٹھ سمت ۱۹۹۳

ناسک کے پورانک گڑھ پر دھاوا

سناتن دھرمی لیڈر نے سناتن دھرم کے گڑھ پر دھاوا بول دیا۔ پوجیہ مالویہ جی سناتن دھرم کے گڑھ اور ہندوؤں کے مشہور تیرتھ ناسک میں تشریف لے گئے ہیں۔ تاکہ وہاں کے قدامت پسند سناتن دھرمیوں کی طرف سے وہاں کے اچھوت ہندوؤں پر جو اتیاچار ہو رہے ہیں۔ ان کی تلافی کرا سکیں۔ اور سناتن دھرمی پنڈتوں کو سمجھا سکیں۔ کہ جس راہ پر تم چل رہے ہو۔ وہ غلط ہی نہیں بلکہ ہندو دھرم کے لئے ہانی کارک ہے۔ ناسک کے تمام ہندوؤں نے مالویہ جی کا سواگت کیا۔ اور گرمجوشی سے سواگت کیا۔ ہزاروں لوگ ان کے درشنوں کے لئے ریلوے سٹیشن پر پہنچے۔ پبلک کی طرف سے جو ایڈریس انہیں پیش کیا گیا۔ وہ ایک دو نہیں۔ بلکہ ۳۰۰ سوسائیٹیوں کی طرف سے تھا۔ لیکن کٹر پنتھیوں کو مالویہ جی کی کوشش جو وہ ہندو سوسائٹی کو تباہی سے بچانے کے لئے کر رہے ہیں۔ ایک آنکھ نہ بھائی۔ انہوں نے ان کا اپمان کیا۔ جب وہ تقریر کر رہے تھے۔ تو شور مچانے کی کوشش کی۔ ان کے کار کو روک لیا۔ لیکن چونکہ مالویہ جی کے مداحوں کی تعداد ان کے مخالفوں کی تعداد سے کہیں زیادہ تھی۔ اس لئے مخالف ان کا کچھ بگاڑ نہ سکے۔ ان کے ساتھ یہ شرمناک سلوک کیوں روا رکھا گیا؟ اس لئے کہ انہوں نے لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں اچھوت ہندوؤں کو اپنی جاتی اور اپنے دھرم کے لئے بچانے کی کوشش کی۔ ڈاکٹر امبیدکر کا واقعہ ہمارے سامنے ہے۔ وہ اچھوتوں کو یہ اپدیش دے رہے ہیں۔ کہ ہندو دھرم کو چھوڑ کر کسی اور دھرم کی شرن لو۔ ڈاکٹر صاحب کی اس دھمکی سے ہندو دھرم کے دردی ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ایسی حالت میں مالویہ جی کے ہردیہ میں یہ شبھ سنکلپ پیدا ہوا۔ کہ وہ اچھوت بھائیوں کو غیروں کے دام تزویر میں پھنسنے سے بچائیں۔ ناسک میں پبلک تقریر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا۔ کہ مسلمان اور عیسائی اچھوتوں کے جھگڑے میں کیوں دخل دیتے ہیں؟ ان کو اس سے کیا واسطہ؟ یہ ہمارا خانگی جھگڑا ہے۔ ہم اسے خود نبٹا لیں گے۔ وہ دخل در معقولات کیوں کرتے ہیں؟ کوئی کٹر پنتھی بتلائے کہ مالویہ جی نے کیا قصور کیا۔ جو یہ کہا۔ پھر انہوں نے سناتن دھرمی پنڈتوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ کیا یہ ایک حقیقت نہیں۔ کہ ہمارے شاستروں کے انوسار ہم اس وقت ایک شودر راجیہ میں رہ رہے ہیں۔ اگر ایک شودر راجیہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کو ان کے تمام حقوق مل سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اچھوت ہندوؤں کو نہ ملیں۔ انہوں نے ان سے اپیل کی۔ کہ اچھوت ہندوؤں کے لئے مندروں کے دروازے، مدرسوں اور سکولوں کے دروازے کھول دو۔ سڑکوں پر چلنے اور کنوؤں پر سے پانی بھرنے کی کوئی مخالفت نہ ہو۔ قدامت پسند پنڈتوں کو مالویہ جی کی یہ بات پسند نہ آئی۔ انہوں نے شاستر ارتھ کا چیلنج دیا۔ جسے مالویہ جی نے منظور کر لیا۔ چنانچہ شاستر ارتھ ہوا۔ پنڈت مالویہ جی کی منڈلی کا پکش یہ تھا۔ کہ ہمارے شاستروں میں ورتمان چھوا چھوت نہیں۔ اور سناتنی پنڈتوں کا یہ کہنا تھا۔ کہ ہے۔ پنڈت مالویہ جی کی وجے ہوئی۔ اس نے کٹر پنتھیوں کو [illegible] کر دیا۔ اور وہ تشدد پر اتر آئے۔

[illegible] نظارہ بھی ہم نے آنکھوں سے دیکھنا تھا۔ کتنا آنند مئے درشیہ ہے۔ کہ سناتنی پنڈت سناتنی پنڈتوں سے شاستر ارتھ کر رہے ہیں۔ اس وشے پر کہ آریہ دھرم میں چھوا چھوت کے لئے کوئی استھان ہے یا نہیں؟ لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے افسوس بھی ہے۔ اور وہ یہ۔ کہ جو کام آریہ سماج کر رہا تھا وہ اس کے ہاتھ سے نکل رہا ہے۔ آریہ سماج نے اپنے جنم دن سے مظلوموں کی فریاد کو سننا اپنا [illegible] سمجھا ہے۔ پترت آتماؤں کو شانتی دینا اس کا لکشن رہا ہے۔ اسی لئے اس نے [illegible] آگے کھولے۔ اور ودھواؤں کے لئے ودھوا آشرم۔ جب کبھی قحط پڑا۔ [illegible] مصیبت زدگان کی امداد کو پہنچا۔ جب اس نے دیکھا۔ کہ ہندو سوسائٹی [illegible] بھائیوں پر اتیاچار کر رہی ہے۔ تو اس نے اچھوت ادھار کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ [illegible] جب کہ کسی کو اس کام کا نام تک لینے کی جرأت نہ تھی۔ اس کے لئے اس نے

بہت سے کشٹ اٹھالے۔ کسی اچھے کاریہ کے لئے کشٹ اٹھانا بڑا آنند مئے ہوتا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ہاتی آگ میں چلنے کا جو شبھ سنکلپ آریہ سماج نے بنا رکھا ہے۔ اس پر قائم رہے۔ یہ فخر اسے ہی رہے۔ کہ وہ دین ہین پرشوں کی سہایتا کرتا ہے۔ یہ گورو اسے ہی پراپت رہے۔ کہ وہ سنسار سے اتیاچار کو مٹانے کا یتن کر رہا ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ گالی کھانا۔ اینٹ اور پتھر کھانا اور ہر ممکن طریق سے ستائے جانا آریہ سماج کے لئے مخصوص رہے۔ کیونکہ جتنا زیادہ تیاگ کوئی شخص یا سوسائٹی سچائی کے پرچار کے لئے کرتی ہے۔ اتنا ہی زیادہ اس کا پرچار ہوتا ہے۔ آریہ سماج جتنا پھیلا ہے۔ اپنے تیاگ کی وجہ سے۔ مختلف موقعوں پر مختلف سوسائیٹیوں کی طرف سے اسے کشٹ دئے گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ عوام کی ہمدردی اس کے ساتھ بڑھتی گئی۔ اور آج یہ حالت ہے۔ کہ پنجاب کا میدان سر ہو چکا ہے۔ یہاں اچھوتوں کے ساتھ زبانی ہی نہیں۔ بلکہ عملی ہمدردی کا اظہار بھی برا نہیں سمجھا جاتا۔ کسی کو برادری سے اس لئے خارج نہیں کیا جاتا۔ کہ اس نے کسی اچھوت کے ہاتھ کا پانی پی لیا ہے۔ یا کسی اچھوت کے ہاں کھانا کھا لیا ہے۔ پنجاب میں اچھوتوں کے ساتھ رشتے ناطے بھی ہوئے۔ لیکن برادری نے کوئی مخالفانہ کارروائی نہیں کی۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ اچھوت ادھار جیسے شبھ کاریہ کے لئے تیاگ کرنا یا کشٹ اٹھانے کا گورو آریہ سماج کے ہاتھ سے نکل رہا ہے۔ میں خوش ہوتا اگر ناسک میں پنڈت مالویہ جی کے استھان میں شری نارائن سوامی پردھان سارودیشک سبھا۔ سوامی شردھانند یا سوامی سوتنترانند جیسے کسی آریہ سنیاسی کا اپمان ہوتا۔ انہیں تقریر کرنے سے روکا جاتا۔ یا ان کے متعلق کسی اور پرکار کا انوچت ویوہار کیا جاتا۔ وہ دن آریہ سماج کے لئے گورو سے سر اٹھانے کا دن ہوتا۔ لیکن یہ حالت تو تب ہوتی۔ جب آریہ سماج پہلے کی طرح گورو بالعیڈر ہوتا۔ اچھوت ادھار کے میدان میں وہ برسوں تک مسلم لیڈر رہا ہے لیکن آج یہ میدان اس کے ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔ کاش اگر اس وقت شری سوامی شردھانند جی زندہ ہوتے۔ ان میں یہ وصف تھا۔ کہ جب کبھی ضرورت دیکھتے تھے۔ میدان میں کود پڑتے تھے۔ اگر اس وقت ہوتے۔ تو یقیناً آگے ہوتے۔ اور آریہ سماج کی طرف سے اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے۔ لیکن اگر کوئی ایک شخص ان کا استھان نہیں لے سکتا۔ تو کئی مل کر تو لے سکتے ہیں۔ مختلف پرانتوں میں آریہ پرتی ندھی سبھائیں تو موجود ہیں۔ ان کے اوپر سارودیشک سبھا بھی ہے۔ یہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے کر کچھ نہ کچھ تو کر سکتی ہیں۔ لیکن میں افسوس سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ اس سلسلہ میں جو کام ہونا چاہئے تھا۔ نہیں ہوا۔ سارودیشک سبھا نے بے شک کچھ دلچسپی لی ہے۔ لیکن معاملہ کی نزاکت اس سے بہت زیادہ دلچسپی کا تقاضا کرتی ہے۔ اور میری تو پوزیشن ہی مختلف ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج اس کام کے لئے سب سے یوگیہ ہے۔ اس لئے اسے سب سے زیادہ دلچسپی لینی چاہیئے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ دھرم منشیہ ماتر کے لئے ہے۔ اس کی نظر میں بڑے چھوٹے اور امیر غریب کی کوئی تمیز نہیں۔ امیر بھی اس کے چشمہ فیض سے اسی طرح پیاس بجھا سکتے ہیں۔ جس طرح غریب۔ لیکن ایک لحاظ سے دھرم امیروں کی نسبت غریبوں کے لئے زیادہ ہے۔ اس لئے کہ وہ محتاج ہیں۔ نسہاروں کی سہایتا کرنا دھرم کا پرم کرتویہ ہے۔ دینوں کو اٹھانا اور مظلوم کی رکھشا کے لئے ظالم کے سامنے سینہ سپر ہو کر کھڑا ہو جانا دھرم کا کام ہے۔ جو دھرم یہ کام سرانجام نہیں دیتا۔ میں اسے اس پوتر نام کا ادھیکاری نہیں سمجھتا۔ اچھوت ادھار کا کام جس بھی درشٹی سے دیکھا جائے۔ ایک پنیہ ہے۔ چاہے دیش ہت کی درشٹی سے دیکھا جائے۔ اور چاہے وشو پریم کی درشٹی سے۔ یہ کاریہ نہایت ہی آوشیک ہے۔ منشیہ ماتر کے ایک بڑے حصہ کو اٹھانے سے بڑھ کر اور کون سا نیک کام ہو سکتا ہے؟ آریہ سماج نے اور جتنے کام اپنے ہاتھ میں لے رکھے ہیں۔ وہ مبارک ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ وہ نہ کرے۔ لیکن یہ ضرور کہتا ہوں۔ کہ اچھوت ادھار کے مقابلہ میں کوئی بھی کام زیادہ ضروری نہیں۔ اگر یہ سچ ہے۔ کہ دیا دھرم کا ایک آوشیک انگ ہے۔ تو اچھوت ادھار سے بڑھ کر دیا کا کام کہاں سے ملے گا؟ یہ کام اپنا مقصود رکھتا ہے۔ اسے سمجھنے کے لئے اچھوتوں کے نزدیک آنے کی ضرورت ہے۔ ذرا ان دیہات میں جاؤ۔ جہاں اچھوتوں کو عام کنوؤں سے پانی بھرنے کی اجازت نہیں۔ انہیں اپنی پیاس بجھانے کے لئے ان جگہوں سے پانی لینا پڑتا ہے۔ جہاں سے حیوان پانی پیتے ہیں۔ ہندو اور مسلمان ہر روز یہ نظارہ دیکھتے ہیں۔ لیکن انہیں رحم نہیں آتا۔ انہیں افسوس نہیں ہوتا۔ اور وہ اپنے ان پس ماندہ بھائیوں کے ساتھ انسانوں کا سا سلوک کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ مسلمان ان کے ساتھ ایک ہی

...ollection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صورت میں اُن سے انسانوں کا سلوک کر سکتے ہیں۔ اگر وہ مسلمان ہو جائیں۔ اُن کی نظر میں پڑھنا لکھا ہونا ہے بہ نسبت سے صرف شودر کا ناطہ کہیں زیادہ ضروری ہے۔ آریہ سماج کی موجودگی میں اگر ایک صفائی بھی ایسا ہے۔ جہاں انسانوں کو حیوانوں کے ساتھ پانی پینا پڑتا ہے۔ تو سمجھو۔ کہ اس نے اپنے کرتویہ کا پالن نہیں کیا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کا آتما بیدار ہو۔

پچھلے دنوں میں اس لئے اس میدان میں شاندار کام کیا ہے۔ لیکن اب وہ سو رہا ہے۔ دوسرو کو جگا کر خود سو گیا ہے۔ اب اچھوت اُدھار کا میدان مہاتما گاندھی کے ہریجن سیوک سنگھ کے ہاتھ میں ہے۔ جنہیں اس کام سے دلچسپی ہے۔ جو اپنا تن۔ من اور دھن اس پوتر کاریہ میں لگانا چاہتے ہیں وہ اب آریہ سماج کے پاس نہیں آتے۔ بلکہ ہریجن سیوک سنگھ کے پاس جاتے ہیں۔ اور اب تو پنڈت مالویہ جی بھی اس میدان میں کود پڑے۔ مہاتما گاندھی کے ہریجن سیوک سنگھ سے کوئی بچ نکلا۔ تو اُن کے ہاتھ چڑھ جائے گا۔ وقت ہے۔ کہ آریہ سماج اپنی سستی کو خیر باد کہہ کر ایک بار پھر اپنا وہ سمّان گرہن کرے۔ جو کسی وقت اس کا تھا۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ میرے بھائی ماسٹر گوبند رام جی ایڈووکیٹ لائل پور نے کونی کے اچھوت بھائیوں کے اُدھار کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اب وہ اپنی ساری شکتی اس کام میں لگا دیں گے۔ پہلے بھی یہ کام اُن کے ہم وطن مہتہ جیمنی نے شروع کیا تھا۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر دوسرے اضلاع کے آریہ بھائی اپنے ہاں کے اچھوتوں کی خبر لیں۔ تاکہ نہ صرف یہ کہ وہ اغیار کے پنجہ سے محفوظ ہو جائیں۔ بلکہ ہم وہ فرض ادا کر سکیں۔ جو انسانیت کے ناطہ ہم پر عاید ہوتا ہے۔ میرا یہ وشواس ہے۔ اور اسے میں کئی بار پرگٹ کر چکا ہوں۔ کہ آریہ سماج اس کام کو سب سے اچھی طرح سر انجام دے سکتا ہے اور اسی لئے میں بار بار اسے دعوت دے رہا ہوں۔ لیکن اگر اس میں شکتی نہیں رہی۔ یا وہ دوسرے کاموں میں اس قدر اُلجھا ہوا ہے۔ کہ اس کام کے لئے اسے فرصت نہیں۔ تو کوئی اور سوسائٹی یہ کام کرے۔ یہ کام تو ہونا ہی چاہئے۔ انسانیت کا تقاضا پورا ہونا ہی چاہئے۔ جن ظالمانہ رواجات نے انسانوں کو حیوان بلکہ حیوان سے بھی بدتر بنا رکھا ہے۔ اُن کا قلع قمع ہونا ہی چاہئے۔ مجھے خوشی ہوگی۔ اگر آریہ سماج کے ہاتھ سے ہو۔ تب ہی مجھے یہ تسلی تو ہوگی۔ کہ آریہ جاتی اور آریہ دھرم کے نام پر جو یہ کلنک صدیوں سے چلا آ رہا ہے۔ اور جس کے لئے شاستروں میں مطلقاً کوئی ودھان نہیں وہ تو مٹا ؛؛

(کرشن)

میں صرف اتنا چاہتا تھا۔ کہ کوئی ودوان ورش میں ایک بار مختلف شہروں میں جائے۔ اور آریہ سماج کا سندیش ودوانوں اور ودیارتھیوں تک پہنچائے۔ ایک ورش کے خرچ کے لئے میں نے روپیہ بھی جمع کر دیا تھا۔ وہ روپیہ اس وقت تک سبھا میں موجود ہے۔ میں خوش ہوں گا کہ اگر اس سلسلہ میں کوئی تحریک ہو جو روپیہ پڑا ہے۔ اُسے کام میں لایا جا سکتا ہے۔ اور ضرورت ہو۔ تو اور روپیہ بھی جمع ہو سکتا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکت پرانت کے پردھان منشی مدن موہن سیٹھ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کے سامنے یہ تجویز پیش ہے۔ اُنہوں نے پنڈت چموپتی جی کو لکھا بھی ہے۔ کہ وہ پہلے ورش کے ویاکھیان تیار کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر لیں۔ لیکن پنڈت جی نے علالت کی بنا پر اس بار معذرت چاہی ہے۔ وہ کوئی اور انتظام کریں گے۔ لیکن اگر پنڈت گورودت کے نام پر کوئی لیکچر شپ قائم کرنا ہو۔ تو یہ کام پنجاب کا آریہ سماج ہی کر سکتا ہے۔ پنڈت جی کی برسی آ رہی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر اس سلسلہ میں یہ بھی سنکلپ کر لیا جائے۔ لیکن یہ ورش تو گیا۔ اس لئے اب اگلے ورش کے لئے ہی پربندھ ہو سکتا ہے۔ یہ کام کسی کے بھی سپرد کیا جائے۔ اسے تیار ہونے کے لئے کئی ماس لگیں گے۔ اس سمبندھ میں مختلف شہروں میں جانے کا کام موسم سرما میں ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اگر آج کسی کو یہ کام سونپا جائے۔ تو اگلی جنوری یا فروری تک یہ ویاکھیان تیار ہو سکتے ہیں +

دوسری جماعتوں کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ کوئی نہ کوئی عیسائی پادری ہر سال ولایت سے یہاں آتا ہے۔ اور ویاکھیان دیتا ہے۔ وہ ویاکھیان پھر کتاب کی صورت میں چھپ جاتے ہیں۔ اسی طرح دو تین ورش ہوئے۔ سر ڈاکٹر محمد اقبال نے ہندوستان کے مختلف شہروں میں اسلام کے متعلق پانچ چھ ویاکھیان دیئے تھے۔ وہ ویاکھیان بھی کتاب کی صورت میں چھپ چکے ہیں۔ آریہ سماج اس وقت تک اس میدان میں بہت پیچھے ہے۔ کاش اگر وہ اب ہی اس کمی کو پورا کر دے ؛؛

(کرشن)

پنڈت گورودت کی یاد

آریہ سماج نے گورودت کو بھلا دیا۔ یہ بھلانے والی چیز نہ تھی۔ لیکن جب آریہ سماج اور بہت سی چیزوں کو بھلا رہا ہو۔ تو کیا تعجب ہے۔ جو گورودت کو بھلا دے۔ وہ تو لیکھرام اور شردھانند جیسے شہیدوں کو بھی بھلاتا نظر آتا ہے۔ اُن کی برسی پر جو جلسے ہوتے ہیں۔ کوئی اُن میں شریک ہو کر دیکھے۔ تو اُسے معلوم ہو۔ کہ آریہ سماج کو اُن کی کتنی یاد ہے ؛؛

پنڈت گورودت نے آریہ سماج کی بے نظیر خدمت کی ہے۔ لیکن یہ امر تسلیم کرنے میں اُن کا اپمان نہیں۔ کہ پنڈت لیکھرام اور سوامی شردھانند کی موت نے اُنہیں ایک نرالا درجہ دے دیا ہے۔ پنڈت گورودت آریہ سماج کے لئے جیتے رہے۔ اور اُسی طرح جیتے۔ جس طرح کوئی شہید کسی چیز کے لئے جیتے ہیں۔ ایک طرح سے وہ مرے بھی آریہ سماج کے لئے۔ کیونکہ اگر وہ اپنی صحت کا خیال رکھتے۔ تو اُنہیں جوانی میں ہی اس سنسار سے رخصت نہ ہونا پڑتا۔ اُنہیں آنے والے نتیجہ سے خبردار کیا گیا۔ اُن سے یہ منت کہا گیا۔ کہ آپ اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ آپ کی زندگی آریہ سماج کے لئے بڑی قیمتی ہے۔ اس لئے کچھ دن آرام کر لیں۔" لیکن اُنہیں آریہ سماج کی دھن نچلا کہاں بیٹھنے دیتی تھی۔ بیماری کی حالت میں بھی وہ کام کرتے رہے۔ بیماری کے دنوں میں ضرورت پڑنے پر لمبی لمبی بحثیں بھی کر لیتے تھے۔ غرض یہ کہ اُنہوں نے آریہ سماج کی خاطر اپنی زندگی کو خطرہ میں ڈالا۔ باوجود اس کے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ پنڈت لیکھرام اور سوامی شردھانند کی موت ایک نرالی حیثیت رکھتی تھی ؛؛

پنڈت گورودت کی موت شہیدوں کی موت نہ تھی۔ لیکن اُن کی زندگی یقیناً شہیدوں کی سی تھی۔ اور اسی لئے آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ اُن کی یاد کو تازہ رکھے۔ کالج اور گورودکل کے اختلافات ہٹ رہے ہیں۔ لیکن آریہ سماج کے دو بھاگ اس وقت تک موجود ہیں۔ اس لئے یہ کہنا نامناسب ہو گا۔ کہ جو پارٹی اس وقت "گورودکل پارٹی" کے نام سے مشہور ہے۔ اُس کے حقیقی جنم داتا پنڈت گورودت تھے۔ اُنہوں نے سب سے پہلے یہ مطالبہ کیا۔ کہ دیانند کالج کو ایک سادھارن سکول نہ بنایا جائے۔ بلکہ اس میں سنسکرت کو وشیش پردھانتا دی جائے۔ اسے حقیقی معنوں میں دیانند ویدک کالج بنایا جائے۔ یونیورسٹی سے سمبندھت ہونے کی وجہ سے دیانند کالج پنڈت گورودت کی آشاؤں کو پورا نہ کر سکا۔ اس لئے کچھ ورشوں کے بعد آریہ سماج کو گورودکل کھولنا پڑا۔ گورودکل نے پنڈت جی کی آشاؤں کو بھی پورن کیا ہے یا نہیں۔ اور اگر وہ زندہ ہوتے۔ تو اس کے متعلق کیا سمّتی ظاہر کرتے؟ اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اتنا سپشٹ ہے۔ کہ آریہ سماج کی ہر ایک سنستھا کو آریہ سماج کے اُدیش کو پورا کرنے کا سادھن بنانے کا خیال پہلے اُنہوں نے ہی پیدا کیا۔ اور جو لوگ اس وقت اُن کی نیتی سے نراش ہو کر پرچار پر زیادہ زور دے رہے ہیں۔ اُنہیں اُن کا ہی جانشین سمجھنا چاہئے۔ اُن کی زندگی نوجوانوں کے لئے ایک وشیش سندیش رکھتی ہے جس طرح دنیا بھر کے مہان پرشوں کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ان پر بھی "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات،" کی مثل صادق آتی ہے۔ بیس ورش سے کچھ تھے ہی تھے۔ کہ اس سنسار سے چل بسے۔ جو چند برس وہ کام کر پائے۔ اس میں اُنہوں نے تہلکہ مچا دیا۔ آریہ سماج کے پاس انگریزی کا ساہتیہ بہت ہی کم ہے۔ اُن کے کام کی اس سے پرشنسا کیا ہوگی۔ کہ اتنے برس گزر جانے پر بھی آریہ سماج انگریزی والی پبلک کے لئے پنڈت گورودت کی تصانیف سے بہتر کوئی کتاب رکھ نہیں سکا۔ ایسے ودوان کی برسی نہ مناتا آریہ سماج کے لئے بھاری کلنک ہے۔ اس سے پہلے لاہور میں کبھی بلا ان کی برسی منائی گئی۔ لیکن وہ قائم نہ رہ سکی۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ پنڈت جی کی برسی اُسی طرح منائی جائے۔ جس طرح دھرم ویر لیکھرام اور شہید سنیاسی سوامی شردھانند کی منائی جاتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ اُن کی برسی کے دن ایک جلسہ کیا جایا کرے۔ جس میں چند مختصر تقریریں ہو جائیں۔ بلکہ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اُن کی یادگار ایسے طریق سے قائم کی جائے۔ جس سے آریہ سماج ودوانوں تک پہنچ سکے۔ اور جو اُن کی بہترین یادگار ہے۔ کہ ویدک دھرم سمبندھی اونچے کوٹی کا ساہتیہ پیدا کیا جائے۔ ودوانوں سے گرنتھ لکھوائے جائیں۔ اور اُنہیں "گورودت سیریز" کے نام پر شائع کیا جائے۔ اس کے علاوہ ایک "گورودت لیکچر شپ" قائم کی جائے۔ کسی ودوان کو پرتی ورش مقرر کیا جائے۔ جو پانچ چھ ویاکھیان انگریزی میں تیار کر کے ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں جہاں یونیورسٹیاں ہوں۔ اور تعلیم یافتہ طبقہ بھاری تعداد میں موجود ہو۔ جائے۔ اور وہ ویاکھیان دے۔ اُنہیں ایک کتاب کی صورت میں شائع کر دیا جائے۔ کئی ورش ہوئے۔ میں نے "...

CC0. Gurukul Kangri Collection

کیا شراب کی بندش ناممکن ہے؟

...انسان جسے اپنے دھرم یا مذہب کا ... کبھی شراب خوری کی حمایت نہیں ... حرام ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہندوستان کی جیبر ... حکومت شراب خانوں کے لئے لائیسنس دے ... ان کے قیام میں ان ڈائرکٹ مدد دیتی ہے۔ ... نہیں سوچتی۔ کہ اس سے پبلک پر کتنا ... پڑتا ہے۔ حال ہی میں پنجاب کونسل میں ... افضل حق نے جب شراب کی بندش ... ایک روپیہ کی تخفیف کی تحریک پیش کی ... اس کا جواب دیتے ہوئے گورنمنٹ کے چیف ... سکریٹری مسٹر بکل نے کہا۔ "بندش شراب ... ناممکن ہے۔" انہوں نے ساتھ ... کہ امریکہ نے اس بندش کا تجربہ کیا۔ ... ناکام رہا۔ ہندوستان میں یہ تجربہ ... کامیاب نہیں ہو سکتا" ۔۔

چیف سکریٹری کا مذکورہ فتویٰ تب کچھ معنی ... رکھتا تھا۔ اگر ہندوستان کے حالات ... جیسے ہوئے۔ ہندوستان میں جتنے ... پائے جاتے ہیں۔ ان کی رو سے شراب ... ہے۔ اور اگر حکومت اس حرام چیز کی ممانعت ... تو جملہ مذاہب کے لوگوں سے اس ... کے لئے خراج تحسین حاصل کر سکے گی ۔۔

ہٹلر کی دھمکی

... جرمنی نے ایک میمورینڈم شائع کیا ... جس میں دھمکی دی ہے۔ کہ اگر دوسرے ... صلح کے متعلق ہٹلر کی تجاویز پر ... غور نہ کیا۔ اور لوکارنو پیکٹ کی ... ورزی کی وجوہات کو کافی نہ سمجھا۔ تو ... جرمنی صلح کی گفت و شنید کو جاری ... سے انکار کر دے گی ۔۔

... معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر جرمنی نہ ہی رائین لینڈ ... افواج واپس بلائے۔ اور نہ ہی اس ... کسی مصالحتی کانفرنس سے فیصلہ ... اور نہ ہی انفرادی طور پر کسی دوسری ... سے گفت و شنید کرنے کے حق میں ... اس کا مطلب تو صاف ہے۔ کہ وہ ... یہ چاہتا ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح ... شروع ہو جائے۔ اور اسے اپنے پرانے ... کو دو دو ہاتھ دکھلانے کا موقعہ ملے ۔۔

... جنگ کا خاتمہ ہونے والا ہے؟

... کی حکومتوں سے گزارش

جنگ عظیم کے بعد باہمی تنازعات کے تصفیہ کے لئے لیگ آف نیشنز قائم کی۔ اور اس کا ہیڈ آفس جنیوا واقع سوئٹزرلینڈ میں رکھا۔ لیکن دنیا کی بدقسمتی سے یہ لیگ ہر ایک موقعہ پر ناکام ہوتی رہی۔ پہلے تو یہ چین اور جاپان کے جھگڑوں کو طے کرنے میں فیل ہوئی۔ اور پھر اٹلی کو ابی سینیا میں پیش قدمی کرنے سے نہ روک سکی۔ اب جو جرمنی نے معاہدہ لوکارنو کی خلاف ورزی کر کے رائین لینڈ کے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ تو فرانس کو یہ کہنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ کہ اگر لیگ نے جرمنی کے خلاف کوئی تعزیری کارروائی نہ کی۔ تو فرانس اس سے الگ ہو جائے گا۔ جرمنی اور روس تو پہلے ہی اس سے الگ ہیں۔ اور اٹلی بھی تیل کی تعزیرات کے نفاذ پر علیحدہ ہونے کی دھمکی دے رہا ہے۔ اب اگر فرانس نے بھی اس سے قطع تعلق کر لیا۔ تو سمجھو کہ لیگ کا سوائے برطانیہ کے کوئی پرسان حال نہ رہے گا ۔۔

ایک احمدی کا بائیکاٹ

مرزائی جماعت کچھ اس قدر تنگ دل واقع ہوئی ہے۔ کہ اس کے نزدیک رواداری کی ذرا بھی اجازت نہیں۔ آنجہانی بڑے مرزا کا اپنا پہلا نکاح غیر احمدیوں میں ہوا۔ لیکن کسی مرزائی نے اس نکاح پر بڑے مرزا کو جماعت سے خارج نہ کیا۔ اب اطلاع آئی ہے۔ کہ حال ہی میں ڈاکٹر شیخ محمد ابراہیم ریٹائرڈ سب اسسٹنٹ سرجن بٹالہ احمدیہ نے اپنی لڑکی کا نکاح مسٹر محمد اسلم خان سب انسپکٹر فیروزپور سے جو کہ ایک غیر احمدی شخص ہے کر دیا ہے۔ اس پر نظارت امور عامہ قادیان نے اپنی چٹھی نمبری ۲۴۸۸ مورخہ یکم فروری ۱۹۳۶ء کی رو سے شیخ صاحب کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ اور جملہ مرزائیوں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ ان کے ساتھ مطلقاً سلام و کلام نہ کریں۔ اور نہ ہی کسی قسم کا تعلق رکھیں ۔۔

سوال یہ ہے۔ کہ اگر ڈاکٹر صاحب قادیانی فرق کو چھوڑ کر لاہوری فرق میں شامل ہو گئے۔ تو اس سے ان کے بائیکاٹ کی حیثیت کیا رہے گی؟ کیونکہ پچھلے دنوں جب ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری کے لڑکے کا نکاح آنجہانی مسٹر آغا صفدر کی لڑکی کے ساتھ ہوئی۔ تو نہ ہی لاہوری جماعت کے امیر نے ان کو اپنی جماعت سے خارج کیا۔ اور نہ ہی کسی لاہوری احمدی نے قطع تعلق پر زور دیا ۔۔

ایک آریہ سماجی والنٹیر کا قتل

کلکتہ سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں ایک بھرے میلہ میں جہاں ہزاروں لوگ جمع تھے۔ ایک پشاوری نے ایک ہندو دیوی کو چھیڑا۔ ایک غریب آریہ سماجی والنٹیر نے جو اس وقت لوگوں کو پانی پلا رہا تھا۔ اسے اس مذموم حرکت سے منع کیا۔ اس پر اس پٹھان لوریہ نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ سے اس والنٹیر کے پیٹ میں ایک چھرا گھونپ دیا۔ جس سے وہ وہیں چل بسا ۔۔

واقعہ انتہائی افسوسناک ہے۔ اور اس کی جس قدر مذمت کی جائے۔ اتنی ہی کم ہے۔ گو حکومت مبینہ قاتل کو انصاف کی خاطر اپنی طرف سے قرار واقعی سزا دے گی۔ لیکن جب تک مسلمانوں کی رائے عامہ اس کے خلاف پرزور آواز نہ اٹھائے گی۔ تب تک اس قسم کے واقعات کا قطعی طور پر رکنا قدرے مشکل ہے ۔۔

ابی سینیا کی جنگ

ابی سینیا کی جنگ ابھی تک طوالت پکڑتی جا رہی ہے۔ اطالوی افواج وہاں کی سول آبادی کو بموں کی گولہ باری سے تباہ و برباد کرتی جا رہی ہیں۔ لیکن نہ ہی لیگ ان کی پیش قدمی کو روکنے کا نام لیتی ہے۔ اور نہ ہی کوئی اور مہذب حکومت کھلے بندوں ابی سینیا کی امداد کو نکل کر اطالوی حکومت پر دباؤ ڈالنے کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔ ادھر شاہ حبش اس بات پر تلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ وہ اطالیہ کی غلامی پر موت کو ترجیح دیں گے۔ اس لئے یہ کہنا کہ ابی سینیا کی جنگ کب ختم ہوگی مشکل ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ لیگ اس معاملہ میں زیادہ جرأت سے کام لے۔ اور کوئی ایسا ڈھنگ نکالے۔ جس سے ابی سینیا میں اس وقت جو قتل و غارت کا بازار گرم ہے۔ وہ سرد ہو جائے۔ اور اس جنگ کی وجہ سے جو دوسرے ممالک میں رسہ کشی شروع ہو گئی ہے۔ وہ بھی بند ہو جائے ۔۔

ریاست نیپال کے خلاف جہاد

معلوم نہیں ہوتا کہ مسلمانوں نے ہندو دھرم کے خلاف جو جہاد شروع کیا ہوا ہے۔ وہ کہاں جا کر ختم ہوگا؟ اس سے پہلے ریاست کشمیر۔ ریاست الور اور ریاست کپورتھلہ کے خلاف وہ جہاد کے طوفان بے تمیزی برپا کر چکے ہیں۔ اب انہوں نے ریاست نیپال کے خلاف بھی شورش

کی بنیاد ڈال دی ہے۔ چنانچہ ایک مسلمان اخبار لکھتا ہے۔ کہ وہاں ایک پرگنہ کے مسلمانوں کی جائداد ضبط کر لی گئی ہے۔ اور ان کی مسجد گرائی جا رہی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ہمارے خیال میں اخبار مذکور کی شکایت کو اس وقت تک درست تسلیم کرنا مشکل ہے۔ جب تک کہ نیپال کے ذمہ دار حلقے اس کے متعلق کچھ روشنی نہ ڈالیں۔ ہاں اگر ہمارا مسلم معاصر ایک آزاد ہندو ریاست کو بدنام کرنے پر تلا ہوا ہے۔ تو علیحدہ معاملہ ہے ۔۔

ریاست بہاولپور کا ہندو آزار رویہ

وزیر اعظم بہاولپور کی ہندو آزار پالیسی کی وجہ سے وہاں کے ہندوؤں نے جو ہڑتال کر رکھی ہے۔ اسے بہت سے دن ہو چکے ہیں۔ لیکن حالت میں ذرا بھی اصلاح نہیں ہوئی۔ ہندوؤں کی تکالیف پر دھیان دینا تو الگ رہا ...

تازہ موصول شدہ حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ الٹی ان پر سختیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ریاست بہاولپور میں بھگت رام اور لالہ خوشحال چند جی اس غرض سے گئے تھے۔ کہ ریاست دربار سے ہندوؤں کے تعلقات کو درست کر سکیں۔ مگر وزیر اعظم نے ان کی خواہشات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی بجائے ان کے راستہ میں روڑے اٹکائے۔ پنڈت دھرم دیو جی شاستری ہندو مہاسبھا کی طرف سے جب تحقیقات حالات کے لئے بہاولپور میں داخل ہونے لگے۔ تو ان کو بھی بیرنگ بھیج دیا گیا ۔۔

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ نواب صاحب کیوں اس وقت اتنا نہیں سوچتے۔ کہ بہاولپور جیسی ان کے وزیر اعظم نے جو ہندو آزار پالیسی شروع کر رکھی ہے۔ اس سے ان کی ریاست کی مفت میں سخت بدنامی ہو رہی ہے۔ اس بدنامی سے بچنے کا ایک ہی واحد ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ کہ نواب صاحب وزیر اعظم کو ریاست سے جلد سبکدوش

مفت مفت

از سر نو زندگی حاصل کرنے کا آسان راستہ بتلانے والی صحت و تندرستی کی بیچ عورت و مرد سب کے لئے یکساں مفید نصیحت آمیز بڑی کتاب بنام

"وید ودیا"

صرف ایک کارڈ لکھ کر بغیر ڈاک محصول

بالکل مفت

آج ہی منگا کر مطالعہ کریں

مدن منجری فارمیسی جامنگر

...ation, Haridwar, Digitized by eGangotri

اسلامی درسگاہوں میں ڈسپلن

جن لوگوں کو کبھی کسی درسگاہ سے واسطہ رہا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ جب اُستاد اپنی کسی جماعت میں لڑکوں کو پڑھانے کے لئے جاتے ہیں۔ تو وہ اُستادوں کی تعظیم کے لئے عام طور پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ ان درسگاہوں میں ڈسپلن کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کی سُنتِ نبوی اس قیام تعظیمی کے سخت خلاف ہے۔ چنانچہ حضرت ابو امامہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ لکڑی ہاتھ میں لئے ہوئے ہمارے مجمع میں آ گئے۔ ہم تمام آپ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا:۔

لا تقوموا کما یقوم الاعاجم یعظم بعضھم بعضاً (ترمذی) یعنی (مجھے دیکھ کر) کھڑے نہ ہو جایا کرو۔ جیسے عجمی (کافر بے دین) لوگ ایک دوسرے کے لئے کھڑے ہو جایا کرتے ہیں۔

گویا اسلامی درسگاہوں میں جہاں سنتِ نبویہ پر عمل ہوتا ہے۔ وہاں لڑکوں کو ممانعت رہتی ہے۔ کہ وہ اپنے اُستادوں کو آتے دیکھ کر کبھی کھڑے نہ ہوا کریں۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کریں گے۔ تو عجمی (یعنی کافر بے دین) لوگوں کا طرز اختیار کر کے سُنتِ نبوی کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں گے ؀

مرزا صاحب کے لاش کی بے حُرمتی

جب قادیان کے نبی آنجہانی مرزا غلام احمد زندہ تھے۔ تو اُنہوں نے اپنے کاروبار کو چمکانے کے لئے یہ لکھا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے ذیل کا الہام دیا ہے:۔

"ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے۔ جن کا ذکر تیری رُسوائی کا موجب ہو" ؀ (الوصیت صفحہ ۲)

لیکن احمدیہ بلڈنگز لاہور کے سامنے جب مئی ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب کا جنازہ اُٹھایا گیا۔ تو اس کے متعلق مولانا ثناء اللہ صاحب ذیل کا نقشہ کھینچتے ہیں:۔

"مرزا صاحب کی زندگی کا خاتمہ جس رنگ میں ہوا تھا۔ وہ تو لاہور میں دیکھنے والوں کو معلوم ہے۔ کہ کیسی قسم کی گندی چیز دیتی۔ جو جنازہ پر ڈالی گئی ہو۔ اور کوئی گندی گالی نہ تھی۔ جو نہ دی گئی"
("اہلحدیث" ۱۳ مارچ ۱۹۳۶ء)

مرزا صاحب کی لاش سے جو لاہور میں مذکورہ سلوک ہوا۔ وہ تو صاف بتلاتا ہے۔ کہ الہام محض شیطانی ڈھکوسلہ تھا۔ ورنہ اگر وہ اللہ میاں کی طرف سے ہوتا۔ تو کس کی طاقت تھی

کہ وہ مرزا صاحب کی رحلت پر ان کی لاش کی رُسوائی کر سکتا۔ اور عذابِ الٰہی سے بچ نکلتا ؀

ڈاکٹر یعقوب بیگ کی موت کا باعث

ہمارا اپنا یہ خیال تھا۔ کہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی رحلت کی وجہ کوئی ایسی بیماری تھی۔ جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے۔ لیکن اب ہمیں ایک مرزائی ڈاکٹر سے جن کا نام نامی ڈاکٹر اللہ بخش ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ کی موت کا باعث انجمن حمایت اسلام لاہور کا وہ غیر اسلامی رویہ ہے۔ جو کہ اس نے مرزائیوں کی طرف پچھلے دنوں اختیار کیا تھا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ:۔

"جب انجمن حمایت اسلام میں احمدیوں کے اخراج کا سوال پیش ہوا۔ یعنی احمدیوں کے اخراج کے پیچھے کفر بازی اور مسلمانوں کی جمعیت کے پراگندہ کرنے کی جنبیت حرکت ظہور میں آئی۔ اور جب آپ کو آپ کے دوستوں نے انجمن مذکور کے اجلاسوں میں شرکت سے منع فرمایا۔ مبادا کہ کبت بباطنہ سے آپ کی صحت مخدوش ہو جائے۔ تو آپ نے بھی اس بات کو گوارا نہ کیا۔ کہ اپنی صحت یا زندگی کو ترجیح دیں۔ اور مسلمانوں کی مجلس میں کفر بازی۔ تشتت و انتشار کا سدِ باب نہ کریں۔ چنانچہ آپ پر جو مرض الموت فالج کا حملہ ہوا۔ اُس کا تمام تر باعث آپ کا وہ رنج و صدمہ تھا۔ جو آپ کو انجمن مذکور کے نالائق و ناروا اور غیر اسلامی رویہ سے ہوا" ؀

("پیغام صلح"۔ ۱۱ مارچ)

ہولے الفاظ میں ڈاکٹر صاحب یہ فتوے دے رہے ہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب کی موت کی ذمہ داری انجمن حمایت اسلام کے غیر اسلامی رویہ پر عائد ہوتی ہے۔ اگر وہ ڈاکٹر اقبال کی دھمکی پر مرزائیوں کے اخراج پر زور نہ دیتی۔ تو ڈاکٹر صاحب کی موت واقعہ نہ ہوتی ؀

فرقہ وارانہ انتخاب کی مذمت

بیگم شاہ نواز نے وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال لاہور میں منعقدہ ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ:۔

"مجھے افسوس ہے۔ کہ نیا طریقِ انتخاب فرقہ وارانہ اصولوں پر مبنی ہے۔ گول میز کانفرنس اور جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے سامنے عورتوں نے بلالحاظ مذہب ملت اپنے حقوق کا مطالبہ کیا۔ کہ ہندوستانی عورتیں مردوں سے زیادہ متحد ہیں۔ اور اختلافات سے بالاتر ہیں۔ کاش! جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے۔ فرقہ داری کے سوال کو پرے رکھ دیا جاتا۔ اور نشستوں کی تخصیص نہ ہوتی" ؀

بیگم صاحبہ نے اچھا کیا۔ کہ فرقہ واری کے متعلق مسلم عورتوں کا نکتہ خیال بتلا دیا۔ کاش کہ ساتھ ہی وہ مسلم عورتوں کی اس بارہ میں رہنمائی کرتیں۔ کہ وہ کس طرح مردوں کی نیابت کے نقصانات سے بچنے کی تدبیر میں کامیاب ہو سکتی ہیں۔ تو زیادہ بہتر ہوتا۔

پنجابی پیروں کو تازہ مشورہ

دہلی کے خواجہ حسن نظامی پرچے نکالتے رہتے ہیں۔ پچھلے دنوں ان کو پنجاب کے دو پیر دہلی میں آئے ہوئے ہیں۔ خواجہ صاحب نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ ... کے نو وارد ممبران کو دیکھنے چلے گئے۔ ... کو دیکھ کر آپ نے اُن کو ذیل کا تازہ مشورہ دیا ہے:۔

"پنجاب میں چشتیہ نظامیہ سلسلہ کی مشہور گدیاں سیال شریف اور ... شریف کے نام سے مشہور ہیں۔ آج کل دونوں کے سجادہ نشین ناتجربہ کار لڑکے ہیں۔ اور دہلی میں آئے ہوئے ہیں۔ اور درگاہ کی خانقاہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ... سلسلہ کا ہونے کے سبب آج ... ملنے گیا تھا۔ ایک حجرہ میں ملاقات ... دونوں آدمیت اور آدابِ ملاقات سے ... ہیں" ؀

("منادی"۔ ۷ مارچ ۱۹۳۶ء)

اقتباس بالا میں جن الفاظ کے نیچے خط کھینچ دیا ہے۔ وہ زبانِ حال سے ... ہیں۔ کہ پنجاب کے پیر صاحبان کس ... کے مالک ہیں۔ ہمیں خواجہ صاحب سے ... ہے۔ کہ انہوں نے حجرہ میں ملاقات ... کیوں دو نوناتجربہ کار لڑکوں کو آدمیت ... ملاقات کے طریق سکھلانے ...

ضرورت کے اشتہار
کے لئے "پرکاش" ایک
موزوں پرچہ ہے۔ آزما...
ہے ؀

بھارت ورش میں
ہلچل مچانیوالا ساہتیہ

دہلی شاخ
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ
نئی سڑک۔ دہلی

لاہور شاخ
سودھیائے سدن
موہن لال روڈ لاہور

اگر آپ سارے بھارت ورش میں ویدک دھرم پھیلانا چاہتے ہیں۔ تو ہی آمدنی کا کچھ حصہ لگا کر نیچے لکھے گرنتھ خریدیں۔ اور انہیں مفت یا لاگت دام پر بانٹ کر ستیہ کا پرکاش کریں۔ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر نے سستاپن کی حد کر دی۔ ہماری پستکیں بھارت ورش کے سبھی بڑے بڑے بک سیلروں کے ہاں ملتی ہیں:۔

کمل ستیارتھ پرکاش	ایک ہ لینے پر ۴ر	پھٹکل	۵/
" رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	" " " ۵/	"	۶/
" سنسکار ودھی	" " " ۲	"	۳/

چاروں ویدوں کا ہندی انوادہم جلدوں میں مستقل گراہکوں سے للعہ " ۵۶ عہ

رشی دیانند کا مکمل مستند جیون چرتر دو حصوں میں مجلد ۷ بغیر جلد ۵ عہ

چرک ہندی انوواد تین جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۹ پھٹکل ۱۲ عہ

ویدمیں استریاں ۸ر ؀ وید اپدیش ۸ر بھارتیہ سماج شاستر ۸ر ؀ یوگ مارگ ۳ر

جیون پتھ ۵ر ؀ کرتویہ درپن ۸ر ؀ اور بھی ہر طرح کی دھارمک و سماجک پستکیں ہمارے یہاں ملتی ہیں۔ فہرست مفت منگوا دیکھیں۔ منڈل کے دس دس روپیہ کے حصے خرید کر منافع اٹھائیں۔ اور ویدوں کے پرچار کا ثواب مفت میں لوٹیں ؀

ہر قسم کی خط و کتابت } پتہ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

سُودرشن چکر

[…] "الحدیث" کے ۱۳ مارچ کے تازہ پرچہ میں سوال […] کیا گیا ہے۔ کہ "ایک شخص اپنی زندگی میں اپنی جائداد […] تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ وہ ازروئے شریعت محمدی […] لڑکے کو کتنا۔ لڑکی کو کتنا اور خود اپنے لئے کیا […] رکھ سکتا ہے؟" ـــ جواب میں فتویٰ ملتا ہے۔ "[…] لڑکے کو دو حصے اور لڑکی کو ایک حصہ دے" کیا یہی مساوات ہے۔ جس کا اس قدر ڈھول پیٹا جاتا ہے؟

× × × × ×

[…] سوال ہے۔ کہ ایک شخص کا مرتقی لڑکا ہے جو اپنی معاش زندگی پیدا نہیں کر سکتا۔ کیا وہ شخص اس لڑکے کو اس سے زیادہ دے سکتا ہے؟" جواب ملتا ہے۔ "ایک صحابی نے اپنے لڑکے کو غلام ہبہ کرنا چاہا تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔ جس نے لڑکے کو معذور پیدا کیا ہے۔ وہی اس کی روزی کا ذمہ دار ہے"۔

کیا اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اللہ میاں اسے […] اور رزق بھیج دے گا؟ آخر والدین جب اس کے […] کا ذریعہ ہو سکتے ہیں۔ اور ان میں توفیق […] ہے۔ کہ وہ اس لڑکے کو اس کے گزارہ […] کے لئے دے سکیں۔ تو کیوں اُسے ... اللہ کے […] چھوڑا جائے؟

× × × × ×

سوال پوچھا گیا ہے۔ کہ "لڑکی بالغ ہے لیکن […] اس کے بعد بالغ ہوگا۔ کیا دونو کا نکاح […] ہے؟" جواب ملتا ہے۔ کہ "اگر لڑکی رضامند […] اور اس کا ولی بھی پسند کرے۔ تو نکاح سرانجام […] سکے گا"۔

[…] بھی عجیب مذاق ہے۔ کیا ایک نوجوان […] دانستہ ایک "بچہ" سے شادی کرنے کو […] ہو سکتی ہے؟ اگر ازروئے شریعت ان کا […] جائز ہوتا۔ تو بہتر تھا۔ لیکن لڑکی کی مرضی […] ڈال کر بیاہ کے مقصد کو مفقود کر دینا […] کی عقلمندی ہے؟

× × × × ×

"[…] ذی الحجہ میں پہلے دس دن قبل نماز عید […] حجامت بنانا اور ناخن ترشوانا منع ہے؟ […] اس حکم میں مرد عورتیں بھی شامل ہیں؟ کیا […] بھی ان دنوں میں کنگھی چوٹی نہ کریں؟" […] ملتا ہے کہ "منع نہیں۔ ایک حدیث میں […] کہ پہلی تاریخ ذی الحجہ سے نماز عید تک […] نہ کرنے والے کو ثواب قربانی کا ہوگا"۔

[…] بیچارے معصوم و غریب بکروں کی جان […] طرح بچ سکتی ہے۔ تو کیوں یہ گناہ کیا […] ہے؟ آخر قربانی کے نام سے ان کے قتل کو […] ثواب کی خاطر یہ کام کیا جاتا ہے […] ناخن نہ کٹوانے اور حجامت نہ بنوانے سے ہی

یہ مقصد حل ہو سکتا ہے۔ تو پھر بکروں اور دُنبوں کو ذبح کرنے سے کیا فائدہ؟

× × × × ×

حضرت ابو امامہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ لکڑی ہاتھ میں لئے ہوئے ہمارے مجمع میں آ گئے۔ ہم تمام آپ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا "مجھے دیکھ کر کھڑے نہ ہو جایا کرو۔ جیسے عجمی (کافر بے دین) لوگ ایک کے لئے کھڑے ہو جایا کرتے ہیں"۔

لیکن اب دوسری جگہ آپ ہی کا متضاد حکم دیکھئے۔ حضرت سعد بن کے متعلق جبکہ وہ ابھی قریظہ کے فیصلہ کے لئے خچر پر سوار ہو کر آ رہے تھے۔ فرمایا تھا۔ "اپنے سردار کو لینے کے لئے کھڑے ہو جاؤ"۔

حضرت ایک حکم دیکر شاید بھول جاتے ہونگے تبھی تو دوسری جگہ اس حکم سے متضاد حکم صادر فرما دیتے ہیں۔ لیکن مصیبت جھیلنی پڑتی ہے مسلمانوں کو۔ کہ وہ کون سی بات صحیح سمجھیں۔ اور کونسی غلط؟

× × × × ×

"الواعظ" اپنی ۸ مارچ کی اشاعت میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعلق ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ ایک چینی اُن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو انہوں نے پوچھا۔ "تم نے ہم کو کیسے پہچانا؟" تو اس نے جواب دیا۔ کہ:۔

"اے رسول زادہ ہماری مملکت میں ایک گلاب کا درخت ہے۔ جس میں ہر سال دن بھر میں دو مرتبہ پھول نکلتا ہے۔ جب سورج نکلتا ہے۔ تو ہم پھول پر لکھے ہوئے دیکھتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور جب دن ڈھل جاتا ہے۔ تو صفحۂ گل پر یہ عبارت لکھی ہوئی پاتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ علی خلیفہ رسول اللہ"۔

حیرت ہے۔ کہ اسلام کی صداقت کے اس قدر زبردست ثبوت کی موجودگی میں بھی ٹرکی وغیرہ میں اسلام کا یہ حشر ہے۔ کہ لوگ نماز اور روزہ کا تمسخر اڑائیں۔ اور پانچ سو مسجدوں میں پانچ سو نمازی بھی نہ ہوں۔ لیکن کیوں نہیں اب تک اس گلاب کے درخت (؟) کو عجائب گھر میں داخل کیا گیا؟

× × × × ×

بلا شبہ یہ ایک عجوبہ ہے۔ پھول پر کلمۂ پاک کا علی الصباح ظاہر ہونا معمولی بات نہیں۔ خوش قسمت ہے وہ جگہ جہاں وہ گلاب کا درخت (؟) ہے۔ اور دھنیہ ہیں وہ چینی جو اس درخت پر کھلنے والے گلاب کے پھولوں کی خوشبو سے نہیں۔ بلکہ صداقت اسلام کی بو سے اپنے دماغوں کو معطر کرتے ہیں۔ قدرت کا اصول تو یہ ہے۔ کہ دن میں ایک مرتبہ دن چڑھنے پر پھول کھلے۔ لیکن چین کی اس مملکت میں دو مرتبہ کھلتا ہے۔ کھلنے بھی کیوں نہ؟ گلاب کا وہ پودا تھوڑا ہے جو وہ تو درخت ٹھہرا۔

× × × × ×

ایڈیٹر "مسلمان" کو سخت شکایت ہے۔ کہ پنجاب میں اور خاص کر گوجرانوالہ میں خواتین اسلام ہند و تہذیب و تمدن اور فیشن مغرب کی رو میں بڑی تیزی سے بہہ رہی ہیں۔ اب انہیں ذرا اُمید کی جھلک دکھائی دی ہے۔ کیونکہ ایک محترم خاتون بلقیس بیگم کا دہلی میں ظہور ہوا ہے۔ چنانچہ مسلم خواتین کی اس روز افزوں آزادی بے حجابی اور فیشن پرستی کے خلاف ان کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"چنانچہ آپ خاتون نے دہلی کے مختلف محلوں میں خواتین کے کئی جلسے کئے۔ اور ان میں اس خلوص اور سے اصلاحی تقریریں کیں۔ کہ کئی بہنوں نے بے حجابی اور فیشن پرستی سے وہیں توبہ کر لی۔ اور بہت سی بہنوں نے ان تقاریر سے متاثر ہو کر آزادی کو چھوڑ پردہ اختیار کر لیا۔ اور بلقیس بیگم کی اس تھوڑی سی کوشش کا یہ نتیجہ ہوا کہ ساڑھیاں اور جمپر ترک ہو گئے۔ ٹیڑھی مانگیں سیدھی ہو گئیں۔ بچوں کے انگریزی بال سیدھے سادے ہو گئے۔ نمازوں کی پابندی ہونے لگی۔ "انجمن اصلاح خواتین" کی بنیاد رکھ دی گئی۔ جس کی دو سو سے زائد خواتین ممبر بن چکی ہیں"۔

× × × × ×

شکر ہے۔ کہ ایک تو بلقیس بیگم پیدا ہو گئی۔ جس نے کئی گمراہ خواتین اسلام کو راہ راست پر لا دیا ہے۔ جس کی کوششوں سے ساڑھی اور جمپر ترک ہو گئے۔ اور پھر سے اصلاح شدہ مسلم خواتین نے شلوار اور برقع کی طرف اپنی توجہ مبذول کی ہے۔ اس نیک خاتون کو اس کی ان خدمات عالیہ کا صلہ کچھ تو ضرور ملنا چاہئے۔ ہماری تجویز یہ ہے۔ کہ اور نہیں۔ تو کم از کم لنڈن یا پیرس میں جس شلوار کانفرنس کے منعقد کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ اُس کی صدر ان کو ہی بنا دیا جائے۔ ہاں یہ خطرہ ضرور ہے۔ کہ کہیں وہاں کی فیشن زدہ

لیڈیوں کے رنگ ڈھنگ کا اُن پر اثر نہ ہو جائے اور اس سے متاثر ہو کر یہ اپنی شلوار اور برقع کو ہی ہاتھ سے کھو نہ بیٹھیں۔

× × × × ×

مسئلہ "برتھ کنٹرول" بھی بحث کا ایک دلچسپ موضوع بن گیا ہے۔ ہر سپیکر اور ہر اخبار میں اس کا تذکرہ ضرور ہوتا ہے۔ عورتیں اس کی اہمیت کو مردوں کی نسبت زیادہ سمجھتی ہیں۔ شاید اسی لئے وہ اس کا مطالبہ کرتی ہیں۔ مس مارگریٹ سنگیر ایک امریکن خاتون اس کے پرچار کے لئے ہندوستان میں آئی ہوئی ہیں۔ مہاتما گاندھی کو اس خاتون نے ہر چند "برتھ کنٹرول" کے فوائد کا قائل کرنا چاہا۔ لیکن مہاتما جی "سیلف کنٹرول" پر ہی اڑے رہے۔ مرد "برتھ کنٹرول" کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ لیکن عورتیں کانفرنس کر کے اس کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اگر عورتیں بچے جننے اور ان کے پالن پوشن کی تکلیف سے گھبرا اٹھتی ہیں۔ تو کوئی عجب نہیں۔ عورتیں اب مردوں کے کام کرنا چاہتی ہیں۔ وہ تعلیم۔ نوکری کلبوں میں جانا۔ سنیما و سرکس میں حصہ لینا۔ ہوائی جہازوں کی سیر۔ وکالت۔ ڈاکٹری اور جج وغیرہ کیا کچھ نہیں کر رہیں۔ ہاں یہ سب کچھ مرد برداشت کرتے جاویں گے۔ ڈر ہے تو اس بات کا کہ "برتھ کنٹرول" مس مارگریٹ سنگیر کی مریدنیاں کہیں مردوں سے یہ مطالبہ نہ کرنے لگ جاویں۔ کہ دنیا کے شروع سے ہم بچے جنتی اور ان کا پالن پوشن کرتی آئی ہیں۔ اب اس ذمہ داری کو تم سنبھالو۔ مردوں کو اس خطرہ سے بچنے کے لئے عورتوں کی اس زبردست آواز کو خدا ایک بہتر پہنچنے دینا چاہئے۔

× × × × ×

نزاکوٹہ (منٹگمری) کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کچھ مسلمانوں نے ذاتی عناد کی بنا پر محمد عبد اللطیف امام مسجد کے کان کاٹ دئے۔ عدالت نے ملزمان سے امام صاحب کے کانوں کی قیمت سات سو روپیہ دلوا دی۔ اگر امام صاحب کو پہلے پتہ ہوتا۔ کہ اُن کے کان اتنی گراں قیمت کے ہیں۔ تو وہ بلا تامل اپنا ناک بھی کٹوا دیتے۔

لیکن دہلی کے امام جو مسجدوں سے نکل کر گلی کوچوں میں آوارہ گردی شروع کر دیتے ہیں۔ کیوں نہیں روپیہ کمانے کا یہ آسان ڈھنگ اختیار کر لیتے؟

ربڑ کے کان اور ناک پندرہ بیس روپیہ میں لگا دینے کا سائنس نے ذریعہ پیدا کر کے ایسے اماموں کی تعداد میں اور بھی آسانی پیدا کر دی ہے۔

(ہاشمی)

× × × ×

[…]dwar, Digitized by eGangotri

شہید اکبر پنڈت لیکھرام اور آریہ سماج قادیان ۔ نمبر ۱

(از پنڈت ترلوک چند شاستری پوران بھاسکر قادیان)

ویسے تو آریہ سماج کا نام ہی اس بات کا مظہر ہے کہ اس میں کتنا دید پرستوں کا پرکاش ہے! اس نام میں اتنی مٹھاس ہے کہ ایک دفعہ تو ضرور ہی ہماری زبان اس نام کو لیتے ہی رس سے پُر ہو جاتی ہے پھر بھی کیوں نہ؟ کیا آریہ سماج ایک معمولی چیز ہے؟ نہیں ۔ ہرگز نہیں ۔ یہ وہ شکتی ہے جس کے داتا وہ مہا پرش تھے ۔ جن کا نام لینے سے دھرم سے پراچین ویدک دھرم کا سمرن ہو جاتا ہے ۔ جن کا جیون ہم آریہ سماجیوں کے کام کے لئے ہوا ہے ۔ جن کی زندگی کا ہر ایک لمحہ ویدک دھرم کے پرچار کے لئے وقف تھا ۔ ان کی ودیا ۔ برہمچریہ اور ویدک پریم اس بات کی مکمل گواہی دیتا ہے ۔ کہ ان کے من کی اچھا کیا تھی؟ ہے کہ جن کا مہوسوہ کے علاوہ قیمتی شریر بھی اسی پیارے آریہ سماج کی ویدی پر بلیدان ہوا ہے ۔ ان سے بھلا پھر آریہ سماج کا گورو کیوں نہ دوبالا ہو؟ آریہ سماج کے سر پر بھلا کیوں نہ چار چاند لگ کر بھی اطراف کے اندھیرے کو مٹا دیں یہ آریہ سماج وہ سورج ہے ۔ جس کے طلوع پذیر ہونے ہی عالم مذاہب میں ایک زبردست تہلکہ مچ گیا تھا ۔ چاروں طرف ہلچل شروع ہو گئی ۔ لوگ اس کے پرکاش کو دیکھ کر ایک دم گھبرا اٹھے ۔ اور اس کو ایک خداداد نعمت سمجھنے لگے ۔ دشمنوں میں بھاگڑ پڑ گئی ۔ ہر فرد بشر پر ایک دفعہ تو آریہ سماج کا عشق سوار ہو گیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

یہ کیوں تھا؟ اس لئے کہ نئی لہر تھی ۔ یا اس لئے کہ نیا چاؤ تھا؟ نہیں ۔ بلکہ اس لئے کہ پیاسوں کے لئے آب حیات تھا ۔ مصیبت زدوں کے لئے آنند کا سادھن تھا ۔ روحانی تعلیم کے متلاشیوں کے لئے یہ غیر فانی منبع تھا اس کے علاوہ اس کی یہ خوبی جو کہ کسی میں بھی نہیں پائی جاتی ۔ موجود تھی ۔ کہ اس کی بنیاد اینٹ پتھروں پر نہیں تھی ۔ بلکہ اس کی بنیاد لوگوں کے دلوں پر تھی ۔ پریمیوں کا پریم اور خیالات ہی اس کے لئے پانی اور مٹی کا کام دیتے تھے ۔ جو ہی اس کے مکان تھے ۔ خیالات اس کے سدھانت تھے ۔ اور زبان اس پوتر آریہ سماج کے لئے ایک قسم کے گوشیال کی صدا کا کام کرتی تھی ۔ اینٹ و پتھر کے مکانات خستہ ہو کر منہدم ہو جاتے ہیں ۔ بارش سے ان کو خوف ہوتا ہے ۔ زلزلہ سے ان کی دیواریں کانپتی ہیں ۔ آندھی سے ان کے گرد و غبار سے بھر جانے کا خطرہ محسوس کیا جاتا ہے ۔ الغرض ہر چیز سے ہی ان کی جان کے لئے کوئی نہ کوئی مصیبت پیدا ہو سکتی ہے ۔ وہ کہنے کو تو مکان ہیں ۔ مگر در اصل ویسے نہیں ہیں ۔ لیکن آریہ سماج کے یہ مکان نہیں تھے ۔ اس کے پاس مُردہ مکان نہیں تھے ۔ بلکہ اس کی بنیاد چلتے پھرتے مکانات پر رکھی گئی تھی ۔ اب بھی اور آگے بھی ہو گی ۔ یہ وہ مکان تھے ۔ جن پر کوئی چیز بھی اپنا رعب نہیں جما سکتی ۔ کسی کے حملہ سے ان کو کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا ۔ یہ وہ دیواریں ہیں ۔ جن پر گارڈھی سیاہی سے ویدک سدھانت کھدے ہوئے ہیں ۔ ان مکانات کی آواز بڑی بلند ہے ۔ یہ کہنہ و خستہ نہیں ہوتے ۔ ان کا معمار وہ ہے ۔ جس نے پرماتما سے پراپت کئے ہوئے سادھنوں سے ان کی تعمیر کی ہے بھلا جب ایسا حال ہو تو کیا کسی کو طاقت ہے ۔ کہ اس کا بال بھی بیکا کر سکے؟ یہ سب بلیدان کی ہی بدولت ہے ۔

آریہ سماج قادیان کی نرالی عظمت :-

جہاں دنیا کی آریہ سماجوں میں مہرشی کا پوتر آتم بلیدان اپنی پوتر جھلک دکھا رہا ہے ۔ وہاں کئی ایسی بھی آریہ سماجیں موجود ہیں ۔ جن کی شوبھا کو جہاں رشی کی عظمت بلند کرتی ہے ۔ وہاں مہرشی کے نقش قدم پر چلنے والے شہیدوں نے اس کو ایک خاص اہمیت پردان کی ہے ۔ مثال کے طور پر ہم آریہ سماج قادیان کا نام اس ثبوت کے لئے پیش کر سکتے ہیں ۔ شاید آپ کہیں کہ ایسا کیوں جناب؟ بمبئی و کلکتہ وغیرہ بڑے بڑے شہروں کی آریہ سماجوں کی موجودگی میں قادیان کو یہ شرف کیوں؟ اس کی اتنی مشہوری کیوں کہتے ہو؟ کیا اس واسطے کہ یہاں ایک مسیح صاحب پیدا ہوئے ہیں ۔ اس لئے ان کا شہر ہونے سے اس کو بھی یہ خصوصیت حاصل ہوتی ہے؟ یا اس کی بلڈنگ بڑی شاندار ہے؟ وغیرہ

نہیں ۔ ان وجوہات میں سے کوئی بھی نہیں کیونکہ مرزا صاحب کے ساتھ تو آریہ سماج کی شہرت کا تعلق ہی نہیں ہو سکتا ۔ اور نہ ہی اس کا مندر ہی بمبئی یا لاہور سماج کی طرح شاندار ہے ۔ بلکہ اس کے اندر وہ بات کام کر رہی ہے جس کا جاننا ہر آریہ سماجی کے لئے نہایت لازمی ہے ۔ میرے خیال میں میری کچھ غلطی ہو گی ۔ کیونکہ یہاں کے سماج کے شرف سے کون آریہ سجن ناواقف ہو گا؟ مگر پھر بھی تھوڑا بہت پرکاش ڈالنا ضروری ہے ۔ اور اس کی اہمیت کا تذکرہ کرنا فرض ہے ۔ آریہ سماج قادیان ایسا سماج نہیں ۔ جس کی شہرت کا انحصار مسیح صاحب پر ہو ۔ بلکہ یہ وہ سماج ہے ۔ جس کی دیواریں شہید اکبر پنڈت لیکھرام کے پوتر رکت سے بنی ہوئی ہیں ۔ جس کی چھت کی طرف دیکھنا پنڈت جی کے متر کی یاد کو تازہ کرتا ہے ۔ ما نو اب بھی شہید اکبر انگلی ہلا ہلا کر یہی ارشاد فرما رہے ہیں ۔ کہ :-

"آریہ سماج سے تحریر کا کام بند ہونے دینا"

شہید کا بلیدان تو لاہور میں ہوا ۔ لیکن ان کا پوتر رکت اس سماج کی بھومی کی مٹی کو رنگین کر رہا ہے ۔ اس کی مٹی سے شہید کا دلی جذبہ ٹپک رہا ہے ۔

پاٹھک گن! آپ یہ نہ سمجھیں کہ یہ مورتی پوجا کی طرح معلوم ہو رہا ہے ۔ یہ بات نہیں ہے ۔ یہ تو "ویر پوجا" اور شہید اکبر کا سمرن ہے ۔ مورتی پوجا سے تو ہم کوسوں دور ہیں اور دنیا کو بھی دور رہنے کی ہی تلقین کرتے ہیں ۔ افسوس کہ دنیا نے "ویر پوجا" کی اصلیت کو نہ جان کر اس کو "مورتی پوجا" کا درجہ دے کر اپنی کم علمی کا ثبوت دیا ہے ۔ اور اپنے مہرشیوں کو بھی بدنام کیا ہے ۔ آہا ہا! آج آریہ سماج قادیان کو دیکھتے ہی شہید دھرم کی یاد تازہ ہو جاتی ہے ۔ اس سماج کو دیکھ کر ان کا ان تھک پرچارک ہونا ثابت ہوتا ہے ۔

پنڈت جی کی قادیان میں آمد :-

وہ کیسا ہی بھینکر کال تھا ۔ جبکہ حضرت مسیح کی طرف سے ویدک دھرم کے متعلق دل شکن مضامین شائع ہو رہے تھے ۔ آریہ سماج پر چاروں اطراف سے ایک قسم کی بوچھاڑ ہو رہی تھی ۔ اور بار بار چیلنج پر چیلنج دے کر آریہ سماجیوں کو للکارا جا رہا تھا کہ اگر کسی میں ہمت ہے ۔ تو وہ قادیان تشریف لا کر اپنے شکوک رفع کرے ۔ حضرت مرزا کا یہ فرمان اٹل تھا ۔ میں تو ان کی مہربانی کا از حد مشکور ہوں ۔ کہ انہوں نے آریہ سماج کو امتحان کے میدان میں آنے کے لئے ان میں ایک قسم کا جوش بھرا ۔ اور اپنے جذبۂ دھرم کو فی البدیہہ دکھانے کے لئے ایسا سوچا ۔ آہاہا! اس وقت یہاں ویسا آریہ سماج نہیں تھا ۔ جیسا کہ شہید اکبر کے امتحان میں کامیاب ہونے کے بعد اب موجود ہے ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے ۔ کہ پہلے یہاں کے لوگ امتحان کے میدان میں آنا ناپسند کرتے تھے ۔ نہیں اس سے پہلے بھی رشی دیانند کا بلیدان لوگوں کو متاثر کر رہا تھا مہرشی کا جوش لوگوں کے چہروں سے ہویدا ہو رہا تھا ۔ پنجاب میں اس امتحان سے ہی تہلکہ مچ گیا ۔ یہاں امتحان کے آسان پرچے نہیں تھے ۔ جن کے سوال کسی کی رٹ سے ہو سکتے ۔ بلکہ اس پرچہ کے سوال ہر کوئی حل نہیں کر سکتا تھا ۔ انہیں حل کرنا کسی مرد میدان کا ہی کام تھا ۔ اس میدان میں ہر آدمی نہیں آ سکتا تھا ۔ جس کے اندر رشی کی سپرٹ کام نہ کر رہی ہو ۔ جس نے رشی کے پوتر چرنوں میں بیٹھ کر اپنے سارے شکوک رفع کر کے ان کا مدھر اپدیش سنا ہو ۔ اور ان کی آگیا کو پالن کرنے کا برت نہ دھارن کیا ہو ۔ اس پرچہ کو حل کرنے کے لئے وہ شہید دھرم نکلا ۔ جس کا جیون مہرشی کے بتائے ہوئے مارگ پر چل کر گزرا ہے ۔ جس کے دل میں رشی کے ہی وچار کام کر رہے تھے ۔ جس کے اندر مہرشی کا ہی جذبہ کام کرتا تھا ۔ وہ رشی کا بھگت ویدک بھگت شہید اکبر پنڈت لیکھرام اس کام کو اپنا فرض جان کر اس پرچہ کو ہاتھ میں لیتا ہے آہاہا! وہ کیسا منوہر دن ہو گا ۔ جبکہ اس معمولی سے قادیان شہر میں (معمولی اس لئے کہ یہ اب تک بھی نہ تحصیل ہے ۔ اور نہ ضلع ۔ پہلے کتنا چھوٹا ہو گا) وہ رشی کا سپاہی یہاں پدھارا ہو گا ۔ اس دن کی یاد کر کے ہمارے دل میں کتنی خوشی ہوتی ہے جب کہ ایک رشی بھگت ایک مشکل پرچہ کو حل کرنے کے لئے حضرت مرزا صاحب کے ہی گھر میں تشریف لایا ہوا ۔ جب وہ نظارہ آنکھوں کے سامنے آتا ہے ۔ کہ ایک طرف تو مسیح موعود صاحب اپنے شکوک جو کہ ان کے دل میں ویدوں مناسترون اور مہرشی دیانند کے متعلق پیدا ہو چکے تھے ان کے سامنے یکے بعد دیگرے رکھ کر ان کا جواب طلب کر رہے ہوں گے ۔ اور دوسری طرف سبھا پتی رشی بھگت شہید دھرم بڑی شانتی سے ان کے ہر ایک سوال کا نہایت عمدہ جواب دے رہا ہو گا ۔ تو ہماری خوشی کی انتہا نہیں رہتی ۔ ہماری گردن آنند سے اونچی اٹھ جاتی ہے امتحان شروع ہے ۔ پنڈت جی خوشی سے جواب دے رہے ہیں ۔ آپ کے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ مٹھاس اور سچائی سے لبریز تھا ۔ امتحان ایک دن کا نہیں تھا ۔ بلکہ تقریباً ۲ ۔ ۳ مہینوں تک جاری رہا ۔ پنڈت جی کامیاب ہو گئے ۔ رشی کا بھگت رشی کے دھرم کا پرچار کر کے پھولا نہ سمایا ۔ قادیان کے بھاگ کھل گئے ۔

(باقی آئندہ)

آریہ سماج سیالکوٹ کے خلاف گمراہ کُن پراپیگنڈا

(پردھان آریہ سماج سیالکوٹ کا اہم اعلان)

پنڈت مہرچند جی شرما نے "آریہ ویر" ۶-۹-۳۵ ۳۱ میں ایک آرٹیکل بعنوان "آریہ سماج سیالکوٹ کے پرستاو کی مذمت۔ آریہ نوجوانوں کے متعلق افسوسناک طرزِ عمل کی تبدیلی کی ضرورت" لکھا ہے۔ پنڈت صاحب سیالکوٹ ہو کر آئے ہیں۔ اگر مجھ سے مل کر وہ صاحب سیالکوٹ آ رہے تھے۔ اگر مجھ سے مل کر وہ معاملات و حالات دریافت کر لیتے۔ اور اُن کے سامنے میرے ساتھ مل کر وچار کر لیتے۔ تو ان کو اس کے لکھنے کی تکلیف گوارا نہ کرنی پڑتی۔ اب چونکہ وہ یکطرفہ فیصلہ کر چکے ہیں۔ لہٰذا یہ نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ صحیح واقعات پبلک کے سامنے پیش کر دئے جائیں۔ تاکہ غلط فہمی دور ہو۔ پنڈت صاحب کہتے ہیں کہ:-

"میں نے اس پرستاو کے خلاف محض اس لئے اب تک نہیں لکھا تھا۔ کہ میں چاہتا تھا کہ سیالکوٹ جا کر خود دونوں پکشوں کو اچھی طرح سمجھ لوں۔ اور سُن لوں"

کیا پنڈت صاحب اب یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اُنہوں نے دونوں پکشوں کو اچھی طرح سُن کر اور سمجھ کر یہ مضمون حوالۂ قلم کیا ہے؟ میرے خیال میں ہرگز نہیں۔ کیونکہ جہاں تک مجھے علم ہوا ہے۔ اُنہوں نے کسی ادھیکاری سماج سے کوئی حالات اس بارہ میں دریافت نہیں کئے۔ ہاں یہ جُدا بات ہے کہ اُنہوں نے لالہ گنیش داس کو ہی دونوں پکشوں کا (Representative) بطور ممبر آریہ سماج اور بطور سرپرست آریہ ٹریکٹ سوسائٹی سمجھ لیا ہو۔ کیونکہ وہیں اُنہوں نے کھانا وغیرہ کھایا تھا۔ اور ضروری ہے۔ کہ اُن کے ساتھ ہی اس معاملہ پر وچار کیا ہوگا۔ اصل حالات یہ ہیں:-

آریہ سماج کے ۲۷ سبھاسدوں اور سہائیکوں کی طرف سے ایک چھٹی مورخہ ۳۰-۹-۳۵ کو پردھان آریہ سماج کو ملی۔ جس میں آریہ ٹریکٹ سوسائٹی کے ٹریکٹوں کے برخلاف زبردست آواز اُٹھائی گئی تھی۔ اور پرارتھنا کی گئی تھی۔ کہ اسے انترنگ سبھا میں رکھ کر اس غلط فہمی کو جو پبلک میں پھیل رہی ہے۔ دُور کیا جاوے۔ چھٹی حسب ذیل ہے:-

نقل چھٹی سبھاسدان و سہائیکان مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۵ء:-

شریمان پردھان جی آریہ سماج سیالکوٹ شہر۔ نمستے کے پشچات عرض ہے کہ مندرجہ ذیل سبھاسدان و سہائیکان آریہ سماج سیالکوٹ افسوس کرتے ہیں کہ چند ایک غیر ذمّہ دار نوجوانوں نے کچھ عرصہ سے ایک سوسائٹی بنام "آریہ ٹریکٹ سوسائٹی" زیرِ اہتمام آریہ یووک سبھا شہر سیالکوٹ جاری کی ہوئی ہے۔ اُنہوں نے اس عرصہ میں کافی تعداد ٹریکٹوں کی شہر میں تقسیم کی ہے۔ جس سے ہندو سوسائٹی میں مجموعی طور پر پھوٹ ڈالی جا رہی ہے۔ اور پبلک کو آریہ سماج کے برخلاف پراپیگنڈا کرنے کا موقعہ دیا جا رہا ہے۔ پبلک اس قدر بدظن ہو رہی ہے۔ کہ وہ محسوس کر رہی ہے۔ کہ آریہ سماج کو دیا ہُوا دان اپنی ہی قوم کو تباہ کرنے کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔ اس غلط فہمی کو دُور کرنے کے لئے آپ سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ اس سلسلہ کو جتنی جلدی ہو سکے۔ بند کروا دیا جاوے۔ کرپا کر کے اس معاملہ کو انترنگ سبھا میں پیش کر کے فیصلہ کریں۔ نیز پبلک کی غلط فہمی کو دُور کرنے کے لئے اس امر کا اعلان کیا جائے۔ کہ آپ کا یعنی آریہ سماج سیالکوٹ کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ وہ چھٹی ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء کو انترنگ سبھا میں پیش ہُوئی۔ اور بہت سے وچار کے بعد یہ پرستاو پاس ہُوا۔ (پرستاو نمبر ۲ مورخہ ۱۵-۹-۳۵) مہاشہ بھگت رام و دیگر صاحبان سبھاسدوں اور سہائیکوں کا پتر پیش ہُوا۔ لالہ سُکھدیال جی نے تجویز پیش کی۔ جو تائید کے پشچات سروسمتی سے نمی لکھت پرستاو کی صورت میں سویکار ہُوئی:-

"آریہ ٹریکٹ سوسائٹی کے ادھیکاریوں کو لکھا جاوے۔ کہ اس سماج کی اور سے ایک اُپ سمتی بنائی گئی ہے۔ جس کے ممبر لالہ چرنداس جی۔ پنڈت دیوان چند جی۔ لالہ منشورام جی۔ لالہ گنیش داس جی اور لالہ سروپ نارائن جی ہوں گے۔ جو ٹریکٹ ان کی سوسائٹی اس کے بعد چھپوانا چاہے۔ وہ اس اُپ سمتی سے سویکار کرا کر چھپوایا کرے۔ اور کوئی ٹریکٹ یا اشتہار اس اُپ سمتی کی سویکاری کے بنا چھپوایا نہ کریں"۔ آریہ ٹریکٹ سوسائٹی کو مذکورہ بالا پرستاو کی نقل بھیج دی گئی۔ جس کے جواب میں ۲۵-۹-۳۵ کو مفصّلہ ذیل ریزولیوشن منجانب آریہ ٹریکٹ سوسائٹی ملا۔ جو کہ ۲۶-۹-۳۵ کو انترنگ سبھا میں پیش ہُوا۔ لہٰذا یہ پرستاو پاس ہُوا کہ ۲۶-۹-۳۵

"پرستاو نمبر ۲ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء انترنگ سبھا کے اُتر میں آریہ ٹریکٹ سوسائٹی کا پتر پیش ہُوا۔ نتیجہ ہُوا۔ کہ آریہ ٹریکٹ سوسائٹی کے یووک ممبران غلط رہنمائی کی وجہ سے گمراہ ہو رہے ہیں۔ اس سبھا کے سدسیہ یتن کریں۔ کہ ان یووکوں کو پریم سے سمجھا کر گمراہ ہونے سے بچاویں۔" نقل پرستاو آریہ ٹریکٹ سوسائٹی مورخہ ۲۴-۹-۳۵ (انترنگ سبھا آریہ سماج سیالکوٹ کا ریزولیوشن مورخہ ۱۵-۹-۳۵ پیش ہُوا۔ جس پر مناسب وچار کے بعد حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہُوا:-

(ا) اگر سوسائٹی ہذا کے کام پر سنسر شپ کی غرض یہ ہے۔ کہ کوئی ٹریکٹ یا کوئی دیگر دستاویز سوسائٹی کی طرف سے ویدک سدھانتوں کے پرتی کول یا کسی اور طرح سے قابلِ اعتراض شائع نہ ہو جائے۔ تو سوسائٹی ہذا کے خیال میں شری لالہ گنیش داس جی آنند پردھان سوسائٹی جیسے ویدک سدھانتوں کے پورنتیا سمجھنے والے تجربہ کار کہنہ مشق اہلِ قلم کی موجودگی میں سوسائٹی کسی دُوسرے شخص کی مداخلت ضروری نہیں سمجھتی ہے۔ تاوقتیکہ سوسائٹی کے شائع کردہ ٹریکٹوں میں کوئی امر قابلِ اعتراض ثابت نہ کیا جاوے۔ اور اگر انترنگ سبھا آریہ سماج سیالکوٹ مجوزہ طریقہ سے سوسائٹی ہذا کو سہیوگ دینا چاہتی ہے۔ تو سوسائٹی اس سہیوگ کو دھنیہ واد کے ساتھ سویکار کرے گی۔ بشرطیکہ سہیوگ دینے والے سجن سوسائٹی ہذا کے نیم اُنُسار سوسائٹی کے ممبر بن جائیں۔ چونکہ ہر ایک ٹریکٹ کا مسودہ سوسائٹی میں پیش اور پاس ہو کر پریس میں دیا جاتا ہے۔ پس کسی مسودہ کے پیش ہونے پر پورواوکت سہیوگی سجنوں کو مسودہ پیش ہونے کی حسب دستور سُوچنا دی جایا کرے گی۔ اور وہ سوسائٹی کی ایسی میٹنگ میں سملت ہو کر مسودہ کے متعلق اپنے وچار پرگٹ کیا کریں گے:-

(ب) انترنگ سبھا آریہ سماج کے ریزولیوشن کے لہجہ (Tone) سے ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ کہ انترنگ سبھا آریہ ٹریکٹ سوسائٹی کو آریہ سماج کے آدھین سمجھ کر سوسائٹی کو اپنے ادھیکار کی بنا پر سُوچنا دیتی ہے۔ کہ سوسائٹی انترنگ سبھا کی آگیا کے بغیر ٹریکٹ تو درکنار۔ کسی بھی غرض کے لئے کوئی اشتہار تک نہیں دے سکے گی۔ حالانکہ آریہ ٹریکٹ سوسائٹی کا نہ صرف آریہ سماج بلکہ آریہ یووک سماج یا کسی دیگر سبھا سوسائٹی سے بھی کسی قسم کا کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ لہٰذا یہ سوسائٹی ایک بالکل آزاد اور خود مختار سوسائٹی ہے۔ اور آزادی کے ساتھ اپنا کام کر رہی ہے۔ اور کرتی رہے گی۔ پس سوسائٹی ہذا اپنے نیک و بد کی خود ذمہ دار ہے۔ نہ کہ آریہ سماج یا کوئی دیگر سوسائٹی:-

(ج) اگر آریہ سماج مندر میں سوسائٹی ہذا کے دفتر کی عارضی موجودگی سے یہ سوسائٹی آریہ سماج سے سمبندھت سمجھی جاتی ہے۔ تو آئندہ کے لئے نہیں سمجھی جانی چاہئے۔ (کیونکہ سوسائٹی نے اپنا دفتر سماج مندر سے اُٹھا لیا ہے) اس سے صاف طور پر واضح ہے۔ کہ آریہ سماج کی انترنگ سبھا کو آریہ ٹریکٹ سوسائٹی کے کام میں اپنے سبھاسدوں اور سہائیکوں کی چھٹی پر دخل دینے کی ضرورت محسوس ہُوئی۔ اور اس پر اس نے بہت ہی مناسب طریقہ اختیار کیا۔ اور وہ یہ کہ ٹریکٹوں کے چھپنے سے پہلے اُن کی دیکھ بھال ایک اُپ سمتی کر لیا کرے۔ تاکہ آریہ سماج کے سبھاسدوں اور سہائیکوں کو آئیندہ شکایت کا موقعہ نہ ملے۔ اور لالہ گنیش داس جی آنند جن کی زیرِ نگرانی ٹریکٹ شائع ہونے کا آریہ ٹریکٹ سوسائٹی اپنے ریزولیوشن میں اقبال کرتی ہے۔ اس اُپ سمتی کے ممبر تھے۔ تو پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ ٹریکٹ سوسائٹی کو یہ طریقۂ کارکنوں بُرا معلوم ہُوا؟ جب آریہ ٹریکٹ سوسائٹی آریہ سماج سے کسی قسم کا تعلق رکھنا نہیں چاہتی۔ تو آریہ سماج اُس کے لیکھوں کی ذمّہ داری اپنے اُوپر کس طرح لے سکتا تھا؟ اور خاص کر اُس صورت میں جب کہ اس کے سبھاسدان ہی ٹریکٹوں کی طرزِ بیانی اور عبارت آرائی کو بدظنی پھیلانے والی سمجھتے ہیں۔ آریہ سماج کا منشاء تو یہ تھا۔ کہ ٹریکٹوں میں سخت لفاظی جس کے برخلاف نہ صرف پبلک کو بلکہ آریہ سماج کے سبھاسدوں کو بھی شکایت تھی۔ نہ ہو۔

پنڈت صاحب فرماتے ہیں۔ کہ:-

"آریہ نوجوانوں کی اُمنگوں اور آریہ سماج کی سیوا کے بھاؤں کو کچلنے کے لئے دردِ حیوں کے ہاتھ مضبوط کرنے تک کی کوشش کی گئی۔ اور آریہ ٹریکٹ سوسائٹی کو توڑنے آدی کے لئے کئی سادھن برتے گئے۔ اُس کا دفتر تک آریہ سماج سے نویووکوں کو اُٹھانا پڑا"۔

پنڈت جی نے بلا دریافت و بلا ثبوت اس قسم کے غلط اور جھوٹے اتہام و الزام اپنے لیکھ میں لگا دئے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ وہ پہلے اچھی طرح سے دریافت کر لیتے۔ جو کچھ مناسب ہوتا سپردِ قلم کرتے۔ کیا آریہ ٹریکٹ سوسائٹی کے ریزولیوشن (ج) سے صاف واضح نہیں ہوتا۔ کہ اُس نے اپنا دفتر اپنی مرضی سے محض اس لئے سماج مندر سے اُٹھایا۔ کہ وہ آریہ سماج سے کوئی سمبندھ نہیں رکھنا چاہتی تھی۔ سوائے اس کے کہ وہ آریہ شبد اپنے نام کے پہلے جوڑ کر بلاوجہ آریہ سماج کو بدنام کرے۔ دریوں کا معاملہ لکھ کر پنڈت جی نے نہایت ناواجب طور پر آریہ سماج سیالکوٹ کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجھے حیرانی ہے۔ کہ پنڈت جی نے اس قسم کا بالکل غلط اتہام آریہ سماج پر لگایا ہے۔ اور واقعہ یہ ہے۔ کہ پنڈت جی کی موجودگی میں آریہ یووک سماج کے سالانہ جلسہ پر جو بھی لیکچر ہُوئے۔ وہ آریہ سماج مندر کے ہال میں آریہ سماج کی دریوں پر کرائے گئے۔ بلکہ پنڈت مہرچند جی کا اپنا لیکچر بھی آریہ سماج مندر کے ہال میں ہُوا۔ جہاں آریہ سماج

(باقی)

ہوتی تھیں یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ اس لیکچر میں ۲۵ یا ۳۰ کی حاضری تھی۔ اگر پنڈت جی کو اس وجہ سے ناراضگی ہوئی۔ کہ ان کا لیکچر سُننے کے لئے لوگ نہیں آئے۔ تو اس کے لئے آریہ پردیک سماج کے موجودہ ادھیکاری اپنی ٹریکٹ بازی کی وجہ سے ذمہ دار تھے۔ اس کے لئے آریہ سماج قصور وار نہیں تھا۔ آریہ پردیک سماج کے ادھیکاریوں نے اپنے جلسہ کو آریہ سماج کے ادھیکاریوں سے ایسا چھپا کر رکھا۔ کہ ان کو اس کی اطلاع بھی نہ ہو۔ باوجود اس کے منتری آریہ سماج اور تین چار دوسرے ممبران انترنگ سبھا آریہ سماج کے لیکچر میں موجود تھے۔ آریہ سماج سیالکوٹ کے جلسہ کے سمبندھ میں مشورہ تک نہ لیا گیا۔ پنڈت جی چمپت جی کو یہ معلوم ہے۔ کہ نند گوپال پارک آریہ سکول کی گراؤنڈ ہے۔ اور لالہ چرنداس جی منتری آریہ سماج آریہ سکول کے مینیجر ہیں۔ انہوں نے آریہ پردیک سماج کے جلسہ کے موقعہ پر نہ صرف نند گوپال پارک دے دی۔ بلکہ اس کے علاوہ آریہ سکول کے ودیارتھیوں کی کھیلوں میں شمولیت سے جلسہ کی رونق کر دی۔ اگرچہ باہر گراؤنڈ میں دریوں کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ تاہم لالہ دینا چند جی انچارج سامان آریہ سماج کو کہہ دیا۔ کہ اگر ضرورت سمجھی جائے۔ تو دو بڑی دریاں وہاں بھیج دی جاویں۔ چنانچہ انہوں نے آریہ سماج کی دو دریاں نند گوپال پارک میں استعمال کے لئے دے دیں ؞

اس سے آگے چل کر پنڈت جی آریہ سماج سیالکوٹ کے ادھیکاریوں کو ایک لمبا چوڑا الزام دیتے ہیں۔ جس میں وہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ سیالکوٹ کے آریہ سماجی رشی دیانند کی بہرٹ سے ان بھگیہ ہیں۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو آریہ سماج سیالکوٹ کے کام کا ایسا شاندار ریکارڈ نہ ہوتا۔ ہاں اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اس نے بگڑی اچھال طریقۂ کار کو کبھی بھی پسند نہیں کیا۔ اور نہ ہی اب کرنا چاہتا ہے۔ جہاں گڑ دینے سے کام بنے۔ وہاں زہر دینا ہرگز ہرگز پسند نہیں کرتا۔ وہ پریم اور سیوا بھاو سے دوسروں کو اپنا گرویدہ بنانا چاہتا ہے۔ پنڈت صاحب کا خیال ہے۔ کہ سیالکوٹ آریہ سماج نے انوچت کام کیا ہے۔ جس کے لئے اُسے پرائشچت کرنا چاہئے۔ مگر میری تو سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ انہوں نے یہ سمتی کس طرح دے دی۔ اور نوبدوکوں کی بے جا طور پر پیٹھ ٹھونکنے کے لئے بزرگوں کو جھاڑ ڈال دی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ چاہتے ہیں۔ کہ سب منہ پھٹ بن جائیں۔ اور کوئی سنجیدہ وچار کرنے والا نہ رہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو وہ ادھر اُدھر کے سارے الزام اس سماج کے سر پر تھوپنے کی کوشش نہ کرتے۔ اگر پنڈت صاحب نے نوبدوکوں کی ٹریکٹ سوسائٹی کے مندرجہ بالا ریزولیوشنوں کو بھی غور سے پڑھا ہوتا۔ تو وہ ہمیں سرپرست بننے کی کبھی تلقین نہ کرتے۔ "مان نہ مان میں تیرا مہمان" کے مصداق ہم ہرگز ہرگز ان حالات میں ان کے سرپرست نہیں بن سکتے۔ جب تک وہ اس بات کو سویکار نہ کریں۔ کہ وہ ہماری رہنمائی میں کام کریں گے ؞

اب رہا معاملہ پرستاو انترنگ سبھا منعقدہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۵ء کا۔ اس کے بارہ میں اُن حالات کو میں پبلک کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ جن کی وجہ سے وہ ریزولیوشن پاس ہوا۔ مگر اس سے پہلے میں پنڈت صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا وہ سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان کو وہ سب حالات معلوم ہیں۔ مجھے وشواس ہے۔ کہ ان کا جواب نفی میں ہوگا۔ کیونکہ اگر اُن کو وہ سب حالات معلوم ہوتے۔ یا ان کے گوش گزار کئے گئے ہوتے۔ تو وہ اس معاملہ پر قلم فرسائی کرنے کی زحمت یا زحمت کو کبھی قبول نہ کرتے۔ جہاں تک اُن کے مضمون سے عیاں ہوتا ہے۔ اُن کو اُن کا کوئی علم نہ تھا۔

انترنگ سبھا کے پاس کردہ پہلے پرستاو ہی سے صاف طور پر ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماج سیالکوٹ آریہ ٹریکٹ سوسائٹی کی پگڑی اچھال پالیسی کو روکنا چاہتا تھا۔ اور چاہتا تھا۔ کہ اگر کھنڈن کی ضرورت ہو۔ تو مہذب طریقہ پر کیا جائے۔ نہ کہ بدزبانی سے۔ لیکن ٹریکٹ سوسائٹی کے ادھیکاری بالکل بے مہار رہنا چاہتے تھے۔ اور کسی نصیحت کو سننا ان کو گوارا نہ تھا۔ چنانچہ ایک اشتہار بعنوان "آریہ ٹریکٹ سوسائٹی سیالکوٹ کے شاندار کام کی سہلنا کا ثبوت" نکالا گیا۔ لیکن اس کی چند کاپیاں تقسیم کرنے کے بعد اس کی تقسیم کو روک لیا گیا۔ اس میں آریہ سماجیوں کو ستیارتھ گیان سے کورے۔ نام نہاد اور آتمی لکھا گیا تھا۔ اور ان میں سے چند۔ ایک کو گوبردھنی سی۔ آئی۔ ڈی کے لقب سے ملقب کیا گیا تھا۔ جو کہ پرانکوں کے ایجنٹ ہوتے ہوئے آریہ سماج میں بطور سی۔ آئی۔ ڈی گھسے ہوئے ہیں۔ اور اپنا اثر ڈال کر اپنے کرتویہ کا آریہ سماج کو پالن نہیں کرنے دیتے۔ وغیرہ وغیرہ ؞

لالہ چرنداس جی پوری سے ٹریکٹ سوسائٹی کے سرپرست صاحب کی جو دشمنی ہے۔ وہ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ وہ جہاں کہاں بھی ہوں گے۔ لالہ چرنداس جی پر حملہ کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ لالہ چرنداس جی اس دن سے جس دن مینیجنگ کمیٹی مسبھ ادھار سبھا نے لالہ گنیش داس جی کی دو ہزار روپیہ حاصل کرنے کی تجویز کو نامنظور کر دیا۔ اُن کی نگاہ میں گردن زدنی ہو گئے۔ اور سرپرست صاحب پنڈت جی اُن کا پیچھا کسی صورت میں نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ ایسا کرنے سے اُن کی پرانی شہرت کو بٹہ لگتا ہے۔ کیونکہ جب وہ کسی کے پیچھے پڑ جائیں۔ پھر منہ موڑنا حرام۔ اگر میری یادداشت غلطی نہیں کرتی۔ تو لالہ گنیش داس جی کو کسی مقدمہ کے بارہ میں بھی لالہ چرنداس جی کے برخلاف کافی شکایت ہے۔ اس کے بعد نقل کارروائی اجلاس مینیجنگ کمیٹی آریہ ٹریکٹ سوسائٹی سیالکوٹ منعقدہ ۵ جنوری ۱۹۳۶ء از قلم لالہ گنیش داس جی و زیر دستخط لالہ مدن گوپال جائنٹ سکرٹری میرے پاس بھیجی گئی۔

نقل کارروائی اجلاس مینیجنگ کمیٹی آریہ ٹریکٹ سوسائٹی سیالکوٹ منعقدہ ۵ جنوری ۱۹۳۶ء

سرو سمتی سے نشچے ہوا۔ کہ آریہ سماج سیالکوٹ کے بھوت پورو پردھان لالہ چرنداس جی پوری۔ اور منتری لالہ سروپ نارائن جی نے آریہ سماج کے دو ستیارتھ ستسنگوں اور وارشکوتسو کے دن آریہ سبھاسدوں کے جنرل اجلاس میں اپنی تقریروں سے سوسائٹی ہذا کے برخلاف جو سخت ترین نفرت اور گمراہی پھیلائی ہے۔ سوسائٹی کا یہ اجلاس اس کے لئے سخت افسوس اور ہر دو سجنوں کے اس قابلِ مذمت رویہ کے برخلاف سخت نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور ورتمان پردھان آریہ سماج سے بل پورک سوسائٹی پر زور ڈالتا ہے۔ کہ وہ ان ہر دو سجنوں کو آگیا دیں۔ کہ وہ آریہ سماج کے ستیارتھ ستسنگوں میں سوسائٹی مذکور کے برخلاف پھیلائی ہوئی نفرت اور گمراہی کی سوسائٹی کے اطمینان کے مطابق مناسب تلافی کریں۔ ورنہ سوسائٹی ہذا خود اس نفرت اور گمراہی کی بطریق مناسب تلافی کرنے کے لئے مجبور ہوگی" ؞

پیشتر اس کے کہ میں اسے انترنگ سبھا میں رکھتا۔ "رہبر" روزانہ اخبار سیالکوٹ مورخہ ۱۳ [illegible] میں ایک مراسلہ بعنوان "آریہ سماج سیالکوٹ کے عہدیداران کا تنزل" نکلا۔ جس میں لالہ چرنداس اور لالہ سروپ نارائن جی پر حملہ کرنے کے علاوہ غلط بیانی اور دروغ گوئی کی گئی تھی۔ لکھا گیا تھا۔ کہ لالہ گیان چند پوری وائس پریزیڈنٹ پرانے کارکن نے بھی بطور پروٹسٹ نہ چندہ دیا ہے۔ اور نہ ہی سبھاسد بنے ہیں۔ حالانکہ لالہ گیان چند جی نے چندہ دیا۔ سبھاسد بنے۔ اور وائس پریزیڈنٹ بھی چنے گئے۔ سچ ہے "دروغ گورا حافظہ نباشد"

پنڈت جی! آپ کرپا کر کے یہ تو دریافت کریں۔ کہ یہ کسی نوبدوک کی راستبازی کا نمونہ ہے۔ یا کسی زمانہ دیدہ۔ روزگار چشیدہ گرگ کہن کی راستبازی کا۔ ایسی ایسی راستبازیوں سے ہی پبلک کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے ؞

جس وقت نقل ریزولیوشن آریہ ٹریکٹ سوسائٹی ۲۳ نومبر ۱۹۳۵ء کو انترنگ سبھا میں پیش ہوئی۔ "رہبر" کا پرچہ کسی سجن نے پیش کر دیا۔ یہ جتلانے کے لئے کہ کس طرح سے دروغ بیانی کی جا رہی ہے۔ اندریں حالات انترنگ سبھا نے بہت سوچ وچار کے بعد وہ ریزولیوشن پاس کیا جس کے بارہ میں پنڈت صاحب کو اپنے قلم کو جنبش دینی پڑی۔ اور انہوں نے آریہ سماج کو آڑے ہاتھوں لیا۔ اور دل کھول کر کوسا ؞

مذکورہ بالا بیانات کا بغور مطالعہ کرنے سے صاف طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ ایسی ٹریکٹ سوسائٹی کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کرنا آریہ سماج سیالکوٹ کے لئے اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑا مارنا۔ اپنے نام کو بٹہ لگانا اور اپنی عزت کو ملیا میٹ کرنا تھا۔ اس کو بھلا وہ کب برداشت کر سکتا تھا؟ اس کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ پبلک پر روشن کر دینا۔ کہ نوبدوکوں کی اس ٹریکٹ سوسائٹی سے آریہ سماج کا کوئی تعلق نہیں۔

باقی رہا دربارہ ایمان لالہ گنیش داس جی بزرگ۔ اُن کے میلانِ طبع اور میلانِ قلم سے نہ صرف شہر سیالکوٹ بلکہ ضلع بھر کا بچہ بچہ واقف ہے۔ آریہ سماج نے تو صرف اس بات پر ہی افسوس ظاہر کیا۔ کہ وہی مذاق نوبدوکوں میں پیدا کیا جا رہا ہے۔ جس کا نمونہ "رہبر" کے پرچہ میں پایا جاتا ہے۔ اور آریہ سماج کو ڈر ہے کہ ؎

گر ہمیں مکتب است و ہمیں مُلّا
کارِ طفلاں تمام خواہد شُد

چونکہ انترنگ سبھا نے مجھے آگیا دی تھی۔ کہ میں پبلک کے سامنے سارے حالات رکھ دوں۔ تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ میں نے اس آگیا کا پالن کر دیا ہے ؞

{ بشنو رام میٹر پردھان
آریہ سماج سیالکوٹ ؞

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی

Suleman Umar & Co Karachi

ویدک ورن ویوستھا کا سوروپ اور مہرشی دیانند

(لیکھک مہاشہ یش پال جی پنھک ویدک دھرم وشارد دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور)

رشی دیانند سے پیشتر ہندو دھرم میں ورن ویوستھا ایک عجیب شکل میں تھی۔ نہ تو گن کرم سے ہی مانا جاتا تھا۔ اور نہ جنم سے ہی تسلیم کیا جاتا تھا۔ ایک براہمن ذلیل سے ذلیل کام کرنے پر بھی براہمن رہتا تھا۔ مگر مسلمان ہونے سے ہی اس کا براہمن کر دیا جاتا تھا۔ گویا اُنہوں نے ہندو مسلمان عیسائی تین جاتیاں بنا رکھی تھیں۔ اور ایک جاتی سے دوسری جاتی میں جانا ناممکن خیال کیا جاتا تھا۔ مگر یہ خیال صرف ہندوؤں تک ہی محدود تھا۔ کہ وہ ایک مسلمان کو ہندو نہیں بنا سکتے تھے۔ مگر اس کے برخلاف سینکڑوں ہندو دن رات مسلمان اور عیسائی ہوتے چلے جاتے تھے۔

یہ اس وقت کا ذکر ہے۔ جب لوگ اپنے دھرم کے سوروپ کو بھول چکے تھے۔ ویدوں اور شاستروں سے ناواقف ہو چکے تھے۔ مگر آج جب رشی دیانند کی جہان کرپا سے گوروکل کھل چکے ہیں۔ وید اور شاستر ہر ایک کی زبان پر موجود ہے۔ گوروکل کے سناتک بھی ورن ویوستھا کے متعلق مختلف خیال رکھتے ہیں۔ کوئی اسے ویدوں کے خلاف مانتا ہے۔ کوئی زمانہ حال کے لئے اسے خطرناک خیال کرتا ہے۔ کوئی رشی دیانند پر الزام لگاتا ہے۔ غرض "جتنے منہ اُتنی باتیں" ہو رہی ہیں۔ اسی لئے میں آج اپنے خیالات کا اظہار کرنے پر مجبور ہوا ہوں۔

قبل اس کے کہ ہم درخت کی پتی پتی پرکھیں اگر ہم جڑ کو معلوم کر لیں گے۔ تو ہمارا کام بن جائے گا۔ جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں۔ لوگوں کے دو خیال ہیں۔ ایک براہمن کھشتری وغیرہ جاتی مانتا ہے۔ اور دوسرا ورن۔ اس لئے اس کی جانچ کرنا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔

جاتی کی تعریف :-

جاتی کی تعریف کرتے ہوئے نیائے درشن میں ایک سوتر دیا ہے :-

"समान प्रसवात्मिका जातिः"

یعنی جو سمانتا (برابری) کو بنائے۔ وہ "جاتی" ہے۔ مثال کے طور پر "انسان" کہنے سے چاہے مرد ہو یا عورت۔ لڑکا ہو یا لڑکی۔ انسانوں میں آ جاتے ہیں۔ حیوان ایک دوسری جاتی ہے۔ اس میں گائے۔ گھوڑا یا ہاتھی سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے کیڑے کو داخل کر لیتے ہیں۔ ان کے بھی دو بھید ہیں۔ ایک سامانیہ جاتی اور دوسری سامانیہ وشیش جاتی۔ جانور سامانیہ جاتی ہے۔ مگر گھوڑا حیوان تمام جانوروں سے ایک کو خاص کر دیتا ہے۔ سامانیہ وشیش جاتی ہے۔

ورن ویوستھا :-

ورن کے معنی نروکت میں

वर्णो वृणोतेः

یعنی ورن وہ ہے۔ جو چُنا جائے۔ لفظ "ورن" مصدر वृ سے بنتا ہے۔ جس کے معنی چننے یا اختیار کرنے کے ہیں۔ वरणे

الغرض ورن وہ ہے جو چُنا جائے۔ اختیار کر لیا جائے یا قبول کیا جائے۔

اب معنی صاف ہو گئے۔ جاتی ایشور کی طرف سے بنتی ہے۔ مثلاً انسان۔ حیوان وغیرہ اور ورن انسان کی طرف سے بنتا ہے۔ یعنی براہمن کھشتری وغیرہ۔ ورن بدل بھی سکتا ہے مگر جاتی بدل نہیں سکتی۔ اگر ایک شخص آدمی سے جانور بننا چاہے۔ تو ناممکن ہے۔ مگر اگر وہ براہمن کے کرموں کے بدلے جنگجو اور بہادر ملک کی خدمت کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ فوراً ورن بدل کر کھشتری بن سکتا ہے۔ اس کو وید بھگوان اس طرح مانتے ہیں :-

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीत्
बाहू राजन्यः कृतः।
ऊरू तदस्य यद्वैश्यः
पद्भ्यां शूद्रो अजायत ॥
य० ३१-११

یعنی "مہرشی کے اندر منہ کی مانند براہمن۔ ہاتھ کی مانند کھشتری۔ پیٹ (سینہ سے نیچے اور زانو سے اوپر کا حصہ) کی مانند ویش اور پاؤں کی مانند شودر ہیں"۔

اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ ایشور کے منہ سے براہمن پیدا ہوئے۔ وغیرہ وغیرہ۔ بلکہ جو گن انسان کے منہ میں موجود ہیں۔ اگر اس قسم کے گن کسی انسان میں ہوں۔ تو وہ براہمن بن جانے کا حقدار ہے۔ اسی طرح دوسرے ورن بھی ہیں۔ آپ اپنے چہرہ پر غور کریں۔ گیان حاصل کرنے کے جتنے ذرائع ہو سکتے ہیں۔ وہ سب چہرہ پر موجود ہیں۔ کان سے سنا جاتا ہے۔ آنکھ سے دیکھا جاتا ہے۔ ناک سے سونگھا جاتا ہے۔ زبان سے ذائقہ معلوم کیا جاتا ہے۔ اور کھال یعنی چمڑی سے گرمی سردی کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ ان ذرائع سے ہی پورا گیان حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ تمام چہرہ پر موجود ہیں۔

براہمن ورن :-

وید کہتا ہے۔ جو گیان حاصل کرے۔ اور دوسروں کو اپدیش دے۔ وہ براہمن ہے۔ بھگوان کرشن گیتا میں فرماتے ہیں :-

शमो दमस्तपो शौचं क्षान्ति-
-रार्जवमेव च। ज्ञानं विज्ञानं
आस्तिक्यं ब्रह्म कर्म स्वभा-
-वजं १८.४२

یعنی (शम) کار بد کی طرف سے نفرت (दम) اپنے اعضاء کو اپنے قابو میں رکھنا (तप) دھرم کے کام میں یا ایشور کی اُپاسنا میں تکلیف برداشت کرنا... (शौच) چاروں طرح کی صفائی رکھنا جیسا کہ منو جی لکھتے ہیں :-

अद्भिर्गात्राणि शुद्ध्यन्ति मनः
सत्येन शुद्ध्यति।
विद्यातपोभ्यां भूतात्मा
बुद्धिर्ज्ञानेन शुद्ध्यति।

یعنی پانی سے جسم۔ سچائی اور راست گوئی سے من۔ علم اور تپ سے آتما اور گیان حاصل کرنے سے عقل شدھ ہوتی ہے۔ اسی طرح صفائی رکھنا (क्षान्तिः) شانت رہنا (आर्जवम्) انکساری (ज्ञानं विज्ञानं) ہر قسم کا علم حاصل کرنا۔ (आस्तिक्यं) ایشور پر وشواس رکھنا۔ یہ گن جس شخص میں ہوں۔ وہ براہمن درجہ کا حقدار ہے۔ وید بھگوان براہمنوں کے گن بتلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ब्राह्मणासः सोमिनो वाचम-
-क्रत ब्रह्म कृण्वन्तः परिवत्स-
रीणाम्।
अध्वर्यवो घर्मिणः सिष्विदाना
आविर्भवन्ति गुह्या न के चित्
(رگوید۔ ۷۔۱۰۳۔۸)

یعنی (सोमिनः) شانت اور گمبھیر (अध्वर्यव) اہنسا پورک کام کرنے والے (सिष्विदाना घर्मिणः) تپ کرنے والے (ब्रह्म परिवत्सरी-णां कृण्वन्तः) وید گیان کا دُنیا میں اپدیش دیتے ہوئے ...... (गुह्या न केचित्) کسی بات کو نہ چھپاتے ہوئے (ब्राह्मणासः) براہمن (आविर्भवन्ति) ظاہر ہوتے ہیں۔ (वाचमक्रत) اور ویاکھیان کرتے ہیں۔

یعنی وید کے مطابق براہمن وہ ہو سکتا ہے۔ جو شانت ہو۔ گمبھیر ہو۔ اہنسا کرنے والا ہو۔ تپ کر سکتا ہو۔ مصیبت برداشت کرنے کی عادت رکھتا ہو۔ گیانی ہو۔ اور سنسار میں گیان کا پرچار کرنے والا ہو۔ جو من میں ہو۔ سچ سچ ظاہر کر دینے والا ہو۔ وید میں پرارتھنا کی گئی ہے :-

"आ ब्रह्मन् ब्राह्मणो ब्रह्मवर्च-
-सी जायताम्" ॥

یعنی اے پورن گیانی پرماتما! ہمارے ملک میں براہمن ہوں۔ جو برہم تیج اور ویدک گیان سے پورن ہوں۔ انہی حوالجات کے مطابق رشی دیانند رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں تحریر فرماتے ہیں :-

ब्रह्मणा वेदेन परमेश्वरस्यो-
-पासनेन च सह वर्तमानो
विद्याधितम गुण युक्त पुरु-
-षो ब्राह्मणो भवितुमर्हति

یعنی وید وغیرہ ستیہ شاستروں اور ایشور کی اُپاسنا کرتا ہوا ودیا آدی اُتم گنوں والا پُرش براہمن ہونے کے قابل ہے۔ . . . . اب جو شخص چاہے وہ جنم سے کوئی ہو۔ وید کے اُپدیش کے مطابق جو اوپر کہے ہوئے گنوں کو اپنے اندر دھارن کریگا۔ وہ براہمن بن سکتا ہے۔

وی۔پی آتے ہیں

ماہ مارچ اور اپریل کے پہلے ہفتہ میں جن کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ ان کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں ارسال کی جا چکی ہیں۔ ان پر بہبود کو چاہیے۔ کہ وہ اپنا چندہ ۲۵ مارچ تک دفتر میں بھجوا دیں۔ یا اگر کسی وجہ سے خریدار رہنا منظور نہ ہو۔ یا چندہ بھیجنے کے لئے کچھ مہلت درکار ہو۔ تو بذریعہ خط اطلاع دے دیں۔ ورنہ ۲۶ مارچ کو وی۔پی ارسال کئے جاویں گے۔ بہتر یہی ہے۔ کہ چندہ بذریعہ منی آرڈر آئے۔ اس سے ۳/ وی۔پی کے بچ سکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی دفتر کام کے فالتو بوجھ سے بچ سکتا ہے۔

(مینیجر)

...ection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دکھشنی بھارت میں ہندی پرچار

(لیکھک پنڈت سندر لال جی)

دکھشنی بھارت ہندی پرچار سبھا کے منتری پر سبھا کے سناتکوں کو دکھشانت بھاشن دینے کے لئے میں ۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء کو مدراس آیا۔ اپنا دکھشی وزن (؟) السو کے بعد یکم جنوری ۱۹۳۶ء سے ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء تک میں نے تینالی گنٹور نیچ دار کٹہ۔ سولی پٹم۔ بلور۔ راج مندری اور کوکنا ڈا آدی آندھر کے سات بڑے استھان ہندی پرچار کیندروں کا کاریہ دیکھا۔ کرناٹک کے میسور اور بنگلور کیندروں میں بھی گیا۔ ہر جگہ میں نے دیکھا۔ کہ لوگوں نے ہندی کے پرتی کیسا اُتساہ جنک پریم بڑھایا ہے۔ لڑکے لڑکیوں سے اور یہاں تک سیانی دیویوں سے بھی کئی جگہ میں نے زبانی نظمیں سنیں۔ ہندی ناٹک بھی دیکھے۔ مجھے یہاں تک تعجب سا معلوم ہوتا۔ کہ زیادہ تر نظم سنانے والے نٹ بالکل صحیح ہندی کے شبدوں کا اُچارن کرتے ہیں۔ بہت سے زائر وبا زیادہ ٹی دھوتی بولتے ہیں۔ کہیں کہیں میرے بھاشن کا پرانتیہ بھاشاؤں میں انواد کیا گیا۔ مگر میں نے دیکھا۔ کہ جاننے والوں کا بڑا حصہ ترجمہ سے پیشتر ہی میرا ہندی بھاشن سمجھ لیتا تھا +

کیا کانگرس والے کیا جسٹس والے کیا لبرل اور کیا Nationalist سب وچاروں کے لوگوں سے قریب قریب ہر کہیں راشٹریہ بھاشا ہندی پرچار اندولن کا سواگت کیا جا رہا ہے۔ خاص کر ریاستوں میں ہندی پرچار کا اندولن ادھک پرچلت دکھائی دیتا ہے +

آندھر دیش میں تقریباً ۲۵۰ کیندروں میں ہندی سکھائی جاتی ہے۔ ان میں کچھ تو دکھشنی بھارت ہندی پرچار سبھا کے ادھین ہیں۔ اور کچھ سوتنتر کیندر ہیں۔ ان کیندروں میں پرتی دن ہندی سیکھنے والوں کی کل تعداد ۱۰ ہزار سے زیادہ ہے۔ یہ بڑے گورو کا کام ہے۔ جس کے لئے کوئی بھی سنستھا فخر کر سکتی ہے۔ اور وہ بھی ایسے پرانت میں جس کی بھاشا بھارت میں مدھر تم ہونے۔ تحفہ اگر اس کے ساہتیہ کا ہندی میں ترجمہ کیا جائے۔ تو ہندی کی پرتھ اور پرتی پوگینا کو بھی بڑھانے کا فخر کرنے میں سمپورن ادھیکار ہو سکتا ہے۔ یہ بات ظاہر ہے۔ اور دکھشن کے لوگوں سے ادھک اور انکے تحریس بھی کی جاتی ہے۔ کہ ہندی کا پرچار پرانتیہ بھاشاؤں اور ساہتیوں کی ترقی کو جوڑ دینے میں سہائک ہوگا۔ کئی سبھاؤں میں میں نے دیکھا۔ کہ پرانتیہ بھاشاؤں کے سمت سمت لیکھک راشٹریہ بھاشا ہندوستانی کے حامی ہیں۔

میسور اور بنگلور میں مجھے اس بات کی خوشی ہے۔ کہ میں نے دیکھا۔ کہ ریاست کے ادھیکاری ہندوستانی اندولن کی طرف پوری ہمدردی دکھاتے ہیں۔ میسور کے دیوان مہر مرزا اسمٰعیل اس اندولن کی اور سچی سہانوبھوتی رکھتے ہیں۔ اور ہر طرح سے اس کی مدد کرنے کو تیار ہیں۔ اس مضمون پر جن جن ملازموں سے مجھے باتیں کرنے کا موقع ملا ہے۔ میرا یہ تجربہ ہوا ہے۔

خوشی کی بات ہے۔ کہ ہندی پرچار سبھا جس بھاشا کا پرچار کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وہ نہ سنسکرت سے لبریز ہے اور نہ وہ فارسی کے لفظوں سے بھری ہے۔ وہ آدرش ہندوستانی ہے۔ جس کے شبد بھنڈار میں پرچلت فارسی اور عربی کے اور ساتھ ساتھ سہج ہی سمجھ جانے والے سنسکرت شبدوں کا سماویش ہو۔ مدراس میں میں نے دیکھا۔ کہ دکھشنی بھارت ہندی پرچار سبھا کے کاریہ کرتا اردو ساہتیہ سے واقف ہیں۔ اور اس کے پریمی ہیں۔ ہندی پرچار سبھا کی پرچارک پریکشا کے پاٹھیہ کرم میں اردو کا سامانیہ گیان انواریہ ہے۔ مہاتما گاندھی کے شبدوں میں پرانتیہ بھاشا یا بھاشاؤں کے استھان میں نہیں بلکہ ان کے سوائے انتر پرانتیہ ویوہار کے لئے ایک راشٹریہ بھاشا بنانے کو دکھشنی بھارت کے اس ہندی پرچار اندولن کا دھیہ دیکھتا ہوں ــــ

فی الحال راجیہ کے اس حصہ میں اس قدر کام ہو رہا ہے۔ جیسے کہ وہ کوئی دیسی چوڑیاں والی سپلائی کرنے والی اور راشٹریہ بنانے والی شکتی ہو۔ اور جو کیا ہندو کیا مسلمان کیا براہمن کیا ابراہمن اور کیا کانگرس یعنی کیا ادھیکاری لوگ سب سے سواگت کیا جاتا ہے۔ میں راشٹر کے بنانے میں لگے ہوئے اس پرتیہ لینسوار تھ کاریہ کرتاؤں کو ہاردک ودھائیاں دیتا ہوں۔ اور ان کی اس کاریہ میں سپھلتا کی کامنا رکھتا ہوں۔ میرے لئے یہ سنتوش کی بات ہے۔ کہ سبھا نے مدراس کارپوریشن سے مائیلم میں ایک خالی زمین رعایتی قیمت پر حاصل کر لی ہے۔ اور وہاں ہم چھاتر آواس کے ایک کالج ایک دفتر اور پریس کے لئے مکان بنائے

کا نتیجہ بھی کر لیا ہے۔ سہاتیہ اور دو سبھا کے پردھان منتری کے۔ بھاشیم جی بی۔ اے بی۔ ایل کی طرف سے جنتا سے ایک اپیل بھی کی جا رہی ہے۔ میرا وشواس ہے۔ کہ کیول دکھشن کے لوگ ہی نہیں۔ بلکہ بھارت کی راشٹریہ بھاشا کے پرچار میں دلچسپی لینے والے اتر کے لوگ بھی بھرسک سہائتا کریں گے +

میں مدھر سمرتی کے ساتھ الہ آباد جا رہا ہوں۔ میری اچھا ہے۔ کہ دراوڑ سنسکرتی کے ادھین کی پورن کرنے کے لئے پھر سے دکھشن آؤں۔ جبکہ میرا وشواس ہے۔ کہ ہندوستانی کے پرچار میں اور بھی ادھک پرگتی دیکھنے کو ملیگا +

ــــــــــــ

سنشودھن

پنڈت ستیہ ورت جی ملکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی اپنے ۱۴ مارچ کے پتر میں لکھتے ہیں۔ کہ +

"آپ کے پرستُت پتر میں گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ کے سمبندھ میں ایک درشک نے ورنن لکھا ہے۔ اس ورنن میں لکھی کچھ باتیں غلط ہیں۔ ان کے سنشودھن کی ضرورت ہے۔ آشا ہے۔ کہ آپ نمن لکھت سنشودھن اپنے پتر میں پرکاشت کرنے کی کرپا کریں گے +

۱۔ درشک مہودیہ نے لکھا ہے۔ کہ اس ورش جلسہ پر کیول سات برہمچاری داخل ہوئے۔ اصل میں سات کی جگہ اس سے پانچ گنا ۳۵ نئے برہمچاری داخل ہوئے +

۲۔ آپ کے درشک نے لکھا ہے۔ کہ وعدوں کو ملا کر کل روپیہ ۶۵ ہزار آیا۔ یہ بات غلط ہے۔ وعدوں کو ملا کر کل روپیہ اکہتر ہزار آیا ہے۔ پینسٹھ ہزار روپیہ نقد آیا ہے۔ اس کے اتیرکت ۶ ہزار روپیہ کے وعدے ہیں +

(ستیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

برار پرچار کانفرنس کا متفقہ فیصلہ:-

ناگپور ۱۰ مارچ۔ سی۔ پی اور برار پرچار کانفرنس نے جو حال ہی میں یہاں زیر صدارت مسٹر راج وجے متفقہ ہوئی ہے۔ ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں دلی مذہب کی مخالفت کی ہے۔ آٹھ سو سے زیادہ نمائندوں نے کانفرنس میں شرکت کی۔ ریزولیوشن بالاتفاق پاس کیا گیا ہے

ریویو
"آریہ وواہ پدھتی"

سمپادک شری ہری دت جی شاستری و شری شیو جی شاستری + پرکاشک شری شنکر لال جی شرما پرو پرائیٹر شرما مشین پرنٹنگ پریس مراد آباد۔ پرسنشت سنکھیا ۱۶۸ + مولیہ ۱۲ / ٭

"وواہ پدھتی" بالعبد جو الاپور کی رجت جینتی کے اپلکھش میں سمپادک مہودے نے یہ پستک تیار کر کے جنتا کے سامنے پرستُت کی ہے۔ پستک میں وواہ سنسکار کی پورن ودھی کا ریتی وار ورنن کیا ہے۔ سنسکار ودھی کے آدھار پر ہی سرل روپ سے ورنن ہے۔ پرتیک آوشیک سامگری تتھا وولیک منتروں کے ارتھ بھی دئے گئے ہیں۔ دوارہ سنسکار کی ودھی کو جن سادھارن کے سمجھنے یوگیہ بنا دیا گیا ہے۔ اس پستک کی سہائتا سے کوئی بھی شکھشت ویکتی وواہ سنسکار کرانے میں سمرتھ ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ پستک آریہ سماجیوں اور ہندوؤں کے لئے کام کی چیز ہے۔ ایک کمی کھٹکنے والی بھی ہے۔ بڑھیا کاغذ لگایا جاتا۔ تو ادھک اچھا ہوتا۔ ایسی صورت میں ۱۲ مولیہ زیادہ نہ تھا ٭

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہندی رجسٹری شدہ

قیمت ۵ بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

بچوں کی بخار کھانسی، بد ہضمی، دودھ ڈالنا، دست ہونا ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے

کمزور بچے اسکے چند ہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے طاقتور بن جاتے ہیں

خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں

سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے

لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر

قیمت فی شیشی ۵ فی درجن ۳ محصول چار شیشی تک ۵ درجن

سوداگروں کو معقول کمیشن، نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں

مفت لو۔ دنیں اردو خواں عزیزوں کے نام معہ مکمل پتے بھیجیے

ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاتا ہے

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ شہر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

صحت بنانے والی دو معرکہ کی کتابیں!

ویدوان کے مسلمہ ویدوان

شری باج دام سرامی تو لکرجی کی مقبول عام تصانیف کے اردو ترجمے

یوگ کے آسن

ورزش یا دو دیام انسان کے لئے کس قدر ضروری ہے ایسے ثابت کرنے کیلئے اب کسی لمبی چوڑی تمہید کی ضرورت نہیں ہی ہر سمجھدار شخص اس کی ضرورت کو بخوبی محسوس کرتا ہے۔ ہاں اس وقت اگر کوئی بات قابل غور ہے تو یہ کہ ورزش کا کونسا طریقہ سب سے اچھا اور مفید ہے کئی لوگوں کا خیال ہے کہ سینڈو کا طریقہ ورزش بہت اچھا ہے۔ کئی کہتے ہیں کہ کشتی لڑنا بہت مفید ہے۔ بعض اشخاص یورپ کے نئے طریقوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ جن رشیوں کے ہم نام لیوا ہیں۔ ان کی یوگ پدھتی کی طرف کبھی کا بھی دھیان نہیں جاتا۔ آج کل ڈنڈ بیٹھک دوڑ وغیرہ جو طرح طرح کی ورزشیں رائج ہیں۔ ان سے بلاشبہ طاقت بڑھتی ہے۔ مگر تندرستی نہیں بڑھتی۔ پہلوانوں کے جسم اپنے مضبوط اور طاقتور ہونے پر بھی کوئی پہلوان لمبی عمر تک نہیں جیتا۔ وہ جلدی مر جاتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ ان کا طریقہ ورزش ایسا ہے جس سے دل پر بہت دباؤ پڑتا ہے۔ اور اس دباؤ کے باعث پہلوانوں کا دل عموماً کمزور ہو جاتا ہے۔

آسنوں میں یہ نقص نہیں ہے۔ بچہ بوڑھا جوان مرد عورت سب انہیں بآسانی کر سکتے ہیں علاوہ ازیں ولایتی ورزشوں کی مانند ان کے لئے کسی قسم کا کوئی سامان خرید کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ طریقہ جہاں سب سے اچھا ہے وہاں سب سے سستا اور آسان بھی ہے آسنوں کے کرنے سے بدن میں طاقت آتی ہے۔ تھکاوٹ دور ہوتی ہے حافظہ بڑھتا ہے چستی آتی ہے۔ علاوہ ازیں بدہضمی کھٹے ڈکار کمر درد کلیجے کا درد آنکھوں کی بیماریاں گلے کی بیماریاں جگر کی بیماریاں کھانسی بخار زکام تاپ تلی دانتوں کی بیماریاں بد خوابی پیٹ کی بیماریاں جھریاں احتلام سر درد بالوں کا سفید ہو جانا وغیرہ مختلف بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ چھ برس کی عمر سے ۸۰ برس کی عمر تک کے آدمی ان آسنوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو لوگ پچیس برس بوڑھے دکھائی دیتے تھے وہی پچاسویں برس جوان نظر آنے لگے ہیں جو پچیس برس ایک میل بھی نہیں چل سکتے تھے وہ پچاسویں برس دشوار گذار پہاڑوں کی سیر کر آئے ہیں جن لوگوں نے اس کتاب میں بیان کردہ آسنوں کو آزمایا ہے۔ وہ آزما کر فائدہ اٹھا چکے ہیں کتاب میں جا بجا ان کے تجربات آپ ملاحظہ کریں گے۔ ہندی میں اس کے ایڈیشن ختم ہو چکے ہیں۔ اردو داں پبلک کے پر زور تقاضا پر اب اس کا اردو ایڈیشن چھاپا گیا ہے قیمت فی جلد اردو ایک روپیہ چار آنہ علاوہ ہندی ایک

برہمچریہ

برہمچریہ کا ادھیے طاقتوں کو جمع کرنا انہیں بکھرنے نہ دینا انہیں اپنی ترقی میں لگانا اس وقت جبکہ چاروں طرف کمزوری کی دوہائی دی جا رہی ہے جبکہ زندگی کا چراغ زوروں سے جل رہا ہے۔ کیونکہ وہ جلد ہی بجھا چاہتا ہے اس وقت حوصلہ ہارے ہوئے زندگی سے بیزار دکھی سماج کے لئے صرف ایک سندیش ہے برہمچریہ! برہمچریہ!! برہمچریہ!!! جہاں برہمچریہ نوجوانوں کو یہ سندیش کان کھول کر سننا اور دل لگا کر پڑھنا چاہیئے۔ یہ کتاب نوجوانوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ اسے پڑھ کر ان کی آنکھیں کھلیں گی۔ انہیں اپنی قیمتی کا پتہ لگے گا۔ نا دیں گرنے سے بچ جائیں گے بلکہ اپنے آس پاس کے کسی نوجوان کو گرنے نہیں دیں گے۔ کتاب کیا ہے۔ نوجوانوں کے لئے سنجیونی بوٹی ہے ایک ایک صفحہ کا ایک ایک لفظ اپنے اندر بجلی کی سی تاثیر رکھتا ہے۔ ویدک دھرم کے عملی طریقے بتانے والی ایک ہی کتاب ہے۔ گرہست میں رہ کر بھی منش کو برہمچریہ کا پالن کرنے کے آزمودہ نسخے بتائے گئے ہیں۔

قیمت فی جلد اردو ۱/۴ آنے (۱/۴)

ایک ساتھ دونوں لینے پر ایک روپیہ بارہ آنے (۱/۱۲) آج ہی طلب فرماویں

راجپال اینڈ سنز تاجران کتب آریہ پستکالیہ انارکلی لاہور

مہاتما منشی رام جی کے چیدہ وچن

کھری کھری باتیں

۱ منش جاتی میں سے جو آدمی ستیہ اور استیہ۔ دھرم اور ادھرم۔ ودیا اور اودیا۔ گیان اور اگیان۔ نیائے اور انیائے کو نہیں جانتے۔ اور نہ جاننے کی کبھی اچھیا کرتے ہیں۔ وہ ویدک دھرم کو پراپت نہیں کر سکتے ::

۲ جن منشیوں کو اودیا۔ اگیان۔ ادھرم اور انیائے نے ایسا مریض بنا دیا ہے۔ کہ وہ گیان دھرم۔ ودیا اور نیائے کو بھی گرہن کرنا اپنی مریتو سمجھتے ہیں۔ وہ لاعلاج مریض ہو گئے ہیں۔ اور ویدک دھرم روپی اوشدھی کو پینا بھی نہیں چاہتے۔ وہ لوگ ویدک ستیہ دھرم کو پراپت نہیں کر سکتے ::

۳ جن لوگوں کا جیون پاپ آدھرم کرتے کرتے ایسا دکھی ہو گیا ہے۔ کہ ان کا جیون دھرم کی طرف کبھی خیال نہیں آتا۔ وہ لوگ ویدک ستیہ دھرم کو پراپت نہیں کر سکتے ::

۴ جو منشیہ آریہ سماج کے سبھاسد ہوتے ہوئے آریہ ویدک ریتی سے اپنا سنسکار یا آچرن نہیں کرتے۔ وہ آریہ نہیں کہلا سکتے۔ اور نہ ہی ویدک دھرم سے کچھ لابھ اٹھا سکتے ہیں ::

۵ بلاعمل کے آریہ سماج کے سبھاسدوں کو ویدک ودیا اور ویدک دھرم سے کچھ لابھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بلاعمل جو کچھ بھی کمزوری پائی جاتی ہے۔ اس میں آریہ سماج اور ویدک دھرم کا کوئی دوش نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے ہی عمل نہ کرنے کا پھل ہے ::

۶ جو منشیہ انیہ پرچلت متوں کے خوشامدی بنتے ہوئے دونو طرف کا رہنا چاہتے ہیں۔ وہ ویدک ستیہ دھرم کو پراپت نہیں کر سکتے ::

۷ جو آریہ سبھاسد کہلاتے ہوئے پورانک سنسکار کرتے ہیں۔ وہ ویدک دھرم کو کلنکت کر رہے ہیں ::

۸ آریہ دھرم میں وہ منشیہ سنشو دھیر کہلانے کے قابل ہیں۔ جو کچھ کہ آریہ سماج یعنی ویدک دھرم کو بتلاتا ہے۔ وہی کہتے ہیں۔ اور اس کو ستیہ مانتے ہیں ::

۹ آریہ سماج نے سچے سنشو دھیر پیدا کئے تھے۔ جو اپنا اپنا کام کر کے چلے گئے۔ اور ان کی یادگاروں جوں زمانہ میں ویدک دھرم کا پرچار ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی زیادہ زیادہ ہوتی جائے گی۔

۱۰ ابھی آریہ دھرم ایک دو ویروں سے خالی نہیں۔ کہ چھوٹے چھوٹے بڑے بڑے پاکھنڈی اور ابھیمانی منشیوں کی مکاری بتلاتے ہیں ویدک دھرم کے لئے ایک مہان آتماؤں کے برابر کام کیا ہے۔ کہ جس مکاری کا پول کھول دیتے ہیں مہاراج بڑے بڑے راجہ مہاراجہ عاجز تھے۔ اور یہ ہمارا پورن وشواس اور نشچے ہے۔ کہ اگر آریہ سماج بلا ایک دو سنشو دھیروں کے کبھی خالی نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ ستیہ کا پرچار بلا دھرم کے ویروں کے چل نہیں سکتا۔ اس لئے آریہ دھرم میں وہ وہ کہلا سکتے ہیں۔ جو دھرم کے مقابلہ پر سب بنیادی طاقت کو ہیچ سمجھتے ہیں ::

۱۱ آریہ سماج میں عہدہ اور ادھیکار کو حاصل کرنے والے تو بہت ہیں۔ لیکن فرض اور ڈیوٹی ادا کرنے والے ویر کہاں؟

۱۲ پروپکار کی پکار مچانے والے تو بہت ہیں۔ لیکن پروپکار کے اصلی تتو کو سمجھنے والے ویر کہاں؟

۱۳ اگر ویدک ودیا اور ویدک دھرم کو پورن برہم انت اور ایشوری گیان ہونے کا وشواس ہے۔ تو اسے پورن ریتی سے دھارن کرو۔ اور اس کا پرچار کرو۔ ورنہ وشواس کا شبد کہنا نفاق۔ دھوکہ اور مکاری سمجھو ::

(سنگرہ کرتا بھوجو رام نیتر۔ آنند آشرم۔ لدھیانہ)

آریہ سماج سبت پور ضلع مظفر گڑھ کا انتخاب:- جنرل اجلاس میں آریہ سماج سبت پور کا سالانہ انتخاب حسب ذیل ہوا :- پردھان دیوان نوند لس جی۔ اپ پردھان لالہ چند رام جی منتری مہاشہ خوشحال چند ۲ اپ منتری مہاشہ سکھدیو جی۔ خزانچی مہاشہ خوش رام جی۔ لائبریرین مہاشہ اوم چند جی ۲ انترنگ سبھا ممبران مہاشہ دھرم بیر آریہ جی۔ بھگت آسا نند جی اور مہاشہ ٹھاکر داس جی ::

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

امرت دھارا اوشدھالیہ کی کچھ خاص ادویات جنہوں نے مایوس مریضوں کو بھی آرام دیا

امرت دھارا کے پینتیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں

۳۱ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء تک نصف قیمت پر ملیں گی!!

مفصل فہرست … مفت

روغن مسیحائی } کہنہ سے کہنہ ناسور کو بھی دور کرتی ہے۔ بھگندر کو نافع ہے۔ دیگر اقسام زخموں کے بھرنے کے واسطے بھی لاثانی چیز ہے۔ مرہم کے لگانے سے قرحہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ گویا اندرونی زخموں کو کھانے سے بہت جلد بھرتی ہے۔ قیمت ۲ ڈرام ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ نمونہ ۶ ر

عرق بخار } ملیریا۔ جوڑی یا موسمی بخار کسی قسم کا ہو۔ تین دن کے اندر جاتا رہتا ہے۔ روزانہ آنے والا۔ دائمی دق میں دو بار آنے والا۔ تیرہ۔ چوتھیہ۔ تپ سب کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ ر

اکسیر بدن } گلے و چھاتی کی کل امراض۔ کھانسی۔ دمہ ہر قسم۔ گلے پڑنا وغیرہ کو مفید ہے۔ تپ دق وسل کی کھانسی میں خون جانے میں چند دنوں میں پورا اثر کرتی ہے۔ تپ دق وسل میں اس کو اور ادویات کے ساتھ ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ۱۲ ر

پران داتا } ہیضہ کے شروع میں امرت دھارا ہی اکسیر ہے۔ اگر سخت حالت میں دست قے نہ رکیں اور کمزوری رہتی ہو، نبض گھٹتی معلوم ہو تو اس کو دیتے ہیں۔ ہیضہ کے لئے یہ دوائی بے نظیر ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

درد شکن (رجسٹرڈ) } اس کی ایک ہی پڑیا کے استعمال سے خواہ کسی قسم کی عضلاتی درد ہو۔ اعصابی درد ہو جاتا رہتا ہے۔ سر درد۔ جوڑوں کا درد۔ یا گنٹھیا۔ گھٹنہ ران یا کمر کسی بھی جگہ کا درد ہو ۵ منٹ میں آرام۔ درد سر کو پہلی پڑیہ سے ہی آرام آ جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ ر

کنیسر (رجسٹرڈ) مرگی کی دوائی — مرگی لیتی ایک … نہیں ہوتا کے اندر ضرور دور ہو جاتی ہے۔ قیمت ۳۰ گولی ایک روپیہ

درشتی ادوائی (رجسٹرڈ) — درد۔ جوڑ۔ وجع المفاصل۔ نقرس وغیرہ کو مفید ہے۔ قیمت ۶۰ گولی دو روپے۔ نمونہ ۴ ر

امرت گولی (رجسٹرڈ) } دمہ۔ کھانسی۔ پیٹ درد۔ تپ لرزہ۔ پانڈو روگ۔ درد چشم۔ امراض چشم۔ ناخونہ۔ دمہ ہر قسم۔ بخار۔ ہڈی کی بادی۔ سنبہات دندان۔ قبض۔ بواسیر۔ بانجھ پن۔ سانپ کا ڈنگ۔ بچھو۔ ڈھلکہ۔ گردہ اور کرم شکم۔ تنگی بول۔ بدہضمی۔ کمزوری معدہ۔ سنگرہنی۔ سوزاک۔ گنٹھیا۔ آتشک۔ پرمیہہ۔ ذیابیطس۔ بدبوئے دہن۔ درد سر۔ یرقان اور جلودھر۔ داغ سفید۔ ضعف باہ۔ مرگی۔ ناسور۔ گنج۔ اسہال۔ حیض۔ درد گوش۔ درد دندان۔ شبکوری۔ بندش حیض۔ بھڑ وغیرہ کا ڈنگ۔ سستی وجود۔ درد معدہ۔ زکام۔ بھوک کم۔ درد ناف۔ تنگی تنفس۔ سنگ مثانہ۔ چھپ۔ پیشاب کا بار بار آنا۔ تپ اطفال۔ شدت پیاس وغیرہ امراض دور ہوتی ہیں۔ اور پانچ سات گولیاں اکٹھی دینے سے نہایت اعلیٰ جلاب کا کام دیتی ہیں۔ قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ۔ ۲۰ گولی ۸ ر

دوائی بواسیر ۳ — یہ دوائی بواسیر خونی و بادی دونوں کو مفید ہے۔ قیمت ۴۰ گولی دو روپے۔ ۲۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ ر

۴ — خاص طور پر خونی بواسیر کو اکسیر ہے۔ قیمت ۴۰ گولی دو روپے۔ ۲۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ ر

اکسیر بواسیر و سرعت ۹ } یہ دوائی مقوی باہ اور سرعت جریان وغیرہ کو نافع ہے اور ساتھ ہی بواسیر کے واسطے اکسیر ہے۔ خاص کر خونی بواسیر کے واسطے۔ قیمت ۴۰ گولی پانچ روپیہ۔ نمونہ ۶ گولی ایک روپیہ

دوائی طحال ۲ } یہ دوائی اس وقت دی جاتی ہے جبکہ ہاضمہ کمزور ہو۔ تلی بڑھی ہوئی ہو۔ بھوک کم لگتی ہو۔ قیمت دو سو ۴۰ گولی دو روپے۔ نمونہ ۴ ر

دوائی طحال ۳ } مقوی ہے چہرہ کے رنگ کو جلدی سرخ کرتی ہے۔ باہ کو بڑھاتی ہے۔ مدت کے ملیریا کے جرم کبھی کبھی بخار لاتے ہیں۔ اس سے دور ہوتے ہیں۔ طحال ہر قسم کو مفید ہے۔ قیمت ۶ ماشہ ۴ روپے۔ ۱ ماشہ ایک روپیہ

دوائی طحال ۵ } جبکہ طحال کے ہمراہ قبض ہو یا طحال بہت ہی پرانی اور بڑھی ہوئی ہو یہ دوائی مفید ہے بہتر یہ ہے کہ … کسی دوائی کے کھاتے وقت اس دوائی کو جاری رکھا جائے۔ رات کو سوتے وقت ایک گولی کھانے سے صبح کھل کر اجابت آتا ہے اور تلی کم ہوتی جاتی ہے۔ قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ۔ ۳۰ گولی ۸ ر۔ نمونہ ۴ ر

لال جواہر (رجسٹرڈ) } درد پیٹ۔ اپھارہ۔ قے۔ ہیضہ۔ دست وغیرہ امراض کو مفید ہے۔ قوت ہاضمہ بڑھاتی ہے۔ اکثر ہاضمہ کے چورن اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ قیمت دو روپیہ۔ نصف ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ ر

دیپاجن (رجسٹرڈ) } یہ گولیاں ہاضمہ کے واسطے اکسیر اعظم ہیں۔ مقوی ہاضمہ۔ دافع بلغم و بادی۔ غذا کو ہضم کرنے والی۔ بھوک بڑھاتی ہیں۔ پیٹ درد۔ اپھارہ وغیرہ کو دور کرنے میں اکسیر ہیں۔ ہاضمہ کی کل شکایات اس سے دور ہوتی ہیں۔ قیمت ۶۰ گولی ایک روپیہ۔ ۳۰ گولی ۸ ر

دت ویرچن (رجسٹرڈ) } گولیاں جلاب کے حق میں بے نظیر ہیں۔ ایک گولی رات کو سوتے وقت کھانے سے صبح پاخانہ آتا ہے۔ ایک دست آتا ہے اور کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ صبح طبیعت کھل جاتی ہے اور گولیاں کھانے سے … اجلاب کھل کر ہو جاتے ہیں۔ ہر … کے فساد کو دور کرتی ہے۔ قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ۔ ۲۲ گولی …

کرکول (رجسٹرڈ) **اکسیر ہاضمہ** } ہاضمہ کے متعلق کل امراض کا کامل علاج ہے۔ غذا کو ہضم کرتی ہے۔ طاقت بخشتی ہے۔ کھایا پیا سب ہضم ہوتا ہے۔ بھوک بڑھتی ہے۔ قیمت ساٹھ گولی دو روپے۔ ۳۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ ر

گند ہارس } سخت سے سخت اور پرانے سے پرانے اسہال پیچش سنگرہنی وغیرہ چند یوم میں کافور ہو جاتے ہیں۔ ایک ہی خوراک سے دست پیچش وغیرہ کو آرام آتا ہے۔ ہیضہ کے دست و قے کو بھی نافع ہے۔ اسہال و پیچش کے واسطے ایسی مفید دوائی نہ ہوگی۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ نصف ۸ ر۔ نمونہ ۲ ر

حیات افزا (رجسٹرڈ) } اختلاج القلب۔ دھڑکن کے واسطے بے نظیر دوائی ہے۔ ۲۸ دن میں آرام آتا ہے۔ قیمت خوراک ۲۸ دن دو روپے۔ نمونہ ۶ ر۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ سنگ یشب بھی دل کے واسطے بڑے مفید ہیں۔

اشوگری (رجسٹرڈ) } ذیابیطس جس میں شکر بہت آتی ہو۔ اس کے واسطے بے نظیر دوائی ہے۔ ساتھ قوت اور جریان کی اکسیر دوائی ہے۔ ہاضمہ کو تیز کر کے کھانے کو فوراً ہضم کرتی ہے۔ قیمت ۲۲ گولی چار روپے۔ نمونہ ۸ گولی ایک روپیہ۔

کرن تیل } کان کی امراض مثل درد۔ پیپ۔ زخم۔ کانوں میں شائیں شائیں وغیرہ آوازیں آنا اور کم دینا کو بھی نافع ہے۔ قیمت ۲ ڈرام ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ ر

کالی دور } بچوں کی کالی کھانسی کے واسطے مفید گولیاں ہیں۔ قیمت ۱۰ گولی آٹھ آنے (۸ ر)

جوڑ آری ابرک } یہ گولیاں ہر قسم بخار کے واسطے اکسیر و بے نظیر ہیں۔ پرانا بخار اور ہلکا بخار جو چڑھتا اترتا ہو کے لئے اکسیر ہیں۔ تیرہ۔ چوتھیہ اور روزانہ آنے والا ہو۔ جس دن گولی کھائی اسی دن نہیں آتا۔ قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ۔ ۸ گولی ۸ ر

سورج گھرت } اس کے جسم پر ملنے سے ہر قسم کی خارش خشک و تر دور ہوتی ہے۔ پھوڑا پھنسی کسی قسم کے جن کو نکلتے رہتے ہیں۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ چھلے ہوئے جسم بھی بالکل صاف ہو جاتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ ر

دت نسوار } اس نسوار کے لیتے ہی درد شقیقہ۔ داڑھ درد۔ درد کان۔ سوج منہ۔ درد آنکھ۔ نزلہ زکام وغیرہ دور ہوتے ہیں۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ۔ نمونہ چار آنے

سارسا رشٹ مرکب } بہت سی ویدک ادویات کا مجموعہ ہے۔ آتشک درجہ دوم و سوم میں مفید ہے۔ پھوڑا پھنسی۔ داغ۔ چنبل۔ داد۔ سیاہ تابنڑی۔ دھپڑ۔ خارش وغیرہ کو دور کر کے جسم کو کندن کی طرح کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے۔ نمونہ چھ آنے (۶ ر)

چناک } یہ سوزاک کی ہر حالت کو بے نظیر ہے۔ سوزش۔ جلن۔ پیپ ہو۔ دونوں ملے ہوئے ہوں۔ سب کو اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جریان وغیرہ کو نافع ہے۔ قیمت ۶۰ گولی چار روپے۔ ۱۵ گولی ایک روپیہ

میٹھا پھل } ایک عجیب دوائی ہے۔ حمل کے دو ماہ بعد تیسرے ماہ کے شروع میں ایک دن یہ دوائی دودھ کے ساتھ کھلائی جاتی ہے۔ بس لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر لڑکی پیدا ہو گی تو قیمت واپس کر دیا جائے گا۔ قیمت …

بال سکھ — بچوں کے امراض بدہضمی۔ قبض۔ کھانسی وغیرہ کے واسطے مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ ر

سنگ توڑ } پتھری۔ کنکر۔ گردہ و مثانہ کے واسطے اکسیر ہے۔ بلا تکلیف براستہ پیشاب نکل جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۶ ماشہ دو روپے۔ نصف ایک روپیہ۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

ساماجک سماچار

آریہ سماج نلہ گنگ کے سماچار :-

آریہ سماج نلہ گنگ کی طرف سے امسال شیوراتری کا پرب تہوار گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ شان و شوکت سے منایا گیا ہے۔ ۳ بجے سے لے کر ۶ بجے تک سنکیرتن ہوا۔ نگر کی گلیوں اور بازاروں کو بھجنوں سے گونجایا گیا۔ جلوس نصف میل کے قریب لمبا ہو گا۔ سنکیرتن کا انتظام بابو امرناتھ جی سیٹھی کے سپرد تھا :-

۷ بجے سے ۸ بجے تک "آریہ بھون" کے مندروں دوارہ برہد یگیہ ہوا۔ پھر سندھیا اور پرارتھنا کے بعد سب کو دودھ دیا گیا۔ بعد ازاں ۱۱½ بجے تک مہاشہ رام لال جی۔ مہاشہ نونہال جی۔ مہاشہ بال مکند جی وکیل پردھان پنڈی گھیب اور مہتہ جیون لال جی کے "رشی جیون" پر ویاکھیان ہوئے۔ بعد ازاں موہن بھوگ تقسیم ہوا :-

دو بجے سے ۲½ بجے تک مہاشہ آتم دیو جی بھجن اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے منوہر بھجن ہوئے۔ ۲½ سے ۳½ بجے تک ایک سوشل شکھشا دائیک ڈرامہ ہوا جس میں جاتی بھیمانی بھائیوں کا اچھوتوں اور ودھواؤں کے ساتھ جو ناروا سلوک ہوتا ہے اس کو دکھلایا گیا۔ پلاٹ بنانے والے مہاشہ فقیر چند جی حکیم ہیں :-

۳½ بجے سے ۵ بجے تک آریہ ڈیبیٹنگ کلب کی طرف سے زیر صدارت مہاشہ مالک چند جی پردھان "شرادھ" کے وشے پر شاستر ارتھ ہوا۔ آریہ پکش کی طرف سے مہاشہ رام لال اور ادم پرکاش جی تھے۔ اور پورانک پکش کی طرف سے بابو امرناتھ جی اور پنڈت لیکھ راج جی تھے۔ بابو امرناتھ جی نے ٹھیک پورانک پنڈتوں کا نقشہ دکھایا تھا۔ آخرکار آریہ پکش کی جیت ہوئی۔ اور سبھا پتی جی نے اسی مضمون پر ایک فیصلہ کن تقریر فرمائی :-

۵ سے ۷½ بجے تک پریتی بھوجن ہوا جس میں سات سو کے قریب آریہ نرناریوں نے بھوجن کھایا۔ ۷½ بجے آریہ سماج مندر میں شاندار دیپ مالا ہوئی۔ جس سے تمام مندر جگمگا رہا تھا :-

رات کے ۸ بجے سے ۹ بجے تک مہاشہ آتم دیو جی کے بھجن ہوئے۔ بعد میں آریہ سماج نلہ گنگ کے پردھان مہاشہ مالک چند جی کا رشی جیون پر ایک عالمانہ اور پراز معلومات ویاکھیان ہوا۔ پھر اگنی اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی :-

رشی گورو لیکھرام :- ۲۵ فروری کو پنڈت لیکھرام جی کا شہیدی دوس منایا گیا۔ ہون یگیہ اور سندھیا کے بعد مہاشہ مالک چند جی پردھان کا پنڈت لیکھرام جی کے کاریہ کے متعلق ایک عالمانہ ویاکھیان ہوا :-

(سنت رام منتری آریہ سماج نلہ گنگ)

آریہ سماج سانول کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج سانول کا ۱۶واں سالانہ جلسہ ۶ لغایت ۸ مارچ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پنڈت منیشور دیو جی۔ پنڈت رام دت جی اور پنڈت رام سروپ جی کے پربھاو شالی ویاکھیان اور مہاشہ رام لال و مہاشہ امر سنگھ کے منورنجک بھجن ہوتے رہے :

۷ مارچ کی رات کو پنڈت رام دت جی نے میجک لالٹین دوارہ پرچار کیا۔ دو جنم کے چمار بھائیوں کا آریہ سماج میں پردیش سنسکار کرایا گیا۔ اور جلسہ عام میں ان کے ہاتھ سے لڈو تقسیم کرائے گئے۔ آریہ سماج سانول کی تاریخ میں یہ پہلا پردیش سنسکار ہے۔ مبلغ ۱۰۰ ویدپرچار کو اور پانچ روپیہ دلت اودھار ندھی کو سماج کی طرف سے دان دیا گیا :-

{ سنگار سنگھ پردھان آریہ سماج سانول۔ ضلع کرنال }

آریہ سماج امرتسر میں ویر اتسو :-

آریہ سماج شردھانند بازار امرتسر نے ۲۵ فروری ۱۹۳۶ء کی شام کے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کا "بلیدان اتسو" سبھا کی آگیا کے انوسار سماروہ سے منایا۔ پنڈت گنپتا رام جی ویر شہید کی وید جگنی اور شردھا سے پریم پر منوہر بھجن سنائے۔ سوامی شوننترانند جی نے پنڈت جی کے جیون کے بہت سے واقعات آتم وشواس اور درڑھ سنکلپ وغیرہ کی کیسی مثالیں دیتے ہوئے جنتا سے شہید کے مشن کی پورتی کرتے ہوئے انوکرن کرنے کی اپیل کی :-

(مگن ناتھ شرما اپ منتری آریہ سماج)

ہندی گھاتک سرکلر کی مذمت

خانیوال۔ ۱۲ مارچ۔ ڈی۔ اے۔ وی سکول کی مینیجنگ کمیٹی نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے :-

"مینیجنگ کمیٹی صوبہ سرحد کے وزیر تعلیم کے ہندی کشور مخالف سرکلر کی جس کی رو سے صوبہ سرحد کے ہندو گرلز سکولوں میں ہندی کی تعلیم بند کر دی گئی ہے۔ مذمت کرتی ہے" :-

(نامہ نگار)

آریہ سماج مدراس کا چناؤ :-

۵ مارچ ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج مدراس کا سالانہ چناؤ نمن پرکار ہوا :-

پردھان پنڈت چھجو رام جی + اپ پردھان لالہ کاہن چند جی سونی۔ منتری لالہ ہری چند بھنڈاری ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر + اپ منتری لالہ گنگا دھاری جی + خزانچی لالہ کرم چند جی + پستکادھیکش مہاشہ ادم پرکاش جی سونی + ممبران انترنگ سبھا :- لالہ بشنداس جی راجپوت۔ لالہ بشنداس جی بھنڈاری۔ ڈاکٹر چونی لال جی۔ لالہ چرنجی لال جی بھنڈاری :-

(منتری آریہ سماج)

دواہ سنسکار :-

جموں میں ۱۴ پھاگن سمت ۱۹۹۲ کو لالہ بدری ناتھ جی ملہوترہ ریلوے انجینیئر لاہور کے سپتر لالہ چمن لال جی کا شبھ وواہ لالہ رتن چند جی کپور جموں کی ہمشیرہ کے ساتھ ہوا۔ اس شبھ اوسر پر ور پکش کی طرف سے عام رسمی خیرات کے اخراجات کے علاوہ رفاہ عام کی سنستھاؤں کو بھی مبلغ یکصد روپیہ دان دیا گیا۔ جس میں سے مبلغ پچاس روپے باہر کی سنستھاؤں کو اور پچاس روپے جموں کی مندرجہ ذیل سنستھاؤں کو ملے :-

آریہ کنیا پاٹھشالہ ہسپتال روڈ	۳۰
" " پرانی منڈی	۱۰
" " جولاہکہ محلہ	۱۰

{ اننت رام منتری آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں }

آریہ کمار سبھا سوہٹی کا سالانہ جلسہ

آریہ کمار سبھا سوہٹی ضلع روہتک کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹ فروری اور یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ حاضرین کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے بھی زائد تھی۔ ۲۹ فروری کو مہاشہ ماگے رام جی پردھان آریہ کمار سبھا سوہٹی کا منورنجک لیکچر ہوا :-

سیچ مارچ کرائے۔ بہادر چوہدری چھوٹو رام جی کا لیکچر ہوا۔ جس کا مضمون تھا کہ "زمینداروں کو دیہاتی اور شہری ساماجک سوسائٹیوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہیے" :-

بھجن اپدیشکوں میں سے چوہدری پربھتی سنگھ اور چوہدری دھڑک سنگھ نے لوگوں کو اپنے منوہر بھجنوں سے آنندت کیا۔ اس کے بعد جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا :-

"دیانند سپتاہ" بڑی شان سے منایا گیا۔ اب دیہات سدھار کے لئے نوجوانوں کے سماج میں داخلہ کے لئے یہاں ویدک پستکالیہ کھولا جا رہا ہے :-

(نوٹ :- آریہ کمار سبھا نے ایک ہندی کا اخبار جاری کروایا ہے۔ لہذا ہندی کے اخبارات کے منیجروں سے اپنے اپنے اخبارات کے نمونے بھیجنے کی پرارتھنا کی جاتی ہے۔) :-

{ رتی رام اپ پردھان آریہ کمار سبھا سوہٹی ڈاکخانہ بہادر گڑھ۔ ضلع روہتک }

آریہ سماج سیالکوٹ کی خبریں :-

ست سنگ :- بلیتوں ست سنگ بڑی عمدگی سے چل رہے ہیں۔ پاریوارک ست سنگ میں حاضری ہر سپتاہ زیادہ سے زیادہ ہو رہی ہے ۲ ہفتے کے عرصہ میں پاریوارک ست سنگ پنڈت برج کشوری جی ہمشیرہ پنڈت رام نارائن جی اور ڈاکٹر بدری ناتھ جی کے مکان پر باری باری ہوئے :-

شوک پرستاؤ :- لالہ گیان چند جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایس والے کے بھائی لالہ میلا رام جی کی ڈنگہ میں مرتیو پر نیز شریمتی کملا نہرو جی کی وفات پر سماج کے ست سنگ میں شوک پرستاؤ پاس کئے گئے :-

مذمت :- ۱۵ مارچ کے ست سنگ کے بعد لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ نے کھنچار جو میں آریہ سماج سیوک سنگھ کے والنٹیر سیوا دت جی پر جبکہ وہ میلہ میں سیوا کر رہے تھے۔ ایک پشاوری مسلمان کے ہاتھوں قاتلانہ حملہ کے خلاف جس سے سویم سیوک چند منٹوں کے بعد شہید ہو گیا۔ اظہار ملامت کا پرستاؤ پیش کیا۔ جو کہ سروسمتی سے پاس ہوا :-

اجازت نہ دی جائے :- دوسرا پرستاؤ جو کہ لالہ چرنداس جی نے پیش کیا۔ وہ یہ تھا کہ آریہ سماج مندر الہ آباد کے نزدیک جو سینما ہال بنا ہے۔ اسے گورنمنٹ جاری ہونے کے لئے لائسنس نہ دے۔ تاکہ جو بے چینی اس ہال کے سماج کے نزدیک بن جانے سے آریہ سماجیوں میں دن بدن بڑھ رہی ہے۔ وہ دور ہو جائے :-

(رام لال شرما۔ شہر سیالکوٹ)

آریہ سماج قادیان کا جلسہ :-

قادیان۔ ۱۶ مارچ۔ مقامی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ جو پہلے ۲۰-۲۱-اور ۲۲ مارچ کو ہونا قرار پایا

ہے۔ چونکہ ایک وجوہات کے باعث ۴-۵ اور ۶ اپریل ۱۹۳۳ء پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ جلسہ میں مشہور ودوان اور سنیاسی درشن دینگے۔ شامل ہونے والوں میں آچاریہ رام دیوجی۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت چرنجی لال جی پریم اور سوامی ستیانند جی وغیرہ کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں ؛۔

(آریہ نام پردھان آریہ سماج قادیان)

پنجاب آریہ شکھشا سمتی کی پریکھشائیں

لاہور ۱۵ مارچ - اس سال پہلی پریکھشا میں کل ۱۹۶ پریکشارتھی بیٹھے تھے جن میں سے ۹۰ نمبر پاس ہوئے۔ دوسری پریکھشا میں کل ۲۰۳ بالک اور بالکاؤں نے حصہ لیا جن میں سے ۱۴۴ پاس ہوئے۔ جن چار ودیارتھیوں نے انعام حاصل کیا ہے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں؛۔

پرمیشوری داس لاہور ۱۰/ روپے - ہیم چندر لدھیانہ ۵/ روپے اور لکشمی دیوی کمالیہ ۵/ روپے ؛۔

نیز ٹھاکر رام لدھیانہ ۱۲/ روپے - جمنا دیوی ڈیرہ اسمٰعیل خان - ۸/ روپے اور وشو دھار دیوی ملتان شہر ۶/ روپے

ڈاکٹر دھرم دیوجی کی روانگی انگلستان کو

لاہور ۱۶ مارچ - ڈاکٹر این - آر دھرم دیر الف - آر - سی - ایس - ڈی - پی - ایچ ۱۵ مارچ کی شام کو انگلستان کے لئے روانہ ہو گئے۔ ان کے ساتھ ان کی دھرم پتنی اور دو لڑکیاں بھی گئی ہیں۔ ان کی دو لڑکیاں میڈیکل کالج لاہور سے ایم - بی - بی - ایس کا امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کر چکی ہیں۔ ان کی بڑی لڑکی میو ہسپتال لاہور میں ایک سال کام کر چکی ہیں۔ ۲۵ سال تک انگلستان میں رہنے کے بعد آٹھ نو سال ہوئے ڈاکٹر صاحب اپنے وطن کو واپس آ گئے۔ وہاں وہ شاندار پریکٹس کے مالک تھے۔ اور ایک جگہ کے ہیلتھ آفیسر بھی تھے لیکن وطن کی کشش انہیں یہاں کھینچ لائی۔ اب چند ماہ کے لیے انگلستان تشریف لے گئے ہیں۔ انہیں کچھ اور کام بھی ہے۔ لیکن ایک کام یہ بھی ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں کو ڈاکٹری کی مزید تعلیم دلوانا چاہتے ہیں۔ ان کے دوست بھاری تعداد میں انہیں الوداع کہنے کے لئے ریلوے سٹیشن پر پہنچے۔ اور انہوں نے انہیں اور ان کے پریوار کو پھولوں کے ہاروں سے لاد دیا۔ کئی لوگ ان کی جدائی کو بہت محسوس کر رہے ہیں۔ اور ”پرکاش“ کی بھی یہی خواہش ہے کہ ڈاکٹر صاحب صحیح و سلامت مع اپنے پریوار کے واپس آئیں۔

پنڈت ایشور دت میدھارتھی کا پشچاتاپ

(مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کا تازہ مراسلہ)

(ایڈیٹر)

ہمیں مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کا ذیل کا پتر موصول ہوا ہے ؛۔

شریمان ایڈیٹر صاحب! نمستے۔ پنڈت ایشور دت میدھارتھی کے سمبندھ میں جو اندولن ہو رہا ہے۔ اُسے اب بند کرنا اُچت ہوگا۔ کیونکہ گوروکل مہاودیالیہ جوالاپور کے اُتسو کے موقعہ پر جو ”وید سمیلن“ زیرِ صدارت پنڈت نردیو شاستری جی ہوا۔ میں بھی اس میں شامل تھا۔ اور اس کے وشئے پر میرا بھی بھاشن ہوا تھا۔ پنڈت میدھارتھی جی بھی وہاں اُپستھت تھے۔ آپ نے وہاں بھاشن دیا تھا۔ آپ نے ویدکی اُتمتا اور مہتتا کو پرگٹ کرتے ہوئے کہا کہ ”میں وید کا بھگت ہوں۔ میری شردھا وید پر پورن ہے۔ اور میں اسے پرانوں سے کبھی پہلا سمجھتا ہوں۔ میں پرتی دن وید کا پاٹھ کرتا ہوں۔ اور اپنے بچہ کو بھی پڑھاتا ہوں۔ وید ہی منشیہ کی شانتی کا سادھن ہیں“ +

آپ نے اپنی شنکھا اور یگیوپویت دکھا کر کہا کہ ”جو لوگ مجھ پر لانچھن لگاتے ہیں کہ میں نے اور سناتنوں کی مانند شنکھا اور جنیو نہیں رکھتا۔ بالکل غلط ہے۔ میں نے ایک اخبار کا سمپادن کرنا اس لئے چھوڑا ہے۔ بلکہ مجھے اخبار کے سر سے پر ”اوم“ لکھنے نہیں دیا تھا۔ اور اس میں وید منتر کی ویاکھیا کرنے نہیں دیتا تھا“ +

آپ نے یہ بھی کہا کہ میں سناتنک منڈل کو تیاگ کر آیا ہوں۔ اس لئے کہ اس میں کئی ایسے بھی ہیں جو وید اور ایشور پر شردھا نہیں رکھتے۔ میرا دھرم ”وید“ ہے۔ اور مرنے دم تک ”وید“ پر ہی میرا وشواس رہے گا۔۔۔۔۔“ آپ کے اس بھاشن پر لوگ خوب تالیاں بجا رہے تھے۔ اس سے یہ سدھ ہوتا ہے کہ اب آپ نے اپنی پوزیشن بدل لی ہے۔ اور ”وید“ کے شردھالو بھگت بن گئے ہیں۔ چونکہ انکا بھاشن سینکڑوں آریہ پرشوں کی موجودگی میں ہوا۔ اس لئے اب میری رائے میں ان کے متعلق کچھ لکھنا نہیں چاہیے۔ مجھے سوامی آنند بھکشو جی نے بتایا کہ اب آپ نے اپنے وچار بدل لئے

بچوں کی

دھارمک شکھشا کا پرشن حل ہو گیا۔ دیکھئے آدھار بھی ہوئی جیبی پوتھیوں والی پُستکیں (منتری) پوجیہ نارائن سوامی جی۔ آچاریہ رام دیوجی۔ آچاریہ دیو شرما جی اور آچاریہ ودیاوتی جی نے تھا سب صوبوں کے عالموں نے ان کتابوں کی مکت کنٹھ سے تعریف کی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری مہودیہ نے ان کے مفید ہونے کی گھوشنا کی ہے ؛۔

۱- آپدیش امرت یا بچوں کی بھینٹ ۱/۔
۲- بڑھ شار دھا امرت ۲/۔
۳- جیون امرت ۷/۔
۴- آنند امرت ۱۰/۔
۵- بھگتی رس امرت ۸/۔
۶- بال دیانند چرت ۲/۔
۷- منتری سندھیا اُوپاسنا ۲/۔

پروفیسر سدھاکر جی ایم - اے سیکرٹری ساہتیک سبھا دہلی نے یہ پستکیں لکھ کر آریہ سماج اور ہندی ماتا کی بڑی سیوا کی ہے ؛۔

۸- ویدک دھرم آریہ سماج پرشنوتری ۵/؛
۹- ودیارتھی جیون رہسیہ (منتری نارائن سوامی جی کرت) ۸/؛

ملنے کا پتہ ؛۔

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک - دہلی

نوٹ - سب پرکار کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے

آل انڈیا آیورویدک کانفرس سے تصدیق شدہ

گوروکل کانگڑی کا

جیون پراش

پھیپھڑوں کو مضبوط کرتا ہے
دل کو طاقت دیتا ہے
بدہضمی کو دور کر کے بھوک بڑھاتا ہے
پرانی کھانسی و نزلہ کو دور کرتا ہے
بچوں کو موٹا تازہ بناتا ہے
ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے

قیمت چار روپیہ فی سیر

پتہ :- آیورویدک فارمیسی لمیٹڈ گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور - برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ - لاہور
شملہ - میسرز ٹھاکر برادرس - لوئر بازار
پشاور - میسرز برجلال ککڑ اینڈ سنز - چوک یتیم گراں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

لکھنؤ کانفرنس پر ویدپرچار کی آوشیکتا

(لیکھک جے نارائن جی اُپ منتری شنیکت آریہ سماج لکھنؤ)

کانگرس بھارت ورش کی ایک ماتر راج نیتک سنستھا ہے۔ جس میں ادھیہ کوٹی کے وچارشیل پرشوں سے نے کو بزدھن گرامین جماعتوں تک سملت ہیں۔ پرنتو کیونکہ ادھیویشنوں میں بڑے بڑے گمبھیر وشیوں پر وچار ارتھا ادھک تر شکشت تتھا منن شیل سجن ہی ادھک سنکھیا میں پدھار آکرتے ہیں۔ سماجک ہی ساتھ راج نیتک سنستھا ہونے کے کارن اس میں پرتیک دھرم تتھا سمپردایہ کے دیکتی سملت ہیں۔

آریہ سماج جس نے سدا سے ویدپرچار کو ہی اپنا مکھیہ ادیشیہ رکھا ہے۔ کیا ایسے اوسر پر جبکہ بھارت کے پرتیک دھرم تتھا سمپردایہ کے چنے ہوئے شکشت تتھا وچار شیل ویکتی ایک استھان پر اکترت ہوں گے۔ اپنے کرتویہ کا پالن کرنے میں پیچھے رہنا چاہتا ہے۔ اس بات کو پرتیک آریہ کو دھیان میں رکھنا چاہیے۔ کہ ویدک سدھانتوں کا آبھاس آریہ سماج کے پرچار کال سے ادھک تر سدا شکشت تتھا وچار شیل پرشوں میں ہی ہوا ہے۔

جہاں اس پرکار کے سارودیشک سماروہ ہوں۔ وہاں پر پرچار کی یوجنا کرنا ہماری سرودیشک سبھا کا کرتویہ ہے۔ اس کے اپرانت پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کا کرتویہ ہے جس پرانت میں یہ اجتماع ہو۔ اس کا تو پرم کرتویہ ہے۔ کہ ویدک دھرم کا سندیش ہر ایک ویکتی کے کانوں تک پہنچانے کا پریتن کرے۔

آج سماچار پتروں میں ہم بڑے دکھ سے پڑھتے ہیں۔ کہ کہاں تو لوگ آریہ سماج کی ان آوشیکتا کے گیت گاتے ہیں۔ تو دوسری اور شکشت سمپردایہ دھرم کی آوشیکتا ہی نہیں سمجھتا۔ ان باتوں کو دور کرنے کے لیے آریہ لوگ سماجوں تتھا سبھاؤں میں بڑے گمبھیر وچار کرتے ہیں۔ اور نتیہ پرتی نوین سکیموں کی یوجنا کیا کرتے ہیں۔ پرنتو ابھی تک کوئی سکیم کاریہ روپ میں پری نت ہوتی درشٹی گوچر نہیں ہوئی۔ سارا نشچے ہے۔ کہ اس بات کی پرتیک شکشت تتھا وچار شیل پرش چاہتے ہوں۔ اتھوا سدھاران ادیشیہ اتو کھو کرنا ہے۔ کہ دیش میں دھرم کا بہت ہی دن وبگ سے ہو رہا ہے۔

ان ولقت باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے پرتیک دھیان پور وک وچار چاہئے۔ تو شاید ہی کوئی ایسے سجن ہوں۔ جو کانگرس کے اوسر پر پدھارے ہوئے ویکتیوں تک ویدک دھرم کے سندیش کو پہنچانے کی آوشیکتا کو انوبھو کرتے ہوں۔ پرنتو اس آوشیکتا کا انوبھو کرتے ہوئے بھی یدی ہم اس کاریہ کو سپھل بنانے میں سہائتا نہیں دیتے۔ تو یہ ہماری کرتویہ ہینتا نہیں۔ تو اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

ہم اچھیا رکھتے ہوئے تتھا آوشیکتا سمجھتے ہوئے بھی دھن ابھاو کے کارن کہیں اپنے کرتویہ پالن میں پیچھے نہ رہ جائیں۔ اسی لیے بھارت کے پرتیک آریہ تتھا آریہ سماج کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ لکھنؤ نگر کے مٹھی بھر آریہ سماجیوں دوارہ سنیوجت اس مہان کاریہ میں پورن پوری سہائتا دیں۔

لکھنؤ کی آریہ سماجوں نے سنگٹھت ہو کر اس کاریہ کے لیے سنیکت آریہ سماج کی استھاپنا کی ہے۔ جس نے کیول پانچ ہزار روپیہ کے خرچ سے اس کاریہ کو سمپادت کرنا نشچت کیا ہے۔ یدی بھارت کی بڑی بڑی آریہ سماجیں کیول پانچ پانچ روپیہ تتھا چھوٹی سماجیں دو دو روپیہ پرتی سماج بھی بھیج دیں۔ تو بھی پانچ ہزار کی راشی شیگھر پوری ہو سکتی ہے۔ ہم آشا ہی نہیں بلکہ وشواس رکھتے ہیں کہ آریہ سماجیں تو اپنا کرتویہ پورا کریں گی ہی۔ ساتھ ہی سارودیشک سبھا تتھا پرانتیہ پرتی ندھی سبھائیں بھی جن کے پرتی ندھی روپ سنیکت آریہ سماج یہ کاریہ کر رہا ہے۔ سہائتا کرنے میں پیچھے نہ رہیں گی۔ اور دھن تتھا سفر خرچ سے اپدیشکوں تتھا ودوان ارتھات ویدک سماہتیہ ادھک سے ادھک سنکھیا میں شیگھر اتی شیگھر بھیج کر سنیکت آریہ سماج کے کاریہ کو دیں گی۔

پرچار کا کاریہ کرم کیا ہوگا۔ تتھا اس میں کن کن اپدیشکوں نے پدھارنا سویکار کر لیا ہے؟ اس کی سوچنا سماچار پتروں میں سمیہ سمیہ پر پرکاشت ہوتی رہے گی۔ سب پرکار کی سہائتا بابو جے نارائن جی وکیل منتری سنیکت آریہ سماج ۲۲۶ ۔ گنگا پرشاد روڈ۔ لکھنؤ کے پتہ پر بھیجنے کی کرپا کریں۔

بقیہ مضمون "مہیدھر جی اور ورن ویوستھا" صفحہ ۲۱

کہتے کا سنکلپ کر کے اس کو دھو کر پھر اسے اچوں (ویدک) روپ میں رکھوں گا۔ یہ گھوشنا کرتے۔ تو اور بھی جلتا کہ وہ ویدوں کے انیہ بھگت اور دھرم پر آئین ہیں۔

یدی وہ ہندو دھرم کو ہندو دھرم سمجھتا ہوں۔ ان کا یہ واکیہ تو صاف صاف ڈاکٹر امبیدکر ہندو یہ کے وچاروں کی پشٹی کرتا ہے۔ جو انیت وچار شنتو نیہ ادرار کھتے ہیں پرتیت ہوتا ہے۔

انت میں مہیدھر جی سے ونتی ہے۔ کہ وہ ا پنی گھوشنا پر پھر وچار کریں۔ اس طرح کے کھلے رستے کیا لابھ؟ کسی بات کے رہو جانا تو کیول بچوں کا ہی کام ہے۔ پرنتو دو دھرم کو چھوڑ کر سچائی سہن کر دوسروں کو اپنے وچاروں میں ڈھال لینا منشیہ کا دھرم ہے۔ بڑی سوامی دیانند نے ورودھ کو دیکھ کر کوئی دوسرا دھرم گرہن کر لیا ہوتا۔ تو مہیدھر جی سرلم بھی آج اس روپ میں دکھائی نہ دیتے۔

آشا ہے کہ وہ اپنے ایک آریہ کمار وجائی کی دلمن پنکتیوں پر اس کے ادیش کو دھیان میں رکھتے ہوئے وچار کریں گے۔ اور جیسی انہوں نے ابھی تک آریہ سماج کی سیوا کی ہے۔ سامس سے دگنت ویگ سے نہیں سنگن ہو کر اپنے دوسرے آریہ کمار بھائیوں کے جوانی اور آستکا کی درشٹی لگائے بیٹھے ہیں۔

دُنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب

آسام — بنگال — نیپال — بھوٹان

آسامی بنگالی طلسمی راز یا خزانہ کرامات

عجیب و غریب کتاب ناگری میں چھپ کر اب دوبارہ کہ نکل چکی ہے۔

اور اردو میں بھی اسی ماہ شائع ہو جائے گی۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آرہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر بھیجکر نام درج کرا لیں۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے۔ اس میں آسام بنگال۔ نیپال۔ بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلوں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ سینہ بسینہ معجزات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں۔ جن کی نسبت انگریز تاریخ سے ایک بار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ۔ بنگال اور نیپال کی ترائی میں جادو اور ٹونے کرنے کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گزرے۔ جن کو پڑھ کر تعجب ہی نہیں۔ بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ اور اس علم کی سچائی شمع کی طرح روشن ہو جائے گی۔ بالکل کہانی رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اس کاپی کی بھی بجنسہ نقل کر دی گئی ہے جس کو ایک پورے سند مہاتما بھوٹان سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے ریسرچ دیپارٹمنٹ و دیگر زبانوں کے عالم فاضل قابل تعظیم زنگ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں۔ بلکہ بھارت کے قابل تعظیم رشی مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچا نہایت نامردوں کو مرد بے اولادوں کو با اولاد اور بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے۔ آج سینکڑوں بانجھ مرد عورتیں گھر کو اس کتاب کے عجائبات سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں۔ کتاب ہذا کا ہر ایک نسخہ آزمودہ اور گولی سے بھی زیادہ یقینی ہے۔ ہم گارنٹی دیتے ہیں کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہیں گزری ہوگی۔ اس پر بھی اگر آپ کو شبہ ہو تو منی آرڈر بھیج کر دیکھ لیں گو کہ قیمت واپس لے سکتے ہیں (۶)۔ پڑھ کر سچائی کی ازمائش کیا ہو سکتا ہے؟ اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں بے موت مرنے والے انسانوں حیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس کے پاس یہ کتاب ہوگی۔ سمجھ لیں۔ کہ دس بیس کوس کے اندر گرد ہر ایک کی زبان پر اسی کا نام ہوگا۔ قیمت اردو و ہندی ناگری ایڈیشن ۴ھ۔ محصول ڈاک ۱۲ ۔ خوبصورت جلد بندھی ہوئی کے ۱۲ زائد ہوں گے۔ تقریباً ۱۰۰ صفحات ہیں (نوٹ) جو اسی ماہ خریدیں گے۔ ان کو چوتھائی قیمت کی رعایت ملے گی۔ یعنی ۳ لئے جائیں گے۔ اور مجلد کے ۳ ۔ اور جو پیشگی منی آرڈر روانہ کر دیں گے۔ ان کو ۱۲ محصول ڈاک بھی معاف ہوگا۔ یکم اپریل سے رعایت کے لئے لکھنے کی تکلیف نہ اٹھائیں۔

مینیجر انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ بینکرس شیلانگ (آسام)

The manager Indian stores (5) General merchant & Bankers Shillong (Assam)

Haridwar, Digitized by eGangotri

اگر کانگرس برسرِ اقتدار ہوئی تو وہ گوروکل سسٹم کی حوصلہ افزائی کریگی

گوروکل اندرپرستھ کے سالانہ جلسہ پر مسٹر ستیہ مورتی کی تقریر

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر مسٹر ستیہ مورتی ایم۔ ایل اے۔ گوروکل اندرپرستھ تشریف لائے۔ اہالیان گوروکل کی طرف سے اُنہیں سنسکرت زبان میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ ایڈریس کے جواب میں اُنہوں نے ذیل کی پرمعنی تقریر فرمائی :-

شری یت ستیہ مورتی جی کا بھاشن :-

مجھے افسوس ہے۔ کہ میں جس زبان میں آپ کے سامنے تقریر کروں گا۔ وہ نہ میری اپنی ہی مادری زبان ہے اور نہ آپ کی۔ آپ نے مجھے سنسکرت بھاشا میں جو ایڈریس پیش کیا ہے اس کے لئے میں آپکا از حد مشکور ہوں۔ ہم مدراس کے اندر حتے الامکان سنسکرت بھاشا سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے اگرچہ میں ماہر سنسکرت نہیں ہوں۔ تاہم آپ کے ایڈریس کو بہت حد تک سمجھ سکا ہوں۔ میں اپنا یہ فرض سمجھتا ہوں۔ کہ گوروکل کے بانی سوامی شردھانند کی خدمت میں جنہوں نے راشٹریہ شکشا کو فروغ دینے کے لئے وسیع پیمانہ پر کام کیا ہے۔ اپنی طرف سے خراج عقیدت پیش کروں :-

گوروکل شکشا پرنالی کی خصوصیات :-

(اوّل) گوروکل کی پہلی خصوصیت یہ ہے۔ کہ یہاں پر جملہ مضامین آریہ بھاشا میں پڑھائے جاتے ہیں۔ میرے خیال میں ہندوستان اُس وقت تک حقیقی معنوں میں تعلیم یافتہ کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس کی درسگاہوں میں مادری زبان میں ہی تعلیم نہ دی جائے۔ اس سے میرا مطلب انگریزی زبان سے نفرت نہیں ہے۔ بلکہ میں بہ خود تسلیم کرتا ہوں۔ کہ بین الاقوامی معاملات کے لئے غیر ملکی زبانوں کا سیکھنا ضروری ہے۔ میرا اس سے مدعا یہ ہے۔ کہ تعلیم کا پرچار ہندوستانی عوام میں اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ مادری زبان میں تعلیم نہ دی جائے۔ ہمارے موجودہ سکول و کالج بھی اسے محسوس کر رہے ہیں۔ اور اسی طرف دھیان دیتے ہوئے گوروکل کی تقلید کر رہے ہیں :-

(دوم) گوروکل کی دوسری خصوصیت یہ ہے۔ کہ یہاں پر طلباء کو محنت کا عادی بنایا جاتا ہے۔ اور گوروکل کی تعلیم دل و دماغ کو ہی طاقت نہیں بخشتی۔ بلکہ لڑکوں کو مشقت کا عادی بھی بناتی ہے۔ موجودہ تعلیم کا سب سے بڑا نقص یہ ہے۔ کہ وہ تعلیم دوسروں کی مدد کر سکتی ہے۔ اور نہ خود اپنی۔ آپ نے اپنے ایڈریس میں مجھے زمانہ مستقبل کے پارلیمنٹری لیڈر کے نام سے مخاطب کیا ہے آپ یقین رکھیں۔ کہ اگر میں کبھی بااختیار ہو سکا۔ تو میری پہلی خواہش یہ ہوگی۔ کہ گوروکل کی مانند سکول کھولے جائیں :-

(سوئم) گوروکل کی تیسری خصوصیت یہ ہے۔ کہ یہاں پر اُستاد اور شاگرد کا رشتہ قدرتی اور روحانی ہے۔ اور جبریہ ڈسپلن قائم رکھنے کا یہاں نام و نشان نہیں ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ گوروکل کے گزشتہ بجٹ بالکل بیکار ہیں۔ اور اخبار نویس ہیں۔ دیگر صیغہ جات بھی گوروکل کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ اس کے لئے کون ذمہ دار ہے؟ ہر ایک مہذب گورنمنٹ کا یہ فرض ہونا چاہئے۔ کہ وہ گوروکل جیسی سنستھاؤں کی امداد کرے :-

ہندوستان میں سات لاکھ دیہات ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر ایک گاؤں کو آپ جیسے ایک تعلیم یافتہ نوجوان کی ضرورت ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اگر کانگرس کبھی برسر اقتدار ہوئی۔ تو اس کا سب سے پہلا کام یہ ہوگا۔ کہ آپ جیسی سنستھاؤں کی غیر مشروط طور پر امداد کی جائے :-

(چہارم) گوروکل کی چوتھی خصوصیت یہ ہے۔ کہ یہاں پر سادہ جیون اور اعلیٰ تعلیم کا عملی سبق سکھلایا جاتا ہے۔ آپ ہندوستان کے زمانہ سلف کے رشیوں کی مانند اپنا جیون بنانے کی کوشش کر رہے ہیں :-

ہندو دھرم تاوقتیکہ غیر مذاہب کے حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری قوت پیدا نہ کرے کبھی بھی جیوت جاگرت نہیں بن سکتا۔ میں آپ کی یگیہ شالا کو دیکھ کر جہاں آپ روزانہ صبح و شام ویدک منتروں کا پاٹھ کرتے ہیں۔ بے حد متاثر ہوا ہوں۔ میرے خیال میں گائتری منتر سے بڑھ کر کوئی شکتی پرد روحانی منتر نہیں ہے۔ آپ کے چہروں کو دیکھ کر میں بہ وثوق کہہ سکتا ہوں۔ کہ آپ نے ہندو دھرم کے بانیوں کے اعلےٰ خیالات کو عملی شکل دی ہوئی ہے۔ اگرچہ حالات آجکل ناموافق ہیں تاہم مجھے قوی اُمید ہے۔ کہ ہندوستان بہت جلد آزاد ہوگا۔ اور یہ الفاظ میں چند منٹ آپ کے درمیان رہنے کی بناء پر کہہ رہا ہوں :-

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ عہ

جمالستان ۲ عہ (محصول ڈاک علاوہ)

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ مع محصول للعہ

مینیجر "نگار" لکھنؤ

سفید کشٹ کی انبھت جڑی

پربھو بھاشا میں اودھ کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ یدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار لگانے سے سفید کشٹ (برص پھلبہری) کوڑھ سے آرام نہ ہو جائے۔ تو پیسہ دگنا مل واپس دونگا جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں قیمت ۲ عہ

سری کرشن چندر کتری سرلے ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

REGD ڈابر درا کشارشٹ

STAR TRADE MARK (REGD)

جسم میں چستی پیدا کرتا بھوک بڑھاتا اور کمزوری رفع کرتا ہے

ڈابر کے درا کشاسَو۔ درا کشارشٹوں سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس میں انگور کافی مقدار میں پڑا ہے کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ تمام سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کے استعمال سے قوائے جسمانی طاقتور و چست ہو کر چہرہ پر رونق و بشاشت آتی ہے اور دل بشاش رہتا ہے۔ قیمت لطیف سبز کی بوتل ایک روپیہ چھ آنہ محصول ڈاک چار آنہ :-

سوپن ہری (REGD)

احتلام کی گولی

احتلام میں جوش پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ دماغ کی کمزوری۔ چہرہ اور دل کی اداسی قوت حافظہ کی کمی وغیرہ نیز احتلام کی خرابیوں کو دور کر کے اپنا اثر جلد دکھاتی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول ڈاک سات آنے :-

ڈابر جنتری ۱۹۳۶ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجیے ۱۶

نوٹ { دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیں

۱۔ لاہور کے ایجنٹ۔ مینیجر پیسہ اخبار

۲۔ امرت سر کے ایجنٹ۔ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵۷

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت سالانہ للعہ ۴ ششماہی ۲ عہ
ممالک غیر سے ۸ عہ
فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۲ | اتوار ۱۷ چیت سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء دیانند ابد ۱۱۲ | SUNDAY The 29th MAR. 1936 | نمبر ۱۳

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مُول پرمیشور ہے ٭

۲۔ ایشور سچدانند سروپ نراکار سروشکتیمان نیائے کاری دیالو اجنما اننت نرویکار انادی انوپم سرو آدھار سرویشور سرویاپک سرو انتریامی اجر امر ابھے نتیہ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ٭

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ٭

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا اُدیت رہنا چاہیئے ٭

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ٭

۶۔ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ارتھات شارِیرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ٭

۷۔ سب سے پریتی پُوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے ٭

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے ٭

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ٭

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ٭

وید امرت

یجروید — رگوید — سام وید — اتھروید

ओ३म् क्षत्रस्य त्वा परस्पाय ब्रह्मणस्तन्वं पाहि।
विशस्त्वा धर्मणा वयमनु क्रामाम सुविताय नव्यसे॥

(یجروید ادھیائے ۳۸ منتر ۱۹)

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی دِیرگھ تما - دیوتا یجیہ - چھند निचृदुपरिष्टाद् برہتی اور سوَر مدھیم ہے۔ اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ حکومت کا آدھار تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کا براہمن طبقہ اور کھشتری طبقہ محفوظ رہیں۔ اور جمہوریت کا دل اور دماغ ایشور پراپتی کے لئے ساعی رہے ٭

جہاں جنم کی ذات پات کا آگرہ لا بُد رہنا ٹھیک ہے۔ وہاں گن۔ کرم اور سوبھاؤ پر مبنی "ورن ویوستھا" کا ڈھانچہ چھوڑنا از حد معیوب ہے۔ کیونکہ دنیا میں منشیہ سماج کی اُنتی کا انحصار صرف تقسیم کار کے مسئلہ پر ہے۔ اگر ایک حکومت یہ چاہتی ہے کہ وہ اپنی پرجا کے لئے سود مند ثابت ہو۔ تو اسے ایسی کوشش کرنی چاہیئے جس سے رعایا کی رہنمائی کرنے والا طبقہ اور حفاظت کرنے والا طبقہ کبھی بھی کمزور نہ ہونے پائے ٭

وید بھگوان ایک راجہ کے واسطے حکومت کو مخاطب کر کے ہدایت کرتا ہے۔ کہ اے راجن! آپ اگر یہ چاہتے ہیں۔ کہ (त्वा) آپ کے (विशः) پرجاجن اُنتی کی شکھر پر پہنچیں۔ تو اس بات کی بڑی آوشیکتا ہے۔ کہ جہاں (त्वा) آپ کا (क्षत्रस्य) کھشتری طبقہ (परस्पाय) یقینی طور پر سوَر کھشت رہے۔ وہاں آپ (ब्रह्मणः) براہمن طبقہ کے (तन्वम्) جسم کو بھی (पाहि) سُورکھشت بنائیے ٭ اور ساتھ ہی (सुविताय) ایشور کی پراپتی کے لئے (नव्यसे) نئے سے نئے اُنتی اُدم کے لئے (वयम्) ہم لوگوں کو ایسی شکتی پردان کیجئے جس سے ہم (धर्मणा) اپنی اخلاقی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے (अनु) آپ کے زیر عمل (क्रामाम) اگرسر ہوں۔ اور اپنے ہر ایک خیال قول اور فعل سے انسانی نسل کے دماغی رہنمائی کرنے والے براہمن طبقہ اور ڈیفنس کے ذمہ دار کھشتری طبقہ کو سُورکھشت بنانے میں مددگار ثابت ہو سکیں ٭

لفظی معنی

(क्षत्रस्य) کھشتری ورن کے (त्वा) آپ کے (परस्पाय) یقینی رکھشا کے لئے (ब्रह्मणः) براہمن ورن کے (तन्वम्) ڈھانچہ شریر (पाहि) بالسُّستھم کو رکھشا کیجئے - (विशः) پرجاجن جنتا یا جمہور (त्वा) آپ کے (धर्मणा) دھرم سے (वयम्) ہم لوگ (अनु) قدم بقدم (क्रामाम) اگر سر ہوں (सुविताय) ایشور پراپتی کے لئے (नव्यसे) نئے سے نئے اُنتی اُدم (ادم ستم)

Haridwar, Digitized by eGangotri

منگلاچرن

(سوامی سوتنترانند جی مہاراج کے قلم سے)

آج کل اور کچھ صدیاں پہلے سے بھی ایک رواج دیکھا جاتا ہے- وہ یہ ہے کہ جو کوئی کتاب لکھتا ہے- وہ اپنی کتاب کے شروع میں "منگلاچرن" کرتا ہے- یہ رواج آریوں اور مسلمانوں دونوں میں ملتا ہے- مسلمان کتاب کے شروع میں جیسے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" لکھتے ہیں- ویسے ہی اس کے بعد نعت لکھنا ضروری سمجھا جاتا ہے- اسی طرح آریہ اپنی کتاب کے شروع میں ایشور یا کسی دیوتا کی تعریف کرتے ہیں یا دعا مانگتے ہیں- اور پرارتھنا کرتے ہیں- اپنے اپنے خیال کے مطابق دونوں لکھتے ہیں- ہندوؤں میں جو شخص جس خیال کا ہو- اسی کے مطابق وہ ستتی اور پرارتھنا کرتا ہے- اگر کوئی وشنو کا ماننے والا ہے- تو وہ وشنو کی تعریف کرے گا- اور اگر کوئی شیو یا دیوی کا اپاسک ہے- تو وہ ان کی تعریف کرکے ان سے پرارتھنا کرے گا- ویسے ہی مسلمان حمد خدا اور نعت رسول لکھتے ہیں- جہاں ان میں اس طرح "منگلاچرن" کا رواج ہے- وہاں آج کل انگریزی کتابوں کے مصنف اس سے بالکل بری ہیں- وہ "منگلاچرن" کچھ نہیں کرتے ہیں :-

مسلمانوں کا اس کی بابت کیا خیال ہے؟ مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہے- مگر سنسکرت اور بھاشا کے لیکھک اس کا جو مطلب بتاتے ہیں میں اسے جانتا ہوں- وہ اس کا مطلب دو طرح سے بیان کرتے ہیں :-

۱- مصنف کے لئے کسی کو یہ خیال نہ ہو کہ لیکھک ناستک ہے- کیونکہ اگر کسی کتاب کا لیکھک ناستک ہو- تو پڑھنے والے اس کتاب کو نہیں پڑھتے ہیں :-

۲- اگر "منگلاچرن" نہ کیا جائے- تو مصنف کے پہلے کئے ہوئے پاپ اس کتاب کو پورا نہیں ہونے دیتے- اور لکھنے والے کی کتاب ختم ہونے سے پہلے موت ہو جائے گی- یا ایسی ہی کوئی اور رکاوٹ پیش آ جائے گی جس سے اس کی کتاب بیچ میں ہی رہ جائے گی +

لیکن دوسرے مدعا کے برخلاف کچھ مثالیں ملتی ہیں- کچھ تو ایسی ہیں- کہ لیکھکوں نے "منگلاچرن" بھی کیا تھا- مگر وہ اپنی کتاب تمام کئے بغیر اس دنیا کو چھوڑ گئے- اور کچھ ایسی ہیں- جن کے شروع میں کوئی "منگلاچرن" نہیں ہے- لیکن وہ کتب ان کے مصنفوں نے اپنی عمر میں ختم کر دی تھیں- اس لئے دوسری بات کا ان سے کھنڈن ہوتا ہے- "منگلاچرن" ماننے والے اس کا سمادھان اس طرح کرتے ہیں- جنہوں نے "منگلاچرن" کیا تھا اور کتاب سماپت نہیں ہوئی ہے- اس میں منگلاچرن کم تھا- اور دکھ زیادہ تھے- جس طرح

پانی آگ کو بجھاتا ہے- اگر زیادہ آگ پر تھوڑا پانی ڈالیں- تو اس سے آگ نہیں بجھتی ہے- اسی طرح اس "منگلاچرن" نے تھوڑے پاپوں کو دور کیا- پاپ زیادہ تھے- اس لئے وہ ختم نہ ہوئے- اور کتاب بیچ میں رہ گئی- اور جس کے نہ کرنے پر کتاب ختم ہو گئی- اس کے دکھ نہ تھے- لیکن دکھ پر شاکھن کے پرکیہ نہیں ہیں- اس لئے ہر ایک کو "منگلاچرن" کرنا چاہئے- یا اس نے کتاب میں "منگلاچرن" لکھا نہیں مگر کیا ضرور تھا- اس لئے اس کی کتاب سماپت ہو گئی +

یہ بھی وادی پہلے کسی کو شانت کرتا ہو- تو کرتا ہو- آج کل اس سے کسی کی شانتی نہیں ہوتی ہے- اور آج کل کئی کتابیں لکھی جاتی ہیں- اور ختم ہوتی ہیں- ان کے مصنف زندہ ہیں-

انہوں نے "منگلاچرن" نہ کتاب میں لکھا ہے- نہ دل میں کیا ہے- جب پرتیکھش یہ سب کچھ ہو رہا ہے- تو اس بھی بحث کی کوئی قیمت نہیں رہتی ہے :-

اب رہی پہلی بات- اگر "منگلاچرن" نہ ہو- تو لیکھک میں ناستکتا کا وہم ہوگا- یہ بھی پہلے زمانہ میں ہوتا ہو- تو ہوتا ہو- اس وقت آستک اور ناستک کا وہم "منگلاچرن" کے کرنے اور نہ کرنے پر نہیں ہوتا ہے- اس کے علاوہ آج کل آستک کا دشمن دیکھا جاتا ہے- اس کے لکھنے والا آستک ہے یا ناستک- اس کی ضرورت محسوس ہی نہیں ہوتی- اگر مصنف اپنے وشے کو اچھی طرح لکھ لے- تو پڑھنے والے پسند کر لیتے ہیں- ورنہ ناپسند کر دیتے ہیں- اور آج کل آستک کی ہی کتابیں پڑھی جاتی ہیں- نہ ناستک

کی تھیں- یہ خیال بھی اڑ گیا ہے :-

درشنوں میں سانکھیہ درشن کے پنچم ادھیائے کے شروع میں ایک سوتر ہے- جس کا مطلب ہے "منگلاچرن" کرنا چاہئے- اس کے لئے تین دلائل ہیں- شِشٹ آدمیوں کا عمل ہونے سے- پھل دیکھنے اور شرتی کا کتھن کرنے سے- یعنی جس کو نیک آدمی کرتے ہوں- اور جس کا پھل ملتا ہو- اور جس کو شرتی کرنے کے لئے آدیش کرتی ہو- وہ کرنا چاہئے- یہاں تک تو ٹھیک ہے- کیا گرنتھ کے شروع میں جو ایشور ستتی وغیرہ کی جاتی ہے- وہی "منگلاچرن" ہے- اگر وہی ہے- تب تو یہ ہے- اگر وہ نہ ہو- تو وہ کرنا بھی نہ ہوگا +

"منگلاچرن" میں منگل اور آچرن لفظ ہیں- منگل کے معنی اُتّم اور آچرن کے معنی عمل کرنا ہوتے ہیں- یعنی اُتّم- نیک- اچھا عمل کرنا- لفظوں سے کتاب کے شروع میں پرارتھنا کرنا ثابت نہیں ہوتا- ہاں یہ اس کے لئے اصطلاحی شبد ضرور ہے- اسی لئے مہرشی دیانند سرسوتی جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے چھٹے سمولاس کے آخر میں اس پرشن پر وچار کیا ہے- ان کے شبد یہ الفاظ اس طرح ہیں :-

پرشن- جیسے انیہ گرنتھ کار لوگ آدی- مدھیہ اور انت میں "منگلاچرن" کرتے ہیں- ویسے آپ نے کچھ بھی نہ لکھا- اور نہ کیا :-

اُتّر- ایسا ہم کو کرنا یوگیہ نہیں- کیونکہ جو آدی- مدھیہ اور انت میں منگل کرے گا- تو اس کے گرنتھ میں آدی- مدھیہ اور انت کے بیچ میں جو کچھ لکھا ہوگا- وہ امنگل ہی رہے گا (آگے سانکھیہ درشن کا سوتر لکھ کر ارتھ کیا ہے) اس کا یہ ابھیپرائے ہے کہ جو نیائے- پکش پات رہت- ستیہ وید وکت ایشور کی آگیا ہے- اسی کا ٹھیک ٹھیک سرو تر اور سدا آچرن کرنا "منگلاچرن" کہلاتا ہے- گرنتھ کے آرمبھ سے لے کر سماپتی پرینت ستیہ آچار کا کرنا ہی "منگلاچرن" ہے- نہ کہ کہیں منگل اور کہیں امنگل لکھنا- دیکھئے مہاشیہ مہرشیوں کے لیکھ کو ..... جو انند ستیہ ارتھات دھرم یکت کرم ہیں- وہ ہی ہم کو کرنے یوگیہ ہیں- ادھرم یکت نہیں" اس سے مہرشی کا بیان صاف ہو جاتا ہے- کہ جو گرنتھ کے شروع میں "منگلاچرن" کیا جاتا تھا- وہ نہ تو شرتی پرتی پادت تھا- اور نہ ہی یکتی یکت تھا- اس لئے مہرشی نے اس کا کھنڈن کیا- اور اب آریہ سماج کو بھی کرنا چاہئے :-

اس کے علاوہ مہرشی نے گرنتھ کے شروع میں رشیوں اور منیوں کے اداہرن دکھا کر یہ بھی بتا دیا ہے- کہ جن کے شروع میں صرف "اتھ" یا "اوم" لکھا کرتے تھے- اب بھی آریوں کو اتھ لکھنا چاہئے- یا اوم لکھ سکتے ہیں- اور

آل انڈیا آیورویدک کانفرنس سے تصدیق شدہ

گوروکل کانگڑی کا

چیون پراش

پھیپھڑوں کو مضبوط کرتا ہے
دل کو طاقت دیتا ہے
بدہضمی کو دور کرکے بھوک بڑھاتا ہے
پرانی کھانسی و نزلہ کو دور کرتا ہے
بچوں کو موٹا تازہ بناتا ہے
ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے

قیمت چار روپیہ فی سیر

پتہ- آیورویدک فارمیسی ۵۳ گوروکل کانگڑی- ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور- برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ- لاہور

شملہ- میسرز ٹھاکر برادرس- لوئر بازار

پشاور- میسرز برجلال گگرا ایٹڈ سنز- چوک ریشم گراں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور
۱۷ چیت سمت ۱۹۹۲

اصول کا سوال

ہم ہمیشہ اس بات کا فخر رہا ہے۔ کہ جہاں تک سدھانت کا تعلق ہے۔ آریہ سماج نے کبھی راضی نامہ نہیں کیا۔ رشی دیانند کی سب سے بڑی خوبی ہم یہ بتلاتے رہے ہیں۔ کہ انہوں نے جھوٹ کے ساتھ کبھی راضی نامہ نہیں کیا۔ جو کچھ انہوں نے سچ سمجھا۔ ظاہر کیا۔ بلا لحاظ اس کے کہ کوئی اسے پسند کرتا ہے یا ناپسند۔ اسی بات کی اس وقت آزمائش ہوئی۔ جب شری سوامی ستیانند جی کے خلاف جہاد کیا گیا۔ اور اس جہاد کا اس وقت خاتمہ ہوا۔ جب سوامی جی نے آریہ سماج سے علیحدگی کا اعلان کر دیا۔ اس علیحدگی کے بعد۔ ان کے ودھیوں کی نظر میں سوامی جی کی عزت بڑھ گئی۔ اور جو لوگ پہلے ان کا آریہ سماج کی ویدی پر کھڑا ہونا برداشت نہ کر سکتے تھے۔ وہ ان سے سہائتا کی یاچنا کرنے لگے۔ اور ان کے پرشنسا پتر چھاپنے لگے۔

لیکن جب پنڈت ایشور دت میدھارتھی نے آریہ سماج کو الٹی میٹم دیا۔ کہ یا تو یہ مان کر وید میں "ورن ویوستھا" نہیں ہے۔ یا میں ویدک دھرم کو تلانجلی دے کر بودھ مت میں چلا جاؤں گا۔ تو کوئی سدھانت پریمی نہ بولا۔ یہ "سدھانت پریمی" صرف خاموش ہی نہیں رہے۔ بلکہ انہوں نے پنڈت ایشور دت کے الٹی میٹم کی پشت پوشی کی ہے۔ اور لوگوں کے سامنے ایسے طریق پر پیش کیا ہے۔ جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں یہ برا نہیں لگا۔ پنڈت ایشور دت کی اس دھمکی میں وہی جبر داخل ہے۔ جو ڈاکٹر امبیدکر کی دھمکی میں ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے الٹی میٹم کی ساری ہندو قوم نے ایک سُر سے نندا کی ہے۔ لیکن پنڈت ایشور دت کے الٹی میٹم پر وہ لوگ جن کے ہاتھ میں اس وقت آریہ سماج کی باگ ڈور ہے چپ ہیں۔ اور جب میں نے کہا کہ اس وقت سبھا پر موت کی خاموشی طاری ہے۔ تو مجھے برا بھلا کہنے لگے۔

یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ کسی شخص کے جتنے زیادہ حقوق ہوں گے۔ اتنی ہی زیادہ اس کی ذمہ داری ہوگی۔ آریہ سماج مدتوں تک گوروکل کے سناتکوں کو اپنے پتر سمجھتا رہا ہے۔ ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتا رہا ہے۔ بلکہ اس سے بہتر جو کوئی اپنے پتر کے ساتھ کرے۔ اسے ان سے بہت سی آشائیں تھیں۔ ان آشاؤں کے آدھار پر ان کے بہت سے ادھیکار سمجھے جاتے تھے۔ اور ان ادھیکاروں کے ساتھ ذمہ داریاں بھی۔ جہاں گاندھی کا لڑکا ہو سکنے کی وجہ سے کوئی شخص ہمارے وشیش آدر و سنمان کا پاتر ہے۔ اور اسی لئے اس کی ذمہ داریاں وہ نہیں جو ایک سادھارن پُرش کے لڑکے کی ہیں۔ ہم نے گوروکل کو سنسار کے سامنے ایک وششٹ سنستھا کے طور پر پیش کیا۔ ہم نے خود بھی اس سے آشائیں لگائیں۔ اور دوسروں کو بھی آشائیں باندھنے کے لئے پریرنا کی۔ ویاکھیانوں اور لیکھوں میں ہم نے یہ بتایا۔ کہ گوروکل کے سناتک۔ ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کر دکھائیں گے۔ جو کچھ ہم نے کہا۔ لوگوں نے اسے ستیہ سمجھا۔ گوروکل کے برہمچاریوں کو انہوں نے جس پریم اور آدر کی درشٹی سے دیکھا۔ کبھی سادھارن کالج کے طالب علم کو اس کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں۔ اس لئے اگر گوروکل کے کسی سناتک سے کوئی ایسی حرکت ہو۔ جس کی اس سے آشا نہیں ہو سکتی۔ تو اس کا کلیش ہونا لازمی ہے۔ پچھلے دنوں ڈاکٹر پران ناتھ کے کچھ ایک مضامین "السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا" بمبئی میں شائع ہوئے۔ ڈاکٹر پران ناتھ گوروکل کانگڑی کے سناتک ہیں۔ اس وقت وہ ہندو یونیورسٹی کاشی کے پروفیسر ہیں۔ گوروکل کے لئے دھن کی اپیل کرتے ہوئے کئی ویاکھیان داتا ڈاکٹر صاحب کا نام گوروکل کی کامیابی کے لئے ایک اعلیٰ سند کے طور پر پیش کرتے رہے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضامین میں یہ ثابت کیا ہے۔ کہ رگ وید مصر کے دریائے نیل کے کنارہ پر مرتب کیا گیا۔ اور اس میں مصر کے دیہات کے نام آتے ہیں۔ چونکہ ہم نے یہ مان رکھا ہے کہ گوروکل سے ویدوں کے پنڈت نکلیں گے۔ جو ویدک دھرم کے تتوں کو سارے سنسار پر ثابت کریں گے۔ اس لئے ڈاکٹر پران ناتھ کے مضامین کی اشاعت پر گوروکل کے بعض پامیوں نے بھی یہ سمجھا کہ یہ صرف آریہ سماج پر نہیں بلکہ گوروکل پر بھی بھاری چوٹ ہے۔ جب کچھ گوروکل کا بچاؤ اس اعلان میں سمجھا گیا۔ کہ پنڈت ستیہ ورت سدھانت النکار اُپادھیائے گوروکل ڈاکٹر پران ناتھ کے مضامین کا جواب لکھ رہے ہیں۔ پہلے

گوروکل ایک عظیم الشان انسٹی ٹیوشن تھا اس لئے کہ اس نے ڈاکٹر پران ناتھ کو پیدا کیا۔ اب وہ اس لئے شاندار ہے۔ کہ اس نے ڈاکٹر پران ناتھ کو جواب دینے والا پنڈت ستیہ ورت پیدا کیا۔

پچھلے دنوں گوروکل کے ایک اور سناتک پنڈت جے چندر نے بھارت کے اتہاس پر لاہور میں چند ویاکھیان دیئے۔ انہوں نے رشی دیانند کی کئی باتوں کا کھنڈن کر دیا۔ آریہ سماجیوں نے محسوس کیا کہ یہ بری بات ہے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ ہم نے اپنے تئیں آریہ سماج کی درشٹی میں سناتکوں کے افعال کے لئے ذمہ دار بنا لیا ہے۔ یونیورسٹیوں سے ہر سال گریجویٹ نکلتے رہتے ہیں۔ ان کے خیالات کے لئے کوئی یونیورسٹی ذمہ دار نہیں ہوتی۔ کوئی گریجویٹ کوئی بھی خیالات رکھے۔ آزاد ہے۔ یونیورسٹی کسی طرح ذمہ دار نہیں ہوتی۔ لیکن گوروکل کی اوستھا وششٹ ہے۔ ہم نے سمجھا۔ اور اس بات کا اعلان کیا۔ کہ گوروکل ویدوں کے پنڈت اور ویدک دھرم کے سیوک پیدا کرنے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اس لئے اگر ویدوں کے الٹے پنڈت اور ویدک دھرم کے جھوٹے سیوک نکلے نکلیں۔ تو اس سے آریہ سماج کا نقصان اٹھانا لازمی ہے۔

وید کو چند ہزار برس کی تصنیف قرار دے کر ڈاکٹر پران ناتھ نے بھی رشی دیانند پرنی پارت ویدک دھرم کو دھکا پہنچایا ہے۔ لیکن انہوں نے اسے تیاگ دینے کی دھمکی نہیں دی۔ پنڈت ایشور دت کی اوستھا وششٹ ہے۔ انہوں نے یہ دھمکی دی ہے کہ اگر آریہ سماج یہ تسلیم نہ کرے گا۔ کہ ویدوں میں "ورن ویوستھا" نہیں۔ تو وہ ویدک دھرم کو تیاگ کر بودھ دھرم میں چلے جائیں گے۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا اس دھمکی پر آریہ سماج خاموش رہ سکتا ہے؟ اگر وہ خاموش رہے۔ تو اپنے مخالفوں کو اس بات کا کیا جواب دے گا۔ کہ جس گوروکل نے ویدک دھرم کو تلانجلی دینے والے ایشور دت جیسے سناتک پیدا کئے ہیں۔ اس کی نسبت کیا کہتے؟ کیا اس سے گوروکل کے ہِتوں میں بڑھی ہوگی۔ یا اس سے آریہ سماج کی شان میں اضافہ ہوگا؟ ہو نہیں سکتا۔ اسی لئے سمبکت پرانت کا آریہ سماج گوروکل کے اس سناتک کی دھمکی پر بیچ پا رہا ہے۔ اور "آریہ مترا" میں ذمہ دار آریہ سماجیوں کی طرف سے کئی مضامین اس دھمکی کی مذمت میں شائع ہو چکے ہیں۔ اگر خاموش ہیں۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھیکاری۔ جن سے کچھ بن نہیں آتا۔ پنڈت ایشور دت کے فعل کی تائید وہ کر نہیں سکتے۔ مذمت کرنے کا ان میں حوصلہ نہیں۔ مبادا اس سے گوروکل کو نقصان پہنچے۔ خاموش رہنا قطعاً غیر مناسب نہیں۔ ابتدائی منازل میں خاموش رہنا مفید بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن خاموشی کی کوئی حد ہونی چاہیئے۔ اس حد سے پرے خاموش رہنا خطرناک ہوتا ہے۔ پنڈت ایشور دت کو سمجھا بجھا کر راہ راست پر لایا جاتا۔ تو مجھے خوشی ہوتی۔ لیکن اس کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ گوروکل کے جلسہ کے دنوں میں پنڈت ایشور دت ہردوار میں تھے۔ ان کا ایک ویاکھیان مہاودیالیہ جوالاپور کے سالانہ جلسہ پر ہوا۔ جس میں انہوں نے بقول مہتہ جیمنی جی یہ کہا۔ کہ "میں وید کو اپورشیہ مانتا ہوں"۔ جب یہ بات ہے۔ تو مشکل کا آسان ہو جانا زیادہ مشکل نہیں۔ گوروکل کی ویدی پر سے ان سے یہ اعلان کرایا جا سکتا تھا۔ کہ "جو الٹی میٹم میں نے آریہ سماج کو دیا ہے۔ اسے واپس لیتا ہوں"۔ مہتہ جیمنی جی کے خیال میں پنڈت ایشور دت نے پشچاتاپ کر لیا ہے۔ ایسی حالت میں ان کا چند الفاظ کا اعلان اس معاملہ کو شانت کرنے کے لئے کافی ہے۔ اگر میں پنڈت ایشور دت کے اس الٹی میٹم کے خلاف قلم اٹھا رہا ہوں۔ تو اس لئے نہیں کہ مجھے ان سے کوئی دشمنی ہے۔ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ میرے مکان پر دو تین بار رہ چکے ہیں۔ ان دنوں وہ مسٹر بدھی کے سچے پرشش تھے۔ باقاعدہ سندھیا اور اگنی ہوتر کرنے والے تھے۔ انہیں ایشور اور وید پر شردھا تھی۔ یہ جانتے ہوئے مجھے بہت دکھ ہوا جب ان کی طرف سے وہ اعلان ہوا۔ جس کا رونا میں کئی لیکھوں میں رو چکا ہوں۔ یہ [illegible] آسانی سے پہنچایا جا سکتا تھا۔ لیکن سبھا کے ادھیکاریوں نے اسے بھی غیر ضروری سمجھ کر ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یہ کلنک اس وقت تک آریہ سماج کے نام پر قائم ہے۔ یا تو پنڈت ایشور دت اپنے اس اعلان کو واپس لیں۔ اور جب انہوں نے مہاودیالیہ جوالاپور میں وید کا اپورشیہ ہونا تسلیم کیا ہے۔ تو ان کے لئے اسے واپس لینا آسان ہے۔ یا آریہ سماج یہ اعلان کرے کہ وہ پنڈت ایشور دت کی اس پوزیشن کو صحیح تسلیم نہیں کرتا۔ اور اس سے اپنی بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔ اس کے بعد اس کا کوئی ورودھی اسے یہ نہ کہہ سکے گا۔ کہ اس نے خاموش رہ کر پنڈت ایشور دت کی پوزیشن کو صحیح تسلیم کر لیا ہے۔

(کرشن)

Haridwar, Digitized by eGangotri

سوبھاش بابو کو انتباہ

حکومت ہند کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ میں یہ بڑا بھاری نقص ہے۔ کہ وہ جس بھی پولیٹیکل ورکر کے متعلق ایک دفعہ مخالفانہ رائے بنالے۔ اُس وقت تک اس میں ترمیم نہیں کرتا جب تک اس کے خلاف اپنے سارے عناد کا اظہار نہ کرلے۔ سوبھاش بابو جب ہندوستان میں تھے۔ تو حکومت کی نظر میں کانٹے کی طرح کھٹکتے تھے۔ اب وہ یورپ اپنی صحت کی بحالی کے لیئے تشریف لے گئے ہیں۔ گو انہوں نے وہاں جاکر کوئی قابل اعتراض کارروائی نہیں کی۔ پھر بھی حکومت نے ان کے خلاف اپنا نکتۂ خیال نہیں بدلا۔ حال ہی میں ان کو برطانوی قونصل مقیم وائنا کی طرف سے ایک چٹھی موصول ہوئی ہے۔ جس میں انہیں اطلاع دی گئی ہے۔ کہ اگر وہ مارچ میں ہندوستان واپس گئے۔ تو وہ آزاد رہنے کی توقع نہیں کرسکتے۔

عجیب معاملہ ہے۔ سوبھاش بابو ابھی ہندوستان میں، اپنے ہم وطنوں کے اصرار کے باوجود آئے نہیں۔ لیکن ابھی سے ان کو ایسی وارننگ دینے کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ جو کہ کسی خلافی جرم کو روکنے سے بھی دریغ کیا جاتا ہے حالانکہ پولیٹیکل رابطہ پہلے کرچکا ہوں۔ لے حکومت کو اپنی طرف سے کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہیں دیا۔

کارڈ کی قیمت دو پیسہ

ابتدا میں پوسٹ کارڈ کی قیمت ایک پیسہ ہوتی تھی۔ پھر دو پیسہ کر دی گئی۔ اب کچھ عرصہ سے اس کی قیمت تین پیسہ کر دی گئی ہے۔ لیکن یوں جوں اس کی قیمت بڑھتی گئی ہے۔ اس کی ہر دلعزیزی میں فرق آتا گیا ہے۔ اور لوگ حتی الامکان یہی کوشش کرتے رہے ہیں۔ کہ خط و کتابت جتنی کم کی جاسکے۔ اتنی ہی اچھی ہوگی۔ ساتھ ہی وہ لگاتار حکومت سے یہ مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ کہ وہ انہیں اس زائد بوجھ سے بچائے۔ لیکن ہندوستان کی بدقسمتی سے حکومت نے آج تک اس مطالبہ کی کوئی قدر نہیں کی۔ اس پر عوام کے نمائیندوں نے اس مطالبہ کو اسمبلی میں اس تحریک کے روپ میں پیش کر دیا۔ کہ پوسٹ کارڈ کی قیمت دو پیسہ کر دی جائے۔ ڈائرکٹر محکمہ تار و ڈاک کی مخالفت کے باوجود اسمبلی نے ۵۳ ووٹوں سے اس تحریک کو پاس کر دیا۔ امید کی جانی چاہیئے کہ وائسرائے اس بارہ میں پبلک کی آواز کی قدر کرتے ہوئے اس تحریک پر اپنی منظوری کی

ٹھہر لگادیں گے۔ اور کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ دیں گے کہ حکومت جنتا کی خیرخواہ بننے کی بجائے ایک تجارتی ایجنسی ہی رہنا پسند کرتی ہے۔

قضیہ بہاولپور کے متعلق سمجھوتہ

جب سے ریاست بہاولپور میں کچھ ممبر کردہ ہندوؤں کی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ اور جنتا کو ان گرفتاریوں کے خلاف بطور احتجاج کے طور پر ہڑتال کرنی پڑی ہے۔ ہندو مہاسبھا کے اراکین کی مسلسل یہی کوشش رہی ہے۔ کہ یہ قضیہ کسی باعزت طریق سے سلجھ جائے تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے۔ کہ نواب بہاولپور اور ان کی ہندو پرجا کے تعلقات کشیدہ ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے نواب صاحب کو چند ایسے کوتاہ اندیش منسٹر ملے ہوئے ہیں۔ جو ان کے ہندو پرجا کے ساتھ تعلقات راس ہونے نہیں دیتے۔ اس قضیہ کو سلجھانے کے لیئے دہلی میں سرکردہ ہندو لیڈروں کا ایک ڈیپوٹیشن وزیر اعظم بہاولپور اور وزیر لا اینڈ آرڈر بہاولپور سے ۲۲ مارچ کو ملا۔ فریقین کی ایک گھنٹہ تک دل کھول کر بات چیت ہوئی۔ اور اس بات چیت کی بنا پر دہلی میں اس خیال کا اظہار کیا جارہا ہے۔ کہ شاید عنقریب کوئی سمجھوتہ ہوجائے۔ اور ریاست مزید بدنامی سے اور ہندو مزید آزمائش سے بچ جاویں۔ ہمارے خیال میں اگر نواب صاحب ذرا ہمت سے کام لیں۔ اور خود اپنی ہندو پرجا کے جائز مطالبات کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تو سمجھوتہ کے پایۂ تکمیل تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہیں رہتی۔

ہندو یونیورسٹی کی طرف سے ہریجن اُدھار

یہ خبر ملک کے طول و عرض میں بڑے فخر کے ساتھ پڑھی جائے گی۔ کہ ناسک میں ہریجن ڈیپوٹیشن کا جواب دیتے ہوئے پنڈت مدن موہن مالویہ جی نے فرمایا۔ کہ میں جلد ہی ہندو یونیورسٹی بنارس میں موجودہ لامبوں پر چمڑہ رنگنے وغیرہ کا کام سکھلانے کے لیئے ایک سکول کھول دوں گا۔ اگر پنڈت جی چمڑہ سازی کے علاوہ ہی باقی ایسی صنعتوں کے سکھلانے کا بھی جو کہ عام طور پر ہریجن جاتیوں میں پرچلت ہیں۔ ہندو یونیورسٹی میں بندوبست کرادیں۔ تو اس سے ہریجن اُدھار کی تحریک کو کافی سے زیادہ تقویت ملے گی۔ اور ہندو یونیورسٹی کی دیکھا دیکھی باقی قومی درسگاہوں کو بھی ہریجن اُدھار کے معاملہ

میں عملی دلچسپی کے اظہار کی ترغیب ہوگی۔

ہندوستانیوں پر ودیش کا دروازہ بند

کئی دیشوں سے بھارت واسیوں پر امریکہ کے دروازے بند ہیں۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہی گزرا ہے۔ کہ عراق عرب نے بھی ہندی آبادکاروں پر بعض پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ اب حال ہی میں برطانوی سفیر نے ایران سے اطلاع دی ہے۔ کہ اس گورنمنٹ نے بھی ہندوستانیوں کے لیئے داخلہ کی ممانعت کا حکم صادر کر دیا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ پرادھین ہونا بھی ایک آفت ہے۔ ہندوستان کے دروازے تو ہر ایک ملک کے باشندوں کے لیئے کھلے ہوں۔ اور وہ جو چاہیں۔ یہاں آکر کریں۔ لیکن ہندوستان کے باشندوں کو ودیش میں وہ سہولتیں حاصل نہ ہوں۔ جو کہ برطانوی ایمپائر کے باقی حصوں کے باشندوں کو میسر ہیں۔ ہمارے خیال میں جب تک حکومت ہند دوسرے ممالک کی حکومتوں کی طرح ہندوستان کی قومی آن کے تحفظ کا عہد نہیں لیتی۔ تب تک ہندوستانیوں کا ودیش میں جاکر عزت سے رہنا کارے دارد کا معاملہ ہے۔

تخفیف شدہ گرانٹ بحال

پچھلے دنوں حکومت نے علی گڑھ یونیورسٹی اور بنارس یونیورسٹی کی گرانٹ میں ہزاروں روپیہ کی تخفیف کر دی تھی۔ اب چونکہ گورنمنٹ کا بجٹ زیادہ حد تک متوازن ہو چکا ہے۔ اس لیئے وائسرائے ہند نے ۲۲ مارچ کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں ایک ایڈریس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ حکومت ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور بنارس ہندو یونیورسٹی کی حالت میں گرانٹ میں جو تخفیف کی گئی تھی۔ اسے بحال کیا جائے۔ وائسرائے نے اچھا کیا۔ کہ اپنی روانگی سے پہلے اس بحالی کا ذکر کر دیا۔ لیکن اگر بحالی کے ساتھ آپ آئندہ کے لیئے بھی یہ اعلان کر دیتے۔ کہ کسی قومی یونیورسٹی کا گرانٹ آئیندہ اُس وقت تک بند نہ کیا جائے گا۔ جب تک اس یونیورسٹی کا ایگزیکٹو بورڈ یہ رائے نہ دے گا۔ کہ گرانٹ کم کرنے کی حالت میں یونیورسٹی کی تعلیمی ترقی میں ہرج واقع نہ ہوگا۔ تب تو زیادہ مناسب اور (Charitable) ہوتا۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

اٹلی اور ابی سینیا کے درمیان صلح

جب سے جرمنی نے رائین لینڈ میں اپنی افواج بھیج کر معاہدہ لوکارنو کی دھجیاں اڑا دی ہیں۔ یوروپین مدبروں کی طرف سے یہ کوشش شروع ہوگئی ہے کہ کسی طرح ابی سینیا اور اٹلی کے درمیان صلح کرا دی جائے۔ پہلے تو فرانس کے وزیر خارجہ نے ۲۰ مارچ کو چیمبر میں تقریر کرتے ہوئے اس صلح کے متعلق اشارہ کیا۔ پھر لندن میں تیرہ ممبروں کی کمیٹی کے اجلاس میں یہ معاملہ پیش ہوا۔ کافی غور و خوض کے بعد کمیٹی نے میڈریاگا اور [illegible] کو اجازت دی۔ کہ وہ اٹلی اور ابی سینیا کے ساتھ مشورہ کرکے صلح کی شرائط طے کرلیں۔ ادھر حکومت ابی سینیا نے اپنے سفیر مقیم پیرس کو بذریعہ تار ہدایت کی ہے۔ کہ وہ جنگ کو بند کرانے کے متعلق حکومت فرانس کی رائے معلوم کرے۔ ہمارے خیال میں جتنی جلدی ابی سینیا اور اٹلی کی جنگ ختم ہو جائے۔ اتنا ہی اچھا ہوگا۔ لیکن جنگ ایسے باعزت طریق سے ختم ہونی چاہیئے جس سے فریقین کے اندر کوئی ایسی جلن باقی نہ رہے جس سے ان کو دوبارہ الجھنے کا موقعہ ملے۔

جین مندر پر حملہ!

بعض مسلمانوں کی ذہنیت کچھ ایسی تنگ بن گئی ہے۔ واقعی تعجب ہے۔ کہ نہ ان کے ہاتھوں ہندو محفوظ ہیں۔ نہ سکھ اور نہ ہی جینی۔ وہ ایسے جابر واقع ہوئے ہیں۔ کہ اگر کوئی غیر مسلم جماعت باجا بجاتی ہوئی کسی مسجد کے سامنے سے گزرتی سڑک پر بھی گزرے۔ تو ان کی لاٹھیاں حرکت میں آجاتی ہیں۔ اگر کوئی ہندو یا سکھ بھی ان کو اپنی مذہبی عبادت گاہ کے پاس جانوروں کو شہید کرنے سے روکے۔ تو وہ اسے دیکھتے ہیں نہ تاؤ جھٹ فساد پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

حال ہی میں بھوپال سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بکر عید کے دن مسلمانوں نے ایک جین مندر پر حملہ بول دیا۔ غریب جینی بالکل نہتے تھے۔ اس لیئے حملہ کی تاب نہ لاسکے۔ جو ذرا ہمت کرکے کھڑے رہے۔ ان میں سے بھی کئی زخمی کر دیئے گئے۔ مندر کے اندر جو مرد۔ عورتیں اور بچے تھے انہوں نے دروازہ بند کر لیا۔ اور کافی عرصے کے بعد پولیس نے انہیں باہر نکالا۔ مظلوموں کی دلجوئی کرنی تو درکنار رہی۔ الٹا مردوں میں سے اکثر کو حراست میں لے لیا گیا۔ اور حوالات لے جایا گیا۔ اگر یہ اندھیر گردی نہیں۔ تو نہ معلوم اندھیر گردی کس جانور کا نام ہے؟

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

شیعہ کی سنیوں کو گالیاں

مسلمانوں کی ذہنیت کچھ ایسی تشدد پسند واقع ہوئی ہے کہ جب وہ کسی بیگانہ کو دشنام ہی سے خطاب نہ کر سکیں گے۔ تو پھر اپنوں کے ہی گلوگیر ہو جائیں گے۔ قادیان کے بڑے مرزا نے تو اپنے مخالف مسلم علماء کو "ذریعۃ البغایا" لکھ کر اپنی خوش الحوری کا ایک بھدا ثبوت دیا تھا۔ لیکن آپ سے بہت پہلے شیعہ حضرات نے بھی اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کو اسی خطاب کا مستحق سمجھا تھا۔ جیسا کہ ذیل کی سطور سے ثابت ہوتا ہے:-

شیعہ صاحبان کی معتبر کتاب حدیث "فروع کافی" میں ابو حمزہ نے امام ابو جعفر سے روایت ہے کہ امام صاحب نے اُسے مخاطب کر کے فرمایا۔ واللہ یا ابا حمزہ لا ان الناس کلھم اولاد بغایا ما خلا شیعتنا (فروع کافی جلد ۳ حصہ دویم کتاب الروضۃ صفحہ ۱۳۵ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ)

ترجمہ:- اے ابو حمزہ خدا کی قسم ہمارے شیعوں کے سوائے باقی تمام لوگ بغایا کی اولاد ہیں۔ ("مجاہد" ۴ مارچ ۱۹۳۶ء)

کاش! مسلمان اس قسم کی بدزبانی کو ترک کر کے نہ صرف اپنوں سے رواداری سے پیش آنا سیکھیں۔ بلکہ بیگانوں سے بھی حسن اخلاق کا ثبوت دینے کی ضرورت محسوس کریں۔

سانسیوں کو تبت کرنے کی ناپاک کوشش

جب سے ڈاکٹر امبیدکر نے بم کا گولہ پھینکا ہے۔ تبلیغی جنونی دلت ہندوؤں کے دھرم پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے ناجائز ذرائع اختیار کرنے لگے ہیں۔ اور بعض جگہ تو تشدد کا استعمال بھی کیا جانے لگا ہے۔ چنانچہ ضلع سیالکوٹ میں مسلم مالکان اراضی نے سانسیوں کو مجبور کرنا شروع کر دیا ہے۔ کہ یا تو تم دین اسلام قبول کر لو۔ یا ہماری اراضیات سے نکل جاؤ۔ اور اب یہ افسوسناک اطلاع بھی موصول ہوئی ہے۔ کہ کوٹ سندھیانوالہ ضلع سیالکوٹ میں چھ سات گھرانے جبراً مسلمان بنا لئے گئے ہیں۔ اور جو ابھی تک سنت کرانے پر تیار نہیں ہو سکے۔ اُن پر عرصۂ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ضلع سیالکوٹ کے ذمہ دار ہندو اصحاب ان غریبوں کی شدھی کرا کے اُن کو دھرم کرشٹ ہونے سے بچانے کا یتن کریں۔ کیونکہ موجودہ کشمکش کے زمانہ میں مسلمانوں کے دروں میں اگر ایک بھی دلت ہندو اپنے پوتر دھرم سے پتت ہوا۔ تو اس سے ساری ہندو جنتا پر اپنے دھارمک فرض سے کوتاہی کا الزام عائد ہوگا۔

ننگے سادھوؤں پر عتاب

یورپ میں تو آج کل تحریک عریانی نے زور پکڑا ہوا ہے۔ لیکن ہندوستان میں اس تحریک کا قدیم زمانہ سے زور رہا ہے۔ اور اسی تحریک کی بدولت ہندوؤں میں ننگے سادھوؤں کا وجود پایا جاتا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کے ننگے سادھوؤں پر آفت آنے والی ہے۔ حالانکہ یورپ اور امریکہ کے ننگے مزے سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ناگور سے اطلاع آئی ہے۔ کہ وہاں ننگے سادھوؤں کی ایک منڈلی وارد ہوئی۔ اور قصبہ میں سے کسی مسجد کے قریب سے گزرنے لگی۔ تو مسلمانوں نے اعتراض کیا کہ ننگے سادھوؤں پر نگاہ پڑنے سے نمازیوں کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور مسجد کی بیرونی دیوار کی ہتک ہوگی۔

ننگے سادھوؤں کے متعلق تو مسلمانوں نے اعتراض جما دیا۔ لیکن سوچنا یہ ہے۔ کہ جب فرشتے جمعہ کے دن ننگ دھڑنگ مساجد کے کنگروں پر بیٹھ کر نمازیوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ تو پھر نمازیوں کا وضو کس طرح قائم رہتا ہے۔ اور مساجد کی اندرونی دیواریں کیسے ہتک سے محفوظ رہتی ہیں؟

قرآن شریف میں ہمن بجھارت

مولانا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر "اہلحدیث" امرتسر کا یہ دعویٰ ہے کہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی عمر کے متعلق دروغ گوئی سے کام لیا ہے۔ لہٰذا وہ کاذب ہیں۔ اور نبی تو کیا۔ مجدد تک کہلانے کے بھی اہل نہیں۔ اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے ایک مرزائی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اگر مرزا صاحب نے اپنی عمر کے متعلق صاف گوئی سے کام نہیں لیا۔ تو قرآن شریف نے بھی اصحاب کہف کے متعلق صاف گوئی سے کام نہیں لیا۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"اگر مولوی ثناء اللہ صاحب قرآن مجید پر نگاہ دوڑاتے۔ تو ان کو اپنے چیستان کا حل آسانی سے سورہ کہف کی آیت "ولبثوا فی کہفھم ثلث مائۃ سنین وازدادوا تسعاً" میں نظر آ جاتا۔ اس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اصحاب کہف اپنے غار میں تین سو سال رہے۔ اور نو (اور) بڑھا لئے۔ اب یہ تین سو سال پر جو نو سال کا اضافہ ہے۔ یہ اس لئے الگ بیان کیا گیا ہے۔ کہ سوچنے والوں کو یہ بھی پتہ چل جائے۔ کہ شمسی حساب سے تین سو سال کی مدت قمری حساب کی رو سے ۳۰۹ سال بن جاتی ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ وہ تین سو سال غار میں رہے۔ یہ بھی درست ہے۔ اور یہ کہنا کہ وہ ۳۰۹ سال غار میں رہے یہ بھی درست ہے۔ اگر کسی بیہودہ مولوی کو یہی اختلاف کبیر نظر آئے۔ تو کوئی تعجب نہیں۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کو تو مسلمان بننا چاہیے" ("پیغام صلح" ۲۰ مارچ)

مولوی ثناء اللہ صاحب تو کسی مرزائی کی نظر میں مسلمان ہیں یا نہ۔ یہ تو وہ جانیں یا مرزائی۔ لیکن مرزائی مولوی کے مذکورہ فرمان سے ہمیں یہ تو معلوم ہو گیا۔ کہ جیسا مرزا صاحب کا اپنی عمر کے متعلق ارشاد ایک معمہ ہے۔ ویسا ہی اصحاب کہف کے متعلق قرآن شریف کا فرمان بھی ایک ہمل سی بجھارت ہے۔

حضرت محمد صاحب کی توہین

ہمارے مرزائی دوست خدا اُنہیں جنت نصیب کرے۔ اور ۷۲ کی بجائے ۴۴ حوریں فی کس نصیب کرے۔ نہ قرآن شریف کی خامیاں بیان کرنے سے شرماتے ہیں۔ اور نہ حضرت محمد صاحب کی توہین کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ چنانچہ ایک مرزائی صاحب حضرت محمد صاحب کی توہین ذیل کے الفاظ میں کرتے ہیں:-

"رسول کریم ایک مرتبہ چار رکعت کی جگہ دو رکعت پڑھ کر نماز ختم کر بیٹھے۔ جب یاد دلایا گیا۔ تو باقی دو رکعت بھی ادا فرمائی۔ در حل یدعوہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذوالیدین فقال النبی ام قصرت فقال لم انس ولم تقصر فقال بلیٰ قد نسیت فصلی رکعتین (بخاری جلد اول صفحہ ۱۶ نیز ترمذی جلد ۱۔ ابواب الصلوٰۃ صفحہ ۶۲)

دونو جگہ یہ مذکور ہے۔ کہ حضور نے بالکل یقین نہ کیا۔ اور اس بات پر مصر رہے۔ کہ میں نے پوری نماز ادا کی ہے۔ لیکن تحقیق کے بعد یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ حضور بھول گئے ہیں۔ تو اس پر حضور نے باقی دو رکعت ادا فرمائی" ("پیغام صلح" ۲۰ مارچ ۱۹۳۶ء)

مرزائی صاحب کے فرمان کا موٹا مطلب یہ ہے کہ حضرت صاحب کا حافظہ کمزور تھا۔ لیکن مرزائی صاحب کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ اگر کوئی شخص ان سے یہ پوچھ بیٹھا۔ کہ اگر فی الواقعی یہی بات ہے۔ تو پھر اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ موجودہ قرآن شریف بھی کمزوریٔ حافظہ کی وجہ سے اس قابل نہیں رہ گیا۔ کہ اسے خدا کا خالص الہام تصور کیا جائے۔

کیا قرآن میں غلط الحاقات درج ہیں؟

مرزائی یوں تو اپنے آپ کو قرآن شریف کا معتقد بیان کرتے نہیں تھکتے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے مرزائی دوست جتنی قرآن شریف کی خامیاں اشارتاً و کنایتاً بیان کرتے ہیں۔ کوئی عیسائی یا آریہ کیا کرے گا؟ چنانچہ ایک مرزائی مولوی صاحب قرآن کے متعلق یہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ اس میں غلط اور بے بنیاد حوالجات درج ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"قرآن مجید میں آیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا "ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد"۔ یہی الفاظ کسی انجیل سے مولوی صاحب نکال کر نہیں بتلا سکتے" ("پیغام صلح" ۲۰ مارچ)

مولوی صاحب کسی انجیل سے مذکورہ الفاظ نکال سکیں یا نہ نکال سکیں۔ کم از کم ہم تو اتنا نتیجہ ضرور نکالیں گے۔ کہ قرآن شریف میں بقول مرزائیاں ایسی بہت سی بے سند باتیں درج ہیں۔ جو کہ مصنف کے حافظہ کی کمزوری کا ثبوت ہیں۔ یا اسی قسم کی کسی اور بات کا۔

کیا نارمل ٹرینڈ ادھیاپکہ چاہیئے؟

میں پنجاب کی ہندی، مڈل پاس ، نارمل ٹرینڈ ہوں۔ کئی برس سے ہیڈ ادھیاپکہ کے روپ میں آریہ کنیا پاٹھشالاؤں کی سیوا کر رہی ہوں۔ نارمل کے ساتھ ساتھ کھانا پکانا سینا سلائی کی پریکشا بھی پاس کی ہے۔ دردھ آریہ سماجی ہوں۔ اس سمے سناتن دھرم ایڈڈ کنیا پاٹھشالہ میں ہیڈ ادھیاپکہ کا کاریہ (-/۴۰ روپیہ ماہوار ویتن۔ مکان اور نوکرانی پاٹھشالہ کی طرف سے فری) کر رہی ہوں۔ یہاں کا جل وایو انوکول نہ ہونے کے کارن یہاں رہنا نہیں چاہتی۔ جو سجن میری سیوا سے لابھ اٹھانا چاہیں کرپیا شیگھر پتر ویوہار کریں۔ آریہ سنستھاؤں کو ترجیح دی جائے گی۔ جو گرلز ہائی پاٹھشالاؤں کو اُنتی دینا چاہتے ہوں۔ پتہ:-

کرشن کماری آریہ ہیڈ ادھیاپکہ ایڈڈ کنیا پاٹھشالہ سجان گڑھ ریاست بیکانیر

Haridwar, Digitized by eGangotri

پروفیسر رامدیو جی کے اعداد و شمار

(پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کے قلم سے)

۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء کے "آریہ مسافر" میں پروفیسر رامدیو جی نے گورو کل کے اُتسو کے سمبندھ میں ایک لیکھ لکھا ہے جس میں اپنے جیل میں جانے سے پہلے کی اور پھر اس سال کی گورو کل کی اوستھا کی تعریف کی ہے۔ اور بیچ کے سالوں کی نندا۔ ان بیچ کے سالوں میں گورو کل کا مکھیہ ادھشٹاتا تھا۔ دوسرے لفظوں میں یہ میرے انتظام پر آکھشیپ ہے +

پروفیسر صاحب کے حوالیوں کا یہ دعوےٰ تھا۔ کہ پردھان بننے سے پہلے تو انہوں نے میرے خلاف پروپیگنڈا کیا۔ مگر اس کے بعد نہیں۔ لیکن آج وہ دعویٰ بھی باطل ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے کی ان کی خاموشی کا پردہ بھی فاش ہو گیا ہے۔ میرے لیکھوں پر جو ان کی اپنی تحریروں کے حوالجات تھے انہیں وہ کیسے رد کر سکتے تھے؟ جواب دینے کے استھان میں وہ لاچار کہنے لگے کہ ان تحریروں کا نقیدہ مس تھیں۔ سوال یہ ہے کہ ان سے آپکے بیانات کی تردید ہوتی یا نہیں؟ کا نقیدہ نقل تحریر کچھ اور ظاہر کرتی ہے؟ کیا یہ راستبازی ہے؟ پھر ان تحریروں میں ایسی بات تھی کونسی جسے کالفیدہ نقل سمجھا جائے۔ وہ آپ کے پنڈت بشمبر ناتھ جی کے نام خط تھے جب وہ شایع ہوئے۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی سبھا کے ورکنگ پریذیڈنٹ تھے۔ اور چونکہ خط انکے نام تھے۔ اس لئے وہ ان کے مالک بھی تھے۔ جیسے پرائیویٹ چٹھیوں کا مالک مکتوب الیہ ہی ہوتا ہے۔ اور آپ نے خود لکھا ہے کہ وہ ان خطوط کے شایع کرنے میں مجھے حق بجانب سمجھتے ہیں۔ انہیں ان پتروں کے کانفیڈنشل کہے جانے میں اعتراض نہیں پھر آپ کے اس اعتراض کی کیا حقیقت؟ کم نہیں شایع نہیں کرنا چاہئے تھا۔ ان خطوط کے شایع ہونے سے سوسائٹی کے کونسے راز کا افشاء ہوا؟ ہاں! آپ کے غلط بیانات کی تردید ہو گئی۔ ان تحریروں نے پہلے انترنگ سبھا میں اور پھر پبلک میں آپ کو خاموش کر دیا۔ خیر! اس خاموشی میں آپ نے اپنی شان تو رکھی تھی۔ عذر غلط تھا۔ مگر بشنا ندار عذر تھا۔ لیکن آج وہ عذر بھی جاتا رہا۔ پریذیڈنٹ ہوتے ہوئے آپ نے سبھا کے ایک کاریہ کرتا کے خلاف قلم جنبش دی ہے:۔

"کہ کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے"

پھر سبھا کے پرستاؤں اور نئے سبھا کی تقرری کے وقت بی اس قرار داد کا کہ سبھا جنا پرک سیکھ نہ کیے جائیں گے۔ کیا بنا؟ پہلے پرکاشن دوبارہ اور تو خود اپنے ہاتھوں سبھا کے نشچوں کو شری پردھان جی ٹھکرا رہے ہیں۔ جنہیں کیل کرتا دوں کی شکایت کرنی چاہئے۔ وہی ان پر آکھشیپ کر

رہے ہیں۔ کیسی اچھی دوستھا ہے۔ کاریہ کرتاؤں کو مجبوراً آپ اپنی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔

پروفیسر صاحب کے سیکنڈ کلاس کے لطیفہ میں جو بھاو کام کر رہا تھا۔ وہی اس آرٹیکل میں ظاہر ہو رہا ہے۔ ۱۹۳۳ء کے جلسہ پر آپ نے مجھے جیل سے مبارکباد دی تھی۔ اس جلسہ کی آمدنی ۶۵ ہزار تھی۔ اور اگر اس میں کلکتہ کی وصیت کا ۲۵ ہزار بھی شامل کر لیا جائے جس کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ اور کلکتہ کے سیٹھ دیپ چند نے خود گورو کل میں آکر کہہ دیا تھا کہ ایک ذمہ داری پر اس کا اعلان کر دیا جائے۔ تو یہ رقم نوے ہزار تھی۔ اب اسے ۵۰ ہزار ظاہر کر رہے ہیں۔ نامعلوم کن اطلاعات کی بناء پر نئے داخلہ کی تعداد آپ خود لکھتے ہیں ۵۷ تھی۔ جلسہ دونو لحاظوں سے کامیاب تھا۔ اس کے بعد ۱۹۳۲ء میں آپ نے "پرکاش" میں لکھا تھا:۔

"گورو کل کا بجٹ بھی surplus بجٹ تھا۔ ارتھات آمدنی زیادہ اور خرچ کم تھا۔ اس کامیابی کے لیے میں اپنے بھائی چموپتی جی کو ودھائی دیتا ہوں۔"

("پرکاش"۔ ۳ جون ۱۹۳۲ء)

جب آپ میرے کام سے اتنے سنتشٹ تھے تو آج یکایک اسنتشٹ کیوں ہو گئے؟ ان جلسوں کی کامیابی یا ناکامی میں تو فرق آیا نہیں۔ آخر سال حال کے جلسہ کی نکتہ چینی سے جو اخبارات میں ہو رہی ہے پرانے کامیاب جلسے ناکام تو نہ ہو جائیں گے۔ پھر بات کیا ہے۔ کہ اب آپ کو میرا مکھیہ ادھشٹھاتا ہو چکنا ناگوار معلوم ہو رہا ہے؟ نکتہ چینیوں کو جواب دیجئے۔ لیکن اس وجہ سے اپنی شایع کردہ رائے تو نہ بدل لیجئے۔ آپ کی پوزیشن کے آدمی کو حق پسند اور اپنے خیال کا پکا ہونا چاہئے۔ اتنا جلدی حافظہ کا یا خیال کا بدل جانا مناسب نہیں۔ ودھائی دی تھی۔ جب دے چکے تو پھر لوٹا لینا شوبھا جنک نہیں ہے۔

آپکو جیل میں آخر میں لے تو بھیجا نہیں تھا میں نے۔ تب بھی یہ کہا تھا کہ آپ غلطی کر رہے ہیں۔ آپ کی واپسی پر بھی عرض کیا تھا۔ صبح کا بھولا ہوا شام کو واپس آ جائے۔ تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے۔ جیل نہ جاتے۔ گورو کل کا نقصان نہ ہوتا۔ اور جب واپس آئے پر آپ کی جگہ آپ کو پیش کر دی گئی۔ تو پھر شکایت کیوں؟

جگہ لے لینی تھی۔ تب نہ سیکنڈ کلاس کا لطیفہ ہوتا۔ نہ ۹۰ ہزار کو ۵۰ ہزار ہی ظاہر کرنا پڑتا۔ اور دیکھئے۔ آپ نے کیسے اعداد بدل ڈالے ہیں۔ ۳ جون ۱۹۳۲ء کے "پرکاش" میں آپ نے لکھا تھا:۔

"یہ بھولنا نہیں چاہئے کہ اسی سال پنڈت ٹھاکر دت۔ پنڈت گیان چند اور انیہ آریہ بھائیوں کے پرساد سے ۱۴ ہزار روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے چلائے ہوئے بہار ریلیف فنڈ میں دان آیا۔ اور اس کے علاوہ اجمیر کی نروان اردھ شتابدی کے اوسر پر بھی آریہ پرتی ندھی سبھا دوارہ ۴ ہزار روپیہ بھیجا گیا۔ اس پر بھی ویدپرچار فنڈ کے لئے اگلے کی نسبت ڈیڑھ ہزار روپیہ زیادہ آیا۔ واقعی قابل تحسین و تعریف ہے۔"

مگر ۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء کے "آریہ مسافر" میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"کوئٹہ فنڈ کے لئے بھی ۱۸ ہزار روپیہ سے اوپر لفنڈ آ چکا ہے۔ ...... حالانکہ بہار فنڈ کے لئے ڈیڑھ سال میں بھی بارہ ہزار سے زیادہ نہ ہو سکا تھا"۔

گورو کل کے اُتسو سے بہار اور کوئٹہ کے مقابلہ کا تعلق کیا؟ پھر دو سال کے عرصہ میں کیا چودہ ہزار کی رقم بارہ ہزار ہو گئی؟ سب سے زیادہ قابل غور تو آپ کی رائے کی تبدیلی ہے۔ ۱۹۳۴ء میں جو بہار فنڈ آپ کے اطمینان کا اور ادھیکاریوں کی تحسین کا کارن بن رہا تھا وہ آج طعن و تشنیع کی وجہ کیوں ہو رہا ہے؟ آخر نیتاؤں کی رائے میں اتنا تفاوت کیا جنتا کی پریشانی اور بے اعتمادی کا موجب نہ ہو گا؟

اس مقابلہ کا میری ذات سے تعلق نہیں۔ آپ کے مزاج کے تلون کی مثال کے طور پر اسے پیش کر دیا گیا ہے۔ شاہانہ مزاج کے متعلق سانا ہے یہ بات اکثر کہی بھی گئی ہے۔ سے خیر! مجھے اپنے انتظام پر آپ کے آکھشیپوں کی طرف آنا چاہئے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ۱۹۳۲ء میں آپ جیل چلے گئے۔ اس کے بعد روپیہ بھی کم آنے لگا۔ اور دو بار بھی بھی۔ آپ نے ۱۹۳۳ء کی آمدنی ۹۱ ہزار لکھی ہے۔ اخراجات وہ ۶۵ ہزار درج کی۔ ۱۵ ہزار کی ایک جائداد کے دان کا بھی اعلان کیا گیا تھا۔ اسے شامل کر دیں۔ تو یہ رقم ۸۰ ہزار تھی۔ ۹۱ ہزار نہیں۔ میرے وقت میں

۱۹۳۳ء میں جیسا کہ میں نے اوپر ظاہر کیا ہے نوے ہزار آمدنی ہوئی۔ اگر جائداد بھی جمع کریں تو میرے وقت کی آمدنی آپ کے وقت کی آمدنی کی نسبت دس ہزار زیادہ تھی۔ اور اگر نہ جمع کریں تو برابر تھی۔ اور اس پر آپ نے جیل سے ودھائی دی۔ اس سے اگلے سال کی آمدنی آپ ۶۳ ہزار لکھتے ہیں۔ اور اپنے وقت کے مفروضہ ۹۱ ہزار سے اسے قریباً ۳۰ ہزار کم بتا کر افسوس ظاہر کیا ہے۔ اس سال جیسا کہ آپ کے "پرکاش" میں شایع ہوئے لیکھ کے مندرجہ ذیل اقتباس سے ظاہر ہے۔ گورو کل کا بجٹ (surplus) بچت تھا۔ اور اس پر آپ نے ودھائی دی تھی۔ آج اسے واپس لے رہے ہیں۔ لے لیجئے۔ میں تو "عطائے تو بہ لقائے تو" کہہ دوں گا۔ لیکن آپ پر تلون مزاجی کا الزام آ لے گا۔ میرا بجٹ surplus کی جگہ (deficit) یعنی گھاٹے کا تو بن نہیں جائے گا۔ آخر آپ کی ودھائی سے اس میں بچت نہیں ہوئی۔ اور اس کے واپس لینے سے گھاٹا نہ پڑ جائے گا +

آپ نے اپنے مفروضہ ۹۱ ہزار سے ۶۳ ہزار کو قریباً ۳۰ ہزار کم کہا۔ اور سال حال کے ۶۵ ہزار کو؟ "لیجے حد کامیابی" کا مظہر۔ ۶۳ ہزار کے چندہ میں جو ۲۸ ہزار کی کمی تھی۔ وہ ۶۵ ہزار میں کیا پوری ہو گئی؟ یہ ہے آپ کی حساب دانی +

سوال یہ بھی ہوتا ہے کہ آپ کی حساب کی غلطیاں اتنی ہوشیار کیوں ہیں؟ میرے وقت کے ۶۵ یا ۹۰ ہزار کو تو آپ نے ۵۰ ہزار بنا لیا اور اپنے ۶۵ یا ۸۰ ہزار کو ۹۱ ہزار۔ ایک طرف کمی کر دی۔ دوسری طرف زیادتی۔ یہ تاویل تو ہو گیا لیکن کمی میری طرف اور زیادتی اپنی طرف۔ یہ کیوں؟ "دیوانہ بکارِ خویش ہوشیار" والی مثل ہے کیا؟

سچ یہ ہے کہ چندہ ۶۵ ہزار ہو یا ۹۰ ہزار۔ اس سے گورو کل کی اصلی مالی حالت پر روشنی نہیں پڑتی۔ پروفیسر صاحب کے وقت ۱۹۳۱ء میں جب وہ آمدنی کا اندازہ ۹۰ ہزار سے اوپر لگاتے ہیں۔ ۳۹/۴۷۵ کا گھاٹا ہے۔ حالانکہ ۱۹۳۵ء میں جب کہ آمدنی آپ کی گنتی کے مطابق ۴۲ ہزار ہے۔ گھاٹا ۹۵۲۸/- تھا۔ اور ۱۹۳۳ء میں جبکہ آمدنی آپ کے قول کے مطابق ۶۳ ہزار ہے۔ (اور دراصل ۵۶ ہزار ہے) ۶۲۹/- روپے کی بچت ہے۔ یہ بچت تو واقعی اطمینان کا موجب ہے۔ رہی آمدنی۔ اس میں کئی قسم کی فرسٹ کی رقوم شامل ہو جاتی ہیں۔ جو گورو کل کی مالی مشکل کا حل نہیں کر سکتیں۔ ان رقوم

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کریڈٹ بھی کسی خاص سال کے ادھیکاریوں کو نہیں دیا جاسکتا۔ ہر ایک سال دان کی جاتی ہیں اور کسی دوسرے سال حاصل ہوتی ہیں۔ جب کہ ادھیکاری بدل جاتے ہیں۔ مثلاً اسی سال سمت ۶۵ ہزار روپیہ کو لیجئے۔ اس میں ۱۵ ہزار کی زمین اور چھ ہزار کی ایک اور دو دیتیں ایسی ہیں۔ جو کبھی کی گوروکل کے نام کی جا چکی تھیں۔ اور دان کا ایک خاص مقصد ہے۔ ۲۵ ہزار کے دان کا اعلان سمت ۱۹۸۹ میں کیا جاسکتا تھا۔ لیکن نہیں کیا گیا۔ آیا یہی (Lean year) کہتے تھے۔ کہ اسے کسی تھوڑی آمدنی کے سال کے لئے رکھ چھوڑنا چاہئے۔ ان دیتیوں کو نکال دیجئے۔ اس کے بعد ۳۴ ہزار روپیہ رہ جاتا ہے۔ میرے وقت میں ایک سال یعنی سمت ۱۹۳۵ء میں جب کم سے کم روپیہ آیا۔ آپ کی تحریر کے مطابق ۴۲ ہزار روپیہ کی آمدنی تھی۔ اس کی وجہ وہ خاص حالات تھے جو آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے مخالفانہ پروپیگنڈے نے پیدا کئے۔ اور جن کے زیر اثر برہمچاریوں سے نقد روپیہ اکٹھا کیا۔ گوروکل کے اتہاس میں ایک سیاہ دھبہ رہے گا۔ ان حالات کے باعث مکھیہ ادھشٹاتا چندہ کے لئے نہ جاسکا۔ اور گوروکل کی شہرت اور اس کے ساتھ ساتھ آمدنی کو بھی سخت نقصان پہنچا۔ اس کی ذمہ داری تو آپ پر خود اور آپ کے ساتھی تھے۔

اپنے آپ کو اور انہیں دعا دیجئے۔ اب اس پر ناراض ہونے سے فائدہ؟ برہمچاریوں اور کرمچاریوں کو نہیں ابھارنا تھا۔ نہیں اکسانا تھا۔ وغیرہ۔

"جان من خود کردہ، خود کردہ را درمان چیست"

پھر بھی دیکھئے موجودہ سال کی اصلی آمدنی سے بڑھ کر آمدنی ہوئی :۔

میں تو اس سال ہنڈنٹ سنبیرت جی کے پانچ ہزار روپے لانے کو غنیمت سمجھتا ہوں۔ ورنہ اس کسا بازاری کا ٹھکانا کہاں؟ آخر آپ جہینہ سے ادبر بھیجتے رہے۔ اور لائے ۲ ہزار کے قریب۔ آپ کے اپنے الفاظ میں آپ کو "چندہ مسلمان منسٹر نے بھی دیا۔ ہندو منسٹر نے بھی دیا۔ ہائی کورٹ کے ججوں نے بھی دیا۔ کونسل کے پریزیڈنٹ نے بھی دیا۔ اور عثمانی نے بھی دیا۔" ہنڈنٹ دیوبرت جی ایک اور ۲ ہزار کے درمیان ہی لاسکے۔ پنڈت سنبیرت جی کی دلگیسا سے پر بھاوت ہوکر بمبئی کے لارڈ میئر نے، مسٹر منشی نے اور ایک مسلمان نے بھی اپیل کی۔ پھر بھی ملا ۵ ہزار۔ دیکھئے حالات کیسے ناموافق ہیں؟ اس اوستھا میں بھی اکیلا بغیر کسی منسٹر، جج یا کونسل کے پریزیڈنٹ کو پربھاوت کئے ہوئے اور تیرہ ہزار کے درمیان لاتا رہا۔ تو آپ کی مذمت کا مستحق کیوں ہوں؟

کچھ اعداد آپ نے جہاندھی کے بھی لکھے ہیں۔ سمت ۱۹۳۰ میں جہاندھی میں ۲۳ ہزار درج ہے۔ آپ نے وہ لکھا ہے۔ سمت ۱۹۳۱ میں ۲۲ ہزار درج ہے۔ وہ بھی آپ نے لکھا۔ دیا۔ سمت ۱۹۳۲ء میں ۱۹ ہزار درج

وہ کیوں چھوڑ گئے؟ اس سال بھی تو آپ ہی مکھیہ ادھشٹاتا تھے۔ میرے وقت کے ۳۵ ہزار کو تو چھپوا۔ ۲۸ ہزار کو فقط چھپوا۔ ایک سال ۴۵ ہزار ہوا۔ آپ نے "کیول ۲۵ ہزار" لکھ دیا۔ اور اپنے ۱۹ ہزار کو؟ حذف کر گئے۔ میرے کسی سال میں اتنا کم روپیہ دکھائی دیتے۔ سوال پھر بھی ہوتا ہے کہ آپ کی چشم پوشی بھی اتنی ہوشیاری سے کیوں ہو جاتی ہے؟ اپنے وقت کی تھوڑی آمدنی چھپوا دی میرے وقت کی زیادہ ہو تا مسیل تو ہو گیا۔ لیکن تعریف میں بھی "بکار خویش ہوشیار" رہے۔ خیر اجلسہ کی آمدنی کی طرح جہاندھی کی آمدنی بھی کوئی کریڈٹ یا ڈس کریڈٹ کی بات نہیں ہے۔ سنئے۔ سال مکھیہ ادھشٹاتا رہتے ہیں۔ یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ جہاندھی میں فقط دان کا روپیہ درج نہیں کیا جاتا۔ بلکہ وہ تمام آمدنی جو کسی خاص کام کے لئے مخصوص نہ ہو شامل کر دی جاتی ہے۔ مثلاً آپ کے وقت کے ہی

سمت ۱۹۸۹

میں جہاندھی کی آمدنی ۲ لاکھ ۴۸ ہزار دکھائی گئی ہے۔ کیا یہ دان کی آمدنی ہے؟ زمینوں کی قیمت بڑھ کر پرانا جہاندھی کا گھاٹا پورا کیا گیا۔ اور یہ جہاندھی کی آمدنی ہو گئی۔ کئی سالوں سے دستو بھنڈار کا لابھ جمع ہو رہا تھا۔ وہ شامل کر دیا گیا۔ چیڑ کے درخت بیچے۔ وہ شامل کر دئے گئے۔ یہ سب دان نہیں تھا۔

میری اس تحریر کا مطلب یہ ہے کہ تو جلسہ کی اعلان کردہ آمدنی کسی سال کی کامیابی کی علامت ہے۔ نہ جہاندھی میں درج کی گئی کوئی راشی۔ دو پرانی وصیتوں سے جو کئی سال ہوئے کی جا چکی تھیں۔ اور جن کا دھن کبھی کا گوروکل کی ملکیت بن چکا تھا۔ سال حال کے ۴۴ ہزار کو ۶۵ ہزار بنا دیا۔ اس سال کی عام آمدنی آپ کے اعلان کے مطابق بھی ۴۳ ہزار ہی ہے۔ سمت ۱۹۸۵ کی ۲ لاکھ ۴۸ ہزار کی جہاندھی میں ایک لاکھ تراسی ہزار زمینوں کا۔ تین ہزار دستو بھنڈار کے لابھ کا۔ پانچ ہزار پچھلا بچا ہوا شلک۔ سات ہزار کے درختوں کی قیمت کا ہے۔ کیا یہ سب اس وقت کے مکھیہ ادھشٹاتا دان میں لائے ہیں؟ مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ سیجلکے پردھان جی کو بے معنی مقابلوں میں جا پڑے ہیں؟

سمت ۱۹۸۹ باقی رہ جاتی ہے برہمچاریوں کی سنکھیا۔ سنکھیا کے بجٹ آپ کا پیش کیا ہوا ہے۔ اس میں ۴۴۱ درج کی گئی ہے۔ یہی وہ سنکھیا ہے۔ جو آپ گوروکل میں چھوڑ گئے۔ آپ نے اپنے لیکچر میں اس تعداد کو ۴۰۴ درج کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اتنی بڑی تعداد گوروکل میں کبھی نہیں ہوئی اس سال کی آمدنی میں آپ نے فقط ۴۶ ہزار

بڑھا گئے یا تھا۔ تعداد میں بھی ۲۶ ہی اصل سنکھیا سے زیادہ لکھ گئے ہیں۔ رہی اس سے زیادہ کی بات۔ دیکھئے سمت ۱۹۹۰۔ سمت ۱۹۹۱ اور سمت ۱۹۹۲ میں مکھیہ ادھشٹاتا میں تھا۔ ان ورشوں کے بجٹ میں یہ تعداد بالترتیب ۴۳۔ ۴۲۶ اور ۴۱۹ درج ہے۔ آپ کے وقت سے تو یہ تعداد بڑھی ہی ہے۔ میرے وقت نئے سناتکوں کی تعداد ہر سال بڑھتی گئی۔ سب سے زیادہ سناتک انہی سالوں میں ہوئے۔ تعداد مندرجہ ذیل ہے :۔

آپ کے وقت سمت ۱۹۸۹	۱۰+۲
میرے ،، سمت ۱۹۹۰	۱۵
،، ،، سمت ۱۹۹۱	۲۲
،، ،، سمت ۱۹۹۲	۲۸

میرے ابد سال حال میں یہ سنکھیا ۱۶ ہے۔ سمت ۱۹۹۰ سے سمت ۱۹۹۱ میں سات سناتک زیادہ ہو گئے۔ اور سمت ۱۹۹۲ میں ۱۳ زیادہ۔ اس کا اثر تعداد پر پڑنا قدرتی تھا۔ نئے داخلے کی تعداد آپ نے خود سمت ۱۹۹۰ و سمت ۱۹۹۱ میں بالترتیب ۵۷۔ اور ۴۴ بتائی ہے۔ سمت ۱۹۹۲ میں یہ تعداد ۴۶ تھی۔ سال حال میں آپ نے ۳۵ لکھی ہے۔ ان میں سے ایک کا بیانت شنسے میں آیا ہے۔ جو نہایت قابل رنج ہے۔ گویا اصل تعداد ۳۴ ہے۔ آپ کے وقت سمت ۱۹۸۹ میں یہ تعداد ۳۹ تھی۔ میرے وقت کی اوسط پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ بعد سے بھی۔ اس سال کے ۳۵ لڑکوں کے متعلق آپ لکھتے ہیں کہ یہ سنکھیا پہلے ۱۲ سالوں سے زیادہ ہے۔ نہ معلوم کونسے بارہ سالوں سے۔ بہرحال میرے وقت کی تعداد ان ۱۲ سالوں سے زیادہ ہی رہی ہے۔ اور بات ہے کہ میں ۴۴۱ کو ۴۰۴ نہیں لکھ سکتا۔ بیفزاید "بکار خویش ہوشیاروں" کی سی حسابی غلطیاں آپ ہی کے حصہ آئی ہیں۔

آپ کا آخری اعتراض یہ ہے کہ گزشتہ سال لڑکوں کی سنکھیا ۴۲ تھی۔ اور اب ۴۳۰ ہے۔ اس سے آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ لڑکے پچھلے سال گوروکل سے کم گئے۔ دیکھئے پچھلے سال ۲۸ سناتک ہوئے تھے۔ اس سال ۱۶ ہوئے ہیں۔ اس لئے اس سال ۱۲ کا اضافہ ہونا چاہئے تھا۔ مگر آپ فرماتے ہیں۔ کہ گوروکل چھوڑنے والوں میں آپ نے سناتکوں کو شمار نہیں کیا۔ اچھی بات۔ تو واضح ہو آپ کے اپنے اعداد کے مطابق پچھلے سال ۴۶ ہوا تھا۔ اور اس سال ۳۵ (ایک کے دیہانت کے بعد ۳۴)۔ اس طرح شامل ۱۱ یا ۱۲ کم ہوئے۔ تو تعداد میں دس کا اضافہ کیسے ہو گیا؟

گوروکل سے کم برہمچاریوں کے پرنفک ہونے سے لڑکے بڑھ تو نہیں سکتے۔ ہاں!

کسی اور گوروکل مثلاً سوپہ۔ کورو کشیتر وغیرہ سے لڑکے آ گئے ہوں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یا باہر سے نئے داخل کر دیئے گئے ہوں۔ تو اور بات ہے۔ اس میں میرا قصور کیا۔ اور نئے ادھیکاریوں کے لئے کریڈٹ کی بات کیا؟ پروفیسر صاحب کو یہ بھی تو معلوم نہیں۔ کہ لڑکے کم نکلنے سے بھی موجودہ تعداد میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔ اضافہ نئے لڑکوں کے آنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ ممکن یہ بھی ہے کہ سمت ۱۹۸۹ کے دھن اور لڑکوں کی تعداد کی طرح اس دفعہ کی کل تعداد بھی قلم کی ایک ہوشیارانہ لغزش سے زیادہ درج ہو گئی ہو +

لیکھ لمبا ہو جانے کی وجہ سے میں برہمچاریوں کے پرنفک کئے جانے کے اسباب پر بحث نہیں کرتا۔ مجھے مجبوراً برہمچاری پرنفک کرنے پڑے۔ اوروں کو بھی کرنے پڑتے رہے۔ پروفیسر صاحب نے چاہا۔ تو میں اپنے وقت کی وجوہات بھی بیان کروں گا اور ان کی مثالیں دوں گا۔ صفائی دینی ہوگی۔ مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ گوروکل کے دو بزرگ مکھیہ ادھشٹاتا اس بات پر بحث کر رہے ہیں۔ کہ گوروکل میں ایک سال میں ۴۰ برہمچاری زیادہ تھے۔ اور دوسرے میں دس کم۔ پروفیسر صاحب کی حسابی لغزش کو نظر انداز کر کے ۴۴۱ کی جگہ ۴۰۴ برہمچاری بھی مان لئے جائیں۔ تو ایک آل انڈیا سکول تنظیم یونیورسٹی کے لئے یہ تعداد کیا ہے؟ برہمچاری ۴۲۱ سے ۴۱۹ ہو گئے۔ یا ۴۱۹ سے ۴۴۱۔ یہ کونسی ایسی بات ہے جس پر پردھان جی کو قلم چلانا پڑا ہے۔ ۴۴۱ کو ۴۰۴ لکھ دینے کی ضرورت کیوں ہوئی؟ ان موازنوں سے ہمارا اپنا بھلا ہے۔ نہ سماج کا۔ اس وقت بڑی کم یہ ہے کہ ہم کم اعداد کو بڑھا کر پیش نہ کریں۔ تو چند اپنے لیڈروں پر بے اعتمادی کی پریشانی سے بچ جائیں گے۔ اور ہمارا بھی آتمک لابھ ہوگا۔ آخر اپنے سال کے ۶۵ یا ۸۰ ہزار کو ۹۱ ہزار اور میرے سال کے ۶۵ یا ۹۰ ہزار کو ۵۰ ہزار لکھ دینا۔ اپنے ایک سال کی ۱۹ ہزار جہاندھی کو حذف کر جانا اور میری کم سے کم ۳۵ ہزار کی جہاندھی کو "کیول ۲۵ ہزار" لکھنا۔ اپنے آخری سال کے برہمچاریوں کی تعداد کو ۴۴۱ کی جگہ ۴۰۴ ظاہر کر کے دعویٰ کرنا کہ یہ گوروکل کی تاریخ میں سب سے بڑی سنکھیا ہے۔ جبکہ اس کے دوسرے سال ہی تعداد ۴۳۰ ہو گئی۔ جو ۴۰۴ سے ۲۶ زیادہ تھی۔ میرے وقت کی مفروضہ آمدنی ۶۳ ہزار کو اپنے وقت کی مفروضہ آمدنی ۸۱ ہزار سے قریباً ۳۰ ہزار کم بتا کر اس سال کی ظاہرا آمدنی ۶۵ ہزار (دراصل ۴۴ ہزار) کو بے حد کامیابی کا نشان بتانا کسی ایسی اوستھا کا مظہر ہے جس سے خواہ مخواہ ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ پروفیسر صاحب کسی سخت مشکل میں ہیں جس کی وجہ سے انہیں ایک سادہ سے اعداد بدل دینے پڑے۔

Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج کا بھوشیہ یا دنیا کا آئندہ دھرم

(از پنڈت پرسرام جی صدر بازار۔ میرٹھ)

نوٹ۔ یہ مضمون اس خیال سے شائع کیا جا رہا ہے۔ کہ دوسرے آریہ بھائی بھی اس وشے پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا یتن کریں۔ (ایڈیٹر)

۔۔ تاکہ رشی دیانند مہاراج کے بعد آریہ سماج نے مذہب میں عقل کو داخل کر کے بنی نوع انسان کے لئے ایک بڑا اُپکار کیا ہے۔ اب تو مسلمان عقل کے برخلاف کسی بات کو صرف اعتقاد کی بنا پر ماننے کو تیار نہیں۔ نہ وہ یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جن لوگوں نے شک کیا۔ وہ ہی کافر ہو گیا۔ بلکہ وہ بھی اپنے مباحثات میں اپنے مذہب کو عقل کے مطابق سدھ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ قرآن کی آیات کی نئی نئی تاویلیں دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

جو حال مسلمان بھائیوں کا ہے۔ وہی عیسائی صاحبان کا ہے۔ وہ بھی عقل کو مذہب کے ساتھ ملانے لگ گئے ہیں۔ سائنس کی تھیوری سے اب عیسویت کو ملایا جا رہا ہے۔ اور سائنس والوں کو جیسا کہ پہلے عیسائی راہبان نے بائبل کی تعلیم کے برخلاف خیالات پھیلانے کی وجہ سے طرح طرح کی اذیتیں دی تھیں۔ اب دھرم کے ساتھ ملا رہے ہیں۔ جو حال عیسائی اور مسلمان صاحبان کا ہے۔ وہی حال سناتن دھرمی بھائیوں کا ہے۔ وہ بھی اب پرانوں کی کہانیوں کو النکاروں کے روپ میں پیش کر رہے ہیں کیونکہ خیال کرتے ہیں بنا پر دنیا کے سامنے پیش نہیں کر رہے کہ وہ ان کے پرانوں یا شاستروں میں لکھا ہے۔

غرضیکہ مذہب یا دھرم میں عقل کو داخل کرنے کا سارا شریہ مہرشی سوامی دیانند جی کو ہے یا ان کے بعد آریہ سماج کے پرچار کو ہے۔ اب لوگوں نے اعتقادوں کو عقل کی بنا پر ماننے اور لوگوں کو سمجھانے کا ہتیہ کر لیا ہے۔ خواہ کوئی بھی مذہب دنیا کا آئندہ دھرم ہو۔ لیکن وہ عقل کو علیحدہ نہیں رکھ سکتا بلکہ ان کے اعتقادات عقل کی کسوٹی پر کسے جائیں گے۔

اب دنیا کے خیالات بدل چکے ہیں۔ عقل مذہب میں داخل ہو چکی ہے۔ اب دنیا کے بڑے بڑے فلاسفروں اور وچارشیل لوگوں کے سامنے ایک سوال ہے۔ اور وہ یہ کہ "دنیا کا آگامی دھرم کون سا ہو سکتا ہے"؟ بہت سے لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ دنیا کا آگامی دھرم بودھ دھرم ہوگا۔ کچھ لوگ یہ بھی کہنے لگے ہیں۔ کہ دنیا کا آئندہ دھرم "بہائی دھرم" ہوگا۔ دونو دھرم عقل کے مطابق اپنے آپ کو ثابت کر رہے ہیں۔ بودھ دھرم کے دنیا میں دوبارہ عروج کے آثار نظر آتے ہیں۔ مغرب میں بہت سے وچارشیل لوگ اس کے انویائی بنتے جاتے ہیں۔ بھارت ورش میں بھی پڑھے لکھے لوگوں کا دھیان اس اور آکرشت ہوئے لگا ہے۔ بہائی دھرم کے انویائیوں نے ایران میں اس دھرم کے لئے بہادرانہ قربانیاں کی ہیں۔ اور صرف ۔۔ سال کے عرصہ میں ہزاروں بہائیوں نے دھرم پر جان قربان کی ہے۔ ان کی قربانی اور تینگ کی روشنی نے دنیا کے وچارشیل لوگوں کو تنبیہ جو بند کرنا شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ دھرم کی بنیاد ہمیشہ اس کے انویائیوں کے خون پر رکھی جاتی ہے۔ اس لئے لوگ وچار کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسی کونسی سچائی ہے کہ جس کو چھوڑنے کی بجائے بہائی دھرم والے اپنے پرانوں کو چھوڑنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔

احمدی فرقہ بھی اپنے مذہب کو بڑے عجیب ڈھنگ سے دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ اور اس کے انویائی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ تبلیغ کے لئے دیتے ہیں۔ اور مغربی دنیا میں بھی بہت پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔

اب اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ تینوں دھرم کے انویائی اپنے دھرم کو دنیا کے سامنے اچھے سے اچھے ڈھنگ سے پیش کر رہے ہیں۔ اُنہی کو دھرم دنیا کا آئندہ دھرم ہوگا۔ اور آریہ سماج کو سارا کام جو اس نے عقل کو دھرم میں داخل کر کیا ہے۔ ایک امتحان کے مرحلہ میں سے گزر رہا ہے۔ اگر آریہ سماج نے ویدک دھرم کو دنیا کے سامنے اچھے سے اچھے ڈھنگ سے رکھا۔ تو دنیا کا آئندہ دھرم "ویدک دھرم" ہوگا۔ ورنہ دنیا کا آئندہ دھرم کوئی اور ہوگا۔ اور آریہ سماج اور رشی دیانند کے سارے کام کا شریہ جو کہ انہوں نے اس ۶۰ سال کے عرصہ میں کیا ہے۔ ویدک دھرم کے علاوہ کسی دوسرے دھرم کو ملے گا۔ اس امر پر آریہ سماج کے ودوانوں کو وچار کرنا چاہئے۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ وچارشیل لوگ اس پر وچار کر بھی رہے ہیں۔ لیکن آریہ سماج کے عام کام پر درشٹی ڈالنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اس میں اب وہ بات نہیں رہی۔ یہ بھی اب ایک movement کی بجائے ایک فرقہ بنتا جاتا ہے۔ اس میں کوئی بھی داخل ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہ روپیہ دے سکے۔ اس کے آچاروں اور وچاروں کا کچھ خیال نہیں کیا جاتا۔ مرتو پڑتے "آریہ" نام کو کلنکت کروانے والے یہ نام دھاری آریہ آریہ سماج کے سدھانتوں کے ورودھ آچرن کرنے سے باز نہیں آتے۔ اور نہ ان کو روکنے کا کوئی سادھن ہے۔ تو کیا ان لوگوں سے آریہ سماج کے لئے جان و مال کو سواہا کرنے کی آشا کی جا سکتی ہے۔ آج آریہ سماج کا رخ آگے کی بجائے پیچھے کو چلنے لگا ہے۔ اس کا کارن یہی لوگ ہیں۔ اور یہی کمزوری ہے۔ ذات پات میں تو ویسے ہی پھنسے ہوئے ہیں۔ وقت بوقت مورتی پوجا تک کرانے سے انہیں لجا نہیں آتی۔ اور موقعہ ہو تو آریہ سماج کے سدھانتوں کو بھی اپنے سوارتھ پر قربان کرنے سے انہیں شرم نہیں آتی۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا اچھوت اُدھار کا کام سپھل نہیں ہو سکتا۔ ایسی ذات پات میں پھنسے رہنے سے میدھا رکھی جیسے سنانگ کو آریہ سماج کو الٹی میٹم دینا پڑا۔ اسی وجہ سے شُدھی فیل ہو گئی۔ میں تو کہتا ہوں۔ کہ ان لوگوں نے آریہ سماج کو بہت دھکا پہنچایا ہے۔

ان حالات میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا دنیا کا آئندہ دھرم ان لوگوں کا پیش کردہ دھرم ہوگا؟ یا بہائی دھرم یا بدھ مت والے عیسائیوں کا دکھایا ہوا دھرم ہوگا؟ ان آریہ نام والے لوگوں کا دھرم دنیا کا آئندہ دھرم ہوگا یا کوئی اور دھرم دنیا کا آئندہ دھرم ہوگا؟ آخیر میں میں یہی سوال وچارشیل آریوں سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ اس پر وچار کیا جائے گا۔

ایک اپیل بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اب کریا تمک لوگ کو ہی آریہ سماج کو سمجھا سدھ بنایا جائے۔ ان نام لیوا لوگوں کو آریہ سماج سے باہر نکال دیا جائے۔

آسام
بنگال
نیپال
بھوٹان

دنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب
آسام بنگال کا طلسمی اور یا خزانہ کرامات

عجیب و غریب کتاب ناگری میں بڑی آب و تاب سے نکل چکی ہے۔ اور اردو میں ابھی ماہ میں شائع ہو جائیگی۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی جلد آرڈر بھیجیں۔ نام درج کرا لیں۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے۔ اس میں آسام۔ بنگال۔ نیپال۔ بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلوں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے معجزات و حیرت انگیز نسخہ جات ہیں جنکی حیرت انگیز تاثیر سے ایک بار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ بنگال اور نیپال کی ترائی میں جلوہ اور روشنی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو خاص مصنف کے ہمراہ گزرے ہیں جنکا آپ کو تعجب ہی نہیں بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائیگی۔ بالکل کھول کر رکھ دئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اس کاپی کی بھی بجنسہ نقل کر دی گئی ہے جس کو ایک پورے سدھ مہاتما بھول سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لئے غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے دس زبانوں کے عالم فاضل قابل تعظیم بزرگ مسٹر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا۔ یہ کتاب نہیں بلکہ بھارت کے قابل تعظیم پوجیہ مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی نامردوں کو مرد بنانے اولادوں کو اولاد اور بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب طاقت ہے۔ آج سینکڑوں بانجھ عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے تجربات سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں۔ کتاب ہذا کا ہر ایک چٹکلہ جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں۔ کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی۔ اس پر بھی اگر آپکو پسند نہ ہو۔ تو تین روز دیکھ کر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ اس سے بڑھکر سچائی کی اور گارنٹی کیا ہو سکتی ہے؟ اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں بے موت مرنے والے انسانوں حیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس کے پاس یہ کتاب ہوگی سمجھ لیں کہ دس بیس کوس کے اردگرد ہر ایک کی زبان پر اس کا نام ہوگا۔ قیمت اردو للعہ ناگری ایڈیشن ۵ محصولڈاک بارہ آنہ خوبصورت جلد بندھی ہوئی کے ۱۲ آنہ زائد ہوں گے۔ تقریباً ۔۔ صفحات ہیں۔ (نوٹ) جو ابھی نام خرید لیں گے۔ ان کو چوتھائی قیمت کی رعائت ملے گی۔ یعنی ۳ روپے میں جا دینگے۔ اور مجلد کے ۳ روپے ۱۲ آنہ اور جو بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ کر دیں گے۔ ان کو ۱۲ آنہ محصولڈاک بھی معاف ہوگا۔ یکم مئی سے رعائت لینے کے لئے لکھنے کی تکلیف نہ اٹھائیں۔

مینیجر انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بینکرس شیلانگ (آسام)

The manager Indian Stores (5) General merchant & Bankers Shillong (Assam)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سودرشن چکر

...ہم ہونے کے بے
غلام احمد قادیانی جہاں مسلمانوں کے ختم نبوت کے
...دوں کی بنا پر ان کے جرم میں ان سے عتاب
...انکار کرنے کے جرم میں ان سے عتاب
...یک فرد گمراہ کہلائے - اور عالمگیر
...حاصل کی - وہاں آپ اپنی دلچسپ
...وں کی وجہ سے دنیا کے سرتاج ہو رہے ہیں
...دنیا نہ رہے - آپ کی دیگر
...بھی ثابت نہ ہو سکیں - تو اس میدان
...ہاں مندرجہ ذیل پیش گوئی تو پہلا
...ثابت ہو رہی ہے :-
...مسلمانوں کے اندر زوال آنے کی یہ بڑی
...وجہ ہے - ورنہ اس قدر کانفرنسیں اور
...اور بڑے بڑے نقصان
...اپنے لیکچر سنانے تقریریں کرنے
...قوم کی حالت پر توجہ خوانیاں کرنے
...بات نہیں ہے - کہ اس کا کچھ بھی اثر
...ہونا - قوم ترقی کی بجائے تنزل کی طرف
...ہے" ۔ (پیغام صلح - ۱۶ مارچ)
...مرزا صاحب آج زندہ ہوتے - تو انہیں
...کہ حضرت بد لنگسنڈیبی رائج نہیں -
...کے زور سے تبلیغ و اشاعت اسلام پا
...ترقی کی طرف لے جایا جا سکے - صرف
...صداقت پر مبنی اصول ہی دنیا کے
...قبول ہو سکتے - اور قوم کو ترقی کی طرف
...سکتے ہیں - باطل اصول و عقاید نہیں ۔

× × × ×

...کے مندرجہ بالا الفاظ ان کے اپنے زمانہ
...قوم کی افسوسناک حالت پر اظہار
...کرنے کے لئے ۲۸ دسمبر ۱۸۹۹ء کو لکھے
...لیکن ہم تو ان کو حضرت کی پیشن گوئیوں
...اعتقاد" ہے - لہذا ہم آپ کی ہر
...تحریر و تقریر کو جو آنے والے حالات
...اسلام سے تعلق رکھتی ہو - بنظر پیش
...اور مانتے ہیں - اور اس میں شک
...کہ اوپر کے الفاظ اسلام اور مسلمان
...موجودہ حالت پر بطور ایک بہترین پیشگوئی
...ہو سکتے ہیں ۔

× × × ×

پیغام صلح" اپنی ۱۶ مارچ کی اشاعت
...انقلاب" کا ایک غیر مسرور اقتباس
...بات بطور کراہت پیش کرنے کی
...کرتا ہے - کہ اچھوتوں کے مشہور (؟)
...مسٹر جگن ناتھ بنیاد کھٹیک ایڈووکیٹ
...اچھوتوں سے مسلمان ہو جانے کی اپیل
...چنانچہ اس سے آپ نے دل خوش
...کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ
...کا دل مسرت سے لبریز ہو جاتا ہے
...کروڑ انسانوں کی ایک عظیم الشان قوم

اسلام کے دروازہ پر کھڑی ہے - لیکن اس کے ساتھ ہی یہ دل کو سخت ٹھوکر دینے والی بات ہے کہ مسلمان غافل ہیں - اور نہیں سوچتے کہ کل وہ خدا کے سامنے کیا جواب دیں گے - اور مستقبل کے مؤرخ کا قلم ان کے متعلق کیا لکھے گا ؟"

× × × × ×

"پیغام صلح" بھی کس قدر بسلوہ روح و انجم سا ہے - غریب کو شاید معلوم نہیں - کہ مسلمان سات آٹھ کروڑ انسانوں کی عظیم الشان قوم کو اسلام کے دروازہ پر کھڑی دیکھ کر بھی بلا وجہ خاموش نہیں - اسلام کے دروازہ پر کھڑی ہوئی اس عظیم الشان کو وہ کس منہ سے دعوت شرکت اسلام دیں ؟ کیونکہ وہ تو جانتے ہیں کہ جب وہ انہیں ہی بوجہ عدم گنجائش خارج از اسلام کئے بیٹھے ہیں - تو ان کے لئے کہاں جگہ ؟ عورت ذات جس قدر اسلامی مساوات سے نالاں اور مسلمانوں کے کئی ایک فرقے دوسر اونچی حیثیت و ذات کے فرقہ کے لوگوں کے ناواجب سلوک سے تنگ ہیں - وہ کیسے فراموش کر سکتے ہیں ؟ پھر سب سے بھاری وجہ احمدیوں کے بھی خاموش ہونے کی یہ ہے - کہ سات یا آٹھ کروڑ انسانوں کی فوج تو انجمن احمدیہ بلڈنگ لاہور میں آکر مشرف بہ اسلام نہیں ہو سکتی - اور نہ ہی قادیان تشریف لے جا سکتی ۔

× × × × ×

ایک طرف تو "پیغام صلح" نے یہ کہہ کر کہ سات کروڑ انسانوں کی ایک عظیم الشان قوم اسلام کے دروازہ پر کھڑی ہے - اپنے دل کو مسرت سے لبریز کر لیا - اور دوسری طرف آپ نے ٹراونکور میں منعقدہ ایک اچھوت کانفرنس میں متفقہ طور پر منظور شدہ تجویز کو کہ "وہ ہندو دھرم کو چھوڑ کر عیسائی ہو جائیں" شائع کر کے شاید یہ ثابت کرنے کی پوری کوشش کی ہے کہ "سات یا آٹھ کروڑ انسانوں کی ایک عظیم الشان قوم اسلام کے دروازہ پر کھڑی ہے" پھر لطف یہ کہ آپ نے ہی لکھا ہے کہ اس کانفرنس میں شامل ہونے والے جو دو سو افراد میں سے صرف ایک نے اس تجویز کی مخالفت کی ۔

اور بھی لطف آ جاتا - اگر آپ یہ بھی لکھ دیتے کہ اس مخالف نے اس بنا پر اس تجویز کی مخالفت کی - کہ چونکہ اس کانفرنس میں شمولیت اختیار کرنے والے ۴۰۰ افراد نہیں اس سات

آٹھ کروڑ انسانوں کی عظیم الشان قوم کا ایک حصہ ہیں - اور وہی قوم مشرف بہ اسلام ہونے کے لئے اسلام کے دروازہ پر کھڑی ہے - اس لئے کوئی قانون نہیں - کہ یہ تجویز پاس ہو سکے - کاش کوئی احمدی مبلغ وہاں "ہر بجن روپ" دھارن کر کے اس تجویز کی دھجیاں اڑا سکتا ۔

× × × × ×

"پیغام صلح" کے دردمند ایڈیٹر جو ساری قوم کا درد پہلو میں لئے ہوئے ہیں - محض اسی فکر میں دبلے ہوئے جا رہے ہیں - کہ اگر اس سات کروڑ انسانوں کی عظیم الشان قوم کو انہوں نے گلے نہ لگا لیا - تو روز قیامت اللہ میاں ان سے جواب طلب کریگا - آہ ! انہیں کیا معلوم - کہ اللہ میاں تو احمدیوں سے شاید بات ہی نہ کریں - البتہ آسمان کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر بیٹھے ہوئے مرزا صاحب ضرور اپنے جانشینوں کی نالائقی پر آنسو بہاتے ہوئے کہیں گے - کہ لاہوری اور قادیانی آپس میں لڑتے رہے - لیکن اسلام کے دروازہ پر آئی ہوئی سات آٹھ کروڑ انسانوں کی عظیم الشان قوم کو ٹھکرا دیا - اور وہ بھی بلا وجہ - اور مستقبل کا مؤرخ لکھے گا - کہ "اسلام کی گوناگوں خوبیوں (مثلاً تعدد ازدواج وغیرہ) سے متاثر ہو کر سات آٹھ کروڑ انسانوں کی عظیم الشان قوم اسلام کے دروازہ پر آئی - لیکن یہ افسوس سے لکھنا پڑتا ہے - کہ جگہ کی تنگی کی وجہ سے مشرف بہ اسلام نہ کی جا سکی - کاش اس وقت مغل راج ہوتا" ۔

× × × × ×

اب سوال یہ ہے کہ "پیغام صلح" نے مسلمانوں کی غفلت اور اسلام کے دروازہ پر (مسجد کے دروازہ تک نہیں) کھڑی ہوئی سات آٹھ کروڑ انسانوں کی قوم سے سرد مہری کی چیخ پکار کس لئے مچا رکھی ہے - خواجہ محمد عبد اللہ اسی پرچہ میں اسی عقدہ کو حل کرتے ہوئے لکھتے ہیں - کہ "آج کل احمدیت کی اندھی مخالفت کی جو لہر چل رہی ہے - اس نے مسلمانوں کو اخلاقی لحاظ سے بھی غیر معمولی نقصان پہنچایا ہے ۔"

گویا خدمت تبلیغ و اشاعت اسلام کی آڑ میں شور مچا کر آپ چاہتے ہیں - کہ جو جہاد بجا طور پر احمدیت کے خلاف ہو رہا ہے - وہ بند ہو جائے - اور احمدیوں کو کافر و گمراہ کی بخشی ہوئی ڈگری سمجھوتہ کر کے واپس لے لی جائے - لیکن خوب یاد رہے حضرت ! یہ تب تک ممکن

نہیں - جب تک اسلام اور تمہارے درمیان حضرت آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی برکت سے الہامات کے روحانی چشمے بہہ رہے ہیں - باز آؤ اس سے توبہ کرو اور یا خدمت و اشاعت اسلام کی آڑ میں بیج پکار ۔

× × × × ×

ماسٹر غلام محمد صاحب بی - اے لکھتے ہیں کہ :-
"آریہ سماج کی پیدائش کے بعد سے ہندوستان کی قوموں میں باہمی منافرت اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنی نہیں ہوئی - اور ان پچاس ساٹھ سالوں میں مذہبی بنا پر جس قدر کشت و خون ہوا - آریہ سماج سے پہلے کہیں اس کا سواں حصہ بھی نہ ہوا تھا" ۔

فرمایا تو آپ نے ٹھیک ہی ہے - ہاں یہ بھول گئے - کہ آریہ سماج کا جنم جہالت و بطالت اور انسانوں کے چلائے ہوئے من مانتر دن کے بے بنیاد عقائد کی دھجیاں اڑانے کے لئے ہی ہوا ہے - اگر کوئی مریض خواہ مخواہ ڈاکٹر کو اپنا دشمن سمجھ کر اس سے لڑنے پر آمادہ ہو جائے - تو اس میں ڈاکٹر کا کیا قصور ؟ ایسا مریض تو بلا شبہ پاگل کہلانے کا مستحق ہے - ڈاکٹر تو اس کی بھلائی و بہتری کے لئے اس کے زخموں پر نشتر چلائے گا ہی ۔

باقی رہا مذہبی بنا پر کشت و خون ہونے کا سوال - اس کے لئے ذمہ دار اسلام اور اس کی تعلیم اور اس کے متعصب پیرو ہیں - نہ کہ آریہ سماج - جو کہ ہمیشہ امن پسند رہا ہے - اور سب کو مل بیٹھنے کی تعلیم دیتا ہے - اور عالمگیر اتحاد کا مدعی ہے - کوئی ایسی مثال تو دیجئے - جس سے ثابت ہو کہ کہیں آریہ سماج یا کسی آریہ سماجی کی وجہ سے خون ہوا ہو - کلکتہ میں ایک میلہ میں حال ہی میں ایک آریہ سماجی والنٹیر کا ایک سرپھرے پٹھان کے ہاتھوں محض اس لئے قتل ہوا ہے کہ وہاں ایک ہندو دیوی جو اس کے لئے ماتا اور بہن کی طرح پوجنیہ ہے - اس سرپھرے پٹھان کے ہاتھوں سے محفوظ رکھنے کے لئے مستعد ہوا - یہی نہیں - پنڈت لیکھرام - سوامی شردھانند - مہاشہ راجپال اور شہید ناتھورام کو جام شہادت کس نے پلایا ؟

× × × × ×

یہ خبر نہایت دلچسپی سے سنی جائے گی - کہ ایک سنیاسی سوامی گرسنتا نند جی نے ایک شیر اور ایک کتا پال رکھے ہیں - دونوں اکٹھے رہتے - دودھ پیتے اور چاول وغیرہ کھاتے ہیں - شیر کبھی غصہ میں آکر کسی پر حملہ نہیں کرتا - اور نہ ہی اپنی قدرتی خوراک مانس کھاتا ہے - گویا یہ ایک یوگی کا کرشمہ ہے - یہ بات بھی خالی از دلچسپی نہیں - کہ شیر "اوم" اُچارن کرتا ہے - ۱۶ مارچ کے "تیج" تحریر یا ...

ہر شخص کے پڑھنے کے لئے صحت کے قوانین کو بتلانے والی

مفید عام طبی کتب

مارچ ۱۹۳۶ء میں خاص رعایت

مارچ ۱۹۳۶ء میں خاص رعایت

ہر کتاب لاثانی آپ ہی ہے کیونکہ جس مضمون کو پنڈت صاحب لکھتے ہیں۔ اس کو ویدک، یونانی، ڈاکٹری کتب کے علاوہ نیچر کیور، کرومو پیتھی، ہومیو پیتھی وغیرہ کتب کے مطالعہ کے بعد پیش کرتے ہیں اور جن کتب لکھی جا چکی ہیں۔ ناظرین کو چاہیئے کہ اپنی اپنی ضرورت اور شوق کے مطابق فہرست سے انتخاب کر کے اس مارچ میں یہ مفید عام کتب اپنے اور اپنی اولاد کے واسطے منگوا لیں۔

امرت دھارا کے پینتیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں

مارچ میں نصف قیمت پر بھیجی جا رہی ہیں

ہر ایک کتاب گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ فہرست کو پڑھ کر جو مناسب سمجھیں منگوا لیں۔ وہ خاص کتب جن کا ہر ہندوستانی کے واسطے مطالعہ اہم ضروری ہے۔ ان کو پہلے درج کر دیا ہے۔ کتب کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا کی تصنیف ترتیب یا ترجمہ کی ہوئی ہیں۔

کام ورتی شاستر حصہ اول

اس کے اندر پچاس فوٹو بلاک کی اور دو صد خیالی و اصلی تصاویر ہیں۔ یہ سلسلہ وار مرد اور عورت کے تعلقات کے متعلق شروع کیا گیا ہے۔ ابھی پہلا رسالہ نکلا ہے جو کہ ساتھ ہی دلچسپ کر ہاتھوں ہاتھ بک چکا ہے۔ اس میں خوبصورتی مرد و عورت کا مفصل بیان ہے۔ مرد و عورت کی اقسام کا مکمل تذکرہ مرد و عورت کی قوت حیات کا بیان ہے۔ قیمت اردو پانچ روپے۔ ہندی چھ روپیہ

جیون شکتی (قوت حیات) یا ہم ہمیشہ جوان کیسے رہ سکتے ہیں

اس میں صحت قائم رکھنے والی جوانی ہمیشہ برقرار رکھنے و عمر کو دراز کرنے اور بیماریوں سے محفوظ رہنے کے اسرار مندرج کیمیا ایسے ایسے نکتے اور راز کی باتیں اس کتاب میں بتائی گئی ہیں جو کہ پڑھنے سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ ہر سمجھدار انسان کو خود پڑھنا اور اپنی اولاد کو پڑھنا، سنانا چاہیئے۔ جا بجا سو سے زیادہ تصویریں ہیں جو مضمون کی وضاحت کرتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ۔

حفظ ماتقدم و علاج

اس میں لکھا ہے کہ انسان کو اپنے پر حکومت کرنا سیکھنا کتنا ضروری ہے۔ یہ پڑھنے سے ہی معلوم ہوگا۔ نیز اس میں مندرجہ ذیل تکالیف مثلاً غلامی۔ جذبات۔ بدخوابی۔ تکان۔ دماغی طبیعت کا اچاٹ ہونا۔ جھنجلاہٹ۔ ناکامی۔ جلد بازی۔ بڑھاپا اس کے ساتھ ہی تہذیب کی تمام امراض کا بھی حفظ ماتقدم و علاج درج ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲؍

ضروریات زندگی

انسانی زندگی کے واسطے کونسی چیزیں ضروری ہیں اور ان سے کس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کیسے زندگی کو بڑھانے والی یا اس کو گھٹانے والی ہوتی ہیں صحت کی قدر کرنیوالے اشخاص کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے اور اپنی اولاد کو کرانا چاہیئے۔ قیمت ایک روپیہ

رسالہ خوراک

اس میں مسئلہ خوراک کے ہر پہلو پر بالتفصیل بحث کی گئی ہے اور ضروری و مفید ہدایات اور وٹے ہندی، ویدک، یونانی والو بھی درج کی گئی ہیں۔ ہندوستانی گھرانوں میں جو کھانے بنائے جاتے ہیں۔ ان کے ریندھنے کی خاص ترکیبیں بھی لکھی گئی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ دو آنے۔

رسالہ بواسیر

یہ کتنی قسم کی ہوتی ہے اور ان کی علامات کیا ہیں

سب مفصل طور پر بیان ہے۔ علاوہ ازیں نہایت مجرب آزمودہ اور آسان نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲؍

دن چریہ (ہدایت الیوم)

اس میں درج ہے کہ دن رات میں انسان کو کیسے رہنا چاہیئے۔ صبح اٹھ کر کیا کیا اور کیسے کیسے کرنے کے بعد کام میں لگے۔ خوراک کی ہدایات سونے وغیرہ کی ہدایات کا سب مفصل بیان ہے۔ قیمت ۱۲؍

ہدایت الموسم

ہمارے ملک میں پانچ موسم ہوتے ہیں۔ ان کا مفصل بیان ان موسموں کا انسانوں پر اثر اور ان کے مطابق رہنے کھانے پینے۔ پہننے اور خانہ داری کے اصول ہر موسم میں ہونے والی امراض کا بیان و علاج بھی ساتھ آیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر موسم میں ہونے والے پھل اور ترکاریوں کے اوصاف بیان کئے ہیں۔ قیمت اردو ۱۲؍، ہندی ایک روپیہ چار آنہ

رسالہ میٹھی نیند و فلسفہ خواب

اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو آج تک ہندوستان میں نہیں لکھا گیا۔ زندگی کا تہائی سے زیادہ حصہ نیند میں جاتا ہے۔ پڑھو اور عمر کو بڑھاؤ۔ قیمت اردو ۱۲؍ ہندی ایک روپیہ چار آنہ

کیا ہیں تندرست ہوں صحت و درازی عمر کا راز

مرد، عورت، بچہ، بوڑھا، جوان و تندرست و بیمار ہر ایک کو اس رسالے کے اصولوں کو جاننا چاہیئے۔ تندرستی کے اصول جن پر امیر و غریب عمل کر سکتا ہے، دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۸؍، ہندی ۱۲؍

اہل ہند کی جسمانی کمزوری کے اسباب و اس کا علاج

اس کتاب کی تعریف بہت سے اخبارات میں چھپی ہے۔ ہر ایک ہندوستانی کو پڑھنی چاہیئے۔ صحت کے اصولوں کا کم و مفصل بیان درج کیا گیا ہے۔ قیمت اردو ۱۰؍، ہندی ۱۲؍

سورج اشنان یا غسل آفتابی

جس میں آفتابی غسل کے فوائد اور طریقے نیز آفتابی غسل سے صحت طاقت خوبصورتی حاصل کرنے کے راز اور سورج کی کرنوں سے امراض دور کرنا بیان

مفصل طور پر کیا گیا ہے ہر شخص کو پڑھ کر فیض اٹھانا چاہیئے۔ قیمت ۱؍

تصاویر صحت

اس میں ایسی تصاویر دی گئی ہیں جن سے پتہ لگے کہ چلنے کام کرنے۔ کھانا کھانے کے وقت کیا ہونی چاہیئے۔ گھر میں رکھو اور بچوں کو دکھاؤ۔ قیمت ۳؍

ہپناٹزم اور ذاتی تربیت

ہپناٹزم سے امراض کو دور کرنے اور تندرست کرنے کا طریقہ درج کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۶؍، ہندی ۱۲؍

نوّے سال جوان و تندرست کیوں و کیسے؟

نوّے سال کی عمر میں نوجوانوں کے سے اعضاء رکھتا ہے اس نے یہ کتاب لکھی کہ میں نے کن اصولوں کی پابندی سے اتنی عمر تک جوانی و تندرستی کو قائم رکھا یہ کتاب اسی کا ترجمہ ہے۔ قیمت اردو ۴؍، ہندی ۱۰؍

رسالہ صحت کے دس اصول

یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جس میں مصنف نے ضروری مگر عام ہر ایک کے قابل عمل اصول درج کئے ہیں جن کی پابندی سے نعمت حاصل ہوتی ہے اور بڑھاپے میں بھی جوانی کا مزہ آ سکتا ہے۔ قیمت اردو ساڑھے چھ آنے ۶؍، ہندی ۱۲؍

نشانات موت

مرض جب حد سے گذر جائے۔ تب اس کی کچھ نشانیاں ہوتی ہیں جن سے انسان کا آخری وقت پتہ لگتا ہے وہی اس میں درج ہیں۔ قیمت ۵؍

ڈاکٹر لوئی کوہنی کے چار اشنان

جرمنی کے ڈاکٹر لوئی کوہنی کو کون نہیں جانتا صرف چار قسم کے غسلوں سے تمام دنیا کی امراض کو دور کرنے کا دعوے کیا تھا اس کی ضخیم کتاب کا خلاصہ کر دیا ہے۔ جس سے ان کا کل ست معلوم ہو جاتا ہے۔ قیمت فی جلد اردو ۲؍، ہندی ۲؍

دودھ و اس کی اشیاء

ہر انسان کو پڑھنا چاہیئے۔ ہر قسم کے دودھ کے مفصل فوائد اور دودھ سے بنی ہوئی ضروری اشیاء کا بیان و فوائد۔ قیمت اردو ایک روپیہ چار آنہ، ہندی ایک روپیہ

(اگلا صفحہ بھی ملاحظہ ہو)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

رسالہ گریزا — امریکہ کی مشہور ڈاکٹر سا کے نام کی تصنیف کا اردو ترجمہ جس میں مرد و عورت کے تعلقات پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ دن انسانی جوہر کے خرچ کرنے میں مرد اور عورت کا تعلق ممکن ہے۔ بڑے عجیب و مفید خیالات ہیں۔ قیمت ۹؍

اوج کے متعلق علمی و طبی تحقیقات — کا مصنف (مسمی) اجسام انسانی کا سرچ بطور سے ایسے متعلق پوری واقفیت بہم پہنچاتی ہے۔ اعضائے تناسل مردانہ و زنانہ کا بیان کیا ہے۔ عورتوں کی منی سے متعلق مکمل بحث ہے۔ اچھا زندگی کے ساتھ اس کا تعلق کیا گیا ہے۔ قیمت اردو ۹؍ ہندی ۱۰؍

رسالہ حفظ ماتقدم طاعون — پلیگ کی روک تھام کے متعلق حکیموں ویدوں اور ڈاکٹروں نے اب تک جو تحقیقات کی ہے سب اس میں درج ہے۔ قیمت اردو ۸؍ ہندی ۱۰؍

رسالہ گھر کا حکیم — عام طور پر گھروں میں ہوتی رہنے والی امراض کے مختصر اور آسان مجرب ۵۰ آنہ مودہ سینکڑے نسخے اس میں دیئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۳؍ ہندی ۲؍

کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں
حسب خواہش پیدا کرنے کے متعلق آج تک کی ویدک اور یونانی۔ ڈاکٹری کل تحقیقات کا علیحدہ بیان کس طرح تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ قیمت اردو ۳؍ ہندی ۳؍ گورمکھی ۳؍

رسالہ وضع حمل — کو رسالہ ہر گھر میں پڑھ کر یاد سنا کر سکتے تمام مضامین ذہن نشین کرا دینے چاہئیں۔ عورت کا اس سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اس میں ۳۳ مفید نقشہ جات بھی ہیں۔ قیمت اردو ۹؍ ہندی ۱۰؍

رسالہ دلچسپ طبی مضامین نمبر اول — اخبار دیش اپکارک کے چند مفید عام مضامین کا مجموعہ۔ قیمت ۴؍

دودھ نباتات — اس میں دودھ والی تمام نباتات کے دودھ کے فوائد اور ان سے جو دوا بنائی جا سکتی ہیں ان کا ذکر ہے۔ قیمت اردو ۹؍ ہندی ۸؍

رسالہ ہلیلہ — کل امراض کے واسطے دوائی ہے۔ رسالہ ہذا میں اس کا مکمل بیان درج ہے۔ کل فوائد اور استعمال کے طریقے بھی درج ہیں۔ قیمت اردو ۱؍ ہندی ۴؍

پرورش اطفال — اس رسالے کے اندر پرورش کے متعلق کوئی نکتہ نہیں ہے جس کو واضح نہ کیا گیا ہو۔ ہر گھر میں اس رسالے کا موجود ہونا ضروری ہے۔ ہر بات میں آپ کی رہنمائی کرے گا۔ قیمت اردو چودہ آنے ۱۴؍ ہندی ایک روپیہ

علاج الاطفال — بچے کی پیدائش سے کر ۸ سال کی عمر تک بچوں کو جو امراض ہوتی ہیں ان کا کل بیان ہر قسم کے ڈاکٹری۔ یونانی و ویدک کے علاج درج کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو دو روپے۔ ہندی دو روپے آٹھ آنے (سجلد)

رسالہ برہمی — مکمل برہمی کے فوائد نسیان، مقوی دماغ، اکسیر حافظہ، دافع جنون وغیرہ ہونے کو ہر خاص و عام بخوبی جانتے ہیں۔ اس میں برہمی کا مکمل بیان درج کر کے استعمال کے بیشمار اعلیٰ طریقے لکھے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۸؍ ہندی ۱؍

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر اول — اس میں دیش اپکارک کے اپریل ۱۹۰۴ء سے مارچ ۱۹۰۵ء تک کے مجرب نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکما اور ڈاکٹروں کے مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰؍)

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر دوم — اخبار دیش اپکارک کے اپریل ۱۹۰۵ء تا مارچ ۱۹۰۶ء یعنی دو سال کے مجرب نسخہ جات کا لب لباب اور نچوڑ درج ہے۔ قیمت دو روپے

〃 نمبر سوم — دیش اپکارک کے دو سال اپریل ۱۹۰۶ء سے مارچ ۱۹۰۸ء حکما کے مجربات کا مجموعہ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ۔

〃 نمبر چہارم — اس میں اپریل ۱۹۰۸ء سے مارچ ۱۹۱۱ء تک کے مجربات کا مجموعہ ہے۔ حجم ۴۰۰ صفحہ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ

〃 نمبر پنجم — اس میں مجربات اپریل ۱۹۱۱ء سے مارچ ۱۹۱۵ء تک ہیں۔ قیمت ہر ایک جلد۔ یہ دو حصوں میں چھپ چکی ہے۔ قیمت حصہ اول پانچ روپیہ حصہ دوم للعہ

گنج مجربات — ہم کو فارسی کی ایک قلمی بیاض ملی ہے جس کے اندر ہر مرض کے ایسے عجیب نسخہ جات ہیں جو کسی بھی کتاب میں نہیں ملتے۔ ہم نے اس کا ترجمہ کر کے کتابی صورت میں آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اس کے بیشمار نسخے اس شخص کے برسوں فقیروں سنیاسیوں کے پیچھے پھر کر حاصل کئے ہوئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

علاج بالمفردات — اس میں سر سے پاؤں تک کل امراض کا علاج صرف ایک ایک دوائی سے بتلایا گیا ہے۔ فقیری چٹکلوں کا ذخیرہ ہے۔ قیمت ۱۲؍

رسالہ حکیم و مریض — حکیم کو علاج کرنے سے پہلے اور مریض کو علاج کرانے سے پیشتر اس کو پڑھ لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں حکیم و مریض کے تعلقات کی بابت ضروری بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۲؍

رسالہ زہروں کا علاج نمبر اول — اس میں زہروں کے علاج کے ضروری نوٹ ہیں۔ ورنہ زہروں کے علاج کے مختصراً اصول ہیں۔ یونانی۔ ویدک اور انگریزی کا بیان ہے۔ حشرات الارض یعنی مکھی، مچھر، بھڑ، چھپکلی، چوہا، سانپ وغیرہ کو بھگانے کی تدابیر مندرج ہیں۔ قیمت اردو ۳؍ ہندی ۷؍

〃 نمبر دوم — اس میں سنکھیا، شراب، چرس، افیون، تمباکو، بھنگ وغیرہ کا ذکر ہے۔ ان کا زہر اتارنے کے لئے علاج و طریق ان کی عادت کے چھڑانے کا علاج اور چھوڑنے کی ترکیب درج کی گئی ہیں۔ قیمت اردو ایک روپیہ۔ ہندی ایک روپیہ چھ آنے۔

〃 نمبر سوم — اس میں سانپ، بچھو، بھڑ، مکھی، بچھو، چھپکلی اور دیگر زہریلے جانوروں اور حشرات الارض کا مفصل بیان اور کاٹے کا علاج مندرج ہے۔ ٹونے ٹوٹکے اور قلمی نسخہ جات بھی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے

رسالہ قبض — اس رسالے کے اندر معدہ و آنتوں کی تشریح، قبض کی وجوہات، اس کی اقسام اور ان کا علاج ایسے طریق سے لکھا ہے کہ ہر طرح عام نیز تعلیم یافتہ حکیم صاحبان یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت اردو ۸؍ ہندی ۱۲؍

لاثانی لغات الادویہ — اتنی جامع لغات آج تک اردو زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ آپ کو کسی زبان کا نام معلوم ہو۔

… وہ سب ہندوستان کی ہر زبان اور انگریزی و لاطینی کے نام بھی فوراً معلوم ہو جائیں گے۔ ہر زبان کی ردیف موجود ہے اور سب نام لکھے دیئے ہیں۔ بڑی محنت اور خرچ سے تیار کئے گئے ہیں۔ قیمت چار روپے

طب ہندی کی قدامت اردو — مشہور ڈاکٹر لکھوٹے پر اپنے معلومات پر خیالات ہر ہندو کو عموماً اور معالج کو خصوصاً پڑھنے لائق ہے۔ قیمت ۴؍

ادویات باہ — اس نام کی دو ضخیم کتاب لکھی جا چکی ہیں جس میں دنیا کے ہر قسم کے مقوی نسخہ جات کا ذخیرہ جمع کیا جاوے گا۔ اس کے حصہ اول میں مقوی باہ پاکوں، معجونوں، جوارشوں، حلووں، چورنوں، گولیوں، دواؤں، غذاؤں اور حریروں وغیرہ کے نسخے درج ہیں جو پچاسوں مستند مطبوعہ اور قلمی کتب سے نیز بہت سے مشہور حکیموں اور ویدوں کے علاوہ تمام اشخاص سے مجربات سے حاصل کئے گئے ہیں۔ اس سے ہر کوئی پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ قیمت فی جلد تین روپے (سجلد)

ادویات باہ حصہ دوم — اس میں مقوی باہ مشروبات یعنی نسخہ جات مقوی از قسم شربت، عرق، آسو، شراب نیز مقوی باہ تیل، مکھن، عطر وغیرہ کے اعلیٰ اعلیٰ نسخے مقوی باہ گشتہ جات ہر قسم ساتھ ہی مقوی باہ طلا و ضماد۔ نیز مقوی مفردات، منضجات وغیرہ کے سینکڑوں نسخہ جات درج ہیں۔ بڑی محنت سے تیار ہوا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

وش میں امرت — اس کتاب میں افیون، کچلہ، دھتورہ، بچھناگ، آک، سنکھیا وغیرہ نباتاتی زہروں کے مفید نسخے دیئے گئے ہیں۔ جو چیزیں موت کا سبب ہوتی ہیں۔ انہی کے اندر امرت پوشیدہ ہے۔ قیمت اردو ۶؍ ہندی ۱۱؍

موت کے قاصد کرم و انکی حقیقت — اس کتاب کے اندر تمام ضروری امراض مثلاً ملیریا، تائیفائیڈ، مرض الذہم، پلیگ، فیل پا، ہیضہ وغیرہ کے جرم زا وران کے ایک دوسرے تک پہنچانے والے کرم اور ان کی عادات کا پورا بیان ہے۔ قیمت اردو ۶؍ ہندی ۹؍

رسالہ سرعت — دنیا میں ۵۵ فیصدی سے بھی زیادہ اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اس رسالہ میں اس کی مکمل تشریح کی گئی ہے۔ اور بعدہ مفصل علاج اور ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ تا ہر ایک مریض بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت اردو ۸؍ ہندی ۶؍

رسالہ آتشک یا اپدنش — از روئے ویدک، یونانی۔ ڈاکٹری اس مرض کی تشریح۔ اسباب، علامات اور علاج وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ایسی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اصلی رنگین تصاویر مرض کی اصلیت کو ظاہر کر رہی ہیں۔ ڈیڑھ سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات دیئے گئے ہیں۔ قیمت اردو دو روپے۔ ہندی تین روپے

رسالہ سوزاک — ویدک، یونانی اور ڈاکٹری کی کل تحقیقات دکھلانے کا مکمل رسالہ ہے جس میں دو سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ مرض سوزاک اور اس کے متعلقہ امراض پر اس سے بہتر کوئی رسالہ نہیں مل سکتا۔ قیمت ۸؍ ہندی ۱۲؍

رسالہ ملیریا موسمی بخار — ملیریا کے متعلق آج تک جو تحقیقات ہوئی ہے اس سب کا عام فہم الفاظ کے اندر ایسے مشہور طریقے سے ذکر ہے کہ ہر شخص بخوبی اس مضمون سے واقف ہو سکتا ہے۔ قیمت اردو ۵؍ ہندی ۱۰؍

Haridwar, Digitized by eGangotri

ویدک ورن ویوستھا کا سوروپ اور مہرشی دیانند

پچھلے ہفتہ سے آگے

(لیکھک مہاشہ مہی پال جی پنچھک ویدک دھرم وشارد دیانند اپدیشک ودیالیہ)

کھشتری ورن :-

کھشتری کو ویدک بھاشا میں بازوؤں سے مثال دی گئی ہے۔ بازوؤں میں اپنے جسم کی حفاظت کرنے کا گن ہے کہ کوئی کہیں وار کرے گا۔ ہاتھ فوراً وہاں پہنچ کر دخل در معقولات ہو ہی جاتا ہے۔ اس میں طاقت ہوتی ہے۔ تبھی ویدوں میں اس کو کھشتری سے مثال دیتے ہوئے پرارتھنا بھی کی ہے :-

आराष्ट्रे राजन्यः शूर इषव्योऽतिव्याधि महारथो जायताम्

اے ایشور! میرے ملک میں کھشتری پیدا ہوں۔ وہ بہادر ہوں۔ وہ طاقتور ہوں۔ اور ہمت والے ہوں۔ تیر کمان سے سجے ہوئے ہوں اور مہارتھی ہوں :-

رشی دیانند براہمن گرنتھ کے :-

क्षत्रं हि राष्ट्रं क्षत्रं राज्य

ان حوالہ کو دیتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"क्षत्रं क्षत्रियकुलं यः पुरुष इन्द्रः दस्मि स्वयंवान् शत्रूणां क्षयकरणाय दीप्त, कत्वान्च प्रजा पालन तत्पर: क्षत्रिये भवि तुमंतति"

یعنی جو ایشور دان دشمنوں کو ناش کرے اور پرجا کی حفاظت کرنے کے قابل ہوں۔ وہ کھشتری ہو سکتے ہیں :-

وید میں کھشتری کے حسب ذیل گن بتلائے گئے ہیں :-

अमयस्तु धनपति धनानामयं विशाविशपति रस्तु राजा। अस्मिन्निन्द्र महि वर्चांसि धेह्यवर्चसं कृणुहि शत्रु मस्य

یعنی (अयम) یہ کھشتری ...... (धनानां धनपतिरस्तु) دھن کا مالک ہو۔ یہ پرجاؤں کا سوامی ہو۔ (इन्द्र) اے ایشور میں (असीन) اس کھشتری میں (महि वर्चांसि) بہت تیج کو ... (धेहि) دھارن کر (अस्यशत्रुमस्य) اس کے دشمن کو (अवर्चसंकृणुहि) بے تیج کر دے۔

ایک کھشتری کے پاس دھن ہو۔ دولت ہو۔ طاقت ہو۔ کہ وہ پرجا پر حکومت کر سکے۔ سب کو اپنے قانون میں رکھ سکے۔ اس میں تیج ہو۔ جاہ و جلال ہو۔ اور دشمن پر قابو پانے والا ہو :-

ویش ورن :-

ویش کے لئے وید ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ ویش پیٹ کی طرح ہو۔ انسان کھانا کھاتا ہے پہلے پیٹ میں جاتا ہے۔ پھر وہاں سے رس بن کر تمام جسم میں پہنچتا ہے۔ ویش کو چاہئے کہ تجارت کر کے تجارت کر کے دھن جمع کرے۔ اور براہمن۔

کھشتری اور شودر میں تقسیم کر دے۔ انہی تینوں ورنوں سے اس کی زندگی ہے۔ براہمن اس کو دھرم اور کرم کا اپدیش کرے۔ کھشتری دشمنوں سے حفاظت کرے۔ شودر ہر طرح سے اس کی مدد کرے اور ویش ان سب کے کھانے پینے کی فکر رکھے۔ وید میں جہاں براہمن اور کھشتری کے گن ورنن کئے گئے ہیں۔ وہاں ویش کے گن بھی بتائے گئے ہیں :-

इन्द्रमहं वणिजं चोदयामि स न ऐतु पुरएता नो अस्तु। नुदन्नरातिं परिपन्थिनं मृगं स ईशानो धनदा अस्तु,

(ईशान:) यह मह्य ॥ अ० 3-15-1

اے ایشور (इन्द्र वणिजं) (अहम्) سکھ اور آرام دینے والی تجارت کو ...... (चोदयामि) کرتا ہوں (स नपतु) وہ تجارت ہمارے سامنے آئے ...... (पुरएतानो अस्तु) ہمیں راستہ دکھلانے والی ہو۔ (अराति) دشمن ...... (परिपन्थिनं) چور ڈاکو جنگلی جانور وغیرہ کو (नुदन्) دور کرے ...... (स: मह्यं धनदा अस्तु) وہ مجھے دھن دینے والی ہو۔ ویش تجارت کرنے والا ہو۔ وہ سکھ اور آرام دینے والی ہو۔ تجارت سکھ پہنچانے والی ہو۔ بہت سا دھن دینے والی ہو۔ ایسے وید بھی بتلاتے ہیں :-

इहैव गाव एतनेहो शकेव पुष्यत। इहै वोत प्रजायध्वं मयि व: संज्ञानमस्तु व: ॥

अ० 3.14.4

یعنی اے (गाव:) گائے (تم سب) ...... (इह एवस्तन) اسی جگہ پر ہی آؤ اور (इह एव) یہاں پر ہی ...... (शका इव पुष्यत) طاقتور جانوروں کی طرح پھلو پھولو۔ تندرست ہو۔ اور (इह एव) یہاں پر ہی (प्रजायध्वम) اولاد پیدا کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی (मयि व:) مجھ میں تمہاری محبت (संज्ञानं अस्तु) ہو۔ اور میں گائے پیدا کرنے والا ہوں +

رشی دیانند ستیارتھ پرکاش میں تحریر فرماتے ہیں کہ :-

" پشو پالن کا ٹھیکہ ویشوں کو ہی ہونا چاہئے کیونکہ وہ اس کام کو اچھی طرح کر سکتے ہیں :-

شودر ورن :-

آخری ایک ورن اور ہے۔ جس کو شودر کہتے ہیں۔ وید میں اس کی مثال پیر سے دی گئی ہے۔ پیر جسم میں ایک بہت ضروری عضو ہے۔ بغیر اس کے جسم بیکار ہے۔ وہ ایک طرح سے جسم کا خدمتگار بھی ہے۔ جہاں چلنے کی ضرورت ہوئی۔ پیر ہی کام آتے ہیں۔ یہ اپنی حفاظت نہیں کر سکتے۔ گیان حاصل کرنے میں ناواقفیت ہے۔ دھن جمع یہ نہیں کر سکتے۔ اسی لئے ان کو ایک آسان کام سونپ دیا گیا۔ کہ تم جہاں ضرورت ہو چل کر جاؤ۔ شودروں کے لئے کام بتایا گیا ہے کہ "تم کپڑا تیار کرو۔ لوہے کا کام کرو۔ رتھ میں سواریاں تیار کرو جس سے تینوں ورن اپنی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ ان تینوں ورنوں کو اتنا وقت نہیں ہے۔ کہ یہ اپنے کام کے علاوہ کپڑا تیار کرنا اور مکان بنانا وغیرہ کر سکیں۔ اس لئے یہ کام تم کو ہی کرنا چاہئے" :-

یہ چار ورنوں کی تقسیم دیش کے مطابق ہے۔ وید نے ہر ایک ورن کا کام تقسیم کر دیا۔ اور کہہ دیا۔ جو شخص جس ورن کے گن کرم حاصل کرے گا اس کو اسی ورن میں داخل کر دیا جائے گا۔ یہ ضرورت نہیں ہے کہ ایک شخص جنم سے براہمن ہونے کی وجہ سے گن کرم سے رہت ہوتے ہوئے بھی براہمن بنا رہے +

منوسمرتی میں صاف لکھا ہے کہ :-

शूद्रो ब्राह्मणतामेति ब्राह्मण-श्चैति शूद्रताम

گن کرم کے مطابق شودر براہمن اور براہمن شودر ہو سکتا ہے۔ لیکن ان سے کوئی اونچ یا نیچ نہیں ہو جاتا۔ درجہ سب کا برابر ہے۔ کام گو جدا جدا ہیں۔ مگر کوئی ایک دوسرے کو نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا۔ انسان کا فرض ہے کہ سب کا ساتھ برابری کا سلوک کرے۔ یکساں برتاؤ کرے۔ بیشک کسی کو نیچ نہیں بنانا۔ ایک ڈاکٹر ہے۔ ایک وکیل اور ایک سکول ماسٹر۔ تینوں کے کام ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ پیشے جدا جدا ہیں۔ مگر اپنی اپنی کرسی سے اٹھنے کے بعد سب آریہ ہیں۔ تبھی تو وید بھگوان ارشاد فرماتے ہیں کہ :-

प्रियं मा कृणु देवेषु प्रियं राजसु मा कृणु। प्रियं सर्वस्य पश्यत उत शूद्र उतार्ये ॥ अ० 19.62.1

انسان ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اے ایشور! (मा) مجھ کو (देवेषु) براہمنوں میں ...... (प्रियं कृणु) پیارا بنائیے (राजसु) کھشتریوں میں (मा) مجھ کو (प्रियं कृणु) پیارا بنائیے (प्रियं सर्वस्य पश्यत) میں سب کو پیار کی۔ پریم کی اور محبت کی نظر سے دیکھوں۔ چاہے وہ (उत शूद्र उत आर्ये) شودر ہو۔ چاہے آریہ ہو :-

اس سے اعلیٰ مثال پریم کی اور کس جگہ مل سکتی ہے؟ وید کی ایک ایک بات میں کمال ہے۔ اسی لئے تو رشی دیانند نے اپنا سب کچھ اس پر نثار کر دیا۔ گھر بار چھوڑا۔ ماں باپ سے رشتہ توڑا۔ دھن دولت پر لات ماری۔ در در کی خاک چھانی۔ جنگلوں اور پہاڑوں پر گھومے۔ اسی ویدک تعلیم کی خاطر دنیا کے دشمن بنے۔ اور آخر اغیار کے تختۂ مشق ستم بن ہی گئے۔ ان کو ویدوں پر وشواس تھا۔ آج لوگ رشی دیانند پر الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے ویدوں کے خلاف اپنی رائے پیش کی ہے۔ مگر ان بھولے لوگوں نے سمجھا ہی نہیں۔ کہ رشی کہتے کیا ہیں؟ دیکھئے "ورن ویوستھا" پر سوال ہوتا ہے :-

سوال - استری اور شودر نہ پڑھیں۔ یہ شرتی ہے؟

جواب - (رشی دیانند کا) سب استری اور پرش ارتھات منشیہ ماتر کو پڑھنے کا ادھیکار ہے۔ تم کنوئیں میں پڑو۔ یہ شرتی تمہاری کپول کلپنا سے ہوئی ہے۔ کسی پرمانک گرنتھ کی نہیں۔ دیکھو وید کہتے ہیں :-

यथेमां वाचं कल्याणीमावदानि जनेभ्यः। ब्रह्म राजन्याभ्यां शूद्राय चार्याय च स्वाय चारणाय ॥ य० 26.2

یعنی ایشور کہتے ہیں۔ جیسے میں یہ وید بانی سب کے لئے دیتا ہوں۔ ویسے اے انسانو! تم بھی براہمن کھشتری۔ ویش۔ شودر سادھو چنڈال تک کو اس کا اپدیش کرو :-

اس طرح وید ورن ویوستھا گن کرم سے مانتے ہیں۔ اور چونکہ رشی دیانند وید کو ایشوری گیان مانتے تھے۔ اس لئے وہ بھی گن کرم سے ہی مانتے تھے۔ ان کی سوانح عمری میں ایک جگہ آتا ہے۔ کہ ایک شخص آیا۔ اور کہا۔ "مہاراج! میں نے بہت لوگوں کو یگیوپویت دئے ہیں" مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ "کسی کے یگیوپویت اتار بھی ہیں؟" اس نے تعجب سے دریافت کیا۔ "کیا اتر بھی سکتے ہیں؟" رشی نے فرمایا۔ "جو درجہ سے چیت ہو جائے۔ اس کا اتر بھی سکتا ہے" +

اسی طرح ایک موقعہ پر مہرشی فرماتے ہیں کہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ورن ویوستھا ہی دنیا کی اقتصادی مشکلات کا حل ہے

(ڈاکٹر بھگوانداس جی ایم۔ اے ایل کا بھاشن)

گت سنیچر وار کو مقامی موتی لال نہرو سمارک بھون میں لیجیسلیٹو اسمبلی کے مشہور ودوان ڈاکٹر بھگوان داس جی کا ذیل کا بھاشن ہوا تھا:۔

اقتصادی مسائل :۔

سنسار کی اور بھارت کی رلرح نیتی میں جو نانا پرکار کے بھید پلٹے جاتے ہیں۔ اُن کا مُول کارن آرتھک سمسیائیں ہیں۔ سبھی وچارک یہ چاہتے ہیں۔ کہ سرمایہ کا ایسا بٹوارہ ہو۔ جس سے سبھی کو بھوجن مل سکے۔ ایسا ہو۔ کہ کوئی بھوکا مرے۔ اور کوئی بد ہضمی سے مرے۔ کنتو اُیسے بٹوارہ کا رُوپ دیوہار میں کیا ہونا چاہیے؟ اِس پر بھِن بھِن مت ہیں۔ اتینت اُدار نرم دل والوں سے لے کر کٹر (کمیونسٹوں) تک انیک سمپردائے ہیں جو آپس میں ایک دوسرے سے میل نہیں کھاتے ہیں کارن ہے۔ کہ کسی پرکار کی پرگتی نہیں دیکھ پڑتی۔ بھارت کا نوجوک دل رُوس کی اور ٹکٹکی لگائے ہوئے ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ بھارت کا کلیان رُوس کے نقشِ قدم پر چلنے سے ہوگا۔ وہ یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ رُوس میں بھی کوئی ایک سھفر ارتھ نیتی نہیں چل رہی۔ اکوشیکتا کے انوسار وہ اپنے سدھانتوں اور ویوہاروں کو بدلتے جا رہے ہیں۔ صُوفیصدی مساوات کا ہونا سمجھو نہیں ہے۔ کارن یہ کہ سامیہ ویوستھا پرلیہ میں ہی ہوتی ہے سرشٹی تو غیر مساوات کا ہی نام ہے :۔

ورن ویوستھا :۔

ہاں اتینت وشمتا کو روکنے کے لیے ہمارے بزرگوں نے سماج کی جو ویوستھا کی تھی۔ وہ ہمارے لیے اتینت اپیوگی ہے۔ اسی کو ہم "ورن ویوستھا" کہتے ہیں۔ "ورن ویوستھا" ذات پات سے سروتھا بھِن ہے۔ ورن سدا کرم سے ہوتا ہے۔ مگر غلطی سے آج ہندو اسے جنم سے سمجھنے لگے ہیں۔ اسی لئے ساری اویوستھا ہو گئی۔ چاروں ورنوں کے ستھان میں آج بھارت میں ۲۳۷۸ جاتیاں دیکھ پڑتی ہیں۔ کرم سے ورن ملنے پر ہم اپنی "ورن ویوستھا" کو سارے سنسار میں پھیلا سکتے ہیں۔ مسلمان یا عیسائی بھی اس سے باہر نہیں رہ سکتے۔ جین اور بودھ آدی کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ جس پرکار ہندو کہلانے والے ورگ میں انیک پرکار کی اُپاسنا کرنے والے سمپردائے سمِلت ہیں۔ کوئی شیو ہے۔ تو کوئی وشنو۔ کوئی شاکت ہیں۔ تو کوئی گنیش کے اُپاسک ہیں۔ اور کوئی انیہ ہی دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں

اسی پرکار یدی حضرت محمد صاحب کو پیغمبر ماننے والے اللہ کے اُپاسک اور حضرت عیسےٰ پر وشواس رکھنے والے بھی ایک ایک سمپردائے کے رُوپ میں مان لیئے جائیں۔ تو کوئی ہانی نہیں :۔

براہمن ورن :۔

جس پرکار ہندوؤں میں براہمن کھشتری۔ ویش اور شودر اپنے اپنے کاریہ سے سمجھے جائیں۔ اُسی پرکار مسلمان براہمن عیسائی براہمن ماننے میں کوئی آپتی نہیں ہونی چاہیے۔ براہمن شبد برہم سے بنا ہے۔ جس کا ارتھ ودیا گیان ہے۔ اتہ جس جس کی جیوکا گیان کے بل پر ہوتی ہے۔ اُس اُس کو براہمن ماننا چاہیئے۔ پھر وہ کسی بھی دیوتا کی پوجا کرتا ہو۔ اور کسی بھی دارشنک سدھانت کا انویائی ہو۔ بھارت میں سدا سے آچار ہی بندھن رہا ہے۔ اور وچار میں سوتنترتا رہی ہے یدی ایک اسلامی سدھانت کو ماننے والا شکھشن کا کاریہ کرتا ہے۔ اتھوا یگیہ (ساروجنک سیوا) کرتا ہے۔ تو کیوں نہ اسے براہمن کہا جائے پھر ایشور اور پرلوک کے وشے میں وہ کچھ بھی وچار رکھے :۔

کھشتری ورن :۔

اسی پرکار کھشتری شبد کا ارتھ ہے۔ کشت ارتھات چوٹ پھینٹ تھا۔ یا پیڑا سے رکھشا کرنے والا ہے۔ جو ویکتی زبلوں کی بلوان کے اتیاچار سے رکھشا کرتا ہے۔ وہ کھشتری ہے۔ پھر اس بات کی چنتا نہیں۔ کہ وہ بھارت کا رہنے والا ہے۔ یا جاپان کا یا رُوس کا حضرت عیسےٰ کو مانتا ہے۔ یا مہادیو کو :۔

کرشی۔ پشوپالن اور بنج آدی سادھارن کرموں کو کرنے والے سبھی ویش ہیں۔ اس پرکار کرم سا ورن ماننے سے پرسپر کا سنگھرش ایرشا دویش بالکل مِٹ جاتا ہے۔ کھان پان۔ روٹی بیٹی کا سمبندھ تو جہاں جس کی اچھیا ہوگی۔ کرے گا۔ سب لوگ اپنے سمان آچار والوں میں ہی ایسا دیوہار کریں گے۔ اس پر کوئی بندھن نہیں ہونا چاہیے۔ اس ویدک (وگیانک) "ورن ویوستھا" میں ارتھ نیتی کا بھی سماویش ہے۔ براہمن اور کھشتری کا کام ارتھ سنچے کرنا نہیں ہے۔ انہیں اپنے نرواہ ماتر کے لئے لینا چاہیے۔ براہمن کے کاریہ کا بدلہ پرتشٹھا اور سمان ہے۔ بھوگ سامگری نہیں۔ اسی پرکار کھشتری کو اسی بات سے سنتشٹ رہنا چاہیئے۔ کہ اُسے سب سے ادھک ادھیکار ملے ہوئے ہیں :۔

ویش ورن :۔

ارتھ سنچے ویشوں کا کاریہ ہے۔ پر انہیں بھی اُسے نجی خرچ میں اُڑانے کا ادھیکار نہیں ہے۔ سنچے کیا ہوا دھن ساروجنک کاریوں میں ہی لگنا چاہیئے۔ ویش کو اِس بات سے سنتشٹ رہنا چاہیئے۔ کہ اُس کے ہاتھ سے ساروجنک سیوا کے مہان کاریہ ہوں۔ اور لوگ اُسے آسنیرواد دیں۔ اس پرکار بھوکا مرنے اور ادھک کھانے کا پرشن حل ہو جاتا ہے۔ کانٹے سے نول کر کبھی کو سمان نہیں کیا جا سکتا۔ مذکورہ "ورن ویوستھا" ہی سچا سامیہ واد ہے۔ مہاتما گاندھی جی نے کہا تھا۔ کہ ساروجنک کاریہ کرتاؤں اور نیتاؤں کو مالسک غلامی سے بچنا چاہیئے۔ پرنتو دکھ کی بات ہے۔ کہ ہمارے سب سے ادھک پرگتی شیل دل میں جو اپنے کو سماج وادی یا ورگ وادی کہتا ہے۔ مالسک غلامی کی ماترا سب سے ادھک ہے۔ آشا ہے۔ کہ بھوشیہ میں وہ بھارتیہ سنسکرتی کے اصلی رُوپ کو سمجھیں گے۔ اور اسی سے اکو مشا ارتھک سمسیاؤں کو حل کریں گے :۔

مہیجن بنانا شودر کا ہی کام ہے"۔ اب آپ دھیان کریں۔ کہ اگر شودر بالکل اچھوت ہوتا۔ تو رشی انہیں کے ہاتھ کی روٹی کھانے کی اجازت کس طرح دیتے؟

اس طرح وید اور رشی دیانند دونوں کی رائے میں ورن ویوستھا "گُن اور کرم" سے ہی ہوتی ہے۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ وید میں ورن ویوستھا نہیں ہے۔ اُن کو لازم ہے۔ کہ وہ کم سے کم ایک بار وید کی شکل کو ضرور دیکھیں۔ آج کل ایک فیشن ہو گیا ہے۔ جو خیال کسی کے دماغ میں آیا۔ اُس نے اُسے ویدوں پر منسوب کر دیا۔ یہ لوگ ویدوں کے اپدیش پر چلنا نہیں چاہتے۔ اپنے خیالات پر ویدوں کو بنانا چاہتے ہیں :۔

بہنو! آپ نے منتر دیکھ لئے۔ میں نے طوالت کے خوف سے زیادہ حوالجات پیش نہیں کئے۔ ویدنے ہر ایک کے گُن۔ کرم کھول کھول کر بتلائے ہیں۔ ایک ایک ورن کے لئے کئی کئی منتر ہیں۔

اُن کے علاوہ بھگوان کرشن نے گیتا میں بھی اس پر بحث کی ہے۔ منو سمرتی بھی وید کے مطابق ہی رائے پیش کرتی ہے۔ اور پرانوں میں بھی اس پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مگر یہ صرف اُن لوگوں کے لئے جو ویدوں میں "ورن ویوستھا" نہیں مانتے۔ وید منتر ہی پیش کئے ہیں۔ اُمید ہے۔ کہ اگر آپ اس پر غور کریں گے۔ اور اپنی غلط رائے کو بدل لیں گے تو ویدک دھرمی بن جائیں گے :۔

(اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی)

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورمنٹ ہند سے رجسٹری شدہ

قیمت ۵ رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی

بچوں کی بخار کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے

کمزور بچے اسکے چند ہی یوم کے استعمال سے تندرست اور طاقتور بن جاوینگے

خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں

سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے

لیکن نقلی سے بچو۔ حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھکر لو

قیمت فی شیشی ۵ فی درجن ۱۲ محصول چار شیشی تک ۵ درجن ۱۲

سوداگروں کو معقول کمیشن، نئے سوداگر ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں

مفت لو۔ دس اُردو خواں معزز لوگوں کے نام مع مکمل پتے کے بھیجیے پر ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاویگا

المشتہر منیجر بال جیون کارپالیہ علیگڑھ شہر یو پی

بلا لائسنس فلیس ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیئے جاویں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گرینٹڈ۔ آسان قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co. Karachi

مُفت مُفت

ہر سر نو زندگی حاصل کرنے کا آسان راستہ بتلانے والی صحت و تندرستی کی منتظر عورت و مرد سب کے لئے یکساں مفید نصیحت آمیز پُر کتاب بنام

"ویر وِدیا"

صرف ایک کارڈ لکھ کر بغیر ڈاک محصول

بالکل مُفت

آج ہی منگا کر مطالعہ کریں :۔

مدن منجری فارمیسی جام نگر

آریہ ودیا سبھا

لیکھک مہاشہ وشوامترجی ڈینٹسٹ پیلی بھیت

"آریہ ودیا سبھا" کا کاریہ آریہ سماج کا ایک رچنا تمک کاریہ ہے۔ جس پر نوجوانوں کے بھوشیہ کا نرمان ہوگا۔ جو دیش کے بھاوی یگ کے نرماتا ہوں گے۔ کسی بالک کو بنانے کے لئے یا یوں کہنا چاہئے کہ اس کے وچاروں کو اُتم روپ میں ڈھالنے کے لئے ماتا پتا اور اچاریہ تین سنگھٹنوں کی آوشیکتا ہے۔ یہی سنتت سپچھ براہمن کا آدیش ہے۔ وہ بالک بڑے سوبھاگیہ وان ہیں۔ کہ جن کو مندرجہ بالا آچاریہ مل جائیں۔ مگر ملک کی بدقسمتی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں ان تینوں کا ابھاو ہے۔ نہ ماتا پتا ہی بچوں کو اچھا بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور نہ آچاریہ ہی۔

سنستھاؤں کا نرمان:۔

انہی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آریہ سماج نے سنستھاؤں کا نرمان کیا۔ اگرچہ وہ سنستھائیں جو کسی وقت آیوگتا کی درشٹی سے کھولی گئی تھیں اور جن کا وجود پرچار کا سادھن سمجھا جاتا تھا۔ آج وہ ایک بوجھ سا معلوم ہو رہی ہیں۔ اب ان کو آریہ سماج کی شتھلتا کا مکھیہ کارن سمجھا جا رہا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس میں کس حد تک سچائی ہو۔ مگر یہ بات بھی سنیہ ہے۔ کہ اس سے پرچار کے کاریہ میں مدد بھی بہت ملی ہے۔ جس سمیہ سنستھاؤں کا نرمان ہوا۔ اس وقت ملک کے سامنے کئی مسائل تھے۔ اول تو جو تعلیم و تربیت دیش میں رائج تھی۔ اس میں سداچار کا کوئی استھان نہیں تھا۔ دھرم کے اس ابھاو سے ودیارتھی ایشور اور دھرم سے بہت دور جا رہے تھے۔ دوسری بات یہ تھی۔ کہ لڑکوں میں سادگی کی بجائے فیشن پرستی بہت تیزی سے بڑھ رہی تھی۔ کالج کے طلباء کو کسی معمولی پوشاک میں رہنا یا کوئی معمولی کام کرنا اپمان جنک معلوم ہوتا تھا۔ تیسری بات یہ کہ گرہست آشرم کا مکھیہ اُدیش اُتم سنتان اُتپتی بدل کر منورنجن رہ گیا تھا۔ چوتھی بات یہ کہ سکولوں میں کیرکٹر کی گراوٹ کی وجہ سے لڑکوں کا سوا سھیہ بیماریوں کا کیندر بن رہا تھا۔ پانچویں وہ آرتھک سمسیا تھی۔ جو کہ تعلیم کا زمانہ ختم ہونے پر روزی کا سوال اُن کے سامنے لا رہی تھی۔ ہزاروں گریجویٹوں کے ہر سال نکلنے پر ملازمت کا میدان اتنا گھر چکا تھا۔ کہ اُن کے لئے وہ تعلیم بیکار ثابت ہو رہی تھی۔ آریہ ودوانوں نے پرستھتی پر وچار کرتے ہوئے گوروکلوں اور کالجوں کا نرمان کیا۔ اس وقت تعلیم کے طریقوں کے متعلق ایک زبردست بھید تھا۔ جس کی وجہ سے ایک پروگرام دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ کچھ لوگوں کا وشواس تھا۔ کہ اگر دھونک شکھشا پرنالی دوارہ آریہ سماج کے سدھانتوں کے ساتھ انگریزی تعلیم دی جائے۔ تو زیادہ فائدہ ہوگا۔ ان کے ان وچاروں کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ چونکہ گورنمنٹ ان کی ڈگریوں کا بھی مانیہ کرتی ہے اس لئے تعلیم ختم ہونے پر وہ اچھی سے اچھی ملازمتیں پا سکیں۔ ٹھیک اسی طرح کی تعلیم دینی شروع کی۔ جیسی کہ اس وقت رائج تھی۔ اس میں سادھارن ساہتیہ آریہ سماج کا تھا۔ ان کے ودیارتھیوں کے دلوں میں آریہ سدھانتوں کا اتنا ہی مانیہ تھا۔ کہ وہ یہ جان سکیں۔ کہ ہمیں آریہ سماج کے دوارہ تعلیم مل رہی ہے۔

گوروکل کی ستھاپنا:۔

دوسری قسم کے وہ لوگ تھے۔ جو پوری طرح ویدک سنسکرتی کے پکش پاتی تھے۔ اُن کے دل میں پانچ ہزار برس پہلے زمانہ کی ایک دھندلی تصویر آ گئی تھی۔ جس کو وہ عمل کی شکل میں سنسار کے سامنے رکھنا چاہتے تھے۔ انہوں نے گوروکلوں کو جنم دیا۔ دونوں ہی چیزیں اپنے اپنے روپ میں پرسفتی کو دیکھتے ہوئے کافی سپھل ہوئیں۔ مگر یہ کہنا بڑا مشکل ہے۔ کہ انہوں نے آریہ سماج کے لفظِ نگاہ کا کہاں تک پالن کیا۔ کالج تو آریہ سماج کے نقطۂ نگاہ کو پا ہی نہیں سکے۔ گوروکل نے اس آدرش کی رکھشا کرنے کی کوشش ضرور کی۔ مگر یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ ویدک سنسکرتی کا ٹھیک ٹھیک پرتی بمب ہیں۔ اس کے کچھ کارن بھی تھے۔ ایک تو یہ۔ کہ گوروکلوں کے سنچالکوں کو پورے طور پر ویدک سنسکرتی پر وشواس نہیں تھا۔ دوسری بات یہ کہ چونکہ گوروکل جنتا کے ذریعہ چلائے جاتے تھے۔ اس لئے جنتا کے نقطۂ نگاہ کا بہت کافی دھیان رکھنا پڑتا تھا۔ تیسری بات یہ کہ گوروکل اپنی شکل کی ایک انوکھی چیز تھی۔ اُس سے پہلے یہ جاننا بھی مشکل تھا۔ کہ اس کی سنچالنا کے لئے کیا کیا مشکلات آ سکتی ہیں۔ چوتھی بات یہ کہ گوروکلوں کے لئے ایسے آچاریہ نہ مل سکے۔ کہ جن کا پربھاو برہمچاریوں پر پڑتا۔ یا تو ایسے بان پرستھی گورو پراپت ہی نہ ہو سکے۔ یا ان کی پراپتی کی کوشش نہیں کی جا سکی۔ ان مشکلات کے ہوتے ہوئے کسی بھی پرکار کی کمی کا ہونا کوئی آشچریہ جنک نہیں تھا۔ مگر آریہ سماج کے ڈھیلے ہوتے جھگڑے اور کاریہ کی شتھلتا نے ایک اور نوین یگ کا آرمبھ کر دیا۔ آریہ ودوانوں نے سنستھاؤں کو ہی ان کمیوں کا مول کارن سمجھ کر اس کی مخالفت شروع کر دی۔ اگرچہ رشی دیانند نے بھی اپنے سوئیکار پتر میں شکھشا کو پرچار کا ایک انگ بنایا ہے۔ اور بہت سے مذاہب (مثلاً بودھ اور عیسوئیت وغیرہ) نے اپنے گوروکلوں اور مشنری سکولوں دوارہ اپنے دھرم کا بہت کافی پرچار کیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سنستھاؤں کی سمسیاؤں نے ایک اور اُلجھن کو جنم دیا۔ ایک تو یہ سنستھائیں کچھ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئیں۔ جن کو آریہ سنسکرتی پر بالکل ہی وشواس نہیں۔ اس لئے وہ آریہ نقطۂ نگاہ سے کچھ اور دور جا پڑیں۔ دوسری بات یہ کہ یہ مخالفت جنتا میں ایک اُرچی پیدا کرنے کا کارن ہوئی۔ جس سے دھن کی سہائتا کو بہت بڑا دھکا لگا۔ اگرچہ کسی بات کی مخالفت کرنا کوئی بُری بات نہیں۔ مگر اس میں ایک ہی بھول تھی۔ کہ مخالفت کا طریقہ بالکل غلط تھا۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ کہ ایک مشنری سپرٹ والا منشیہ یا راج نیتک وچار والا منشیہ اس کو ایک غیر ضروری چیز سمجھے۔ مگر اُسے یہ سوچنا چاہئے۔ کہ وہ چیز ملک کے فائدہ کی درشٹی سے لابھدائک ہے یا نہیں۔ اگر وہ سنستھائیں اپنے آدرش کو نہیں پا سکیں تو سمیہ انوکول اس میں سدھار کیا جا سکتا تھا۔ ہر چیز کی سپھلتا بہت حد تک اس کی پرستھتی پر نربھر ہوتی ہے۔ پرستھتی انوکول ہونے پر ترقی ہو سکتی ہے اور پرستھتی پرتیکول ہونے پر اس کا زندہ رہنا مشکل ہو سکتا ہے۔ اب آوشیکتا اس بات کی ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ ہم ان سنستھاؤں کو دور دور چھی چھی کریں۔ اس کا سدھار کر کے اپنے انوکول بنانے کا پریتن کریں۔ یہ اصول مسلمہ ہے۔ کہ جس پر آریہ سماج کا کافی پرشارتھ لگ چکا ہے۔ تو وہ بالکل دور نہیں کی جا سکتیں۔ ضرورت مناسب پریورتن کی ہے۔ اس کی اب بھی ضرورت ویسی ہی ہے۔ جیسی کہ سنستھاؤں کے آرمبھ کال میں تھی۔ ان کو ٹھیک نظام کے اندر لانا ہی "آریہ ودیا سبھا" کا کاریہ ہے۔ جب دھرم سبھا کا کاریہ سنیاسیوں کے ہاتھ میں آ جائیگا تو موجودہ آریہ سماجوں کے لئے کوئی کاریہ ہی نہ رہ جائیگا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے۔ کہ پرتی ندھی سبھائیں ہی ودیا سبھا کے روپ میں پریورتت کر دی جاویں۔ ان کے دو وبھاگ ہوں۔ کالج اور گوروکل۔

کالج وبھاگ:۔

کالج وبھاگ کے ادھین وہ تمام سنستھائیں

اور ڈی۔ اے۔ وی کالج وغیرہ ہوں جو ... ڈھنگ سے چل رہے ہیں۔ سرکاری پاٹھ ... ودھیوں کی النی ہوئی پاٹھ ودھی کے ساتھ ... اس میں سدھانت ودود ... بالوں کی ... ساتھ دھرم شکھشا کو رکھتے ہوئے ... سنچالن کیا جائے۔ اگرچہ اس طرح ... کو بہت نیوں سے بہوں فائدہ ہوگا۔ مگر ... بھی تھوڑی بہت آریہ چھاپ کے ... کا نرمان ہوگا۔ اور ناستکتا کے پرواہ ... لابھ ہوگا۔

گوروکل وبھاگ:۔

دوسرا حصہ گوروکلوں کا ہو۔ ویسے تو گوروکل ... ادھک سے ادھک کھولے جا سکتے ہیں ... لیے ڈھنگ شکل میں گوروکل چلانے کی بجائے ایک آدرش گوروکل چلانا زیادہ اچھا ہے۔ اگر ہو سکے تو پرانت وار۔ نہیں تو ایک ہی گوروکل کھولا جائے۔ جس میں آریہ سماج کی تمام شکتی لگ جائے۔ اس میں ان ... باتوں کو ملحوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔ جو کمیاں ابھی تک موجودہ گوروکلوں میں ... ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ گوروکلوں میں رشی ... نردشٹ پاٹھ ودھی انوار روپ سے عمل میں لائی جائے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آریہ ... گوروکل کھول کر بھی اس پاٹھ ودھی کو کیوں نہ اپنایا۔ جبکہ وہ اپنی پاٹھ ودھی رکھنے ... تھے۔ اور یہ بھی جانتے تھے کہ اس کے ... ویدوں کے ودوان بن سکتے ہیں۔ اگر گوروکلوں میں پڑھ کر بھی برہمچاری ویدوں کا ودوان ... سکا۔ تو وہ کون سی سنستھا ہوگی۔ جس ... کے ودوان ڈھلے جائیں گے۔ آج آریہ ... میں جن کی بہت بڑی کمی ہے۔ دوسری بات رشی کے آدیش انوسار لڑکوں کے گوروکل ... پانچ برس کی لڑکی اور لڑکیوں کے گوروکل ... پانچ برس کا لڑکا بھی نہیں جانا چاہئے۔ ... برہمچاری اور برہمچارنیاں اکٹھے پرکار کے ... سے بجکر آدرش برہمچاری بن سکتے ہیں ... سوچنا چاہئے۔ کہ گوروکلوں کے جلسے ... جہاں ہزاروں استری پرش اکٹھے ... اس نیم کی پابندی کیسے نبھ سکتی ہے؟ ... برہمچاریوں کو گرہستھ منو ورتیوں سے ... چاہئے تھے۔ جو اس طرح برہمچاریوں کے ... میں سہوگ پراپت کرتی ہیں۔ ان کو اپنے ... بتاؤں سے علیحدہ ہو کر گل میں رہنا ... کیسے سارتھک ہو سکتا ہے۔ اس ... آوشیکتا ہے۔ کہ اس پرکار کے جلسے ... وہ لڑکوں سے گوروکل ہوں۔ یا لڑکیوں ... اتا و تب تک ضرور دے دیئے جائیں۔ ... گرہستھ کی فضا سے محفوظ رہیں۔ تیسری بات

پرنتو تعلیم سماپت ہونے پر برہمچاری کو روزی
کے لئے نوکری کی تلاش میں گھومنا نہ پڑے
وہاں ان کے اس پرکار کے ہنر سکھلائے
جائیں۔ جیسے کپڑا بُننا۔ موزہ بُننا۔ کشیدہ کاری
کے زین دھنک۔ صنعت و حرفت کی تمام
تجارت کے رموز وغیرہ جو ان کے دیکھ بھال
میں کام آ سکیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ
ان کی تعلیم میں اس بات کا بھی وشیش
دھیان رکھا جائے۔ کہ گورو کل سچے براہمن
سچے کھشتری۔ سچے ویش اور سچے شودر پیدا
کر سکے۔ براہمن ویدوں شاستروں۔ یگیہ
سنسکار کرانے۔ اپدیش دینے اور مضمون
لکھنے میں پارنگت ہونا چاہئے۔ وہ تیاگ
اور کرم کانڈ کی ایک مورتی ہو۔ جو برہمچاری
کھشتری منو ورتی کے ہوں۔ وہ یدھ ودیا
کے ماہر ہوں۔ کشتی لڑنا۔ لاٹھی اور تلوار وغیرہ
چلانے میں کشش ہوں۔

سچے ویش کو ویوہار۔ ودیا اور کرشی میں
کشل ہونا چاہئے۔ اسی پرکار شودر بھی سچے
شودر ہوں۔

کیا گورو کلوں کا سنچالن :-

اس پرکار کنواؤں کے گورو کلوں میں ان کو
یوگیہ گرہنی اور یوگیہ ماتا بنانے کا پربندھ
کیا جائے۔ ان کے پربندھ میں پرستوں کا
ہاتھ بالکل نہ ہو۔ چوتھی بات یہ کہ بچوں میں
بڑھتا ڈسپلن۔ سچائی۔ سادگی۔ دیش
بھگتی۔ پشتری سپرٹ اور آریہ سنسکرتی گورو
ورہارک روپ میں آ جائے۔ پانچویں بات
یہ کہ ان کے جیون کا ادیش سنسارک سکھ
سے کہیں اونچا اٹھ کر دھرم۔ ارتھ۔ کام
اور موکھش کی پراپتی ہو۔ چھٹی بات یہ کہ گورو
کل سمفی ہونا چاہئے۔ تاکہ بچوں پر اس
کے تیاگ اور سداچار کا پربھاو پڑ سکے۔
ساتویں بات یہ کہ گورو کل نشلک ہوں
تاکہ غریب ودیارتھی بھی پڑھ سکیں۔ اس
پرکار شروع شروع میں مشکلات تو بہت
ہوں گی۔ مگر یہ مشکلات اس وقت بالکل
دور ہو جائیں گی جب یہی برہمچاری کسی
وقت بانپرستھی بنیں گے۔

دھن سنگرہ :-

اب فقط ایک بات رہ جاتی ہے۔ کہ
جب چلے بھی نہیں ہوں گے۔ اور چندہ بھی
نہیں کیا جائے گا۔ تب روپیہ کہاں سے
آئے گا؟ اس کے لئے ایک طریقہ ہے جس
سے یہ مشکلات حل ہو سکتی ہیں۔ کہ آریہ پریوار
میں ایک ایک گُلّک رکھ دی جائے جس میں
ایک مٹھی آٹا اور ایک مٹھی دال روزانہ ڈال
دیا جائے۔ اس کو مہینہ کے اختتام پر "دویا

سبھا" اکٹھا کر کے بھجوا دے۔ یا ایک طریقہ یہ
بھی ہے۔ کہ آریہ پریوار مہینہ میں دو مرتبہ
اُپواس کریں۔ اور وہ تمام بھوجن برہمچاریوں
کو بھیج دیا جائے۔ اس پرکار لوگوں کو سوابھاؤ
بھی ٹھیک رہے گا۔ اور بہت کافی تعداد
میں غلہ گورو کلوں میں پہنچ جائے گا۔ گھی اور
دودھ کے لئے گورو کل کے ساتھ گؤ شالہ پال
لی جائیں۔ جن سے تازہ دودھ اور شدھ گھی
پراپت ہو سکے۔ اس کے علاوہ اوپر کی ضروریات
کے لئے اور کتابوں وغیرہ کے لئے اس کے
ساتھ جو جو کام سکھلائے جائیں گے۔ ان سے
کافی آمدنی ہو سکتی ہے۔ کپڑے وغیرہ سب
وہیں کے گھروں سے تیار ہو سکتے ہیں۔ اس
پرکار بلا کسی پر بار ڈالے گورو کلوں سے اُتم سے
اُتم ویدوں کے ودوان نکل سکتے ہیں۔ جب
برہمچاری سناتک ہو کر نکلے۔ اس وقت اس کا
ورن نشچت کر دیا جائے۔ اسی پرکار کنیاؤں
کا بھی ورن نشچت کر دیا جائے۔ اس طرح سے
عین ممکن ہے۔ کہ ہم پراچین بھارت کی ایک
جھلک اس بیسویں صدی میں دیکھ سکیں۔"

(اوم ستم)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

"دیانند مٹھ" کے متعلق میرا دوسرا نویدن

"دیانند مٹھ" کے متعلق میں نے پہلے نویدن کیا تھا کہ اسے امرتسر یا کسی دوسری جگہ کی بجائے لاہور ہی اور وہ بھی گورودت بھون میں سبھا کے ماتحت قائم کیا جائے۔

اسی سلسلہ میں شری پت مہاشہ کرشن جی اور مہاشہ نانک چند جی مہاراج نے اپنے اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ ان کے وچاروں کو نہایت غور سے پڑھنے کے بعد بھی میں ان کے نکتۂ خیال سے متفق نہیں ہو سکا۔

امرتسر میں مٹھ کو قائم کرنے کی خاطر ایک دلیل یہ دی گئی ہے۔ کہ یہ تجارتی شہر ہے۔ وہاں کی زیادہ مدد ملنے کی اُمید ہے۔ درست ہوگا۔ کیا وہ لوگ وہاں صرف امرتسر میں قائمی کی شرط پر ہی دینا چاہتے ہیں یا لاہور ہونے پر نہ دیں گے؟ لاہور اور امرتسر میں صرف ایک گھنٹہ کا فاصلہ ہے۔ وہاں لاہور تک بھی آ سکتا ہے۔ امرتسر میں کوئی اور ذمہ دار باڈی بنانی پڑے گی۔ جو مٹھ کے انتظام کو سنبھالے۔ لاہور میں وہ بنی بنائی موجود ہے۔

باقی رہا واتاورن کا سوال۔ امرتسر اور لاہور میں کوئی نمایاں فرق تو ہے ہی نہیں۔ دونوں شہروں کا واتاورن قریب قریب ایک جیسا ہی پرتیت ہوتا ہے۔ ہاں سماننا ہونے پر بھی لاہور شہر کی خصوصیت پہلے عرض کر چکا ہوں۔ ۱۔ انتظامیہ باڈی کی موجودگی ۲۔ اپدیشک ودیالیہ کا سٹاف اور ۳۔ عظیم الشان پستکالیہ کی موجودگی وغیرہ وغیرہ کئی ایسی باتیں۔ جو صرف لاہور کو ہی ترجیح دیتی ہیں۔

لاہور کے علاوہ کسی بھی دوسری جگہ مٹھ کی قائمی کے لئے کافی وزندار فوائد ثابت ہونے چاہئیں۔ ابھی تک یہ بات سمجھ میں نہیں آ سکی۔ کہ امرتسر میں ایسی کیا خوبی ہے۔ جس سے لاہور کی سبھا خصوصیات اور سنگٹھن کے ہتوں کو نظر انداز کیا جائے۔ مختصر یہ کہ لاہور اور امرتسر کا مقابلہ کرتے ہوئے بلا کسی اڑچن کے ایک دم نگاہ لاہور پر ہی پڑتی ہے۔ اگر میرا اندازہ صحیح ہو تو اس پرستاو کو عام جنتا کی تجویز خیال کرنا درست ہوگا۔ اُمید ہے۔ کہ شری سوامی سوتنترا نند جی اس پرستاو پر پوری طرح غور فرمائیں گے۔

گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور

آریہ مہا ودیالیہ کرٹھل ضلع میرٹھ کا سالانہ جلسہ

آریہ مہا ودیالیہ کرٹھل کا سالانہ جلسہ ۳-۴- اور ۵ مارچ سنہ ۱۹۳۷ء کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ اس شُبھ اوسر پر سوامی سوتنترا نند جی۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی اور سوامی کرپا نند جی وغیرہ آریہ ودوانوں کے اپدیش اور ویاکھیان ہوئے۔ سوگ ودیارتھیوں کو سوامی سوتنترا نند جی مہاراج نے اپنے کرکملوں سے پرمان پتر دئے۔ راؤ بہادر چودھری رام راج سنگھ جی رئیس شاملی بھی اُتسو میں پدھارے تھے۔ آپ نے سنستھا کی اوستھا کو دکھلاتے ہوئے آریہ جنتا سے انورودھ کیا۔ کہ وہ اس سنستھا سے پورا پورا لابھ اُٹھائے۔ مہاشہ پرتھوی سنگھ جی بیدھڑک۔ مہاشہ قدم سنگھ جی ورما اور مہاشہ رسال سنگھ جی ترہجے وغیرہ منتھوں کے بھجن اپدیشکوں کے رسیلے بھجن ہوئے۔ حاضری بہت زیادہ ہوتی تھی۔ آریہ جنتا کا پریم اس سنستھا سے لگاتار بڑھتا جا رہا ہے۔ اسی کارن سے یہ مہا ودیالیہ بہت ہی کم خرچ ہی آریہ ودیارتھیوں کو سنسکرت کے ساتھ ساتھ ویدک سدھانتوں سے واقفیت دلا رہا ہے۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

دہلی شاخ
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ
نئی سڑک - دہلی

بھارت ورش میں ہلچل مچانے والا ساہتیہ

لاہور شاخ
سودھیائے سدن
موہن لال روڈ
لاہور

اگر آپ سارے بھارت ورش میں ویدک دھرم پھیلانا چاہتے ہیں۔ تو اپنی آمدنی کا کچھ حصہ لگا کر نیچے لکھے گرنتھ خریدیں۔ اور انہیں مفت یا لاگت دام پر بانٹ کر سبتیہ کا پرکاش کریں۔ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر نے سستا پن کی حد کر دی۔ ہماری پستکیں بھارت ورش کے سبھی بڑے بڑے بک سیلروں کے ہاں ملتی ہیں :-

مکمل ستیارتھ پرکاش	ایک سو لینے پر ۴/	جلد	۵/
" رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	" " " ۵/	"	۶/
" سنسکار ودھی	" " " ۲/	"	۲/۱۰

چاروں ویدوں کا ہندی انوواد ۴ جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۲۲/
رشی دیانند کا مکمل مستند جیون چرتر دو حصوں میں مجلد ۶/ بغیر جلد ۵/
چرک کا ہندی انوواد تین جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۹/ مجلد ۱۲/
رگ مارگ ۳/ بھارتیہ سماج شاستر ۱/ وید اپدیش ۸/ ویدمیں استریاں ۸/ جیون پتھ ۵/ کرتویہ درپن ۸/
اور بھی ہر طرح کی دھارمک و سماجک پستکیں ہمارے یہاں ملتی ہیں۔ فہرست مفت منگوا کر دیکھیں۔ منڈل کے دس دس روپیہ کے حصے خرید کر منافع اٹھائیں۔ اور ویدوں کے پرچار کا ثواب مفت میں لوٹیں۔

ہر قسم کی خط و کتابت کا پتہ } آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر

Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج نئی دہلی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کا وارشک اُتسو ۱۳ سے ۱۶ مارچ تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جلسہ سے پہلے ۸ سے ۱۲ مارچ تک مہاتما نارائن سوامی جی کی منوہر کتھا "آریہ جیون" کے وشے پر ہوتی رہی جس میں گرہستھ دھرم کے کرتویوں پر پورن رینی سے پرکاش ڈالا گیا +

نگر کیرتن :- ۱۳ مارچ کو ۵ بجے شام آریہ سماج مندر سے نگر کیرتن کا جلوس آرمبھ ہوا۔ اور نئی دہلی کی پرسدھ سڑکوں اور کوارٹروں سے گزرتا ہوا پنڈال واقع میونسپل سکویئر میں رات کے ۱۰ بجے سماپت ہوا۔ راستہ میں باوا ملکھا سنگھ گردھاری لال جی کے مکان پر گرم دودھ سے جلوس کا ستکار کیا گیا۔ جلوس میں سب سے آگے بینڈ باجا بجتا تھا۔ اس کے پیچھے دیانند ودیالیہ۔ آریہ اناتھ آلیہ پاٹودی ہاؤس اور شرم جیوی آشرم کی منڈلیاں سنکیرتن کرتی جارہی تھیں۔ اُن کے پیچھے پانچ گھوڑے والی گاڑیوں میں دو دو بھجن اپدیشک بھجن گاتے جارہے تھے۔ مہاشہ بھگت رام۔ پنڈت گیا ندر۔ مہاشہ ہیم چند۔ ٹھاکر صاحب سنگھ۔ مہاشہ دھرم دیو اور دھرم دو جی تھے :۔

جلسہ کا پہلا دن :- ۱۴ مارچ کی صبح کو ہون یگیہ اور سندھیا کے پشچات پنڈت چندر ربھانو جی سدھانت بھوشن نے پرارتھنا کرائی۔ اس کے پشچات پنڈت ہری شرن جی سناتک ادھیاپک گوروکل اندرپرستھ کا گائتری منتر کی مہما پر منوہر ویاکھیان ہوا :۔

بعد دوپہر :- پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی کا پربھا وشالی ویاکھیان وید کے وشے پر ہوا۔ آپ کا دوسرا ویاکھیان اگلے دن ہوا۔ اس کے بعد ماسٹر ہردیال جی بی۔ اے کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ آپ نے دوسرے دن تھوڑے سے سمے میں "آریہ ویر دل" کے اُدیش سمجھانے اور ویر دل کی سپھلتا کے لئے پرارتھنا کی :۔

راتری :- رات کو سوامی سرودانند جی کا اپدیش بھرا ویاکھیان ہوا۔ آپ کا دوسرے دن صبح ایک اور منوہر ویاکھیان ہوا :۔

۱۵ مارچ ۱۹۳۵ء :- پراتہ ہون یگیہ اور سندھیا پرارتھنا کے بعد شری گوپال جی بی۔ اے سہایک مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل اندرپرستھ کا یوگ کے وشے پر ویاکھیان ہوا۔ آپ کا دوسرا ویاکھیان بھی اسی وشے پر دوسری راتری کو ہوا :۔

بعد دوپہر :- پنڈت پریہ ورت جی کا دوسرا ویاکھیان تھا پنڈت ستیہ ورت جی گورنر گوروکل کانگڑی کا لیکچر ہوا۔ جس میں اُنہوں نے سدھ کیا۔ کہ سماج نرمان کا اصلی طریقہ "ویدک ورن ویوستھا" ہے۔ نہ کہ سوشلزم۔ دھن سے ضروریات زندگی تو خریدنی چاہئیں۔ لیکن مانیہ اور پرتشٹھا ودیا اور آچار کے انوسار ہی ملنے چاہئیں :۔

راتری :- راتری کو سوامی برہمانند جی نے اپنشدوں اور جیوتش ودیا کے پرمان سے "ایشور کی ہستی اور اس کی پراپتی کے اُوپائے" پر منورنجک اپدیش دیا۔ اس کے بعد اسی سلسلہ میں مہاتما نارائن سوامی جی نے "ایشور پراپتی" تھا "برہمچریہ کی مہما" کو شروتاؤں کے ہردیوں پر انکت کیا :۔

استری سماج کا اُتسو ۱۶ مارچ ۱۹۳۶ء کو ۱۰ بجے سے ۱ بجے تک استری سماج کا اُتسو ہوا۔ جس میں شریمتی ودیاوتی جی۔ کوشلیا دیوی جی۔ شیل وتی جی۔ کماری شانتا دیوی جی سناتکہ تھا مہاتما نارائن سوامی جی کے اپدیش ہوئے۔ اور شریمتی شانتا دیوی تھا انیہ کئی مہیلاؤں کے بھجن ہوئے :۔

راتری :- ۱۶ مارچ کی راتری کو پروفیسر گھنشیام سنگھ جی گپتا ممبر اسمبلی تھا پروفیسر گوپال جی کے ویاکھیان ہوئے۔ پروفیسر گپتا جی نے صوبہ سرحدی سرکار سے ہندی گورمکھی گھنا یک سرکلر کا حوالہ دیتے ہوئے پرارتھنا کی کہ سب ہندوؤں کو اپنا بیوہار ہندی میں ہی کرنا چاہئے۔ سماپتی پر آپ نے پنجاب کے ودیارتھیوں اور مہیلاؤں میں فیشن پرستی اور فضول خرچ سے ہونے والی ہانیوں کو روکنے کی تاکید کی۔ مہاشہ دھرم دیو اور شانتی دیوی جی کے بھجن ہوئے اور رات کے ساڑھے دس بجے کے قریب دھنیہ واد۔ آرتی اور شانتی پاٹھ ہو کر جلسہ سماپت ہوا :۔

(رام شرن منتری آریہ سماج ہنومان روڈ۔ نئی دہلی)

آریہ سماج نیروبی کے سماچار

آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں۔ جن میں ماسٹر آریہ منی جی ایم۔ اے۔ ماسٹر گوپالداس جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کے منوہر ویاکھیان تھا بابو بدری ناتھ جی کے شکشادایک بھجن ہوتے ہیں۔ مسٹر پورن چند رلئے۔ مسٹر کرم چند اور مہاشہ نگین بھائی کے جوشیلے بھجن بھی ست سنگ کی خاص رونق ہیں :۔

۱۔ ۱۸ جنوری ۱۹۳۶ء کو لالہ رام رکھا جی سیٹھی کی سپتری ساوتری دیوی کا وواہ سنسکار مہاشہ پنڈیلاس گمٹی کے ساتھ کرایا گیا۔ دونو گھرانوں کی طرف سے مختلف فنڈات کو ۲۶۲ /- شلنگ کے قریب دان ملا +

۲۔ ۱۹ جنوری ۱۹۳۶ء کو مہاشہ نورانا رام جی کے سپتر کا جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ مہاشہ جی نے اس شبھ اوسر پر ۲۱ /- شلنگ کا دان آریہ سماج کو دیا :۔

۳۔ ۲۶ جنوری ۱۹۳۶ء کو مہاشہ سیتا رام منگل کے گھر پتر کا جنم ہوا۔ جات کرم سنسکار پر مہاشہ جی نے ۱۵ /- شلنگ کا دان آریہ سماج کو دیا :۔

۴۔ ۲۶ جنوری ۱۹۳۶ء کو موہن ڈیری کی پردیش سنسکار کرایا گیا۔ اس موقعہ پر پانچ شلنگ کا دان آریہ سماج کو پراپت ہوا :۔

۵۔ ۸ فروری ۱۹۳۶ء کو مہاشہ رام چند جی اہلو والیہ کی استری کا دیہانت ہو گیا۔ انتیشٹی سنسکار آریہ سماج کی طرف سے کرایا گیا :۔

۶۔ ۱۵ فروری ۱۹۳۶ء کو کماری شانتی بہن کا وواہ سنسکار مہاشہ چھوٹا لال کے ساتھ کیا گیا۔ جس پر ۲۸/۵۰ شلنگ کا دان پراپت ہوا :۔

۷۔ ۱۶ فروری ۱۹۳۶ء کو مہاشہ جان رام جی کندی کے بالک کا نام کرن سنسکار کرایا گیا جس پر ۱۵ /- شلنگ کا دان آریہ سماج کو پراپت ہوا۔ بالک کا نام آدرش موہن رکھا گیا :۔

۸۔ ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء کو ہمارے نوجوان بھائی شنکر داس سگر کا دیہانت عین ۲۶ سال کی عمر میں ہو گیا۔ ارتھی کے ساتھ شہر کے بھائی بھاری تعداد میں شامل ہوئے۔ ہم بابو بدری ناتھ جی۔ مہاشہ کرم چند جی۔ مہاشہ برجی لال جی اور مہاشہ دیسراج سگر کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں +

۹۔ مہاشہ کندن لال جی چڈھا کا وواہ سنسکار وید کماری کے ساتھ ۲۲ فروری ۱۹۳۶ء کو کرایا گیا۔ دونو گھروں کی طرف سے ۶۵ /- شلنگ کا دان مختلف فنڈات کو ملا :۔

نقل ریزولیوشن :- آریہ سماج نیروبی کا یہ جنرل جلاس گورنمنٹ پنجاب کے اس حکم کے برخلاف جس سے اُس نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی کے نہایت ضروری دھارمک جلوس کو روکا ہے۔ نہایت دکھ اور شوک پرگٹ کرتا ہے۔ خاص طور پر ایسی اوستھا میں جبکہ جلوس کے سب انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ دور دور سے لوگ بہت دل کر لاہور پہنچ رہے تھے۔ بہت سے افریقہ کے بھائی بھی صرف شتابدی دیکھنے کے لئے وہاں ٹھہرے ہوئے تھے"۔ نیز پاس ہوا۔ کہ اس ریزولیوشن کی نقل پنجاب گورنمنٹ اور دیگر اخبارات کو بھی برائے اشاعت بھیجی جائے :۔

رشی بودھ اُتسو :- ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء کو ٹھیک ۳ بجے کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ مہاشہ مہندر لال جی کے بھجن کے بعد ماسٹر گوپالداس جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کا عالمانہ ویاکھیان مہرشی دیانند کی جیونی پر ہوا۔ آپ نے بھگوان دیانند کے تیاگ۔ برہمچریہ۔ سماج کا چھوڑنا۔ ستیہ کا پرچاری ہونا۔ نربھیے ہونا۔ سم درشتی اور اچھوت ادھار کے متعلق انیک مثالیں دے کر ثابت کیا کہ وہ ہمارے لئے جئے۔ اور ہمارے لئے مرے۔ پھر مہاشہ ہیرا لال گاندھی کا بھجن ہوا۔ اُن کے بعد بابو بدری ناتھ جی کا بھجن اپدیش ہوا۔ مہاشہ کشن چند جی کے بھجن کے بعد شانتی پاٹھ کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی :۔

(دیسراج شرما)

آریہ یووک سماج مردان کا مطالبہ :- آریہ یووک سماج مردان کی میٹنگ آج شام میں دیانند ہائی سکول میں منعقد ہوئی۔ جس میں اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا "یہ اجلاس دیوتا سروپ بھائی پرمانند جی کی اس تجویز کی پرزور حمایت کرتا ہے۔ جس میں انہوں نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ روپیہ پر ہندی میں بھی "एक रुपया" کے الفاظ کندہ کئے جائیں۔ اور روپیہ پر بھی جو ایڈورڈ ہشتم کی مہر سے بنائے جائیں۔ ضرور یہ الفاظ کندہ کئے جائیں :۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

سالانہ جلسے

آریہ سماج جموں کا سالانہ جلسہ:- آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں کا ۲۳ واں سالانہ جلسہ ۳۱ مارچ - یکم اپریل - ۲ و ۳ اپریل کی بجائے ۲-۳-۴- اور ۵ اپریل کو ہونا قرار پایا ہے (منتری)

آریہ سماج بنارس صدر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج بنارس چھاؤنی کا سالانہ جلسہ ۱۱ سے ۱۳ اپریل تک منایا جائے گا

(راجندر نارائن منتری)

آریہ سماج جلال آباد کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جلال آباد (شاہ جہاں پور) کا اُتسو ۱۳ سے ۱۵ اپریل تک منایا جائے گا

(رہوتی لال منتری)

آریہ سماج گوجرہ کا ۱۳واں سالانہ جلسہ:- آریہ سماج گوجرہ کا تیرھواں سالانہ جلسہ ۳۱ مارچ - یکم اور ۲ اپریل کو ہوگا جس میں سوامی سوتنترانند جی - سوامی ویدانند جی - پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار - پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر اور مہاشہ کرشن جی نال جی پریم وغیرہ مقررین شامل ہوں گے۔

(منتری آریہ سماج گوجرہ)

کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کا ۵۰واں سالانہ جلسہ:-

کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کا ۵۰ واں سالانہ جلسہ ۲- اور ۳ اپریل کو بڑے اُلّاس سے منایا جائے گا جس میں سوامی ستیانند جی - اور آچاریہ رام دیو جی پدھاریں گے۔ منتری سینٹ بھولا ناتھ جی ڈیسائی ایم - ایل - اے بھی تشریف لائیں گے۔ اور طالبات کو ڈپلومے دینے کے علاوہ انعامات بھی تقسیم کریں گے۔ نئی داخل ہونے والی کنیاؤں کو اپنے سرٹیفکیٹ سے ساتھ ۲ اپریل ۱۹۳۶ء سے پہلے ودیالیہ میں پہنچ جانا چاہئے۔

(نامہ نگار)

گورو کل وید ناتھ دھام کا سالانہ جلسہ:- گورو کل وید ناتھ دھام کا سالانہ جلسہ ۱۰-۱۱- اور ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء کو بڑے سماروہ سے منایا جائے گا۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔

(مینیجر)

آریہ سماج ظفروال کے سماچار

(۱) شہید اُتسو:- ۸ مارچ ۱۹۳۶ء کو پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی شہادت کا دن آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ پہلے ہون یگیہ ہوا۔ پھر ایک بھجن کے بعد سندھیا اور پرارتھنا کرائی گئی۔ ماسٹر گردھاری لال نے "آریہ مسافر" کے شہید نمبر سے ایک مضمون پنڈت لیکھرام جی کے متعلق پڑھ کر سنایا۔ مہاشہ بشن پال جی نے ایک بھجن گایا۔ شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔

(۲) جاتی پرویش:- ۸ مارچ ۱۹۳۶ء کو سمارووال کا ملتوی شدہ جلسہ پھر ہوا۔ آج بھی دوپہر کو ورشا ہو جانے کے باعث بہت سے بھائی شامل نہ ہو سکے۔ مگر سینچروار کو بین بھجن منڈلیوں نے رات کے بارہ بجے تک خوب پرچار کیا۔ پنڈت ٹھاکر رام جی اودھیا وساوا رام جی نے اُپدیش دئے۔ ۱۰ بجے دوپہر جاتی پرویش کی کارروائی شروع ہوئی۔ پنڈت دیوان چند جی ویدپروچاک نے ۱۵۳ استری پرشوں کو شدھ کیا۔ اور انہیں یگیوپویت دئے۔ اور پھر پرشاد تقسیم کیا گیا۔

(۳) سپتاہک ست سنگ:- وہاں سے واپس آ کر پنڈت دیوان چند جی نے آریہ سماج ظفروال کے ہفتہ وار اجلاس میں ہون یگیہ اور سندھیا کے بعد پرارتھنا کرائی۔ اور "سکھ کی پراپتی" کے وشے پر ایک سندر اُپدیش دیا۔

(۴) نام کرن سنسکار:- ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء کو پراتہ کال مہاشہ کُل بھوشن کے پُتر کا نام کرن سنسکار پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر اور مہاشہ دیس راج جی نے کرایا۔ بالک کا نام ستیہ بھوشن رکھا گیا۔ مہاشہ جی کے پتا ڈاکٹر مہاراج کرشن جی نے ایک روپیہ دکھشنا اور دو روپے آریہ سماج ظفروال کو دان دئے اور سب آریہ بھائیوں کا بوندی سے ستکار کیا۔

(۵) پرچار:- اسی رات کے ۸ بجے آریہ سماج مندر میں پنڈت ستیہ دیو جی نے "ایشور پراپتی" کے وشے پر ایک منوہر ویاکھیان دیا۔ مہاشہ ہنس راج جی ننگل نواسی نے بھجن گائے۔ ہال حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ کئی مسلمان بھائی بھی پدھارے ہوئے تھے۔

(۶) راضی نامہ:- ۱۳ مارچ ۱۹۳۶ء کو لیبر ورتن جو مقدمہ گوری مل دکریا رام وغیرہ ساکن ناجو چک نے آریہ سماج ظفروال پر دائر کیا ہوا تھا۔ اس کے متعلق راضی نامہ لالہ بنرسی رام جی وکیل اور سیٹھ جگن جی وکیل کی وساطت سے ہو گیا۔ مکان وقف کردہ مائی ہیراں آریہ سماج کو مل گیا ہے۔ ہم ہر دو وکلاء صاحبان کے مشکور ہیں۔

(گردھاری لال منتری آریہ سماج ظفروال)

آریہ سماج کیماڑی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کیماڑی کا سالانہ جلسہ ۱۹- ۲۰ اور ۲۱ فروری کو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ ۱۹ فروری کی شام کو ہون یگیہ اور پرارتھنا کے بعد پنڈت کیشو دیو جی کا منوہر اُپدیش ہوا۔ اُن کے بعد مہاشہ دھرم دیو جی کے بھجن ہوئے۔ اور بعد میں مہاشہ دیو بدامن جی کا رشی جیون پر ویاکھیان ہوا۔ اور کارروائی رات کے ۱۱ بجے سماپت ہوئی۔

۲۰ فروری کو شام کے ۸ سے ۱۱ بجے تک آریہ یووک ویایام شالہ کی طرف سے آریہ سماج کے کھلے میدان میں کھیلیں ہوئیں۔ جنہیں دیکھنے کے لئے مسلمان، سکھ، عیسائی اور سب جاتیوں کے سجن آئے ہوئے تھے۔ سب کھیلیں ایسی تھیں۔ جیسی سرکس میں ہوتی ہیں۔ اس کامیابی کا سہرا پروفیسر کرشن لال و مہاشہ گوبند داس کے سر پر ہے۔ حاضری ۲ ہزار کے قریب تھی۔ اور کھیلوں کے دوران میں پنڈت لوکناتھ جی ترک واچسپتی سنتھیا سنسار رتن مہارشی کا ۱۵ منٹ کے لئے رشی جیون پر ویاکھیان ہوا۔ کراچی سے بھی بہت سے سجن آئے ہوئے تھے۔

۲۱ فروری کو شِوراتری کے دن کراچی کی سب سماجوں نے مل کر یہاں "رشی بودھ اُتسو" منایا۔ پراتہ کال ۷ سے ۸ بجے تک ہون یگیہ و پرارتھنا ہوئی۔ پھر "اوم" کا جھنڈا پنڈت لوکناتھ جی ترک واچسپتی کے کر کملوں سے لہرایا گیا۔ مہاشہ دھرم دیو جی نے جھنڈا لہرانے کا بھجن سب نر ناریوں کے ساتھ مل کر گایا۔ بعد میں یتیم خانہ کے لڑکوں نے اپنا بینڈ بجایا۔ بعد میں پنڈت لوکناتھ جی ...

جی- مہاشہ دھرما نند جی- مہاشہ ملاوا رام جی اور پتری پاٹھشالہ کی کنیاؤں کے منوہر اُپدیش اور بھجن ۱۱½ بجے تک ہوتے رہے۔ ۱۱½ بجے سے لے کر ۲ بجے تک رشی لنگر جاری رہا۔ باہر سے آئے ہوئے سجن ۸۰۰ کے قریب تھے۔ رشی لنگر کا انتظام پرشانتی پرورتک اور شردھا سے ہوا۔ اس ساری کامیابی کا سہرا سیٹھ ہوت چند جی کے سر پر ہے۔

(موہن لال سبھاسد)

دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور

ودیالیہ کے سالانہ امتحانات ختم ہو چکے ہیں۔ نئے سال کا داخلہ شروع ہے۔ اُمیدواروں کی درخواستیں آ چکی ہیں۔ اگر اور کوئی سجن داخلہ کے خواہشمند ہوں تو وہ اپنی درخواست جلد تر ارسال کر دیں تاکہ انتخاب میں حصہ لے سکیں۔ اُمیدوار کم از کم میٹرک پاس ہو۔ ہندی و سنسکرت کا گیان رکھتا ہو۔ مشتعل سداچاری اور اچھی صحت کا مالک ہو۔ اگر دو فارسی جاننے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ ودیالیہ میں عربی کی پڑھائی کا خاطر خواہ انتظام ہے۔ آریہ سماج کی سیوا کی لگن رکھنے والے نوجوانوں کو اس اوسر سے لابھ اُٹھانا چاہئے۔ جملہ خط و کتابت بنام منتری آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ گورو دت بھون لاہور کریں۔

(نرد بوسد دھانت شرومنی کاویہ تیرتھ)

آریہ سماج بھیرہ کی اردھ شتابدی کا اجلاس:-

آریہ سماج بھیرہ کی اردھ شتابدی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے چند وجوہات سے بجائے ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰- اور ۳۱ مارچ کے ۲۹- ۳۰ مارچ یکم - ۲ - اور ۳ اپریل ۱۹۳۶ء مقرر کر دی ہے۔ اردھ شتابدی کا پروگرام شاندار بنانے کا پربندھ کیا جائے گا۔

(رام پیارا منتری آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماجوں کو خوشخبری:-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کمال ہتی بیا ماہواری ٹریکٹوں کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ ہر ماہ نئے سے نئے ٹریکٹ شائع کئے جایا کریں گے۔ ۲۵ کاپیوں کا ایک پیکٹ ہوگا۔ ہر ماہ ایک پیکٹ منگوانے کے لئے صرف ۲/ ماہوار چندہ لیا جاتا ہے۔ نہ پہلے ساڑھے چار روپیہ چندہ رکھا گیا تھا۔ لیکن اب آریہ سماجوں کی سہولت کے لئے صرف ۲/ کر دیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ آریہ سماجیں شیگھر ہی ۲/ بھیج کر ٹریکٹ وبھاگ کی گراہک بن جائیں گی۔

(ادھیکشک ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - گورو دت بھون - لاہور)

...Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

امرتسر کے ایک کروڑپتی کی خودکشی

امرتسر ۲۵ مارچ۔ امرتسر کے سرکردہ ہندو لیڈر لالہ پہاڑ چند کھنہ نے آج صبح ۶ بجے کے قریب شریف پورہ ریلوے لائن پر ٹرین کے آگے سر رکھ کر خودکشی کر لی۔ خودکشی کی خبر صبح ۱۰ بجے لوگوں کو معلوم ہوئی۔ اور تمام شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ لاش کو پولیس نے قبضہ میں کر لیا ہے۔ اور پوسٹ مارٹم کے لئے ہسپتال میں بھیج دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کی جیب سے ایک چٹھی ان کے ہاتھ کی تحریر کی ہوئی ملی ہے جس میں انہوں نے بتایا ہے۔ کہ "میں ذیابیطس کی تکلیف میں مبتلا تھا۔ اور اس سے شفا پانے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ اس لئے میں نے خودکشی کر لی ہے"۔ مرحوم اپنے پیچھے ۳ لڑکیاں اور ایک لڑکا جو لاہور کے ایک کالج میں پڑھتا ہے۔ چھوڑ گیا ہے۔ مرحوم ہندوؤں کے مفاد کی خاطر زندگی بھر جدوجہد کرتا رہا۔ دو سال ہوئے کہ گذشتہ دیوی کے مشہور مقدمہ میں آپ کو بھی گرفتار کیا گیا تھا۔ لیکن بعد ازاں رہا کر دیا گیا تھا۔ آپ ہندوؤں کے ہندو سدرگیان کمیٹی کے سیکرٹری تھے۔ ان کی ہی محنت سے ہندو سدرگیان مندر نے آل انڈیا اہمیت حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ کئی ایک سبھاؤں کے سرگرم ممبر بھی تھے +

ایک اور نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ مرحوم لالہ پہاڑ چند کی جیب سے جو چٹھی برآمد ہوئی ہے۔ اس پر ۲۲ مارچ کی تاریخ ہے۔ ان کے دوستوں اور رشتہ داروں سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ ایسی بیماری میں جس کا کہ چٹھی میں ذکر ہے مبتلا نہ تھے۔ اس لئے ان کی خودکشی کے متعلق قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ شہر میں سنسنی پھیل رہی ہے۔ موت کی خبر سنتے ہی ہندو حلقوں میں ہڑتال ہو گئی تھی ؛

اسمبلی نے سفارش کردہ فنانس بل رد کر دیا!

نئی دہلی ۲۵ مارچ۔ اسمبلی نے فنانس بل مسترد کر دیا تھا۔ مگر آج گورنر جنرل نے اپنی اس سفارش کے ساتھ کہ "اسے پاس کر دیا جائے" اسے پھر اسمبلی میں بھیجا۔ صدر نے اجلاس شروع ہوتے ہی گورنر جنرل کا پیغام سنایا۔ اسمبلی نے نمک کا محصول ہٹانے اور کارڈ کی قیمت دو پیسے کرنے کا مطالبہ منظور کر لیا تھا۔ اس کے علاوہ چند ایک مطالبات زر میں تخفیف بھی کی تھی۔ مگر گورنر جنرل نے نمک کا محصول اور کارڈ کی قیمت بحال رکھنے کے علاوہ مطالبات زر میں کی گئی تخفیف بھی بحال کر دی۔ صرف یہ مطالبہ منظور کیا گیا۔ کہ رجسٹری شدہ اخبارات کا آٹھ تولے کی بجائے دس تولے وزن موجودہ شرح میں جائے آج بل کے متعلق اسمبلی میں پھر بحث ہوئی اور وہ $\frac{58}{51}$ ووٹوں سے مسترد کر دیا گیا۔ امید ہے۔ اب یہ آخری منظوری کے لئے شاہی کونسل میں پیش کیا جائے گا ؛

رائن لینڈ سے جرمن افواج واپس نہیں بلائی جائینگی!

لنڈن ۲۴ مارچ۔ آج دن کو جرمن نمائندہ بروان رِبن ٹروپ نے دفتر خارجہ میں برطانوی گورنمنٹ کے نام ہر ہٹلر کا ذاتی پیغام پہنچایا۔ اس پیغام میں ہٹلر نے لکھا ہے کہ رائن لینڈ سے اپنی فوجیں واپس بلانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور نہ ہی غیر مساوی بنیاد پر دیگر قوموں کے ساتھ گفت و شنید کرنا چاہتا ہے۔ جرمنی اپنی صلح کی تجاویز پیش کر چکا ہے۔ اور اس کے لئے رائن لینڈ میں اس کی حکومت کی بحالی ایک ضروری اور مناسب امر ہے ؛

کمیونسٹ لٹریچر کی تلاش

ناگ پور ۲۵ مارچ۔ سی آئی ڈی پولیس نے آج کمیونسٹ لٹریچر کی تلاش میں متعدد مکانات پر چھاپے مارے اور کچھ لٹریچر برآمد کیا۔ سنا گیا ہے کہ اب تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی ہے ؛

جرمن پہلوان اور گونگا پہلوان کی کشتی

لاہور ۲۳ مارچ۔ جرمن پہلوان کرامر اور پنجابی پہلوان گونگا کے درمیان آج منٹو پارک میں ۵ بجے کے بعد دوپہر کشتی ہوئی۔ صرف دو منٹ تک مقابلہ ہوا۔ گونگا نے ایک منٹ تو داؤ لگانے میں گزار دیا۔ جرمن پہلوان نے گونگا کی اس غلطی کا فائدہ اٹھایا۔ دوسرے منٹ میں اس کو گرا لیا۔ منصف نے جرمن پہلوان کے حق میں فیصلہ دیدیا۔ اس پر گونگا کے حامیوں نے غصہ میں آ کر کہا۔ کہ یہ فیصلہ غلط ہے

بے شمار خطوط کا خزانہ ہمارے پاس

ہر ایک کا لب لباب یہ ہے۔ کہ انسانی زندگی کی آتشک سگرہ گولیاں آب حیات ہیں۔ قبض۔ خون کی خرابی دل و دماغ اور معدہ کا ضعف ان کا کرشمہ ہے۔ آپ بھی آزما کر اپنی تندرستی بنائیں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں عمر ۵ ڈبیاں

اسی طرح طلا و اچی کرن کا استعمال کر کے ہزاروں مرد پوری مردمی حاصل کر چکے ہیں۔ ایک مریض کے لئے ایک شیشی کافی ہے قیمت فی شیشی ۵ روپیہ مفت کتاب منگوانے کے لئے کتابت کا م شاستر ... مفت ... جام نگر ...

[illegible]

ملاقات سے انکار

کراچی ۲۵ مارچ۔ والیسرائے نے میئر کراچی کارپوریشن کو ملاقات کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ میئر کراچی کراچی میں پانی کی بہم رسانی کے متعلق والیسرائے سے تبادلہ خیالات کرنا چاہتے تھے ؛

اٹلی۔ آسٹریا اور ہنگری کا معاہدہ

روما ۲۴ مارچ۔ آسٹریا۔ ہنگری اور اٹلی کے نمائندوں کے درمیان بات چیت کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ان کے درمیان ایک معاہدہ طے ہو گیا ہے اس معاہدہ کی رو سے وہ تمام ضروری معاملات پر ایک دوسرے سے مشورہ کر لیا کریں گے۔ مگر کسی قسم کا فوجی معاہدہ نہ ہوگا۔ اور نہ ہی اقتصادی مراعات کسی کو دی جائیں گی۔ کل اس معاہدہ پر ان تینوں کے دستخط ہو جائیں گے ؛

سی پی جیلخانجات کا ہندوستانی انسپکٹر جنرل

ناگ پور ۲۵ مارچ۔ سی پی گزٹ کی تازہ ترین اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لفٹنٹ کرنل۔ این۔ ایس جنرآئی۔ ایم۔ ایس کو ۱۶ اگست سے سی پی کے جیلخانجات کا مستقل انسپکٹر جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ کرنل جنر پہلے ہندوستانی ہیں جنہیں سی۔ پی میں یہ عہدہ ملا ہے ؛

سر گنگا رام کی سمادھ پر بیساکھی کا میلہ

لاہور ۲۵ مارچ۔ سر گنگا رام ڈے کی تقریب کے سلسلہ میں جو ۱۲ اپریل کو (بیساکھی کے روز) سر گنگا رام کی سمادھ پر منایا جائے گا۔ کئی ایک سٹال تیار کرائے جا رہے ہیں۔ اور ایسے اصحاب کو کرایہ پر دئے جائیں گے۔ جو سودیشی اشیاء کی نمائش کریں۔ خواہشمند اصحاب غلہ پر نی سٹال بطور ضمانت بنام سر گنگا رام ٹرسٹ سوسائٹی دی مال لاہور بھیج کر درخواست کر سکتے ہیں۔ بیساکھی کے دن زر ضمانت واپس کر دیا جائے گا ؛

تلوار نما چھریاں رکھنے کی ممانعت

لاہور۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ تلوار نما چھریاں بھاری تعداد میں یو۔ پی میں تیار اور فروخت کی جاتی ہیں۔ وہاں انہیں قبضہ میں رکھنے یا فروخت کرنے کے لئے کوئی لائسنس لینے کی ضرورت نہیں۔ ان میں سے کئی چھریوں پر چھرا لگا ہوا ہوتا ہے۔ اور یہ ایسی معمولی ہوتی ہیں۔ جیسے کہ عام بید جس پر چمڑے کا غلاف چڑھا ہوا ہو۔ اس لئے پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ان کا بغیر لائسنس قبضہ میں رکھنا یا فروخت پنجاب میں ممنوع ہے۔ قانون اسلحہ کے ماتحت قابل سزا ہے ؛

مسٹر سبھاش کو گورنمنٹ ہند کا انتباہ

لنڈن۔ مسٹر سبھاش چندر بوس نے ڈیلی ہیرلڈ کو ایک چٹھی لکھی ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ مجھے برطانوی قونصل مقیم وائنا کی طرف سے ایک چٹھی موصول ہوئی ہے جس میں یہ لکھتے ہیں۔ کہ انہیں وزیر خارجہ برطانیہ کی طرف سے ہدایات موصول ہوئی ہیں جس میں مجھے متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند نے اخبارات سے معلوم کیا ہے۔ کہ میں مارچ میں ہندوستان جانا چاہتا ہوں۔ اور گورنمنٹ ہند یہ بات واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اگر میں نے ایسا کیا۔ تو میں آزاد رہنے کی توقع نہیں کر سکتا ؛

مہاراجہ پٹیالہ مستعفی ہو گئے

معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے نریندر منڈل کی چانسلری کے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور یہ استعفیٰ منظور ہو گیا ہے

بابو سبھاش چندر بوس کی نامزدگی

نئی دہلی ۲۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ بابو راجندر پرشاد نے مسٹر سبھاش چندر بوس کو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا ممبر نامزد کیا ہے ؛

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بھائی میدھارتھی جی کا اووبکٹ لُون رنستیجہ

(لیکھک پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی لیستی شردھانند ۔ بنگلور)

॥ सत्यं सो च ब्राह्मणो ॥

انیادک سلوکوں میں جو بُدھ گرنتھوں میں بھرے پڑے ہیں۔ "سُبھ کرم انُسار" ورن ویوستھا کا پرتی پادن کرتے ہوئے سپشٹ روپ سے بتلایا گیا ہے۔ کہ جنم سے کوئی براہمن اور ابراہمن نہیں ہوتا۔ کنتو کرم سے ہی منشیہ براہمن اور کرم سے ابراہمن ہوتا ہے۔ جس میں سیہن اور دھرم وشیش روپ سے پائے جاتے ہیں۔ وہی پوتر اور وہی براہمن ہے۔ انیادک۔

اس لیکھ کو میں ہر شتی دمن آشرم سے زبانی رکھ رہا ہوں۔ اس لئے ادھک اُداہرن نہیں دے سکتا۔ دھمپد کے براہمن ورن اور ستنی پات کے وسنل ورگ آدی سے اس وشے میں سینکڑوں اُداہرن دئے جا سکتے ہیں۔ آشا ہے۔ کہ بھائی اِیشور دت جی اس دھرم میں رہ کر سارو بھومک ویدک دھرم کے سستھان میں تنتیہ کلپنت۔

تھا بہت کچھ منشیہ پرجا پرتی پارک بُدھ آدی کا گرہن کرنے کی غلطی نہ کریں گے۔ کیونکہ سب خوبیوں کا سروت ویدک دھرم ہے ۔

مذاق کا مضمون :-

بُدھ دھرم آدی کو گرہن کر کے جس کے ایشور آدی وشیک کئی سدھانت سروتھا اُپیکشت ہیں۔ وہ نہ کیول اپنے آپ کو مذاق بنائیں گے بلکہ اپنی بُزدلی کا ثبوت دیتے ہوئے آریہ سماج کے انترنگ سدھانتوں کے کاریہ کے لئے بھی جو دراصل اُن کا آدیش پرنیت ہوتا ہے۔ اور جس کے لئے بھی شردھانند دل کی سستھاپنا کی گئی تھی۔ وہ اپنے آپ کو سروتھا اُوگیہ بنا دیں گے۔ ایسی اندیک پُورن کارروائیوں اور دھمکیوں سے کوئی لابھ نہیں ہو سکتا۔ یہ بھائی ایشور دت جی کو سپشٹتیا سمجھ لینا چاہئے۔

"सहसाविदधीत न क्रियाम
अविवेकः परमापदां पदम्"

اس آگی کو ہمیں سدا سمرن رکھتے ہوئے

کاریہ کرنا چاہئے۔

شردھانند دل :-

بھائی ایشور دت شردھانند دل کے پردھان منتری رہے ہیں۔ جس کا پردھان اُدیش بنیادی ہیں آریہ سماج میں اُتپنن شتھلتا کو دُور کرنے کے لئے سندھیا، سوادھیائے۔ سنسکار، سدلیلہ اور سُتر آدیہ سے ان پانچ ویدک سنسکاروں کو آریہ دیپ جیون میں لانا پرتر کیا گیا ہے۔ اور اُدیش وبا کھیا تھا کاریہ پنتی میں تھا یوگیہ واد آدی ویدک ورن ویوستھا کے آدرشوں کا پرچار کرنا بھی سپشٹ الیکھ ہیں۔

آریہ سماج سے تیاگ پتر دے کر اور ویدک دھرم کے سستھان پر بُدھ دھرم کو گرہن کر وہ شردھانند دل کے اُدیش کو کبھی پُورا نہیں کر سکتے۔ یہ میری درڑھ سمتی ہے۔ ورن ویوستھا کو بدی وہ ناش کرنا چاہتے ہیں۔ تو ویدک ورن ویوستھا کے آدرشوں کا پرچار کرنے والے شردھانند دل کے پردھان منتری وہ کیسے رہ سکتے ہیں؟ یدی بھی بُدھ پرنت زہ دراصل سستھان میں کاریہ کے کارن شردھانند دل کی سمتی میں سمت نہ ہو سکتا تھا۔ اور دلبلتی کے ذمہ دارانہ کاریہ کو سنبھالنے میں اتنی دُوری تھی انیہ کاریہ وہ بہرنا وش اپنے آپ کو اسمرتھ پاتا تھا۔ اس لئے اس پد سے تیاگ پتر دے چکا ہوں۔ تھا پی دل سے پردھان منتری انیہی روپ سے میرا سمبندھ رہا اور بنا ہوا ہے۔ اس لئے اس بات کو دل کی اور سے سپشٹ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ پنڈت ایشور دت جی کے اس پرکار کے وچار اور ادو یک پرستاؤ کے ساتھ شردھانند دل کا کسی پرکار کا کوئی سمبندھ نہیں۔ بھائی ایشور دت جی سے اپنے اس ادو یک پُورن نشچے کو بدلنے کے لئے اور ودھ وبیان کرتے ہوئے ساتھ ہی میں آریہ سماج سے ادھک سدبیت سے نوبدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جانی بھید ذات پات کی گھور ہانی کارک ہے۔ اور وہ آریہ سماج کو وہ سروتھا ترک کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے کمیٹی بھی کوشش آشا ہے ۔ آشنا

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کو شرطیہ دُور کرنے والی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پُورا اثر دکھاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مسّوں کا درد ٹھیک۔ خون کا زائل ہونا تمام تکلیف دُور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲ محصول ۸؍ پکّی گارنٹی۔ اگر ایک سال کے اندر دوبارہ بواسیر کا دورہ ہو جائے۔ تو پوری قیمت واپس دی جائے گی۔ (نوٹ) اس اعلیٰ دوائی کی نقالی کرنے پر ۲۰۰ روپیہ انعام

منیجر کیلاش فارمیسی ڈاکخانہ چھچھوڑ ضلع فیروزپور پنجاب

اگر آپ

اپنے مطالعہ یا لائبریری کے لئے عمدہ عمدہ کتابوں کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیشہ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی کو لکھیں۔ اور اُن کی مندرجہ ذیل تازہ چھپی ہوئی کتابیں منگوائیں :-

۱۔ بھارت بھومی اور اس کے نواسی } ہندی عہ مصنفہ پنڈت جے چند جی ودیا النکار۔ اس پستک کی بھارت کے سبھی عالموں نے تعریف کی ہے۔ بھارت بھومی کا گیان دینے کے لئے اس سے اچھی دوسری پستک ہو گی

۲۔ بھارتیہ سماج شاستر } ہندی، مصنفہ پنڈت دھرم دیو ودیا واچسپتی۔ اس پستک کے پڑھنے سے بھارت واسیوں کا سر اونچا ہو جاتا ہے۔ اور اُن کے ہردے میں بھارت کے دھرم اور تہذیب کے لئے آدر پیدا ہوتا ہے

۳۔ تبت میں سوا سال } ہندی ۳ مصنفہ بُدھ دھرم کے مشہور بھکشو راہل جی۔ آپ بُدھ دھرم کے سرکردہ لیڈر ہیں۔ اور سرگزشت لکھنے میں ماہر ہیں۔ آپ کی یہ کتاب طالب علموں کے جیون میں اُتساہ بھرنے والی اور اُن کو دلیر بنانے والی ہے ۔

۴۔ امر جیون } ہندی عہ مصنفہ ڈاکٹر کنب دیو شاستری۔ یہ پستک بہت قیمتی وچاروں کا مجموعہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک بار تو پاٹھک کے اندر نئے جیون کا سنچار ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو سادھارن اوستھا سے بہت اونچا اُٹھا ہوا پاتا ہے ۔

ملنے کا پتہ

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک ۔ دہلی

نوٹ - سب طرح کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے

پنڈت گنگا پرشاد ... ورن ویوستھا جب ... ریاست ٹہری ... چیف جج ... آریہ پرتی ندھی سبھا ... پردھان سارو دیشک ... گیا ہوا تھا۔ ایک مِتر نے ہمارا دھیان ... ایشور دت میدھارتھی ودیا النکار جی ... پرکاشت گھوشنا کی اور آگرہ سے ... آریہ مِتر میں پرکاشت ... گھوشنا کر جو آریہ سماج سے تیاگ پتر اس ... کے نیچے پرکاشت ہوئی ہے۔ پڑھ کر ... آشچریہ اور کھید کا ٹھکانہ نہ رہا۔ اس لیکھ ... سے یہ بات صاف طور پر واضح ہوتی ... کہ بھائی ایشور دت جی نے یہ گھوشنا کیسی ... مستقبل میں بنا آگا پیچھا سوچے کر ... ہے۔ اس پرکار کی کرنا اندیشی اور جلد بازی ... کام بنا کسی بھی سماروجنک کاریہ کرنا کے ... انوچت ہے۔

ورن ویوستھا :-

... بھید اور ذات پات کی انیت دشا ... کو ناش کرنا اور اس کے لئے انتر جاتیہ ... انتر جاتی پنتا کو زیادہ سے زیادہ پرچلت ... کرنا آنی آوشیک ہے۔ اس بات ... کنتو ویدک "ورن ویوستھا" کا ... کرم انوسار ہے۔ نہ کہ جنم پر آشرت۔ یدی ... جی اُچھید کرنا چاہتے ہیں تو کوئی ... اُن سے سہمت نہیں ہو سکتا۔

... "ویوستھا" کو پرچلت کرنا سوراجیہ اور ... سمشا پرنالی آدی کے بنا چاہئے ... کنتو اس کے آدرش کی ... سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور ... روپ میں اسے ہانی کارک ...

بُدھ دھرم اور ورن ویوستھا :-

... ویدک دھرم کو تیاگ کر بُدھ دھرم کو ... بھائی میدھارتھی جی سے ... ہے؟ یدی بُدھ دھرم اُن کے ... ویدک دھرم کے ہی تتووں کا مظہر ... سمجھتا ہے تو آنا۔ کہ ایسے کیوں ... ؟ یدی اُن کا یہ وچار ہو۔ کہ ... ورن ویوستھا کا پرتی پادن ... ادھک اپاد ہے۔ تو بھی ... غلطی پر ہیں۔ کیونکہ دھمپد تھا ... ذات پات کا کھنڈن ... سے کیا گیا ہے۔ سُبھ کرم انوسار ... ویوستھا کا نہیں۔ بلکہ :-

न जच्चा ब्राह्मणो होति
न जच्चा होति अब्राह्मणो
कम्मणा ब्राह्मणो होति
कम्मणा होति अब्राह्मणो
यम्हि सच्चं च धम्मो

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گورُوکل مہا وِدیالیہ رائیکوٹ کا وارشک اُتسو

گورُوکل مہاوِدیالیہ رائیکوٹ کا وارشک اُتسو بڑی شان کے ساتھ سماپت ہو چکا ہے۔ اس ورش سوامی دھیرانند جی کی اپیل پر ۱۸۴۴ روپیہ دھن سنگرہ ہوا ہے۔ جو کہ جنتا کے گورُوکل کے پرتی پریم بھاو کو پرگٹ کرتا ہے۔ دس نوین چھاتروں کا ویدارمبھ سنسکار کیا گیا ہے۔ آرتھک کٹھنائیوں تھا آگامی نِشابدی جیو تسو کے کارن اس ورش باہیہ جنتا کی سنکھیا کم اُپستِھت ہوتی تھی۔ اس ورش تمام اُپدیشک سنیاسی مہاتما موجود تھے۔ جہاں سوامی ودیانند جی آچاریہ گورُوکل شلپ وِدیالیہ ٹھٹھہ کا "پارسپرک سہانُبھوتی" کے وِشے پر بھاشن آکرشک ثابت ہوا۔ وہاں سوامی کرشنانند جی بھی اپنی بھگتی کے رس کا آسوادن کروانے میں سدیو پرمانت ہوئے۔ سوامی دھیرانند جی تھا سوامی سدانند جی کے اُتم بھاشنوں کو جنتا نے بڑی ہی اُتسکتا کے ساتھ شروَن کیا۔ منتری نارائن سوامی جی پردھان آریہ ساروَدیشک سبھا کے دھرم بھاشن کے وقت پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اُن کا شانت تھا گمبھیر اُپدیش واسنوؤں میں شانتی داتمک سدھ ہوا۔ سوامی گنگا گری جی آچاریہ گورُوکل رائیکوٹ کا ہردیہ سپرشی بھاشن ہوا۔ گورُوکل کی انہاسک گھٹناؤں پر پرکاش ڈالتے ہوئے سوامی جی نے گورُوکلوں کی دستو کتا تھا ان کے آدرش جیونوں کی تتو دیکھا کی۔ اس کے اتیرکت ۶ مارچ کی رات کو سوامی دھیرانند جی کے سبھاپتِتو میں ایک کوی سمیلن ہوا۔ پنڈت پریانند جی شاستری برہمچاری پرکاش چندر تھا برہمچاری اوم پرکاش کی کوِتائیں اتی اُتم رہیں۔

۷ مارچ کو پنڈت رام سکھ جی مشر درشناچاریہ کوی نارنگ سنگھ آپ آچاریہ گورُوکل رائیکوٹ کی صدارت میں برہمچاریوں کی سنسکرت کی سبھا وِدیا ونودنی کا ادھیویشن ہوا۔ برہمچاری جگدیش چندر موہن دت تھا کیشو دیو پرتھم منتری کے سنسکرت کے ویاکھیان تھا سمواد اتی روچک تھے۔ برہمچاری پریم دت۔ برہمچاری ہیم چندر۔ برہمچاری اوم پرکاش ۱۲ تھا ہر دیو کے ویاکھیان اتی اُتم رہے۔

۸ مارچ کو برہمچاریوں کی ہندی واگ وردھنی سبھا کا منتری نارائن سوامی جی کی صدارت میں ادھیویشن ہوا۔ چھوٹے تھا بڑے برہمچاریوں کے نِبندھ تھا ویاکھیان ہوئے۔ برہمچاری پرکاش چندر تھا برہمچاری رتن پال کا ویاکھیان سروسریشٹ رہا۔ گورُوکل جنرل منتری سے مہاوِدیالیہ کے روپ میں پرِنت ہوا جا۔ سوامی جی مہاراج کو بڑا آشچریہ تھا ہرش ہوا۔

۹ مارچ کو دھنروِدیا کا پردرشن تھا لاٹھی آدی کے کھیل ہوئے۔ برہمچاری رومیش چندر کو تیر اندازی پر ماسٹر گوکل چند جی نے ایک سُنہری تمغہ پردان کیا۔ اس کے بعد شانتی پاٹھ ہو کر اُتسو کی کارروائی ختم ہو گئی۔

ضرورت

کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" ایک بہترین ذریعہ ہے۔ لہذا ہر ایک آریہ پُرش کو بوقت ضرورت اس کی خدمات سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ (مینیجر)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ عہ

جمالستان للعہ

(محصولڈاک علاوہ)

دونوں یکجائی لینے پر مع محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

سفید کُشٹ کی اکسیر جڑی

پرمہاتما ہیں اور دوں کی طرح تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ بیدی اس کے ایک ہی روز کے تین بار لگانے سے سفید کُشٹ (برص پھلبہری) کو جڑ سے آرام نہ ہو جائے تو میں دُگنا قیمت واپس دوں گا۔ جو چاہیں ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر شرط لکھا لیں۔ قیمت ۲ عہ

سری کرشن چندر کتری سرائے

ضلع گیا۔ پوسٹ نمبر ۱۵

ونیشوا نریکیُوں کے لئے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پُرانی دوکان ہی آپ ہون سامگری منگوائیں۔ نرخ ارزاں چیز اعلیٰ اور پرانے رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ بیوپاریوں کو رعایت۔ نرخ ۸ فی سیر ۱۰۔

بھگت رام پُوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

صبغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارکہ

STAR (REGD)

ڈابر دراکشارشٹ

(REGD)

جسم میں چستی پیدا کرتا بھوک بڑھاتا اور کمزوری رفع کرتا ہے

دوسرے دراکشاسو۔ دراکشارشٹوں سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس میں انگور کافی مقدار میں پڑا ہے کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ ہر سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کے استعمال سے قوائے جسمانی طاقتور و چست ہو کر چہرہ پر رونق و بشاشت آتی ہے۔ اور دل بشاش رہتا ہے۔ قیمت نصف سیر کی بوتل ۱ عہ محصولڈاک ۲ عہ

سوپن ہری

Regd

احتلام کی گولی

اس میں جوش پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ دماغ کی کمزوری۔ چہرہ اور دل کی اداسی قوت حافظہ کی کمی وغیرہ نیز احتلام کی خرابیوں کو دور کر کے اپنا اثر جلد دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک ساٹ آنے

ڈابر جنتری ۱۹۳۶ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجیے

نوٹ: ڈابر کی دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

۱۔ لاہور کے ایجنٹ۔ مینیجر پیسہ اخبار

۲۔ امرتسر کے ایجنٹ۔ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The Prakash Lahore

قیمت سالانہ للعہ ممالک غیر سے ...
ششماہی ۱۲ ... فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۲ | اتوار ۲۴ چیت سمت ۱۹۹۲ مطابق ۵ اپریل ۱۹۳۶ء دیانند آبد ۱۱۲ | SUNDAY The 5th Ap 1936 | نمبر ۱۴

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔
۲۔ ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سرو شکتیمان۔ نیائے کاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ انادی۔ انوپم۔ سرو آدھار۔ سرویشور۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتیہ۔ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔
۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔
۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداّ ادیت رہنا چاہیے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔
۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے۔ ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔
۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے۔
۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے۔
۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے۔
۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

وید امرت

یجروید — رگوید — سام وید — اتھروید

ओ३म् ब्रह्म च क्षत्रं च सम्यञ्चौ चरतः सह।
तं लोकं पुण्यं प्रज्ञेषं यत्र देवाः सहाग्निना ॥ (یجروید ادھیائے ۲۰ منتر ۲۵)

اس پوتر وید منتر کا منتر درشٹا رشی اشونت راشٹروی۔ دیوتا اگنی۔ چھند انشٹپ اور سور گاندھار ہے۔ اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ جس ملک میں براہمن اور کھشتری یا انگریزی محاورہ میں (clergy) اور (statesmen) مل کر کام کرتے ہیں۔ وہ ملک خوشحال اور فارغ البال ہوتا ہے۔ اور ہر ایک سیاح اُس ملک کے مقدس مقامات کو دیکھنے کا خواہاں ہوتا ہے۔ کوئی یوروپ جاتا ہے۔ اور کوئی امریکہ کی سیر و سیاحت پر تُلتا ہے۔ کسی کو جاپان کی سرزمین ہی اپنی طرف آنے کی دعوت دے رہی ہے لیکن "ناتھ" ایک ازلی فقیر ہے۔ اُسے امپیریئن ممالک سے کیا کام۔ وہ تو (तम्) اُس (पुण्यम्) مقدس (लोकम्) عالم یا حالت کو (प्रज्ञेषं) جاننے کے لئے بے تاب ہے۔ (यत्र) جہاں (देवाः) ودوان براہمن یا علماء (अग्निना) تیجسوی نایک سیناپتی کے (सह) باہم رفیق بن کر بود و باش رکھتے ہیں۔ اور یک جان و دو قالب بن کر بسر اوقات کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کا یقین ہے۔ کہ وہی ملک آسودہ اور فارغ البال ہوتا ہے۔ (यत्र) جہاں (ब्रह्म) گیان اور ہدایت کا ذمہ دار طبقہ جسے عرف عام میں براہمن کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ (च) اور (क्षत्रं) ملک کے اندرونی اور بیرونی ڈیفنس کا ذمہ دار طبقہ جسے لغت میں کھشتری کا نام دیا گیا ہے۔ (सम्यञ्चौ) علمی طور پر ہر دو ایک دوسرے کا قوتِ بازو ثابت ہوتے ہوئے (सह) مل کر (चरतः) وچرن کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے سکھ دکھ میں شریک ہوتے ہیں۔ جہاں ایک کا پسینہ گرتا ہے۔ وہاں دوسرا اپنا خون بہانے سے بھی انکار نہیں کرتا۔

لفظی معنی

(यत्र) جہاں (ब्रह्म) براہمن طبقہ (च) اور (क्षत्रं) کھشتری طبقہ (च) اور (सम्यञ्चौ) ہر دو متحد و مضبوط ہو کر (चरतः) وچرن کرتے ہیں۔ (तम्) اُس (लोकम्) لوک یا حالت کو (पुण्यं) پوتر مقدس (प्रज्ञेषं) جاننا چاہتا ہوں۔ (यत्र) جہاں (देवाः) ودوان لوگ (सह) ساتھ نواس کرتے ہیں۔ (अग्निना) تیجسوی سیناپتی کے ساتھ۔

Collection, Haridwar; Digitized by eGangotri

سوامی شردھانند جی کے انمول وچن

١- وشے ترشنا سے بچو!

زنے بھاووں کی اُتپتی کے کارن پراتن سنسکار اور کوسنگ ہوتے ہیں۔ پراتن سنسکار بھی دور کیے جا سکتے ہیں۔ اچھے کرم ہی بُرے کاموں کے پربھاؤ کو نشٹ کر سکتے ہیں۔ کوسنگ سے بچنے کے لیے ست سنگ کے سادھن کرنے چاہئیں۔ پراتن سنسکار تب ہی جاگرت ہوتے ہیں جب منشیوں کی واسناؤں کو شکشا دوارہ دور نہ کیا جائے۔ پراتن سنسکاروں کے بُرے پربھاؤ کو دور کرنے کا ایک مات سادھن شکشا ہی ہے۔ شکشا کی اوستھا میں منشیہ کا دماغ اور شریر خالی نہیں رہتا۔ وہ کسی نہ کسی کام میں لگا رہتا ہے۔ سب پرکار کی برائیاں اپنے آپ سے اُتپن ہوتی ہیں۔ اس لیے اپنے آپ کو بچانا ہی منشیہ کا پرم کرتویہ ہے۔ اس کے لیے ہمیں اپنے جیون کو اسی پرکار ڈھالنا چاہیے :

٢- ورشن :-

چکشو اور ورشنی کے کارن ہم بہت سے پاپوں تتھا دُشیوں میں پھنستے ہیں۔ "اوم بھدرم پشیام" (؟) نیتر پرمنتر" ایکیہ دوارہ ہمیں ورشن کو پرتکرنے کا سنکلپ کرنا چاہیے۔ کم سے کم اس پرتگیہ "آشرم" میں چھوٹی کنیا سے کر بردھ تک کے اندر ماتری شکتی کا بھاؤ رکھ کر انہیں ماتا سمجھ کر دیکھنا چاہیے۔ ویسنی نہیں ہونا چاہیے۔ چکشو کے وشیوں میں پھنسنا نہیں چاہیے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر وقت گمبھیر کھچے ہوئے چہرہ میں رہنا چاہیے۔ سدا پرسن چت رہنا چاہیے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بڑے بڑے وکتا ہنس مکھ ہی رہتے ہیں۔ ہم لوگ اپنے جیون میں "भद्रंपश्येमाक्षभिः" کے منتر کے بھاؤ کو چرتارتھ کر سکیں :

٣- سپرش :-

پُرش کو پُرش کا بُرا سپرش نہیں کرنا چاہیے۔ پرانے کشتی لڑنے والے کہتے تھے۔ کہ جب کشتی لڑ رہے ہوں۔ تب یہ بھول جایا کرو کہ سامنے کون ہے؟ کشتی کے سمے نرمی کے بھاؤ کو چھوڑ کر دوسرے ساتھی کو پرتی پکشی سمجھ کر مقابلہ کرو۔ آلسیہ اور پرماد کے کارن جو سپرش ہوتا ہے۔ وہ سپرش نہیں کرنا چاہیے۔ نرملتا میں بھی سپرش نہیں کرنا چاہیے۔ آج کل پڑھنے والے ودیارتھیوں کے اندر یہ ریتی پائی جاتی ہے۔ کہ پرسپر کی دوستی یا مترتا کو درڑھ کرنے کے لیے ایک دوسرے کے شریر کا سپرش کرتے ہوئے باتیں کرتے ہیں۔ اس سے پرتیکش ہانی نہیں دکھائی دیتی۔ پرنتو اُن کے ہردیوں میں پرماد اور آلسیہ کی دشا میں وکار پیدا ہوتے سمجھے ہیں۔ جہاں ویایام تتھا ان آوشیک دشاؤں میں ایک دوسرے کا سپرش کرنا پڑے۔ وہاں ساودھان اور نرآلسیہ ہو کر سپرش کرنا چاہیے +

٤- ایکانت سیون :-

سماج بُرے کاموں کے کرنے میں بڑی بھاری رکاوٹ ہے۔ اچھے کام کے لیے چھپ کر کرنے کا کوئی مطلب ہی نہیں۔ سادھارن بات کو سب کے یا بہتوں کے سامنے کرنے کا کوئی ڈر نہیں ہوتا۔ ایکانت سیون کسی وشیش بات کے لیے ہی کیا جاتا ہے :

پرماتما ہم کو دھرم کا مخول اڑانے سے بچائے۔ دیکھا جاتا ہے کہ نویووک ودیارتھی اپنی اپنی ٹولیوں میں ایکانت پا کر وشیوں کی سنگت میں پڑ جاتے ہیں۔ جو دھرم پر مخول کرتے ہیں۔ وہ دھیرے دھیرے ایکانت بھاشن وشیہ بھوگ کی کتھاؤں پر دوت ہو جاتے ہیں۔ نو یووکوں یا ودیارتھیوں کے ایکانت بھاشن کا پرینام وشیہ کتھا ہوتی ہے۔ پرکاش میں جتنی باتیں کی جاتی ہیں۔ وہ سب جیون پوشک ہوتی ہیں۔ سماج سے چھپ کر جو باتیں کی جاتی ہیں۔ وہ جیون کا ناش کرتی ہیں۔ جو تم بولو گے۔ اور جیسا تم مخول کرو گے۔ ویسا ہی تمہارا جیون ہوگا۔ اور ویسے ہی تم کام کرو گے :

(سنگرہ کرتا :- لبھو رام نیر۔ آنند آشرم۔ لدھیانہ)

دیانند دلت اُدھار منڈل کا انتخاب :- ہوشیارپور۔ ٢٤ مارچ۔ مندرجہ ذیل اصحاب دیانند دلت اُدھار منڈل کے عہدیدار چُنے گئے ہیں :-

پریذیڈنٹ لالہ رام داس پرنسپل ڈی۔اے۔وی کالج ہوشیارپور + وائس پریذیڈنٹ لالہ ملکھی رام ایڈووکیٹ و ماسٹر رام نرائن بی۔اے + سکرٹری لالہ رام نرائن والیتی پرنسپل ڈی۔اے۔وی کالج ہوشیارپور۔ اور جائنٹ سکرٹری لالہ گردھاری لال ایم۔اے :

"دیانند مٹھ" کے متعلق میرا وچار

اخبار پرکاش مطبوعہ ٨ مارچ میں مہاشہ کرشن جی نے "دیانند مٹھ" کے جو وچار پرکٹ کیے ہیں۔ وہ واقعی قابلِ تعریف ہیں۔ اس وقت آریہ سماج کی سب سے بڑی ضرورت سنیاسی مہاتماؤں کے پرچار کی ہے۔ سوامی سوتنترانند جی اس شعبہ کا پربندھ جتنی جلدی ہو سکے۔ آرمبھ کر دیں۔ پرمیشور ان کو اس کاریہ میں سہایتا دیں گے۔ اور یدی سوامی جی یہ چاہتے ہیں کہ گروکل کانگڑی کے طرز پر سادھو آشرم جاری کریں۔ تو بہت کم خرچ پر سینکڑوں کی تعداد میں سادھوؤں کو آریہ سماج کے پرچار کے لیے تیار کیا جا سکتا ہے۔ ستھان کے لحاظ سے یہ مٹھ امرتسر میں قائم ہونا چاہیے۔ گرودت بھون لاہور شہر میں گنجان آبادی میں واقع ہونے کے باعث سنیاسیوں کے لیے موزوں جگہ نہیں ہے۔ امرتسر شہر کے باہر لارنس روڈ پر ریلوے سٹیشن کے نزدیک "دیانند نگر" حال ہی میں بسایا گیا ہے۔ جہاں پر غالباً آریوں کی ہی کوٹھیاں بنی ہیں۔ لالہ سیتانند جی نے وہاں ایک کنواں بنوایا ہے۔ جس کا جل بہت ہی ٹھنڈا اور میٹھا ہے۔ یہ ہی امرتسر کا مشہور رام باغ ہے۔ اسی دیانند نگر میں یا اس کے آس پاس بہت سی جگہ خالی پڑی ہے۔ اس لیے یدی اس جگہ پر "دیانند مٹھ" قائم کیا جائے۔ تو بہت مناسب ہوگا :

(جگت رام سپروائزر کارپوریشن رنگون)

دُنیا میں ہلچل مچا دینے والی کتاب
آسامی بنگالی طلسمی راز یا خزینۂ کرامات

آسام — بنگال — نیپال — بھوٹان

عجیب و غریب کتاب ناگری میں بڑی آب و تاب سے نکل چکی ہے اور اردو میں اسی ماہ شائع ہو جائے گی۔ خریداروں کے دھڑا دھڑ آرڈر آ رہے ہیں۔ آپ بھی فوراً آرڈر بھیج کر نام درج کرا لیں۔ یہ معمولی کتاب نہیں ہے۔ اس میں آسام۔ بنگال۔ نیپال۔ بھوٹان وغیرہ ملکوں کے خوفناک جنگلوں پہاڑوں میں سادھو مہاتماؤں سے حاصل کردہ ایسے ایسے معجزات حیرت انگیز نسخہ جات ہیں۔ جن کی حیرت انگیز تاثیر سے ایک بار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کامروپ (آسام) ڈھاکہ۔ بنگال اور نیپال کی ترائی میں جادو اور روشنی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو مصنف سے ہمراہ گزرے۔ جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں بلکہ حیرت میں پڑ جانا ہوگا۔ اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائے گی۔ بالکل کھول کر رکھ دیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اس کاپی کی بھی نقل کر دی گئی ہے۔ جس کو ایک پورے سدھ مہاتما بھول سے جنگل میں چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کا مطلب حل کرنے کے لیے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے روح رواں دسوں زبانوں کے فاضل قابلِ تعظیم بزرگ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ یہ کتاب نہیں بلکہ بھارت کے قابلِ تعظیم پوجیہ مہاتماؤں کی حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہے۔ ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی نامردوں کو مرد بے اولادوں کو با اولاد اور بیماروں کو تندرستی بخشنے والی ایک عجیب لاثانی کتاب ہے۔ سینکڑوں بانجھ مرد عورتوں کے گھر کتاب ہذا کے عجائبات سے اولاد کے چراغ سے روشن ہو رہے ہیں۔ ہذا کا ہر ایک چٹکلہ جواہرات سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں۔ کہ ایسی کتاب آج تک آپ کی نظر سے نہ گزری ہوگی۔ اس پر بھی اگر آپ کو پسند نہ ہو۔ تو تین روز دیکھ کر واپس کر کے قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر سچائی کی اور گارنٹی کیا ہو سکتی ہے؟ اس کتاب کے ذریعہ آپ ہزاروں مرنے والے انسانوں حیوانوں کو بچا کر دولت اور عزت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس کے پاس یہ کتاب ہوگی سمجھ لیں کہ دس بیس کوس کے اردگرد ہر ایک کی زبان پر اس کا نام ہوگا۔ قیمت اردو للعہ ناگری ایڈیشن دو روپے محصول ڈاک ۱۲ ار خوبصورت جلد بندھی ہوئی کے ۱۲ ار زائد ہوں گے۔ تقریباً ۴۰۰ صفحات ہیں۔ جو اسی ماہ خریدیں گے۔ ان کو چوتھائی قیمت کی رعایت ملے گی۔ یعنی ۳ روپے لیے جائیں گے۔ مجلد کے ۱۲/۳ روپے۔ اور جو بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ کر دیں گے۔ ان کو ۱۲ ار محصول ڈاک بھی معاف ہوگا۔ یکم مئی تک رعایت کے لیے لکھنے کی تکلیف نہ اٹھائیں :

مینیجر انڈین سٹورز (۵) جنرل مرچنٹ اینڈ بینکرس شیلانگ (آسام)

The Manager Indian Stores (5) General merchant & Bankers Shillong (Assam)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

ضلع فیروزپور میں لازمی تعلیم :-

فیروزپور - مقامی ڈسٹرکٹ بورڈ نے کل اپنی سپیشل میٹنگ میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ ضلع کے تین شہروں اور متعدد دیہات میں لازمی تعلیم رائج کی جائے۔ شہر یہ ہیں - فیروزپور - فاضلکا اور موگہ - اور دیہات یہ ہیں مکھو - سیہنہ - تلونڈی - رسول پور - کھیڑا - بدھ سنگھ والا - بڈھو ہیرا سنگھ - جیٹھو والا اور بھیم شاہ شامل ہیں :-

ڈی ویلرا کی بینائی زائل ہونے کا خطرہ :-

کمیونیج - ۲۹ مارچ - پریزیڈنٹ ڈی - ویلرا کی آنکھوں کا اپریشن ۲۶ مارچ کو کیا گیا تھا۔ اُن کو موتیا بند کی شکایت ہے - اور اندیشہ ظاہر کیا جاتا ہے - کہ موتیا بند اس قدر بڑھ چلا ہے - کہ کہیں اُن کی بینائی ہی زائل نہ ہو جائے ۱۹۱۸ سے اُنہیں یہ بیماری لاحق ہے - اور لنڈن کے کئی ماہر ڈاکٹروں کی رائے سے ہی اُنہوں نے موجودہ ڈاکٹر سے اپریشن کرانا ہے

پنجاب میں ساہوکاروں کی تنظیم :-

لاہور یکم اپریل - پنجاب کے غیر زراعت پیشہ طبقوں کی تنظیم کے لئے زبردست پروگرام پر عمل کیا جانیوالا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ اس سلسلہ میں ڈیڑھ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے - اُمید کی جاتی ہے کہ کل ۵ لاکھ روپیہ جمع کیا جائے گا :-

میرٹھ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ :-

میرٹھ - ۳۰ مارچ - محرم کے دوران میں امن قایم رکھنے کے لئے جائنٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ایک حکم جاری کیا ہے - جس کی رو سے ۲۹ مارچ سے میونسپل اور چھاؤنی کی حدود میں لاٹھیاں وغیرہ لے کر چلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے :-

نماز پڑھتے ہوئے گولی مار دی گئی :-

راولپنڈی - ۳۰ مارچ - چارسدہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مشہور سرخ پوش لیڈر خان میر سلیم خان سابق اسیر فرنگ کو اُس کے سگے بھتیجے جعفر خان نے زمین کے کسی جھگڑے کے سبب بندوق کی گولی سے ہلاک کر دیا۔ خان میر سلیم خان ایک نہایت خوش خلق اور ہر دلعزیز سرخ پوش لیڈر تھے۔ وہ مسجد میں شام کی نماز پڑھ رہے تھے - اور اس وقت جبکہ وہ سجدے میں تھے۔ جعفر خان نے پیچھے سے اُن کی پشت پر بندوق سے گولی چلا دی۔ جو کہ جگر سے پار ہو گئی۔ مبینہ قاتل اپنے بہنوئی کے پاس مہمندوں کے قبائلی علاقہ میں بھاگ گیا ہے

سر سکندر کی وائسرائے سے ملاقات :-

نئی دہلی - ۲۹ مارچ - آج بعد دوپہر سر سکندر حیات خاں ...

سارودیشک سبھا کا سالانہ اجلاس

آریہ پرتی ندھی سارودیشک سبھا کا سالانہ اجلاس بمقام ملبہ دان نغبوس" دہلی میں ۳۱ مارچ کو ہوا - ۶۲ ممبران حاضر تھے - پنجاب - یو - پی - راجپوتانہ وسی - پی کے سبھا سد بھاری تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ سارودیشک سبھا کے کاموں سے آریہ پرشوں کی دلچسپی دن بدن بڑھ رہی ہے - اسی لئے اس کے سالانہ اجلاسوں میں حاضری پہلے سے زیادہ ہوتی ہے - لیکن مجھے بطور ایک پنجابی ندامت کے ساتھ اس بات کا اقبال کرنا پڑتا ہے کہ اس بار پنجاب سبھا کے اندرونی جھگڑوں کو سارودیشک سبھا میں لے جانے کی کوشش کی گئی - جن بھائیوں کا اس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب پر قبضہ ہے - اُن کی یہ کوشش تھی - کہ پنجاب کے وہ آریہ جن سے اُنہیں اختلاف ہے - سارودیشک سبھا میں نہ رہ سکیں - اور نہ کام یا سکیں - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے اس بار پنڈت چموپتی جی کو سارودیشک سبھا میں پرتی ندھی بنا کر نہیں بھیجا گیا - لیکن ایک آریہ سماج نے جو اُن کا سارودیشک سبھا میں ہونا سبھا کے ہت کے لئے آوشیک سمجھتے ہیں - ۱۰۰ - ۵ روپیہ ادا کر دیا - جس سے وہ سبھا کے لائف ممبر بن گئے - اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ووٹ سے ہٹائے جانے کے لئے آزاد ہو گئے - پردھان رام دیو اور ان کے ہم خیال دوسرے پنجابی ممبروں کی یہ کوشش تھی - کہ سوامی سوتنترانند جی سارودیشک سبھا کے اُپ پردھان بنائے جائیں۔ چنانچہ جس وقت اُن کا نام اُپ پردھان کے لئے پیش کیا گیا - تو اُنہوں نے مقابلہ پر چار پانچ اور نام پیش کر دئیے - لیکن اس سے کچھ نہ بنا - ووٹ لینے پر شری نارائن سوامی جی - سوامی سوتنترانند جی - سوامی سرودانند جی اور سوامی برہمانند جی اُپ پردھان چُنے گئے - اس کے بعد شری نارائن سوامی جی کا نام پردھان پد کے لئے پیش کیا گیا - اس کی بھی مخالفت کی گئی - اور کئی ڈھنگوں سے کی گئی - لیکن سبھا شری نارائن سوامی جی کی خدمات سے محروم ہونے کو تیار نہ تھی - چنانچہ وہ آخر کار سرو سمتی سے سبھا کے پردھان چُنے گئے - اس کے بعد سوامی سوتنترانند جی کا نام اُپ پردھان پد کے لئے پیش کیا گیا - ان کے مقابلہ پر بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم - ایل - اے - اور پنڈت گنگا پرشاد جی ایم - اے جو ڈلشل ممبر ریاست ٹہری کے نام پیش کئے گئے - سبھا نے تینوں نام سویکار کر لئے - منتری پد پر بھی جھگڑا ہوا - مہاشہ دیش بندھو جی کے جو پر دھان شدھی ممبر تھے اگر سبھا منتری کی بیماری کے دنوں میں سبھا کے منتری کا کام بڑی کامیابی سے سرانجام دے چکے تھے - مقابلہ پر پنڈت اندر کا نام پیش کیا گیا - لیکن پنڈت اندر ہوا کا رُخ اپنے خلاف دیکھ کر دست بردار ہو گئے - اور مہاشہ دیش بندھو جی سرو سمتی سے سبھا کے منتری نیت ہوئے - اس کے بعد کوشش کی گئی - کہ پنڈت چموپتی جی کسی طرح انترنگ سبھا میں نہ آنے پائیں - چنانچہ دیانند سیوا سدن کے ممبر پنڈت بدھ دیو نے دیانند سیوا سدن کے ممبر پنڈت چموپتی جی کی مخالفت میں تقریر کی - لیکن سبھا یہ سُننے کو تیار نہ تھی - کہ پنڈت چموپتی جی انترنگ سبھا میں نہ آئیں - اس لئے وہ بھی انترنگ سبھا کے ممبر چُنے گئے - آخری بڑھ کر تعجب کی ذات یہ ہوا - پردھان رامدیو جی نے کہا - کہ پنجاب سبھا کو جو تین نشستیں انترنگ سبھا میں دی جاتی ہیں - اُن کے لئے میں پنڈت اندر اور پنڈت گیان چند کا نام پیش کرتا ہوں - میں چونکہ اس سال سبھا کا اُپ پردھان نہیں ہوا - اس لئے اگر آپ چاہیں تو مجھے بھی چُن سکتے ہیں - دوسرے پرانتوں کے آریہ پرشوں کو اُس وقت معلوم ہوا - کہ پنجاب پرتی ندھی سبھا کے اندرونی جھگڑے کیا گل کھلا رہے ہیں - اور پنجاب سبھا کے ادھیکاریوں کی طرف سے بیلکسا درپر ایوٹ طور پر یہ دھمکی دی گئی - کہ اگر مہاشہ کرشن کو پنجاب سبھا کی طرف سے انترنگ سبھا میں لیا گیا - تو ہم سب واپس چلے جائیں گے - ایک طرف یہ دھمکی تھی اور دوسری طرف یہ مشکل تھی کہ دوسرے پرانتوں کے پرتی ندھی کسی وجہ سے میرا انترنگ سبھا میں ہونا آوشیک سمجھتے تھے - اس لئے مشکل کا حل یہ نکالا گیا - کہ مجھے پنجاب کی طرف سے نہیں - بلکہ سارو سبھا کی طرف سے انترنگ سبھا کا سبھاسد چُنا گیا - سی - پی نے ایک پرتی ندھی کو اس کے لئے باہر کرنا پڑا - اس طرح یہ انتخاب ختم ہوا -

مجھے افسوس ہے - کہ پردھان رام دیو جی اور اُن کے ساتھیوں کی کوئی خواہش پوری نہ ہو سکی - لیکن اس سے زیادہ افسوس کا ہے - کہ پنجاب کے جھگڑے دوسرے پرانتوں کے سامنے آ گئے - اور اُنہیں لیسنت بُری رائے قائم کرنے کا موقعہ دوسروں کو ایک کا آپ نے ہی دیا ہے - جب کہ خود ہی ایک دوسرے سے ... ہوں - میں تو اس بات کے لئے نادم ہوں میں سمجھتا ہوں - کہ اس میں میرا کوئی دوش دوسرے بھائی اپنے کئے پر نادم ہیں یا ہو جائیں - جہاں مجھے اس بات کا افسوس کہ پنجاب کے اندرونی جھگڑے دوسرے پرانتوں کے سامنے آ گئے - وہاں مجھے اس بات کی خوشی ہے - کہ دوسرے پرانتوں کے پرتی ندھیوں نے سارودیشک سبھا کو ان سے پربھاوت ہونے نہ دیا - اور اُنہوں نے وہی کیا جس میں وہ اس سبھا کا ہت سمجھتے تھے - سبھا اس پر کاربند رہا :-

۱ - پردھان شری نارائن سوامی جی
۲ - اُپ پردھان شری سوامی سوتنترانند جی - پنڈت گنگا پرشاد جی ایم - اے - بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم - ایل - اے
۳ - منتری مہاشہ دیش بندھو جی پردھان آریہ سماج دہلی چاوڑی بازار و ڈائرکٹر ... دہلی :-
۴ - کوشادھیکش - لالہ نارائن دت جی ... دہلی
۵ - پستکادھیکش - لالہ گیان چند ٹھیکیدار دہلی :-

اس کے بعد سبھا کا بجٹ پیش ہوا - چونکہ اس میں کوئی وشیش بات نہ تھی - اس لئے وہ جلدی پاس ہو گیا :-

(کرشن)

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کے بارہ میں سری پی - ولیکر کی رائے

میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا۔ تمام دوائیاں اعلے پیمانہ پر آیورویدک طریقوں پر بنائی جاتی ہیں۔ دوائیوں کو دن بدن ہندوستان کے صوبہ ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے باہر مقبولیت حاصل ہو رہی ہے :-

ادھیکش جوگیش چندر گھوش ایم اے
شاستری سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

بنگال گورنمنٹ کے قائمقام ریونیو ممبر

کلکتہ - معلوم ہوا ہے - کہ گورنر مسٹر ایس - این ملک سنرپی - این رینتر ریونیو ممبر گورنمنٹ بنگال کو جب وہ بنگال کونسل کے موجودہ سیشن کے بعد رخصت پر جائیں گے - قائمقام ریونیو ممبر مقرر کر دیں گے ؛

بغیر ٹکٹ سفر کرنیوالوں کے خلاف کارروائی

نئی دہلی - ریلوے کی سنٹرل ایڈوائزری کونسل کی میٹنگ منعقد ہوئی - جس میں بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کے متعلق گورنمنٹ کی تجویز کو منظور کیا گیا - کونسل نے گورنمنٹ کی تجویز سے ایک بات میں اختلاف کیا ہے - وہ یہ کہ جرم کا ثبوت بہم پہنچانے کا بوجھ استغاثہ پر ڈالا جائے - ملزم پر نہیں ؛

نریند رمنڈل سے متعدد والیان ریاست مستعفی :-

نئی دہلی - نریند رمنڈل میں مہاراجہ پٹیالہ کے استعفے کے بعد صورت حالات اور بھی نازک ہو گئی ہے - معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ دھول پور - مہاراجہ پنا - مہاراجہ جھالاوار اور مہاراجہ دیواس (جونیئر) بھی مستعفی ہو گئے ہیں ؛

روس اور فرانس میں معاہدہ :-

پیرس (۳) - ایم فلانڈین اور ایم لٹونوف نے فرانس اور روس کے مابین معاہدہ پر دستخط کر دئے ہیں - اور اس معاہدہ پر عمل درآمد بھی شروع ہو گیا ہے ؛

آل انڈیا اینٹی کانسٹی ٹیوشن کانفرنس :-

بمبئی - آل انڈیا اینٹی کانسٹی ٹیوشن کانفرنس ۱۰ اپریل کو لکھنؤ میں منعقد ہو گی - تجویز کی گئی ہے - کہ کانفرنس میں اُن سرکردہ کانگریسی اصحاب کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے گی - جن کے خیالات دوسری کانفرنس سے مختلف ہیں - تاکہ وہ بھی اپنے خیالات کانفرنس میں پیش کر سکیں ؛

سکھ ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس ملتوی

امرتسر - گوسعدہ کمیٹی سری پنجہ صاحب اور گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی طرف سے ۱۱ - ۱۲ - اور ۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء کو سکھ ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس (جو ایسٹر کے ایام میں ہونا قرار پایا تھا) ایجوکیشنل کمیٹی چیف خالصہ دیوان نے اپنی آج کی میٹنگ میں اس تجویز کو منظور کر لیا ہے ؛

پٹیالہ کا نیا فنانس منسٹر

پٹیالہ - موجودہ فنانس منسٹر مسٹر فریڈرک گونٹلیٹ ۱۰ اپریل کو ریٹائر ہو رہے ہیں - انکی جگہ مسٹر الیس (سابق ڈپٹی اکونٹنٹ جنرل انڈیا) کی تقرری ہوئی ہے - نئے فنانس منسٹر ایکماہ تک اپنے عہدہ کا چارج لینگے - اپریل کے پہلے ہفتہ میں لاہور سے داخل ہو جائیں گے

ریزرو فوجی افسروں کے نام گورنمنٹ کا سرکلر

بمبئی - "بمبئی سینٹینل" کو معلوم ہوا ہے - کہ ہندوستان اور دیگر برطانوی ممالک کے آرمی ریزرو افسروں سے جنھوں نے گزشتہ جنگ عظیم میں حصہ لیا تھا - ایک سرکلر کے ذریعہ دریافت کیا گیا ہے - کہ کیا جنگ شروع ہو جانے کی صورت میں وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر نزدیک ترین ملٹری سٹیشن پر حاضر ہو سکیں گے ؛

احراری لیڈر کو گاڑی سے گرانے کی کوشش :-

قادیان - ۳۰ مارچ معلوم ہوا ہے - کہ مولانا عنایت اللہ امیر مجلس احرار اسلام قادیان رات کے وقت چلتی گاڑی میں سو رہے تھے - کہ دو اشخاص نے آپ کو اٹھا کر باہر گرانے کی کوشش کی - ایک سکھ مسافر نے اپنی جان خطرہ میں ڈال کر آپ کو بچایا ؛

ہریجنوں کو انتظام کرنے سے روک دیا :-

بھٹنڈہ - ۳۰ مارچ - بھٹنڈہ کے نزدیک ایک گاؤں مانسر کھاتہ میں ۲۶ مارچ کو ایک میلہ ہوا - جس کے انتظام کے لئے مقامی راما منڈل و مہابیر دل کے کارکنان گئے ہوئے تھے - راما منڈل کے دو والنٹیئر موچی تھے مہابیر دل والوں نے انہیں انتظام میں حصہ لینے سے روک دیا - تاکہ مندر بھرشٹ نہ ہو جائے ؛

لکھنؤ کانگرس کا پروگرام :-

لکھنؤ - ۳۱ مارچ - کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبر اور صدر منتخب پنڈت جواہر لال نہرو ۶ اپریل کی شام کو یہاں پہنچ رہے ہیں - اُن کے شاہانِ شان استقبال کے لئے وسیع پیمانہ پر انتظامات کئے جا رہے ہیں - اسی روز شام کو پریذیڈنٹ کا جلوس نکالا جائے گا - ۹ اپریل کو ایک بجے بعد از دوپہر سبجیکٹس کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہو گی - جو ۱۰ اور ۱۱ کو بھی ہوتی رہے گی - ۱۲ اپریل کو کھلا اجلاس ہو گا ؛

بڑودہ کے مختلف اضلاع میں نوٹس :-

بڑودہ - ۳۱ مارچ - بڑودہ - نواسر - مہاسن اور اوکھا منڈل کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں نے نوٹس جاری کئے ہیں - جن میں لوگوں پر اس بات کا زور دیا گیا ہے - کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں امن اور انتظام قائم رہنے کے متعلق مقررہ شرائط پر عمل درآمد کریں ؛

سکھ پرچارک کانفرنس میں شامل ہونگے :-

امرتسر - ۳۱ مارچ - سکھ پرچارنی کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کو پنڈت کرشن کانت مالویہ پریذیڈنٹ آل انڈیا کیطرف سے چٹھی موصول ہوئی ہے - جس میں کہا گیا ہے کہ اگر وہ لکھنؤ کانگرس میں شامل نہ ہو سکے - تو امرتسر میں ہونیوالی سکھ پرچارک کانفرنس میں ضرور شامل ہونگے

کالی ماتا پر زبان چڑھا دی :-

احمد آباد کے کالی مندر میں ایک شردھالو بھگت نے کالی ماتا کے درشن کرنے کے لئے بطور قربانی اپنی زبان خود کاٹ کر چڑھا دی - اب بھگت مذکور ہسپتال میں زیر صحت ہے ؛

اوٹاوہ پیکٹ کی منسوخی :-

نئی دہلی - ۳۰ مارچ - آج اسمبلی میں اوٹاوہ پیکٹ پر بحث ختم ہو گئی - اور مسٹر جناح کی ترمیم کہ اوٹاوہ پیکٹ کا فوراً خاتمہ کر دیا جائے - اور اُس کی بجائے تمام غیر ممالک سے جن میں انگلینڈ بھی شامل ہو - تجارتی معاہدے کرنے کے امکانات پر غور کیا جائے - ۶۵ کے مقابلہ میں ۷۰ ووٹوں سے پاس ہو گئی - مخالف بنچوں نے رائے شماری کے نتیجہ کا اعلان ہونے پر "اوٹاوہ پیکٹ مُردہ باد" کے نعرے لگائے - اپوزیشن میں سے مسٹر فضل حق - مسٹر جسٹ بھائی لال جی اور ایک یورپی ممبر غیر حاضر تھے - نیشنلسٹ پارٹی کے مسٹر اکھل چندر دت نے بھی ووٹنگ میں حصہ نہ لیا - کیونکہ ڈاکٹر ممبر سر این - این - سرکار کو اپنے بھائی کی شدید علالت کے باعث کلکتہ جانا تھا - لیکن وہ ووٹ دئے بغیر جانے کو تیار نہ تھے - اس پر نیشنلسٹ پارٹی نے یہ انتظام کیا کہ مسٹر دت ووٹ نہ دیں گے - ان کو کلکتہ جانے کی سہولیت بہم پہنچائی ؛

ڈاکٹر ٹیگور میرٹھ میں :-

میرٹھ - ۳۰ مارچ - کل شام کو ڈاکٹر ٹیگور یہاں پہنچے - اور نواب جمشید کے پاس ٹھہرے - آپ کے اعزاز میں ایک پارٹی دی گئی جس میں سرکردہ شہری اور افسر شامل ہوئے - ٹاؤن ہال میں میونسپل ڈسٹرکٹ بورڈ اور کانگرس کی طرف سے اُن کو ایڈریس پیش کیا گیا ؛

پٹنہ یونیورسٹی کا آئندہ چانسلر :-

پٹنہ - ۲۹ مارچ - معلوم ہوا ہے - کہ مسٹر سچدانند سنہا سابق فنانس ممبر گورنمنٹ بہار و اڑیسہ نے مسٹر جسٹس خواجہ محمد نور کی جگہ پٹنہ یونیورسٹی کی وائس چانسلری کے متعلق گورنمنٹ کی پیشکش کو منظور کر لیا ہے - مسٹر محمد نور ۲۲ اگست کو اس عہدہ سے سبکدوش ہوں گے ؛

ڈاکٹر امبیدکر کی ناکامی :-

بمبئی - مسٹر حسین علی - رحمت علی لیجسلیٹو کونسل کے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں - آپ نے ڈاکٹر امبیدکر اور راؤ بہادر این - وی - ج لال کو شکست دی ہے - گورنمنٹ ممبروں نے راؤ بہادر کے حق میں ووٹ دئے ؛

۱۸ استعفے واپس لے لئے گئے :-

کلکتہ - امرت بازار پتریکا لکھتا ہے - کہ حاجی محمد اکبر کے مکان پر مسلمانوں کی نمائندہ میٹنگ ہوئی - جس میں فیصلہ کیا گیا - کہ کارپوریشن کے مسلم ممبر اپنے استعفے واپس لے لیں - اس ریزولیوشن پر عمل کرتے ہوئے ۱۸ مسلم کونسلروں نے استعفے واپس لے لئے ؛

سیالکوٹ میں جین دھرم کے عالموں کا اجتماع :-

سیالکوٹ کی جین برادری نے شری سوامی لال چند جی مہاراج کی زائد از ساٹھ سالہ دیکشا کی خوشی میں اُن کی ڈائمنڈ جوبلی مہوتسو منانے کا فیصلہ کیا ہے - اس موقعہ پر جین دھرم کے بڑے بڑے ودوان سیالکوٹ تشریف لا رہے ہیں - باہر سے آنے والے اصحاب کی رہائش اور خوراک کا انتظام جین برادری کی طرف سے ہو گا ؛

سول سروس میں تقرر کے لئے نامزدگیاں :-

لاہور - پنجاب سول سروس (جوڈیشل برانچ) میں تقرریوں کے لئے جو امتحان ۴ - اور ۹ دسمبر کو ہوا تھا - اس کے نتیجہ کے طور پر گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل اُمیدواروں کو نامزدگی کے لئے منتخب کیا ہے - بشرطیکہ وہ ڈگری امتحان پاس کر لیں :-

میسرز گوپال داس - پریم ناتھ ٹھکرال - چندر گپت شوری - گردھر کرشن دھینگرا - رادھا کشن پوری - بنواری لال - گورنجن سنگھ مانا نوال - جسمیر سنگھ بدھ - گورچرن سنگھ سندل - نصیر احمد - بشیر احمد مرزا - حمید اللہ (محمود) ترمذی - طفیل احمد - محمد سلیم اور بسنت لال ملہوترہ ؛

شاہ ابی سینیا کی لڑکی کا تار :-

لندن - ۳۰ مارچ - لارڈ سیسل ہاؤس آف لارڈز میں دریافت کریں گے - کہ کیا گورنمنٹ کی توجہ شاہ ابی سینیا کی لڑکی کے تار کی طرف دلائی گئی ہے - جس میں اُس نے بیان کیا ہے - کہ گیس کے حملوں سے ابی سینیا کے دیہاتوں پر کیا آفت آ رہی ہے ؛

اکسفورڈ یونیورسٹی کے طلباء کی بھوک ہڑتال :-

لندن (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے - کہ اکسفورڈ یونیورسٹی سمر ول کالج کے طلباء نے اس بناء پر ایک رات میس میں کھانا کھانے سے انکار کر دیا - کیونکہ ہوسٹل میں بازار کی نسبت کھانے کی شرح بہت زیادہ تھی ؛

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

پرکاش لاہور

۲۴ - چیت سمت ۱۹۹۲

لکھنؤ کانگرس پر "ویدک پرچار"

جب سے انڈین نیشنل کانگرس نے جنم لیا ہے۔ تب سے ہر سال اس کے سالانہ اجلاس بھارت ورش کے کسی نہ کسی بڑے شہر میں ہو رہے ہیں۔ گو ابتدا میں دیش کے اندر کانگرس کا وہ زور نہ تھا جو کہ مہاتما گاندھی کی کانگرس میں سرگرم شمولیت کے بعد ہو گیا ہے۔ لیکن یہ ایک امر واقعہ ہے۔ کہ بھارت ورش کا تعلیم یافتہ طبقہ شروع سے ہی اسے خاص قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتا آیا ہے۔ اور ہر سال زیادہ تعداد میں اس کے سالانہ اجلاسوں میں شامل ہوتا رہا ہے۔ مہاتما گاندھی کی سرگرمیوں نے سنہ ۱۹۱۹ سے کانگرس کی شان کو وہ چار چاند لگائے ہیں۔ کہ اب اسے نہ صرف تعلیم یافتہ طبقہ ہی اپنے دیش کی نمائندہ جماعت سمجھتا ہے۔ بلکہ سادھارن جنتا بھی یہ محسوس کرنے لگ گئی ہے۔ کہ اگر بھارت ورش کا کبھی سیاسی اُدّھار ہوگا۔ تو وہ صرف کانگرس کی ہی سرگرمیوں کی بدولت ہوگا۔ جہاں پہلے کانگرس کے سالانہ اجلاسوں میں صرف سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ شامل ہوتے تھے۔ اب حالت یہ ہے کہ لوگ لاکھوں کی تعداد میں شامل ہوتے ہیں۔ اور نہایت شکتی ان جملہ پرستاؤں کو عملی جامہ پہنانے کا ہر سال تہیہ کرتے ہیں۔ جو کہ کانگرس میں پاس ہوتے ہیں۔ ابتدا میں جہاں کانگرس کا رسوخ بڑے بڑے شہروں میں ہی ہوا تھا۔ وہاں اب یہ حالت ہے۔ کہ بھارت ورش کا مشکل سے ہی کوئی ایسا گاؤں ہوگا۔ جہاں کانگرس کا نام عزت سے نہ لیا جاتا ہوگا۔ گویا دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ بھارت ورش میں اگر کوئی ایک مانیہ راج نیتک سنستھا ہے۔ تو وہ صرف کانگرس ہی ہے۔ جو کہ اس میں ہر سال اعلےٰ پایہ کے وچارشیل پرشوں سے لے کر نردھن دیہاتیوں تک شامل ہو کر اپنے دیش کی بھلائی پر وچار کرتے ہیں *

صرف بھارت ورش میں ہی کانگرس کا رسوخ نہیں بڑھا ہے۔ بلکہ جب سے کانگرس نے سوتنترتا کی دیوی کو اپنایا ہے۔ اور اس کی پراپتی کے لئے ہر ایک قسم کی قربانی کی ہے۔ تب سے دیش کے لوگوں کی آنکھیں بھی اسی کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ اور ودیش کے جملہ ذمہ دار اخبارات اس کے فیصلہ جات کو نمایاں طور پر شائع کر کے اس کے حلقہ اثر دلعزیزی کو وسیع بناتے ہیں۔ خود کانگرس کے ورتمان نیتا بھی اسی تگ و دو میں مصروف رہتے ہیں۔ کہ جتنی جلدی ممکن ہو اس کا دائرہ عمل سادھارن جنتا تک وسترت ہو جائے۔ چرخہ کا پرچار۔ گرام سدھار اور کھادی کی تحریکیں اسی جذبہ سے پریرت ہو کر جاری کی گئی ہیں۔ اور اس کا یہ پرنام نکل رہا ہے۔ کہ ملک کے طول و عرض میں کانگرس کمیٹیوں کا ایک جال سا بچھ گیا ہے۔ اور وہ سمے جلد آنے والا ہے۔ جبکہ ایک بھی گاؤں ایسا نہیں رہے گا۔ جہاں کہ کانگرس کے کام کو گورو کی درشٹی سے نہ دیکھا جاتا ہوگا۔ ایسی حالت میں ناممکن ہے۔ کہ کوئی سمپردایہ جس نے زندہ رہنا ہے۔ اس شکتی شالی راج نیتک سنستھا سے انہ بحث ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھانے کی سعی نہ کرے *

آریہ سماج جس نے اپنے جنم دن سے یہ پاک بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔ کہ وہ سنسار کے اندر ویدک دھرم کو سربتر جیوت کر کے دم لے گا۔ یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ وہ کانگرس جیسی طاقتور جماعت کو اپنے مفید بنانے کا یتن نہ کرے۔ جہاں کہ کانگرس بھارت ورش کو سوراجیہ پراپتی کے لئے تیار کرے گی سو وہاں آریہ سماج کے پروانے کانگرس میں شامل ہونے والے نیتاؤں کو آزادہ بنانے کا یتن کریں گے۔ کہ ہم اس بات کا ذمہ لیتے ہیں۔ کہ بھارت ورش کے رہنے والے لوگوں کے اندر سدا چار کا سنچار کر کے تمہارے لئے اخلاقی سہولتیں ہم پہنچائیں + کانگرس کا کاریہ جہاں ہے۔ اس نے بھارت ورش کے ۳۵ کروڑ باشندوں کو اسی طرح کہ بہتر ہیں لانا ہے۔ جس طرح دنیا کے دوسرے ممالک اپنے باشندوں کو لا رہے ہیں۔ لیکن کانگرس کا یہ اُدیش تب ہی پورن ہو سکتا ہے۔ جب کوئی ایسی دھارمک سنستھا اس کے کاریہ کرتاؤں کے اندر اخلاق کا معیار بلند کرنے میں اس کی سہایتا کرے۔ عیسویت۔ اسلام اور دوسرے جملہ متمتانتر کانگرس کی اس بارہ میں کوئی ٹھوس سہایتا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ

نہ ہی ان کی تعلیم مکمل ہے۔ اور نہ ہی وہ اس امر کے اہل ہیں۔ کہ دوسروں کی All - round سہایتا میں سہایک بن سکیں۔ یہ فخر صرف آریہ سماج کو ہی ہے۔ جو کہ دنیا کو کھلے بندوں یہ سندیش دیتا ہے۔ کہ پبلک اخلاق کے ساتھ پرائیویٹ اخلاق کا چولی دامن کا رشتہ ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ جس طرح بھارت ورش کے ساتھ آریہ سماج اپنا دیش سمبندھ سمجھتا ہے۔ اس طرح نہ عیسویت سمجھ سکتی ہے۔ اور نہ اسلام۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جہاں ہر ایک آریہ سماجی بھارت ورش کے مستقبل کو روشن بنانے کا خواہاں ہے۔ وہاں ایک عیسائی یا مسلمان ویسا کرنے کے لئے بے تاب نہیں۔ کیونکہ اس کی مذہبی روایات اور سنسکرتی ایسے دیشوں سے وابستہ ہے۔ جن کا بھارت ورش سے دور کا بھی واسطہ نہیں *

اس وقت جو سوال ملک کے جملہ ذمہ دار اصحاب کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کر رہا ہے۔ وہ فرقہ وارانہ تصفیہ کا ہے۔ مسلمان غیر ہندوستانی سنسکرتی کے وارث ہونے کی وجہ سے اس تصفیہ کو مشکل تر تو بنا سکتے ہیں۔ لیکن اس کا کوئی باعزت حل پیش نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کا پچھلا ریکارڈ شاہد ہے۔ کہ وہ ہمیشہ زیادہ سرکاری سروسز اور حق نمائندگی حاصل کرنا ہی اپنا آدرش سمجھتے آئے ہیں۔ یہ فخر صرف آریہ سماج کو ہے کہ اس نے آج تک کبھی حکومت سے کوئی مراعات مانگی ہیں۔ اور نہ مانگنے کا خواہاں ہے۔ وہ ان سب باتوں کا انحصار صرف یوگیتا کو ہی قرار دیتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ باقی ہندوستانی بھی اسی معیار کو اپنائیں۔ کانگرس کو اگر آریہ سماج جیسے سچے مخلص سہایک کی امداد حاصل ہو جائے۔ تو اس کے لئے فرقہ وارانہ تصفیہ کا معاملہ مستقبل بعید کا سوال نہیں رہتا۔ کیونکہ آریہ سماج کے کاریہ کرتا ملک میں اس کے لئے ایسی مفید اور ساز گار فضا پیدا کر سکتے ہیں۔ جس میں دم لیتے ہوئے کوئی بھی ہندوستانی خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہبی فرقہ سے ہو۔ اپنے لئے خاص مراعات کا مطالبہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا *

ہمارا موٹا مطلب یہ ہے۔ کہ کانگرس کے سامنے اس وقت جو بڑے بڑے مسائل درپیش ہیں ان کے حل کرنے میں اگر اسے کسی جماعت سے مفید اور پائدار مدد مل سکتی ہے۔ تو وہ کیول آریہ سماج ہی ہے۔ جو نہ صرف گرام سدھار اور فرقہ وارانہ سمجھوتہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کانگرس کا مددگار بن سکتا ہے۔ بلکہ ملک کے لئے ایک ایسی قومی بھاشا کی problem کو بھی آسانی سے حل کر سکتا ہے۔ جس کے ذریعہ کانگرس کا پرچار سادھارن جنتا تک آسانی سے پہنچ سکتا ہے +

ان حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے کون ایسا کانگرسی نیتا ہے۔ جو آریہ سماج کی اخلاقی ہمدردی کو کھونا برداشت کر کے کانگرس کے راستہ میں کانٹے بکھیرنا پسند کرے گا؟ وہ وقت نزدیک آنے والا ہے۔ جب کانگرس خود اپنے ہر ایک اجلاس میں ویدک دھرم کے شیدائیوں کو دعوت دیا کرے گی۔ کہ وہ اس کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مدد دے۔ پیشتر اس کے کہ ایسا وقت آئے۔ ہمیں اپنے عمل سے یہ بتلا دینا چاہئے۔ کہ ہم کانگرس کے کارج کو ہندوستان میں سروپریہ بنانے میں اس کے وشواس پاتر بن سکتے ہیں۔ وہ اگر ملک کے اندر سودیشی کے بھاؤ سنچار کرنا چاہتی ہے۔ تو ہم اس میں اس کی ہر ایک پرکار کی سہایتا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ اگر ہری جن اُدّھار کے میدان میں اترنا چاہتی ہے۔ تو ہم عالمگیر مترتا اور اخوت کا سندیش سناتے ہوئے اس کے اس مشن کو بھی کامیاب بنا سکتے ہیں۔ وہ اگر ملک میں "ہمت مرداں مدد خدا" کے اصول کو ہر دلعزیز بنانا چاہتی ہے۔ تو ہم اس میں بھی اس کی مدد کر سکتے ہیں۔ الغرض کوئی بھی ایسی مجلسی سرگرمی نہیں ہے۔ جس میں ہم کانگرس کے مشن کو وسترت کرنے میں مددگار نہیں بن سکتے *

جب ہمارا یہ وشواس ہے۔ کہ ہم کانگرس کو ملک میں سروپریہ بنانے میں ان ڈائرکٹ طور پر اخلاقی مدد دے سکتے ہیں۔ تو اس کے ساتھ ہی ہمارا یہ بھی یقین ہے۔ کہ کانگرس بھی یہ چاہتی ہے۔ کہ ہم اس کے کاریہ کرتاؤں کی ہر وقت درست رہنمائی کرتے ہیں اس کو اپنا سہیوگ دیتے رہیں۔ اب جب کہ ایسٹر کی تعطیلات میں لکھنؤ میں کانگرس کا سالانہ اجلاس ہو رہا ہے۔ تو ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ ہم اس موقعہ سے ہی اس بارہ میں پیش قدمی کر دیں۔ اس سے جہاں ہمیں کانگرس کو اخلاقی مدد دینے کا موقعہ مل جائے گا۔ وہاں ہمیں کانگرس کے سلسلہ میں آئے ہوئے لاکھوں یاتریوں کے اندر ستیہ پاؤں شرتی کا پرچار کرنے کا شبھ اوسر پراپت ہوگا۔ آریہ جگت کو یہ بتلاتے ہوئے ہمیں بڑا ہرش ہوتا ہے کہ لکھنؤ کی جملہ آریہ سماجوں نے آریہ جگت کو پہلے ہی سندیش دے دیا ہے۔ کہ وہ کانگرس کے ادھیویشن پر پرچار کا حتی الامکان پربندھ کریں گی۔ اب

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہمارا یہ فرض تو یہ ہے۔ کہ ہم لکھنؤ کی سنگھٹن آریہ سماجوں کے پوتر لنیچ کو سپھل بنانے میں ہر ایک قسم کی سہائتا دیں۔ تاکہ جہاں لکھنؤ کانگرس میں شامل ہونے والے اصحاب آئندہ کے لئے اپنا سیاسی پروگرام فیصل کرنے کے قابل ہو سکیں۔ وہاں آریہ جگت کے سرکردہ سنیاسیوں اور ودوانوں سے وید کا امرت پان کر کے اپنی آتمک اُنتی کے سامان بھی پیدا کرنے کے لئے بھی دان ہو سکیں۔

پیارے آریہ بھائیو! سورج چمک رہا ہے۔ اس کی چمک سے فائدہ اٹھاؤ۔ گنگا بہہ رہی ہے۔ اس کے بہتے جل سے ہاتھ دھو لو۔ ورنہ یاد رکھو۔ کہ جب وقت ایک دفعہ ہاتھ سے نکل گیا۔ اور تم نے اپنے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد پکڑنے کی کوشش کی۔ تو یہ دو لتا لگائے گا۔ ہاتھ آنا تو کہیں رہا۔ الٹا تمہارا ہی نقصان کریگا۔ تمہاری یہ خوش قسمتی ہے۔ کہ ملک کے مدبر خود تمہارے لئے لاکھوں استری پرشوں کو اس سال لکھنؤ میں جمع کر کے تمہیں موقعہ دے رہے ہیں۔ کہ تم ان تک پربھو کی کلیانی ویدبانی پہنچاؤ۔ جہاں تم ان کا آتمک کلیان کرو گے۔ وہاں اُن کے اندر ایسی ذہنیت پیدا کرو گے۔ جو کہ مجلسی طور پر کانگرس کے کاز کے لئے زرخیز بھومی ثابت ہوگی۔ اور عین ممکن ہے۔ کہ کانگرس آریہ سماج کے پرچار کی بدولت اپنے نصب العین تک چند برسوں میں ہی پہنچ جائے۔

مہرشی دیانند اور جاتیہ بھاشا

آل انڈیا پراونشل جاتیہ بھاشا کانفرنس کے پردھان مسٹر موتی لال جی اگروال نے ہندوستانی زبان کو زیادہ ہر دلعزیز بنائے جانے کے سوال پر زور دیتے ہوئے کہا۔ کہ اگر بھارت ورش میں سب سے پہلے کسی نے ایک جاتیہ بھاشا کی آوشیکتا پر زور دیا۔ تو وہ مہرشی دیانند سرسوتی تھا۔ جو ایک آریہ سماجی تھے۔ رشی دیانند نے اس سوال کی اہمیت کو اس وقت ظاہر کیا۔ جبکہ ملک کے اندر کانگرس یا ہندو نیتا بھا کا کوئی نام تک نہ لیا جاتا تھا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ جب تک سارے دیش کی اپنی ایک بھاشا نہ ہوگی۔ تب تک اُس کے اندر نہ ہی ایکتا اتحاد پیدا ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی سر دساد دھارن میں جاتیتا کا سنچار ہو سکتا ہے۔ مہرشی نے صرف زبانی ہی اس بات پر زور نہیں دیا۔ بلکہ گجراتی ہونے ہوئے بھی اپنے جملہ گرنتھ اسی زبان سے ہندی بھاشا میں لکھے۔ تاکہ ملک کے اندر ایک جاتیہ بھاشا کے پرچار کا جذبہ مزید تحریک حاصل کر سکے۔

نگرکیرتن پر پابندی

رہتک سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں ۲۰-۲۱- اور ۲۲ مارچ کو آریہ سماج کا وارشک اتسو ہونے والا تھا۔ لیکن مقامی افسران نے یہ پابندی عائد کر دی۔ کہ نگرکیرتن بجائے ۱۲ بجے کے ۲ بجے بعد از دوپہر نکالا جائے۔ کیونکہ سماج مندر کے سامنے ایک مسجد ہے۔ اور اگر نگرکیرتن ۲ بجے نکلے تو جمعہ کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔ اس پر آریہ سماجیوں نے مجبوراً پولیٹکل جلسہ ہی ملتوی کر دیا۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ مقامی افسران کو اتنا خیال کیوں نہ آیا۔ کہ جس طرح مسلمانوں کی نظر میں نماز ایک مذہبی فرض ہے۔ ایسے ہی آریہ سماجیوں کی نظر میں نگرکیرتن بھی ایک ایسا سماجک کرتیہ ہے۔ جس پر کسی قسم کی پابندی کوئی آریہ سماجی برداشت نہیں کر سکتا۔

مہاراجہ بڑودا کا قابلِ قدر مشورہ

پچھلے دنوں نواب ڈھاکہ نے مسلمانوں کو مشورہ دیا تھا۔ کہ وہ ہریجنوں کو مسلمان بنانے کی پرزور کوشش کریں۔ نواب صاحب کی اس حرکت کو دیکھ کر اب مہاراجہ بڑودا نے ہندوؤں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ وقت جلد آنے والا ہے۔ جب آپ یہ محسوس کریں گے۔ کہ دھرم کی طاقت ہر مجبور سے ہمدردی رکھنے اور انہیں اپنے دائرہ میں لانے میں ہے۔ مہاراجہ صاحب کا مشورہ واقعی زریں ہے۔ لہٰذا ہندو جتنی جلدی آپ کے مشورہ کی اہمیت کو محسوس کریں۔ ... اُتنا ہی اُن کی قوم کے لئے مفید ہوگا۔ کیونکہ اگر موجودہ حالت میں ہندوؤں نے اپنے بس اُفتادہ بھائیوں کو اپنانے کا یتن نہ کیا۔ تو بِدھرمی ان پر ڈورے ڈال کر ان کو اپنے پوتر دھرم سے پتت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں گے۔

محکمۂ تعلیم پنجاب کی مسلم نوازی

ہمیں ایک طرف تو سرحدی محکمۂ تعلیم کے خلاف یہ شکایت تھی۔ کہ اُس نے ہندی گورمکھی گھٹا کر سرکلر جاری کر کے ہندوؤں کے دھارمک احساس پر کاری ضرب لگائی ہے۔ اب دوسری طرف ہمیں یہ سن کر سخت دکھ ہوا ہے۔ کہ محکمۂ تعلیم پنجاب نے بھی اس کے نقشِ قدم پر چلنا شروع کر دیا ہے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اس سال ورنیکولر فائنل کے امتحان میں جو انگریزی پرچہ ترجمہ کے لئے آیا تھا۔ اُس میں سے ہندی اور گورمکھی کو خارج کر دیا گیا ہے۔ آج تک ترجمہ کے لئے جو حصہ دیا جاتا رہا ہے وہ اُردو۔ ہندی اور گورمکھی تینوں زبانوں میں دیا جاتا تھا۔ لیکن اس سال محکمۂ تعلیم کو کچھ اور ہی سوجھی ہے۔ اور اس نے اتنا نہیں سوچا۔ کہ اس کی اس کارروائی سے غیر مسلم جگت پر کیا اثر پڑے گا؟

خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

کٹاس راجیہ پر پرچار

کٹاس ضلع جہلم میں ایک پرفضا مقام ہے۔ یہاں ایک بڑا تالاب بنا ہوا ہے۔ اور اس کے اردگرد سادھو مہاتماؤں کے نواس کے لئے استھان بنے ہوئے ہیں۔ بیساکھی کے پوتر پرو پر جبکہ نیا بکرمی سمت شروع ہوتا ہے۔ پنجاب کے دور دراز مقامات سے ہزاروں استری پرش محض مہاتم کے خیال سے اس تالاب میں اشنان کرنے آتے ہیں۔ جن لوگوں نے اس پرو پر لوگوں کے کثیر اجتماع کو دیکھا ہے۔ اُن کا خیال ہے۔ کہ اگر اس موقعہ پر لوگوں میں ساتوک دان کی اہمیت کو درشایا جائے۔ اور ان کی اس بارہ میں درست رہنمائی کی جائے۔ کہ وہ اپنی شردھا و عقیدت کا بجا طور پر اظہار کس طرح کریں۔ تو یہ ایک بڑا ہتیہ کا کام ثابت ہو سکتا ہے۔ اور اس سے ہزاروں ہندوؤں کے دھرم پریاگ کفتی لوگ دھرم کے نام پر فی زمانہ جو ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ اُس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اس لئے کٹاس کے قرب و جوار میں واقع آریہ سماجوں سے ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ وہاں وسیع پیمانہ پر پرچار کرنے کی ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ تاکہ فی زمانہ دھرم کے نام پر تیرتھوں پر جو اتیاچار ہو رہے ہیں۔ اُن کا قرار واقعی سد باب ہو جائے۔ اور ہندوؤں کے پوتر تیرتھ زمانۂ مستقبل میں وہی پوترتا حاصل کر سکیں۔ جو رشی منیوں کے زمانہ میں انہیں پراپت تھی۔

ہمیں وشواس ہے۔ کہ ضلع جہلم کی آریہ سماجیں اس موقعہ پر جنتا کو پوتر ویدبانی کا سندیش پہنچانے میں کسی قسم کا تساہل روا نہ رکھیں گے۔

ویر راجپال کی برسی

۶ اپریل کو وہ پوتر دوس آ رہا ہے۔ جبکہ شہید دھرم مہاشہ راجپال کو ایک کٹر مسلمان علم الدین نامی نے سوتے ہوئے جام شہادت نوش کرا کے جہان اپنی عاقبت خراب کی تھی۔ وہاں ویر راجپال کے نام کو امر کر دیا تھا۔ ویر راجپال کو علم الدین سے کوئی عناد نہ تھا۔ لیکن اس موذی انسان نے گمراہی کا شکار ہو کر ان کو اپنے مذہب کا دشمن سمجھ لیا۔ حالانکہ اُس کے جتنے ہم مذہب بھائیوں کو ویر سے زندگی بھر کام پڑا۔ وہ اپنے تجربہ کی بنا پر یہ شہادت دے سکتے ہیں۔ کہ ویر کا دل اتنا نرم اور ہمدرد تھا۔ کہ وہ کسی برے سے برے مخالف کا بھی برا نہیں چاہتے تھے۔ اُن کا ہرکشن ناکس سے دیوہار شدھ تھا۔ پرکاش ال سے اُن کا شروع سے تعلق تھا۔ اور جب تک وہ زندہ رہے۔ پرکاش کو اپنے پریم کا پاتر سمجھتے رہے۔ اُنہوں نے آریہ جگت کے لئے جس قدر اتم اور مفید ساہتیہ تیار کروایا۔ اتنا کسی اور ویکتی نے تیار نہیں کروایا۔ اور یہی ساہتیہ سیوا کا پریم تھا۔ جو اُن کے لئے پیام اجل لے کر آیا۔

مارچ ۱۸۹۷ء میں شہید صادق پنڈت لیکھرام جی نے سورگ کو جاتے ہوئے یہ وصیت کی تھی۔ کہ آریہ سماج میں سے تحریر کا کام بند نہ ہونے پائے۔ اگر آریہ جگت میں کسی شخص نے زندگی بھر اس وصیت کا حرف بحرف پالن کیا۔ تو وہ ویر راجپال ہی تھے۔ ضرورت ہے۔ کہ آریہ جگت اپنی کرتگیتا کا اظہار کرنے کے لئے ویر کی برسی کو اُسی شان سے منائے۔ جس سے وہ منائے جانے کی مستحق ہے۔

ہر ہٹلر کے پو بارہ

معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی تک جرمنی میں ہر ہٹلر کا کافی زور ہے۔ اور اہل جرمنی اس سے مزید فائدہ اٹھانے کو تیار ہیں۔ جرمنی کے پچھلے انتخابات میں کل ووٹوں کی تعداد ۴۵۴۹۳۰۰۰ تھی۔ ان میں سے ۴۵۲۰۸۰۰۰ ووٹروں نے اپنے ووٹ استعمال کئے۔ ان میں سے ۴۴۴۳۹۰۰۰ ووٹ نازی پارٹی کے حق میں پڑے۔ اور ۵۴۰۰۰۰ اس کے خلاف۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جرمنی میں کثیر تعداد ایسی ہے۔ جو نازی اصولوں کو اپنا رہی ہے۔ اور اس بات کے لئے تیار نہیں کہ وہ ہر ہٹلر کی پالیسی سے دستبردار ہو جائے۔

معاہدہ اوٹاوا کا فاتحہ

جو دیش بھگت ہندوستانیوں کو اسمبلی کو اس فیصلہ پر مبارکباد دینی چاہئے۔ جو اس نے معاہدہ اوٹاوا کا فاتحہ پڑھ دیا ہے۔ ۱۹۳۲ء میں جب یہ معاہدہ طے ہوا۔ تو ہندوستانیوں نے اس کے خلاف پرزور آواز اٹھائی۔ لیکن گورنمنٹ نے اس آواز کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہ کی۔ اور معاہدہ اوٹاوا کو ویسے کا ویسا ہی رہنے دیا۔ ہاں اتنا وعدہ ضرور کر دیا۔ کہ اسے تین سال کے بعد پھر اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ چنانچہ اس وعدہ کے مطابق گورنمنٹ نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں اس معاہدہ کو دوبارہ اپنی سفارش کے ساتھ منظوری کے لئے پیش کر دیا۔ لیکن آج کل اسمبلی میں چونکہ کچھ آزاد خیال اور قوم پرست ممبران شامل ہیں۔ ۶ ہمارے لئے اس لئے طول طویل بحث کے بعد کثرت رائے سے اس معاہدہ کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اچھا ہوا۔ کہ اسمبلی نے ایک غیر ہر دلعزیز معاہدہ کا فاتحہ پڑھ کر اپنی خودداری کا ثبوت دے دیا۔

نریندر منڈل کا کیا بنے گا؟

جب سے ہندوستان میں قومی جاگرتی پیدا ہوئی ہے۔ تب سے حکومت نے جہاں فرقہ وارانہ نیابت کی، جائز اور ناجائز حمایت کرنی شروع کر دی تھی۔ وہاں والیان ریاست کا بھی ایک ایسا نریندر منڈل قائم کیا گیا تھا۔ جو دیش بھگتوں کی سرگرمیوں کو کچلنے کے لئے اسے والیان کا غیر مشروط تعاون دلانے میں معاون اور مددگار بننا اپنا پہلا فرض سمجھتا رہا ہے۔ اب جب سے فیڈرل سکیم کی تجویز

پیش ہوتی ہے۔ تب سے بعض والیان نے یہ محسوس کرنا شروع کر دیا ہے۔ کہ ان کی رہی سہی آزادی کو بھی چھینا جانے والا ہے۔ اور انہوں نے یہ محسوس کرنا شروع کر دیا ہے۔ کہ وہ کسی طرح شکنجہ میں کسے جا رہے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ نریندر منڈل سے متعدد والیان ریاست مستعفی ہو رہے ہیں۔ پہلے تو مہاراجہ پٹیالہ نے استعفیٰ دیا۔ اب مہاراجہ دھول پور۔ مہاراجہ پنا۔ مہاراجہ جھالاوار اور مہاراجہ ریواس (جوہنر) بھی مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان استعفوں نے یہ سوال بڑے زور سے ہندوستان کے باشندوں اور حکومت کے سامنے پیش کر دیا۔ کہ نریندر منڈل کا حشر کیا ہو گا؟

ہیں۔ اسے وہ زیادہ عرصہ تک مکدر کر دیگی۔ اور عین اغلب ہے۔ کہ جب برطانیہ کے نئے بادشاہ ہندوستان میں تشریف لائیں۔ تو اس مکدر فضا کے تلخ اثرات کو محسوس کر کے حکومت ہند کے تدبر پر کف حسرت ملنے کے لئے مجبور ہوں۔

مشرق بعید پر جنگ کے بادل

ابی سینیا اور اٹلی کی جنگ ابھی ختم نہیں ہونے پائی۔ کہ مشرق بعیدہ پر جنگ کے بادل منڈلانے شروع ہو گئے ہیں۔ منگولیا کی سرحد پر اس وقت جہاں ایک طرف جاپانی افواج میدان میں آنے کو تیار بیٹھی ہیں۔ وہاں دوسری طرف منگولیا کی افواج بھی ان کی روک تھام کے لئے تیار بر تیار ہیں۔ اور روس کا ٹڈی دل لشکر منگولیا کی مدد کرنے کا حلف لے چکا ہے۔ سرحد پر جو فوجی متعین ہیں انہیں حکم دے دیا گیا ہے۔ کہ اگر جاپانی یا مانچوکو سپاہی سرحد کے اس طرف آ جائیں۔ تو ان کو گولی سے اڑا دیا جائے۔ منگل۔ بدھ اور بریہ وار کو جب جاپانیوں نے منگولیا کے علاقہ پر چھاپے مارے۔ تو پہلی بار منگولین ہوائی جہاز میدان عمل میں آیا۔ اور اس نے جاپانی سپاہیوں کے سروں پر پرواز کیا۔ اس پر جاپانی سپاہی فوراً واپس چلے گئے۔ جملہ حالات اس بات کے شاہد ہیں کہ فریقین اس وقت جنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور جنگ شروع کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ ڈھونڈھ رہے ہیں۔

آئندہ جنگ کا ہندوستان پر بوجھ

اخبار بمبئی "سنٹینل" اس خبر کی صحت کے لئے ذمہ دار ہے۔ کہ حکومت نے ان تمام فوجی افسروں کے نام جنہوں نے پچھلی جنگ میں حصہ لیا تھا ایک سرکلر بھیجا ہے۔ جس میں ان سے دریافت کیا گیا ہے۔ کہ کیا وہ ایک ہفتہ کے نوٹس پر جنگ میں جانے کے لئے تیار ہو جائیں گے؟

اس سرکلر سے اگر یہ واقعی جاری کیا گیا ہے تو صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے خیال میں اسے کسی نہ کسی جنگ میں جلد الجھنا پڑے گا۔ اور اس کے لئے ابھی سے اسے تیار رہنا چاہئے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر اسے کسی جنگ میں الجھنے کا اندیشہ دامنگیر ہے۔ تو وہ سارے معاملہ کو کیوں ہندوستان کی کسی ذمہ دار لیجسلیچر میں پیش نہیں کر دیتی؟ اور پھر اس کی منظوری سے ایسا سرکلر کیوں جاری نہیں کرتی؟ انگریزوں کا خود بخود اسے لمبے سیدھے سرکلر نکالتے رہنا اور لیجسلیچر کو سرکلر نکالنے سے پہلے اپنا ہمراز نہ بنانا ایک ایسی کارروائی ہے۔ جس کی کوئی مدبر تعریف نہیں کر سکتا۔

جرمن قونصل ہند کو خفیہ ہدایات

ہمیں یہ معلوم کر کے سخت حیرانی ہوئی ہے۔ کہ جرمن قونصل متعینہ ہندوستان کو حکومت جرمنی کی طرف سے اس مطلب کی خفیہ ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ وہ ہندوستان میں مقیم جرمن باشندوں کے متعلق جن کی عمر اٹھارہ اور پچیس سال کے درمیان ہے۔ تمام تفاصیل تیار رکھیں۔

معلوم نہیں ہوتا۔ کہ تمام تفاصیل تیار رکھنے میں کیا راز ہے؟ اگر یہ کسی جنگی خدمت کے لئے پیش قدمیاں ہیں۔ تو حکومت ہند کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس امر کا جواب دے۔ کہ جو غیر ملکی ہندوستان میں رہتے ہیں۔ وہ کس اخلاق اور قانون کی رو سے ہندوستان میں مہمان رہتے ہوئے بھی جنگ کی خفیہ تیاریاں کر سکتے ہیں؟ ہاں! اگر یہ سب کچھ اس کی چشم پوشی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ تو علیحدہ امر ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

ہمارا قومی ہفتہ

انڈین نیشنل کانگرس کے آدیش انوسار ۶ر اپریل سے ۱۳ر اپریل ۱۹۳۶ء تک ہمارا قومی ہفتہ ہے۔ جبکہ پنجاب کے ایک بھوت پورو گورنر نے ہندوستانیوں کی تذلیل اور جاگرتی کو کچلنے کے لئے پنجاب پرانت میں مارشل لاء کا نفاذ کیا تھا۔ تاکہ رولٹ ایکٹ کے خلاف ملک میں جو عالمگیر پروٹسٹ ہو رہا ہے۔ وہ رک جائے۔ یہی وہ ہفتہ ہے۔ جبکہ جلیانوالہ کا افسوسناک سانحہ رونما ہوا۔ زندہ اقوام ہمیشہ اپنے قومی تہواروں کو خاص شان سے منانا اپنا فرض سمجھتی ہیں۔ گو جنگ یورپ کو ختم ہوئے کئی برس ہو چکے ہیں۔ لیکن برٹش ایمپائر نے ابھی عارضی صلح کی دو منٹ خاموشی کو خیرباد نہیں کہا۔ شکوک ہو گا۔ اگر ہندوستانیوں نے اس قومی ہفتہ کو جبکہ جلیانوالہ باغ میں سکھوں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں نے مل کر سوراجیہ پراپتی کا عہد کیا تھا۔ پوری شان سے منا کر اپنی قومی زندگی کا پورا پورا ثبوت نہ دیا۔

کیا سوبھاش بابو واپس آئینگے؟

حکومت نے شری یت سوبھاش چندر بوس کو یہ وارننگ دی تھی۔ کہ اگر وہ ہندوستان میں واپس آئے۔ تو ان کی آزادی سلب کر لی جائے گی۔ چونکہ یہ حکم سوبھاش بابو جیسے خوددار دیش بھگت کے نام ایک قسم کا الٹی میٹم تھا۔ اس لئے انہوں نے ہندوستان واپس آنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ پہلے ان کا ارادہ سمندر کے راستہ آنے کا تھا۔ لیکن اب وہ بذریعہ ہوائی جہاز ہندوستان آ رہے ہیں۔ اگر واپسی پر حکومت نے سوبھاش بابو کو گرفتار کر لیا۔ تو ہمارے خیال میں وہ ایک فاش غلطی کی مرتکب ہو گی۔ اور اس سے سر آغا خان جیسے مسلم دوست نے آئین کے لئے جو موافق فضا پیدا کرنے کی کوشش کی ہے

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مرزائی حکومت کی قائمی کے منصوبے

ہم کو دیر سے یہ شک ہے۔ کہ موجودہ خلیفہ قادیان پنجاب میں مرزائی راجیہ کی قائمی کے خواب دیکھتے رہتے ہیں۔ جن بھائیوں کو ہم سے اختلاف ہے۔ اُن کی تسلی کے لئے ہم خلیفہ صاحب کا ذیل کا اقبال شایع کر دیتے ہیں:۔

"میرے نزدیک ضلع گورداسپور کی جماعتیں نہایت ہی اہم ہیں۔ اور اگر ہم ان کو مضبوط کریں۔ اور ان جماعتوں کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ تو علاوہ مذہبی فوقیت کے سیاسی اور اقتصادی فوقیت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور ہماری آواز اتنی طاقت پکڑ جاتی ہے۔ کہ حکومت اور ملک اس آواز کو نظر انداز نہیں کر سکتا"۔

("الفضل"۔ قادیان)

ہم مان لیتے ہیں۔ کہ حکومت اور ملک مرزائیوں کی آواز کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ علیحدہ امر ہے۔ کہ مولانا ثناء اللہ ابھی تک اس آواز کو ٹھکراتے جاتے ہیں۔ اور خود بڑے مرزا کی زندگی میں ڈاکٹر عبدالحکیم اور محمدی بیگم اس آواز کو نظر انداز کرتے رہے۔

قادیانی قرآن

ہم مسلمانوں کو مبارک باد دیتے ہیں۔ کہ اللہ میاں اُن کی خاطر ایک نیا قرآن قادیان میں نازل فرما رہے ہیں۔ یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہتے۔ بلکہ قادیانی نبی کے فرزند ارجمند کی شہادت سے کہتے ہیں۔ تاکہ کسی مسلمان کو ہمارے خلاف زبان درازی کا بہانہ نہ ملے۔ چنانچہ قادیانی خلیفہ صاحب فرماتے ہیں۔ اور بڑے فخر سے فرماتے ہیں:۔

"میں نے اس خطبہ کو دوبارہ پڑھا ہے۔ اور میری طبیعت پر یہ اثر ہے۔ کہ وہ خطبہ اپنے اندر ایک الہامی رنگ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے بہت اچھا بولنے کی توفیق دی ہے۔ بہت سے آدمیوں کی نسبت میں اچھا اور بعض سے بہت اچھا بول سکتا ہوں۔ مگر بعض باتیں اپنے اندر ایسی روحانی لہر رکھتی ہیں۔ جو عام باتوں سے ممتاز ہوتی ہیں۔ بعض تحاریر اور تصانیف میں میرے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوا ہے۔ چنانچہ احمدیت اور دعوۃ الامیر کے بعض حصے ایسے ہیں۔ جن کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُن کے ساتھ خدائی تائید شامل ہے۔ اور وہ انسانی الفاظ نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے القا کردہ الفاظ ہو گئے ہیں۔ قرآن مجید کا تو ہر لفظ الہامی ہے۔ مگر قرآن مجید کے ظل کے طور پر بعض دفعہ خدا تعالیٰ اپنے بعض بندوں کی زبان پر بھی الہامی کلمات جاری کر دیا کرتا ہے۔ اس خطبہ کے بعض حصوں کے متعلق بھی مجھ پر یہ اثر ہے۔ کہ ان کے پیچھے ملائکہ کام کر رہے ہیں"۔

("الفضل"۔ ۱۲ر مارچ ۱۹۳۶ء)

چلو اچھا ہوا۔ کہ مسلمانوں کی موجودہ مذہبی گراوٹ کو دور کرنے کے لیے اللہ نے ایک کثرت ازدواج کے شوقین خلیفہ کے ذریعہ ایک نیا ظلی قرآن نازل فرما دیا۔

مرزائیوں کو چیلنج!

منشی محمد عبداللہ امرتسری نے مرزائیوں کو ذیل کے الفاظ میں یہ زبردست چیلنج کیا ہے۔ کہ اگر آپ "فاروق" ۱۴ جولائی ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں مشتہرہ انعام کسی مسلمہ ثالث کے پاس جمع کرا دیں۔ تو ہم اپنا ذیل کا دعویٰ ثابت کرنے کو تیار ہیں۔ جس کے الفاظ ذیل میں دئے جاتے ہیں:۔

"ہم علی الاعلان پکار کر کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے مخالفوں کو بدکار، خراب، فاسد، بازاری عورتوں (کنجریوں) کی اولاد لکھا ہے۔ اور یہ بھی اُنہوں نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی میرے روبرو تباہ ہوگا"۔

("اہلحدیث" امرتسر۔ ۲۷ مارچ)

اگر منشی صاحب ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیتے۔ کہ مذکورہ رقم محتاجوں میں تقسیم کی جائے گی۔ تو ہم اپنے دوست مرزائیوں کو یہ مشورہ دیتے۔ کہ جیسے مولانا ثناء اللہ صاحب مباحثہ لدھیانہ میں میر قاسم صاحب کے تین صد چہرہ شاہی بلا ڈکار ہضم کر گئے۔ ویسے ہی یہ رقم بھی قرض حسنہ کے طور پر مولانا ثناء اللہ کے رفیق یا مرید منشی صاحب کو دے دو۔ اس سے قادیانی خزانہ میں کوئی خسارہ نہیں پڑے گا۔

قادیانی گدی کا بہروپیا پن

ہمارے قادیانی دوست کس طرح نت نئے سوانگ بدل رہے ہیں۔ اس کا اگر حال دیکھنا ہو۔ تو ابا تو بڑے مرزا کے جملہ دعاوی کی تاریخ پر ایک سرسری نظر ڈال لو۔ یا موجودہ قادیانی تحریک کے اُتار چڑھاؤ کا جائزہ لے لو۔ مولانا محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور نے تو اس کا جائزہ لے کر ذیل کا فتویٰ صادر فرمایا ہے:۔

"پہلے "ظلی نبوت" اصلی نبوت بنی۔ اس کی وجہ سے دنیا بھر کے کلمہ گو مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ پھر قادیان کا جلسہ سالانہ "ظلی حج" بنا۔ اور دیکھئے یہ ظل کب اصلی بنتا ہے۔ اس کے بعد اب میاں صاحب نے اپنے خطبوں کو "ظلی قرآن" کا درجہ دے دیا ہے۔ خدا جانے اگلا قدم کیا ہوگا؟"

("پیغام صلح"۔ ۲۷ر مارچ)

ہونا کیا ہے؟ ہوگا تو وہی ہوگا۔ جس کا نقشہ ذیل کے شعر میں کھینچا گیا ہے کہ:۔

سال اول شیخ شد دوم بسال دوئم پیر جی
حکم چل امسال شد اکنوں سید میشوم

مصر میں اسلام کا خدا حافظ

گو زمانہ وسطیٰ میں یورپ۔ ایشیا اور افریقہ میں اسلام کا طوطی بولتا رہا ہے۔ لیکن اب جوں جوں اسلامی ممالک میں تعلیم پھیلتی جاتی ہے۔ وہاں کے باشندے نہ صرف اسلام سے ہی پرے ہٹتے جاتے ہیں۔ بلکہ اسلامی رسوم و رواجات کو بھی خیرباد کہتے جاتے ہیں۔ چنانچہ ٹرکی کے بعد مصر میں اسلام کو جس طرح دفعتاً بنایا جا رہا ہے۔ اس کا ذکر پیر عشق الدین صاحب یوں کرتے ہیں:۔

"عام طور پر یہ شکایت کی جاتی ہے۔ کہ ترکوں نے مذہب اسلام چھوڑ دیا ہے۔ ایسے صاحبان سے کوئی یہ پوچھے کہ مصری مسلمان کون سے اسلام پر قائم ہیں؟ کیا یہ اعلانیہ شراب نہیں پیتے؟ اور بجز اُن کاموں میں جو اسلام نے ممنوع قرار دئے ہیں۔ اعلانیہ حصہ نہیں لیتے؟"

("پیغام صلح"۔ ۲۷ر مارچ)

ہمارے خیال میں اگر مسلمان ٹرکی اور مصر کا رونا رونے کی بجائے اسلام کی اصلاح کرنے کا خیال کریں۔ تو زیادہ اچھا ہوگا۔

مسجد کی شہادت

ایک مولانا نے ایک مرید از اسلامی حدیث بیان کی۔ اُس نے بتلایا کہ حدیث کے مطابق مسجد یوم قیامت کو شہادت دیتی ہے کہ کون کون میرے اندر نماز پڑھتا رہا ہے۔ وہ اپنے اندر نماز پڑھنے والوں کو بخشا کر جنت لے جاتی ہے"۔

خدا کے سامنے مسجد کا شہادت دینا تو ٹھیک ہے۔ لیکن ڈر ہے۔ کہ اگر قیامت کے دن کسی ایسی مسجد نے جو کہ کسی ہندو مندر کو گرا کر تعمیر کی گئی ہے۔ یہ شہادت دے دی۔ کہ فلاں فلاں مسلمان میرے اندر نماز پڑھنے تو آتے تھے۔ اس کے مقابلہ پر مسمار شدہ مندر نے یہ اعتراض کر دیا کہ اللہ میاں! یہ لوگ مسجد میں نماز پڑھنے آتے تھے۔ بلکہ میرے کھنڈرات کی بےحرمتی کرنے آتے تھے۔ تو پھر مسجد کی شہادت کیا بنے گا؟ اور اگر خدا نخواستہ نماز پڑھنے اس مسجد میں بیٹھ کر کہیں جنت میں چلے گئے اور اُنہوں نے مسمار شدہ مندر کے کھنڈر کو باہر نکال دینے کی کوشش کی۔ اور کھنڈرات نے انکار کر دیا۔ تو پھر مسجد کی کیا عزت رہ جائے گی۔

ایران میں اسلام کا خاتمہ

معلوم ہوتا ہے۔ کہ نہ صرف ٹرکی اور مصر ہی اب اسلام سے بے نیاز ہوتے جا رہے ہیں۔ بلکہ ایران بھی دن بدن اس کے مذہب سے بے اعتنائی کو روا رکھ رہا ہے۔ چنانچہ مولانا سید علی نقی نقوی مجتہد لکھنؤ بڑے دردناک پیرایہ میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"اگر ایک طرف چن چن کر زبان سے عربی الفاظ نکالے جا رہے ہیں۔ تاریخیں بدلی جا رہی ہیں۔ ہجری سنہ کی جگہ زرتشی سنہ اور اس کی تقویم رائج ہو رہی ہے۔ تو دوسری طرف خاص دارالسلطنت طہران کے اخبار "ناہید" میں کارٹون بنایا جاتا ہے۔ ایک اونٹ۔ اور اس کے اوپر کتابوں کا بار۔ نیچے لکھا ہوا ہے "عرب کی امانت عرب واپس کی جا رہی ہے"۔ اس کے معنی کیا ہیں؟ سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں"۔

("سرفراز"۔ محرم نمبر ۵۵)

مجتہد صاحب اگر ایران کی حالت کا ذکر کرنے کی بجائے مذہب اسلام کی اصلاح کرنے کی بشارت سناتے۔ تو زیادہ اچھا ہوتا۔ بےچارے غریب ایران کا کیا قصور؟ اس نے صدیوں تک اسلام کو آزمایا۔ اور جب Wanting پایا۔ تو وہی کیا۔ جو ہر خود دار ملک کرنے کے لئے مجبور ہوگا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

سودرشن چکر

پچھلے دنوں اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ ایک انگریز نے "السٹریٹیڈ ویکلی" کے ایڈیٹر کو ایک چھٹی اس غرض سے لکھی تھی۔ کہ وہ بے شمار ساڑھی اور فوٹو دیکھ چکا ہے۔ تاکہ اُسے کسی طرح ساڑھی باندھنے کا سلیقہ سمجھ میں آ جلئے۔ لیکن وہ حیران ہے۔ کہ کس طرح ہندو عورتیں پانچ چھ گز لمبے کپڑے کو اپنے جسم کے اِردگرد لپیٹ لیتی ہیں۔ کہ اس کے دونوں سرے نظر نہیں آتے۔ اُسے کبھی نہ کبھی طرح ساڑھی باندھنے کا ڈھنگ بتایا جلئے۔ اس خبر کو دیکھ کر مسلم معاصر اس غم میں مرے دُبلے ہوئے جا رہے ہوں گے۔ کہ کیوں انگریزوں کی توجہ شلوار کی طرف مبذول نہیں ہوتی؟ انگریزوں کی اسلامی تہذیب و تمدن کی جان اسلامی لباس کی طرف سے کم توجہی کو دیکھ کر تو ہم خواہ مخواہ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جو انگریزوں پر مسلم نوازی کا غلط الزام لگایا کرتے ہیں۔ بالکل حالات سے ناواقف ہیں ؎

× × × × ×

آپ حیران ہوتے ہوں گے۔ کہ اس فوجی انگریز افسر کو ساڑھی باندھنے کی ترکیب پُوچھنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ بات یہ ہے۔ کہ اُس نے اپنی بہن کے لئے ایک چھ گز کی ساڑھی خرید رکھی ہے۔ جسے وہ اپنی بہن کو بھیجنے کے ساتھ ہی۔۔۔ ساڑھی باندھنے کے ڈھنگ سے بھی آگاہ کر دینا ضروری سمجھتا ہے۔

خیر! یہ تو ہُوا انگریزوں کا ساڑھی کے متعلق پُوچھنا اور ان کا شوق۔ ہمیں افسوس آتا ہے تو اس فوجی افسر پر کہ اُس نے ساڑھی کے بارہ میں پوچھا بھی ایک اپنے جیسے ہی اس واقفیت سے کورے اپنے ایک بھائی سے۔ پتہ نہیں "السٹریٹیڈ ویکلی" کے انگریز ایڈیٹر نے اُس کا کیا جواب دیا؟ لیکن اگر ہم سے کوئی پُوچھتا۔ تو ہم تو فوراً ساڑھی کے باندھنے کے ڈھنگ کے ساتھ ساتھ برقع اور شلوار کی بطور اسلامی پوشاک سفارش کرتے۔ اگر انگریز عورتوں کو ان کے لئے کشش یا دلچسپی نہ ہو۔ تو ان چیزوں کی اپنی قسمت۔ ہم تو ہمسایہ کی امداد کے فرض سے سبکدوش ہو جلتے ؎

× × × × ×

"جاگرت" نے اپنے تازہ پرچہ میں یہ خبر بڑے دُکھ کے ساتھ شائع کی ہے۔ کہ ہولی کے دنوں میں ایک ولیشیا سے درگیانہ کے مندر میں ہولی کھیلی گئی ہے۔ وہ منتظمان مندر سے جواب طلب کرتا ہے۔ کہ وُہ اس واقعہ کے متعلق اپنی پوزیشن واضح کریں۔ کہ کیوں ایسی مذموم حرکت کو مندر جیسی پاک جگہ میں عمل میں لانے دیا گیا؟ آج "جاگرت" نے اپنے بھائیوں کے اس فعل پر صدائے احتجاج ونا پسندیدگی کو بلند ہوتے دیکھ کر اور سناتن دھرم سے اُٹھ جانے کی ...

چراغ کو دیکھ کر آنسو بہانے کو جی چاہتا ہے۔ شاید "جاگرت" بھول گیا کہ ویشیاؤں سے ہولی کھیلنا (اگر ہولی سے اُن کی مراد کسی فاحش حرکت سے نہیں) تو معمولی بات ہے۔ کاشی اور جگن ناتھ

سماج اور رشی دیانند کی کرپا کا پھل نہیں؟

× × × × ×

"پیغام صلح" کے ۱۶ر مارچ کے پرچہ میں ماسٹر غلام محمد صاحب بی۔ اے۔ رقمطراز ہیں۔ کہ اسلام

مختصر افسانہ:۔

"بھینٹ"

سُداس باغبان نے تالاب میں سے کنول کا پھول توڑا۔ صرف ایک یہی پھول تھا۔ جو کہ موسم سرما کی طوفان خیز سردی سے بچ گیا تھا۔ وہ اس کو راجہ کے محل میں بیچنے کے لئے روانہ ہُوا ؎

راہ میں ایک مسافر نے کہا۔ "تم اس پھول کو کتنے میں بیچو گے؟ میں اس کو بدھ مہاراج کی بھینٹ کرنے کے لئے خریدوں گا" ؎

سُداس نے جواب دیا۔ "اس کی قیمت ایک ماشہ سونا ہے۔ تم اسے ایک ماشہ سونا دے کر خرید سکتے ہو" ؎

مسافر یہ رقم ادا کرنے لگا ؎

اسی لمحہ اچانک راجہ محل سے نکلا۔ اُس نے کنول کے پھول کو خریدنا چاہا۔ کیونکہ وہ بھی مہاتما بدھ کے درشن کرنے جا رہا تھا۔ اس نے خیال کیا کہ یہ پھول مہاتما بدھ کے چرنوں کی بھینٹ کے لئے بالکل مناسب تحفہ ہوگا ؎

راجہ نے پوچھا۔ "اے مالی! اس کا کیا لوگے؟" جب راجہ کو معلوم ہُوا کہ اس کے دام ایک ماشہ سونا مل رہے ہیں۔ تب وُہ دس ماشہ سونا دینے کے لئے تیار ہو گیا ؎

لیکن مسافر نے اُس کے بھی دُگنے کر دیئے ؎

لالچی باغبان نے سوچا۔ شاید مجھے اس پھول کے دام اُس شخص سے اور بھی زیادہ ملیں۔ جس کی خاطر یہ سب اس کو خریدنے کے خواہش مند ہیں۔ پس اُس نے کہا۔ "میں اس کنول کے پھول کو نہیں بیچوں گا" ؎

شہر کی حد سے باہر آموں کے خاموش سایہ میں سُداس مالی بھگوان بدھ کے سامنے جا کھڑا ہُوا۔ بھگوان بدھ کے چہرہ پر محبت کی نورانی خاموشی تسلط جمائے ہوئے تھی۔ اور اُن کے نین رُوحانی مسرت سے اس طرح چمکتے تھے۔ جس طرح کہ موسم خزاں میں شبنم سے دُھلے ہوئے پاک آسمان میں اختر صبح روشن تر چمکتا ہے۔ سُداس نے اس نُور اور رُوحانی جمال کو دیکھ کر سر جھکا لیا۔ اور کنول کے پھول کو چرنوں میں رکھ دیا۔

بُدھ مہاراج مسکرا کر بولے۔ "میرے عزیز! تمہاری کیا اِچھا ہے؟"

سُداس نے جواب دیا۔ "مہاراج! کیوں آپ کے چرن سپرش کی ابھیلاشا من میں بسی ہے۔ اس کی اجازت دیجئے" ؎

(ہتیشی علاولپوری) (ترجمہ از ٹیگور)

کے مندروں میں ویشیائیں ناچ کرتی تھیں۔ "وید ویاس" کے مہا تُو رنگ سے ہولی نہیں۔ بلکہ اُن کی عصمت و جوانی سے ہولی کھیلی جاتی تھی۔ اور اس کو سناتن دھرم کی شان سمجھا جاتا تھا۔ کیا یہ انقلاب آریہ

والوں کو طرح طرح کے دُکھ دیتے ہیں۔ اُن سے سلام ترک کر دیتے ہیں۔ اُن پر جھوٹے مقدمات بنواتے ہیں۔ اُن کے مُردوں کو عام مُسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کرنے دیتے۔ اُن کو ملازمتوں سے علیحدہ کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔ دھوبیوں کو اُن کے کپڑے دھونے سے روکتے ہیں۔ اور ہر طرح سے ان پر عرصۂ حیات تنگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔۔"

یہ ہے اسلام کی مُساوات کے ڈھول کی پول جو کسی دوسرے کی زبان نہیں۔ بلکہ خود ایک مُسلمان کی زبان سے ظاہر ہو رہی ہے۔ کیا ہریجنوں کے ساتھ ہندوؤں کا اس سے بھی بدتر سلوک ہے؟

× × × × ×

خواجہ حسن نظامی ۱۵ر مارچ کے "مُسلمان" میں اپنے ایک مضمون میں عورت کی چند خوبیوں کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ کہ :۔

"جس بیوی میں اتنی خوبیاں موجود ہوں۔ پھر بھی اُس کا شوہر اس کی قدر نہ کرے۔ تو بیوی چاہتی ہے۔ کہ اُس کے شوہر پر خدا کی مار ہو۔ اور وہ جتنی جلدی دُنیا سے رحلت کر سکتا ہو۔ اچھا ہے" ؎

ہاں خواجہ صاحب! ایسی دُعا تو صرف مسلمان عورتیں ہی کر سکتی ہیں۔ جن پر تین تین سوکنوں کے بٹھلنے کی اجازت شریعت کی رُو سے جاری ہے۔ ہندو عورت تو مصیبت میں بھی اپنے پتی کی خیر ہی منائے گی۔ اور اُس کی درازیٔ عمر کے لئے پرارتھنا ہی کرے گی۔ کیونکہ ایک ہندو خاوند اپنی عورت سے اپنے رشتہ اور متعلقہ فرائض کو بخوبی سمجھتا ہے۔ مسلمان خاوند کی طرح اُس کے دماغ میں یہ نہیں۔ کہ اگر اُس کی بیوی ذرا بھی زبان درازی کرے۔ تو وہ اُس کی چھاتی پر مونگ دلنے کے لئے ایک نہیں تین سوکنیں لا کر اُس کی زندگی حرام کر سکتا ہے۔ پھر مسلمان بیوی ایسے ظالم خاوند کے لئے "خدا کی مار" اور "دُنیا سے جلد از جلد رخصت ہونے" کی دُعا نہ کرے۔ تو کیا کرے؟

× × × × ×

"مسلمان" ۱۵ر مارچ کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ کہ تجارت کے لئے سُود اور سُود کے لئے تجارت لازم و ملزوم ہیں۔ اور اُن میں سے کسی کو دوسرے کے بغیر فروغ نہیں ہو سکتا۔ اگر سُود نہ ہو۔ تو سرمایہ اور سرمایہ داری کا تار و پود بکھر جائے۔ اب دیکھئے اسلامی تعلیم کا کیا حشر ہے؟ جس بنک جو سُود مسلمانوں کے لئے حرام تھا۔ آج تجارت کی آڑ میں حلال بنا لیا گیا۔ سُود کے ساتھ ہی گنتی پالنا اور فوٹو اتروانا یا رکھنا بھی خلاف از رُوئے قرآن سمجھا جاتا ہے۔ لیکن آج کتنے مسلمان ہیں جو ان احکام کی پیروی کرتے ہیں؟

(ہتیشی)

کی اصلی تعلیم فراموش ہو گئی ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں عقیدہ کے نہایت معمولی اختلاف پر مخالف کے ساتھ شدید عداوت کا سلوک کیا جاتا ہے۔ اکثریت والے اقلیت

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ستیارتھ پرکاش لیکھ مالا - نمبر ۱

(لیکھک سوامی سوتنترانندجی مہاراج)

"ستیارتھ پرکاش" میں رشی دیانند نے ایشور کے ناموں کا اُلیکھ کر کے انت میں لکھا ہے:-

"یہ سو نام پرمیشور کے لکھے ہیں۔ پرنتو ان سے بھن پرماتما کے اسنکھیہ نام ہیں۔ کیونکہ جیسے پرمیشور کے اننت گن۔ کرم اور سوبھاؤ ہیں۔ ویسے ہی اس کے اننت نام بھی ہیں۔ ان میں سے پرتیک گن۔ کرم اور سوبھاؤ کا ایک ایک نام ہے۔ اس سے یہ میرے لکھے نام سمندر کے سامنے بند وت ہیں"۔

(پرشٹ ۲۶۔ گلگتہ سنسکرن ۲)

اس سے سِدّھ ہوتا ہے۔ کہ مہرشی دیانند پرماتما کے انیک نام مانتے ہیں۔ اور انہوں نے ۱۰۰ نام تو لکھ دئے ہیں۔ پرنتو جو نام دیوتاؤں کے مانے جاتے تھے۔ رشی ان کو ایشور کے نام بتلاتے ہیں۔ اور پرانوں میں جہاں ایک کا منڈن دوسرے کا کھنڈن ہے۔ پرنتو اس کا ایک سمادھان یہ کرتے ہیں۔ کہ جہاں شو کا منڈن اور وشنو آدی کا کھنڈن ہے وہاں شو کارن واچک ہے۔ اور وشنو آدی کاریہ واچک ہیں۔ اسی پرکار جہاں وشنو آدی کا کھنڈن ہے۔ وہاں شو آدی کاریہ واچک ہے۔ اور کھنڈن منڈن کی یہ پرتھا پرانوں میں ہی ہے اور رشی پرانوں کو مانتے ہی نہ تھے۔ اس لئے ان کو اس کے سمادھان کی آوشیکتا ہی نہ تھی۔ اور وید آدی میں اس پرکار کھنڈن منڈن نہیں ہے۔ اس لئے کارن کاریہ کی کلپنا کرنے کی آوشیکتا نہیں ॥

اب پرشن یہ ہوتا ہے۔ کیا اس پرکار ایشور کے نام کسی اور نے بھی مانے ہیں؟ یدی اور کسی نے نہیں لکھے۔ تو رشی نے یہ کلپنا کیوں کی؟ یدی انیہ کسی نے نہ لکھے ہوں۔ تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اور پُران وادی بھی کتنے دیوتا آدی ایشور کے نام مانتے ہی ہیں۔ تو یُکتی یُکت بات ماننے میں آپتی ہی کیا ہے۔ اور کچھ نام ویدانت درشن میں لکھے ملتے ہیں۔ جہاں بھید ابھید میں اس درشن پرمت بھید ہے۔ وہاں ان کو ایشور واچک ہونے میں کوئی بھید نہیں ہے۔ سب بھاشیہ کار سہمت ہیں۔ اس لئے میں شنکر آچاریہ جی کے انوسار ان کو دکھلاؤں گا۔ جس سے پتہ لگ جائے کہ شنکر آچاریہ جی ان کو ایشور واچک مان کر یکتی پرمان سے اس کی سِدّھی بھی کرتے ہیں ॥

"आकाशस्तल्लिङ्गात् ॥१।१।२२॥"

अस्य लोकस्य का गतिरित्याकाश इति होवाच सर्वाणि ह वा इमानि भूतान्याकाशादेव समुत्पद्यन्त आकाशं प्रत्यस्त

"यस्त्याकाशो ह्येवेभ्यो ज्यायानाकाशः परायणम् ॥"

छां १-९-१॥

اس لوک کی گتی (آشریہ) کیا ہے؟ آکاش ہے۔ یہ سارے پرانی آکاش سے ہی اتپن ہوتے ہیں۔ آکاش میں ہی مرکو جاتے ہیں۔ آکاش ہی ان میں مہان ہے۔ آکاش ہی پرایَن ہے ॥

اس واکیہ میں یہ سندیہہ ہوتا ہے۔ کہ آکاش بھوت آکاش ہے اور برہم ہے؟ کیونکہ شرو پرانی آکاش اور نفات بھوت آکاش میں ہی اتپن نشٹ ہوتے ہیں۔ وہ بھوتوں میں سب سے بڑا ہے۔ اور گت ہونے سے پرایَن بھی ہے۔ اور یہ وشیشن برہم میں بھی چرتارتھ ہوتے ہیں۔ اس سنشے کی نورتی کے لئے سوترکار نے ...... "تت لिङ्गात्" شبد دیا ہے ॥

اس سے بھاشیہ کار ایشور مانتے ہیں۔ اور کچھ اور واکیہ بھی لکھتے ہیں۔ یہ عظم سروبھوت میں بھوت آکاش بھی آتا ہے۔ اتیہاں برہم ہی ہے۔ اور:-

"ज्यायान् पृथिव्या ज्यायान्-तरिक्षाज्ज्यायान्दिवो ज्यायानेभ्यो लोकेभ्यः ।

छां ३-१४-३

پرتھوی انترکش دیو اور لوکوں سے وہ بڑا ہے۔ یہاں برہما کو بڑا کہا ہے۔

"विज्ञानमानन्दं ब्रह्म रातेर्दातुः परायणम् । बृ ३-९-२८

وگیان اور آنند سے برہم ہے۔ دھن دینے والے کا پرایَن (परमाश्रय) برہم ہی ہے۔ اس سے سِدّھ ہوتا ہے۔ کہ یہاں آکاش برہم واچک ہے۔ بھوت آکاش واچک نہیں۔

بھارت ورش میں

ہلچل مچانے والا ساہتیہ

اگر آپ سارے بھارت ورش میں

دہلی شاخ
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ
نئی سڑک - دہلی

لاہور شاخ
سودھیائے سدن
موہن لال روڈ
لاہور

ویدک دھرم پھیلانا چاہتے ہیں۔ تو اپنی آمدنی کا کچھ حصّہ لگا کر نیچے لکھے گرنتھ خریدیں۔ اور انہیں مُفت یا لاگت دام پر بانٹ کر ستیہ کا پرکاش کریں۔ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر نے سستا پن کی حد کر دی۔ ہماری پستکیں بھارت ورش کے سبھی بڑے بڑے بُک سیلروں کے ہاں ملتی ہیں:-

مکمل ستیارتھ پرکاش	ایک سو لینے پر	۴/	پھٹکل	۵/
" رگویدادی بھاشیہ بھومکا	" " " "	۵/	"	۶/
" سنسکار ودھی	" " " "	۲/	"	۳/

چاروں ویدوں کا ہندی انوواد ۱۴ جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۲۴ " ۲۸

رشی دیانند کا مکمل و مستند جیون چرتر دو حصّوں میں مجلد ۶/ بغیر جلد ۵۔۸/

چرک مع ہندی انوواد تین جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۹/ پھٹکل ۱۲

وید میں استریاں ۸/ ۔ وید اپدیش ۸/ ۔ بھارتیہ سماج شاستر ۲/ ۔ مہایوگ مارگ ۳/ ۔ جیون کبھ ۵/ ۔ کرتویہ درپن ۸/ ۔

اور بھی ہر طرح کی دھارمک و ساماجک پستکیں ہمارے یہاں ملتی ہیں۔ فہرست مفت منگوا کر دیکھیں۔ منڈل کے دس دس روپے کے حصّے خرید کر منافع اٹھائیں۔ اور ویدوں کے پرچار کا ثواب مُفت میں لوٹیں ॥

ہر قسم کی خط و کتابت کا پتہ } آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

اتیو پران ॥۲۳॥ ॥

सर्वाणि ह वा इमानि भूतानि प्राणमेवाभिसंविशन्ति प्राणमभ्युज्जिहते । छां० १।११।५

یہ سرو پرانی پران میں ہی پرویش کرتے ہیں اور پران سے ہی اتپن ہوتے ہیں۔ پوروَوت اس میں بھی سنشے ہے۔ یہاں وایو روپ پران کا گرہن کرنا ہے۔ یا گرہن ہوگا۔ سوترکار کا بھاو برہم گرہن میں ہے۔ بھاشیہ کار

"प्राणस्य प्राणम्" کی سنگتی سے یہاں پران بر ४-४-१८ برہم واچک مانتے ہیں۔ اس لئے آکاش پران بھی یہاں برہم پرک ہی ہے ॥

ज्योतिश्चरणाभिधानात् ॥२४॥

अथ यदतः परो दिवो ज्योतिर्दीप्यते विश्वतः पृष्ठेषु सर्वतः पृष्ठेष्वनुत्तमेषूत्तमेषु लोकेष्विदं वाव तद्यदिदमस्मिन्नन्तः पुरुषे ज्योतिः ॥

छां० ३-१३-७॥

اتھ جو یہ دیو سے پرے پرکاشمان ہے۔ وہ سب چکروں میں سب سے چکروں میں ان اتم اور اتم چکروں میں پرکاشمان ہے۔ یہ وہ ہے۔ جو اس پرش انتر جیوتی ہے ॥

اس میں بھی پوروَوت سنشے یہاں ہے۔ جیوتی اگنی کا واچک ہے۔ اور برہما کا؟ پرنتو کچھ کٹھن ہے۔ کہ جیوتی اگنی کو کہتے ہیں۔ اس یہاں جیوتی کے ارتھ اگنی ہی ہیں۔ سوترکار "چرنابھیدھانات" سے اس شنکا کا سدھ کرتا ہے۔ بھاشیہ کار شنکر آچاریہ جی اس پر لکھتے ہیں:-

ज्योतिरिह ब्रह्म ग्राह्यम् । कुतः ? चरणाभिधानात् पादाभिधानादित्यर्थः ।

یہاں جیوتی شبد سے مراد برہم کا گرہن ہے

पादाभिधान इत्यत्र चरणाभिधान ہوا ہے۔ کیونکہ چھاندوگیہ اُپنشد میں اس کا پاٹھ ہے:-

तावानस्य महिमा ततो ज्यायांश्च पूरुषः । पादोऽस्य सर्वा भूतानि त्रिपादस्यामृतं दिवि ।

॥ छां ३।१२।६॥

یہ اس کی مہما ہے۔ وہ اس سے بڑا ہے۔ بھوت اس کے ایک پاد میں ہیں۔ اور تین پاد شدھ ہیں۔ یہاں جو تین پاد کے پار میں سنسار کا ورنن ہے۔ آگے مل کر ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

ورن ویوستھا کا ماخذ وید بھگوان ہی ہے

(مہاشہ "نانک" جلالپوری کے قلم سے)

پنڈت سنت رام جی نے اچھا کیا۔ کہ چاتر ورن کے متعلق وچار کو وید بھگوان تک ہی محدود رکھا۔ گو انتا ضرور حسرت کا مقام ہے۔ کہ انہوں نے یہ بتلانے کی کرپا نہیں کی کہ کس وید منتر میں براہمن کھشتری۔ اور شودر کو "ورن ویوستھا" کے انگ ملنے سے انکار کیا گیا ہے سو عرض ہے کہ بہت سے وید منتروں میں یہ شبد ملتے ہیں۔ اگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیتے۔ کہ وید میں یہ شبد بامعنی اصطلاحیں ہیں۔ اور ایک مہذب انسانی سوسائٹی کے اہم ضروری ارکان ہیں تو معاملہ صاف ہو جاتا۔ کیونکہ وید بھگوان خود فرماتا ہے :۔

ब्राह्मणोऽस्य मुख मासीद् बाहू राजन्य: कृत:।
उरू तदस्य यद्वैश्य: पद्भ्यां शूद्रो ऽअजायत॥

(یجروید۔ ادھیائے ۳۱ ۔ منتر ۱۱)

(یعنی) اس مہذب انسانی سوسائٹی کا منہ کی مانند حصہ براہمن کہلاتا ہے۔ بازو کی مثال حصہ کھشتری کہلاتا ہے۔ اور ران نما حصہ ویش کے نام سے ملقب ہوتا ہے۔ اور وہ حصہ جو پاؤں کی طرح باقی سب حصوں کو سر پر اٹھا رہا ہے۔ وہ شودر کہلاتا ہے :۔

مذکورہ منتر میں براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر کے ساتھ کسی دوسرے ہم وزن یا ہم معنی کلمہ کو منسلک نہیں کیا گیا۔ صرف یہاں ہی نہیں۔ بلکہ ایک اور جگہ وید بھگوان میں آتا ہے :۔

रुचं नो धेहि ब्राह्मणेषु, रुच ँ राजसु, न स्कृधि।
रुचं विश्येषु, शूद्रेषु, मयि धेहि रुचा रुचम्॥

(یجروید۔ ادھیائے ۱۸۔ منتر ۴۸)

یعنی ہمارے براہمنوں میں اپنے دیا یک پریم سے پرمیشر پریم پردان کرو۔ ہمارے کھشتریوں میں پریم پردان کرو۔ ہمارے ویش لوگوں اور شودروں میں بھی پریم پردان کرو۔ اور میری ذات میں بھی اپنے وشال پریم دوارہ پریم پردان کرو :۔

پنڈت جی وچاریں۔ کہ اس وید منتر میں اگر (मयि) شبد آ گیا ہے۔ تو اس سے براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر کے ساتھ کسی دوسرے ہم معنی یا ہم وزن کلمہ کا اضافہ نہیں ہوا ہے۔ بلکہ محض تقسیم کے ساتھ تخصیص کی گئی ہے۔ جو جمع یا ضرب کا تقاضا پورا نہیں کرتی۔ بلکہ عالمگیر پریم کو ایک مرکز پر لاکر اسے زیادہ Emphatic بناتی ہے :۔

प्रियं मा कृणु देवेषु, प्रियं राजसु, मा कृणु।
प्रियं सर्वस्य पश्यत उत शूद्र उतार्ये॥

(اتھروید۔ کانڈ ۱۹۔ سوکت ۶۲۔ منتر ۱)

یعنی اے پرماتمن! مجھے براہمن دیوتاؤں میں عزیز بناؤ۔ مجھے کھشتریوں میں عزیز بناؤ۔ مجھے تمام دیکھنے والے سمجھ سکا خواہ اس کا ویشیوں سے تعلق ہے۔ یا شودروں سے عزیز بناؤ :۔

اس منتر میں بھی براہمن کھشتری۔ ویش اور شودر کے ساتھ کسی پانچویں انسانی طبقہ کی ایزادی نہیں کی گئی ہے۔ لہذا اگر کسی وید منتر میں ان چاروں طبقات کے ساتھ کہیں کسی جاندار یا بے جان اسم کا اضافہ نظر پڑتا ہے۔ تو ضرور حسرت ہے کہ اس کے موقعہ اور محل کو غور سے دیکھا جائے۔ اور حجت ہو تو قیاس نہ کر لیا جائے۔ کہ وہ اضافہ پانچویں ورن کا مظہر ہے :۔

ہاں اتنا ضرور عرض کروں گا۔ کہ پنڈت جی کو اس معاملہ میں ضرور اتفاق ہو گا۔ کہ کسی بھی وید منتر میں براہمن کھشتری۔ ویش اور شودر کو ورن ماننے سے انکار نہیں کیا گیا۔ اگر کہیں ایسا ہو تو میں پنڈت جی سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ اس وید منتر کا مجھے پتہ بتلا دیں۔ میں مان لوں گا۔ ایک چاند اور سورج پر تو کیا۔ میرا دعویٰ ہے۔ کہ ساری کائنات ہی پرماتما کی سنکلپ سے پیدا ہوئی ہے۔ لیکن محض پیدا ہونے سے وہ نہیں "ورن ویوستھا" کا انگ بن گئی ہے۔ اور نہ ہی کسی رشی نے اسے ورن تسلیم کرنے پر زور دیا ہے :۔

یہ ٹھیک ہے۔ کہ وید میں داس اور آریہ شبد بار بار آئے ہیں۔ لیکن وہ ہر ایک انسان کی آریہ اور داس ہے

وید میں "چاتر ورن" کہیں نہیں

(از پنڈت سنت رام جی بی اے منتری ذات پات توڑک منڈل لاہور)

۵ ارمارچ ۱۹۳۶ء کے "پرکاش" میں شریمان مہاشہ "نانک" جلالپوری جی نے ایک نوٹ لکھ کر یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ وید میں "چاتر ورن" کا ودھان ہے۔ ان کی بات کا جواب دینے سے پہلے میں اپنی پوزیشن واضح کر دینا چاہتا ہوں :۔

میں تین باتیں کہتا ہوں۔ ۱۔ وید میں براہمن کھشتری اور ویش کو ورن کہیں نہیں کہا گیا۔ میں اس بات سے انکاری نہیں۔ کہ وید میں یہ شبد آتے ہیں۔ مگر یہ ورن نہیں۔ وید میں ان کے ساتھ اور بھی کئی ایسے ہی نام آتے ہیں۔ جیسے :۔

ब्रह्मणे ब्राह्मणं क्षत्राय राजन्यं मरुद्भ्यो वैश्यं तपसे
शूद्रं तमसे तस्करं नारकाय।
वीरहणं पाप्मने क्लीबमाक्रयाया अयोगूं कामाय
पुंश्चलूमतिक्रुष्टाय मागधम्।

(یجروید۔ ادھیائے ۳۰۔ منتر ۵)

اگر آپ براہمن کھشتری اور ویش کو ورن مانتے ہیں۔ تو آپ کو ویرہن۔ تسکر۔ کلیب۔ پنشچلی وغیرہ کو بھی ورن ماننا پڑے گا۔

آپ کے پیش کئے منتر "ब्राह्मणोऽस्य मुख मासीद् ......" میں جیسے "براہمن اس کا منہ ہے۔ اور شودر اس کے پاؤں سے پیدا ہوا" لکھا ہے۔ اور اس سے آپ براہمن۔ کھشتری۔ اور ویش کو ورن کہنے لگے ہیں۔ اسی طرح :۔

चन्द्रमा मनसो जातश्चक्षो: सूर्यो अजायत।
मुखादिन्द्रश्चाग्निश्च प्राणाद्वायुरजायत।

(رگوید ۱۰۔ ۹۰۔ ۱۳)

میں کہا ہے۔ کہ چاند اس وراٹ پرش کے من سے پیدا ہوا آنکھ سے سورج ہوا۔ منہ سے اندر اور اگنی ہوئے۔ پران سے وایو ہوا۔ تو کیا ہم چاند۔ سورج۔ اندر اور وایو کو بھی ورن مان لیں؟ ہم ورن صرف انہی کو مان سکتے ہیں۔ جسے وید خود ورن کہتا ہے :۔

۲۔ دوسری بات میں یہ کہتا ہوں۔ کہ وید صرف "آریہ" اور "داس" کو ہی ورن کہتا ہے انہی دو ناموں کے ساتھ "ورن" لفظ کا استعمال ملتا ہے۔ دیکھئے :۔

यो दासं वर्णमधरं गुहाक:। हत्वी दस्यून् प्रार्यं वर्णमावत्।

جس طرح ان منتروں میں صاف "داس ورن" اور "آریہ ورن" لکھا ہوا ملتا ہے۔ اس طرح وید میں براہمن ورن۔ کھشتری ورن یا ویش ورن کہیں بھی نہیں ہے :۔

۳۔ تیسری بات میں یہ کہتا ہوں۔ کہ وید ورنوں کی تعداد چار کہیں بھی نہیں کہتا۔ اگر کہیں کہتا ہو۔ تو وید منتر پیش کیجئے۔ میں ماننے کو تیار ہوں۔ اس کے برخلاف وید صاف کہتا ہے۔ کہ ورن دو (उभौ वर्णौ) ہیں۔ اور یہ دو تو ورن "آریہ" اور "داس" ہیں۔ جیسا کہ میں اوپر کہہ آیا ہوں :

آپ کے پیش کردہ (यथेमां वाचं) والے منتر میں صرف براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر ہی نہیں۔ وہاں ساتھ ہی "स्वाय चारणाय" یعنی "قسو" اور "ارن" دو اور نام بھی ہیں۔ اگر پہلے چار نام ورن ہیں۔ تو ان کے ساتھ ہی پچھلے دو نام بھی ورن کیوں نہیں؟ اس طرح تو ۴ کی بجائے ۶ ورن ہو جاتے ہیں :۔

اسی لئے میں کہتا ہوں۔ کہ وید میں چار ورن کی تقسیم نہیں۔ دو ورن کی ہے۔ اور کہ وہ دو ورن براہمن کھشتری یا ویش نہیں۔ بلکہ "آریہ" اور "داس" یا "شودر" ہیں۔ وید میں جیسے "उभौ वर्णौ" (دو ورن) "آریہ ورن" اور "داس ورن" لکھا ملتا ہے۔ ویسے ہی "چاتر ورن" براہمن ورن۔ کھشتری ورن اور ویش ورن لکھا دکھلا دیجئے۔ میں اپنی رائے بدل لوں گا :۔

آریہ کمار سبھا کیتھل کا سالانہ جلسہ ۱۔ ۲۔ اور ۳ مئی ۱۹۳۶ء کو بروز شکر۔ سنیچر اور اتوار بڑی دھوم دھام سے منایا جانا قرار پایا ہے۔ بڑے بڑے سنیاسی اور مہاتما اس موقعہ پر پدھار رہے ہیں :۔

(منتری آریہ کمار سبھا کیتھل)

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دو حالتوں کے نام ہیں۔ جب تک ایک انسان باقاعدہ تربیت حاصل نہیں کرتا۔ اُس پر "داس" یا "دسیو" کی رنگت چڑھی رہتی ہے۔ لیکن جب اُس کو باقاعدہ تعلیم و تربیت ملتی ہے۔ اور اُسے باقاعدہ طور پر سنسکرت کیا جاتا ہے۔ تب وہ آریہ بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ منو مہاراج صاف طور پر فرماتے ہیں۔ کہ پیدائش کے وقت ہر ایک بچہ بمثل شودر ہوتا ہے۔ اُسے بھلے بُرے کی تمیز نہیں ہوتی۔ لیکن جب اُسے شکشا ملتی ہے۔ اور سے یگیوپویت یا ویدک ڈپلوما دھارن کرا کے ایک شائستہ شہری بنا دیا جاتا ہے۔ تو اُسے "آریہ" کی رنگت مل جاتی ہے۔ (उभौ वर्णौ) کی اصطلاح دو جُداگانہ ذہنیتوں یا (mentalities) کی مظہر ہے۔ اس کا ورن ویوستھا یا انسانی سوسائٹی کے مختلف طبقات سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ جب کوئی انسان پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ داس ورن یا غلامانہ ذہنیت کا ترجمان ہوتا ہے۔ جیسے کسی کو کرتے دیکھتا ہے۔ ویسے ہی کرنے لگ جاتا ہے۔ لیکن جب وہ بالغ بن کر "آریہ" کہلانے کا اہل بنتا ہے تو وہ ایک ایسا آزاد شہری ہو جاتا ہے۔ جسے ہر ایک مہذب سوسائٹی فخر سے ویلکم کہنے کے لئے تیار رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہر ایک ذمہ دار انسان کو شروتی بار بار یہ آدیش کرتی ہے۔

"कृण्वन्तो विश्वमार्यम्"

اے انسان! تو ساری انسانی نسل کو "آریہ" یعنی پرماتما کا پُتر بنانے کی سعی کر۔ اور اس وقت تک دم نہ لے۔ جب تک کہ اس مہم کو سر نہ کر لے۔

باقی رہا "چاتر ورن" کے لفظ کا وید میں مذکور ہونا۔ یا براہمن ورن۔ کھشتری ورن اور ویش ورن کا کسی وید منتر میں اصطلاحی لحاظ سے آنا۔ یہ تو ایک فعل عبث ہے۔ کیونکہ "چاتر ورن" کا وجود تو انسانوں کی مجلسی اور سیاسی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہے۔ نہ کہ پرماتما کی سرشٹی میں کسی قسم کی واجب الوجود حیثیت حاصل کرنے کے لئے۔ دنیا میں جب تک ایک گرہستھی کو اپنی ضروریات پوری کرنی پڑتی ہیں۔ اور اپنے مجلسی فرائض بجا لانے پڑتے ہیں۔ تب تک "ورن ویوستھا" کی ضرورت ہے۔ سنیاس آشرم میں پرویش کرتے ہی نہ کوئی انسان براہمن رہتا ہے۔ نہ کھشتری اور نہ ویش۔ اس لئے یہ سارٹیفکیٹ معلوم نہیں ہوتا کہ وید بھگوان اُس انسانی انسٹی ٹیوشن کو جو کہ محض ایک وقتی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایجاد کی گئی ہے۔ اور صرف تقسیم کار یعنی… (Division of labour) کی خاطر اختیار کی گئی ہے۔ ایک انادی قدرتی انسٹی ٹیوشن کے طور پر (Recognize) کر لیتا۔ ہر ایک ویدک دھرمی جانتا ہے۔ اور مانتا ہے۔ کہ "ورن ویوستھا" اور "آشرم ویوستھا" انسانی سوسائٹی یا زندگی کو عافیت بخیر کرنے کے لئے انسانی انسٹی ٹیوشن ہیں۔ جب تک ایک آریہ کے سر پر شکھا رہتی ہے۔ اور جسم پر جنیو رہتا ہے۔ تب تک ہی ان ویوستھاؤں کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد ایک منٹ کے لئے بھی نہیں۔ چنانچہ اسی حقیقت کو قرآن شریف میں ذیل کے دلچسپ پیرایہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

یا ایھا الناس انا خلقنٰکم	اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت
من ذکر و انثیٰ و جعلنٰکم	سے پیدا کیا۔ اور تمہاری شاخیں اور
شعوباً و قبائل لتعارفوا	قبیلے بنا لئے۔ تاکہ تم ایک دوسرے
ان اکرمکم عند اللہ	کو پہچان لو۔ تم میں سے اللہ کے نزدیک سب
اتقٰکم ۴۹ ، ۱۳	سے معزز وہ ہے۔ جو سب سے متقی ہے

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں ❊ (مینجر)

ودیا بھیاس کا تھ استھان گوروکل برندابن ہی ہونا چاہئے

(دیا بھاسکر رائے بہادر ماسٹر آتما رام جی امرتسری راجیہ رتن و راجیہ متر۔ بڑودہ)

پُوجیہ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا بکیٹ پرانت کی بحث سارگرمت تھا۔ اُسے سوچ چار میں پڑھا۔ میں بھی پورن روپ سے اُکت پردھان جی کے مت سے سہمت ہوں۔ اردھان لاہور کا ستھان اُپیوگی نہیں ہے۔ مجھے یہ گیات کر کے پرم ہرش ہوا۔ کہ رشی بودھ کی شتابدی ستو راتری پر برگ پرمو برندابن گوروکل میں پر آرمبھ کیا جا چکا ہے۔ میرا درڑھ مت یہی ہے۔ کہ گوروکل کانگڑی اور دہلی بھی اُتم ودیا بھیاس کے لئے اُپیوگی ستھان نہیں ہو سکتے۔ اس کے لئے میں کچھ ہیتو نیچے درج کرتا ہوں:۔

(ا) رشی جنم شتابدی کی درشٹی سے متھرا تھا برندابن ایک ہی پردیش ہے۔ رشی درجانند جی کی یہ پردیش برندابن تپو بھومی ہی ہے۔

(ب) ہر دوار گوروکل میں اودھک اسیلے ہوتے رہتے ہیں۔ جو کبھی بھی رُک نہیں سکتے۔ اور گوروکل کانگڑی ہر دوار کا وا یُو منڈل۔ گوروکل برندابن کی اپیکشا ایکانت نہیں کہا جا سکتا۔ یہ کام اودھک ایکانت واس چاہتا ہے:۔

(ج) دہلی میں ہر دوار سے بھی بڑھ کر سُر دربار کے اندولن رات دن ہوتے رہتے ہیں۔ اگر دہلی میں ایکانت ستھان اُکت بھاسنیہ کے لئے نہیں ہو سکتا۔ یہ تو سکھیش بات ہے۔ اتم اودھی ہی ٹھیک ہے۔

بڑودہ اور میسور میں بھاری سنسکرت پستکالیہ ہیں۔ مگر جتنے بھی سنسکرت ساہتیہ کے گرنتھ اس سمے گوروکل برندابن کے ویدک پستکالیہ میں ہیں۔ وہ بھی وید بھاشیہ کے لئے پریاپت ہیں۔ یدی اور ۲۰۰۰ گرنتھ اور سنسکرت ساہتیہ وید بھاشیہ کار منڈل برندابن (جو رشی درجانند جی کا پردیش ہے) میں رکھنا چاہئے۔ تو وہ ایک سہسر و دو سہسر روپوں کی بات ہے۔ وہ ضرور خرید سکتے ہیں۔ مگر ان کے لئے ہمارے بڑودہ اور میسور میں نہیں کبھی بھی ستھان ستھر روپ سے نہیں بنانا ہوگا۔ جو سجن اُکت یوجنا میں تین سناتن دھرمی پنڈتوں کو رکھنے کا مت رکھتے ہیں۔ یہ بات آدرش درشٹی سے انی اُتم ہے۔ پر ویوہارک درشٹی سے نہیں چل سکتی۔ اتہ ایک درا ایک سناتن دھرمی پنڈتوں کو شامل کرنے کی بات چل نہیں سکتی۔ یہ مجھ پر دھ کا انوبھو کہہ رہا ہے۔ میں تو ادھر آریہ جگت کا آہوان کیا سمجھوں گا۔ کہ وہ برندابن گوروکل کو ستھر ستھان وید بھاشیہ کے لئے بنائیں۔ اور لاہور۔ کانگڑی اور دہلی کو نہ بنائیں:۔

سناتن دھرمی پنڈتوں کا سہیوگ تو میرے انوبھو میں اسمبھو پرنتو سمبدھ ہوگا۔ مگر سب آریہ سبھائیں مل کر "کام کریں۔ اس اکورشن پر ہم ایشور کی کرپا سے چلنے میں سپھل ہو سکیں۔ یہ سمبھو (miracle) چمتکار ہی تو ہوگا:۔

سوامی دیانند اور قومی زبان:۔ سپوری۔ ۳۰ مارچ۔ اور طبیعہ پر ادیشن قومی زبان کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر موہن چند اگروال نے ہندوستانی زبان کو زیادہ ہر دلعزیز بنائے جانے پر زور دیا۔ آپ نے کہا۔ کہ قومی زبان کے کاز کے پائنیر مہاتما گاندھی نہیں۔ بلکہ سوامی دیانند تھے۔ جنہوں نے اسی سے بہت سال پہلے قومی زبان کی اہمیت کا احساس کر لیا تھا:۔

لاہور اور دہلی
اگر آپ
شتابدی پر آ رہے ہیں
تو
پنڈال کے عین سامنے والے بُک سٹال نمبر ۳۶۹ پر ضرور تشریف لائیں۔ اور اپنی سماج کی لائبریری کیلئے اپنے اور اپنے پریوار کے سوادھیائے کیلئے اپنے اِشٹ مِتروں کو بھینٹ دینے کیلئے علمی تحفے خریدیں:۔

شتابدی کے دنوں میں ہر ایک کتاب پر تاجرانہ کمیشن ملے گا

اگر آپ کسی وجہ سے شتابدی پر نہیں آ رہے ہیں
تو
لاہور آنے والے اپنے کسی مِتر کو تاکید کر دیں۔ کہ ہمارے بُک سٹال نمبر ۳۶۹ (پنڈال کے عین سامنے) پر ضرور پدھاریں۔ اور آپ کے لئے آپ کے پریوار کیلئے بڑھیا علمی تحفے چُنیں:۔

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

یادِ رفتگان

"لالہ تلوک چند جی موگہ نواسی"

(از سورگیہ پنڈت وشنو دت جی بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ فیروزپور)

نوٹ:۔ سورگباش ہونے سے کچھ عرصہ پہلے سورگیہ پنڈت جی نے ہمیں جو کاغذات اشاعت کے لئے دیئے تھے۔ اُن کو ہم سورگیہ پنڈت جی سے اپنی عقیدت کا اظہار کرنے کے لئے شائع کرنا اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں ؛؛
(ایڈیٹر)

موگہ میں ۱۹۰۰ء میں آریہ سماج قائم ہوا۔ مگر ۱۹۰۵ء کے بعد آریہ سماج موگہ طاقت پکڑ گیا۔ اس وقت سے پیشتر موگہ میں دیو سماج کا زور تھا۔ موگہ میں سود بار رسوخ جماعت ہیں۔ اور جس تحریک میں اُن کا ہاتھ نہ ہو۔ وہ تحریک موگہ میں زندہ نہیں ہو سکتی۔ جن لوگوں نے سودوں میں سے موگہ کے آریہ سماج کے کاموں میں مدد دی ہے۔ اُن میں سے لالہ تلوک چند جی کا نام قابلِ ذکر ہے ؛؛

اس موگہ میں آریہ سماج کی بنیاد رکھنے والے لالہ دیو بندر جی تھے۔ جن کے سپتر اس وقت آریہ سماج موگہ کے پردھان ہیں۔ لالہ دیو بداس جی نے یہ وصیت کی تھی۔ کہ آریہ مندر کے لئے زمین دے دی جائے۔ چنانچہ اُن کے وارثان نے ڈسٹرکٹ بورڈ سکول کے گرد و نواح کی زمین آریہ مندر کے لئے وقف کر دی تھی۔ اور کچھ زرعی ملحقہ اراضی بھی وقف کر دی تھی مگر چونکہ وہ جگہ مندر کے لئے موزوں نہ رہی۔ اس لئے دوسری جگہ تقسیم کے بعد درمیان مندر کے لئے مناسب سمجھی گئی۔ وہاں ایک دانی نے ایک وسیع قطعہ اراضی دان دیا۔ اور اس پر ایک عالی شان مندر تعمیر کیا گیا۔ جو بہت عرصہ تک آریہ مندر کا کام دیتا رہا ؛؛

گو ۱۹۰۰ء میں آریہ سماج موگہ میں قائم ہو گیا تھا۔ اس کے عہدیداران بھی تھے۔ مگر باقاعدہ اس کے اجلاس نہیں ہوتے تھے۔ ہاں یہ ضرور تھا کہ موگہ میں اکثر سنسکار ویدک ریتی سے ہوتے تھے۔ سودوں میں سے لالہ رولیا رام، لالہ سُلطانی رام۔ لالہ تلوک چند۔ لالہ گنپت رائے، لالہ نگن چندر۔ لالہ ہری رام۔ لالہ جیرا داس وغیرہ اور زمینداروں میں سے لالہ بھانا رام۔ سردار نرنجن سنگھ دھوڑ۔ پنڈت بلکھی رام وغیرہ آریہ سماج کے حامی تھے۔ ڈاکٹر متھرا داس جی بھی موگہ میں پہنچ گئے تھے۔ اور اُن کی مدد آریہ سماج کے ہر ایک کام میں شامل رہی ؛؛

پہلے پہل موگہ میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا۔ جسے آریہ سماج کی اصلی لگن ہو۔ لالہ مدن سنگھ جی عرصہ دراز تک موگہ میں منصف رہے۔ اور مشہور منشی کیول کرشن جی موگہ میں تحصیلدار اور منصف رہے۔ مگر آریہ سماج کی ترقی ۱۹۰۵ء سے شمار کی جا سکتی ہے ؛؛

جب لالہ تلوک چند جی آریہ سماج میں دلچسپی لینے لگے۔ تو آریہ سماج کے ابتدائی دن تھے۔ لوگ ناواقف۔ چاروں طرف سے سامان بھی آریہ سماج کی بہتری کے لئے مہیا ہو گئے تھے۔ آریہ سماج کے باقاعدہ ہفتہ وار جلسے شروع ہو گئے۔ ان جلسوں میں لالہ تلوک چند جی نے دلچسپی لینی شروع کر دی۔ ایشور کی کرپا سے آپ صاحب جائداد تھے۔ انہیں اپنی روزی کمانے کے لئے

جب ان لتنو نتش نہیں تھی۔ بافراغت تھے۔ فرصت کا وقت آریہ سماج کو دینے لگ گئے ؛

آریہ مندر کے مکمل ہو جانے کے بعد آریہ سماج کے سالانہ جلسے شروع کر دئے گئے۔ آریہ سماج کے پہلے منتری لالہ نگن چندر جی عرائض نویس تھے۔ جن کے نام سے پہلے سالانہ جلسہ کا اشتہار دیا گیا۔ لالہ تلوک چند جی نے اس سالانہ جلسہ کی کامیابی میں کافی حصہ لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ موگہ نواسیوں کو سالانہ جلسہ کرنے کا حوصلہ ہو گیا۔ وہ ڈر رہے تھے۔ کہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ موگہ میں کامیابی سے نہ ہو سکے گا۔ مگر اُن کا یہ ڈر وہم سے زیادہ حیثیت نہ رکھتا تھا ؛

لوگوں نے سالانہ جلسہ کے لئے چندہ بھی دل کھول کر دیا۔ اور باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کی خوب خاطر تواضع کی۔ اُس وقت سے اب تک موگہ میں آریہ سماج کے سالانہ جلسے لگاتار ہوتے رہے۔ اور آریہ سماج کے مشہور اپدیشک اور سنیاسی موگہ میں آ چکے ہیں۔ اور کتنا اور اپدیش کر چکے ہیں ؛؛

موگہ کے دو حصے ہیں۔ ایک طرف اجیت سنگھ کہلاتا ہے۔ اور ایک طرف مہلا سنگھ کہلاتا ہے۔ دراصل موگا سنگھ ایک شخص تھا جس کے نام پر موگا آباد ہوا ہے۔ اس کے دو لڑکے تھے جن کے نام اجیت سنگھ اور مہلا سنگھ تھے۔ ان دونو کے نام پر موگا کے دو حصے ہو گئے ہیں۔ ایک حصہ کا نام موگا اجیت سنگھ اور دوسرے کا نام موگا مہلا سنگھ ہے ؛؛

آریہ سماج کے سالانہ جلسوں میں کامیابی ہونے کی وجہ سے ہر دو حصوں میں بغض و حسد ہونے لگا۔ ہر دو اطراف والے کہنے لگے کہ آریہ سماج میں ایک طرف والوں کا زیادہ حصہ کیوں ہے؟ مگر لالہ تلوک چند جی ہمیشہ ہر دو اطراف کے لوگوں میں خود جا کر راضی نامہ کرا دیتے تھے۔ اور اس طرح آریہ سماج میں ہر دو اطراف کے لوگوں کا تعلق دن بدن بڑھتا ہی گیا۔ اور آریہ سماج رفتہ رفتہ موگا میں ایک خاص طاقتور تحریک بن گئی ؛؛

اب آریہ سماج کے کام کو وسیع کرنے کے لئے تجاویز سوچی گئیں۔ اور اُس وقت لوگوں نے یہ خیال کیا۔ کہ موگا میں لڑکیوں کے پڑھنے کے لئے آریہ سماج کی کوئی کنیا پاٹھشالہ نہیں ہے۔ صرف دیوسماج کی کنیا پاٹھشالہ تھی۔ اور اس کے ذریعہ سے ناستک مت کا پرچار ہوتا تھا ؛

موگا میں کنیا پاٹھشالہ کھولنے کے لئے موگہ کے ہر دو اطراف کے لوگوں کو اکٹھا کیا گیا۔ اتفاق رائے سے یہ قرار پایا۔ کہ موگا میں کنیا پاٹھشالہ قائم کر دی جائے۔ مگر سب یہی سوچ رہے تھے۔ کہ منیجر اور ادھشٹاتا کسے بنایا جائے؟ کوئی موزوں آدمی اس کام کے لئے نظر نہیں آتا تھا۔

سب کی نظر لالہ تلوک چند جی پر پڑی۔ اور لالہ تلوک چند جی کو آریہ کنیا پاٹھشالہ کا منیجر مقرر کر دیا گیا ؛؛

لالہ تلوک چند جی کنیا پاٹھشالہ کے منیجر کیا مقرر ہوئے۔ گویا انہوں نے آریہ سماج کی عزت کی ساری فکر اپنے ذمہ لے لی۔ لالہ تلوک چند جی اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ کنیا پاٹھشالہ کے لئے روپیہ کہاں سے آئے؟ تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے روپیہ ہم پہنچانے کے وہی ذمہ دار تھے۔ لالہ تلوک چند جی کی پریرنا سے اُن کا سارا پریوار کنیا پاٹھشالہ سے پریم کرنے لگ گیا۔ اُن کے پتر لالہ آسانند جی تو آریہ سماج سے پریم رکھتے تھے اُن کے بھائی لالہ گنپت رائے بھی آریہ سماج سے برابر پریم کرنے لگ گئے۔ لالہ گنپت رائے جی اب رائے صاحب اور آنریری مجسٹریٹ ہیں ؛؛

لالہ تلوک چند نے کنیا پاٹھشالہ کے لئے ایک مستقل ذریعہ آمدنی کا یہ نکالا کہ وہ منڈی میں جا بیٹھتے تھے۔ منڈی کے چودھریوں کو جمع کرتے تھے۔ لالہ گنپت رائے بھی اپنے بھائی کو اس نیک کام میں مدد دیا کرتے تھے۔ اور لالہ گنپت رائے کی بات اُس وقت بھی اس نے مانی جاتی تھی۔ کہ لالہ تلوک چند اور لالہ گنپت رائے نے منڈی میں ایک دکان آڑھت کی کھول رکھی تھی۔ جب منڈی میں کوئی چندہ کی فہرست

کھلا کرتی تھی۔ تو اس فہرست میں چندہ لکھوایا کرتے تھے۔ اس لئے لالہ تلوک چند اور لالہ گنپت رائے کے کہنے پر کنیا پاٹھشالہ کے لئے بھی منڈی کے لوگوں کو چندہ دینا پڑتا تھا ؛

اس طرح آریہ سماج کے لئے ہر سال کنیا پاٹھشالہ کو چلانے کے لئے ایک مستقل رقم مل جاتی تھی۔ لالہ تلوک چند جی کی جو جائداد موگا میں تھی۔ اس کی قیمت منڈی بننے اور قصبہ کی بیرونی آبادی کے روز افزوں ترقی کرنے کی وجہ سے لاکھوں تک پہنچ گئی۔ اور لالہ تلوک چند جی کے بڑھتے ہوئے رسوخ سے کنیا پاٹھشالہ کو بھاری فائدہ پہنچا ؛؛

لالہ تلوک چند جی کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آریہ کنیا پاٹھشالہ کی بنیاد مضبوط ہو گئی۔ سرکاری امداد ملنے لگی۔ اور اُن کے سورگباش ہونے کے بعد اُن کے بھائی رائے صاحب لالہ گنپت رائے آنریری مجسٹریٹ موگہ نے آریہ کنیا پاٹھشالہ کا منیجر بن کر اپنے بھائی کے لگائے ہوئے پودا کو سرسبز و شاداب کیا۔ اس وقت آریہ کنیا پاٹھشالہ میں آٹھ جماعتیں ہیں۔ جن میں سینکڑوں لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ اور کئی لڑکیاں موگا کی پاٹھشالہ میں پڑھ کر کنیا مہاودیالیہ جالندھر میں تعلیم پانے کے لئے گئیں۔ اور سناتکہ ہو گئیں۔ اور ایک اُن میں سے اس وقت کنیا مہاودیالیہ جالندھر میں پروفیسر ہے ؛؛

ایک دفعہ کا واقعہ ہمیں یاد ہے۔ کہ فیروزپور میں دیوسماجیوں نے ماسٹر لچھمنداس رام نگری کے خلاف ایک ہتک عزت کا دعویٰ کیا ہوا تھا۔ ایک گواہ اس مقدمہ میں ماسٹر لچھمنداس کی طرف سے پیش ہونا تھا۔ اگرچہ وہ لالہ تلوک چند کا نزدیکی رشتہ دار تھا۔ مگر اس پر اُن کو اعتبار نہیں تھا۔ ہم بھی اس مقدمہ میں جا رہے تھے۔ ریلوے سٹیشن پر آ گئے۔ اور گاڑی چلنے سے پہلے تاکید کر کے ٹھہر گئے۔ کہ اس شخص کو گواہ پیش نہ کرنا۔ اس سے اُن کی آریہ سماج سے محبت ظاہر ہوتی تھی ؛؛

ہم پہلے موگہ میں اپنا کاروبار وکالت کرتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد ہمارا ارادہ فیروزپور میں وکالت کرنے کا ہو گیا۔ جب یہاں آنے کے لئے تیار ہوئے۔ تو ایک دن مکان پر آئے۔ اور بڑی سنجیدگی سے مگر متفکر صورت میں فرمانے لگے۔ کہ "فیروزپور نہ جاؤ"۔ ہم نے کہا۔ کہ "تمہارا کیا حرج ہے؟"۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ "ذاتی حرج تو نہیں ہے۔ مگر آریہ سماج کا ہے"۔ ہم نے پوچھا۔ "کس طرح؟"۔ فرمایا۔ کہ "اب تک آریہ سماج کا جو کچھ کام کرتے تھے۔ ہم یہ سمجھتے تھے۔ کہ ہم آپ پر احسان کر رہے ہیں۔ اب کس پر کریں گے؟"۔ لالہ تلوک چند جی کو جو لگن آریہ سماج سے پیدا ہو گئی تھی۔ وہ قابلِ تقلید تھی ؛؛

مہرشی دیانند نے جہاں انیک لوک اُپکار کے کاریہ کئے ہیں۔ وہاں اُن کا سب سے بڑھ کر اور مہتوپورن کاریہ بھولی ہوئی منشیہ جاتی کو ویدوں کے تتووں کا اُپدیش کرنا ہے۔ اُنہوں نے جن منتوّیوں اور سدھانتوں کا پرچار کیا۔ ان کا مول اور مکھیہ آدھار ویدوں کو ہی سویکار کیا ہے۔ ایسی اوستھا میں ان کے تمام درشٹ مارگ کے پتھک آریوں کا اس کے وشے میں اپریچت رہنا بڑے دکھ اور آشچریہ کا وشے ہے۔ اس کا مکھیہ کارن ورتمان یگ میں ویدک شکشا اور سنسکرتی کا ابھاو ہونا ہے۔ سبھی پرش ویدوں کے ودوان نہیں ہو سکتے۔ سبھی سنسکرت کے ودوان بن کر وید وشیک گرنتھوں کا سوادھیائے نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی سب لوگ ویدک ساہتیہ سے اس مہان گرنتھ راشی کے پراپت کرنے کا کشٹ اٹھانا چاہتے ہیں۔ آوشیکتا ہے ایسے ساہتیہ کی جو کہ انیک اور جگیاسو جنتوں کے سنمکھ ویدوں کے اچھے اچھے اپدیشوں کو اور ... کو۔ ... سے ... سمجھو ... آسیکفت کر سکے۔

اس میں سندیہ نہیں کہ مہرشی کے اننتر آریہ سماج نے اس دشا میں جو کاریہ کیا ہے۔ وہ پریاپت اتھوا سنتوش جنک نہیں کہا جا سکتا۔ سماج نے جس اُتساہ اور پریم کا سنچار ویدوں کے وشے میں کیا ہے۔ اس کی ترپتی کے لئے ابھی تک کوئی سنتوش جنک پریتن کیا گیا پرتیت نہیں ہوتا۔ لوگوں کی اتریپت آکانکشا سدا اتریپت نہیں رہ سکتی۔ اسے ترپتی کے لئے دوڑنا ہی ہے۔ یدی اسے ویدک ساہتیہ سے آسنا نہیں ہے تو وہ انیہ دشاؤں میں دوڑے گی۔ اس سمے جہاں اسے شانتی ملے گی۔ اسی میں اس کی شردھا اور وشواس کا ہونا اوشیم بھاوی ہے۔ پیاسا پرش کسی اونچے درگم ... کا رستے ... ہوئے جل ... کی کہانی سن کر اس کے پاس آتا ہے پہنچتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اوشیہ ہی یہاں وہ امرت سمان جل ہے۔ جو کہ میری ترپتی کر سکے گا۔ وہ اس کے لئے پریتن کرتا ہے۔ اس کے پرتیک پریتن کے انتر میں وہی شیتل اور امرت اوم مدھر جل کی آشا اور لالسا قائم رہتی ہے۔ پرتیک پریتن کے ساتھ وہ اور بھی اُتسک ہو اٹھتی ہے۔ ایسے پرش کو کیول مرگ ترشنا ... دیا جائے۔ اور جل کے بجائے کسی ... ... کی جائے۔ تو نشچے سے اس کی ترشنا کی شانتی نہیں ہو سکے گی۔ آخرکار نراش ہو کر وہ پیاس کے کسی ... کی اور دوڑے گی۔ جہاں پر کہ اسے ... سے ... جل اُپلبدھ ہو سکتا ہے۔ جہاں پر کہ

ویدک سنستھان کے وشے میں

(لیکھک پنڈت برہمانند جی آیوروید شرومنی آیوروید آچاریہ)

اُسے دو بوند شیتل جل دے کر امرت کے ساگر کا آشواسن دیا جاتا ہے۔

اسی تھنا کا انوبھو کر کے سنبت پرانیہ آریہ پرتی ندھی سبھا نے اس دشا میں چلنے کا اپکرم کیا ہے۔ جو سار ویدوں سے ہم اپنی ورتمان پرستھتی میں گرہن کر سکتے ہیں۔ اس کے پراپت کرنے کا سدوپائے پریاس کیا ہے۔ چاہے ہم اس سمست امرت کو نہ پراپت کر سکیں۔ چاہے وہ ہمارے لئے اتنا اونچا ہو۔ کہ ہم اس کو سمپورن روپ سے گرہن نہ کر سکیں۔ پھر بھی یدی ہم اپنے پرانی پرشرم سے دو چار مدھو بندو بھی پراپت کر سکیں۔ اور انیک جن سماج کو کچھ بھینٹ کر سکیں۔ تو نشچے ہی وہ ہمارا پریاس ویرتھ اور ہاسیہ سپد نہ ہوگا۔ بلکہ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ وہ سمسلم پہلوؤں سے قابل تعریف اور قابل تقلید ہے۔

اسی لکشیہ سے سمست سکیم آدی بنا کر گوروکل وشو ودیالیہ میں "ویدک سنستھان" ستھاپت کر کے گت سنوت اژی سے انسار کے ساتھ کاریہ پرارمبھ کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ سمست پریمی مہانو بھاؤں کو سماچار پتروں دوارہ ودت بھی ہو چکا ہوگا۔

آچاریہ پنڈت دیو جینیدر ناتھ جی شاستری وید شرومنی اور شاستری پنڈت پریم نند جی آرشی سمت روپ سے یہاں پر رہ کر کاریہ کر رہے ہیں۔ کاریہ کی سودھا اور ادھک سے ادھک اُمنتا کے لئے انیک سنسکرت ودوانوں کا ایک سمپادک منڈل بنا دیا گیا ہے۔

اس کے انتر کتنا ادھک سے ادھک سہایتا پراپت کرنے کا نرنتر ادیوگ کیا جا رہا ہے۔ آشا ہے۔ کہ اس روپ میں بھی وشیش سہایتا پراپت ہو سکے گی۔

کاریہ پرارمبھ کرنے سے پورو اُن گرنتھوں کی آوشیکتا کو انوبھو کر کے پریاپت خرچ کر انیک بہو مولیہ درلبھ اور اُپیوگی پستکوں کا سنگرہ کیا جا چکا ہے۔ اور برابر کیا جا رہا ہے۔ پرنتو اس کاریہ میں پریمی سنہردیہ سجنوں کی سہایتا کی وشیش آوشیکتا ہے۔ انیک گرنتھ ایسے ہیں۔ جو کہ مولیہ دے کر بھی ابھی تک اُپلبدھ نہیں ہو سکے ہیں۔ پرنتو ان کی آوشیکتا کا انوبھو ہوتا ہے۔ نشچے سے ایسے گرنتھ سماجوں اتھوا انیہ سنستھاؤں اور ودوانوں کے یہاں ودیمان ہیں۔ اچھا ہوگا کہ سنستھان ان سے بھی لابھ اٹھا سکے۔ اس لئے یدی کسی مہانو بھاو اتھوا سنستھا کے پاس ایسے ویدک ساہتیہ سمبندھی گرنتھ ہوں۔ تو سنستھان کو سوچت کرنے کی کرپا کریں۔ ایسی اُپیوگی پستکیں یدی ان کے سوادھیائے کے لئے پرسنت ہوں گے۔ تو سنستھان انہیں کریہ کرنے کا پریتن کرے گا۔ یدی وہ کسی شرط پر کچھ سمے کے لئے اُدھار دے سکیں گے۔ تو سنستھان اس کے لئے بھی اُدیت ہے۔ آشا ہے کہ مہانو بھاو سجن اس وشے پر دھیان دیں گے اور اس وشے میں سوچت کر کے کرتارتھ کریں گے۔

جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں۔ انیک ودوانوں سے سہایتا اور سہیوگ پراپت کرنے کا پریتن کیا جا رہا ہے۔ سنستھان اپنے اس مہان کاریہ کی پورتی کے لئے سہردیوں کی اتیو سہایتا پراپت کرنے کو اُتسک ہے۔ ہم سنتا ہے کہ وہ ودوان اپنے وچاروں اور امولیہ ترنوں سے سنستھان کو لابھ پہنچانے کا کشٹ اٹھائیں گے۔

اسی پرکرن میں ہم اتنا اور لکھ دینا چاہتے ہیں۔ کہ ایسے کاریہ پرسپر وچار اور کاریہ کے سہیوگ پر اولمبت ہیں۔ اس لئے ... سمجھتے ہیں۔ ان کے وچار سنستھان کے کاریہ کے لئے ہتکر اور سہیوگی ہو سکتے ہیں۔ وہ ادھشٹاتا پنڈت دیو جینیدر ناتھ جی شاستری وید شرومنی کو لکھ سکتے ہیں۔ یدی ان سے کسی روپ میں لابھ لیا جا سکے گا۔ تو وہ سمست آریہ جنتا اور سنستھان کے لئے کلیان کر سکیں گے۔ پرنتو اس پرکار کے وچاروں کو یدی ہم سماچار پتروں کے کشیتر میں ... کا پرکاش کریں گے۔ تو وہ نشچے ہی کاریہ میں بادھک ہوگا۔ جن وچاروں کا جن سے سمبندھ ہے۔ ان کو ان سمبندھت پرشوں تک پہنچانا سنتوش جنک ہوتا ہے۔ وہی وچار ادھر ادھر رکھنے سے کشٹ دائک ... ہو سکتی ہے۔ اس لئے سبھی مہودیوں سے پرارتھنا ہے کہ سماچار پتر کی اور دھیان نہ دے کر سیدھے سنستھان کو اپنے وچاروں سے سوچت کرنے کا کشٹ اٹھائیں۔ آشا ہے۔ اس سے کاریہ میں سہایتا ہوگی۔

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ لائسنس قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست اردو انگریزی مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی۔

Suleman Umar & Co., Karachi

مفت مفت

ازسرِ نو زندگی حاصل کرنے کا آسان راستہ بتلانے والی صحت، تندرستی کی تجربہ کار عورت و مرد سب کے لئے یکساں مفید نصیحت آمیز بڑی کتاب بنام

"وید ودیا"

صرف ایک کارڈ لکھ کر بغیر ڈاک محصول

بالکل مفت

آج ہی منگا کر مطالعہ کریں!

مدن منجری فارمیسی جامنگر

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کو قطعیہ دور کرنے والی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی جادو اثر دکھلاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد، کھجلی، خون کا زائل ہونا تمام تکلیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ قیمت ... محصول ... گارنٹی۔ اگر ۱۰ سال کے اندر اندر دوبارہ بواسیر کا دورہ ہو جائے تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی۔ نوٹ: اس سے اعلیٰ دوائی بنانے والے کو ۲۰۰ روپیہ انعام۔

مینیجر کیلاش فارمیسی فتح گڑھ پنجوڑ ضلع فیروزپور۔ پنجاب

بے شمار خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے

ہر ایک کا لب لباب یہ ہے کہ انسانی زندگی کے لئے آتنک نگرہ گولیاں آبِ حیات ہیں۔ نبض، بدہضمی، خون کی خرابی، دل و دماغ اور معدہ کا ضعف دور کرنا ان کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ آپ بھی آزما کر ان کی تصدیق کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں ۱؎۔ ۵ ڈبیاں للعہ

اسی طرح طلاء داجی کرن کا استعمال کرنے سے انسان پوری مردمی حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک مریض کیلئے صرف ایک شیشی کافی ہے۔ قیمت فی شیشی ... مزید ... کیلئے کتاب کام شاستر "مفت طلب کریں"۔ پتہ۔ آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر۔ کاٹھیاواڑ۔ ایجنٹ لالہ ... رام ... سوتر منڈی لاہور

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی

سرکاری ملازمین کے لئے سوچنا :-

۱- سرکاری ملازمین کے لئے سوچنا :- ۱۰ تا ۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء ایسٹر کی رخصتوں میں ہونے والا ہے۔ اردھ شتابدی مہوتسو کے ان دنوں گورنمنٹ کے دفاتر بند ہوتے ہیں۔ تو بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ آریہ بھائیوں کی ڈیوٹی ان دنوں دفتروں میں لگائی جائے۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ گورنمنٹ سے پرارتھنا کی جائے کہ وہ آریہ سماجی ملازمین کو ان ایام میں ڈیوٹی سے مبرا رکھیں۔ خط و کتابت ہونے کے بعد گورنمنٹ نے مہربانی کو منظور کر لیا۔ کہ جو آریہ بھائی اس جلسہ میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ اپنی درخواست افسران بالا کی خدمت میں دیں۔ پنجاب گورنمنٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنے ماتحت ڈیپارٹمنٹوں کو بذریعہ سرکلر اطلاع دی ہے۔ کہ وہ ایسے خواہشمند اصحاب کی درخواستوں پر خاص غور فرمائیں۔ لہذا آریہ بھائیوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ درخواستیں بہت جلد افسران بالا تک پہنچا دیں :-

۲- سپیشل ٹرینیں چلانے کا انتظام :-

لاہور ۲۰ مارچ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے اردھ شتابدی پر پدھارنے والوں کی سہولیت کے لئے مندرجہ ذیل سٹیشنوں کے درمیان سپیشل ٹرینیں چلانا منظور کر لیا ہے :-

۱ دہلی سے لاہور براستہ سہارنپور ۲ دہلی سے لاہور براستہ بھٹنڈہ ۳ پشاور سے لاہور ۴ ملتان سے لاہور ۵ پٹھانکوٹ سے لاہور ۶ مارٹن انڈس سے لاہور براستہ سرگودھا لائل پور :-

ریلوے کی رعایتی واپسی ٹکٹ یکم اپریل سے ۱۳ اپریل تک ہر ایک سٹیشن پر مل سکیں گے۔ جو ۲۰ اپریل تک کارآمد ہو سکیں گے :-

۳- نوجوان کانفرنس :-

لاہور ۲۸ مارچ - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی اردھ شتابدی کے موقعہ پر آریہ نوجوان سنگھٹن کے سلسلہ میں ایک نوجوان کانفرنس ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء کو منعقد ہوگی۔ جس میں صرف آریہ نوجوان ہی شامل ہوں گے۔ جو سجن اس تجویز سے اتفاق رکھتے ہوں۔ اپنے آنے اور کانفرنس میں پیش کرنے والی تجاویز سے مطلع کریں۔ کانفرنس میں آریہ یوک سماجوں اور آریہ کمار سبھاؤں کے باہمی سنگٹھن پر بھی وچار کیا جائے گا :-

---

۶ آریہ کنیا نے ایک ایکلیا مضمون سماج کے متعلق پڑھا۔ مہاشہ وشوا ناتھ - مہاشہ لبھو رام - مہاشہ شوکمار وغیرہ اور اسستری جنوں نے اپنے بھجنوں سے جنتا کو آنند کیا۔ حاضرین کا بوندی سے سنکار کیا گیا۔ اور مبلغ چودہ روپے آریہ سا رودیشک سبھا کے لئے پراپت ہوئے۔ رات کو آریہ کنیا پاٹھشالہ کے مندر اور آریہ سماج مندر میں دیپ مالا کی گئی :-

(تارا سنگھ منتری آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر)

آریہ سماج قلعہ گوجر سنگھ لاہور :-

لاہور ۲۴ مارچ - آج رات کو ۷ بجے آریہ سماج مندر قلعہ گوجر سنگھ میں آریہ سماج ستھاپنا دوس منایا گیا۔ ایک جلسہ ہوا۔ جس میں ڈاکٹر بھگت رام اور مہاشہ جیمنی جی ویدک مشنری نے ویدک دھرم کی مہما پر ویاکھیان دئے۔ جن کے متعلق حاضرین نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔ مقررین نے اس بات کو واضح کیا۔ کہ دنیا میں ویدک دھرم کے بغیر شانتی پیدا نہیں ہو سکتی :-

---

آریہ یووک سماج مردان :-

آریہ یووک سماج مردان کے زیر اہتمام منشی سوامی دیانند جی مہاراج کی یاد میں دیانند چیتری پاٹھشالہ کے وسیع ہال میں ایک عظیم الشان اور عدیم المثال جلسہ منعقد ہوا۔ ہال پبلک سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا - دیگر کارروائی کے علاوہ دیوی رادھا کشن جی ودیا - پنڈت دھنپال جی بند جی وکیل اور پنڈت ہیرالال جی نے "آریہ سماج کا اوریش" کے موضوع پر دلچسپ تقاریر کیں - اسی ضمن میں ڈاکٹر پرتاپ چند نے اپنی تقریر میں آریہ سماج مندر و دھرم شالہ کے لئے اپیل کی - آخر میں شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی :-

---

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں :- (مینجر)

آریہ سماج کا ستھاپنا دوس

آریہ سماج وچھووالی لاہور

لاہور ۲۸ مارچ - آج آریہ سماج کا بنیادی دن وچھووالی آریہ سماج نے بڑی شان و شوکت سے منایا۔ پہلے ہون یگیہ کیا گیا۔ اور بعد میں بھجن ہوئے۔ اس کے بعد آچاریہ رام دیو جی کی صدارت میں آریہ سماج مندر میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سینکڑوں کی تعداد میں نر اور ناریاں شامل ہوئے :-

مہاشہ خوشحال چند جی - آپ نے کہا - کہ ۱۸۷۵ء میں مہرشی دیانند نے آریہ سماج کی بنیاد رکھی تھی۔ لیکن چونکہ زندگی نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ اس لئے وہ آریہ سماج بنانے کے بعد بہت مدت تک آریہ سماج کا کام نہ چلا سکے - آریہ سماج کو بنانے کا ان کا مقصد یہ تھا - کہ جو کام وہ ادھورا چھوڑ جائیں۔ وہ آریہ سماج پورا کر دے۔ آپ نے کہا - کہ جس قوم کے ختم ہونے کے دن نزدیک آ جاتے ہیں - اس کے خیالات اور اعمال کے اندر خرابی آ جاتی ہے۔ یہی حال اس وقت ملک کا تھا - جب مہرشی دیانند نے جاتی کے خیالات و اعمال کو خراب ہوتے دیکھا - تو اس کو درست کرنے کے لئے انہوں نے آریہ سماج کی بنیاد رکھی :-

آپ نے کہا - کہ اچھوت ادھار کا کام سب سے پہلے رشی دیانند نے ہی شروع کیا تھا - جو آج مہاتما گاندھی نے شروع کر رکھا ہے - اگر آج آریہ سماج کے وچار لوگوں میں پھیل جائیں - تو آج ہندوستان کا نقشہ پلٹ جائے - آج آریہ سماج کی ستھاپنا کے روز ہمیں پرن کرنا چاہئے - کہ ہم اس سال دو ہزار اشخاص میں آریہ سماج کی روح پھونک دیں گے :-

ڈاکٹر ستیہ پال جی :- ڈاکٹر جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ آریہ سماج ایک ایسی جماعت ہے جس نے ہندوستان کو سیدھی راہ دکھلائی ہے - اور آئندہ بھی دکھلائے گی - مہرشی دیانند نے سنسار ماتر کو سکھی بنانے کے لئے جنم لیا تھا - یہ ایک آریہ سماجی فرقہ ہی ہے - جس نے اعلے سے اعلے ودوان محب وطن - بہادر اور دلیر مہا پرش پیدا کئے - آریہ سماج نے ہی لوگوں کو پہلے آزادی کی تعلیم دی - ہریجنوں کے ادھار کا کام بھی آریہ سماج نے ہی شروع کیا :-

آپ نے کہا - کہ یہ صرف مہرشی دیانند مہاراج ہی کی مہربانی ہے - کہ آج ہم آزادی کی لڑائی لڑنے کے قابل ہو گئے ہیں - اور کر رہے ہیں - آریہ سماج ہمیں دھرم پالن اور ڈیوٹی کرنے کا سبق دیتا ہے - بھارت کا ادھار کرنے کے لئے آریہ سماج سب سے آگے کام کر رہا ہے - آریہ سماج سکھ شانتی - امن اور پریم کا سبق دیتا ہے - استری اور پرش کے ایک جیسے ادھیکار کا بھی آریہ سماج نے ہی پہلے کام شروع کیا - آپ نے کہا - کہ آریہ سماج ہی آزادی کے سپاہی پیدا کرنے کی مشین ہے :-

پنڈت ٹھاکر دت جی ویدیہ - پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا والے نے کہا - کہ آج کا دن ہمارے لئے خوشی کا دن ہے - کیونکہ آج مہرشی دیانند نے آریہ سماج کی بنیاد رکھی تھی - کہ دن رشی دیانند نے اپنے مشن اور ہندو جاتی کا درجہ بلند کرنے کے لئے بمبئی میں بیٹھ کر آریہ سماج بنایا - ہم لوگ سوامی جی کو بھول نہیں سکتے - ان کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ رہے گا :-

ڈاکٹر سریندر ناتھ آریہ - ڈاکٹر سریندر ناتھ آریہ نے اپنی تقریر میں رشی دیانند کے گن گان کئے۔ اور کہا - کہ جو جو کام رشی جی نے کئے - وہ تمام ہندو جاتی کو جاگرت کرنے کے لئے کئے - آپ نے کہا - کہ آج کل یورپ نہایت ترقی کر رہا ہے - ہمیں بھی رشی جی کے نقش قدم پر چل کر ترقی کرنی چاہئے - آریہ سماج ہی ایک ایسی جماعت ہے - جس نے گورودت جیسے ودوان لالہ لاجپت رائے جیسے محب الوطن اور سوامی شردھانند اور پنڈت لیکھرام جیسی بڑی بڑی ہستیاں پیدا کیں - رشی جی نے ہی لوگوں میں سنسکرت زبان کا جو وہ بھول گئے تھے - پرچار کیا تھا - اگر ہم رشی دیانند کے نقش قدم پر چلنے لگ جائیں - تو وہ دن دور نہیں - جب ہم سوراجیہ حاصل کر لیں :-

---

آریہ سماج پشاور :-

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر اور یہاں کی دیگر آریہ سماجوں کی طرف سے ستھاپنا دوس ۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء کو بوقت ۵½ بجے شام زیر صدارت لالہ دیوان چند اجی بی اے - ایل - ایل - بی وکیل آریہ کنیا پاٹھشالہ کے مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں ماسٹر بھگت رام جی اور ماسٹر امر چند جی نے رشی دیانند اور آریہ سماج کی نسبت اعلے خیالات کا اظہار فرمایا - اور آریہ کنیا پاٹھشالہ کی کنیاؤں نے بھجن سنایا - اور

آریہ سماج لدھیانہ کا اُتہاس و ارشنک اُتسو

آریہ سماج لدھیانہ کا ۴۴ واں سالانہ جلسہ ۲۷ مارچ تا ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء آریہ سماج مندر اور کرشن نو ہریاں کے وسیع میدان میں نہایت شان و شوکت سے منایا گیا۔ ۲۷ مارچ کو ٹھیک ۴ بجے شام جلوس آریہ ہائی سکول لدھیانہ زیر سرگردگی ماسٹر رام لال جی بی۔ اے اور بابو ادھو رام جی اُپ منتری روانہ ہوکر پُررونق بازاروں میں سے ہری کیرتن کرتا ہوا ۷ بجے شام کے آریہ سماج مندر میں خیر و خوبی سے سماپت ہوا۔ نگر کیرتن غیر معمولی طور پر بڑا شاندار اور پربھاوشالی تھا۔ اس میں مہاشہ بھگت رام۔ مہاشہ نفر چند مہاشہ کیسر چند بھجن اپدیشک سبھا کے علاوہ آریہ ہائی سکول کے دربار منڈلیوں۔ کیسری دل۔ کرشن دل اور ہریجن بھائیوں کی منڈلیوں نے پربھو کیرتن سے ایک سماں باندھ دیا۔ نگر کیرتن میں سب سے آگے آریہ ہائی سکول کا بینڈ اپنی سریلی تانوں سے نگر واسیوں کو محظوظ کر رہا تھا۔ چوڑا بازار کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کیسری رنگ کی پگڑیاں دکھلائی پڑتی تھیں۔

۲۷ مارچ کی رات کو کرشن نو ہریاں میں پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے نے ایک نہایت ہی پربھاوشالی ویاکھیان دے کر ہزاروں نر ناریوں کو جو سمے سے پہلے ہی اُپستھت تھے آنندت کیا۔ ان کے بعد مہاشہ چرنجی لال جی پریم نے اپنے ڈھنگ پر پُراز معلومات ویاکھیان دے کر حاضرین کو چکت کر دیا۔

۲۸ مارچ کو صبح سے شام تک آریہ سماج مندر میں پنڈت چند بھانو جی سوامی پرنوانند جی اور پنڈت منسا رام جی کے نہایت ہی منوہر لیکچر ہوئے۔ مندر حاضرین سے کھچا کھچ بھرپور تھا۔

رات کو کرشن نو ہریاں میں آچاریہ رام دیو جی اور مہاشہ پریم جی ایڈیٹر "آریہ مسافر" کے ویاکھیان ہوئے۔ آخیر تک حاضرین ٹکٹکی لگا کر سنتے رہے۔

۲۹ مارچ کو صبح سے شام تک پنڈت چند بھانو جی۔ پنڈت منسا رام جی۔ اور پنڈت نعیم سین جی منتری سبھا کے اپدیشوں نے اُپستھت سجنوں کو آنندت کیا۔ رات کو ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک کرشن نو ہریاں میں مہاتما نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک سبھا دہلی اور مہاشہ کرشن جی بی۔ اے مالک "پرتاپ" و "پرکاش" کے نہایت ہی مؤثر اور پربھاوشالی اپدیش اور لیکچر ہوئے۔ براہمچریہ اور اچھوت ادھار کے وشے پر آپ مہانو بھاوؤں نے اپنی اُتم وکتر تائیں کیں۔ یہی کارن تھا کہ آدھی رات تک حاضرین ہزاروں کی سنکھیا میں چپ چاپ سنتے رہے۔ آخیر میں آنریبل اُتسو پردھان جی نے سبھا اور ویاکھیان داتاؤں اور کرشن نو ہریاں نواسی بھائیوں و حاضرین کا موزون الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔ پھر آرتی و شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ سماپت ہوا۔

سبھا کے بھجنیک مہاشیوں کے علاوہ بھگت منگت رام جی جالندھر سے پدھارے جنہوں نے حاضرین کو خوب آنندت کیا۔ آریہ کنیا پاٹھ شالہ لدھیانہ کی کنیاؤں نے نہایت ہی مؤثر بھجن سنائے۔ کئی سالوں کے بعد اس سال حسب ضرورت منوہر اپدیشوں کے علاوہ پنڈت منسا رام جی نے "مورتی پوجا" اور "ورن ویوستھا" پر خاص لیکچر دے کر حاضرین کی معلومات میں اضافہ کیا۔

منتری جی نے آریہ سماج لدھیانہ کی گزشتہ سال کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ آریہ ہائی سکول اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ کے کام کو آپ نے تفصیل پر کاسورن کیا۔

آریہ سماج مندر امسال بالخصوص اور جھنڈیوں سے نمایاں طور پر سجایا گیا تھا۔ جس کے لئے لالہ بابو رام جی گپتا اور ان کے دیگر کارکن دھنیہ واد کے پاتر ہیں۔

اپیل پر علاوہ وید پرچار کے شتابدی فنڈ کے جلسہ پر تقریباً ایک ہزار روپیہ نقد اور وعدہ کا وید پرچار۔ آریہ کنیا پاٹھ شالہ گورو کل کانگڑی اور سارو آریہ سماج کا فراہم شدہ سنایا گیا۔ جس میں سب سے بڑی رقم رائے صاحب لالہ نشو پرشاد جی کے -/۲۵۰ روپے وید پرچار اردھ شتابدی کے علاوہ جو سبھا کو پہنچ چکے ہیں۔ اس ہزار میں -/۳۵۰ روپیہ کی تھی۔ جس میں -/۲۵۰ روپیہ گورو کل کانگڑی + -/۱۰۰ روپیہ سماج اور پاٹھ شالہ کے تھے۔

اس نمایاں کامیابی پر ہم ڈاکٹر بختاور سنگھ جی کا دھنیہ واد کرتے ہیں۔ نیز ایسے نوجوان اُپ منتری لالہ شانتی سروپ جی اور پنڈت برہم دیو جی کو مبارکباد دیتے ہیں۔

(لبھو رام تیر تھ۔ آنند آشرم۔ لدھیانہ)

آریہ سماج وچھو والی لاہور کا چناؤ

آریہ سماج وچھو والی لاہور کی سالانہ میٹنگ بروز شنکر ۱۲ بیساکھ سمت ۱۹۹۳ مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۳۶ء کو شام کے ساڑھے سات بجے آریہ سماج مندر میں ہوگا۔ جس میں ادھیکاریوں اور انترنگ سبھا کے ممبروں کا چناؤ ہوگا۔ سب سبھا سدوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اس تاریخ سے پہلے پہلے اپنا باقی سالانہ چندہ آریہ سماج میں بھیج دیں۔

داؤ اُپ منتری آریہ سماج وچھو والی لاہور

آریہ سماج کے نگر کیرتن پر پابندی

آریہ سماج رڑونک کا سالانہ جلسہ ۲۰۔ ۲۱۔ اور ۲۲ مارچ کو ہونا تھا۔ مگر گورنمنٹ نے یہ پابندی عائد کر دی ہے۔ کہ نگر کیرتن بجائے ۱۲ بجے کے ۲ بجے بعد ازدوپہر نکالا جائے۔ تاکہ سماج مندر کے سامنے واقع مسجد میں نمازیوں کی نماز میں خلل واقع نہ ہو۔ اس پر آریہ سماجیوں نے پروٹسٹ کیا۔ اور جلسہ ملتوی کر دیا۔

دیانند متھرا داس کالج موگا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا صوبہ بھر میں واحد کالج ہے

دیانند متھرا داس کالج موگا میں جماعت ... ۱۵ اپریل ۱۹۳۶ء کو شروع ہوگا۔ دیانند ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ایک ہی کالج ... کی وجہ سے آریہ سجنوں کی خاص سہائتا کا ... ہے۔ کالج اپنے اندر چند ایسی خصوصیات ... ہے۔ جو کیا بلحاظ پڑھائی اور کیا بلحاظ ... دیگر قابل ذکر ہیں:-

۱۔ کالج کے نتیجے نمایاں ... نکل رہے ہیں۔ ۱۹۳۴ء میں دسویں جماعت ... نتیجہ ۸۸ فیصدی رہا۔ اور ۱۹۳۵ء میں ... رہا۔ نیز انگریزی اور حساب کا نتیجہ ۹۴ فیصدی ... تھا۔ حتی الامکان کوشش کی جاتی ہے ... ہذا کے طلباء زیادہ ترقی یافتہ طلباء کے ... بنیں۔

۲۔ یہ کالج ایک پُرفضا اور صحت افزا جگہ ... واقع ہے۔ شہر کے باہر کھلی ہوا میں کالج ... عالیشان عمارت طلباء کی پڑھائی کے ... موزوں ہے۔

۳۔ موگہ کے اخراجات باقی جگہوں کے ... سے بہت کم ہیں۔ باقی جگہوں پر ہونے ... اخراجات سے نصف حصہ میں بخوبی گزارہ ... سکتا ہے۔

(راجہ جیسندر کرشن کمار پرنسپل کالج)

گولڈن جوبلی آرین ٹورنمنٹ لاہور

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی ... اُپلکشن میں آریہ سکولوں اور گوروکلوں کے ... ودیارتھیوں کا ہاکی اور والی بال ٹورنمنٹ ... ۱۹۳۶ء ڈی۔ اے۔ وی کالج گراؤنڈ میں ... ہوگا۔ اس ٹورنمنٹ میں جالندھر۔ ... موگہ۔ لدھیانہ۔ منٹگمری۔ سیالکوٹ۔ ... والہ۔ جھنگ منڈا۔ امرتسر۔ لاہور چھاؤنی ... گوجرانوالہ اور اندر پرستھ کی ٹیمیں شامل ہو رہی ... بہت سے سکول اپنے ساتھ بینڈ لا ... ہیں۔ رہائش کا انتظام سبھا کی طرف سے ...

لاہور اردھ شتابدی پر آریہ ساماجک لٹریچر کی شاندار نمائش

دیکھنے کیلئے

بک سٹال ۳۶۹ (پنڈال کے عین سامنے) پر تشریف لائیں۔

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم۔ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection

ریویوز!

ویدک ڈپلوما (یگیوپویت)

...ویدک ڈپلوما یگیوپویت ... مہاشہ "نائب" ملاپوری۔ قیمت فی جلد ... مذکورہ میں یگیوپویت کی اہمیت پر کافی ... روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور یہ ثابت کیا ... اگر دنیا میں ڈگری یافتہ انسانوں کے ... کوئی بہترین اور سادہ ڈپلوما ہو سکتا ہے ... "یگیوپویت" ہی ہے۔ اس کتاب میں ... پویت کے متعلق سوامی سوتنترا نند جی ... رام دیو جی۔ پنڈت چموپتی جی۔ پنڈت ... شارجی اپادھیائے الہ آباد۔ اور ... ویدک ناوذجی آدی سجنوں کے بڑے ... سار گربھت لیکھ دئے گئے ہیں۔ ہمارے ... میں آریہ سنسکرتی کے ہر ایک عاشق ... کو فرض اولین ہے کہ وہ اس کتاب ... کو ضرور پڑھ کر لابھ اٹھائے ... ملنے کا پتہ:۔ مدن لال سوری۔ سوری گرنتھ ... اندرون موری دروازہ۔ لاہور

"سورہ ہندی ویاکرن"

...مصنفہ ڈاکٹر سوریہ کانت ایم۔ اے۔ ... پروفیسر دیانند کالج لاہور۔ قیمت فی جلد ...

...ریکولیشن کا امتحان دینے والے کے لئے ... ایک بڑی بیش قیمت چیز ہے۔ ... ہندی کے جتنے ویاکرن شائع ہو ... ہیں یہ ویاکرن اُن سب سے بڑھیا اور ... ہے۔ ہم انٹرینس کا امتحان دینے ... والے ہر ایک ایسے ودیارتھی سے جس نے ... ہندی کا امتحان دینا ہے۔ پرزور سفارش ... کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ اس ویاکرن کو ایک دفعہ ... پڑھ جائے گا۔ تو امتحان میں اُس کی ... کامیابی یقینی ہے ؛۔

ملنے کا پتہ:۔ سوری برادرز۔ اندرون ... موری دروازہ۔ لاہور

"آریہ سماج کیا ہے؟"

...ایسی پستک کی ضرورت محسوس کی جا ... رہی تھی۔ جس میں آریہ سماج کے اصولوں ... نظریوں اور سدھانتوں پر ایسی واقفیت ... بہم پہنچائی گئی ہو جس کے پڑھنے سے ایک غیر ... آریہ سماجی آریہ سماج کو بخوبی سمجھ سکے۔ مہاتما ... نارائن سوامی جی نے یہ پستک لکھ کر اس کمی کو ... پورا کر دیا تھا۔ لیکن اُن کی پستک ہندی میں

تھی۔ اب اسی پستک کا ہنستی جی نے اردو میں انوواد کر کے آریہ دوبیر سبھی جننا اور دوسروں کے لئے چھپوایا ہے۔ پستک پرچار کے لئے اپنی ہو گئی ہے۔ آریہ سماجوں کو بھاری تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنا چاہیئے۔

"ویدک دھرم کی فضیلت"

اس چھوٹی سی پستک میں مہاتما نارائن سوامی جی۔ پنڈت رامو درساد لیکچرر جی آدی مسلمہ ودوانوں کے مضامین ہیں۔ جن میں دھرم مذہب۔ مذہب اور دھرم میں فرق۔ دھرم کے دس لکھشن۔ اُن کی ویاکھیا۔ دھرم کے تین انگ۔ ہمارے جیون میں دھرم کی آوشیکتا۔ جیون کا اُدیش۔ مکتی کا سدھا راستہ۔ ویدک دھرم کی خصوصیت۔ ویدک دھرم سب خوبیوں کا مخزن ہے۔ ویدک دھرم عالمگیر دھرم ہے۔ ویدک دھرم اور مغربی ودوان۔ اور دھرم کے نام پر ادھرم آدی مہتو پورن وشیوں پر یکتی یکت اور پرمانوں سمیت پرکاش ڈالا گیا ہے۔ پستک بڑی اُپیوگی ہے اور پرچار کا اُتم سادھن ہے۔ وِدھرمیوں میں بانٹی جانی چاہیئے ؛۔

اوتار فلاسفی کی دھجیاں

اس میں اوتار کیا ہے؟ وراہ۔ وامن۔ وشنو۔ رام۔ کرشن۔ پرشورام اور بدھ آدی پورانک اوتاروں کو اُن کے اصلی روپ میں پیش کیا گیا ہے۔ ویدوں اور پورانوں کے حوالجات سے سدھ کیا گیا ہے۔ کہ پرماتما کو اوتار لینے کی ضرورت نہیں۔ نیز پورانک پنڈتوں کی ان چالاکیوں کو جن سے وہ وید منتروں کے غلط ارتھ کر کے اوتار سدھ کیا کرتے ہیں۔ طشت از بام کیا گیا ہے۔ شنکا سمادھان ادھیائے میں اوتار سدھی کے لئے دی جانے والی دلیلوں کا یکتی یکت کھنڈن کیا گیا ہے۔ اردو میں اس وشے پر کوئی پستک نہ تھی۔ اس پستک نے یہ کمی پوری کر دی ہے ؛۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا تین پستکیں منتری ہنستی جی نے سمپادت کی ہیں۔ اور کھنڈن سیریز کچا لسبت روڈ لاہور نے چھاپی ہیں۔ اور انہی سے ۱۲ ار میں مل سکتی ہیں۔ مگر اردھ شتابدی کے اوسر پر ۶ ر میں دی جا رہی ہیں ؛۔

لاگت داموں پر — اردھ شتابدی کے موقعہ پر — زبردست رعایت

پرچار کے لئے چامعرکہ کی نئی زبردست کتابیں

مُورتی پوجا کی حقیقت

جس میں مہاتما نارائن سوامی جی۔ مہاتما ہنسراج جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ مہتہ جیمنی جی۔ پنڈت منسارام جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ مہاشہ لکھشمن جی اور ماسٹر آتما رام جی امرتسری کے عالمانہ اور مدلل برہانوں اور دلیلوں سے پُر مضامین درج ہیں۔ سیارتھ پرکاش کتاب کو شائع ہوئے ۵۰ سال ہو گئے ہیں۔ مگر کسی پورانک کو جواب دینے کی ہمت نہیں پڑی۔ نیز اس میں آریہ سماجیوں پر ہونے والے اعتراضات اور رگھ کی ہڈی اور شاستر وغیرہ کی پوجا کے الزامات کا منہ توڑ جواب دیا گیا ہے۔ مورتی پوجا پر سوال بھی ایسے کئے گئے ہیں۔ جن کا جواب پورانک مرتے دم تک نہیں دے سکتے۔ لاجواب چیز ہے۔ قیمت چار آنے۔ سائز (۱۸×۲۲) صفحات ۱۰۰

اوتار فلاسفی کی دھجیاں

اردو میں اس وشے پر کوئی پستک نہ تھی۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے یہ کتاب تیار کی گئی ہے۔ اس میں پورانک اوتاروں کی پول اور اوتار فلاسفی کی پرمانوں۔ دلیلوں اور مثالوں سے دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔ نیز پورانک پنڈتوں کی ان چالاکیوں کا جن سے وہ وید منتروں سے اوتار سدھ کیا کرتے ہیں بھی بھنڈا پھوڑا گیا ہے۔ اس وشے پر نرالی اور پہلی کتاب ہے۔ اس قابل ہے کہ مفت بانٹی جائے۔ لاگت داموں پر دی جا رہی ہے۔ قیمت ۴ر۔ سائز (۱۸×۲۲) صفحات ۷۰

ویدک دھرم کی فضیلت

اس میں مہاتما نارائن سوامی جی۔ پنڈت رامودر ساد لیکچرر جی۔ سوامی سروانند جی۔ پنڈت وشوناتھ جی شاستری ایم۔ اے۔ کے مضامین ہیں۔ دھرم۔ مذہب۔ دھرم اور مذہب میں فرق۔ دھرم کے دس لکھشن۔ اُن کی ویاکھیا۔ دھرم کے تین انگ۔ ہمارے جیون میں دھرم کی ضرورت۔ جیون کا اُدیش۔ مکتی کا سدھا راستہ۔ ویدک دھرم کی خصوصیت۔ ویدک دھرم سب خوبیوں کا مخزن ہے۔ قرآن الہامی نہیں۔ ویدک دھرم عالمگیر دھرم ہے۔ ویدک دھرم اور مغربی ودوان۔ دھرم کے نام پر ادھرم آدی مہتو پورن وشیوں پر ٹھوس۔ مدلل اور پرمانوں سے پُر مضامین درج ہیں۔ کتاب غیر آریہ سماجیوں میں مفت بانٹنے لائق ہے۔ جس سے ویدک دھرم کی خوبیاں اُن پر ظاہر ہو جائیں۔ اور وہ ویدک دھرم گرہن کر سکیں (سائز ۱۸×۲۲) صفحات ۷۰۔ قیمت ۴ر

آریہ سماج کیا ہے؟

یہ مہاتما نارائن سوامی جی کی ہندی تصنیف کا اردو انوواد ہے۔ ہندی پستک نو بار چھپ چکی ہے۔ اس خیال سے کہ جو ہندی نہیں جانتے۔ اور دوسرے مذاہب میں مفت بانٹنا چاہیں۔ اسے اردو میں شائع کیا گیا ہے۔ سوامی جی کا نام ہی اس بات کی گارنٹی ہے۔ کہ کتاب نہایت مفید۔ زبردست اور پرچار کا بہترین سادھن ہے۔ غیر آریہ سماجیوں میں مفت بانٹئے۔ سائز (۱۸×۲۲) صفحات ۷۰۔ قیمت ۴ر (ہندی میں یہ کتاب ۵ر میں مل سکتی ہے ؛)

یہ چاروں زبردست پستکیں اردھ شتابدی کے موقعہ پر پرچار کی غرض سے لاگت قیمت پر دی جا رہی ہیں۔ یعنی ۴ر فی کاپی کی بجائے ۲ر فی کاپی کے حساب سے ملیں گی۔ چاروں کتابوں کے صرف دام ۸ر۔ جو اردھ شتابدی پر آ رہے ہیں۔ انہیں یہ پستکیں راجپال اینڈ سنز کے بک سٹال (نمائش میں) یا اُن کی دوکان ہسپتال روڈ پر کھنڈن سیریز کے دفتر سے آ کر خریدنی چاہئیں۔ اور جو شتابدی پر نہ آ رہے ہوں۔ وہ بھی ۸ر قیمت اور ۳ر ڈاک خرچ کے لئے بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔ جو آریہ سماجیں زیادہ منگوا کر بانٹنا چاہیں۔ اُن سے ۲۵ کاپی تک۔ ۲ر فی کاپی۔ ۲۵ سے ۵۰ تک۔ فی کاپی ۱ر۔ ۵۰ سے ۷۵ تک فی ۱ر۔ ۷۵ سے ۱۰۰ تک فی کاپی ۱ر۔ ۱۰۰ سے زیادہ منگوانے پر بابینے پار ... (جو بذریعہ ریل منگوانا چاہیں۔ وہ ریل خرچ بھی دیں) اسی طرح کھنڈن سیریز کی طرف سے ستیارتھ ... فلاسفی کی دھجیاں۔ رادھا سوامی مت کے ڈھول کا پول۔ جین مت درپن ... سماج کا جال ... دھرم کی موت۔ پرانوں کی آلوچنائیں۔ سکھ مت کی حقیقت۔ عیسائی مت کا ... اسلام کا آئینہ ...... وغیرہ کتابیں (نمبروں کے روپ میں) چھپیں گی۔ جو ایک سے ایک بڑھ کر ہوں گی۔ سالانہ چندہ صرف ۳ر۔ مگر اردھ شتابدی کے اپلکش میں جو ۳ر بھیجیں گے۔ انہیں منتری ... آرڈی گھٹ ۵ پستکیں نمبر ۵ مفت ملیں گی۔ اور جو کتابیں نہ لینا چاہیں۔ وہ صرف ۳ر دے کر بانیجگر آ ... بن سکتے ہیں۔ اس رعایت سے فوراً فائدہ اٹھائیں۔ منسم خط و کتابت کا پتہ:۔

(مینیجر کھنڈن سیریز کچا لسبت روڈ۔ لاہور)

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا چناؤ

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا سالانہ چناؤ ۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج مندر میں ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے:-

پردھان لالہ دیش بندھو جی + اپ پردھان لالہ امر ناتھ رام جی و لالہ سندر داس جی و سیٹھ پنج ناتھ جی اور بابو گوری شنکر جی + منتری لالہ جیوتی پرشاد جی + سہایک منتری لالہ ہیم راج جی + اپ منتری لالہ بشمبر دیال جی + خزانچی لالہ لکشمی چند جی + لائبریرین لالہ رام لال جی +

(جیوتی پرشاد منتری)

آریہ سماج کرنال کے سماچار

چناؤ:- مقامی آریہ سماج گرو کل سیکشن کا چناؤ چند روز پیشتر ہوا۔ جس میں حسب ذیل عہدیداران چنے گئے:-

پردھان بابو گنپت رائے جی وکیل + اپ " " چمن لال " " + منتری وید ویاس جی + اپ منتری لالہ کنگا رام جی + بجٹری پاٹھ شالہ اور ریڈنگ روم کے لئے الگ الگ سب کمیٹیاں بنائی گئی ہیں +

مہا دھانند اناتھ آلیہ کا جلسہ:- ۲۱-۲۲ اور ۲۳ مارچ ۱۹۳۶ء کو شری مہاد ھانند اناتھ آلیہ کا جلسہ دھوم دھام سے ہوا۔ دہلی سے بابو جگل داس جی ایم۔ ایل۔ اے آئے ہوئے تھے۔ ان کا جلوس نکالا گیا۔ آپ نے بڑا پر بھاوشالی لیکچر دیا۔ پنڈت ملا رام جی نے حاضرین سے آپ کا تعارف کرایا ٭

(منتری)

آریہ سماج لاہور میں پنڈت گرودت کی برسی

لاہور ۲۲ مارچ۔ آج آریہ سماج وچھووالی لاہور کے مندر میں پنڈت گرودت جی ودیارتھی کی برسی منائی گئی۔ ابتدا میں آچاریہ رام دیو جی نے بھاشن دیا۔ پھر پروفیسر مہر دیال جی ایم۔ اے اور پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے نے پنڈت گرودت جی کی جیون سمرتی میں اپنی اپنی شردھانجلی پیش کی۔ پنڈت ولت رام شادی جی فدائی۔ اس لئے چونکہ تعلیم زیادہ ہو گئی تھی۔ اس لئے پنڈت جی کے ادھیاپک جیون کے متعلق مختصر سا بھاشن کرنے پر ہی اکتفا کیا گیا اور تقریر کو ختم کیا گیا ٭

چوٹالی والی تیک چند ناتھ جی کا دان

ڈیرہ غازی خان نواسی شریمان مہاشہ تیک چند ناتھ نے مبلغ ۲۵۰۰۱ روپیہ گرو کل...

کانگڑی کو اس لئے دان دیا ہوا ہے کہ اس چھپا ہزار روپئے کے ادھیکار سے لڑکے ہر سال گورو کل میں داخل کئے جایا کریں۔ جو سجن اپنے بچوں کا ادھیاپن پوشن کا خرچ دے کر باقی آدھ کے لئے اس چھیا ہزار روپئے سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ اپنی درخواست بہت جلد شریمان بھائی تیک چند جی ناتھ بلاک "جے" ڈیرہ غازی خان کے پاس بھیج دیں۔ داخلہ کا فارم اور گورو کل کے قواعد دفتر گورو کل کانگڑی سے طلب فرمائیں ٭

(مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی ہردوار)

آریہ سماج ستگھرہ کا پہلا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ستگھرہ کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱ اور ۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو بڑی شان سے منایا گیا۔ سوامی دھیرانند جی۔ پنڈت وشنو جی اپدیشک۔ سوامی ستیہ دیو جی اپدیشک سبھا بھگت سنگت رام جی کو بلایا گیا تھا۔ مہاشہ سانگ رام جی اور مہاشہ ہرنام چند جی بھجن اپدیشک سبھا نے اپنے اپدیشوں اور بھجنوں دوارہ جنتا کو محظوظ کیا۔ آبادی کے لحاظ سے حاضری کا کوئی ٹھکانا نہیں رہا۔ بھگت جی کے بھجن سننے کے لئے پبلک ہر وقت بے تاب رہتی تھی۔

اس کے علاوہ سوامی جی کے اپدیشوں سے استریوں میں ایک خاص جاگرتی پیدا کر دی ہے۔ مہاشہ سانگ رام جی کے بھجنوں کو بھی جنتا نے بہت پسند کیا +

۱۹ مارچ ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج مندر میں استریوں نے مل کر جگ کا یگ کیا۔ آٹھ استریوں کو دھرم پتنی لالہ اللہ داس جی کھتہ بھکیدار نے اپنے ہاتھوں سے انعام دیا +

اپیل پر صرف ۱۴۴/- روپیہ دان پراپت ہوا۔ جس میں سے ۱۵/- روپیہ ڈی اے وی چار فنڈ کے لئے اپدیشکوں دوارہ بھیجا گیا ہے ٭

(رام ناتھ چوپڑہ منتری آریہ سماج ستگھرہ)

آریہ سماج شیلانگ کے سماچار

آریہ سماج شیلانگ کا ادھیویشن ۶ فروری ۱۹۳۶ء کو ہوا۔ سبھا سدوں کی اپستھتی پر یاپت سنکھیا میں تھی۔ پردھان شری بال کرشن جی ایم۔ ایس سی۔ بی نے سبھا پتی کے آسن کو النکرت کیا۔ کچھ وادویواد

کے پشچات منی پرستاوؤں کی سمرو سمتی سے سویکرتی ہوئی:-

۱۔ نشچے ہوا کہ آریہ سماج شیلانگ کا ورش پرتھم بیساکھ بکرمی سمت سے آرمبھ ہوا کرے۔

۲۔ نشچے ہوا کہ آگامی ورش کے لئے سویکرت پد ادھیکاریوں کا چناؤ اسی ادھیویشن میں کیا جائے۔

۳۔ سمرو سمتی سے آگامی ورش کے لئے ذیل کے ادھیکاریاں چنے گئے:-

پردھان آچاریہ گوپال کرشن جی ایم۔ ایس سی۔ بی + اپ پردھان چودھری پنج ناتھ جی + منتری جتیندر ناتھ داس بی۔ اے۔ سہایک اپ پردھان:-

۱۔ لفٹیننٹ ڈاکٹر امیندر ناتھ ایم بی
۲۔ کپتان " ایس سی دتہ " " "
۳۔ مہاشہ روپ چند داس گپت پلیڈر۔
۴۔ " نگینہ سنگھ گورنمنٹ کنٹریکٹر۔
۵۔ " سہل " " " "

سہایک منتری:-

۱۔ پنڈت ہری نارائن مشرا ۲۔ پنڈت ایم۔ ایل گوسوامی ٭

کوشادھیکش پنڈت ہری نارائن مشرا۔ پستکالیہ ادھیکش ٹھاکر رام سنگھ چوہان۔

ممبران انترنگ سبھا:-

۱۔ لالہ کرم چند بیوپاری ۲۔ پنڈت ادین دیو شاستری ۳۔ پنڈت منوہر لال شرما ۴۔ پنڈت چمن لال شرما ۵۔ پنڈت رام کمار شرما ۶۔ پنڈت وشنو گھنشیام ۷۔ پنڈت بھون چند دت ٭

پرستاوک پنڈت سندر کمار + انومودک مہاشہ رام پرکاش + سمرتھک مہاشہ جتیندر ناتھ داس ٭

۴۔ نشچے ہوا کہ انترنگ سبھا کو یہ ادھیکار ہوگا کہ وہ آریہ سماج کی منتری سبھا کی اپ پردھانوں کو چن سکے ٭

۵۔ نشچے ہوا کہ آریہ سماج شیلانگ کی آپتکالین کارروائی کے لئے ایک ماسک پتر کا اجرا کیا جائے کیونکہ اس کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ لہذا انترنگ سبھا اس کا مناسب پربندھ کرے ٭

(منتری)

گورو کل جھجر کے سماچار

۱۔ یہ گورو کل عرصہ ۱۲-۱۳ سال سے ایک

ایسے خشک علاقہ میں چل رہا ہے جس کی بہت کم ہے۔ مگر اب تک گورو کل ہماری ادھیکاریاں۔ ممبران اور دیگر سجنوں کی سے چل رہا ہے ٭

۲۔ گورو کل برہمچاری روگی نہیں ہے۔ برہمچاری ہر منٹ پہلے ہیں۔ پہلے مکانات کی تھی۔ لیکن کاریہ کرتاؤں کے پرشارتھ سے مکانات کافی تعداد میں بن گئے ہیں۔ اور کئی کافی تعداد میں بھرتی ہو گئے ہیں۔ مہاشہ دہلی کی ایک سیٹھانی نے شریمتی کرپا دیوی پتنی چرنجی لال کاٹ والے دہلی نے ایک کنواں دے کر پختہ لگوا دیا ہے۔ اور اب ایک کنواں بن رہا ہے جس کا پانی نہایت فرحت بخش ہے۔ سیٹھانی جی کے بیٹے لالہ نرنجن لال جی گورو کل کے لائف ممبر ہو گئے ہیں۔ اور امید ہے کہ وہ اور بھی کئی گورو کل جھجر کا لائف ممبر بنائیں گے۔ پرسنتا ہو ہمارے مکھیہ ادھشٹاتا شریمان پنڈت رام چندر جی شاستری سابق پردھان آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا ہے +

۳۔ چودھری چھجو رام سنگھ کا گنگا نواسی کے لڑکے کا نام کرن سنسکار رام چندر جی مکھیہ ادھشٹاتا اور سوامی آتمانند سہایک مکھیہ ادھشٹاتا نے ویدک ریتی سے کروایا۔ چودھری صاحب نے ۱۰ گرام کی برادری کو پونجی بھوجن دیا۔ اور مبلغ ۱۰۱/- روپیہ گورو کل کو دان دیا ٭

۴۔ اگر کوئی سجن اپنے بالک گورو کل میں داخل کرانا چاہیں۔ تو وہ مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل جھجر سے پتر ویوہار کریں۔ مبلغ ۱۰ ماہوار فیس خوراک لی جاتی ہے۔ پڑھائی گورو کل کی پاٹھ ودھی کے انوسار ہے ٭

(بشنو رام گپتا جائنٹ سیکرٹری گورو کل جھجر)

منڈی بہاؤ الدین میں ویدک دھرم کی گونج

چونکہ پورانکوں کی طرف سے متواتر چار دن تک آریہ سماج پر شدید ناجائز حملے ہوتے رہے۔ لہذا ان کا جواب دینے اور عوام کو اصلیت سے واقف کرنے کے لئے ٹھاکر امر سنگھ جی۔ پنڈت گنگا رام جی اور مشہور جتھا بھجن منڈلی کو یہاں بلوایا گیا۔ ۲۲ مارچ سے ۲۵ مارچ تک ویدک دھرم کا خوب پرچار کیا گیا۔ نیز اعتراضات کے جوابات دئے گئے۔ اس پرچار کا بہت اثر ہوا۔ اور لوگوں کو ویدک سدھانتوں سے واقفیت حاصل کرنے کا خوب موقعہ ملا ٭

(رگھبیر چند سیٹھ اپ منتری آریہ سماج)

ڈچ گائنا میں ویدک دھرم پرچار کی سپھلتا

ایک آریہ دیوی کی سراہنیہ امداد

شریمتی بھادیوی جی پاراماریبو (ڈچ گائنا) کی ایک سمپنت آریہ مہیلا ہیں۔ آریہ سماج کے پرتی اننیہ پریم اور بہو مولیہ سیواؤں کے اُپلکشیہ کے دوارہ اُنہوں نے اُن کے ستو رگیہ پتی دیو نے بھی مریادا میں سپھلتا کی ہو چکی ہیں۔ دیوی جی آریہ سماج کی مکھیتیا آرتھک سہائتا کے دوارہ ان مریاداؤں کا سنرکشن اور اُن میں ورِدھی کرتی ہوئی اپنے پریم کا سمے سمے پر پریچے دیتی رہتی ہیں۔ انیہ انیہ سہائتاؤں کے اتیرکت اُنہوں نے پاراماریبو سماج مندر کے نرمان میں ابھی حال میں اٹھارہ ہزار دان کیا ہے۔ اور ایک سو سار و دیشک سبھا کو ودیش پرچار کے لئے بھیجے ہیں۔ اس سہائتا کے ساتھ اُنہوں نے جو پتر مہاتما نارائن سوامی جی پردھان آریہ سار و دیشک سبھا کو بھیجا ہے۔ اس سے جہاں اُن کے آریہ سماج کے پرتی پریم دو شبوں میں آریہ سماج کے پرچار اور وستار کی اُتکٹ ابھیلاشا اور پنڈت ایودھیا پرشاد جی کے کاریہ کے شُبھ پربھاو کا پتہ ملتا ہے۔ وہاں اکھل بھارتیہ جگت کو بھی ایک سندیش اور چیتاونی ملتی ہے۔ اس پتر کو ہم یہاں دیتے ہیں ⁂

(ایڈیٹر)

چلا "شریمان پردیش میں آریہ سماج کی پرگتی کا سما شریمان پنڈت ایودھیا پرشاد جی کے پتروں سے گیات ہوتا ہی رہتا ہوگا۔ مجھے یہ جان کر سنتاپ ہوتی ہے کہ شریمانوں کے نیتر تو اننت پر سار و دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے اس میں سارو دیشک آریہ سنتانوں میں تھا دیش میں بسے ہوئے آریہ سنتانوں میں تھا آر جانتیوں میں ویدک دھرم کے پرچار کا ویاپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ مجھے اب پورن آشا ہو گئی ہے۔ کہ یدی سارو دیشک سبھا نے اس دشا میں تت پرتا سے کاریہ کیا۔ تو نہ کیول ودیشوں میں بسے ہوئے ہم وچارنیوں ہی کے دھرم کرم اور سنسکرتی کا سنرکشن ہی ہوگا۔ بلکہ ہمارے آس پاس بسی ہوئی انیہ جاتیوں میں بھی ویدک دھرم کا پورن پرچار ہو جائے گا۔ اسی طرح بھارت کے ہمارے آریہ بھائی بہن اس شُبھ کاریہ میں آریہ سار و دیشک سبھا کو یتھیشٹ آرتھک سہائتا پردان کر کے پُنیہ کے بھاگی بنیں گے۔ اور ودیشوں میں بسے ہوئے ہم آریہ سنتان بھی اپنی شکتی کے انوسار سبھا کی یتھا شکتی سہائتا دینے کے دوارہ سہائتا کرتے رہیں گے۔ اس ودیش پرچار ردّ نی دھانگیہ ہیں ۸ ہزار (اَنک بھیک - ۱۰۷/- روپیہ) کی معمولی رقم اپنی روپ میں بھیجتی ہوں۔ آشا ہے کہ آپ اسے سویکار کر کے پروتساہت کریں گے ⁂

"آریہ پرتی ندھی سبھا سُرینام" دوارہ پرستاو پاس کرا لیا ہے۔ کہ یہاں سے کم سے کم ایک سو روپیہ سار و دیشک سبھا کی ودیش پرچار ندھی میں بھیجا جائے۔ کیونکہ سمپرتی ہم لوگ یہاں ایک وشال آریہ سماج مندر۔ ایک اناتھ آلیہ بھون تتھا پاٹھشالہ بھون پنڈت ایودھیا پرشاد جی کی دیکھ ریکھ میں بنوا رہے ہیں۔ اس لئے ودیش پرچار ندھی میں ایک سو روپیہ وار شنک سے ادھک بھیجنے میں ہم اس سمے اسمرتھ ہیں۔ میں آشا کرتی ہوں۔ کہ جس پرکار ان دنوں سوار تھ کے وشئی بھوت کتنی بہ اپنے لوگوں دوارہ پرچار کاریہ میں بادھا اُپستھت ہونے پر بھی ویدک دھرم کا وستار اس دیش میں تیزی سے ہو رہا ہے۔ یدی ہماری رفتار لگاتار ایسی ہی رہی۔ تو نکٹ بھوشیہ میں ایک بڑی رقم پرتی ورش یہاں سے "ودیش پرچار ندھی" میں بھیجنے کا پربندھ کیا جائے گا۔ آپ یہاں تو بھارت کو کا آشیرواد چاہئے کہ سُرینام ولندیزی ویدک دھرم کا وشال کشیتر بن جائے ⁂

میرا وچار ہے۔ کہ یدی بھارت نوآبادیوں کی آریہ پرتی ندھی سبھائیں "ودیش پرچار ندھی" میں یتھا یم پرتی ورش ایک معقول رقم جو ایک ہزار روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو۔ سبھا کو بھیجا کریں۔ تو ودیش پرچار میں سبھا کو ادشیہ کچھ سہولت ہو جائے گی ⁂

آریہ پرتی ندھی سبھا سُرینام نے اس ورش سے اس کرتویہ کے پالن کرنے کا برت لیا ہے۔ آشا ہے کہ باقی دوسری پرتی ندھی سبھائیں بھی اس پُنیت کاریہ میں ہاتھ بٹائیں گی۔ اور سمپن آریہ نر ناری بھی اس مہان یگیہ میں اپنی آہوتی پردان کریں گے ⁂

بھوتی ...

> ## "پرکاش" میں اشتہار دینا
> ## کلیدِ کامیابی ہے
> منیجر

جریان پرمیہ احتلام کمزوری سستی نامردی کیلئے

دو شرطیہ و حکمی دوا

کیمیاوی

ان سے بڑھ کر مفید و موثر دوا کسی کو دنیا کے پردے پر نہیں مل سکتیں لیکن یہ شرط ہی کہ کامل یقین کیساتھ ایکماہ برابر استعمال کریں جن لوگوں کو یقین نہ ہو یا جو ایکماہ برابر استعمال نہ کر سکیں وہ ہرگز نہ منگائیں

—— پرمیہانتک گولیاں ——

ان گولیوں کے ایکماہ کے استعمال سے جریان پرمیہ احتلام رقت مرعت ذیابیطس زیادتی پیشاب پیشاب میں رنگ و شکر جانے پتھری پڑ جانے وغیرہ پیشاب اور منی کی جملہ خرابیاں یقینی اور شرطیہ دور ہو کر جسم میں وہ طاقت چستی پھرتی و قوت مردمی کے وہ حیرت انگیز دلولے پیدا ہوتے ہیں کہ مایوس سے مایوس کمزور و بوڑھے تک بھی اپنے آپ کو اٹھارہ سالہ نوجوان جیسے جوانمرد محسوس کرنے لگتے ہیں قیمت فی پیکٹ ایکماہ ۲ روپے علاوہ محصول

—— نایاب طلاء اکسیر ——

یہ طلاء بلا شبہ بمنزلہ اکسیر ہے اسکے استعمال سے عضو مخصوص کی سُستی نامردی کجی لاغری کوتاہی جھکاؤ رگوں کا پھولنا وغیرہ جملہ خرابیاں بلا کسی تکلیف کے دور ہو کر وہ تندی تیزی سختی درازی و فربہی پیدا ہوتی ہے کہ نامرد مرد و بوڑھے جوانمرد بنجاتے ہیں قیمت فی شیشی ایکماہ ۳ روپے علاوہ محصول

المشتہر حکیم تلسی پرشاد اگروال بال جین بھار رسالیہ علی گڑھ شہر یو۔ پی

بچوّں کی

دھارمک شکشا کا پرشن حل ہو گیا۔ وید کے آدھار پر لکھی ہوئی جیون پھونکنے والی پُستکیں (ہندی) پوجیہ نارائن سوامی جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ آچاریہ دیو شرما جی اور آچاریہ ودیا ونتی جی تتھا سب صوبوں کے عالموں نے ان کتابوں کی حکمت کُھلے سے تعریف کی ہے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری مہودیہ نے ان کے مفید ہونے کی گھوشنا کی ہے ⁂

پروفیسر سُدھاکر جی ایم۔ اے۔ سیکرٹری سار و دیشک سبھا دہلی نے یہ پُستکیں لکھ کر آریہ سماج اور ہندی ماتر کی بڑی سیوا کی ہے ⁂

۱- اُپدیش امرت پانچوں بھاگ ۱۲/
۲- برہمچاریہ امرت ۴/
۳- جیون امرت ۷/
۴- آنند امرت ۱۰/
۵- بھگتی رس امرت ۸/
۶- بال دیانند چرت ۲/
۷- سرل سندھیا اُپاسنا ۲/
۸- ویدک دھرم آریہ سماج پرشنوتری ۵/
۹- ودیارتھی جیون رہسیہ (شری نارائن سوامی جی کرت) ۸/

ملنے کا پتہ

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک۔ دہلی

نوٹ:۔ سب پرکار کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے

ایک نارمل ٹرینڈ ادھیاپکہ چاہیئے

پنجاب کی ہندی مڈل پاس تتھا نارمل ٹرینڈ ہوں۔ کئی برس سے ہیڈ ادھیاپکہ کے روپ میں آریہ کنیا پاٹھشالاؤں کی سیوا کر رہی ہوں۔ نارمل کے ساتھ ساتھ کھانا پکانا تتھا سلائی کی پریکشا بھی پاس کی ہیں۔ دھرم سے آریہ سماجی ہوں۔ اس سمے آریہ کنیا پاٹھشالہ میں ہیڈ ادھیاپکہ کا کام ۳۰ روپیہ ماہوار وتن۔ مکان کا کرایہ پاٹھشالہ کی طرف سے فری) کر رہی ہوں۔ یہاں کا جل وایو انوکول نہ ہونے کے کارن یہاں رہنا نہیں چاہتی۔ جو سجن میری سیوا سے لابھ اُٹھانا چاہیں کرپیا شیگھر پتر دیوہار کریں۔ ان آریہ سنستھاؤں کو ترجیح دی جائے گی۔ جو کہ ہندی پاٹھشالاؤں کو اُنتی دینا چاہتے ہوں ⁂

پتہ

کرشن کماری آریہ ہیڈ ادھیاپکہ

آریہ کنیا پاٹھشالہ سُجان گڑھ (بیکانیر ریاست)

ریاست گوالیار میں "تناسخ" کا ناقابلِ تردید واقعہ

دہلی کی مشہور لڑکی شانتی دیوی کا واقعہ "آواگون" کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ لیکن اسی قسم کا ذیل کا واقعہ ریاست گوالیار کے ضلع بھبنیڈہ کے موضع نون ہاٹا میں ہوا:۔

نومبر ۱۹۰۸ء میں موضع کا پٹواری کاشی رام جو کہ ذات کا کائستھ تھا۔ صبح پانچ بجے ضلع کے ہیڈ کوارٹر کی طرف جا رہا تھا۔ اس کے متعلق موضع کے ٹھاکر چھوٹے لال کو یہ شکایت تھی۔ کہ اس نے موضع کے ریکارڈ میں غلط اندراجات کر کے مجھے اپنے مالکانہ حقوق سے محروم کر دیا ہے۔ اس پر غضب آلود ہو کر ٹھاکر انتقام پر تل گیا۔ اور جب پٹواری صبح ہیڈ کوارٹر کی طرف جا رہا تھا۔ تو وہ گھات میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں کاشی رام کے سینہ میں گولی لگی۔ اور وہ مر گیا۔ جہلم آور ٹھاکر نے اس کے دائیں ہاتھ کی انگلیاں کاٹ ڈالیں۔ اور کہا کہ یہی دو انگلیاں ہیں جن سے پٹواری کاغذات میں غلط اندراج کیا کرتا تھا۔ قتل کرنے کے بعد ہی ملزم روپوش ہو گیا:۔

آواگون:۔

واقعۂ قتل سے عین ۸۵ دن کے بعد ۱۳ر جنوری ۱۹۰۹ء کو موضع نون ہاٹا سے جو ۱۴ میل کے فاصلہ پر موضع وسا پور میں ایک شخص نہی لال اور اس کی بیوی بنتا کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ پیدائش کے وقت نوزائیدہ بچہ کا انگوٹھا ایک چوتھائی تھا۔ اور ایک انگل نصف کٹی ہوئی تھی اور باقی انگلیاں ندارد تھیں۔ اس کے سینہ پر بندوق کی گولی کا نشان تھا۔ وہاں کی کچھ ہڈیاں اندر کو جھکی ہوئی تھیں۔ والدین نے اس بچہ کا نام سکھ لال رکھا:۔

قتل کی داستان:۔

جب بچہ بولنے کے قابل ہوا۔ تو اس نے ایک دن کہا۔ کہ موضع نون ہاٹا کے ٹھاکر چھوٹے لال نے مجھے سینہ میں گولی مار کر قتل کر دیا تھا۔ اور میرے ہاتھ سے میری انگلیاں کاٹ ڈالی تھیں۔ اس کے بعد اس نے سارا واقعہ حرف بحرف بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے صبح سویرے ایک پیپل کے درخت کے نیچے قتل کیا گیا تھا:۔

والدین نے اپنی طرف سے اس لئے اس خبر کو دبانے کی کوشش کی۔ کہ کہیں مقتول کے رشتہ دار لڑکے کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں۔ یا چھوٹے لال کے رشتہ دار ہی اسے قتل نہ کر دیں:۔

واقعہ کی تحقیقات:۔

۱۹۱۷ء میں ریاست گوالیار کے ایک ذمہ دار افسر نے اس واقعۂ قتل کی تفتیش کی۔ اور اس کے متعلق بنجاجی پرتاپ کے ۸ر اگست ۱۹۱۷ء کے پرچہ میں سارا ماجرا شائع کیا گیا۔ اور لڑکے کا فوٹو بھی دیا گیا:۔

گوروکل جہلم کے سماچار

۱۔ وارشک پریکھشائیں ۱۸ر چیت سمت ۱۹۹۲ مطابق ۲۳ر مارچ ۱۹۳۶ء سے شروع ہو گئی ہیں۔ برہمچاری پرشرم کر رہے ہیں۔ سو اسنھ بھی کُل واسیوں کا اُتم ہے +

۲۔ گوروکل کا وارشک اُتسو ۲۴-۲۵ر اور ۲۶ر اپریل ۱۹۳۶ء مطابق ۱۳-۱۴-اور ۱۵ر بیساکھ کو ہونا قرار پایا ہے۔ مہاتماؤں اور مشہور اپدیشک مہانوبھاوؤں سے پدھارنے کے لئے پرارتھنا کی گئی ہے۔ اُتسو کی تیاری ابھی سے شروع ہو گئی ہے:۔

۳۔ نئے برہمچاریوں کا داخلہ بھی اُتسو پر ہی ہونا ہے۔ جن مہانوبھاوؤں کو اپنے بالک داخل کرانے ہوں۔ ان کو گوروکل کے دفتر سے پراسپیکٹس و فارم داخلہ منگوا لینے چاہئیں:۔

۴۔ پچھلے دنوں گوروکل کے دفتر سے پنڈت رام دیو جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل۔ آریہ سماج جلال پور کیکناں کے جلسہ پر پدھارے۔ ان کے تب کچروں کا عوام پر اچھا اثر پڑا۔ علاوہ ازیں آریہ سماج کالج ڈویژن جہلم کے سالانہ جلسہ پر برہمچاریوں تتھا ادھیکاریوں نے خاص طور پر سہیوگ دیا۔ گوروکل کے مکھیہ ادھیاپک پنڈت جیہ دیو جی سنہی شاستری کو آریہ یووک سبھا جھنگی والا نے خاص طور پر مدعو کیا۔ شاستری جی نے سبھا نوکر اور آریہ سماج علی پور ضلع مظفر گڑھ کے سالانہ جلسہ پر ویاکھیان دئے:۔

۵۔ پنڈت چند دیال جی شاستری ادھیاپک گوروکل ۶ ماہ کی رخصت سے واپس آ کر اپنے کام پر بدستور لگ گئے ہیں:۔

(بلبیر سنگھ منتری پرکاشن وبھاگ)

ضرورت

اگر آپ ورکنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں یا ودیا سنستھاؤں یا ودیالیوں وغیرہ کے لئے منیجروں وغیرہ کے نوٹس نکلوانا چاہتے ہیں تو "پرکاش" سے لابھ اٹھائیے:۔

(منیجر)

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان — جمالستان

عہ ۲ (محصول ڈاک علاوہ) للعہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارکہ

STAR TRADE MARK (REGD)

ڈابر دراکشارشٹ (Regd)

جسم میں چستی پیدا کرنا بھوک بڑھانا اور کمزوری رفع کرتا ہے

دوسرے دراکشا شو۔ دراکشا رشٹوں سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس میں انگور کافی مقدار میں پڑا ہے۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔ یہ سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کے استعمال سے قوائے جسمانی طاقتور و چست ہو کر چہرہ پر رونق و بشاشت آتی ہے۔ اور دل بشاش رہتا ہے۔ قیمت نصف سیر کی بوتل ۱ر ۶ عہ محصول ڈاک ۱ر عہ

سوپن ہری

احتلام کی اکسیر گولی (Regd)

اس میں جوش پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ دماغ کی کمزوری۔ چہرہ اور دل کی اداسی قوت حافظہ کی کمی وغیرہ نیز احتلام کی خرابیوں کو دور کر کے اپنا اثر جلد دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصول ڈاک سات آنے:۔

ڈابر جنتری ۱۹۳۶ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے

نوٹ: دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں:۔

۱۔ لاہور کے ایجنٹ۔ منیجر پیسہ اخبار

۲۔ امرتسر کے ایجنٹ۔ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC-0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

प्रकाश

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

THE PRAKASH LAHORE

قیمت { سالانہ للعہ / ششماہی عہ ... ممالک غیر سے ... فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۱۵	SUNDAY The 12th Apr 1936	اتوار ۳۰ چیت سمت ۱۹۹۳ مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء دیانند ابد ۱۱۲	۳۶

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ؛
۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے ارتھات شاریرک آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ؛
۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے ؛
۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے ؛
۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ؛
۱۰۔ سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور ہر ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ؛

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؛
۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؛
۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؛
۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا اُدیت رہنا چاہیئے ؛

رگوید — چاتروَرن کی ہر دلعزیزی

وید امرت

چاتروَرن کی ہر دلعزیزی — یجروید

ओ३म् रुचं नो धेहि ब्राह्मणेषु रुचं राजसु नस्कृधि।
रुचं विश्येषु शूद्रेषु मयि धेहि रुचा रुचम्॥ ۴۸

یجروید ادھیائے ۱۸ منتر ۴۸

اس منتر کا رشی "شناشیپ" دیوتا "برہسپتی" چھند "انشٹپ" اور سور "گاندھار" ہے۔ اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ نسلِ انسانی کے اندر تہذیب کا عالمگیر سکھ اور شانتی رہ سکتی ہے۔ جب اس کے ہر ایک طبقہ میں باہمی کشش اور اُلفت پائی جاتی ہو ؛

یورپ میں جب رومن کیتھولکوں کا زور تھا۔ تو پراٹسٹنٹ عقیدہ رکھنے والے لوگوں کو بیدردی سے کچلا جاتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وسطی زمانہ میں یورپ ان دونو فرقوں کے تصادم کا نشانہ بنا رہا لیکن جب یورپ میں تعلیم زیادہ وسترت ہوئی۔ سائنس کو عروج حاصل ہوا۔ تو ایک طبقہ کا دوسرے طبقہ کو دبانا مشکل ہو گیا۔ اور اب یہ حالت ہے۔ کہ یورپ کے ہر ایک ملک میں ترقی کی یہی علامت سمجھی جاتی ہے۔ کہ وہاں کے تمام طبقے قانون کی نظر میں یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔ اور کسی فریق کو یہ اجازت نہ ہو کہ وہ محض عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے کسی دوسرے فریق کے درپئے آزار ہو۔ یورپ اور امریکہ کا ہر ایک ہی خواہ ہر وقت یہی خواہش رکھتا ہے کہ اے پرماتمن! (نہ:) ہمارے (ब्राह्मणेषु) علم و فلسفہ کے ماہر طبقہ میں (रुचं) اُلفت اور جلال (धेहि) پیدا کر دے تاکہ وہ دوسروں کی اصلاح کر اپنی زندگی کا مقصد بنالیں۔ (नः) ہمارے (राजसु) دلیر اور بہادر طبقہ کو (रुचं) تالیف قلوب اور تیج کا (धेहि) پاٹھ پڑھائے۔ تاکہ دنیا کا ایک بھی انسان ان کی جنگجویانہ سپرٹ کا شکار نہ بنے۔ ہمارے (विश्येषु) تجارت اور صنعت و حرفت کے کسب کرنے والے طبقہ میں بھی (रुचं) پریم اور تیج کو (धेहि) عطا کیجئے تاکہ کوئی جابر فریق ان کی اسامی ... اور (शूद्रेषु) لیبر کلاس کی نمائندہ جماعت میں بھی ... اپنی ... کی جسارت ... کر سکے۔ اور اپنی کرپا کو اتنا وستریت کیجئے۔ کہ (मयि) میری ذات میں آپ (रुचा) اپنے مثال پریم دوارہ (रुचम्) پریم (धेहि) پیدا کریں۔ تاکہ میں دن رات اسی کوشش میں مصروف رہوں۔ کہ دنیا کے اندر باہمی پریم کو وستریت کرتا رہوں ؛

لفظی معنی

(नः) ہمارے (धेहि) دھارن کیجئے۔ (ब्राह्मणेषु) براہمنوں میں (रुचम्) پریم۔ الفت اور جلال (राजसु) کشتریوں میں (रुचम्) پریم۔ یگانگت اور تیج (नः) ہمارے (कृधि) عطا کیجئے۔ (रुचम्) پریم۔ جلال۔ رعب (विश्येषु) ویشوں میں (शूद्रेषु) شودروں میں (रुचम्) پریم شم (मयि) میری ذات میں (धेहि) دھارن کیجئے۔ (रुचा) اپنے پریم دوارہ (रुचम्) پریم۔ جلال اور تیج ؛

سام وید — اتھروید

... Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اتہاس

(پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کے قلم سے)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی استھاپنا سنہ ۱۸۸۶ء
میں ہوئی تھی۔ سنہ ۱۸۸۷ء میں اس کا پہلا ادھیویشن
بلایا گیا۔ اس میں اس کے کاریہ سنچالن سمبندھی
نیم سویکار ہوئے۔ اور پہلی انترنگ سبھا کا چناؤ
ہوا۔ سبھا اپنے آرمبھ کے سمے کتنی چھوٹی سی تھی
اس کا انومان اس بات سے لگایا جا سکتا ہے
کہ سنہ ۱۸۹۶ء میں بچھووالی سماج کے مندر میں اس
اپنے کاریالیہ کے لئے چار روپیہ ماسک کرایہ پر
ایک کمرہ لیا۔ منتری مہاشے جے چندر اور اپ پردھان
لالہ خوشی رام ایک ایک دو دو گھنٹے بیٹھ کر اپنے
ہاتھ سے کاریالیہ کا کاریہ کیا کرتے تھے۔ اس سمے
سبھا کو استھاپت ہوئے دس بارہ ورش ہو چکے تھے +

شروع شروع میں سبھا کی ساری سنستھا
ڈی۔ اے۔ وی کالج تھی۔ اس پر سبھی سماجوں کی
شکتی لگ رہی تھی۔ پنڈت گورودت کے جیون
کے آخری دنوں سماج میں ایک دل پیدا
ہو گیا جو کالج سے اسنتشٹ تھا۔ اسنتوش زیادہ
ہی زیادہ بڑھتا گیا۔ مت بھید کے کچھ اور
کارن بھی اکٹھے ہو گئے۔ اور انت میں سنہ ۱۸۹۲ء
میں سماج کے دو وبھاگ ہو گئے۔ ان دو وبھاگوں
کی منوورتیوں میں بڑے گہرے بھید تھے +

پنڈت گورودت کے انویائیوں کی سنستھا کو سنکشیپ
سے "دھرماتما سماج" کہا جاتا تھا۔ سبھا پر ان
ہی کا ادھیکار رہا۔ سنہ ۱۸۹۲ء میں لالہ منشی رام سبھا
کے پردھان ہو گئے۔ سنہ ۱۸۹۶ء میں کالج وبھاگ سے
الگ ہو کر سبھا نے وید پرچار ندھی کی استھاپنا کی۔
اس کے لئے دھن اکٹھا کیا گیا۔ پرنتو اس کی
آمدنی کچھ کم تھی۔ رہ جاتی تھی۔ سنہ ۱۹۱۵ء میں مہاتما
کرشن آپ منتری ہوئے۔ انہوں نے پریتن کر کے
اس ندھی کی آمدنی سولہ ہزار تک پہنچا دی۔ اس
کے پشچات اس ندھی کی آمدنی بیس بائیس ہزار
ہو رہنے لگی۔ ایک ورش تیس ہزار سے بھی
ادھک ہو گئی۔ پرچار کا کام بھی اسی انومان
سے ہوتا ہے۔ سنہ ۱۸۹۷ء میں پنڈت لیکھرام جی
کا بلیدان ہوا۔ ویرکی ارتھی کے سنگھ سماج
کے دونوں وبھاگوں کے نیتا ایک بار پھر مل گئے۔
لاہور سماج کو ایک کر دیا گیا۔ پرنتو یہ ملاپ کوئی
استھر روپ دھارن نہ کر سکا۔ سنہ ۱۸۹۸ء میں پھر
وچھید ہو گیا :

گورو کل کی استھاپنا :۔

سنہ ۱۹۰۲ء میں گورو کل کی استھاپنا ہوئی۔ لالہ
منشی رام نے سبھا کا پردھان بنتے ہی دھرم
پرچار ادھک وستریت کر دیا۔ وید پرچار ندھی کا
ناش :: ... پرچارکوں ہی کا بجٹ تھا :
گورو کل کے لئے کی گئی دھرم یاترا) جہاں
ابھی تک تھی۔ وہاں اس کا بجٹ بھی ادھک
تھا۔ گورو کل کے لئے تیس ہزار کی راشی اکٹھی
ہوئی۔ لالہ جی اس یاترا کے پشچات "مہاتما"

کہلانے لگے۔ اور اس وبھاگ کا نام بھی "مہاتما
وبھاگ" ہو گیا۔ پنڈت گورودت کے جیون
کال میں ہی پیدا ہو چکی استھتی کا پرنام
پہلے اپدیشک منتری کے اندولن کے پرینام تھا
پاٹھ شالہ۔ ویدک پاٹھ شالہ اور انت میں
گورو کل کی استھاپنا کے روپ میں پرگٹ ہوتا
گیا :

سبھا کا اُدیش :۔

سبھا کا پہلا ہی اُدیش تھا۔ وید تتھا پراچین
سنسکرت گرنتھوں کی پڑھائی تتھا آریہ اپدیشکوں
کی تیاری کے لئے ایک ودیالیہ استھاپت کرنا۔
یہ سبھی پرنتو اس اُدیش کی پورتی کے لئے
کئے گئے۔ گورو کل کی پاٹھ ودھی بناتے ہوئے
شکشا کے دو وبھاگ نشچت کئے گئے۔
ایک وبھاگ "ویدک وبھاگ" Vedic Course یا
اور دوسرا "گون ویدک وبھاگ" Modified
Vedic Course " ۔ وشدھ ویدک وبھاگ
میں چاروں ویدوں کی شکشا کا پربندھ
تھا۔ گون وبھاگ میں ایک وید کی شکشا کا
نشچے شکشا ویدکی سبھا آیک ہونے کے لئے
تھی۔ پرنتو سماج کے پاس وید کے ادھیاپک
تھے۔ کہاں ودوان تو ابھی پیدا ہی نہ تھے۔ ادھر
اسی سے گورو کل کھولا گیا۔ سنہ ۱۹۱۵ء میں پنڈت
پنڈت سنتوش کر کے پیچھے جانے کے کارن وید
کے ادھین کا دیا سمیتم ودیارتھیوں پر ڈال
دیا گیا۔ ایسی اوستھا میں وید کا گہرا ادھین ہو
سکتا اسمبھو تھا۔ پرنام یہ ہوا۔ کہ گورو کل ہی وید
کی شکشا نہ ہو سکی۔ جو یہ ہم سنستھاپکوں کو
منظور تھی :

یونیورسٹی کا روپ :۔

سنہ ۱۹۲۱ء میں گورو کل کو ایک وشو ودیالیہ کا روپ
دے دیا گیا۔ وید مہاودیالیہ تتھا سادھارن
مہاودیالیہ کے اتیرکت آیوروید مہاودیالیہ تو
کھول دیا گیا۔ نتیجہ یہ بھی تھا کہ کرشی نہ ودت
دیہ مالے مہاودیالیہ بھی استھاپت کئے جائیں۔
دھن ابھاو کے کارن یہ مہاودیالیہ نہیں کھلے۔
ان پریتنوں کا یہ پرنام اوشیہ ہوا ہے کہ سبھا
کے پاس اچھا وید مہاودیالیہ چلا سکنے کی سامگری
جٹ گئی ہے :

دیانند اپدیشک ودیالیہ کی قائمی :۔

سنہ ۱۹۲۵ء میں پھر سے دیانند کی جنم شتابدی کے
اوسر پر سبھا نے "دیانند اپدیشک ودیالیہ"
کھول دیا۔ اندولن کے ابھاو کے کارن یہ ودیالیہ

کسی وشیش شکشا کا پاٹھ نہیں ہوا۔ پرنتو پرینتو
کرکہ اس میں کچھ اتر ودیالیہ۔ سمبھوت ۔ مہاراشٹر
بنگال اور ممبئی پرانت کے آئے ہوئے بھی ایک
سا ودیارتھی سنستھا ہی کہتا ہوگا :

کنیا گورو کل کی قائمی :۔

سنہ ۱۹۲۳ء میں کنیا گورو کل کی استھاپنا ہوئی۔
اور یہ سماج کے استری شکشا سمبندھی پریتنوں
میں سے سب سے پیچھا پریتن ہے۔ پہلے یہ
سنستھا دہلی میں تھی۔ اب ڈیرہ دون میں آ گئی ہے۔
یہاں اس کی سندر عمارتیں بنتی جا رہی ہیں۔
ڈی۔ اے۔ وی کالج سے سمبندھ توڑنے کے
پشچات سبھا کو ایک ودیارتھی آشرم کھولنے
کی آوشیکتا ہوتی تھی۔ کچھ سمے وہ آشرم کھل
کر پھر بند ہو گیا۔ سنہ ۱۹۲۳ء میں اس سنستھا کو
دوبارہ سنجیوت کیا گیا۔ اب گورودت بھون میں
ہی آشرم چل رہا ہے :

شکشا سمیتی :۔

سنہ ۱۸۹۲ء سے سبھا کی نیتی یہی تھی۔ کہ سامانیہ
شکشا کا کاریہ اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہئے۔
یہ نیتی سماجوں کی بھی تھی۔ پرنتو آوشیکتا
وش سماجوں نے سکول کھول لئے۔ استری
پاٹھ شالائیں تو آرمبھ سے ہی چل رہی تھیں۔
سنہ ۱۹۲۶ء میں سبھا نے ان سنستھاؤں کو سنگٹھت
کرنے کے لئے شکشا سمیتی بنا دی۔ اس سمیتی
اس سمیتی سے ۱۰۷ سنستھائیں سمبندھت ہیں۔
پتری پاٹھ شالاؤں کی دھرم شکشا اور پتری
پاٹھ شالاؤں کی سبھی ودیا سمبندھی پاٹھ ودھی
بنا کر اس سمیتی نے ان سنستھاؤں میں سمانتا
لانے کا پرشنسنیہ پریتن کیا ہے :
سنہ ۱۹۲۰ء سے موگا کا دیانند مٹھرا داس کالج
بھی سبھا کے سیدھے شاسن کے ادھین
ہو گیا ہے۔ یہ کالج انٹرمیڈیٹ تک آرٹس
اور سائنس کی شکشا دیتا ہے :

دلت اُدھار وبھاگ :۔

سبھا کا دلت اُدھار وبھاگ اپنے پیچھے
ایک شاندار اتہاس رکھتا ہے۔ اس دشا
میں سماجوں تتھا آریوں کی ہی سوتنتر سنستھائیں
دوارہ کئے گئے پریتنوں کا اُلیکھ تو اس
لیکھ کے وشے سے باہر ہے۔ سبھا نے اس
وبھاگ کا سنگٹھن مہاشہ رام چندر کے بلیدان
کے سمے ارتھات سنہ ۱۹۲۳ء سے کیا ہے۔
پہلے ریاست دلت اُدھار منڈل کے روپ
میں یہ وبھاگ کاریہ کر رہا تھا۔ اس کے

دوارہ ہزاروں کی تعداد میں اسپرشیوں کو سپرشیہ
بنایا گیا ہے۔ آریہ سماج کا دلت اُدھار کا
وچار ایک وشیش ستر پر جا پہنچا ہے۔ اسپرشیوں کا
راسخ کر سادھارن کیوں نہیں کا درجہ۔ آریوں
نے بھی پرچار کر اس دلت کا ... پرتی
کرتا ہے۔ اس کا تعلیم یافتہ ہی ہے۔ کر سامو
ہر دیش کے گنجان آباد ستر پنجاب میں اسپرشیہ
سمسیا سے ہی ہیں :
سنگٹھن وال۔ کشمیر بہار تتھا کو لہی کی ہائیر ویدک
سمیتی دوارہ کی کئی سبھا اتسو کر رہی
ایک اور دشا دکھا رہی ہے۔
اس سنگٹھن نیت سنکشیپ اور کس سے سبھا کی
پچھلے پچاس ورش کا اتہاس پاٹھک کے
سنمکھ آ جاتا ہے۔ یہ چار روپیہ ماسک کے
کمرہ سے شروع ہو کر آج ایک لاکھ جس بڑا
سکے گورودت بھون میں اپنا دن پرتی دن بڑا
چلا رہی ہے۔ اس کے پاس کتنی بڑی پرم سنستھائیں
ہیں۔ سادھن ہیں۔ سمپتی ہے۔ یہ سب اس
سبھا کے پرانے دھرم ویروں کے اپور
تپ کرم اور تیاگ کی کمائی ہے :

پرانے دھرم ویر :۔

پنڈت گورودت ۔ پنڈت لیکھرام اور مہاتما
منشی رام آدی مہا پرشوں نے اس سبھا
کو اپنے پوتر ستر کروں کی ہڈیوں دوارہ کھڑا کیا
ہے۔ اس کے آدھار میں ویروں کا خون
بھرا ہوا ہے۔ انہیں آشیرواد دیں۔ کہ ہم ان ویروں
کے پوتر آدرش چرنوں کے پرتیک کے رنگ میں
رنگے :

گورو کل پوٹھوہار میں برہمچاریوں کا داخلہ

گورو کل پوٹھوہار کا سالانہ جلسہ ۱۱-۱۲-۱۳
ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء مطابق ۲۳-۲۴-۲۵
بھادوں سنہ ۱۹۳۳ء بروز سنیچر۔ ایتوار اور سوموار
گورو کل بھینی میں منایا جائے گا۔ جو بھی
اپنے بالکوں کو گورو کل میں داخل کرانا چاہیں
انہیں پراسپکٹس اور داخلہ فارم منگا
بھیج دینے چاہئیں۔ گورو کل کے سہایکوں سے
مہانو بھاوں سے بنتی ہے اور دھن سے
سو کامیاب بنانے کا یتن کریں :
(منشی رام اپادھیائے)

آریہ یووک سماج منڈی بہاؤالدین

چناؤ :۔ پردھان مہاشہ رام سرن داس
وکیل + اپ پردھان مہاشہ اشچرج لال جی
منتری + اپ منتری پران ناتھ کنور پرتاپ
خزانچی مہاشہ گمبھیر چند جی بھسال +
مہاشہ راجہ رام جی +
(پران ناتھ کنور)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

یکم بیساکھ سمت ۱۹۹۳

سبھا کے پچاس (۵۰) سال

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو قائم ہوئے پچاس ورش ہو گئے۔ اور اب اس کی اردھ شتابدی منائی جا رہی ہے۔ میرا اس سبھا سے کم و بیش ۴۵ ورش سے سمبندھ ہے۔ اس لئے میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ سبھا ایک شاندار انسٹی ٹیوشن ہے۔ میں تو یہ بھی کہنے کو تیار ہوں۔ کہ ویسی ایسی شاندار سبھا کہیں اور نظر نہیں آتی۔ یہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ یہ ایک پرانت کی سبھا ہے۔ اور پرانت کے ساتھ ہی صرف ایک سماج کی۔ آریہ سماج ہندوستان بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ ہر ایک پرانت کی اپنی سبھا ہے۔ یہ سبھا صرف پنجاب کی ہے۔ اور پنجاب کے بھی نصف آریہ سماج کی۔ کیونکہ کالج پکش کی آریہ سماجوں کا اس سے کوئی سمبندھ نہیں۔ جو سبھا صرف ایک پرانت کے آریوں کی ہو۔ اور آریہ بھی سب نہیں۔ بلکہ ان کے ایک حصہ کی۔ اس کے پرتی ندھیوں کی سنداد اگر بیس سو کے قریب ہو۔ تو آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یہ کتنی شاندار ہوگی ÷

سبھا کے پہلے پردھان کوئی بھی رہے ہوں۔ لیکن درحقیقت اسے شکتی شالی سنستھا بنانے والے مہاتما منشی رام جی تھے۔ اس کا حقیقی جنم اس وقت ہوا۔ جبکہ آریہ سماج کے ایک بڑے حصہ نے دیانند کالج سے نراش ہو کر اپنی ساری شکتی "وید پرچار فنڈ" پر لگانے کا نشچہ کیا۔ درحقیقت اس سبھا کا اسی وقت جنم یا پُنر جنم ہوا۔ آریہ سماجیں قائم کرنے اور وید کا پرچار کرنے کے لئے اُپدیشک رکھے گئے۔ اور نوجوانوں کو ویدک دھرم کی طرف لانے کے لئے آریہ ودیارتھی آشرم قائم کیا گیا۔ ایک پستکالیہ بھی کھولا گیا۔ جس میں اس وقت ہزاروں پستکیں ہیں۔ آریہ ودیارتھی آشرم ایک بار بند ہو کر دوسری بار جاری ہوا۔ اور اس وقت تک قائم ہے۔ وید پرچار کا کام پہلے پہل صرف چند اُپدیشکوں سے شروع کیا گیا۔ ان میں کچھ اوینتنک تھے۔ اور کچھ ویتنک۔ زیادہ تر کام اوینتنک اُپدیشکوں کے سر پر تھا۔ مہاتما منشی رام جی نے پنجاب کا دورہ ایک بار نہیں۔ کئی بار کیا۔ دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی ان دنوں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپدیشک تھے۔ انہیں پرچار کی دھن تھی۔ اس لئے وہ دن رات دورہ پر رہتے تھے۔ انہیں نہ پریوار کی چنتا تھی۔ نہ کسی اور کی۔ ماسٹر آتما رام جی امرتسری ان دنوں آریہ سماج کے کامیاب ترین سپیکروں میں سے تھے۔ وہ جب تقریر کرتے۔ فصاحت کے دریا بہا دیتے۔ انہوں نے بھی آریہ سماجوں میں خوب بھرمن کیا۔ اسی طرح کچھ اور بھی سجن تھے۔ جنہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ابتدائی ایام میں اس کی سیوا کی۔ سبھا کے پاس ان دنوں نہ دھن کافی تھا۔ اور نہ جن کافی تھے۔ لیکن اوینتنک کاریہ کرتاؤں کے نشکام پریم اور لگن نے اس کمی کو پورا کر دیا۔ اور آریہ سماج روپی پرکھش کی جس قدر شاکھائیں ہم ان دنوں دیکھ رہے ہیں۔ یہ ان ہی ویروں کے تیاگ کا پھل ہے +

سنہ ۱۹۰۲ء میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے گوروکل سنستھا پت کیا۔ گوروکل کی وجہ سے سبھا کی شہرت کو چار چاند لگ گئے۔ اس کی شکتی بھی بڑھ گئی۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ اگر گوروکل سبھا کے آدھین نہ ہوتا۔ تو سبھا اس پوزیشن کو نہ پہنچتی۔ جو اسے اس وقت حاصل ہے۔ ہمارے سامنے ایک اور مثال ہے۔ دیانند کالج کی اپنی مینیجنگ کمیٹی ہے۔ وہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے آدھین نہیں۔ اس لئے پرادیشک سبھا اس عظمت کو نہیں پہنچ سکی۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو پراپت ہے۔ اگرچہ گوروکل کی وجہ سے سبھا کی شان بڑھ گئی۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ وید پرچار فنڈ کو اس سے فائدہ نہیں۔ بلکہ نقصان پہنچا۔ اس فنڈ کی اوستھا پہلے بھی اچھی نہ تھی۔ گوروکل کے کھلنے سے اور بھی خراب ہو گئی۔ وجہ یہ کہ گوروکل آریہ سماج کا لاڈلا بچہ ہے۔ اس کی شکل میں نہ صرف آریہ سماج بلکہ ساری دنیا کے سامنے ایک نیا خیال آیا۔ گوروکل کے ذریعہ سنسار کو شکھشا کا ایک نیا آدرش ملا۔ اور چونکہ یہ آدرش نہایت اعلیٰ تھا۔ اس لئے آریہ سماج کو اس بات کا گورو تھا۔ کہ اس نے سنسار کو اس سے پرچت کیا ہے۔ گوروکل کا ترتجربہ کامیاب رہا ہے یا ناکام۔ اس کے متعلق دو رائیں ہو سکتی ہیں۔ لیکن اس کے متعلق کوئی دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ کہ جب سے گوروکل کانگڑی سنستھا پت ہوا ہے۔ تب سے بھارت کی شکھشا پرنالی دن بدن گوروکل شکھشا پرنالی کی طرف آ رہی ہے۔ جس طرح سوشلزم کو نہ ماننے ہوئے اور بعض حالتوں میں اس کے خلاف ہوتے ہوئے تمام مہذب حکومتیں سوشلزم کی طرف جھک رہی ہیں۔ اور ان کے بجٹ سوشلسٹ اصولوں پر مرتب ہو رہے ہیں۔ اسی طرح گوروکل شکھشا پرنالی کو سروانم سویکار نہ کرتے ہوئے اور بعض صورتوں میں اس کا ورودھ کرتے ہوئے بھی بھارت کے شکھشا لیہ گوروکل شکھشا پرنالی کی وشیشتاؤں کو سویکار کرتے جاتے ہیں۔ آریہ سماج نے اپنی ساری شکتی اس نئے پرکھشن پر لگا دی۔ اور لگائے بنا پرکھشن ہو بھی نہ سکتا تھا۔ لیکن آریہ سماج کے دوسرے کاریوں پر اس کا پربھاو اچھا نہ رہا۔ کیونکہ آریہ جنتا ان کی طرف سے دھیمی رہی۔ وید پرچار فنڈ کو بھی اس اداسینتا کا حصہ لینا پڑا۔ اس کا پرنام یہ ہوا۔ کہ باوجودیکہ مہاتما منشی رام جیسی شکتی شالی وکتی اس فنڈ کی سمپتی پر تھی۔ اس کی آمدنی چند ایک ہزار سے آگے نہ جا سکی۔ جب میں نے سبھا کے منتری پد کا چارج لیا۔ تب "وید پرچار فنڈ" میں زیادہ سے زیادہ آٹھ ہزار روپیہ آتا تھا۔ میری کوششوں سے خالص "وید پرچار فنڈ" بیس ہزار تک پہنچا۔ اور اس کے دوسرے وبھاگوں کی آمدنی ملا کر پینتالیس ہزار تک جا پہنچی۔ اب تو سبھا کے پاس بہت سے ویتنک اُپدیشک اور بھجنیک ہیں۔ اگر اسے خود ستائی پر محمول نہ کیا جائے تو میں یہ کہوں گا۔ کہ وید پرچار کو آریہ سماج میں ایک زندہ سوال بنانے کا شرف مجھے پراپت ہے +

میں نے اس کے سمبندھ میں بیسیوں لیکھ لکھے۔ اور بیسیوں ویاکھیان دئے۔ ورشوں تک جس کسی آریہ سماج کے اُتسو پر گیا۔ میں نے اس کے لئے اپیل بھی کی۔ اس فنڈ کے لئے گھر گھر مانگنے کی پرتھا میں نے ہی ڈالی۔ مجھ سے پہلے کوئی اوینتنک منتری آریہ سماجوں میں بھرمن نہ کر سکا ÷

سبھا کی شکتی میں نیا اضافہ اس وقت ہوا۔ جب رشی دیانند کی جنم شتابدی کے اوسر پر شری سوامی سنیاسانند جی مہاراج نے ایک لاکھ روپیہ جمع کر کے دیانند اُپدیشک ودیالیہ ستھاپت کرنے کا نشچہ کیا۔ یہ ودیالیہ دس ورشوں سے ستھاپت ہے۔ اس عرصہ میں شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج اس کے آچاریہ اور ادھشٹاتا رہے۔ اور ان کی ہی کوششوں کا یہ پھل ہے۔ کہ نہ صرف اس کے کوش میں ایک لاکھ روپیہ نقد ہو چکا ہے۔ بلکہ کسی ورش میں بھی اس کی آمدنی اس کے خرچ سے کم نہیں رہی۔ ودیالیہ سے نکلے ہوئے کئی ودیارتھی اس وقت سبھا کے کامیاب اُپدیشک ہیں ÷

سبھا وقت پر اور بھی کئی پرکار کی اُپکاری کاریوں میں حصہ لیتی رہی ہے۔ دلت اُدّھار کے کاریہ میں اس نے وشیش بھاگ لیا ہے۔ اور اس وقت اس کے آدھین یہ آنند دلت اُدّھار منڈل کاریہ کر رہا ہے۔ جب بہار میں بھونچال آیا۔ تو اس نے دھن کے لئے اپیل کی۔ اپنے سیوک وہاں بھیجے۔ اور ہزاروں روپیہ خرچ کیا۔ اسی طرح کوئٹہ بھونچال کے لئے بھی اس نے وشیش پریتن کیا۔ اس نے ہزاروں روپے جمع کئے۔ اور خرچ کئے +

سبھا کے کام کو اس وقت دو بڑے حصوں میں بانٹا جا سکتا ہے۔ ایک کو ہم گوروکل وبھاگ کا نام دے سکتے ہیں۔ اور دوسرے کو وید پرچار وبھاگ کا۔ سبھا کی آرتھک ستھتی کے اعداد و شمار میرے سامنے نہیں۔ لیکن حافظہ سے کام لیتے ہوئے کہہ سکتا ہوں۔ کہ سبھا کی کل سمپتی اکیس یا بائیس لاکھ کے قریب ہوگی۔ جس میں سے دو تہائی گوروکل وبھاگ کی ہوگی۔ اور ایک تہائی وید پرچار وبھاگ کی۔ اس اکیس یا بائیس لاکھ کی رقم میں آریہ سماجوں کے مندروں کی قیمت شامل نہیں۔ جو سبھا کے نام رجسٹرڈ ہیں۔ اور نہ ہی ان انسٹی ٹیوشنوں کا سرمایہ شامل ہے۔ جو آریہ سماجوں کے آدھین چل رہے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سرگرمیاں آریہ سماج کی مجموعی سرگرمیوں کا ایک حصہ ہیں۔ اگرچہ ایک بڑا حصہ ہیں ÷

اس سبھا کی اردھ شتابدی ان دنوں منائی جا رہی ہے۔ سبھا کی زندگی میں کئی نشیب و فراز آئے۔ باوجود اس کے وہ ترقی کرتی گئی۔ پرماتما کریں۔ کہ وہ اور بھی ترقی کرے۔ تاکہ جن آریہ پرشوں کو اس کی شتابدی دیکھنے کا شبھ اوسر پراپت ہو۔ وہ کہہ سکیں۔ کہ وہ اپنے پیش روؤں کی نسبت اسے بہت آگے لے گئے ہیں ÷

(کرشن)

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کا سالانہ جلسہ

کنیا مہاودیالیہ جالندھر کا وارشک اُتسو ۳۰ و ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء کو منایا گیا۔ مجھے اس اُتسو میں کتنے ورشوں کے پشچات شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ اس کا بڑا کارن یہ ہے۔ کہ ودیالیہ کا اُتسو گورُوکل کانگڑی کے اُتسو کے ساتھ ایسٹر کے دنوں میں ہوا کرتا ہے۔ مجھے چونکہ گورُوکل کانگڑی کے اُتسو میں شریک ہونا ہوتا تھا۔ اس لئے ودیالیہ کے اُتسو پر نہ جا سکتا تھا۔ اس ورش ودیالیہ کا اُتسو محرّم کی تعطیلات میں منایا گیا۔ اس لئے میں اس کے اُتسو میں شامل ہو سکا۔ اُتسو کی رونق کو دیکھ کر میں بہت پرسن ہوا۔ انعامات تقسیم کرنے کے لئے اس بار لیجسلیٹو اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کو نمنترت کیا گیا تھا۔ وہ تشریف لائے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اُن کی وجہ سے بھی اس بار زیادہ رونق ہوئی ہو۔ لیکن میرے پرشن کرنے پر ودیالیہ کے ایک ادھیکاری نے بتایا۔ کہ عام طور پر ہر ایک اُتسو میں حاضری اچھی ہوتی ہے۔ ودیالیہ کا پربندھ اس وقت کماری لجیاوتی جی کے ہاتھ میں ہے جب سے اُنہوں نے اس کا چارج لیا ہے۔ تب سے یہ ترقی کی شاہراہ پر قدم بڑھا رہا ہے اور میں آشا کرتا ہوں۔ کہ یہ ترقی قایم رہے گی۔ ودیالیہ کی طرف وشیش دھیان دینے کی آوشیکتا ہے۔ کیونکہ جہاں کسی وقت یہ میدان میں اکیلا تھا۔ اور استری شکھشا کی مکھیہ سنستھا سمجھا جاتا تھا۔ وہاں اب لڑکیوں کے کئی ہائی سکول اور کالج کھل چکے ہیں اور مقابلہ بہت سخت ہو گیا ہے۔ اس مقابلہ میں عہدہ برآ ہونے کے لئے ودیالیہ کو اپنا شکھشا معیار بہت بلند رکھنا ہوگا۔ اور اگرچہ وہ اس بات میں کامیاب ہو جائے گا۔ تو پنجاب کا کوئی شکھشالیہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ باقی باتوں میں وہ دوسرے شکھشالیوں سے بہت آگے بڑھا ہوا ہے۔ اس کا استھان۔ اس کے گرد و پیش کے حالات۔ اس کے سنسکار اور اس کا اُتم پربندھ ایسی باتیں ہیں۔ جو دوسری سنستھاؤں کو پراپت نہیں۔ کنیائیں وہاں رہتی ہوئی یہ محسوس نہیں کرتیں۔ کہ وہ اپنے گھر سے باہر ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ جیسا اس کا آشرم جیون اُتم ہے۔ ویسی ہی اس کی شکھشا بھی اعلیٰ ہو۔ تاکہ یہ پرانت بھر کی کنیاؤں کو آکرشت کر سکے ❊

اُتسو کے متعلق مجھے وشیش لکھنے کی آوشیکتا نہیں۔ اس میں زیادہ ویاکھیان نہیں ہوتے۔ پروگرام کو ودیالیہ کی چھاترائیں ہی پورن کرتی ہیں۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کے ویاکھیان کے علاوہ صرف دو ویاکھیان رکھے گئے تھے۔ ایک سوامی ستیانند جی کا اور دوسرا پروفیسر رام دیو جی کا۔ چونکہ پروفیسر رام دیو جی وقت پر نہ پہنچ سکے۔ اس لئے صرف سوامی جی کا ویاکھیان ہی ہو سکا۔ مسٹر ڈیسائی کا ویاکھیان اُتم تھا۔ اُنہوں نے انگریزی بھاشا میں تقریر کی۔ اس لئے وہ اپنے کئی خیالات ظاہر نہ کر سکے۔ لیکن جن خیالات کا اُنہوں نے اظہار کیا۔ وہ اعلےٰ تھے۔ اس بات پر اُنہوں نے گورو پرگٹ کیا۔ کہ ان کا اُسی پرانت سے سمبندھ ہے۔ جس نے دیانند جیسے مہاپُرش کو جنم دیا ہے۔ اس اوسر پر اکیس بائیس ہزار روپیہ کا چندہ سنایا گیا۔ ودیالیہ کے اُتسو میں دیویاں بھاری سنکھیا میں شریک ہوتی ہیں۔ یہ اس کا زبردست پہلو بھی ہے۔ اور کمزور بھی۔ زبردست تو اس لئے کہ وہ اُتسو کی شوبھا کو بڑھاتی ہیں۔ اور کمزور اس لئے کہ وہ خود کچھ سنتی ہیں۔ اور نہ کسی کو سننے دیتی ہیں۔ شور مچا رہتا ہے۔ جس سے اُتسو کی گمبھیرتا میں فرق آ جاتا ہے ودیالیہ کے ادھیکاریوں کو چاہئیے۔ کہ اُنہیں برس کے دوران میں بھی شکھشا دیا کریں۔ جس سے اُنہیں شانت ہو کر ویاکھیان سننے کی عادت پڑ جائے ❊

(کرشن)

ایڈیٹر "ستیہ دیو سمباد" کی معافی

دیو سماج کے سرکاری آرگن "ستیہ دیو سمباد" کی یہ دیرینہ عادت ہے۔ کہ وہ پہلے تو شرفا کی پگڑیاں اُتار لیتا ہے۔ لیکن جب کوئی "بھلا مانس" اسے سیدھا کرنے پر آ جاتا ہے تو اس کا ایڈیٹر گڑگڑا کر معافی مانگ لیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی معزز انسان اپنی شرافت سے کام لے کر اس سے باز پُرس نہ کرے۔ تو اسے بے لفظ سنانے سے توبہ نہیں کرتا م

سوامی سوتنترانند جی کا نیا کاریہ کھشیتر

میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ کہ شری سوامی سوتنترانند جی آگامی ورش کے لئے سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے اُپ پردھان نِرواچت ہوئے ہیں۔ یہ نیکتی ایک وشیش مہتو رکھتی ہے۔ سوامی جی مہاراج سبھاؤں کے عام اُپ پردھانوں کی طرح اُداسین نہیں رہیں گے۔ بلکہ وہ کریہ سارودیشک سبھا کے کاریہ میں خاص سرگرمی دکھلائیں گے۔ وہ اُپ پردھان بنائے ہی اس لئے گئے ہیں۔ کہ وہ شری نارائن سوامی جی مہاراج سبھا پردھان کا ان کے کام میں ہاتھ بٹا سکیں۔ چنانچہ وہ یکم مئی کو دہلی چلے جائیں گے۔ اور کچھ عرصہ کے لئے دہلی ہی اُن کا صدر مقام ہوگا۔

ایک طرح سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ پنجاب کے آریہ سماج کو اُن کی غیر حاضری سے نقصان پہنچے گا۔ لیکن چونکہ آریہ سماج ایک ہے۔ چاہے وہ پنجاب کا ہو۔ یا کسی اور پرانت کا۔ اس لئے سوامی جی مہاراج جہاں کہیں بھی کام کریں گے۔ اُس میں آریہ سماج کا ہی لابھ ہے۔ مجھے آشا ہے کہ سوامی جی اور سبھا کے نئے منتری دیش بندھو جی شری نارائن سوامی جی کے زیر ہدایت کام کرتے ہوئے سبھا کے کاریہ کو اس ورش میں بہت آگے لے جانے میں کامیاب ہوں گے ❊

(کرشن)

پچھلے دنوں اس اخبار نے پنڈت کانتی نرائن اگنی ہوتری خلاف دیو گورو بھگوان کی شہرت کو ایک آرٹیکل بعنوان "چنڈال چوکڑی" لکھ کر بٹہ لگانے کی کوشش کی۔ لیکن جب پنڈت جی نے ایڈیٹر کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ دائر کر دیا۔ تو جھٹ ایڈیٹر نے معافی مانگ لی۔ اور اس طرح اپنی خلاصی کروا لی۔ چلو اچھا ہوا۔ کہ پنڈت کانتی نارائن نے ایڈیٹر کی معافی کو قبول کر کے اس معاملہ کا ڈراپ سین کر دیا ❊

رائے صاحب جھانگی رام جی کی تلافی کروا

لالہ دھرم پال جی ایڈیٹر اخبار "ستیہ دیو سمباد" نے بڑا اچھا کیا کہ پنڈت کانتی نارائن اگنی ہوتری متعلق دیو گورو بھگوان سے عدالت میں معافی مانگ لی۔ اور معاملہ کو طول نہ پکڑنے دیا۔ لیکن انصاف اور اخلاق ایڈیٹر اخبار مذکور سے اس امر کا بھی تقاضا کرتے ہیں۔ کہ اس سے قبل متواتر "ستیہ دیو سمباد" کے کئی پرچہ جات میں رائے صاحب جھانگی رام جی ریٹائرڈ منصف کے خلاف جو اتہام تراشی اور فحش کلامی کی جاتی رہی ہے۔ اس کے لئے بھی ایڈیٹر مذکور رائے صاحب سے غیر مشروط طور پر معافی مانگے۔ تاکہ دنیا کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے۔ کہ دیو گورو کو ماننے والے صرف قانونی ڈنڈے سے ہی ڈرتے ہیں۔ اور اخلاق کی چنداں پروا نہیں کرتے ❊

اٹلی کو تنبیہ

جب سے جرمنی نے رائین لینڈ پر قبضہ کیا ہے۔ اور فرانس نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ اور معاہدہ لوکارنو پر دستخط کرنے والی طاقتوں کو لکھا ہے۔ کہ وہ جرمنی کی خلاف ورزی کا زبردست نوٹس لیں۔ جرمنی کو یہ شک پڑ گیا ہے۔ کہ کہیں لیگ جس میں اس کی مخالف طاقتوں کا طوطی بول رہا ہے۔ اس کے خلاف تعزیرات نفاذ ہی نہ کر دے۔ چنانچہ اس شک کے ازالہ کے لئے اس نے پہلے یہ قدم اُٹھایا ہے۔ کہ اٹلی کو جسے معاہدہ لوکارنو کا فریق ہونے کی وجہ سے فرانس اخلاقاً جرمنی کے خلاف سہوگ دینے کے لئے مجبور کر سکتا ہے۔ یہ دھمکی دی ہے۔ کہ اگر اس نے لیگ میں جرمنی کے خلاف اقتصادی یا بائیکاٹ کے متعلق کسی قسم کی گفت و شنید میں حصہ لیا۔ تو جرمنی اس کے خلاف اقتصادی تعزیرات شروع کر دے گا۔ چونکہ ان دنوں خود اٹلی کو ابی سینیا کی جنگ کی وجہ سے جرمنی کی مدد کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس دھمکی کا یہ اثر ہوگا کہ اٹلی فرانس کے لئے جرمنی کو یورپ میں زک پہنچانے کا خوصلہ نہ کر سکے گا۔ اور نہ ہی اٹلی جرمنی کے خلاف تعزیرات کے نفاذ میں اس کی کوئی مدد کر سکے گی ❊

"پرکاش" کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھرم ہے۔ [ب]ھنار کم کر دو سپھت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

موت سے خوف

بھگوان دیانند بانیٔ آریہ سماج کی مرتیو کے نظارہ کو دیکھ کر پنڈت گورودت جی بھگوان کے فدائی بن گئے۔ ناستکتا کو خیرباد کہہ کر پورے آستک ہو گئے۔ لیکن فرقہ احمدیہ کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی موت کے نام سے جس طرح کانپا کرتے تھے۔ اُس کا تذکرہ آپ کا ایک مرید یوں کرتا ہے:-

"ایک دفعہ دُنیا کی بے ثباتی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ مکان تو رہ جائیں گے۔ مگر ہماری ہڈیاں بھی نہیں رہیں گی۔"

(۲۱ مارچ ۱۹۳۶ء)

ممکن ہے۔ قادیان کے کسی مکان میں ہڈیاں رہ رہیں۔ لیکن اگر قرآن شریف کی تعلیم کے کچھ معنی ہیں۔ تو ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ ہڈیاں بہشتی مقبرہ میں اُس وقت تک رہنے کی حقدار ہیں۔ جب تک کہ اللہ میاں قیامت کے دن اپنی پنڈلی ننگی کر کے اُن سے مرزا صاحب کی زندگی بھر کے اعمال کا حساب نہ مانگے۔ یہاں ہڈیوں کے نہ رہنے کی شکایت سے اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کو یا تو موت سے خوف تھا۔ یا اپنی قادیانی گدی سے اندھا عشق ہو چکا تھا۔

ضمیر کی لعن طعن

آنجہانی مرزا صاحب کا جب کوئی مخالف اُن کے ساز باز کا شکار ہو جاتا تھا۔ تو بظاہر آپ لوگوں میں اپنی معصومیت کا چرچا کرتے تھے۔ لیکن چونکہ ضمیر آپ کا ساتھ نہ دیتا تھا۔ اس لئے لوگوں کی نظر بچا کر اس کی آواز کو دبانے کی کوشش میں دن رات ایک کر دیتے تھے۔ اور جہاں تک ممکن ہوتا تھا۔ سوسائٹی سے کنارہ کش رہتے تھے۔ تاکہ کوئی اُن کے چہرہ پر ہوائیاں اُڑتی نہ دیکھ لے۔ حافظ محمد ابراہیم آپ کے متعلق ذیل کا واقعہ فخریہ بیان کرتے ہیں:-

"جن ایام میں لیکھرام قتل ہوا۔ آپ ان ایام میں اکیلے سیر کو تشریف لے جاتے تھے لوگوں نے عرض کیا۔ کہ حضور! لوگ جوش میں ہیں"

("الحکم" - ۳۱ مارچ)

حافظ صاحب کی بلا جانے۔ کہ مرزا صاحب کیوں عمداً سیر کے وقت دوسروں سے الگ تھلگ رہنا چاہتے تھے۔ حالانکہ آپ کا معمول تھا۔ کہ آپ مریدوں کے ساتھ ہمیشہ سیر کرنے کا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ آپ کا ضمیر ہر وقت آپ کو سنارہا تھا۔ اور آپ نہیں چاہتے تھے۔ کہ اس حالت میں کوئی آپ کے اندرونی خیالات کو گفتگو کرنے...

ہوئے بھانپ لے۔

مرزا صاحب کی "علمیت"

مرزائی ویسے تو بڑے مرزا کی زبان دانی اور علمیت کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں۔ لیکن جب کوئی غیر جانبدار شخص اصل حالات کو پڑھتا ہے۔ تو وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کی علمیت نفی کے برابر تھی۔ چنانچہ حافظ محمد ابراہیم صاحب بڑے فخر سے لکھتے ہیں۔ کہ:-

"ایک دفعہ حضور کی مجلس میں ایک شخص لکھنؤ سے آیا۔ اور اُس نے مقابلہ کی خواہش کی۔ اور کہا۔ کہ میں آپ کو آپ کے دعویٰ میں جھوٹا ثابت کروں گا۔ حضور نے اس کی سخت کلامی سن کر فرمایا:-

"میرے دلائل تو منقبتوں پر اثر کرتے ہیں۔ وہ کہنے لگا۔ کہ آپ نے اتنا بڑا دعویٰ کر دیا۔ مگر آپ قاف کا تلفظ تک صحیح ادا نہیں کر سکتے"

("الحکم" - ۲۱ مارچ ۱۹۳۶ء)

کاش اس غریب لکھنوی کو اتنا علم ہوتا کہ اگر بڑے مرزا صاحب قاف کا تلفظ تک صحیح ادا نہیں کر سکتے۔ تو کیا ہوا؟ نبوت کا کارخانہ تو اتنے زور سے چلا سکتے ہیں۔ کہ اس سے سالانہ لاکھوں کی آمدنی ہو سکتی ہے۔

مرزائی صفوں میں بھاگڑ

آنجہانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی دعوے تو بڑے لمبے چوڑے کرتے تھے۔ لیکن آپ کی موجودگی میں آپ کے چیلے چانٹے جس بدتہذیبی کا اظہار کرتے تھے۔ اُس کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:-

"احباب کی اس بھاگ دوڑ میں اس (پشاوری) کا زخم چھل گیا۔ اُسے اس سے بڑی تکلیف ہوئی۔ اُس نے اسے سخت بدتہذیبی خیال کیا۔ اور وہ ناراض ہو کر چلا گیا۔ اُس کے جانے کا مولوی عبدالحکیم صاحب کو بھی علم ہو گیا۔ دوسرے دن حضور جب تشریف فرما ہوئے۔ تو لوگ پھر اُسی طرح سابقت کرنے لگے"

("الحکم" - ۲۱ مارچ)

غریب پشاوری تو ایک ہندوستانی تھا۔ اس لئے ناراض ہو کر چلا گیا۔ لیکن اگر کوئی غیر ہندوستانی اس بھاگ دوڑ کو دیکھتا۔ تو وہ قادیانی نبی صاحب کی عقل اور آپ کے مریدوں کی تہذیب کے متعلق کیا اثر لے کر ہندوستان سے جاتا؟

دلی بغض کا اظہار

آنجہانی بڑے مرزا صاحب کے دل میں اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کے لئے اتنا کینہ بھرا ہوا تھا۔ کہ ہمیشہ ان کو مصیبت میں دیکھ کر فخریہ اُن کی مصیبت کا اظہار کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ محمد ابراہیم صاحب اس کینہ وری کا ذیل کے الفاظ میں اظہار کرتے ہیں:-

"چندو لال کی تبدیلی کے بعد جو مجسٹریٹ آیا۔ وہ دیر تک آپ کو کھڑا رکھتا۔ ایک دفعہ آپ نے پانی کی ضرورت کا اظہار کیا۔ تو مجسٹریٹ نے کہا۔ کہ عدالت میں پانی کہاں؟ حضور خاموش ہو گئے۔ مقام کو تار آیا۔ کہ تمہارا لڑکا مر گیا ہے۔ دوسرے دن پھر تار آیا۔ کہ دوسرا لڑکا بھی مر گیا ہے"

("الحکم" - ۲۱ مارچ ۱۹۳۶ء)

اگر مجسٹریٹ کے دو لڑکے اتفاقیہ چل بسے تو اس کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اگر لڑکوں کا مرنا کسی کی بد دعا کا نتیجہ ہے۔ تو ہمارے مرزائی دوست بتائیں۔ کہ جب مرزا صاحب کا اپنا لڑکا فضل احمد چل بسا۔ تو آپ کو اس کا جنازہ پڑھنے کی کیوں توفیق نہ ہوئی؟ اسی طرح جب آپ کا لڑکا مبارک احمد آپ کو داغِ مفارقت دے گیا۔ اور نہ آپ کی متواتر دعائیں کام آئیں۔ نہ دوائیں۔ تو ان اموات پر مرزا صاحب کو کیوں نہ ویسے ہی کوسا جائے۔ جیسا کہ مجسٹریٹ صاحب کو مرزا صاحب کا پانی پینے کے لئے منہ بند کرنے پر کوسا گیا ہے۔

مولانا عبدالحق کا چیلنج منظور

لاہوری مرزائیوں کے خود ساختہ اخباری ویدک سکالر مولانا عبدالحق نے جگت گورو شنکر اچاریہ جی کو ذیل کا چیلنج دیا ہے:-

"آپ کا یہ کہنا کہ ہندو شاستروں میں اچھوت پن کا ثبوت نہیں۔ یہ قطعاً غلط ہے۔ اس لئے میں آپ کی خدمت میں بذریعہ اخبارات یہ چیلنج بھیجتا ہوں۔ کہ آپ اس مسئلہ پر مجھ سے جہاں چاہیں۔ اپنی پہلی فرصت میں شاستر ارتھ کر لیں"

("پیغام صلح" - ۳ اپریل ۱۹۳۶ء)

ممکن ہے۔ "جگت گورو" شنکر اچاریہ کے پاس مولانا کے ساتھ تبادلہ خیالات کے لئے وقت نہ ہو۔ یا وہ اُن کو اپنے منہ لگانا ہی کسرِ شان سمجھیں۔ اس لئے ہم مولانا صاحب کے چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ اور

اُنہیں دعوت دیتے ہیں۔ کہ اس کام کے لئے ان کے لئے "پرکاش" کے کالم کھلے ہیں۔ وہ جو کچھ اس بارہ میں اشاعت کے لئے بھیجیں گے۔ ہم مع جواب اُسے شائع کر کے اُن کی آخیر دم تک خدمت کرنے کو حاضر ہیں۔

پنجاب ہندی ساہتیہ سمیلن

امسال پنجاب ہندی ساہتیہ سمیلن کا اجلاس ۱۱-۱۲- اور ۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء کو ہادی آباد ریاست کپورتھلہ میں ہو رہا ہے۔ اس اجلاس کی صدارت کے لئے گوسوامی گنیش دت جی منتری سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا نامزد کئے گئے ہیں۔ گوسوامی جی کو سناتن دھرمی حلقہ میں جو عزت حاصل ہے۔ اس کی بناء پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس اجلاس کو ہمارے سناتن دھرمی بھائی خاص طور پر سپھل بنانے کا ضرور یتن کریں گے۔ لیکن اس سلسلہ میں ہم اتنا ضرور کہہ دیں۔ کہ مذکورہ اجلاس ایک دور افتادہ قصبہ میں ہو رہا ہے۔ اور اس لئے اُسے وہ سپھلتا پراپت ہونے کی سمبھاونا نہیں ہو سکتی۔ جو کسی مرکزی مقام پر اجلاس کے انعقاد سے ممکن ہے۔

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کی شرطیہ دور کرنے والی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مسّوں کا درد۔ کھجلی۔ خون کا زائل ہونا۔ تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے قیمت ۲ محصول ۸ گارنٹی۔ اگر دس سال کے اندر اندر دوبارہ بواسیر کا دورہ ہو جائے۔ تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی۔

(نوٹ) اس سے اعلیٰ دوائی بتلانے کو ۲۰۰ روپیہ انعام

مینیجر کمپاؤنش فارمیسی فتحگڑھ پنجتور

ضلع فیروزپور - پنجاب

بے شمار خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے ہر ایک کا لب لباب یہ ہے۔ کہ انسانی زندگی کے لئے آتنک نگرہ گولیاں آبِ حیات ہیں۔ قبض۔ بدہضمی۔ خون کی خرابی۔ دل و دماغ اور معدہ کا ضعف دور کرنا انکا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ آپ بھی آزما کر ان کی تصدیق کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں عہ۔ ۵ ڈبیاں للعہ

اسی طرح طلا دواجی کرن کا استعمال کر کے ہزاروں اشخاص پوری مردمی حاصل کر چکے ہیں۔ ایک مریض کے صرف ایک شیشی کافی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ۔ مزید آگاہی کے لئے کتابچہ کام شاستر مفت طلب کریں۔

پتہ - آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

ایجنٹ لالہ جگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

...ction, Haridwar, Digitized by eGangotri

سبھا کے پچاس سالہ ریکارڈ پر نظر

(از شری سوامی سوتنترانند جی سرسوتی)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ارد شتابدی آگئی ہے۔ اور آریہ جنتا جس اُتساہ سے اُسے منا رہی ہے۔ اس پر کچھ لکھنے کی اس لئے ضرورت نہیں ہے۔ کہ یہ کام اُن کا اپنا ہے۔ اپنے کام کو ہر ایک ہی اپنی شکتی کے انوسار اچھی طرح کرتا ہے۔ اور یہ کام سب آریوں کا ہے۔ اس لئے ہر ایک اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتا ہے۔ اور جتنی اس میں طاقت ہے۔ اُتنی وہ امداد کرتا ہے۔ میں اس لیکھ میں اپنی سمجھ کے موافق کچھ پچھلی باتیں اور کچھ آئندہ کرنے کی باتیں لکھتا ہوں۔ اور اُمید کرتا ہوں۔ کہ آریہ سجن اس پر کچھ نہ کچھ دھیان دیں گے۔

سبھا کا پچھلا ریکارڈ:-

آریہ پرتی ندھی سبھا کو بنے پچاس سال گزر گئے ہیں۔ ان سالوں میں سبھا نے کئی کام کئے ہیں۔ اور جس موقعہ پر سبھا کے کام کرنے والوں نے کسی کام کو مناسب سمجھا۔ اور اس کی ضرورت محسوس کی۔ اُسے شروع بھی کیا۔ اور اُن کاموں کو اچھی طرح چلایا بھی ہے۔ یہ بات سب جانتے ہیں۔ کہ شروع سے ہی آریہ پرتی ندھی سبھا "وید پرچار" کا کام کرتی رہی ہے۔ اور جس وقت کلچرڈ اور مہاتما نام سے دو دل بنے۔ اُسی وقت سے کالج کا کام کلچرڈ دل کے ہاتھ میں ہے۔ اور وید پرچار کا کام مہاتما دل نے سنبھالا تھا۔ بعد میں کلچرڈ دل نے بھی "وید پرچار" کا کام شروع کیا۔ لیکن انہوں نے اس کام کو مکھیہ نہیں بنایا تھا۔ اُن کا مکھیہ کام "تعلیم" تھا۔ اور مہاتما دل نے بھی مکھیہ کام تو "وید پرچار" مانا۔ اور تعلیم کا کام بھی کرتا رہا۔ اس نے تعلیم میں ایک بات بدل دی۔ وہ تھی گورودت کی سمتھا بنا۔ جہاں یہ دل سکول کھولتا تھا۔ وہاں انہوں نے گورو کل بھی کھولا۔ اور ان کی زیادہ طاقت گورو کل پر خرچ ہونے لگی۔ شروع شروع میں کالج کھولنے والوں نے لوگوں کو یہ کہا گیا تھا۔ کہ یہاں سے وید کے پرچار کرنے والے نکلے جائیں گے۔ لوگوں کو وید پرچار اپیل کرتا تھا۔ لیکن جلدی معلوم ہو گیا۔ کہ کالج سے وید پرچار کرنے والے نکلنا ناممکن سا ہی کام ہے۔

گورو کل کی ستھاپنا:-

مہاتما دل نے گورو کل کھولا۔ اور اس کے لئے بھی دھن مانگتے وقت یہ خاص طور پر کہا گیا۔ کہ گورو کل سے وید کے پرچارک پیدا ہوں گے۔ اور نیتا بھی ہوں گے۔ اور ساتھ ہی وید پر لکھنے والے بھی بنائے جائیں گے۔ آریہ جنتا نے دل کھول کر اس کی امداد کی۔ اور شروع میں جو گورو کل وید کے پرچار کے لئے بنایا گیا تھا۔ اب وہ ایک وشو ودیالیہ بن گیا۔ جس میں تین کالج ہیں۔ اور بیچ میں کسی وقت زراعت کی جماعتیں بھی بنائی گئی تھیں اور وہ ٹوٹ گئی تھیں۔ جس وقت آریہ جنتا میں وید پرچار کی بابت سوال ہونے لگے تو اس وقت سورگیہ سوامی شردھانند جی جو اس وقت مہاتما منشی رام جی کے نام سے وکھیات تھے۔ انہوں نے گورو کل میں ایک کلاس کھولنے کا نشچے کیا۔ جس میں کچھ گورو کل کے ودیارتھی اور کچھ ودیارتھی باہر سے لئے جائیں اور ان کو صرف وید کے اُپدیشک بنانے کے لئے ہی تیار کیا جائے۔ اُس وقت باہر کے کچھ ودیارتھی گورو کل بھیجے میں پہنچ بھی گئے تھے۔ لیکن نہ معلوم کس وجہ سے وہ کلاس کھولی نہ گئی۔ اور وچار روپی گربھ میں ہی ولین ہو گئی۔

ودیارتھی آشرم کی قائمی

اس کے بعد مہاشہ رام دیو جی درتمان آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان جی کی سمتی سے آریہ پرتی ندھی سبھا نے ودیارتھی آشرم کھولا۔ اُس وقت وچار کیا گیا تھا۔ کہ اگر کالج کھولا جائے۔ تو خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ اور کالج میں پڑھانا ویسی ہوتا ہے جو یونیورسٹی کہتی ہے۔ اور آشرم کھولنے میں جہاں خرچ کم ہوگا۔ وہاں ہم ودیارتھیوں کو دھارمک شکھشا اچھی طرح دے سکیں گے۔ اور جو لڑکے یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اُن کو دھارمک شکھشا حاصل کرنے کا موقعہ ملے گا۔ ان دلیلوں کے ساتھ آشرم کا آرمبھ ہوا۔ اور آج تک یہ سنستھا سبھا کے آدھین ہے۔ اور یہ بات ہر ایک آدمی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہاں رہنے والے ودیارتھی آریہ سماج کے کچھ نہ کچھ سنسکار ضرور لیتے ہیں۔ اور آریہ سماج کے کام سے اُن کو ہمدردی ہوتی ہے۔ اور نزدیک رہنے سے آریہ سماج کے ہر ایک کام کو جانتے ہیں۔ اور اپنی رُوچی کے بموجب اپنا لیتے ہیں۔

. . . .

اُپدیشک ودیالیہ کی قائمی:-

مہاتما منشی رام جی نے جس اُپدیشک کلاس کو گورو کل میں کھولنا چاہا تھا۔ اور نہ معلوم وجہ سے وہ کھولی نہ گئی تھی۔ اُس کا انکر آریوں کے دلوں میں بنا ہی رہا۔ پنڈت جگن ناتھ جی رُدکت رتن امرتسر نواسی نے سبھا میں یہ پرستاو رکھ کر پھر منظور کروایا۔ کہ یہ اُپدیشک کلاس گورو کل سے باہر کھولی جائے۔ یہ پرستاو سویکار ہونے پر بھی عملی صورت اختیار نہ کر سکا۔ اور پھر رشی دیانند جی کی جنم شتابدی کا وقت آ گیا۔ اور دہلی میں سارودیشک سبھا نے نشچے کیا۔ کہ جنم شتابدی ضرور منائی جائے۔ اُس وقت شری سوامی ستیانند جی کو پھر خیال آیا۔ کہ آریہ سماج میں اُپدیشک بنانے کے لئے جن کا کام وید پرچار ہی ہو۔ کوئی ستھان ضرور ہونا چاہیئے۔ جو خیال مہاتما منشی رام جی کے اندر اُتپن ہوئے۔ اور جن وچاروں نے پنڈت جگن ناتھ جی کو پریرت کیا۔ وہی خیال سوامی ستیانند جی کے ہردیہ میں پیدا ہوئے۔ اور سبھا نے پہلے جس طرح دو بار منظور کر لیا تھا۔ اب بھی سویکار کر لیا۔ اور اب کی بار یہ نشچے ہوا۔ کہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور میں ہی کھولا جائے۔ اور اس کے لئے دھن بھی آریوں سے شری سوامی ستیانند جی دوارہ ہی اکٹھا کیا جائے۔ اور اسی طرح کیا گیا۔ اور یہ ودیالیہ مہرشی کی جنم شتابدی کے وقت لاہور میں کھولا گیا۔

سبھا کی سنستھائیں:-

اس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین کالج ہیں۔ سکول ہیں۔ استری پاٹھ شالا ہیں۔ اور گورودت ودیارتھی آشرم ہے۔ یہ سب یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والی سنستھائیں ہیں۔ ان کے علاوہ گورو کل ہیں۔ اور دیانند اُپدیشک ودیالیہ ہے۔ جس کا یونیورسٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ گورو کل تو خود اس وقت یونیورسٹی ہے۔ اس میں تین مہاودیالیہ ہیں۔ ایک سادھارن مہاودیالیہ ہے۔ دوسرا آیوروید ودیالیہ ہے۔ اور تیسرا وید ودیالیہ ہے۔ ان تینوں مہاودیالیوں میں کم و بیش اسی سے نوّے تک ودیارتھی ہیں۔ اور اُپدیشک ودیالیہ میں اندازاً ہم ودیارتھی ہیں۔ اس طرح یہ سوا سو ودیارتھی وہ ہیں۔ جن کا سرکاری یونیورسٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ گورو کل خود یونیورسٹی ہے۔ اور دیانند اُپدیشک ودیالیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماتحت اپنی پریکھشا میں خود لیتا ہے۔

آریہ شکھشا سمتی:-

ان کے علاوہ سبھا کے ماتحت ایک آریہ شکھشا سمتی ہے۔ جو کہ یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والی پاٹھ شالاؤں اور سکولوں میں دھرم شکھشا کا پربندھ کرتی ہے۔ اور دھرم شکھشا کا نریکشن بھی کرتی ہے۔

پرچار وبھاگ:-

ان کے علاوہ پرچار وبھاگ تین حصوں میں منقسم ہے۔ وید پرچار۔ دلت اُدھار اور شدھی۔ جہاں پہلے دو صرف آریوں میں کام کرتے ہیں۔ وہاں تیسرا حصہ عیسائی اور مسلمانوں کو شدھ کرتا ہے۔ لیکن پرچار کا کام نہیں کرتا ہے۔ اور کوئی شدھ ہونے کے لئے آئے۔ تو آریہ سماجیں شدھ کرتی ہیں۔ اگر کوئی آریہ سماج شدھ نہ کرے۔ اور سبھا میں بھیج دے۔ تو بھی کسی مقامی سماج دوارہ یہ کام کر دیتی ہے۔ اس کا مکھیہ کام یہی ہے۔ دوسرا حصہ ان جاتیوں میں کام کرتا ہے جو دلت۔ اچھوت یا نیچ نام سے پکاری جاتی ہیں۔ یا آج کل جن کو ہری جن کہتے ہیں۔ اور پہلا حصہ وید پرچار کا کام کرتا ہے اور آریہ سماج کا اصلی کام یہی ہے۔ دوسرے اس کے سادھن ہیں۔ بالکل ہیں۔ جنہیں جو جس کی مرضی ہو۔ کہہ سکتا ہے۔

رشی رِن پورا کرو:-

اگر آریہ سماج وید پرچار کا کام آج بند کر دے تو کچھ سالوں کے بعد ہی آریہ سماج اپنے آپ مٹ جائے گا۔ اور اگر دوسرے کام بند ہو جائیں۔ تو آریہ سماج جیتا جاگتا ہی رہے گا۔ عیسائیوں نے کئی مشن سکول کھولے۔ اور کئی ہی بند کر دئے گئے ہیں۔ لیکن اُن کا پرچار ہے۔ مسلمانوں نے جتنے سکول ہونے چاہئیں۔ نہیں ہیں۔ مگر اُن کا پرچار ہے۔ رشی کو چھوڑ کر مہرشی کے جیون میں ہم پڑھتے ہیں کہ انہوں نے پاٹھ شالائیں بنائیں۔ اور بند کر دیں۔ لیکن انہوں نے پرچار کبھی بند نہیں کیا۔ اور ہم اُن کی آخری وصیت میں بھی لکھا ہوا دیکھتے ہیں۔ کہ:-

"ویدوکت دھرم کے اُپدیش اور شکشا ارتھات اُپدیشک منڈلی نیت کر کے دیش دیشانتر اور دیپ دیپانتر میں بھیج کر ستیہ کا گرہن اور استیہ کا تیاگ کرانے آدی میں لیتی دان ہو"

اس سے ہرشی کا بھاو صاف ہے۔ آج ۵۰ سال کے بعد بھی ہم اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر یہ نہیں کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم نے پنجاب انت میں بھی ہر جگہ رشی کا سندیش پہنچا دیا ہے۔ اب اردھ شتابدی منانے کے وقت ہم کو دردھ نشچے کر لینا چاہئے۔ کہ ہم آگے کو پرچار کاریہ میں ہی لگیں گے۔ جب تک یہ کام مناسب حالت پر نہ آجائے گا۔ اس وقت تک دم نہ لیں گے۔ اس کام کے لئے کام کرنے والوں کی ضرورت ہے۔ وہ کس طرح کے ہو سکتے ہیں:۔

سنیاسی اور بان پرستھی جو گرہستھ کر کے کام کرنے والے ہوں۔ اور جب ان کی مرضی ہو ٹھہر جائیں۔ اور جتنا سب پرچار کا کام کریں دوسرے براہمن جو ایک جگہ ٹھہریں۔ اور وہاں سنسکار کرائیں۔ کتھا اور ودیا کے دھیان دوارہ پرچار کریں۔ اور اپنی آجیوکا کا پربندھ وہاں سے ہی کریں۔ اگر ضرورت ہو۔ تو کچھ امداد آریہ پرتی ندھی سبھا کچھ وقت کے لئے دے دے۔ تیسرے جو تیاگی۔ نرلوبھی اور ودوان ہوں۔ ان کو آریہ پرتی ندھی سبھا ویدپرچار پر لگا دے۔ اور جہاں مناسب سمجھے بھیج دے۔ اور ان سے شدھی بھی بہت ہو سکتے ہیں۔ اگر آریہ سماجی ویدک دھرم کا پرچار ہرشی دیانند کے نقش قدم پر عمل کر کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو بندھی اسی طرح ڈھیلے کرنے پڑیں گے۔ جس طرح کہ مہرشی نے خود کئے تھے۔ مہرشی کی یوگیتا کا کسی سے مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن آریوں کو بندھن تو ڈھیلے کرتے ہی ہوں گے۔ اگر ہم اس اردھ شتابدی پر وید پرچار کے کام کو کرنے کی پرتگیا کر لیں۔ اور اسے اچھے ڈھنگ پر چلا دیں۔ تو میں سمجھوں گا۔ کہ ہم نے بہت سا کام کر لیا۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ آریہ بھائی شتابدی اتسو میں وید پرچار پر ضرور وچار کریں گے۔

پروفیسر اندر جی کے اعداد و شمار

(نمبر ۲)

(از پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے)

میں نے اپنے پچھلے مضمون میں عرض کیا تھا۔ کہ ادھیکاریوں کا کام کاریہ کرتاؤں کی رکھشا کرنا ہے۔ جب خود ادھیکاری ہی کاریہ کرتاؤں پر آکشیپ کرنے لگیں۔ تو لاچار کاریہ کرتاؤں کو اپنی حفاظت اپنے آپ کرنی پڑتی ہے۔ میں نے اپنا لیکھ اخبارات میں بھیجنے سے پہلے منتری جی کے دوارہ سبھا کا دھیان پروفیسر صاحب کے لیکھ کی طرف کھینچا تھا۔ جب سبھا میں یہ مضمون پیش نہ کیا گیا۔ تو مجھے مجبوراً اخبارات میں جواب دینا پڑا۔ ۵ اپریل ۱۹۳۳ء کے "آریہ مسافر" میں پروفیسر صاحب کو پھر اپنا پکش جنتا کے سامنے رکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ لیکن اس بار اپنے نام سے نہیں۔ بلکہ پرکاش وبھاگ کے نام سے۔ اس سے پہلے بھی سبھا کا پرکاش وبھاگ دو بار مجھ پر حملہ کر چکا ہے۔ ہماری سرکار عجیب ہے۔ جس کا پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ اور پریس اپنے ہی کاریہ کرتاؤں کے وردھ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ پردھان جی کے لیکھ کی طرف سبھا کا دھیان کھینچ چکنے کے بعد مجھ پر یہ الزام نہیں آ سکتا۔ کہ میں معاملہ کو سبھا کے باہر لے گیا ہوں۔ نہ صرف پہل پروفیسر صاحب کی طرف سے ہوئی ہے بلکہ میں نے جواب دینے سے پہلے بھی سبھا کی مشینری کو ہلانے کی کوشش کی ہے۔ یہ اور بات ہے۔ کہ میری وہاں سنی نہیں گئی۔

پروفیسر صاحب نے اپنی ایک غلطی تسلیم کر لی ہے۔ پرچاریوں کی تعداد کے متعلق میری بات ان کی سمجھ میں آگئی ہے۔ بہتر ہوتا۔ کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف زیادہ کھلے طور پر کرتے۔ ان کی پوزیشن سراسر غلط ہے۔ اس پر میں تفصیل سے لکھ چکا ہوں۔

پردھان جی نہ تو حساب جانتے ہیں۔ نہ انہیں بحث کے اصولوں کی فکر معلوم ہوتی ہے۔ پھر چاہتے ہیں اعداد و شمار میں۔ لکھتے ہیں:۔

"یہ غلط ہے۔ کہ ۱۹۳۳ء کے جلسہ تک کی آمدنی ۶۵ ہزار تھی۔ سال تو جلسہ سے ایک دو ماہ پیچھے رہتا ہے"۔ گورو کل میں دو سال چلتے ہیں۔ ایک جلسہ کا سال جو ایک جلسہ کے خاتمہ سے شروع ہوتا ہے۔ اور دوسرے جلسہ کے خاتمہ پر ختم ہو جاتا ہے۔ دوسرا سال مالی ہوتا ہے۔ جو شروع چیت سے آخیر پھاگن تک رہتا ہے۔ ان میں سے کوئی سال جلسہ کے بعد تک نہیں جاتا۔ جلسہ اکثر چیت بیساکھ میں پڑتا ہے۔ جو پھاگن کے بعد آتا ہے۔ اتنے سال تک عہدہ اعلیٰ پر رہنے کے بعد جنہیں یہ لکھنے تامل نہ ہو۔ کہ "سال تو جلسہ سے ایک دو ماہ پیچھے تک رہتا ہے۔" ان سے کوئی کیا بحث کرے؟ کبھی کبھی جلسہ پھاگن میں رکھ دیا جاتا ہے۔ جیسے اس سال کا۔ ایسے سال میں دو جلسے پڑ جاتے ہیں۔ اور پھر بعد کے سال میں اگر جلسہ اپنے معمولی وقت پر چیت کے آخیر یا بیساکھ کے شروع میں ہو۔ تو کوئی جلسہ نہیں پڑتا۔

اب ایک طرف دو جلسوں والا مالی سال لے لیجئے۔ اور دوسری طرف بغیر جلسہ کا۔ اور پھر مقابلہ کیجئے۔ ذرا اپنے آپ ہی دیکھ لیجئے۔ آپ کچھ ایسے سالوں کا مقابلہ تو نہیں کر رہے؟ آپ کی اپنی تحریر بتاتی ہے۔ کہ آپ ایسا کر رہے ہیں۔ اول تو بحث چلی ہی جلسہ کے سال سے تھی۔ سال حال جس کا چندہ ۶۵ ہزار بتایا جاتا ہے۔ جلسہ کا سال ہے۔ اس کا مقابلہ مالی سالوں سے کرنا حساب اور بحث دونو کے اصول کے خلاف ہے۔ پھر کسی مالی سال میں دو جلسے پڑ جاتے ہیں۔ کسی میں ایک۔ اکثر ایک پڑتا ہے۔ گورو کل میں کوئی ایسا سال نہیں جو جلسہ کے دو ایک ماہ بعد تک رہتا ہو۔ پروفیسر صاحب اگر ان بنیادی نکات کو دھیان میں رکھ لیتے۔ تو خواہ مخواہ وہ کھرا اپنی جال پیدا نہ کرتے۔ جو ان کے دو نو لیکھوں میں ملتا ہے۔ دوسرا لیکھ درحقیقت پہلے لیکھ کے اعداد کی غلطیوں کی تشریح ہے۔ اگر پروفیسر صاحب نے کسی حساب دان سے مشورہ لے لیا۔ تو وہ بہت جلدی ایک نہیں متعدد "غلطیوں" کا احساس کریں گے۔

پروفیسر صاحب کی حساب دانی اُن اوسطوں سے بھی ظاہر ہے۔ جو انہوں نے دوسرے لیکھ میں نکالی ہیں۔ اور جنہیں فقط دس دس ہزار کی غلطیاں ہیں۔ معلوم نہیں ایسی حالت میں انہیں اعداد و شمار کا شوق کیوں پیدا ہو گیا ہے؟ اوسطیں ایسے سالوں کی نکالی جاتی ہیں جن کے حالات ایک سے ہوں۔ جلسے برابر پڑتے ہوں۔ اور ان کی آمدنی کی مدات پر غور کرنا چاہئے۔ کہ ان کا موازنہ جائز ہے یا نہیں۔ لیکن اس کی نہ پروفیسر صاحب کو مشق ہے نہ فرصت۔

پروفیسر صاحب کے اعداد و شمار کے متعلق جو شکایات میں نے اپنے پچھلے لیکھ میں کی تھیں۔ وہ اب تک قائم ہیں۔ دوسرے لیکھ کے پڑھنے سے ان کی "غلطیوں" کی وجہ تو سمجھ میں آجاتی ہے۔ لیکن اس کا ازالہ نہیں ہوتا۔ انہوں نے اپنے وقت کی آمدنی بڑھا کر پیش کی ہے۔ میرے وقت کی گھٹا کر۔ وغیرہ یہ کیونکر ہوا؟ اس کا جواب کچھ تو جلسہ کے سال کا مالی سال سے موازنہ کرنے اور کچھ اس فقرہ میں ہے۔ کہ "سال جلسہ کے ایک دو ماہ بعد تک رہتا ہے"۔ جو مناظر اتنا ایاتا یا سیانا ہو۔ اس سے کوئی بحث کیا کرے۔ پروفیسر صاحب مالی سال کو جلسہ کے سال سے الگ کریں۔ اور پھر اس فقرہ کی تشریح کریں۔ پھر دیکھیں گے۔ ان کا کون کون سا بیان قائم رہ سکتا ہے؟ وہ خود دیکھیں گے۔ کہ ایک بھی نہیں۔

سب سے بڑی "غلطی" تمام غلطیوں کی ایک "غلطی" وہ رقیبانہ سپرٹ ہے۔ جس میں یہ بحث شروع کی گئی ہے۔ سبھا کے پردھان جی پرانے اور نئے مکھیہ ادھشٹاتاؤں کے رقیب بن رہے ہیں۔ مگر مجبوری ہے۔ جیسا انہیں پسند ہو۔ سبھا اور گورو کل دونو کا وقار ختم ہوا۔ اور وہ پردھان جی کے ہاتھوں۔

میں اس وقت آپریشن کرانے لگا ہوں۔ اس لئے رخصت چاہتا ہوں اس پرارتھنا کے ساتھ کہ پرمیشور ہمیں سوجھتی دیں۔ جس سے ہم رقابت کی سپرٹ سے اوپر اٹھ کر حق پسندی کی طرف رجوع کریں۔

(ادم شم)

"پرکاش" میں اشتہار
دے کر لابھ اٹھائیے!

نگارستان و جمالستان
حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین
افسانوں کے دو مجموعے
نگارستان ۲/
جمالستان ۱/۴
(محصولڈاک علاوہ)
دونو یکجائی لینے پر چار روپیہ معہ محصول
مینیجر "نگار" لکھنؤ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پنجاب میں رشی کا سمارک

"دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور"

(از پنڈت نردیو جی مکھیہ ادھیاپک دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اتہاس میں ۱۹۲۵ء کی سرگرمیاں خاص طور پر قابلِ ذکر رہیں گی۔ فروری ۱۹۲۵ء میں متھرا میں رشی کی جنم شتابدی منائی جانے والی تھی۔ رشی پنجاب کے نہ تھے۔ مگر پھر بھی پنجاب پر اُن کی وشیش کرپا درشٹی رہی۔ عرصہ تک پنجاب اُن کی سرگرمیوں کا مرکز رہا۔ آریہ سماج کے بنیادی اصول اور خیالات وہیں نیم ستھانی پنجاب کی راجدھانی لاہور میں ہی معرضِ وجود میں آئے۔ پنجابیوں نے رشی کے احسانات سے جو نیا جیون پراپت کیا تھا۔ اُس کی یاد ایک بار پھر تازہ ہو گئی۔ انہوں نے رشی کے احسانات کے بار کے نیچے اپنے آپ کو دبا ہوا پایا۔ شتابدی کیا تھی؟ اُن کی عقیدت کا امتحان تھا۔ پنجاب کے آریوں میں زندگی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اس تقریب کے سلسلہ میں پرچار کا کام غیر معمولی طور پر کیا گیا۔ دیانند سپتاہ۔ دیانند پکش اور دیانند ماس منائے گئے۔ صدہا ایسے مقامات پر رشی کا سندیش پہنچایا گیا۔ جہاں اس سے پیشتر آریہ سماج کے پرچارک نہ پہنچے تھے۔ ہندی کی شکشا کے لئے [illegible] "تہا" بہت جوش و خروش سے منایا گیا۔ یہ سب کچھ ہوا۔ مگر رشی بھگتوں کی سیری نہ ہوئی۔ اُن کے دل کی کلی نہ کھلی۔ اُن کے گورو کی جنم شتابدی آئے۔ اور وہ اپنا کوئی مستقل نشان چھوڑے بغیر چلی جائے۔ ایسے پنجابیوں کی غیرت نے گوارا نہ کیا۔

رشی کی یادگار قائم کرنے کا سوال پیش ہوا۔ رشی کی یادگار کیا ہو؟ رشی کی سپرٹ کو جاننے والوں کے لئے اس کا جواب کچھ بہت مشکل نہ تھا۔ ویدک دھرم کا پرچار رشی کے جیون کا ایک ماتر آدرش تھا۔ اُن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس کام کے لئے وقف تھا۔ جس رشی نے اپنے شریر کا ایک ایک انچ اس یگیہ میں سواہا کر دیا ہو۔ اُس کی بہترین یادگار اُس کے آدرش کی پورتی کے سوائے اور کیا ہو سکتی تھی۔ چنانچہ پرچار کشیتر کی وسعت اور اُپدیشکوں اور پرچارکوں کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے رشی کی بھینٹ سمرتی میں ایک اُپدیشک ودیالیہ کھولنے کا فیصلہ ہوا۔ سبھا کے ادھیکاریوں نے یہ خیال بھی ظاہر کیا۔ کہ ابتدا میں ہی ودیالیہ کے لئے ایک لاکھ روپیہ جمع کر لینا چاہیئے۔ تاکہ اس کے سود سے ودیالیہ کا کام چلتا رہے۔ اور ادھیکاریوں کو اس طرف زیادہ دھیان نہ دینا پڑے۔ اس اہم کام کو پورا کرنے کا بیڑا شری سوامی ستیانند جی نے اپنے ذمہ لیا۔

شری سوامی ستیانند جی نے آج تک کسی سنستھا کے لئے دھن نہ مانگا تھا۔ لیکن گورو کے چرنوں میں شردھا کی بھینٹ چڑھانے کے لئے وہ بھی بھکشا کی جھولی لے کر نکل پڑے اور آریوں کے دوار پر پہنچے۔ رشی بھگت پنجابیوں نے اپنے گورو کی یادگار قائم کرنے کے لئے دان دینے میں جس فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ وہ اپنی مثال آپ تھی۔

آگے سوامی جی اس کا ذکر ایک مقام پر ان الفاظ میں کرتے ہیں:-

"میں جانتا تھا کہ آریہ پرش آئے دن کے چندوں سے تنگ آئے ہوئے ہیں۔ مگر کسی ایک نے بھی تو یہ نہیں کہا۔ کہ ہم بہت دے چکے ہیں۔ اب ہم نہیں دے سکتے۔ یا ہم اتنا نہیں کچھ کم لیجئے۔ اُپدیشک ودیالیہ کے لئے جس سے دھن مانگا۔ اُس نے دل کھول کر دیا۔ اور خندہ پیشانی سے دیا"

دان ویر آریوں نے سنیاسی کی جھولی بھر دی۔ اس کام سے فارغ ہو کر کاریہ کرتاؤں کی کھوج شروع ہوئی۔ آچاریہ کے لئے سوامی جی کی درشٹی شری سوامی سوتنترانند جی پر پڑی۔ اور مکھیہ ادھیاپک کے لئے شری سوامی ویدانند تیرتھ جی سے پرارتھنا کی گئی۔ دونوں نے کمال مہربانی سے اپنی خدمات سبھا کے حوالہ کر دیں۔ ان ضروری امور کے طے ہو جانے پر ۲ اپریل ۱۹۲۵ء کو رام نومی کے دن ودیالیہ کا کاریہ شروع کر دیا گیا۔

ودیالیہ کا اُدیش ودیالیہ کے نام سے ظاہر ہے۔ ارتھات ویدک دھرم کی توسیع کے لئے پرچارک اُپدیشک یوگیہ، پروہت اور دھارمک سیوک تیار کرنا۔ اس لئے اس ودیالیہ میں سدھانتوں کے گیان پر وشیش زور دیا جاتا ہے۔ دیگر مذاہب کی واقفیت بہم پہنچانے کے لئے اُن کے مول گرنتھ پڑھائے جاتے ہیں۔ پورانک، سکھ اور اسلام مت کے شاستروں کا خاص پربندھ ہے۔ عربی کی تعلیم کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے۔ ودیالیہ کے تین امتحان ہیں۔ سدھانت وشارد، سدھانت بھوشن اور سدھانت شرومنی۔ سدھانت وشارد کا کورس زیادہ تر ہندی کا ہے۔ اس پریکشا میں عموماً پرائیویٹ ودیارتھی شامل ہوتے ہیں۔ دیگر دو امتحانوں کا کورس بالترتیب ۳ سال اور ۲ سال کا ہے۔ ودیارتھیوں کو آشرم میں ہی رہنا پڑتا ہے۔ پڑھائی وغیرہ کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔

ودیالیہ کی پڑھائی سے صرف ودیالیہ کے ودیارتھی ہی نہیں۔ بلکہ باہر کے لوگ بھی کافی لابھ اُٹھاتے ہیں۔ آریہ سماج لاہور سے پوچھئے۔ کہ ودیالیہ کے ودیارتھی کن کن کاموں میں اس کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ گرمیوں کی تعطیلات میں ودیارتھی ہر سال گرام پرچار کے لئے چلتے ہیں۔ اور بیسیوں ایسے مقامات پر جاتے ہیں۔ جہاں اس سے پہلے آریہ سماج کے پرچارک نہیں پہنچے۔

ودیالیہ کو جاری ہوئے دس گیارہ سال ہو گئے ہیں۔ اس قلیل عرصہ میں ودیالیہ نے آریہ سماج کو تقریباً ۳۰-۳۲ کاریہ کرتا دیئے۔ جن میں سے بارہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین اور دیگر ایسی سنستھاؤں پر اُپدیشک پروہت یا ادھیاپک کے روپ میں آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ یہاں یہ بتانا نامناسب نہ ہو گا۔ کہ ودیالیہ کے ودیارتھی صرف پنجاب اور یو۔پی میں ہی نہیں بلکہ گجرات، حیدرآباد (دکن)، ٹراونکور اور کرناٹک آدی ستھانوں میں بھی آریہ سماج کی سیوا بجا لاتے ہیں۔ ہم یہ کہنے کی جرأت نہیں کرتے۔ کہ یہ سنستھا خامیوں سے بالکل پاک ہے۔ یا کہ اس کے پاس کردہ کسی لاثانی قابلیت کے مالک ہوتے ہیں۔ تھوڑے سے عرصہ اور محدود سادھنوں سے جو کچھ ہم اُنہیں بنا سکتے ہیں۔ بنا دیتے ہیں۔ ہاں ایک بات کہی جا سکتی ہے۔ کہ یہاں کے ودیارتھی آریہ وچاروں میں پکے اور آریہ سماج کے پرچار کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ اندریں حالات یہ کہنا بے جا نہ ہو گا۔ کہ جس اُدیش سے یہ سنستھا کھولی گئی تھی۔ وہ اُسے حتی الامکان پورا کر رہی ہے۔ اور اسی راہ پر گامزن ہے جس پر اُسے چلایا گیا تھا۔ باوجود اس قدر کام کے اگر ودیالیہ کا نام آریہ سماجوں تک نہیں پہنچا۔ تو اس کا کارن یہ نہیں کہ ودیالیہ نے کوئی کام نہیں کیا۔ بلکہ اس کا مکھیہ کارن یہ ہے۔ کہ شروع سے اس ودیالیہ کی باگ ڈور ان ویت راگ سنیاسیوں کے ہاتھ میں رہی ہے۔ جو اپنے کام کا ڈھنڈورا پیٹنا اپنی شان کے شایان نہ سمجھتے تھے۔ ودیالیہ کی کامیابی کا سہرا مذکورہ بالا دو نو مہاتماؤں کے سر ہے۔

شری سوامی ویدانند تیرتھ جی کی علمیت آریہ جگت میں اظہر من الشمس ہے۔ آپ نہ صرف سنسکرت کے پورن گیاتا اور ویدوں کے ودوان ہیں۔ بلکہ آپ کو کئی دیگر زبانوں پر بھی پورا عبور حاصل ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ ایک انتھک ورکر ہیں۔ آپ کی شخصیت نے ودیالیہ کو چار چاند لگا دیئے۔ آپ جب تک ودیالیہ میں رہے۔ نہایت محنت اور جانفشانی سے اپنے فرائض کو سرانجام دیتے رہے۔

شری سوامی سوتنترانند جی دس سال تک ودیالیہ کے آچاریہ پد کو سرفرازی بخشنے کے بعد اس سال ہی اس سے الگ ہوئے ہیں۔ سوامی جی بہت ستھانوں کے گیاتا [illegible] اور وشال انوبھو رکھتے تھے۔ وہاں آپ کا جیون تپسیا اور تیاگ آدی گنوں کی زندہ مثال تھا۔ آپ کے اُوپر سبھا کے کئی کاموں کا بار تھا۔ وید پرچار کے ادھشٹاتا ہونے کی وجہ سے جو دورہ پر رہتے۔ پنجاب [illegible] کے پردھان کے فرائض کو روزانہ سرانجام دیتے۔ ان سب مصروفیتوں کے ہوتے ہوئے بھی ودیالیہ خاص طور پر آپ کا منظورِ نظر تھا۔ آپ کا سایۂ عاطفت صرف ودیارتھیوں پر ہی نہیں۔ بلکہ آشرم کی ہر ایک چیز پر تھا۔ اُنہیں فرصت کے وقت جب بھی دیکھو کسی پودا کے پاس کھڑے ہیں۔ کبھی کسی بیل کی اُلجھن سلجھا رہے ہیں۔ کبھی کسی پودا کی ٹہنیاں چھانٹ رہے ہیں۔ کبھی پودا کو کھاد ڈلوائی جا رہی ہے۔ کبھی کوئی ایک جگہ سے دوسری جگہ لگایا جا رہا ہے۔ کہیں اونچی نیچی زمین کو ہموار کر رہے ہیں۔ کہیں گھاس [illegible] رہے ہیں۔ ان کی اس توجہ اور ودیارتھیوں کی محنت کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ جو زمین ابتدا میں بنجر تھی۔ آج ایک چمن کا منظر پیش کر رہی ہے۔ آجکل جبکہ یہ سطور حوالۂ قلم کی جا رہی ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کے اُپلکش میں یہ سمیلن ودیالیہ کی ہی یگیہ شالہ میں ہو رہا ہے۔ اور ودیالیہ پھلواری بھی آنے جانے والوں کی توجہ کا مرکز بن رہی ہے۔ جدھر نظر اُٹھتی ہے پھولوں سے لدی ہوئی ڈالیاں ہوا میں جھومتی نظر آتی ہیں۔ خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا۔

آچاریہ جی کے احسانات کا بارِ گراں ودیارتھیوں پر ہی نہیں بلکہ آشرم کے پتہ پتہ اور ذرہ ذرہ پر ہے۔ کسی سنستھا کے لئے دس سال کا عرصہ نہایت ہی قلیل ہے۔ ودیالیہ ابھی عالمِ طفولیت میں ہی ہے۔ اس کمسنی میں اس نے جو کچھ کر دکھایا ہے۔ وہ اس کے محدود سادھنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی آئندہ شاندار کامیابی کا مظہر ہے۔ ہم آریہ جنتا سے اتنا ہی نویدن کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اس نے اب تک جس خلوص اور محبت کا اس سنستھا کے ساتھ ثبوت دیا تھا۔ اُسے جاری رکھے۔ یہ آپ کے پیارے رشی کی پیاری یادگار ہے۔ اس کو قائم رکھنا آپ کا کام ہے۔ اس کی ترقی ہی کوشاں ہونا ہر ایک آریہ کا فرض ہے۔ براہ کرم اسے اپنی عدم توجہی کا شکار نہ ہونے دیں۔ اور اس کی ہر کارکن کی ضروریات کو پورا کر کے اس کی حوصلہ افزائی کریں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اردھ شتابدی!

(لیکھک شری سوامی سوتنترانندجی مہاراج)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی ۱۱ اپریل سے ۱۳ اپریل تک ہے۔ مجھے مہاشہ ودیہ بندر جی نے کچھ لکھنے کے لئے کہا ہے۔ اسی وجہ سے میں یہ سب کچھ لکھنے لگا ہوں۔ ان ۵۰ سالوں میں ۲۶ ورش تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ کیونکہ اس سبھا میں کام کرتے ہوئے مجھے اب ۲۷واں سال گذر رہا ہے۔ اور ۲۴ برس وہ ہیں۔ جو میں سنتے سنتے ہیں میرے وقت میں سبھا کے پردھان لالہ رام کرشن جی۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی اور لالہ بدری داس جی رہے ہیں۔ اور ان سے پہلے پردھانوں میں سے ایک کو چھوڑ کر سب کے میں نے درشن کئے ہیں۔ اسی طرح میرے ۲۶ سالوں میں منتری لالہ کدار ناتھ جی۔ مہاشہ کرشن جی۔ پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا والے اور لالہ دھرم چند جی رہے ہیں۔ اور پہلے منتریوں میں سے میں نے ڈاکٹر چرنجیو جی بھاردواج اور ماسٹر آتما رام جی امرتسری کے درشن کئے ہیں ٭

ویدک سنستھائیں ٭

اس سبھا کے ماتحت سب سے پہلا کام ویدپرچار ہی ہے۔ اس کے بعد گوروکل کانگڑی بنایا گیا تھا۔ اس کے بعد آریہ ودیارتھی آشرم آریہ شکھشا سمتی۔ دلت ادھار اور دیانند اپدیشک ودیالیہ وغیرہ بنائے گئے تھے۔ اور پہلے سال میں ایک کارخانہ بھی شروع کیا گیا تھا۔ اس وقت تک سبھا کے یہ سب کام اچھی طرح چل رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ آئندہ بھی یہ اپنا قدم فرض کی جانب بڑھائیں گے ٭

"ویدپرچار وبھاگ" :-

میرے اپنے وچار میں اس سبھا کا سب سے مکھیہ کام "ویدپرچار" ہی ہے۔ دوسرے جتنے کام ہیں۔ وہ سب اس لئے نہیں۔ کہ ان سے ویدپرچار کو امداد ملنی ہے۔ یا ویدپرچار ہوتا ہے۔ اس لئے میں اپنے وچار "ویدپرچار" کے متعلق ہی پرگٹ کرنا اچت سمجھتا ہوں۔ سبھا میں شروع میں دو اپدیشک بہت ہی کم تھے۔ جن کو سبھا گزارہ کے لئے ویتن دیتی تھی۔ سبھا کا زیادہ کام آریہ سماجوں سے سبھاسد ہی کرتے تھے۔ اور اتسو اردگرد کے سماجی مل کر کیا کرتے تھے۔ جن کو بولنے کی طاقت رہی۔ وہ جہاں اپنے گزارہ کے لئے کچھ کاروبار کرتے تھے۔ یہ سرکاری فرض سمجھ کر اس کے لئے وقت نکالا کرتے تھے۔ وہاں آریہ سماج کے پرچار کو وہ اپنا دھرم سمجھ کر [illegible] کے طور پر لالہ منشی رام جی (بعد میں سوامی شردھانندجی) پنڈت کرپا رام جی (بعد میں سوامی درشنانندجی)۔ پنڈت گورودت جی ایم۔ اے۔ صاحب روشن لال جی بیرسٹر وغیرہ کا نام لیا جا سکتا ہے۔ اس وقت بھجنیک نہ ہوتے تھے اور آریہ سماجی خود ہی بھجن گاتے۔ اور نگر کیرتن کرتے تھے۔ لالہ منشی رام جی جالندھر میں جہاں وہ پرتشٹھت وکیل تھے۔ اور جس جگہ ان کی شادی ہوئی ہوئی تھی۔ اس شہر میں وہ صبح اٹھ کر گلیوں میں سنکیرتن بھی کیا کرتے تھے۔ میں نے ان کے مکھ سے خود سنا ہے۔ کہ کئی بار دیویاں کچھ اناج یا آٹا ان کو مانگنے والا سمجھ کر دے دیا کرتی تھیں۔ انہیں دنوں میں لالہ چرنجی لال جی لدھیانہ نواسی کی گیت گا کر پرچار کی چرچا سننے میں آتی ہے۔ اور پنڈت رام رتن جی لاؤنیاں گانے میں مشہور تھے۔ اور چودھری نول سنگھ جی اس وقت گانے والے تھے۔ ان سے پہلے پنڈت امیں چند جی جہلم نواسی بھجن گاتے اور بناتے تھے۔ اور لالہ کیول کرشن جی سب کچھ ہی کرتے تھے۔ وہ زمانہ آریہ سماج کے شروع کا ہے۔ جبکہ سب کو پرچار کی لگن تھی۔

دوسرا دور :-

اس کے بعد دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔ جبکہ اپدیشک ویتن بھوگی رکھے گئے۔ لیکن وہ دھرم پدیشک لگن والے تھے۔ اور اسی وقت سبھا میں بھجنیک شروع ہوئے۔ اول اول کھترانی بھجنیک تھے۔ ان میں ٹھاکر پردین سنگھ جی۔ مہاشہ دلی چند جی اور ماتھر متر جی ہیں۔ آہستہ آہستہ یہ سب تعداد میں بڑھائے گئے۔ اس وقت یہ حالت ہے۔ اپدیشک اور بھجنیک یہ سب ہی ویتن بھوگی ہیں۔ اور اپدیشک نام ماتر ہی ہیں۔ ان کے ساتھیوں کی آگے کو بڑھنے کی امید نہیں ہے۔ اگر وہ بڑھیں۔ تو خوش قسمتی جاننی چاہئے +

ان کے علاوہ ایک دل اپدیشکوں میں سادھوؤں کا بھی تھا۔ شروع میں یہ پرتشٹھت سنیاسیوں میں سوامی نتیانند جی۔ سوامی وشویشورانند جی اور سوامی سوامی آتمانند جی تھے۔ اور ان کے علاوہ سوامی ودیانند جی۔ سادھو پرمانند جی اور سوامی گوپال آنند جی تھے۔ ان کے بعد پرتشٹھت سنیاسیوں میں سوامی اچیوتانند جی آئے۔ جو کہ سنیاسیوں میں منڈلیشور تھے۔ اور جنہوں نے رشی کے ساتھ بھی کسی وقت شاستر ارتھ کیا تھا۔ پنڈت گورودت جی کی پریم بھگتی ان کو آریہ سماج میں لے آئی۔ جو کبھی منڈلیشور تھے۔ وہ سب کچھ تیاگ کر آریہ سماج کے اپدیشک بن گئے +

ان کے بعد سوامی سنیانند جی آئے۔ ان کی زبان میں بہت مٹھاس ہے۔ یہ کسی کا دل دکھانا جانتے ہی نہیں ہیں۔ یہ لڑائی سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ آریہ سماج میں انہوں نے کتھا کی پدھتی چلائی۔ ان کی کتھا بھی جتنی حاضری میں ہوتی تھی۔ اتنی کسی کو نصیب نہیں ہوتی۔ جس وقت سوامی جی کام کرتے تھے۔ اسی وقت سوامی سروانند جی مہاراج آئے۔ ان کے کاریہ کھیتر پنجاب اور سیکت پرانت دو نوں رہے۔ ان کا تیاگ۔ ان کی سرلتا اور ان کی بھاشن شیلی انوکھی تھی۔ یہ ہر ایک ودیارتھی کے ہمدرد تھے +

یہ نو رہے پرتشٹھت سنیاسی۔ ان کے علاوہ اور کام کرنے والے سنیاسی بھی رہے ہیں۔ اب آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے وقت ہم ان دو شریمتیوں میں کچھ کمی محسوس کرتے ہیں۔ اور دو نینک دن بڑھ رہا ہے + اس شتابدی کے کال کے مدھیہ میں اگر ہم ویدپرچار کا بجٹ اندازاً پانچ ہزار کا بڑھنے

مفت مفت

ازسرِ نو زندگی حاصل کرنے کا آسان راستہ بتلانیوالی صحت و تندرستی کی تعمیر عورت و مرد سب کے لئے یکساں مفید نصیحت آمیز بڑی کتاب بنام

"وید ودیا"

صرف ایک کارڈ لکھ کر بغیر ڈاک محصول

بالکل مفت

آج ہی منگا کر مطالعہ کریں!

مدن منجری فارمیسی جام نگر

ہیں۔ اس وقت کام بھی اب سے کم تھا۔ اپدیشک بھی آنریری چھوڑ کر............ جس وقت میں سبھا میں آیا ہوں۔ اس وقت مہاشہ کرشن جی ویدپرچار کے ادھشٹاتا ہوا کرتے تھے۔ اور لالہ کدار ناتھ جی منتری پد پر تھے۔ اس کے بعد ویدپرچار ندھی بڑھنے لگی۔ اس میں کسی وقت ۵۰ ہزار روپیہ مستقل ندھی میں بھی ہوا۔ اور ایک سال کی آمدنی ۳۱ یا ۳۲ ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ شروع میں آریہ سماجیں اتسووں پر اپنی مرضی سے کچھ روپیہ روانہ کیا کرتی تھیں۔ لیکن مہاشہ کرشن جی جب منتری تھے انہوں نے آریہ سماجوں پر روپیہ نیت کر دیا۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ آریہ سماجوں نے اس دھن کے ادا کرنے میں کوتاہی روا نہ رکھی۔ اگر وہ ایسا کرتیں۔ تو آج یہ حالت سبھا کی نہ ہوتی جو کہ ہمارے سامنے ہے۔ سبھا کو یہاں تک لانے میں پرانے کاریہ کرتاؤں نے بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ اس لئے وہ دھنیہ واد کے پاتر ہیں ٭

آریہ سماج سنٹرل رنگون کی سرگرمیاں

۲۳ مارچ ۱۹۳۶ء کو شام کے سات بجے وید پرچارنی اپ سبھا رنگون کی طرف سے آریہ سماج سنٹرل رنگون نے کنبینو فٹبال گراؤنڈ کالا بستی میں بذریعہ میجک لینٹرن ویدپرچار کیا۔ حاضری تقریباً ۵۰۰ کے قریب تھی۔ جس میں مدراسی۔ بنگالی۔ اینگلو انڈین اور برہمی استری اور پرش شامل تھے۔ پنڈت دیاورت جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا برہما نے اچھوت ادھار اور سوامی شردھانند جی کی جیونی پر ویاکھیان دیا۔ پنڈت گوتم جی بھاردواج بی۔ ایس۔ سی۔ اپ منتری نے انگریزی میں بھاشن دیا۔ اس کے بعد مہاشہ ہریش چندر جی کے منوہر بھجن ہوئے ٭

برہمی اور دیگر بھاشوں میں ویدپرچار کے لئے آریہ سماج سنٹرل رنگون کے زیر اہتمام مختلف دھرموں پر لیکچروں کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ پہلا لیکچر بی۔ آر۔ دلوجی نے پروفیسر این۔ سی۔ کرشنا کی صدارت میں کرم فلاسفی پر دیا۔ حاضری سنتوش جنک تھی۔ دوسرا لیکچر ۹ مارچ کو مسٹر ڈی۔ این۔ بی۔ کوک پروفیسر یونیورسٹی کالج رنگون کی صدارت میں اور۔ یا۔ سین۔ ٹی۔ پی۔ ایس Statistical officer برہما ریلوے "بدھ مذہب اور موجودہ سائنس" پر دے رہے ہیں ٭ دگوچنداس سدبودانتری

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مجوّزہ دیانند سادھو آشرم امرتسر میں ہی قایم کیا جانا چاہیئے

(از بھگت رائے بہادر راجیہ رتن ماسٹر آتمارام جی امرتسری - راجیہ مِتر - بڑودہ)

دیانند سادھو آشرم لاہور میں ہرگز ہرگز قایم نہیں کرنا چاہیئے۔ میں بوجہ امرتسری ہونے کے دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ پنجاب میں صرف دو شہر ہی مندرجہ بالا آریہ یا دیانند یا ویدک سادھو آشرم کے لیئے نہایت موزوں ہیں۔ اول امرتسر جنم استھان یعنی متبرک امرتسر اور دوم [illegible] راولپنڈی اس لیے چند ایک موٹی موٹی دلائل دینی ضروری ہیں :-

۱- واضح ہو کہ ہر ایک ہندو جاتی کے دیوالی اور بیساکھی کے تیوہاروں پر امرتسر میں بھاری مویشی میلہ (منڈی) ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے لاکھوں روپوں کی تجارت گائے بیل خریدنے بیچنے پنجاب بھر کے کسان ہندو جاٹ سکھ و مسلمان تک کرتے ہیں۔ سرکار کو بھی اس کا لابھ ہوتا ہے۔ ایک ماہ تک گویا یہ مویشی منڈی لگتی ہے۔ ہندو امرتسری لوگوں کے بیچ میں سکھ اور دیگر ہندو دان وغیرہ شامل ہیں۔ پرچار [illegible] بھی ان کو [illegible] اور ہزاروں بیمار گئوؤں۔ بیلوں اور بچھڑوں کو ہندو اور سکھ سردار دھرم ارتھ خرید کر اپنے اپنے گراموں میں لے جا کر ان کی رکھشا کر سکتے ہیں۔ اور ان سے کام بھی لیتے ہیں۔ ان گئو گھاتک [illegible] بچاتے ہیں۔ اور آج [illegible] کئی مویشی پالنے والے ڈاکٹر اس بات کی قدر کو سمجھ گئے ہیں [illegible] ہندو جاٹ اور سکھ کسان بیمار گائے بیل گئوشالاؤں میں زندہ رکھ کر [illegible] فائدہ اٹھا رہے ہیں ::

دیوالی اور بیساکھی کے تیوہاروں پر ہزاروں سادھو سنیاسی بھی آیا کرتے ہیں۔ ہندو سکھ [illegible] سب ملکوں کے لوگ [illegible] سادھوؤں کی بھاؤنی [illegible] ان سنت مہاتماؤں [illegible] سادھوؤں کے [illegible] علاوہ [illegible] امرتسر میں [illegible] ہندو [illegible] اور [illegible] باسیوں کی [illegible] اپنے گھر والوں سے جوڑی نہیں بلکہ کم از کم پندرہ دن اور زیادہ سے زیادہ ایک ماہ تک دیوالی اور بیساکھی دونوں پروؤں پر ان کی مندرجہ بالا آدمی سیوا کرتی ہے اور کافی آدمی [illegible] ہندو سیٹھ اور سکھ سردار ضلع امرتسر کے [illegible] ان مہاتماؤں کو [illegible] سمجھتے ہیں [illegible] دن [illegible] کرنی [illegible]

ہر سال دیوالی اور بیساکھی کے موقعہ پر خاص امرتسر کے ہندو اور سکھ جنتا کیا لاکھوں روپیہ دان نہیں کر ڈالتی؟

بڑے بڑے سکھ سردار اور بڑے بڑے ہندو سیٹھ نہ صرف ان ہندو جاتی کے سنتوں کی سیوا میں گرمی میں پنکھا کرنا۔ اور ٹھنڈے کوپ سے جو باغ میں ہے۔ لا کر پانی پلانا۔ اور دیوالی پر گرم کپڑے دان کر دینا۔ اور سردیوں میں بھی سکھ سردار اور ہندو سیٹھ ان کے جوٹھے برتن فخر سے خود جہاں مانجتے ہیں۔ وہاں سکھ اور ہندو ماتر کی اعلےٰ خاندانی دیویاں بھی نہ صرف ان سنتوں کے جوٹھے برتن خود مانجتی ہیں۔ بلکہ درشکوں کے بھی جوٹھے کٹورے صاف کیا کرتی ہیں ::

ہاں اگر امرتسر میں "دیانند سادھو" کی قایمی کے برخلاف اکثریت ہو جائے۔ تو پھر دوسرا شہر راولپنڈی ہے۔ نہ کہ لاہور +

سب سے بھاری سوال یہ ہو سکتا ہے۔ کہ مجوّزہ امرتسری ویدک سادھو آشرم کا وجود کیوں لاہور میں ہرگز نہ ہو؟ اس کے متعلق کچھ اوپر دی جا چکی ہیں۔ اور کچھ مزید ذیل میں دی جاتی ہیں :-

واضح ہو کہ پنجاب بھر کے نہیں۔ بلکہ ہندوستان بھر کے چیدہ چیدہ سنیاسی سادھو مہاتما امرتسر میں دیوالی اور بیساکھی کے پروؤں پر جب ایک ایک ماہ تک ہزاروں کی تعداد میں آتے ہیں۔ تو ان کی سادھو کانفرنس کو امرتسری دیانندی سادھو آشرم کے آچاریہ نیز دیگر آریہ سنیاسی مہاتماؤں کو نہ صرف ان کے ڈیروں میں جا جا کر اپدیش دینے کے لیے ویدک سادھو کیمپ لگانے ہوں گے کنتو امرتسر کا مجوّزہ ویدک یا دیانند سادھو آشرم ہی سال میں دو دفعہ "دیانند سنیاسی پرچار کیمپ" کا سوروپ خود بخود بن جاوے گا۔

اور آریہ سماج کا سادھو کیمپ [illegible] ان شرد تاروں میں مہاتما سادھو سجنوں کو جو آریہ سماجی یا ویدک دھرمی خیالات والے نہ ہوں گے بھاری اوسر ملے گا۔ وہاں ان کے ٹھہرنے بھوجن اور کرایہ ٹکٹ دینے میں ایک پیسہ کا بھی خرچ نہیں کرنی پڑے گی۔ کارن یہ کہ امرتسر کے سکھ پریوار اور ہندو پریوار ان کی بھوجن آدی دوارہ سیوا کرنا اپنی ہندو سنسکرتی کے انوسار اور مروّجہ امرتسری رواج کے مطابق اپنا پرم دھرم مانتے ہیں ::

مزید برآں ان میں سے انیک سادھو انیک آشرموں، اکھاڑوں یا مٹھوں کے ادھی پتی بھی ہوتے ہیں۔ وہ امرتسر میں آریہ سادھو آشرم کے درشن کر کے اور اس میں سدھار سمبندھی انیک آدھنک باتیں پر ویدوں کی اپنشدوں پڑھنے پڑھانے کی سرل ودھی کا عملی گیان حاصل کر کے بلا تشدد اپنے اپنے مٹھوں یا آشرموں میں جا کر سدھار کا بیج بو دیں گے۔ اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں ::

امرتسر میں ایک نامی سنسکرت پاٹھشالہ ہے۔ جو رام باغ جھنڈا بنگہ میں آج سے شاید ۴۰ برس ہوئے۔ تو قایم ہوا تھا۔ اور اب تک موجود ہے۔ یہ پبلک کے لیے سنسکرت کا بھاری پاٹھشالہ ہے۔ آریہ سماجی سادھو اور پنڈت آج تک اس سے لابھ اٹھاتے رہے ہیں۔ مجوّزہ دیانند سادھو آشرم امرتسر بھی اس سے لابھ اٹھا سکتا ہے ::

مزید برآں امرتسر میں دو اور سنسکرت پبلک پاٹھشالہ بھی موجود ہیں۔ ایک آریہ سجن مہاشہ جی نے لاہور کے گورودت بھون کے احاطہ میں ہی جو اس کی قایمی چاہتے ہیں وہ شاید سنگٹھن کے خیال کو مدنظر رکھ کر ایسا چاہتے ہیں۔ خیر اب وہ زمانہ گیا جب اس قسم کے تنگ سنگٹھن کی تائید کی جاتی۔ [illegible] جہاں [illegible] ہو۔ وہاں اس کے انسٹیٹیوشن ہوں۔ لیکن گورکل کانگڑی اور مہاودیالہ دیانند کالج ہو گئے جو [illegible] سبھا کے نامی انسٹیٹیوشن ہیں۔ گورودت بھون میں نہ ہونے سے دنیا میں عمدہ انتظام کی وجہ سے شہرت پا رہے ہیں۔ اسی پرکار مجوّزہ دیانند سادھو آشرم امرتسر میں جنم لے کر سبھا کے زیر نگرانی کے اندر کر سکتا ہے۔ گورودت بھون میں [illegible] کا زمانہ اب گیا۔ آج تک تو امرتسر میں جیہ گورو رام داس جی کی نگری ہونے سے سکھ اور ہندو سنسکرتی کا مشترکہ رکھشک تھا۔ لیکن امرتسر [illegible]

(باقی بر صفحہ [illegible])

اگر آپ

اپنے مطالعہ یا اپنے پستکالیہ کے لئے عمدہ عمدہ کتابوں کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیشہ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی کو لکھیں۔ اور ان کی مندرجہ ذیل تازہ چھپی ہوئی کتابیں منگوائیں :-

۱- بھارت بھومی اور اس کے نواسی } ہندی ۲/ مصنف پنڈت جے چندر جی ودیا النکار۔ اس پستک کی بھارت کے سب عالموں نے تعریف کی ہے۔ بھارت بھومی کا سچا گیان دینے کے لیے اس سے اچھی دوسری پستک نہ ہو گی ::

۲- بھارتیہ سماج شاستری } ہندی ۱۲/ مصنف پنڈت دھرم دیو ودیا واچسپتی :: اس پستک کے پاٹھ سے بھارت واسیوں کا سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے۔ اور ان کے ہردے میں بھارت کے دھرم اور تہذیب کے لیے آدر پیدا ہوتا ہے ::

۳- تبت میں سوا سال } ہندی ۳/۸ مصنف بودھ دھرم کے مشہور بھکشو راہل جی۔ آپ بودھ دھرم کے سرکردہ لیڈر ہیں۔ اور سرگذشت لکھنے میں ماہر ہیں۔ آپ کی یہ کتاب طالب علموں کے جیون میں اتساہ بھرنے والی اور ان کو دلیر بنانے والی ہے ::

۴- امر جیون } ہندی ۱/۸ مصنف ڈاکٹر کشیپ دیو شاستری :: یہ پستک بہت قیمتی وچاروں کا بھنڈار ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک بار تو پاٹھک کے اندر نئے جیون کا سنچار ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو سادھارن استھا سے بہت اونچا اٹھا ہوا پاتا ہے ::

ملنے کا پتہ :-

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک۔ دہلی

نوٹ :- سب طرح کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے ::

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سوُرن جینتی

(از شری سوامی ستیانند جی مہاراج)

آریہ پرتی ندھی سبھا کا شاندار ریکارڈ

پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا ایک ایسی ہی اُتم سنستھا ہے جس کی جینتی منانے میں پنجابیوں کو ہی کیا بلکہ سارے بھارت واسیوں کو اپنا گورو سمجھنا چاہئے۔ اور ہرشت ہونا چاہئے۔ یہ وہاں بھارت سنستھا جہاں بہت پُرانی ہے۔ وہاں بھارت دیش میں نئی روشنی کو لانے میں اس نے بہت زیادہ کام کیا ہے۔ بڑی اِتہاسک نظر سے دیکھا جائے تو بھارت میں سب سے پہلے اسی دھرم نے اپنے اُتم تیمّن اور اپکار دوارہ جنتا کے چُنے ہوئے پرتی ندھیوں کے بہومت سے کام کرنا آرمبھ کیا تھا۔ اس سبھا سے پہلے اتنا سنگٹھن بھارت کی اَنیہ کسی بھی سنستھا کا نہیں تھا۔ نہ اس طرح کا پرتی ندھیوں کا اچھا چناؤ ہوتا تھا۔ اور نہ ہی اَنیہ کسی ہندوستانی سنستھا میں جنتا کے پرتی ندھیوں کے بہومت کا اتنا مان ہوتا تھا +

کیس منشیہ اتھوا سنستھا کی جینتی منانا جنتا کے لئے تبھی ہرش اور گورو کا ساد ھن ہوا کرتا ہے۔ جب اُس منشیہ اتھوا سنستھا کے ساتھ کسی شاندار کام کا سمبندھ ہو۔ اس سے جنتا کو لابھ پراپت ہوا ہو۔ جاتی کے جیون میں نو جیون کا سنچار ہوا ہو۔ لوگوں میں گیان کی جیوتی پھیل گئی ہو۔ اور دیش میں شُدھی رکشا آدی کے کام ہونے لگ گئے ہوں۔ جس منشیہ اتھوا سنستھا سے لوگوں کے بل اور بُدھی دونوں بڑھے ہوں۔ اُس کی جینتی منانا بھی پرسنتا دینے والی بات ہوا کرتی ہے +

ترک مت کی بنیاد :-

دھرم کے وِشیوں میں جنتا کے بہومت کا مانیہ کرنا بھارت بھر میں پہلے اسی سبھا نے سکھایا ہے۔ اس سبھا کی سمتھاپنا سے پہلے لوگ مت سے کام کرنا چاہتے تھے۔ یہ دھارمک جگت سے بالکل باہر کی بات تھی۔ اس جگہ یہاں اس سبھا کے ذریعے قانون وقاعدہ کا اثر کرن دوسری سب سبھا سماجوں کا ہو رہا ہے۔ اس کال میں سب منتوں اور فرقوں کی ڈل بندیاں اسی کے نقش قدم پر چل رہی ہیں +

جو مارگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے لیا ہے۔ وہ سر و پریہ ہو گیا ہے۔ سب سبھا سماجیں اسی کو اختیار کر رہی ہیں۔ کام کرنے والے دل جیتے اور سنگٹھن اسی پر چلتے دکھائی دیتے ہیں۔ اور سارے بھارت ورش میں آج اسی کے کاریہ کرم کا سکہ چل رہا ہے۔ یہ بات سنیتہ ہے کہ سب سے پہلے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے بھارت میں مت کے مانیہ کو جنم دیا ہے۔ اور کثرت رائے سے کام کرنے کا ایک اُتم راستہ دکھایا ہے۔ اس لئے بھارت میں اسے ترک مت کی جنمداتری اور جتنی کہا جائے۔ تو بہت ہی اُچت ہے +

ویدک پرچار :-

آریہ سماجی سجن اپنی ایک پرتی ندھی سبھا بنانے کا وچار ۱۸۸۳ء میں ہی کرنے لگ گئے تھے۔ پرنتو اس کی ستھاپنا سب سے پہلے لاہور میں ۱۸۸۶ء میں ہوئی۔ جس کا نام "آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب" رکھا گیا۔ اس سبھا نے جنم لیتے ہی سنگٹھت روپ سے وید پرچار آرمبھ کر دیا تھا۔

سماجک سُدھار :-

ویدک پرچار کے ساتھ ساتھ سماجک سُدھار بھی بڑے زور سے ہونے لگا۔ اور جاتی کو جگانے کے اوپائے بھی رسے جانے لگے۔ اس سمے کے آریہ سماجی یہ سمجھتے تھے۔ کہ جاتی کو جگانا۔ دلتوں کو اُٹھانا اور بھارت میں نو جیون سنچار کرنا ہمارے کرتویوں میں سے ایک اُتم کرتویہ ہے۔ جاتی کو جگانے کے اور دلتوں کے سُدھار کے جیسے جوشیلے گیت اور اُپدیش دیا کھیان اُس سمے کے آریہ سماجیوں کے ہوتے تھے۔ ویسے اور کہیں بھی سنائی نہیں دیتے تھے۔ اس کارن جنتا کی درشٹی میں جہاں آریہ سماجی لوگ دن بدن پریہ ہوتے جاتے تھے۔ وہاں راجیہ شاسن کے مہان کرہ کی نظر ان پر سفید کے سمان کرودھ ہوتی جاتی تھی۔ پرنتو اس سمے آریہ سماجی نڈر تھے۔ اتالیے۔ گرم اور تیز سمجھے جاتے تھے۔ سوچ سمجھ والے سجن اُن کی طرف بڑی آشا کی درشٹی سے دیکھتے تھے +

شُدھی کی تحریک :-

آریہ پرتی ندھی سبھا کا کام سرو مکھی ہے۔ اس نے جنم لیتے ہی جاتی کے کام کرنے شروع کر دئے تھے۔ ہندو جاتی سے آئے دن لوگ نکلے چلے جاتے تھے۔ پرنتو یدی کوئی انیہ مت کا منشیہ سناتن دھرم کو گرہن کرنا چاہتا تھا۔ تو اس کے لئے راستہ بالکل بند تھا۔ بھولے بھٹکے ہندو اگر بھول بھرم سے دوسرے دھرم کو دھارن کر کے پھر کبھی پشچاتاپ پرایشچت کر کے اپنے سناتن دھرم میں آنا چاہتے۔ تو اُن کو دھرم میں پرویش کرنے کا ادھیکار نہیں دیا جاتا تھا۔ پرنتو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے انترگت لوگوں نے دوسرے متوں کے لوگوں کے لئے دھرم کا دوار بڑے اُدار دل کے ساتھ کھول دیا۔ اور شُدھی پرویش کرنے + سینکڑوں ورشوں کے ہندو لوگ دوسروں سے

دیتے چلے جاتے تھے۔ اپنے دھرم کو بچانے کے لئے یہ کبھی کے ہاں کوئے کر دوسرے مت والوں کے سامنے کھڑے ہو جانا اور اُن کے واروں پر ہاروں کا اُتر دینا ہندوؤں کی ہمت کی بات نہیں تھی۔ پر آریہ پرتی ندھی سبھا نے اب کے کاریہ میں اپنا جادو کا بانسرہ ایسا گھمایا کہ دوسرے متوں کی سب مایا سب کو دیکھنے لگ گئی۔ اور ہندوؤں میں اپنے بچاؤ کا بل آگیا۔ اُن میں سے نو پرانا کے کیڑے ایک ایک کر کے نکلنے لگ گئے +

اچھوت اُدھار :-

ہندو جاتی کے جسم کو چھوا اچھوت کے بھوت نے بڑا دُکھ دے رکھا تھا۔ اس کو بھید بھاؤ کے بھرم نے بڑا بنا دیا تھا۔ یہ اونچ نیچ کے بھید بھاؤ کا روگ میں بٹ کر اپنے جیون کو کھو رہی تھی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے لوگوں نے سب سے پہلے اس اچھوت کو بھگانے کا مہان منتر جپا۔ سب سے پہلے اچھوت پن دور کر دینے کا اُتم کام اس سبھا کے سجنوں نے کیا۔ اُن کو مار پڑی۔ چوٹیں لگیں۔ وہ گھروں سے نکالے گئے۔ برادریوں سے خارج ہوئے۔ کنوؤں پر سے پانی بھرنا اُن کے لئے بند کیا گیا۔ اُن کو سگے سمبندھیوں نے تیاگا۔ متروں نے چھوڑا۔ اور یہاں تک کہ نائی کہار نے اُن کا کام کرنے سے انکار کر دیا۔ پر وہ سُدھار کے پتھ میں پریم دیتا سے دُکھ سہتے رہے۔ اور انت میں انہوں نے وجے پراپت کر لی۔ جتنی سجنتا کے ساتھ اچھوت ادھار کا کام اُن لوگوں نے کیا ہے۔ اُتنا لاکھوں روپے لگا کر بھی دوسرے لوگ نہیں کر پائے ہیں +

استری شکشا :-

پنجاب میں استریوں کو ودیا پڑھانے کا روگ بڑا ودرودھ کرتے تھے۔ پرنتو اس سُدھار کے کام کو بھی آریہ پرتی ندھی سبھا کے اُتساہی سبھا سدوں نے ہی سب سے پہلے آرمبھ کیا تھا۔ پنجاب میں استریاں اکثر پردہ میں رہا کرتی تھیں۔ سبھا سماجوں کے اُتسووں میں اُن کے آگے چکیں اور کپڑے کے پردے لگائے جایا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ لاہور کی وچھووالی آریہ سماج کا اُتسو ہو رہا تھا۔ اور ایک چھوٹی سی تنگ گیلری میں چکوں کے پیچھے بیٹھی استریاں ویاکھیان سُن رہی تھیں +

دونوں استریوں نے وہ چکیں اپنے ہاتھ سے دور ہٹا دیں۔ اس دیش میں استریوں کی سوتنترتا کا وہ پہلا اوسر تھا۔ اُس اُتسو پر سماچار پتروں نے چھپنے لاہور کے ایک سماچار پتر نے اپنی ٹپنی میں لکھا کہ وچھووالی آریہ سماج کے لوگوں نے اپنے جلسہ کی رونق بڑھانے کے لئے عورتوں کے آگے سے چکیں ہٹوا دی ہیں۔ پرنتو آج یہ اوسر ہے۔ کہ پنجاب کی دیویاں پردہ کی قید سے سرو تھا آزاد ہیں۔ اس سُدھار کا سہرا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سُدھارک سجنوں کو ہی پراپت ہے کہ جنہوں نے اپنے لگاتار پرچار سے اس کام کو سپھل کیا ہے +

ہاردِک ودھائی :-

جب پرتی ندھی سبھا نے اُوپر لکھے اتنے اُتم سُدھار کئے ہیں۔ جس سے جنتا میں بڑا بھاری پرچار ہو گیا ہے۔ جس سے لوگوں میں سنگٹھن اور میل ملاپ کا بھاؤ بڑھا ہے۔ جس نے بھارت واسیوں کو آتم سمان کا خیال دیا ہے۔ اور انیک اُتم کاموں کے ساتھ گوروکل کانگڑی جیسی شاندار سنستھا قائم کی ہے۔ اُس سبھا کی سوُرن جینتی منانا ہرش اور گورو دونوں کی بات ہے +

میں نے بھی اس سبھا کے ساتھ سہیوگ کر کے اپنے جیون کے ایک اچھے بھاگ کو بھی بہایا میں لگایا ہے۔ جس کی سمرتی مجھے سدا پرسنتا دیتی رہے گی۔ اس سبھا کی سوُرن جینتی منانے کے سمے پر میں پنجاب کے آریہ سماجک جگت کو تہ دل سے ودھائی دیتا ہوں۔ اور آشا کرتا ہوں۔ کہ آریہ سنسار اس اوسر سے نو جیون اور نوین اُتساہ گرہن کرے گا +

بقیہ صفحہ ۱۰

کے اندر موجودہ زمانہ میں جلیانوالہ باغ اور امرتسر کے عین متصل گورو کے باغ آدی ستیہ آگرہی گھٹناؤں کے کارن امرتسر کا نام آجکل کی پولیٹکل دنیا میں یورپ تک امر ہو گیا ہے۔ کئی کانگرسی سجن اور انگریز امرتسر کے ان دونوں باغوں کی خاکِ پاک بطور گنگاجل کے ساتھ لے جاتے ہیں۔ ازنفات اب امرتسر کانگرسی تیرتھ بھی ہو گیا ہے۔ سوامی شردھانند جی نے اسی امرتسر میں کانگرس کی باگ ڈور سنبھال کر امرتسر کے نقش کو سوار دیا۔ یا کانگرسی سجنوں کی نظر میں چاہے وہ ہندو سکھ مسلمان یا عیسائی بھارت تو اسی ہوں کیا چار چاند نہیں لگا دئے ہیں؟ ورنہ امرتسر میں "دیانند مٹھ" کی قائمی بلا شبہ سونے پر سہاگہ تھا اور سادھو شُدھار کا بیج بو کر ہمیں ایشور کی کرپا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

گوروکل کی آرتھک اوستھا

(از پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے)

مئی ۱۹۳۵ء کے اخبارات میں ودیا سبھا کی آوشیکتا کے سمبندھ میں وچار کرتے ہوئے میں نے پرستاؤ کیا تھا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے آدھین کیول وید مہاودیالیہ ہی رہنا چاہیے۔ کیونکہ یہ ایک وشدھ دھارمک ودیالیہ ہے۔ اور پرتی ندھی سبھا کا سوروپ بھی وشدھ دھارمک سبھا کا ہے۔ راشٹریہ مہاودیالیہ کسی راشٹریہ سبھا دوارہ چلائے جانے چاہئیں۔ راشٹریہ شکشا کا نرنے وہ سبھا کرے جو راشٹر کی آوشیکتاؤں کو پورا کرے۔ اور جس سے راشٹر کے سبھی بالک لابھ اٹھا سکیں۔ راشٹر کے لیے اپیوگی دھندوں کی شکشا کو میں نے راشٹریہ شکشا میں سمّت کیا تھا۔ میری سمتی میں کوئی دھندا کسی دھرم وشیش کے لئے مخصوص نہیں کیا جا سکتا۔ گوروکل میں آیوروید مہاودیالیہ ایک دھندے ہی کی شکشا دیتا ہے۔ سمبھو ہے مسلمان اپنی یونانی حکمت کو ہی اپنانا پسند کریں۔ اور آیوروید سے لابھ نہ اٹھائیں۔ کم سے کم ہندو چاہے وہ آریہ سماجی ہوں یا سناتن دھرمی۔ آیوروید کی شکشا کے لئے اکٹھے کئے جا سکتے ہیں۔ ہردوار میں گوروکل اور رشی کل ان دو سنستھاؤں میں الگ الگ آیوروید مہاودیالیہ کھلے ہوئے ہیں۔ ہر ایک میں ودیارتھیوں کی سنکھیا ۵۰ سے ادھک نہیں ہے۔ گوروکل میں اس مہاودیالیہ کا سالانہ خرچ آٹھ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ اس میں سے چار پانچ ہزار کا سبھا کو گھاٹا رہتا ہے۔ یہ رقم تو آٹھ ہزار روپیہ سالانہ سے ایک میڈیکل کالج چل جاتا ہی کیا؟ پھر چار پانچ ہزار کا گھاٹا بھی ہر سال پڑتا جائے۔ اس اوستھا میں اس کالج کو چلاتے جانا دور اندیشی نہیں۔ یہ گھاٹا مہاندھی (گوروکل کے جنرل فنڈ) سے پورا کیا جاتا ہے۔ اور جنرل فنڈ کی اوستھا یہ ہے۔ کہ مئی ۱۹۳۵ء تک اس میں اکتیس ہزار سے زیادہ نفی تھا۔ یہ نفی ہر سال اوسطاً دس ہزار سے زیادہ بڑھ رہی ہے۔ گوروکل کے سہایک مکھیہ ادھشٹھاتا پنڈت رمید پال منتری "ارجن" کے "گوروکل نمبر" میں اس ماترا کو بیس ہزار بتلاتے ہیں جس سے یہ ظاہر ہے۔ کہ یہ سالانہ گھاٹا اس سال گھٹ نہیں گیا۔ گوروکل کا حساب کا ریکارڈ سمت ۱۹۶۹ سے باقاعدہ ہوا ہے۔ تب سے اب تک ۲۴ سال ہو چکے ہیں۔ ان چوبیس سالوں کی بچت تخصیص کر ملا دینے سے گیارہ ہزار سالانہ ادھک گھاٹے کی اوسط نکلتی ہے۔ ۲۴ سال کے اس سارے گھاٹے کے کارن مہاندھی میں دو ڈھائی لاکھ سے اوپر منفی رقم ہو جانی چاہیے تھی۔ پرنتو

سمت ۱۹۸۵ میں زمینوں کی قیمت بڑھ گئی۔ اور اس سے ایک لاکھ تراسی ہزار کا لابھ ہو گیا یہ دھن مہاندھی میں شامل کر دیا گیا۔ روپیہ تو کہیں سے آیا نہ گیا۔ زمینوں کی قیمت بڑھا کر مہاندھی میں لکھ دی گئی۔ ۴۳ ہزار سے اوپر ستھر چھاتر ورتیوں کا لابھ اکٹھا ہو گیا۔ جو سمت ۱۹۸۲ کی آمدنی میں ملا دیا گیا۔ آگے چل کو سبھا نے نشچے کر دیا۔ کہ ایسا لابھ اینڈومنٹ ستھر کوش میں ڈالا جایا کرے۔ وستو بھنڈار کی بچت اکٹرت ہوتے ہوتے تینتیس ہزار ہو گئی۔ جو سمت ۱۹۸۵ میں مہاندھی میں ڈال دی گئی۔ یہ راشی وستو بھنڈار ہی کے کھاتہ میں ٹھہری رہنی چاہیے تھی۔ جس سے یدی کبھی ورش گھاٹا ہو جائے۔ تو اس کی پورتی ہو سکے۔ سمت ۱۹۸۵ میں سات ہزار کے چیڑ کے درخت بک گئے۔ جنگل کے ورش سے اب تک تین لاکھ روپیہ سے اوپر عمارتوں کے لئے دان ملا۔ اس کا سود مہاندھی میں ڈال دیا جاتا رہا۔ یدی اسے الگ ٹھہرا کیا جاتا۔ تو اس سے زمین کی قیمت نکل آتی۔ اس سمہ ۵۰ ہزار سے اوپر کی بھومی خرید کی جا چکی ہے۔ اور اس کا خرچ عمارتوں پر ڈالا جا رہا ہے۔ جس میں بہت الجھنیں پیش آتی ہیں۔ عمارتوں کے بن جانے سے عمارتوں کا بہت سا روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ نوّے ہزار کی عمارتیں اور بننی ہیں۔ پرنتو اس ندھی کا آدھے سے بھی کم روپیہ سنچت ہے ؛

پاٹھک دیکھیں گے کہ اوپر بیان کی گئی آمدنی میں بہت سی راشیاں ایسی ہیں جو اتفاقی ہیں۔ اور جن کے پھر آنے کی آشا نہیں جیسے ستھر چھاتر ورتیوں کا لابھ۔ وستو بھنڈار کا اکٹھا لابھ، چیڑ کے درختوں کا مولیہ۔ عمارتوں کا روپیہ زمینوں کی قیمت کی ورِدھی۔ اور ان سب سے بڑھ کر سمت ۱۹۶۹ سے پورو کا بچا ہوا ۱۲ ہزار روپیہ۔ جو سمت ۱۹۸۲ کی آمدنی میں بڑھا دیا گیا۔ یدی ہم یہ چالیس ہزار اور زمینوں کی قیمت کی ورِدھی کا ایک لاکھ تراسی ہزار روپیہ ہی آمدنی سے کم کر دیں۔ تو سالانہ گھاٹا اوسطاً گیارہ ہزار سے اوپر بیٹھتا ہے ؛

میرے لیکھوں میں اس گھاٹے کی [illegible] پڑھ کر منتری پروفیسر رام دیو جی نے "آریہ مسافر" میں لکھا تھا۔ کہ ان کے وقت میں ہمیشہ بچت ہوتی رہی ہے۔ انہوں نے اپنے لیکھ میں

کچھ اعداد بھی درج کیے تھے۔ جو اعداد کے صحیح مطالعہ پر مبنی معلوم نہیں ہوتے تھے۔ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ اگر دو چار ورش گھاٹا ہو جائے۔ تو اس کا اوسط پر بڑا اثر جا پڑتا ہے۔ دو اڑھائی لاکھ کا گھاٹا دو چار ورشوں کے گھاٹے سے کس پرکار جھٹ پٹ پیدا ہو جائے گا۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ ان کی تسلی کے لئے میں ان کے ہی پانچ ورشوں کی بچت اور گھاٹے کے انک دیئے دیتا ہوں۔ یہ انک گوروکل کے رجسٹروں سے لیے گئے ہیں۔ اور اس لیے پرامانک ہیں۔ سمت ۱۹۸۲ میں اکیالیس ہزار کی بچت دکھائی گئی ہے۔ پرنتو اس میں ۴۳ ہزار تو ستھر چھاتر ورتیوں کا لابھ ہے۔ جو کئی ورشوں سے اکٹھا ہو رہا تھا۔ اور سات ہزار سے زائد عمارتوں کے دان کا سود ہے۔ یدی یہ دو رقمیں ہٹا دیں۔ تو نو ہزار کا گھاٹا رہے گا۔ سمت ۱۹۸۵ میں دو لاکھ تینتیس ہزار تین سو بیاسی روپیہ کی بچت دکھائی گئی ہے۔ پرنتو اس میں ایک لاکھ تراسی ہزار زمینوں کی قیمت کی ورِدھی کے کارن جمع کئے گئے ہیں۔ اور تینتیس ہزار وستو بھنڈار کا لابھ جو بہت سالوں کا جمع ہوا ہوا ہے۔ سات ہزار چیڑ کے درختوں کی قیمت ہے۔ دس ہزار روپیہ سے زائد عمارتوں کے دان کا سود ہے۔ یہ نارمل آمدنی نہیں ہے۔ یدی زمینوں اور وستو بھنڈار کا روپیہ ہی گھٹا دیا جائے۔ تو بھی دس ہزار گھاٹا ہو جائے گا۔ اور اگر عمارتوں کے دان کا سود گھٹا دیں۔ تو یہ گھاٹا بیس ہزار ہو جائے گا۔ سمت ۱۹۸۶ میں سات ہزار آٹھ سو بچت دکھائی گئی ہے۔ اس میں عمارتوں کے دھن کا سود بھی ہے۔ اور گورنمنٹ پیپر کے مول کی ورِدھی بھی۔ یہ دونو راشیاں سات ہزار سے اوپر ہیں۔ سمت ۱۹۹۰ میں چوبیس ہزار پانچ سو کا گھاٹا ہے۔ اور ۱۹۹۱ میں ۱۴۰۵ روپے بچت ہوئی ہے۔ سو بچت تو فقط اسی سال ہوئی ہے۔ اور وہ ہے ۱۴۰۵ روپیہ ؛

میں نے جو دس ہزار سے زیادہ گھاٹے کی اوسط بتائی تھی۔ وہ نہ صرف منتری پروفیسر صاحب کے وقت کی تھی نہ میرے وقت کی۔ وہ تو سمت ۱۹۶۹ سے لے کر سمت ۱۹۹۲ تک گوروکل کا گھاٹا تھا۔ جس کے ذمہ دار سبھی مکھیہ ادھشٹھاتا تھے نہ کہ پروفیسر صاحب کے سمے میں میرے سمے سے زیادہ گھاٹا ہوا ہے۔ اور یدی بھومیوں اور چھاتر ورتیوں کا لابھ مہاندھی میں ڈالا ہوتا تو

میرے سمے میں بھی یہ لابھ تھے۔ پرنتو وہ ستھر کوش میں ڈال دئے گئے۔ میرے وچار میں پرشن بچتوں کا نہیں، سنستھا کی ہے۔ اور وہ گھاٹا ہی پر چل رہی ہے۔ گوروکل کے ورتمان سہایک مکھیہ ادھشٹھاتا "ارجن" کے "گوروکل نمبر" میں اس گھاٹے کی تعداد ۲۰ ہزار بتلاتے ہیں۔ میں نے ان کا نام اس لیے لکھ دیا ہے۔ کہ گوروکل کی ورتمان اوستھا پر مجھے اپنے آپ کہتے ہوئے سنکوچ ہے۔ جس سنستھا کی آرتھک اوستھا ایسی ہو رہی ہو۔ وہ راشٹریہ شکشا کا بوجھ اپنے اوپر لینے کے سوپن کیسے لے گی؟ سدھانت کی درشٹی سے میں اپنے پورو لیکھوں میں سپشٹ کر چکا ہوں۔ کہ پرتی ندھی سبھا کے پاس کیول وید مہاودیالیہ ہی رہنا چاہیے۔ ہم راشٹریہ شکشا کے ساتھ نیائے نہیں کر سکتے۔ آرتھک درشٹی سے ہماری سامرتھیہ کتنی ہے؟ یہ میرے اس لیکھ سے سپشٹ ہے۔ وید مہاودیالیہ خود اس وقت گھاٹے پر چل رہا ہے۔ یدی گوروکل مہاودیالیہ کا چار پانچ ہزار کا گھاٹا ہونا بند ہو جائے۔ تو باقی پانچ چھ ہزار کا گھاٹا رہے گا۔ اسے پورا کرنے کے لئے خود وید مہاودیالیہ میں کچھ تخفیف کرنی آوشیک ہوگی۔ ورتمان آرتھک اوستھا میں گوروکل کو بھی چلائے جانا خطرے سے خالی نہیں ہے +

یہ تو ہوئی وارشک آمدنی اور خرچ کی صورت۔ آؤ۔ اب ذرا ستھتی پتر (بیلنس شیٹ) پر ایک سرسری درشٹی ڈال جائیں ؛

گوروکل کے پاس اپادھیائے ورتی، چھاتر ورتی، عمارت، دھرم وار آدی کئی ایسی ندھیاں ہیں جنہیں ٹرسٹ کہنا چاہیے۔ ان سب کا مل کر چھ لاکھ تراسی ہزار پانچ سو پچاسی روپیہ بنتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں سبھا کے پاس بنک وغیرہ میں پانچ لاکھ ۷۶ ہزار ایک سو اڑتیس روپے ہیں۔ جس کا ارتھ سپشٹ ہے کہ سبھا کے پاس اپنے ٹرسٹ کے روپیہ سے ایک لاکھ ستر ہزار کے لگ بھگ کم روپیہ نقد موجود ہے ؛

اس کے اتیرکت ستھر کوش کے لئے تین لاکھ نہتر ہزار تین سو چونتیس روپیہ اکٹرت ہوا تھا۔ اس میں سے تین لاکھ چھ ہزار نو سو ۶۶ روپیہ کی تو کمیٹیاں ہیں۔ ۲۰-۲۱ ہزار کے لگ بھگ گوروکل کے بھن بھن کاموں میں لگا ہوا ہے۔ اور ایک لاکھ یا ساٹھ ہزار سے اوپر کا [illegible] اندر پرستھ کی عمارتوں پر آمدنی سے ادھک لگ چکا ہے۔ دوسرے شبدوں میں ستھر کوش پر بھی اس کی آمدنی سے ایک لاکھ ۱۶ ہزار روپیہ ادھک بوجھ پڑ چکا ہے۔ یہ انک ۱۹۳۵ کے شروع تک کی ہیں۔ اب یدی گوروکل کی سہایتا اور غیر مستقل [illegible] ستھر کوش سے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

منتری ادھک ہے - پنجابی آریہ سماج نے کر دیا ہوا ہے - کہ گورو کل کے پاس اس کے تو نستنت ہے۔ دارشک گھاٹے کو پورا کرنے کے لئے کچھ بھی دھن نہیں ہے - پسلوں کے روپیہ میں ایک لاکھ سے ادھک کی کمی پہلے سے موجود ہے۔ جہاں جی میں ۱۳۱ ہزار سے اوپر پہلے ہی گھاٹا ہے - رہی وارشک آمدنی - وہ سمت ۱۹۹۹ سے لے کر اب تک خرچ کی اپیکشا دس ہزار سے اوپر پرتی ورشی اوسطاً کم آتی رہی ہے۔ اس اوستھا کو دھیان میں رکھتے ہوئے اگر ہم پہلے کی طرح آمدنی سے خرچ بڑھاتے ہی چلے گئے ہیں - تو ہمیں کون بدھیمان کہے گا؟

کچھ سمے ہوا - انترنگ سبھا نے ریزولیوشن پاس کیا تھا - کہ آیورویدک مہاودیالیہ پر اس کی آمدنی سے ادھک خرچ نہ کیا جائے۔ پرنتو اس ریزولیوشن پر ایک دفعہ بھی عمل نہیں ہو سکا۔ اس کالج کا سمت ۱۹۹۸ تک کا گھاٹا ۳۰ ہزار کے لگ بھگ ہے - اس ورش اس کالج میں کچھ اُنتی کی گئی - پراسکے ہسپتال کا وستار ہوا۔ اس سے گھاٹا اگلے ورش ۵ ہزار تک پہنچ گیا۔

اگر اس مہاودیالیہ کو ایک اچھا میڈیکل کالج بنانا ہو - تو آٹھ نو ہزار وارشک خرچ سے زیادہ ہی کیا ہے؟ کچھ سمے ہوا کالج میں گھاٹا ہی بڑھ رہا ہے۔ ہمیں ان انکوں سے پتہ چلنا چاہئے - کہ ایک آیورویدک مہاودیالیہ ہی کیا - وید مہاودیالیہ کی بھی وہاں پر بہتری ہے۔

گورو کل کمیشن کے سامنے بھی یہ پرشن آیا تھا۔ اور اس نے ان سب کو سمبندھ میں وچار شیل کی تھیں۔ سادھارن مہاودیالیہ (Arts College) کے لئے تو کہہ ہی دیا تھا کہ اسے بند کر دیا جائے۔ آیورویدک مہاودیالیہ کے لئے لکھا تھا کہ اس کا خرچ آمدنی سے بڑھنے نہ دیا جائے۔ اس کی آمدنی اب بھی ۵ ہزار سالانہ سے نہیں بڑھی پر پانچ ہزار روپیہ وارشک سے آیورویدک مہاودیالیہ چلانا اپنا نقصان آیورویدک دونو کا اپہاس کرنا ہے۔ اس سے کلاس جن سکتی ہے، کالج نہیں۔ اگر آیورویدک بھی ایک کلاس کے روپ میں اسی وید مہاودیالیہ میں پڑھایا جائے - تو اور بات ہے۔ ایسا پہلے بھی ہوتا تھا۔ کچھ ہو - وید مہاودیالیہ پر آیورویدک کالج کا بوجھ نہیں پڑنا چاہئے - اور وید مہاودیالیہ کا اپنا خرچ اس کی آمدنی کے اندر لانے کا یتن کرنا چاہئے۔

میرے اوپر کے لیکھ سے یہ نہ سمجھا جائے - کہ ہم وید مہاودیالیہ کے سوائے کسی اور کالج کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے - پھر ہماری سبھا نے

بھی دھارمک سبھا - اس کے لئے مناسب بھی یہی ہے - کہ گورو کل مہاودیالیہ کو چلائے۔ یہی سبھا کا وہ آدیش ہے جس کے انوسار گورو کل کی سبھا بنی ہوئی ہے - آدیش کے شبد یہ ہیں :-

"ویدک تتھا پراچین آرش گرنتھوں کی پڑھائی تتھا آریہ اپدیشکوں کی تیاری کے لئے ایک ودیالیہ کھولنا" +

آوشیکتا تو یہ ہے - کہ اس مہاودیالیہ میں ویدادی شاستروں کے ریسرچ کا کام کرایا جائے - اور آریہ سماج کے لئے اُتم ساہتیہ تیار کرایا جائے۔ لیکن یہ تبھی ہو - جب اُدھر

ریویوز!

"مورتی پوجا کی حقیقت"

سمپادک مہاشہ منشی علاؤ پشوری + پرکاشک اور ملنے کا پتہ :- "کھنڈن سیریز" آفس نسبت روڈ لاہور صفحات ۹۲ - سائز (۱۸×۲۲/۸) قیمت ۸/ فی کاپی :-

اس میں مہاتما نارائن سوامی جی - مہاتما ہنسراج جی - آچاریہ رامدیو جی - پنڈت بدھ دیو جی میرپوری پنڈت منسارام جی - ماسٹر آتمارام جی امرتسری تتھا جمنی جی اور ماسٹر لکشمن جی آدی ودوانوں کے مدلل

اس کتاب میں سمپادک مہاشہ نے پرانک دھرم کی برہنہ تصویر پیش کر دی ہے - آج تک سناتن دھرمیوں یا آریہ سماج پر پنڈت مادھواچاریہ - پنڈت کالو رام اور پنڈت ریلارام وغیرہ سناتن دھرمیوں کی طرف جو نا سمجھ اعتراضات کئے جاتے تھے - انکا دندان شکن جواب دیا گیا ہے - اور ساتھ ہی پرانوں کی غلط تعلیم پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے - مورتی پوجا اور مرتک شرادھ کی دھجیاں بکھیر دی گئی ہیں - ویدوں کے متعلق پرانک خیالات کا زبردست کھنڈن کیا گیا ہے۔ ملنے کا پتہ :- منیجر پریم پستکالیہ گورودت بھون لاہور

مہرشی دیانند جی کا چتر!

یہ چتر مہرشی دیانند کی سمادھی اوستھا کا بڑے سائز کا فوٹو ہے - بڑا ہی سندر اور قابل دید ہے - ہر ایک آریہ پرش کو یہ چتر اپنے کمرہ میں لگا کر رکھنا چاہئے قیمت فی چتر ۸/

سوامی شردھانند جی کا چتر

امر شہید سوامی شردھانند جی کا یہ ایک بڑا ہی سندر چتر ہے - سوامی جی کے ہر ایک شردھالو بھگت کو یہ چتر اپنے کمرہ کی زینت کے لئے مول لینا چاہئے قیمت فی چتر ۸/

نوٹ :- اکھٹے لینے والوں کو ہر دو چتر ۱۴/

آریہ سماج کے اتہاس کا معاملہ

(از راؤ بہادر ماسٹر آتمارام جی امرتسری راجپیر منتری بڑودہ)

کرنال آریہ سماج کے رتن لالہ نرسنگھداس جی نے لاہور کے اخبار "پرکاش" کے کسی منی کرنے پر گئے - انکا میں ایک اُتم تھا دلیل سب کہ اس سنگری دوارہ جو پستک امر شہید منتری سوامی شردھانند جی بڑی محنت سے اکٹھا کر کے چھپوا گئے ہیں - اس کے آدھار پر آریہ سماج کا اتہاس لکھے جانے کے متعلق جیسے بچار پرگٹ کئے ہیں - چونکہ ان ناموں میں سے لیکھک کا ایک نام بھی سجن لیکھک جی نے بار بار تجویز کیا ہے - اس لئے اس لیکھ کی ضرورت مجھے محسوس ہوئی اس وشے کے سمبندھ میں میرا ادرڑھ مت یہ ہے - کہ فاضل اجل پنڈت چموپتی جی ہی مذکورہ صدر کام کے لئے نہایت مناسب اور کافی سے بڑھ کر ہیں +

نیز جیسے مہاتما نارائن سوامی جی جو آریہ سماج کے ایک مانیہ شروماننیہ لیڈر یا نیتا ہیں - ان سے بڑھ کر تو شاید دوسرا پرش مذکورہ صدر کام کے سمپادن کرنے کے لئے آج کل نہیں مل سکتا - مگر شاید وہ عدیم الفرصت ہوں - تو ایسی دشا میں پنڈت چموپتی جی بڑدہ کے سوتنتر تتھا درڑھ مت ہیں مجھ سے بھی ادھک یوگیہ اس کام کے سمپادک ہو سکتے ہیں اور وہ اکیلے بھی کافی ہیں - بندہ اتی بڑھ اور بواسیر کے پرانے عارضہ کے کارن کسی پستک کے سمپادن کے لئے اپنے دماغ کو مجبوراً شانت نہیں رکھ سکتا

ہندوستانی رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج سکتے ہیں۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ ڈلیسنس قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست رنگدار مفت ارسال کی جاتی ہے - سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar
& Co Karachi

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کے بارہ میں سری سی پی رائے کی رائے

میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا - تمام دوائیاں اعلیٰ پیمانہ پر اور آیورویدک طریقوں پر بنائی جاتی ہیں - اور دوائیوں کو نہ صرف ہندوستان کے ہر صوبہ میں ہی نہیں - بلکہ ہندوستان کے باہر بھی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے +

ادھیکش جوگیش چندر گھوش آیوروید شاستری سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

اور کئی مضامین کا سنگرہ کیا گیا ہے - پرمان اور دلائل بھی کافی دئے ہیں - آریہ سماجیوں پر سناتن دھرمیوں اور سے کئے جانے والے اوکھل مرسل رشیوں کی بدھی کی پوجا کے اعتراضات کا بھی دندان شکن جواب دیا گیا ہے - یہ اس وشے پر مکمل پستک ہے - پرائکوں میں مفت بانٹی جانی چاہئے - یہ کتاب راجپال اینڈ سنز ہسپتال روڈ سے بھی مل سکتی ہے

"جیبی پستول"

قیمت فی عدد ...
سمپادک مہاشہ پریم چند جی ...

اُدھر لائیں نہ بیماری جائیں - اپنی بساط بھی اتنی ہے - اور آدھار بھی یہی ہے تو پھر خواہ مخواہ دنیا بھر کا بوجھ اپنے اوپر لینے سے کیا لابھ؟ گورو کل کو وید مہاودیالیہ ہی بنائے - جس سے ویدکا پرچار ہو - اور دھارمک جگت کا آدھار :-

(ادم سنتم)

اطلاع

خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں + (مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرچارک کی

(ازا)

شباح سنائی جرنلسٹ

کوئی ساون کی بات ہے۔ اخبار "پرکاش" میں ایک اشتہار چھپا تھا کہ "وید مقدس کے پرچار اور دوسرے مذاہب کی جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی ہوئی اور روز افزوں بڑھتی ہوئی تبلیغ کے مقابلہ اور روک تھام کے لئے مضبوط جسم اور دماغ والے بے غرض اور قربانی پسند ایک سو ہندو نوجوانوں کی فوراً ضرورت ہے۔ جنہیں اپنی خود غرضی اور عیش و عشرت کو تیاگ کر سنیاسیوں کی زندگی بسر کرنی ہوگی۔ ان کو پہلے ایک سال تک مناظرہ، مباحثہ، سنسکرت، ہندی، پرچار، دھرم، سنسکرتی، ترک نفس اور آیورویدک تعلیم دی جائے گی۔ پھر انہیں مختلف اضلاع ہند و دیگر ممالک میں وید مقدس، ہندو تہذیب اور فلسفہ کی نورانیاں پھیلانے کے لئے بھیجا جائے گا۔" میں نے اس اشتہار کو پڑھا۔ میرے دل میں دھرم کی خدمت کا ولولہ اٹھا۔ قربانی و ترک کے خیالات دماغ میں لہریں مارنے لگے۔ اور میں اپنے آپ کو اسی فضا میں محسوس کرنے لگا۔ جب رشی اگستیہ جیسے اولوالعزم و تجربہ کار ویدک پرچارک امریکہ، جاوا، سماٹرا، مصر اور یونان جیسے ممالک میں وید مقدس کی صداقتوں اور عظمتوں کا سکہ بٹھانے، جنگلوں، دریاؤں اور پہاڑوں کو عبور کرنے، غیروں کو ہندو تہذیب و فلسفہ کا سبق دیتے پھرتے تھے۔

لیکن مجھے اپنے آپ کو ایسے حالات میں ڈھالنے میں کئی مجبوریاں تھیں۔ میں بیس روپیہ ماہوار کا ایک کلرک تھا۔ گھر پر میری بوڑھی والدہ، میرا چھوٹا بھائی اور میرے ایک مرحوم دوست کا لڑکا کہ جس کے اخراجات کا بھی میں کفیل تھا، موجود تھے۔ اور یہ تنخواہ بہت تھوڑی تھی۔ میرے چلے جانے کے بعد والدہ کا بھائی ذلیل ہو جاتا۔ وہ میری جدائی میں جان ہلکان کر لیتی۔ اندھی ہو جاتی۔ غم و آلام کی بہتات کے باعث زندگی میں ہی مر جاتی۔ چھوٹے بھائی اور میرے دوست کے لڑکے کی تعلیم غیر مکمل رہ جاتی۔ ان کا مستقبل تباہ ہو جاتا۔ میری منگنی ہو چکی تھی۔ میرے گھر بار کو چھوڑ کر چلے جانے سے بہت سی امنگیں، مرادیں، امیدیں اور آرزوئیں فنا ہو جاتیں۔ اس موج کی چاندنی راتیں، موسم برسات کی پھواریں، شباب کی سرمستیاں۔ اور میری مستقبل قریب میں بننے والی بیوی کلیس مجسم ناز کو میں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا۔ حسن۔ جوبن۔ ادائیں۔ غمزے۔ عشوے ——— میں خاموش ہو گیا۔ میرے دھرم کی خدمت کے جذبات جس نقطۂ سکون سے اٹھ کر میرے دماغ پر چھلک گئے تھے۔ پھر اسی گہرائی پر مرکوز و مسکون ہو گئے۔ اور میں پھر دنیاداری کے جھمیلوں میں پھنس گیا۔ میرے ان ساکن جذبات میں سے ایسا ہی مجھے بہ خفیف سی آواز اٹھتی سنائی دیتی ہے

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یونہی تمام ہوتی ہے

(۲)

اس واقعہ کو کئی دن بیت چکے تھے۔ شاید پندرہ یا بیس۔ اتوار کا دن تھا۔ دفتر نہیں جانا تھا۔ میں صبح کی ورزش سے فارغ ہو کر سبزی ترکاری اور خانگی ضروریات کی چند چیزیں خریدنے کے لئے بازار چلا گیا۔ اخبار فروش کی دوکان پر ٹھہر گیا۔ دیگر ہفتہ وار اور روزانہ پرچوں اور ماہانہ رسائل کی فائلوں کے ساتھ "پرکاش" کے بھی ۵-۶ پرچے پڑے تھے۔ میں کوئی باقاعدہ آریہ سماجی تو نہیں تھا۔ مگر تاہم مجھے آریہ سماج کی تحریک سے گہری دلچسپی تھی۔ اور اس کی شدھی پرچار کے عالمگیر مستقبل کے خواب لیا کرتا تھا۔ اس لئے "پرکاش" کے ٹھوس اور عالمانہ مضامین مجھے بہت پسند تھے۔ میں نے ایک پرچہ خرید لیا۔ اور گھر کی طرف لوٹ آیا۔ گھر پر آ کر دفتر کا تھوڑا سا کام ختم کرنے کے بعد جب میں اخبار پڑھنے بیٹھا۔ تو اس میں پھر وہی اشتہار چھپا ہوا تھا۔ پہلے یہ دو ڈھائی انچ جگہ پر چھپا تھا۔ اب سالم صفحہ پر محیط تھا۔ اشتہار کی پہلی عبارت تو بدستور تھی۔ مگر اس دفعہ اس کے نیچے مندرجہ ذیل سطور اور تھیں:-

"ہندو قوم کے افراد جو اپنے شاندار ماضی کی تعریفیں کرنے اور زمانہ حال کی پستی اور نگوں اقبالی کا ماتم کرتے نہیں تھکا کرتے۔ اور اس ضمن میں جو ان پر وقتاً فوقتاً زبردستیاں اور ظلم ہوتے رہتے ہیں۔ اور ان کے دھرم اور تمدن کو مٹانے کے لئے در پردہ سازشیں اور اعلانیہ حملے ہوتے رہتے ہیں۔ ان پر ہمیشہ مطعون کرتے رہتے ہیں۔ وہ اپنی اور قوم کی زبوں حالی کے خود ذمہ دار اور جوابدہ ہیں۔ وہ کہا کرتے ہیں۔ کہ ہندو بکھرے ہوئے، ڈرپوک، نااتفاق اور بزدل ہو گئے ہیں۔ مگر خود کبھی یہ نہیں سوچتے۔ کہ انہوں نے ہندو قوم کو اتفاق اور سنگھٹن پر لانے کے لئے کیا کچھ قربانیاں کی ہیں۔ ان میں کس قدر شجاعت و جلاوت۔ قومیت اور دھرم کے جذبات کا پرچار کیا ہے۔ اس کی ایک زندہ مثال یہ ہے۔ کہ اس اشتہار کو جس میں قومی خدمات کے لئے ایک سو ہندو نوجوانوں کی خدمات طلب کی گئی تھیں۔ شائع ہوئے کامل ایک ماہ گزر چکا ہے۔ مگر آج تک محض چار نوجوان آئے ہیں۔ ہندو ویسے تو آزادی کے خواب دیکھتے ہیں۔ مگر یہ تو آزادی کے صحیح معنی سمجھتے ہیں۔ اور نہ آزاد ممالک کے باشندوں کی طرح خود غرضی، سہل انگاری، عیش پرستی، جہالت اور ضعیف الاعتقادی کی سطح سے اٹھ کر سیاست و جہانبانی کی فضاء میں پرواز کرنے کی جد و جہد کرتے ہیں۔ ایک بار حکومت جاپان نے جنگ کے ایام میں ایک ایسے مقام پر بھیجنے کے لئے جہاں موت یقینی تھی۔ ملک سے دس نوجوانوں کے لئے اپیل کی تھی۔ مگر دس کی بجائے پانچ سو جانباز نوجوان سر بکف ہو کر نکلے تھے۔ اور ایک بڑھیا بیوہ نے محض اس وجہ سے چھری مار کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیا تھا۔ کہ اس کا بیٹا اس کی محبت و خدمت گزاری کے فرائض سے بے فکر ہو کر قوم کی خدمت کو انجام دے۔ اور یہاں سو نوجوانوں کی بجائے محض چار آئے ہیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ تماشے، سینما اور ناچ گھر وغیرہ میں جا کر رنگ رلیاں منانے کے لئے تو ہمارے نوجوان اپنا وقت صرف کر سکتے ہیں۔ تپ دق۔ جذام اور طاعون کے امراض میں مبتلا ہو کر داعیٔ اجل کو لبیک کہہ سکتے ہیں۔ مگر دھرم کی خاطر اپنی حقیر زندگی کو جس نے ایک دن موت کی وادی میں گم ہو جانا ہے۔ پیش نہیں کر سکتے۔ افسوس صد افسوس"۔

اشتہار کا مضمون کیا تھا؟ ایک نشتر تھا۔ جو کہ میرے دل میں چبھ گیا۔ دھرم کی خدمت کا ایک شدید درد میرے دل میں اٹھ کھڑا ہوا۔ میرے اجڑے ہوئے خیالات پھر میرے دماغ میں گھومنے لگے۔ میں نے دفتر کی مسلوں کے بستہ پر ایک ٹھڈا مارا۔ اور تن کر کھڑا ہو گیا۔ گویا میں کوئی مجاہد سپاہی تھا۔ جو آریہ سلطنت کو انتہائے عالم میں پھیلانے کے لئے کسی ہونے والی جنگ میں شریک ہونے کے واسطے جا رہا ہوں۔ مگر میں نے خود بخود کہا۔ "مجھے اس بے صبری اور جذبات کے جوش سے کام نہیں لینا چاہیے۔ میں نے تو ایک پرچارک بننا ہے۔ جو ہمیشہ اولوالعزم اور جفاکش ہوتے ہیں"۔

میں بستر پر بیٹھ گیا۔ گھربار کی محبت اور ہونے والی بیوی کے ساتھ شباب کی پرکیف بہاریں گزارنے کے خیالات مجھے مکروہ نظر آنے لگے۔ اور ایک مشہور یونانی فلاسفر کا مقولہ۔ کہ "اے کچھ کر کے دکھانے والے شخص! دنیا کے عیش و آرام تمہارے لئے نہیں ہیں"۔ میرے کانوں میں گونجنے لگا۔

۹ بجے شب سے لے کر جب میرے دو عزیز سو گئے تھے۔ صبح ہونے تک میرے اور والدہ کے درمیان دلائل، التجا، قومی خدمت کے احساس سے پر جن کی مضبوطی کے لئے پدمنی اور لکشمی بائی وغیرہ کے کارناموں کی مثالیں پیش کی جاتی تھیں۔ ایک طویل بحث ہوتی رہی۔ وہ میری شادی کے دیکھنے کی دیر سے خواہش مند تھیں۔ مگر میں ان کے ایثار کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وہ دھرم پرچار کی خاطر اپنے اس ارادہ کو چھوڑنے پر بھی تیار ہو گئیں۔ آخر میں نے انہیں اس بات پر رضامند کر لیا۔ کہ میں انہیں ایک سنگر مشین خرید کر دیتا جاؤں۔ جس کی مدد سے وہ لوگوں کے کپڑے سی کر اجرت سے اپنا، میرے بھائی اور میرے دوست کے یتیم لڑکے کا پیٹ پالتی رہیں۔ اور میں انہیں پرچارک ٹریننگ کے لئے جا کر ایک مہینہ میں دو بار اپنی خیریت سے مطلع کرتا رہوں۔ اور ٹریننگ کا کورس ختم کر کے ان دونوں لڑکوں کو اپنے ہمراہ ہی رکھوں۔ میری ماں نے ان شرائط کو بخوشی تسلیم کر لیا۔ میں اپنی والدہ کو ضعیفی کے عالم میں مشقتوں اور مجبوریوں کے عالم میں چھوڑنے پر دل میں بہت ملول اور غمگین تھا۔ مگر کیا کرتا۔ لیکن تاہم مجھے یہ اطمینان تھا۔ کہ والدہ اس امر سے بخوبی واقف ہیں۔ کہ دھرم کی خدمت سب سے افضل ہے۔

(۳)

جن دنوں ہم ٹریننگ حاصل کر چکے تھے۔ ان دنوں ناسک کے علاقہ میں عیسائیت کی آگ لگی ہوئی تھی۔ جو ہندو دھرم کو بڑی سرعت سے جلاتی پھیلتی چلی جا رہی تھی۔ جس طرح میدان جنگ میں دشمن فوج کے کمزور پہلو پر حملہ کرتا ہے۔ اسی طرح وہ ہندو قوم کے کمزور اور ضعیف الاعتقاد اچھوتوں کو عیسائی بنا رہے تھے۔ اس علاقہ میں مدرسے اور شفاخانے جاری کر دئے تھے۔ ان کے دماغوں میں ہندو قوم کی فرضی غیر مساوات کے مظالم اور ناروا سلوک کا ایک گھناؤنا تصور پیدا کر کے اپنے

بھائیوں سے نفرت و انتقام کا جذبہ پیدا کیا جا رہا تھا۔ اُنہیں ترچھنے دئے جا رہے تھے۔ اُنہیں ہندو مندروں کو جلانا اور مندروں کی مورتیوں کو توڑنا سکھایا جا رہا تھا۔ آریہ سماج کے پاس نہ روپیہ تھا۔ نہ آدمی۔ پچھلے سال کے اشتہار کے اتباع میں بھی محض ہم چالیس آدمی پرچارک بن سکے۔ ویدک دھرم کا سچا حقیقی ہمدرد ناسک کے علاقوں کی طرف میری ڈیوٹی لگ گئی۔ اور میں گھر ہوتا ہوا اپنے بھائی ستیہ پال اور اپنے دوست کے لڑکے برج اندر کو سکول سے اُٹھا کر اپنے ہمراہ ناسک لے گیا۔ کیونکہ میں جانتا تھا۔ کہ موجودہ طریقِ تعلیم کی کس قدر بے قدری ہو رہی ہے۔ اس لئے ان کو بچوں کے لئے مستقل رکھنا لاحاصل ہے۔ اور میں نے یہ مناسب سمجھا تھا۔ کہ انگریزی جس میں میں پہلے ہی بی۔ اے تھا۔ اور سنسکرت جس میں اب میں نے کافی مہارت پیدا کر لی تھی اُنہیں پرائیویٹ طور پر تعلیم دے کر چند تاریخ۔ پالٹیکس اور دھرم کی کتب پڑھا کر اپنی ہی طرح پرچارکوں میں شامل کر لوں۔ ہم ناسک کے قریب ایک گاؤں میں جہاں تبلیغ زوروں پر تھی۔ پہنچے۔ میں نے گاؤں کے چند معزز براہمنوں سے دھرم پرچار اور اچھوت اُدّھار کے ضمن میں تبادلہ خیالات کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ گویا اُنہوں نے لفظ "دھرم" کا مطلب ہی نہیں سمجھا۔ اور نہ سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اور اچھوت اُدّھار کے بارہ میں تو سب کانوں پر ہاتھ رکھ گئے۔ اور میری طرف مشکوک نظروں سے دیکھنے لگے۔ ایک صاحب بولے۔ "جناب! ہندو دھرم تو سونا ہے۔ اور اچھوت غلاظت اور کثافت ہیں۔ عیسائی لوگ اچھا ہی کر رہے ہیں کہ سونا سے کثافت و غلاظت کو دور کر رہے ہیں۔" بلکہ سرِ شام مجھے معلوم ہوا۔ کہ ایک براہمن دیوتا عیسائیوں سے چند روپے بطور رشوت لے کر گاؤں والوں سے ایسی رخواست پر دستخط کرا رہے ہیں کہ لاہور کا ایک شخص یعنی یہ خاکسار ہمارے دھرم کے کاموں میں مخل ہو رہا ہے۔ پولیس کمشنر صاحب مداخلت کریں۔ میں اُس کے پاس پہنچا۔ دیر تک اُسے سمجھایا بجھایا۔ تب کہیں جا کر وہ اپنے ارادہ سے باز آیا۔

کامل چار دن تک ہم آسمان کے نیچے سوتے رہے۔ اور میدان میں اپنا کھانا تیار کرتے رہے۔ کسی شخص نے ہمیں ٹھہرنے کے لئے مکان نہ دیا۔ وہاں کے لوگوں کی سرد مہری سے مجھے ایسا معلوم ہو رہا تھا۔ کہ میں ہندوستان میں نہیں بلکہ عرب و فلسطین میں پرچار کر رہا ہوں۔ آخر اسی گاؤں کے نوجوان مکھیا کو اپنا ہم خیال

بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ اُس نے مجھے کہا "مکان تو یہاں آپ کو نہیں مل سکتا۔ کیونکہ سب لوگ عیسائی مشنریوں نے بہکا رکھے ہیں۔ البتہ اس گاؤں میں واقع عنبر آباد قلعہ میں اگر آپ ٹھہرنا پسند کریں۔ تو میں اس کی چابی منگوا دیتا ہوں۔ مگر یہ میرا فرض ہے۔ کہ میں آپ کو یہ بھی بتا دوں۔ کہ اس قلعہ میں اس کے سابق مکینوں کے بھوت رہتے ہیں۔ جو بڑے خونخوار و خوفناک ہیں۔ گاؤں کے جس مرد۔ عورت اور بچہ پر اُن کا سایہ پڑا ہے۔ وہ زندہ نہیں بچا۔ اندھیری راتوں میں کبھی کبھی یہ بھوت قلعہ کی فصیل پر سے لمبے بڑے بڑے سروں کو جن کی پیشانیوں پر اُن کی آنکھیں انگاروں کی طرح چمکتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں سا باہر نکال کر گاؤں والوں کو گھورنے بھی لگتے ہیں۔ میں نے گاؤں کے ایک کنارہ پر واقع ایک صدیوں سے غیر آباد اور سنسان سے عظیم الشان قلعہ کا تصور کیا۔ پھر مکھیا سے کہا۔ ہم وہاں ہی ٹھہر جائیں گے۔ بھوت ہمیں کو کچھ نہیں کہہ سکتے۔ وہ میرے منہ کی طرف حیرت سے دیکھنے لگا۔ پھر بولا۔ اندھیری راتوں کو اس قلعہ میں سے چیخیں سنائی دیا کرتی ہیں۔ کبھی کبھی کوئی بھوت برج کے کنگرے پر سے لمبا سر نکال کر گاؤں والوں کو گھورنے لگتا ہے۔ اُس کی آنکھیں انگاروں کی طرح روشن ہوتی ہیں۔ میں نے اُس سے کہا "خوف۔ جہالت توہم اور بزدلی کے بھوت ایک آریہ پرچارک کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے۔ بہتر ہو کہ آپ مجھے چابی لا دیں۔ ہم کئی دن سے مکان نہ ملنے کے باعث سخت پریشان ہو رہے ہیں۔ قلعہ کا کوئی کمرہ صاف کر کے ٹھہر جائیں گے۔"

مکھیا نے چابی لا دی۔ وہ ہمارے ساتھ قلعہ میں داخل نہیں ہوا۔ محض سیڑھیوں کا راستہ اور اُوپر واقع ایک عمدہ سے کمرہ کا پتہ بتا کر لوٹ گیا۔ اور میں اور دونو لڑکے اپنے بستر۔ کتابیں برتن۔ پانی کا گھڑا اور لیمپ لے کر اُوپر پہنچے۔ لڑکوں نے نہایت پھرتی سے کمرہ برآمدہ سیڑھیوں اور صدر دروازہ تک کا جو کبوتروں اور چمگادڑوں کی بیٹھوں۔ آوارہ بلیوں کے مار کر کھائے ہوئے پرندوں کے پروں چھپکلیوں کے انڈوں کے بیکوں چھلکوں سے اٹے پڑے تھے۔ راستہ صاف کر دیا۔ باہر سے گھڑے بھر بھر کے پانی چھڑکا۔ دھوپ کی بتی جلا دی۔ لیمپ روشن کر دیا۔ برآمدہ میں چولھا جلا کر سبزی پکانے لگے۔ میں نے اندر کونہ میں بستر بچھا دئے۔ اور کتابیں قرینے سے لگا دیں۔

برج کے نیچے گاؤں کے لوگ ہمارے پُرہول قلعہ میں مقیم ہو جانے پر چہ میگوئیاں اور حیرت کا اظہار کر رہے تھے۔ عیسائی مشنریوں کے زیرِ اثر کچھ لوگ تو اپنے خیال میں ہمیں موت کے منہ میں دھکیل کر خوش ہو رہے تھے قلعہ کی بھیانک تاریکیوں کو ہمارے لیمپ کی روشنی پھاڑ رہی تھی۔ ہم نے اطمینان سے کھانا کھایا۔ پھر لڑکوں نے بن جو پرچند جوشیلے اور قوم پرستانہ گیت جو اُنہوں نے وطن میں ہندو سبھا کے مختلف جلسوں میں گائے تھے۔ سُریلے انداز میں گائے۔ پھر سو گئے۔ اور "پرکاش" اور "ہندو" کے (Readdress) ہو کر آئے ہوئے پرچوں کو پڑھ کر میں بھی اندر سے کمرہ کے کواڑ بند کر کے سو گیا :-

(۴)

سوتے ہی یکایک میری آنکھ کھل گئی۔ شاید کسی غیبی قوت نے مجھے بیدار کیا تھا۔ لیمپ اپنی دھیمی سی روشنی کے ساتھ جل رہا تھا۔ میں نے اُٹھ کر اس کی بتی اونچی کر دی۔ کمرہ یکدم روشن ہو گیا۔ میں نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ اس پر دو بجے تھے۔ قلعہ کی تمام تاریک دیواریں خاموش تھیں۔ نیچے گاؤں چپ چاپ پڑا سو رہا تھا۔ ہر جگہ سکوت مسلط تھی۔ مجھے کوئی بھیانک خواب نہیں آیا تھا۔ میرے جسم میں کوئی تکلیف بھی نہیں تھی۔ میں نے کوئی جسمانی حاجت رفع نہیں کرنی تھی۔ موسم نہایت خوشگوار تھا۔ اس لئے میں یہ سمجھنے سے قاصر تھا۔ کہ میری نیند کے تسلسل میں انقطاع کیوں واقع ہوا۔ ہو سکتا ہے کہ ماحول کی اجنبیت و غیر مانوسیت اس کا باعث ہوئی ہو۔ میں ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا۔ کہ باہر برآمدہ سے پرے جو چھتا ہوا فراخ راستہ ایک چوکور گردش بناتا ہوا اس برج سے دوسرے برجوں کو جاتا تھا۔ اور پھر اسی پر آ کر ختم ہو جاتا تھا۔ اس کے اس حصہ پر جہاں یہ شمالی شکستہ حال برج کو اُس برج سے ملاتا تھا۔ مجھے ایک عجیب زوردار آواز سنائی دی۔ جیسے کسی مزدور کے سر پر سے اناج کی کوئی بوری یکدم فرش پر گری ہو۔ یا کسی اُڑتے ہوئے ہوائی جہاز میں سے چمڑا کے تسمے ٹوٹ جانے کے باعث کوئی انسان ہوا میں چکر کھاتا ہوا یہاں آ گرا ہو۔ مگر فضا میں کوئی شور نہیں تھا۔ اور گرنے آدمی کی کوئی چیخ پکار سنائی نہیں دیتی تھی۔ اس کے دو لمحہ بعد ویسی ہی آواز پھر سنائی دی۔ اور ساتھ ہی ایسی آواز بھی۔ جیسے کسی لوہار کی بہت بڑی دھونکنی چل رہی ہو۔ مگر اس آواز میں ایک ہلکی سی چیخ کا اضافہ اور تھا۔ اور یہ دھم دھم اور سانس

سانس کا شور ہمارے کمرہ کی طرف بڑھا آ رہا تھا۔ اس گاؤں کے مکھیا نے جو اس قلعہ میں آتے وقت یہاں کے بھوتوں کی بابت کچھ باتیں سنائی تھیں۔ اور جن کو میں نے اوہام باطلہ سے زیادہ کچھ وزن نہیں دیا تھا۔ میرے دماغ میں گھس گئیں۔ میں اس آواز کی اہمیت و قرب اور اپنے چپ چاپ بیٹھے رہنے پر یکدم چونک پڑا۔ میں نے کمرہ کے گوشہ میں جہاں ایک چوڑے پھل اور لمبے دستہ کی کلہاڑی رکھی تھی۔ جس کو ہم مسواک وغیرہ کاٹنے کے استعمال میں لایا کرتے تھے۔ اور جو اجنبی دیہات میں آوارہ کتوں اور پیدل راستوں میں رہزنوں کی تخویف کا باعث ہوا کرتی تھی۔ ہاتھ بڑھایا۔ اور اُسے اُٹھا لیا۔ مخفی پہنا کر کواڑوں کی طرف بڑھا۔ وہ پُراسرار آواز کمرہ کے بالکل قریب آ گئی تھی۔ میں نے جھریوں میں سے دیکھا باہر بے حد تاریکی میں میں محض یہی دیکھ سکا۔ کہ دو آتشیں گیندیں فرش سے تقریباً ایک فٹ متوازی اونچی اپنے درمیان چھ سات انچ کا فاصلہ قائم رکھے موجود ہیں۔ ان کے پیچھے سے شور اُٹھ رہا ہے۔ کبھی کبھی یہ دوسری سمت کو بھی اپنا رُخ کر لیتی ہیں۔ اور اپنی جگہ سے دائیں بائیں بھی ہو جاتی ہیں۔ اور کبھی نظروں سے بھی غائب ہو جاتی ہیں۔ میں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر نہایت غور سے اُن کی طرف دیکھا۔ مگر تاریکی بہت گہری تھی۔ میں اپنے دل کے اندر ایک ارادہ کو مضبوط کرتا ہوا دروازہ سے ہٹا۔ بستر کے سرہانے سے ٹارچ اُٹھائی۔ پھر اُسے روشن کر کے کواڑ کھولتا ہوا برآمدہ میں باہر کود آیا۔ اور ٹارچ کی تیز سفید روشنی تمام ماحول پر پڑی :-

اوہ! ایک بھیانک مخلوق۔ ایک جسیم و طویل اژدہا جس کے پیٹ کا قطر ۸ فٹ سے کم نہ تھا۔ اور جس کے جسم کا نصف اگلا حصہ برآمدہ میں پھیلا ہوا تھا۔ اور دُم کی طرف کا نصف باقی حصہ شکستہ حال شمالی برج کے راستہ میں دُور تک پڑا تھا۔ اور یہ گشتی اور خوفناک آنکھوں والا سر اپنے جسم کے تھوڑے سے قریب کے حصہ کو گھسیٹ گھسیٹ کر ایک کراہیت آمیز آواز کے ساتھ میری طرف بڑھ رہا تھا۔ میں نے اس قسم کا سانپ آج تک کہیں جنگل یا گھر میں بھی نہیں دیکھا تھا۔ خوف و حیرانی کی ایک ملی جلی سی کیفیت مجھ پر طاری ہو گئی۔ اور میں نہایت توجہ اور غیر متحرک نگاہوں سے اُس کی طرف دیکھنے لگا۔ اژدہا رینگتا رینگتا میرے قریب ہی آ گیا۔ گو یکایک میں اپنی توجہ پر جو غالباً اس کی خوفناک آنکھوں کی مقناطیسیت کی وجہ سے جو مجھ پر طاری

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہو گئی تھی۔ چونکہ پڑا۔ اور خطرہ اور موت کو قریب سمجھ کر ایک طرف پرے کو ہو گیا۔ ٹارچ میرے ہاتھ سے گر پڑی۔ مگر ایشور کا شکر ہے۔ کہ بجھی نہیں اور اس کی روشنی جدھر میں چاہتا تھا۔ بدستور پڑتی رہی۔ اژدہا مجھے پرے ہٹتے ہوئے دیکھ کر میری طرف ذرا زیادہ تیزی سے لپکا۔ میں نے کلہاڑی اوپر اٹھائی۔ اور پوری طاقت سے پانچ چھ وار نابڑ توڑ اس کی آنکھوں۔ منہ اور سر پر کئے ؛

باہر کھٹ کھٹ کا شور سن کر دونوں لڑکے جاگ اٹھے۔ لیمپ کو جلتے دیکھ کر اور مجھے کمرہ میں موجود نہ پا کر باہر نکلے۔ مگر اس وقت وہ موذی جانور ختم ہو چکا تھا۔ اس کا سیاہی مائل گاڑھا گاڑھا خون بھاری مقدار میں اس کے جسم سے نکل نکل کر فرش پر بہتا ہوا نالی میں سے ہو کر برج کے باہر گر رہا تھا۔ لڑکے اس مہیب سانپ کو دیکھ کر ایک لمحہ کے لئے کانپ سے گئے۔ مگر پھر اسے مردہ پا کر انہوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ اور ٹارچ اٹھا کر اس پر سے خون کو رومال سے صاف کرتے ہوئے اس کے مختلف زخموں پر روشنی ڈال کر دیکھنے لگے۔ اور پھر اس کے یہاں آنے اور میرے بید لمحہ ہو کر مقابلہ کرنے کی تفاصیل دریافت کرنی شروع کر دیں ؛

گاؤں میں یہ خبر تو رات کو ہی پھیل گئی تھی۔ کہ آریہ پرچارک نے بھوتوں والے قلعہ میں اپنا قیام کیا ہے۔ اس لئے صبح بے شمار آدمی یہ دیکھنے کے منتظر تھے۔ کہ ہمیں ضرور رات کو بھوتوں نے مار ڈالا ہوگا۔ اور وہ برج کے نیچے آ کر جمع ہو گئے۔ اور موری میں سے نیچے خون گرا ہوا دیکھ کر یقین کر بیٹھے۔ کہ ہم کو ضرور بھوتوں نے ہلاک کر ڈالا ہے۔ لیکن جب میں نے برج کے کنگرے پر سے اپنا سر نکال کر انہیں زوردار آواز میں کہا۔ کہ "تم نے رات کے وقت تمہارے بھوت کو مار ڈالا ہے۔ آ کر دیکھ لو"۔ تو وہ حیرانی سے منہ پھاڑے پھٹی پھٹی آنکھوں سے میری طرف دیکھنے لگے۔ پھر حوصلہ کر کے کافی تعداد میں اوپر چڑھ آئے۔ ان میں کئی عیسائی مسلمان بھی تھے۔ اس مہیب سانپ کو دیکھ کر ان میں سے کئی ایک کے منہ سے بوجہ خوف چیخیں نکل گئیں۔ میں نے کہا۔ "اس قلعہ میں بھوت دوشٹ کوئی نہیں تھا۔ یہی سانپ تھا جو اپنی سرخ انگارہ جیسی آنکھوں والے سر کو کنگرے پر سے اٹھا کر اندھیری راتوں میں گاؤں کی طرف دیکھا کرتا تھا۔ اور اس کے ہی پھنکارنے اور سانس لینے کی آواز یہ تمہیں سنائی دیا کرتی رہتیں" ؛

میرے اژدہا کو مارنے کی خبر ارد گرد کے دیہات میں بہت جلد پھیل گئی۔ اور وہاں سے لوگ اسے دیکھنے کے لئے آنے لگے۔ اس گاؤں کے لوگ جو مجھے پہلے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اب مکمل طور پر میرے زیر اثر ہو گئے۔ اور مجھے کوئی دلی سمجھنے لگے۔ اس دن میں نے ہندو تاریخ۔ آریہ دھرم کی فضیلت۔ دھرم چھوڑنے کی وجوہات۔ اس کے نقصانات اور دوبارہ دھرم میں آنے کی دعوت پر ایک طویل اور موثر لیکچر دیا۔ اس گاؤں کے وہ تمام لوگ جو عیسائی اور مسلمان ہو چکے تھے۔ فوراً شدھ ہونے پر آمادہ ہو گئے۔ میں نے بھی موقعہ کو غنیمت سمجھ کر اسی وقت شدھی کے لئے ہون یگیہ وغیرہ کا انتظام کرا کر شام تک سب کو شدھ کر دیا۔ اور ان میں باہر سے آنے والے بھی جنہوں نے اپنا دھرم بدل لیا تھا۔ شامل تھے۔ دوسرے دیہات کے لوگوں نے بھی مجھے اپنے گاؤں میں جلد پہنچنے کی دعوت دی۔ جو مجھ سے پہنچنے کا وعدہ اور آریہ دھرم کے متعلق ایک عالمگیر صداقت کا خیال لے کر واپس لوٹ گئے۔ اور میں اس گاؤں میں ایک مستقل آریہ سماج کی قائمی کا انتظام کرنے لگا ؛

آریہ سماج نابھہ کے سماچار

آریہ کنیا پاٹھشالہ کا سالانہ امتحان

آریہ کنیا پاٹھشالہ نابھہ یکم بیساکھ سمت ۱۹۹۲ کو قائم کی گئی تھی۔ ایک سال کے اندر اس پاٹھشالہ میں ستر بالکائیں داخل ہو چکی ہیں۔ اس وقت منیجری شریمتی تک کی بالکائیں پڑھ رہی ہیں۔ اس پاٹھشالہ کا الحاق آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی شکشا سمتی کے ساتھ کیا جا چکا ہے۔ چنانچہ پاٹھشالہ کے سالانہ امتحان کے لئے پنڈت بھیجے دیوجی انسپکٹر آف آریہ سکولز تشریف لائے۔ ۱۱ چیت سمت ۱۹۹۲ کو امتحان ہوا۔ امتحان میں ۶۱ بالکائیں شامل ہوئیں۔ پہلی منشوبی کی محض دو بالکاؤں کے سوائے باقی سب کامیاب ہوئیں۔ انسپکٹر صاحب سکول کی پڑھائی اور انتظام کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ شریمتی سوشیلا دیوی جی ہیڈ ادھیاپکہ بڑی لگن اور اتساہ کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ اس پاٹھشالہ میں تعلیم کے علاوہ دھارمک تعلیم۔ سلائی اور کشیدہ وغیرہ کا کام بھی سکھلایا جاتا ہے ؛

نام کرن سنسکار ؛

۱۱ چیت سمت ۱۹۹۲ کو مہاشہ جگل کشور جی اوورسیر کے بیٹے کا نام کرن سنسکار شری پنڈت بھیجے دیوجی انسپکٹر آف آریہ سکولز لاہور نے کرایا۔ بالک کا نام ونے پرکاش رکھا گیا۔ اس سنسکار میں کافی تعداد میں استری اور پرش شامل ہوئے۔ بابو جگل کشور جی نے مبلغ ایک روپیہ آریہ سماج کو دیا ؛ (منوہر لال منتری آریہ سماج نابھہ)

آریہ سماج نئی دہلی کا انتخاب ؛

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کا سالانہ انتخاب ۵ اپریل ۱۹۳۶ء کو مندرجہ ذیل ہوا :-

پردھان لالہ گوپی چند جی ایس۔ ڈی۔ او

اپ " " جگن ناتھ و پنڈت نارائن جی

منتری رام سنرن ؛ سہایک منتری الیجی

رشی رام جی ؛ اپ منتری مہاشہ سردار سنگھ جی ؛ خزانچی لالہ اندر سین جی ؛

لائبریرین لالہ دیوان چند جی ؛

(رام سنرن منتری آریہ سماج)

بھارت ورش میں ہلچل مچانے والا ساہتیہ

دہلی شاخ
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ
نئی سڑک - دہلی

لاہور شاخ
سودیشی سدن
موہن لال روڈ
لاہور

اگر آپ سارے بھارت ورش میں ویدک دھرم پھیلانا چاہتے ہیں۔ تو اپنی آمدنی کا کچھ حصہ لگا کر نیچے لکھے گرنتھ خریدیں۔ اور انہیں مفت یا لاگت دام پر بانٹ کر ستیہ کا پرکاش کریں۔ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر نے سستا پن کی حد کر دی۔ ہماری پستکیں بھارت ورش کے سبھی بڑے بڑے بک سیلروں کے ہاں ملتی ہیں :-

مکمل ستیارتھ پرکاش	ایک سو لینے پر	۴	پھٹکل ۵
" رگویدادی بھاشیہ بھومکا	" " " "	۵	" ۶
" سنسکار ودھی	" " " "	۲	" ۳

چاروں ویدوں کا ہندی انوواد ۸ جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۲۵ ۵۶

رشی دیانند کا مکمل مستند جیون چرتر دو حصوں میں مجلد ۵ بغیر جلد ۴

چرک مع ہندی ہندی انوواد تین جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۹ پھٹکل ۱۲

وید میں استریاں ۸ ؛ وید اپدیش ۸ ؛ بھارتیہ سماج شاستر ۱

یوگ مارگ ۳ ؛ جیون یگیہ ۵ ؛ کرتویہ درپن ۸

دیگر ہر طرح کی دھارمک و سماجک پستکیں ہمارے یہاں ملتی ہیں۔ فہرست مفت منگوا کر دیکھیں۔ منڈل کے دس دس روپے کے حصے خرید کر منافع اٹھائیں۔ اور ویدوں کے پرچار کا ثواب مفت میں لوٹیں ؛

ہر قسم کی خط و کتابت کا پتہ { آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر

بچوں کی اکسیر

حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہندی

بال جیون گھٹی

قیمت ۵

بچوں کی بخار کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا

ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا

کمزور بچے اسکے چند ہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے

خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر

سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت

لیکن نقلی سے بچو۔ حکیم تلسی پرشاد کی اصلی بال جیون

قیمت فی شیشی ۵ فی درجن ۱۲ محصول علاوہ

سوداگروں کو معقول کمیشن، نئے سوداگر

مفت لو۔ دیش اردو خواں معزز لوگوں کے نام

ہر بیماری کا مجرب علاج بتانیوالا رسالہ چراغ صحت

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ورن ویوستھا کانفرنس لاہور

لاہور ۔ ۷ اپریل ۔ آج شام کے ساڑھے سات بجے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ارودھ شتابدی مہوتسو اور آریہ سماج وچھو والی لاہور کے ۸۰ ویں سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں گورودت بھون ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں "ورن ویوستھا" جو ساماجک سنگٹھن کا سبب سے اہم سادھن ہے کے موضوع پر مختلف معزز ہستیوں نے اظہار خیالات کیا ۔ پروفیسر سنت دیال جی ایم ۔ اے صدر جلسہ تھے ۔ ہال حاضرین سے پُر تھا ؛

پنڈت بدھ دیو جی :-

پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار نے کہا کہ ویدک دھرم کے انوسار ہر شخص کو دنیا میں اپنا مشن منتخب کرنا چاہئے ۔ "ورن" کا مطلب یہ ہے کہ اپنی زندگی کے مقصد کا فیصلہ کرو ۔ براہمن کھشتری اور ویش خود رو چیزیں نہیں ہیں ۔ ہر وہ آدمی جو پڑھنا پڑھانا چاہے ۔ براہمن کہلا سکتا ہے جو ہمیشہ حالات کے مطابق اپنے آپ کو بیچ دیتا ہے ۔ وہ براہمن نہیں ہے ۔ جو اپنے آپ کو ودیا میں تحلیل کر دیتا ہے ۔ وہ براہمن ہے ۔ اسی طرح کھشتری وہ ہے جو غریبوں اور مظلوموں کی رکھشا کے لئے دل پر ایپٹ کرتا ہے ۔ ورن کے معنی ہیں "ملک کی بھلائی کو سامنے رکھ کر کوئی مشن منتخب کرنا ۔" "ورن" کے معنی چناؤ ۔ اور "ویوستھا" کے معنی چھوٹے بڑے کی درجہ بندی ۔ ہمارے یہاں تو اسے بُرا سمجھا جاتا ہے جس کے پاس دھن ہو ۔ لیکن گیان کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی حالانکہ مریادا اُس پنڈت کی اونچی مانی ہے جس میں گیان اور آتم سنیم ہے ؛

پروفیسر این ۔ بال :-

پروفیسر این ۔ بال نے کہا کہ ورن ویوستھا ہندوستان کو ہمیشہ نیچے لے جانی رہی ہے ورن اور جاتی سب ڈھکوسلہ ہے ۔ دھرم ایک ہے ۔ اور کرم سب کا اپنا اپنا ہے ۔ مہاتما گاندھی جی ہر کام کر لیتے ہیں ۔ وہ براہمن کا کام کرتے ہیں ۔ پھر ایک موقعہ پر انہوں نے میلا صاف کیا ۔ اور مہتروں کا کام کیا ۔ کوئی کام چھوڑا نہیں ۔ ورن اور جاتی کو الگ الگ کرنا ملک کے لئے نقصان دہ ہے ؛

پروفیسر نہال سنگھ :-

پروفیسر نہال سنگھ نے کہا کہ ورن "کا مطلب ہم عام طور پر "رنگ" سمجھتے تھے ۔ دنیا کے کرم یا جنم نسل کی تقسیم روا رکھی ہوتی ہے ۔ پہلے مقرر نے ورن ویوستھا کے عجیب معنی بتائے ہیں ۔ کہ جنم سے براہمن یا کھشتری نہیں ہونا چاہئے ۔ اگر ہندوستان کی ناگفتہ بہ حالت ہوئی ہے ۔ تو اسی تقسیم سے ہوئی ہے ؛

پنڈت سنت رام جی :-

پنڈت سنت رام جی منتری ذات پات توڑک منڈل نے کہا کہ "ورن" کا ارتھ ادھورا بنایا گیا ہے ۔ آج کل ایک ایم ۔ اے اپنے مشن کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتا ۔ چھ برس کا بچہ کیا کر سکے گا ؟ ورن ویوستھا میں شودر بھی ایک ورن ہے ۔ شودر کا نام بہت بُرا ہے ۔ جن کو شودر کہا جاتا ہے ۔ اگر ان کا راج ہو ۔ اور پھر انہیں شودر کہا جائے ۔ تو کہنے والے کے منہ پر چپت لگ جائیں ۔ دراصل یہ ورن ویوستھا شودروں کے لئے کمیونل آوارڈ ہے ۔ اور سات کروڑ انسانوں کو غلامی میں رکھنے کا ڈھکوسلہ ہے ؛

پروفیسر گلشن رائے جی :-

پروفیسر گلشن رائے جی نے کہا کہ میں اس بات کو جانتا ہوں ۔ کہ ورن ویوستھا گن ۔ کرم اور سوبھاؤ پر مبنی ہے ۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ گن ۔ کرم اور سوبھاؤ کن کن باتوں پر منحصر ہیں ۔ انسان کا کرم اس کی نسل اور قومیت پر زیادہ تر مبنی ہے ۔ جب وقت کسی گھوڑے کو گھوڑ دوڑ میں شامل کرنا ہو ۔ تو ہم اس کی نسل کو دیکھتے ہیں ۔ انسان کے خیالات اور جسم پر موروثی اثر بہت ہوتا ہے ۔ اور ہم اس کو نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں ۔ امریکہ اور جرمنی میں انسان کی چار قسمیں مقرر کی گئی ہیں ۔ اور یہاں تک قرار دیا گیا ہے کہ اگر دو مختلف نسلوں کا خون مل جائے ۔ تو اولاد اچھی نہیں پیدا ہو سکتی ۔ اسی بنا پر جرمنی والوں نے قانون پاس کر دیا ہے ۔ کہ کوئی جرمن کسی غیر جرمن سے شادی نہ کرے ۔ اگر کرے گا ۔ تو شادی ناجائز ہوگی ۔ اسی لئے جرمنی سے یہودیوں کو نکال دیا گیا ہے ۔ نیز آپ دیکھئے بھارت کے گوڑوں اور راجپوتوں میں حلیم بہت کم ہے ۔ اور شیخوں ۔ بلبنوں اور پنڈتوں میں تعلیم زیادہ ہے ۔ یہ سائنٹفک اصول ہے ۔ آپ اسے نظر انداز نہیں کر سکتے ۔ کہ کرم ۔ سوبھاؤ اور گن پر موروثی اثر ضرور ہوتا ہے ؛

آریہ سماج رنگون کے سماچار

سالانہ جلسہ :- اس سماج کا سالانہ جلسہ ۱۵ لغایت ۲۲ مارچ بڑے سماروہ سے منایا گیا ۔ ۱۵ مارچ کو صبح ساڑھے سات بجے نگر کیرتن کا جلوس نکالا گیا ۔ سب بڑی بڑی مہند وستھاؤں کی بھجن منڈلیاں شامل تھیں ۔ سب سے آگے اوم کا جھنڈا تھا ۔ اس کے بعد آریہ سماج کی بھجن منڈلی بھجن گاتی جا رہی تھی ۔ اس کے بعد آریہ کمار سبھا ۔ ڈی ۔ اے ۔ وی سکول ۔ استری سماج ۔ ہندو سبھا ۔ براہمن سبھا ۔ جیسوال مہاسبھا ۔ ودیا پرچارنی سبھا ۔ کھشتری نویوک سنگھ ۔ برہم پرانتیہ بادو ہمی لور منیگوں ست سنگ وغیرہ وغیرہ کی بھجن منڈلیاں پیدل چل رہی تھیں ۔ بعد ازاں برہما بینڈ ایک کار اور دو لیتوں میں برہمانی گی ۔ راماٹی پارٹی اور استریوں کی اور دوسری پرائیویٹ کاریں جلوس کی شوبھا کو بڑھا رہی تھیں ۔ جلوس رنگون کے بڑے بڑے بازاروں میں سے گھومتا ہوا گیارہ بجے کے بعد آریہ سماج مندر پہنچا ۔ ایک ہزار اڑیا ۔ مدراسی ۔ گجراتی ۔ برہما ۔ ہندوستانی اور پنجابی سجنوں نے اس میں حصہ لیا ۔ رات کو پنڈت پرمانند جی کے لیکچر کے بعد مہاشہ فقیر چند جی سود ھی آپ منتری آریہ سماج رنگون کو الوداعی مان پتر دیا گیا +

۱۶ مارچ کو سائینکال پنڈت ودیا برت جی کے لیکچر کے بعد پنڈت شانتی لال جی کی کتھا ہوئی ۔ ۱۷ مارچ کو "دھرم سمیلن" ہوا ۔ جس میں عیسائی ۔ مسلمان ۔ راماکرشن مشن اور آریہ سماج کے نمائندوں نے "میرے دھرم کی خوبصورتی" پر لیکچر دیئے ؛

۱۸ مارچ کو مدراسی بھائیوں کے واسطے تیلگو بھاشا میں لیکچر ہوئے ۔ پنڈت پرمانند جی بی ۔ اے کا بھی ویاکھیان ہوا +

۱۹ مارچ کو برہمی بھاشا میں پونگیوں کے لیکچر ہوئے ۔ نیز برہمی زبان میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے ؛

۲۰ مارچ کو ڈی ۔ اے ۔ وی سکول رنگون کا سالانہ جلسہ منایا گیا ۔ سکول کے لڑکوں نے کھیل دکھلائے ۔ لیکچر اور ڈرامے ہوئے ۔ لالہ امرناتھ جی چوپڑا ایگزیکٹو انجینئر صدر سبھا پتی تھے ۔ لڑکوں کو انعامات تقسیم کئے گئے ۔ نیلی اور ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے ۔ کارروائی نہایت کامیاب رہی ۔ پنڈت امرناتھ جی ہیڈ ماسٹر اور سٹاف کا انتظام قابل دید تھا ؛

۲۱ مارچ کی صبح کو کارروائی شروع ہوئی ۔ پنڈت نجانند جی اور پنڈت ودیا برت جی کے اپدیش اور ویاکھیان ہوئے ۔ مہاشہ ہرنش چندر جی بھجن اپدیشک کے بھجن ہوئے ۔ بعد از دو پہر استری سماج کا سالانہ جلسہ سمارہ سے منایا گیا ۔ رات کی کارروائی میں ادھیاپک پنڈت گوداوری شرما اور سوامی شرزشی درشانند جی کے ہندی میں بھاشن ہوئے ۔ پنڈت پرمانند جی اور پنڈت نجانند جی کے ویاکھیان ہوئے ۔ کماری ستیہ بھاشنی کا لیکچر ہوا ؛

۲۲ مارچ اتوار کو تمام دن کارروائی ہوتی رہی ۔ اعلےٰ اعلےٰ ویاکھیان اور بھجن ہوئے ۔ سرداری لال جی کھنہ ۔ بابو رام جی ورما اور کالیہ جی نے نظمیں سنائیں ۔ کماری ہیم لتا اور پرکاش وتی کے بھجن پسند کئے گئے ۔ پنڈت ودیا برت جی کا میجک لینٹرن دوارہ لیکچر روشنی کی کمی کے باعث ادھورا رہا ۔ اپیل پر بالعموم روپیہ سے زائد چندہ جمع کیا گیا ۔ جلسہ پورے آٹھ دن ہوتا رہا ؛

(۲) ۲۹ مارچ کو آریہ سماج کا حسب ذیل چناؤ ہوا :-

بابو سیوا رام پردھان ۔ بابو جگت رام اور رام راج سنگھ اُپ پردھان + پنڈت مکند لال شرما منتری + مہاشہ رام نواس اور بابو رگھوناتھ اُپ منتری + بابو نند گوپال کوشادھیکش ۔ ربنی لال پستکادھیکش + ٹھاکر رام پرشاد سنگھ مینجر دھرم شالہ + بابو بسنت رام آڈیٹر ۔ ممبران انترنگ سبھا :- مہاشہ نند لال ۔ ٹھاکر مہنت سنگھ ۔ پنڈت پرمانند ۔ پنڈت نجانند کے ۔ پی سنگھ ؛

(۳) ۳۱ مارچ کو رام نومی کا دن سائینکال آریہ سماج مندر میں منایا گیا ۔ بھگوان رام چندر جی کے جیون پر ویاکھیان ہوئے ؛

(۴) ۲۹ مارچ کو پراتہ کال ماسٹر رام ناتھ جی ہیڈ ماسٹر ڈی ۔ اے ۔ وی سکول رنگون کے سپتر یگیہ دت کا ان پراشن سنسکار ہوا ۔ ایک روپیہ آریہ سماج کو دان ملا ؛

مکند لال شرما منتری آریہ سماج رنگون

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

آریہ سماج منٹگمری کے سماچار

منٹگمری - ۵ ر اپریل - مقامی ڈی - اے - وی ہائی سکول کا ورنیکلر فائینل کا نتیجہ امسال بھی شاندار رہا ہے - تمام کے تمام طلباء فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہیں - چار طلباء نے ۵۰۰ سے زائد نمبر حاصل کئے - پرکاش چند ۵۸۴ نمبر حاصل کر کے غالباً پنجاب بھر میں اوّل رہا ہے - چار وظائف کی پوری اُمید ہے ::

(نامہ نگار)

آریہ سماج برنالہ کا سالانہ جلسہ

برنالہ - ۵ ر اپریل - مقامی آریہ سماج کا ۲۷ واں سالانہ جلسہ ۱۵ لغایت ۱۸ ر اپریل ۱۹۳۶ء کو ہوگا - جس میں مشہور ودوان سنیاسی اور بھجن اپدیشک شامل ہوں گے - نگر کیرتن ۱۵ ر اپریل کو ہوگا ::

ایک مسلم عورت کی شدھی

ہوشیارپور - ۵ ر اپریل - دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور میں ۲۸ ر مارچ ۱۹۳۶ء کو نور بی بی زوجہ علی شیر ذات آرائیں ساکن ہبٹر (ضلع گورداسپور) کی شدھی ہو چکی ہے - اب اس کا نام رام پیاری رکھا گیا ہے ::

سارودیشک سبھا کا وارشک چناؤ

دہلی - ۲ ر اپریل - سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کا وارشک چناؤ ۳۱ ر مارچ کو بلیدان بھون میں ہوا - ممن لکھت ادھیکاری چنے گئے :

پردھان - مہاتما نارائن سوامی جی +
اپ " - ۱ سوامی سوتنترانند جی ۲
پنڈت گنگا پرشاد جی ایم - اے چیف جج
اور ۳ بابو گھنشیام سنگھ جی گپت
ایم - ایل - اے ::

منتری - لالہ دیش بندھو جی سب ڈائرکٹر پنچ
کوشادھیکش لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار نئی دہلی
پستک ادھیکش - لالہ گیا چند " " "

انترنگ سبھا کے سدسیہ :-

۱ پروفیسر سدھاکر جی ایم - اے (راجستھان)
۲ پنڈت دیوبرت جی (بہار) ::
۳ مہاشہ کھیم داس جی (بمبئی) ::
۴ بابو پورن چند جی ایڈووکیٹ (یو - پی)
۵ بابو جیوتی سروپ جی لالٹین ٹمبر ::
۶ " شیام سروپ جی (یو - پی) ::
۷ پنڈت چموپتی جی ایم - اے ::
۸ مہاشہ کرشن جی بی - اے ::
۹ پنڈت اندر جی ودیا واچسپتی ::
۱۰ آچاریہ رام دیو جی ::
۱۱ پنڈت گیان چند جی ::
۱۲ پروفیسر مہندر پرتاپ جی شاستری
۱۳ بابو پریم لال جی ۱۴ بابو شری رام جی ::

آریہ سماج جموں کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں کا سالانہ جلسہ کامیابی سے ہوا - ۲ ر اپریل کی شام کو نگر کیرتن تھا - جس میں تین بھجن منڈلیاں کام کر رہی تھیں - نگر کیرتن نہایت کامیاب رہا کیونکہ اہالیان شہر بھاری تعداد میں آخری وقت تک اس میں شامل رہتے - ۳ ر اپریل کو جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی - رات کو پنڈت منسارام جی کا لیکچر ہوا - حاضری بھی خوب تھی - دوسرے دن بھی حاضری خوب رہی - دوپہر کو پنڈت پریہ ورت جی کا عالمانہ لیکچر ہوا - جسے تمام اقوام کے لوگوں نے پسند کیا - رات کو پھر پنڈت منسارام جی کا "مورتی پوجا" پر ویاکھیان ہوا - جس میں آپ نے دلائل سے ثابت کیا - کہ مورتی پوجا کسی طرح بھی جائز نہیں - جلسہ کے آخری روز مہاشہ کرشن جی اور آچاریہ رام دیو جی پدھارے - اس لئے جلسہ اور بھی زیادہ پر رونق ہو گیا ::

(نامہ نگار)

آریہ سماج لاہور کا سپتاہک ست سنگ

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا سپتاہک ست سنگ اتوار - ۵ ر اپریل کو گورودت بھون میں منعقد ہوا - دیانند اپدیشک ودیالیہ کے زیر اہتمام پریہ یگیہ ہوا - پھر گورودت بھون وسیع ہال میں پنڈت برہم دت جی جگیاسو اور پنڈت بدھ پال جی سناتک کے اپدیش و یاکھیان ہوئے - اس ادھیویشن میں آریہ استری اور پرش کثیر تعداد میں موجود تھے ::

پنڈت چموپتی جی کا آپریشن

لاہور - ۸ ر اپریل - پنڈت چموپتی جی ایم - اے سابق مکھیہ ادھشٹاتا و آچاریہ گوروکل کانگڑی کو کچھ عرصہ سے درد گردہ کی شکایت چلی آ رہی تھی - جب ایکس رے کرایا گیا - تو معلوم ہوا - کہ اُن کے گردہ میں پتھری ہے - اس پر کبھی وہ علاج کراتے رہے - لیکن جب تسلی بخش نتیجہ برآمد نہ ہوا - تو آخر کار آپریشن کرانے کا فیصلہ کیا گیا - اور ۸ ر اپریل کو ڈاکٹر روشن لال جی کھیترا نے نرسنگ ہوم واقع ایبٹ روڈ میں اُن کا آپریشن کیا - آپریشن کامیاب رہا - ایک بڑا پتھر اور تین چھوٹے پتھر نکلے - پنڈت جی کو تین ہفتہ تک بستر علالت پر دراز رہنا پڑے گا ::

گوروکل پرالسی کا سالانہ جلسہ

گوروکل مہاودیالیہ پرالسی ضلع مظفرنگر کا سالانہ جلسہ ۱ - ۲ - اور ۳ مئی کو ہونا قرار پایا ہے - جس میں آریہ سماج کے بڑے بڑے اپدیشک پدھاریں گے - اس اوسر پر ۲۵ نئے برہمچاری داخل کئے جائیں گے - بالکوں کو داخل کرانے کے خواہشمند اصحاب مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل سے پتر ویوہار کریں ::

(مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل پرالسی)

نام کرن سنسکار

یکم اپریل کو مہاشہ دیو بندھو بی - اے کے بچہ کا نام کرن سنسکار اُنکے مکان آریہ بھون، واقع پریم گلی میں پنڈت میلا رام جی شاستری نے کروایا - بالک کا نام دیو مترا رکھا گیا - مہمانوں کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا ::

(نامہ نگار)

وی - پی آتے ہیں

۱۵ اپریل میں جن خریداروں کا چندہ ختم ہوتا ہے - اُن کی سیوا میں اطلاعی چٹھیں ارسال کی جا چکی ہیں - ان پریمیوں کو چاہئے کہ وہ اپنا چندہ ۲۲ ر اپریل ۱۹۳۶ء تک دفتر میں پہنچا دیں - یا اگر کسی وجہ سے خریدار رہنا منظور نہ ہو - یا چندہ بھیجنے کے لئے کچھ مہلت درکار ہو - تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع دے دیں - ورنہ ۲۳ ر اپریل کو وی - پی ارسال کیا جائے گا - بہتر یہی ہے - کہ بذریعہ منی آرڈر آ سکے - اس سے تین آنے وی - پی کا خرچ بچ جائے گا ::

(مینیجر)

ساہتیہ لٹ رہا ہے
لاگت داموں پر

اردو شتابدی کے چار ساہتیک تحفے

۱ - مورتی پوجا کی حقیقت
۲ - اوتار فلاسفی کی دھجیاں
۳ - ویدک دھرم کی فضیلت
۴ - آریہ سماج کیا ہے ؟

قیمتی عام صرف آٹھ آنہ سینکڑہ - ۵۰ سے زیادہ خریدنے پر سات پیسے - ۵۰ سے زیادہ چھ پیسے - ۷۵ سے زیادہ پانچ پیسے اور ۱۰۰ سے زیادہ خریدنے پر صرف ۱ فی کاپی جو لاگت دام سے بھی بالکل کم ہے - اس ساہتیہ نے مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی ہے - مفت بانٹنے کے لئے

راجپال اینڈ سنز کے سٹال

پر تشریف لا کر خریدیں - ان کی دکان واقع ہسپتال روڈ انار کلی لاہور یا کھنڈ پیر پٹھ کے دفتر کچا لسبیت روڈ سے آکر خریدیں - سالانہ چندہ بھی ۳ کی بجائے ۲ کر دیا گیا ہے - ۲ ادا کرنے پر شری شانتی کی کتھن جمبری کی معرکہ کی مشہور مقبول کتاب مفت بھیجی جائے گی - آریہ شاستر پرکاشک منڈل کچا لسبیت روڈ لاہور

پنجاب کا اپنا ہندی ساپتاہک "کھری بات"

کھری باتیں کھری کھری باتیں ہی نہیں ہوتیں

قیمت سالانہ للعہ - نمونہ مفت
ہندی رتن بھوشن اور پربھاکر کے ودیارتھیوں کو چندہ میں ۳
مینیجر ہندی ہفتہ وار "کھری بات" لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اردھ شتابدی جوبلی کی نمائش کا افتتاح

لاہور ۴ اپریل۔ آج ساڑھے پانچ بجے کے بعد دوپہر گورودت بھون میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی گولڈن جوبلی کے سلسلہ میں سینکڑوں کی تعداد میں معززین لاہور کی موجودگی میں ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے سودیشی نمائش کی رسم افتتاح ادا کی +

آچاریہ رام دیو جی :-

آچاریہ رام دیو جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج کا دن آریہ سماج کی تاریخ میں ایک یادگاری دن ہے۔ آریہ سماج کے جنم داتا سوامی دیانند تھے۔ آپ سودیشی تحریک کے بھی جنم داتا تھے۔ لاہور میں سودیشی تحریک آریہ سماج کے لیڈروں رائے بہادر مول راج اور مہاتما ہنس راج نے ہی شروع کی تھی۔ مہاتما گاندھی جی نے آریہ سماج کی سودیشی تحریک کو زیادہ زور سے چلایا۔ آریہ سماج کو ہی یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اس نے ملک کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے سودیشی تحریک کو چلایا۔ اب آریہ سماج کی گولڈن جوبلی کے موقعہ پر سودیشی نمائش کھولنے کا بندوبست کیا گیا۔ اور رسم افتتاح مشہور آریہ سماجی و وطن پرست ڈاکٹر نارنگ نے ادا کرنی منظور کی ہے۔ آپ نے مہاتما ہنس راج سے کہا۔ کہ وہ سودیشی نمائش کی کامیابی کے لئے پرارتھنا کریں :

مہاتما ہنس راج جی :-

آپ نے کہا۔ کہ میں آچاریہ رام دیو جی کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے آریہ سماج کی سیوا کی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ سودیشی اشیاء کا استعمال کرنا ہر ایک آریہ سماجی کا کرتویہ ہے۔ سودیشی اشیاء پوتر ہوتی ہیں۔ رشی دیانند جنہوں نے آریہ سماج کی بنیاد رکھی تھی مشہور دیش بھگت تھے۔ اور سودیشی کی تحریک کو چلانے والے تھے۔ ان کا کہنا تھا۔ کہ اگر آپ دیش کی بنی ہوئی چیزیں استعمال کریں گے۔ تو آپ ہندوستان کے فاقہ کش لوگوں کی امداد کریں گے۔ آپ نے کہا۔ کہ سودیشی پہننا دیش کی سیوا کرنا ہے۔ آپ نے ڈاکٹر گوکل چند کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ ڈی۔ اے۔ وی کالج کے طالب علم تھے اور آریہ سماج کے پربندھ میں بیٹھتا ہیں۔ اور آریہ سماج کے ہر کام کو کرنا وہ فخر خیال کرتے ہیں۔ میں پرماتما سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ انہیں آریہ سماج کا کام کرنے کے لئے بہت عرصہ تک زندہ رکھے۔ پرماتما سودیشی نمائش کو کامیاب بنائے۔ تا کہ لوگوں کو پتہ چلے۔ کہ آریہ سماج ایک زندہ سوسائٹی ہے :

آنریبل ڈاکٹر سر گوکل چند جی نارنگ :-

صدر جلسہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا کا مشکور ہوں۔ کہ انہوں نے مجھے سیوا کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ آپ حیران ہوں گے۔ کہ یہ شخص بدیشی کپڑوں میں ملبوس ہو کر سودیشی نمائش کی افتتاحی رسم ادا کر رہا ہے۔ میں آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے سب کپڑے سودیشی پہن رکھے ہیں۔ اگرچہ انگریزی فیشن کے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ آریہ سماج کے ذریعہ ہی سودیشی کا پرچار شروع ہوا۔ پہلے ۱۸۹۴ء میں جب مہاتما ہنس راج جی گوجرانوالہ گئے۔ تو انہوں نے وہاں سودیشی کا پرچار کیا۔ میں ایسا کہ سودیشی چیزیں استعمال کرتا ہوں۔ پہلے میں کھدر استعمال کرتا تھا۔ مہاتما گاندھی کا ابھی پولیٹیکل جنم بھی نہیں ہوا تھا۔ جبکہ آریہ سماج نے سودیشی کی تحریک شروع کی تھی۔ اور حب الوطنی کا جذبہ لوگوں میں کھولنا تھا۔ اچھوت ادھار۔ سودیشی چیزوں کا استعمال اور ہندی پرچار کو سب سے پہلے آریہ سماج نے شروع کیا تھا۔ اور بعد میں مہاتما گاندھی نے تقلید کی :

آریہ سماج یہ کام ۵۰ سال سے زائد عرصہ سے کر رہا ہے۔ اچھوت ادھار کانفرنس سب سے پہلے مشہور آریہ سماجی۔ محب الوطن لالہ لاجپت رائے شیر پنجاب نے کرائی تھی۔ جب کہ مہاتما گاندھی یا کانگریس نے اس کام کو شروع بھی نہ کیا تھا۔ مہاتما گاندھی نے بھی اچھوت ادھار کا کام کیا ہے۔ اور اچھوتوں کو ان کا مشکور ہونا چاہئے۔ لیکن یہ کام آریہ سماج نے شروع کیا تھا۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ اب آریہ سماج نے اندسٹریل تعلیم دینے کے لئے کالج کھولنے کا کام ہاتھوں میں لے لیا ہے۔ آخیر میں آپ نے لوگوں کا دھنیہ واد کیا۔ اور رسم افتتاح ادا کی :

رپورٹ ۲۶ واں سالانہ جلسہ آریہ سماج بہرام پور

.... آریہ سماج بہرام پور کا ۲۶ واں سالانہ جلسہ ۲۷-۲۸ اور ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء کو نہایت آن بان اور تزک و احتشام سے سماپت ہوا ہے۔

۲۳ مارچ کو ہی پنڈت بدھ دیو جی بمبر پوری اس نگر میں پدھار کر تھا آریہ سبھو کر دی تھی۔ آپ کی کتھا سے نگر میں ویدامرت کا پرواہ بہہ رہا تھا۔ اور پھر سونے پر سہاگہ یہ کہ دو دن کے بعد پنڈت گنگا سہائے جی بھی تشریف لے آئے۔ ....

.... ۲۹ مارچ تک ہر روز رات کے وقت پنڈت بدھ دیو جی کا ویاکھیان پنڈت گنگا سہائے جی کے بھجن اپدیش ہوتے رہے۔

بعد میں مہتہ رام چندر جی شاستری۔ پنڈت سکھا نند جی۔ پنڈت بھودیو جی۔ پنڈت سادھو رام جی بی۔ اے مولوی فاضل۔ پنڈت ترلوک چند جی شاستری قادیان نواسی۔ پنڈت ردی دت جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے اور شریمتی بہن گنگا دیوی جی بھگنی پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر۔ پرنسپل مع ایک پوتر بھجنیک مہیلا مہاودیالیہ لاہور سے۔ لالہ گیان چند جی اور مہاشہ سوہن لال جی بھجنیک اپدیشک پرتی ندھی سبھا لاہور کی طرف سے تشریف لے آئے۔ علاوہ ازیں لالہ ہربنس لال جی سابق اپدیشک سبھا۔ مہاشہ دھرم پال جی بھجن اپدیشک دیانند دلت ادھار منڈل ہوشیارپور اور مہاشہ دت رام جی سابق بھجن اپدیشک سبھا بھی پدھارے۔

۲۷ مارچ کو ۳ بجے بعد از دوپہر آریہ سکول سے نگر کیرتن شروع ہوا۔ سب سے آگے اوم کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اس کے پیچھے ایک بینڈ باجہ اور اس کے پیچھے سیوا سمتی دل بہرام پور کے سویم سیوک جلوس کی شکل میں جا رہے تھے۔ اور اتینت پریم سے ویدک بھجنوں کو اونچے سُر سے گا رہے تھے۔ اور ان کے پیچھے آریہ سکول کا بینڈ بج رہا تھا۔ نیز سکول ہذا کے سکاؤٹ قریباً ۲۰۰ کی تعداد میں پریم پوروک بھجن گاتے ہوئے جا رہے تھے۔ ان کے بعد پنڈت گنگا سہائے جی اور مہاشہ سوہن لال جی کی بھجن منڈلی۔ پنڈت گیان چند جی اور پنڈت ردی دت جی کی بھجن منڈلی۔ لالہ ہربنس لال جی۔ مہاشہ دھرم پال جی اور مہاشہ بسنت رام جی کی بھجن منڈلی تھی۔ چنانچہ شام کے ۷ بجے تک بھجنوں دوارہ سارے نگر کے بازاروں اور گلی کوچوں میں نہایت ہی منوہر اور پربھاوشالی پرچار ہوا۔ اس کے انتر رات کے ۸½ بجے بھجنوں کے بعد پنڈت بدھ دیو جی کا نہایت عالمانہ ویاکھیان ہوا +

۲۸ مارچ کو بوقت صبح ہون یگیہ کے بعد پنڈت سکھا نند جی کی پرارتھنا اور اپدیش سے کارروائی شروع ہوئی۔ اور سارا دن خوب ویدامرت کی ورشا ہوتی رہی۔ رات کو پھر پنڈت بدھ دیو جی کا ویاکھیان ہوا +

۲۹ مارچ کی صبح کو ہون یگیہ اور اپدیش کے بعد تیری پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کو زیر صدارت لالہ دینا ناتھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی آفیشل ریسیور ضلع گورداسپور .... انعامات تقسیم کئے گئے۔ لالہ گوردتہ مل جی سابق ہیڈ ماسٹر آریہ سکول بہرام پور نے اس تیری پاٹھ شالہ کی بنیاد رکھی تھی۔ اس دفعہ آپ نے پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کو انعامات دینے کا بار اپنے ذمہ لیا۔ اور امرتسر اور لاہور سے محض اپنے پرشرم سے ہی اپنے مترون سے دھن اکٹھا کر کے سامان خرید لائے۔ آپ نے مبلغ چالیس روپے اکٹھے کئے۔ اور اس رقم میں سے انعام کی لاگت کے علاوہ اٹھارہ روپے پاٹھ شالہ کو نقد دے دئے۔ ....

بعد از دوپہر پنڈت بھودیو جی کی اپیل پر ۱۳۵-۵-۵ روپے اکٹھے ہوئے۔ رات کو پھر پنڈت بدھ دیو جی کا پر از معلومات ویاکھیان ہوا۔ اس کے بعد آریہ سنگیت سمیلن زیر صدارت لالہ بھگوانداس جی منعقد ہوا۔ اور اس میں اوّل درجہ پر رہنے والے ماسٹر کپل گپتا کو تمغہ دیا گیا۔ لالہ ہربنس لال جی کو دوسرا انعام ملا۔ اور مہاشہ سوہن لال جی تیسرا + ۳۰ و ۳۱ مارچ کو استری سماج کا جلسہ ہوا۔ جس میں بہن گنگا دیوی جی اور ساتھ کے راہ آمدہ بھجن اپدیشکاؤں کے ویاکھیان اور بھجن ہوئے۔ سماسریوں پر بہت اچھا اثر پڑا :

(سائیں داس منتری)

Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج کوٹ چھٹہ کا وارشک اُتسو

امسال آریہ سماج کوٹ چھٹہ کا سالانہ جلسہ ۱۳-۱۴- اور ۱۵ر مارچ ۱۹۳۶ء کو کامیابی سے ہوا- نگر کیرتن بہت بارونق تھا- اُس دن کا لنگر کا خرچ چودھری ونتی رام جی نے دیا- ۱۴ ر اور ۱۵ر مارچ کو پنڈال ہروقت بھرا رہتا تھا- رات کو لوگ دروازہ تک کھڑے رہتے تھے- باہر سے پانچ چھ سو کے قریب اصحاب شامل ہوئے- ۱۴- اور ۱۵ر مارچ دو دن کا رسوئی لنگر کا خرچ چودھری نرائن داس اور چودھری ہرژن لال صاحبان رئیس اعظم کوٹ چھٹہ نے دیا- جلسہ میں سوامی سیوکانند جی- پنڈت بھیم سین جی- پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ منافر- پنڈت وشوناتھ جی آریہ اُپدیشک- پنڈت وجے شنکر جی سدھانت بھوشن- بہن شکیل کماری جی- مہاشہ ہرش چندر جی- مہاشہ مہر چند جی اور سوامی سچدانند جی آئے ہوئے تھے ۔

اپیل پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا نے کی جس پر ۱۳۲۰ روپیہ نقد پراپت ہوا- لنگر کا خرچ علاوہ ہے ۔

ونیمیشن کا پریم :- اس سال کمار سبھا نے ڈرامہ "رشی دیانند پر نالش" دکھایا- جلسہ میں سناتن دھرمی بھائیوں نے خاص امداد دی- لنگر کا سارا انتظام ان کے ہاتھ میں تھا- اُپدیشک سناتن دھرم مندر میں ٹھہرے ہوئے تھے- پنچایت فنڈ سے ۴۰ روپیہ امداد ملی- مسلمان بھائی بھی خاصی تعداد میں شامل ہوتے رہے- غرضیکہ جلسہ نہایت ہی امن امان اور خوش اسلوبی سے سما پت ہوا ۔

۱۶ر مارچ کو استری سماج کا جلسہ ہوا- اس میں مہاشہ مہر چند جی- پنڈتا ملک شکیل کماری جی اور سوامی سیوکانند جی نے پرچار کیا ۔

(موہن چند آریہ سیوک کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازی خان)

گوروکل اندرپرستھ کے سماچار

حسب ہدایت سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا گوروکل اندرپرستھ میں آریہ سماج کا استھاپنا دِوس ۱۳ دسمبر دھوم دھام سے منایا گیا- صبح سات بجے یگیہ شالہ میں سب برہمچاریوں اور کرمچاریوں کا اکٹھا سندھیا ہون ہوا- ہون یگیہ کے بعد گوروکل کے برہمچاریوں کا سنگیت ہوا- دوپہر کو سب کا اکٹھا سہہ بھوج ہوا- رات کو چراغاں کیا گیا جس سے سارا گوروکل جگمگا اُٹھا ۔

۲- کیپٹن جمنا داس صاحب آئی ایم- ایس ریٹائرڈ سول سرجن نے بہ کمال مہربانی وقتاً فوقتاً گوروکل اندرپرستھ میں تشریف لا کر اس گوروکل اور اس کے ملحقہ دیہات کے لئے طبی امداد بہم پہنچانا منظور فرمایا ہے- اسی سلسلہ میں ۲۷ر مارچ ۱۹۳۶ء کو ڈاکٹر صاحب گوروکل اندرپرستھ میں تشریف لائے- ارد گرد کے دیہات میں آپ کی تشریف آوری کے لئے پہلے ہی منادی کرائی ہوئی تھی چنانچہ مختلف امراض کے مریضوں کی ایک کثیر تعداد گوروکل اندرپرستھ پہنچی- ڈاکٹر صاحب نے نہایت ہمدردی سے سب کا معائنہ کیا اور دوائی تقسیم کی- کئی نابینا اشخاص کی آنکھوں کے اپریشن کئے- جس سے غریب دیہاتیوں کو بہت فیض پہنچا- ڈاکٹر صاحب نے آئندہ ہر ہفتہ یہاں تشریف لانا منظور فرما لیا ہے ۔

(گوپال شکھیہ ادھشٹاتا)

گوروکل گوجرانوالہ میں داخلہ

گوروکل گوجرانوالہ کا داخلہ شروع ہو گیا ہے- صرف بیس لڑکے اس سال داخل کئے جائیں گے- فیس داخلہ ارد ھ شتابدی کی یادگار کے اعزاز میں معاف کر دی گئی ہے- صرف یکم اپریل سے ۳۰ر اپریل تک یہ رعایت دی جائے گی- اور ماہواری فیس کم کر دی گئی ہے- یہ گوروکل سب سے پہلا گوروکل ہے- ہندی اور سنسکرت لازمی ہے- سائنس اور ڈرائنگ بھی پڑھائی جاتی ہے- آٹھ سال میں میٹرک پاس کرایا جاتا ہے- اور پنجاب یونیورسٹی سے امتحان منظور ہے- سوائے تعلیمی کورس کے باقی سب نظم یعنی قواعد گوروکل کانگڑی کمیٹی تیج آریہ پرتی ندھی سبھا کے بہت سے پرستھ ممبر اس گوروکل کو نہایت کامیابی سے چلا رہے ہیں- موسم گرما میں تمام برہمچاری معہ سٹاف کشمیر چلے جاتے ہیں- جہاں کہ محکمہ دھرم ارتھ کی مہربانی سے رہائش کا نہایت عمدہ انتظام

۳۲ ہوتا ہے- اور کھیلنے کے لئے بھی برہمچاریوں کو وسیع سرسبز میدان مل جاتا ہے- فارم داخلہ مینیجر گوروکل سے طلب فرمائیں ۔

(گوبند رام مینیجر گوروکل گوجرانوالہ)

وارشک اُتسو- آریہ سماج (گوروکل سیکشن)

رانی کا تالاب فیروزپور شہر کا وارشک اُتسو ۸-۹-۱۰ر مئی کو بڑے سماروہ سے منایا جائیگا- ۸ مئی سے پُرود ھکتا سمیلنوں کا پربندھ کیا جائیگا ۔

(بدری داس پلیڈر منتری آریہ سماج)

وِشو اِنرِگیوں کے لئے

سُگندھت دھوپ اور ہون سامگری کی سب سے پُرانی دُوکان سے آپ ہون سامگری منگوائیں- نرخ ارزاں چیز اعلیٰ اور پراچین رشیوں کے اصول کے مطابق بنائی جاتی ہے- بیوپاریوں کو خاص رعایت- نرخ ۸ر سے ۱۰ر فی سیر

بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت ونشو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس- کے برمن لمیٹڈ)

صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD.)

ڈابر دراکشارشٹ (Regd.)

جسم میں چستی پیدا کرتا بھوک بڑھاتا اور کمزوری رفع کرتا ہے

دوسرے دراکشاسو- دراکشارشٹوں سے زیادہ مفید ہے- کیونکہ اس میں انگور کافی مقدار میں پڑا ہے- کھانے میں خوش ذائقہ ہے بچے سب کے لئے یکساں مفید ہے- اس کے استعمال سے قوائے جسمانی طاقتور چست ہو کر چہرہ پر رونق و بشاشت آتی ہے- دل بشاش رہتا ہے- قیمت نصف سیر کی بوتل ۱ر- محصولڈاک ۱۲ر

سوپن ہری (Regd.)

احتلام کی گولی

اس میں جوش پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے- دماغ کی کمزوری- چہرہ اور دل کی اداسی- قوت حافظہ کی کمی وغیرہ نیز احتلام کی خرابیوں کو دور کرکے اپنا اثر جلد دکھاتی ہے- قیمت فی شیشی ایک روپیہ- محصولڈاک سات آنے ۔

ڈابر جنتری ۱۹۳۶ء بلا قیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجیے!

نوٹ { دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں آپ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

۱- لاہور کے ایجنٹ- مینیجر پیسہ اخبار

۲- امرتسر کے ایجنٹ- ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شری اوم

रजسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

اردھ شتابدی ایڈیشن

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

The PRAKASH LAHORE

قیمت: سالانہ للعہ .... ممالک غیر سے ۶ لئے
ششماہی ۲ .... فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروادا اُدیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے، ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پُروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے۔

۹۔ پرتییک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرب ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور پرتییک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

جلد ۳۲ | اتوار ۸ بیساکھ سمت ۱۹۹۳ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء دیانند آبد ۱۲ | نمبر ۱۷

SUNDAY The 19th April 1936

(یجروید) شکتی شالی راشٹر

وید امرت

شکتی شالی راشٹر (رگوید)

ओ३म् आ ब्रह्मन् ब्राह्मणो ब्रह्म वर्चसी जायताम् राष्ट्रे राजन्यः शूरऽइषव्योऽति व्याधी महारथो जायतां। (یجروید - ادھیائے ۲۲ - منتر ۲۲)

اس پوتر وید منتر کا دیوتا لنگوکت ہے۔ چھند स्वराड् कृतिः اور سور کھڑج ہے۔ اس پوتر وید منتر کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ وہ ہی راشٹر شکتی شالی ہو سکتا ہے۔ جس کو اعلیٰ لٹریچر پیدا کرنے والے براہمن لوگ اور بہادر اور دشمن کا منہ توڑنے والے کھشتری ویر بکثرت پائے جائیں۔ کیونکہ جب تک ملک میں اعلیٰ لٹریچر پیدا نہ ہوگا۔ تب تک لوگوں کے دماغ اُنّت نہ ہوں گے۔ اور جب تک ملک کے اندرونی اور بیرونی ڈیفینس کا پورا پورا پربندھ نہ ہوگا۔ تب تک وہاں کی پبلک اور پرائیویٹ پراپرٹی سورکھشت نہ ہوگی۔

آج بھارت ورش کے اندر سوراجیہ کی گونج سنائی دے رہی ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ جہاں اس دیش میں ٹھوس لیکھکوں کی کمی ہے۔ وہاں آبادی کا کثیر حصہ ایسا ہے جو نہ ہی ملک کے داخلی ڈیفینس کا بار اٹھا سکتا ہے۔ اور نہ ہی خارجی کا۔ اس لئے ہر ایک سچے بھارت پریمی کے اندر سے ہر وقت یہی پرارتھنا نکلتی ہے۔ کہ اے (ब्रह्मन्) جہاں شکتی والے پار برہم پرماتمن! آپ ایسی کرپا کریں۔ جس سے ہمارے ہاں (राष्ट्रे) راشٹر میں (ब्राह्मणः) ایسے ودوان براہمن (आ जायताम्) پیدا ہوں۔ جو کہ (ब्रह्म वर्चसी) برہم ورچسی اور وید ویدوان ہوں تاکہ ان کی دماغ سوزی سے ہمارا قومی لٹریچر اس افراط سے بڑھے کہ دنیا کا کوئی دوسرا ملک ہمیں دماغی طور پر غلام بنانے کا خواب نہ لے سکے۔ مزید برآں ہمارے اس (राष्ट्र) راشٹر میں (राजन्य) ایسے کھشتری (आ जायताम्) پیدا ہوں۔ جو کہ نہ صرف (शूरः) شور بیر اور (इषव्य) جنگی اسلحہ جات کے ماہر ہی ہوں۔ بلکہ (अति व्याधी) تیز رفتار اور غنیم کو شکست فاش دینے والے (महारथः) نامدار شاہسوار ہوں۔

لفظی معنی

(ब्रह्मन्) جہاں شکتی والے پار برہم پرماتمن! (ब्राह्मणः) ودوان براہمن (ब्रह्मवर्चसी) برہم ورچسی - وید ویدوان اور تیجسوی ... (आ जायताम्) پیدا ہوں۔ (राष्ट्रे) راشٹر میں (राजन्यः) کھشتری (शूर) شور بیر (इषव्यः) جنگی اسلحہ جات (अति-व्याधी) اتی ویگ اور بل سے شترو کو پراجت کرنے والا (महारथः) نامدار شاہسوار (आ जायताम्) پیدا

(اوم شم)

(اتھروید) (سام وید)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سمیلن میں منظور شدہ پرستاو

۱۔ آریہ سماج اپنے جنم کال سے ہی پرچلت اچھوت پن کے ورودھ رہا ہے۔ اور ٹری اُپیکشنا ... سے اُسے مٹانے کا یتن کر رہا ہے۔ اس لئے سمیلن کو اس کا بڑا ہرش ہے۔ کہ اس کشٹ ... کو دُور کرنے کی بھاونا نہ کیول ہمارے اچھوت کہلانے والے بھائیوں کے ہردیہ میں نرنتر اُدھارن کر رہی ہے۔ بلکہ سورن کہلانے والے سناتنی بھائیوں کے ہردیہ میں بھی اس کے لئے نمر تا ہے۔ اس سمبندھ میں مہاتما گاندھی و پنڈت مدن موہن جی مالوی آدی سجنوں دوارا جو پریتن جاری ہے۔ اُس سے یہ سمیلن سنتوش پرگٹ کرتا ہے ؛

۲۔ ڈاکٹر امبید کرنے اچھوت پن کے ورودھ جو روش پرگٹ کیا ہے۔ اُسے سوبھاوک مانتے ہوئے اس سمیلن کی رائے میں اُن کے اس بھاو کے لئے کہ اچھوت کہلانے والے بھائی ویدک دھرم کو تیاگ دیں۔ اب کوئی پرسنگ نہیں۔ وشیش یہ جب کہ سورن کہلانے والے ہندو بھائی اس روگ کو دُور کرنے کے لئے ہردے سے پریتن کر رہے ہیں۔ اسلئے یہ سمیلن اچھوت کہلانے والے سمست بھائیوں سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ ویدک دھرم کو چھوڑنے کا وچار بھی نہ کریں۔ بلکہ ادھک سے ادھک تعداد میں آریہ سماج میں سملت ہوں۔ جس سماج کا ہردیہ ... سمان روپ سے کھلا ہو ؛

۳۔ یہ سمیلن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو وید بھاشیہ کرانے تتھا آریہ ساہتیہ نرمان کرنے کے لئے انوسندھان وبھاگ اور ویدک ساہتیہ وبھاگ کی یوجنا کو کاریہ روپ میں پریرنا کرنے پر دھائی دیتا ہے۔ اور جنتا سے سانورودھ نویدن کرتا ہے۔ کہ وہ سر سادھارن میں ویدک سوادھیائے کی پرورتی بڑھانے کے لئے سدن یوجناؤں کے سپھل بنانے میں سبھا کو پورن سہیوگ دیں ؛

۴۔ اس سمیلن کی سمتی میں آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے وارشک اتسوؤں کو وارشک ست سنگ کا روپ دیں۔ اور اُس کو کرتے ہوئے باہیہ آڈمبر تتھا ہر روش پر کم سے کم ویہ کریں۔ پرتیک ضلع میں پرتی ورش جلسہ آریہ سمیلن کرنے کی پرتھا جاری کی جائے۔ اتسوؤں تتھا ست سنگوں کے سمبندھ میں نمن لکھت یوجنا کے انوسار کاریہ کرنا چاہیئے ؛

(ا)۔ ایک دن میں تین سے ادھک ویاکھیان نہ ہوں۔

(ب)۔ وارشک ست سنگ کے لئے تین سے زیادہ اپدیشک نہ بلائے جائیں۔

(ج)۔ آریہ پرشوں میں سنکیرتن کی پرتھا جاری کیجائے۔ اور سبھاسدوں کو سوینک سنکیرتن کرنے کے لئے پریرنا کی جائے۔

۵۔ اس سمیلن کی سمتی میں آریہ سماجوں کو سماج مندر میں دینک ست سنگ اشنان دیا یام تتھا اتتھیہ کا پربندھ کرنا چاہیئے۔ شکھشنالیوں تتھا پاٹھشالاؤں کے لئے مندروں سے پرتھک پربندھ ہونا چاہیئے ؛

۶۔ یہ سمیلن آریہ پرشوں میں ویدک سنسکاروں کی پرتھا کو وشیش روپ سے جاری کرنے کے لئے آریہ بھائیوں کو نمن پرکار سے سنسکار کرنے کی پریرنا کرتا ہے۔ (ا) انتیشٹی تتھا وواہ سنسکار کو اتیریکت انیہ سنسکاروں کو منترت بھائیوں کا کیول الاپچی مصری سے ہی ستکار کیا جائے۔ (ب)۔ وواہ سنسکاروں پر براتیوں کی سنکھیا ۲۵ سے ادھک نہیں ہونی چاہیئے۔ (ج)۔ سنسکاروں پر بدیشی وستوؤں کے پریوگ اور پردرشن تتھا آڈمبر نہ کرنا چاہیئے۔ (د) آریوں کو وواہ سنسکار ... سنسکار ودھی کے انوسار سوریہ استت سے دو گھنٹہ پورو شروع کرنا چاہیئے (ر) اویدک ریتی میں روڑیوں تتھا پرتھاؤں کو بند کیا جائے ؛

۷۔ اس سمیلن کی سمتی میں پنجاب کی دیویوں میں دن پرتی دن بڑھتی ہوئی پاشچاتیہ سبھیتا کے پربھاو کو روکنے تتھا انکو بیدک دھارمک ساہتیہ کے پربھاو میں لانے کے لئے آوشیک ہے۔ کہ آریہ سماج کے آدھین چلنے والی آریہ کنیا پاٹھشالاؤں میں سنسکرت اور آریہ بھاشا دوارہ دھارمک ساہتیہ اور دیو ناگری گیان کا اُچت شکھشن دیا جائے۔ اور اس آشا کو پورا کرنے کے لئے آٹھویں شرینی تک انگریزی کی شکھشا بند کر دیا جائے۔ چونکہ پنجاب سرکار کے شکھشا وبھاگ کو پریرت کیا جائے۔ کہ وہ سرکاری

ص کنیا پاٹھشالاؤں میں ہندی کو یکھیہ استھان دیں۔ اور (ب) کنیا پاٹھشالاؤں کا ہندی کو شکھشا کا مادھیم بنایا جائے۔ آریہ پرشوں کو ایسی پاٹھشالاؤں کا بہشکار کرنا چاہیئے۔ جہاں ہندی کو شکھشا کا مادھیم نہ بنایا گیا ہو ؛

۸۔ کچھ دیسی ریاستوں میں ویدک دھرم کے اپدیشوں و آریہ سنسکرتی آدی سبھیتا کے اُپدیش انوچت ہوئے ہیں۔ وہ انہیں اس سمیلن کی رائے میں اُچت ہیں۔ اور یہ سمیلن پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اس میں کسی پرکار کی اڑچن نہ ہو۔ یہ سمیلن جنتا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ پیڑت بھائیوں کی سہایتا و ان سے سہانبھوتی پردرشت کریں ؛

۹۔ پنڈت رام چندر دہلوی کے ورودھ جو آگیا اب تک قائم ہے۔ اُس کا ورودھ کرتا ہے۔ اور ہز ہائینس نظام حیدر آباد سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ روک دے۔ اس سمبندھ میں مہاراج سر کرشن پرشاد جی نے ایک سندیش کو ملنے کی کرپا دکھائی۔ اور ان پرشنوں پر وچار کرنے کا جو آشواسن دیا ہے اس کے لئے یہ سمیلن دھنیواد دیتا ہے ؛

۱۰۔ اس سمیلن کی سمتی میں آریہ پریواروں کے پرچارک سدا چار کے آدرش کو لکھ کر سامنے جو آریہ دواد میں پیش ہوا ہے۔ اُس کا یہ سمیلن پورن سمرتھن اور پرتیک آریہ سماجوں سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ اپنے الموجودن کے پرسنگ سبھا کے دفتر بھارتیہ سرکار سے پاس اور دوسری پرتی سارود ... ۔

۱۱۔ یہ سمیلن بھارتیہ سرکار سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ آریہ وواہ بل کو ... جو ... اسمبلی میں پیش کئے جانے میں سمے کا ابھاؤ ...

آریہ بردھ سمیلن کا شاندار اجلاس

[آریہ بردھ سمیلن میں جہاں دو درجن کے قریب آریہ بزرگوں نے مہرشی دیانند اور آریہ سماج کے متعلق اپنی شردھانجلی پیش کی۔ وہاں آریہ سماج اور گوروکل انیہ بھگت لالہ لبھو رام جی نیّر نے ذیل کا بھاشن دیا ؛ (ایڈیٹر)]

میری آیو تقریباً ۶۹ برس کی ہے۔ جب میں ۱۲۔۱۳ سال کا تھا۔ تو منشی گھنیا لال الکھ دھاری کی پریرنا پر مہرشی دیانند جی مہاراج لدھیانہ پدھارے تھے۔ اُن کے لالہ شو پرشاد جی کے دادا۔ لالہ جٹ مل جی خزانچی کے مکان پر ٹھہرے تھے۔ جو میرے پتا جی کی دوکان کے بالکل سامنے تھا۔ میں سوامی جی کے اپدیشوں میں جایا کرتا۔ ایک دن خزانچی جی کی باغیچی میں سے پھول اور پودینہ لیکر مہرشی دیانند جی مہاراج کے چرنوں میں بھینٹ کرتے ہوئے میں نے کہا۔ کہ مجھے بھی آریہ کمار بنائیے۔ انہوں نے مجھے تھاپی دیکر کہا۔ کہ تم تو سویم آریہ کمار ہو۔ اور آشیرباد دی۔ میں اُس وقت بالک تھا۔ اور آریہ سماج اور آریہ کمار کا بھید نہ جانتا تھا۔ اور نہ ہی سویم سمجھ سکتا تھا۔ میں آشیرواد لے کر بازار میں آکر ادھر ادھر گھومتے ہوئے فخر سے کہتا پھرتا تھا۔ کہ میں بھی آریہ کمار بن گیا ہوں۔

اس طرح ۱۸۸۲ء میں سماج قائم ہوا۔ میں اکثر سماج میں جاتا۔ آخر ۱۸۸۸ء میں میرے چھوٹے بھائی کی مرتیو ہوئی۔ میں بہت پریشان ہوا۔ اور کچھ ... ایشور کی کرپا ہوئی۔ یکم نومبر ۱۸۸۹ء کو پنڈت لالہ رام چندر جی خزانچی کی پریرنا سے آریہ سماج لدھیانہ کا میں ممبر ہو گیا۔

گوروکل کی سیوا میں کس طرح لگا :۔

جب ۸۔۹ سال کی آیو میں میرا یگیوپویت اپنے گاؤں نور محل میں ہوا۔ سنسکار کے بعد مرگ چھالا پہنے ہوئے پنڈت جی نے مجھے یہ کہتے ہوئے روکا۔ کہ کہیں نہیں جانا۔ یہاں ہی پڑھ لیں گے۔ لوٹا لیا۔ مگر میرے دل میں یہ بات رہی کہ کیا بات ہے۔ رات کو پروہت جی سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ پہلے گوروکل میں لڑکے ودیا پڑھنے جاتے تھے۔ اب نہیں۔ اس پر مہاتما منشی رام جی کی کرپا سے گوروکل کھلا۔ تو مجھے اس سمے کی بات یاد آئی۔ مہاتما منشی رام جی کی کرپا سے گوروکل سیوا میں لگ گیا۔ اور جو کچھ میں کر پایا ہوں۔ وہ سب مہاتما منشی جی کی کرپا سے ہے ؛

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

پرکاش لاہور

۸ بیساکھ سمت ۱۹۹۳

اردھ شتابدی مہوتسو

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اردھ شتابدی مہوتسو کی سپھلتا پر آریہ جگت کو ودھائی دیتا ہوں۔ ۷ سے ۱۳ اپریل تک گرودت بھون میں خوب چہل پہل رہی۔ اور ہزاروں استری پرش وہاں اکٹھے ہوئے۔ اتسو نروگھن سماپت ہوا۔ کسی اتسو کی سپھلتا کا اندازہ لگانے کے لیے چار باتیں دیکھی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ اس میں کس قدر لوگ شامل ہوئے۔ دوسری یہ کہ وہاں کیا ہوا؟ تیسری یہ کہ دھن کس قدر اکٹھا ہوا؟ اور چوتھی یہ کہ لوگوں پر اس کا کیا پربھاو رہا؟ حاضری کے لحاظ سے بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ جلسہ کامیاب تھا۔ مختلف لوگ حاضری کا مختلف اندازہ لگاتے ہیں۔ اور عام طور پر وہ اندازہ مبالغہ آمیز ہوتا ہے۔ اس لیے میں اس آزمائش پیمانہ پر تاہوا صرف یہی کہتا ہوں۔ کہ اتسو کا پنڈال بہت وسیع بنایا گیا تھا۔ اور اس میں ۱۰-۱۱ ہزار اشخاص آسانی سے سما سکتے تھے۔ یہ پنڈال عام طور پر بھر جاتا تھا۔ کوئی وقت ایسا نہیں آیا۔ جب سننے والوں کی کمی ہوئی ہو۔ چونکہ لاؤڈ سپیکر لگا دیا گیا تھا۔ اور وہ بحیثیت مجموعی اچھا کام کرتا رہا۔ اس لئے آواز سب کے کانوں تک پہنچ جاتی تھی۔

۱۱ اپریل کو بعد دوپہر جلوس نکالا گیا۔ جلوس کامیاب بھی تھا۔ اور شاندار بھی۔ اس میں کتنے لوگ شامل ہوئے؟ اس کے متعلق اخبارات کے اندازے مختلف ہیں۔ ایک اخبار کا اندازہ ۵۰ ہزار کا ہے۔ دوسرے کا بیس ہزار کا۔ اور تیسرے کا دس ہزار کا۔ اس پر ایک مسلم اخبار کو مذاق اڑانے کا موقعہ بھی ملا۔ وہ مختلف اندازوں پر تو مذاق اڑا سکتا ہے۔ لیکن اسے بھی یہ کہنے کا حوصلہ نہ ہوگا۔ کہ جلوس کامیاب نہ تھا۔ بے شک وہ آریہ سماج کی سنگھٹن شکتی کا ایک زبردست مظاہرہ تھا۔ اور آریہ پرشوں کا جوش پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا تھا۔ اس جلوس کی ایک خوبی یہ تھی۔ کہ استریوں کی تعداد پرشوں سے کم نہ تھی۔ ایک آریہ پرش نے تو یہاں تک کہا۔ کہ دیویوں نے ہی جلوس کی شان بنائی ہے۔ بہرحال جس اُدیش سے جلوس نکالے جاتے ہیں۔ وہ پورا ہوا۔ اور جس کسی نے اسے دیکھا اس نے محسوس کیا کہ واقعی اچھا ہے۔ آریہ پرشوں نے اس سے سنجیتی آنند گرہن کیا۔

اتسو کی کارروائی کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ویاکھیان اور سمیلن۔ زیادہ زور سمیلنوں پر رہا۔ وید سمیلن۔ شکشا سمیلن۔ آریہ بھاشا سمیلن۔ آریہ سمیلن۔ ویر سماج سمیلن۔ بردھ سمیلن اور گرام سدھار سمیلن ہوئے۔ دیویوں نے اپنا علیحدہ سمیلن بھی کیا۔ اور اس جوش اور سرگرمی سے کیا۔ کہ مقررہ وقت سے دو گھنٹہ بعد تک جاری رہا۔ اس سمیلن کی پردھان کماری پنڈتہ ودیا وتی سیٹھی بی۔ اے۔ آچاریہ کنیا گوروکل ڈیرہ دون تھیں۔ سمیلنوں میں پہلا نمبر منظم طور پر "آریہ سمیلن" کو دیا جائے گا۔ اس کے پردھان شری گھنشیام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے تھے۔ مجھے نہ صرف ان کا بھاشن سننے کا اوسر ملا۔ بلکہ ان کے ساتھ بات چیت کرنے کا بھی۔ ان کے وچار سن کر مجھے بڑی پرسنتا ہوئی۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ جب کبھی کوئی آریہ سماجی کانگرسی ہو جاتا ہے۔ تو آریہ سماج کے وچاروں کو اگر بالکل جواب نہیں دے دیتا۔ تو انہیں پس پشت ضرور ڈال دیتا ہے۔ ایسے کئی سجن میری آنکھوں کے سامنے ہیں جو آریہ سماج کو دوسری انڈین نیشنل کانگرس بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن شری یت گھنشیام سنگھ جی کے کانگرسی ہونے کے باوجود ان کے آریہ سماجی جیون میں فرق نہیں آیا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے آریہ سمیلن میں تقریر کرتے ہوئے وزیر تعلیم سرحد کے ہندی گورمکھی کے خلاف سرکلر کی خوب مذمت کی۔ حالانکہ ایک کانگرسی لیڈر نے قسم کھا رکھی ہے۔ کہ وہ اس کے خلاف زبان کھولنے اُنہوں نے نہ صرف گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کیا۔ کہ وہ سرکلر کو واپس لے۔ بلکہ کانگرس سے بھی کہ وہ اس کے خلاف آواز اٹھائے۔ وید سمیلن پنڈت شری پاد دامودر ساتولیکر جی کی صدارت میں ہوا۔ میں نے اسے پہلا درجہ نہیں دیا۔ حالانکہ وید آریہ سماج کے پران ہیں۔ اس کا جیون ہیں۔ وہ اس لئے کہ میں وید سمیلن کو سروسادھارن کی چیز نہیں مانتا۔ سروسادھارن کے لئے وید پر ویاکھیان ہونے چاہئیں۔ کنتو وید سمیلن ودوانوں کی حاضری میں ہی ہونا چاہئے۔ کیونکہ وید کو ایشوریہ گیان سدھ کرنے کی اتنی ضرورت نہیں۔ جتنی اس کے سرل اور عام فہم بھاشا میں ترجمہ کرنے کی۔ مجھے یہ بیان کرنے میں خوشی ہوتی ہے کہ اتسو کے دنوں میں آریہ سماج کے کچھ ایک ودوان وید بھاشیہ کے متعلق وچار پرورتن کرتے رہے۔ بردھ سمیلن جو لالہ رام کرشن جی سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی صدارت میں ہوا۔ ایک وشیش مہتو رکھتا ہے۔ لالہ رام کرشن جی سنہ ۱۹۰۵ سے لیکر سنہ ۱۹۲۶ تک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان رہے۔ صرف ایک ورش وہ پردھان نہیں رہے۔ وہ اس لئے کہ اس ورش وہ گوروکل کانگڑی کے مکھیہ ادھشٹاتا تھے۔ پرماتما کا دھنیہ واد ہے کہ وہ اس وقت تک جیوت ہیں۔ اور اس سبھا کی جس کے بنانے میں انہوں نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ صرف کیا ہے۔ اردھ شتابدی اپنی آنکھوں سے دیکھ پائے۔ اس سمیلن میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بھوت پورو منتری لالہ کدار ناتھ جی نے بھی تقریر کی۔ انہوں نے بھی اپنی زندگی کا بڑا حصہ سبھا کی سیوا میں گزارا ہے۔ اور سبھا کو بنانے میں ان کا بڑا بھاری ہاتھ ہے۔ وہ لالہ رام کرشن جی سے عمر میں چھوٹے ہیں۔ لیکن دُربھاگیہ سے ان کی آنکھیں بند ہو گئی ہیں۔ جس سے وہ پڑھنے لکھنے اور کوئی اور کام کرنے کے ناقابل ہو گئے ہیں۔ لیکن ان کے متعلق یہ کہتے ہوئے مجھے خوشی ہوتی ہے۔ کہ انہوں نے ملازمت سے سبکدوش ہو کر جس قدر سوادھیائے کیا ہے۔ اس سے پہلے نہ کیا تھا۔ اس لاچاری کی اوستھا میں انہوں نے وید منتروں کو ازبر یاد کرنا بھی شروع کر دیا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی بردھ اس سمیلن میں شامل ہوئے۔ اور انہوں نے اپنی کتھا بیان کی۔ کچھ ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے رشی کے درشن کئے تھے۔ اس سمیلن کے ادھشٹاتا لدھیانہ کے اُتساہی آریہ بھائی لالہ بھگو رام جی نیر تھے۔ بہت سے آریہ پرشوں کو ان کی زبان سے یہ سن کر آشچریہ ہوا ہوگا۔ کہ ان کی عمر اس وقت ۷۹ سال کی ہے۔ کیونکہ وہ اس وقت تک نوجوانوں کے جوش کے ساتھ آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ اس سمیلن کے متعلق کوئی وشیش پربند نہیں کیا گیا۔ ورنہ بہت سے بردھ اس میں شامل ہو سکتے تھے۔ اگلے دن میرے پاس لالہ گنگا رام دھم آئے۔ انہوں نے رشی دیانند کے درشن کئے تھے۔ اور آریہ سماج کے پرانے اتہاس کے متعلق جتنی انہیں واقفیت ہے۔ بہت کم لوگوں کو ہوگی۔ جب میں نے ان سے پوچھا کہ آپ اس سمیلن میں شریک کیوں نہیں ہوئے؟ تو انہوں نے کہا۔ کہ مجھے اس کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ تعجب ہے کہ شتابدی کے اتسو پر کوئی یووک سمیلن نہیں ہوا۔ کیا آریہ سماج کو اب یووکوں کی ضرورت نہیں رہی۔ یا وہ ان کی طرف سے نراش ہو چکا ہے۔ ہر ایک شخص جو آنکھیں رکھتا ہے۔ دیکھ سکتا ہے کہ نوجوانوں کی بھرتی آریہ سماج میں دن بدن کم ہو رہی ہے۔ طلباء اس کے ہاتھ سے نکلے جا رہے ہیں۔ مناسب تو یہ تھا کہ اس موقعہ پر نوجوانوں کی کوئی زبردست ریلی کی جاتی۔ اور انہیں آریہ سماج کے نزدیک لانے کا یتن کیا جاتا۔ لیکن ان کا کوئی سمیلن کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی۔ اگر ہم چند ایک سو سے زیادہ آریہ ویر لاہور میں اتسو پر نہیں لا سکے۔ تو اس کا بھی کارن یہی ہے کہ نوجوان آریہ سماج میں نہیں آتے۔ اس قسم کے کام جن میں جوش۔ محنت اور خطرہ ہو۔ نوجوان ہی کر سکتے ہیں۔ ویاکھیان بھی کچھ ہوئے۔ لیکن ان کے متعلق میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔

شتابدی کے سمبندھ میں جو چندہ جمع ہوا۔ اس کے متعلق سبھا کے ادھیکاریوں کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل چندہ ۱۳۴۰۰۰ اکٹھا کیا گیا ہے۔ جس میں سے ۶۲۵۰۰ روپیہ نقد ہے۔ درحقیقت جو روپیہ سبھا کے کوش میں پہنچ چکا ہے۔ اس کی مقدار ۵۵۰۰۰ روپیہ ہے۔ اس میں سے ۱۵ ہزار روپیہ کے قریب خرچ ہو چکا ہے۔ گویا شتابدی کی خالص بچت ۴۰۰۰۰ روپیہ ہے۔ آریہ پرش خود سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس سے پروگرام کا کون کون سا حصہ پورا ہوگا۔ سبھا کے پرستاو انوسار پہلا ایک لاکھ روپیہ تو پرچار فنڈ میں ڈالا جانا چاہئے۔ اس کے علاوہ وید بھاشیہ۔ میڈیکل مشن۔ مشن کمپونڈ اور گرام پرچار کے لئے پچاس پچاس ہزار منظور کیا گیا تھا۔ پروگرام ۲½ لاکھ نقد کے اندازہ سے بنایا گیا تھا۔ لیکن سبھا کے پاس صرف ۴۰ ہزار روپیہ ہے۔ وعدے بھی کچھ وصول ہو جائیں گے۔ اس سے شتابدی کے چندہ کی نقد رقم بڑھ جائے گی۔ لیکن پھر بھی ۲½ لاکھ کا کوئی حصہ ہی رہے گی۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ سبھا کے پردھان شری رام دیو جی نے چندہ جمع کرنے کے لئے بہت دوڑ دھوپ کی۔ اور جتنا نقد چندہ ہوا وہ ان کی ہی کوششوں سے۔ لیکن افسوس کہ پچھلے سال ایسے حالات پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے چندہ کے لحاظ سے شتابدی کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ اس سے بڑھ کر افسوس کیا ہوگا۔ کہ اپیل کے موقعہ پر صرف ایک ہزار پراپت ہوا۔ اگر اس وقت پنڈال میں دس ہزار کی حاضری بھی سمجھی جائے۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ صرف ایک شخص نے ایک روپیہ دان دیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ پانچ اور دس روپیہ کے نوٹ بھی دان میں ملے۔ رہا شتابدی اتسو سے سمپھاتی لابھ۔ اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ سبھا کے ادھیکاریوں کو چاہئے۔ کہ ایکانت میں بیٹھ کر اس دِشا پر وچار کریں۔ اور جو لابھ سبھا کو ہوا ہو۔ اسے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا اردھ شتابدی اُتسو

۳ اپریل ۱۹۳۵ء :-

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کا افتتاح برہم پارائن مہا یگیہ دوارہ ۳ اپریل کو ہوا۔ پربھو کیرتن کے بعد آریہ نر ناریوں بھاری سنکھیا میں دیانند اپدیشک ودیالیہ میں یگیہ ویدی کی رونق کو دوبالا کرنے کے لئے آ گئے۔ مہا یگیہ کے یجمان سری رام پرتاپ جی ریٹائرڈ تحصیلدار بڑی شردھا سے اپنا کاریہ کر رہے تھے۔ پروہت کا کام ...... پنڈت ربی پرشاد جی پروہت آریہ سماج وچھووالی کر رہے تھے۔ ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے یگیہ سماپت ہونے پر پنڈت ابنیشور چندر جی نے یگیہ سے جیون اور بھکتی کے سنسار کی یکجہتی فلاسفی پر اپنی اتم ویاکھیان دیا۔ جنتا کا رش سنگا پیس میں اتنا رہی تھی۔

۳ اپریل کی رات کو شری پنڈت پریم ورت جی وید واچسپتی نے ساڑھے آٹھ بجے اپنا بھاشن پرارمبھ کیا۔ اور بتلایا کہ ہم نے جنتا کو آریہ بنانے کا پرن کیا ہوا ہے۔ ہر ایک آریہ بھائی کو اپنی اور دیکھنا چاہئے۔ کہ اس نے اپنے فرض کو سر انجام دینے کے لئے کہاں تک کام کیا ہے؟

رہائش کا پربندھ :-

۱- کنیا گورکل ڈیرہ دون۔ کنیا مہاودیالیہ جالندھر۔ ہریانہ۔ بھگونتی پاٹھشالہ کی کنیائیں اور اردھ شتابدی پر آنے والی اکیلی استریوں کی رہائش کا انتظام سردار بہادر بھگت سنگھ خالصہ ہائی سکول واقع سنتیش محل روڈ بالکل ہی گورودت بھون کے نزدیک کیا گیا تھا۔

۲- پریواروں کے ساتھ آنے والے آریہ بھائیوں کے اتارہ کا انتظام ڈی۔ اے۔ وی مڈل سکول موہن لال روڈ پر کیا گیا تھا۔ یہ استھان بھی گورودت بھون کے قریب ہے۔

۳- گورکل کانگڑی۔ گورکل کورو کشیتر۔ گورکل کمالیہ۔ گورکل جہلم۔ گورکل اندرپرستھ اور گورکل گوجرانوالہ آدی کے برہمچاریوں تتھا سنرکشکوں کی رہائش کا انتظام ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول لاہور میں کیا گیا تھا۔

۴- ڈی۔ ایم۔ کالج موگہ۔ آریہ ہائی سکول لدھیانہ۔ آریہ ہائی سکول ہشیار پور آریہ ہائی سکول سیالکوٹ۔ مجید رام دوابہ ہائی سکول لدھیانہ۔ اے۔ ایس۔ ہائی سکول فرانشہر۔ رام پور ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول منٹگمری۔ ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول امرتسر۔ بال کرشن کھتری ہائی سکول امرتسر۔ آریہ ہائی سکول چوٹرمنڈہ وغیرہ آریہ سکولوں کے لڑکوں کی رہائش کا انتظام ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کی عظیم الشان بلڈنگ میں کیا گیا تھا۔

۵- لاہور۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ فیروزپور۔ ہوشیارپور۔ جالندھر۔ لدھیانہ۔ انبالہ۔ شملہ۔ دہلی۔ پٹیالہ۔ نابھہ اور جیند وغیرہ کے آریہ بھائیوں کی رہائش کا انتظام سناتن دھرم ہائی سکول میں کیا گیا تھا۔

۶- سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ لائلپور۔ گجرات۔ جموں۔ کشمیر۔ سرگودھا۔ جہلم۔ میانوالی۔ جھنگ۔ اور راولپنڈی وغیرہ اضلاع سے آنے والے آریہ بھائیوں کے لئے دیال سنگھ ہائی سکول اور حویلی راجہ دھیان سنگھ میں انتظام کیا گیا تھا۔

۷- منٹگمری۔ ملتان۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ جات۔ بہاولپور۔ کوئٹہ۔ کراچی اور سکھر وغیرہ کے آریہ بھائیوں کی رہائش کا پربندھ اوڈ فیلوز ہال میں کیا گیا تھا۔

۸- فیروزپور۔ سنام۔ روہتک۔ گوڑگانوہ اور کرنال وغیرہ کے آریہ پرشوں کی رہائش کا پربندھ آریہ سماج مندر وچھووالی تھا وید مندر راوی روڈ میں کیا گیا تھا۔

۹- آریہ ویر دل کا کیمپ اور رہائش کا انتظام دیو سماج ہائی سکول اور چوبالہ صاحب میں کیا گیا تھا۔

۱۰- آریہ سنیاسی مہاتماؤں کی رہائش کا پربندھ دیانند اپدیشک ودیالیہ میں کیا گیا تھا۔

۱۱- پرتشٹت انتھیوں کے لئے امرت دھارا بھون میں نواس استھان پراپت کیا گیا تھا۔

۴ اپریل ۱۹۳۶ء :-

پربھو کیرتن کے بعد یگیہ شروع ہوا۔ یگیہ کی سماپتی پر پروفیسر رام دیو جی نے یگیہ کی فلاسفی پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتلایا کہ انسان کو با عمل بننا چاہئے۔ یگیہ سے جیون کی یہ سب سے بڑی اور آخری سیڑھی ہے۔ شام کو ۴ بجے نوگیان جوتی سودیشی نمائش کی افتتاحی رسم ادا ہوئی۔ جسے گزشتہ ہفتہ شائع کیا گیا تھا۔

رات کو ڈی۔ ایم۔ سی ہال میں آچاریہ رام دیو جی کی تقریر کے سلسلہ میں آریہ پرشوں کی کافی چہل پہل تھی۔ رات کو گورودت بھون کے پنڈال میں پنڈت برہم دت جی جگیاسو کا اپنی سارگربھت بھاشن ہوا جس میں آپ نے نہایت ودوتا سے آریہ پرشوں کو آریہ جیون دھارن کرنے کی ہدایت فرمائی۔ آپ کی بانی اور آپکی ودوتا دونو قابلِ ستائش ہیں۔

۵ اپریل ۱۹۳۶ء

آج کی کاروائی کو آریہ سماج وچھووالی لاہور کے ساتھ ایک ست سنگ کا روپ دیا گیا۔

۷ اپریل ۱۹۳۶ء :-

صبح پربھو کیرتن اور برہم پارائن یگیہ ہوا۔ اور رات کو "سرو دھرم سمیلن" یا "ورن دھرم" کانفرنس ہوئی۔ جس کا حال گزشتہ ہفتہ کے "پرکاش" میں شائع کیا جا چکا ہے۔

۸ و ۹ اپریل ۱۹۳۶ء :-

ہر دو روز صبح پربھو کیرتن اور برہم پارائن یگیہ ہوا۔

منگل وار ۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء :-

پراتہ کال یگیہ منڈپ میں برہد ہون ہوا۔ ہون یگیہ سے پہلے پربھو کیرتن کے بھجن ہوئے۔ پھر پنڈال کے سمیپ جھنڈا ادگھاٹن کی رسم مہاتما نارائن سوامی جی پردھان آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا دہلی کی ادھیکشتا میں ہوئی۔ ماسٹر ہربیاس جی بی۔ اے کے زیر ہدایت گورکل کانگڑی۔ آریہ سکول لدھیانہ۔ آریہ سکول منٹگمری اور گورکل سکول گوجرانوالہ کے ودیارتھیوں نے بینڈ باجہ سے سلامی اتاری۔ پھر دیا انگناؤں نے باجہ کے ساتھ پتاکا کا گیت گایا۔ جو کہ اسی پرچہ میں کسی اور جگہ درج ہے۔ پتاکا کے گیت کے بعد مہاتما نارائن سوامی جی نے دلیپتی کی پرارتھنا پر جھنڈا کا ادگھاٹن کرنے کے بعد ذیل کے شبدوں میں اردھ شتابدی مہوتسو کے پرارمبھ کی گھوشنا کی :-

مہاتما نارائن سوامی جی کا پرارمبھک بھاشن :- آریہ سماج کا آدھار وید ہے۔ مہرشی دیانند نے اس کی ستھاپنا کرتے ہوئے اس کا مکھیہ لکشن "وید کا پرچار" بیان فرمایا۔ وید کا اپدیش ہے۔ کہ سب پرانی ماتر بھائی بھائی ہیں۔ اور ایشور سب کا پتا ہے۔ آریہ سماج شروع سے ہی رنگیں کی اس شکشا کا پرچار کرتا رہا ہے۔ ہم سب کو سمجھنا چاہئے۔ کہ ہم سب کو پرمانما کی ان شکشاؤں کو ہمیشہ سمجھیں اور کبھی اس سے اپدیشوں کو ودیش نہ کریں۔ اوم کی پتاکا کو لہرانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ جہاں جہاں یہ دیش کا پرچار کرتا ہے۔ وہاں وہاں بھائی چارہ پریم کا پرچار کریں۔ اور ایشور اپدیش کا خوب پرچار کریں۔ آج اسی اپدیش سے یہ جھنڈا یہاں لہرا گیا ہے۔ آپ نے اس کو لہراتے ہوئے پرتگیا کی ہے۔ کہ ہم سب ایکتر ہو کر سچی ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھیں گے۔ اور اپنی شکتی اسی بھاؤ کو سنسار میں پھیلانے میں لگائیں گے۔ جھنڈا لہرانے کی رسم کا پہلا انگ میں نے ورنن کیا۔ دوسرا انگ یہ ہے۔ کہ جس طرح سبھا کی ہم اردھ شتابدی منا رہے ہیں۔ اپنا کرم سکھشن کرے۔ اور اس طرح کرے۔ جس طرح ایک منشیہ اپنے جیون کا ترکیہ وشواس رکھو کہ آگم نر نکھشن پرا درجہ رکھتا ہے۔ میں نے پہلے آپ کی سبھا کا اس وقت حال دیکھا۔ جب اس کے پردھان مہاتما منشی جی تھے۔ تب تو اس کے نام بھی انیمت تھے۔ لیکن اب تو اس سبھا کا کھیتر بڑا وستت ہو گیا ہے۔ اس کے ادھین کئی سنستھائیں ہیں۔ گورکل ہیں۔ سکول ہیں۔ اور کالج ہیں۔ اب یہ ایسی اوستھا کو پہنچ چکی ہے۔ کہ کوئی بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پہلے سب جہاں کھڑی رہتی وہاں اب یہ آسمان پر ہے۔ ہم اس کی اُنتی کو دیکھ کر ہرش پراپت کرتے ہیں۔ اور آگے کے لئے اُنتی کی منگل کامنا کرتے ہیں۔ آپ سب بھائیوں کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ آپ اس کی اُنتی آگے سے زیادہ کریں۔ تاکہ وہ دن بدن بڑھتی کو پراپت ہو۔

وید سمیلن :-

۲ بجے قبل دوپہر کے بعد "وید سمیلن" کی کاروائی شروع ہوئی۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار اور پنڈت پریم ورت جی کی تائید سے پنڈت رام درشان لیکر جی نے سبھا پتی کے آسن کو گرہن کیا۔ اور وید بھاشیہ کی اوشیکتا کو ورنن کیا .... اس کے بعد سنت سشیلا دیوی جی آدی کنیا گورکل ڈیرہ دون نے اپنا لکھت نبندھ بہ عنوان "رشی دیانند اور وید" پڑھ کر سنایا۔ آپ کے بعد پنڈت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

...یستی جی نرکت وپاکھیہ کار نے "وید پرتی
پادت سوادرتی" پر اپنا طبع شدہ نبندھ
پڑھ کر سُنایا۔ آپ کے بعد پنڈت بھگوت دت
جی ودیا النکار نے رکھبھ دیوتا کے مفہوم کے متعلق
نیا خیال پیش کیا۔ اس کے بعد پنڈت
بُدھ دیو جی چتر وید بھاشیہ کار نے اپنے نبندھ
میں یہ ثابت کیا کہ سروادھیہ درشن صرف
ویدک درشن ہی ہے۔ آپ کے نبندھ کی سماپتی
پر پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی نے ویدک
ایشور واد اور ورتمان اگیان کے سمبندھ میں
اپنا نبندھ سُنایا۔ اور پنڈت وشو ناتھ جی
ودیا مارتنڈ گوروکل کانگڑی نے اپنا
نبندھ "ویدوں کا اپدیش کس پرکار کرنا چاہئے" کے
وشے پر پڑھ کر سُنایا۔ پنڈت مکتی رام جی آچاریہ
نے اتتر وید اور مانس شیہ دوش کے وشے پر اپنا
ودتا پورن لیکھ پڑھا۔

یہ جملہ نبندھ بڑے ہی سار گربھت
اور ودتا پورن تھے۔ اور اس پر کہا گیا تھا کہ
سبھا ان کو اپنے خرچ پر چھپوا دے)

پرستاو :-

نبندھ پڑھ کر سُنائے جانے کے بعد ذیل کے
پرستاو پاس ہوئے۔ پہلا پرستاو تو آچاریہ دیو شرما
جی نے اس وشے کا پیش کیا۔ کہ وید بھاشیہ کو
سمپورن کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا
کے ادھین ایک "وید منڈل" سنگھٹت کیا جائے
جس کے لئے ایک لاکھ سے تین لاکھ تک
روپیہ ایک لمیٹڈ کمپنی بنا کر جمع کیا جائے۔ اس
پرستاو کی انومودن آچاریہ رام دیو جی نے کی۔
پرستاو سرو سمتی سے سویکار ہوا۔
دوسرا پرستاو پنڈت وشو مترا جی نے اس
مطلب کا پیش کیا۔ کہ رشی دیانند کے بہت
سے گرنتھوں کا ترجمہ کیا جائے۔ کیونکہ ان کا
کافی حصہ ترجمہ ہو چکا ہے۔
پنڈت پرم دت جی جگیاسو نے پرستاو کی پُرزور
انومودن کیا۔

بعد دوپہر کی کارروائی :-

اتوار ۱۰ اپریل ایک بجے بعد دوپہر
مہاشہ سنت رام جی کے بھجن آپدیشک کے بھجن
ہوئے۔ پنڈال میں ودیا ہزار سے زیادہ اسری
پرش جمع تھے۔ بھجن کے بعد پنڈت سمبھیہ
ورت جی کی ادھیکشتا میں گوروکل کانگڑی
کا "آشرم دیو ستھا" پر سویر دیا کھیان ہوا۔
جو کسی اور جگہ درج کیا گیا ہے۔
بجے دوپہر کو "آریہ سمیلن" ہوا۔ اس میں پنڈت
لکشمی دت جی سُوجھا اور شری دھارا اور بابو گھنشیام
سنگھ جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کے بھاشن ہوئے۔
جو کسی اور جگہ درج ہیں ؛
رات کی کارروائی :-

سات بجے شام کو "آدیہ شکشا سمیلن" کا اجلاس
مہاتما ہنس راج جی کی ادھیکشتا میں ہوا۔ اس
سمیلن میں مہاتما جی کے صدارتی بھاشن کے
علاوہ ڈاکٹر بھگوان داس جی ایم۔ ایل۔ اے اور
ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ کے بھاشن ہو کر چند
پرستاو پاس ہوئے۔ سمیلن کی کارروائی سماپت ہو
جانے پر پنڈت لوکناتھ جی ترک واچسپتی کا
سار گربھت بھاشن ہوا۔ پھر مہاتما نارائن سوامی
جی کا سامایک جیون کی مہانتا پر سار گربھت
بھاشن ہو کر شنکروار کی کارروائی رات کے ۱۱ بجے
سماپت ہوئی ؛

سنیچروار ۱۱ اپریل ۱۹۳۶ء

صبح ۵½ بجے سے بھگت سنگت رام جی کی
سنگیت پارٹی اور پنڈت بُدھ دیو جی کی کیرتن
پارٹی کے پربھو بھگتی کے سُریلے بھجن ہوئے۔
پھر پرم پاراینی یگیہ کی پورن آہوتی اور یگیہ
شیش بانٹا گیا۔ مہاشہ بہاری لال جی بھجن
اپدیشک کے سُریلے بھجن کے بعد سوامی دیانند
جی تیرتھ کا شکشا پر دستورِ ہوا۔ اس کے
بعد "برہمچریہ سمیلن" کی کارروائی ہوئی۔ جو کسی اور
مقام پر درج کی گئی ہے ؛

شاندار سنکیرتن :-

ڈیڑھ بجے بعد دوپہر سنکیرتن منتر جپ ہوا۔
اس میں ۵۰ کے قریب منڈلیاں شامل
تھیں۔ شری ماسٹر رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ
ہائی سکول لدھیانہ اور لالہ چمن لال جی سپرنٹنڈنٹ
بورڈنگ ہاؤس آریہ ہائی سکول لدھیانہ پربندھ
میں خاص سہایتا دے رہے تھے۔ نگر کیرتن
کے متعلق مکمل حالات کسی اور جگہ درج کئے
گئے ہیں۔ نگر کیرتن رات کے ۷½ بجے ختم ہوا ؛

رات کی کارروائی :-

سنیچروار رات کے ۸ بجے تبدیل شدہ پروگرام کے
مطابق جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے
ایک بھجن ہوا۔ پھر پنڈت لوکناتھ جی نے "اچھوت
اُدھار" کے وشے پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے
ہوئے فرمایا۔ کہ ہندوؤں نے اچھوتوں پر جو
انیائے کئے ہیں۔ اس کے لئے انہیں پشچاتاپ
کرنا چاہئے۔ اور آئندہ کے لئے ان سے برابری
کا سلوک روا رکھنا چاہئے۔ ڈاکٹر امبیدکر کی
شکایت سوبھاوک ہے۔ لیکن جس پرنام
پر ڈاکٹر صاحب پہنچے ہیں۔ وہ اُچت نہیں ؛

پروفیسر ہاسانند کے کرتب :-

پنڈت جی کے ویاکھیان کے بعد سندھ کے
مشہور پروفیسر ہاسانند جی نے اپنی ہاتھ کی
صفائی کے ایسے منورنجک کرتب دکھلائے
کہ حاضرین ہر ایک کرتب پر اُن کا پُرجوش
تالیوں سے سواگت کرتے رہے۔ جہاں آپ

کرتب دکھانے جاتے تھے۔ وہاں ساتھ ہی زندہ
دلی کا اظہار کرتے ہوئے ویدک دھرم کا پرچار بھی
کرتے جاتے تھے۔ آج کی کارروائی بارہ بجے رات کے
قریب جا کر ختم ہوئی ؛

اتوار ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء

پہلے بھگت سنگت رام جی نے پربھو کیرتن کیا۔
پھر ہون یگیہ کی کارروائی ہوئی۔ پھر آریہ سمیلن
کی دوسری بیٹھک ہوئی۔ جس میں ورکنگ کمیٹی
کے پاس کردہ پرستاو آخری منظوری کے لئے منتری
بابو گھنشیام سنگھ جی ممبر اسمبلی کی صدارت میں پیش
ہو کر پاس ہوئے۔ پاس شدہ پرستاو کسی اور جگہ
پر درج ہیں۔ دس بجے کے بعد پردہ سمیلن کی
کارروائی شری لالہ رام کرشن جی بھوت پورو سبھا
پردھان جی کی ادھیکشتا میں ہوئی۔ یہ سمیلن
لالہ لکھو رام جی منیجر لدھیانہ تو اسی کے خاص
پریشرم سے کامیابی سے سماپت ہوا۔ ایک درجن
سے زائد اصحاب نے اپنے اپنے انوبھو ورنن کئے
پردھان جی کا بھاشن نہایت ہی سبق آموز تھا۔ جو
کسی اور استھان پر دیا گیا ہے ؛

بعد دوپہر کی کارروائی :-

بھجنوں کے بعد "آریہ بھاشا سمیلن" کی کارروائی
منشی پریم چند جی مشہور فسانہ نویس کی صدارت
میں ہوئی۔ افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ یہ سمیلن
غیر معمولی طور پر پھیکا رہا۔ اور اس پر غضب یہ ہوا
کہ جس دیوی کو نبندھ پڑھنے کے لئے کہا گیا۔
وہ اتنی تیزی سے اپنا نبندھ پڑھ رہی تھی۔ کہ
حاضرین کے لئے اس کی آواز کو سُننا سخت مشکل
ہو گیا۔ ایک بھجن کے بعد آچاریہ رام دیو جی کا ویاکھیان
اور اپیل ہوئی۔ اپیل کرتے ہوئے آچاریہ جی نے
یہ اعلان کر دیا۔ کہ میں اپنے مکان کو جس کی قیمت
کا مجھے ٹھیک علم نہیں سبھا کو دان دیتا ہوں۔
اپیل کے بعد دھن سنگرہ کا کام شروع ہوا۔ آچاریہ
دیو شرما جی نے اپنی جھولی دان میں دے دی۔ باوا
لکھا سنگھ جی نے جب اس جھولی کو پنڈال میں
نیلام کیا۔ تو پنڈت رامیشور جی سنانک نے سناتک
منڈل کی طرف سے اعلان کیا۔ کہ منڈل اس جھولی
کو ایک سو اکیاون روپیہ کے عوض اس شرط پر
خریدتا ہے۔ کہ اسے گوروکل میں بطور یادگار رکھی
جائے ؛

رات کی کارروائی :-

آج خلقت کا بے پناہ ہجوم پنڈال میں موجود
تھا۔ گو داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ لیکن پھر بھی
پنڈال میں جہاں تک نظر جاتی تھی۔ سر ہی سر
نظر آتے تھے۔ پہلے آرکیسٹرا ہوا۔ پھر گوروکل
کورو کشیتر کے برہمچاریوں اور گوروکل کانگڑی
کے برہمچاریوں کے جمناسٹک لیزیم۔ مرہٹی لاٹھی
اور تلوار کے بڑے ہی قابلِ تعریف (Feats)

دکھلائے۔ چونکہ بھیڑ کی کثرت سے بعض استریوں
کے سوستھ کے بگڑ جانے کا اندیشہ تھا۔ اس
لئے ادھیکاریوں نے کھیل جلد ہی بند کر دینا
اُچت سمجھا ؛

سوموار ۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء

۵½ بجے صبح بھگت سنگت رام جی کی سنگیت
پارٹی کے پربھو کیرتن کے بھجن ہوئے۔ پھر
ہون یگیہ ہوا۔ پھر مہاشہ جگدیش رام کے
بھجن کے بعد پنڈت تلسی رام جی اپادھیائے کا
یجروید کے چند منتروں کے آدھار پر اپدیش ہوا۔
آپ نے فرمایا۔ کہ ان کو شُدھ سنکلپ بنانے سے
ہی آتما کا کلیان ہو سکتا ہے ؛

مہیلا کانفرنس :-

پونے نو بجے آچاریہ ودیا وتی جی سہگل کنیا گوروکل
ڈیرہ دون کی صدارت میں "مہیلا کانفرنس" کا
اجلاس ہوا۔ شریمتی پورن دیوی نے اپنا سواگت
بھاشن سُنایا۔ اس کے بعد آچاریہ جی نے اپنا
صدارتی بھاشن جو کہ طبع شدہ تھا۔ پڑھ کر
سُنایا۔ کانفرنس میں دیویوں کا ہی پورا پورا
سوراجیہ تھا۔ سوائے چند رپورٹروں کے کسی مرد
کو وہاں جانے کی اجازت نہ تھی۔ یہیں یہ کہہ
کر بڑی پرسنتا اور ہرش پراپت ہوا۔ کہ دیویوں
نے اپنا پربندھ مردوں سے بڑھ کر قائم رکھا۔
اس سوپربندھ کا زیادہ تر شریہ شریمتی ستیاوتی دیوی
جی دھرم پتنی پرنسپل کھیم سنگھ اسی جی کو پراپت
ہے۔ مہیلا کانفرنس میں جو پرستاو پاس ہوئے
جو کسی اور جگہ اسی پرچے میں درج ہیں ؛

بعد دوپہر کی کارروائی :-

مہاشہ جگدیش رام جی کے بھجن کے بعد سوامی
ودیانند جی تیرتھ نے سمیلن پر ارتھنا کرائی۔
اور پھر پانچ منٹ تک سارے پنڈال میں
خاموشی طاری رہی۔ اور آتمک شکتی اُن
دھیان کرتی رہی۔
۳ بجے کے قریب "آریہ سمیلن" کا تیسرا اجلاس شروع
ہوا۔ آریہ سمیلن کے اس اجلاس کے بعد
"دیوسماج سمیلن" کی کارروائی شروع ہوئی۔
کے پاس شدہ پرستاو کسی اور جگہ درج ہیں
رات کی کارروائی :-

رات کے ۷½ بجے شتابدی اُتسو کی کارروائی
شروع ہوئی۔ پہلے پنڈت بُدھ دیو جی کا اپدیش
ہوا +

جیتنے والی ٹیموں کو انعام :-

اردھ شتابدی کے سلسلہ میں کھیلوں میں
جیتنے والی ٹیموں کو انعامات دئے گئے۔ انعام
پنڈت ٹھاکر دت جی ویدیہ نے تقسیم کئے۔ اس
ٹورنامنٹ میں بہت سی ٹیمیں شامل ہوئیں۔
ہاکی کی ٹیموں میں فائنل میچ میں رنر کلب

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کی ٹیم اوّل رہی۔ اور گوروکل کانگڑی کی ٹیم دوسرے درجہ پر رہی۔ گوروکل اندر پرستھ سکول میں کھلو کیں فرسٹ رہا۔ گوجرانوالہ گوروکل ہاکی میں دوسرے درجہ پر رہا۔ ڈی۔ اے۔ وی سکول منٹگمری فٹ بال میں اوّل رہا۔ گتکا میں ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول امرتسر اوّل رہا۔ آریہ ہائی سکول لدھیانہ کا بینڈ اوّل رہا۔ علاوہ ازیں سنسکرت میں تقریر کرنے کے مقابلہ پر ایک دیوی اور ایک پرش کو انعام دیا گیا۔ انعامات ٹرافیوں اور کپوں کی صورت میں دیئے گئے۔

آچاریہ رامدیوجی کی آخری تقریر

آچاریہ رامدیوجی نے اختتامی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ ایسی اردھ شتابدی ہے جو بھارت ورش میں پہلی دفعہ اس قدر کامیاب ہوئی ہے۔ اس لئے میں آپ کو دھنیہ واد دیتا ہوں۔ کہ آپ اتنی تعداد میں مہرشی دیانند کے بنائے ہوئے سنگھٹن کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اس سنگھٹن کو مضبوط کرنے میں آریہ سماج کی ہر دو رشٹیاں شامل ہیں۔ مہاتما ہنس راج جی اس سبھا کے پردھان تھے۔ رائے بہادر بدری داس کی اس سبھا کے پردھان رہ چکے تھے ہیں ان سب پردھانوں کے چرنوں میں بیٹھ کر میں کام کا ڈھنگ سیکھا ہے۔ میں انہیں پرنام کرتا ہوں +

آپ کا سیوک ہر مصیبت کے مقابلہ میں کھڑا رہا۔ جہاں کو آگ بھی لگی۔ لیکن کام اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ یہ ایشور کا دھنیہ واد ہے۔ اور آپ بھائیوں اور بہنوں کا دھنیہ واد بھی ہے جن کے بھروسہ پر میں سیوا کی۔ میں آپ کا سیوک ہوں۔

اور آپ کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ آریہ سماج کے بزرگ اور بوڑھے نے مجھے سبھا بنادی ہے۔ پنڈت ٹھاکر دت جی کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ تمام معزز مہمان مثال کے طور پر بابو گھنشیام سنگھ جی۔ ڈاکٹر بھگوانداس جی۔ شری ینت ونوبا جی۔ سینڈٹ سانولیکر جی اور دیگر اصحاب انہی کی انتھک سیوا سے یہاں آرام سے رہے ہیں۔ پنڈت گیانچند جی اور پنڈت بھیم سین جی و دیالنکار نے بہت کام کیا۔ اعلیٰ انتظام کا سہرا پنڈت گیان چند جی کے لئے ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ آنے والے ورکرز بہت ہی مخلص اور قابل ہوں گے۔ آریہ ویر دل کے والنٹیر ڈیوٹی اور ڈسپلن کے بہت پکے ہیں۔ اور ان کا میں دھنیہ واد کرتا ہوں۔ بھگوان کا اس بات میں ہاتھ ہے۔ کہ اتنا بڑا کام نرو گھن سماپت ہوا۔ آخر میں آپ نے کہا۔ کہ سب بھائی اور بہنیں پرن لیں۔ کہ روز سندھیا کریں گے۔ اور ہون بھی کریں گے ۔

پنڈت گیان چند جی کی تقریر

پنڈت گیان چند جی نے کہا۔ کہ اس کاریہ میں سپھلتا اس لئے ہوئی ہے۔ کہ آریہ جنتا میں سنگھٹن ہے۔ مقرر نے تمام کاریہ کرتاؤں کا نام لے کر شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ ماہ مئی سے گورودت بھون میں ہر روز پرانہ کال ہرجی کیرتن ہوا کرے گا ۔

آخر میں پنڈت جی نے پریس رپورٹروں کا شکریہ ادا کیا۔ اور اردھ شتابدی مہوتسو سماپت ہوا ۔

دنیا ویدوں کو سمجھنا چاہتی ہے۔ اس کا مطالعہ کیا ہے ؟

(آچاریہ رام دیوجی کا بھاشن وراسپل)

مجھے آریہ سماج قادیان کے جلسہ پر جانے کا اتفاق ہوا۔ قادیانی اور احراری سوا گت کے لئے موجود تھے۔ مہرشی جب جنم شتابدی منائی گئی۔ تو اس موقعہ پر ۱۵۶ ہزار روپیہ اکٹھا ہوا۔ جب مہاتما منشی رام جی گوروکل کے لئے دھن اکٹھا کرنے کے لئے نکلے۔ تو ان کو ہفتہ کے اندر ۳۰ ہزار روپیہ ملا۔ یہ غلط ہے۔ کہ آریہ سماج نے ترقی نہیں کی۔ وہ تو تعداد کے لحاظ سے بھی اور دھن کے لحاظ سے بھی متواتر ترقی کرتا جا رہا ہے۔ جرمنی کے ایک لیکھک نے حال ہی میں ایک کتاب لکھی ہے۔ جو کہ ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ ہی معلوم ہوتی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ پرماتما۔ جیو اور پرکرتی انادی ہیں۔ فلاسفر میٹرلنگ نے سام وید کے ایک منتر کا ترجمہ دیکر لکھتے ہیں۔ کہ "دنیا کے تمام دھرم ویدک دھرم سے نکلے ہیں"۔ ایک اور فلاسفر لکھتا ہے۔ کہ جنم کی ذات پات بری ہے۔ لیکن ورن ویوستھا کے بغیر سنسار کا کلیان نہیں ہو سکتا۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ "گیان بھارت ورش کے رشیوں سے شروع ہوا ہے"۔

ہندوستان کے پہلے گورنر جنرل وارن ہیسٹنگز نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کو اپنی چٹھی میں لکھا تھا کہ "وید سب سے پرانی پستک ہے۔ انگریزی راج کے بعد بھی ہندوستان میں رہے گی"۔

"Rigvedic India" نامی کتاب کے بنگالی مصنف نے اپنی اس کتاب میں رگوید بھاشیہ بھومکا کا ایک اُداہرن دے کر لکھا ہے۔ کہ اسے گردن کے گرد تعویذ کے طور پر باندھ لینا چاہیئے۔ بمبئی کے ایک ڈاکٹر نے اپنی کتاب میں رشی دیانند کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ یا تو سمادھی میں بیٹھ کر لکھتے تھے۔ یا ایکس رے کی مدد سے لکھتے تھے۔ آگے چل کر وہ لکھتے ہیں۔ کہ جہاں پر موجودہ سائنس رہ جاتی ہے۔ وہاں وید کی سائنس اس کی تکمیل تک پہنچاتی ہے۔ اب یہ اوستھا آگئی ہے۔ کہ آریہ سماج کے وچار یورپ اور امریکہ میں پھیل رہے ہیں۔ ایک جرمن فلاسفر لکھتا ہے۔ کہ اپنی بائیبل کو بند کر دو۔ اور اپنی منوسمرتی کو اس کی بجائے کھول دو۔ برطانیہ میں پچھلے دنوں ایک گرجا میں کئی بعض کی دیواروں پر مونٹ کنٹ کی تصویر تھی۔ اور انجیل کے شعلے نکلتے معلوم ہوتے تھے۔ الغرض اب یہ حالت ہے کہ دنیا کی ہر ایک مہذب قوم کسی نہ کسی روپ میں وید کی سچائیوں کو مانتی ہے۔ پچھلے دنوں سینٹ پال کے گرجا میں ایک پادری نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ عیسوی تثلیث کا مطلب باپ۔ بیٹا اور روح القدس سے نہیں۔ بلکہ وہ ست۔ چت اور آنند کی تفسیر ہے۔ جب پہلے پہل آریہ سماج نے ہندی کے پرچار کا نام لیا۔ تو لوگ مخول کرتے تھے۔ لیکن اب کانگرس بڑے فخر سے اپنے آپ کو راشٹر بھاشا کا نام دیتی ہے۔ لوگ آریہ سماج کو تنگ ہوئے کم ماپ سے کام لیتے ہیں۔ ہم کو کسی بھی اوستھا میں آریہ سماج سے نراش نہیں ہونا چاہئے آریہ سماج کا شریر اور دماغ تو اُنت ہو رہا ہے۔ لیکن بھگتی نہ ہونے کے کارن آتما اُنت نہیں ہو رہا۔ یاد رکھو کرنے کی باتیں کرنے سے پوری ہوں گی۔ آپ اگر شانتی کے طالب ہیں۔ تو اس کے سادھنوں کو تلاش کرنا پڑے گا۔ میں کنڈر گارٹن پر مضمون تو لمبا چوڑا لکھ سکتا تھا۔ لیکن مجھے کنڈر گارٹن کے آم وغیرہ کھلونے بنانے نہ آتے تھے۔ اگر آج لوگ رادھا سوامی پنتھ میں جاتے ہیں۔ تو محض بھگتی کے خیال سے جاتے ہیں۔ آپ نے وید کے لئے لوگوں میں پیاس تو پیدا کر دی۔ لیکن جب تک آپ لوگوں کو وید کا بھاشیہ نہیں دیتے۔ ان کی پیاس نہیں بجھ سکتی۔ وید بھاشیہ کے لئے جو ۵۰ ہزار کی اپیل کی گئی ہے۔ وہ کم ہے۔ آپ کو گرام پرچار پر زور دینا چاہیئے۔ شکتی کا کیندر گرام ہیں۔ اس شکتی کو حاصل کرنے کے لئے آپ کو گراموں کی شرن لینی پڑے گی۔ بے پرواہ لوگ عام طور پر غریب ہوتے ہیں۔ گاندھی پر شردھا ہیں اتنی شکتی نہیں تھی جتنی گاندھی مہاتما میں ہے۔ فقیر گاندھی جی ملک منظم کے ہاں جا پہنچا تھا۔ سہارنپور میں ۵۰ غریب چماروں نے مسلمانوں کے حملہ کو روک دیا۔ سوامی شردھانند نے اچھوتوں کو ایک مکان بنا دیا۔ تو کچھ لوگوں نے ان کو ہزاروں اور لاکھوں روپے دیئے۔ میرے پاس بھی دو رکھا گیا ہے ایک مکان ابھی میں آپ کی نذر کرتا ہوں۔ غریب ہو کر دوسروں کی غریبی اور جہالت کو مٹاؤ۔ ویدوں کا ڈنکا دنیا میں بجے گا۔ جب تمہارے پاس ویدوں کے سادھن موجود ہوں گے۔ یاد رکھو موجودہ گرہستی اپدیشکوں کا کام نہ چل سکے گا۔ آپ خود اونیک اپدیشک بننے کی کوشش کریں۔ بان پرستھ آشرم میں پرویش کریں۔

شتابدی مہوتسو پر سودیشی نمائش

ہاتھ سے کاتا ہوا نفیس سُوت

سبھا کی اردھ شتابدی کے مہوتسو پر جو نمائش گورودت بھون کے احاطہ میں منعقد ہوئی۔ اس میں ایک چیز خاص طور پر دیکھنے کے قابل تھی۔ اور وہ تھی۔ نفاست دیکھنے ہوئے اور کتے ہوئے باریک اور نفیس سُوت کی ایک لڑی۔ جسے شریمتی لالہ لبھو رام جی نیر آنند آشرم لدھیانہ کی دھرم پتنی شریمتی پرمیشا دیوی نے تیار کیا تھا۔

شریمتی جی کی عمر ۷۰ سال کے قریب ہے۔ اور اس بڑھاپے میں بھی وہ ایسا نفیس سُوت کاتتی ہیں۔ اس سے قبل اس قسم کے سُوت کے لئے شریمتی جی کو کانگرس کی سودیشی نمائش سیالکوٹ اور ڈیرہ دون سے بھی ایک ایک میڈل اور اوّل رہنے کا پرمان پتر مل چکا ہے۔ لدھیانہ میونسپل کمیٹی کی نمائش میں بھی آپ کو پچاس روپے کا قیمتی چرخہ سُوت کے اوّل نمبر پر رہنے کی وجہ سے ملا تھا ۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ پردھ سمیلن کا صدارتی بھاشن

لاہور۔ ۱۲ اپریل۔ آج آریہ پردھ سمیلن میں منتری لالہ رام کرشن جی بھوت پورو پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ذیل کا صدارتی بھاشن پڑھ کر سنایا :۔

آپ نے مجھے اس سمیلن میں سبھا پتی پد گرہن کرنے کی آگیا دی۔ اس آگیا کا بندھا ہوا میں آج یہاں اُپستھت ہوں۔ میں نے اپنی ۷۸ سال کی آیو کے اندر ویدی پر سے بولنے کا کبھی کوئی وِشیش ساہس نہیں کیا۔ اس لئے میں جانتا ہوں کہ میں اس پدوی کے کاریہ کو بھلی بھانتی نبھانے کے اسمرتھیہ ہوں۔ پرنتو میں نے آریہ سماج کا ایک تجھ سیوک ہونے کے ناطے اپنی آیو میں سبھا کی آگیا پالن کرنے کا سبق بھی بھلی پرکار سیکھا ہے۔ اسی کے انوسار میں سجنوں کی آگیا پالن کرنے سے چوک نہیں سکتا۔ میں آپ کا بہت دھنیہ واد کرتا ہوں۔ کہ آپ نے یہ پد مجھے دیا ہے۔ سجن گن! مجھے آج ہرش ہو رہا ہے۔ اور اتی ہرش ہوتا ہے۔ کیول اس لئے نہیں کہ آپ نے یہ گورو مجھے یہاں پر پنجاب آریہ سماج کے جیون کے ایک وشیش اوسر پر اکٹھے ہونے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔ بلکہ اِدھک تر اس لئے کہ آپ کو اور مجھے اب یہاں پر کئی دنوں سے اس جالندھر اور پرانت بھر کے اور انیہ استھانوں کے آریہ سجنوں سے یہاں سماگم کو دیکھنے کا اور کل کے اس ہرش جنک جلوس کا درشیہ دیکھنے کا اوسر ملا۔ یہ سماگم اور یہ آریہ سجنوں کے کھلے ہوئے پریم اور شردھا کا منورنجک درشیہ منتری منی ور سوامی دیانند جی سرسوتی مہاراج کے بوئے ہوئے بیج اور آپ میں سے بہت سجنوں کے رکت سے سینچے ہوئے پودے کا پھل ہے +

سنہ ۱۸۷۷ء میں شری سوامی جی کے درشن ہوئے تھے۔ تب سے میں آریہ سماج یعنی پرکھش کی چھایا سے لابھ اٹھا رہا ہوں۔ یہاں پر کون پردھ ہے۔ جو آج یہ دیکھ کر گدگد پرسنّ نہیں ہو رہا ہے۔ کہ وہی آریہ سماج کا پودا جس کی ننھی ننھی کونپلوں کو اُس نے یا اُس کے ساتھیوں نے کئی پرتی کول ہواؤں سے اور نانا پرکار کے آکرمنوں سے سُرکھشت کرنے میں کچھ ہاتھ بٹایا تھا۔ اور جسے نراشا وادی ان دنوں کچھ کملایا ہوا سمجھتے ہیں۔ سو یہی آریہ سماج واستو میں آج بڑھ کے ایک وشال برکھش کا روپ دھارن کئے ہوئے ہے جس کی چھایا میں بچے۔ جوان۔ بوڑھے۔ استری پرش۔ برہمچاری۔ گرہستھی۔ بان پرستھی۔ سنیاسی اور ہر جاتی اور شرینی کے سجن اپنے جیونوں کو شدھ اور سپھل بنا رہے ہیں۔ اور دھرم شانتی کا امرت کا رس پی رہے ہیں۔ اور جہاں آپ اور میرے لئے اس لئے ہرش اور جہاں ہرش کا کارن ہے۔ کہ یہ درشیہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ وہاں یہ ان نراشا وادیوں کے منو ویدھک بھاؤں کا بھی اُپسایل پورن اتر ہے۔ جس سے بڑھ کر انہیں کوئی اُتر اُن کو دینے کی آوشیکتا نہیں :

سجنو! کون نہیں جانتا۔ کہ پربت کی نکلی ہوئی جل کی ننھی سی دھارا جو شیتل جل سے وشال دیش کے سنتپت ہردیہ کو شانت کرنا چاہتی ہے اسے میدانوں کی سنگھمبھیر ہونی تک پہنچنے سے پہلے بے شمار چٹانوں سے ٹکرانا پڑتا ہے۔ چٹانوں سے لڑائی کرتے سمے اس دھارا سے اتنا شور پیدا ہوتا ہے۔ کہ دور دور تک سنائی دیتا ہے۔ پرنتو جب ان پربتوں اور چٹانوں کو عبور کر کے وہی دھارا وشال میدانوں کو سیراب کرتی ہوئی ایک مہان ندی کے روپ میں پرگٹ ہوتی ہے۔ تو اس میں نہ وہ کرودھ رہتا ہے۔ اور نہ وہ شور۔ پرنتو کون ایسا ہے۔ جو کہہ دے گا۔ کہ اس مہان ندی میں جان نہیں یا وہ سوکھ گئی ہے۔ ٹھیک یہی اوستھا آریہ سماج کی ہے۔ آریہ سماج کی کاریہ پدھتی کے پرارمبھ کے سمے تیں سینکڑوں بادھائیں آئیں۔ یہ استری شکشا۔ ” اچھوت اُدھار “ اور ” گورو کل شکشا پرنالی “ آدی پرتیک کاریہ میں آریہ سماج کی دھارا کو مقابلہ کی چٹانوں سے ٹکر کھانی پڑی۔ جس ٹکر کا شور دور دور بیٹھے ہوئے لوگ سنتے رہے۔ آج دیش میں کوئی جاتی نہیں کسی دھرم کے انویائی نہیں۔ جو استریوں کو شکشا دینا اپنا پرم کرتویہ نہ سمجھتے ہوں۔ اچھوت اُدھار کو تو دیش کی مکھیہ سبھا کانگرس نے اپنا مکھیہ کاریہ ہی بنا لیا ہے۔ اسی پرکار انیہ کاریوں میں بھی بادھاؤں کی چٹانیں اس چلی ہوئی دھارا کے مقابلہ کی تاب نہ لاتی ہوئی پیس کر چور ہو گئی ہیں۔ اور اس پرواہ کے ساتھ ریت بن کر اس مہان ندی کی تہ میں میدانوں تک ہی جاتی ہیں۔ اب شور ہو۔ تو کس ٹکر سے پیدا ہو؟

پرنتو ہاں میرے کہنے کا یہ ساراش نہ سمجھنا چاہئے۔ کہ آریہ سماج اب اپنا کام کر چکا۔ اور اس کو اب کچھ کرنا باقی نہیں رہا۔ وِدّدھ اس کے تو میں یہ وچار رہے۔ کہ آریہ سماج ابھی ایک وشال ندی کے روپ میں پرگٹ ہوا ہے۔ اب ہی تو سمے ہے کہ وہ جگت کو شیتلتا اور شانتی پردان کرے۔ اور جس کاریہ کے واسطے اس سوم دھارا نے پربت کی اندھکار کندرا میں جنم لیا تھا۔ اس کاریہ کو پورا کر سکے۔ اس ندی کے دونو کناروں کی پرتھوی نے تو اس کے جل سے لابھ لے ہی لیا ہے۔

پرنتو دور دور دونو طرف ابھی بہت کھیت پڑے ہیں۔ جو اس کے جل کے پیاسے ہیں یہ کٹھن کاریہ آج کل کے یوکوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور مجھے پورن وشواس ہے۔ کہ آریہ سماج کے وہ یوک اس کاریہ کو اچھی بھلی پرکار سے کریں گے۔ کہ آگامی سمے ندی کے کناروں سے ہزاروں کوس کی دوری تک بھی اس ندی کے پانی سے سینچے ہوئے اور لہلہاتے ہوئے کھیت پائے گا +

پرنتو اس مہان کاریہ میں آپ کا اور ہمارا بھی ایک کرتویہ ہے۔ اور میرے تُچھ وچار میں وہ یہ ہے۔ کہ پردھ پرشوں اور پردھ استریوں نے آریہ سماج کے اندر اپنے اپنے جیون میں جو لابھکاری انوبھو کئے ہیں۔ ان کو اپنے پریم اور میل ملاپ سے یوکوں تک پہنچا دیں۔ نسندیہہ ایسے یوک اور یوتیاں بہت ہوں گی۔ جو سویم ایسے انوبھووں میں کہیں پہنچ چکے ہوں گے۔ پرنتو ایسے بھی بہت ہوں گے۔ جن کو آپ سے لابھ ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ سب سے پرتھم ستھان آریہ سماج کے سدّھانتوں کو جاننے اور سمجھنے اور شری سوامی دیانند کرت ستیارتھ پرکاش کے ادھین کو دیا جانا چاہئے۔ یدی آپ میں پرتیک نرناری اپنے جیون کے شیش بھاگ کا یہ ایک کاریہ بنا لے۔ کہ یوکوں میں آریہ سماج کے سدّھانتوں میں رُچی اور پریم پیدا کرنا ہے۔ تو نسنچہ سے اس کلپ برکھش کی شاکھائیں ادھک تر پھیل سکتی ہیں۔ آپ میں سے کئی پردھ سجنوں کو یاد ہوگا۔ کہ آریہ سماج کے آرمبھ کال میں پرایہ چھوٹی چھوٹی سبھائیں بہت ستھانوں میں ہوتی رہی ہیں۔ جن میں ویدک دھرم اولمبی آپس میں مل کر دھرم سمبندھی شنکاؤں کو پرسپر واد وواد سے نوارن کیا کرتے تھے۔ اس پرتھا سے جہاں ستیہ دھرم میں اپنا وشواس درڑھ ہوتا تھا۔ وہاں انیہ پرشنوں کے آریہ سماج سمبندھی پرشنوں کا اُتر دینے اور اُن کو دھرم کا گورو جتلانے کی شکتی بھی اُتپن ہو جاتی تھی۔ میرا وشواس ہے۔ کہ اس پرکار کی کوئی پرتھا یدی پھر چلائی جائے۔ تو دھرم پستکوں کے ادھین کا شوق بڑھ جانے اور آریہ سماج کا پربھاو پڑ جانے کی بہت آشا ہو سکتی ہے :

آج کل جو یوکوں کے منوں سے پرایہ پرتیک دھرم اور مت کی اور سے رُچی پیدا ہونے کے سماچار کانوں میں پڑتے رہتے ہیں۔ اس رُچی کو روکنے اور اُس کے ستھان میں پرماتما اور دھرم وشیک باتوں میں پریم پیدا کرنے کا کام بھی آپ لوگ ہی بھلی پرکار کر سکتے ہیں۔ اپنے پریواروں میں یا انیہ اوسروں پر نو یوکوں کو ہر پرورش کا کام پردھ لوگ ہی کیا کرتے ہیں۔ اس لئے یدی وہ بھی اپنے اس کام ابھی دن پرتیا ہی اپنے اپنے پریواروں میں بھلی پرکار سنبھالتے رہیں۔ تو کوئی کارن دکھائی نہیں دیتا۔ کہ یوکوں کو دھرم اور پرماتما میں پریم نہ ہو :

ٹھیک یہی بات کئی ستھانوں کے آریہ سماجی بھائیوں کے پرسپر جھگڑوں اور دھڑا بندی کے سمبندھ میں بھی کہی جا سکتی ہے۔ مت بھید ہر سمے وِیکتیوں میں ہو سکتا ہے۔ اور رہا ہے۔ آپ میں سے بہتوں نے آریہ سماج کے سارے جیون کی گھٹناؤں کو دیکھا ہے۔ اور سامایک اور ویکتی گت آچار ویوہار کے بھن بھن پہلوؤں کو انوبھو کیا ہے۔ آپ اس بات میں میرے ساتھ سہمت ہوں گے۔ کہ سماج سمبندھی مت بھید کو ویکتی بھاؤ میں لے آنے سے سماج کے سنگٹھن کو بھاری ہانی ہونے کی سمبھاونا ہے۔ اس ہانی سے سماج کو بچانے کے لئے آپ میں سے پرتیک کا کرتویہ ہونا چاہئے کہ اپنی اپنی ستھانک آریہ سماجوں میں اپنے پربھاو اور مادھوری سے ایسا واتاورن پیدا کریں۔ کہ جس سے کسی کو سماج کے پربندھ سمبندھ کوئی جھگڑا اسماچار پتروں یا کچہری میں لے جانے کا ساہس نہ پڑے۔ کنتو ایسی سب باتیں کیول انترنگ سبھا میں نپٹ جائیں۔ بلکہ ویکتی بھاؤ کو سنگٹھن کے آدھین کرنے کا طریقہ پرچلت ہو۔ اسی میں پرتیک جاتی کا کلیان ہے۔ جو جاتی جیونت رہ کر سنسار میں اپنا کاریہ کرنا چاہتی ہے۔ اسے سنگٹھن کے گورو کو پوری طرح سمجھ کر ماننا چاہئے۔ مجھے ہرش ہے۔ کہ آریہ سماج اس گورو کو ٹھیک سمجھتا ہے پرنتو سنگٹھن کی پشٹی کے لئے اسے ہر سمے چیتاونی دلانا بھی اتی آوشیک ہے :

سجن گن! جیسا میں پہلے کہہ چکا ہوں میں ویدی پر سے بولنے کا ساہس نہیں کیا کرتا۔ پرنتو ادھیکاری گن کی آگیا انوسار میں نے کچھ بکھرے ہوئے وچار ٹوٹے پھوٹے شبدوں میں آپ کے سامنے رکھے ہیں۔ آپ لوگ وچار شیل ہیں۔ اور مجھے نشچے ہے۔ کہ آپ اس سمیلن میں ایسے نشچے کریں گے۔ جس سے آپ کے پیارے آریہ سماج کو اُتم لابھ ہوگا +

ہم پتا پرماتما ہم سب کو شکتی اور پریم پردان کریں۔ جس سے ہم سب اپنے جیونوں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہمارا بچاؤ صرف ساماجک اُنّتی سے ہی ہو سکتا ہے

(مہاتما نارائن سوامی جی کا بھاشن)

شتابدی مہوتسو کے موقعہ پر مہاتما نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے منگلوار ۱۱ اپریل کی رات کو ذیل کا بھاشن دیا :-

مہرشی دیانند نے آریہ سماج کے جو دس نیم بنائے ہیں۔ اُن میں سے چھٹا نیم اس پرکار ہے۔ "سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ارتھات شاریرک۔ آتمک اور ساماجک اُنّتی کرنا"

آپ کو اس نیم کو آگے رکھتے ہوئے اس بات کا پتہ چل جانا چاہیئے۔ کہ آپ اسے سمجھتے ہیں۔ اس دیش میں مہرشی کے آنے سے پہلے کئی شاریرک اور آتمک شکتی والے پُرش پائے جاتے تھے۔ لیکن ہم میں کمی یہ تھی۔ کہ ہمارے اندر سنگٹھن نہ تھا۔ مہرشی نے اس اوستھا کو دیکھ کر ہی لوگوں کا دھیان ساماجک اُنّتی کی طرف کھینچا۔ اور ساماجک اُنّتی کو باقی دونو پرکار کی اُنّتی سے زیادہ ضروری قرار دیا۔ آپ اگر سوتنتر دیشوں کی طرف دیکھیں۔ تو اُن کے اندر جس قسم کی شکشا پدھتی رایج ہے۔ اس میں ساماجک اُنّتی کو وششٹ ستھان دیا گیا ہے :۔

بھارت کی شکشا پرنالی :-

ہماری شکشا پرنالی میں ایک یہ بھی دوش ہے۔ کہ اس کے اندر ساماجک سنمان کا ستھان نہیں۔ سنسکرت اور ہندی کے گرنتھوں میں ساماجک اُنّتی کا ورنن پایا جاتا ہے۔ ایک نیتی کار کہتا ہے۔ کہ "ویکتی" کے مقابلہ میں پریوار کو اور پریوار کے مقابلہ میں گرام کو اور گرام کے مقابلہ میں راشٹر کو ترجیح دی گئی ہے :۔

افراد اور سماج :-

یونانی فلاسفروں نے بھی اپنی پُستکوں میں سماج کو افراد پر ترجیح دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سوتنتر دیشوں میں ساماجک اُنّتی کو وششٹ درجہ دیا جاتا ہے۔ اور اس سے بچوں کو ماتری بھومی سے پریم کی شکشا دی جاتی ہے۔ وہاں ادھیاپک لوگ پرشن ہی ایسے پوچھتے ہیں جن کے اندر دیش بھگتی اور ساماجک اُنّتی کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔ یہاں کے نوجوانوں کے شریر اس لیئے خراب وشیوں میں تباہ ہو جاتے ہیں۔ کہ یہاں کی شکشا پرنالی خراب ہے۔ یاد رکھو۔ کہ آپ کا شریر آپ کے دیش کی امانت ہے۔ امانت میں خیانت کرنا پاپ ہے۔ اگر آپ نے وشیوں میں پڑ کر شریر کو روگی بنا لیا۔ تو کوئی بھی ویکتی آپ کو دیانت دار نہیں کہے گی :۔

اُتم سماج :-

اُتم سماج کے اندر استری جاتی کا درجہ اُونچا ہوتا ہے۔ اس میں اُونچ نیچ کا بھاو پایا نہیں جاتا۔ اس میں بچوں کا پالن پوشن باقاعدہ طریق سے ہوتا ہے۔ دھیان رکھنے کہ شاریرک اُنّتی کے لیئے سنیم کا ہونا ضروری ہے۔ دیویوں کی اس ستھان پر موجودگی ثابت کرتی ہے۔ کہ وہ ساماجک اُنّتی کے مہتو کو محسوس کرتی ہیں۔ بالمیکی رامائن سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جب بھگوان رام چندر جی جنگل کو جاتے ہیں۔ تو اپنی ماتا کیکئی۔ ماتا کوشلیا اور مہارانی سیتا سے الوداع چاہتے ہیں۔ جب بھگوان رام چندر جی نے مہارانی سیتا کو جنگل میں ساتھ جانے سے روکنے کی ترغیب دی۔ تو اس دیوی نے بڑی ویرتا سے کہا کہ میں جنگل میں جا کر آپ کے راستہ سے کانٹے صاف کروں گی۔ اور طنزاً اپتی دیو کو کہا۔ کہ "اگر میرے پتا کو یہ معلوم ہوتا۔ کہ آپ مرد کے جامہ میں استنے کومل واقعہ ہوئے ہیں۔ تو وہ کبھی آپ کے ساتھ میرا وواہ نہ کرتے"۔ اس پر لاچار رام چندر جی کو مہارانی سیتا کو اپنے ساتھ بن میں لے جانا پڑا۔ اُتم سماج میں استریوں اور پُرشوں کے ویوہار اُتم ہوتے ہیں۔ جب مہاراجہ سگر یو نے سیتا کی تلاش میں مدد دینے میں تساہل دکھلایا۔ اور لکشمن جی کو کشکندھا پوری میں سگریو کو سمجھانے کے لیئے جانا پڑا۔ تو سگریو نے اُن کے غصہ کو اتارنے کے لیئے اپنی رانی تارا کو خراب صورت حالات کو سنبھالنے کے لیئے بھیجا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت استریوں کا پردہ رواج نہ تھا۔ لیکن جب سماج اُتم نہ رہا۔ تو مہا بھارت کا یدھ ہوا۔ اس یدھ کی تہ میں صرف دروپدی کا اپمان تھا۔ سوامی جی نے پرادھیکار سے پہلے دیویوں کی اوستھا ستنوش جنک نہ تھی۔ وشواس رکھو ساماجک اُنّتی گورو کی چیز ہے۔ اس کے لیئے ویکتیوں کو بھی قربان کیا جا سکتا ہے۔ م م

سبھا کی اُردھ شتابدی کا شاندار [illegible]

لاہور۔ ۱۱ اپریل۔ آج آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی اور آریہ سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ کی تقریب میں ڈیڑھ بجے کے بعد از دوپہر گورودت بھون سے ایک عظیم الشان جلوس نکلا۔ جس میں ایک لاکھ سے زائد مرد اور عورتوں نے شمولیت اختیار کی۔ ہندوستان کے دور دراز کے شہروں سے آریہ سماجی اس تقریب میں شامل ہونے کے لیئے لاہور گذشتہ روز پہنچ گئے۔ جلوس اپنی مثال آپ تھا۔ اور ایک میل سے زیادہ لمبا تھا۔ پنجاب کے تقریباً تقریباً ہر ایک بڑے شہر کے آریہ سماج کی علیحدہ علیحدہ ٹولیاں جلوس میں تھیں۔ مختلف گوروکلوں کے برہمچاری اور برہمچارنیاں بھی جلوس میں شامل تھیں۔ جو لوگ جلوس میں شامل ہوئے۔ ان میں سے زیادہ تعداد نے اپنے سر و ں پر کیسری رنگ کی پگڑیاں باندھ رکھی تھیں۔ اور استریوں نے کیسری رنگ کے دوپٹے اوڑھ رکھے تھے :۔

جلوس کی ترتیب :- جلوس کے آگے سوامی سُتنترانند بینڈ سمیت تھا۔ اور بعد میں آریہ سماجی والنٹیروں کی ایک پارٹی تھی۔ جو گھوڑوں پر سوار تھی۔ اس کے بعد سناتنی سنگیت منڈل اور ہردوار گوروکل کا بینڈ تھا۔ اور بعد میں گوروکل کے سناتک ۔۔۔ اور برہمچاری تھے۔ اس کے بعد گوروکل کروکشیتر اور گوروکل جہلم کی پارٹیاں۔ آریہ ویر دل پشاور اور آریہ ویر دل بٹالہ کی پارٹیاں تھیں۔ اس کے بعد تقریباً ایک ہزار سے زائد استریوں کا ایک گروپ تھا۔ جو "اوم کا جھنڈا عالم میں لہرا دیا رشی دیانند نے" گا رہا تھا۔ ان گروپوں کے بعد راولپنڈی آریہ دل۔ گوروکل گوجرانوالہ۔ آریہ سماج فیروزپور آریہ سماج اچھرہ۔ آریہ سماج سیالکوٹ۔ آریہ سماج کوٹلی لوہاراں۔ آریہ سماج شاہدرہ۔ آریہ سماج فلور گوجر سنگھ۔ آریہ سماج علی پور۔ آریہ سماج امرتسر۔ آریہ سماج ٹرنک ۔۔۔ آریہ سماج ڈنگہ۔ آریہ سماج جالندھر۔ آریہ سماج انبالہ چھاؤنی۔ آریہ سماج سولہ عالمگیر ۔۔۔ سماج دینا نگر۔ آریہ سماج منڈی بہاؤالدین۔ آریہ سماج چونیاں۔ آریہ سماج نلونڈی ۔۔۔ سماج منٹگمری کی پارٹیاں تھیں۔ اور بعد میں ڈی۔ اے۔ وی سکول کا بینڈ تھا۔ ۔۔۔ ایبٹ آباد لنگ وُڈ لیبق پارٹی تھی۔ اس کے بعد فیروزپور سکول کا بینڈ باجہ تھا۔ اور بعد ایک گتکا پارٹی تھی۔ دو رسکاؤٹوں کی ایک پارٹی تھی۔ بعد ازاں آریہ ویر دل امرتسر اور ۔۔۔ کی گتکا پارٹی۔ پھر ایل۔ آر۔ دو آبہ ہائی سکول جالندھر کے طلباء اور کنیا مہا ودیالیہ کی برہمچارنیوں کی ٹولیاں تھیں۔ پھر آریہ سماج گورداسپور۔ آریہ سماج راجن پور۔ آریہ سماج سرگودھا۔ آریہ سماج جالندھر۔ آریہ سماج جیچا وطنی۔ آریہ سماج سندھو سکھ۔ آریہ سماج جام پور۔ آریہ سماج وچھووالی۔ پنجاب کیندریہ اناتھ آلیہ اور آریہ سماج قادیان کی پارٹیاں تھیں۔ اور آخر میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے کارکنان تھے :۔

جلوس کا راستہ :- جلوس گورودت بھون سے چل کر چیمبرلین روڈ سے ہو کر انارکلی میں پہنچا۔ انارکلی میں لوگ ہزاروں کی تعداد میں جلوس دیکھنے کے لیئے جمع تھے۔ دوکانوں کی چھتوں پر آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ بھلا سنتو کھ گڑھی کی دوکان سے جلوس والوں پر پھول برسائے گئے۔ استریاں بھی سینکڑوں کی تعداد میں جمع تھیں۔ ہندو بازار خوب آراستہ کیئے گئے تھے۔ جگہ جگہ سبیلیں لگی ہوئی تھیں۔ انارکلی سے ہو کر جلوس لوہاری منڈی۔ پاپڑ منڈی۔ شاہ عالمی۔ بچھی ہٹہ۔ رنگ محل۔ بزاز ہٹہ اور سوتر منڈی سے ہوتا ہوا پھر گورودت بھون میں ختم ہوا۔

پولیس کے انتظامات :- جلوس کے ساتھ پولیس کے زبردست انتظامات تھے۔ جلوس کے آگے ہم درجہ مسلح بند پولیس والے موجود تھے۔ اور پولیس کے سپاہی اور اعلےٰ افسران بھی ساتھ تھے۔ خطرناک مقامات پر مسلح پولیس کا پہرہ تھا۔ مکان کی چھتوں پر بھی بندوقوں سے مسلح پولیس والے تھے۔ اور شہر میں پولیس کا ہر جگہ پہرہ تھا۔ چند مجسٹریٹ بھی ڈیوٹی پر تھے۔ سٹی مجسٹریٹ خود جلوس میں ۔۔۔

م م جب ایک مغل بادشاہ کی بیماری نے زور پکڑا۔ تو ایک انگریز ڈاکٹر نے اسے اچھا کیا۔ اس کے صلہ میں اس مغل بادشاہ سے اپنی جاتی کے لیئے حقوق طلب کیئے۔ جس پر بنگال اور سورت میں سے انگریزوں کے مال پر محصول درآمد لینا بند ہو گیا۔ آپ کو بھی اسی طرح ہر وقت سماج کے مہتو کو سامنے رکھنا چاہیئے۔ ہندوؤں کی ہستی تب تک محفوظ نہیں رہ سکتی۔ جب تک وہ ساماجک اُنّتی کے راز کو نہ سمجھیں گے :۔

(ادم شم)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شکھشا سمیلن کی مجمل رپورٹ

(مہاتما ہنسراج جی۔ ڈاکٹر نارنگ جی اور ڈاکٹر بھگوانداس جی کے بھاشن)

لاہور۔ ۱۰ اپریل۔ شام کے ۲ بجے گورودت بھون میں مہاتما ہنسراج جی کی صدارت میں ایجوکیشنل کانفرنس منعقد ہوئی ؛
مہاتما جی نے کہا۔ کہ ہم شکھشا جسے ہم "یونیورسٹی شکھشا" کہتے ہیں۔ اس کا آرمبھ اس سمے ہوا۔ جب اس دیش میں انگریزی راجیہ کا دخل ہوا۔ سب سے پہلے پادریوں نے جگہ جگہ سکول بنالئے۔ اور عیسائی دھرم کا پرچار کیا۔ اس کے بعد گورنمنٹ نے بھی لارڈ رپن کے زمانہ میں سکول بنالئے۔ جس وقت رشی دیانندجی کا دیہانت ہوا۔ اس وقت آریہ سماج نے ڈی۔ اے۔ وی کالج کی بنیاد ڈالی۔ اس وقت اسلامیہ۔ سناتن دھرم اور سکھوں کا کوئی کالج نہ تھا صرف عیسائیوں کا کالج اور گورنمنٹ کالج تھے۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج میں ہندی کو لازمی بنایا گیا۔ اس کے بعد دوسرے فرقوں نے بھی اپنے اپنے کالج کھولے۔ اور اس طرح آریہ سماج کی تقلید کی۔ اس وقت پنجاب کا کوئی ایسا ضلع ہوگا۔ جس میں آریہ سماج کا کوئی سکول یا کالج نہیں۔ پنجاب میں ان پرائیویٹ سکولوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ یہ دیکھو گورنمنٹ کے وچار سرکاری اور غیر سرکاری دنیا میں پیدا ہوئے۔ جب غیر سرکاری سکولوں کی اس قدر ترقی ہوئی۔ تو سرکاری سکولوں میں لارڈ رپن کی پالیسی تبدیل کی گئی۔ اور غیر سرکاری سکولوں کی گرانٹیں وغیرہ شروع ہوگئیں۔ اب غیر سرکاری سکولوں اور کالجوں کے خلاف زبردست پراپیگنڈا ہو رہا ہے۔ اور گرانٹوں کو کم کیا جا رہا ہے۔ اور Recognition کے اصولوں کو سخت کیا جا رہا ہے۔ غیر سرکاری طریقہ تعلیم کو بگاڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے ؛

ہندی و گورمکھی گھاتک سرکلر :-

مقرر نے کہا کہ سرحد میں مسلمان وزیر نے ہندی گھاتک سرکلر جاری کیا۔ جس کا مقصد ہے۔ کہ لڑکیوں کو ہندی سکھلانے والے گرلز سکولوں کی گرانٹیں بند کردی جائیں۔ اگر وہ ہندی کی تعلیم جاری رکھیں۔ یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ سکولوں میں صرف اردو پڑھائی جائے ؛

ہمارا کرتویہ ہے کہ اپنے گھر کو سنواریں۔ اور گورنمنٹ پر زور دیں۔ کہ وہ ہماری سہائتا کرے۔ اور پنجاب میں ہندی کی بڑھی کمی کو دور کر کے اس کی اُنتی کریں۔ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ ہماری آواز کو سنے۔ پنجاب میں یہ حالت ہے کہ مسلمان ملازمتوں میں اپنے حصہ سے بھی زیادہ چاہتے ہیں۔ اور ہندو نوجوان جو نہی میٹرک پاس کرتے ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے بالکوں کے اندر دستکاری کی عادت ڈالیں۔ دوسرا راستہ یہ ہے۔ کہ جو ہمارے یوک ہیں۔ اور روپیہ کی قلت کی وجہ سے زیادہ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ وہ ہاتھ سے کام کر کے اپنی روٹی کمانا سیکھیں۔ اپنی شکھشا کے طریقہ میں ہمیں ایسا پربندھ کرنا چاہئے۔ کہ ہمارے نوجوان ہاتھوں سے کام کر کے روٹی کمانا سیکھیں ؛

جو قوم اپنے نوجوانوں کے لئے ایسا کر رہی ہے وہ مبارکباد کی مستحق ہے۔ سکولوں کا یہ جال جو دیش میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کا بہت فائدہ ہے۔ بہت سے لوگ تعلیم سے مستفید ہوئے۔ اور اس کا نتیجہ یہ بھی ہوا ہے۔ کہ پہلے آریہ سماج کی جو مخالفت کی جاتی تھی۔ وہ بہت حد تک کم ہو گئی ہے۔ ہمیں اپنے سکولوں میں ہندی لازمی قرار دینی چاہئے۔ اور ہندی گھاتک سرکلر کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرنا چاہئے۔ علاوہ ازیں یہ خاص طور پر یاد رکھا جانا چاہئے۔ کہ ہمارے سکولوں میں دھارمک شکھشا اچھی طرح دی جائے۔ تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں کو پوری طرح مفید بنایا جائے۔ یہاں تک کہ ہندی بھاشا کی آزادی اس دیش میں ہو ؛

ڈاکٹر بھگوانداس جی کی تقریر :-

ڈاکٹر بھگوانداس جی ایم۔ ایل۔ اے تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو پنڈال ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے گونج اٹھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں تیس برس کے بعد اس دیش میں آیا۔ اور آریہ سماج کا اتنا بڑا جلسہ دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ؛

جہاں تک شکھشا کا تعلق ہے۔ ماتا کا درجہ آچاریہ اور پتا سے بھی بڑا ہے۔ پہلے چار پانچ برس میں بچہ کو جو شکھشا ماتا دے سکتی ہے وہ آچاریہ اور پتا نہیں دے سکتے۔ مگر افسوس! کہ ہم ہونے والی ماتاؤں کو ہی شکھشا نہیں دیتے۔ شکھشا سبھیتا کا مول ہے۔ اگر شکھشا اچھی ہو۔ تو سبھیتا بھی اچھی ہوگی۔ ورنہ نہیں۔ یہ ملک کی بدقسمتی ہے کہ ہمارے شکھشا دینے والوں کی بدھی تامسک ہو گئی ؛

منوسمرتی میں سب سے پہلے فوج اور راشن کی فکر نہیں کی۔ لیکن شکھشا کی سب سے پہلے فکر کی ہے۔ اس کے بعد دھرم اور ایڈمنسٹریشن پہلو اور دوسری چیزوں کے لئے شکھشا اور دھرم کا بہت حد تک تعلق ہے۔ اگر ہم پراچین اصولوں پر کاربند رہتے۔ تو جو جھگڑے ہم میں ہو رہے ہیں۔ وہ نہ ہوتے۔ آج بعد از دوپہر پنڈت ٹھاکر دت جی اور بابو گھنشیام سنگھ جی نے ان جھگڑوں کا ذکر کیا تھا۔ مجھے ان جھگڑوں کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ہم نے رشی دیانند کی تعلیم کو بھلا دیا ہے۔ جس ورن اور کرم کی شکھشا رشی دیانند نے دی۔ میں اس کا قائل ہوں۔ اگر پراچین اصولوں کے مطابق بیلک زندگی صرف بان پرستھیوں کے لئے محدود رکھی جاتی۔ تو یہ جھگڑے نہ ہوتے۔ گرہستیوں کو پبلک لائف سے اتنا ہی تعلق رکھنا چاہئے۔ کہ وہ ان بان پرستھیوں کی مدد کریں۔ پراچین اصولوں کی ورودھتا ہو رہی ہے۔ اور یہی حالت ہماری شکھشا کی ہو رہی ہے۔ شکھشا کا آج الٹا پھل مل رہا ہے۔ بیکاری کا جو جھگڑا بڑھ رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پرکرتی کے مطابق شکھشا نہیں مل رہی۔ ودیارتھیوں اور کالجوں کے لئے یہ بات ضروری ہے۔ کہ ودیارتھی کی پرکرتی پہچانتے۔ جس بالک کا تعلیم میں دل لگے اسے تعلیم دی جائے۔ جس بالک کا دل لڑائی جھگڑے میں لگتا ہو۔ اسے کھشتری کی شکھشا دینی چاہئے۔ اور حکومت کے طریقوں کی تعلیم دی جائے۔ گن اور سوبھاؤ کا پہچاننا سچے آچاریہ کا کام ہے۔ جب تک ایسا نہ ہو۔ تب تک شکھشا کی اصلاح ناممکن ہے۔ گورنمنٹ سکولوں میں بھی یہی طریقہ ہونا چاہئے۔ کہ پہلے بالک کی پرکرتی پہچانی جائے۔ اس کے لئے بہت زور لگانا مقصود ہے ؛

اگر یونیورسٹی میں پیشہ ورانہ تعلیم لازمی کردی جائے۔ اور اقتصادی آرگنیزیشن نہ ہو۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بی کام اور بی پاٹری ...... (B.Com & B. Pottery) بیکار ہوں گے۔ فرق اتنا ہوگا۔ کہ اب بی اے اور ایم۔ اے بیکار ہیں۔ آج یونیورسٹی کا لوگ کیشنوں میں سرٹیفکیٹوں پر ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی وغیرہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ یہ لکھنا چاہئے۔ کہ یہ کھشتری بننے کے قابل ہے۔ یہ براہمن بننے کے قابل ہے۔ اور ویش یا شودر بننے کے قابل ہے۔ دھرم کا تو شکھشا میں دلایا جانا ضروری ہے۔ اور شکھشا کے ذریعہ ہم اس دھرم کی رکھشا کریں۔ منو نے جو دھرم بنایا ہے۔ وہ سب کے لئے لازمی ہے۔ جب تک ہم اپنے دھرم کو نہ پہچانیں گے۔ تب تک آریہ سماج اور دیش کی حالت کا سدھرنا ناممکن ہے۔ سچی ورن ویوستھا اور سچی آشرم ویوستھا ہی دیش کو بچا سکتی ہے ؛

ڈاکٹر سر گوکل چند جی نارنگ :-

ڈاکٹر سر گوکل چند جی نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے کہا۔ کہ اس وقت غور اس امر پر کرنا ہے۔ کہ موجودہ تعلیم کی پرنالی کو تبدیل کرنا ضروری ہے۔ یا نہیں۔ آج کل لوگ زیادہ تر تعلیم صرف نوکری حاصل کرنے کے لئے حاصل کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ نوکریاں تھوڑی ہیں۔ اس لئے بڑے بڑے تعلیم یافتہ بیکار رہتے ہیں۔ لہذا ضروری ہے۔ کہ شکھشا پرنالی اس طرح تبدیل کی جائے کہ ودیارتھی اپنی روٹی کما سکیں۔ وہ تبدیلی یہ ہے کہ صنعت و دستکاری کی تعلیم داخل کی جائے۔ تعلیم پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ کے قریب خرچ ہوتا ہے۔ صنعتی تعلیم کے واسطے صرف آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ابھی لوگوں میں صنعتی تعلیم کی خواہش پیدا نہیں ہوئی۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ آپ کے اندر صنعتی تعلیم کی خواہش ہونی چاہئے۔ ہم یونیورسٹی تعلیم کے خلاف شور تو مچاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہزاروں کی تعداد میں یونیورسٹی سے ملحقہ کالجوں میں طلباء چلے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر بھگوانداس جی نے ٹھیک کہا ہے۔ کہ اگر کئی ہزار طلباء صنعتی کام سیکھ جائیں گے۔ تو وہ بھی بیکار پھریں گے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ دیش میں صنعتی ترقی ہو۔ جو دو طریقوں سے ہو سکتی ہے۔ ایک تو ملک کی صنعت کو بیرونی مقابلہ سے محفوظ کر سکیں۔ یعنی باہر سے آنے والی چیزوں پر محصول بڑھایا جائے۔ اگر آپ حکومت کو مجبور نہیں کر سکتے۔ کہ آپ کی صنعت کو وہ محفوظ کرے۔ تو کم از کم اتنا کیجئے کہ اپنے دیش کی چیزوں کی آپ حوصلہ افزائی کیجئے۔ اور سودیشی کا استعمال کیجئے۔ اگر آپ اتنا بھی نہیں کر سکتے۔ تو آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے ؛

ریزولیوشن :-

پروفیسر شیودیال جی ایم۔ اے نے سب سے پہلا ریزولیوشن پیش کیا جس میں کہا گیا کہ موجودہ طرز تعلیم میں انڈسٹریل دستکاری تعلیم کو بھی کالجوں اور سکولوں میں رائج کیا جائے ؛

پروفیسر صاحب نے کہا۔ کہ انڈسٹریل اور دستکاری کی تعلیم بھی ترقی کر سکتی ہے۔ اگر ہم سودیشی اشیاء استعمال کریں۔ لالہ برجلال انسپکٹر آف آریہ سکولز نے ریزولیوشن کی تائید کی ؛

مسٹر راجندر کرشن کمار پرنسپل سوگرہ کالج نے ایک ریزولیوشن پیش کیا جس میں تمام آریہ سکولوں اور دیگر ہندو سکولوں کے منتظمین سے درخواست کی کہ وہ اپنے سکولوں میں پہلی جماعت سے ہندی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج کو اب دلت اُدّھار کا کام زور سے شروع کر دینا چاہئے

(پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا کا سوگت بھاشن)

دیو دیار بعد پرنتو! پرمھو کی مہان کرپا سے آریہ سماج وچھو والی نے اپنے ۵۸ ورش پورے کئے ہیں اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پرچار کا کام کرتے ہوئے ۵۰ ورش پورے کئے ہیں۔ سبھا کی سورن جینتی اور آریہ سماج کا وارشک اُتسو اکٹھے منائے جا رہے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نے اپنے ۵۰ ورشوں میں جو کاریہ کیا ہے۔ اس کا ورنن آریہ سماج کے اِتہاس میں جو پنڈت چموپتی جی نے اکٹھا کیا ہے۔ لکھا جا چکا ہے۔ میں کیول آپ سے یہ نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ جو مہانو بھاو اتنے اُتساہ سے اکٹھے ہوئے ہیں۔ وہ بھوشیہ کے لئے اُتم پروگرام بنانے کا یتن کریں۔ تاکہ سوامی دیانند کا لگایا ہوا یہ پودا دن دُگنی اور رات چوگنی اُنتی کرتا جائے۔

وچار کی سوتنترتا :-

کچھ آریہ بھائی اپنے اپنے وچاروں سے آج کل یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں۔ کہ وہ یُگ اور تھا۔ اب اُنتی اُدھک ہو گئی ہے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ رشی دیانند نے ہماری بُدّھیوں پر تالا نہیں لگایا ہے۔ اور ہم ستیہ کو گرہن کرنے اور استیہ کو چھوڑنے کے لئے ہر سمے تیار ہیں۔ ہمارے لئے سوتہ پرمان کیول وید ہیں۔ پرنتو پرنیک ویکتی اپنی بُدّھی کے انوسار ویدی پر پورتن کرنا چاہے تو نیم کوئی بھی درِڑھ نہ رہے گا۔ اور وچاروں اور آچار دھاپی ہو جائے گی۔ اس لئے آریہ سماج کے منتویہ دُرِی رہنے چاہئیں۔ جو کہ رشی دیانند نے آدیش کئے ہیں۔ کسی سِدّھانت پر پریورتن کی آوشکتا اس یُگ کے انوسار پرتیت ہوتی ہو تو آریہ سماج کے سب ودوانوں کو اکٹھا کر کے کئی دن وچار کر کے پیچھے فیصلہ ہو۔ اس کی گھوشنا سرو سادھارن کے لئے کر دینی چاہئے۔ گوَن باتوں میں وچار بھید ہونے پر کسی بھی سبھاسد کا بہشکار نہ ہونا چاہئے۔ پرنیک ویکتی کو اپنے درشٹی کون سے سوچنے اور عمل کرنے کا پورن ادھیکار ہے۔ وچار بھید کو سہن نہ کرنا بھول ہے۔ اور وچار بھید کو سہٹ پورک دوسروں پر ٹھونپنا اس سے بھی بڑھ کر بھول ہے۔ آریہ سماج کے پرچارکوں کو پرچار زیادہ اس دستُو کا کرنا چاہئے۔ جو کہ رشی دیانند کے منتویوں کے انوکول ہے۔ یا جس کو سارا سماج پاس کر دے۔ یہ ہماری نیتی ہیں۔ اس میں یہ بھی دھیان رکھنا چاہئے کہ بیرونی رہن سہن کو دھرم کا نیم نہ مان لیا جائے۔

سنگٹھن کے آثار :-

آریہ سماج کے چنے والے یہ انوبھو کر رہے ہیں۔ کہ آریہ سماج کی اُنتی کچھ رُکی ہوئی ہے۔ ہمیں بڑے بڑے آدمی الگ بھی ہوتے جاتے ہیں۔ نئے آدمی بہت کم سمِلت ہوتے ہیں۔ اور جو ہیں اُن میں پہلے سا اُتساہ نہیں ہے۔ ان کے کارنوں کو سوچنا اور ان پر چلنا ہمارا کرتویہ ہے۔ سب سے بڑا کارن یہ ہے۔ کہ آریہ سماج میں بھگتی بھاو نہیں ہے۔ بھگتی سے نشکام سیوا کا بھاو آتا ہے۔ بہنوں کی لڑائی بہت خطرناک ہے۔ نشیش اُدھیکار اور دھن لڑائی کے کارن ہیں۔

اُدھیکاری بننے کے واسطے جو لوگ لڑتے جھگڑتے ہیں۔ وہ آریہ سماج کے نشکام سیوک کیسے کہے جا سکتے ہیں؟

پرچار کی لگن :-

میرا وچار ہے کہ آریہ سماج کا پرچار تب اس سے اُدھک ہوتا تھا۔ جب ہر ایک سبھاسد اپنے آپ کو پرچارک سمجھتا تھا۔ لوگ اپنے کام سے سمے نکال کر ویدک دھرم کا سندیش لوگوں تک پہنچاتے تھے۔ جب مہاتما منشی رام جی جیسے کامیاب وکیل بھی ڈونڈی ... کر کے گلیوں میں گاتے پھرتے تھے۔ جب آریہ سماج کے نگر کیرتنوں میں بڑے سے بڑے آدمی سوئیم کھنچی کا کر سندیش سُنایا کرتے تھے۔ جب گلی یا بازار میں کھڑے ہو کر اُپدیش دینا اپمان نہ سمجھا جاتا تھا۔ میں اب بھی ویسا ہی ہونے کی آوشیکتا کو انوبھو کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی بان پرستھ تتھا سنیاس آشرم کی ورِدّھی بھی ہونی چاہئے۔ بان پرستھی بیٹھ کر اور سنیاسی گھوم کر بہت پرچار کر سکتے ہیں۔

موجودہ بان پرستھی :-

میں کسی وشیش پرکار کے بال یا کپڑوں یا وشیش سِتھان پر رہنے کو بان پرستھ یا سنیاس نہیں سمجھتا ہوں۔ یہ وچار اور کاریہ پر ہی نربھر ہے۔ جو گھر میں رہتا ہوا بھی اپنا سمے کھینچ اور پاکھنڈ میں پرمک سیوا میں لگاتا ہے۔ وہ بان پرستھی ہی ہے۔

ویدک انوسندھان :-

آریہ سماج کی سب سے بڑی آوشیکتا ہے۔ ... سے اسے سرل کر دیا ... ویدک انوسندھان ... وشیش پوجنا کی ... وید ہم پاشچاتیہ لوگ بھی انوسندھان کر ... ہیں۔ وید کی شاکھاؤں کو جاننے کا ... اور رشیوں کی اچھیا ہے۔

اگر ہم گھروں میں ہی و یا کھیان دے کر ہو جاتے ہیں۔ کہ فلاں پنڈت بھی ... اشُدھ تھے۔ پرنتو اس کا اثر کچھ ... میں ایسا نہیں دیا جاتا ہے۔ جو کہ ودوانوں کے سامنے مانیہ ہو سکے۔ ویدک دھرم پرچار سماج کی جان ہے۔ رشی کا یہی رن ہے۔ بھگوان کی بانی ہے۔ اس بات کا جب تک سنسار میں پرچار نہیں ہوتا۔ آریہ سماج آوشیکتا رہے گی۔ سنسار کا اپکار کرنا ... شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ... کا کرتویہ ہے۔ اور آریہ سماج پر ان کے لئے بہت بوجھ رہے گا۔ پرنتو آریہ سماج ... کرتویہ ویدک انوسندھان ہی ہے۔

دلت اُدّھار :-

ساماجک سُدھار میں آریہ سماج نے ... کھشیتروں میں کاریہ کیا۔ اب ان کھشیتروں ... ہر کوئی دلچسپی لیتا ہے۔ مگر آریہ سماج نے ... میں استری شکشا۔ استریوں کا سمان ... سودیشی پرچار۔ سودیشی پریم بڑی ... ودھوا پر دھاؤں کا اڑانا اور جاتی ... آدی بیسیوں کھشیتروں میں قدم بڑھایا۔

بچوں کی ہندی

دھارمک شکشا کا پرشن حل ہو گیا۔ ویدک آدھار پر لکھی ہوئی جیون چھو لینے والی پُستکیں پوجیہ نارائن سوامی جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ آچاریہ دیو شرما جی اور آچاریہ ودیا ورتی جی تتھا صوبوں کے عالموں نے ان کتابوں کی مکت کنٹھ سے تعریف کی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری مہودے نے ان کے مفید ہونے کی گھوشنا کی ہے :-

۱- اُپدیش امرت پانچوں بھاگ	۱۲/
۲- پرشارتھ امرت	۴/
۳- جیون امرت	۷/
۴- آنند امرت	۱۰/
۵- بھگتی رس امرت	۸/
۶- بال دیانند چرت	۲/
۷- سرل سندھیا اُپاسنا	۲/

پروفیسر سُدھاکر جی ایم۔ اے۔ سکرٹری سرودیشک سبھا دہلی نے یہ پُستکیں لکھ کر آریہ سماج اور ہندی ماترکی بڑی سیوا کی ہے۔

۸- ویدک دھرم آریہ سماج پرشنوتری ۵/

۹- ودیارتھی جیون رہسیہ (شری نارائن سوامی جی کرت)

ملنے کا پتا

نشار و اسمبر لمیٹڈ نئی سڑک- دہلی

نوٹ: سب پرکار کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں کو بھی جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے جسے سیلان الرحم یا لیکوریا کہتے ہیں۔ میرے پاس اس کی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی ... موجود ہے۔ جس سے بیشمار دُکھی بہنیں فائدہ اٹھا چکی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ ... ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا ... آخری علاج جس کی چند خوراک ... امراض کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہیں ... ہر قسم کے علاج اور انجکشن بھی ... دہلی ... کامیاب ...

اپنے مرض ...

آتشک ... سوزاک ... ڈیڑھ روپیہ

پتا

بابو وردی سندن ...

... ضلع ...

آشرم ویوستھا کے بغیر سنسار کا کلیان نہیں ہو سکتا

(پنڈت ستیہ ورت جی مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی کا بھاشن)

پنڈت ستیہ ورت جی گورنر
گوروکل کانگڑی نے اپنا لیکچر
شروع کرتے ہوئے کہا کہ شرنی
جد و جہد ہو رہی ہے۔ اور سب
لوگ روٹی کے لیے جد و
جہد کر رہے ہیں۔ آج کل بھارت ورش کے
اندر سوتنترتا کے لیے بھی دوڑ دھوپ ہو رہی
ہے۔ دوسری قسم کے لوگ ایسے ہیں۔ جو کہ دنیا
کو تیاگ چکے ہیں۔ اور آتما کی آزادی کے
لیے کوشش کر رہے ہیں۔ دو قسم کے لوگ
ہیں۔ ایک وہ جو آج کی پرواہ کر رہے ہیں۔ اور
دوسرے وہ جو مستقبل کا خیال رکھتے ہوئے
ہیں۔ کہا جاتا ہے اپنے دیش میں سب سے
بڑے مہاتما تھے۔ ان کے کہنے پر بڑے
بڑے راجکمار دوں نے گھر تیاگ دیئے۔
اور فقیرانہ بانا پہن کر چل دیئے۔ یہ تیاگ مارگ
کا پرچار ہے۔ دوسرا ہے بھوگ مارگ کا
پرچار۔ اب نوجوانوں کے سامنے سوال ہے۔
کہ وہ اپنی زندگی بھوگ مارگ کے طریقہ سے یا
تیاگ مارگ کے طریقہ سے بسر کریں۔

آجکل کے طالب علم

پہلے گوروکل جنگلوں میں بنے ہوئے ہوتے
تھے۔ لیکن اب ودیارتھی شہروں میں رہتے
ہیں۔ آج اگر کسی طالب علم کے گھر جاؤ
تو اس کے کمرہ میں بجائے کتابوں کی، بجلی کے
چائے کی پیالیاں اور سگریٹ کے ڈبے
ہوں گے۔ دیوار پر پراچین بزرگوں کی تصاویر
کی بجائے سنیما ستاروں کے فوٹو ہوں گے۔
پہلے زمانہ میں خواہ معمولی آدمی یا راجا کا لڑکا
گوروکل میں داخل ہوتا تھا۔ اسے گوروکل
کے نیموں پر چلنا پڑتا تھا۔ لیکن اب یہ حال
ہے کہ ودیارتھی تیاگ کے راستہ پر چلنے کی
بجائے شروع سے ہی بھوگ مارگ پر چلتے
ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ان کا مستقبل تباہ
ہوتا ہے۔ ماں باپ تعلیم پر ہزاروں روپے
خرچ کر دیتے ہیں۔ اور ودیارتھی اس روپیہ
کو بے دریغ اڑاتے ہیں۔

تیاگ کی منزل کے لئے گوروکل نے

سب سے پہلے برہمچریہ کا آشرم شروع کیا
تھا۔ پھر بھوگ کا آشرم۔ اس مرحلہ پر
ودیارتھی گرہست آشرم میں پرویش کرتا تھا
۲۵ برس کی عمر تک برہمچریہ کا آشرم ہوتا تھا۔
اب وہ حالت نہیں۔ ودیارتھیوں میں برہمچریہ
کی شکتی نہیں ہے۔ اس لئے ان کا گرہست
آشرم کامیاب نہیں ہوتا۔ بھوگ مارگ پر چلنے
سے پہلے ہی ودیارتھی اکستماد اور وناشا کھو
بیٹھے ہیں۔ جو اکستماد اور وناشا قدرت کی طرف

سے "برہمچریہ آشرم" ہمارے گرو ودیارتھی میں
پیدا ہوتی تھی۔ وہ ایسا غلط طریقہ پر سنیما
اور تھیٹروں کے دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے
زندگی ایک یاترا کی مانند ہے۔ اور یاتری کو ہر
پڑاؤ سے وقت پر گزرنا پڑتا ہے۔ لیکن ہم
اس وقت مقررہ پڑاؤ سے چلنے کا نام نہیں
لیتے۔ جب ہمیں وہاں سے آگے والی منزل
پر گامزن ہونا چاہیئے۔ آج کل کے بوڑھے
گھٹنے کو دبا کر اور خضاب لگا کر اپنے آپ
کو جوان ظاہر کرتے ہیں۔ بہت سی بوڑھی
عورتیں بھی اسی طرح ہیں۔ اور جوانی کی ہوس
میں اگلے پڑاؤ پر چلنے کا نام نہیں لیتیں۔
سب جانتے ہیں۔ کہ موت ایک دن آئے
گی۔ لیکن خود بخود دنیا کو چھوڑنے کے لئے
کوئی تیار نہیں ہوتا۔ رشیوں نے ایک بار
پرستھ آشرم بھی مقرر کیا تھا یعنی اس کے
بجائے کہ کوئی ہمیں دنیا سے گھسیٹ کر لے
جائے۔ ہم خود ہی دنیا سے چل دیں۔ اس لئے

دنیا کو بان پرستھ آشرم کی ضرورت ہے۔ بان
پرستھ آشرم کہتا ہے۔ کہ پہلے تیاگ کر کے
بھوگ مارگ پر چلے۔ اور پھر تیاگ کرے۔ پرانے
زمانہ میں شہروں کے باہر بان پرستھوں کے
گرہ ہوتے تھے۔ لیکن اب شہر کے باہر یا
سنیما ہال ہیں یا پولٹری فارم ہیں۔

آج کل بیکاری کے سوال نے سب کو
پریشان کر رکھا ہے۔ نئے ڈاکٹر آ رہے ہیں۔
نئے وکیل آ رہے ہیں۔ نئے دوکاندار آ رہے
ہیں۔ لیکن یہ پرانے آدمیوں کے مقابلہ میں کچھ
نہیں کر سکتے۔ بان پرستھ آشرم کی وجہ سے
پراچین زمانہ میں پرانے لوگ اپنا کاروبار
چھوڑ کر جنگلوں کو چلے جاتے تھے۔ اور
نوجوانوں کے لئے میدان چھوڑ دیتے تھے۔
بان پرستھ آشرم بیکاری کو حل بھی کر دیتا ہے۔
پراچین زمانہ میں چار آشرم تھے۔ برہمچریہ۔
گرہست۔ بان پرستھ اور سنیاس آشرم۔ برہمچریہ
میں برہمچاری تیاگ اور تپ سے اپنے آپ کو

بھوگ کے لئے تیار کرتا ہے۔ گرہستھ
میں وہ تین چار بچوں کا باپ بن جاتا
ہے۔ ماتا تیاگ اور سیوا کا سبق پڑھتی
ہے۔ اور پتا پرورتی کے آشرم میں
نرورتی کا سبق سیکھتا ہے۔ بان
پرستھ آشرم میں وہ اپنے بچوں کا پریم چھوڑ
دیتا ہے۔ اور گاؤں کے سب بچوں کو اپنا بچہ
سمجھتا ہے۔ اور جنگل میں بیٹھا ہوا اپنی قوم کے
بچوں کی سیوا کرتا ہے۔ یعنی اپنے گاؤں کے
بچوں کی سیوا کرتا ہے۔ یہ سیوا کا دائرہ محدود
ہوتا ہے۔ سنیاس آشرم میں وہ تمام دنیا
کے بچوں کو اپنا بچہ سمجھتا ہے۔ اور اس کا
نکتہ نگاہ گاؤں سے ہٹ کر دنیا پر پہنچتا
ہے۔ اور وہ دنیا کی سیوا کرنا اپنا کرتویہ سمجھتا
ہے۔ سنیاسی نکما آدمی نہیں ہے۔ اس نے
سنسار کی سیوا کا برت لیا ہے۔ اس وقت
لیگ آف نیشنز کی کرسیوں پر جو لوگ بیٹھے ہیں
اور دنیا کے معاملات کے ٹھیکیدار ہیں۔ ان
کی جگہ ایسے سنیاسیوں کو کرسیوں پر بٹھانا
ضروری ہے۔ شتابدی کا یہی پیغام ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور
خوش خط لکھا کریں۔ (مینجر)

بھارت ورش میں
ہلچل مچانے والا ساہتیہ

دہلی شاخ: آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ نئی سڑک۔ دہلی

لاہور شاخ: سود ھبا سدن موہن لال روڈ لاہور

اگر آپ سارے بھارت ورش میں ویدک
دھرم پھیلانا چاہتے ہیں۔ تو اپنی آمد کا کچھ حصہ لگا کر نیچے لکھے گرنتھ خریدیں۔
اور انہیں مفت یا لاگت دام پر یا ٹریکٹ کا پرکاش کریں۔ آریہ ساہتیہ
منڈل لمیٹڈ اجمیر نے سستا پن کی حد کر دی۔ ہماری پستکیں بھارت ورش کے
سبھی بڑے بڑے بک سیلروں کے ہاں ملتی ہیں:-

کمل ستیارتھ پرکاش ایک سو بیسے پر ۱۴ ۔/۵ پھٹکل
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ۔/۵ ۔/۶
سنسکار ودھی ۔/۲ ۔/۵۶
چاروں ویدوں کا ہندی انوواد ۱۴ جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۔/۴۲ لئے
رشی دیانند کا مکمل و مستند جیون چرتر دو حصوں میں مجلد ۔/۹ مستقل گراہکوں سے لئے بغیر جلد ۔/۵ پھٹکل ۔/۸
چرک مع ہندی انوواد تین جلدوں میں
بھارتیہ سماج شاستر ۔/۱
وید میں استریاں ۔/۸ ویدوپدیش ۔/۸
یوگ مارگ ۔/۳ جیون جھلک ۔/۵ گرنتھ درپن ۔/۸

اور بھی ہر طرح کی دھارمک و ساماجک پستکیں ہمارے یہاں ملتی ہیں۔ فہرست مفت منگوا
کر دیکھیں۔ منڈل کے دس دس روپے کے حصے خرید کر شائع اٹھائیں۔ اور ویدوں کے پرچار
کا ثواب مفت میں لوٹیں۔

ہر قسم کی خط و کتابت کا پتہ: آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

۲۰۰ روپیہ انعام
بواسیر کی شرطیہ دور کرنے والی تاکنی دوا
اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال
سے مسوں کا درد۔ کھجلی۔ خون کا زائل ہو کر تمام تکالیف
دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ قیمت عہ/ ۲ محصول
گارنٹی اگر دس سال کے اندر اندر دوبارہ بواسیر
دورہ ہو جائے۔ تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی۔
(نوٹ) اس سے اعلیٰ دوائی بتلانے والے کو ۱۰۰۰ روپیہ انعام
مینجر کیلاش فارمیسی فتحگڑھ پنجتور
ضلع فیروز پور۔ پنجاب

مفت مفت

از سر نو زندگی حاصل کرنے کا آسان راستہ
بتلانے والی صحت و تندرستی کی تجربہ عورت و مرد سب
کے لئے یکساں مفید نصیحت آمیز تجربی کتاب بنام
"وید ودیا"
صرف ایک کارڈ لکھ کر بغیر ڈاک محصول
بالکل مفت
آج ہی منگا کر مطالعہ کریں
مدن منجری فارمیسی جامنگر (کاٹھیاواڑ)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پہلا سمیلن کے پرستاو

لاہور ۱۳ اپریل - آریہ پہلا سمیلن میں ذیل کے پرستاو پاس ہوئے :-

۱- آریہ سماج کے باہر استریوں کی کئی سبھائیں ہیں - جو بھنت روپ سے پرتی ورش بھارت کے کسی شہر میں پہلا سمیلن کر کے مہیلاؤں کی سمسیاؤں پر وچار کر کے تدانکول کاریہ کرتی ہیں - پر ہماری آریہ سماج کی بہنوں کی اب تک کوئی سبھا نہیں ہے - جو ان کی سمبندھی سمسیاؤں پر پرکاش ڈال سکیں - پنجاب کی اردھ شتابدی پر ہونے والا "پہلا سمیلن" آریہ بہنوں سے انورودھ کرتا ہے کہ وہ ایک ایسا سنگٹھن بنائیں - جو پہلا سمبندھی بھن بھن پرشنوں کی ونچنا کر کے ان کے سدھار کی ویوستھا کریں ::

۲- پنجاب کی استریوں میں فیشن بڑھ رہا ہے - جس سے وہ ودیشی بہو مولیہ کنتو ان اپیوگی وستروں کا استعمال کرتی ہیں - اتہ یہ سمیلن ان سے یہ پرارتھنا کرتا ہے - کہ آج سے کھدر نہیں تو کم سے کم سودیشی تو اوشیہ پہننے کا برت لیں ::

۳- آریہ سماج کو پنجاب میں کاریہ کرتے ہوئے پچاس ورش ہو گئے ہیں - پرنتو کنیا پاٹھشالاؤں کی شکشا پدھتی ویدک سدھانتوں کے سرودھا پرتی کول اور ترٹی پورن ہے - اتہ ردئی کی شکشا پرنالی کا انوسرن کرنے کے لئے ان میں پریورتن اور پریودھن کی آوشیکتا ہے +

۴- چونکہ آج کل دو دو اور چار چار بچوں والی ودھوائیں ویواہ کر کے ویواہ کی پوترتا کو کلنکت کر رہی ہیں - اتہ یہ سمیلن ودھوا ویواہ سہایک سبھاؤں اور ودھوا ویواہ کے پکشپاتیوں سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اس سمبندھ میں وششٹ نیم بنائیں - جس سے ننھی ننھی ابودھ ودھواؤں کا ویواہ ہو کر ان کی ستھتی سدھرے - لیکن بال بچوں والی ودھواؤں پر پرتی بندھ رہے - جس سے کل مریادا اکشنیہ بنی رہے +

۵- پنجاب میں جہیز کی پرتھا بڑھ رہی ہے - روز اخبارات جہیز کی مانگ سے بھرے رہتے ہیں - یہ سمیلن شکشت بہنوں سے جہیز کا دکھلاوا نہ کر کے جو کچھ دینا ہو - چپ چاپ دیں ::

۶- پنجاب کے سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والی بہنیں پرایہ سچ دھج کر پڑھنے جاتی ہیں - جن کے دشٹ پرناموں سے سب لوگ ان بھگیہ نہیں - یہ سمیلن ان ودیارتھی بہنوں سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ وہ سادگی کے ساتھ پڑھنے اور سبھا سماجوں میں جایا کریں +

۷- سناتنی استریاں اپنے دھارمک کرتویوں کو بڑی شردھا بھگتی کے ساتھ کرتی ہیں - پرنتو آریہ سماجی بہنیں سندھیہ ہون - جپ تپ اور دان آدی کسی کاریہ میں شردھا نہیں رکھتیں - اس لئے یہ سمیلن پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ ہوا اور سندھیا کا برت لیں - تھا اپنے پریوار سہت پرتی دن اگنی ہوتر اور سندھیا اوشیہ کریں +

۸- پڑھی لکھی استریوں کو چاہئے کہ وہ اپنے محلوں میں ایک ایسی سمتی بنائیں - جس سے وہ ان پڑھ استریوں کو کچھ شکشا دے سکیں - اور ہون آدی سکھلا سکیں +

۹- یہ سمیلن گرہستی استریوں اور بھائیوں سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ وہ اپنے گھروں میں اگنی ہوتر کے اتیرکت بلی ویشو دیو یگیہ وشش پورن کھا شیکشا تو شیشٹھی ویشنو آدی نمت روپ سے کر کے ان کا پرچار کریں ::

۱۰- جب سے استریاں مانس اور انڈے کھانے لگی ہیں - تب سے گھر گھر میں مانس اور انڈے آنے لگے ہیں - اتہ یہ سمیلن مانس کھانے والی بہنوں اور بھائیوں سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ وہ ان تیری بھوجن کو چھوڑ کر ساتوک بھوجن کیا کریں ::

۱۱- یہ پہلا سمیلن اپنی آریہ بہنوں سے انورودھ کرتا ہے - کہ استری جاتی میں سنگیت کلا - چتر کلا اور دستکاری کی اور وششٹ دھیان دیا جائے - جس سے استریوں کے سوبھاوک گن - کلا اور نپنتا کی اور پرتیک آریہ بہن کا دھیان آکرشت ہو +

۱۲- آج کل اچھوت ادھار اندولن زور پکڑ رہا ہے - جس میں استریوں کی سہایتا کے بنا سپھلتا کا پراپت ہونا کٹھن ہے - اتہ سب بہنوں سے پرارتھنا ہے - کہ چھوا چھوت تھا ذات پات کا بھید بھاؤ چھوڑ کر دلتوں کی انتی میں سہایک بنیں ::

۱۳- یہ سمیلن استری جاتی سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ یدی ایک پتنی کے ہوتے ہوئے کوئی منشیہ دوسرا ویواہ کرے - تو اس دیوی کا تھا لڑکی والوں کا بہشکار کیا جائے ::

"ابھی نندن پتر"

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے نمن لکھت ابھی نندن پتر شریمان لالہ رام کرشن جی سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا کو دیا گیا :-

شری یت پردھان جی - سادر نمسکار -

پرماتما کی کرپا تھا آپ بردھ پرشوں کے آشیرواد سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اردھ شتابدی سماروہ منا رہی ہے - یہ سماروہ پنجاب میں آریہ سماج کے اندولن کی سپھلتا کا جیتا جاگتا سمارک ہے - ہمارا سوبھاگیہ ہے - کہ ہمیں اس سماروہ پر آپ کی سیوا میں شردھانجلی بھینٹ کرنے کا اوسر پراپت ہوا ہے ::

گت پچاس ورشوں میں انیک بار سبھا کا اندرن گرہ کلا تھا باہیہ کلہ کی سنگھرش میں چنگاریوں سے تپنے لگا تھا - ایسے اوسر پر آپ کی ساتوک نیتی کشلتا نے ہی آریہ جنتا کے ادھیکاریوں کی رکھشا کی - بڑے بڑے ادھکوں کے پیسے ترکوں کی نربلتا تھا کرم ویر کاریہ کرتاؤں کی کریا شیلتا کی گرد آپ کی گمبھیرتا تھا شانتی میں پرورتی کے سامنے شانت ہو جاتی تھی ::

پوجیہ پتا مہ! آج بھی ہم لوگ آپ کے وکیپت تو کی چھایا میں انتی پتھ پر اگرسر ہونے کا یتن کر رہے ہیں - سبھا کا ۵۰ ورش کا اتہاس آپ کے جیون کی آپ بیتی اور آنکھوں دیکھی بات ہے - جس پرکار بھیشم پتا مہ نے کاریہ شیتر سے نورت ہوتے ہوئے اپنے آہنولے انتر ادھیکاریوں کو جیون سنچاری پردیش دیا تھا - اسی پرکار آج ہم آپ کے انوبھو پورن وچنوں کو سننے کے لئے آتنک ہیں ::

پوجیہ ور! آپ نے آریہ سماج جگت میں سنگٹھن کے مانیہ کرنے کی پرورتی کو دور کر کے آریہ جنتا کے ادھیکاروں کی رکھشا کر آسے سوتر کھشت پتھ کا پانتری بنایا ہے - آریہ سماج اسی سنگٹھن بل کے سہارے سوتنتر روپ سے دن پرتی دن انتی پتھ پر اگرسر ہو رہا ہے ::

آج اس شبھ اوسر پر ہم آپ سے آشیرواد کی یاچنا کرتے ہیں - اور پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں - کہ وہ ہمیں ساتوک نیتی - نپنتا - ساہس - دھرم نشٹھا تھا کرتویہ پتھ پر چلنے کے لئے پرکھتیا پردان کریں ::

آپ کے آشیرواد - ہو انشلیہ پاتر

رامدیو سبھا پردھان —— بھیم سین سبھا منتری

میں نے مورتی پوجا کیسے چھوڑی

میں سناتن دھرم سکول لائل پور میں تعلیم پا رہا ہوں - میں مورتی پوجا کا نہ صرف معتقد تھا - بلکہ باقاعدہ مندر میں جاتا تھا - اور کوئی لیکچر یا ٹریکٹ مجھے اپنے وشواس سے ہٹا نہ سکتی تھی - اتفاق کی بات ہے - کہ مجھے اپنے بھائی شری ہنس جی کی کتاب "مورتی پوجا کی حقیقت" ٹریکٹ پڑھنے کا موقعہ ملا - اسے غور سے پڑھنے کے بعد اب مجھے مورتی پوجا سے صرف نفرت ہو گئی ہے - بلکہ میں پکا آریہ سماجی بن گیا ہوں - اور کھنڈن سیریز "اس کی طرف سے" شائع ہونے والے ہر ایک نمبر کو بغور پڑھتا ہوں - سچ مچ مجھے میرے بھائی نے جہالت کے گڑھے سے نکال کر روشنی کی راہ پر ڈال دیا ہے -

رام پرکاش سہگل سیکنڈ لالہ جیوا رام سہگل

اگر اسی طرح آپ چاہتے ہیں - کہ آریہ سماج کی نشر میں آ جائیں ہو - اور ودھرمی آریہ سماج کی شرن میں آ جائیں - تو مندرجہ ذیل معرکہ کی چار کتابیں مفت اگر مفت بانٹنے کے لئے طلب کریں - ۱ مورتی پوجا کی حقیقت ۲ اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۳ ویدک دھرم کی فضیلت اور ۴ آریہ سماج کیا ہے - چاروں کتابیں پرچار کا بہترین سادھن ہیں - ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہیں - اور مذہبی دنیا میں مچا چکی ہیں - قیمت فی کاپی ۴ ہے - چاروں کی قیمت محصول ڈاک معاف - کھنڈن سیریز کے ممبر بننے کے لئے چندہ صرف ۳ سالانہ - مینیجر کھنڈن سیریز

گورو کل میں ہی شریر بدھی اور ودیا کی تکمیل ہو سکتی ہے

(ڈاکٹر بھگوانداس)

(برہمچریہ سمیلن کے سلسلہ میں تقریریں)

لاہور - ۱۱ اپریل - آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی اور آریہ سماج وچھووالی کے جلسہ کا آج دوسرا روز ہے۔ آج صبح برہم مہورت کے بعد برہم پرائن یگیہ سمپلتا سے ختم ہوا۔ پھر سات بجے پنڈت بہاری لال کے منوہر بھجن ہوئے۔ پورے ساڑھے سات بجے سوامی ویدانند جی کا اپدیش شروع ہوا۔ جس میں انہوں نے فرمایا۔ کہ ہماری کرم اندریاں ہمارے آتما کو گرا بھی سکتی ہیں۔ اور اٹھا بھی سکتی ہیں۔ ہمارا شریر ایک یگیہ ہے۔ جس کی یہ ادھورا ہیں۔ اور شریر کے اندر انہوں نے باہر کی طرف سے رخ ہونے کی وجہ سے آتما کو چھپا یا ہوا ہے۔ اگر ان کو باہر کی طرف سے ہٹا کر انتر مکھ کیا جائے۔ تو یہ اس یگیہ کو سپھل بنا سکتی ہیں۔ اور منشیہ کبو لیہ کو پراپت کر سکتا ہے۔

برہمچریہ سمیلن:-

اچاریہ دیو شرما پرنسپل گورو کل کانگڑی نے برہمچریہ کی عظمت بیان کی۔ اور کہا۔ کہ یہ سمیلن بہت اہم ہے۔ پہلے اس سمیلن کی صدارت کے لئے مہاتما گاندھی جی کا نام تجویز کیا گیا تھا لیکن وہ بہت سی مصروفیتوں کی وجہ سے نہ آ سکے اس لئے اس کی جگہ واردھا آشرم کے مکھیہ سنچالک شری یت ونوبا جی سے درخواست کی گئی۔ جو انہوں نے سویکار کر لی۔ اس جگہ یہ ذکر کرنا ضروری ہے۔ کہ مہاتما گاندھی میں جس قدر روحانیت ہے اس کا بہت سا حصہ انہوں نے شری یت ونوبا جی سے گرہن کیا ہے۔ وہ آج کل رشی کہلائے جا سکتے ہیں۔ اور وہ ایک آدرش برہمن ہیں۔ آخر میں مقرر کی تجویز پر شری یت ونوبا جی کو صدر منتخب کیا گیا۔ بابو گھنشیام سنگھ جی نے اس کی تائید کی۔ (اس جگہ یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ صاحب صدر مہاتما گاندھی کی طرح لنگوٹ بند ہیں)

صاحب صدر کا بھاشن:-

شری یت ونوبا جی نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ آریہ سماج کے جلسہ میں بہت زیادہ تعداد میں استری پرش جمع ہوئے ہیں۔ مجھے بتایا گیا تھا۔ کہ پنجابی بہت شور مچاتے ہیں۔ اس سے مجھے کچھ بھی پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن آپ کا بہم دیکھ کر میرا بہم کچھ کم ہو گیا ہے۔ صاحب صدر نے سیوا بھاو کے متعلق کہا۔ کہ میرے لئے یہ کٹھن ہے۔ اور نہ میں اس بات سے پرسن ہوتا ہوں۔ کہ لمبے میلوں کا سفر کر کے یہاں آؤں اور بھاشن دے کر چلا جاؤں۔ اور یہ بھاشن یہیں ختم ہو جائے۔ گورو کل کے اپنے برہمچاری روپیہ خرچ کر کے یہاں آئے ہیں۔ اگر یہاں کے بھاشنوں سے ایک بھی آریہ سجن کا جیون بہتر ہو جائے تو میں سمجھوں گا۔ کہ سپھلتا ہوئی۔

جیون ایک انوکھا شاستر ہے۔ منشیہ نے جب یہ دیکھا۔ کہ جو عادتیں اس میں ہیں۔ ان میں سے کئی ایک پشو سے ملتی ہیں۔ لیکن منشیہ نے معلوم کیا۔ کہ پشو اور منشیہ میں فرق ہے۔ اور منشیہ کی ہستی کچھ اور ہے ۔۔۔ منشیہ کی وشیشتا یہ ہے۔ کہ پشو کے دونوں ہاتھ اور پاؤں زمین پر ہیں۔ لیکن پرش کے صرف پاؤں زمین پر ہیں۔ باقی حصہ آکاش میں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ پشو زمین کا جیو ہے لیکن پرش کے خیالات آکاش میں چکر لگاتے ہیں یا لگانے چاہئیں۔ اسی طرح ہندو دھرم اور دوسرے دھرموں کے سار کچھ کچھ ملتے ہیں۔ لیکن ہندو دھرم میں جو ایک وشیشتا ہے۔ وہ برہمچریہ کا لفظ ہے دوسرے مذہبوں میں بڑے بڑے پرش ہوئے لیکن جس وسیع پیمانہ پر ہندو دھرم میں برہمچریہ کا پرچار اور عمل ہوتا ہے۔ دوسرے مذہبوں میں نہیں۔ برہمچریہ پرش کی اہم خوراک ہے اگر یہ اسے ساری عمر نہ ملے۔ تو کم از کم اسے یہ خوراک چھوٹی عمر میں ضرور ملنی چاہیئے۔ یہ بہترین خوراک ہے۔ جو شریر اور بدھی دونوں کے لئے لازمی ہے۔ میں نے یہ انوبھو کیا ہے کہ اگر ہم برہمچریہ کا پالن کرنا چاہتے ہیں۔ جو وہ ایک ابھاو روپ وستو نہیں ہے بھاو روپ وستو ہے۔ برہمچریہ کے لئے "نہ کرنے" کا لفظ نہیں ہو سکتا ہے۔ کرنے کا شبد آتا ہے۔ یعنی برہمچاری کے کان میں یہ آواز آتی ہے۔ "ستیہ بولو"۔ یہ آواز نہیں آتی۔ کہ "جھوٹ نہ بولو"۔ اگر میرے سامنے کوئی وشال کلپنا یا برہم کلپنا ہے۔ مثلاً سنسار کی سیوا کرنا۔ تب تو برہمچریہ آسان ہو جاتا ہے۔ برہم کے شبد سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ برہم کے معنی ہیں۔ وشال کلپنا "اوچیہ خواہش"۔

ایک مثال:-

مقرر نے ایک مثال پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایک شخص بیڑی پیتا تھا۔ جب اس کے لڑکا ہوا۔ تو اس نے سوچا۔ کہ بیڑی بری چیز ہے۔ میں پیتا ہوں لیکن میرا لڑکا مجھے دیکھیگا۔ تو وہ بھی اس بری چیز کا استعمال کرے گا۔ اس کے بھاو اوچیہ ہونے چاہئیں۔ اسباب کا وچار کرتے ہوئے اس نے بیڑی چھوڑ دی۔ یہ برہم کلپنا کی مثال ہے۔ اگر اسی طرح بھاو بڑھتے جائیں تو برہمچریہ کے پالن میں بہت آسانی ہوتی ہے اگر ہمارے سامنے صرف اندریوں کا نگرہ کرنا ہے۔ اور کوئی وشال کلپنا نہیں ہے۔ تو بہت مشکل ہو جائیگی۔ نگرہ (تپ اور کشٹ) ہم سے اٹھتا ہی نہیں ہے۔ لیکن جس کے سامنے وشال کلپنا ہے۔ اس کے لئے وہ نگرہ آسان ہے۔ وشال کلپنا کے بغیر نگرہ مشکل ہے۔ دیہہ کے باہر کی کلپنا ڈھونڈنا ضروری ہے مثلاً ہندوؤں کی سیوا کرنا۔ ہندوستان کے فاقہ کشوں کی سیوا کرنا۔ اور انہیں کسی نہ کسی طرح کی مدد دینا۔ برہمچاری کے لئے ایسی وشال کلپنائیں ضروری ہیں۔ جب بھی وہ دودھ پیئے گا۔ یا کھانا کھائیگا تو اسے وہ فاقہ کش یاد آ جائیں گے۔ اس طرح وہ دودھ اور کھانا بھی سینم سے لیگا۔ برہمچریہ کے لئے سوادھیائے ضروری ہے۔ تاکہ ایک آدرش سامنے رکھا جائے۔ جب رشیوں نے ہمارے سامنے یہ آدرش رکھا۔ کہ پوتر چیز کا ادھین کرو۔ ویدوں کا ادھین کرو۔ تو اس عمل سے برہمچریہ آسان اور آنند دائیک ہو جاتا ہے محنت کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اس محنت میں آنند ملتا ہے۔ برہمچریہ کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ایک وشے سے الگ رہنا اور دوسرے وشیوں میں لین رہنا۔ یہ برہمچریہ کا غلط مطلب ہے کھانے پینے۔ رہنے سہنے اور بولنے چلنے وغیرہ سب کاموں میں ساودھانتا ضروری ہے اگر ایک مٹی کے برتن میں تھوڑا سا بھی سوراخ ہے۔ تو بھی اس میں پانی نہیں رکھا جا سکتا اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے جیون میں کوئی نقص نہ آنے پائے۔

ڈاکٹر بھگوانداس ممبر اسمبلی کا بھاشن:-

ڈاکٹر بھگوانداس نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ کہ پچھم کی چمک بھڑک تھیٹر سینما۔ ریل۔ جہاز۔ شراب۔ کباب کا اثر نوجوانوں پر پڑ رہا ہے۔ اس لئے میرے بھاشن کا رخ زیادہ تر ودیارتھیوں کی طرف ہو گا۔ پندرہ سولہ برس سے سوتنترتا شبد کے ارتھ کھوج رہا ہوں مجھے Independence کے مترادف ہندی میں کوئی لفظ نہیں ملا۔ اسی طرح میں برہمچریہ کے شبد کا ٹھیک ارتھ کھوج رہا ہوں۔ ۱ ارتھ یہ ہے۔ کہ جو وید پر وچار کرتا ہو۔ برہمچاری ہے۔ پرماتما برہم ہے۔ اس کا بودھک شاستر وید بھی برہم ہی ہے۔ جس میں اننت سنتان کی شکتی ہے۔ وہ بھی پرماتما برہم کا ایک چمتکار ہے۔ اسی طرح وید کی چریا بھی برہمچریہ ہے۔ آج کل چاروں اور شور مچا ہے۔ کہ بال وواہ روکو۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کچے شریر۔ کچی بدھی اور کچے خیالات سے جو سنتان ہو گی۔ اس کا شریر کچا۔ بدھی اور خیالات کچے ہونگے۔ اس شریر اور بدھی کا پکا ہونا ضروری ہے۔ دھرم شریر۔ بدھی اور خیالات کا لپٹ کرنا ضروری ہے سنساری درشٹی سے بھی برہمچریہ کی بہت اوشیکتا ہے۔ منشیہ کی نوے فیصدی بیماریاں جیبھا اور اپست کے دوشوں سے ہوتی ہیں۔

۳۶ برس گورو کل میں:-

نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے جیون اگر جیبھا اور اپست کے دوشوں سے بری ہیں تو وہ ان نوے فیصدی بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔ نئے شریر پر جو چمک ہوتی ہے برہمچریہ سے ہوتی ہے۔ ۳۶ برس تک گورو کل میں رہنا چاہیئے۔ تب شریر۔ بدھی اور ودیا کی تکمیل ہو سکتی ہے۔ لیکن ہمارا دوش ہے کہ اپنے بالکوں اور کنیاؤں کو شروع سے ہی اچت شکھشا نہیں دیتے۔ ان کے دلوں میں شروع سے پاپ اور ور بلنا پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اسی کارن سے ہمارا سماج بھرشٹ ہوتا جاتا ہے۔ منو مہاراج نے دنیا کے سکھ کے لئے دو آشرم اور پرلوک کے سکھ کے لئے دو آشرم بنائے ہیں۔ پرش کی وشیشتا یہی ہے کہ گرہست کے اندر ہر کام کا بھوگ دھرم کے مطابق کرے۔ ورنہ پرش اور پشو میں کوئی فرق نہیں۔ اگر سادھارن گرہست اس طرح نہ چلے گا۔ تو اس کا جیون بگڑے گا۔ اور وہ چاروں طرف اپنی ہوا پھیلائیگا۔ ودیارتھی گیان کا سنگرہ کرنا چاہتے ہو۔ اور برہم کو پہچاننا چاہتے ہو۔ تو برہم کی چریا کرو مغرب کی رو میں بہنے سے جیون کے ہر پہلو پر تنزل ہو رہی ہے۔

مغرب کی برائیاں:-

مغرب کے ڈاکٹروں کا کہنا ہے۔ کہ یورپ میں پاگل پن وغیرہ جیسے امراض بہت تیزی سے پھیل رہے اور ہندوستان میں ان امراض

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے۔ مغربی تقلید کا اس کے سوائے کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کہ وہاں کی سب برائیاں ہم میں بھی آ جائیں۔ روگوں سے بری رہنے بدھی اور شریر کو لیشٹ رکھنے کے لئے پتی اور پتنی کا پریم قائم رکھنے کے لئے برہمچریہ کے پالن کی اشد ضرورت ہے۔ برہمچاری اور برہمچارنی کی سنتان بہت اُتم ہوگی۔ اگر والدین نے برہمچریہ کا پالن نہ کیا ہو۔ تو سنتان بھی بری ہوگی شرادھ کے اصلی معنے یہی ہیں۔ کہ پرانے لوگوں کے اچھے کاموں کو یاد رکھنا اور ان کے اصولوں پر نظر رکھ کر برہمچریہ اور گرہست کے اصولوں کا پالن کرنا۔ برہمچریہ کا پالن وہی کر سکتا ہے جو بلوان اندریاں رکھتا ہے۔ ڈربل اندریوں والا آدمی برہمچریہ اور گرہست کا پالن نہیں کر سکتا۔ برہمچریہ کا لفظ بہت ویاپی لفظ ہے۔ گرہست آشرم کا پالن وہی شخص کر سکتا ہے۔ جس نے برہمچریہ کا پالن کیا ہو۔ آج کل لوگ جو بوڑھے اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ وہ جوان کرنے کی خاطر بندروں کے گلینڈز اپنے اندر لگواتے ہیں۔ رشیوں کا کہنا ہے۔ کہ پشوؤں کا انگ اپنے اندر داخل کرنے کی نسبت بہ بدرجہا بہتر ہے۔ کہ ہمارے اندر جو امرت ورشا ہوتی ہے۔ اس کا پالن کریں۔ برہمچریہ اور گرہست کا پالن کرنے کے بعد وہی شخص سنیاس میں یا بان پرست آشرم میں چاروں پرشارتھ کر سکتا ہے جس نے پہلے دو تو آشرموں کا پالن اچھی طرح کیا ہو۔

سوامی برتانند جی:۔

سوامی برتانند جی نے کہا۔ کہ برہمچریہ کا پالن کرتے ہوئے جو کشٹ ہیں ہو۔ وہ بندو کے برابر ہے۔ لیکن اس کا سکھ سمندر کے برابر ہے۔ برہمچریہ کے پالن کے لئے بھوجن کا اچھا ہونا ضروری ہے۔ وچار ہمارے پوتر ہونے چاہئیں۔ ناٹک وغیرہ بری پینکلیں پڑھنا۔ برے گیت گانا ہمارے لئے زہر قاتل ہیں۔ اچھے کرم ہی برہمچریہ کے لئے ضروری ہیں۔

جو پرش پرماتما کو اپنے نزدیک سمجھتا ہے وہی برہمچریہ کا پالن اچھی طرح کر سکتا ہے۔ جب برا وچار آئے۔ تو اوم کا جاپ بہت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ بچے کو شروع سے ہی اوم کے اچارن کی عادت ڈالنا چاہیئے۔ من کو پوتر بنائے رکھنا ضروری ہے۔ آج کل ودیارتھی ناٹک اور سینما دیکھ کر بگڑ رہے ہیں۔ ان بری عادتوں کا چھوڑنا ضروری ہے۔

جلوس میں لاٹھیاں نہ لیجاؤ:۔

اس مرحلہ پر پنڈت گیان چند جی نے کہا۔ کہ ایک بجے جلوس پنڈال سے شروع ہوگا۔ پردھان صاحب کی آگیا ہے۔ کہ جلوس میں کوئی بھائی شستر یا بڑی لاٹھی لے کر نہ چلے۔ صرف والنٹیروں کے پاس لاٹھیاں ہوں۔ پنڈت جی نے حاضرین کو جلوس کے سلسلہ میں مزید ہدایات کیں۔ آج کے جلسہ میں پندرہ ہزار کے قریب دیویوں اور پرشوں نے شمولیت کی۔ اور برہمچاریوں نے برہمچریہ کے متعلق بھجن پڑھے اور ڈاکٹر آرین نے برہمچریہ پر لیکچر دیا۔

ڈاکٹر آرین کا لیکچر:۔

ڈاکٹر سندر آرین (مدراسی) نے انگریزی میں برہمچریہ پر لیکچر دیا۔ اور کہا۔ کہ بہترین زندگی بسر کرنے کے لئے برہمچاری ہونا ضروری ہے۔ برہمچریہ کا مطلب زندگی کے سب پہلوؤں میں اچھا رہنا ہے۔ مہاتما گاندھی جو اسوقت تمام دنیا کے بڑے آدمیوں میں بڑے پرش ہیں۔ اصلی برہمچاری ہیں۔ امریکہ وغیرہ سے آنے والی عورتیں برہمچریہ کا مطلب برتھ کنٹرول بتاتی ہیں۔ اور مذموم پراپیگنڈا کرتی ہیں۔ ان کی زہریلی باتیں مت سنو۔ مہاتما گاندھی اصلی... برہمچاری ہیں۔ ان کی تقلید کرو۔ برہمچریہ کا مطلب اپنے آپ کو ضبط کرنا ہے۔ ایک وشیہ نہیں بلکہ سب وشیوں میں۔ سوراجیہ حاصل کرنے کے لئے برہمچریہ کا پالن ضرور ہے۔ جو برہمچریہ کا پالن نہیں کرتے۔ وہ اپنے آپ کو وشیوں اور برائیوں کا غلام بناتے ہیں اور پھر غیروں کے غلام بنتے ہیں برہمچریہ کا پالن کرنے سے انسان وشیوں کی غلامی نہیں کرتا اور پھر اُسے غلامی کے شبد سے بھی نفرت ہو جاتی ہے۔

پنڈت پریہ ورت جی:۔

پنڈت پریہ ورت ایڈیٹر اخبار آریہ نے کہا۔ کہ سوامی دیانند جی سچے برہمچاری تھے۔ ان کے برہمچریہ کو کھنڈت کرنے کے لئے دشمنوں نے بہتیری کوششیں کیں۔ لیکن انہوں نے لبھانے والی چیزوں کو پاؤں سے ٹھکرا دیا۔ ہم کو ان کی تقلید کرنی چاہیئے۔ اس مہاپرش کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ لیکن ہم پھر بھی عمل سے کوسوں دور ہیں۔ اور ہم میں دربلتا۔ ذربدھی کثرت سے ہے۔ تجھیم کے پرکھاؤ آنکھوں اور کانوں کے دوارہ ہم پر بہت پڑتے ہیں۔ آپ کے گراموفون کے ریکارڈوں میں گندی غزلیں بھری ہوتی ہیں۔ یوں گندا لٹریچر پڑھتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہماری آنکھیں گندے نظارہ کو ڈھونڈتی رہتی ہیں۔ اور کان بری باتوں کے سننے کے ابھلاشی ہیں۔ ان نویوکوں کی بری خواہشات اور برہمچریہ سے ہین ہونے کی نشانی ہے۔ کہ در جنوں سینما اور تھیئٹر کھل رہے ہیں۔ اور نویوک دن بدن تنزل کی طرف جا رہے ہیں۔

پنڈت ساتولیکر جی:۔

پنڈت ساتولیکر جی نے کہا۔ کہ یہ بات پہلے ہی سوچ لینی چاہیئے۔ کہ برہمچریہ کا ناش کس طرح ہوتا ہے۔ برہمچریہ کا تعلق تمام جیون سے ہے۔ لیکن میں برہمچریہ کے ویریہ سے تعلق کے متعلق ہی کچھ کہوں گا جب تک مل کا نسچے نہیں ہوتا۔ تب تک ویریہ کا ناش نہیں ہو سکتا۔ صحت کے اصولوں کے مطابق قبضی سے ویریہ کا ناش شروع ہوتا ہے۔ قبضی ہٹنے سے ۷۵ فیصدی ویریہ شدھ رہتا ہے قبضی دُور کرنے کے لئے شیرش آسن بہت مفید ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے من میں اور سماج کے اندر بھی مل ہے جب تک یہ مل دُور نہ ہو۔ تب تک برہمچریہ کا پالن نہیں ہو سکتا۔ سماج کے اندر کا مل بھی ہٹنا چاہیئے۔ سماج کا مل برا لٹریچر ہے۔ جہاں مل ہوگا۔ وہاں برہمچریہ نہیں ہوگا۔

صاحب صدر کی مختصر سی اختتامی تقریر کے بعد برہمچریہ سمیلن سمابت ہُوا۔

ریویو

"کلیات سنیاسی"

بہ ٹیکنک آتمک ۔ ساماجک ۔ سنساریک

اُنتی کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس میں خواجہ حسن نظامی کی داعیٔ اسلام کا بھی جواب شامل ہے۔ حسن بن صباح کا بھی مکمل مفصل حال ہے۔ اسمٰعیلی و آغا خانی مت کا بھی ذکر ہے۔ آریوں کے لئے نتیہ کرم ودھی اور صبح امید یعنی زندگی کے نشیب و فراز اور دیگر کتب جو شری سوامی شردھانند جی مہاراج نے لکھی تھیں۔ وہ مع اُن کے جیون چرتر اور ان کی تینوں حالتوں کی تصاویر کے شامل ہیں۔ بڑا سائز کے سوا چھ سو صفحوں پر لکھی گئی ہے۔ قیمت دو روپیہ۔ رعایتی قیمت ۱۸ ماسٹر شوچرنداس اُپ پردھان آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی سے منگوائیں۔

"پتا کا گیت"

(جسے ویر الکنامی نے ۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو باجہ کے ساتھ گا کر سنایا)

وجئی وشو اوم کا پیارا
سدا شکتی برسانے والا
آریہ جاتی کا تن من سارا
وید دھرم کے پیارے رن ہیں
کلپنے وشو دیکھ کر من میں
آؤ پیارے ویرو! آؤ!
ایک ساتھ سب مل کر گاؤ
اس کی شان نہ جانے پاوے
وشو وجے کر کے دکھلاویں

جھنڈا اونچا رہے ہمارا
وید شدھا رس برسانے والا
وجئی ....
بڑھ کر بڑھے جوش کشن کشن میں
مٹ جائے بھے سنکٹ سارا۔ وجئی
دھرم ویدی پر بلی بلی آؤ!
پیارا ویدک دھرم ہمارا۔ وجئی
چاہے جان بھلے ہی جاوے
تب ہووے پرن پورن ہمارا۔ وجئی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ویدک دھرم ہی سار بھوم دھرم ہے

(بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے کا صدارتی بھاشن)

سمیلن کا صدارتی بھاشن :-

آریہ ... آپ کو اس اُتسو کے منانے کا ادھیکار کیول اس لیے ہی پراپت نہیں ہے کہ آپ کی آریہ پرتی نِدھی سبھا کو ستھاپت ہوئے پچاس سال بیت گئے۔ آپ نے ان ۵۰ ورشوں میں اپنے پنجاب پرانت میں ہی نہیں بلکہ سارے بھارت ورش میں ہی دھرم کی لہر لگا دی ہے۔ ناستکتا اور دوراچار کو دُور کرنے کا یتن کیا ہے۔ اور اس بھارت ورش کی پرانی گورو گاتھا کو جاگرت کرنے کا ساہس دکھایا ہے۔ آریہ جاتی کو شکشا کا مارگ بتا کر دکھا دیا ہے۔ رِشیوں کے آدرش کو آگے بڑھانے کا جو بیڑا اٹھایا ہے۔ وہی اس اُتسو کو واستوِک بناتا ہے :-

رِشی اور آریہ سماج :-

پراچین سبھیتا کا آڈمبر ہماری آنکھوں کو چکا چوند کر رہا تھا۔ مِن مِن ہندو لوگوں کا جھنڈ دھرم سے پتِت ہوتا جا رہا تھا۔ آریہ ساہتیہ آریہ سبھیتا۔ آریہ آچار ویوہار اور آریہ بھاشا سبھی خطرہ میں پڑے ہوئے تھے۔ سب پورو پیشِن چیزیں سُندر اور منوہر لگ رہی تھیں۔ ایسے سمے میں پرماتما کی اسیم کرپا سے مہرشی دیانند پیدا ہوئے۔ اور بھارت کے اُدھار میں کٹی بدھ ہو گئے۔ وچترتی روگوں کا جس نے ڈٹ کر ناش کرنے ہی رشی کا پریتن رہا۔ آپ نے ہی ... وروُدّھی آکرمنوں کو بھی جواب دینے میں رہا۔ آریہ ساہتیہ۔ آریہ سبھیتا اور آریہ سنسکرتی کی رکھشا کرتے ہیں جو بھی کٹھنائی ... گھات کرنے بیٹھے۔ انھیں رشی نے اپنا اور بیگانہ نہیں دیکھا۔ کہنے کا تاتپریہ یہ ہے کہ ویدک دھرم کی آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کی رکھشا کے لیے ہی رشی نے بیڑا اٹھایا تھا۔ اور ٹھیک اسی ہیتو آریہ سماج کا سنگٹھن کیا گیا :-

آریہ سماج اور ویدک دھرم :-

"ویدک دھرم" سار بھوم دھرم ہے۔ "آریہ سماج" سنگٹھن ہے۔ اس سار بھوم دھرم کے پرچار کے لیے اور آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کی رکھشا کے لیے "آریہ سماج" سنگٹھن کیا گیا ہے۔ "آریہ سماج" سمپردائے نہیں ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کہیں ہمارا ویوہارک جیون ایسا تو نہیں ہوتا جا رہا ہے۔ جو کہ ہماری "سنسکرتی" اور "سبھیتا" کا بادھک سِدّھ ہو۔ ہمارے رہن سہن کا مُول منتر یہ ہے :-

آریہ سنسکرتی اور رہن سہن :-

"سادہ جیون اور وِشال وچار" :-

سادہ جیون اور وِشال وچار Decentralisation (اکیندریکرن) کا مُول منتر ہے۔ تو آریہ جیون ...

پرنتو آج ہم فیشن کے داس ہو رہے ہیں ہمیں یاد رکھنا چاہیے۔ کہ یورو پینوں کا سار بھوم سماچار اس لیے نہیں ہے۔ کہ ان کا بیرونی رنگ چمکیلا ہے۔ اور پہنے وا رہے ہے۔ پرنتو اس لیے ہے۔ کہ ان میں سنگٹھن ہے۔ کرتویہ پرائنتا اور پریتنشیلتا ہے۔ سمے کا مُولیہ ہے۔ اور سنگٹھت رہنے کا مادہ ہے۔ وِلاس پریم ہے۔ میں اتینت دُکھی ہوتا ہوں۔ جبکہ میں یہ دیکھتا ہوں۔ کہ ہماری بہنیں بھی اسی پرواہ میں بہی جا رہی ہیں۔ فیشن کی سرا اسول آنے نقل کرنا سیکھ رہی ہیں۔ گھر کی روٹی یا سبزی بھاجی جل جاوے پرنتو سنیما میں ناغہ نہ ہو۔ نکیلی ایڑی (...) کی جوتی پہننے میں کون سی خوبصورتی یا سہولت ہے؟ میں نہیں سمجھتا۔ میں نے شملہ میں دیکھا۔ کہ کئی یورو پین بہنیں گھوڑے پر سواری کرتی رہیں۔ میں یہ دیکھنے کو ترستا تھا۔ کہ یورو پین بہنوں کی نقل کرنے والی ایک بھی بہن گھوڑے پر سوار ملے۔ کونسلوں اور اسمبلی میں پرایہ ہماری بہنیں بھی درشک روپ سے کبھی کبھی آیا کرتی ہیں۔ اور اسی پرکار یورو پین بہنیں بھی۔ میں نے کبھی یورو پین بہنوں کو درشک گیلری میں دیکھا۔ کہ وہ کچھ نہ کچھ بن رہی ہیں۔ کبھی کبھی وِواد کو سمجھتی ہوئی بھی معلوم ہوتی ہیں۔ پرنتو میں نے کسی بھی ہندوستانی بہن کو بُنتے نہیں دیکھا :-

ہم شہر والے بدی گاؤں میں نہیں رہ سکتے۔ تو ایک کام اور بھی کر سکتے ہیں لہٰذا شہر میں گاؤں بنا سکتے ہیں۔ میرے کہنے کا ارتھ بالکل نہیں۔ کہ شہر میں جو اپیوگی چیزیں ہیں۔ بجلی۔ ٹرام اور تار ان کا ہم اپیوگ نہ کریں۔ وگیان دوارہ پراپت سمپورن اپیوگی چیزوں کا اچیت پریوگ کرنے سے میں کدا پی منع نہیں کرتا۔ میں تو کہتا ہوں۔ کہ ان سب کو کرتے ہوئے بھی ہم اپنا جیون سادہ بنا سکتے ہیں۔

کفایت شعاری :-

دوسرا روگ جو ہمیں لگ رہا ہے۔ وہ "فضول خرچی" ہے۔ فضول خرچی ایک فیشن ہو رہا ہے۔ گھر کو بدی سُکھی بنانا ہو۔ تو کفایت شعاری ہمیں اوشیہ دھارن کرنی چاہیے۔ ہر ایک سجن کو اپنے سامرتھیہ کے انوسار اُتم آوشیک اور ہِتکاری کاریہ میں خرچ کرنا چاہیے۔ ادھیک کی دیکھا دیکھی خرچ نہیں کرنا چاہیے :-

اکیندرتو :-

یورو پین سبھیتا کیندری بھوت پدھتی کی انوگامی ہے۔ وہاں بدی اوشدھی چاہیے۔ تو کسی بڑے کارخانہ سے ہی مل سکتی ہے۔ لندن۔ پیرس یا برلن کے رسائن شالاؤں کا وہاں کے دُور دُور کے گاؤں کے رہنے والوں کو اپنی اوشدھی کے لیے منہ دیکھنا ہوتا ہے۔ بھوجن کے لیے روٹی چاہیے۔ تو بیکری (روٹی کے کارخانوں) سے لانی ہوگی۔ دودھ یا مکھن کی مانگ ڈیریوں سے پوری ہوتی ہے۔

ہمارے رِشیوں نے سماج کی بنیاد اس پرکار ڈالی تھی۔ کہ منشیہ جیون کے پرتیک آوشیک کاریہ کے لیے ہم سوتنتر تھے۔ ہمارے جیون کا بہت سا ایسا انگ ہے۔ جو اب بھی اسی پرانی سنسکرتی پر چلنے سے ہی سُکھی اور سُندر ہو سکتا ہے۔ کچھ حد تک کیندری بھوت پدھتی میں بھی گُن ہے۔ جس سے ہمارے رِشیوں نے بھی انوبھو کیا تھا۔ پرنتو ہمیں اس کی مریادا سمجھنی چاہیے۔ اور مورکھتا سے نقل نہیں کرنی چاہیے :-

اندھے کے سمان ہم سب باتوں میں اسے اپنانا کبھی ٹھیک نہیں۔ اس کا ایسا سُندر مشرن ہو جس سے ہماری سنسکرتی کی آتما جیوت رہے۔ میں نے سُنا ہے کہ ہمارے کچھ گھروں میں اب بھوجن بنانا بند ہو رہا ہے۔ بدی یہ ٹھیک ہے۔ تو اس سے ادھک مورکھتا اور کوئی ہو نہیں سکتی۔ اپنی آریہ سنسکرتی کا ہم سے بڑا گھات ہم کر نہیں سکتے :-

آریہ سماج کے کاریہ :-

آریہ سماج کا کاریہ پنجاب میں سب سے ادھک ہوا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ آریہ سماج نے شکشالیہ۔ اناتھالیہ اور ودھوا آشرم آدی سنستھائیں کھول کر جو اپنی شکشا کا پریچے دیا۔ تھا بھارت کی سیوا کی ہے وہ تو پرسدھ ہی ہے :-

گوروکل :-

شکشالیوں میں گوروکل کا نام سوبھاگیہ روپ سے ہی پرتھم آجاتا ہے۔ گوروکل نے ایک جو سب سے بڑی بات کی ہے۔ اس کے لیے گوروکل اور اس کے سنستھاپک مہاتما منشی رام جی چرمسمرنیہ رہیں گے۔ شکشا کا مادھیم آریہ بھاشا سب سے پہلے گوروکل نے ہی بنایا :-

ناگپور یونیورسٹی کی شکشا مادھیم کمیٹی کے پردھان کی حیثیت سے میری پورو کی سمتی اور بھی ورِدّھ ہو گئی۔ کہ شکشا کا ہمارا مادھیم انگریزی بھاشا نہیں رہ سکتی۔ اور کدا پی نہیں رہنی چاہیے :-

دوسری بات جو گوروکل نے کی ہے۔ اور کر رہا ہے۔ وہ آریہ سنسکرتی اور آریہ سبھیتا کو ویوہار میں قائم رکھنے کا کاریہ ہے۔ وہاں رہتے ہوئے یدی سنسکرت کا ادھین نیم پورو ک اور اس نیم منتر دھواسے پرارمبھ کیا جائے۔ تو آپ دیکھیں گے کہ کیسی بھی ودیشی بھاشا سے وہ کبھی دبے نہیں رہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ ہم گوروکل کی سیوا بھی کر سکتے ہیں :-

آرین یونیورسٹی :-

سارے بھارت ورش میں آریہ سماج کے جتنے شکشالیہ ہیں۔ اُن کو کیا ہم ایک سوتر میں کرنے کا یتن نہیں کر سکتے؟ "آریہ وِشو ودیالیہ" (آرین یونیورسٹی) ستھاپت کیا جا سکے۔ اس کے لیے کیا ہم کوئی یوجنا کا وچار نہیں کر سکتے؟ جو یونیورسٹی سرکار سے بھی (Recognised) سویکرت ہو۔ ہمارے گوروکل سے ودیارتھی نکلے ہیں۔ انہیں ڈپلوما اور ڈگریوں کی آوشیکتا ہو گی اس سے بھی بڑی بات یہ ہے۔ کہ جو ہمارا وِشال وِشو ودیالیہ ہوگا۔ وہ ہماری سنسکرتی کی رکھشا کرے گا۔ ہم اپنے ڈھنگ سے رہ سکیں گے آج ہمیں پنجاب اور آگرہ وِشو ودیالیوں کا منہ تاکنا ہوتا ہے۔ اور اپنے شکشالیوں کو اُن کے ڈھانچے میں ڈھالنا ہوتا ہے :-

آریہ وِواہ بل :-

وِواہ سنسکار کے سمبندھ میں میں وشیش کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ذات پات کے پرچلت بندھنوں کو آریہ سماجی نہیں مانتے۔ اور اس اپنے وچار کے انوسار کئی وِواہ بھی ہم نے کیے ہیں۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ وِواہ ہمارے لیے ایک پوتر سنسکار ہے۔ کیول معاہدہ نہیں۔ ایسی پرستھتی میں یہ آوشیک ہے۔ کہ آریوں کے وِواہ کو قانون بھی ملے۔ ان وِواہوں کے قانونی طور پر جائز قرار دینے میں کسی بھی بات کی رُکاوٹ نہ ہو۔ اسی اُدیش سِدّھی کے لیے "آریہ وِواہ بل" اسمبلی کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ اس کے قانون بننے میں سمہ اچھا دکے سوائے اور کوئی رُکاوٹ نہ ہو گی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم سرکار سے آگرہ کریں کہ وہ "آریہ وِواہ بل" کو اپنے ہاتھ میں لے۔ اور سرکاری بل قرار دے کر پیش کرے۔ سرکار کا کرتویہ ہے کہ آریوں کے ورُودھ قانون کی جو ندا کا دوش ہے۔ وہ دُور کرے۔

کلیوست :-

بردھ سمیلن کی کارروائی

لاہور-۱۲ اپریل- آج گرودت بھون کے وسیع پنڈال میں آریہ سمیلن کی کارروائی کے بعد ایک دلچسپ سمیلن ہوا- جس میں بوڑھے آریہ اصحاب شامل ہوئے تھے- ایک عجیب منظر پیش تھا جب سٹیج پر سفید ڈاڑھیوں والے مہاشہ گن اکٹھے ہوئے- اس سمیلن کے پردھان لالہ رام کرشن جی سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب منتخب ہوئے- پردھان جی کے ممبر ہونے کی وجہ سے ان کا ایڈریس لالہ گیان چند جی نے پڑھا- (جو کسی اور جگہ درج کیا گیا ہے):-

سبھا کے سابق منتری کا بھاشن :-

لالہ کیدار ناتھ جی سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کہا- کہ میں ۱۸۸۳ء سے لدھیانہ آریہ سماج میں شامل ہوا- اور اس وقت سے اس کے جھنڈے کے تلے پناہ گزین رہا-

میں نے اپنے تجربہ سے یہ معلوم کیا کہ جب تک ہمارے ساتھ اندریاں سمپنن نہ ہوں- ہماری کامیابی جیون کے کسی میدان میں بھی نہیں ہو سکتی- وید ساری دنیا کے لئے ہیں لیکن سام وید اور اتھرو وید پڑھے ہیں- ان میں ہر جگہ منشیہ ماتر کا ذکر ہے- اور ساری دنیا کے منشیوں کے متعلق کہا ہے- پہلے وید پڑھنا بہت مشکل تھا- لیکن اب آریہ سماج کی کرپا سے وید پڑھنا بہت آسان ہو گیا ہے- وید ہر منشیہ کے لئے ہے- اور ہر ایک کو گھر میں ویدوں کا پاٹھ کرنا چاہیئے- اب تو چھوٹی چھوٹی لڑکیاں بھی وید منتر اچھی طرح پڑھتی ہیں- وید کا پڑھنا ہر ایک کے لئے لازمی ہے:-

لالہ جگت لال جی :-

لالہ جگت لال جی سرینگر نواسی نے کہا- کہ اس وقت بھی آریہ سماج جیسا ست سنگ کہیں نہیں ملے گا- ہر سجن کو اس ست سنگ میں شامل ہونا چاہیئے- آریہ سماج کی اُنتی کے لئے بڑھوں اور نو یووکوں کو اکٹھا ہونا ہوگا- نو یووکوں کو چاہیئے- کہ وہ بڑھوں کے تجربہ سے فائدہ اٹھائیں اور سنگھٹھن اور وید پرچار کا کام کریں:-

انبھاکالی سرن جی جالندھر نواسی:-

میں نے شری سوامی جی کے جالندھر میں اس وقت درشن کئے- جب آپ سردار وکرم سنگھ جی کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے- جب سردار صاحب نے سوامی جی کے سکھ پنتھ کے متعلق اظہار خیال پر اعتراض کیا- تو سوامی جی اپنا لوٹا اور لنگوٹا اٹھا کر چل پڑے- اس پر سردار صاحب نے ان کے پاؤں پکڑ لئے- ۱۸۸۴ء میں جالندھر میں سماج کی استھاپنا ہوئی تھی- ۱۵ آریہ سماجوں کی سیوا کرنے کا موقعہ ملا ہے:-

لالہ سکھ رام داس جی :-

گو میری عمر ۵۵ سال ہے- لیکن میرا دل جوان ہے- مجھے معلوم نہیں ہوتا- کہ میرے بھائی اپنے آپ کو بوڑھا کیوں سمجھتے ہیں- میں کل نگر کیرتن میں چھ بار ایک سرے سے دوسرے سرے تک گیا ہوں: میں پنڈت لیکھرام جی کے بلیدان پر آریہ سماجی بنا- اور تب سے ہی سماج کی سیوا کر رہا ہوں- اور آخیر دم تک جوانوں کی طرح کرتا رہونگا:-

دیوان رتن چند جی :-

دیوان رتن چند جی (۸۰ برس) ہڈالی نواسی نے کہا- کہ میں نے کاشی میں سوامی دیانند جی کا درشن کیا- اس بات کو ۵۶ برس ہو گئے- میں نے جب انہیں پہلی دفعہ دیکھا- تو میں نصف گھنٹہ تک ان کی مورتی کو دیکھ کر آشچریہ ہوتا رہا- میں لگاتار ۲۲ دن تک ان کی خدمت میں اور ایک گھنٹہ روزانہ ان کے ساتھ بحث مباحثہ کرتا رہا- اس طرح میرے بہت سے شکوک دور ہو گئے- سوامی جی کے پاس بہت سے مولوی- انگریز اور بڑے بڑے ودوان آتے تھے- اور سوامی جی ان سب کے شبہات دور کر دیتے تھے:-

ہندوستان میں آریہ سوراجیہ :-

لالہ لکھ دھاری جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا- کہ مجھے یاد ہے- کہ سوامی دیانند جی نے وائسرائے ہند سے ملاقات کی تھی- وائسرائے نے سوامی جی سے کہا- کہ آپ کو پرچار وغیرہ کے کام میں تکلیف تو نہیں ہوتی؟ سوامی جی نے کہا- کہ برٹش راجیہ میں یہ تکلیف تو نہیں ہوتی- وائسرائے نے کہا- کہ اتنا تو کہہ دیا کریں- کہ برٹش راجیہ اچھا ہے- سوامی جی نے کہا- کہ یہ میرے سدھانت کے خلاف ہے- ہندوستان کے لئے کوئی راجیہ بہتر ہو سکتا ہے- تو وہ آریہ سوراجیہ ہے- مزید دو تین دیگر رپرشنوں کی تقاریر ہونے کے بعد بردھ سمیلن کی کارروائی

آریہ بھاشا کا پرچار :-

آریہ بھاشا (ہندی) بھارت ورش کی راشٹریہ بھاشا مانی گئی ہے- رشی کی ماترِ بھاشا گجراتی اور ان کے گیان کی بھاشا سنسکرت ہوتے ہوئے بھی رشی نے اس سمے بھی "ستیارتھ پرکاش" آدی گرنتھوں کو آریہ بھاشا میں لکھا- اور اس بھاشا کو رشی نے "آریہ بھاشا" کہا ہے- آریہ بھاشا کے پرچار اور وستار کی کوشش ذمہ داری ہم پر ہے-

میں تو ایک ہی بات کہوں گا- اور وہ یہ ہے- کہ پرتیک آریہ نر ناری کو چاہیئے- کہ جب کبھی بھی وہ آریہ بھاشا کو چھوڑ کر دوسری بھاشا کا پریوگ لکھنے یا بولنے میں کرتا ہے- تو اپنے من میں یہ پرشن پوچھے- کہ کیا اس کے لئے یہ بادھیہ ہے؟ اور یدی وہ اپنے آپ کو سوتنتر پاتا ہے- تو آریہ بھاشا کا ہی پریوگ کرنے کا یتن کرے- مجھے لجا آتی ہے- جب کبھی میں یہ دیکھتا ہوں- کہ پتا پتر اور بھائی بھائی کے آپس کے پتر ویوہار انگریزی میں ہوا کرتے ہیں- اور استری پرش آپس میں انگریزی میں بات چیت کرتے ہیں+

میں نے سنا ہے- کہ آریہ بھائیوں کے ہاتھ میں کئی ایسی سنستھائیں ہیں- جہاں آریہ بھاشا دوارہ کارروائی کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی- وہاں انگریزی بھاشا میں کارروائی ہوتی ہے- میں ان سے ونیت بھاؤ سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ آریہ بھاشا کے ستھان میں انگریزی بھاشا کا پریوگ جاری رکھتے ہوئے کیول منو کا مناوں اور یا دیاکھیان دوارہ ہم آریہ بھاشا کا پرسار نہیں کر سکتے:-

سیما پرانت کا سرکلر :-

اس کا چرچا میں نے اسمبلی میں بھی کیا تھا- اور یہاں بھی کرنا چاہتا ہوں- سیما پرانت کی سرکار کی اس نیتی کی جتنی بھی نندا کی جائے اتنی تھوڑی ہے- بھارت ورش کے دوسرے پرانتوں میں اس سرکلر کی جانکاری جتنی ہونی چاہیئے- اتنی نہیں ہوئی ہے- اس سرکلر کے ورودھ آواز ہر پرانت سے اٹھنی آوشیک ہے- مدھیہ پرانت اور برار کا حال مجھے معلوم ہے- وہاں مسلمان بھائیوں کی جن سنکھیا بہت کم ہوتے ہوئے بھی اردو سکول ہیں- اور وہ میونسپل کمیٹیوں تتھا ڈسٹرکٹ بورڈ کے خرچ سے چل رہے ہیں- ایسا ہی سیما پرانت میں تتھا پنجاب میں ہندی سکولوں کے لئے ہونا چاہیئے:-

وید بھاشیہ کا پرشن :-

آریہ سماج کے لئے "وید بھاشیہ" کا پرشن ایک مہتو پورن پرشن ہے- وید ہمارے دھرم کا آدھار ہے- اتہ یہ آوشیک ہے کہ وید بھاشیہ کی اور ہم پرتن شیل ہوں- ہمیں سپشٹ سمجھ لینا چاہیئے- کہ وید ہمارے لئے سوتہ پرمان ہے- اور اس کا جو بھاشیہ ہوگا- وہ منشیہ کرت گرنتھ ہوگا- وید بھاشیہ کے لئے سادھن کہاں ہو سکتا ہے؟ یہ آپ لوگ ادھک اچھی طرح وچار سکتے ہیں- میں تو انومان کرتا ہوں- کہ گوروکل کانگڑی کا جیت اس کے لئے اپیُکت ستھان ہوگا:-

آریہ سماج کا بھوشیہ :-

بہت سے کھشیتروں میں آریہ سماج کا دگوجے ہوا ہے- اس انش میں اب ہم سادھارن سناتن دھرمی بھائیوں کو آریہ سماجی کہہ سکتے ہیں- اپنے آپ کو سناتن دھرمی کہتے ہوئے بھی وہ بہت سی ان باتوں کو ماننے اور کرنے لگے ہیں- جن کے لئے آریہ سماج تھا- اس لئے ہماری دگوجے ہی ہماری تعداد کی بڑھتی میں اڑ آئی ہے+

آریہ سماج کے سنگھٹھن کو قائم رکھتے ہوئے ہم میں اور ہمارے سناتن دھرمی بھائیوں میں انتر کی ماترا جتنی کم ہو- اتنی ہی اچھی ہے- جس قدر زیادہ وہ ہمارے اور آئیں- اسی قدر سمپورن سمودائے کے لئے ہت کر ہے- پرنتو یاد رہے کہ دیش کی قسمت سے ہم اپنے آپ کو بچانے کا پورن یتن کریں- ابھی بھی آریہ سماج کے لئے بہت کام ہے- رشی کا سفل پورا کرنے کی ذمہ داری آریہ سماج پر ہے-

یورپین آڈمبر کی بڑھتی ہوئی لہر سے ابھی بھی ہمیں اپنے پروگ اور یوونوں کو بچانا ہے- یعنی آمود پرمود کا شترو نہیں- پرنتو منشیہ جب آمود پرمود کا داس ہو جاتا ہے- تب وہ نندنیہ ہے+

آپس کے جھگڑے :-

رشی دیانند نے مت متانتروں کے آپس کے جھگڑوں کے خلاف آواز اٹھائی- آج ہم اس کلہ کے تو نہیں- پرنتو دوسری طرح کی کلہ کا شکار ہو رہے ہیں-

"संगच्छध्वं संवदध्वं सं वो मनांसि विजानताम्"

کا پاٹھ ہم بھول رہے ہیں- میں اپنا پرم اہو بھاگیہ سمجھتا- یدی کسی بھی ودیہ شکتی سے ہمارا آپس کا کلہ دور ہو سکتا- اور ہم سچے بھائیوں کی طرح گلے مل کر کاریہ کا سمپادن کر سکتے- ہمارے سامنے کاریہ بہت وِشال ہے- میں تو اتی ونیت بھاؤ سے ہی ۴۲

اندریوں کو انترمکھ کرنے سے ہی آتما کا کلیان ہوگا

سوامی ویدانند جی کا اپدیش

پنڈت بہاری لال جی کے ہَون اپدیشنگ کے بعد سوامی ویدانند جی تیرتھ نے ذیل کا اپدیش دیا
۱۸۔اپریل۔ ہما۔ ادھوریو اور سمات براہمن آتما کے پیارے سنتان کو چھپا کر رکھ رہے ہیں۔ ہر ایک
یگیہ میں چار رتوج ہوتے ہیں۔ رگوید کا رتوج ہوتا کہلاتا ہے۔ سام وید کا اُدگاتا اور
یجروید کا ادھوریو۔ چاروں ویدوں کو جاننے والے کو برہما کہتے ہیں :۔
رگوید سب پدارتھوں کا نروپن کرتا ہے۔ یجروید کرم وید ہے۔ یجروید کی ابتدا میں،
کرم وید نے سب سے پہلے کرم کا اپدیش کیا گیا ہے۔ آخیر کے ادھیائے کے
جیں اور شکتی کی پراپتی کے لیے اپدیش ہے۔ آگے چل کر آتا ہے " ادم کرتو سمر۔ کرتگو اتک سمر"۔
دوسرے منتر میں بھی کرم کا ہی اپدیش ہے۔ گویا کرمبھ سے لے کر انت تک یجروید میں کرم کا ہی پرتی پادن کیا گیا ہے۔ اور ہمارے کرموں کا ادھشٹاتا
"ادھوریو" کو ورنن کیا گیا ہے۔

یگیہ کا مفہوم :— آج کل یگیہ کا مفہوم اوپری لیا جاتا ہے۔ وید میں یگیہ سب سے
بہت کرم کو کہا گیا ہے۔ ہمارے شریر میں کبھی برہمانڈ کا ایک چھوٹا سا نقشہ موجود ہے۔
کہاوت پرسدھ ہے کہ "جو کچھ برہمانڈ میں ہے۔ وہی پنڈ میں ہے"۔ وید ہمارے
شریر کو یگیہ منڈپ بتاتا ہے۔ یگیہ کی ویدی پر کچھ نہ کچھ پرتگیا کرنی پڑتی ہے۔ سرشٹی کا آدھار
بھوت ہی ستیہ ہے۔ یگیہ میں پہلی پرتگیا یہی کی جاتی ہے کہ "میں جھوٹ کو چھوڑ کر ستیہ
کا سادھن کروں گا"۔

اپنشد میں ذکر آتا ہے کہ ہماری اندریاں ہی ادھوریو ہیں۔ گو اندریاں بظاہر کام کرتی
ہیں۔ لیکن وہ آتما کی ایجنٹ ہیں۔ یاد رکھو کوئی اوزاروں کو سزا نہیں دیا کرتا۔ ان اندریوں نے
آتما کو چھپا دیا ہے۔ جب آتما شریر کو چھوڑ دیتا ہے۔ تو وہ کاریہ کرنے سے رہ جاتا ہے۔ سادھارن
لوگ اندریوں سے اوپر نہیں اُٹھتے۔ وہ اپنے مشاغل میں ہی اُلجھے رہتے ہیں۔ موجودہ دکھ کا
کارن یہ ہے۔ کہ اندریوں کی پرورتی باہر کی طرف ہے۔ اس لئے وہ اپنے موافق وشے چن لیتی
ہیں۔ چونکہ ۲۴ گھنٹے باہر کی طرف ہی دیکھتی رہتی ہیں۔ اس لیے اُن سے آتما کا درشن
نہیں ہو سکتا۔ سنسار میں کوئی ورلا پرش ہی آتما کا ساکھشات کار کرتا ہے۔ درشن کرنے کا
سہج اُپائے یہ ہے۔ کہ اندریوں کو دوسرے رُخ ہی بدل دیا جائے۔ اس طرح وہ
سہائک بن جاتی ہیں۔ یہ تو بعینہ ایسا ہے۔ جیسا کہ کسی آوارہ جانور کو نیم میں باندھ
دیا جائے۔ اندریوں کو وشیوں سے روکنا ہی پشو بدھ کہلاتا ہے۔ اگر ہم اندریوں کو
وشیوں سے ہٹا کر اُپکار میں لگائیں۔ تو ان سے آتما کو سکھ پراپت ہوتا ہے۔ اور
اس کا کلیان ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ انسان کو نیند تب آتی ہے۔ جب اُسے
تھکاوٹ دبا لیتی ہے۔ جب تمام باہر کی پرورتی رُک جاتی ہے۔ تو پھر تھکاوٹ نہیں رہتی۔
جب ہماری ساری شکتیاں باہر سے ہٹ کر ایک کیندر پر آجاتی ہیں۔ تو وہ آتما کا
کلیان کرتی ہیں۔ اور وہ کیوسیہ کو پراپت کرتا ہے۔ اس سمے آتما خالی نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ
منشیہ کو کرتیہ کرتیہ بنانے کا سادھن بنتا ہے۔ یاد رکھو۔ آپ کا یہ شریر ایک یگیہ کا درجہ
رکھتا ہے۔ اگر اس یگیہ میں آپ سانوک وستوئیں نہ ڈالیں گے۔ تو یہ یگیہ خراب ہو جائے گا۔
ضرورت ہے کہ اس شریر روپی یگیہ کے جو ادھوریو اندریہ براہمن ہیں۔ اُن کو اس کا سہائک بنایا
جائے۔ تب ہی یگیہ سپھل ہو سکتا ہے :۔

وی۔ پی آتے ہیں!

"پرکاش" کے جن پریمیوں کا چندہ ماہ اپریل میں ختم ہوتا ہے۔ انہیں اطلاعی
چٹھیں ارسال کی جا چکی ہیں۔ کہ چندہ ۲۳ تاریخ سے پہلے پہلے بذریعہ
منی آرڈر دفتر میں پہنچ جانا چاہیئے۔ یا تاریخ مذکور سے پہلے پہلے اطلاع آجانی چاہیئے۔ ورنہ
وی۔ پی وصول کریں۔ واپس ہرگز نہ کریں۔
ماہ مئی میں جن بھائیوں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ انہیں بھی اطلاعی چٹھیں ارسال کی جا رہی
ہیں۔ انہیں بھی چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے وی۔ پی کے ۳ آنے بچانے چاہئیں :۔ مینیجر

اردھ شتابدی ہوتسو سے متعلق مختصر نوٹ

"وید سمیلن"

شنکرور۔ ۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو تین دوپہر پنڈت سانولیکر جی کی زیر صدارت گوردت بھون کے وسیع پنڈال میں "وید سمیلن"
کی جو کارروائی ہوئی۔ جہاں تک کیفیت بیان کرنے کا تعلق ہے۔ بڑی ہی لا جواب تھی۔ کیونکہ پنڈت
وشوناتھ جی۔ پنڈت چندر منی جی اور پنڈت دھرم دیو جی کے نبندھ اتنے یکتی یکت اور
پرمانوں سے بھرپور تھے۔ کہ جو آدمی اُن کو ایک بار بھی پڑھ جائے۔ اُس کے دل میں ویدوں
کی مہانتا کا سکہ بیٹھ جاتا ہے۔ ترٹی صرف اتنی تھی۔ کہ یہ نبندھ صرف ودوان منڈل میں ہی
سنائے جانے کے قابل تھے۔ سادھارن جنتا کو ان کے سننے سے وہ لابھ نہ ہو سکتا تھا۔
جو پاٹھ سے ہو سکتا تھا۔ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ سبھا ان جملہ نبندھوں کو اپنے خرچ پر چھپوا کر
لوگوں کو ان کے پاٹھ کا موقعہ بہم پہنچائے :۔

"شکھشا سمیلن"

شنکرور۔ ۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء کی رات کے سات بجے مہاتما ہنس راج جی کی ادھیکشتا میں "شکھشا سمیلن" کی
کارروائی بڑے سمارو سے ہوئی۔ پنڈت بھگوان داس جی ایم۔ اے کا سارگربھت بھاشن
اس قابل تھا۔ کہ اُسے ہر ایک ایسا شخص غور سے سنتا۔ جس کے ہاتھ میں آج کل نوجوانوں
کی تعلیم کی باگ ڈور ہے۔ ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کی تقریر بھی
دھرم کی بنیاد پر مبنی تھی۔ جس ڈھنگ سے ڈاکٹر جی نے سوامی جی کو سروپریہ بنانے کے لیے
اپیل کی۔ وہ ہر ایک سمجھدار شخص سے خراجِ تحسین حاصل کر رہا تھا۔ پرنسپل راجپندر کرشن
کمار اور پروفیسر شیو دیال جی ایم۔ اے کی تقاریر بھی شکھشا پر تھیں۔ اور حاضرین کو یہ بتلا
رہی تھیں۔ کہ اگر ہندوستان میں موجودہ شکھشا پرنالی دیر تک جاری رہی۔ تو اس سے نہ صرف
بیکاروں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ بلکہ ان کے اندر اخلاقی گراوٹ بھی بھیانک روپ اختیار
کر لے گی۔ سمیلن میں جو پرستاؤ پاس ہوئے۔ اگر ان کو جلد عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی
گئی۔ تو اس سے تعلیم یافتہ طبقہ کو زیادہ لابھ ہونے کی سمبھاونا ہے :۔

"شتابدی سنکیرتن"

اردھ شتابدی کے سلسلہ میں آریہ سماج کا جو جلوس نکلا۔ وہ بڑا ہی شاندار تھا
اس میں تقریباً چالیس درجن کے قریب منڈلیاں شامل تھیں۔ سنکیرتن
کی شوبھا اس دفعہ اس بات میں تھی۔ کہ اس میں آریہ جگت کے بہت سے پرسدھ پرسدھ اشخاص شامل تھے
جو جھوم جھوم کر پربھو بھگتی کے گیت گا رہے تھے۔ اور سناتن دھرم بھگوان دیانند کے اُپکاروں کا ورنن کر
رہے تھے۔ دیویوں نے بھی اپنے حسنِ انتظام سے یہ ثابت کر دیا۔ کہ اگر آریہ دیویوں کو بھی شکتی کو
پرکٹ کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ تو وہ اپنی ذمہ داری کے احساس کا بخوبی ثبوت دے سکتی ہیں۔
آریہ ویروں نے جس طرح پربندھ میں سہائتا دی۔ اُس کے لئے ہر ایک شخص اُن کی پرشنسا کر رہا
تھا۔ اور دیپ چند جی کے حسنِ انتظام کی داد دے رہا تھا۔ ماسٹر رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول
لدھیانہ اور ان کے دستِ راست لالہ چمن لال جی سپرنٹنڈنٹ بھی پربندھ کو سپھل بنانے کے لیے
وشیش طور پر یتن وان تھے۔ الغرض سنکیرتن غیر معمولی طور پر نہ صرف شاندار تھا۔ بلکہ اس کا پربندھ
بھی دوسرے سمپردایوں کے لوگوں کے لئے انوکرنیہ تھا :۔

"آریہ سمیلن"

آریہ سمیلن کے تین اجلاس ہوئے۔ پہلے دو اجلاس تو شری بابو گھنشیام سنگھ
جی گپت ایم۔ ایل۔ اے کی صدارت میں ہوئے۔ اور تیسرا اجلاس
شری پروفیسر مہندر پرتاپ جی اُپ پردھان سنسکرت پرتی ندھی سبھا کی۔ پہلے دو اجلاسوں
میں پنڈت ٹھاکر دت جی کا سواگت بھاشن اور بابو گھنشیام سنگھ جی کا صدارتی بھاشن
ہوا۔ اور چند موٹے موٹے پرستاؤ صدر کی طرف سے پیش ہو کر سروسمتی سے پاس ہوئے۔ اور تیسرے
اجلاس میں جو کہ پروفیسر مہندر پرتاپ جی کی صدارت میں سوموار کو ہوا۔ پہلے دو اجلاسوں کے
سمبندھ پرستاؤ پیش ہو کر پاس ہوئے۔ اگر اس سمیلن کے جملہ پرستاؤ پہلے سماجوں کے پاس وچار
کے لئے بھیج دیئے جاتے۔ یہ سما چار پتروں میں جنتا کی آگاہی کے لئے شائع کرا دئے جاتے۔ تو زیادہ اچھا
ہوتا۔ اور تیسرے اجلاس میں جو تھوڑی سی بدمزگی پیدا ہوئی۔ اور آریوں کو سمہ انتظام سے جو شکایت
ہوئی۔ وہ نہ ہوتی۔ بہر کیف سمیلن میں جو پرستاؤ پاس ہو چکے ہیں۔ اگر ان کو سماجیں اُتساہ سے عملی جامہ

Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ بھاشا سمیلن

لاہور - ۱۲ اپریل - ڈیڑھ بجے بھجنوں کے بعد آریہ بھاشا کانفرنس منعقد ہوئی - جس کے صدر مہاشہ منشی پریم چند جی مشہور افسانہ نویس تھے -

صاحب صدر نے جو ہندی ساہتیہ کے مشہور لیکھک ہیں - صدارتی تقریر کے دوران میں کہا - کہ استریوں کی شکھشا - اچھوت اُودھار - کھان پان کے چھوت چھات کو دُور کرنے کا فخر آریہ سماج کو ہی حاصل ہے - گوروکل کو نیا جنم دیکر آریہ سماج نے شکھشا وِدیالہ بنانے کا یتن کیا ہے - اگر وِدیا ہم میں سیوا کا بھاؤ نہ لائے اور جرأت پیدا نہ کرے - تو اِس وِدیا سے اوِدیا ہی اچھی - گوروکلوں میں ہندی بھاشا کو مادھیم بنا کر آریہ سماج نے مثال قائم کی ہے ہمارے ساہتیہ کی یہی بھاشا ہے - آج کل ہندی بھاشا اور اُردو بھاشا میں جو تمیز ہو رہی ہے - اس کی وجہ یہ ہے - کہ اُردو بھاشا والے عربی اور فارسی کے لفظوں سے اُردو بھاشا کو مشکل بناتے جاتے ہیں (منشی پریم چند نے بہت جلد اپنی تقریر ختم کر دی)

دمینتی کماری ودیا النکرتہ:-

دمینتی کماری ودیا النکرتہ نے کہا - کہ ہندی ساہتیہ میں منشی پریم چند جی کے آنے سے اس کی حالت بہت اچھی ہو گئی ہے - پنجاب میں ہندی کا دیوالہ نکلا ہوا ہے - اور اِس کی جگہ اُردو اور عربی کا بول بالا ہے - مقررہ نے اس جگہ پر آریوں کی پراچین تاریخ پر روشنی ڈالی اور کہا - کہ پنجاب آریوں کا کیندر رہے اور پنجاب بھارت ورش کا گورو تھا - ہندی کا یہیں جنم ہوا - اور ہندی ساہتیہ کا جنم داتا لاہور میں ہی پیدا ہوا - کچھ عرصہ بعد صوبہ میں لڑائی جھگڑے شروع ہوئے - آریوں نے اپنی بھاشا کو بہت حد تک نظر انداز کر دیا - مسلمانوں کے عہد سلطنت میں ہندوؤں کو دائرۂ اسلام میں لانے کی کوششیں ہوئیں - اور ہندی بہت پیچھے رہ گئی - گورو نانک صاحب پیدا ہوئے - انہوں نے پنجابی کویتا جس میں زیادہ تر ہندی ہے - کہی - باقی گورو صاحبان بھی گورو نانک جی کی طرح ایشور کے بھگت تھے - اور ان کی کویتا میں بھگتی رس تھا - پرنتو بھگتوں کا زمانہ گذر گیا - تو ہندی ساہتیہ بھی پیچھے رہ گیا - اس کے بعد مہرشی دیانند نے ملک کو جاگرت کیا - اور دوسری اصلاح کے ساتھ ہندی کا پرچار کیا - شاستر ارتھ ہندی میں کئے - اور اپنی پستکیں بھی ہندی میں لکھیں - آریہ سماج پھیلا - پنجاب نے رشی کے سدھانتوں کو اپنایا - ہندی کی چرچا پھر سے شروع ہوئی - بہت سے آریہ ویر بلیدان ہوئے - اور آج آریہ سماج اِس مضبوط پوزیشن پر پہنچا - سوامی شردھانند - سوامی ستیہ دیو اور بہت سے آریہ نیتاؤں نے ہندی کو اونچا کرنے کی کوشش کی - ہندی کے پرچار میں ڈی - اے - وی کالج اور گوروکل کانگڑی نے بہت اچھا کام کیا - مقررہ نے پنجاب کے ہندی کے لیکھکوں کے نام لئے اور کہا - کہ بڑے افسوس کی بات ہے - کہ پنجاب میں ہندی کے چند گنے چنے لیکھک ہیں - اور ہندی زبان دوسری زبانوں سے پیچھے جا رہی ہے - پنجاب اسوقت آئرلینڈ کا السٹر بنا ہوا ہے - اور اِس میں قضیہ شہید گنج جیسے معاملات پر چلت ہیں ایسے حالات میں کوئی اپنی بھاشا کی اُنتی کی طرف کیا توجہ کر سکتا ہے؟

ہندی کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے:-

پنڈت جے چند ودیا النکار نے کہا - کہ ہم پنجابیوں کو کہنا تو بہت آتا ہے - مگر کام کرنے کی عادت بہت کم ہے - یہی وجہ ہے کہ پنجاب میں ہندی کا جتنا پرچار ہونا چاہیئے تھا - ابھی تک نہیں ہوا - یہاں تک کہ ہم ہندی میں پتہ لکھ کر خط نہیں ڈال سکتے - آج پنجاب بھارت ورش کے دوسرے ہندی بھاشا کے کیندروں سے پیچھے ہے - یہ پنجاب آریہ کا کیندر ہے - افسوس ہے - کہ ہم پنجاب میں ہندی کو شکھشا کا ذریعہ بھی نہ بنا سکے - گورنمنٹ کی طرف سے کوئی روکاوٹ نہیں - صرف ہمارا آپس ہی رکاوٹ بنا ہوا ہو رہا ہے - ایک پریوار کے اندر بھی ہماری ایکتا نہیں - اگر پتی کی بھاشا اُردو ہے - تو پتنی کی ہندی - اگر پتی کی ہندی ہے - تو پتنی کی اُردو - ہندی کو کالجوں اور سکولوں میں ذریعہ تعلیم نہ بنانے میں معمولی معمولی بہانے تراش دیئے جاتے ہیں - اگر پنجاب کے تمام سکولوں میں پہلی جماعت سے ہندی کر دی جائے - تو ہندی کی جڑ پنجاب میں جم سکتی ہے - مقرر نے پرستاو پیش کیا - کہ

"تمام آریہ ہندو سکولوں میں پہلی شرینی سے ہی شکھشا کا مادھیم ہندی کو ہی رکھا جائے"

پنڈت بھیم سین ودیا النکار نے پرستاو کی تائید کی - اور پرستاو سرو سمتی سے پاس ہوا -

ریلوے اور ہندی:-

پنڈت چندر گپت نے ریزولیوشن پیش کیا کہ:- "محکمہ ریلوے سے درخواست کی جائے کہ اپنے محکمہ میں اردو اور انگریزی کی طرح ہندی کو بھی جگہ دے" محرک نے کہا - کہ ریلوے کے جھگڑے جو یو - پی وغیرہ میں پہنچتے ہیں - یہاں ہندی پر چلت ہے - وہاں اُردو اور انگریزی پڑھنے میں دقت کا سامنا ہوتا ہے - اس لئے محکمہ ریلوے میں ضروری ہے - کہ ہندی کو ستھان دیا جائے - تاکہ ہندی جاننے والے بیوپاریوں کو آسانی ہو - ریلوے کے ٹائم ٹیبلوں اور ریلوے لٹریچر میں بورڈوں وغیرہ پر ہندی کو ستھان دیا جائے -

پنڈت اندر جی پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ نے تجویز کی تائید کی - ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس ہوا -

پنڈت سانو لیکر جی نے پرستاو پیش کیا کہ "بچوں کو سکول بھیجنے سے پہلے ہی والدین ہندی کی تعلیم دیں"

لالہ رام سرن داس وکیل سرگودھا نے اس ریزولیوشن کی تائید کی -

پنڈت دیویندر نے تائید مزید کی اور ریزولیوشن پاس ہوا -

منشی پریم چند نے تجویز پیش کی - کہ:- "نجی دیوہار اور بیوہار میں ہندی استعمال کرنی چاہیئے" یہ ریزولیوشن بھی پاس ہوا -

صاحب صدر نے اختتامی تقریر میں کہا - کہ آپ لوگ اپنے حقوق کو خود نہیں سمجھتے تو دوسرے آپ کے حقوق کیوں پہچانیں؟ آپ سوراجیہ مانگتے ہیں - لیکن آپ کے گھر میں انسٹی ٹیوشنوں وغیرہ میں سوراجیہ نہیں ہے - ملک کا سوراجیہ کس طرح ہو بچوں کی تعلیم کا دارومدار ماتا پر منحصر ہے ماتاؤں کو چاہیئے - کہ بچوں کو شروع ہی سے ہندی میں تعلیم دیں - اور سو تنتر ہونے کی شکھشا دیں *

اعلان تعطیل

ایسٹر کی سالانہ تعطیل کی وجہ سے پرکاش کا ۲۶ - اپریل کا پرچہ بند رہے گا - اگلا پرچہ ۳ - مئی کو شائع ہوگا - ناظرین نوٹ کر لیں *

"مینجر"

ویوسایہ سمیلن کا اجلاس

منظور شدہ پرستاو

انڈسٹریل کانفرنس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن صدر کی طرف سے پیش ہو کر سرو سمتی سے پاس ہوئے

دستکاری:- ۱ - یہ سمیلن ہندو نوجوانوں میں عموماً اور تعلیم یافتہ طبقہ کے اندر خصوصاً بیکاری کو بڑھتی ہوئی دیکھ کر تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اسے دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کرتا ہے:-

(۱) اپنے عہد تعلیم کے دوران میں ہندو نوجوانوں کو فرصت کے وقت دستکاری کا کام مثلاً درزی کا کام لوہار کا کام - بڑھئی کا کام - مکینیکل اور الیکٹرک کام غالیچے بنانا - کھڈے بنانا - کیمیاوی چیزیں تیار کرنا فوٹو گرافی مصوری وغیرہ - تمام گوروکلوں اور کالجوں اور ہندی سکولوں میں یہ کام سکھلانے کا انتظام ہونا چاہیئے :-

(ب) نوجوانوں کو شہری زندگی کے جادو کے اثر سے نکال دینا چاہیئے - دیہاتی علاقوں میں پھیل جانا چاہیئے - جہاں کھیتی باڑی وغیرہ کے لئے میدان کھلے ہیں وہ وہاں تعلیم کی اشاعت کر سکتے ہیں - اور دیہاتیوں میں اپنے حقوق کا احساس پیدا کر کے گرام سدھار کا کام کر سکتے ہیں -

(ج) اُنہیں پراچین ویدک سادگی اور برہمچریہ کے اصولوں کو گرہن کرنا چاہیئے - اور اپنے جیون کی ضروریات کو کم کر دینا چاہیئے - یہ مد نظر رکھتے ہوئے کہ فیشنوں وغیرہ کی مصنوعی زندگی ملک کی موجودہ حالت کے راس نہیں آتی - یہ ریزولیوشن پاس ہو گیا - مندرجہ ذیل ریزولیوشن بھی پاس ہوئے -

۲ - محنت سے محبت :- یہ کانفرنس نوجوانوں پر زور دیتی ہے - کہ وہ محنت سے محبت کرنا سیکھیں اور اس میں شرم محسوس نہ کریں - خواہ وہ ملازم ہوں - جو نیچ ذاتوں نے ہی گرہن کئے ہوئے ہیں - کیونکہ کسی قسم کی بیکاری بے عزتی اور عزت کا زوال ہے ۲

۳ - یہ کانفرنس قوم کے بڑے بڑے متمول لوگوں پر زور دیتی ہے - کہ وہ اس نازک مرحلہ پر میدان میں آ جائیں - اور کامرس اینڈ انڈسٹریز کو آرگنائز کریں - اور ان پر سرمایہ لگائیں - تاکہ سامان وغیرہ جمع ہو سکے صنعتی کام میں ملک کے بڑے بڑے سائینداُن سے مدد لی جا سکے - تاکہ جاتی کے بہت سے بیکار کام پر لگ جائیں :

۴ - میوچل ایڈ سوسائٹی اور آرین بنک :- بیکاری کا جبر اثر دن بدن بڑھانے کے لئے کانفرنس متمول آریہ سماجیوں کی توجہ میوچل ایڈ سوسائٹی کے آرگنائز کرنے اور ایک آرین بنک لمیٹڈ قائم کرنے کے کام کی طرف دلاتی ہے ..... ایک سب کمیٹی قائم کی جائے - جو اس مدعا کے حصول کے لئے مزید تجویز کرے -

گرام پرچار سمیلن کا اجلاس

بھون کے اپدیشک ودیالیہ والے پنڈال میں ہوا۔ ڈاکٹر بھگت رام جی سہگل ویدک مشنری پردھان تھے۔ سب سے پہلا پرستاو پروفیسر شو دیال جی ایم۔ اے نے پیش کیا۔ کہ یہ سمیلن پرشوں کی درشٹی گراموں میں ادھک پرچار کی طرف کھینچتا ہے۔ اور پرارتھنا کرتا ہے کہ چھوٹے چھوٹے گراموں میں بھی آریہ سماجوں کو سنگٹھت کریں اور گاؤں کے لوگوں کے سادھارن آتمک جیون کو ادھک اونچا بناتے ہوئے ویدک دھرم کا پرچار کریں۔

پروفیسر شو دیال جی کی تقریر :-

پروفیسر صاحب نے فرمایا۔ کہ شہروں کے لوگوں کو بھی گراموں کے لوگوں کی طرح سادہ جیون بنانا چاہئے۔ اور ان سے پریم پوروک برتاؤ کرنا چاہئے۔ ان کی صفائی کا خاص دھیان رکھنا چاہئے۔ یہ بھی فرمایا۔ کہ گراموں میں پانچویں جماعت تک کے سکول (لڑکے اور لڑکیوں کے) اکٹھے کھلوانے چاہئیں۔ کیونکہ علیحدہ علیحدہ سکولوں کا خرچ زیادہ آئے گا۔ اور بہت لوگ غریبی کے کارن تعلیم سے بے بہرہ رہ جاتے ہیں۔ پانچویں جماعت تک کے بچوں کے اکٹھا پڑھنے میں کوئی ہرج نہیں ہو سکتا۔

اس پرستاو کی تائید ڈاکٹر گیان چند جی فانیوال نے کی۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ گراموں میں جا کر خود ان کی رہائش، صفائی اور صحت کا خیال کریں اور مناسب انتظام کریں۔ موٹے موٹے لفظوں میں آریہ سماج کے نیم گاؤں گاؤں میں لکھوا دیے جائیں۔ تاکہ سب لوگ ان سے واقف ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی کہا۔ کہ میجک لالٹین دوارہ اور چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کے ذریعہ پرچار کیا جائے۔ پرستاو متفقہ طور پر پاس ہوا۔

دوسرا پرستاو :-

دوسرا پرستاو مہاشہ خوشحال رام جی ورما لائل پور نے پیش کیا۔ "یہ سمیلن آریہ پرشوں سے انورودھ کرتا ہے کہ گراموں میں آریہ پرشوں کی مالی حالت سدھارنے اور بیکاری کو دور کرنے کے لئے مختلف جگہوں پر چھوٹی چھوٹی دستکاریوں کو شروع کرا دیں۔ اور ایسے اپدیشک بنائے جائیں۔ جو کہ ان دستکاریوں کو کھلواتے ہوئے ویدک دھرم کا پرچار کریں۔

(ب) وہ پرچارک اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ دوسرے دھرم کے تبلیغی مشن کس طرح کام کر رہے ہیں۔ اور کس طرح بھولی ہوئی جنتا کو پاکھنڈیوں کے جنگل سے بچایا جا سکتا ہے۔

مہاشہ جی نے اس بات پر زور دیا۔ کہ گاؤں کی عام دستکاریاں نرگھنا، لوہار اور سنار کا کام ہے۔ ان کی طرف توجہ دے کر ترقی کی جائے۔ جس سے لوگ ادھک دھن کما سکیں شہروں میں سے ذمہ دار اصحاب کی منڈلیاں گاؤں میں جا کر پریم پوروک پرچار کریں۔ اور ان کو ہر پرکار کی سہائتا دیں۔ مہاشہ امرت لال جی جالندھر والے نے اس کی تائید کی۔ اور ریزولیوشن پاس ہوا۔

تیسرا پرستاو :-

تیسرا پرستاو مہاشہ رام سوروپ جی مہاجن نے پیش کیا۔ "یہ سمیلن گراموں میں آسانی سے پرچار کرنے کے لئے گراموں کی تمام آریہ سماجوں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ذرائع سوچ کر عمل میں لائے جائیں۔ اور سبھا سے اپدیشک وغیرہ کی سہائتا لیا کریں۔" یہ پرستاو متفقہ طور پر پاس ہوا۔

چوتھا پرستاو :-

چوتھا ریزولیوشن مہاشہ جگل کشور جی ممبر اسمبلی (دھرم پورہ۔ لاہور) نے پیش کیا۔ اور مہاشہ امرت لال جی (جالندھر) نے تائید کی۔ "ہندی پرچار کو بڑھانے کے لئے سب آریہ سماجوں تتھا آریہ پرشوں سے یہ سمیلن پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے استھانوں پر ہندی پاٹھ شالائیں کھولیں۔ اور اپنے نزدیک کے ضلعوں میں "گرام ویدک پرچارنی سبھا" کی آیوجنا کریں۔ اور اپنا سمبندھ گرام ویدک پرچارنی سبھا لاہور کے ساتھ کریں۔ تاکہ گراموں کا سنگٹھن ہو سکے۔"

مہاشہ جی نے بتلایا کہ سب آریہ سماجوں کو اپنے پرتی نندھی اس سبھا میں بھیجنے چاہئیں۔ تاکہ اپنے علاقہ کے لئے ترقی کے سب ان پڑھ استری پرشوں کو ہندی پڑھانے کی کوشش کریں۔"

ان کے علاوہ پنڈت بنواری لال جی (پرتی ندھی سبھا پنجاب) نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہر ایک آریہ کو چلتا پھرتا اپدیشک بننا چاہئے۔ اور پریم سے دوسرے مذاہب والوں میں پرچار کرنا ہے۔

اردھ شتابدی کے سلسلہ میں کتنا روپیہ جمع ہوا؟

لاہور ۱۳ اپریل :- پنڈت گیان چند جی سکرٹری اردھ شتابدی نے اعلان کیا ہے۔ کہ اردھ شتابدی کے سلسلہ میں کل (وعدہ اور وصول شدہ) ۱۳۴۵۰۰ روپیہ اکٹھا جا چکا ہے۔ اڑھائی لاکھ روپیہ کی اپیل کی گئی تھی۔ اس رقم میں سے ۶۲۵۰۰ روپیہ وصول ہو چکا ہے۔ اور ایک مہاشہ ودھا شیہ کے لئے (جب تک یہ کام جاری رہے گا) ۲۰ روپیہ ماہوار دیں گے۔ آریہ سماج (وچھووالی) لاہور کے ۵۸ ویں سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں ۲۵۵۰۰ روپیہ وصول ہوا ہے۔ اس میں سے نو ہزار روپیہ استری سماج نے جمع کیا ہے۔ کل اپیل کے بعد ۳۰۰۰۰ روپیہ کے قریب جمع ہوا تھا۔

بے شمار خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے

ہر ایک کا لب لباب یہ ہے۔ کہ انسانی زندگی کے لئے آتنک نگرہ گولیاں آبحیات ہیں۔ قبض۔ بدہضمی۔ خرابی دل و دماغ اور معدہ کی ضعف دور کرنا انکا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ آپ بھی آزما کر ان کی تصدیق کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں عہ/ ۵ ڈبیاں للعہ/

اسی طرح طلا راجی کرن کا استعمال کر کے ہزارہا اشخاص پوری مردمی حاصل کر چکے ہیں۔ ایک مریض کے لئے صرف ایک شیشی کافی ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ مزید علاج کے لئے کتاب "کام شاستر" مفت طلب کریں۔

پتہ :- آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

ایجنٹ لاہور بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

۶۔ یہ سمیلن پرتیک نر ناری سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ وہ آڈمبروں سے دور رہے۔ اور دوسروں کو دور رکھنے کا یتن کرے۔ آریہ سماجوں میں سودیشی اور کھدر کا پریوگ ہونا چاہئے۔ آریہ سماج کے سنگٹھن کو اُنتی شیل بنانے کے لئے آوشیک ہے۔ کہ کوئی بھی ویکتی سارودیشک سبھا پرانتیہ سبھا تتھا آریہ سماجوں کے پردھان منتری پد پر سر دیشنی ہونے کے سوا نو تر ۳ ورش سے ادھک سمے تک نہ رہیں۔

اس سمیلن کی سمتی میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو پرانت کی استری آریہ سماجوں تتھا (باقی دیکھو حاشیہ پر)

آریہ سمیلن کا پہلا اجلاس

منظور شدہ صدارتی قرار دادیں

پردھان آریہ سمیلن نے مندرجہ ذیل ماتمی ریزولیوشن پیش کیا۔ جو حاضرین نے کھڑے ہو کر پاس کیا:-

۱۔ یہ سمیلن آریہ سماج کے سیوک پنڈت وشنو دت جی بیرسٹر، بابو گنگا داسی رام جی۔ ٹھاکر نہال سنگھ جی۔ رائے بہادر ٹھاکر دت جی دھون۔ لالہ گنگا رام جی سیالکوٹ۔ پنڈت گنگا رام جی مظفر گڑھ۔ پنڈت آریہ منی جی۔ سوامی شردھانند نو دھ تیرتھ اور پنڈت بھیم سین جی کی مرتیو پر شوک پرکٹ کرتا ہے۔ اور ان کے سمبندھیوں سے سہانبھوتی پرکٹ کرتا ہے۔ ان مہا پرشوں نے آریہ سماج کی جو سیوا کی ہیں۔ ان کی یہ سمیلن سراہنا کرتا ہے۔

اس کے بعد پردھان جی کی طرف سے ممن لکھت پرستاو پیش ہو کر سرو سمتی سے پاس ہوئے۔

۲۔ کوئٹہ کے پیڑتوں سے ہمدردی

"یہ سمیلن زلزلہ کوئٹہ کی وجہ سے تباہی پر گہرا دکھ پرکٹ کرتا ہے۔ اور اس زلزلہ کے کارن جو پرش اور دیویاں انا تھ اور اسہائے ہو گئے ہیں۔ ان کے ساتھ ہاردک سہانبھوتی پرکٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ دکھی پریواروں کو دھیریہ دیں"

۳۔ آریہ شکشنالیوں کا الحاق

"بھارت ورش میں آریہ سماج کی جتنی شکشنالیہ ہیں۔ وہ ایک سوتر میں بندھ سکیں۔ اور ان میں آریہ سنسکرتی کے عمل کی نشوونما ہو سکے۔ اس کے لئے یہ آوشیک پرتیت ہوتا ہے۔ کہ ان سب سنستھاؤں کو سمبندھ کرنے کی کوئی یوجنا سارودیشک سبھا دوارا کی جائے۔"

۴۔ آریہ بھاشا کا پریوگ :-

"اس سمیلن کی رائے میں ہر ایک آریہ نر ناری کو چاہئے۔ کہ اپنے گرہستھ کے سنسکاروں میں آریہ بھاشا ہی استعمال کرے۔ اس سمیلن کو اس بات کا دکھ ہے۔ کہ کئی ایسے آریہ بھائی ہیں۔ جو سویم یا اپنی سنستھاؤں میں آریہ بھاشا کے پریوگ کے ورودھ کوئی اڑچن نہ ہوتے ہوئے آریہ بھاشا کا پریوگ نہیں کرتے۔"

۵۔ سادہ جیون :-

"اس سمیلن کی رائے میں سادہ جیون سبھیتا کی وشیشتا ہے۔ جس کی ہر پرکار کرنا پرتیک آریہ کا کرتویہ ہے۔ اس سے

باجلاس پنڈت نندلال صاحب مٹو منصف درجہ اول سری رنبیر سنگھ پورہ

منشی رام ولد بھگت شاد قوم مہاجن ساکنہ چک موہو - بتحصیل رنبیر سنگھ پورہ مدعی +

بنام :- رمضان بالغ - سراج بالغ - رکھانا بالغ سوہی رمضان برادر حقیقی خود پسران بسابن اسماۃ راحتی بیوہ صاحبنا اقوام ارائیں ساکنان بہاسپور بتحصیل سری رنبیر سنگھ پورہ مدعا علیہ

دعوی دلاپانے مبلغ ۳۸ لعہ بروئے بہی

اشتہار برائے حاضری مدعا علیہم زیر آرڈر ۵ - رول ۲۰ ضابطہ دیوانی :-

ہرگاہ کہ بہاری تسلی بذریعہ بیان حلفی مدعی ہو چکی ہے کہ مدعا علیہم دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہے ہیں - اور روپوش ہو رہے ہیں - لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہم مذکورین کو آگاہ کیا جاتا ہے - کہ اگر وہ تاریخ پیشی

۲۱ ر بیساکھ سمت ۱۹۹۳

کو وقت دس بجے دن اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی دعویٰ بابت مقدمہ ہذا نہ کریں گے - تو ان کے خلاف حکم عدالت یکطرفہ عمل میں لایا جاویگا -

آج ۷ ر بیساکھ سمت ۱۹۹۳ کو بثبت دستخط و مہر عدالت کے جاری ہوا :

(دستخط حاکم و مہر عدالت)

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ شرائط اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی اول بلندشہر

مقدمہ ۸۴۷ ہابت ۱۹۳۵ء

لالہ بہاری لال ولد لالہ بدری داس قوم ویش اگروال ساکن قصبہ بلندشہر مدعی

بنام :- درگاپرشاد ورما اور تحفہ رام ولد نتھو مل عرف نا تھو رام قوم ویش اگروال ساکن حال کا نتھہ ضلع مراد آباد مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان میں ڈگریدار واسطے نیلام مال مسروقہ کے درخواست گزرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے - کہ تاریخ

۴ ر مئی سنہ ۱۹۳۶ء

واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے -

آج بتاریخ ۸ ر اپریل سنہ ۱۹۳۶ء بہ ثبت دستخط میرے و مہر عدالت جاری کیا گیا :

(نوٹ :- ایک منزل مکان بہ تعمیر پختہ مع بالا خانہ و سائبان و چبوترہ نشست گاہ مع چبوترہ و چاہ پختہ واقع محلہ ڈپٹی گنج قصبہ بلندشہر)

(دستخط حاکم و مہر عدالت)

سرکاری اطلاع

ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے صوبہ ہذا کے جملہ تعلیمی اداروں کے نام ایک یادداشت ارسال کی ہے - جس میں مندرجہ ذیل ہدایات منضبط ہیں :-

۱ - بعض حالتوں میں معلمین طلباء کو اپنے مکانوں پر مطالعہ کے لئے نیز ایسے مقاصد کے لئے جن کا تعلیم سے بلاواسطہ کوئی تعلق نہیں - بلاتے ہیں - یہ خطرناک رواج ہے - اور اس سے غلط فہمی پیدا ہونے اور اس سے ناجائز فائدہ اٹھائے جانے کا احتمال ہے - لہذا اسے فی الفور بند کر دیا جائے :

۲ - معلمین کو خاص احتیاط رکھنی چاہئے - کہ وہ کسی طالب علم سے سکول کے اندر یا باہر کسی قسم کا نجی کام نہ لیں :

۳ - افسران معائنہ سے درخواست ہے کہ جب وہ مدرس کا معائنہ یا نگرانی کریں - تو مذکورہ بالا ہدایات کے متعلق خاص توجہ دیں :

۴ - مندرجہ بالا ہدایات کے مطابق اس امر کی ممانعت نہیں ہے کہ مدرسین باقاعدہ اجازت حاصل کرنے کے بعد طلباء کو گھر پر پڑھائیں یہ پڑھائی ہر حالت میں طلباء کے گھر پر ہونی چاہئے :

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

وید حکیم بن جاؤ

آپ پنڈت حکیم تلسی پرشاد اگروال کی بنائی ہوئی نادر و نایاب کتاب

مجربات تلسی کا بغور مطالعہ کرینگے

تو آپ بلاشک و شبہ ویدک و حکمت طریق علاج و دوائوں کی ترکیب و دیات کے اچھے خاصے ماہر ہو گا یعنی دو دو سو روں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے قابل بن جاوینگے اور اگر آپ چاہیں گے تو اس کے ذریعہ دوا و علاج میں ویدوں حکیموں ڈاکٹروں کے مانند گھر بیٹھے بڑی آسانی کے ساتھ سینکڑوں روپیہ کمانے لگیں گے - اس میں قواعد علاج و دوا سازی کے اصول بڑی وضاحت کے ساتھ بتلائے گئے ہیں اور مرد و عورتوں بوڑھوں بچوں جوانوں و نوجوانوں کی سر سے پاؤں تک کی ہر ایک ظاہر و پوشیدہ بیماری کے وہ نایاب و مجرب نسخے دیے گئے ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہوتے اور ان کے فائدے لاثانی ہیں قیمت فی کتاب مجلد ایک روپیہ علاوہ محصول :

پتہ :- منیجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ شہر یوپی

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین

افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ جمالستان للعہ (محصولڈاک علاوہ)

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ مع محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد - گزشتہ قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے :

سلیمان عزرا اینڈ کمپنی - کراچی :

Suleman Uzra & Co Karachi

"پرکاش" میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

ڈابر (ڈاکٹر ایس - کے برمن لمیٹڈ)

صیغہ نمبر ۸۰ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

اسٹار ٹریڈ مارکہ

STAR TRADE MARK (REGD)

ڈابر مرگ اکشٹا رشٹ (Regd رجسٹرڈ)

جسم میں چستی پیدا کرتا بھوک بڑھاتا اور کمزوری رفع کرتا ہے

دوسرے درا کشا شو - درا کشا رشٹوں سے زیادہ مفید ہے - کیونکہ اس میں انگور کافی مقدار میں پڑا ہے کھانے میں خوشذائقہ ہے سب کے لئے یکساں مفید ہے - اس کے استعمال سے قوائے جسمانی طاقتور و چست ہو کر چہرہ پر رونق و بشاشت آتی ہے - اور دل بشاش رہتا ہے - قیمت نصف سیر کی بوتل ۱ر - محصولڈاک ۱۲ر :

سوپن ہری

اختلام کی گولی (Regd رجسٹرڈ)

اس میں جوش پیدا کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے دماغ کی کمزوری - چہرہ اور دل کی اداسی قوت حافظہ کی کمی وغیرہ نیز احتلام کی خرابیوں کو دور کر کے اپنا اثر جلد دکھاتی ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ - محصول ڈاک سات آنے :

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۶ء بلاقیمت مفت منگا کر ملاحظہ کیجئے !

نوٹ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں :

۱ - لاہور کے ایجنٹ - منیجر پیسہ اخبار

۲ - امرتسر کے ایجنٹ - ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

ممالک غیر سے ۶ ؎

PRAKASH LAHORE

کرنوَنتو وشوم آریم

سالانہ چندہ ۵

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؛

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، انَنت، نروِکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوِتر اور سرشٹی کرتا ہے ـ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؛

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؛

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیے ؛

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں ؛

۶۔ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے، ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ؛

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیے ؛

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے ؛

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے ـ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے ؛

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے ـ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ؛

جلد ۳۲ | اتوار ۲۲ بیساکھ سمت ۱۹۹۳ | مطابق ۳ مئی سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۸

ہندو نوجوان سے

چاروں وید پرم پرمان (۱) یہ ہے رشیوں کا فرمان
ہوگا پڑھنے سے کلیان ہندو میرا کہنا مان
منتر رٹتے رہے امام (۲) تُو نے دور سے کیا سلام
اُس کا سمجھا نہیں پیغام تیرا مِٹ جائیگا نشان
گیتا دیکھی نہ تو کھول (۳) اُتو تو کرتا رہا مخول!
کہتا ایشور کرے کلول تیرا ہردیہ ہے کہ مسان

گیتا اُپنشدوں کا سار (۴) پنڈت کہتے بارم بار
یہ سکھلاتی پریم پیار بن جا بدھیمان انسان
سیدھا کر مالک سے میل (۵) پتھر کاغذ سے نہ کھیل
ایشور دیکھے تیرا فعل تیرا اُڑ جائے ایمان
ہندو چھوت چھات کو چھوڑ (۶) بھائی ہٹ گئے ناطہ توڑ
کوشش کرکے ان کو موڑ تُو ہے سُستی میں غلطان

اُٹھ اے شیر ببر تو جاگ (۷) گا کر ستیارتھ کا راگ
روشن کر ہردیہ میں آگ تیرا ہوا بڑا نقصان

(رسیلا رام مستر بی اے)

اُپنشد کا تھا

وید امرت

چُنے ہوئے پھُول

آتما۔ پرماتما۔ برہم گیان۔ ایشور اپنی ورکھ(؟) شکھشا ساکھن کے

کتھا

بار ہا مہرشی رشی نے مکھی کی اچھّا سے اپنا سروسو چھا(؟) دیو دان کر دیا جس میں وہ گئوئیں بھی شامل تھیں جو بہت بوڑھی تھیں۔ اور دودھ دینے کے یوگیہ نہ تھیں۔ اس رشی کا ایک پتر نچکیتا تھا۔ اُس نے دل میں یہ سوچکر کہ بوڑھی گئوؤں کے دان سے میرے پتا کا کلیان نہیں ہو سکتا۔ اپنے پتا سے کہا کہ "اچھا ہو یدی آپ مجھ کو بھی دان کر دیں"۔ اُس نے یہ بات بار بار اپنے پتا سے کہی۔ جس سے رشی نے کرودھ میں آکر کہا کہ میں تم کو دھرم(؟) کو دیتا ہوں۔ اور وقت یم راج کو دان کرتا ہوں"۔ پتا کی یہ بات سُن کر پتر یم راج کے پاس چلا گیا پرنتو یم راج اُس سمے گھر پر نہ تھے۔ تین دن کے بعد یم راج گھر واپس آئے۔ لیکن اُس نے جب تک یم راج کے درشن نہ کئے تین دن تک نہ کچھ کھایا اور نہ پیا۔ یم راج کو جب پتہ لگا۔ کہ ایک اتتھی میرے گھر پر تین دن تک نراہار رہا ہے۔ اُن کو بہت شوک ہوا۔ اور یم راج نے اُس سے کہا۔ کہ آپ بھوجن گرہن کیجئے۔ اور تین دن تک جو آپ بھوکے رہے ہیں۔ اس کے عوض میں آپ تین ور دیتا ہوں۔ آپ تین ور مانگیئے۔

نچکیتا نے پہلا ور یہ مانگا۔ کہ میرے پتا کا کرودھ دور ہو۔ اور وہ مجھ سے پرسنّ ہو جائیں۔ یم راج نے کہا۔ یہ ور میں آپ کو دیتا ہوں۔ کہ آپ کے پتا پہلے سے ہی آپ سے خوش ہوں گے ؛

دوسرا ور نچکیتا نے یہ مانگا۔ کہ اگنی جو کہ آدی یگیہ جو سوَرگ پراپتی کے سادھن ہیں۔ وہ مجھے سُنائیے۔ یم راج نے کہا۔ "ہے نچکیتا! جو اگنی جگت کی اُتپتّی ودیا تھتی اور سمتھی کا ہیتو ہے۔ وہی یگیہ کا مکھیہ سادھن ہے۔ جو منش تینوں آشرموں میں اگنی سے یگیہ کرتا ہے۔ اور ماتا پتا اور آچاریہ ان تینوں سے شکشا پراپت کر کے یگیہ ادھین اور دان ان تینوں کرموں کو کرتا ہے۔ وہ جنم اور مرتیو کو ترجاتا ہے"۔ نچکیتا نے یم راج سے تیسرا ور یہ مانگا۔ کہ کوئی کہتا ہے۔ کہ آتما ہے۔ اور کوئی کہتا ہے۔ کہ نہیں ہے۔ اس لئے مجھے وہ اپدیش کریں جس سے میں آتم ودیا کو جان سکوں۔ اس پرشن کا اُتّر یم راج نے یہ دیا۔ کہ یہ ودیا بہت کٹھن ہے۔ اور سوکشم ہے۔ تم اس ور کو چھوڑ کر کوئی اور ور مانگ لو۔ اُس نے کہا۔ کہ یہ ٹھیک ہے۔ کہ یہ وشے بہت کٹھن ہے۔ پرنتو آپ جیسا اُپدیشک کوئی دوسرا اس وشے پر کر نہیں سکتا اور نہ اس جیسا کوئی اور ور ہو سکتا ہے۔ اس لئے آپ مجھے آتما سمبندھی گیان کا اُپدیش دیں۔ نچکیتا کی سچّی دیکھ کر یم راج نے پرکھشا کے لئے اُسے انیک پرلوبھن دیئے۔ اور اُسے کئی بار یہ ور نہ مانگنے(؟)

ओ३म् गायत्रेण त्वा छन्दसा परिगृह्णामि त्रैष्टुभेन त्वा छन्दसा परि गृह्णामि जागतेन त्वा छन्दसा परि गृह्णामि सुक्ष्मा चासि शिवा चासि स्योना चासि सुषदा चास्यूर्जस्वती चासि पयस्वती

یجُ॰ अ॰१० मं॰२७

یگیہ کی مہما

لفظی ترجمہ:- (چھندسا) چت کو خوش کرنے والی (گائتریں) گایتری سے (توا) یگیہ کو (پری گرہنامی) سب طرح سے سِدھ کرتا ہوں (چھندسا) آزادی روپ آنند کو دینے والے (تریشٹوبھین) ترشٹوبھ سے (توا) اشیاء کو (پری گرہنامی) سب طرح سے اکٹھا کرتا ہوں (چھندسا) بہت راحت دینے والے (جاگتین) جگتی سے (توا) اگنی کو (پری گرہنامی) اچھی طرح سے سویکار کرتا ہوں۔ (یگیہ سے) (سوکھشما اسی) یہ زمین شوبھایمان ہے (چ) اور (یگیہ سے) (شِوا اسی) یہ زمین منگل یعنی خوشی دینے والی ہے (چ) اور یگیہ سے یہ زمین (اُورجسوتی) اناج پیدا کرنے والی ہوتی (اسی) ہے (چ) اور (یگیہ سے) (یہ زمین) (پیوستی) قابلِ تعریف رس کو پیدا کرنے والی ہوتی ہے ؛

ویاکھیا: اس منتر میں پرماتما نے وید کے چھندوں کا پرکاش کرتے ہوئے بتلایا ہے کہ منتروں کے بنا پڑھے اور اُن کے ارتھوں کو بنا جانے یگیہ میں پوری پوری کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے اگر من کو آنند دینا چاہتے ہو۔ اور آزادی کے دلدادہ ہو۔ تو یگیہ کے سامانوں کو اکٹھا کر کے سنسار کا اُپکار کیا کرو۔ یگیہ کی تعریف جتنی کی جائے تھوڑی ہے کیونکہ اس سے انسان سُدھرتے ہیں۔ اور نیک عالم لوگوں کی موجودگی سے ہی یہ زمین شوبھایمان اور سُکھ کا ستھان بن جاتی ہے۔ اور اگر لوگ جاہل اور ظالم ہوں۔ تو یہی دُکھ کا کارن بن جاتی ہے۔ اگر انسان ہون یگیہ باقاعدہ کریں۔ تو نہ کبھی قحط پڑ سکتا ہے۔ اور نہ کبھی پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں رعایا کو ستا سکتی ہیں۔ بلکہ زمین طاقتور۔ اناج پیدا کر خوشحالی اور بیماریوں کو نشٹ کرنے والی اوشدھیوں اور میٹھے میٹھے رسوں کو پیدا کرنے کے قابل ہی رہتی ہے ؛ یگیہ کی اِس قدر مہما ہے۔ اس لئے آریہ بھائیو! آج سے یگیہ ہون کرنے کا پورا برت لو ؛

(ادم شرم)

پربھو میری اوگن چت نہ دھرو!

سم درشی ہے نام تہارو
اِک ندیاں اِک نالے کہاوت
جب مِلکے ایک برن بھئے
اِک لوہا پوجا میں راکھیو
پارس گن اوگن نہیں جنتوئے
یہ مایا بھرم جال نوارو
اب کی بیر موہے پار اُتارو

چاہے تو پار کرو
میلو ہی نیر بھرو
سُرسری نام پرو
اِک گرہ بدھک پرو
کنچن کرت کھرو
سُور شیام سگرو
نہیں پرن جات ٹرو
(سُورداس)

۱۔ جیو کا سوبھاو پریم کرنا ہے۔ گیانی کا پریم وراگیہ میں ہوتا ہے۔ وکاسی کا سنسار میں اور بھکت کا بھگوان میں ہوتا ہے۔ پریم سے کوئی خالی کیسے رہ سکتا ہے ؟

۲۔ رات کے پہلے حصّہ میں سب جاگتے ہیں۔ دوسرے حصّہ میں بھوگی جاگتے ہیں۔ تیسرے میں چور اور چوتھے حصّہ میں یوگی جاگتے ہیں ؛

۳۔ جیسے نمک اور کافور ایک ہی رنگ کے ہوتے ہیں۔ مگر ذائقہ میں فرق ہوتا ہے۔ اسی طرح انسانوں میں بھی پاپی اور دھرماتما ہوتے ہیں ؛

۴۔ "خیال" ایک جیتی جاگتی طاقت ہے۔ دنیا کی ساری طاقتوں سے بڑھ کر زندگی بھرنے والی اور سوکھشم چیز ہے۔ "خیال" پتھر کی طرح ٹھوس بھی ہے۔ ہم مر جاتے ہیں۔ مگر ہمارے خیال نہیں مرتے۔ بلکہ حرکت میں رہتے ہیں ؛

۵۔ بُرا آدمی بُرے انسان سے نیکی کرنے کا لالچی اپنے جیسے کنجوس مکھی چوس کو دل کھول کر پیار کرتا ہے۔ جیسے سُور غلاظت کو پسند کرتا ہے عطر کو نہیں پوچھتا ؛

۶۔ سکھ پراپتی کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ تیاگ۔ جتنی زیادہ قربانی کرتا ہے۔ وہ اُتنا ہی سکھی ہوتا ہے ؛

۷۔ محبت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے "اپنے آپ کو ساری پبلک کا شبھ چنتک بنانا"۔ جو اپنے آپ کو بڑا مانتا ہے۔ وہ محبت کے راز کو نہیں سمجھ سکتا ؛

(گُنشند آریہ سوک جام پور)

۸۔ ہانگ کر کسی اُپور کے مانگنے پر مجبور کیا۔ مہتو درش کی آپُو والے پتر۔ پشو ہاتھی۔ سونا۔ گھوڑے راجیہ جو کچھ چاہے مانگ لو۔ میں تجھے دھن۔ لمبی آیو بڑا راجیہ اور منشیوں کی جو بھی ذریعہ کا منا تیری منشیاں وغیرہ ہو سکتی ہیں۔ وہ سب دے سکتا ہوں۔ پرنتو مرنے کے بعد کی بات نہ پوچھو۔ اُس نے کہا منشیہ کے بھوگ تو انتیہ ہیں۔ یہ اِندریوں کے سارے تیج کو نشٹ کر دیتے ہیں۔ منشیہ کا سارا جیون الپ ہے۔ مجھے اِن ناشوان پدارتھوں کی اچھا نہیں ہے۔ منشیہ دھن سے ترپت نہیں ہو سکتا۔ مجھے وہ تو وہی مانگتا ہے۔ جو پہلے مانگا

CC0. Gurukul Kangri Collection

سنسار کی گتی

مسٹر جناح کو خلیفہ قادیان کا الٹی میٹم

لاہور-۲۹ر اپریل - سر فضل حسین کی اتحاد پارٹی کی بڑھتی ہوئی مخالفت کا سیلاب روکنے کے لئے کل شام قادیان کے خلیفہ مرزا بشیر الدین قادیان سے لاہور پہنچے - اور سرکردہ لیڈروں سے ملاقات کرنے میں مصروف ہے - ادھر مسٹر جناح بھی لاہور پہنچ گئے ہیں۔ احرار لیڈر مولانا ظفر علی خان ان کی ہر ممکن امداد کرنے کو تیار ہیں - مرزائے قادیان کی خواہش ہے کہ مسٹر جناح پنجاب کے سیاسیات میں دخل نہ دیں - ایک نمائندہ پریس سے انٹرویو کے دوران میں آپ نے کہا - کہ مسلم لیگ چاہتی ہے - کہ پنجاب میں انتخابات اتحاد پارٹی کے ٹکٹ پر ہونے دے - آپ نے مسٹر جناح کو الٹی میٹم دیا ہے کہ اگر انہوں نے اتحاد پارٹی کے مقابلہ میں کوئی پارٹی قائم کرنے کی کوشش کی - تو نتیجہ . . . . اچھا نہ نکلے گا :

مسلم لڑکی کو عیسائی بنانے کی کوشش

کوہاٹ - ۲۷ر اپریل - چند روز ہوئے - کوہاٹ کا ایک عیسائی مشنری ایک مسلم لڑکی کو علاج کے لئے لایا تھا - لیکن جب لڑکی کو پتہ لگا کہ اسے عیسائی بنایا جائے گا - تو وہ مشنری کے پاس سے نکل کر ایک مقامی مسلم لیڈر کے پاس چلی گئی - جب عام مسلمانوں کو پتہ لگا - تو ان میں ناراضگی کی لہر دوڑ گئی - جلسے منعقد کئے گئے - اور ان میں ریزولیوشن پاس کر کے حکومت سے درخواست کی گئی - کہ اس مشنری کے خلاف کارروائی کی جائے :

ایک ہندو اور ایک مسلمان کی لاش

لاہور-۲۸ر اپریل - کل موچی دروازہ سے ایک ہندو اور ایک مسلمان کی لاوارث لاشیں پوسٹ مارٹم کے لئے ہسپتال پہنچائی گئیں - ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا - کہ دونوں کی موت کیسے واقع ہوئی :

سوا لاکھ فوجی پنشنروں کا جھگڑا

امرتسر - ۲۸ر اپریل - فوجی پنشنروں میں بے چینی پھیل رہی ہے - سردار بوٹا سنگھ پینشن منوال علاقہ بیاس ضلع امرتسر کی زیر سرکردگی سوا لاکھ فوجی پنشنروں کا ایک جتھہ وائسرائے کے پاس اپنے مطالبات پیش کرنے کے لئے جانے والا ہے - تیاریاں زور شور سے ہو رہی ہیں :

ہندو سبھا پنجاب کے تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ ضبط

بہاول پور - ۲۸ر اپریل - نواب بہاول پور اور پنڈت مدن موہن مالویہ کے درمیان جو شرائط طے پائی تھیں - انہیں ابھی تک پورا نہیں کیا گیا - کل جو گزٹ شائع ہوا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ ہندو سبھا پنجاب کے مقرر کردہ تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ بھی ضبط کر لی گئی ہے - صرف یہی نہیں - بلکہ دربار کی طرف سے ایک اعلان شائع کرایا گیا ہے - کہ دراوڑ کے نظر بندوں میں سے لالہ بھوجا رام - لالہ بہاری لال اور لالہ رگھنا تھ رائے نے تحریری معافی مانگ لی ہے - حالانکہ یہ بالکل غلط ہے - انہوں نے صرف یہ کہا ہے - کہ وہ نواب صاحب کے وفادار ہیں - اور دراوڑ کے رہا شدہ لیڈروں کا بیان ہے - کہ جیل میں انہیں سخت تکلیف رہی - خوراک کا انتظام بالکل ناقص تھا - سردار بھگت سنگھ سکرٹری سنگھ سبھا بہاول نگر سے جیل میں ملاقات کی اجازت نہیں دی گئی - چونکہ انہیں مذہبی فرائض کی ادائیگی میں آزادی نہیں - اس لئے انہوں نے چار روز سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے :

آسٹریا کے خلاف ہٹلر کی تیاریاں

لنڈن - ۲۸ر اپریل - اس وقت سرحدوں پر جنگ کا سخت خطرہ رونما ہو رہا ہے - ان میں سے ہم میں ہٹلر کا دخل ہو گا - یعنی آسٹریا - زیکوسلواکیہ - فرانس اور روس - یہ وہی جگہیں ہیں جہاں جنگ چھڑ سکتی ہے - اور جہاں برطانیہ کے بھاری تجارتی مفاد کا مرکز ہے - اور جہاں اطالوی فوجیں پہنچ گئی ہیں - ابی سینیا میں جنگ کا اس مرحلہ پر پہنچ جانا امر کونا ہے - کہ برطانیہ اب غیر مبہم الفاظ میں اپنے رویہ کا اظہار کر دیگا - ان پانچوں سرحدوں پر جس تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے - اسے تفصیل کے ساتھ ذیل میں دیا جاتا ہے - ہٹلر آسٹریا پر چڑھائی کرنا چاہتا ہے - انگلستان میں ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے - جن کا یہ خیال ہے - کہ ہٹلر کی فوج آسٹریا کی سرحد کو پار کریگی - مگر اس کے باوجود مقابلہ کی زور شور سے تیاریاں کی جا رہی ہیں - اس سلسلہ میں پہلا قدم دی - آنا فونیکس لائف انشورنس کمپنی کا دیوالہ ہے - اس سے تمام قوم پر اثر پڑا ہے - یہ کمپنی یہودیوں کے کنٹرول میں تھی - ہٹلر ایک عرصہ سے صورت حالات کا مطالعہ کر رہا ہے - آسٹریا کی اندرونی گڑبڑ سے لگانے رہائی کرنے کا بہانہ مل جائیگا - اٹلی بھی خاموش نہیں ہے :

آریہ سماج وچھو والی لاہور کا سالانہ چناؤ

پردھان - پنڈت ٹھاکر دت شرما وید امرت دھارا۔

اپ ،، - پروفیسر منو دیال جی ایم - اے اور لالہ روشن لال جی (سپورٹس)

منتری - لالہ یوسا رام جی

اپ ،، - مہاشہ ہنس راج - مہاشہ برج موہن مہاشہ جگن ناتھ اور ڈاکٹر رام ناتھ

کوشا دھیکش - مہاشہ دیو راج ودیا النکار

پستکا دھیکش - مہاشہ ناتا چند

انترنگ سبھاسد :- ۱ لالہ رتن داس ۲ لالہ مولراج ۳ مہاشہ مہر سنگھ ۴ پنڈت گیان چند ۵ پنڈت بدھ دیو ۶ پنڈت پورن ۷ شریمتی ستیا دیوی ۸ پنڈت بھیم سین اور ۹ مہاشہ نرنجن ناتھ :

اپدیشک ودیالیہ کے نئے ادھیکاری

پچھلے سال پنڈت ٹھاکر دت جی شرما دیا نند اپدیشک ودیالیہ لاہور کے ادھشٹاتا مقرر کئے گئے تھے - لیکن انہوں نے تیاگ پتر دے دیا تھا - ان کی جگہ منتریان نرنجن ناتھ جی کام کرتے رہے - اب مہاشہ گیان چند جی کو ادھشٹاتا مقرر کیا گیا ہے - سوامی سوتنتر انند جی کے سمفان میں دیا نند اپدیشک ودیالیہ کا کوئی آچاریہ نیت نہ کیا گیا تھا - ان کی جگہ پنڈت نرد یوجی ملکھیہ ادھیاپک کام کرتے رہے - جب تک کوئی مستقل آچاریہ نیت نہیں کیا جاتا - تب تک مہاشہ گیان چند جی ودیالیہ کے آچاریہ کا کام بھی کریں گے :

مصر کا نیا بادشاہ

قاہرہ - ۲۹ر اپریل - فاروق کے بادشاہ مقرر کئے جانے کا اعلان کر دیا گیا ہے - وہ بذریعہ جہاز " وائسرائے آف انڈیا " ۵ر مئی کو انگلستان سے یہاں پہنچے گا - اور سکندریہ آئے گا - چونکہ فاروق ابھی نابالغ ہے - اس لئے کونسل آف ریجنسی کے ممبروں کے نام وہی ہوں گے - جو شاہ فواد خود منظور کر گئے ہیں - ۱۹۲۲ء میں انہوں نے یہ نام تجویز کئے تھے - اور ایک لفافہ میں بند کر دئے تھے - اور یہ حکم تھا کہ اس لفافہ کو ان کے مرنے کے بعد کھولا جائے - اور اگر کوئی ممبر فرائض ادا نہ کر سکے - تو مصری کیبنٹ کو اس کی جگہ اور ممبر مقرر کرنے کا اختیار ہوگا :

آریہ سماج انار کلی لاہور کا وارشک چناؤ

پردھان - پنڈت بھگوت دت جی

اپ ،، - پروفیسر دیوا چند شرما ایم - اے -
،، ،، - چوہدری ہربنس لال بھلہ (بھلہ شو کمپنی)
،، ،، - لالہ بسنت لال مالک بھارت ہاؤس

سکرٹری - چوہدری وید برت جی

اسسٹنٹ ،، - شری میت رنبیر جی پروپرائیٹر " ملاپ "
،، ،، - پنڈت رام ناتھ جی
،، ،، - ڈاکٹر گردھاری لال جی

خزانچی - لالہ گورانند مل جی

اسسٹنٹ ،، - ،، تیرتھ رام جی مینیجر " ملاپ "

لائبریرین - رنبیر شاستری

مصالحتی کمیٹی بنانے میں ناکامی

پونہ - ۲۷ر اپریل - سرکردہ شہریوں کی ایک میٹنگ آج شام کے وقت اس لئے منعقد ہوئی - کہ ایک مصالحتی کمیٹی بنائی جائے - جو حال ہی کے فسادات کے سلسلہ میں امن قائم کرنے کی کوشش کرے - مگر یہ میٹنگ گڑبڑ میں ہی ختم ہوئی - بیان کیا جاتا ہے - کہ کچھ ہندو نمائندوں نے ہندوؤں کی شکایات جو انہیں مسلمانوں کے خلاف تھیں - میٹنگ میں بیان کرنی چاہیں - مگر مسلمانوں نے اس پر برا منایا - اور وہ میٹنگ سے اٹھ کر چلے گئے - بالآخر میٹنگ میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا - اور گڑبڑ میں میٹنگ ختم ہوئی - شہر میں سکون ہے :

شاہ مصر انتقال کر گئے

قاہرہ - ۲۸ر اپریل - شاہ فواد انتقال کر گئے ہیں - پران نکلنے سے چند گھنٹے قبل شاہ

Haridwar. Digitized by eGangotri

مہاتما گاندھی عنقریب گوشہ نشین ہو جائیں گے

ناگ پور - ۲۶ر اپریل - آل انڈیا لٹریچر کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے ۲۴ر اپریل کو مہاتما گاندھی نے اپنی زبانی صدارتی تقریر میں ایک اہم بات کہی - جو اس وجہ سے اس سے پیشتر اخبارات میں نہ آ سکی - کہ لاؤڈ سپیکر کام نہیں کر رہا تھا - اور دوسرے مہاتما جی بول بھی آہستہ رہے تھے - مہاتما جی نے اپنی تقریر میں کہا - میرا دل نہ تو یہاں ہے - اور نہ ہی واردھا میں - بلکہ واردھا کے نزدیک ایک چھوٹے سے گاؤں میں ہے - جس کا نام ہے سیگاؤں - میں نے ایک سردار کے ساتھ جو اس وقت بھی میرے ہمراہ ہی ہے - اس گاؤں میں قیام کرنے کے متعلق کئی دفعہ بحث کی ہے - مگر ناکام رہا - گو سردار ولبھ بھائی اب بھی اس معاملہ کے متعلق میرے خیالات کی مخالفت کر رہا ہے - مگر میں نے اب فیصلہ کر لیا ہے - کہ میں وہاں جا کر ہی بسیرا کروں گا - یہ ایک خواب تھا جو میں مدت سے دیکھ رہا تھا - مگر اب یہ خواب پورا ہو گا - اگر پرماتما نے چاہا - اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے - کہ میں باہر کی دنیا سے بالکل قطع تعلق کر لوں گا - بلکہ میں اپنے دوستوں اور اُن اصحاب کو جو چاہیں گے مشورہ دینے کے لئے ہر وقت حاضر رہوں گا - لیکن اس کے ساتھ ہی یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں - کہ میرا بہترین وقت دیہاتیوں کے ارپن ہی رہے گا ؂

مصر میں فوجی تیاریاں

قاہرہ - ۲۷ر اپریل - مصر کی فوجی تیاریوں کی وجہ سے اٹلی کی تشویش میں کمی نہیں ہوئی - اور وہ اپنے مقبوضات میں توسیع کی پالیسی پر زور شور سے عمل پیرا ہے - مصر ایک ایسی جگہ واقع ہے - کہ اُس کی قسمت سے تمام مشرق بعید کی قسمت وابستہ ہے - اٹلی کی طرف سے بار بار اس بات پر زور دیا گیا ہے - کہ وہ مصر کے ساتھ یہ معاہدہ کرنے کو تیار ہے - کہ وہ اس پر حملہ نہیں کرے گا - اور مصر کو بھی اس پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کرنی پڑے گی - لیکن چونکہ اطالوی حکام اس سلسلہ میں حکومت مصر سے براہ راست گفت و شنید کرنے پر کبھی آمادہ نہیں ہوئے - اس لئے حکومت مصر کو شبہ ہو گیا - اس معاملہ پر برطانوی ہائی کمشنر اور مصری وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا کے درمیان بالتفصیل بات چیت ہوئی - جرمنی اور فرانس کا خیال ہے - کہ اگر نہر سویز کو بند کر دیا جائے - تو جنگ جلد ہی ختم ہو سکتی ہے - اس سلسلہ میں نہر کے ڈائرکٹر اور وزیر اعظم مصر میں بات چیت ہو چکی ہے - مزید برآں جزیرہ نما صنائی کی اہمیت کو خاص طور پر پیش نظر رکھا جا رہا ہے - اور اس میں جرمنی خوب زور شور سے تیاریاں کر رہا ہے - ٹرانس بارڈر یا فلسطین اور مصر کے درمیان براہ راست آمد و رفت کا سلسلہ قائم کیا جا رہا ہے - کہا جاتا ہے - کہ اٹلی کا مقابلہ کرنے کے لئے مصر اور انگلستان میں معاہدہ ہو چکا ہے ؂

ضروری اطلاع

"پرکاش" کے جن پریمیوں کا سالانہ چندہ ماہ مئی میں ختم ہوتا ہے - اُن کی سیوا میں چندہ کے ختم ہونے کی اطلاع چٹوں کے ذریعہ دی جا رہی ہے - جب اطلاعی چٹ پہنچے - تو ہر ایک کا کرتویہ ہے - کہ وہ چندہ بذریعہ منی آرڈر تاریخ مقررہ تک بھیج دے - اگر کسی وجہ سے "پرکاش" کا سلسلہ جاری رکھنا منظور نہ ہو - (جس کی ہمیں اُمید نہیں) یا چندہ ارسال کرنے کے لئے کچھ دنوں کی مہلت درکار ہو - تو فوراً لکھ کر اطلاع دیدیں - تاکہ وی - پی بھیجنے کی ضرورت نہ پڑے - اگر چندہ یا اطلاع ۲۸ر مئی تک نہ پہنچی - تو چندہ ۳۱ر مئی کا پرچہ وی - پی کیا جائے گا ؂

(مینجر)

اپیل کچی پیشی پر ہی مسترد :-

لاہور - ۲۷ر اپریل - مسٹر جسٹس منرو کے اس فیصلہ کے خلاف جس میں اُنہوں نے لالہ ہرکشن لال کو دیوالیہ قرار دیا تھا - لالہ ہرکشن لال نے لیٹرز پیٹنٹ کے ماتحت ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ مشتمل بر جسٹس سر ایڈیسن اور جسٹس عبدالرشید کے روبرو اپیل کی تھی - آج ڈویژنل بنچ نے اس اپیل کی سماعت کی - اور اُسے کچی پیشی پر ہی مسترد کر دیا - فاضل ججان نے جسٹس منرو کا فیصلہ بحال رکھا ؂

خاوند کو گزارہ کا نوٹس :-

لاہور - ۲۷ر اپریل - چودھری نصر اللہ مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت میں ایک براہمو لڑکی نے اپنے خاوند کے خلاف زیر دفعہ ۴۸۸ ضابطہ فوجداری گزارہ کے لئے درخواست دی ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ لڑکی عرصہ ۴ سال سے اپنے باپ کے پاس رہتی ہے ؂

لاری ڈرائیوروں کی ہڑتال :-

لاہور - ۲۷ر اپریل - موٹر یونین کانفرنس جالندھر کے فیصلہ کے مطابق آج پنجاب کے تمام لاری ڈرائیوروں نے ہڑتال کی - یہ ہڑتال اُس حکم کے خلاف پہلی صدائے احتجاج ہے - جو انسپکٹر جنرل پولیس نے جاری کیا ہے - اور جس کی رو سے لاری میں ۱۹ سواریوں کی بجائے ۱۷ سواریوں کی اجازت دی گئی ہے - اس حکم کے خلاف دوسری ہڑتال ۷ر مئی کو ہو گی - کسی جگہ سے بھی ہڑتال کے سلسلہ میں کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ؂

طالب علم کلاس روم میں بیہوش

ڈیرہ غازی خاں - گورنمنٹ ہائی سکول کی نویں جماعت میں ہیڈ ماسٹر صاحب انگریزی پڑھا رہے تھے - کہ ایک لڑکا بے ہوش ہو کر گر پڑا - اور پندرہ بیس منٹ کے بعد ہوش میں آیا - سکول بھر میں اس سے سنسنی پھیل گئی - گرمی ترقی پر ہے - اور یہ اس کے ابتدائی آثار ہیں ؂

گوردوارہ شہید گنج میں مداخلت بیجا

لاہور - ۲۷ر اپریل - آج مقامی پولیس نے گوردوارہ شہید گنج کے بڑے دروازہ پر ایک مسلم نوجوان کو گرفتار کیا - اُس نے سیوادار کو دھکے دے کر زبردستی گوردوارہ میں داخل ہونے کی کوشش کی - بیان کیا جاتا ہے - کہ ایک مسلمان ساڑھے دس بجے کے قریب شہید گنج گیا - اور اندر جانے لگا - تو سیوادار نے منع کیا - اس کے بعد بیان کیا جاتا ہے کہ اُس نے سیوادار پر حملہ کر دیا ؂

یہ فقرہ دکانات خریداری مرکا حوالہ دیں ؂

دھنیہ واد

پچھلے دنوں ڈاکٹر روشن لال جی کھیر نرسنگ ہوم ایبٹ روڈ لاہور میں کنیا گروکل کی گیارہ برہمچارنیوں کے گلے کا آپریشن کیا گیا تھا - برہمچارنیاں تندرست ہو کر واپس آ چکی ہیں - جو کشٹ ڈاکٹر صاحب نے اور ریجہ کیا اُنہوں نے کی - اس کے لئے اُن کا دھنیہ واد کرتی ہوں - اس کے علاوہ پنڈت بشنو لال جی اور لاہور کے اُن دو آریہ سجنوں کا جو برہمچارنیوں کی خبر گیری کرتے رہے دھنیہ واد کرتی ہوں - اُمید ہے کہ وہ آئندہ بھی کرتے رہیں گے ؂

گرودیاوتی سیدھ آچاریہ کنیا گروکل دیرہ دون

آریہ سماج سیالکوٹ کے سماچار

ایک ویدک وواہ - ۲۳ر اپریل کو سماج مندر میں

ساوتری دیوی بی - اے - بی - ٹی مکھیہ آریہ کنیا پاٹھشالہ سیالکوٹ کا وواہ لالہ جی مدان مالک گگر یجہ لمیٹڈ کے سپتر لالہ جی بی - اے کے ساتھ ویدک ریتی سے ہوا - لڑکی کی عمر ۲۷ برس ہے - اور لڑکے کی سال - اس لئے عمر کے لحاظ سے یہ جوڑا موزوں ہے - مسز لیلی ساوتری دیوی نے کنیا پاٹھشالہ میں اس طریق سے کام کیا وہ ہمیشہ یاد رہیں گی - اور پاٹھشالہ کی منتظمین اُن کی جدائی کو بری طرح محسوس کر رہے ہیں - ملنی کے وقت شہر کے بہت معززین موجود تھے - لڑکی کے پتا ڈاکٹر لالہ نے برات کی خاطر تواضع میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا ؂

پہلے گیتا منتریوں ست سنگ باقاعدہ ہوتے رہتے ہیں - ہفتہ وار ست سنگ میں پنڈت دیوان چند جی ویدک ویدک دھرم کے حقیقت کی کتھا کر رہے ہیں - پہلا حصہ ختم ہو چکا ہے ؂

ایک افسوسناک موت - لالہ رتن چند ماسٹر آریہ ہائی سکول کی دھرم پتنی چند روز بیمار رہ کر بروز ۲۴ر اپریل کو سورگباش ہو گئیں - اس خبر کے ملتے ہی سکول بند کر دیا گیا - ۴ بجے کے قریب مرحومہ کی ارتھی اُٹھائی گئی - ارتھی کے ساتھ شہر کے معززین آریہ سماج کے سبھاسد - سکول سٹاف اور سکول کے طلباء تھے - لالہ جی کے ساتھ صدمہ میں گہری ہمدردی کا اظہار کیا جاتا ہے - ایک پرستو آریہ سماج کے ست سنگ میں لالہ جی کے ساتھ ہمدردی کے متعلق پاس ہوا - اپنے پیچھے ایک بچہ چھوڑ گئی ہیں ؂

پرکاش لاہور

۲۲- بیساکھ سمت ۱۹۹۳

"دیانند مٹھ"

سوامی سوتنترانندجی مہاراج آریہ سنیاسیوں کے لئے ایک آشرم ستھاپت کرنا چاہتے ہیں اِس … کے سامنے آئے کئی ماس ہو چکے ہیں۔ آریہ پتریوں نے اس کے سب پہلوؤں پر … ہے اب وقت ہے۔ کہ اس کے متعلق کوئی عملی قدم اُٹھایا جائے۔ جب تک آریہ پرتی ندھی … کی اردھ شتابدی سماپت نہ ہو جائے گی۔ تب تک اس کے متعلق کوئی وشیش کاروائی کرنا … گیا۔ اب کہ آریہ بھائی اس سے فرصت ہو گئے ہیں۔ میں اُن کا دھیان اس طرف وشیش … دلانا چاہتا ہوں :۔

… ہے کہ کسی ایسے آشرم کی آوشیکتا ہے یا نہیں؟ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کی آوشیکتا … انکار نہیں۔ اس کی آوشیکتا ہے۔ دو باتوں کے لئے۔ ایک تو آریہ سنیاسی بنانے اور … دھرم کی سیوا کے یوگیہ بنانے کے لئے آریہ سماج کو سنیاسیوں کی پرچار کے لئے آوشیکتا ہے۔ اس … کوئی وواد نہیں۔ کہ گرہستی اپدیشکوں نے آریہ سماج کا کام کیا ہے۔ اور بہت اچھا کام کیا … مجھے انکار نہیں۔ لیکن ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ گرہستی کئی پرکار کے بندھنوں سے … ہوئے ہیں۔ اُن پر بیوی بچوں کا بوجھ ہے۔ وہ اپنا سارا سمے دھارمک سماجک آریہ سماج کی … لگانا بھی چاہیں۔ تو نہیں لگا سکتے۔ کیونکہ اُن پر اور کئی قسم کی ذمہ داریاں ہیں۔ اور ان ذمہ داریوں … ان کے کرتویہ میں داخل ہے۔ میں برسوں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منتری رہا ہوں۔ اس … کہہ سکتا ہوں۔ کہ خود گرہستی اپدیشک دورہ کے پروگرام کے شاکی رہتے ہیں۔ … کوشش یہ رہتی ہے کہ جس طرح بھی ہو۔ انہیں کہیں بیٹھ کر کام کرنے کا موقعہ ملے۔ چنانچہ جس … انہیں کوئی لوکل کام مل جاتا ہے۔ وہ پرچار کا کاریہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اس منو ورتی کے لئے … دوش نہیں دیا جا سکتا۔ کارن یہ کہ وہ گرہستی ہیں۔ سنیاسیوں کی اوستھا سرو تھا بھن … سنسار کے دھندوں سے مکت ہیں۔ ان کا نہ کوئی بال بچہ ہے۔ نہ کوئی سمبندھی۔ جو تھے … ناطہ توڑ چکے ہیں۔ اگر وہ چاہیں۔ تو اپنے منٹ دن رات آریہ سماج کی سیوا میں لگا سکتے … اگر آریہ سماج نے پرچار کے کاریہ کو جاری رکھنا ہے۔ تو اس کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ … سنیاسیوں کے سپرد کرے۔ میں نہیں کہتا۔ کہ گرہستی یہ کاریہ نہ کریں۔ وہ کریں۔ اور شوق سے … لیکن آریہ سماج کا ہت اور پرچار کی سہولت اِس بات کا تقاضا کرتے ہیں۔ کہ یہ کام دن بدن سنیاسیوں … جائے۔ ہاں ایک پرشن ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ویدک دھرم کی شکشا کے انوسار … لیتا ہے۔ بنایا نہیں جاتا۔ اور جو سنیاسی بنایا جائے گا۔ وہ اپنے نام کو چرتارتھ نہ کرے گا۔ … سنیاس منو ورتی کا نام ہے۔ جب تک کسی پرش میں ویراگ کی منو ورتی اُتپن نہ ہو … جب تک وہ لوک ایشنا، پتر ایشنا اور وت ایشنا ان تینوں پرکار کی ابھلاشاؤں سے اوپر نہ ہو جائے … اُسے سنیاس دھارن نہ کرنا چاہئے۔ اور اگر کرے گا۔ تو وہ اپنے مہان آدرش میں سپھل … شہروں میں یہ کہ سنیاسی گھڑے نہیں جا سکتے۔ اور نہ میں یہ کہنے کو تیار ہوں کہ … گھڑنے کے لئے کوئی کارخانہ کھولا جائے گا۔ اور نہ ہی میں یہ مانتا ہوں۔ کہ سوامی سوتنترانندجی … ستھاپت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ سنیاسی گھڑنے کے لئے ہوگا۔ لیکن میں یہ سمجھتا … اگر ہمارے اپدیشک ورن اور آشرم کا آدرش لوگوں کے سامنے رکھتے رہیں گے۔ تو ایسے … نکلیں گے۔ جو خود بخود سنیاس دھارن کرنا آوشیک سمجھیں گے۔ ایسے سجنوں کو ویدک … سیوا کے لئے تیار کرنا اس آشرم کا کام ہوگا۔ اس کے علاوہ کئی ایسے سنیاسی بھی بنیں گے … سیوا کے معیار پر پورے نہ اُتر سکیں گے۔ لیکن چونکہ وہ اپنی مرضی سے سنیاسی بن جائیں … لئے اگر انہیں واستوک سنیاسی بنانے کا کوئی یتن کیا جا سکتا ہو۔ تو اُسے بُرا نہیں کہہ … اپنے اس بھاؤ کو سپشٹ کرنے کے لئے میں یہ کہہ دوں۔ کہ ویدک دھرم کے آدیش انوسار … آشرم میں پرویش کرنا تو ہر ایک کے لئے آوشیک ہے۔ کنتو سنیاس دھارن کرنا ہر … لوگ ویدک دھرم کے آدیش کے انوسار سنیاس گرہن کریں گے۔ اور کچھ

لوگ اس کے بنا ہی اس آشرم میں کود پڑیں گے۔ پہلی قسم کے مہاتما سنیاسی کہلانے کے یوگیہ ہوں گے۔ لیکن ضروری نہیں۔ کہ وہ پرچار کا کاریہ بھلی بھانتی کر سکیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ سداچاری اور تیاگی ہوں۔ لیکن پرچار کی یوگیتا اور انوبھو انہیں نہ ہو۔ ایسے مہاتماؤں کو پرچار کاریہ کے لئے تیار کرنا آریہ سماج کا کرتویہ ہونا ہی چاہئے۔ لیکن جو لوگ ویدک دھرم کے آدرش کو نظر انداز کر کے ہم سے پوچھے بنا سنیاس گرہن کر لیں۔ ان میں سے بھی کسی کو ہم آریہ سماج کی سیوا کے یوگیہ بنا سکیں تو کیا بُرا ہے؟

لیکن میں سادھو آشرم کی ایک اور آوشیکتا مانتا ہوں۔ وہ یہ کہ سادھوؤں کے لئے کوئی گھر بھی ہونا چاہئے۔ "گھر" کے شبد کو پڑھ کر شاید میرے بھائی چونک اُٹھیں۔ اور یہ سمجھیں کہ میں پہلی ہی اپنی بات کی تردید کر رہا ہوں۔ یہ بات نہیں۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ سادھوؤں کے لئے بھی ایک "گھر" ہونا چاہئے۔ تو میرا مطلب اس سے زیادہ نہیں کہ سنیاسی ہوتے ہوئے بھی وہ منشیہ ہیں۔ اور منشیوں کی آوشیکتائیں ان کی آوشیکتائیں ہیں۔ وہ کام کرتے ہوئے تھک سکتے ہیں۔ اس لئے انہیں سستانے کی ضرورت ہوگی۔ اور سستانے کو جگہ چاہئے۔ وہ بیمار پڑ سکتے ہیں۔ کوئی ایسا ستھان ہونا چاہئے۔ جہاں وہ بنا سنکوچ آ سکیں۔ اور اُن کی سیوا اور علاج ہو سکے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ آریہ گرہستیوں کو آریہ سنیاسیوں کی سیوا کے لئے تیار ہونا چاہئے۔ لیکن تجربہ بتلاتا ہے۔ کہ ایسے گرہستی ملتے نہیں۔ جو سنیاسیوں کی لگاتار سیوا کر سکیں۔ ایک آریہ سنیاسی کی اوستھا میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ وہ ایک لمبی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ پہلے تو بیماری کے باوجود پرچار کا کاریہ کرتے رہے۔ اور اُن کی برتی کھلی سیوا بھی ہوتی رہی۔ لیکن آخرکار ایک وقت ایسا آیا۔ جب وہ روگ شیا پر لیٹ گئے۔ اور پرچار کے یوگیہ نہ رہے۔ اُس وقت نہ تو اُن کے پاس پیسہ تھا۔ اور نہ کوئی اُن کی سیوا کرنے والا تھا۔ اُن کے یہ شبد جو اُنہوں نے نہایت درد بھرے لہجہ میں کہے۔ اس وقت تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ "منتری جی! کیا آریہ سنیاسیوں کا یہی انجام ہوا کرے گا۔ جو میرا ہو رہا ہے؟" میرے پاس اس کا کوئی اُتّر نہ تھا۔ ایک ایک آریہ سنیاسی یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ آریہ سماج میں کوئی ایسا ستھان نہیں۔ جو بیماری یا بڑھاپے کے وقت میں اُن کے کام آ سکے۔ شری سوامی سرودانندجی مہاراج نے علی گڑھ کے نزدیک ایک سادھو آشرم جاری کر رکھا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کس اوستھا میں ہے۔ بڑی اچھی اوستھا میں ہے۔ تو مجھے پرسنتا ہے۔ کیونکہ اس سے آریہ سنیاسیوں کی ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اجمیر میں بھی ایک سادھو آشرم کھولا گیا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ وہ اس سمے ہے یا نہیں۔ اور ہے۔ تو کس اوستھا میں؟ اگر یہ دونو آشرم ہوں۔ اور اچھی اوستھا میں ہوں۔ تو بھی میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس آشرم کی آوشیکتا ہے۔ جو شری سوامی سوتنترانندجی قائم کرنا چاہتے ہیں :۔

غرض یہ کہ ایک ایسے آشرم کی آوشیکتا ہے۔ جو شری سوامی سوتنترانندجی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ سنیاسیوں کو ویدک دھرم کی سیوا کے یوگیہ بنانے کے لئے بھی اور سنیاسیوں کی آوشیکتاؤں کو پورا کرنے کے لئے بھی۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ یہ آشرم کہاں ستھاپت کیا جائے؟ بہو پکش اس کے: سوامی سوتنترانندجی کا وچار ہے۔ کہ اسے امرتسر میں کھولا جائے۔ مہاشہ گنیش دت جی آریہ سیوک منتری آریہ سماج جام نگر کا وچار ہے۔ کہ یہ آشرم گورودت بھون لاہور میں ستھاپت کیا جائے۔ اُن کا بھاؤ یہ ہے۔ کہ پنجاب کے آریہ سماج کی شکتی ایک ستھان میں کیندرت کی جائے۔ لیکن اُن کی اِچھا کا پورن ہونا کٹھن ہے۔ کچھ ایسی رکاوٹیں ہیں۔ جنہیں دُور کرنا مشکل ہے۔

سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ گورودت بھون میں کوئی ایسی زمین نہیں۔ کہ جو سادھو آشرم کے لئے دی جا سکے۔ وہاں جتنی زمین ہے۔ بکا چکی ہے۔ اور وہ گوروکل کانگڑی کی ہے۔ وہاں آشرم کھولنے کے لئے گوروکل سے زمین خریدنی پڑے گی۔ اور وہ زمین مہنگی ہے۔ جتنی زمین سادھو آشرم کے لئے درکار ہوگی۔ اس کے لئے بہت سا روپیہ چاہئے۔ جو جمع نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ یہ بھی سوچنے کی بات ہے۔ کہ بہت سے مختلف پرکار کے انسٹیٹیوشنوں کو ایک ہی ستھان میں جمع کرنا مناسب بھی ہے؟ امرتسر کے حق میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ سادھوؤں کا بھی شہر ہے۔ اور بیوپاریوں کا بھی۔ وہاں ورش بھر میں ہزاروں سادھو آتے رہتے ہیں۔ جنہیں غلط راستہ سے ہٹا کر سیدھے مارگ پر ڈالا جا سکتا ہے۔ اور سادھوؤں کے بوجھ کو جس قدر امرتسر اُٹھا سکتا ہے۔ اس قدر کوئی اور شہر نہیں اُٹھا سکتا۔ امرتسر میں سادھو آشرم کھولنے کے یہ معنی ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح زمین خرید لو۔ اس کے بعد بے فکر ہو بیٹھو۔ کٹیاؤں کے لئے بھی دان آ جائے گا۔ اور سادھوؤں کے نرواہ کے لئے

Haridwar, Digitized by eGangotri

تھی۔ جہاشہ گنیش دت جی سبھا کی اُردھ شتابدی سے کچھ ادہر پر لاہور آئے تھے۔ اور سوامی جی مہاراج سے اُن کا وچار پرورتن بھی ہؤا تھا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اب وہ بھی اس وچار کے ہو گئے ہیں۔ کہ آشرم امرت سر میں کھلے۔ اس لئے دو باتیں نوٹ ہوئیں۔ ایک یہ کہ آشرم کھلے۔ اور دوسری یہ کہ آشرم امرت سر میں کھلے۔ ایک پرشن اور ہے۔ جس میں کوئی زیادہ اہمیت نہیں دینا۔ وہ یہ کہ اس کا نام کیا ہو؟

سوامی جی اس کا نام "دیانند مٹھ" رکھنا چاہتے ہیں۔ اور وہ اس لئے کہ سنیاسیوں کے رہنے کے سٹھان کے لئے مٹھ کے شبد کا پریوگ ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس نام پر کوئی آپتی ہو۔ اور وہ آپتی بجا ہو۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ سوامی جی کو اس نام پر آگرہ ہوگا۔ اور وہ کوئی اور نام منظور کرنے کو تیار نہ ہوں گے۔ لیکن اگر اس پر کوئی آپتی نہ ہو سکتی ہو۔ تو یہی نام رہنا چاہئے۔ کیونکہ یہ مختصر بھی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہمارے آچاریہ کا نام بھی ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ یہ انسٹی ٹیوشن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سروتھا ادھین ہوگا۔ اس کا انتظام پربندھ سادھوؤں کے ہاتھ میں رہے گا۔ کنتو شِکشا پربندھ ایسے طریق سے ہوگا۔ جس سے اس کا سمبندھ ہو سکھا سے رہ سکے۔ ان تمام باتوں کا انتم نشچے کرنے اور اسے کاریہ روپ میں پرنت کرنے کے لئے میٹنگ ہی ہو۔ مستقبل آریہ سجنوں کو کسی مقام پر اکٹھا کیا جائے گا۔ اور ان کے نشچے کے بعد آریہ سماجوں کو منظور ریا جائے گا۔ اس کے سمبندھ میں کیا کچھ ہوگا؟ اس کی گھوشنا اُن کی طرف سے ہوگی۔ میری طرف سے تو ابھی چلے گا۔

انت میں میں آریہ پُرشوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ سوامی جی نے ہم سے زمین کے لئے صرف دس ہزار روپیہ مانگا ہے۔ یہ ایک اتنی چھوٹی رقم ہے۔ کہ جس کے جمع کرنے میں کوئی کٹھنائی نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی اس میں دیر لگنی چاہئے۔ جو بھائی یہ سمجھتے ہوں۔ کہ یہ سادھو آشرم آریہ سماج کے لئے اُپیوگی سدھ ہوگا۔ اور انہیں دان دینے کی شردھا ہو۔ وہ یتھا شکتی دھن سوامی جی کے پاس معرفت سوتنتر آنند جی ٹنگ ٹیپ ہیرا مارکیٹ گرو بازار امرت سر بھیج دیں۔

(کرشن)

آریہ سماج ملتان کا وارشک اُتسو

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان شہر کا وارشک اُتسو ۲۴-۲۵-۲۶ اور ۲۷ کو سچل تا پورک سماپت ہوا۔ بیں کئی برسوں کے پشچات اس میں شامل ہوا۔ پراہیں ہر ایک وارشک اُتسو میں سملت ہوا کرتا تھا۔ کنتو غالباً پچھلے برسوں میں وہاں نہیں جا سکا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پنڈت ... واچسپتی اور پنڈت ایشور چندر جی سملت ہوئے۔ آریہ سماج ملتان کی پرارتھنا پر نارائن سوامی جی پردھان سارو دیشک سبھا اور پنڈت رام چندر جی دہلوی تشریف لائے۔ منتری لالہ جگجیت لال جی بات پر سفی مری نگر نواسی نے بھی آریہ سماج ملتان کو ابت سنشوبھت کیا۔ اُن کی کتھا اُتسو سے آٹھ دن پورو شروع ہوئی۔ اور اُتسو پر سماج نے شری نارائن سوامی جی کا ابھینندن مان کیا۔ اس نے بھری سبھا میں ان کی سیوا میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں اُن کی وہ سیوائیں جو انہوں نے آریہ سماج کی کی ہیں۔ گنائی گئیں۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی کی اپیل پر اٹھارہ سو روپیہ کے قریب جمع ہوا کو آخری دیا کھیان میرا تھا۔ اس وقت حاضری کی بھیڑ کو دیکھ کر مجھے یہ وشواس ہو گیا کو آریہ سماج سے پہلے سے زیادہ ہمدردی ہے۔ کم نہیں۔ اُتسو کی سپھلتا پر میں آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو ودھائی دیتا ہوں۔ کچھ کال گذرا۔ آریہ سماج ملتان میں بھی کئی اور سماجوں کی طرح ایرشا اور دویش کی آگنی پرچنڈ تھی۔ کنتو اب شانتی ہے۔ ملتان جا کر مجھے کے پرانے سیوک لالہ سدانند جی پنشنر جیلر کے درشنوں کی زبردست ابھیلاشا تھی۔ وہ ابھیلاشا پوری ہوئی۔ اُن کے درشن کر کے مجھے خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی۔ خوشی اس لئے کہ وہ اس وقت تک جیوت ہیں۔ اور اُن کے آریہ سماج پریم میں کسی پرکار کا فرق نہیں آیا۔ اور رنج اس لئے کہ اُن کا جسم جواب دے رہا ہے۔ اور اب وہ کوئی کام نہیں کر سکتے۔ اُن کی آنکھیں بھی جواب دے رہی ہیں۔ اور باقی انگ بھی۔ اس حالت میں بھی پریم انہیں آریہ سماج مندر میں کھینچ لایا۔

(کرشن)

نیا وائسرائے اور گئو رکھشا

ہندوستان کے نئے وائسرائے لارڈ لنلتھگو نے زراعت کے ... گائے اور بیلوں کی ضرورت کے ... موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان کی زراعت کا دارومدار بیلوں پر ہے۔ گائے کسان اور اس کے بیوی بچوں کی بہترین ڈاکٹر اور وفادار خادم ہے۔

ہمیں وشواس رکھنا چاہئے۔ کہ ہمارے نئے وائسرائے اس بارہ میں اپنی سرگرمیوں کو صرف زبانی پرچار تک ہی محدود نہ رکھیں گے۔ بلکہ ان کو اپنے عہدہ پر عملی جامہ پہنانے کی بھی کوشش کریں گے۔ اور اگر کسی وقت ان کو گئو رکھشا کانفرنس کا صدر بنانے کی تجویز پیش کی جائے گی۔ تو سرکاری ... فرائض کو کامیابی سے نبھانے سے دریغ نہ کریں گے۔

آریہ ہائی سکول سیالکوٹ کا قابل قدر فیصلہ

آریہ ہائی سکول سیالکوٹ کی انتظامیہ کمیٹی نے متفقہ طور سے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ سیالکوٹ ہائی سکول کی جماعتوں سے اُردو بجائے ہندی پڑھائی شروع کی جائے ... ساتھ ہی اس لئے لڑکیوں کے ... سے یہ ... رکھنا کافی ہے۔

کہ وہ کمیٹی کے اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے میں ... دیکشش کے بھاگی ہیں۔ اگر والدین نے منتظمہ کمیٹی کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا۔ تو ہمارا وشواس ہے۔ کہ آریہ ہائی سکول سیالکوٹ میں ہندی کو وہی درجہ حاصل ہو سکے گا۔ جو اسلامیہ سکولوں میں فی زمانہ اُردو کو حاصل ہے۔ اُن کی اس کارروائی کا یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ باقی سکول بھی اس بارہ میں آریہ ہائی سکول سیالکوٹ کی پیروی کرنے کا حوصلہ کر سکیں گے۔ اور ملک میں اس وقت ہندی کے خلاف جو جہاد شروع ہے۔ اُس کا کسی حد تک سدباب کر سکیں گے۔

ہندی ایڈوائزری کمیٹی کا قیام

ہمیں یہ سنکر خوشی ہوئی ہے۔ کہ لاہور شہر میں ہندی زبان۔ ہندی سبھیتا اور ہندی سنسکرتی کا پرچار کرنے کے لئے ایک ذمہ دار ہندی ایڈوائزری کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ اگر کمیٹی ایسی کوشش کرے۔ کہ اپنے ساتھ اُن اصحاب کو بھی شامل کرے۔ جن کو شہر کے مختلف حلقوں میں رسوخ حاصل ہے۔ تو اس سے اس کا کام نہ صرف ہلکا ہو جائے گا۔ بلکہ اس کو اُن باتوں کا بھی پتہ لگتا جائے گا۔ جن

سے وہ ہندوستانی کے جملہ طبقات کا ہاردک سہیوگ حاصل کر کے ہندی کے پرچار کو کھلی چاہنی پایہ تکمیل تک پہنچا سکے گی۔ اور صوبہ کے دوسرے اضلاع کے لئے ایک ایسا آدرش قائم کر سکے گی۔ جس کی پیروی کرتے ہوئے وہ ہندی کو سارے صوبہ کی ماتری بھاشا بنا سکیں۔

پنڈت چموپتی جی کا سواستھ

پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے ممبر دیانند سیوا سدن کا پتھری کا اپریشن ۱۸ اپریل کو ہوا تھا۔ ڈاکٹر روشن لال جی کھیڑا نے اپنے نرسنگ ہوم میں یہ آپریشن کیا تھا۔ پنڈت چموپتی جی اس ہوم تک رہے ہیں۔ جہاں تک آپریشن کا تعلق ہے۔ وہ نہایت کامیاب رہا۔ اور زخم بھرتا جا رہا ہے۔ بیچ میں انہیں چھوٹی موٹی تکلیف ہوتی رہی۔ کچھ دن تک پیٹ میں ہوا پیدا ہوتی رہی۔ اور دو تین دن غالباً ملیریا کی وجہ سے بخار بھی ہو گیا۔ لیکن یہ شکایتیں اب رفع ہو چکی ہیں۔ اس لئے اُمید ہے۔ کہ وہ پانچ سات دن تک نرسنگ ہوم کو چھوڑ کر اپنے گھر جانے کے قابل ہو جائیں گے۔ پرماتما کا دھنیہ واد ہے۔ کہ پنڈت جی کا آپریشن کامیاب ہے۔ اور درد گردہ کی شکایت انہیں رہا کرتی تھی۔ وہ اب نہ ہوا کرے گی۔

سبھا کے نیموں میں سنشودھن

مہاشہ رام نارائن جی جائنٹ سکرٹری آریہ سماج ملتان شہر نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آئندہ اجلاس میں ایک تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ یہ تحریک انترنگ سبھا کے ممبر چننے کے نیموں کی بابت ہے۔ اس وقت پوزیشن یہ ہے۔ کہ انترنگ سبھا کے ممبر سبھا ... چنے جاتے ہیں۔ (ادھیکاری) اور سمبوائے کے پرتی ندھی۔ سمبوائے کے پرتی ندھی وہ سبھا سد چُنتے ہیں۔ جو سبھا کے جنرل اجلاس میں موجود ہوں۔ مہاشہ رام نارائن جی چاہتے ہیں۔ کہ یہ پرتی ندھی ... کے نام میں بانٹ دئے جائیں۔ تاکہ سارے ... ضلع اپنے پرتی ندھی انترنگ میں بھیج سکیں۔ یہ پرشن پہلے بھی کسی نہ کسی روپ میں سبھا کے سامنے آتا رہا ہے۔ یہ محسوس کیا جاتا رہا ہے۔ کہ موجودہ طریق تسلی بخش نہیں ہے۔ ... طریق رائج کیا جائے۔ ... نہیں ہو سکا۔ مہاشہ رام نارائن جی کی یہ تحریک ... سماجوں کے پرتی ندھیوں کو اس دشا میں ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سکھ پنتھ اور جبری تبلیغ

گورو نانک دیو جی سے لے کر گورو گوبند سنگھ جی تک سب گورو اس غرض سے جہان میں آئے سمجھے ہیں کہ لوگوں کو پریم سے سناتن ویدک دھرم کی طرف لائیں۔ وہ اپنا کوئی علیحدہ پنتھ قائم نہ کرنا چاہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کے اپنے رشتے ناطے سب ہندو خاندانوں میں ہوتے رہے۔ لیکن بدقسمتی سے کچھ عرصہ سے [illegible] سناتنی سکھوں کو ہندو جاتی سے قطع تعلق کرنے کی ایجیٹیشن کی ہے۔ بعض دور اندیش سکھ اس بات میں فخر محسوس کرتے ہیں کہ وہ سہجدھاری سکھوں کو ہندوؤں سے علیحدہ کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ٹانڈہ ضلع گجرات سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں کے بعض لیڈروں نے سہجدھاری ٹانڈے کے ۲۰ آدمی سکھوں کو امرت چھکا کر سکھ بنانے کی شرمناک حرکت کی ہے۔ معلوم نہیں ہوتا کہ جن لوگوں نے یہ حرکت کی ہے۔ انہوں نے کون سا نیک کام کیا ہے۔ کسی شخص کو جبراً سکھ بنانا نہ پنتھ کے لئے مفید ہے۔ اور نہ ہی گورو صاحبان کی تعلیم کے مطابق۔

ریاست نیپال کو بدنام کرنے کی کوشش

ہندوؤں کی شرافت سمجھئے۔ کہ گو ان کے بھائی بند اسلامی ریاستوں میں تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ زبان تک نہیں ہلاتے۔ لیکن ادھر نہ صرف مسلمان لیڈروں بلکہ مسلم اخبارات کا بھی یہ شیوہ ہو گیا ہے کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ وہ مسلم عوام کے جذبات ہندو ریاستوں کے خلاف بھڑکا کر اپنا الو سیدھا کرتے رہتے ہیں۔ پچھلے دنوں اسی ناپاک جذبہ سے متاثر ہو کر مسلم پریس نے نیپال کے خلاف بے بنیاد افواہیں پھیلانا شروع کر دیا۔ لیکن کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوا کرتے۔ حال ہی میں نیپال سے ایک ڈاکٹر آئے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ وہاں کے رہنے والے مسلمانوں سے کسی قسم کی بدسلوکی روا نہیں رکھی جاتی۔ مہاراجہ صاحب اپنی ساری رعایا سے یکساں سلوک کرتے ہیں۔ اور رنگ، فرقہ اور نسل کا کوئی امتیاز روا نہیں رکھتے۔ ہمیں امید رکھنی چاہئے۔ کہ اس تردید کی موجودگی میں ہمارے مسلمان بھائی آئندہ کے لئے نیپال کے خلاف واہی تباہی الزامات لگانا بند کر دیں گے۔

ٹرکی بھی میدان میں نکل آیا

جرمنی نے دھینگا مشتی سے رائین لینڈ پر قبضہ کر کے معاہدہ لوکارنو کی دھجیاں اڑا دیں۔ اس کی دیکھا دیکھی ٹرکی نے بھی معاہدہ لاسین کو حرف غلط کی طرح مٹا دینے کا تہیہ کر لیا ہے۔ چنانچہ اسے چند دن ہوئے۔ کہ ڈارڈنلز میں اپنی افواج بھیج کر اس علاقہ کو محفوظ کر لیا ہے۔ گو یونان نے ٹرکی کے اس اقدام کو تشویش کی نظر سے دیکھا ہے۔ چنانچہ اسی لئے فوجی پیش بندی کے طور پر جزیرہ یونانی کے متعدد جزائر کو فوجی طور پر مستحکم بنانا شروع کر دیا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے۔ کہ یوروپ کی دوسری طاقتیں ٹرکی کے اس اقدام پر کسی قسم کی فوجی کارروائی کرنے کی بجائے آئندہ کے لئے ایسا انتظام کریں گی۔ جس سے یوروپ کی جملہ طاقتیں جن میں ٹرکی بھی شامل ہے۔ عالمگیر امن کے قیام کے لئے باہمی اتحاد عمل سے کام لے سکیں۔ اور دنیا کو کسی نئے جنگ سے دوچار نہ ہونا پڑے۔

کیا مہاتما گاندھی بیمار ہو جائیں گے؟

ناگ پور میں آل انڈیا لٹریری کانفرنس کی صدارت کے فرائض ادا کرتے ہوئے مہاتما گاندھی نے اپنے متعلق چند ایسے الفاظ کہے جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ آپ آئندہ گوشہ نشینی اختیار کر لیں گے۔ اور اپنا وقت دیہات سدھار میں خرچ کریں گے۔ گو ہم مہاتما جی کا یہ حق سمجھتے ہیں۔ کہ وہ چوتھے آشرم میں داخل ہو کر سنیاس دھرم کا پالن کریں۔ لیکن ہم یہ پسند نہیں کر سکتے۔ کہ وہ گوشہ نشینی اختیار کر کے ہندوستانیوں کی کشتی کو موجودہ نازک زمانہ میں جبکہ قدم قدم پر اُن کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ منجدھار میں چھوڑ جائیں۔ اور ہندوستان کے مخالفوں کو ہندوستان کی بے بسی سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا کھلے بندوں موقعہ دیں۔

دربار بہاولپور کا تازہ اعلان

پچھلے دنوں پنڈت مدن موہن جی مالویہ کے سمجھانے بجھانے پر بہاولپور کے ہندوؤں نے اس امید پر ہڑتال کھول دی کہ دربار بہاولپور اپنے دل کی تبدیلی کا ثبوت دیگا۔ لیکن دربار نے حال میں جو اعلان کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ جن ۱۳ ہندو لیڈروں کو اس وقت تک رہا نہیں کیا گیا۔ اُن کے خلاف باقاعدہ مقدمہ چلایا جائے گا۔ تین ماہ تک تعزیری پولیس تعینات رہیگی۔ اور اس کا خرچ ہندوؤں پر ڈالا جائیگا۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ دربار بہاولپور کیوں اپنی ہندو رعایا کو یہ یقین دلانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ کہ اس کے دل میں ساری رعایا کا درد بلا لحاظ مذہب و ملت موجود ہے۔ اور وزیر اعظم کی غلطی سے جن ہندوؤں کو بلا وجہ تکلیف پہنچی ہے۔ وہ اُن کی دار رسی کرنے کے لئے تیار ہے۔ مقدمہ چلانے یا تعزیری پولیس متعین کرنے کی بجائے اگر دربار کوئی غیر جانبدار کمیشن مقرر کر کے سارے معاملہ کی مکمل تحقیقات کراتا۔ تو اس سے اس کا وقار برٹش انڈیا کے سمجھدار لوگوں کی نظروں میں بھی بڑھ جاتا۔

جعلی سکوں کی روک تھام

آج کل ہندوستان میں جعلی سکوں کی اس قدر کثرت ہے۔ کہ ہوشیار سے ہوشیار آدمی کے لئے ان کو پہچاننا سخت مشکل ہو رہا ہے۔ بچوں، عورتوں اور ناخواندہ اشخاص کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ ہمارے خیال میں اگر حکومت ہندوستان میں چاندی وغیرہ کے سکہ کی بجائے فلانی سکہ رائج کر دے۔ تو پوری امید ہے۔ کہ کسی شخص کو بھی جعلی سکہ ڈھالنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو۔ آج کل جو لوگ جعلی سکے بناتے ہیں۔ اُن کے ایسا کرنے کی وجہ بھی یہ ہے۔ کہ موجودہ نقرئی سکہ میں کم مالیت کی چاندی استعمال ہوتی ہے اور اس سے لوگوں کو جعلی سکے بنانے کی ترغیب ملتی ہے۔ اگر حکومت اس ترغیب کا موقعہ ہی نہ رہنے دے۔ تو کس کو ضرورت پڑی ہے۔ کہ جعلی سکے بنا کر جیل کی ہوا کھاتا پھرے۔

ہندی ساہتیہ سمیلن کا جوبلی سیشن

سب سے پہلے بھارت ورش میں [illegible] دیانند نے ہندی کو جاتیہ بھاشا بنانے پر نہ صرف زور دیا۔ بلکہ گجراتی ہونے کے باوجود بھی اپنے سارے گرنتھ صرف ہندی بھاشا میں لکھے۔ اب مقام شکر ہے۔ کہ ہمارے کانگرسی دوستوں نے بھی اس بھاشا کی ترقی میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔ چنانچہ ہندی ساہتیہ سمیلن کا اجلاس ۲۴ اپریل کو جو اجلاس ناگ پور میں منایا گیا۔ اس کی صدارت کے فرائض شری بابو راجندر پرشاد جی سابق صدر کانگرس نے ادا کئے۔

اس میں مہاتما گاندھی۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار پٹیل اور دوسرے لیڈروں نے شرکت اختیار کی۔ پردھان بابو راجندر پرشاد نے اپنے صدارتی ایڈریس میں جہاں ہندی پرچار کو آگے لے جانے کی ضرورت کی طرف توجہ مبذول کرائی۔ وہاں سرحد گورنمنٹ کے ہندی و گورمکھی کے خلاف سرکلر کی مذمت بھی کی۔

ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ آج جبکہ مختلف زبانوں کو قومی زبان بنانے اور اُن کی ترقی کے لئے سرتوڑ کوشش ہو رہی ہے۔ ہندی زبان کو جسے کانگرس قومی زبان قرار دے چکی ہے۔ ترقی دینے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کی جائے۔ اور ساہتیہ سمیلن اس کی طرف خاص توجہ دے۔ کیونکہ اس کا مقصد نہ صرف عمدہ ساہتیہ پیدا کرنا ہے۔ بلکہ ہندی پرچار کا کام بھی اس کے پروگرام کا اہم جزو ہے۔

ضروری اطلاع

جو نوجوان ذات پات توڑ کر یا شدھ ہوئی عیسائی اور مسلمان کنیاؤں سے شادی کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے پرارتھنا پتر مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج دیں۔ پرارتھی اچھے پڑھے لکھے اور برسر روزگار ہونے چاہئیں۔

منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا
دہلی

ضرورت ہے
اگر آپ ور اور کنیا کی ضرورت کے اشتہار دینا چاہتے ہیں۔ تو یہ کالم اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے نیز آریہ سنستھاؤں کے منیجروں وغیرہ کی ضرورت کے لئے بھی اس کی خدمات سے فائدہ اٹھائیے

Haridwar. Digitized by eGangotri

مرزا صاحب انگریزی لباس میں

لاہوری مرزائیوں کے ایک زبردست رکن نے جن کا نام نامی ڈاکٹر الٰہی بخش ہے اخبار "پیغام صلح" میں ذیل کی تجویز پیش کی ہے :-

"اس لئے ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی اردو کتب کثرت سے مفت یا بہت ہی کم قیمت پر دی جائیں۔ اور ان کو انہیں انگریزی جامہ پہنا کر انگریزی خوان طبقہ کو ان سے روشناس کرایا جائے" :-

("پیغام صلح" - ۲۳ اپریل ۱۹۳۶ء)

ہم نہ صرف ڈاکٹر صاحب کو اس قسم کی تحریک پیش کرنے پر مبارکباد دیتے ہیں۔ بلکہ اس وقت کے منتظر ہیں۔ جبکہ دنیا مرزا صاحب کو انگریزی لباس میں ملبوس دیکھے گی۔ اور یہ اندازہ لگا سکے گی۔ کہ قادیان کا متنبی کتنے پانی میں ہے۔ بیشتر اس کے کہ کوئی مرزائی اس نامداروادی میں قدم رکھے۔ اس کو اتنا خیال کر لینا چاہئے۔ کہ اگر اس نے مرزا صاحب کے انگریزی الہاموں کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی۔ تو اس سے نہ صرف قادیان کے نبی کا بھید کھل جائے گا۔ بلکہ قادیانی اللہ میاں کے بہائی قابلیت کی بھی سنز دری ہو جائے گی؟

* * *

حضرت آدم نے کس پر اثر ڈالا؟

ویدک دھرم اور مردم پرست مذاہب میں بڑا فرق ہے۔ کہ جہاں ویدک دھرم قدرتی اصولوں کا پرچار کرتا ہے۔ وہاں شاہی مذاہب کسی نہ کسی شخصیت کو سناتنوں سے فتنی کر کے سمجھ لیتے ہیں۔ کہ انہوں نے میدان مار لیا۔ چنانچہ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب مرزائی تحریر کرتے ہیں۔ کہ :-

"تاریخ کے مطالعہ سے تو یہی دکھلائی دیتا ہے۔ کہ ہمیشہ کسی زبردست شخصیت کا اثر ہوا کرتا ہے۔ بعض اصول انسانوں کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے کا موجب بن جایا کرتے ہیں۔ بغیر شخصیت کے محض اصولوں کی ترویج کبھی کامیابی لانے کا موجب نہیں بنتی" :-

("پیغام صلح" - ۲۳ اپریل ۱۹۳۶ء)

اگر ڈاکٹر صاحب ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیتے۔ کہ حضرت آدم کو جب علم الاسماء دیا گیا۔ تو اس سے انہوں نے کن انسانوں کی زندگی میں انقلاب پیدا کیا؟ کیا اپنے دو نو بیٹوں کی۔ جنہوں نے جوان ہوتے ہی خانہ جنگی کا بازار گرم کر دیا :-

* * *

وعدہ شکن گروہ

ہمارے قادیانی دوست لاتعنی دعوے کرتے وقت تو شیخ چلی کو مات کر جاتے ہیں۔ لیکن ان کی دین سے جو محبت ہے۔ اس کا حال وہی جانتے ہیں۔ جن کو ان کی اصل حقیقت معلوم ہے۔ چنانچہ ایک مرزائی ملہم مسمی مولوی فضل محمد خان ساکنہ موضع چنگا بھنگیاں ضلع راولپنڈی اپنے جدید مجموعۂ الہامات میں جو کہ ۸ اپریل کو شائع ہوا ہے۔ لکھتے ہیں۔ لفافات فزی۔ اپنی عزت و ناموس اور تنخواہ ۱۵ پر اسلام کا کام کرنا یہ سب قادیان والوں کی گردنوں میں زنجیر ہے۔ ان کے پہلے اقرار اور دو عدے جو انہوں نے مسیح کے ہاتھ پر خدا سے کئے تھے کہ ہم دین اسلام کو دنیا پر مقدم رکھیں گے انہوں نے توڑ دئے۔ (صفحہ ۳۵)

وعدہ توڑنے والے اگر یہ عذر پیش کر دیں کہ وعدہ توڑنا سنت ازلی ہے۔ تو دیکھئے کہ مولوی فضل محمد خان اس کا کچھ جواب دیتے ہیں۔ یا "الست بربکم قالوا بلیٰ" کی نئی تفسیر گھڑنے لگ جاتے ہیں :-

* * *

مرزا صاحب کا تزال تقوے

آنجہانی مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق ان کے مرید یہ مشتہر کرتے پھرتے ہیں کہ وہ بڑے صاحب کرامات اور متقی تھے۔ لیکن جو لوگ اصلیت سے واقف ہیں۔ وہ ان کے تقوٰی کا ذیل کا نمونہ بیان کرتے ہیں۔ اور وہ بھی اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ مرزا جی کے الفاظ میں

مرزا جی نے ایک دفعہ فرمایا۔ کہ "آج ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جلشانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا۔ کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے۔ جو ایک حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا"

آخر جب ماہ اپریل ۱۸۸۶ء میں لڑکی پیدا ہوئی۔ اور وہ چند ہفتہ دنیا میں سانس لینے کے بعد چل بسی۔ تو اس سے چھ سات ماہ بعد پھر مرزا جی کی زوجہ محترمہ کو حمل ہوا۔ اور ۷ اگست ۱۸۸۶ء کو خدا نے ایک بچہ دیا۔ جو اپنی عمر کے سولہویں مہینہ سے باہر نہ نکلا۔ اگر ایک متقی کا یہی کام ہے۔ کہ وہ اولاد پیدا کرتے وقت نہ جانے کتنی مہلت کا خیال رکھے۔ اور نہ ہی اپنی عورت کو کچھ وقت آرام کے لئے دے۔ تو ہم خدا سے دعا کریں گے۔ کہ وہ باقی دنیا کو ایسے متقیوں

کی گرفت سے بچا سکے :-

* * *

مفت خور علماء!

ہندوستان میں آئے دن جو فرقہ وارانہ فسادات ہوتے ہیں۔ ان کی تہ میں اگر دیکھا جائے۔ تو پتہ لگتا ہے۔ کہ ایسے ہی مفت خور علماء کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ جو کہ ان تنازعات کی آڑ میں اپنا ذریعہ معاش پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ نینی تال کے ڈاکٹر حبیب الرحمان علوی شکایت کرتے ہیں۔ کہ :-

"دوسرے فرقہ کے علمائے کرام کا کیا ذکر جماعت "اہلحدیث" میں سے چند علماء تو میری نظر میں ایسے ہیں۔ کہ جن کا کوئی اور ذریعہ معاش سوائے اس کے نہیں کہ وہ ہر سال ایک دو ماہ کے لئے دوسرے علاقوں میں جا کر نہایت خوبصورتی سے چندہ اور خیرات وصول کر کے لاتے ہیں اور دولت خانہ پر بیٹھ کر ایسے اطمینان سے زندگی گزارتے ہیں۔ کہ ہم جیسے بہت سے لوگوں کو ان کی خوش قسمتی پر رشک آتا ہے"

("اہلحدیث" - ۲۴ اپریل)

اگر ڈاکٹر صاحب ساتھ ہی یہ کہہ دیتے۔ کہ آج کل کے مسلمان چندہ دیتے ہی تب ہیں جب کوئی ان کو غیر مسلموں کے خلاف اکسا دیتا ہے تو سارا معاملہ صاف ہو جاتا :-

* * *

کوئٹہ کے زلزلہ کی موتوں کا ذمہ دار

زلزلہ کوئٹہ میں ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ مارے گئے۔ احمدیوں کے سوائے باقی اشخاص کی موت قدرتی تھی۔ لیکن احمدیوں کی موت کی ذمہ داری ایک مرزائی ملہم کے خیال میں موجودہ خلیفہ قادیان پر ہے۔ چنانچہ وہ ملہم صاحب جن کا نام مولوی فضل محمد ہے۔ اپنے تازہ مجموعۂ الہامات میں بڑے طمطراق سے لکھتے ہیں۔ کہ :-

"خاکسار نے فاضل صاحب ڈاکٹر عبداللہ صاحب کے ذریعہ کوئٹہ کے احمدیوں کو ۱۹۳۳ء میں پیغام دیا تھا۔ کہ کوئٹہ سے نکل جاؤ۔ انہوں نے میاں محمود احمد صاحب سے پوچھا کہ آیا اس بات پر عمل کیا جائے؟ تو میاں صاحب نے یہ فتویٰ دیا۔ کہ نہ نکلو۔ بالآخر ڈیڑھ درجن احمدی میاں صاحب کے فتوٰی کی بنا پر کوئٹہ کے زلزلہ میں مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کو ہلاک ہو گئے" :-

("مجموعۂ الہامات" صفحہ ۱۲)

اگر مولوی صاحب ساتھ ہی ڈاکٹر عبداللہ کا بیان اور خلیفہ صاحب کا فتویٰ شائع کر دیتے۔ تو معاملہ بالکل صاف ہو جاتا۔ اور ہم خلیفہ قادیان پر زور دیتے۔ کہ وہ اپنی بریت ثابت کریں :-

* * *

سرحدی مذہبی جنون کا کرشمہ

مذہب کے نام پر جس طرح مسلم عوام کو اکسایا جا سکتا ہے۔ شاید ہی کسی اور کو بھڑکایا جا سکتا ہو۔ صوبہ سرحد کی گورنمنٹ نے ایک مراسلہ شائع کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پچھلے دنوں کچھ مسلمانوں نے بنوں میں ایک ہندو لڑکی کا اغوا کیا۔ لڑکی کے والدین نے عدالت میں استغاثہ دائر کیا۔ اس بنا پر کہ لڑکی نابالغ ہے۔ اس پر پولیس نے کچھ مسلمانوں کے خلاف اغوا کا مقدمہ دائر کیا۔ اور وہ گرفتار کر لئے گئے۔ والدین لڑکی کی عمر پندرہ سال بتلاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی عدالت میں ایک دیوانی دعویٰ بھی دائر ہے جس میں لڑکی کا ولی مقرر کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے۔ تا فیصلہ لڑکی کو پہلے بنوں کے ایک شریف سکھ کے جو ڈاکٹر بھی ہے اور آنریری مجسٹریٹ بھی۔ اور پھر ایک کرسچین لیڈی ڈاکٹر کے سپرد کیا گیا۔ آخر کار اس کی حفاظت کے لئے اسے عارضی طور پر سول جیل میں رکھا گیا۔ ۷ اپریل کو فوجداری مقدمہ کی پیشی تھی۔ دو ہزار کے قریب مسلمان ہاتھوں میں کلہاڑیاں اور درختوں کی شاخیں لئے جہاں جمع ہو گئے۔ انہوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پرائیویٹ باغ کو گھیر لیا۔ اور اس کے اندر بھی چلے گئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ڈراتے اور دھمکاتے رہے کہ ہماری خواہش کے مطابق فیصلہ کرو۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجسٹریٹ مقدمہ نہ لے سکا۔ سر جارج کنگھم ممبر ہوم [illegible] دن بنوں پہنچ گئے۔ وہاں کے مسلم لیڈروں کے ان کے سامنے توبہ کی۔ اور انہیں یقین دلایا۔ کہ اب مقدمہ کی سماعت میں کسی قسم کی دست اندازی نہ کی جائے گی۔ لیکن ۱۲ اپریل کو مقامی حکام کو اطلاع ملی۔ کہ بنوں کے ایک لیڈر کی انگیخت سے ہم بلوچی اس مقدمہ کے سلسلہ میں [illegible] وزیرستان ایجنسی کی وادی میں مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ۵ اپریل کو پولیٹیکل ایجنٹ نے وادی کے مسلمانوں سے ملاقات کی۔ اور انہیں متنبہ کیا۔ کہ اگر انہوں نے برطانوی ہندوستان میں دخل دیا۔ تو انہیں عبرتناک سزا دی جائے گی۔ لیکن پھر بھی ۲۸۰۰ اشخاص کا ایک دستہ ۷ اپریل کو اپنے گھروں سے چل کر دوگا کھیر پائی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

دیانند مٹھ کی ستھاپنا

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

...نے پہلے لکھا تھا - کہ آریہ سماج میں
...کرنے والے اور اُن کے علاوہ دھرم شکشا
...کرنے کے لئے سنیاسیوں کو تیار کرنے
...ایک مٹھ کی ضرورت ہے - جہاں آ
...کرنے والے سنیاسی ٹھہر سکیں -
...سنیاسیوں میں یہ وچار بھی
...دیا نے اس کے لئے پنجاب
...شہر کو سب سے اچھی سمجھا
...کے بعد کئی آریہ سجنوں نے
...وچار پر گٹ کئے ہیں - اُن میں سے
...سجنوں نے امرت سر شہر کو ہی
...کیا ہے - صرف لالہ گنیش دت جی
...نواسی نے امرت سر کی بجائے
...کو پسند کیا ہے - اس میں لاہور کی
...کو ٹھیک ٹھیک نہ جاننا بھی کارن
...اگر وہ لاہور کی اوستھا کو جانتے ہوتے
...خیال ہے - وہ ایسا نہ لکھتے - اس
...علاوہ مٹھ بنانے کے پکش میں سب
...کی ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے
...جنتا اس وقت سنیاسیوں دوارہ
...کی ضرورت کو محسوس کرتی ہے سوامی
...شردھانند جی بھی اسی خیال کے
...تھے - جس وقت انہوں نے سنیاس
...اس وقت اُن کا وچار بھی ایسا
...اس کے بعد لالہ گیان چند جی دہلی
...اس کے زیادہ پکش میں رہے
...سادھوؤں کے پرانے سنت
...جیسا کہ مہاشہ کرشن جی نے خود
...ہے - وہ بھی سنیاسیوں دوارہ
...کی ضرورت کو محسوس کرتے رہے ہیں
...انہوں نے مجھے اس کام کے لئے کہا
...تھا - میں نے اُس وقت بھی یہی کہا
...کہ جب فرصت ملی - اور موقعہ ملا میں
...اس کام کو کرنے کے لئے تیار ہوں کیونکہ
...وقت میں کسی اور کام میں اتنا لگا
...تھا کہ اس کام کو نہ کر سکتا تھا اب
...سیوا کرنے کے لائق ہو گیا
...ہوں

...بجائے صرف اپنے وچار پرگٹ
...تھے - اس کے بعد میں اس وشے پر
...گرتا رہا ہوں - اور آریوں سے بات
...بھی کی ہے - آریہ سنیاسیوں سے
...رہا ہوں یہ سب کچھ کرنے پر میں
...پرنام پر پہنچا ہوں کہ اب دیانند
...ضرور بنانا چاہئے - اور اس کے
...پنجاب میں امرت سر ہی ٹھیک ہے
...مہاتما آتما رام جی نے دستار سے
...دیا ہے - اس پرنتیجہ پر ہونے پر میں آریہ جنتا

ٹھہرنی سے دے دیں - تو اُن کی مرضی ہے
ورنہ اُن سے زمین کے لئے نہ مانگا جائے گا
کیونکہ بعد میں مٹھ کا سب خرچ امرتسر
سے ہی پورا کیا جائے گا - یہ میری دھارنا
ہے - زمین شہر سے باہر اڑھائی تین
روپیہ مربع گز ملتی ہے - اس سے کچھ نزدیک
پانچ روپیہ مربع گز نرخ ہے - میری رائے ہے
جب اڑھائی تین روپیہ والی زمین لینی چاہئے
اس کے لئے دس یا بارہ ہزار روپیہ کی

پتہ لگتا رہے - اور حساب بھی چھپ
رہے ؎
میں ایک بات اور لکھ دینا چاہتا ہوں
شاید کسی کو خیال ہو کہ یہ جائداد کس کی
ہو گی - اس کے لئے میرا جواب ہے - کہ اگر
سنیاسی اس مٹھ کو نہ چلا سکیں - تو
آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ملے گی جس
وقت تک سنیاسی اسے چلا سکتے ہیں
اُس وقت تک پربندھ میں باہر والوں کا

کے سامنے پھر آیا ہوں - اور اب میں آریہ
جنتا سے کچھ دھن لینا چاہتا ہوں - وہ
بھی زمین خریدنے کے لئے ہی لینا چاہتا
ہوں - میرا وچار ہے - امرتسر نواسی اپنی

ضرورت ہے - اس لئے آریہ جنتا کو وہ
روپیہ بھیج دینا چاہئے - جس وقت روپیہ
آنا شروع ہو گا - میں اس کا حساب
اخبارات میں چھپوا دوں گا - تاکہ جنتا کو

ہستا کھشیپ نہ ہو گا - کیونکہ سنیاسیوں
کی مریادا کو باہر والے نہ جانتے ہیں نہ وہ
جاننے کی کوشش کرتے ہیں - اس لئے
یہ جائداد آریہ پرتی ندھی سبھا کی ہی ہو گی
لیکن اس وقت پربندھ سنیاسیوں کا
ہو گا ؎

جس کسی دانی نے دھن بھیجنا ہو - وہ
یا تو میرے نام پر بھیج دیں - یا لالہ رادھا
کشن اوم پرکاش گورو بازار امرتسر کے
پتہ پر بھیج دیں - جس وقت روپیہ آنے لگے گا -
میں بنک میں حساب کھول دوں گا -
اور ہر ماہ حساب چھاپ دیا جائے گا -
تاکہ کوئی غلط فہمی نہ ہو ؎

میں دوبارہ لکھنا مناسب سمجھتا ہوں
کہ آریہ جنتا کو یہ روپیہ بہت جلد پورا کر دینا
چاہئے - تاکہ کام جلدی ہو سکے - میرا پتہ
یہ ہے :-

(سوامی) سوتنترانند - ہیرا مارکیٹ -
گورو بازار - امرت سر

اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری
نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ؎ (مینیجر)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ جنرل اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا کا وارشک سادھارن ادھیویشن ۱۹-۲۰ جیٹھ سمت ۱۹۹۳ تدانوسار ۳۰ - ۳۱ مئی ۱۹۳۶ء بروز شکر اور سنیچر سبھا کے کاریالیہ گورودت بھون لاہور میں ہو گا - کارروائی سنیچر وار - ۱ بجے صبح آرمبھ ہو گی - کرپا کر کے ادھیویشن میں پدھار کر کرتارتھ کریں - ۳۰ مئی کو پراتہ دس بجے تک لاہور پہنچ جائیں - ادھیویشن میں نمن وشے اُپستھت ہیں :-

۱ - پرتی ندھی سبھا سدوں کے پرشن تتھا اُن کے اُتر ؎
۲ - سمت ۱۹۹۲ کے کاریہ کی رپورٹ سُن کر سویکار کرنا ؎
۳ - وید پرچار کی اُنتی تتھا آریہ سماجوں کی اوستھا سدھارنے کے اُپایوں پر وچار ؎
۴ - انترنگ سبھا پرستاو سنکھیا ۱۲ - $\frac{9}{29}$ ۱ سبھا کا کوئی ادھیکاری ۳ سمتی ہونے کے انترگت - ایک پد پر تین ورشا سے ادھک نہ چُنا جا سکے گا ؎
۵ - سمت ۱۹۹۳ کے لئے ادھیکاریوں اور انترنگ سبھا تتھا ودیا سبھا کے سبھاسدوں کا چناؤ کرنا ؎
۶ - وید پرچار - آیورنگ ودیالیہ - ودیارتھی آشرم - لیکھرام سمارک - کنیا گورو کل اور گورو کل کانگڑی آدی سنستھاؤں کے بجٹ پاس کرنا ؎
۷ - گورو کل میں پروشٹ ارتھ ادھک آیو کے بالکوں کے پرارتھنا پتر ؎
۸ - اردھ شتابدی بجٹ تتھا کوش ؎
۹ - پرتی ندھی سبھا سدوں کے پرستاو ؎

پرتھی نویدن ہے - کہ یدی آپ کوئی پرشن سبھا کے کاریہ یا سمبندھ کے وشے میں پوچھنا چاہیں - یا درشک کوئی پرستاو سبھا کے سامنے رکھنا چاہیں تو ۱۵ مئی سن ۱۹۳۶ء تک کے کاریالیہ میں بھیج دیں - تاکہ اُن کے اُپستھت کرنے کی آگیا لی جائے - جن کی آگیا ہو گی - وہی پرشن یا پرستاو اُپستھت ہو سکیں گے ؎

(بھیم سین منتری)

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تسی پرشاد اگروال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹری شدہ

قیمت ۱۰ - رجسٹرڈ

بال جیون گھی

بچوں کی بخار کھانسی، بدہضمی، دودھ ڈالنا، دست ہونا وغیرہ
ہر ایک بیماری کی اکسیر دوا ہے
کمزور بچے اسکے چند ہی یوم کے استعمال سے موٹے تازے طاقتور بن جاوینگے
خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے سے بچے اسکو خوش ہو کر پی لیتے ہیں
سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے
نقلی سے بچو حکیم تسی پرشاد کی اصلی بال جیون گھی دیکھکر لو
قیمت فی شیشی ۱۰ فی درجن ۱۲/۸ محصول ڈاک شیشی تک ۱۰ درجن ۱۲/۸
سوداگروں کو معقول کمیشن، نئے سوداگر و ایجنٹ نمونہ مفت طلب کریں
مفت لو - دل اور دخواں حضرات گوکے تام مکمل پتے کے بھیجنے پر
ہر بیماری کا مجرب علاج تبا سوالہ رسالہ چراغ صحت مفت بھیجا جاویگا
المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علیگڑھ شہر یوپی

Haridwar. Digitized by eGangotri

رشی دیانند کی مہتا

(شری جگت گورو شنکر آچاریہ کا بھاشن)

(نوٹ) آریہ سماج بمبئی کے ۶۱ ویں وارشک اُتسو پر شری جگت گورو شنکر آچاریہ جی نے بمن لکھت بھاشن دیا :-

(ایڈیٹر)

آج کل "آریہ سماج" شبد سے ہندو سماج کی رکھشک سینا کا ارتھ سمجھا جاتا ہے۔ آج جرمن لوگ اپنے آپ کو ابھیمان کے ساتھ "آریہ" کہتے ہیں۔ پرہندوؤں نے اسنکھیہ شتابدیوں سے اپنے آپ کو "آریہ" کہا۔ اور اس شبد سے اس ارتھ کا سمبندھ کیا۔ جو آج بھی سمجھتے ہیں۔ آریہ سماجی بھارت ورش کے نازی ہیں جو ہٹلر سے ایک شتابدی پوروہی آچکے تھے۔ کیونکہ یہ سماج کے سنستھاپک رشی دیانند کی پرتی بھا تھی۔ جس نے آریہ ورت کے نواسیوں کے اس وسمرت آریہ نام کو ڈھونڈھ نکالا۔

آج ہم آریہ سماج بمبئی کا ۶۱واں وارشک اُتسو منا رہے ہیں۔ یہ وہ سماج ہے۔ جس نے آریہ دھرم کے پنر زمان اور پرسپر ویبھنیہ اور بھید بھاو رکھنے والے آریہ ورت نواسیوں کے سُدھار کے لئے انیک کٹھنائیوں کے ورودھ پریتن کیا۔ اور سپھلتا پراپت کی۔

اِتہاس پر درشٹی ڈالتے ہوئے یدی ہم اپنے کاریہ پر ابھیمان کریں۔ تو اس میں کوئی سنکوچ کی بات نہیں ہے۔ سنسار پرسدھ تھیوسوفیکل سوسائٹی کبھی آریہ سماج کی کیول ایک شاکھا تھی۔ پاشچاتیوں کو جب برہم پرکاش کے درشن ہوئے۔ اور انھوں نے پڑھا کہ گیان اور آنند کی ماتر بھوم بھارت ورش ہی ہے۔ اور جب وہ یہاں آئے۔ تو وہ مہرشی دیانند کی سیوا میں شانتی کے لئے اپستھت ہوئے۔ اسی نے انیک بھرانت بھکتوں کو آریہ دھرم میں پنہ ارُوڑھ کیا۔ سوامی دیانند کا جیون سبھی پریتن شیل آتماؤں کے لئے اُتساہ وردھک ہے۔ ایک سمپتی پریوار کو چھوڑ کر اس نے اپریچت دیش میں اپریچت لوگوں میں اپنے جیون کو جوکھم میں ڈالا۔ پرانے ڈھرے کی پردھانی کو چھوڑ کر انہوں نے جیون سندیش سنایا۔ اور نئے دھرم کے اگر گنتا ہوئے۔ اپنی دیا کھیاؤں میں انہوں نے پرچلت پرنالی اور دوسروں کے گت ارتھوں کو ایک دم چھوڑ کر شکتی شالی اور بدلہ لینے والی پرمپرا گت کٹرتا کا گھور ورودھ کیا۔ تھیوسوفیکل سوسائٹی کے لُنٹھت آستریہ کو چھوڑ کر وہ اکیلے ہی مہتا کے اُوچ شکھر پر پہنچے۔ سب شکھوں کو تیج سمجھ کر انہوں نے بھارت کی لمبائی چوڑائی کو ماپ ڈالا۔ ایسے سمے میں جبکہ یاترا کرنا خطرہ کا کام تھا۔ اور سنسکرت ہندو دھرم کو اپنا سندیش پرتیکشا پوروک سنایا۔ اپنے جیون کی چنتا چھوڑ کر کیول آریہ دھرم کی پرتشٹھا کے لئے انہوں نے پنڈت پادری اور مولویوں کے ساتھ بھڑ کر شاستر ارتھ ایسے سمے میں کئے جب ورودھ کرنا بھاری اپرادھ گنا جاتا تھا۔ ان کے اُدیم وبُدھیم سے ایسا اُتساہ اور درڑھ سنکلپ پیدا ن کیا تھا جس کے کارن آریہ سماج کا بھی لکش ہے۔ آریہ سماج آج بھی اپنے آریہ دھرم کے پریم میں کسی دوسرے سماج کے سامنے کم نہیں ہے۔ ویدک دھرم کے سُدھار کرنے اور اسے نو جیون پردان کرنے میں اس کا اُتساہ اپوروہے۔ ہاتھ سے نکلی ہوئی بھومی کے پنہ ادھکرت کرنے تتھا نئی بھومی کے جیتنے میں۔ بھولے بھٹکے بھائیوں کو پنہ ملانے اور نیتوں کا سواگت کرنے میں آریہ سماج کے پریتن آج بھی کم نہیں ہیں۔ کٹر پنتھیوں کے ورودھ کرنے پر دیانند نے کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔ بلکہ اُن کی کٹرتا کا نردیتا پوروک کٹو کٹاکشوں سے کھنڈن کرتے تھے انیہ سُدھارکوں دوارہ کٹاکش کئے جانے پر وہ کبھی اُن سے رعایت نہیں چاہتے تھے۔ اور نہ اُن کی رعایت کرتے تھے۔ ہندو دھرم سے دویش رکھنے والے ورودھیوں کی گالیاں سن کر بھی وہ بھارت ورش کو آریہ بنانے اور پتت بھائیوں کو پنہ ملانے کے کاریہ میں کبھی منداُتساہ نہیں ہوئے۔ اس پرکار نیتی اور تین ورودھیوں سے لڑتے ہوئے انہوں نے نگنی شکتی پراپت کی۔ اور اپنے دھیئیہ کی سپھلتا کی۔ آکشانین سوکشتی کری۔ انہوں نے کٹر پنتھیوں کو چپ کرا دیا تھا۔ ورودھی سُدھارک وادیوں اور ودھرمیوں کو بھی دھکّا پہنچایا۔ آریہ سماج وہ بھوبہ بھون ہے جس کا آدھار وید ہیں۔ اور اُس میں بھلی پرکار چھپا ہوا وہ پرورش آدھیاتمک مصالحہ ساودھی سے لگایا گیا ہے۔ جو آریوں کے اس دیش میں بکھرا پڑا ہوا تھا جبکہ کچھ لوگ مور کھتا سے یا ادھی کے کارن اس جیرن شیرن دھرم سے چپکے ہوئے تھے۔ جو سمے کے پربھاو سے اتینت دُربل ہو گیا تھا۔ ادبار بار کے نرمانوں کے کارن کھنڈن کھنڈن میں جس کے گرنے کا بھئے تھا۔ کچھ لوگ بھئے کھا گئے یا کچھ انیہ اُدیشیہ رکھنے کے کارن دور بھاگ رہے تھے۔ سوامی دیانند نے سچے رشی کی بھانتی اسی کان میں رہنے کا خطرہ اور چھوڑ کر بھاگنے کا اپکیتی دونوں کو دیکھا۔ اور انہوں نے اپنی ودیا اور بدھی کا پرمسلے کو لنٹ کر کے بنا بنانے میں اپیوگ کیا۔

پرنتو کرنے سے پہلے انہوں نے اپنے پاردیہ میں بنائے جانے والے بھون کا ایسا چتر بنا لیا تھا۔ جو آریوں کی سنسکرتی اور شبدوں کے لکش کے انوکول اور اُس کی بناوٹ۔ وشالتا۔ رنگ ڈھنگ اور اُس کا انتم اُدیش آریوں کی بھاونا اور ہندوؤں کی پرمپرا کے یوگیہ ہو۔

اُن کا چتر ایسا تھا۔ جو آکرتی میں نیا۔ کنتو بھاونا اور سادھن میں پرانا تھا۔ یہ پرانی سامگری سے نیا بھون بنانا چاہتے تھے۔ اور وہ اس پرکار سے جس میں سمست آریہ جاتی ایک چھتر چھایا میں جیون کی نوین اوستھاؤں اور پرستھتیوں کے انوکول آشرم پا سکے۔ یدپی ان کی پرستھا سرل تھی۔ کنتو ہندوؤں کو درڑھ بنانے کے لئے اُس کا ارتھ مہان تھا۔ سرل ہوتے ہوئے بھی آریہ دھرم کو اس کے پرُوِدھ وبھو کے ساتھ پنہ ستھاپت کرنے کا سوندریہ اس کے ساتھ تھا۔

آریہ سماج دیانند کے بنا کچھ نہیں ہے تو دیانند بھی آریہ سماج کو چھوڑ کر کچھ نہیں ہے دیانند کی مہتا آریہ سماج کی مہتا سے جانی جاتی ہے۔ آریہ سماج کے جیوت جاگرت شکتی ہوتے ہوئے دیانند آج جیوت ہیں۔ انہوں نے آریہ سماج کی ستھاپنا کے لئے اسی لئے پریشرم کیا تھا۔ کہ آریہ سماج سنسار میں ویدک دھرم کی پنہ ستھاپنا کر سکے۔ اور اب میں آپ سے جن کے ہاتھ میں انہوں نے کاریہ سونپا تھا۔ وہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ نے اپنے کرتویہ کا کہاں تک پالن کیا؟

میں جانتا ہوں کہ بیسیوں ایسے آریوں کے نام سمرن کئے جا سکتے ہیں۔ جنہوں نے سچا جیون درڑھتا اور نربھیتا کے ساتھ بنایا۔ اور بک آریہ سیبتک کی بھانتی مہان کاریہ کے لئے اپنے پران دے دئے۔ اداہرن کے لئے کیول دو نام (۱) لالہ لاجپت رائے جی اننیہ آریہ تھے۔ جنہوں نے آریہ ورت کو راج نیتک سوتنترتا دلانے کے لئے گھور پریتن کیا۔ اور انت تک پیچھے نہیں ہٹے۔ (ب) سوامی شردھانند نے جو کل سے کچھڑے ہوئے آریوں کو پنہ ملانے اور ودھرمیوں

کو آریہ بنانے کا کام اپنے ... کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے ... پورنی ہیں پران دے لئے کنتو میں ... ہر ایک سے پوچھتا ہوں کہ ... ہیں؟ کیا آپ ورش بھر میں ایک ... کے رئیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ ... ہے۔ اُس کی خوشی مناتے ہیں ... وہینک جیون آئے گوروؤں کی ... ونیت کرتے ہیں۔ اور اپنے ... سدھ کرتے ہیں۔

یدی آپ کر رہے ہیں۔ تو ... ابھی پرکار کرتے رہیئے۔ یدی ... ہی اور ابھی سے پرارمبھ کیجئے ... دیانند نے اُٹھایا تھا۔ وہ ابھی ... ہوا۔ وید کا سندیش ابھی لاکھوں ... ہے۔ بہتیرے سُنتا ہی نہیں چاہتے ... بہتیرے سمجھتے ہی نہیں۔ اور ایک ... ہیں۔ جو سمجھتے ہوئے بھی وہ ... اس کو دیو ہار میں کس پرکار لایا جائے ... نے نہیں سُنا۔ اُن تک سندیش ... سیکھنا نہیں چاہتے۔ اُن کو ... جو سمجھتے نہیں اُن کو سمجھاؤ۔ اور ... کرتے لوگوں کو دیو ہار کرنا سکھاؤ ... کرنے کو تیار ہیں۔ اُن کے ساتھ ... پرکار اکٹھے اور ایک دل ہو کر کام ... اپنے گورو کا کاریہ پورا کر سکیں جسے ... نے ادھورا چھوڑا تھا۔

ست دھرم پاٹھشالہ ناگ...

ہم سب کرمچاریوں اور ودیارتھیوں نے ... کر شری مہاراجہ راجیندر پرکاش ... والیئے ریاست سرمور ناہن کی شادی ... کے اعزاز میں ست دھرم پاٹھشالہ ناگ ... منایا۔ سب سے پہلے ایشور ستتی ... اور شانتی پاٹھ ہوا۔ اس کے بعد ... گیا۔ پھر پاٹھشالہ کے بچوں کے ... بعد ازاں پنڈت درگا دت جی آنریری ... مذکورنے شری مہاراجہ صاحب بہادر ... پاٹھشالہ کی پرورش اور رعایا پروری ... اور مہاراجہ صاحب بہادر مہارانی ... دیرگھ آیو اور اُن کی راج دھانی ... کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کی ... دیاری تعداد میں جمع تھے۔ ... ہو کر کارروائی جلسہ ... سجنوں کا پریم پرورک ... کیا گیا۔

(منتری ست دھرم پاٹھشالہ ناگ...)

وید میں ورن

(از شری پنڈت نند لال جی آریہ گورودت بھون لاہور)

اخبار پرکاش لاہور مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۳۳ء میں "ورن"
دیوستھا کے سمبندھ میں شری سنت رام جی منتری
جات پات توڑک منڈل اور شری "ناتھ" جی سیوک
پرکاش کے لیکھ چھپے ہیں۔ دونوں لیکھ ایک دوسر
ے اور پرتی اور تہ ہی معلوم ہوتے ہیں۔ ہم ان
دونوں لیکھوں کا رالوچن کرتے ہیں۔ شری سنت رام
جی کا کہنا ہے۔ کہ وید میں براہمن۔ کھشتری۔ ویش
اور شودر ہیں۔ ورن نہیں کہا گیا۔ اس پر شری
"ناتھ" جی فرماتے ہیں۔ کہ یجروید اور اتھروید
کے فلاں فلاں وید منتروں میں براہمن۔ کھشتری
ویش اور شودر چاروں اکٹھے شبد آئے ہیں۔ کوئی
پانچواں اور کوئی شبد ساتھ نہیں ہے۔ اس لیے
ان چاروں کا ہی اکٹھا آنا اس بات کا ثبوت ہے
کہ یہی چار اور چار ہی ورن ہیں۔ شری سنت رام
جی کا اس پر اُترہ ہے۔ کہ ایسے رگوید اور یجروید کے
منتر بھی ہیں۔ جن میں ان چاروں کے ذکر کے
ساتھ چند ایک اور نام بھی آئے ہیں۔ اس
"ناتھ" جی کی یکتی کارگر نہیں ہوتی۔ اور جب
ان سب ایسے ناموں کو جو اگرچہ براہمن کھشتری
ویش اور شودر کے ساتھ آتے ہیں۔ ورن نہیں
مانتے۔ تو براہمن کھشتری۔ ویش اور شودر کو
بھی ورن نہ مانا جائے۔ اگر براہمن۔ کھشتری۔
ویش اور شودر کو ورن مانتے ہیں۔ تو باقی ناموں
کو بھی ورن مانا جائے۔ اس صورت میں ورن
چار نہیں۔ ادھک ہو جاتے ہیں۔ اس لیے
"چار ہی ورن ہیں" یہ بات سدھ نہیں ہوتی۔
شری سنت رام جی کا یہ کہنا کہ وید میں براہمن۔
کھشتری۔ ویش اور شودر کے ساتھ ورن شبد
نہیں آیا۔ اس لیے یہ ورن نہیں۔ اس کا اُتر
شری ناتھ جی نے یہ دیا ہے۔ کہ وید میں ان چار
کو ورن ماننے سے کہیں انکار بھی نہیں کیا
گیا۔ اوّل تو یہ یکتی قابلِ پذیرائی نہیں۔ لیکن اگر
اس یکتی کو مان بھی لیا جائے۔ تو اس کا اُتر یہ
ہو سکتا ہے۔ کہ وید میں ان ناموں کے ساتھ
ورن شبد نہیں آتا۔ اور کہیں دوسرے ناموں
کے ساتھ آتا ہے۔ یہی وید کا صاف انکار ہے
اگر وید کو یہ ورن سویکار ہوتے۔ تو ضرور ان کے
ساتھ ورن شبد ہوتا۔ اور دوسرے شبد ورن کے
ساتھ نہ ہوتا۔ اس سے وید نے براہمن۔ کھشتری۔
ویش اور شودر کو ورن ماننے سے صاف انکار
کیا ہے۔ وید کو جن کو ورن کہنا سویکار تھا۔ ان کے
ساتھ ورن شبد لگا دیا۔ اور جن کے ساتھ سویکار
نہیں تھا۔ ان کے ساتھ نہیں لگایا۔
اس سے آگے شری سنت رام جی نے لکھا
ہے۔ کہ وید میں چار ورن نہیں۔ دو ورن ہیں
ایک آریہ اور دوسرا داس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
दासं वर्णं منتر پد سے دو ورن سدھ
ہیں۔ آریہ اور داس شبد کے ساتھ ورن

یہ دو ورن ماننے سے یہ دو ورن سدھ ہیں۔
اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ اس پر
شری "ناتھ" جی نے یہ لکھا ہے۔ کہ یہ آریہ اور داس
دو پرکار کی ذہنیتیں ہیں۔ یہ ورن ہیں۔ اوّل تو
وید خود ہی انہیں ورن کہتا ہے۔ اس لیے
آپ ان کو ذہنیتیں کیسے کہتے ہیں۔ پھر
ورن ہے کیا؟ مختلف پرکار کے گن۔ کرم۔
اور سوبھاو کو ہی تو ورن کہتے ہیں۔ اس لیے
آریہ اور داس دو ورن سدھ ہوتے ہیں۔ آگے
چل کر شری "ناتھ" جی خود ہی سویکار کر لیتے
ہیں۔ کہ براہمن کھشتری۔ ویش اور شودر چار ورن
کی تقسیم انسانی اُنتی پرورش ہے۔ اور محض ایک
وقتی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے انسانی
ایجاد ہے۔ انادی اور قدرتی اُنتی پرورش نہیں
جب تک ایک آریہ کے سر پر شکھا ہے۔ اور
جسم پر جنیؤ ہے۔ تب تک ہی ورن دیوستھا کی
ضرورت ہے۔ اس کے بعد ایک منٹ کے لیے
بھی نہیں۔ اس سے شری "ناتھ" جی شری
سنت رام جی کی پوزیشن کو سویکار کر لیتے ہیں۔
کیونکہ اُن کے کہنے سے یہ صاف ظاہر ہوتا
ہے۔ کہ "ورن دیوستھا" ایشور کرت نہیں اور
نہ ہی وید اس کو انادی اور سوبھاوک سویکار
کرتا ہے۔ بلکہ یہ انسان نے اسے اپنی وقتی
ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایجاد کیا ہے
وقتی ضروریات بدلتی رہتی ہیں۔ اس لیے ورن
دیوستھا بھی بدلتی رہتی ہے۔
اوپر جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ دونوں مہانو بھاؤں
کی یکتیوں کا نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔ ہم نے اپنی
سمتی نہیں لکھی۔ ہماری سمتی یہ ہے۔ کہ دونو
مہانو بھاؤ ویدک ورن دیوستھا کے ماننے
والے ہیں۔ اور ورن دیوستھا کو گن۔ کرم اور
سوبھاو سے مانتے ہیں۔ اس اوستھا میں اُن
کے وچاروں میں جو انتر ہے۔ وہ یہی ظاہر کرتا
ہے۔ کہ نکتۂ نگاہ کا فرق ہے۔ شری "ناتھ"
جی ورن شبد کو روڑھی ارتھوں میں لیتے
ہیں۔ جیسے کہ اس سمے پرچلت نہیں۔ اگرچہ
اس کو یوگک ارتھوں میں لیں۔ تو اُنکا اور سنت رام
جی کا نکتۂ نگاہ مل جاتا ہے۔ وید کا آشیہ ایک مثال
سے واضح ہو سکتا ہے۔ جیسے کوئی کہے۔ کہ پھول
دو ورن (رنگ) کے ہوتے ہیں۔ ایک لال ورن
اور دوسرا پیلا ورن۔ (ورن اور بھی ہوتے ہیں۔
یہاں صرف مثال کے طور پر یہ فقرہ استعمال کیا
گیا ہے)۔ پھر لال ورن چار قسم کا ہوتا ہے۔
کرمچی۔ ہرمچی۔ گلابی اور پیازی۔ اب ان دو
واکیوں میں سے پہلے واکیہ کے ساتھ ورن شبد
آتا ہے۔ لیکن کرمچی۔ ہرمچی۔ گلابی اور پیازی
کے ساتھ ورن شبد نہیں ہے۔ مفہوم یہی ہے
کہ یہ ورن نہیں۔ اسی طرح وید کا آشیہ یہ ہے۔
کہ منش سماج کے دو ورن ہیں۔ ایک آریہ اور
دوسرا دسیو یا داس۔ پھر آریہ ورن چار پرکار کا
ہے۔ براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر۔ جیسا کہ
شری سوامی دیانند جی مہاراج رگوید آدی بھاشیہ
بھومکا میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔
"پرتھم منشیہ جاتی سب ایک ہی ہے۔ سو بھی
ویدوں سے سدھ ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وید ریتی سے ورنوں
کے دو بھید ہیں۔ ایک آریہ اور دوسرا دسیو۔ آریہ
ارتھات سرشٹ اور دسیو ارتھات دشٹ سوبھاو۔
یکت۔ براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر یہ چار بھید
گن کرم سے کیے گئے ہیں۔ ان کا نام ورن اس
لیے ہے۔ کہ جیسے جس کے گن کرم ہوں۔ ویسا
ہی اُس کو ادھیکار دینا چاہیے۔"
پھر سوامی دیانند جی پونا کے ایک ویاکھیان میں
فرماتے ہیں۔ کہ:۔
"منشیہ سرشٹی آرمبھ ہونے پر ایک منشیہ جاتی
ہی تھی۔ پشچات آریہ اور دسیو یہ بھید ہوئے۔
پھر آریوں میں گن۔ کرم انوسار چار ورن براہمن
کھشتری۔ ویش اور شودر"۔
اس سے دونو مہانو بھاؤں کا نکتۂ نگاہ ایک ہو
جاتا ہے۔ ورن سے مراد جب گن کرم اور سوبھاو
ہے۔ تو یہ یکتی یکت ہے۔ کہ پہلے منشیہ نسل کے
دو وبھاگ ظاہر کیے۔ ایک آریہ یعنی سرشٹ اور
دوسرا دسیو یعنی دشٹ۔ پھر آریہ یعنی سرشٹ کے
کئی پرکار ہیں۔ یکھیہ وبھاگ چار براہمن۔ کھشتری
ویش اور شودر اور عام طور پر انیک۔ کیونکہ گن۔ کرم
اور سوبھاو انیک ہیں۔ اس لیے ورن دو ہیں۔
چار نہیں۔ اور انیک نہیں۔ یہ بھی درست
اور یہ وید سے سدھ ہے۔ اس لیے شری "ناتھ"
جی کو آپتی نہیں ہونی چاہیے۔ کہ شری سنت رام
جی وید میں دو ورن کا ہونا کیوں کہتے ہیں۔ وید
میں صاف दासं वर्णं شبد ہے۔ جس کے
سیدھے معنی دو ورن ہیں۔ اور شری سنت رام جی
جو بار بار دو اور چار کے جھگڑے میں آ کر کہہ دیتے ہیں
دو ہی ورن ہیں۔ چار نہیں۔ اس لیے ہے۔ کہ
کچھ ایک آریہ سماجی چار ورنوں کو روڑھی ارتھوں

بھارت ورش میں ہلچل مچانے والا ساہتیہ

دہلی شاخ
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

لاہور شاخ
سوادھیائے سدن موہن لال روڈ لاہور

اگر آپ سارے بھارت ورش میں
ویدک دھرم پھیلانا چاہتے ہیں۔ تو اپنی آمدنی کا کچھ حصہ لگا کر نیچے لکھے گرنتھ
خریدیں۔ اور انہیں مفت یا لاگت دام پر بانٹ کر ستیہ کا پرکاش کریں۔ آریہ
ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر نے سستا پن کی حد کر دی۔ ہماری پستکیں بھارت
ورش کے سبھی بڑے بڑے بک سیلروں کے ہاں ملتی ہیں:۔

ستیارتھ پرکاش	ایک سو پیسے پر ۴	پھٹکل	۵
" رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	" " " " ۵	"	۶
" سنسکار ودھی	" " " " ۲	"	۳

چاروں ویدوں کا ہندی انوواد اجیمینر مستقل گراہکوں سے ۴۲ " پھٹکل ۵۵
رشی دیانند کا مکمل مستند جیون چرتر دو حصوں میں مجلد ۶ بغیر جلد ۵
بھارتیہ سماج شاستر ۸

وید میں استریاں ۵ ۔ وید اپدیش ۸ ۔ لوک مارگ ۳ ۔ جیون بھید ۵ ۔ کرتویہ درپن ۸
چرک مع ہندی انوواد تین جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۹ ۔ پھٹکل ۱۲
اور بھی ہر طرح کی دھارمک وسماجک پستکیں ہمارے یہاں ملتی ہیں۔ فہرست
مفت منگوا کر دیکھیں۔ منڈلی کے دس دس روپے کے حصے خرید کر منافع اُٹھائیں
اور ویدوں کے پرچار کا ثواب مفت میں لوٹیں
ہر قسم کی خط و کتابت کا پتہ
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج اور ورن ویوستھا

پبلک :- شری تیرتھ رام جی سابق پرچارک آریہ سماج فاضلکا

کوئی مانے یا نہ مانے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے- کہ "ورن ویوستھا" کے سدھانت پر آریہ سماج میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے- آریہ سماج میں ایک گروہ ایسا ہے- جو "ورن ویوستھا" اور "ذات پات" کو ایک ہی چیز سمجھتا ہے- اور چونکہ موجودہ حالات میں وہ اپنے خیال کے مطابق "ورن ویوستھا" کو چلا تو نہیں رکھ سکتے- اس واسطے وہ یہی مناسب سمجھتے ہیں- کہ ذات پات کو ہی قائم رکھیں۔ ایسے گروہ کے پرتی ندھی پہلے پنڈت ٹھاکر دت ہی سمجھے جاتے تھے- مگر اب صاف معلوم ہو رہا ہے- کہ پنڈت ٹھاکر دت جی کے ہم خیال سجن کچھ اور بھی ہیں حال ہی میں مہاشہ آجیت سنگھ جی ستیارتھی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے- جس میں وہ لکھتے ہیں- کہ موجودہ حالت میں آریہ سماجیوں کو قسم مولک ذات پات قائم رکھنی چاہیے- خواہ ایسا کرنے میں لوگ ان کو سناتن دھرمی ہونے کا طعنہ ہی کیوں نہ دیں۔ ایسے لوگوں کو ایک غلط فہمی لگ رہی ہے- وہ یہ سمجھ رہے ہیں- کہ ورن ویوستھا اور ذات پات کا function ایک ہی ہے- میں اس مضمون میں یہ بتلانے کی کوشش کروں گا- کہ ورن ویوستھا اور ذات پات کا دائرہ عمل جدا جدا ہے- ذات پات کا منشا یہ ہے- کہ وہ لوگوں کی شادیوں کو ایک نظام میں رکھے- آریہ سماج میں کئی اچھوت بڑھ کر پنڈت بن گئے ہیں- مگر چونکہ وہ شادیاں بہت وقت اپنے ہی گروہ میں چلے جاتے ہیں اس واسطے ان کو پنڈت کہنے پر کسی نے اعتراض نہیں کیا- ذات پات کا اس سے کوئی مطلب نہیں- کہ کوئی اپنے آپ کو کیا کہتا ہے- اس کا منشا شادی ہے- اور وہ شادیوں کے بارہ میں اس کو وہی بنا دیتا ہے جس میں وہ پیدا ہوا تھا- برخلاف اس کے "ورن ویوستھا" کا کوئی سمبندھ براہ راست وواہ شادی کے ساتھ نہیں ہے- آریہ سماجی بھائی نوٹ کریں- کہ میں یہ لیکھ آریہ سماج کے نقطۂ نگاہ سے لکھ رہا ہوں- اور مجھے وہ عبارت یاد ہے- جس میں سوامی جی ایک پرشن کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں- کہ وواہ اپنے ورن میں ہی ہونا چاہیے- اسی لیکھ کو آگے رکھ کر پنڈت ٹھاکر دت جی ذات پات نوازک خیال کے آریہ سماجیوں کو شاستر ارتھ کے واسطے چیلنج دیا کرتے ہیں- انہوں نے ایک دفعہ مہاتما ہنس راج جی کے پتر بلی راج گوپال جی آچاریہ کی لڑکی کی شادی کو اس طرح ظاہر کیا تھا- کہ چونکہ ان دونوں کا ورن مقرر نہیں کیا گیا- اس واسطے یہ شادی ویدک نہیں ہے- گویا وہ یہ سمجھتے ہیں- کہ آریہ سماج کا سدھانت یہ ہے کہ شادی سے پہلے ہر ایک کا ورن مقرر ہونا چاہیے- حالانکہ بات یہ نہیں ہے- اس بات کی تائید میں میں سوامی جی کی اسی عبارت کا سہارا لیتا ہوں- جو کہ انہوں نے ستیارتھ پرکاش میں ایک ہی ورن میں شادی ہونے کے متعلق لکھی ہے- سوامی جی لکھتے ہیں- کہ وواہ اپنے ہی ورن میں ہونا چاہیے کیونکہ اس میں پرسپر پریتی اور کلوں کے کرم (کام) بنے رہتے ہیں- سوامی جی یہ نہیں لکھتے- کہ ایک ہی ورن میں شادی نہ ہونے سے سدھانت ٹوٹتا ہے- بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ایک ہی ورن میں شادیاں زیادہ لابھدایک اور سکھدایک ہیں- آؤ ذرا اسی بات کو ایک خاص مثال لے کر واضح کریں:-

ایک کل یعنی خاندان میں کھیتی باڑی کا کام ہو رہا ہے- ان کے گھر میں بیل ہیں- گائیں ہیں- اور دیگر مویشی ہیں- سوامی جی کہتے ہیں کہ ایسے کل کے لڑکوں کو ایسی لڑکیاں دینی چاہئیں- جو ان کاموں میں مدد دے سکتی ہوں- مویشیوں کو چارہ دے سکتی ہوں- دودھ بلو سکتی ہوں- اور کھیتوں میں جا کر اپنے پتیوں کو روٹی کھلا سکتی ہوں- اگر ایسا ہوگا- تو پتی پتنی میں پریم بنا رہے گا- اور اس کل کے کرم میں بادھا نہ پڑے گی سوامی جی ورن کا مطلب معقول پیشہ سے لیتے ہیں- اور پنڈت ٹھاکر دت جی کے خیال کے آدمی ورن سے مطلب "جاتی" لیتے ہیں- میں ایسے لوگوں سے ایک سوال کروں گا- کہ ایک کسان کی کل ہے- جس کا ورن آپ ویش مقرر کریں گے- دوسری کل ایک بنئے کی ہے- اس کا ورن بھی آپ ویش ہی مقرر کریں گے- اب اگر بنئے کی لڑکی (دبلی- پتلی اور ڈرپوک) کسی کسان کے ہاں بیاہی جائے- تو باوجود آپ کے خیال کے "سورن وواہ" ہونے کے پرسپر پریتی پیدا نہ ہو سکے گی اور نہ ہی کسان کے گھر کے کام میں کوئی سہولت پیدا ہوگی- اور اگر آپ کہیں کہ کچھ دنوں کے بعد بنئے کی لڑکی اس کام کے واسطے عادی ہو جائے گی- تو ایسی عادت براہمن اور کھشتری ورن کی لڑکی کو بھی ہو سکتی ہے- سوامی جی کی عبارت میں ایک وصف ہے- کہ اس کے معنی صاف اور واضح ہوتے ہیں- اس سے مختلف معنی نکالنے بہت مشکل بلکہ ناممکن ہیں- سوامی جی نے یہ عبارت ورن کو جاتی سمجھ کر نہیں لکھی- بلکہ پیشہ سمجھ کر لکھی ہے- سو ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں- کہ شادیوں میں ور اور بدھو کے پیشہ کو دیکھا جائے- پیشہ ایک معقول چیز ہے- وہ آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے- سوامی جی کی عبارت سے ایک مطلب اور بھی نکلتا ہے- وہ وواہ کو ایک ورن میں مناسب اس واسطے سمجھتے ہیں- کہ اس سے پرسپر پریتی اور سو سائٹی کے کام میں رکاوٹ دور ہوتی ہے- اگر مختلف ورن کے لڑکے لڑکی کی شادی ہو کر پرسپر پریتی بنی رہے- اور کلوں کا کام اس قسم کا ہو- جس میں کوئی ہرج واقع نہ ہو- تو وہ اس شادی کو نامناسب خیال نہیں کرتے- ایک کلرک دفتر میں نوکر ہے- اس کی پتنی اس کے کام میں کوئی مدد نہیں کر سکتی- اب یہ غیر ضروری ہے- کہ وہ کسی لڑکی سے شادی کرے- بشرطیکہ وہ اس لڑکی سے محبت کرتا ہے-

اب ایک سوال پیدا ہوگا- کہ اگر سوامی جی کی عبارت کا یہی مطلب ہے- اور شادیوں کے واسطے ایک ورن کا ہونا ایسا ضروری نہیں ہے- تو سوامی جی نے "ورن ویوستھا" کو مانا کیوں ہے؟

اس کا جواب دیتے وقت میرے سامنے وہ گروہ آ جاتا ہے- جو آریہ سماج میں "ورن ویوستھا" کو نہیں مانتا- میرے خیال میں یہ گروہ بھی ایک غلط فہمی میں مبتلا ہے- یہ گروہ یہ سمجھتا ہے- کہ سوامی جی نے وواہ ہی کے واسطے "ورن ویوستھا" مانی ہے- اور چونکہ یہ ناقابل عمل ہے- اس واسطے اس سدھانت کو نہ ماننا ہی ٹھیک ہے- ایسے لوگوں کو میں یہ کہوں گا- کہ "ورن ویوستھا" کے سدھانت کا وواہ شادی کے ساتھ تو کوئی سمبندھ ہی نہیں- "ورن ویوستھا" کے سدھانت کا تعلق لوگوں کے پیشے یا دنیاوی دھندے سے ہے- لوگ کون سا پیشہ اختیار کریں- اور اس پیشہ کا معاوضہ کس طرح ادا کیا جائے؟ اس سدھانت کا نام ورن ویوستھا کا سدھانت ہے- موجودہ زمانہ میں پیشے آمدنی کا ذریعہ سمجھ کر اختیار کئے جاتے ہیں- ویدک کال میں ایسا نہ تھا- آدمی کچھ نہ کچھ کام کرتا تھا- کوئی ودیا پڑھاتا تھا- اور ساتھ ہی اناج پیدا کرتا تھا- کوئی اپنے کھشاتر بل سے لوگوں کی حفاظت کرتا تھا- اور اپنی ضرورت کے واسطے اناج پیدا کرتا تھا- ویش صرف اناج پیدا کرتا تھا اور جو شخص ان کاموں میں سے کوئی کام نہ کرتا تھا- وہ کسی نہ کسی پیشہ کی دوسری طرح سے سہایتا کرتا تھا- ان کا اناج ... کے ہو لیتے- اور ان کی زمین سب مشترکہ ... وواہ شادی صرف مناسبت کا سوال تھا- اب بھی عرب کے قبیلوں میں ایسا ہی ہے- ایک ہی قبیلہ میں کوئی مولوی ہے- کوئی سپاہی ہے اور کوئی چرواہا- مگر شادیوں کے واسطے اپنی یوگیتا کے مطابق شادی ہو جاتی ہے- "ورن ویوستھا" کا سدھانت ایک اقتصادی سدھانت ہے- یہ پیشوں کی تقسیم ہے- یہ چال چلن کی تقسیم بھی نہیں ہے- بدمعاش براہمن اور سداچاری شودر کا ہونا معمولی بات ہے- فرق صرف یہ ہے- کہ دراچاری براہمن کو سوسائٹی برداشت نہیں کرے گی- اس سے براہمن کے ادھیکار چھین لئے جائیں گے- اور اس کو مجبوراً شودر کا دھندا کرنا پڑے گا- جو پہلے ہی شودر ہے- اگر وہ بدمعاش بھی ہو تو اس کو اس سے گھٹیا کام نہیں دیا جا سکتا- گن- کرم اور سوبھاو کا انگریزی ترجمہ merit - deed اور nature نہیں ہے- بلکہ صحیح ترجمہ Practice - Qualification اور Tendency ہے- ان دو میں جو فرق ہے- وہ آپ سمجھ لیں:

ضرورت ہے

ایک آریہ ویدک پرائیویٹ میڈیکل پریکٹیشنر جس کی ماہوار آمدنی ۱۵۰ روپیہ ہے اور عمر ۳۲ سال ہے- اور جس کی پہلی استری دیوگت ہو گیا ہے- کیلئے ایک کھتری یا بال ودھوا کی ضرورت ہے-

"A" معرفت اخبار "پرکاش" لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کہانی

مورتی پوجک

(از گمبھیر سروپ بھٹناگر)

راجو کو سب گاؤں والے جانتے تھے۔ یہ بات نہیں کہ وہ بہت امیر آدمی تھا۔ اصل بات یہ تھی کہ وہ پتھر کی سب سے بڑی مورتی ... اس سے پرارتھنا کیا کرتا تھا ... دوار کا ناتھ کا بھگت تھا۔ کوئی بیس برس ہوئے راجو نے ... رام گوپال تیرتھ یاترا کرکے مندر کے پجاری ... جب گاؤں والے اس کے درشن کرنے آئے تو انہوں نے ... پربھو کا کرم ... دوار کا ناتھ مندر کے چبوترہ پر ایک شعلہ ... گاؤں والے بالک کو دیکھنے آیا۔ اور رسا ہی ... پتھر بھی کس طرح جی سکتی ہے ... کہ رام گوپال آ ... گاؤں والوں نے بہت پوچھا۔ تو ... رام گوپال نے کہہ دیا۔ کہ مارگ میں وہ اسے ... اپنے بچے کے بہانے سے پالتے تھے۔ اور آج بھی دوار کا ناتھ ... گاؤں کے بہت سے ... کی بات ... نہیں ... جب گاؤں والوں نے ان کے کہنے ... مندر کے اندر کسی اور کا پتہ نہ تھا۔ ہاں دوار کا ناتھ ... سے شروع ہوتا ہے ... ایک چمک ... آج کل ... اتنا شام درشن ... مندر میں ایک دو مورتیاں ... ایک مورتی تھی بھگوان کرشن کی ... سیاہ رنگ ... ہاتھ میں بانسری ... مورتی دیکھتے تھے راجو کی ... گندمی رنگ سوا پانچ فٹ ... لمبے ہاتھ اور ... ادھر پہنا ہوا ... کا سمے ہوتا۔ تو دوسرے کے ... اور وہ پوجا کی سب ... اٹھاتا۔ اور دوسرے ... ایک ناد گونج جاتا۔ "جھوں ... اور ..."

"... دھو ...... اد ..."

... پوجا کا سنگیت وہ اپنے کو ... گاؤں کو چھوڑ کر درشن کو دوڑ ... سب مل کر گیت گاتے:

"بھجے بھجے ہار دھو"

ان گانے والوں میں کبھی راجو کا ... رہتا تھا اور کبھی اس کے ... بچے ... مانگتے پر سو لیکن ... بس یہی تھا راجو۔ جب کوئی اس کو پورا نام پوچھتا۔ تو کہتا کہ راج نارائن ... اتنا ... مشکل ... جس کو ... ماں ہی کی بات ... اور اچھا ... بھی

تھی۔ کہ پاس کے شہر کے کچھ مسلمان بھی اس میں لگے۔ اور دوار کا ناتھ کے مندر کی مورتی کو توڑنے لگے۔ گاؤں کے زیادہ تر ہندو بھی ... پر تو وہ پھر بھی ڈر گئے۔ سیٹھ رتن چند نے کچھ سا ساہس کیا۔ اور ایک ہزار روپیہ مورتی کو پھر پر تشٹھت کرانے کے لئے رکھ دیا۔ جھگڑے کے دن جلوس ... ہوا۔ دیکھنے لگے۔ جلوس نکلا۔ اور بہت شان سے نکلا۔ پرنتو سیٹھ جی جب مندر کی مورتی کو پھر پرتشٹھت کرانے کی اچھا تھی کو راجو نے مٹی میں ملا دیا۔ اس دن سیٹھ جی نے پنکھ کی اوٹ میں سے دیکھا۔ کہ مندر کی سب سے اونچی سیڑھی پر تین ... ٹوک بیٹھے تھے۔ سیٹھ جی ان میں سے ... کو جانتے تھے۔ ایک تھا ... کمہار کا لڑکا۔ اور دوسرا تھا چندن ... جاٹ کا لڑکا۔ دونوں بھاری بھاری لاٹھیاں لئے ہوئے تھے۔ تیسرا راجو تھا۔ جو لاٹھی کے علاوہ ایک تلوار بھی پاس رکھے ہوئے تھا۔

جلوس شانتی پور ... نکل گیا۔ اور اس کے بعد پولیس نے تینوں کی لاٹھیاں چھین کر ... یہی راجو کا ... تھا۔

× × × × ×

راجو کو یہ بات سوپن کی سی یاد تھی۔ یہاں آنے سے پہلے اسے کبھی کبھی یاد آتا۔ وہ کسی اور مکان میں رہتا تھا۔ کچا مکان تھا اور سامنے ہی کوئی ہری ہری پتیوں کا پیڑ تھا۔ پرنتو پھر بھی یہ سمتی اسے بڑی سکھد تھی۔ اسے یاد آتا کہ وہ روز ایک سندر مکھ والی استری کے پاس سوتا تھا۔ اور وہ اس سے بہت پیار بھی کرتی تھی۔ پھر وہ سوچتا کہ وہ ماں تھی۔ ہاں وہ ماں ہی تھی اور یہ سوچتے ہی وہ چپ ہو جاتا۔ مانو اسے کبھی کو ماں کہنے کا ادھیکار ہی نہیں تھا۔ اور نہ اس سے کبھی کوئی ماں ہی تھی۔ کیونکہ ان سمرتیوں سے جب سے وہ یہاں آیا تھا اس کا کسی استری کے نکٹ سمبندھ ہونا تو دور رہا۔ معمولی سا سمبندھ بھی نہیں رہا تھا۔ اس کی ماتا اور پتا بس رام گوپال ہی تھے۔ اور جب سے یہاں آیا تھا۔ اس ... مندر میں پوجا کرتے اور گاؤں میں گھومتے ہی بیتتے تھے۔ کتنی شیطانی کر چکا تھا اب تک۔ اور یہ سب بات وہ رام گوپال سے کبھی بھی پوچھا کرتا تھا۔ گاؤں کے

سمے دیکھ ... وہ سردار تھا۔ پرنتو پچھلے پانچ برسوں میں اس میں بہت پریورتن ہو گیا تھا۔ جب سے رام گوپال جی اسے چھوڑ کر سورگباش ہو گیا تھا۔ وہ پہلا دن تھا جب اس نے اپنے آپ کو سنسار میں اکیلا پایا۔ ان دنوں وہ بہت گمبھیر ہو گیا تھا۔ اور گھنٹوں مندر میں بیٹھا رہتا۔ راجو کی پوجا تو اس کے جیون کا ایک آوشیک انگ بن گئی تھی۔ اس سمے اس کے ساتھی رہتے دوار کا ناتھ جی نشچنت بھاو سے اپنے سنگھاسن میں بیٹھے بیٹھے اسے دیکھا کرتے تھے۔ دوار کا ناتھ تو وہ وستو تھے۔ جن کو راجو اپنے لئے اور درشن کرنے والوں کے لئے ایک آوشیک وستو سمجھتا تھا۔ بنا ان کے کام بھی کیسے چل سکتا تھا؟ اس کا مورتی کے سامنے ساشٹانگ پرنام کرنا اور زور سے آرتی بولنا بھی اس کی دن چریا میں سمملت تھے۔ اس میں دھرم بھاو تھوڑا ہی تھا۔ رہی نظریوں کی بات۔ سو وہ تو اس کی ابتدا کے ورود ... پڑ رہی تھی۔ جس نے اسے مندر کی رکھشا کرنے کو کچھ بڑھ کیا۔ مندر کی رکھشا کرنے میں اس کا وہی بھاو تھا۔ جو کسی ڈھنگ کو اپنی سمپتی ڈاکوؤں سے بچاتے سمے ہو سکتا ہے۔ اور دوار کا ناتھ سے اس کا ویسا ہی پریم تھا۔ جیسا کسی مالی کو اپنے ایک پریہ پودے سے ہو سکتا ہے۔

(۲)

اس دن راجو نے خوب پیٹ بھر کر پیڑے کھائے۔ اور بچے ہوئے پڑوس کے بالکوں میں تقسیم کر دئے۔ "کیسی بڑے آدمی" بھگت کی دوار کا ناتھ پر کرپا ہوئی تھی۔ کیونکہ راجو کے منع کرنے پر بھی وہ ادھائی سیر پیڑے چھوڑ ہی گیا تھا۔ لاچار راجو نے بھی بھوک سے کچھ زیادہ کھا لیا تھا۔ اور اسی کارن جب سوریہ دیو مندر کے کلش پر چمک رہے تھے۔ تب راجو کی آنکھ لگ گئی۔ اور وہ سو گیا۔ وہ کوئی مدھر سوپن دیکھ رہا تھا۔ اسے معلوم ہوا۔ مانو کوئی بیٹھے سور سے گا بھی رہا ہے:-

"رین بائک ہے دیا ہے
بھگت ... آئے
بھگت ... کنٹھ
... سے ... پائے
درو پدی کی چیر میں تو
دوار کا کے ناتھ ہے
چھوڑ کے ... سار"

"دل میں ہی وہ ملتے تھے"

راجو نے نیم خوابی کی حالت میں یہ سب سنا۔ اور اس کا ہر دیہ سہا بنا کرنے کو مٹ پر ... پرنتو اسے یہ وشواس نہ ہوا۔ کہ کوئی دیکھی پرارتھنا کر رہا ہے۔ بھلا یہ کیول سوپن ہے اس نے کروٹ بدلی۔ وہی میٹھا سور پھر سنائی دیا:-

"من چاہے نہیں تن کر
سکوں گی پرارتھنا
سوچ کر ہے سدا گرت فکر
دور بھگا لے"

راجو سو نے کچھ بڑبڑا اٹھا۔ اور پھر اس نے سنا:-

"گھنشیام کرنا نادی ہیں آپ
یوں کہہ چپوں
کر نہیں سکنے کرپا تو بھاڑ میں
تب دھام کو پنچ جائیے"

انتم شبد سنتے ہی راجو جاگ پڑا۔ یہ سا ہس کہ راجو کے مندر میں ہو سکتے تھے۔ "دوار کا ناتھ" سے ایسے شبد کہے۔ تاکہ اسے ان پر شردھا نہیں تھی۔ پرنتو ... تھی۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ اور وکشن چپ ... پرارتھنا کرنے والے کی اور دیکھتا رہا۔ پرارتھنا کرنے والا بھی ایک کشن کے لئے وسمرت ہو گیا۔ کیونکہ اسے یہ نہ معلوم تھا۔ کہ مندر میں کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ اس کا اور "دوار کا ناتھ" کا وارتالاپ سن رہا ہے۔ جب راجو جاگا تھا۔ تو اس کا سر کرودھ سے جل رہا تھا۔ پرنتو دو ہی کشن میں وہ پانی سا ٹھنڈا ہو گیا۔ اور اسی کارن وہ کچھ سمے تک ہل جل نہ سکا۔ پرارتھنا کرنے والے کا بھی وچتر حال تھا۔ اس نے دیکھا۔ کہ جب اس کے اور دوار کا ناتھ کے وارتالاپ کو ایک تیسرا آدمی اور سن رہا تھا۔ تو اسے اپنے کہے ہوئے سب شبد سمرن ہو آئے۔ اور اس کے کپول لال ہو گئے۔ راجو نے جانا کہ اس کی جھونپڑی میں کوئی بہت مانیہ اتتھی آیا ہے۔ جس کا بیٹھا ... میں وہ استر ہے۔ وہ نہ سمجھ سکا کہ وہ کیا کرے۔ وہ مندر کا پجاری تھا۔ صبح شام جب درشنارتھی آتے تھے۔ تب وہ ان سے پرشاد لے کر "دوار کا ناتھ" کو بھوگ لگاتا تھا۔ پرنتو آج وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ دو پہری میں کبھی آج تک اس نے انہیں کچھ ... کھلایا تھا۔ تو آج وہ کیسے بھوگ لگاتا۔ وہ کچھ بھی نشچے نہ کر سکا۔ پرنتو وہ بستر کے سمیپ اٹھا۔ اور پرارتھنا کرنے والے کے سامنے ... کا دونا رکھا تھا۔ اسے اٹھا لیا۔ اور دوار کا ناتھ کے سنگھاسن پر رکھ دیا۔ پرارتھنا کرنے والے نے ...

نیتروں سے اُس کی اور دیکھا۔ اور پھر رونا ہوا کر منہ پھیر کر مندر سے چل دیا۔ راجو اُس کی اور دیکھتا رہا۔ سیڑھیاں اُترتے ہوئے اُس نے پھر راجو کی اور دیکھا۔ اور راجو کو معلوم ہوا۔ مانو آسے جیون بھر کا بہو مولیہ پرسکار ملا ہو۔

× × × × ×

بھگوان بھون بھاسکر پرتی دن نیا جیون اور نئی ہوا لے کر آتے۔ اور گاؤں کے آدمی اپنا اپنا ہل اُٹھا کر کھیتوں میں چلے جاتے تھے۔ ایک جھونپڑی کے کومل سے پرانی کے شریر میں بھی نیا جیون آ جاتا۔ اور وہ جلدی جلدی اپنے آوشیک کاریوں سے نپٹنے کی کوشش کرتا۔ ٹھیک گیارہ بجے وہ اپنا کھانا بنا چکتا۔ اور ایک گھنٹہ میں ہی وہ کھانا کھا کر برتن بھی مانجھ کر رکھ لیتا تھا۔ اسی سمے سوریہ کو سر پر رکھے ہوئے کسان بھی کھیتوں سے لوٹنے لگتے تھے۔ اُس جھونپڑی کا پرانی پھر ایک دو نے کر نکلتا۔ اور ایک شو لے سے بیٹھ پر چل دیتا۔ گاؤں والے سنتو پرشاد کی کنیا لیلا کے نام سے واقف تھے۔ ہاں تو لیلا جب مندر پہنچتی۔ آسے ایک پُجاری آٹھ نیتروں سے باٹ جوہتا ملتا۔ اور پھر اُن کا وہی پرتی دن کا کام ہوتا تھا۔ پُجاری دونہ کا "دوار کا ناتھ" کو بھوگ لگا دیتا تھا۔ اور لیلا گھر کو چلی جاتی تھی۔ ایک دن راجو کو بھی معلوم ہو گیا کہ لیلا کیوں آتی ہے۔ لیلا کے پتا سنتو پرشاد زبردستی لڑائی میں بھیج دئے گئے تھے۔ گاؤں میں اُن سا بلوان کوئی نہیں تھا۔ اور سرکار کو جرمنی سے لڑنے کے لئے ایسے ہی بلوان دیکھنے چاہیئے تھے۔ لیلا آج کل اپنی پھوپھی کے پاس رہتی ہے۔ چھ مہینے تک تو سنتو پرشاد کے پتر لیلا کے پاس ضرور آتے رہے پرنتو پچھلے دو مہینوں سے اُن کا ایک بھی پتر نہیں آیا تھا۔ یہی لیلا کے چنتت ہونے کا کارن تھا۔ پچھلے ۲۰ دن سے وہ اور بھی ادھک چنتت تھی۔ اسی لئے وہ گئے سوموار کو "دوار کا ناتھ" کے مندر میں گئی تھی۔ ان سات دنوں میں اُس کی چنتا کچھ کم اوشیہ ہوئی تھی۔ اور اب تو اُسے نہ جانے کیوں پرتی دن جانا پڑتا تھا۔ "دوار کا ناتھ" کے درشن تو ہوتے ہی تھے۔ پرنتو ساتھ پرنتو۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔ وہ سوچتی پُجاری کے درشن بھی تو ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔ اور یہ سوچ کر وہ چپ ہو جاتی۔ اور ابھوت پورو ک کلپنا کوئی اسکی تو شکتی اُسے مندر لے جاتی۔ پرتی دن ورشن کرتی اور جیسے کسی آگیا کا پالن کرتی تھی +

(باقی آئندہ)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نیموں میں سنشودھن کی ضرورت

(شری رام نارائن جی سنیکت منتری آریہ سماج ملتان)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بنے ہوئے ۵۰ ... اس لئے اس وچار سے پریت ہو کر میں نے ...

سدسیہ ہوتے ہیں۔ اور ۹ گروپ ... اور باقی دو انترنگ سبھا کے ... اس میں نقص ہے۔ گروپ سسٹم ... بجائے تعداد کے اگر مختلف علاقوں ... کے پرتی ندھیوں پر مقرر کئے جاویں ... سبھا اصل میں ایک نمائندہ جماعت ... اور اس کی طاقت بھی بنا پر ... ہے میں نے یہ سنشودھن پیش کیا ہے ... ادھیکاریوں کے علاوہ ۱۶ سدسیہ ... کے اپنے اپنے پرتی ندھیوں ... کے اجلاس میں اُپستھت ہوں گے ... اگر کسی علاقہ کے پرتی ندھیوں کی تعداد ... کم ہے۔ تو ان پرتی ندھیوں کو ... کا ادھیکار نہ ہو گا۔ اور اس ... کی پورتی انترنگ سبھا سویم کرے گی ... علاوہ ۹ پرتشٹھت سدسیہ ... لی کر چنیں گے۔ علاقے یہ ہوں گے ...

۱ ضلع لاہور ۲ ضلع امرتسر ... گورداسپور ۳ ضلع انبالہ شملہ اور ... ۵ ضلع ہوشیارپور اور لدھیانہ ... جالندھر اور فیروزپور ۷ ضلع سیالکوٹ ... گجرات اور جموں ریاست کشمیر ۸ ... لائل پور اور منٹگمری ۹ ضلع ملتان ... مظفرگڑھ ۱۰ ضلع ڈیرہ غازی خان ... ریاست بہاول پور ۱۱ ضلع جھنگ ... سرگودھا اور میانوالی ۱۲ " راولپنڈی ... کیمبل پور اور جہلم ۱۳ ضلع شیخوپورہ ... گوجرانوالہ ۱۴ ضلع کرنال اور ... ۱۵ ضلع گوڑگانواں۔ حصار اور ... ۱۶ باقی ریاستیں۔ قرا نمبر تحفہ ...

۲ آج کل اس بات کا دھیان ... جاتا۔ کہ ایک سبھاسد جو گزشتہ ورش ... ندھی تھا۔ اب نئے سال بھی سبھا ... بانہ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ... ایک دفعہ چنا جاتا ہے۔ سمجھو ... سال کسی بھی سماج کا سبھاسد ... وہ پرتی ندھی چنا گیا ہے۔ وہ پرتی ... نین ورش تک بنا رہتا ہے۔ یہ ایک ... جس کا ہمیں سُدھار کرنا چاہیئے ... کے سُدھار کے لئے میں ... کہ ہر سال پرتی ندھیوں کو ۱۵ ... سبھا کو دینا چاہیئے۔ کہ وہ گزشتہ سال ... کا سبھاسد رہا ہے۔ اور یہ پرمان پتر ... منتری کا دستخطی ہو جس کا کہ وہ سبھاسد ... جب تک وہ پرمان پتر پیش نہ کرے گا ... اجلاس میں وہ بھاگ نہ لے سکے گا ... شنکا رہتی ہے۔ کہ کوئی پرتی ندھی جو گزشتہ ... رہا ہے۔ اس ورش بھی سبھاسد ہے یا ...

ورش ہو گئے۔ اس لمبے عرصہ میں اس کے پرتی ندھیوں کی تعداد بھی بڑھتی رہی۔ گت ورش کی سنکھیا تو پچھلے سارے ریکارڈ کو مات کر گئی۔ ہر ایک آریہ کو اس کی جماعت کے بڑھ جانے سے خوش ہونا چاہیئے تھا۔ مگر نتیجہ اس کے برعکس ہوا +

ایک آریہ ہونے ہوئے میرے دل میں درد ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ پرتی ندھی سبھا درحقیقت سماجوں کی پرتی ندھی ہو۔

مندرجہ ذیل سنشودھن سبھا میں اگلے سالانہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے بھیجے ہیں۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ انیہ پرتی ندھی بھی اپنے وچار اس وشے میں پرگٹ کریں۔ تاکہ وچار پریورتن سے جو لابھ ہے۔ وہ اُٹھایا جا سکے۔

۱ اس سمے یہ نیم ہے۔ کہ انترنگ سبھا میں سات ادھیکاریوں کے علاوہ ۱۸ سدسیہ چنے جاتے ہیں۔ جن میں سے ۹ پرتشٹھت

مہاتما منشی رام جی کے انمول وچن

دھرم کے گپت شتروں سے دھرم کی رکھشا کرو:-

ان پرشوں سے بڑھ کر دھی اور آتم گھاتی کون ہو سکتا ہے۔ جن کا واستو میں تو دھرم میں وشواس نہیں ہے۔ ان کے دل میں دھرم کے نام سے گھرنا ہے۔ پرنتو لوک لاج کے لئے... یا اپنے منورتھ کی سدھی کے لئے سب سے بڑھ کر دھرم کی پکار مچاتے ہیں۔ ایسے ہی نیچ پرشوں نے دھرم کے پوتر نام کو سخت بدنام کر رکھا ہے۔ کیونکہ وہ زبانی طور پر تو دھرم کا اقرار کرتے ہیں۔ پرنتو چلنے اس سے سروتھا وپریت ہیں۔ جس سے اُن کا کرتویہ دھرم کے سر مڑھا جاتا ہے۔ اس پرکار کے بناوٹی دھرماتماؤں کے دھرم کے وشے میں انیت بھرانتیاں پھیلا کر انیک ستیہ کے متلاشیوں کو دبدھا میں ڈال رکھا ہے۔ ٹھیک نیت ناستکوں نے دھرم کو اس قدر ہانی نہیں پہنچائی ہے۔ جس قدر کہ گپت ناستکوں نے۔ دھرم کے سچے سیوکوں کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ اس پرکار کے آدمیوں سے دھرم کی رکھشا کرتے رہیں۔ کہ جنہوں نے دھرم کو اپنی خاص اغراض کی سدھی کے لئے ایک پرکار سے آڑ بنا رکھا ہے:۔

اُتم کرم بھی شردھا بنا یتھاوت پھل نہیں دیتے:-

کوئی کرم خواہ وہ کیسا ہی اُتم کیوں نہ ہو۔ یدی شردھا اور دلی پریم کے ساتھ نہ کیا جائے تو وہ یتھاوت پھل نہیں دیتا۔ جیسے کوئی کیسی بھی سریشٹھ اتنا شردھا شدھی کیوں نہ ہو۔ یدی ودھی انوسار اُس کا سیون نہ کیا جائے۔ تو وہ اپنا ٹھیک ٹھیک اثر نہیں دکھلا سکتی۔ ایک لڑکا بڑی محنت کے ساتھ دن رات پڑھتا رہتا ہے۔ پرنتو جو کچھ وہ پڑھتا ہے۔ اُس کو سمجھتا نہیں۔ من لگا کر نہیں پڑھتا۔ تو اس کو اپنے پرشرم کا یتھاوت پھل پراپت نہیں ہو سکتا۔ اسی پرکار یدی ہم گھنٹوں بھجن کیرتن کریں۔ لمبی لمبی پرارتھنائیں کرائیں اور بڑے کرم کانڈی بن جاویں۔ پرنتو یدی ہم شردھا اور وشواس کے ساتھ یہ سب کچھ نہیں کرتے۔ یدی ہم جو کچھ کرتے ہیں۔ اُس کو اپنے آتما کے اندر انوبھو نہیں کرتے۔ تو ہم کو یتھاوت پھل نہیں مل سکتا۔ اس لئے یدی ہم اُتم سے اُتم کرم بھی کریں۔ تو ان کے مہتو کو سمجھ کر ودھی انوسار شردھا پوروک کرنا چاہئیے۔ تبھی وہ ٹھیک ٹھیک پھل دے سکتے ہیں:۔

سنگرہ کرتا:- لبھو رام نیر ٹ آنند آشرم لدھیانہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہیں کانپور کے وار شک اُتسو پر گیا تھا۔ میدھارتھی جی کا شور رہتا۔ "ورن بیوستھا" اور اُس کی رکھشا کی دھونی گرو جی رودھ بش اور شدکا سمادھان کے سمے بھی بہی واد رہی تھی۔ ایک اور تو "ورن بیوستھا" کی شنکا ودوا دیا۔ ایک اور دوسری اور دل کو لگنے والی ثلاثی تھی۔ اور دوسری اور دل کو لگنے والی سماج پیرلوں کی پکار۔ آریہ سماج کے پنڈت اور جنتا بھی وہاں پر اچمان تھے۔ سب اس بات پر سدھانت بیتے سے ہی نہیں۔ کنتو یہ بے ایک مت تھے۔ کہ جنم مولک ورن بیوستھا ہانی کارک۔ شاستر ورُدھ اور انیائے پورن ہے۔ اور اس سمے گن۔ کرم اور سوبھاو کے آدھار پر ورن بیوستھا کا ہونا کٹھن ہی نہیں۔ کنتو اسمبھو ہے۔ یہ بھی سب مان رہے تھے۔ آریہ سماج میں بھی آج تک روپ سے جنم مولک ورن بیوستھا سنبھال جالئے ٹھیکی ہے۔ اس سے بھی انکار کرنے کی ہمت کرنا تھکنش کو جھٹلانا تھا۔ مگر ورن بیوستھا کے مورکھ جھوڑنے کو کوئی تیار نہ تھا جس پرکار اپنے مت او دھی اپنے مت کی ان ام بیکمت باتوں کو کیسی پرکار نام مانز سنبھالے ضرور رکھنا چاہتے ہیں۔ اور سومت کے سدھانتوں کی ٹیکا ہی کرتے ہیں۔ وہی دشا ورن بیوستھا کے وشے میں سماج کے ودوانوں کی نظر آ رہی ہے۔ بھوشیہ میں کبھی آریہ سماجیوں کا راجیہ ہوگا۔ اور منوسمرتی کے اکشر اکشر کے انوسار سب شاسن ودھان عمل میں لایا جائے گا۔ یہی آشا ہمارے ہانیہ آریہ ودوانوں کی ہے۔ سمبھو ہے سنسار کا پریتا و بلیٹ چلے اور بھارت گاندھی جی کا آخر نربوں کے ہم میں دیو سوراجیہ لینے کی آشا بندھی ہوئی ہے۔ ہمارے کئی ودوان ایڈیٹنگ ایک بھاو کتنا بھری منتو تسکھداپنی بات کہا کرتے ہیں۔ کہ سمے آئے گا۔ جب یورپ تروں کو گلا کر ہون کنڈ بنا لے گا۔ یہودیوں کو وشواس ہے۔ کہ ایک دن ہمارا نران کرتا آئے گا۔ جو یروشلم کو پھر اسرائیل پنتھ کے ہاتھوں میں دے گا۔ اسلام کے پیرو آدھار کے لئے امام مہدی لشکر لیف لائیں گے ہی اور سمبھل بن میں نش کلنک بھگوان اوتیرن ہو بھوری کریں گے ہی۔ خیر جانے دو ان سب کی آشا میں یا مرگ مریچکا رہیں۔ پرنتو ہماری ورن بیوستھا تو یکی یکی بجنت ہے۔ اس کا تو کبھی نہ کبھی بول بالا ہوگا ہی۔ یہ نشپ سنو۔ پرنتو یہ سب بھوشیہ کے مارگ میں ہے۔ ورتمان کی دشا میں تو بتلئیے کہ یہ جھگڑا کیا ہے؟ آپ کہتے ہیں آج کل ورن بیوستھا ہے۔

"ورن بیوستھا" کا جھمیلا

(دیپک ہیک پنڈت بہاری لال جی شاستری کا ویتیرتھ)

(ایڈیٹر مضمون نگار کی رائے کا ذمہ دار نہیں)

وہ ٹھیک نہیں۔ میدھارتھی جی کہتے ہیں۔ نو مار ورا نڈر گر۔ جنم کو بھی۔ کہتے ہیں۔ اس سے سماج کی ہانی ہے۔ میدھارتھی جی بھی یہی کہتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں رکھو بھوشیہ میں گن۔ کرم اور سوبھاو کے آدھار پر ورن بیوستھا قائم کریں گے۔ میدھارتھی جی کہتے ہیں۔ اسمبھو ہے۔ اب ایسا نہ ہو سکے گا۔ اگر ایسا ہوا۔ تو وہی جنم مولک ورن بیوستھا آ کودے گی۔ اب ذرا سوچو تو سہی اگر سب میں سنتوش بڑھانے والی گن کرم کی ورن بیوستھا آپ نہیں چلا لیں گے۔ تو مبارک ہے۔ میدھارتھی جی کو بھی اپنی باتیں کرتے دیں۔ جیسے ابھی تو ورن بیوستھا کو رکھیں گے۔ اور جتنا اس کا سواگت کرے گی۔ تو میدھارتھی جی کیا کریں گے؟ آپ گھبراتے کیوں ہیں؟ اور میدھارتھی جی بھی صبر کریں۔ جب گن۔ کرم اور سوبھاو کی ورن بیوستھا قائم ہونے کو ہو۔ اور اس سے کچھ آشنکا ہو۔ تبھی اس کا کھنڈن کیجئیں۔ اس سمے تو دو تو کو مل کر ورتمان جاتی برادری کے ڈھونگ کو توڑنے میں یتن کرنا چاہئے۔ پرنتو میدھارتھی جی کی اس دیا کلتا کا کارن اصل میں ٹھیک ہے۔ ان کا دل دکھا ہوا ہے۔ اُن کی بات بات میں اپنے پیر ٹوں کا سا درد ہے۔ اُن کی بانی میں ستائے ہوؤں کی سی پکار ہے۔ اُنہوں نے آریہ سماج میں گن۔ کرم اور سوبھاو کی دہائی ہوتے ہوئے بھی جنم کی ورن بیوستھا کو ہنستے موج مارتے اتراتے ہوئے دیکھا۔ ان کا ماتھا ٹھنکا۔ انہیں آشنکا ہو گئی کہ یہ جنم کی ورن بیوستھا اسی طرح ڈٹی رہے گی۔ سدھانتوں کے سنگھاسن پر تو نیپال کے پانچ سرکار کی طرح گن۔ کرم اور سوبھاو کی ورن بیوستھا اچھی رہے گی۔ مگر عمل دخل سب جنم کی ورن بیوستھا کا رہے گا۔ ایسا یہ آشنکا شاستر ارتھ سے کوری باتوں سے اور کبھی پرمانوں سے دور نہیں کی جا سکتی +

یہ تو کریا تمک معاملہ ہے۔ اچھا ایک آشنکا ہمیں اور ہے۔ ہم تو دھرم شاستر کے پنڈت ہیں نہیں۔ ہمارے وکیل اُپدیشک اس پر پرکاش ڈال سکتے ہیں۔ ورن بیوستھا پربندھ کا وشے ہے۔ اور سدھانت سمبندھی وشے۔ جیسے پہیہ گول ہوگا۔ بیل گاڑی

لڑھکے گی۔ یہ تو سدھانت ہے۔ مگر پہیہ کو بیلوں سے لڑھکوایا جائے یا گھوڑے یا بیل کے انجن سے یا یوں ہی دھکیل دیا جائے۔ یہ ہے پربندھ کی بات۔ یدی ورن بیوستھا سدھانت ہے۔ تب تو کبھی نہیں بدلی جا سکتی۔ اور نہ مٹ سکتی ہے۔ اور یدی پربندھ سمبندھی وشے ہے۔ تو پربندھ پریورتن شیل ہے۔ ہم نے جہاں تک سوچا ہے سمجھو ہے پوری بھرانتی ہو۔ ورن بیوستھا ایک پربندھ ہے۔ سب کو کام دھندا مل سکے۔ لوگوں کے سوبھاو سدھی اور یوگتا کے انوسار کام ملے۔ نیاگیوں کو مان اور شکتی ملی رہے۔ سنگرہ شیلوں کی رکھشا ہو۔ مور کھ بھی مارے مارے نہ پھریں۔ یہی پریوجن شاید اس سمے ورن ویبھاگ بیوستھا کا ہو رہا ہوگا۔ پھر اس کا سو رتھیوں نے برا اپیوگ کیا ہوگا۔ اور دھیرے دھیرے دھرم گورو وں تتھا شاسک منتریں کے دشٹش ادھیکار بڑھ گئے ہوں گے۔ سماج کے پربندھ اور بیوستھائیں نت کالین پرستھتی کے انوسار ہوتی ہیں۔ منوسمرتی کے سمے کی پرستھتی اب نہیں ہے۔ اور نہ اس کے لوٹنے کی آشا ہے۔ سماج کے ہت کے لئے جیسا اس سمے کے لوگوں نے اُچت سمجھا۔ ویسا پربندھ کیا۔ اب ہمیں اپنا ہت۔ ان ہت اور پرستھتی دیکھ کر کام کرنا چاہئے۔ آدرش ویدک ورن بیوستھا تو ابھی سنہری سپن ہی ہے۔ ہاں ہندو سماج کو ٹکڑے کرنے والی جنم کی ورن بیوستھا اس آڑ میں پل رہی ہے۔ اتر ورن ویوستھا جیسے ان اُپیوگی وشے پر شاستر ارتھ کرنا۔ لیکھنیں چھاپنا سمے برباد کرنا ہی ہے۔ اور میدھارتھی جی تتھا آریہ سماج کے انیہ ودوانوں کے لکھنے میں کوئی بھید نہیں پڑتا۔ سنسکار ودھی تتھا ستیارتھ پرکاش میں منوسمرتی کے آدھار پر ورن آشرم کا جو ودھان مانتا ہے۔ شرما ورما کی جو بیوستھا ہے۔ وہ اس سمے ویواد یوگیہ نہیں ہے۔ رشی دیانند کی بتائی گرو کلیہ پاٹھ ودھی کو تو ہم لوگ آچرن میں نہیں لا سکے۔ اور شرما ورما کے بوجھ میں مغز ماریں۔ بھلا کیا لابھ ہے ان ناموں سے؟ رشی دیانند نے دوا لکھے جو نیم بنائے ہیں ودھ ویدھوا کے وشے میں جو ان کی رائے ہے۔ کیا سماج اس کو آچرن میں لا رہا ہے۔ اگر نہیں۔ تو پرستھتی کو دیکھیں۔ کہ ورن بیوستھا کا معاملہ تو اور بھی کٹھن ہے۔ شرما ورما کا تو

ودھان بن ہی نہیں سکے گا۔ ہاں ورن بیوستھا کو چھوڑ کر اس سمے اگر ہندوؤں! ایک جاتیتا کا پرچار کیا جائے۔ تو بہت لابھ ہو سکتا ہے۔ آدرش باتیں بتانے کے لئے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ جات۔ برادری اور چھوا چھوت کچھ ہانی نہیں کرتی۔ چمار کے ہاتھ کی روٹی براہمن کھائے۔ تو چمار کی کیا اُنتی ہوئی؟ یا جات پات ٹوٹ گئی۔ تو چھوٹی جاتیوں کو کیا فائدہ ہوا؟ مگر ویوہار دیکھا جائے۔ تو بہت بڑا لابھ ہے۔ کئی ورش تک گاؤں میں سماج کا کام کرنے اور بہت کچھ سوچنے سمجھنے کے بعد ہم اس پرنام پر پہنچے۔ کہ سمانتا ہی ہندوؤں کو اسلام و عیسائیت سے بچانے پرکار کی بھید نیتی کو ناش کرنے اور ہندوؤں کو شکتی شالی بنانے کا ایک ماتر اُپائے ہے۔ ورتمان جاتی بھید کو ہٹا کر ہم ۲ کروڑ ہندوؤں کو ایک نام دینا۔ اُن میں سے چھوا چھوت دور کرنا جنم کی ورن بیوستھا کا ودھونس اور گن۔ کرم اور سوبھاو کی ورن بیوستھا کا موہ تیاگ۔ ایک آریہ جاتی نرمان کرنے کا اُدیوگ۔ اس سمے ہم ہندو جاتی میں اس گھور پرورتی کو بھی پاتے ہیں۔ انتر ایک جاتی ہونا کٹھن بھی نہیں۔ براہمن لوگ اپنے آپ بھید دل کو چھوڑ پر سبھر وواد کر رہے ہیں۔ ویشیوں کی بھی یہی دشا ہے۔ انیہ جاتیاں بھی اس اور بڑھ رہی ہیں۔ اگر اسی طرح کی روچی ہندوؤں میں رہی۔ تو لگ بھگ بیس برادریاں رہ جائیں گی۔ پھر ان کو بھی ایک ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔ اس لئے بھید اور ابھیمان بڑھانے والی ورن بیوستھا کا تو ہمیں اس سمے وچار ہی چھوڑ دینا چاہئے۔ سمبندھ سو دو ہوں گے ہی۔ یوگیوں میں میل سویم ہی بہت کم ہوں گے اور جو دھوکہ میں ہوں گے۔ وہ اب بھی ہو رہے ہیں۔ اور گن۔ کرم اور سوبھاو کی بیوستھا ہونے بھی ہوں گے۔

اس لئے آریہ سماج میں ایک ڈیڑھ کا بکھیڑا نہیں کھڑا کرنا چاہئے۔ سمبھو ہے ہمارے اس لیکھ کو بھی کوئی سجن واد وواد کا وشے بنا لیں۔ اتہ ہم یہ گھوشنا کر دیتے ہیں۔ کہ ہم اس وشے میں کوئی اُتر پرتی اُتر نہیں کریں گے۔ ہم تو میدھارتھی جی سے بھی یہی نویدن کرتے ہیں۔ کہ کام کیجئے۔ اور سماج کے انیہ ودوانوں سے بھی دنتے ہے کہ عیسائی مسلمانوں کے چنگل سے دلت بھائی کیسے بچ سکتے ہیں۔ شدھی کا معاملہ کیسے سرل ہو سکتا ہے۔ شدھ شدہ بھائی آپ میں کیسے کھپ سکتے ہیں؟ ان باتوں پر ذرا وچار کریں۔ اور میدھارتھی جی کو بلا کر سماج کی شکتی بڑھاویں۔ یہ بھی بھرم ہم دور کر دینا اُچت سمجھتے ہیں۔ کہ میدھارتھی جی ویدک دھرم کے انیرکت کچھ

Haridwar. Digitized by eGangotri

اُور ہو جاتی گے ۔ مہید دھارتی جی دکھو ہیں اور کمر وودھ میں چرانے سے چاہے کچھ کہہ دیں ۔ پرنتو وید بھگتی اُن کے ہردے سے اب نہیں نکل سکتی ۔ جہاں وِدیالیہ جوالاپور میں جو بھاشن اُنہوں نے وید سمیلن میں پنڈت ازدیر جی مہا سنری وید تیرتھ آچاریہ کی ادھیکشتا میں دیا ۔ وہ اُن کی ہاردک وید شردھا کا دیوتک ہے ۔ اُن کے چہرہ پر وید پریم ٹپک رہا تھا ایک ایک شبد سے شردھا اور بھکتی ہو رہی تھی ۔ پریم کے کارن وہ گدگد ہو گئے تھے ۔ اِتنہ ورن ہو سکتا و واد اس سمہ بند کے آریہ سماج نشٹ ہند دوؤں میں سے کئی جاتی برادری ورن کچھ اچھوت سوم دیا کہ پر دہ پاک ان بیماریوں اور وہموں کو دور کرنا چاہیے ۔ سنبھوہے سوم آپ آوی اور ورن بھید میں کوئی دشٹی وکمنگ نہ دیکھتے ہوں ۔ ترک سے کئی باتیں کچھ نہ کچھ بستر ہو ہی جاتی ہیں ۔ اسی طرح شرما ورما ورن وواد بھوتن آدی کے بھی رہسیہ ستدھ کیے جا سکتے ہیں ۔ پرنتو ویوہار میں تو یہ سب ہندو جاتی کو گھٹانے اور نربل بنانے کے ہی سادھن ہیں ۔

گوروکل اندرپرستھ کے سماچار

سب پرسیدھ کشن پورک لاہور شتابدی سے لوٹ آئے ہیں ۔ شتابدی پر جو ہاکی ٹورنامنٹ ہُوا تھا اور جس میں پنجاب کے سکولوں کی بارہ تیرہ ٹیمیں شامل ہوئی تھیں ۔ اُن سب میں گوروکل اندرپرستھ کی ہاکی ٹیم جیتتی رہی ۔ اُسے ایک بڑا خوبصورت کپ اَردھ شتابدی کمیٹی کی طرف سے پردان کیا گیا ۔ یہاں یہ لکھنا بے جا نہ ہوگا ۔ کہ گوروکل اندرپرستھ کی ہاکی ٹیم اس سے پہلے بھی آریہ سماج وچھووالی لاہور کی اَردھ شتابدی پر ایک بڑا کپ جیت کر لائی تھی ۔ اور آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کی اَردھ شتابدی پر فٹ بال اور ہاکی میں گوروکل اندرپرستھ ہی پہلا رہا تھا ۔ دو نو کپ اور شیلڈ جیت کر لایا تھا ۔

لاہور اَردھ شتابدی سے واپس جاتے ہوئے رشی دیو باجی آچاریہ آشرم وارد تھا جو سیج پچ آدھونک دیکھے ایک نئے پور کو رشد ہا تا ہیں ۔ آپ ایک دن کے لئے گوروکل اندرپرستھ میں پدھارے ۔ برہمچاریوں شکشکوں اور مہچاریوں کی طرف سے انکا ہاردک سواگت کیا گیا اور ایڈریس دیا گیا ۔ جس کے جواب میں انہوں نے ایک بڑا ہی شکشا پرد برہمچاریوں کو اپدیش دیا ۔ انکا اپدیش کیا تھا ۔ واستو میں امرت ورشا تھی ۔

شریمتی شنو دیوی جی کھوت پورو آچاریہ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر شہر جو برہماری جی ہیں اُن کا بھت ...

دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کے سماچار

اَردھ شتابدی کے ایام میں ودیالیہ کی بھومی اور اُس کی سندرواٹکا خاص طور پر لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی رہی ودیارتھیوں نے متواتر چھ چھ گھنٹے منتر پاٹھ کرتے ہوئے برہم پارائن یگیہ کو نہایت شردھا بھگتی محنت اور جانفشانی سے سرانجام دیا ۔

ودیالیہ کے امتحانات کا نتیجہ نکل چکا ہے ۔ اور نیا سال شروع ہو گیا ہے ۔ اگرچہ اَردھ شتابدی کے کارن اس میں قدرے تاخیر ہو گئی ہے ۔ نئے ودیارتھی آ رہے ہیں ۔ آریہ سماج کے کام کا دائرہ دن بدن وسیع ہو رہا ہے ۔ اور اُس کے لئے یوگیہ اپدیشکوں اور پرچارکوں کی اشد ضرورت ہے ۔ آریہ سماج کے سدھانت اور رشی دیانند کے سندیش کو ہر خاص و عام تک پہنچانے کے لئے آریہ نوجوانوں کو میدان میں نکلنا چاہیئے ۔

اُن کی اِس ٹریننگ کے لئے دیانند اپدیشک ودیالیہ ایک بہترین سنستھا ہے ۔ جو کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی زیر نگرانی عرصہ دس گیارہ سال سے نہایت خوش اسلوبی سے چل رہی ہے ۔ اور اس کے فارغ التحصیل طالب علم نہایت کامیابی سے آریہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں ۔ ویدک دھرم پرچار کی لگن رکھنے والے نوجوانوں کو اس سنستھا سے لابھ اٹھانا چاہیئے ۔ آریہ سماجوں کے پاس اگر ایسے نوجوان ہوں ۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ انہیں شکشا گرہن کرنے کے لئے ودیالیہ میں بھیج دیں ۔ اس طرح سے انہیں کام کرنے والے لوکل آدمی مہیا ہو جائیں گے اور انہیں ہر کام کے لئے باہر کے لوگوں کا دست نگر رہنا نہیں پڑے گا ۔ داخلہ کے خواہشمند اصحاب کو جلد از جلد ودیالیہ میں پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ تاکہ شروع سال سے پڑھائی میں شامل ہو سکیں ۔

نرولکا دینیر دکھو لکھیہ ایک دیانند اپدیشک ودیالیہ گرودت بھون لاہور

آریہ سماج جامپور کا وارشک چناؤ :-

آریہ سماج جام پور کا سالانہ چناؤ مورخہ ۲۱/۳۶ کو حسب ذیل ہُوا :-

پردھان ۔ چودھری صوبہ راج جی ۔ اُپ پردھان دیوان کھانگی رام جی ۔ منتری جی ۔ مہاشہ گنیشدت جی آریہ سیوک ۔ اُپ منتری جی ۔ لالہ موہن چند جی ۔ اُپ منتری ۔ مہاشہ الشیور دت جی بھاٹیہ ۔ کوشادھیکش ۔ لالہ جھکو رام جی ۔ اکونٹینٹ چودھری وسندھ رام جی ۔ لیسٹکادھیکش پنڈت شمبھو دت جی ۔ اس کے علاوہ

۱ ۔ ڈاکٹر جیون لال جی ۔ ۲ ۔ مہاشہ نیجو رام جی ۔ ۳ ۔ دیوان آتم چند جی ۔ ۴ ۔ لالہ تارا چند جی ۔ ۵ ۔ ماسٹر بھون رام جی ۔ ۶ ۔ مہاشہ ڈولا رام جی ممبران انترنگ سبھا چنے گئے ۔

شوک پرستاؤ :-

آریہ سماج شرق پور کے بڑے اُتساہی منتری مہاشہ لال چند جی کے جوان سپتر عزیز ست برت کی شوک جنک مرتیو بروز سنیچر ۲۵/۳۶ کو ہوئی اس اکال مرتیو سے مہاشہ جی کو ناقابل تلافی صدمہ پہنچا ہے ۔ جس کے لئے آریہ سماج شرق پور مہاشہ جی اور اُن کے سب پریوار سے ہاردک سہانوبھوتی پرگٹ کرتا ہے ۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے ۔ کہ وہ مرتک کی آتما کو شانتی پردان کریں ۔ اور پریوار کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی شکتی بخشیں ۔

(گنگا رام نرولا ۔ آریہ سماج شرق پور)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ہزاروں خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے

ہر ایک کا لب لباب یہ ہے کہ انسانی زندگی کے لئے اننت نگرہ گولیاں اکسیر ہیں ۔ قبض ، بدہضمی ، خون کی خرابی ۔ دل و دماغ اور معدہ کا ضعف دور کرنا انکا ادنیٰ کرشمہ ہے ۔ آپ بھی آزما کر انکی تصدیق کریں ۔ قیمت فی ڈبیہ ۲۳ گولیاں ۸ ؍ ۵ ڈبیاں للعہ ؍

اسی طرح طلا اچھی کرن کا استعمال کر کے ہزارہا اشخاص پوری مردمی حاصل کر چکے ہیں ۔ ایک ہی شیشی کافی ہے قیمت فی شیشی للعہ ؍ مزید آگاہی کے لئے کتاب کام شاستر مفت طلب کریں ۔ پتہ ۔ اننت نگرہ فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ ۔ ایجنٹ لالہ بھگت رام چوپڑی ایڈ سنز سوتر منڈی لاہور

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کی بیخ کنی کرنے والی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے ۔ چند یوم کے استعمال سے مسّوں کا درد کھجلی ۔ خون کا زائل ہونا تمام بیماری دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے ۔ قیمت عہ محصول ۸ ؍ گارنٹی ۔ اگر دس سال کے اندر اندر دوبارہ بواسیر دور نہ ہو جائے ۔ تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی ۔

نوٹ ۔ اس سے اعلیٰ دوائی بتلانے والے کو ۲۰۰ روپیہ انعام

منیجر کیلاش فارمیسی فتحگڑھ پنجتور ضلع فیروزپور ۔ پنجاب

مفت مفت

از سر نو زندگی حاصل کرنے کا آسان راستہ بتلانے والی صحت و تندرستی کی محافظ عورت و مرد کے لئے یکساں مفید نصیحت آمیز نئی کتاب بنام

"وید ودیا"

صرف ایک کارڈ لکھ کر بغیر ڈاک محصول

بالکل مفت

آج ہی منگا کر مطالعہ کریں

مدن منجری فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں میں بھی جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے ۔ جسے سیلان الرحم یا لیکوریا کہتے ہیں ۔ میرے پاس اس کی نہایت ہی مجرب دائمز مودہ دوائی "سنیاسی کایا پلٹ" موجود ہے جس سے بیشمار دکھی بہنیں لابھ اٹھا چکی ہیں ۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ ۔ "سنیاسی اکسیر" ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا یادگار اور آخری علاج جس کی چند خوراکیں ہی ان نامراد امراض کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہیں ۔ جہاں ہر قسم کے علاج اور انجکشن بھی فیل ہو چکے تھے ۔ وہاں یہ کامیاب ثابت ہو چکی ہیں ۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کرتے ہیں ۔ قیمت "اکسیر آتشک" اڑھائی روپے "اکسیر سوزاک" ڈیڑھ روپیہ

پتہ :-

بابو روپی نندن اوورسیئر مقام ہواڑہ براستہ موزنڈہ ضلع انبالہ پنجاب

اشتہار باجلاس شیخ عبدالرشید صاحب بی ۔ اے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج جموں

چودھری سندر داس ۔ گورا ند بنام بکو جودام ۔ پونجی رام پسران گوکل چند مہاجن سکنہ کوٹلی اپیلانٹ بنام :- علم دین ۔ سیدو ۔ کموں پسران اللہ دتہ زمیندار جٹ سکنہ دہول تحصیل کوٹلی رسپانڈنٹان ::

اپیل بنارا ضگی فیصلہ مورخہ یکم ساون ۱۹۹۲ عدالت صاحب سب جج کوٹلی بمراد منسوخی آں بمقدمہ صدر رسپانڈنٹان مسمی سیدو ولد اللہ دتہ ساکن دہول تحصیل کوٹلی کی تعمیل نہیں ہو سکتی اُس کی نسبت رپورٹ ہے ۔ کہ وہ علاقہ انگریزی چلا گیا ہوا ہے ۔ جس کی نسبت درخواست اپیلانٹ ہے ۔ کہ مقدمہ بعد اشتہار مسمی مذکور کی تعمیل کرائی جاوے ۔ لہذا باجلاس اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر مسمی مذکور بغرض جوابدہی اپیل صدر اصالتاً یا وکالتاً بعدالت ہذا بتاریخ

۲۷ جیٹھ سمت ۱۹۹۳

حاضر نہ ہوا ۔ تو اُس کی نسبت کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی ۔

آج ۹ ۔ ۹۳ کو بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا

(دستخط حاکم و مہر عدالت)

CC0. Gurukul Kangri Collection

سماجک سماچار !

آریہ سماج بھگواڑہ کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج بھگواڑہ کا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-اور ۱۷ر مئی ۱۹۳۶ء مطابق ۳-۴-اور ۵ر جیٹھ سمت ۱۹۹۳ بروز شکر-سنیچر اور ایت آریہ سماج مندر میں ہوگا- بھگواڑہ اور مضافات کے سجن جو باہر رہتے ہیں اس موقعہ پر درشن دے کر کرتارتھ کریں ؛

(مہتر اداس کپور منتری)

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج پشاور چھاؤنی کا ۲۶ واں سالانہ جلسہ ۸-۹-۱۰-۱۱-اور ۱۲ر مئی ۱۹۳۶ء کو منایا جانا نشچت ہوا ہے- بڑے بڑے پرسدھ مہاتما- ودوان- پنڈت اور بھجنیکوں کے پدھارنے کی آشا ہے-

(انت رام چوپڑہ منتری)

آریہ سماج میرپور کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج میرپور (ریاست جموں) کا نبھ واں سالانہ جلسہ ۲۰-۲۱-اور ۲۲ر چیت سمت ۱۹۹۲ کو نہایت کامیابی سے سماپت ہوا- نگر کیرتن نہایت شاندار تھا- مہاشہ آتم دیو جی اور مہاشہ بال کرشن جی کے منوہر بھجنوں نے جنتا کو آنندت کیا- پنڈت یش پال جی سناتک- پنڈت رام سروپ جی پرانتری اور پنڈت دیاوتی جی کے منوہر اور پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے- خصوصاً رات کے لیکچروں میں حاضری اس قدر زیادہ ہوتی تھی کہ سارا صحن مستری اور پنڈتوں سے بھر جاتا تھا- اپیل پر سات سو روپیہ کے لگ بھگ چندہ جمع ہوا +

دوسرے دن ۲۳ر چیت سمت ۱۹۹۲ کو استری سماج کا جلسہ ہوا- پنڈتہ دیاوتی جی کے منوہر اور پربھاوشالی ویاکھیانوں سے پربھاوت ہو کر استریوں کی حاضری امید سے بڑھ کر ہوتی رہی +

{رام چند وکیل اپ پردھان و ادھشٹاتا پرچارک ورگ ضلع میرپور}

آریہ سماج ست گھرہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ست گھرہ کا پہلا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے ۲۰-۲۱-اور ۲۲ر مارچ کو نہایت خوش اسلوبی سے سماپت ہوا- نگر کیرتن ۲۰ر مارچ کو آریہ سماج مندر سے شروع ہو کر مختلف گلیوں اور بازاروں میں گھوم کر شام کے ۸ بجے سماپت ہوا- جلسہ سے ۴ یوم پہلے سوامی دھیرانند جی کی کتھا ہوتی رہی- علاوہ ازیں پنڈت وشوناتھ جی- پنڈت سنیہ دیو جی- پروفیسر برہم دیو جی- مہاشہ سائیں رام جی بھجنیک اور بھگت سنگت رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب- جالندھر نواسی کے ویاکھیان اور بھجنوں کا بہت بڑا اچھا اثر پڑا- چندہ تقریباً ۱۰۰ روپیہ اکٹھا ہوا +

(رام لعل چوپڑہ منتری آریہ سماج ست گھرہ ضلع منٹگمری)

آریہ سماج فورٹ سنڈیمن کا چناؤ :-

آریہ سماج فورٹ سنڈیمن کا سالانہ چناؤ مندرجہ ذیل پرکار ہوا :-

سیٹھ منشی رام جی پردھان ؛ لالہ کرم چند جی اپ پردھان- ڈاکٹر برجلال جی شاد منتری + مہاشہ ہرنام داس جی اپ منتری + لالہ شنکر داس جی خزانچی + لالہ جگن ناتھ جی پستکادھیکش + لالہ مدن لال جی ادھشٹاتا مکانات اور لالہ جھم رام جی سٹور کیپر ؛

ممبران انترنگ سبھا :- ماسٹر نہال چند جی لالہ بھیم راج جی- ملک ہربنس لال جی- لالہ کبول رام جی- ماسٹر چمن لال جی بی-ایس-سی اور پنڈت ہری دت جی ؛

(برج لال شاد منتری آریہ سماج)

۳۰۸۴- اشخاص کی شدھی :-

حکیم مکندی لال جی آریہ اپدیشک منڈل ہوشیارپور نے ایک سال کے اندر ۳۰۸۴- اشخاص کو شدھ کر کے ویدک دھرم میں پرویش کرایا- یہ شدھیاں تحصیل اونہ اور تحصیل دہرہ گوپی پور وغیرہ کے علاقہ میں ہوئیں ؛

آریہ سماج مندر کا سنگ بنیاد :-

شاہ کوٹ- ۱۷ر اپریل- آریہ سماج مندر کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس جی یہاں تشریف لائے- اہل قصبہ کی طرف سے آپ کا سواگت کیا گیا- اور آریہ سماج کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا- آپ نے مندر کی تعمیر کے لئے ۴۰۰ روپیہ دان دیا- آریہ سماج ان کا دھنیہ واد کرتا ہے ؛

آریہ سماج چونڈہ کا چناؤ :-

چونڈہ (سیالکوٹ) ۱۶ر اپریل- آریہ سماج چونڈہ کا وارشک چناؤ حسب ذیل ہوا :-

پردھان مہاشہ نند لال جی + اپ پردھان بھائی جیون مل جی + منتری راجزادہ روشن لال وید + اپ منتری مہاشہ چونی لال جی + خزانچی حکیم نند لال جی + لائبریرین پنڈت اندر سین جی ممبران انترنگ سبھا :- راجزادہ مبلا رام جی وید اور مہاشہ گردھاری لال جی ؛

بلڑوالی میں لٹریچر پرچار :-

آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر بابو مکند لال

آو لٹریچر سوسائٹی امرتسر نے تمباکو نوشی کی برائیاں بذریعہ میجک لینٹرن بیان کیں- جلسہ میں قرب وجوار کے ہندو اور مسلمان بھی آئے ہوئے تھے- بابو دیوان چند جی سے اپیل کی گئی- کہ وہ بھی لٹریچر کے کام میں دلچسپی سے حصہ لیں ؛

شری ستیانند جی سٹوکس کی لڑکی کی رسم سگائی :-

۱۶ر اپریل ۱۹۳۶ء کو ویدک آشرم لاہور میں شری ستیانند جی سٹوکس کی سپتری کماری چمپاوتی کی سگائی شری ین جے- این- کٹورا لنسبٹ روڈ- لاہور کے سپتر مسٹر منموہن لال بی-اے-ایل-ایل-بی کے ساتھ ہوئی- اس شبھ اوسر پر دونو اطراف سے کئی معزز اصحاب تشریف لائے- جن میں سے مہاتما ہنسراج جی- لالہ سائیں داس جی- مسٹر گوکل چند جی نارنگ- لفٹیننٹ کرنل سوڈ ہنس- لالہ دونی چند جی بیرسٹر- دیوان حکم چند جی اور لالہ لچھم سین جی کے نام قابل ذکر ہیں- شری ستیانند جی کسی خاص وجہ سے خود نہ آ سکے- اس لئے ان کی جگہ پنڈت رشی رام جی نے ہی سب کام سرانجام دیا ؛

فورٹ سنڈیمن میں بیساکھی کا تہوار :-

امسال یہاں بیساکھی کا تہوار خوب شان سے منایا گیا- صبح سے لے کر ۱۲ بجے دوپہر تک گوردوارہ شری گورو سنگھ سبھا میں بیساکھی پروگرام رہا- کنول جی کی نثر میں خبر تھی- بچوں نے کئی شبد وغیرہ گائے گئے- جن سے خوب سماں بندھا- مہاشہ برجلال جی شاد منتری آریہ سماج فورٹ سنڈیمن نے خالصہ ازم اور آریہ سماج کے متعلق اپنے نقطۂ نگاہ کو واضح کرتے ہوئے آخیر میں ہندو سنگٹھن- سملت پر ارتھنا منتر کے نعرہ اور مشترکہ بھاشا ہونے پر خاص زور دیا- کوی دربار بھی ہوا- پنجابی کویتائیں نہایت پرجوش رہیں- شہر کے معزز ہندوؤں کی طرف سے باہر جلسہ کا انتظام بھی کیا گیا- لڑکوں کی کھیلیں وغیرہ کرانے میں ماسٹر دیوکی نندن جی اور ماسٹر تارا چند جی نے سرگرم حصہ لیا- بعد ازاں انعامات تقسیم ہوئے ؛

آریہ سماج گوجرہ کا ۳۱واں سالانہ جلسہ

آریہ سماج گوجرہ کا سالانہ جلسہ ۳۱ر مارچ- یکم اور ۲ر اپریل ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا- اس شبھ اوسر پر پنڈت بدھ دیو جی پنڈت منسا رام جی- مہاشہ چرنجی لال جی پریم پنڈت نردیو جی سدھانت شرومنی- پنڈت ڈیپنتی جی شاستری- پنڈت سدا شیو جی- مہاشہ کبیر چند جی- مہاشہ شمشیر سنگھ جی- مہاشہ دلسیراج جی اور مہاشہ بھیم پال جی پدھارے- جلسہ سے ستر دن پہلے سمپورن یجروید کا یگیہ آرمبھ کیا گیا +

۳۱ر مارچ کی شام کو نگر کیرتن کیا گیا- مہاشہ دلسیراج جی اور مہاشہ شمشیر سنگھ جی کے بھجنوں نے اتی اُتم سماں باندھا- رات کو مہاشہ چرنجی لال جی پریم کا ویاکھیان ہوا +

دوسرے اور تیسرے دن لگاتار امرت ورشا ہوتی رہی- وشیش طور پر پنڈت بدھ دیو جی- پنڈت منسا رام جی اور مہاشہ چرنجی لال جی پریم کے ویاکھیانوں کو سننے بہت پسند کیا- پنڈت منسا رام جی کا "مورتی پوجا" کے وشے پر اتی اُتم لیکچر ہوا- پنڈت ڈیپنتی جی- پنڈت سدا شیو جی- اور پنڈت نردیو جی کے ویاکھیان بھی ودوتا پورن اور پربھاوشالی تھے- تمام اوقات میں پنڈال بھرا رہتا تھا- خاص کر رات کے سمے اس قدر حاضری ہوتی تھی- کہ تل دھرنے کو جگہ نہ ہوتی تھی- غرضیکہ جلسہ کیا بلحاظ چندہ- کیا بلحاظ ویاکھیان اور کیا بلحاظ حاضری کامیاب رہا- چندہ گزشتہ سالوں سے اِدھک اکٹھا ہوا- اور آریہ پرتی ندھی سبھا دھنیہ واد کی مستحق ہے ؛

(چمن لال منتری آریہ سماج گوجرہ)

پنڈت امرناتھ شاستری کو کھلا چیلنج :-

"سناتن دھرم پرچارک" امرتسر میں پنڈت امرناتھ شاستری نے آریہ سماجیوں کو ایک کھلا چیلنج دے کر لاف گزاف ماری ہے- ہم اس چیلنج کو بخوشی منظور کرتے ہیں- اور پنڈت صاحب کو للکارتے ہیں- کہ وہ اب میدان میں نکل کر اپنی ڈینگ پورا کرکے سچائی کا ثبوت دیں- دو بار پہلے بھی للکارا جا چکا ہے- لیکن نامعلوم وہ کہاں چھپ گئے- اب پھر پرزور للکارا جاتا ہے- کہ اگر وہ تھوڑا بہت پڑھے ہوئے ہیں- تو میدان میں آ کر اپنے علم کا ثبوت دیں- اگر وہ تقریری شاستر ارتھ سے گریز کرتے ہوں- تو تحریری شاستر ارتھ ہی شروع کر دیویں ؛

{ترلوک چند شاستری پرمان بھاسکر دیانند بھون قادیان}

آریہ سماج سیالکوٹ کے سماچار :-

۱- آریہ ہائی سکول سیالکوٹ کا شاندار فیصلہ

منتظمان آریہ ہائی سکول سیالکوٹ نے ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء کو فیصلہ کیا ہے کہ اس سال سے بجائے اردو کے ہندی ہی پہلی جماعت سے پڑھائی جائے۔ اس بات کو زیادہ فروغ دینے کے لئے سکول کے ادھیکاریوں کی طرف سے جو لڑکے سکول میں پڑھتے ہیں اُن کے سرپرستوں کی ایک کانفرنس ۱۹ اپریل کو ۵½ بجے سماج مندر میں بلائی گئی۔ اور اُن سے بھی پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ گھر پر بھی سکول کے منتظمان کی اس میں امداد کریں۔ اور نیز یہ بھی فیصلہ ہوا۔ کہ لڑکوں میں سادگی رکھنے کی خاطر پانچویں جماعت سے لڑکوں کی ایک سادہ پوشاک مقرر کی جائے۔ سو فیصلہ ہوا۔ کہ خاکی قمیض اور خاکی نکر (...) مقرر کی جائے۔ پہلے ہندی اس سکول میں تیسری جماعت سے شروع ہوتی تھی۔ آشا ہے کہ دوسرے ہندو اور آریہ سکول اس قابل قدر بات کی نقل کر کے ہندی اور ہندو کے وہاگی بنیں گے ÷

۲- شُبھ وواہ - لالہ نندلال جی سوری ممبر انترنگ سبھا آریہ سماج سیالکوٹ کی سپتری ودیاوتی کی شادی خانہ آبادی لالہ بلونت دیو سپتر لالہ گنپت رائے جی صراف علاقہ پورجٹاں ۱۴ اپریل ۱۹۳۶ء کو ویدک ریتی انوسار ہوئی۔ اس شُبھ اوسر پر دونو پکشوں کی طرف سے ۱۰۰/- روپیہ مختلف آریہ سنستھاؤں کو دان دیا گیا۔ پربھو اس جوڑہ کو چرنجیو رکھیں ÷

۳- ٹیچرنگ کلاس - انترنگ سبھا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس سال سے آریہ کنیا پاٹھشالہ میں ٹیچرنگ کلاس وسیع پیمانہ پر کھول دی جائے۔ تاکہ سکول میں پڑھنے والی کنیاؤں کے علاوہ سکول سے باہر کی استریاں بھی اس سے لابھ اٹھا سکیں ÷

(رام لال منترا سیالکوٹ)

شاسترارتھوں کی دھوم :-

شری پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ماہ فروری میں ۴ شاستراتھ پورانکوں اور اہل اسلام سے کئے۔ نیز ماہ مارچ میں تین معرکہ کے شاستراتھ پورانکوں کے ساتھ کئے ہیں۔

۱- کھیپیاں ضلع مظفر گڑھ میں ان کا ایک شاستراتھ پنڈت ٹیکا لال مشر کے ساتھ ہوا۔ اس شاستراتھ کا اتنا پربھاو پڑا۔ کہ وہاں آریہ سماج قائم ہو گیا۔ اور اب رائے صاحب گیلا رام جی رئیس اعظم نے سماج مندر کے لئے دھرتی بھی دان کر دی ہے۔ اور مستقل سماج بن گیا ہے ÷

۲- کوٹ ادو میں "اوتارواد" کے وشے پر پنڈت شری کرشن شاستری کے ساتھ شاستراتھ ہوا۔ جس کا یہ اثر ہوا۔ کہ اس جگہ آریہ سماج کی دھاک بیٹھ گئی ہے۔ اور پندرہ آریوں کا اضافہ ہو گیا ہے۔ ایک دیوی نے ہاتھ سے اپنے کنگن اتار کر آریہ سماج کو دان دے دئے۔

۳- تیسرا شاستراتھ ۲۱ مارچ ۱۹۳۶ء کو علی پور میں آریہ سماج کے جلسہ کے موقعہ پر آپ کا پنڈت دین دیال شاستری کے ساتھ ہوا۔ جس میں آریہ سماج کی فتح ہوئی۔ اور بالآخر شاستری جی کو میدان سے بھاگنا پڑا۔ پبلک بھاری تعداد میں موجود تھی ÷

ان شاستراتھوں کی علاقہ بھر میں دھوم مچی ہوئی ہے۔ اور سناتن دھرمی بہت شور و غل مچا رہے ہیں۔ اب ان شاستراتھوں سے اُن کے حوصلے پست ہو گئے ہیں ÷

(بھگوانداس آریہ سیوک)

آل انڈیا شردھانند شدھی سبھا کا چناؤ :-

بھارتیہ شردھانند شدھی سبھا کا سالانہ ادھیویشن ۱۴ اپریل ۱۹۳۶ء روز سوموار کو ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول کے بڑے ہال میں ۲ بجے شروع ہوا۔ پریذیڈنٹ کا عہدہ اتفاق رائے سے ٹھاکر چندر پال سنگھ جی رئیس ڈوکم نے منظور کیا۔ شدھی شاکھا سویکرت سبھاؤں کے ڈیلی گیٹوں کے علاوہ پریذیڈنٹ کے حکم سے کچھ اور لوگوں کو بھی ایک طرف بیٹھنے کی منظوری دی گئی۔ سب سے پہلے ۱۹۳۵ء کی رپورٹ منظور ہونے کے بعد عہدیداران کا حسب ذیل چناؤ بابت ۱۹۳۶ء کیا گیا :-

پریذیڈنٹ شریمان کیپٹن راجہ درگا نرائن سنگھ جی ترواں ریاست +

وائس پریذیڈنٹ ۱- ہز ہائینس راجہ ادھیراج اندر سنگھ جی شاہ پور ادھیش ۲- آنریبل سر راجہ رام پال سنگھ کری سودنی ریاست ۳- راجہ پوورراج دت سنگھ ویل راج ریاست ۴- راجہ سیوی سنگھ جی شہرت گڑھ ریاست ۵- رائے صاحب بابو اندر نرائن سنگھ جی چیئرمین ڈسٹرکٹ بورڈ رہتک ۶- راجہ کرشن پال سنگھ جی امرا گڑھ ریاست ÷

جنرل سکرٹری سوامی چدانند جی سنیاسی + سکرٹری ۱- پنڈت مہرچند جی کالکا ۲- ڈاکٹر رودیا برت جی شاستری ایچ۔ ایم۔ ڈی سہارنپور ۳- شری ٹھاکر منور سنگھ جی پیشتی ۴- ماسٹر کالی رام جی بی۔ اے دہلی + خزانچی پی۔ آر۔ ڈی شاستری جی + پستکار چیکنگ پی۔ ایم۔ ڈی کیدار دواج + انترنگ سدسیہ :- ۱- پنڈت پیارے لال جی مصر فرخ آباد ۲- کنور بلونت سنگھ جی مصرا ۳- ٹھاکر کیدار ناتھ سنگھ جی ترواں ۴- ٹھاکر چندرپال سنگھ جی رئیس ڈوکم ۵- چوہدری گلاب چند جی بیرسٹر روہتک ۶- ... نند لال " پنچیں رئیس ... ۷- مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری لاہور ۸- لالہ کبیر رام جی گنگوگھتی ۹- لالہ جینی سرت جی رئیس موانہ ۱۰- مہاشہ کیدار ناتھ جی آریہ فیض آباد ۱۱- چودھری لال چند جی ایڈووکیٹ روہتک ÷

آڈیٹر- بابو مہندر سین جی گپتا بلند شہر +

بجٹ :- ۱۹۳۶ء کے لئے متفرق صیغوں کے لئے چوبیس ہزار روپیہ کا خرچ منظور کیا گیا ÷

(چدانند سرسوتی پردھان منتری)

جات پات توڑک ڈائرکٹری :-

جات پات توڑک منڈل کی طرف سے عنقریب ایک ایسی ڈائرکٹری شائع کی جانیوالی ہے جس میں اُن تمام اصحاب کی واقفیت اور پتے وغیرہ ہونگے۔ جنہوں نے ذات پات کے بندھن توڑ کر وواہ کیا ہے یا جو ذات پات توڑنے کے اصول میں یقین رکھتے ہیں۔ اس کام کے لئے منڈل نے ایک خاص قسم کے فارم شائع کئے ہیں۔ جس میں ہر قسم کی واقفیت حاصل کرنے کے لئے سوالات درج کئے گئے ہیں۔ یہ فارم ذات پات توڑک منڈل ہسپتال روڈ لاہور سے مل سکتے ہیں ÷

آریہ ویر سیوادل :-

آریہ ویر سیوادل کے پرچلت نیموں میں سنشودھن کرنے کی آوشیکتا تھی۔ اس لئے آریہ ویر دل سمتی نے اپنی ایک بیٹھک منعقدہ ۵ اپریل ۳۶ء میں اُن کا سنشودھن کر دیا ہے۔ جن آریہ سماجوں تتھا آریہ ویر دلوں کو ان کی آوشیکتا ہو۔ وہ نیچے لکھے پتہ سے منگوا لیں۔ قیمت اس پرکار ہے :-

نیماولی دو پیسہ فی کاپی یا اڑھائی روپیہ سینکڑہ اور پرویش فارم آٹھ آنہ سینکڑہ ÷ ایک ایک کاپی منگوانے کے لئے پانچ پیسہ کا ٹکٹ ارسال کرنا چاہئے ÷

منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا (دہلی)

آریہ سماج جموں کا ۳۳واں سالانہ جلسہ

آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں کا ... جلسہ ۲ سے ۵ اپریل ۱۹۳۶ء تک گھر کے نیچے میونسپل گراؤنڈ میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۲ اپریل کو نگر کیرتن ہوا۔ جس میں مہاشہ ہرنش چندر جی ... سہاگ رام جی اور مہاشہ بھگت رام جی ... بھجن اپدیشکوں کی بھجن منڈلیاں تھیں۔ کیرتن کامیاب رہا +

جلسہ میں شری سوامی کرشنانند جی ... رگھیانند جی۔ پنڈتہ سیتا دیوی جی ... منسا رام جی تھویدلینک۔ پنڈت ... جی سدھانت النکار۔ پنڈت دھرم دیو ودیا واچسپتی۔ پنڈت پریورت جی ... پنڈت چندر بھانو جی دہلوی اور شری مہاشہ کرشن جی کے بڑے ہی پربھاوشالی ... اور مہاشہ ہری چند جی۔ مہاشہ فقیر چند جی مہاشہ بلدیو جی اور مہاشہ مہرچند جی کے رسیلے بھجن ہوئے۔

یوں تو ہر ایک اپدیش اور ویاکھیان اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک سے بڑھ کر تھا۔ لیکن پنڈتہ سیتا دیوی۔ سوامی رگھیانند جی۔ پنڈت منسا رام جی اور مہاشہ کرشن جی کے ویاکھیان تو خاص کشش اور پربھاو رکھتے تھے۔ سب سے آخری ویاکھیان جو ۵ اپریل کی رات کو ہوا۔ وہ مہاشہ کرشن جی کا "دلت ادھار" کے مضمون پر تھا۔ یہ ویاکھیان معلومات سے پُر اور سُننے سے تعلق رکھتا تھا۔ اُس دن حاضرین سے پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا +

۵ اپریل کو بعد دوپہر شریمتی آنریبل لیڈی جلال کی صدارت میں آریہ کنیا پاٹھشالہ کی لڑکیوں کے وید منتر اُچارن، بھجن اور جواب مضمون ہوئے۔ بعد ازاں لڑکیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ جلسہ کی ساری کارروائی نہایت موثر تھی۔ اور جتنا پروگرام کا بڑا اچھا اثر ہوا۔ لیڈی صاحبہ جلال جی نے اس کارروائی سے محظوظ ہو کر ۱۵/- روپیہ آریہ کنیا پاٹھشالہ کو دان دیا + اپیل پر نقد اور وعدوں کی صورت میں ایک ہزار روپیہ کے قریب چندہ اکٹھا ہوا۔ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا ÷

(اننت رام منتری آریہ سماج ہسپتال روڈ۔ جموں)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

سنتھا پنا دوس :-
...رتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار
...ساروں دیپنتک پرتی ندھی سبھا ایسٹرن افریقہ نے لوکل سماجوں
...پرتی ندھی سبھا ایسٹرن افریقہ نے لوکل سماجوں
...نام سرکلر جاری کیا۔ کہ اس ورش سے آریہ سماج
سنتھاپنا دوس "خاص شان سے منایا جایا کرے
...ہمارے آریہ سماج نے اس دن کو خاص اُتساہ
...منایا!

...مارچ سے ۲۶ مارچ تک مہاشہ منشی لال جی
...مہاشہ سیتارام جی منگل
...شہ سوم ناتھ جی۔ مہاشہ گورانند جی آریہ شردھانند
...بدھی چند جی۔ مہاشہ گورانند جی آریہ شردھانند
...آشرم آدی سجنوں نے باری باری اپنے
...یگیہ کروائے۔ ماسٹر آریہ منی جی پروہت
...آریہ بھائی دلچسپی لیتے رہے :-

۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء :-
...کے ۵ بجے آریہ سماج کے احاطہ میں پریوار کے
...استریوں اور بچوں کی ٹی پارٹی ہوئی۔ حاضری
...کے لگ بھگ تھی۔ شریمان ڈاکٹر ایم۔ ڈی
...ایم۔ بی۔ بی۔ ایس سبھاپتی تھے۔ منتری جی نے
...بہنوں اور بھائیوں کا سواگت کیا۔ پھر ماسٹر
...جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ اور مہاشہ
...لال جی سود کی آشنا وادی تقریریں ہوئیں
...صاحب کی تقریر کے ساتھ کارروائی سمائپت

۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء :-
...کے ۳ بجے سے ۶ بجے تک شردھانند برہمچاری
...کے ودیارتھیوں۔ مہاشہ دیوان چند جی۔
...کرم چند جی اور مہاشہ راجپال جی کی جمناسٹک
...ہوئیں۔ پھر مہاشہ لچھمن داس جی بیری
...کسرتیں مثلاً ۴۰۰ پونڈ کا وزنی پتھر دانتوں
...اٹھانا اور ۸۰۰ پونڈ کا وزنی پتھر چھاتی پر رکھ
...لوہے کا سریا کوٹانا وغیرہ ہوئیں۔
...کے علاوہ دنگل ہوا۔ جس میں مہاشہ دیوان
...مہاشہ کرم چند۔ مہاشہ منشی لال۔ مہاشہ
...مہاشہ شانتی سروپ۔ مہاشہ ہربنس سنگھ
...سکھ دیو درت۔ مہاشہ دھرم پال۔ مہاشہ اوم
...مہاشہ گوپال داس۔ مہاشہ رام پرکاش کمار
...نند داس اور مہاشہ آنند ساگر سیٹھ وغیرہ
...ان نے حصّہ لیا :-
...دنگل کے جج شریمان سالگرام جی کمیس
...ٹ تھے۔ اُن کے ہاتھوں سے انعامات
...تقسیم کئے گئے۔ ایک سات سالہ برہمچاری راجپال
...کو میڈل دیا گیا :-

۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء :-
...۹ بجے کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی
...پھر بھائی کا بھجن ہوا۔ پھر مہاشہ ہنسراج
...کا بھجن ہوا۔ اس کے بعد مہاشہ چھتر لال گپتا
...پردھان کانفرنس :-

آریہ سماج نیروبی کے سماچار!

اس کانفرنس کے سبھاپتی مہاشہ گورانند جی آریہ تھے۔ اس میں مسٹر اے۔ بی۔ ڈی۔ ترویدی ایڈووکیٹ مسٹر نذیر احمد سیکرٹری انجمن حمایت اسلام۔ اور ماسٹر آریہ منی جی کی تقریریں ہوئیں۔ تینوں مہانو بھاووں نے آریہ سماج کے کام اور رشی دیانند کی شخصیت پر اپنے اپنے وچار پرگٹ کئے۔ رات کو دیپ مالا کی گئی :-

مسٹر نذیر احمد کاری سیکرٹری انجمن حمایت اسلام نیروبی :-

میرے خیال میں "تعلیم" کے معنی مذہبی تعلیم کے ہیں۔ سوشل و پولیٹکل تعلیم وغیرہ بھی مذہبی تعلیم کے ماتحت آ جاتی ہے۔ میں اس بات کو جاننے دیتا ہوں۔ کہ انسان بندر تھا جب سے انسان دنیا میں آیا۔ تبھی سے اسے ودیا ملی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ آریہ سماج کیا تعلیم دیتا ہے۔ رشی دیانند اس آریہ سماج کے چلانے والے ہیں۔ اگرچہ ویدک دھرم پہلے کا ہے۔ سوامی دیانند نے ایشور کی ہستی کو پھیلانا چاہا۔ اگرچہ اسلام بھی موجود تھا۔ جو وحدانیت کی تعلیم دیتا ہے۔ سوامی جی چاہتے تھے۔ کہ ویدوں کی حقیقی تعلیم ان سناتنیوں کو بھی دیں۔ کیونکہ وہ حقیقی خدا کی پرستش نہیں کرتے تھے۔ آج کل کے ریفارمر میکڈانلڈ وغیرہ ہمارے ان مذہبی رہبروں کے مقابلہ میں کوئی ہستی نہیں رکھتے۔ مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا حقیقی ہادی سوامی دیانند نے بتایا ہے۔ آج کل کے نوجوان مذہب سے منحرف ہو رہے ہیں۔ یاد رکھو مذہب نے ہی خدا کی ہستی کو قائم رکھا ہے۔ اگر لوگ مذہب کو مانتے۔ تو ہندو مسلمان کے جھگڑے بالکل نہ ہوتے :-

بھائیو اپنے بزرگوں سے پوچھو۔ کیا اُن میں کوئی لڑائی تھی؟ مسجد کے پاس باجہ بجنے سے کبھی جھگڑے ہوتے تھے؟ لوگ مذہب کو بالکل نہیں سمجھتے۔ کیا سوامی دیانند اور حضرت محمد صاحب نے کہیں لکھا ہے۔ کہ آپ ملک سے محبت نہ کرو۔ حضرت صاحب نے کہا ہے۔ وطن سے محبت کرو۔ آپ بھائی مسلمانوں سے نہ الجھیں۔ مسلمان آپ سے نہ الجھیں۔ اگر ایسے جھگڑے کرو گے۔ تو مذہب سے دور جا پڑو گے۔ جھگڑے ہمارے اپنے پیدا کردہ ہیں۔ مہاتما ہنسراج جی نے بڑی بھاری قربانی تعلیم کے پھیلانے میں کی ہے۔ سر سید احمد خان نے بھی اپنے ڈھنگ پر کام کیا ہے۔ مگر مہاتما ہنسراج جی کی لگن خاص قسم کی ہے۔ وہ نہایت بزرگ ہستی ہیں۔ ان پر ویدک تعلیم کا اثر تھا۔ کیا مہاتما جی کسی سے لڑتے ہیں؟ ہم کیوں جھگڑتے ہیں؟ ہم اپنے دیش کو آزاد کرائیں۔ اگر ہم ۷ کروڑ سے کم ہو جائیں گے۔ تو کیا کمی ہو جائے گی؟ فرانس میں چار کروڑ آدمی تھے۔ ساڑھے تین سو سال تک لڑائیاں ہوتی رہیں۔ خود مختاری کو اپنے اندر پیدا کریں۔ ان جھگڑوں کو رکھ کر آپ ملک کو آزاد نہیں کرا سکتے۔ کوشش کریں۔ کہ دنیا میں امن رہے۔ سوامی دیانند نے کہیں نہیں کہا۔ کہ آپ ایک دوسرے سے لڑیں :-

کاری صاحب کے بعد مہاشہ ہیرا لال گاندھی کا پرجوش بھجن ہوا۔ جس میں اچھوت کی پکار درج تھی۔ آپ نے اس بھجن کو بڑی اچھی لے میں گایا :-

ماسٹر آریہ منی جی ایم۔ اے :-

آپ نے آریہ سماج کے مولک سدھانت بتلاتے ہوئے فرمایا۔ کہ دھارمک سماجک وغیرہ ہر ایک کھیتر میں بہت سے سدھانت ہیں۔ سوامی جی نے منتویہ (۵۱) سدھانت لکھے ہیں۔ انہیں بجوڑ دس نیموں میں بتلایا ہے۔ اُن میں سے آپ نے چار کا ورنن کیا :-

۱۔ پرماتما ایک ہے۔ ہر ایک بات پر اٹل وشواس رکھ کر اُس کی بھگتی کریں۔ سب مذہبوں کا مقابلہ کر کے آپ نے بتلایا۔ کہ پرماتما کو کیسے ماننا چاہیئے :-

۲۔ وید۔ سوامی جی نے بتلایا۔ کہ وید کا پڑھنا پڑھانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ وید کو پرمان ماننے سے کیول وید ہی پرمان ہیں۔ جہاں بھرم ہو۔ وہاں بھی وید سے پوچھو۔ لوگ ویدوں کا سوادھیائے نہیں کرتے۔ اور نہ سنتے ہی ہیں۔ جو لوگ ایسا نہیں کرتے وہ پاپ کرتے ہیں۔ اور دھرم سے پتت ہو جاتے ہیں :-

۳۔ سداچار۔ سداچار کی تعریف سوامی جی کے گرنتھ سے پڑھیں۔ افریقہ میں اگر کسی نے سداچار کی تعریف رکھی ہے۔ تو آریہ سماجی ہے۔ اپنے چال چلن پر دھبہ نہ لگنے دو :-

۴۔ پروپکار۔ ہر ایک کو اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔ ہم دھنی ہوں۔ ہم تندرست ہوں۔ ہماری بڑھتی ہو۔ تو سب کی ایسی ہی ہونی چاہیئے۔ بغیر آریہ سماج کے کوئی سوسائٹی بھارت ورش کو آزاد نہیں کرا سکتی :-

پردھان جی کی تقریر کے ساتھ کانفرنس کامیابی کے ساتھ سمائپت ہوئی :- (ہنسراج شرما)

اگر آپ

اپنے مطالعہ یا اپنے پستکالیہ کے لئے عمدہ عمدہ کتابوں کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیشہ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی کو لکھیں۔ اور اُن کی مندرجہ ذیل تازہ چھپی ہوئی کتابیں منگوائیں :-

۱۔ بھارت بھومی اور اُس کے نواسی۔ ہندی ۳ مصنف پنڈت جے چندر جی ودیا النکار۔ اس پستک کی بھارت کے سب عالموں نے تعریف کی ہے۔ بھارت بھومی کا سچا گیان دینے کے لئے اس سے اچھی دوسری پستک نہ ہو گی :-

۲۔ بھارتیہ سماج شاستری } ہندی ۲ مصنف پنڈت دھرم دیو ودیا واچسپتی۔ اس پستک کے پاٹھ سے بھارت واسیوں کا سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے۔ اور اُن کے ہردیہ میں بھارت کے دھرم اور تہذیب کے لئے آدر پیدا ہوتا ہے :-

۳۔ تبت میں سوا سال } ہندی ۳ مصنف بودھ دھرم کے مشہور بھکشو راہل جی۔ آپ بودھ دھرم کے سرکردہ لیڈر ہیں۔ اور سرگزشت لکھنے میں ماہر ہیں۔ آپ کی یہ کتاب طالب علموں کے جیون میں اُتساہ بھرنے والی اور اُن کو دلیر بنانے والی ہے :-

۴۔ امر جیون } ہندی ۸ مصنف ڈاکٹر کشیپ دیو شاستری۔ یہ پستک بہت قیمتی وچاروں کا بھنڈار ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک بار نوجوانوں کے اندر نئے جیون کا سنچار ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو سادھارن آدمیوں سے بہت اونچا اُٹھا ہوا پاتا ہے :-

ملنے کا پتہ :-

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

نوٹ۔ سب طرح کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے

Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج جام پور کا ۴۳واں سالانہ جلسہ

آریہ سماج جام پور کا ۴۳واں سالانہ جلسہ ۲۷ تا ۲۹ مارچ ۱۹۳۶ء بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ اس میں سوامی ودیانندجی۔ سوامی سیوکانند جی۔ سوامی رُدرانندجی۔ سوامی سچدانندجی۔ پنڈت پریم ورت جی ایڈیٹر "آریہ" لاہور۔ پنڈت شانتی پرکاش جی مشہور شاظر اور پنڈت واسدیوجی اُپدیشکان اور مہاشہ دلسیراج جی اور مہاشہ بہاری لال جی بھجن اُپدیشک پدھارے۔ سوامی ودیانند جی بترمنڈ اور پنڈت پریم ورت جی کے عالمانہ پرچار نے نہایت اچھا پربھاو ڈالا۔

یگیہ سپتاہ ۔ اُتسو سے پہلے ۲۲ مارچ کو پراتہ کال سے سمپورن یجروید سے برہد یگیہ شروع ہوا۔ جس کی پورن آہوتی ۲۷ مارچ کو نگر کیرتن کے روز ڈالی گئی۔ روزانہ ایک گھنٹہ صبح اور ایک گھنٹہ شام منتروں کا پاٹھ ہوتا رہا۔ اور پراتہ کال سوامی سیوکانندجی اور رات کو سوامی ودیانندجی گیان گنگا بہاتے رہے۔ روزانہ یگیہ شیش حلوہ بانٹا جاتا رہا۔

سنکیرتن ۔ ۲۷ مارچ کو ۴ بجے برہد یگیہ کی پورن آہوتی ڈال کر ساڑھے پانچ بجے جلوس سماج مندر سے باہر نکلا۔ نگر کیرتن کی بجائے سنکیرتن نکالا گیا۔ سارے شہر میں گھوم کر جلوس آٹھ بجے رات کو سماج مندر میں واپس آیا۔ مہاشہ دلسیراج اور مہاشہ بہاری لال نے پبلک کو آنند کیا۔

آریہ سماج کا "ستھاپنا دوس" ۔ ۲۷ مارچ کی رات کو آریہ سماج کا ستھاپنا دوس منایا گیا۔ جس کے سبھاپتی سوامی ودیانندجی تھے۔ سوامی سچدانندجی۔ سوامی سیوکانندجی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی اور پنڈت پریم ورت جی کی تقریریں ہوئیں۔ آخر میں سبھاپتی جی کا سارگربھت اور موثر اُپدیش ہوا۔

حاضری ۔ بعد دوپہر اور رات کو حاضری اتنی زیادہ ہو جاتی تھی کہ لوگوں کو سکڑ سکڑ کر بیٹھنا پڑتا۔

کانفرنس ۔ ۲۸ مارچ کو ودھوا ودواہ کانفرنس زیر صدارت ماسٹر دھنا رام جی ہوئی جس میں کئی تقریریں ہوئیں۔ مہاشہ بال کرشن جی ... کے سوز و غیرہ اشعار بھی سننے والے تھے۔ تین ریزولیوشن سروسمتی سے پاس ہوئے:۔

۱۔ یہ کانفرنس ویدشاستروں تتھا سمرتیوں کے آدھار پر نشچے کرتی ہے... اکشت یونی ودھوائیں کنواری کنیاؤں کے سمان ہیں۔ اس واسطے ان کے وواہ نسنکوچ کنیاؤں کے سمان ہونے چاہئیں:۔

۲۔ یہ کانفرنس ورتمان اوستھا اور ودھواؤں کی بھیانک تعداد کو دھیان میں رکھتے ہوئے آچار اور نیتی کی رکھشا کے لئے نیوگی ودھواؤں کے وواہ کو بہت آوشیک سمجھتی ہے۔ اس واسطے ہندو سماج کے بھن بھن سمودائیوں اور جاتیوں سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ اسے اپنے اپنے وبھاگ میں پرچلت کرنے کا یتن کریں:۔

۳۔ ودھوا وواہ کی پرتھا کو پرچلت کرنے کے لئے یہ کانفرنس ہندو سماج سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ رنڈوے مردکا وواہ کنواری کنیا سے بند کر دے۔ اور ساتھ ہی اُس بل کا جو کہ اسمبلی میں اس مطلب کے لئے پیش ہونے لگا ہے۔ کہ رنڈوے کی شادی کنواری کنیا سے نہ ہو سکے۔ اس کا پورن سمرتھن کرتی ہے:۔

ڈراما ۔ چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں نے "والدین پر معذمہ" نام کا ایک ڈراما کیا۔

تقسیم انعامات ۔ دھرم شکھشا میں کامیاب لڑکے اور لڑکیوں کو آریہ سماج جام پور نے انعام دیا۔ اوّل۔ دویم اور سویم درجہ پر رہنے والوں کو انعام ملا۔ چودھری سمودھراج جی نے اس شبھ کام کو سرانجام دیا۔ آریہ مہیلا ودیالیہ کی کامیاب لڑکیوں کو "سدھانت ودھنی" کے پرمان پتر بھی دیئے گئے:۔

شنکا سمادھان ۔ سوامی رُدرانندجی نے اپنے منوہر ویاکھیان کے بعد کھلا موقع دیا کہ کسی بھائی کو اگر کوئی شنکا ہو۔ تو وہ کر سکتا ہے۔ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد ایک سجن نے سوال کیا۔ جس کا جواب سوامی جی نے دے دیا:۔

پنڈت پریم ورت جی ایڈیٹر "آریہ" کے اَدیوگ سے سماج نے مبلغ بیس روپے سبھا کے فنڈ کے پاس کئے۔ تاکہ لوگ پرچہ مذکور کو آدھی قیمت پر لے سکیں۔ اُسی وقت ہی پندرہ خریدار آدھی قیمت والے بن گئے:۔

سنسکار ۔ جلسہ کے آخری دن کل ۵ سنسکار ہوئے۔ جن میں ۱ مُنڈن اور ۴ یگیوپویت سنسکار پنڈت لشمیدت جی پروہت سماج نے کرائے۔ پستک پرچار۔ سرگودھا والوں کی دکان لگی رہی:۔

شدھی سنسکار ۔ ڈیرہ غازیخان سے کھدر بھنڈار والوں نے آکر تقریباً ۱۰۷ روپیہ کا کھدر فروخت کیا۔

استری سماج کا جلسہ ۔ استری سماج کا جلسہ ۳۰ مارچ کو ہوا۔ شریمتی گنگا اندیوی جی

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ (محصولڈاک علاوہ) جمالستان للعہ

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

بندوقیں رفلیں ریوالور اور ... ہندوستان کے کسی ریلوے ... دیں گے۔ بل کا کرایہ ہمارے ... گز بیٹڈ افسران قیمت قسطوں ... سکتے ہیں۔ فہرست درخواست ... کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ ...

...leman Umar & Karachi

"پرکاش" میں اشتہار ... لابھ اُٹھایئے

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

پچاس برس کے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کے ہندوستانی ویاپاری

صیغہ نمبر ۸۰ ۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

اسٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK (REGD)

بعد میں پچھتائے گا

(Regd) **کافور**

(اصل عرق کافور) ہیضہ۔ گرمی کے دست۔ پیٹ کے درد۔ بدہضمی وغیرہ روکنے اور اچھا کرنے کی ... ہیضہ کے اچانک حملہ سے بچنے کے لئے ہر ایک اہل خاندان کو اور مسافروں کو اس کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ پچاس برس سے ہیضہ کے لئے صرف یہی مجرب ثابت ہو کر مشہور ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو۔ وہاں روزانہ اس کے قطرے استعمال کرتے سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہو ... اس کے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں۔ نقلی "عرق کافور" سے ... قیمت فی شیشی چھ آنے۔ ڈاک محصول تین شیشیوں تک سات آنے۔

(Regd) **یورانا**

پیشاب اُتارنے کی دوا

ہیضہ ہونے پر عموماً پیشاب بند ہو جایا کرتا ہے۔ اور بے چینی بڑھ جاتی ہے ... موقعہ پر اس کا استعمال کرتے ہی پیشاب کھل کر ہونے لگتا ہے۔ اس لئے ہیضہ میں اسے بھی پاس رکھنا ضروری ہے۔ ہیضہ کے علاوہ سوزاک یا اور کسی ... پیشاب بند یا کم ہو جائے۔ تو اس کے استعمال سے فائدہ ہوگا۔ قیمت فی ... محصولڈاک ۷ ر:۔

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ خرید کے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر ایس کے برمن کا نام ضرور دیکھ لیں ...

۱۔ لاہور کے ایجنٹ مینیجر پیسہ اخبار

۲۔ امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

PRAKASH LAHORE

کرنو تو وشوم آریم

سالانہ چندہ للعلم

ممالک غیر سے

پرکاش

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمتی فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۲ | اتوار ۹ ویساکھ سمت ۱۹۹۳ | مطابق ۱۰ مئی سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۹

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے

۲۔ ایشور سچدانند سروپ نراکار سرو شکتیمان نیائے کاری دیالو اجنما انت نروکار انادی انوپم سرو آدھار سرویشور سرو ویاپک سرو انترجامی اجر امر ابھے نتیہ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیئے

۵۔ سب کام دھرم انوسار اتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے اتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھایوگیہ برتنا چاہیئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

بودھ کی رات

(۱)

شنکر کو حجر حجر کو شنکر سمجھے
کنکر کو گہر گہر کو کنکر سمجھے
خاموشی شیوراتریں شنکر پہ کھلا
پتھر کو خدا خدا کو پتھر سمجھے

(۲)

بگڑی ہوئی قسمت کو سنبھلتے دیکھا
ڈوبی ہوئی عظمت کو ابھرتے دیکھا
شیوراتری تھی یا تھی شبِ معراج سعید
اس دہر کی قسمت کو پلٹتے دیکھا

(۳)

بحرِ توحید کی روانی دیکھی
الہام وید کی ترجمانی دیکھی
شیوراتری کو شبو کا پاکر سودا
شنکر کی جہان میں کا مرانی دیکھی

(دیا [illegible])

[illegible] مول شنکر

Haridwar. Digitized by eGangotri

اُپنشد کا تھا

دُوسری کتھا

نچکیتا کے آتم انوراگ کو دیکھ کر آچاریہ بولے - کہ سنسار میں دو ہی مارگ ہیں - ایک شریہ مارگ اور دوسرا پریہ مارگ - شریہ مارگ کلیان اور مکتی کا مارگ ہے - اور پریہ مارگ اس لوک میں سُکھ بھوگ کا مارگ ہے - جو منشیہ پریہ مارگ کو سویکار کرتا ہے - وہ اپنے اُدیش سے گر جاتا ہے +

منشیہ کو شریہ مارگ اور پریہ مارگ دونوں سے واسطہ پڑتا ہے - دھیر منشیہ ان دونوں کا وِوچن کرتا ہے اور پریہ مارگ ارتھات وِشے بھوگ کے مارگ کو چھوڑ کر شریہ مارگ ارتھات مکتی پراپتی کے مارگ کو سویکار کرتا ہے - کنتو مورکھ وِشے بھوگ کو ہی سُکھ سمجھتا ہے - اس لئے پریہ مارگ ہی اُسے اچھا لگتا ہے +

ہے نچکیتا! تو دھنیہ ہے - کیونکہ تو نے پُتروں اور کامناؤں کو اچھی طرح وِچار کر چھوڑ دیا ہے - تو دھن کی اُس زنجیر میں نہیں پھنسا - جس میں انیک منشیہ پھنس جاتے ہیں +

وِدیا اور اوِدیا ایک دوسرے سے بھِن مارگ ہی لے جانے والی ہیں - میں تجھے وِدیا کا ابھیلاشی جانتا ہوں - کیونکہ بہت سی کامنائیں تجھے نہیں لبھا سکیں +

اوِدیا میں پھنسے ہوئے اور اپنے آپ کو دھیر اور پنڈت ماننے والے مورکھ جن اس طرح بھٹکتے پھرتے ہیں جس طرح اندھے کے پیچھے اندھے پھرا کرتے ہیں +

جو پُرش آلسی ہیں - اور دھن کے لوبھ میں آتما کو بھی بھُلا بیٹھتے ہیں - ایسے مورکھوں کو پرلوک کے سادھن اچھے نہیں لگتے - جو ایسا ماننے والا ہے - کہ یہی لوک ہے - پرلوک کچھ نہیں ہے - وہ بار بار مرتیو کے وش میں پڑتا ہے +

آتما کے وشے میں سُننے کا اوسر بھی بہتوں کو نہیں مل سکتا - بہت سے لوگ سُنتے ہوئے بھی جس آتما کو نہیں جانتے - ایسے آتما کا ورنن کرنے والا کوئی وشیش وِیکتی ہی ہوتا ہے - اور کوئی چتر پُرش ہی اُسے پراپت کرتا ہے - ودوان گروؤں کے اُپدیش سُنکر جو آتما کو جان لیتا ہے - وہ بھی کوئی آشچریہ روپ ہی ہوتا ہے +

جو پُرش آتم گیانی نہیں ہے - اُس کے اُپدیش سے آتما نہیں جانا جاتا - بار بار چنتن کرنے سے بھی آسانی سے اُسے نہیں جان سکتے - آتم گیانی آچاریہ کے اُپدیش سے کوئی سندیہ نہیں رہتا - اور

وید امرت

ओ३म् ईषे त्वोर्जे त्वा वायव स्थ देवो वः सविता प्रार्पयतु श्रेष्ठतमाय कर्मण आप्यायध्वमघ्न्या इन्द्राय भागं प्रजावतीरनमीवा अयक्ष्मा मा वस्तेन ईशत माघशंसो ध्रुवा अस्मिन् गोपतौ स्यात बह्वीर्यजमानस्य पशून् पाहि ॥ (यजु०)

لفظی ترجمہ } (سویتا) تمام دُنیا کو پیدا کرنے والا (اِیشے) سب راحتوں کو دینے والا اور تمام علوم کو ظاہر کرنے والا خدا (توا) تمہارے (وایوہ) جو پران وغیرہ حواس (ستھ) ہیں۔ اُن کو (شریشٹھتمائے) نہایت ہی اعلےٰ (کرمنے) نیک کام کرنے کے لئے (پرارپیتو) لگاوے (اِشے) اناج اور علم کے لئے (اُورجے) طاقت اور اُتم رس کے لئے (توا) اس (بھاگم) قابلِ پرستش دولت اور علم کے خزانہ خدا کو (آپیایدھوم) تم حاصل کرو۔ (اِندرائے) پرم ایشور کے لئے (پرجاوتی) بہشت اولاد والی (انمیوا) تندرست (ایکشما) تپ دق سے مبرّا (اگھنیا) ناقابلِ قتل گایوں کو (پرارپیتو) حاصل کرو۔ ہم میں (اگھشنس) گنہگار اور (ستین) چور (ما) نہ (ایشت) پیدا ہوں (یجمانسیہ) خدا کے عابد اور تمام دُنیا کی بھلائی کرنے والے انسان کی (پشون) گئوشنی اور پرجا کی اے خدا (پاہی) آپ حفاظت کریں۔ (اسمن) اس (گوپتو) جانوروں کے پالنے اور زمین کی حفاظت کرنے والے انسان کے ساتھ یقین (دھروا) راحت کی غرض سے (بہوی) بہت سے سامان (سیات) موجود ہوں +

تشریح } اس منتر میں پرماتما انسانوں کو تلقین کرتے ہیں - کہ تم سب لوگ ہمیشہ نیک اعمال کرتے ہوئے میری تلاش کرو۔ مگر یہ اُسی وقت ممکن ہوگا۔ جب تم پرانایام وغیرہ طریقوں سے اپنے حواسوں پر قابو پاؤ گے - تم انسانوں کا فرض ہے - کہ ہمیشہ گایوں کو اپنے گھروں میں رکھ کر اُن کی پرورش کریں - اگر ان کو کسی قسم کی بیماری ہو - تو اس کا علاج کریں - مگر گائے کسی صورت میں بھی مارنے کے لائق نہیں ہے - اس لئے وید میں گئو کو "اگھنیا" ناقابلِ قتل بتایا گیا ہے - اس کے علاوہ اور بھی جتنے جانور ہیں - اُن کو خواہ مخواہ خود غرضی سے کبھی دُکھ نہ دینا چاہئے - تمام انسان مل کر یہ کوشش کریں - کہ ان میں چور - ڈاکو اور گنہگار لوگ نہ بڑھنے پائیں - بلکہ سب پرم پرشارتھ کرنے والے ہوں - تاکہ سب لوگ سو سال یا اس سے زیادہ عمر تک اس پرتھوی پر سُکھ سے زندہ رہ سکیں +

اُپدیش }
1 - اپنے حواسات کو قابو میں رکھو +
2 - نیک اعمال کرو +
3 - پرماتما کو ملنے کے لئے گیان حاصل کرو +
4 - گایوں وغیرہ مفید جانوروں کی پرورش کرو +
5 - بدی کرنے والے انسانوں کو دُنیا میں بڑھنے نہ دو +
6 - سُکھ حاصل کرنے کے لئے پرم پرشارتھی بنو +

(دام شرما)

۴۲ جان کر تتھا دھارن کرکے برہم لوک میں منشیہ مہا کو پراپت ہوتا ہے +

یہ جیتنیہ آتما اُتپن ہوتا ہے - نہ مرتا ہے - نہ یہ کسی سے پیدا ہوا - اور نہ اس سے کچھ پیدا ہوتا ہے - اجنما آتما اجنما - منشیہ اوناشی اور پرانا ہی ہے - شریر کے ناش ہوجانے سے آتما کا ناش نہیں ہوتا +

یدی دیہہ کو مارنے والا منشیہ سمجھتا ہے - کہ میں آتما کو مارتا ہوں - اور مرنے والا سمجھتا ہے - کہ میں مرتا ہوں - تو وہ دونوں آتما کو نہیں جانتے - کیونکہ نہ تو آتما مرتا ہے - اور نہ مارا جاتا ہے +

اس دیہہ دھاری منشیہ کے بھیتر اُس کے ہردیہ میں سوکھشم سے بھی سوکھشم اور مہان سے مہان پرماتما چھپا ہوا ہے - اُس ایشور کو اور اس کی مہانتا کو نشکام کرم کرنے والا اور شوک رہت منشیہ بھگوان کی کرپا سے ہی جان سکتا ہے +

وہ پرماتما ایک ستھان پر ٹھہرا ہوا بھی دور

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۶ پر)

اُپنشد کا تھا

دُوسری کتھا

میں سمفر ہو جاتا ہے - یہ آتما سوکھشم سے بھی سوکھشم ہے - اسی کارن یہ ترک کی دِشٹی سے نہیں اس بُدھی کو ترک سے ناش نہیں کرنا چاہئے ہے پیارے نچکیتا! یہ بُدھی آتم گیانی پُرش کے اُپدیش سے دِئے ہوئے گیان کے لئے ہی ہوتی ہے - تو نے اس بُدھی کو پالیا ہے تو سچی دھارنا والا ہے - تیرا نشچے سچا ہے تیرے جیسا ہی پوچھنے والا ملے +

میں یہ جانتا ہوں کہ دھن انتیہ ہے - اور ناشوان دھن آدی پدارتھوں سے اٹل پرماتما پراپت نہیں ہوتا - اسی لئے میں نے انتیہ آدی تیاگ کا تجھے اُپدیش دیا ہے - انتیہ پدارتھ کے دان سے نتیہ آتما کو پراپت ہوا ہے نچکیتا! تو نے سارے اچھا پدارتھ کو پرتشٹھا کو کرم کے اننت پھل کو اور تعریف کرنے یوگیہ مہا کو بڑے دھیرج کے ساتھ دیکھ کر ان کے اصلی روپ کو جان کر تیاگ دیا ہے

ودوان پُرش اُس دھیان یوگ دوارہ اُس پرماتما کو جو کٹھنتا سے دیکھا جاتا ہے - جو بہت چھپا ہوا ہے - جو سب کا انترآتمی ہے - اور جو پُرانا رہنے والا ہے - جو سب کا دیکھنے والا اور سب جانتا ہے - جانکر ہرش اور شوک کو چھوڑ دیتا ہے

آتم اُپدیش کو سُنکر بھلی پرکار منن کرکے اور اُس سوکھشم دھرم بھاو کو پراپت کر منشیہ آنند سے پرماتما کو پاکر پرسن ہو جاتا ہے میں مانتا ہوں کہ نچکیتا کا من آتم گیان کے لئے کھُلا ہوا ہے +

آچاریہ کی کرپا دیکھ کر نچکیتا نے کہا ہے گورُدیو! آپ مجھے اس کا اُپدیش کریں جو آپ دھرم اور ادھرم سے پرے ہے اور جو دیکھنے تتھا سپھول روپ سے بھِن ہے جو کارن بھوت بھوشیہ - ورتمان تینوں کالوں سے پرے ٹھیک جانتے ہو

آچاریہ نے کہا - ہے نچکیتا! سارے وید جس کا ابھیاس کرتے ہیں - اور جس کی پراپتی کے لئے تپ کئے جاتے ہیں - اور جس کی پراپتی کے لئے برہمچریہ دھارن کیا جاتا ہے - وہ پد تجھے سنکشیپ سے کہتا ہوں - وہ "اوم" ہے نشچے کرو کہ یہی اوم برہم ہے - یہی اکشر ہے - اسی اوناشی برہم کو جان کر کوئی منشیہ جو کچھ چاہتا ہے - وہ اُسے مل جاتا ہے

اس اوم نام کا سہارا اوم سب سے اچھا ہے - اسی سہارے

سنسار کی گتی

عراق میں بغاوت

بغداد۔ ۸ مئی۔ دوسنج کے نزدیک کے علاقہ میں قبائل نے بغاوت کردی ہے۔ جس کی وجہ سے بغداد اور بصرہ کے درمیان ریلوے لائن منقطع ہو گئی ہے۔ گورنمنٹ کا بیان ہے۔ کہ اس بغاوت کی وجہ شر آمیز پراپیگنڈا ہے۔ باغیوں نے ایک ریل گاڑی پر گولیاں بھی چلائیں۔ اور کئی جگہ لائن کو کاٹ دیا۔ گورنمنٹ نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ بغاوت کو کچلنے کے لئے فوج بھیج دی گئی ہے۔ اور عراقی ہوائی جہاز باغیوں پر بمباری کر رہے ہیں۔ اب پولیس کا بیان ہے۔ کہ صورت حال تسلی بخش ہے۔

ضمانت منسوخ

لاہور۔ ۸ مئی۔ فریقین کی بحث سننے کے بعد آنریبل مسٹر جسٹس دین محمد نے فیصلہ سنا دیا۔ اور مسٹر جیون لال گابا کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند میں ان کی ضمانت منسوخ کر کے انہیں جوڈیشل حوالات میں بھیج دیا گیا۔

عیسائی خانقاہیں اور سکول جلا دئیے گئے

میڈرڈ۔ ۸ مئی۔ مزدوروں کے علاقہ میں آج پھر عیسائیوں کی خانقاہوں وغیرہ کو جلایا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ فاسسٹوں نے سوشلسٹوں کے بچوں کو مٹھائی میں زہر ملا کر کھلا دیا تھا۔ جس سے بہت سے ہسپتال میں داخل کرائے گئے۔ ایک بھاری ہجوم بچوں کے کنبے کو اس علاقہ میں گشت کرتا رہا اور اس نے بہت سی خانقاہوں اور سکولوں کو جلا دیا۔ ہجوم اور سول گارڈ کے درمیان کئی تصادم ہوئے۔ جس سے بیس کے قریب اشخاص زخمی ہوئے۔

امریکہ میں ایک اور امن کانفرنس

واشنگٹن۔ ۸ مئی۔ پان امریکن پیس کانفرنس میں امریکہ کی طرف سے غیر جانبداری کے متعلق ایک نیا معاہدہ پیش کیا جائے گا۔ جس کا فائدہ یہ ہے۔ کہ تجارت وغیرہ کی چند مدوں کے متعلق غیر جانبدار ممالک کے حقوق کو ملحوظ رکھا جائے۔ اگر اس معاہدہ کو کانفرنس نے منظور کر لیا۔ تو اس پر تمام دنیا کے ممالک دستخط کر سکیں گے۔ یہ تجویز بھی پیش کی جائے گی۔ کہ امریکہ کی ۲۱ ریاستوں کے درمیان ٹیرف کے بارہ میں عارضی سمجھوتہ کیا جائے۔

پنجاب کے مسلمانوں کو ہریجنوں کا الٹی میٹم

لاہور۔ ۸ مئی۔ ایک ہریجن عورت کی ڈولی پر مسلمانوں کے حملہ کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے پنجاب کے ہریجنوں کی ایک میٹنگ زیر صدارت چوہدری بشنی آج شام کو موری دروازہ کے باہر باغ میں منعقد ہوئی۔ جس میں مسلمانوں کے برات پر حملہ کی پر زور مذمت کی گئی۔ اور پرجوش تقاریر کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

"یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ لاہور کے حکام اور حکومت پنجاب ہریجن برات پر کئے گئے اس حملہ کی مکمل تحقیقات کرائے۔ اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دے۔ یہ جلسہ امید کرتا ہے کہ حکومت پنجاب پنجاب بھر کے ہریجنوں کی برات پر کئے گئے اس حملہ کے متعلق پورا پورا انصاف کرے گی۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا۔ تو پنجاب کے ۲۸ لاکھ ہریجنوں کو مجبور ہو کر ایسی قسم کے حملوں کے خلاف عملی کارروائی کرنی پڑے گی۔"

مہاشہ کرتار رام نے اس ریزولیوشن کی تائید کی۔ اور کہا کہ بڑے بڑے مسلمانوں کو چاہیے کہ ان غنڈے مسلمانوں کے اس فعل کی مذمت کریں۔ اور مجرموں کو سزا دلائیں ورنہ ہم مسلم لیگ کا بائیکاٹ کر دیں گے۔ اور مسلمانوں کا کام بالکل نہ کریں گے۔

جنگ کے لئے بلجیم کی غیر معمولی تیاریاں

برسلز۔ ۸ مئی۔ حکومت نے ملک کی جنگی تیاریوں کی نگرانی کے لئے جو کمیشن مقرر کیا ہے۔ اس کی پہلی میٹنگ برسلز میں ہوئی۔ جس میں وزیر جنگ ایم۔ ڈیونے نے بتایا کہ دریائے میوز کے کنارے ڈیفنس کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔ نیز اور نامور کے قلعوں کو جدید طور پر سامان حرب سے آراستہ کر دیا گیا ہے۔ دریائے شیلڈ کے کنارے نیز انٹورپ اور گھینٹ میں بھی جنگی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں۔ بلجیم اور مردمیں جنگی استحکامات کئے جا رہے ہیں۔ اور عنقریب بہت سے نئے قلعے بنائے جائیں گے۔

ابی سینیا پر اٹلی کا قبضہ

روما۔ ۵ مئی۔ آج ۷ بجکر ۵۴ منٹ شام کو مسولینی نے پلازا وینزیا میں واقع اپنے دفتر سے ایک تقریر براڈکاسٹ کی۔ جس میں انہوں نے سرکاری طور پر اعلان کیا۔ کہ اب حبش اطالیہ کا مقبوضہ ہے۔ اور اس پر قبضہ کرنا ان کا حق ہے کیونکہ ہم نے بزور شمشیر اسے فتح کیا ہے۔ روما کی تلوار نے حبشہ کو فتح کر کے ظاہر کر دیا ہے۔ کہ تہذیب نے بربریت پر فتح پائی ہے۔ ہم نے جس مستقل مزاجی اور عزم بالجزم سے فتح حاصل کی ہے۔ اسی عزم بالجزم سے اس پر قبضہ قائم رکھیں گے۔

بھارت انشورنس کمپنی کا نوٹس

لاہور۔ ۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت انشورنس کمپنی نے خواجہ نذیر احمد ایڈووکیٹ کو نوٹس دیا ہے۔ کہ وہ یا تو لالہ ہرکشن لال کا قرضہ ادا کریں۔ جو بھارت انشورنس کمپنی کا لالہ جی کے ذمہ ہے۔ یا حصص جات کمپنی کے حوالہ کر دیں۔ اور کمپنی خود ان کا تصفیہ کرے گی۔ یہ امر اب جھگڑے کا موضوع بنا ہوا ہے۔

جالپور میں طوفان

جالپور (دکھن سندھ)۔ ۸ مئی۔ زبردست طوفان اور ژالہ باری نے تمام شہر میں تباہی مچا دی۔ ایک سکول کا بورڈنگ ہاؤس۔ خزانہ کی حوالات کا شیڈ اور مدرسہ وغیرہ کا ایک حصہ اڑ گئے۔ اس کے علاوہ بہت سے پرائیویٹ رہائشی مکانات کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ سادھڑہ کے ایک گاؤں بارگا بید میں کوئی ایسا مکان نہیں۔ جسے نقصان نہ پہنچا ہو۔ طوفان کی تیزی صرف چند منٹ رہی۔

ماں نے اپنے بچے ہلاک کر دئیے

احمد آباد۔ ۸ مئی۔ ایک ریلوے فائرمین کی بیوی نے اپنے خاوند کی عدم موجودگی میں اپنے مکان کا دروازہ بند کر کے پہلے اپنے دو ننھے بچوں کو قتل کیا۔ اور پھر خودکشی کر لی۔ پولیس نے آ کر تینوں لاشوں کو قبضہ میں کر لیا۔ مزید تفتیش ہو رہی ہے۔

گرام سدھار کے لئے پانچ لاکھ روپیہ

پٹنہ۔ ۸ مئی۔ مہاراجہ دھیراج دربھنگہ نے گرام سدھار کے لئے پانچ لاکھ روپیہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے اپنی جاگیر کے تمام سرکل منیجروں کو انسٹرکشن کی ہے کہ سیلاب جیسی غیر متوقع آفتوں کے نازل ہونے کی صورت میں ضروری رقوم خرچ کرنے کی بھی ہدایت کی ہے۔ آپ نے انہیں ہدایت کی ہے۔ کہ اگر ان کا کوئی کسان مصیبت میں ہو۔ تو اس کے متعلق فوراً رپورٹ کریں۔ تاکہ اگر ضرورت ہو۔ تو اس کی مزید امداد کی جا سکے۔

ڈاکٹر امبیدکر کا تازہ بیان

ناگپور۔ ۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر امبیدکر نے جنہوں نے یہاں آنے سے پہلے مہاتما گاندھی سے ملاقات کی تھی۔ مہاتما جی کو گفتگو کے دوران میں یقین دلایا۔ کہ وہ دس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ تک ہندو دھرم چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار نہیں کریں گے۔

شہید گنج میں نماز پڑھنے کی کوشش

لاہور۔ گوردوارہ شہید گنج کے سیوا دار پر حملہ کر کے نماز پڑھنے کی غرض شہید گنج کے اندر زبردستی داخل ہونے کے جرم میں مسٹر المبیرا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک مسلمان رحمت خان کے خلاف زیر دفعہ ۴۴۸ تعزیرات ہند (مداخلت بے جا) کا فیصلہ سناتے ہوئے ملزم کو تین ماہ قید سخت کی سزا کا حکم دیا۔ نیز یہ بھی حکم دیا۔ کہ میعاد قید کے اختتام پر تین ماہ کے لئے دو صد روپیہ کی ضمانت حفظ امن داخل کرے۔ ورنہ مزید تین ماہ قید محض بھگتے۔

سردار سنت سنگھ کا نیا پریس بل

لائل پور۔ سردار سنت سنگھ ممبر اسمبلی اس غرض سے ایک جامع بل تیار کر رہے ہیں۔ جس کا مقصد پریس ایکٹ کی ایسی ترمیم کرانا ہے۔ جس سے اسمبلی کے ممبران اپنی تقاریر اخبارات میں شائع کرا سکیں۔ بل کو پیش کرنے کی اس لئے ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ کہ صدر اسمبلی نے ایسا رولنگ دیا تھا۔ جس سے ان اخبارات پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ جو اسمبلی میں ممبران کی ایسی ہوئی تقریروں کو شائع کریں۔ جن کو حکومت دل آزار سمجھتی ہو۔

آسٹریا میں جبری بھرتی :-

دی آنا - ڈاکٹر شنگ نے ایک براڈکاسٹ تقریر میں اعلان کیا کہ ۱۹۱۵ء میں جو افراد پیدا ہوئے تھے۔ انہیں فوج میں بھرتی ہونا ہوگا۔ اکتوبر تک ۱۵ ہزار اشخاص ملک کی خدمت کے لئے تیار ہو جائیں گے ؛

دیسی باشندوں کے لئے زمین کی خرید :-

کیپ ٹاؤن - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ پہلے پانچ سال میں ایک کروڑ پونڈ مخصوص کر دے گی - جس سے دیسی باشندوں کے لئے زمین خریدی جائے گی۔ اس کے بعد جتنی رقم کی ضرورت ہوگی۔ اتنی منظور کی جائے گی ؛

پنڈت جواہر لال نہرو کی سوانحعمری ضبط؟

کلکتہ - ۴ مئی - "امرت بازار پتریکا" کا نامہ نگار لکھنؤ سے بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے - کہ افواہ ہے - کہ گورنمنٹ ہند پنڈت جواہر لال نہرو کی خود نوشت سوانح عمری جو انگلستان میں شائع کی گئی ہے - ضبط کر لے گی ۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے - کہ تقریباً ۲۰ دن ہوئے - کہ کتاب کے پبلشرز نے پنڈت جی کو بذریعہ ہوائی ڈاک ایک ایڈوانس کاپی بھیجی تھی - جو ابھی تک انہیں نہیں ملی - یہ بھی معلوم ہوا ہے - کہ تقریباً ایک درجن پارسل جن میں یہ کتاب تھی - سمندر محصول کے متعلق قانون کے ماتحت بمبئی میں روک لئے گئے ہیں ؛

بوچڑ خانہ کھولنے کی مخالفت :-

امرتسر - ۴ مئی - موضع فتح آباد ضلع امرتسر کے چند بوچڑوں نے ڈپٹی کمشنر سے بوچڑ خانہ کھولنے کی اجازت دینے کی درخواست دی تھی - چنانچہ ڈپٹی کمشنر ضلع امرتسر مسٹر میکفارلین جب جگہ کا معاینہ کرنے کے لئے گئے - تو چوہدری محمد حسین اور بہت سے مسلمانوں نے بوچڑ خانہ کھولنے کی اس لئے مخالفت کی - کہ اس طرح سے ان کا موضع کے آپس میں تعلقات کشیدہ ہو جانے کا اندیشہ ہے - چنانچہ ڈپٹی کمشنر نے درخواست نامنظور کر دی ہے ؛

ٹرین کے نیچے آ کر کٹ گیا :-

جالندھر شہر - ۴ مئی - کل رات کے وقت ایک نوجوان گاڑی کے نیچے آ کر کٹ گیا ۔ انجن نے لاش کے دو ٹکڑے کر دئیے - پولیس نے لاش پر قبضہ کر لیا - اور پوسٹ مارٹم معاینہ کے بعد جلا دیا - بتایا جاتا ہے - کہ نوجوان ریلوے لائن کو پار کرنے کی کوشش کر رہا تھا - کہ گاڑی کے نیچے آ گیا ؛

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھا کریں

شاہ حبش تخت و تاج چھوڑ کر انگلستان کو

پیرس - ۴ مئی - ڈجبوتی سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے - کہ وہ ٹرین جس میں شاہ ابی سینیا اور اس کے خاندان کے افراد سوار تھے - آج دوپہر کے وقت عدیس ابابا سے یہاں پہنچ گئی - نیگس نے کسی قسم کا بیان نہ دیا - بلکہ فوراً ہی برطانوی جنگی جہاز میں سوار ہو گیا - جو پہلے ہی ان کے انتظار میں تھا - ان کے ہمراہی بھی اسی جہاز میں سوار ہو گئے ؛

عدیس ابابا میں لوٹ مار کے حالات سے انگریزی حکام نے اطالوی حکومت کو مطلع کیا ہے - اطالوی گورنمنٹ نے اپنے کمانڈر کو حکم دیا ہے - کہ ہر اول دستوں کو تیزی سے مارچ کرنے کا حکم دے دیا جائے - چنانچہ کہا جاتا ہے - کہ وہ دستے رات کو بھی مارچ کرتے ہوئے آج ۴ مئی کو عدیس ابابا پہنچ جائیں گے ۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے جنگی بجٹ میں کروڑ ڈالر کا اضافہ

واشنگٹن - ریکارڈ بحری بل کو جس کا مقصد امریکہ کی بحری فوج کو دوسرے ممالک کے برابر بنانا ہے - امریکہ کی متعلقہ کمیٹی نے پسند کر لیا ہے - بل کی میزان میں ۵۳۱ ملین ڈالر کی رقم اس لئے رکھی گئی ہے - کہ جن ۸۴ جنگی جہازوں کی تعمیر اس وقت ہو رہی ہے - اسے جاری رکھا جائے ۔ ۱۲ نئے جنگی جہاز اور سب میرین جہاز تیار کرائے جائیں ۔ تاکہ نہ صرف جنگی بیڑہ میں ہی اضافہ ہو سکے - بلکہ ہوائی بیڑہ بھی اس کے لئے موجب تقویت ثابت ہو سکے - اور ریزرو فوج کے لئے اہم جنگی سامان تیار ہو سکے - دوسری سے اور بڑے بڑے جہازوں کی تبدیلی کا کام شروع کیا - بل میں اس بات کا بھی انتظام کیا گیا ہے - کہ امریکہ دو مزید جنگی جہاز بنانے کا مجاز ہوگا ؛

مزید سونا یورپ اور امریکہ کو :-

بمبئی - سنیچر کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران میں ۸۷ء ۸۱۷ ۹۲ روپے کا مزید سونا یورپ اور امریکہ کو گیا - جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے - ۳۳۰ ۱۳۳ ۲۶۲۹۸۰۷ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو جا چکا ہے ؛

۱۵۰ جھونپڑیاں جل گئیں :-

بردوان - موضع بیڑ میں آتشزدگی کی وجہ سے ڈیڑھ سو جھونپڑیاں جل کر راکھ ہو گئی ہیں - اور چار سو اشخاص خانمان برباد ہو گئے ہیں ؛

امریکہ کے صدر کا انتخاب :-

واشنگٹن - مسٹر ہنڈون گورنر کانساس امریکہ کی صدارت کے لئے آئندہ انتخابات میں پریذیڈنٹ روزولٹ کا زبردست مقابلہ کریں گے - مسٹر ہنڈون کو سابق صدر مسٹر ہوور پر ۱۰ اور ایک اکثریت حاصل ہوئی ہے - ایک حلقہ کے ابتدائی انتخاب میں صدر روزولٹ کو ۳۲۲۸۸ ووٹ حاصل ہوئے - اور ان کے حریف مسٹر بیکن کو ۱۲۰۴ ؛

ڈاکٹر امبیدکر کا نیا مذہب :-

ناگپور - ۴ مئی - ڈاکٹر امبیدکر نے کل شام کو ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ دلت جماعتیں ہندو دھرم چھوڑنے کے بعد کسی اور مذہب میں داخل نہیں ہونگی بلکہ نیا ایک الگ دھرم قایم کریں گی - آپ سب کسان ہیں - اور اچھی طرح جانتے ہیں کہ کوئی درخت کسی دوسرے درخت کے سایہ تلے پھول پھل نہیں سکتا - اس قدیم ہندو دھرم کے بوجھ کے نیچے ہماری ترقی رک گئی ہے - جب تک ہم اس درخت کے سایہ سے پرے ہٹ کر کھلے میدان میں کھڑے نہیں ہوں گے اور آزادی کی فضا میں سانس نہیں لیں گے - ہمیں اپنا منتہائے مقصود حاصل کرنے کی کوئی امید نہیں ؛

بار دھا میں بھی اپنے معاونین کو آپ نے یہی مشورہ دیا تھا - اور کہا تھا کہ میں نے کسی سے یہ نہیں کہا کہ وہ عیسائیت یا اسلام قبول کرے - جو لوگ میرے متعلق اس قسم کا مشورہ کر رہے ہیں - جلد ہی ان کی آنکھیں کھل جائیں گی - فی الحال یہاں تمام توجہ پراپیگنڈا اپنے پروگرام پر لگا دی جائے ؛

بنگال کے چار اضلاع میں قحط :-

چنسرہ - ۴ مئی - حکومت بنگال نے حال ہی میں اعلان کیا ہے - کہ ضلع بیر بھوم، صدر سب ڈویژن ضلع بنکورا میں اور ضلع بردوان کی بعض یونینوں میں قحط پایا جاتا ہے - ہوگلی قسمت بردوان کا چوتھا ضلع ہے - جہاں سخت قحط پڑا ہوا ہے - حکومت احتیاطاً ان اضلاع کے حالات کو دیکھ رہی ہے ؛

"کھینچوال نبی" کی ۳۹۳ کاپیاں ضبط

لاہور - وزیر آباد پولیس نے ایک شخص علی محمد کے جو وزیر آباد کا رہنے والا ہے - مکان پر چھاپہ مارا - اور وہاں سے "کھینچوال نبی" کی ۳۹۳ جلدیں قبضہ میں کر لیں - یہ پمفلٹ قادیان کے مرزا غلام احمد کے خلاف لکھا گیا ہے - اور پنجاب گورنمنٹ نے دسمبر ۱۹۳۴ء میں اسے ضبط کر لیا تھا ؛

۱۰ مئی کو "بلیک ڈے" منایا جائے گا

لاہور - ہندی ساہتیہ سمیلن نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندی گورمکھی کی ایجی ٹیشن کے خلاف احتجاج کے طور پر ۱۰ مئی کو "بلیک ڈے" منایا جائے۔

چھ سالہ ہندو لڑکے کا قتل :-

لائل پور - جن چار تکڑیوں کو ایک ہندو ساہوکار کے چھ سالہ بیٹے ہنس راج کے قتل کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا - ان کو پولیس نے مزید ریمانڈ لے لیا ہے - یہ بھی بیان کیا گیا ہے - کہ چونکہ ابھی تک کوئی واضح سراغ نہیں ملا - اس لئے یہ معاملہ مزید تفتیش کے لئے سی - آئی - ڈی کو بھیج دیا گیا ہے ؛

۲ لاکھ کی مالیت کا سامان جل گیا :-

بنکوڑہ - موضع کانچن پور میں جو کہ اس ضلع کا بڑا مالدار گاؤں ہے - آتشزدگی کی واردات ہو گئی - جس سے تقریباً دو لاکھ روپیہ کی مالیت کا نقصان ہوا ہے - پانی نہ ملنے کی وجہ سے آگ بجھائی نہ جا سکی - لوگ اپنی قیمتی اشیاء کو جلتے دیکھتے رہے ؛

قیام امن کے لئے ہوائی فوج کی بھرتی

جنیوا - بین الاقوامی امن جماعت (پیس کونسل) کی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا - کہ "پیس ایئر فورس" قائم کی جائے - اس اجلاس میں نو ممالک کے نمائندے شامل ہوئے - اور اجلاس لارڈ سیسل کی صدارت میں ہوا - اس ہوائی فوج میں یورپ اور امریکہ کے ہوائی جہاز بھرتی کئے جائیں گے - جو ہوا بازوں کے لئے ہوتے ہیں ؛

۲ اندھے طلبا کی امتحان میں کامیابی

پٹنہ یونیورسٹی کے پچھلے میٹریکولیشن امتحان میں جو تین اندھے لڑکے بیٹھے تھے - ان میں سے دو کامیاب ہوئے ہیں ؛

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۲۹ بیساکھ سمت ۱۹۹۳

آریہ سماج کہاں ہے؟

ہندوستان میں ایک نئے آئین کا نفاذ ہونے والا ہے۔ اس کے لئے نہ صرف راجا بلکہ پرجا کی بھی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ پرجا کا ایک ایک حصّہ نئی کونسلوں میں جانے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ … عدم تعاون ختم ہو چکا ہے۔ اب عدم تعاون ہوا۔ تو نئے ڈھنگ سے ہوگا۔ انڈین نیشنل کانگرس کی طرف سے بھی کونسلوں کا بائیکاٹ ختم ہو چکا۔ اس کا فیصلہ ہے۔ کہ اس کے پرتی ندھی … جائیں۔ وہ کونسلوں میں جانا چاہتی ہے۔ دوسری جماعتوں کی طرح تعاون کے لئے نہیں۔ نہ ہی نئے آئین کو کامیاب بنانے کے لئے۔ بلکہ اسے ناکام ثابت کرنے کے لئے … کانگرس کا پروگرام کوئی عارضی پروگرام نہیں۔ اس سے پہلے اس کا پروگرام بدلتا رہا ہے۔ کبھی اس نے کونسلوں کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا۔ تو کبھی اُن پر قبضہ کرنے کا۔ لیکن اب یہ فیصلہ … کر کے وہ کونسلوں میں رہے گی۔ چاہے اس کی طرف سے سول نافرمانی بھی کیوں نہ شروع … اُس نے اپنے اجلاس لکھنؤ میں یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ اس کے پرتی ندھی نئی … اسمبلیوں میں جائیں۔ یہ کام کانگرس ورکنگ کمیٹی اپنے ہاتھ میں رکھے گی۔ جس کے تمام مختلف صوبوں میں کانگرس پارلیمنٹری بورڈ ہوں گے ؛

کانگرس کے علاوہ ہندو مہا سبھا اپنے اجلاس پونہ میں یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ وہ اگلے انتخابات میں حصّہ لے گی۔ چنانچہ بھائی پرمانند جی اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ مختلف … ہندو سبھا کی طرف سے پرتی ندھی کھڑے کئے جائیں۔ پنڈت مالویہ جی کی پوزیشن … ہے۔ چاہتے یہ ہیں کہ کانگرس سے کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔ تا کہ اس کے مقابلہ پر کوئی جماعت کھڑی کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ لیکن کانگرس فرقہ دارانہ فیصلہ کے سوال پر ان کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے وہ نیشنلسٹ پارٹی قائم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ پچھلے دنوں دہلی میں نیشنلسٹ پارٹی کا ایک اجلاس ہوا۔ اس میں یہ طے … کہ ہندوستان بھر کے لئے ایک آل انڈیا نیشنلسٹ پارٹی قائم کی جائے۔ اور وہ مختلف … میں اپنے اُمیدوار کھڑے کرے۔ ہندوؤں کے لئے یہ تین پارٹیاں تو کم و بیش ایک آل انڈیا حیثیت رکھتی ہیں۔ لیکن مختلف صوبوں میں مختلف سوسائٹیاں انتخابات کے لئے کھڑی ہو رہی ہیں۔ چنانچہ ہمارے پنجاب میں راجہ نریندر ناتھ نے ایک نیشنلسٹ پروگریسو پارٹی کا اعلان کیا ہے۔ اسی طرح ہمارے سناتن دھرمی بھائی بھی حرکت کرتے نظر آتے ہیں۔ … کسی شنکر آچاریہ کے زیر اثر ایک سناتن دھرم پارلیمنٹری بورڈ بھی قائم ہوا ہے جس کی طرف سے اُمیدوار کھڑے کئے جائیں گے۔ یہ بورڈ کامیاب ہو یا نہ ہو۔ لیکن سناتن دھرمی انتخابات میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ اُن کی ہمدردی زیادہ تر مالویہ جی کی نیشنلسٹ پارٹی کے ساتھ ہے۔ کچھ تو مالویہ جی کی شخصیت کی وجہ سے۔ اور کچھ اس لئے کہ اُنہیں موجودہ ہندو سبھا کی تحریک سے ہمدردی نہیں ؛

مسلمانوں کے ہاں یہ سرگرمی اور بھی تیز نظر آتی ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا جو اجلاس … اپریل کو بمبئی میں ہوا تھا۔ اُس میں یہ طے پایا تھا۔ کہ ہندوستان بھر کے لئے ۳۵ مسلمانوں کا ایک پارلیمنٹری بورڈ بنایا جائے۔ اس میں مختلف صوبوں سے جو نمائندے لئے جائیں۔ وہ اپنے ساتھ کچھ اور مسلمانوں کو ملا کر اپنے صوبہ میں پارلیمنٹری بورڈ کے فرائض سر انجام دیں۔ اس سلسلہ میں مسٹر جناح چند دنوں سے لاہور میں ہیں۔ … کے نمائندوں کو تو وہ منظور کر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک وہ یہ طے نہیں کر سکے کہ پنجاب سے کس کس کو لیں۔ پنجاب کی اوسطاً … حیثیت ہے۔ یہاں میاں فضل حسین نے اپنی ایک پارٹی قائم کر رکھی ہے۔ جس کا نام یونینسٹ "اتحاد پارٹی" ہے۔ لیکن درحقیقت … ایک مسلم پارٹی ہے۔ ایک ہندو چودھری چھوٹو رام کو چھوڑ کر اس پارٹی کے سب ممبر مسلمان ہیں … ناممکن ہے کہ میاں صاحب مسٹر جناح کے سامنے جھکیں۔ [illegible] کھڑے ہونے کو تیار ہوں۔ اس لئے مسٹر جناح کی یہ کوشش کہ میاں صاحب اپنی پارٹی کو توڑ کر مسلم لیگ کے ماتحت نئے انتخابات لڑنے کو تیار ہوں۔ ناکام ثابت ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ مجلس احرار اور مجلس اتحاد ملّت جس کے لیڈر مولانا ظفر علی خان ہیں۔ ان دو انجمنوں کے ساتھ بھی گفتگو کر رہے ہیں۔ اُنہیں اپنے ساتھ ملانے میں بھی اُنہیں کامیابی نہیں ہوئی۔ اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ گو یہ دونوں مجلسیں اس بات کی دعویدار ہیں۔ کہ اُن کا نصب العین آزادی کامل ہے۔ اور وہ نئے آئین کے ماتحت کونسلوں میں جائیں گی تو اُنہیں بنانے کے لئے نہیں۔ بلکہ بگاڑنے کے لئے۔ پھر بھی شہید گنج کے سوال پر ان دونوں میں ایسے شدید اختلافات رونما ہو چکے ہیں۔ کہ ان دونوں کا اشتراک عمل ناممکن ہے۔ اگر مسٹر جناح ایک پارٹی کو اپنے ساتھ ملائیں گے۔ تو لازمی طور پر دوسری پارٹی ان سے الگ رہے گی۔ پنجاب کے مسلمان مسٹر جناح کے جھنڈے تلے کھڑا ہونا منظور کریں یا نہ۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ مسلمانوں میں سخت مقابلہ ہوگا۔ اور اگلے انتخابات کے موقعہ پر مسلمانوں کی ایک یا ایک سے زیادہ پارٹیاں میاں صاحب کی پارٹی کا مقابلہ کریں گی۔

جس طرح میاں صاحب نے پنجاب میں ایک اتحاد پارٹی کی بنیاد ڈالی ہے۔ اسی طرح یو۔ پی میں نواب چھتاری نے تعلقہ داروں کی ایک پارٹی بنائی ہے۔ یہ پارٹی بھی غیر فرقہ وارانہ ہوگی۔ اور اس میں ہندو اور مسلمان تعلقہ دار شامل ہوں گے۔ اس پارٹی کی باگ ڈور نواب صاحب کے ہاتھ میں رہے گی۔ اور وہی غالباً یو۔ پی کے پہلے وزیر اعظم ہوں گے۔ بنگال کے مسلمانوں میں تو ان دنوں غضب کی حرکت ہو رہی ہے۔ ہندوستان کو سوراج ملے یا نہ۔ لیکن بنگال کے مسلمان محسوس کرتے ہیں۔ کہ اُنہیں سوراج مل گیا ہے۔ اور وہ اس سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اُنہوں نے ابھی سے ہندوؤں کو ناکوں چنے چبوانا شروع کر دیا ہے۔ کلکتہ کارپوریشن پر پہلا حملہ بول چکے ہیں۔ اُنہوں نے مطالبہ کیا۔ کہ کلکتہ کارپوریشن میں مسلمانوں کے لئے ملازمتوں کی شرح مخصوص کر دی جائے۔ اس کے لئے ہندو تیار نہ ہوئے۔ جس پر مسلمانوں نے کارپوریشن کا بائیکاٹ کر دیا۔ لیکن یہ بائیکاٹ کامیاب نہ ہوا۔ کارپوریشن کے پہلے مسلم ممبر مستعفی ہو گئے۔ لیکن نئے انتخاب میں نئے مسلم ممبر کھڑے ہو گئے۔ الیکشن میں جیت گئے۔ اور نامزد بھی ہو گئے۔ عدم تعاونی مسلمانوں نے عدم تعاون کو ایسی بُری طرح فیل ہوتے دیکھ کر مولویوں کی شرن لی۔ اور اُن سے کہا کہ آپ اُن مسلمانوں کے خلاف فتوے جاری کریں۔ جو کارپوریشن کے ممبر بنے ہیں۔ لیکن اب بائیکاٹ چلے گا نہیں۔ جب ایک مسلمان نے کارپوریشن کا ڈپٹی میئر بننا بھی منظور کر لیا ہے۔ تو مسلم مولویوں کے فتووں سے کون ڈرے گا؟ بہر حال بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اس لئے وہاں خوب جوش و خروش کا اظہار ہو رہا ہے ؛

دوسری جماعتوں میں نئے انتخابات کے متعلق اس قدر سرگرمی دکھائی دیتی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آریہ سماج کہاں ہے؟ وہ بھی تو ایک آل انڈیا جماعت ہے۔ اس کی سینکڑوں نہیں۔ ہزاروں شاخائیں سارے ملک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ کچھ حصّے ضرور ایسے ہیں۔ جہاں کوئی آریہ سماج نہیں۔ لیکن عام طور پر ملک کے ہر ایک حصّہ میں آریہ سماجیں موجود ہیں۔ اور اگر کہیں آریہ سماج نہیں۔ تو کوئی نہ کوئی آریہ سماجی ضرور ہوگا۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا ایسی زبردست جماعت جسے ہندو سوسائٹی کا علمبردار اور ایڈوانس گارڈ سمجھا جاتا ہے۔ نئے آئین کے متعلق خاموش رہے گی۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ جب آریہ سماج ایک مذہبی جماعت ہے۔ اور جب اس کا پالیٹکس سے کوئی تعلق نہیں۔ تو اس سوال کے کیا معنی؟

میں اُن لوگوں میں سے ہوں۔ جن کا یہ سدھانت ہے۔ کہ آریہ سماج ایک ساروبھوم دھرم کا پرچار کرنے والی سبھا ہے۔ اس لئے اس کا بحیثیت ایک جماعت کے پالیٹکس سے تعلق نہ ہونا چاہئے۔ اور نہ ہے۔ میری یہ پوزیشن آج سے نہیں۔ برسوں سے ہے۔ اور میں اس پر مضبوطی سے قائم ہوں۔ میں اُن دنوں میں بھی اس پر قائم تھا۔ جبکہ پولیٹکل ایجی ٹیشن کے سیلاب میں بڑے بڑے آریہ سماجیوں کے بھی پاؤں اکھڑ گئے تھے۔ اور اُنہوں نے اپنی تحریر و تقریر اور اپنے عمل سے آریہ سماج کو انڈین نیشنل کانگرس کا دُم چھلا بنانا چاہا۔ میں نے اُس وقت ایسے سجنوں کی مخالفت کی۔ اور مجھے ابھی بھی اپنی رائے پر نظر ثانی کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ رشی دیانند نے ہمیں بتایا ہے کہ وید ہمیشہ مانو کی میراث ہے۔ اس لئے ویدک دھرم کسی ایک ملک یا … [illegible]

سے مخصوص نہیں ہو سکتا۔ میں یہ مانتا ہوں۔ کہ اگر اس پوزیشن کو تسلیم نہ کیا جائے۔ تو رشی دیانند کی پوزیشن پرچارک کی نہیں رہتی۔ بلکہ ایک ہندو سدھارک کی ہو جاتی ہے۔ اور آریہ سماج بھی ایک عالمگیر دھرم کا پرچار کرنے والا سماج نہیں رہتا۔ بلکہ ہندو دھرم کی ایک شاخ بن جاتا ہے۔ میرے جو بھائی آریہ سماج کے مشن کو محدود کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کی حالت کو دیکھ کر میرے لب پر اکثر یہ شعر آ رہا ہے

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

وہ مذاہب جو خاص ممالک اور خاص جماعتوں کے لئے تھے۔ وہ آج عالمگیر ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ لیکن ہم ہیں۔ کہ ویدک دھرم جیسے عالمگیر دھرم کو جس کا آدمیہ سرشٹی کے آرمبھ کے ساتھ ہوا تھا۔ اور جو کسی ایک ملک یا جماعت کے لئے نہیں۔ بلکہ دنیا بھر کے لئے ہے۔ اپنے عقائد کی کمزوری یا کسی فوری مصلحت کے زیر اثر محدود کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سماں انش یہ کہ میرا یہ سدھانت ہے کہ ویدک دھرم منشیہ ماتر کے لئے ہے۔ اس کا جاتی ونشیش یا دیش ونشیش سے سمبندھ نہیں ہے۔ اس لئے یہ کسی دیش کے پالیٹکس میں حصہ نہیں لے سکتا۔ ابھی تک اس کے پاؤں دوسرے دیشوں میں نہیں جمے۔ لیکن جب اس کی شاخیں دوسرے دیشوں میں قائم ہو گئیں۔ جو جلد یا بدیر ہوں گی۔ تو اس وقت اس کے سامنے یہی مشکلات پیدا ہوں گی۔ اگر اس نے بہ حیثیت مجموعی کسی ملک یا جماعت کے پالیٹکس میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا۔ جب میری یہ پوزیشن ہے۔ تو مجھ سے پوچھا جا سکتا ہے۔ کہ پھر یہ سوال کہ "آریہ سماج کہاں ہے؟" اور یہ سوال جس کی نوعیت صاف طور پر پولیٹیکل ہے۔ کیا معنی رکھتا ہے؟ اس کا جواب میں اگلے مضمون میں دوں گا ۔۔

(کرشن)

آریہ سماج بھیرہ کی اردھ شتابدی!

پچھلے ہفتہ آریہ سماج بھیرہ کی اردھ شتابدی بڑی دھوم دھام سے منائی گئی۔ تین دن تک کارروائی جاری رہی۔ مجھے بھی اس میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ اس سے پہلے بھی میں ایک بار آریہ سماج بھیرہ کے وارشک اتسو میں سمیلت ہوا تھا۔ اور مجھے وہاں سے مایوس ہو کر لوٹنا پڑا تھا۔ میرا اس سال کا تجربہ اچھا نہ تھا۔ مجھے اتسو بہت پھیکا نظر آیا۔ لیکن اب کے حالت بالکل مختلف تھی۔ نہ صرف یہ کہ سارا دن ہال بھرا رہتا تھا۔ بلکہ رات کو کھلے میدان میں اتسو ہوتا تھا۔ جس میں ہزاروں نر ناری شریک ہوتے تھے۔ اتسو میں شاستری جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت بھیم سین جی سمھا شاستری۔ پنڈت ہیت سنیار تھی جی۔ ماسٹر لکشمن جی اور کئی اور اپدیشک شامل ہوئے۔ ایک شام کو گنگا پرشاد جی اور دوسری شام کو آچاریہ رام دیو کا جلوس نکالا گیا۔ میں جلسہ کے آخری دن وہاں پہنچا۔ میرا ویاکھیان اتسو کا آخری ویاکھیان تھا۔ اس ویاکھیان میں جو حاضری ہوئی۔ وہ میرا خیال ہے بہت ہی اچھی تھی۔ لیکن مجھے یہ استفسار کرنا ہے۔ کہ بھیرہ جیسے مقام میں بڑی حاضری ہو سکتی ہے۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ اس سے پہلے راتوں میں بھی حاضری رہی ہے۔ جس سے مجھے اور بھی خوشی ہوئی۔ اس اتسو پر مجھے ایک دیوی کے درشن کرنے کا اوسر پراپت ہوا۔ ان کا نام شریمتی شکنتلا دیوی ہے۔ جو پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آنریری اپدیشکا ہیں۔ وہ ویاکھیان بھی دیتی ہیں۔ اور بھجن بھی گاتی ہیں۔ اور شدھ بھاؤں کو پیش کرتی ہیں۔ انہیں سن کر میں نے بہت خوشی محسوس کی۔ کہ آریہ سماج میں ایک دیوی اپدیشکا کی ضرورت ان کے دوارا پوری ہو جائے گی ۔۔

اس موقع پر سات سو روپیہ جمع ہوا۔ آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو اس کام کے انتظام پر میں ودھائی دیتا ہوں ۔۔

(کرشن)

آریہ سماجوں کے اتسو

کچھ برسوں سے اتسوؤں کے سدھار کا پرشن آریہ جگت کے سامنے ہے۔ لیکن اتسوؤں کے پروگرام میں اب تک کوئی پریورتن نہیں ہو سکا۔ تازہ تازہ سار ودیشک میں شری نارائن سوامی جی پردھان سار ودیشک سبھا دہلی نے ایک لیکھ اسی وشے پر لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے زوردار الفاظ میں آریہ سماج کے اتسوؤں کے سدھار کی ضرورت کی طرف آریہ جگت کی توجہ دلائی ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ:-

"یدی اپدیشکوں کے سمے کا ٹھیک اپیوگ اور آریہ سماجوں کے دھن کا ناش کہیں اکٹھا دیکھنا ہو۔ تو آریہ سماجوں کے اتسو کے روپ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اتسو کے دنوں میں ویاکھیانوں پر ویاکھیان اور بھجن پر بھجن کے سوائے اور کچھ نہیں دکھائی دیگا۔ پراتہ کال سے لیکر رات تک یہی تانتا لگا رہتا ہے۔ یہ کیول شور و غل ہو جانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ شروتاؤں میں سے بہت کم کوئی ایک ویاکھیان کی بات کو بھی یاد رکھیں۔ تو بہت سمجھنا چاہئے"۔

سار ودیشک سبھا دہلی نے اس سمبندھ میں تجاویز کی ہیں۔ ایک یہ کہ تین سال میں کم از کم ایک بار ودوت سمیلن کیا جائے۔ اور دوسری یہ کہ ہر سال پرچار کاریہ کو اُنت کرنے کے لئے اپدیشک سمیلن ہوا کرے ۔۔

آریہ سماجوں کو چاہئے۔ کہ وہ سوامی جی کے اس پرشن پر گمبھیرتا سے وچار کریں۔ اور اپنی اپنی سبھتی کے انکول جو پریورتن وہ جلسوں کے موجودہ پروگرام میں آوشیک سمجھتی ہوں۔ ان پر اپنے وچار پرکٹ کریں۔ تاکہ سب کے وچار سے پورا پورا سدھار ہو سکے ۔۔

"آریہ میرج بل"

یہ خبر آریہ جگت میں مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا مدھیہ پردیش و برار کا اسمبلی میں پیش کردہ "آریہ میرج بل" ۷ اپریل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے۔ سوشل سدھار سمبندھی بلوں کے راستہ میں بے شمار رکاوٹیں آیا کرتی ہیں۔ اول تو انہیں پیش کرنے کا موقعہ ہی کم ملتا ہے۔ اگر کوئی بل خوش قسمتی سے اس ابتدائی منزل سے گزر بھی جائے۔ تو سوشل سدھار کے مخالف ممبروں کی اندھی مخالفت اسے آگے بڑھنے نہیں دیتی۔ دوسرے ایک ایک بل کئی کئی برس تک التوا میں پڑا رہتا ہے۔ خوشی کا مقام ہے۔ کہ یہ بل گپت جی اور ڈاکٹر کھرے کی کوششوں سے اس سٹیج پر پہنچ گیا ہے۔ جہاں اس کے پاس ہونے کی امید اب زیادہ ہو گئی ہے ۔۔

ابی سینیا کی حالت زار

ابی سینیا سے آمدہ تازہ اطلاعات بتاتی ہیں۔ کہ شاہ حبش اپنا تاج و تخت چھوڑ کے بھاگ گئے ہیں۔ بھاگنے کے لئے تیار نہ تھے۔ لیکن ملک کے سمجھانے پر کہ بھاگنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہ دیکھ کر جانا منظور ہو گئے۔ اور شاہی محل کا تمام سامان لٹا کر آدھی رات کو نکل گئے۔ شہر چھوڑتے ہی اب وہاں قتل و غارت کا بازار گرم ہے۔ حبشی دکانیں لوٹ رہے ہیں۔ عدیس ابابا میں اطالوی فوجیں داخل ہو گئی ہیں۔ اب اٹلی کا ابی سینیا پر قبضہ سمجھئے۔ انقلاب زمانہ دیکھئے۔ وہ ملک جو آج سے سات ماہ پہلے اپنی آزادی اور خود مختاری پر نازاں تھا۔ آج تباہ ہو رہا ہے۔ شاہ حبش جو آج تک کسی کے سامنے نہ جھکے تھے۔ آج غیروں کے محتاج ہو رہے ہیں۔ اور اپنے تخت و تاج کو چھوڑ کر کسی نامعلوم مقام کو جا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ کیوں؟ مسولینی کی ہوس ملک گیری کو پورا کرنے کے لئے۔ قدیم رومن سلطنت کی شان و شوکت کو از سر نو قائم کرنے کے لئے۔ یہ سب کچھ ہوگا ہی۔ لیکن اٹلی کا ابی سینیا پر قبضہ ہونے کے ساتھ ہی لیگ آف نیشنز کا جو نام امن و کمزوروں کا محافظ ہونے کی دعویدار ہے۔ خاتمہ ہو ۔۔

سرو دھرم سمیلن لکھنؤ

دی آل انڈیا ہندو ڈیر لیگ کی طرف سے ۲۲ و ۲۳ مئی کو لکھنؤ کانفرنس کے موقعہ پر ڈاکٹر امید کی صدارت میں ایک سرو دھرم سمیلن کے انعقاد کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس سمیلن میں شمولیت کے لئے مذاہب کو دعوت دی گئی ہے۔ ہر ایک مذہب کا سمیلن میں شامل ہونے والا نمائندہ اپنے مذہب کی خوبیاں پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرے گا کہ اس کا مذہب ہی عالمگیر مذہب ہے۔ ہر مقرر ایک گھنٹہ تقریر کرے گا۔ اس کے بعد دوسری طرف سے مقرر کے مذہب کے متعلق سوال کئے جائیں گے۔ جن کے یہ معنی ہوں گے کہ موقعہ پر ہونے والے اعتراضات کا جو جواب دے سکے گا۔ اسی کا مذہب نزدیک قابل قبول ہوگا ۔۔

یہ سرو دھرم سمیلن کہاں تک اس مسئلہ کو حل کرنے میں کامیاب ہوگا۔ یہ کہنا مشکل ہے۔ مسلمان اور سکھ تو اس سمیلن میں خوب تیار ہو کر آنے والے نظر آ رہے ہیں۔ آریہ سبھا کو بھی چاہئے۔ کہ وہ اس میں

اسلام اپنے اصلی رُوپ میں

مسلمانوں میں دو قسم کے خیالات کے لوگ ہیں۔ ایک اصلاح پسند اور دوسرے لکیر کے فقیر۔ جو احادیث کی ان روایات کو جو صریحاً خلاف از عقل و فطرت ہیں۔ صحیح مانتے ہیں۔ پہلی قسم کے مسلمان ان تمام احادیث کو جن میں ناقابل قبول وعمل احکام و روایات ہیں۔ ماننے سے انکاری ہیں۔ اور ان میں اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ترکی میں اسلام کی نیچ صورت کو اسلام کی اصلی صورت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ وہ اسلام کو ہر جگہ اُسی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ سید مقبول حسین احمدی۔ ایسے "بلاغ" کے تازہ پرچہ میں لکھتے ہیں کہ:-

"کیا ہی اچھا ہوتا کہ شروع سے وعظ گوئی پر لائسنس یا ٹیکس لگا دیا جاتا۔ جیسا کہ آج کل ترکی میں ہو رہا ہے۔ تو آج یقیناً اسلام اصلی صورت میں ہمارے پاس ہوتا۔ لیکن اب بھی کیا بگڑا ہے۔ اگر ہندوستان میں اسلام واقعی اصلی صورت میں ظاہر ہونا چاہتا ہے۔ تو اُسے ترکی کی تقلید کرنی چاہیے۔ لیکن وعظ گوئی پر لائسنس یا ٹیکس کے لگانے کی تحریک کرنا تو یقیناً ان مُلّاؤں کی روزی پر ہاتھ صاف کرنا ہے۔ جن کا گزارا اسی پر ہے"

حضرت محمد صاحب پر ایک بدنما الزام

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تک کسی سوسائٹی یا مذہب کا بانی اخلاق اور تہذیب کے معیار پر پُورا نہ اُترے۔ اس کے لئے کسی کے دل میں جگہ بنانا ناممکن ہے۔ یہ امر حضرت محمد صاحب کے بارہ میں بھی قابل غور ہے۔ حدیثوں میں ایسی روایات اکثر ملتی ہیں جن سے اُن پر ایسا بدنما دھبہ لگایا گیا ہے۔ جو قیامت تک مٹائے نہیں مٹ سکتا۔ اس بات کا اعتراف "بلاغ" اپنے تازہ پرچہ میں یوں کرتا ہے:-

"حضرت جابر اس روایت کے راوی ہیں جس کو تسلیم کر لینے کے بعد آنحضرت کی صفات پر ایسا بدنما دھبہ لگ جاتا ہے جو قیامت تک مٹائے نہیں مٹ سکتا۔ اور وہ ہے مکر و خدع سے ایک فرقہ کے ایسے سردار یعنی کعب ابن الاشرف کو قتل کرانا جس سے آپ کا معاہدہ تھا۔ یاد رکھو ہمارے محبوب رسول کو اہل دنیا تسلیم نہ کرے گی۔ جب تک کہ وہ ان کو اپنے معیار تمدن و شرافت و تہذیب سے نہ جانچ لے گی"

احادیث مسلمانوں کی مذہبی کتب ہیں۔ اگر کسی حدیث میں حضرت محمد صاحب پر کعب بن الاشرف کے قتل کروانے کا الزام لگایا گیا ہے۔ تو مسلمانوں کے پاس نعمت اس الزام سے بری ثابت کرنے کے لئے دو ہی طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ اس حدیث کو ماننے سے انکار کر دیں جس میں یہ روایت مذکور ہے۔ اور دوسرا یہ کہ اس امر کا ثبوت بہم پہنچا دیں کہ جو الزام قتل ان پر حدیث مذکور میں لگایا گیا ہے۔ وہ صحیح نہیں لیکن ہمیں یقین ہے کہ مسلمان ان دو طریقوں میں سے کسی ایک پر بھی عمل کرنے سے قاصر ہیں۔

احادیث پر ایمان کیسے لائے؟

سید مقبول حسین صاحب بی۔ اے احادیث میں مذکور مخش۔ شرمناک اور خلاف از عقل و فطرت روایات کا ذکر کرنے کے بعد "بلاغ" میں لکھتے ہیں کہ:-

"بعض حدیثیں یہ بھی نہیں دیکھتیں۔ کہ وہ بات قرین عقل و قیاس بھی ہے یا نہیں۔ یا اس کا کوئی سر پیر بھی ہے۔ یا دو باتیں رسول اللہ کے وقت میں اس طرح مشہور تھیں۔ کہ ہر شخص ان کو جانتا رہا ہو۔ اور بعض میں ذخیرہ کا تاریخی اور جغرافیائی معاملے ہیں۔ یا ایسی صریحاً قرآن کے مخالف باتیں ہیں۔ کہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جامعین احادیث جنہوں نے اپنی ساری زندگی حدیث کے پرکھنے میں گنوا دی۔ وہ ان حدیثوں پر کیسے ایمان لائے؟"

جامعین احادیث جنہوں نے اپنی ساری زندگی حدیث کے پرکھنے میں گنوا دی۔ وہ ان حدیثوں پر کیسے ایمان لائے؟ اس سوال کا جواب تو وہ خود ہی دے سکتے تھے۔ لیکن اب تو شاید وہ قیامت کے دن ہی دیں۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ جو مر گئے۔ اُن کو تو چھوڑ دیجئے۔ جو فدایان "اسلام" زندہ ہیں۔ کیا وہ ان احادیث سے توبہ کرنے کو تیار ہیں؟ اگر نہیں۔ تو اس سوال کے کیا معنے؟

احادیث میں فحش روایات

جس طرح پورانوں میں ایسے واقعات اکثر ملتے ہیں جو نہ صرف لغو بلکہ مخش اور شرمناک بھی ہیں اسی طرح احادیث کی بعض روایات بھی ان سے کسی طرح کم نہیں۔ جس طرح سناتن دھرمی پورانوں سے چمٹے ہوئے ہیں۔ اسی طرح مسلمان سناتن دھرمی تو اسکا مکی اہرٹیں ان پر ھ لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈال کر ان واقعات پر

پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کر بھی سکتے ہیں۔ لیکن بیچارے مسلمان کیا کریں؟ ہم حضرت عائشہ کی احادیث کے بارہ میں "بلاغ" کی رائے پیش کرتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ:-

"مجھے ہرگز یقین نہیں۔ کہ جن احادیث کو حضرت عائشہ سے نسبت دی جاتی ہے وہ واقعی اُنہوں نے منہ در منہ بیان کیا ہوگا۔ ان میں بعض تو ایسی شرمناک ہیں۔ کہ ان کو کسی غیر محرم مرد کے سامنے بیان کرنا ممکن نہیں ہو سکتا"

ان روایات کا بیان کرنا حضرت عائشہ کے لئے ممکن ہو یا نہ۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ وہ احادیث میں درج ہیں یا نہیں۔ اگر احادیث آپ کے نزدیک قابل احترام ہیں۔ تو ان روایات سے انکار آپ کے لئے کیسے ممکن ہے؟

حضرت محمد صاحب کی عجیب و غریب کمبلی

کیا کوئی ماننے کو تیار ہوگا۔ کہ ایک شخص ایک کمبلی اوڑھے ہو۔ اور اس میں وہ پانچ چھ اشخاص کو داخل کرے؟ یہ بات تو ہمیں ناممکن نظر آتی ہے۔ لیکن حضرت محمد صاحب کی ایک کالی کمبلی میں یہ خاص صفت موجود تھی کہ وہ اسے اوڑھ کر اس میں پانچ چار اشخاص کو داخل کر سکتے تھے۔ لیکن کیسے؟ یہ تو مسلمان بھائی ہی بتاویں گے۔ ہم روایت درج کئے دیتے ہیں:-

"حضرت عائشہ کہتی ہیں۔ کہ ایک روز صبح کو رسول اللہ صلعم سیاہ کمبلی اوڑھے ہوئے باہر نکلے۔ اتنے میں حسن بن علی آگئے۔ آپ نے اُن کو کمبلی میں داخل کر لیا۔ پھر حسین آگئے۔ تو اُن کو بھی داخل کر لیا۔ پھر جناب سیدہ تشریف لائیں۔ تو اُن کو بھی داخل کر لیا۔ پھر علی تشریف لائے۔ تو اُن کو بھی داخل کر لیا"

ممکن ہے۔ اگر کوئی اور آتا۔ تو وہ بھی داخل کر لیا جاتا۔ لیکن ہم سوچتے ہیں کہ حضرت محمد صاحب کی عجیب و غریب کمبلی کس چیز کی بنی ہوئی تھی۔ کیا مسلم علماء اس پر کچھ روشنی ڈالیں گے؟

جنت کی حوریں

ایک مولوی صاحب جنت کی حوروں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"ستر حوریں مجھ کو دی جائیں گی۔ مگر سب اُن کو ایک ہی محل ... تھیں اور کھڑکی تکا

کہ دیکھو آپس میں رشک و حسد نہ کرنا۔ دنیا میں میری چار بیویاں تھیں۔ اور اُن میں رات دن لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں۔ ان لڑائیوں کا میں نے ساری عمر دکھ اُٹھایا۔ اب جنت میں آنے کے بعد لڑائیوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ان حوروں کے لئے سنہری رسیوں کے جھولے ڈالوں گا۔ تم سب مل کر جھولو۔ اور خوب زور زور سے ہنسو۔ اور بیچ میں میں کھڑا ہو کر ان کو دیکھوں گا۔ اور کبھی وہ مجھ کو دیکھیں گی۔ بس مزا ہی مزا ہوگا"

"جناب! آپ کو تو ستر حوریں ملیں گی۔ مگر آپ کی چار بیویوں کو غلمان کتنے کتنے ملیں گے؟ ذرا ان سے بھی دریافت کیجئے کہ وہ ہر غلمان کے واسطے الگ الگ مکان بنوائیں گی۔ یا ایک ہی مکان میں ستر غلمانوں کو رکھیں گی۔ اور کیا وہ بھی غلمانوں کو نصیحت کریں گی کہ آپس میں نہ لڑیں۔ اور بعد وہ غلمانوں کو جھولا جھلا کر ان کی طرف دیکھیں گی؟"

یہ موزوں جواب بقول گورو گھنٹال خواجہ حسن نظامی نے "منادی" میں دیا ہے۔ جو مزید حاشیہ آرائی کا محتاج نہیں۔

خواجہ صاحب کا نیا تبلیغی اڈہ

خواجہ حسن نظامی کس قدر خود پسند واقع ہوئے ہیں۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے تئیں ہمیشہ مشتہر کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اور اس کے لئے نئے نئے طریقے اختیار کرتے رہتے ہیں۔ پچھلے دنوں انہوں نے "خدمت اسلام" کے لئے اپنی ایک تقریر ریکارڈوں میں بھروائی تھی۔ اب اُنہوں نے دہلی ریڈیو سٹیشن کو اپنا تبلیغی اڈہ بنا رکھا ہے۔ کبھی آپ تقریر کرتے ہیں اور کبھی آپ کی بیوی۔

آپ اپنی تقریر میں اپنا نام بار بار دہراتے ہیں۔ تاکہ آپ کا "خدمت اسلام" کا مقصد حل ہو سکے۔ یہ تو ہوئیں اُن کی "خدمت اسلام" کے لئے کوششیں۔ کیا ہمیں گورنمنٹ سے یہ پوچھنے کا حق حاصل نہیں۔ کہ اگر دہلی ریڈیو سٹیشن خواجہ صاحب کا تبلیغی اڈہ نہیں۔ بلکہ پبلک کی دلچسپی اور خدمت کے لئے ہے۔ تو اُسے کیوں اُن کی ذاتی تبلیغ کے لئے استعمال کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اگر گورنمنٹ کو اُن کی امداد کرنا ہی مقصود ہو۔ تو کیوں نہیں وہ انہیں کچھ رقم دیدیتی۔ تاکہ وہ "منادی" میں جتنی اور جس طرح چاہیں اپنے نام کی منادی کرتے پھریں۔

...idwar. Digitized by eGangotri

اسلامی حکومت قائم کرنیکے خواب

مسلمان احمدیوں کو اسلام سے خارج بتاتے ہیں۔ اور احمدیت کو نیست و نابود کرنا اسلام کی بھاری خدمت خیال کرتے ہیں۔ لیکن وہی احمدی ہیں کہ "فدایانِ اسلام" ہونے کا دعویٰ کرتے اور اشاعت اسلام کا ٹھیکہ لیتے ہیں۔ اور اسلامی حکومت کے قیام کے خواب دیکھتے ہیں۔ چنانچہ بقول "پیغام صلح" خلیفہ قادیان اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں کہ:-

"اسلامی حکومت کے قیام کے خواب سب سے زیادہ ہمیں ہی آتے ہیں۔ اور خواب آنا تو لوگ وہم سمجھتے ہیں ہمیں تو الہام ہوتے ہیں۔ کہ اسلامی حکومتیں قائم کی جائیں گی"

مسلمانوں کی نگاہ میں مرزا صاحب ہی کے الہامات کی کیا وقعت ہے۔ جو خلیفہ صاحب کی ہوگی:

ناقابلِ تردید اعتراضات

سوامی جی نے اردو ترجمہ قرآن کو ہندی میں نقل کرا کر شائع کیا۔ اور بسم اللہ سے والناس تک ۱۵۹ اعتراضات کئے۔ ان اعتراضات کا جواب مسلمانوں سے آج تک نہیں بن پڑا۔ اعتراضات بھی احادیث کی شروح اور قرآن کی تفاسیر کی بنا پر ہیں۔ خود "اہلحدیث" کو سوامی جی کے اعتراضات کے متعلق اعتراف ہے کہ وہ ان کا جواب نہیں دے سکے۔ اور نئے ہونے والے اعتراضات کے لئے بھی وہ شروح کافی نہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"ہم بھی اس بات کے قائل ہیں۔ کہ یہ شروح اپنی جگہ بے نظیر ہیں۔ خدا ان کے مؤلفین کو جزائے خیر دے۔ لیکن اتنا عرض کرنے سے ہم رک نہیں سکتے۔ کہ جس طرح سوامی دیانند وغیرہ آریوں کے اعتراضات کے جوابات کے لئے "تفاسیر سلف کافی نہیں۔ اسی طرح آج کل کے اعتراضات کے دفعیہ کے لئے سابقہ شروح کافی نہیں" +

اگر آپ سمجھتے ہیں۔ کہ شروح سلف اپنی جگہ بے نظیر ہیں۔ تو وہ شروح جدید جن کی آپ ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ کیونکر ان اعتراضات کا جواب دینے کے قابل ہونگی۔ ہاں اگر شروح کی تیاری کے وقت ترمیم و تنسیخ کرنا مقصود ہو۔ تو علیحدہ بات ہے:

ٹرکی کے بعد ایران

ٹرکی میں اسلام اور اسلامی رسوم کا جو حشر ہوا ہے۔ اسے ایک دنیا جانتی ہے۔ جمعہ کے دن ۵۰۰ مسجدوں میں ۵۰۰ نمازی بھی مشکل سے نماز ادا کرتے ہوں گے۔ ترکی اسلامی ٹوپی اور کثرتِ ازدواج کو خیرباد کہا جا چکا ہے۔ اور دوسری رسوم کو بھی ترک کیا جا رہا ہے:

ٹرکی کے بعد اب ایران کی باری ہے۔ اور وہ اب اسلام اور اسلامی رسوم کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہتا ہے جو ٹرکی نے کیا ہے۔ وہاں سے خبریں آ رہی ہیں کہ نوجوان اور قوم پرست ایرانیوں کی یہ خواہش اور کوشش ہے کہ عربی مذہب اور عربی تہذیب کو ایران سے رخصت کر دیا جائے کچھ ہی روز ہوئے کہ وہاں کے ایک اخبار میں ایک کارٹون شائع ہوا تھا جس میں کتابوں سے لدے ہوئے اونٹ کو عربی لباس میں ملبوس دکھایا گیا تھا۔ اور نیچے لکھا تھا۔ کہ عرب کی امانت عرب کو واپس جا رہی ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایرانیوں کو عرب کی تہذیب اور مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں۔ اس لئے کوشش کی جا رہی ہے کہ عرب کی یہ چیزیں اسے واپس کر دی جائیں:

تہوار منانے کے لئے ضمانت

ریاست بھوپال سے خبر آئی ہے۔ کہ وہاں کے ہندوؤں نے "ہنومان جینتی" کا تہوار منانا چاہا۔ لیکن حکام ریاست کی طرف سے انہیں حکم ملا۔ کہ جب تک مچلکہ داخل نہ کرو۔ آپ تہوار نہیں منا سکتے۔ چنانچہ ہندو یوتھ سبھا کے سکرٹری سے دو سو روپیہ کا مچلکہ لینے کے بعد تہوار منانے کی اجازت دی گئی:

کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ ہندوؤں کو مسلم ریاستوں میں اپنے مذہبی تہوار منانے کی بھی اجازت نہیں۔ اور زیادہ افسوس ہندوؤں پر آتا ہے۔ جو مذہبی تہوار پر لگائی گئی پابندی پر کاربند رہ کر اپنی ذلت اور بے بسی کا مظاہرہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اگر کسی ہندو ریاست میں مسلمانوں پر بھی محرم یا عید پر ایسی پابندی عاید کی جاتی۔ اور مذہبی تہوار منانے کے لئے مچلکے طلب کئے جاتے۔ تو ریاست میں ہی نہیں۔ بلکہ تمام ملک کے مسلمانوں کے اندر ہیجان برپا ہو جاتا:

مسلم بیوی کیا چاہتی ہے؟

حال ہی میں خواجہ بانو صاحبہ نے اپنے میاں خواجہ حسن نظامی کی ایک تقریر کے جواب میں "بیوی کیا چاہتی ہے؟" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"مسلمانوں میں قرآن شریف کی ایک آیت کے سبب خیال ہو گیا ہے۔ کہ مرد ایک وقت میں چار بیویاں تک کر سکتا ہے۔ اس لئے ساری دنیا کے مسلمان دو یا تین یا چار بیویاں کر لیتے ہیں۔ اور گذشتہ زمانہ سے لے کر آج تک میں نے ایک مثال بھی ایسی نہیں سنی جہاں کئی بیویوں والا میاں خوش رہا ہو۔ یا کبھی سوکنوں والی بیوی خوش رہی ہو۔ کئی بیویاں کرنے کا رواج بند کر دینا چاہئے":

(منادی ۲۰ اپریل ۱۹۳۶ء)

اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ مسلم خواتین اب محسوس کرنے لگ گئی ہیں۔ کہ اسلام میں ازدواجی زندگی بدمزا ہے۔ درحقیقت زندگی پرلطف تبھی ہو سکتی ہے جب "ایک پتی برت اور ایک پتنی برت" کا اصول عمل میں لایا جائے۔ اور اسلام میں یہ تب تک ممکن نہیں۔ جب تک کہ قرآن میں وہ آیت موجود ہے۔ جس کی رو سے ایک مسلمان کو ایک سے چار بیویاں تک کرنے کی اجازت ہے۔ دیکھئے مسلم خواتین کی کثرت ازدواج کے خلاف صدائے احتجاج کیا رنگ لاتی ہے!

یوروپ میں اسلام کی ناکامی

اسلام کے بعض عقائد خلاف فطرت، انسانی ترقی کے منافی اور ناقابل عمل ہیں۔ مسلمان ان عقائد پر عمل نہ کریں تو انہیں کوئی نہیں پوچھتا۔ لیکن ان کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت کسی کو نہیں ہوتی۔ ایسے ہی چند عقائد کا ذکر ڈاکٹر ذکی علی نے اپنی افتتاحی تقریر میں جو کہ انہوں نے مسلم کانگرس جینوا میں کی تھی۔ کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ:-

"ان تمام الزامات میں سے جو مغرب میں اسلام پر لگائے جاتے ہیں۔ چند ایک یہ ہیں:-

۱۔ اس مذہب میں رواداری نہیں +

۲۔ اس کی تعلیم سائنس اور موجودہ ترقیات سے مطابقت نہیں رکھتی:

۳۔ کثرت ازدواج کی اس نے تائید کی ہے:

جب تک مسلمان ان اعتراضات کا تسلی بخش جواب نہ دیں۔ یوروپ میں اسلام کے پاؤں جمنے مشکل ہیں:

خلافِ عقل روایات

سورۃ بقرہ میں ابراہیم کے متعلق روایت ہے کہ اس نے کہا کہ "اے میرے رب مجھے دکھلا دے۔ کہ تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے؟" اللہ نے فرمایا کہ "کیا تو ایمان نہیں لایا ہے؟" ابراہیم نے کہا "بے شک (میں ایمان لایا ہوں) لیکن چاہتا ہوں کہ میرا دل مطمئن ہو جائے" اس کی تفسیر میں حضرت ابوہریرہ سے صحیح بخاری میں یہ روایت درج کی گئی ہے۔ کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ابراہیم سے زیادہ شک کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ جبکہ انہوں نے کہا کہ "اے رب! مجھے دکھلا دے۔ کہ تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے؟"

جب دنیا کے سب سے بڑے پیغمبروں میں ایک کو اللہ کی صفت احیاء موتیٰ میں شک ہو۔ اور دوسرا اپنے آپ کو ان سے بھی زیادہ شک کا حق سمجھے۔ تو پھر ایمان اور یقین کس کے اندر کیا جائے گا؟

لنڈن یونیورسٹی کا پہلا ہندوستانی پروفیسر

یہ خبر تمام ملک میں انتہائی مسرت سے سنی گئی ہے۔ کہ اندھرا یونیورسٹی کے وائس چانسلر سر رادھا کرشن لنڈن یونیورسٹی کے ایک پروفیسر مقرر ہوئے ہیں۔ اور یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک ہندوستانی کو یہ عزت نصیب ہوئی ہے۔ آپ غیر معمولی قابلیت کے مالک ہیں۔ آپ کا لنڈن یونیورسٹی میں پروفیسر مقرر کیا جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ ہندوستانی بھی غیر زبانوں پر عبور حاصل کر کے ان ملکوں کے طلباء کو تعلیم دینے کی اہلیت رکھتے ہیں:

ضرورت ہے

اشتہارات کے لئے "پرکاش" ایک بہترین پرچہ ہے۔ آزمائش شرط ہے

(مینیجر)

CC0. Gurukul Kangri Collection

"ورن آشرم دھرم"

(از لالہ اندر سین جی وکیل انبالہ)

...آشرم دھرم "ویدک دھرم کا ایک بڑا
...ہے۔ اس پران کی خوب اندولن ہو رہا ہے۔
...ظاہر کرنا سب کا فرض ہے۔
...دھرم سے مراد منشیہ سماج کے چار
...جاتی ہے۔ کہ جن میں یہ تقسیم شدہ
...کی جاتی ہے یعنی براہمن۔ کھشتری۔ ویش
...سوسائٹی کے چار بڑے حصے قرار
...جاتے ہیں۔ اسی طرح آشرم دھرم کے
...شخص کی عمر کے چار حصے کئے جاتے
...برہمچاری۔ گرہستھی۔ بان پرستھی اور
...اور ان چاروں حصوں کے جدا جدا
...مقرر کئے جاتے ہیں۔ ہمارے دھارمک
...اس کا بہت جگہ بستار سے ذکر پایا
...اس تقسیم پر زور دیا گیا ہے۔
...نہیں دیا جاتا۔ بہت سے ودوان
...میں بہے چلے جا رہے ہیں۔ اس
...کی مخالفت کرنے والے بہت ہیں نک کے
...ہیں۔ میرا اپنا اس تقسیم سے اتفاق
...منشیہ سماج کو کسی ایسے واٹر ٹائیٹ
...حصوں میں تقسیم کرنا ویدک
...کے خلاف ہے۔ سرشٹی نیم کے خلاف
...عمل ہے۔ اور منشیہ سماج کے ہر قسم
...کے خلاف ہے۔

...کی تقسیم کے لئے جن وید منتروں کا آسرا
...ان سب میں سے اہم منتر برہمناسی
...وغیرہ ہے۔ یہ منتر محض چاروں
...کے گن ظاہر کرنے والا ہے۔ اس میں یہ
...کہ منشیہ سماج کو لازمی طور پر چار حصوں
...مقرر رہنا چاہئے۔ اور بھلا یہ منتر ہیں
...ورنوں میں سے کسی نہ کسی کی تعریف ہیں
...اور ان میں مختلف ورنوں کے گنوں کو
...ظاہر ہونے چاہئیں۔ درشایا گیا ہے۔ مگر
...مقرر رہنے کی ہدایت کہیں نہیں دیکھی۔
...سوسائٹی میں اور سنسکاروں پیشے ہیں
...چار ورن بھی محض پیشوں کے
...وید میں برہما سینا پتی۔ مختلف منتروں
...کرنے والے اور دیگر گنوان اشخاص
...جگہ جگہ لکھی ہے۔ مگر ایسا نہیں لکھا
...میں سوسائٹی کو تقسیم کرنے چلے
...ایک ڈاکٹری۔ انجینیر یا وکیل کی کہیں
...کر دی جائے۔ تو اس سے سوسائٹی کی
...مراد نہیں لی جا سکتی۔ چونکہ
...سنسکار ہمارے اندر صدیوں سے
...ہیں۔ اس لئے ہم ان منتروں میں تقسیم
...سے مطلب دیتے ہیں۔
...بھی ایسی تقسیم کے حق میں نہیں۔ ہم
...جا کر دیکھ ایڈلیشنگ جہاد و پالیہ
...ہی کر سکی آسانی

اور دھرم کا پرچار کرنے لگے۔ ایک کمرشل کالج کھول دیا۔ اس میں سے ویش بن کر نکلنے لگے۔ ایک میڈیکل کالج کھول دیا۔ وہاں سے وید پیدا ہونے لگے۔ ملٹری کالج کھول دیا۔ کھشتری بننے لگے۔ کارخانوں میں کام کرنے لگے۔ وہاں لیبر یا شودر کی پدوی حاصل کر لی ــــ ان خاص خاص ودیاؤں کے ذریعہ یوگیتا حاصل کئے بغیر یہ سمجھنا مشکل ہے۔ کہ گورو جی کیونکر محض ایک عام تعلیم دلا کر کسی کو براہمن کھشتری یا ویش وغیرہ محض اپنے فتوی سے بنا دیں گے۔ یہ تو زندگی کی دوڑ ہے۔ دوڑ سے پہلے کسی کو کیا علم ہو سکتا ہے۔ کہ کون آگے نکلے گا؟ ایسا ہی سب پیشوں کا حال ہے۔ کسی کو کیا معلوم کون کس میں کامیاب ہوگا؟ اپنے اپنے میلان طبع کے مطابق جس طرف جس کی رغبت ہو اس طرف جانے کے لئے اور اپنی مرضی کا پیشہ اختیار کرنے کے لئے سب کو آزادی ہونی چاہئے۔ ایسی آزادی دنیا کے ہر ایک حصہ میں ہر ایک قوم میں موجود ہے۔ باوجود کسی راجا یا گورو جیسی تقسیم کرنے والی ایجنسی کی عدم موجودگی کے ورن سب کے سبب اور ہر قسم کے پیشے سب جگہ موجود ہیں۔ مسلمانوں۔ عیسائیوں اور بودھوں وغیرہ میں یہ تقسیم موجود نہیں۔ ان کے اندر بھی یہ سب پیشے موجود ہیں۔ ہندوؤں میں بھی مختلف پیشے تو موجود ہیں۔ مگر گڑبڑ صرف ذات پات نے ہی ڈال رکھی ہے۔ جو کہ دور ہونے میں نہیں آتی۔ ورنہ ورنوں کے دور ہونے کا خطر کہیں بھی نہیں ہے۔ کیا ہندوؤں کی ہی دنیا سب سے نرالی ہے۔ کہ جب تک گورو جی یا راجا صاحب ان کو تقسیم نہ کریں۔ ان میں کوئی ورن موجود نہ رہے گا۔ یہ منتیوں کی قائم کی ہوئی ورنوں کی تقسیم تھی۔ جس نے شکست فاش کھائی ہے۔ اور ذات پات کے زہریلے نتائج ہمارے لئے چھوڑ گئی ہے یہ مختلف قسم کے ٹیکنیکل کالج اور سکول ہیں جن کے ذریعہ سب پیشے مقرر ہوتے جاتے ہیں۔ بلا ان کے ذریعہ قابلیت حاصل کئے اور بلا مختلف قسم کے امتحانات پاس کئے کسی شخص کو یونہی کسی پیشہ میں دھکیل دینا نامناسب ہے۔ وید نے تو محض ہر ایک پیشہ ور کے گن اور دھرم کی تعریف کر دی ہے۔ جو کوئی اس پیشہ کو اختیار کرے۔ وہ اس دھرم کے مطابق عمل کرے۔ نہ کہ وہ کسی کے پاس جا کر اپنا ورن

مقرر کرائے۔

یہ مصنوعی تقسیم ناقابل عمل ہے۔ زندگی کی جدوجہد نہایت سخت ہے۔ محض گورو کا فتوےٰ کسی کو کامیاب نہیں بنا سکتا۔ ہزاروں ناکام ہوتے ہیں۔ اور ان کو پیشہ بدلنا پڑتا ہے۔ دل تو براہمن یا کھشتری یا ویش بننے کو چاہتا ہے۔ مگر ایسا کوئی کام ہاتھ نہیں آتا۔ بیکاری کی سب کو شکایت ہے۔ آج کل تو جو کام بھی مل جائے۔ اسی سے گزارہ کرنا پڑتا ہے۔ کوئی ساری عمر کا ٹھیکہ کسی پیشہ کا کیسے لے سکتا ہے؟ گورو جی نے براہمن بننے کا فتوےٰ دے دیا۔ اگر کوئی کام نہ ملا۔ یا ناکام رہے۔ تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ کیا کوئی پنشن مقرر کر دی جائے گی؟ ذات کے براہمنوں نے کیوں براہمن کا کام چھوڑ کر کھیتی باڑی یا روٹی پکانا وغیرہ شودروں کے کام اختیار کئے؟ اگر آج ہم ان سے یہ پیشہ چھڑا دیں۔ تو کیا گورو جی ان سب کو پنشن دلا دیں گے۔ مہذب اقوام کا ایک قانون ایکٹ دار سی خاص ہے۔ جس کی رو سے کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ کوئی خاص کام کرے۔ گورو جی کیسے ہر شخص کو اپنے اپنے پیشہ پر قائم رکھیں گے۔ آج کل پیشے۔ براہمن اور کھشتری وغیرہ ذاتیں تو سرکاری ملٹری اقوام کی فہرست میں ہی نہیں اور زیادہ تر یہی وہ ذاتیں ہیں۔ جن کا آریہ سماج سے تعلق ہے۔ ان میں سے کسی کو کھشتری بنا دیا۔ تو کون اس کو فوج میں بھرتی کرے گا؟ کسی کی مرضی کے خلاف اس کا پیشہ مقرر کرنے سے جو اشانتی اور بے چینی پیدا ہوگی۔ اس کا کیا انتظام ہوگا؟ جن کو تم شودر کہتے ہیں۔ سرکار ان کو فوج میں بھرتی کر کے کھشتری بناتی جاتی ہے۔ ان کو کون روکے گا؟ بعض وقت سپاہیوں کو موقوف کر دیا جاتا ہے۔ فوجیں توڑ دی جاتی ہیں۔ ان کو پھر کوئی اور شودر بننا پڑتا ہے۔ اور اپنا گزارہ کرنا پڑتا ہے۔ اس کی روک تھام کون کر سکتا ہے؟ زندگی کے نشیب و فراز اور ردوبدل میں ایک ہی پیشہ قائم رہنا مشکل ہے۔

ورنوں کی تقسیم کے نقصانات

اس تقسیم کے نقصانات بہت ہیں۔ یہی ورنوں کی تقسیم تھی۔ جو کہ ہندو سوسائٹی میں ذات پات کی جڑ ثابت ہوئی۔ یہی وہ جیمیدی خیال تھا۔ جو بعد ازاں موجودہ

ذات پات کے جھگڑوں کا ایک دلچسپ درخت بن گیا۔ اگر یہ موجود نہ ہوتا۔ تو ذات پات کا منحوس کبھی وجود میں نہ آتا۔ منوسمرتی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ابتدا میں ضرور چار ورن مقرر ہوئے تھے۔ مگر بعد میں اونچ نیچ کا خیال پیدا ہو گیا۔ ان میں بے جوڑ شادیاں ہونے لگیں۔ ورن سنکر بن گئے۔ جنہوں نے جدا جدا ذاتیں بنانی شروع کر دیں۔ اونچ نیچ کے خیال نے یہاں تک عمل کیا۔ کہ ذرا ذرا سی بات پر برادری سے اخراج اور خارج شدہ کی ایک نیچ ذات بنتی چلی گئی۔ جیسے کہ براہمنوں میں سینکڑوں قسم کے براہمن کھشتریوں میں سینکڑوں قسم کے کھشتری اور ویشوں میں ویش۔ شودروں میں شودر بن گئے۔ اور ہزاروں ذاتیں نمودار ہوئیں۔ نیچتا کے خیال نے اس قدر ترقی کی۔ کہ ہزاروں لاکھوں نیچ اور اچھوت بن گئے۔ اور قومی یکجہتی کا ستیاناس کر دیا۔ پارہ کی طرح سب کو الگ الگ تقسیم کر دیا۔ سوسائٹی کے فائدہ کی خاطر ہر قسم کے کام کرنے کی قدر جاتی رہی۔ کوئی کام اونچ کوئی نیچ ہو گیا۔ اور اقتصادی آزادی نیست و نابود ہو گئی۔ براہمن خیال کرنے لگے۔ کہ وہ محض پوجے جانے کے لئے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ ان کو لڑنے بھڑنے یا اپنی رکھشا خود کرنے سے کوئی سروکار نہیں۔ ویشوں نے خیال کر لیا کہ لڑنا ان کا کام نہیں۔ ویشیوں اور شودروں کو لڑنے سے کیا کام؟ یہ کام تو کھشتریوں کا ہے۔ انہوں نے یہ عادت پکڑ لی کہ دوسروں کے سامنے ہاتھ جوڑ دیں۔ اور بھیڑ بکریوں کی طرح ... اپنا پنڈ چھڑا لیں۔ ان کو اس بات سے کچھ سروکار نہ رہا۔ کہ گورنمنٹ کس کے ہاتھ میں ہے۔ جس کو برسر اقتدار دیکھا۔ اس کی جھولی بھر دی۔ خواہ ان کے دھرم کو نشٹ کرتا ہی چلا جائے۔ ان کی یہاں تک گراوٹ ہوئی ہے۔ کہ ذرا سے خطرہ کے وقت جھٹ حکام کو تاریں دینا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ "ہم مرے۔ ہم کو بچاؤ"۔ ان میں ذرا بھی یہ ہمت نہیں۔ کہ کمر کس کر مقابلہ پر آئیں اور اپنے جان و مال کی خاطر آڈٹیں۔ اور جاتی کے لئے اپنے آپ کو قربان کر دیں جب تک یہ بھاؤ ان میں پیدا نہیں ہوتا۔ ان کو دوسرے کیا بچا سکتے ہیں؟ ذات پات کے خیال نے یہاں تک گراوٹ کی ہے۔ کہ ہندو پبلک کا رجحان ہی اس طرف ہو گیا ہے۔ کہ جو باپ کا لقب ہوگا۔ وہ بیٹے کو دئے بنا نہیں رہیں گے۔ جو پنڈت ہے۔ اس کا لڑکا بھی پنڈت۔ اور جو لالہ ہے۔ اس کا لڑکا بھی لالہ۔ کوئی دیوان یا قانونگو ہو گیا۔ اس کا سلسلہ خاندان ہی دیوانوں یا قانونگوئیوں کا پشتوں تک۔

بنا رہتا ہے۔ سرکاری ملازمتوں کا بھی یہی حال
دیکھا جاتا ہے۔ ریلوے ملازمین کے لڑکوں سے
میکینکل وغیرہ کالجوں میں مقابلتاً اچھا سلوک
ہوتا ہے۔ اور دیگر محکمہ جات میں ہر ایک محکمہ
کے ملازمین کے لڑکوں کو ترجیحی طور پر ملازمت
دلائی جاتی ہے۔ اسی طرح ورنوں کی تقسیم
ہونے کے باعث ہم طرح طرح کے نقصانات
اٹھانے میں مبتلا ہیں۔ جن سے دوسری قومیں
بالکل آزاد ہیں۔ اگر ہم ذات پات کو دور کرنا
چاہتے ہیں۔ تو اس رجحان کو پہلے ترک کرنا ہوگا
اس کو نیست و نابود کرنا ہوگا۔ ہم کو پنڈت اور
لالہ وغیرہ لقب ترک کر دینے والے الفاظ سب
چھوڑنے ہوں گے۔ تبھی ذات پات دور ہو
سکتی ہے۔ ورنہ نہیں ✻

آشرموں کی تقسیم ✻

آشرم بھی نقصان دہ ہیں۔ علم حاصل کرنا۔
برہمچریہ قائم رکھنا۔ دیا پیام کرنا۔ سادہ زندگی
بسر کرنا۔ یہ صرف برہمچاری کے ہی فرائض
تصور کئے جاتے ہیں۔ اس سے غلط فہمی یہ
پیدا ہوتی ہے کہ گرہستھ میں آکر ان سب
سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ دراصل یہ بات
نہیں۔ بلکہ یہ سب فرائض تمام عمر ہی ہر ایک
کے لئے لازمی ہیں۔ گرہستھ میں آکر اور فرائض
بڑھ جاتے ہیں۔ علم ہر ایک انسان کو بڑھاپے تک
ہی پڑھنا چاہئے۔ برہمچریہ شادی کے بعد لازمی
ہے۔ ورنہ بہت جلد صحت خراب ہو جانے کا
اندیشہ ہے۔ ایسا ہی دیا پیام کرنا۔ سادہ زندگی
بسر کرنا کس کے لئے ضروری نہیں؟ عیش
عشرت اور فضول خرچی کی زندگی کون اچھی بتاتا
ہے؟ پچیس برس کی عمر تو صرف شادی کی
غرض سے ایک قدرتی نیم کی بنا پر مقرر کی گئی
ہے۔ ورنہ دراصل زندگی کی کوئی تقسیم موجود
نہیں۔ گرہستھیوں کے بہت سے فرائض
طالب علموں کو بھی کرنے پڑتے ہیں۔ پالیٹکس
میں حصہ لینا۔ زلزلہ اور قحط وغیرہ مصیبتوں
سے متاثرہ لوگوں کی امداد کرنا سب گرہستھیوں
کے حصہ میں آتا ہے۔ مگر انگلستان میں تو سولہ
برس کی عمر میں جنگ میں بھرتی ہونے کے
قانون ہیں۔ چھوٹی عمر میں کارخانوں میں کام
کرتے ہیں۔ اور صنعتیں سیکھتے ہیں۔ اگر ان
باتوں پر عمل نہ ہوگا۔ تو ہندو زندگی کی دوڑ میں
دیگر قوموں کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ سب کے
لئے ۲۵ برس کی عمر تک برہمچریہ محض وید کی رو
سے ہی لازمی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور بھی
سینکڑوں باتیں ہیں جو [illegible]
[illegible] زندگی
کی کوئی تقسیم [illegible] دھرم
کے خلاف ہو جاتی ہیں [illegible] سب کو دھرم ہی کہنا

ہوگا ✻

زندگی کی مصنوعی تقسیم پچاس برس کی عمر میں
بان پرستھی اور پچھتر برس کی عمر میں سنیاسی
بننے پر زور دیتی ہے۔ نہ معلوم ایسا کون
سے وید کے منتر میں لکھا ہے۔ جس
شخص کے حالاتِ زندگی اس کو اجازت دیتے
ہوں۔ اس کے لئے بان پرستھی یا سنیاسی
بننا برا نہیں۔ اور اگر سوچا گیا ہے کہ کوئی
ایسا ہے۔ تو اس کو ایک راجہ و ودوان وغیرہ کے
فرائض کی طرح ان آشرموں کے فرائض بھی جو
وید میں بیان کئے گئے ہیں پورے کرنے چاہئیں۔ مگر ہر
ایک کے لئے یہ لازمی قرار نہیں دئے جا سکتے
ہر ایک آدمی ساری عمر گرہستھی رہ کر
بھی اپنے فرائض پورا کر سکتا ہے۔
اور دھرم کما سکتا ہے۔

میرے خیال میں تو یہ زندگی کی مفروضہ اور
ناقص تقسیم ہی ہے۔ جس کی بدولت ہندوستان
میں اس وقت باون لاکھ فقیر موجود ہیں جن
سے سوسائٹی اس قدر نالاں ہے۔ اور جو
دوسروں کے سر پر بوجھ بنے ہوئے ہیں۔
اس تقسیم کی رو سے تیسرے حصہ میں بان
پرستھی اور چوتھے حصہ میں سنیاسی ہونے
چاہئیں۔ جن کی تعداد پندرہ سولہ کروڑ تک
پہنچے گی۔ پرماتما کا شکر ہے کہ فقیری نے
ہندوستان میں اس درجہ تک ترقی نہیں
کی۔ ورنہ ہمارا موجودہ آئیڈیل (آدرش)
تو اس کے راستہ میں کوئی رکاوٹ پیش
نہیں کرتا۔

پچھتر سال کی عمر میں ہزاروں میں سے ایک بھی
شخص ایسا نہیں ملے گا۔ جو اپنے قوائے
جسمانی سے کوئی بھی کام لے سکے۔ وہ تو
چارپائی پر پڑے رہ کر اپنی خدمت کرانا ہی پسند
کرے گا۔ اولاد کا فائدہ بھی فی زمانہ یہ
گنا جاتا ہے۔ کہ وہ بڑھاپے میں خدمت
کرنے کے کام آتی ہے۔ نہ کہ بجائے اس
کے بوڑھا شخص جگہ جگہ پھر کر دھرم
کا پرچار کرے۔ اتنی عمر تک تو آجکل
پہنچنا ہی مشکل ہو گیا ہے ✻

مہابھارت اور رامائن میں شری کرشن جی
یا شری رام چندر جی یا ان کے کسی سمبندھی
یا دیگر شخص کا جن کا ان ہر دو میں ذکر ہے
کسی ایسے آشرم بان پرستھ یا سنیاس میں
داخل ہونے کا ذکر نہیں پایا جاتا۔ سب نے
آخیر عمر تک گرہستھ دھرم کا ہی پالن کیا۔
یہ نہایت حیرانی کی بات ہے۔ کہ ان کے
زمانہ میں یہ تقسیم کہاں بھاگ گئی تھی۔ پچاس
سال کی عمر میں ہزاروں میں سے کوئی ویسا ہی
ہوگا۔ جو اپنے گرہستھ دھرم کے فرائض سے
سبکدوش ہو چکا ہو۔ کسی کو اپنے بال بچوں کی
پرورش کی فکر پڑی رہتی ہے۔ کسی کو ان کی تعلیم
و تربیت اور برسر روزگار لگانے یا انہیں کاروبار
دلانے کی چنتا رہتی ہے۔ یہ بھی لازمی فرائض
ہیں جن سے پہلو تہی کرنا دھرم کے خلاف ہے۔
دوسرا کون کسی کے لئے یہ فرائض ادا کرتا ہے۔
بال بچوں کے سر سے ماں باپ دور ہو گئے۔ اور
ان پر طرح طرح کی تباہی آئی۔ دھرم پتنی کا تو
فرض ہی یہ ہے کہ وہ پتی کے ساتھ جائے۔
وہ پیچھے کیونکر رہ سکتی ہے؟ جو لوگ گرہستھ
کے تفکرات سے آزاد ہو چکے ہیں۔ وہ شوق
سے ان آشرموں میں پرویش کریں۔ مگر ان کا
ودوان اور دھرم سے واقف ہونا ضروری ہے
تاکہ وہ اپنی ودیا اور پرچار سے دوسروں کا بھلا
کر سکیں۔ ورنہ فقیری میں اضافہ کرنے سے
کیا فائدہ؟ وہ گرہستھ میں ہی رہ کر زیادہ دھرم
کما سکتے ہیں۔ پس یہ حصوں میں تقسیم کوئی
لازمی بات نہیں۔ اس پرکار بندھ ہونے
سے کوئی آدمی دھرم سے نہیں گر جاتا۔
اپنے اپنے حالات کے مطابق ہر شخص کا آشرم
ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ ساری عمر بھیشم پتامہ
جی کی طرح برہمچاری رہے۔ خواہ شری رام چندر
جی اور شری کرشن جی کی طرح گرہستھی بنا رہے
یا شنکر آچاریہ جی یا دیانند جی کی طرح شروع
سے ہی سنیاس دھارن کر لے۔ وید میں تو
محض ہر ایک آشرم کے فرائض بتا دئے ہیں۔
کوئی لازمی تقسیم زندگی نہیں بتائی۔ یہی قدرتی
اور سرشٹی نیم کے مطابق بھی ہے۔ جو دنیا میں ہر
جگہ موجود ہے۔ ایک آشرم کو چھوڑ کر دوسرے
میں پرویش نہ کرنے سے انسان دھرم سے
نہیں گر جاتا۔ میرا تو یہ دڑھ وشواس ہے کہ
ورن آشرم دھرم سوسائٹی کی خاطر ہے
نہ کہ سوسائٹی ورن آشرم دھرم کی خاطر۔
ہمارا آدرش یہ ہونا چاہئے۔ کہ اپنے دھرم
کا پرچار کرنے کی خاطر ہم ہر وقت براہمن بنے رہیں
اپنی رکھشا کی خاطر ہم ہر وقت کھشتری بنے
رہیں۔ اور اپنے آپ کو رام اور کرشن کی فوج کا
سپاہی سمجھیں۔ دان دینے کے لئے ہر
وقت ویش بنے رہیں۔ اور جاتی سیوا
کی خاطر ہر وقت شودر بنے رہیں جس
سے سمے انوسار ہم اپنی جاتی کا ہر طرح بھلا
کر سکیں۔ اگر ہم کھشتری بن کر کسی وقت بھلا
کر سکتے ہیں۔ تو فوراً کھشتری۔ براہمن بن کر کر
سکتے ہیں۔ تو براہمن۔ ویش بننے سے کر
سکتے ہیں۔ تو ویش۔ اور شودر بننے سے کر
سکتے ہیں۔ تو فوراً شودر بن جانا چاہئے۔ غرض
دھرم صرف کمانے سے ہے۔ نہ کہ کسی مصنوعی
تقسیم سے۔ یہی دھرم وید کے مطابق ہے۔

دوسرا نہیں ہے۔ یہ بات نہایت …
اور نفاق پیدا کرنے والی ہے۔ …
جیسی بھی خاص مفروضہ تقسیم کے …
ہے۔ اس سے تم سب دھرمی …
وید کی مت سے دور ہیں۔ خواہ ہم …
تن دہی سے اپنے فرائض کو سرانجام …
رہے ہوں۔ اسی تقسیم پر زور دینے …
ہندوؤں میں سے ذات پات کا خیال …
ہونے میں نہیں آتا۔ اچھوت ادھار …
راستہ میں رکاوٹ ہے۔ تو یہی کہ وہ …
ورن میں داخل ہوں ✻

شدھی میں بھی رکاوٹ ہے۔ کیونکہ …
ہونے والوں کا ورن آشرم قائم کرنا …
ہے۔ غیر ممالک میں ویدک دھرم …
گے۔ تو وہاں کے لوگوں کو کون سے ورن
میں داخل کریں گے؟

ہمارا کلیان تبھی ہو سکتا ہے جب
اپنی جاتی کو ہر قسم کی تقسیم سے پاک
رکھیں۔ اور خوب سنگھٹن اور …
تواریخی واقعات بتلاتے ہیں کہ جہاں …
کوئی تقسیم کسی بنا پر ہوئی۔ وہی …
باعث بنی۔ رومن قوم میں پیٹریشین اور …
کی تقسیم تھی۔ ان میں … کتنی …
تھی۔ فرنچ ریولیوشن کے وقت …
(امرائ) اور … منقسم تھے …
سبب وہ جنگ مچا۔ کہ آج تک ایک بار …
ایسا ہی روس میں ہوا۔ بدھ، جین
سکھ دھرم اس قسم کی تقسیم سے
پاک ہیں +

یہ افسوس کی بات ہے۔ کہ یہ خیال اب
کر لیا جاتا ہے۔ کہ دھرم پرچار کا کام …
گرہستھیوں کے سنیاسیوں کے سپرد …
جائے۔ گرہستھیوں نے ہی سماج کو …
حالت تک پہنچایا ہے۔ اگر یہ کام سنیا…
کے لئے مخصوص ہو گیا۔ تو ممکن ہے
وہ کسی وقت گھمنڈ میں آجائیں …
ہی کرانا شروع کر دیں۔ عیش و عشرت …
پڑ جائیں۔ اور پرچار کے کام سے پہلو …
کریں۔ اس لئے بجائے اس کے کہ ہم
گوردوں اور آچاریوں کو جاتی کے …
میں تقسیم کرنے پر لگائیں۔ اس کے …
کریں اور کام کریں۔ تو بہت … ہوگا۔ …
پڑھیں اور سمجھ خرچ کرنے سے … فائدہ
ہوگا ✻

اوم شانتی شانتی شانتی

خط و کتابت کرتے وقت اپنا … (منیجر)
خوش خط لکھا کریں ✻

ہستیوں کے سمودے کو نام جاتی ہے۔ جب کسی سوسائٹی کے رواج۔ اُن کا رہن سہن اور اُن کا کاروبار ایک جیسا ہو جاتا ہے تبھی وہ سمادائے کا نام سے پکاری جانے لگتی ہے۔ اِس وقت اُن کی زندگی سونخصوص طرز۔ اُس کے بچوں کی شادی وغیرہ کے چناؤ کا محدود دائرہ۔ اُن کے کھان پان کی حد آگاہ تو حیثیت اُنھیں دوسری سوسائٹی سے علیحدہ کر دیتی ہے۔ رشیوں نے جاتی کی تعریف کرتے ہوئے بتایا۔ کہ جاتی ایک ہی آکرتی کے سموہ کا نام ہے جیسے گھوڑا یا گائے یا منشیہ جو اپنی اپنی آکرتی کے لحاظ سے اپنی اپنی جاتی کی تعریف بتلاتے ہیں ؛

ورن ویوستھا :-

رشیوں نے منشیہ ماتر کو اونچ سے اور دیکھ ریکھ لانے کے لئے چار ٹکڑوں کو اچھے سے اچھے نظام میں رکھنے کے لئے منشیہ کی مختلف منوورتیوں کو درشٹی میں رکھتے ہوئے اور منشیہ جاتی کو چار بھاگوں میں تقسیم کرنے کی تلقین دی۔ جو براہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ اور شودر کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ یہ بھاگ بلحاظ اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے تو علیحدہ علیحدہ تھے۔ مگر بحیثیت مجموعی سب کی اوپیوگتا ایک تھی۔ راشٹر کے نظام کو قائم کرنے کے لئے سب اپنی اپنی جگہ پر ضروری تھے۔ چاہے براہمن ہوں یا شودر۔ اگر ملک کو گیان اور دھرم پرچار کی ضرورت تھی۔ تو براہمن۔ اگر حفاظت کی ضرورت تھی۔ تو کھشتری۔ اگر دھن کی ضرورت تھی۔ تو ویش۔ اور اگر خدمت کی ضرورت پڑی۔ تو شودر ہر وقت ملک کے لئے مفید ہوتے تھے۔ بھارت کا یہ ورن آشرم وبھاگ اتنا عمدہ پورن اور ضروری تھا۔ کہ جس کی برابری دُنیا کا کوئی ملک نہ کر سکتا تھا۔ یہ وبھاگ بہ سلسلے کے کرموں پر نہایت کامیابی کے ساتھ چلتا رہا۔ مہابھارت کے زمانہ کے بعد اس میں ایک بہت بڑی تبدیلی ہوئی۔ اور یہ ورن جاتی کے روپ میں تبدیل ہو گئے۔ جن کی آدھار شکل و رواج تھے۔ اس پرکار کی تبدیلی نے ایک نئی پرکار کی پرورتی کو جنم دیا۔ یعنی وہ ورن جو گُن کرم اور سوبھاؤ سے مانے جاتے تھے۔ جنم سے مانے جانے لگے۔ جس کے نتیجہ کی شکل میں عام جنتا کے لئے ورن اور جاتی ایک ہی چیز ہو گئیں۔ کرم سمرپت سدھار مارگ نے بہت کافی کوشش کی۔ کہ دقیانوسی خیالات میں پڑی ہوئی سوسائٹی کی اس غلطی کو دور کرنے کے لئے رشی دیانند نے ہندو جاتی کی اس غلطی کے خلاف زبردست آواز اُٹھائی۔ مگر ہندوؤں کے سنسکاروں میں چلی ہوئی قوم نے اس بات کو بہت زیادہ بہرے کانوں

آریہ جاتی کا زمان

(پاٹھک وشنو منتری ڈینٹیسٹ پلی بھیت)

سے سُنا جس کے سبب سے قوم کے سوشل نظام میں کئی خطیبیاں شامل ہو گئیں۔ پہلی بات تو یہ کہ جاتیوں کے مخصوص سنگٹھنوں نے منافرت کا بیج بو دیا۔ جس سے ہندو سوسائٹی میں فوقیت کا دباؤ جاتا رہا۔ جس پرکار دوسری قومیں ایک اسلام کے نام پر یا عیسویت کے نام پر اکٹھی ہو سکتی ہیں۔ ویسے آریہ اپنے آریتو کے نام پر اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ کبھی بھی ایک قوم پر ظلم ہونے پر دوسری اقوام اس کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ یہی کارن ہے کہ ہندو قوم دھن۔ شکتی اور ودیا وغیرہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی دوسروں سے کمزور رہتی ہے ؛

دوسری بات یہ کہ جاتیوں کے بہت محدود ہو سکنے کے کارن ور اور کنیا کے انتخاب کے لئے چلنے ہیں۔ جس سے گرہستھ کی تمام زندگی دکھ پورت ہو گئی۔ تیسری بات یہ کہ جہیز جیسی مذموم رسم کا ہندو سوسائٹی کو شکار ہونا پڑا۔ جن والدین میں لڑکا اور لڑکی کے گُن کرم اور سوبھاؤ ملانے ضروری تھے۔ وہاں اب تاجروں کی طرح سودے کئے جاتے ہیں۔ نہ معلوم کتنی کنیائیں سوسائٹی کے اس پاپ کی خاطر بلیدان ہو گئیں۔ اور کتنی ہی دل سے اس بھیانک رسم کو کوس رہی ہیں۔ چوتھی بات یہ کہ کمسنی کی شادی کی بنیاد پڑی۔ جس نے سوسائٹی کی جڑ کو کھوکھلا کر دیا۔ طاقتور اور بہادر سنتان کمزور اور ڈرپوک ہو گئی۔ پانچویں بات یہ کہ سچے براہمن۔ سچے کھشتری اور سچے ویش پیدا ہونے بند ہو گئے کیونکہ جب بنا پڑھے لکھے ایک شخص براہمن کہلا سکتا ہے۔ تو پھر اُس کو پریشرم کرکے ویدپڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ چھٹی بات یہ کہ اچھوت ادھار اور شدھی کا کام آگے نہ بڑھ سکا۔ اس پرکار جب سوشل برائیاں قوم میں گھر کر چکی تھیں۔ اُس وقت آریہ سماج کا جنم ہوا۔ بلحاظ سدھانتوں کے آریہ سماج نے بہت کافی سپھلتا پراپت کی۔ جس کے سدھانتوں کا سکہ نہ صرف اُس کے انویائیوں کے دلوں پر بلکہ اُس کے مخالفوں کے دلوں پر بھی بیٹھ گیا۔ اس نے سماج کے پرواہ کو بہت کافی بدلا۔ مگر ان جاتیوں کے مٹانے میں اسے بھی سخت ناکامی ہوئی ؛

عملی سُدھار :-

ویسے یہ بات ضرور ہے۔ کہ جاتیوں کے آدھار سوروپ کھان پان کے چھوت چھات کی اب وہ اہمیت نہیں ہے۔ جو آریہ سماج کے جنم سے پوُرو تھی۔ اس چھوت چھات کو مٹانے میں انگریزیت نے بھی بہت مدد دی۔ پنجاب میں گورو نانک دیو نے اور بنگال میں برہمو سماج نے بھی بہت کام کیا۔ مگر جاتیوں کے دواہ سمبندھی کڑے بندھن کو توڑنے کے لئے تھوڑے سے لوگوں کو چھوڑ کر آریہ سماج کے بڑے سے بڑے کاریہ کرتا بھی آگے قدم نہ بڑھا سکے۔ اس ناکامی کے مکھیہ کارن کئی ایک تھے۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ قوموں کا سنگٹھن نہایت مضبوط تھا۔ اور ان کا کنٹرول بہت سخت تھا۔ ہر ایک شخص کو یہ ڈر سا بنا رہتا تھا۔ کہ اگر میں نے کوئی بھی کام جاتی کے نیم کے ورودھ کیا۔ تو مجھے برادری کی ان سہولتوں سے محروم ہونا پڑے گا۔ جو ایک گرہستھی کی حیثیت سے ضروری ہیں۔ یہاں تک کہ گورنمنٹ کے خلاف آواز اُٹھانا سہل تھا۔ مگر برادری کے خلاف آواز اُٹھانا کٹھن تھا۔ دوسری بات یہ کہ آریہ سماج کا کوئی بھی سنگٹھن ایسا نہیں تھا۔ کہ جس کے آدھار پر برادری چھوڑنے والوں کو وہی سہولتیں مل جائیں۔ جس سے اُنہیں سوسائٹی کا ابھاو محسوس نہ ہوتا۔ یہ بات انو بھو سِدھ ہے۔ کہ براہ شادی کے اوسر پر تمام کاریوں کے سمپادن کے لئے جتنی مدد برادری والوں سے ملتی ہے۔ اُتنی آریہ پریواروں سے نہیں۔ ایسے موقعہ پر اگر کہیں پریواروں کی شمولیت ہوتی۔ تو وہ ایک درشک کی حیثیت سے۔ اور برادری والوں کی شمولیت ایک کاریہ کرتا کی حیثیت سے۔ یہ فرق تھا۔ کہ جس نے برادری نوازی کی رغبت کو اور زیادہ بڑھا دیا۔ تیسری بات یہ کہ برادری کا بندھن توڑنے والوں کا آریہ سماج نے کچھ ساتھ نہ دیا۔ اُنہیں بُری طرح اپنے آپ کو سوسائٹی میں اکیلا محسوس کرنا پڑا۔ جو لوگ اس پرکار آگے بڑھ بھی چکے تھے۔ اُنہیں اپنے بیاہ شادی کے موقعہ پر پھر برادری والوں کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑا۔ چوتھی بات یہ کہ یہ پریوار کے پورن آریہ نہ ہونے پر یہ رشتہ برادری کے ایک سنگھرش کا رشتہ ہو گیا۔ اس پرکار کی اسنچلتا نے آریہ سماج کو بہت بڑا دھکا پہنچایا۔ آج بھی آریہ سماجیوں کی بہت بڑی شکتی اپنی قوم کے کاموں میں ہی خرچ ہوتی ہے۔ اس پرکار کے لوگ دُنیا کے کسی بھی کاریہ میں پہلے اپنی برادری کے رُکن اور بعد ازاں آریہ سماجی ہیں۔ اُن کے لئے آریہ سماج ایک کلب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ اب وہ وقت آگیا ہے۔ کہ آریہ سماج اپنے آپ کو اس گڑھے سے نکال کر آریہ نیتی کی بنیاد پر اپنے آپ کو کھڑا کرے۔ تاکہ اس کی بکھری ہوئی شکتی ایک کیندر پر سنگٹھت ہو جائے۔ اگر اس نے ایسا نہ کیا۔ اور آریہ جاتی کے نرمان کے ساتھ اپنے ورن آشرم وبھاگ کو ٹھیک نہ کیا۔ تو یہ یاد رہے۔ کہ وہ بھول جو ورنوں اور جاتیوں کے امتیاز کو نظروں سے دُور لئے جا رہی ہے قوم کو ایک بھیانک نتیجہ پر پہنچا دے گی۔ ورن بیوستھا کے خلاف اُٹھتی ہوئی آواز۔ اچھوتوں کے اُٹھتے ہوئے اندولن اور قوموں و سبھاؤں کی سرگرمیاں ایک قومی سنگھرش کا کارن ہوں گی۔ اور سیدھا رکھنی جی جیسے ہزاروں نوجوانوں کو پیدا کر دیں گی۔ اس وقت آریہ جاتی کا رہا سہا سنگٹھن بھی بکھر جائے گا۔ بکھری ہوئی قوم کبھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ ایک مسلم سدھانت ہے۔ آریہ جاتی کا نرمان نہ صرف قوم کو سنگٹھت ہی کرے گا۔ بلکہ اس سے اور بھی کئی فوائد ہوں گے۔ پہلی بات تو یہ کہ آریہ پریواروں میں آریہ سنسکرتی کا پورے طریقہ سے سمارمبھ کیا جا سکتا ہے۔ اُن کی دِن چریا اور اُن کا کرم کانڈ سارے کا سارا عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ پُرانی برادریوں کے سنسکاروں میں پلے ہوئے آریہ لوگ اپنے گھروں کو آریتو کے آدرش میں ڈھالنے کے لئے بہت پیچھے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ گھر کی تمام مستورات کی ڈرائیور استریاں ہیں اور وہ پُرانی باتوں کی دلدادہ ہیں۔ اُن کے بچے بھی اسی فضا میں پل کر اپنے آپ کو ویسا ہی بنا لیتے ہیں۔ اس لئے کسی بھی آریہ سماجی کا آریتو اُسی کی زندگی تک محدود رہتا ہے۔ ویدک دھرم کے پنچ مہایگیہ وغیرہ جو ہون جیسی شکل میں عمل میں آ ہی نہیں پاتے۔ دوسری بات یہ کہ یہ جاتی اور اُپ جاتیاں جو آج ہزاروں کی تعداد میں پھیلی ہوئی ہیں۔ سمٹ کر اسی میں آ جائیں گی۔ اس کے دو سبب ہیں۔ ایک تو ان کے آدھار کھان پان کی جڑ کمزور ہو رہی ہے۔ دوسری بات یہ کہ نوجوان طبقہ اس سے بیزار ہے۔ اور اس کے انتم سمے کی راہ دیکھ رہا ہے۔ تیسری بات یہ کہ برادری کا بندھن توڑنے والوں کو سوسائٹی کا ابھاو نہ ہوگا۔ اور اُنہیں وہی سہولتیں مل سکیں گی۔ جو اُن کی برادریوں میں اُن کو مل رہی ہیں۔ اور نہ اُن کے لئے بچوں کے بیاہ شادی پر جہیز کے روپ میں ہزاروں کی مانگ کرنے

والوں کے سامنے سر جھکانا پڑے گا۔ اگر پرتیک شہر میں دو چار آریہ پریوار بھی سنگھٹن میں آ گئے۔ تو چاہے ان کا دائرہ علیحدہ علیحدہ شہروں کے لحاظ سے کتنا بھی کم کیوں نہ ہو۔ بحیثیت مجموعی ان کا مشترکہ بہت وسترت ہو جائے گا۔ پرتیک جگہ ایک آریہ پریوار ان کے بھائیوں کا پریوار ہو گا۔ پچیس برس اور سولہ برس کے لڑکے اور لڑکیوں کی شادیاں ہونے کے کارن کمسنی کی شادیوں کی تعداد کم سے کم رہ جائے گی +

چوتھی بات یہ کہ ورنوں کی قائمی سے سچے براہمن۔ سچے کشتری سچے ویش اور شودر پیدا ہو سکیں گے۔ اور اچھوت ادھار کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ آریہ جاتی کے standard کے مطابق تمام اچھوت پریوار بھی شودروں میں شامل ہو سکتے ہیں جو دوجوں کے یوگیہ ہوں گے۔ وہ دوج ہو سکتے ہیں۔ اس پرکار اچھوتوں کو علیحدہ مانگ کرنے کی نہ آوشیکتا ہو گی۔ اور نہ ان کے لئے وہ استرش ہو گا۔ جو آج ہے۔ اس طرح سے وہ قوم کا ایک انگ بن جائیں گے +

پانچویں بات یہ کہ شدھی اندولن سپھل ہو جائے گا۔ یہ آہیں کو شدھ ہونے پر وہ کہاں جائیں۔ حل ہو جائے گی جس ورن کے وہ یوگیہ ہوں گے۔ کرم اور سوبھاؤ کے انوکول وہ اس میں مل سکتے ہیں +

چھٹا فائدہ اس سے یہ ہو گا۔ کہ ابھی تک آریہ پریواروں میں بھی ہندو رسموں کا ڈھنگ ہی ہے۔ جو پبلک لوگوں میں ہے۔ اگرچہ پرچار کے ذریعہ تمام باتیں آریہ منتوں کے سامنے بہت پہلے آ چکی ہیں۔ مگر ان پر عمل بہت کم ہو سکا ہے۔ اور نہ ہی سولہ سنسکار آریہ سماج میں کریاتمک روپ سے ہو پاتے ہیں۔ [illegible] سنسکار دفتروں میں آ رہے ہیں۔ ان دو باتوں پر ٹھیک ٹھیک عمل نہ ہونے کے کارن آریہ سنسکرتی کا روپ ادھورا رہتا ہے۔ اور لوگوں کو کوئی بھی وشیشتا آریہ بننے میں نہیں معلوم ہوتی۔ اس کے ساتھ ساتھ ودیا سبھا کے کاریہ کرتاؤں کو ایک کام اور کرنا پڑے گا۔ اول تو یہ کہ وہ گورو کلوں کے بچوں کے ورن کا نشچے کرنے کے علاوہ آریہ جاتی ودیالیوں کا بھی نشچے کر دے۔ تاکہ شرادھ رما کا اندولن جو آج کل چل رہا ہے۔ بالکل بند ہو جائے۔ دوسری بات یہ کہ شادی کے سمے سبھا کنیا اور ور کے گنا دیکھ دیوے۔ اس کے پاس پریواروں کا پورا ویوران رہتا ہو۔ جس میں وسا دکھایا ہو۔ یا ودیا سبھا کے انترنگ ہو۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی

لت کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ اب سارو دیشک سبھا کو چاہیئے۔ کہ وہ آریہ جنتا کو کچھ محدود وقت اور دے۔ تاکہ جن کو کچھ اپنے وچار بھیجنے ہوں۔ وہ بھی بھیج دیں۔ اس کے بعد ودوانوں کا ایک سمیلن بلایا جائے۔ جو میلہ کی شکل میں نہ ہو۔ اس میں وہ لوگ بھی بلائے جائیں۔ جو اپنی خاص رائے رکھتے ہوں۔

کا پورا دھیان رکھنا چاہیئے۔ اول تو یہ کہ کوئی بھی سکیم ہو۔ ویدک نقطۂ نگاہ کی پوشک ہو۔ دوسری بات یہ کہ موجودہ وقت کیا ہے۔ اور تمام سکیمیں ملک کی سمسیا کے مخالف تو نہیں ہیں۔ نیز ملک کے موجودہ مسائل کو ہمارے سدھانت کہاں تک حل کر سکتے ہیں؟ یہ دو تو باتیں وہ ہوں گی۔ جن کی

باتیں ہیں۔ جو ہم طوالت کے خیال سے چھوڑ رہے ہیں +

اب ہم اس کے عمل کے طریقہ پر تھوڑا سا لکھ کر اس سلسلہ کو ختم کئے دیتے ہیں۔ آریہ سماج کے سدھار سمبندھی ودوانوں کی تمام یوجنائیں آریہ جنتا کے سامنے آ چکی ہیں۔ سبھی نے اپنے اپنے نقطۂ نگاہ کے مطابق کافی روشنی ڈالی ہے۔ آریہ ودوانوں کے رفتار کی یہ پرورتی اس بات کی مشاہد ہے کہ آریہ سماج اپنے اندر پریورتن لانے کے لئے بے چین ہے۔ اگر وہ بے چین نہ بھی ہو۔ تب بھی اسے وہ تبدیلی کرنی ہی پڑے گی۔ جو کہ وقت کی ٹھوکر

اور پھر ان تمام سکیموں پر ایک بحث ہو کر ایک سکیم مرتب کی جائے۔ اور اس پر دو یا تین سال میں پورے روپ میں عمل کروا دیا جائے۔ اس کے لئے نفذ سرکلر دوارہ آریہ سماجوں کو سوچنا دینا کافی نہ ہو گا۔ کیونکہ آریہ سماجوں میں ڈسپلن کی بہت بڑی کمی ہے۔ اس کے لئے آوشیکتا ہے تمام نارائن سوامی جی۔ سوامی سروانند جی۔ سوامی سوتنترانند جی اور ایسی کوٹی کے اور سنیاسیوں کی ہے جو پرتیک جگہ جا کر اس کو ٹھیک طور پر پرنبدھ کر دیں۔ تاکہ وہ پرستاو محض پرستاو نہ رہ جائیں۔ اس تمام کانسٹی ٹیوشن کو بنانے وقت ان امور

پر کلنا یہی کسی سکیم کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ اگر یہ تبدیلی اس پرکار کر دی جائے۔ تو آگے چل کر معلوم ہو سکے گا۔ کہ واستوک روپ میں آریہ سماج کی شکتی کیا ہے۔ یہ تمام کاریہ ایک رچنا تمک کاریہ ہے۔ بھلے ہی اس کی ترقی دھیرے دھیرے معلوم ہو۔ مگر یہ بات بالکل سنشچت ہے۔ کہ جو کچھ بھی ترقی ہو گی۔ وہ ٹھوس ہو گی۔ اور یہ یوجنا آریہ سنسکرتی کے ٹھیک روپ کو دنیا کے سامنے رکھنے میں مدد دے گا +

(رام شرم)

مختصر افسانہ

”دکھ نوارن“

شاعر تلسی داس خیالات میں محو گنگا کے کنارے شمشان کی تنہائی میں گھوم رہا تھا۔

اس نے ایک عورت کو اپنے مردہ خاوند کے چرنوں میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس نے نئی نویلی دلہن جیسا زرق برق لباس پہنا ہوا تھا۔

وہ شاعر کو دیکھ کر اٹھ بیٹھی۔ اور نمسکار کر بولی۔ ”مہاراج! مجھے آشیرواد دو۔ کہ میں اپنے مردہ خاوند کے ساتھ سورگ کو چلی جاؤں“ +

”میری پیاری بیٹی! تو دھام اتنی جلدی کیوں جانا چاہتی ہے؟ کیا یہ دھرتی بھی ایسی سورگ کے بنانے والے کی نہیں؟“ شاعر تلسی داس پوچھنے لگے۔

عورت نے جواب دیا۔ ”مجھے سورگ وغیرہ کی تو کوئی خواہش نہیں۔ میں تو اپنا پتی واپس لینا چاہتی ہوں“ +

تلسی داس مسکرائے۔ اور بولے۔ ”بیٹی! اپنے گھر واپس جا۔ یہ ماہ ختم ہونے سے بیشتر تو اپنے خاوند کو حاصل کر لے گی“ +

وہ عورت اپنا خانۂ دل چراغ امید سے روشن کر کے گھر کو روانہ ہو گئی۔ تلسی داس ہر روز اس کے پاس آتے۔ اور اس کے دل کو اعلیٰ خیالات سے روشن کرتے۔ یہاں تک کہ اس کا دل روحانی گیان سے لبریز ہو گیا +

ابھی ایک ماہ اختتام کو نہ پہنچا ہو گا۔ ہمسائے اس کے پاس آئے۔ اور پوچھنے لگے۔ ”بیٹی کو تیرا خاوند مل گیا؟“

بیوہ نے مسکرا کر کہا۔ ”ہاں مل گیا“ +

انہوں نے اشتیاق سے دریافت کیا۔ ”کہاں پر ہے؟“

”میرے دل کا مالک میرے اندر سما ہوا ہے۔ اب وہ اور میں دو نہیں بلکہ ایک ہیں“۔ اس نے جواب دیا +

(ترجمہ)۔۔ ہنستی علاولپوری

شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار کی کھلی چٹھی کا اُتر

پریہ پنڈت بدھ دیو جی۔ نمستے

آپ کا ۳/ اپریل ۱۹۳۳ء کے ”ارجن“ میں چھپا ہوا پتر دھیان پوروک میں نے پڑھا۔ میری سمتی میں سبھاؤں کے بھیتر جو بات چیت انوکول پرتی کول ہوا کرتی ہیں۔ ان کو پریس میں لے جانا سبھاؤں کے شسٹاچار کے وِرُدھ ہے۔ اس لئے اچھا ہوتا یدی آپ بھی اس معاملہ کو پریس میں نہ لے جاتے۔ میں آپ کو وشواس دلاتا ہوں۔ کہ سارودیشک سبھا کی پرتیک انترنگ سبھا اور اس کی سنستھا کو ہرا بھرا و پھولتا پھلتا رکھنے میں سہایتا دینے کی ہے۔ اس لئے اس کے لئے شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور اس کے گورو کل کا وِرودھ سنبھو نہیں ہو سکتا۔ اس آشواسن سے بڑھ کر سبھا کے بھیتر کشٹ کسی ودھمنا کا اس پتر میں میں اُلیکھ نہیں کرنا چاہتا۔ اتیشفا یدی بھی اپنی ادیکشتا میں آپ نیکٹ مریادا کے بھنگ کرنے کا اپنے آپ کو ادھیکاری بنائیں گا۔ انت میں یہ کہہ دینا بھی میں آوشیک سمجھتا ہوں۔ کہ یہ سبھا کبھی اُدسمرتا میں بھی ان جھگڑوں کو اپنے بھیتر اور اپنی کاریہ پرنالی میں بیٹھا سمجھو نہ آنے دے گی جو دُر بھاگیہ سے کبھی کبھی یہ انتگ سبھا کے بھیتر ہیں۔ یا آئندہ آ پہنچتی ہوں۔ ہاں ان کے نرنے کرنے کا جہاں تک آوشیکتا ہو کرے گی +

شبھ چنتک

(مہاتما) نارائن سوامی پردھان

آریہ سماج جنڈیالہ گورو کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جنڈیالہ گورو کا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶/ ۱۷ مئی کو بڑی دھوم دھام سے منایا جانا قرار پایا ہے۔ بڑے بڑے ودوان۔ اپدیشک لیڈر بیٹھے بھجنیک پدھاریں گے۔ دھرم پریمی سجنوں سے عموماً اور باہر رہنے والے جنڈیالہ نواسی بھائیوں سے خصوصاً پرارتھنا ہے کہ درشن دیکر لابھ اٹھائیں +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

"ورن ویوستھا" کا ماخذ وید بھگوان ہے

(مہاشہ "ناظم" جلالپوری کے قلم سے)

... میں جو لوگ "ورن ویوستھا" کے خلاف
... رائے کرنے کی ضرورت سمجھتے
... کا اظہار ... شک پڑ گیا ہے۔ کہ ودیک
... کو عام طور پر
... ویدک سدھانت اور جنم کی ذات
ایک دوسرے کے مترادف یا مرادف ہیں
... حقیقت یہ ہے۔ کہ ان ہردو میں بعد
... بھگوان دیانند کے انویائی دنیا
... ویدک ورن ویوستھا قائم کرنا چاہتے
... جنم کی ذات پات کو دوام بخشنے کے
... ہیں۔ پچھلے دنوں پنڈت سنت رام
... ذات پات توڑک منڈل لالہ نند لال
... منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
... رام جی ساہنی پردھان آریہ سماج
... نے اس موضوع پر اپنے قلم کو جنبش
... میں آج ان ہر سہ مہانبھاؤں کے
خیال پر نظر ثانی کرنے کی کوشش کروں گا +

مجلسی تقسیم :-

... رام جی کا یہ لکھنا ہے۔ کہ ورن
... کا سدھانت ایک انتقادی سدھانت
... ہے۔ کہ اگر یہ سدھانت ایک
... سدھانت ہوتا۔ تو سرشٹی آرمبھ کے
... اندر اس کا ودھان نہ ہوتا۔
... ایک بہترین مجلسی سدھانت
... ہے۔ اور اسی لئے اسے نوع انسانی
... اعضاء سے تشبیہ دی ہے۔ براہمن
... کھشتری کا بازو کہے۔ ویش کا ارو
... شودر کا پاؤں کے مشابہ ہونا صاف
... ہے۔ کہ جس طرح انسانی جسم میں
... ارو اور پاؤں کی موجودگی انسانی
... کی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔ ویسے
... انسانی کی تکمیل کے لئے براہمنوں۔
... ویشیوں اور شودروں کا ہونا لازمی
... ہے۔ براہمن وہ نہیں ہے۔ جس کے
... براہمن ہیں۔ کھشتری وہ نہیں ہے
... والدین کھشتری نژاد ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس
براہمن وہ ہے۔ جو انسانی سوسائٹی کی
... خدمت بجا لاتا ہے۔ کھشتری وہ ہے۔
... کی حفاظت کا بار اٹھاتا ہے۔ ویش وہ
... مادی یا اقتصادی ضروریات
... اور شودر وہ ہے۔ جو ان تینوں
(Dependents) بن کر انہیں
... انسانی کو دن بدن بہتر بنانے کے قابل بناتا

پیدائشی تقسیم :-

... لکھتا ہوں۔ کہ میرے سناتن دھرمی
... "ورن ویوستھا" کے سدھانت کو
... میں پیش کرتے ہیں۔ تم اس کا مذاق
اڑا رہے تھے۔ اور اگر ان

کے منڈل کا بس چلا۔ تو اس کا قلع قمع کریں گے
کیونکہ دنیا اب گن۔ کرم اور سوبھاؤ پر جنم
کو ترجیح دینے کے لئے تیار معلوم نہیں ہوتی
اور Birth پر Merit کو فوقیت بخشنے
کے حق میں نہیں۔ لیکن کیا منڈل نے کبھی یہ
بھی سوچا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے شاطر مدبروں
نے اقلیتوں کے تحفظ کی آڑ میں جس نئی جنم کی
ورن ویوستھا کی سیاسی حوصلہ افزائی کی ہے
اس کا منڈل کیا تدارک کرے گا؟ کیا منڈل
کو یہ شکتی حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ صوبہ
یو۔پی۔ صوبہ بہار۔ صوبجات متوسط اور برار
میں غیر ہندو اقلیتوں کے ......
(Weightage) کو جو کہ محض جنم
کی بناء پر جائز ٹھہرایا جا رہا ہے۔ حرف غلط
کی طرح مٹا سکے۔ ایک مسلمان ماں باپ کے
گھر میں پیدا ہونے سے ایک تھرڈ کلاس لڑکا
اپنے سے اعلےٰ نمبر پانے والے ہندو لڑکے
کے مقابلہ پر آسانی سے گورنمنٹ کالج۔
میڈیکل کالج اور ٹریننگ کالج میں داخل ہو
سکتا ہے۔ ایک زراعت پیشہ کا لڑکا یہ قانونی
حق رکھتا ہے کہ وہ دوسروں کی اراضیات
کو جنہیں قانوناً غیر زراعت پیشہ قرار دیا گیا
ہے۔ قیمتاً خرید لے۔ اور ان پر بنگلے، کوٹھیاں
اور باغ بنا لے۔ لیکن ایک غیر زراعت پیشہ
والدین کے قابل سے قابل لڑکے کو یہ حق
حاصل نہیں۔ کہ کسی اعلےٰ سے اعلےٰ ضرورت
کے لئے بھی کسی زراعت پیشہ شخص کی اراضی
کو خود بخود مول لے۔ ملٹری جماعتوں کے
لڑکے تو محض جنم کی بناء پر بری۔ بحری اور
ہوائی افواج میں بھرتی کئے جائیں گے۔
لیکن غیر ملٹری جماعتوں کے لڑکوں کے
راستہ میں ان کی پیدائش ہی قانوناً حارج ہے
میں چاہتا ہوں۔ کہ ہندو لوگ تسلیم کر دیں
ذات پات کو اڑانے سے پہلے ذات پات
توڑک منڈل اس سیاسی جنم کی ورن ویوستھا
کو توڑ کر شبھ کا بھاگی بنے :-

ساروبھومک روپ :-

"ورن ویوستھا" کے متعلق ایک اور غلط فہمی
بھی پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ
براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر کے اجسام
کی بناوٹ میں کوئی خاص فرق ہوتا ہے۔ میں
نے جہاں تک وید کا سوادھیائے کیا ہے۔
میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ہر ایک انسان
کے اندر "ورن ویوستھا" کا اصول کام کرتا نظر
آ رہا ہے۔ ہر ایک انسان کے اندر کچھ نہ
کچھ براہمن دھرم کا انش پایا جاتا ہے۔ کچھ نہ
کچھ کھشتری دھرم کا انش پایا جاتا ہے
اور کچھ نہ کچھ ویش اور شودر ورن کا۔ جس
ویکتی میں جس انش کی پردھانتا ہوتی ہے۔
اسے وہی ورن دیا جاتا ہے۔ یعنی جس
انسان کا دماغ باقی اعضا کی نسبت سوسائٹی
کو زیادہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ اسے براہمن
کا خطاب دیا جاتا ہے۔ اور جس کی جسمانی
طاقت سوسائٹی کے لئے زیادہ مفید
ثابت ہوتی ہے۔ اسے کھشتری کا لقب دیا
جاتا ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ کوئی بھی
ورن اس لئے نہیں بنایا گیا۔ کہ وہ باقی
ورنوں پر جنم کے خیال سے حکومت کرتا پھرے۔
بلکہ اس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی
Inner Self کا بہترین حصہ انسانی
سوسائٹی کی سیوا کے ارپن کر دے۔ کیونکہ
قدرت نے ورن ویوستھا کو سیوا کا دھرم بنایا
ہے۔ اور سیوا کے نکتۂ خیال سے ہی اس کے
وجود کے جواز کو تسلیم کیا ہے :-

انادی تقسیم :-

میں نے اپنے پچھلے آرٹیکل میں لکھا تھا۔ کہ
چاروں ورنوں کی تقسیم ایک انسانی انسٹی
ٹیوشن ہے۔ اور محض ذہنی ضرورت کو پورا کرنے
کے لئے ہے۔ اس کا مطلب لالہ نند لال جی
نے یہ لیا ہے۔ کہ میں ورن ویوستھا کو انادی اور
قدرتی انسٹی ٹیوشن نہیں مانتا۔ میں لالہ جی کی
سیوا میں عرض کر دوں۔ کہ میرا مطلب یہ تھا۔
کہ جس طرح "ورن ویوستھا" کا انسٹی ٹیوشن
ست جگ کے لئے ضروری تھا۔ ایسے
ہی کلجگ کے لئے بھی ضروری ہے۔ دواپر
اور تریتا کے لئے بھی ضروری ہے۔ ہر ایک
جگ میں اس کی ضرورت بنی رہتی ہے۔ اور
اس وقت کے بہترین مقنن اور مدبر اس
کے قائل رہتے ہیں۔ سرشٹی آرمبھ سے لے کر
پرلے تک کوئی ایسا زمانہ نہیں آ سکتا ہے۔
جبکہ براہمن ورن۔ کھشتری ورن۔ ویش ورن
اور شودر ورن کی ضرورت نہ ہو جس انسٹی ٹیوشن
کی تینوں زمانوں میں ضرورت ہے۔ اسے
انادی ماننے سے کون انکار کر سکتا ہے؟
یہی وجہ ہے۔ کہ جہاں پہلے ویدک رشیوں
نے اس کی ضرورت کو پرتی پادن کیا وہاں
اس گھور کلجگ میں آریہ سماج کے پوجنیہ پروتک
بھگوان دیانند نے بھی اس کی ویاکھیا کی :-

آریہ اور دسیو :-

آریہ اور دسیو دو لازم و ملزوم طبقے ہیں۔ نہ
صرف سرشٹی آرمبھ کے وقت یہ ہر دو طبقے پائے
جاتے ہیں۔ بلکہ ہر ایک زمانہ اور ہر ایک ملک
کے اندر یہ دیکھنے میں آتے ہیں۔ جن لوگوں
کو قانون وقت معزز قرار دیتا ہے۔ وہ آریہ
کہلاتے ہیں۔ اور جن کو قانون وقت خاص
حفاظت اور نگرانی کا مستحق سمجھتا ہے۔
وہ دسیو ہیں۔ خواہ وہ کہیں رہیں۔ بھگوان
دیانند کا جنم تو اسی سنسار میں ہوا تھا۔ کہ
وہ دسیو سماج کو آریہ سماج میں تبدیل کریں۔ اور اپنے
ہر ایک انویائی کو اس وید آدیش کی طرف
رہنمائی کر جائیں۔

"कृण्वन्तो विश्वमार्यम्"

کہ سارے سنسار کو جس میں دسیو بھی رہتے
ہیں۔ آریہ بناؤ۔ نہ صرف بھگوان دیانند نے
یہ آدیش کیا ہے۔ بلکہ ہر ایک گورو کل اور رشی
کل کا آچاریہ اس لئے ہوتا ہے۔ کہ وہ دسیوں
کو آریہ بنائے۔ میں خود جب بچہ تھا۔ یا جب
کبھی میں اپنی equanimity یا
Balance of mind کو کھو دیتا ہوں۔
تو میں دسیو کا روپ دھارن کر لیتا ہوں۔ لیکن
جب میں وید کو اٹھا کر پڑھنا شروع کر دیتا
ہوں۔ تو میرے اندر جو Brute یا دسیو
ہے۔ وہ قابو میں آ جاتا ہے۔ جن لوگوں نے
انگریزی ساہتیہ پڑھا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔
کہ جب ایک انسان کے اندر شبھ واسنائیں
اپنا عمل دخل جما لیتی ہیں۔ تو وہ کرونامے
ہو کر بھی کہہ اٹھتا ہے۔ کہ :-

"my mother came into me"

میرے اندر سے Brute یعنی دسیو نکل
گیا ہے۔ اور اب کرونا مئے آریہ واسنا نے
اس کی جگہ لے لی ہے :-

"उभौ वर्णौ" :-

उभौ वर्णौ وید میں جہاں کہیں
کی اصطلاح آتی ہے۔ اس کا مطالعہ ویدک
رشیوں نے بھی کیا۔ دھرم پتر یدھشٹر نے
بھی کیا۔ بھگوان دیانند نے بھی کیا۔
ساین اور مہیدھر نے بھی کیا۔ لیکن کسی
نے ان الفاظ کو دیکھتے ہوئے یہ فتویٰ نہ دیا کہ
انسانی نسل کے صرف دو ہی ورن ہیں۔ اگر
کوئی بھائی یہ ثابت کر دے۔ کہ آج تک کسی
بھی پراچین رشی نے उभौ वर्णौ کا
مطلب یہ لیا ہے۔ کہ نسل انسانی صرف
دو حصوں میں منقسم ہے۔ تو میں اس کو

Digitized by eGangotri

گورو تسلیم کروں گا۔ اگر انسانی نسل صرف دو حصّوں میں ہی تقسیم ہوتی۔ تو کبھی بھگوان کرشن یہ نہ فرماتے:۔

چاتروَرنیا سرشٹا گُن کرم وبھاگ شہ (گیتا)

یعنی میں نے چاروں ورن پیدا کئے۔ لیکن اُن کا آدھار گُن اور کرم پر رکھا۔ خود شرُتی فرماتی ہے۔ کہ :۔

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद् बाहू॰ राजन्य: कृत: ।
ऊरू तदस्य यद्वैश्य: पद्भ्यां शूद्रो अजायत ॥ (यजु॰ ३१.११)

ارتھ :۔ اِس نسلِ انسانی کا مُنہ کے مشابہ حصّہ براہمن کہلاتا ہے۔ بازو نما حصّہ کھشتری اور اُرو نما حصّہ ویش اور پاؤں کا حصّہ شودر کے نام سے تعبیر ہوتا ہے۔

اگر مجھ سے پوچھا جائے۔ تو میں صاف عرض کروں گا۔ کہ "उभौ वर्णौ" کے معنی دو پرکار کے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہر ایک ملک میں ایک طبقہ تو ایسا ہے۔ جس کی حفاظت کی ذمّہ داری قانونِ وقت لیتا ہے۔ اور دوسرا طبقہ ایسا ہے جس کی ذمّہ داری قانونِ وقت اُس وقت تک نہیں لیتا۔ جب تک وہ آریہ بن کر سوسائٹی کا مفید پُرزہ نہیں بنتا۔ اور دوسرے معنی یہ ہیں۔ کہ انسان کی دو حالتیں یا رنگتیں یا ذہنیتیں ہوتی ہیں۔ ایک تو وہ ہوتی ہے جبکہ اُسے والدین جنم دیتے ہیں۔ اور دوسری وہ ہوتی ہے جبکہ اُس کے دسیوبن کو خارج کر کے اور اُسے آریہ بنانے کے لئے آچاریہ اُسے اپنی شرن میں لیتا ہے +

ناجائز مطالبہ :۔

وید تو اپورشیہ ہے۔ اور اسی لئے بھگوان دیانند کے فرمان کے مطابق وہ سَتیہ ودیاؤں کی پُستک ہے۔ اس سے لغت یا ڈکشنری کا کام لینا اس کی عظمت کو کم کرنا ہے۔ اگر کوئی شخص چار ورن آشرموں کا اُدھار دیکھنا چاہتا ہے۔ تو وید کے کئی منتروں میں برابر ملتا ہے۔ لیکن اس سے لازم نہیں آتا۔ کہ ان کے اندر برہمچریہ آشرم۔ گرہستھ آشرم۔ وانپرستھ آشرم اور سنیاس آشرم کی اصطلاحیں موجود ہیں۔ ان اصطلاحوں کا تعین کرنا تو بعد میں سمرتیکاروں اور مفسروں کا کام ہے۔ وید میں ہر ایک سَتیہ ودیا کے اصول پائے جاتے ہیں۔ وستار اور تشریح صرف منتر درشٹا رشیوں کا کام ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں میں یہ عرض کروں۔ کہ وید کا درجہ ایک جغرافیہ کا ہے۔ وید میں جن باتوں کا ذکر ہے۔ ان کا مفہوم اور مطلب بتانا اُس شخص کا کام ہے۔ جس کے سامنے ساری سرشٹی کا map ٹنگا ہوا ہے۔ ٹھیک ویسے ہی جیسے کہ جغرافیہ دریائے وانگا کا نام دے دیتا ہے۔ لیکن وانگا کا درست محلِ وقوع وہ بتلاتا ہے۔ جس کے سامنے یوروپی روس کا map پڑا ہوا ہے۔

وید میں براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر کی اصطلاحیں بیسیوں منتروں میں ملتی ہیں۔ جن رشیوں نے شروع سے لے کر آج تک ان کی ویاکھیا کی ہے۔ اُن کی یہ متفقہ رائے ہے۔ کہ وہ ویدک ورن ویوستھا کے انگ ہیں۔ ایسا ہوتے ہوئے اگر کوئی شخص یہ فرماتا ہے۔ کہ مجھے وہ منتر بتاؤ جہاں وید میں براہمن ورن کھشتری ورن۔ ویش ورن یا شودر ورن کے مرکب الفاظ ملتے ہیں۔ تو سمجھ لو۔ کہ وید اور لغات کو وہ شخص مترادف سمجھتا ہے۔ اور وید کو سَتیہ ودیاؤں کی پستک تسلیم کرنے سے وہ شخص اس لئے انکاری ہے۔ کہ وید بھگوان اس کے Satisfy کو Whim کرنے کے لئے ڈکشنری یا ویاکرن کی پوزیشن کو تسلیم کرنے سے انکاری ہے۔ اور وید کا مصنّف منتر درشٹا رشیوں کی سرشٹی میں داخل ہونا نہیں چاہتا ۔

ورن ویوستھا کا اتہاس :۔

جن لوگوں نے موجودہ ذات پات کی تاریخ یا ورن ویوستھا کے مفہوم کے بگڑ جانے کا سارا اتہاس پڑھا ہے۔ وہ تو یہ دعویٰ نہیں کر سکتے۔ کہ ورن ویوستھا کا ماخذ وید بھگوان نہیں ہے۔ جن چند وید منتروں میں چاروں ورنوں کے ساتھ کبھی دوسرے اسم کا ذکر آتا ہے۔ اُن کی مثال بعینہٖ ویسی ہے جیسی کہ کسی فقرہ میں لکھا ہو:۔

"میں نے وہاں ایک انسان۔ ایک گھوڑا اور ایک کتاب دیکھی" +

اس فقرہ میں تین اسموں کے اکٹھے آ جانے سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ انسان گھوڑا اور کتاب ہم جنس چیزیں ہیں۔ اور انسان بھی اُسی سلوک کا مستحق ہے۔ جس کا گھوڑا اور کتاب۔ اگر میرے بھائی لالہ نند لال جی آریہ ورن سمبندھ کے روڑھی اور یوگک ارتھ صاف اور مشرح لکھ دیں۔ تو میں اس پر بھی وچار کرنے کو تیار ہوں ۔

ضروری اطلاع

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ نیز اپنے خریداری نمبر کا بھی حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

کہانی مورتی پوجا

(گُذشتہ سے پیوستہ)

(از نہ طبیعہ ستروپ جی بھٹناگر)

(۳)

اُدھر پُجاری کو بھی وہی حال تھا۔ اِن دنوں وہ اور بھی گمبھیر ہو گیا تھا۔ کیول دوپہر کو بھگوان کا تحفہ ادھیہ شناسیہ پورک اور پرسنتا سے کرتا تھا۔ اُسے یہ نشٹ ہوا۔ مانو وہ بڑے ویگ سے لیلا کی اور کھنچ رہا ہے۔ اچھا ہوتی کہ وہ کسی بھی پرکار سے لیلا کو سمجھا سکے۔ ایک دن اُس نے اُنمان لگایا۔ کہ وہ لیلا سے پریم کرتا ہے۔ پرنتو لیلا...... بس یہیں اُس کی بُدھی چکرا جاتی تھی۔ لیلا نے ابھی تک اس کا تِرسکار نہیں کیا۔ پرنتو کیا وہ اُسے پریم کرتا ہے؟ لیلا نے کبھی راجو سے بولنے کا پرتیتن نہیں کیا۔ وہ کیول بات کا جواب دیتی تھی۔ اور مندر میں تبھی تک ٹھہرتی تھی جب تک کہ اُس کی پرارتھنا اور پوجا پوری نہ ہو جاتی۔ راجو کو کبھی کبھی اُس کی اس اندھو بھگتی پر ہنسی آ جاتی تھی۔ اوہ لیلا "دوارکا ناتھ" پر کتنی شردھا رکھتی ہے۔ اُن کی شکتی کا کیسا لوہا مانتی ہے۔ وہی "دوارکا ناتھ" جن کو چوہوں کے آکرمن سے مجھے بچانا پڑتا ہے۔ اور بھی نہ جانے کیا کیا سوچتا۔ کبھی وچار کرتا کہ میں بھی کیسا پاگل ہوں۔ مجھے لیلا سے کیا مطلب؟ پرنتو اُس کی آتما یہاں اس کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتی تھی۔ کبھی وہ بات سوچتا جس دن آرتی میں "لیلا" مندر آئی تھی وہ سنّ سا ہو گیا تھا۔ اور ہاتھ سے آرتی چھوٹ پڑی تھی۔ لوگوں نے کہا۔ کہ یہ اُس کی دوارکا ناتھ کے پرتی پریم بھگتی تھی۔ پرنتو وہ سوچتا کہ یہ تو لیلا کا مدھر سوپن تھا۔ لیلا نے کہا تھا۔ کہ یدی وہ سچے ہردیہ سے پرارتھنا کرتی ہے۔ تو اسی ماس کے انت میں اس کے پتا واپس آ جائیں گے۔ پرنتو اس بات پر راجو من ہی من میں ہنستا تھا یدی اُس کے پتا اس ماس کے انت میں آ بھی گئے۔ تو دوارکا ناتھ کی اس میں کون سی شکتی ہے۔ لیلا کے پتا جہاز میں بیٹھ کر آئیں گے۔ دوارکا ناتھ تو کمر پر بٹھا کر لائیں گے نہیں ۔

اور انت میں لیلا کی بات ٹھیک نکلی۔ آج بھی وہ اُتسک درشٹی سے کسی کی باٹ جوہ رہا تھا کہ اسی سمے اُسے اپنی ابھیشٹ وستو دکھائی دی۔ اور اُس کی آنکھیں چمک اُٹھیں۔ ایک منٹ کے بعد ہی لیلا سامنے پردکشنا کر دوارکا ناتھ کے سامنے بیٹھ گئی۔ راجو نے دیکھا۔ کہ آج لیلا کی ابھیلاشا کچھ ادھک پرسن تھی... دوارکا ناتھ کی طرف جھکی۔ اُس کی دھوتی کے پلّے میں سے ایک لفافہ گر پڑا۔ راجو نے چپ چاپ اُٹھا لیا۔ اُس میں لکھا تھا:

"Coming evening train"
(Shivprasad)

لیلا ابھی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اُس کی آنکھیں ہرش کے آنسو جھلملا رہے تھے۔ راجو سوچ رہا تھا۔ کہ میں کیا کہوں۔ اُس... لیلا بول پڑی :۔

"میں نے کہا تھا نا......"

× × × ×

رات کو شیو پرساد کے آس پاس بھیڑ جڑ رہی تھی۔ سب لڑائی کا حال سننے کو اُتسک تھے۔ شیو پرساد کچھ دھیمی آواز میں سب حال کہنے لگے۔ کہ کیسے پرکار وہاں خراب کھانا ملتا تھا۔ اور کس پرکار وہاں ہر سمے ہتھیلی پر رکھ کر پھرنا پڑتا تھا۔ کس پرکار نئے طرح طرح کی گیسیں بنائی گئیں...سارے آسچریت وکیتیوں میں سُن... گئی۔ جب شیو پرساد نے جیب میں سے... نکالی۔ جس میں اب بھی ایک گولی گُھسی... تھی۔ شیو پرساد نے اُسے دکھاتے ہوئے... کہ یدی یہ گیتا میری جیب میں نہ ہوتی... پران لڑائی سے نہ بچ سکتے تھے ۔

راجو نے اس گھٹنا کو اوسر (Chance) کی مایا سمجھی۔ اور لیلا نے گیتا میں دوارکا... کی مورتی دیکھی۔ اور من ہی من میں اُنہیں... پرنام کیا ۔

شیو پرساد لڑائی میں جا کر لکھ پتی ہو گئے... پرنتو اُن کی آرتھک اوستھا سنتوش جنک... اُنہوں نے حساب لگا کر دیکھا۔ کہ سب... چکانے کے بعد بھی دس ہزار روپیہ بچ... اُنہوں نے وچار کر لیا۔ کہ اس سے لیلا... کر دیں گے۔ بڑی اُمنگ سے اُنہوں... سے بھی کہا۔ پہلے تو لیلا شرم سے... لال ہو گئی۔ پرنتو دوسرے ہی کشن وہ... کے بیاد جیسی پیلی پڑ گئی۔ ادھر وہ... انوبھوی وِدھی تھے۔ بہت دن تک... رہے۔ شام کو گاؤں کے باہر...

گئے۔ انتہائی دکھ اور کشٹ سہہ کر بھی تپسیا کر لی۔
راجو نے لیلا کو پا کر اپنے آپ کو بھاگیہ شالی
سمجھا۔ اور لیلا نے راجو کو پا کر اپنے آپ کو
کرتارتھ۔ دونوں نے ایک دوسرے کو سروسو سمرپت
کر دیا ؛

(۴)

تکھشمی اور سکھ اسمپاتی ہیں۔ پتا کی مرتیو
ہونے پر بھی لیلا نے اپنے آپ کو دکھی نہ مانا۔
نہ اپنے سدا چاری پتی کا ابھیمان تھا۔ اور
اب راجو نے بھی پوجا کرنا چھوڑ دیا تھا۔ اور
دوارکا ناتھ کے مندر میں ایک اور پجاری رکھ
دیا تھا۔ منشیہ کو بنتے دیر لگتی ہے۔ پرنتو بگڑتے
دیر نہیں لگتی۔ راجو کے اس پاس بھی دشٹوں
کی بھیڑ لگی رہنے لگی۔ شام کو سینتی بوٹی کی بھی
بہار رہتی۔ دھیرے دھیرے بھنگ کی چسکی
میں راجو لیلا کو بھی بھول لینے لگا۔ اسے کیول
بھنگ سے ہی کام رہتا۔ راجو بھی یہ جانتا تھا
کہ وہ پتن کے گڑھے میں گرتا جا رہا ہے۔
پرنتو اسے اپنے آپ کو روکنا کٹھن معلوم
ہونے لگا۔ لیلا نے اس سے مجبوری منگا
بھی کر لی۔ اور اس پرکار دونوں دن دن ایک
دوسرے سے دور رہنے لگے۔ راجو کے پاس
جو کچھ تھا۔ وہ سب بستی بوٹی میں کھو گیا۔
اور لیلا کے آبھوشنوں کی باری آ گئی۔ لیلا
نے انہیں بھی سمرپن کر دئے۔ اور دیتی کیوں نہ۔
اس نے تو اپنا سروسو راجو کو دے دیا تھا۔
لیلا کیول اتنا کر سکتی تھی۔ سب کچھ ہی نشٹ کر
سکتی تھی۔ اس دن وہ پوجا کر رہی تھی۔ جب راجو
لال لال آنکھیں کئے ہوئے آیا۔ اور بوٹی کے
لئے پیسے مانگے۔ لیلا کا نیم تھا۔ پوجا کرتی
ہوئی وہ نہیں بولتی تھی۔ جب راجو کو کچھ
جواب نہیں ملا۔ تو اس نے کرودھت ہو
لیلا کے زور سے دھکا مار دیا۔ جس سے وہ
مورچھت ہو گئی۔ یہی نہیں راجو نے کرودھت
ہو کر دوارکا ناتھ کی مورتی کو بھی پھینک دیا۔
لیلا کو جب ہوش آیا۔ تو اس نے اس گھٹنا
پر دکھ پرگٹ نہیں کیا۔ ہنسی خوشی بھوجن
بنایا۔ ایک لوٹا بھنگ کا سوئم گھونٹ کر راجو
کو پلایا۔ پرنتو سوئم دو دن تک کچھ نہیں کھایا۔
دوارکا ناتھ کی مورتی بھی اٹھا کر رکھ دی۔ پرنتو
پھر پوجا نہیں کی۔ جب برے دن آتے ہیں
تو سب اور سے آتے ہیں۔ کسے پتہ تھا
کہ راجو خون کے مقدمہ میں گرفتار ہو گا۔ راجو
کے گھر سے منگر شیو شنکر کو خون سے بھری
ہوئی دھوتی اور ایک تلوار راجو کے یہاں سے
برآمد ہوئی۔ اور راجو گرفتار کر لیا گیا۔ راجو کی
طرف سے صفائی میں کہا گیا۔ کہ ایک دن پہلے
راجو کی اور شیو شنکر کی لڑائی ہوئی تھی۔ اس

کارن دونوں ہی کیسے مل سکتے تھے؟ پرنتو
دوسرے ترک سے راجو کو اپرادھی پرمانت
کر دیا۔ اور پھانسی کی سزا دے دی گئی ؛

× × × × ×

ہمیں ان کشٹوں سے کوئی پریوجن نہیں
جو راجو نے جیل میں جھیلے۔ کیونکہ بھارت
ورش کی جیلیں تو بنائی ہی اس لئے جاتی
ہیں۔ پرنتو راجو کے ساتھ ہی ساتھ جو
بیتنا لیلا کو جو کشٹ ہوا۔ وہ اکتھنیہ
ہے ؛

(۵)

اس دن کسی قیدی کو باہر نہیں نکالا
گیا۔ سب اپنے اپنے پنجروں میں ہی بند تھے۔
جیل کے ایک بھاگ میں بڑا پہرہ بٹھا دیا گیا۔
کوئی اس اور نہیں جانے پاتا تھا۔ چراغ علی
نے نہال سنگھ سے چپکے سے کہہ دیا کہ
ایک قیدی کو پھانسی دی جانے والی ہے۔
نہال سنگھ نے دوسرے سے کہا۔ اور
دوسرے نے تیسرے سے۔ تھوڑی ہی دیر میں
میں سب قیدیوں کو معلوم ہو گیا۔ اور بہت
سے لوہے کی سلاخوں کے پاس آ کر کھڑے
ہو گئے۔ جہاں پھانسی کی ٹکٹکی تھی۔ وہاں
پانچ آدمی کالے کپڑوں میں کھڑے تھے۔
ایک مجسٹریٹ تھا۔ اور ایک جیل سپرنٹنڈنٹ
ایک جیلر تھا۔ اور دو کرمچاری تھے۔ گھنٹہ
بجتے ہی راجو کے گلے میں رسّی ڈال کر ٹکٹکی
پر اسے کھڑا کر دیا گیا۔ راجو کو کوئی اچھا
نہیں تھی۔ کیول ایک بار لیلا کو دیکھنا چاہتا
تھا۔ پرنتو جب وہ نہیں دکھائی دی۔ تب وہ
سمجھ گیا۔ کہ ایک اور دیکھنا بڑا اپرادھ
راجو چاہتا تھا۔ کہ جلدی ٹکٹکی ہٹ جائے۔
اور اسے سدا کے لئے شانتی مل جائے۔
جب اس سے اس کی انتم ابھلاشا پوچھی
گئی۔ تو اس نے اتر دیا۔ کہ میں نر اپرادھ
ہوں ؛
سپرنٹنڈنٹ نے مجسٹریٹ سے پوچھا
"Hallo" — اس نے جواب دیا —
— Three minutes still اسی سمے
کچھ ہلا سا ہوا۔ سب دیکھنے والوں نے دیکھا
کہ ایک آدمی زبردستی گھسنے کا پریتن کر رہا ہے۔
جیل سپرنٹنڈنٹ کی آگیا سے وہ پاس آیا
اس نے آتے ہی کہا — "راجو کو چھوڑ
دو اپرادھی میں ہوں" ؛

(۶)

دھول سے سنے کپڑے پہنے ہوئے اور
ننگے پاؤں وہ سرپٹ جا رہا تھا۔ مارگ کے
کمتوں نے استے آدھ بھگت کر کچھ سمے کے
لئے روکنا بھی چاہا۔ پرنتو وہ نہ رکا۔ ایک دو

آدمیوں نے اسے پہچانا بھی۔ مگر اس کے ساتھ
دوڑ کر اسے پکڑنا اسمبھو جان اپنے اپنے
کام میں لگ گئے۔ پرنتو کاریہ کا جس کا پرارمبھ
ہو تا ہے۔ انت بھی ہوتا ہے۔ اس ویچتر
دوڑ کا بھی انت دوارکا ناتھ کے مندر پر ہوا۔
وہ دوڑ سیڑھیاں پھاندتا ہوا مندر میں جا
پہنچا۔ دیکھا ایک دبلی پتلی دکھیا اوسفت
بیٹھی تھی۔ اس کا یہ ساہس نہ ہوا کہ وہ
یکایک مندر میں گھس جاوے۔ دہلیز کے باہر
سے ہی اس نے پکارا۔
"لیلا" — اور دوسرے ہی چھن اس
نے مورچھت لیلا کو گود میں لے لیا ؛

× × × × ×

"دوارکا ناتھ مندر کے مہنت راج نارائن
مشر کو کون نہیں جانتا!

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں میں بھی جریان (دھوپت) کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے۔ جسے سیلان الرحم یا لیکوریا کہتے ہیں میرے پاس اس کی نہایت ہی مجرب و اکسیر دوائی "اسپلاسی کایا پلٹ" موجود ہے۔ جس سے بیشمار دکھی بہنیں لابھ اٹھا چکی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ "اسپلاسی اکسیر" ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا جادو نما اور آخری علاج جس کی چند خوراک ہی ان نامراد امراض کو جڑ و بنیاد سے کھا دیتی ہیں۔ جہاں ہر قسم کے علاج اور انجکشن بھی فیل ہو چکے تھے۔ وہاں یہ کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں۔ قیمت "اکسیر آتشک" اڑھائی روپے اور "اکسیر سوزاک" ڈیڑھ روپیہ ؛ پتہ :-
بابو نندی نندن اوورسیر مقام ہوساہ
براستہ سوز ضلع انبالہ پنجاب

بے شمار خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے

ہر ایک کا لب لباب یہ ہے کہ انسانی زندگی کے لئے آتنک نگرہ گولیاں آبحیات ہیں۔ قبض۔ بدہضمی خون کی خرابی۔ دل و دماغ اور معدہ کا ضعف دور کرنا ان کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ آپ بھی آزما کر انکی تصدیق کریں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں ۱۲؍ ۵ ڈبیاں للعہ ؛

اسی طرح طلا (دیوی) کرین کا استعمال کر کے ہزارہا اشخاص پوری مردمی حاصل کر چکے ہیں۔ ایک مریض کے لئے صرف ایک شیشی کافی ہے قیمت فی شیشی ۵ مزید آگاہی کے لئے کتاب "کام شاستر" مفت طلب کریں۔
پتہ :- آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر۔ کاٹھیاواڑ
ایجنٹ لالہ بھگت رام چودی اینڈ سنز شوز سٹریٹ لاہور

ضرورت ہے

ایک آریہ یوک پرائیویٹ میڈیکل پریکٹیشنر جس کی ماہوار آمدنی -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ اور عمر ۲۹ سال۔ اور جس کی پہلی استری کا دیہانت ہو گیا ہے۔ کے لئے ایک کھتری یا بال ودھوا کی ضرورت ہے ؛
"A" معرفت اخبار "پرکاش" لاہور

۲۰۰ روپیہ انعام
بواسیر کو بشرطیہ فیل کر دینے والی لاثانی دوا
"اکسیر بواسیر" (رجسٹرڈ)
پہلی خوراک ہی فوراً اثر دکھلاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مسّوں کا درد کھجلی خون کا زائل ہو۔ تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲؍ محصول ۸ گارنٹی۔ اگر دس سال کے اندر اندر دوبارہ بواسیر کا دورہ ہو جائے۔ تو مزید دوائی مفت ارسال ہو گی۔
نوٹ:- اس سے اعلیٰ دوائی بنانیوالے کو -/۲۰۰ روپیہ انعام
مینیجر کیلاش فارمیسی تحصیل زیرہ
ضلع فیروز پور۔ پنجاب

مفت ۔ مفت

ازسر نو زندگی حاصل کرنے کا آسان راستہ بتلانے والی صحت و تندرستی کی بہتر عورت و مرد سب کے لئے یکساں مفید نصیحت آمیز کتاب بنام
"وید ودیا"
صرف ایک کارڈ لکھ کر بغیر ڈاک محصول
بالکل مفت
آج ہی منگا کر مطالعہ کریں ؛
مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کے بارہ میں مسٹر سی آر داس کی رائے

میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا۔ تمام دوائیاں اعلیٰ پیمانہ پر اور آیورویدک طریقوں پر بنائی جاتی ہیں۔ اور دوائیوں کو دن بدن ہندوستان کے ہر صوبہ میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے باہر بھی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔
ادھیکش جوگیش چندر گھوش آیوروید شاستری
سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

پرکاش لاہور

سماجک سماچار

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار:-

۱۔ جب سے آریہ ہائی سکول چھٹیوں کے بعد دوبارہ کھلا ہے۔ آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ زیادہ رونق سے ہونے لگے ہیں

۲۔ آریہ سماج لدھیانہ نے اپنی جنتوں میں پرچار کے لئے ایک اپدیشک رکھا ہوا ہے جو کہ باہر ضلع کے گاؤں میں جا کر بھی میجک لینٹرن وغیرہ سے پرچار کرتا ہے۔ ضلع لدھیانہ کی آریہ سماجوں کے سکرٹریوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ اگر ان کو بھی جنتوں میں پرچار کے لئے اپدیشک کی ضرورت ہو۔ تو منتری سماج کو لکھیں۔ انتظام کر دیا جائے گا۔

۳۔ ۲۰ اپریل کو جنم کے ایک مسلمان بھائی کی شدھی کی گئی۔

(اودھو رام سہائیک منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج کلاچی کے سماچار:-

۱۔ ۱۱ اپریل ۱۹۳۶ء کو شریمتی منو دیوی سپتری لکھمی ادھیاپکا کی شادی ماسٹر کرشن کمار صاحب کالڑہ بی۔ اے ڈیرہ اسمٰعیل خان سے پورن ویدک ریتی سے پنڈت اودے بھانو جی وشارد نے کرائی۔ لالہ صاحب نے اس شبھ اوسر پر ذیل دان دیا:-

آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی ۲۰/ روپیہ + آریہ سماج کلاچی ۵/ روپیہ + آریہ استری سماج کلاچی ۵/ روپیہ اور پنڈت اودے بھانو جی ۵/ روپیہ برات آریہ سماج میں اتری تھی۔ اس کا خوب سواگت کیا گیا تھا۔ پرماتما اس جوڑہ کو چرنجیو رکھیں۔

۲۔ ۱۱ اپریل ۱۹۳۶ء کو لالہ گوبھا رام صاحب پولیس کلرک ڈیرہ اسمٰعیل خان کا پنر وواہ بیوہ شریمتی گھلندی دیوی دختر لالہ السیر داس صاحب زرگر مرحوم سکنہ کلاچی سے پنڈت چندر بھان جی نے کرایا۔

یہ شادی منتری آریہ سماج کلاچی اور ڈاکٹر چھانگی رام صاحب بترہ کی انتھک کوشش سے ہوئی ہے۔ یہ شادی اس کی پوجیہ والدہ صاحبہ۔ بہنوئی اور دیگر متعلقین کی رضا مندی سے ان کے گھر ہوئی۔ بہت سے معززین شادی کے وقت موجود تھے۔ لالہ صاحب نے دو روپیہ آریہ کنیا پاٹھ شالہ کو دان دیا۔ اس شادی کا پربھاو کلاچی میں اچھا پڑا ہے۔ پرماتما اس جوڑے کو سدا پرسنن رکھیں۔

۳۔ لالہ ٹھاکر داس صاحب سینیئر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کی تبدیلی ڈیرہ اسمٰعیل خان ہو گئی ہے۔ لالہ صاحب سے سٹاف و طلباء نہایت ہی خوش تھے۔ آریہ سماج اور پاٹھ شالہ کے ہتیشی تھے۔ طلباء اور سماج دونوں آپ کی تبدیلی کو بڑا محسوس کر رہے ہیں۔ لالہ صاحب جہاں رہیں۔ خوش و خرم و با اقبال رہیں +

۴۔ ۱۸ اپریل ۱۹۳۶ء کو شام کے پانچ بجے ہندوؤں اور سکھوں نے مل کر ہندی گورمکھی کے خلاف سرکار کے خلاف آواز بلند کرنے کے لئے جلسہ منعقد کیا۔ جس کے صدر لالہ چتر کھا رام جی میونسپل کمشنر تھے۔ اس جلسہ میں زبردست تقاریر ہوئیں۔ اور اتفاق رائے سے ایک ریزولیوشن ہندی گورمکھی کے خلاف سرکلر کے خلاف پاس کیا گیا۔

(دہاری لال منتری آریہ سماج کلاچی)

شدھی کانفرنس آگرہ کے سماچار:-

۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء کو سنیکت ہندو کانفرنس کے ساتھ ساتھ آگرہ شدھی کانفرنس بھی بڑے سماروہ کے ساتھ شریمان رنبیر بھگت کنور چاندکرن جی شاردا مہا منتری اکھل بھارت ورشیہ ہندو مہا سبھا کے سبھا پتتو میں ہوئی بیس ملکانے ٹھاکر پریوار جو کہ آگرہ پرانت کے بھن بھن گاؤں سے آئے تھے۔ شدھ کئے گئے۔ شریمان راجہ صاحب درگا نرائن سنگھ جی تکھا نریش سب شدھ ہوئے بھائیوں کے ساتھ پریم پوروک جپانی لگا کر ملے۔ اور گھوشنا کی۔ کہ وہ آج سے کھشتری سماج میں سمیلت ہو گئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ روٹی بیٹی کا ویوہار کھل گیا ہے۔ نت لپشچات شریماد دلیسراج جی سمپادک "کیسری" شریمان بابو کرنا تھ لال جی مہا منتری شدھی سبھا شریمان بابو پورن چندر جی ایڈووکیٹ شریمان ٹھاکر منتری رام سنگھ جی کے بھاشن ہوئے۔ شریمان کنور چاندکرن شاردا جی نے اپنے انتم بھاشن میں یا چنے شدھ ہوئے ملکانے بھائیوں کا ہندو سماج میں سواگت کرتے ہوئے شدھی سبھا کے کاریہ کرتاؤں کو کریاتمک کاریہ کرنے کی ودھائی دی۔ نت لپشچات سبھا پتی جی کو دھنیہ واد دے کر ہندو دھرم کی جے کے نعروں کے ساتھ کانفرنس سماپت ہوئی۔

(نویدک لیکھراج سنگھ)

دھنیہ واد:-

شری بٹ بابو گھنشیام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے کے زنتر یتن اور پرلیشرم سے آریہ وواہ بل اسمبلی کے گت دہلی سیشن میں سلیکٹ کمیٹی میں بھیج دیا گیا ہے۔ اور اب نشچیہ ہے کہ شملہ سیشن میں وہ قانون کا روپ اختیار کرے گا۔ اس اپیوگی سیوا کے لئے شری بابو گھنشیام سنگھ جی کو آریہ جگت کی اور سے دھنیہ واد دیا جاتا ہے۔

(سوامی) نارائن سوامی پردھان سارودیشک سبھا دہلی

آریہ سماج منٹگمری کا سالانہ چناؤ:-

۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء کو پراتہ دس بجے آریہ سماج مندر میں سپتاہ وار کارروائی کے بعد آریہ سماج کی جنرل سبھا میں آئیندہ سال کے لئے ادھیکاری نمن پرکار نیت کئے گئے:-

بابو مادھو کشن جی ایم۔ اے۔ ایڈووکیٹ پردھان + ملک ہر بھگوان صاحب بی۔ اے وکیل سینیئر اپ پردھان + بابو رام دت جی بی۔ اے وکیل جونیئر اپ پردھان + بابو رام گوپال جی لائبریرین + لالہ ہنسراج جی بی۔ اے منتری + سالگ رام اپ منتری + لالہ ودیا ساگر جی بی۔ اے سہائیک منتری + لالہ سنیو نارائن جی صراف کوشادھیکش + ان کے علاوہ بابو ہری چند جی۔ مہاشہ سنت رام جی۔ پنڈت پورن چند جی۔ مہاشہ کانو رام جی اور لالہ بھگوان داس جی عرائض نویس ممبران انترنگ سبھا مقرر ہوئے۔

(سالگ رام اپ منتری)

آریہ سماجوں کو سوچنا:-

میں نے اپنے اسنٹ منتروں کے بار بار کہنے پر ویدک دھرم کے پرچار ارتھ بھارت میں گھومنے کا نشچے کیا ہے۔ جو آریہ سماجیں پرچار ارتھ بلانا چاہیں۔ نمن لکھت پتہ پر پتر ویوہار کریں۔ پتر کے لئے واپسی کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

(نویدک۔ پورن چند ودیارتھی۔ محلہ سرن۔ کوچہ اہنو کمان۔ لاہور)

انگریزی دان پبلک کو خوشخبری:-

اتھرو وید اور وید کا ہمارا دوسرا بھاگ ایکلیشیا ڈیوینا (Ecclesia Divina) یعنی سچا الیشوری گیان مصنفہ شری سوامی لکشمانند جی سرسوتی ایم۔ اے ویدک مشنری چھپ کر آریہ سماج کالج سیکشن سے دہلی کی طرف سے پرکاشت ہو گیا ہے۔ پہلا حصہ یعنی لال کتاب ٹرسٹ لاہور نے پرکاشت کیا تھا۔ پستک نہایت بڑھیا کاغذ کے ۸۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کی ترکیب پہلے کی طرح اول وید منتر پھر اس کے اچارن کا طریقہ۔ پد پاٹھ۔ الفاظ شبد ارتھ۔ ترجمہ۔ نفس مطلب وغیرہ پر اچھی طرح سے بحث کی گئی ہے۔ اور اس یگ کے سب سے بڑے ویدک وداشیکار شری سوامی دیانند جی سرسوتی کے طریقہ کا ہی انوکرن کیا گیا ہے۔ شروع میں ایک نہایت شبھ اور وسترت بھومکا کے اندر جس میں وید ہی سچا الیشوری گیان ہے۔ اس میں کوئی اتہاس نہیں۔ اور مغربی بھاشیہ کاروں نیز ان کے بھارتیہ چیلوں کے تھوتھے گیان اور ویدوں کے اوپر ہر طرح کے آکشیپوں کی مدلل طور پر سما لوچنا کی گئی ہے۔ پستک کا فورورڈ پرم سنیاگی پوجیہ مہاتما ہنس راج جی نے لکھنے کی کرپا کی ہے۔ یہ پستک آریہ سماجوں کے لئے سندر تحفہ ہے۔ اور کالج کے ودیارتھیوں کے لئے وید ارتھ سمجھنے کے لئے بہت ہی اپیوگی ہے۔ قیمت صرف چار روپیہ۔ یوروپین ایڈیشن ۱۲ شلنگ۔

(ملنے کا پتہ:- منتری آریہ سماج کالج سیکشن نئی دہلی)

آریہ سماج حیدر آباد کا ۴۲ واں سالانہ جلسہ:-

۱۵ اپریل تا ۱۸ اپریل ۱۹۳۶ء آریہ سماج حیدر آباد کا ۴۲ واں سالانہ جلسہ نہایت شان سے منایا گیا۔ پنڈال خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ معززین کے بیٹھنے کا انتظام عمدہ تھا۔ جلسہ سے پہلے پنڈت ونائک راؤ بار ایٹ لا نے اوم کے جھنڈا کو لہرانے کی رسم ادا کی۔ اس وقت بینڈ باجہ بج رہا تھا۔ ہزاروں آریہ نر ناریوں نے مل کر جھنڈے کا گیت گایا۔ پھر ایشور بھگتی کے بھجن کے بعد پنڈت دیو بندر ناتھ جی ساہتیہ رتن کا منوہر دھرم اپدیش ہوا۔ جنتا پر بہت ہی عمدہ پربھاو پڑا۔

ہر روز چار دن تک ۲ بجے سے ۴ بجے تک شنکا سمادھان دوسرے پنڈال میں ہوتا تھا۔ جس میں مختلف مذاہب کے لوگ اپنے اپنے خیالات کو پیش کر کے جواب کے طالب ہوتے تھے۔ ان تمام کا جواب شریمان دیو بندر ناتھ جی شاستری نے نہایت ہی عالمانہ طریقہ پر دیا جس سے متلاشیان حق کی تسلی ہو گئی۔

۱۵ اپریل کو شام کے ۵ بجے پر شرام جی رتن کے سنگیت سے شروع ہوئی۔ پھر گوبند رام جی جھنجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔ پی کے نہایت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Harid

...پنڈت ...
... جی کے بعد پنڈت ...
... ٹی آگئی جیسے پریتم "کے منتر
... پنڈت دیویندر ناتھ جی شاستری
... ونو ویاپک ہیں ... دلولہ انگیز
... تقریر کا یہ اثر ہوا کہ واہ۔
... فضا گونج اٹھی۔ اسی
... پنڈت دیویندر ناتھ جی شاستری
... شاستری وشریمان وشنو سروپ
... ٹیکنیک کے پرچار میں ... شالی
... ہوتے رہے۔
... خصوصیت یہ تھی کہ ... اپریل
... کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اس کانفرنس
... عیسائی۔ دیندار ... نیتی
... شریک تھے۔ تمام مقررین کی
... موضوع "پیدائش عالم کا مقصد"
... نے اپنے اپنے عقائد کا
... شریمان پنڈت دیویندر ناتھ
... سماج کی طرف سے تقریر کی۔
... جار روز کے بعد جلسہ
... دس ہزار لوگوں کا اجتماع تھا:
... حیدرآباد دکن)

... لاہور کے سماچار:-
... ۵ اپریل ۱۹۳۶ء
... ادھیکاری چنے گئے۔
... رام جی۔ اپ پردھان۔ لالہ امرناتھ
... رائے جی۔ منتری مہاشہ گوردت جی
... کرشن چندر جی و مہاشہ مکند لال جی
... مہاشہ راج کرشن جی۔
... شری بان پرستھی رام سنگھ جی کے
... سماج کے ... بھن سدھانتوں پر عالمانہ
... ہوتے رہے۔ اس کے بعد شری سوامی
... اپدیش ہوتا رہا۔ جلسہ پر اچھا
... حاضری خاصی ہوتی تھی۔
... ہر روز ... کال ہون یگیہ آدی
... گوردت منتری آریہ سماج رام گلی لاہور)

... مسلمانوں کا ایک ... مندر پر حملہ:-
... اپریل ۱۹۳۶ء بوقت ... بجے رات
... سو مسلح مسلمانوں کی ایک
... دیول مہاکالی پر اچانک
... جب کہ تمام اہل محلہ و سکنائے
... اور بعض مقامی لوگ رسومات
... برگشتہ ہوئے تھے۔ موقع
... کر کے دیول کے ...
... دروازہ کو ... لٹھوں سے توڑ
... داخل ہونے کی ناکام کوشش کرتے رہے
... نہایت مضبوط و بند تھا۔ اس نے

اندر داخل ہونے میں ناکام رہے۔ صرف دروازہ کا کچھ حصہ توڑ کر فحش کلامی کرتے ہوئے اپنے گندہ پن کا ثبوت دیکر واپس ہو گئے۔ واقعات یوں معلوم ہوئے کہ محلہ مذکور کے اہل ہنود اتفاق و اتحاد سے ملے جلے رہتے ہیں۔ محمدی بھائیوں کے دلوں میں یہ اتفاق ایک آنکھ نہ بھایا۔ آخر کار اپنی عادت کے موافق ناکام ذلیل حرکت کے مرتکب ہوئے۔ رات تمام سارا محلہ پریشان رہا۔ دوسرے روز پولیس بلدہ کے مقامی عہدیدار موقع واردات پر پہنچے۔ اور موقع کا معائنہ کیا۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔ کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔ اس وجہ سے سنسنی پھیلی ہوئی ہے: (نامہ نگار)

گورو کل پوٹھوہار کے سماچار:-

گورو کل پوٹھوہار کا سالانہ جلسہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ جیٹھ مطابق ۲۳، ۲۴، ۲۵ مئی سنیچر۔ ایت آور سوموار کو گورو کل بھومی میں ہو گا۔ امسال گورو کل میں کچھ نئی تجاویز کو سر انجام دینے کی کوشش ہو رہی ہے جن میں سے ایک ہے:-

دستکاری کی تعلیم۔ اس مضمون کی تعلیم آریہ قوم کے لئے کتنی ضروری ہے؟ اس سوال کے جواب کو ہر ایک آریہ سجن کا ہر دیہ اور بانی صاف طور پر بیان کر رہے ہیں۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ آریہ پبلک کے اس خیال کو جس کی وہ دل سے تائید کرتی ہے۔ عملی جامہ پہنانے کے لئے گورو کل کے سنچالک امسال از حد کوشش کر رہے ہیں۔

علاوہ ازیں دوسری تجویز یہ ہے:-

سوریہ یوگ آشرم کی پرتشٹھا۔ آریہ پبلک اس بات سے بخوبی واقف ہے۔ کہ یوگ کے نام پہ کتنے ہی سدھانتوں سے مخالف خیالات کی چرچا آجکل آریہ لوگوں میں بھی جا بجا پرچلت ہے۔ یوگ درشن کے آدھار پر اور سائنس کی رو سے اس مضمون کی کھوج کرنا بھی اشد ضروری ہے۔ اس خیال سے گورو کل میں اس آشرم کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اس آشرم کے لئے چار کٹیا۔ چھ گپھائیں۔ ایک کنواں۔ ایک گھراٹ (پن چکی) اور باغیچہ تیار ہو چکا ہے۔ اس آشرم کی پرتشٹھا بھی اسی جلسہ کے موقع پر کی جائے گی۔

مندرجہ بالا اہم کاموں کے متعلق پبلک کے مشورہ اور امداد کی خاص ضرورت ہے۔ لہٰذا نویدن ہے۔ کہ آریہ سجن اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں گورو کل پدھاریں۔
(مکھی رام اپادھیائے)

گورو کل ہٹ سوہنی کے سماچار:-

یہ گورو کل شلپ ودیالیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ہے۔ اس میں یتیم اور نردھن بالک تعلیم پا رہے ہیں۔ اسوقت چار جماعتیں ہیں۔ آدر وشارد تھا پراگیہ کی شرینیاں بھی ہیں۔ ایک کارپینٹری کلاس بھی ہے جس میں لکڑی کا کام سکھایا جاتا ہے۔ ۳۵ برہمچاری اسوقت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جن کی صحت بہت اچھی ہے۔ سالانہ امتحان ہو چکے ہیں۔ نئے برہمچاریوں کا داخلہ شروع ہے۔ ماہ جیٹھ ۱۹۹۳ سمت تک داخلہ جاری رہے گا۔ جن بھائیوں نے اپنے بالک گوروکل میں داخل کرانے ہوں۔ وہ درخواستیں بہت جلد ارسال کریں۔ پراگیہ وشارد اور شاستری کے طالب علم بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں:-
(آچاریہ گوروکل ہٹ سوہنی ڈاکخانہ بستی گجراں ضلع مظفر گڑھ)

آریہ سماج مالسہ کا سالانہ جلسہ:-

۲۷ تا ۲۹ ربیسا کھ سمت ۱۹۹۳ مطابق ۸ تا ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ پنڈت منیشور دیو جی۔ پنڈت سوم دیو جی۔ سوامی دھیرانند جی۔ مہاشہ امر سنگھ و مہاشہ دیس راج و مہاشہ شو نرائن جی بھجن اپدیشکان آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور پدھاریں گے۔ نیز مندرجہ ذیل سجنوں کے آنے کی بھی پورن آشا ہے:-
(پنڈت) پروفیسر دلیش بندھو۔ سوامی کیولانند جی و لالہ سنام رائے ایم۔ اے:
(رام لال پریم منتری آریہ سماج)

آریہ سماج ملتان کے ماتحت اپدیشکا کلاس کا آرمبھ

آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان نگر کافی عرصہ سے اس بات کی خواہاں تھی۔ کہ دیویوں کو بھی پرشوں کی طرح پرچار کاریہ کے لئے تیار کرنے کے لئے ایک "اپدیشکا کلاس" کھولی جاوے۔ اب اس کاریہ کے لئے ایک یوگیہ دیوی شریمتی لکشمی دیوی جی کی سیوائیں پراپت ہو گئی ہیں۔ داخلہ کے لئے ہندی رتن یا مڈل تک کی قابلیت رکھنا ضروری ہے۔ چند مستحق دیویوں کو ۸/- روپیہ ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ ایک پرتگیا پتر لکھ دیں۔ کہ وہ پڑھائی کا کورس جو دو سال کا ہو گا سماپت کرنے کے بعد بدی آریہ سماج اُن کی سیوا سے لابھ اٹھانا چاہے۔ تو ۲۵ روپیہ ماہوار پر دو سال کے لئے کام کرنے کے لئے بادھیہ ہونگی۔ دیویاں اپدیشک ودیالیہ گوردت بھون ... کی سدھانت وشاہد کی پریکھشا کے لئے تیار کی جا دیں گی۔ پاس ہوئی دیویوں کو سندیں ملیں گی۔ جو دیویاں داخل ہونا چاہئیں۔ وہ پرارتھنا پتر شگھر سے شگھر "منیجر آریہ پتری پاٹھ شالہ بوہڑ دروازہ ملتان نگر" کو بھیج دیں۔ درخواستوں کے لئے آخری تاریخ ۲۰ مئی ۱۹۳۶ء مقرر کی گئی ہے۔ آریہ سماجوں کے منتری کرپا کر کے ہفتہ واری ست سنگ میں اس کو سنا دیں:
(رام نرائن سیکرٹری آریہ سماج)

لکھنؤ کانگرس پر پرچار:-

لکھنؤ کانگرس کے اوسر پر لکھنؤ کے آریہ بھائیوں نے "سنیکت آریہ سماج" کے نیتا و دعا میں ویدک دھرم کے پرچار کی یوجنا کی تھی۔ ڈی اے وی ہائی سکول کے وشال پرانگن میں جو کانگرس کیمپ کے بالکل نکٹ تھا۔ پرچار نتھا لوگوں کے آتار کا پربندھ کیا گیا تھا۔ نرنتر ۹-۱۰ دن پرینت پرچار کیا گیا۔ کانگرس کے ڈیلی گیٹوں تتھا انیہ پرکھ نیتاؤں میں آریہ ساہتیہ تتھا انگریزی کا ساہتیہ مفت وترن کیا گیا:

ڈی اے وی ہائی سکول میں ہی جن سینکڑوں درشکوں کو آشریہ دیا گیا تھا۔ انہوں نے تو پرچار سے پورا پورا لابھ اٹھایا ہی۔ باہر کے انیہ بہت سے لوگوں نے بھی لابھ اٹھایا۔ پرچار کی یوجنا کو سپھل بنانے میں ساروردیشک سبھا نے بھی اچت سہائتا پردان کی۔ اتم پربندھ اتیادی کے لئے ہم منتری پنڈت راش بہاری جی تواری۔ انکے سہکاریوں تتھا لکھنؤ کے انیہ آریہ بھائیوں کو دھنیہ واد دیتے ہیں:

آریہ ویروں کی ویرتا:-

نلنگا ریاست حیدرآباد دکن میں ایک بجے رات شیرنی نے ایک آریہ سماجی کے کھیت میں داخل ہو کر ایک جانور کو مار ڈالا اور مالک کو پکڑ لیا۔ مالک چلانے لگا کہ شیش راؤ جی دکیل (پردھان آریہ سماج) تم اپنی جان بچاؤ۔ اتنا سنتے ہی شیش راؤ جی نے ایک لکڑی کا وار مارا۔ جس سے شیرنی نڈھال ہو کر شیش راؤ جی کے پاؤں کو پکڑ لیا۔ اس سمے دو چار لڑکے شیرنی کو مارنے لگے جس سے وہ گر گئی۔ پھر انہوں نے خوب مار کر اس کا دم نکال دیا۔ اس ویرتا کی چرچا سارے ضلع میں ہو رہی ہے:

"کھشتری" کا کانفرنس نمبر

آل انڈیا کھشتری کانفرنس لکھنؤ کے اجلاس پر ہم نے شاندار کانفرنس نمبر نکالا ہے جس میں قریباً ۲۰ عدد ہاف ٹون بلاک کی تصاویر ہیں۔ اس کانفرنس میں جو اہم ریزولیوشن پاس ہوئے ہیں۔ وہ ہر قوم ہر مذہب ہر صوبہ کے بھائی کے لئے نہایت مفید ہیں۔ کانفرنس نمبر کا حجم ۶۰ صفحے سے زیادہ ہے۔ اس نمبر میں ہندوستان کے ہر حصہ کے کھشتری بھائیوں کی عالمانہ تقریریں درج ہیں۔ قیمت کانفرنس نمبر معہ ۱۶ عدد تصاویر صرف چار آنے معہ محصول ڈاک:

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار کھشتری لاہور

Digitized by eGangotri

آریہ سماجیوں اور پورانکوں کے مابین شاستر ارتھ

سناتن دھرم سبھا بٹالہ نے اپنے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں جو اشتہار نکالا۔ اس میں سب مذاہب کو شاستر ارتھ کے لئے چیلنج دیا۔ آریہ سماج نے اس کو سویکار کرتے ہوئے شاستر ارتھ کر لیا۔ سناتن دھرم سبھا سے پتر ویوہار کیا۔ شاستر ارتھ طے ہونے پر ۲۱ مئی ۱۹۳۶ء کو ان کے پنڈال میں دو بجے دن کے چلے گئے۔ آریہ سماج کی طرف سے شاستر ارتھ کرنے والے شاستر ارتھ مہارتھی پنڈت بدھ دیو جی میرپوری تھے۔ اور سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت مادھو آچاریہ جی تھے۔ پنڈت بدھ دیو جی کے دھارا پرواہ سنسکرت کے شلوک اور وید منتروں کو سن کر پنڈت مادھو آچاریہ کے ہوش اڑ گئے۔ اور ودوان لوگ بھی پنڈت جی کی ودوتا کی تعریف کرتے تھے۔ مادھو آچاریہ جی نے اپنے بھاشن میں کوئی بھی وید منتر و شلوک نہیں بولا۔ صرف ایک وید منتر کو کھڑا بولا۔ اور وہ بھی اشدھ۔ جس کو پنڈت بدھ دیو جی نے فوراً پکڑ لیا۔ پنڈت مادھو آچاریہ اپنا سمے یوں ہی ادھر ادھر کی باتوں میں بتاتے رہے۔ شاستر ارتھ کا پہلا دن پورا ایک وچتر تھا۔ ایودوسرا سوامی دیانند کے گرنتھ اور سوامی جی کا چرتر تھا۔

پنڈت بدھ دیو جی نے وید چرتر پر متعدد سوال کئے۔ جن کا جواب دینے کی بجائے پنڈت جی ادھر ادھر کی باتیں کرکے وقت ٹالتے رہے۔ اور کسی سوال کا بھی جواب نہ دے سکے۔

دوسرا دن:-

دوسرا شاستر ارتھ سوامی دیانند کے گرنتھوں کی ویدکتا اور سوامی جی کے چرتر پر تھا۔ جس کے دوران میں مادھو آچاریہ کے ذیل کے سوال تھے۔

(۱) سندھیا کا پہلا منتر "اوم واک واک ...... وغیرہ" ویدوں میں دکھاؤ۔

(۲) سوامی جی نے "ستیارتھ پرکاش" میں چوٹی کٹوانا لکھا ہے۔ کسی وید منتر میں دکھاؤ۔

(۳) سوامی جی نے دایہ کا دودھ بچے کو پلانے کے لئے لکھا ہے۔ یہ بھی کسی وید میں دکھلاؤ۔

(۴) بچہ پیدا ہونے کے بعد یونی سکوچ لکھا ہے۔ اس کے لئے وید پرمان دو۔

(۵) نیوگ کے پرکرن میں لکھا ہے۔ کہ ہے استری! تو اس مرے ہوئے پتی کی آشا کو چھوڑ کر اور کی آشا کر۔ تو وید میں دکھاؤ۔

(۶) سنسکار ودھی میں جوتا کو سر جھکانا لکھا ہے۔ یہ جوتے کی پوجا ہے۔ یہ ویدمیں دکھاؤ۔

(۷) سنسکار ودھی کے وواہ پرکرن میں ایک بناوٹی منتر میں انتہائی اشلیل بات لکھی ہے۔

(۸) سوامی دیانند جی بھنگ پیتے تھے۔

(۹) سوامی جی حقہ پیتے تھے۔ ان کا چاندی کا حقہ ابھی تک اجمیر میں پڑا ہے۔

(۱۰) سوامی جی ناچتے تھے۔

(۱۱) ان کا رامابائی سے برا سمبندھ تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔

پنڈت بدھ دیو جی نے ترتیب وار ہر ایک سوال کا سپرمان یکتی یکت جواب دیا۔ جس کو سن کر پبلک دنگ ہو گئی۔ اور پورانک لوگ بھی ان کی ودیا کے آگے سر خم کرنے لگے۔

دلچسپ گھٹنائیں:-

پنڈت مادھو آچاریہ نے "سنسکار پرکاشک" نام کی ایک ٹیکٹ پیش کی جس پر پنڈت بدھ دیو جی نے کہا۔ کہ ہماری سبھا نے پرستاو پاس کیا ہے۔ کہ جس پر جب تک دیانند کرت گرنتھوں کا چھوٹا (؟) جس پر کسی آریہ سماج کی پرتشٹھت سبھا کی مہر نہ ہو۔ وہ ٹیکٹ نہ مانی جائے۔ اس پر مادھو آچاریہ جی خوب تلملائے۔ اور کہنے لگے۔ کہ اگر یہ ٹیکٹ آپ کے لئے مانیہ نہیں ہے۔ تو آپ اس کو جلا دیں۔ پنڈت جی نے کہا۔ ہاں! لاؤ میں جلا دوں۔ چنانچہ ٹیکٹ لائی گئی۔ اور پنڈت جی اس کو جلانے کے لئے تیار تھے۔ کہ پردھان جی نے براہ دخل کرتے ہوئے مناسب سمجھ کر جلانا بند کر دیا۔

ایک بات شاستر ارتھ میں خاص دھیان دینے کے لائق تھی۔ کہ پردھان جی نے جنکو لوگ آریہ جی کے نام سے جانتے تھے۔ شاستر ارتھ میں بار بار بے قاعدگی کی۔ آپ مادھو آچاریہ کو زیادہ اور پنڈت بدھ دیو جی کو کم سمے دیتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ نے آریہ سماجیوں نیز ان کے پنڈتوں کو کئی بار مجھو گرے۔ رنڈے اور مورکھ وغیرہ شبدوں سے مخاطب کیا جو ان کی شان کے خلاف تھا۔ نیز پردھان جی کی اسی قسم کی دیگر ان اچت حرکات کو بھی آریہ سماجیوں نے صبر و حوصلہ سے برداشت کیا۔ (لاجپت رائے منتری آریہ یووک سماج بٹالہ)

آریہ سماج بھیرہ کی اردھ شتابدی:-

آریہ سماج کی اردھ شتابدی کے سلسلہ میں ۲۹ اپریل کو ۵ بجے شام کے آریہ سماج مندر سے نگر کیرتن کا جلوس بڑی شان و شوکت سے نکالا گیا۔ جلوس بازاروں اور محلوں سے ہوتا ہوا رات کے ۹ بجے آریہ سماج مندر میں ختم ہوا۔ کہ یارام اے۔ ایس اے وی سکول کے سکاؤٹ اور گتکا پارٹی اور بھجن منڈلیاں جلوس کی رونق کو دوبالا کر رہی تھیں۔ رات کے ساڑھے ۹ بجے سے کر لے ۱۱ بجے تک ماسٹر منشا رام جی نے میجک لینٹرن دوارا گذشتہ زمانہ کے تمام بڑے بڑے رشیوں اور مہاتماؤں کی تصاویر دکھائیں۔ اور ساتھ ہی اچھے منوہر ویاکھیان سے جنتا کو خوب پرسن کیا۔

شردھانند ٹرسٹ کا قابل قدر فیصلہ

دہلی ۲۸ اپریل۔ آل انڈیا سوامی شردھانند میموریل ٹرسٹ نے اپنی ورکنگ کمیٹی منعقدہ جنوری ۱۹۳۶ء میں جو کہ نئی دہلی میں ہوئی تھی۔ یہ طے کیا تھا۔ کہ شردھانند ٹرسٹ کی مجموعی طاقت کو ہندوستان میں بسنے والی گونڈ۔ بھیل۔ کول۔ اراول۔ منڈا ہو اور سنتھال وغیرہ جنگلی جاتیوں کی ترقی کے کام میں لگایا جائے۔ اور ان میں آریہ سنسکرتی کا پرچار کر کے انہیں ودھرمیوں کے جال سے بچایا جائے۔ اسی کے مطابق شردھانند ٹرسٹ نے فی الحال چھوٹا ناگپور (بہار) کو اپنا کینڈر بنا کر اس کام کو اپنے ہاتھوں میں لیا ہے۔ اور یہاں سے ہی اس کام کو سی پی۔ اوڑیسہ اور بنگال کے بکھرے ہوئے پرانتوں میں پھیلایا جائیگا۔

فرانسیسی ریسرچ سکالر کی ہندو دھرم سے دلچسپی:-

کلکتہ۔ ۳۰ اپریل۔ مسٹر ادلیوبیکمپ ریسرچ سکالر پیرس یونیورسٹی جو گذشتہ دسمبر میں بنارس میں منعقدہ کانفرنس میں یونیورسٹی مذکور کے نمائندہ کے طور پر شامل ہوئے تھے۔ کل ؟ یہاں پہنچے۔ وہ پوری۔ بھوبنیشور اور کونارک کے مندروں کی زیارت کرینگے۔ اور ہندوستانی فن کا مطالعہ کرنے کے بعد مدراس جائینگے۔ مسٹر موصوف ہندوستان کے مذاہب میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ ملاقات کے دوران میں انہوں نے کہا کہ روایتی طور پر ہندوستان کی مذہبی سپرٹ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ جہاں تک تعلیم یافتہ طبقہ کا تعلق ہے۔

ہندو دھرم کی تجدید ہو رہی ہے۔ موجودہ وقت میں ... بہ نسبت خالص مذہبی ... اہمیت رکھتی ہے۔

پنجاب ... کانفرنس

لاہور۔ ... سبھا پنجاب لاہور ... کے ہری جن ... کانفرنس ... ہوئی ... پائی تھی۔ صدر منتخب ... کو اچانک حادثہ پیش آ جانے ... تا اطلاع ثانی ملتوی کر دی گئی ...

آریہ سماج ... کی ...

... کی طرف سے آریہ سماج ... ہو رہا ہے ... جی شاستری کا ... اب سوامی رام ... واسطے اپنی منوہر ... کر رہے ہیں ... کافی ہو رہی ہے۔

ویدحکیم ...

اگر آپ حکیم تلسی پرشاد اگروال کی ...

مجربات تلسی کا بغور ...

تو آپ بلا شک و شبہ ویدک ... اور ویات کے اچھے جاتے ... کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ ... آپ چاہیں گے تو اس کے ذریعہ ... ڈاکٹروں کے مانند گھر بیٹھے بڑی ... کمانے لگیں گے۔ ... اصول بڑی وضاحت کے ساتھ ... بوڑھوں بچوں جوانوں ... ہر ایک کی ہر پوشیدہ بیماری کے ... لکھے گئے ہیں جو گوڈیوں میں ... دکھلاتے ہیں قیمت فی کتاب ...

مشتہر منیجر بال جیون کا ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

چنے ہوئے پھول

... جو اپنے بچوں کی غصہ، نفرت اور رشک وغیرہ بیماریوں کو پریم کی دوا ... ان دو ہے۔ اور اصلی حکیم وہ ہے۔ جو خوش مزاجی، اچھے خیالات اور نیک ... تلقین کرتا ہے۔ کیونکہ خوش مزاج رہنا ہی اکثر دوائی کا کام دے جاتا ہے ؛

... کی تین گتیاں ہوتی ہیں ۱ دان ۲ بھوگ اور ۳ ناش۔ جو آدمی نہ تو دان ... بھوگتا ہے۔ اُس کا دھن تیسری گتی (ناش ہونے) سے کیسے بچ سکتا

... کو رانی بنانا ہوگا یا خادمہ۔ رانی بنانے سے اُس کے حکم میں چلنے کی مجبوری ... گی۔ جو آخرکار دکھ کے گڑھے میں گرا دیگی۔ اور خادمہ بنانے پر تابع رکھکر سکھ ... ہو گی ؛

... سے چھوٹنے کے یہ سادھن ہیں۔ بس
... سے الگ رہنا ۲ جھوٹ کا تیاگ کرنا ۳ مغرور انسانوں سے علیحدہ رہنا ... کا آغاز ۵ اپنی اور ادھرم کو چھوڑنے کا مستحکم ارادہ ۶ کئے ہوئے ... پاپ کرنا ۷ پر لوک کی فکر کرنا ؛

... روگ کو کیسے دور کیا جائے؟ پہلے بُرے کاموں کو چھوڑ کر نیک کرموں کی عادت ... گی۔ شبھ کرموں سے دل صاف ہوگا۔ پھر ایشور اوپاسنا کا حقدار بنے گا۔ ... ہو جانے پر بھگوان کا میل اور میل کے بعد راگ دویش خود بخود دور ہو ... گے ؛

... ستوگن۔ خواہش رجوگن۔ آلسیہ اور موہ تموگن ہے۔ ستوگن ہو لے بنا گیان ... پریم پر مارتھ ہے۔ خواہش سوارتھ ہے۔ جس وقت خود غرضی نہیں ... اسی وقت ہی پریم ہوتا ہے ؛

... یہ دان بیٹھنا کہ جیسے ہم اپنی آنکھوں سے سیوا کرتے دیکھتے ہیں صرف وہی ... سیوا ہے۔ جہاں کاریوں میں کچھ ایسے سخن بھی ہوتے ہیں۔ جن کا کسی کو ... نہیں لگتا ؛

... پاس آنیوالے ہر ایک شخص کا مناسب خیال رکھنے سے جو سیوا ہو سکتی ہے۔ اکثر دیکھا ... ہم اس سے بے پرواہ رہتے ہیں۔ مگر اتفاقی جو کچھ کہنا چاہتا ہے۔ اسے غور سے سُن لینے ... اس کی آدھی سیوا ہو جاتی ہے ؛

(سنگرہ کرتا۔ گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

بقیہ "اُپنشد گاتھا"۔ صفحہ ۱۷ [?]

... پاتا ہے کیونکہ سروویاپک ہونے کے کارن وہاں پہلے ہی موجود ہے۔ اور سوتے ... کی طرح نہ ہلتا ہوا کبھی سب اور جاتا ہے۔ اُس آنند سوروپ پرنتو لوگ ہرش ... پرماتما کو بیرے بنا اُجیر کوئی نہیں جانتا ؛

... سیوک دھارنوں میں پراشرے گے ورنن ہے۔ سمقر ارشفات چلا ہماں وسنتوؤں میں سمقر ... ہے جہاں سروشکتیمان پرماتما کو جانکر دھیر جن شوک سے رہت ہو جاتے ہیں ... سے نہیں ملتا۔ نہ بدھی سے پراپت ہوتا ہے۔ اور نہ ہی بہت شاستر پاٹھ ... جس کو وہ سویکار کر لیتا ہے۔ اسی کو وہ ملتا ہے۔ اور اس پر ہی اپنا سوروپ ... ظاہر کرتا ہے ؛

... اچھا سے نہیں ہٹا۔ اشانت ہے۔ اور جس کی بدھی سمقر نہیں ہے۔ اور جس کا ...

بھارت ورش میں ہلچل مچانے والا ساہتیہ

دہلی شاخ
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

لاہور شاخ
اسٹیٹ سودھیا سدن موہن لال روڈ لاہور

اگر آپ سارے بھارت ورش میں ویدک دھرم پھیلانا چاہتے ہیں۔ تو اپنی آمدنی کا کچھ حصہ لگا کر نیچے لکھے گرنتھ خریدیں۔ اور انہیں مفت یا لاگت دام پر بانٹ کر ستیہ کا پرکاش کریں۔ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر نے سستا پن کی حد کر دی۔ ہماری پستکیں بھارت ورش کے سبھی بڑے بڑے بک سیلروں کے ہاں ملتی ہیں:-

ستیارتھ پرکاش مکمل ایک سو لینے پر ۴/ مکمل ۵/
" رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا " " " " ۵/ " ۶/
" سنسکار ودھی " " " " ۲/ "
چاروں ویدوں کا ہندی انواد ۱۴ جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۴۲ " ۵۶/۳
رشی دیانند کا مکمل مستند جیون چرتر دو حصوں میں مجلد ۶/ بغیر جلد ۵/۵
چرک مع ہندی انوواد تین جلدوں میں مستقل گراہکوں سے ۱۸/ مکمل ۱۲/
وید میں استریاں ۸/ ؛ وید اپدیش ۸/ ؛ بھارتیہ سماج شاستر ۱/
یوگ مارگ ۳/ ؛ جیون سنجھ ۵/ ؛ کرتویہ درپن ۸/

اور بھی ہر طرح کی دھارمک وساماجک پستکیں ہمارے یہاں ملتی ہیں۔ فہرست مفت منگوا کر دیکھیں۔ منڈل کے دس دس روپے کے حصے خرید کر منافع اٹھائیں۔ اور ویدوں کے پرچار کا ثواب مفت میں لوٹیں ؛

ہر قسم کی خط و کتابت کا پتہ } آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

بچوں کی

دھارمک شکھشا کا پرشن حل ہوگیا۔ وید کے آدھار پر لکھی ہوئی جیون چھوٹی چھوٹی پستکیں (ہندی) پوجیہ نارائن سوامی جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ شری آچاریہ دیوشرما جی اور آچاریہ وِدیا وتی جی نے تقاسب صوبوں کے عالموں نے ان کتابوں کی حکمت کُشادہ سے تعریف کی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری جی نے ان کے مفید ہونے کی گھوشنا کی ہے۔

۱۔ اُپدیش امرت پانچوں بھاگ ۱۲/
۲۔ پرشارتھ امرت ۴/
۳۔ جیون امرت ۷/
۴۔ آنند امرت ۱۰/
۵۔ بھگتی رس امرت ۸/
۶۔ بال دیانند چرت ۲/
۷۔ سرل سندھیا اُپاسنا ۲/
۸۔ ویدک دھرم آریہ سماج پرشنوتری
۹۔ ودیارتھی جیون رہسیہ (شری نارائن سوامی جی کرت)

پروفیسر سدھاکر جی ایم۔اے سکرٹری سارودیشک سبھا دہلی نے نیتی گیان لکھ کر آریہ سماج اور ہندی ماترکی بڑی سیوا کی ہے ؛

ملنے کا پتہ:-
شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

نوٹ:- سب پرکار کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے ؛

Digitized by eGangotri

دیشانتر پرچار

(شری پروفیسر ستیہ آچرن جی کی ٹرینیڈاڈ کی چٹھی)

رشی بودھ اُتسو سماروہ پُورؤک منایا گیا۔ سادھارن اتوار کو چھٹی رہنے کے کارن بہت بھیڑ ہو جایا کرتی ہے۔ کنتو رشی بودھ اُتسو اتوار کو نہ ہونے پر بھی اُپستھتی سنتوش جنک تھی۔ ایک تک پرایہ سبھی اُتسو جھگڑا ناس میں ہو رہے تھے۔ اس بار ٹرینیڈاڈ کے ایک دوسرے آریہ سماج سینجوان (Sanjuan) میں رشی بودھ اُتسو منایا گیا۔ جہنوں کے اتر گت بھلاؤں کی بھی سنکھیا پریاپت تھی۔ اُپستھت لوگوں میں ہندو مسلمان تتھا عیسائی سبھی سمپردائے کے لوگ تھے۔ ہون کے پشچات کارروائی شروع ہوئی۔ سملت پرارتھنا بھجن کے بعد بھاشن تتھا کویتا پاٹھ ہوئے۔ جن میں شری ستیہ دیو ہرش سنگھ تتھا ولیم ڈی لیبورڈ کے نام وشیش اُلیکھنیہ ہیں۔ جہاں شری ستیہ دیو نے بھوت پُورو سہراب خان (اس شبوا زمی کے اُوسر پر گت ورش اسلام کا پرتیاگ کر ویدک دھرم میں پرویش کیا تھا۔ اُنہوں نے بڑی مارمک بھاشا میں جنتا کو اپنا اس مشیحہ تھی کے ساتھ دینک سمبندھ بتلاتے ہوئے کہا۔ کہ ویدک دھرم گرہن کرنے میں اپنے کٹمبی تتھا سمبندھیوں کے دُرویوہار کو کس پرکار سہنا پڑا۔ پر دھیریہ نے اُن کی سرود سہایتا کی۔ پھر رشی دیانند کی پرشنسا میں اُنہوں نے ایک اُردو کی کویتا بھی سنائی۔ جسے اُپستھت جنتا نے بہت پسند کیا۔

ولیم ڈی لیبورڈ ایک انتہا ہی شکشت تتھا بھارتیہ سبھیتا کے پریمی نیگرو یووک ہیں۔ ان کی رنگ بھلے کالا ہو پرنتو بھارتیہ درشن اور سبھیتا کو سمجھنے کی پرتبھا ہے۔ انگریزی میں سُندر کویتا بھی کر لیتے ہیں۔ انہیں آریہ سماج سے بڑا پریم ہے۔ وہ آریہ سماج سمبندھی ویاکھیانوں میں پرایہ اُپستھت رہتے ہیں۔ اُنہوں نے آریہ سماج اندولن کے وشے میں ایک سُندر نبندھ تیار کیا۔ جس میں اس دویپ میں آریہ سماج کو دھنیک اُتھان کا سروت بتلایا۔ انت میں میرا بھی ایک بھاشن اُدھونک بھارت کے ودھارک تتھا سماجک اُدھارک رشی دیانند
Swami Dayanand
the Religious & Social Regenerator of Modern India)
وشے پر ہوا۔ "مورتی پوجا" پر بولتے ہوئے پرسنگ وش میں نے بتلایا۔ کہ یدی ایک ایشور وادی اُدار کار آواشکتا کے انوسار آریہ جن دیر رہتے۔ تو اُن میں وہ بھی سمپردائیوں کا اُدے کبھی نہ ہوتا۔ اور سنگٹھن کی گھٹتی شکتی کے کارن آہنسا دھرمیوں دوارہ پد دلت نہ ہونا پڑتا۔ دھرم کا شدھ مول سروپ صدیوں کے اندھکار نے گھٹا میں ولین ہو جانے کے کارن ہندو لوگ انیک سمپردائیوں کی گود میں گئے۔ جہاں پہلے دس فیصدی شانتی تھی۔ تو ۹۰ فیصدی ادھو گامی پرورتیوں کا راجیہ تھا۔

۹ فروری کو کسموپالیٹن کلب سینٹ یوسف میں پراچین بھارت کا انتر راشٹریہ سوروپ
(International aspect of India)
کے وشے پر ویاکھیان ہوا۔ اس میں پرایہ اس دویپ کے چنے ہوئے شکشت بھارتیہ اور نیگرو تھے۔ ہرش کی بات ہے کہ اس ویاکھیان سے پربھاوت ہو سرکار کونسل کے سدسیہ آنریبل مسٹر آل ڈن سیلاروٹنے بھارتیہ سبھیتا کی مہتا پر لیکچر دینے کا وچن دیا ہے۔ انا تھا مٹھ کا بھار نیہ ہونے پر بھی یہ دان بہت ہی قابل تعریف ہے۔ ٹرینیڈاڈ کے اتہاس میں یہ پہلا اوسر ہوگا۔ جس میں بھارت سمبندھی وشے پر راج نیتک نیتا سے سموت رہے گا۔

۱۱ فروری کو تقویت اسلام انجمن کی مسجد سینٹ فرنانڈو میں "ترن بھارت"
(Young India) پر میرا بھاشن ہوا۔ جب سے میں اس دویپ میں آیا ہوں یہاں سب سے اردھک بھیڑ شکشت سمپردائے کا سنگم تھا۔ اُپستھت جنتا میں ہندو مسلمان عیسائی سبھی راشٹر کے لوگ تھے۔ ۲½ گھنٹے تک انگریزی میں ہی بھاشن دینا پڑا۔ اس سے پورو ۱۶ فروری کو دنگلش سٹیٹ میں آریہ سماج کے مول سدھانتوں پر بھاشن ہوا تھا۔ رشی بودھ اُتسو کے اوسر پر اُپروکت وشے پر بھاشن ہوا۔ سینجوان والوں نے ایک اور ویاکھیان کے لئے انورودھ کیا ہے۔ ۱۵ مارچ کو ویدک آدرش اور سدھانت
(The Vedic ideals and principles)
کے وشے پر ویاکھیان دوں گا۔

ہندوستانی رفیلیس پولو ورکس

ہندوستان سے کسی ریلوے اسٹیشن پر ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ رام الفر بہترین قیمت قصور میں ادا کریں گے۔ فہرست درخواست پر مفت روانہ ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Umar
Karachi

"پرکاش" میں اشتہار دے کر لابھ اُٹھائیے

نگارستان و جمالستان
حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے
نگارستان عام جمالستان للعہ
(محصول ڈاک علاوہ)
دونوں یکجائی لینے پر مع محصول
مینیجر "نگار" لکھنؤ

ملاوٹ اور ڈاکٹر کیلیکر کے مرہم

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی دیسی کارخانہ

صیغہ نمبر ۹۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵ کلکتہ

سٹار ٹریڈ مارک
STAR TRADE MARK REGD

بعد میں پچھتائے گا

کافور Regd

اصل عرق کافور ہیضہ۔ گرمی کے دست پیٹ کے درد و بدہضمی وغیرہ روکنے اور اچھا کرتی ہے ہیضہ کے اچانک حملہ سے بچنے کے لئے ہر ایک اہل خاندان کو اور مسافروں کو اس کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ پچاس برس سے ہیضہ کے لئے صرف یہی ایک تجربہ ثابت ہو کر مشہور ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو۔ وہاں روزانہ اس کے چند قطرے استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہونے پر اس کے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں۔ نقلی "عرق کافور" سے ہوشیار قیمت فی شیشی چھ آنے۔ محصول تین شیشیوں تک سات آنے

یورا (Regd)

پیشاب اُتارنے کی دوا

ہیضہ ہونے پر عموماً پیشاب بند ہو جایا کرتا ہے۔ اور بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ ایسے میں اس کا استعمال کرتے ہی پیشاب کھل کر ہونے لگتا ہے۔ اس لئے ہیضہ کے موسم میں اسے بھی پاس رکھنا ضروری ہے۔ ہیضہ کے علاوہ سوزاک یا کسی اور وجہ سے پیشاب بند یا کم ہو جائے۔ تو اس کے استعمال سے فائدہ ہوگا۔ قیمت فی شیشی ۶ر محصول ڈاک

نوٹ:۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر برمن کا نام ضرور دیکھ لیں

۱۔ لاہور کے ایجنٹ مینیجر پلیسیہ اخبار
۲۔ امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

PRAKASH LAHORE

کرنو نتو وشوم آریم

سالانہ چندہ ۵

مالک غیر سے ۷

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا اُدیت رہنا چاہئے

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک انتی کرنا

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہئے

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں

جلد ۳۲ | اتوار ۵ جیٹھ سمت ۱۹۹۳ | مطابق ۱۷ مئی ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۰

رشی سے

آ کہ اس وقت ہے بھارت کو ضرورت تیری
کانگرس والے بھی گرویدہ ہوئے ہیں تیرے
یاد میں تیری کیا چاک گریباں ہم نے
ڈھونڈھتا ہے تجھے پھر بھارت گم کردہ راہ
کھنچ گیا سامنے پرتاپ و شوا کا نقشہ
ہند زندوں میں ہے گر آج تو تیرے ہی طفیل
ہو گئے تیری بزرگی کے عدو بھی قائل

ہند والوں کو ہے درکار ہدایت تیری
کر گئی سینوں میں گھر سب کے محبت تیری
رہتی ہے آٹھ پہر سامنے صورت تیری
ہے ضرورت اسے اے خضر طریقت تیری
مذہبی جنگ میں دیکھی جو شجاعت تیری
قوم بیدار ہے تو وہ بھی بدولت تیری
دیکھی قاتل پہ بھی جب نظر عنایت تیری

موت اور زندگی کے راز نہاں کو سمجھا
موت کو دیکھ کے سرشار گو رودت تیری

(جیمنی سرشار)

Digitized by eGangotri

اپنشدر کتھا

تیسری کتھا

کرم کانڈی اور گیانی لوگ آتما اور پرماتما کو چھایا اور پرکاش کے سمان کہتے ہیں۔ جیو آتما کرموں کا پھل بھوگتا اور پرماتما بھوگتا نہیں۔ جیو آتما اور پرماتما دونوں ہی گپت روپ سے بدھی کے پردیش میں رہتے ہیں۔ اور دونوں کو گرہستھ دھرم میں سمبندھ ہوتا ہے ٭

ہم اس پرمیشور کو جان سکیں۔ جو یجن کرنے والے منشیوں کے لئے اس سنسار کو پار کرنے کے لئے پل کا کام دیتا ہے۔ جو ناش رہت ہے۔ اور جس میں بھے بالکل نہیں ہے۔ اور جو سنسار ساگر کو پار کرنے کی اچھا کرنے والوں کے لئے پار کا کنارا ہے +

تم جیو آتما کو رتھ کا مالک جانو۔ دیہہ کو رتھ سمجھو۔ بدھی کو سارتھی اور من کو لگام + اندریاں گھوڑے ہیں۔ اور اندریوں کے وشے گھوڑوں کے مارگ ہیں۔ من اور اندریوں سے سمبندھ رکھنے والے آتما کو ودوان لوگ بھوگنے والا کہتے ہیں ٭

پرنتو جو بدھیمان نہیں جس کا من چنچل ہے اس کی اندریاں اس کے وش میں نہیں ہوتیں جیسے دشٹ گھوڑے سارتھی کے وش میں نہیں رہتے ہیں +

پرنتو جو منشیہ بدھیمان ہوتا ہے۔ اور جس کا من اس کے وش میں ہوتا ہے۔ اس کی اندریاں بھی اس کے وش میں رہتی ہیں جیسے اچھے گھوڑے رتھ والے کے آدھین رہتے ہیں ٭

جو منشیہ بدھیمان نہیں ہوتا جس کا من وش میں نہیں ہوتا۔ اور جو سدا اپوتر رہتا ہے وہ پرم دھام کو نہیں پاتا۔ کنتو سنسار میں ہی جنم مرن کے چکر کا شکار رہتا ہے ٭

جو منشیہ گیانی اور شدھ من والا ہے۔ اور سدا پوتر رہتا ہے۔ وہی پرم پد کو پراپت کرتا ہے۔ اور پھر جنم مرن نہیں لیتا ٭

جس منشیہ کی بدھی اس کا سارتھی ہے۔ اور جس کا من اس کی لگام ہے۔ ارتھات جو بدھی کے انوسار کام کرتا ہے۔ اور جس کا من وش میں ہے۔ وہ اپنے مارگ کا پار پا لیتا ہے۔ جو کہ بھگوان کا پرم دھام ہے ٭

اندریوں سے پرے اندریوں کے وشے ہیں۔ اور وشیوں سے پرے من ہے۔ من سے پرے بدھی ہے۔ اور بدھی سے پرے مہان آتما ہے +

مہان آتما سے پرے اویکت آتما ہے۔ اویکت آتما سے پرے ایشور ہے ٭

اس پرماتما سے پرے کچھ بھی نہیں ہے۔ ایشور ہی آخری حد ہے۔ اس سے آگے کسی کی گتی نہیں ٭

پرماتما سارے پرانیوں سے چھپا ہوا ہے۔ اسے ملین بدھی والے پرش نہیں جان سکتے۔ پرنتو سوکشم درشٹی والے اپنی تیز اور اپنی سوکشم بدھی سے ہی پرماتما کو دیکھ سکتے ہیں ٭

بدھیمان پرش کو چاہیے کہ اپنے من اور بانی کو روک کر بدھی میں سمیٹ کرے۔ اور اپنی بدھی کو مہان آتما میں لگا دے۔ اور اس آتما کو شانت پرماتما کے ساتھ جوڑے +

اس پرماتما کے جاننے کے لئے اٹھو۔ جاگو۔ اور شریشٹھ جنوں کے سنگ سے ایشور کو سمجھو۔ یہ راستہ آسان نہیں ہے۔ گیانی لوگ کہتے ہیں کہ یہ راستہ ایسا کٹھن ہے۔ جیسا کہ استرے کی تیز دھار پر چلنا ٭

پرماتما شبد، اسپرش نہیں ہے۔ وہ چھوا نہیں جا سکتا۔ نہ اس کا کوئی روپ ہے۔ نہ اس میں کوئی وکار ہے۔ وہ چکھا نہیں جا سکتا۔ نہ سونگھا جا سکتا ہے۔ وہ سدا رہتا ہے۔ اس کا نام دیہہ ہے۔

نہ انت۔ وہ پرکرتی سے سوکشم اور نشچل ہے۔ اس کو جان کر منشیہ مرتیو سے چھوٹ کر موکش پد کو پراپت کر لیتا ہے ٭

نچکیتا کو جو کتھا یم نے سنائی۔ بدھیمان پرش اس کتھا کو کہہ کر اور سن کر برہم دھام میں مہما کو پراپت کرتا ہے ٭

جو اس گوڑھ بھید کو سبھا میں سنائے یا شردھا کے سنسکار کے سمے سنائے۔ تو اس کتھا کا پھل اننت ہو جاتا ہے ٭

وید امرت

اوم

ओ३म् कस्त्वा युनक्ति स त्वा युनक्ति कस्मै त्वा युनक्ति तस्मै त्वा युनक्ति। कर्मणे वां वेषाय वाम॥

(یجروید۔ پہلا ادھیائے۔ منتر ۶)

رشی۔ پرمیشٹھی ۔۔۔۔۔۔ پرجاپتی دیوتا

لفظی ترجمہ (کہ) کون (توا) تجھ کو نیک افعال کرنے کے لئے (یونکتی) ہدایت کرتا ہے۔ (سہ) وہ جگدیشور (ہی) (توا) تجھ کو (یونکتی) ہدایت کرتا ہے۔ (کسمے) کس مطلب کے لئے (توا) تجھ کو (یونکتی) وہ پرمیشور حکم دیتا ہے (تسمے) ستیہ ورت اور یگیہ کرنے کے لئے (توا) تجھ کو (یونکتی) وہ پرمیشور حکم دیتا ہے۔ (کرمنے) (وہ ایشور) نیک کام کرنے کے لئے اور (ویشائے) تمام اعلیٰ اوصاف اور علم کے حصول کے لئے (وام) کام کرنے اور کرانے والوں (وام) پڑھنے اور پڑھانے والوں کو اپدیش دیتا ہے ٭

تشریح یہاں پرماتما انسانوں کو سوال و جواب کرنے کا طریقہ سکھلاتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ جب تم آپس میں ملو۔ اور کوئی تم سے سوال کرے۔ کہ تم کو نیک افعال کرنے کو کون ہدایت کرتا ہے؟ تو فوراً جواب دو کہ پرجاپتی یعنی وہ پرمیشور جو تمام سنسار کا واحد مالک ہے۔ اسی طرح جب کوئی استاد کسی طالب علم سے پوچھے۔ کہ کون تمہارے دل میں موجود ہو کر اسی کا اپدیش دیتا ہے؟ تو جواب دیا جائے۔ کہ وہ ایشور جو سب جگہ موجود ہے۔ اگر کوئی پوچھے کہ ایشور کیا کرنے کو کہتا ہے؟ تو جواب دیوے۔ کہ وہ پرمیشور یگیہ کرنے کو کہتا ہے ٭ (اوم شم)

ضرورت ہے

ایک اچھے خاندان کے ویش اگروال کنوارے بعمر ۲۰ سال میٹرک پاس ورکے لئے پڑھی لکھی خوبصورت اور گھر کے کام کاج میں ہوشیار قابل شادی کنیا کی ضرورت ہے ور برسر روزگار ہے۔ اور کاروبار منتظر کہ ہندو خاندان۔ ۳۰۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ آریہ خاندان کو ترجیح دی جائے گی۔ مفصل حالات کیا پھنسی کے اس پتہ پر لکھیں :-

مر "معرفت پرکاش" لاہور

چنے ہوئے پھول

مہاتما منشی رام جی کے انمول وچن

آریہ دھرم کی واستوک اُنّتی اسی سمے ہوگی جبکہ اس کے پرچارک سچے آریہ اپدیشکوں کے گنوں سے سُشوبھت ہوں گے۔

دنیا کے سمپورن متوں اور سمپرداؤں کا اتہاس سپشٹ روپ سے اس امر کی شہادت دیتا ہے۔ کہ کوئی مت اس وقت تک کبھی پرکار کی اُنّتی نہیں کر سکتا جب تک کہ اس کے پرچارک اور اپدیشک ویرچارک خصوصاً اس مت کے سدھانتوں میں درڑھ وشواس رکھنے والے اور ان کو اپنے جیون میں ڈھالنے ہوئے دل لگن سے اُتساہ اور پرشارتھ سے اپنا کرتویہ پالن کرنے کے لئے کٹی بدھ نہیں ہوتے۔ کیول اپدیشکوں کے اپنے متوں کے انوکول جیون ویتیت کرنے اور صدق دلی اور نیک نیتی سے کام کرنے کی وجہ سے دنیا کے ردی سے ردی متوں اور لغو سے لغو عقیدوں نے حیرت انگیز ترقی کر دکھائی ہے۔ آریہ سماج کو ان سے سبق سیکھنا چاہیے۔ ویدک دھرم کیسا سچا اور عالمگیر دھرم ہے۔ ویدک سدھانت کیسے اٹل ہیں۔ پرنتو ان سے نہ ہم کچھ لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ اور نہ اوروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ جب تک کہ ان کے انوکول ہم اپنا جیون نہ بنائیں۔ درڑھ وشواس اور سچائی ہم میں اسی صورت میں اُتپن ہوگا۔ جبکہ ہم ان کے انوسار اپنا جیون بنائیں اور جب تک ہمارے اندر سچا وشواس اور بھگتی نہیں ہوتا ہم اوروں کو آریہ دھرم کی طرف آکرشت نہیں کر سکتے۔ اس وقت آریہ دھرم باوجود اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی صداقتوں کا مخزن اور سب مذہبوں کا منبع ہونے کے جو دنیوی متوں سے بڑھ چڑھ کر اُنّتی نہیں کر رہا تو اس کا کارن یہ ہے کہ جیسا پرچار ہونا چاہیے ویسے اس کے اپدیشک اور پرچارک نہیں ہیں۔ آریہ دھرم کی واستوک اُنّتی اس سمے ہوگی جبکہ اس کے پرچارک سچے آریہ اپدیشکوں کے گنوں سے سُشوبھت ہوں گے ٭

نام ماتر کے اپدیشکوں سے جو نہ تو ویدک دھرم کے ساتھ دلی پریم رکھتے ہیں۔ اور نہ ہی آریہ اپدیشکوں کی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے آریہ دھرم کی اُنّتی نہیں ہو سکتی۔ خواہ وہ کیسے ہی جادو بیان ودوان کیوں نہ ہوں۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان اپدیشکوں کے اسباب میں آ کر کے ادھورے آریوں کو کام چلانے کی جرأت کیا جائے۔ مگر ان سے کوئی لابھ نہیں ہو سکتا۔ ہاں ہانی تو اوشیہ ہوتی ہے۔ ہماری ہمیشہ اس پرکار کے آدمیوں کے ہاتھ میں دھرم۔۔۔

سنسار کی گتی

آتشزدگی سے ۲۵ لاکھ کا نقصان

بمبئی - ۱۳ مئی - بمبئی کی سٹیشنری مارکیٹ میں گزشتہ شب جو آگ لگی تھی - اس سے ۲۵ لاکھ روپے سے زائد نقصان ہوا - آج بعد دوپہر تک چار منزلہ مکان کے ملبہ سے دھوئیں کے بادل اٹھتے دکھائی دے رہے ہیں - ابھی تک چار فائر بریگیڈ آگ بجھانے میں مصروف ہیں ؛

شاہ حبش رو پڑے :-

بغداد - ۱۲ مئی - العلاد کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ بیت اللحم میں حجرہ کے پاس شہنشاہ دیر تک گھٹنے ٹیک کر روتے رہے - اور اٹلی کی ناروا کارروائیوں کا شکوہ کرتے رہے - اگرچہ شہر میں ہڑتال ہے - لیکن ہڑتالیوں نے ہز میجسٹی کی سواری کے لئے موٹریں پہنچا دیں ؛

دھوکہ سے بچیں :- ایک شخص جو اپنا نام علم دین سکنہ منڈی ملوٹ ضلع فیروز پور بتلاتا ہے - مہاجنوں کو شدھی کے بہانے ٹھگتا پھرتا ہے - اس کا رنگ گندمی قد قدرے لمبا ہے - اس کے دھوکہ میں نہ آئیں ؛

روس کو جاپان کی دھمکی :-

ٹوکیو - ۱۲ مئی - ڈائٹ میں ایک پرائیویٹ رپورٹ کے دوران میں وزیر جنگ جنرل تیراوچی نے سوویٹ روس کو ایک الٹیمیٹم دیا کہ سوویٹ روس کی طرف سے مانچوکو سوویٹ سرحد پر قلعوں کی تعمیر جاپانی نقطۂ نگاہ سے بے جا ہے - سوویٹ کی مشرق بعید کی فوج دو لاکھ سے بھی تجاوز کر گئی ہے اور اس میں ابھی اور اضافہ ہونے کا امکان ہے - اس کے علاوہ ولاڈی واسٹک میں ۵۰ آبدوز کشتیاں اور ہوائی بیڑہ موجود ہے - جو جاپانی شہروں پر کسی وقت حملہ کر سکتے ہیں - علاوہ ازیں بیرونی منگولیا سوویٹ روس کے مکمل کنٹرول میں ہے - ان حالات میں جاپان مجبوراً بیں کافی تعداد میں فوجی دستے رکھنے پر مجبور ہے ؛

وزیر جنگ نے مزید کہا - کہ فوج نے روس کے ساتھ غیر جارحانہ معاہدہ کی تکمیل کی مخالفت کی ہے - کیونکہ اس نے ماسکو کی تجاویز کو زیادہ اہمیت نہیں دی ؛

مصر کی کونسل آف رجینسی کا صدر :-

قاہرہ - ۱۱ مئی - کونسل آف رجینسی نے شہزادہ محمد علی کو جنہیں ولیعہد کا درجہ دیا گیا ہے - اپنا صدر منتخب کیا ہے ؛

لیگ آف نیشنز کا اٹلی کے خلاف تعزیرات جاری رکھنے کا فیصلہ

جنیوا - ۱۲ مئی - لیگ کونسل کی پبلک میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر انتھونی ایڈن نے ریزولیوشن پیش کیا - کہ ابی سینیا اور اٹلی کے جھگڑے کے متعلق بحث ۱۵ جون پر ملتوی کر دی جائے - اور اس دوران میں تعزیرات کو ڈھیلا نہ کیا جائے - ریزولیوشن میں اس رائے کا اظہار کیا گیا - کہ اطالوی گورنمنٹ کے تازہ خطرناک اقدام سے جو نئی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے - اس پر غور کرنے کے لئے وقت کی ضرورت ہے - ایم والڈے مارین نے کونسل سے درخواست کی - کہ اطالوی گورنمنٹ کی نئی پالیسی کی مذمت کی جائے - اور تعزیرات کو پورے زور سے نافذ کیا جائے - تاکہ تمام کمزور اور طاقتور ممالک کو پڑوسی ممالک کی دستبرد سے بچنے کا یقین ہو سکے ؛

چلی کے ڈیلی گیٹ نے ووٹ دینے سے احتراز کیا - اور کہا - کہ ہمارے خیال میں اب جبکہ جنگ ختم ہو چکی ہے - تعزیرات کے جاری رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ؛

ایکوے ڈور کے نمائندہ نے کہا - کہ ہماری گورنمنٹ نے پہلے ہی تعزیرات کو اٹھا دینے کا فیصلہ کر دیا ہے - ان تخصیصات کے ساتھ ریزولیوشن پاس ہو گیا ؛

لارڈ ولنگڈن کو خطاب :-

لنڈن - ۱۲ مئی - شہنشاہ معظم نے سابق وائسرائے ہند کو مارکوئیس کا خطاب دیا ہے - لارڈ اور لیڈی ولنگڈن نے ونڈ سر کیسل میں شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم اور ملکہ میری کے ساتھ کھانا بھی کھایا ؛

جہاز رانی کمپنی کی ورکشاپ میں ہڑتال

پٹنہ - ۱۲ مئی - آج ڈگھا ورکشاپ میں ہڑتال کا ۵ واں دن ہے - ہڑتالیوں میں سے بعض نے کام پر جانے کی آمادگی ظاہر کی - انہیں پولیس کے گھیرے میں ورکشاپ کی طرف لے جایا جا رہا تھا - کہ راستہ میں انہیں دیگر ہڑتالی ملے - اور ان سے درخواست کی - کہ وہ کام پر نہ جائیں - وہ ورکشاپ میں ان کے داخلہ کو روکنے کے لئے سڑکوں پر لیٹ گئے - پولیس نے لاٹھی چارج کیا - اس سلسلہ میں ۲۶ اشخاص کو گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا گیا ؛

جاپان اور مانچوکو کے درمیان نیا معاہدہ

ہسنکنگ - ۱۱ مئی - یکم جولائی سے ایک نئے معاہدہ پر عملدر آمد کیا جائے گا - جس کے رو سے جاپان اور مانچوکو کے درمیان تعلقات میں اہم تبدیلیوں کے رونما ہونے کی توقع ہے - اس معاہدہ کے ماتحت جاپان باضابطہ طور پر اس بات کو تسلیم کرے گا - کہ مانچوکو دنیا کے مہذب ممالک میں مساوی سلوک کا مستحق ہے - اس لئے جاپان مانچوکو میں تمام خاص حقوق سے دستبردار ہو جائے گا - ان میں یہ حق بھی شامل ہے - کہ جاپانیوں کے خلاف مقدمات کی سماعت ان کی اپنی عدالتوں میں ہو ؛

ہندوستان لیگ سے علیحدہ ہو جائے

دہلی - ۱۳ مئی - مسٹر اننت سیانام آئینگر نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے :

چونکہ لیگ آف نیشنز نے بروقت کارروائی نہ کر کے اپنے ممبر ابی سینیا کو تباہ ہوتے دیا ہے - بلکہ ابی سینیا کو امداد کی غلط امید میں نقصان پہنچایا ہے - نیز مستقبل میں بھی لیگ آف نیشنز کمزور ملکوں کے لئے بے فائدہ ثابت ہو گی - اس لئے یہ اسمبلی گورنر جنرل باجلاس کونسل سے سفارش کرتی ہے - کہ وہ ہندوستان کو لیگ کی ممبری سے ہٹا لے جانے کے لئے جلد از جلد قدم اٹھائیں - اور ہر سال لیگ کو جو امداد دی جاتی ہے - وہ بند کر دی جائے ؛

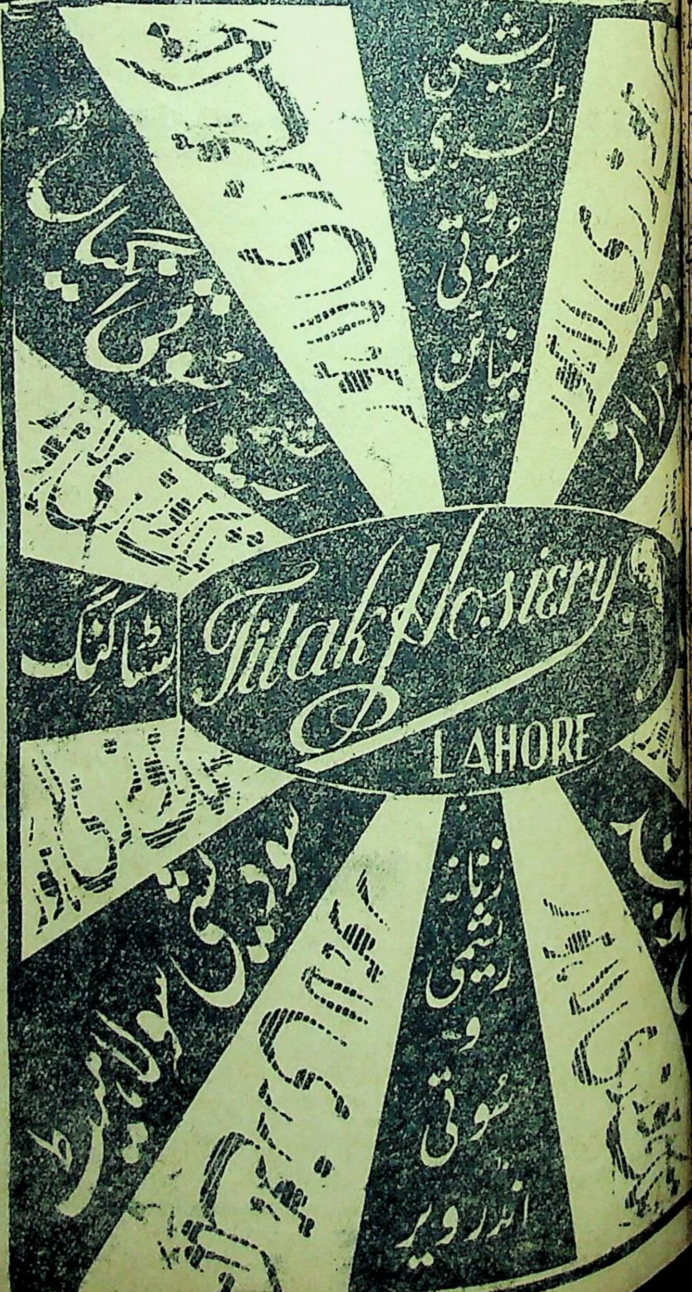

حبشہ پر اٹلی کا قبضہ تسلیم کرنے سے لیگ آف نیشنز کا انکار

جنیوا ۱۱ رمئی - آج دوپہر کو لیگ کونسل کی جو میٹنگ منعقد ہوئی - اس میں اٹھارہ ممالک کے وزرائے خارجیہ شامل ہوئے +

شاہ نجاشی نے لیگ کونسل کو تار دیا ہے - جس میں لکھا ہے - کہ مسلح فوج کی مدد سے کسی علاقہ پر قبضہ کو لیگ تسلیم کرنے سے انکار کر دے +

یعنی شاہ اٹلی نے ابی سینیا کے شہنشاہ کا جو لقب اختیار کیا ہے - اس کو تسلیم نہ کیا جائے - کیونکہ اطالویوں نے ابی سینیا کو بزور شمشیر فتح کیا ہے - اور بین الاقوامی قوانین پس پشت ڈال دیئے ہیں -

جب لیگ کونسل کا پرائیویٹ اجلاس منعقد ہوا - تو اطالوی نمائندہ بیرون الوسی نے دیکھا - کہ حبشہ کا نمائندہ ایم وولڈی میریام بھی موجود ہے - تو وہ فوراً چیمبر سے واک آؤٹ کر گیا - اور جاتے جاتے یہ کہہ گیا کہ میں حبشہ کے نام نہاد نمائندہ کی موجودگی کو تسلیم نہیں کر سکتا - کیونکہ اب حبشہ کی علیحدہ کوئی ہستی نہیں ہے اور اٹلی اس کا حکمران ہے - ابی سینیا کا نمائندہ چیمبر میں موجود رہا - اور اس نے اپیل کی کہ اطالوی حکومت نے پچاس دیگر اقوام کے سامنے گستاخی کی ہے اور بین الاقوامی قوانین کو ٹھکرا دیا ہے - اس لئے توقع کی جاتی ہے - کہ یہ ممالک اس کی دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کے سامنے جھکیں گے نہیں ؞

لیگ کونسل اپنے اس حق پر ڈٹی ہوئی ہے - کہ اسے ابی سینیا کے معاملہ پر بحث کرنے کا اختیار ہے - اس نے قرار دیا ہے - کہ ابی سینیا لیگ کا ممبر ملک ہے - اس لئے وہ لیگ کی طرف سے حفاظت کئے جانے کا حقدار ہے - اٹلی کا محض یہ دعویٰ ہے - کہ وہ لیگ سے اس کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے تیار نہیں - یہ امر متنازعہ فیہ لیگ کونسل کے پبلک اجلاس میں جو کل منعقد ہو گا - پھر پیش ہو گا ؞

ڈاکٹر انصاری چل بسے

نئی دہلی - ۱۰ رمئی - مشہور کانگرسی لیڈر ڈاکٹر ایم - اے انصاری آج صبح ریل گاڑی میں وفات پا گئے - جبکہ وہ مسوری سے واپس دہلی آ رہے تھے - ریلوے حکام نے بذریعہ ٹیلیفون ان کے خاندان کو سب سے پہلے یہ رنجیدہ خبر بھیجی جس میں یہ درخواست کی گئی تھی - کہ ڈاکٹر صاحب کی نعش کو کہاں بھیجا جائے + مزید تفاصیل مظہر ہیں - کہ ڈاکٹر انصاری سابق صدر انڈین نیشنل کانگرس سفر کرتے ہوئے جب ڈیرہ دون سے دہلی آ رہے تھے - حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے - معلوم ہوا ہے - کہ ڈاکٹر صاحب کی مہمان مسز کیلی اسی ڈبے میں سفر کر رہی تھی جس میں وہ خود تھے - جب گاڑی بجنور کے قریب پہنچی - تو ڈاکٹر صاحب نے شکایت کی کہ ان کا جی متلا رہا ہے - چنانچہ انہوں نے اپنے ملازم کو جو ساتھ والے ڈبے میں بیٹھا ہوا تھا کوئی دوائی لانے کے لئے کہا - لیکن اس کے پہنچنے سے پیشتر ہی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی + ڈاکٹر صاحب کی موت پر ملک کے طول و عرض میں عالمگیر ماتم منایا گیا - ہڑتال ہوئی جلسے منعقد ہوئے - مہاتما جی نے اس موت کے متعلق کہا ہے - کہ ان کی موت میرے لئے ذاتی نقصان ہے ؞

لنڈن میں ہندوستانی ٹیم کو ڈنر

لنڈن - ۱۱ رمئی - سوموار کپتان فرائی کے زیر اہتمام انگلستان کے کپتانوں نے لانگھم ہوٹل میں ہندوستانی ٹیم کو ڈنر دیا - اس موقعہ پر جان ڈاکروا تھ نے افتتاحی تقریر کی - اور مہاراج کمار کی غیر موجودگی کی وجہ سے ایس - ایم - جی نے ہندوستانی وزیٹروں کی طرف سے جوابی تقریر کی ؞

روشن لال کے خلاف مقدمہ قتل کا فیصلہ

لاہور - ۱۱ رمئی - آج ایڈیشنل سیشن جج لاہور مسٹر اوبکارنا تھ دستی نے کنجر کوٹلہ کے مشہور مقدمہ قتل کا فیصلہ سنا دیا - فاضل جج نے ایک ہندو نوجوان روشن لال کو ایک مسلم نوجوان ظفر الہی کے قتل کے لئے مجرم قرار دیتے ہوئے سزائے موت کا حکم دیا - کمرہ عدالت حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا - فیصلہ سنتے ہی ملزم کے رشتہ داروں کیطرف سے آہ و پکار کی آوازیں آنے لگیں - کمرہ عدالت سے باہر ملزم کی ماں کو غشی آ گئی - اور وہ بیہوش ہو کر گر پڑی ؞

۲۱ ہزار میں سے ۱۳½ ہزار پاس

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کا نتیجہ نکل آیا ہے - کل ۲۰۹۰۰ درخواستیں داخلہ کی موصول ہوئیں - مگر ان میں سے ۲۰۴۱۸ لڑکے امتحان میں بیٹھے - جن میں سے ۱۳۷۱۲ پاس ہوئے ہیں - چھ سو طالبات میں سے چار سو پاس ہوئی ہیں - سناتن دھرم ہائی سکول لاہور کا طالب علم پیارا سنگھ ۷۰۱ نمبر حاصل کر کے صوبہ بھر میں اول رہا ہے ؞

پنڈت جواہر لال نہرو پنجاب میں

لاہور - ۱۱ رمئی - نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے - کہ ہندوستان کے مایہ ناز پنڈت جواہر لال نہرو صدر انڈین نیشنل کانگرس نے پنجاب صوبہ کانگرس کمیٹی کی دعوت کو جو انہیں پنجاب کا دورہ کرنے کے لئے دی گئی تھی منظور کر لیا ہے - اور آپ ایک ہفتہ کے قریب پنجاب میں رہ کر کانگرس کا پیغام صوبہ کے کونہ کونہ تک پہنچائیں گے - آپ ۲۹ رمئی سے ۳ جون تک پنجاب میں رہیں گے - اور اس شدت کی گرمی میں بھی صوبہ کا دورہ کریں گے ؞

ابی سینیا کے تخت کا نیا دعویدار

یروشلم - بیان کیا جاتا ہے - کہ شہنشاہ مانلیک کا بھتیجا ڈاگٹ جیتی جو شاہ نجاشی کا زبردست دشمن ہے - ایک لاکھ بیس ہزار حبشی سپاہیوں کو لے کر جنوب سے عدیس ابابا کی طرف کوچ کر رہا ہے - اور اس کا ارادہ اطالویوں سے برسر پیکار ہونا اور جان توڑ کر ان کا مقابلہ کرنا ہے - وہ ابی سینیا کا تخت و تاج اپنے لئے حاصل کرنا چاہتا ہے ؞

سر سپرو کو لارڈ بنایا جائے گا

لنڈن (بذریعہ ہوائی ڈاک) باخبر حلقوں میں افواہ پھیل رہی ہے - کہ سر تیج بہادر سپرو کو بہت جلد لارڈ بنا دیا جائے گا - غالباً بادشاہ کی سالگرہ کے موقعہ پر جو فہرست شائع ہو گی - اس میں ان کا نام ہو گا - بیان کیا جاتا ہے کہ سر آغا خان کا نام فہرست میں ہو گا ؞

تمام گاؤں جل کر راکھ ہو گیا

مراد آباد - یہاں سے آٹھ میل کے فاصلہ پر موضع سیل میں آتش زدگی کی خوفناک واردات ہو گئی - جس میں دو سو مکان جل کر راکھ ہو گئے - تین عورتیں اور ایک مرد بھی جل کر مر گئے - تقریباً تمام گاؤں کا خاتمہ ہو چکا ہے - آگ ایک جھونپڑی سے شروع ہوئی - جہاں برات کا کھانا پک رہا تھا ؞

دہلی میں ہولناک آتشزدگی

نئی دہلی - ۱۱ رمئی - ۷ رمئی کو مزدوروں کی بستی میں آگ لگ گئی تھی - جس سے بہت تباہی ہوئی تھی - آج صبح تین بجکر ۳۰ منٹ پر کاشی کے پل کے نزدیک لکڑ منڈی میں آگ لگ گئی جس سے تین اشخاص زندہ جل گئے - چنانچہ فائر بریگیڈ والوں کو بھی ضربات آئیں - پرانی اور نئی دہلی کے فائر بریگیڈ کی زبردست کوششوں کے باوجود آگ پر ابھی تک قابو نہیں پایا گیا ؞

ایک نابالغ براہمن لڑکی کا سنسنی خیز اغوا

دائرہ دین پناہ (مظفر گڑھ) ۱۰ رمئی - جاہ براہمی والا موضع دائرہ دین پناہ کی ایک نابالغ براہمن لڑکی کا اغوا ایک مسلمان نے جو ذات کا قریشی بیان کیا جاتا ہے - علاقہ کے زمینداروں کی امداد سے کر لیا ہے - اس وجہ سے دائرہ دین پناہ - کوٹ ادو اور گرد و نواح کے قصبوں میں سخت سنسنی پیدا ہو گئی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ لڑکی کو وادی جناب میں لیجا کر اسے مسلمان بننے پر مجبور کیا جا رہا ہے ؞

اٹلی کی لیگ سے علیحدگی

جنیوا - ۱۲ رمئی - لیگ آف نیشنز کے اطالوی نمائندے جنیوا سے جا رہے ہیں - ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا - کہ آیا وہ لیگ کو چھوڑ رہے ہیں یا لیگ نے ابی سینیا کے بارہ میں جو رویہ اختیار کیا ہے اس کے پیش نظر مسولینی لیگ کو یہ دھمکی دینا چاہتا ہے عنقریب نہایت ہنگامہ خیز حالات رونما ہونے کی توقع ہے ؞

اچنبا ٹوتھ پاؤڈر

کے ساتھ روزانہ دانت صاف کرنے سے مرض پائیوریا ہرگز نہیں ہوتا اور اگر ہو گیا ہو تو یقیناً دور ہو جاتا ہے - پیپ خون بہنا - بدبو آنا - پانی سے ٹیس لگنا - مسوڑوں کا پھولنا قطعی بند ہو جاتا ہے اور میلے دانت جواہرات کی طرح چمکنے لگتے ہیں - دانتوں کے زہریلے مواد سے گلے بڑھنے بھی موقوف ہو جاتے ہیں اچنبا کی ایک روپیہ والی ایک شیشی اپنے شہر کے دوا فروشوں سے خریدیں یا براہ راست ہمالہ فارمیسی - شاہی محلہ لاہور سے منگائیں ؞

پرکاش لاہور
۵- جیٹھ سمت ۱۹۹۳

آریہ سماج کہاں ہے؟

(نمبر ۲)

... ایک ساروبھوم دھرم کا پرچار کرنے والی سبھا ہے۔ اس لئے وہ کسی دیش وشیش کے ... میں حصہ نہیں لے سکتا۔ وہ راج نیتی کے گر سکھلا سکتا ہے۔ جیساکہ رشی دیانند ... نے اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں سکھلائے ہیں۔ لیکن وہ ان کے ... میں حصہ نہیں لے سکتا۔ راج نیتی دھرم کا ایک انگ ہے۔ وید میں راج نیتی کا بھی ورنن ... آریہ سماج راج نیتی کے گر بیان کر سکتا ہے۔ لیکن ان اصولوں کو عمل میں لانے کا کام ... ہے۔ رشی دیانند نے یہ تو کہا کہ "دیشی راج کیسا بھی اچھا کیوں نہ ہو سودیشی راج کے ... نہیں ہو سکتا"۔ لیکن اس سچائی کو عمل کا جامہ پہنانا آریہ سماج کا کام نہیں۔ بلکہ اُن لوگوں کا ہے ... جو ہدایت لینا چاہتے ہیں۔ ایک فقرہ میں یوں کہ آریہ سماج پالٹیکس کی مضبوری بیان کر سکتا ... پولٹیکل جھمیلوں میں حصہ نہیں لے سکتا۔ آریہ سماج کا جنم بے شک ہندوستان میں ... جس دھرم کے پرچار کا وہ دعویدار ہے۔ اس کا جنم کسی دیش وشیش میں نہیں ہوا۔ ... منشیہ ماتر کے لئے سرشٹی کے آرمبھ میں چار رشیوں کو دیا گیا۔ اور کسی شخص کا یہ حق ... ویدک دھرم کو کسی ملک یا قوم تک محدود کرے۔ جو کرتا ہے وہ ویدک دھرم سے ... ہے۔ اگر آریہ سماج ایسا کرے گا۔ تو وہ جہاں ایک طرف ویدک دھرم کو اس کے ... نقصان سے گرا دے گا۔ وہاں دوسری طرف وہ اپنے پوجیہ پرورتک کی اچھا کے وِرُدھ ... گا۔ اور اس کے لئے دنیا کے سامنے جواب دہ ہو گا +

... سماج کا ورتمان پالٹیکس سے کوئی سمبندھ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ... آریہ سماجیوں کا بھی اس سے کوئی سمبندھ نہ ہو۔ آریہ سماجی اس پوتر بھومی میں پیدا ہوئے ... اس کے اناج اور جل سے ان کا جسم بنا۔ اس لئے ان کا کرتویہ ہے کہ اس کے اُدھار میں حصہ ... رشی دیانند نے کئی موقعوں پر دیش بھگتی کی تعلیم دی ہے۔ بلکہ ایک جگہ افسوس بھی ... کیا ہے۔ کہ فلاں جماعت کے لوگ آریہ ورت کے ہوتے ہوئے بھی آریہ ورت کے اُدھار ... میں حصہ نہیں لیتے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایک ایک آریہ کو اس بات کی چنتا ... چاہئے کہ اس کی ماترِ بھومی اُنتی کرے۔ اور دوسرے دیشوں کی طرح شکتی ... اور سمپنن ہو۔ آریہ سماج بے شک دھرم کا پرچار کرنے والی ایک سبھا ہے۔ لیکن دھرم ... سوسائٹی کے بِنا چل نہیں سکتا۔ یہ درست ہے کہ دھرم کا سوسائٹی پر ادھیکار اور شاسن ... ہونا چاہئے۔ اس کی ہر ایک پر چھاپ ہونی چاہئے۔ لیکن اگر دھرم پھیلنا چاہتا ہے۔ تو اسے ... اپنی سوسائٹی بنانی پڑے گی۔ دھرم کا سوسائٹی سے وہی سمبندھ ہے۔ جو آتما ... کا شریر سے ہے۔ شریر کے مقابلہ میں آتما کی بہت مہما ورنن کی گئی ہے۔ سو درست بھی۔ لیکن ... شریر کے بنا ایک منٹ نہیں رہ سکتا۔ اور جس وقت شریر آتما کو سنبھالنے کے ... قابل نہیں رہتا۔ تو آتما رخصت ہو جاتا ہے۔ دھرم اپنے وِکاس کے لئے سوسائٹی کا محتاج ... ہے۔ اور سوسائٹی کے مختلف پہلو ہیں۔ اور اس کی مختلف ضروریات ہیں۔ اگر کوئی شخص ... سمجھے کہ کیول آتما اور پرماتما اور ان دونوں کے سمبندھ کا گیان پراپت کرنا ہی سوسائٹی ... کے لئے کافی ہے۔ تو وہ غلطی پر ہے۔ سوسائٹی کے زندہ رہنے کے لئے بہت سی ... چیزوں کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی دھرم اپنے انویائیوں کے آتما کے ساتھ ساتھ ... شریر کا دھیان نہیں رکھتا۔ تو وہ دھرم پھیل نہیں سکتا۔ بیسیوں مثالیں ... دی جا سکتی ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہو۔ کہ دھرم کے پرسار کے لئے ایسے سادھنوں ... کی بھی آوشیکتا ہے۔ جنہیں دنیاوی کا نام دیا جا سکتا ہے۔ آخر آریہ سماج نے ... اسکول اور کالج کیوں کھولے؟ کئی انسٹی ٹیوشن ایسے ہیں۔ جن کا سمبندھ براہِ راست ... ویدک دھرم کے ساتھ ہے۔ اگر آریہ سماج ایک اپدیشک ودیالیہ کھولتا ہے تو

اس لئے کہ وید کا گیان پراپت کرکے ویدک دھرم کا پرچار کرنے والے اپدیشک تیار کئے جائیں۔ لیکن آریہ سماج نے جو سکول اور کالج کھول رکھے ہیں۔ اُن کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ اُن کی غرض تو یہ ہے۔ کہ لڑکے اور لڑکیوں کو تعلیم دے کر اس قابل بنایا جائے۔ کہ وہ اچھی طرح سے اپنا نرواہ کر سکیں۔ اگر اس کے ساتھ آریہ سماج کی ہر دلعزیزی میں اضافہ ہو جائے تو ہو جائے۔ اب آریہ سماج کی ویدی سے یہ آواز اُٹھ رہی ہے۔ کہ موجودہ سکولوں اور کالجوں سے کچھ لابھ نہیں۔ اس لئے اُسے اپنی توجہ صنعت و حرفت کی طرف دینی چاہئے۔ اور اپنے بچوں کو ایسی تعلیم دینی چاہئے۔ جس سے وہ اپنی روزی کما سکیں۔ دیال باغ آگرہ کے رادھا سوامیوں نے دستکاری کے کئی کارخانے کھول رکھے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ ہندوستان کی سودیشی صنعت کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی رادھا سوامیوں کے لئے نرواہ کا پربندھ بھی ہو رہا ہے۔ آخر رادھا سوامی مت کا صنعت و حرفت سے براہِ راست کوئی سمبندھ نہیں۔ اس مت کے لیڈروں نے اگر اپنے ہاں اس قدر دستکاری چلائی ہے۔ تو اسی لئے کہ جہاں دھرم کو اختیار کرنے کے بعد لوگ اس کی سوسائٹی میں شامل ہوتے ہیں۔ وہاں یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ لوگ سوسائٹی کے ذریعہ دھرم بھی اختیار کر لیتے ہیں۔ ہم نے اکثر دیکھا ہے۔ کہ ایک شخص کے سلوک سے متاثر ہو کر دوسرے لوگوں نے اس شخص کا دھرم اختیار کر لیا۔ اُن کا طرزِ استدلال یہ ہوتا ہے۔ کہ جس دھرم میں رہ کر کوئی شخص ایسا اعلیٰ بن سکتا ہے۔ تو وہ واقعی اعلیٰ ہو گا ؛

اگر یہ درست ہے کہ دھرم اور سوسائٹی ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ تو یہ بھی درست ہے۔ کہ دھرم کے ساتھ ساتھ سوسائٹی کو بھی اُنتی کرنا چاہئے۔ اور ان تمام طریقوں سے کام لینا چاہئے۔ جو سوسائٹی کو پُشٹ کر سکیں۔ میرا وشواس ہے۔ کہ ان لوگوں کو جنہوں نے وشیش روپ سے دھرم کی سیوا کا برت دھارن کر رکھا ہے۔ اور جنہیں عام اصطلاح میں دھرم کے اُپدیشک اور پرچارک کہہ سکتے ہیں۔ کسی قسم کے پالٹیکس میں حصہ نہیں لینا چاہئے۔ یہ پالٹیکس چاہے اُن کی اپنی سوسائٹی کے ہوں یا ملک کے۔ لیکن اُنہیں چھوڑ کر باقی سب کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ دنیا میں رہتے ہوئے وہ ان تمام دنیاوی سادھنوں سے لابھ اُٹھائیں۔ جن سے ان کی سوسائٹی اُنتی ہو سکتی ہے۔ آریہ سماج کے متعلق بھی میری یہ رائے ہے۔ جن لوگوں نے آریہ سماج کی سیوا کا برت دھارن کر رکھا ہے۔ اور جو ہمارے مان کے اس لئے پاتر ہیں کہ وہ آریہ سماج کے اُپدیشک ہیں۔ اُنہیں کیا آریہ سماج کے اندر اور کیا آریہ سماج کے باہر کسی قسم کے پالٹیکس میں حصہ نہیں لینا چاہئے۔ لیکن ان کے سوائے باقی سب آریہ سماجیوں کو ان تمام سادھنوں کا اولمبن کرنا چاہئے۔ جن سے کہ وہ اپنے بھائیوں کو لابھ پہنچا سکیں۔ اگر ایک آریہ سماجی اپنے آریہ سماجی بھائی کی امداد نہ کرے۔ تو کوئی غیر آریہ سماجی کیوں کرے گا؟ اور آریہ سماجی کو غیر آریہ سماجی سے توقع بھی کیوں رکھنی چاہئے۔ جبکہ خود جس کا بھائی اس کی سہائتا کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے میری ہمیشہ یہ خواہش اور کوشش رہتی ہے۔ کہ آریہ سماجی ہر ایک میدان میں آگے بڑھیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ آریہ سماجیوں کا ایک بنک اور ایک انشورنس کمپنی ہو۔ تاکہ آریہ سماجی نوجوانوں کے لئے روزی کا دروازہ کھل جائے۔ افسوس کہ مجھے اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ اسی طرح اگر کوئی آریہ بھائی مجھ سے یہ مشورہ لے۔ کہ میں میونسپل کمیٹی کا ممبر بن جاؤں۔ تو میرا مشورہ اُسے یہی ہوتا ہے۔ کہ اگر بن سکتے ہو۔ تو ضرور بن جاؤ۔ میونسپل کمشنر بن کر بھی ایک آریہ کو دوسروں اور اپنوں کی سیوا کا موقع مل سکتا ہے۔ اور اگر ایک آریہ سماجی ایمانداری سے اپنے فرائض سرانجام دے۔ تو وہ آریہ سماج کی نیک نامی کا باعث ہوتا ہے۔ اسی طرح میری زبردست رائے ہے کہ نئے آئین کے ماتحت جو کونسلیں بننے والی ہیں۔ اُن میں آریہ سماجیوں کو بیتحاشا گھس جانا چاہئے۔ جب میں یہ کہتا ہوں۔ تو اس سے میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ آریہ سماجی لازمی طور پر اپنی ایک علیحدہ پارٹی بنائیں۔ لیکن میرا یہ مطلب ضرور ہے۔ کہ آریہ سماجی اپنے اپنے صوبہ کی لیجسلیٹو اسمبلی کا ممبر بننے کی کوشش کریں۔ اور اس پولٹیکل پارٹی سے اپنا سمبندھ جوڑ لیں۔ جس سے ان کے خیالات ملتے ہوں۔ ہندوستان کی اوستھا وشیش ہے۔ یہاں اس وقت تک پولٹیکل یا اقتصادی بناء پر پارٹیاں نہیں بنیں۔ جتنا پولٹیکل کام ہو رہا ہے۔ وہ بھی زیادہ تر فرقہ وارانہ رنگت اختیار کر رہا ہے۔ مختلف مذہبی سوسائٹیوں نے اپنی اپنی پولٹیکل پارٹیاں بنا رکھی ہیں۔ ایسا نہ ہونا چاہئے۔ جہاں تک ملک کے پولٹیکل پروگرام کا تعلق ہے۔ وہ کسی پولٹیکل نظام کے ماتحت ہونا چاہئے۔ لیکن جب تک ایسا نہیں ہوتا۔ آریہ سماجیوں

... Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی ہستی کو قائم رکھنے کے لئے کوئی پولٹیکل نظام قائم کریں۔ نہ کریں گے۔ تو کوئی انہیں پوچھنے کا نہیں۔ اور ان کی ہستی اور نیستی میں چنداں فرق نہ رہے گا۔ اسی خیال سے میں نے تحریک کی تھی۔ کہ آرین کانگرس قائم کی جائے۔ اس کے متعلق میں نے دو تین بار کوشش کی۔ اور دو تین بار ہی میں ناکام رہا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کی دنیا میں کسی آرین پولٹیکل کانگرس کے لئے سازگاری پرابت نہیں۔ کئی سال ہوئے امرت سر میں اس قسم کی ایک کانگرس ہوئی تھی۔ اس کا پردھان مجھے بنایا گیا تھا۔ اس کے کئی سال بعد دینا نگر میں ایک آریہ یوک سمیلن کا نہایت کامیاب اجلاس ہوا تھا۔ اس کے پردھان بننے کا فخر بھی مجھے حاصل ہوا تھا۔ دو برس ہوئے میری تحریک پر سرگودھا کے آریہ بھائیوں نے آرین کانگرس کا اجلاس کیا۔ اس کے پردھان شری رام دیو جی تھے۔ یہ اجلاس نہایت کامیاب ہوا۔ اس کے مستقل قواعد بنانے کے لئے ایک ورکنگ کمیٹی بھی بنائی گئی۔ لیکن اس نے سال بھر میں کوئی کام نہ کیا۔ اور سرگودھا کا اجلاس کانگرس کا آخری اجلاس ثابت ہوا۔ جب پرانا تجربہ یہ ہو۔ تو مجھے یہ تحریک کرنے کا حوصلہ نہیں ہو سکتا۔ کہ آرین کانگرس کو چلایا جائے۔ اس لئے اب میں دوسری صورت پیش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ آریہ بھائی اپنے ذاتی رسوخ کو کام میں لاکر یا اپنی سبھا سے لابھ اٹھاتے ہوئے جس بھی راستہ سے کونسلوں میں جا سکیں۔ جائیں۔ انڈین نیشنل کانگرس نے برسوں تک کونسلوں کا بائیکاٹ کیا۔ لیکن تجربے بڑے عدم تعاون بھی آخر کار مان گئے۔ کہ کونسلوں کا بائیکاٹ خطرناک ہے۔ ان کے بائیکاٹ سے اتنا گورنمنٹ کو نقصان نہیں پہنچا۔ جتنا کہ ملک کو۔ اس لئے انہوں نے اپنے بائیکاٹ کا ڈھنگ بدل دیا۔ اب وہ کونسلوں سے غیر حاضر نہیں رہیں گے۔ بلکہ ان پر چھا جانے کی کوشش کریں گے۔ وہ لوگ جو نئے آئین کو عضو معطل بنانا چاہتے ہیں۔ وہ بھی کونسلوں میں جانے کے حق میں ہیں۔ بلکہ عہدے قبول کرنے کے حق میں بھی۔ جب یہ حالت ہو۔ تو میرے آریہ بھائی خود سوچ سکتے ہیں۔ کہ ملک کے انتظام میں کوئی آواز نہ رکھتے ہوئے وہ کیسے زندہ رہ سکتے ہیں۔ اگر وہ زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں منظم ہو کر کونسلوں میں جانا چاہئے۔ اور وہاں اپنی آواز بلند کرنی چاہئے۔ آریہ سماج کی بھی بہت سی ایسی ضروریات ہو سکتی ہیں۔ جن میں کونسلوں کی مدد کی ضرورت ہو۔ سارودا ویدک سمودھا لے ننشچے کیا۔ کہ آریہ دوا ہ بل لیجسلیٹو اسمبلی میں پیش کرایا جائے۔ اس کے متعلق بہت سی دوڑ دھوپ کی گئی۔ لیکن کامیابی تب ہوئی۔ جب ایک آریہ کانگرس کے ٹکٹ پر لیجسلیٹو اسمبلی میں آ گئے۔ سی۔ پی کے آریہ بھائی شری یت گھنشیام سنگھ گپت ایم۔ ایل۔ اے نے آریہ دواہ بل اسمبلی میں پیش کیا۔ اب وہ سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد ہو چکا ہے۔ اور امید کرنی چاہئے۔ کہ پاس بھی ہو جائے گا۔ اسی طرح ہر ایک صوبہ کے آریہ سماجیوں کو کئی قسم کی ضرورتیں ہو سکتی ہیں۔ جن میں اسمبلی کی مدد ضروری ہو۔ آخر دنیا میں رسوخ ہی کام کرتا ہے۔ اگر آریہ سماجی اپنا دنیاوی رسوخ بڑھانے کی کوشش کریں۔ تو انہیں دنیا میں رہتے ہوئے کیا حاصل؟ وہ تارک الدنیا ہو جائیں۔ جس بھی کشیتر میں وہ رہیں۔ تن من اور دھن سے کاریہ کریں۔ دنیا میں رہتے ہوئے اگر وہ اپنا رسوخ نہیں بناتے۔ تو وہ ناکارہ ہیں۔ اور اگر تارک الدنیا ہو کر رسوخ بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو وہ غلطی کرتے ہیں۔ جہاں ہمارے سنیاسی کے لئے دھن کمانا پاپ ہے۔ وہاں گرہستھی کے لئے دھن نہ کمانا پاپ ہے۔ جب ایک شخص دھن کماتا ہے۔ تو وہ کیوں نہ اسے ایسے طریق سے خرچ کرے۔ جس سے اس کا رسوخ بھی بڑھے۔ اور اس کی سوسائٹی کا بھی۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں نے اپنا مطلب کافی واضح کر دیا ہے۔ اس لئے اس بیکھ کو سماپت کرنے سے پہلے میں کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے نئے آئین کا نفاذ شروع ہو جائے گا۔ اس سے پہلے ہر ایک صوبہ میں نئی لیجسلیٹو اسمبلی بن جائے گی۔ نہ صرف مختلف سوسائٹیاں لنگر لنگوٹ کس کر میدان مقابلہ میں آ رہی ہیں۔ بلکہ مختلف اشخاص بھی اپنے ذاتی رسوخ کے بل بوتے پر انتخابات کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ میں آریہ سماجی بھائیوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ اور اپنے اپنے حلقۂ اثر و اقتدار میں کھڑے ہو کر لیجسلیٹو اسمبلی میں جانے کی کوشش کریں۔ اس سے وہ اپنے صوبہ کی بھی خدمت بجا لا سکیں گے۔ اور اپنے دیش کی بھی۔ اور اگر کبھی آریہ سماج کو ان کی امداد کی ضرورت ہوئی۔ تو وہ بھی مل سکے گی۔

(کرشن)

بڑودہ میں سوئمبر کا طریق

فی زمانہ ازدواجی زندگی کس قدر ناخوشگوار ہے۔ یہ آئے دن کے ہونے والے افسوسناک واقعات اور گھریلو جھگڑوں سے بخوبی جانا جا سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ رشتۂ شادی میں منسلک ہونے والے لڑکے اور لڑکی کو حسب پسند انتخاب کا موقعہ نہیں دیا جاتا۔ جس کا نتیجہ لازمی طور پر خانہ جنگی ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات یہی نتیجہ ایسے گھر ستھ سے تنگ آ کر خودکشی تک کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

اعلیٰ تعلیم یافتہ گھرانوں میں تو شادی سے پہلے لڑکے کو حسب پسند انتخاب کا موقعہ دیئے جانے کا رواج ترقی پا رہا ہے۔ لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ لڑکی کو بھی پتی کے چناؤ میں ایسی قدر آزادی ہو۔ اس کے لئے سوئمبر سے بڑھ کر کوئی دوسرا طریق نہیں۔ خوشی کا مقام ہے۔ کہ ریاست بڑودہ کی کونسل قانونی کے ایک ممبر نے ایک بل بدیں غرض پیش کیا ہے۔ کہ ریاست میں ہندوؤں کے قانون شادی میں ایسی تبدیلی کی جائے۔ جس سے وہاں سوئمبر کا پرانا رواج از سر نو رائج ہو جائے۔

اگر یہ بل پاس ہو گیا۔ تو امید کرنی چاہئے کہ وہاں کے ہندوؤں کی ازدواجی زندگی بدرجہا بہتر ہو جائے گی۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر دوسری ہندو ریاستیں بھی اس معاملہ میں ریاست بڑودہ کی تقلید کریں۔

ریاست حیدرآباد کا انوکھا حکم

حیدرآباد کے سٹی پولیس کمشنر نے اعلان جاری کیا ہے۔ کہ سڑکوں پر بلا اجازت باجہ بجانے کی ممانعت ہے۔ یہ شہری آزادی پر ایک زبردست ضرب ہے۔ اس نئے اعلان کی رو سے باجہ کے ساتھ براتوں کے جلوس نکالنے کے لئے قبل از وقت اجازت حاصل کرنی ہوگی۔ یہ حکم بلاشبہ انوکھا اور مضحکہ خیز ہے۔ شادی وغیرہ خوشی کے موقعوں پر قبل از وقت اجازت حاصل کرنا چنداں مشکل نہیں ہوتا۔ لیکن ان حالات میں جبکہ ہندوؤں کے رواج کے مطابق اگر کوئی بڑی عمر کا بوڑھا مر جائے۔ تو اس کا بھی ماتمی جلوس باجہ کے ساتھ نکالا جاتا ہے۔ کیا کیا جائے گا؟ کیونکہ موت کی کسے خبر کہ کب آ جائے؟ اس کے یہ معنی ہیں کہ مردہ کی لاش کو اس وقت تک کے لئے گھر میں رکھنا ہوگا۔ جب تک کہ اجازت حاصل نہ کر لی جائے۔ آگے ہی وہاں مذہبی اور سیاسی آزادی پر پابندیاں کم نہیں۔ اب ریاست نے اس نئے حکم کو جاری کر کے شہری آزادی کو بھی کسی حد تک سلب کر

رشی دیانند اور وید مقدس کی شان میں...

قادیانی احمدیوں کی شرارت... پچھلے دنوں قادیانی خلیفہ نے ایک ٹریکٹ... ہمارا کرشن" لکھ کر سناتن دھرمی بھائیوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی۔ اب انہی کے ایک منہ پھٹ چیلے نے "اسلام کا ..." کے ایک رسالہ میں رشی دیانند اور وید مقدس کے خلاف ہرزہ سرائی کی ہے۔ اور وہ ان کی ... ایسی بکواس ہے۔ جسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اس دل آزار مضمون کا عنوان ہے "دیانندی سوروں کا گرگٹ"۔ اور مضمون کو اس طرح شروع کیا ہے:۔

"کر کے منہ کالا دیانند کا ہرام زاسوں
کس قدر بے شرم ہیں یہ سب دیانندی گنوار
اس گدھے کی لید نکلی ایسی ان کو ...
مرزا کے جوتے کے آگے رکھتے ہیں سر ..."

اس کے آگے لکھا ہے:۔

حضرت مرزا صاحب نے دیانند کو ایک ... لکھ کر مقابلہ کے لئے للکارا۔ مگر دیانند اس کی ہمت نہ کر سکا۔ پھر حضرت مرزا صاحب نے دیانند کو لکھا۔ کہ تم ایک سال کے اندر اندر ... ورنہ ہلاک کئے جاؤ گے۔ دیانند نے اس کو بھی نہ مانا۔ اور نتیجہ یہ نکلا۔ کہ اسی سال ہلاک ہو گیا۔ اب کیسی گدھے کی یونی میں کھڑا کان کو چھو ... ہوگا۔ لیکھرام کا جو انجام ہوا۔ اسے تم ... رہے ہو۔ ہم نے لکھا تھا کہ ویدوں میں پرماتما کا رونا لکھا ہے۔ ویدوں میں پرماتما کے رنڈی ... لکھا ہے۔ ویدوں میں لکھا ہے کہ پرماتما کی گھی والی ہے۔ ویدوں میں لکھا ہے کہ ... گر رہو میں رہا۔ ویدوں میں گر رہو ... کھٹو تیوں کا ذکر لکھا ہے۔ اب چاہئے تو یہ تھا۔ دیانندی ہم کو للکارتے۔ کہ نکلو میدان میں ... سب یا بھی ویدوں سے ... ثابت کر دو۔ مگر ... نے دیکھا کہ دیانندی ہیجڑے ایسا نہ کر سکے۔ اور سنو دیانندیو! ویدوں میں لکھا ہے کہ پرماتما کو چوری ... شراب پینا لکھا ہے۔ پرماتما کی شکل ننگے لنگ کی طرح ہے۔ پرماتما ایک اپسرا (حور) کو دیکھ کر ... اور ڈسچارج ہو گیا۔ ویدوں میں جوا کھیلنے اور جوئے میں جیتنے کے منتر لکھے ہیں...

پیشتر اس کے کہ ہم اس بکواس کے جواب ... عملی قدم اٹھائیں۔ ہم قادیانی احمدیوں اور ... کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اس سے آریہ سماج ... اور وید مقدس کی سخت توہین ہوتی ہے ... سماجیوں کے جذبات کو زبردست ٹھیس پہنچی ...

…ران اور عراق میں محرم پر پابندیاں

…ران اور عراق شیعوں کے دو بڑے مرکز ہیں۔ …ران اور عراق میں حضرت امام حسین اور شمر کی … شیعہ ایام محرم میں باقاعدہ جنگ کیا کرتے تھے۔ … بنا کر کبھی کبھی معصوم بچہ کو غریب … سنتے ہیں کہ … کے … سے خرید کر مصنوعی یزیدیوں … قتل کرایا جاتا تھا۔ شیعہ تیروں … تلواروں اور زنجیروں سے سینہ کوبی کرتے … ان میں بہت سے ہر سال مر جاتے … شاہ ایران نے ان تمام باتوں کو ممنوع قرار … دیا ہے۔ نیز عراق میں بھی یہ رسوم خلاف … قرار دے دی گئی ہیں۔ جس پر بعض مسلم … شاہ ایران و حکومت عراق کو مبارک … رہی ہے۔ لیکن اگر یہی پابندی عارضی … ہندوستان کے کسی شہر میں فرقہ دارانہ … محرم کے جلوسوں پر عاید کر دی جائے … آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں ٭

…ں کی اسلام پرستی کی حقیقت

… کو فخر ہے۔ کہ چین کے مسلمان فاصلہ … کے باعث دنیائے اسلام سے بالکل … ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود خدا کے … سے ان کے مذہبی عقائد میں کوئی تبدیلی … آئی۔ لیکن چینیوں کی اسلام پرستی کی … کیا ہے۔ جبکہ اسے خود اس بات کا … ہے کہ وہ عربی زبان کو کسی یوروپی زبان … مشکل محسوس کرتے ہیں۔ اور نماز … عربی میں تلاوت کرنے کے باوجود … مفہوم تک نہیں سمجھ سکتے۔ ان حالات … جبکہ وہ عربی جاننے اور سمجھنے سے قاصر ہیں … خیال سوائے اس طوطے کے اور کیا ہو … ہے کہ جس نے کچھ رٹ رکھا ہو۔ لیکن … جانتا ہو کہ وہ کیا بول رہا ہے۔ نیز ان کے … میں فرق آنا تو خارج از بحث ہے۔ پہلے … کوئی عقاید تو ہوں ٭

اسلام کی دولت

… مسلمانوں کو اشاعت اسلام کی اس قدر فکر … رہتی کہ احمدیوں کو۔ شاید اس کی وجہ یہ … ان کی اس ضروری امر کی طرف کم توجہی … کا جھول بیٹھ کر اسلام اور رسول … اپنے خلاف ہونے والی مخالفت کو … چاہتے ہوں۔ لیکن یہ ممکن نہیں۔ … اپنی تازہ اشاعت میں اچھوتوں کو … اسلام دے کر اس بات کا دعوےٰ

کرتا ہے کہ ان کی مشکلات کا حل صرف اسلام کے ہی پاس ہے۔ لیکن ان کی دعوت کی حقیقت ہی کیا ہے۔ جبکہ وہ خود خارج از اسلام ہیں۔ جو اسلام انہیں ہی جذب کرنے کو تیار نہیں۔ حیرت ہے۔ کہ اسی اسلام کے لئے وہ بے دلیل دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ :۔

"اس قوم (مسلمان) کے پاس اچھوتوں کی مشکلات کا حل موجود ہے۔ اس کے پاس اسلام کی دولت موجود ہے۔ لیکن کیا کیا جائے خانہ جنگی کی مصیبتوں اور تکفیر و تخریب کے مشاغل نے ان کو ایسا بے خود کر دیا ہے۔ کہ ان کی آنکھیں حالات حاضرہ سے اور ان کے کان زمانہ کی آواز کی طرف سے بالکل بند ہیں"

اسلام کے پاس اچھوتوں کی مشکلات کا حل ہے یا نہیں۔ یہ تو وقت بتائے گا۔ لیکن یہ تو بتا دیا ہوتا۔ کہ وہ دولت کون سی ہے جس پر اسلام کو اس قدر ناز ہے۔ وہی تو نہیں جس سے ترکی اور ایران تنگ آ کر اسے واپس کر رہے ہیں ٭

اسلام کا صرف نام باقی رہ جائیگا

"پیغام صلح" نے اسلام کی موجودہ حالت کو نہایت افسوسناک اور مایوس کن بتلاتے ہوئے مسلمانوں کو ہوشیار اور اشاعت اسلام کے لئے تیار ہونے کے لئے اپیل کی ہے۔ لیکن ہمیں اس کی یہ مایوسی نہ صرف بے معنی معلوم دیتی ہے۔ بلکہ لاعلاج بھی۔ کیونکہ حضرت محمد صاحب کی وہ پیش گوئی جو انہوں نے مشکوٰۃ کے صفحہ ۳۰ پر حضرت علی سے ایک روایت میں کی ہے کہ لوگوں پر عنقریب ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ "اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا"۔ پوری ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ کیا اسلام کی موجودہ حالت جو آپ کے لئے نہایت مایوس کن ہے۔ حضرت کی اس پیشگوئی کو سچا ثابت نہیں کر رہی؟

حضرت ابراہیم کے تین جھوٹ

"صداقت" اخلاق کا ایک اہم جزو ہے۔ اور یہ ایک ایسی صفت ہے۔ کہ جس کی غیر موجودگی میں انسان بڑا پنے یا ہونے کا دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ ہمارے دھرم میں تو اسے بہت وقعت حاصل ہے۔ چنانچہ اسے تپ کا درجہ دیا گیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ جس کے دل میں صداقت ہے۔ اس کے ہردے میں پربھو کا باس ہے۔ جھوٹ کو بہت بھاری پاپ مانا گیا ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے بڑے بڑے بزرگ بھی جھوٹ بولنا برا نہ سمجھتے تھے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ وہ جھوٹ بولتے ہوئے بھی نبی کہلاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق وہابیوں کا اعتقاد ہے۔ کہ حضرت ابراہیم قیامت کے دن اپنی زبان سے اقرار کریں گے۔ کہ میں نے تین جھوٹ بولے تھے۔

اسلام کا معیار اخلاق بھی عجیب ہے۔ کہ جس پر جھوٹ بولنے والے بھی پورے اتر سکتے ہیں ٭

کیا حضرت محمد صاحب بھی جھوٹ بولتے تھے؟

مسلمانوں کے نزدیک معیار نبوت یہ ہے۔ کہ جس پر تمام پیغمبر پورے اترتے ہیں۔ حضرت ابراہیم کے متعلق وہابیوں کی کتب میں درج ہے۔ کہ انہوں نے تین جھوٹ بولے۔ یہی نہیں بلکہ وہ قیامت کے دن اس کا اقرار بھی کریں گے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا مسلمان اس معیار نبوت پر حضرت محمد صاحب کو بھی اتارتے ہیں۔ اگر جواب ہاں میں ہو۔ تو حضرت محمد صاحب کا بھی جھوٹ بولنا ثابت ہے۔ اگر ان کے لئے یہ باور کرنا مشکل ہو۔ تو انہیں چاہئے۔ کہ یا تو معیار نبوت کے متعلق اپنے اس عقیدہ سے انکار کریں۔ اور یا ان کا جھوٹ بولنا مانیں ٭

قرآن میں ردوبدل کا مطالبہ

آیت شریفہ میں آیا ہے۔ کہ "جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔ تو جو ہماری ملاقات کی آرزو نہیں رکھتے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کے سوائے کوئی اور لا یا اس کو ردوبدل کر دے" ٭

اس آیت میں خدا کی طرف سے حق "ان" کی طرف اشارہ ہے۔ ان کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ وہ ہماری ملاقات کی آرزو نہیں رکھتے تھے۔ یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ وہ لوگ کون تھے۔ جنہیں خدا سے ملاقات کرنے کی آرزو نہ تھی۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ قرآن میں ردوبدل کرانا چاہتے تھے۔ اور ردوبدل کا مطالبہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس سے ان کی تسلی نہ ہوئی ہوگی +

جب خود قرآن اس امر کا اقرار کرتا ہے۔ کہ کچھ لوگوں نے ردوبدل کا مطالبہ کیا۔ تو اگر غیر مذاہب کے لوگ بھی ایسا ہی مطالبہ کریں۔ تو کیا گناہ ہے؟

خدا کی مرضی کیخلاف قرآن میں ردوبدل

قرآن میں ردوبدل کرنے کے مطالبہ کے جواب میں حضرت محمد صاحب نے جواب دیا۔ کہ "یہ میرے لئے ممکن نہیں۔ کہ میں اس کو اپنی طرف سے بدل دوں۔ میں تو محض اس کی پیروی کرتا ہوں۔ جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں۔ تو یقیناً میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں"

حضرت محمد صاحب نے کہنے کو تو یہ کہہ دیا۔ کہ وہ اپنی طرف سے ردوبدل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس کی انہیں اجازت نہ تھی۔ اور وہ وہی کرتے تھے۔ جس کی وحی ان کو کی جاتی تھی۔ مخالف اس کے اگر وہ اس کے لئے بھی تیار ہو جاتے۔ تو اسے بھی منشائے خداوندی سے منسوب کیا جاتا۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ ان کی ہر بات خدا کی مرضی کے مطابق ہوتی تھی۔ اور نبی اللہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے ہر حالت میں قابل قبول و عمل ہے۔ لیکن اعتراض یہ ہے۔ کہ قرآن میں ردوبدل کے مطالبہ کے وقت کیا قرآن موجودہ قرآن ہی تھا؟ اگر کہو "ہاں"۔ تو ردوبدل کا یہ مطالبہ اور اس کا جواب اس میں کیسے داخل کیا گیا۔ جو یقیناً بعد میں ہوا۔ کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں۔ کہ قرآن میں ردوبدل ہوئی۔ اور وہ بھی اللہ کی مرضی کے خلاف جبکہ اللہ اس میں ردوبدل نہ کرنا چاہتا تھا ٭

کیا آیت شریفہ الہامی ہے؟

اگر بنظر دقیق دیکھا جائے۔ تو ظاہر ہوگا۔ کہ جن آیات میں حضرت محمد صاحب کا کسی سے گفتگو کرنا ثابت ہے۔ ان آیات کے الہامی ہونے کا مسلمان دعوےٰ نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ آیت شریفہ میں کچھ لوگوں کا قرآن میں ردوبدل کرانے کے مطالبہ کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ ردوبدل کے مطالبہ کے وقت قرآن موجود تو تھا۔ لیکن موجودہ قرآن سے مختلف۔ جس میں آیت شریفہ اور اس کے بعد کی آیات ہرگز نہ تھیں۔ اور آیت شریفہ کا تو الہامی ہونا کسی صورت میں ثابت نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر یہ مان لیا جائے۔ کہ جو بھی حضرت محمد صاحب فرماتے تھے۔ وہ وحی ہی تھا۔ تو الگ بات ہے۔ اگر ان کی ہر بات کو منجانب اللہ اور وحی مان لیا جائے۔ تو ان کو اللہ کا قائم مقام ماننا پڑے گا۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ خود ہی اللہ تھے۔ لیکن یہ کون مانے گا؟ اس سے ثابت ہے۔ کہ آیت شریفہ الہامی

Digitized by eGangotri

نہیں۔ بلکہ بعد میں داخل کی گئی ہیں تو جو قرآن کا اُس وقت کے قرآن سے مختلف ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور اس غیر الہامی آیت کی قرآن میں موجودگی قرآن کو الہامی ماننے میں مانع ہے ؛

حضرت محمد صاحب کی وصیت لینے سے انکار

بقول "فاروق" شیعہ حضرات کا دعویٰ ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایام مرض میں فرمایا:-

"قلم دوات لے آؤ تاکہ میں تمہیں ایسی وصیت کر دوں۔ کہ میرے بعد تم گمراہ نہ ہو جاؤ" ؛

لیکن حضرت عمر نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ کہ ہمارے لئے خدا کی کتاب کافی ہے۔ حاضرین میں بحث شروع ہو گئی۔ کوئی کہتا قلم دوات لے آؤ۔ اور کوئی انکار کرتا۔ رسول اللہ نے اس خیال سے کہ کہیں مسلمان اُن کے بعد گمراہ نہ ہو جائیں۔ جب وصیت کرنی چاہی۔ اور مسلمانوں کے اس عقیدہ کے باوجود کہ حضرت وہی کہتے تھے۔ جو اللہ کی طرف سے وحی کی جاتی تھی۔ تو انہوں نے وصیت لینے سے انکار کر دیا جس سے یہ ثابت ہے۔ کہ اُن کے لئے اُن کے احکام قابل قبول نہ تھے۔ یا یہ کہ وہ اُن کے احکام کو منجانب اللہ نہ مانتے تھے ؛

حاضرین کا یہ انکار اور تحقیق سُنکر حضرت محمد صاحب نے اُن کو وہاں سے یہ کہہ کر اُٹھ جانے کا حکم دیا۔ کہ نبی کے پاس شور اچھا نہیں۔ رشاید وہ یہ کہنا بھول گئے ہیں۔ کہ مریض کے پاس شور اچھا نہیں) جیسا کہا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ قُم سُن کر ایسے خاموش ہو گئے۔ کہ تاہم آخر حضور نے نہ قلم دوات منگوائی۔ اور نہ ہی وصیت فرمائی۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جب کوئی وصیت لینے کو تیار ہی نہ تھا۔ تو وہ اور کر بھی کیا سکتے تھے ؟

آباؤ اجداد کے طریقے چھوڑ نہیں سکتے

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب کے رشتہ دار خود اور بڑے بڑے سردار ان پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ اور چاہتے تھے۔ کہ وہ بھی بتوں کی رُسوائی کرنا چھوڑ دیں۔ چنانچہ "فاروق" اس حقیقت کی تائید میں ذیل واقعہ بیان کرتا ہے :

"وہ شخص جس کے سامنے قریش کا ایک زبردست وفد جس میں ابو طالب کی معیت

بھی درخواست لے کر آیا تھا کہ اے ابوطالب اپنے بھتیجے سے کہو۔ کہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دوست کا معبود گھڑ رہے ہیں یا کوئی اور معبود اس طرف بُلاتے ہیں جو ہمارے پاس ہے وہ ہمارے بتوں کی رُسوائی نہ کرے ہم اپنے آباؤ اجداد کے طریقہ کو چھوڑ نہیں سکیں گے "

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ اُن کو کسی طرح یقین لانے کو تیار نہ تھے۔ اور بتوں کی رسوائی کرنے کے بھی سخت خلاف تھے۔ اور اُن سرداروں کی طرح خود اُن کے چچا بھی ورنہ وہ حضرت سے یہ کیوں کہتے۔ کہ میرے بھتیجے۔ کیا یہ وفد جو کچھ بیان کر رہا ہے۔ تم کو منظور ہے ؟

اللہ کی رسی

قرآن کو حضرت محمد صاحب نے اللہ کی رسی کہا ہے۔ اور اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھنے کے لئے مسلمانوں سے بار بار اپیل کی گئی ہے۔ جیسا کہ "فاروق" کے اقتباس ذیل سے ظاہر ہے ؛

"ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت کو اپنی زندگی میں کس چیز کی تمنا تھی۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف قرآن مجید کو نہ چھوڑنے کی تاکید تھی۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں :- وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا تاکہ تم میں تفرقہ نہ پڑے "

مسلمانوں کے قرآن پر اعتقاد کی مثال یوں دی جا سکتی ہے۔ کہ اللہ آسمان پر بیٹھا ہے۔ اور زمین کے بندوں کو وہاں پہنچنے کے لئے قرآن کی رسی لٹکا رکھی ہوئی ہے۔ جسے مسلمانوں نے مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے۔ نیچے دوزخ کی آگ ہے۔ شاید تبھی تو گرفت کی مضبوطی کے لئے بار بار تاکید کی گئی ہے۔ کیونکہ رسی کے چھوٹنے سے دوزخ کی آگ میں گِر کر تباہ ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ لیکن اس تاکید پر کہاں تک عمل ہوا ہے؟ یہ ترکی اور ایران میں اسلام کے ساتھ کئے گئے سلوک اور ہندوستان میں بعض عقائد کی صریحاً خلاف ورزی سے اور اسلام میں بے شمار تفرقوں کی موجودگی سے ثابت ہے ؛

اللہ تعالےٰ کی معذوری

ترمذی شریف میں یہ حدیث آئی ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر صحابی کو رنجیدہ دیکھ کر فرمایا۔ کہ تجھے معلوم بھی ہے۔ کہ تیرے والد عبداللہ کو (جو جنگ احد میں شہید ہو چکے تھے) اللہ تعالےٰ نے کیا فرمایا؟ سُن اللہ تعالےٰ نے اُسے فرمایا۔ بیتے اے میرے بندے! مانگ جو مانگتا ہے۔ میں تجھے دوں گا۔ اس پر تیرے باپ نے کہا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ تو مجھے دُنیا میں واپس بھیج دے۔ تاکہ میں تیرے راستہ میں دوبارہ شہید ہو جاؤں۔ اس کے جواب میں اللہ تعالےٰ نے تیرے والد سے فرمایا۔ کہ چونکہ میں قرآن میں تیرے سوال سے قبل یہ قانون بیان کر چکا ہوں۔ کہ کوئی شخص مرنے کے بعد دوبارہ اس دُنیا میں نہیں بھیجا جا سکتا۔ اس لئے میں تیری یہ درخواست منظور نہیں کر سکتا" ؛

اگر اللہ تعالےٰ قادر مطلق ہے تو وہ اپنے بنائے ہوئے قانون کو بدل بھی سکتا ہے۔ لیکن کیا اپنے "بندے سے مانگ جو مانگتا ہے۔ میں تجھے دوں گا" کا وعدہ کر کے پھر سورۃ انبیاء میں بنائے اپنے قانون کے ماتحت معذوری ظاہر کرنا کیا اس کی شان کے شایان ہے ؟

ڈاکٹر انصاری چل بسے

ڈاکٹر انصاری چند روز ہوئے۔ نواب صاحب رام پور کے معالجہ کے لئے منصوری تشریف لے گئے تھے۔ آپ وہاں سے واپس آ رہے تھے۔ کہ گاڑی میں ہی اُنہیں دردِ قلب کا دورہ شروع ہوا۔ اُنہیں یہ عارضہ مدت سے تھا۔ اور اسی لئے وہ ملکی سرگرمیوں سے الگ ہو گئے تھے۔ اُن کے کمرہ میں ایک لیڈی ڈاکٹر سو رہی تھی۔ جس نے ڈاکٹر صاحب کے جگائے جانے پر اُن کے ملازم کی مدد سے دوا پلائی۔ لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ اور عالم فانی سے یہ کہتے ہوئے چل بسے۔ کہ "میں مر رہا ہوں"

آپ کی موت ملک کے لئے ایک ناقابلِ برداشت صدمہ ہے۔ اس وقت ہندوستان میں بہت کم ایسے مسلمان ہیں جنہیں ہندو مسلم اتحاد کی فکر ہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں نہ صرف مسلمانوں کو کانگرس کے نزدیک لانے کی کوشش کی۔ بلکہ اُنہوں نے قومیت کے جھنڈے کو ہمیشہ بلند رکھا۔ آپ پیشہ ور لیڈر نہ تھے۔ جو اپنی روزی یا شہرت کے لئے عوام کے دست نگر ہوتے۔ آپ میں اپنی جماعت کو کھری کھری سنانے کا بھی ایک بھاری وصف تھا۔ چنانچہ ۱۹۲۲ء میں جب ملتان میں فسادات ہوئے۔ اور مسلمانوں نے ہندوؤں پر اتیاچار کئے۔ تو آپ نے اپنے ہم مذہبیوں کی اس وحشت کے خلاف آواز اُٹھائی۔ اتراء نے کشمیر پر یورش کی۔ تو آپ نے اخلاقی جرأت دکھا کر اس کی اس کارگزاری کی مذمت کی۔ دہلی میں کانگرس کے جو اجلاس ہوئے۔ اُن میں استقبالیہ کمیٹی کے چیئرمین تھے۔ ۱۹۲۷ء میں کانگرس کا جو اجلاس مدراس میں ہوا۔ اس کے آپ پردھان تھے۔ مادرِ وطن کے سپوت کی بے وقت موت پر ہم جتنا بھی رنج کریں۔ کم ہے ؛

دربار بہاولپور کا تازہ اعلان

ریاست بہاولپور کی فضا کچھ ایسی مکدر ہو گئی ہے۔ کہ خوشگوار ہونے میں ہی نہیں آتی ہندوؤں کے مطالبات کا پورا ہونا تو درکنار۔ اُلٹا دربار سختگیری کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ نظر بندوں پر سختی اسی طرح جاری ہے۔ اور نہ ہی جرمانہ کا روپیہ واپس کیا گیا ہے۔ اب ایک تازہ اعلان جاری ہوا ہے۔ کہ حدودِ ریاست میں جلسے وغیرہ منعقد کرنے کے لئے پولیس سے پہلے اجازت حاصل کرنی ہوگی۔ اور ان جلسوں میں دربار کی پالیسی پر نکتہ چینی کی اجازت نہ ہوگی۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا ایک سال قید یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ ...اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دربار کو فضا کے بہتر بنانے کی فکر نہیں۔ مندرجہ بالا حکم مصالحانہ پالیسی کے صریحاً خلاف ہے۔ اس قسم کے آرڈیننس ان حالات میں جبکہ فضا پہلے ہی ناخوشگوار ہے بے چینی کو کم کرنے کی بجائے اس میں اضافہ کریں گے ؛

ابی سینیا میں صورت حالات

ابی سینیا پر اٹلی کا قبضہ ہو گیا۔ جس کا اٹلی کے ... مسولینی کی طرف سے باقاعدہ اعلان بھی ہو ... اٹلی کی فیسٹ گرینڈ کونسل نے فیصلہ کیا ... فاتح ابی سینیا مارشل بدوگلیو کو پہلا وائسرائے مقرر کیا جائے۔ نیز یہ بھی فیصلہ ہوا ہے۔ کہ ... کو اٹلی کی سلطنت کا ایک حصہ بنایا جائے ... نے شہنشاہ ابی سینیا کا لقب اختیار کر ... لیگ آف نیشنز کے متعلق بیان کیا ملک ... فرانس اور برطانیہ کے سوشلسٹ ... کر رہے ہیں۔ کہ کوئی ایسا مشترکہ قدم اُٹھایا جائے جس سے لیگ آف نیشنز کا وقار بحال ہو ... یہ خواہش مبارک ہے۔ کیونکہ کوئی ...

اقتصادی مسائل :-
سندگی اور بھارت کی راج نیتی ... جو نانا پرکار ...
... بدلے جاتے ہیں۔ اُن کا کنٹرول کارن
... رہے ہیں۔ سبھی وچارک یہ چاہتے ہیں
... کہ ایسا بٹوارہ ہو۔ جس سے سبھی
... ایسا نہ ہو۔ کہ کوئی بھوکا مرے
... بھوکے مرے۔ کنتو ایسے بٹوارہ
... کیا ہونا چاہیئے؟ اس پر
... اتینت آتمار نرم دل
... بھی ہیں۔ کمیونسٹوں، ہنک انیک
... جو آپس میں ایک دوسرے
... نہیں کھاتے۔ یہی کارن ہے۔ کہ
... پرگتی نہیں دکھ پڑتی۔ بھارت
... روس کی اور جھکتی لگتا۔ یہ ہوسکے
... سمجھتے ہیں۔ کہ بھارت کا کلیان روس
... قدم پر چلنے سے ہوگا۔ وہ یہ بھول
... ہیں۔ کہ روس میں بھی کوئی ایک سمتنتر
... نہیں چل رہی۔ آدشیکتا کے
... اپنے سدھانتوں اور وبو ہاروں
... جا رہے ہیں۔ سوفی صدی مت وانت
... نہیں ہے۔ کارن یہ کہ سامپیہ
... میں ہی ہوتی ہے۔ سرشٹی
... کا ہی نام ہے :-

ورن وبوستھا :-
... اتینت وشمتا کو رد کرنے کے لیے
ہمارے بزرگوں نے سماج کی جو وبوستھا کی تھی
ہمارے لیے اتینت اُپیوگی ہے۔ اسی
"ورن وبوستھا" کہتے ہیں۔ "ورن وبوستھا"
... بات سے سروتھا بھن ہے۔ ورن
... کرم سے ہوتا ہے۔ مگر غلطی سے آج
... جنم سے سمجھنے لگے ہیں۔ اسی
... ساری اوبوستھا ہو گئی۔ چاروں
ورن کے سمتھان میں آج بھارت
میں ۲۳۷۸ جاتیاں دکھ پڑتی ہیں
... ورن ماننے پر ہم اپنی "ورن وبوستھا"
سارے سنسار میں پھیلا سکتے ہیں۔ مسلمان
عیسائی بھی اس سے باہر نہیں رہ سکتے
... اور بودھ آدمی کا تو کہنا ہی کیا ہے۔
... ہندو کہلانے والے ورگ میں
... اُپاسنا کرنے والے سمپردائے
... کوئی شیو ہے۔ تو کوئی وشنو
... اور کوئی گنیش کے اُپاسک
... اسی پرکار یدی حضرت محمد صاحب
... ماننے والے اللہ کے اُپاسک اور
حضرت عیسیٰ ... اس رکھنے والے
... ایک سمپردائے کے روپ میں ان
... کوئی ... نہیں

ورن ہیمانسا

(لیکھک شری بابو رام جی ایم۔ اے سمپادک آریہ مِتر آگرہ)

براہمن ورن :-

جس پرکار ہندوؤں میں براہمن، کھشتری ویش اور شودر اپنے اپنے کار بہت سمجھے جاتے ہیں۔ اسی پرکار مسلمان براہمن عیسائی براہمن ماننے میں کوئی آپتی نہیں ہونی چاہیئے۔ براہمن شبد برہم سے بنا ہے جس کا ارتھ وید یا گیان ہے۔ اُن میں جس کی جیون کا گیان کے لیے پر ہو تی ہے ... اُس کو براہمن ماننا چاہیئے پھر وہ کسی بھی دیوتا کی پوجا کرتا ہو۔ اور کسی بھی دارشنک سدھانت کا انویائی ہو۔ بھارت میں سدا سے آچار میں نیم بندھن رہا ہے اور وچار میں سوتنتر تا رہی ہے ساتھ ہی ایک اسلامی سدھانت کو ماننے والا شکشا کا کام کرتا ہے۔ اتھوا نگیہ (سار وجنک سیوا) کرتا ہے تو کیوں نہ اُسے براہمن کہا جائے؟ پھر ایشور اور پرلوک کے وشے میں وہ کچھ بھی وچار رکھے :-

کھشتری ورن :-

اسی پرکار کھشتری شبد کا ارتھ کھشت ارتھات چوٹ سے بچانے والا۔ یا پیڑا سے رکھشا کرنے والا ہے۔ جو نِربلوں کی بلوان کے اتیاچار سے رکھشا کرتا ہے۔ وہ کھشتری ہے۔ پھر اس بات کی چنتا نہیں۔ کہ وہ بھارت کا رہنے والا ہے۔ یا جاپان کا۔ یا روس کا حضرت عیسیٰ کو مانتا ہے یا مہادیو کو :-

کرشی۔ پشو پالن اور بیوپار آدی سادھارن کریں کو کرنے والے سبھی ویش ہیں۔ اس پرکار ورن ماننے سے پریوار کا سنگھرش اپنا دور ہو :-

بالکل مٹ جاتا ہے۔ کھان پان اور روٹی بیٹی کا سمبندھ تو جہاں جس کی اچھا ہوگی۔ کرے گا۔ سب لوگ اپنے سمان آچار ودوں میں ہی ایسا ویوہار کریں گے اس پر کوئی بندھن نہیں ہونا چاہیئے۔ اس ویدک دکھیاتک "ورن وبوستھا" میں ارتھ نیتی کا بھی سماویش ہے۔ براہمن اور کھشتری کا کام ارتھ سنچے کرنا نہیں ہے۔ انہیں اپنے جیون نرواہ مات کے لیے لینا چاہیئے۔ براہمن کے کارج کا بدلہ پرتشٹھا اور سمّان ہی ہے۔ بھوگ سامگری نہیں۔ اسی پرکار کھشتری کو اسی بات سے سنتشٹ رہنا چاہیئے۔ کہ اُسے سب سے ادھک ادھیکار ملے ہوئے ہیں :-

ویش ورن :-

ارتھ سنچے ویشوں کا کاریہ ہے۔ پر انہیں بھی اسے نجی خرچ میں اڑانے کا ادھیکار نہیں ہے۔ سنچے کیا ہوا دھن سار وجنک کاریوں میں ہی لگنا چاہیئے۔ ویش کو اس بات سے سنتشٹ رہنا چاہیئے۔ کہ اس کے پاس سے سار وجنک سیوا کے مہان کاریہ ہوں اور لوگ اُسے آشیرواد دیں۔ اس پرکار بھوکا مرنے اور ادھک کھانے کا پرشن حل ہو جاتا ہے۔ کانٹے سے تول کر کسی کو سمان نہیں کیا جا سکتا :-

مذکورہ "ورن وبوستھا" ہی سچا سامیہ واد ہے۔ مہاتما گاندھی جی نے کہا تھا کہ سار وجنک کاریہ کرتاؤں اور نیتاؤں کو مانسک غلامی سے بچنا چاہیئے۔ پرنتو دکھ کی بات ہے۔ کہ ہمارے سب سے ادھک پرگتی شیل دل میں جواپنے کو سماج وادی پا دریگ وادی کہلاتے

مانسک غلامی کی ماترا سب سے ادھک ہے۔ اشنکا ہے۔ کہ بھوشیہ میں وہ بھارتیہ سنسکرتی کے اصلی روپ کو سمجھیں گے۔ اور اسی کے انوسار ہر ایک سمسیاؤں کو حل کریں گے :-

ضرورت ہے

ایک آریہ یووک پرائیویٹ میڈیکل پریکٹیشنر جس کی ماہوار آمدنی اسی روپیہ ہے۔ اور عمر ۲۹ سال۔ اور جس کی پہلی استری کا دیہانت ہو گیا ہے۔ کے لیے ایک کھتری کنیا یا بال ودھوا کی ضرورت ہے

"A" معرفت اخبار "پرکاش" لاہور

۲۰۰ روپیہ انعام
بواسیر کو بشرطیہ دور کرنیوالی لاثانی دوا
"اکسیر بواسیر" (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مسّوں کا درد۔ کھجلی۔ خون کا زائل ہونا۔ تمام تکلیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲ محصول ۸ گارنٹی۔ اگر دس سال کے اندر اندر دوبارہ بواسیر کا دورہ ہو جائے۔ تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی۔ اس سے اعلیٰ دوائی بتلانیوالے کو ۲۰۰ روپیہ انعام۔ مینیجر کیلاش فارمیسی فتحگڑھ پنجتور ضلع فیروزپور۔ پنجاب

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں میں بھی جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے۔ جیسے سیلان الرحم یا لیکوریا کہتے ہیں۔ میرے پاس اس کی نہایت ہی مجرب دوائی "سنیاسی کا بابا بٹ" موجود ہے۔ جس سے بے شمار دکھی بہنیں لابھ اٹھا چکی ہیں قیمت ڈیڑھ روپیہ "سنیاسی اکسیر" ہر قسم کے آتشک وسوزاک کا جادو نما اور آخری علاج جس کی چند خوراک ہی ان نامراد امراض کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ جہاں ہر قسم کے علاج اور ٹیکے بھی فیل ہو چکے تھے۔ وہاں یہ کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں۔ قیمت "اکسیر آتشک" ۲ روپیہ۔ اور "اکسیر سوزاک" ڈیڑھ روپیہ :- پتہ:-

بابو رعی نندن اوورسیر مقام سوراہ براستہ موڑنڈہ ضلع انبالہ پنجاب

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ
کے بارہ میں سرسی پی رائے کی رائے

میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا۔ تمام دوائیاں اعلیٰ پیمانہ پر اور آیورویدک طریقوں پر بنائی جاتی ہیں۔ اور دوائیوں کو نہ صرف ہندوستان کے ہر صوبہ میں ہی نہیں۔ بلکہ ہندوستان کے باہر بھی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے

ادھیکش جوگیش چندر گھوش آیورویدشاستری سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

مفت مفت

از سر نو زندگی حاصل کرنے کا آسان راستہ بتلانیوالی صحت و تندرستی کی تجربہ عورت مرد سب کے لئے یکساں مفید نصیحت آمیز کتاب بنام

"وید ودیا"

صرف ایک کارڈ لکھ کر بغیر ڈاک محصول

بالکل مفت

آج ہی منگا کر مطالعہ کریں :-

منیجری فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

وید اور ورن

(از مہی پال جی پھاٹک ویدک دھرم وشارد۔ لاہور)

ہم نے اپنے ایک مضمون میں "ویدک ورن و یوسھتا" پر کچھ روشنی ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ میری نظر سے "پرکاش" کے تین چار مضامین گزرے۔ جن میں کچھ اصحاب نے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے۔ کہ "ورن و یوستھا" ہی ترقی کی راہ میں کاوٹ ہے۔ اور وید براہمن کھشتری وغیرہ کو ورن نہیں مانتا ہے۔ اُن کا خیال ہے کہ وید میں براہمن کھشتری وغیرہ کے ساتھ "ورن" لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔ اس لئے وید میں ورن نہیں ؛

میرے خیال میں ان لوگوں نے وید کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ اُن کو شاید پتہ نہیں۔ کہ وید ایک سنسکرت گرنتھ ہے۔ اس کی تشریح کرنا سمرتی کا کام ہے۔ لفظوں کے معنی بتانا نروکت اور نگھنٹو کا کام ہے۔ مثال کے لئے وید میں لفظ "آنکھ" ہے تو ہم اس کے معنی گاڑے یا بھیڑ کے ہی لیں۔ ایسے کہہ کر خاموش نہیں رہ سکتے۔ اس کے معنی ان کتبوں کے لئے ہمیں نگھنٹو دیکھنا ہوگا۔ اور اگر وہاں گوسکے معنی بانی کے ہوں گے تو ہم انکار نہیں کر سکتے۔ اسی طرح ورن لفظ استعمال ہوا ہے۔ ورن لفظ کے معنی ہیں قبول کرنا اور چننا وغیرہ کے۔ رگوید ۳-۳۴-۹ میں ایک منتر آتا ہے :-

सनाना त्या उत सूर्य
समानेन्द्र : समानपुरु भोग
संगाम ।
हिरण्ययमुत भोगं सनान्
हत्वाय दस्युन आर्यं वर्ण
मभावत

یہاں بتایا ہے کہ بھگوان ان کو (دسیو) کا وہ "آریہ ورن" کی حفاظت کرتے۔ مگر تشریح کسی وید میں نہیں بتلائی۔ کہ فلاں فلاں ... (دسیو) ... اور فلاں فلاں کام کرنے سے آریہ ہوتے ہیں۔ اس سے ہم مانا ہی پڑے گا۔ کہ یہاں بھی آریہ اور دسیو گُن کرم سے ہی مانا ہے۔ کیونکہ جب تک گُن کرم سے نہ مانیں تب تک ہم نہیں کہہ سکتے کہ فلاں فلاں کام کرنے پر آریہ یا دسیو بنتے ہیں۔ جب یہ معلوم ہو گیا کہ "ورن" کیسی گُن کرم سے قبول کر لینے کو کہتے ہیں۔ اب آگے چل کر وید بھگوان براہمن کھشتری وغیرہ کے گُن کرم بتلاتے ہیں۔ جو وید کو جاننے والا ہو۔ اور یگیہ کرنے اور کرانے والا ہو۔ وہ براہمن جو شورویر اور بہادر ہے۔ وہ کھشتری۔ جو تجارت وغیرہ کرنے والا ہو۔ وہ ویش۔ اور جو ان تینوں کاموں میں پورا نہ ہو۔ اور خدمت کرنا ہی اس کا کام ہو۔ وہ شودر۔ اب ہر شخص کو اختیار ہے جو جس کام کو پسند کرے۔ وہ اُسی ورن کو حاصل کر سکتا ہے۔ ورن بھی دو طرح سے نپٹ ہوتا ہے کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو جنم سے ہی اُتم گُن والے ہوتے ہیں۔ اُن کی طبیعت میں ہی وہ خوبیاں ہوتی ہیں۔ جو ایک اعلےٰ براہمن کی شان کے شایان ہوتی ہیں۔ اور وہ بہت معمولی سی محنت کے بعد ہی براہمن درجہ پر پہنچ جاتے ہیں اور کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں۔ جو باوجود ایک براہمن کے گھر پیدا ہونے کے بالکل مورکھ ہوتے ہیں۔ نہ پڑھانے سے پڑھتے اور نہ سمجھانے سے سمجھتے ہیں۔ اُن کا دماغ کسی بات کو قبول نہیں کرتا۔ اور وہ شودر بنتے ہیں یہ اکثر گزشتہ جنم کے کرموں کا پھل بھی ہوتا ہے۔ اس سلئے ورن کے لئے تینیں چیزیں ضروری ہیں۔ گُن۔ کرم اور سوبھاو۔ اگر ایک شخص میں وہ پورے گُن موجود ہیں۔ جو ایک اعلےٰ براہمن میں ہونے چاہئیں اور وہ اُن کے مطابق کرم نہیں کرتا اس کا سوبھاو بھی براہمن کی طرح نہیں ہے تو وہ ہرگز ہرگز براہمن نہیں بن سکتا صرف سوبھاو کے ہونے پر بھی جب تک گُن اور کرم نہ ہوں۔ "ورن" نہیں بدل سکتا۔ وید بھگوان فرماتے ہیں :-

इमे येनांवर्हि नपर श्चरन्ति
न ब्राह्मणासोन सुते करासः
ते एते वाच मापयेद्य पा-
पया सिरीस्तन्त्रं तन्वते
अप्रजज्ञयः ॥

ऋ १०.७१.९

یعنی (इमे ये) جو لوگ (प्रवाक) اس دنیا میں (नचरन्ति) اچھے کام نہیں کرتے ہیں۔ یعنی وید وغیرہ نہیں پڑھتے۔ اور اچھے لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے ہیں (परन:) اور نہ پرلوک میں ہی دلچسپی رکھتے ہیں۔ (न ब्राह्मणासः) نہ براہمن کے کرم کرتے ہیں (न सुतेकरासः) اور نہ یگیہ وغیرہ ہی کرتے ہیں۔ (तेएते) وہ (अप्रज्ञयः) مورکھ لوگ (वाचम्) بانی کو (अभिपद्य) حاصل کر کے ... (पापया) پاپ (گناہ) کے ذریعہ (सिरि) کسان بنتے ہیں۔ یا (तन्त्रमतन्वते) جولاہے بنتے ہیں :-

اس وید منتر سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گُن۔ کرم براہمن وغیرہ بننے کے لئے کس قدر ضروری ہیں۔ اب ایک شخص کی خواہش ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے اپنے آپ کو دھرم اور دیش کی رکھشا کے لئے اور دشمن سے مقابلہ کرنے کے لئے ہی وقف کر دے۔ وہ کھشتری کے گُن حاصل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ آخر کار وہ کھشتری بن ہی جاتا ہے۔ اور چونکہ اس نے اپنی خوشی سے ایک کام کو قبول کیا ہے اس میں محنت کی ہے۔ اور کھشاتر دھرم کا پالن کیا ہے۔ اس لئے وہ کھشتری "ورن" کا حق دار ہے۔ ایک مثال سے یہ بات اور صاف ہو جاتی ہے۔ کہ براہمن کھشتری وغیرہ ورن کس طرح ہیں۔ انگریزی زبان میں (Driver) کے معنی "چلانے والا" ہیں۔ وہاں ورن۔ موٹر تانگہ کسی کا نام نہیں ہے اب جو شخص تانگہ چلانا شروع کرتا ہے اُسے ہر شخص تانگہ ڈرائیور اور جو موٹر چلانا شروع کرتا ہے۔ وہ موٹر ڈرائیور کہلاتا ہے۔ اسی طرح ویدک بھاشا میں "ورن" کے معنی قبول کرنے یا اختیار کرنے کے ہیں۔ اور براہمن کھشتری وغیرہ کے گُن۔ کرم اور سوبھاو کے مطابق ہی اختیار کیے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ "ورن" ہیں۔ اور ہم براہمن ورن کھشتری ورن وغیرہ کہہ سکتے ہیں ؛

یہ کہ وید کس طرح ورن مانتا ہے اس کا فیصلہ ہو گیا۔ اور معلوم ہو گیا۔ کہ ویدک معنوں میں براہمن وغیرہ ورن ہی ہیں ذات پات نہیں۔ کیونکہ جاتیاں صرف دو طرح کی ہیں۔ ایک انسان دوسرے حیوان۔ پھر ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ساماننیہ جاتی دوسری ساماننیہ وشیش جاتی۔ جیسے جانور یا حیوان یہ تو ہے ساماننیہ جاتی اور گھوڑا گدھے وغیرہ ہیں ساماننیہ وشیش جاتی جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم ذات پات کو توڑنا چاہتے ہیں۔ وہ نہایت غلطی پر ہیں۔ اُن کو پتہ ہی نہیں کہ جات ٹوٹ نہیں سکتی ورن ویوستھا کے نہ رہنے سے نہ کوئی شودر ہی شودر دھرم کا پالن کرے گا۔ اور نہ کوئی وید پاٹھی براہمن بننے کی کوشش کرے گا۔ کیونکہ جب ایک شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ میں بڑی طاقت سے محنت کرنے کے بعد بھی براہمن نہیں بن سکتا۔ تب شاید ہی کوئی کم ... اس لائن میں آنے کی کوشش کرے یہی لئے کبھی سوچ کو "ورن" کی ضرورت ہے۔ کیونکہ کوئی شخص کسی کا سوبھاو ... نہیں سکتا۔ وہ اپنے سوبھاو کے مطابق گُن کرم بھی حاصل کرے گا۔ اور جب اس کو ورن نہیں ملے گا۔ تو وہ سوسائٹی سے الگ ہو جائے گا۔ اس کو تمہاری اس سوسائٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں "ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا" ملتا ہو۔ دنیا کی ترقی ہمیشہ ہی اس طرح ہے۔ اگر آج جرمنی میں "ورن ویوستھا" نہ ہوتی تو ہٹلر کبھی اتنی طاقت حاصل نہیں کر سکتا تھا جب اس نے طاقت اور شجاعت کے کام کئے۔ وہ جنم سے کوئی ہو۔ آج گُن کرم اور سوبھاو تینوں سے وہ کھشتری ہے۔ ہر ملک میں جہاں بھی گُن کرم سے "ورن ویوستھا" کی حکومت رہی ہے۔ وہاں کی قوموں نے ترقی کی ہے۔ ہندوستان میں بھی اسی "ورن ویوستھا" کی بدولت اپنی شان رہی ہے اور ترقی ملی ہے۔ اگر بھگوان رام چندر جی پر خیال کر لیتے کہ راون جنم سے براہمن ہے۔ گُن بھی اس میں براہمنوں کے ہیں تو ہمیں ایک کھشتری کو برہم ہتیہ کا پاپ نہیں کرنا چاہئیے۔ تو آج دنیا کا نقشہ ہی بدلا ہوا نظر آتا۔ مگر اس زمانہ میں صحیح ورن ویوستھا کی حکومت تھی۔ رامچندر جی کھشتری تھے۔ راون براہمن۔ مگر چونکہ اس کے کرم اور سوبھاو نے اس کو اپنے ورن سے گرا دیا تھا۔ اس کو راکھشس کا درجہ ملا۔ اور ساتھ ہی ایک کھشتری کے ہاتھوں مارا گیا۔ اور بھی بہت سی تواریخی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جہاں جنم سے شودر یا کھشتری وغیرہ گُن کرم سے براہمن بنے ہیں :

آخیر میں میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس کے خلاف آواز اٹھا کر اپنی طاقت کو برباد کرنا ہے اور نہ اس کو بڑی سے بڑی طاقت مٹا سکتی ہے اور نہ اس میں تبدیلی پیدا کر سکتی ہے۔ کیونکہ یہ ایشوری گیان ہے۔ اور "ورن ویوستھا" ویدک ہے میں اُن لوگوں سے جو ورن ویوستھا کو ویدک سمجھتے ہیں۔ یہ عرض کروں گا۔ کہ وہ اپنے خیالات کو وید کی بنیاد پر رکھیں۔ بلکہ وید کے اصولوں کے مطابق اپنے آپ کو بنانے اور ہر بات کو سمجھنے کی کوشش کریں ؛

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

اُپوبیاگ

گھوپیوں کی ایک دلچسپ اور سبق آموز کہانی

از:- ہتیشی علاوپوری

میں کھانا کھا کر چھٹی لکھنے کے لئے بیٹھ گیا۔ میری دھرم پتنی وقت کٹی کے لئے ہندی کا ایک اپنیاس اُٹھا کر اس کے ورق اُلٹنے لگی۔ یکایک اس کی نظر ایک چھٹی پر پڑی۔ جو کتاب کی تہہ میں چھپی ہوئی رکھی ہوئی تھی۔ اُس کے لئے یہ چھٹی باعث کشش اس لئے تھی کہ ہندی میں چھٹیاں کبھی کبھی لکھتا ہوں۔ اور شاید اس لئے بھی کہ یہ میری پہلی چھٹی تھی۔ جو اُسے دیکھنے کو ملی۔ اس نے اُسے اُٹھا کر پڑھنا شروع کیا۔ میں نے اُس کی طرف نگاہ دوڑائی۔ تو اُس نے بھی ایک نظر مجھ پر ڈالی۔ ہماری آنکھیں چار ہوئیں۔ اس ناول کو سوشیلا کے ہاتھ میں چھوڑ کر اُس چھٹی کے بارہ میں جھپٹ پڑا۔ وہ چھٹی میں نے اُس سے لے لی۔ کیونکہ وہ چھٹی میں اپنی دھرم پتنی کو پڑھنے کا موقعہ دے سکتا تھا۔ اس بات میں نے بغیر کچھ سوچے بچارے وہ چھٹی اس کے ہاتھوں سے چھین کر پھاڑ ڈالی۔ وہ شاید ابتدائی الفاظ ہی بمشکل پڑھ پائی ہوگی۔ اس چھٹی میں خواہ کچھ بھی ایسی اعتراض بات نہ ہوتی۔ لیکن میرا اس طرح ایک چھٹی کو اور جو خاص طور پر ایک استری کے نام لکھی گئی ہو۔ چھین کر پھاڑ دینا سوشیلا کو خواہ مخواہ شک کرنے کا موقعہ دیتا تھا۔ وہ دل ہی دل میں اُس وقت ضرور سوچتی ہوگی۔ کہ میں نے اس چھٹی کو پھاڑا کیوں؟ پھر پھاڑا کیوں؟ ایسا کون سا راز ہے؟ اس چھٹی میں جو مجھ سے چھپانے کے قابل ہے؟

جب میں نے چھٹی پھاڑ دی۔ تو سوشیلا نے سب سے پہلے بھولا بھالا منہ پھیر لیا۔ لیکن جتنا وہ سکی کہ وہ چھپا ہوا کر رکھا گیا تھی۔ ٹھیک اسی طرح کسی پریمکا کی ٹھکرائی ہوئی ہو۔ جیسے اُس کی آنکھیں بھر گئیں۔ سوشیلا کو بہت رنج ہوا۔ جو میں نے اُس کی آنکھوں سے دیکھا۔ بہتے ہوئے آنسوؤں سے معلوم کیا۔ میں نے پہلی بار اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھے

اُس کے آنسو بہہ رہے تھے کہ اس افسوسناک واقعہ نے اُس کے دل کو سخت صدمہ پہنچایا ہے۔ مجھے اُس وقت ایسا محسوس ہوا۔ مانو میں نے سخت غلطی کی ہو۔ خیال آیا۔ اگر یہ سچ بھی ہو۔ کہ وہ چھٹی اس کے لئے قابل اعتراض ہوتی۔ تو بھی اصل حالات اُس سے پوشیدہ نہیں رکھنے چاہئے تھے۔ اور خاص کر اُن حالات میں جبکہ وہ چھٹی اُس کے ہاتھ میں آ چکی تھی۔ اب جو واقعہ ظہور پذیر ہو چکا تھا۔ اُس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اس سے میں چھٹی پھاڑنے سے بالکل بے خبر تھا۔ یہ واقعہ پتی پتنی کے دلوں کو جدا کرنے میں رکاوٹ بن سکتا تھا۔ اور ہمارے قدرتی پریم کو نشٹ کر کے ایک سوفائی خشکی پیدا کر سکتا تھا۔ اور عین ممکن تھا۔ کہ ہمارا جیون واٹکا آنند پریم اور وشواس سے بالکل خالی ہو جاتا۔ اور ایسا ہونا اس حالت میں ایک معمولی بات تھی۔ کیونکہ ہماری شادی ہوئے ابھی ایک ہفتہ بھی نہ ہوا تھا۔ اور ہم ہنی مون منانے منصوری آئے ہوئے تھے۔ اور سوشیلا کو مجھے اور مجھے سوشیلا کو سمجھنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ میں کیریکٹر کے لحاظ سے خواہ کتنا ہی اونچا شخص کیوں نہ ہوتا۔ میرا چھٹی کو لے کر پھاڑ دینے کا فعل خود میری نظروں میں ایک گری ہوئی حرکت تھی۔ جس کے لئے مجھے افسوس تھا۔ سخت افسوس۔ اُس نے ونیت بھاو سے آنکھوں میں آنسو لاتے ہوئے بھری ہوئی آواز میں مجھ سے پوچھا۔ "یہ چھٹی کیا تھی؟"

"کچھ نہیں یونہی۔"

"کس کو لکھی تھی؟"

"ایک لڑکی کو۔"

"وہ لڑکی کون ہے؟"

"میری ایک ہم جماعت۔"

جوں جوں وہ چھٹی کے متعلق واقفیت پاتی جاتی تھی۔ اُس چھٹی کو پڑھنے کی خواہش اُس کی بڑھتی جاتی تھی۔ وہ اُٹھ کر گئی۔ اور پھٹی ہوئی چھٹی کے ٹکڑے اکٹھے کرنے لگی۔

"اس میں کیا لکھا تھا؟"

"کچھ نہیں۔ یونہی۔ ایک پرانی چھٹی تھی۔ نہ جانے کیا لکھا تھا۔ اب تو یاد بھی نہیں۔"

"لیکن آپ نے اُسے پھاڑا کیوں؟ کیا میں اور آپ اب دو ہیں؟ کیا آپ کو مجھ سے کچھ پوشیدہ رکھنے کا حق ہے؟"

اس کی اس بات نے مجھے اپنی حرکت پر بالکل نادم کر دیا۔ میں نے سوائے یہ کہنے کے اور کوئی چارہ نہ دیکھا کہ "چھٹی میں کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ جو تم سے پوشیدہ رکھی جاتی۔ مجھے خود افسوس ہے۔ کہ میں نے اُسے جلدی میں کیوں پھاڑ دیا؟"

ان الفاظ سے اس کی تھوڑی سی تسلی تو ہو گئی۔ اور شاید اس چھٹی کے بارہ میں یہ بھی سمجھ بیٹھی ہو۔ کہ اس چھٹی میں کوئی ایسی بات نہ تھی۔ جو مجھ سے پوشیدہ رکھی جاتی۔ لیکن اُس کے دل میں چھٹی کے چھین کر پھٹ جانے کا خیال دامنگیر رہا۔۔۔۔۔ میرا ایک پرانی لڑکی کو چھٹی لکھنا خالی از مطلب نہیں سمجھتی تھی۔ اور پھر لکھی گئی چھٹی کو چھپانا یا پھاڑنا کیا معنی رکھتا تھا۔ اس قسم کے شکوک کو اس کے دل سے کون دور کر سکتا تھا؟ مندرجہ بالا جواب بھی اُس کے دل میں بیٹھے ہوئے میرے متعلق شک کو دور نہ کر سکا۔

اس گفتگو کے بعد بھی میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ میرے منہ سے یہ جان لینے کے بعد بھی کہ چھٹی میں کچھ نہ تھا۔ پھٹی ہوئی چھٹی کے ٹکڑوں کو ملا کر چھٹی پڑھنے کی کوشش میں مصروف رہی۔ میں یہ برداشت نہ کر سکا۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح وہ میرے جواب سے مطمئن نہ ہو سکی تھی۔ میں نے پوچھا۔ "کیا تمہیں مجھ پر وشواس نہیں؟"

اس نے معنی خیز نگاہ مجھ پر ڈالتے ہوئے کہا۔ "کیا آپ کو مجھ پر وشواس تھا؟" گویا اس کی نگاہ کہہ رہی ہو۔ لیکن آپ اس بات کا کوئی جواب نہیں دے سکے۔ کہ چھٹی پھاڑی کیوں گئی؟ میں یہ جاننے کے لئے نہیں کہ اس میں کیا تھا۔ بلکہ اس کے پھاڑنے کی وجہ کو جاننے کے لئے ہی اس کو پڑھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔"

میں اس دلیل کا کوئی جواب نہ دے سکا۔ بلکہ لاجواب ہو کر چپ ہو رہا۔ اور اپنے آپ کو اس حرکت کے لئے بالکل بے قصور ثابت کرنے اور یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ چھٹی جلدی میں پھاڑی گئی تھی۔ میں چھٹی کے ٹکڑوں کو ملا کر پڑھنے میں مدد دینے لگا۔ ہم دونو ابھی اس معمولی سے واقعہ سے محبت کی بستی کو اُجڑنے سے بچانے کے لئے سوشیلا کے ٹکڑے ہوئے ہوئے دل کو ایک جا جمع کر رہے تھے۔ کہ مجھے چپڑاسی بلانے آ گیا۔ اور میں یہ کام اسی طور چھوڑ کر اُس کے ساتھ چل دیا۔ مجھے پتہ نہیں کہ وہ چھٹی پڑھ سکی یا نہ۔

اس واقعہ کے بعد کوئی اور واقعہ ایسا نہیں ہوا جس سے سوشیلا کے دل کو ٹھیس پہنچتی۔ لیکن میں نے یہ ضرور دیکھا۔ کہ جب میں اس کے پاس ہوتا۔ تو وہ خاموش لیکن اُداس رہتی۔ اور مجھے بتایا گیا۔ کہ میری غیر حاضری میں روتی۔ اور اکثر میرے اچانک غیر متوقع آ جانے پر اُس کے آنسو چھپانے کی کوشش کے باوجود میں اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ ہی لیتا۔ جب میں اس کو رونے کی وجہ پوچھتا۔ تو مجھے یہی جواب ملتا۔ کہ وہ ماتا پتا اور بہن بھائیوں کا وِیوگ بہت بُری طرح محسوس کر رہی ہے۔ میں شاید اُس کی اس بات کا یقین نہ کرتا۔ اگر میں یہ نہ دیکھ لیتا۔ کہ جب اُس کے پتا یا ماتا کا پتر آتا۔ اور وہ پڑھ کر زار زار رونے لگتی۔ میں کبھی یہ خواب میں بھی سوچ نہ سکتا تھا۔ کہ اس کے غمزدہ رہنے یا رونے کی وجہ وہ چھٹی ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی میں نے جان بوجھ کر اس چھٹی کے بارہ میں کبھی پوچھنے کا ارادہ ہی کیا۔ میں اس واقعہ کو بالکل بھول جانا چاہتا تھا۔ اور چاہتا تھا۔ کہ وہ بھی بھول جائے۔ اگرچہ واقعہ ہمارے منصوری آنے کے ایک ہفتہ بعد ہوا۔ اور پہلے ہفتہ میں اُس کے دل کی کیفیت موجودہ کیفیت سے بدتر ہوتی۔ تو میں یہ نتیجہ بجا طور پر نکال لیتا۔ کہ اس کے رونے کی وجہ وہ چھٹی ہی ہے۔ جس نے اس کو غیر معمولی طور پر دلی رنج پہنچایا ہے۔ اور اس کے شیشۂ دل کو چور چور کر دیا ہے۔ میرے لئے اُس کا رونا معمہ بھی تھا۔ اور وہ اپنے رونے کی دوسری وجہ یہ بتاتی تھی۔ اس پر طرہ یہ کہ وہ کھاتی بھی کچھ نہ تھی۔ اور دن بدن کمزور ہوتی جا رہی تھی۔ کبھی کبھی تو میں اُس کی یہ حالت دیکھ کر رو اُٹھتا۔ اور اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کو نہ روک سکتا۔ دل کہہ اُٹھتا۔ میں نے کیوں شادی کی مصیبت کو سہیڑا۔ گویا میں اُس کی غمزدہ حالت سے اس قدر تنگ آ گیا تھا۔ کہ اس کا ہر وقت روتے رہنا۔ نہ کچھ کھانا نہ پینا اور نہ ہی کسی سے ملنا جلنا میری زندگی کو خشک بنا رہا تھا۔ آیا تھا ہنی مون منانے اور

(نا تمام)

Haridwar. Digitized by eGangotri

رہ حالت بنی۔ تو وہ سیر کے لئے باہر نکلتی تو کہانی دیتی ہے۔ یہ پہاڑ کی سیر تھی۔ ہم اس کے سوائے کچھ نہ کر سکتے تھے کہ اپنے کمرہ میں دروازہ بند کر کے پڑھتے۔ وہ روتی۔ میں طرح طرح کے خیالات میں غرق رہ کر اس طرح آنسو بہاتا۔ کہ وہ دیکھ نہ سکے لیٹ رہتا۔ اور اسی طرح نیند آ جاتی۔ پانچ چھ روز جب اس کی حالت سدھری۔ اور نہ ہی سدھرنے کی امید دکھلائی دی۔ تو میں نے سامان اٹھا کر گھر واپس آنے کی ٹھانی۔ اور دوسرے ہی روز میں جالندھر کے لئے چل پڑا۔

انہی دنوں میری ایک کہانی ایک ہندی کے رسالہ میں چھپی جس کا پلاٹ شاید اس طرح تھا۔ کہ ایک یوک اور لڑکی اکٹھے کھیلے آٹھ دس برس کے میل جول سے ان کی آپس میں محبت ہو گئی۔ پہلے پہل یہ بچوں کی سی محبت تھی۔ اکٹھے کھیلتے کودتے اور بیریاں گیندیں اڑاتے۔ لیکن جوں جوں ان کی عمر بڑھتی گئی۔ ان کے خیالات اور جسمانی بناوٹ میں تبدیلی آنے لگی۔ اب دونو جب کبھی ایک دوسرے کے سامنے بھی ہوتے۔ تو حیا راستہ میں حائل ہو جاتی۔ اور اسی طرح باتیں رہتیں۔ شاید یہ جوانی کی امنگیں تھیں۔ جو حیا بن کر ان کے راستہ میں حائل تھیں۔ دونو ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ لڑکا کھشتری تھا۔ لڑکی براہمن گھرانے کی۔ دونو کی شادی ہونا ناممکن تھا۔ دونو نے ایک دوسرے سے بھی شادی کرنے کا قانونی معاہدہ نہیں کیا تھا۔ شاید دلوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں کیا ہو۔ تو معلوم نہیں مگر دونو کا خیال یہ تھا کہ شادی کی بنیاد محبت پر ہونی چاہیئے۔ گویا شادی محبت کا نتیجہ ہونی چاہیئے۔ نہ کہ محبت شادی کا۔

لہذا لڑکی جس کا نام اوشا تھا۔ اکثر عورت کے حقوق کی آڑ میں اپنی پوزیشن واضح کر چکی تھی۔ وہ کہا کرتی۔ کہ مرد عورت کی وفاداری۔ معصومیت اور بے زبانی... کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اس پر ظلم ڈھاتے ہیں۔ عورت کیوں اس کے مظالم کا شکار ہو؟ مرد تو بی۔ اے ایم۔ اے کرے۔ جہاں چاہے آزادانہ رہے لڑکی کو دیکھ بھال کر شادی کرے۔ ایک بیوی مر جانے پر دوسری اور تیسری تک شادی کر لے۔ لیکن ایک لڑکی تعلیم سے بھی کوری رکھی جائے۔ اسے صرف چولہا جھونکنے اور مرد کی نفس پرستی کا آلہ سمجھ کر بچے پیدا کر کے ان کے پالن پوشن کرنے کے لئے ہی سمجھا جائے۔ تو کیوں؟ کیوں نہیں!

اسے تعلیم کا حق دیا جاتا۔ وہ کیوں نہ اپنے حسب پسند لڑکے سے شادی کرے؟ کیوں نہ وہ بھی نوکری کرے؟ کیوں وہ مرد کی پیسے کے لئے محتاج رہے؟...... وغیرہ وغیرہ باتوں باتوں میں وہ جب مجھے لاجواب کر دیتی۔ تب ہنس کر کہتا۔ "اوشا شاید تم اس لئے شادی کرنا نہیں چاہتی کہ کنواری رہ کر ایسے مردوں کو یہ دکھایا جائے کہ عورتیں ان سے کسی حالت میں بھی کم نہیں"۔

"ہاں! ہاں!! لیکن اگر میں خود شادی کرنا نہیں چاہتی۔ تو یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ شادی کرنی ہی نہ چاہیئے"۔

"تو شادی تمہارے خیال میں بری چیز نہیں"۔

"بری کبھی نہیں۔ لیکن اگر لڑکی اور لڑکے کو حسب پسند انتخاب کرنے کا موقعہ دیا جائے"۔

"تو کیا تم اس سے محروم ہو؟"

"وہ اس کا کچھ جواب نہ دیتی۔ مجھے اس کی خاموشی اس کی اعتراف شکست کے مترادف دکھائی دیتی۔ لیکن وہ مجھے معنی خیز نگاہوں سے دیکھ کر صرف مسکرا دیتی۔

اس نے اکثر عورت اور مرد کے تعلقات اور ان کے ایک دوسرے کے متعلق فرائض اور حقوق کے بارہ میں اخبارات میں مضمون

لئے بھی معمّہ ہے۔ کیونکہ اس نے کبھی کھلے الفاظ میں مجھ سے اظہار محبت نہیں کیا اور نہ ہی کوئی ایسی حرکت جس سے میں اس کی طرف سے محبت کا نتیجہ نکال سکتا۔ ہاں یہ میں مانتا ہوں کہ وہ میری کہانیوں۔ مضامین اور نظموں کی قدر کرتی اور ان کی داد دیتی تھی۔ اور میں اس کی ہر چیز پسند کرتا تھا۔ محض ہمارا ایک دوسرے کے خیالات کا

لکھے۔ جنہوں نے کافی شہرت حاصل کی۔ اور اس کی عزت عورتوں میں بہت بڑھ گئی۔ اس کو مجھ سے عقیدت تھی۔ لوگ اس عقیدت کو محبت کہتے تھے۔ وہ عقیدہ اس وجہ سے تھی کہ وہ میرے خیالات کی قدر کرتی تھی۔ اور شاید اس کے خیال میں میں بھی اس کے خیالات کا قدردان تھا۔ اور یہ تو حقیقت ہی ہے کہ اس کے ماتا پتا اور دوسرے بڑے بوڑھے تھے بھی ان کے ان خیالات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ سب ایسی لڑکیوں سے ملنا جلنا ہرگز نہ چاہتی تھی۔ اور لوگ شاید اسی لئے اس سے نفرت کرتے تھے۔ کہ اس کے متعلق ان کا یہ خیال تھا۔ کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔ اور وہ شادی بھی اسی لئے نہیں کرتی۔ یہ جان کر کہ ہم دونو کی شادی کا ہونا ناممکنات سے ہے۔ ساری عمر کنواری رہنے کا پرن کیا ہے۔ یہ سب کچھ میرے

قدردان ہونا ہماری ایک دوسرے سے محبت کے ہونے کا کوئی ثبوت نہ تھا۔

پھر بھی تو کچھ عرصہ کے بعد شادی ہو گئی۔ پہلے کبھی اوشا نے نظم نہ لکھی تھی۔ شادی کے دن مجھے ایک پرانا رسالہ ڈاک سے ملا۔ تاریخ بہت دیر کی تھی۔ پھر دیکھنے کی کوشش کی۔ لیکن نہ جان سکا۔ کہ کہاں سے آیا ہے۔ اور کیوں آیا ہے؟ صرف یہ بات قابل توجہ تھی۔ کہ اندر ایک نظم جو اوشا کی تھی چھپی ہوئی تھی۔ یہ لال پنسل سے نشان کیا ہوا تھا۔ میں نے اسے دیکھا۔ اور اس کے نیچے اوشا کا نام دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور خیال آیا۔ کہ شاید اوشا نے یہ نظم اور یہ بھی ایڈیٹر نے جو رسالہ میرے پاس بھیجا ہوگا۔ کہ میں اوشا کو ایک دوسرے رنگ میں بھی دیکھ سکوں۔ میں بجا طور پر حیران تھا۔ کیونکہ یہ اوشا کی پہلی نظم تھی۔ جو میری نظروں سے گزری۔ نظم کا عنوان تھا "نظم پیا بے وفا"۔ اس نظم کا مفہوم کچھ اس طرح سے ہے:

چکور سارا ساری رات برفا کی بیت گا کر چندا کی پرتیکشا کرتا ہے۔ تاکہ گلاب کے کھلے ہوئے پھولوں کی خوشبو کا لطف اٹھا سکے +

چکوری ساری رات آنکھوں سے گرنے والے آنسوؤں کو گن گن کر رات کاٹتی ہے +

چکور چندرما کے درشن کے لئے سارا دن سورج آتاپ دھر کر ونتی کرتا ہے +

میں تیری راہ کب سے دیکھ رہی ہوں۔ تم ہردے روپی کٹیا میں مہمان بن کر آئے تھے:

میری کٹیا بالکل سنسان اور اجاڑ تھی: تم نے میری حالت پر ترس کھا کر پریم جوت جلا کر اسے روشن کر دیا:

اسی روشنی میں میں نے جیون رستہ کو جانا +

ساری رات تم میرے ساتھ ایک رکھا کھیل کھیلتے رہے ہو:

میں اس آنند میں کھو کر اپنا آپ بھول گئی +

دن چڑھنے پر میری کٹیا پھر سنسان تھی۔ تم چلے گئے۔ دن چڑھنے سے پہلے۔ تم وعدہ کر گئے تھے کہ تم جلدی آؤ گے۔ لیکن اب تک نہیں آئے:

راہیں تکتے آنکھیں سوکھ گئیں:

میں نے سنا ندی میں باڑھ آئی ہے اور ملاح نے کشتی ڈال دی ہے +

میں نے سنا کہ رکھی بھونرے کی آشا پوری کی گئی ہے۔ اس نے کھلے ہوئے گلاب کو ارپن کر دیا ہے +

مختصر افسانہ "انسان کی فطرت"

(۱)

دنیا کی بے ثباتی اور عزیزوں کی بے وفائی نے راجہ کے دل میں سب کچھ تیاگ دینے کا خیال پیدا کر دیا۔ اور وہ محلات۔ زر و جواہرات اور عیش و آرام کے تمام سامان چھوڑ کر جنگل کو چل دیا۔ رات کی تاریکی میں برلب سڑک تن تنہا اپنے دل سے باتیں کرتا راجہ چلتا گیا۔ عزیزوں کی محبت اور جدائی کا احساس کبھی کبھی دل میں چٹکی لیتا۔ مگر راجہ اب ان کی طرف سے بے نیاز ہو چکا تھا:

(۲)

وہ رات اماوس کی غیر معمولی تاریک رات تھی۔ سیاہ بادلوں نے آسمان کو ڈھانپ رکھا تھا۔ کائنات سنسان نیند کی آغوش میں مدہوش تھی ——— اچانک بجلی چمکی۔ اور سڑک کے کنارے کوئی سرخ رنگ کی چیز بجلی کی روشنی میں چمکی۔ راجہ نے سمجھ کوئی قیمتی شے یعنی لعل ہے ——— لپک کر حاصل کرنا چاہا۔ مگر اس کا ہاتھ پان کی پیپ سے بھر گیا ——— انسان کی فطرت بھی عجیب بنی ہے۔ لاکھوں کی مالیت کے لعل و گوہر خود چھوڑ دینے والا راجہ تھوک کو لعل سمجھ کر پھر ما گیا تھا:

(ہربنس سنگھ رشک)

CC0, Gurukul Kangri Collection

آریہ سماج جامبوں میں اہل اسلام سے شاندار مناظرہ

ویدک سدھانتوں کی اپوروتے

مسلمان دوستوں کی خواہش کے مطابق آریہ سماج جام پور نے شاستر ارتھ کا چیلنج منظور کیا۔ چنانچہ شاستر ارتھ کی تاریخیں ۲ و ۳ مئی مقرر ہو گئیں۔ مناظرہ آریہ سماج مندر میں ہوا۔ اہل اسلام کی طرف سے مولانا لال حسین خان اختر کھڑے ہوئے۔ اور آریہ سماج کی طرف سے سوامی رودرانند جی مشہور مناظر اور مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر تھے۔ کاروائی شروع ہونے سے پہلے منتری سماج کی تجویز پر سکرٹری انجمن اسلامیہ کی تائید سے مناظرہ کے صدر سردار احمد خان صاحب پریذیڈنٹ انجمن اسلام اور چوہدری صوبہ راج جی پردھان آریہ سماج چنے گئے۔

شاستر ارتھ کے لئے دونوں روز ۸ بجے صبح سے ۱۲ بجے صبح تک وقت مقرر تھا۔ پہلے دن ۲ مئی کو مناظرہ کا مضمون تھا "اسلامی نجات اور ویدک مکتی کا مقابلہ" مہاشہ چرنجی لال جی پریم مدعی نے اپنے مضمون کو واضح کیا۔ وید منتروں کے ذریعہ آپ نے ثابت کیا کہ ایشوری وصال کا نام ہی مکتی ہے۔ یہ روحانی لذت ہے اس میں اشیاء کا دخل بالکل نہیں ہے۔ ان ویدک سدھانت کو قرآن شریف میں پانا ہے۔ مگر وہاں روحانی آنند کی بجائے لذت نفسانی کا ذکر پایا جاتا ہے۔ حور و غلمان کا ذکر ہے۔ گوری گوری بنڈلیوں کا حال ہے۔ بکرے اور گوشت۔ دودھ۔ شہد۔ پانی اور شراب کی نہروں کا بیان ہے۔ جو کہ بالکل تو دنیاوی چیزوں کے طور پر ملیں گی۔ صرف ایک شرط کے ساتھ کہ وہ خراب حالت کو نہیں پہنچیں گی۔ دودھ تو ہوگا۔ مگر خراب نہیں ہوگا۔ پریم جی نے کہا۔ مولوی صاحب! جب ہم اعضاء ہی نہیں ہوں گے تو ان کی فکر کیسی؟ پانی رہا دودھ خراب نہ ہونے کا دعویٰ۔ گنگا جی کا پانی ہم سال تک تو یہاں ہی خراب نہیں ہوتا۔ ڈاکٹروں نے آزما کر دیکھا ہے۔ اگر انہی دنیاوی چیزوں کا زیادہ دیر تک بھوگ کرنے کا نام نجات ہے۔ تو آج سائنس کی مہربانی سے حاصل ہوتی جا رہی ہیں۔ اچھا مردوں کو تو ملیں گی ۷۰ خوبصورت حوریں اور ۷۲-۷۲ غلمان۔ مگر ستانی عورتوں کو کیا ملے گا؟ کیا اسی حساب سے ۷۰-۷۰ مرد یا کچھ اور؟ مولانا صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دے کر فرمایا کہ سورگ میں بکرے کا گوشت تو آپ کے ہاں بھی لکھا ہے۔ منتر حوالہ بھی دیا۔ پریم جی نے جواب دیا۔

अजाम

کہ حقیقتاً ویدوں میں سورگ اور چیز ہے۔ جسے سکھ و شانتی کا نام دیا جاتا ہے۔ اور مکتی بالکل دوسری چیز ہے۔ اور لفظ کا معنی صرف بکرا نہیں۔ بلکہ نہ پیدا ہونے

والی صفت سے اسے کہا جاتا ہے अज:

नजायते : इति अज:

بے شک سورگ میں اپسرائیں اور گندھروں کا ذکر آتا ہے۔ اپسرا کا مفہوم اور شبدوں کے رس سے ہے۔ اور گندھروں کا مطلب اگنی۔ چندرما اور گانے والے سے ہے۔ سو سورگ، سکھ و شانتی میں یہ چیزیں تو موتی ہی ہیں۔ یہ دنیاوی سکھ ہے۔ اور مکتی ایشوری ملاپ کو کہتے ہیں۔ اور وہ روحانی آنند ہے جو صرف آتما سے محسوس کیا جا سکتا ہے۔

اختر صاحب نے اعتراض کیا۔ کہ پنڈت جی تمہارا مکتی لفظ تو آپ کے چاروں ویدوں میں نہیں ملتا۔ آپ اسے خواہ مخواہ ویدک حقندوں میں گھسیڑے جاتے ہیں۔

پریم جی نے جواب دیا वद हमन्त والے منتر میں ایشوری وصال کا ذکر ہے۔ اور وہی مکتی ہے۔ مگر آپ تو پانچ بار روزانہ نماز پڑھتے ہیں۔ سارے قرآن شریف میں نماز کا لفظ تک نہیں۔ میں ڈنکہ کی چوٹ للکار کر کہتا ہوں۔ کہ اگر ہے۔ تو ثابت کیجئے۔ مولانا صاحب نے فرمایا۔ نماز لفظ فارسی کا ہے۔ عربی کا نہیں۔ لہٰذا قرآن شریف میں نہیں پایا جاتا۔ اسی طرح دونو اطراف سے اپنے اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کی کوشش ہوتی رہی۔ پبلک نے پریم جی کی عقلی دلائل کی داد دی۔ آخیر میں پریم جی نے نہایت قابلیت سے اپنے مضمون کو دہرایا۔ کہ مکتی خدا کے وصال کو کہتے ہیں۔ وہاں اندریوں کے بھوگ بالکل نہیں ہوتے۔ یہ روحانی لذت ہے جسے آتما ہی انوبھو کر سکتا ہے۔ نرتم کے دئے سمادھی یا حالت مراقبہ بیٹھ کی جا سکتی ہے۔ ویدک مکتی اسی کا نام ہے آخری تقریر سے پبلک پر ویدک سدھانت کی عظمت آشکارا ہو گئی۔ اور پہلے دن کی کاروائی ختم ہوئی ؛

دوسرے روز ۳ مئی کو مضمون تھا۔۔۔ "وید ایشوری گیان ہے یا قرآن؟" کاروائی ٹھیک ۸ بجے صبح شروع ہوئی۔ مولانا لال حسین خان اختر مدعی نے پہلی تقریر کی۔ کہ الہامی کتاب قرآن شریف ہے۔ کیونکہ قرآن خود الہامی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے

اس کی دوسری صفت یہ ہے۔ کہ قرآن کی آیت جیسی اور آیت کوئی نہیں بنا سکا۔ اس لئے یہ الہامی کتاب ہے۔ اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے مولانا نے منتری سوامی جی سے درخواست کی۔ کہ آپ ہی مناظرہ کے لئے کیوں کھڑے نہیں ہوتے؟ اس پر فوراً منتری سوامی رودرانند جی کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا کہ الہام کی ضرورت آغاز دنیا میں ہوتی ہے۔ اور الہام میں سب ودیاؤں کا ہونا ضروری ہے۔ وہاں قصے کہانیاں نہ ہوں۔ انسانی جماعت کے لئے ایک جیسی تعلیم ہو۔ پکھش پات نہ کیا گیا ہو۔ یہ سب صفات وید مقدس میں ہیں۔ قرآن میں نہیں۔ قرآن تو صرف ۱۳ سو سال کی عمر رکھتا ہے۔ رگوید دنیا بھر کی لائبریری میں پرانی کتاب ہے۔ اور تمام علوم کا منبع ہے۔ ایک اور بات بھی قابل غور ہے۔ کہ قرآن شریف کے نازل ہونے سے پہلے کئی نبی اور پیغمبر صاحبان آ لئے۔ اگر قرآن کے بنا ان کی نجات ہو گئی۔ تو اب بھی ہو سکتی تھی۔ اگر نہیں۔ تو پہلے سب نبیوں کو جواب دے دو۔ اگر الہام ہر زمانہ میں ہوتا رہتا ہے۔ تو اب قرآن شریف کے بعد بھی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا یہ بات درست نہیں۔ الہام کے لئے وہی معیار ہے۔ جو میں نے پہلے عرض کیا۔ کہ آغاز دنیا میں ہو۔ کیونکہ علم کی ضرورت بھی اسی وقت ہو سکتی ہے۔ سب ودیاؤں کے بیج موجود ہوں۔ قصے کہانیاں نہ ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اپنی تعریف کرنے والا ضروری نہیں۔ کہ سچا بھی ہو۔ اگر قرآن شریف مکمل کتاب ہے۔ تو بتلائیے۔ علم ہندسہ کا ذکر کہاں۔ ۷۰-۷۰ اور ۷۲-۷۲ سے زیادہ گنتی کا وہاں ذکر ہی نہیں ہے۔ یوگ ودیا کا ذکر کہاں؟ قرآن نے شادی کی کیا عمر مقرر کی ہے۔ قریبی رشتہ میں شادی کرنا اچھا نہیں۔ کیونکہ پہلا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور شریعت میں رشتہ توڑنا گناہ ہے۔ نانی۔ دادی سے نکاح کرنا ممنوع کہاں لکھا ہے؟ اور دنیاوی پیشہ جات کا بسری لوہار۔ مشین ہوائی جہاز وغیرہ بنانا کہاں درج ہے؟ سور کا گوشت کھانا حرام ہے۔ یہ بات سارے قرآن شریف میں نہیں ہے۔ قرآن بت پرستی کی تعلیم سنگ اسود کو بوسہ دینے کی شکل میں دیتا ہے۔ یہ مورتی پوجا نہیں

تو کیا ہے؟ اسی لئے تو میں کہتا ہوں۔ کہ قرآن شریف نامکمل کتاب ہے۔ اور خود پرستی سے ہٹ کر بت پرستی کی تعلیم دنیا میں دیتا ہے جو خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتی ؛

مولانا اختر نے فرمایا۔ کہ قرآن کریم دنیا کو کارپنٹری سکھلانے کے لئے نہیں آیا۔ یہ تو روحانی تعلیم دینے کا دعویدار ہے۔ خدا کے وصال کی سب منزلیں بتلا دیتا اور اہل اسلام کی ساری ضروریات پوری کر دیتا ہے!

اس پر سوامی جی نے الہام کے معیار کو پھر دہرایا۔ اور للکار کر کہا۔ کہ جب تک معیار مقرر نہ کرو۔ بحث خوبصورتی سے فیصلہ کن نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتی۔ لہٰذا میں اپنے وقت میں سے مولانا صاحب کو ٹائم دیتا ہوں کہ وہ معیار طے کر لیں۔ ہر دو کتب کو کسوٹی پر پرکھا جائے۔ مگر مولانا صاحب معیار طے ہونے کے قریب بھی نہیں پھٹکتے تھے۔

سوامی جی نے ایک اور سوال پوچھتے ہوئے یوں کہا۔ کہ فرض کرو۔ کہ ایک مسلمان شدھ ہو کر آریہ سماجی ہو جاتا ہے۔ آپ کے عقیدے کے مطابق وہ مرتد ہو چکا ہے۔ اس کی عورت کا نجات میں کیا حشر ہوگا؟ اگر کہا جائے۔ کہ کسی دوسرے مومن سے نکاح کر دیا جائے گا۔ تو یہ قرآن شریف حاضر ہے۔ اگر اس میں یہ ثابت ہو جائے۔ کہ مرتد مسلمان کی عورت کا وہاں کسی دوسرے مومن سے نکاح ہو جائے گا۔ تو میں ابھی مسلمان ہوتا ہوں۔ میز پر کئی بار ہاتھ مار کر سوامی جی نے صدر صاحبان اور پبلک کو مخاطب کیا۔ کہ بس اسی سوال کے جواب پر میں شکست قبول کر لوں گا۔ اور مسلمان ہو جاؤں گا۔ قرآن شریف میں یہ ہے ہی نہیں تبھی تو میں کہتا ہوں۔ کہ قرآن کوئی علمی کتاب نہیں۔ اور نہ ہی خدا کی طرف سے ہو سکتی ہے۔۔۔ اس موقعہ پر سوامی جی نے خوب پُر زور تقریر کی۔ جس کا پبلک پر عمدہ اثر پڑا۔ مولانا صاحب نے فرمایا۔ کہ ویدمیں پرمیشور کو اِندر نام سے پکارا گیا ہے۔ اور وہ دو گھوڑوں والے رتھ پر سوار ہو کر آتا ہے۔

سوامی جی نے کہا کہ مولانا! یہاں اِندر کے لفظ کا مطلب "راجہ" ہے۔ اور وہ گھوڑوں پر سوار ہوتا ہی ہے۔ اس میں کیا اعتراض ہے۔ ویدک تتو کو سمجھنے کی تعلیم حاصل کریں۔ ایک ایک شبد کے پرکرن انوکول کئی کئی معانی ہوتے ہیں۔ یہ تو اسی زبان کی صفت ہی ہے۔ کہ تھوڑے شبدوں میں ساری ودیاؤں کا نچوڑ رکھ دے۔ کچھ مدت سنسکرت کے عالموں کی شاگردی اختیار کیجئے۔ لیاقت آ جائیگی؟

(باقی پر صفحہ ۱۵)

Haridwar, Digitized by eGangotri

وہ کیا کہتے ہیں؟

ذیل میں وہ مراسلات درج کئے جاتے ہیں - جو ہمیں ہفتہ رواں میں برائے اشاعت موصول ہوتے ہیں ۔ (ایڈیٹر)

سنیاسی اور آریہ سماج

آج کل آریہ سماج میں بہت سنیاسی چند ایک ہی ہیں - جیسے سنیاسی ہونے چاہئیں - ویسے بہت کم دکھائی دیتے ہیں - لیکن جو ہیں - اُن کی ..... بھی سماجوں میں ..... مناسب عزت نہیں ہوتی - میں نے کئی ایک سنیاسیوں سے سُنا ہے - کہ جب وہ آریہ سماج کے پرچار کے لئے گھومتے ہیں - تو اُن کو بعض دفعہ سماج مندر میں رات کو وشرام کی اجازت بھی نہیں ہوتی بھلا جو سنیاسی کسی سماج سے کرایہ - خرچ خوراک یا تنخواہ وغیرہ نہ لیتے ہوئے اور مانگ کر روٹی کھاتے ہوئے آریہ سماج کا پرچار کرتے پھرتے ہوں - اگر ان کو سماج مندروں میں وشرام کی اجازت بھی نہ ملے - تو میرے خیال میں اندھیر ہے - یا اُن آریہ سماجیوں کے ادھیکاریوں کی بے سمجھی ہے - سماج مندروں کے دروازے اگر آریہ سنیاسیوں کے لئے بھی بند ہو سکتے ہیں - تو پھر وہ کھلیں گے کس کے لئے؟

اس لئے آپ کی خدمت میں عرض ہے - کہ آپ اپنے اخبار میں یہ چند سطور شائع فرما کر سنیاسیوں کی اس مشکل کو دور کرنے کیلئے آریہ سماج کے ممبران اور ادھیکاریان کا دھیان اس طرف ضرور دلائیں - یہ تکلیف آپ کو دی گئی ہے ---

میری آنکھوں کے سامنے کئی واقعات ایسے آ چکے ہیں - اور ایک سچے سنیاسی نے آپ بیتی سُنائی - تو میرے دل کو بڑا دُکھ محسوس ہوا ۔

(گنگا دت آول مدرس مدرسہ شردھانند زنانہ فنڈ رام بیہ منڈل)

ستیارتھ پرکاش کا نہایت بڑھیا ایڈیشن

کچھ عرصہ ہوا - اُس نے بھارت ورش ستیارتھ پرکاش پر لکھی تھی ستیارتھ پرکاش کا بہت بڑھیا ایڈیشن چھپنے کے لئے اندولن کر رہے ہیں - کئی آریہ ساہتیہ منڈل کے پریمی سجنوں نے منڈل کی توجہ بھی اس طرف دلائی ہے - شاید آپ کو یہ معلوم نہ ہو - کہ آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر عرصہ سے ایک ایسا ایڈیشن نکالنے کی فکر میں ہے - جو موٹے ٹائپ میں بڑھیا کاغذ پر چاروں طرف رنگین حاشیہ کے ساتھ بڑھیا ہو - جلد بڑھیا کپڑے کی سُنہری حروف کے ساتھ اتنی خوبصورت اور مضبوط ہو - کہ لوگ دیکھتے ہی موہت ہو جائیں - اور اپنے اپنے گھروں میں اس کا رکھنا فخر سمجھیں - مگر اس کے نکالنے کے لئے سوال آتا ہے روپیہ کا اور خریداروں کا ۔

مہرشی کا جیون چرتر کوئی بھی مستند اور مکمل نہیں ملتا تھا - ایک بنگالی سجن نے اپنے بیس برس کا قیمتی وقت لگا کر کھوج کی - ہزاروں روپیہ صرف ہوا - پنڈت گھاسی رام جی جیسے مشہور آریہ نیتا نے بنگلہ سے ہندی میں ترجمہ کیا - آریہ سماجوں میں اس کے پرکاش کے لئے خوب اندولن ہوا - لوگوں نے بڑی بڑی آمیدیں دلائیں - مگر بڑے دُکھ سے لکھنا پڑتا ہے - کہ کسی کو آگے بڑھتے نہ دیکھ کر جب منڈل نے اُس کے چھاپنے کا بوجھ اپنے اوپر لیا - اور چھاپ کر لاگت قیمت پر جنتا کے سامنے رکھا - تو سخت کوشش کرنے پر تین سال میں صرف ۳۰۰ کا پیاں فروخت کر سکا - پانچ ہزار روپیہ اس کا پھنسا پڑا ہے - آریہ سماجوں اور نیتاؤں سے اپیل کر کے تھک گیا - مگر ہزاروں سماجوں اور لاکھوں آریوں کے ہوتے ہوئے ابھی تک ایک ہزار جلدیں بھی اُس کی نہ نکل سکیں ۔

جب یہ حال آریہ سماجوں اور آریوں کا دیکھا جاتا ہے - تو پھر ستیارتھ پرکاش کے نہایت بڑھیا ایڈیشن کے خیال کو دل مسوس کر رکنا پڑتا ہے - کئی مرتبہ میری شری پنڈت بھگوت دت جی سے اس بارہ میں بات چیت ہوئی وہ بھی بہت ہمت بندھاتے ہیں - مگر سوال تو روپیہ کا ہے - ستیارتھ پرکاش کی ۲ ہزار کاپیاں چھاپنے کے لئے کم از کم ۹-۱۰ ہزار روپیہ چاہئے - کیونکہ اس کے بڑھیا ایڈیشن پر فی جلد قریباً پانچ روپیہ لاگت آتی ہے ۔

اب اگر روپیہ کسی سے قرض لیکر یا اور طرح سے اکٹھا کر کے ایسا ایڈیشن نکالا بھی جائے - تو خیال یہ ہے - کہ زیادہ تر لوگ ایسے ہی ہیں گے - جو جلد کو ادھر اُدھر سے دیکھ کر یہ کہتے ہوئے رکھ دیں گے - کہ چیز تو بہت بڑھیا ہے - مگر دام زیادہ ہیں - کیا کرنی ہے - جو بات اس میں لکھی ہے - وہی چار آنہ والی میں ہے پھر اتنے روپوں کی کیوں فضول خرچی کی جاوے نیز یہ بہت کڑا اُذھر ہے - کہ لوگ چار آنہ اور ایک روپیہ کے جیون چرتر پر ہی خوش ہیں زیادہ تر لوگ یہی کہتے سُنے جاتے ہیں - کہ ہمارے پاس تو ان کا بنایا ہوا ہے - اب دوسرا رکھنے کی کیا ضرورت ہے - ستیارتھ پرکاش بھی جب ۱۲ کا مجلد پیش کیا جاتا ہے - تو یہی جواب ملتا ہے - کیا ایسی حالت میں بھی وہ سجن بڑھیا ایڈیشن کے نکالنے کی صلاح دیں گے - اور کیا آریہ جنتا ایسے ایڈیشن کی ضرورت کو محسوس کرتی ہے؟ اگر کرتی ہے - تو دو ہزار نہیں - تو کم از کم ایک ہزار آرڈر تو ایسے ..... ضرور آ جانے چاہئیں جن کے ساتھ فی کتاب پانچ روپیہ پیشگی آ ہوں - منڈل کسی سے دان یا چندہ نہیں لیتا - وہ صرف گارنٹی چاہتا ہے - کہ جو کتاب آریہ جنتا کے لئے ضروری ہو - اور اسے وہ نکالے - تو کم از کم لاگت دام پر دیا اور سماج یہی اسے لے لیا کریں -

اسی طرح اگر ایسے بڑھیا "ستیارتھ پرکاش" کی آریہ جنتا کو ضرورت ہو - تو جلد سے جلد منڈل کے پاس ایک ہزار جلدوں کے آرڈر مع پیشگی روپیہ کے آ جانے چاہئیں - آرڈر اور روپیہ آتے ہی منڈل ایسا ستیارتھ پرکاش نکال کر جنتا کے سامنے رکھے گا - کہ ہر ایک شخص تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے گا - میں یہ پھر لکھ دینا چاہتا ہوں کہ پیشگی روپیہ کے ساتھ آرڈر دینے والوں کو لاگت دام پر ہی یہ امولیہ گرنتھ دیا جائے گا - اب دیکھنا یہ ہے - کہ کتنے اصحاب آگے آتے ہیں - اُمید ہے - کہ یہ خیال اخبار کے کالموں تک ہی نہ رہ جائے گا ۔

(متھرا پرشاد شیوہرے مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر)

"کریا" یا "تیرھواں"

آریہ سماج کو قائم ہوئے ۶۰ ورش گزر چکے ہیں - فضول رسم و رواج کا خاتمہ جس قدر آریہ سماج کو کرنا چاہیے تھا - وہ نہیں ہوا - آریہ سماجیوں کو سولہ سنسکار کرنے کا حکم شری سوامی جی مہاراج نے وید انوکول دیا ہے - جن میں سے آخری سنسکار مرتک سنسکار ہے - ویہانت کے بعد مرتک شریر کو وید انوکول گھرت سامگری ڈال کر اگنی کے سپرد کر دینے کے بعد اور کوئی کریا باقی نہیں رہتی - ہمارے سناتن دھرمی بھائی وید کے علاوہ دُوسرے گرنتھوں کے سہارے مرتک کے سمبندھ میں کئی کریا یعنی تیرھویں دن تک کرتے ہیں - گویا پنڈ بھرتے - دیا جلاتے اور تیرھویں دن مرتک کو پہنچنے کے خیال سے چارپائی کپڑا - چھاتا - زیور اور برتن اچاریہ کو دیتے ہیں - وہ جو کچھ کرتے ہیں - اس پر اُن کا وشواس ہے - مجھے اس سے اس وقت بحث نہیں - لیکن میں آریہ سماجی بھائیوں سے دریافت کرنا چاہتا ہوں - کہ وہ کس خیال کو مدنظر رکھ کر کریا اور تیرھواں کرتے ہیں؟

چوتھے کی بابت تو یہ خیال کیا جا سکتا ہے - کہ جو بھائی ماتم پرسی کیلئے ارتھی کے ساتھ شامل نہیں ہو سکے - وہ چوتھے والے دن شامل ہو کر افسوس کر سکیں - اور ساتھ ہی یہ بھی خیال ہے - کہ چار دن میں صدمہ کم ہو جاتا ہے - دستار بندی کی رسم ادا کر کے پھر گھر والے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں - لیکن جب پنڈ نہیں بھرتے - یعنی (چارپائی) نہیں نکالتے - تو نامعلوم یہ کریا یا تیرھویں کی رسم کی پابندی کیوں دُور نہیں کی جاتی؟ پیارے بھائیو! رشی کے بعد آپ کا بھی کچھ فرض تھا - کہ فضول باتوں کو اپنے گلے سے اُتار پھینکتے - اب تو اُلٹے اسی کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہیں - اس کا کیا مطلب؟ اس کریا یا تیرھویں نے اب آریہ سماجیوں میں ایک نئی بات جاری کر دی ہے - کہ وہ کپڑے اچاریہ کو دینے کی بجائے یتیم خانوں میں بھیج دیتے ہیں - بھائیو! آج یتیم خانوں میں بھیجنے کی رسم ہے - تو کل پھر اچاریہ کو دینا شروع ہو جائے گا - میں تو اس کریا یا تیرھویں کے سخت خلاف ہوں - اگر اس میں کوئی راز ہے تو آریہ اخبارات کے کالموں میں اس کو ظاہر کر کے میری تسلی کی جائے - ورنہ اس کریا یا تیرھویں کی رسم کا جلد از جلد خاتمہ کیا جائے ۔

(مانک چند بجاج شاہ عالمی گیٹ لاہور)

نوٹس

گزشتہ ماہ اپریل ۱۹۲۶ء میں جات پات توڑک منڈل دہلی میں دو شادیاں ہوئیں - اول شریمتی سیتا دیوی دہلی کی بی بی کشوری لال کھتری امرتسر سے اور دوسری شریمتی بھگوتی دیوی دہلی کی بابو منگل راج کھتری امرتسر سے ۔

(سکریٹری ذات پات توڑک منڈل - دہلی)

CC0, Gurukul Kangri Collection

پنجاب آریہ شکشا سمتی گورودت بھون لاہور

(از پنڈت بہاری لال جی گورودت بھون لاہور)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سنسرکشتا میں پنجاب آریہ شکشا سمتی کی بنیاد رکھی گئی۔ تاکہ آریہ سکولوں اور پاٹھشالاؤں کو آریہ سماج کے سدھانتوں پر چلایا جائے۔ پرچار کے کام کو منظم کیا جائے اور سب پاٹھشالاؤں کو ایک سوتر میں سنگٹھت کیا جائے۔

دھرم شکشا کو باقاعدہ رواج دیا گیا۔ تاکہ مضامین مقررہ کے مطابق پاٹھشالاؤں میں ایک ہی نصاب جاری ہو۔ گیارہ سال کے عرصہ میں سمتی نے دن دگنی رات چوگنی ترقی کی ہے۔ اور شکشا میں دلچسپی لینے والے آریہ بھائیوں نے اس کی سیوا کرنے میں پورا پورا حصہ لیا ہے۔ شکشا سمتی کے کام کی رپورٹ ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

سمبندھت سکول:-

سنہ ۱۹۸۲ء میں شکشا سمتی کے ساتھ کل ۲۵ پاٹھشالائیں تھیں۔ لیکن جلد ہی ان سکولوں کے سنچالکوں اور آریہ کنیا پاٹھشالاؤں کے منیجروں نے محسوس کیا کہ ان سنستھاؤں کو سنگٹھت کرنا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی ہدایت سے انہوں نے اپنی اپنی سنستھاؤں کا سمبندھ شکشا سمتی کے ساتھ جوڑ دیا:-

سمت	سمبندھت پاٹھشالائیں
۱۹۸۲	۲۵
۱۹۸۵	۴۰
۱۹۸۶	۸۶
۱۹۸۸	۸۹
۱۹۹۰	۱۰۱
۱۹۹۲	۱۰۵

شکشا سمتی صحیح معنوں میں آریہ سنستھاؤں کی نمائندہ جماعت ہے۔ اس کے ۱۰۰ سے زیادہ پرتی ندھی ہیں۔ جو ہر سال سمتی کے ساتھ اپنا سالانہ چندہ ادا کرتے ہیں۔ سمتی کا بجٹ سو بچار کیا جاتا ہے۔ اور دھرم پاٹھیوں کا چناؤ ہوتا ہے:-

دھرم شکشا پریکشا:-

سمتی کے سامنے پہلا پرشن یہ تھا کہ بالکوں کی دھرم شکشا کو کس طرح منظم اور باقاعدہ بنایا جائے؟ اس غرض سے ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ جس کے ممبر شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج، پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار، شری پنڈت ... جی اور لالہ رام لال جی کپور تھے۔ اس سب کمیٹی نے غور کے بعد ایک سکیم تیار کی۔ جس کے مطابق آریہ سکولوں میں پہلی سے لے کر دسویں تک دھرم شکشا دی جائے گی۔ اس سکیم کے انوسار ہی دھرم شکشا کی پستکیں لکھوائی گئیں۔ جو سب سکولوں اور پاٹھشالاؤں میں رائج ہیں۔ ان پستکوں کے آدھار پر ہر سال نہم اور دہم شریڈی کے لڑکے اور لڑکیوں کی دھرم شکشا کی پریکشا لی جاتی ہے۔ یہ امتحانات کیسے اہم ثابت ہو رہے ہیں، نیچے کے نقشہ سے ظاہر ہو جائے گا:-

سمت	پہلا امتحان	دوسرا امتحان	کل تعداد لڑکے لڑکیاں
۱۹۸۴	۳۸	۱۹	۵۷
۱۹۸۵	۷۵	۵۱	۱۲۶
۱۹۸۸	۱۶۷	۵۷	۲۲۴
۱۹۸۹	۳۷۳	۲۸۸	۶۶۱
۱۹۹۰	۴۲۵	۲۶۳	۶۸۸
۱۹۹۱	۵۳۶	۲۸۸	۸۲۴
۱۹۹۲	۶۱۷	۳۰۳	۹۲۰

پاس ہونے والے لڑکے اور لڑکیوں کو سارٹیفکیٹ دیئے جاتے ہیں۔ اوّل دوئم اور سوئم درجہ پر رہنے والے لڑکے لڑکیوں کو انعامات ملتے ہیں۔ ڈیرہ غازیخاں ڈیرہ اسمعیل خان، پشاور، کوئٹہ، دہلی اور امرتسر آدی سنستھاؤں کے لڑکے لڑکیاں امتحانات میں شامل ہوتے ہیں:-

ادھیاپکوں ادھیاپکاؤں کے لئے دھرم پریکشا:-

اس برس ایک نیا امتحان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں سکولوں کے استاد اور استانیاں بیٹھ سکتے ہیں۔ تاکہ آریہ سنستھاؤں میں پڑھانے والے استاد اور استانیاں خود بھی دھرم شکشا میں سارٹیفکیٹ حاصل کردہ ہوں۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ آریہ سکولوں میں دھرم شکشا پاس کردہ استاد اور استانیوں کو ملازمت یا ترقی کے موقع پر ترجیح دی جائے۔ اور آہستہ آہستہ یہ نیم بنا دیا جائے۔ کہ آریہ سکولوں میں کام کرنے والے خود بھی دھرم شکشا میں ٹرینڈ ہوں:-

کنیا پاٹھشالاؤں کی پاٹھ ودھی:-

دھرم شکشا کے علاوہ سمتی نے کنیا پاٹھشالاؤں کے لئے ایک سکیم تیار کرائی ہوئی ہے۔ جو کنیا تعلیم سنگھٹھن سے منظور شدہ ہے۔ یہ سکیم ساری پاٹھشالاؤں میں رائج ہے۔

سبھا انسپکٹر آف ایجوکیشن:-

سمتی نے انسپکٹر شری پنڈت جیندر جی سناتک بڑے استاد اور پرنسپل سے پاٹھشالاؤں کا انسپکشن کرتے رہتے ہیں۔ ہر سال میں ایک مرتبہ ضرور معائنہ ہو جاتا ہے۔ منظوری دگرانٹ کے حاصل کرنے، تنخواہ دیگر مشکلات میں پاٹھشالاؤں کے سنچالکوں کو پوری پوری سہائتا دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ادھیاپکاؤں کی تلاش تتھا ملازمت کے لئے پورا یتن کیا جاتا ہے۔ ادھیاپکاؤں کے بارے میں سمتی کے کاریالیہ میں اطلاع رہتی ہے۔ اور جس پاٹھشالہ کو ضرورت ہو۔ انہیں وہاں بھجوا دیا جاتا ہے۔ جس سے اچھی ادھیاپکاؤں کی تلاش میں بڑی سہولت ہو گئی ہے:-

"شکشا سمیلن":-

شکشا سمبندھی پرشنوں پر وچار کرنے کے لئے ہر سال آریہ سماج لاہور کے اتسو کے ساتھ "شکشا سمیلن" کا پربندھ کیا جاتا ہے۔ اس وارشک اتسو کے موقعہ پر ایک بڑی بھاری کانفرنس "شکشا سمیلن" کے نام سے کی گئی۔ جس کے پردھان شری مہاتما ہنس راج جی تھے۔ اس سمتی کی کوشش ہے۔ کہ ان ریزولیوشنوں کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ جو اس وارشک "شکشا سمیلن" میں پاس ہوئے تھے:-

اس بات کا بھی یتن کیا جا رہا ہے۔ کہ آریہ سکولوں میں پہلی شریڈی سے ہندی رائج ہو۔ چنانچہ آریہ ہائی سکول سب کونسل کے سنچالکوں نے یہ مبارک قدم اٹھا کر باقی آریہ سکولوں کو راستہ دکھلایا ہے۔

آریہ شکشا سمتی کی کامیابی کا شریہ اس کے پہلے سال رہنے والے پردھان مہاشے لالہ ... جی انجینیئر اور شری لالہ موہن لال جی بی۔ اے۔ بی ٹی منتری سمتی دونوں آریہ مہانو بھاؤں کے سر ہے۔ شری لالہ ... جی بی۔ اے اور شری ... جی ... رہنے والے ... رہے۔ اور اب ساری ... سمتی کے پردھان رہے ہیں۔ اور ... ہیں۔ شری لالہ موہن لال جی بی۔ اے ایک سال کے جبکہ وہ بیمار تھے۔ سمتی کے جنم سال سے اس کے منتری چلے آ رہے ہیں۔ اور ان ہی کے پرشرم اور ادیوگ کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ سمتی سبھا کی ایک کامیاب سنستھا سمجھی جا رہی ہے:-

سمتی کا نیا بھون:-

شروع شروع میں سمتی کا دفتر سبھا کے دفتر کے ساتھ ہی ہوتا تھا۔ لیکن اس برس شری لالہ پرمانند جی آہوجہ مالک نامی پریس کی اُدارتا سے سمتی کا اپنا دفتر بن گیا ہے۔ اب سمتی کا کاریالیہ اپنے نئے بھون میں لگتا ہے:-

آخیر میں یہ پرارتھنا ہے۔ کہ آریہ جنتا کو سمتی کے اُدیشوں کو سپھل بنانے میں سمتی کے کارکنوں کی پوری پوری سہائتا کرنی چاہئے:-

---

آریہ سماجوں کو سوچنا

پنڈت نتیانند جی پرچارک سبھا کے آدھین گرام پرچار میں کام کرتے تھے۔ ان کے متعلق کچھ شکایات تھیں۔ جن کی وجہ سے انہیں سبھا کی سیوا سے مکت کر دیا گیا ہے۔ وہ سبھا کے فنڈوں کے لئے دھن بھی وصول کر لیتے تھے۔ ان کے پاس اردو شتابدی کی رسیدیں بھی تھیں لیکن انہوں نے نہ ہی رسیدیں واپس بھیجی ہیں۔ اور نہ ہی دھن یا حساب وغیرہ دیا ہے۔ اب چند ماہ سے ان کا کوئی پتہ نہیں ملتا:-

آریہ سماجیں اور آریہ بھائی مطلع رہیں۔ کہ پنڈت نتیانند جی کو سبھا کے فنڈوں کے لئے دھن وغیرہ نہ دیا جائے۔ گذشتہ چار ماہ میں جس سماج یا سجن نے انہیں سبھا کے لئے دھن دیا ہو۔ وہ اس کے متعلق سبھا کے دفتر میں اطلاع بھیج دیں:-

(پرکاشن ودھاگ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور)

سوچنا:-

جات پات توڑک منڈل کی ایک شاخ محلہ پہاڑ گنج رائے جی کٹڑہ شہر دہلی میں قائم ہوئی ہے۔ آئیندہ سے کہ ہندو اس منڈل کا استقبال کریں گے۔ منڈل کا لٹریچر اور پرونشل فارم منڈل کے دفتر سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ شادی وغیرہ کے لئے بھی اسی پتہ پر خط و کتابت کی جا سکتی ہے:-

سیکرٹری جات پات توڑک منڈل دہلی

Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج میرپور (ریاست جموں) کے سماچار

چناؤ:- آریہ سماج میرپور کا سالانہ چناؤ منن پرکار ہوا:-
پردھان لالہ کرم چند وکیل + اُپ پردھان مہاشہ روپ چند جی + سیکرٹری مہاشہ بودھراج جی صراف + اسسٹنٹ سیکرٹری مہاشہ تیرتھ رام جی + خزانچی مہاشہ دوارکا ناتھ جی + پستکادھیکش مہاشہ دیوی چند جی + سٹور کیپر مہاشہ چونی لال جی + مینیجر آریہ کنیا پاٹھشالہ مہاشہ جگت رام جی + اسسٹنٹ مینیجر مہاشہ رام بھیجا جی :۔

پرچار:- سوامی شانتا نند جی روزانہ کتھا دوارا پرچار کر رہے ہیں۔ آپ کے پرچار سے خصوصاً استریاں زیادہ لابھ اُٹھا رہی ہیں :۔

سنسکار و دان:- ۱۔ لالہ دینا ناتھ جی نے اپنے پتر کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے کروایا۔ چھ روپیہ آریہ سماج کو دان ملا +
۲۔ لالہ سندر داس جی نے اپنے پتر کا منڈن سنسکار ویدک ریتی سے کروایا۔ دو روپیہ آریہ سماج کو دان پراپت ہوا :۔
۳۔ ماسٹر نانک چند جی نے اپنے پتر ماسٹر کرشن لال جی بی۔ اے کے وواہ سنسکار کی خوشی میں چار روپیہ آریہ سماج کو دان پراپت ہوا :۔
۴۔ مہاشہ کاہن چند جی نے اپنے پتر عزیز دیوراج جی کے وواہ سنسکار کی خوشی میں آریہ سماج کو ایک روپیہ دان دیا :۔

شدھی:- مہاشہ پریم چند حجام سکنہ ریاسی کچھ عرصہ چند مسلمانوں کی صحبت میں رہ کر مسلمان ہو گیا تھا۔ اُس نے پشچاتاپ کرنے پر آریہ سماج مندر میں باقاعدہ شدھ کیا گیا :۔

ہریجن پاٹھشالہ:- مہاشہ تارا ناتھ جی ادھیاپک نہایت پریم سے کام کر رہے ہیں۔ اس وقت طلباء کی تعداد ۴۵ ہے۔ ماسٹر جی علاوہ تعلیم کے اچھوتوں کے اندر سوشل اور اخلاقی خوبیاں پیدا کرنے کا یتن کر رہے ہیں۔ آپ کے پرچار کا بہت اچھا پربھاو پڑ رہا ہے۔ پاٹھشالہ کے اخراجات کی تمام تر ذمہ داری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ذمہ ہے :۔

علاقہ پرچار:- شریمان پنڈت اگست منی جی کئی دنوں سے ضلع میرپور کے اچھوتوں کے اندر ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں۔ آپ کے پرچار کا ڈھنگ نہایت اعلیٰ اور موثر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اس علاقہ میں اچھوتوں کے اندر دھرم کے لئے کافی پریم اور لگن پیدا کر دی ہے۔ آپ ایک سداچاری اور ستسنگی سپرٹ کے نوجوان ہیں :۔

سپتاہک ست سنگ:- آریہ سماج میرپور نے اپنے سالانہ اُتسو کے پشچات متفرقہ ست سنگ کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ اتوار کو آریہ سماج مندر میں استری اور پرش ست سنگ میں شامل ہوتے ہیں۔ شری امرناتھ جی ستیارتھ پرکاش سے کتھا کرتے ہیں :۔ (کرم چند وکیل پردھان آریہ سماج و ادھشٹاتا پرچار وبھاگ ضلع میرپور)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

۱۔ شتابدی کے دنوں ۲۔ و ۳ مئی کو شری سوامی رودرانند جی آچاریہ گورکل بیٹ سونی اور مہاشہ چمن لال جی پریم ایڈیٹر "آریہ مسافر" لاہور یہاں پدھارے۔ سویرے ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک مناظرہ ہوتا رہا۔ رات کو پرچار ہوتا رہا۔ پہلے روز پریم جی کا "تناسخ" کے ویشے پر نہایت عالمانہ ویاکھیان ہوا۔ حاضرین سے مندر کچھا کھچ بھرا ہوا تھا۔ لوگ نہایت غور سے سنتے تھے۔ دوسرے روز سوامی رودرانند جی نے "ایشور کے سوروپ" کے وشے پر خاص لیکچر دیا۔ لوگ خوب شوق سے سنتے رہے۔ شتابدی اور روزانہ پرچار کا اثر نہایت اچھا پڑا :۔

۲۔ شری مہاتما نارائن سوامی جی پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی نے کچھ گھنٹوں کے لئے جام پور پدھارنے کی کرپا کی۔ آپ سخت گرمی اور کڑکتی کی دھوپ میں تشریف لائے اسی شام کو آپ کا ہردیہ گراہی اُپدیش ہوا۔ حاضری اُمید سے بہت بڑھ چڑھ کر تھی۔ جام پور سماج کی طرف سے اُن کی خدمت میں ابھی نندن پتر پیش کیا گیا +

۳۔ دستکاری سکول کرٹ اور کو مبلغ دس روپیہ امداد بھیجی گئی :۔

۴۔ آج کل صبح کے وقت کتھا ستیارتھ پرکاش سے ہو رہی ہے سائنس سمواس شروع ہے بھجن اور ہون یگیہ کے بعد کتھا شروع ہوتی ہے۔ یہ کتھا پنڈت لشمبر دت جی پروہت آریہ سماج کر رہے ہیں :۔

۵۔ آریہ سماج جام پور کا عام اجلاس منعقدہ ۱۰-۵-۳۶ء "بلیک ڈے" مناتے ہوئے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ سرحد والے ہندی گورنمکھی گھاتک سرکلر کو جلد سے جلد منسوخ کیا جاوے۔ اور ہندی بھاشا کو وہ درجہ دیا جاوے۔ جو کسی قومی زبان کا ہو سکتا ہے۔ اسی سلسلہ میں ایڈیٹر صاحبان سے عرض کرتا ہے۔ کہ وہ اخبارات کے چٹ نمبر اور پتے وغیرہ ہندی بھاشا میں لکھ کر عملی پریم کا ثبوت دیں :۔

(گنیش دت منتری آریہ سماج جام پور)

مہتہ جیمنی ویدک مشنری کے پرچار کا نربانت

مہتہ جی ۲۴ مارچ کو سنیکت پرانت اور بہار میں پرچار کر کے پنجاب میں واپس لوٹے۔ ۲۸ و ۲۹ مارچ کو آریہ سماج قلعہ شیخوپورہ اور ۳۱ مارچ کو سیالکوٹ کے اُتسوؤں میں سمت ہوئے۔ اور آپ نے پربھاوشالی لیکچر دئے۔ تین دن حافظ آباد پرچار کر کے ۵ اپریل کو ٹوبہ ٹیک سنگھ آریہ سماج کے اُتسو پر پدھارے۔ پھر ۳ دن کے لئے لائل پور میں سلسلہ لیکچر شروع کیا۔ جنتا بڑی تعداد میں لیکچر سننے کے لئے آتی رہی۔ ۱۲ اپریل کو کوٹ نکہ ۱۴ و ۱۵ کو پنڈی بھٹیاں اور ۱۷ اپریل کو کابکی جو تحصیلات اور دیہات ہیں۔ بذریعہ موٹر اور پیدل سفر کر کے پرچار پہنچے۔ ۱۸ و ۱۹ اپریل کو اکال گڑھ میں آپ نے دو لیکچر دئے۔ پھر ایک دن لاہور ٹھہر کر عارف والا۔ پاکپتن اور منٹگمری گئے۔ منٹگمری پہنچنے پر آپ کو اپنے لڑکے کا ایک ضروری کام کے لئے تار ملا

یتیم کنواری لڑکیوں کی شادی

اُمیدوار شادی کے ساتھ میں خود چل کر آریہ سماج کے سب سے بڑے یتیم خانہ و دھوا آشرم پیرزول پنجاب میں شادی کا موقعہ دلانے کی کوشش کرتا ہوں جس میں بہت تاخیر کیا کریں سہیلی بال و دھواؤں اور کنواری ہو اؤں کی کمی نہ ہونے ہے مفصل حالات کے لئے

دیوان رگھناتھ داس مینیجنگ ڈائریکٹر دی میرج (شادی) لمیٹڈ تیرتھ رام گلی لاہور سے خط و کتابت یا ملاقات کریں

انمول خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے

ہر ایک کتاب بتاتی ہے کہ انسانی زندگی کے لئے آتنک نگرہ گولیاں اکسیر ہیں۔ ہم بھی خون کی خرابی سل دماغ اور معدہ کی ضعف دور کرنا ان کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ آپ بھی آزما کر ان کی تصدیق کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ ۳ گولیاں ۱۲ پانچ ڈبیہ

اسی طرح طلا اواجی کرن کا استعمال کرکے ہزاروں لوگ پوری مردمی حاصل کر چکے ہیں۔ ایک مریض کے لئے صرف ایک شیشی کافی ہے قیمت فی شیشی ۵ ۔ آج ہی منگا لیجئے۔ کام شاستری ..... مفت ملیں
پتہ :- آتنک نگرہ فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ
ایجنٹ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں اس کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک ودھی سے برہمن رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی مہاپرشوں نے اسے از حد پسند کیا ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔ پنجاب بھر میں ہم سب سے پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکے سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں :۔

پتہ:- مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection

بقیہ "جام پور میں آریہ سماج کا اہل اسلام سے شاندار مناظرہ" صفحہ ۱۳

سوامی جی نے آخری وقت پر للکار کر کہا۔ کہ معیار کی کسوٹی پر وید مقدس کھرا ثابت ہوتا ہے۔ نہ کہ قرآن شریف۔ اس لئے دنیا کو وید مقدس ہی صحیح تعلیم دے سکتا ہے۔ اختر صاحب نے اپنی آخری تقریر میں خوب جوش دکھایا۔ اُن کا چہرہ سُرخ ہو رہا تھا۔ وہ جوش میں فرمانے لگے۔ قرآن کریم سچی کتاب ہے۔ وید مقدس کچھ نہیں۔ اس میں چوری اور بدکاری کی تعلیم دی گئی ہے...... وغیرہ وغیرہ۔ اس موقعہ پر مولانا نے ایک منتر پڑھا جیسے نرو کت کا بتایا گیا۔ سوامی جی نے کہا۔ حوالہ غلط ہے۔ سوامی جی نے مطالبہ کیا کہ اگر یہ منتر نرو کت میں سے دکھلا دیا جائے۔ تو میں ہار گیا۔ صاحب صدر نے توجہ دلائی کہ مولانا صاحب جواب دیں۔ مولانا گھبرا گئے۔ اور آخیر دم تک ثابت نہ کر سکے۔ اس گھبراہٹ سے لوگوں پر حقیقت کھل گئی۔ اور اچھا پربھاو پڑا۔ ۱۱ بجے کارروائی ختم ہوئی۔

اس طریق سے یہ عظیم الشان شاستر ارتھ نہایت قابلیت۔ شانتی اور سنجیدگی سے سرانجام پایا۔ ہار جیت کا فیصلہ کسی نے دنیا نہیں تھا۔ صدر صاحبان کے اختیارات صرف وقت کی پابندی کرانے اور کنٹرول رکھنے تک محدود تھے۔ حاضری کے لحاظ سے اتنی بھیڑ رہتی تھی۔ کہ وقت مناظرہ سے ایک آدھ گھنٹہ پہلے ہی لوگ آ جاتے۔ اور جگہ ریزرو کرنے میں لگ جاتے تھے۔ پولیس کا انتظام بھی تھا۔ مقامی افسران تحصیلدار۔ نائب تحصیلدار۔ تھانیدار اور نائب تھانیدار سارا وقت حاضر رہتے تھے۔ دونو اطراف سے کسی فریق نے کوئی نازیبا حرکت نہیں کی۔ یہاں تک کہ نعرے بھی نہیں لگائے گئے۔ جام پور میں ایسا منظر پہلی بار دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ ہندو اور مسلم جماعتوں نے اپنے اپنے جذبات کو اعتدال پر رکھا۔ دونو صدر صاحبان نے نہایت کشادہ دلی سے مل کر کام کیا۔ میں یہ بھی واضح کر دوں۔ کہ مناظرہ سے پہلے آریہ سماج اور انجمن اسلام کے جیسے تعلقات اچھے تھے۔ ویسے ہی مناظرہ کے بعد بھی قائم ہیں۔ کسی قسم کی تلخی یا ترشی پیدا نہیں ہوئی۔ (گنیش دت منتری آریہ سماج جامپور)

اگر آپ

اپنے مطالعہ یا اپنے پستکالیہ کے لئے عمدہ عمدہ کتابوں کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیشہ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی کو لکھیں۔ اور اُن کی مندرجہ ذیل تازہ چھپی ہوئی کتابیں منگوائیں:۔

۱۔ **بھارت بھومی اور اُس کے نواسی**:۔ ہندی ۲؎ مصنف پنڈت جے چندر جی۔ ودیالنکار۔ اس پستک کی بھارت کے سب عالموں نے تعریف کی ہے۔ بھارت بھومی کا سچا گیان دینے کے لئے اس سے اچھی دوسری پستک نہ ہوگی:۔

۲۔ **بھارتیہ سماج شاستری**:۔ ہندی ۲؎ مصنف پنڈت دھرم دیو ودیا واچسپتی:۔ اس پستک کے پاٹھ سے بھارت واسیوں کا سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے۔ اور اُن کے ہردے میں بھارت کے دھرم اور تہذیب کے لئے آدر پیدا ہوتا ہے:۔

۳۔ **تبت میں سوا سال**:۔ ہندی ۳؎ مصنف بودھ دھرم کے مشہور بھکشو راہل جی۔ آپ بودھ دھرم کے سرکردہ لیڈر ہیں۔ اور سرگزشت لکھنے میں ماہر ہیں۔ آپ کی یہ کتاب طالب علموں کے جیون میں اُتساہ بھرنے والی اور اُن کو دلیر بنانے والی ہے:۔

۴۔ **امر جیون**:۔ ہندی ۸؎ مصنف ڈاکٹر کشیپ وید شاستری:۔ یہ پستک بہشت نیتی و چاروں کا بھنڈار ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک بار تو پاٹھک کے اندر نئے جیون کا سنچار ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو سادھارن اوستھا سے بہت اونچا اٹھا ہوا پاتا ہے:۔

ملنے کا پتہ:۔ **شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی**

نوٹ:۔ سب طرح کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے

ریویوز

۔۔۔ آک پول پرکاش (ہندی) (حصہ اوّل) } لیکھک پنڈت منسا رام اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور + پرکاشک آریہ ساہتیہ مندر ہسپتال روڈ۔ لاہور + ضخامت ۳۴۴ صفحات + چھپوائی سادھارن کاغذ ۔۔۔ مہر دودی دیدہ زیب اور قیمت دو روپے +

۔۔۔ پنڈت کالو رام شاستری دوارا لکھت "آریہ سماج کی موت" نامک پستک کے ۔۔۔ پستک لکھی گئی ہے۔ اس میں ایشور کا سروپ۔ برہم کے دو روپ۔ نین پرکار کی ساکار نا۔ ۔۔۔ ایکتو ساکارتا۔ سرو سوروپ ساکارتا۔ اوتار نترو ساکارتا۔ پورانک اوتار مورتی ۔۔۔ پوجا۔ شیو لنگ پوجا۔ تیرتھ داد۔ دیوتا پوجا اور وید اشنتی۔ کچلت جیوت شنن۔ منتر بھرشٹوں کا ادھیکار۔ وید میں استریوں کا ادھیکار۔ دوداہ کالی اور ودیا ہو سکتا آدمی ہتو ۔۔۔ رشیوں پر وید۔ شاستر۔ اپنشد۔ پوران۔ گیتا اور مہابھارت آدی گرنتھوں ۔۔۔ پرمانوں تتھا یکتیوں سے پرکاش ڈالا گیا ہے۔ پستک پڑھنے یوگیہ ہے:۔

۔۔۔

۔۔۔ ہم درپن (اُردو) } لیکھک سوامی سروپ آنند جی سرسوتی + پرکاشک اور ملنے کا پتہ:۔ مینجر رسالہ سکاؤٹ برادر میرٹھ + ضخامت ۱۵۴ ۔۔۔ کاغذ لکھائی چھپوائی اچھی۔ قیمت ۱۲؍

اس پستک میں ریاست کشمیر۔ ریاست نیپال۔ ریاست ٹہری ضلع گڑھوال ۔۔۔ سیر کے حالات سوامی جی نے بعد سیر و سیاحت درج کئے ہیں۔ اس کے ۔۔۔ وہاں کے حالات سے بخوبی واقفیت ہو جاتی ہے۔ اور ان مقامات کی سیر ۔۔۔ پہلے اس کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا:۔

۔۔۔

۔۔۔ سنیاسی } لیکھک سوامی سروپ آنند سرسوتی + پرکاشک و ملنے کا پتہ:۔ رسالہ سکاؤٹ برادر شاہ پیر دروازہ میرٹھ + صفحات ۵۰ + ۔۔۔ چھپائی اچھی اور کاغذ عمدہ + قیمت ۲؍

اس پستک میں سنیاسی کے لکشن اور اُس کے کرتویوں پر روشنی ڈالی گئی ہے ۔۔۔ گیا ہے کہ سچی شانتی آپ کو کیسے مل سکتی ہے انگریزی پڑھے لکھے اصحاب کے ۔۔۔ اس کا مطالعہ مفید ہوگا:۔

۔۔۔

۔۔۔ گیان امرت" } ایڈیٹر شری شانتی نامن جی۔ چندہ سالانہ اعلےٰ ایڈیشن چار روپے + معمولی ایڈیشن دو روپے۔ فی کاپی اعلےٰ ۔۔۔ سادھارن ۳؍ ضخامت ۱۲۴ صفحات۔ لکھائی۔ چھپوائی اور کاغذ عمدہ:۔

۔۔۔ گیان امرت" نام کا رسالہ حال ہی میں جاری ہوا ہے۔ زیر ریویو پرچہ اس ۔۔۔ یہ رسالہ ہندو جاتی میں گیتا کی شکشا کے پرچار کے اُدیش سے جاری کیا ۔۔۔ اس میں مہاتما گاندھی۔ پنڈت مدن موہن مالویہ۔ مہاتما ہنس راج جی۔ لالہ رام پرشاد ۔۔۔ بھارت ماتا۔ پنڈت رام گوپال جی شاستری۔ پنڈت رشی رام جی پرنسپل دیانند ۔۔۔ لاہور اور پنڈت وشو بندھو جی کے بلند پایہ مضامین کے علاوہ چیدہ چیدہ شعرا ۔۔۔ بھی ہیں۔ سبھی مضامین اور نظمیں دلچسپ اور زندگی کو سدھارنے والی ہیں۔ یہ بھو جگتو ۔۔۔ پریمیوں کو اسے ضرور پڑھنا چاہئے۔ اس میں شری کرشن جی کی ایک رنگین تصویر بھی ہے۔

۔۔۔

۔۔۔ بھارت رتناولی } سمپادک شری چندر سین گپت۔ چندہ سالانہ ۳؍ قیمت اس انک کی ۸؍ ضخامت ۱۰۰ صفحات۔ کاغذ اور چھپوائی عمدہ:۔

۔۔۔ بھانو۔ دھوجی۔ راجہ بھیشو اور پرتھو۔ یاگیہ ولکیہ۔ راجہ شبوی۔ سائن آچاریہ ودیا سنگر ۔۔۔ برھسپتی۔ دیورشی نارد۔ دھرو۔ اگستیہ منی۔ پرشو رام۔ بھگوان رام۔ ہنومان۔ شری ۔۔۔ دھوج۔ شنکر آچاریہ۔ مادھو آچاریہ۔ رامانج آچاریہ۔ شری مادھو جی ۔۔۔ چند آدمی بھارت کے رتنوں کے جیون پر اچھا پرکاش ڈالا گیا ہے۔ یہ انک ۔۔۔ یوگیہ ہے:۔

Haridwar, Digitized by eGangotri

سامائک سماچار

آریہ سماج سیال کوٹ کے سماچار :-

سالانہ جلسہ - آریہ سکھا اودھار سبھا و آریہ ہائی سکول کا سالانہ جلسہ یکم جون تا ۴ جون ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے - اس موقعہ پر ڈیرہ بھر کے آریہ ہائی سکولوں کے منتظمان کی ایک کانفرنس بھی ہوگی ؛

آریہ ہائی سکول کا شاندار فیصلہ - آریہ ہائی سکول کے منتظمان نے ہندو جاتی میں بڑھتی ہوئی بیروزگاری کو دیکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے - کہ آریہ سکول میں یکم جون سے ٹیلرنگ کلاس کھول دی جائے - اس کے لئے ایک ہونہار پریکٹیکل ٹیچر نے جو ایک سکول میں پہلے سے ہی درزی کا کام سکھاتا ہے - اپنی خدمات منتظمان سکول کے سپرد کر دی ہیں - اس سال فی الحال صرف بیس ۲۰ لڑکے ٹیلرنگ کلاس میں داخل کئے جائیں گے - اور سکھا چھوت - لڑکوں سے کوئی فیس وغیرہ نہیں لی جائے گی ؛

لیکچر - بدھ وار کو دیدک مشنری مہتہ جیمنی جی کا سماج مندر میں ایک پراز معلومات لیکچر ہوا - دیدوار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپدیشک پنڈت سنیہ دلو جی مولوی فاضل کا "وید الشیوری گیان ہے" کے وشے پر سماج مندر میں لیکچر ہوا - ہر دو لیکچروں کا حاضرین پر بڑا اچھا اثر پڑا ؛

(نوید کے :- رام لال شرما)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا چناؤ :-

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا ایک عام اجلاس سماج مندر میں ہوا - جس میں آئندہ سال کے لئے بروز اتوار مورخہ ... مئی کو مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے :-

پردھان - مہاشہ آتم درشی جی - اُپ پردھان - مہاشہ ہنس راج و گردھاری لال جی - منتری - مہاشہ گومتی پرشاد جی - اُپ منتری - مہاشہ پریم چند اور دریا ساگر جی - خزانچی - مہاشہ نہال چند جی - پستک ادھیکشک - مہاشہ گوردت جی - لائبریرین - ... آڈیٹر - مہاشہ ہربنس لال جی - پرتی ندھی - مہاشہ راد ھو رام جی - مہاشہ ہری چند - نہال چند جی - صاحب دیال - کرم چند جی - پرنتر سبھاسد - ہیرا لال جی - منگل سین جی - بلدیو جی - ہری رام - لکھو راج جی و دید ؛

(گومتی پرشاد منتری آریہ سماج)

آریہ سماج نروانہ کا سالانہ جلسہ :-

آریہ سماج نروانہ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۲ تا ۱۴ اپریل ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم سے منایا گیا - ۱۲ اپریل کو نگر کیرتن آریہ سماج مندر سے شروع ہو کر منڈی نروانہ و قصبہ نروانہ سے ہوتا ہوا آریہ سماج مندر میں سمات ہوا - اور پنڈت مکند رام بھگت رام - شونرائن - موہن لال آدی کا بھجن و پنڈت وشونا تھ جی و پنڈت سوم دت آچاریہ گورو کل کوروکشیتر و پنڈت سمبر سنگھ سناتک گورو کل کانگڑی - و سوامی سیا نند جی اپدیشک پرچارک کے ... جن کے بھجن اور اپدیش پر جنتا پر بہت اچھا اثر پڑا - پرچار کا یہ سلسلہ ...

دھرم مانند جی مہاراج نروانہ کے پرچار کے جوش کے ساتھ ہوا - علاوہ خرچ جلسہ کے مبلغ ... روپیہ سوامی جی مہاراج نے وید پرچار کے لئے دان میں اور دیئے - اس کے لئے آریہ سماج نروانہ سوامی جی مہاراج کا دھنیہ واد کرتا ہے - آریہ سماج نروانہ کی طرف سے مبلغ ... روپیہ وید پرچار کے لئے سبھا کو بھیجے گئے ہیں ؛ (رام چند منتری آریہ سماج نروانہ)

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کا شاندار نتیجہ

آریہ ہائی سکول لدھیانہ جو کہ اپنے اعلیٰ نتائج کے باعث پنجاب میں ایک چوٹی کا سکول شمار ہوتا ہے - اس سال بھی کیا بلحاظ تعداد اور کیا بلحاظ نمبروں کے بہت اچھا رہا ہے - آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے اس سال ۱۳۰ لڑکے امتحان انٹرنس میں بیٹھے - جن میں سے ۱۲۵ لڑکے نہایت اعلیٰ نمبر لے کر کامیاب ہوئے - ۱۴ لڑکے فرسٹ ڈویژن میں نمایاں طور پر کامیاب ہوئے - جن میں سے تین کے وظیفہ حاصل کرنے کی امید ہے - پانچ لڑکوں نے ۶۰۰ سے زائد نمبر حاصل کئے - مگر ... اور ۶۲۲ نمبر حاصل کئے - اور لدھیانہ کے دیگر پانچ ہائی سکولوں میں سے فرسٹ رہا - جہاں دیگر پانچ ہائی سکولوں نے مل کر صرف چار لڑکے فرسٹ ڈویژن میں پاس کرائے - اور ان میں سے سب سے زیادہ نمبر ۶۰۵ ہیں - وہاں اکیلے آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے پانچ لڑکوں نے ۶۶۲ - ۶۵۱ - ۶۲۲ - ۶۱۷ اور ۶۰۹ نمبر حاصل کئے ہیں - معلوم کر کے نہایت خوشی ہوتی ہے کہ جہاں آریہ ہائی سکول لدھیانہ کی پرنسپل ... ماسٹر رام لال جی بی اے ... اور ان کا لائق سٹاف طلباء کو نہایت محنت سے کامیاب کرانے میں مصروف رہتا ہے - وہاں طلباء کی قابلیت بڑھانے کی طرف بھی پورا پورا دھیان دیتا ہے - اس کامیابی کے لئے لالہ رام لال جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ اور ان کا سٹاف مبارکباد کا مستحق ہے ؛

(نامہ نگار)

دیانند متھرا اسکول کالج موگا کا امتحان انٹرنس کا شاندار نتیجہ :-

اس کالج کا نتیجہ اس سال ... حسب

سکول شاندار رہا ہے - ۴۵ لڑکے امسال امتحان میں بھیجے گئے تھے - ایک لڑکا سخت بیمار ہونے کی وجہ سے امتحان کو مکمل نہیں کر سکا - ۴۴ لڑکے کامیاب ہوئے - جن میں سے ۱۷ فرسٹ ڈویژن میں آئے - پانچ کے نمبر ۶۰۰ سے زیادہ ہیں - ایک لڑکے نے ۶۸۷ نمبر حاصل کئے ہیں ؛

(روا چیند رکرشن کمار پرنسپل)

بقیہ کالم ۴

بعد ستیارتھی جی اور آچاریہ جی کے موثر لیکچر ہوئے - دوپہر کو آریہ سماج کے زیر صدارت مہتہ جیمنی جی ہوا - جس میں آچاریہ جی - ماسٹر لکشمن جی - پنڈت مہر چند جی اور مہاشہ سنت رام جی آدی مہانو بھاؤں نے موثر تقاریر کیں - پھر مہاشہ سنت رام جی کے منوہر بھجن ہوئے - رات کو مہاشہ مہر چند جی نے بڑی تیاری سے حاضری میں تقریر انداز میں کے کرشن وکھا کر جنتا کو محظوظ کیا ؛

۱۲ بجے کر نسبت سے پہلے پورن آہوتی ڈالی گئی - پھر پنڈت بال مکند جی کا اپدیش ہوا - پھر مہتہ جیمنی جی کا لیکچر ہوا - بعد میں شریمتی شکنتلا کماری جی کے منوہر بھجن ہوئے - جو کہ استریوں کے لئے خاص کر لابھ کاری تھے ؛

بعد دوپہر مہاشہ سنت رام جی نے اپنی گذشتہ سنیدوں میں یہاں کی نالی پھٹی سے اس موقعہ پر اکٹھا ہو سکے قریب ... ہوا - پھر شریمتی شکنتلا کماری جی کا لیکچر ہوا - پھر آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں اور کیارام سکول کے دیار تھیوں کو انعامات دیئے گئے - اسی دن اٹھ بجے شام کی گاڑی سے مہاشہ کرشن جی تشریف لائے - ان کا سواگت ... پھولوں سے کیا گیا - رات کو مہاشہ کرشن جی نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک اچھوت ادھار پر اپنے خیالات پبلک کے سامنے رکھے - جن کو پبلک نے بڑے جوش اور شانتی سے سنا - پھر مہاشہ سنت رام جی کے دلکش بھجن ہوئے -

ہر مئی کو ۸ بجے صبح آریہ سماج مندر میں استری سماج کا جلسہ ہوا - جس میں شریمتی شکنتلا کماری جی تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک بولتی رہیں - استریوں پر ان کے لیکچر کا بڑا اثر ہوا - کہ امید ہے کہ بہت جلد استری سماج قائم ہو جائے گی ؛ انتم جلسہ میں ... آریہ سماج کی طرف سے جاری رہا ؛ (رام پیارا منتری آریہ سماج بھیرہ)

آریہ سماج بھیرہ کی اردھ شتابدی

(پچاسواں سالانہ جلسہ)

امسال آریہ سماج بھیرہ کا سالانہ جلسہ اردھ شتابدی کے روپ میں ۲۹ اپریل تا ... مئی ۱۹۳۶ء سے بڑی دھوم دھام سے منایا گیا - اس پرم پتا پرماتما کی کرپا سے جلسہ کامیابی سے نروگھن سماپت ہوا - اس میں پوجیہ شری سوامی سوتنتر انند جی - شری سوامی ... جی - آچاریہ رامدیو جی - شری مہاشہ کرشن جی - پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور - پنڈت پریم ورت جی - پنڈت بال مکند جی - پنڈت برت پال جی - مہتہ جیمنی جی - ایس ستیارتھی جی جنرل سیکرٹری آریہ یووک سبھا - ماسٹر لکشمن جی آریہ اپدیشک اور شریمتی شکنتلا کماری جی آنریری اپدیشکا - مہاشہ سنت رام جی بھجن اپدیشک کمالیہ - مہاشہ ... مہاشہ مہر چند کنجپیک ... اپدیشک اور ... تیر انداز پدھارے تھے - پانچ دن تک خوب رونق رہی - لوگ کثیر تعداد میں استری اور پُرش ... کا پان کرتے رہے ؛

پہلے کتنے ۲۴ اپریل سے ۲۸ اپریل تک ... پرماتما مندر جی ۸ بجے سے ۱۰ بجے رات تک ... رہے - ۲۶ اپریل کو نہایت ... صبح و شام ... ہیکر دیہات سے ... ہوتا رہا - پورن آہوتی ... کو پنڈت برت پال جی سے ڈلوائی گئی ؛

... پہلے دن یعنی ۳۰ اپریل کو سوامی سوتنتر انند جی کا پر بھاوشالی ویاکھیان ہوا - رات کو پنڈت ... جی نے بھیرہ کی ... دوارہ حاضرین کو پرانے زمانہ کے رشیوں کے درشن کرائے - دکھلایا نہایت دلکش ... ہوں کے ساتھ ... جی ... کبھی کر دیئے جاتے تھے ؛

دوسرے دن یعنی یکم مئی کی کارروائی پنڈت بال مکند جی کے منوہر اپدیش دوارہ شروع ہوئی - اپدیش کے ختم ہونے پر مہاشہ ستیارتھی جی نے "ہندو سنگٹھن" پر پرزور اور مدلل تقریر کی - جس میں سکولوں کے طلباء نے خاص کر کافی تعداد میں حصہ لیا - اور تمام حاضرین نے ان کے لیکچر کو خوب پسند کیا - اسی دن شام کے بجے کی گاڑی پر آچاریہ رامدیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور بھیرہ تشریف لائے - اور ان کا آریہ سماج مندر سے بڑی دھوم دھام سے موٹر پر جلوس نکالا گیا ؛

۲ مئی کی کارروائی پنڈت برت پال جی کے اپدیش اور ... سے شروع ہوئی - بعد ...

(باقی دیکھو صفحہ ہذا کے کالم ... پر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Harid

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کی سالانہ رپورٹ

بابت ۱۹۳۵ء

آریہ ہائی سکول لدھیانہ پنجاب میں ایک پرانی سکول ہے جو سالہا سال سے اپنے اعلیٰ نتائج کی وجہ سے نام حاصل کر رہا ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں دور دراز سے طلباء آکر داخل ہوتے ہیں۔ یہ سب کامیابی آریہ ہائی سکول کے ان تھک ہیڈ ماسٹر شری لالہ رام لال جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کی سرگرم کوششوں کا نتیجہ ہے۔ جس کے لئے مینجنگ کمیٹی جس قدر بھی فخر کرے۔ بجا ہے۔ ۱۹۳۵ء کے مختصر حالات ہدیہ ناظرین ہیں۔ ان سے معلوم ہوگا۔ کہ سکول نے ہر پہلو میں نمایاں شہرت حاصل کر لی ہے۔

۱۔ سکول کی عمارت طلباء کی صحت اور تعلیمی ضروریات کے لئے نہایت موزوں ہے۔ کمرے کھلے اور ہوادار ہیں۔ روشنی کافی سے زیادہ آتی ہے۔ کمروں میں بڑی بڑی کھڑکیاں اور روشندان ایک دوسرے کے مقابل اس طرح لگائے گئے ہیں۔ کہ تازہ ہوا بار بار آتی اور گندی ہوا باہر جاتی رہے۔ اس طرح سے بچوں کی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ گرمیوں کے موسم میں ہر کمرہ میں بجلی کے پنکھوں کا خاص پربندھ ہے۔ سکول کا ہال شہر لدھیانہ میں بڑا ہونے کے باعث لاثانی ہے۔ اس کے علاوہ سیکنڈری حصہ میں ۲۵ پڑھائی کے کمرے۔ دو سائنس کی لیبارٹریز۔ ایک ریڈنگ روم۔ ایک لائبریری۔ ایک سٹاف روم اور طلباء کے لئے کھانا کھانے کا کمرہ وغیرہ شامل ہیں۔ حصہ پرائمری میں بارہ کمرے ہیں۔

۲۔ تعداد طلباء ۱۳۵۶ تھی۔

۳۔ نتیجہ امتحان انٹرینس بھی ۱۹۳۵ء میں بہت اعلیٰ رہا۔ ۱۸۳ طلباء میں سے ۱۷۴ طلباء یعنی ۹۵ فیصدی نمایاں طور پر کامیاب ہوئے۔ ۳۶ لڑکے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ گیارہ لڑکوں نے ۶۰۰ سے زیادہ نمبر حاصل کئے۔ تین لڑکوں نے وظیفے حاصل کئے۔ لدھیانہ میں اول سات لڑکے آریہ ہائی سکول کے ہی تھے۔ جنہوں نے ترتیب وار ۶۷۵-۶۵۱-۶۴۷-۶۴۴-۶۴۲-۶۳۹-اور ۶۲۷ نمبر حاصل کئے۔ جہاں آریہ ہائی سکول لدھیانہ نے ۱۷۴ طلباء کامیاب کرلئے۔ اور ۳۶ فرسٹ ڈویژن میں۔ وہاں لدھیانہ کے پانچ ہائی سکولوں نے مل کر صرف ۱۲۵ طلباء کامیاب کرلئے۔ اور صرف ۱۵ طلباء فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔

۴۔ سٹاف نہایت قابل۔ محنتی اور تجربہ کار ہے۔ پہلی جماعت سے ہی قابل استاد لگائے گئے ہیں۔ چنانچہ پہلی جماعت میں ایف۔ اے جے۔ اے۔ وی ماسٹر ہیں۔ پرائمری جماعتوں کے بارہ ٹیچروں میں سے چھ ایف۔ اے۔ جے۔ اے۔ وی ہیں۔ اور تین ایس۔ وی ہیں۔ ایسا سٹاف شاید ہی کسی پرائمری سکول میں ہو گا۔ بڑی جماعتوں کے بھی سب استاد ٹرینڈ اور اعلیٰ سند یافتہ ہیں۔

۵۔ سکول میں اعلےٰ سے اعلےٰ تعلیمی سامان مہیا کیا گیا ہے۔

میٹریکولیشن کی سائنس کا امتحان لینے جو ممتحن صاحبان باہر سے آتے ہیں۔ ان کی رائے ہے۔ کہ سائنس کا اس قدر سامان اور انتظام انہوں نے اور کسی سکول میں نہیں دیکھا۔ فزیالوجی۔ جغرافیہ۔ حفظانِ صحت اور ڈرائینگ وغیرہ مضامین پڑھانے کے طریق کا مکمل سامان موجود ہے۔ لڑکوں کے بیٹھنے کے لئے ہر کمرہ میں ڈیسکس مہیا کئے گئے ہیں۔ پرائمری جماعتوں میں سے ہر ایک کے لئے ایک چھوٹی کرسی اور اس کے آگے ایک میز مہیا کی گئی ہے۔

لڑکوں کی عام واقفیت بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل تعلیمی ذرائع بہم پہنچائے گئے ہیں:-

۱ ریڈیو یعنی بے تار کے ذریعہ دور دراز کی خبریں سننے کا آلہ۔ ۲ گراموفون۔ ۳ میجک لالٹین جن کے ذریعہ ہر قسم کی تصویر بذریعہ بجلی دکھلائی جا سکتی ہے۔ ۵ خوردبین۔ ۶ انسانی جسم کے پنجر۔ مختلف قسم کے بیشمار چارٹس اور نقشے اردو و ہندی۔ ۵ روزانہ اخبارات اور دس ماہوار رسائل۔ ۹ بڑی لائبریری کے علاوہ ہر ایک مڈل اور ہائی کی جماعت کے لئے۔ ایک ایک جماعت کی لائبریری ہے۔ ۱۰ پرائمری جماعتوں کے نئے نئے طریق کا سامان جن کے ذریعہ بچوں کی عقل بڑھتی ہے۔ اور ان میں تعلیم کے لئے شوق پیدا ہوتا ہے۔

۶ ورزش جسمانی اور ڈرل نئے طریق پر کرائی جاتی ہے۔ تعلیمی ہفتہ پر اس سکول کے ۳۵۰ لڑکوں نے ڈرل کے مقابلہ میں حصہ لیا۔ جس کی مسٹر ہاگ صاحب سکاؤٹ کمشنر نے بہت تعریف کی۔ اور لدھیانہ کے سکولوں میں سب سے اچھی ڈرل ہونے کا سرٹیفکیٹ عطا کیا۔ کرکٹ۔ ہاکی۔ فٹ بال اور والی بال کی کئی ٹیمیں ہیں۔ جن کے کھیلنے کے لئے سکول کے پاس اپنے کافی میدان ہیں۔ ہر کھیل میں اس سکول کی ٹیمیں بہت اچھی ہیں۔ جو نام حاصل کرتی ہیں۔ شہنشاہ جارج پنجم کی سلور جوبلی کے موقعہ پر جو لدھیانہ کے سکولوں کا ٹورنامنٹ ہوا تھا۔ اس میں اس سکول کی کرکٹ۔ فٹ بال اور والی بال کی ٹیموں نے فرسٹ رہ کر پرائز حاصل کی تھیں۔ کرکٹ اور والی بال کی ٹیمیں خصوصیت سے بہت اعلیٰ ہیں۔ اور ہمیشہ میچوں میں جیتتی ہیں۔ والی بال کی ٹیم نے کئی ٹورنامنٹ جیت کر کئی کپ اور انعام حاصل کئے ہیں۔ اس سال والی بال کی ٹیم نے ۲۲ میچوں میں سے ۱۹ میچ جیتے۔ ہاکی کی ٹیم نے ۲۳ میں سے ۱۳۔ اور فٹ بال کی ٹیم نے ۱۷ میں سے ۱۰۔ اور کرکٹ کی ٹیم نے دس میں سے سات جیتے۔ گتکا اور کشتی سکھلانے کا بھی پربندھ ہے۔ رام لیلا ٹورنامنٹ میں اس سکول کے کئی لڑکوں نے کشتی اور گتکا میں انعامات حاصل کئے۔

تعلیمی ہفتہ میں اس سکول کی جمناسٹک ٹیم مقابلہ میں اول رہی۔ الغرض کھیلوں اور کشتیوں وغیرہ جسمانی مقابلوں میں بھی آریہ سکول کے لڑکوں نے ایسی شہرت اور کامیابی حاصل کی جیسی کہ تعلیمی امتحانوں میں۔

۷۔ سکول کی مندرجہ ذیل باتیں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں:-

(۱) سکاؤٹنگ:- ہر موقعہ پر سکول کے سکاؤٹس سیوا کا کام کرتے ہیں۔

(۲) سکول کا بینڈ:- لاہور میں بہ موقعہ اردھ شتابدی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آٹھ بینڈوں کے مقابلہ میں آریہ ہائی سکول لدھیانہ کا بینڈ اول رہا۔

(۳) بیماروں کی فوری امداد کے دستہ نے تعلیمی مقابلہ میں اول رہ کر نام حاصل کیا۔

(۴) مختلف قسم کے باجے بجانے والی پارٹی خاص شہرت رکھتی ہے۔

(۵) جماعت اول سے جماعت آٹھ تک کے سب لڑکوں کو راگ ودیا سکھائی جاتی ہے۔

(۶) باغبانی سکھلانے کا انتظام بھی ہے جس میں لڑکے بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔

(۷) مشاہدہ کے ذریعہ واقفیت حاصل کرنے کے لئے پرائمری جماعتوں کو سردیوں کے موسم میں ہفتہ میں ایک دفعہ باہر لے جایا جاتا ہے۔ اور باقی جماعتوں کو کبھی کبھی باہر لے جایا جاتا ہے۔

(۸) لڑکوں کو دستکاری سکھلانے کے لئے ورکشاپ کھولی ہوئی ہے۔

(۹) لڑکوں کی مختلف قسم کی سوسائٹیاں قائم ہیں۔ جن میں لڑکوں کو لیکچر دینے اور بحث کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔

۸۔ لڑکوں کی جسمانی حالت اور صحت کا امتحان ڈاکٹر خوشی رام بنشنر اسسٹنٹ سرجن نے لیا۔ اور ہر ایک لڑکے کو مناسب ہدایات دی گئیں۔ ہر ایک لڑکے کی جسمانی حالت اور ترقی کا اندراج اس کی پراگریس رپورٹ میں کیا جاتا ہے۔ اور یہ رپورٹ جب لڑکا تعلیم سے فارغ ہو کر سکول چھوڑے گا۔ اس کو دے دی جاتی ہے۔

۹۔ لڑکوں کے چال چلن اور عادات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اور دھارمک تعلیم کے علاوہ لڑکوں میں سچائی۔ بہادری۔ فرائض کی پابندی۔ خود ضبطی۔ صفائی۔ اور سادگی وغیرہ نیک عادتیں ڈالنے کے مختلف طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ جن کا اثر لڑکوں کی روزمرہ کی زندگی پر پڑتا ہے۔

۱۰۔ بورڈنگ ہاؤس شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر کھلی جگہ میں واقع ہے۔ بورڈنگ ہاؤس کی عمارت ہر لحاظ سے موزوں ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ ہر ایک حصہ میں ایک فراخ صحن ہے۔

کھیلوں کے لئے کافی میدان ہیں۔ اور کرکٹ۔ فٹ بال۔ ہاکی۔ والی بال اور دیگر کھیلوں کا مکمل پربندھ ہے۔ ہر ایک لڑکے کو کسی نہ کسی کھیل میں لازمی طور پر حصہ لینا پڑتا ہے۔

ہر موسم کے لحاظ سے کھانے کا پربندھ مناسب ہے۔ بھوجن کا انتظام نہایت اعلیٰ ہے۔ عمدہ اور صاف و تازہ خوراکی سامان خریدا جاتا ہے۔ بھوجن شالہ کے لئے ایک ہال کمرہ بنا ہوا ہے۔ جس میں ودیارتھی اکٹھے بیٹھ کر بھوجن کھاتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۲ پر دیکھیں)

Haridwar, Digitized by eGangotri

دیانند متھرا داس کالج موگہ کی چند خصوصیات

۱۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا پنجاب میں واحد اور یگانہ کالج ہے ؛

۲۔ یہ کالج ایسے علاقہ اور مقام میں واقع ہے۔ جو صحت کے لحاظ سے خاص امتیاز رکھتا ہے ؛

۳۔ موجودہ زمانہ کی اقتصادی حالت کی نزاکت کو ملحوظ رکھ کر ارزاں ترین تعلیم کا مرکز ہے۔ جہاں طلباء کو کم سے کم خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ ایک انٹرمیڈیٹ کالج کا طالب علم صرف بیس روپیہ ماہوار میں بخوبی گزارہ کر سکتا ہے ؛

۴۔ تعلیمی نتائج ہمیشہ شاندار ہوتے ہیں۔ چنانچہ سال گزشتہ ۱۹۳۵ء کا ایف اے اور ایف ایس سی کا نتیجہ بغیر کمپارٹمنٹ ۷۷ فیصدی ہے۔ یہ نتیجہ یونیورسٹی فیصدی نتیجہ سے بہت بلند ہے ؛

۵۔ بڑے بڑے شہروں کی طرح موگہ میں طلباء کے جذبات کو ہیجان میں لانے والے اور انہیں گمراہ کرنے والے سامان موجود نہیں ہیں ؛

۶۔ طلباء میں نیک خصائل پیدا کرنے اور ان کے چال چلن کو اعلیٰ بنانے کا خاص خیال رکھا جاتا ہے ؛

۷۔ صحت جسمانی کے نگران ایک گریجویٹ انسٹرکٹر ہیں۔ اور تعلیم کے اس شعبہ کے لئے ہر طرح کے سامان موجود ہیں ؛

۸۔ بہترین ہوسٹل ہے۔ جو قابل سپرنٹنڈنٹ اور سٹاف کی نگرانی میں ہے۔ نیز خوراک کا انتظام عمدہ ہے ؛

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے بڑے شہروں کی مضر صحت آب و ہوا اور مخرب اخلاق باتوں سے دور رہ کر ایک صحت بخش مقام میں کم سے کم خرچ پر تعلیم پا کر بہترین تعلیمی نتائج پیش کریں۔ اور ان کا چال چلن بھی ایسا رہے۔ جیسا کہ ہر ماں باپ کی دلی تمنا ہے۔ تو پھر آپ اپنے بچوں کو دیانند متھرا داس کالج موگہ میں داخل کرائیں داخلہ انٹرمیڈیٹ ایف۔اے۔ ایف۔ایس۔سی ۱۲ مئی سے شروع ہوگا۔ اور دس دن تک جاری رہیگا ؛

(برا جیندر کرشن کمار پرنسپل)

بقیہ سالانہ رپورٹ آریہ ہائی سکول لدھیانہ صفحہ ۱۹

پڑھائی اور نگرانی کا خاص انتظام ہے۔ بلا اجازت کوئی لڑکا باہر نہیں جا سکتا۔ صبح اور شام دونوں کال سندھیا و ہون سب کے لئے لازمی ہے۔ باوجود عمدہ خوراک بہم پہنچانے کے خوراک کا خرچ بہت کم نکلتا ہے۔ لڑکوں کے والدین کی مرضی کے مطابق دودھ گھی اور پھل وغیرہ کا خاص انتظام کیا جاتا ہے۔ خرچ کا بل اور رپورٹ چال چلن ہر ماہ لڑکوں کے گارڈین کے پاس بھیجی جاتی ہے ؛

لالہ چمن لال جی بی اے تمام وقت کے لئے ...... بطور سپرنٹنڈنٹ اور ان کے علاوہ چودھری رنجیت سنگھ جی بی۔اے۔ پنڈت جگے دیو جی اور پنڈت پریم رام جی بطور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کام کرتے ہیں۔ غرضیکہ بورڈنگ ہاؤس کا انتظام ہر لحاظ سے مکمل اور تسلی بخش ہے ؛

(بھجو رام منیجر۔ آنند آشرم لدھیانہ)

آریہ سماج پشاور شہر کا سالانہ جلسہ :- آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر کا سالانہ جلسہ ۵-۶-۷- اور ۸ جون ۱۹۳۶ء کو آریہ کنیا پاٹھشالہ کے وسیع مندر میں بڑی دھوم دھام سے ہوگا۔ اس میں بڑے بڑے مہاتما۔ سنیاسی۔ پنڈت اور بھجنیک صاحبان شامل ہوں گے۔ اس لئے جن صاحبان کی سیوا میں نویدن ہے کہ وہ اس اتسو پر ضرور تشریف لا کر جلسہ کی شوبھا کو بڑھائیں۔ بیرونجات کے آریہ بھائیوں کی سیوا میں خاص طور پر پرارتھنا ہے۔ کہ وہ جلسہ میں اوشیہ شامل ہوں ؛

(تارا سنگھ منتری)

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ سوا نقد۔ گر خریدار اقساط قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

"پرکاش" میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے !

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۴/ جمالستان للعہ/ (محصول ڈاک علاوہ)

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

(منیجر "نگار" لکھنؤ)

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی کارخانہ

صیغہ نمبر ۴ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ - کلکتہ

اسٹار ٹریڈ مارکہ

STAR TRADE MARK (REGD)

ہیضہ بھاگ جائے گا

کافور (Regd)

اصلی عرق کافور ہیضہ، گرمی کے پیٹ درد، بد ہضمی وغیرہ دور کرنے اور اچھا کرنے کی خاطر ہیضہ کے اچانک حملہ سے بچنے کے لئے ہر ایک اہل خاندان کو اور مسافروں کو ہمیشہ کافور کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ پچاس برس سے ہیضہ کے لئے صرف یہی ایک دوا مجرب ثابت ہو کر مشہور ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو۔ وہاں روزانہ اس کے ایک دو قطرے استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں۔ ہیضہ میں بھی اس کے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں۔ نقلی "عرق کافور" سے ہوشیار قیمت فی شیشی چھ آنے۔ ڈاک محصول تین شیشیوں تک سات آنے ؛

یورا (Regd)

پیشاب اتارنے کی دوا

ہیضہ ہونے پر عموماً پیشاب بند ہو جایا کرتا ہے۔ اور بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ ایسی صورت میں اس کا استعمال کرتے ہی پیشاب کھل کر ہونے لگتا ہے۔ اس لئے ہیضہ کے موسم میں اسے بھی پاس رکھنا ضروری ہے۔ ہیضہ کے علاوہ سوزاک یا کسی اور وجہ سے پیشاب بند یا کم ہو جائے۔ تو اس کے استعمال سے فائدہ ہوگا قیمت فی شیشی ۶/ محصول ڈاک

نوٹ :- دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر نام ضرور دیکھ لیا کرو

۱۔ لاہور کے ایجنٹ منیجر پیسہ اخبار

۲۔ امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

کرنونتو وشوم آریم

PRAKASH LAHORE

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

سالانہ چندہ

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور ست چت آنند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا ادیت رہنا چاہیئے۔

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک انتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پورک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے۔

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے، کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہیئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتییک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

اتوار ۱۲ جیٹھ سمت ۱۹۹۳ مطابق ۲۴ مئی سنہ ۱۹۳۶ء — نمبر ۲۰

مہرشی دیانند

خضر کہتا ہے کوئی، کوئی مسیحا تجھ کو
عقل حیران ہے کیا لکھیں کہیں کیا تجھ کو

تیرے "قم" کہنے سے زندہ ہوئے بائیس کروڑ
چرخ سے دیکھتا حیرت سے ہے عیسےٰ تجھ کو

طور پر جانے میں موسےٰ کی فضیلت کیا ہوئی
دل میں جب آیا نظر یار کا جلوا تجھ کو

پر فرشتوں کے بھی جلتے ہیں وہاں تک آتے
تیرے اوصاف نے اتنا کیا اونچا تجھ کو

ہم سے ناچیز ترے رتبہ کو کیا جانیں گے
ہے خدا کو تری عظمت کا پتہ یا تجھ کو

قوم بیمار کی جب حال دگرگوں دیکھا
منتخب حق نے کیا بہر مداوا تجھ کو

تو وہ قسمت کا دھنی ہے کہ تھا بخشا حق نے
"وید" سرچشمہ ہے جو آب بقا کا تجھ کو

ذرے ذرے پہ ترا نقش منقش ہے کاش
چیر کر اپنا دکھا سکتے کلیجا تجھ کو

کام لینے تھے مشیت نے بڑے تجھ سے تبھی
دل دیا موم کا پتھر کا کلیجا تجھ کو

سب سے لاثانی و یکتا نظر آتا ہے ہمیں
دیکھیں سرشار جو با دیدۂ بینا تجھ کو

جیمنی سرشار

Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم
ویدامرت

ओ३म् धूरसि धूर्वन्तं धूर्वतं योऽस्मान्
धूर्वति तं धूर्व यं वयं धूर्वामः ।
देवानामसि वह्नितमं सस्नितमं पप्रितमं
जुष्टतमं देवहूतमम् ॥ (یجروید ادھیائے ا۔ منتر ۸)

{رشی پرمیشٹھی پرجاپتی —— اگنی دیوتا}

لفظی ترجمہ:— (اے ایشور! آپ) (دیوانام) عالموں کو (وہنی تمم) عمل کے مطابق سکھ پہنچانے والے (سس نی تمم) بہت پاکیزگی دینے والے (پپ ری تمم) دنیا کو تمام علوم اور راحت سے بھر دینے والا (جُشٹ تمم) دھرماتما اشخاص سے عبادت کرنے کے لائق (دیو ہو تمم) عالموں سے ستتی کئے جانے کے لائق (اسی) ہو (آپ) (دھو) سب نقائص اور اندھکار کو دور کرنے والے (اسی) ہو۔ (دھوروتم) دکھ دینے والے جاندار کو (دھورو) سزا دیجئے۔ (یہ) جو (اسمان) ہم دھرماتما لوگوں کو (دھورو) ستاتا ہے (تم) اس پاپی کو (دھورو) سزا دیجئے۔ (تم) اور اس گنہگار کو (دھورو) ہدایت کرو (یم) جس کو (ویم) ہم نیک لوگ (دھوروامہ) ہدایت کرتے ہیں ؛

تشریح

اس منتر کے ارتھ مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے اپنے مشہور و معروف وید بھاشیہ میں کئے ہیں۔ ایک پرماتما کے سمبندھ میں جو یہاں بیان کیا گیا ہے اور دوسرا اگنی کے متعلق۔ اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگنی شلپ ودیا کی ترقی کے لئے نہایت ہی اعلیٰ سادھن ہے۔ شلپ کاروں کو چاہئے کہ اگنی کے ٹھیک ٹھیک گن جان کر اُن سے ہزارہا قسم کے یان وغیرہ کو سدھ کریں۔ جس کسی کو اس کا شوق ہو۔ وہ مہرشی کے بھاشیہ کو پڑھنے کے لئے آریہ بھاشا سیکھے۔ اور پھر آنند اُٹھائے ؛

اس منتر میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ پرماتما سب انسانوں کو عمل کے مطابق نتیجہ دیتا ہے۔ اور دنیا میں راحت اور پاکیزگی پھیلاتا ہے۔ لفظ "دیو ہو تمم" جو اس منتر میں آیا ہے۔ وہ اس سچائی کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ خدا افضل درجہ کے عالموں سے ہی ٹھیک ٹھیک جانا جاتا ہے۔ اوروں سے نہیں۔ کیونکہ جاہل اور نیم عالم لوگ اُس کے سوروپ کو اپنی کمزور سمجھ کی وجہ سے اُلٹا بیان کرتے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ ابھیمان زیادہ کرتے ہیں۔ اور علم تھوڑا رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے ایشور کی صفات کو وہ اپنی مرضی کے مطابق ظاہر کرتے ہیں۔ اور جب کبھی واد دواد چلتا ہے۔ تو عالموں کے سامنے سچی بات مانتے ہوئے پھر بھی تکبر کے نیفر ہی رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر لفظ **قادر مطلق** کو لیجئے۔ اس کے معنی وہ یہ کرتے ہیں کہ خدا سب کچھ کرنے پر قادر ہے۔ لیکن جب بحث میں ان سے سوال کیا جاتا ہے۔ کہ کیا خدا جھوٹ بول سکتا ہے؟ کیا خدا ظلم کر سکتا ہے؟ کیا دوسرا خدا بنا سکتا ہے؟ تو فوراً شرمندہ ہو کر جواب دیں گے۔ کہ نہیں تو اس سے صاف نتیجہ نکلا۔ کہ لفظ قادر مطلق کے معنی یہ نہیں۔ جو وہ کرتے ہیں۔ یا لفظ قادر مطلق خدا کی صفت کو ٹھیک ٹھیک ظاہر کرنے کے لئے ناقابل ہے۔ اس کے مقابل میں سنسکرت میں لفظ ہے "سرو شکتیمان" سب شکتیوں یعنی سب طاقتوں والا سب طاقتوں میں وہی طاقتیں شمار کرنی چاہئیں جو ایشور کے گن۔ کرم اور سوبھاؤ کے برخلاف نہ جائیں۔ اگر کوئی طاقت ایشور میں ایسی تصور کر لی جائے۔ جس کا اثر گن۔ کرم اور سوبھاؤ پر ہوتا ہی نہیں۔ تو سمجھ لو کہ وہ طاقت ایشور میں ہے ہی نہیں بلکہ اُس کو طاقت ہی نہ کہنا چاہئے۔ یعنی اشکتی کہنا چاہئے ؛

(اوم شم)

اُپنشد گاتھا
چوتھی کتھا

پرماتما نے اندریوں کو وشیوں کی طرف جانے والی بنایا ہے۔ اس لئے منشیہ باہر کے وشیوں کو تو دیکھتا ہے۔ کنتو آتما کو نہیں دیکھتا۔ کوئی وِرلا ہی دھیر پُرش موکش کو چاہتا ہوا انتہ کرن میں رہنے والے پرماتما کو دیکھتا ہے +

جو جن مُورکھ ہیں۔ وہ باہر کے وشیوں میں ہی پھنسے رہتے ہیں۔ ایسے منشیہ مرتیو کے بڑے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ پرنتو ودوان لوگ موکش کو جان کر انہیں جگت میں انتیہ وشیوں کے سُکھ کی اِچھا کبھی نہیں کرتے۔ سدا موکش دھام کی ہی کامنا کرتے ہیں +

آتما سے ہی منشیہ رُوپ رس گندھ شبد سپرش اور میتھن کو جانتا ہے۔ آتما ہی سب وشیوں کو جاننے والا ہے۔ ایسا جان لینے پر آتما کے وِشے میں جاننے کو کچھ بھی نہیں رہتا۔ اس لئے ہے نچکیتا! یہ وہی گیان سوروپ آتما ہے جس کے وِشے میں تو نے پوچھا تھا ؛

جس کے دوارا منشیہ سوپن اور جاگرت اوستھاؤں کو دیکھتا ہے۔ اُس مہان آتما کو جان کر دھیر پُرش کبھی شوک نہیں کرتا +

جو منشیہ پھل بھوگنے والے اور پرانوں کو دھارن کرنے والے آتما کو جانتا ہے۔ اور ساتھ ہی اُس کے اتی نکٹ رہنے والے بھوت اور بھوشیت کے سوامی پرماتما کو بھی جان لیتا ہے۔ وہ پُرش نندا کو کبھی پراپت نہیں ہوتا۔ ہے نچکیتا! وہ وہی آتما ہے۔ جس کی تو نے جگیاسا کی تھی ؛

جو تپ ارتھات سنکلپ سے پہلے اور پرانوں سے بھی پہلے ودیمان تھا۔ جو انتہ کرن میں پرویشٹ ہو کر رہنے والے پرمیشور کو جان لیتا ہے۔ اور اس کو پرانوں کا پالک سمجھتا ہے۔ یہ وہ آتما ہے۔ جو تو نے پوچھا تھا ؛

جو گیان کے پرکاش کرنے والی اور انتہ کرن بُدھی کی شکتی ہے۔ جو پرانایام کے ابھیاس سے پراپت ہوتی ہے۔ اور جو بھوتوں کے شریر کے ساتھ اُتپن ہوتی ہے۔ وہ اس انتہ کرن میں رہنے والی شکتی کو جو جانتا ہے۔ وہی آتما ہے۔ جو تو نے پوچھا تھا ؛

جو پرمیشور اس پرکار چھپا ہوا ہے۔ جیسے لکڑیوں میں آگ چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ اور

پرکاش لاہور

۱۲- جیٹھ سمت ۱۹۹۳

آریہ سماج کہاں ہے ؟

(نمبر ۳)

میرا سوبھاؤ ہے آشاوادی نہیں - نراش ہونے کی طرف پرورتی زیادہ ہے - اور یہ ایک ایسا اوگن ہے - جو کسی بھی سماج کے لئے ہانی کارک ہے - میرا یہ اوگن آریہ سماج کے لئے ہانی کارک سدھ ہوتا - اگر یہ بچاؤ نہ ہوتا کہ میں اپنی تحریر اور تقریر میں اپنی نراشا پرگٹ نہیں کرتا - عام طور پر میرا یہ یتن رہتا ہے - کہ سروسادھارن کے سامنے آریہ سماج کا روشن پہلو رکھوں - مشکلات - جن سے وہ دوچار ہے - انہیں کمیٹی کے سامنے رکھوں - جہاں کہ لوگ ان پر وچار کر سکیں - اور ان کا حل ڈھونڈھ سکیں - لیکن اپنے اس سوبھاؤ کے ورودھ جانے پر لیکھ مالا آرمبھ کی ہے - کیونکہ میں سمجھتا ہوں - کہ جہاں جنتا کے سامنے تاریک پہلو پیش کرتے رہنے میں یہ ہانی ہے - کہ ان کی طبیعت بجھ جاتی ہے - اور وہ حوصلہ ہار بیٹھتے ہیں - وہاں ہر سمے ان کے سامنے روشن پہلو رکھتے رہنے میں یہ خطرہ ہے - کہ وہ اپنی شکتی کا غلط اندازہ لگانے لگتے ہیں - زیادہ خطرہ اس لئے نہیں کہ مختلف لیکھوں اور ویاکھیانوں میں تصویر کے دونوں رخ پیش کئے جاتے ہیں - وہی لیکھک اور ویاکھیاتا کبھی کسی وقت ایک رخ پیش کرتے ہیں - اور کسی وقت دوسرا - اس لئے جنتا کے سامنے کم و بیش دونوں رخ آتے رہتے ہیں :-

پچھلے دو برسوں میں میں یہ بتلا چکا ہوں - کہ کس طرح آریہ سماج جستہ جستہ ہر ایک پولٹیکل میدان سے نکلتے جا رہے ہیں - اور اس کا نتیجہ انہیں اور ان کی سوسائٹی کو بھگتنا پڑ رہا ہے - آج میں ایک اور پہلو جنتا کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں - یہ وشے نیا نہیں - اس کے سمبندھ میں پہلے بھی کئی بار لکھ چکا ہوں - اس پر قلم اٹھاتا ہوں - تو اس لئے کہ یہ وشے اتی آوشیک ہے - اور مجھے اس سے گہری دلچسپی ہے - اور حالات نے بھی اسے آوشیک بنا دیا ہے - یہ وشے ہے اچھوت ادھار - جب اس سمبندھ میں مختلف وچار میری درشٹی سے گزرتے ہیں - تو یہ سوال بے اختیار میرے منہ پر آ جاتا ہے - کہ "آریہ سماج کہاں ہے ؟" پچھلے دنوں مجھے "ہندو" مدراس کا ایک پرچہ دیکھنے کا اتفاق ہوا - اس میں مسٹر گابا ایم - ایل - اے - کی لاہور کی یاترا کا ورنن تھا - یہ ورنن بہت لمبا تھا - اور اس میں بتایا گیا تھا - کہ مسٹر گابا وہاں کیوں گئے ؟ کس طرح مسلمانوں اور عیسائیوں نے ان کا سواگت کیا - اور کس کس جگہ انہوں نے ویاکھیان دئے - ان کی اس یاترا کا ادیش یہ تھا کہ وہاں حقیقہ جاتی نے جو ہری جنوں کی ایک جماعت ہے - ایک کانفرنس کی تھی جس میں تمام مذاہب کے لوگوں کو نمنترن دیا گیا تھا - کہ وہ آئیں - اور اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں - مسٹر گابا اور لاہوری احمدیوں کے انگریزی ہفتہ وار اخبار "لائٹ" کے ایڈیٹر مولوی یعقوب وہاں گئے - یہ درست ہے کہ اچھوتوں کا بڑا حصہ ابھی ایجیٹیشن سے پربھاوت نہیں ہوا - جو انہیں ہندو سوسائٹی میں سے الگ کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے - لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا - کہ کچھ ایسے بھی ہیں - جو بگڑے ہوئے ہیں - اور وہ غیر ذمہ دارانہ تقریریں کرتے رہتے ہیں - چنانچہ ایک ایسا ہی اچھوت مسٹر گابا کے ساتھ ہو لیا - اور اس نے ایک جگہ یہ تقریر بھی کی - کہ ہماری مشکلات کا واحد حل اسلام ہے - یہ درست ہے کہ اچھوتوں کی بڑی بھاری تعداد اپنا آبائی مذہب چھوڑنے کو تیار نہیں - لیکن اس بات سے کیسے آنکھیں موندی جا سکتی ہیں - کہ ان کے سامنے ہندو دھرم کے خلاف تقریریں ہوتی ہیں - اور وہ سن لیتے ہیں - ان کی طرف سے کوئی عملی پروٹسٹ نہیں ہوتا - اور نہ ہی وہ ان کے دھرم کے خلاف زہر پھیلانے والوں کے لئے رہنا ناممکن بنا دیتے ہیں - یہ عملی پروٹسٹ کیوں نہیں ہوتا ؟ اس لئے کہ بعد استثنے تمام اچھوتوں کو سورن ہندوؤں کے سلوک کی شکایت ہے - جتنا زیادہ کوئی غریب ہوگا - اتنی ہی زیادہ اسے تکلیف ہوگی - اس لئے جب خود غرض لوگ اس بدسلوکی کی آڑ میں ان کے دھرم کے خلاف زہر پھیلاتے ہیں - تو وہ خاموش رہتے ہیں - اور پروٹسٹ نہیں کرتے :-

انہیں پروٹسٹ کے لئے کیسے تیار کیا جائے ؟ یہ ظاہر ہے - کہ جب تک وہ پروٹسٹ نہیں کرتے - تب تک یہ خطرناک پراپیگنڈا ختم نہیں ہوگا - اگر ہم کسی مسلمان سے کہیں - کہ تم اچھوتوں کو کیوں ورغلاتے ہو ؟ تو وہ کہہ سکتا ہے - کہ تم دخل دینے والے کون ہو ؟ لیکن اگر خود اچھوت ہی اٹھ کر کہہ دیں - کہ ہمیں تمہارے ویاکھیان کی ضرورت نہیں - تو کسی مسلمان کو ان کے ہاں جانے کی جرات نہ ہو - لیکن یہ حالت کیسے پیدا کی جائے ؟ یہ ماننا پڑے گا کہ صدیوں سے اچھوتوں پر ناواجب سختی ہوتی آ رہی ہے - اس سختی کا شاستروں میں ودھان ہے یا نہیں دوسرے شبدوں میں یہ کہ شاستر اس کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں - اور اگر نہیں دیتے - تو خود غرض لوگوں نے کسی وقت اپنے ذاتی اغراض کے لئے شاستروں کی آڑ میں اچھوتوں پر سختی کی - اگر یہ مانا جائے - کہ شاستروں میں سختی کا ودھان ہے - تو کسی اچھوت کا ہندو رہنا ناممکن ہو جائے گا - اس لئے انہیں ہندو رکھنے کے لئے یہ کہنا ضروری ہے - کہ پراچین شاستروں میں اس ناواجب سلوک کا ودھان نہیں - ہاں ایسے بھی لوگ ہو سکتے ہیں - جو یہ کہیں - کہ ہم کسی شاستر کو نہیں مانتے - اور پھر بھی ہندو ہیں - لیکن ان سے ہریجن پربھاوت نہ ہوں گے - یہ بات چند ایک پڑھے لکھے آدمیوں کو پربھاوت کر دے - تو کر دے - سروسادھارن کو نہ کھینچ سکے گی - سروسادھارن کو اپنی طرف کھینچنے والی ایک ہی چیز ہے - اور وہ ہے دھرم - جب تک آپ ہریجنوں کو دھرم نہیں دیتے - تب تک ان کا ہندو رہنا مشکل ہے - انہیں کوئی ہندو دھرم دے سکتا ہے - تو یا تو سناتن دھرم یا آریہ سماج - سناتن دھرم سبھا کی حالت میں مشکل یہ ہے - کہ وہ کسی بھی سنسکرت گرنتھ کو جسے ایک بار شاستر کا نام دیا جا چکا ہے - رد کرنے کو تیار نہیں - اور ان میں جو بھی باتیں پرکشپت ہیں - انہیں بھی وہ سویکار کرتی ہے - اور ان پرکشپت باتوں میں اعلیٰ ذاتوں کا ادنیٰ ذاتوں پر اتیاچار بھی شامل ہے - بھارت ورش پر کئی دور آئے - تاریکی کا دور بھی آیا - اس تاریکی کے دور میں وید کو چھوڑ کر کوئی بھی دھرم گرنتھ سرکشت نہیں رہا - ہر ایک پستک میں دھوتوں نے کچھ نہ کچھ ملا دیا - اگر وید بچے رہے - تو اس لئے کہ وید میں ملاوٹ کرتے ہوئے انہیں ڈر لگتا تھا - سرشٹی کے آدی کال سے - جب سے آریہ جاتی کا جنم ہوا ہے - تب سے جنتا وید کو ایشور کا گیان مانتی آ رہی ہے - دھوتوں کو بھی بھے تھا کہ اگر ہم نے وید میں کوئی ملاوٹ کی - تو پرماتما کی طرف سے ہمیں اس کی سخت سزا ملے گی - اس لئے انہوں نے اسے تو ہاتھ نہ لگایا - لیکن کسی اور دھرم گرنتھ کو نہ چھوڑا - اور ان میں ایسی باتیں داخل کر دیں - جنہیں جائز ٹھہرانا کسی کی بھی طاقت میں نہیں - انہیں پڑھتے ہی شاستروں سے نفرت ہو جاتی ہے - دشمن ہمیشہ انہیں پیش کرتے - اور ان سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں - سناتن دھرم سبھا بھی اس مشکل کو محسوس کرتی ہے - اور اسی لئے اس کی طرف سے پرانوں کا سنشودھن کرایا جا رہا ہے - چھوا چھوت کے متعلق اس وقت اس کی جو پوزیشن ہے - وہ پہلے کی نسبت بہت بدل چکی ہے - لیکن باوجود اس کے ایک حد ہے - جس سے آگے وہ نہیں جا سکتی - اور نہ جانا چاہتی ہے - اگر جائے - تو اس میں اور آریہ سماج میں کوئی فرق نہ رہے - سناتن دھرم سبھا چھوا چھوت کو دور کرنے کے لئے جو بھی کوشش کر رہی ہے - وہ مبارکباد اور شکریہ کی مستحق ہے - لیکن میرا یہ وشواس ہے - کہ کوئی چیز اسے اس وقت تک کمزور نہیں کر سکی - چھوا چھوت کی سمسیا کو دور کر سکتا ہے - تو آریہ سماج - وجہ یہ کہ اس میں کیول کلپت گرنتھوں یا "شاستروں" کی کیول کلپت باتوں کو تیاگ دینے کی شکتی ہے - اس کی پوزیشن صاف ہے - کہ صرف وید سوتہ پرمان ہیں - باقی سب گرنتھ پرتہ پرمان ہیں - ان گرنتھوں میں جو بات ویدک شکشا کے ورودھ ہوگی - اسے ہم رد کر دیں گے - یہاں تک کسی کو یہ دعویٰ نہیں ہوا - کہ وید میں جنم کی ذات کا ودھان ہے - یا کہ اونچ ورن کو نیچ ورن پر اتیاچار کرنے کا ادھیکار دیا گیا ہے - اول تو یہ ثابت کیا جا سکتا ہے - کہ جن شلوکوں کے آدھار پر اعلیٰ ذات کے ہندو یہ سمجھتے ہیں - کہ ان کو اچھوتوں پر اتیاچار کرنے کا ادھیکار ہے - وہ بعد کی ملاوٹ ہیں - لیکن اگر یہ ثابت نہ کیا جا سکے - اور دلیل کی خاطر یہ مان لیا جائے - کہ وہ کتاب کا جزو ہے - تو بھی آریہ سماج کے لئے یہ کہنا کافی ہے - کہ چونکہ یہ ویدک شکشا کے ورودھ ہے - اس لئے ہم اسے رد کرتے ہیں - آریہ سماج ہی ایک سوسائٹی ہے - جو اچھوتوں سے کہہ سکتی ہے - کہ تم پر جو اتیاچار اتنے عرصہ سے ہوتا چلا آ رہا ہے - اس کے لئے تمہارے دھرم شاستروں میں کوئی ودھان نہیں - اس لئے تمہیں اپنے دھرم سے متنفر ہونے کی کوئی وجہ نہیں - اگر کوئی نہ مانے - تو آریہ سماج یکتی اور پرمان کے بل پر اپنا پکش سدھ کر سکتا ہے - گویا اگر آریہ سماج اچھوت ادھار کے کام میں دلچسپی لے - تو نہ اچھوتوں کو ہندو دھرم کے دائرہ سے باہر جانے کی ضرورت ہے - اور نہ انہیں ہندو دھرم سے بے مکھ (لاپرواہ) ہونے کی - وہ ہندو دھرم میں رہتے ہوئے یہ مان سکتے ہیں -

Haridwar, Digitized by eGangotri

کہ جو اتیاچار ان پر ہوئے رہے ہیں۔ سُوَرن اشخاص کی طرف سے تھے۔ اور دھرم میں ان کے لئے کوئی ودھان نہیں ہے ؛

آریہ سماج کی یہی مضبوط پوزیشن تھی۔ جس نے اسے سب سے پہلے اچھوت اُدّھار کے میدان میں اترنے پر تیار کیا۔ ۱۸۹۹ء میں سب سے پہلے مہاتما منشی رام یعنی شہید سنیاسی سوامی شردھانند جی نے رہتیوں کو آریہ سماج میں پروشٹ کرایا۔ یہ وہ دن تھے۔ جب مہاتما گاندھی جنوبی افریقہ میں تھے۔ اور ہندوستان میں کسی کو اچھوت اُدّھار کا خیال تک نہ آیا تھا۔ ان سالوں میں آریہ سماج نے اس میدان میں جو کچھ کیا۔ اُسے دُہرانا اس وقت میرا منصب نہیں۔ میں نے اگر آج اپنا قلم اُٹھایا ہے۔ تو یہ دکھلانے کے لئے کہ اگرچہ اچھوت اُدّھار کے میدان میں آریہ سماج سب سے پہلے اُترا۔ اور برسوں تک اگوا بنا رہا۔ آج وہ پیچھے ہٹ گیا ہے۔ اور کوئی اس کا نام تک نہیں لیتا۔ اچھوت اُدّھار کے سلسلہ میں نام آتا ہے۔ تو مہاتما گاندھی کا یا پنڈت مالویہ کا۔ مہاتما گاندھی نے ہریجن سیوک سنگھ کے نام سے ایک باقاعدہ سنستھا جاری کر رکھی ہے۔ اور اس کے ماتحت لگاتار کام ہو رہا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ اس کا کھشیتر سنکچت ہے۔ اور وہ ہریجنوں کی تمام مشکلات کو دور نہیں کر سکتا۔ وہ ان کی سب سے بڑی مشکل کو دور نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ اُنہیں دھرم نہیں دے سکتا۔ لیکن جو کچھ اس نے کیا ہے۔ یا کر رہا ہے۔ اُسے آسانی سے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہر ایک ہندو کو خصوصاً ہر آریہ سماجی کو مہاتما جی کا مشکور ہونا چاہئے۔ اس کے لئے جو اُنہوں نے کیا ہے۔ اور کر رہے ہیں۔ پنڈت مالویہ کے پاس اس قسم کی کوئی سنستھا نہیں۔ لیکن وہ یہ کام سناتن دھرم سبھا سے لے رہے ہیں۔ اور جس حد تک وہ سناتن دھرم سبھا کو اچھوت اُدّھار کے کام کے نزدیک لائے ہیں۔ اُسی حد تک وہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اس بڑھاپے اور کمزور صحت کی حالت میں اب وہ پھر ٹراونکور جا رہے ہیں۔ وہاں جا کر وہ نہ صرف اچھوتوں کو اپنے دھرم سے وچلت ہونے سے بچائیں گے۔ بلکہ جو پتت ہو چکے ہیں۔ اُنہیں بھی واپس لانے کی کوشش کریں گے۔ اُنہوں نے یہ اعلان بھی کر دیا ہے۔ کہ اگر وہ اچھوت جو کسی دوسرے مذہب میں چلے گئے ہیں۔ اپنے دھرم میں آنے کو تیار ہوں گے۔ تو وہ اُنہیں شُدھ بھی کر لیں گے۔ چھوت چھات کی سمسیا وشیشتیا دکھشن بھارت کی سمسیا ہے۔ مہاتما گاندھی کی طرف سے بھی وہاں کام ہو رہا ہے۔ اور پنڈت مالویہ جی بھی وہاں تشریف لے گئے ہیں۔ یہ سب کام مبارک ہے۔ لیکن میرے لئے تو سوال یہ ہے کہ "آریہ سماج کہاں ہے؟" میں تو آریہ سماج کو اس کام میں اگوا دیکھنا چاہتا ہوں۔ نہ صرف اس لئے کہ میرا اس سے سمبندھ ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ میں اسے اس کام کے لئے موزوں ترین سمجھتا ہوں۔ لیکن آریہ سماج اگوا نہیں اگوا تو دور رہا۔ اس کا تو کہیں نام تک نہیں۔ اس کے دو ہی کارن ہو سکتے ہیں۔ یا تو یہ کہ وہ اس کام سے لاپرواہ ہو گیا ہے۔ یا یہ کہ وہ اس قدر شتھل ہو گیا ہے۔ کہ وہ اس کام کو ہاتھ میں لے نہیں سکتا۔ ہندوستان بھر میں شور مچا ہوا ہے۔ لیکن آریہ سماج اس وقت تک کانوں میں روئی ڈالے پڑا ہے۔ یقیناً جاتی نے کانفرنس کی۔ اور یہ جاننے کے لئے کی۔ کہ ہندو دھرم کو چھوڑ کر اُسے کون سا دھرم اختیار کرنا چاہئے؟ آریہ سماج کا کوئی پرتی ندھی اس میں شامل نہ ہوا۔ اگر ہوتا۔ تو وہ اُنہیں بتاتا کہ تمہیں ہندو دھرم کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جس روپ میں اُسے تمہارے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ وہ اس کا واستوک روپ نہیں۔ وہ تو اس کی بگڑی یا بگاڑی ہوئی صورت ہے۔ لیکن اگر تم چھوڑنے پر تُلے ہی بیٹھے ہو۔ تو ویدک دھرم میں آ جاؤ۔ جس کا پرتی پادن آریہ سماج کرتا ہے۔ یہ دھرم اُن تمام خوبیوں کا مالک ہے۔ جو کسی بھی اور مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ اس میں ایسی بھی خوبیاں ہیں۔ جو کسی دھرم میں آپ کو نہ ملیں گی۔ اور یہ اُن تمام نقائص سے پاک ہے۔ جو دوسرے مذاہب میں موجود ہیں۔ اس لئے تمہیں کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں۔ تمہیں اپنے گھر میں ہی سب کچھ مل سکتا ہے۔ لیکن آریہ سماج کا کوئی پرتی ندھی وہاں نہ پہنچا۔ اور دشمنوں کو صاف میدان مل گیا۔ اسے میں آریہ سماج کی شتھلتا سمجھتا ہوں۔ اور اس شتھلتا پر مجھے دُکھ ہو رہا ہے۔ میرا کام آریہ جنتا کا دھیان اس شتھلتا پر دلانا ہے۔ اور بس۔ آریہ جنتا کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ ان لوگوں کا دھیان اس آوشیک کاریہ کی طرف دلائے۔ جن کے ہاتھ میں اس وقت آریہ سماج کی باگ ڈور ہے۔ مجھے یہ ڈر ہے۔ کہ اگر آریہ سماج اس وقت نہ جاگا۔ تو اچھوت اُدّھار کے میدان میں جو زبردست تیاگ آریہ پرُش کر چکے ہیں۔ وہ سب نشٹ ہو جائے گا۔ اور کسی کو

آریہ سماج امرتسر کا وارشک اُتسو

آریہ سماج امرتسر کا وارشک اُتسو ۱۱ سے ۲۷ مئی تک ہوا۔ افسوس ہے۔ کہ میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں اس کی کارروائی میں شریک نہیں ہوا۔ سوائے اس کے کہ میں نے ۲۷ مئی کی رات کو ویاکھیان دیا۔ لیکن چونکہ اس ویاکھیان کی حاضری اچھی نہ تھی۔ یہ آخری ویاکھیان تھا۔ اور تھا بھی رات کو۔ اس سے میں نے یہی نتیجہ نکالا ہے۔ کہ جلسہ اچھا نہیں ہوا۔ دیگر ذرائع سے بھی میرے اس خیال کی تصدیق ہوئی۔ میں اس پر بولنا نہ چاہتا تھا۔ کیونکہ ان دنوں گرمی سخت پڑ رہی ہے۔ اور میں نے ادھیکاریوں کو لکھ بھی دیا تھا۔ کہ میں ویاکھیان نہ دے سکوں گا۔ لیکن پنڈت جگن ناتھ جی زُدکت رتن کے اصرار پر میں انکار نہ کر سکا۔ اتوار کی صبح حسب معمول آریہ کنیا پاٹھشالہ کے تقسیم انعامات کا جلسہ ہوا۔ کہتے ہیں۔ اس میں حاضری اچھی تھی۔ ہو گی۔ لیکن صرف اس سے جلسہ کامیاب نہیں سمجھا جا سکتا۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ آریہ سماج امرتسر دن بدن شتھل ہو رہا ہے۔ کسی وقت یہ سماج پنجاب بھر کی سماجوں میں ممتاز سمجھا جاتا تھا۔ لیکن آج اس کی اوستھا ہے۔ کہ اس کے وارشک اُتسو کی حاضری ایک سادھارن سماج کے اُتسو جتنی بھی نہیں ہوتی۔ وارشک اُتسو کے بعد ادھیکاریوں کا چناؤ ہوا کرتا ہے۔ اب بھی ہو گا۔ میں پنڈت جگن ناتھ زُدکت رتن۔ لالہ کرم چند صراف۔ لالہ کشیپ چندر اور دیگر رام رکھا مل آدی سماج کی پرمکھ وکیتیوں سے نویدن کروں گا۔ کہ وہ وارشک رپورٹ سے پورو سماج کی ستھتی پر وچار کریں۔ اور اگلے ورش کے لئے ایسے ادھیکاری نیت کریں۔ جو اپنا سمے دے کر آریہ سماج کی شتھلتا کو دور کریں۔ اُنہیں ایسی سبیل نکالنی چاہئے۔ جس سے سارا ورش کاریہ ہوتا رہے ؛

(کرشن)

"پرتاپ جینتی"

امسال مہارانا پرتاپ جینتی "۲۳ مئی" کو ہے۔ آریہ بھائیوں کو خاص اُتساہ سے یہ دن منانا چاہئے۔ ویروں کے جنم دن منانے سے نہ صرف بیداری آتی ہے۔ بلکہ دیش کے یووک جن سے سوسائٹی کی آئندہ اُمیدیں وابستہ ہیں۔ دیش اور دھرم پر ہنس ہنس کر قربان ہونے والے ویروں کے جیون کی ہمت اور ویرتا سے گھٹناؤں کو سُن کر اپنے جیون کو اُسی رنگ میں رنگنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ بچوں اور یووکوں کا اخلاقی دن بدن گر رہا ہے۔ جس کا کارن گھر میں دھارمک شکھشا کا نہ ہونا اور اُنہیں کُسنگت سے نہ بچانا ہے۔ اگر ہم اُنہیں گھر پر دھارمک شکھشا دینے کے ساتھ ساتھ دھارمک جلسوں اور ویر جینتیوں میں سملت کریں تو ضرور ہی ہے۔ کہ اُن کے آچار شُدھ اور وچار اُونچے ہوں ؛

رانا پرتاپ جیسے دیش اور قوم کے دیوانے کے جیون سے ہمارے یووک اور بچے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ اس لئے ہم ہندوؤں کو خاص کر آریہ بھائیوں سے اس جینتی کو خاص اُتساہ سے منانے کے لئے اپیل کرتے ہیں۔

---

۲ یہ بھی یاد نہ رہے گا۔ کہ آریہ سماج کبھی اس کام میں پائنیر تھا۔ کاش! کہ میری آواز ذمہ دار اصحاب کے کانوں تک بھی پہنچے۔ اور وہ سو کام چھوڑ کر اس کام میں لگیں۔ اُنہیں سمجھنا چاہئے۔ کہ وہ آریہ جنتا کے سامنے جواب دِہ ہیں ؛

(کرشن)

آچاریہ رامدیو جی لنڈن کو!

جولائی کے مہینہ میں لنڈن میں مذاہب کی ایک کانفرنس ہونے والی ہے۔ یہی کانفرنس پہلے امریکہ کی راجدھانی نیویارک میں ہوئی تھی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا نے نشچے کیا ہے۔ کہ آچاریہ رام دیو جی اس میں شامل ہوں۔ اس سے پہلے سارودیشک سبھا نشچے کر چکی ہے۔ کہ پنڈت ایودھیا پرشاد جی ویدک مشنری اس کی اور سے اس کانفرنس میں شامل ہوں گویا آریہ سماج کے دو پرتی ندھی لنڈن پہنچیں گے ؛

خط و کتابت کرتے وقت اچھا یہ ہے صاف اور خوش خط لکھا کریں ؛

(مینیجر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ہمارے شاستر ارتھ

ہمارے شاستر ارتھ کی رپورٹیں بکثرت [illegible] کی شاستر ارتھ کی [illegible] اور مساکھئے ہی اسی طرح [illegible] ہوتی ہیں۔ [illegible] ہو رہی ہیں۔ کہ سناتن [illegible] بات بھی فضول ہو رہی ہیں۔ کہ سناتن دھرمی سبھا کے کچھ ایک اپدیشکوں [illegible] ہم نے اختیار کر رکھا ہے۔ کہ وہ جہاں [illegible] رشی دیانند کے خلاف ہرزہ [illegible] ہیں۔ [illegible] کے وہاں سے امن ہندوؤں میں [illegible] کا بیج بو آتے ہیں۔ وہ نوجوان اس کو [illegible] آتے ہیں۔ لیکن اس کا نتیجہ [illegible] کے ہندوؤں کو بھگتنا پڑتا ہے۔ آریہ [illegible] ہمیشہ پر امن رہتے ہیں۔ اور رہتے آئے ہیں [illegible] ودش مصائب اٹھانا ہے۔ لیکن آن [illegible] مناظرات کے یہ معنی نہیں۔ کہ وہ مخالفین [illegible] والی آریہ سماج اور [illegible] کے خلاف بیہودہ بکواس کو بھی [illegible] کریں۔ اپنے گوردوئی منشان میں [illegible] کیسے اشتعال نہیں آجاتا؟

[illegible] شاستر ارتھ کی صورت میں نکلنا [illegible] نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ موجودہ [illegible] شاستر ارتھ سوائے باہمی رنجش پیدا کرنے [illegible] نتیجہ نہیں نکالتے۔ ان حالات [illegible] سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا اور ذمہ دار [illegible] کا انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے [illegible] خود غرض اور فتنہ پرست اپدیشکوں کے [illegible] لگام دیں۔ تاکہ خواہ مخواہ اختلافات [illegible] وسیع نہ ہوتی چلی جائے۔

[illegible] بالو پر پابندیاں

[illegible] کی یہ انتہائی بے بسی ہے۔ کہ اس کا [illegible] نام نارنیدر بلا وجہ نظر بند ہے۔ اور [illegible] سرگرمی کے یہ ایام بردواجیل کی [illegible] میں گزر رہا ہے۔ اگرچہ بیسٹر بوس کی [illegible] روز بروز بگڑ رہی ہے۔ مگر پھر بھی آپ [illegible] تکالیف کو دور کرنے کا انتظام نہیں [illegible] تازہ اطلاع ہے۔ کہ آپ نے بجلی [illegible] کے لیے حکام جیل سے چار دیواری [illegible] اندر سیر کرنے کی اجازت مانگی ہے۔ سنا [illegible] کہ پہلے بھی کئی بار ایسی درخواست [illegible] لیکن کوئی تسلی بخش نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ [illegible] آپ کی اس درخواست پر بھی [illegible] ہوتا ہے یا نہیں؟

[illegible] اُن کی سخت [illegible]

اس معمولی مطالبہ کو منظور کر لے۔ امید ہے۔ کہ وہ ضرور اپنے فرض کو پہچان کر اُن کی صحت کو خراب ہونے سے بچا لے گی۔

اب کیا کریں؟

پچھلے ہفتہ پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میٹرک کا نتیجہ نکلا ہے۔ جو بتاتا ہے۔ کہ بیس ہزار سات سو سے زیادہ طلباء میٹرک کا سرٹیفکیٹ لینے کے حقدار ہو گئے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کی طرح دوسری صوبجاتی یونیورسٹیوں سے بھی ہزاروں کی تعداد میں طلباء کامیاب کئے ہوں گے۔ ان کے علاوہ الیف۔ اے۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے بھی میدان میں آئیں گے۔ سکولوں اور کالجوں کے منتظمان بھلے ہی اپنے نتائج کے اعلیٰ ہونے کا فخر کریں۔ لیکن اب کامیاب طلباء اور اُن کے والدین کے سامنے جو سوال درپیش ہوگا۔ وہ یہ۔ کہ وہ اب کیا کریں؟ تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے کوئی ایسا میدان نہیں۔ کہ جس میں وہ کام کر کے اپنی آئندہ زندگی کا کچھ پروگرام بنا سکیں۔ بیکار رہنا ہی کچھ کم مصیبت نہیں۔ اس پر والدین کی اپنے فرض سے سبکدوشی کی ذہنیت اپنے بیکار بیٹوں کو گرہستھ کے جھمیلوں میں پھنسا کر اور بھی دکھی بنا دیتی ہے۔ نتیجہ سے نکلتے ہی کئی ناکام طلباء کی خودکشی کی خبریں آئی ہیں۔ لیکن اس پر ہی بس نہ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسے واقعات میں دنوں دن اضافہ ہی ہوگا۔ جو کامیاب ہو چکے ہیں۔ وہ بھی کامیاب نہیں۔ زندگی کو کامیابی سے سنبھالنے کے لئے سنبھل کر سمجھنا ہونا ضروری ہے۔ اور اس کے لئے چاہیئے باعزت روزگار۔ لیکن وہ آئے کہاں سے یہ سوال ہے۔ جسے نہ صرف طلباء کے والدین کو بلکہ یونیورسٹی کو بھی سوچنا چاہیئے ضرورت ہے۔ کہ موجودہ طریقۂ تعلیم میں تبدیلی لائی جائے۔ اور دستکاری کی تعلیم لازمی قرار دے کر کامیاب طلباء کو صحیح معنوں میں کامیاب کہلانے کا موقعہ دیا جائے۔

ودیش میں سنسکرت بھاشا کی مقبولیت

پولینڈ سے آئے ایک ہندو بھائی کا پتر "ہری جن" میں چھپا ہے۔ اس بھائی نے ہندوستان میں سنسکرت کے سامنے [illegible] جانے والے سلوک پر انتہائی افسوس کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ ہم ہندوستانی [illegible] ہوتے بھی سنسکرت کو ڈیڈ لینگوئج

(Dead language)

(مردہ بھاشا) سمجھ کر پڑھنا پسند نہیں کرتے لیکن اس کے خلاف ممالک غیر میں اسے نہایت دلچسپی سے پڑھا جا رہا ہے۔ اور اسے دنوں دن مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ چنانچہ اُس نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے۔ کہ وہ ایک چرچ میں گیا۔ وہاں کے پادری نے اُسے ہندوستانی ہونے کی وجہ سے پوچھا۔ کہ تم سنسکرت جانتے ہو؟ اس پر ہی بس نہیں۔ بلکہ سنسکرت میں بولنا بھی شروع کر دیا۔ لیکن اُس کا سر مارے ندامت کے جھک گیا۔ جبکہ وہ اس کا جواب تک نہیں دے سکا۔ جس پر اُس پادری نے طعنہ دیا۔ کہ ہندوستانی ہو کر سنسکرت نہیں جانتے؟

اُس نے مزید لکھا ہے۔ کہ پولینڈ کی چھ یونیورسٹیوں میں سنسکرت پڑھائی جاتی ہے۔ اور جو بھی ودیارتھی فلالوجی (Philology) پڑھنا چاہتے ہوں اُن کے لئے سنسکرت پڑھنا لازمی ہے۔ ودیش میں سنسکرت بھاشا کی مقبولیت کی خبر ہمارے لئے حوصلہ افزا اور باعث مسرت ہے۔ لیکن ہندوؤں اور خاص کر آریہ سماجیوں کو تو اپنے بچوں کو سنسکرت لازمی طور پر پڑھانی چاہیئے۔ تاکہ اُنہیں ودیشیوں کے طعنے سننے کا موقعہ نہ ملے۔

بعدالت جناب ٹھاکر زندھیر سنگھ صاحب بہادر بی۔ ایس سی ایل ایل بی منصف درجہ اول بلند شہر

مقدمہ نمبر ۴۲

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب مقدمہ محمد حسین مروی ولد محمود خان، محمود خان ولد محبوب خان قوم میوانے ساکنان جررڑوک پرگنہ گوتم مدعی بنام مسماۃ محبوبی عرف محمولا زوجہ ناضل خان و مسماۃ حسن بی بی زوجہ شادی خان دختران بطرخان قوم میوانے ساکنان نور پور پرگنہ بش ضلع علی گڑھ و مسماۃ جواہی دختر صبورے خان [illegible] قوم میوانے سکنہ جلی تحصیل نوح ضلع گوڑگانواں

مدعا علیہم

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت دخل [illegible] دائر کی ہے۔ لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے۔ کہ

یکم جون سنہ ۱۹۳۶ء

کو بوقت ۱۰ بجے صبح اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو۔ جو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے۔ حاضر ہوں۔ اور جواب دہی دعویٰ کی کریں۔ اور آپ کو لازم ہے کہ اسی جملہ دستاویزات پیش کریں۔ جن پر آپ جوابدہی کا استدلال کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی غیر حاضری کی صورت میں مقدمہ مسموع اور منفصل ہوگا۔

۱۱ ۵/۳۶ کو بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا۔ (دستخط حاکم و مہر عدالت)

ضروری نوٹس

جن اصحاب کا چندہ ماہ مئی میں ختم ہوتا ہے۔ اُن کو اطلاعی چٹھیں ارسال کی جا چکی ہیں۔ اُن کی سیوا میں مزید نوٹس ہے کہ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ۲۸ مئی سے پہلے دفتر "پرکاش" میں بھیج دیں۔ ورنہ مجبوراً ۲۹ مئی کو پرچہ بذریعہ وی۔ پی ارسال کیا جائیگا۔ آشا ہے کہ خریدار اصحاب وصول کر کے کرتارتھ کریں گے۔

(مینیجر)

ویدک جات پات توڑک لواہ کیلئے کنیا کی ضرورت

میرا ایک چیرا بھائی جس کا نام مہند چند بی۔ اے ہے۔ جو افریقہ میں ایک ہائی سکول کا پرنسپل ہے۔ اور آجکل پنجاب میں ہے۔ جو عمر صحت اخلاق کے لحاظ سے برہمچاری ہے۔ برسر روزگار ہے۔ پورن ملوان ودیا کھیا وان بھی ہے۔ اس کے لئے ذات پات توڑک نیم اُوسا کسی آریہ سُرگن سُشیل خوبصورت کنیا کی ضرورت ہے۔ بواہ پورن ویدک ریتی سے ہوگا۔ خط و کتابت کا پتہ:-

ماسٹر آتما رام امرتسری (راجیہ رتن راجیہ مترا) آریہ پورہ۔ بڑودہ

Digitized by eGangotri

آیت میں رسول اللہ شامل ہیں۔ یہی نہیں
اسلام کی بنیاد جس کلمہ پر ہے۔ اس میں بھی
رسول شامل ہیں۔ اور بقول "اہلحدیث"
مجریہ مرمئی "یہ ہم کو خدا کے قریب کر دیتے
ہیں۔ ہمارے سفارشی ہیں۔ ہماری شنوائی
دربارِ ربانی میں نہیں ہو سکتی"۔
یہ جواب ہے اُس اعتراض کا۔ کہ مزاروں
پر کیوں جاتے ہو؟ لمبے لمبے سفر طے کر کے
کوئی اجمیر جاتا ہے۔ کوئی سنیر گڑھ زیارت پُن
کرنی ڈھونکل جاتا ہے۔ کوئی ضریح کی طواف کرتا ہے۔ تو کوئی
بوسہ دیتا ہے۔ تو کوئی چراغان کرتا ہے۔
یہ اقتباس توحیدِ اسلام کی حقیقت کو
بخوبی نمایاں کرتا ہے۔ اس شرک کا اعتراف
خود "اہلحدیث" کے نامہ نگار کے ہی الفاظ
میں سنئے۔ وہ لکھتا ہے:۔
"فی زمانہ مسلمان اُس مہلک مرض میں مبتلا ہیں
توحید کے خلاف شرک کر رہے ہیں"۔
کیا اس کی موجودگی میں کسی اور ثبوت کی
ضرورت ہے؟

رسالت کی اُمیدواری

جو آیتیں حضرت شعیب علیہ السلام پر نازل
ہوئی تھیں۔ اُن میں موسےٰ کے کوہِ طور کے
عجائب دیکھنے کا ذکر ہے۔ مسلمانوں کا اعتقاد
ہے۔ کہ وہ عجائب جو نہ جانے کیا تھے۔
انہیں پیغمبری کی طرف لانے کے محرک تھے
موسےٰ رسالت کے اُمیدوار تھے۔ چنانچہ
اللہ تعالےٰ کی خاص مہربانی ملاحظہ ہو۔ کہ اس
نے موسےٰ کی رسالت کی اُمیدواری میں
کامیابی کی خبر بذریعہ وحی پہلے موسےٰ کی ماں کو
دی۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح کسی امتحان
کے اُمیدوار کے پاس ہونے کی خبر اس
کے والدین کو دی جاتی ہے۔ لیکن یہ تو اُمیدواری
تھی۔ اس میں کامیابی یا ناکامی ایک چیز
لازمی تھی۔ لیکن معجزہ ہے تو یہ کہ حضرت
محمد صاحب کو اُمیدِ رسالت بھی نہ تھی۔
انہیں صرف اللہ کی رحمتِ خاص نے رسول
بنا کر کھڑا کر دیا۔ اس رحمتِ خاص کا ذکر
"بلاغ" کے ان الفاظ میں پڑھئے:۔
"موسےٰ علیہ السلام کی والدہ کو بھی وحی
کیا گیا تھا۔ کہ ہم تیرے بیٹے کو رسول بنا
دیں گے۔ موسےٰ علیہ السلام کو رسول بننے
کی ہر طرح سے اُمید تھی۔ لیکن ہمارے
رسول کو رسالت سے پہلے کوئی اُمید نہ تھی
کہ میں رسول بنوں گا۔ اور کتاب پاؤں گا۔
صرف اللہ کی رحمتِ خاص تھی۔ جس نے اس اُمی کو اُمیوں
میں رسول بنا کر کھڑا کر دیا"۔

ممکن ہے مسلمانوں کے نزدیک ایک اُمی
کا اُمیوں میں رسول بنا کر کھڑا کر دیا جانا ایک
معجزہ ہو۔ لیکن ہم تو اسے اللہ تعالےٰ کی
"رحمتِ خاص" پر ہی محمول کریں گے۔ کیونکہ
وہ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ اس کا بھید
کون جانتا ہے؟

اللہ تعالےٰ کے دربار میں رسول کی شکایت

حدیث میں ایک جگہ آیا ہے۔ کہ خدا کے بھیجے
ہوئے خدا کے پیغام کو لے کر حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے پاس آئے۔ اور قوم لوط کی
تباہی کی خبر سنائی۔ ابراہیم علیہ السلام ہمدردی
کے لحاظ سے قوم لوط کے متعلق جھگڑا کرنے
لگے۔ اللہ تعالےٰ نے ابراہیم کی رحمدلی کی خوب
تعریف کی۔ مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ کہ باوجود
اس کے کہ ابراہیم کا جھگڑا کرنا غلط تھا۔ چنانچہ
ان کو کہا گیا۔ کہ یہ تیرے رب کا حکم ہے۔ تو وہ
جھگڑا کرنے سے باز آئے۔ کیونکہ اُس کے
حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ لیکن رسول کے
حکم کی شکایت خدا تعالےٰ کے آگے کی جا
سکتی ہے۔ جس طرح کہ اُس عورت نے کی۔ جو
رسولِ کریم سے جھگڑا کرتی تھی۔ چنانچہ
اللہ تعالےٰ نے اس عورت کے قول کو قبول
فرما لیا۔ جیسا کہ لکھا ہے:۔
"اس عورت نے رسول کے ساتھ کئی ایک
سوال و جواب کئے۔ آخر رسول سے مایوس
ہو کر خدا کے آگے شکایت کی۔ اللہ تعالےٰ
نے اُس عورت کے حق میں ہی فیصلہ کیا" ۲۸
مسلمانوں کو اس واقعہ سے نصیحت پکڑنی
چاہئے۔ کیونکہ اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے
کہ اللہ تعالےٰ سے واصل ہونے کے لئے
رسول پر ایمان لانا ضروری نہیں۔ انسان
خود اُس کے دربار میں پہنچ سکتا ہے۔ ان
درمیان میں کسی سفارشی کی ضرورت نہیں
کیا ہی اچھا ہو۔ اگر مسلمان رسول پر ایمان
لانا غیر ضروری قرار دے دیں۔ اس طرح سے
وہ الزامِ شرک سے بھی بچ جائیں گے۔

اللہ تعالےٰ کا مشغلہ

یہ ناقابلِ انکار حقیقت ہے۔ کہ قرآن مجید میں
واقعات کی کثرت ہے۔ ان واقعات کا حضرت
محمد صاحب کی زندگی سے گہرا تعلق ہے
ہمیں اس سے بحث نہیں۔ کہ وہ الہامی ہیں
یا نہیں۔ اور یہ کہ وہ مسلمانوں کے لئے نصیحت
کا حکم رکھتے ہیں یا نہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ
کی ان سے دلچسپی دیکھئے۔ کہ اس کا مشغلہ ہی
یہ ہے۔ کہ وہ بار بار قرآن پڑھنا اور جمع کرتا ہے۔
شاید اس کے پاس کوئی اور کام نہیں۔ "بلاغ"
اس کے اس مشغلہ کا ذکر یوں کرتا ہے:۔
"اس کی ترتیب کی حفاظت کا ذمہ خدا تعالےٰ
نے لیا ہوا ہے۔ ترتیب دینا اسی خدا کا کام
ہے۔ جو فرماتا ہے۔ کہ قرآن کا جمع کر دینا اور
اس کا پڑھ دینا ہمارے ذمہ ہے۔ خدا نے
بار بار اسے پڑھ کر جمع کر دیا ہے۔ خدا بے
کاموں میں پھنسا نہیں ہے۔ وہ ایک ہی
وقت میں زمین و آسمان کے تمام کام کرتا
ہے۔ اللہ تعالےٰ تو پھر مسلمانوں کا ایک
آنریری ایڈیٹر اور پروف ریڈر ہے۔ جو بلا تنخواہ
قرآن کی ترتیب اور بار بار پڑھنے کا کام
سرانجام دیتا ہے۔ اس کے صحیح ہونے
میں شک بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس
کے پاس شاید کوئی اور کام بھی نہیں ہے۔

کفر کا غلبہ

اللہ تعالےٰ نے ایک آیت میں پیشگوئی
کی ہے۔ کہ خدا وہ خدا ہے۔ جس نے اپنے
رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے
ساتھ بھیجا۔ تا اس کو ہر قسم کے دین پر غالب
کر دے۔ یہی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے
اس پر قادیانیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ چونکہ وہ
عالمگیر غلبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا۔ اور ممکن نہیں
کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو۔ اس
لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین
کا اتفاق ہے۔ جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں
کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں
ظہور میں آئے گا"۔
اس پیشگوئی کا جو حشر ہوا ہے۔ وہ تو
قادیانیوں کے دعوےٰ سے ہی ظاہر ہے۔
ہاں اس دعوےٰ کی جو قادیانیوں نے مرزا
صاحب کے متعلق کیا ہے۔ حقیقت کیا
ہے؟ وہ "اہلحدیث" کے الفاظ میں دیکھئے۔
وہ لکھتا ہے۔ کہ:۔
"مرزا صاحب نے جس غلبہ کا حتمی وعدہ کیا
تھا۔ وہ تو ہوا نہیں۔ اسلام کے غلبہ کی بجائے
دن بدن کفر کا غلبہ ہو رہا ہے۔ جس کا ادنیٰ
ثبوت یہ ہے۔ کہ مسیح موعود (مرزا صاحب)
کی اُمت کا اکثر حصہ بقول مولوی محمد علی بوجہ
مرزا صاحب کو نبی نہیں جاننے کے دینِ اسلام
سے نکل گیا"۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور
خوش خط لکھا کریں۔
(مینیجر)

الہام کی ارزانی

مسلمانوں کے نزدیک نبوت کا معیار یہ ہے
کہ مدعیِ نبوت کی پیشگوئیاں اپنے وقت پر
سچی ثابت ہوں۔ اور اُس پر وحیِ الٰہی نازل
ہوتی ہو۔ وحیِ الٰہی کا نازل ہونا ہی کسی کے
نبی ہونے کے لئے کافی ہے۔ لیکن ہم دوسری طرف
سے دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ میاں نے اپنے الہام
کو اس قدر ارزاں کر دیا۔ کہ انبیا کی موجودگی
میں جسے چاہا۔ وحی بھیج دی۔ جیسا کہ "بلاغ"
ان الفاظ میں غیر نبیوں پر بھی الہام کے
نازل ہونے کی تائید از روئے قرآن ثابت
کرتا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔
"جب میں نے اُن کے دل میں الہام کیا
یہ الہام غیر نبیوں کو بھی ہوتا ہے۔ اس کی
تصدیق قرآن نے کر دی ہے"۔
اب سوال یہ ہے۔ کہ اللہ میاں نے انبیا
ہی کو انسانوں سے مختلف کیا خاص چیز
عطا کی؟ لے دے کے ایک الہام تھا۔ وہ بھی
سستا کر دیا۔ کہ جسے چاہا دے دیا۔ لیکن
اس کے لئے مسلمان افسوس کیوں کریں؟
جبکہ اُن کا اللہ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے
جسے چاہے۔ دے۔ اُس کا ہاتھ کون
پکڑے؟

یقینی اور غیر یقینی الہامات

بقول "بلاغ" رسل و انبیاء بھی بشری ہوتے
ہیں۔ دوسرے بشروں والے خواب اور کشف
کو بھی ہوتے رہتے ہیں۔ وہ خواب اور کشف
یقینی نہیں ہوتی۔ ہاں تصدیقِ الٰہی انہیں
یقینی بنا دیتی ہے۔ قرآنی تصدیق کے بغیر
وہ اپنی ذات میں ایسے نہیں ہو سکتے
جن کو اصولِ شریعت کی طرح بنا لیا جائے۔
اگر یہ سچ ہے کہ انبیاء کے خواب و کشف
(الہام) اور بشروں کے سے ہی ہوتے ہیں
اور ان کا یقینی ہونا ضروری نہیں۔ تو اس
پر کیا ہم یہ اعتراض کریں۔ کہ حضرت محمد صاحب
کے الہامات۔ خواب اور کشف بھی غیر یقینی ہو
سکتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ ان کے
الہامات کو قرآنی تائید حاصل ہے۔ اس
لئے یقینی ہیں۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ قرآن کے
ذریعہ بھی تو خود وہ ہیں۔ اس طرح تو ان
کے کسی الہام کے یقینی یا غیر یقینی ہونے
کا فیصلہ ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ
خود تو آ کر ان کے یقینی ہونے کا ثبوت نہیں
دیتا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

صداقت اسلام کا زندہ معجزہ

... لکھتا ہے کہ :-

... عبرت ہے۔ کہ دنیا میں کسی قوم کا ... تبغہ میں نہیں ہے۔ صرف ... جو ابتدا سے آج تک مسلمانوں ... چلا آتا ہے۔ مگر عیسائیوں کی ... ان کا وہ متبرک مقام جو اُن ... کا باعث ہوا۔ وہ بھی اُن کے ... میں نہیں۔ عبرت! عبرت!! یہ بھی ... اسلام کا ایک زندہ معجزہ ہے۔ ... ختم البصیرت سے غور ...

... خوب ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ ... وقت اپنا مایہ ناز عقیدہ "تکفیر المسلمین" ... حجاز پر پہلے ترکوں اور شریف کی ... اور اب سلطان ابن سعود حکمران ... قادیانی عقاید کی رو سے خارج از ... اس صورت میں ان کی دلیل کی ... رہ جاتی ہے۔ چہ جائیکہ صداقت ... کہ اس زندہ معجزہ کی کوئی وقعت ہو!

خواتین کو شاہِ ایران کی نصیحت

... "پیغام صلح" گزشتہ دنوں ایک اجتماع ... شاہِ ایران نے ایک نہایت ولولہ انگیز ... جس میں ایرانی خواتین کو مخاطب کرتے ... فرمایا۔ کہ :-

"میری بہنو اور بیٹیو! میں تمہیں نصیحت ... ہوں۔ کہ ملک و قوم کی خدمت سر انجام ... ولولہ اپنے اندر پیدا کرو۔ زندگی میں ... اختیار کرو۔ اعتدال کی راہ اختیار ... کفایت کو اپنا شعار بناؤ۔ سنگار اور ... ہمیشہ پرہیز کرتی رہو۔ اگر تم نے ... چند باتوں پر عمل کیا۔ تو تمہاری اور آیندہ ... نسلوں کی نجات یقینی ہے" ...

اگر شاہِ ایران کی اس نصیحت کا مقصد ... ایران کے دل میں محض خدمتِ وطن ... پیدا کرنا ہی ہو۔ تو یہ ممکن بھی ہے ... اپنی موجودہ پوزیشن میں ایسا کریں۔ ... اگر ان سے یہ توقع بھی ہو۔ کہ وہ دوسر... زندگی کے ہر شعبہ میں مردوں کے ... پہلو چلنے والی عورتوں کی طرح خدمت ... میں حصہ لیں۔ تو ان کے لئے ضروری ... پردہ کو خیرباد کہیں۔ اب جبکہ ... ترکی کے نقش قدم پر چلنے کے لئے ... کوشش ہے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ ... ایرانی خواتین اپنے شاہ کی نصیحت پر عمل کریں

ہوئی ہمدردی کہ خیرباد کہہ کر حق کی طرف پہلا قدم اٹھائیں ::

حضرت محمد صاحب اور علم غیب

مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ سوائے اللہ کے کوئی غیب کی بات نہیں جانتا۔ اس کی تائید "اہلحدیث" ان الفاظ میں کرتا ہے :-

"قرآن و حدیث سے علم غیب خصوصاً علم قیامت کا سوائے حق تعالےٰ علام الغیوب کے کسی دوسرے کے لئے نہیں" ::

بخلاف اس کے احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صاحب عالم الغیب تھے میاں محمود کے اس عقیدہ کی تردید تفویتہ الایمان ۱۷۵ میں آئے ان الفاظ سے ہو جاتی ہے :-

"حضور کے لئے غیبی علوم ایسے اختیاری ہو گئے۔ جیسے ہمارے لئے محسوسات کہ جب ہم آنکھیں کھولیں دیکھ لیں۔ بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ۔ کیونکہ محسوسات کا کشف جب ہوتا ہے۔ جبکہ آلاتِ حواس سے کام لیا جائے۔ یہاں اس کی بھی احتیاج نہیں"

اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ احمدی و غیر احمدی حضرت محمد صاحب کو عالم الغیب ہونا جانتے ہیں۔ لیکن حضرت محمد صاحب کی معنوی دیکھئے۔ وہ اس کے متعلق مشکوٰۃ ج ۳ ص ۱۱ پر فرماتے ہیں۔ کہ :-

"ناگہاں آیا ایک جنگل کا رہنے والا۔ پس دریافت کیا۔ کب ہوگی قیامت؟ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ضائع اور ہلاک کی جائے امانت منتظر رہ قیامت کا یعنی تعین اس وقت کا سوائے علام الغیوب کے کوئی نہیں جانتا۔ اور کسی شخص کو اس کی راہ نہیں بتائی گئی" ::

حضرت محمد صاحب عالم الغیب ہونے سے انکاری ہیں۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ احمدی اور بعض مسلمان بھی انہیں ان کے انکار کے باوجود عالم الغیب بتائے جا رہے ہیں ::

کیا یہ درست ہے؟

"بلاغ" لکھتا ہے کہ :-

"ہمیں داؤد علیہ السلام کی طرح حکم کیا گیا ہے۔ کہ خواہشِ نفسانی کی ہرگز پیروی نہ کرو۔ اگر ایسا کرو گے۔ تو وہ خواہش نفسانی تمہیں اللہ کے راستہ سے گمراہ کر دے گی۔ وہ خود ہی معترض ہے۔ کہ اب میں نہایت ادب سے پوچھتا ہوں کہ خواہش نفسانی کے رکھنے سے انسان جنتی تو بن جاتا ہے کیا وہ ایسا جنت کو حاصل کر کے بے غط بھی قرار دیا جا سکتا ہے؟ اسی سے سب باتیں فرض سمجھی جا سکتی ہیں +

اُن کے اعتراض سے ہمیں بحث نہیں۔ ہاں اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ نفس پرست کی وحی قابلِ قبول و اعتبار نہیں۔ اور خواہشات نفسانی اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیتی ہیں۔ لیکن ہم بھی نہایت ادب سے پوچھتے ہیں۔ کہ حضرت یونس کا یہ قول کہ آنحضرت ہر شب اپنی نو بیویوں کے ساتھ صحبت کیا کرتے تھے۔ کہاں تک درست ہے؟ اگر یہ درست ہے۔ تو کیا وہ اللہ کی راہ سے گم نہیں ہوئے تھے؟

قرآن وید کی تصدیق میں

قرآن کی آیت $\frac{11}{19}$ کے معنی یہ ہیں۔ کہ یہ قرآن ایسا نہیں۔ کہ اللہ کے سوائے کوئی اور بنا سکے۔ لیکن یہ پہلے صحیفوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اور الکتاب کی تفصیل ہے۔ جس میں شک و ریب نہیں۔ اور العالمین کی طرف سے ہے +

اس سے ظاہر ہے۔ کہ قرآن اس کلام کی تصدیق کرتا ہے۔ جو پہلے ہی لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ تو واضح ہی ہے۔ کہ قرآن میں کئی مقامات پر توریت اور انجیل کا حوالہ دیا گیا ہے۔ لیکن وہ کتاب کون سی ہے۔ جس کی قرآن تصدیق بہ تفصیل کرتا ہے۔ چونکہ الکتاب خود قرآن نہیں ہو سکتا۔ اور انجیل اور توریت بھی الکتاب نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ آیت $\frac{3}{13}$ میں آتا ہے۔ کہ وہ (اللہ) اس (مسیح) کو الکتاب اور حکمت اور توریت انجیل سکھائے گا ::

کیا اس سے ثابت نہیں کہ توریت اور انجیل کے علاوہ تیسری کتاب وید ہی ہے۔ جب قرآن خود وید کی تصدیق کرتا ہے۔ تو پھر مسلمان کیوں اس کی مخالفت پر کمر باندھے ہوئے ہیں؟

احادیث اور قرآن ایک ہی صف میں

مقدام ابن معد یکرب کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت نے فرمایا۔ مجھ کو قرآن دیا ہے۔ اور قرآن ہی کی مانند اور چیز بھی دی ہے۔ (یعنی حدیث) بعض لوگ ایسے ہوں گے۔ کہ آرام سے بیٹھے ہوئے ہونگے۔ اور کہیں گے کہ قرآن میں جو حلال ہے۔ وہی حلال سمجھو۔ اور جو حرام ہے وہی حرام۔ کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے۔ جو یہ خیال کرتا ہو۔ کہ خدا کی حرام کردہ وہی چیز ہے۔ جو قرآن میں موجود ہے۔ خوب جان لو۔ کہ میرے پاس قرآن کی مانند اور بھی ہے" ::

لیکن سید مقبول حسین صاحب اہلحدیث کے متعلق جن کو قرآن کا ہم پایہ کہا گیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ :-

"غرضیکہ حدیثیں تو تمام کی تمام ظنی ہیں۔ اور اُن میں سے وہی مانی جا سکتی ہیں جو قرآن کی تائید میں ہوں۔ اور یہ ایسی بدیہی بات ہے۔ کہ اس پر کسی رد و قدح اور بحث کی ضرورت نہیں" ::

کسی کے نزدیک احادیث قرآن کی مانند ہیں اور کوئی انہیں ظنی سمجھتا ہے۔ عجیب معاملہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے پاس احادیث کے متعلق فیصلہ کن رائے کچھ بھی نہیں ::

دنیائے اسلام پر ایک نظر

اسلام جس کس مپرسی کی حالت میں ہے اسے ایک دنیا جانتی ہے۔ اس کے متعلق ہم اپنا بیان نہ دے کر ایک احمدی کی رائے پیش کرتے ہیں۔ جو ۸ / مئی کے "پیغام صلح" لاہور کے مدیر معاون نے دی ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ :-

"آپ ذرا دنیائے اسلام پر ایک نظر دوڑائیے تو آپ کو ایک دلخراش نقشہ نظر آئے گا۔ بنی اسرائیل کے متعلق جس قدر آیاتِ قرآنی ہیں۔ اُن کو ایک جگہ جمع کر لیجئے۔ اور مسلمانوں کی موجودہ کجرویوں کو دیکھئے۔ تو آپ کو بنی اسرائیل اور مسلمانوں میں کوئی فرق نظر نہ آئے گا۔ وہی عقیدہ کہ جو ایک بار کلمہ پڑھ لے۔ وہ جنتی ہے۔ اصل تعلیم قرآن کو چھوڑ کر چند خواہشات کا نام اسلام رکھ لیا ہے" ::

اس اقتباس سے اسلام کی حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر آنحضرت محمد صاحب قرآن میں ایک جگہ فرماتے ہیں :-

"یا رب قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجوراً"

یعنی اے پروردگار اس میری قوم نے میرے کلام کو چھوڑ دیا ہے کیا اس کھلی حقیقت کی موجودگی میں بھی مسلمان اسلام کے عالمگیر ہونیکا دعوےٰ کریں گے؟

توحید کہاں ہے؟

اسلام کو جن دو چیزوں پر ناز ہے۔ وہ ہیں "توحید اور اخوت" - توحید کے متعلق ان کے دعویٰ کی حقیقت کیا ہے۔ یہ سورہ توبہ میں خزامیت رکوع، ولو انھم رضوا ما اتٰھم اللہ و رسولہ - یعنی کسی چیز یا نعمت کا عطا کرنا صرف خدا کا کام ہے جیسے ظاہر ہے اس

شکھشا اور بیکاری

(لیکھک ڈاکٹر بھگوان داس جی ایم اے)

وِدیارتھیوں کو وِدیا کیسی سکھائی جائے؟ یہ مسئلہ ہم لوگ حل نہیں کر پائے ہیں۔ "ارتھکری وِدیا" جس کو پارجن کا بھی پربندھ ہو۔ اور جیون کا بھی اُدّھار ہو۔ ایسی شکھشا ہونی چاہیئے۔ ماتا پتا اور اُتساہ سے بچپن سے ہی بچے کی رکھشا کرتی ہے۔ پتا بھی اُتساہ کے ساتھ ۲۰-۲۱ برس کی عمر تک اسے پڑھنے کے کاریہ میں لگاتا ہے۔ مگر سکول یا کالج سے واپس آنے پر روزگار کی کوئی صورت نہیں ملتی۔ چاروں اور نِراشا دکھلائی پڑتی ہے۔ آئے دن اخبارات میں یہ خبر پڑھنے کو ملتی ہے۔ کہ بے روزگاری سے تنگ آکر فلاں یووک ریل گاڑی کے نیچے آکر کٹ گیا۔ فلاں زہر کھا کر مر گیا۔ کسی نے پھانسی لگا کر خود کشی کر لی۔ وغیرہ سب بے روزگاری کی وِکٹ سمسیا اُپستھت ہے۔ پرنتو شاسک ورگ آرام میں ہے۔ شاسک ورگ کے بنا یہ سمسیا حل نہیں ہو سکتی۔ مغربی دیشوں میں اس سمسیا کو حل کرنے کا وِچار ہو رہا ہے۔ اور اس کے لئے اُپائے بھی کیا جا رہا ہے۔ یہ یہاں وہ بات نہیں ہے۔

منو سمرتی کے پہلے ہی ادھیائے میں شکھشا دوسرے میں گرہستھ جیون اور تیسرے میں شاسن کا ورنن ہے۔ شکھشا کیسی ہونی چاہیئے؟ یہ سب سے ادھک مہتوپورن پرشن ہے۔ شکھشا ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ سماج میں اُچت سمّان پرتیک جیو کو پراپت کر سکے۔ آج کل شکھشا کے اُدیش دو ہی رہ گئے ہیں۔ ایک (Learned profession) شکھشت پیشہ اور دوسرا کلاکی روزگار کی اپیکھشا کی جاتی ہے۔ سر کے ہی بڑھانے کی فکر ہے۔ باقی جسم سوکھتا جا رہا ہے۔ ایسی حالت میں ایشور ہی رکھشا کرے ؀

بیروزگاری کا کوئی اُپائے نہیں سوجھتا۔ آئے دن ڈکیتیوں کا سماچار پڑھنے میں آتا ہے۔ اب شاسک ورگ بھی واستوک روپ وچارنے لگا ہے۔ کہ اس کا مول کارن آرتھک کٹھنائی کے سوائے دوسرا نہیں ہے۔ یوروپ میں بیوہارک شکھشا کا پربندھ پراپت بھی وِشو ودیالیوں میں کیا جانے لگا ہے۔ روس اور جاپان دو دیش (Education & Economic organization) شکھشا اور آرتھک پربندھ کا سنگٹھن ٹھیک کر رہے ہیں۔ ہر دوسرے تیسرے برس وہ بچوں کی جانچ کرتے ہیں۔ اور اُن کی پرورتی کے انوسار انہیں شکھشا دی جاتی ہے۔ جاپان میں گیارہ ہزار سے اوپر اگریکلچرل سکول (کرشی ودیالیہ یا زراعتی سکول) ہیں۔ جہاں لڑکوں کو زراعت کے سمبندھ میں اُپیوگی شکھشا دی جاتی ہے۔ جاپان ایک چھوٹا سا دیش ہے۔ وہاں کی یہ حالت ہے۔ روس میں بھی کرشی کی اُنّتی پر وشیش دھیان دیا جاتا ہے۔ روس اس بات کے لئے مشہور ہے۔ کہ وہاں بیکاری کی سمسیا نہیں ہے۔ وہاں کی یہ حالت ہے کہ کام کرنے کے لئے مزدور نہیں ملتے۔ روس میں اگرچہ کئی دوش ہیں۔ مگر دھن جنشکتی یا شکھشا شکتی سے وہی جگت گرو ہونے جا رہا ہے ؀

آریہ سماج نارگ کا آٹھواں سالانہ جلسہ

آریہ سماج نارگ تحصیل پچھاد ریاست سرمور ناہن کا آٹھواں سالانہ جلسہ ۴ تا ۶ مئی بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے مندرجہ ذیل مہانو بھاو پدھارے۔ سوامی یوگانند جی۔ پنڈت منیشور دیو جی سدھانت شرومنی۔ مہاشہ فقیر چند جی۔ مہاشہ رام لال جی بھجن اُپدیشک اور مہاشہ آنند بیر و پنڈت پرشوتم دت جی بھجنیک ؀

نگر کیرتن ۲۳ … بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ پاٹھشالا سے چل کر پردھان جی کے گھر کے پاس سے گزرتا ہوا نارگ نگر میں پہنچا۔ نگر واسیوں نے بڑے پریم سے سواگت کیا۔ وہاں سے موضع کانکی گیا۔ رات کے آٹھ بجے واپس پہنچ کر شام کی کارروائی ختم ہوئی۔ رات کو بھی اُپدیش ہوئے۔ مہاشہ سوہن سنگھ ماسٹر پاٹھشالا نے دھرم پرچار کے … میں بھجن گا کر سنائے۔ دوسرے دن صبح سندھیا ہون یگیہ کے بعد بھجن ہوئے۔ بعد سہ پہر سوامی یوگانند جی و پنڈت منیشور دیو جی کے ویاکھیان ہوئے۔ حاضرین بہت زیادہ تھے۔ بعد ازاں بھجن اُپدیش ہوتے رہے۔ انتظام جلسہ بہت اچھا تھا۔ استری سماج کا خاص پربندھ تھا۔ جو ودیارتھیوں کی پاٹھشالا کی معرفت ہوا۔ تیسرے دن رات کو جلسہ آنند پوروک سماپت ہوا۔ … لنگر ۵ دن تک جاری رہا ؀ (منتری آریہ سماج نارگ)

ورن آشرم دھرم ہیں

(لیکھک شری آتما رام جی امرتسری)

میں تو "ورن آشرم دھرم" ان شبدوں کو مانتا ہوں۔ منو جیسے بھی بڑھ کر وید میں جو براہمن آدی چاروں ورن آئے ہیں۔ تو چاہے وہ دیو سمجھا پر ہی ہوں۔ پر ستیہ … روپی ہونے سے دھرم کی کوٹی میں ہیں ؀

وید کے شبد جب یوگک ہیں۔ تب وید کے براہمن شبد کے ارتھ جو وید کا وِدوان … آستک ہے۔ لئے جائیں گے ؀

رِشی دیانند جی نے جب گُن۔ کرم اور سوبھاؤ پر ویدک ورنوں کا ورنن لکھا۔ تو … سو راجیہ میں رائج سمجھا کیا کرتی تھی۔ یہ بات اتہاس کی کسوٹی … گئی۔ اس لئے انیک آریہ سماجی اس یگ میں اور آج کل یہ گُن کرم والے ورن نہیں چل سکتے۔ ایسا مت … کر لیتے ہیں اُن کی ایسی اِچھا ہے۔ نہیں کون روک سکے؟

پرسیوک کا درڑھ مت یہ ہے۔ کہ جس پرکار ہم نے آریہ سماجی بننے پر ہندو نام چھوڑ دیا ہے۔ اسی پرکار پرنتو آریہ سماج بنا کر آریہ راجیہ سبھا کو آج کل بھی اپنے سبھاسدوں کو ویدک گُن کرم پر چار ورن میں بانٹ کر اُن کے نام ایک رجسٹر کے (Register) میں لکھ سکتی ہے اور آگت سبھاسد آریہ برادری کا روپ ہو سکتے ہیں۔ گُن کرم سے ان میں وِواہ کئے جا سکتے ہیں ؀

جس سمے پنجاب میں آدی یگ تھا۔ اُس سمے اکیلے لاہور سماج نے وہ کام کیا۔ جس کو آج کرنا سیوک کے مت میں ضروری ہے ؀

وہ کام یہ تھا۔ کہ اُس سمے ملتان نواسی بھگت رلیل جی سنسکرت کے بیچاری پنڈت تھے۔ درڑھ آریہ سماجی تھے۔ اور جنم جاتی جی کی ارواڑہ (کھشتری اوڑہ کنبش) تھی۔ اُن کو براہمن گھوشت کیا۔ اور اُن کے نام کے ساتھ "پنڈت رلیل جی" ہم سب لکھتے رہے۔ اسی کال میں پوجیہ منی ور گورودت جی کو "لالہ گورودت" کے ستھان میں پنڈت اور سچا براہمن مانا … نہیں پرنتو پوجیہ سورگیہ ماسٹر درگا پرشاد جی کو جو جنم سے کائستھ تھے۔ پنڈت اور براہمن مان کر لکھتے رہے۔ شری سورگیہ پوجیہ یا تیسرے چندر جی ملتان نواسی کو پنڈت جی مانا تھا لکھا گیا۔ اسی یگ میں لالہ منشی رام جی ورما کو جب وہ بان پرستھی ہوئے تو پنڈت تھا مہاتما منشی رام جی لکھتے رہے۔ پھر اندر جی کو جو گورو کل کے پرتھم سناتک تھے اور جن کے ماتا پتا کھشتری تھے۔ اُن کو اس لئے نہیں کہ وہ پنڈت و مہاتما منشی رام جی کے سپتر ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ گُن کرم سے ویدک براہمن سناتک ہیں۔ اس لئے اُن کو ویدک براہمن مان کر "پنڈت اندر جی" لکھا گیا۔ اور اُس دن سے لے کر آریہ سماجی بیچاری راجیہ سبھا کے پتا کیا پرتیک سناتک کو پرنتو گورو کل کی سبھا جب پنڈت (براہمن) بنانی چلی آ رہی ہے۔ تو کبھی نسچن پرنتو سماج میں گُن کرم کے چار ویدک براہمن آدی بنانا ہی … تو کبھی بھی پرتی ندھی سبھا کو اس میں منترم کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ گورو کل کو ایک براہمن ورن ہی بناتی ہے۔ ہمیں چاروں بنانے چاہئیں۔ وہ پرتیک سماج کو چار بنا سکتے ہیں۔ کچھ بھی ارچن اور بھاری خرچ نہیں ہو گا ؀

آریہ سماج لدھیانہ کا ریزولیوشن

آریہ سماج لدھیانہ نے ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے ۱۰ مئی کو "بلیک ڈے" منایا۔ اور اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا:-

"آریہ سماج لدھیانہ حکمہ تعلیم صوبہ سرحد کے اس رویہ کی جو اس نے صوبہ کے ہندوؤں اور سکھوں کے ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر کے خلاف … کو ٹھکرا دیا … کر رکھا ہے۔ پُرزور مذمت کرتا ہے۔ اور گورمنٹ سے استدعا کرتا ہے۔ کہ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اُن کی خواہش کے مطابق اس سرکلر کو منسوخ کر دیا جائے" ؀

(منگل سین آنند منتری)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

اسلامی دُنیا کی سیر

حرام وحلال

"مقدام ابن معدیکرب کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت نے فرمایا۔ مجھ کو قرآن دیا ہے۔ اور قرآن ہی کی مانند اور چیز بھی دی ہے (یعنی حدیث) بعض لوگ ایسے ہوں گے۔ کہ آرام سے بیٹھے ہوئے ہوں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ قرآن میں جو حلال ہے۔ وہی حلال سمجھو۔ اور جو حرام ہے۔ وہی حرام۔ کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے۔ جو یہ خیال کرتا ہو۔ کہ خدا کی حرام کردہ وہی چیز ہے۔ جو قرآن میں موجود ہے۔ خوب جان لو۔ کہ میرے پاس قرآن کی مانند اور بھی ہے"۔

اس کے بعد راستہ صاف ہو گیا۔ جو بات اپنے زعم و وہم میں مکروہ و محبوب ہو۔ وہ مذہب میں حلال و حرام قرار پا گئی۔ گوشت کھانے میں حلال و حرام۔ پانی پینے میں حلال و حرام۔ اٹھنے بیٹھنے لیٹنے میں حلال و حرام۔ کپڑا پہننے میں حلال و حرام۔ خط و حجامت اور لمبی داڑھی مونچھوں میں حلال و حرام۔ برتنوں کے استعمال میں حلال و حرام۔ حتےٰ کہ جانوروں کے پالنے میں بھی حرام و حلال۔ ایک کتے ہی کو معاملہ کو لے لو۔ قرآن نے دو جگہ کتوں کی رفاقت اور ان سے شکار کرانے کی توصیف کی ہے۔ اور کہیں کتے کی رفاقت پر حلال و حرام کا سوال نہیں اٹھایا ہے۔ غرضیکہ حلال و حرام کی فہرست چلی۔ تو پھر کہاں رکتی ہے؟ ایسی چلی۔ کہ بیچارہ مسلمان اپنی نجات سے بھی مایوس ہو گیا۔ اور پھر دل کھول کر اپنے دل کی بھڑاس نکال لی۔ کہاں تک حلال و حرام سے آدمی بچتا رہے۔ اور پھر لطف یہ کہ ہر حرام و حلال پر عذابوں اور نیکیوں کا طومار ایسا مل جاتا ہے۔ کہ اصلی حرام جو قرآن کا حرام ہے۔ اس کو حرام سمجھنے کا ڈر دل سے جاتا رہتا ہے۔

("بلاغ" مئی ۱۹۳۶ء)

مکفر مولویوں کے چند "شاہکار"

تکفیر کی لعنت احمدیوں اور غیر احمدیوں تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ آج کل دیوبندی اور بریلوی مقلد اور غیر مقلد اسی زور و شور سے ایک دوسرے پر برسر پیکار ہیں۔ کہ الامان۔ مساجد سے اخراج۔ رشتہ و ناطہ کا انقطاع ان کا عام شغل ہے۔ ذیل میں چند ایک فتاوے ان مکفرین کے درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ان پیشہ وروں کی حقیقت واضح ہو جائے۔

۱۔ "غیر مقلدوں سے مخالطت اور مخاطبت کرنا اور ان کو اپنی خوشی سے مسجد میں آنے دینا شرعاً ممنوع ہے۔ ان کے پیچھے نماز درست نہیں ہے۔ اس فتویٰ پر ۵۳ علماء کے دستخط ہیں"

(جامع الشواہد صفحہ ۵)

۲۔ "چاروں اماموں کے پیرو اور چاروں طریقوں کے متبع یعنی حنفی، شافعی۔ مالکی۔ حنبلی اور چشتیہ اور قادریہ و نقشبندیہ و مجددیہ سب لوگ کافر ہیں" (جامع الشواہد صفحہ ۲)

۳۔ "(۱) اسمٰعیل دہلوی نرا کافر تھا (۲) گنگوہی۔ دیوبندی۔ نانوتوی۔ انبیٹھی۔ تھانوی وغیرہ ہم وہابی کھلے مرتد ہیں"

۴۔ "تقویۃ الایمان وغیرہ ...... معیار الحق تصنیف نذیر حسین دہلوی۔ تحذیر الناس تصنیف نانوتوی۔ براہین قاطعہ تصنیف گنگوہی وغیرہ جملہ شناعات انہی سب کفری بول نجس طراز ہوئی ہیں۔ جو ایسا نہ جانے زندیق ہے"

۵۔ "جو باوصف اطلاع اقوال ان میں سے کسی کا معتقد ہو۔ ابلیس کا بندہ جہنم کا کندہ ہے۔ اور ان سفہاء اور ان کے نظراء تمام خبثاء جو شخص ...... ان ملحدوں کی حمایت اور مروت اور رعایت کرے۔ ان کی ان باتوں کی تصدیق، تحسین و توجیہ تاویل کرے۔ وہ عدو خدا دشمن مصطفےٰ ہے"

۶۔ "غیر مقلدین سب بے دین پکے شیاطین پورے ملاعین ہیں"

(چابک لیث بر اہلحدیث صفحہ ۳۴-۳۵)

توحید اور شرک

"دفی زمانہ مسلمان اس مہلک مرض میں مبتلا ہیں۔ توحید کے خلاف شرک کر رہے ہیں۔ ہمارے مسلمان ہی ہاں توحید کے دعویدار، اسلام کے علمبردار۔ تعزیہ پرستی۔ قبر پرستی۔ پیر پرستی۔ قدم پرستی۔ نذر لغیر اللہ وغیرہ امور شرکیہ میں مبتلا ہیں۔ کیا یہ وہی توحید ہے۔ جو ہمارے آقائے نامدار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ کے سامنے پیش کرتے تھے۔ جب زبانی تم اس بات کا اقرار کر لیتے ہو اور دل تمہارا قدرت الٰہی کے کرشمے دیکھ کر خدا کی وحدت پر شہادت دیتا ہے۔ تو پھر دیدہ دانستہ قریب کو چھوڑ کر قبروں پر مزاروں پر کیوں جاتے ہو۔ لمبے لمبے سفر طے کر کے کوئی اجمیر جاتا ہے۔ تو کوئی پاک پٹن۔ کوئی سنہیر گڑھ۔ کوئی دھو نکل جاتا ہے۔ کوئی سجدہ کرتا ہے۔ کوئی رکوع۔ کوئی طواف کرتا ہے۔ کوئی بوسہ دیتا ہے۔ تو کوئی چراغاں کرتا ہے"

("اہلحدیث" ۸ مئی ۱۹۳۶ء)

اسلام کی حقیقی تعریف

آپ ذرا انبیائے اسلام پر نظر دوڑائیے۔ تو آپ کو ایک دلخراش نقشہ نظر آئے گا۔ نبی اسرائیل کے متعلق جس قدر آیات قرآنی ہیں ان کو ایک جگہ جمع کر لیجئے۔ اور مسلمانوں کی موجودہ کجرویوں کو دیکھئے۔ تو آج آپ کو نبی اسرائیل اور مسلمانوں میں کوئی فرق نظر نہیں آئے گا۔ وہی عقیدہ کہ جو ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے۔ وہ جنتی ہے۔ اصل تعلیم قرآن کو چھوڑ کر چند "خواہشات" کا نام اسلام رکھ لیا گیا ہے [نبی اسرائیل تعداد میں کس قدر تھے؟ لیکن فرعون نے ان پر کیا کچھ ستم روا رکھے تھے]

("پیغام صلح" ۸ مئی ۱۹۳۶ء)

مسلم علماء کی حالت

"واقعات شاہد ہیں۔ کہ ان علماء کی حالت کیا ہے۔ زمانہ ترقی کے منازل طے کرتا جا رہا ہے۔ ذہنیتوں میں ایک انقلاب عظیم ہو چکا ہے۔ مادی تہذیب تمام دنیا پر چھا رہی ہے۔ لیکن یہ لوگ دن بدن ذلت میں گرتے چلے جاتے ہیں۔ انہیں دین کا کوئی غم اور فکر نہیں۔ اسلام پر مصائب کے بادل گھر آئے ہیں۔ لیکن یہ لوگ ابھی یہودی کاہنوں کی طرح بیٹھے اپنی ہانک رہے ہیں۔ مسلمانوں کے ایمان و عزت کا خون ان کی خوراک ہے۔ اسلام کی توہین ہو جائے۔ انہیں کچھ ملال نہیں۔ لیکن ان کی بات نہ ٹلے۔ ان کا دین جادہ زر کی تلاش۔ ان کا ایمان۔ اسلام فروشی۔ ابھی کل کی بات ہے۔ کہ مسلمانان ہند (بدقسمت مسلمانان ہند) کی جمعیت العلماء کا فتویٰ شائع ہوتا ہے۔ کہ کونسل میں جانا شرعاً ناجائز ہے۔ لیکن آج خود کونسلوں کے لئے مارے مارے پھر رہے ہیں۔ ان کی ذلت کی یہ ایک ادنےٰ مثال ہے۔ اسلام جیسے دین فطرت کہا گیا ہے۔ اور جس کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ عالمگیر ہے۔ آج ان "یہودی صفت علماء" کے ہاتھوں ایک عقدہ لاینحل بن رہا ہے۔ ایک مقررہ قیمت دے کر جس قسم کا چاہو ان سے فتویٰ لکھوا لو۔ وہ خواہ احکام قرآن کے خلاف کیوں نہ ہو۔ تکفیر بازی ان کا فرض اولین ہے۔ اگر کوئی ان سے سوال کر بیٹھے۔ بس اس کی خیر نہیں۔ قرآن کی تعلیم کو پس پشت ڈالتے ہوئے انہیں شرم نہیں آتی۔ مسلمانوں کی ذلت و مسکنت کی کون سی وجوہ ہیں؟ اگر اس کی تحقیق بنظر عمیق کی جائے۔ تو اس کی سب سے بڑی وجہ یہ علماء ہوں گے۔ جن کے متعلق رسول کریم صلعم کا ارشاد ہے۔ کہ "آسمان کے نیچے بدتر خلائق"۔

("پیغام صلح" ۸ مئی ۱۹۳۶ء)

نزولِ مسیح کی حقیقت

مولویوں نے پہلے خلاف سنت اللہ و قانون الٰہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو ۱۹ سو سال سے زندہ مانا۔ پھر انہیں چوتھے آسمان پر بٹھایا۔ پھر آخیر زمانہ میں امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے دمشق کے مشرقی منارے پر آتارا۔ اتنے تکلفات کئے۔ ایسی بے معنی باتیں اپنے معتقدات میں داخل کیں۔ لیکن اتنا نہ ہو سکا۔ کہ حدیث کے الفاظ کو ظاہر پر محمول کر کے اس سے معمولی مطلب اخذ کر لیں۔ اور ان خرافات سے بچ جائیں۔ جب کبھی مولویوں سے اس حدیث شریف کے متعلق گفتگو کی جاتی ہے تو وہ بار بار لفظ نزول و عیسیٰ ابن مریم کو پیش کرتے ہیں۔ اور کئی دفعہ سمجھانے کے باوجود اس امر پر اصرار کرتے ہیں۔ کہ لفظ نزول سے مراد آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ حالانکہ کسی حدیث میں لفظ من السماء نہیں آیا ہے۔

("پیغام صلح" ۴ مئی ۱۹۳۶ء)

مسلمان لیڈروں کے مشاغل

اس وقت بھی قوم کی قیادت ایک ایسے گروہ کے ہاتھ میں آ گئی ہے۔ جن کو اس بات سے کوئی سروکار نہیں۔ کہ ہماری تفریق و تکفیر سے قوم کی طاقت برباد و غارت ہو رہی ہے۔ وہ نہیں سوچتے۔ کہ آج دشمنان اسلام تمام طاغوتی طاقتوں کے ساتھ دین حق کے مٹانے میں ہر ممکن ذرائع سے سرگرم عمل ہیں۔ اور ان کے مقابلہ کی بھی ضرورت ہے۔ مگر ان کا کام مغضب و بغض مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا اور اندرونی قوت کو کمزور کرنا ہے۔ کفار اگر اسلام پر حملہ کریں۔ تو ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔

("پیغام صلح" ۴ مئی ۱۹۳۶ء)

Haridwar. Digitized by eGangotri

یتن سپنا ہو گئے۔ میں نے "آریہ مسافر" "پرکاش" اور "ریفارمر" میں "دیانند مٹھ" کے رو شنہ میں لکھا تھا کہ زمین خریدنے کے لئے آریہ جنتا کو انتظام کرنا چاہئے۔ اور یہ مٹھ امرتسر میں ہوگا۔ اس کا پربندھ سنیاسی کریں گے۔ اگر کسی وقت سنیاسی اسے نہ چلا سکیں۔ تو یہ جائیداد آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو منتقل ہو جائے گی۔ اور زمین خریدنے کے لئے اندازاً دس بارہ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ اسی اَنک میں مہاشہ کرشن جی نے "دیانند مٹھ" کے ایڈیٹوریل سے لیکھ لکھا۔ جس میں آریہ جنتا سے اپیل کی گئی تھی۔ کہ یہ دھن پورا ہو جانا چاہئے۔ اور ساتھ ہی انہوں نے ایک گھنٹا دے کر لکھا تھا۔ کہ "دیانند مٹھ" کی ضرورت ہے۔ جو پوری ہونی چاہئے :۔

۱۰ مئی ۱۹۳۶ء کے "آریہ مسافر" میں "دیانند مٹھ اور آریہ جنتا" کے ایڈیٹوریل سے پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ایک لیکھ لکھا۔ اگر اس کے لکھنے والے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری نہ ہوتے۔ تو شاید میں اس کا جواب لکھنا یا نہ لکھتا۔ پرنتو منتری جی کا لیکھ ہونے سے میں جواب دینا اپنا کرتویہ سمجھتا ہوں :۔

منتری جی لکھتے ہیں۔ کہ :۔

"انہوں (رشی دیانند) نے اس بات کی آوشیکتا کبھی انوبھو نہیں کی۔ اور نہ ہی ودھان کیا ہے۔ کہ سنیاسی لوگ اپنے ٹھہرنے کے لئے الگ مٹھ کھولیں نہ ہی انہوں نے اپنے سمے میں سنیاسیوں کے لئے مٹھ ستھاپت کیا۔ . . . رشی دیانند چاہتے۔ تو اپنے سمے میں سنیاسیوں کو تیار کرنے کے لئے مٹھ قائم کر دیتے۔ پرنتو اسے وہ اچت نہیں سمجھتے تھے"۔

اس میں دو باتیں ہیں۔ رشی دیانند نے مٹھ نہیں بنایا۔ اور مٹھ بنانے کا ودھان نہیں کیا۔ بنانے کے وشئے میں تو رشی نے آریہ سماج۔ اناتھالیہ۔ گئوشالہ اور پریس بنائے تھے۔ تب آریہ سماجوں کی باقی سنستھائیں نہیں ہونی چاہئیں۔ دوسری بات یہ کہ ودھان نہیں کیا ہے۔ پنڈت بھیم سین جی براہ مہربانی بتلائیں۔ کہ رشی نے سکول۔ کالج۔ ودھوا آشرم اور ماں باپ سے فیس لے کر لڑکوں کے پڑھانے کا ودھان کہاں کیا ہے؟ اور آپ جس سبھا کے منتری ہیں۔ وہ یہ سب کچھ کرتی ہے۔ جب آپ گوروکل میں ماں باپ سے خرچ لے کر ودیا پڑھا سکتے ہیں۔ تو "دیانند مٹھ" بغیر ودھان کے کیوں نہیں ہو سکتا؟ رشی نے سنیاسیوں کے لئے مٹھ اس لئے نہیں بنایا۔ کہ ان کے

"دیانند مٹھ اور منتری سبھا"

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

وقت میں اتنے سنیاسی تھے ہی نہیں۔ ہوتے تو ضرور بن جاتا :۔

آگے پنڈت جی لکھتے ہیں۔ کہ :۔

"جو یووا (جوان) سادھو آریہ سماج کے سدھانتوں سے پریچت ہونا چاہیں۔ اُن کے لئے اُپدیشک ودیالیہ یا اس پرکار کے انیہ شکشنالیہ اپیوگی ہو سکتے ہیں"

پتہ نہیں یہ کلپنا پنڈت جی نے کیوں کی ہے کہ دیانند مٹھ میں پاٹھشالہ بھی ہوگی۔ میں نے پہلے بھی لکھا تھا۔ کہ جو سادھو امرتسر میں آتے ہیں۔ اُن میں آریہ سماج کا پرچار بھی ہوگا۔ پنڈت جی بتلانے کی کرپا کریں۔ اُن میں اُپدیشک ودیالیہ یا شکشنالیہ کس پرکار کام کر سکتے ہیں؟ اُن میں تو امرتسر میں رہنے والا ہی کچھ کر سکے گا۔ اور کوئی نہیں۔ پھر منتری جی مہاراج لکھتے ہیں۔ کہ :۔

"اُپدیشک ودیالیہ میں سادھو سنیاسیوں کے ٹھہرنے آدی کا بھی وششٹ پربندھ ہے۔ پنجاب کی آریہ سماجیں اپنے مندروں میں دھرم پرچارک آریہ سنیاسیوں کے سودھیا تتھا وشرام آدی کا وششٹ پربندھ کر سکتی ہیں۔ اس سمے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ساتھ سہیوگ دینے والے سجنوں میں انیک آریہ سنیاسی بھی ہیں۔ سبھا یتھا شکتی اُن کی سیوا تتھا آرام کا پربندھ کرتی ہے"۔

میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں اب تک اندازاً ۲۶½ سال کام کیا ہے۔ مجھے اس سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ اور میں آگے بھی سبھا کی سیوا کرنے کا پورا پورا پریتن کروں گا۔ لیکن جو کچھ منتری جی لکھ رہے ہیں۔ وہ ٹھیک نہیں ہے۔ سوامی نتیانند جی اور وشویشورانند جی کو ایک آریہ سماج سے اس لئے بستر اُٹھا کر چلے جانے کو کہا گیا۔ کہ آریہ سماج مندر میں وہ لوگ ناٹک کرنا چاہتے تھے۔ اور وہ ہال میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہ آسن اُٹھا کر چلے گئے۔ سوامی برہمانند جی کو ایک سماج نے جبکہ اُن کو بخار چڑھا ہوا تھا۔ آسن اُٹھا کر چلے کو کہا۔ اور اُن کو جانا پڑا۔ ان باتوں کو چھوڑ دیں۔ متھرا کی شتابدی اور اجمیر کی اردھ شتابدی پر سادھوؤں کے بھوجن کا پربندھ سادھوؤں نے خود کیا تھا

یعنی سوامی سروانند جی مہاراج نے کیا تھا۔ لیکن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی جو ابھی ہوئی ہے۔ اس پر آئے ہوئے سنیاسی (جو پنڈت بھیم سین جی کی تحریر کے بموجب "سنیاسیوں کے ٹھہرنے آدی کا بھی وششٹ پربندھ ہے") کہاں ٹھہرے تھے؟ کیا پنڈت جی کو معلوم نہیں ہے۔ کہ ان سنیاسیوں کو اس شتابدی پر بھوجن تک بھی نہیں ملا؟ اس لئے اُن میں سے اکثر جہاں تہاں بھوجن کرتے رہے۔ ایک سنیاسی نے مجھے خود کہا تھا۔ کہ اگر کبھی بھوجن ملتا ہے۔ تو اپمان بھی ساتھ ہی ہوتے ہیں۔ اگر زیادہ پوچھنا ہو۔ تو آپ لالہ بوسا رام جی منتری آریہ سماج وچھووالی سے پوچھ سکتے ہیں :۔

پنڈت جی نے سنیاسیوں کی ناماولی میں سوامی سنیانند جی مہاراج کا نام بھی دیا ہے۔ کیا پنڈت جی کی مراد یو۔ پی والے سنیانند جی سے ہے۔ یا کہ پنجاب والوں سے؟ اگر پنجاب والوں سے ہے۔ تب تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ ان کو ویاکھیان دینے سے کس پرکار بند کیا گیا تھا۔ اب وہ اپنی کتھا آریہ مندروں میں نہ کر کے باہر ہی کرتے ہیں۔ ان کی سیوا کا عرصہ ۳۰ ورش سے زیادہ ہے۔ اور انہوں نے سبھا سے ایک پیسہ نہیں لیا۔ جس وقت وہ آریہ سماج میں آئے تھے۔ انہوں نے جس تن من سے کام کیا تھا۔ وہ پرانے لوگ ہی جانتے ہیں۔ پرنتو پنڈت بھیم سین جی کے متروں نے اُن کو سماج مندر میں آنے سے روکا۔ کیا یہی عزت ہے۔ جو اتنی سیوا کے بعد ملنی چاہئے تھی؟ آخر میں میں پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا کے لیکھ کا پاٹھ جو "آریہ مسافر" کے اسی پرچہ میں چھپا ہے۔ دیکھو دینا کافی سمجھتا ہوں۔ پنڈت جی صفحہ ۹ کالم ۲ میں لکھتے ہیں۔ کہ :۔

"دکھ کے ساتھ میرا انوبھو ہے۔ کہ آریہ سماج کے اندر سنیاسیوں کی پرتشٹھا نہیں ہے۔ اس لئے ہم کو سنیاسی کم دکھائی دیتے ہیں۔ کوئی اس پرکار کا پربندھ نہیں کہ سنیاسی جہاں چاہے۔ چاہے جیسے۔ اس کو ایک گھر سے یا سب گھروں سے مل کر بھی سب پرکار کا آرام ملتا رہے۔ اور وہ جیسی اُس کی یوگیتا ہے۔ جتنا ہی کام کرتا رہے" :۔

اس لئے منتری جی مہاراج! نہ تو آپ کی سماجوں

میں سنیاسیوں کا کوئی پربندھ ہے۔ اور نہ ہی سبھا میں۔ اور نہ ہی آگے کو ہونے کی اُمید ہے۔ ان سب باتوں کو دھیان میں رکھ کر ہی "دیانند مٹھ" کی آیوجنا کی گئی ہے۔

آپ کے لیکھ میں ایک جگہ پر گرہی پری سمیرداؤں کے وشے میں لکھا ہے۔ اب مٹھ سے گرہی پریوں کا منڈن کیسے ہوگا۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ آپ نے آگے چل کر لکھا ہے۔ بڑی آریہ سماجوں کو ادھک سنیاسی مہانو بھاؤ کیول سنیاسی مات کے لئے "دیانند مٹھ" کھولنے کے حق میں ہوں تبھی آریہ جنتا کو اس اور قدم اٹھانا چاہئے۔ میں عرض کر دوں۔ کہ میں آپ کی نسبت سنیاسیوں کو زیادہ جانتا ہوں۔ میرا تعلق سنیاسیوں سے کافی زیادہ ہے۔ میں سنیاسیوں کی ریتی نیتی کو جانتا ہوں۔ اس لئے میرا یہ وچار سنیاسیوں سے پوچھ کر ہی ہوا ہے۔ پوچھ کر ہی نہیں بلکہ سنیاسی یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس وقت جو آریہ سماج میں کام کرتے ہیں۔ لیکن ان کے بیمار ہو جانے پر چار دن ٹھہرنے کو بھی کوئی جگہ نہیں ہے۔ اگر وہ آرام کرنا چاہیں۔ تو بے ٹھکانہ ہیں۔ آریہ سماجوں میں پاٹھشالائیں اور سکول ہیں۔ مہاشہ کرشن جی نے ایک سنیاسی کی گھٹنا لکھی ہے۔ میں اس سے کہیں زیادہ جانتا ہوں۔ آپ نہ کہیں سنیاسیوں میں رہے ہیں۔ اور نہ ہی سنیاسیوں سے واقف ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو اپنے بھائی سنیانند جی سناتک سے پوچھ دیکھیں وہ کیا بتلاتے ہیں۔ اس لئے یہ سروتھا ستیہ ہے۔ کہ اس وقت آریہ سماج میں "دیانند مٹھ" کی ضرورت ہے۔ اور وہ بننا چاہئے۔ اگر یہ نہ بنا تو آریہ سماج کا نقصان ہوگا۔ کیونکہ جب آپ مانتے ہیں۔ کہ پرچار کرنا سنیاسیوں کا کام ہے۔ تو آپ کے وتن بھوگی اس دن بھاگ جائیں گے۔ جس دن روپیہ نہ ملا۔ یہ سنیاسی ہی ہیں۔ جو کہ بغیر روپیہ کے کام کرتے ہیں۔ اور کریں گے۔ اس لئے جو کارن آپ نے لکھے ہیں۔ وہ تو وزن کے لئے کچھ وقعت نہیں رکھتے۔ اگر کوئی اور وجہ ہو تو میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔ مجھے اُمید نہ تھی کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا منتری "دیانند مٹھ" بنانے کے خلاف کچھ لکھے گا۔ لیکن اب تو یہ صاف ہی ہے کہ آپ نے لکھا۔ اور پتہ نہیں کہ اور بھی لکھیں گے یا نہیں۔ آپ جو مناسب سمجھیں سو کریں۔ لیکن میں اتنا عرض ضرور کروں گا۔ کہ آپ جو کچھ لکھیں۔ ٹھیک ٹھیک لکھیں۔ فرضی باتیں نہ لکھیں۔ کیونکہ آپ ایک پرتشٹھت سبھا کے منتری ہیں۔ فرضی لکھنا آپ کی شوبھا کو نہیں بڑھاتا۔ آریہ سنیاسیوں کو جو تکلیف ہے۔ آپ وہ سادھارن سنیاسیوں سے پوچھ کر پتہ لگاویں۔ وشیش وکتوں سے

ورن ویوستھا کی بیماری!

از پنڈت سنت رام جی بی اے سمپادک "کرانتی" لاہور

[illegible] ہماری دیویندر ناتھ ٹھاکر کے ساتھ بالکل ہی متفق ہیں۔ کہ ہم بھی غلامی کی دلدل سے نکل آزادی [illegible] کبھی تمیز نہیں کیا جا سکتا۔ [illegible] کو ہندوستان [illegible] جیسے راج نیتک سوتنترتا زیادہ بنیادی ہے۔ [illegible] کے لئے پہلے مضبوط کر کا ہندو جیون بنانے کیا ضروری ہے۔ اونچ نیچ کی تقسیم اور سماجک [illegible] کی دلدل میں پھنسے ہوئے کسی بھی دیش نے آج تک کبھی بھی راج نیتک سوتنترتا پراپت نہیں کی۔ مگر کیا ہے کہ جہاں سنسار کے دوسرے دیش ان سماجک مرحلوں سے گزر کر دوسری قوموں کے مقابلہ میں زندہ رہنے کے لئے اپنی راج نیتک ایکتا کو مضبوط کر رہے ہیں۔ وہاں ہم ہندو ابھی اسی بات پر جھگڑ رہے ہیں۔ کہ آیا بھنگی کے ہاتھ کا کھانا ٹھیک ہے یا دھرم وردھ؟ آیا جاتی ورن کی مردہ لاش کے ساتھ چمٹے رہنا ضروری ہے۔ یا اس کا انتیشٹی سنسکار کر دینے میں ہی سماج کی بھلائی ہے۔ دوسری جیتی جاگتی مغربی قوموں میں جو اہمیت انتر راشٹریہ راج نیتی (انٹرنیشنل پالیٹکس) کو ہے۔ وہی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہندو اور آریہ سماجی ذات پات یعنی ورن بیوستھا کو دے رہے ہیں۔ اس وقت کسی بھی ہندو کو دیکھئے۔ اسے اس بات کی فکر نہیں۔ کہ قوموں کے اس جنگ عظیم میں ہندو کیسے زندہ رہ سکیں گے؟ بلکہ ان پڑھ سے لے کر ودوان تک ہر ایک ہندو مرد۔ استری اور بچہ کو یہی فکر ہے کہ میں کس طرح اپنے آپ کو دوسرے ورن کے ہندوؤں سے اونچا ظاہر کر سکتا ہوں۔ میں کس طرح اپنی ذات کے اونچے ہونے کا [illegible] جتلا کر دوسرے ہندوؤں کو نیچا دکھا سکتا ہوں؟ آریہ سماجی ودوان بھی سناتن رکھشا کی آڑ میں ورن بیوستھا کی ڈفلی پیٹ کر سوسائٹی کی تباہی کے لئے نادانستہ طور پر وہی کام کر رہے ہیں۔ جو ورن آشرم سوراجیہ سنگھ کر رہا ہے۔

[illegible] جیسا کہ "پرکاش" میں شری [illegible] مہاشہ "ناتھ" جی مہاپدیشک نے "ورن بیوستھا کا ماخذ وید بھگوان ہے" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ اس میں شری تیرتھ رام جی اور شری نند لال جی کے وچاروں کی آلوچنا کے ساتھ ساتھ میرے سمبندھ میں بھی چند باتیں لکھی ہیں۔ [illegible] اپنے متعلق تو خود ہی جواب دیں گے۔ مگر میں یہاں اختصار سے اپنا جواب لکھتا ہوں:-

شری پت "ناتھ" جی کا پہلا اعتراض ہے [illegible] گورنمنٹ زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ - ملٹری قوم اور غیر ملٹری قوم کی تقسیم کر کے جنم کی ورن بیوستھا یا ذات پات کی سیاسی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ کیا ذات پات توڑک منڈل میں یہ طاقت ہے۔ کہ غیر ہندو اقلیتوں کے ویٹو کو جو کہ محض جنم کی بنا پر جائز ٹھہرایا جا رہا ہے۔ حرف غلط کی طرح مٹا سکے۔

میرا اس کے اتر میں نویدن یہ ہے۔ کہ جس ہندو قوم کی ساری مجلسی زندگی جنم سے مرن تک بالکل فرقہ دارانہ ہے۔ جو صرف اپنی چھوٹی سی برادری کے اندر ہی کھاتا پیتا۔ اٹھتا بیٹھتا اور شادی بیاہ کرتا ہے۔ وہ سیاسی زندگی میں یک دم غیر فرقہ دارانہ بننے کا ڈھونگ کیوں کرتا ہے؟ اس کی کوئی وجہ ہے۔ جب ہندو اپنے سماجک جیون میں "ورن بیوستھا" کی پارٹیاں قائم رکھنے اور براہمن اور شودر کے الگ الگ حقوق ماننے پر بضد ہیں۔ تو اگر گورنمنٹ ان کی اس بنیادی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر اپنا الو سیدھا کرے۔ تو ہم اسے الزام کیسے دے سکتے ہیں؟

براہمن اور بھنگی کی - بنئے اور جاٹ کی تقسیم کو مٹا دیجیے۔ بس بیماری کی جڑ کٹ جائے گی۔ جو لوگ "ورن بیوستھا" کو اپنا دھارمک سدھانت سمجھتے ہیں۔ ان کا کوئی حق ہی نہیں۔ کہ وہ سرکار کی فرقہ دارانہ پالیسی کے خلاف آواز اٹھائیں۔

میں نے لکھا تھا۔ کہ وید میں کسی بھی جگہ "چاتر ورن" کا شبد نہیں۔ اور نہ ہی کسی جگہ براہمن۔ کھشتری اور ویش کو ورن کہا ہے۔ بلکہ وید میں "دو ورن" (उभौ वर्णौ) شبد ملتا ہے۔ اور کہ صرف آریہ اور دسیو ان دو کو ہی وید ورن کہتا ہے۔ اس پر شری پت "ناتھ" مہاشہ کہتے ہیں۔ کہ نہ ہی دھرم پتر یدھشٹھر نے۔ نہ بھگوان دیانند نے اور نہ سائن اور مہی دھر نے انسانی نسل صرف دو ہی ورن ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ حالانکہ وہ وید کے عالم تھے۔ شری "ناتھ" جی "उभौ वर्णौ" میں ورن کا ارتھ "انسان کی دو حالتیں یا رنگتیں یا ذہنیتیں" بتاتے ہیں۔ اس کے متعلق میں ان سے اتنا ہی نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ دلیل کا یہ طریقہ ٹھیک نہیں۔ ورنہ آپ کو جواب دینا ہوگا۔ کہ بالمیکی - اتری - وششٹھ - شرنگی رشی - گوتم۔ رام چندر۔ بھیم اور یدھشٹھر وغیرہ پراچین آریہ بزرگ جو آپ کے کہنے کے انوسار ورن بیوستھا کے کٹر پیرو تھے۔ ان میں سے کسی کے بھی نام کے ساتھ ہم گوتم شرما۔ وششٹھ شرما یا رام چندر ورما اور یدھشٹھر ورما کیوں نہیں لکھا پاتے؟ اگر آپ ......

"उभौ वर्णौ" میں "ورن" کا ارتھ رنگ - ذہنیت یا حالت کرتے ہیں۔ تو کرپا کر کے وید کے وہ منتر پیش کیجئے۔ جہاں "ورن" شبد "چاتر ورن" کی جماعت یا گروہ کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔ میرا خیال ہے۔ آپ ایک بھی ایسا منتر نہیں پیش کر سکیں گے۔ سارے وید میں کل ۲۳ جگہ "ورن" شبد آیا ہے۔ ان میں سے ۲۰ جگہ تو وہ رنگ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اور تین جگہ آریہ و دسیو وغیرہ کے لئے۔

جس یدھشٹھر کو آپ ورن بیوستھا کے پکش میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ دیکھئے وہ خود کیا کہتا ہے:-

"संकरात् सर्व वर्णांना दुष्परीक्ष्येति मे मतिः"

یعنی اے اجگر! اب سب ورن ایسے خلط ملط ہو گئے ہیں۔ کہ کس کا کون ورن ہے؟ اس کا نشچے کرنا مشکل ہے۔

پھر شری کرشن جی کو لیجئے۔ انہوں نے خود ورن بیوستھا کو توڑا تھا۔ وہ ورن بیوستھا کے مطابق کھشتری تھے۔ مگر کرم براہمن کا کرتے تھے۔ یعنی گیتا کا اپدیش دیتے تھے۔ رام چندر جی کے زمانہ میں وہ ہوتے۔ تو شمبوک شودر کی طرح انہیں بھی سزا ملتی۔

"ناتھ" جی کا یہ کہنا بھی درست نہیں۔ کہ "چاتر ورن" سب زمانوں اور دیشوں کے لئے ہے۔ سو دیکھئے مہابھارت کہتا ہے:-

एकवर्ण मिदं पूर्वं विश्वमासीद् युधिष्ठिर ।

یعنی اے یدھشٹھر! اس جگت میں پہلے ایک ہی ورن تھا۔ پیچھے سے چار ورن بنائے گئے۔

شریمد بھاگوت پران اور وایو پران وغیرہ گرنتھ بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ پہلے ایک ہی ورن تھا۔ بعد میں سمرتی کاروں نے چار ورن بنا دیئے۔

میں نے چند وید منتر ایسے پیش کئے تھے جن میں براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر کے ساتھ اور بھی کئی نام آتے ہیں۔ اور پوچھا تھا۔ کہ آپ اگر براہمن و کھشتری کو "ورن" مانتے ہیں۔ تو ان کے ساتھ اسی میں آنے والے دوسرے ناموں کو بھی "ورن" کیوں نہیں مانتے؟ اس پر شری "ناتھ" جی کہتے ہیں:- "ان کی مثال بعینہ ویسی ہے۔ جیسی کہ کسی فقرہ میں لکھا ہو "میں نے وہاں ایک انسان۔ ایک گھوڑا اور ایک کتاب دیکھی"۔ اس فقرہ میں تینوں اسموں کے اکٹھے آ جانے سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ انسان۔ گھوڑا اور کتاب ہم جنس چیزیں ہیں۔ اور انسان بھی اسی سلوک کا مستحق ہے جس کا گھوڑا اور کتاب"۔

اس کے جواب میں میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یجر وید۔ ادھیائے ۳۰۔ منتر ۵ میں براہمن۔ راجنیہ۔ ویش اور شودر کے ساتھ جو تکر۔ وبرہن۔ کلیو۔ پنشچلی اور ماگدھ وغیرہ نام آتے ہیں۔ کیا وہ سب ہم جنس نہیں؟ کیا ان میں انسان اور گھوڑے کا سا تفاوت ہے؟ وہ تو سب انسان ہیں۔

میرے خیال میں تو "ورن ویوستھا" ایک قسم کا مالیخولیا ہے۔ جو ہندوؤں کو تباہ کر رہا ہے۔ یہ بیماری ست جگ میں بھی تھی۔ اس لئے اس وقت بھی اسے دور کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ یہ ایک عجیب دلیل ہے۔

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں میں بھی

جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے۔ جسے سیلان الرحم یا لیکوریا کہتے ہیں۔ میرے پاس اس کی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی "سنیاسی کایا پلٹ" موجود ہے۔ جس سے بے شمار دکھی بہنیں لابھ اٹھا چکی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ۔ "سنیاسی اکسیر" ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا جادو نما اور آخری علاج جس کی چند خوراک ہی ان نامراد امراض کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ جہاں ہر قسم کے علاج اور انجکشن بھی فیل ہو چکے تھے۔ وہاں یہ کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک سے ڈاکٹر بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں۔ قیمت "اکسیر آتشک" اڑھائی روپیہ۔ اور "اکسیر سوزاک" ڈیڑھ روپیہ۔

پتہ:-

بابو رودی نندن ڈسپنسر مقام ہیارہ

براستہ مورنڈہ ضلع انبالہ پنجاب

Haridwar. Digitized by eGangotri

آدھونک یگ میں سنگٹھن ہی شکتی ہے۔ یہی بات برابر لوگ کہتے چلے آئے ہیں اور یہی نرنتر دیکھنے میں بھی آتا ہے۔ کیا پاشچاتیہ اور کیا پوروِیہ سبھی دیشوں میں شکتی کا ارتھ ہی سنگٹھن ہے۔ ایک دیش اتھوا ایک جاتی کی وِوِدھ شکتیوں کے سنگٹھن میں ہی راشٹریتا کی بھاوناسنی ہت ہوتی ہے۔ تب کیا یہ راشٹر نرمان سہسا اپنے آپ وِدھی وِدھان سا ہی ہو جاتا ہے یا اس کے سمپادن کی کچھ وِشیش اوشیکتائیں بھی ہوتی ہیں؟ اس پرشن کا اتر راشٹریہ سنگٹھن کی وِوِدھ شکتیوں پر نربھر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ راشٹریہ سنگٹھن کے اُپائے سروتر ہی ایک سے نہ ہوں۔ پرنتو کچھ اوشیکتائیں تو ضرور ہی ایسی ہوں گی کہ جنہیں ہم انیوارِیہ کہہ سکیں۔ کیونکہ ان کا سمبندھ ایسے وراٹ سنگٹھن سے اتنا گہرا اتھوا اٹوٹ ہوتا ہے کہ ان کے بنا کسی پرکار سے سنگٹھن کی کلپنا بھی نہیں کی جا سکتی۔ انہی کچھ اوشیکتاؤں میں سے ایک سروپری تتو ہے اس راشٹر کا بھاشا۔ یدی اس یگ میں شکتی کا دُوِتیہ سنگٹھن ہے تو اس کی ایک ماتر کنجی ہے بھاشا۔ جس سنگٹھن کی چرچا اوپر کی جا چکی ہے۔ اس کی جڑ کیول شکھشا پر ہے اور شکھشا ہے جیسی ہو اور چاہے جس وِشے کی ہو۔ ایک بھاشا کی اپیکشا اوشیہ کرتی ہے۔ بنا پاریسرک وِچار وِنیمے کے ہم آج سنگٹھن نہیں کر سکتے۔ کنتو یہ بھی بنا ایک بھاشا کے سمبھو نہیں۔ یدی سنسکرتی ایوم اُچ ساہتیک پرشنوں کی بات چھوڑ بھی دیں تو جیسا اس دن کوئی گل چھوٹا منی لٹھا کر جانتے نے کہا تھا۔ "یہ نتانت اوشیک ہے کہ پرانتوں اور دیشوں کے بیچ راج نیتک تتھا ویاپارک ایکتا استھاپت کرنے کے لئے ایک مکھیہ بھاشا ہی ہونی چاہئے۔" اور اب تو یہ بات اتنی دور تک پہنچ گئی ہے کہ اس پر کسی بھی وِچار شیل وِیکتی کو ذرا بھی سندیہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کنتو اب بھی کبھی کبھی اور کہیں کہیں یہ پرشن اٹھتا ہے کہ راشٹر بھاشا کونسی ہو سکتی ہے؟ اس دِشا میں کبھی بھارتیہ راشٹریہ اودھایکوں نے یعنی راشٹر کے لئے بہت بڑے انگ نے اپنا مت نشچت کر لیا ہے اور ان کا یہ نرنیہ کسی پکشپات کی بھاونا پر نہیں۔ وِرن سرمانیہ نیتی سنگت نیائے اُچت سدھانتوں پر اولمبت ہے۔ سچ بات تو یہ ہے کہ راشٹریہ بھاشا کے گورو کی ادھیکارنی کیول وہی بھاشا ہو سکتی ہے جو راشٹر کے سب سے بڑے سموہ کے دوارا ویوہرت ہوتی ہو۔ جس میں اتنی کشمتا ہو کہ وہ اونچے سے اونچے وِچاروں کو اُچت گمبھیرتا کے ساتھ راشٹر ویاپی سندیش بنا سکتی ہو اور ساتھ ہی اتنی سرل اور آسان بھی ہو کہ انیہ بھاشا بھاشی اس کے پری شیلن میں وِشیش کشٹ کا انوبھو نہ کریں۔

راشٹر نرمان میں ہندی کا ستھان

(لیکھک شری پنڈت للتا پرشاد شکل ایم اے ادھیکش ہندی وبھاگ وشو ودیالیہ کلکتہ)

یوں تو ایک سمے تھا کہ بھارتیہ پرانتوں کی پرایہ سبھی بھاشائیں جنتا کے کھاتے میں اُتر پڑی تھیں اور اپنی اپنی وِشیشتاؤں کے مِنتے راشٹر بھاشا ہونے کا دعوے پیش کرتی تھیں۔ کسی کو گورو تھا اپنے تیکھے پن پر تو کسی کو اپنی وِشیش کوملتا پر۔ یدی ایک نے آدھونک یگ کے سروادھنیہ جہا پرش کو پیدا کیا تھا تو دوسری نے سب سے سندر راج نیتک نبندھ لیکھک کو۔ اسی پرکار تیسری کا دعوے تھا اپنے پرم سُشمت ساہتیہ یعنی کویتا اور اُپنیاسوں پر اور ساتھ ہی ساتھ اپنی اپنی پراچینتا کا گمان بھی کسی کو کم نہ تھا۔ پرنتو دھیرے دھیرے سمے بدلتا گیا اور تتھ کے سلجھنے میں خاص دیر نہ لگی۔ کیا پراچینتا اور کیا اُپیوگتا پرایہ سبھی درشٹیوں سے سب کو اپنی سب سے بڑی بہن ہندی کا ہی ادھیکار سویکار کرنا پڑا۔ اب بھی وہیں کہیں آواز اٹھتی ہے کہ ہندی تو ہندوؤں کی بھاشا ہے۔ اکثر مسلمان اسے سویکار نہیں کر سکتے۔ ادھر اگر ہندی راشٹر بھاشا ہو سکتی ہے تو اردو ہی کیوں نہ ہو؟ اسے سن کر آشچریہ اور دُکھ دونوں کا ہی انوبھو ہوتا ہے۔ اس پرستاؤ کو پیش کرنے والے یہ سوچنے کا کشٹ نہیں اٹھاتے کہ اگر ہندی ہندوؤں کی بھاشا ہے تو اردو کس کی بھاشا ہے۔

اگرچہ میرے لئے یہاں یہ سمبھو نہیں کہ میں اردو نامک بھاشا کا اتہاس آپ کے سمکش رکھوں پرنتو پھر بھی کچھ اوشیک باتیں سامنے رکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ بھاشا کا پاریسرک بھید کیول اُس کی شبداولی پر ہی نربھر نہیں رہتا بلکہ اس کی ویاکرن وِشیشک انیہ وِشیشتاؤں پر بھی ہوتا ہے۔ اب اس درشٹی سے اگر اردو نام کی بھاشا کا ادھین کیا جائے تو یہ سپشٹ ہے کہ شبداولی کو چھوڑ کر انیہ کسی پرکار بھی وہ فارسی یا عربی کے نکٹ نہیں ہے بلکہ اُتپتی کال سے ہی اس کا ڈھانچا ہندی کی کھڑی بولی کے سانچے میں ہی ڈھل چکا ہے۔ ہاں۔ ادھر کبھی کبھی دیکھنے میں آتا ہے کہ کچھ وِیکتی اب اس پر چلت بھاشا کو بھی فارسی کے بجائے یعنی پرچلت ڈھانچے میں ڈھالنے کی چیشٹا کرتے ہیں۔ پرنتو ایسے پریتن بھاشا میں اسوابھاوکتا کے اتیرکت اور کوئی گن نہیں اُتپن کر سکتے۔ انشا۔ داغ۔ میر اور غالب کی یہ بھاشا جس سمے اپنے سروُچ شکھر پر تھی

اس سمے عربی اور فارسی کے پرچلت شبدوں کے ہوتے ہوئے بھی اس میں ایک وِشیش سوابھاوکتا تھی اور تھا ایک انوکھا لالتیہ۔ کیونکہ تب ان کی یہ بھاشا یہاں کے جن سادھارن کی بھاشا کے سانچے میں ڈھل رہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ اس میں نوین شبدوں اور بھاووں کا یوگ دے کر بھی اُسے بھی سمرِدھ کر رہی تھی وہ بھاشا شبداولی کو چھوڑ کر اور کسی پرکار ہندی سے بھِن نہ تھی۔ آدھونک اسوابھاوک پارتھکیہ کی بھاونا کا اس میں لیش بھی نہیں پایا جاتا تھا۔ اسے ہم مسلمانوں کی ہندی ہی کہیں گے اور واستوک بات یہی ہے کہ یہ بھاشا ہندی کے اتیرکت اور کچھ نہیں ہے۔ ورتمان راج نیتک لٹنا کے کارن ہماری درشٹی کی سمتا میں بھی بھید پڑ چکا ہے۔ کنتو راشٹر کے نرمان یعنی اس کے سنگٹھن کا میدان بہت زیادہ وِستِرت اور ویاپک ہے۔ وہاں کا کوئی پارشو سنکچت درشٹی سے نہیں دیکھا جا سکتا اکثر ہمارا پرستت اوسر بھی ہمیں باددھیہ کرتا ہے کہ ہم ان پرشنوں پر ادھک اُدار یعنی سلجھی ہوئی درشٹی سے وِچار کریں۔

یوں تو پراچین کال میں ہی دیش کے وِوِدھ بھاگوں کی بھاشائیں بھِن بھِن رہ چکی ہیں کنتو اتہاس کا ورق اس بات کی ساکشی دیگا کہ برہماورت جو انادی کال سے ہی آریہ سبھیتا یعنی سنسکرتی کا کیندر رہا ہے۔ وہاں کی بھاشا سدا سے ہی ادھک دیاپنی اور پربھاوشالنی رہی ہے۔ اگر پراکرت اور اپبھرنش کے یگ میں شورسینی تھی تو مغل سامراجیہ میں انکی بھاشا فارسی بھی یہیں پھلی پھولی اور بعد اس نے بھی اپنا کایا پلٹ یہیں کی بھاشا ہندی میں کر دیا اور آج بھی ہم یہیں کی بھاشا ہندی کو سب سے ادھک ویاپنی اور پربھاوشالنی پاتے ہیں آج سے ۱۲۰۰ ورش پہلے اس ہندی بھاشا کا جنم اسی پنیہ کھیتر میں ہوا تھا۔ جسے انادی کال سے آریہ سبھیتا کے اُچتم گورو شکھر کے دھارن کرنے کا اسادھارن گورو پراپت تھا۔ تتھا جہاں پر آریہ وِیرتا نے اپنی اکھنڈ کیرتی کی الگھیہ پتاکا سدا کے لئے پہرا دی تھی۔ سُور۔ تلسی اور میرا کی پوتر جِہوا پر بیٹھ کر اس نے اوپر بھگتی کا

درشٹی کی ہے تو جند۔ جگنک۔ بھوشن اور لال کی لیکھنی میں بیٹھ کر اس نے سوتے ہوئے ہمارے خون کو جگانے میں بھی کسر نہیں رکھی۔ اگر خسرو موج بھری چٹکیاں لیتے ہیں۔ کبیر اور ملوک گیان کا مارگ دکھاتے ہیں۔ تو رحیم۔ گردھر اور تولسی ہی جیون کے سچے انوبھو سے خالی نہیں رہنے دیتے۔ گھاگھ اور بھڈری بھی دیہات کی دانائی سے ہمیں چلت کر دیتے ہیں۔ اسی پرکار اگر دیو۔ بہاری اور متی رام شرنگار کی الوکک سرشٹی کرتے ہیں تو رسخان میں کرشن کی پریم بھگتی میں سنی ہوئی ونتی ہوا ہی کر ہمارا چت برلس اپنی اور کھینچ لیتے ہیں۔ اس پرکار اور اتنے پرکار ایک ہی بھاشا میں ایک ہی سپھلتا کے ساتھ لائے جا سکیں۔ یہی ایک سچ مچ آدرش کی ہی بات ہے۔ جس بھاشا میں اتنے اونچے ادب کو ملتا ہو تو اتنی پربدھتا کی کشمتا ہو کہ وہ چھوٹے سے چھوٹے تتھا گمبھیر سے گمبھیر منو بھاووں کو ایک ہی کشلتا کے ساتھ وِیکت کر سکے وہ بھاشا نسندیہہ ہی سب سے ادھک ویاپنی اور پربھاوشالی ہو گی ہی۔

راشٹر بھاشا کے پد کو کیول گورو کا چنہ ہی سمجھ لینا ایک بڑی بھول ہوگی۔ اس گورو کے پیچھے ایک بہت بڑی سیوا اور کاریہ سادھن کی شکتی بھی اپیکشت ہے۔ جیسا اوپر کہا جا چکا ہے۔ ہندی بھارتیہ راشٹر کے اس بڑے جن سموداے کی بھاشا ہے۔ جو پنجاب سے لے کر بہار تک اودھ کھشن سے تھا کوشل۔ تتھا مدھیہ بھارت کے پرانتوں میں نواس کرتا ہے۔ انیہ پرانتوں میں جہاں دوسری بھاشائیں بولی جاتی ہیں۔ وہاں بھی ان اپریکت پرانتوں کے نواسی بہت ادھک سنکھیا میں جا بسے ہیں۔ اس کارن ان پرانتوں میں بھی ہندی کی بیٹھک اپنے آپ بیٹھ گئی ہے۔ یہ بھی اکثر دیکھا گیا ہے کہ انیہ بھاشی پرانتوں کے نواسی جتنی سرلتا سے ہندی کو گرہن کر لیتے ہیں۔ اتنی سرلتا سے کداچت دوسری بھاشا کو گرہن نہیں کر پاتے۔ اس کا مکھیہ کارن یہی ہے کہ ہندی برہماورت کی بھاشا ہونے کے کارن سنسکرت کے اتینت نِکٹ ہے اور انیہ سبھی بھاشاؤں پر سنسکرت کی مٹنے والی چھاپ ہونے کے کارن ہندی سہسا ان کے سمیپ ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں اتنی نیسرگک دیا بھی ہے کہ وہ بنا کسی وِشیش کٹھنائی اتھوا اسوابھاوکتا کے ہی انیہ پرانتیہ بھاشاؤں میں گھل مل جاتی ہے اور انہیں اپنے میں ملا کر اپنا روپ پردان کر دیتی ہے۔ اس کی یہ نیتی اسے پرتی دن ادھک پشٹ اور سمپن بناتی جاتی ہے۔ پر اچین سمے سے ہی اس نے ودانوں کے وِشیش اپنی نیتی اُدار رکھی ہے؟ اسکی شبداولی سنسکرت

آریہ سماج کا دائرہ کیسے وسیع ہو سکتا ہے؟

از مہاشہ جینندر جی ودیا بھوشن پروہت آریہ سماج آگرہ

سنسار کے جنم سے لے کر اب تک جتنے سدھانتوں کا پرچار ہوا ہے۔ اُن سب کا اتہاس پڑھنے سے ایک نیم کا سپشٹ گیان ہوتا ہے کہ کبھی سدھانت کے پھیلانے میں اُس کے پیروؤں کا سب سے بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ اگر کوئی سدھانت نہایت معقول اور مدلل ہے۔ لیکن اس کے انویائی کمزور (نربل)۔ الپگیہ اور کم تعداد میں رہے ہیں۔ تو وہ سدھانت پرچار کے لائق ہوتا ہوا بھی کمزور ہو جاتا ہے اور کچھ ہی عرصہ کے بعد حرف غلط کی طرح صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ اور اگر کسی سدھانت کے پیرو کار بلوان۔ سرگیہ۔ دھیر اور زیادہ تعداد میں رہے ہیں تو وہ معقول اور مدلل نہ ہوتے ہوئے بھی سنسار میں کافی عرصہ تک پھیلتا رہتا ہے اور اگر وہ معقول اور مدلل بھی ہے۔ تو سونے پر سہاگے کا کام ہوتا ہے۔ اور وہ سدھانت بہتر روپ سے سنسار میں پھیلتا رہتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک تلوار کسی زبردست ہاتھ میں ہے۔ تو اُس کے پاس جہاں کافی عرصہ تک رہے گی۔ وہاں وہ دوسرے سے اس کی حفاظت کرتے ہوئے دوسروں کو اُس پر حملہ کرنے کی ہمت نہ کرنے دے گی۔ لوگ اور کمزور اس کی طاقت کا سکہ ماننے چلے جائیں گے۔ لیکن اگر وہ تلوار کسی کمزور ہاتھ میں ہے تو جہاں وہ اس سے جلد ہی چھینی جا سکتی ہے وہاں وہ اس کی اپنی جان کے لیے بھی خطرہ کا موجب بن جاوے گی۔

دنیا کی حکومتوں کا نیم ہے۔ کہ کسی طاقتور کو ہی ہتھیار رکھنے کی آگیا دی جاتی ہے اگر کسی وجہ سے کسی کمزور کو کوئی ہتھیار مل بھی جاتا ہے۔ تو گورنمنٹ کو یہ گیان ہوتے ہی کہ وہ ہتھیار سنبھالنے کے نااہل ہے۔ تو فوراً اس سے ہتھیار چھین لیتی ہے۔ اسی طرح پرماتما کے راجیہ کا بھی نیم ہے۔ کہ پرماتما کی دی ہوئی سچائی یا دھرم اگر کسی زبردست ہاتھ میں ہے۔ تو وہ خوب پھیلتا ہے۔ اس کا پرچار دور دور تک اور کافی دیر تک ہوتا رہتا ہے۔ اور اگر وہی سچائی کمزور ہاتھوں میں ہے۔ تو وہ اپنی سچائی کو جلد ہی کھو بیٹھتا ہے سرشٹی کے آدی کال سے مہابھارت کے سمے تک ایک ہی ویدک دھرم سنسار کے اندر پھیلا رہا۔ اس بات کو ہمارے سنسار کے ودوان سویکار کر چکے ہیں۔ اس کا کارن یہ ہی ہے کہ اس وقت ویدک دھرم کے پرچارک زبردست تھے۔ آپ شاید یہ سوال کریں کہ کیا اس سمے ویدک دھرم کے پرچار کرنے کا کوئی اُپائے کیا جاتا تھا۔ اس میں کیا پرمان ہے؟ اس کی پشٹی کے لیے آپ کے سامنے صرف اتنا ہی بتا دینا کافی ہوگا۔ کہ ویدک دھرم کا پراچین ساہتیہ جو مسلمانوں کے انیائے چار کے باوجود بھی کہیں کہیں اور سدھ استھانوں میں محفوظ رہا ہے۔ اُس کے اولوکن سے یہ بات سدھ ہو جاتی ہے۔ کہ ویدک دھرم کے پرچار کے لیے جہاں بڑے بڑے گرنتھ لکھے جاتے تھے۔ وہاں بڑی بڑی سبھاؤں کی رچنا بھی کی جاتی تھی۔ نہیں بلکہ اُپدیشوں اور ویاکھیانوں کے دوارا لوگوں پر ویدک دھرم کا پرچار ڈالا جاتا تھا بڑے بڑے شاستر ارتھ کئے جاتے تھے۔ رشی منی اپنے آشرموں میں اپنے ہزاروں شسیوں (شاگردوں) کو ویدک دھرم کی شکشا دے کر ویدک دھرم کے پرچار کے لیے تیار کرتے تھے۔

بھگوان بدھ نے جب بدھ دھرم کا پرچار کرنا چاہا۔ تو پرچارکوں کی آوشیکتا پڑی۔ چنانچہ اپنے پرچار کے لیے انہوں نے ہزاروں بودھ بھکشوؤں کو دیکشا دی۔ اور اُن کو جگہ جگہ پرچار کرنے کے لیے بھیجا۔ یہاں تک کہ راجہ اشوک نے خود بودھ دھرم کی دیکشا لی۔ اور اُس کے پرچار کے لیے اپنے لڑکے اور لڑکی کو بھی بھیجا۔ چین آدی دیشوں میں بھیجا۔

یہ سچ ہے۔ کہ راجہ اشوک کے بودھ ہو جانے سے بودھ دھرم کا بہت پرچار ہوا۔ لیکن یہ بھی مبالغہ نہیں۔ کہ پھر بھی اشوک نے بودھ دھرم کے پرچار کی آوشیکتا محسوس کرتے ہوئے بہت سے پرچارکوں کو تیار کروایا۔ اُن کے لیے ہر پرکار کی سہولیت بہم پہنچائیں۔ اسی طرح عیسائیوں نے بھی اپنے پرچار میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ غالباً دنیا کا کوئی قطعہ ایسا نہ ہوگا۔ جہاں پر عیسائی مشنری نہ پہنچتے ہوں۔ ان مشنریوں کے تیار کرنے کے لیے ہر ایک چرچ اور گرجا گھر میں اُن کی شکشا اور دیکشا کا کافی پربندھ ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اسلام کی نشان اور پرچار اکثر جور و ظلم سے ہوا ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ اُن کا کوئی نگر یا گرام ایسا نہ ہوگا۔ کہ جہاں پر مسجد نہ ہو اور کوئی ایسی مسجد نہ ہوگی۔ جہاں پر کوئی قرآن کا حافظ بچوں کو قرآن نہ پڑھاتا ہو۔ اس طرح کی ابتدائی تعلیم سے ہر ایک مسلمان بذات خود پرچارک بن جاتا ہے۔ دنیا اس بات کو تسلیم کرتی ہے۔ کہ اسلام جیسا کمزور مذہب دنیا کے تختہ پر نہ ہوگا۔ لیکن اس کی ترقی کا راز یہ ہے۔ کہ اُن کے یہاں پرچارکوں کی اکثریت ہے۔

اب ذرا اپنے ویدک دھرم کی طرف نظر دوڑانے کی ضرورت ہے۔ آریہ سماج کا ایک سدھانت ہے

"कृण्वन्तो विश्वमार्यम्"

"سنسار کو آریہ بناؤ"۔ لیکن اس کی پورتی کے لیے ہم کہاں تک یتن کرتے ہیں؟ یہ ہمارے لیے افسوس کا باعث ہے۔ یہ آپ کے سامنے سپشٹ کیا جا چکا ہے کہ دھرم پرچار کے لیے پرچارکوں کی بڑی آوشیکتا ہے۔ ان پرچارکوں کو تیار کرنے کے لیے آوشیکتا ہے۔ کہ پرتیک نگر میں آریہ سماج مندروں کے اندر ایسے ودوان موجود ہوں۔ جو وہاں کے نواسیوں میں شکشا اور اُپدیش کے دوارا ویدک دھرم کا پرچار کر سکیں۔ اور گرام گرام میں گھوم... کر ویدک دھرم کا ناد گونجا سکیں۔

ایک سمے تھا۔ جب کہ اُپدیشوں کے دوارا کافی پرچار ہو جاتا تھا۔ لوگ اس کو نئی چیز سمجھتے تھے۔ معمولی سدھانتوں سے واقفیت رکھنے والا بھی آریہ سماج کے کھیتر میں کام کر سکتا تھا۔ لیکن آریہ سماج کے پرچار سے سارے مذاہب میں بیداری پیدا ہو گئی ہے انہوں نے آریہ سماج سے تجربہ لینے کے بعد سوادھیائے کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کے سبب معمولی پرچارک آریہ سماج کا پرچار کرنے میں اسمرتھ ہو گئے ہیں۔ لوگوں میں گہری اور سدھانتوں کی باتیں سننے کا شوق دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ وید اور درشن شاستروں میں کیا سدھانت اور فلاسفی ہے۔ یہ جاننے کو آریہ جنتا ہی نہیں۔ بلکہ غیر مذاہب بھی بیاکل ہیں۔ اب سدھانتوں کی جنتا میں تحریروں کی نہیں۔ بلکہ وید آدی ستیہ شاستروں کی کتھاؤں کی آوشیکتا انو بھو ہوتی جا رہی ہے۔ اور اس کام کے لیے ایک خاص ترکیب کی ضرورت ہے۔

اس اُدیشیہ کی پورتی کے لیے ہی گورو کلوں کی سٹھاپنا کی گئی تھی۔ گورو کلوں سے جتنے سناتک نکلے ہیں۔ اور انہوں نے جن جن کھیتروں میں جو کاریہ کیا ہے۔ وہ اوشیہ قابل تعریف ہے۔ لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے۔ کہ گورو کلوں کے سارے سناتک اُپدیشک لائن میں کام نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اُپدیشک کا کام بڑی جفاکشی اور ریاضت سے تعلق رکھتا ہے۔ گورو کلوں میں ودیارتھی ماتا پتا کی آگیا سے جاتا ہے۔ کئی بڑی لگن سے پرچار کاریہ کو اپنا لکشیہ بنا لیتے ہیں۔ لیکن کئی پروفیسری یا دوسرے مستقل مقامی روزگار کو پسند کرتے ہیں کئی دھن کمانے کو ہی اپنا لکشیہ بنا لیتے ہیں۔ ان کارنوں سے گورو کلوں کی پاٹھ ودھی ایسی ہے کہ اس میں سدھانت گرنتھوں کے پڑھنے کا کم موقع ملتا ہے۔ اور اُپدیشک کے لیے جتنے سدھانتوں کی واقفیت لازمی ہے۔ گویا ایک طرح سے نامکمل ہی رہتی ہے۔ دوسرے مضامین کا بہت زیادہ بوجھ ہونا اس کا بڑا باعث ہے۔ اس میں گورو کلوں کی کوئی کمی ہے یہ نہیں سمجھنا چاہیے۔ بلکہ گورو کل نے براہمن۔ کھشتری اور ویش ہر ایک کو تعلیم دینی ہے۔ اس لیے وہاں سے صرف براہمن ہی پیدا ہوں یہ مشکل ہے۔

نیز ایسی سنستھاؤں کی نہایت ضرورت ہے۔ جہاں پر خالص سدھانت گرنتھوں کی شکشا کا پربندھ ہو۔ اور جہاں ودیارتھی خود آریہ سماج کے پرچارک بننے کی خواہش سے شکشا پراپت کرنے کے لیے آویں۔ اور سناتک بننے کے بعد صرف ویدک دھرم پرچار ہی اپنے جیون کا لکشیہ بنا لیں۔ غالباً آریہ سماج کے کھیتر میں ایک ایسی سنستھا صرف

دیانند اُپدیشک ودیالیہ گورو دت بھون لاہور ہے۔ جہاں پر ۱۸ سال سے زائد عمر کے وہ نوجوان ودیارتھی داخل کیے جاتے ہیں جن کے روم روم میں ویدک دھرم پرچار کا جوش موجیں مارتا رہتا ہے۔ جو اپنے والدین یا کسی اور کی پریرنا سے داخل نہیں ہوتے۔ بلکہ اپنا مارگ سوئم نشچے کر کے آتے ہیں۔ اور اپنے جیون کو ویدک دھرم کے ارپن کرنے میں کوئی دریغ نہیں کرتے۔

اس لیے جنتا کا بھی کرتویہ ہے۔ کہ وہ ایسے ودیالیہ کی کہ جس میں ودیارتھیوں کے بھوجن اچھادن اور تعلیم کا فری انتظام ہے۔ جہاں تن من اور دھن سے کافی سہایتا کریں۔ یہاں ہر ایک آریہ سماج اپنے نگر کے ہونہار نوجوانوں کو جن کا اندر پرچار کی لگن ہو۔ ودیالیہ میں بھیجیں۔ جو وہاں سے شکشا پراپت کر کے پشچات اپنے یہاں مستقل روپ سے پرچار کا کاریہ کر سکیں۔

(باقی دیکھیں بر صفحہ [illegible])

Haridwar. Digitized by eGangotri

اپورتناگ

گھریلو جیون کی ایک دلچسپ اور سبق آموز کہانی

از :- ہتیشی علاولپوری

کیسی عمدہ نظم ہے۔ میں بے اختیار کہہ اُٹھا۔ شعریت اور جذبات کا دریا بہا دیا ہے۔ میں نے استعجاب سے جھوم جھوم کر اس نظم کو کئی بار پڑھا۔ ادبی دُنیا میں اس نظم کے چھپتے ہی تہلکہ مچ گیا۔ ہر ایک کی زبان پر اس نظم اور اس کی ہونہار اچیتری کا چرچا تھا۔

سُنا ہے کہ رسالہ کے ایڈیٹر نے اوشا کو کئی خطوط لکھے۔ کہ وہ اور نظمیں بھیجے۔ اُس کی فوٹو شائع کرنے کے لئے بار بار درخواست کی گئی۔ اور اخبارات نے بھی کئی چٹھیاں لکھیں۔ لیکن اُس نے سب کو کورا جواب دے دیا۔ بڑے بڑے معاوضوں کے وعدوں کو ٹھکرا دیا۔ صرف یہ کہا کہ میں شاعر نہیں ہوں۔ اور نہ ہی میں کوئی نظم لکھنا جانتی ہوں۔ لیکن جن لوگوں میں اُس کی اور میری محبت کے افسانہ کا چرچا تھا اُنہوں نے اس نظم کو کسی اور ہی رنگ میں پڑھا۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ میرے دوار پر اُس کی ناکامی محبت کا اعتراف ہے۔ اور محبت کے میدان میں میری شکست کا ڈھنڈورہ۔ اور اُس کی اپنے برت پر ثابت قدمی کا مظاہرہ ہے۔ اور اُس کی بے بسی اور آتش محبت کا بے لاگ اظہار ہے۔ میں نے یہ سُن کر دل نے کہا کہ میری ایسی قسمت کہاں۔ کہ اوشا مجھ سے محبت کرے۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو جہاں وہ سینکڑوں باتیں مجھ سے کرتی ہے۔ دو لفظ اس کے متعلق نہ کہہ دیتی۔ یہ محض لوگوں کی بکواس اور غلط نقطۂ نگاہ ہے۔ لیکن نہ جانے میرے دل میں کیوں اس نظم کا جواب لکھنے کا خیال پیدا ہوا۔ میں نے نظم لکھی :-

پریم پرماتما ہے — پریم بربادی ہے
پریم کرکے کسی نے سُکھ نہیں پایا۔ پریمکا!
ہیر رانجھا۔ لیلےٰ مجنوں اور شیریں فرہاد
پریمی تھے۔ لیکن صرف رسوائی حصہ آئی۔

لیکن وہ اپنا نام امر کر گئے۔ جو پریم کو پرماتما سمجھ کر اُس کو پوجتے ہیں۔ وہ امر ہو جاتے ہیں۔ جن کے نزدیک پریم تباہی ہے۔ وہ رُسوائی و بدنامی مول لیتے ہیں جو پریم کرسکے۔ وہ دیوتا ہے۔ جو نفس کو پریم کا نام دے۔ وہ راکھشس ہے۔ پریم کی راہ

بڑی کٹھن ہے میری
محبوبہ!
پریم کے راستہ
میں بہت مصیبتیں
ہیں۔ نفس پریم کا دشمن
ہے۔ رسوائی ایک بھاری
مشکل ہے۔ سوسائٹی اور اُس
کے رسم و رواج پریم کو نہیں دیکھ سکتے۔ وہ
اس کے شترو ہیں ؛
مجھے سوسائٹی نے، اس کے رسم و رواج
نے نکما کر دیا ہے۔ بالکل —
اس کے قواعد مجھے اپنا کر تو پالن کرنے
کے لئے مجبور کر رہے ہیں۔ پریم کو ذبح
کرنے کے لئے اُس نے میرے ہاتھ میں
گرہستھ کا خنجر پکڑا دیا ہے۔ پریم کا
خون اپنا خون ہے۔ پرماتما کا خون ہے
مجھ سا گنہگار کون ہوگا؟

یہ گندہ گیت تھا۔ جسے میں نے اُس رسالہ میں چھپنے کے لئے لکھا۔ یہ جذبات تھے۔ جو اوشا کی نظم کو پڑھنے کے بعد دل میں اُٹھے۔ نہ جانے کیوں؟ میں نے کاغذ کے اُس ٹکڑے کو جس پر یہ گیت لکھا تھا۔ اپنی ایک پُستک میں رکھ دیا ؛

گذشتہ سے پیوستہ

جب میں منصوری سے واپس لوٹا۔ تو دوسرے ہی روز ڈاک سے ایک رسالہ مِلا۔ یہ وہی رسالہ تھا جس کے کسی اَنک میں میں نے اوشا کی ایک نظم پڑھی تھی۔ میں نے اسے پڑھنا شروع کیا۔ میری حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب میں نے اپنی مشہور نظم اس میں چھپی ہوئی دیکھی۔ کیونکہ جہاں تک مجھے یاد تھا۔ میں نے وہ نظم چھپنے کے لئے بھیجی نہ تھی۔ لیکن شاید بھیجنا بھول گیا تھا۔ اور یہ وہی چٹھی تھی۔ جسے سوشیلا نے منصوری میں پڑھنے کی کوشش کی۔ تو میں نے پھاڑ دیا تھا۔ میں نے خیال کیا۔ کہ شاید میں نے اس گیت کی نقل رسالہ کو بھیج دی ہو۔ اب سمجھ میں آیا کہ یہ چٹھی کون سی تھی۔ جسے سوشیلا نے پڑھنے کی کوشش کی۔ اور میں نے بلا سوچے سمجھے اس سے چھین کر پھاڑ ڈالا۔ اس سے اُس کے دل میں غلط فہمی پیدا ہوئی ہوگی۔ جب سوشیلا دوبارہ آئی۔ تو اوشا اُس کو ملنے کے لئے آئی ؛

جب ہم کھانا کھا رہے تھے۔ تو میں نے

اسے بہترین موقعہ سمجھکر اُس کی غلط فہمی کو دور کر دوں۔ چنانچہ میں نے وہ رسالہ پہلے اوشا کو دیا۔ اور اُسے اپنا گیت پڑھنے کے لئے کہا۔ اُس نے پڑھکر شرارت سے اُسے سوشیلا کے ہاتھ میں دے دیا۔ اُس کو پڑھ لینے کے بعد اُس کا شک دور ہو سکتا تھا۔ لیکن چونکہ میں نہیں جانتا تھا۔ کہ وہ بھی ہوئی چٹھی پڑھ سکی تھی یا نہ۔ اس لئے میں نے معاملہ کو اور بھی صاف کر دینے کے لئے اوشا سے کہا۔ "بہن! سوشیلا کو اگر تم ایک بار سُنا دو۔ تو تمہارا احسان تا عمر نہ بھولوں۔ لفظ "بہن" سُنکر

سوشیلا کے چہرہ پر مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ اور اوشا کے چہرہ پر شوک کی ریکھا۔ اُس کے دل کی کیفیت کو میں نے تاڑ لیا۔ کیونکہ پہلے اُس کی آنکھوں سے دو آنسو گرے۔ پھر اُس نے خشک اور بناوٹی ہنسی ہنستے ..... ہوئے سوشیلا سے کہا "بہن! تم مجھے کچھ دو گی؟" سوشیلا نے فاتحانہ انداز میں پوچھا۔ "کیا؟" اوشا کی آنکھوں میں ایک بار پھر آنسو آ گئے۔ اُس نے دونو ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا "ان آنسوؤں کے بدلے مجھے تمہاری مسکراہٹ کی بھیک چاہیئے —" میں اُس کے آنسو دیکھ کر ضبط نہ کر سکا۔ میری آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے — میں نے بھی اُس کی آواز میں شامل ہوتے ہوئے کہا۔ "ہاں ان آنسوؤں کے بدلہ میں بھی" ؛

یہ سُنکر سوشیلا کے چہرہ پر مسکراہٹ تو تھی۔ لیکن اُس کی جھلک اس طرح دکھائی دی۔ جس طرح بادلوں میں بجلی کوند جاتی ہے —

اوشا پھر کھڑی ہوئی — سوشیلا نے ہنستے ہوئے کہا "بہن! میری چیز تو دیتی جاؤ"۔
"کیا؟"
"اب تمہیں اپنے دل سے اس مورتی کو نکال دینا چاہیئے۔ جس کی تم اُپاسنا کر رہی ہو۔ وہ اب میرے سوامی ہیں۔ اور اُن کا پریم میرے لئے"
"میں اپنے پریتم کی بھیک تم سے مانگتی ہوں"
"وہ تمہارے پتی ہوں گے۔ تمہارے پریتم کو میں نے چھینا کب ہے۔ جو تمہیں دوں؟" جوش میں اوشا نے کہا
"لیکن جس مندر کے وہ ارادھیہ ہیں۔ وہ اس سے کبھی نکل سکتے ہیں۔ جب پہلے وہ اس مندر کو تباہ کر دیں"
"وہ تمہارے پتی ہیں۔ اور تم ان کی پتنی" یہ کہہ کر وہ چلی گئی — اور سُنا ہے کہ اُس نے تاحیات شادی نہ کرنے کا برت لیا ہے۔ اور والدین کی کوشش کے باوجود اس نے شادی نہیں کی۔ یہ ہے "اپورتناگ"

مُفت مُفت

ازسرِ نو زندگی حاصل کرنے کا آسان راستہ بتلانے والی صحت و تندرستی کی تجربہ عورت و مرد کے لئے یکساں مُفید نصیحت آمیز چھوٹی کتاب بنام

"وید ودیا"

صرف ایک کارڈ لکھکر بغیر ڈاک محصول

بالکل مُفت

آج ہی منگا کر مطالعہ کریں

مدن منجری فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

اچنبا ٹوتھ پاؤڈر

کے ساتھ روزانہ دانت صاف کرنے سے مرض پائیوریا ہرگز نہیں ہوتا اور اگر ہو گیا ہو تو یقیناً دور ہو جاتا ہے۔ پیپ یا خون بہنا۔ بدبو آنا پانی سے ٹیس لگنا۔ مسوڑوں کا پھولنا قطعی بند ہو جاتا ہے اور میلے دانت جواہرات کی طرح چمکنے لگتے ہیں۔ دانتوں کے زہریلے مواد سے گلے بڑھنے بھی موقوف ہو جاتے ہیں۔ اچنبا کی ایک روپیہ والی ایک شیشی اپنے شہر کے دوا فروشوں سے خریدیں یا براہ راست ہمالہ فارمیسی۔ شاہی محلہ لاہور سے منگائیں ؛

CCO, Gurukul Kangri Collection

سنسکرت بھاشا کی آوشیکتا

پولبنٹ ـــــ کا ـــــ پہیر

...ہی ہیں انگلینڈ سے آیا ہوا ایک بھارتیہ
...کو پڑھتے ہوئے اس پرکار دیکھا ہے
...لوگوں کو پر سو بھاو بہت بڑا ہے کہ ہم اس
...سبھیتا اور سنسکرتی کو مان نہیں
...تک کہ پشچم والے ڈھونڈ ڈھونڈ کر
...سمجھے نہ کریں۔ یدی مجھے میری سمرن
...دھوکہ نہیں دیتی۔ تو میرا خیال ہے کہ
...رویندر ناتھ ٹیگور اس سمے تک دودھ
...ہو گئے۔ جب یورپ والوں نے
...نوبل پرائز دینے کے لئے چن لیا تھا
...کے اتہاس نگ ان کو نہ ودودھی
...کرتے تھے۔
...رشی ہیں ز سنسکرت کی شکھشا نام
...پرنتو جیتے پرسنکرا اسٹیریو ہوا۔ جب
...نے پولینڈ کے ایک پروفیسر دوارا جنہوں
...یورپ جہاں گاندھی جی سے بھینٹ
...سنا۔ کہ پولینڈ کی چھ یونیورسٹیوں میں
...سنسکرت کی شکھشا دی جاتی ہے۔ اور جو بھی
(Philology)
...فلولوجی
...جاننا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے یہ لازمی ہے
...سنسکرت بھی پڑھیں۔ میں پھر ایک بھارتیہ
...کہے۔ جو روما سے اپنی ادھیوری
...کے وشے میں کہتے ہیں۔
...نے ایک کیتھولک سکول میں شکھشا
...تھی۔ میں نے کبھی کوئی ہندوستانی
...بھاشا نہیں پڑھی۔ میرے گھر کے لوگ
...پرچارک تھے۔ انہوں نے سدا
...ہر دیس میں اپنی وچاروں کا سمادیش
...کہ سنسکرت مرتک بھاشا ہے۔ اور (۳)
...لوگ ساڈھو ہی پڑھ سکتے ہیں۔ پیمنٹ
...بھاشائیں قلموں کی بھاشا میں
...اور ان کو ہی پڑھنی چاہئیں۔ پرنتو
...جب میں بھارت سے چھ ہزار میل کے
...مسلم پربرتن کے جھنڈے کی چھایا سے
...دور نکل آیا۔ تب مجھے اپنی بھول

پر بہت شوک ہوا۔ یہاں پر ایک بھارتیہ کو
بھارتیہ کے روپ میں بڑی پرتشٹھا کی
درشٹی سے دیکھا جاتا ہے۔ پرنتو برٹن
والوں کی پرجا کے روپ میں اسے داس
اور گھرنت سمجھا جاتا ہے۔ اس کا کارن یہ
ہے۔ کہ اٹلی والے مانتے ہیں۔ کہ جب
روما اور ایتھنز میں لوگ اسبھیہ تھے۔
اس سمے بھی بھارت ورش کا ٹھوس کال
گذر چکا تھا۔ پرنتو اس کے ساتھ ہی اٹلی
والوں میں "دلیش سوتنترتا" کا بھاو ایسے
سب بھاوؤں سے ادھک ہے۔ پرنتو
اس بھارتیہ کو کیا کہیں۔ جو اپنی بھاشا
بھی نہ جانتا ہو کیا وہ داسنوک
بھارتیہ کہلانے کا ادھیکاری ہے؟
روما میں مجھے کئی پسید ہ پادریوں اور
جن سادھارن سے ملنے کا اوسر پراپت
ہوا۔ اور ان میں سے بہت سے لوگ
سنسکرت جانتے تھے۔ جب انہیں پتہ
چلا۔ کہ میں بھارتیہ ہوں۔ تو انہوں نے
مجھ سے پوچھا۔ کہ تم سنسکرت جانتے ہو؟
یہاں تک کہ وہ مجھ سے سنسکرت میں
وارتالاپ کرنے لگے۔ پرنتو مجھے بڑی لجا
پرتیت ہوئی۔ جب میں نے یہ کہا ہے۔
کہ میں نے سنسکرت کبھی نہیں پڑھی۔
ہم بھارتیوں کو اس پوتر اور بھاشاؤں
کی جننی (ماتا) سنسکرت کو پڑھنے کے
لئے پرایت سویدھا میں ہیں۔ پرنتو ہم
اس سے لابھ نہیں اٹھاتے۔ پرنتو یہاں
کے سینکڑوں لوگ ایسے سوورن اوسر
کی کھوج میں رہتے ہیں۔ یدی ہم نے ان

ودوانوں کے سامنے سویکار کیا۔ کہ میں سنسکرت
نہیں جانتا۔ تتھاپی اس کا کارن میری ایمانداری
نہیں ہے۔ کنتو یہ ہے۔ کہ میں جانتا تھا۔ کہ
یہ لوگ سنسکرت کے ودوان ہیں۔ اور ان
کے سامنے جھوٹ بولنے سے میری قلعی کھل
جائے گی"۔

گورو کل ہیٹ سوہنی کے سماچار

۱۔ برہمچاری سب تندرست ہیں۔ روگی گھر خالی
پڑا ہے۔

۲۔ آج کل ودیالیہ صبح ۶ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر
تک کر دیا گیا ہے۔

۳۔ ہر سی کو زیر صدارت سوامی رودرا نند جی
آچاریہ گورو کل شوک سبھا منائی گئی۔ جس میں
شری مان لالہ رام چندر جی پردھان آریہ سماج
ستوہ وادھ سماج گورو کل ہوا کی اچانک مرتیو
پر شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔ پرماتما سے لالہ جی کی
آتما کو سدگتی پردان کرنے کی پرارتھنا کی گئی نیز
ان کے پس ماندگان سے ہمدردی کا اظہار
کیا گیا۔ (مینیجر)

دیانند ہائی سکول شاہ پور کا شاندار نتیجہ

اس سال دیانند ہائی سکول شاہ پور نے دسویں جماعت کے یونیورسٹی کے امتحان میں ۳۳ لڑکے بھیجے تھے۔ جن میں سے ۳۰ پاس ہوئے ہیں۔ نتیجہ ۹۱ فیصدی رہا ہے۔ چار لڑکے فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں۔ ایک لڑکے نے ۶۰۴ نمبر حاصل کر کے وظیفہ لیا ہے۔ سکول ضلع بھر میں اول رہا ہے۔ (میلا رام برق بی-اے)

ضرورت ہے

ایک اچھے خاندان کے ونش اگروال کنوارے عمر ۲۰ سال میٹرک پاس ور کے لئے پڑھی لکھی خوبصورت اور گھر کے کام کاج میں ہوشیار قابل شادی کنیا کی ضرورت ہے۔ ور برسرروزگار ہے۔ اور کاروبار مشترکہ ہندو خاندان۔ ۱۰۰-۳۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔ آریہ خاندان کو ترجیح دی جائے گی۔ مفصل حالات کنیا بھیجنے کے اس پتہ پر لکھیں:-

"م ر" معرفت "پرکاش" لاہور

ضرورت کے اشتہارات

کے لئے "پرکاش" ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اس لئے آریہ سکولوں۔ گوروکلوں اور دیگر آریہ سنستھاؤں کے مینیجروں اور ادھیاپکوں وغیرہ کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" کی خدمت سے فائدہ اٹھایئے۔ نیز ور اور کنیا کی ضرورت کے اشتہارات کیلئے بھی جلد متوجہ ہوجیئے۔ (مینیجر)

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کو شرطیہ دور کرنیوالی لاثانی دوا "اکسیر بواسیر" (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے۔ چند دم کے استعمال سے مسّوں کا درد۔ کھجلی۔ خون کا نکلنا۔ تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ نسبت عمر بھر پھول کر گارنٹی۔ اگر دس سال کے اندر اندر دوبارہ بواسیر کا دورہ ہو جائے۔ تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی۔
نوٹ) اس اعلیٰ دوائی بنانے والے کو ۲۰۰ روپیہ انعام۔
مینیجر کیلاش فارمیسی فتحگڈھ پنجتور ضلع فیروزپور۔ پنجاب

ہند وفتس رفلیس ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیئے گئے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گز مینٹڈ آفیسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co Karachi

پرکاش کی اشاعت بڑھانا ہر آریہ پرش کا دھارمک کرتویہ ہے۔

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ جمالستان ۲ للعہ (محصول ڈاک علاوہ)

دو دو روپیہ یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

بے شمار مجربوں کا خزانہ ہمارے پاس ہے

ہر ایک کا لب لباب ہے کہ انسانی زندگی کے لئے آتشک نگرہ گولیاں آب حیات ہیں۔ یقینی بد ہضمی خون کی خرابی۔ دل دماغ و معدہ کی ضعف دور کرنا ان کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ آپ بھی آزما کر ان کی تصدیق کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں عہ پانچ ڈبیاں للعہ

اسی طرح طلا داجی کو بن کا استعمال کر کے ہزار اشخاص پوری مردمی حاصل کر چکے ہیں۔ ایک مریض کے لئے صرف ایک شیشی کافی ہے۔ قیمت فی شیشی ع۔ مفت کتاب منگوا کر دیکھیں۔

پتہ:- آتشک نگرہ فارمیسی جالندھر۔ کا شیاداری ایجنٹ لالہ جگت رام پُوری اینڈ سنز سنت نگر منڈی لاہور

کنواری لڑکیوں کی شادی

...شادی کے معاملہ میں خود مجبور کر اگر آپ سب سے بڑے یتیم خانہ دودھوا آشرم ... پنجاب میں شادی کا موقعہ دلاتے ہیں گا جہاں ... جس میں بہت ان ناتھ کنیائیں ہیں سوشیل ... لوگوں اور کنوارن ہیراؤں کی رکھشا کیا ... رہتی ہے۔ مفصل حالات کیلئے

دیوان گرگھنا کھر ... ایس سیکرٹری ... (شادی) منیجر ... نزد رام گلی ... لاہور ... ملاقات کریں

Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

آوشیک سوچنا:-

اتّم رکھشا سمتی متھّا سار ودیشک سبھا کی انترنگ سبھا کے ادھیویشن ۲۴ مئی ۱۹۳۶ء اتوار کو دن کے بالترتیب ایک و دو بجے سے ہوں گے۔ سمبندھت سجن کرپا کر کے نوٹ کرلیں :۔

(دلیپ سنگھ منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی)

آریہ سماج کوئٹہ کے سماچار:-

آریہ سماج کوئٹہ بھونچال سے پہلے ایک سوتنتر سماج تھا جس کی کرایہ کی آمدنی تقریباً ۳۰۰/ روپیہ ماہوار تھی۔ اور جائداد کی مالیت قریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ تھی۔ مگر بھونچال کی وجہ سے یہ سب برباد ہو گئی ہے۔ سماج کے وارڈ میں ابھی تک رہائش کی اجازت نہیں ملی۔ پچھلے ایک ماس سے آریہ سماج کوئٹہ کے ساپتاہک ادھیویشن باقاعدہ لگ رہے ہیں :۔

۱۰ مئی کو پراتہ دس بجے ساپتاہک ادھیویشن کے بعد آریہ سماج کوئٹہ گورنمنٹ کی سادھارن سبھا ہوئی۔ جس میں آریہ سماج کے پرانے اور نئے ممبر ہوئے۔ سجن دوبارہ سنگٹھن میں اپستھت تھے۔ اور آگامی ورش کے لیے مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے :۔

پردھان لالہ سوہن لال جی بی۔ اے :۔
اُپ پردھان لالہ منگو رام جی :۔ منتری نوتن داس + اُپ منتری لالہ گنگا رام جی اور لالہ کشوری لال جی + لائبریرین مہاشہ گردھاری لال جی + آڈیٹر مرزا دولت رام جی :۔
کوشادھیکش لالہ گورمکھ داس جی +
اس کے علاوہ لالہ جمنا داس جی۔ لالہ جگن ناتھ جی۔ لالہ شِو چرن لال جی۔ مہاشہ بیربل جی۔ پنڈت امرناتھ جی اور مہاشہ منوہر لال جی ممبران انترنگ سبھا نیت ہوئے :۔

آریہ کنیا پاٹھشالہ جو بھونچال کی وجہ سے بند ہو گئی تھی۔ آریہ سماج اس کو پھر جیوت کرنے پر وچار کر رہی ہے۔ اور آشا ہے کہ بہت جلد شروع کر دی جاوے گی :۔

(منتری آریہ سماج کوئٹہ)

بیسواں سندھ آریہ سمیلن شکارپور

سندھ آریہ سمیلن کا بیسواں اجلاس شکارپور میں ۷ جون سے ۱۴ جون تک منعقد ہوگا۔ جس کے لیے تیاریاں ابھی سے شروع کر دی گئی ہیں۔ اس اوسر پر کنور [illegible] سندر ہندی پرچار اور [illegible] آدی کے سمبندھ میں بھی کانفرنسیں ہوں گی۔ [illegible] پرتی ندھی [illegible] پہنچنے کا [illegible]

پیش کی جاوے گی۔ اور آئندہ کے لیے پروگرام مرتب کیا جائے گا۔ اس سبھا نے پچھلے ۲۰۔۲۲ برسوں میں آریہ سماج کے پرچار کے علاوہ مصیبت زدگان کی بھی ہر موقعہ پر ہر طرح سے سہایتا کی ہے :۔

اس اوسر پر ہزاروں کی سنکھیا میں لوگ اکٹھے ہوں گے :۔ (پردھان سلوگن [illegible])

بھارت گرام پرچارک سبھا کا سالانہ جلسہ

بھارت گرام پرچارک سبھا کا سالانہ جلسہ سمت ۱۹۹۳ اسوج کے نوراتروں میں ۲۳ اکتوبر سے ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء تک دسہرہ کے دنوں میں منایا جاوے گا۔ نوراتروں میں رام کتھا ہوگی۔ سبھا کا ہیڈ کوارٹر عرصہ ۲۵ سال تک آریہ نگر دنبوڑی ضلع ہوشیارپور میں رہا ہے۔ چیت سمت ۱۹۹۲ میں سلور جوبلی منانے کے بعد ہیڈ کوارٹر لاہور بنانے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس نئے ہیڈ کوارٹر لاہور کی استھاپنا وجے دشمی کے شبھ دن کی جاوے گی :۔

(سیوک اودھو رام گوتم پردھان)

آریہ سکول آریہ نگر میں لازمی ہندی

آریہ پرائمری سکول آریہ نگر میں پہلے سب مضامین اردو میں پڑھائے جاتے تھے۔ ہندی صرف دوسری جماعت سے شروع ہوتی تھی۔ اور ہر ایک جماعت کے لیے صرف ایک ہی گھنٹہ روزانہ مقرر تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ ودیارتھیوں میں ماتری بھاشا کی کوئی اچھی یوگیتا پیدا نہیں ہو سکتی تھی۔ اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے آریہ سیکھا اودھار سبھا سیالکوٹ نے حکم دیا ہے کہ اس میں پہلی جماعت میں صرف ہندی ہی پڑھائی جاوے۔ اور آئندہ باقی جماعتوں میں بھی تمام مضامین ہندی میں ہی پڑھائے جاویں۔ چنانچہ ۱ مئی ۱۹۳۶ء سے اس سکیم پر عملدرآمد بھی شروع ہو گیا ہے۔ امید ہے کہ اس سکیم سے ودیارتھیوں کے دلوں میں ماتری بھاشا کے لیے [illegible] مارے [illegible] سکیں گے :۔

(رنگھو [illegible] پردھان آریہ سماج)

آریہ سماج نبرودی کے سماچار

سنسکار باقاعدہ رونق سے ہو رہے ہیں۔ منتریان ماسٹر گوپال داس جی بی۔ اے کے سمبندھیا پر مکمل ودیا کھیان سما پت ہو چکے ہیں۔ جن کا پربھاو بہت اچھا رہا ہے۔ پچھلے ہفتہ مہاشہ بھونت سنگھ ٹھاکر جی نے ایک وید منتر کی ویاکھیا کی۔ اب منتریان ماسٹر آریہ منی جی ایم۔ اے کے "اوم" "اسیتہ" پر بہت عالمانہ ویاکھیان ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ بھون منتروں کی ویاکھیا کریں گے۔ منتریان بابو بدری ناتھ جی آریہ کے منوہر بھجن اپدیش بھی شروع ہو گئے ہیں۔ جن سے جنتا میں خاص آنند آتے لگا ہے +

۱۔ ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء کو مہاشہ امرناتھ شرما کے گھر پتری نے جنم لیا۔ جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ اس اوسر پر آریہ سماج کو پانچ شلنگ کا دان ملا :۔

۲۔ ۲۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو مہاشہ بیٹا بہرام کے سپتر راجیندر کمار کا چوڑا کرم سنسکار کرایا گیا۔ اور جھوسے بالک کا نام تنک راج رکھا گیا۔ آریہ سماج کو بارہ شلنگ کا دان پراپت ہوا :۔

۳۔ ۱۶ مارچ ۱۹۳۶ء کو مہاشہ چونی لال کے گھر پتر نے جنم لیا۔ جات کرم سنسکار ہوا۔ ۵ شلنگ کا دان ملا :۔

۴۔ ۵ اپریل ۱۹۳۶ء کو مہاشہ رام رکھا جی رامل کے سپتر راجکمار کا چوڑا کرم سنسکار کرایا گیا۔ اس شبھ اوسر پر ۲۱ شلنگ آریہ سماج نبرودی کو اور ۱۰ شلنگ دھگوتی پتری پاٹھشالہ ہریانہ کو دان ملا :۔

۵۔ ۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء کو مہاشہ نولا رام جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ بالک کا نام نہیند رسین رکھا گیا۔ ۲۵ شلنگ نبرودی سماج کو اور ۲۰ شلنگ موزندہ سماج کو دان ملا :۔

۶۔ ۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء کو مہاشہ چونی لال جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ بالک کا نام دیو مندر کمار رکھا گیا۔ آریہ سماج کو بیس شلنگ کا دان پراپت ہوا :۔

۷۔ پنجم مئی ۱۹۳۶ء کو مہاشہ نزلوک چند کے گھر پتری نے جنم لیا۔ جات کرم سنسکار پر ۵ شلنگ کا دان آریہ سماج کو ملا :۔

(منشی رام شرما)

بقیہ مضمون آریہ سماج کا اردو کیسے وسیع ہو سکتا ہے صفحہ ۱۳ سے

ایسا کرنے سے آریہ سماجوں کو کم سے کم وتن پرچار کرنے والے پرچارک مل سکیں گے :۔

اپدیشک ودیالیہ میں کتنا استھان ہے۔ اس کا اندازہ اپدیشک ودیالیہ کی پڑھائی ہی سے لگایا جا سکتا ہے۔ جہاں رجسٹری کی گئی ایسا نہیں ہے جو پڑھایا جاتا ہو۔ اس کے مذاہب سے رشتہ استوار کرنے کے لئے دوسرے مذاہب کی چیدہ چیدہ کتب قرآن انجیل وغیرہ پڑھانے کا معقول انتظام ہے :۔

انت میں اپدیشک ودیالیہ کے سنچالکوں سے پرارتھنا کروں گا کہ اپدیشک ودیالیہ کی شاکھا کم سے کم پرانت میں کھولنے کا یتن کریں۔ اور اپنے یہاں اپدیشک ایسے بنائیں جو دھارمک [illegible] اور سدھانت و اچھے رکھیں۔ اور کم از کم یا دو سنسکرت کی ڈگری کے چھاتروں کو داخل کریں :۔

بحکم جناب مولوی محمد جلیل صاحب بہادر۔ سب جج درجہ دوم

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۸۵۵ سن ۱۹۳۶ء

دی کرشنا ادھو مابجل فائیننس کارپوریشن ڈیرہ دون براہ ایک لالہ حکم چند ساکن ڈیرہ دون مدعی

بنام

۱۔ لالہ مادھو رام ولد دیبی چند ذات مہاجن عمر ۴۰ سال ۲۔ لالہ بھگت رام لیم[illegible] لالہ گوردھن داس قوم ویش عمر ۳۰ سال ساکنان لاڈوا ضلع کرنال مدعا علیہ :۔

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۹-۱۲-۳۳۰۱ روپیہ کے دائر کی ہے۔ لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ

۲۳ مئی ۱۹۳۶ء

۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے بخوبی واقف کیا گیا ہو۔ اور کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب سوالات کا دے سکے۔ حاضر ہوں۔ اور جواب دعویٰ کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر آپ تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ اگر آپ نے اس روز حاضر نہ ہوں گے۔ تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا :۔

۱۱ اپریل ۳۶ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا (دستخط [illegible] مہر عدالت)

CC0, Gurukul Kangri Collection

سنسنا کی لنی

کیا اٹلی ہندوستان پر حملہ کرے گا؟

لنڈن۔ ۲۰ مئی۔ وجیوتی سے رائٹر کے نامہ نگار نے بحری تار ارسال کیا ہے کہ عدیس ابابا میں مقیم ہندوستانی باشندوں کو ایک نہایت ذمہ دار افسر نے کہا۔ کہ ہم بہت جلد ہندوستان میں بھی حکومت کریں گے اس اعلان سے سیاسی حلقوں میں دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ اگرچہ اسے مجذوب کی بڑ سے زیادہ اہمیت نہیں دی جا رہی ہے:۔

صوبہ سرحد کا آئندہ گورنر:۔

لنڈن۔ ۱۹ مئی۔ سرکاری اور فوجی حلقوں میں یہ زوردار خیال پایا جاتا ہے۔ کہ صوبہ سرحد کی آئندہ گورنری کے لئے سر جارج کننگھم موزوں ترین شخص ہیں۔ کیونکہ انہوں نے صوبہ سرحد کی بھاری خدمات سرانجام دی ہیں:۔

آسٹریا میں انقلاب:۔

برلن۔ ۱۸ مئی۔ کچھ عرصہ ہوا۔ جرمنی سے چند شمالی حلقوں مثلاً سنزر ٹیڈ سالسبرگ۔ آلمبرگ اور بغاوت کے چند حلقوں میں ہتھیار بھیجے گئے ہیں۔ تاکہ آسٹریا میں انقلاب برپا کیا جائے آسٹریا کے اندر نازی رنگ بدنظمی پیدا کر دیں گے اور بویریا میں جو فوج موجود ہے۔ وہ سرحد کو پار کر کے اپنے بھائیوں کی امداد کرے گی۔ اس پر حکومت جرمنی اعلان کر دے گی۔ کہ بویریا کی پولیس ان کو روکنے میں ناکام رہی ہے:۔

ملتان میں ہولناک آتشزدگی:۔

ملتان۔ ۱۸ مئی۔ ملتان میں ایک مکان کو آگ لگ گئی۔ جس سے دو لڑکیاں جل کر مر گئیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مکان میں بھوسہ کے گودام کو آگ لگ گئی۔ جو تمام مکان میں پھیل گئی۔ دو لڑکیوں کے لئے بچ کر نکلنا مشکل ہو گیا۔ دو گھوڑے بھی جل کر مر گئیں:۔

سابق گریجویٹوں کو دو دو مربعے:۔

منٹگمری۔ ۱۸ مئی۔ حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ زراعت اور دیہات سدھار کی مزید ترقیات کے لئے اضلاع منٹگمری۔ لائل پور۔ جھنگ اور ملتان کے تقریباً ۶۰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو فی کس دو دو مربعے اراضی دی جائے:۔

جرمنی کے لیگ میں داخلہ پر روس لیگ سے نکل جائے گا

ماسکو۔ ۱۹ مئی۔ حکومت روس نے مغرب کی طرف جرمنی اور مشرق کی طرف جاپان کے خطرہ کی روک تھام کے لئے ایک زبردست فوج مرتب کر لی ہے۔ اس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ آئندہ دو یا تین سال میں جرمنی یا جاپان یا ہر دو سے جنگ ناگزیر ہے۔ پچھلے دنوں میکسم لٹوینوف نے لنڈن کو مطلع کیا۔ کہ اگر جرمنی کو بغیر مشروط طور پر لیگ میں شامل کیا گیا۔ تو روس لیگ کی ممبری سے ہٹ جائے گا۔ حکومت روس منگولیا کے سپاہیوں کو اپنی فوج میں بھرتی کر رہی ہے۔ اور جھیل بیکال سے جھیل ارگانک ریلوے لائن بنا رہی ہے صنعت و حرفت کے جملہ ذرائع کو حکومت اپنے کنٹرول میں لے رہی ہے۔ اور اس سے اپنی ملٹری پوزیشن کو مضبوط کر رہی ہے:۔

ہندوستانیوں نے اطالوی احکام کو ٹھکرا دیا:۔

جیبوتی۔ ۱۹ مئی۔ عدیس ابابا کا ایک تار مظہر ہے کہ اطالوی غیر ملکی سفارت خانوں کے حقوق پر چھاپے مار رہے ہیں۔ اور غیر ملکیوں کی تلاش میں سفارت خانوں کے احاطوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس وقت سکھ گارڈیں برطانیہ کے وقار کو قائم رکھ رہی ہیں یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کو فاسسٹ سلام کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے ایسا کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ عدیس ابابا سے جلاوطن یہاں پہنچے ہیں۔ ان میں چار اخبار نویس بھی شامل ہیں۔ ڈپلومیٹک اہمیت کے کاغذات کا ایک بیگ جو جیبوتی کے برطانوی سفیر کو بھیجا جاتا تھا۔ عدیس ابابا سے ابتدائی گاڑی میں سے کہیں گم ہو گیا ہے۔ برطانوی قونصل کو بذریعہ تار ہدایت کی گئی تھی۔ کہ وہ آ کر اس بیگ

پنجاب کا آئندہ گورنر:۔

دہلی ۱۸ مئی۔ رائٹر دہلی کا نامہ نگار لنڈن سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ پنجاب کے آئندہ گورنر کے تقرر کے سوال پر یہاں سنجیدگی سے غور کیا جا رہا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ سر رجینالڈ گلینسی جو ایک پنجاب سویلین ہیں اور آج کل گورنمنٹ ہند کے پولٹیکل سیکرٹری ہیں۔ تقرر کا بھاری امکان ہے:۔

راجیندر بابو اور سردار پٹیل:۔

بمبئی۔ ۱۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لکھنؤ کانگرس میں سوشلسٹ گروپ اور کانگرس پارٹی میں جو اختلاف پیدا ہو گئے تھے۔ انہوں نے نازک صورت اختیار کر لی ہے کانگرسی حلقوں میں کہا جا رہا ہے۔ کہ ان اختلافات کو مدنظر رکھتے ہوئے سردار پٹیل اور راجیندر بابو اور دیگر کانگرسی لیڈر کانگرس سے علیحدگی اختیار کر رہے ہیں۔ تاکہ سوشلسٹ پارٹی کے لئے میدان خالی کر دیں:۔

مسٹر سبھاش چندر بوس کرسونگ پہنچ گئے:۔

کرسونگ۔ ۲۰ مئی۔ مسٹر سبھاش چندر بوس دو بجے بعد دوپہر یہاں پہنچے۔ سسلی گری سے دارجیلنگ کے سپرنٹنڈنٹ پولیس ان کے ہمراہ آئے۔ انہیں مسٹر سرت چندر بوس کے مکان میں بطور شاہی قیدی رکھا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر بوس کرسونگ تبدیل کرنے کا فیصلہ ان کی صحت کی موجودہ حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا۔ ان پر وہی پابندیاں ہوں گی۔ جو ان کے بھائی پر تھیں۔ آپ لکھنؤ بربائی اور سسلی گری کے راستہ یہاں آئے ہیں:۔

جاپان کی نئی فوجی مہم:۔

پیکن۔ ۱۷ مئی۔ جاپان نے شمالی چین میں اپنی فوجوں میں اضافہ کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اسے یہاں تشویش کی نگاہوں سے دیکھا جا رہا ہے۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ جاپان چین کی قومی حکومت کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک لاکھ فوجی سپاہیوں کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر جاپان نے اس مہم میں کامیابی حاصل کر لی۔ تو اس کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ شمالی چین اور چین کے دیگر حصوں پر جاپان کا قبضہ ہو جائے گا:۔

فیل ہو جانے پر خودکشی:۔

جالندھر شہر ۱۸ مئی۔ شہر سے ایک ہندو نوجوان کی خودکشی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے انٹرنس کا امتحان دیا تھا۔ لیکن فیل ہو گیا تھا۔ جس سے اس نے افیون کھا کر خودکشی کر لی:۔

سردار لشن سنگھ کے قاتل حسن محمد کو پھانسی

لاہور۔ ۲۰ مئی۔ آج صبح ۶ بجے لاہور سنٹرل جیل میں ایک نوجوان مسلمان مسمی حسن محمد کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ حسن محمد کوچہ سبھر ادائی حویلی اندرون موچی دروازہ کا رہنے والا تھا۔ اس کا باپ ایف۔ سی۔ کالج میں بطور چپڑاسی ملازم تھا۔ ۲۳ اکتوبر کو حسن محمد کلہاڑی سے مسلح ہو کر سکھوں اور ہندوؤں کو قتل کرنے کی نیت سے نکلا۔ اکبری دروازہ اور موچی دروازہ کے قریب ایک سکھ سردار لشن سنگھ کو قتل اور دو سکھوں اور ایک ہندو نوجوان پر قاتلانہ حملہ کر کے انہیں مجروح کیا۔ عدالت ماتحت نے حسن محمد کو سزائے موت کا حکم دیا۔ ہائی کورٹ نے اپیل نامنظور کی۔ اور گورنمنٹ نے درخواست رحم مسترد کر دی:۔

دفتر "کرتی" میں بم:۔

امرتسر۔ ۲۰ مئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پولیس کو اس امر کا یقین ہو گیا ہے کہ بم کرتی کارکنوں کو پھنسانے کے لئے رکھے گئے ہیں پولیس کو بہت حد تک بم رکھنے والوں کا پتہ لگ گیا ہے:۔

ہمیٹر رپورٹ پر بحث:۔

لنڈن۔ ۱۸ مئی۔ ہاؤس آف کامنز میں مسٹر ڈیوڈ آڈمز کے ایک سوال کے جواب میں مسٹر بٹلر نے کہا۔ کہ لیجسلیٹو اسمبلی کی یہ رائے کہ اسے ہمیٹر رپورٹ پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ وزیر ہند کو بھیج دی گئی ہے۔ جب ہمیٹر رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ اس وقت اسمبلی کا اجلاس ہو چکا تھا۔ اس لئے اسمبلی کو بحث مباحثہ کا موقعہ دینا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ لارڈ زٹلینڈ کی رائے میں یہ امر ضروری ہے۔ کہ موجودہ پارلیمنٹ آئندہ ہفتہ آرڈر ان کونسل کا مسودہ تیار کرے:۔

ہندوستانی ٹیم کی عزت افزائی:۔

لنڈن۔ ۱۸ مئی۔ میر لیبورن کلب کی طرف سے ہندوستانی ٹیم کو ڈنر دیا گیا۔ جس کے خاتمہ پر یہ اعلان کیا گیا۔ کہ مہاراج کمار وزیانگرم کلب کے ممبر منتخب کئے گئے ہیں ٹیم کے باقی ممبر انگلستان میں اپنے قیام کے دوران میں آنریری ممبر مقرر کئے گئے ہیں:۔

امریکہ کا آرمی سپلائی بل:۔

واشنگٹن۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے آرمی سپلائی بل پر جس میں ۵۰۰۰۰ ۲ ۲ ۵ ۷ ڈالر خرچ کی منظوری دی گئی ہے۔ دستخط کر دئیے ہیں۔ اس کے زمانہ میں اتنا بل کبھی نہیں ہوا:۔

Haridwar. Digitized by eGangotri

گوردوارہ شہید گنج کے اندر تین سکھوں پر قاتلانہ حملہ

لاہور - ۱۹ ؍ مئی - گذشتہ روز گوردوارہ شہید گنج کے قریب احاطۂ ڈیٹی میں سکھ مسلم فساد کے ناخوش گوار واقعہ کا اثر ابھی لوگوں کی یاد سے محو نہیں ہوا تھا - کہ آج صبح گوردوارہ شہید گنج کے اندر تین سکھ نوجوانوں پر قاتلانہ حملہ کا ایک نہایت ہولناک واقعہ رونما ہوا - واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں - کہ آج صبح ۸ بجے کے قریب ایک تیس سالہ مسلمان نوجوان گوردوارہ شہید گنج میں داخل ہوا - گیٹ پر کھڑے ہوئے سیوا داروں نے اُسے روکا - تو اُس نے جواب دیا - کہ وہ ہندو ہے - اور گرنتھ صاحب کے درشن کرنے جا رہا ہے - سیوا داروں نے اُسے اندر جانے دیا - اندر داخل ہوتے ہی جس کمرہ میں گورو گرنتھ صاحب کا پرکاش ہو رہا تھا - وہ سیدھا وہاں پہنچا - اور جاتے ہی تلوار میان سے نکال کر سروپ سنگھ - لیشر سنگھ اور بھگت سنگھ کانسٹیبل سی - آئی - ڈی پر حملہ آور ہوا - سروپ سنگھ گوردوارہ کا سیوادار تھا - حملہ آور نے اُس کے دائیں ہاتھ پر تلوار سے حملہ کیا - زخم اتنا گہرا تھا کہ ہسپتال میں اس کی مرہم پٹی ناممکن ہو گئی - نتیجہ کے طور پر اس کا ہاتھ کٹ گیا ہے - دوسرا مجروح لیشر سنگھ گوردوارہ کا گرنتھی ہے - اُس کی گردن پر تلوار سے تین انچ لمبا - دو انچ چوڑا اور ایک انچ گہرا زخم لگا - مجروح کی حالت نہایت ہی خطرناک بیان کی جاتی ہے - بھگت سنگھ سی - آئی - ڈی کا کانسٹیبل ہے - وہ صبح گوردوارہ کے اندر بیٹھا ہوا تھا - جبکہ اُس پر حملہ ہوا - اُس کے سر میں کان کے بائیں جانب تین انچ گہرا زخم لگا ہے - مجروح کی حالت بھی نازک بیان کی جاتی ہے ؛

لوٹ مار کرنے والوں کو سزائیں :- جبوتی - ۱۸ ؍ مئی معلوم ہوا ہے - کہ تین سو اور یورپین ابی سینیا سے نکالے جائیں گے - جو مسافر یہاں آئے ہیں - اُن کا بیان ہے - کہ عدیس ابابا میں لوٹ مار کے سلسلہ میں ظالمانہ سزائیں دی جا رہی ہیں - لوٹ مار کرنے والے ۳۰ - ۳۰ - ۴۰ - ۴۰ اشخاص کا کورٹ مارشل کیا جاتا ہے - اور انہیں مشین گن کی گولیوں سے اُڑا دیا جاتا ہے - اور لاشوں کو سڑک کے کنارے قبروں میں دفن کر دیا جاتا ہے ؛

بقیہ مضمون "راشٹر زبان میں ہندی کا استھان" صفحہ ۱۲

کے شبدوں کی اتنی ادھیکتا ہے ہی ساتھ ہی اینہ پرانتیہ بھی ودیشی بھاشا کے شبدوں کی بھی کمی یہاں نہیں نظر آتی - کہیں کا کوئی شبد یا موہا درہ اگر بھاو ویجنوں میں شودھا سمپنن کرتا ہے تو اسے ہندی نے سدا کے لئے اپنا لیا ہے - یہی کارن ہے کہ کسی بھی انیہ پرانت کا واسی ہندی کو اپنا سا ہی سمجھتا ہے اور اس کے بولنے میں کسی وشیش سنکوچ کا انوبھو نہیں کرتا - بلکہ جگہ جگہ پر اس میں وہ اپنی ہی بولی کے چنہہ پاتا ہے اور پرائے پن کی بھاونا اس کے چت میں نہیں اُٹھنے پاتی ان ہم بھگت کنوں کا سب سے بڑا پرمان ہمیں دکشن کے اُن پرانتوں میں ملتا ہے - جہاں پرانا رہم بھاشا بولی جاتی ہیں - ہم میں سے جنہیں مدراس پرانت میں ہندی پرچار کاریہ کر دیکھنے کا اوسر ملا ہو گا وہ کہہ سکیں گے کہ ہم دیس نے ہندی بھاشا سیکھ لی اور وہ بنا کسی وشیش اُدھیوگ کے ہی ہندی کو راشٹر بھاشا کو سویکار کرنے کے لئے تیار ہے -

آنریبل پنڈت سری نواس شاستری کہتے ہیں کہ اگر میں بھارتیہ راشٹر کا ڈکٹیٹر ہوتا تو اسا رہی؛

شکتی لگا کر سارے سکولوں - کالجوں دفتروں اور سرکاری عدالتوں میں ہندوستانی بھاشا کا ہی پرچار کر دیتا - نسچے ہی یہ تبھی ہو سکتا ہے جبکہ ایسے وچار شیل پرشوں نے ہندی میں اتنی بڑی سیوا سمپادن کی کھمتا دیکھ لی تھی -

پچھلی منش گنتا کے انوسار بھارت ورش میں ہندی سمجھنے والوں کی سنکھیا ۵۰۸ ء فیصدی ہے - تتھا ہندی بولنے والوں کی تعداد ۶۸۰۶ فیصدی ہے - یہ تو موٹی سنکھیا کی بات - کنتو کسی بھاشا کا مہتو صرف اس کے تاتوک سدھانتوں سے ہی نہیں پایا جا سکتا بلکہ اس کے ساہتیہ کی اُچتا بھی اور مہتو کی ایک کسوٹی ہوا کرتی ہے اب اگر اس درشٹی سے ہندی ساہتیہ کی تھوڑی سی جانچ کی جائے تو بنا کسی خاص کٹھنائی کے ہی یہ بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ آدی کال سے ہی اس بھاشا کا ساہتیہ جاتی بھارتیہ راشٹر ہی کی پرتیکشا کر رہا تھا اور یتھا سمبھو اس کے ودھ انگوں کی پورتی کر کے اُسے راشٹر زبان کے اُودرتھ پتھ پر اگرسر کر رہا تھا - اگرچہ ہندی ساہتیہ کے

سمپورن اتہاس کا ذکر کرنا ہمارا ادیش نہیں ہے تب بھی ان کی چرترسیہ سیوائیں جو اُسنے سمہ سمہ پر کی تھیں اور جنہیں ہم اپنے آدھونک راشٹر کے پرتھم سوپان کہہ سکتے ہیں - ان کا ذکر نہ کرنا کرتگھنتا نہ ہو گا !

آریہ سماج چیچا وطنی کا پانچواں سالانہ جلسہ

آریہ سماج چیچا وطنی کا پانچواں سالانہ جلسہ یکم - ۲ - اور ۳ ؍ مئی ۱۹۳۶ء آریہ سماج مندر میں نہایت کامیابی سے منایا گیا - باوجودیکہ مقامی پورانک بھائیوں نے آریہ سماج مندر میں جانے کی قسمیں اُٹھا رکھی تھیں - اور چندہ وغیرہ دینا بھی پاپ سمجھ رکھا تھا - پھر بھی آریہ سماج کے اعلےٰ ویاکھیانوں اور منوہر کیرتنوں نے جنتا کو مسحور کر لیا - اور کثرت سے کر [illegible] نے بھی جلسہ میں سمّلت ہونے کا فخر حاصل کیا ؛

یکم مئی کو شام کے چھ بجے آریہ سماج مندر سے نگر کیرتن آرمبھ ہوا - جو مختلف بازاروں اور گلیوں میں سے گزرتا ہوا رات کے ۱۰ بجے گندم منڈی میں پہنچا - اور وہاں سے پرچار کرتا ہوا واپس آریہ سماج مندر میں سماپت ہوا - جلوس کے ساتھ لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا - کہ چلنے کو راستہ ملنا دشوار تھا - مہاشہ دلیپ راج جی بھجن اُپدیشک کے بھجنوں کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے - مہاشہ موہن لال اور کنور اندر جیت کے مدھر گیتوں نے سارے شہر میں سماں باندھ دیا - جلوس کے آگے آگے مقامی آریہ بھائیوں کی بھجن منڈلی کے جوشیلے گیتوں کا اچھا اثر پڑا - اور ویدک دھرم کی جے کے نعروں سے فضا گونج اُٹھی ؛

باقی دو روز آریہ ودوانوں نے اپنے لیکچروں دوارا عوام پر روشن کر دیا - کہ آریہ سماج ہی ایک ایسی سوسائٹی ہے - جو دنیا میں سچائی کا پرچار - بخوبی اور دلیری سے کر سکتی ہے - دوسرے روز پنڈت دینو ناتھ جی کا منوہر اُپدیش ہوا - جس کا جنتا پر اچھا اثر ہوا - بعد دوپہر پنڈت بیٹر پالی جی سدھانت النکار کا عالمانہ لیکچر ہوا - کنور سکھ لال جی آریہ مسافر کے معرکۃ الآرا لیکچر اور دل انگیز نظموں نے یہ ثابت کر دیا - کہ علم و عقل نیز سوشل سدھار کے میدان میں آریہ سماج تمام دیگر سوسائٹیوں سے آگے بڑھ گیا ہے - آریہ سماج کے اشد ترین مخالف بھی کنور جی کی لیاقت اور ذہانت کی داد دے رہے تھے - رات کو شری پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر کا وید پر سُنکھیا اور اچھوت اُدھار پر مدلّل اور مبسوط لیکچر ہوا - لوگ پنڈت جی کے فلسفیانہ نکات کو سُن کر حیران ہو رہے تھے ؛

دوسرے روز پنڈت سکھانند جی نے اپنے لیکچر میں لوگوں کو بتایا - کہ پرانوں کی تعلیم کس قدر گندی اور غلیظ ہے - ویدک تعلیم کے بالکل برعکس ہے - لہٰذا سوائے وید کے باقی تمام پستکیں ناقابلِ قبول ہیں ؛

۳ ؍ مئی کی رات کو شری پت ستیا رتھی جی کا "ہندو سکھ سنگٹھن" پر پربھاو شالی لیکچر ہوا - پچھلے کئی مہینوں سے پورانک بھائیوں نے چند دھکڑ بازوں کو بلوا کر اپنی سٹیج سے آریہ سماج اور مہرشی دیانند کو گالیاں نکلوانے کا کام شروع کر رکھا تھا - اور بیہودہ اعتراضات سے عوام میں نفرت کا جذبہ پیدا کر دیا تھا - مگر کنور سکھ لال کے مدلّل اور معقول لیکچروں نے پاکھنڈ کا قلعہ مسمار کر دیا - اُن کی تقریروں کو سُن کر پورانک بھائی اندر ہی اندر شرمندہ ہو رہے تھے - اُنہیں معلوم ہو گیا - کہ آریہ سماج کوئی تر نوالہ نہیں ہے - جو آسانی سے نگلا جا سکے - اُمید ہے - کہ آئندہ کسی بھی شوریدہ سر کو آریہ سماج اور مہرشی دیانند کی شان میں بکواس کرنے کا حوصلہ نہیں پڑے گا ؛

قصہ مختصر اس ورش کا جلسہ کیا بلحاظ پرچار اور کیا بلحاظ انتظام ہر پہلو سے کامیاب رہا - ہم آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب - آریہ پرادیشک سبھا پنجاب کا دھنیہ واد کرتے ہیں - کہ جنہوں نے اپنے قابل اور لائق اُپدیشک بھیج کر ہمارے جلسہ کو کامیاب بنایا ہے - اس سال پہلے ورشوں کی نسبت دان بھی زیادہ اکٹھا ہوا ہے ؛

(دلیپ راج پریم منتری آریہ سماج چیچا وطنی روڈ)

ہندو نوجوان پر قاتلانہ حملہ :-

امرتسر - ۱۸ ؍ مئی - آج صبح ۹ بجے کوچہ گوجراں دروازہ حاکم وہاں مسلم علاقہ میں ایک ۱۸ سالہ مسلم نوجوان عبدالمجید نے ایک ۲۵ سالہ ہندو نوجوان پر چاقو سے حملہ کر دیا - قاتلانہ حملہ کی خبر سے شہر میں سنسنی پھیل گئی ہے - جس کی وجہ سے ہندو دوکانداروں نے دکانیں بند کر لیں

CCO. Gurukul Kangri

چُنے ہُوئے پھُول

{ سنگرہ کرتا:- گنیش دت جی آریہ سیوک - جام پُور }

۱- راج گدی پر بیٹھتے ہی راجہ کے وزیر اور دوسرے مُلازم خود بخود نزدیک آجاتے ہیں۔ اسی طرح اگیان کے پیدا ہوتے ہی کام۔ کرودھ۔ لوبھ اور ابھیمان وغیرہ آجاتے ہیں ؛

۲- جس طرح دہی کے بلونے پر سُوکھشم چیز اُوپر آجاتی ہے۔ اور مکھن کے رُوپ میں ظاہر ہوتی ہے۔ اُسی طرح جب غذا ہضم ہو کر تقسیم ہوتی ہے۔ تو سُوکھشم حصّہ اُوپر آ جاتا ہے۔ اور من کی شکل میں بدل جاتا ہے۔ اسی لئے کہا ہے۔ "جیسا کھائے اَن ویسا بنے گا من" ؛

۳- کچھوے کی پیٹھ پر چاہے بال نکل آئیں۔ بندھیا کا لڑکا کسی کو مار دے آکاش کے پھُول کھِل اُٹھیں۔ خرگوش کے سینگ نکل پڑیں۔ اور برف میں آگ روشن ہو جائے۔ مگر بھگوان سے بے مکھ اِنسان کو کبھی سُکھ نہیں مِل سکتا ؛

۴- سبھی باتوں میں نمائش آجانے سے لوگ صرف اُوپر کی باتیں ہی دیکھتے ہیں۔ اور گہرے اندر داخل ہونا نہیں چاہتے۔ کون کیسا بول سکتا ہے۔ کیسا لکھ سکتا ہے۔ اُس کی رچنا کیسی ہوتی ہے؟ انہی باتوں کی طرف ہمارا دھیان ہے۔ سچّے انوبھو پر دھیان کی کھوج نہیں کرتے ؛

۵- پہلے زمانہ میں ہر ایک کا ہر ایک مضمون پر بولنے کا حق نہیں مانا جاتا تھا۔ مگر آج کل کی تو حالت ہی اور ہے۔ آج تو جھُوٹ بولنے والا "ستیہ" پر۔ بھوگی "یوگ" پر۔ بزدل "بہادری" پر۔ وبھچاری "برہمچریہ" پر۔ اور ناستک "بھگتی" پر لکھتے اور ویاکھیان جھاڑتے ہیں۔ اسی لئے سب کا دھیان ٹکہ پر لگا ہوا ہے۔ اچھّے بُرے کی پہچان دُور ہو چلی ہے ؛

۶- آج کل شکھشا پرچار کی طرف لوگوں کا دھیان لگا ہوا ہے۔ لگنا بھی چاہئے۔ شکھشا سے ہی زندگی کار آمد بن سکتی ہے۔ مگر جتنی فکر سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی ہے۔ اُتنی اصلی لیاقت کی چاہ نہیں۔ صرف پرمان پتر ہی چاہئے ؛

۷- ضرورت ہے ایسے ابھیاس کی۔ جس میں زبان کی تیزی نہ آئے۔ جس کی بانی میں کھوٹا ہے۔ جوش ہے۔ اور جھنجھلاتا ہے۔ وہ زبان ضبط سے خالی ہے۔ جو شخص زبان سے دُوسروں کے دِل کو بے چین کر دیتا ہے۔ وہ سچائی سے بہت دُور چلا جاتا ہے ؛

۸- بہادری کے معنی "بدمعاشی" نہیں ہیں۔ جو اپنی طاقت سے دُوسروں کو کچلتا ہے۔ وہ بہادر نہیں ہے۔ بلکہ جو طاقت ہوتے ہوئے بھی کسی کو ڈراتا نہیں اور کمزور کی حفاظت کرتا ہے۔ وُہی بہادر ہے ؛

۹- جس ودّیا سے دھرم کی رکھشا ہو۔ جو تینوں طرح کی مالی۔ مجلسی اور رُوحانی آزادی دلاوے۔ اصل میں وُہی ودّیا ہے۔ اور جس علم سے ہماری شکتی دُور ہوتی جائے۔ وہ راکشسی علم ہے۔ وہ ادھرم ہے۔ اس سے بچنا لازمی ہے ؛

۱۰- خبردار! لوگوں کو دکھانے کی غرض سے ہم دھرم کا عمل نہ کریں۔ اگر ایسا کیا جائے گا تو دلوں کے بھید کے جاننے والے بھگوان سے کچھ پھل نہ پائیں گے۔ سراسر گھاٹا ہے ؛

بچوں کی

دھارمک شکھشا کا پرشن حل ہو گیا۔ وید کے آدھار پر لکھی ہوئی جیوتی پھوٹ نکلنے والی پُستکیں (ہندی) پوجیہ نارائن سوامی جی۔ آچاریہ رامدیو جی۔ آچاریہ دیو شرما جی اور آچاریہ ودّیا وتی جی تتھا سب صُوبوں کے عالموں نے ان کتابوں کی مکت کنٹھ سے تعریف کی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری مہودے نے۔ ان کے مفید ہونے کی گھوشنا کی ہے:-

۱- اُپدیش امرت پانچوں بھاگ ۱۲؍
۲- پرستارتھ امرت ۴؍
۳- جیون امرت ۷؍
۴- آنند امرت ۱۰؍
۵- بھگتی رس امرت ۸؍
۶- بال دیانند چرت ۲؍
۷- سرل سندھیا اُپاسنا ۲؍

پروفیسر سُدھاکر جی ایم۔ اے سکرٹری سارودیشک سبھا دہلی نے یہ پُستکیں لکھ کر آریہ سماج اور ہندی ماتر کی بڑی سیوا کی ہے ؛

۸- ویدک دھرم آریہ سماج پرشنوتری
۹- ودیارتھی جیون رہسیہ درشی نارائن سوامی جی کرت

ملنے کا پتہ:- شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

نوٹ:- سب پرکار کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مِل سکتا ہے ؛

گرمیوں کا موسم ہے

ان دنوں میں ہیضہ اور بد ہضمی کی شکایت بہت ہو جاتی ہیں۔ پیاس بہت لگتی ہے پانی بہت پیا جاتا ہے۔ پیٹ پھُول جاتا ہے۔ دست و بد ہضمی اور پیٹ کے بے شمار امراض اس ساری طاقت کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔ جو کہ سردیوں میں حاصل کی ہُوئی ہوتی ہے۔ اس واسطے آج کل کے دِنوں میں

امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو

امرت دھارا کی دو چار بُوندیں وُہ کام دیں گی۔ کہ آپ حیران ہو جائیں گے

بے وقت کی تکلیف گھبراہٹ اور فکر سے بچاتی ہے

جس گھر میں مُوجُود ہو۔ تو سمجھ لینا چاہئے کہ ایک بڑا ڈاکٹر یا حکیم گھر میں موجود ہے چاہے کوئی بیماری ہو۔ استعمال کرو ضرور فائدہ ہوگا۔ بہت عجیب چیز ہے۔ ہزار ہا استعمال کر رہے ہیں۔ کہ امرت دھارا ہر شخص ہر ایک کو پاس رکھنی چاہئے۔ نہ جانے کس وقت ضرورت پڑ جائے

قیمت فی شیشی ۱؍۔ نصف شیشی ۱۰؍۔ نمونہ کی شیشی ۸؍

مفصّل حالات کے لئے رسالہ امرت منگوائیں

احتیاط کی۔ نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت دیرینہ امراض میں دھوکہ دینے کے ڈاکھ پٹ... حقیقت کے مقابلہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو ؛

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۱۳۲ لاہور

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

...ation, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ پرتی ندھی سبھا دھیان دے!

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

میں آریہ سماجوں کے جلسوں پر بہت کم جاتا ہوں۔ کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ جنتا کے دل پر ایک ایک دن میں چھ چھ سات سات لیکچر ہونے سے کچھ اثر نہیں پڑتا۔ اگر ایک دن میں دو لیکچر سنے۔ تو اسے کچھ یاد بھی رہے۔ اور اُس کا اثر دل پر بھی قایم رہے۔ میں ابھی آریہ سماج ... کے جلسہ پر گیا۔ چونکہ منتری جی نے بہت پر ارتھنا کی تھی۔ اس لئے میں بھی چلا گیا۔ کیونکہ ... ہوں۔ کہ اُپدیشک اور بھجنیک ملا کر تعداد ۱۶ تک پہنچی ہے۔ اب آپ خیال کریں۔ کہ اس قدر سخت گرمی کے موسم میں بھلا کس طرح سارا دن لوگ ڈٹ کر بیٹھ سکتے ہیں۔ اور لیکچر سن سکتے ہیں؟

اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کئی لیکچراروں کو پندرہ بیس منٹ ملے۔ اور کسی کو موقعہ ہی نہ ملا۔ مجھے بھی تیسرے دن ایک گھنٹہ وقت ملا۔ جہاں ساتھ ہی سمیتی بھی ہوں۔ کھیل تماشے بھی دکھلائے ہوں۔ وہاں اتنے لیکچرار اور بھجنیک جمع کرنا سوائے اس کے کہ پبلک کا روپیہ ضایع کیا جائے۔ اور اُپدیشکوں کا بھی وقت ضایع ہو۔ زیادہ اثر نہیں پہنچ سکتا۔ میرا خیال ہے۔ کہ آج کل سخت گرمی کے موسم میں جلسہ کے لئے ایک بھجنیک اور دو اُپدیشک کافی ہیں۔ ایک اُپدیشک صبح کو اُپدیش کرے۔ کیونکہ ۱ بجے سے پہلے کارروائی سماپت کرنی پڑتی ہے۔ شام کو دوسرے اُپدیشک کا لیکچر اور رات کو صبح اُپدیش کرنے والے اُپدیشک کا لیکچر ہو جائے۔ بیچ میں بھجنیک مہاشہ کے بھجن ہو جائیں۔

ابھی میں جلال پور کیکناں پرچار کرنے آیا ہوں۔ یہ بستی زیادہ تر مسلمانوں کی ہے۔ مگر ۲۵۰ گھر ہندوؤں کے ہیں۔ یہاں بھی پتہ لگا کہ ۱۲ اُپدیشک اور بھجنیک پدھارے تھے۔ اور سمے نہ ہونے کے کارن کئی واپس لوٹ گئے۔

سبھا کے لئے مناسب ہے۔ کہ آریہ سماجوں کے اُتسووں کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے۔ اور آریہ سماجوں کو مشتر بے مہار نہ چھوڑ دے۔ اب سماجیں پرتی ندھی سبھا سے بھی اُپدیشک منگاتی ہیں۔ کئی سماجیں ساتھ ہی پرادیشک سبھا سے بھی منگا لیتی ہیں۔ ساتھ ہی آنریری اُپدیشکوں سے جدا خط و کتابت کر کے انہیں بھی منگا لیتی ہیں۔ اور قریباً اب پرچار کا بڑا حصہ اُپدیشکوں کے سفر خرچ پر ہی لگ جاتا ہے۔ اس سے وید پرچار فنڈ کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ میرے خیال میں سبھا کو مناسب ہے۔ کہ وہ جلسوں کے نیم بنا دے۔ کہ اتنا سمے لیکچروں کے لئے مقرر ہو۔ اور صرف اتنے ہی اُپدیشک جلسہ پر بھیجے جائیں گے۔ اگر کوئی آریہ سماج اس نیم کا اُلنگھن کر کے ادھک اُپدیشک منگائے۔ تو سبھا کے اُپدیشک لیکچر دینے سے انکار کر کے واپس چلے آئیں+

جب تک سبھا سماجوں پر پورا کنٹرول نہ کرے گی۔ تب تک آریہ سماجوں کے جلسوں میں اپادھاپی مچی رہے گی۔ اور جلسے صرف تماشہ گاہ بنے رہیں گے۔ جلسوں پر آریوں کے جیون سدھار اور اُن کی آیندہ ترقی کے پروگرام کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا جاتا۔ سچ پوچھو تو یہ جلسے سنگت کی تفریح طبع اور دل بہلانے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اگر پبلک پر ان کا کچھ اثر ہوتا تو جلسوں کے بعد ہفتہ وار ست سنگوں میں حاضری بڑھ جاتی۔ اور ممبروں کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا۔ مگر میں نے یہ دونوں باتیں نفی کے برابر پائی ہیں۔ اس لئے مناسب ہے۔ کہ جلسوں پر پرچار کی مستقل اور باقاعدہ سکیم بنائی جائے۔ اور سماجوں کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ اس پر عمل کریں۔ مرگھٹ سمیتی کا رواج بڑھ رہا ہے۔ اور نیتاؤں کو ایڈریس دینے اور اُن کے جلوس نکالنے پر وقت صرف کیا جاتا ہے۔ جس کا مدعا رونق بڑھانا ہے۔ میرا یہ پالیسی آریہ سماج کی ترقی کے لئے خطرناک ہے۔ سبھا کو اس طرف دھیان دینا چاہئے:

دیانند متھرا داس کالج موگہ

دیانند متھرا داس کالج موگہ میں فرسٹ ایئر کلاس (ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی نان میڈیکل) کا داخلہ بروز بدھ ۲۱ مئی ۱۹۳۶ء کو شروع ہوگا۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔

(پرنسپل کالج)

بیماری کی جڑ پیٹ ہے۔ اور مچھر بدبو دار سیلاب سے پیدا ہوتے ہیں

سُگندھت دھوپ اور ہَون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں اس کو روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پوِتر اور دیسی چیزوں سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بھائیوں نے بہت ازحد پسند کیا ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔ پنجاب بھر میں یہ سب سے پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس سے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں: ... :-

مینیجر بھگت رام لوہری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سُتر منڈی لاہور

لوہار ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

صیغہ نمبر ۸۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

اسٹار ٹریڈ مارکہ

ہیضہ بھگانے کا

کافور (Regd)

اصل عرق کافور ہیضہ، گرمی کے دست، پیٹ کے درد، بدہضمی وغیرہ روکنے اور اچھا کرنے کی بےنظیر دیسی دوا۔ ہیضہ کے اچانک حملہ سے بچنے کے لئے ہر ایک اہل خاندان کو، خصوصاً مسافروں کو بہتر ہے "کافور" کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ پچاس برس سے ہیضہ کے لئے صرف یہی ایک دوا مجرب ثابت ہو کر مشہور ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو۔ وہاں روزانہ اس کے ایک دو قطرے استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہوتے ہی اس کے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں۔ نقلی "عرق کافور" سے ہوشیار۔ قیمت فی شیشی چھ آنے۔ ڈاک محصول تین شیشیوں تک سات آنے ::

(Regd) لورا

پیشاب اُتارنے کی دوا

ہیضہ ہونے پر عموماً پیشاب بند ہو جایا کرتا ہے۔ اور بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ ایسے موقعہ پر اس کا استعمال کرتے ہی پیشاب کھل کر ہونے لگتا ہے۔ اس لئے ہیضہ کے موسم میں اسے بھی پاس رکھنا ضروری ہے۔ ہیضہ کے علاوہ سوزاک یا کسی اور وجہ سے پیشاب بند یا کم ہو جائے۔ تو اس کے استعمال سے فائدہ ہوگا۔ قیمت فی شیشی ۶/ محصول ڈاک ۷/ ::

نوٹ۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارکہ اور ڈاکٹر برمن نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

۱۔ لاہور کے ایجنٹ مینیجر پیسہ اخبار۔

۲۔ امرتسر کے ایجنٹ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

PRAKASH LAHORE

کرونتو وشوم آریم

ممالک غیر سے

سالانہ چندہ

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشر ہے

۲۔ ایشور ستچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا ادیت رہنا چاہئے

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک انتی کرنا

۷۔ سب سے پریتی پورک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہئے

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے بلکہ سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہئے

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں

جلد ۳۳ | اتوار ۱۹ [illegible] سمبت ۱۹۹۳ | مطابق ۳ مئی سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۸

رشی سے

ایک تو تھا واقفِ رازِ نہانِ زندگی
اس کا اک اک لفظ ہے شرحِ بیانِ زندگی
ہے تری تقلید ہی ان کو صراط المستقیم
محض ناواقف تھے ہم اسرارِ مرگ و زیست سے
بعدِ مُردن زندگی ہے زندگی کے بعد موت
اے رشی تیری ہی کوشش کا نتیجہ ہے کہ ہے
تجھ سے پہلے تو یہ حالت تھی تو ہندو قوم کا
دیدۂ بینا سے گر اہلِ نظر دیکھیں تو ہے

تیرے دم سے ہے یہاں نام و نشانِ زندگی
ہر رشی جو آپ کی ہے داستانِ زندگی
ڈھونڈتے پھرتے ہیں جو راہِ جہانِ زندگی
تو نے بتلایا ہمیں اے رازدانِ زندگی
ہے رواں اس طرح آپ بیکرانِ زندگی
آج ہندو قوم میں باقی نشانِ زندگی
دن دہاڑے لٹ رہا تھا کاروانِ زندگی
موت میں مضمر تری رازِ نہانِ زندگی

موت نے سرشار تیری کر دیا گورو دت پیدا
موت کا اسرار اور رازِ نہانِ زندگی

(نیمی سرشار)

ویدامرت

اپنشد کا گیتا

پانچویں کتھا

آتما جسم چیت والا اور اجنما ہے۔ اس کا استھیر گیارہ دواروں والا ہے۔ جو آتما اس دیہہ پر پورا ادھیکار پراپت کر لیتا ہے اور اس کر کے وہ یگیہ کام میں لاتا ہے۔ وہ شوک اور دکھ سے پار ہو جاتا ہے اور استھیر چھوڑنے پر مکتی پاتا ہے

وہ دیہہ پوری میں رہنے والا ہے اور مکت ہونے والا آتما ہنس ہے۔ پوتر اوستھا میں رہنے والا ہے۔ انتر کھشن میں رہنے والا وسو ہے ویدی پر بیٹھنے والا ہوتا ہے۔ اتیتھ آنتر مل میں وچارنے والا اتیتھی ہے۔ منش شریر دھارن کر کے شریشٹھوں اور دیوتاؤں میں بیٹھنے والا ہے۔ جلوں میں اور پرتھوی میں مومنین ہونے والا ہے۔ ستیہ میں وہی پرگٹ ہوتا ہے اور پربتوں پر بھی وہی جنم لیتا ہے وہ مہان ستیہ ہے

آتما جب دیہہ میں آتا ہے تو پران وایو کو اوپر کھینچتا ہے اور اپان وایو کو باہر نکالتا ہے سب دیوتا ساری اندریاں بیچ میں بیٹھے ہوئے آتما کے وش میں رہ کر کاریہ کرتی ہیں

جب اس استھیر میں رہنے والا آتما دیہہ کو چھوڑ کر نکل جاتا ہے تو پیچھے دیہہ میں کچھ بھی نہیں رہ جاتا۔

کوئی بھی منش سانس کے لینے اور نکالنے سے نہیں جیتا۔ پرنتو منش کا جیون آتما سے ہی ہے۔ سانس کا آنا جانا بھی دیہہ میں آتما کے ہونے سے ہی ہوتا ہے۔

آچاریہ کہتے ہیں۔ ہے نچکیتا۔ اب میں تجھے برہم کا رہسیہ بتاؤں گا اور یہ بھی بتاؤں گا کہ مرنے کے بعد آتما کا کیا ہوتا ہے۔

بہت سے منش تو اپنے اپنے کرم اور گیان کے انوسار منش اتیادی کا جنم لیتے ہیں۔ کوئی ہر کھشن آدمی استھاوروں کی یونیوں میں جاتے ہیں

جو یہ انتریامی پرماتما ہر ایک کا منا کی پورتی کے لئے نرندہ سارے جگت کو بناتا ہے اور اگیانیوں میں جاگتا ہے۔ وہ پوتر سب کا ساکھشی تیج رُوپ امرت برہم ہے۔ اس کے نیموں کا کوئی الّنگھن نہیں کر سکتا۔

جیسے اگنی سب پدارتھوں میں پرویشٹ ہو کر اس پدارتھ میں رما ہوا ہے۔ پرنتو پرتھک بھی ہے۔ ایسے ہی سب کا انتریامی پرمیشور سب پدارتھوں میں ساکھشی روپ سے ودیمان ہے اور ان سے باہر بھی ہے

अहुतमसि हविधानं दृंहस्वमाह्वामाते यज्ञपतिर्ह्वार्षीत्। विष्णुस्त्वा क्रमतामुरु वातायापहतं रक्षो यच्छन्तां पञ्च ॥ १

یگیہ کی مہما

(رشی: پرمیشٹھی پرجاپتی) (دیوتا: وشنو دیوتا)

لفظی ترجمہ (اَہُتم) نیک نیتی سے حاصل کی ہوئی (ہوِردھانم) جو ہون کے لائق (اسیا) (اسی) ہیں (اس عمل کو) (درنہسو) بڑھاؤ (اس عمل کو) (ما) نہ (ہوا) چھوڑو (تے) تیرا (یگیہ پتی) یجمان (کبھی اس عمل کو) (ما) نہ (ہوارشیت) نہ چھوڑے۔ (پنچ) پانچ (قسم کے کرموں سے) (جو یگیہ کیا جاتا ہے اس کو) (یچھنتام) گرہن کرو۔ (وشنو) سورج ہر کشش بدبودار اشیا کا (اپہتم) ناش کرتا ہوا (وا) اگنی میں ڈالی ہوئی چیزوں کو ڈور دور بہت (اُرو دانا سے) ہوا کی صفائی کے لئے (کرماتام) اوپر چڑھا دیتا ہے

تشریح

پرماتما اپدیش دیتے ہیں کہ روزمرہ ہون کرتے ہوئے سامگری کو دیانتداری سے بڑھاؤ۔ اس کے مہیا کرنے میں کسی قسم کا دھوکہ فریب عمل میں نہ لانا چاہئے اس متبرک کام کرنے میں سب کو کوشش کرنی چاہئے ہر ایک کے لئے یہ واجب العمل ہے

کرم یعنی حرکت پانچ قسم کی ہوتی ہے اول اوپر جانا۔ دوئم نیچے جانا۔ سوئم سکڑنا چہارم پھیلنا۔ پنجم چلنا پھرنا وغیرہ۔ شت پتھ براہمن میں اس منتر کی ویاکھیا کرتے ہوئے رشیوں نے لکھا ہے کہ (पांक्तो वै यज्ञः) یعنی یگیہ پانچ قسم کا ہے۔ برہم یگیہ دیو یگیہ۔ بھوت یگیہ پتری یگیہ اور اتتھی یگیہ۔ یہ منتر پانچ یگیوں کو ویدک سدھ کرنے کے لئے پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس منتر میں یہ بھی درشایا گیا ہے کہ سورج ہمیشہ بدبودار اشیا کو ناش کرتا ہے اور خوشبودار چیزوں کو چاروں طرف پھیلاتا ہوا سنسار میں صفائی کا اعلیٰ ذریعہ ہے۔

جیسے وایو سارے سنسار کے سب پدارتھوں میں پرویشٹ ہو کر ان پدارتھوں میں رما ہوا ہے اسی پرکار سرو انتریامی پرماتما سب وستوؤں میں ساکھشی روپ سے ودیمان ہے پرنتو ان سے پرتھک بھی ہے۔

جیسے سورج سنسار کو پرکاشت کرتا ہے پرنتو سنسار کے دوش اس میں نہیں آتے۔ ایسے ہی الیشور سارے جگت میں ساکھشی روپ سے ویاپک ہونے پر بھی سنسار کے دکھوں سے نرلیپ رہتا ہے۔

جو ایک پرمیشور سب کو نیم میں رکھتا ہے اور سب کا انتریامی ہے۔ وہی ایک پرکرتی کو بھن بھن شکلوں میں رچتا ہے۔ جو بدھیمان پرش اس پرمیشور کو اپنے بھیتر دیکھتے ہیں انہیں کو سدا رہنے والا سکھ ملتا ہے دوسروں کو نہیں۔

جو پرماتما انتیہ پدارتھوں میں نتیہ اور چیتن پدارتھوں میں چیتن ہے اور جو بہتوں میں ایک ہے اور جو جیووں کے کرم کا پھل دینے والا ہے۔ اس پرمیشور کو جو دھیر جن اپنے آتما میں دیکھتے ہیں۔ انہیں کو سدا رہنے والی شانتی ملتی ہے دوسروں کو نہیں۔

نچکیتا نے پوچھا۔ ہے گورو۔ جس پرم سکھ سوروپ پرماتما کو برہم گیانی لوگ اشارہ کر کے نہیں بتلا سکتے کہ وہ ایسا ہے" میں اس پرماتما کو کیسے جانوں؟ کیا وہ آکاش کا کارن ہے یا سوئم پرکاشک ہے؟

گورو نے اتر دیا۔ ہے نچکیتا۔ اس پرمیشور کو سورج پرکاشت نہیں کر سکتا اور نہ ان کو چندر اور تارے پرکاشت کر سکتے ہیں۔ یہ بجلیاں بھی اسے پرکاشت نہیں کر سکتیں۔ یہ اگنی تو اسے کیا ہی پرکاشت کریگی؟ واستو میں اس پرمیشور

بچے ہوئے پھول

(۱)

نہ پاسکے جسے رہ کر قید ہستی میں
ہم اپنے نشاں کھو کر بے نشاں پایا

(۲)

خدا کا گھر بنا ہے زلف کے کسی دل کا
یہ دیواروں کی کیا پوجا ہے زاہد یہ حقیقت کیا

(۳)

ہم عزت سے پہنچے نہ مقصد کی منزل کو
وہ خاک میں مل جائے جو اس سے ملا چاہئے

(۴)

تو کو اتنا مٹا کہ تو نہ رہے
اور تجھ میں دوئی کی بو نہ رہے

(۵)

خودسری آہ! اسے کچھ کرنے نہیں دیتی
ورنہ آسان ہے بندے کا خدا ہو جانا

(۶)

مجھ میں سما جا اس طرح تن پہ ان کا جو طرح
جس سے نہ پھر کوئی کہے میں اور ہوں تو اور ہے

(۷)

بت خانہ برہمن کا مندر دیکھا
کعبہ کو بھی شیخ کے میں اکثر دیکھا
دل لگا نے کی صورت کہیں دیکھی نہ گئی
جو کچھ دیکھا سو خاک پتھر دیکھا

(۸)

اٹھ گیا پردہ دوئی کا درمیاں سے دیکھئے
اب تیری تصویر میں ہوں تو میری تصویر ہے

(۹)

بہت ڈھونڈا اسے پھر بھی نہ پایا
اگر پایا پتہ اپنا نہ پایا

(۱۰)

ہم جانتے تھے علم سے کچھ جانیں گے
جانا تو یہ جانا کہ نہ جانے کچھ بھی

(۱۱)

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

(۱۲)

تھا کون سا نخل جس نے دیکھی نہیں خزاں
وہ کون سے گل کھلے جو مرجھا نہیں گئے

(۱۳)

جن کے محلوں میں ہزاروں رنگ کے فانوس تھے
جھاڑ ان کی قبر پر ہیں اور نشاں کچھ بھی نہیں

(۱۴)

فانوس کو پروانوں نے دیکھا تو یہ بولے
کیوں ہم کو جلانے ہو کہ جلنے نہیں دیتے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

سنسار کی گتی

پنجاب کا نیا وزیر تعلیم

شملہ ۲۶ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ سر فضل حسین سر فیروز خاں نون کے بطور وزیر تعلیم گورنمنٹ پنجاب جانشین ہوں گے۔ سر فیروز خاں نون لنڈن میں ہندوستان کے ہائی کمشنر مقرر کئے گئے ہیں جس دن سر فیروز خاں نون چارج دیں گے اسی دن سر فضل خاں کا تقرر عمل میں لایا جائے گا

بلجیم کیبنٹ مستعفی ہو گئی

برسیلز۔ ۲۷ مئی۔ کیبنٹ مستعفی ہو گئی ہے وزارت لینڈ آج بادشاہ سے ملاقات کریگا

رائے بہادر دیوان بدری داس کو خراج تحسین

شیخوپورہ ۲۶ مئی۔ مقامی سکھوں کا ایک بھاری دیوان بڑے گوردوارہ میں ہوا جس میں رائے بہادر بدری داس کو ان کی فاضلانہ بحث کے لئے جو انہوں نے مقدمہ شہید گنج میں کی تھی۔ خراج تحسین ادا کیا گیا اور کہ انہوں نے ۱۰ ہزار روپیہ فیس کا نہ لینا منظور کر کے سکھوں کے دلوں میں گھر کر گیا ہے۔ جو ہندو سکھ اتحاد کے لئے بھاری امداد کا باعث ہوگا

۸۰ سالہ بوڑھے کی آٹھویں شادی

انبالہ ۲۶ مئی۔ انبالہ میں ایک خبر سے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ ایک ۸۰ سالہ بوڑھے نے جس کے دو لڑکے بھی قابل شادی گھر میں موجود ہیں۔ اپنی شادی کرائی ہے شادی ایک اٹھارہ سالہ لڑکی سے ہوئی ہے اور یہ اس کی آٹھویں شادی ہے۔

رنگون یونیورسٹی کی ہڑتال ختم

رنگون ۲۶ مئی طلبا کی ہڑتال جو فروری میں شروع ہوئی تھی ختم ہو گئی ہے اور طلبا اپنے اپنے کالجوں اور سکولوں میں چلے گئے ہیں یونیورسٹی کے ملتوی شدہ امتحان اگلے مہینے ہوں گے۔ گورنمنٹ کی مقرر کردہ یونیورسٹی ایکٹ تحقیقاتی کمیٹی نے طویل سوالات شائع کئے ہیں کہ ان کے جوابات ۳۰ مئی تک پہنچ جانے چاہئیں۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر پرانجپے نے کمیٹی میں کام کرنے کی دعوت منظور کر لی ہے اور آپ یکم جون کو جبکہ کمیٹی کا اجلاس ہے یہاں پہنچ جائیں گے

کاشغر اور ہندوستان کے درمیان آمد و رفت

شملہ ۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ افغان اور مشرقی ترکستان کے صوبجاتی حکام میں صلح کی شرائط طے ہو گئی ہیں اور ہندوستان اور کاشغر کے درمیان تجارت اور ٹریفک آسان

یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو ہندوستان کو صوبجاتی سوراجیہ دیدیا جائیگا

وزیر ہند نے ۲۸ مئی کو حکومت ہند کو ذیل کا تار بھیجا ہے "میرے اس خیال کی تائید نہ صرف سر آٹو کی سفارشات کرتی ہیں بلکہ یہ واقعہ بھی کرتا ہے کہ کسی بھی صوبجاتی حکومت نے کوئی ایسی تجویز پیش نہیں کی جس سے ہندوستان میں صوبجاتی سوراجیہ کو جاری کرنے کا معاملہ مالی وجوہ پر کھٹائی میں ڈالا جائے۔ مجھے یور ایکسیلینسی کی گورنمنٹ کے اتفاق رائے سے یہ تجویز کرنے میں کوئی تامل نہیں کہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو ہی ہندوستان میں صوبجاتی سوراجیہ کا افتتاح کر دیا جائے

ہو جائیں گے۔ تغانوں کی آمد و رفت کی وجہ سے مشکلات پیدا ہو گئی تھیں

آگ سے سارا گاؤں جل گیا

ناگپور ۲۷ مئی "مہا وادی" کا نامہ نگار مقیم یوتکمل لکھتا ہے کہ ایک نزدیکی گاؤں ہرادلی آگ لگنے سے مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے۔ تین سو مکان تھے۔ سارے جل گئے ایک عورت جلنے سے سخت زخمی ہوئی اور بعد میں مر گئی۔ چونکہ پانی کی قلت تھی اسلئے آگ پر قابو نہ پایا جا سکا

ہندو ساہوکاروں پر مسلم قرضداروں کا حملہ

سیالکوٹ (۲۶ مئی) نارووال تھانہ کی حدود میں ایک گاؤں سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کے ایک ہندو ساہوکار پر اس کے مسلم قرضداروں نے حملہ کر دیا۔ جھگڑا ایک باغ کی ملکیت کے بارے میں پیدا ہوا جو قرضداروں نے ساہوکار مذکور کے پاس رہن رکھا ہوا تھا۔ ساہوکار مذکور نے اب استغاثہ دائر کر دیا ہے۔

ہندو طالب علم پر مسلمان کا حملہ

امرتسر ۲۶ مئی۔ آج بعد چوک فوارہ دروازہ گھی منڈی میں ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول کے ایک طالب علم ہنس راج پر ایک مسلمان نے حملہ کیا مسلمان نے لڑکے کو مذاق کیا جب اس نے منع کیا تو حملہ آور نے چاقو نکال کر حملہ کر دیا اور خود بھاگ گیا

مسلمانوں کا مندر پر حملہ

نئی دہلی۔ سلطانپور ضلع سہارنپور سے تو مندر کو ناپاک کئے جانے اور مورتی کو اٹھائے جانے کی سنسنی خیز اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۲۲ مئی کو مندر سے ملحقہ مسجد میں مسلمانوں کا ہجوم جمع ہو گیا اور انہوں نے مندر کے بالمقابل واقع چبوترہ کو مسمار کر کے مندر میں داخل ہو گیا اور مورتیوں کو بھرشٹ کر دیا اور کلہاڑیوں سے پیپل کے درخت کو کاٹ دیا۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر مسلمانوں کی بھاری تعداد کو گرفتار کر لیا ہے ان میں سے ۲۶ کے خلاف مقدمہ چلایا گیا ہے

ہندو ہی رہیں گے

لکھنؤ۔ ۲۶ مئی۔ آج شام یو۔ پی دلت لیگ کے زیر اہتمام لکھنؤ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں آل انڈیا آدی ہندو دلت کانفرنس کے پریذیڈنٹ کی کرپہ بحیثوں کو ہندو دھرم تیاگ دینا چاہیے کی مذمت کی گئی۔ فیصلہ ہوا کہ ہم ہندو ہی رہیں گے

اچنبا ٹوتھ پاؤڈر

کے ساتھ روزانہ دانت صاف کرنے سے مرض پائیوریا ہرگز نہیں ہوتا اور اگر ہو گیا ہو تو یقینا دور ہو جاتا ہے پیپ خون بہنا بند ہو جاتا ہے پانی سے ٹیس لگنا مسوڑوں کا پھولنا قطعی بند ہو جاتا ہے اور میلے دانت جواہرات کی طرح چمکنے لگتے ہیں۔ دانتوں کے زہریلے مواد سے گلے پڑنے ہی موقوف ہو جاتے ہیں اچنبا کی ایک روپیہ والی ایک شیشی اپنے شہر کے دوا فروشوں سے خریدیں یا براہ راست ہمالہ فارمیسی۔ شاہی محلہ لاہور سے منگائیں

روس میں جنگی تیاریاں

۲۷ مئی۔ ماسکو۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت روس نے ملک کے اندر خون دینے والوں کی ایک پلٹن قائم کی ہے تاکہ جنگ چھڑ جانے کی صورت میں مجروحین کے جسموں میں داخل کرنے کے لئے خون ایک بڑی مقدار میں دستیاب ہو سکے

اٹھارہ آسامیوں کے لئے اٹھارہ سو امیدوار

لکھنؤ ۲۶ مئی۔ یو۔ پی سیکرٹریٹ میں اٹھارہ آسامیاں خالی ہیں جن کے امتحان کے مقابلہ میں ۱۸۰۰ گریجوایٹ اور انڈر گریجوایٹ شامل ہو رہے ہیں ان کی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر مسٹر موہن لال سکسینہ ۲۸ مئی کو ان کی میٹنگ بلا رہے ہیں تاکہ بیکار تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک لیگ بنائی جاوے

۵۴ اشخاص گولی سے اڑا دئے گئے

روم ۲۵ مئی۔ عدلیس ابابا کا ایک تار مظہر ہے کہ اٹلی نے ۵ مئی کو ابے سینیا پر قبضہ کیا۔ اس وقت سے کہ اب تک کل ۵۴ اشخاص کو گولی سے اڑایا گیا ہے۔ ان میں سے ۲۹ آگ لگاتے ہوئے اور لوٹ مار کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے تھے اور باقی مختلف سنگین جرائم کے سلسلے میں۔

ڈسکہ میں بم

سیالکوٹ ۲۵ مئی۔ پچھلے دنوں اخبارات میں ڈسکہ میں بم پھٹنے کے حالات شائع ہوئے تھے۔ ان کے متعلق مزید تفصیل مظہر ہیں کہ بم موضع مگل علاقہ ڈسکہ میں پھٹا تھا اور ملزم کو سیالکوٹ میں گرفتار کیا گیا اب اس سلسلہ میں ایک عورت کو بھی گرفتار کیا گیا ہے

ہندوستانی ٹیم ہار گئی

لنڈن ۲۸ مئی۔ دوسری اننگ میں مڈل سیکس ٹیم نے ۶ وکٹوں پر ۱۷۶ رنز بنائیں گویا ۴ وکٹوں سے میچ جیت لیا آل انڈیا ٹیم نے پہلی اور دوسری اننگ میں بالترتیب ۱۱۰ اور ۱۵۸ رنز بنائیں۔ مڈل سیکس ٹیم نے ۱۷۵ اور ۹۶ / ۶ وکٹوں پر رنز بنائیں

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مقدمہ شہید گنج اور مزار کاکوشاہ کا فیصلہ سنا دیا گیا

لاہور۔ ۲۵ مئی۔ آج صبح دس بجے مسٹر سیل سیشن جج نے شہید گنج کے دو فوجداری مقدمات اور مزار پیر کاکوشاہ کے انہدام کے مقدمہ کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا۔ فاضل جج نے شہید گنج کے متعلق مسلمانوں کے دعوے خارج کر دئے اور مبینہ مزار کاکوشاہ کے انہدام کے ملزم سکھوں کی اپیل منظور کرتے ہوئے انہیں بری کر دیا۔ فیصلہ کے بعد مسلمان ٹولیوں کی شکل میں شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ فیصلہ کی خبر سارے شہر میں بہت جلد پھیل گئی مسلمانوں کی ٹولیوں نے گھوم کر مسلمانوں کی دوکانیں بند کرانی شروع کرا دیں۔ شہر کے بہت سے حصوں میں مسلمانوں نے دوکانیں بند کر دیں۔

"مسلمان عورت" کی ضبطی

لاہور۔ (۲۳ مئی) پنجاب گورنمنٹ نے "مسلمان عورت" مصنفہ چودھری عبدالحفیظ تونسلی کو ضبط کر لیا ہے کتاب ثنائی پریس امرتسر میں طبع ہوئی ہے۔ ضبطی پریس ایمرجنسی ایکٹ اور کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت عمل میں لائی گئی ہے

حکومت ہند کا نیا قرضہ

نئی دہلی ۲۳ مئی۔ حکومت ہند نے جس نئے قرضہ کا کل اجرا کیا ہے۔ اس کے متعلق مکمل کامیابی کی پیش گوئی کی جا رہی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ قرضہ سے جو نقد آمدنی ہوگی وہ ان خسارہ جات کو پورا کرنے میں صرف ہوگی جو کہ ہندوستان کی طلائی اور نقری برآمد میں شرح کم ہونے سے پیدا ہوئی ہے

کے بعد کے تمام پولیٹیکل قیدیوں کی سوائے ان کے جنہیں قتل کے الزام میں سزا ہوئی۔ عام معافی کا اعلان کیا۔

آسٹریا میں نازیوں اور پولیس میں تصادم

وی آنا۔ ۲۴ مئی۔ شمالی آسٹریا میں شکسم برگ کے قلعہ کے میدان میں پولیس اور نازیوں میں تصادم ہو گیا۔ جس میں ایک نازی ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ نازیوں کے ایک زبردست دستہ نے اسلحہ جات چرانے کے لئے گذشتہ رات قلعہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ پولیس کو اطلاع مل گئی اور اس نے نازیوں کو قلعہ میں داخل ہونے سے روکا۔ اس پر نازیوں نے گولی چلا دی۔ آٹھ نازیوں کو گرفتار کر لیا گیا

گورنمنٹ کا ۲ لاکھ روپیہ خرچ ہوا

لاہور۔ ۲۷ مئی۔ ۱۰ مارچ گذشتہ کو پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں شہید گنج ایجی ٹیشن کے متعلق رائے بہادر چودھری چھوٹو رام کے ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے بیان کیا گیا کہ اس ایجی ٹیشن کو دبانے کے لئے حکومت پنجاب کا ۲ لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ خرچ آیا اور فوج کا خرچ جو اس موقعہ پر بلائی گئی تھی علاوہ ہے

اسلامی بہشت کی حقیقت ضبط

پٹنہ ۲۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ بہار نے ۱۵۲ (الف) تعزیرات ہند کے ماتحت اسلامی بہشت کی حقیقت کو ضبط قرار دیا ہے۔ یہ کتاب مہاشہ کشن آریو اپدیشک کی تصنیف کہ وہ آریہ ساہتیہ پستکالیہ دہلی کی شائع کردہ ہے۔ کتاب اردو میں ہے۔

پراونشل ہندو سبھا کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ ضبط

لاہور۔ ۲۲ مئی) پراونشل ہندو سبھا لاہور نے بہاولپور کے معاملات کی تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی پنجاب گورنمنٹ نے اس کی رپورٹ کو ضبط کر لیا ہے رپورٹ پرکاش جلد نمبر ۱۔ اے ایل بی ریفیر پرنٹنگ پریس سوہن لال روڈ لاہور میں چھپوا کر شائع کی تھی رپورٹ کے اقتباسات اور ترجمے بھی ضبط قرار دئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ نے ضبطی کی وجہ یہ دی ہے کہ اس میں ایسا مسالہ ہے جو ایمرجینسی ایکٹ کی دفعہ ۴ کے ماتحت قابل سزا ہے۔

مصر میں عام معافی کا اعلان

قاہرہ ۲۲ مئی آج وزیر اعظم نحاس پاشا نے نئی پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے بادشاہ کی طرف سے تقریر کے دوران میں اعلان کیا کہ برطانیہ اور مصر کے درمیان گفت وشنید نہایت اچھی طرح جاری ہے اور امید ہے کہ بہت جلد باعزت سمجھوتہ ہو جائیگا جس میں مصر کی آزادی بھی ہوگی اور دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات بھی مضبوط ہو جائیں گے۔ وزیر اعظم نے ۱۹۳۰ء

راولپنڈی میں سکھ مسلم فساد

راولپنڈی۔ ۲۲ مئی۔ آج چودہری جارج بگھ کے نزدیک مسلمانوں اور سکھوں کے جلوس میں فساد ہو گیا۔ نتیجہ کے طور پر چار سکھوں کو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے ان میں سے دو کی حالت نازک ہے۔ حالات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں کہ گوردوارہ سنگھ سبھا نے گوردوارہ جی دلیکا دم شہادت منانے کے لئے ایک بھاری جلوس نکالا۔ ایک مسلمانوں کی پارٹی جو لاٹھیوں اور پتھروں سے مسلح تھی۔ جلوس کے پچھلے حصہ پر حملہ کر دیا پیشتر اس کے کہ وہاں پولیس پہنچی۔ بیس اشخاص زخمی ہو گئے۔ ان میں سے پانچ کو سپرنٹنڈنٹ پولیس کے زیر ہدایت ہسپتال میں پہنچایا گیا۔

مسٹر ٹامس کا استعفیٰ منظور

لنڈن ۲۰ مئی۔ مسٹر ٹامس سیکرٹری دفتر نو آبادیات نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ آپ نے اپنا استعفیٰ مسٹر بالڈون کو ایک مراسلہ میں ارسال کیا ہے۔

مسٹر بالڈون نے مخلصانہ جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ میرے پیارے جم۔ آپنے ویسا ہی عمل کیا ہے جیسا کہ اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو کرتا میں اپنے اور اپنے ساتھیوں کے گہرے رنج و افسوس کے ساتھ آپکے استعفیٰ کو منظور کرتا ہوں۔ خاتمہ پر آپکی ان خدمات کی تعریف کرتا ہوں جو کہ آپ نے

گرمیوں کا موسم ہے

ان دنوں میں ہیضہ اور بدہضمی کی شکایات بہت ہو جاتی ہیں۔ پیاس بہت لگتی ہے پانی بہت پیا جاتا ہے۔ پیٹ پھول جاتا ہے۔ دست و بدہضمی اور پیٹ کے بیشمار امراض اس ساری طاقت کا ستیاناس کر دیتے ہیں جو کہ سردیوں میں حاصل کی ہوتی ہے اسواسطے جنگل کے دنوں میں

امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو

امرت دھارا کی دو چار بوندیں وہ کام دینگی کہ آپ حیران ہو جائیں گے!

یہ دفعتہً بے وقت کی تکلیف گھبراہٹ اور فکر سے بچاتی ہے

جس گھر میں موجود ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ ایک بڑا ڈاکٹر یا حکیم گھر میں موجود ہے

چاہے کوئی بیماری ہو استعمال کرو۔ ضرور فائدہ ہوگا۔ بہت عجیب چیز ہے ہزارہا استعمال کرنیوالوں کی رائے ہے کہ امرت دھارا ہر وقت ہر ایک کو پاس رکھنی چاہئے نہ جانے کسی وقت ضرورت پڑ جاوے قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲؍۸) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ نمونہ کی شیشی ۸؍

احتیاط۔ نقلوں سے بچو کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکا دے کر دکھ و تشویش کو بڑھا دینگی۔ صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو

خط وکتابت و تار کے لئے پتہ: امرت دھارا آفس لاہور

ضرورت

میونسپل بورڈ ناگری کنیا پاٹھشالہ گرڈ ضلع مظفر گڑھ کے لئے ایک ٹرینڈ جے وی ادھیاپکہ کی ضرورت ہے، تنخواہ ۳۵ روپے ماہوار۔ پراویڈنٹ فنڈ موجود۔ درخواستیں بمع سرٹیفکیٹوں کے ۲۰ جون ۱۹۳۶ء تک آنے چاہئیں

مسٹر کپور سنگھ آئی۔ سی۔ ایس
ایس ڈی او لیہ ضلع مظفر گڑھ

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کو شرطیہ دور کرنیوالی لاثانی دوا

"اکسیر بواسیر" (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد۔ کھجلی۔ خون کا زائل ہونا۔ تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲؍ محصول ۸؍ گارنٹی: اگر دس سال کے اندر اندر دوبارہ بواسیر کا دورہ ہو جائے تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی۔ نوٹ: اس سے اچھی دوائی بتلانیوالے کو ۲۰۰ روپیہ انعام

مینیجر کیلاش فارمیسی فتح گڑھ ضلع فیروزپور پنجاب

بے شمار خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے

ہر ایک کا لب لباب یہ ہے کہ انسانی زندگی کے لئے آتشک نگرہ گولیاں آب حیات ہیں۔ قبض بدہضمی۔ خون کی خرابی۔ دل دماغ اور معدہ کا ضعف دور کرنا انکا ادنیٰ کرشمہ ہے آپ بھی آزما کر ان کی تصدیق کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۲؍ ۲۴ گولیاں محصول ۵؍ پانچ ڈبیہ للعہ

اسی طرح طلا دواخانہ کا استعمال کر کے ہزارہا اشخاص پوری مردمی حاصل کر چکے ہیں ایک مریض کے لئے صرف ایک شیشی کافی ہے قیمت فی شیشی ۵؍ مزید آگاہی کے لئے کتاب ... مفت طلب کریں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

پرکاش لاہور

۱۹ جیٹھ سمت ۱۹۹۳

دیانند مٹھ کی ضرورت

[...] دیانند مٹھ کے سمبندھ میں آریہ [...] میں جو چرچا چل رہی ہے [...] سبھا کے سابق منتری مہاشہ کرشن جی کا [...] کہ اس کے لئے سب سے پہلے انہوں نے [...] جی سے پرارتھنا کی تھی۔ جب سوامی جی [...] آنند اپدیشک ودیالیہ کے آچاریہ اور دھرم [...] کے ادھشٹاتا تھے اور مہاشہ جی سبھا [...] منتری۔ تو دونوں نے سماج میں ایک ایسے [...] کی ضرورت کو محسوس کیا تھا۔ جہاں سادھو [...] اپنی شاریرک اور مانسک ضرورتوں کو [...] سکیں۔ دونوں نے اپنے پرانے تجربہ کی بنا [...] کر لیا تھا کہ ویدک دھرم کا پرچار کیول [...] ہوں دوارا ہونا اچھا ہے۔ نوین ویدانت [...] پرچار بڑے زور شور سے ہوتا جا رہا ہے [...] کا کارن سادھو ہیں۔ جن کے اتنے [...] ہیں۔ اسلام کا پرچار وہ مولوی لوگ [...] ہے ہیں جو سینکڑوں کی سنکھیا میں اسلام [...] سے نکل رہے ہیں۔ مگر ان کے اتیرکت [...] میں جو جگہ جگہ ڈیرہ ڈالے ہوئے [...]۔ نقیروں کے ان گنت تکیے ہیں۔ ان کے [...] اسلام کا پرچار اپنے آپ ہوتا جا [...] سب نے اپنے اپنے ڈھنگ کے [...] بنائے ہوئے ہیں۔ بودھ بھکشوؤں [...] اپنے سمے میں سنگھ کی ستھاپنا کی تھی [...] نقیروں کی بھی منڈلیاں تھیں ہر ایک [...] کے فقیری کے اپنے اپنے آدرش ہیں۔ [...] عیسائیت اور بودھ دھرم نے ہر ایک کو بال برہمچاری بنانا چاہا۔ یہ ان کی غلطی تھی [...] مسلمان نقیر شادی کر کے رہتے ہیں۔ گرہستھیوں [...] ان کی تمیز کرنا مشکل ہے۔ آریہ سماج کا [...] سنیاسی گھر بار ترک نہیں سکتا۔ اس لئے [...] ان قیود سے آزاد ہے جو خانہ داروں [...] عائد ہوتی ہے مگر وہ عام طور پر پختہ [...] تجربہ کار آدمی ہوگا۔ جس نے زندگی کی [...] منزلیں طے کر لی ہیں۔ خاص خاص [...] برہمچاری بھی سنیاس گرہن کریں گے [...] آدرش میں ایک طرف اسلام اور

دوسری طرف عیسائیت اور بودھ مت کی انتہاؤں سے بچنے کا انتظام کیا گیا ہے جہاں عیسائی اور بودھ مت ہر ایک پرچارک کو برہمچاری بناتے تھے۔ وہاں اسلام رہبانیت (عدم خانہ داری) کے بالکل خلاف تھا۔ ویدک دھرم کا راستہ ان دونو انتہاؤں کے بیچ میں ہے۔ ہماری نظر میں کچھ سنتنے! ویکتیوں کی حالت کو چھوڑ کر گرہست اعلیٰ دھرم ہے۔ لیکن اس کا ایک وقت اور موقعہ ہے۔ ایک خاص عمر میں پہنچ کر اس سے الگ ہو جانا افراد کے لئے بھی مفید ہے سوسائٹی کے لئے بھی۔ پرچار کا کام سب سے اچھی طرح سنیاسی کر سکتے ہیں ان کا تجربہ۔ ان کا علم۔ ان کی پختہ عمری، قیود خانہ داری سے ان کی آزادی انہیں نہایت کامیاب پرچارک بنا سکتی ہے اس میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا کہ ہر ایک مذہب اپنے پرچار کا بوجھ زیادہ تر فقیروں پر ڈالتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ہر ایک کا فقیری کا معیار اپنا ہے۔

ویدک دھرم کے معیار کو عملی صورت کون دیگا۔ جہاں آریہ سماج کے سنیاسیوں میں ایسے ویکتی ہیں۔ جن سے سنیاس کا نام روشن ہے وہاں اس کے ویریت کئی جہاتے گیرے رنگ کر اس ولیش کا ناجائز فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ شدھ شدگان کے لئے یہ چولا برہم کوچ کا کام دیتا ہے ان میں بھی جہاں کوئی سچا سنیاسی نکل آتا ہے: وہاں بدنام کنندوں میں بے چند بھی ہو سکتے ہیں اور یہی آریہ سماجوں میں کئی سنیاسیوں کی بے وجہ اور کسی کسی کی باوجہ شکایت ہوتی ہے کہ یہ اپنے آشرم کی مریادا کا پالن نہیں کرتے۔ سنیاسی کے لئے رہن سہن کے بندھن ہیں جن کا پالن ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی سنیاسی اپنے آپ یہ بندھن قبول نہ کرے تو اس سے وہ بندھن کون قبول کرائے؟

ایک بزرگ سنیاسی نے ایک دفعہ یہ سب ضرورتیں کھول کھول کر بتائی تھیں اور کہا تھا کہ ان کے لئے ایک سنگٹھن کی ضرورت ہے سنگٹھن ایک ہو یا نہ یا دو ہوں۔ انہیں قابل ہاتھوں میں ہونا چاہیئے۔ سنیاسیوں کے لئے پرانے زمانے سے شکشا دیکھشت کا سلسلہ چلا آتا ہے۔ ان کا بھی سنسکار ہوتا ہے۔ یہ سنسکار یوگیہ ہاتھوں سے ہونا چاہیئے ہر ایک سنیاسی کا کسی سنگٹھن سے سمبندھ ہونا چاہیئے جو اس سے سنیاس کی مریاداؤں کا پالن کرائیگا اس سمے تک جن مہانو بھاووں نے مٹھ کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ انہوں نے زیادہ تر اس کے ایک پہلو کو لیا ہوا ہے۔ وہ سنیاسیوں کے آرام کا ہے۔ میں نے آج دوسرا پہلو جنتا کے سامنے رکھا ہے۔ ادھیکار اور کرتویہ ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ سنگٹھن جہاں سنیاسیوں کے آرام کا انتظام کریگا۔ وہاں انہیں بچے سنیاسی بھی بنائے گا وہ وہاں ٹھہر سکیں گے پڑھ سکیں گے۔ سماج کی کوئی ساہتیک سیوا کر سکیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ سنیاس کی مریاداؤں کے لئے اس سنگٹھن کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔

ایسے سنگٹھن کی ضرورت پر کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ پردھان شری رام دیو جی نے آپتی اٹھائی ہے کہ یہ سماج کے ڈیموکریٹک کانسٹی ٹیوشن کا ورودھی ہوگا۔ جس لیکھ میں اور جس انداز سے انہوں نے یہ آپتی اٹھائی ہے۔ وہ ان کی شان کے شایاں نہیں۔ گورکل کے فرضی مخالفوں کی مخالفت کرتے ہوئے انہوں نے کسی ویکتی کا جس کا انہوں نے نام نہیں لیا۔ وہ صاف سوامی جی ہیں۔ ان مخالفین سے سمبندھ سمجھ [...] اور اس سلسلہ میں مٹھ پر اعتراض کر دیا ہے۔ مٹھ برا ہے کیونکہ اس ویکتی کا تجویز کردہ ہے۔ وہ ویکتی برے ہیں۔ کیونکہ گورکل کے مفروضہ مخالفین سے ان کا سمبندھ ہے اور منطق اور اعتراض کا یہ انداز کسی گمبھیر وچارک کو شوبھا نہیں دیتا لیکن اعتراض کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ پردھان جی کا نام ہے۔ اس لئے اس سے اپیکشا نہیں کرنی چاہیئے سماجوں اور سبھاؤں کا کانسٹی ٹیوشن ڈیموکریٹک ہے۔ مٹھ اس کا مخالف نہیں۔ مٹھ تو الٹا اپنی جائداد کا آخری مالک آریہ پرتی ندھی سبھا کو بناتا ہے رہا مٹھ کا اپنا کانسٹی ٹیوشن۔ اس کے متعلق ابھی ایک لفظ بھی نہیں لکھا گیا۔ اس کا فیصلہ ابھی ہوگا۔ اس کے متعلق اعتراض قبل از وقت ہے۔ ڈیموکریسی کے بغیر بھی گزارہ نہیں اور کامل ڈیموکریسی بھی کوئی سر و تھا

تشکیل ہی نہیں یا۔ ابھی مٹھ کے سنستھاپکوں کو اس پر وچار کرنا ہے۔ پردھان جی ساتھ اعتراض کرنے کی بجائے تجویز کر سکتے تھے۔ مٹھ کا کانسٹی ٹیوشن ڈیموکریٹک ہے۔

سبھا کے منتری پنڈت بھیم سین جی نے (بقول ان کے ذاتی حیثیت میں) مٹھ کی مخالفت کی ہے۔ ان کے مضمون کا جواب سوامی جی اور لالہ گوری شنکر دے چکے ہیں۔ رشی دیانند روگ کی حالت میں اور ساہتیک کاریہ کے لئے کافی سمے ایک ایک ستھان پر ٹھہرتے تھے۔ وہ جہاں جاتے تھے۔ شہر کے باہر ڈیرہ لگاتے تھے۔ سنیاسیوں کے سنگٹھن کا انہوں نے کہیں ورودھ نہیں کیا۔ وہ انت سمے تک سرسوتی کہلائے۔ اس سے انہیں یہ ظاہر کرنا مراد تھا کہ وہ ایک سنگٹھن سے سمبندھ رکھتے ہیں۔ اس سنگٹھن کے ایک بڑے سنیاسی سے انہوں نے دیکشا لی ہے اور وہ اس کی مریاداؤں کے پابند ہیں۔ آریہ سماج کے سنیاسی سرسوتی رہیں یا کچھ اور۔ وہ خود فیصلہ کر سکتے ہیں ہمیں ان کا سرسوتی رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

بہر حال مٹھ کی ضرورت ہے۔ سبھا کے ایک پورو ادھیکاری نے اپنے پرانے بیس پچیس سال کے تجربہ کی بنا پر اس کی ضرورت ظاہر کی تھی۔ ورتمان ادھیکاری کسی غلط فہمی کی وجہ سے اس سے خائف ہیں۔ ان کا خوف کسی اصول پر مبنی معلوم نہیں ہوتا۔ درحقیقت انہوں نے ابتک اصولی بحث کی ہی نہیں۔ سبھا کو ان سب تجویزوں کا جو پرچار کے کاریہ میں سہایک ہوں۔ سواگت کرنا چاہیئے۔ خاص کر کسی ایسی تجویز کا جو سبھا کے ایک پرانے سہیوگی رااپدیشک ودیالیہ کے کل تک کے آچاریہ اور وید پرچار کے کل تک کے ادھشٹاتا ایک پرتشٹھت دیت راگ سنیاسی نے پیش کی ہو۔ جو مٹھ اپنی جائداد کا آخری مالک سبھا کو بناتا ہے۔ وہ سبھا کی سہاتا کے لئے ستھاپت ہو رہا ہے۔ سبھا کے ادھیکاریوں سا ایک مت بھید دل کو وید پرچار کے متعلق سادھنوں کے راستے میں کھڑا ہونے دینا دانائی نہیں۔

"چمونتی"

ویدک میگزین کا اجرا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے ۸ مئی کے اجلاس میں ویدک میگزین کو پھر سے جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ مبارک ہے۔ کیونکہ بدقسمتی سے آریہ سماج کا اس وقت کوئی انگریزی اخبار یا رسالہ نہیں نکل رہا جو آریہ سماج کا سندیش ممالک

...ection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نخیر میں پہنچا سکے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے یہ رسالہ موزوں ہو سکتا ہے۔ ہاں یہ بات قابل غور ضرور ہے کہ آیا اس رسالہ کی کامیابی کی کوئی امید ہو سکتی ہے یا نہیں۔ ان حالات میں جبکہ آریہ سماج کے اردو کے اخبارات ہی کس مپرسی کی حالت میں چل رہے ہوں اور ایک ہفتہ وار ہندی اخبار نہ چل سکے۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ رسالہ کامیاب ہو سکیگا۔ تاہم اسکی ضرورت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا اگر آریہ جنتا اس کو کامیاب بنا سکے تو اچھا ہی ہے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے ہم یہ ضرور نویدن کریں گے کہ اگر وہ رسالہ کو ہر حالت میں زندہ رکھنے کو تیار ہو تبھی اسے جاری کرے ورنہ دو ایک سال نکال کر بند کر دینے سے اس کا جاری نہ کرنا ہی اچھا ہے

ٹرینیڈاڈ میں ویدک مشنری

پچھلے دنوں "ایسٹرن ٹائمز" میں مسلمانوں کی طرف سے ٹرینیڈاڈ میں ویدک مشنریوں (پنڈت ایودھیا پرشاد اور پروفیسر ستیہ چرن جی ایم اے) کے پرچار کے سمبندھ میں گمراہ کن اور مکروہ خبریں شائع ہوئی تھیں۔ جو سراسر لغو اور بے بنیاد تھیں ان کی تردید آریہ سارودیشک سبھا کی طرف سے کر دی گئی تھی لیکن جو پتر ہمیں ٹرینیڈاڈ سے ایسٹ انڈین ایجوکیشن بورڈ کے مسلمان سیکرٹری مسٹر سہراب خاں کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ اس میں جہاں سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی کے نمائندہ مسٹر راؤ کے بھارت ورش کے سمبندھ میں شرمناک پراپیگنڈا کے متعلق شکایت کی گئی ہے وہاں مذکورہ بالا ہر دو مشنریوں کے پرچار۔ اخلاق اور سلوک کے بارے میں تعریف بھی کی گئی ہے آریہ سماج کے مشنری احمدی مبلغین کی طرح ودیشوں میں جا کر منافرت کا بیج نہیں بوتے بلکہ بلا لحاظ مذہب سب کو پریم کرنے کا اپدیش دیتے ہیں اور وید کی عالمگیر شکشاؤں سے سب کو یکساں مستفید کرتے ہیں۔ اس امر کی صداقت کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہے کہ اسکی تائید ایک مسلمان بھائی کرے اور وہاں کے ہندو اور مسلمان مل کر ہندی کو انگریزی کے مقابلہ میں مساوی درجہ دلانے کے لئے متفقہ کوشش کریں

چین میں منوسمرتی

کچھ سال ہوئے۔ چین اور جاپان کے یدھ میں چین کی بڑی دیوار کا ایک حصہ بم سے اڑ گیا۔ دیوار کے نیچے سے ایک بٹن برآمد جس میں سے ایک بہت پرانی ہست لکھت لپنک نکلی۔ اس لپنک سے چینی سبھیتا اور اتہاس کی بہت سی جھوٹو پورن باتیں پرکاش میں آ گئی ہیں۔ اس لپنک کو ایک انگریز مسٹر آرتھر فنکس جارج نے خرید کر لنڈن بھیج دیا وہاں مسٹر گرانم ایک چینی پروفیسر نے اس کتاب کا ترجمہ کیا۔ اس لپنک میں منوسمرتی کے کئی حوالجات دئے ہوئے ہیں۔ منوسمرتی آج سے دس ہزار پہلے سنسکرت ہی میں لکھی گئی تھی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ دس ہزار برس پہلے ویدک تہذیب سارو بھومک روپ میں ودیمان تھی اور سب دیشوں میں سنسکرت بھاشا بولی جاتی تھی

ٹرینیڈاڈ سے ایک مسلمان بھائی کا پتر

ٹرینیڈاڈ سے ایسٹ انڈین ایجوکیشن بورڈ کے سیکرٹری مسٹر سہراب خاں کا لم اپریل کا لکھا ہوا پتر ہمیں موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی کے پرتی ندھی مسٹر پی کوڈانڈا راؤ کے متعلق شکایت کی ہے کہ وہ ایک ہندوستانی ہوتے ہوئے بھی وہاں اس بات کا پرچار کر رہے ہیں کہ وہاں کے رہنے والے ہندوستانیوں کو اب اپنے آپ کو ویسٹ انڈین سمجھنا چاہئے نہ کہ ایسٹ انڈین۔ انہیں بھارت ورش کا احسان مند نہ ہونا چاہئے کیونکہ اس نے ان کے لئے کچھ نہیں کیا اور یہ کہ انہیں ہندی یا کسی دوسری بھاشا کو وہاں انگریزی کے برابر حقوق دلانے اور سکولوں میں اسے ذریعہ تعلیم بنانے پر زور نہ دینا چاہئے۔ کیونکہ انگریزی ہی ایک ایسی بھاشا ہے جو سرودیاپی ہونے سے ان کا کام ہر طرح سے چلا سکتی ہے۔ بلاشبہ ایک ہندوستانی کا اس قسم کا پرچار کرنا نہ صرف قابل مذمت ہے بلکہ خود کو اور اپنی سوسائٹی کو بدنام کرتا ہے یہ امر بھی توصنہ افزا ہے کہ وہاں کے ہندوستانی بلا لحاظ مذہب بھارت ورش اور ہندی سے پریم کرتے اور اس کے لئے دل میں درد رکھتے ہیں۔ مسٹر سہراب خاں نے اطلاع دی ہے کہ وہ ہندی کو وہاں انگریزی کے برابر درجہ دلانے میں بہت حد تک کامیاب ہو گئے ہیں اور اسی غرض سے ایک ایجوکیشن بورڈ بھی بنایا جا چکا ہے۔ جس کے وہ سیکرٹری ہیں اور پروفیسر ستیہ چرن جی ایم اے ویدک مشنری پردھان ہیں اور بورڈ اپنا کام کر رہا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس قسم کے لوگوں کے پروپیگنڈا کی پرواہ نہ کر کے وہ اپنا کام کئے جائیں گے

مقدمہ شہید گنج کا فیصلہ

۲۵ مئی کو مقدمہ شہید گنج کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ مسٹر سیل ڈسٹرکٹ اور سیشن جج نے ڈاکٹر عالم کی طرف سے دائر کردہ دعوے خارج کر دیا۔ جسکی رو سے وہ مسلمانوں کو نماز ادا کرنے کا حق دلانا چاہتے تھے اس کے علاوہ مسلمانوں کی طرف سے گوردوارہ شہید گنج میں مسجد کی ملکیت حاصل کرنے کے لئے جو مقدمہ دائر تھا۔ فاضل جج نے اسے بھی خارج کر دیا۔

یہ فیصلہ غیر متوقع نہیں کیونکہ ایک جگہ ڈیڑھ سو سال تک ایک شخص کے قبضہ میں رہنے کے بعد کسی دوسرے شخص کو کیسے مل سکتی ہے یہ درست ہے کہ ڈاکٹر عالم نے مسجد شہید گنج کا قبضہ حاصل کرنے کے لئے دعوے دائر نہ کیا تھا وہ صرف نماز ادا کرنے کا حق حاصل کرنا چاہتے تھے۔ فاضل جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ یہ مقدمہ زائد المیعاد ہو چکا ہے۔ کسی زمانہ میں شہید گنج مسجد تھا لیکن اس کے باوجود ۱۵۰ سال سے اسے بطور مسجد استعمال نہیں کیا گیا۔ ان وجوہات کی بنا پر مقدمہ خارج کر دیا گیا۔

مقدمہ کے خارج ہو جانے سے مسلمانوں میں جوش و خروش پھیلا ہوا ہے اور مزنگ میں کچھ سکھوں پر مسلمانوں کے حملہ کی واردات بھی ہو چکی ہے۔ فضا کے پھر سے مکدر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ مسلمان لیڈر آئندہ کیا قدم اٹھائیں گے یہ کہنا مشکل ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ مولانا ظفر علی خاں کی مجلس اتحاد ملت انجمن اسلامیہ اور شہید گنج ڈیفنس کمیٹی کے اراکین میں شدید اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ مولانا ظفر علی خاں کا خیال ہے کہ اب آئینی ذرائع سے سکھوں اور گورنمنٹ سے ٹکر لینا بے سود ہے نیز پریوی کونسل سے بھی یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ وہ گوردوارہ ٹریبونل مسٹر سیل اور مسلم افسران کے فیصلوں کو نظر انداز کر دیں۔ بہرحال مجلس اتحاد ملت کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد کیا جا رہا ہے جس میں پنجاب کونسل اور اسمبلی کے سرکردہ مسلم ممبروں کو شمولیت کی دعوت دی گئی ہے اس میں مسجد شہید گنج کی واگذاری کے لئے آئندہ پروگرام مرتب ہوگا۔

میلہ سورج گرہن کوروکشیتر پر ویدک دھرم پرچار

امسال سورج گرہن ۱۹ جون کو ہے اور حسب معمول اس دن کوروکشیتر کے مقام پر بھاری میلہ لگیگا جس میں بھارت ورش کے مختلف صوبوں سے بھاری تعداد میں پورانک بھائی شامل ہوں گے۔ اس اوسر پر ویدک دھرم پرچار کی بڑی آوشیکتا

ہے۔ پچھلے ورشوں کی طرح اسال ورش بھی دھرم کے پرچار کا خاطر خواہ انتظام کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کی اچھا اور آریہ سماج۔ ضلع انبالہ و کرنال کے آریہ بھائیوں کی ایک میٹنگ ۲۴ مئی کو ہوئی جس میں اس کے سنچالن کے لئے ایک کاریہ کارنی سبھا بنائی گئی جس کے پردھان رائے صاحب لالہ امرت لال جی اور سیکرٹری بابو بلاقی رام جی ہیں۔ لالہ چند جی انبالہ چھاؤنی تو ابھی سے پوری دلچسپی لے رہے ہیں۔ ضلع انبالہ و کرنال کی سماجوں کو اس کام میں انکو پورا سہیوگ دینا چاہئے

پنجاب کا نیا وزیر تعلیم

پنجاب کے وزیر تعلیم کے عہدہ کے متعلق مختلف قسم کی قیاس آرائیاں ہو رہی تھیں کبھی سر... کا نام لیا جاتا تھا۔ کبھی نواب احمد یار خاں دولتانہ کا۔ ان قیاس آرائیوں کا خاتمہ ہو گیا گورنمنٹ نے سر فضل حسین کو سر فیروز خاں نون کا جانشین مقرر کر دیا ہے۔

گورنمنٹ نے سر فضل حسین کو وزیر تعلیم بنا کر نہ صرف ہندوؤں اور سکھوں کو چیلنج دیا ہے بلکہ ان مسلمانوں کے جذبات کو بھی ٹھیس پہنچائی ہے جو میاں صاحب کے خلاف ہیں۔ ان میں شاید بہت سی خوبیاں ہوں لیکن سیاسی طور پر جسقدر بدنام وہ ہیں اس قدر شاید ہی کوئی ہو ہندو اور سکھ انکی سابقہ پالیسی سے اس قدر بیزار ہیں کہ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی گورنمنٹ کے تازہ فیصلہ کی تائید نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں کی ایک بڑی بھاری تعداد میاں صاحب کے خلاف ہے۔ مجلس احرار۔ مجلس اتحاد ملت۔ مسلم لیگ اور دوسری مسلم انجمنیں نہ صرف انہیں پسند ہی نہیں کرتیں بلکہ ان کے سخت خلاف ہیں۔ ایک ایسے شخص کو جسکی صوبہ بھر میں اس قدر مخالفت ہو۔ وزیر تعلیم بنا کر گورنمنٹ نے دانشمندی کا ثبوت نہیں دیا۔ اس تقرری کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے

ضرورت

کے اشتہارات کے لئے پرکاش بہترین اخبار ہے
اجرت ایک بار کے لئے سوا روپیہ فی کالم دو بار کے لئے ۲ اور اس سے زیادہ کے لئے ایک روپیہ فی بار۔ اجرت پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنی چاہئے
مینیجر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

مسلمانوں کے "اچھوت"

... کانفرنس میں ایک تقریر سے احمدی ... وفد کی کامیابی کا دل خوش کن نتیجہ ... ہندو جماعت میں داخل کر لینے کے ... خواب دیکھ رہے ہیں اس کا ایک حصہ

... مذہب کو چھوڑ کر عیسائی دھرم قبول کرنا ... سمجھ کر لٹکنے کے مترادف ہے ... بتاتا ہے کہ جو لوگ عیسائیت کو ... لیتے ہیں انہیں حقارت کی نگاہ سے ... جاتا ہے اور رنگ و نسل کے امتیاز ... اس کے ساتھ لگی رہتی ہیں۔ ان کے ... ذلت اور پستی کے داغوں سے کبھی پاک ... ہو سکتے۔"

... ہندوؤں کے نمائندوں نے اس تھیہ حضرت ... بتایا کہ احمدیوں پر بھی مسلمانوں کی طرف سے ... نہیں ہو رہا اور وہ خود خارج از اسلام ... تے ہیں۔ ان کا بائیکاٹ ہو رہا ہے ان ... ناطہ کرنا ان کے پیچھے نماز پڑھنا مسلمان ... سمجھتے ہیں اور احمدیت کو نیست و نابود کرنا ... کی بہترین خدمت تصور کرتے ہیں۔ کیا ... کے ساتھ ہونے والا یہ سلوک بعض پرانے ... کے کوتاہ اندیش ہندوؤں کی طرف سے ... اچھوتوں کے ساتھ سلوک سے کم ... ہم حیران ہیں کہ کس منہ سے خود مسلمانوں ... ہندوؤں کے اچھوتوں کو اسلام ... کا راگ الاپ کر شمولیت کی دعوت ... ہیں؟

احمدی وفد کی "کامیابی"

پچھلے دنوں تھیہ قوم نے ایک کانفرنس ... کے مقام پر کی تھی جس کا مقصد ہندو ... کو ترک کرنے اور نئے مذہب کو اختیار ... سوال پر غور کرنا تھا۔ اس کانفرنس ... مذاہب کو اپنا اپنا نمائندہ بھیج کر اپنے مذہب ... بیان کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ لاہوری ... کی طرف سے ... اور "لائٹ" اخبار ... کانفرنس ہونے ... وفد کی کامیابی کی بڑ ... تھیہ کے لیکچر کا کچھ حصہ درج ... اسلام میں وہ چیز دیکھ رہے ... سے تلاش تھی۔ لیکن ... پردہ کو اختیار نہیں کر سکتے اور ... کہاں تک درست ہے اگر ... لیا جائے تو بھی احمدی وفد

کی کامیابی یہی ہے کہ تھیہ قوم کے کسی سر پھرے اور چالاک آدمی نے احمدی نمائندوں کو باتوں ہی باتوں میں خوش کر دیا اور انہوں نے بھی کمال فراخدلی سے کہہ دیا کہ اسلام قبول کرنے کے لئے پردہ کرنا یا ختنہ کرانا ضروری نہ ہوگا۔ یہ صریح اسلامی عقائد کی خلاف ورزی ہے۔ ایسی قسم کی حرکات سے ہی تو مسلمان انہیں خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ خیر احمدی حضرات کو بغلیں بجانے کا موقعہ تو مل گیا۔ لیکن ان کے وفد کی "کامیابی" کی حقیقت یہ ہے کہ پردہ اور ختنہ کو غیر ضروری قرار دینے کی فراخدلانہ پیشکش کے باوجود ان لوگوں نے نہ تو بحیثیت مجموعی اور نہ ہی انفرادی طور پر اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا ہے جس کا ذکر خود پیغام صلح نے کیا ہے۔ پھر ہم نہیں سمجھتے کہ وفد کی "کامیابی" سے ان کی مراد کیا ہے؟

اسلام کی صحیح شکل

اعلیٰ تعلیم یافتہ مسلمانوں کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے کہ اسلام کی موجودہ صورت میں اصلاح کر کے اسے نئے روپ میں پیش کیا جائے تاکہ وہ اقتضائے زمانہ کے مطابق ہو کر ترقی کی طرف گامزن ہو سکے جیسا کہ "اہلحدیث" کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے:۔

"آج سند یافتہ علماء آپ کو بکثرت ملیں گے مگر ان میں ایسے کم ہوں گے جو اسلام کو صحیح شکل میں اقتضائے زمانہ کے مطابق اغیار کے سامنے پیش کر سکیں"

ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اسلام کی صحیح شکل کیا ہے اگر اس کے یہ معنی ہوں کہ اسلام کے ان عقائد میں جو خلاف فطرت و حالات زمانہ ہیں اصلاح کی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کا کچھ روشن خیال طبقہ ترکی کی تقلید کرنا چاہتا ہے۔ پردہ۔ طلاق۔ کثرت ازدواج۔ داڑھی۔ ختنہ۔ جنت کی نعمتوں کے زریں خواب وغیرہ عقائد ایسے ہیں۔ جن کی اصلاح کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے اور ان عقائد کو بھی خارج کر دینے میں کیا تامل ہو سکتا ہے۔ جن پر خود مسلمان عمل نہ کر کے ان کی کھلی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

حقیقت کا اظہار

مسلمان اپنی رواداری اور اخلاق کا جتنا جی چاہے ڈھول پیٹا کریں لیکن ان کا طرز عمل ہمیشہ ان کے اس دعوے کی تردید کرتا رہا ہے اگرچہ قرآن کی رو سے مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے لوگ محفوظ رہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن کے اس حکم کی تعمیل وہ نہیں کر سکے اور آئے دن فتنے جگا جگا کر اپنی ذہنیت اور اخلاق بد کا ثبوت دیتے رہتے ہیں ہم ان کے اس رویہ کے شاکی ہیں تو بجا طور پر۔ کیونکہ مسلمانوں کو خود اپنی اس کمزوری کا اعتراف ہے چنانچہ "اہل حدیث" اس حقیقت کا اظہار یوں کرتا ہے:۔

"ایک زمانہ وہ تھا۔ جب مسلمانوں کے اخلاق حمیدہ کا گھر گھر چرچا تھا۔ ایک زمانہ یہ ہے کہ ہمارے بُرے اخلاق کا گھر گھر چرچا ہے" ممکن ہے کسی "سنہری زمانہ کی میٹھی یاد" اسے آ رہی ہو۔ لیکن فی زمانہ بلاشبہ ان کے بُرے اخلاق کی سب کو شکایت ہے

لاعلاج مرض

"اہل حدیث" نے مسلمانوں کے گرے ہوئے اخلاق کے لئے مولویوں اور ملاؤں کو ذمہ وار ٹھہرایا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

آج اکثر مولوی بداخلاقی۔ بددیانتی۔ دغابازی۔ نخوت و خود پسندی کا مجسمہ بنے ہوئے ہیں۔ جن کا اثر عام مسلمانوں پر بہت پڑ رہا ہے"

اگر یہ سچ ہے کہ مولویوں اور ملاؤں کی کثیر تعداد۔ بداخلاقی۔ بددیانتی اور دغابازی کی شکار ہے۔ اور اگر کسی قوم کے خود رہنما ہی ایسے ہوں تو اس قوم کے پیرودں سے اعلیٰ اخلاق کی امید کیسے کی جا سکتی ہے۔ گویا یہ ایک ایسا مرض ہے جس کا کوئی علاج نہیں

اللہ کے رحم پر

اسلام کی سزا و جزا کی فلاسفی کو سمجھ لینا کسی کے لئے آسان نہیں۔ روزہ رکھنا۔ نماز پڑھنا۔ زکوٰۃ دینا وغیرہ افعال نیک صرف اس لئے کئے جاتے ہیں کہ ان کا اجر نجات اور نجات ہو یا بہشت میں جگہ ملے۔ جب یہ نیک افعال حصول جنت کیلئے ضروری ہیں تو یہ بھی لازم ہے کہ اگر کوئی شخص بُرے کرم کرتا ہے تو اسے بلاشبہ دوزخ میں جگہ ملیگی گویا جیسے کرم ویسا پھل۔ ویدک دھرم ہماری اس زندگی کو پچھلے جنم کے کرموں کے پھل کا نتیجہ مانتا ہے۔ لیکن مسلمان تناسخ کے قائل نہیں۔ لیکن ان کے پاس اسبابات کا بھی کوئی جواب نہیں کہ ایک ہی باپ کے دو بیٹوں میں ایک امیر ہے تو دوسرا غریب۔ یہ اختیار کیوں؟ اس کا جواب وہ سوائے اس کے کہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کیا دے سکتے ہیں۔ کیا بقول "اہل حدیث"، اگر کوئی شخص بغیر اللہ کی رحمت اپنے اعمال سے جنت میں نہیں جا سکتا تو سوال یہ ہے کہ جب ایک شخص کو اللہ کے رحم پر ہی رہنا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اپنی مرضی کے مطابق ہی جو جی میں آئے کرنا ہے تو ایک شخص روزہ۔ نماز۔ زکوٰۃ وغیرہ نیک کام کیوں کرے؟

عورت کی تعریف حدیث کی رو سے

ہمارے دھارمک گرنتھوں اور شاستروں میں "عورت" کو اردھانگنی۔ دھرم پتنی۔ گرہ سوامنی آدی ساوات کے مظہر الفاظ سے یاد کیا گیا ہے لیکن جو پوزیشن عورت کی اسلام میں ہے۔ وہ کس قدر گری ہوئی ہے۔ وہ "طلاق" اور کثرت ازدواج کے عقائد کی موجودگی اور روزانہ زندگی سے بخوبی جانی جا سکتی ہے۔ پردہ نے اسے بے بس و لاچار بنا رکھا ہے۔ مرد کے طلاق کے اختیار نے مسلم عورت کے ہاتھ پیر باندھ دئے ہیں اور کثرت ازدواج نے اسے صرف نفسانی جذبات کی تکمیل اور خدمتگزاری کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ حدیث کی رُو سے عورت کی تعریف یہ ہے کہ "دنیا فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور اس کا بہترین فائدہ نیک عورت ہے (ابوداؤد)

یہ عقیدہ کثرت ازدواج کے رواج کو مروج کرنے اور اس کی جڑوں کو پختہ کرنے کیلئے کافی ہے اگر عورت ایک بہترین "فائدہ" ہے اور دنیا "فائدے" حاصل کرنے کی چیز تو پھر کون بے وقوف مسلمان ایسا ہوگا جو زیادہ سے زیادہ "فائدے" حاصل کرنے کی کوشش نہ کریگا اگر چار سے زیادہ "فائدے" حاصل کرنے کی ممانعت نہ ہوتی تو نہ جانے مسلمان کتنے کتنے "فائدے" حاصل کرنے کی کوشش کرتے؟

سجدہ میں گھٹنے پہلے یا ہاتھ

"اہل حدیث" میں اس بات پر بحث چل رہی ہے کہ سجدہ جاتے وقت پہلے گھٹنے رکھنے چاہئیں یا ہاتھ۔ کوئی کہتا ہے گھٹنے۔ جو گھٹنے رکھنے کی تائید کرتے ہیں وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ چونکہ ترمذی شریف میں آیا ہے کہ حضرت محمد صاحب پہلے گھٹنے رکھا کرتے تھے۔ اسلئے گھٹنے رکھنے ضروری ہیں۔ لیکن جو ہاتھ رکھنے کے حق میں ہیں ان کا کہنا ہے کہ چونکہ مشکوٰۃ باب السجود میں آیا ہے کہ جب کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔ چونکہ اونٹ کے "ہاتھ" گھٹنوں سے پہلے رکھے جاتے ہیں اسلئے ہاتھ پہلے رکھنے چاہئیں بحث کا موضوع تو دلچسپ ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہاتھ پہلے رکھنے چاہئیں یا گھٹنے۔ اس سے

...Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

راشٹر بھاشا میں ہندی کا ستھان

نمبر ۲

(لیکھک شری پنڈت للتا پرشاد شکل ایم اے ادھیکش ہندی وبھاگ ودیالیہ کلکتہ)

ہم میں سے جنہوں نے ہندی کا ساہتیہ
کا ادھین کیا ہوگا وہ کہہ سکیں گے کہ ان میں
ودیشی آکرمن کاریوں کے ورودھ آتم سنگٹھن
کرنے کے لئے کتنی آرت پکار بھری ہوئی ہے۔
دیش اور جنم بھومی کے پریم سے ان میں کتنے
انوٹھے چتر انکت ہیں اور ساتھ ہی ساتھ بھی ویرتا
اور آتم تیاگ کے بھاؤں سے وہ کس قدر بھرا ہوا
ہے۔ کون ودوان یہ کہنے کا ساہس کر سکتا ہے
کہ بھارتیہ ساہتیہ میں دیش پریم اتھوا راشٹر پریم
کے لئے ستھان ہی نہیں تھا اتھوا
Patriotism Nationalism کا آدرش تو
اب کیول ورتمان یگ کی نوینتا ہے؟ ایسا کہنا
کیول ان کے اگیان کا سوچک ہو سکتا ہے اور
وہ سو ساہتیہ نے ایسے ویر اتپن کر دکھائے
جنہوں نے دردن کے اندھکار میں بھی سونتر تا
اور آتم سنگٹھن کا راگ الاپ کر برت پرایہ ہو رہی
جاتی کو پھر سے جلانے کا سپھل پریتن کیا تھا
مہاراج چھترسال اور ویر شرومنی شیواجی
کی امر کیرتی میں کوی ورلال اور بھوشن کا کتنا
بھاگ ہے۔ یہ بتانے کی آوشیکتا نہیں۔ یہ بھی
تو راشٹر زبان کی سیڑھی تھی۔ اب اگر اس
بار ہم کو چھوڑ کر راشٹر کے مانسک سنگٹھن کی
اور ہم درشٹی پات کریں تو کبیر، تلسی، سور
نانک، رہیداس، بہاری، ودیاپتی، ورند، گردھر
دادو اور سوامی دیانند اتیادی نے کتنی بڑی
سیوا کی ہے۔ اسے کون نہیں جانتا ہے؟
مدھیہ کال کے اس بھیانک سمے میں جس
سمے جنتا کی چیت بھنگ تھی۔ تراس اور شنکا سے
ڈانواں ڈول ہو رہا تھا۔ اس سمے ستیہ اور
دھرم اس کی دویہ جیوتی جگانے والے ان
مہاتماؤں کے اتیرکت اور آتما شکتی دان لی
کون ہو سکتا تھا۔ جو لاکھوں منشوں کو شانتی
پردان کرتا؟ کیول یہی نہیں بلکہ آج بھی اگنت
آتماؤں کو آتم سنیم کا پاٹھ پڑھا کر ایک سوتر
میں باندھ کر یگوں تک رکھنے والی انکی شکتی ہو
سکتی تھی؟ آج بھی رام چرت مانس نہ جانے
کتنے کروڑ ودھنت ہردیوں کو سمارگ کا اپدیش
کرتا ہے۔ کبیر کا بیجک۔ اگنت ہردے میں
پریم کا بیج بوتا ہے۔ آج بھی انشٹ چھاپ
ودیش میں سنیہ اور پریتی کی اگنت ندیاں
بہا کر لاکھوں پوتر ہردیوں پر ایسی نہ مٹنے والی
چھاپ لگا رہا ہے۔ تب کیا آتم سنیم کا پاٹھ
پڑھانے والی شکتی مانسک سنگٹھن کرنے والی
اس سے بھی بڑی شکتیاں آج تک کسی راشٹر
میں بھی پرابت ہو سکی ہیں؟ ہو سکتا ہے
کہ کوئی اپنے دیش کے ادھک اپنے ساہتیہ
کا دعویٰ کرے۔ پرنتو ایک بات سمرن رکھنی
ہوگی کہ اپنے سموہ نے ہی ساہتیہ کے نرمانا کیول

ساہتیہ کے ہی سیوک تھے اور لسند بھی
انہیں ساہتیہ کا پانڈتیہ بھی پراپت تھا پرنتو
اس دشا میں بھارت کو جو وکلتا سو بھاگیہ
پراپت ہوا ہے۔ وہ کدا چت سنسار کے کسی
دیش کو بھی نہیں پراپت ہو سکا۔ اتہ کھات
ہندی ساہتیہ کا نرمان ان مہاتماؤں کے
پوتر ہاتھوں سے ہوا تھا جو ساہتیہ کے پنڈت
تھے ہی۔ کنتو اس سے بھی کہیں اوپر تھے۔
وہ تھے پریم تپسوی اور اُچ کوٹی کے بھگت۔ ہندی
ساہتیہ کا سنہری یگ ان رتنوں سے وبھوشت
ہے۔ جن کا ایک ایک کن مانو ہردے کے پوتر تم
کونے سے بڑی ہی سرس سندر تتھا پنیت
بھاؤنا کو لے کر اتپن ہوا تھا۔ یہی کارن
ہے کہ اس ساہتیہ کا پربھاؤ اتنا دیاپک
اور امر ہے۔ یہ ساہتیہ اتنا پراچین ہوتے
ہوئے آج بھی اتنا نوین ہے۔ کیونکہ
لوگ کہتے ہیں کہ ستیہ کبھی پرانا نہیں ہوتا۔
یوں تو سنسار کا پرتیک ساہتیہ اپنے
اپنے آدرشوں کے کارن ہی اتپن ہوتا ہے اور
بہت سے انشوں میں ان کی پریپاٹیاں بھی
ایک دوسرے سے بھن ہوتی ہے۔ تتھاپی
اتنی وبھنتا ہوتے ہوئے بھی پرتیک اُچ ساہتیہ
میں ایک آنترک سمانتا اوشیہ ہوتی ہے اور
اسی کو کہتے ہیں۔ وشو ساہتیہ کی کسوٹی اس
کا بہت ادھک وشلیشن نہ کر کے صرف اتنا ہی
کہنا پریاپت ہوگا کہ یہ کھتیاں وشو ہردے کی ان
سمانتاؤں پر ادھشٹت ہے جو وشو ویاپی ہے
تتھا جن کا سمبندھ وکتی وشیش۔ جاتی وشیش
اتھوا دیش وشیش سے نہ ہو کر منشیہ ماتر سے
منشیہ ماتر سے ہوا کرتا ہے۔ یہی سچی کسوٹی ہے
اگر اسے ہم اپنے ساہتیہ کو کہتے ہیں تو نشپکش بھاؤ
سے یہ سدھ ہو جاتا ہے کہ اسکی اپیل کیول
بھارتیہ ہردیہ تک ہی پریمت نہیں ہے۔ ورن وہ
وشو کو پربھاوت کرنے کی شکتی رکھتی ہے اس
کے پرمان کے لئے بہت دور نہ جانا ہوگا ہم یہ کہہ
سکتے ہیں کیول اس چھوٹی سی پستک کا ہی نام
لونگا۔ جسے آج دنیا (Hundred
Poems of Kabir)
کے نام سے جانتی ہے۔ یہ بھی یہاں یہ کہنا انوچت
نہ ہوگا کہ اس چھوٹی سی پستک میں کوی ور کبیر کا
سمپورن نہیں لا سکے ہیں اور نہ شاید ان کے سب

سے سندر شبدوں کا سنگرہ ہی کیا جا سکا ہے
تتھاپی امریکہ اور یورپ جیسے سدور دور کی
ولایتوں نے اس پستک کا جتنا آدر کیا ہے وہ
ہمارے ہر ایک کتھن کو اشرشا سدھ کرنے کے
لئے پریاپت ہے۔ اس وکھت پر کبھاؤ کا
کارن ہیں نے اور پر سنکشیپ میں بتانے کا پریتن
کیا ہے۔ اتہ اسے دہرانے کی آوشیکتا نہیں
ان تھوڑی سی پرنتو اب وچار کرنے سے ایک
پرشن سوتنتر ہمارے سمکھ رہتا ہے کہ وہ کون سی
یکتی ہو سکتی ہے کہ جس کے دوارہ یہ ہمارا ملک بھی
سارے راشٹر کی ہی ہو جائے۔ تتھا پرتیک وکتی
اس سے ایک سا لابھ اٹھا سکے؟ یہ پرشن سمکھ
آتے ہی پہلے راشٹر کے لئے ایک بھاشا کی آوشیکتا
پرتیت ہونے لگتی ہے۔ ابھی اس دن راشٹر
بھاشا کے سمرتھک ایک ودوان نے کہا تھا کہ
یدپی راشٹر سنگٹھن کے لئے ہمیں ایک ہی بھاشا کی
آوشیکتا ہے اور وہ ہونی بھی چاہیئے لیکن تو بھی
وبھن پرانتک بھاشاؤں کے دوارا ساہتیہ کی
وردھی رکنی نہیں چاہیئے۔ اس کے سمرتھن میں
انہوں نے یوروپ کا اُداہرن دیتے ہوئے کہا تھا
کہ جب تک وہاں کے لیکھک لیٹن بھاشا میں
اپنے بھاؤ پرکاش کرتے رہے۔ تب تک کوئی اُچ کوٹی
کا ساہتیہ وہ لوگ تیار نہ کر سکے۔ پرنتو جوں ہی وہ
لوگ اپنی اپنی بھاشاؤں میں اپنے بھاؤ پرگٹ
کرنے لگے۔ توں ہی ساہتیہ اُچ ستھان پر پہنچ
گیا۔ یورپ کے لئے یہ بات سچ مچ ٹھیک ثابت ہو
سکتی ہے۔ پرنتو بالکل وہی بات بھارت کے
لئے لاگو نہیں کیونکہ وہاں کی وبھن بھاشاؤں سے
جو سمبندھ لیٹن کا تھا۔ وہی سمبندھ
ہماری ہندی کا انیہ بھارتیہ پرانتک
بھاشاؤں سے نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ
سنسکرت سے کچھ کچھ ویسا ہو جائے۔ اس کے
اتیرکت ایک دوسری کٹھنائی یہ اپستھت ہو
جائیگی کہ تب پھر ہمارے دیش کے پرتی بھاؤنوں
کی پرتی بھا پرانتیہ بھاشاؤں تک ہی سمٹ رہ
جائیگی اور اس کا پربھاؤ دیاپک نہ ہو سکیگا بات
جہاں کی تہاں ہی رہ جائیگی اور لوگوں کو
انودوں کے اتیرکت پھر اور کوئی سہارا نہ رہ
جائیگا۔ یہ پرپاٹی کبھی ادھک واچھنیہ نہ ہوگی
کیونکہ اس میں راشٹر بھاشا کا مولیہ ہی کیا رہ
جاتا ہے؟ کچھ وچار شیل پرشوں کا انوبھو ہے

کہ ہندی بھاشا کا ویاکرن کچھ ادھک سرل کر
دینا چاہیئے تھا ان کے نیموں میں کچھ ڈھیلاپن
دینا اور ہونی چاہیئے۔ بس مجھے کچھ سہمت نہیں
اپنے متروں سے ادھک دور تک سہمت نہیں ہو
سکتا۔ کسی بھی پرچلت جیوت بھاشا کو ویاکرن
کے نیموں سے جکڑنے کے پریتن بھی کبھی پھل نہیں
ہو سکتے۔ اس کتھن سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ویاکرن
کے نیموں کا مول دچھید الچھیر ہیتا ہے بلکہ
آشے کیول یہی ہے کہ کسی بھی جیوت بھاشا کی سب
سے بڑی آوشیکتا یہ ہے کہ اس میں پرودھی کرن
کا مناسب ساتھی رہنا چاہیئے۔ تتھا نوین پرایوگوں کے
سماویش کی پریاپت کشمتا ہونی چاہیئے تاکہ وہ
کی ودھ پرودھی کے ساتھ ہی جیوں جیوں اس
وچاروں کا وکاس ہوتا جائے تتھا ان میں
آتی جائے تیوں تیوں بھاشا کی ابھویکتا اور اسکی
پرتیبھا بھی بڑھتی جانی چاہیئے۔ یدی ایسا ہو
سکا تو کٹھنتا ہو جائیگا اور وکاس کا کرم رک جائیگا
ان نیموں کی مردتا ہی ان کا پرم گن ہے۔ ورنہ
کا سدھار اس درشٹی سے اوشیہ کیا جانا چاہیئے
کہ اگر اس سے کچھ نیم بھاشا کے وکاس کے بادھک
ہوتے ہوں تو ان کا پری شکار شیگھر ہی ہو جانا چاہیئے
اس کے اتیرکت ہمارے سمکھ ایک اور سب سے
آوشیک پرشن ہے لپی کا۔ بھاشا کے وچار میں جتنا
آوشیک بھاشا کا پرشن ہے لپی کا پرشن اس سے
کم آوشیک نہیں۔ جس پرکار راشٹر کو ایک بھاشا
کی آوشیکتا ہے اسی پرکار سے ایک ہی لپی کی بھی
آوشیکتا ہے۔ یہ دیکھ کر سنتوش اوشیہ ہوتا ہے
کہ ورتمان یگ میں ودوانوں کا دھیان اس مہتوپورن
پرشن کی اور آکرشت ہو چکا ہے اور وہ لوگ سنتر
اس پر وچار کر رہے ہیں تتھاپی کبھی کبھی ایک دو
ایسے بدھیمان بھی دیکھنے میں آتے ہیں جو ہمارا
الٹی گنگا بہانے کا پریتن کرتے ہیں۔ ٹرکی اور
انترراشٹریتا کی دہائی دے کر وہ رومن لپی کو بھارت
کی لپی پرمانت کرنے کا پریتن کرتے دیکھے پڑتے ہیں
ایسے ہی کچھ سجن ثبوت کے لئے انگریزی کو ہی
راشٹر بھاشا بنانے کا سوپن کبھی دیکھ چکے ہیں اگر
ٹرکی نے رومن لپی کو اپنایا تو اس کے پاس چارہ ہی
کیا تھا؟ کیونکہ وہاں تو اپنی کوئی لپی تھی ہی نہیں
وہاں کی پرچلت لپی عربی اگر وہ رکھنا چاہتا تو اس
کا کارن تھا اس کی اَدیکیانکتا پرنتو بھارت ورش
کو اسکی کیا آوشیکتا ہے۔ یہاں کی دیوناگری لپی جو
شوروں کی بابت ہولتا ہیں تتھا اپنی سجاوٹ کی ودیا
میں آج بھی اپنی ثانی نہیں رکھتی۔ جسے رومن
جیسی منہ کو دے۔ ایورن اور کلشٹ لپی سے
پریورتن کرنا کہاں کی بدھیمانی ہے؟ رومن کی سب
سے بڑی خوبی انکے اچھر دھرا کی سنکھیا کی کمی ہیں
دیکھی جاتی ہے پرنتو یدی رومن کے سمرتھک ذرا
نشپکش بھاؤ سے دیوناگری لپی پر وچار کریں تو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

دیانند اُپدیشک ودیالیہ کی سپھلتا

(از شری پنڈت چندر بھانو جی سدھانت بھوشن پروہت آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی)

کسی بھی سنستھا کی کامیابی دیکھنے کے لئے Aims) اس کے اُدیش) سب سے پہلے ہیں۔ اس کے اُدیش (Aims and objects) دیکھنے چاہئیں کہ اس نے ان کے مطابق کہاں تک سپھلتا حاصل کی ہے۔ کوئی بھی سنستھا اگر اپنے اُدیشوں کو پورا کرنے میں قائم رہتی ہے نیز اس سنستھا کو قائم کرتے ہوئے جنتا نے جن آشاؤں کو اس کے ساتھ باندھا ہو۔ اپنے پسینہ کی گاڑھی کمائی جن خوابوں کے پورا کرنے کے لئے اس پر نچھاور کر دی ہو۔ ان آشاؤں اور خوابوں کو اگر کوئی سنستھا پورا نہیں کرتی تو وہ چاہے کتنی ہی شاندار کیوں نہ ہو۔ اس کو سپھل نہیں کہا جا سکتا۔ اس کسوٹی کے مطابق ہمیں سب سے پہلے ودیالیہ کے اُدیش دیکھنے چاہئیں۔ ان کا سب سے پہلا اور مکھ اُدیش مندرجہ ذیل ہے:۔

"ویدک دھرم کے پرچارک۔ اُپدیشک۔ سنکلت تھا کاریہ کشل پروہت اور دھارمک سیوک تیار کرنا" اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ضروری تھا کہ آریہ نوجوانوں کو سنسکرت و ویدک ساہتیہ۔ سدھانتوں اور درشنوں وغیرہ کی شکشا دی جاتی اور انکا Standard معیار مقرر کرنے کے لئے پریکشائیں مقرر کی جائیں چنانچہ اسی کے لئے ودیالیہ کی طرف سے سدھانت رتن سدھانت بھوشن۔ سدھانت شرومنی پریکشاؤں کا انتظام کیا گیا۔ نیز اُن لوگوں کے لئے جو سنسکرت زبان سے زیادہ واقف نہیں ہوتے۔ لیکن ہندی بھاشا کے ذریعہ ہی سدھانتوں کی واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ سدھانت وشارد پریکشا کا پربندھ کیا گیا۔ ودیالیہ کی پاٹھ ودھی اور پریکشائیں کتنی مفید اور مقبول ثابت ہوئی ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگ سکتا ہے کہ ان پریکشاؤں کے مراکز (Centres) ودیالیہ کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات رہ چکے ہیں (۱) دہلی (۲) گوروکل رائیکوٹ (۳) دانا پور (پٹنہ) (۴) گوروکل ڈائیکا ننگھل (۵) گوروکل ہوشنگ آباد (سی۔ پی) (۶) گوروکل ملتان (۷) گوروکل چتوڑ گڑھ (۸) گوروکل ودیا پیٹھ ہریانہ۔ بھینسوال (۹) گوروکل سوپہ (گجرات) (۱۰) گوروکل جھجر (۱۱) ڈی۔ اے۔ وی کالج کانپور (۱۲) آریہ مہا ودیالیہ کرتھل (۱۳) آریہ سماج کرسی (۱۴) آریہ سماج حیدرآباد دکن (۱۵) آریہ سماج بجنور (یو۔ پی) (۱۶) آریہ سماج گڑھ شنکر (۱۷) آریہ سماج اودھم گڑھ (۱۸) آریہ سماج سیلی (۱۹) آریہ سماج بڑودا (۲۰) آریہ سماج میسور (میسور ریاست) (۲۱) آریہ سماج میانوالی (۲۲) آریہ سماج نیا بانس دہلی (۲۳) آریہ سماج انند (احمد آباد) وغیرہ۔

اس طرح ان پریکشاؤں نے نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے صوبوں مثلاً پنجاب۔ یو۔ پی۔ بہار۔ سی۔ پی۔ بمبئی۔ گجرات۔ راجپوتانہ میں ہی پردلیتی کرایا ہے۔ بلکہ ہندوستان کی دو بڑی ریاستوں حیدرآباد دکن اور میسور تک بھی اپنی رسائی پیدا کر لی ہے اور وہاں سے پھر ماریشس جیسے دور دراز جزائر کی طرف اپنا رخ کیا۔ ہماری اطلاعات کے مطابق ان پریکشاؤں میں اب تک سینکڑوں ودیارتھی شامل ہو چکے ہیں جن میں کامیاب ودیارتھی سدھانت شرومنی میں ۱۱۔ سدھانت بھوشن میں ۳۶۔ سدھانت رتن میں ۲ اور سدھانت وشارد میں ۶۱ ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ سدھانت وشارد میں پاس ہونے والی تین دیویاں بھی ہیں سدھانت وشارد پریکشا نہ صرف آریہ سبھا سدوں بلکہ آریہ دیویوں کے لئے بھی اتنی ہی اُپیوگی سمجھی گئی ہے کہ ابھی آریہ سماج بوہڑ دروازہ ملتان نگر نے جو اپنے ماتحت اُپدیشکا کلاس کھولی ہے۔ اس میں آریہ دیویوں کو قابل اُپدیشکا بنانے کے لئے اس سدھانت وشارد پریکشا کی تیاری کرانا ضروری سمجھا گیا ہے آریہ سماج داجل نے بھی اپنی کنیا پاٹھ شالہ میں اس پریکشا کی پڑھائی جاری کر دی ہے۔

مندرجہ بالا پریکشاؤں کو پاس کرنے والے نیز ودیالیہ کی چھتر چھایہ میں پڑھنے والے انیہ ودیارتھی آریہ سماج کے لئے کتنے مفید ثابت ہوئے ہیں اور وہ ویدک دھرم کی سیوا جگہ بجگہ کس خوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کا پتہ ان سنستھاؤں وبھاگوں اور ستھانوں کے نام لکھنے سے بخوبی لگ جائیگا۔ جہاں پر ودیالیہ کے ودیارتھی کام کر رہے ہیں۔ مثلاً (۱) آریہ پرتی ندھی پنجاب (۲) گوروکل سوپا (۳) آریہ مہا ودیالیہ کرتھل (۴) دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور (۵) گوروکل چتوڑ (۶) ریسرچ وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (۷) ریسرچ وبھاگ ڈی اے وی کالج لاہور (۸) دہلی (۹) چھپرا (بہار) (۱۰) ریاست ٹراونکور (۱۱) لکھنؤ (۱۲) سیتا پور (یو پی) (۱۳) مبلی دکرناٹک (۱۴) کنگیری (میسور ریاست) (۱۵) ودیگر حیدرآباد (۱۶) موتی ہاری (بہار) (۱۷) بیلگاؤں (بمبئی) (۱۸) باندی کوئی (راجپوتانہ) (۱۹) راماں منڈی (۲۰) حیدرآباد دکن (۲۱) ناگپور (۲۲) بجے پور (۲۳) کویٹم دٹراونکور) (۲۴) کلکتہ (۲۵) اجمیر (۲۶) امرت سر (۲۷) گوروکل جہلم (۲۸) آریہ کمار آشرم بڑودہ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کرنال وغیرہ

ودیالیہ کے جو باقی دو اور اُدیش ہیں یعنی ہرشی دیانند پروہت پنتھانوں۔ ویدک گرنتھوں اور گرنتھوں (आर्ष ग्रन्थ) کا انوسندھان کرانا نیز ویدک سدھانتوں کے گیان اور مت متانتروں کے مقتوں میں (तुलनात्मक) شاستر ارتھ کرنے والے پنڈت اور ودیارتھی وادیوں کشل آریہ ویر اُتپن کرنا" ان اُدیشوں کو بھی ودیالیہ کے انیک سناتک بڑی یوگتا سے پورا کر رہے ہیں۔ جن کی شہادت کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے وارشک ورتانت نیز دوسری سنستھاؤں کی سالانہ رپورٹیں کافی ہیں۔ اس ضمن میں سب سے بڑی ہتو پورن بات یہ ہے کہ مذاہب اسلام سے کما حقہ واقفیت بہم پہنچانے کے لئے عربی پڑھانے کا جتنا عمدہ انتظام اس ودیالیہ میں ہے اتنا شاید ہی اور کسی جگہ پر ہوگا یہی وجہ ہے کہ اس قلیل عرصے میں ودیالیہ اپنے دو سناتکوں (پنڈت شودت جی مولوی فاضل اور پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر) کو عربی کے عالموں کی شکل میں پیش کر سکا ہے نیز اس ودیالیہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ پنجاب میں اس کے ہی ایک ودیارتھی نے سب سے پہلے مولوی فاضل (آنرز ان عربک) کا امتحان پاس کیا۔

اس ودیالیہ کے ودیارتھی پرچار میں جو اس قدر تجربے کار منتری اسپرٹ والے کامیاب ثابت ہوئے ہیں اس کا ایک کارن یہ ہے کہ ودیارتھیوں کو ودیالیہ میں رہتے ہوئے ہی پرچار کرنے اور ویدک دھرم کی سیوا کرنے کے لئے اُتساہت کیا جاتا ہے۔ لاہور کے آریہ بھائی عموماً اور آریہ سماج لاہور کے کاریہ کرتا خصوصاً اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ اس ودیالیہ کے ودیارتھی ان کو وارشک اُتسو وغیرہ کے موقع پر کس قدر سہائتا دیتے رہے ہیں یہی نہیں بلکہ گرمیوں کی تعطیلات میں بھی آریہ سماج کے گراموں میں پرچار کرنا ودیارتھیوں کے پروگرام کا ایک خاص حصہ ہوتا ہے۔ اب تک ودیارتھیوں کے ذریعے بے شمار گراموں اور قصبوں میں پرچار کیا گیا ہے جن میں ایسے سینکڑوں مقامات شامل ہیں جہاں کہ پیشتر کبھی آریہ سماج کا پرچار نہیں ہوا تھا ان ودیارتھیوں کے زمانہ طالب علمی میں ہی ان کے پرچار کا نہایت اچھا اثر رہا ہے۔ اس کا ثبوت انبالہ چھاؤنی کے مشہور کاریہ کرتا شری ڈاکٹر لال چند جی کے ایک پتر میں ہے۔ جس میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

اپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھی جو میری دیکھ ریکھ میں کام کرتے رہے ہیں۔ میں ان کے کاریہ سے سدا ہی میں سنتشٹ رہا ہوں۔ میں نے پرچار کی لگن۔ کام کرنے کی شکتی۔ کفایت شعاری اور سمے کا جائز استعمال آدی گن جو ایک پرچارک میں ہونے چاہئیں۔ سبھی ان میں پائے ہیں میں اُن کے کام سے بہت خوش ہوں اور مجھے اُن سے بہت کچھ آشائیں ہیں۔"

اپدیشک ودیالیہ اور اس کے ودیارتھیوں کے اس قدر کامیاب۔ کارآمد اور اپنے اُدیشوں کو پورا کرنے والے ہونے سے یہ صاف ثابت ہو جاتا ہے کہ اس ودیالیہ کی آریہ جنتا کو سخت ضرورت تھی اور ضرورت ہے۔ ابھی کچھ دن ہوئے شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے آریہ سماج بیری ضلع رہتک کے وارشک اُتسو پر ویاکھیان دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ آریہ سماج کو ویدک دھرم کا سنسار میں پرچار کرنے کیلئے دو کروڑ براہمنوں کی ضرورت ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ان براہمنوں کو پیدا کرنے کے لئے دیانند اُپدیشک ودیالیہ بھی ایک بڑا زبردست سادھن ثابت ہوا ہے۔

ہم تو سمجھتے ہیں کہ جب تک آریہ سماج کا پرچار کرنا ہے اور پرچار کیلئے پرچارکوں کی ضرورت ہے تب تک پرچارکوں کو تیار کرنے والے نہ صرف یہی ایک بلکہ ایسے کئی ایک دیانند اُپدیشک ودیالیوں کی اشد ضرورت ہے۔ شری منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری شری پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار کے شبدوں میں تو اس ودیالیہ کی ضرورت کیول گرہستی پرچارکوں اور اُپدیشکوں کے لئے بھی ہے چنانچہ وہ دس پتی کے آریہ سنسار میں تحریر فرماتے ہیں کہ "جو کیا سادھو آریہ سماج کے سدھانتوں سے پرچیت ہونا چاہیں ان کے لئے اُپدیشک ودیالیہ کھلوا اس پرکار کے اینہ سنستھا لیہ اُپیوگی ہو سکتے ہیں۔ پنجاب کے آریہ بھائیوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین سنچالت دیانند اُپدیشک ودیالیہ میں سادھو سنیاسی بھی آریہ سماج کے سدھانتوں کی شکشا پاتے رہے ہیں اور اب بھی پڑھ سکتے ہیں۔ یہی نہیں اُپدیشک ودیالیہ میں سادھو سنیاسیوں کے ٹھہرنے کا

...ri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جملہ مجلسی خرابیوں کا واحد علاج ویدک ورن ویوستھا

(مہاشہ "ناظم" جلالپوری کے قلم سے)

اس وقت بھارت ورش میں ۳۶ یا ۳۷ کروڑ کے قریب اشخاص رہتے ہیں۔ بھارت کی سرزمین بھی وہی ہے۔ جو کلجگ سے پہلے تھی۔ بھارت کا جل وایو بھی وہی ہے۔ جو کہ ست جگ کے زمانہ میں تھا۔ لیکن اس وقت جس مشکل سے ہمیں روزانہ دوچار ہونا پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ یہاں کے رہنے والے کروڑوں افراد کی زندگیوں کا مقصد نتیجہ نہیں۔ وہ دوسرے ممالک کے انسانوں کی طرح سانس تو لے رہے ہیں۔ لیکن اتنا نہیں جانتے کہ کس طرح اپنی ہستی کو محسوس کریں۔ پچھلے جنگ یورپ میں جرمنی کے سات کروڑ انسانوں نے اپنی ہستی کو دنیا میں پورے طور پر محسوس کیا۔ موجودہ جنگ ایبے سینیا اور اٹلی میں پانچ کروڑ اطالوی جوانوں نے دنیا کو اپنی طاقت کا احساس کرا دیا ہے۔ لیکن بدقسمت ہندوستانی سارے یورپ کی آبادی سے زیادہ ہوتے ہوئے اتنی ہمت نہیں رکھتے کہ کسی دماغی سیاسی یا مجلسی طور پر بازی لے جائیں۔ بھگوان دیانند سرسوتی اسی لئے آتا ہے کہ بھارت کو دنیا کا گورو بنانے۔ لیکن ہماری بدقسمتی سمجھئے کہ ہم نے گورو تو کیا بننا تھا ہم محض دوسروں کی خوشہ چینی کرکے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے میدان مار لیا ہے۔ مغرب کے لوگ جو کچھ ہمارے کان یا دماغ میں ڈال رہے ہیں۔ ہم سمجھ لیتے ہیں کہ اس کے اندر ہماری سیاسی یا مجلسی نجات ملفوف ہے۔ لیکن یہ سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے کہ ہمارا اپنا تمدن کیا بتلاتا ہے۔

سچ مچ بھارت کی یہ بدقسمتی تھی کہ اس کے اندر بعض اشخاص نے جنم کی ذات پات کے سسٹم کی حوصلہ افزائی کی اور اس طرح ساری قوم کی ترقی کے وکاس میں روڑا اٹکا دیا۔ جب بھارت پر مسلم حملہ آوروں نے فوجی چھاپے مارنے شروع کئے تو ایسی جنم کی ذات پات کے معتقدوں نے غلطی سے یہ سمجھ لیا کہ ملک کا اندرونی یا بیرونی ڈیفنس کرنا مٹھی بھر راجپوتوں کا مجلسی یا سیاسی فرض ہے۔ حالانکہ دیش بھگتی کا یہ تقاضا تھا کہ جس شخص میں تلوار اٹھانے کی طاقت تھی، وہ خود ہی ملک کے ڈیفنس کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیتا اور اس بات کا انتظار نہ کرتا کہ کوئی جنم کا راجپوت مسلح ہو کر میدان میں نکلتا ہے یا نہیں۔ میرے مانیہ بھائی پنڈت سنت رام جی بی اے کا خیال ہے کہ ورن ویوستھا ایک قسم کا مالیخولیا ہے جو ہندوؤں کو تباہ کر رہا ہے۔ لیکن میں ان سے یہ عرض کردوں کہ ورن ویوستھا مالیخولیا ثابت ہوتی جب اس کا منشاء انسانوں کی ذہنیت کو سیوا دھرم کی فضیلت سے منکر بنانا ہوتا۔ جب ایک طرف ویدک دھرمی یہ سمجھتا ہے کہ صرف وہی شخص برہمن و کہلا سکتا ہے جو کہ قوم کی دماغی سیوا کرتا ہے تو کیسے فرض کیا جا سکتا ہے کہ دماغی سیوا کرنے والا کسی قسم کے مالیخولیا میں مبتلا ہے اور وہ محض اپنی لیاقت کے گھمنڈ میں دوسروں کے حقوق کو پامال کرنے پر تلا ہوا ہے۔ وہ کسی ایسے شخص کو کھشتری تسلیم نہیں کرتا۔ جو کہ اپنی جسمانی طاقت کو درندوں کی طرح استعمال کرتا ہے۔ بلکہ کھشتری یا راجپوت صرف اسے تسلیم کرتا ہے جو کہ اپنی قوت بازو سے زیردستوں یا کمزوروں کی رکھشا کرتا ہے ایسے ہی ویش وہ ہے جو کہ اپنی ساری استعداد اور قابلیت کو صنعت و حرفت اور تجارت کے ذریعہ قوم کی خدمت کے ارپن کر دیتا ہے شودر وہ ہے جو less gifted ہونے کی وجہ سے باقی طبقات انسانی کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ نسل انسانی کی دیانتداری سے خدمت ادا کرنے کے قابل ہیں۔ مغرب کا پالیٹکس اچھا ہے یا برا۔ اس سے ہمیں چنداں سروکار نہیں۔ ہاں ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ مغرب کے لوگوں کے دماغ میں یہ جنس ضرور پایا جاتا ہے کہ وہ coloured لوگوں کے مقابلہ پر برتر اور اعلےٰ تر ہیں اور یہی مالیخولیا ہے جس کے لئے ویدک ورن ویوستھا کی دنیا میں پہنچ سکتا اپنا زیادہ ادھیک ہے۔ دنیا نے جس قدر دکھ مادہ پرستی اور امپیریل ازم سے اٹھایا ہے۔ وہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ دنیا کے اندر ہم یہ جذبہ بھرنے کی کوشش کریں کہ

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

ہر کہ خود را دید او محروم شد

مجھے خوشی ہے کہ میرے مانیہ بھائی پنڈت سنت رام جی کا ذات پات توڑک منڈل ہندوؤں کے اندر سے جنم کی ذات پات کے حوصلہ شکنی کرنا چاہتا ہے۔ اگر منڈل ہندوؤں کی جنم کی ذات پات کے ساتھ ہی مغربیا دیوں کی قائم کردہ جنم کی ذات پات کو جو کہ ہندوستان کی متحدہ قومیت کے شیرازہ کو منتشر کرکے بچھیں قسم کی فرقہ پرستی کو جنم دے رہی ہے مٹانے کی کوشش کریگا تو سارا سمجھدار ہندوستان اس کی ضرورت کا قائل ہو جائیگا۔

ویدک ورن ویوستھا

میں نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ جملہ ہی آدم جہانی ہمارے قانون کے سامنے ایک مساوی درجہ رکھتے ہیں۔ جو لوگ قانون مروجہ سے سپیشل ٹیکشن کا حق رکھتے ہیں۔ وہ آریہ کہلاتے ہیں اور جو لوگ نیتی۔ دھرم اور شسٹاچار کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سوسائٹی کے لئے بوجھ ثابت ہوتے ہیں۔ وہ دسیو کہلاتے ہیں۔ سوسائٹی کا بحیثیت مجموعی یہ فرض ہے کہ وہ اس مجلسی بوجھ کی ذہنیت کو تبدیل کرکے اسے مفید جزو بنائے اور اس وقت تک دم نہ لے۔ جب تک ملک اور قوم کی اکثریت ایسی رنگت میں نہ رنگی جائے۔ جسے دیکھ کر ایک غیر جانبدار شخص بھی یہ کہنے کے لئے مجبور ہو کہ یہ ایک آدرش سوسائٹی ہے۔ ہندوستان کا بہترین ہمدرد وہ شخص ہوگا جو کہ ہندوستان کے ۳۶ یا ۳۷ کروڑ باشندوں میں سے اُن اشخاص کا انتخاب کریگا جو کہ دماغی یا جسمانی طور پر ملک اور قوم کی حفاظت کر سکتے ہیں اور اُسے عزت سے رہنے کے قابل بنا سکتے ہیں ہندوستان میں اس وقت جو مجلسی آپا دھاپی مچی ہوئی ہے۔ اس کا مول کارن یہ ہے کہ یہاں کوئی ایسی سرکاری یا غیر سرکاری ایجنسی نہیں جو کہ ان ۳۶ یا ۳۷ کروڑ باشندوں کی بہترین چھانٹ کرے

بے بنیاد اتہام

میرا یہ حق نہیں کہ میں کسی بھی شخص کی نیت پر اس وقت تک شک کروں جب تک وہ خود مجھے اپنے عمل سے شک کرنے کا موقعہ نہ دے تاریخ ہند کا ہر ایک پڑھنے والا جانتا ہے کہ اس ملک میں ابتدائے آفرینش سے ورن ویوستھا کا کنسٹی ٹیوشن کسی نہ کسی شکل و صورت میں پایا جاتا رہا ہے۔ میرا مطالعہ بتلاتا ہے کہ اس انسٹی ٹیوشن کا ماخذ وید بھگوان ہے پنڈت سنت رام جی کا خیال مجھ سے مختلف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ محض سمرتی کاروں کی اختراع ہے۔ میرے لئے مشکل ہے کہ میں تو بھگوان کو ایک غیر ذمہ وار مقنن قرار دیدوں اور جس جگہ وہ پانچویں ورن کے وجود سے انکاری ہیں۔ وہاں ان کو ایک غیر مستند رشی تصور کروں۔ یہ سچ ہے کہ منوسمرتی کی تصنیف یا تالیف کے وقت میں بھی ورن سنکر پیدا ہونے شروع ہو گئے تھے اور دھرم شاستروں کے زمانہ میں ورن باہم خلط ملط ہو گئے تھے

لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم ان کی صداقت کے ہی قائل نہ رہیں اور اپنی طرف سے ان کی پاکیزگی کو برقرار رکھنے کا یتن نہ کریں۔ ہم نے آریہ سماج کی ابتدا سے اس پاکیزگی کو برقرار رکھنے کا اسی وقت عملی ثبوت دے دیا تھا۔ جب ہم نے مہنی ورنیڈت گورودت جی کو پنڈت کی اپادھی دی تھی۔ ہم دلت جاتیوں کا جاتی پروشٹی سنسکار کرتے ہوئے انہیں اگر یگوپویت دیتے ہیں تو اس لئے دیتے ہیں کہ جہاں تک ہمیں موقعہ مل سکتا ہے ہم کسی بھی انسان کی ترقی کے راستہ میں روڑا اٹکانا نہیں چاہتے۔

ہمیں اس وقت سخت افسوس ہوتا تھا۔ جب ہم کسی بھی ہندو کو محض جنم کے ابھیمان پر سورگیہ گورودیال جی پرنسپل سناتن دھرم کالج لاہور کو پنڈت کی بجائے لالہ کے خطاب سے مخاطب کرتے سنتے یا پڑھتے تھے

چاتورن

پنڈت سنت رام جی بی اے دوبارہ لکھتے ہیں کہ وید میں کسی بھی جگہ "چاتورن" کا شبد نہیں یہ ازوہی مثال ہے کہ اگر قرآن شریف میں نماز کا لفظ درج نہیں تو مسلمانوں کی پانچ وقت کی نماز ناجائز ہوگی۔ جب ویدوں میں برہمن۔ کھشتری ویش اور شودر کی چاروں مجلسی اصطلاحیں ملتی ہیں۔ تو پھر یہ سمجھنا مشکل ہے کہ چاتورن اور کسی چیز کا نام ہے۔ الفاظ اور اصطلاحوں کا ذکر تو مفرد را کا خاص (Province) ہے۔ پنڈت جی اگر کسی منتر در شٹا رشی کا حوالہ پیش کر دیتے کہ پراچین آریہ صرف دو ورنوں کو مانتے تھے تو ان کو [illegible] کا جلد کچھ معنی رکھ سکتا تھا۔ پنڈت جی نے یجروید ادھیائے ۳۰ منتر ۵ میں براہمن۔ راجنیہ ویش اور شودر کے علاوہ چند دیگر اسموں کا ذکر آنے سے یہ فیصلہ ارشاد فرما دیا ہے کہ وید میں ورن چار نہیں بلکہ بوس ہی ہیں۔ اگر وہ خود ہی اس منتر کی وضاحت کر دیتے تو انہیں پتہ لگ جاتا کہ اس منتر کا اطلاق کس زمانہ پر ہو سکتا ہے۔ وید تو منش ماتر کے لئے تھا۔ اس لئے نا ممکن ہے کہ وہ کسی بھی زمانہ کے کسی فرد واحد کی موجودگی سے انکار نہ کرے۔ دنیا میں چور بھی ہوتے ہیں۔ قانون شکنی اور جرائم پیشہ لوگ بھی ہوتے ہیں۔ حکومت وقت کا فرض [illegible] ہے کہ وہ ان کی (Innerse [illegible]) کی جا گرت کرے اور ان کو خاص جیل اور پاگل خانوں میں رکھکر اصلاح کرے لیکن اگر پنڈت جی اس بات پر اصرار کریں کہ وید میں چار کی بجائے دو ہی ورن ہیں تو اس کا سہل علاج یہ ہے کہ وہ کاغذ۔ قلم اور دوات سمیٹ کر بیٹھ جائیں اور ان منتروں کی باقاعدہ ویاکھیا

کرکے چھپا ۔۔ تو جائیں۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ ان کی دیا کھیہ سے ہی یہ ثابت کر دوں گا کہ دید میں ہر ایک جگہ پنر ورن کا ذکر کرتا ہے اور اس ذکر کی بنا پر سمرتی کاروں یا شستر دوستانے یہ فتوے دیا ہے کہ دنیا میں صرف چار ہی ورن پائے جاتے ہیں۔

زمانہ مستقبل

زمانہ مستقبل کو بہتر اور روشن بنانے کے لئے ہر ایک انسان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ دنیا میں سیوا دھرم کا پرچار کرے اور ایسی کوشش کرے۔ جس سے سوسائٹی کا ہر ایک فرد اپنی بہترین قابلیت اور لیاقت کو سوسائٹی کے ارپن کر سکے۔ آج دنیا میں جو اشانتی پائی جاتی ہے۔ اس کا مول کارن یہی ہے کہ جن لوگوں کی زندگی غیر قدرتی حالات کی وجہ سے abnormal ثابت ہو رہی ہے۔ وہ اسے مفید بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔ لیکن جب خارجی حالات ان کی مدد نہیں کرتے تو وہ سوسائٹی کے لئے خطرہ ثابت ہونے لگ جاتے ہیں۔ لیگ نے جنیوا کے اندر اپنا ڈراما کھیلتے ہوئے جتنا روپیہ مختلف اقوام اور ممالک کے اندر شانتی سمتاپن کرنے کے لئے خرچ کیا ہے اگر اتنا روپیہ وہ دنیا میں ویدک درن ویوستھا کو ستھاپت کرنے میں صرف کرتی تو دنیا کبھی لیگ سے شناکی نہ ہوتی۔

ضرورت ہے کہ لیگ کا آئندہ جو ڈھانچہ بنایا جائے وہ اس قسم کا ہو کہ وہ دنیا کے جملہ باشندوں میں ایسی چھانٹ کر سکے کہ جو لوگ دماغی طور پر بذریعہ الہام ان کی خدمت کر سکتے ہیں۔ ان کو براہمن کا لقب دے اور جو جسمانی طور پر خدمت کر سکتے ہیں ان کو کھشتری کا اور جو تجارت یا صنعت و حرفت یا زراعت سے سوسائٹی کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان کو ویش کا اور جو ان تینوں طبقات میں شامل ہونے کے قابل نہیں ان کو شودر کا۔ تو آج دنیا میں جتنی مجلسی خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ وہ کہیں ڈھونڈے سے بھی نظر نہ آئیں۔

ضرورت

امیدواروں کی تار اور سٹیشن کی ٹری کے لئے فورتھ ۔۔ الاؤنس اٹھائیس روپے تک ملے ۔ کرایہ وردی اور لگیچر ۔۔ مفت۔ فارم داخلہ و قواعد کے لئے ۔۔ آنہ روانہ کریں۔ ڈائرکٹر آل انڈیا ٹیلیگراف ریلوے ڈیوٹی کالج کمبئی نمبر ۱

دیانند مٹھ کے متعلق میرے وچار

(لیکھک۔ ڈاکٹر لال چند جی ابنالہ چھاؤنی)

آریہ جگت اور خاص کر پنجاب کی آریہ جنتا میں کچھ دنوں سے "دیانند مٹھ" کے متعلق وچار ہو رہا ہے اور کئی مہانو بھاو اپنے وچاروں کو اخباروں دوارا آریہ جنتا تک بھی پہنچا چکے ہیں۔ ایک طرف سے آواز اٹھی کہ دیانند مٹھ آریہ سماج کے سر پر سفید ہاتھی ہے۔ اس لئے یہ ہونا ہی نہیں چاہیئے۔ دوسرے وہ مہانو بھاو ہیں جو دیانند شبد کے ساتھ مٹھ لفظ کو پسند نہیں کرتے اور تیسری شرینی والوں کو ایسے آشرم اور اس نام سے بھی کوئی آپتی نہیں۔ لیکن ان کے وچار میں "دیانند مٹھ" گورودت بھون لاہور میں ہونا چاہیئے اور یہ مہانو بھاو اپنے وچاروں کی پشٹی میں کچھ ایک دلائل بھی پیش کرتے ہیں۔ جن کو آریہ جنتا نے اخباروں دوارا پڑھ لیا ہوگا۔ میں کوئی نئی بحث چھیڑنے کی غرض سے یہ مضمون نہیں پیش کر رہا ہوں۔ بلکہ ایک آریہ ہونے کی حیثیت سے میرا بھی فرض ہے کہ اوروں کی طرح میں بھی اپنے وچار آریہ بھائیوں کے سامنے رکھوں۔

سب سے پہلے ہمیں شری پوجیہ سوامی سوتنتر انند جی مہاراج کے اس ادیش کی تہ میں جانے کی ضرورت ہے جس کو مدنظر رکھ کر سوامی جی مہاراج نے اس مہان کاریہ کو سر انجام دینے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ شری سوامی جی کے برسوں کے پریکٹس میں ایک بات یہی ہے اور وہ یہ کہ موجودہ زمانے میں جبکہ آریہ جنتا نے اپنے ساماجک اخراجات اس قدر بڑھا لئے ہیں کہ ان کو پورا کرنے کے لئے انہیں سال کے تین سو پینسٹھ (۳۶۵) دن چندہ مانگنا پڑتا ہے اور ایسی حالت میں جب سماجیں وید پرچار کی اہمیت سمجھتی ہیں تو ان کے سامنے ایک اور مصیبت آ جاتی ہے خیر جوں توں کر کے یتھا شکتی بھیجنے کی کوشش کرتی بھی ہیں۔ لیکن نتیجہ یہ ہے کہ وید پرچار فنڈ کی طرف براہ راست توجہ نہ ہونے سے روز بروز یہ فنڈ گھاٹے کی طرف جا رہا ہے اور اس کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑتا ہے لیکن پھر بھی کمی ہی کمی نظر آتی ہے اور جب وید پرچار فنڈ کمزور حالت میں ہوگا تو سمجھو زیادہ تعداد میں اپدیشک رکھ کر شاید ہی پرچار کیسے پھیلا کر سکیگی۔ دوسری بات جو شری سوامی

جی مہاراج کے انوبھو میں آئی ہے وہ یہ کہ موجودہ اپدیشک منڈل سادھو سنیاسیوں کی طرح نردگھنتا سے پرچار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان کے خانگی حالات انہیں اجازت نہیں دیتے جس سے یہ لوگ دور دور پرانتوں تتھا دیش دیشانتروں میں آزادی سے پرچار کر سکیں۔ انہیں کارنوں سے سوامی جی مہاراج نے ہماری توجہ ایک ایسے آشرم کی طرف دلائی ہے جس سے سنیاسی مہاتماؤں کی اچت ضروریات پوری ہوتی ہیں اور سماج میں بھی اس وقت کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں ان لوگوں کو یقین ہو جائے کہ وہ بڑھاپے وشرام علاج معالجہ تتھا سوادھیائے کے لئے کوئی آشرم ہے۔

اب اگر ہم تھوڑی دیر کے لئے دور اندیشی سے کام لیں تو سنسار کا اتہاس بھی ہمیں یہی شہادت دیتا ہے کہ دھرم پرچار کا محکمہ ہمیشہ مہاتماؤں کے ہاتھ رہا ہے۔ بودھ دھرم سنسار میں تبھی پھیلا جبکہ نشکام بودھ بھکشوؤں نے بودھ دھرم کا جھنڈا اٹھایا اور ویدانت بھی امریکہ تک تبھی پہنچا جبکہ سوامی رام تیرتھ اور سوامی ویویکانند جیسے تیاگی مہاپرشوں نے خانگی حالات کو تلانجلی دی۔ اسی طرح جاتے ہے۔ جس زمانے کو ہم اپنشدوں اور رشیوں کا زمانہ بھی یہی بتاتا ہے کہ دھارمک گرنتھ لکھنے تتھا دھرم اپدیش کرنے کا کاریہ یاگیہ ولک، کناد، گوتم، پاتنجلی جیسے رشیوں کے ہاتھ میں رہا ہے اور ہے بھی یہ پرکرتی کے انوکول۔ کیونکہ ان لوگوں میں ایک وچترتا ہوتی ہے وہ یہ کہ کام کرودھ لوبھ موہ وغیرہ سے علیحدہ ہونے کے کارن ستیہ کو ستیہ اور استیہ کو استیہ بتاتے ہیں۔ یہ لوگ نہیں جھجکتے۔ کیونکہ نہ ان کو کسی سے پریم ہے اور نہ کسی سے دویش۔ نہ کسی سوسائٹی سے تعلق نہ کسی فنڈ سے لین دین۔ نہ کوارٹروں کی ضرورت نہ بھوجن آدی کے بل بنانے کی ضرورت ہے جہاں دلت ہو گئی مسور ہے۔ جہاں بھوک لگی مانگ کھایا۔ کیا آسان سسٹم ہے۔ پرنتو آریہ جنتا پکھیہ پرچار کے سادھن کی طرف سے ابھی تک دیکھ نہیں رہی ہے۔ اس دیانند مٹھ کی پشٹی میں آریہ جگت کے ان بھوشیل بزرگ رائے رتن ماسٹر آتما رام جی امرتسری بھی اپنے وچاروں کو پیش کر چکے ہیں اور ان کے وچار میں یہ مٹھ امرتسر میں ہی موزوں تتھا سیدھ ہوگا

اور بہت سے وچارکوں نے اس کی پشٹی میں لیکھ لکھے ہیں۔ کچھ مہانو بھاو کہتے ہیں کہ دیانند کے ساتھ مٹھ شبد اچھا نہیں لگتا۔ کیونکہ رشی نے مٹھوں کا کھنڈن کیا ہے۔ اس لئے ان کے نام کے پیچھے مٹھ شبد لگانا رشی کے ساتھ بے انصافی ہے۔ میں ان سجنوں سے نویدن کرتا ہوں کہ برائے مہربانی بتائیں کہ رشی نے مٹھ شبد کو برا کہاں بتایا ہے یا کہیں سنت کو ہی برا بتایا ہو۔ ایسا نہیں بلکہ رشی نے تو مٹھوں میں ہونے والی خرابیوں کا کھنڈن کیا ہے۔ رشی نے تو برہمنوں کو بھی پوپ اور پوپ کہکر پکارا ہے۔ تو کیا آریہ سماج براہمن کو برا مانتی ہے جب دیانند کے ساتھ کالج لگا کر "دیانند کالج" کہہ سکتے ہیں تو دیانند مٹھ کیوں نہیں کہہ سکتے جس پرکار لوگوں کو بھون یا گھر لفظ اچھا لگتا ہے۔ اسی طرح سادھوؤں کی اپنی پریکھاشا میں انہیں مٹھ لفظ اچھا لگتا ہے۔ موجودہ سماج میں مٹھ شبد کے ساتھ وہی سلوک ہوا ہے جیسا کہ مہاشہ اور ہری جن شبدوں کے ساتھ حالانکہ ان دونوں لفظوں میں کوئی ایسی بات نہیں جو نفرت کے معنی رکھتی ہو۔ لیکن چونکہ ان لوگوں میں کچھ کمی ہے جن کو ہری جن کہا جاتا ہے۔ اس لئے ہریجن یا مہاشہ کو بھی ایسا ہی سمجھ لیا۔

اس طرح مٹھ بھی بذات خود کوئی برے معنی نہیں رکھتا بلکہ ایک آشرم کے معنی رکھتا ہے تو پھر اس سے نفرت کیوں؟ کئی مہانو بھاو اس کو گورودت بھون میں محض اس لئے کھلوانا چاہتے ہیں کہ ایک تو وہاں لائبریری ہے دوسرے سوامی جی مہاراج اپدیشک ودیالیہ کو بھی زیر نگرانی رکھ سکیں گے وغیرہ۔ اچھا ہوتا اگر ایسے سجن کچھ دن لاہور کی فضا کا مطالعہ کر کے یہ بات لکھتے کہ سنیاسیوں کے لئے لاہور کا کرۂ ہوائی موزوں ہے یا نہیں اور لائبریری کی بات بھی سادھارن ہے جبکہ سوامی جی مہاراج کا اپنا بہت بڑا پستکالیہ امرتسر میں پہلے ہی موجود ہے۔ رہی بات اخراجات کی یہ امرتسر کی شردھالو جنتا کے لئے کشتیر تتھا کپڑوں کا پربندھ کرنا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ لیکن سوامی جی مہاراج آریہ سماج کے ہت کو مدنظر رکھتے ہوئے آریہ جنتا سے صرف زمین خریدنے کے لئے دس ہزار روپے کی اپیل کرتے ہیں جبکہ آریہ جنتا کے لئے جہاں وہ اور جگہوں پر لاکھوں روپے سالانہ خرچ کرتی ہے وہاں سالانہ نہیں بلکہ ایک ہی بار صرف دس ہزار روپیہ پورا کر دینا مشکل نہیں۔ آشا ہے کہ یہ دھن شیگھر ہی پورا ہو جائے گا۔ جس سے وید

ایک
سبق آموز دلچسپ
کہانی

اچھوت

از
کرن سنہا سی بھیڑوی

حسب معمول سردی کے موسم کا آغاز ہوتے ہی دیوالی — بھارت ورش کا مشہور تہوار اپنے فراخ دامن میں نئے جوش۔ نئے ولولے نئی امنگوں اور تمناؤں کے پھول لے کر آیا اور تختۂ ارض پر بکھیر دئے۔ جو کہ شبنم کے خوشنما پھولوں سے زیادہ خوبصورت — جاذب نظر گلستاں سے زیادہ دلکش تھے۔ اہل نظر نے حسب مذاق پھولوں سے جھولیاں بھر لیں اور اپنے محسن کی آمد کی خوشی کا اظہار جشن چراغاں سے کیا۔ آقائے نامدار مریادا پرشوتم شری رامچندر جی کی یاد دلوں میں چٹکیاں لینے لگی۔ جن کی بدولت آج کا قابل صد ناز دن دیکھنا میسر ہوا۔ سینما کی تصویروں کی طرح شری رامچندر جی کا بن باس — جانکی کا ہرن — راون یدھ اور بھرت ملاپ وغیرہ رامائن کے معروف واقعات آنکھوں کے آگے ناچنے لگے۔

سرد ہوا گھپ اندھیری رات کے ساتھ ہمنوا ہوکر انوکھے شعریت سے پُر۔ بسنت۔ مدھم گیت گا رہی تھی۔ شاید خواہشمند تھی وہ بھی ایسے جوش — نئی خوشی اور نئی آرزوں کے دلکش پھولوں کی — دنیا والوں کی طرح۔

رام نگر دامن کوہ میں واقع ایک گاؤں عروسی بارجات سے ملبوس دولہن کی طرح خوب داد آرائش دے رہا تھا۔ دیوار و در پر چراغ ہی چراغ نظر آتے تھے۔ خاص کر پریت ساگر — گاؤں کے عین بیچ میں بنا ہوا ایک پختہ تالاب۔ قابل دید منظر پیش کر رہا تھا۔ اس کا چپہ چپہ بقعۂ نور نظر آتا تھا۔ جب چراغوں کی تھرتھراتی ہوئی روشنی پانی کی سطح پر پڑتی تو دل پر ایک عجب قسم کی کیفیت طاری ہوجاتی اور دیکھنے والا بے اختیار پکار اٹھتا ؎

اگر فردوس بر روئے زمیں است
ہمیں است وہمیں است وہمیں است

(۳) دلفریب منظر سے لطف اندوز ہونے کیلئے ہزاروں مرد و زن چہل قدمی کر رہے تھے

× × × × × ×

نند ایک کمسن اچھوت لڑکا — جس کے والدین کئی ماہ ہوگئے اس عالم فانی کو الوداع کہہ گئے تھے اور اسے در در کی ٹھوکریں کھانے کیلئے چھوڑ گئے تھے۔ پریت ساگر کے ایک چراغ کی جانب ٹکٹکی لگائے دیکھ رہا تھا اور نہ معلوم کن خیالات میں مستغرق تھا کہ آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور رنج یتیمی و غم بیکسی سے آلودہ آہیں چراغ کی مسرت آمیز تپش کو زائل کرنے کی لاحاصل مساعی کر رہی تھیں۔ لوگ پاس سے ہنستے کھیلتے گذر جاتے تھے مگر تصویر الم نند کی طرف کسی نے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔

ٹھاکر شیام پال سنگھ۔ شری سوامی دیانند اور آریہ سماج کے ایک معمر بھگت — کے دل پر ان معصوم آنسوؤں اور سرد آہوں نے ایسا اثر کیا کہ وہ نند کو دیکھکر بلبلا اٹھے۔ دامن ضبط ہاتھ سے چھوٹ گیا اور انہوں نے پاگلوں کی طرح دوڑ کر نند کو گلے لگا لیا اور ہندو قوم کی قابل رحم حالت پر آنسو بہانے لگے۔

اپنے آپ کو دوج کہنے والے جاتی ابھیمانی ہندو یہ واقعہ دیکھ کر آپے سے باہر ہوگئے اور مختلف الفاظ میں مختلف طریقوں سے ٹھاکر صاحب کو نفرین و لعنت و ملامت بنا کر اپنے کمینے پن کا اظہار کرنے لگے۔ مگر ٹھاکر صاحب ان کی کہی ان سنی کرکے نند کو گلے سے لگائے کچھ اس طرح بڑبڑا رہے تھے۔

"جگت پتا! تیری بارگاہ میں دست بستہ دعا ہے کہ ان بھولے لوگوں کو توفیق دے کہ وہ جوہر شناس ہوکر ہندو قوم کے ان بے بہا لعلوں کو خاک بے اعتنائی سے اٹھائیں اور قوم کو پستی کے ہولناک غار سے نکالنے کی مساعی میں مصروف ہوجائیں"

اپنے محسن کو دیکھ کر جس فطرتی جذبہ کے زیر اثر انسان بے چین ہوجاتا ہے وہی جذبہ غریب نند پر بھی اثر انداز تھا اور وہ بلک بلک کر رو رہا تھا۔

آج پریت ساگر کے چراغ ٹھاکر شیام پال سنگھ کو بہت زیادہ روشن۔ بہت زیادہ خوشنما اور حد درجہ دلفریب نظر آرہے تھے اور وہ فرط مسرت سے بے ہوش سے ہوئے جا رہے تھے

× × × × × × × × × ×

اس واقعہ کو ظہور پذیر ہوئے بہت دن بیت گئے۔ اتنے دن کہ لوگوں کے دلوں میں اب اس کی خواب کی سی دھندلی یاد باقی ہے اور بیکس و کمسن نند اب جفاکش نوجوان نند بن گیا تھا۔ ایشور نے دل بہلانے کے لئے اس کو دو معصوم ننھے ننھے بچے بھی عطا فرما دئے تھے۔ مگر وہ کچھ غمگین سا رہتا تھا۔ شاید اس کے محسن ٹھاکر شیام پال سنگھ کی موت نے اس کی زندگی تلخ کردی تھی۔ وہ تمام گھریلو امورات بدستور سابق سرانجام دیتا تھا مگر ٹوٹے ہوئے دل سے۔ مجبوری و لاچاری کے باعث۔

پھاگن آیا اور اپنی رنگ رلیوں کو لے کر چلا گیا اور کسانوں نے اس کے جانشین ماہ کا خندہ پیشانی سے خیر مقدم کیا۔ کیونکہ ان کی تمام آرزوں۔ ارمانوں اور تمناؤں کی مرکز فصل اساڑھی پک کر تیار ہوگئی تھی اور وہ اس کو کاٹنے کی فکر میں مصروف تھے۔

ایک روز جبکہ ابھی نیر اعظم تخت فلک پر جلوہ افروز نہیں ہوا تھا کہ نند مزدوروں کو ساتھ لے کر ٹھاکر صاحب مرحوم کے گندم والے کھیت کاٹنے چلا گیا اور کرشن پال سنگھ ٹھاکر صاحب مرحوم کا اکلوتا نابالغ لخت جگر دوپہر کو روٹی لے کر کھیت میں پہنچے۔ روٹی نند کے حوالے کرکے آپ ایک ڈال پر جھاڑی کے نزدیک چادر بچھا کر بیٹھ گیا۔ نند — تصویر جفاکشی و وفاداری نند روٹی کھانے لگا اور دیگر آدمی بھی —

معاً "ہائے مر گیا" کی دردناک چیخ نے سب کو چونکا دیا۔ دیکھا کہ کرشن پال سنگھ کے ہاتھ کی انگلی سے خون بہہ رہا تھا اور ہاتھ دم بدم نیلگوں ہوتا جا رہا تھا اور غنودگی سی طاری ہوتی جا رہی تھی۔ سب کے حواس باختہ ہوگئے۔ نند بہت بے چین ہو رہا تھا اور آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ رہی تھی اس نے سمجھتے ہوئے جلدی سے کہنی پر رسی کا ایک مضبوط سا بندھ لگا دیا اور ایک دوسرے آدمی کو گاؤں سے وید کو بلانے کیلئے دوڑایا گاؤں کافی دور تھا۔ وید جلدی نہ آسکا مگر کرشن کا جسم کا رنگ باوجود متعدد بندھوں کے نیلا ہوتا جا رہا تھا اور بے ہوش پڑا آسمان کی جانب دیکھ رہا تھا۔ سب کی حسرت بھری متجسس نگاہیں بار بار گاؤں کی طرف اٹھتی تھیں اور مایوس ہو ہوکر واپس کرشن کے نیلگوں جسم پر جم جاتی تھیں

ہندو نے سن رکھا تھا کہ زہر چوسا بھی جاتا ہے۔ مگر ایسا کرنا حد سے زیادہ خطرناک ہے اس نے گاؤں کی جانب دیکھکر کہا "افسوس۔ وید جی نہ معلوم کب آئیں گے اور یہاں پل پل بھاری ہو رہا ہے۔ پھر کچھ سوچکر کرشن کی انگلی منہ میں لے کر زہر چوسنے لگا۔ زہر چوستا تھا اور زمین پر گرا دیتا تھا۔

جانباز نند اپنی کوششوں میں کامیاب ہوگیا کرشن کے جسم سے تمام زہر اس نے چوس لیا مگر اس کی آنکھیں پتھرا گئیں کیونکہ جسم میں زہر سرایت کرچکا تھا۔

کرشن کو صحت ہوگئی۔ مگر پیکر وفا نند کی حالت دم بدم خراب ہوتی گئی اور وید جی کے تشریف لانے تک اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔

کافی دیر بعد جائے وقوع پر پہنچکر جب وید جی اور دیگر اشخاص کو اس المناک واقعہ کا علم ہوا تو سب نند کی جانبازی پر عش عش کرنے لگے کرشن پال سنگھ نے نند کے زہر آلود جسم کا کئی نامی حکیموں اور ویدوں سے معالجہ کرایا مگر سب بے سود۔ آخر مجبوراً سپرد آگ کیا صبر کا تلخ۔ گھونٹ پینے پر مجبور ہوگیا۔ ہاں اس کے اعیال و اطفال کی حتے الامکان ہر طرح خبر گیری کرنے لگا۔

× × × × × × × × × × ×

کچھ دن بعد
رام نگر کی لکشمی دھرمشالہ میں رات کو دیانند دلت ادھار سبھا کے اپدیشک نے جھوم جھوم کر گانا شروع کیا۔

گوہر معدن وفا ہیں اچھوت
ہے بجا لعل بے بہا ہیں اچھوت
راہ الفت کے رہنما ہیں اچھوت
قومی کشتی کے ناخدا ہیں اچھوت

اس نغمہ نے رام نگر والوں کے دل پر ناسور پر نشتر کا کام کیا۔ سب کی آنکھوں کے سامنے پیکر وفا۔ جانباز خادم نند کی تصویر کھنچ گئی اور وہ اس کی یاد میں گرم گرم آنسو بہانے پر مجبور ہوگئے۔ ہر ایک کے دل میں یہ خیال اٹھ رہا تھا کہ بلاشک اچھوت وفا کی کان کے انمول و نایاب جوہر ہیں۔

اپدیشک نے جو دیکھا رام نگر والوں کی یہ حالت دیکھا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized ...

ورن آشرم آریہ سماج کی زندگی کا بہترین سادھن ہے

(از منشری وشومترجی ڈنٹسٹ پٹیالی کیتھل)

ورن آشرم دھرم آریہ سماج کے لئے لابھدائک ہے یا ہانی کارک۔ یہ ایک سوال ہے جسکی چرچا آج کل آریہ سماج کے اخباروں میں چل رہی ہے۔ ویسے تو آریہ سماج کے جنم کال سے ہی کچھ سادھارن سا مت بھید اس وشئہ پر رہا ہے۔ ویدک دھرم کے اس سدھانت کو کہ ورن گن کرم اور سبھاؤ کے ماتحت ہونا چاہئیے ہندو جنم کے ابھیمانی وددانوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ سوبھاؤ شبد جنم گت جاتی کا سوچک ہے مگر چونکہ یہ بات سپرشٹھا سدھانت کے ورودھ تھی۔ اسلئے آریہ جنتا نے اس آواز کا ادھک مان نہیں کیا اور وہ سدھانت چند ایک پرانک سنسکاروں سے یا دت لوگوں کے دماغوں تک ہی محدود رہا۔ اگرچہ آریہ سماج کو اس سے بہت کافی نقصان پہنچا۔ مگر اس عرصہ میں جنم کی ذات پات کے خلاف ادھک آندولن ہوئے چونکہ جنم گت جاتیوں کو توڑنے کے بعد کوئی ایسا رچناتمک کاریہ ورنوں کے متعلق آریہ سماج نے نہیں کیا۔ جو ورنوں کو ٹھیک کرتا اور سوسائٹی کے کاریہ کو بگڑنے نہ دیتا۔ ایسا نہ ہونے کا ایک خاص کارن یہ بھی تھا کہ راج شکتی ودیشی تھی اور گورو کل پرنالی سوسائٹی میں اپنا استھان دیاپک روپ سے پراپت نہ کر سکی تھی۔ جو ورنوں کے متعلق اپنی ویوستھا قائم کرتی اور اس کا کاریہ کرم نشچت کرتی۔ اگر آریہ سماج کو جاتیوں کے مٹانے میں پوری سپھلتا ملتی تو شاید کسی نوین وچار کا جنم نہ ہوتا۔ مگر اس ناکامیابی نے کچھ جوشیلے نوجوانوں کے دل میں یہ خیال پیدا کر دیا کہ ذات پات کو مٹانے کے ساتھ ورنوں کو بھی مٹا دیا جاوے۔ بعض بعض سجنوں نے کچھ اور آگے بڑھکر یہاں تک کہنا شروع کر دیا ہے کہ ورن آشرم دھرم نہ صرف غیر ضروری ہے بلکہ سوسائٹی کے لئے ہانی کارک بھی ہے ابھی تک جتنے بھی لیکھ اس کے متعلق نکل چکے ہیں ہمیں نرنا یکار سے لوگ ہیں۔ کچھ تو اسکی مخالفت کیول اسلئے کر رہے ہیں کیونکہ آریہ سماج سدھانت روپ میں جنم کی ذات پات سے سمبندھ آواز اٹھاتا ہے مگر اس کے انویائی عملی روپ میں ابھی تک اسی دلدل میں پھنسے ہیں۔ ان کی اس دشا کے متعلق اداسینتا دیکھکر دل میں ایک خوفناک ہلچل مچی ہے دوسرے پرکار کے لوگ وہ ہیں جن کا دل و دماغ مغربی تہذیب میں پلا ہے وہ لوگ ورن آشرم دھرم کو ایک سوسائٹی کے لئے ہانی کارک فارمولا سمجھتے ہیں یہ بات قابل نرناداور نسند یہ ہے کہ موجودہ ذات پات نے ہی قوم اور دونوں کے لئے ہانی کارک ہوئی ہے۔ اس کو جتنی بھی جلدی مٹا دیا جاوے اچھا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ورنوں کے خلاف بھی جہاد کیا جاوے یہ کہنا سخت غلطی ہوگی۔ ورن قوم کے لئے اس قدر سوبھاؤ اور ضروری ہیں کہ اگر ہم انہیں ٹھیک روپ میں ادھیئن کریں تو معلوم ہوگا کہ وہ زندگی کے تمام مسائل کو حل کرنے اور اس کے نظام کو اصولی شکل میں قائم رکھنے کیلئے لئے ضروری ہیں۔ جو لوگ ورن اور جاتی کو ایک سمجھتے ہیں۔ انہیں یہ سمجھ لینا چاہئیے کہ ان دونوں کی نوعیت میں بہت بڑا فرق ہے۔ جب مسلم سنسکرتی بھارت میں تیزی سے پھیل رہی تھی اور ہندو ازم مسلمانوں کی ننگی تلوار کے نیچے سسکیاں لے رہا تھا۔ اس سمے ورن اور کرم کانڈ کی رکھشا کرنا تو درکنار اپنی حفاظت کرنا مشکل تھا۔ اپنی اپنی حفاظت کے لئے کچھ جاتیاں پیشہ کے لحاظ سے بن گئیں اور ورن گن کرم سبھاؤ سے بدل کر جنم کی ذات پات کی شکل میں تبدیل ہو گئے۔ مگر ان پریورتنوں کا سماویش مسلمانی کال سے پہلے بالکل نہیں تھا۔ مہابھارت کے یگ تک تو ورن آشرم دھرم ڈھیلے ہونے پر بھی کسی نہ کسی شکل میں چالو رہے۔ اس کے بعد کئی نئی تبدیلیاں ہوئیں۔ جینیوں اور بودھوں کے کال میں ورنوں اور کرم کانڈ کا بہت بڑا اپھاؤ ہوا اس کے بعد وشنو کال میں جبکہ ۱۱ دیں شتابدی میں ملک گذر رہا تھا۔ جاتیاں بنیں اور انکی چھوا چھوت کی بردھی کے ساتھ ساتھ سنکیرن بھاوؤں کا دور دورہ ہوا۔ جو ابھی تک ویسے کا ویسا ہی جاری ہے۔ چونکہ جاتیاں ایک سمے کی ضرورت کے لئے بنائی گئیں تھیں پریستھتی بدلنے میں وہ مٹائی بھی جا سکتی ہیں۔ مگر ورنوں کے سلسلے میں سمپتی کا سوال ہی نہیں وہ تو کسی بھی ملک کے لئے ہر وقت ضروری ہیں جو ملک عمل میں لائیگا فائدہ اٹھائے گا ورن آشرم دھرم کو ہانی کارک بتلاتے ہوئے کچھ دلیلیں بھی دی گئیں ہیں ایک تو یہ کہ ویدوں نے فقط ورن کی تعریف کی ہے ان کا ہیوگ فرض نہیں بتلایا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ لیکھک کا اس سے کیا مطلب ہے انہوں نے جس وید منتر کے حوالہ سے فقط اس کے گنوں کی تعریف سمجھا ہے اگر اس پر اور منن کریں گے تو اس کے فرض بھی معلوم ہونے لگیں گے۔ ویدوں کا کہنا ہے کہ سوسائٹی کی تقسیم اس پرکار ہونی چاہئیے۔ جیسے ایک جسم میں سر جس میں گیان کی اندریاں ہیں۔ ایک حصہ باہو جس میں شکتی کا ادھک بھاگ ہے جو تمام جسم کی حفاظت کر سکتا ہے دوسرا اور تیسرا حصہ پیٹ سے لیکر کمر تک ہے جہاں تمام کھانے کا رس بنتا ہے اور تمام اعضائے جسمانی کے لئے جس کے ذریعہ خون جاتا ہے ویش وبھاگ اور چوتھا وبھاگ جو تمام جسم کو لے کر چلتا ہے۔ شودر بھاگ ہے۔ اگرچہ تمام جسم میں یہ حصہ جات علیحدہ علیحدہ ہیں مگر بحیثیت مجموعی سب ایک ہی جسم ہے۔ ویدوں نے کتنی ادبھتتا کے ساتھ سوسائٹی کی تقسیم کا ڈھنگ بتایا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ویدوں نے سیناپتی اور راجہ اتیادی کے گن بھی بتائے ہوں مگر سوچنا یہ ہے کہ اگر ان کے گن فرائض کے مترادف نہیں ہیں تو ان گنوں کی ودیا کھیا سے کیا مطلب؟ آپ کا یہ کہنا کہ اگر تقسیم نہ کی جاوے تو کیا ہانی ہوگی اور جن مذہبوں کا اس سدھانت پر وشواس نہیں ہے۔ انہیں کیا نقصان ہوتا ہے اگرچہ ظاہر شکل میں تو یہ بتانا کچھ کٹھن سا ہے کہ کیا نقصان ہوتا ہے۔ مگر جتنا بھی ادھک ہم اس وشئے پر غور کریں گے اتنی ہی وہ کمی نقشہ کی شکل میں ہمارے سامنے آجاویگی ہم یہاں پرسنارک درشٹی کون اور ادھیاتمک درشٹی کون۔ سے ہی اس پر روشنی ڈالیں گے کوئی بھی راشٹر ہو وہ چھوٹا ہو یا بڑا ادھی اُنتی شیل کہلا سکتا ہے۔ جس کی ودیا، شکتی اور دھن اچھیہ کوٹی کا ہو۔ جس ملک کی یہ تینوں شکتیاں ساتھ ساتھ بڑھتی ہیں۔ وہ ملک ترقی کی دوڑ میں ہمیشہ آگے رہیگا۔ ان تینوں شکتیوں کا مکھیہ روپ میں وکاس دینا ورن آشرم کا کام ہے ویسے تو پرنیک ویکتی کے اندر چاروں ورنوں کے گنوں کے عناصر معمولی طریقہ پر تو رہتے ہی ہیں مگر وششٹ روپ میں اس کی ترقی اس کی وششٹ روپ کی منوورتی اور خاص کوشش پر منحصر ہے اگر تمام منش جاتی کو بغیر وبھاگ کے کر دیا جاوے تو کسی کے اندر اپنے مخصوص فرائض کو پورا کرنے کا دھیان کم سے کم آویگا۔ پراچین رشیوں نے اس پرکار کی منوورتیوں کا نرمان بالک کے اس کال سے کیا ہے۔ جبکہ وہ گربھ میں آتا ہے۔ کالجوں کی تعلیم و تربیت تو فقط اس کے وکاس کا ایک سادھن ماتر ہوتی ہے سنسکاروں سے زبردست منوورتی کا وہ نرمان اتنا اچھا نہیں کر سکتے۔ یہی کارن تھا کہ بھارت کے پراچین یگ میں سچے براہمن۔ سچے کھشتری۔ سچے ویش اور سچے شودر پائے جاتے تھے۔ یہ بات سوبھاوک ہے ایک براہمن ہے جس نے تیاگ اور ودیا کا سنچے کیا ہے اور اس کی استری بھی اسی ذہنیت کی ہے۔ ان میں ایک دھارمک بالک پیدا کرنے کی پرورتی سوبھاوک ہوگی اس پرکار کا وششٹ دھیان بغیر اس وبھاگ کے کٹھن ماتر ہے۔ وہ وایو منڈل بچوں کو مل ہی نہیں سکتا۔ اب رہا یہ سوال کہ پیشہ بدل جانے پر کیا ورن رہے گا۔ یہ ایک نہایت معمولی بات ہے جسے وبھاگ گن کرم سبھاؤ کی کسوٹی نے پہلے ہی حل کر رکھا ہے۔ گورو کی ویوستھا کا فقط مطلب سوسائٹی کو اطلاع دینا ہے کہ یہ اب اس ورن کا ادھیکاری ہے اور یہ ویوستھا ہوتی ہی تب ہے جبکہ ودیا کال سماپت ہو چکا ہوتا ہے اور برہمچاری کی تمام منوورتیاں اس کے بھاوی جیون کے کاریہ کرم کی تمام امنگیں وکاس کے روپ میں سامنے آچکی ہوتی ہیں اب دوسری بات آشرم دھرم کے سمبندھ میں ہے منش جیون کا ادیش کیول دھن پیدا کرنا تو ہے ہی نہیں۔ نہ فقط بھوگ ولاس میں زندگی و بیتیت کرنا ہی ہے۔ بلکہ اس کا ادیش اس سے کہیں اونچا اور اتتم پورن ہے وہ ہے موکش کی پراپتی یا ایشور سے ملاپ کرنا یہ آشرم ہی کی پراپتی

ادھیاپکا کی ضرورت

آریہ کنیا پاٹھشالہ نابھہ کیلئے ایک یوگیہ آریہ خیالات رکھنے والی ادھیاپکا کی ضرورت ہے جو ودواہت ہو یا جسکی عمر تیس سال سے کم نہ ہو اور پنجاب آریہ سکشا سمتی کی تمام کورس کی پانچویں جماعت تک صرف آریہ بھاشا ہندی کی اچھی طرح سے پڑھا سکے تنخواہ حسب لیاقت دی جا سکتی۔ درخواست معہ سرٹیفکیٹ ذیل کے پتہ پر جلد ارسال کریں

منوہر لال منتری آریہ سماج نابھہ ریاست۔

ورکی ضرورت

میرے ایک کھتری سوشیل۔ روپ وتی۔ سکنت اور گنوتی کنیا کے لئے جو گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے ایک کھتری گھرانے کے ایسے ور کی ضرورت ہے جو برسر روزگار ہو عمر میں ۲۲ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ ہوشیارپور۔ جالندھر۔ گورداسپور اور لدھیانہ کے اضلاع کے ور کو ترجیح دی جائیگی خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں۔

بابو رام کھتری ڈپٹی پوسٹماسٹر ڈیرہ غازی خان

کی کئی منزلیں ہیں۔ جن میں سے پرتیک ویکتی گزرتا ہوا اپنی جیون یاترا سماپت کرتا ہوا آنند کی پراپتی کرے۔ ویدک کال میں رشیوں نے پرتیک ویکتی کو اس پرکار کے سانچے میں ڈھالنے کا آدیش کیا ہے ہر پرتیک بالک نو برس تک ماتا کی گود میں شکشا پائے اس کے بعد ۱۶ سال تک پتا شکشا دے تب وہ گوروکل میں بھیجے جاتے تھے جہاں لڑکوں کے گوروکل میں لڑکیاں اور لڑکیوں کے گوروکل میں لڑکے نہیں جا سکتے تھے۔ عمر کے پہلے حصہ میں برہمچاری اور برہمچارنیاں اپنے تمام جیون کو کامیاب بنانے کے لئے ودیا اور بل کا سنچہ کرتے تھے۔ اسی وقت گوروکلوں سے ان کی منوورتیوں کے انوسار ورن نشچے ہو جاتا تھا۔ اس وقت برہمچاری کے سامنے دو ہی مارگ ہوتے تھے۔ ایک یہ کہ وہ برہمچریہ سے ہی سنیاس لے لیں دوسرا یہ کہ گرہست کے بعد سنیاس گرہن کریں۔ جو لوگ گرہستھ میں جاتے تھے۔ ان کا بواہ بھی گن کرم سبھاؤ انوکول کنیا ور سے کر دیا جاتا تھا اور وہ اپنے اس کال میں آشرم دھرم کا پالن کر کے اپنے تمام سنسارک کام دھارمک نقطہ نگاہ سے ہی کرتے تھے اس پرکار عمر کا آدھا حصہ ختم کر کے بان پرستھ کی تیاری کرتے تھے جہاں جنگلوں میں رہکر یا گوروکلوں میں رہ کر برہمچاریوں کو پڑھاتے تھے اور اپنی ان ترٹیوں کو دور کرتے تھے جو گرہستھ میں پیدا ہو چکی ہوں۔ اس کے بعد عمر کے پچھلے حصہ گزر جانے پر سنیاس میں پرویش کرتے تھے اس سمے ان کا کاریہ آتم چنتن اور اپدیش دینا ہوتا تھا۔ اب اس کی آبیوگتا کو سوچنا چاہئیے ایک برہمچاری جس نے اس پرکار اپنی زندگی گزاری ہے۔ اس کی منوورتیاں کتنی شدھ اور پوتر ہونگی کالجوں وغیرہ کے خرچ کا تمام بوجھ جو ماں باپ کے سر پر پڑتا ہے بالکل دور ہو جاویگا۔ بواہ کے سمے لڑکیوں کو اپنی ماتا پتا کی جدائی اور سسرال میں ماتا پت کی یاد کا سوال ہی ان کے سامنے نہ آسکیگا۔ اگر بان پرستھی گوروکلوں کا کام کریں گے تو ایک تو سدا چار کا پرسار ہوگا اور دوسرے دیش کا ہزاروں روپیہ بچ جاویگا۔ اسی پرکار سنیاسی اپنے اپدیشوں دوارا ہزاروں گمراہوں کو راہ راست پر لانے میں مدد دیں گے۔ موجودہ زمانہ کے ناکارہ سادھوؤں کی مثال دینا بالکل غلط ہے ان کا سنیاس آشرم دھرم سے کیا تعلق۔ اس آشرم میں پرویش کرنے کی پہلی شرط ویراگ ہے۔ اسی لئے خاص طور سے براہمن ہی اس کے ادھیکاری بتائے گئے ہیں۔ ویسے ہر ایک ویراگیوان ہونے پر سنیاس لے سکتا ہے۔ موجودہ سادھوؤں کی بنا دیکھا

ان کی بیکاری اور پرستار رہتے ہیں ایک سچے سنیاسی کے لئے مرتیو کوئی خوفناک چیز نہیں ہوتی۔ جس پرکار آج کل لوگ مرتے وقت بال بچہ اور جائداد کی یاد کر کے رویا کرتے ہیں سنیاسی کے سامنے پرماتما کا سروپ ہوتا ہے ایک بات اور بھی ہتوپورن ہے۔ جو غور کرنے کی ہے جس پرکار کی منوورتیاں آخری عمر میں بن چکی ہوتی ہیں۔ اگلا جیون بھی اسی پرکار کا ہوتا ہے۔ یہ کہنا کہ آشرم ہو سکتا ہے برہمچریہ آشرم میں ہی یہ کل ختم ہو جاویگا لوگ گرہستھ آشرم میں دھیان نہ رکھیں گے۔ ایک تو ایسا ماتر ہے

منع کرتا ہے کہ آئندہ نہ کئے جائیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ورن آشرم دھرم کے سمجھنے کے لئے اس کو گوروکلوں کے ساتھ جوڑ کر اس پر منن کرنا چاہئیے۔ تب وہ آریہ سماج کی زندگی کا باعث ثابت ہوگا نہ کہ اس کی رکاوٹ بلکہ نا کیبدائگ تا بہت ہوگا۔ سچے براہمن۔ سچے کشتری اور سچے شودر کے ابھاو میں جو اتفاقات پیدا ہو رہے ہیں وہ بالکل جاتے رہیں گے آج جاتیاں اٹھنا تو چاہتی ہیں۔ مگر اپنے کو اٹھا کر نہیں بلکہ اسی دلدل کے ساتھ جوان میں پہلے سے

بھیانک کبول ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کبھی اندر سے آوے اور لوگوں میں اس کا پرچار ہو یہ سدھانت ویدک دھرم کے ان گنے چنے سدھانتوں میں سے ایک ہے کہ جس کی وجہ سے ویدک دھرم کا رچنا تمک کاریہ جیوت ہے۔ ہم سب کا یہی پریتن ہونا چاہئیے کہ ہم اپنے سدھانتوں کو عملی شکل میں سپھل بنا دیں

مختصر افسانہ

گناہ کی گٹھڑی

ہرشی دیانند جی اٹیا میں محو خیال تھے۔

شہر کے چراغ سرد۔ دروازے اچھی طرح بند اور ستارے ساون کی قوس وقزح کا رنگ رکھنے والے بادلوں میں منہ چھپائے ہوئے تھے۔ جھینگروں کا زور شور خاموشی کے طلسم کو رور دکر توڑنے کی کوشش کرتا تھا۔ مگر کوشش معدوم خموشی سب پر ہنس رہی تھی۔

یکایک آہستہ سے کٹیا کا دروازہ کھلا ایک عورت دبے پاؤں اندر داخل ہوئی یہ ایک رقاصہ تھی جواہرات و زیورات سے معمور اور نشہ جوانی میں مخمور ....

ہرشی جی ویسے ہی اپنے خیال میں محو تھے۔ ان کے چہرے سے جلال ٹپک رہا تھا وہ جلال جو اپنی شکتی سے سارے برہمانڈ کو ہلا سکے۔

رقاصہ کے خیالات کا رقص بہتے ہوئے دریا کی طرح فوراً رک گیا۔ اچانک گھپ اندھیری رات میں بجلی سی چمک گئی جس طرح شیطانی خیالات کی دنیا میں ضمیر کی چمک۔ آسمان کے کمال مغربی کنے سے گونج پیدا ہوئی۔ رقاصہ مارے خوف کے تھر تھر کانپنے لگی وہ بیٹھ گئی اور آہستہ آہستہ اپنے جسم سے زیورات اتارنے شروع کئے۔ ایک گٹھڑی بنائی۔ اسے سر پر رکھا اور کھڑی ہو گئی

— ۲ —

ایک گھنٹہ گزرا۔ دو گزرے۔ تین گذر گئے وہ کھڑی تھی اور کھڑی رہی ہرشی بھی ویسے ہی مگن۔

یکایک چاند بادلوں میں روپوش ہو گیا اور رات کی تاریکی ماں کی ممتا کی طرح سب کائنات کی بلائیں لینے لگی۔ ہرشی کا خیال ٹوٹا۔ نگاہیں اوپر کو اٹھیں — یہ عورت کون ہے؟ — حیرانگی نے زبان بند کر دی اور رات کی تاریکی نے اس پر اور بھی پردہ ڈال دیا...

کون؟" گرجکر ہرشی جی نے کہا — آپ کی کرپا کی پاتر — گنہگار"

یکایک ہرشی کی نظر عورت کی گٹھڑی پر گئی — مائی کیا لائی تو یوگی کے لئے"

ہرشی جی کے لبوں کو جنبش ہوئی۔

"بابا یہ پاپ ہر دہیں میرے" عورت نے جواب دیا۔

"نیک عورت۔ جا۔ تو بھولی ہے۔ صبح کو بھولا ہوا شام کو گھر آجائے تو وہ بھولا نہیں کہلاتا۔ جا ایشور تیری رکھشا کرے اور تجھے نیک بدھی دے۔ جا۔ ایشور تیرا کلیان کریگا کہتے ہیں۔ اس عورت نے ایک لمبی آہ کے ساتھ دنیا کو خیرباد کہا۔ مگر معلوم ہوتا تھا کہ اس آہ میں ایک ناکام حسرت تھی جو ہرشی سے کہنا چاہتی تھی کہ میں گناہوں کو توبہ کے گرم آنسوؤں میں غرق کر کے کسی پاکیزہ دنیا میں جا رہی ہوں (ٹیک چند سخن)

برہمچریہ آشرم تو فقط ایک تیاری کی چیز ہے وہاں اس کا ابھیاس دوسرے آشرموں میں عمل کرانے کے لئے ہی تو کرایا جاتا ہے کون

موجود ہے۔ وہ بالکل مٹتی رہے گی لوگوں کو اس کی اس لئے مخالفت کرنا کہ ہمارے پاس اپنی سمپتی کے انوسار سادھن نہیں

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں میں بھی جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے جسے سیلان الرحم یا لیکوریا کہتے ہیں میرے پاس اسکی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی "سنیاسی کا بیا پلٹ" موجود ہے۔ جس سے بے شمار دکھی بہنیں لابھ اٹھا چکی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ "سنیاسی اکسیر" ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا جادو نما اور آخری علاج ہے ان کی چند خوراک ہی ان نامراد امراض کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ دیتی ہیں جہاں ہر قسم کے علاج اور انجکشن بھی فیل ہو چکے ہیں وہاں پر کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں قیمت اکسیر آتشک ۲ ڈھائی روپیہ اکسیر سوزاک ۳

بابو بودی نند ان ادویسر مقام ہزارہ براستہ سوزنڈہ ضلع انبالہ

ضرورت ہے

ایک اچھے خاندان کے ولیش اگروال کنواری بعمر ۲۰ سال میٹرک پاس ور کے لئے پڑھی لکھی خوبصورت اور گھر کے کام کاج میں ہوشیار قابل شادی کنیا کی ضرورت ہے اور بر سر روزگار ہے اور کاروبار مشترکہ ہندو خاندان ۳۰۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ آریہ خاندان کو ترجیح دیجائے گی۔ مفصل حالات کنیا بکنش کے اس پتہ پر بھیجیں

"م ر" معرفت "پرکاش" لاہور

بندوقیں۔ رفلیں۔ ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دینگے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد۔ گزیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Company Karachi

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

دیانند مٹھ یا ویدک سنیاسی آشرم

سنیاس سنسکار

پرانی سنسکار ودھی میں سنیاس سنسکار (۱) بابا ایک جگہ پر آریہ بھات ہیں لوجیہ مہرشی کے اندر دیانند جی نے لکھا ہے کہ ویدک آریہ سماج کا مندر ہی، ویدک سنیاسی آشرم کا روپ ہو جس میں سنیاسی اپدیشک تو اس آدمی کرتے ہوئے دھرم پرچار کے لئے پٹھن پاٹھن تتھا نت کرم بھی نردگھن کر سکیں۔

اس وقت میں بڑودہ میں کہیں بھی پرانی سنسکار ودھی موجود نہیں۔ جو کچھ میں لکھ رہا ہوں وہ سمرتی ماتر سے ہے۔ آج سے چالیس برس بیشتر جب برہم واریں نے لاہور میں پرانی سنسکار ودھی کا سنیاس سنسکار پڑھا تھا تو اس وقت یہ بات من میں بس گئی تھی کہ مہرشی دیانند کے خیال میں ہر ایک سماج کا مندر ہی ویدک سنیاسی آشرم ہونا چاہئے۔

(۲) بڑودہ آریہ پوردہ میں ایک سنیاسی آریہ مہاتما سوامی شری ابھیہ آنند جی نے ایک سنیاس آشرم کا مکان اپنے پنشن کے دھن سے بنا کر آریہ کمار سبھا بڑودہ کے نام رجسٹر کرا دیا ہے اس میں سنیاسی رہ سکتے ہیں جن کو کھان پان آدی کنیا گوروکل دودیالیہ بڑودہ کی طرف سے انہے اتم دو وقت بھینٹ کرتا ہم اپنا سوبھاگیہ مانتے ہیں۔

اس ایک بات نہایت ضروری نام کرن کی ہے ارتھات مٹھ اور پوپ دو شبد کے پرچار کارنتی دیانند جی نے بہت کھنڈن کیا ہے اسی کارن پڑھے آریہ دیانند یا ویدک سادھو آشرم لکھنے سے تو نہیں ڈرتے لیکن ان کی قلم "دیانند مٹھ" شبد لکھتے ہوئے بلت ہو جاتی ہے۔ کارن کہ پورانک مٹھ دھاریوں نے سنیاسی ورتی اور مٹھوں کو بدنام کر رکھا ہے۔ اس لئے میں شری سوامی رودرانند جی کا نارودک دھنیاد کرتا ہوں جنہوں نے میرا پورا وکیل بن کر ایک نہایت ضروری بات کی طرف یعنی نام کرن کی طرف دھیان سب کا دلایا ہے۔ واقعی امرت سر میں ویدک سادھو یا ویدک سنیاسی آشرم پوجیہ شری مان مہاتما سونتترانند جی کھولیں۔ لیکن اس کا نام بندرو کی سمتی ہے، دیانند مٹھ رکھنا ہرگز اچت نہیں ہو گیا

(۳) پرانی سنسکار ودھی کا سنیاس پرکرن بالکل گم ہو گیا لاہور میں دیکھ کر کوئی مناسب نام تجویز کر سکتے ہو۔ اور اس پرانی سنسکار ودھی پرکاشت کرنے سے پاٹھک سجنوں کو میری طرح خود مہرشی کا پرمان مل جائے گا کہ ہر ایک سماج مندر کا ویدک سنیاسی آشرم کا روپ ہو۔ لہذا آئندہ

وہ کیا کہتے ہیں؟

کسی سماج مندر میں لڑکے اور لڑکیوں کے سکول نہیں ہونے چاہئیں بلکہ اس کی جگہ سنیاسی مہاتماؤں کے رہنے۔ سونے کھانے پینے پڑھنے پڑھانے آدی کا اتم پربندھ ہو اب یدی کوئی سماج یا آریہ پرتی ندھی سبھا یہ تجربہ خود نہیں کرنا چاہتی تو میری درخواست ہے کہ شری پوجیہ مہاتما سوامی سونتترانند جی اوشیہ کریں۔ ۲ مارچ ۴۶ تمارام امرتسری (بڑودہ)

قابل توجہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

اس سے پیشتر بھی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے کہ علاقہ بارہ منگا ضلع گورداسپور میں بہت سے اچھوت غیر مذاہب خصوصاً مسلمان بنائے جا رہے ہیں۔ بلکہ رفتہ رفتہ حالات اس قدر بگڑ چکے ہیں کہ اچھوتوں کی عورتوں کی عزت بھی محفوظ نہیں رہی تھوڑے ہی عرصہ میں تین جوان عورتوں کو مسلمان غنڈے بھگا کر لے گئے ہیں اور دائرہ اسلام میں داخل کر کے اپنے گھروں میں آباد کر لیا ہے۔ چونکہ اچھوت اقوام حد درجہ کی غریب ہیں۔ ان کے پاس نہ دولت ہے اور نہ جسمانی طاقت۔ صدیوں کی غلامی کے باعث رضا تی جرات بھی پست ہو چکی ہے۔ اس لئے ان پر کئے گئے مظالم کو چپکے سے برداشت کرنا ہی مصلحت سمجھتے ہیں۔ ہندوؤں کی اونچی جاتیاں بھی ان سے خاطر خواہ سلوک نہیں کرتیں جس کا قدرتی نتیجہ موجودہ قابل افسوس حالات ہیں۔ میں نے ان نازک صورت حالات کی بابت اخبارات میں بھی لکھا اور شری پنڈت گیا چند جی سابق منتری شری اچھوت ادھار منڈل گوردت بھون کو بھی۔ لیکن کتنی قابل افسوس بات ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اچھوت ادھار وبھاگ نے ابھی تک کوئی کارروائی کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ بلکہ چٹھی کا جواب تک نہیں دیا۔

آریہ سماج بارہ منگا نے یہ کام اپنے ذمہ لے رکھا ہے اور اغوا کنندگان کے خلاف باقاعدہ نالش بھی کروا دی گئی ہے۔ لیکن ہمارے محدود ذرائع ہونے کی وجہ سے مجھے خدشہ ہے کہ یہ کام کہیں ادھورا نہ رہ جائے دیانند دلت ادھار منڈل ہوشیارپور نے ہماری امداد کے لئے ایک اپدیشک شری دیوان چند جی ... جی کو بھیجا ہے۔ لیکن پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ کام تسلی بخش نہیں ہو رہا ہے۔ ...

سکتا ہوں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کبھی اپنے کرتویہ کو پہچانے گی اور ہماری سہایتا کے لئے کوئی یوگیہ آدمی بھیج کر ہمیں کرتارتھ کریگی

نویدک انددسین کوہلی بی اے منتری آریہ سماج بارہ منگا (گورداسپور)

ریاست حیدرآباد میں مسلمانوں کا اچھوتوں پر اتیاچار

میں ایک نہایت ضعیف آدمی ہوں۔ اس کے ساتھ ہی غریب بھی ہوں۔ غریب ہونے پر بھی میں اپنی محنت کی روٹی کھاتا ہوں۔ اپنی زندگی سادگی سے بسر کرتا ہوں۔ ۳ سال ہوئے میری ایک بیٹی سے ایک نوجوان برہمن لڑکے نے ویدک ریتی انوسار شادی کر لی تھی۔ امسال اور ایک لڑکی سے جو اس سے چھوٹی تھی اور کیر نواسی بھیم سین جی آریہ نے (لنگایت ان کا پہلا دھرم تھا) شادی کر لی ہے۔ اس سے شہر میں خاص ہلچل مچ گئی۔ بڑی لڑکی کی شادی کے بعد محلہ کے مسلمان ہمیں برا بھلا کہکر ستاتے رہے بلکہ کئی بار کئی قسم کی شرارتیں کیں۔ ہم کو پرماتما پر بھروسہ رکھکر نہ صرف خاموش رہنا پڑا۔ علاوہ اس کے ہمارے ہندو بھائی جو اپنے کو بڑی ذات والے کہتے ہیں کچھ کم نہیں ستاتے۔ کس کس سے جھگڑتے۔ لاچار خاموش رہے۔ اس سال مسلمانوں نے ہمیں ستانے کا دوسرا ہی ڈھنگ اختیار کیا ہے اور وہ یہ کہ اس سال ۶ محرم کو رات کے ۱۰ بجے میرے مکان پر ۲۵-۳۰ آدمی لاٹھیاں لے کر سیندھی پی کر مست حالت میں حملہ آور ہوئے۔ اس وقت میرے گھر میں صرف میری بیوی۔ دو بیٹیاں اور چھوٹے بچوں کے سوا کوئی مرد نہیں تھا۔ انہوں نے گھر میں داخل ہو کر میری بڑھی بیوی کا گلا گھونٹنا شروع کیا۔ فحش کلامی بھی کی۔ لاٹھیاں زمین پر اور دیواروں پر ٹیک ٹیک کر ڈرایا اور دھمکایا۔ میری بیٹیاں اور بچے اندر چھپ گئے۔ وہ کہنے لگے کہ حرامزادے کہیں کے اپنی بیٹیاں ہندوؤں کو دیتے ہو۔ تمہاری ٹانگیں توڑ دیں گے۔ تمہیں محلہ میں رہنے نہ دیں گے تمہاری جان مال و عزت آبرو کی خیر نہیں لوٹ مار کریں گے۔ تمہاری کوئی مدد نہیں کریگا اور بھی گندی گندی گالیاں دیں۔ جن کو ایک شریف آدمی اپنی زبان پر نہیں لا سکتا۔ گھر میں رونا پیٹنا ... ہو گیا محلہ اور باہر کے لوگ ... بھاگ گئے۔ ... محرم کی رات کو ایک ہانڈی گوبر سے بھر کر میرے مکان میں پھینک گئے۔ ہم نے اس بات کی اطلاع اپنے برہمن داماد کو اس لئے نہ دی کہ ان کے آنے سے جھگڑا اور بھی بڑھ جائیگا اور اس جھگڑے سے انہیں سخت نقصان بھی اٹھانا پڑیگا۔ کیونکہ محرم کے دن مسلمانوں کی شرارت ہر محلہ میں ہوا کرتی ہے اس کے علاوہ پولیس میں جائیں تو پولیس ہمکو آریہ یا جھوٹا ٹھیرا کر گالیاں دیتی ہے گویا شرارتی پارٹی کی امداد کرتی ہے۔ محرم کے بعد ہمارے داماد کو معلوم ہونے پر مددگار متعلقہ کو اس کی اطلاع دی گئی۔ تحقیقات جاری ہوئی۔ حملہ آور لوگ محلہ کے رہنے والے تھے۔ ہماری ستورات نے انہیں پہچان کر پولیس میں نام بتائے۔ میرے بڑے داماد کی پولیس شادی کی وجہ سے سخت دشمن ہے اب تک اس نے اس سدھار کے کام کی وجہ سے اس پر دو جھوٹے مقدمات کھڑے کر کے چالان کر چکی ہے۔ عدالت سے بری ہو جانے سے پولیس موقع کی منتظر رہتی ہے۔ اس حملہ میں ایک عبدالرحیم نامی جمعدار جس نے بڑے داماد پر اپنے کو مارنے کا جھوٹا الزام لگا کر عدالت میں چالان کیا تھا۔ شامل تھا۔ جب پولیس کے ملازم ہی ایسے کاموں میں شامل ہوں تو شریر مسلمانوں کی ہمت کیوں نہ بڑھیگی۔ مددگار کو تمام لوگوں کے نام بتلائے گئے۔ ان کے ڈر سے محلہ کا کوئی آدمی بھی گواہ نہیں بنتا۔ اس پر بھی دو آدمی عینی شہادت کے لئے پیش ہوئے تب پولیس اور گواہ طلب کرنے لگی۔ ایک ہفتہ کے بعد پولیس نے ان تمام مسلمانوں اور جمعدار عبدالرحیم وغیرہ کا بیان لیا۔ انہوں نے قطعی انکار کیا۔ کارروائی رک گئی۔

اس لئے بیان کے مقامی اخبارات کو مفصل کیفیت دی گئی۔ کسی نے توجہ نہ دی۔ پولیس کمشنر کو، معتمد امور عامہ اور اعلیٰحضرت کو مفصل کیفیت رجسٹرڈ لیٹر کے ذریعہ بھیجی گئی۔ حملہ آور لوگ اس روش سے نہایت مضبوط اور نڈر ہو گئے ہیں۔ وہ سمجھ چکے ہیں کہ ان کا کچھ نہیں بگڑیگا۔ مقامی پولیس اس معاملہ میں دلچسپی نہیں لے رہی۔ اس وقت میرے بال بچے اسی ڈر و خوف سے رات کو گھر چھوڑ کر دوسری جگہ جا کر سوتے ہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ یہ شریر لوگ پھر ہمیں تکلیف دیں۔ پولیس کی خاموشی انہیں غیبی امداد دے رہی ہے۔ ریاست کے اس اندھیر انتظام سے اچھوتوں کے دلوں کو صدمہ پہنچا ہے ہم اتنے مالدار نہیں کہ مقدمہ بازی میں پیسہ خرچ کریں۔ نیز عدالتی انصاف سے ہم اپنے گزشتہ تجربوں سے بخوبی واقف ہیں کہ شریر لوگوں کی امداد پولیس خفیہ طور سے کرتی ہے گزشتہ ... میں میرے برہمن داماد سے ...

Haridwar, Digitized by eGangotri

موضع ماہرہ ضلع رہتک میں پورانکوں سے شاستر ارتھ

اسجگہ ماہ مارچ ۱۹۲۶ء میں پورانکوں کے کچھ اپدیشکوں نے آکر رشی دیانند اور آریہ سماج کو سخت گندی سے گندی گالیاں دیں اور آخر آریہ سماج کو بدقسمتی سے شاستر ارتھ کے لئے چیلنج دے بیٹھے۔ جس کو آریہ سماج نے نہایت ہی خوشی کے ساتھ منظور کر لیا۔ مورخہ ۲۶-۵-۱۹ کو باہمی سمجھوتہ سے ان چار وشیوں پر (۱) مرتک شرادھ وید وردھ ہے (۲) اٹھارہ پوران وید وردھ ہیں (۳) سوامی دیانند کرت گرنتھ (۴) آریہ سماج ناستک سماج ہے پر شاستر ارتھ ہونا نشچت ہوگیا اور تمام شرطیں طے ہوکر باقاعدہ تحریر نامہ ہوگیا۔ ان شرطوں میں سے ایک شرط یہ تھی یہ تھی کہ اگر کوئی فریق وقت پر حاضر نہ ہوگا یا شاستر ارتھ سے انکار کریگا تو وہ خرچ کا ذمہ وار ہوگا اور ہارا ہوا سمجھا جاویگا دوسری شرط یہ تھی کہ ترتیب وار پہلے دو دن دونوں شاستر ارتھوں مرتک شرادھ اور ۱۸ پوران وید ورودھ ہیں۔ ان کے اپکش میں سوالات آریہ سماج کی طرف سے ہوں گے اور دوسرے دونوں دن دونو وشیوں پر سوالات سناتن دھرم کی طرف سے ہوں گے۔ شاستر ارتھ ۵-۲۶ سے ہونا نشچت ہوا۔ چنانچہ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار شری پنڈت منسا رام جی شاستری۔ شری پنڈت نہر سنگھ جی اور پنڈت پورن چند جی ۵-۲۶ کو ۱½ بجے پنڈال میں پہنچ گئے۔ پورانک ٹھیک ۲ بجے تک نہیں آئے۔ بڑی مشکل سے اکھلانند اور بھیم سین اٹاوی والے کے ساتھ پورانک آئے اور حسب اقرار نامہ پہلا شاستر ارتھ مرتک شرادھ وید وردھ ہے۔ اس وشے پر ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار اور پورانکوں کی طرف سے پنڈت اکھلانند تھے۔ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے بڑے پریم بھرے شبدوں میں للکار کر فرمایا۔ سوالات تو بہت زیادہ ہیں۔ مگر صرف تین باتیں میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں ان پر ہی فیصلہ ہونے دیجئے (۱) شرادھ مرتک شرادھ ہی چاروں ویدوں میں سے دکھا دو (۲) جگہ لکھا ہوا ہے کہ پتر لوگ دائیں طرف آئیں الخ (۳) آپ ایک گرنتھ ٹھیک کر بیٹھیں اور آستیر باد دیں اس میں صاف تحریر ہے کہ یہ کام زندہ بزرگ ہی کر سکتے ہیں۔ اگر تم مرتک شرادھ مانتے ہو تو کسی مردہ بزرگ کو یہاں لا کر اس طریقہ سے

کر کے دکھا دو رسی منوسمرتی کے شرادھ میں مانس کھانے اور رشی کی کتھا کی بابت جواب دو۔ اس پر پنڈت اکھلانند کھڑے ہوتے ہی کہنے لگے کہ رشی دیانند کا رامابائی سے انوچت سمبندھ تھا وغیرہ وغیرہ۔ گندی سے گندی گالیاں دینی شروع کیں۔ اصل سوالات میں سے ایک کا بھی جواب آخر تک نہیں دیا۔ پبلک میں سے بھی کئی دفعہ کہا گیا کہ آریہ پنڈت کے سوالوں کا جواب۔ سوامی دیانند کو گالیاں دینا جواب نہیں ہے۔ اس پر اکھلانند نے کہا کہ میں کسی کی نہیں سنتا۔ اس شاستر ارتھ کا آریہ سماج کے حق میں بہت ہی اچھا اثر پڑا اور پورانکوں سے سخت نفرت پیدا ہو گئی۔ بھری سبھا میں ہی کئی آدمیوں نے جو کہ پکے سناتن دھرمی تھے کہہ دیا کہ دراصل پنڈت بدھ دیو کے سوالات کا جواب اکھلانند نہیں دے سکتا اور مرتک شرادھ جھوٹا اور وید وردھ ہے اس علاقہ میں ایسا زبردست اور فیصلہ کن شاستر ارتھ آج تک نہیں ہوا تھا۔ تمام علاقہ میں آریہ سماج کی دھاک بیٹھ گئی۔

سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اکھلانند کی گندی گالیوں کا شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے بڑے پریم سے ہنستے ہنستے سمادھان کیا وشے نمبر ۲ یعنی پران وید وردھ ہیں کے وشے پر دوسرا شاستر ارتھ اگلے دن حسب اقرار نامہ ہونا تھا۔ اس روز بھی آریہ ودوان ٹھیک ۱½ بجے اپنے پنڈال میں پہنچ گئے اور پورانک اسی طرح ۲¾ بجے پہنچے۔ اس روز سب انسپکٹر صاحب پولیس تھانہ بیری بھی انتظام کرنے کے لئے موجود تھے۔ آتے ہی بھیم سین اور اکھلانند نے کہا کہ آج شاستر ارتھ وشے نمبر ۳ یعنی سوامی دیانند کرت گرنتھوں پر ہوگا وشے نمبر ۲ یعنی اٹھارہ پوران وید وردھ ہیں۔ اس پر نہیں ہوگا۔

اس پر شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے فرمایا کہ چونکہ آپ کی تحریر کے مطابق ہی آج وشے نمبر ۲ یعنی ۱۸ پوران وید وردھ ہیں اس پر شاستر ارتھ ہونا نشچہ ہوا ہے۔ اب آپ قاعدے کو کیوں توڑتے ہیں۔ مگر پہلے روز مرتک شرادھ وید وردھ ثابت ہو جانے سے پورانکوں کو بڑی زبردست شکست کھانی پڑی در آج کا مضمون اور بھی معرکہ کا تھا جس میں پورانوں کی گند اور سناتن دھرم کا نمونہ پبلک پر خوب اچھی طرح ظاہر ہو جانا تھا کہ اس ذلت سے شور مچا دیا کہ آج ہم وشے نمبر ۳ یعنی

سوامی دیانند کرت گرنتھوں پر شاستر ارتھ کریں گے۔ اس پر سب انسپکٹر صاحب اور دیگر معززین نے پورانکوں کو بہت سمجھایا کہ آپ بے قاعدہ فضول ضد کیوں کر رہے ہیں جب آپ کی تحریر موجود ہے پھر آپ اس کے خلاف کیوں کرتے ہیں۔ آخر کسی کی بھی نہیں سنی تو شری پوجیہ پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے فرمایا کہ اچھا پورو پکش تم لے لو یعنی سوالات ہم کریں مگر وشے یہی ۱۸ پوران وید وردھ ہیں رکھو اس پر بھی انکاری ہو گئے۔ پھر پنڈت بدھ دیو جی نے للکار کر فرمایا کہ اچھا ہم کو تمہاری بات منظور ہے۔ وشے نمبر ۳ سوامی دیانند کرت گرنتھ وید وردھ ہیں۔ اس پر شاستر ارتھ کرو۔ مگر کم از کم سبھا میں اس بات کا اقرار تو

کرو کہ دراصل یہ ہماری غلطی ہے شاستر ارتھ تو قاعدے کے مطابق وشے نمبر ۲-۱۸ پوران وید وردھ ہیں اس پر ہونا چاہئے تھا۔ مگر ہم آریہ سماج سے یہ رعایت چاہتے ہیں کہ بجائے نمبر ۲ کے نمبر ۳ پر شاستر ارتھ کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر بجائے اس کے کہ وہ اپنی غلطی کو تسلیم کرتے۔ رشی دیانند کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ سب انسپکٹر پولیس اور سب نے ان کو سمجھایا کہ سبھا میں ایسی گندی باتیں نہیں کہنی چاہئیں۔ مگر وہ نہیں مانے آخر شری پنڈت بدھ دیو جی نے فرمایا کہ۔ اچھا بھائیو جو بھائی گندی گالیاں سننا چاہتے ہیں تو یہ سن لو اور جو اپدیش سننا چاہتے ہیں تو میں ایشور بھگتی پر ویاکھیان دیتا ہوں ... ہم آریہ ہیں ہم کو برائی کا جواب برائی سے نہیں دینا ... اس پر

باقی دیکھو صفحہ ۱۸

چین میں منوسمرتی

بھارت چین اور امریکہ کا پراچین سمبندھ

چار سال ہوئے چین جاپان یدھ میں چین کی بڑی دیوار کا ایک بھاگ ایک بم سے اڑا دیا گیا دیوار کے نیچے سے ایک کنستر نکلا۔ جس میں ایک بہت پرانی قلمی پستک ملی۔ اس پستک سے چینی سبھیتا اور اتہاس کی کئی بہت سی نئی نئی باتیں پرکاش میں آ گئی ہیں۔

پستک کے لیکھک نے پستک کی بھومکا میں لکھا ہے کہ چین کے ایک سمراٹ چین از کی یہ چاہنا کا تکمیت تھی کہ بھوشیہ میں سنسار چینی سبھیتا کا کیول اسے ہی جنم داتا سمجھے۔ اسی لئے اس نے دیش بھر کی تمام اتہاسک اور دوسری پراچین پستکیں جلوا دیں۔ جس سے اس کے راجیہ کے پہلے سب گھٹناؤں اور باتوں کو لوگ بھول جائیں۔ اس سے پربھاوت ہوکر لیکھک نے پوشیدہ طور پر وہ پستک لکھی تھی۔

یہ ہست لکھت پستک سر آرتھر فلکس جارج نے خرید کر لنڈن بھیجدی اور وہاں اس کی چھان بین کا کام پروفیسر گرازم کی ادھیکشتا میں کچھ چینی ودوانوں کے ہاتھ میں سونپ دیا۔ چار سال سے لگاتار پریشرم کے پشچات پستک کا انوواد کرنے میں وہ لوگ سمرتھ ہوئے ہیں۔

پروفیسر گرازم کا کہنا ہے کہ اس پستک میں منوسمرتی کا پورا حوالہ دیا ہوا ہے۔ منوسمرتی آج سے دس ہزار ورش پہلے ویدک لپی میں لکھی گئی تھی اور اس پستک میں اس کا الیکھ کیا گیا ہے کہ چین کے قانون اور ودھان کا منوسمرتی ہی سروت تھی۔ منوسمرتی میں دکاس واد کا بھی الیکھ کیا گیا ہے۔ پستک میں لکھا ہے

پیڑوں کی اتپتی کے بعد سنسار میں وبھن پرکار کے جیودوں کی سرشٹی ہوئی۔ یہ جیو پانی کے پاس ایک پرکار کے کیچڑ سے اتپن ہوا ہے۔ اس کے پشچات کئی پرکار کے جنتوؤں کے بعد منش کی اتپتی ہوئی۔

اس پستک میں دیرگھ آیو تک جیوت رہنے کے سمبندھ میں بھی کچھ ادبھت باتیں پرکاش میں آئی ہیں۔ چین کے ... بہت آیو تک جیوت رہتے تھے۔ پستک میں کہا ہے کہ وہ ... سایریس پیڑ کے رس کا پریوگ کرتے تھے۔ آج کل بھی چین کے جیکوان پرانت میں لی یانت چن نام کا ایک ویکتی رہتا ہے جس کی آیو ۲۵۲ ورش ہے۔ اس ویکتی کی ۲۳ پتنیاں مر چکی ہیں اور اب وہ ۲۴ویں کیا تھ رہتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ سایریس اور دوسرے پودوں کے رس کھا کر دیرگھ کال سے دیرگھ آیو تک جیوت رہا ہے۔

اس پستک سے اب یہ بات نشچت روپ سے پرمانت ہو گئی ہے کہ پرانے سمے میں بھارت چین اور امریکہ نواسیوں کا آپس میں اٹوٹ سمبندھ تھا۔ پستک میں کچھ ایسے اجڑے ہوئے شہروں کا الیکھ ہے جن کے کھنڈر پیرو کے جنگلوں میں ان دنوں ملے ہیں

سماجک سماچار

...سندھ آریہ سمیلن شکارپور

...سوچنا - جون کے دوسرے ہفتہ میں ہونے والا آریہ سمیلن کے بیسویں اجلاس پر مندرجہ ... سبھیوں پر سنتیش اور ... سے وادودادور ... کی ادیہ گورن آستھرم - ذات ... بابا واد - بوشلزم اور ہیومنزم وغیرہ ... کے علاوہ مختلف مذاہب کے نمائندے ... اس کے بعد ... کے دشتہ پر اپنے اپنے ... کی رو سے پرکاش ڈالیں گے - ... کے طور پر آنے والے بھائیوں کو اپنی ... سوچنا یکم جون تک دے دینی چاہئے

جنرل سیکرٹری

اطلاع:- ... کی کسی گذشتہ اشاعت میں آریہ ... لدھیانہ کا نتیجہ امتحان میٹرک شائع ... جس میں ۸۵ فی صدی نتیجہ لکھا گیا ... لیکن دراصل نتیجہ ۸۱۶۲ بصدی ہے ... نوٹ کرلیں

...دیانند میموریل دھرمارتھ اوشدھالیہ

... دیا کیندجی بھیکیدار دہلی کی وصیت کے ... ان کے منشیم الحقان مقام سیدپور ضلع ... میں ایک دھرمارتھ اوشدھالیہ کھولا جانا ... اس اوشدھالیہ میں علاج اور دوائی مفت ... ہسپتال کا پربندھ آریہ پرتی ندھی سبھا ... کے آدھین ہوگا - سبھا کا وچار ویلائتی ... دیہ کو لگانے کا ہے جو آیورویدک کے ... سے علاج معالجہ کر سکے اور ساتھ ہی ... کا کام بھی جانتا ہو اور وہ ایسا سجن ... جس میں دھرم پرچار اور سیوا کرنے کی ... ہو - کسی آریہ بھائی کو ایسے یوگیہ آریہ ... کا اگر پتہ ہو تو وہ سوچنا دیویں یا کوئی ... اس اوشدھالیہ میں سیوا کرنا چاہیں ... مندرجہ ذیل پتہ پر پتر وِد ہار کریں اگر کوئی ... ڈاکٹر نرواہ ماتر لے کر اس اوشدھالیہ ... کام کرنا چاہیں تو وہ بھی پتہ لکھدیں - ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

...سوچنا:

... ہے کہ امسال ورش آریہ سماجوں نے ... دلتیں اُدھار دیا پک روپ سے آریہ ... درس منایا ہے اور یہ سپتاہ ... آریہ سماجوں نے اس پرو کو وہی ... شروع کر دیا ہے - جو اسے دیا ... سبھا نے سماجوں کو پریرنا کی ... اس اوسر پر پرتی آریہ کم سے کم ... دلت استریوں اور دیہ چہ پانترلی

کے پرچار کے لئے سنگرہ کرکے سبھا میں بھیجیں - ہرش ہے کئی سماجوں نے اپنا اپنا بھاگ بھیج دیا ہے - بہت سے سماج باقی ہیں جن کا بھاگ ابھی تک پراپت نہیں ہوا ہے - وہ سماجیں کرپیا بھا سمبھو شیگھر اپنا بھاگ بھیج دیویں - آشا ہے سماجیں اس نویدن پر وشیش دھیان دینگی

(منتری سارودیشک سبھا دہلی)

بھارتیہ وید ودیالیہ میں نئے چھاتروں کا پرویش

آریہ جنتا کو ودت ہو کہ کانپور کے شری ڈاکٹر فقیر رام جی آئی - ایم - ڈی دوار اِستھاپت بھارتیہ وید ودیالیہ میں اس ورش سے وید پڑھانے کا بھی پربندھ کر دیا گیا ہے کانتی کی وید پریکھا اُتیرن ہونے کے بعد صرف انگریزی میں میٹرک پاس کرنے کی سُودھا کر دی گئی ہے، ساتھ ہی سدھانت رتن پریکشا دلانے کا بھی آیوجن کیا گیا ہے جس میں سوامی دیانند کرت گرنتھ رکھے گئے ہیں - پریکت شکشک صرف ایک ودیہ ہے جو آنتارھ پورنما مطابق ۱۸ جولائی تک پہنچ جانا چاہئے - اس پریکشا میں سبھی آریہ پرش سملت ہو سکتے ہیں اس لئے پاٹھ کرم ادھک کٹھن نہیں رکھا گیا ہے - پریکشا سنسکرت اور ہندی پر ہوگی - اس لئے اس ورش نئے چھاتروں کا پرویش بڑی ساودھانی کے ساتھ ہوگا - درجہ چار تک پڑھے ہوئے چھاتر جن کی عمر ۱۲ ورش سے ادھک نہ ہوگی - وہی پرویش کئے جائینگے بھوجن آدی کے لئے صرف ۵ روپے ماسک خرچ لیا جاویگا - اس ورش صرف ۲۰ چھاتر لئے جاویں گے - پرارتھنا پتر ۵ جون تک نمن پتہ پر بھیجنا چاہئے - وشیش جاننے کے لئے زبانی یا پتر دوار ادوار کرنا چاہئے

ڈاکٹر رگھو کمار - ایم - بی - بی - ایس آیوروید وشارد منتری بھارت وید ودیالیہ کانپور

گورو کل مہا ودیالیہ رائیکوٹ میں سیوک سنگھ کی ستھاپنا

سب آریہ بھائیوں کو یہ معلوم ہو کہ گورو کل مہا ودیالیہ رائیکوٹ میں کئی سال پہلے "سیوک سنگھ" نام کا ایک کاریہ کرتری منڈل ستھاپت ہوا تھا اور آج تک وہ خوب زور شور سے کام کرتا ہوا کافی ماترا میں سپھل رہا ہے - سیوک سنگھ نے پردھان آچاریہ شری سوامی گنگا گری جی مہاراج کی دیکھ بھال میں منتری شری پنڈت ارجن دیو جی وغیرہ مہانو بھاؤں کی کوشش سے اس کاریہ کا بڑی اچھی پرکار سے سنچالن ہوتا رہا ہے - پرنتو کئی ایک نازک حالتوں میں سے گزر کر اس سنگھ نے اپنے تئیں پریاپت ماترا میں کمزور ہونے کا انوبھو کیا ہے اتہ اسے دوبارہ اپنی پہلی حالت میں لانے کے لئے آج ۲۰ - ۵ کو اس سنگھ کی خاص میٹنگ کی گئی جس میں نمن خاص خاص کاریہ کرتاؤں کے چناؤ کے اتیرکت کئی ایک مہتو پورن پرشنوں پر وچار اور نشچہ کیا گیا -

کاریہ کرتری ورگ :-

(۱) شری پنڈت رام سکھ جی درشناچاریہ کوی تارک ادر آپ آچاریہ پردھان

(۲) شاستری پت پنڈت پرمانند جی شاستری دمنتری

(۳) شری سوامی آتمانند جی مہاراج دوت دھیکش

(۴) شری سوامی گنگا گری جی مہاراج آچاریہ گورو کل رائیکوٹ پرتشٹھت

(۵) شری سوامی سچدانند جی " گورو کل پرتشٹھت

(۶) شری پنڈت ارجن دیو جی ودیاندھی "

(۷) شری پنڈت سوم کرتی جی ویدالنکار

(۸) شری پنڈت چندر پال جی سدھانت شرومنی "

(۹) " " منشی شو دیو جی "

امید ہے سبھا سدوں کی نامادلی بھی بہت جلد پرکاشت کی جاویگی - اس سنگھ کے اُدگھاٹن کا مکھیہ اُدیش اس کے نام سے ہی پرگٹ ہے - پراچین شکشا پدھتی کے پرچار کو پرگتی شیل کرنا تھا اُس میں آنیوالی سب کمزوریوں کا وشیش روپ سے پرتی ودھان کرنا ہے آج کی خاص میٹنگ میں آچاریہ شری سوامی گنگا گری جی مہاراج نے ایک بہت ضروری پرستاو کی طرف دھیان دلایا اور یہ پرستاو گورو کل سے آدھ میل کی دوری پر سمت رائیکوٹ شہر میں آریہ پتری پاٹھشالہ کے کھولنے کا ہے جو کہ سروسمتی سے پاس ہوا - جب تک اپنی بلڈنگ نہیں بن جاتی - تب تک پاٹھشالہ کے لئے نگر میں ایک اچھا مکان کرایہ پر لیا گیا ہے - اس مکان میں ۲۰ کنیائیں بڑے آرام سے پڑھ سکیں گی اس مکان میں دو برآمدے دو کمرے اور ایک صحن ہے بیچ میں ایک ہینڈ پمپ بھی لگا ہوا ہے - اس پاٹھشالہ کے سنچالن کا پورن پربندھ کیا جا رہا ہے - ادھیاپکاؤں کا پربندھ بھی کر لیا گیا ہے - آنیوالی نرجلا ایکادشی کے دن اس پاٹھشالہ کا اُدگھاٹن سمارودہ ہوگا - اُدگھاٹن شری پنڈت نابھی رام جی جوشی رائیکوٹ نواسی کے ہاتھوں ہوگا - کیونکہ یوگی پاٹھ ودھی کا سزمان شری یت پردھان کی دیکھ ریکھ میں ہو رہا ہے - جو کہ شیگھر ہی پرکاشت کی جاویگی جتنے جوش اور اُتساہ کے ساتھ اس مہتو پورن کاریہ کی اور پگ بڑھایا گیا ہے آشا ہے اُتنے ہی زوروں سے یہ کاریہ سپھل بھوت ہوگا سمست کاریہ کرتری منڈل بڑا ہی اُتساہی تھا کاریہ پر اَتن نظر آتا ہے - بھگوان سے پرارتھنا ہے کہ یہ سیوک سنگھ دن دونی رات چوگنی اُنتی کرتا ہوا سپھل ثابت ہو - ویر بلانند شاستری منتری

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور

کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور سے مفصلہ ذیل لڑکوں نے مختلف جماعتوں سے مختلف امتحان پاس کئے ہیں - تفصیل سے جو ذیل میں دی جاتی ہے - معلوم ہوتا ہے کہ لڑکے اپنی اپنی پڑھائی میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں اور اناتھ آلیہ کا نام روشن کر رہے ہیں چونکہ ان کی پڑھائی کا سارا بوجھ اس اناتھ آلیہ پر ہے اس لئے میں دانی پرشوں کی سیوا میں پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ دان دیتے سمے اس غریب سنستھا کا بھی خیال رکھا کریں جس کے لئے اس سنستھا کے سنچالک بڑے شکر گزار ہوں گے - مفصل رپورٹ اناتھ آلیہ سے مفت بھیجی جا سکتی ہے جماعت دہم ۱ پاس جونفٹ ڈویژن میں چار ... نہم ... کامیاب ہوئے ہشتم ... ہفتم ... پنجم ... - ایڈینک ... - بک بائینڈنگ ... ترکھانا ... - درزی کلاس سے چار پاس ہوئے

---

۱۱۰ سال کی عمر میں ایک سنیاسی کا پرلوک گمن

شری سوامی شیو تیرتھ جی آنند مگن رجن کے گورو برہم تیرتھ جی کہ وہ آبو پر رہتے تھے جی کا سرگ سنسکار ان کی آگیا انوسار جو انہوں نے اپنی مرتیو سے چھ دن پہلے کی - مورخہ ۳ - ۵ کو آریہ سماج لدھیانہ نے پورن ویدک ریتی سے کرایا - سوامی جی کی آیو اسوقت قریباً ۱۱۰ سال تھی - پورن یوگی اور تپسوی تھے بڑے بڑے کٹھن برت کرتے تھے - نمک نہ کھاتے تھے - اپنی مرتیو سے کچھ دن پہلے سوامی جی نے اپنے شیشیوں سے فرمایا کہ میں نے ستیارتھ پرکاش کے کئی سمولاس کا مطالعہ کیا اور منن کیا اور ان سے بہت لابھ اٹھایا - آریہ سماج کے کئی نیموں کا بھی پالن کیا - سوامی جی قریباً ۲ سال لدھیانہ رہے

منگل سین آنند منتری آریہ سماج لدھیانہ

Haridwar, Digitized by eGangotri

کوئٹہ کے آریہ ویروں کی یاد!

میرے پاس کئی مہانو بھاووں کے بھیجے ہوئے خطوط سے یہ پتہ لگتا ہے کہ کوئٹہ سے دور بیٹھے ہوئے بہت سے آریہ سجنوں کو ابھی تک ٹھیک طور سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ کوئٹہ کی دونو سماجوں سے سمبندھ رکھنے والے کون کون سے آریہ ویر گت ورش سورگباش ہوئے تھے۔ چونکہ ۳۱ مئی کا منحوس دن جبکہ ہزاروں اشخاص آن واحد میں موت کا جام پی کر رحلت فرما گئے تھے نزدیک آ رہا ہے۔ جس کے سبب سے سورگیہ آتماؤں کی یاد پھر سے تازہ ہو گئی ہے لہذا اپنے آریہ بھائیوں کی سوچنا ارتھ ان بزرگوں اور بھائیوں کے نام جو ظالم زلزلے کا شکار ہو کر قبل از وقت ہم سے جدا ہو گئے ہیں ذیل میں دئے جاتے ہیں اگر ان کے بیوی بچوں و دیگر آریہ سجنوں کے عیال و اطفال کا شمار بھی کیا جائے جو زلزلے کے سبب سورگباش ہوئے تو ان سب کی تعداد پانچسو کے لگ بھگ ہو گی

آریہ سماج گورو کل دبھاگ (۱) شری پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار پروہت سماج (۲) شری پنڈت بھیشم دیوجی ودیا النکار منتری سماج (۳) شری سناتک اندرجی ” (۴) مہاشہ دلیپ راج جی ڈاکخانہ والے (۵) مہاشہ کرشن چند جی حلوائی (۶) مہاشہ کرم چند جی دھیمان (۷) بھگت گیتو داس جی عرائض نویس (۸) بھگت سوہن لال جی مینیجر منتری پاٹھشالہ (۹) بھگت ہیم راج جی (ریلوے ڈیپارٹمنٹ) (۱۰) لالہ سیتا رام جی دموڈا واٹر فیکٹری والے (۱۱) مہاشہ تخت رائے جی مدن (۱۲) مہاشہ گیسر داس جی ملٹری اکونٹس ڈیپارٹمنٹ (۱۳) مہاشہ ٹھاکور رام جی ڈیری فارم والے (۱۴) مہاشہ جیوتی رام جی سبھا پیسہ بندھ کرتا پتری پاٹھشالہ (۱۵) مہاشہ نکھیت رائے ڈیرہ غازی خاں نواسی (۱۶) مہاشہ رادھے بھو جی دیپ تتشفقت سبھاسد (۱۷) مہاشہ تلسی داس جی بھاٹیہ (۱۸) ملک بھگوانداس جی (۱۹) مہاشہ موہن لال جی کانٹریکٹر پرچینٹ (۲۰) مہاشہ شو دیال جی کانٹریکٹر پرچینٹ (۲۱) پنڈت گردھاری لال جی کشمیر نواسی (۲۲) ڈاکٹر لبھو داس جی ایم بی۔ بی۔ ایس (۲۳) ڈاکٹر دیو دیال جی ودیا ان ساتھ ادھم (۲) مہاشہ ٹیکھ راج جی شاہ داد (۲۵) مہاشہ ملہراج جی سپرنٹنڈنٹ ایگزیکٹو اولدھا رام جی (۲۶) مہاشہ نیر کھ رام جی منڈل آڈیشن (۲۷) مہاشہ گنیش رام جی منڈل آڈیشن (۲۸) مہاشہ دینا ناتھ جی بی اے منڈل آڈیشن

(۲۹) مہاشہ آہو لعل جی ڈیرہ اسمٰعیل خاں والے (۳۰) مہاشہ ہیرا لعل جی ریلوے والے (۳۱) مہاشہ دھرم داس جی ڈاکخانہ والے (۳۲) مہاشہ آنند بہاری جی سینکٹ پرانت والے (۳۳) مہاشہ چونی لال پنجابی (۳۴) مہاشہ نرسنگھ داس جی شکار کوٹ نواسی (۳۵) مہاشہ ملکھراج جی دوآبہ شد اسکول (۳۶) مہاشہ بسنت رائے جی دوآبہ اسکول (۳۷) مہاشہ چندر بھان جی کمالیہ نواسی (۳۸) مہاشہ چندر بھان جی ڈیرہ غازی خاں نواسی (۳۹) مہاشہ اندر منی جی اکونٹنٹ (۴۰) مہاشہ واسو رام جی ڈیرہ غازی خاں نواسی (۴۱) مہاشہ منوہر لال جی ملٹری اکونٹس والے (۴۲) مہاشہ بہاری لال جی پارسنر

کالج دبھاگ (۱) شری لالہ رام پرشاد جی بی اے پردھان سماج (۲) منتری لالہ لکھمی داس جی عرائض نویس (۳) مہاشہ گوکل چند جی (ہیڈ کلرک پولیس آفس) (۴) مہاشہ ہربنس لعل جی منتری سماج (۵) مہاشہ گجرمل جی ایم اے (۶) مہاشہ وزیر چند جی (۷) مہاشہ لیکھراج جی ڈیرہ غازی خاں نواسی (۸) مہاشہ رتی کنتی جی ڈیرہ غازی خاں نواسی (۹) ماسٹر موہن چند جی (۱۰) ماسٹر رام سروپ جی (۱۱) ماسٹر بھیم سین جی (۱۲) لالہ دینا دیال جی سب انسپکٹر پولیس (۱۳) مہاشہ ہر بخت لعل جی فوٹو گرافر (۱۴) مہاشہ آتما رام جی مدن ڈیرہ غازی خاں نواسی (۱۵) مہاشہ رادھا کرشن جی ” (۱۶) مہاشہ چمن لال جی اکونٹنٹ (۱۷) مہاشہ پرمانند نانگیہ ڈیرہ غازی خاں نواسی (۱۸) لالہ پیارے لال جی ہیڈ کلرک ایم۔ ای ایس (۱۹) مہاشہ گوپال چند جی ملٹری اکونٹس والے (۲۰) مہاشہ سوہن لال جی بی اے کمالیہ نواسی (۲۱) مہاشہ دینا ناتھ جی کمار ملٹری اکونٹس والے (۲۲) مہاشہ چمن لال کلاٹھی ” ” (۲۳) مہاشہ رام دتہ مل جی بیدی ” ” ”

دیوید اس آریہ سبھاسد کوئٹہ حال کراچی)

آریہ سماج رنگون کے سماچار۔

آریہ سماج رنگون کی اور سے مندرجہ ذیل سنسکار ابتادی شری پنڈت بھانند جی پروہت آریہ سماج رنگون نے کرائے

(۱) مورخہ ۲ مئی ۱۹۳۶ء کو پنڈت تو منگل جی کے سپتر پر نیتو دن کا یگیہ پویت سنسکار ہوا دس روپیہ مختلف سنستھاؤں کو دان دیا۔

(۲) مورخہ ۴ مئی کو شری رام موہن سنگھ جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار کیا گیا۔ چار روپیہ دان ملا

(۳) ۱۰ مئی کو بابو جیسو رام جی کے گرد دیپن کے سپتر گرجیندر داس جی کے سگائی کے اوسر پر ہون یگیہ کیا گیا۔ پانچ روپیہ دان ملا

(۴) ۷ مئی کو ڈاکٹر رگھوناتھ جی کے گرہ پر ان کے سپتر رام پرکاش جی کی سگائی کے اوسر پر ہون یگیہ کیا گیا آٹھ روپیہ دان ملا۔

(۵) مورخہ ۱۰ مئی کو سائینکال آریہ سماج مندر میں شری لالہ خوشحال چند جی نو سمپادک اخبار ملاپ لاہور کے پربھاو شالی دیا کھیان ہوئے۔ حاضرین کی تعداد تشفی بخش تھی۔ سکند لال منتری آریہ سماج رنگون

منڈی ڈھبولیاں کا پہلا جلسہ

ایشور کی کرپا سے آریہ سماج ڈھبولیاں کا پہلا وارشک جلسہ نہایت شان و شوکت اور کامیابی سے سماپت ہوا۔ چار روز تک ویدامرت کی برکھا ہوتی رہی اس مرتبہ میں منڈی نواسیوں نے گہری دلچسپی لی تھی۔ کیرتن اور لیکچروں دوارا منڈی نواسیوں کی خوب سیوا کی۔ ان کے سامنے آریہ سماج کے نیم اور وید کا آدرش رکھا گیا اور بتایا گیا کہ کس طرح ہر نر و ناری ان پر عمل کرکے شانتی اور سکھ پراپت کر سکتا ہے۔ منڈی نواسیوں نے آریہ سماج سے پریم۔ اپنا سدھار اور اچھوت ادھار کرنے کا وعدہ کیا۔ رام کرشن جوائنٹ منتری

مضمون شاستر ارتھ ماجرہ بقیہ صفحہ ۱۹

تمام پبلک شری پوجیہ پنڈت بدھ دیو جی کی بات سننے کی طرف دھیان اور وک نہیں کی اور پنڈت کے پاس چند آدمی رہ گئے۔ پنڈت جی کا اس اپدیش کا لوگوں پر بہت گہرا اثر پڑا اور بہت سناتن دھرمی بھی ان حالات سے آریہ سماج کے شردھالو بھگت بن گئے۔

۵ کی شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے برہمچریہ پر نہایت ہی عمدہ اپدیش دیا جس میں سے معززین اعلیٰ شخصیت کے مالک بھی موجود تھے مثلاً راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام ایم ایل اے۔ چوہدری رام سروپ ایم ایل سی۔ چوہدری پرتاپ سنگھ ای اے سی۔ رائے صاحب چوہدری رئیس و آنریری مجسٹریٹ۔ راؤ صاحب چوہدری وکیل۔ چوہدری شری چند وکیل۔ لفٹنٹ رام سنگھ وغیرہ وغیرہ ان کے علاوہ استریوں کی بھی کافی تعداد موجود تھی۔ اس لیکچر کا سب پر نہایت اچھا اثر پڑا۔ گویا آریہ سماج کی اس علاقہ میں دھاک بندھ گئی جس کا عملی نتیجہ بھی اس وقت نکلا یعنی شری یان لفٹنٹ رام سنگھ صاحب نے اپنی پتری کا بواہ ویدک ریتی سے شری یان سمیر سنگھ جی کے پوتر ہاتھوں سے کرایا اور پورا پنڈت کو اپنے ہاں سے بھگا دیا -/۱۰۱ روپیہ گوروکل کانگڑی کو دان دیا گیا -/۱۰۱ روپیہ

بقایا مضمون راشٹر زبان صفحہ ۸

انہیں پتہ لگ جائیگا کہ دیوناگری کی اکشر سنکھیا بھی رومن کے لگ بھگ برابر ہی ٹھہرتی ہے۔ کیونکہ سیکت اکشروں کو برتھک کرنا ہی ہوگا اور وہ تو رومن لپی میں جیوں کے تیوں لانے ہی پڑیں گے۔ اب رہی بات چھپائی کی۔ کداچت ہمارے متر گوبل جی کے سلرنیہ پر یتنوں سے جنتا بھلی بھانتی پریچت ہے جنہوں نے اپنی بدھی کی کشلتا سے ہندی میں لینوٹائپ کی سرشٹی کر دی ہے اور وہ رومن لپی سے کسی طرح نیون نہیں۔ ابھی تو پرارمبھک اوستھا ہے اگر ہماری پرگتی ایسی ہی رہی تو کون کہہ سکتا ہے کہ شاید ایک دن دیوناگری کے ہی اکشر چھپائی کے لئے بھی ادھک اپیکت سدھ نہ ہو جائیں اس کا چلن یوروپ میں نہیں ہے۔ یہ کہنا یکتی سنگت نہیں سمجھ پڑتا۔ کیونکہ ہمیں تو پہلے اپنے دیش میں ہی لپی کی شودھا کا ہی وچار کرنا ادھک ہے۔ ہم میں سے کتنے کو یوروپ کی سیر کرنی پڑتی ہے یا کتنوں کو انکے سمپرک میں آنا پڑتا ہے یہ سنکھیا اتنی تھوڑی یعنی نگنیہ ٹھہرتی ہے کہ اس کے پیچھے سارے دیش کو اسودھاؤں پری پلاوت کر دینا کبھی واکچھنیہ نہیں ہو سکتا۔ دیوناگری لپی کی یہ بھی ایک وشیشتا ہے کہ ہندی بھاشا کے سمان وہ کبھی پرایہ سبھی انیہ بھارتیہ پرچلت بھاشاؤں کے اپیکت سنی کٹ ہے۔ ان بھاشاؤں میں کسی کو کوئی خاص اڑچن نہیں ہو سکتی۔ لپی کا تھوڑا سا انتر ہے۔ پرنتو اس میں بھی سمتا اتنی ادھک ہے کہ کٹھنائی دکھائی نہیں دیتی۔ یہ آریہ سنسکرتی کی لپی تھا اس کے پنیہ کے سنرکشن کا شریہ بھی ہندی بھاشا کے ہاتھ میں پڑا تھا اور اس کے رس بھی اس نے ادا کیے۔ ایک بہو مولیہ سیوا کی ہے۔ دیر لگ سے وہ دن بھی دور نہیں دیکھ پڑتا جب سمست راشٹر پراچین ایوم سگم دیوناگری لپی کو اپنا کر اپنے سنگٹھن کا مارگ سلجھا لیگا اور تب راشٹر سنگٹھن کا وہ سنہری خواب جو ہندی نے آج سے ۱۲۰۰ ورش پہلے دیکھا تھا۔ اب سمے ہی واستوکتا کا روپ دھارن کرتا دیکھ پڑیگا ان انے گنے کھنڈوں میں میں نے چنیتی کہ ہندی کی ودوھ سیوادؤں کا دگ درشن کرا دوں اور مجھے آشا ہے کہ انادی کال سے ہندی نے کیا بھات۔ کیا بھاو تھا پیدا یہ سبھی پرکار سے اپنا آپ ہو گیا ہے۔ اس کے ڈھب لکش میں راشٹر نے ہندی کو اپنایا ہے تو یہ اچت ہی تھا۔ اپنی ورتمان سے بھی اس نے سدھ کر دیا ہے کہ بھاوی یگ کی ادھی گتی میں بھی وہ پورن رکشا کر سکتی ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت

بوتل سے شیشہ کی ڈاٹ نکالنا

[اگ]ر کسی بوتل میں شیشے کی ڈاٹ لگی ہو اور وہ جم
[گئ]ی ہو تو زور آزمائی نہ کریں بلکہ ڈاٹ
[کے گرد] تھوڑا سا میٹھا تیل مل کر آگ
[کے قری]ب رکھ کر گرمی پہنچائیں۔ فوراً ڈاٹ
[نکل جائ]ے گی۔

عمدہ بلیو بلیک سیاہی

[یہ] انگریزی سیاہی کا ہے جس کے بنڈلوں
[کے بن]ڈل ہزاروں کی تعداد میں سوداگروں
[کے ہاتھ] فروخت ہوتے ہیں۔ یہ سیاہی عام دفتروں
[میں استع]مال ہوتی ہے اور اسے بلیو بلیک اِنک
[کہتے] ہیں۔ ضرورت کے وقت ایک تولہ کی
[مقدار] آدھ پاؤ پانی میں ملا لیں۔ پھر چھان کر
[بوتل میں] بھر لیں اور استعمال کرتے رہیں۔
[...] ۱ تولہ۔ کسیس سبز ۴ تولہ۔ گیکر کا گوند
[...] تولہ۔ چینی سفید یعنی کھانڈ دانہ دار
[...] بلیو ڈیل کا ست انگریزی ۴ ایک تولہ
[...] ملا لیں۔

سپاری پاک

[...] ذیل سے اشتہاری حکیم سینکڑوں روپیہ
[...] پیدا کرتے ہیں۔
[...] دودھ گاؤ ۵ سیر۔ چکنی سپاری پاؤ بھر
[...] چھان کر دودھ میں ڈال کر نرم آگ پر
[...] دیں تاکہ پک جائے۔ اس کے بعد دو سیر
[...] ڈال کر قوام بنائیں۔ پھر مائیں خورد و
[...] ہر ایک ۹ ماشہ سپاری کے پھول۔ گل
[...] ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ ڈھاک کا گوند
[...] سب کو کوٹ چھان کر قوام سرد ہونے
[...] میں ڈال دیں۔ خوراک ۹ ماشہ
[...] عورات کے مرض جریان الرحم کے لئے نہایت
[...] ہے۔ ڈبوں میں بھر کر فروخت کر سکتے ہیں
[...] کے خون حیض کو ٹھیک کرنے کیلئے
[...] مفید ہے۔

پائیوریا اور دانتوں کے دیگر امراض کیلئے مرہم انجن

[...] سنف ۱ ڈرام۔ بیلو ایسڈ کاک ا ڈرام
[...] ۱ ڈرام۔ کا بالک ایسڈ ۲۰ گرین
[...] ۴ ڈرام۔ جیاک کدو یا سوا وسیں
[...] تیار کر کے شیشہ میں رکھیں صبح اور
[...] سوتے وقت برش سے استعمال کریں

اپنے دیش کی بات

برما - بلحاظ رقبہ ہندوستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے رقبہ ۲۳۳۴۹۲ مربع میل
بنگال آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے آبادی ۵۰۱۱۴۰۰۲
صوبجات متوسط شرح اموات کے لحاظ سے سب سے آگے ہے ۳۳ فی ہزار۔
آسام میں شرح اموات سب سے کم ہے یعنی فی ہزار ۲۳٫۸۔
مدراس زنانہ آبادی کے لحاظ سب سے بڑھا ہوا ہے یہاں ہر ایک ہزار مردوں پیچھے ۱۰۲۵ عورتیں ہیں۔
پنجاب میں زنانہ آبادی سب سے کم ہے یعنی ہر ایک ہزار مردوں پیچھے ۸۳۱
برما کے لوگ ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ عمر تک جیتے ہیں یہاں ۵۰ سال سے اوپر کی عمر والے لوگوں کی تعداد ایک سو پیچھے ۱۱٫۳ ہے۔
ہندوستان میں سب سے زیادہ آبادی ہندوؤں کی ہے یعنی فی ہزار آبادی پیچھے یہاں ۶۸۲٫۴ ہندو ہیں
عیسائی لوگوں کے پریوار سب سے بڑے ہیں۔ ہر ایک پریوار میں ممبران کی اوسط ۵ ہے
بنگال میں ودھواؤں کی تعداد سب سے بڑی ہے یعنی ہر ایک ہزار عورتوں میں ۲۶ ودھوائیں ہیں۔
اجمیر ماڑواڑ میں اندھے سب سے زیادہ ہیں یعنی ہر دس ہزار کے پیچھے یہاں ۲۸٫۳ اندھے ہیں
برما میں پاگل سب سے زیادہ ہیں یعنی فی دس ہزار کے پیچھے یہاں ۸٫۸ پاگل ہیں
برما بلحاظ تعلیم ہندوستان کے دیگر تمام صوبوں سے آگے ہے یہاں ہر دس لاکھ لوگوں میں پڑھے لکھوں کی تعداد ۳۶۸ ہے
جموں و کشمیر سٹیٹ بلحاظ رقبہ ہندوستان میں سب سے بڑی ریاست ہے
حیدرآباد (دکن) بلحاظ آبادی ہندوستان میں سب سے بڑی ریاست ہے
بلوچستان۔ ہندوستان بھر میں سب سے کم آبادی والا صوبہ ہے

اگر آپ

اپنے مطالعہ یا اپنے پستکالیہ کے لئے عمدہ عمدہ کتابوں کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں تو ہمیشہ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی کو لکھیں اور ان کی مندرجہ ذیل تازہ چھپی ہوئی کتابیں منگوائیں:-

(۱) بھارت بھومی اور اُس کے نواسی: ہندی ۸ مصنفہ پنڈت جے چندر جی۔ ودیا النکار۔ اس پستک کی بھارت کے سب عالموں نے تعریف کی ہے۔ بھارت بھومی کا سچا گیان دینے کے لئے اس سے اچھی دوسری پستک نہ ہوگی۔

(۲) بھارتیہ سماج شاستری: ہندی ۸ مصنفہ پنڈت دھرم دیو ودیا واچسپتی اس پستک کے پاٹھ سے بھارت واسیوں کا سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے اور ان کے ہردے میں بھارت کے دھرم اور تہذیب کے لئے اور پیدا ہوتا ہے

(۳) تبت میں سوا سال: ہندی ۸ ہے۔ مصنفہ بودھ دھرم کے مشہور بھکشو راہل جی۔ آپ بودھ دھرم کے سرکردہ لیڈر ہیں اور سرگزشت لکھنے میں ماہر ہیں آپ کی یہ کتاب طالب علموں کے جیون میں اُتساہ بھرنے والی اور ان کو دلیر بنانے والی ہے۔

(۴) امر جیون: ہندی ۸ مصنفہ ڈاکٹر کالیشور دیو شاستری: یہ پستک بہت قیمتی وچاروں کا بھنڈار ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایکبار تو پاٹھک کے اندر ستے جیون کا سنچار ہو جاتا ہے اور وہ اپنے آپ کو اسا دھارن اوستھا سے بہت اونچی اٹھا ہوا پاتا ہے: ملنے کا پتہ

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

(نوٹ) سب طرح کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے

سنسار اُنتی کی اور

صرف ساٹھ انچ لمبی موٹر کار

کیلے فورنیا میں ایک ایسی کار کے لئے لائسنس حاصل کیا گیا ہے جس کی کل لمبائی صرف ۶۰ انچ ہے کار ہر اعتبار سے مکمل ہے۔ اس میں چار سلنڈر کا انجن لگایا گیا ہے۔ اس کے پہیوں کے لئے ۴ انچ کے ٹائر بنائے گئے ہیں۔ اس میں دو آدمی آرام سے بیٹھ سکتے ہیں۔

دنیا کا سب سے بڑا بجلی پیدا کرنے والا انجن

بولڈر بند ریزواڈا کے پاور ہاؤس میں بجلی پیدا کرنے کا ایک ایسا انجن لگایا گیا ہے جو چار ریاستوں کے لئے تنہا ۸۲۵۰۰ کلو واٹ بجلی تیار کر سکتا ہے۔ اسی قسم کے ۱۵ انجنوں کا اس پاور ہاؤس میں اضافہ کرنے کی تجویز ہے

سو میل فی گھنٹہ چلنے والی دخانی گاڑی

امریکہ میں شکاگو سے ڈینور تک دوڑنے کے لئے ایک دخانی گاڑی بنائی گئی ہے جو سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بھی زیادہ چلتی ہے اور ۱۰۴۸ میل فاصلہ صرف ۱۰ گھنٹے میں طے کر لیتی ہے۔ اس گاڑی میں دو دخانی انجن لگائے گئے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک ۱۲۰۰ گھوڑوں کی طاقت رکھتا ہے۔

چوروں سے محفوظ رکھنے کا طریقہ

ڈاکٹر ارلے ای جونس نے پالتو پرندوں کو چوروں سے محفوظ رکھنے کے لئے ایسی سیاہی ایجاد کی ہے۔ جس کی مہر لگانے سے پرندوں کی جلد کے اندر سیاہی پیوست ہو جاتی ہے اور جب تک پرندہ زندہ رہتا ہے۔ اس مہر کا نشان قائم رہتا ہے۔

عجیب و غریب دیا سلائی

لکڑی کے کارخانوں اور تیل کے کنوؤں کے کوڑا کرکٹ اور بیکار چیزوں سے ایسی دیا سلائیاں بنائی گئی ہیں۔ جو دس منٹ تک جلتی رہتی ہیں دیا سلائی کو جلانے کے لئے کسی مصالحہ کی ضرورت نہیں۔ بلکہ کسی سخت چیز پر رگڑ کر جلایا جا سکتا ہے۔ نمی اس پر اثر نہیں کرتی۔ حباب اور مرطوب ہوا میں بھی جلتی رہتی ہے۔

صرف نوے پونڈ وزن کی موٹر سائیکل

حال ہی میں ہوائی جہاز چلانے والوں کے لئے ایک موٹر سائیکل بنائی گئی ہے۔ جو ہوائی جہاز میں رکھ

سواستھ رکشا (۱۱)

آنکھ کی بیماریاں اور انکا آسان گھریلو علاج

جن کو آنکھ کی بیماری ہو۔ انہیں نیچے لکھی باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

غصہ۔ رنج۔ عورت کی صحبت۔ رونا۔ پاخانہ۔ پیشاب روکنا۔ نیند آنے پر نہ سونا۔ آتی ہوئی قے کو روکنا۔ باریک چیزوں کو دیکھنا۔ دانتن کرنا۔ نہانا۔ دھوپ میں گھومنا۔ رات کو کھانا۔ آنکھوں میں دھواں جانے دینا۔ بہت بولنا۔ بار بار پانی پینا۔ لال کپڑا دیکھنا۔ دہی۔ پتوں کے ساگ۔ تربوز۔ مچھلی۔ شراب۔ کھٹائی۔ نمک۔ کڑوی گرم اور بھاری چیزیں وغیرہ کھانا

آنکھوں کے مریضوں کو مونگ۔ جو۔ لال چاول۔ گائے کا گھی۔ لہسن۔ بینگن۔ پربل۔ کریلا۔ مینا کیلہ اور نئی مولی کی جڑ وغیرہ پتھیا مفید ہیں۔

(۱) اگر آنکھیں دکھتی ہوں تو چرچرے کی جڑ اور ذرہ سا سیندھا نمک ملا کر پیس لو۔ لیپ کو اس جوڑ کو تانبے کے برتن میں ڈال کر دہی کے پانی سے کھرل کر کے آنکھوں میں لگاؤ۔

(۲) اگر بالک کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ذرہ سا "دھنیا" ایک صاف کپڑے کی پوٹلی میں رکھکر اوپر سے باندھکر ٹھنڈے پانی میں چھوڑ دو۔ پیچھے اس پوٹلی کو بالک کی آنکھوں پر پھیرو

(۳) گیہو اکر گوند ایک ماشہ اور افیم ایک رتی۔ ان دونوں کو چھین پیس کپڑے کی پوٹلی بنا کر پانی میں ڈال دو۔ پیچھے سے پوٹلی کو پانی میں ڈبو ڈبو کر آنکھوں پر پھیرو اور ایک دو بوند دوا پوٹلی میں سے آنکھوں پر بھی نچوڑ دیا کرو۔ آنکھوں کے دکھنے پر یہ نسخہ بہت مفید ثابت ہوا ہے

(۴) لودھ ایک ماشہ۔ بھنی ہوئی پھٹکری ایک ماشہ۔ افیم آدھ ماشہ اور املی کی پتیاں چار ماشے ان چیزوں کو پیس اور ایک پوٹلی بنا کر پانی میں ڈال دو۔ پوٹلی کو آنکھوں پر پھیرتے رہو۔ یہ نسخہ ہمارے ایک دوست کا آزمودہ ہے۔

(۵) نیم کی کونپل کو پیس کر رس نکال لو۔ اس رس کو ذرا گرم کر کے سہاتا سہاتا۔ اس طرف کے کان میں ٹپکا دو۔ جس طرف کی آنکھ دکھتی ہو۔ اگر دونوں آنکھیں دکھتی ہوں تو دونوں کانوں میں ٹپکا دو بچوں کی آنکھیں دکھنے پر یہ نسخہ اچھا ہے۔

(۶) بڑھ کے دودھ میں "کپور" ملا کر انجن کرنے سے ایک دو مہینہ تک کا پھولا کٹ جاتا ہے یا کڑوی توری کا رس شہد میں ملا کر انجن کرنے سے آنکھ کا پھولا اور رتوندھی آرام ہو جاتا ہے۔

(۷) بڑھ کا دودھ سلائی سے لگانے سے آنکھوں کا درد فوراً مٹ جاتا ہے۔

(۹) اگر پلکوں کے بال گر جاتے ہیں تو بیلوں کے رس میں "کپور" گھوٹ کر لگانے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔

(۱۰) شہد میں کپور گھوٹ کر آنکھوں میں لگانے سے آنکھوں کی جلن میں بہت فائدہ ہوتا ہے

(۱۱) ایک سفید کپڑے کی کئی تہ کر کے گائے کے کچے دودھ میں بھگو لو۔ پھر اس کپڑے پر ذرا سی پھٹکری پیس کر بُرک دو اور اسے آنکھوں پر رکھو۔ اس سے بھی آنکھوں کی جلن میں بہت کچھ آرام ہوتے دیکھا گیا ہے

(۱۲) اگر رتوندھی آتی ہو تو کریلے کے پتوں کے رس میں کالی مرچ گھس کر آنکھوں میں لگا دے۔ اس ترکیب سے تین چار دن میں ہی رتوندھی میں فائدہ نظر آنے لگتا ہے

(۱۳) ایک یونانی حکمت کی کتاب میں رتوندھی پر مندرجہ ذیل ٹوٹکے لکھے ہوئے ہیں۔ اگرچہ ہم نے ان کو کبھی آزمایا نہیں ہے۔ پھر بھی قیاس ہے یہ سب ٹوٹکے ٹھیک معلوم ہوتے ہیں۔ ناظرین آزمائش کر کے دیکھیں:۔

پیاز کا پانی آنکھوں میں لگانے۔ سرس کے پتوں کا پانی لگانے۔ لاہوری نمک کی سلائی آنکھوں میں پھیر لے۔ دہی کے پانی میں اپنی تھوک ملا کر انجن کرنے۔ ادرک کا رس ٹپکانے کالی مرچ تھوک میں گھس کر انجن کرنے سے رتوندھی آرام ہو جاتی ہے۔

مذکورہ بالا ترکیبوں سے ایک ساتھ ہی کام نہ لینا چاہئے۔ پہلے ایک ترکیب سے کام لگانا چاہئے۔ جب ایک ترکیب سے فائدہ نہ ہو۔ تب دوسری ترکیب عمل میں لانی چاہئے کتنی ہی مجرب اور اچھی دوا کیوں نہ ہو۔ سب مریضوں کو فائدہ نہیں پہنچاتی۔

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین

افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان
(محصولڈاک علاوہ)
جمالستان

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

مشہور جہاں طاقت بخش علاج

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون۔ قبض معدہ دست وبائی شورش۔ احتلام۔ بیخوابی۔ بے چینی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن تندرست اور طاقتور بنتا ہے۔ قیمت چالیس گولیوں کی ڈبیہ کی ایک روپیہ (عہ)

یونیسکٹ دائمی روغن

کسی بھی وجہ سے عضو مخصوص میں آئی ہوئی کمزوری کجی لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر از سر نو طاقت عضو میں آتی ہے فی ڈبہ عہ ایک روپیہ

مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

لاہور کے لئے ایجنٹ فقیر چند اینڈ سنز انارکلی

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ولائتی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

صیغہ نمبر ۸ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

STAR
TRADE MARK
(REGD)

بعد میں پچھتائے گا

کافو

(Regd)

اصلی عرق کافور۔ ہیضہ۔ گرمی کے دست و پیٹ کے درد بدہضمی وغیرہ روکنے اور اچھا کرنیکی بیخطا دوا ہیضہ کے اچانک حملہ سے بچنے کے لئے ہر ایک اہل خاندان کو اور مسافروں کو ہمیشہ سے "کافو" کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ پچاس برس سے ہیضہ کے لئے صرف یہی ایک دوا مجرب ثابت ہو کر مشہور ہے۔ جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو۔ وہاں روزانہ اس کے ایک دو قطرے استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہوتے ہی اس کے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں۔ نقلی "عرق کافور" سے ہوشیار۔ قیمت فی شیشی چھ آنے۔ ڈاک محصول تین شیشیوں تک سات آنے:

یورا

(Regd)

پیشاب اتارنے کی دوا

ہیضہ ہونے پر عموماً پیشاب بند ہو جایا کرتا ہے اور بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ ایسے موقعہ پر اس کا استعمال کرتے ہی پیشاب کھل کر ہونے لگتا ہے۔ اس لئے ہیضہ کے موسم میں اسے بھی پاس رکھنا ضروری ہے۔ ہیضہ کے علاوہ سوزاک یا کسی اور وجہ سے پیشاب بند یا کم ہو جائے۔ تو اس کے استعمال سے فائدہ ہوگا۔ قیمت فی شیشی ۱ر محصولڈاک ۷ر

نوٹ: دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر صاحب ضرور دیکھ لیا کریں

(۱) لاہور کے ایجنٹ منیجر پیسہ اخبار

(۲) امرتسر کے ایجنٹ: ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

PRAKASH LAHORE

کرنونتو وشوم آریم

سالانہ چندہ ۵

ممالک غیر سے ۶

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مُول پرمیشور ہے

۲- ایشور ستچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سروادھار، سرویشور، سرو ویاپک، سروانتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے

۴- ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا اُدیت رہنا چاہیئے

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے

۹- ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے بلکہ سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں

جلد ۳۳ اتوار ۲۶ جیٹھ سمت ۱۹۹۳ مطابق ۷ جون سنہ ۱۹۳۶ء نمبر ۲۲

رشی کے احسان

تو اگر آ کر نہ ہوتا پاسبان ہندو قوم
مٹ چکا ہوتا زمانے سے نشان ہندو قوم

صرصر عیسائیت اسلام کا طوفان بھی
کر رہے تھے مل کے برباد آشیان ہندو قوم

چشم پوشی کر رہے تھے وہ بھی اس کے حال سے
ہاتھ میں اس وقت تھی جن کے عنان ہندو قوم

ہو رہے تھے ہر طرف سے اس پہ تیغ غم کے وار
لے رہی تھی گویا قدرت امتحان ہندو قوم

اے رشی اس وقت بھارت میں ہوا آنا تیرا
کوئی بھی سنتا نہ تھا جب داستان ہندو قوم

تو نے حق تبلیغ کا اس کو دلایا ورنہ تھی
قوت گویائی سے خالی زبان ہندو قوم

اس کی رکھشا کے لیے قائم کیے آریہ سماج
ضیق میں تھی رو کے حملوں سے جان ہندو قوم

سینچنے کی ٹھان لی اپنے لہو سے اس کو تا
سوکھنے پائے نہ نخل گلستان ہندو قوم

وادیٔ پُرخار ہو کر پھر بنا رشک عدن
تجھ سے مالی کی بدولت بوستان ہندو قوم

منزل مقصود کا اس کو دیا تو نے پتہ
راہ سے بھٹکا ہوا تھا کاروان ہندو قوم

وہ سلوک اس نے جو تیری ذات سے رکھا روا
کون کہہ سکتا ہے تھا شایان شان ہندو قوم

ہے تری تقلید ہی سرشار اسے راہ نجات
اس میں مضمر ہے حیات جاوداں ہندو قوم

چمنلال سرشار

Digitized by eGangotri

اپنشد کاتھا
چھٹی کتھا

یاگیہ ولک شانت چت بیٹھے ہوئے اپنے بڑھاپے اور دُربل سنتربر کو دیکھکر ایک سمے وچار کرنے لگے کہ سنسار کے واسطے بھوگوں میں اب تک میری آتما کو شانتی نہیں ملی اور یدی میں اسی اوستھا میں رہا تو آئیندہ کو بھی شانتی پراپت ہونے کی کوئی آشا نہیں ہے اس سے چلو ایکانت میں بن نواس کر کے پربھو کے دھیان میں مگن رہکر اپنا شیش جیون ویتیت کریں و شتے سکھ تو مجھے اپنے شریر میں بھی پراپت ہو سکتے ہیں۔ لیکن پربھو کی بھگتی دھیان۔ اپاسنا اور بھجن آدمی تو منش جنم میں ہی اجن سکتے ہیں۔ انیک جنموں کے اچھے کرموں کے پرتاپ سے یہ منش دیہہ ملتی ہے۔ باربار ایسا اتم شریر ملنا دُرلبھ ہے اور اب میرا سنیاس آشرم کا سمے بھی آگیا ہے اور سنسار کے سارے سکھ دیکھ بھی لئے ہیں۔

یہ مجھے پورا نشچے ہو گیا ہے کہ اگر میں لاکھوں برس جیتا رہوں گا تو بھی وشئے ترشنا شانت نہ ہوگی بلکہ زیادہ ہی بڑھتی جائیگی۔ آج تک کسی نرناری کی وشئیوں سے شانتی نہیں ہوئی اور نہ آگے کو ہوگی۔ وشئیوں میں رہکر آج تک کسی نے نہ کہا کہ میں سکھی ہوا۔ میرا جی بھر گیا ہے۔ مجھے اب کچھ نہیں چاہئے۔ بلکہ ترشنا دن بدن ادھک سے ادھک بڑھتی ہی رہیگا۔ میرے دیکھتے دیکھتے ہزاروں کال کا گراس ہوگئے۔ پر کسی کی ترشنا پوری نہ ہوئی دنیا کی خواہش کرتے کرتے ہی مرے۔ ایسے ایسے بہت سے وچار کر کے یاگو لکیہ جی نے سنیاس لینے کا درڑھ نشچے کر لیا اور اپنی دھرم پتنیاں استری میتری سے کہا کہ ہے میتری۔ تم گھر کا سب مال و اسباب دھن دولت سنبھال لو۔ میں بن کو جاتا ہوں۔ تمہارا ارادہ اس میں کبھی کھانی ہو جائیگا۔ میرا چت سنسار سے اداسین ہو گیا ہے۔ تب میتری نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے پران ناتھ آپ سے زیادہ میرا ہتیشی چنتک کون ہو سکتا ہے میں آپ سے ایک بات پوچھتی ہوں۔ آپ ٹھیک ٹھیک بتلا دیجئے کہ اس دھن دولت سے یا دنیا کی وبھوتی سے مجھ کو پرمانند سکھ یعنی موکش روپی امرت مل سکتا ہے یا نہیں؟ اور یہ دھن دھانیہ میرے ساتھ پرلوک کو جاویگا یا نہیں؟ میرا آتما تو پت ہو جائیگا یا نہیں؟ ان سوالوں کو سن کر یاگو لکیہ نے کہا ہے پیارے! نہیں۔ کدا پی نہیں اس دھن دولت سے وہ باتیں کسی کو حاصل نہیں ہو سکتیں۔ جن کو تم چاہتی ہے۔ اس جواب کو اپنے پتی سے سنکر میتری نے

۴ اپنے سوامی جی سے نویدن کیا کہ ہے پران آدھار! اگر ان پدارتھوں سے میں امر نہیں ہو سکتی۔ موکش روپی امرت نہیں مل سکتا پرم پتا پرماتما کی گود پراپت نہیں ہو سکتی تو میں ایسے دھن دھانیہ جیسے پدارتھ کو لے کر کیا کروں گی۔ میرے کس کام کا ہے تب رشی نے کہا۔ ہے میتری! اگر تم کو موکش کی اچھا ہے تو گیان پراپتی کا اُپائے کرو اور ان سنسار کی جھنجھٹوں کو چھوڑو تب یہ دونو استری پرش ایشور بھجن میں مگن ہو گئے اور امرت روپی موکش سکھ کو پراپت کیا جو سکھ چاہے تو ایشور سے لگن لگا جی

ویدامرت

اوم

اتھروید · یجروید · سام وید · رگ وید

देवस्य त्वासवितु प्रसवेऽश्विनोर्बाहुभ्यां पूष्णो हस्ताभ्यां। अग्नये जुष्टं गृह्णाम्यग्नीषोमाभ्यां जुष्टं गृह्णामि

یجروید ادھیائے ۱ منتر ۱۰
(رشی پرمیشٹھی پرجاپتی) (سوی تا دیوتا)

لفظی ترجمہ۔ دیوسیہ (سب راحتوں کے دینے والے) سوی تو (تمام دنیا کے پیدا کرنے والے ایشور کی) پرسوے (پیدا شدہ دنیا میں) اشونو (سورج اور چاند کے) باہو بھیام (بل اور ویریہ یعنی خارجی اور اندرونی اثرات آکرشن) پوشنو (طاقت دینے والے پران کے) ہستا بھیام (گرہن و سرجن یعنی پراناپان کو سہارا) اگنے جشٹم (بجلی کے علم کو سدھ کرنے کی غرض سے) گرہنامی (اختیار کرتا ہوں) اگنی شوما بھیام (اگنی اور جل دونوں یعنی کیمسٹری کے علم کو جاننے سے) جشٹم (عالم لوگ جس اعلے نتیجہ کو پہنچنا چاہتے ہیں) گرہنامی (میں پہنچا ہوں)

تشریح

عالم پُرشوں کو مناسب ہے کہ اپنے پُرشارتھ سے علوم و فنون کو جان کر پرماتما کی اس پیدا شدہ دنیا میں سورج۔ چاند۔ پرتھوی۔ پانی وغیرہ سے مکمل فائدہ اٹھا دیں اور جہاں تک ممکن ہو سکے۔ لوگوں کی جسمانی اور روحانی ترقی کے لئے دلپش دلیت نتر ملیں بھرمن کریں ہمیشہ دھرماتما عالم شخصوں کا ست سنگ کریں تاکہ دل میں گیان بڑھتا جاوے۔

* ہم پرچار کتابوں کا پرچار نہیں۔ بلکہ جس تعلیم کا ہم دوسروں سے عمل کرانا چاہتے ہیں اس پر ہم خود عمل پیرا ہوں۔ یہ اتم سے اتم پرچار ہے!!
گنیش دت منتری آریہ سماج جاسپور

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ مینجر

ورکی ضرورت

میرے ایک مترکی سوشیل۔ رُوپ وتی یسکنت اور گُنوتی کنیا کے لئے جو گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے ایک کھتری گھرانے کے ایسے ورکی ضرورت ہے جو برسر روزگار ہو عمر میں ۲۲ اور ۵ا برس کے درمیان ہو۔ ہوشیار پور۔ جالندھر گورداسپور اور لدھیانہ کے اضلاع کے ورکو ترجیح دیجائیگی خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں

بابو رام کھتری ڈپٹی پوسٹماسٹر ڈیرہ دون

ضرورت

امیدواروں کی تار اور اسٹیشن ماسٹری کے لئے ضرورت ہے الاؤنس اٹھائیس روپے کرایہ وردی اور جگہ رہائش مفت۔ فارم داخلہ و قواعد کیلئے آٹھ آنہ روانہ کریں
ڈائرکٹر: رائل ٹیلیگراف ریلوے ڈیوٹی
کالج لمبٹی منبلہ

چنے ہوئے پھول

(۱) جو آدمی کسی کے کھوٹے کام کو دیکھکر نفرت کرتا ہے اسے وہ بُرا کام ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ جو دوسروں کے عیب نکال کر خود وہی کام کرتا ہے۔ وہ دنیا میں مذاق کا ذریعہ بنتا ہے

(۲) جس شخص میں سچائی اور سیوا پورے زور سے ظاہر ہوتی ہے وہ ضرور ہی پبلک کے دلوں پر بے تاج بادشاہ کی طرح حکومت کرتا ہے اصلی عزت یہی ہے۔

(۳) جو بڑا ہے۔ اُسے سیوک بننا چاہئے۔ کیونکہ جو اپنے کو بڑا مانتا ہے۔ وہ چھوٹا بنا یا جاتا ہے اور جو چھوٹا بنتا ہے وہ بڑا بنے بغیر رہ نہیں سکتا۔

(۴) ترقی کی سات شرائط ہیں۔
(۱) سنتوش دھارن کرنا۔ (۲) بُرے کرموں سے ڈرنا (۳) سیلف منڈا سے ڈرنا (۴) صاحب علم ہونا۔ (۵) نیک کاموں میں جرأت کرنا (۶) حافظہ سے کام لینا۔ (۷) میدھاوی بننا۔

(۵) پہلی ڈبکی میں اگر رتن نہ ملے۔ اس سے سمندر کو رتنوں سے خالی سمجھنا بھول ہوگی۔ حوصلے کے ساتھ سادھن کرتے رہنے پر پربھو کرپا ہوگی ہی۔

(۶) جو کپٹ سے خالی ہے۔ بے خوف ہے اور اندر باہر میں ایک جیسا ہے وہ سچا سادھو ہے۔ چاہے وہ گرہستی ہو یا سنیاسی۔

(۷) قتل چوری اور ویبھچار یہ تین جسمانی پاپ ہیں۔ جھوٹ۔ سخت کلامی اور بکواس۔ چار زبانی پاپ ہیں۔ پرائے دھن کی خواہش نقصان پہنچانے کی اچھیا۔ جھوٹ وغیرہ مانسک پاپ ہیں۔

(۸) جس میں جتنا پریم ہے وہ اتنا ہی ایشور کے نزدیک پہنچا ہوا ہے۔ کیونکہ پربھو خود پیار کے بھنڈار ہیں

(۹) اگر کسی کو اچھوت کہا جا سکتا ہے تو صرف لوگوں کو جو جھوٹ اور پاکھنڈ وغیرہ سے میل سے بھرے ہوئے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا چناؤ

(از قلم منتری جی چموپتی جی ایم اے)

۳۱ مئی سنہ ۱۹۳۶ء کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
کا جنرل اجلاس تھا۔ وید پرچار اور گوروکل
کا بجٹ پاس کرنے کے علاوہ اس اجلاس
میں نئے سال کے لئے ادھیکاریوں کا انتخاب
ہوتا ہے۔ کچھ ورشوں سے ادھیکاریوں کے
چناؤ کے متعلق خاص سرگرمی کا اظہار ہونے
لگا ہے۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں سبھا کے سامنے یہ سوال
پیش ہو گیا تھا کہ کیا سبھا کے ستھر سیوکوں کو
سبھا کے ادھیکاریوں کے چناؤ میں سرگرمی
دکھانی چاہئیے؟ کیا انہیں ویکتیوں کے انکول
یا وردھ پروپیگنڈا کرنا چاہئیے۔ ایسا کرنے
سے جہاں شاسن کی بنیاد کھوکھلی ہو جاتی ہے
وہاں اپدیشکوں کا مان بھی نہیں رہتا۔ وہ فقط
کنویسنگ ایجنٹ بن جاتے ہیں۔ سبھا کے موجودہ
پردھان جی بھی اس وقت اس پرورتی کے سخت مخالف
تھے۔ لیکن یہ پرورتی بڑھتی چلی گئی۔ پچھلے سال
نئے پرتی ندھیوں کا چناؤ بھی ہونا تھا۔ خاص
پروپیگنڈا کے ذریعہ ایک خاص جماعت نے
سبھا میں اکثریت پیدا کر لی اور وہ سبھا پر قابض
ہو گئی۔ اس جماعت میں سبھا کے اپدیشکوں
انیہ ستھر سیوکوں اور سناتکوں کا حصہ نمایاں
تھا۔ سبھا کے کچھ پرانے ادھیکاریوں اور
کاریہ کرتاؤں نے تہیہ اور باتوں کے اس
پرورتی کے خلاف پروٹسٹ کیا اور گت ورش
سبھا سے الگ رہے۔ اس ورش اجلاس
کے دنوں میں پنڈت وشوبندھو ناتھ اور مہاتما
کرشن تو پہلے ہی لاہور سے باہر۔ رائے بہادر
بدری داس اجلاس میں شریک ہی نہیں ہوئے
کئی سالوں کے بعد رائے بہادر لالہ مکھن لال
دہلی کے لالہ رگھوناتھ جی اور کئی اور مہانو بھاووں
کے درشن نہیں ہوئے۔ سماج کے ہر ایک ہتیچھو
کو اس بات کا دکھ ہوگا کہ طرفین نے سمجھوتے
کا کوئی ایسا راستہ نہیں نکل سکا جس سے آج
سال سب گروہ مل کر کام کرتے۔ نتیجہ یہی ہوا
کہ لیکن سبھا کی کایا ایک ہی فریق کے ہاتھ میں رہی
اس سال کے چناؤ میں اس پارٹی کو ایسا صاف
میدان نہیں ملا۔ جیسا پچھلے سال۔ اس ورش
ان کے ورودھ میں ایک اور پارٹی سنگٹھت
ہو کر آئی۔ اس کے نیتا سپاہی ملاپ کے ایڈووکیٹ
کے ایڈیٹر لالہ خوشحال چند بی اے ایل ایل بی اور ریفارمر
لالہ چرنداس لالہ سنت لعل ودیارتھی بی اے تھے
مہر رائے بہادر پروفیسر رام دیو جی کے مقابلے
پر اس کے لئے رائے بہادر بدری داس کا نام پردھان
پد کے لئے پیش کیا۔ رائے بہادر تو موجود
ہی نہیں تھے نہ انہیں یہ علم ہی تھا کہ ان کا نام
پردھان پد کے لئے پیش کیا جائے گا ان کی
غیرطرفداری کا قائل دوسرا فریق بھی تھا
خود پروفیسر رام دیو جی نے کہا کہ وہ اپنے

میں اور رائے بہادر میں کوئی فرق نہیں سمجھتے بہتر
ہوتا کہ اس غیرجانبدار شخص کو جسے دونوں فریق
غیرجانبدار تسلیم کرتے تھے اپنا متفقہ امیدوار
بنا لیتے۔ تب سبھا کا نقشہ ہی بدل جاتا اور
لالہ چرنداس کا یہ قول کہ اس سے پچھلے سال کی غلطی
کا ازالہ ہو جائے گا۔ حرف بحرف پورا ہو جاتا
سبھا میں پارٹی بازی کی جڑ ہی کٹ جاتی مگر
سبھا کی بدقسمتی سے ایسا نہ ہو سکا۔ سبھا میں
اکثریت پروفیسر رام دیو کے پکش کی تھی ان کے
حق میں ۸۳ اور رائے بہادر کے حق میں
۷۰ ووٹ آئے اور سبھا کے پردھان کا
چناؤ متفقہ طور پر ہونے کی روایت یہ لڑی
پھر ٹوٹ گئی

اپ پردھان راہ صاحب امرت رائے
پنڈت رندر اور لالہ چرنداس پوری منتخب
ہوئے ہر ایک کی پیٹھ پر اس کی اپنی پارٹی
کے ووٹ تھے۔

منتری، کوش ادھیکش اور پستکالیہ ادھیکش
کے چناؤ کے متعلق کوئی مقابلہ ہوا ہی نہیں
پنڈت بھیم سین۔ لالہ رتن داس اور پنڈت
پریہ ورت بالترتیب ان پدوں کے لئے
نرواچت ہو گئے۔

باقی چناؤ دوسرے دن ہوا۔ سب سے
پہلے سمودائیوں کے پرتی ندھی چنے گئے
اقلیت کے تین مقام چار ستھر سیوک تین اور
باقی دو پرتی ندھی منتخب ہوئے۔ آخری
دو جماعتوں کو بیچاری پارٹی کا قائم مقام کہا
جا سکتا ہے۔ سمودائے سسٹم جاری
تو اس لئے ہوا تھا کہ اس کے ذریعہ مینارٹیوں
کو اپنے قائم مقام انترنگ سبھا میں بھیجنے کا
موقعہ حاصل ہو سکے۔ ایسا نہ ہو کہ اگر
مثال کے طور پر ایک سو ایک ممبروں کی سبھا
میں ایک فریق ۵۱ ممبروں کا بن جائے
تو وہ باقی پچاس ممبروں کو کلی طور پر سبھا
کے باہر رکھ دے۔ لیکن اس دفعہ اس
سسٹم سے تین ستھر سیوک سبھا میں آئے ہیں
سبھا کے ستھر سیوک کسی پارٹی کے قائم مقام
نہیں ہو سکتے۔ ان کے لئے انترنگ سبھا میں
آنے کا یہ راستہ کسی صورت میں قرین انصاف
خیال نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن یہاں تو ان کی اتنی
تعداد سبھا میں آ گئی ہے کہ شاسن کو اپنی
منوانے کے لئے ہمیشہ ان کی امداد کی ضرورت
ہو گی۔ باقی رہ گئے تو تعصب سے ان کا انتخاب

پورے ہوش کو کرتا تھا ان میں سے پانچ ستھر
سیوک اور چار دونو پارٹیوں کے چنے ہوئے
سبھاسد ہیں ایک اور ستھر سیوک ادھیکاریوں میں
انتخاب کے لئے پرستاو کرنے میں بھی ستھر
سیوکوں نے خوب حصہ لیا۔ ایک ماننیہ اپدیشک
نے ایک مہانو بھاو کا نام پیش کیا ہی تھا کہ
کسی نے آواز اٹھائی کہ آپ اپنے سہایک کا
نام پیش کر رہے ہیں۔ یہ فقرہ جہاں اپدیشک
مہانو بھاو کے لئے مان کا سوچک نہ تھا وہاں
اس خرابی کی طرف بھی صاف اشارہ کر رہا تھا
جو ایسے تھانے سے قدرتاً پیدا ہو جاتی ہے۔
ستھر سیوک چاہے اپدیشک ہوں یا کوئی اور
انہیں چناؤ کے معاملے میں نہ کسی کی سرپرستی کرنی
چاہئیے اور نہ خود کسی کی سرپرستی کے لئے استدعا
کا ہاتھ پھیلانا چاہئیے۔ جو لوگ کسی ستھر سیوک
کی سرپرستی سے شاسن کا بھاگ بنتے ہیں وہ
شاسن میں سوتنتر حصہ نہیں لے سکتے۔

یہی نہیں سبھا کے ستھر سیوک نہ فقط دو مہینے کی
موافق اور مخالف پروپیگنڈا کرتے رہے بلکہ ایک
ستھر سیوک کے خلاف بھی ان کے دوارا کنویسنگ
ہوا۔ یہ سب اس بات کی علامات ہیں کہ جس
خطرے کی طرف پرانے ادھیکاری اپنے پروٹسٹوں
سے اشارہ کر رہے تھے۔ وہ آج نہایت
بھینکر روپ میں سبھا کے سامنے ہے ۱۹۲۱ء
کے چناؤ میں کہا گیا مہاتما کرشن کا یہ فقرہ کہ وہ
اس بھینکر آپتی کی ویدی پر اپنا سر پیش کر رہے
ہیں۔ یادگار رہے گا۔ مہاتما جی نے اپنے آپ
کو منتری پد کے لئے پیش کیا اور چند ووٹوں کی
کمی کے باعث ہار گئے لیکن سبھا کو اس خرابی
سے آگاہ کر گئے جس سے اس کا رخ صاف
تباہی کی طرف نظر آ رہا ہے۔

شاسن میں ستھر سیوکوں کا زور ہو جانے
سے جہاں شاسن ڈھیلا ہو گا۔ وہاں سویم
اپدیشکوں کی پرتشٹھا بھی جاتی رہیگی اور
ان کے اپنے اندر دھڑے بن جائیں گے۔ اپدیشک
کا کام اپدیش کرنا ہے کنویسنگ کرنا نہیں سبھا
اس کے خلاف ریزولیوشن پاس کر چکی ہے
لیکن اس پر کاربند ہونا موجودہ حالات میں
نہایت مشکل ہے اس برائی کا ایک اور نتیجہ
یہ بھی ہوگا کہ سماج کے کام میں پرچارکوں کے
سوا اور کوئی ہاتھ نہ بٹائے گا۔ پرچارکوں کا
سارا وقت ہی پرچار کے لئے ہے۔ دوسرے
سبھاسد جو اس میں تھوڑا سا سہیوگ دیکر ہاتھ

بٹاتے ہیں۔ ان کی سیواؤں سے سماج محروم ہو جائیگا
ان تھوڑا وقت دینے والوں میں رائے بہادر بدری داس
بھی ہیں جن کے اس تھوڑے سے وقت کی قیمت
جیسے کئی ستھر سیوکوں کے پورے وقت سے
کسی صورت میں کم نہیں ہے۔ سماج شروع سے
ستھر سیوکوں اور انیہ کاریہ کرتاؤں کے سہیوگ
سے چلتا رہا ہے۔ اپدیش کا کام تو آہستہ
آہستہ اپدیشکوں ہی کے ہاتھ میں آ گیا۔ اب اگر
پربندھ پر بھی پرچارکوں کا ادھیکار ہو گیا تو
انیہ کاریہ کرتاؤں کا سماج کی عملی سیوا سے ماتر
بہشکار ہو جائیگا۔ یہ حالت کیسے مرغوب ہو سکتی ہے

ودیا سبھا میں کسی پارٹی کو دلچسپی نہ تھی
کسی نے پنڈت وشوبندھو ناتھ کا اور میرا نام پیش کر دیا
کہ یہ پرانے ادھشٹاتا ہیں ان کا بھی
ودیا سبھا میں استھان ہونا چاہئیے۔ اس پر کھلبلی
سی مچ گئی۔ مکھیہ ادھشٹاتا جی نے کہا کہ ودیا
سبھا میں ایک ہی وچار کے آدمی ہونے چاہئیں
وچار بھید سے ہانی ہوگی میں نے ان کی اس خواہش
کو سر آنکھوں پر رکھ لیا اور کہلا بھیجا کہ مجھے
اس سبھا میں نہیں جانا۔ مجھے ووٹ نہ دئے
جائیں۔ اس پر کسی مفروضہ وچار بھید سے
ودیا سبھا محفوظ رہی۔

کسی پرانے وقت کے متعلق بتایا جاتا ہے
کہ سبھا میں پارٹیاں تھیں لیکن مدت سے اس کا
کام بغیر پارٹیوں کے چل رہا تھا۔ گذشتہ سال
سے اس تین پارٹی سسٹم کو پھر جنم مل گیا ہے
دیکھیں یہ سسٹم آگے چلتا ہے یا یہیں ختم ہو
جاتا ہے اور ستھر سیوکوں کا اس میں کیا استھان
رہتا ہے؟ سبھا کے خیراندیشوں کو اس پر گمبھیر
وچار کرنے کی ضرورت ہے

شاردا مندر لمیٹڈ دہلی کی سوچنا

شکشا سمتی نے اپنی ۲۹ مئی کی بیٹھک میں اپدیش
امرت کے پانچوں بھاگ کنیا پاٹھ شالاؤں کی
چوتھی، پانچویں۔ چھٹی، ساتویں اور آٹھویں
کلاسوں کے لئے بتدریج پاس کئے ہیں۔
پاٹھ شالاؤں کے ادھیکاریوں کی سوچنا کے
لئے لکھا جاتا ہے کہ یہ اپدیش امرت کے پانچوں
بھاگ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی یا
ان کے پنجاب کے ایجنٹ کوہلی بھگت اینڈ کو
رام نگر لاہور سے براہ راست مل سکتے ہیں
پنجاب اور اس کے باہر بھی سب استھانوں پر ان
پستکوں کا بہت آدر ہوا ہے۔

مینیجر شاردا مندر لمیٹڈ دہلی

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھیں

سنسار کی گتی

ڈپٹی کمشنر کے بنگلہ پر ۳۰۰۰ کسانوں کا دھاوا

واردھا ۳ جون ۔ خبر ملی ہے کہ ہنگنگھاٹ تحصیل کے ۵۰ گاؤں کے لگ بھگ ۳۰۰۰ کسان کانگرس سوشلسٹ شری بھیاجی گملور اور شری پت دلیپ پانڈے لیڈر کے نیتر تو میں ملکر ڈپٹی کمشنر کے بنگلہ تک گئے اور ہنگنگھاٹ کے تحصیلدار کے سلوک کے خلاف شکایت کی کہ اس نے کئی غریب کسانوں کو تقاوی دینے سے انکار کردیا اور عدالت کے چپڑاسیوں نے انکے ساتھ بہت بیہودہ سلوک کیا۔ کہا جاتا ہے کہ ڈپٹی کمشنر نے انکی باتوں کو شانتی سے سنا اور جلدی کارروائی کرنے کا یقین دلایا

پنڈت جواہر لعل کے اعزاز میں پارٹی

لاہور ۲ جون ۔ آج شام کے ۶ بجے شری یت دیوی چند ریزیڈنٹ ڈائرکٹر روزانہ ٹریبیون نے پنڈت جواہر لال نہرو صدر انڈین نیشنل کانگرس کے اعزاز میں ایک شاندار پارٹی دی جس میں تمام مقامی اخبار نویسوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس پارٹی کا مقصد زیادہ تر اخبار نویسوں اور کانگریس پریذیڈنٹ کے درمیان تبادلہ خیالات کرانا تھا اور فی الواقع یہ ملاقات انمول ثابت ہوئی کیونکہ ملک کے کام بڑے بڑے مسائل پر پنڈت جی کے خیالات معلوم کرنے کا موقعہ بخوبی مل گیا

ماں نے بیٹی کا گلا گھونٹ دیا

لکھنؤ یکم جون ۔ اپنی ساس کی طعن طعن کو برداشت نہ کر سکنے پر ایک نوجوان عورت نے اپنی گیارہ دن کی لڑکی کا گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شادی کے تین ماہ بعد ملزمہ کے ہاں لڑکی پیدا ہو گئی۔ اس پر ساس اور بہو میں لڑائی رہنے لگی۔ ایک دن بہو نے غصہ میں آکر اپنی لڑکی کو ہلاک کر کے کنوئیں میں پھینک دیا۔ پولیس نے لاش کو برآمد کر کے گرفتار کر لیا

فلسطین میں بغاوت کی آگ

یوروشلیم ۳ جون ۔ فسادات ملک بھر میں ہو رہے ہیں ایراقی یونیورسٹی کا ایک طالب علم کل شام کو یوروشلم سے باہر ایک موٹر لاری میں سفر کر رہا تھا کہ اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ۔ شہر کے نزدیک ایک یہودی لاری پر گولیاں چلائی گئیں اور موٹر ڈرائیور اور مسافر زخمی ہو گئے ۔ بم پھٹنے کی ضربات آئیں گا نزدیک ریلوے پر بم پھٹے ہیں ۔ ملک کے دیگر حصوں سے بھی بمباری اور چھپ کر گولیاں چلائے جانے کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مصر سے

جنوبی چین نے جاپان کیخلاف جنگ کا اعلان کر دیا

شنگھائی ۲ جون ۔ جنوبی چین کے ادھیکاریوں نے چین کی مرکزی گورنمنٹ کو تار دوارا اس بات پر زور دیا ہے کہ جاپان کے ورودھ فوراً یدھ کی گھوشنا کر دی جائے ۔ کینٹن دکشن چین (سرکار نے جاپانی ورودھی مینی فیسٹو نکالا ہے ۔ ... نانکنگ (جاپانی) اور کینٹن (دکشن چینی) سرکار کی تناتنی کھلم کھلا جھگڑے کے روپ میں پرگٹ ہو گئی ہے یہ مینی فیسٹو نانکنگ سرکار سے چینی سرکار کا ایک کھلا الٹی میٹم خیال کیا جاتا ہے اسمیں قوم پرست چینیوں کو پریرنا کی گئی ہے کہ وہ سول وار (یدھ) چھیڑنے پر سرکار کی امداد کرنے کے لئے ہر طرح سے تیار رہیں جاپانیوں کا کہنا ہے کہ چین کے جنوبی صوبجات نے جاپان کیخلاف سچ مچ یہ گھوشنا کر دی ہے مگر اس رپورٹ کو سمبھو نہ خیال کیا جاتا ہے بلکہ یہ منظور کر لیا گیا ہے کہ دونوں طرف سے غیر معمولی طور سے یدھ کی تیاریاں ہو رہی ہیں

ہیرا لعل گاندھی کے مسلمان ہونے پر مہاتما گاندھی کا بیان

بنگلور ۲ جون ۔ مہاتما گاندھی نے اپنے بڑے لڑکے ہیرالال کے مسلمان ہو جانے کے متعلق حسب ذیل بیان شائع کیا ہے ۔ بیان کا عنوان ہے "بے شمار مسلمان دوستوں سے اپیل" اسکے دوران میں مہاتما جی لکھتے ہیں اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ دو ہفتے سے میرے سب سے بڑے لڑکے ہیرالال نے جسکی عمر پچاس سال ہے اسلام قبول کر لیا ہے اور ۲۹ مئی کو بمبئی کی جامع مسجد میں ہزاروں مسلمانوں کے روبرو اس نے اس امر کا اعلان کیا ۔ اس کی تقریر کے بعد مسلمانوں نے اسے گھیر لیا اسکی عزت افزائی میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر سرگرمی دکھائی ۔ اگر ہیرالال نے دل سے مذہب تبدیل کیا ہے اور اسمیں دنیاوی منافع کا خیال نہیں تو مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اسلام بھی اتنا ہی سچا مذہب ہے جتنا کہ کوئی اور ۔ لیکن مجھے یہ ماننے سے تامل ہے کہ یہ تبدیلی دنیاوی خیال سے نہیں

شراب کا عادی ۔ جو لوگ میرے لڑکے کو جانتے ہیں ۔ انہیں معلوم ہوگا کہ وہ کئی سال سے شراب کا عادی ہے اور زنان بازاری کے ہاں بھی جاتا رہا ہے پٹھانوں سے بھی بھاری سود پر قرضہ لیا ہوا ہے ۔ بہت تھوڑا عرصہ ہوا آج وہ ہیرو بن گیا ہے اسکو ایک نہایت فرمانبردار بیوی ملی ہوئی ہے جو اسکی تمام خطاؤں کو معاف کرتی رہی ہے ۔ ہیرالال کے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے ۔ لیکن اس نے کافی مدت سے انکو گذارہ دینا بند کیا ہوا ہے ۔ کچھ عرصہ ہوا اس نے اخبارات میں ہندوؤں کے رویے کے خلاف شکایتیں شائع کیں اور دھمکی دی کہ وہ عیسائی یا مسلمان ہو جائیگا ان شکایتوں کے انداز سے ظاہر تھا کہ جو کوئی اسے زیادہ قیمت ادا کریگا ۔ اسی طرف وہ چلا جائیگا

دھمکی کا اثر ۔ دھمکی کا خاطر خواہ اثر پڑا اور ایک کونسلر نے اس کو ناگپور میونسپلٹی میں جگہ دیدی اس پر ہیرالال نے ۔ ۔ پہلے بیان کی تردید کر دی اور اعلان کیا کہ وہ ہندو ہی رہیگا ۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسے دلی مقصد پر فائدہ نہ ہوا اسلئے اب وہ مسلمان ہو گیا اور بھی کئی ایسی باتیں ہیں جس سے میرے خیال کی تائید ہوتی ہے جب میں گذشتہ اپریل میں ناگپور میں تھا تو وہ ہمیں ملنے آیا اور کہنے لگا کہ کس طرح مختلف مذہبوں کے لوگ اسے ہم مذہب بنانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

مجھے انتہائی خوشی ہوگی ۔ خدا کی قدرت کے آگے کچھ مشکل نہیں وہ چشم زدن میں سنگدلوں اور پاپیوں کو دیوتا بنا سکتا ہے ۔ مجھے یہ جان کر انتہائی خوشی ہوگی کہ مسٹر ہیرالال نے اپنی پرانی زندگی سے توبہ کر لی ہے اور اب بالکل نیا انسان بن گیا ہے اور اس نے شراب اور عیاشی کی زندگی ترک کر دی ۔ لیکن پریس کی اطلاعات ایسا ظاہر نہیں کرتیں اسکی عادات بدستور وہی ہیں اگر وہ تبدیل ہو گیا ہوتا تو ضرور سب سے پہلے مجھے خوشخبری بھیجتا ۔ میرے تمام بچوں کو خیال اور عمل کی پوری آزادی ہے اگر اس نے بتلایا ہوتا کہ اسلام میں رہنما اور عافیت کا صحیح راستہ اسے مل گیا ہے تو ہم اسکی راہ میں کبھی روڑے نہ اٹکاتے ۔ لیکن آخر تک اس نے ہم سے یہ بات چھپائے رکھی ۔ اسلام کے متعلق میرے خیالات کسی سے پوشیدہ نہیں مسلمانوں کی ایک انجمن نے مجھے تار بھیجا ہے کہ مجھے اپنے لڑکے کی طرح سچا مذہب اسلام قبول کر لینا چاہئے میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ان باتوں سے مجھے تکلیف ہوتی ہے ۔ اس تار کی میں کوئی مذہب مجھے نظر نہیں آتا ۔

ہیرالال کے مسلمان بن جانے سے ہندو دھرم کو کوئی نقصان نہیں ۔ اسکا اسلام میں داخل ہونا دراصل اسلام کی کمزوری ہے دل کی صفائی کے بغیر مذہب کی تبدیلی کا کوئی فائدہ نہیں میں مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ حالات کی

روس اور افغانستان کا تجارتی معاہدہ

کابل ۔ یکم جون ۔ گیارہ مہینے تک لگاتار بات چیت ہونے کے بعد افغان سرکار اور سوویٹ رشین سرکار میں گت ۲۵ مئی کو ایک وپیار کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے ۔ یہ صلح یکم جون سے دیوہار میں آئیگی اور ۳ ورشوں تک جاری رہیگی صلح کے انوسار افغان سرکار ۳۸۰۴۹۰۳۹ سورن ڈالر کی قیمت کا نمن لکھت مال روس کو بھیجیگی ۔ روئی ۱۴۴۰۰ ٹن ۔ تریاق ۱۰ ٹن اور اون ۴۰۰۰۵ ٹن اور اسکے بدلے میں روس سے ۱۲۵۴۳۸۰ سورن ڈالروں کا نمن لکھت مال افغانستان آئیگا کھانڈ ۲۲۵۰۰ ٹن ۔ پیٹرول ۵۱۰۰ ٹن ۔ مٹی کا تیل ۵۵۰۰ ٹن ۔ ہنسیہ ۹۲۰ ٹن ۔ بوٹ جوتے ۳۲۰۰۰ جوڑے

ایبے سینیا کا کانسٹی ٹیوشن

روم یکم جون ۔ اٹلی کی مشرقی افریقہ کی مقبوضات کی (جس میں ایبے سینیا ایریٹریا اور اطالوی سمالی لینڈ شامل ہیں) کانسٹی ٹیوشن کو آج کیبنٹ کی میٹنگ میں منظور کر لیا گیا اور فوراً ہی اس پر عمل ہو جائیگا ۔ ایک وائسرائے مقرر کیا جائیگا جو پانچ گورنروں کے ساتھ ملک کا گورنر ہوگا ۔ وائسرائے کی امداد کے لئے ایک گورننگ کونسل بنائی جائیگی جس میں ۶ اطالوی مشیر اور ۶ سرکردہ دیسی باشندے شامل ہونگے ۔ مندرجہ ذیل پانچ صوبے ہونگے (۱) ایریٹریا (دار الخلافہ عثمارا) ۔ امہارا (دار الخلافہ گونڈر) ۔ گالا اسٹراموس (دار الخلافہ جما) ۔ ہرار (دار الخلافہ ہرار) سمالی لینڈ (دار الخلافہ مگاڈیشو) عدیس ابابا مشرقی افریقہ کا دار الخلافہ ہوگا اور اس کا اپنے گورنر کے متعلق خاص نظم و نسق ہوگا کانسٹی ٹیوشن میں مسلم علاقوں میں عربی کی تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا ہے ۔

پرکاش لاہور
۲۶ جیٹھ سمت ۱۹۹۳

یووکوں کی سمسیا

...چاروں طرف سے آواز آ رہی ہے کہ ...نوجوان گمراہ ہو رہے ہیں دھرم کرم سے انہیں ...واسطہ نہیں رہا۔ بگیوریت اور چھوٹی ...دے رہے ہیں۔ سوسائٹی میں آنا جانا ...سمجھتے ہیں۔ ان پر فیشن پرستی کا بھوت ...ہے۔ اخلاق گر رہا ہے۔ صحت تباہ ...رہی ہے۔ نہ ماں باپ کی سنتے ہیں نہ قوم ...کے رہنماؤں کی۔ وہ بھارت کی بھوری ...ہیں۔ ...

...شکایت کسی حد تک درست ہے لیکن ہمیں ...ان سے شکایت کرنے سے پہلے یہ سوچنا ...ہے کہ ہم سب کے لئے ذمہ وار کون ہے؟ وہ ...سوسائٹی میں آنا جانا پسند نہیں کرتے اور ...انہیں دھرم اور سوسائٹی کے کاموں سے ...نہیں؟

...ایک یووک کی اس گراوٹ کے لئے والدین ...طریقہ تعلیم اور سوسائٹی کو ذمہ وار سمجھتا ہوں ...دھارمک شکشا کا کوئی پربندھ نہیں ...سنسکار کرنا ضروری نہیں سمجھتے اپنے پتر کی ...وہ جہاں پھرتا ہے کیسی ہے اور سکول ...وقت جن لڑکوں میں گزارتا ہے۔ وہ ...اس کی طرف بالکل توجہ نہیں دیتے وہ ...پڑھتا ہے۔ اس کا کوئی خیال نہیں ...اگر گھر میں ہون سندھیا آدی اُتم کرم ...وجہ نہیں کہ بچوں پر اس کا اچھا اثر ...اور وہ دھارمک کاموں میں دلچسپی ...ان کے سنسکار نہیں کرتا۔ سندھیا ...نہیں کرنے کو کہتے ہیں نہ ...مندر میں لے جاتے ہیں۔ ان کو بے جاتے ...ان کس طرح دھارمک رنگ ...سکتی ہے؟

...موجودہ طریقہ بھی ہمارے یووکوں کی گراوٹ ...ذمہ وار ہے سکولوں اور کالجوں کی تعلیم ...میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے ...ڈگریاں دلوانے کے سوا اور کچھ نہیں کر رہی یہ ...صرف حالات زمانہ کے لحاظ سے مہنگا ...مغربی فیشن پرستی۔ مغربیت اور ...

لا مذہبیت کو بھی بڑھتا ہے جس کی وجہ سکولوں اور کالجوں کے ودھیارتھی ورگ کا دھارمک شکشا سادگی۔ ولیتی پریم آدی کی شکشا دینے کی طرف سے لاپرواہ ہوتا ہے اب موجودہ طریقہ تعلیم تجربہ سے ناقص ثابت ہو چکا ہے۔ اس میں تبدیلی کا ہونا لازمی ہے کیونکہ موجودہ شکشا کلرک۔ وکیل ڈاکٹر وغیرہ بنانے کے سوا اور کوئی مقصد حل نہیں کر رہی اپنی زندگی کا ایک بہترین حصہ ماں باپ کے گاڑھے پسینہ کی کمائی اور اپنی صحت کو ضائع کر کے بھی اگر ایک یووک اپنی روزی نہیں کما سکتا تو اس شکشا سے لابھ ہی کیا؟ دنوں دن تعلیم یافتہ بے کاروں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے لیکن انکی بیکاری کو دور کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ یہی بیکاری اور بے روزگاری ہے جو پڑھے لکھے نوجوانوں کو خودکشی تک کرنے پر مجبور کر دیتی ہے اور آئے دن ایسے واقعات ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔

موجودہ گوروکل شکشا پرنالی بھی پورے طور پر سپھل نہیں کہی جا سکتی۔ جس طرح ابتدا میں سکول اور کالج نہایت کامیاب ثابت ہوئے اسی طرح گوروکل بھی شروع شروع میں انہی کی اور بڑھے لیکن اب انکی بھی وہی حالت ہے جو کالجوں اور سکولوں کی۔ وہ اس لحاظ سے کہ جس طرح سکولوں اور کالجوں سے نکلنے والے کامیاب طلباء بیکار پھر رہے ہیں اور بیس بیس پچیس پچیس روپیہ کی نوکری کے لئے ٹکریں مارتے پھرتے ہیں۔ اسی طرح گوروکل کے سناتکوں کیلئے بھی کوئی میدان نہیں سبھی سناتک پرچار کا کام نہیں کر سکتے اور سبھی پروہت ہی بن سکتے ہیں۔ انہیں سکولوں اور کالجوں میں بھی کم لیا جاتا ہے کیونکہ وہ ٹرینڈ نہیں ہوتے اور ساتھ ہی اردو۔ انگریزی آدی اینہ بھاشائیں بھی نہیں جانتے ہوتے گوروکل یا سکول اور کالج کا جیون ایک یووک کا برہمچریہ کا ہی جیون ہے اور برہمچریہ آشرم گرہستھ کی تیاری کے لئے ہے۔ لیکن جو برہمچاری گرہستھ کیلئے تیار ہو رہا ہے وہ سپھل گرہستی کیسے بن سکتا ہے یا بننے کا ادھیکاری ہو سکتا ہے جبکہ وہ اپنی

روزی کمانے کا اہل نہیں۔ اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ دونوں پرکار کی شکشا پرنالی زمانہ انا کی سدھ ہو رہی ہیں۔ اس سے نہ صرف وہاں سے نکلنے والے نوجوان خوش ہیں بلکہ لڑکے والدین اور خود سکولوں۔ کالجوں اور گوروکلوں کے سنچالک اور منتظمین بھی۔ اگر یہ سچ ہے تو پھر کیوں موجودہ شکشا پرنالی میں خواہ وہ سکول یا کالج کی ہے خواہ گوروکل کی۔ تبدیلی نہیں لائی جاتی؟

اکثر یہ اعتراض ہوا کرتا ہے کہ بیروزگاری اور بیکاری کو دور کرنا سوسائٹی کا کام نہیں اور اگر وہ ایسا کرنے کی کوشش کرے بھی تو بھی کامیاب نہیں ہو سکتی اور کہ یہ کام حکومت وقت کا ہے لیکن میں پوچھتا ہوں کہ اگر حکومت وقت اس طرف توجہ نہ دے تو کیا سوسائٹی کا فرض نہیں کہ وہ یووکوں کی تکلیف کو دور کرنے کی حتےالوسع کوشش کرے؟ اگر سوسائٹی موجودہ طریقہ تعلیم میں تبدیلی لا کر دستکاری کی تعلیم کو لازمی قرار دے دے تو کسی حد تک اس مشکل کا حل ہو سکتا ہے۔ بیلی کالج آف کامرس کے سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے ایک بار ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ نے فرمایا تھا کہ پنجاب میں سکولوں اور کالجوں کی تعلیم پر ایک سو ساٹھ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے اور دستکاری کی تعلیم پر صرف آٹھ لاکھ روپیہ۔ کتنا فرق ہے۔ اگر دونو پرکار کی شکشاؤں پر یکساں خرچ کرنے کا ہی نتیجہ ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں اس مشکل کا حل ہو جانا کٹھن نہیں۔ گورنمنٹ کو جہاں اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ وہاں سوسائٹی کا بھی فرض ہے کہ وہ ایسا کرنے کے لئے گورنمنٹ کو مجبور کرے۔

سوسائٹی کے نیتا کہا کرتے ہیں کہ چونکہ سوسائٹی ایک دھارمک سنستھا ہے۔ اس لئے یہ دھرم اپدیش کے کام کو چھوڑ کر دیا پارک سنگھ نہیں بن سکتی یہ سچ ہے لیکن یہ امر بھی ناقابل انکار ہے کہ پہلے شاریرک پھر آتمک اور پھر سماجک اُنتی ہونی چاہئے جو بھوک سے مر رہا ہے۔ اسے لاکھ اپدیش کیجئے اس کی بھوک نہ مٹیگی۔ بھوکے کو اپدیشوں کی ضرورت نہیں ہے روٹی کی ضرورت ہے جو سوسائٹی اپنے بھوکے نویووکوں کو روٹی کی بجائے سوکھے اپدیش دینا چاہتی ہے۔ وہ سخت بھول کر رہی ہے اور اس کا اپنے نویووکوں کو گمراہ ہونے اور دھرم سے بے مکھ ہونے کا دوش دینا بے معنی ہے رادھا سوامیوں کا صنعتی کاموں کو جاری کرنے کا تجربہ ناکام نہیں رہا۔ رادھا سوامی مت دنوں دن ترقی کر رہا ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ وہ یووکوں کی اصلی ضرورت اور سب سے بڑی مشکل کو حل کر رہا ہے۔ جس طرح آج ہریجن "مساوات" کو ہندو دھرم میں نہ پا کر کسی دوسرے مذہب کی تلاش کر رہے ہیں اور وہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہندو دھرم کو ترک کر دینے پر آمادہ ہیں اسی

طرح یہ عجب نہیں کہ بیکاری اور بھوک سے تنگ آ کر یووک بھی رادھا سوامی مت عیسائیت یا اسلام قبول کر لیں جو یہ کہتے ہی کہ "Men die for ideals, not for business"

وہ ٹھیک کہتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہر یووک کو ہندو دھرم کے اچھے آدرشوں کا گیان نہیں؟ اچھے آدرش کیا مر گئے گے؟

وہ تو محض پستکوں کے صفحات پر ہی ہیں اگر ہمارے جیو ماجی ہر یووک ان کو دیکھ پاتے تو وہ آج ہندو دھرم کو ترک کر دینے کی دھمکی نہ دیتے۔ اس طرح یووکوں کی سب سے بڑی مشکل ہے بیکاری اور ضرورت روزگار یووکوں کی بیکاری کی میں ایک وجہ اور سمجھتا ہوں اور وہ ہے ہمارے جیون کی بیقاعدگی یعنی ورن آشرم دھرم سے لاپرواہی۔ اگر سوسائٹی ورن آشرم دھرم کو نیم پوروک پالن کرنے کی طرف پوری توجہ دیتی تو کسی حد تک بیکاری بھی کم ہوتی کیونکہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ایک یووک میٹرک پاس کرتے ہی روزگار کی فکر کرنے لگ جاتا ہے اور سولہ سترہ برس کی عمر میں کمانا شروع کر دیتا ہے گویا وہ نیم کے ورودھ آٹھ نو سال پہلے کمانا شروع کر دیتا ہے اور دوسری طرف ہمارے بزرگ ۵۰ سال کی عمر کے بعد ساٹھ ساٹھ ستر ستر سال کی عمر ہو جانے کے باوجود اپنے اپنے پیشہ اور نوکری سے چمٹے ہوئے ہیں۔ ریٹائر ہو کر بھی تیس چالیس روپیہ کی نوکری کر لیتے ہیں جس کے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنے پتر پوتروں کا حق دباتے ہیں اور ان کی جگہ خود لے کر انہیں بیکار رہنے کا موقع دیتے ہیں ایک ڈاکٹر جس کی عمر ساٹھ ستر سال کی ہو چکی ہے وہ تو خوب کمائے جا رہا ہے لیکن اسی کا بیٹا ایل۔ ایس ایم ایف کر کے یا ایم بی بی ایس کر کے بیٹھا مکھیاں مار رہا ہے اسکی پریکٹس نہیں چلتی اور نہ ہی نوکری ملتی ہے لیکن یہ ہو کیسے؟ جبکہ خود اس کے باپ نے اس کا حق دبا رکھا ہو اسلئے ضرورت ہے کہ ہم ورن آشرم مریادا کو پوروک چلائیں اس کے مروج ہو جانے سے بھی بیکاری کا بہت حد تک دور ہو جانا سمجھ ہے یہ ٹھیک ہے کہ بیکاری اور بیروزگاری پنجاب یا ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ عالمگیر ہے لیکن میں تو پنجاب اور اس کے بعد ہندوستان کے یووکوں کی بے کاری کو دور ہوتے دیکھنا ہے اور ایسا کرنے کے لئے اپائے سوچنا اور سوسائٹی اور گورنمنٹ کو ان اپائیوں پر عمل کرنے کے لئے تیار کرنا ہے۔ میں اور نویووکوں کی بات چھوڑتا ہوں اور دوسری سوسائٹیوں کو نہیں دیتا میں تو آریہ سماج کو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ وہ یووکوں کے گمراہ ہونے اور دھرم کرم سے بے مکھ ہونے کی شکایت تو کرتا ہے لیکن میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس نے یووکوں کے لئے کیا کیا ہے؟

اگر وہ چاہتا ہے کہ یووک پھر سے اتساہ اور پریم سے آریہ سماج میں کھچے آئیں اور دلیش اور جاتی کی سیوا میں منہمک ہو جائیں تو ضروری ہے کہ ان کی سچی فکری

رائے بہادر بدری داس جی کی فراخدلی

مسلمانوں کی طرف سے دائر کردہ شہید گنج کے متعلق مقدمات میں سکھوں کی طرف سے رائے بہادر لالہ بدری داس جی پیروی کر رہے تھے۔ پرماتما کی کرپا اور انکی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ سکھ مقدمات میں جیت گئے اس موقعہ پر رائے بہادر لالہ بدری داس جی نے نہایت فراخدلی سے کام لیتے ہوئے سکھوں کی طرف سے جبکا پیش کردہ دس ہزار روپیہ انہیں واپس کر دیا اس کی اس فراخدلی نے سکھوں کے دلوں کو جیت لیا ہے اور ہر سکھ ان کا مشکور و مداح ہے امید ہے اس واسطے سکھوں اور ہندوؤں میں باہمی اتفاق زیادہ مضبوط ہو جاویگا

مستحسن فیصلہ

ڈاکٹر امبیدکر کے ہندو دھرم کو ترک کر دینے کے اعلان سے ہریجنوں میں جو بیداری آ چکی ہے اس سے قدامت پسند ہندوؤں کے بھی ہوش ٹھکانے آ گئے ہیں اور انھیں بھی اپنے انسانیت سے بعید سلوک کا احساس ہو گیا ہے یہ اسی بیداری کا نتیجہ ہے ریاست ٹراونکور جو قدامت پسند ہندوؤں کا ایک گڑھ ہے کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ تمام پبلک کنوئیں سڑکیں اور سکول ہریجنوں کے لئے کھلے ہیں اور وہ انہیں بلا روک ٹوک استعمال کر سکتے ہیں حکام متعلقہ کے نام ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ دربار کے اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنائیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ دوسری ایسی ریاستیں بھی جہاں ہریجنوں کو یہ حقوق حاصل نہیں۔ انہیں پبلک کنوئیں۔ تالاب اور سڑکیں وغیرہ استعمال کرنے کی اجازت دے دیں جس سے انہیں کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہ ملے اور وہ ہندو دھرم کا ایک انگ بنے رہیں

مہاتما گاندھی کے پتر کا قبول اسلام

مہاتما گاندھی کے پتر مسٹر ہیرالال کے قبول اسلام کی خبر آئی ہے۔ پچھلے دنوں ان کے متعلق جب عیسائیت کو قبول کرنے کے متعلق افواہیں اڑی تھیں تو سردار پٹیل نے پوچھے جانے پر بتلایا تھا کہ وہ کس قماش کے آدمی ہیں اگرچہ انہوں نے اسلام کو قبول کرنے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ انہیں اسلام ہی تمام مذاہب سے افضل نظر آتا ہے اور وہ اس سے ازحد محبت رکھتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ انہیں نہ تو دھرم کی ... یہ پتہ ہے کہ اندر وہ دھرم اور مذہب میں جو فرق ہے اس سے واقف ہیں ورنہ اگر انہوں نے ہندو دھرم کا گہرا مطالعہ کیا ہوتا اور وہ اسلام کے اندر گھس کر دیکھا ہوتا تو انہیں یہ کہنے کی جرأت نہ ہوتی کہ اسلام ہی تمام مذاہب سے برتر ہے۔ ہمیں ایک ہندو کہلا کر اور خاص کر ایک سادھو طبع مہاپرش کے بالک بنئے کے پتر کے ہندو دھرم سے بچھڑ جانے کا افسوس ہے لیکن اس سے بھی بڑھ کر جس بات کا افسوس ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے ہندو دھرم اور اسلام کا مطالعہ کئے بغیر کسی خود غرضی کی وجہ سے یا کسی لالچ میں آ کر ہندو دھرم کو ترک کیا ہے اور اس خود غرضی کے دھبہ کو ڈھکنے کے لئے اسے اسلام کی تعریف کا پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے

پنڈت جواہر لال پنجاب میں

پنڈت جواہر لال نہرو صدر آل انڈیا نیشنل کانگرس آجکل پنجاب کا دورہ کر رہے ہیں۔ ۲۹ تاریخ کو وہ لاہور آئے ان کے دو لیکچر ہوئے ایک انگریزی میں جو بریڈلا ہال میں ہوا اور دوسرا موری دروازہ کے باہر باغ میں کھلی جگہ۔ سٹیشن پر جس شان سے ان کا استقبال ہوا اور لیکچروں میں جس قدر بھیڑ تھی اس سے پتہ چلتا ہے کہ پنجابیوں کے دل میں پنڈت جی کی قربانیوں اور ملک کے لئے کی گئی خدمات کی قدر ہے اور وہ انہیں اپنا حقیقی رہنما سمجھتے ہیں۔ ان کے لیکچروں میں سبھی مذاہب کے لوگ ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوئے اور ان کے خیالات کو رغبت سے سنا پنڈت جی امرتسر گوجرانوالہ اور [illegible] وغیرہ مقامات پر پہنچ گئے اور وہاں بھی ان کا امید سے بڑھ کر استقبال ہوا۔ پنڈت جی کے پنجاب کے دورہ کا مقصد یہ ہے کہ وہ آنے والے انتخابات میں کانگرس کے ٹکٹ پر کھڑے ہونے والے ممبروں کو کامیاب کرنے کے لئے پبلک کو ترغیب دے سکیں سوشلزم کا پرچار بھی ان کے دورہ کا ایک مقصد ہے۔ امید ہے کہ پنڈت جی کو اپنے مقاصد میں خاطر خواہ کامیابی ہوگی

ہریجنوں کے سرو دھرم سمیلن اور آریہ سماج

پچھلے دنوں ہریجنوں کی طرف سے لکھنؤ میں سرو دھرم سمیلن ہوا تھا جس میں شمولیت کیلئے ہر ایک مذہب کو اپنا نمائندہ بھیجکر اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ انہی دنوں ایک کانفرنس چھنگا چری کے مقام پر بھی ان کی طرف سے منعقد کی گئی تھی جس میں احمدیوں کی طرف سے مسٹر کے ایل گابا اور مسٹر یعقوب شامل ہوئے تھے ان ہر دو کانفرنسوں کے جو حالات اخبارات میں چھپے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں مسلمانوں اور سکھوں کے نمائندوں نے شرکت کی اور اپنے مذہب کا روشن پہلو پیش کر کے ہریجنوں کو متاثر کرنے کی سعی کی اگرچہ ان کانفرنسوں کا نتیجہ یہ نہیں نکلا کہ ہریجنوں نے مجموعی طور پر ہندو دھرم کو ترک کر دینے کا اعلان کیا ہو لیکن یہ کس قدر افسوسناک ہے کہ آریہ سماج نے ان کانفرنسوں میں اپنا نمائندہ نہیں بھیجا۔ آریہ سماج کے نمائندہ کی عدم موجودگی میں جو دوسرے مذاہب کے نمائندوں کے دل میں آیا ہوگا کہا ہوگا اور ہندو دھرم کے خلاف زہر بھی پھیلایا ہوگا۔ مسلمانوں کی طرف سے شامل ہونے والے نمائندوں کی کامیابی کے راگ الاپے جا رہے ہیں اور لکھا جا رہا ہے کہ ہریجن اسلام کی آغوش میں آنے کیلئے بیتاب ہیں۔ اس خبر میں صداقت ہو یا نہیں اس سے بحث نہیں ہم آریہ پرتی ندھی سبھا اور سارودیشک سبھا سے پوچھتے ہیں کہ وہ اپنی توجہ اس ضروری کام کی طرف کیوں نہیں دیتی؟ لنڈن میں ہونے والی مذاہب کانفرنس میں تو آریہ سماج کے دو نمائندے شامل ہو رہے ہیں لیکن جو کانفرنسیں ہندوستان میں ہوتی ہیں ان کو کوئی اہمیت ہی نہیں دی جاتی نہ جانے آریہ سماج اپنا دھیان اس ضروری کام کی طرف کب دیگا

مہیلا اپدیشکاؤں کی ضرورت

پنڈت سمر سندر شاستری کاویہ تیرتھ آریہ اپدیشک دہلی کی سوگیہ دھرم پتنی شریمتی ستیہ وتی جی کا ایک لیکھ پرکاش کے اسی انک کے کسی دوسرے صفحہ پر چھپا ہے۔ اس لیکھ میں شریمتی جی نے آریہ سماج کے پرچار کو آگے لے جانے کے لئے مہیلا اپدیشکائیں تیار کرنے کی ضرورت پر بھلی بھانتی پرکاش ڈالا ہے اس میں سندیہ نہیں کہ آریہ سماج کے پرچار کا کام اب تک پرشوں کے ہاتھ میں رہا ہے اور پرشوں نے اسے بھلی بھانتی نبھایا ہے اور اس کا نتیجہ بھی صاف ہے کہ آج استریوں کی نسبت پرش فضول رسم و رواج اور توہمات سے زیادہ آزاد ہیں اور آریہ کہلانے والے گھروں کی استریاں ابھی پورانک ڈھنگ پر برت رکھتی۔ تہوار مناتی اور سنسکار کرتی ہیں لیکن اس پاکھنڈ کے قلعہ کو مسمار کرنے میں استریاں ہی سپھل ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ سوگیہ اور ودوشی اپدیشکائیں تیار کی جائیں۔ پچھلے دنوں ملتان آریہ سماج نے اپدیشکا کلاس کھولنے کی تجویز کی تھی معلوم نہیں اسکا کیا نتیجہ نکلا ہے۔ ضرورت ہے کہ لاہور جیسے کیندر آریہ استھان میں جس طرح دیانند اپدیشک ودیالیہ اور براہم مہا ودیالیہ درجنوں آریہ اپدیشک تیار کر رہی ہیں ایک سنستھا وسیع پیمانہ پر ایسی جاری ہو جو اس کمی کو پورا کرے

مبارکباد

۲۹ مئی کو دیانند اپدیشک ودیالیہ کے سوگیہ ادھیاپک پنڈت شودت جی سدھانت شرومنی و مولوی فاضل کا شبھ وواہ پنڈت گیان چند جی بی اے نمبر دیانند سیوا سدن کی سپتری کماری شکنتلا دیوی سے ویدک ریتی انوسار ہوا۔ سنسکار پنڈت سودت جی آچاریہ گورو کل ... نے کرایا۔ اس اوسر پر آچاریہ رام دیو جی پنڈت چموپتی جی۔ پنڈت بدھ دیو جی آدی وودان بھی اپستھت تھے۔ ور پکش اور کنیا پکش کی طرف سے پانچ پانچ روپیہ پنڈت جی کو دکشنا کے طور پر اور پندرہ پندرہ روپے مختلف سنستھاؤں کو دان میں دئے گئے۔ پنڈت جی نے اپنی دکشنا گورو کل کو دان کر دی۔ اس شبھ اوسر پر ہم پنڈت شودت جی کو مبارکباد دیتے ہیں اور ہماری ہاردک اچھا اور پربھو سے پرارتھنا ہے کہ انکا گرہستھ سپھل اور آنند مئے ہو

وی پی آتے ہیں

جن پریمیوں کا چندہ ماہ جون میں ختم ہوتا ہے ان کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں ارسال کی جا رہی ہیں۔ ان کو چاہئے کہ وہ اپنا چندہ ۲۵ جون سے پہلے پہلے دفتر پرکاش میں بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں منی آرڈر کے ذریعے چندہ بھیجنے سے جہاں وی پی کے تین آنے بچ جاتے ہیں۔ وہاں دفتر کو زائد کام سے بھی نجات مل جاتی ہے لہذا حتے الوسع چندہ منی آرڈر سے بھیجیں اگر چندہ بھیجنے کے لئے کسی وجہ سے مہلت درکار ہو یا سلسلہ خریداری جاری رکھنا منظور نہ ہو تو بھی تاریخ مذکور تک بذریعہ خط مطلع کر دیں تاکہ وی پی ارسال نہ کیا جائے۔

جن بھائیوں کا نہ تو جواب ہی آئیگا اور نہ چندہ ہی۔ ان کی سیوا میں تاریخ مقررہ کے بعد وی پی ارسال ہوگا انہیں وصول کر کے مشکور فرمانا چاہئے

CC0, Gurukul Kangri Collection

مسلمانوں کا مکروہ پروپیگنڈا

مسلمانوں کی مختلف جماعتوں کی طرف سے ہندوؤں کے اچھوت اقوام میں آج کل نہایت شرمناک پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے نہیں ہر جگہ:

یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ وہ ہندو دھرم چھوڑ دیں اور اسلام قبول کر لیں یہی نہیں بلکہ کسی انفرادی ہندو کو ہندو دھرم کے مظالم کا نمونہ بتا کر انہیں ہر کسی سے نفرت دلائی جاتی ہے۔ تبلیغ یا اشاعت اسلام ہم نہیں روک سکتے لیکن اس کے ذرائع وہ ہیں جنہیں ہم برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں کہ وہ ہمارے دھارمک گرنتھوں، دھارمک رہنماؤں اور بزرگوں کی شان میں بجائے اس کے ہندو دھرم سے متنفر کرنے کی شرمناک کوشش کریں۔ ضلع سیالکوٹ اور ملتان سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ وہاں کے مسلمان اچھوت اقوام میں احرار، احمدی اور دوسری مسلم انجمنوں کے ارکان صرف اس قسم کے قابل مذمت پروپیگنڈا میں مصروف ہیں بلکہ ان لوگوں کو جو اپنے گھر بار اور جائیداد چھوڑ کر اور ہندو دھرم کا رنگ چھوڑ دینے میں ذرا جھجک اور بعض حالات میں مایوسی کی وجہ سے مسلمان ہو جانے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے۔ ہم کسی صورت میں بھی پسند نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم آریہ سماجیوں کو خبردار کر دینا ضروری اور اپنا فرض خیال کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں مسلمانوں کے اس قسم کے مکروہ پروپیگنڈا کی روک تھام کریں اور اچھوتوں اور پسماندہ اقوام میں ویدک دھرم کے دوستوں کو قائم رکھیں نیز ان کی ہر ضرورت پوری کرنے کی وسیع امداد بھی دیں جس سے یہ لوگ ان کی بہکاوٹ میں نہ آ سکیں۔

احادیث میں شیخ چلی کے سے قصے

شیخ چلی کے قصے بہت مشہور ہیں۔ بچے بھی ہنس کر ایک دوسرے کو سناتے ہیں۔ شیخ چلی کا گھڑا سر پر اٹھائے جا رہا ہے اور سوچتا ہے کہ مزدوری کے پیسے جمع کر کے بکری خریدوں گا، جب بکری ہوگی تو ... وہ یہ کہے گی اس کا جواب ہوگا دیدوں گا، یہ کہہ کر پاؤں کو ٹھوکر لگا دیتا ہے اور گھڑا گر جاتا ہے۔ شیخ چلی کے قصے ہیں ان پر کوئی ہنستا ہے۔ لیکن اگر کوئی احادیث شیخ چلی کے قصوں سے کسی صورت بڑھ کر بھی ہو تو تعجب نہیں۔ ایک روایت صحیح بخاری میں آتی ہے جو اخبار تازہ پرچہ میں

یوں کرتا ہے:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے جن کو فرشتے بائیں طرف لے جائیں گے (یعنی جہنم میں!) میں کہوں گا کہ اے میرے رب یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب ملیگا کہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔ تب میں وہی کہوں گا جو نیک بندے (عیسیٰ) نے کہا تھا کہ میں جب تک ان میں رہا۔ ان کا نگران تھا۔ جواب ملیگا کہ جب سے تم نے ان کو چھوڑا یہ برابر مرتد رہے۔"

کیا یہ سوال و جواب شیخ چلی کے قصہ سے کم ہیں!

اچھوتوں سے بھی بدتر

ہندوؤں کے کوتاہ اندیش اور قدامت پسند طبقہ کا اچھوتوں سے سلوک نامناسب بتایا جاتا ہے۔ لیکن ایسے آدمی اور پڑھے لکھے اسلام پسند ہندوؤں سے انہیں ہرگز کوئی شکایت نہیں اس سلوک کو بھیانک رنگ میں پیش کر کے مسلمان بذریعہ تحریر و تقریر ہندو دھرم کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ اچھوتوں کو بہکا کر اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی جائے۔ لیکن اس قسم کا شرمناک پروپیگنڈا کرتے وقت احمدی (جو ایسی شرارتوں کے لئے مشہور ہیں) یہ نہیں سوچتے کہ خود ان سے مسلمان کیسا سلوک نہیں کر رہے۔ جیسا کہ لاہوری احمدیوں کا ارگن "پیغام صلح" مسیح موعود نمبر میں رقمطراز ہے کہ "آجکل مخالفین کی طرف سے احمدیت کو مٹا دینے کے لئے دربے ہر آن کا اعلان ہو رہا ہے۔ مجلس احرار کے نقاروں سے تو یہی آواز نکلتی ہے کہ احمدیت مٹ رہی ہے احمدیت کو مٹا دینا چاہئے اور وہ اپنی اس مخالفت میں ان تمام نامناسب اور گھناؤنے ذرائع کو استعمال کر رہے ہیں جس کا تصور بھی انسانی شرافت اور اخلاق کے لئے انتہائی تکلیف دہ ہے"

احمدیوں سے مسلمانوں کے ہونے والے جس سلوک کا تصور بھی انسانی شرافت اور اخلاق کے لئے انتہائی تکلیف دہ ہے۔ اس کا عملی اظہار کس قدر تکلیف دہ ہوگا۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ ہم احمدی حضرات سے پوچھتے ہیں کہ وہ خود اچھوتوں سے بدتر اور مسلمانوں کے ظلم کا شکار ہوتے ہوئے بھی کیونکر ہندوؤں کے کسی طبقہ کے اچھوتوں کے ساتھ نامناسب سلوک کا گلہ کرتے ہیں؟

پرکاش میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

احمدیت کا خاتمہ

"پیغام صلح" کو اس امر کا اعتراف ہے کہ مخالفین احمدیت غیر نہیں بلکہ ان کے ہی بھائی ہیں کی طرف سے احمدیت کو مٹا دینے کی کوششیں ہو رہی ہیں اور پے در پے ... کا ... جو ... احرار کے نقاروں سے یہی آواز نکلتی ہے کہ احمدیت مٹ رہی ہے۔۔۔ احمدیت کو مٹا دیا جائیگا۔ احمدیت کو مٹا دینا چاہئے کیوں؟ اس لئے کہ مسلمان اسلام کا مفاد اسی میں سمجھتے ہیں۔ احرار کی سرگرمیاں اعلانات پر ہی ختم نہیں ہو جاتیں بلکہ وہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے تندہی سے مصروف ہیں۔

ہندو ہی احمدیت سے نالاں نہیں خود مسلمان بھی ہیں۔ امید کی جا سکتی ہے کہ اگر احرار اپنی کوششیں جاری رکھیں تو ایک نہ ایک دن انہیں کامیابی کا منہ ضرور دیکھنا نصیب ہوگا۔

مسلمانوں کا دعوے شہید گنج خارج کیوں ہوا؟

شہید گنج کے متعلق مسلمانوں کے مقدمات خارج ہو گئے۔ "اہل حدیث" ان کے خارج ہو جانے کی خوب وجہ بتاتا ہے کہ:۔

"اس کی قانونی وجہ معقول ہو یا نامعقول ہم مذہبی نقطہ نگاہ سے اس دعوے کا انجام بھی جانتے تھے۔ کیونکہ قرآن مجید میں کامیابی اور ناکامی کے جو اسباب بیان کئے گئے ہیں۔ ناکامی کے اسباب ... تھے۔ کامیابی کا ایک سبب بھی نہ تھا"

حیرت ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب دعوے کے انجام سے واقف ہوتے ہوئے بھی خاموش رہے اگر واقعی انہیں انجام کا پتہ تھا تو کیوں نہ انہوں نے مسلمانوں اور سکھوں کو ہونے والے فسادوں، لڑائی جھگڑوں اور کشت و خون سے بچایا؟ کیا انہیں تماشہ دیکھنا مقصود تھا؟ مسلمانوں کے ہزاروں روپیہ اور امیدوں پر نہ صرف پانی پھرا بلکہ بے شمار فدایان اسلام طرح طرح کے مصائب و آلام کا شکار بھی ہوئے۔ لیکن یہ کچھ دیکھتے ہوئے بھی مولانا خاموش رہے!! کیا خوب اب جبکہ فیصلہ ہو چکا ہے مولانا صاحب قرآن مجید کے حوالجات سے اپنے سینہ میں شہید گنج کے متعلق مسلمانوں کے دعوے کے خارج ہو جانے کے بارہ میں دبی ہوئی پیش گوئی کی تائید کر رہے ہیں

پرکاش کی اشاعت بڑھانا ہر ایک بھائی کا اولیں فرض ہے۔ منیجر

کیا اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا؟

مسلم حملہ آوروں سے پہلے ہندوستان صرف ہندوؤں کا ملک تھا مسلم حملہ آوروں نے جہاں ہندوؤں کا دھن لوٹا۔ مندروں اور ان کے دھارمک گرنتھوں کی بے حرمتی کی وہاں ان کی بہو بیٹیوں کی عزت و عصمت پر بھی ہاتھ صاف کیا اور بعض مغل بادشاہوں نے اسلام کی اشاعت بزور شمشیر کی۔ اس سلسلہ میں اورنگ زیب کے مظالم کسی سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ اسلام ایک نامکمل اور انسانی مذہب ہونے اور بے شمار نقائص اور کمزوریوں کی وجہ سے ترقی کیلئے تلوار کا رہین منت رہا ہے جیسا کہ پیغام صلح کو اس حقیقت کا اعتراف ہے۔ وہ لکھتا ہے "تحریک احمدیت سے قبل مسلمانوں میں یہ خیال عام طور پر پایا جاتا تھا کہ اسلام کی ترقی تلوار کی رہین منت ہے اور وہ ایک خونی مہدی کی آمد کے منتظر تھے"

مسلمانوں کے اس یقین کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا

اخوت اسلامی کا ایک نمونہ

احراری اس بات پر ناراض تھے کہ سلطان ابن سعود نے غیر مسلم یعنی کسی امریکن کمپنی کو کان کنی کا ٹھیکہ کیوں دے دیا کہ اس سلسلہ میں انہوں نے جلسے کئے، اخباروں میں پروپیگنڈا کیا یہی نہیں بلکہ ایک وفد بھی سلطان کی ملاقات کے لئے بھیجا گیا۔ لیکن اسے اپنا سا منہ لے کر واپس آنا پڑا۔ احرار کو سلطان نے ایسا جواب دیا کہ جسے وہ کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ انہوں نے فرمایا "اگر تم کو برٹش گورنمنٹ سے نفرت ہے تو اپنے ملک میں اسے کیوں برداشت کرتے ہو۔ جو لوگ اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتے وہ میرے لئے کیا کر سکتے ہیں؟"

احرار تو گئے تھے اس لئے کہ اخوت اسلامی کے نام اپیل کر کے انہیں شیشہ میں اتار لیں گے۔ لیکن انہیں مندرجہ بالا جواب سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ وہ جن ممالک اور وہاں کے باشندوں کو ہم مذہب ہونے سے اپنا ہمدرد خیال کرتے ہیں وہ ان کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں۔ عرب جہاں "اسلام" پیدا ہوا کے حکمران کا جواب "اخوت" اسلامی جس پر انہیں اس قدر فخر ہے کو صحیح شکل میں پیش کر دیتا ہے

نوٹ

چندہ اخبار روانہ کرتے وقت منی آرڈر کے کوپن پر اپنا نام خوشخط اور پتہ وغیرہ ضرور

Haridwar. Digitized by eGangotri

ودوشی مہلا اپدیشکائیں تیار کرنیکی ضرورت

(لیکھکا شریمتی شیل وتی دیوی کا ویہ تیرتھ دہلی)

گت دیپ مالا کے "دواکر" (آگرہ) کے ویدک میں بنیکت پرانت آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپدیشک پنڈت مدن موہن جی ایم اے نے لکھا ہے اور درد بھرے شبدوں میں لکھا ہے کہ:۔

"مجھے یہ پرتیت ہوتا ہے کہ ہمارے سماج کے ایک ابھنگ انگ استری سماج میں کچھ دشیش پرچار کا کاریہ نہیں ہو رہا ہے۔ اس لئے وید پرچار کا سمپورن آندولن کیول پرش سماج تک ہی سیمت ہے۔ ویدک دھرم کا پرچار استری سماج پر نہیں کے برابر پڑا ہے۔ بڑے بڑے آریہ پرشوں اور آریہ نیتاؤں کے پریواروں کی گھر کی دیویاں اور سنتانیں ویدک دھرم تتھا آریہ دھاچاروں سے دور ہیں۔ ننکے پریوار ابھی تک آریہ پریوار نہیں بن پائے ہیں۔ جو مہلائیں شکشت کہلاتی ہیں ان کے اندر مغربی سبھیتا پرنالی کے کارن ویدک دھرم کی درشٹی سے ناری پن کا ادرش ادرشن، پرتیوپرائنتا، تیاگ اور نمرتا کا بھاؤ کم ہوتا جاتا ہے۔ اس پرکار کا ابیوستھت وایکانگی سماج کیا اپنے ادیش میں کبھی سپھل ہو سکتا ہے؟

اس لئے آوشیک ہے کہ آریہ مہلائیں اپنا سنگٹھت سنگھ ستھاپت کریں اور استریوں میں پرچار کا کاریہ اپنے ہاتھوں میں لیں۔

ملینہ نتری پردھان جی کے یہ وچار ان کے ہردے کی پرتی دھونی ہے۔ سماج کے اس کارن تو بہت ہی ٹھیک ہے اور چنتک کا بیان تو ٹھیک ہی ہے کنتو ورتمان میں سماج اپنے اندر ایسی سنگستھا کا سروتھا ابھاو رکھتا ہے۔

پرنتو آج کوئی ایسی ودوشی مہلا درشٹی گت ہی نہیں ہوتی ہے کہ جو جو دوشتی جیسی ہو اور ویدک سدھانتوں کی پنڈت گیانی بھی ہو اور ساتھ ہی جس میں پرچار کی یوگیتا اور پرتیبھا بھی ہو۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ استری سماج پرش سماج وت سوتنتر کچھ نہیں رکھتا ہے۔

بیچاری مہلاؤں کا تو کھانا پینا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا چلنا پھرنا پرش سماج کے ادھین ہی ہے۔ دوسرے شبدوں میں تو یوں کہتی ہوں کہ مہلا سماج نے اپنا سوتنتریہ پرش سماج کے سوتنتر ہستوں کو بنا یا ہوا ہے۔

مانو سماج کی انتی کے لئے مہلا سماج کے اس پرم آدرنیہ اور تیاگ اور تپ کی نیسرگک کی اتی دوشیتا بھی ہے، مگر مہلاؤں کے اس بلیدان کا ورتمان ادویک پرش سماج نے کوئی مولیہ نہیں سمجھا۔

جو دیویاں سکشت سنتی گورو کل آدی سے سکشت

ہو کر نکلتی ہیں۔ ان میں کئی شاستری۔ تیرتھ آدی پریکشا پاس ودوشی بھی ہوتی ہیں۔ مگر انہیں ویدک سدھانتوں کا گیان بھی اتنا نہیں ہوتا اور ان کے ادائل جیون کے ساتھ کئی باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں۔ جن کو گرہستھ میں جا کر ہی پورا کیا جا سکتا ہے اور گرہستھ میں چلے جانے کے بعد ان سے یہ آشا کرنا کہ وہ ویدک دھرم کا خاص اور پرچار کاریہ کر سکیں گی۔ اگر ناممکن نہیں تو اس کے برابر تو ضرور ہے۔ ویدک دھرم کے سدھانتوں کے پرچار کی درشٹی سے تو ورتمان کنیا پاٹھشالائیں اور کنیا گورو کل وغیرہ کوئی مفید سدھ نہیں ہو سکتے ہیں (اور اگر ہی ان کی شیلی رہی) تو کچھ سنتیہ میں بھی آشا ہے کہ ہم وہ آشا پوری نہیں ہو سکتی ہے کہ ان سے ساری کی بھی دھرم پرچارکائیں مل سکیں گی۔ اگر ہو سکے تو ان سنستھاؤں کا تو یہی کام ہے کہ سماج کے اتم گرہنیاں ان سے پراپت ہوتی رہیں۔

اکثر دھرم پریمی آریہ بھائیوں کی سیوا میں اس کمی کو دور کرنے کے لئے ایک اپائے نویدن کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ:۔

"سدھانت گیتا ودوشی مہلا اپدیشکائیں تیار کی جاویں۔"

اگر ورتمان کنیا سنستھاؤں میں اس کا آیوجن ہو سکے تو یہ کاریہ بڑی ہی سرلتا سے سدھ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے مجھوٹی ندیاؤں پر کیا کوئی پرشا رتھ انشٹھا کی سدھی کا آتما سا ایک ندھ سکیگا اس سے ایشور پر بیاگر کہیں اور سکشت پروڑھا دیویوں پر یہ پرشارتھ کیا جاوے۔ لگ بھگ ۳۰ برس کے آس پاس کی عمر والی نشٹھا آچار چرتر والی آریہ دیویوں کو دشتی کرت گرہستھ سنسکار ودھی، ستیارتھ پرکاش، رگوید آدی بھاشیہ بھومکا تتھا منوسمرتی کا سدھانت درشٹی سے

سوادھیائے کرا کر انہیں اپدیش دینا کیونکہ سنسکار کرانا تتھا سنسکار سادھن کی ریتی بتا کر ویدک سدھانتوں کی اچھی اپدیشکا بنایا جائیں۔ اگر اس کے لئے بان پرستھ آشرم کو ہی لیا جائے سدھوا دیویاں اور پردھ دھواؤں کو پرچار کیا جائے تو کتنے کام سنسار پرستار رکھتے کاریہ کی ہو سکتی ہے

ایسی اپدیشکا دیویاں پرش اپدیشکوں کی طرح ہی بھرمن کرتی ہوئی سماج کے بچھے بھائیوں سماج میں ویدک سدھانتوں کو پہنچا کر اسے اچھی طرح سمرپن بنا سکتی ہیں۔

یدی کنیا مہاودیالیہ جالندھر، کنیا گورو کل ڈیرہ دون تتھا ناسک اور کنیا مہاودیالیہ بڑودہ اپنے اپنے ساتھ اس کا سنچالن کر دیں تو بہت سمرتھا سے ہو سکتا ہے۔ ایسا کرنے سے پرانت اپدیشکا میں تو بہت سی سنگٹھت تیار ہو سکتی ہیں۔

میں نے حصار، سمرگودھا، لائل پور، ملتان تتھا کنیا گورو کل آدی اینک سنستھاؤں میں جا کر دیکھا ہے۔ سدھانتوں کا پرچار ہی ہیں اور اور لوگوں سے ہی کہا کہ جب تک سدھانت گیتا اپدیشکائیں پراپت نہ ہوں گی تب ہم ان سنستھاؤں سے کنیاؤں اور ان کے ذریعہ ہی ویدک سدھانتوں کا واستوک پرچار کر سکتے ہیں۔

اب کئی ورشوں سے میں پرچار کر رہی ہوں اور اگر مجھے ۵۔۱۰ بھی ایسی دیویاں پراپت ہو جائیں تو میں ایک آریہ مہلا اپدیشک کی سنگٹھن آیوجنا کرکے کاریہ کر سکتی ہوں جو مہلائیں پرچار کرنا چاہیں ان کو تیار رہنا چاہئے وہ پتر ویوہار کریں اور ایسی مہلاؤں کے خرچ کا پربندھ اگر وہ ہونے میں اسمرتھ ہوں تو دھارمک سبھاؤں اور سبھا تتھا سماجوں کو ہونا چاہئے۔

آریہ سماج نے جب جنم لیا تھا تو اس کے سامنے مکھیہ کاریہ سماجک برائیوں کو دور کرنا تھا اس میں اسے کافی سپھلتا بھی پراپت ہوئی۔ لیکن ویدک سدھانتوں کا پرچار اتنی کامیابی سے نہیں کر سکا جتنی کہ چاہئے تھی۔ اس کی ... اور ... تتھا ... ساری ... ان ... اس دیش میں آریہ سماج اور ... میں آگے ہی رہا اور اس کی شکشا دینے والی۔

اس سپھلتا کا مکھیہ کارن کیول یہ ہے کہ آریہ سماج میں ویدک سدھانتوں کے پرچار کا جتنا پرش سماج میں یتن کیا گیا اتنا استری سماج میں نہیں کیا۔

اگر پرش سماج کی طرح ہی استری سماج میں بھی ویدک سدھانتوں کا پرچار پربندھ کرایا جاتا تو میرا یہ دشواس ہے کہ آج پاس کے جانے والے بہت سے رستوں کی درشٹی کا ہی ستتی نہ ہوتی۔

رشی دیانند نے اس بات کو سمجھا تھا اور اسی لئے رشی ورنے سدھار یا مرتی کی پوتر جنا میں سب سے پرتھم یہ کہا تھا۔

"ماترمان پترمان وید"

ارتھات منش جیون کی انتی کا آدھار ماتری شکتی ہی ہے۔ ودوشی کا فیصلہ تو یہ ہے کہ جو رشی کے اس مدھر گان کو ریکارڈ کی طرح پرتیک سماج کے راگوں سے نرگان کر رہا ہو؟ کیوں؟ اسی لئے کہ مانو سماج کی انتی کا مول آدھار ماتا ہے اور کیول ماتا ہے۔ ماتا جس سکشت کو دے سکتی ہے وہ ادھیاپک دے ہزار چیشٹا کرنے پر بھی پرش اس سکشت کو نہیں دے سکتا۔ مہاراج منو نے اسی لئے کہا ہے کہ

उपाध्यायान्दशाचार्य आचार्याणां शतं पिता। सहस्रं तु पितॄन्माता गौरवेणातिरिच्यते॥ (मनु० २।१४)

ارتھات ۱۰ اپادھیائے۔ ایک سنسکرت کے برابر ایک آچاریہ ہوتا ہے اور ۱۰۰ آچاریوں کے برابر ایک پتا اور ایک ہزار پتا کے سمان تتھا کیول اکیلی ماتا ہی ہوتی ہے۔ ماتا کا گورو اتنا بڑھا ہوا کہا ہے۔ یہ کتنی بڑی سنسکرتی ہے۔ اس کو رشی نے مانا اور لیا، پرنتو سماج نے اس پر اتنا دھیان نہیں دیا جتنا کہ دینا چاہئے تھا۔

لیکن ایسی کے گھروں میں ہونے والی اس گرہ پاٹھ کا بھی ایک بڑا کارن ہے۔ اس لئے اس کی دوری کرنے کے لئے رہنا ہے سدھانتوں کا پرچار تو سب میں ہی سکیگا اور تب آپ کے گھر یہ پولری خدمت اور ویدک دھرمی بن سکیگا۔ دھارمک شیلی آریہ سماجی کیوں اس کمی کو سمجھ میں اور کبھی اس کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ کنتو اس آڈمبر مندر کے یگیہ میں اس ہی دکان کرنے تک وہ پہنچے کر ... ہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

بے شمار خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے
ہر ایک کا لب لباب یہ ہے کہ انسانی زندگی کے لئے آتنک نگرہ گولیاں آب حیات ہیں قبض پیچش خون کی خرابی، دل و دماغ اور معدہ کا ضعف دور کرنا ان کا دائمی کرشمہ ہے آپ بھی آزما کر ان کی تصدیق کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں عہ
... ایجنٹ ... مفت طلب کریں
پتہ:۔ آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ
ایجنٹ بھگت رام ... لاہور

۲۰۰ روپیہ انعام
بواسیر کو بشرطیہ دور کرنیوالی لاثانی
اکسیر بواسیر
... منیجر کیلاش فارمیسی ...
ضلع فیروزپور پنجاب

ہندو جیون کی سمسیا

(از شری نند کشور تیواڑی)

[illegible] ۱۸۷۲ء میں نش گنتا ہوئی
بھارت میں پہلی بار ... بنگال میں ہندوؤں کی سنکھیا
[illegible] کے انوسار بنگال میں ہندوؤں کی سنکھیا
تھی۔ اس کے ... لاکھ سے کچھ ادھک اور مسلمانوں کی
ایک کروڑ ... لاکھ کے لگ بھگ تھی دوسری
سنکھیا ایک کروڑ ۷۶ لاکھ ... ۱۸۹۱ء میں جہاں بنگالی
مردم شماری کے موقع پر یعنی ... سے بڑھکر ایک کروڑ ۷۶ لاکھ
مسلمان ایک کروڑ ۷۶ لاکھ ... ڈیڑھ لاکھ بڑھ گئے
ہو گئے تھے۔ وہاں ہندو صرف ... ایک کروڑ
[illegible] ان کی تعداد ایک کروڑ ۱۷ لاکھ سے ...
لاکھ گئی۔ لب لباب یہ کہ ۱۸۷۲ء میں جہاں
ہندو بنگالی مسلمانوں سے صرف چار لاکھ کی تعداد
میں زیادہ تھے۔ وہاں ۱۸۹۱ء میں ... بیس لاکھ کی
[illegible] کم ہو گئے۔ تب سے آج تک ... جہاں بنگالی
ہندوؤں کی بھیوردی ... سے مسلسل کم ہو گئی
ہے۔ وہاں بنگالی مسلمانوں کی سنکھیا بڑی تیزی
سے بڑھ رہی ہے۔

۱۸۹۱ء میں مردم شماری کے مطابق جہاں
بنگالی ہندوؤں کی سنکھیا ایک کروڑ ۸۰ لاکھ تھی (۱)
وہاں بنگالی مسلمان ۹۶ لاکھ کے لگ بھگ ہو گئے
۱۹۰۱ء میں مردم شماری کے مطابق جہاں بنگالی مسلمان
ایک کروڑ ۹۶ لاکھ سے بڑھکر لگ بھگ ۲ کروڑ
... لاکھ ہو گئے۔ وہاں بنگالی ہندو صرف ایک کروڑ
... لاکھ کے قریب ہو گئے۔ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری
کے آنکڑوں سے پتہ چلتا ہے کہ جہاں اس کے مطابق
بنگالی مسلمانوں کی تعداد ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ کے لگ بھگ
تھی۔ وہاں بنگالی ہندو ۲ کروڑ ۳ لاکھ سے کچھ
زیادہ رہے اس کے برخلاف ۱۹۲۱ء میں مردم
شماری کے مطابق جہاں بنگال کے ابھاگے ہندو گھٹ
کر ۲ کروڑ ۱ لاکھ ہی رہے۔ وہاں بنگالی مسلمانوں
کی تعداد ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ سے اوپر ہو گئی۔ ۱۹۳۱ء
کی مردم شماری کے مطابق بنگالی ہندوؤں کی تعداد
۲ کروڑ ۱۵ لاکھ سے کچھ زیادہ رہی تو بنگالی مسلمانوں
کی تعداد بڑھکر ۲ کروڑ ۷۲ لاکھ کے لگ بھگ
ہو گئی۔

پنجاب کی سرکاری ۱۸۸۲ء کی مردم شماری کے مطابق
پنجاب میں ہندو مسلمانوں سے ۴ لاکھ زیادہ تھے
لیکن ۱۹۳۱ء میں ارتھات لگ بھگ پچاس
برس میں ہندو مسلمانوں سے لگ بھگ ۴۰ لاکھ
کم ہو گئے۔

پنجاب کی مردم شماری کی فہرست اس وقت میرے
پاس نہیں ہے۔ مگر جو کچھ مسالہ میرے پاس موجود
ہے اس کے مطابق ۱۹۰۱ء میں پنجابی ہندوؤں
کی تعداد ۷۶ لاکھ کے لگ بھگ اور پنجابی مسلمانوں
کی ایک کروڑ ۸ لاکھ تھی۔ ۱۹۱۱ء میں جہاں
پنجاب کے ابھاگے ہندو گھٹ کر ۶۶ لاکھ رہے
وہاں مسلمانوں کی تعداد ایک کروڑ ۹½ لاکھ سے
... ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے مطابق
... ان کی تعداد گھٹ کر
... ادھک رہی۔ وہاں مسلمانوں

کی تعداد ایک کروڑ ۱۰ لاکھ کے قریب ہو گئی
اور ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کیا بتاتی ہے؟ وہ تو اور بھی
دکھ اور کرودھ اتپادک ہے ۱۹۳۱ء کی مردم شماری
کے حساب سے پنجاب کے ہندو گھٹ کر ۶۴ لاکھ
رہ گئے۔ وہاں مسلمانوں کی تعداد بڑھکر ایک کروڑ
۱۴ لاکھ سے بھی اوپر ہو گئی۔

سندھ کی دشا بھی کچھ ایسی ہی رہی سندھ
کی آبادی ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق
کل ملا کر ۳۹ لاکھ ۸۰ ہزار ہے بتایا انیہ دھرم والمبیوں
کے علاوہ ہندوؤں کی تعداد ۱۰ لاکھ اور مسلمانوں کی
۲۸½ لاکھ کے لگ بھگ ہے ۱۹۰۱ء کی مردم
شماری کے مطابق جہاں سندھ میں ہندوؤں
کی آبادی ۷½ لاکھ تھی۔ وہاں مسلمانوں کی ۲۱½
لاکھ سے کچھ کم تھی۔

تمام بھارت ورش اور دیسی ریاستوں میں جتنے
مسلمان بستے ہیں۔ ان کی آدھی سے ادھک
سنکھیا صرف بنگال اور پنجاب میں ہی بستی ہے
ساتھ ہی تمام ہندوستان اور دیسی ریاستوں میں
جتنے مسلمان بستے ہیں ان کا لگ بھگ دو تہائی
حصہ صرف بنگال، پنجاب اور سندھ ہی میں بستا
ہے۔ اس حالت میں بنگال، پنجاب اور سندھ کے
ہندو کی سمسیا وچارنے یوگیہ ہے ایسے تو سمپورن
پرانت کا ہندو جیون بھی سنکٹوں سے خالی نہیں
ہے اور اس کے سمبندھ میں آگے چل کر اخبار
کے کسی دوسرے پرچہ میں لکھا جائیگا۔ اس جگہ
پر میرا وچار ساوھارن طور پر بنگال، پنجاب اور
سندھ میں ہونیوالی بھیانک گھٹناؤں کا ذکر کرنا ہے
ایسے تو بھارت میں کسی پرانت کے جن جگہوں میں
مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے تنظیم، تبلیغ اور
عورتوں بچوں کے بھگانے کا کاریہ سو بھاوک روپ
سے چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ جہاں ان کی تعداد
کم ہے۔ وہاں بھی چھپے چوری تھا ہندوؤں کی سماجک
تریٹیوں کا ناجائز لابھ اٹھا کر یہی کام ہوتے ہیں
مگر پنجاب، بنگال اور سندھ کی دشا نیاری ہے
وہاں تو سنکھیا کے بل سے سنگٹھن کے بل سے
لاٹھی کے بل سے اور ساتھ ہی پرتیک مکاری اور
دھورتتا اور دھوکے بازی کا کام سنگٹھت
ہندوؤں کے بل پر ان کے بچوں اور عورتوں کو بھگا کر
اپنی تعداد بڑھا رہے ہیں وہ ایک ساوھارن نیتا ہیں
کے اور وشیش کر بھارت کے ہندو آتو کے اتہاس میں
گورنمنٹ اکھشروں سے لکھے جانے یوگیہ ہے
ودگت ورش ارتھات ۱۹۳۵ء کی تیسری اگست
کو بھارت کے تمام اخباروں میں ایسوسی ایٹڈ پریس کے

دوارا اس مطلب کا تار بھیجا گیا تھا کہ سندھ
کے ضلع میں استریوں کے ورغلانے تتھا بھولے
بھالے بالکوں اور استریوں کو بھگانے اور انہیں
بیچنے کا پیشہ بہت زور پکڑ رہا ہے۔ یہ گھرنت
اپہرن تتھا بیچنے کی تجارت اتنی تیز ہو رہی ہے
کہ سندھ کی گاؤں کی پنچایتوں تتھا ہندو
مہا سبھا میں سنسنی پھیل گئی اور وہ لوگ اس کا
پرتی کار کرنے کے لئے سترک ہو رہے ہیں۔ اس تار
میں اس بات کی بھی چرچا تھی کہ غنڈوں کا ایک
بڑا سنگٹھن پرانت بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ جن
کے ذریعے بھولی بھالی عورتوں اور بچوں کا اغوا
ہوتا ہے اور سارے پنجاب میں اس کا ویوپار
چلتا ہے۔ یہ لوگ آس پاس کی ریاستوں سے
بھی بہت سی بھولی بھالی استریاں اور بچوں کو چرا
لاتے ہیں۔ ان ریاستوں میں کل راجپوتانے کی
ریاستوں کا نام تھا اور سب سے دکھ کی بات
تو یہ ہے کہ وہ ریاستیں کل کی کل ہندو ریاستیں
تھیں۔

مگر یہ بات گذشتہ سال کی ہے ابھی حال
میں ہی گذشتہ پانچ مارچ کو یونائیٹڈ پریس
نے بھارت ورش کے اخباروں میں ایک سنسنی
خیز سماچار بھیجا تھا اس کا مدعا یہ تھا کہ
حال میں جو بہت سے بالک بالکاؤں کے اچانک
لاپتہ ہو جانے کی خبریں بھید بھری ملا کرتی
تھیں جن رہسیہ پورن گھٹناؤں کا پتہ لگانے
میں پولیس کے سارے پریتن وپھل ہو گئے
تھے وہ سمسیا جیوت رام نامک ایک بالک
کے بیان سے حل ہو گئی ہے۔ اس جیوت رام
کو مسلمان غنڈوں کا ایک گروہ بلپوروک
بھگا لے گیا تھا اور کئی مہینوں تک قید میں
رکھا۔ بھاگیہ سے یہ کسی پرکار ان کے
چنگل سے نکل بھاگا اور پولیس کے سامنے
اپنا بیان دیا۔ اس بیان میں جیوت رام نے ان
باتوں پر پرکاش ڈالا کہ کس طرح مسلمان غنڈوں
کا گروہ سندھ کے بھن بھن بھاگوں سے ہندو
بالک بالکاؤں کا اغوا کر خیر پور ریاست کے
رانی پور شہر میں روک رکھتے ہیں۔ جیوت رام
نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا کہ رانی پور میں ان
ابھاگے ہندو بالک بالکاؤں کو مسجد پاس
میں کمروں میں بند رکھا جاتا ہے اور ان پر بہت
کڑی نگرانی رکھی جاتی ہے اس نے ساتھ ہی
اس بات پر بھی پرکاش ڈالا کہ مسلمان غنڈے کیسے
دراصل ان ابھاگے بالک بالکاؤں کو مسلمان

بنا تا ہی ہے
اپروکت سماچار کے بعد ۷ مارچ کو لاہور سے
یونائیٹڈ پریس کا تار پتروں میں اس پرکار بھیجی گیا

The C.I.D police have recovered about one hundred minor boys and girls who were kidnapped from different parts of the province by a regular gang. The members of the gang it is alleged had spread themselves all over the province and kidnapped minors by giving them sweets and transferred them from one district to the other and made money from their sale.

The police have already arrested about two dozen men and over a dozen women in this connection

سارانش یہ کہ خفیہ پولیس نے لگ بھگ ایک سو
بالک بالکاؤں کا ادھار کیا ہے جو کہ پنجاب پرانت
کے بھن بھن بھاگوں سے غنڈوں کے ایک گروہ کے
ذریعے اڑائے گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اس گروہ
کے سدسیہ سمست پرانت میں پھیلے ہوئے تھے اور
مٹھائیاں دیکر بالک بالکاؤں کو بھگا کر ایک ضلع
سے دوسرے ضلع میں لے جاتے اور انہیں بیچ
کر روپیہ بناتے تھے۔ اس سمبندھ میں پولیس نے ابھی
تک دو درجن اشخاص اور ایک درجن استریوں کو
گرفتار کیا ہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس اور یونائیٹڈ پریس کے مذکورہ
بالا سماچاروں سے پنجاب تتھا سندھ میں ہونے والے
بالک بالکاؤں کے اغوا کی باتوں کا تھوڑا اپریچیہ
پاٹھکوں کو مل جائیگا۔ مگر سوال بالک بالکاؤں
تک ہی سماپت نہیں ہوتا۔ چھوٹے اور بڑے سبھی گھروں
کی بھولی بھالی یووتیوں کے بھگانے تتھا ان کے
کریہ وکریہ کا زور جتنا پنجاب سندھ میں ہے اتنا انومان
پاٹھک نہیں کر سکتے۔ ایک بات اور بھی ہے اور وہ یہ
کہ پنجاب تتھا سندھ میں پرشوں کا بہولیہ تتھا استریوں
کی کمی ہے۔ اس دشا میں ایسی گھٹناؤں کی کمی
نہیں جبکہ مسلمانوں کے غنڈوں کے پھیر میں پڑ کر بہت
سے ہندو نوجوان کیول اس لئے اپنے باپ دادوں
کا دھرم چھوڑ دیتے ہیں کہ انہیں عورتیں مل جائینگی
مسلمان عورتیں ہندو بہنوں کی طرح تو بھولی بھالی
ہی نہیں۔ ان کے جیون کا بھی پردھان ادیشیہ تھا
شکتی ہندوؤں کو مسلمان بنانے میں ہے۔ وہ بھی

Haridwar. Digitized by eGangotri

سودھرمی پرنتوں کی بھانتی بنگروں کو اپنے دھرم میں دیکھنے کرنے ہی زندگی کا سب سے بڑا ثواب سمجھتی ہیں۔ پنجاب اور سندھ تھا ان پرانتوں اور سمتھانوں کی بات تو ہر ٹھیک رہنے جہاں مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں کی نسبت بہت زیادہ ہے میں نے تو بہار جیسے ہندو پرانت میں جہاں بہت اقلیتوں میں مسلمانوں کی بستی ہندوؤں سے بکھرہ سے رہے ہے ایسے درشٹانت دیکھے ہیں جبکہ سوئم پتیوں نے اپنے پتیوں کو دوسرا وواہ کرنے کے لئے اس لئے آگیا دلایا ہے کہ ان کے اس وواہ سے ایک ہندو استری مسلمان ہو جائیگی۔

ہندو جیون کی سمسیا کیول پنجاب اتھوا سندھ بنگال اتھوا کسیا پرانت کی سمسیا ہی نہیں ہے اس سمسیا کا ایک بہت بڑا روپ ہے جس کا ہے ہندو جیون کی واستوک سیما بھارت ہی نہیں۔ برہما۔ سنگاپور ملایا۔ دوپ سموہ چین۔ جاپان۔ جاوا۔ سماترا تتھا سدور افریقہ۔ یوروپ تتھا امریکہ میں بسنے والے سمت ہندوؤں کی دھارمک اور سماجک سمسیا ہے۔ ہندو جیون کی سمسیا اگر کیول پچیس کروڑ بھارتیہ ہندوؤں کی ہی سمسیا رہتی تو بھی ایک بہت بڑی سمسیا تھی۔ کارن پچیس کروڑ بھارت واسیوں کی سمسیا سوئم بھارت کی سمسیا اور اس لئے وشو شانتی کی سمسیا ہے۔ پرنتو میں اس سمسیا کو اتنا وستار دینا نہیں چاہتا۔ میں جس وچار کا پرتنک ہوں۔ اس کے انوسار ہندو جیون کی سمسیا ان سبھی نگروں کی سمسیا ہے جو آریہ سنسکرتی کے قائل ہوں اور جو آریہ سنسکرتی اور آریہ سبھیتا کے جھنڈے کے نیچے پرسنتا سے آسکیں چاہے وہ نیو اتھوا استک بودھ، اتھوا جین، آریہ سماجی اتھوا نانک شاہی، کبیر پنتھی اتھوا رادھا سوامی کوئی بھی کیوں نہ ہوں

پرنتو پرشن اس سمے بھارت کا ہے۔ ہمارے اپنے گھروں میں ہم پچیس کروڑ ہندو بھارت واسیوں کے گھروں میں آگ لگی ہے۔ ہمیں اپنے گھروں کو بچانا ہے۔ اس کی رکشا کرنی ہے۔ ہماری عورتیں، ہمارے سامنے بھگائی جاتی ہیں اور ہم اپنی آنکھوں سے وہ گھرنت ابھی نے دیکھتے ہیں بھگائے جانے کی بات تو الگ ہی رہی۔ ہم سوئم اپنی سنکیرنتا کے کارن یگ دھرم کے آدرشوں کے انوسار نہ چلنے کے کارن اپنے میں سے کروڑوں کو کھو چکے ہیں اور نتیہ سیہروں کو کھو رہے ہیں۔ کیول بمبئی شہر میں روزانہ اوسطاً سے تین سو ہندو استریاں مسجدوں میں مسلمان بنائی جا رہی ہیں۔ ہماری آنکھیں پھوٹ بھی نہیں جاتیں اور کوئی دہ دھولس کاری جوالا مکھی اپنی ودھولس لیلا میں ہکو سدا کے لئے مٹا نہیں دیتا۔ کم سے کم وہ مرید آج کے ہمارے گل گھل کر مرنے سے ادھک اچھی ادھک سمان پورن ہوتی

ہندو مسلمانوں سے دھن۔ جن۔ بل۔ ودیا۔ بدھی سبھی میں بڑے ہیں۔ یہ کوئی کیول کلپت بات نہیں ہے۔ بھن بھن پرانتوں میں گھوم کر تتھا وہاں کے سماجک جیون کا انوبھو پراپت کرنے پر میں ابھی نتیجے پر پہنچ سکا ہوں کہ اوسط کے حساب سے ہندو مسلمانوں سے کیول آبادی میں ہی نہیں۔ ورن ودیا۔ بدھی۔ دھن۔ شاریرک بل تتھا ساہس سبھی میں ادھک ہیں۔ یہی کیا کارن ہے کہ بھارت کے ساڑھے چھ کروڑ مسلمانوں نے جن میں زیادہ تر غریب بھوکھے روٹیوں کے محتاج۔ شہدے اور غنڈے ہیں بھارت کے پچیس کروڑ ہندوؤں کے گھریلو اور سماجک جیونوں میں اشانتی اور وتر کھلبلی بھردی ہے۔ ان پچیس کروڑ ہندوؤں کے گھریلو اور سماجک جیونوں میں جو مسلمانوں سے کیول بل بدھی دھن۔ جن میں ہی بڑھے نہیں۔ بلکہ وت جن کے اتہاس ادھک جیوتر ہے جن کی سنسکرتی ادھک سبھیتا بہت ادھک پورن اور پرانی جن کی آدرش داتا ادھک ٹھوس اور گہری تھا جن کے تیاگ اور بلیدانوں کی کہانیاں کلپنا تیت مرم سپرشی اور نرجیو سٹریوں میں بھی پران۔ جیون تتھا چیتنا پھونکنے والی ہیں۔

وس پرشن کا ایک ہی انتر ہے اور وہ یہ کہ ہندو سنگھٹت نہیں ہیں اور اس کا کارن ان میں سنگٹھن کا ابھاو ہے۔ بھلا کسی بھی سادھارن سے سادھارن دھارمک تتھا سماجک معاملہ میں تمام بھارت کے مسلمان بہت آسانی سے ایک ہو سکتے ہیں۔ وہاں بڑے سے بڑے دھارمک ایوم سماجک سنکٹوں میں بھی ہندوؤں کے کانوں میں جوں تک نہیں رینگتی شہید گنج جیسے چھوٹے اور اپنانے پورن معاملے میں بھی۔ جس میں ایک دیش کی سرکار کی سب سے بڑی عدالت نے سکھوں کا ادھکار منظور کر کے انکے حق میں فیصلہ دیدیا ہے سارا پنجاب ہی نہیں بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمان ایک ہیں پرنتو یدی کل کالنسی کی پرتر نگری میں بھگوان وشوناتھ کا مندر سنکٹا پن ہو تو بھارت کے کتنے ہندو ایکتر ہو کر جیون کی آہوتیوں اور مرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے یدی دیش کے کسی کونے میں ایک بھی مسلمان ہندو اتھوا عیسائی ہو جائے تو بھارت کی سب مسلم سماج میں ایک پرکار کی سنسنی پھیل جائیگی۔ مگر روزانہ سینکڑوں ہندو ہماری آنکھوں کے سامنے اپنے باپ دادوں کے پوتر دھرم کو چھوڑ کر اسلام تتھا عیسائیت کا دامن پکڑ رہے ہیں۔ دیش کی پچیس کروڑ الھاگی ہندو جنتا میں کتنی ایسی آتمائیں ہیں جن کی

آتماؤں میں ان گھٹناؤں سے ٹھیس لگتی ہے؟ اور تراور ہمارے دھرم آچاریوں میں کتنے ایسے ہیں جو یگ دھرم کے انوسار ہندو جنتا کی مانگ کو پورا کر سکتے ہیں۔

ہر ایک مسلمان ایک مشنری ہے۔ پریتک مسلمان چاہے وہ بڑا سے بڑا عالم ہو اتھوا چھوٹے سے چھوٹا کنجڑا کیا جولاہا ہو چاہے وہ بڑی سے بڑی ریاست کا مالک ہو اتھوا چیتھڑے پہنے والا روٹی کے ٹکڑوں کا محتاج ہو اپنے جیون کے سب سے بڑی خواہش یہ رکھتا ہے کہ وہ اپنے جیون میں کس پرکار کم سے کم ایک غیر مسلم کو بھی اسلام دھرم میں داخل کرے۔ اس کے برخلاف ہمارے سناتنی دھرم آچاریوں کو لیجئے۔ ان میں اس بات کی ہوڑ رہتی ہے کہ دھرم کے جھوٹے ڈھونگ میں ادھک سے ادھک دھرم کا سنہار کریں ڈاکٹر امبیدکر کے ہندو دھرم کے تیاگ والی گھوشنا پر جہاں بھارت کے مسلمان ازکر بھارت کے سات کروڑ اچھوتوں کو ایک دن اسلام میں لانے کا خواب دیکھتے ہیں۔ تتھا سنہری خواب کو عملی جامہ دینے کی سکیم بنا رہے ہیں۔ وہاں ناسک تتھا بھارت کے بھن بھن استھانوں میں ایسے غنڈوں کی کمی نہیں ہے جو اپنے کو سناتنی دھرمی کرنا دھار سمجھ کر اس لئے خوشیاں منا رہے ہیں کہ آج یہ کمبخت اچھوت کبھی جانے والی آتمائیں عیسائی اتھوا مسلمان ہو کر ہندو دھرم کے داتا درن کو اپنی عدم موجودگی سے شدھ کر دینگی

پرنتو دھرم اتھوا دھرم آچاریوں کے سمبندھ میں ابھی پرکاش کسی اگلے انک میں پرکاش ڈالنے کا پریتن کروں گا۔ یہاں تو میرا آشے صرف اتنا ہی ہے کہ ہماری سب برائیاں ہماری اسنگٹھت اوستھا کے کارن ہی ہیں۔ سنگٹھن کے ابھاو میں نہ تو ہم یگ دھرم کی آوشیکتاؤں کو سمجھ سکتے ہیں اور نہ اس کے انوروپ آچرن ہی کر سکتے ہیں۔ کسی جاتی اتھوا دھرم کا درگ پالکی گت نہیں۔ ورنہ مجموعی تیاگ سے زرمت ہوتا ہے کسی جاتی اتھوا دھرم کو امر بنانے کے لئے سب سے پہلے اور آخر آوشیکتا اس بات کی ہے کہ اس جاتی اتھوا دھرم کے سبھی اتھوا دھیکانش لوگ ایک سنسریر ایک من۔ ایک پران اور ایک بانی ہو کر تیاگ اور سیوا کی بھاونا جاگرت کر سکیں یہ سیوا اور تیاگ دیکتی گت روپ کا آکار پاکر اتنا ہی [illegible] اور سادھیہ ہو جاتا ہے۔ پرنتو [illegible] کا سامو ہک روپ بھی دیا جا سکتا ہے جب ہم میں آپس میں سنگٹھن ہو۔ استو۔

اوپر میں نے بنگال۔ پنجاب اور سندھ کے ہندو اور مسلمانوں کے آنکڑے دیکر یہ دکھلایا ہے کہ جہاں ان پرانتوں میں مسلمان اپنی آبادی بہت

تیز رفتاری سے بڑھا رہے ہیں وہاں ہندو کمی کی اور جا رہے ہیں۔ نتیجہ ہی ہماری اس کمی کا جڑ ہیں۔ ہندو جیون کی بہت ہی برائیاں ہیں جن کا چرچا سوامی دھا انوسار سلسلہ وار اسی پتریکا میں پرکاش کے آگامی انکوں میں کیا جائیگا پرنتو یہاں اس بات کا ذکر کر دینا ضروری ہے کہ بنگال پنجاب اور سندھ میں نہیں بلکہ تمام بھارت میں مسلمان غنڈوں کے ذریعہ جس پرکار سے ہندو استریاں بھگائی جا کر اسلام دھرم میں داخل کی جا رہی ہیں اور بھولے بھالے ہندوؤں کو بہکا دیکر جس طرح مسلمان حسن نظامی کے تبلیغ اور تنظیم کی سکیم پر کام کر رہے ہیں۔ اگر بھارت کے تمام ہندو مل کر اس دشتیلی منو ورتی کا مقابلہ نہ کریں گے تو ہندو جیون اور ہندو دھرم ایک سو سال کے اندر ہی کا اچیت اپنی انتم سانس لیتا رہے گا۔

بنگال میں تو ہندو جاتی کے اپہرن کے جو بھیانک کانڈ روزانہ واقع ہو رہے ہیں وہ بھیشنتا کی درشٹی سے نرالے ہیں۔ اس سمبندھ میں آگے چل کر [illegible] روپ سے پرکاش ڈالوں گا۔ یہاں تو پرسنگ وش اتنا کہنا ادھک [illegible] ہے کہ بہار جیسے ہندو پردھان پرانت میں ہی استریوں کے اغوا کی دکھ جنک بہت بھیانک روپ دھارن کر رہی ہے۔ بہار بھارت کا ایک بہت بڑا اور آبادی کی درشٹی سے تیسرا پورن پرانت ہے اگر اڑیسہ اور چھوٹا ناگپور کو جن کی آبادی بالترتیب [illegible] لاکھ اور [illegible] لاکھ کے لگ بھگ ہے [illegible] دیا جائے تو اکیلے بہار کی آبادی [illegible] کروڑ [illegible] سے زیادہ ہے۔ اس تعداد میں [illegible] لاکھ مسلمان اور [illegible] عیسائیوں کے علاوہ باقی آبادی صرف ہندوؤں کی ہے اور اس کارن یہ بھارت کے سرو پرمکھ ہندو پردھان پرانتوں میں ہے۔ بہار پرانت میں جس پرکار عورتیں بھگائی جا رہی ہیں اس کی تھوڑی واقفیت نیچے لکھی سطروں سے ملیگی۔ پنکتیاں بھوانی پور، کلکتہ۔ ہندو ابلا آشرم کے منتری پدم راج جین کی ہیں جو گذشتہ [illegible] اگست کے روزانہ وشوامتر میں شائع ہوئی تھیں:

اب تک جن سادھارن کی یہ دھارنا تھی کہ بنگال میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہونے کے کارن ہندوؤں کی لڑکیاں بل پوروک اڑائی جاتی ہیں اور انہیں ودھرمی بنایا جاتا ہے۔ پرنتو بہار میں بھی جسے ایک ہندو پردھان پرانت کہنا چاہئے ایسی گھٹناؤں کی کمی نہیں ہے۔ آئے دن روزانہ ہی [illegible] گل کھلانے والے براہمنوں اور کھتریوں کی سینکڑوں لڑکیاں بہار سے غنڈوں دوارا بھگا لی جاتی ہیں۔ ان غنڈوں میں زیادہ تعداد مسلمانوں کی ہوتی ہے کم عمر کی ودھوا بالکائیں یہ کہہ کر بھگائی جاتی ہیں کہ چلو ہم تمہارے رشتہ دار یا سمبندھی کے [illegible]

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

... گے۔ پھر ان لڑکیوں کو جہاں تہاں لے جا کر
... انہیں بل پوروک مسلمان بنا کر ان سے
... ایسی پاسوں گھٹناؤں کے اداہرن
... اُپستھت لئے جا سکتے

... سندھیوں کو چاہئے کہ وہ گائیں
... کو پرچار کریں جس سے ہندو لڑکیاں
... کے ہاتھوں نہ پڑیں۔ اس سمہ ہندو ابلا
... بہار کی رہنے والی دس بارہ کھشترانی
... اُپستھت ہیں اور سبھی کی آتم کہانی اکثر ایک ہی ہے
... انڈین نیشن" نامک پٹنہ سے
... انگریزی اخبار میں اس آشے کا ایک سماچار
... کہ یہ دنوں بہار کے منگیر، بھاگلپور
... دنوں سے استریاں بنگالی
... فتوا ادھکانش ایسی گھٹنائیں
... ضلع سے یہاں رالی کی اور موتی ہیں
... اور سے بھگا کر استریاں رکسول
... کلکتے پہنچائی جاتی ہیں۔ اسی سماچار
... کلکتہ کے ہفتہ وار "دو شنومتر" نے
... پر ٹیکا کرتے ہوئے لکھا
... آشچریہ کی بات ہے کہ اس پرکار
... آئے دن ہو رہی ہیں اور ہندو جاتی
... سوئی ہوئی ہے۔ مقام گاٹ۔ رکسول سے نیپور
... ستھان ہیں اگر سترکتا رکھی جائے
... کو بھگا کر لے جانے والے غنڈوں کو
... ان کے جنگل سے بھولی بھالی استریوں
... اُدھار کرنا اسمبھو نہیں ہے"
... نہیں ہوگا کہ ہندو ناریوں کے اپہرن کی
... اگر شیگھر روکی نہ گئی تو ہمارے سرد
... کا دن دور نہیں ہے۔ پرکاش کے سیوگیہ
... پاٹھکاؤں کے سامنے میں اس لئے مالا
... استری سکتی کو ٹھیک ٹھیک اور اُچت روپ
... رکھنے کا پریتن کروں گا۔ ساتھ ہی میں اس
... پر کاش ڈالنے کا پریتن کروں گا کہ
... جیون کے کن کن انگوں میں غلط گشت ہو گیا
ہے۔ اس کے بعد ہم جی اور لوگتا کے انوسار
... جاتی کو اس خطرناک روگ سے مکت کرنے
کے لئے میں کچھ اپیوگی رچناتمک کاریہ کرم
... پرکاش کے پاٹھک پاٹھکاؤں کے سامنے
اُپستھت کرنے کا وچار رکھتا ہوں

ضرورت

کے اشتہارات کے لئے پرکاش بہترین اخبار ہے
... ایک بار کے لئے سوا روپیہ فی انچ دو بار کے
... اور اس سے زیادہ کے لئے ایک روپیہ فی بار
... بذریعہ منی آرڈر آنی چاہئے
منیجر پرکاش نسبت روڈ لاہور

سنسار کی سمسیاؤں کے حل کا واحد ذریعہ

بھارتیہ سنسکرتی اور آدرش

(لیکھک منتری اُدیا ناتھ چندر وِدیالنکار)

اس لوک اور پرلوک کا سمبندھ

بھارت کی ورتمان آرتھک اُنتی میں بھارتیہ دھارمک اور ادھیاتمک آدرشوں کو ہتیہ سنکلپ کرتے ہوئے ایک بہت بڑی ترقی بھارت کی ہندو جنتا کی سنسکرتی سو آنکھوں سے اوجھل کر دینا بھی ہے۔ غیر ہندو جنتا ہندو آدرشوں سے پربھاوت نہیں تھی۔ یہ پرنکیش سبدھ ہے۔ بھارتیہ ہندو جنتا کی جنم بھومی بھارت کے اتہاس کے ارونودیہ سے بھارت ہی ہے وہ اس کر دیری کے روپ میں ویدک سوکتوں سے استتی کرتی چلی آئی ہے۔ اس بھومی کا سروانگینہ اُتکرش اس کا موکش و پرودھی دھرم رہا ہے مگر بھارت کی غیر ہندو جنتا میں گر بھاگیہ وش وہ جم ذات بھاونائیں پروشٹ نہیں کر سکیں یہی کارن ہے کہ اس کی آرتھک سنسکرتی ابھی تک بھی اُنت نہیں ہوئی پھر یوروپین ودوان بھارت کی بھوتک سمردھی کی ادھوگتی کا کارن جس پرکار بھارت ورش کا دھرم اور ادھیاتم واد بتلاتے ہیں۔ اسی پرکار بھارت ورش کے کٹر پنتھی بھارت کے پتن کا ہیتو کیا مغربی سبھیتا کو نہیں بتلاتے؟ کٹر پنتھیوں کا کہنا ہے کہ ورتمان سنکٹ کے سمے دھارمک ایک ماتر اپائے پراچینتا کی اور ہی واپس جانا ہے۔ دونوں پکش استغیہ ہیں جو بھرم پورن ہیں۔ بھارتیہ دھرم کا دھیہ ہے۔ ابھیودیہ دوارا نشریس سدھی۔ جو ورتش پر پنچ ہی ٹھیک نہیں سادھ سکتا۔ موکش اٹھا کے یہ پرمارتھ ہی کیسے ٹھیک سدھ سکیگا؟ دھرم نشریس ابھیودیہ اسپھر ہے۔ یہ ہے اور ابھیودیہ کے بنا تو نشریس پراپتی اسمبھو ہے۔ بھارت ورش کے دھارمک گورو ویدک رشی آیتنکار سرتی کار کپول پار لوکک ستا آدی کہ چنتن کرنے والے نہ تھے۔ ان کے گرنتھوں میں دھرم اور ادھیاتم واد کے ساتھ دیا وہارکتا کا جیسا مشرن ہے وہ انیتر اسمبھیہ ہے۔ بھارت کی ہندو جنتا کو انہوں نے ادھیناسیام۔ سترداشتم جیسی ادجسوی پیار بھنت لیں کرنا سکھلائی تھیں پھر ویدوں اور سمرتیوں کے جیون کے جاگرتی کے ادر سنگیت کو شن کون کہہ سکتا ہے کہ ویدک رشی سمتا بھارتیہ وچارک دھیمی پرلوک کو ماد کے اسادھیہ روگی۔ کلیو اور شنتوشی تھے۔ ادویت ویدانت کا یہ تش کرشن اوشیہ ہے کہ برہم ہی ستیہ ہے اور جگت کشن بھنگر تتھا متھیا ہے مگر ارجن کے سدرش ریا موہ میں پڑے ہوئے کھشتری کے لئے ادویت ویدانت کا ہی نش کرشن کیا کھشاتر دھرم کی بھاونا کو پربودھت کرنے والا نہیں ہے؟ ادویت ویدانت کا نش کرشن کھشتریہ کو کھشاتر دھرم پر سستھر رہنے کی پریرتا پردان کرتا ہے اور وہی نشکرش دلیش کی دریدہ لوکیہ کے کارن اتیمن ہنسک ورتی کو مانوتا سے پرپادت کرنے کا یتن کرتا ہے۔ دلیش کو نتش بنانے والی بھارتیہ ادویت ویدانت کے نشکرش کے علاوہ سنسار میں انیہ کوئی سنکتی نہیں۔ درویہ کو سامیہ اوستھا میں لانے اور دھرم کو پرپادت کرنے کے گورپ کے سمپورن نشچل پر بیتوں کا ہیتو اصل میں اسی سنکتی کا ابھاو ہے۔ ادویت ویدانت وہ سنکتی کا بھینجیہ ہے کہ جس کی کتنا توسہ رمانیہ ہے مگر اس بھینجیہ کا سیون کرنے والا دیکتی اپنے کرتویوں کو پالن کرنے کی اگور دکشتا پراپت کر لیتا ہے۔ اس کا وِچار کشنچ درشیہ جگت سے اوپر اٹھ جاتا ہے۔ بھوت ماترمیں اس کی آتموپمیہ درشٹی ہی جاتی ہے اور اس کی واسنائیں سہر و کبھوت ہت سے مرپادت ہونے لگتی ہیں۔ بھارت ورش نے ادویت ویدانت کی سنکتی پر دبھینجیہ کا سیون کیا تھا اس لئے پراچین کال میں وہ جہاں بھی دھرم اور ادھیاتم واد کے کسی تتو کے لئے اگر بھارت آج تک کسی کی رنی نہیں ہوا تو اس نے اپنے بھوتک ابھیودیہ کے لئے بھی کسی کا کبھی مُنہ نہیں تاکا۔

بھوتک اُنتی

بھوتک ابھیودیہ کے کسی انگ کے پرتی بھارت نے اپیکشا پردرشت کی تھی؟ ورتمان گنت شاستر اور جیوتش کی آدھار شلا رکھنے والے بھارتیہ ودوان تھے۔ ترک۔ یدھ ودیا چکتسا تتھا انیہ بھوتک وگیانوں کو شاستر روپ دینے والا بھارت ورش ہی ہے۔ بھون نرمان ودیا میں بھارت ورش ادوتیہ رہا ہے۔ ہزاروں ورشوں کے وکاس کے بعد بھی اس ودیا میں آج تک بھارت کی کوئی سپردھا نہیں کر سکا۔ یہاں کی کتائی بُنائی اور اینددیوساوں کی اتکرشتا کو دیکھ ودیشی دانتوں تلے انگلی دبا تے تھے۔ شاستر۔ ہستی وگیان۔ سماج شاستر۔ کرشی۔ شاستر۔ اتکرشتات شپ۔ سماج شاستر۔ کرشی دیا پار اور انجیہ کے شو سنگٹھن میں جیسی اُنتی اور مولکتا بھارت نے پردرشت کی تھی اتنی تو اُچھتی وِدُت سے سنچالت یتنوں کے اوشکار سے گورو انیہ کسی دلیش نے نہیں کی تھی۔ ویدک رشیوں کا ورنا بھارت کے پہلے جہاں اور کو بھوشتا ہونے کی لرگتا کہتا ہے۔ سنسار کا کوئی بھی دھرم اتیلن پری سمفیتوں کے لئے ایسا دار اور سہنشو نہیں ہوا۔ جیسا بھارتیہ دھرم اور سنسار کا کوئی بھی ادھیاتم شاستر دیا وہارکتا کی ایسی ویشیشتا لئے ہوئے نہیں۔ جیسا بھارتیہ ادھیاتم شاستر بھارتیہ سماج کا ایک حصہ کھشتری۔ ویش اور شودر ادویت ویدانت کی سنکلپ شکتی کا بھینجیہ پی کر اپنے دھرم کے انوسار ایہلوکک ابھیودیہ دوارا نشریس پراپتی کا اپنے جیون کے کاریہ کرم کا مکھیہ اُدیش سمجھتا ہے۔ رہا ایک حصہ براہمن وہ بھی پرمارتھ کے لئے اہلوک ابھیودیہ کے تیاگ کا کبھی اپدیش نہیں دیتا۔ تپتی پر کریا میں سنکتی پریوگ ونیمیہ (exchange) اور وبھوجن ہی نتیجہ کی ہم دھونک اُنتی کی وشیشتا ہے۔ بھارت ورش اپنے دھارمک اور ادھیاتمک آدرشوں کو کستی پہنچائے بنا اُن وشیشتاؤں کو گرہن کر سہ ہے اور کر رہا ہے۔ بھارت ورش کے دھرم اور ادھیاتم واد کا بھوتک ابھیودیہ کے ساتھ ورودھ نہیں۔ ان کا ورودھ ہے۔ انارتھک (uneconomic) غیر سماجک زبل اور وہ بھی ہمیشہ بنے رہنے کی ادھارمک ستھتی کے ساتھ۔

کٹر پنتھیوں سے

رہا بھارت کے کٹر پنتھیوں یا اپریورتن وادیوں کا کتھن۔ ان سے ہم اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ پرتیک یگ کی پری ستھتیاں، سمسیائیں اور ان کا حل پرتھک پرتھک ہوتا ہے۔ بہت واگون کے سادھن پراپت ہو جانے کے کارن اب کوئی دلیش انیہ دلیشوں کے سمپرک میں آئے بنا رہ سکتا ہے۔ بھوتک وگیانوں کی اُنتی اور انتر راشٹریہ سمپرک ہی پرودھی سنسار کے سامنے دن پرتی دن نوین سمسیائیں اُپستھت کرتی جا رہی ہیں۔ پرتیک راشٹر کو ان پریورتت اوستھاؤں کے انوکول پریورتن کرنے ہوں گے۔ پراچین سنستھاؤں اور رسم رواجوں کے ساتھ چپٹے رہنے سے کام نہ چل سکیگا۔ سماج ابھیودیہ کی درشٹی سے سماج کا جو انگ بیکار سدھ ہو رہا ہے یا جس کو انوچت روپ سے ہتو پراپت ہو گیا ہے۔ سب کی آلوچنا کر انہیں اُچت پریورتن کرنے میں سنکوچ نہ کرنا چاہئے اور یہ کلپنا کہ ورتمان اُنتی نش کا نیتک پتن ہی کر رہی ہے استیہ ہے۔ اگر نشیہ کا نیتک پتن ہو رہا ہوتا تو انتر راشٹریہ دیا پار۔ انتر راشٹریہ بینکنگ۔ بھوتک اور نیتک

Haridwar. Digitized by eGangotri

انتی کے لئے سنسار کے راشٹروں کا سنگٹھن

یتن سوین کی دستورہ جانتے۔ مغرب کی آدھی بھوتک
انتی کا وشیلاپن شان تو اپنا۔ یہی بھارت کی
ہو سکتا ہے۔ پرتی بھا کا دوبہ چمتکار ہے۔ اسی کو نہ
اپنانے میں یا اپنے تے موے اپنے دھارمک اور
آدھیاتمک آدرشوں کو تیاگ کر دینے میں بھارت کی
مرتیو ہے۔ ادھوگتی ہے۔

سنیاسی بنگر گرہستھ

بھارتیہ دھارمک آدرشوں کے سمندھ میں سب سے زیادہ بھرم اتپن کرنیوالا شبد سنیاسی یا پری وراجک ہے۔ سنیاسی یا پری وراجک ہونے کا ادھیکاری کون ہے یانے سمجھتے ہیں سب شہر میں بھریاں پڑنے لگیں وریوتے کا مُنہ گرہستھی دیکھ لے۔ تب ہی اس کو ہستا پرستھ ہو کر سنیاسی ہونے کا ادھیکار ہے۔ یدی کوئی پرش ویدادھین سے ریشیوں کا۔ پُتر اتپادن سے پتروں کا اور یگیہ کرموں سے دیوتاؤں کا رن نہ چکا سیدھے سنیاس گرہن کر لیتا ہے تو وہ پتن جنم سے پراپت اُکت تین رنوں کو نہ چکانے کے اپرادھ کا بھاگی ہو کر ادھوگتی کو پراپت ہوتا ہے منو وادی سمرتی کار ست سنیاس گرہن کی آیوشیہ مریادا اس پرکار پردھاوستھا ہے، بڑھا دستھا میں منش سماج کے بھوتک ابھیودیہ کی درشٹی سے بیکا ہے۔ یہ سپشٹ ہے ابھیودیہ کی پرکریا میں سملت ہونے کے لئے آیو کے پرتھم بھاگ میں پرشن اور تعلیم بھی انیواریہ ہے۔ آشرم وبھاگ کے درشٹی بندو سے اس طرح منش کو سماج کے ابھوتک ابھیودیہ میں اتنا ہی سمے دینا پڑتا ہے جتنا سنسار کے اتم سے اتم کسی سماج سنگٹھن میں دینا ہوتا ہے۔ ویسے بھی سنیاس کا کیا ارتھ ہے؟ تیاگ! سنیاسیہ آشرموں میں جس نے کچھ سنچت نہیں کیا۔ وہ کس وستو کا تیاگ کریگا؟ پھر یدی سبھی سنیاسی ہو جاویں تو کچھ کال میں سنسار کا اچھید ہی نہ ہو جاوے۔ سمرتی کار اسی لئے سنیاس کی اپیکشا گرہستھ آشرم کا مہتو سویکار کرتے ہوئے کہتے ہیں پرتھوی ماتا کے آشرے سے جس پرکار سب جنتو جیوت رہتے ہیں۔ اسی پرکار گرہستھ آشرم کے سہارے سے انیہ سب آشرم ایک دوسرے سے ستھاپر منو گرہستھ آشرم کی شریشٹھتا سے اور گرہستھ آشرموں کی ندیوں سے اُپما دیتے ہیں … آشرم دیوستھا میں اپنی اُم تپادن گتی اور … ترتو شکتی کے ادھک سے ادھک کال کو سماج کے ابھیودیہ میں صرف کرنے کا منش کو آدیش دیکر سمرتی کاروں نے کیا لوک … دیا وتارک پرتی بھا کا پریچے نہیں دیا ہے؟ سنسار یش … رکھتیہ رہنے تک سماج کے ابھیودیہ میں اپنا حصہ بٹا سکنا کسی دیکتی کو سیدھا سنیاسی ہونے کا ادھیکار کبھی کسی سمرتی کار نے نہیں دیا۔ ہاں۔ پورو جنم … سنسکار وش ویراگیہ کی تیوربھاونا کے … ہونے پر بادی کوئی … سیدھا سنیاس گرہن کر لے تو دوسری بات ہے

آدرشوں کی سنگتی

اس میں سندیہ نہیں ہے کہ سمرتی کاروں کی سنیاس آرشتیہ مریادا کے … بودھ پودھ اور جین دھرموں نے سرسادھارن کو سیدھا سنیاس گرہن کا ادھیکار دیا تھا۔ مگر اس سنیاس دھرم کی اُتپتی کرنے تھے۔ وہ بودھ بھکشو جو اتریں تمت پورد میں برہما دیش۔ چین اور جاپان۔ دکھشن میں لنکا مغرب میں ترکستان اور اس کے نزدیکی گریس نیرہ یورپ کے پرانتوں تک جا پہنچے تھے۔ وہ اشوک سدرش مہان بودھ سمراٹ جن کی مہاکے آگے برٹش سرکار کا تیج بھی مند پڑ جاتا ہے۔ وُجن ترش بنائے سے مان بھی لیا جائے کہ بودھ اور جین دھرم بھارت کے پتن کا سادھن ہے۔ تو ہم پوچھتے ہیں کہ عیسائی دھرم بھی تو آرمبھ میں سنیاس پردھان ہی تھا۔ رُوسو لکھتا ہے دھرم کے طور پر پرلوک تتوؤں کے چنتن میں بیت رہنے کے کارن عیسائیت پوری طرح ادھیہ تمک ہے۔ پرلوک وادی ہے اور اس کا انویائی پرلوک کا نواسی۔ تالک لکھتے ہیں کہ عیسےٰ کی تعلیم کے انوسار سنسارک اُنتی اور پرتیتو ر کے بیچ پرستھائی ورودھ ہے۔ کیوں پھر عیسائی ملکوں کی سنسارک اُنتی کی وردھی میں عیسائیت نے بادھا نہیں پہنچائی۔ دراصل بھارت کی دُشیشتا آدھیاتمک وادی بسیاسی او وانا رتھک ہونے کے کارن نہیں۔ بھارت کی ویشیشتا ہے سنت گت جیون تیاگ پورک بھوگ دھرم وردھی دروسینک اور آدرشش کرتویہ تتپرتا کے کارن اپنے ابھیودیہ کے لئے انیک وگھن بادھاؤں کے ہوتے ہوئے بھی بھارت ورش اب بھی پرتیشٹھت ہے۔ پرکیونکہ بھوتک وگیانوں کے سہارے بھارت نے آتم گھات کرتے ہوئے یورپ کو اچھی پرکار دیکھا ہے اس لئے وہ بھوتک وگیانوں کے ساتھ اپنے آدرشوں کی سنگتی کرن کر مغرب میں دیا دساتمک واد کے کارن … تیجن … پرناموں سے پہلے ہی بچ کر آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ بھارت ورش آرمبھ سے مانو سماج کا ترا تا رہا ہے آج بھی اس میں سنسار کو … سے مکت کرنے کی پرگتا وِدیمان ہے۔ … نے اوستیکتا نہیں کہ بھارتیہ رشیوں کے جیون کے پرتی دھارمک اور آدھیاتمک درشٹی کون کسی سماجک سنستھا یا رسم و رواج کے ساتھ سامنجسیہ کر دینا اُچت نہیں۔ سماجک سنستھائیں اور رسم و رواج پریورتن شیل ہیں۔ مگر بھارتیہ رشیوں کے آدرش ستھر اور امر ان آدرشوں کے سہارے ہی بھارت درشش آدھونک گیانک آدرشوں پر ایک سوسائٹی رکھ۔

دیانند مٹھ

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

آریہ ویر کے ۲۳ مئی کے پرچہ میں صفحہ ۵ پر پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار نے دیانند مٹھ کے متعلق شواسی سوتنترانند جی سے نویدن نتیر شک ایک لیکھ لکھا ہے اس کے اتر میں میں یہ لکھ رہا ہوں۔ پنڈت جی نے کہنا کی ہے کہ میں دیانند مٹھ میں سنیاسی تیار کرنا چاہتا ہوں۔ اسی لئے پنڈت جی لکھتے ہیں "ہم یہاں آدرانبلند کہہ دینا چاہتے ہیں کہ سنیاسی خود بخود تیار ہوتے ہیں۔ تیار نہیں کئے جاتے" میں نے یہ کبھی نہیں لکھا کہ دیانند مٹھ میں سنیاسی تیار کئے جائیں گے۔ مجھے پتہ نہیں پنڈت جی نے یہ بات میرے ساتھ کیوں منسوب کر دی۔ اس لئے میں اس کے متعلق مزید نہیں لکھنا چاہتا۔

آگے پنڈت جی لکھتے ہیں کہ دھسنیاسیوں کا کارخانہ نہ کھولیں۔ میں کوئی کارخانہ نہیں کھولتا۔ پھر لکھا ہے۔ دو دو پیسے کے گیرو سے سنیاسی بنا کر مٹھ کی فوج بڑھانا۔ فوج کا اتر تو میں نے اوپر لکھ دیا ہے۔ باقی رہا دو دو پیسے کے گیروے سے سنیاسی بنانے کا سوال پنڈت جی جو ویراگیہ وان اور ودیا وان ہو،

یتنی کا زبان کرنا چاہتا ہے
اب بھی جیوت ہیں

چار صدی پہلے کی بات ہے شہنشاہ جہانگیر نے پریاگ راج کے اکشے وٹ کو کٹوا کر اس کی جڑ کو گرم لوہے سے جلوا دیا تھا۔ اسکو بھرم ہو گیا تھا کہ اس نے اکشے وٹ کا سمولن مُون کر دیا۔ مگر ایک ورش بعد ہی وہ وٹ ورکش پھر ہرا بھرا ہو اٹھا اور کوئی بھی رکاوٹ اس کے بڑھنے کے مارگ کو نہ روک سکی۔ بھارت کی ورتمان پرگتی کو دیکھتے ہوئے نشچیہ پوروک کہا جا سکتا ہے کہ راج نیتک غلامی اور ودیشی گورنمنٹ دوارا بنائے گئے قانونوں کے ظالم شکنجے میں جکڑے رہنے کے باوجود بھی سرسوتی۔ درگا اور لکشمی کا پرم اُپاسک بھارت ورش مرت نہیں ہو گیا ہے۔ وہ اب بھی جیوت ہے۔ مغربی آدھی بھوتک واد کا اپنے آدرشوں کے ساتھ سنگتی کرن کر وہ پھر سنسار کو سنجیون سندیش سنائے گا

خط و کتابت کرتے وقت پتہ صاف لکھا کریں۔ منیجر

ہے کیا اس کے کپڑے رنگنے میں گیرو زیادہ تھنگا لگتا ہے۔ اس کے کپڑے بھی آج ہی گیرو رنگے جاتے ہیں اس لئے دو پیسہ کے گیرو کا ... دینا ٹھیک نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ جیسے راجہ ہوں گے یا جیسی آریہ جنتا ہوگی۔ ویسے ہی ... آویں گے۔ ان کی یوگیتا ان ہی کے انوکول ہوگی۔ میں نے پر لکھ دیتا ہوں کہ دیانند مٹھ سنیاسی بنانے کے لئے نہیں ہے اور سنیاسیوں کو پڑھانے کے لئے پاٹھشالہ بھی نہیں ہے۔ میں نے جو لکھا تھا۔ اب بھی میرے وچار وہی ہیں۔ پرتی ندھی سبھائیں یا آریہ جنتا جن کو سنیاسی کہتی ہے۔ جن کو سوامی نام سے پکارا جاتا ہے جن سے پرچار کاریہ میں امداد لی جاتی ہے۔ یا جن کو کسی اور کام پر مقرر کیا جاتا ہے اور اس وقت پنجاب میں بھی جو ایسے سنیاسی ہیں اگر ان کو کام کرتے کچھ تکان محسوس ہو تو وہ کچھ وقت کے لئے دیانند مٹھ میں ٹھیر سکیں اگر کسی وقت کچھ سمے کے لئے کسی سنیاسی نے سوادھیائے کرنا ہو تو وہ کچھ وقت وہاں آ کر سوادھیائے کر سکے۔ (ایشور نہ کرے دسنیاسیوں کے شریر کبھی کبھی روگی ہوں) اگر کبھی وہ روگی ہو جائیں تو وہاں آ کر علاج معالجہ کرا سکیں۔ جب تندرست ہو جائیں تو پھر اپنے کام میں لگ جائیں۔ مٹھ کا یہ ادیشیہ ہے

پنڈت جی آریہ پرتی ندھی سبھا سے اگر آپ یہ پرچار کیا کرتے کہ وہ کسی کو سنیاسی نہ مانے اور سبھا آپ کا کہنا مان کر ایسا کرتی تو پنجاب میں کوئی سنیاسی نہ ہوتے۔ اب جبکہ آریہ سماج میں ایک سنیاسی ہیں اور وہ آریہ سماج کا کام کر رہے ہیں اور آریہ پرتی ندھی سبھا ان کو سنیاسی مانتی ہے اور ان کے رہنے کے لئے اگر میں دیانند مٹھ بنا دوں تو اس میں کیا برائی آ جاوے گی اور جس وقت سنیاسی نہ ہوں گے تو اس وقت یہ مٹھ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہو جاوے گا یہ میں نے پہلے ہی لکھ دیا ہے اور دوسروں کے وچار کیا ہیں اس بات کو جانے دیں آریہ پرتی ندھی سبھا کے سمپادک سے ہی ایک بار بات چیت ہوئی تھی تو وہ کہتے تھے آریہ سماج کا پرچار وہیں بھوگی نہ کر سکیں گے ان کو دینے کے دھن سماج کے پاس نہیں ہے۔ اس لئے یہ کام آریہ سنیاسی ہی کر سکتے ہیں پنڈت بھیم سین جی موہن لال روڈ لاہور لکھتے ہیں کہ گتوم پرچار

ایک دلچسپ افسانہ

جنت کی حقیقت

حضرت نیاز فتحپوری۔ ایڈیٹر نگار لکھنؤ

میں گندم و بہار دن کی گردن سے ... کی سرور بخش ... گرنے اگر ... تھا کہ فرمانے ... اب معلوم ہوتا تھا ... دوزخ سے بہشت ... معاف کر کے ایک ... دی سر دسرد ہوائیں۔ دہی کبھی ... جیسے ہوائی ... جانا ہے۔ آنکھیں ... ہیں وہ ... اس لطف کا ... کے نیچے ... چادر ... کمرہ میں نظر آتی ... باقی ... [illegible]

لیکن واقعہ یہ ہے کہ اول تو مجھی نیند سے اٹھایا جانا ہی میرے لئے باعث منغض تھا۔ علاوہ اس کے نوا سے کی بد تہذیبی پر بھی غصہ آرہا تھا مگر کیا اہل جنت سے ساتھ بھی سلوک روا رکھا جاتا ہے کہ گنہگاروں کی طرح آکر یہیں جھنجھوڑ ڈالے جاتے تھے کہ ایک حور آکر آہستہ آہستہ شانہ دابتی۔ دوسری حور نرمی سے تلوے سہلاتی۔ ... اس پر بھی اگر میری آنکھ نہ کھلتی ... تو کوئی ... ساز ...

میں آپ کی اعلیٰ علیین سے بلا لایا۔ اور یوں بھی میں سمجھتا ہوں کہ تم غلطی سے میرے پاس آگئے ہو۔ کیونکہ الحمد للہ آج تک اہل میں کسی ایسی غلطی کا مرتکب نہیں ہوا کہ ... فردوس میں کوئی جگہ دی جائے۔ اور اگر سہواً کوئی بات ایسی ہوگئی ہے تو اس کا صلہ شعلہ کی طرح ملنا چاہئے۔ مگر تم سے مستقل عذاب کی ضرورت نہیں۔ یہ کہہ کر ... چاہتا تھا کہ اس سے دوبارہ زیادہ ذلت کے ساتھ میرے شانہ کو ... جنبش دی۔ اور میں فرط تکلیف سے بے صبر اٹھ بیٹھا۔

اس کا عجیب عالم تھا۔ نتھنے پھولے ہوئے تھے۔ آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں اور شانوں کے دونوں پر کبھی سمٹتے تھے اور کبھی پھیل جاتے تھے۔ تھوڑی دیر تک اسی خونخوارانہ طریقہ سے وہ مجھے دیکھتا رہا اور پھر بولا کہ مجھ کتنا افسوس ہے ... ان فرشتوں نے ...

چھیڑتی۔ اپنے لبوں سے میری پیشانی کو مس کرتی ... جب میرا انگڑائی لیکر اٹھنے کا ارادہ ہوتا تو ... کچھ سہارا ہی دیتی۔ اگر ... میں نے ... "آپ کون ہیں؟" اس نے جواب دیا ... علیین ... جنت میں ... تمہارے ساتھ ... فرشتہ ...

ان کے آگے بڑھ ... سے کیا کیا بگڑ نہ جاتی ہوگی۔ اس کے لبوں پر ... بے نے کہا کہ: "جنت ایک ملک کی تہذیب ... اور اس کا جواب ... حالانکہ ایک خادم ... لفظ سے خطاب کرو۔ علاوہ اس کے تم کو ... خیال نہ آیا کہ اس طرح گنہگاروں سے شانہ ہلا کر ... اور ایک شائستہ ... ناقابل برداشت ہے۔ اور ہاں یہ کیا ... کہ تم میرے ساتھ ... ہیں ... جنت میں بھی میرے سر پر مسلط رہے گا۔

مہربانی فرما کر آپ تشریف لے جایئے ... ان سے کہیے کہ ... تاہم ... کوئی انسان فرشتہ ... آگر ... جنت میں ...

رات کے کھانے کے بعد ... کوشش ... تمام خلوتوں کو ... سو گیا۔ میں نے ... کہ اس کے بعد جو کچھ میں نے ... کی کیفیت سے ... اور کیفیت سے متعلق تھا۔ جیسے ... زیادہ سے زیادہ غفلت ہی سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ ... کسی نے میرا شانہ ہلایا۔ اور کہا کہ جلد اٹھیں جنت میں بھیجنے کا حکم ہوا ہے۔ ... کسی جنت ... چاہئے تھا

چھیل کر تمام اگرسے پر چھا گئے۔ وہ بولا کہ: "اگر کہو تو ان دیواروں کو توڑ کر یہاں تک پھیلا دوں کہ ایک طرف مشرق کو چھو لوں اور دوسری طرف مغرب کو"۔ میں نے کہا "جی نہیں اس کی ضرورت نہیں۔ آپ کیوں مشرق و مغرب کو تکلیف دیں اپنے پر سمیٹ لیجئے۔ لیکن یہ تو بتایئے کہ آپ کھاتے کیا ہیں؟" یہ سن کر وہ اس زور سے ہنسا کہ اس کے سارے دانت نمودار ہو گئے۔ اور بولا۔ "ہم کو کھانے کی ضرورت نہیں"۔ میں نے کہا کہ: "پھر یہ آپ کے منہ میں جو پوری بتیسی جڑی ہوئی ہے اس سے کیا فائدہ؟" وہ بولا: "بتیسی کہاں ہے؟" یہ کہہ کر جو اس نے منہ کھولا تو واقعی کسی دانت کا پتہ نہیں تھا۔ اور اس کا منہ ایک تاریک غار کی طرح کھلا ہوا تھا۔ معلوم ہوا کہ اس کو اپنے تمام جسم کی چیزوں پر اختیار حاصل تھا۔ جب جی چاہے غائب کر دے۔ اور جب جی میں آئے نہیں پھر لے آئے۔ میں دیر تک اس کی ناک کان آنکھ کا اسی طرح جائزہ لیتا رہا۔ اور وہ ...

... مگر کامیاب نہ ہوا۔ اور ... سلام کر لوں ... مگر اس میں کامیاب نہ ہوا۔ اور بہت ... کرنے پر بھی وہ حیدر آبادی سلام سے زیادہ تنزل نہ کر سکا۔ میں نے کہا "خیر ان قصوں کو چھوڑو صبح کا وقت ہے" ... کوئی چیز سناؤ ... لیکن وہ بیچارہ یہ بھی نہ کر سکا ...

... میں تو دیکھ رہا تھا کہ ... مذاق تو نہیں کر رہے ... اس کے پروں کو چھوا اور بولا کہ ... یار تمہارے پر تو بہت ... شتر مرغ کی طرح ... فرشتہ ...

جہیز کی کُوپرتھا

لیکھک ۔ مہاتما گاندھی

کچھ مہینے ہوئے کہ ٹیٹس مین نے جہیز پرتھا پر چرچ چھیڑی تھی ۔ جو پرتھا قریب قریب ہندوستان بھر میں ایک جانی ہوئی پرسیدھ ہے ۔ سٹیٹس مین کے سمپادک نے کبھی اس دِشا پر اپنے وچار پرگٹ کئے تھے ۔ "ینگ انڈیا" میں میں اکثر اس ہندو بدعت پر لکھا کرتا تھا ۔

ان دنوں اس رواج کے جاری رہنے کی جو جو نردیتا پورن باتیں مجھے معلوم ہوا کرتی تھیں ان کے سنسمرن سٹیٹس مین نے ان یادوں کو پھر سے تازہ کر دئے ہیں ۔ سندھ میں جس پرتھا کو دیتی لینی کہتے ہیں ۔ میں نے اسی کو لکش میں رکھکر "ینگ انڈیا" میں لیکھ لکھے تھے ۔ ایسے کافی سُوسنکرت سندھی تھے جو لڑکیوں کی شادی کے لئے فکر مند ماتا پتاؤں سے بڑی بڑی رقم اینٹھتے تھے ۔ مگر سٹیٹس مین نے تو اس پرتھا کے خلاف ایک عام لڑائی چھیڑ دی ہے ۔ اس میں سندیہہ نہیں کہ یہ ایک بیہودہ رواج ہے مگر جہاں تک میں جانتا ہوں ۔ جن سادھارن سے جو کروڑوں کی سنکھیا میں ہے اس کا کوئی سمبندھ نہیں ۔ مدھیہ ورگ کے لوگوں میں ہی یہ رواج پایا جاتا ہے ۔ جو بھارت کے وشال جن سمندر میں بندو ماتر ہیں ۔ بڑے بڑے رواجوں کے بارے میں جب ہم بات کرتے ہیں تب سادھارنتیا مدھیہ ورگ کے لوگ ہی ہمارے دھیان میں ہوتے ہیں ۔ گاؤں میں رہنے والے کروڑوں لوگوں کے رہن اور تکلیفوں کے بارے میں ہم ابھی جانتے ہی کیا ہیں ۔

پھر بھی اس کا یہ ارتھ نہیں کہ چونکہ جہیز کی کُوپرتھا ہندوستان میں بہت کم تعداد لوگوں تک محدود ہے ۔ اس لئے ہم اس پر کوئی دھیان نہ دیں ۔ پرتھا تو یہ نشٹ ہونی چاہئے ۔ یہ خرید فروخت کی چیز تو ہرگز نہیں چاہئے جہیز پرتھا کا جات پات کے ساتھ بہت نزدیکی سمبندھ ہے ۔ جب تک کسی خاص جاتی کے کچھ سو نوجوانوں یا نویوتیوں تک وریا کنیا پسندیدگی مریادت ہے ۔ تب تک یہ کُوپرتھا جاری ہی رہیگی ۔ بھلے ہی اس کے خلاف دنیا بھر کی باتیں کہی جائیں ۔ اس برائی کو اگر جڑ مول سے اکھاڑ کر پھینک دینا ہے تو لڑکیوں یا لڑکوں یا ان کے ماتا پتاؤں کو یہ جات پات کے بندھن توڑنے ہی ہوں گے ۔ ودِواہ جو ابھی چھوٹی چھوٹی عمر میں ہوتے ہیں ۔ اس میں بھی ہمیں پھیر پھار کرنا ہوگا اور اگر ضروری ہو یعنی ٹھیک ور نہ ملے تو لڑکیوں میں یہ ہمت ہونی چاہئے کہ وہ دلیرانہ ذی شعور رہیں ۔ اس سب کا ارتھ یہ ہوا کہ ایسی تعلیم دی جائے جو راشٹر کے نوجوانوں کی منوورتی میں انقلاب پیدا کر دے ۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ جس ڈھنگ کی شکشا آج ہمارے دیش میں دی جاتی ہے اس کا ہماری پرستھتیوں سے کوئی سمبندھ نہیں اور اس لئے ہر تا یہ ہے کہ راشٹر کے مٹھی بھر بچے ۔ ور لڑکیوں کو جو شکشا ملتی ہے اس سے ہماری بڑی کھٹنائی پیدا ہوتی ہے اسلئے اس برائی کو کم کرنے کیلئے جو بھی کیا جائے وہ شروع ہی کیا جائے ۔ مگر یہ صاف ہے کہ یہ تو دوسری ایک عجیب اچھی میری سمجھ میں دور کی جا سکتی ہیں جو کہ دیش کی حالتوں کے مطابق جو تیزی سے بدلتی جا رہی ہیں ۔ لڑکے اور لڑکیاں کو تعلیم دی جائے ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنے تمام لڑکے اور لڑکیاں جو کالجوں میں شکشا حاصل کر چکے ہوں ۔ ایک ایسی بُری پرتھا کہ جس کا ان کے مستقبل پر اتنا ہی اثر پڑتا ہے جتنا کہ شادی کا اس ناطہ ٹوٹ سکیں یا کر نا جائے پڑھی لکھی لڑکیاں کیوں آج میں کرتے ہیں دسویں کو انہیں دے گئے وہ تیس سے ۔ ان کی شکشا کا مال ہی کیا اگر وہ ان کے اندر ایک ایسے رواج کو ٹھکرا دینے کی ہمت پیدا نہیں کر سکیں جس کا کسی بھی طرح پکش سمرتھن نہیں کیا جا سکتا ۔ اور جو شکشا کی نیتک بھاونا کے بالکل ویرودھ ہے ۔ یہ بات صاف ہے ۔ شکشا پدھتی کے مُول میں ہی کوئی غلطی ہے جس سے کہ لڑکیاں اور لڑکے سماجک یا دوسری برائیوں کے خلاف لڑنے کی ہمت نہیں دکھا سکتے ۔ مُول یا جیتو تو وہی سکتا ہے جو مانو جیون کی ہر طرح کی سمسیاؤں کو ٹھیک ٹھیک ہل کرنے کے لئے ودیارتھی کے مستشک کو وکست کر دے ۔

ضرورت

میونسپل بورڈ ناگری کنیا پاٹھ شالہ کروڑہ ضلع مظفر گڑھ کے لئے ایک ٹرینڈ جے وی ادھیاپکہ کی ادسیکتا ہے تنخواہ ۲۵ روپیہ ماہوار پراویڈنٹ فنڈ موجود ۔

پرارتھنا پتر وں سہت پرار تھنا پتر ۲ جون ۱۹۳۶ تک آنے چاہئیں

مسٹر کپور سنگھ آئی ۔ سی ۔ ایس

ایس ۔ ڈی ۔ ادلیہ ضلع مظفر گڑھ

دیانند اپدیشک ودیالیہ کا

گیارھواں سالانہ جلسہ

دیانند اپدیشک ودیالیہ کا گیارھواں سالانہ جلسہ زیر صدارت شری پنڈت دلسکھ رام جی آچاریہ گوروکل کانگڑی ۶ مئی بمقام یتیم خانہ بروز منگلوار گوروکل بھون میں منایا گیا ۔ یگیہ بھون کے اپرانت شری مہاشے دھنپال جی نے اسپیکر جلوس سے کامیاب طلباء کو اسناد و انعامات تقسیم کئے ۔ اس کے بعد پنڈت نند لال جی بھرہمانت شری منی ۔ منشی فاضل نے فارغ التحصیل طلباء کو ایک نہایت موثر اپدیش دیا ۔ آپ پنڈت کے حوالجات سے انہیں ان کے فرائض کی تلقین کی ان کے اپدیش کے بعد شری ہیمندر جی نے سنسکرت میں ایک پربھاوشالی دیا گیا ۔ جو ان کی علمی قابلیت کا مظہر تھا ۔ اس کے بعد ودیارتھی رام چندر جی نے اردو میں تقریر کرتے ہوئے اسلامی عقائد پر کافی بحث کی ۔ بعد ازاں کرناٹک کے رہنے والے ودیارتھی شری اننت کرشن جی نے نرجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے سنسکرت میں ایک ولولہ انگیز تقریر کی جسے سن کر سنسکرت نہ جاننے والوں کے دلوں میں بھی جوش کی ایک لہر دوڑ گئی ۔ اس تقریر نے باقی حاضرین سے ہی نہیں بلکہ موجودہ سنیاسی جی سے بھی خراج تحسین حاصل کیا اس کے بعد مختلف صوبوں کے ودیارتھیوں نے اپنی اپنی صوبائی زبان میں مثلاً بنگالی ۔ گجراتی تامل ۔ کرناٹکی وغیرہ میں شلوک اور نظمیں سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا ۔ ان کے بعد شری امرناتھ جی سدھانت رتن نے اپنی مختصر سی تقریر کی تاب سے دس روپے اپنے آچاریہ جی کو بھینٹ کئے بعد ازاں شری پنڈت نردیو جی نے ودیالیہ کی رپورٹ پڑھکر سنائی ۔ آخر میں آپ نے شری سوامی سوتنترانند جی اور دان دینے والے ودیالیہ کی سہائتا کرنے والے سجنوں کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد صاحب صدر کا اپدیش ہوا ۔ پردھان جی کے اس بھاشن کے بعد شری ادھشٹاتا جی نے پردھان جی اور دیگر حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج کے ودیالیہ سے الگ ہو جانے کے بعد سے کوئی خاطر خواہ انتظام نہ ہونے پر شری پنڈت نردیو جی اور ان کے دیگر سٹاف نے جس خوش اسلوبی سے ودیالیہ کا انتظام کیا ہے ۔ اس کے لئے میں ان کو ودھائی دیتا ہوں ۔ اس کے بعد حلوا تقسیم ہونے کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم کی گئی ۔ اس ورش ۲ سناتک تیار ہوئے ہیں (آچاریہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا

آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹرن افریقہ

(۱) آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا نے اپنی بیٹھک مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۳۶ء میں ایسٹرن افریقہ کے آریہ سماجیوں کی طرف سے سورگیہ ہز مجسٹی کنگ جارج پنجم کی اچانک مرتیو پر دلی اظہار افسوس اور ہز میجسٹی کنگ ایڈورڈ ہشتم ۔ ملکہ میری اور شاہی خاندان کے عام عمبروں کے ساتھ اظہار ہمدردی کا پرستاو پاس کیا ۔

(۲) اسی دن کی بیٹھک میں انترنگ سبھا نے ہز میجسٹی کنگ ایڈورڈ ہشتم کی تخت نشینی کے لئے مبارکباد کا پرستاو کیا ۔

(۳) انترنگ سبھا نے مہاشہ سانگہ رام جی سیٹھی کے بھارت ورش کو رخصت پر چلے جانے پر مہاشہ دولت رام جی ستر ما کو سبھا کا خزانچی مقرر کیا اور مہاشہ سانگہ رام سیٹھی کا سبھا کی سیوائوں کے لئے جو انہوں نے نیروبی میں تین سال تک کی ہیں دھنیواد کیا ۔

(۴) چونکہ آریہ سماج نیروبی نے مہاشہ سیتا رام سنگل کو آریہ پرتی ندھی سبھا کے لئے اپنا پرتی ندھی منیروبی آریہ سماج کی طرف سے چُنا ہے اس لئے انہیں مہاشہ سانگہ رام سیٹھی کی جگہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا میں لیا گیا ۔

(۵) آریہ سماج دار السلام کی منتری نے آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹرن افریقہ کا ایک سپیشل اجلاس دار السلام میں منعقد کرنے کے سوال پر غور کرنے کے لئے پیش ہوا ۔ انترنگ سبھا نے فیصلہ کیا ہے کہ سبھا کا ایک سپیشل اجلاس دار السلام میں کیا جاوے ۔ انترنگ سبھا آریہ سماج دار السلام سبھا کو کافی وقت سپیشل اجلاس کے ایجنڈا کو منتشر کرنے کے لئے پیش کرے ۔

(۶) آریہ سماج یتنو کی درخواست پر آریہ سماج ینتو کا سمبندھ آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹرن افریقہ کے ساتھ منظور کیا گیا ۔

(۷) آریہ پرتی ندھی سبھا کے سیوگیہ پردھان مسٹر دیو بید اس جی پوری نے مسز جھینتی رام اینڈ سنز کی طرف سے ایک خوبصورت صندوقچی سبھا کو دان دیا ہے جسکو سبھا نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا

(۸) یہ بڑا ہرش سماچار ہے کہ آریہ سماج ایلڈوریٹ اور آریہ سماج نیروبی نے روزانہ ستسنگ کی پرتھا جاری کر دی ہے ۔ ایسٹرن افریقہ کی تمام آریہ سماجوں کو ان کا انوکرن کرنا چاہئے ۔

(۹) شری استر دھانند برہمچاری آشرم نیروبی کے ودیارتھی اپریل کی چھٹیاں گذار کر آشرم میں واپس آ گئے ہیں ۔ آشرم کے سبھی ودیارتھیوں کا سواستھ بالکل ٹھیک ہے اس وقت آشرم میں ۲۶ ودیارتھی رہتے ہیں ۔ روزانہ ہون سندھیا کرتے ہیں ۔ ہر روز شام کے وقت مہاشہ راؤ جی بھاٹی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ تمام ودیارتھی

CC0, Gurukul Kangri Collection

وہ کیا کہتے ہیں؟

وہ غلط اداریا موت کی مترادف ہیں۔ پیارے ہندو
سبھائیو۔ رشی دیانند کی سپرٹ کو اپنے اندر دھارن کر
ویدک دھرم کے سچے آپ میں سے ہر ایک سپاہی بن
کر مرد میدان ہو کر نکلے اور جھوٹی بڑائی و اداریا
کو تلانجلی دیکر عملی کام کرنا سیکھو۔ جس سے جاتی
میں زندگی۔ تر و تازگی و دین پیدا ہو
دیالو بنیے۔ پردھان دیانند سالویشن مشن

کشمکش سے مت ڈرو۔ یہ ہماری ذہنیت بن گئی
ہے کہ ہم کشمکش سے کوسوں دور بھاگتے
ہیں۔ کشمکش زندگی کی نشانی ہے۔ خون میں وابستگی

افسوس۔ صد افسوس ایسی ذہنیت پر جو یقینی
ہمیں موت کے منہ میں دھکیل دیگی۔ لعنت ہے
ایسی اداریا پر جس سے ہماری قوم کے قیمتی انگ
ہم سے جدا ہو کر غیروں کی گود میں چلے جاویں۔ اگر
خودداری، سوشیل رکشا۔ آتم سمان جاتی رکھشا
و سیوا گناہ ہیں اگر ہندوؤں کے نفس کی ان
مشنوں کا بھاؤ نہیں ہو گیا اگر ہندو بطور قوم
زندہ رہنا چاہتے ہیں اور اپنی تہذیب۔ اپنی
کلچر اپنے فلسفہ۔ دھرم اور تمدن کو دنیا
میں پھیلانا چاہتے ہیں تو واسطے خدا اس
قسم کی خطرناک و غلط ذہنیت کو خیرباد کہہ
دو۔ اس آتم داسینتا کا جو ہم پر چھائی ہوئی ہے
قلع قمع کر دو۔ ہمت باندھو۔ جاؤ اپنے لالوں
کو بچاؤ۔ بھیڑیوں کے پنجہ سے اپنی بہنوں، بہو
بیٹیوں کو چھڑاؤ۔ اگر اس کام کے لئے جنگ
کرنی پڑے تو
مت گھبراؤ۔
عدالت میں جانا
پڑے۔ خرچ
کرنا پڑے تو تیار
ہو جاؤ۔ روپیہ
خرچ کرو روپیہ
ندھی
Rescue
کے کام کے واسطے
دان کرو۔
جاودانہ سپرٹ
اپنے اندر پیدا
کرو۔ شانتی
شانتی کی رٹ
مت لگاتے
رہو کشمکش
سے مت گھبراؤ
گیتا کے
پڑھنے والو
یاد رکھو اگر
کرشن بھگوان
کا کوئی اپدیش
ارجن کو ہے
تو وہ یہ ہے
کہ اے ارجن
Don't
avoid
struggle

مشہور جہاں طاقت بخش علاج
مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون۔ قبض معدہ دست
و باؤ کی سوزش۔ احتلام۔ بیخوابی۔ ہچکی وغیرہ تمام امراض دور
ہو کر بدن تندرست اور طاقتور بنتا ہے۔ قیمت چالیس
گولیوں کی ڈبیہ کی قیمت ایک روپیہ عہ
یونسکت واری روغن
کسی بھی وجہ سے عضو مخصوص میں آئی ہوئی کمزوری کجی لاغری
وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر پھر نو طاقت عضو میں
آتی ہے فی ڈبیہ عہ ایک روپیہ
مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ
لاہور کیلئے ایجنٹ چاہئے قواعد آسان ہیں

نگارستان و جمالستان
حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین
افسانوں کے دو مجموعے
نگارستان — جمالستان
للعہ — عہ
محصول ڈاک علاوہ
دونو یکجائی لینے پر صرف ۳ روپیہ مع محصول
مینیجر نگار لکھنؤ

ہندوؤں کی غلط اور خطرناک اداریا

ہندوؤں ... دیانند سالویشن مشن کے
پچھلے دنوں میں دہلی میں
بھکشا کر رہا تھا میں لالہ ایشر داس جی ایم اے
ہیڈ ماسٹر ڈی اے وی ہائی سکول دہلی کے
پاس گیا۔ ان سے ہم نے سالویشن
مشن کے واسطے بھکشا مانگی انہوں نے کہا کہ ماسٹر جی
میری اس مشن کے ساتھ کوئی ہمدردی
نہیں۔ میں تو Cosmopolitan ہوں
دنیا کا شہری ہوں میری نظروں میں ہندو مسلمان
عیسائی یکساں ہیں۔ میں ان میں کوئی بھید نہیں سمجھتا
آپ ہندوؤں کو ہندو بناتے ہیں۔ اس سے ہندو
مسلم اتفاق میں فرق پڑتا ہے۔ آپ ہندو دیویوں
کو مسلمان و عیسائی غنڈوں کے ہاتھوں سے بچاتے
ہیں اس سے فساد جھگڑے برپا ہوتے ہیں۔ میں
انسانیت پسند ہوں۔ یتیموں کا خیر خواہ ہوں خواہ
یتیم ہندو ہوں یا مسلمان یا عیسائی۔ مجھے
قوموں کے جھگڑوں سے سروکار نہیں۔
ماسٹر جی کی یہ گفتگو سن کر میں حیران ہوا
اور دل میں سوچنے لگا کہ اگر تعلیم یافتہ اور امیر
ہندوؤں کی یہ ذہنیت ہو جاوے تو ہندو قوم کے
دن انگلیوں پر شمار ہو سکتے ہیں اس کی موت پھر
یقینی ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو
Cosmopolitan کہتے ہیں وہ یا
مکار ہیں یا مجبور دکاندار ہیں۔ جو آدمی اپنی قوم سے
اپنے بزرگوں سے محبت نہیں کر سکتا۔ وہ دنیا
کے بندوں سے خاک محبت کر سکتا ہے جو اپنی
قوم کا دکھ محسوس نہیں کر سکتا۔ بین الاقوامی پالیٹکس
کیا سمجھ سکتا ہے۔

تہذیبوں کی جدوجہد زبردست ہو رہی ہے
مسلمان اپنی تہذیب کو اور عیسائی اپنی کلچر کو
ساری دنیا میں پھیلانے کے واسطے تن
من دھن کی قربانی کر رہے ہیں
ہزاروں جانیں و قیمتی زندگیاں کروڑوں روپیہ
اس کام کے لئے وہ صرف کر رہے ہیں کہ ہندو
قوم کا فاتحہ کر دیا جائے اس کو عیسائیت
یا اسلام میں جذب کر لیا جائے۔ مگر ہم ہیں کہ
ہمارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ہم خواب
خرگوش میں بدمست پڑے ہیں۔ موت کے منہ میں جا
رہے ہیں۔ مگر آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ ہماری
ماتاؤں۔ بہنوں۔ لڑکیوں کو دوسرے اغوا
کر کے لے جا رہے ہیں اور ہم خاموش رہیں کہ کہیں
جھگڑا پیدا نہ ہو جاوے۔ ہزاروں لاکھوں
ہندوؤں کو لالچ، ترغیب، دباؤ سے مسلمان
عیسائی ہماری آنکھوں کے سامنے بنایا جا رہا
ہے۔ مگر ہم بے شرم بنے ہوئے بیٹھ کر خاموش
ہیں کہ کہیں فرضی ہندو مسلم اتحاد کا
خون نہ ہو جاوے

Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ پرتی ندھی سبھا کا جنرل سالانہ اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا کا جنرل اجلاس بابت سمت ۱۹۹۳ ۳۰-۳۱ مئی کو بروز سنیچر و اتوار گورودت بھون لاہور میں ہؤا اس میں ڈیڑھ سو کے لگ بھگ پرتی ندھی سملت ہوئے

نئے ادھیکاریوں کا چناؤ۔ پردھان پد کے لئے تین نام پیش ہوئے (۱) آچاریہ رام دیو (۲) رائے بہادر بدری داس جی (۳) پنڈت اندر جی۔ پنڈت اندر جی نے اپنا نام واپس لے لیا۔ ووٹ لئے جانے پر رائے بہادر بدری داس کے حق میں ۶۰ اور آچاریہ رام دیو جی کے حق میں ۸۴ ووٹ ملیں۔ لہٰذا آچاریہ رام جی کثرت رائے سے پردھان چنے گئے۔

(۲) اپ پردھان۔ اپ پردھانوں کیلئے (۱) رائے صاحب امرت رائے جی (۲) پنڈت اندر جی (۳) رائے بہادر لکھن لال جی (۴) پنڈت ٹھاکر دت جی (۵) لالہ ہردیال جی (۶) شریمتی سنو دیوی جی (۷) لالہ چرنداس جی کے نام پیش ہوئے جن میں سے پنڈت ٹھاکر دت جی اور لالہ ہردیال جی نے اپنا اپنا نام واپس لے لیا۔ ووٹ لئے جانے پر کثرت رائے سے (۱) رائے صاحب امرت رائے جی (۲) پنڈت اندر جی اور لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ سیالکوٹ چنے گئے

(۳) منتری پد۔ منتری پد کیلئے۔ پنڈت ٹھاکر دت جی اور پنڈت بھیم سین جی کے نام پیش کئے گئے پنڈت ٹھاکر دت جی نے اپنا نام واپس لے لیا جس سے پنڈت بھیم سین جی بلا مقابلہ منتری چن لئے گئے

(۴) خزانچی لالہ رتن داس جی اور (۵) لیکھا نریکشک پنڈت پریہ ورت جی چنے گئے۔

انترنگ سبھا کے سدسیہ۔ سمپردائیوں کی طرف سے انترنگ سبھا کے سدسیہ یہ چنے گئے (۱) مہاشہ انت رام جی جموں (۲) مہاشہ راجندر جی وکیل (۳) چرنجی لال جی پریم (۴) لالہ ارجن دیو جی (۵) پنڈت مکند لال جی بھوپال والہ (۶) مہاشہ شانتی سروپ جی (۷) پنڈت رامیشور جی سناتک

(۸) پنڈت سومدت جی ودیا النکار کوروکشیتر (۹) مہاشہ ہرچند آریہ ویر۔

پر نشٹھت سدسیہ (۱) پنڈت ٹھاکر دت جی (۲) پروفیسر شو دیال جی (۳) پنڈت چموپتی جی (۴) پنڈت گیا چند جی (۵) مسز شریمتی سنو دیوی (۶) لالہ ہردیال جی (۷) پنڈت سنیہ ورت جی (۸) پنڈت دیو شرما جی (۹) پنڈت بدھ دیو جی۔

نامزد ممبر (۱) رائے بہادر لکھن لال جی (۲) لالہ سوہن راج جی جام پور۔

ودیا سبھا کے ممبر۔ ۷ ادھیکاریوں کے علاوہ مندرجہ ذیل ممبر چنے گئے۔

(۱) بطور مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی پنڈت ستیہ برت (۲) بحیثیت آچاریہ گوروکل کانگڑی۔ پنڈت دیو شرما جی (۳) بطور آچاریہ کنیا گوروکل ڈیرہ دون۔ شریمتی ودیاوتی جی سیٹھ بی۔ اے۔

سناتکوں سے پرتی ندھی (۴) پنڈت لیکھپال جی (۵) پنڈت جے دیو جی ودیا النکار (۶) کماری شانتا دیوی جی سناتک

سنرکشکوں کی طرف سے (۷) لالہ جھجو رام جی لائلپور (۸) گوروکل کے اپادھیایوں کی طرف سے پنڈت دشونا تھ جی گوروکل کانگڑی اپدیشک دھارن (۹) لالہ ہردیال جی (۱۰) ماسٹر رام لال جی (۱۱) لالہ سبھورام جی (۱۲) پنڈت ستیہ کیتو جی (۱۳) پنڈت دین دیال جی (۱۴) پروفیسر شو دیال جی (۱۵) پنڈت گیا چند جی (۱۶) پنڈت بدھ دیو جی (۱۷) پنڈتا سیتا دیوی جی (۱۸) لالہ دیوراج جی سیٹھی (۱۹) پنڈت اندر جی گوجرانوالہ

ویدپرچار کے ادھشٹاتا پنڈت گیا چند جی دلت ادھار سبھا کے پنڈت لیکھپال جی۔ آریہ ادر انوسندھان وبھاگ کے پنڈت بدھ دیو جی ساہتیہ وبھاگ کے سوامی ویدانند جی۔ آریہ دفتر کے لالہ ہردیال جی۔ ودیارتھی آشرم کے لالہ مولراج جی بی اے بی۔ ٹی ادھشٹاتا چنے گئے

نئی آریہ سماجیں۔ سال گزشتہ میں الم نئی آریہ سماجیں قائم ہوئیں۔

شاستر ارتھ۔ سبھا کے اپدیشکوں۔ پنڈت شانتی پرکاش جی نے ۳۱ پنڈت منسا رام جی نے ۲۸۔ پنڈت بالمکند جی نے ۱۲ پنڈت بدھ دیو جی نے ۷۔ مہاشہ چرنجی لال نے ۵۔ اس کے علاوہ اپدیشکوں نے ۲۱-کل ۱۲۰ شاستر ارتھ مختلف مذاہب کے مبلغوں سے ہوئے۔

سنسکار۔ پچھلے سال میں کل ۱۲۱۱ مختلف سنسکار مختلف جگہوں اور مختلف اپدیشکوں دوارا ہوئے۔

بجٹ۔ گوروکل کے لئے سمت ۱۹۹۳ کیلئے ۔۔۔ روپیہ کا۔ گوروکل کانگڑی و اندرپرستھ کا بجٹ سمت ۱۹۹۳ کیلئے ۷ لم ۱۵ روپیہ کا ۔۔۔ ویدپرچار کیلئے ۵۸۰ لم روپے کا۔ لیکھرام ۔۔۔ ۶۰۰ روپیہ۔ دیانند اپدیشک ودیالیہ ۱۸۲۰ روپیہ دلت پرچار ۷۰۰ لم روپیہ۔ سبھا مکھیہ کاریالیہ اور ودیا دیہ پربندھ ۱۱۰۰ روپیہ۔ ویدپرچار ۔۔۔ ۱۸۰۰ روپیہ۔ آریہ ودیارتھی آشرم ۵۰۱ روپیہ ساہتیہ وبھاگ ۔۔۔ روپیہ کا بجٹ پاس ہوا۔

پنجاب آریہ رکشا سمتی گورودت بھون لاہور

کا سالانہ اجلاس و انتخاب

مورخہ ۵/۳۰ بوقت ۔۔۔ بجے صبح پنجاب آریہ رکشا سمتی کے کاریالیہ میں سمتی کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں سمتی کے منتری نے گذشتہ سال کی رپورٹ سنائی اور بعد ازاں اگلے سال کے لئے نیا چناؤ ہوا

(۱) منتری پروفیسر شو دیال جی ایم اے پردھان (۲) باوا بلونت سنگھ جی ایم اے بی ٹی اپ پردھان۔ (۳) ماسٹر رام لال جی بی اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول لدھیانہ (۴) پنڈت لکشمی ناتھ جی بی اے ایل ایل بی (۵) لالہ مولراج جی بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر ۔۔۔ (۶) پنڈت ۔۔۔ جی بی اے اپ منتری (۷) سردار ہر سنگھ جی ریٹائرڈ اکونٹنٹ خزانچی۔ ممبران انترنگ سبھا۔ رائے بہادر لالہ لکھن لال جی ریٹائرڈ انجینئر۔ (۲) شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج (۳) لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ سیالکوٹ (۴) لالہ گورانداتا مل جی ایڈووکیٹ لائلپور (۵) لالہ نوتن داس جی لاہور (۶) پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید (۷) پنڈت میلا رام بی اے بی ٹی بھوپال والہ

گرمیوں کا موسم ہے

ان دنوں میں ہیضہ اور بدہضمی کی شکایات بہت ہو جاتی ہیں پیاس بہت لگتی ہے پانی بہت پیا جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے دست و بدہضمی اور پیٹ کے بے شمار امراض اس ساری طاقت کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔ جو کہ سردیوں میں حاصل کی ہوئی ہوتی ہے۔ اس واسطے آج کل کے دنوں میں

امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو

امرت دھارا کی دو چار بوندیں وہ کام دیں گی کہ آپ حیران ہو جائیں گے یہ وقت بے وقت کی تکلیف گھبراہٹ اور فکر سے بچاتی ہے۔ جس گھر میں موجود ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ایک بڑا ڈاکٹر یا حکیم گھر میں موجود ہے چاہے کوئی بیماری ہو۔ استعمال کرو۔ ضرور فائدہ ہوگا۔ بہت عجیب چیز ہے ہزارہا استعمال کرنیوالوں کی رائے ہے کہ امرت دھارا ہر وقت ہر ایک کو پاس رکھنی چاہیئے نہ جانے کس وقت ضرورت پڑ جاوے۔ قیمت فی شیشی عہ۔ نصف شیشی ۱عہ نمونہ کی شیشی ۸ر

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے۔ ہندوستان کی جس زبان میں چاہے خط لکھ دیں مفصل حالات کیلئے رسالہ امرت منگوا لیں کارخانہ کی دیگر جات و ادویات و طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ ہمدردان جسکو ضرورت ہو مفت بھیجے جاتے ہیں

احتیاط

نقلوں سے بچو کیونکہ بہت دیرینہ امراض میں دھوکا دیکر دکھ و تکلیف کو بڑھا دیں گی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ: امرت دھارا ۳۲ لاہور

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں میں بھی جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے۔ جسے سیلان الرحم یا لیوکوریا کہتے ہیں میرے پاس اسکی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی "سنیاسی کا کایا پلٹ" موجود ہے جس سے بے شمار دکھی بہنیں لابھ اٹھا چکی ہیں قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ۔ سنیاسی اکسیریں ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا جادو نما اور آزمودہ علاج جن کی چند خوراک ہی ان نامراد امراض کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ دیتی ہیں جہاں ہر قسم کے علاج اور انجکشن بھی فیل ہو چکے تھے وہاں پر کامیاب ثابت ہو چکی ہیں ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں قیمت اکسیر آتشک ڈھائی روپیہ اکسیر سوزاک ۔۔۔ بابو روی نندن اوور سیر مقام ہزارہ براستہ مورنڈہ ضلع انبالہ

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ لگن ۔۔۔ آفیسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Saleman umar and Company Karachi

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digiti

سماجک سماچار

سوبرج گرہن و کورکشیتر پر پرچار کا پربندھ

... سوچیا ارتھ نویدن
... پربھوں کا سیوا میں ... کوروکشیتر تھانیسر
... میں درشن گرو دکل
... کو سورج گرہن کا میلہ ہے
... جانب کو سورج گرہن کے تمام صوبوں کے کئی
... جارت درشن کے تمام
... اکٹھے ہو لگے ایسے اوسر پر
... دھرم کا پرچار کرنا کتنا اوشیک
... جانتے ہیں
... بھی اس میلہ پر پرچار ہوا ہے
... نے ویدک دھرم کے سندیش
... اٹھایا ہے اور جتنا فرض بھی
... ہو رہا تی رہی ہے۔ اس ورش
... دھی سبھا بنی ہے اس میلہ
... کاریہ اشانہ منڈل کو سونپا
... نویہ کاریہ کسی ایک سماج یا ویکتی
... سبھا نے آ گیا دی ہے
... کرنال۔ دہلی۔ گوڑگانوہ اور
... خاص طور پر اور پنجاب کی اتّ
... جوں سے بہاودھارن طور پر
... کے لئے سبھا بنا لی جاوے
... پرچار کا انو مانک خرچ آٹھ کر
... بہت سی سنکھیا میں ستیارتھ
... چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ بانٹے
... ایک بڑا ادشال یگیہ سمپورن
... کرنے کا نشچہ کیا ہے۔
... بانٹی جائیں گی اور پبلک کی
... پیوائی جاوے۔ مگر کبھی ہوگا
... کاریوں کے لئے میری آریہ جنتا
... پر زور شبدوں میں اپیل ہے
... فکنی کچھ نہ کچھ اس دھرم کاریہ
... کی سہائتا دے کر پُنیہ
... بھاگی بنیں۔ آشا ہے آریہ جنتا اس
... کاریہ کی طرف دھیان رکھ کر ضرور
... دھن مندرجہ ذیل پتے پر
... کر پا کریں۔ شری ڈاکٹر لال چند
... دھیکش کچا بازار انبالہ چھاؤنی
... بھائی داس آریہ منتری میلہ پرچار
... سبھا انبالہ چھاؤنی

... کوروکشیتر کے سمبندھ میں ضروری سوچنا

... پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آگیا دی ہے
... سورج گرہن کوروکشیتر پر ویدک
... دھرم پرچار کا پربندھ اوشیہ کیا جاوے
... اس کاریہ کی پورتی کے لئے تھانیسر
... ضلع انبالہ۔ کرنال کے آریہ پرشوں

کی ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء کو ایک میٹنگ ہوئی جس میں اس کاریہ کے سنچالن کے لئے ایک کاریکارنی سبھا بنا لی گئی ہے جس کے پدادھیکاری مندرجہ ذیل مہانو بھاو چنے گئے ہیں۔

پردھان شری رائے صاحب لالہ امر تسدرائے جی انبالہ۔ سہایک پردھان لالہ نکیم چند جی رئیس پانی پت۔ اپ پردھان چودھری شتر لگا رنگ جی سالون۔ پنڈت سائینداس جی رشی انبالہ۔ منتری بابو بلاتی داس جی آریہ انبالہ۔ اپ منتری ماسٹر رام پرتاپ جی کیتھل۔ لالہ بالو رام شاہ آباد۔ کوشادھیکش شری پنڈت ہردیا لو جی ایڈووکیٹ۔ کاریہ ادھکش شری ڈاکٹر لال چند جی منڈل ادھیش انبالہ

(۲) اس کمیٹی نے میلہ کے اخراجات کے لئے مندرجہ ذیل سماجوں پر مندرجہ ذیل دھن لگایا ہے۔ سب سماجوں سے پرارتھنا ہے کہ جلد از جلد دھن بھیجنے کی کرپا کریں۔

انبالہ چھاؤنی ۵۰ روپے۔ تھانیسر ۱۵ روپے۔ کیتھل ۵۰ روپے۔ کرنال ۵۰ روپے۔ پانی پت ۵۰ روپے۔ شاہ آباد ۲۵ روپے۔ لاڈوہ ۱۵ روپے بہادر گڑھ ۱۰ روپے۔ عبد اللہ پور ۱۰ روپے جگادھری ۲۵ روپے۔ چھچھرولی ۵ روپے بحرام باد ۱۰ روپے۔ گھول ۲۰ روپے دادو پور ۵ روپے۔ مصطفےٰ آباد ۵ روپے بجھرنا ۵ روپے۔ ملانہ ۵ روپے گجرانہ ۵ روپے۔ مرنڈا ۱۰ روپے رڑکی ۵ روپے۔ بہی ۱۵ روپے سرہند ۵ روپے۔ کالکا ۵ روپے۔ ڈگشائی ۱۰ روپے۔ دھرم پور ۱۰ روپے۔ سولن ۱۰ روپے۔ کسولی ۲۵ روپے۔ شملہ ۱۰ روپے۔ سکتی گھاٹ ۵ روپے۔ نائگ ۵ روپے۔ سبون ۲۵ روپے سفیدوں دس روپے۔ گھرونڈہ ۵ روپیہ فتح پور پونڈری ۱۰ روپے

آدیکا لال چند ڈاکٹر انبالہ چھاؤنی

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور کا چناؤ

مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۳۶ء بروز سنیچروار شام کو چناؤ ہوا مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے۔

پردھان شری ڈاکٹر بھگت رام جی ویدک منتری۔ اپ پردھان ڈاکٹر امرناتھ جی سرنا۔ لالہ گوردداس رام جی۔ اپ منتری مہاشہ بالشی رام جی۔ لالہ منوہر لال جی۔ خزانچی پنڈت رودی دت۔ پستکا دھیکش مہاشہ یگیہ دت جی

پرنشٹھت سبھاسد مہاشہ چونی لال جی مہاشہ جے چند جی۔ مہاشہ کانشی رام جی۔ مہاشہ دینا ناتھ جی دت۔ مہاشہ جودھراج

بھگت بدھی۔ مہاشہ گوبردیال جی۔ مہاشہ ویدپرکاش جی

(بالشی رام اپ منتری آریہ سماج گوالمنڈی)

آریہ سماج پاک پٹن کا سالانہ جلسہ

۱۲۔۱۳۔۱۴ جون ۱۹۳۶ء کو ہوگا۔ مہاشہ کبیر چند۔ مہاتما سنت رام جی مہاشہ ماکھو شہر جی کھنیک۔ پنڈت پریہ ورت جی مہاشہ چرنجی لال جی پریم۔ پنڈت چندر بھانو جی پدھاریں گے۔ سوامی سرداآنند جی کے آنے کی بھی امید ہے۔ آریہ بھائی سملت ہو کر کرتارتھ کریں (منتری آریہ سماج پاکپٹن)

آریہ کمار سبھا بازار سیتا رام دہلی کی سرگرمیاں

(۱) کمار سبھا کے ہفتہ وار ستسنگ باقاعدہ ہر سنیچروار کی شام کو آریہ سماج میں ہوتے رہتے ہیں۔ سندھیا، ہون اور یگیہ وغیرہ کے علاوہ کتھا، اپدیش، ویاکھیان اور واد ووادبھی ہوتے ہیں

(۲) امسال آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر کمار سبھا کے زیر اہتمام ایک بیکاری نوارک سمیلن بھی ہوا تھا جس میں پنڈت رام چندر جی دہلوی۔ کنور سکھ لال جی آریہ مسافر۔ لالہ رام لال ورما ایڈیٹر ویر ارجن۔ ماسٹر بہاری لال جی۔ پنڈت سوریہ کانت جی شاستری اور لالہ شام لال نگر ورال وغیرہ اصحاب نے اپنے اپنے ویاکھیان سے حاضرین کو مستفید کیا اور بیکاری کو دور کرنے کے متعلق تجاویز پیش کیں۔

(۳) کمار سبھا کا سالانہ جلسہ ہر سال اگست کے شروع میں بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے آنے والے جلسہ کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں وچار ہے کہ امسال جلسہ کا پروگرام دلچسپ اور اکھوتر بنایا جاوے۔ کتھا اور ویاکھیانوں کے علاوہ دو ایک کانفرنسیں بھی کی جاوینگی

(۴) مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۳۶ء کو کمار سبھا کی طرف سے پرتاپ جینتی بڑی شان و شوکت سے منائی گئی۔ شری سوامی سوتنتر آنند جی مہاراج، اپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے صدارت فرمائی۔ شری پیتو لال ورما نے کویتا پڑھی اور شری لالہ دلیش بندھو گپتا۔ پنڈت اندر جی ودیا واچسپتی۔ لالہ رام لال جی ورما۔ پروفیسر رام سروپ داس جی ایم اے۔ ڈاکٹر کشن کماری اور ماسٹر رتن چندر جی بی اے وغیرہ اصحاب نے تقاریر کیں۔ شری سوامی جی نے اپنے صدارتی بھاشن میں پرتاپ کے جیون سے دلچسپ اور مفید حالات درشن کئے۔ جلسہ ہر طرح سے کامیاب رہا۔

(۵) کمار سبھا کے جب سے پنڈت دیو ورت جی دھرمیندو پردھان بنے ہیں کمار سبھا دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے اس کے لئے کمار سبھا پنڈت جی و آریہ سماج کی انترنگ سبھا کی شکریہ ادا کرتی ہے جن کے زیر سایہ یہ کمار سبھا اتنی ترقی کرتی جا رہی ہے۔ (سیکرٹری)

آریہ سماج جموں کے سماچار

آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں کے گذشتہ سالانہ چناؤ میں لالہ تلسی رام جی ریٹائرڈ ہیڈ کلرک خزانچی سماج مذکور چنے گئے تھے۔ لیکن اب انہوں نے اس پد سے استعفیٰ دیا ہے اسلئے سماج ہذا کی انترنگ سبھا نے لالہ ودھاوا رام جی ریٹائرڈ سیشن کورٹ جموں کو لالہ تلسی رام جی کی جگہ خزانچی نیت کیا ہے۔

اننت رام منتری آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں

نویدن! اب میں آریہ سماج لدھیانہ کی اور سے پرچار کا کام

گورو کل پوٹھوہار کا سالانہ جلسہ

گورو کل پوٹھوہار چوہا بھگتاں ضلع راولپنڈی کا سنتاسیواں سالانہ جلسہ نربگھن سماپت ہو گیا اگرچہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی اُشنتا بندی کی وجہ سے اس برس پرچار کے علاقہ سے دھن جمع نہیں کیا گیا تھا اور گرمی کی شدت سے تھا صرف ایک ہی چھٹی ہونے کے باعث حاضری گذشتہ برسوں جیسی نہ ہو سکی لیکن چندہ پھر بھی پندرہ سو روپیہ ہو گیا۔ پرچار کے لحاظ سے بھی جلسہ کامیاب رہا۔ سناتن دھرمی۔ سکھ مسلمان اور آریہ سبھی بھائی ودوانوں کے منوہر نصیحت آمیز اپدیشوں سے فیضیاب ہوتے رہے۔ اس موقعہ پر زیر صدارت پنڈت رامدیو جی مہتمم گورو کل کانگڑی گورو کل جہلم برہمچاریوں کی ودیولکسنی سبھا کا اجلاس بھی ہوا۔ اس اجلاس میں برہمچاریوں نے کویتائیں پڑھیں اور شوکتیاں سنائیں اور برہمچاری دیویندر رتن ستیہ دیو کے دیاکھیان ہوئے۔ ان سب کو پبلک نے پریم سے سنا اور سب ہی کی تعریف کی۔ خاص طور پر برہمچاری ستیہ دیو کے دیاکھیان کو جس کا مضمون "سب دھرموں کا مُول وید" تھا نہایت پسند کیا گیا اس موقع پر خوش ہو کر پبلک نے برہمچاریوں کی سبھا کو بغیر اپیل کئے انعام کے طور پر پندرہ روپے دان بھی دئے۔ (مکتی رام آبادھیائے)

آریہ سماج جنڈیالہ گورو کا وارشک اُتسو

آریہ سماج جنڈیالہ گورو کا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶ اور ۱۷ مئی ۱۹۳۶ء کو منایا گیا۔ ۱۵ مئی کو نگر کیرتن آریہ سماج مندر سے ۵ بجے شام شروع ہوا جس میں مہاشہ فقیر چند اور مہاشہ ہر چند جی نے اپنے منوہر بھجنوں سے پبلک کو کرتارتھ کیا اور کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں نے بھی اپنے کرتب پبلک کو دکھاتی رہیں شام کو ۹ بجے نگر کیرتن سماج مندر میں بڑی شان سے سماپت ہوا۔

۱۶-۱۷ مئی کو پنڈت دینو ناتھ جی ایم اے پنڈت دھرم دت جی شاستری۔ مہاشہ ہری جی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر اور پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی ایڈیٹر آریہ ہندی کے منوہر دیاکھیان ہوئے۔ مہاشہ فقیر چند جی مہاشہ ہر چند جی اور کنور اندر جیت جی شرما کے منوہر بھجن ہوئے جس سے پبلک نے بہت فائدہ اٹھایا ایک سو بارہ روپے آٹھ آنے کے قریب چندہ جمع ہوا جس میں سے ستر روپیہ وید پرچار کے لئے سبھا کو بھیجے گئے

ہم آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے بڑے مشکور ہیں کہ جنہوں نے ایسے اچھے ودوان اور اپدیشک بھیجکر ہم کو کرتارتھ کیا ہے

نویدک جگن ناتھ تلی منتری آریہ سماج جنڈیالہ گورو

ضروری اطلاع

عرصہ دس ماہ کا ہوا کہ مہاشہ نوبت رائے جی ہندی پتری پاٹھ شالہ جنڈیالہ گورو ضلع امرتسر کی طرف سے دان اکٹھا کرنے کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ لیکن آپ نے اب تک نہ تو روپے اکٹھے کر کے بھیجے ہیں اور نہ ہی اپنی کوئی خبر دی ہے کہ آپ کہاں ہیں۔ اسلئے آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ نوٹس کو پڑھتے ہی فوراً ہمارے پاس آ کر فیصلہ کریں ورنہ قانونی کارروائی کی جائیگی بہت جگہ سے ہمیں اطلاع آ چکی ہے کہ آپ وہاں سے دان لے آئے ہیں۔

دانی سجن بھی آگے کے لئے مہاشہ نوبت رائے کو جو کہ اپنے آپ کو ریٹائرڈ گارڈ بتلاتے ہیں اور یتیم خانہ میں بھی کام کر چکے ہیں۔ ہندی پتری پاٹھ شالہ جنڈیالہ گورو کے لئے کوئی دان نہ دیویں۔ اگر ان کو پتہ لگے تو ہمیں خبر دینے کی کرپا کریں۔ نویدک جگن ناتھ تلی منتری آریہ سماج جنڈیالہ گورو

آریہ سماج ٹیلنگہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج ٹیلنگہ کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس موقع پر شری پنڈت ونائک راؤ جی ودیالنکار بار ایٹ لا پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ۔ شری بنسی لال جی وکیل ہائیکورٹ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا۔ شری شیام لال جی اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ۔ پنڈت دیونا تھ جی شاستری سانکھیہ تیرتھ۔ شری پنڈت نریندر جی ویدک مشنری۔ شری گوبند رام جی۔ شری پرہلاد جی اپدیشک شری رگھوتم داس جی بدھار سے تھے ان سب کا شاندار استقبال کیا گیا۔ جلسہ کا پنڈال ایک وسیع میدان میں تقریباً دس ہزار آدمیوں کے بیٹھنے کا تیار کیا گیا تھا کہ جھنڈیوں اور موٹوز سے سجایا گیا تھا۔ ہر روز پنڈال آریہ نر ناریوں سے کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔ حاضرین کی تعداد دس ہزار سے زیادہ تھی۔ جلسے کے دوران میں ایک رشی لنگر کھولا گیا تھا جس میں ہر روز صبح و شام تقریباً تین ہزار لوگ بھوجن کرتے تھے اور آریہ نر ناریوں کے دل میں ایک اُتساہ کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا

سب سے پہلے دن پنڈت ونائک راؤ جی بار ایٹ لا نے کرکمل سے "اوم کا جھنڈا" لہرایا گیا اس وقت تالیوں کی آواز سے آکاش گونج اٹھی۔ ۲ ہزار سے زیادہ آریہ بھائیوں نے اوم کا گیت سنگت گایا۔ چوتھے روز (۲۱ء) کے قریب مہاشہ کستوریہ اُپدیشک دھارن کے ہر روز صبح ہون اپدیش سنسکار سما دھان ہوتے تھے شام کے وقت چار دن تک دیویندر ناتھ جی شاستری کا دیاکھیان آریہ سماج کیا ہے ہوا پنڈت نریندر جی ویدک مشنری اور پنڈت ونائک راؤ جی بار ایٹ لا کے لیکچر اور ماسٹر گوبند رام جی۔ مہاشہ پرہلاد جی کے بھجن سے بعد شری یاں بنسی لال جی وکیل ہائیکورٹ کا دیاکھیان "اب ہمیں کیا کرنا چاہئے" اس وشے پر ہوا۔ آخر روز اپیل کے بعد پنڈت دیویندر ناتھ جی کا اوور ودھانتوں پر نہایت ہی عالمانہ و فاضلانہ لیکچر ہوا۔

اس جلسہ میں قابل تعریف بات یہ تھی کہ اس قدر ہزاروں کی تعداد باوجود ہزاروں کی تعداد کے پنڈال میں خاموشی کا سناٹا چھایا ہوا تھا بڑی دلچسپی کے ساتھ دیاکھیان و بھجن سن رہے تھے۔ ٹیلنگہ ریاست حیدر آباد میں ایک خاص جگہ ہے جہاں سنسکرت کے ودوان بہت کثرت سے موجود ہیں۔ جنہیں اپنی قابلیت پر ناز ہے اور شنکا سما دھان پر سناتنی پنڈت آ کر دیویندر ناتھ جی شاستری سے ویدک سدھانتوں پر اعتراض کیا۔ جس کا پنڈت جی نے قابلیت سے جواب دیا۔ اس شنکا سما دھان کا جنتا پر بہت اچھا اثر پڑا۔ شری مکند اچاری نے اس عظیم الشان جلسہ کو دیکھکر کہا کہ اب یہ علاقہ آریہ سماجیوں نے جیت لیا۔

بنسی لال منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ حیدر آباد دکن

سارودیشک سبھا کا دلت اُدھار کاریہ کا مہتوپورن نشچے

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کا ادھیویشن ۲۴ مئی ۱۹۳۶ء کو شری مہاتما نارائن سوامی جی کی پردھانتا میں بلیدان بھون دہلی میں ہوا۔ ودھ پرانتوں کے پرتی ندھی سدسیوں نے ادھیویشن میں بھاگ لیا۔ اس ادھیویشن میں۔ اپنے دشیوں کے اتیرکت دلت اُدھار کا کاریہ وشیش روپ سے کئے جانے پر وشیش وچار ہوا۔

سبھا نے اس کاریہ کے چلانے کے لئے ایک ایسی یوجنا بنانے کا نشچے کیا ہے جو دلتوں کی سمسیا کو بھلی پرکار حل کر سکے۔ اس اُدیش کی پورتی کے لئے سبھا نے تین سدسیوں کی ایک اُپ سمتی بنائی ہے جو ۲ ماس کے بھیتر پوری طرح اپنی تحقیقات کر کے اپنی رپورٹ تیار کر کے انترنگ سبھا کے سامنے پیش کریگی۔ اس سمتی کو یہ ادھیکار دیا گیا ہے کہ اگر رپورٹ کی تیاری کے سمبندھ میں بھن بھن بھاگوں میں بھرمن کرنا پڑے تو دورہ بھی کر سکے۔ اُپ سمتی کے ممبر (۱) شری سوامی سوتنترا نند جی مہاراج (۲) شری سدھاکر جی۔ (۳) شری پنڈت اندر جی (۴) شری لالہ نارائن دت جی (۵) شری دلیش بندھو جی۔ (سنیوجک) شری منتری سارودیشک سبھا دہلی

آریہ سماج ظفروال کے سماچار

(۱) منڈن سنسکار ۲۶-۵-۳۶ء کو لالہ جھنڈو مل کے بالک کا منڈن سنسکار ایک پورانک پنڈت نے کیا سنسکار ودھی انوسار کرایا اور ایک روپیہ آریہ سماج کو لالہ جی نے دان دیا۔

(۲) وشیش ہون ۵-۲۶-۳۶ء کو لالہ خوشی رام جی نے اپنے گرہ پر اپنے پتر مہاشہ رام ناتھ کے لواہ کے اپلکش میں ہون کرایا۔ سب بھائیوں کا تیاسنتوں سے سنسکار کیا گیا اور لواہ بر جو ویدک ریتی سے ہوا۔ لالہ جی نے ۲ روپے آریہ سماج ہذا کو دان بھی دئے۔

(۳) لواہ پر دان۔ لالہ شام داس جی مہان ممبر آریہ سماج ظفروال نے اپنے پتر سردار کرشن کے لواہ پر جو ویدک ریتی سے پنڈت ستیہ دیو جی اپدیشک نے موضع دودھو چک میں کرایا -/۳۰ روپے مختلف فنڈوں میں دان دئے۔ وید پرچار فنڈ ۱۵/-/- جو بذریعہ منی آرڈر سبھا کو بھیج دئے گئے آریہ سماج ظفروال ۵ روپے۔ یتیم خانہ راولپنڈی ۵ روپے۔ کنیا پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کو مٹھائی کے لئے ۵ روپے

(۴) دان۔ لالہ متھرا داس جی ساکن ... نے اپنے پتر مہاشہ پنجو رام جی کی شادی پر ۵ روپے آریہ سماج ہذا کو دان دے۔

(۵) پرچار۔ ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء سے ۲۷ مئی تک پنڈت وید شنکر جی اپدیشک سبھا نے آریہ سماج مندر میں لگاتار ۶ روز تک اتہاس کی کتھا کی اور مہاشہ ہر چند جی اپدیشک نے اپنے منوہر بھجنوں سے جنتا کو خوش کیا۔ حاضری کافی ہوتی تھی۔

(گردھاری لعل منتری)

نویدن

پرکاش کے جن خریداروں کا چندہ ماہ جون میں ختم ہو چکا تھا انہیں اطلاعی چٹھیاں بھیجی گئی تھیں جن کی طرف سے نہ تو چندہ آیا اور نہ کوئی جواب آیا انکی سیوا میں وی پی بھیجے جا رہے ہیں ان بھائیوں کو وی پی چھڑا کر مشکور فرمانا چاہئے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت

میٹھی چٹنی

کچے آم کے گودے آدھ سیر کو خفیف جوش دے کر اس کو چٹنی کی طرح پیس لیں بعد میں کشمش ۵ تولہ، ادرک پانچ تولہ، لونگ، الائچی کلاں، مرچ سیاہ، زیرہ سیاہ، ہر ایک ایک ایک تولہ نمک لاہوری پانچ تولہ، کھانڈ ایک پاؤ ان سب چیزوں کو کوٹ کر ڈبوں میں رکھیں۔ نہایت لذیذ اور عمدہ ہے

اچار کشمش

کشمش، عرق لیموں، زیرہ سیاہ، زیرہ سفید
زیرہ ½ سیر ۲ تولہ ۲ تولہ
مرچ سیاہ الائچی کلاں شکر سفید
۲ تولہ ۲ تولہ ایک پاؤ

اول کشمش کو گرم پانی سے دھو کر عرق لیموں میں ڈال دیں۔ بعد میں نمک لاہوری پانچ تولہ اور باقی سب مسالہ کوٹ کر معہ شکر کے ڈالیں اور دو روز بعد استعمال کریں۔

چٹنی املتاس

مغز املتاس، عرق لیموں کاغذی، مویز منقی، ہینگ بریاں
۱۰ تار ۱۰ تار ۲ تار ۱ تولہ
بیل ۲ تولہ، مرچ سیاہ ۳ تولہ، الائچی کلاں ۳ تولہ، پودینہ خشک ۴ تولہ، دارچینی ۳ تولہ، انار دانہ تین تولہ، بلوچن ۳ تولہ، نمک سیندھا ۳ تولہ، نمک سیاہ ۳ تولہ، نمک سانبھر ۳ تولہ، زیرہ سفید ۳ تولہ، زیرہ سیاہ تین تولہ۔ املتاس کی پھلی کے اس کا گودہ نکال لیں۔ بیج صاف کرکے پھر بقدر وزن میں لیویں اور اس کو عرق لیموں آدھ سیر میں مٹی یا چینی وغیرہ کے برتن میں رات کو بھگوویں صبح کو ہاتھ سے مل کر املتاس کی لکڑی نکال دیں بعد ازاں منقی، ہینگ وغیرہ کو باریک کوٹ چھان کر ملا دیں۔ یہ چٹنی نہایت لذیذ ہاضم طعام قبض کشا اور درد پیٹ کے لئے نہایت مفید ہے ترکیب: انار دانہ کو علیحدہ بہت باریک کر لیں اور منقی علیحدہ پتھر پر رگڑ لیں اور پھر سب کو ملا لیں

شہد کی شناخت

پانی کے پیالہ میں شہد کی بوند ڈالیں۔ اگر بغیر گھلے نیچے بیٹھ جائے اور جوں کی توں رہے تو اصلی اور پانی میں گھل جائے تو نقلی

اپنے دیش کی بات

ہندوستان میں فوج

تعداد۔ انگریزی فوج کی تعداد = ۶۱۲۸۴ — ہندوستانی فوج کی تعداد = ۱۶۸۶۶۰

فوجی خرچ

سنہ ۱۹۱۰-۱۱ء میں ۲۸ کروڑ۔ سنہ ۱۹۱۳-۱۴ء میں ۲۹ کروڑ۔ سنہ ۱۹۲۱-۲۲ء میں ۶۸ کروڑ۔ سنہ ۱۹۲۲-۲۳ء میں ۶۴ کروڑ۔ سنہ ۱۹۲۲-۲۳ء میں ۵۵ کروڑ۔ سنہ ۱۹۲۶-۲۷ء میں ۵۶ کروڑ۔ سنہ ۱۹۲۹-۳۰ء میں ۵۵ کروڑ سنہ ۱۹۳۱-۳۲ء میں ۵۱½ کروڑ سنہ ۱۹۳۲-۳۳ء میں ۴۶¾ کروڑ سنہ ۱۹۳۳-۳۴ء میں ۴۶ کروڑ بجٹ کا تخمینہ

دوسرے ملکوں کے خرچ سے مقابلہ

انگلینڈ اپنی آمدنی کا ۱۴ فیصدی فوج پر خرچ کرتا ہے۔ جاپان اپنی آمدنی کا ½۱ فی صدی فوج پر خرچ کرتا ہے
فرانس " " " ۱۰ " " " " " جرمنی " " " ۵ " " " "
اٹلی " " " ۱۰ " " " " " ہندوستان " " " ۴۲ " " " "

گورے اور کالے فوجی کا خرچ

سنہ ۱۹۱۴ء میں (لڑائی سے پہلے) ہر گورے فوجی پر ۸۰۵ روپے سالانہ اور آج کل ۱۲۲۷ روپے سالانہ خرچ ہوتا ہے۔

سنہ ۱۹۱۴ء میں ایک کالے فوجی پر ۲۹۹ روپے سالانہ اور آج کل ۴۲۳ روپے سالانہ خرچ ہوتا ہے۔

بچوں کی

دھارمک شکھشا کا پرشن حل ہو گیا۔ ویدک دھارمک شکھشا پر لکھی ہوئی جیون پھونکنے والی پستکیں آچاریہ رام دیو جی، آچاریہ دیو شرما جی اور آچاریہ دیاوتی جی (اُپدیشک) پوجیہ نارائن سوامی جی ان کتابوں کی مکت کنٹھ سے تعریف کی ہے سب صوبوں کے عالموں نے ان کتابوں کی جی نے بھی سب صوبوں کے ان کے مفید ہونے کی گھوشنا آریہ پرتی ندھی پنجاب کے منتری ہوں کی ہے:-

(۱) اُپدیش امرت پانچوں بھاگ ۱۲
(۲) چرتر امرت ۴
(۳) جیون امرت ۳
(۴) آنند امرت ۱۰
(۵) بھگتی رس امرت ۸
(۶) بال دیانند چرت ۲
(۷) سرل سندھیا اُپاسنا ۲
(۸) ویدک دھرم آریہ سماج پرشنوتری
(۹) ودیارتھی جیون رہسیہ (شری نارائن سوامی جی کرت)

پروفیسر سدھاکر جی ایم اے سیکرٹری سارودیشک سبھا دہلی نے یہ پستکیں لکھ کر آریہ سماج اور ہندی ماتر کی بڑی سیوا کی ہے۔

ملنے کا پتہ:- شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

نوٹ:- سب پرکار کا ہندی ساہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے

سنسار اتی کی اور

اندھیرے میں چمکنے والی جگنو موٹر کار

ایک فرانسیسی کارخانہ دار نے ایک ایسی موٹر کار تیار کی ہے جو اندھیرے میں چمکتی ہے اس پر اس نے اس قسم کا پینٹ کیا ہے کہ اندھیرے میں اس سے سبز رنگ کی روشنی نکلتی ہے اس سے ٹکر کا امکان بہت کم ہو جائے گا۔

تپدق کا علاج

جنوبی کیلیفورنیا کی یونیورسٹی کے ڈاکٹر سی لنڈ گرین نے تجربوں سے ثابت کیا ہے کہ پیاز اور لہسن کاٹا جائے اور اس سے جو بخارات نکلیں وہ تپدق کے جراثیم کو ہلاک کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ ان بخارات میں ان جراثیم کو ہلاک کرنے کی طاقت کھولتے ہوئے پانی سے ۴ گنا زیادہ ہے

ورزش کرنیوالی بجلی کی مشین

ایک انجینئر نے ورزش کرنے والی عجیب مشین تیار کی ہے اسے بجلی کی رو سے چلایا جاتا ہے اس پر اگر آدمی بیٹھ جائے اور بجلی کا بٹن دبایا جائے تو جس قسم کی وہ ورزش چاہے وہ کر سکتا ہے۔ گھوڑے کی سواری۔ تیرنا یا سائیکل چلانا یہ سب ورزشیں اس مشین کے ذریعہ ہو سکتی ہیں۔

نئی قسم کی سیٹی

لنڈن کے ایک شخص نے اس قسم کی ایک سیٹی تیار کی ہے۔ جس کی آواز کوئی شخص نہیں سن سکتا البتہ کتے بخوبی سن سکتے ہیں اور اس کی آواز پر کام کرتے ہیں۔

دانت درد فوراً دُور

نیویارک کے ڈاکٹر ہیرلڈ اسنے ایک نئی دوائی تیار کی ہے جس سے دانت درد خواہ کتنا ہی سخت کیوں نہ ہو۔ کافی دیر کے لئے دُور ہو جاتا ہے اور ماہر دندان دانت کو آسانی سے نکال سکتے ہیں یا اس کی خالی جگہ بغیر تکلیف کے پُر کر سکتے ہیں۔ موجد کا دعوے ہے کہ یہ دوائی ۸۵ سے ۹۵ فیصدی تک کامیاب ہی ہے

لاشوں پر ملمع ہونے لگا

دو امریکن سائنسدانوں کا دعوے ہے کہ انہوں نے فولاد سے لاشوں پر ملمع کرنے کا ایک عجیب طریقہ ایجاد کیا ہے لاش کو پہلے بالکل خشک کر دیا جاتا ہے

Digitized by eGangotri

صحت کی باتیں

پانی

(از قلم سنا تک رنجیت راؤ آیوروید النکار)

ہمارے جسم کا ۷۰ فیصدی پانی ہے ہڈی میں بھی آدھا حصہ پانی ہوتا ہے۔ جسم کی تندرستی کے لئے اس کے ہر ایک جزو میں پانی کا خاص مقدار میں ہونا لازمی ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ پروٹین وغیرہ کی مانند پانی کا بھی واحد مقصد جسم کو مضبوط بنانا ہے۔

جسم ہر وقت گندے مادہ کو گھول گھول کر باہر نکالتا رہتا ہے۔ اس گندے مادہ کے نکلنے کا پہلا راستہ ہے چمڑا۔ اس راستے سے پسینہ کی شکل میں پانی نکل کر اڑتا رہتا ہے اس طرح پانی جسم کی حرارت کو بھی ٹھیک رکھتا ہے۔ جس طرح مٹی کے گھڑے میں رکھا ہوا پانی سوراخوں کے ذریعے باہر آ کر ہوا میں مل کر اڑتا رہتا ہے اور گھڑے اور پانی کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔ اسی طرح پسینہ کے اڑتے رہنے سے ہمارے جسم کی حرارت بھی خاص حد (لگ ۹۸ فارن ہیٹ) سے زیادہ نہیں بڑھنے پاتی۔ گرمی کے دنوں میں پسینہ صاف نکلتا دکھائی دیتا ہے۔ لیکن دوسرے وقت بھی کافی نکلتا اور سوکھتا رہتا ہے۔ پسینہ میں وہی اور اسی مقدار میں گندہ پانی نکلتا ہے جیسا کہ پیشاب میں۔ ہماری ہتھیلی اور تلوے سے سب سے زیادہ پسینہ نکلتا ہے۔ پھیپھڑوں سے بھی ناک کے راستے پانی نکلتا ہے۔ پیشاب اور پاخانہ کے راستے بھی کافی پانی خارج ہوتا ہے۔ جسم کو اگر کافی مقدار میں پانی نہ ملے تو ان چاروں راستوں سے گندگی اچھی طرح نہ نکل کر جسم میں ہی جمع ہوتی رہتی ہے۔ جیسے جسم کے اوپر کی گندگی کو دور کرنے کے لئے پانی ضروری ہے ویسے ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ اندر کی صفائی کے لئے پانی کی ضرورت ہے۔

جسم میں تھکاوٹ کا بھاری پن۔ سر کا دکھنا ہلکا ہلکا بخار۔ کئی قسم کے درد۔ قبض اور اس سے ہونے والی خرابیاں بدہضمی۔ کھٹے ڈکار کنٹھیا — ان سب بیماریوں کا بڑا سبب جسم میں گندگی کا جمع ہونا ہے۔ ان بیماریوں میں تندرستی کے دیگر اصولوں کا خیال رکھتے ہوئے اگر پانی کو ٹھیک طریق سے استعمال کیا جائے تو ان سے ہونے والی تکلیفیں بڑی آسانی سے دور کی جا سکتی ہیں۔ خاص طور سے مذکورہ بالا بیماریوں میں اور عام تندرستی کی حالت میں بھی صحت بنائے رکھنے کے لئے صبح سویرے اٹھ کر سب سے پہلے منہ دھو کر خالی پیٹ ایک گلاس ٹھنڈا پانی پینا چاہئے

آیوروید کی کتابوں میں اسی کو اُشا پان کہا گیا ہے

آنتوں میں ایک خاص قسم کی حرکت ہوتی ہے انگریزی میں اسے پیرسٹال سس کہتے ہیں تندرستی کی حالت میں یہ اوپر سے نیچے جانے پاخانہ کی طرف ہوتی ہے۔ جہاں سے حرکت شروع ہو جاتی ہے اس مقام پر آنت چھلے کی شکل میں سکڑ جاتی ہے یہ سکڑاپن تھوڑی دیر رہتا ہے۔ پھر ایک لہر کی شکل میں آگے بڑھتا ہے اس کی رفتار بہت دھیمی — فی منٹ ۲ سے ۲۰ ملی میٹر تک (قریب ۱/۱۲ سے ۱/۱۲۰ انچ) ہوتی ہے۔ آنتوں میں اس مسلسل لہر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں پڑا ہوا گندہ مادہ آگے ہی آگے دھکیلا جاتا ہے اور آخر میں پاخانہ کی شکل اختیار کر کے اپنے قدرتی راستہ سے باہر نکل جاتا ہے یہ لہر کئی حالتوں میں زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔ سویرے خالی پیٹ ٹھنڈا پانی پینے سے بھی آنتوں میں تیز لہر پیدا ہو جاتی ہے اور پاخانہ میں مدد ملتی ہے جنہیں قبض ہو وہ یہ طریقہ اختیار کر کے با آسانی بیماریوں سے چھٹکارا پا سکتے ہیں۔

اُشا پان کا دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ پیٹ اور آنتوں میں رات کا پچا ہوا الجھن پاچک رس اور کف دھل جاتا ہے۔ اس سے پاچک رس پیدا کرنے والے غدودوں کے منہ کھل جاتے ہیں اور بھوک لگ آتی ہے۔ اس اُشا پان سے ایک اور بھی فائدہ ہوتا ہے۔ ہم دور سے چل کر آئے ہوں۔ کسی طرح ہمیں دھوپ و گرمی برداشت کرنی پڑی ہو یا بہت دیر تک بیٹھے رہنے سے سستی ستا رہی ہو تو ٹھنڈے پانی سے ہاتھ پاؤں منہ وغیرہ دھو لینے سے بہت فائدہ محسوس ہوتا ہے۔ یہ سچائی جس طرح جسم کے بیرونی حصے پر عیاں ہوتی ہے۔ اسی طرح اندر — پیٹ اور آنتوں پر بھی — ہوتی ہے۔ جس طرح صبح اٹھتے ہی جسم کے ایک ایک انگ میں بیداری لانے اور گرمی دور کرنے کے لئے ہم ہاتھ پاؤں منہ وغیرہ دھوتے ہیں اور وقت آنے پر نہاتے ہیں۔ اسی طرح پیٹ اور آنتوں کی بھی صفائی اور ان میں بیداری لانا ضروری ہے۔ اُشا پان میں یہی ہوتا ہے۔ اس سے دوسرے انگوں کی مانند معدہ وغیرہ پاچک انگوں کی بھی سستی اور گرمی دور ہو کے وہ اپنے روزانہ کام کے لئے خوبی تیار ہو جاتے ہیں خالی پیٹ پانی

پینے سے پیٹ اور آنتوں پر بڑھتے ہوئے گندے مادہ کے دھل کر بہہ جانے سے کھٹے ڈکار آنا بھی دور ہو جاتے ہیں

پیٹ خالی ہونے سے اُشا پان کا پانی جلدی آنتوں کے ذریعے جا کر سارے جسم میں پہنچ جاتا ہے اور آنتوں میں جمع شدہ گندگی کو گھول کر مذکورہ بالا چار راستوں سے خاص کر پیشاب کے راستہ — سے باہر نکال دیتا ہے۔ جسم کی اس طرح اندر باہر سب طرف صفائی ہو جانے سے خاص تازگی۔ بیداری اور اُتساہ محسوس ہوتا ہے کسرت اور روزانہ کام میں دل خوب لگتا ہے اور محنت کم محسوس

ہوتی ہے۔ جلد کی گندگی دور ہو جانے سے پھنسی وغیرہ کا اندیشہ کم ہو جاتا ہے۔ گردے جگر۔ پھیپھڑے تلی خون وغیرہ کی صفائی کا بھی اسی طرح اس انگ پر اثر پڑتا ہے اور گردوں اور مثانہ کے اچھی طرح دھل جانے سے پتھری کا ڈر نہیں رہتا۔ پتھری ابھی بنی شروع ہوئی ہو اور چھوٹے چھوٹے ریت کے ذروں کی شکل میں ہو تو پانی کے کثرت استعمال سے وہ بہہ جاتی ہے۔ مریضوں اور کمزوروں کو پانی کافی دینا چاہئے۔ چربی کی بدولت بڑھے ہوئے آدمی بھی اُشا پان سے بہت مستفید ہو

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ولائتی و دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

صیغہ نمبر ۸۰ - پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

بعد میں پچھتائے گا

STAR TRADE S.K.B. MARK (REGD)

کافو (Regd)

اصل عرق کافور ہیضہ۔ گرمی کے دست و پیٹ کے درد بدہضمی وغیرہ رفع کرنے اور اچانک ہیضہ کے اچانک حملہ سے بچنے کے لئے ہر ایک اہل خاندان کو اور مسافروں کو بیشتر سے "کافو" کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ پچاس برس سے ہیضہ کے لئے صرف یہی ایک دوا مجرب ثابت ہو کر مشہور ہے جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو۔ وہاں روزانہ اس کے ایک دو قطرے استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہوتے ہی اس کے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں۔ نقلی "عرق کافور" سے ہوشیار۔ قیمت فی شیشی چھ آنے ڈاک محصول تین شیشیوں تک سات آنے

یورا (Regd)

پیشاب اتارنے کی دوا

ہیضہ ہونے پر عموماً پیشاب بند ہو جایا کرتا ہے اور بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ ایسے موقعہ پر اس کا استعمال کرتے ہی پیشاب کھل کر ہونے لگتا ہے۔ اس لئے ہیضہ کے موسم میں اسے بھی پاس رکھنا ضروری ہے۔ ہیضہ کے علاوہ سوزاک یا کسی اور وجہ سے پیشاب بند یا کم ہو جائے تو اس کے استعمال سے فائدہ ہوگا۔ قیمت فی شیشی ۱۰ محصول ڈاک ۷/

(نوٹ) دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر صاحب ضرور دیکھ لیا کریں

(۱) لاہور کے ایجنٹ منیجر پیسہ اخبار

(۲) امرتسر کے ایجنٹ: ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

کرنوتو وشوم آریم

PRAKASH LAHORE

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے [illegible]

۷۔ سب سے پریتی پورک دھرم انوسار [illegible] برتنا چاہئے۔

۸۔ [illegible] ودیا کی ورِدّھی کرنی چاہئے۔

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے بلکہ سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

آریہ سماج کے نیم

[illegible]

نمبر ۲۳ | سنہ ۱۹۳۶ء مطابق ۱۴ جون | اتوار یکم اساڑھ سمت ۱۹۹۳

مدعائے زندگی

جو سمجھے ہی ہیں کچھ مدعائے زندگی
کس لئے ان کو نہ پھر آنکھیں دکھائے زندگی

جو کہ ملک و قوم کے کچھ کام آ سکتے نہیں
موت ہے ان کیلئے بہتر بجائے زندگی

ایک دن ہو جائیں گے سب کشتۂ مشقِ خزاں
چند دن تک ہے بہارِ جانفزائے زندگی

کھانا پینا اور پہننا مست رہنا بند ہیں
یہ سمجھ رکھا ہے ہم نے مدعائے زندگی

زندگی کا مدعا جن سے نہ پورا ہو سکا
روئیں نہ کیونکر وہ کہہ کر ہائے ہائے زندگی

قوم کا نام و نشاں مٹ ہی گیا ہوتا اگر
مہرشی ہوتے نہ اس کے رہنمائے زندگی

وائے نادانی کہ اے سرشار ہیں سمجھے ہوئے
ہم شرابِ موت کو آبِ بقائے زندگی

[illegible]

Digitized by eGangotri

اپنشد گاتھا
ساتویں کتھا

جو برہم اس انتیہ پرنتو بیداہ روپ سے انادی سنسار روپی ورکش کا مول کارن ہے اور جس کے آدھار پر یہ سنسار رکشت ہے۔ وہی برہم بل سروپ شکتی والا اگو منی اور آنند مے کہا جاتا ہے۔ اسی میں سب لوک ٹھہرے ہوئے ہیں اس کے نیم کا کوئی الّنگھن نہیں کر سکتا۔ یہ وہی برہم ہے جو جاننے کے یوگیہ ہے۔

یہ جو کچھ پھیلا ہوا سارا جگت ہے۔ پرمیشور ہی اس کا پیدا کرنے والا اور چلانے والا ہے اس جہان پر میشور کا سب جڑ چیتن جگت کو کھڑے ہے اور وہی پرمیشور وجر کی طرح سب کو دنڈ دینے والا ہے۔ جو جن اس برہم کو سب کا داتا اور نیائے کرتا جانتا ہے۔ وہ امر ہو جاتے ہیں اسی برہم کے نیم کے بھئے سے اگنی جلتی ہے سورج نکلتا ہے۔ بجلی چمکتی ہے۔ وایو چلتی ہے اور کال اپنا کام کرتا ہے ارتھات بھگوان کے نیم سے سارا جگت کام کر رہا ہے۔

اگر منش اسی جنم میں شریر چھوٹنے سے پہلے پرماتما کو جان سکا تو ٹھیک ہے۔ اگر نہ جان سکا تو کلپ کلپانتروں تک شریر دھارن کرتا رہیگا جیسے شیشہ میں منہ دیکھتا ہے۔ ویسے ہی آتما میں پرماتما نظر آتا ہے۔ ویسے سوپن میں پدارتھ نظر آتے ہیں۔ ویسے ہی پتر لوک میں پرمیشور نظر آتا ہے۔ جیسے جل میں چیزیں نظر آتی ہیں ویسے ہی گندھرو لوک میں اور گیان کے ساتھ دھیان کرنے سے بھگوان نظر آتا ہے۔ جیسے چھایا اور پرکاش نظر آتا ہے۔ اسی طرح سمادھی میں برہم کے درشن ہوتے ہیں۔

جو دھیر پرش اندریوں کے بھید کو جانتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ آتما اندریوں سے بھن ہے اور پرنا شریر کا دھرم ہے آتما کا نہیں۔ وہ کبھی شوک اور چنتا نہیں کرتا۔

اندریوں سے من سوکشم ہے من سے ستوگن والی بدھی اتم ہے اور بدھی سے جیو آتما پربل ہے۔ جیو آتما سے مکت آتما اتم ہے۔

مکت آتما سے پرم پرش پرماتما اتم ہے جو دیاپک ہے اور شریر رہت ہے۔ اس پرماتما کو جان کر جیون مکت ہو جاتا ہے اور آنند پراپت کرتا ہے۔

اس پرمیشور کا روپ اندریوں سے جانا نہیں جا سکتا۔ اسے کوئی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ ایشور کو ہردہ سے۔ بدھی سے اور من سے ہی وچارا

جاتا ہے۔ جو اس کو جانتے ہیں۔ وہ مکت ہو جاتے ہیں۔ پرماتما کا گیان سمادھی میں ہوتا ہے سمادھی کا لکشن یہ ہے:-

جب پانچوں گیان اندریاں من کے ساتھ نشچل ہو جاویں اور بدھی بھی کوئی چیشٹا نہ کرے اس اوستھا کو پرم گتی ارتھات سمادھی کہتے ہیں۔ گیانی لوگ اندریوں کی ستھرتا اور ایکاگرتا کو ہی یوگ مانتے ہیں۔ اس یوگ کو پراپت کر کے منش پرماد رہت اور اندریوں کی داسنا سے رہت ہو جاتا ہے۔ یوگ میں گیان اتپن ہوتا ہے اور کرم کا ناش ہو جاتا ہے۔

پرماتما بانی۔ من اور آنکھ سے نہیں جانا جا سکتا۔ جو پرش کہتے ہیں۔ پرماتما ہے۔ وہی اس کو پراپت کرتے ہیں اور جو ایسا نہیں مانتے کہ پرماتما ہے۔ وہ کیسے اسے پراپت کر سکتے ہیں۔ ارتھات آستک پرش ہی پرماتما کو جان سکتے ہیں ناستک نہیں۔

یتھارتھ گیان سے اور اس وشواس سے کہ "پرماتما" ہے ارتھات گیان اور آستک بھاؤ دونوں سے ہی پرماتما کو جاننا چاہیئے جس نے پرماتما کا ساکشات کار اس نشچے سے کیا ہے کہ پرماتما ہے۔ اس کو تتو گیان کی پراپتی ہوتی ہے۔

جب وہ ساری کامنائیں جو منش کے ہردے میں رہتی ہیں۔ چھوٹ جاتی ہیں۔ تب یہ مرنے والا منش مکت ہو جاتا ہے اور اس مکتی کی اوستھا میں یہ برہم کا انوبھو کرتا ہے۔

جب کام کرودھ لوبھ موہ۔ اہنکار آدی ہردے کی ساری گانٹھیں کھل جاتی ہیں۔ تب منش مکت ہو جاتا ہے۔ تنیجہ سے یہی اپدیش ہے یہی مرم ہے۔

ہردے میں ایک سو ایک ناڑیاں ہیں۔ ان میں سے سشمنا ناڑی اوپر کو سر کی طرف گئی ہے اس سشمنا ناڑی سے اوپر کو جاتا ہوا آتما مکتی

کو پراپت کرتا ہے۔ باقی ناڑیاں منش کو نیچے کی طرف لے جاتی ہیں۔

ہردے کے انگوٹھے کے برابر استھان میں جو آتما ہے۔ یوگی کو چاہیئے کہ دھیرج کے ساتھ آتما کو اپنے شریر سے اس طرح نکالے جیسے مونج کے تنکے میں سے سینک کھینچ کر نکالتے ہیں۔ اس آتما کو شدھ پوتر جان کر اور امرت جانے۔

نچکیتا نے اس آتم ودیا اور ساری یوگ ودھی کو جان کر پاپوں سے رہت ہو کر برہم کو پراپت ہوا۔ پاپ رہت ہو گیا اور امر بن گیا اور بھی جو کوئی آتم ودیا کو جانیگا۔ وہ بھی پاپ رہت اور امر ہو جائیگا۔ گرو اور شیشیہ دونوں کی پرارتھنا ہے کہ ایشور ہم دونوں کی اکٹھی رکشا کرے ہم دونوں کو ایک ساتھ پالے۔ ہم دونوں اکٹھے پرشارتھ کریں۔ ہم دونوں کا گیان بڑھے اور ہم دونوں کبھی آپس میں دویش نہ کریں۔

اوم

ویدامرت

یجروید

मूताय त्वा नारातये स्वरभिविख्येषन्दृंहन्तां दुर्याः पृथिव्यामुर्वन्तरिक्षमन्वेमि॥ पृथिव्यास्त्वा नाभौ सादयाम्यदित्या उपस्थेऽग्ने हव्यं रक्ष॥ ..॥

(رشی پرمیشٹھی پرجاپتی) (اگنی دیوتا)

یجروید پہلا ادھیائے منتر ۱۱

لفظی ترجمہ (اے جگدیشور) (ستوہ) میں راحت دیتا (آپ کو) بھوتائے (سب پرانیوں) کو سکھ پہنچانے کی غرض سے (ن ارا تیئے) غربت کو دور کرنے کے مدعا سے (ابھی وکھیشم) میں چاروں طرف دیکھوں (یعنی آپ کو سب جگہ موجود جانوں) (آپ کی کرپا سے ہمارے) (درئیا) گھر دربان اور (دُرہنتام) بڑھیں (پرتھویام) زمین پر (اُرو) بہت (انترکشم) کتنے وہ جگہ والے مکانوں کو (انو ایمی) میں حاصل کروں (ادیتیا) ویدبانی کی (اپستھے) نزدیکی حاصل کرتے (یعنی وید کے مطلب کو ٹھیک ٹھیک سمجھنے کی غرض سے) (پرتھویا) زمین کے (نابھو) بیچ یعنی یگیہ کو (سادیامی) ستھاپن کرتا ہوں (یعنی ہون کنڈ بنا کر ہوم کرتا ہوں) اور (اگنے) اے مالک کل پرماتما (ہویم) ہم کو سکھ دینے والے سامانوں کی (رکش) حفاظت کیجئے

تشریح

مہرشی دیانند جی نے اس منتر کے تین ارتھ اپنے وید بھاشیہ میں کئے ہیں۔ ایک یہاں دیا گیا ہے۔ باقی کے لئے مہرشی کا وید بھاشیہ کو جو کہ سنسکرت اور آریہ بھاشا دونوں میں اجمیر سے ملتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ ایشور کا یہ اپدیش ہے کہ سب پرانی مات ریتی ہر ایک پرانی کو دوست کی نگاہ سے دیکھو اور جہاں تک ممکن ہو دور کرنے کا یتن کرو ایسے نیک کام کرتے ہوئے پرماتما کو سب جگہ موجود جانو۔ مندرجہ بالا کام کرنے لگ جاؤ گے اپنے گھروں کو کشادہ جگہ پر بناؤ تاکہ سورج کی کرنوں اور ہوا کا آنا جانا ممکن ہو سکے۔ وید کے منتروں کا ٹھیک ٹھیک مطلب جاننے کے لئے پریتن کرو اور دیویگیہ کبھی نہ چھوڑو

چنے ہوئے پھول

۱
اگر یہ چاہتے ہو لوگ عزت سے تمہیں دیکھیں تو اوروں کو نہ دیکھو تم بھی ذلت کی نگاہ سے

۲
وہ آ سکتا نہیں قابو میں اپنے دانش کسی کے بھی عنانِ نفس اپنے ہاتھ میں جس شخص نے لی ہے

۳
اس زمانہ میں بااثر مضمون ہونا ہے ادا جو گزر مرجانے سے پہلے سیکھی گئی

۴
دوست اس دنیا میں بس اس کو ہوتا ہے نصیب جس میں دانش دوست بننے کی لیاقت ہو

۵
دوسروں کے عیب لے دانش جو کرتا ہو تلاش تو سمجھ لینا کہ ہے وہ آدمی خود عیب دار

۶
آدمی وہ ہے جو اس طرح سے دنیا میں رہے جیسے پانی میں کنول رہتا ہے پانی سے الگ

۷
دوسروں کو جس نے دنیا میں بنایا کامیاب زندگی اس کی ہے دانش اسکا ہے جینا ٹھیک

۸
آدمی کو اپنا گرویدہ بنانے کے لئے ایک گُر ہے اور وہ سچی محبت ہے فقط

سبھا میں پارٹیاں

(از شری پنڈت چھوٹی جی ایم اے)

[illegible] نے اپنے پچھلے لیکھ میں ظاہر کیا تھا کہ [illegible] سال سے سبھا میں پہلے پہل پارٹی سسٹم کو [illegible] پارٹی سسٹم انگلستان کی [illegible] پارٹی سسٹم نہیں ہے۔ وہاں کا [illegible] کا پارٹی سسٹم ایک پرانی چیز ہے اور اس نے [illegible] کے نیم بنا لئے ہیں۔ یہاں ابھی [illegible] کے روپ میں ظاہر ہوا ہے اور اس [illegible] کی خرابیوں کے روکنے کا انتظام نہیں [illegible] تو یہ بھی دیکھنا ہے کہ یہ پرورتی [illegible] قائم رہتی ہے سماج میں پہلا کالج وبھاگ [illegible] گورو کل وبھاگ کا بھید ہی تھا جس نے سارا [illegible] تھا اور اسکی سبھا بھی ایک تھی [illegible] بھید نے دو دل بنا دئے جو ایک دوسرے سے اس قدر الگ ہونے لگے کہ آخر سارے سماج کی دو پارٹیاں بن گئیں۔ پھر خود تعلیمی وبھاگ [illegible] دو پارٹیاں بنیں۔ دو نو پارٹیوں میں [illegible] کی کمی نہ تھی۔ رائے ٹھاکر دت اور لالہ [illegible] رام کے لیکھ آج تک آریہ سماج کے ستھر [illegible] کا بھاگ ہیں۔ لیکن انہوں نے تعلیم [illegible] کے خلاف اندولن کیا اور دوسری [illegible] کے حمایتیوں نے اپنا پکش مضبوط [illegible] مدت رسہ کشی رہی۔ آخر رائے ٹھاکر دت [illegible] رام وغیرہ کا دل سبھا سے الگ ہو گیا [illegible] کی قابلیت نے جہاں ڈیرہ اسمٰعیل خاں [illegible] کالج کو جنم دیا وہاں ان کے [illegible] سبھا کے پردھان بن جانے سے [illegible] کا مالی انتظام نہایت مضبوط بنیاد پر قائم ہو گیا۔ لیکن یہاں مذہبی سبھا انکی خدمات سے محروم ہو گئی۔ سبھا میں پہلی دفعہ شانتی [illegible] تو اس کے دو دل بن کر۔ دوسری دفعہ [illegible] شانتی ہوئی تو بھی اتفاق سے نہیں [illegible] دو نو دفعہ سبھا کی طاقت کم ہو گئی [illegible] آج اس وقت کی پارٹیوں کی [illegible] کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ پارٹی سسٹم سبھا کو دو نو دفعہ راس نہیں آیا۔ دو مخالف پارٹیاں ایک دوسرے کے مقابلہ پر قائم رہ کر سبھا کو چلا نہیں سکیں دو نو دفعہ دو نو پارٹیوں کو ایک دوسرے سے الگ ہو جانا پڑا۔ اس دفعہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے یا کوئی نیا شگوفہ پردہ راز سے نمودار ہونے کو ہے۔ یہ مستقبل بتائیگا گذشتہ سال کے ایک پکش کے طرزِ عمل سے معلوم ہوتا تھا کہ رائے ٹھاکر دت اور [illegible] رام کی علیحدگی کا ناٹک ایک بار پھر [illegible] لیکن اس دفعہ زیادہ امن و امان سے کھیلا جائیگا۔ لیکن اس سال کے سبھا کے اجلاس نے اس امید کو موہوم ثابت کر دیا۔ پارٹی کے مقابلے میں پارٹی کھڑی ہو گئی ہے اور

نہیں کہا جا سکتا کہ اس دفعہ کی کشمکش کا نتیجہ کیا ہوگا سال کے دوران میں دو موقعے ایسے آئے جبکہ دونو دل آپس میں بغلگیر ہو سکتے تھے ایک موقعہ شتابدی کا تھا۔ اگر شتابدی کو ایک شبھ اوسر سمجھ لیا جاتا اور جیسے کوئی خانہ دار جب اس کے گھر میں شادی ہوتی ہے اپنے تمام روٹھے ہوئے بھائی بندوں کو منانے کا انتظام کرتا ہے۔ ایسے ہی قابض فریق دوسرے فریق کا سہیوگ حاصل کرنے کی کوشش کرتا تو ممکن تھا سبھا کا اتہاس اسدفعہ بالکل نئے رنگ میں لکھا جاتا۔ ایسا ہی دوسرا موقعہ سبھا کے چناؤ کا تھا اگر چناؤ منتر کہ ہو جاتا تو جیسے میں نے گذشتہ ہفتے عرض کیا تھا پارٹی بازی کی جڑ ہی کٹ جاتی۔ دو نو دفعہ پہل قابض پارٹی ہی کر سکتی تھی۔ لیکن کسی مصلحت کے ماتحت انہوں نے ایسا کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ رائے بہادر بدری داس کو پردھان بنانے کی تجویز اس کام کے لئے سنہری موقعہ تھی۔ افسوس کہ اس موقعے سے فائدہ نہ اٹھایا گیا اور چناؤ پارٹیوں کے طریقے سے ہوا پچھلے دنوں ایک بزرگوار سے میں نے سبھا میں نہ آنے کا کارن پوچھا منجملہ اور باتوں کے انہوں نے کہا کہ سبھا میں شور زیادہ ہوتا ہے۔ پارٹیوں کی تنا تنی میں امن قائم نہیں رہتا اسکا ذہن پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایک دھرم سبھا کو پولیٹیکل جماعتوں کے یہ طریق شوبھا نہیں دیتے۔ ایک مانیہ اپدیشک کئی بار سبھا کو مخاطب کرتے اور بجائے اس کے کہ انکی بات آدر سے سنی جاتی ہر بار ان کا سواگت ہوٹنگ سے ہوا۔ اس ہوٹنگ میں دو نو پارٹیاں مساوی طور پر شریک تھیں۔ مخالف پارٹی کا ہوٹنگ تو سمجھ میں آ بھی جاسکے لیکن انکی موافق پارٹی بھی انکی بات بات پر شور مچاتی تھی اصل میں فرقہ بندی کی ذہنیت کے ساتھ سنجیدگی اور امن پسندی رہتی ہی نہیں۔ شور کے زور سے اپنی بات منوانے کی عادت سی پڑ جاتی ہے جو اپنوں بیگانوں میں تمیز نہیں کرتی جنہیں بزرگوار موصوف سے اتفاق ہو کہ دھرم سبھاؤں میں اس طرح کا شور رکشا نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ اس طرح کی فرقہ بندی کے خلاف ہونگے۔ بالخصوص جب اپدیشکوں کی تقریر دن کا استقبال بھی ہوٹنگ سے ہو۔ تو کسی کی اپدیشک کی حیثیت رہ ہی نہیں سکتی لیکن اس کا علاج تو صاف ہے اور وہ یہ کہ اپدیشک اس طرح کے ہنگامہ انتخابوں میں سوائے اپنا ووٹ خاموشی سے دے دینے کے حصہ ہی نہ لیں۔ خرابی اسوقت پیدا ہوتی ہے جب سمترسیوک پراپیگنڈہ میں شامل ہو جاتے ہیں اور کنویسنگ کرنے لگتے ہیں۔

پارٹی سسٹم کا ایک فائدہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو نو دل اپنے اپنے پکش کی بات جنتا کے سامنے رکھتے ہیں۔ جنتا دونو طرف کی یکتیوں کو سنتی ہے اور اسے بُرے بھلے میں تمیز کرنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ گذشتہ سال گورو کل کے متعلق خوب پروپیگنڈا ہوا اگر وہ حق پر مبنی ہوتا تو لوگوں کو گورو کل کے بارے میں بہت کچھ واقفیت بہم پہنچاتا مشکل یہی ہے کہ پروپیگنڈہ عموماً راستی کی حدود میں بند نہیں رہتا۔ فتح پانے کے لالچ میں لوگ جھوٹ سچ جو منہ میں آتا ہے کہہ جاتے ہیں اس سے دھرم کے نام پر کلنک آتا ہے پارٹیاں اصولوں پر قائم نہ رہ کر شخصیتوں پر اتر آتی ہیں اور کرہ ہوائی کو سنجیدہ بحث کیلئے ناموافق بنا دیتی ہیں گذشتہ سال کئی سماجوں کے خلاف نہایت مکروہ بے ضابطگیوں کی شکایت تھی۔ ممکن ہے اس سال بھی ایسی شکایتیں ہوں اگرچہ ابتک پبلک میں یہ آواز نہیں اٹھائی گئی۔ رات کی رات میں سبھا سدوں کی تعداد دگنی کر لینا یہ چار و چار کی پرواہ نہ کرنا یہ سب کچھ فرقہ بندی کے ماتحت ہو جاتا ہے۔ سماج ہے نہیں لیکن اس کا پرتی ندھی سبھا میں شامل ہے، پارٹی سسٹم اپنے آپ میں بُرا تو نہیں لیکن عملی طور پر وہ اپنی جائز حدود تک محدود نہیں رہتا نہ وہ اصولوں اور شخصیتوں میں تمیز کرتا ہے نہ ناجائز وسائل کے استعمال سے اسے گریز ہوتی ہے اگر ان دو خرابیوں کا انسداد ہو سکے تو ممکن ہے پارٹی سسٹم ایسا بُرا ثابت نہ ہو جیسا وہ سمجھا جاتا ہے ہماری سبھا کو اب تک پارٹیاں راس نہیں آئیں لیکن اگر ابھی کچھ عرصہ یہ پارٹیاں چلنی ہی ہوں تو انہیں اخلاق کی قیود میں ضرور بند رکھنا چاہیئے دو نو پارٹیوں کے لیڈر اپنی اپنی طرف اس ضابطے کی پابندی رکھیں۔ اس ضابطے کا بنیادی نیم ہے اصول۔ پارٹیاں اصولوں پر قائم ہونی چاہئیں۔ گذشتہ سال جب اس وقت کے شاسن کے خلاف ایک پارٹی سنگھٹت ہوئی۔ اس کے دو عنصر تھے ایک گورو کل کا دوسرا پرچار وبھاگ کا۔ گورو کل کے بارے میں میں نے ایک اصولی

بحث اٹھائی تھی۔ میرا پکش یہ تھا کہ گورو کل ایک دھارمک سنستھا ہے۔ اس لئے اس کا پربندھ ہماری دھارمک سبھا کو بطور خود کرتے جانا چاہیئے اسے پرچار وبھاگ سے الگ نہیں کرنا چاہیئے مگر اس اصولی بحث کو کون سنتا تھا۔ ذاتیات کے پروپیگنڈہ کے زور پر شاسن بدلا گیا۔ آج مجھے اس پر کچھ نہیں کہنا۔ پرچار وبھاگ کی طرف سے پورا سماج کا کام کرنے والوں اور تھوڑا وقت دینے والوں کا مقابلہ کر کے کہا گیا کہ سبھا کا انتظام پورا سمے دینے والوں کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے مگر عمل میں یہ اصول نہ پچھلے سال آیا۔ نہ اس سال ادھیکاریوں میں سوائے پردھان رام دیو جی کے پورا وقت دینے والا ہے ہی کون؟ پچھلے تو پہلے بھی دیناس راسمہ سبھا کی سیوا میں لگاتے تھے۔ نئے انتظام کا نتیجہ یہ ہوا کہ پنڈت وشو مبھر ناتھ جن کا سارا سمہ سبھا کے انتظامی کام کی نذر تھا سبھا سے الگ ہو گئے اور دیگر کئی مہانو بھاؤ جو تھوڑا تھوڑا وقت دیکر سبھا کی زائد خدمت کرتے تھے سبھا سے ہٹ گئے۔ سبھا میں انقلاب کہاں آیا؟ شخصیتوں میں۔

کئی سالوں سے سمترسیوکوں کی سمسیا سبھا کے سامنے چلی آتی ہے۔ سبھا کو اپنا سارا سمہ دینے والے اکثر یہی مہانو بھاؤ ہیں۔ کیا سبھا کا شاسن انہی کے ہاتھ میں چلا جانا چاہیئے یا۔ ان کا اس میں کیول سہیوگ رہے۔ یہی وہ سوال ہے جس کے حل پر سبھا کا مستقبل منحصر ہے۔ پرانی سبھا کے وقت میں اس سوال پر غور کرنے کے لئے اپ سبھا بیٹھی تھی لیکن وہ کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکی۔ سبھا نے نیم بنایا کہ سمترسیوک کنویسنگ نہ کریں۔ لیکن عمل اس پر بھی نہیں ہو سکا۔ اس کنویسنگ کا طرفہ ترین استعمال اس سال ہوا جب اس کا شکار ایک سمترسیوک کو بنایا گیا یعنی اس کے خلاف سو تم سیوک بھائیوں سے پروپیگنڈہ کیا بمصلحت وقت کی اور بات ہے۔ عام حالات میں دونو دل سمترسیوکوں کے کنویسنگ کے برخلاف ہوں گے۔ سمترسیوکوں کا شاسن میں استھان ہونا ضروری ہے۔ مگر ایسا استھان جس میں ان کا مان ہو شاسن بھی قائم رہے اور ان کی شان بھی ایسا دستور العمل بنا لینا مشکل نہیں۔ ہم سیوک لوگ اپنی طاقت اسی قدر اور ایسے طریق سے دکھائیں کہ دوسرے اس کا سواگت کریں نہ کہ اس سے کھنچیں اور ڈریں

اس وقت اکثر سمترسیوک ادھیکاریوں کے ساتھ معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن یہ ایک راز عیاں ہے کہ مختلف اشخاص کا رجحان مختلف سمتوں پر ہے۔ ان کا ہموار ہو جانے سے سمسیا اور جٹل ہو جائیگی۔ شاسن اپنے مخالف پرورتی کے لوگوں کو دبانا چاہیگا۔ لیکن نہ گ۔

آگے دیکھو صفحہ ۱۸

سنسار گتی

سی پی میں قحط

جاگرت پور - ۱۰ جون - ضلع بیتول کے ایک گاؤں ڈھوڈیا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک شخص میاں سنگھ فاقہ کشی کے باعث مر گیا ہے۔ متواتر ۸ دن تک اسے کچھ نہ ملا اور وہ چارپائی پر لیٹا رہا۔ جب گاؤں کے نمبردار کو اس بات کا پتہ لگا تو اس نے کچھ اناج بھیجا۔ مگر ابھی یہ اناج پکایا بھی نہ گیا تھا کہ میاں سنگھ بھوک سے تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ اس گاؤں کی ایک گونڈ عورت نے اپنے لڑکے کو کسی سٹیشن ماسٹر کے ہاں ایک روپے کو فروخت کر دیا۔ کیونکہ وہ اسے اس جگہ نہ لے جا سکی جہاں وہ کام کرتی تھی اور اسے چند دن فاقہ کشی کرنی پڑی۔ آخر کار بے چاری ایک روپے کے لئے اپنے لخت جگر کو علیحدہ کرنے پر مجبور ہو گئی۔

فرانس کی نئی جنگی تیاریاں

پیرس - ۹ جون - حکومت کے نئے بل تیار کرنے کیلئے منتری منڈل نے بہت سی دوڑ دھوپ کا اظہار کیا۔ سہ پہر کے وقت موسیو بلوم نے موسیو ہیریٹ صدر چیمبر کے حوالے یہ بل کر دیئے اور ساتھ ہی درخواست کی کہ چیمبر کی ایک خاص کمیشن اس غرض سے مقرر کی جائے کہ وہ ان بلوں کی پڑتال کر کے ان کو واپس بھیج دے تاکہ چیمبر میں ان کے متعلق بحث ہو سکے۔ ایک تازہ ڈگری کے ذریعہ وزارت نیشنل ڈیفنس کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جنگی بحری اور ہوائی محکمہ جات کی سرگرمیوں کو ایک نظام میں لائے۔ اس کے ساتھ ہی اس بات کا انتظام کیا گیا ہے کہ ایک نیشنل ڈیفنس کمیٹی بنائی جائے جس کے صدر وزیر نیشنل ڈیفنس ہوں اور جس میں محکمہ ہوائی اور بحری محکمہ کے [illegible]

کیا جاپان آسٹریلیا پر بھی حملہ کرنے والا ہے؟

لنڈن - ۸ جون - یونائیٹڈ پریس کے لنڈنی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ امپائر کانفرنس کا ایک اہم اجلاس اگلے سال شہنشاہ ایڈورڈ کے جشن تاجپوشی کے شروع ہوتے ہی منعقد ہوگا۔ اس موقعہ پر سرکاری نوآبادیات کے نمائندے تاج پوشی کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے موجود ہوں گے۔ اس کانفرنس میں چند مضامین پر بحث ہوگی۔ ان میں ایک یہ ہے کہ کس طرح برٹش ایمپائر اور امپائر کے سمندری راستوں کا ڈیفنس کیا جائے اور جنرل مصارف میں ہر ایک ڈومنین کو کیا امداد دینی چاہئے۔ اس کانفرنس میں خاص طور پر اس امر پر بھی بحث کی جائیگی کہ اگر جاپان آسٹریلیا پر حملہ کرے تو اس کے ڈیفنس کے لئے کیا کارروائی کی جائے۔

چونکہ ہندوستان کو بھی اس معاملہ میں خاص دلچسپی ہے اس لئے یہ تجویز بھی پیش کی جا رہی ہے کہ ہندوستان سے جو ڈیلیگیشن لنڈن آئے۔ اس میں حکومت کی مخالف پارٹی کے نمائندے بھی شامل کئے جائیں۔

کہ ان کو جرائم پیشہ قانون کی پابندی سے از جلد بری کر کے آزادانہ زندگی گذارنے کا موقعہ دے (۲) یہ کانفرنس ہندو دھرم سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتی ہے اور اہیروں کو عیسائیوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ غیر مذہب والوں کے جھکے میں نہ آئیں اور اپنے دھرم پر مضبوطی سے قائم رہیں اور چھوت چھات کے بدنما کلنک کو مٹانے کی کوشش کریں۔

سات آسامیوں کیلئے ۵۰۰ امیدوار

جالندھر - ۸ جون - کل سپرنٹنڈنٹ پولیس کے دفتر میں ریلوے پولیس کی بھرتی ہوئی ہے جس میں مختلف جگہوں سے ۵۰۰ کے قریب امیدوار آئے ہوئے تھے جن میں سے ۷ آدمی منتخب کئے گئے۔ ایک ہندو - ایک سکھ اور ۵ مسلمان۔

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کے بارہ میں سرسی پی رائے کی رائے

میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا۔ تمام دوائیاں اعلیٰ پیمانہ پر اور قدیم آیورویدک طریقوں پر بنائی جاتی ہیں اور دوائیوں کو نہ صرف ہندوستان کے ہر صوبہ میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے باہر بھی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے

ادھیکش جوگیش چندر گھوش آیورویدشاستری سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ بنگال

...بجلی گرنے سے مر گیا۔

۳ ہزار قلیوں کی ہڑتال

کلکتہ ۸ جون - کلکتہ کی مختلف کاروباری فرموں کے تین ہزار قلیوں نے ہوڑہ کول یارڈ میں کل اجرتوں کے سوال پر کام کرنا بند کر دیا۔ ہڑتال دوپہر کے وقت بند ہو گئی۔ ہڑتالی پرامن رہے کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ پولیس بازاروں میں فرموں کے ارد گرد گشت لگا رہی ہے۔

ایک ہندو کا سنگدلانہ قتل

نئی دہلی - ۹ جون - بمقام ضلع متھرا کے نزدیک ایک جنگل میں ایک ہندو کے سنگدلانہ قتل کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ متوفی اپنی استری کے ہمراہ اپنے سسرال سے واپس آ رہا تھا کہ جائے وقوعہ پر چار ڈاکو ان پر ٹوٹ پڑے۔ جنہوں نے اس ہندو کو قتل کر ڈالا اور اس عورت کے تمام زیورات اور کپڑے لوٹ لئے

ہندو دھرم پر قائم رہنے کا فیصلہ

لاہور - ۹ جون - گذشتہ اتوار کو موضع کنگن کھیڑی ضلع حصار میں بابو بھٹا کر داس بھارگو کی صدارت میں اہیروں کی کانفرنس ہوئی جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے (۱) اہیروں کی یہ کانفرنس اس بات کو بڑے دکھ سے محسوس کرتی ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ مزدوری اور کھیتی کر کے اپنا روزگار کماتے ہیں ان کو گورنمنٹ نے جرائم پیشہ اقوام میں شامل کیا ہوا ہے اور گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے

۶ جون کی رات کو پارٹی کے چند افراد بال بال بچے جبکہ ان کے پاؤں کے نیچے سے برف کے تودوں نے پھسلنا شروع کر دیا

مہاتما گاندھی اور مسٹر برلا میں بات چیت

بنگلور - آج مہاتما گاندھی ہریجنوں اور ہریجن سیوک سنگھ کی سرگرمیوں کے متعلق مسٹر جی۔ ڈی۔ برلا سے تبادلہ خیالات کرتے رہے مسٹر برلا مہاتما گاندھی کو ملنے کے لئے مدراس سے آئے کل مہاتما جی ہریجن سیوک سنگھ ورکرز کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔ اس موقعہ پر مسٹر برلا بھی موجود ہوں گے۔ مہاتما جی ۱۲ جون کو بنگلور سے واردھا روانہ ہو جائیں گے۔

چین کے جاپان سے تعلقات منقطع

کینٹن ۹ جون - نانکن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کوانگسی فوج کے ہیڈ کوارٹروں سے فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دیدیا ہے اور جاپان سے تمام تعلقات منقطع کر لئے ہیں کوانگسی صوبہ کی حکومت نے تمام چینی فوجوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کا ساتھ دیں۔

شنگھائی ۹ جون - نانکن سے پندرہ جنگی جہاز فوکین ساحل پر پہنچ گئے ہیں۔ جنگی جہازوں کی اس نقل و حرکت کو چینی حکام بظاہر معمولی بحری پریڈ قرار دے رہے ہیں

اڑیسہ میں خوفناک طوفان

کٹک - ۸ جون - گذشتہ تمام اڑیسہ میں خوفناک آندھی آئی - کھردرہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ جگن ناتھ پرشاد سب رجسٹرار اپنے مکان میں

سید عباس طیب جی سورگباش ہو گئے

نئی دہلی - ۹ جون - مسوری سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کانگریس کے پرانے اور مخلص لیڈر سید عباس طیب جی حرکت قلب بند ہونے سے سورگباش ہو گئے ہیں مرحوم یکم فروری ۱۸۵۴ء کو کھمبے میں پیدا ہوئے تھے۔ گیارہ سال کی عمر میں آپ انگلینڈ چلے گئے جہاں آپ نے تعلیم حاصل کی ۱۸۷۲ء میں میٹریکولیشن کا امتحان پاس کیا ۱۸۹۳ء سے ۱۹۱۳ء تک بڑودہ ہائیکورٹ کے جج رہے اور چیف جج ہو کر ریٹائر ہوئے پنجاب میں مارشل لا کے واقعات کی تحقیقات کرنے کیلئے غیر سرکاری کمیشن مقرر ہوا اس کے ممبر مقرر ہوئے ۱۹۲۱ء میں آپ عدم تعاون کی تحریک میں شامل ہو گئے اور اس سلسلہ میں جیل گئے

ضبطی کے خلاف پروٹسٹ

لاہور - دیوان پرکاش چند بی اے ایل ایل بی نے جو پنجاب ہندو سبھا کی طرف سے تحقیقاتی کمیٹی کے ممبر تھے۔ لاہور ہائیکورٹ میں ایک درخواست دی ہے۔ جس میں انہوں نے استدعا کی ہے کہ مقامی حکومت نے تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کی ضبطی کا جو حکم دیا ہے اسے منسوخ کیا جائے لالہ شام لال ایم ایل اے درخواست کنندہ کی جانب سے درخواست پر بحث کریں گے

ماؤنٹ ایورسٹ مہم کی ناکامی

نئی دہلی - ماؤنٹ ایورسٹ کی چوٹی پر چڑھنے والی مہم نے ناکام واپس آنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ آئندہ سال پھر کوشش کی جائیگی۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور
یکم اساڑھ سمت ۱۹۹۳

ہمارا وید پرچار اور اس کی رفتار

آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش وید پرچار ہے اور اس کے آگے ہوتا ہے "کرنونتو وشو ماریم"۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس آدرش کی پورتی کے لئے اُنہوں نے جو سادھن اختیار کر رکھے ہیں کیا وہ اُسے منزل مقصود کی طرف لے جا رہے ہیں؟ اور وہ اس سرگرمی اور تیزی سے منزل مقصود کی طرف بڑھ رہے ہیں جس سرگرمی اور تیزی سے کہ اُسے بڑھنا چاہئے۔

پرچار کے دو بڑے سادھن ہیں ایک تقریر اور دوسرا تحریر۔ پہلا سادھن لیکچروں، بھجنوں، ویاکھیانوں اور شاستراتھوں دوارا پرچار کا ہے۔ شروع شروع میں یہ سادھن بہت کامیاب ثابت ہوا۔ سوامی دیانند نے ویاکھیانوں اور شاستراتھ دوارا پرچار کیا اور انہیں بھاری سپھلتا بھی ہوئی۔ انہوں نے ایک دن میں کئی کئی ویاکھیان دئے بیسیوں پنڈتوں کے ساتھ اکیلے ہی شاستراتھ کئے۔ یہ طریقہ پرچار ابتدا میں اس لئے سپھل ہوا کہ کاریہ کشیتر میں کوئی منظم سوسائٹی کام نہ کر رہی تھی صرف عیسائی مشنری تھے۔ عیسائیت کا پرچار زور شور سے ہو رہا تھا۔ انہوں نے جا بجا سکول کالج اور گرجے بنائے اور نہایت کامیابی سے اپنا کام کر رہے تھے۔ سوامی جی کے پاس جہاں سوائے تقریر کے ابتدا میں کوئی اور سادھن پرچار کا نہ تھا۔ وہاں نہ صرف عیسائیوں کا سامنا تھا بلکہ اپنے ہی بھائیوں کی مخالفت شدید بھی تھی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ ان کی شکشا کو اپنا رہے ہیں اور انکی باتوں پر غور کرنے لگے ہیں تو انہیں اُس پرچار کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ گویا انہوں نے پرچار کا دوسرا ڈھنگ اختیار کیا اگرچہ اس وقت ان کے پاس اس طریقہ پرچار کو عمل میں لانے کے ذرائع محدود تھے پر بھی انہوں نے کمر ہمت باندھی اور تحریری کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جو پرچار میں جو کامیابی ان کے دوارا تحریر کے ذریعہ ہوئی۔ وہ شاید ہی کسی اور سادھن کے ذریعہ ہوئی ہوگی۔ اکیلے ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ ہزاروں کے آریہ سماجی بننے کا کارن ہوا سوامی جی تحریر کا کام اس قدر نہ کر سکے جس قدر کہ ان کی اچھا تھی۔ پھر بھی وہ جو کچھ اپنی چھوٹی سی آیو میں کر سکے وہ قابل فخر ہے۔

آریہ سماج کے جنم کے ساتھ دوسری سوسائٹیوں نے بھی جنم لیا۔ سکھ سنگھ سبھا۔ رادھا سوامی۔ دیو سماجی برہمو سماجی اور مسلمانوں نے بھی اپنی باقاعدہ جماعتیں بنائیں اور ان تمام سوسائٹیوں سے آریہ سماج کو مقابلہ کرنا پڑا۔ آریہ سماج نے سوشل سدھار کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ قدامت پسند طبقہ کی طرف سے اسکی مخالفت ہوئی۔ لیکن اس مخالفت کے باوجود آریہ سماج اپنا کام کئے گیا۔ اس کے استقلال کا یہ نتیجہ ہے کہ وہی جو کل مخالفت کرتے تھے آج اسکی تقلید کر رہے ہیں۔ آریہ سماج نے سکول اور کالج کھولے۔ اس وقت ان کی ضرورت تھی اور اس ضرورت کو آریہ سماج نے نہایت خوبی سے پورا کیا۔ گورو کل چلائے تو اس پر دھن پانی کی طرح بہا دیا۔ استری شکشا کے لئے جا بجا کنیا پاٹھ شالائیں کھولیں اب تو آریہ سماج مندر کنیا پاٹھ شالائیں بن رہے ہیں۔ اب کوئی جگہ ہی ایسی ہوگی جہاں سماج تو ہو لیکن پاٹھ شالہ اور سکول نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ شکشا کے کشیتر میں اتنا کام گورنمنٹ نے بھی نہیں کیا جتنا کہ آریہ سماج نے کیا۔ یہی نہیں ودھواؤں اور یتیموں کی رکشا کے لئے ودھوا آشرم اور اناتھ آلیہ بھی کھولے اور قوم کے اس سرمایہ کو محفوظ کر دیا ورنہ آریہ سماج سے پہلے یہ رتن دوسرے دھرمیوں کی سمپتی تھی۔ آریہ سماج نے سوشل برائیوں کو دور کرنے میں قابل فخر کام کیا آج کی حالت پچاس ورش پہلے کی اوستھا سے بالکل مختلف ہے۔ آج کا زمانہ ایک نوین یگ ہے اور پہلے کی جہالت اب نام کو نہیں یہ سب آریہ سماج کے پرچار کا پھل ہے یہ آریہ سماج کے انعووں کی سروپایکتا کا پریمام ہے آریہ سماج کے وچاروں کی اچھورتا کے جیسے آریہ سماج نے منش جیون کے ہر ایک بھاگ کو اُنت کرنے کے لئے سادھن بتائے اور اس پر جتنے الو سے عمل کر کے دکھایا۔ ورن بیوستھا اور ورن آشرم دھرم کو نیز چھوت کر کے سنسار کے سامنے تمام سماجک سمسیاؤں کے حل کا واحد ذریعہ پیش کیا۔ سوسائٹی کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے خدمتی۔ اچھوت ادھار۔ ودھوا ادواہ آدی انیک ہتو پورن کام کئے۔ سوراجیہ کی ضرورت اور سو دیشی سے پریم کا سبق اگر کسی نے ہندوستان کو پہلے پہل سکھایا تو وہ آریہ سماج نے ہی۔ آریہ سماج نے سب سے بڑی بات جو تہذیب دنیا کے سامنے رکھی وہ اعلے اخلاق ہے جہاں اور مذاہب کے رہنما۔ نبی۔ اوتار پیغمبر اخلاق کی کسوٹی پر پورے نہیں اُترتے بلکہ سادھارن منشوں کی طرح اپنی زندگی بتاتے رہے وہاں آریہ سماج کے جنم داتا مہرشی دیانند کے اخلاق نے دنیا کے سامنے ایک آدرش رکھا اور ایک ایسی کامیاب زندگی پیش کی جس سے دنیا ہمیشہ شکتی حاصل کرتی رہیگی۔ اس حد تک بے شک آریہ سماج نے اس قدر ترقی کی کہ اس پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے دھرم کا سمبندھ سوسائٹی سے ویسا ہی ہے جیسا کہ آتما کا شریر سے ہے آتمک انتی کے لئے پہلے شاریرک انتی نہایت ضروری ہے اگر شریر انیک روگوں سے گرست ہے تو آتمک انتی کا خیال فضول ہے یہی حالت دھرم پرچار کی ہے۔ آریہ سماج کو ویدک دھرم کا سپھلتا پوروک پرچار کرنے کے لئے پہلے اپنے انکول واتاورن پیدا کرنا آوشیک تھا۔ سوسائٹی میں جب تک سماجک کریتیاں اور برائیاں ہیں تب تک کسی بھی دھرم کے پرچار کی سپھلتا کٹھن ہے سماجک جیون دھرم کے اسقدر نزدیک ہے کہ بعض سماجک ریتی رواج دھرم کے نام پر بھی ہونے لگ جاتے ہیں اور بعض حالات میں سوسائٹی کے کسی فرد کا گناہ دھرم کے ماتھے مڑھ دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ بھول ہے لوگ ایسے شریر اور آتما کے پرتھک پرتھک استتو اور ان کے سمبندھ کو نہیں پہچانتے تبھی تو آریہ سماج کے متعلق کئی پرکار کی غلط فہمیاں جن سادھارن میں پھیلی ہوئی ہیں۔ لوگ نہیں سمجھتے کہ آریہ سماج اور ویدک دھرم دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں آریہ سماج ایک سوسائٹی ہے اور ویدک دھرم ایک دھرم۔ آریہ سماج ویدوں میں ورنت دھرم کا پرچارک ہے۔ دھرم ایک ایسی چیز ہے جو ہر زمانہ میں ایک سار اور ایک رس رہتا ہے اور اس میں پریورتن نہیں ہو سکتا ہے لیکن آریہ سماج ایک سوسائٹی ہے اس کے نیموں اور ویدک دھرم کے پرچار سمبندھی سادھنوں میں سمے انوسار اُچت پریورتن کیا جا سکتا ہے۔ اگر آریہ سماج کا کوئی ادھیکاری یا ممبر اخلاق سے کبھی کسی وجہ سے گر بھی جائے تو اس کی وجہ سے نہ تو آریہ سماج کو دوش دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ویدک دھرم کو ناقص قرار دیا جا سکتا ہے وہ انفرادی کمزوری ہے وہ دور کی جا سکتی ہے۔ اس نکتہ کو سمجھ لینے کے بعد سوسائٹی کا جو سمبندھ دھرم سے ہے وہ بخوبی سمجھ میں آ سکتا ہے۔ اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے آریہ سماج نے دنیا کے سامنے ایک کامیاب زندگی اور اخلاق کا آدرش رکھا اور اس کے ساتھ ساتھ ایک ایسا دھرم پیش کیا جو عالمگیر اور افضل ہے جو دنیا کے آغاز میں ایشور کی طرف سے منش جاتی کے لئے بطور مشعل کے دیا گیا۔ آریہ سماج کا دعوے ہے کہ ویدوں میں ورنت دھرم جسے ویدک دھرم کہا جاتا ہے ایک ایسا دھرم ہے جسکی موجودگی میں دنیا کو کسی دوسرے نقلی مذہب یا مت متانتر کا زیر منت ہونیکی ضرورت نہیں۔

چونکہ وید کی شکشائیں اور اس میں ورنت دھرم سارے سنسار کے لئے ہے اور آریہ سماج۔ اس دھرم اور وید میں ورنت شکشاؤں کے پرچار کا دعوے کرتا اور کرنونتو وشو ماریم کا پرچم لہراتا ہے اسلئے اسکا مکھیہ اُدیش وید پرچار ہے۔ میں لکھ آیا ہوں کہ اس کام کو سپھلتا پوروک کرنے کے لئے دو سادھن ہیں ایک اُپدیشوں، لیکچروں اور بھجنوں کا اور دوسرا تحریر کا۔ پہلا سادھن اب نرا رسمک سدھ ہو رہا ہے۔ کیونکہ نہیں صرف جلسوں کو منا لینے کا نام وید پرچار رکھ دیا ہے۔ سال بھر میں ایک جلسہ کر دینے کا نام وید پرچار نہیں کہا جا سکتا اور اس کا اتنا لابھ بھی نہیں ہوتا جتنا کہ خرچ۔ اسکی وجہ یہ بھی ہے کہ لوگ اب لیکچر سن سن کر تنگ آ گئے ہیں اور اب وہ چکنی چپڑی باتوں کو نہ سن کر گہرے مطالعہ کے مشتاق ہیں۔ آریہ سماجوں کے اتسوں کا روپ بہت بگڑ چکا ہے دو دن ویاکھیان پر ویاکھیان اور بھجن پر بھجن ہو جاتے ہیں۔ جنتا کسی بھی لیکچر کا ستھائی پربھاو لے کر نہیں جاتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لیکچروں میں جنتا کی اُپستھتی محض وقت کٹی کے لئے ہوتی ہے۔ ماہ اپریل کے سارودیشک میں شری نارائن سوامی جی نے اتسوؤں کے سمبندھ میں اپنا تجربہ بتایا تھا۔ اس میں انہوں نے صاف طور پر لکھا تھا کہ:۔

"بایدی ہم ید لیکھوں کے سمے کا دروپیوگ اور آریہ سماج کے دھن کا ناش کہیں اکٹھا دیکھنا ہو تو آریہ سماج کے اتسو کے روپ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اتسو کے دو تین دنوں میں ویاکھیان پر ویاکھیان۔ بھجن پر بھجن کے سوا اور کچھ نہیں دکھائی دیگا پراتہ کال سے رات کے دس بجے تک یہی تانتا لگا رہتا ہے۔ یہ سب شور و غل ہو جانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ سنسکار وتاور میں یدی کوئی ایک ویاکھیان کی بات کو ہی یاد رکھیں تو بہت سمجھنا چاہئے۔ آریہ سماج کے ادھیکاری بھی سمجھتے ہیں کہ ورتمان ریتی سے ان کا اتسوؤں کو منانا ڈھونڈورا پیٹنے کے سوائے اور کچھ ارتھ نہیں رکھتا پرنتو اس کا سدھار کیوں نہیں کرتے اس کا کارن رواج کی غلامی کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا"

سوامی جی کا کہنا بالکل بجا ہے۔ ذرا سوچئے

ایک اپدیشک اگر لاہور سے چل کر راولپنڈی یا سرینگر
راچی کے جلسہ میں شامل ہوتا ہے اور لیکچر
یتا ہے تو اس سے کیا لابھ ہوتا ہے اس کے
نے جانے پر پچاس ساٹھ روپے خرچ کئے
تے ہیں لیکن اس کا نتیجہ سوائے اس کے کہ لیکچر
واہ واہ ہو جائے یا تالیاں پٹ جائیں اور
نہیں ہوتا۔ ادھیک کاری حاضری، چندہ اور
یکٹوں سے جلسہ کی کامیابی کا اندازہ
تے ہیں لیکن یہ سروتھا بھول ہے کامیابی کے
تو یہ ہیں کہ جلسہ کے بعد ہر ایک ممبر روزانہ سندھیا
نا ہم یورو کرنا شروع کر دے۔ دینک اور
نا ہفتہ ستسنگوں کی رونق بڑھ جائے بیس پچیس
اور بن جائیں اگر یہ نہیں ہوتا تو جلسہ کی کامیابی
نہیں۔ ضرورت ہے کہ ہم ہم اتسووں کے پروگرام
م حیثیت پر پورتن کریں۔ میری تو تجویز یہ ہے کہ
دسہرہ ہوتا ہیں اور ٹریکٹ بھاری سنکھیا میں
ے جایا کریں یا دو ایک دو دن لگاتار لیکچر اور بھجن
کی بجائے ویدوں۔ اپنشدوں اور ستیارتھ
تیں آدی کی راتھ و سندرہ بیس دن کتھا ہو
کرے اور تیج کرت سنگ لگا کرے دوپہر
پروگرام نہ ہو۔
یہ تو سدھ ہی ہے کہ لیکچروں، بھجنوں یا جلسوں
م وید پرچار نہیں ہے اور سچ پوچھو تو وید پرچار
بھی نہیں ہے ویدوں کے الہامی ہونے اور
ستیہ ودیاؤں کا پستک ہونے کی وجہ سے
نہیں ہے اور سنسار کے گرو آریہ بننے کا دعوے
لیکن دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ آریہ سماج
ید پرچار کی طرف پوری توجہ نہیں دی آج
ہر آریہ کے گھر میں چاروں وید اور ان کے بھاشیہ
چاہئے تھے وہاں اکثر آریہ سماجوں کے ادھیکاری
تک نہیں جانتے ۔ دنیا ویدوں کو
کیسے؟ خود آریہ سماجی تو پڑھ نہیں سکتے"
و اسکے لئے کہ اب تک آریہ سماج ایک بھاشیہ
کرسکا جو سہل اور سہرد یا نہ ہو اور دنیا کے ڈھنگ
گیا ہو۔ جب ہندی ہی میں ساٹھ برسوں میں
بھاشیہ نہیں ہو سکا تو دنیا بھر کی بے شمار بھاشاؤں
ں کا انوواد کرنے کا دن کب پورا ہو سکتا
دوسری مشکل یہ ہے کہ آریہ سماج جو کچھ بھاشیہ
رتا ہے اس کو ہو یا رک نقطۂ نگاہ سے
بٹ میں لاتا ہے مفت بانٹنا تو درکنار اسکو
داموں پر بھی پیش نہیں کرتا۔ اسکی ہر ایک پستک
رو منگی ہوتی ہے کہ غیر مذہب کے لوگ تو خرید نے
ساہس نہ کر سکیں گے۔ ایک آریہ سماجی بھی اتنے پیسے
سے ہچکچاتا ہے۔ ویدوں کا مفت بانٹنا
مجھے ناممکن نظر آتا ہے ستیارتھ پرکاش
ایک لاکھ کی تعداد میں مفت بانٹا جا
بہت پرچار ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری
وہ بھی بھن بھن بھاشاؤں میں ہو۔ لیکن

آریہ سماج نے اس طرف بالکل توجہ نہیں دی۔ مسلمان
اور عیسائی تو قرآن اور بائیبل کو لاکھوں اور کروڑوں
کی تعداد میں بانٹ چکے ہیں اور بانٹ رہے ہیں
اور ان کی دھارمک پستکوں کا ترجمہ تقریباً ہر ایک
زندہ زبان میں ہو چکا ہے لیکن آریہ سماج ویدوں
کا تو کجا۔ ستیارتھ پرکاش کا ہی ترجمہ ودیشی
بھاشاؤں میں نہیں کر سکا اگر گورمکھی اور انگریزی
وغیرہ میں کیا بھی ہے تو وہ اسقدر مہنگا ہے کہ
ایک ودھرمی اس کو خریدنے کا ساہس نہیں کر سکتا
ویدوں کے متعلق ہمارا دعوے تو بہت بلند ہے
لیکن ہم اس کا تھوڑا انش بھی پورا نہیں کر پائے
دیکھیے بائیبل کے مفت بانٹے جانے کے اعداد و شمار
کیا بتاتے ہیں۔
برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی ۱۸۰۴ء میں
قائم ہوئی تھی۔ اس کا مقصد دنیا میں بائیبل کی
اشاعت کرنا ہے اس نے اپنے قیام کے بعد پانچ
سالوں میں ۷۷۰۰۰ بائیبل کی جلدیں تقسیم کیں
۱۹۰۴ء تک ۵۱۹۷۰۰۰ جلدیں اور ۱۹۳۴ء
تک ۱۵۹۲۲۲۵۳ جلدیں تقسیم کیں اور اب تک
وہ سوسائٹی ۲۳۰۰۰۰۰۰ جلدیں تقسیم کر چکی ہے
لیکن میں آریہ سماج سے پوچھتا ہوں کہ اس نے
کیا کیا ہے؟ وہ کرے بھی کیا اسکا اصلی مقصد اسکی
نظروں سے اوجھل ہو گیا ہے تمام طاقت اور
دھن سنستھاؤں کو چلانے میں صرف ہو رہا ہے
ہر ایک سماج نے کوئی نہ کوئی اپنی سنستھا چلا رکھی
ہے اور اس کے لئے ہر روز اپیلیں کی جاتی
ہیں۔ پہلی سنستھائیں تو چلتی نہیں نئی کھولتے جا
رہے ہیں اور اس کے لئے جھولی پھیلاتے باہر کی
سماجوں میں جا نکلتے ہیں لاکھوں اور کروڑوں
روپے سکولوں کالجوں، اناتھ آلیوں، ودھوا آشرموں
گوروکلوں، اور دوسری سنستھاؤں پر خرچ ہو چکے
ہیں جس شکتی پر آریہ سماج آج لاکھوں روپیہ
سالانہ خرچ کر رہا ہے وہ شکتی آج مفر تھا ان ایگو
سدھ ہو رہی ہے۔ لیکن آریہ جی سنستھاؤں کو کم
کرنے اور نہ چلنے والی سنستھاؤں کو بند کرنے کا نام
نہیں لیتے اور ان کو چلانے کے لئے اپنی ساری طاقت
خرچ کر رہے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہے کہ وید پرچار کا
کام پس پشت پڑا ہوا ہے۔
ویدوں اور رشی کرت گرنتھوں کا ودیشی بھاشاؤں
میں انوواد کرنے اور سستا ساہتیہ پیدا کر کے بانٹنے کی
طرف اگر آریہ سماج اتنی ہی توجہ دیتا جتنی کہ اس نے
سنستھاؤں کو چلانے کی طرف دی تو وہ فخر سے
کرنونتو وشوم آریم کے موٹو پر عمل کرنے کا
دعوے کر سکتا۔ اسطرف تو اسکی کم توجہی ہے ہی
آریہ سماج کے پریس کی طاقت بھی، دوسرے مذاہب
کے مقابلہ میں کمزور ہے۔ دیگر آریہ سماج کے چند
ایک اخبار ہیں وہ بھی کس مپرسی کی حالت میں چل رہے
ہیں انکی اشاعت سینکڑوں میں ہے ہزاروں میں نہیں

حالانکہ پنجاب میں آریہ سماجیوں کی تعداد کئی لاکھ
ہے۔ پنجاب میں آریہ سماج کا بہت پرچار ہے لیکن
یہاں ایک ہندی ہفتہ وار اخبار کامیابی سے
جاری نہ رہ سکا۔ ان حالات میں بھی اگر
آریہ سماج وید پرچار کے ڈھنگ کو بدلنے کی
طرف توجہ نہیں دیگا تو ضروری ہے کہ باقی
سوسائٹیوں کے مقابلہ میں بہت پیچھے رہ جائے
اور اس کے بلند بانگ دعوے ادھر کے ادھر
رہ جاویں گے۔ "ہتیشی"

میلہ سورج گرہن گوروکشیتر پر سناتن دھرم کا فکر

۱۹ جون کو میلہ سورج گرہن گوروکشیتر کے اوسر پر
پانچ لاکھ پورانکوں اور دوسرے لوگوں کے پہنچنے کی
امید کی جا رہی ہے۔ اس موقعہ پر جہاں گورنمنٹ
اور ریلوے کی طرف سے انتظام اور یاتریوں
کی سہولیت کا پورا پورا دھیان رکھا جا رہا ہے
وہاں سناتن دھرمیوں اور آریہ سماجیوں کی
طرف سے پرچار کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے
سورج گرہن کے روز ایک گندے سے تالاب
میں ڈبکی لگانے سے پاپوں کے دھل جانے کی
امید پر پانچ لاکھ آدمیوں کا وہاں جانا ان
کی جہالت اور وہم کا زبردست ثبوت ہے۔ اس
کا کھنڈن کرنا اور انہیں ستیہ اور سچ راہ حق
پر لانا آریہ سماج کا کرتویہ ہے اور اسی کرتویہ
سے مجبور ہو کر آریہ سماج پرچار کا پربندھ کیا
کرتا ہے "آنند" نے اپنی ۳ جون کی اشاعت میں
لکھا ہے کہ گورنمنٹ اس میلہ کو دھرم کی نندا
کرنے والے لوگوں سے پاک رکھنے کی کوشش
کرے۔ اور میلہ کے احاطہ میں کسی غیر مذہب والے
کو جو سناتن دھرم کی مذمت کرنے یا دیگر مذاہب
کی تبلیغ کرنے آیا ہو داخل نہ ہونے دے۔ اور
ایسے لوگوں سے جو ان کی دلآزاری کرنے کے لئے
وہاں جا پہنچتے ہیں سناتن دھرمیوں کی حفاظت
کرے۔ کیونکہ وہ ان کے پرانوں سے بھی پیارے
دھرم کا کھنڈن کرتے ہیں"
شاید اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے جن تجاویز
پر عمل کرنا ضروری ہے ان پر غور کرنے کیلئے ہی سناتن
دھرمی بھائی کانفرنس کی تجویزیں کر رہے ہیں لیکن
انہیں سوچنا چاہئے کہ ایسے موقعوں پر لاکھوں
روپیہ ضائع کیا جاتا ہے اور وہ بھی ایک ایسی
امید پر جس کا دل میں لانا بھی فضول اور لغو
ہے اگر وہی روپیہ کسی اچھے کام پر صرف ہو تو دیش
اور جاتی کی کئی مصیبتیں دور ہو سکتی ہیں باقی رہا
آریہ سماجی وغیرہ لوگوں کا وہاں جا کر پرانوں سے بھی
پیارے سناتن دھرم کا کھنڈن کرنے کا سوال"
اگر سوشل برائیوں۔ جاتی کی بد رسوم اور توہمات
کو دور کرنے کے لئے کوشش و پرچار اس کے

نزدیک اسکی دلآزاری ہے۔ تو وہ مجبور ہیں اور
اس سے باز نہیں رہ سکتے

وید بھاشیہ اور آریہ جنتا

ایک سرو مانیہ پرمانک اور وگیانک ڈھنگ پر
کئے گئے وید بھاشیہ کی آوشیکتا کو چر کال سے
انوبھو کیا جا رہا ہے۔ اس ابھاؤ کی پورتی کے لئے
جہاں وید بھاشیہ کرنے والے منڈل ایوجنا کر
رہے ہیں وہاں پنجاب اور یو۔ پی کی آریہ پرتی
ندھی سبھاؤں کے علاوہ آریہ سارودیشک سبھا
کے سامنے بھی یہ آوشیک پرشن ہے آریہ جنتا
کی طرف سے مختلف سمتیاں اور پرستاؤ اپستھت
کئے جا رہے ہیں۔ ہمو کتیش اسہا وچار یہ ہے کہ
تین سبھاؤں کو علیحدہ علیحدہ بھاشیہ کے کام
کو شروع نہ کر کے سنگٹھت ہو کر یہ کام کرنا ادھک
لابھدائک رہیگا۔ کیونکہ جہاں مل کر کام کرنے
سے خرچ کم ہوگا۔ وہاں تینوں سبھاؤں کے ودوان
مل کر اس کام کو ادھک سپھلتا سے کر سکیں گے
مگر ساتھ ہی وہ بھاشیہ سب کے لئے پرمانک
بھی ہوگا۔ بھن بھن سبھاؤں کی اور سے پرکاشت
ہونے والے بھاشیوں کی اوستھا میں سب سے
بڑی مشکل یہ در پیش ہوگی کہ کوئی بھاشیہ بھی
پرمانک نہ کہا جا سکیگا۔ اتھوا تینوں سبھاؤں کو
اپنا اپنا بھاشیہ اتم اور پرمانک کہنا ہوگا۔ ہمارے
وچار میں تینوں سبھاؤں کو مل کر اس کام کو کرنا
ادھک اپیوگی اور لابھدائک سدھ ہوگا

سرو دھرم سمیلن لنڈن

۳ سے ۸ جولائی تک لنڈن میں ایک وراٹ سرو
دھرم سمیلن ہوگا۔ اس سمیلن میں بہت سے
ودوان مختلف مذاہب کی اور سے سملت ہونگے
آریہ سماج کے دو پرتی ندھی آچاریہ رام دیو جی
اور پنڈت ایودھیا پرشاد جی اس سمیلن میں
شامل ہوں گے۔ سر فرانسس ینگ ہسبنڈ اس کے
برٹش نیشنل سبھا پتی ہیں۔ انہوں نے حال ہی
میں "ایشیاٹک ریویو" میں سنسار کے بھر اتر لوک
جس کا پرسار اس سمیلن کا اُدیش ہے ایک لیکھ
لکھا ہے۔ جس کا ایک انش یہ ہے کہ "یدھ
روکنے اور شانتی ستھاپت کرنے کے لئے معاہدوں
اور سوئیکاریتاؤں کی اپیکشا ادھک گہری شکتی
کی ضرورت ہے۔ یہ شکتی ادھیاتمک ہونی
چاہئے۔ عیسائی بھاو ودھی ادھیاتمک شکتی
سدھ ہوگا۔ جس کی سنسار کو ضرورت ہے
یدی اگر دنیا کے بھر اتر لو اور شبھ بھاوناؤں
سے پربھو کے بھیتر شاسن کو سچائی کے ساتھ سویکار
کرلیں مشترکہ پالن کریں تو یدھ بند ہو جائیں گے

...نمازیں پوری کرنے کیلئے قرآنی الفاظ کا توڑ مروڑ

...ایک مسلمان کیلئے از بس ضروری ہے پنج وقتہ ...کے عادی مسلمان بہت ثواب کا مستحق سمجھا گیا ...لیکن حیرت ہے کہ لفظ "نماز" سارے قرآن ...میں ایک بار بھی نہیں آیا۔ "نماز" لفظ فارسی کا ...جب "نماز" کا قرآن میں ذکر ہی نہیں تو پانچ ...نماز کا حکم بھی کیوں کر ہو سکتا ہے لفظ ...آتا ہے جس کے معنی لسان العرب ...تاج العروس میں سورج کے ڈھلنے یا زوال ...کے ہیں بقول "بلاغ" بابت ماہ جون ۱۹۳۵ء ...قرآن لکھنے والوں کے ذہن میں یہ چیز کبھی ...محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پانچ نمازیں فرض ...ں۔ اسرار فیہ الہیر۔ "دلوک" کے معنی ہیں ...اور تفسیر بالرائے سے کام لینے کی ...ضرورت محسوس ہوئی۔ انہوں نے قرآنی الفاظ ...توڑ کر پانچ نمازیں نکالیں۔ آیت کے ...الفاظ اس تعرف کے متحمل نہیں ہیں۔ تب ...ان کے بزرگوں نے "دلوک" کے ایک ...معنی لئے۔ تب بھی پانچ نمازیں پوری ...نہ ہوئیں اس لئے انہوں نے غسق کے معنی ...دو لئے اور اس طرح پانچ ...پوری کیں کہ دلوک کے معنی ظہر اور ...لئے اور غسق کے معنی شام اور عشا ...انہیں ان لوگوں کو یہ کبھی احساس ہے ...دلوک اور غسق" ہر دو کے دو دو معنی ...جائیں تو پھر بھی پانچ نمازیں ثابت ...نہیں ہوتیں۔ صرف پانچ نمازیں ثابت کرنے ...کے لئے انہیں مجبوراً دو دو معنی کرنے پڑے!

عقل سے کام لینے والے کیلئے جہنم

مذہب اور دھرم میں سب سے بڑا فرق ہے کہ مذہب یقین لانے کو کہتا ہے اور دھرم عملی زندگی اور اعلےٰ اخلاق بنانے ...والا بننے کیلئے اعلےٰ اخلاق کوئی شرط نہیں۔ شرط ہے تو خدا اور رسول پر ایمان لانا ہی۔ لیکن دھرم کسی چیز پر ایمان لانے کو نہیں کہتا۔ وہ دھرماتما ہونے کے لئے اعلےٰ اخلاق کو ضروری قرار دیتا ہے۔ جو یقین لانے کی چیز ہے وہ یقیناً کہ سمجھتا ہے۔ جبکہ اس کے متعلق ...کرنے اور اسے عقل و دلیل کی کسوٹی پر کسنے کی مذہب اجازت نہیں دیتا۔ جیسا کہ ترمذی ابو داؤد میں ایک حدیث آئی ہے جس کا مطلب بقول "بلاغ" یہ ہے کہ عقلی تفسیر کرنے والا شخص جہنمی ہے۔ رسول ...صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے معنی اپنی عقل سے بیان کئے۔ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے،

یہی وجہ ہے جو اب اسلامی عقائد کی وقعت نہ مذہب اور تعلیم یافتہ دنیا کی نظروں میں کم ہو رہی ہے۔ کیونکہ عقل و دلیل کی کسوٹی پر آتے ہی وہ کھوٹے ثابت ہو جاتے ہیں۔

میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا

یہ حقیقت ہے کہ مسلمان قرآن کو الہامی ثابت کر سکے ہیں نہ کر سکتے ہیں، اور نہ ہی اسے وہ الہام کی کسوٹی پر کسنے کیلئے تیار رہیں۔ سوال ہو سکتا ہے کہ پھر کیوں کر لوگ، اسلام کی پیدائش کے وقت، قرآن کو ماننے لگ پڑے۔ اس کا سیدھا جواب یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو کیا معلوم کہ الہام کس چڑیا کا نام ہے اور جسے معلوم بھی ہو۔ وہ اس کے متعلق اعتراض ہی کیا کر سکتا تھا جبکہ یہ ایمان لانے کے لئے ہے نہ کہ عقل و دلیل کی کسوٹی پر کسنے کیلئے! لیکن اب تو وہ دن نہیں رہے۔ جہالت کا زمانہ گذر گیا اور کوئی وجہ نہیں کہ تعلیم یافتہ لوگ عقل سے کام نہ لیں۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہے کہ لوگ قرآن کی تعلیم سے دور جا رہے ہیں۔ جب پڑھے لکھے مسلمان ہی قرآن کو چھوڑنے لگ پڑے تو جاہل لوگوں سے تو گلہ ہی بے جا ہے اس حقیقت سے متاثر ہو کر ایک خریدار "بلاغ" سوال کرتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ شکوہ کہ میری "قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا" قیامت ہوگا یا دنیا میں ہو چکا" اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ جب سے مسلمانوں نے اماموں اور محدثین کی تقلید شروع کر دی ہے۔ تب سے انہوں نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔ رسول کریم کے وقت بھی ایسے لوگ تھے۔ اس لئے آپ نے خدا کے حضور شکایت کی" محدثین اور اماموں کی تقلید میں قرآن کو ترک کر دینا تو دو نتائج پیدا کرتا ہے اول یہ کہ محدثین اور امام راہ حق پر ہوں اور قرآن کو قابل ترک سمجھتے ہوں اور مسلمانوں نے قرآن کو چھوڑ کر ان کی تقلید کی ہو دوسرا یہ کہ مسلمانوں نے خود اپنی عقل سے کام نہ لیکر جس نے جو کہا صحیح مان لیا اور اس کے پیچھے چلنے لگ پڑے۔ رسول اللہ نے مسلمانوں کے قرآن چھوڑ دینے کی شکایت تو اللہ سے کی لیکن انہیں ایسا کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا کہ خود اللہ بھی اس معاملہ میں کیا کر سکتا ہے وہ زبردستی تو کسی کے گلے قرآن نہیں باندھ سکتا

اسلام میں عورت کی پوزیشن

اسلام میں عورت کی پوزیشن جسقدر گری ہوئی ہے اس قدر کسی بھی مذہب یا قوم میں نہ ہوگی عورت کے لئے پردہ اور طلاق ہی کچھ تحقیق نہیں ہیں بلکہ اسکی ہستی کی وقعت بھی کچھ نہیں جبکہ اسکی گواہی تک قابل اعتبار نہیں جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ زنا کا جرم ثابت کرنے کے لئے چار مرد معتبر گواہ ضروری ہیں۔ عورتوں کی چشمدید گواہی کی کوئی قیمت نہیں۔ وہ قابل تسلیم نہیں یہی نہیں بلکہ محدثین کے نزدیک عورت ولی تک نہیں بن سکتی۔

گذشتہ سنیچر وار کا ذکر ہے کہ میں ہوشیارپور سے جالندھر آ رہا تھا گاڑی کے جس ڈبے میں میں بیٹھا تھا اس میں میرے قریب ایک مسلم نوجوان (جو ہوشیارپور میں وکالت کرتا ہے) بیٹھا اپنے ایک ہندو متر سے باتیں کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میری موجودہ بیوی چھٹی بیوی ہے یہ پوچھنے پر کہ آپ نے پہلی شادی کب کی بتایا کہ چھ سال ہوئے ہیں۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ وہ ہر سال پہلی بیوی کو طلاق دیکر نئی لے آتا ہے۔ ہم دونوں نے کہا یہ تو صنف نازک پر بے حد ظلم ہے بے انصافی ہے۔ ذرا اخلاق کی رو سے بھی ناجائز ہے۔ اس نے ہنس کر جواب دیا۔ اخلاق کو میں کچھ نہیں سمجھتا۔ اور جب میرا مذہب اس کی اجازت دیتا ہے تو میں کیوں نہ اس کا پورا پورا فائدہ اٹھاؤں"

خوب! یہ ذہنیت ہے ایک اعلےٰ تعلیم یافتہ مسلم نوجوان کی۔ اگر ایک مسلم عورت بلاوجہ اپنے خاوند سے طلاق دی جا کر چار پانچ سو میں بیچی جا سکتی ہے تو وہ اپنی پوزیشن کو بخوبی سمجھ سکتی ہے اور اس قسم کے خیالات کی موجودگی میں ایک مسلم عورت اپنے خاوند سے بہتر سلوک کی امید نہیں رکھ سکتی جبکہ خاوند اسے اپنی ملکیت سمجھتا ہے۔ حیرت ہے کہ مسلم عورت اسے برداشت کئے جا رہی ہے۔

احادیث کی اصلاح کا مطالبہ

کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس رات کفار کے نرغے سے چھپ کر مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے تو آپ نے اپنے بستر پر حضرت علی کو لٹا دیا تھا اور جب کفار کو اس دھوکہ کا پتہ چلا تو وہ ہاتھوں کو مل کر رہ گئے۔ یہ روایت اس قدر مشہور ہے کہ شاید ہی کوئی سیرۃ نبوی مشرق یا مغرب میں لکھی گئی ہو جس میں یہ واقعہ درج نہ کیا گیا ہو لیکن "بلاغ" کے تازہ پرچہ میں جناب سید مقبول حسین صاحب بی اے فرماتے ہیں کہ یہ روایت اصول درایت کی رو سے بالکل لغو اور غلط ہے۔ کیونکہ ان کے خیال میں نبوت کی سب سے بڑی شان یہ ہے کہ وہ دنیا کے لوگوں کی طرح مکر و فریب اور چالبازی کے ہنر سے بالکل بالاتر ہوتے ہیں ان کا مزید کہنا ہے کہ ایسے واقعات کا حدیث میں آنا بے عقلی کا سب سے بڑا ثبوت ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کو کوئی مذہبی درجہ نہ دیا جائے ورنہ ایمان کا خطرہ ہمیشہ موجود رہیگا

لیکن سوال یہ ہے کہ جب ایسے لغو اور غلط واقعات احادیث میں درج ہیں تو کیوں نہیں احادیث کی اصلاح کی جاتی؟ لیکن اہل حدیث اسے کب گوارا کر سکتے ہیں۔ جسطرح پرانک کھائی پورانوں کی اصلاح کا مطالبہ سن کر دھرم کی دُہائی دینا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کی ایک بھاری تعداد اس کے لئے تیار نہیں ہو سکتی

امام مسجد اور امیر جماعت کیلئے زناکاری معاف

اسلامی اخلاق کی کسوٹی بھی عجیب ہے جھوٹ بولنے والا بھی مسلمان ہو سکتا ہے مسلمان ہی نہیں نبی بھی ——— اور زناکاری تک معاف ہے اور وہ بھی امام مسجد اور امیر جماعت کو کیوں؟ اگر جماعت کا رہنما ہی اس خاص رعایت سے جائز فائدہ اٹھا کر زنا کرتا ہے اور اس کو گنہگار قرار دیکر سخت سزا نہ دی جائے تو اس کی جماعت کے لوگوں میں اسکی عزت کیسے قائم رہ سکتی ہے اور یہ کہ لوگ کیوں کر زناکاری سے باز رہ سکتے ہیں۔ "اہلحدیث" کے ایک خریدار نے سوال پوچھا ہے کہ اگر کوئی امام مسجد اور امیر جماعت کسی منکوحہ عورت سے ناجائز تعلقات قائم کر لے اور بوقت تنہائی دو عورتیں اپنی آنکھوں سے تمام ماجرا دیکھیں اور متعلقہ عورت بھی فعل مذکورہ کا اعتراف کرے تو امام مسجد مذکور پر دین حکم کی رو سے شرعاً کیا تعزیر ہو سکتی ہے اس پر فتویٰ ملتا ہے کہ زنا پر شہادت کا نصاب شرعی چار مرد معتبر گواہ ہیں۔ عورتوں کے کہنے سے زنا ثابت نہ ہوگا۔ عورت اگر زنا کا اقرار کرے تو اس پر اپنے اقرار سے جرم ثابت ہوگا۔ مرد پر ثابت کرنے کے لئے اس کا اپنا اقرار یا چار معتبر گواہ ہونے چاہئیں اخلاقی طور پر اسکو فہمائش کر دی جائے اور زانی کا لفظ اس کے حق میں نہ بولا جائے"

کسقدر فرق ہے ویدک دھرم کی تعلیم اور اسلام کی تعلیم میں۔ اسلام تو کسی بیوی سے امیر جماعت اور امام مسجد تک کے زنا کرنے کو برا نہیں مانتا لیکن ویدک دھرم تو پرائی استری کو بری نگاہ سے دیکھنا بھی گناہ سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ پرائی استری کو ماں اور بہن جانو!

Digitized by eGangotri

کال کوٹھری سے آسمان جھانکا کرتا تھا

(پنڈت جواہر لعل کی آتم کتھا سے)

پنڈت جواہر لعل نہرو نے جیل میں اپنی "آتم کتھا" لکھی تھی جو انگریزی میں چھپ کر ولایت سے آئی ہے اور ہندوستان میں اس کی بہت قدر ہوئی ہے۔ اس آتم کتھا کا ایک اقتباس ہم "پرکاش" کے پریمیوں کی دلچسپی کے لئے یہاں دیتے ہیں (ایڈیٹر)

میں اس بار لگ بھگ سات ورش بعد جیل گیا تھا اس لئے پرانا جیل جیون کی سمرتیاں بہت کچھ دھندلی ہو چکی تھیں۔ اس بار میں نینی سنٹرل جیل میں تھا۔ نینی جیل صوبہ جات کی بڑی جیلوں میں سے ایک ہے۔ وہاں مجھے اپنے ایکانت جیون کے نئے انوبھو حاصل کرنے تھے۔ میری کوٹھڑی جیل کی ان سبھی کوٹھریوں سے دور تھی جن میں ۲۲۰۰ – ۲۳۰۰ کی آبادی بسی ہوئی تھی۔ چھوٹی سی گول میری کوٹھری تھی جسکی پریدھی لگ بھگ ۱۰۰ فٹ اور جس کے آس پاس ۱۵ فٹ اونچی ایک اور دیوار تھی جو اسے باہر سے گھیرے تھی۔ اس کوٹھری کے بیچ کا حصہ بڑا گندہ اور بھونڈا تھا۔ اس میں چار چھوٹے چھوٹے اندھیرے کمرے تھے۔ جن میں سے دو مجھے نہانے دھونے کے لئے مل گئے تھے اور باقی کے کچھ دن تک بیکار پڑے رہے۔ اپنی اس وسیلی اور کریاشیل زندگی کے مقابلے میں جو کہ میں نے جیل کے باہر بتا رہا تھا۔ یہ جیل جیون مجھے ایسا معلوم ہونے لگا مانو میں اکیلا ڈال دیا گیا ہوں۔ دبا دیا گیا ہوں۔ باہر میں تھک گیا تھا اس لئے دو تین دن تک میں خوب سویا۔ گرمی کا موسم شروع ہو گیا تھا اور مجھے اپنی کوٹھری اور اس کے باہر کھچی ہوئی دیوار کے بیچ کی اس سنکری جگہ میں سونے کی اجازت مل گئی تھی۔ میرا بسترہ بھاری زنجیروں سے جکڑ دیا گیا تھا۔ شاید اس لئے کہ کہیں میں بستر سمیٹ کر چیتا نہ بنوں یا دیوار پھاندنے کی سیڑھی نہ بنا لوں۔ رات بھر طرح طرح کی آوازیں ہوا کرتی تھیں۔ گنہگاروں کی دیکھ ریکھ کرنے والے جو کہ جیل سے باہر خاص دیوار کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ نشچنت ہو کر ایک دوسرے کو سنانے کی غرض سے زور زور سے چلاتے تھے اور کبھی کبھی تو گشت والے کی کراہ کی طرح وہ بھی اپنی چلاہٹ کو بڑا ہی کھینچ دیتے تھے۔ رات میں نگرانی رکھنے والے نوکر اپنے چارج میں رہنے والے قیدیوں کو ان بیرکوں میں گنا کرتے کرتے زور سے کہتے تھے ان سب ٹھیک ہے۔ کئی بار جیلر آفیسر اپنی رات کی گشت کے درمیان میں ہماری کوٹھری کی ڈیوٹی والے وارڈر کو جگاتا تھا۔ میری کوٹھری دوسروں سے کافی دوری پر تھی اور بہت سی آوازیں مجھ تک اسپشٹ روپ سے پہنچتی تھیں۔ میں سمجھ کیا نہیں جان پایا کہ یہ آوازیں کیا ہیں۔ مگر کچھ سمے بعد مجھے ایسا محسوس ہونے لگا کہ مانو میں کسی جنگل کے کنارے کھڑا ہوں

اور غریب کسان اپنے کھیتوں سے جنگلی جانوروں کو دور رکھنے کی غرض سے ہی ہلا مچا رہے ہیں کبھی ایسا معلوم ہونے لگتا تھا کہ سونم بن اور راتری کے بن پشوؤں نے مل کر اپنا گروہ پرار سمجھ کر رکھا ہے۔ کون یکٹ دیواروں کی ایکٹ گول دیوار دستور کی یاد دکھائی دیتی ہے یہ میری کلپنا ہے یا ستیہ نہیں جانتا۔ پر کوٹھڑی کے گولاکار ہونے سے اس میں کونے یا کون تک نہیں تھے۔ جس سے ظلم کی بھاونا میں ورودھی ہوتی دکھائی دیتی تھی دن کے سمے وہ دیوار آکاش پر بھی اپنا ادھیکار جمائے رہتی۔ جس کے کارن بہت ہی سنکرے بھاگ سے ہو کر آسمان کی ایک جھلک دکھا جاتی تھی۔

میں چاہ بھرے اداس نیتروں سے اس چھوٹے نیلے تمبو کی اور دیکھا کرتا تھا۔ جسے قیدی آسمان کہا کرتے ہیں۔ اڑتے ہوئے ڈھیر کے ڈھیر بادلوں پر بھی میری نظر گڑی رہتی جن کے آجوب جو چاندی کی واد وان تنی ہوتی تھی رات کو وہ دیوار مجھے بالکل ڈھک لیتی تھی اور مجھے معلوم ہوتا تھا مانو میں کسی کنوئیں کی پیندی میں ہوں۔

جیل بھر میں میرا بیرک اور باڑا "کتا گھر" کے نام سے مشہور تھا۔ اس کا یہ پرانا نام تھا۔ جس کا مجھ سے کوئی سمبندھ نہ تھا۔ وہ چھوٹا بیرک جان بوجھ کر دوسرے بیرکوں سے دور اس لئے بنایا گیا تھا کہ خطرناک اپرادھی جنہیں سب سے الگ رکھنا ہوتا ہے۔ اس میں رکھے جا سکیں۔ بعد میں وہ راج نیتک قیدیوں نظر بندوں اور ان لوگوں کے اپیوگ میں لایا جانے لگا جنہیں اس پرکار باقی کی جیل سے پرتھک رکھنا ہوتا تھا۔ میرے وارڈ کے سامنے کچھ دوری پر ایک ٹوٹا پھوٹا سکا سا تھا جسے جب میں نے پہلی بار اپنی بیرک سے دیکھا تو میرے دل میں پھیس لگی؟ وہ ایک بڑے پنجرے کے سمان دکھائی دیا۔ اس کے اندر آدمی چاروں طرف پیدل چکر لگاتے دیکھا۔ بعد میں میں نے پتہ لگایا کہ وہ پانی کا پمپ تھا۔ جس میں آدمی قیدی جوتے جاتے تھے۔ ادھک سے ادھک ۱۶ آدمی ایک سمے اس میں جوتے جاتے تھے۔ میں اس کا (اس درشیہ کا) عادی ہو گیا۔ جیسا کہ ہر ایک منش ہو جایا کرتا ہے لیکن مجھے تو وہ ہمیشہ ہی مانویہ شرم کو کام میں لینے کا

بھونڈا اور پاشوک کتا ہوا طریقہ جان پڑا اور جب جب میں ادھر سے گزرتا مجھے چڑیا گھر کی یاد آ جاتی کچھ دن تک مجھے کسرت یا اور کسی بھی کام کے لئے اپنے باڑے سے باہر جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ بعد میں بہت سویرے سے (جبکہ اندھیرا رہتا ہے) مجھے آدھا گھنٹہ خاص دیوار کے اندر دوڑنے یا گھومنے کے لئے مل گیا۔ اس دن سویرے میرا گھنٹہ بالکل نشچت اس لئے رکھا گیا جس سے نہ میں کسی انیہ قیدی سے مل سکوں اور نہ کوئی مجھے دیکھ سکے میں نے اس باہر رہنے والی یوجنا کو پسند کیا اور اس سے مجھے خوب تازگی ملی۔ اپنے تھوڑے سے سمے میں کھلی ہوا کی کسرت جمانے کے لئے میں نے دوڑنا شروع کیا اور دھیرے دھیرے اس کو پرتی دن دو میل تک بڑھا دیا۔

میں سویرے بہت جلدی اٹھا کرتا تھا۔ لگ بھگ چار بجے یا کبھی ساڑھے تین بجے بھی جبکہ بالکل اندھیرا ہوتا تھا۔ یہ سب جلدی سو جانے کی وجہ سے تھا۔ کیونکہ جو پرکاش کا انتظام ہوتا تھا وہ اتنا معقول نہیں تھا کہ بہت اچھی طرح پڑھا جا سکے میں تاروں کو دیکھنا پسند کرتا تھا اور کسی جانے بوجھے نشچت نکشتر کی گتی سے مجھے ٹھیک سمے کبھی معلوم ہو جاتا تھا۔ جہاں میں لیٹتا تھا وہاں سے دھرو تارے کو دیوار پر جھانکتے ہوئے دیکھا کرتا تھا اور چونکہ وہ سدا وہیں کا وہیں ٹھہرا رہتا تھا۔ وہ جان کر مجھے اپورو شانتی انوبھو ہوتا تھا۔ گھومتے ہوئے آسمان سے گھرا ہوا وہ تارا پرسنتا۔ درڑھتا اور گمبھیرتا کا سنکیت جان پڑتا تھا۔

ایک مہینے تک مجھے کوئی ساتھی نہیں ملا پرنتو تو بھی میں اکیلا نہیں تھا۔ کیونکہ ایک وارڈر نگران۔ رسوئیا اور صفائی رکھنے والا میرے باڑے میں رکھے گئے تھے۔ اتفاق سے بہت سے قیدی جنہیں لمبی لمبی سزائیں ملی تھیں نریکشک بن کر وہاں آ گئے۔ آجیون قید۔ ارتھات وہ اپرادھی جنہیں جیون پریئنت قید دی گئی تھی وہاں کافی تھے۔ آجیون قید سوبھاوتا بیس ورش کے بعد سمایت ہو جانے کو ہوتی تھیں لیکن وہاں جیل میں کئی ایسے اپرادھی تھے جو بیس برس سے زیادہ پہلے ہی کاٹ چکے تھے۔ نینی جیل میں میں نے ایک وچتر بات دیکھی قیدی اپنے کندھوں پر کپڑے سے ایک چھوٹی لکڑی کی تختی لگا لیتے

تھا۔ جس پر ان کے اپرادھ اور چھوٹنے کا کرم لکھا رہتا ہے۔ ایک قیدی کی تختی پر میں نے لکھا دیکھا کہ اس کے چھٹکارے کی تاریخ ہے ۱۹۹۶۔ سنہ ۱۹۳۰ تک وہ کئی سال بتا چکا تھا اور اس سمے وہ آدمی ادھیڑ ہو چلا تھا۔ اسے بہت سی سزائیں دی گئی تھیں۔ جو ایک کے بعد دوسری جڑتی چلی گئیں اور ان سب کا جوڑ ملا کر کل ۷۵ ورش ہو گیا تھا۔

ورشوں سے وہ ادھیکانش آجیون قیدی کسی بچے استری اور جانور تک کو نہیں دیکھ سکتے۔ وہ باہری جگت سے اپنا ناطہ بالکل کھو چکے تھے اور کوئی بھی مانویہ سمبندھ ان کے لئے شیش نہیں رہ گیا تھا۔ وہ سدا بھے بھیت اور گھرنا کے کرودھی وچاروں کے سوچ میں ڈوبے رہتے اور اسی میں اپنے کو ڈوبائے رہتے تھے۔ دنیا کی بھلائی دیا اور آنند کی بھاونا کو بھلا کر اس سمے تک دشمنتا کے سہارے جیوت رہتے جاتے تھے جبتک کہ دھیرے دھیرے گھرنا کا سمپورن است ہو کر جیون ایک آتما ہین نرجیو مشین کی طرح انوکھا ہونے لگتا اپنے آپ چلنے والے نرجیو یتر کی طرح وہ اپنے دن بتاتے ان میں بھے کے علاوہ شاید ہی کوئی امنگ کبھی اٹھتی تھی

سمے سمے پر قیدی لوگ تولے اور ناپے جاتے تھے۔ پرنتو ان کا من اور آتما کو کون تول سکتا ہے جو ان قیدیوں کو ظلم کے بھیانک دانوں کے کارن ہوتا ہے وہ نرجیو اور دشٹ بنا ڈالتے ہیں۔ لوگ پران دنڈ کی سزا کے خلاف دلیلیں پیش کرتے ہیں اور ان کی وہ دلیلیں مجھ پر بڑا اثر کرتی ہیں۔ لیکن جب میں دیکھتا ہوں کہ دیرگھ کال تک کے برداشت جیون کی انتم سانسیں بھی جیل ہی میں پوری ہوتی ہیں تو میں سوچنے لگتا ہوں کہ اس دھیرے دھیرے گھلا گھلا کر مارنے سے تو منش کو پران دنڈ دے ڈالنا ہی بہتر ہے ایک آجیون قیدی ایک بار میرے پاس آیا اور مجھ سے پوچھنے لگا۔ ہم لوگوں کا کیا ہوگا۔ کیا سوراجیہ ہو جانے کے بعد ہم لوگ اس نرک سے مکت کرائے جائیں گے۔

ضرورت

امیدواروں کی تار اور سٹیشن ماسٹری کے لئے ضرورت ہے الاؤنس اٹھائیس روپے کرایہ وردی اور جگہ رہائش مفت۔ فارم و قواعد کے لئے آٹھ آنہ روانہ کریں

ڈائرکٹر رائل ٹیلیگراف ریلوے ڈویژن

کالج بمبئی نمبر ۱۲

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

آریہ سماج ویدک دھرم کا پرچار دنیا کے کونہ کونہ میں کرنا چاہتا ہے یہ کوئی فرقہ نہیں ہے اور نہ یہ مذہب ہے بلکہ یہ ایک عالمگیر سدھانتوں کا مجموعہ ہے جنکو اگر خواہشات نفسانی اور عادات شیطانی کو دور کرکے ویدوں کی زبانی سے عالم جاودانی میں جانے کا عمل اور راسخ سادھن کہا جائے تو بالکل ٹھیک ہی ہوگا۔ ویدک تعلیم میں نہ تیغ کرکے لوگوں کو جبراً ویدک دھرمی بنانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے نہ کسی اعلیٰ ہستی پر ایمان لاکر خدا کے وصل کا دائمی ٹکٹ ہی مل سکتا ہے اور نہ ہی یہاں دنیاوی بہشت کی فانی لذتوں کا لالچ دیکر لوگوں کو بھرتی ہونے کا اپدیش ہے بلکہ انہیں روحانی پورنتا کے سادھن موجود ہیں وہاں روحانی تعلیم بھی صرف اسی سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اس مذہب پرانی تہذیب ہے۔ ذاتی اغراض کی تکمیل کے لئے اس کا پرچار نہیں ہوتا بلکہ دنیا کے لوگوں کو چاہے کوئی اعلیٰ درجہ پر ممتاز ہو اور چاہے کوئی ادنےٰ درجہ پر۔ پریم کے سوتر میں باندھکر ویدک یگ قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس کے سدھانتوں میں روحانیت کا جذبہ ہے۔ اس کو وید گیان الہٰی گیان ہے دوسروں کے خلاف بدکلامی اور ہرزہ سرائی کرکے اپنے دھرم کو تقویت دینا اس کے اصولوں میں ہرگز ہرگز داخل نہیں ہے اس کی سبھا محبت سے بھرپور ہے مگر افسوس ہے کہ لوگ آئے دن اپنے جذبات فاسدہ کا اظہار کرکے آریہ سماج کے عالمگیر رہنما اور مہرشی پر ناپاک حملے کرتے نہیں شرماتے۔

ہر ایک کو حق حاصل ہے کہ اپنے دماغ کے مطابق سدھانتوں پر نکتہ چینی کرے اور جب تک اس کے دماغ میں اسکی عظمت وسچائی بیٹھ نہ جائے۔ تب تک وہ اپنے شکوک اور اوہام رفع کرنے کے لئے ودوانوں کے چرنوں میں حاضر ہو اور ان کو دور کرنے کی کوشش کرے لیکن اگر وہ شخص کسی مہرشی کو بدنام کرنے کی خاطر اس کی شان کے خلاف ایسے ناشائستہ اور بیہودہ کلمات و ہزلیات کا استعمال کرتا ہے جن کا استعمال کرنا انسانیت سے بعید ہے تو وہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ وہ ہزلیات کا پلندہ جمع کرکے اپنی مذہبی ذہنیت کا نمونہ پیش کرتا ہے اور اپنے بزرگوں کی تعلیم کو جھٹلاتا ہے۔ اسکی بدزبانی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مذہب میں بدگوئی کی تعلیم دی گئی ہے اس کی لیاقت کا اندازہ اسی سے لگ جاتا ہے اسکی انسانیت بھی اس کو جواب دیدیتی ہے ہمارا ان چند سطور کے لکھنے سے یہ پریوجن ہے کہ ایسے لوگوں کی بدزبانی کو روکنے کی کوشش کی جاوے۔ اگر ان کے منہ میں ابتدا سے ہی لگام

خلیفہ قادیان کی خاموشی اور آریہ جگت

لیکھک شری ترلوک چند جی شاستری پوران بھاسکر قادیان

نہ دی جائے تو ان کا دماغ آسمان پر چڑھ جاتا ہے۔ اسی لئے ہم آریہ جگت کی توجہ ایک مرزائی اخبار جو کہ فجی سے نکلتا ہے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں اس اخبار میں آریوں کے آچاریہ مہرشی دیانند جی کی پاک ذات پر حملہ کرکے جا بیجا تھوکنے کی کوشش کی ہے۔ قابل اعتراض مضمون کا ایک ایک لفظ ہر ایک ... چاہے وہ کسی مذہب کا بھی کیوں نہ ہو ناقابل برداشت ہے۔

قادیان میں آئے دن کوئی نہ کوئی فتنہ برپا ہوتا ہی رہتا ہے۔ قادیان لفظ سے ہمارا مطلب قادیانی یعنی مرزائی نادان دوستوں سے ہے ابھی تھوڑے عرصے کی بات ہے کہ خلیفہ قادیان نے "دی ہمارا کرشن" نام کا ایک ٹریکٹ شائع کرکے ہندوؤں کے قلوب مجروح کئے ہیں جس کے خلاف ابھی تک پروٹسٹ جاری ہے اب حال ہی میں فجی کے مرزائیوں کی طرف سے ایک "اسلام کا سندیش" اخبار میں آریہ سماج اور مہرشی دیانند کے متعلق ہرزہ سرائی کی گئی ہے اصل معاملہ یوں ہے کہ فجی میں قادیانی جماعت کی طرف سے تہذیب اسلام اور اپنی ذہنیت کی ننگی تصویر دکھانے کے لئے چند ایک آدمی گئے ہوئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ شاید ان کا کام ہی یہی ہے کہ وہ دوسروں کو گالیاں دیکر ان کی دلآزاری کریں۔ ان گندم نما جو فروشوں نے وہاں جا کر ایک اخبار نکالا ہے جس کا نام "اسلام کا سندیش" ہے اس کے جولائی ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں مہرشی پر کیچڑ اچھال کر دنیا بھر کے آریوں کے جذبات کو مجروح کیا گیا ہے جس کا عنوان یہ ہے "دیانندی سؤروں کا گرو گھر" اس عنوان سے ہی ان کی تہذیب کی ننگی تصویر دنیا کے سامنے آجاتی ہے۔ اس میں تمام دنیا کے آریہ سماجیوں کو جس نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اسی سے ان کی تہذیب کا فوٹو ظاہر ہے۔ ممکن ہے کہ ان کی تعلیم ہی یہ ہو۔ یہ الفاظ ان کو ہی مبارک ہوں آگے دریافشانی کرتے ہیں (نعوذ باللہ من ذالک)

کرکے منہ کالا دیانند کا ہوا مرزا سوار
اس گدھے کی لید نکلی ایسی دی کونڈوں کی مار
کس قدر بے شرم ہیں یہ سب دیانندی گنوار
مرزا کے جوتے کے آگے رکھتے ہیں سر بار بار

ہم اپنے دل پر پتھر رکھکر یہ الفاظ مجبوراً درج کر رہے ہیں اور یہ صرف اس لئے کہ خلیفہ قادیان کا اس طرف متوجہ کیا جائے۔ ہم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ ہمارے پاس اس کا جواب کوئی نہیں ہے۔ وہ یہ یاد رکھیں کہ ہمارے پاس ایسی بیہودہ تحاریر کا ایسا دندان شکن جواب ہے جو کہ ان کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی حقیقت کو دنیا پر عیاں کر سکتا ہے اور بتلا سکتا ہے کہ دنیا کے محسن اور مہرشی کو کس طرح گالیاں دی جاتی ہیں۔ لیکن ہمارے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں ہماری زبانیں رکی ہوئی ہیں۔ ہمارے کانوں پر اگر کوئی ... تو ہماری ویدک ... ایسی باتیں سنکر بھی بیہودہ تحریر کا جواب بیہودہ الفاظ میں نہ دو۔ کیا اس بھگوان دیانند کے مقابلہ میں مرزا صاحب کو پیش کیا جا سکتا ہے جس رشی کے ایک ایک ... کی دلائل ... باتیں ... کرنے کے ... اور کوئی بنیاد کا طریقہ نہ دیکھ کر آخر کار مرزا صاحب کو بھی رشی کے چرنوں میں جھکنا پڑا اور آخری ایام میں ویدوں کو الہٰی ... پیغام صلح میں یہ فقرہ استعمال کرنا پڑا کہ "ہمیں ویدوں کو الہٰی گیان ماننا ہے۔ اور ان کو غلطیوں سے مبرا سمجھتا ہوں" کیا اسی مرزا صاحب کے متعلق یہ ڈینگ ماری جا رہی ہے جن کی موت کا منظر اگر لوگوں کو بتایا جاوے تو ساری اصلیت عیاں ہو جاتی ہے جس کے آسمانی نکاح کے متعلق اگر چند حروف قلمبند کئے جاویں تو جناب کی نبوت کی ... بھی آشکارا ہو جاتی ہے۔ مگر ہمارا ... دھرم اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی ... ذات پر حملہ کیا جائے کیونکہ ... وسیع ہو کر باہمی اتحاد کو نقصان پہنچانا ہے۔ اس لئے ... کے اندر رہکر ہی صرف ایک بات کا فیصلہ کرنے کے لئے خلیفہ قادیان کی خدمت میں مودبانہ عرض کرتے ہیں اور پہلے بھی ان سے کئی دفعہ گزارش کی جا چکی ہے کہ اس کے متعلق وہ جلدی جائز ایکشن لیں کیونکہ جب آپ کی طرف سے بار بار باہمی اتحاد و سنگھٹن کی پکار کی جاتی ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایسے لوگوں کے منہ میں کوئی لگام نہیں دیجاتی آپکے الفاظ ہمارے سامنے ہیں کہ:-

ہمارے ملک میں وہ رواداری اور وہ ایک دوسرے کے احساسات کا ادب واحترام پیدا ہو جس کے بغیر نہ خدا مل سکتا ہے اور نہ دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ ہمیں جو تعلیم دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ہم تمام ادیان کے بزرگوں اور ہادیوں کا ادب واحترام کریں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی عزت کریں ان کی ہتک سے اجتناب کریں اور اس تعلیم کے ماتحت ہم ہمیشہ ہی مختلف اقوام کے بزرگوں اور ادیان کے مذہب کے بانیوں کا ادب واحترام کرتے رہے ہیں۔ ہم یہودیوں کے بزرگوں کا ادب کرتے ہیں ہم عیسائیوں کے بزرگوں کا احترام کرتے ہیں ہم جاپانیوں کے بزرگوں کا ادب کرتے ہیں اور ہم اپنے ابنائے وطن ہندوؤں کے بزرگوں کی تعظیم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کرتے ہیں۔ اپنی کسی لفاظیت کی وجہ سے نہیں کرتے۔ کسی ذاتی فائدہ اور غرض کے لئے نہیں کرتے۔ بلکہ واقعی خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے اور دنیا کے لئے مامور سمجھ کر کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا کی ہر قوم اور ہر مذہب کے لوگ جب سنجیدگی سے اس مسئلہ پر غور کریں گے تو انہیں تسلیم کرنا پڑیگا کہ دنیا کا قیام خواہ وہ روحانی لحاظ سے ہو خواہ جسمانی لحاظ سے اسی پر ہے کہ اپنے خیالات اور اپنی زبانوں پر قابو رکھا جائے اور ایسے رنگ میں کلام کیا جائے کہ تفرقہ اور شقاق پیدا ہو۔"

دنیا کا محسن صفحہ ۱-۲-۳

یہ ایسے الفاظ ہیں کہ جن کو پڑھنے کے بعد خلیفہ قادیان سے یہ پوچھنے کیلئے ہم مجبور ہو گئے ہیں کہ اگر یہ سچ ہے کہ مرزائیت میں اتحاد کی تعلیم ہے اور مذکورہ تحریر کے دلی جذبات ہیں تو مہربانی کرکے جلد از جلد اس بات پر روشنی ڈالنے کی تکلیف کریں کہ آپ کے اس ارشاد کی موجودگی میں بھی ہمارے ہی نہیں بلکہ ان کے بھی قابل احترام اور دنیا کے محسن و ریفارمر مہرشی کی ذات مبارک پر مذکورہ بیہودہ حملہ کیوں کیا گیا ہے؟ کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ آپکی خلافت کا مریدوں پر کوئی اثر نہیں ہے؟ کیونکہ آپ کے ارشاد کے موجود ہونے پر بھی ایسی ہرزہ سرائی سے اجتناب نہیں کیا گیا۔ کیا یہ مانا جاوے کہ آپ کے حکم کے سامنے جماعت سر خم تسلیم نہیں کرتی۔ اگر یہ باتیں ٹھیک ہوں تو اعلان کرکے اجازت دی جائے کہ ہم خود جواب دیویں۔ مگر ہمارا یہ مقصد نہیں ہے کہ کسی کے بزرگ کی ہتک کرکے اس کے مرید و معتقد کا دل دکھایا جاوے ہم چاہتے ہیں کہ آپ اب خاموشی کے نقاب کو دور پھینک دیں تاکہ ہمارے دلوں کو تشفی ہو۔ ہماری بار بار مودبانہ عرض ہے کہ اب خاموشی سے کام نہیں چلیگا۔ ابتدا آپکی جماعت کی طرف سے ہو چکی ہے اور نہ ہی ایسی آگ کو بھڑکا کر اب خاموش رہنا جائز ہی ہے۔ لہٰذا خاموشی اختیار کرنے سے کیا فائدہ؟ ...... آریہ سماج میں اس تحریر سے آگ بھڑک اٹھی ہے دلوں کو سخت ٹھیس لگ چکی ہے آریہ سماج کی شکتی کا احساس دنیا نے کئی دفعہ کیا ہے۔ پس جہاں ہم خلیفہ قادیان کو ایک دفعہ پھر اس تحریر اور مخش کلمات کے

Digitized by eGangotri

متعلق ایکشن لینے کیلئے نویدن کرتے ہیں۔ وہاں دنیا بھر کے آریہ سماجوں کو بھی یہ بتانا چاہتے ہیں کہ کیا اب پانی سر پر سے نہیں گزر گیا؟ کیا اب بھی مرزائیوں کی طرف سے کوئی کسر باقی ہے؟ کیا اس تحریر سے بھی بدتر رشی کی شان میں کوئی گستاخانہ کلمات ہو سکتے ہیں؟ کیا خلیفہ صاحب کی خاموشی اس بات کا بین ثبوت نہیں ہے کہ وہ اس بات کو بند نہیں کرنا چاہتے اور کیا خلیفہ صاحب کے مذکورہ اعتقاد کے حوالہ کو پڑھکر بھی یہ اندازہ نہیں لگ سکتا کہ ان کی تحاریر و تقاریر ان کے مریدوں پر کیا اثر رکھتی ہیں! کیا اب بھی کسی موقعہ کی تلاش کی جا رہی ہے؟ یہ ٹھیک ہے کہ ہمارا دل فراخ ہے۔ بیشک یہ لوگ گالیاں دیں پتھر برسائیں۔ ہم اف نہیں کریں گے۔ لیکن جب پانی سر سے گزر چکے اور لوگ تہذیب کی حد سے بھی تجاوز کر جائیں اور ہمارے دلوں کو عمداً ٹھیس پہنچائیں تو کیا ہمارے پہلو میں دل نہیں جو نہ تڑپے اور رشی کی شان میں ایک معمولی آدمی کی زبان سے ایسے ناپاک کلمات سنکر زہر کا گھونٹ پی لیں اور خاموشی اختیار کر کے ایسے شیطان کی حوصلہ افزائی کریں؟ جہاں بزرگوں کی نندا کرنا پاپ ہے۔ وہاں مہاپرشوں کی نندا سننا بھی مہاپاپ ہے۔ پس ہم نویدن کرتے ہیں کہ اگر آریہ سماجوں کو مہرشی کے پوتر سدھانتوں پر شردھا ہے اور ویدک دھرم کا پریم و احساس ہے تو اب خاموش نہ رہیں۔ پروٹسٹ کریں۔ ہم آریہ سماج کے لیڈروں اور سنچالک سنگٹھنوں مثلاً آریہ سارودیشک سبھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا آریہ پرادیشک سبھا اور دنیا بھر کی آریہ سماجوں سے اور ساتھ ہی ہر ایک منش کو جس کے دل میں فرقہ وارانہ اشتعال کیلئے نفرت اور اتحاد و پریم کے لئے انس و الفت ہے۔ پر زور نویدن کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ میں خاص غور کریں اور قادیانی فرقہ کے خلیفہ صاحب سے اس کا تصفیہ کرا کر ایسی تحریر کرنے والے کے منہ پر ایسی چپت لگوائیں کہ اس کو چھٹی کا دودھ یاد آ جاوے اور پھر کسی کو بھی ایسی نازیبا حرکت کرنے کا حوصلہ نہ ہو۔

... اس آشرم کا نام دیانند مٹھ تجویز کیا ہے اگر اس قسم کے آشرم یا سنستھا کا ودھان نہیں ہے تو سب سے پہلے آریہ سماج کے ساتھ شدھ مندر نہ آنا چاہیئے۔ کیونکہ رشی نے مندروں کو رنڈیوں کا اڈا یا دکھیچار کا گھر کہکر کھنڈن کیا ہے۔ لیکن رشی آریہ سماج مندر کو خود اپنے دست مبارک سے قائم کر گئے ہیں۔ دوسرے اجمیر میں دیانند سادھو آشرم اور دوسری جگہ میں درجن سادھو آشرم ہیں ان کو خلاف ودھان قرار دینا چاہیئے۔ لیکن جب یہ ودھان ما نتے ہیں تو پھر دیانند مٹھ سے اتنی نفرت کیوں ہے؟

آگے دیکھو صفحہ نمبر ۱۲

دیانند مٹھ اور آریہ جنتا

شری ہی پال پتھک ویدک دھرم وشارد لاہور

پوجیہ آچاریہ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج نے آریہ جنتا کے سامنے ایک سکیم پیش کی ہے جس میں آپ نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ اگر آریہ بھائی دس بارہ ہزار روپیہ کی ایک معمولی سی رقم جمع کر دیں تو ایک آشرم دیانند مٹھ کے نام سے قائم کر دیا جائے۔ جس کے ذریعہ سنیاسیوں میں آریہ سماج کا پرچار ہو سکے۔

شری سوامی جی نے کچھ عرصہ پیشتر یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ آریہ سماج کا پرچار گرہستھوں سے ہونا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے یہ بالکل درست ہے اگر آریہ سماج کی ترقی رکی ہوئی ہے تو اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پرچار کرنے والے تنخواہ دار گرہستھی ہی ہیں گرہستھیوں کو اپنے بال بچوں کی ضروریات پوری کرنے سے وقت نہیں ملتا تو پھر وہ بیچارے پرچار کس طرح کر سکتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا "ارجن" میں ایک مضمون کسی دیوی کا شائع ہوا تھا جس میں یہ بتلایا گیا تھا کہ اپدیشک کی استری پتی کے ہوتے ہوئے بھی ودھوا کی زندگی بسر کرتی ہے اگرچہ میں دیوی کے خیالات سے پورا اتفاق نہیں رکھتا مگر اتنا ضرور کہہ دینا چاہتا ہوں کہ آج کل پیٹ کی خاطر اپدیشک کرنے والوں کی استریاں ضرور بیوہ کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ کوئی تہوار آوے۔ بیچاری دیوی یہ خیال کرتی ہے کہ آج پتی دیو آویں گے۔ اچھا اچھا کھانا پکاؤں گی خوشیاں مناؤں گی۔ بچے توتلی زبان سے پتا جی پتا جی کی رٹ لگا دیتے ہیں مگر پنڈت جی سخت سے سخت گرمی یا سردی میں بھی سبھا کے حکم کی تعمیل میں کوشاں ہیں ادھر گھر کی فکر رنجیدہ کر رہی ہے ادھر سماج میں حاضری پریشانی میں ڈال رہی ہے غرضیکہ اس پیٹ کی خاطر پنڈت جی ان تمام مشکلات کا مقابلہ کر رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ گرہستی اپدیشک اچھی طرح لگن سے آریہ سماج کا پرچار نہیں۔ کر سکتے ہیں تو وہ جن کے پاس باپ دادا کا کمایا کافی موجود ہے۔ گھر میں کنبہ بڑا ہے اور جن کے دل میں ویدک دھرم کے پرچار کی زبردست خواہش ہے۔ مگر وہ لوگ جو اپدیشک کرتے ہی بال بچوں کا پیٹ بھرنے کیلئے ہوں ان سے یہ امید رکھنا کہ وہ سدھانتوں کا پرچار کریں گے خام خیالی ہے۔ ہاں وہ کر سکتے ہیں اپنے پیٹ کا پرچار یہی تو وجہ ہے کہ کثیر اخراجات اور کافی پرچارکوں کے ہونے پر سماج نے ابھی تک وہ کام نہیں کیا جس کی اس سے امید کی گئی تھی۔ انہیں خیالات کو لیکر شری سوامی جی مہاراج نے دیانند مٹھ کی سکیم رکھی ہے

مگر جہاں کسی بات کی اہمیت کو سمجھ کر اس کے حق یا مخالفت میں آواز بلند کرنے والے ہوتے ہیں وہاں کچھ ہستیاں ایسی بھی ہیں جو صرف باہمی جھگڑوں کی بنا پر کسی کارآمد اور مفید کام کی مخالفت کرنا اپنا فرض تصور کر لیتی ہیں۔ یہی بات دیانند مٹھ کے متعلق سننے میں آئی ہے کچھ بھائیوں نے اپنی رائے ظاہر کی کہ مٹھ بجائے امرتسر کے لاہور دیانند اپدیشک ودیالیہ کے ساتھ ہی قائم ہو کئی سجنوں نے شری سوامی جی کی تائید کی اور کچھ ہستیاں ایسی بھی ہیں۔ جنہوں نے سر سے پیر تک مخالفت کرنے پر ہی کمر باندھ لی مجھے دیانند مٹھ کی مخالفت کئے جانے پر اعتراض نہیں۔ کیونکہ ہر ایک شخص کو میری طرح اظہار رائے کا حق ہے اور وہ اپنی رائے کا ذمہ دار ہے۔ میرے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ جن لوگوں نے دیانند مٹھ کی مخالفت کی ہے انہوں نے شری سوامی جی کے خیالات کو سمجھا ہی نہیں۔ اعتراض کا ایک پہلو یہ ہے کہ دیانند مٹھ کے نام میں گورودم کی بو آتی ہے۔ شاید ان لوگوں نے یہ خیال کیا ہو گا کہ سوامی جی کو گورو بننے کا شوق چرا یا ہے۔ اس لئے انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ لیکن میں ان لوگوں سے عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ان کو چاہیئے کہ وہ شری سوامی جی کی زندگی پر ایک نظر ڈالیں اگر سوامی جی کو گورو بننے کی خواہش ہوتی تو لگاتار دس سال تک آچاریہ رہنے کے بعد اس خاموشی کے ساتھ چل نہ دیتے۔ آریہ بھائیوں نے پنڈت نردیو جی کے مضمون میں پڑھا ہو گا کہ جب شری سوامی جی ودیالہ سے گئے تو آشرم میں رہنے والے ودیارتھیوں کو بھی پتہ نہ لگا کہ سوامی جی کہاں گئے ہیں کئی دن تک تو ہم لوگوں کو یہ یقین بھی نہیں آیا کہ شری سوامی جی نے ودیالیہ سے رشتہ ترک کر دیا ہے۔ مجھے یہ لکھتے دلی مسرت ہو رہی ہے کہ یہ شری سوامی جی کی ہی جانفشانی اور محنت کا اثر ہے کہ آج دیانند اپدیشک ودیالیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ایک ممتاز ترین سنستھاؤں میں شمار کیا جاتا ہے دیانند اپدیشک ودیالیہ ہی رشی دیانند کے مقصد کو کامیاب بنانیوالی ایک واحد سنستھا ہے اتنا اور بھی بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ گو رو دکل سے زیادہ اپنے سدھانتوں پر کٹر نیز لگن اور تیاگ کے ساتھ کام کرنیوالے اگر کارکن کسی نے دئے ہیں تو وہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور نے ہے۔ اگر سوامی جی گورو بننا چاہتے تو اپدیشک ودیالیہ کے وہ آچاریہ رہتے اور اس وقت ان کو نہ صرف اپدیشک ودیالیہ

کے وہ ودیارتھی جنہوں نے ان کے چرنوں میں بیٹھ کر شکشا پائی ہے۔ یہی نہیں بلکہ باہر کے سینکڑوں آریہ بھائی بھی ان کو اپنا گورو مانتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان جیسے ویتراگ سنیاسیوں کے متعلق ایسا خیال کرنا اپنی کمزوری کا اظہار کرنا ہے۔ سوامی جی کی مہان شخصیت ان باتوں سے بالکل بے نیاز ہے۔ شری سوامی جی کا مقصد دیانند مٹھ قائم کرنے سے صرف سنیاسیوں میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہے اور ان سنیاسیوں کو ویدک دھرم کے پرچار کے لئے تیار کرنا ہے اس میں انہوں نے دو فائدے دیکھے ہیں اول تو یہ کہ سنیاسی دنیا کے تفکرات سے پاک ہوتے ہیں ان کو نہ گھر کی فکر ہوتی ہے اور نہ بال بچوں کی۔ وہ بڑی لگن اور تیاگ سے کام کر سکتے ہیں جہاں معتقدات لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہاں اپدیشک کا اپنا عمل بھی ایک خاص اثر رکھتا ہے۔ گرہستی پرچارکوں میں سینکڑوں خامیاں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنی عملی زندگی کا اثر پبلک پر نہیں ڈال سکتے۔ اس لئے ایک سچا سنیاسی ہی اپنے عمل سے لوگوں پر اثر ڈال سکتا ہے۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ سنیاسیوں کی پرچار میں سہایتا ملنے سے دھن کی بچت ہو گی۔ گرہستی اپدیشکوں کو بڑی بڑی تنخواہیں دی جاتی ہیں اگر سبھا اتنے بوجھ کو اٹھانے کے ناقابل رہی ہے۔ یہی وجہ ہے پنجاب کو چھوڑ کر دوسرے صوبوں کی سبھائیں اپدیشک نہیں رکھ سکیں۔ اسی وجہ سے وہاں پرچار نہیں کے برابر ہے۔ یو۔ پی۔ سی۔ پی۔ مالوہ۔ راجپوتانہ وغیرہ کا کچھ تجربہ مجھے بھی ہے جہاں اکثر مقامات ایسے ہیں جہاں لوگ آریہ سماج۔ رشی دیانند اور ویدک دھرم کا نام تک نہیں جانتے۔ اسکی وجہ اپدیشکوں کی کمی ہے اور اپدیشک دھن کی کمی کی وجہ سے رکھے نہیں جا سکتے۔ اس لئے دیانند مٹھ سے آریہ سماج کو دو بڑے فائدے ہیں جن کی اس وقت سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے

اب دوسرا اعتراض رہ جاتا ہے کہ رشی دیانند نے مٹھ کا کہیں ودھان نہیں کیا۔ لیکن اعتراض کنندوں نے یہ نہیں سوچا کہ جب رشی دیانند پرچار کرتے تھے۔ اس وقت سادھو بنے ہی نہیں تھے۔ گورو دیانند نے کھنڈن کیا ہے۔ ان مٹھوں کا جہاں متبرک سنیاسی آشرم کو بدنام کیا جاتا تھا۔ جہاں سادھو اور سنیاسی دن رات عیش و آرام میں مشغول رہتے تھے نہ کہ ان مقامات کا جہاں ویدک دھرم کی ترقی ہوتی ہے۔ ویدوں کا پاٹھ ہوتا ہے رشی دیانند کے زمانہ میں اگر سنیاسی ہوتے تو جس طرح اناتھوں کیلئے اناتھ آشرم کھول دیا گیا اسطرح سنیاسی آشرم یا سادھو آشرم بھی کھول دیتے۔ اب قابل صرف اتنا ہے کہ شری سوامی سوتنترانند جی نے گرو دکھشا سے متاثر ہو کر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج میں نیا جیون لانے کی ضرورت

لیکھک شری دیوورت جی ایم اے ایل ایل بی اجمیر

بدھیمانی نہیں ہے۔ اینک دوش ہونے پر بھی سنسار میں دیو سمجھتا ہوں کہ وہ کرنت اکنٹھ دکست روپ اب بھی پتیہ سمسار کا آدرش ہے۔ اس آدرش کے کاریہ انوت کرنے کے طریقوں میں مت بھید ہو سکتا ہے اور ہے۔ جو طریقہ ایک راج نیتک سنستھا کے لئے اُتم پرتیت ہو سکتا ہے۔ وہ سمبھو ہے ایک دھارمک سنستھا کے لئے اتینت گھاتک سدھ ہو اور پھر آریہ سماج میں جو طریقہ اس پرتی ندھی ورتنتا کی کاریہ انوت کرنے کے کام میں لایا جا رہا ہے۔ وہ اب راج نیتک کیشتروں تک میں پرانا و انوپ یکت سمجھا جاتا ہے یعنی بالسرزم میں جس پر کار مدھیہ آگاز بھی وکرت ہو جاتی ہے ویسے ہی پرکار نتا سن دیا سمجھتا ہے کہ انوپ یکت طریقے کے کارن آریہ سماج پر کرکے وانستوک اُدیش و لکش کی ہتیا ہو رہی ہے۔

کیندری کرن کا دوش

اس طریقے کو راج نیتک پری بھاشا میں ہم ایکیندریت شاسن Unitary government کہہ سکتے ہیں۔ جس کے کارن آریہ سماج کے سنگٹھن میں کیندری کرن Centralisation جو اس پرکار کے شاسن کا سب سے بڑا دوش ہے اپنی پراکاشٹھا کو پہنچ گیا ہے اور پرینام سوروپ آریہ سماج میں سبھی پرکار کا نیا جیون اُتپن کرنا ہے لئے اس کے وراٹ سروپ کے پرتیک انگ میں نئی اُتپن کرنا نیواریہ ہو جاتا ہے۔ یہ کاریہ کو سادھیہ نہیں تو کٹھن ہونے کے کارن آج آریہ سماج نرجیو سا پرتیت ہوتا ہے۔ اپنے سنگھرام لبھت اینک گمبھیر سمسیاؤں کا سامنا کرنے میں آریہ سماج اپنے کو سروتھا اسمرتھ انوبھو کرتا ہے۔ چھوٹی بڑی سبھاؤں کی بارہک و پیچیدہ الجھنوں میں پھنسے پھنسے وہ نہتوپورن پرشن جن پر سماج کا جیون نربھر ہے پرستاو روپ میں کیول کاغذ کے ٹکڑے ماتر رہ جاتے ہیں۔ اسی پرکار اپنے ادھیکاروں کی رکشا اپنے اندرونی بھیدوں۔ بڑھنے والے اینک دوش اپنے پڑانے ودیا نوسی سادھنوں کے پریورتن و اپنے ادیشوں کی پورتی آدی پرتیک دشا میں ہمارا یہ نربل Top heavy سنگٹھن بادھک ہو رہا ہے۔ آریہ سماج سبھا سدوں سماج کے بھروسے۔ آریہ سماج پرانت کی پرتی ندھی سبھا کے بھروسے و پرتی ندھی سبھائیں سارودیشک کے بھروسے و سارودیشک سبھوتیا ایشور کے بھروسے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی رہتی ہے۔ یہی کارن ہے

کہ آریہ سماج کنکرتویہ ومودھ ہو کر نئے جیون سے وہین پرتیت ہوتا ہے۔

پرچار کا اثر

ہمارے سنگٹھن کے اس کیندری کرن کا سب سے ادھک پربھاو آریہ سماج کے پرچار کاریہ پر پڑ رہا ہے اور یہی ایک کارن ایسا ہے کہ جو سماج کے ورتمان سنگٹھن ودھان میں پریورتن کرنے کے لئے پریاپت ہے۔ یدی انویائیوں کی سنکھیا ہی کسی دھرم کی اُچتا کا پرمان نہیں ہے تھا پی انیہ سادھنوں کے ابھاو میں انویائیوں کی سنکھیا ہی ایسی ہے ہم کسی دھرم کی سپھلتا کا انومان لگا سکتے ہیں اور یہی کارن ہے کہ سادھارنتیا کرنونتو وشو آریم कृण्वन्तो विश्वमार्यम् ہمارا آریہ سماج کے ہکتی و اُدیش کا پرچار کیا جاتا ہے کیونکہ گذشتہ ۵۰ سالوں میں آریہ سماج نے اپنے اس اُدیش میں کتنی سپھلتا پراپت کی ہے آریہ سماج کے کتوشتیہ کی اپیکشا پر وچار کرتے ہوئے ہمیں اس پرشن پر وچار کرنا پڑتا ہے کہ سمست سنسار تو دور کیا ہم ان پچیس کروڑوں میں ہندو کہلانے والوں کو بھی ان کے واستوک روپ میں لا کر آریہ بنا سکے ہیں؟ آریہ سماج جیسی کرانتی کاری سنستھا کے یوون کال میں بھی اس کے انویائیوں کی سنکھیا کیول دس بارہ لاکھ ہونا کم از کم چنتا جنک بھی نہیں ہے۔ کنتو کیا کبھی گمبھیرتا پوروک ہم نے اس کے لئے کوئی پریتن کیا ہے؟ پریورتن کے گیت گانے والا سماج لگاتار ۵۰ ورشوں سے گھانی کے بیل کے سمان اسی استھان پر چکر لگا رہا ہے۔ ہمارے پرچار کا ڈھنگ و سادھن اب بھی وہی ہے جو پہلے تھا۔ تین چار دن اُتسوؤں و نگر کیرتنوں کے تماشوں پر دھن و سمے بتانے کے پشچات ورش بھر کمبھ کرن کی نیند میں سونے کے سوا ہمارے سنگٹھن کوئی نوین کاریہ نہیں رہا۔ اس میں سندیہ نہیں کہ ہم نے پربھاوشالی دیا کھیانوں و دگوجی شاستراتھوں دوارا جنتا کے مستکوں پر ادھیکار کر لیا ہے۔ کنتو اس کے ہردیہ پر ہمارا کتنا پربھاو ہے؟ اور پھر یہ سب کچھ بھی نگروں تک ہی پریمت ہے۔ واستوک بھارت گراموں میں ہے جہاں آج بھی دیش کی ۹۰ فیصدی جنتا رہتی ہے کانگریس کے کارکرتا نے گراموں کے مہتو کو انوبھو کر لیا ہے یہی کارن ہے کہ ان کے یہاں گرام پرچار کی بڑی یوجنائیں ہو رہی ہیں جن پر لاکھوں روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ کنتو سنسار کو آریہ بنانے کا سوپن دیکھنے والی آریہ سماج نگروں کی چار دیواری میں کوپ منڈوک کے سمان اپنی اسی بے ڈھنگی رفتار سے چل رہا ہے۔

وارشک تماشا

پرچار کی ساری ذمہ داری پرتی ندھی سبھاؤں پر ہے اتر پرانت کی یہ سبھائیں کچھ اپدیشک و بھجنیک رکھ لیتی ہیں جن کا کاریہ نگر نگر کے سالانہ تماشوں کو رونق بنا کر اپنی فیسیں وصول کرنا ماتر ہوتا ہے ان کی جیوکا اسی پر نربھر ہے کہ اپنی تنخواہ کے برابر چندہ لا کر پرتی ندھی سبھا کو دیدیں۔ اس میں ان کا دوش نہیں سبھا کا اور ہماری پرنالی کا دوش ہے پہلے تو اس پرکار کے پرچارک گرام میں کم پہنچتے ہیں اور ان میں سے جو ادھک پرسدھ ہیں وہ تو شاید ہی کبھی جاتے ہیں اور جو جاتے ہیں وہ وہاں بھی نگروں کے اُتسووں کی چتر اور رقی کروٹ آتے ہیں اور پھر ایک دو سال تک اس گرام کی باری نہیں آتی ہمارے پرچار کا یہ ڈھنگ کتنا نشچل و ہماری شکتی و دھن کا اپبویہ کرنے والا ہے۔ یہ ہماری ورتمان شکشا سے ہی سپشٹ ہے۔ کیا ہم انہیں پھیری والے پرچارکوں سے سنسار کو آریہ دھرم کی دیکشا دینے چلے ہیں۔

سنگٹھن کا دوش

اس نراشا جنک استھتی و سنگٹھن و مودھتا تھا پرچار کے دقیانوسی و بے ڈھنگے طریقے کی بہت کچھ ذمہ داری آریہ سماج کے ورتمان سنگٹھن و ودھان پر ہے۔ جنتا کے وچار و جیون کو اپنے آدرش کے انوسار بدلنے کا نام ہی پرچار ہے اور اس کے لئے موٹنگ کے ساتھ ہی جنتا کے ہردیوں پر بھی ہمارا پربھاو ہونا انیواریہ ہے یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ جب ہمارے پرچارک سرو سادھارن کے سمپرک میں رہ کر ان کے جیون و سمسیاؤں کے انگ بن جائیں۔ کنتو یہ تبھی سمبھو ہے کہ جب ہمارے پرچار کا کیندر استھان ہو اور ستکات پرچار کا سمپورن اُتتر دائتو پر انتوں کو شودھا جنک حصوں میں وبھاجت کرکے ان میں استھاپت آریہ سماجوں پر ہی ہو۔ ہمارے ورتمان ودھان کے انوسار پرنیمت پرچار کرنا کیول پرانتیہ و سارودیشک سبھاؤں ہی کا کام سمجھا جاتا ہے استھانیہ آریہ سماجیں ورش بھر میں کچھ ٹیکس دشانس روپیہ میں دیکر اپنی سمپورن ذمہ داری سے چھوٹ جاتی ہیں۔ پھر ان کا ایک ماتر کاریہ اپنی اسودگرائی سنستھاؤں کے لئے دھن ایکتر کرنا و ستت سمبندھی انیہ الجھنیں سلجھانا ماتر رہ جاتی ہے۔ ایسی اینک سماجیں ہیں جن کے پاس پریاپت دھن و شکتی ہے۔ مگر انہیں استھانیہ جھگڑوں سے ہی اوکاش نہیں ہے اور جو کچھ تھوڑا بہت سمے ہے وہ جلسوں میں لگ جاتا ہے ان کے نکٹ ایک آدھ میل پر گاؤں میں بھی اگر پرچار کرنا ہو تو اس کے لئے بھی۔

آگے دیکھو صفحہ نمبر ۱۲

Digitized by eGangotri

سنسار کی سمسیاؤں کے حل کا واحد ذریعہ

بھارت کی سنسکرتی وآدرش

نمبر ۲

(لیکھک شری اوناش چندر ودیالنکار)

سنسار کو آرتھک سنکٹ سے بچانے کا ابھیمان رکھنے والے سوشلزم پر بھرتی پنچیہ آرتھک وادوں کے سمبندھ میں بھارت کی کیا سمتی ہوگی اس ہیتو پورن وچار سے پورو ہمیں بھارت کے ایک وسترت ادھیائے کا سمرن کرانا ہوگا۔ وہ وسترت ادھیائے ہے بھارت اور بھوتک ابھیودیہ۔ میکسمولر، کیتھ، میکڈانلڈ آدی یوروپین ودوانوں کا کہنا ہے کہ بھارت ورش نے بھوتک کشیتروں میں کبھی انتی نہیں کی۔ وہ سدا سے پارلوکک تتھا آدھیاتمک اگیہ تتوؤں کے انوسندھان میں ہی لگا رہا ہے۔ انگل راج نیتگیہ تو بھارت کے ساتھ برٹین کے دیو یہ سمبندھ کو ہی بھارت کی بھوتک انتی کا ایک ماتر کارن پرورتت کرتے ہیں۔ ان کا کتھن ہے کہ دیو یہ سمبندھ سے پورو اشوک اور اکبر کے سورن یگوں میں کبھی بھارت ورش کا کبھی ابھیودیہ نہیں ہوا۔ پورو بجا گیہ دش بھارت کے بھوتک وشیشتہ آرتھک ابھیودیہ کے تین کی اس ویاکھیا پدھتی کا بھارتیہ ودوان بھی انوکرن کرنے لگے ہیں پرنتو ناتھ بوس لکھتے ہیں۔ بھارتیوں کے بنتک آدرش ودیا وسائنک انتی کے ورودھی ہیں یہ ستیہ ہے کہ وہ آدرش پنچیہ بھوتک وادی آدرشوں کے سامنے نہیں ٹھیر سکتے۔ کنتو ان آدرشوں کا بھارتیہ سماج پر اب بھی بہت ادھک پربھاو ہے۔ پری مانتا پنچم کی اپیکشا بھارت میں آدھیک اپ لبدھ کی پربک پرورتی بہت نیون ہے۔ سنہ ۱۹۰۶ء کی بھارتیہ دیا وسائنک کانفرنس کے سبھاپتی بھاشن میں کہا گیا تھا۔ سنسار کے پرتی ام ودسینتا سکھلانیوالے ویراگیہ پردھان آدرش شتابدیوں تک بھارتیہ مستشک کو پربھاوت کرتا رہا ہے۔ پر اس آدرش میں نشیوں سے سنسار اور تچھ سوارتھوں کو پری تیاگ کرانے کی سامرتھیہ ودیہ مان نہ تھی پھر بھی اس آدرش کا ایک مورتی پر پرینام ہوا یہ مورتی پرینام ہے جیون کی امنگوں کا ناش اور اہ لوکک دیوہاروں کے پرتی نسارتا کی بھاونا بھارت کے راج نیتک تپن اور دیا وسائنک ادھوگتی کا یہی ندان ہے۔ کاکا کالیکر پرورتت کرتے ہیں کہ پاشچاتیہ سنسکرتی ارتھ پردھان ہے۔ ہندو اور مسلمان سنسکرتیوں نے آرتھک پکش کی اور دھیان ہی نہیں دیا۔ اس کے پرائشچت کے طور پر دونوں کو پاشچاتیہ ستا کے پاش میں کو پھنسنا پڑا ہے۔ ۲۔ اگر بھارت ورش اپنے دھارمک اور آدھیاتمک آدرشوں کے کارن اہ لوکک ابھیودیہ کے پرتی سدا سے ادھاسین رہا ہے تو سنسار کی آرتھک پرکرتیوں کے کومل سنگھرشن میں اس کا پراجت ہونا انوارہ ہے پھر یہ پرشن ہی نہیں اٹھ سکتا کہ پنچم کے نوین آرتھک وادوں کے سمبندھ میں بھارت کی کوئی اپنی مولک سمتی بھی ہو سکتی ہے۔ آئیے۔ دھرم اور آدھیاتم واد کے درشٹی کون سے اتہاسک تتھوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے بھارت کے ابھیودیہ کے ہراس کی اوکت ستھاپنا سے ستیہ استیہ کا نرنے کریں۔ اتہاسک تتھوں تتھا دھارک اور ادھیاتمک آدرشوں کے اہ لوکک ابھیودیہ کی سرواںگین انتی کے اورودھی سدھ ہو جانے پر ہی ہم بھارت کی پنچم کے نوین آرتھک وادوں کے سمبندھ میں مولک سمتی کی کلپنا کر سکتے ہیں

ہمارا ویاپک دھرم

سنسار کا پرتیک دھرم پارلوکک اور دیاوہارک بھید سے دو پرکار کا ہے۔ دھرموں کا مکھیہ ادیش یہی ہے کہ جگت کا اتم ریتی سے دھارن پوشن ہو اور منش کو انت میں سدگتی پراپت ہو پرلوک میں سدگتی کی پراپتی کے لئے اس لوک کی انتی اپری ہاریہ ہے بھوجن ہین اور کرشن پر منش کیا پاپ نہیں کر سکتا؟ وہ کش کرون ہوتا ہے۔ کرمویہ وستھا کے انوسار یہ سوتہ سدھ ہے کہ پاپی پرش کبھی سدگتی پراپت نہیں کر سکتا۔ منش کے جیون کا دھیہ جس پرکار آدرش ابھوتک ستاؤں کا چنتن نہیں۔ اسی پرکار منش کا ایک ماتر دھیہ واسناؤں کی ترپتی اور ام ودھوگرتی بھی نہیں ہے ٹرادولیتو میں کیا بھید ہے؟ یہی تو کہ منش اپنی اندریوں کی سوبھاوک ورتیوں کو مریادت کرنے کا یتن کرتا ہے اور پشو اپنی پاشوک ورتی کو مریادت نہیں کر سکتا۔ واسنا اندریوں کی سوبھاوک پرورتی ہے۔ سوبھاوک دھرم ہے اندریہ جنیہ واسناؤں کے ابھی بھوت ہو لینو دت آچرن کرنے میں ابھیاس اپیکشت نہیں۔ ابھیاس۔ پرتی بندھ اور مریادا اپیکشت ہیں۔ ان پاشوک ورتیوں کے سنیم میں جن سے سماج کے بندھن شتھل ہو سکتے ہیں۔ بھگوان کرشن دھرم کی پریبھاشا کرتے ہوئے کہتے ہیں دھرم وہ ہے جس سے سماج کا دھارن ہو اگر سماج کے بندھن ویکتیوں کی اندریوں کی سوبھاوک اور امریادت پرورتیوں کے کارن شتھل ہو چھن بھن ہو جاتے ہیں تو سماج کی دھارنا کسی بھی پرکار سمبھو نہیں۔ سماج کی دھارنا اور ویوستھا کے لئے انواریہ ہے کہ پرتیک ویکتی سماج کی دھارنا کے نیموں کا اودھی آچرن کرتا ہوا ہی ارتھ اور کام کی پلبدھ کا پریتن کرے دھرم نرپیکش ارتھ اور کام سماج کی سنقصتی کو سنکٹ میں ڈال دیتے ہیں۔ اس لئے بھارتیہ وچارکوں نے سماج کی دھارنا کے نیموں کو دھرم کہکر ان میں منش کی آستھا دڑھ کرنے کے لئے ہنوو گیانک درشٹی سے بہت بڑھ سیمتا پورن بلادیہ کیا تھا۔ سماج دھارنا کے وہ نیم کون سے ہیں جو سماج کی سرواںگین انتی کے لئے ہیں۔ کرم اور سبھاؤ کے انوسار پرتھک دھیکار پراپت کر تو یہ د کرتویہ ہی سماج کی دھارنا کے نیم اور ویکتی کا پرتھک دھیکار دھرم ہے۔ سماج دھارنا کے لئے اپیکشت جب کسی دھرم کا سماج میں ہراس یا ناش ہو جاتا ہے تب سماج کا سمپورن شریر اسوستھ ہو جاتا ہے۔ اس میں بھینکر روگ گھر کر لیتے ہیں

ہمارے کشتریہ

کورو کشیتر کی بھومی میں جب سمر چھڑنے والا تھا کشتریہ ارجن کو اس سمہ برہم گیان کی بڑی بڑی باتیں سوجھنے لگیں۔ ویا موہ میں پڑے ہوئے ارجن کو کرشن نے گیتا کا اپدیش دیکر کشاتر دھرم کے انوسار یدھ میں پرورت کیا۔ اگر بھارتیہ دھرم اور ادھیاتم واد کا تتو ہی سنیاس۔ ویراگیہ یا اہ لوکک ابھیودیہ سے پرتی اپیکشا تھی۔ تو کرشن نے ارجن کو سنیاس دیکشا دلنگوٹی لگا ہمالیہ میں یوگ ابھیاس کرنے کی انومتی کیوں نہیں دی؟ بھارتیہ دھرم کی یہی وشیشتا ہے کہ وہ سماج میں بدھی استا دردیہ اور شسترم کو سامیہ اوستھا میں رکھنے کا پریتن کرتا ہے اور ویکتی کی لوکھ۔ کام تتھا کرودھ کی مول بھوت مانسک ورتیوں کو سماج کے انکرش اور ابھیودیہ سے مریادت کرنے کا آدیش دیتا ہے دھرم کا ارتھ کیول پارلوکک۔ ادرشٹ اور اگیہ ستاؤں کا چنتن ہی ہوتا تو دھرم۔ ارتھ۔ کام موکش چتر ودھ پرشارتھ میں دھرم کے ساتھ ساتھ موکش کی پرتھک گننا نہ کی جاتی۔ بدھی ستا دردیہ اور شسترم سے سمبندھ رکھنے براہمن کشتریہ ویش اور شودروں کو سماج کے ابھیودیہ کی درشٹی سے انروپ یکت ورودھ اوستھا کو چھوڑ دھرم پرمان اور ادھیاتم وادی بھارت ورش میں ہاتھ

میں وینا یا ایکتارا لیکر بھکشا ورتی ... کبھی کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ بھارت ... کشتریانیاں سدا سے ... آتی ہیں۔ مہورتم جو لتم شریہ ... چرم۔ اپنے بیٹوں کو رن ساج سجا ... یدھ بھومی میں بھیجنا بھارت کی ... سے پری پاٹی چلی آتی ہے۔ ...

بقایا مضمون دیانند مٹھ ...

اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ مخالفت کرنے ... الفاظ پر کتنی کر رہے ہیں جو میرے خیال ... نادانی ہے جو رشی دیانند کے نام کی ... ہیں وہ سوچیں کہ رشی دیانند نے کیا ... دیانند کی یہ خواہش تھی کہ بالکل قدیم ... تعلیم دی جائے۔ تعلیم دینے والے ... سال کی لڑکی یا لڑکا ایک دوسرے ... تعلیم مفت دی جائے۔ لیکن آج ... ہی ہو رہا ہے۔ تعلیم دینے والے گرستھی ... ہیں اور کینیا گوروکلوں میں برتن ادھیایک ... فیس لیکر جہاں رشی نے آریہ استری ... کا اپدیش دیا وہاں آج اس کے برعکس ... میں چور نظر آتے ہیں۔ جب رشی کے ... طرح ورودھ کیا جائے پھر ان کے نام ... دیکر دیانند مٹھ کی کیوں مخالفت کی جائے ... کرنا کہاں تک بجا ہے اسکا فیصلہ آریہ ... میں تو صرف اتنا ہی عرض کر دینا چاہتا ہوں ... مٹھ آریہ سماج کی ایک کار آمد سنستھا ... کے قائم کرنیوالے آریہ سماج کی ترقی کے ... اور گورو دیانند کے بھگت ہیں

میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح ایک ... شری سوامی جی مہاراج نے دیانند مٹھ ... ارادہ کیا ہے اسی طرح آریہ بھائی بھی ... اس کام میں شریک ہو کر رشی دیانند کے مقصد ... میں مددگار ہوں گے۔

بقایا مضمون آریہ سماج میں ...

آریہ سماج دو سے سمت پرتی ندھی سبھا کے ... آشا کرتی ہیں۔ جو سماجیں واستوک دھرم ... کر سکتی ہیں وہ اس کاریہ کی اور سے ... رہتی ہیں دوسری طرف پرتی ندھی سبھائیں ... وایدیشک رکھکر آپکو آریہ جگت کو یہ ... کا وشواس کرتی ہیں کہ وہ اپنے وشال ... وسنگھٹھن گاؤں میں ان پھیری دسا ... گرلو نتو شوام ریم کے سکھ سوپن ... یہی حال سارو دیشک سبھا کا ہے ... سمتیاں بناتے بناتے ہی درشوں بیت جاتے ... پرانتیہ سارو دیشک سبھی سبھاؤں میں ... کلپیک جیل رہا ہے منتر ... آریہ سماج کا یہ سنگٹھن پہلے ہی کچھ ... ہوگی

...نداں نہیں سو رگے جھو
...دے دندر ہا ہے مندان کے جس لوک میں گھی ہوتی
...میں کی تکیوں اور بتوں
...اس لوک سے فن تنکرت کا لوگ میں بدلنا میں
...گ کرنے والے شور کنٹری کی گنتی ہوتی ہے
...نے سورگ پر اپتی کے اس مارگ کا
...ی یاد نہیں کیا ۔ اگر بھارت میں جیون
...ں ودیہ مان تھیں تو کیا رتیہ سا ہتیہ
...ہتانی بیاتی ۔ سگر ۔ ہر ھنشر ۔ چندر گپت
...بگ ۔ برش وردھن اور مغل سرا ٹوں
...کی جھنکار ۔ گھوڑوں کی ٹاپیں اور نا چھول
...کیوں سنائی دیتی ہیں
...جانے کی اوت نیکنا نہیں ۔ شو اجی
...ونے کار سرکار لکھتے ہیں ۔ مہا راشٹر کی
...گرتی کے سمیں نوانی کا آدرش دو
...پری کھیتوں در دیشی پر ادھیتا کی
...دھرم کی آڑ و نشگ ۔ ہندو بھاونا
...کا بھنگ نہ ہوتا ہے ۔ سنو کس کی دا ستا
...میں چندر گپت موریہ کو پھر اکرم اور
...رتیہ بھاوناؤں نے سمرتھ بنایا
...کی یہ چنھو کا تکنت آ رحن اور
...ہی ۔ کرم اندر گوجے کی کر تو یہ
...کا سورت روپ ہے ۔ یورپ کو
...دھرما پوسٹ میدان پر گرو ہے ۔ مگر
...میں گرتی الیسی پھیول ریاست لیکن جس
...دھرما پلر کا میدان نہ رہا ہو
...ورش کے کنتریوں میں پراکرم تو اُدخت
...کی دگوبنے ابد آس ٹدر کنتیش ہونے
...بھاونائیں اب مند پڑ گئی ہیں ۔

ہمارے ویش

...رش بھارت ورش میں درویہ تو
...کی بھلائیں رہا ۔ ہاں درویہ کے یا رجن
...کے سمبندھ میں بھارتیہ دھارمک
...ہے کہ درویہ کا م پا رجن دھرم کا
...ہونا چاہئے اور اس کا م پ بھوگ
...اس سماج میں جب درویہ کا ادھرم ٹورک
...ہونے لگتا ہے اور اسکے اُپ بھوگ کی
...بیں سماج دھارنک نیم وسا کا اتی کرمن
...جب سماج میں پھر آ رتھک تراس ہو تیمن
...ہے ۔ بھارتیہ رشیوں نے اسی لئے ارتھ
...اور بھوگ پر تیاگ کا انکش لگایا تھا
...دیش کی آرتھک کریا ڈن کی بھی وستیت
...ہے ۔ کر گئتا ہے ۔ بھارت ورش
...پر درویہ کا نشش ستر گ دت اقلیت
...اور یورپ کے آگرانت اور
...ٹرکم کھا عیب کر للانگینے کا
...اور نہ ہی دیشی ویاپاری
...ویاپار کرتے ہوئے دکھائی
...نے درج دیا پار کا کیا

اکھی پر ایہ ہے ؟ یہی نہ کہ ہم اس دیش کے پاس کریہ
وکریہ کے لئے پرچر سامگری اور وہاں کی جنتا میں
کریہ شکتی Purchasing house
ودیہ مان ہے ۔ دیاپاریوں اور بنیوں کو کبھی نے
دیاپار و بنجیہ کے لئے مردھ بھومی میں آج تک جاتے
نہیں دیکھا ۔ بھارتیہ دیاپاری ودیشی دیاپاری
کتنی سمپتی لیکر اپنے دیش کو لوٹتے تھے ۔ اس کا
انومان ہم ایک دیاپاری کے ورنن سے کر سکتے
ہیں ۔ وہ دیاپاری کہتا ہے کہ ۔

جب میں ۲۱۷ ہجری سمت میں بھارت سے
دیاپار کی سامگری لیکر لوٹا تب عمان کے حاکم نے
چاہے مال پر ۶ لاکھ دینار کر لیا ۔ یہ کر اس کر کے علاوہ
تھا جو اُوچھ حاکم نے معاف کر دیا تھا اور جو مال
کر کے بچنے سے چھپا لیا گیا تھا ۔ لاکھوں دیناروں
کی سنکھیا میں کر دینے والے نہ جانے کتنے دیاپاری
بھارت میں آ مال بھر کر اپنے دیش کو واپس جاتے
ہوں گے ۔ بھارت واسی سوئم بھی بڑے دیاپاری
تھے ۔ سمندر کے دیاپار میں تو بھارت ورش لگاتار
۳۰ صدیوں تک سنسار کا کیندر اور اگرنی رہا ہے
ویسے بھی بھارتیہ سمندر بھیک ہاں اکٹ نش
ریکھاؤں میں اپنا بکشا ستھل پھیلائے ہوئے ہیں
جہاں سب سے ادھک اتہاس گھنا کا کی بندھ
آ رنبھ ہوتا ہے اس پرکار سے لیہ اور سمندریہ دیاپار
کے کارن بھارت بھری جہاں صدیوں تک اپنے
دھن کے لئے وکھیات رہا ہے ۔ وہاں پیداوار
اور کھنج اُتپتی کی درشٹی سے تو اس بھومی کو سورگ
اور اپ ورگ کا ستھان پراپت ہوتا رہا ہے
قرآن میں جنت کی پرشنسا میں مشک ۔ زنجبیل
اور کافور آدی سگندھت پدارتھوں کا وچار
بھارت بھومی کی کرپا کا ہی پھل ہے ۔ خلیفہ عمر
نے بھارت کے سمبندھ میں ایک دیاپاری سے
پوچھا تھا ۔ اس دیاپاری نے عمر کو اتر دیا تھا
کہ بھارت کی ندیاں موتی ہیں اور پربت
لال ہیں اور درکش عطر ہیں نویں سنسار بدی
کا ایک دوسرا عرب دیاپاری کہتا ہے ۔ بھارت
کے پانی ہیں موتی اور عنبر اور پہاڑوں میں
جواہرات اور سونے کی کانیں ہیں ۔ ایسے سمپن
اور جہان پر ہمیں بھارت ودیش کا ورنن کرتے
ہوئے پتھر نشن سکتے ہیں ۔ بنیں کی گفائی میں
پر ادھاروں کے درشٹن سے تو جبکہ یورپین
سمپتی کی قیمتیں گھومتی گریں اور اٹلی اور یورپ کی
سمسیا کو حل کرنے کے لئے ابھی کرشتی دیو سلسلے
میں ہی لگے ہوئے تھے ۔ بھارت ورش دھن اور بھوج
کی گینتی رکھتا ۔ پروفیسر ہیرن لکھتے ہیں ۔ بھارت
ودیشی پر اچین کال میں اپنے دھن کے لئے
پرکھیات رہا ہے

دیاوساتک پرگتی کا اصل ورنانتی

یہ ستیہ ہے کہ بھارتیہ دلنوں کے بڑھنے

بڑے بینتر گرہ اور بینک نہیں کھولے اور نہ ہی
انہوں نے ہم تیادن کو یا نترک سادھنوں دورا
بہت پرمان پر اتپن کیا ۔ مگر ۱۸ ویں صدی کے
انت تک تو ہم ہم یہ راشٹر بھی ایسا نہیں کر سکے
تھے ۔ اتپادن پر یہ میں یتر پریوگ کے ودیہ مان
نہ ہوتے ہوئے بھی بھارت نے برگتی ویاپار کی
سمتھ پرتی پر گتا کی تھی ۔ ہمارا دشواس ہے
کہ بھارت کی ویاوسائک ادھوگتی کا کارن بھارتیہ
جنتا کا کوئی آنودنشک اوگن نہیں ہے بھارت کی
ویاوسائک پرگتی کا وردھی وستوتا بھارت
کا دھرم یا ادھیاتم واد نہیں ہے اس کا وردھی
ہے ۔ انگلینڈ کا گتت سمراجیہ واد ۔ اب بھی
بھارت ورش میں ایسے دھنیتی ینتر گریوں
کے سنچالن میں پٹن اور ودیش میں اپنے ویاپار
کے لئے پرسدھ پرورش ودیہ مان ہیں ۔ جن پر
پنجیمیہ سبھیتا کا ہلکا سا رنگ بھی نہیں چڑھ سکا
ہے ۔ کئی بھارتیہ بینکر پونجی پتی مل مالک
اور دیاپاری بیدپی ارتھ کا کام یا رجن پنجیمیہ
پدھتی سے کر رہے ہیں ۔ مگرا ۔ نیہ دھارمک
اور ساماجک دیو ہاروں میں وہ ٹھیٹ بنتھی ہیں
مارواڑی ۔ جین ۔ بھاٹیے اور خوجے اپنے
وانجیہ ویاپار کے لئے پرکھیات ہیں ۔ کنتو
آنگل شکشا سے ان کا سوبن میں بھی سنسرگ
نہیں ہوا ۔ اس پرکار ویاپار بنکنگ اور پنجیمیہ پدھتی
پر سمپتی کے ہم تیادن کنیتر میں اگرنی وہ ہی پرش
ہیں جو پنجیمیہ درشٹی بند و سے اشکشت سنکچت
اور انودار کہے جا سکتے ہیں ۔ بھارت سے
لکشمی کے ہم پاسک دیشیوں کا پورنتا ناش تو
نہیں ہو گیا ہے ۔ پر ان کی پرتی بھا اور ان
کی آرتھک کریہ شکتی کنتریوں کی دگ و بیج
اور آس کمورکتیش بننے کی دھارمک بھاونا
کے مند پڑ جانے کے کارن گریٹ برٹن کی
سامراجیہ وادی نیتی کے بھار میں بڑی جھٹ
پٹا رہی ہے

بقیہ صفحہ ۱۰

دوڑ کر دوسرا ابھرا ہوا آبخورہ رکھ دیتے تھے
اور مولانا دونوں ہاتھوں سے اس طرح
جلدی جلدی اپنے منہ میں ہم نڈیل رہے
تھے کہ دوڑتے دوڑتے غریب غلمانوں
کی بری حالت ہو گئی تھی ۔ میں نے بڑھ کر
عرض کیا کہ " مولانا سوال کا جواب تو دیجئے
یہ کیا بد مستی ہے ذرا اپنے تخت کو تو دیکھئے
کیا چیپ چیپ کر رہا ہے ۔ ذرا اس کو پانی
سے دھلوا لیجئے میں بیٹھ کر کچھ دیر آپ سے
باتیں کرنا چاہتا ہوں " انہوں نے یہ سن کر
مجھے گھورا اور پھر پاس ہی قالوں سے جن
میں سیب کے بہت سے ٹکڑے رکھے ہوئے

تھے ایک مٹھی بھر منہ میں ڈالی اور پھر ایک لمبی اور
گہری ڈکار لیتے ہوئے جیسے ہاتھی سونڈ سے منہ
میں پانی ڈنڈیل رہا ہو بولے کہ :- تم کون ہو اور
یہاں کیسے آ گئے " میں نے عرض کیا کہ " بندہ پرور
میں بھی اسی جنت کا گنہگار ہوں جہاں آپ رونق
افروز ہیں ۔ لیکن خدا کے لئے یہ تو بتائیے کہ اگر کسی
کو دودھ شہد ۔ انگور ۔ سیب انار سے رغبت نہ ہو
اور بد قسمتی سے اُسے جوع البقر کا عارضہ بھی ہو
تو وہ یہاں آ کر کیا کرے ۔ اب رنگیلیں دو چیزیں
غلمان و حور ۔ سو غلمان آپ کو مبارک رہیں
البتہ حور دیکھنے کی ضرور تمنا ہے ۔ میرا قصر
ابھی سینکڑوں فرسنگ دور ہے اسلئے اگر حرج
نہ ہو تو مہربانی فرما کر ذرا اپنی حور مجھے دکھا دیجئے
تاکہ میں فیصلہ کر سکوں کہ اس کے لئے مجھے اتنا طویل
سفر اختیار کرنا چاہئے یا یہیں سے واپس
جانا چاہئے ۔ کیونکہ اس وقت تک جنت میں جو
کچھ مجھے نظر آیا ہے وہ بہت ہمت شکن ہے
مولانا کا دماغ اس وقت یا تو کثرت غذا کے بعد
الجزات ردیہ پیدا ہونیکی وجہ سے بالکل بجس
تھا یا یہ کہ جنت میں جذبہ رشک و رقابت پیدا
ہی نہیں ہوتا ۔ بہر حال جو سبب بھی رہا ہو ۔ انہوں نے
میری اس خواہش پر صرف یہ کہا کہ : " کیا تم نے
حوروں کی صفت میں " مقصورات فی الخیام "
نہیں سنا ۔ میں نے عرض کیا کہ : " درست ہے
لیکن آپ انہیں " مستورات فی الخیام " تو نہیں
رکھ سکتے " ۔ مولانا مجھے شاید ادیب یہ جواب
سن کر مسکرا پڑے اور بولے کہ " بھائی یہ سچ
ہے ۔ لیکن آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک کی
حور دوسرے کے سامنے آ جائے اسلئے ڈرتا ہوں
کہ خدا جانے کیا آفت آ جائے " میں نے کہا کہ :-
" آپ کا یہ اندیشہ بالکل بے محل ہے کیونکہ یہ تو
آپکو معلوم ہی ہے کہ جنت کی زندگی دوامی ہے اور
اب آپکو کوئی نکال ہی نہیں سکتا ۔ اس لئے خوب جی
کے حوصلے نکال لئے اور جس قدر بے عنوانیاں ممکن
ہوں عمل میں لائیے اگر یہاں بھی سزا کا دھڑکا لگا
ہوا ہے تو لعنت ہے ایسی جنت پر ۔ اس لئے تو
دنیا اچھی تھی کہ کم کھاتے تھے اور گناہ زیادہ کرتے
تھے ۔ یہاں انسان کھاتا زیادہ ہے اور کوئی
گناہ نہیں کر سکتا ۔ آپ نے دنیاوی زندگی میں شراب
نہیں پی ۔ اس کا صلہ آپ کو یہ مل رہا ہے کہ دودھ
شہد پیتے رہئے ۔ کیا اس احتیاط و صبر کا یہی انجام
ہونا چاہئے تھا ہم تو جب جانتے کہ اگر وہاں ایک
آتشہ سے توبہ کی تھی تو یہاں دو آتشہ ملتی ۔
دو آتشہ کو وہاں ہاتھ نہ لگایا تھا تو یہاں سہ آتشہ
میسر آتی ۔ ایام برشکال میں شب ماہ میں ۔ کنار آب
فرش سبزہ پر حوروں کے ہاتھ سے خم کے خم لنڈھاتا
تو بے شک ایک بات تھی نہ یہ کہ دودھ پئے جا کر

باقی آئندہ

ایک دلچسپ افسانہ

جنت کی حقیقت

قسط نمبر ۲

از حضرت نیاز فتحپوری
ایڈیٹر نگار لکھنؤ

اور اس نے پھر تقاضا کیا تو میں اس لنگڑی نہ چل سکنے والے اہل لکھنؤ کی طرح سلام نہ کر سکنے والے بھیر دیں اور سیٹی سے ناواقف فرشتہ کے پروں پر سوار ہو کر چشم زدن میں بہت بلند ہو گیا۔ میں ڈر رہا تھا کہ اگر کہیں خدانخواستہ اس نے اپنے پیروں کو ذرا بھی سمیٹا تو زمین پہنچنے سے پہلے ہی دم نکل جائے گا۔ اس لئے میں نے چاہا کہ اُس سے باتوں میں لگائے رہوں اور آخر کار بہت سوچ سمجھ کر میں نے کہا کہ:-

"میاں فرشتے تم غزل بھی کہہ سکتے ہو" میں نے یہ اس خیال سے کہا تھا کہ وہ فکر سخن میں محو ہو کر یکساں طور پر اُڑتا چلا جائے گا۔ لیکن یہ سنتے ہی معلوم نہیں غصہ سے یا کیا۔ اُس نے اپنے پر دفعتاً اس طرح سمیٹ لئے کہ اگر گھبرا کر میں اُس کے گلے میں باہیں نہ ڈال دیتا تو بس چل ہی دیا تھا۔ مجھ پر اس واقعہ سے بدحواسی کی سی کیفیت طاری ہو گئی اور میں اس وقت ہوش میں آیا جب اس نے فردوس بریں کے ایک باغ میں لے جا کر مجھے اتارا۔ شکر ہے کہ میرا انیس فرشتہ اس وقت موجود نہ تھا اور میں آزادی کے ساتھ چل پھر سکتا تھا۔

فردوس۔ جناتِ عدن۔ بہشت وغیرہ کے باغوں کے متعلق مولویوں کی زبانی میں سنتا آیا تھا کہ وہاں میوے ہی میوے ہیں اور میوے بھی صرف انگور۔ انار اور سیب یعنی اگست و ستمبر میں جو حالت کشمیر کی ہوتی ہے وہی فردوس کے باغوں کی بتائی گئی تھی مئی جون میں شگوفہ و بہار کا جو موسم کشمیر میں ہوتا ہے اس کا تعلق آسمانی فردوس سے کوئی نہیں گویا کہ انسان صرف پیٹ کا کتا ہے جو صرف غذا کی لالچ سے اچھے کام کر سکتا ہے اور معدہ کو پُر کرتے رہنے کے علاوہ کسی اور چیز سے دلچسپی ہو نہیں سکتی۔ یہاں تک کہ اگر کسی باغ میں بھی وہ جائے گا تو اُسے نہ پھولوں سے کوئی واسطہ ہوگا نہ سبزہ سے۔ نہ گلبن پر جھومنے والی کلیاں اس کے لئے باعث توجہ ہو سکتی ہیں نہ وہاں کی عطر آمیز ہوا۔ وہ صرف یہ دیکھے گا کہ کھانے کی کیا کیا چیزیں یہاں موجود ہیں اور کس حد تک وہ لذت کام و دہن کی تسکین میں کامیاب ہو سکتا ہے احسن التفاسیر میں میں نے ایک روایت دیکھی تھی کہ جنت میں ایک ایک خوشہ انگور کا اتنا بڑا ہوگا کہ اگر کوا ستر ہزار سال تک اڑتا چلا جائے تو بھی اس کو عبور نہ کر سکے میں سوچا کرتا تھا کہ اگر ساری فردوس میں صرف ۱۰۰ درخت انگور کے فرض کئے جائیں اور ہر درخت میں کم از کم پانچ خوشے تو ساری کائنات انہیں سے معمور ہو جائیگی دوسرے پھلوں کی گنجائش کہاں سے نکلیگی جبکہ انگور کی نسبت سے سیب اور انار وغیرہ کو اور زیادہ بڑا ہونا چاہئے اُسی کے ساتھ میں یہ بھی غور کرتا تھا کہ ان خوشوں کا انگور حجم و وزن میں کتنا بڑا ہوگا اور پھر یہ کہ آخر اہل جنت اس کو کھائیں گے کس منہ سے اور رکھیں گے کس پیٹ میں۔ اس لئے یہاں پہنچنے کے بعد سب سے پہلے مجھے خوشہ انگور دیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ جنتی جس میوہ کی خواہش کرے۔ وہ فوراً سامنے آ جاتا ہے۔ اسلئے اس خواہش کے پیدا ہوتے ہی سامنے انگور کا ایک خوشہ نظر آیا جو احسن التفاسیر کے بیان کے مطابق اتنا بڑا تو نہ تھا کہ کوا ستر ہزار برس تک اس کی انتہا کو نہ پا سکے۔ لیکن ہاں اس کا ایک ایک دانہ ہمالیہ کی بڑی چٹان ضرور معلوم ہوتا تھا۔ اتفاق سے اُسی وقت ایک اور جنتی دوسری طرف سے آتے ہوئے نظر آئے۔ نہایت مقطع بزرگ تھے اور غالباً احسن التفاسیر کے مؤلف ہی ہوں گے۔ انہوں نے پہلے اس خوشہ کو دیکھا اور پھر میری طرف۔ مدعا یہ کہ اگر اجازت ہو تو آپ کے حصے کا یہ خوشہ میں کھا لوں میں نے بڑھکر اُن کی تواضع کی اور انہوں نے وہیں سے کھڑے کھڑے جو منہ کھولنا شروع کیا تو وہ اتنا پھیل گیا کہ دو دو دانے بیک وقت اس میں سمانے لگے۔ ان کا پیٹ برابر بڑھتا جا رہا تھا اور وہ بغیر کسی فکر و تردد کے دانہ پر دانہ نگلتے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب اس غبارہ میں ہوا بھرنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی تو وہ دفعتاً پھٹا اور تمام دانے ایک ایک کر کے پھر خوشہ میں جا کر لگ گئے۔ لیکن وہ اب پھولے ہوئے شاداب نہ تھے۔ بلکہ ان کی حالت ایسی تھی۔ جیسے خون پینے کے بعد جونک کو نچوڑ دیا جائے۔ اس واقعہ سے مجھ پر یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ ان کے کھانے اور ہضم کرنے کا کیا دستور ہے۔ اس کے بعد میں نے سیب و انار کی خواہش نہیں کی۔ کیونکہ وہ مجھے زیادہ مرغوب نہیں البتہ لکھنؤ کا خربوزہ۔ ملیح آباد کے سفیدہ آم۔ کشمیر کا آلوچہ۔ کابل کا سردہ اور بمبئی کے انجیر کو ضرور جی چاہا۔ لیکن یہ کوئی چیز میسر نہ آئی شاید یہاں کی زمین ان پھلوں کی پیداوار کے لئے مناسب نہیں۔ افسوس ہے کہ پھلوں کی طرف سے فردوس میں مجھے سخت مایوسی سے سامنا ہوا اور میرے ذوق کا ایک پھل بھی یہاں نہ مل سکا۔

اس کے بعد گھومتا پھرتا میں حوض کوثر کے پاس پہنچا۔ اس میں شک نہیں کہ حوض بہت بڑا ہے۔ لیکن چونکہ شہد و دودھ کو ملا کر لبریز کیا گیا ہے اسلئے چاروں طرف چھپا ہٹ بہتی ہے جنتی لوگ عریاناً جا کر اس میں غوطہ لگاتے ہیں اور پھر ٹپکاتے ہوئے واپس آتے ہیں۔ جس سے حوض کے اطراف آلودہ ہو گئے اور خاص قسم کا لیس اور لبلباہٹ پیدا ہو گئی ہے۔ چونکہ شہد اور دودھ دونوں بالطبع مجھے مرغوب نہیں۔ اس لئے میں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ آگے بڑھکر مجھے سلسبیل و تسنیم نظر پڑیں یہ دونوں فردوس کی ندیاں ہیں۔ لیکن بجائے صاف اور سرد پانی کے ان میں بھی وہی شہد اور دودھ بہ رہا ہے۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ ان دونوں کا سوت حوض کوثر ہی کے سوت سے ملا ہوا ہے۔

آگے بڑھکر طوبےٰ کا درخت نظر آیا جس پر سینکڑوں چڑیاں سبز رنگ بیٹھی ہوئی چہچہا رہی تھیں۔ یہ منظر اچھا تھا۔ لیکن بغیر بندوق کے کیا خاک لطف آتا۔ خاموش تھوڑی دیر تک دیکھتا رہا۔ اور پھر میں نے ایک ڈھیلا زور سے پھینکا کہ شاید کوئی چڑیا اسی طرح گر جائے اور میں اُسے نمک مرچ کے ساتھ بھون کر دودھ اور شہد کی متلی کرنیوالی کیفیت کو دور کر سکوں۔ لیکن اس میں کامیاب نہ ہوا۔ وہ برابر اسی طرح بیٹھی رہیں اور میں مایوس ہو کر آگے چل دیا۔

تھوڑی دیر ٹہلنے کے بعد اہل فردوس کی قیام گاہیں شروع ہوئے۔ میں بیتاب ہو گیا کیونکہ اگر میں نے کبھی کوئی نماز پڑھی تھی تو اس کا صلہ لا محالہ ہے کہ یہاں ستر حوریں ملیں گی جو در حقیقت ہمیں سیاہ چشم سیمیں بدن و جمیل ہیں۔ گلفام ... وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے میں نے بہت جلدی جلدی قدم اٹھائے اور فوراً ہی ایک قصر کے دروازہ تک پہنچتے پہنچتے ہانپنے لگا۔ سامنے رضوان کھڑے تھے اور دو رویہ فرشتوں کی صفیں قائم تھیں۔ مجھے دیکھتے ہی رضوان نے سلام کیا اور ایک کنجی مجھے دی جس پر قصر نمبر ۲۷۸۶۴ درج تھا۔ مقصد یہ تھا کہ اس نمبر کے قصر پر مجھے وہ سب ملیگا۔ جو فردوس کی انتہائی لذت و مسرت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ میں اپنے قصر کا یہ نمبر دیکھ کر ذرا متامل ہوا اور سوچنے لگا کہ جب مجھ سے پہلے ۲۷ ہزار سے زیادہ حوریں چھپ چکیں تو مجھے کیا خاک ملیگا۔ لیکن پھر اس خیال سے کہ ممکن ہے سب حوریں ایک ہی طرح کی اور جوانی رکھتی ہوں۔ تختی لیکر دروازہ کی طرف بڑھا ہوا۔ لیکن حالت یہ تھی کہ رفتہ رفتہ خود فراوانی سے کانپ رہا تھا اور دل اس طرح بیتاب تھا گویا منہ کو آیا جاتا ہے۔ مجھے یقین تھا کہ سب سے پہلے پیغمبروں کے کارخانے ملیں گے۔ لیکن مجھے بڑی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب میں نے دیکھا کہ یہاں ایک بھی پیغمبر کا قصر نہ تھا اور سب سے پہلا قصر ... کے اس راوی کا تھا۔ جس نے سب سے پہلے ... کو ایک حسین عورت کے مفہوم میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ میں نے پوچھا بھی کہ کیا پیغمبروں کی جنت کوئی اور ہے۔ لیکن اس کا جواب کسی نے نہیں دیا۔ آگے بڑھا تو اور راویوں کے محلات ملے۔ اس کے بعد جو مولاناؤں اور مولویوں کے قصر ملنے شروع ہوئے تو کسی طرح ختم ہی نہ ہوتے تھے یہاں تک کہ چلتے چلتے تھک گیا اور گھبرا کر ایک قصر کے اندر السلام علیکم کہتے داخل ہی ہو گیا۔ ... تخت پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے ... آبخورہ دودھ اور شہد کا خالی کر رہے تھے۔ جب ایک آبخورہ خالی ہوتا تو ...

آگے دیکھو صفحہ ۱۳

دیانند مٹھ اور آریہ گزٹ

...۱۹۳۶ء کے آریہ گزٹ میں صفحہ ۱۲ پر
...ایڈیٹر کا ایک نوٹ لکھا گیا ہے
...نام کو اچھا مانا گیا ہے جیسا کہ ہمارے
...ایسے آشرم کی سخت ضرورت ہے
...اس طرح اس آشرم بنا دیں زندہ
...دھنیا دکے بات ہیں
...نام کو پسند نہیں کیا گیا جیسا کہ
...نیتی کے نام پر رکھا گیا ہے
...دوی نہیں سمجھے بلکہ ان
...بنتے تھے

...میں عرض کرنا چاہتا ہوں مٹھ
...کیا ہے؟ کیا رشی دیانند جی ایسی
...تھے۔ دیانند مٹھ سے معنی ٹھیک

...کوٹھی ہیں سنیاسیوں کے ٹھہرنے کی
...بھی سنیاسی ٹھہریں گے۔ اگر
...لوگ مٹھ کے نام سے
...میں عرض کروں گا کہ تیارتھ
...آریہ کے معنی چار۔ مہاتما کے معنی
...کے معنی نوکر لوگ سمجھتے ہیں
...جائیں۔ بھارت میں بادل
...رہتے ہیں۔ اتنا ہی نے آریہ
...سنیاسی سنبد چھوڑ دیا۔ مندر کہتے
...آریہ سماج نے مندر سنبد نہیں مانا
...سنیاسی بھگوے لباس پہنتے ہیں تھکا
...ان کا نام بھی سنیاسی ہے جب
...ہے تو مٹھ نام سے کیوں گھبراتا

...نند نے اپنی پستکوں میں کہیں نہیں
...مٹھ کے ورودھی ہیں یا مٹھ نہ
...وہ مورتی پوجا کے ورودھی تھے
...اپنے مندروں میں مورتیاں نہیں
...وہ سنیاسیوں کو کر تو یہ بہت
...مٹھ میں رہیں وہ سنیاسی بھی
...لگے۔
...معنی ہیں سنیاسیوں کے ٹھہرنے کی جگہ
...معنی ہوئے رشی دیانند کے رہنے کی
...سنیاسی جہاں ٹھہریں وہ دیانند مٹھ ہے
...اتنے صاف معنی بتلانے
...کوئی شبہ دکھائی نہیں دیتا میں اس لئے
...نام رکھنا پسند کیا ہے۔
...آنند۔ بلیدان بھون دہلی

...سے اپیل
...سندھ پرانت میں دھرم

وہ کیا کہتے ہیں؟

پرچار کا کاریہ کرنا کتنا کٹھن ہے۔ یہاں پر آریہ جاتی کے لوگوں کی سنکھیا بہت کم ہے۔ انیہ جاتی کے لوگ نہ کیول سنکھیا میں ہم سے بڑھے ہیں بلکہ لوٹ کھسوٹ کرنے والے بھی ان میں زیادہ ہیں۔ ان وپریت اوستھاؤں کے ہوتے ہوئے بھی شری لیکھی آریہ سماج ندھیا سبھا سندھ گذشتہ ۱۲ سالوں سے یہاں پر بڑی خوبی کے کاریہ کر رہی ہے پرنتو کوش کی سبھا میں ہمیشہ کمی ہی رہی ہے۔ کمی رہے بھی کیوں نہ؟ جب پرانت کی سرکار کو بھی بھارتیہ کوش سے پیسے لینے پڑتے ہیں۔ استو اس کمی کو نکالنے کا ہم لوگ اس سمے کئی پربندھ کر رہے ہیں۔ ہم ایسی یوجنا کر رہے ہیں جس سے تین ورشوں کے اندر ویدپرچار ندھی ہمیشہ کے لئے بھری رہے اس سمے تین میں آپ مہانو بھاوؤں کے سہیوگ تھا سہایتا کی اوشیکتا ہے کرپا کے ایک بھراتری بھاؤ نم ادار تا تتھا دھرم پریم دکھا کر ہماری سہایتا کریں۔ ہمارے آگامی سمیلن کے سمے اتھوا ۱۵ اور ۱۶ جون تک اپنے سماج تتھا اپنے آریہ بھائیوں کی اور سے وید پرچار ندھی کے لئے ادھک سے ادھک جو سہایتا آپ دے سکتے ہیں بھیجیں۔ کسی بھی اوستھا میں ۵ روپے سے کم نہ بھیجیں۔

آشا ہے کہ آپ ہماری اس پرارتھنا کو اوشیہ سویکار کریں گے۔

سیوا رام گوبند رام پردھان سمیلن سبھا سندھ اور سواگت ادھیکش

مسلم تبلیغ کا انوکھا ڈھنگ

میں نریندر کمار نیتا کا نام نارائن قوم سناتن سنگھان جھنگا ڈن دیو رو ی ڈاک خانہ لیں ڈکا رہنے والا ہوں۔ ایک منش کھدر پوش جھنگاؤں کی دھرمشالہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ایک نوکر بھی تھا۔ میرا اور اس شخص کا دھرمشالہ میں کچھ میل ہوا تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کیا پڑھے ہو؟ میں نے کہا میں مڈل پاس ہوں اس نے مجھے نوکری دلانے کے لئے کہا اور لکھنؤ ساتھ چلنے کو کہا۔ اس نے کہا کہ ہماری ایک گورے کی Sugar mill ہے۔ اس میں تمہیں نوکر کرا دیں گے۔ اس نے میرے پتا سے مجھے اپنے ساتھ لے جانے کے لئے کہا پرنتو انہوں نے منع کر دیا۔ میرے گھر والے سمجھتے تھے کہ ادھر بیکاری زیادہ ہے کوئی کام نہیں لگتا۔ اس سے مجھے آگیا دے دی اس پر مجھے اس شخص کے ساتھ جانے کی آگیا دے دی۔

اس شخص نے مجھے پانچ روپے دئے میں نے یہ روپے گھر والوں کو دے دئے۔ یہ شخص جنیو پہنے ہوئے تھا اور اپنے کو براہمن بتاتا تھا۔ یہ شخص مجھے اپنے ساتھ لیکر مورخہ ۶ اپریل ۱۹۳۶ء کو ٹرین میں روانہ ہوا اس نے مجھے کھنڈوا سٹیشن پر اتارا۔ دوسرے دن پھر ہم گاڑی میں بیٹھے اور پھر اس نے مجھے اٹارسی سٹیشن پر اتارا۔ اٹارسی سے دو لڑکے وہ شخص اپنے ساتھ اور لایا اٹارسی سے ہم لوگ Grand trunk Express (گرانڈ ٹرنک ایکسپریس) دوارا بھوپال تک آئے۔ یہ شخص نوکر کو میرے پاس چھوڑ کر کئی کئی گھنٹوں کے لئے چلا جایا کرتا تھا۔ بھوپال سے سوار ہو کر جھانسی آئے جھانسی سے کانپور آئے۔ ہم تینوں لڑکوں کو گاڑی میں نوکر کے پاس رہنے دیا اور وہ خود پلیٹ فارم کے باہر چلا گیا۔ باہر سے وہ اور تین شخصوں کو ہمراہ لایا اور دو ٹفن کیریروں میں کھانا لایا اب ہم سب آٹھ شخص ہو گئے تھے۔ ان لوگوں نے ان سے کھانا کھانے کے لئے کہا۔ کھانے میں مجھے مانس معلوم ہوا میں نے کھانا کھانے سے انکار کیا اس شخص نے مجھے کھانا کھانے کے لئے آگرہ کیا میں نے پوچھا کہ آپ براہمن ہوتے ہوئے مانس کیوں کھاتے ہیں؟ اس نے کہا ہماری طرف براہمن مانس کھاتے ہیں۔ مانس کھانے سے طاقت آتی ہے میں نے بھوجن نہیں لیا۔

نوکر کے منہ سے ایک ساتھ یہ شبد نکلے کہ میاں اب تو کھانا ہی پڑیگا۔ اس پر مجھے وشواس ہو گیا کہ یہ لوگ مسلمان ہیں۔ نوکر اور ان دو لڑکوں میں سے ایک نے کہا کہ مانس کھانے میں بڑا مزا آتا ہے اور اگر اب نہیں کھاؤ گے تو مسلمان بننے کے بعد تو کھانا ہی پڑیگا اور تمہاری شادی بھی کرا دی جائیگی۔ میں نے اور دوسرے لڑکے نے کہا کہ ہم کو دھوکا دیکر تم لوگ کیوں لائے۔ یہ دوسرا لڑکا رونے لگا۔ اس پر ان مسلمانوں نے پھر سمجھایا کہ ہم تمہیں مسلمان نہیں بنائیں گے۔ تمہیں ویسے ہی لے چلتے ہیں۔ ان لوگوں نے کہا کہ لکھنؤ سٹیشن پر ایسی شرارت کی بات نہ کرنا۔ ان لوگوں نے ہم دونوں لڑکوں کو چاقو کلب بھی دکھلایا۔

ہم لوگ ۱۰ اپریل کو لکھنؤ پہنچ گئے اور ہم سب لوگ ٹرین سے اترے۔ ان مسلمانوں نے ہم دونوں لڑکوں کا ہاتھ پکڑ لیا۔ میں نے جھٹکا دیکر ہاتھ چھڑا لیا۔ شور مچایا۔ وہ لوگ پیچھے کے راستے چلے گئے۔ مجھے ایک گجراتی سجن پلیٹ فارم پر ملے میں نے ان سے سارا حال کہا انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم ان لوگوں کے پیچھے مت پڑنا۔ ورنہ یہ تمہیں اور بہکائیں گے تم سیدھے آریہ سماج میں چلے جاؤ۔ مجھے راستے میں...

بندوقیں رقلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد، گرنیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Saleman umar
and Company Karachi

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں کو بھی جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے۔ جسے سیلان الرحم یا لیکوریا کہتے ہیں۔ میرے پاس اسکی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی "سنیاسی کا یا پلٹ" موجود ہے جس سے بے شمار دکھی بہنیں لابھ اٹھا چکی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ۔ سنیاسی اکسیر ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا جادو اثر اور آخری علاج جن کی چند خوراک ہی ان نامراد امراض کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ جہاں ہر قسم کے علاج اور انجکشن بھی فیل ہو چکے تھے۔ وہاں پر کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ملک کے ڈاکٹر بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں قیمت اکسیر آتشک ۸/ ڈھائی روپیہ اکسیر سوزاک عہ/

بابو روپی نندن اوسیر مقام نزاوہ برستہ مورنڈہ ضلع انبالہ

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کو شرطیہ دور کرنیوالی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھاتی ہے چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد کھجلی۔ خون کا آنا اور تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ قیمت عہ محصول ۸/۔ گارنٹی اگر دس سال کے اندر اندر دوبارہ بواسیر کا دورہ ہو جائے تو خرید دوائی مفت ارسال ہوگی

نوٹ) اس سے اعلیٰ دوائی بتلانے والے کو ۲۰۰/ روپیہ انعام

مینیجر کیلاش فارمیسی فتحگڑھ پنجتور ضلع فیروزپور

Digitized by eGangotri

کیرل کی سُدھ کون لے؟

لیکھک منتری نارائن دیوجی سدھانت بھوشن ویدک منتری

وابیہ یا ٹھک ورند۔
سماج میں آپ مہانو بھاووں کی شردھا کیرل کی آسن وِپتی کی طرف آکرشت کرتا ہوں۔ آشا ہے اس پر اوشیہ غور کریں گے۔

ڈاکٹر امبید کر کے ہندو دھرم تیاگ کی دھمکی نے اُتر بھارتیوں پر چاہے کچھ اثر نہ کیا ہو لیکن مدراس پرانت کے ہریجنوں پر خاص کر کیرل کی ایک ریاست ٹراونکور پر تباہ آتمک چھاپہ لیا ہے اس کا کارن یہ ہے کہ سبھی سمپردائے اگ شکشت ہیں۔ سنسکرت کے پنڈت اور انگریزی کے وِدوان ہریجنوں میں بھی بہت سے ہیں گریجوایٹ مہلائیں بھی بہت ہیں اب بھلا بیسویں شتابدی میں جہاں پا شچاتیہ شکشا اور عیسائیت کا اتنا زبردست پرچار ہے شکشت سمودائے ہندوؤں کے اتیاچار کو کیونکر سہا کرے گا؟ صدیوں سے ہندوؤں نے ان پر اتیاچار کیا۔ اب گورنمنٹ کی کرپا سے شکشا پراپتی سے پراچین گرنتھوں کے ادھیین سے ان کی آنکھیں کھل گئی ہیں۔ اب وہ کسی بھی کر کے بھی ہندو دھرم میں رہنا نہیں چاہتے۔ ہندوستان ان کو کیجو کاٹنے کے سمان پرتیت ہو رہا ہے۔ ہم جیکل ٹراونکور کے اخباروں میں اُنوں کا ہندو دھرم پری تیاگ پرستاؤ ہی دیکھتے ہیں۔ اس کے لیے وادوں میں نئی صفحے نکالے کر ڈالتے ہیں اور سبھی ایک آسن آپتی کی یا بھوکنپ کی پرتیکشا کر رہے ہیں۔ یہاں انکی سنکھیا ۱۷ لاکھ کی ہے اور ادھک بھاگ شکشتوں کا ہے۔ یہ سامُوہک رُوپ سے عیسائی بننا چاہتے ہیں کیونکہ عیسائیوں کا تو یہاں اکھنڈ تانڈو ہے کوئی پُوچھنے والا ہی نہیں۔ کوئی گاؤں ایسا نہیں جہاں گرجا نہ ہو۔ کوئی شہر ایسا نہیں۔ جہاں ہائی سکول نہ ہو۔ اور ایک دو سو پادری نہ ہوں۔ صرف کیا پر تھم کالج ہے اور سمت کیرل میں تو شمار ہی نشکشا کا اور عیسائیت کا مکھیہ کیندر رہے۔ یہاں صرف ہندوؤں کا ایک تھرڈ فارم تک کا انگریزی سکول ہے۔ ہندو راجیہ ہونے پر بھی عیسائیت کے پرچار سے ان کی سنکھیا ادھک ہو گئی ہے۔ ابھی یہ لوگ بھی عیسائی بن جاویں تو پھر ہندوؤں کا سنہار ہی سمجھیے۔ مسلمان اور عیسائی ان کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ یہاں ہمارے شہر کوٹیم میں ہی عیسائیوں کے دو ہائی سکول اور دو ایم اے ایم کالج ہیں۔ یہی کالج کیرل ایلیپلی کی ایک ایس۔ ایم۔ ڈی۔ پی یوگم ہے۔ اکھل بھارت کانگرس کے بعد اس کا سنگٹھن ہی

مہاتما منشی رام جی کے انمول بچن

اپنے نج گرہ کو نہ بھولیں

اپنے اصلی گرہ کو نہ بھولو۔ یدی تم سنسار روپی بندھن سے بچ کر پھر شانتی دھام کو جانا چاہتے ہو انسانی راج پر بندھن ہی دیکھو۔ دو منش ایک ہی وقت ایک ہی پر کار کا اپرادھ کرتے ہوئے پکڑے جاتے ہیں ان کو ایک ہی مقررہ وقت کے لیے دنڈ کے لیے جیل خانہ بھیجا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک تو قیدخانہ میں قدم رکھتے ہی اپنے پریوار گھر اور سمبندھیوں کو بھلا دیتا ہے۔ جیل میں جا کر وہاں کے رہنے والوں تتھا کرمچاریوں کے ساتھ نیا سمبندھ پیدا کرتا ہے اور جیل کے سمبندھی بھی سب اسکی عزت کرتے اور اس سے ڈرتے ہیں۔

پرنتو دوسرا ساتھی جیل میں جا کر اداسین بھاؤ سے بیٹھ جاتا ہے۔ پیاری ماتا کو یاد کر کے پشچاتاپ کے آنسو بہاتا ہے۔ جیل خانہ کے کرمچاری اور قیدی اسکی اس اوستھا پہ ہنستے ہیں۔ اسے بزدل کا خطاب دیتے ہیں لیکن گرہ کا پریمی ماتا پیتا چرنوں کو یاد کر کے اپنے دل کو پہلے کی نسبت زیادہ نرم بناتا ہے۔ سمے آتا ہے کہ دونوں کو قید سے رہائی ہوتی ہے۔ اس سمے جہاں پہلا کٹھور ہردیہ گھر بار سے کنارہ کر کے پاپ ساگر میں ڈوبا ہوا بڑے سے بڑے جرائم سے بھی نہیں گھبراتا وہاں دوسرا ماتا کے ساتھ پریم بڑھاتے ہوئے جیل سے باہر نکلتے ہی ماتا کی گود میں جا کر بیٹھ لیتا ہے اور پھر کوئی بھی جرم اپنی طرف نہیں کھینچ سکتا۔ پیارے سنسارک بھائیو۔ کیا ہم اس سنسار روپی کاراگار میں آ کر پہلے قیدی کی طرح جگت جننی کو بھول کر سنسارک وشئے روپی کرمچاریوں کے ساتھ پریم نہیں بڑھاتے اور پھر دن بدن جگت جننی سے بچھڑتے ہوئے اپنے اصلی وطن کو بالکل بھول نہیں جاتے۔ اس شوچنیہ اوستھا سے بچنے کے لیے اوشیک ہے کہ ہم سنسارک جیل میں پھنسے ہوئے بھی اپنے نج گرہ کو نہ بھولیں اور جگت جننی کی یاد پراتہ اور سائنکال کرتے ہوئے اسی کے کمل روپی چرنوں میں اپنے چت کی ورتی کو لگائے رہیں تاکہ اس آسار سنسار روپی قیدخانہ سے چھٹکارا پاتے ہی ہم پھر کبھی کلیشوں سے چھوٹ کر برہم دھام میں جا کر جننی کی گود میں بسیرا لے سکیں۔ سنگرہ کرتا۔ ابھورام شنکر آنند آشرم لدھیانہ

بھارت میں سر دیسرٹیش ... یہ وچار ہو رہا ہے کہ پرتیک گھر ... لی جائے کہ کون کون عیسائی ... تیار ہے۔ اس پرکار سامُوہک ... رپورٹ تیار کر رہے ہیں۔ اب ... پڑ سکتی ہے۔ ٹراونکور والے ... جارج جوسف نے ناگپور پبلک ... بھاشن دیا تھا۔ وہ پادریوں ... انہوں نے بتایا کہ ہم ۱۰ ورش میں ... عیسائی بنا لیں گے۔ ان کے پرشن ... کیشتر پریودیش سے ہی ٹھیکا۔ ہندوؤں کے لیے کون ہے؟ ہریجنوں کو ... سورن ہندوؤں میں ادھک بھاگ ... کے پکش میں ہے۔ لیکن گورنمنٹ ... نہ بدلا۔ یدی اس کے لیے ترنت ہی ... جائے تو وِپتی سر پر ہے پھر ... نشٹ ہی سمجھا جائے تو۔ اب پچھتاوے کیا ... جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ یہی ... کہنے کی باتیں ہیں۔ سب کے لیے ... نہیں۔ میں سارو دیشک سبھا کا ... ہندو شدھی سبھا کا تتھا دھنی مانی ... سجنوں کا دھیان آکرشت کرتا ہوں ... پرارتھنا کرتا ہوں کہ ترنت ہی کچھ ... ڈیپوٹیشن لیکر ٹراونکور آئیں ... کا ادھیین کریں اور اُچت کاریہ کریں ... ہمارا آریہ ہونا ویرتھ ہے۔ اس لئے ... پرچار کے لئے دان ویروں کو ... سبھا کی تن من دھن سے سہایتا کریں

ضرورت ہے

کے انتہارات کے لیے پرکاش بہترین ... اُجرت ایک بار کے لئے ... کے لیے ... اور اس سے زیادہ کے لیے ... فی بار۔ اجرت پیشگی بذریعہ منی آرڈر ... مینیجر پرکاش لبت روڈ لاہور

ورکی ضرورت

میرے ایک متر کی سوشیل۔ روپ وتی۔ شکشت اور یوگیہ کنیا کے لئے جو گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے ایک کھتری گھرانے کے ایک ایسے ور کی ضرورت ہے جو برسر روزگار ہو عمر میں ۲۲ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ ہوشیارپور۔ جالندھر۔ گورداسپور اور لدھیانہ کے اضلاع کے ور کو ترجیح دی جائیگی خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کریں

بابو رام کھتری ڈپٹی پوسٹماسٹر ڈیرہ دون

بے شمار صحتوں کا خزانہ ہمارے پاس ہے

ہر ایک کا لب لباب یہ ہے کہ انسانی زندگی کے لیے آتنک نگرہ گولیاں آب حیات ہیں۔ قبض بدہضمی۔ خون کی خرابی۔ دل و دماغ اور معدہ کا ضعف دور کرنا ان کا ادنیٰ کرشمہ ہے آپ بھی آزما کر ان کی تصدیق کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ گولیاں چار پانچ ڈبیہ چار روپیہ۔ اسی طرح طلا واجی کرن کا استعمال کر کے ہزاروں شخص پوری مردمی حاصل کر چکے ہیں۔ ایک مریض کے لیے صرف ایک شیشی کافی ہے قیمت فی شیشی ... مزید آگاہی کے لیے کتاب کام شاستر مفت طلب کریں

پتہ: آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ
ایجنٹ: بھگت رام چوپڑی اینڈ سنز ...

بیماری کی جڑ مچھر ہے اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں اس کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ویدک ودھی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی نے اسے ازحد پسند کیا ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔ پنجاب بھر میں یہ سب سے پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لیے ... لیا کریں

پتہ: مینیجر بھگت رام چوپڑی اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ساماجک سماچار

اوشنیک نویدن

...جناکو ودت ہے کہ ٹنکارا میں آریہ
...مندر زمان کا کاریہ سارودیشک سبھا
...ہے اور آریہ سماج بمبئی کے سہیوگ
...میں ہے ... پراپت کرنے کا یتن کیا جا رہا ہے
...سبھا کی پر گتیاں جو رہی ہیں وہ
...کے سمکش آ رہی ہیں۔ پچھلے دنوں
...اسا نتیجہ کی سوچنا دی گئی تھی کہ بمبئی
...سے سنگھر زمین پراپت کرنے کا
...ہے یدی وہ پربندھ نہ کر سکا
...ڈھنگ سے بھومی پراپت کرکے مندر
...کا پربندھ کریگی۔
...آریہ سماجوں میں ٹنکارا کی
...سماج مندر کے لئے دھن
...بھرمن کر رہی ہیں۔ کئی آریہ سماجوں
...اس سمبندھ میں اوشنیک سوچنا پراپت
...مندر زمان تتھا ان بہنوں کی
...سمبندھ میں اپنے کرتویہ کا نشچہ کر
...
...سوچنا کے لئے ان سوچناؤں کو پرکاش
...اوشنیک ہے اسی لئے ہم ان پر
...پرکاش ڈالدیتے ہیں کہ آریہ سماج بمبئی
...کی پراپتی کے لئے ایک اپ سمتی بنائی ہے
...سیہ منتری پنڈت وجے شنکر
...تتھا میر پور کے یوراج ہیں
...پرسیس نے بھومی پردان
...دیا ہے آگامی جولائی ماس میں
...دو نو سدسیہ تتھا مورودی
...ٹنکارا آ کر بھومی کے ... ن سمبھا ستھتی
...کریںگے۔ بہنے سماجوں کو یہ بھی سوچنا دی
...کام کے لئے دھن سنگرہ کے لئے سبھا
...کی پرتیکشا کریں اور ان بہنوں نے
...سنگرہ کے لئے سبھا سے آگیا پراپت نہیں
...
...ہے کہ آریہ سماجیں ان سوچناؤں کے پرکاش
...ٹنکارا مندر زمان تتھا ان بہنوں کو امداد
...سمبندھ میں اپنے کرتویہ کا نشچہ کرنے میں
...
...منتری سارودیشک سبھا دہلی

آریہ سماج مورنڈہ کا سالانہ چناؤ

...آریہ سماج مورنڈہ کا سالانہ
...

خزانچی لالہ چاندن رام جی۔ لائبریرین لالہ ہرام جی۔ سرپرست ریڈنگ روم ڈاکٹر جنک پرشاد۔ مینیجر آریہ کنیا پاٹھشالہ۔ لالہ شکت رائے جی پرتشٹھت ممبر لالہ نوبت رائے۔ ٹھاکر لدھا سنگھ لالہ آنت رام۔ ڈاکٹر ارجن داس۔ لالہ بھو رام جی

(منتری آریہ سماج مورنڈہ)

آریہ گرل سکول ہوشیارپور کا شاندار نتیجہ

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی آریہ کنیا پاٹھشالہ کے نتیجہ نہایت شاندار ہیں امتحان پرائمری میں پچیس میں سے اکیس کنیائیں پاس ہوئیں جن میں سے تین گورنمنٹ سکول وظائف کے واسطے منتخب ہوئیں۔

امتحان مڈل میں نو کنیاؤں میں سے آٹھ پاس ہوئیں اور ایک اگلے سال صرف حساب کا امتحان دیکر سارٹیفکیٹ حاصل کر سکتی ہے نتیجہ تقریباً سو فیصدی رہا۔

مخلص ستیہ دیو ہیڈ ماسٹر

کمالیہ آریہ سماج کا چناؤ

پردھان چودھری دنی چند جی۔ اُپ پردھان لالہ بھگوانداس جی رئیس منتری مہاشہ یشونت رائے اُپ منتری مہاشہ نرمل چندر جی خزانچی مہاشہ دیوان چند جی لائبریرین۔ ماسٹر دسندہ رام جی مینیجر پاٹھشالہ منشی ہوری رام جی۔ پرتشٹھت سبھاسد ماسٹر گوردتہ رام جی وکیل

یشونت منتری آریہ سماج کمالیہ

سوچنا

سرگنگا رام ٹرسٹ سوسائٹی اور اس سے متعلقہ تمام انسٹی ٹیوشنوں کے دفتر جو ۵۲ مال روڈ پر واقع ہے کا وقت چھ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک ہو گیا ہے اور تا اطلاع ثانی جاری رہیگا متعلقہ اصحاب نوٹ فرمادیں۔ اسسٹنٹ سیکرٹری

آریہ سنگٹھن سمتی

شاردا مندر لمیٹڈ دہلی کی سوچنا سے کئی سجنوں کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔ اُن سب کی

سوچنارتھ نویدن ہے کہ سمتی کی انترنگ سبھا نے اپنی ۱۴ ہرمئی کی بیٹھک میں یہ نشچہ کیا تھا کہ آریہ دھرم کتھا مالا دھرم کی ٹیکسٹ بک کے طور پر بدستور سابق آریہ سکولوں اور پاٹھشالاؤں میں پڑھائی جائیں گی ان کے علاوہ ایڈیشن امرت پا نچوں بھاگ Supplimentary ریڈر کے طور پر منظور کی گئی ہیں

مولراج بی اے بی ٹی منتری پنجاب آریہ سنگٹھن سمتی

بیسواں سندھ آریہ سمیلن شکارپور

سمیلن کے لئے تیاریاں زور شور سے شروع ہیں پنڈت ستیہ دیو آریہ مسافر اور ٹھاکر اودے سنگھ پہنچ چکے ہیں اور ان کے لیکچر ہو رہے ہیں مہاشہ کیولیم سین مہاشہ ہیرانند اور تیاتما ہنسراج بھی دو ایک دن تک پہنچ جاوینگے۔ پنڈت بھگت رام رشی تو ضرور آوینگے۔ شری نارائن سوامی جی۔ سوامی سوتنترانند جی اور سوامی سروانند جی کو بھی تاریں دی گئی ہیں سندھ کی آریہ سماجوں کو اپنے پرتی ندھی بھیجنے کا شیگھر پربندھ کرنا چاہیئے۔ جن لوکل سنستھاؤں نے اپنے پرتی ندھی ابھی تک نہیں بھیجے ہیں انہیں بھی جلد از جلد اپنے پرتی ندھی بھیجنے چاہئیں۔ ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ ۳۰ جون کو ہوگی۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کے ممبروں کی میرے پاس لسٹ نہیں۔ لہذا میں ان سے اخبار کے ذریعے نویدن کروں گا کہ وہ بھی اوشیہ پدھاریں

تارا چند گاجرا منتری

آریہ سماج جموں کے سماچار

مہتہ جیمنی جی ۲۸ مئی شام کے چار بجے جموں پہنچے اور اسی رات سے لیکچروں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ راج تلک ہوس کے وسیع باغ میں آپکے لیکچروں کا انتظام کیا گیا۔ آپ وقت کے پابند ہیں۔ پروفیسر طلبا اور دیگر بڑے بڑے معزز اصحاب اور شہر کے لوگ کثیر التعداد میں جمع ہوتے رہے۔ آپ نے بڑی زبردست شہادتوں اور اقتباسات سے ثابت کیا کہ زمانہ سلف میں امریکہ جاوا۔ جاپان اور جرمن وغیرہ سب ممالک میں ہندوستانیوں کا نہ صرف راج تھا بلکہ ہندوستان

کا دھرم تہذیب و تمدن پھیلا ہوا تھا۔ آپکی قوت حافظہ اسقدر زبردست ہے کہ تاریخ سنہ ترتیب وار دماغ سے نکلے آتے ہیں۔ ایتوار کو صبح کے وقت سیتارتھ ستسنگ میں جو آپکا اپدیش ہوا۔ وہ وید کے مہتو پر تھا۔ آپکے آٹھ لیکچر ہوئے اور جنتا پر آپ اپنی لیاقت سادگی اور تیاگ بھاؤ کا بڑا دیرپا اثر چھوڑ کر ادھر پدھار رہے ہیں۔ انت میں میں مہتہ جی کا دھنیواد کرتا ہوں کہ جنہوں نے یہاں آریہ سماج کی عزت کو بڑھا دیا ہے اگر اس پایہ کے اپدیشک گاہے بگاہے یہاں پدھارتے رہیں تو سماج کی بہت جلدی اُنتی ہو جاوے

کویراج دیشنو گپت وید منتری آریہ سماج جموں

آریہ کمار سبھا گوجرہ کا ساتواں اتسو

نہایت دھوم دھام سے منایا گیا جس میں شری کنور سکھ لال جی آریہ مسافر۔ مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری۔ پنڈت شانتی پرکاش رئیس المناظر پنڈت چرنجی لال جی پریم۔ مہاشہ بہاری لال جی و مہاشہ ہریشچندر جی اپدیشکوں و بھجنیکوں نے آکر لوگوں کو اپنے منوہر اپدیشوں و بھجنوں سے آنند کیا۔ پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر نے جلسہ سے تین روز پہلے ہی لیکچروں کا سلسلہ شروع کر دیا جس کو لوگ شردھا سے سنتے رہے اور بعد میں شنکا سمادھان کے وقت دیا جاتا رہا۔ مورخہ ۲۶ مئی بوقت شام کے پانچ بجے آریہ سماج مندر سے نگر کیرتن شروع ہوا۔ مہاشہ بہاری لال و مہاشہ ہریشچندر جی نے اپنے منوہر بھجنوں سے لوگوں کو مستفید کیا۔ اسی رات کو مہتہ جیمنی کا نہایت دلچسپ و نصیحت آموز ویاکھیان "جاپان" کی زندگی پر ہوا۔

مورخہ ۲۷ مئی صبح کو مہاشہ بہاری لال و مہاشہ ہریشچندر جی کے بھجن ہوئے اور پنڈت شانتی پرکاش جی کا اپدیش ہوا۔ شام کو پانچ بجے سرو دھرم سمیلن زیر صدارت شری چرنجی لال جی پریم ہوا۔ پنڈال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ سب سے پہلے پادری نیڈی داس نے اس مضمون پر مجھے مسیحی مذہب کیوں پیارا ہے اسکے بعد میں شیخ نذیر احمد نے مرزائیوں کی طرف سے لیکچر دیا اور آخر میں پنڈت شانتی پرکاش جی نے ایک نہایت ہی عالمانہ مضمون مجھے ویدک دھرم کیوں پیارا ہے پر پڑھا جس کو سن کر لوگ دنگ رہ گئے اور لوگوں پر آریہ سماج کی صداقت کا سکہ بیٹھ گیا بعد میں پریم جی نے بھی اس مضمون پر ایک حیرت انگیز لیکچر دیا جس کا

Digitized by eGangotri

لوگوں پر اچھا اثر پڑا۔ رات کو نیتہ جی کا لیکچر اور کنور سکھ لال جی آریہ مسافر کے جوشیلے اور ولولہ انگیز بھجن ہوئے رات کے ۱۲ بج جانے پر بھی لوگ اٹھنا نہ چاہتے تھے۔

مورخہ ۲۸ مئی صبح مرزائیوں کے ساتھ سوال و جواب تھے۔ مرزائیوں کی طرف سے شیخ نذیر احمد صاحب اور آریہ سماج کی طرف سے مشہور مناظر پریم جی تھے مرزائی مولوی ہندی کا ایک لفظ بھی صحیح نہ بول سکتا تھا۔ لیکن پریم جی نے آیتوں پر آیتوں سے مسلمان مولوی کا ناطقہ بند کر دیا۔ آخر مرزائی مولوی پریم جی کی دلیلوں اور حوالوں سے تنگ آ کر وقت ختم ہونے سے پہلے ہی بھاگ گیا۔ شام کو پنڈت شانتی پرکاش جی و پریم جی کے لیکچر ہوئے اور جیتنے والے کماروں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ رات کو پھر سنگیت کنور سکھ لال جی کے بھجن دیکھ کر ان کی لیاقت اور ادائیگی کو دیکھ کر مخالفین بھی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔ تقریباً دو گھنٹے لیکچر ہونے پر لوگ اٹھنا نہ چاہتے تھے۔ باوجود اتنی گرمی کے پنڈال ہر وقت بھرا رہتا تھا۔ جلسہ ہر لحاظ سے نہایت ہی کامیاب رہا۔ اس سال ایک ٹریکٹ آریہ کمار سبھا کی طرف سے مجھے ویدک دھرم کیوں پیارا ہے۔ شائع کیا گیا۔ جس کو مشہور مناظر پنڈت شانتی پرکاش جی نے اعلیٰ طریقہ سے لکھا ہے۔ آریہ سماجوں و کمار سبھاؤں کو منگوا کر مفت تقسیم کرنا چاہئے

سندر داس منتری آریہ کمار سبھا گوجرہ

آریہ سماج ٹانک کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کا وارشک اتسو ۲۲ تا ۲۵ مئی کو شان و شوکت سے سمایت ہوا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے پنڈت منسا رام جی معہ پنڈت گورودت جی و سدا شو جی اور دو بھجنیک دیاتہ پنڈت سالگرام جی و پنڈت بالکرشن جی پدھارے تھے اور آریہ پرادیشک سبھا کی طرف سے پنڈت بھودیو جی سائنس ھیہ تیرتھ آئے تھے ان مہانو بھاؤں کے لیکچروں اور بھجنوں سے جنتا پر خوب پربھاؤ پڑا اگر جلسے کی رونق کو پھیکا کرنے کے لئے پورانک سناتن دھرمیوں نے ایک کثیر رقم دیکر پنڈت بھیم سین کو بلایا۔ جس نے بیچارے کشتی آریہ سماج اور رشی دیانند جی مہاراج کے برخلاف خوب زہر اگلا

سوائے چند پورانکوں کے کوئی بھی ان کا لیکچر سننے نہیں جاتا تھا۔ برخلاف اسکے پنڈت منسا رام جی اور پنڈت بھودیو جی کے لیکچروں میں تو بیا بالکھید کی حاضری ہوتی تھی۔ پنڈت منسا رام جی کی زبردست مدلل تقریر نے پنڈت بھیم سین اور اسکے ساتھی چیلوں کی شیخی کرکری کر دی۔ بھیم سین کو آریہ سماج کے جلسہ کی رونق کب بھاتی تھی۔ جھٹ پٹ پورانکوں کو چیلنج دینے کے لئے اکسایا اور آریہ سماج کو بدیں مضمون چیلنج دیا کہ سوامی دیانند کرت گرنتھ وید ورودھ ہیں۔ جس کا جواب چیلنج کو منظور کرتے ہوئے آریہ سماجیوں نے یوں دیا کہ سوامی دیانند کرت گرنتھ وید ورودھ ہیں یا اٹھارہ پران جواب ملنے پر پنڈت بھیم سین اور اسکے چیلے گھبرا گئے نہ تو شاستر ارتھ کی شرطیں طے ہوئیں اور نہ مضمون نتیجہ ہوا بلکہ یوں ہی شاستر ارتھ کا شور مچاتے رہتے جس کا اثر یہ ہوا کہ تقریباً سب کی سب حاضری آریہ سماج مندر میں آنے لگی۔ پنڈت منسا رام جی کے مضامین مورتی پوجا۔ مرتک شرادھ اچھوت ادھار اور آریہ سماج کیا ہے کے لیکچروں نے اس حد تک متاثر کیا کہ آریہ سماج ٹانک کے مزید چالیس ممبر چندہ دینے والے بھرتی ہوئے کہ آریہ سماج ٹانک کی زبردست فتح ہے۔ اس شبھ اوسر پر آریہ پرتی ندھی سبھا کو مبلغ اسی روپے ۸۰/۱ اور دلت ادھار کے لئے پانچ روپے اور آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کو ۳۰ روپے دان دئے ہیں۔ اس موقعہ پر پنڈت بھیم سین کی لیاقت پر اوس پڑ گئی اور سادہ لوح سناتن دھرمیوں سے دکشنا لے کر چلے گئے۔ (منتری)

بقایا صفحہ ۳

دلی ہو گئی بھی خطرناک ہوتی ہے۔ رائے بہادر بدری داس کے حق میں دینے والوں سے اس وقت بھی دوسرے پکش کے سیوک ہلکی ہلکی پوچھ تاچھ کر رہے ہیں۔ ہر کانسٹی ٹیوشن میں اپنا ووٹ اپنی مرضی کے مطابق دے دینے کا حق متبرک مانا گیا ہے۔ یہاں تک کہ پولنگ افسروں اور بیلٹ چیک کرنے والوں کے لئے کسی دوسرے کے ووٹ کا ظاہر کرنا تک ناجائز سمجھا جاتا ہے۔ قابض فریق کو دوسرے لوگوں کے اس متبرک حق کا آدر کرنا چاہئے۔

سبھا کے ایک ذمہ دار ریڈل کی حیثیت سے میں نے اس خطرے کی طرف دھیان دلا دیا ہے

جو سبھا کے درپیش ہے۔ اتم ہو یدی سبھا کے بہی خواہ اسپر گمبھیرتا سے وچار کریں۔ سبھا میں پارٹیاں آ گئی ہیں اور وہ بھائی کو بھائی کا مخالف بنا رہی ہیں۔ سبھا کے سچے سیوک اس میں شامل ہیں۔ ایدیشک کا ستھان کنویسنگ ایجنٹ لے رہا ہے۔ وید کا پرچار آج ذاتیات کا پرچار ہے۔ مشکل یہ ہے کہ یہ پارٹی بندی ایک گورکھ دھندے کا روپ دھارن کر رہی ہے ہر ایک دوسرے پر دوشن ڈال دیتا ہے۔ اور اس میں وہ حق بجانب ہے۔ جب ایک طرف دھڑہ بندی ہو تو دوسری طرف دھڑہ بندی ہو جانی قدرتی ہے۔ اس سلسلے کو زیادہ قوی فریق فوراً ختم کر سکتا ہے۔ ہماری شامت اعمال دیکھئے شتابدی آئی اور ہمیں الگ الگ چھوڑ گئی۔ سبھا کا چناؤ ہوا اور ہم ایک نہ ہو سکے۔ ضرورت تھی اُدارتا کی۔ اس سے ہم خالی نکلے۔ دیکھیں پھر کب کوئی ایسا موقعہ آئے کہ ہم ایک ہو سکیں یا ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں اس دفعہ کالج اور گورو کل وبھاگ کا اتہاس دوہرایا جاتا ہے یا رائے بہادر ٹھاکر دت اور لالہ رلیا رام کا۔ یا ہم کسی نئے اتہاس کا نرمان کرتے ہیں۔ انگریزی میں محاورہ ہے مستقبل دیوتاؤں کی گود میں ہے۔ بہرحال ہمارے دل اور دماغ دونو کی طاقتوں کا امتحان ہے۔ واقعات کی موجودہ رفتار کو دیکھتے ہوئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ پارٹیاں یقینی جلدی بند ہو جائیں گی۔ پارٹی نے پارٹی کو جنم دیا ہے اور اب وہ آگے آگے قدم اٹھائینگی سوائے اس حالت کے کہ وہاں کوئی فراخدلی کا ظہور ہو اور ہم طاقت سے مست ہونے کی بجائے آنے والی نسلوں کی طرف اپنے فرض کا احساس کریں۔ میں کسی پارٹی کو دوسری پارٹی سے دبنے کی صلاح نہیں دے سکتا البتہ اُدارتا کی صلاح دے سکتا ہوں۔ جو پکش جتنا زیادہ طاقتور ہو اسے اتنا ہی زیادہ اُدار ہونا چاہئے مجھے سیوک کا آج بھی یہی مشورہ ہے اور کل بھی۔ طاقتور بنو۔ پر طاقت کے ساتھ ساتھ اُدارتا بھی پیدا کرو۔ اُدارتا سب سے بڑی طاقت ہے۔

امرت دھارا بیماری کچل دیتی ہے

امرت دھارا ایک جادو ہے۔ اس میں ایسے اجزا ڈالے گئے ہیں جن کی اندرونی بیرونی نئی پرانی معلوم یا نامعلوم بیماریوں میں ایک جیسا اچوک اثر رکھتے ہیں۔ یہ بدن کی تمام مواد فاسد کو دھو دیتی ہے اور جراثیم کو ہلاک کر ڈالتی ہے۔ قوت ہاضمہ پر اس کا اثر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ معدے کے متعلق تمام امراض مثلاً بدہضمی۔ متلی۔ قے۔ ہیضہ۔ پیچش۔ اسہال۔ ضعف ہضم۔ نزلہ۔ زکام۔ ملیریا۔ انفلوئنزا میں کام دیتی ہے۔ پیٹ کے درد، پٹھوں کے دردوں اور جوڑوں کے درد میں فسٹ ایڈ کا کام دیتی ہے۔ چوٹ۔ بچھو۔ سانپ وغیرہ زہروں اور جانوروں کے زہر کو خارج کرنے میں بھی کافی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ غرضیکہ یہ صحت کا بیمہ ہے۔ ہر گھر میں بیماری پر سب سے پہلی امداد اور ضرورت کے وقت کا دوست

قیمت دو روپے آٹھ آنہ نمونہ چھ آنہ۔ مفصل حالات کے لئے امرت نامی کتاب مفت منگوائیں

خط و کتابت: امرت دھارا ۳۲ تار کا پتہ: امرت دھارا

اچنبا ٹوتھ پاؤڈر

کے ساتھ روزانہ دانت صاف کرنے سے مرض پائیوریا ہرگز نہیں ہوتا اور اگر ہو گیا ہو تو یقیناً دور ہو جاتا ہے۔ مسوڑوں سے خون بہنا بند ہو جاتا ہے۔ پانی سے ٹیس لگنا، مسوڑوں کا پھولنا فوراً بند ہو جاتا ہے اور میلے دانت جواہرات کی طرح چمکنے لگتے ہیں۔ دانتوں کے زہریلے مواد سے گلے بڑھنے بھی موقوف ہو جاتے ہیں۔ اچنبا کی ایک روپیہ والی ایک شیشی اپنے شہر کے دوا فروشوں سے خریدیں یا براہ راست ہمالہ فارمیسی۔ شاہی محلہ لاہور سے منگائیں۔

صنعت و حرفت

لیمونیڈ شربت

... قلعی کے برتن میں ایک سیر چینی میں ... پانی ڈال کر آگ پر پکائیں۔ جب چینی ... حل ہو جائے تو اس میں ٹارٹرک ایسڈ ... اور سائٹرک ایسڈ نصف اونس ... میں گرملادیں۔ جب مذکورہ چیزیں حل ... برتن کو آگ پر سے نیچے اتار لیں ... دیں۔ جب بالکل ٹھنڈا ہو جائے ... سے چھان کو بوتلوں میں بھر لیں ... لیموں کا شربت تیار ہے۔ یہ شربت ... معدہ۔ ہاضم طعام اور بھوک لگانے والا ... پیاس کو بجھاتا ہے اور قے کو رفع کرتا ہے

لائم جوس

... سفید ایک سیر میں ڈیڑھ پاؤ پانی ملا ... جب چینی حل ہو جائے اور جوش ... تو اس میں ۵ تولہ لائم جوس ... ملادیں اور سرد ہونے پر بوتلوں ... بھر لیں۔ یہ شربت نہایت مقوی ہاضم ... ہے۔

شربت صندل

... صندل سفید اصلی ایک چھٹانک ... ایک چھٹانک دونوں کو تین پاؤ ... میں بھگو دیں ... دس گھنٹہ بعد ... جب عرق نصف رہ جاوے ... اتار کر ٹھنڈا کر لیں اور ... کے ... سے چھان ... ایک سیر چینی ڈال کر پکائیں۔ شربت ... آگ سے اتار کر ٹھنڈا کریں تب ... چھان کر برتنوں میں بھر لیں شربت ... رنگ ... یہ شربت میں نہیں بھرنا ... یہ شربت مفرح۔ دافع تشنگی و بخار ... ٹھنڈا ہے

برتنوں پر قلعی کرنے کا پوڈر

... نوشادر ... آدھ سیر ایک کھرل ... کر کے باریک چھان کر لیں پھر راکھ ملادیں اور ... تانبے پیتل کے برتن۔ چھری۔ چمچی کے ... اس کو اندر راکھ مل دیں نہایت ...

اپنے دیش کی بات

تعلیم کا خرچ

سنہ ۱۹۲۹ء میں ۲۷ کروڑ ۷ لاکھ ۹۳ ہزار ۱۴۷ روپے۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں ۲۷ کروڑ ۴۲ لاکھ ۸۲ ہزار ۱۸ روپے۔ سنہ ۱۹۳۱ء میں: ۲۸ کروڑ ۳۱ لاکھ ۶۱ ہزار ۹۴۴ روپے

خرچ تعلیم صوبہ وار

صوبہ	کروڑ	لاکھ	ہزار	روپے
مدراس	۲	۴۱	۷	۸۳۹
بنگال	۴	۳۶	۳۱	۵۵۳
پنجاب	۳	۲۸	۴۰	۶۲۸
بہار اڑیسہ	۱	۸۴	۴۸	۲۰۰
آسام		۵۲	۶۱	۹۹۶
دہلی		۲۴	۱۹	۴۴
بلوچستان		۵	۱۲	۲۴۰
کورگ		۲	۵۱	۶۱۸
بمبئی	۴	۳	۱۹	۲۴
یوپی	۳	۸۶	۲۸	۳۵۸
برما	۲	۱۵	۳۳	۸۸
سی پی	۱	۱۲	۵۶	۵۰۰
صوبہ سرحد		۲۸	۲۷	۶۳۱
اجمیر ماروار		۸	۶۴	۱۴۱
بنگلور		۹	۵۶	۲۳۰
متفرق		۳	۶۳	۶۳۹

میزان ۲۸ کروڑ ۳۱ لاکھ ۶۱ ہزار ۹۴۴ روپے ہمارے دیش میں تعلیم پر خرچ ہوتے ہیں

اگر آپ

اپنے مطالعہ یا اپنے پستکالیہ کے لئے عمدہ عمدہ کتابوں کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں تو بمہیتہ شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی کو لکھیں اور ان کی مندرجہ ذیل تازہ چھپی ہوئی کتابیں منگوائیں:-

(۱) بھارت بھومی اور اس کے نواسی: ہندی میں مصنف پنڈت جے چندر جی ودیا النکار۔ اس پستک کی سب رسالوں نے تعریف کی ہے۔ بھارت بھومی کا سچا گیان دینے کیلئے اس سے اچھی دوسری پستک نہ ہو گی۔

(۲) بھارتیہ سماج شاستری: ہندی میں مصنف پنڈت دھرم دیو ودیا واچسپتی اس پستک کے پاٹھ سے بھارت واسیوں کا سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے اور انکے ہردیہ میں بھارتیہ دھرم اور تہذیب کیلئے ادب پیدا ہوتا ہے

(۳) تبت میں سوا سال: ہندی میں مصنف ... بودھ دھرم کے مشہور بھکشو راہل جی۔ آپ بودھ دھرم کے سرکردہ لیڈر ہیں اور سرگزشت لکھنے میں ماہر ہیں۔ آپکی یہ کتاب طالب علموں کے جیون میں اتساہ بھرنے والی اور ان کو دلیر بنانے والی ہے

(۴) مرتیونجے: ہندی میں مصنف ڈاکٹر کیشو دیو شاستری: یہ پستک بہت قیمتی وچاروں کا بھنڈار ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک رتو یا کنگ کے اندر نئے جیون کا سنچار ہو جاتا ہے اور وہ اپنے آپ کو سادھارن انسانوں سے بہت اونچا اٹھا ہوا پاتا ہے ملنے کا پتہ:

شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

(نوٹ) ہر طرح کا ہندی ساہتیہ سے مل سکتا ہے

سنسار انتی کی اور

بجلی کے پنکھوں میں ربڑ کے بلیڈ

ربڑ کے بلیڈ اب بجلی کے پنکھوں میں استعمال ہونے لگے ہیں۔ جب پنکھا چل رہا ہو۔ تو ہاتھ یا انگلیوں کے اس کے ساتھ چھو جانے سے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ یعنی بجلی کے پنکھے اب ایسے تیار کئے گئے ہیں کہ ان سے کسی قسم کے حادثہ کا اب احتمال ہی نہیں رہا۔

موٹروں کیلئے محفوظ برساتی کوٹ

جرمنی میں برساتی کوٹ تیار کئے گئے ہیں جو کہ موٹر کاروں کو موسمی اثرات سے محفوظ رکھتے ہیں یہ کوٹ موٹی اور مضبوط کینوس کے بنے ہوتے ہیں اور وہ کینوس ایسی ہوتی ہے کہ اس پر ہوا کا کچھ اثر نہیں ہوسکتا۔ یہ کوٹ وید ے۔ موٹر کار کو اچھی طرح ڈھانپ لیتے ہیں اور زمین پر بھی چند انچ ڈھیلے پڑے رہتے ہیں۔ نمبر پلیٹ اور بتیاں ننگی رہتی ہیں

لیٹ کر پڑھتے وقت لگانیوالی عینک

ایسے اشخاص کے لئے جو لیٹ کر مطالعہ کرنا چاہتے ہیں ایک قسم کی عینک بنائی گئی ہے۔ اس عینک کی نمائش برٹش انڈسٹریز فیئر میں کی گئی ہے اس میں دو مخروطا بھی ہوتے ہیں۔ جو روشنی کی شعاعوں کو اس طرح پھیلا دیتے ہیں کہ عینک لگانے والا بازو بھر فاصلہ کی دوری سے کتاب پڑھ سکتا ہے اور خود کمر کے بل لیٹ سکتا ہے اور بغیر سر ہلائے سے سر اٹھائے پڑھ سکتا ہے اور بینائی پر بھی اثر نہیں پڑتا۔

اون نما کپڑے

سوتی کپڑا دھاگے کا رخانوں میں جو سوت وغیرہ ضائع ہو جایا کرتا تھا۔ اب اس سے اُون سے ملتے جلتے کپڑے تیار کرنے کا کام لیا جانے لگا ہے چنانچہ جرابیں اور پہننے کے کپڑے تجربہ کے طور پر تیار بھی کئے جا چکے ہیں۔ یہ نئے کپڑے قدرتی اون کے کپڑوں کے مقابلہ میں بہت کم خرچ پر تیار کئے جا سکتے ہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ منیجر

Digitized by eGangotri

سوامی سکھ رکن

قبض اور اس کا علاج

(از قلم ڈاکٹر بھیندن لال جی)

قبض کے بہت سے اسباب ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ تو کھانا کم کھانے اور فاقہ کرنے سے بھی قبض ہو جاتی ہے اور بعض حالتوں میں زیادہ کھانے سے بھی قبض کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بعض آدمیوں کو دودھ پینے سے قبض ہو جاتی ہے اور بعض کو ہر حالت میں دائمی قبض گھیرے رہتی ہے۔ عام طور پر جگر کا فعل ٹھیک نہ ہونے سے ہی قبض ہوتی ہے۔ پرماتما نے جسم کے اندر ایک ایسا نظام بنایا ہے کہ آلات ہاضمہ اگر اصلی حالت میں ہوں تو ان میں کوئی بھی نقص نہیں ہوتا۔ غذا اچھی طرح ہضم ہو کر جسم کو توانا بناتی اور ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رکھتی ہے۔ ہمارے ہر ایک کام میں باقاعدگی کا ہونا نہایت ضروری ہے وہی کام جو ایک آدمی کو تنومند و مضبوط ہوتا ہے دوسرا اسی سے بیمار ہو جاتا ہے اس کا سبب یہی ہے کہ ایک آدمی کو جو موافق ہے۔ وہی دوسرے کو موافق نہیں۔ اپنی طبیعت اور طاقت اور موقع دیکھ کر ہی کام کرنا چاہیے۔

سیر کرنا نہایت مفید ہے لیکن سیر کتنی کرنی چاہیے۔ اس کی مقدار کا کوئی خاص اندازہ نہیں۔ ایک آدمی جو طاقتور ہے وہ دس میل سے ۱۵ میل تک سیر کر سکتا ہے اور اس کو معلوم بھی نہیں ہوتا بلکہ وہ ہمیشہ ایسا کرتا ہے۔ لیکن ایک دوسرا آدمی جو کمزور ہے پا پیدل چلنے کا عادی نہیں اگر اتنا چلے تو شدید بیمار ہو جائے اور بعض دفعہ موت بھی ہو جاتی ہے۔ حد سے زیادہ سیر یا ورزش کرنے سے جسم میں خشکی بڑھ جاتی ہے اور معدہ جگر کا فعل اچھا نہیں رہتا اور قبض ہو جاتی ہے جو کہ باقاعدہ آرام کرنے اور دودھ کے استعمال سے دور ہو سکتی ہے یا حسب موقع مناسب علاج کرنا پڑتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ انسان سیر اتنی کرے جس سے جسم میں کوئی خرابی نہ پیدا ہو۔ بلکہ تندرستی بڑھے۔ جسم میں چستی رہے اور طاقت میں اضافہ ہو۔ ورزش بھی اتنی ہی کرنی چاہیے۔ قبض کھائی ہوئی غذا کے ہضم نہ ہونے کا نام ہے۔ آلات ہاضمہ میں خرابی کسی نہ کسی بد پرہیزی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ قبض جب بھی ہو تو اس کے اسباب کو دیکھنا نہایت ضروری ہے یونہی قبض کے ہوتے ہی خواہ مخواہ ادویات کا استعمال کرنا ہی ضروری نہیں ہے اگر معمولی سی قبض ہو تو اس کو غذا کی تبدیلی سے ہی دور کرنا واجب ہے۔

اگر زیادہ کھانے کی وجہ سے قبض ہو تو تب تک کھانا نہ کھاؤ جب تک بھوک اچھی طرح نہ لگے۔ ایک وقت کے روٹی نہ کھانے اور صرف دودھ پی لے یا پھل وغیرہ کے کھا لینے سے قبض دور ہو جاتی ہے اگر ایسا نہ ہو تو سفوف ہلیلہ زرد خورد سے ۶ ماشہ ہمراہ گئے کا گرم دودھ لے سکتے ہیں یا گل بنفشہ ۹ ماشہ سے ایک تولہ پانی میں جوش دیکر کھانڈ ملا کر پی لیں تاکہ قبض دور ہو جاوے۔ دائمی قبض کی حالت میں کسی لائق وید کا مشورہ لے لینا چاہیے۔ اپنا علاج آپ کرنا بعض اوقات ٹھیک نہیں رہتا زیادہ سبزی کا استعمال کرنا نہایت ہی مفید رہتا ہے سبزی خور روگ قبض کی بیماری سے بچے رہتے ہیں سبزیات میں بھی شلغم۔ مولی۔ گاجر۔ پالک کا ساگ نہایت ہی اچھے رہتے ہیں دوسری سبزیات بھی قدرے نا پسند نہیں ہیں۔ پھلوں کا استعمال بھی قبض سے محفوظ رکھتا ہے۔ دودھ۔ دہی۔ لسی کا استعمال بھی عمدہ صحت کے قائم کرنے کے لئے عمدہ غذا ہیں۔

چائے تمباکو۔ شراب و نیز نشوں کا استعمال کرنا بھی آلات ہاضمہ کو بگاڑ کر قبض کے پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں اس لئے ترک کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔

گوشت کا کھانا بھی قبض پیدا کرتا ہے اس لئے اس کا استعمال کرنا تو بیماریوں کا شکار ہونا ہے اس کا ترک کرنا اچھا ہے۔

خوراک میں زیادہ پانی پینا بھی بدہضمی کو پیدا کرتا ہے اور اگر خوراک میں کم پانی استعمال کیا جائے تو بھی قبض کو پیدا کرتا ہے اس لئے خوراک کے ساتھ اور بعد میں پانی کی بخوبی پیاس کے مطابق استعمال کرنا چاہیے پانی کا کافی استعمال کرنا بھی قبض کو دور کرنے کا ایک سادھن ہے۔ ہر ایک آدمی کو مناسب غذا استعمال کرنا چاہیے۔ تاکہ قبض نہ ہونے پاوے اگر جگر کے خراب ہو جانے یا تلی کے بڑھ جانے سے قبض رہتی ہو تو اس کا علاج ہم کسی اور موقعہ پر تحریر کریں گے۔

پرکاش میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھاویں۔

نگارستان و جمالستان
حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے
نگارستان
جمالستان
محصولڈاک علاوہ للعہ
دو نسخے یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول
مینیجر نگار لکھنؤ

مشہور جہاں طاقت بخش علاج
مدن منجری گولیاں
ان گولیوں کے استعمال سے فالوخون۔ قبض۔ معدہ دست یا کی کمزوری۔ احتلام۔ بیخوابی۔ بیچینی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن تندرست اور طاقتور بنتا ہے قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ کی ایک روپیہ نیو سکت وارث سونق
کسی بھی وجہ سے مخصوص مخصوص میں آئی ہوئی کمزوری کی للاخر معرکہ الاراء علمی کے استعمال سے دور ہو کر پھر لوطانے مخصوص آ جاتی ہے ڈبیہ ایک روپیہ
مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ
لاہور کے لئے ایجنٹ چاہئیے قواعد آسان ہیں

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ
پچاس ۵۰ برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا سب سے پرانا ہندوستانی دیسی کارخانہ
صیغہ نمبر ۸۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

بعد میں پچھتائے گا
STAR TRADE MARK REGD
کافو Regd
اصل عرق کافور۔ ہیضہ۔ گرمی کے دست و پیٹ کے درد بدہضمی وغیرہ رفع کرنے اور اچھا کرنے کی بیخطا دوا ہیضہ کے اچانک حملہ سے بچنے کے لئے ہر ایک اہل خاندان کو اور مسافروں کو بہتر ہے کہ کافو کی ایک شیشی اپنے پاس رکھنی چاہئیے پچاس برس سے ہیضہ کے لئے صرف یہی ایک دوا مجرب ثابت ہو کر مشہور ہے جہاں کہیں ہیضہ پھیلا ہو۔ وہاں روزانہ اس کے ایک دو قطرے استعمال کرنے سے ہیضہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ ہیضہ ہوتے ہی اس کے استعمال سے لاکھوں جانیں بچ چکی ہیں نقلی عرق کافور سے ہوشیار رہ قیمت فی شیشی چھ آنے ڈاک محصول تین شیشیوں تک سات آنے
یورا Regd
پیشاب اتارنے کی دوا
ہیضہ ہونے پر عموماً پیشاب بند ہو جایا کرتا ہے اور بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ ایسے موقعہ پر اس کا استعمال کرتے ہی پیشاب کھل کر ہونے لگتا ہے۔ اس لئے ہیضہ کے موسم میں اسے بھی پاس رکھنا ضروری ہے۔ ہیضہ کے علاوہ سوزاک یا کسی اور وجہ سے پیشاب بند یا کم ہو جائے تو اس کے استعمال سے فائدہ ہوگا۔
قیمت فی شیشی محصولڈاک ۷ /
نوٹ) دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں۔ خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر برمن کا نام دیکھ لیا کریں
(۱) لاہور کے ایجنٹ مینیجر پیسہ اخبار
(۲) امرت سر کے ایجنٹ: ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

کرنوتو وشوم آریم

PRAKASH LAHORE

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

اتوار ۸ اساڑھ سمت ۱۹۹۳ مطابق ۲۱ جون ۱۹۳۶ء نمبر ۲۴

اے ہندو تو اب تو جاگ

بہت چکیں مستی کی راتیں | بے موقع ہیں خواب کی باتیں | دیکھ ذرا دشمن کی گھاتیں | جان کا لاگو ہے یہ گھاگ

اے ہندو۔ تو اب تو جاگ

آن پڑی ہے مشکل بھاری | لیکن تجھ پر نیند ہے طاری | چونک اٹھی ہے دنیا ساری | سن کر بیداری کا راگ

اے ہندو۔ تو اب تو جاگ

دشمن کے ہاتھوں میں تیشہ ہے | سالوسی جس کا پیشہ ہے | اس حالت میں اندیشہ ہے | پھوٹ نہ جائیں تیرے بھاگ

اے ہندو۔ تو اب تو جاگ

...بننا ہشیار بھی ہو جا | سونے سے بیزار بھی ہو جا | جاگ کے بیدار بھی ہو جا | کب تک غفلت کا کھٹراگ

اے ہندو۔ تو اب تو جاگ

لاحاصل ہے رونا غم میں | پامال جائیگی دم میں | اس کی چاندی ہے عالم میں | جس کو سونے سے ہے لاگ

اے ہندو۔ تو اب تو جاگ

...کا اپنے برق گرا دے | ظالم کا خرمن خاک بنا دے | مظلوموں کا دل گرما دے | پھر سے لگا دے ایسی آگ

اے ہندو۔ تو اب تو جاگ

فیض اللہ دہلوی منشی فاضل

Digitized by eGangotri

اُپنشد کتھا
پرشن اُپنشد

اس اُپنشد میں چھ پرشنوں کے اُتر دیئے گئے ہیں۔ ان پرشنوں کے کرنیوالے چھ شش ہیں جو آتر اور سنکار ریکھ رشی پپلاد کے پاس گئے اور ہر ایک نے ایک ایک پرشن پوچھا۔ ان ششوں کے نام یہ ہیں۔ (۱) کبندھی (۲) ویدربھی (۳) کوشلیہ (۴) سوریائنی (۵) ستیہ کام (۶) سکیش۔

پہلا پرشن

کبندھی نے پپلاد سے پوچھا بھگون۔ یہ سرشٹی کس سے اُتپن ہوتی ہے؟

پپلاد رشی نے اُتر دیا کہ پرجاپتی پرماتما نے سرشٹی رچنے کی اچھا سے پران اور رئی دوارا سرشٹی کو رچا۔ پران سے تات پریہ جیون شکتی اور جیون کے سادھنوں سے ہے اور رئی سے تاتپریہ پرکرتی اور ان پدارتھوں سے ہے جو سرشٹی میں پائے جاتے ہیں۔ ارتھات جیو آتما اور سنسار میں جیون کا آدھار سُوریہ پران ہے پرکرتی اور سنسار کے سب بھوگیہ پدارتھ رئی ہیں۔

سُوریہ پران اس لئے ہے کہ یہ جیون کا مکھیہ سادھن ہے۔ سُوریہ کے بنا نہ ورشا ہو سکتی ہے نہ سنسار میں کوئی بھوجیہ پدارتھ۔ ان بھیل بنسپتی آدی اُتپن ہو سکتے ہیں۔ سُوریہ کے بنا سنسار میں کوئی چیشٹا نہیں ہو سکتی۔ سُوریہ کے بنا جیو آتما سنسار میں کوئی کاریہ نہیں کر سکتا۔

سُوریہ پُورو۔ دکشن۔ پشچم۔ اُتر نیچے۔ اوپر سب اور اپنی کرنوں دوارا پرکاش اور جیون دیتا ہے سُوریہ سارے سنسار کا پرکاشک ہے۔ اپنی پرکھر کرنیں دوارا تیج اور گرمی دیتا ہے اور انیک پرکار سے سنسار میں پرورتن کرتا ہوا ساری پرجا کا پران ہے۔ سُوریہ کے اتی رکت سنسار کے اور بھی کئی کارن ہیں۔ اسی لئے اسے بھی پرجاپتی کہتے ہیں۔ کال کے دکشنائن اور اُترائن دو بھاگ ہیں سُوریہ چھ ماس اُترائن میں اور چھ ماس دکشنائن میں رہتا ہے۔ دکشنائن سے اجھیر لوگ مدھیم گتی اور اُترائن سے اجھیر لوگ اُتم گتی سے بھی ہے۔

جو منش اِشٹاپورت اور شریشٹھ آدی کی اچھا سے یگیہ آدی کرم کرتے ہیں۔ وہ دکشن مارگ ارتھات مدھیم گتی کو پراپت ہوتے ہیں اور جو منش تپ برہمچریہ شردھا اور گیان سے پرماتما کو جان کر اپنی آتما کو دوش میں کرتے ہیں وہ اُترائن مارگ ارتھات اُتم گتی کو پراپت ہوتے ہیں

ورش بھی کال کا ایک بھاگ ہے۔ ورش میں پانچ رتوئیں اور بارہ ماس ہوتے ہیں مہینے میں کئی دن رات ہوتے ہیں۔ مہینہ اور دن رات بھی پرجاپتی کہے گئے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی جیون کا ہیتو ہیں۔ ان بھی پرجا کا کارن ہیں۔ کیونکہ ان سے ویریہ بنتا ہے۔ ویریہ سے پرجا اُتپن ہوتی ہے اور ان بھی پرجاپتی ہے جو منش اپنا سمے کامی بن کر ویتیت کرتے ہیں وہ اپنے آپکو نشٹ کرتے ہیں جو لوگ جتیندریہ ہیں۔ وہ سنتانوں کو پراپت کرتے ہیں اور جو برہمچریہ کا دھارن کرتے ہیں اور ستیہ سے نہیں ہٹتے۔ ان کو ہی برہم گیان پراپت ہوتا ہے۔

اوم
وید امرت

پوتر کرنے والا ... ہر روز

पवित्रे स्थो वैष्णव्यौ सवितुर्वः प्रसव उत्पुनाम्यच्छिद्रेण पवित्रेण सूर्यस्य रश्मिभिः। देवीरापो अग्रेगुवो अग्रेपुवोऽग्र इमम् अद्य यज्ञन्नयताग्रे यज्ञपतिं सुधातुं यज्ञ पतिं देवयुवम्॥ یجروید پہلا ادھیائے ۱۲ منتر

(رشی پرمیشٹھی پرجاپتی) (ابھ سوی ناراؤ دیوتا)

لفظی ترجمہ (سوی توہ) جگت کے پیدا کرنے والے ایشور کی (پرسوے) پیدا شدہ دنیا میں (سوریہ) سورج کی (اچھیدریں) بے عیب (پوترین) پاک (رشمی) کرنوں کی مدد سے (ویکش نوئیو) پران اور اپان کی گتی (پوترسے) صفائی کرنے کا ذریعہ (سخمہ) ہو (اگرے گوہ) سمندر یا خلا میں گھومنے والے (اگرے پوہ) زمین میں رہتے ہوئے سوم وغیرہ اوشدھیوں کو تقویت دینے والے (دیوی) علم گنوں والے (آپہ) پانی پوترین اگرے پہلے (امم) اس (یگیم) یگیہ کو (ادیہ) روز۔ نت (کرو) (نیت) پہلے (سُودھاتم) اعلےٰ من وغیرہ اندریاں رکھنے والے (یگیہ پتم) یجمان کو (دیویوم) عام لوگوں کی سنگت کرنے والے (یگیہ پتم) یگیہ کی خواہش کرنیوالے انسان کو (اوت پنامی) پاک کرتا ہوں۔

تشریح

تمام لوگوں کو چاہئے کہ اپنے من اور اندریاں ستریر کو سدا پاک رکھیں۔ ان میں کسی قسم کا دوش نہ آنے دیویں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ ست سنگ یعنی دھرماتما پرشوں کی صحبت کیا کریں۔ کیونکہ نیک عالم لوگوں کے ملاپ سے من کی شدھتا اور نئے گیان کی پراپتی روز ہوتی رہتی ہے ایک طالب حق نے ایک سنیاسی مہاتما سے سوال کیا۔ کہو مہاراج ست سنگ کا کیا فائدہ ہے ہم گھر میں ہی سب کچھ پڑھ لیں گے تو مہاراج نے جواب دیا۔ سُنو بھائی۔ جب تک جلتے ہوئے انگارے اکٹھے پڑے ہیں۔ سب لال اور چمک رہے ہیں لیکن اگر ایک اُن میں سے نکال کر علیحدہ رکھدو تو پھر دیکھو کہ اور تو سب لال ہیں۔ مگر اس کے اوپر راکھ آگئی ہے۔ اسی طرح سے وہ منش جو ست سنگ نہیں کرتا۔ اودیا روپی راکھ سے ڈھک جاتا ہے۔ اس منتر میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ جہاں سورج کی کرنیں خود پوتر ہیں۔ وہاں ہوا کو بھی صاف کرتی رہتی ہیں اور اسی کو ادھر اُدھر چلانے میں بڑا کارن ہیں۔ اگر ہوا اِدھر اُدھر نہ چلے تو صفائی ناممکن ہے۔ یگیہ کے کرنے سے ہوا اور برشٹی کی شدھی ہوتی ہے اور وہ پلی برس کر ہمارے اناجوں اور اوشدھیوں کو جن پر ہماری زندگی منحصر ہے۔ بہت تقویت دیتا ہے۔

مشہور جہاں طاقت بخش علاج
مدن منجری گولیاں
ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون قبض معدہ دست پیا کی سوزش۔ احتلام۔ بیخوابی۔ بھینی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن تندرست اور طاقتور بنتا ہے قیمت چالیس گولیوں کی ڈبیہ کی ایک روپیہ
بیوسکت وارق روغن
کسی بھی وجہ سے عضو مخصوص میں آئی ہوئی کمزوری کجی لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر از سر نو طاقت عضو میں آتی ہے فی ڈبیہ ایک روپیہ
مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ
لاہور کے لئے ایجنٹ چاہئے قواعد آسان ہیں۔

چنے ہوئے پھول

(۱) پرانی ماتر کو نہ ستانا ہی اُتم دان ہے کام کا تیاگ ہی اُتم تپ ہے۔ واسناؤں کے جیتنے میں ہی بہادری ہے اور ستیہ ہی اصل درشن ہے

کشتی پانی میں رہے تو کوئی ہرج نہیں۔ کشتی میں پانی نہ آوے۔ اسی طرح سادھک بھلے دنیا میں رہے۔ مگر اس کے دل میں دنیا کی خواہش نہ گھسنے پاوے۔ اتنی احتیاط لازمی ہے۔

پراچین کال میں عورتیں سنجھ گنوں کو ہی زیور جانتی تھیں۔ صرف کپڑے اور زیور وغیرہ پہن کر سندر بننے کا خیال تو دلیتا کی نقل ہے

گھمنڈ بیوقوفی کا نشان ہے۔ جس طرح جسم میں خون کم ہو کر اس میں ہوا بھرنے سے وہ پھول جاتا ہے۔ اسی طرح جہاں عقل کی کمی ہوتی ہے وہاں اہنکار بھر کر من پھول کر کپا ہو جاتا ہے۔

جس میں سنیم روپی اصل تیرتھ ہو۔ ستیہ روپی جل بھرا ہو۔ ستیل روپی جس کے کنارے ہوں دیا روپی ترنگیں اٹھ رہی ہوں۔ ایسے آتما روپی ندی میں نہانے سے انترآتما شدھ ہو جاتا ہے نہ کہ صرف جل سے۔

ویراگ تین طرح کا ہوتا ہے۔
(۱) اپوتر چیزوں کا تیاگ کرنا معمولی ویراگ ہے۔
(۲) پوتر مگر فالتو چیزوں کا تیاگ کرنا خاص ویراگ ہے۔
(۳) پیارے پربھو سے دُور ہٹانے والی سب چیزوں کا تیاگ کرنا رشیوں کا اعلےٰ ویراگ ہے۔

نوجوانو۔ آپ جب تک بوڑھے اور کمزور نہیں ہو جاتے۔ تبھی تک اپنے جیون کے کام کو پورا کر ڈالو۔ بہت ممکن ہے دوسرے درخت کی طرح جس کو زور اور آندھی ہی ہلا سکتی ہے۔ تم تنکے کی طرح۔ جسے تھوڑی سی حرکت ہی کبھی پھینک تک دیتی ہے۔
(منشی دت منتری آریہ سماج جام پور)

خفا ہو کر بات کرتے وقت چپ رہنا کا درد رہا کرے۔

سنسار کی گتی

فلسطین میں بمباری

یروشلم ۱۷ جون۔ فلسطین میں اگرچہ بمباری اور گولی چلنے کی وارداتیں ہو رہی ہیں مگر بمقابلتاً امن و امان سے گذر گئی۔ دہشت انگیزوں کی سرگرمیوں میں اس اضافہ کا یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ اب صورت حالات بہتر ہو رہی ہے۔ کیونکہ پہلے بھی فضا کئی بار پُرسکون ہو گئی ہے اور پھر مکدر ہو گئی ہے۔ ۱۵ اور عرب لیڈروں کو جن میں حیفہ کا میونسپل کمشنر بھی شامل ہے سرافند کے نظر بند کیمپ میں بھیج دیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ یہ تحریک جاری ہے کہ عراق اور مصر میں ایبے سینیا کی امداد کیلئے جو فنڈ فراہم کیا ہے اسے ہڑتالیوں کی امداد کی طرف کیا جائے۔

مفلسی سے تنگ آ کر خودکشی کر لی

لاہور ۱۵ جون کل سول ہسپتال قصور میں ایک سکھ جاٹ کی لاش برائے پوسٹ مارٹم لائی گئی۔ یہ لاش ریلوے لائن کے درمیان پڑی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مرحوم نے مفلسی سے تنگ آ کر خودکشی کر لی۔

پنجاب میں بورڈ آف انڈسٹریز کا قیام

لاہور ۱۵ جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ صنعتوں کی سرکاری امداد کے قانون کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بورڈ آف انڈسٹریز بنایا گیا ہے جس کے ممبر حسب ذیل ہوں گے۔ سردار سندر سنگھ مجیٹھہ، ڈاکٹر ایس ایس بھٹناگر، مسٹر بی۔ جی دلی منیجر لائلپور بنک لمیٹڈ۔ سر محمد حیات خاں نون۔ رائے صاحب گوپال داس ایم ایل سی۔ سردار اجل سنگھ ایم۔ ایل سی۔ خان بہادر میاں احمد یار خاں دولتانہ ایم ایل سی۔ محمد صادق ایم ایل سی۔ خان بہادر سردار حبیب اللہ۔ سر ہیچ۔ ایچ ہیسٹا۔ رائے بہادر مکرجی ایم۔ ایل سی۔ دیوان ہرکھگوان سنگھ منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ ایکس آفیشو صدر اور ڈائریکٹر آف انڈسٹریز ایکس آفیشو سیکرٹری ہوں گے۔

ایبے سینیا میں سڑکوں کی تعمیر

روم۔ ایبے سینیا میں ۲۲ سو میل لمبی سڑکیں عنقریب بنائی جائیں گی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ان پر ۱۲ کروڑ پونڈ خرچ آئیگا۔ سینیٹ نے ایبے سینیا کے سلسلے میں ایک سالہ سکیم منظور کی ہے۔ ایبے سینیا کی زراعتی ترقی کے لئے دو سکیمیں منظور کی گئی ہیں۔

ایک منظور شدہ جماعتوں کی معرفت قومی بستی بسانے کی اور دوسرے اطالوی کسانوں کو تھوڑی تھوڑی زمینیں مفت دینے کی۔

امرتسر میں نہنگوں کی چھاؤنی پر چھاپہ

امرتسر ۱۷ جون۔ پرسوں رات کو گھی منڈی کے باہر بودی سائیں کی مسجد کے پاس اذان دینے کے سلسلہ میں جو مسلمانوں اور سکھوں میں جھگڑا ہوا تھا۔ اس میں پولیس کی مداخلت کرنے پر ہجوم کی طرف سے پولیس پر اینٹیں اور پتھر پھینکے گئے تھے۔ پولیس نے سکھوں اور مسلمانوں کے اس سلوک کے خلاف زیر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند پرچہ چاک کر دیا تھا دفعہ ۱۴۷ کا مطلب ہے کہ پولیس افسران کو خائف کر کے ان کو ان کی ڈیوٹی سے باز رکھنے کی کوشش کرنا کل صبح پولیس نے اس مقدمہ کی تفتیش کے سلسلہ میں مسجد کے مقیم مسلمانوں اور برج پھولا سنگھ گوردوارہ کے مقیم نہنگوں کو تھانہ میں بلا بھیجا تھا۔ مسجد میں چونکہ صرف مسلمان حرف بودی سائیں ہی رہتا ہے۔ اسلئے وہ اپنا بیان دے آیا تھا۔ لیکن نہنگوں نے جانے سے انکار کر دیا یہ دیکھ کر پولیس افسران نے گذشتہ شب ایک خفیہ میٹنگ کی۔ جس میں فیصلہ ہوا کہ تمام نہنگوں کو جو گوردوارہ میں ہوں۔ گرفتار کر لیا جائے۔

جاپان کی نئی سرگرمیاں

زشنگھائی ۱۶ جون۔) صوبہ ہونان کے شہر ہنگچو میں سنٹرل گورنمنٹ کے ایک اعلیٰ افسر اور جنوبی حکومت کے نمائندوں کے درمیان صلح کی گفت و شنید شروع ہوئی۔ مگر سنٹرل گورنمنٹ اور کنٹن گورنمنٹ کے خیالات میں اختلاف کی وجہ سے فوری مشکلات پیش آنے لگیں۔ کنٹن کی اطلاع ہے کہ جاپانی قونصل جنرل نے کینٹن گورنمنٹ سے درخواست کی تھی کہ جاپان کے خلاف سرگرمیوں کو دبایا جائے۔ مگر گورنمنٹ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا ہے جس پر چین اور جاپان کے درمیان خطرناک کشیدگی کے بڑھ جانے کا امکان ہے۔ آج کینٹن میں ایک بھاری جلسہ منعقد ہوا جس میں قوم کے نام پر ایک مینی فیسٹو جاری کرنا منظور کیا گیا۔ اس میں مرکزی گورنمنٹ اور صوبوں کے فوجی لیڈروں پر زور دیا گیا کہ وہ

الجیریا میں مزدوروں کو دھمکی

الجیریا ۱۷ جون۔ الجیریا میں ہڑتال کی تحریک نے نازک صورت حالات اختیار کر لی ہے عربوں کے مسلح گروہ تمام ملک میں چکر لگا رہے ہیں اور مزدوروں کو کام بند کر دینے پر مجبور کر رہے ہیں اور دھمکیاں دے رہے ہیں کہ اگر کام بند نہ کیا گیا تو موت کے گھاٹ اتار دئے جاؤ گے۔

آرہ کے نزدیک چلتی ٹرین میں سنسنی خیز ڈاکہ

پٹنہ ۱۷ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ شب ۶ ڈاؤن کلکتہ پنجاب میل میں چلتی گاڑی میں ایک سنسنی خیز ڈاکہ ڈالا گیا۔ جس کی شکار ایک راجپوت دیوی ہوئی جو انٹر کلاس ایک کمپارٹمنٹ میں ایک نوکرانی کے ساتھ سفر کر رہی تھی۔ آرہ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ٹرین کی رفتار مدھم ہوئی کیونکہ پٹڑی کی مرمت ہو رہی تھی۔ اس پر ڈاکو جو خنجروں سے مسلح تھے۔ زبردستی اس کمپارٹمنٹ میں داخل ہوا اور خنجر دکھا کر وہ بکس جس میں نقدی اور زیورات تھے۔ چھین لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نقدی اور زیورات کی کل مالیت ۶ ہزار روپے ہے۔ ڈاکو نے بکس چھیننے کے بعد خود ہی خطرے کی زنجیر کھینچ لی اور جب گاڑی کھڑی ہو گئی تو پیشتر اس کے گارڈ اس کمپارٹمنٹ کا پتہ لگاتا۔ ڈاکو بھاگ گئے

تین ہزار طلبا کا یونیورسٹی کے سینیٹ ہال پر دھاوا

بمبئی ۱۵ جون۔ انٹرنس کے تین ہزار طلبا جو اس سال امتحان میں فیل ہو گئے ہیں اور ان کے والدین اور سرپرستوں نے آج امتحان انٹرنس کے نتیجہ کے خلاف جس میں صرف ۲۸ فیصدی طلبا پاس ہوئے ہیں۔ بطور پروٹسٹ چرچ گیٹ سے ایک جلوس نکالا جو یونیورسٹی گارڈنز میں ختم ہوا۔ جب جلوس یونیورسٹی گارڈنز میں پہنچا تو کنووکیشن ہال میں یونیورسٹی سینیٹ کی میٹنگ ہو رہی تھی۔ جلوس میں میٹرک کے طلبا کا قتل بند کرو۔ فیلسوں میں تخفیف کردو کے نعرے لگا رہے تھے۔ سینیٹ کے ممبر ڈاکٹر جھنیا بی ڈی ایل پی۔ مسٹر ارملا مہتہ بالی والا اور دیگر اصحاب جلوس کی رہنمائی کر رہے تھے۔ پولیس کا ایک دستہ جلوس کے ساتھ ساتھ رہا۔

بلجیم میں ایک لاکھ مزدوروں کی ہڑتال

برسلز ۱۵ جون۔ ایک سوشلسٹ ممبر کے اندازہ کے مطابق ایک لاکھ سے زیادہ کوئلہ کی کانوں میں کام کرنے والے مزدور ہڑتال کئے ہوئے ہیں اور یہ تحریک انجینئرنگ۔ الیکٹریکل صنعتوں اور پبلک سروسز کے ملازمین تک پھیلتی جا رہی ہے۔ ہڑتال ممبر ابھی تک تو پورے ڈسپلن سے کام لے رہے ہیں اور انہوں نے فرانسیسی ہڑتالیوں کی تقلید میں ایسے طریقے اختیار کرنے کی کوشش نہیں کی۔ جن کا مقصد دوسرے کام پر جانے والے مزدوروں کو روکنا ہو۔ اس لئے اس وقت تک نیشنل آرڈر کی کمیٹی کو اس معاملہ میں دخل دینے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

اٹلی کے خلاف تعزیرات واپس

لنڈن ۱۵ جون۔ اگر لیگ نے جنیوا میں یہ فیصلہ کر دیا کہ اٹلی کے خلاف تعزیرات کو جاری نہ رکھا جائے۔ کیونکہ ایک تو یہ ناکام ثابت ہوئی ہیں۔ دوسرے اگر ان کو جاری رکھا گیا تو اس سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہ ہوگا اور تیسرے یورپ کی موجودہ صورت حالات اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ اٹلی کے ساتھ تعلقات کو نئی بنیاد پر قائم کیا جائے تو عام طور پر یہ یقین کیا جاتا ہے کہ برطانوی کیبنٹ اس اصول پر متفق ہو جائیگی کہ اٹلی کے خلاف تعزیرات واپس لے لی جائیں آخری فیصلہ بدھوار کیبنٹ کے اجلاس میں کیا جائے گا۔

امپیریل کانفرنس

لنڈن ۱۵ جون۔ امپیریل کانفرنس مئی آئندہ میں لنڈن میں منعقد ہوگی اور اس کا انعقاد دستاہ ایڈورڈ ہشتم کی رسم تاجپوشی کے عین بعد ہوگا۔ کالونیل سیکرٹری نو آبادیات کی طرف نمائندگی کریں گے

Digitized by eGangotri

آرام کی نیند سلا دینے کیلئے ایک لاکھ روپیہ

کلکتہ۔ ۱۴ جون۔ کلکتہ کے ایک لکھ پتی مارواڑی سیٹھ جن کا نام رائے بہادر راجی داس باجوریا ہے ایک بڑے عالیشان مکان میں ایک معمولی سی چارپائی پر لیٹے رہتے ہیں۔ آپ چونکہ چاروں طرف سے مایوس ہو چکے ہیں اسلئے اب بستر مرگ پر دراز ہیں۔ پہلے آپ نے یہ اعلان کیا تھا کہ جو شخص مجھے نیند سے لطف اندوز کر سکیگا۔ اسے میں بیس ہزار روپیہ دوں گا لیکن اس طرح بھی جب کوئی ماہر پاس نہ آئی تو اب آپ نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص مجھے شفایاب کریگا۔ اسے میں ایک لاکھ روپیہ یا اس سے زائد تک دے دوں گا۔

ایک بی اے اور ایک ایف اے طالب علم کی خودکشی

امرتسر ۱۲ جون۔ کل پنجاب یونیورسٹی کا بی اے کا نتیجہ جس وقت امرتسر میں پہنچا۔ اس کے ایک گھنٹہ کے بعد شہر میں سنسنی پھیل گئی کہ بہت سے طلبا نے خودکشی کر لی ہے۔ لیکن تحقیقات سے پتہ چلا کہ بی اے کے امتحان میں فیل ہونے کے صدمہ سے ایک ۲۲ سالہ ہندو طالب علم درگا پرشاد جو خالصہ کالج کے ہر دلعزیز ماسٹر رام سرن کا اکلوتا بیٹا تھا نہر میں ڈوب کر خودکشی کر بیٹھا ہے لڑکے کی لاش ابھی تک نہیں ملی۔ البتہ اس کے کپڑے سائیکل اور ایک رقعہ جس میں درج تھا کہ میں حسب منشا خودکشی کر رہا ہوں۔ نہر کی پٹڑی پر پڑے ہوئے مل گئے ہیں۔

ایک اور طالب علم کندن لال نے جو کہ بٹالہ کے ایک امیر گھرانہ سے تعلق رکھتا ہے ایف اے کے امتحان میں فیل ہو جانے کے صدمہ کو برداشت نہ کرتے ہوئے افیون کھا کر خودکشی کر لی ہے۔

افغانستان اور ہندوستان کے درمیان تجارتی معاہدہ

کلکتہ۔ ۱۵ جون۔ انڈین چیمبر آف کامرس کی کمیٹی نے گورنمنٹ ہند کے کامرس ممبر کو ایک چٹھی لکھی ہے۔ جس میں افغانستان کے ساتھ تجارتی معاہدہ نہ کرنے پر گورنمنٹ کے خلاف سخت نکتہ چینی کی گئی ہے۔ خط میں افغانستان اور روس کے تجارتی معاہدہ کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے۔ گورنمنٹ ہند نے ٹریڈ کمشنر مقیم کابل کو افغان گورنمنٹ کی تجارتی سرگرمیوں کے متعلق اپنی رپورٹ کو واقف رکھنا چاہئے تھا۔ خط کے آخیر میں لکھا ہے کہ اگر گورنمنٹ نے پڑوسی ممالک سے تجارت بڑھانے کے امکانات کا مطالعہ نہ کیا تو دیگر ممالک اس لاپرواہی کا فائدہ اٹھائیں گے

ہندو مندر پر ناجائز قبضہ

کراچی۔ ۱۵ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ چند مسلمانوں نے ریاست خیرپور میں ایک ہندو مندر پر زبردستی قبضہ کر رکھا ہے۔ جس سے ہندو مسلم کشیدگی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور مندر کے حامی

شہید گنج کے فیصلہ کیخلاف ہائیکورٹ میں اپیل

لاہور۔ ۱۵ مارچ۔ آج ڈاکٹر عالم نے شہید گنج کے متعلق ڈسٹرکٹ جج کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کر دی ہے۔ اپیل کی وجوہات یہ دی گئی ہیں کہ ماتحت عدالت نے یہ متنازعہ جگہ کو مسجد قرار دینے اور اسلامی قانون کا یہ اصول تسلیم کرنے کے بعد کہ مسجد ہمیشہ مسجد رہتی ہے غلط طور پر یہ فیصلہ دیا ہے کہ اس دعوے میں اسلامی قانون اینگلو محمڈن قانون پر حاوی نہیں ہوتا۔ نیز عدالت نے یہ قرار دینے میں غلطی کی ہے کہ یہ دعوے زائد المعیاد ہے۔ گوردوارہ ٹریبونل کا فیصلہ موجودہ دعوے پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ یہ ماننے کے بعد کہ یہ جگہ مسجد ہے۔ اس پر قبضہ مخالفانہ کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اگر یہ اپیل داخل کر لی گئی تو آئندہ نومبر میں اسکی سماعت ہو گی

سکھوں نے ڈاکٹر امبیدکر کو پچاس ہزار روپیہ دیا ہے؟

نئی دہلی۔ ۱۵ جون۔ معاصر تیج اس خبر کی صحت کیلئے ذمہ وار ہے کہ بعض دلت بھائیوں کو معلوم ہوا ہے کہ سوامی کلجگا نند نے ڈاکٹر امبیدکر کو سکھوں سے پچاس ہزار روپیہ دلایا ہے اور سوامی کلجگا نند کی کوششوں سے ڈاکٹر امبیدکر کے صاحبزادے خالصہ کالج امرتسر میں داخل کر لئے گئے ہیں۔

مالکان کو جو نابالغ لڑکے ہیں۔ نوٹس دیا ہے کہ وہ مندر کو خالی کر دیں۔ ریاست کے ہندوؤں نے حکام ریاست سے اس معاملہ میں فوری مداخلت کی اپیل کی ہے

منگلور کالج کے طلبا کی ہڑتال

منگلور۔ ۱۴ جون۔ ایس بی آرٹس کالج منگلور کے پرنسپل کے استعفا کے نتیجہ کے طور پر وہاں عجیب صورت حالات پیدا ہو گئی ہے پرنسپل کے استعفا کی وجہ یہ ہے کہ کالج بورڈ سے ان کا اختلاف رائے ہو گیا ہے۔ کالج کے طلبا کا ایک بھاری جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ جب تک پرنسپل کو واپس بلا کر ان کے مطالبہ کو پورا نہ کیا جائیگا۔ وہ کالج نہیں آئیں گے

حیدرآباد دکن میں ہولناک آتشزدگی

حیدرآباد۔ ۱۵ جون۔ کل رات ۹ بجے کے بعد موتی محل ٹاکیز میں نہایت تباہ کن آگ لگ گئی۔ یہ سینما شہر کے ایک نہایت بارونق علاقہ میں واقع ہے آگ پہلے شو کے اختتام پر نظر آئی اور جلدی ہی فوراً پھیل گئی۔ اس سے تماشائیوں میں بھاری ہیجان پھیل گیا اور افراتفری مچ گئی لوگ باہر جانے کے لئے دوڑنے لگے۔ اس بھگ دوڑ میں کئی اشخاص سخت زخمی ہو گئے۔ آگ بجھانے والے انجن فوراً پہنچ گئے اور اس بات کی کوشش کی گئی کہ آگ موتی محل کے پاس نہ پھیلے ہوا البتہ تیز تھی۔ ورنہ بھڑک رہے تھے اس سے موتی محل کی عمارت کو بچانا ناممکن ہو رہا تھا آگ بارہ تین گھنٹے بھڑکتی رہی۔ آخر بڑی مشکل سے اس پر قابو پایا گیا۔ اندازہ لگایا گیا کہ کم از کم ۲۰ اشخاص جن میں زیادہ تر عورتیں اور بچے ہیں جلکر مر گئے اور کئی افراتفری میں بُری طرح زخمی ہو گئے ہیں

ہندوستانی گورنر بنائے جائیں گے

مدراس۔ ۱۶ جون۔ ڈیلی میل کو معلوم ہوا ہے کہ رائٹ آنریبل مسٹر سرینواس شاستری نئے آئین کے ماتحت مدراس کے گورنر بنائے جائیں گے۔ اس کے علاوہ اس اخبار میں اس امر کا بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ دیگر صوبجات میں بھی ہندوستانی گورنر بنائے جائیں گے۔ تاکہ ہندوستانیوں کی یہ شکایت کہ ہندوستانی گورنر بنائے جائیں دور ہو جائے

ڈاکٹر امبیدکر کو ہریجنوں کا انتباہ

پونہ۔ ۱۵ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ناسک کے ہریجنوں نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ ڈاکٹر امبیدکر کو لکھا جاوے کہ وہ ہندو جاتی کے خلاف پروپیگنڈا نہ کریں۔ اگر وہ ایسا کرنے سے باز نہ رہیں تو اس صورت میں ان کے خلاف مظاہرے کئے جائیں۔

آشرم بنانے کی اجازت نہ دیگئی

حیدرآباد۔ ۱۲ جون۔ سادھو ٹی ایل وسوانی حیدرآباد کی نئی آتل کالونی میں ایک اپنا آشرم بنانا چاہتے تھے۔ اس پر ان کو اتنا ہی حکم دیکر آشرم بنانے سے منع کیا گیا ہے۔ اس پر وہاں بڑی سنسنی پھیل گئی ہے۔ پڑوسی بیان کرتے ہیں کہ ہم آشرم ان

کے لئے تکلیف دہ چیز ثابت ہوگا۔ کیونکہ وہاں دن رات مرد و زن آتے رہیں گے یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ حال ہی میں جو عمارتی سامان وہاں جمع کیا گیا تھا اسے کوئی نہ معلوم اشخاص رات کے وقت پر اسرار طریق سے اٹھا کر لے گئے ہیں۔

دربار میسور کی فیاضی

بنگلور۔ ۱۵ جون۔ مہاتما گاندھی کے ہریجن فنڈ میں کل ۲۷۵۳۱ روپے جمع ہو گئے ہیں دربار میسور نے ہریجنوں کو اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے درمیان اپنے مکان بنانے کیلئے مفت زمین دیدی ہے۔

سر بازار پٹھانوں میں خوفناک تصادم

کالاباغ۔ ۱۵ جون۔ چند روز ہوئے۔ موضع اللہ خیل داخلی تھانہ کرمنتانی میں بعض پٹھانوں کے دو گروہوں کے درمیان سر بازار مسلح تصادم ہوا۔ تین پٹھان جو بندوقوں سے مسلح تھے جانندی رام دکاندار کی دکان کے سامنے آکر اپنے مخالف فریق کو للکارنے لگے۔ جب دکاندار نے مداخلت کرکے انہیں روکنے کی کوشش کی تو اسے ہی پہلی گولی کا نشانہ بننا پڑا۔ پھر انہوں نے پٹھانوں پر فیر کرکے انہیں مجروح کر دیا ایک پٹھان رات کو مر گیا اور دوسرے کی حالت نازک ہے۔ پولیس کرمنتانی تحقیقات کر رہی ہے۔

لاہور میں خطوط جلانے کی کوشش

لاہور۔ ۵ جون۔ پوسٹماسٹر لاہور نے پولیس میں اطلاع دی ہے کہ گذشتہ روز جب لٹن روڈ پر ایک لیٹر بکس سے ڈاک نکال کر دفتر میں لائی گئی تو اس میں سے ۶ عدد پوسٹ کارڈ نصف جلے ہوئے برآمد ہوئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کسی شخص کی شرارت کا نتیجہ ہے معاملہ پولیس کے حوالے کر دیا گیا ہے جو تحقیقات کر رہی ہے

دہلی پراونشل پولیٹیکل کانفرنس کا انعقاد

دہلی۔ ۱۴ جون۔ آج دہلی پراونشل کانگرس کمیٹی نے میرٹھ میں یہ فیصلہ کیا کہ نارنول میں پراونشل پولیٹیکل کانفرنس منعقد کی جاوے کانفرنس کے اجلاس کی تاریخ کا فیصلہ پراونشل کانگرس کمیٹی کریگی۔

ایک ہندو عورت کا اغوا

سیالکوٹ۔ ۱۴ جون۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ علاقہ گندی نالی سے ایک ہندو عورت کو اغوا کیا گیا ہے۔ جس میں ایک مسلمان پڑوسن کا ہاتھ بیان کیا جاتا ہے۔ تفصیلات کا انتظار ہے

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل شکایت کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ منیجر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۸ اساڑھ سمت ۱۹۹۲

دھرم کا سودا

آج تبدیلیٔ مذہب ایک مذاق بن گیا ہے ایک معمولی سے معمولی شخص بھی اٹھ کر ہندو دھرم کو چھوڑ دینے کی دھمکی دیتا ہے۔ مسٹر ہیرالعل گاندھی کے ہندو دھرم کو ترک کرنے اور اسلام قبول کرنے کی تہہ میں کیا تھا؟ مہاتما گاندھی نے کہاں اخبارات میں شائع ہونے سے پہلے ہی نے لکھا تھا کہ مسٹر ہیرالعل اسلام کی خوبیوں سے متاثر ہو کر مسلمان نہیں ہوئے بلکہ حالات و ذاتی اغراض نے ہندو دھرم ترک کرنے پر مجبور کیا ہے۔ چنانچہ میرے اس بیان کی تصدیق مہاتما جی کے بیان نے کر دی انہوں نے صاف صاف بتا دیا کہ وہ ہیرالعل کے رویہ سے کس قدر گرے ہوئے ہیں۔ شراب نوشی ایسا گمن آدمی نانا پرکار کے دوش رکھتا ہیں اور انہوں نے روپیہ کی ضرورت سے مجبور ہو کر اسلام کی شرن پکڑی ہے مسلمان جو مسٹر ہیرالال کے قبول اسلام کو اس قدر اہمیت دے رہے تھے کہ وہ مہاتما گاندھی کے بڑے بیٹے ہیں اور اسی وجہ سے بغلیں بجا رہے تھے۔ مہاتما گاندھی کے بیان کے بعد ذرا ہوش میں آ گئے ہیں کئی مسلم اخبارات اور لیڈروں نے مہاتما گاندھی کے ان الفاظ پر اتفاق کیا ہے کہ وہ اسلام کی کوئی خدمت نہیں کر سکتے اور کہ ہندو دھرم کو ان کے مسلمان ہو جانے سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اسی طرح اپنی پوزیشن کو گرتے دیکھ کر مسٹر عبداللہ نے جوش میں آ کر کہہ دیا کہ اگر لوگوں کو کوئی برائی ہے تو اسے میں ترک کر دوں گا۔ مجھے خدمت اسلام کی ہوس ہے اور خدمت اسلام میں ہی زندگی گذار دوں گا اور وہ کر کے ہی دکھاؤں گا۔ مجھے دو روٹی جسم ڈھانپنے کے لئے اور سادہ کپڑے پہننے کے لئے چاہئیں۔ لیکن وہ اپنے اس عزم پر کس قدر ثابت قدم رہتے ہیں یہ تو ان کا عملی جیون ہی بتائے گا اور ہم دیکھیں گے کہ ان کے دل میں خدمت اسلام کی آگ میں کس قدر گرمی ہے۔ اس

حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ مسٹر ہیرالال کا "اسلام" مسلمانوں کو کسی کم قیمت پر نصیب نہیں ہوا۔ انہیں مسلمان ہونے سے پہلے مذہبی معاملات میں کبھی دلچسپی نہ تھی نہ انہوں نے اسلام کا مطالعہ کیا ہے اور نہ ہندو دھرم کو کبھی سمجھنے کی کوشش ہی کی ہے وہ یہ نہیں جانتے کہ دھرم کیا ہے اور مذہب کیا؟

دھرم کے دو پرتھک پرتھک انگ ہیں ایک منش کے سماجک سنگٹھن آچار وچار کھشتیہ الحکتیہ اور ریتی و رواج آدی لوکک باتوں سے سمبندھ رکھتا ہے اور دوسرا ایشور۔ جیو۔ پرکرتی دمکتی آدی گوڑھ وشیوں سے سمبندھ رکھتا ہے۔ مسٹر ہیرالال کے دھرم پر یورتن کی اوستھا میں ذرا جیسے کہ خود شخص اخلاق سے گرا ہوا ہے۔ اس کا دھرم کے پہلے انگ سے کیا سمبندھ ہو سکتا ہے اور جس کو دھرم کے دوسرے انگ یعنی ایشور جیو۔ پرکرتی اور مکتی آدی گوڑھ وشیوں پر نہ کبھی سوچنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے اور نہ دراچاروں اور بد عادتوں سے ان وشیوں پر سوچنے کی کبھی فرصت ہی۔ وہ اگر اپنے دھرم پریورتن کا یہ ہیتو بتائے کہ اس نے اسلام کو ہی بہتر مذہب پایا ہے تو اس کی کسقدر گراوٹ اور مشر مناک غلط بیانی ہے باقی رہا مسلمانوں کا یہ کہنا کہ اسلام ان کے اوگنوں کو گنوں میں بدل دیگا تو مبارک ہو اگر ایسا ہو جائے۔ لیکن یہ تو ہر حالت میں انہیں تسلیم کرنا پڑیگا کہ ان کا قبولِ اسلام تحقیق حق کا نتیجہ نہ تھا بلکہ انہیں اپنے دھرم کا کمی اچھی قیمت پر بیچنا تھا۔ جسے مسلمانوں نے خرید لیا۔ ہندو اس تماشے کے آدمی کے دھرم کی یا اسکی شخصیت کی کسی بھی اعتبار سے کوئی قیمت نہیں سمجھتے۔

اب آپ ڈاکٹر امبیدکر کی دھمکیوں پر غور کیجیے۔ جوں ہی انہوں نے تبدیلی مذہب کا اعلان کیا یا یوں کہو اپنے دھرم کو بیچنے کے لئے مارکیٹ میں رکھا تو کئی خریدار میدان میں آئے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ انہیں کیا کچھ پیش کیا گیا کبھی افواہ اڑی کہ وہ سکھ ہو جاویں گے کبھی خبر آئی کہ مسلمان ہو دیں گے۔ کبھی بودھ ہو جانے کی اطلاع ملی لیکن کسی خبر کی کبھی تصدیق نہیں ہو سکی۔ سبھی سوسائٹیوں کے نمائندوں نے دوڑ دھوپ کی۔ لیکن کسی کو کامیابی نہیں ہوئی یا یہ کہنا مناسب ہو گا کہ ان کو کسی نے ان کے "دھرم" کی پوری "قیمت" پیش نہیں کی انکی تبدیلیٔ مذہب کی دھمکی بھی اپنے دھرم کو نیلام کرنے کے لئے ڈھنڈورہ ہے اس کی تہ میں خود غرضی کام کر رہی ہے۔ تحقیق حق کا جذبہ نہیں۔ "تیج دہلی" میں خبر شائع ہوئی ہے کہ بعض دلت بھائیوں کو معلوم ہوا ہے کہ سوامی کلجگا نند نے ڈاکٹر امبیدکر کو سکھوں سے ۵۰ ہزار روپیہ دلوایا ہے اور انہی سوامی کی کوششوں سے ڈاکٹر امبیدکر کے صاحبزادے دکھانے خالصہ کالج میں داخل کرا دیے گئے تھے اگر یہ خبر درست ہو تو ہر کوئی سمجھ سکتا ہے کہ ڈاکٹر امبیدکر نے اپنے دھرم کی قیمت پچاس ہزار روپیہ وصول کی ہے جس طرح کسی نیلام میں بولی کے گھٹنے بڑھنے سے کسی خاص شخص کے حق میں بولی کا ٹوٹنا یقینی نہیں ہوتا اسی طرح ڈاکٹر امبیدکر کی حالت میں مختلف افواہیں اڑتی رہیں اب اس خبر نے ڈاکٹر امبیدکر کی قسمت کا فیصلہ کر دیا یعنی سکھوں نے سب سے زیادہ بولی دیکر ڈاکٹر امبیدکر کے دھرم کو خرید لیا!

یہ خبر ان اچھوتوں کے لئے مشعل ہدایت کا کام دیگی جو ڈاکٹر امبیدکر کے بہکائے ہوئے ہیں یا مسلمانوں کے گمراہ کن پروپیگنڈا کے زیر اثر "اسلامی مساوات" کے سبز باغ دیکھنے کے خواہشمند ہیں انہیں معلوم ہو جا دیگا کہ ڈاکٹر امبیدکر کیوں انہیں ذاتی اغراض کی آڑ میں گمراہ کر رہے تھے وہ جتنی زیادہ تعداد گمراہ کر سکتے اتنی ہی قیمت انہیں زیادہ ملتی۔ لیکن ان کی گراوٹ کا ثبوت مل جانے پر اچھوتوں کو ہوش آ جانی چاہیے۔ کوئی مذہب عیسائیت ہو اسلام ہو یا سکھ مت۔ ویدک دھرم کے اعلیٰ مساوات کی نظیر پیش نہیں کر سکتا کسی کو سورج کی روشنی میں چراغوں کی طرح دیر تک ٹمٹمانے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ ویدک دھرم میں رہتے ہوئے وہ سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں انہیں کہیں دوسری جگہ جانے کی ضرورت نہیں۔ ڈاکٹر امبیدکر اور مسٹر ہیرالال کے سے ہندو اگر ہندو دھرم کو ترک کرتے ہیں تو اس لئے نہیں کہ انہیں کوئی اور مذہب اپنی خصوصیات کی وجہ سے کھینچ رہا ہے بلکہ انہوں نے دھرم کو ایک سودا سمجھ کر اپنی بدترین گراوٹ کا ثبوت دیا ہے

بہاولپور کے بدنصیب ہندو

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ دربار بہاولپور نے اپنے وعدہ کے باوجود ہندوؤں سے اپنی سخت گیری کا رویہ ابھی تک نہیں بدلا سخت گیری کا دور ابھی تک جاری ہے۔ نواب صاحب نے پنڈت مالویہ جی کو یقین دلایا تھا کہ ہندوؤں کے مطالبات پورے کر دئے جائیں گے۔ مطالبات کا پورا کرنا تو ایکطرف رہا۔ ان کی گرفتاریوں کا سلسلہ بھی ابھی تک بند نہیں ہوا۔ دو تین روز ہوئے چار ہندوؤں کے گرفتار کئے جانے کی اطلاع موصول ہوئی تھی اب پتہ چلا ہے کہ قلعہ دراوڑ میں جو ہندو لیڈر نظر بند ہیں ان پر سختی بھی جاری ہے ہم نواب صاحب سے مودبانہ التجا کریں گے کہ وہ موجودہ صورتِ حالات میں مصالحانہ پالیسی کو اختیار کریں کیونکہ اب کئے بغیر رعایا میں پھیلی ہوئی بے چینی کو کسی دوسرے طریقہ سے دور نہیں کیا جا سکتا۔

شوک سماچار

اس سپتاہ "پرکاش" کے پریمیوں تک یہ شوک سماچار پہنچاتے ہمیں ہارد‌ک دکھ ہوتا ہے کہ ملتان کے لالہ سدانند ورا جیہ رتن ماسٹر آتما رام جی کی سپتری اور شری چاندکرن شاردا ایڈووکیٹ اجمیر کی دھرم پتنی شریمتی سکھدا دیوی کی مرتیو ہو گئی ہے

لالہ سدانند جی آریہ سماج ملتان کے ایک سرگرم رکن تھے۔ اپریل کے آخری ہفتہ میں ملتان آریہ سماج کے اتسو میں آپ سملت تھے باوجود اس کے کہ آپ بہت کمزور ہو گئے تھے آپ کا آریہ سماج پریم اسی طرح تھا آپ کو "پرکاش" سے بھی از حد پریم تھا۔ ملتان آریہ سماج کو لالہ جی کے وِیوگ سے اَدتیہ ہانی پہنچی ہے۔ ہم پرماتما سے لالہ جی کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں

شریمتی سکھدا دیوی جی ہریجن اُدھار میں بہت دلچسپی لیتی تھیں اور استری سماج کی سرگرم تھیں۔ اس صدمہ میں ہمیں شری چاندکرن جی شاردا اور ماسٹر آتما رام جی سے دلی ہمدردی ہے پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ وہ سکھدا دیوی کی آتما کو سدگتی پردان کرے

Digitized by eGangotri

گاندھی جی کا نیا فتنہ؟

"سرفراز" لکھنؤ کی ۹ جون کی اشاعت میں مولوی عبد الحق سیکرٹری انجمن ترقی اردو دکن کا ایک مضمون "گاندھی جی کا نیا فتنہ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ نے ناگپور میں مہاتما گاندھی جی کی صدارت میں منعقدہ بھارتیہ پریشد کے اغراض و مقاصد اور اس کے اجلاس کی کاروائی پر بے معنی نکتہ چینی کی ہے اور جس چیز کو لے کر انہوں نے یہ فتنہ اٹھایا ہے وہ پریشد کا پاس شدہ ایک ریزولیوشن ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں "اس پریشد کا کام دلیش ہوگا۔ کہ ہندوستان کے سب پرانتوں کی بھاشاؤں کے ساہتیوں اور ساہتیہ کاروں میں آپس میں میل جول کرنا اور اس نام سے بھارتیہ ساہتیوں کی ترقی اور پھیلاؤ میں مددگار ہوگا (ب) اس سبھا کا کام ہندی یعنی ہندوستانی میں ہوگا۔"

بس مولوی صاحب کو جس چیز نے برافروختہ کیا ہے وہ "ہندی" ہے اسی کو لے کر آپ نے "اردو کو مٹانے کے لئے ہندی ہندوستانی کا ڈھونگ کا ڈھول پیٹنا شروع کیا ہے اور مسلمانوں کو مہاتما جی کے خلاف اکسانے کی ناکام سعی کی ہے۔

آپ کو "ہندی ہندوستانی" پر اعتراض ہے ہندوستانی سے مراد وہ زبان ہے جو عام بول چال میں آتی ہے جس میں اردو ہندی کے الفاظ تبدیلے جلے ہوں گے۔ لیکن رسم الخط ہندی کا ہوگا بس جھگڑے کی بنا رسم الخط ہی ہے یہ جھگڑا نیا نہیں ہندی یا اردو کے قومی زبان بننے کے سوال پر یہی جھگڑا اٹھا کرتا ہے نہ جانے پھر مولوی صاحب نے کیوں مہاتما جی کے خلاف یہ جہاد کرنا شروع کیا ہے جو ہمارے خیال میں بالکل بے معنی ہے

مہاتما گاندھی کے بیان پر مسٹر عبد اللہ

مسٹر ہیرالعل گاندھی کے مسلمان ہو جانے پر مسلمانوں نے اس لئے بغلیں بجانا شروع کیں کہ وہ مہاتما گاندھی کے بیٹے ہیں۔ لیکن جب مہاتما جی نے اپنے بیٹے کے مسلمان ہو جانے پر اپنا بیان اخباروں میں شائع کر دیا اور ہیرالال گاندھی کے گرے ہوئے کیریکٹر کو روشنی میں رکھا اور یہ بتایا کہ وہ اسلام کی "خصوصیات" سے متاثر ہو کر مسلمان نہیں ہوئے بلکہ کسی ذاتی اغراض کی وجہ سے مسلمان ہوئے ہیں تو مسٹر عبد اللہ نے اس پر اپنا بیان دیا جو مہاتما گاندھی کے بیان کا جواب کہا جا سکتا ہے۔ وہ الزامات جو ان کے کیریکٹر کے متعلق لگائے گئے ہیں تو ناقابل تردید ہیں۔ ان کا جواب تو وہ کیا دے سکیں گے۔ ہاں انہوں نے اپنے قبول اسلام کی تہہ میں کام کرنے والی ذاتی اغراض پر پردہ ڈالنے کیلئے جوش میں کہہ دیا ہے کہ اب وہ شراب وغیرہ نہ پئیں گے اور دوسری عادات بد کو بھی ترک کر دیں گے۔ کیونکہ ان کے دل میں خدمت اسلام کی آتش شوق بھڑک اٹھی ہے اور کہ انہیں صرف دو روٹی پیٹ بھرنے کو اور دو کپڑے جسم ڈھانپنے کو چاہئیں۔

وہ ان الفاظ کو کہاں تک سچا ثابت کرتے ہیں یہ تو وقت بتا دیگا۔ ہاں بعض ذی فہم مسلمان لیڈروں نے تو صاف اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ انہیں اس سے پہلے مذہبی معاملات سے کوئی دلچسپی نہ تھی اور وہ اسلام کی کوئی خدمت نہیں کر سکے۔ نیز ان کا قبول اسلام ان کی ذاتی اغراض کا نتیجہ ہے نہ کہ خصوصیت اسلام کی کشش کا جیسا کہ خواجہ حسن نظامی نے اعلان کیا ہے کہ: "یہ ارمان کے جب تک گاندھی جی کے ہمیشہ خلاف رہے ہیں۔ ممکن ہے باپ کو ستانے یا ان پر کسی قسم کا دباؤ ڈالنے کوئی بنیادی غرض پوری کرنے کے لئے یہ اعلان ہوا ہو۔"

خواجہ صاحب کے یہ الفاظ پڑھ کر مسلمان بخوبی جان سکتے ہیں کہ مسٹر ہیرالعل کے قبول اسلام کی غرض اور ان کے خدمت اسلام کے جوش کی قیمت کیا ہے؟

پھر میدان میں کیوں آئے؟

پچھلے دنوں میرٹھ کے ایک آریہ سماجی نے ایک سناتن دھرمی پنڈت سری کرشن پر سوامی دیانند جی کی ہتک کرنے کی وجہ سے مقدمہ چلایا تھا۔ اس مقدمہ میں پورانک پنڈت بری ہو گئے پھر کیا تھا سناتن دھرمی پنڈتوں نے بغلیں بجانا شروع کیں اور ایک پمفلٹ "آریہ سماج کی پراجے" کے نام سے لکھ کر مقدمے کے حالات کے ساتھ ساتھ آریہ سماج اور رشی دیانند کے متعلق کئی بے بنیاد باتیں بھی شائع کر دیں اس پمفلٹ کے جواب میں پنڈت بدھ دیو جی میرپوری نے ایک لیکھ "آریہ ویر" کے ۳ ہفتے کے انکوں میں لکھا جس کا جواب تو کسی پورانک پنڈت نے کیا دینا تھا۔ البتہ ادھر ادھر کی ہانکنے کے لئے ضرور اس مضمون کے جواب پر آڑے کر ایک پنڈت شری گوپال مصر میدان میں نکلے ہیں آئے تو جواب دینے ہیں۔ لیکن انہیں اس بات کا اعتراف ہے کہ پنڈت جی کے مقابلہ میں انکی تعلیم صفر کے برابر ہے جیسا کہ وہ "آنند" کی ۱۰ جون کی اشاعت میں لکھتے ہیں "پنڈت بدھ دیو ایک ودوان شخص ہیں حالات یا خیالات سے مجبور ہو کر وہ دوسری طرف کام کر رہے ہیں اس کے مقابلہ میں میری تعلیم صفر کے برابر ہے"

کیا ہم پنڈت شری گوپال مصر سے پوچھ سکتے ہیں کہ جب آپکی تعلیم ان کی تعلیم کے مقابلہ میں صفر کے برابر ہے تو پھر کس بل پر میدان میں آئے ہیں؟

سناتن دھرمیوں میں پھوٹ

ہندوؤں کی یہ بدقسمتی ہے کہ قوم کے مفاد کے لئے کبھی وہ ایک پلیٹ فارم پر متحد نہیں ہو سکتے آج مسلمانوں کے دو فرقے جو ایک دوسرے کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے ہیں کبھی متحد ہو کر اچھوتوں میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ ہندوؤں کی دھارمک کتب اور ان کے بزرگوں کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈا کر کے انہیں اسلام کی آغوش میں لانے کے لئے اپنی تمام طاقت و روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ لیکن سناتن دھرمی ہیں کہ آپس میں لڑ رہے ہیں اور جب اپنے جھگڑوں سے ذرا فرصت ملتی ہے تو آریہ سماجیوں سے الجھ بیٹھتے ہیں۔ اپنی طاقت آپس کے جھگڑوں میں اور اپنا روپیہ تیرتھوں، میلوں اور دوسرے فضول کاموں میں ضائع کر رہے ہیں ان کے اس رویہ کے صاف معنی یہ ہیں کہ وہ دشمنوں کی چالوں سے قطعی ناواقف ہیں اور آنے والے خطرہ سے بے خبر۔

اگر وہ آپس میں ہی الجھتے رہے تو وقت گئے پر انہیں معلوم ہوگا کہ ان کی اپنی ہستی ہی خطرہ میں ہے اور ان کے لئے زندہ رہنا کس قدر دشوار ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ سناتن دھرمی ان جھگڑوں کو بالائے طاق رکھ کر اس کام میں اپنی ساری طاقت اور روپیہ خرچ کریں جس کی آج اشد ضرورت ہے۔

دربار میسور اور مہاریجن

مہاراجہ صاحب میسور وہاں کی گورنمنٹ ہریجن ادھار میں کافی دلچسپی لیتے ہیں۔ لیکن جب سے مہاتما گاندھی جی وہاں گئے ہیں۔ اس تحریک کو اور بھی تقویت مل گئی ہے دربار نے اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے محلوں میں ہریجنوں کے مکانات کے لئے زمین مفت دینا منظور کیا ہے اچھوت ادھار کی طرف یہ ایک نہایت مبارک قدم ہے اگر ٹراونکور، کوچین اور دوسری ریاستیں بھی دربار میسور کی اس مثال کی تقلید کریں تو دکن میں اچھوت ادھار کی تحریک صحیح معنوں میں کامیاب ہو سکتی ہے امید کی جا سکتی ہے کہ ضرورت وقت کے پیش نظر دوسری ریاستیں بھی کوئی نہ کوئی مبارک قدم ضرور اٹھائیں گی

ہندوؤں کی رواداری کی ایک تازہ مثال

مسلمان اپنی رواداری کے راگ تو الاپتے رہتے ہیں لیکن عملی طور پر انہوں نے کبھی ایسی مثال پیش نہیں کی۔ جس سے ہندو انکی فراخدلی کا اندازہ لگا سکیں بخلاف اس کے ہندو ہمیشہ ان سے بھائیوں کا سا سلوک کرتے آئے ہیں رواداری اور فراخدلی کی ایک تازہ مثال سامنے ہے۔

کرتارپور میونسپل کمیٹی کے آٹھ ممبر ہیں جن میں سے ۷ ہندو ہیں اور صرف ایک مسلمان۔ چند روز ہوئے میونسپلٹی کے پریذیڈنٹ کا انتخاب ہوا ہندو ممبران نے جو اکثریت میں ہیں۔ کمال رواداری سے کام لیتے ہوئے فرقہ پرستی کے تمام جذبات کو بالائے طاق رکھ دیا اور مسلم ممبر کو صدر منتخب کر کے تمام صوبہ بھر کے لئے ایک مثال قائم کر دی۔ مسلمان جنہیں ہر وقت مخلوط طریق انتخاب اور ہندو اکثریت کا ہوا ستاتا رہتا ہے دیکھیں کہ جب ہندوؤں پر اعتماد کیا جاتا ہے تو وہ کس طرح فراخدلی اور رواداری سے کام لیتے ہیں۔ کیا مسلمان اس مثال سے سبق لیں گے؟

پولیس میں بھرتی اور ہندو

پنجاب کے ہندو ایک عرصہ سے اس امر کی شکایت کر رہے ہیں کہ محکمہ پولیس میں ان کی تعداد ان کی آبادی کے لحاظ سے بہت تھوڑی ہے گورنمنٹ نے کئی بار آبادی کے تناسب کو پورا کرنے کا یقین بھی دلایا۔ لیکن اب تک یہ جائز مطالبہ پورا نہیں کیا گیا اور اسے نظرانداز کیا جا رہا ہے حال ہی میں ضلع لاہور میں پولیس کی بھرتی ہوئی ہے۔ سات آٹھ آسامیوں کے لئے ۱۲۵ امیدوار حاضر ہوئے۔ انہیں سے ہندو صرف ایک لیا گیا اگر گورنمنٹ نے ہندوؤں کے مطالبہ کو پورا کرنا ہوتا تو وہ اس موقعہ پر اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیتی۔ سات آٹھ آسامیوں کے لئے صرف ایک ہندو کا لیا جانا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ یا تو گورنمنٹ ہندوؤں کا مطالبہ منظور کرنے کو تیار نہیں اور یا یہ کہ اسے ان آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے قابل ہندو امیدوار نہیں ملے لیکن یہ درست نہیں، پھر اس کے تو یہی معنی ہیں کہ گورنمنٹ کو ہندوؤں کے جائز مطالبہ کو پورا کرنے کی بھی پرواہ نہیں۔ کیا ہندو اس طرف دھیان دیں گے اور اپنے مطالبہ کو پورا کرانے کے لئے کوئی موثر قدم اٹھائیں گے؟

نظر ثانی کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا دوسرا حصہ ۔۔۔ عدم شمولیت معاف۔ مینیجر

قرآن سے پہلے اسلام

سورۃ القصص کی ایک آیت میں آیا ہے کہ جب اس (قرآن) کی ان پر تلاوت کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لاتے۔ بلاشبہ یہ (قرآن) ہمارے رب کی طرف سے حق ہے بلاشبہ ہم اس (قرآن) سے پہلے مسلم تھے اور ابھی تک مسلم چلے آتے ہیں۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ جب ان پڑھ نہ جانے یہاں لفظ ان کن لوگوں کے لئے آیا ہے (قرآن کی تلاوت کی گئی تو انہوں نے قرآن پر ایمان لانے کا اقرار کیا۔ گویا وہ مسلمان بن گئے۔ مسلمان بننے کے لئے قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآن کی یہ آیت اس بات کو بھی ثابت کرتی ہے کہ وہ لوگ قرآن پر ایمان لانے سے پہلے بھی مسلمان تھے۔

اعتراض یہ ہے کہ وہ قرآن پر ایمان لانے سے پہلے کیوں کر مسلمان تھے؟ اور اگر تھے تو مسلمان ہونے کے لئے قرآن پر ایمان لانا کسی کے لئے کیوں کر ضروری ہے؟

اگر قرآن سے پہلے اسلام موجود تھا تو پھر بعد میں قرآن کے نازل ہونے کی ضرورت ہی کیا تھی؟

قرآن میں تحریف

کسی کتاب کے الہامی ہونے کا دعوےٰ کرنے کے لئے اُسے تحریف سے مُبرّا ثابت کرنا بھی از بس ضروری ہے۔ لیکن یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ مسلمان قرآن کو تحریف سے محفوظ ثابت کرنے سے قاصر ہیں۔ قرآن میں تحریف ہوئی اور اس کا ثبوت خود قرآنی آیات دیتی ہیں مثال کے طور پر سورۃ القصص کی ایک آیت ہے جس کی تفسیر کرتے ہوئے "بلاغ" اپنے جون کے پرچہ میں لکھتا ہے: "قرآن مجید کی مکی سورتوں میں اہل کتاب قرآن کی تعریف کرتے ہیں اور اس کے نازل ہونے سے خوش ہیں اور مدنی سورتوں میں بھی جب تک مسلمان ان کے قبلہ کی پیروی کرتے تھے اہل کتاب قرآن کو مانتے تھے۔ لیکن جب ان کے رسوم اور حرام و حلال کی غلطی دکھائی گئی اور نبیوں کی تقلید سے روکا گیا اور بتلایا گیا کہ خدا کی رحمت کے سوائے کوئی کسی کا شفیع نہیں ہو سکتا اور نجات کا انحصار اللہ اور آخرت پر ایمان اور اعمال صالحہ پر ہے تو ان میں سے اکثر فاسق بن گئے اور قرآن کو مٹانے کی فکر میں لگ گئے۔ چودہ پندرہ سال اہل کتاب قرآن کے مددگار رہے تھے پھر ان کو کیا مصیبت پیش آئی کہ قرآن کے دشمن بن گئے کہ جنگ پر اتر آئے!" اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب قرآن کو مٹانے کی فکر میں لگ گئے۔ یہی آیت قرآن میں موجود ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ اہل کتاب جس قرآن کو مٹانے کی فکر میں لگے وہ قرآن موجودہ قرآن سے مختلف تھا اور اس میں یہ آیت درج نہ تھی اور یا اسے بعد میں داخل قرآن کیا گیا۔ جو تحریف کا زبردست ثبوت ہے۔ تحریف کا ثبوت قرآن کے الہامی ہونے کے دعوے کو باطل ثابت کر دیتا ہے اور خود قرآنی آیت تحریف کو ثابت کرتی ہے!

نماز میں ردوبدل

قرآن میں تحریف ہوئی اس کا ثبوت قرآنی آیات دیتی ہیں۔ قرآن میں ردوبدل کا مطالبہ حضرت محمد صاحب سے ان کی زندگی میں کیا گیا۔ اس کا ذکر قرآن میں موجود ہے اگر نماز میں بھی ردوبدل ہوئی ہو تو حیرت نہیں۔ کیونکہ جب قرآن ہی اس سے مُبرّا نہیں تو اس نماز جس کا قرآن میں حکم یا ذکر تک نہ ہونے کے باوجود مسلمان کو ادا کرنا ضروری ہے میں ردوبدل کیا گیا ہو تو کیا عجیب ہے؟

جناب اصغر علی اے "بلاغ" میں لکھتے ہیں کہ کسی نے پوچھا نماز کے متعلق کیا کہتے ہو؟ جواب دیا "الیس صنعتم ما صنعتم فیھا" (بخاری پارہ سوم) اس میں بھی جو بناوٹ تم نے چاہی کر لی"

یہ جاننا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ ایسا سوال پوچھنے کی ضرورت کیوں ہوئی؟ کہا ہے کہ یہ وہ وقت تھا جب حکومت قرآنی اور حضرت حبیب روح (ماسواہ فداہ) کے جمال عالم افروز کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے والوں کی اکثریت اس دنیا سے رخصت ہو چکی تھی اور جو دو ایک آمادہ رخصت باقی تھے وہ انہوں نے زمانہ کی بدعت طرازیوں کو دیکھ دیکھ کر کڑھ رہے تھے۔ اس وقت ایک جلے ہوئے دل نے یہ آواز بلند کی کہ حضور کے وقت جو طور و طریق صدق و خلوص اور قول و عمل ہم دیکھتے تھے آج اس میں سے کچھ باقی نہیں رہا۔"

ایسی قابل رحم حالت میں نماز میں ردوبدل ہو جانا مشکل نہیں تھا اور نہ ہی حیرت کن!

نمازیں دو یا پانچ؟

اسلام کے بعض اصول خلاف فطرت ہونے کی وجہ سے ناقابل عمل ہیں۔ لیکن ان پر عمل کئے بغیر جنت ملنی بھی دشوار ہے۔ مومن بچارے کریں تو کیا کریں؟ حج کرنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتے لیکن اس کے بغیر نجات کہاں؟

دو وقت ہی کوئی عبادت کرے تو غنیمت ہے لیکن اسلام جبکہ اس نامہ پیسہ کے زمانہ میں پانچ بار نماز پڑھنے کو کہتا ہے اور اس امر کے باوجود کہ دو بار نماز پڑھنے والا بھی جنت میں جا سکتا ہے اور صرف دو وقت کی نماز کا حکم ہے۔ دن کام کے لئے ہے اور رات آرام کے لئے۔ پانچ وقت کی نماز ناقابل عمل ہے۔ جیسا کہ عبداللہ اپنے باپ سے ایک روایت میں ذکر کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفاظت کرو پانچ نمازوں کی۔ میں نے پوچھا میں نے ان وقتوں میں کچھ کام بھی ہوتے ہیں۔ بس آپ مجھے کسی ایسے امر جامع کا حکم دیں جس کو میں کروں اور وہ میرے لئے کافی ہو تو فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حفاظت کرو "عصرین" کی یعنی نماز سورج کے چڑھنے سے پہلے کی اور سورج کے ڈوبنے سے پہلے کی (آخرجہ ابوداؤد)

یہی نہیں بلکہ علیہ حدیث بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "من صلی البردین دخل الجنۃ" یعنی جس نے دو ٹھنڈے وقتوں (صبح و شام) کی نمازیں پڑھ لیں جنت میں داخل ہو گیا نیز فرمایا کہ "لن یلج النار احد صلی قبل طلوع الشمس و قبل غروبھا" یعنی اس کو آگ ہرگز نہ چھوئیگی۔ جس نے نماز پڑھی سورج غروب ہونے سے پہلے اور سورج طلوع ہونے سے پہلے۔

"بلاغ" کے جون کے پرچہ میں مزید لکھا ہے۔ نماز جس کی بنیاد خود حضرت محمد نے ڈالی تھی۔ اصل میں دو وقت تھی پھر بعد کو تین وقت کر دی گئی جیسا کہ خود قرآن میں اسے الوسطیٰ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے"

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ نمازیں دو ہی تھیں اور دو نمازوں کے پڑھنے والا بھی جنت میں جا سکتا ہے۔ پھر کسی مسلمان کو پانچ نمازوں کا پابند بنا کر خلاف فطرت کام کرنے پر کیوں مجبور کیا جائے؟

قرآن میں صحابہ کرام کے خدائی سرٹیفکیٹ

معیار الہام کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ جس کتاب کے متعلق الہامی ہونے کا دعوےٰ کیا جائے۔ اس میں انسانی زندگی کو ہر شعبہ میں ترقی کے اعلیٰ معیار پر پہنچانے کے لئے ہدایات موجود ہوں اور اس میں کسی ذات خاص کی زندگی کے متعلق واقعات و قصے کہانیاں نہ ہوں۔ قرآن معیار الہام کی اس شرط کے موافق نہیں جبکہ اس میں حضرت محمد صاحب کی زندگی کے متعلق واقعات و دیگر قصے کہانیاں بکثرت موجود ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اس کا ایک حصہ صحابہ کرام کو خدائی طرف سے دئے گئے سرٹیفکیٹوں کا نمونہ بھی ہے جیسا کہ "پیغام صلح" اپنی ۱۲ جون کی تازہ اشاعت میں رقمطراز ہے:-

"اس آیت (التوبہ ۹: ۱۱۱) میں اللہ تعالےٰ نے صحابہ کرام کو بڑا بھاری سرٹیفکیٹ دیا ہے ان کی اس حالت کا کہ وہ اپنے آپ کو کس حد تک خدا کا فرمانبردار بنا چکے ہیں قرآن کریم میں صحابہ کرام کے لئے بہت سے سرٹیفکیٹ اور سندات موجود ہیں۔ کبھی خاص الفاظ میں ان کا ذکر کیا اور کبھی عام الفاظ میں ان کا ذکر کیا......"

اگر مسلمانوں کے اس دعوے کی کوئی حقیقت ہے کہ قرآن ہر ایک کیلئے ہے تو کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ صحابہ کرام کو دئے گئے سرٹیفکیٹوں اور سندوں کو قرآن میں جمع کرنے کا کیا فائدہ تھا؟ یہ کتاب خدا ہے یا کہ سرٹیفکیٹوں کی فائل؟

اخوت اسلامی کے بےسُرے راگ

آجکل احمدی اخبار اور مبلغ اس اسلام جس سے کہ وہ خارج ہیں کی تبلیغ کے لئے طرح طرح کے ذرائع اختیار کر رہے ہیں اور بعض حلقہ میں ان کے ارکان اچھوتوں کو آغوش اسلام میں لانے کے زریں خواب دیکھنے کے لئے نہ صرف مکروہ پروپیگنڈا کرتے۔ پسماندہ اقوام کو انفرادی طور پر ڈراتے دھمکاتے۔ سبز باغ دکھاتے اور طرح طرح کے لالچ دلاتے ہیں بلکہ اپنے عقائد و تعلیم اسلام کو غلط صورت میں بھی پیش کرتے ہیں اور تبلیغ کرتے وقت حد درجہ مبالغہ آمیزی سے کام لیا جاتا ہے اس سلسلہ میں ان کی ذہنیت دن بدن بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ مثال کے طور پر "پیغام صلح" کے تازہ پرچہ میں "اچھوت اقوام کے لئے قابل غور باتیں" کے عنوان سے ایک مضمون درج ہے جس میں اسلام کی مساوات کا ڈھول پیٹا گیا ہے کہ کس طرح مسجد میں امیر و غریب ایک صف میں اکٹھے ہو کر نماز پڑھتے ہیں۔ اسلامی دستر خوان کی مدح سرائی میں زمین آسمان کے قلابے ملا دئے گئے ہیں اور بیاہ شادی میں اسلامی مساوات کا راگ الاپا گیا ہے۔ لیکن اگر بہ نظر تعمق دیکھا جائے تو خود احمدی حضرات پر واضح ہو جائیگا کہ اول تو ان کا اچھوت اقوام کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دینا ہی بے معنی اور غلط ہے کیونکہ وہ خود اسلام سے خارج ہیں اور وہ مسلمانوں کے نزدیک اچھوتوں سے بہتر نہیں۔ احمدی سے کوئی رشتہ ناطہ کرنے کو تیار نہیں۔ انکی مسجد میں کوئی نماز نہیں پڑھتا۔ انکا بائیکاٹ زور شور سے کیا جا رہا ہے

کیا ان حالات میں اخوت اسلامی کے ڈھول پیٹتے ہوئے

Digitized by eGangotri

ہندو جیون کی سمسیا

نمبر ۲

(از شری نند کشور تیواڑی)

سنہ ۱۹۲۰ء میں مہاتما گاندھی نے اور مہاتما گاندھی جی آدمی جیسے دیش بھگت اصل بھارتیہ راشٹریہ کانگریس نے نامل ورتن اندولن کی سرشٹی کی تھی۔ پر اسہیوگ اندولن کے ساتھ ہی مہاتما گاندھی نے خلافت کے آندولن کو بھی جنم اور پرشریہ دیا تھا۔ خلافت آندولن کا سمبندھ بھارت ورش سے نہیں تھا۔ وہ ٹرکی کی سمسیا تھی۔ پرنتو مہاتما گاندھی نے اپنی سرلتا وش اُدارتا سے اس آندولن کو بہت شکتی شالی اور سنگٹھت روپ بھارت ورش میں اس لئے دیا کہ بھارتیہ مسلمانوں کے ہردیہ میں اس بات کا پورن وشواس ہو جائے کہ بھارت تتھا بھارت کے باہر جب بھی کسی پرکار اسلام پر سنکٹ آئیگا اس سمے بھارتیہ ہندو بھارتیہ مسلمانوں سے تیاگ اتھوا بلیدان کرنے کے پریتنوں میں کسی پرکار پیچھے نہیں رہیں گے۔ مہاتما گاندھی نے سوچا تھا۔ بھارتیہ مسلمان جب اپنے دھارمک پرشن میں ہندوؤں کی سوبھاوک اُدارتا تتھا ان کے بلیدان دیکھیں گے تو ان کا ہردیہ سوبھاوتیا ہندوؤں کی اور جھکیگا اور وہ اپنی بکھری شکتیوں کو ایکتر کر ایک من۔ ایک پران سے بھارتیہ ہندوؤں کے ساتھ دیش سوتنترتا سنگرام میں بھاگ لیں گے مہاتما گاندھی اس سمے ہندو اور مسلمان دونوں کے ہی ہردے سمراٹ تھے۔ بڑے بڑے مسلمان نیتا اپنے کو مہاتما جی کا شِشیہ کہنے میں گورو انوبھو سمجھتے تھے۔ دیش کے ہندو جیون پر آج بھی مہاتما گاندھی کا بہت بڑا پربھاو ہے اور انکی ہندو مسلم سمسیا والی راج نیتی سے ہت بھید رکھنے والے میرے جیسے ہندو کے ہردیہ میں بھی ان کے پرتی اپار شردھا ہے پر اسہیوگ اور خلافت آندولن کے تھوڑے دن بعد ہی بھارتیہ مسلمانوں نے انہیں کافر کہنا شروع کر دیا۔ ان کے پردھان مسلم سہایک علی بندھوؤں نے ان کے تتھا ہندوؤں کے ورودھ آگ اُگلنا پرارمبھ کر دیا۔ چھوٹے بھیا سورگیہ محمد علی نے تو ایک سبھا میں بھاشن دیتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ بدمعاش سے بدمعاش اور پاپی سے پاپی مسلمان بھی مہاتما گاندھی سے اس لئے اچھا اور نیک ہے کہ وہ نبی اور رسول میں ایمان لانے والا ہے۔ اس پرکار مہاتما گاندھی جیسے مہان ویکتی اور مہان ہندو کو جس نے اپنے خلافت آندولن تتھا اپنے انیہ بیسیوں دوارا بیسویں شتابدی میں اسلام کی سیوا سنسار کے کسی بھی مسلمان سے زیادہ کی۔ ان کی سیواؤں کا بدلہ گالیوں اور اپمانوں سے ملا اور سب سے دلچسپ تماشہ پرستی بات تو یہ ہے کہ ان اپمانوں اور گالیوں کی بوچھاڑیں ان زبانوں سے نکلیں جنہوں نے کچھ دن پہلے مہاتما جی کو مرادآباد میں

پر رکھنے کی آرزوئیں کی تھیں۔ دُربھاگیہ سے ان پنکتیوں کے لیکھک نے بھی سنہ ۱۹۲۰ء میں کالج سے اسہیوگ کر خلافت آندولن میں بھاگ لیا تھا۔

خلافت آندولن کی اُتروتر ورِدّھی ہوتی گئی۔ ہندوؤں نے اسکی ورِدّھی میں لاکھوں روپئے کی آہوتی دی۔ اس ابھاگے دیش کے پچاس ہزار ہندو خدمت کے کارن جیلوں میں گئے پر اس کا پرینام کیا ہوا؟ جن دنوں خلافت آندولن اپنی جوانی پر تھا اور جن دنوں خلافت کے لئے جیل جانے میں ہندوؤں نے مسلمانوں سے بازی مار لی تھی تتھا جبکہ بیسیوں ہزار ہندو خلافت کے نام پر بھارتیہ جیلوں میں رسیاں بٹ اور چکیاں چلا رہے تھے۔ اس سمے مالابار کی سندر بسوندھری میں موپلوں نے ہندوؤں کے ورودھ جہاد آرمبھ کیا تھا ان ہردیہ ودارک ایوم رومانچکاری گھٹناؤں کا ورنن سمبھو نہیں ہے۔ دن دھاڑے ہندوؤں کی ہتیائیں ہو رہی تھیں۔ ان کے گھر جلائے جا رہے تھے۔ انکی بہنوں اور ماتاؤں کے ساتھ بلاتکار کیا جا رہا تھا اور بل پوروک ہندو پرشوں، استریوں اور بچوں کو کلمہ پڑھایا جا رہا تھا۔ مدراس پرانت کے سردسندر دیان مالابار کی شسیہ شیامل بھومی میں ترپیہ اور ابھاگے ہندوؤں کی آہوں سے آکاش ہل اُٹھا۔ پرنتو ایک بھی مسلمان نیتا نے اپنے سودھرمی موپلوں کے ان رکت سنانوں کے ورودھ آواز نہیں اُٹھائی کانگریسی تتھا انیہ ہندو نیتاؤں کی چپی اس سمبندھ میں آتنک روپ سے کستمیہ تھی۔ کارن یہ، وہ موپلوں کے ورودھ آواز اُٹھاتے تو سمبھوتہ تیہرے دل کو ہندو مسلم ویمنسیہ پھیلانے کا دوسر مل جاتا اور اس کارن خلافت کے لئے گاندھی جی کا نگرس تتھا ہندوؤں کی سمست سیوائیں اور بلیدان ویرتھ ہو جاتے

پرنتو جہاں ایک طرف مسلمان نیتاؤں نے مالابار کی گھٹناؤں کے پرتی مَون سادھ لیا وہاں کچھ ایسے راشٹریہ مسلمان نیتا بھی تھے جنہوں نے موپلوں کے آتنک کاریوں کو اُچت سمجھا۔ کانپور کے اُن دنوں کے مشہور راشٹریہ نیتا حسرت موہانی نے تو یہاں تک کہہ ڈالا کہ موپلوں کی کارروائیاں جائز اور مذہبی ہیں

کسی ہندو تتھا کانگرسی نیتا نے حسرت موہانی کے اندو شنییہ شبدوں کا ورودھ نہیں کیا بلکہ راشٹریہ آندولن کی باڈھیں ان کا ورودھ چلنا تک نہیں سمبھو سکتا تھا کیونکہ ورودھ کرنے سے انکی لیڈری چھن جاتی۔

خلافت آندولن کچھ ورشوں تک ہی رہا کارن آج کے کارنگ دوران وطن کے کمال پاشا نے ٹرکی سے .... ور اس کارن مسلم سنسار سے سدا کے لئے خلیفہ اور خلافت کی لٹیا ڈبو دی تتھا اور دھارمک عمارت کو نشٹ کر دیا۔ اس عمارت کو جس میں انیہ مذہبوں کے سمبندھ ٹرکی کی پرادھینتا بھی پلتی تھی۔ پرنتو ان کچھ ورشوں کی اودھی میں بھارتیہ ملاؤں کو مذہب پرستی کے پرچار کا سوورن اوسر مل گیا۔ پھل یہ ہوا کہ سمست بھارت کے مسلمانوں کی بکھری ہوئی شکتیاں سنگٹھت ہو گئیں اور ان کی دھرم اندھتا ادھک شکتی اور اُتساہ کے ساتھ کیول بھارت میں ہی نہیں بلکہ تمام سنسار میں مسلم سامراجیہ ستھاپت کرنے کا سوپن دیکھنے لگی۔ پرنتو اس کے پہلے ان کے دوبی ہوا ایک چھوٹا سا دھکا لگ گیا تھا وہ یہ کہ خلافت کے شروع میں کچھ کٹر مسلمانوں نے ہجرت کی تھی اور بھارت چھوڑ کر انیہ مسلم دیشوں میں بسنے کے لئے یاترا کی تھی پر جب راستے میں سرحدی پٹھانوں کا لی مسلمانوں کے بھن بھن فرقوں نے جنہیں لوٹا کھسوٹا تتھا جب بھارت کے باہر وہ بھوکے مرنے لگے اور انہیں باہر کہیں شرن نہ ملی تو ان ہیں ادھکانش پھر لوٹ آئے کیونکہ راہ کی کٹھنائیوں۔ رستہ والے قافلوں کی انتھک یاتناؤں تتھا انیہ کارنوں سے اس سنسار سے چل بسے۔ اس کے اتیرکت کچھ کٹر مسلمان نیتا ٹرکی اور مصر آدی مسلم دیشوں میں وہاں کے نیتاؤں سے ملے اور ان کے ساتھ مسلم سامراجیہ کے بھاوی کرمان پر وچار ومرش کرتے گئے تھے۔ پر کہا جاتا ہے کہ ان دیشوں کے سمجھدار نیتاؤں نے بھارت کے ان کٹھ ملاؤں کو عقل کی باتیں کہیں تتھا انہیں سمجھایا کہ اسلام کی خدمت وہ اپنی غلامی کی حالت میں نہیں بلکہ اپنے ملک اور قوم کو آزاد کر کے ہی کر سکتے ہیں۔ یہ گھٹنائیں

خلافت کے آرمبھ کی تھیں۔ پھل یہ ہوا کہ بھارتیہ مسلمانوں کی بھکتی اپنے دیش کی سوتنترتا اور لگی سمجھی۔ پر وہ اس بات کو گوارا نہیں کر سکتے تھے کہ ۲۵ کروڑ ہندوؤں کی تلنا میں ۷ کروڑ مسلمانوں کا دیش سوتنتر ہو۔ انہیں سمجھ تھا اور آج بھی بھارت کے ادھکانش مسلمانوں کو اس بات کا بھے ہے کہ بہو سنکھیک ہندوؤں کے بھارت کی سوتنترتا الپ سنکھیک مسلمانوں کے لئے اہتکر پرمانت ہوگی۔ انہوں نے آدھار پر خلافت آندولن کے پرارمبھ سے ہی بھارتیہ مسلمانوں کے دل میں سب سے بڑا پرشن مسلم آبادی کو بڑھانا ہی تھا۔ ایسے تو سوبھاوک سے ہر ایک مسلمان اُچت تتھا انُچت چاہے جس اُپائے سے بھی ہو دوسرے دھرم اور جاتی والوں کے آدھار پر اپنی آبادی بڑھانا چاہتا ہے۔ ہندوؤں کو مسلمان بنانے کا کرم تو بھارت میں مسلم سلطنت کے آرمبھ سے ہی چل رہا ہے۔ مسلم شاسکوں کے سمے میں وہ کرم تلواروں اور رکتپاتوں کے دوارا چلتا رہا مسلم شاسن کے بعد جبکہ دیش کا شاسن سوتر مرہٹوں اور سکھوں کے ہاتھوں میں آیا تب سے لیکر سنہ ۱۹۲۰ء تک خلافت آندولن کے پہلے تک ہندوؤں کی مورکھتا اور ہندو سماج کی سنکیرنتا سے ہندو جاتی کے بل پر مسلم آبادی بڑھ رہی تھی خلافت آندولن کے پرارمبھ سے جبکہ سمست دیش کے مسلمانوں کی بکھری شکتیاں سنگٹھت ہو کے سوتر میں بندھ گئیں۔ آج تک ہندو کیول اپنی مورکھتا یا سنگٹھن کے ابھاو تتھا اپنی سماجک سنکیرنتا سے ہی نہیں مٹ رہے ہیں بلکہ بھارت کا سنگٹھت مسلم سماج ہندوؤں کو ہر ایک چھل کپٹ تتھا اُچت اتھوا انُچت اُپائے سے مسلمان بنا رہا ہے سہیوگ تتھا خلافت آندولن کے پرارمبھ میں بھی ہندو عورتیں سنگٹھت روپ سے مسلمان غنڈوں کے دوارا اُڑائی جا رہی تھیں اور اس سمے راشٹریتا کی لہر میں لوگوں کو ان دُرگھٹناؤں کی اور سنکیت کرنے کا اوسر ہی نہ ہوتا تھا۔ تتھاپی اس سمے بھی امر شہید سورگیہ گنیش شنکر جی ودیارتھی کے سمپادکتو میں اس سمے کے ہندی کے سپرسدھ راشٹریہ سپتاہک "پرتاپ" نے ان گھٹناؤں کے ورودھ آواز اُٹھائی تھی۔ اس کے اتیرکت اور کون ہی کیا سکتا تھا؟ اس سمے دیش کے سامنے کیول راشٹریہ کاریہ کرم ہی تھا اور راشٹریہ کاریہ کرم کے سامنے ایسی سامپردائک سمسیاؤں کا پرشن اٹھنے ہی نہیں دیا جاتا تھا جس سے ذرا بھی ہندو مسلم ویمنسیہ کا بھیہ ہو۔ اس پرکار سنہ ۱۹۲۰ء سے سنہ ۱۹۲۳ء تک ہندوؤں کی یہی گھتی میں کتنی بھن ودھ دُرگھٹنائیں ہو رہی تھیں

(باقی آئندہ)

سناتن دھرم کونسا ہے؟ سچا!

لیکھک: ویر بھگت بیرسٹر ساورکر

کہانی دیتا ہے کہ آجکل کے پر چلت
ایبا اور دھارک اندولن کے دنگل میں
سناتنیک اور دھارک اندولن کے دنگل میں ... سناتن دھرم کو مثانی
جھگڑ کی یعنی اس کی جو سناتن دھرم کو مثانی
بناتا ہے۔ سناتنی کہلانے والے لوگوں کی
مقدار میں دیا کھایا نیت سی ہو گئی ہے۔
لوگوں کو بچپن سے ہی یہ سمجھنے کی عادت ہو گئی
ہے کہ ہر ایک حکم یا رواج کے خلاف چوں و چرا
کرتے ہوئے اُسے مان لینا ہی ہمارا دھارمک
فرض ہے۔ وہی سناتنی ہے۔ اس لئے کسی
رواج کو علانیہ طور پر نقصان دہ جانتے ہوئے
بھی اس کو ختم کر ڈالنے کی جرأت ان کو نہیں
ہوتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس رواج کو
ختم کرنے کے خواہشمند شدھارک کے متعلق
ان کا یہ خیال ہونا قدرتی ہے۔ کہ وہ کچھ نہ کچھ
پاک اور دھرم کے خلاف بُرا کام کیا چاہتا
ہے۔ ہندو سماج کے اس خیال کو دور کرنے
کے لئے اور یہ واضح کرنے کے لئے سناتنی
لوگوں کی یہ تشریح کہاں تک درست یا غلط
ہے اس زیر بحث مضمون کے "سناتن دھرم" ان
دونوں الفاظ کے معنی پہلے نشچت کرنا ضروری
معلوم ہوتا ہے یہ سناتنی ہے اور وہ سدھارک
ہے ایسا جتانے رہنے سے کوئی فائدہ نہیں۔
ہم اپنے آپ کو سناتن دھرم کے کٹر ابھیانی
کہتے ہیں اور کئی سناتنی اپنے عمل سے بہت سی
باتوں کی تائید کرتے ہوئے دکھائی دیتے
ہیں۔ اسی گرہ بڑ میں "سناتن دھرم کیا ہے" اگر
اس کی یقینی تشریح ہم نے ——— چاہیے
بتلانے کیوں نہ ہو۔ کر دی۔ تو انیک مت
بھیدوں کے نشٹ ہو جانے کی اور جو باقی
رہ جائیں گے۔ وہ کیوں اور کس معنی کے
مطابق رہتے ہیں یہ بات دونو پارٹیوں کی
سمجھ میں واضح طور پر آ جانا بہت، کچھ ممکن ہے
اس لئے "سناتن دھرم" ان دو لفظ کا استعمال
کن معنی میں ہونا چاہئے اور اس معنی کے
مطابق میں کون دھرم "سناتن" کہلانے
کے قابل جان پڑتا ہے۔ ہم یہی اس مضمون میں
اختصار مگر وثوق کے ساتھ بیان کریں گے۔
آج "سناتن دھرم" یہ دو لفظ جن معنوں
میں استعمال ہوتے ہیں وہ اتنے مختلف۔ اتنے
غیر متعلق اور ایک دوسرے سے اتنے متضاد
ہیں کہ وہ جس شکل میں ہیں۔ اسی شکل میں ان
کو مان لینا غیر موزوں معلوم ہوتا ہے۔ شرتی
اور سمرتی سے لیکر منشی مہاتم تک ساری
پستکوں کو اور وید اور دوں کے اپورو شے ہونے والا بھی
ماننا ہے سے لیکر بینگن کے اکھیتو (نہ کھانے)
تک ہونے کے ہر ایک سارے سدھانتوں کو سناتن
دھرم کا ایک جیسا درجہ ملا ہوا ہے۔ اپنے دل
سے یہ پوچھ کر چاہئے نہایت آزادانہ خیال کبھی

سناتن دھرم ہیں اور آگ کے سامنے پاؤں
رکھکر نہیں تاپنا چاہئے۔ نرم دھوپ میں
نہیں بیٹھنا چاہئے۔ لوٹا بیچنے والے کا بھوجن
کبھی نہیں کھانا چاہئے۔ حکیم، وید بھوشن
کا بھوجن پھوڑے کی پیپ کی طرح ہوتا ہے
اور سود خور ساہوکار کا بھوجن بیج کی مانند
ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے گھر میں یا ساتھ
بیٹھ کر کھانا کبھی نہیں کھانا چاہئے (منو ۴-۲۰۹)
نیا بچہ دینے والی گئو کا پہلا دودھ۔ چاول کی
کھیر اور کیلے وغیرہ کا کھانا منع ہے۔ پیاز اور
گاجر کھانے سے تو دوِج (برہمن کشتری ویش)
فوراً پتت ہو جاتا ہے (منو ۵-۱۹ الخ)
مگر جو کوئی شرادھ کے لئے پکایا ہوا ماس ضد
سے نہیں کھاتا۔ وہ بدقسمت اکیس بار پشو
یونی میں جنم پاتا ہے (منو ۵-۳۵) یہ
سب سناتن دھرم ہے شرادھ میں براہمن
کو چاول کی نسبت سؤر اور بھینسے کا ماس
کھلانا بہت اچھا ہے کیونکہ "پتر" اس
ماس سے دس مہینے تک تریپت رہتے ہیں
اگر براہمن دار دھانین بکرے کا گوشت کھلائے
تو بارہ برس تک "پتروں" کا پیٹ بھرا رہتا ہے
(منو ۳-۲۷۱) یہ بھی سناتن دھرم ہے اور
کسی بھی پرکار کا ماس نہیں کھانا چاہئے یگی
کھانے کے لئے پشو مارنے کی محض تائید کرنیوالی ہی
چھاپا بی ہے منو (۵-۴۹-۵۱) یہ بھی سناتن
دھرم ہے۔ منہ سے آگ کو پھونکنا نہیں چاہئے
قوس و قزح کو نہیں دیکھنا چاہئے۔ عورت
کے ساتھ کھانا نہیں چاہئے۔ بھوجن کرتے
وقت اس کو نہیں دیکھنا چاہئے دن میں
پاخانہ پیشاب شمال کی طرف منہ کر کے کرنا چاہئے
لیکن رات میں جنوب کی طرف (منو ۴-۵۰)
وغیرہ یہ سب کردنی اور ناکردنی فعل اتنے
ہی قابل تسلیم سناتن دھرم ہیں۔ جیسا کہ
سنتوش میں یقین رکھنے والا سکھی ہوتا ہے
سنتوش ہی سکھ کا مول ہے اور اس کے برعکس
اسنتوش ہی دکھ کا مول (منو ۴-۱۲۰) وغیرہ
آزادانہ اپدیش قابل تعظیم سناتن دھرم ہے
ان بے شمار موقعوں کے لئے ایک ہی دھرم شبد
سے بالکل متضاد کردنی اور ناکردنی اعمال
اور اصولات کا ایسے غیر منضبط ذخیرے
کو ہی سناتن دھرم نہیں کہتے۔ بلکہ

تمام سمرتی پرانوں کے سناتن دھرم گرنتھوں
میں بھی یہی سلسلہ جاری ہے مندرجہ بالا
سب چھوٹے بڑے عالمگیر دھرم۔ برہم باپائیدار
اعمال اور خیالات سے کبھرے شلوکوں کے
آخیر میں بالکل صاف طور پر اکثر ایک ہی
یہ "سناتن دھرم" ہے एष धर्मसनातन:
کی سرکاری مہر لگائی ہوئی ملتی ہے۔

(۲)

"سناتن" لفظ کے اصلی معنی ہیں۔ ابدی۔ بلا
روک ٹوک، ناقابل تردید، غیر مبدل۔ "دھرم"
لفظ انگریزی لفظ لا کی طرح اور اسی طرح
دماغی عمل کے باعث کئی معنوں والا بن گیا ہے
(۱) اول اس کے بنیادی عالمگیر معنی ہیں
قاعدہ جو کسی بھی چیز کی ہستی اور استعمال کی
قبولیت اور انضباط کرتا ہے۔ وہ اس چیز
کا دھرم ہے۔ جیسے کہ قدرت کا قانون۔ پانی
کے دھرم آگ کے دھرم (خاصیتیں) ان کا
استعمال ان عالمگیر معنوں میں ہی ہوتا ہے قوانین
قدرت کے لئے لا لفظ کا استعمال کرتے ہی
ہیں۔ جیسے لا آف گریویٹیشن Law of
gravitation

(ب) انہی عالمگیر معنوں کے باعث پرلوک کی اور
پرمارتھ کی چیزوں کے قواعد کے لئے بھی دھرم
شبد کا استعمال ہونے لگا۔ پھر وہ اصول خواہ
نمایاں ہوں۔ سورگ۔ نرک۔ پچھلا جنم۔ اگلا
جنم۔ ایشور۔ جیو۔ جگت ان کا آپس کا تعلق ان
سبھی کی شمولیت دھرم شبد میں ہی کر لی گئی اتنا
ہی نہیں۔ آہستہ آہستہ یہ دھرم شبد خصوصاً
اس پرلوک سے تعلق رکھنے والے حصے
سے ہی مخصوص رکھا گیا۔ آج دھرم شبد کے خاص
معنی یہی ہوتے ہیں ان معنوں کے مطابق دھرم
ریلیجن (مذہب) ہے
(ج) ان لوں کے جو دنیاوی کام پرلوک دوسری
دنیا کے لئے مفید جان پڑے۔ اور جن کی بابت
ایسا معلوم ہوا کہ اس پرلوک کی زندگی میں وہ
اختیار کئے جائیں گے۔ وہ بھی دھرم مانے گئے
انگریزی میں گوسپل۔ ابراہیم محمد وغیرہ پیغمبروں
کی سمرتیوں دستوریتوں میں کھٹا بھرے
ہوئے کرم کانڈ (احکام) کو لا ہی کہا گیا ہے
ان معنوں کے مطابق دھرم کا مطلب آچار
(عمل) ہے۔

(د) اوپر کے آچار (عمل) کو چھوڑ کر انسان اور
انسان کے درمیان دنیاوی باتوں سے تعلق رکھنے
والے جو کام ہوتے ہیں افراد یا قوم کے ان عملی
اصولوں کو بھی پہلے دھرم کہا جاتا تھا سمرتیوں
(دستوریت) میں گدھ نیتی۔ راج دھرم۔ بیوہار
دھرم وغیرہ مضامین ملا یہ پڑے ہوں۔ مگر
آج ان میں سے بہت سا حصہ سمرتیوں کے دائرے
سے اور غیر مبدل مذہب کی حکومت میں سے
نکل کر انسان کے بنائے ہوئے تغیر پذیر قوانین
کی جماعت میں اتنے صاف طور سے شامل ہو گیا
ہے کہ شاستری پنڈتوں (مولوی مولاناؤں) کو بھی
ممنوع معلوم نہیں ہوتا۔ گاڑی چلانے کے قیود۔
گالی گلوچ۔ چوری وغیرہ کی سزا کے قوانین تعزیرات
کا مضمون ہے۔ ہماری طرف آج دھرم لفظ
ریلیجن کے خاص معنی کے لئے مخصوص کر دیا گیا
ہے۔ اسی طرح انگریزی میں لفظ لا تعزیرات
کے خاص معنی میں مستعمل کیا جا رہا ہے۔ اس معنی
کے مطابق دھرم قاعدہ یا لاء ہے

(۳)

اس مضمون میں سناتن اور دھرم ان
دو شبدوں کے ارتھوں کا ضروری بھید کھول
دینے کے بعد اب اوپر کے حصوں میں سے کسی
حصے کے لئے اصلی شکل میں سناتن شبد کا
استعمال کیا جانا چاہئے۔ یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں
ہے۔ جیسا کہ اوپر دکھایا جا چکا ہے۔ ہمارا
اپنے لئے نشچت کیا ہوا سناتن دھرم کا ارتھ
ابدی اصول ہے۔ غیر مبدل جو تبدیل نہیں ہوتے
اتنا ہی نہیں جن کو تبدیل کرنا انسانی طاقت سے
باہر کی بات ہے۔ ایسے بلا روک ٹوک چلنے والے
جو دھرم ہوں گے۔ جو اصول ہوں گے۔ انہی کو
ٹھیک طور پر سناتن دھرم کا درجہ دیا جا سکیگا
یہ تعریف اوپر لکھے دھرم کے پہلے حصے کے
قوانین قدرت میں پورے طور پر عائد ہو سکتی
ہے۔ پرتیکش (محسوس) انومان (قیاس) اور
ان کے بالکل مطابق آپت واکیہ (بزرگوں
کے قول) ان پرمانوں کی بنا پر سدھ ہونے والے
اور جن کی بابت کوئی بھی تجربہ کرے تو اسی
علت و معلول کی کسوٹی پر جو مکمل طور پر کسے
جا سکتے ہیں۔ ایسے انسانی علم کی حد کے اندر
جو قدرتی اصول اور جو جو سائنس کی سچائیاں
آتی ہیں ان ہی کو ہم اپنا سناتن دھرم دابدی
وازلی مذہب کہتے ہیں۔ پوری گنتی سکے نہیں
صرف نمونہ از خروارے کے طور پر آگے کچھ
نام کافی ہیں۔ جیسے روشنی۔ گرمی۔ حرکت جراب
علم سیارگان۔ گونج۔ بجلی۔ مقناطیس۔ ریڈیم
علم الارض جسم۔ حکمت۔ شیمیزی۔ صنعت و
حرفت۔ نباتاتی حیواناتی اور اس جیسے جو قابل تجربہ

آگے دیکھو صفحہ ۱۱

Digitized by eGangotri

رشی دیانند اور مٹھ

(لیکھک شری لالہ لچھمن دت جی ٹھیکیدار دہلی)

لگ بھگ پچیس تیس سال گذرے ہیں جب کہ میں ریاست پٹیالہ میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بندوبست تھا اس وقت وہاں ایک سادھوؤں کی منڈلی آئی۔ اس منڈلی کا منڈلادھیش سوامی گیشوانند سناتن دھرم کا ایک مشہور وِدوان اُداسی سادھو تھا۔ وہاں اس منڈلی کے ویاکھیانوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ میں نے دیکھا کہ منڈلی کا ہر ایک سادھو ویاکھیان داتا ہے۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ آریہ سماج اگر سادھو منڈلی کے ذریعہ دھرم پرچار کا کام شروع کرے تو اس کو بہت کچھ سپھلتا پراپت ہو سکتی ہے۔

اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے ایک سادھو سوامی سوتہ پرکاش سے میل جول شروع کیا اور ان کے دوارہ آریہ سماج میں ہفتہ وار پرچار شروع کرا دیا۔ سادھوؤں کی منڈلی میں اُن کا خاصہ مان تھا۔ وہ مجھ سے کہا کرتے تھے کہ اگر آریہ سماج سادھوؤں کو اپنی طرف کھینچنے کا برتن کرے تو سادھوؤں کا آریہ سماج کی طرف راغب ہو جانا کچھ مشکل نہیں ہے اور اگر سادھو منڈلیاں آریہ سماج کے پرچار کو اپنا لیویں تو لاکھوں روپیہ سالانہ خرچ کا کام سینکڑوں روپیہ میں اور برسوں کا کام مہینوں میں پورا کر سکتی ہیں۔ اسی سلسلہ میں میں ان کے ساتھ رکھی کیش میں گیا اور سادھو منڈلیوں سے ملنے کا اوسر پراپت ہوا۔ اس وقت مجھے دِرڑھ نشچے ہو گیا کہ آریہ سماج نے اس طرف دھیان نہیں دیا۔ میرا دشواس ہے کہ اگر آریہ سماج اس کام کو اپنے ہاتھوں میں لے لیتی اور سادھو منڈلی میں اپنا رسوخ پیدا کر کے ان کے ذریعہ پرچار کا کام شروع کراتی اور جسقدر محنت، قربانی اور خرچ بڑی بڑی سنستھاؤں کے چلانے میں کیا ہے اس سے بہت کم یتن اور خرچ سے پرچار کے لحاظ سے سپھلتا پراپت ہو سکتی۔ چونکہ عام طور پر سادھو لوگ پراپکار کا کام بہت کم کرتے ہیں اور عموماً پڑھے لکھے لوگوں کو یہ شکایت ہے کہ باون لاکھ سادھو بیکار پھرتے ہوئے بھارت ورش پر بوجھ ثابت ہو رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس عام خیال نے آریہ سماج کے کھیا لوگوں کو کبھی سادھوؤں میں کام کرنے یا سادھو منڈلی کو سنوارنے اور اس کے ذریعہ پرچار کا کام لینے کی طرف راغب نہیں ہونے دیا اور اگر آریہ سماج کے کسی سنیاسی نے اس کام کو کرنے کی کوشش کی بھی ہے تو آریہ جنتا کی طرف سے سہایتا پراپت نہیں ہوئی اور وہ اپنے کام میں اسپھل ہی رہا ہے۔ مثال کے طور پر آریہ سماج کے مانیہ سوامی سروانند جی مہاراج نے سادھو آشرم جاری کیا۔ مگر آریہ جنتا کا دھیان اس طرف نہ ہوا اور وہ کس مپرسی کی حالت میں ہی پڑا رہا۔

آریہ سماج کے پرچار کے لئے بہت سے تجربے کئے گئے۔ سکول کالج کھولے۔ کئی گوروکل جاری ہوئے۔ وید پرچار کے سمبندھ میں مختلف طریقے وقتاً فوقتاً سوچے جاتے رہے ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ ان تجربوں میں ہم فیل ہوئے ہیں اور ہمارا پریتن نشپھل رہا ہے۔ نہیں بلکہ میں یہ مانتا ہوں کہ ان سادھوؤں سے ہم نے بڑا اچھا کام لیا ہے لیکن ساتھ ہی میں یہ بھی مانتا ہوں کہ سادھوؤں کو اپنانے اور سادھوؤں کی منڈلیوں کو زیر اثر لانے میں آریہ سماج کے نیتاؤں نے شروع سے اپیکشا کی ہے۔

شری سوامی سوتنترانند جی نے سنیاسی اور ہر پرکار کے بندھن سے آزاد ہوتے ہوئے بھی اپدیشک و دیالیہ کے آچاریہ پد کو گرہن کر کے جس پرکار سنگٹھن شکتی کے ماتحت رہ کر کام کیا ہے اور جس خوبی سے اس کو نبھایا ہے اور ودیالیہ کا ستھان اونچا کیا ہے۔ اس کو دیکھ کر کسی کو حوصلہ نہیں ہو سکتا کہ ان کو سنگٹھن کا ورودھی کہہ سکے یا ان پر یہ الزام لگا سکے کہ وہ سنگٹھن کے نیموں کی پرواہ نہیں کرتے۔ البتہ کچھ لوگوں کو یہ شکایت تو ضرور ہے کہ وہ نیموں کے ضرورت سے زیادہ پابند ہیں اور سخت ہیں۔ جو آریہ سجن ان سے ملتے جلتے رہتے ہیں ان کو معلوم ہے کہ ان کی سادھو لوگوں سے کتنی واقفیت ہے اور سادھو آشرم کھولنے کا وچار ان کا نیا نہیں ہے بلکہ اب تو انہوں نے اپنے وچار کو عملی روپ میں پریوَرتن کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے اپنے ملنے جلنے والے آریہ سجنوں سے وچار کر کے نشچے کیا ہے کہ دیانند سادھو آشرم کھولا جائے اور ان کا وچار ہے کہ اس کام کو سپھلتا سے چلا سکنے کے لئے پنجاب میں امرتسر سب سے زیادہ موزوں ستھان ہے۔ انہوں نے کیول زمین خریدنے کے لئے دس ہزار روپیہ آریہ جنتا سے مانگا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ سادھو لوگوں کی رہائش کے لئے امرتسر کے باغوں سے جھونپڑیاں اور معمولی کمرے بنائے بن جاویں گے۔ وہ زیادہ اڈمبر کے حق میں نہیں ہیں کہ دوسری سنستھاؤں کی طرح سادھوؤں کے لئے لاکھوں روپیہ کے محل بنا دیں گے۔ وہ سادھوؤں کے ٹھہرنے کے لئے اور آرام حاصل کر سکنے کے لئے معمولی کمرے اور جھونپڑیاں کافی خیال کرتے ہیں اور اس پرکار سادھوؤں کو اپنی طرف راغب کر کے ان سے دھرم پرچار کا کام لیا جاوے۔ انہوں نے اس آشرم کا نام دیانند مٹھ تجویز کیا۔ مٹھ کا شبد آریہ سماجیوں کی نظر میں سٹھ آدھیش لوگوں کی من مانی کارروائیوں کے کارن گر چکا ہوا ہے اگر سوامی سوتنترانند جی اپنی سکیم واضح الفاظ میں لوگوں کے سامنے رکھ دیتے اور دیانند مٹھ کی بجائے کوئی اور نام تجویز کر دیتے تو شاید زیادہ مخالفت نہ ہوتی۔ جب سے اس مٹھ کی گھوشنا ہوئی ہے۔ اخباروں میں اس پر مختلف پہلوؤں سے تنقید کی جا رہی ہے۔ اس پر جتنے لیکھ پرکاشت ہوئے ہیں۔ میں نے قریباً سب کو غور سے پڑھا ہے اور پکش وپکش دونو اور کی یکتیوں کو بھلی پرکار جانچ کیا ہے مٹھ کی قائمی کے وِرُدھ اس وقت تک جن سجنوں کے لیکھ پرکاشت ہوئے ہیں۔ ان میں سے شری پنڈت بھیم سین جی (منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب) کی یکتیوں کا سار یہ ہے کہ مہرشی دیانند مٹھوں کے وِرُودھی تھے انہوں نے نہ کسی مٹھ کا مہنت بننا سویکار کیا نہ آریہ سماج کو مٹھ کا روپ دیا۔ پورانک گورو ڈم کی رِیتی ان مٹھوں سے ہوئی ہے۔ مٹھ کی قائمی آریہ سماج کی رِیتی نیتی اور رشی دیانند کی بھاؤنا کے وِپریت ہے۔ ان کو یہ بھی سمتی ہے کہ اگر آریہ سماج نے مٹھ بنانا سویکار کر لیا تو آریہ سماج پورانک سمپردائے واد کی طرف پرورت ہو گی۔

اس کے علاوہ شری سوامی رودرانند جی اور سوامی دھیرانند جی کے مضمون ہیں۔ ان دونوں کے لیکھوں میں کیول یہ درشایا گیا ہے کہ دیانند مٹھ کا نام ٹھیک نہیں ہے سوامی دھیرانند جی نے تو اپنی طرف سے نام بھی تجویز کیا ہے اور لکھا ہے کہ دیانند مٹھ کے ستھان پر سنیاس آشرم اتھوا دیانند بھکشو سنیاسی سنگھ اتیادی جو وِدوان لوگ پسند کریں۔ انہوں نے سوامی سوتنترانند جی کی دلائل اور اغراض کی ایک پرکار سے پُشٹی کی ہے۔ مگر اس بات پر زور دیا ہے کہ اس کے سنچالک خواہ سوامی سوتنترانند جی رہیں مگر یہ سب کام سبھا کے آدھین ہونا چاہئے اور پھر ایک دو سجنوں کی طرف سے دیکشا میں لیکھ نکلے ہیں۔ مگر ان میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔ صرف مٹھ کے برخلاف جذبات سے پریرت ہو کر لکھے گئے ہیں۔ ایسے ہی لیکھ سے پکش میں بھی مہاشہ کرشن۔ ماسٹر آتما رام جی پنڈت چمپتی جی۔ پنڈت بہاری لال جی۔ ماسٹر گرد ھاری لال بٹالوی ڈاکٹر لال چند جی اتیادی۔ اتیادی کئی آریہ سماج کے پرمانک پُرشوں کے لیکھ پرکاشت ہوئے ہیں۔ میں اپنا یہ لیکھ دونو پکشوں کے لیکھوں کا مقابلہ کرنے کے لئے نہیں لکھ رہا بلکہ مجھے اس میں کچھ ڈر پرتیت ہوا کہ مبادا یہ مضمون ہی کہیں وِوادا سپد بن کر دھڑے بندی کا کارن نہ بن جائے۔ اس لئے مجھے ضرورت محسوس ہوئی کہ میں آریہ سجنوں کی سیوا میں نویدن کروں کہ کسی وشے پر اختلاف رائے کوئی بُری چیز نہیں ہے بلکہ اگر شبھ کامنا اور شُدھ بھاونا اور صاف نیک نیتی سے کسی تجویز پر مل کر وچار کر لیا جاوے تو ہر حالت میں اس کا پرنام اچھا رہتا ہے لیکن اگر کسی بھول یا جذبے کے زیر اثر ہو کر کسی تجویز کی مخالفت کیول اس بھاؤ سے کی جاوے کہ یہ تجویز فلاں وِیکتی کی طرف سے ہوئی ہے تو اس کا پرنام بہت خراب ہوتا ہے۔ اس لئے میں نویدن کروں گا کہ دیانند مٹھ کی ستھاپنا کا پرشن اٹھ چکا ہے اور شری سوامی سوتنترانند جی اس کے متعلق ارادہ دِرڑھ کر چکے ہیں۔ ان کی سکیم بھی اسقدر مختصر ہے کہ اس کے پورا کرنے میں ان کو کوئی بھی دقت نہیں آئیگی۔ جس سنیاسی نے برابر دس برس تک شری سوامی ستیانند جی کی ستھاپت کئے ہوئے اپدیشک و دیالیہ کے کام کو نہایت ہی خوبی سے پربندھ کر کے انتی کے درجہ تک پہنچایا ہو۔ دس برس میں پرانے زمانہ کے سنیاسیوں کی طرح ودیالیہ کے ارد گرد کے گھروں سے روٹی مانگ کر گذارہ کیا ہو اور سبھا پر کسی پرکار کا بوجھ نہ ڈالا ہو۔ ایسے سچے سنیاسی کے لئے سارے پنجاب بھر سے دس ہزار روپیہ کی خفیف سی رقم کا اکٹھا کرنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ اس ساری اوستھا کو سنمکھ رکھ کر اب تو کیول یہ سوچنا ضروری ہے کہ یہ آشرم کس پرکار آریہ سماج کے لئے زیادہ سے زیادہ اپیوگی ہو سکتا ہے۔ اس کے متعلق واد وواد کو بالکل چھوڑ دیا جاوے۔ میری بھاونا تو یہی ہے جو کہ میں نے اوپر لکھ دی ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی غیر مناسب نہیں خیال کرتا کہ اس مٹھ کی ستھاپنا کے وشے میں اپنے وچار پرگٹ کر دوں۔ میں نے سوامی دیانند جی کے گرنتھوں کو بھلی پرکار پڑھا ہے۔ مجھے کہیں پتہ نہیں چلتا کہ انہوں نے وقتاً فوقتاً اور ضرورتاً سنیاسیوں کے ٹھہرنے کے لئے کوئی ستھان بنانے کی مخالفت کی ہو۔ آگے دیکھو

ورن آشرم دھرم کا وگیانک وِوِچن

(لیکھک ڈاکٹر بھگوانداس جی کاشی)

... ہوئی تھی جو ڈاکٹر بھگوانداس جی نے
... ایک انتر جاتیہ وِواہ بل
... کیا تھا۔ وہ بل رکت دیا گیا
... میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کا آشے
... ورن میں بیاہ کرنے کے لئے ڈاکٹر بھگوانداس
اور ان کی سمجھانے کے لئے ... پستک مالا انگریزی میں چھپ چکی ہے
جس ایک ... کا دوسرا ایکھ ایتہنت آوشیک ہو گئی ہوئے
... ان کے پاٹھکوں کے لئے درج ذیل
... ایک ... پانڈیتہ پورن ہے اور گمبھیر
... ہو گیا ہے (مترجم ایڈیٹر)

انتر جاتیہ وواہ بل کا سمرتھن اور اس کے
... کرنے کے لئے ورن ویوستھا کے
... کچھ سمبندھ کہنا آوشیک ہے۔ اگر ایسے
... کہ ورتمان جاتیوں اور اپ جاتیوں
کے بھیتر ہی وواہ کرنے کے کڑے بندھن اس
ویوستھا کے انکول نہیں ہیں۔ کیونکہ سروپ میں
ورن ویوستھا ایک پورن سامایک سنگٹھن کی تھی
جس میں پرسپر سمبندھ چار اور سنگٹھن سمت تھے
ارتھات شکشا سمبندھی سنگٹھن جس میں
وِدوان یا براہمن ورگ تنتھا ودیا کے فیصلے یا
پرمکھ ادھیکاری ورگ سملت تھا۔ دوسرا رکھشا
سنگٹھن جس میں ویر یا کشتریہ ورگ اور سادھارنا
... سملت تھے۔ تیسرا آرتھک سنگٹھن جس
... یا ویشیہ ورگ اور گرہستھ سملت
تھے۔ چوتھا ... سنگٹھن جس میں مزدور
... ورگ ... تھے
... سادھک سنگٹھن تنیو وگیان
منو وگیان۔ ارتھ شاستر۔ سماج شاستر
... شاستر۔ کام شاستر۔ اسواستھ
... شاستر آدی وگیانوں کے آدھار
... سدھانتوں پر ستھاپت تھی۔ آریہ
... پرکھوں نے اینتیہ پراچین کال میں
اسے ایک اپنے سانچے کے روپ میں بنایا تھا۔
... کیول بھارت ہی نہیں کنتو سنسار کی
... جاتیاں ڈھال کر تھوڑی یا بہت
... بنائی جا سکتی تھیں۔ یہ جاتیاں جو اس
... آتی تھیں اپنے نانا ویوسایوں بھن
... رسم و رواج کھیل تماشے اور
... کے ساتھ اس میں سما جاتی تھیں

देशधर्मान् जातिधर्मान् कुलधर्मांश्च शाश्वतान्। पाषण्डगणधर्मांश्च शास्त्रेऽस्मिन्नुक्तवान्मनुः॥

... کا یہ سدھانت ہے کہ پرانیوں
... کے دو نیم کام کرتے ہیں۔
... ہیریڈیٹی سنکرمن
... کا نام دیتے ہیں جس کا ارتھ یہ
... ماتا پتا کی سنتان ہے ... اور

من ماتا پتا کے انوروپ اور پرسپر سمان ہوتے
ہیں۔ وہ پرایہ بھن بھی ہوتے ہیں۔ انہیں کے
... ستیہ جنم اور کرم ہیں۔ ان دو
... نیموں کے استیتو کا ہیتو اس دھیانک
... میں پایا جاتا ہے کہ آتار (unity)
(ایکتو) (uniformity) سمانتا
(similarity ساورشیہ)
(continuity ساتتیہ)
(multiplicity) سنکرمن heredity
(انیکتو) ... (بھید) اور
variation (ویتیہ) آدی کا پرتی ... ہے

منو وگیانک سدھانت یہ ہے کہ من کے
تین کاریہ ہیں۔ ان میں سے ایک پرتیک وکتی
میں پربل ہوتا ہے۔ اس کے انوسار دو رج ارکتا
... اور سنسکرت وکتی جن کا آتم پرکشن اور
کرم ... کے گیان کے کارن دوسرا جنم سمجھا
جاتا ہے۔ تین ... ورگوں میں کسی ایک میں
آتے ہیں (۱) گیان پردھان (۲) کرم پردھان
اور ... پرمیہ۔ چوتھا ورگ جو بچ رہتا
ہے۔ اس میں سادھارنتیا ناخواندہ بال بڑھی
ویکتی آتے ہیں جو کیول ... کرتے ہیں یا ان کے
بنا ہی ستر ام کا کاریہ کرتے ہیں۔ گیان پردھان
وکتی ستر ادھا اور سماج میں ہی پورن سنتوش
پاتے ہیں اور وہی ان سے کاریہ کرانے کے لئے
بھاری پریرت ہوتا ہے۔ کرم پردھان وکتی
ادھیکار یہ ... اور ... گیا شکتی کو پسند
کرتے ہیں۔ سنگرہ پریہ ... اور دھن کے
لئے کاریہ کرتے ہیں۔ ستر یک ... اور پریہ شکھ
... دی جاتے ہیں۔ یہ بھلی بھانی سمرن
رکھنا چاہیئے کہ سہو دریعا کی بھی چار بھن ورگوں
کے ہو سکتے ہیں اور پرایہ ہوتے بھی ہیں۔ یہ ... ویتیہ
کے نیم سے انکول ہوتا ہے اور ہیریڈک سنکرمن
کے کارن وہ ایک سے بھی ہو سکتے ہیں۔

न विशेषोऽस्ति वर्णानां सर्वं ब्राह्ममिदं जगत्। ब्रह्मणा पूर्वसृष्टं हि कर्मभिर्वर्णतां गतम्॥

ویدوں کے انسار کے انوسار چاروں ورگ
پرجاپتی کے شریر سے اتپن ہوئے ہیں۔ اس
لئے بھائی بھائی ہیں۔ کنتو اپنے سبھاؤ اور کرم
کے کارن بھن ورنوں میں وبھکت ہوتے ہیں۔
ایک دوسرا ... منو وگیانک سدھانت ہے
... کے پنچیات سنتان اتپن ہونے

بکام واسنا ستھ پریم اور تیاگ پورن اُتر
دایتو میں پری نت ہو جاتی ہے۔ اگرچہ جس
پرکار آگ اور کاموں میں ہانی کارک ہے
اسی پرکار سنتان اُتپن کرنے میں بھی ہے
کنتو وہ سکھ کو پرایت کرتے ہوئے سنتان
کا جنم جان بوجھ کر تیاگ پورن اُتردایتو سے
بچنے کے لئے روک دیا جائے تو کام واسنا
سوارتھ پرتا کی بھینکر اگنی کا روپ دھارن
کرتی ہے اور ستیگھری ... پریم اور سکھ کو
نشٹ بھرشٹ کر کے دشٹوں اور اپرادھوں
اور سامایک اتھل پتھل کو اتپن کرتی ہے
گرہستھ کو اسی لئے بڑا آشرم کہا گیا ہے
کہ یہ سب کا بھرن پوشن کرتا ہے اور راتی
پر سکتی کی نندا کی گئی ہے

آرتھک سدھانت

آرتھک سدھانت یہ ہے کہ گھور پریشرم
کو روکنے کے لئے اتھوا کم کرنے کے لئے
منشوں کو اگر ہیتک سنکرمن کا نیم سپشٹ
دیکھ پڑے تو اپنا ہیترک ویوسائے ہی کرنا
چاہیئے اور جب ویتیہ کا نیم پربل روپ
میں نظر پڑے تو ایسے وکتی کو اپنے انوروپ
روٹی کمانے کا ویوسائے کرنے تتھا اسی
نام سے کہے جانے کے لئے آگیا ملنی چاہیئے
اور اس کے ساتھ پیسہ جوڑنے کے لئے
کوئی دوسرا ویوسائے اسے نہیں کرنے دینا
چاہیئے۔ اس پرکار ہر ایک آدمی اپنی یوگتا
کے انوسار سماج کی سیوا ارتھ اچھے سے
اچھا برتن کرنے کے تتھا اپنے نروارہ کے
لئے اچت یا ریترک پانے کے یوگیہ ہوگا
... کام جیتی اور وشرام ان کا اچت
بٹوارہ ہوگا۔ کیونکہ کوئی بھی وکتی ایک کے
اتیرکت دوسرے ویوسائے سے پیسہ نہ کما
سکیگا۔

سماج شاستر کا سدھانت

سماج شاستر کا سدھانت یہ ہے جس
پرکار منش شریر میں سر۔ بھجائیں۔ دھڑ
اور ٹانگیں ہوتی ہیں اور ایک مانیہ مستشک
میں گیان اچھا کرتی اور سادھارن
جیون ہوتا ہے۔ اسی پرکار سامایک شریر
میں اوستھات پورن وکست اُنت سمبھیہ
سماج میں چار ویوسائک ورگ ہوتے
ہیں (۱) ودیا ویوسائے (۲) ادھیکارک

Executive ویوسائے (۳) دیا پاک ویوسائے
اور (۴) شرمک ویوسائے۔ ان چاروں کے
لئے ان کے سوبھاؤ کے انوسار بھن بھن ادھیکار
اور بھن بھن کرتویہ۔ بھن بھن کاریہ اور بھن
پرکار کے جیون نروارہ کی سامگریاں۔ بھن پرکشرم
اور بھن ویتن اور پرسکار یہ بنائے انوسار
وترت کرنا چاہیئے اور کسی کو بھی دوسرے کی وستوؤں
پر ونیش کر جیون نروارہ کے سادھنوں پر آکرمن
نہ کرنے دینا چاہیئے۔ تتھا کسی ورگ میں یا وکتی
میں دو تین یا چاروں پرچار کے کاریوں کا
مشرن نہ ہونا چاہیئے۔

ایک دوسرا اسلاح شاستر کا سدھانت جس
کا بھاری پربھاو پڑتا ہے یہ ہے کہ سماج کی
اکائی پریوار ہے۔ وکتی نہیں۔ اس کے وشئے
میں انیتر کہا جا چکا ہے۔ ایک سدھانت بڑے
مہتو کا ہے۔ وہ یہ ہے کہ پرتیک وکتی کا جیون
چار بھاگوں میں وبھاجت ہونا چاہیئے۔ پرتھم
بھاگ ادھین میں لگانا چاہیئے دوتیہ بھاگ
گرہستھ میں۔ روٹی کمانے اور سنتان کے پالن
پوشن کرنے میں اور تیسرا انسوارتھ سارو جنک
سیوا میں اور چوتھا آدھیاتمک ابھیاس اور وچار
میں۔ وکتی گت سوارتھوں کو کیول پرتھم اور
دوتیہ بھاگ میں نیمت روپ سے کام میں
لایا جائے اور انت کے دو بھاگوں میں ادھک
سے ادھک سامایک سیوا ہتکاری کاریہ لئے
جائیں یہ سدھانت آشرم دھرم کہلاتا ہے
اور ورن دھرم کے ساتھ اس کا انیوایہ
سمبندھ ہے جیسے کہ تانے کا وانے سے تیسرے
بھاگ کے ایسے وکتیوں کا سموہ جو جیون
نروارہ کی سمسیا سے مکت ہو چکے ہیں جن کا
انوبھو پری پک ہے۔ جو سنسار کو اور وشیش
کر نویووک ورگ کو ہت کی درشٹی سے دیکھتے
ہیں۔ جو داستوں پر گستھاکے یوگیہ اور پرشکشت
ہیں۔ جو سارو جنک کاریہ کے لئے نرواچت کمیٹیوں
لوکل بورڈوں اور ویوستھاپکا سبھاؤں کے لئے سردا
مل سکتے ہیں۔ جنہیں اتپن کیا جائے تو سوارتھ پرتا
اور مہتو ... چار جو آج کیول ڈنگ سیوکوں
میں ہی نہیں آپتو ... میں نرواچت ادینک
کاریہ کرتاؤں میں بھی پھیلے ہوئے ہیں۔ یدی سرونھا
دور نہیں ہوگے تو بہت کم ہو جائیں گے۔

راج نیتک سدھانت

راج نیتک سدھانت یہ ہے کہ چاروں
ویوسائک ورگ بھن بھن پنچائتیں ستھاپت
کریں۔ جو ایک دوسرے سے سمبندھ بھی ہوں
ان چاروں کی شکتی کا نیمن ہونا رہے۔ شکتی
سینک شکتی۔ ارتھ شکتی اور بھوگ شکتی
کسی وکتی یا وشیش ورگ سے کیندرت
نہ ہو۔ کیونکہ ایک ہی جگہ کئی شکتیوں کے

ایکیرت ہونے سے اُچھرنکھل اپنا چار پُورن
ڈرام یوگ ہونے کی سمجھاونا ہے۔ شکشک۔ سینک
پوشک اور سہائک اپنی اپنی پریدھی میں رہیں
اور ایک دوسرے کو دبانے کی چیشٹا نہ کریں

شکشا کا سدھانت

شکشا کا سدھانت یہ کہ پرتیک بالک جو
شکشت ہونے یوگیہ ہے اُسے سادھارن
شکشا کے ساتھ اُس کے سوبھاو کے انوکول
وشیش ویوسائک شکشا دینی چاہئیے جسکا
نرنیہ شکشکوں کو ساودھانی سے کرنا چاہئیے
سواستھ وگیان اور سنتیج شاستر کا سدھانت
یہ ہے کہ آہار اور وواہ کے سمبندھ میں
ہر پرکار کی ساودھانی رکھنی چاہئیے جس
سے ایک سی رُچی اور سوبھاو کے ویکتی
ہی ایکتر بھوجن کریں اور وواہ سمبندھ کریں
جس سے ویکتی اور جاتی سوستھ اور سکھی رہیں
ان سدھانتوں کے اوپر پرانا سامالک
ڈھانچہ بنایا گیا تھا۔ اس میں پرتیک ویکتی
جنم کے کارن نہیں۔ بلکہ اپنے گن اور سوبھاو
کے کارن چاروں میں سے کسی ایک ورگ میں
سمّلت ہوتا تھا۔ انہیں چار ورگوں کے بھیتر
منش کے اسنکھیہ ویوسائے پردشٹ ہو سکتے
ہیں اور پرتیک ویکتی سرلتا سے اپنا استھان
ڈھونڈھ سکتا ہے اور سماج پر بھار سروپ
نہ ہوکر اُچت نرواہ پراپت کر سکتا ہے۔

ورن آشرم دھرم

ورن آشرم دھرم یا ورن ویوستھا کا
مولک سروپ یہی تھا۔ آج ہی بھارت کی سینکڑوں
جاتیاں سنگھٹت اور سبھیہ بنائی جاتی تھیں
بھارت کے اتہاس کی آرمبھک شتابدیوں
میں کسی بھی جاتی۔ راشٹر۔ دیش سمپردائے کے
منش ان کے دھرم اور راشٹریتا اور رہاتری
بھاشا کو بنا بدلے اس میں سمّلت ہو کر گھل مل
جاتے تھے۔ آج بھی سپشٹیا ہم دیکھتے ہیں کہ
پنجابی۔ مارواڑی۔ اودھی۔ مدھیہ دیشی۔ بنگالی
مدراسی۔ مرہٹھی۔ گجراتی اور بانی دویپ براہمن
کشتریہ۔ ویشیہ اور شودر موجود ہیں۔ ان میں
سے پرتیک سمپردائے میں ایسے ویکتی موجود ہیں
جو ویشنو۔ شاکت یا شیو ہیں۔ اتھوا انیہ انیک
سمپردائیوں کے ماننے والے ہیں اور نانا پرکار
کی بھاشائیں بولتے ہیں۔ مولک ویوستھا کے آدھار
بھوت سدھانتوں میں چینی۔ جاپانی۔ ایرانی۔ عرب
فرنچ۔ جرمن۔ برٹش۔ عیسائی۔ مسلمان یا یہودی
لوگوں کو انہیں چاروں شودرادوں میں سمّلت کرنے
کے ویپریت کوئی کارن نہیں ہے بلکہ ان کے پکش
میں انیک ہیتو ہیں اور واستو میں پرتیک سبھیہ
دیش میں چار سکھیہ ویاوسائک ورگ ادشیہ
پائے جاتے ہیں۔ یدپی وہ سادھارنتیا ماننے

نہیں جاتے اور نہ سنگٹھت ہی ہیں اور شرم اور
مزدوری کا اُچت وترن بھی نہیں ہے جیسا کہ
پراچین بھارت ورش میں تھا۔ روسی سوویٹ
نے بھی سوبھاو کیا اپنا نام کرنٹک۔ سینک اور
شرمیوں کا ادھیکار مانسک اور شاریرک کام
کرنے والوں کا پرجا تنتر نام رکھا ہے۔ برٹین
میں بھی پادری۔ امیر۔ سادھارن اور مزدور
چار وبھاگ پائے جاتے ہیں۔ قرآن میں بھی علم
عمر اور جراح والے منشوں کا ورن ہے جس میں
مزدور بھی انتر بھوت ہیں۔ باہر کے لوگوں نے
پرایہ یہ کہا ہے کہ ہندو دھرم کیا ہے۔ یہ کہنا
اسمبھو ہے۔ واستو میں کوئی ایسا وشواس یا ریتی
رواج یا سنسکار ایسا نہیں ہے۔ جو ہندو یا ہندو
دھرم کا وشیش لکشن کہا جا سکے۔ نسندیہہ
ہندو دھرم میں سارو بھوم دھرم کے تتو پائے
جاتے ہیں۔ جیسا کہ سنسار کے انیہ بڑے دھرموں
میں۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ سنسار کے کسی بھاگ
میں پائے جانے والے ریتی رواج وشواس اور
درشن نیچے سے نیچے اور اونچے سے اونچے سکول
سے سکول۔ سوکشم سے سوکشم بھی ہندو دھرم
کے کسی نہ کسی سمپردائے میں اوشیہ پائے جاتے
ہیں۔ عیسائی مت کے سینکڑوں سمپردائے ہیں
کنتو پیلے ان وشواس رکھنا سب میں انیوارئیہ
ہے۔ اس لا پھوسے بھی بیسیوں بھید ہیں کیونکہ قد
میں وشواس کرنا اوشیک ہے۔ کنتو ہندو کے لئے
کسی ایک ویکتی یا دیوتا کے نام یا روپ کی انیوارئیتا
نہیں ہے۔ پرنتو یدی ہندو دھرم کا کوئی لکشن
کیا جا سکتا ہے تو وہ جانے یا ان جانے دیکت یا
اویکت سپشٹ یا اسپشٹ روپ میں اس درن آشرم
یوجنا کے بھیتر اپنے کو سمجھنا ہی ہے۔ پراچین گرنتھوں
میں ہندو شبد نہیں ملتا۔ دھرم شاستر کے شبد
منش۔ مانو اور نر ہیں۔ یہ تینوں شبد نرکت کے
انوسار نہیں ہیں جو انگریزی کا شبد "مین"
Man ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ آریہ شبد اور
اس کے برخلاف اناریہ۔ دسیو۔ درشل اور ملیچھ
دھرم شاستروں میں پائے جاتے ہیں۔ کنتو ان
کا ارتھ سبھیہ اور اسبھیہ ہی ہے۔ ہندو شبد پیچھے
کا ہے۔ اُسی سے کا جب سے کہ بھید بھاو اتپن
ہوا جو ہمارے سماج کو کھلتے جاتا ہے۔ ورن
ویوستھا کا ایسا روپ شودوائے دھرم۔ دیوتائے
آدی سبھی درشٹیوں میں سمنوت ہوتا ہے جو
اب تک اس کے سمبندھ میں پرگٹ کی گئی ہے اور
منو وگیانک ویاوسائک ورن اور جنم گت
جاتیوں میں بھید کر کے اور کسی بھی جاتی کے
ویکتیوں کو ان کے مانسک جھکاو اور واستوک ویوسائے
کے انوسار ورنوں میں وبھاجت کر کے اس کو وگیانک
اور دیو تارک روپ پردان کرتا ہے۔ ورن
ویوستھا کے سروپ۔ اُدیش اور آدھار بھوت

نیموں کی اس روپ ریکھا کے بعد مجھے اس
بل کے سمبندھ میں جو کچھ کہنا ہے۔ آشا ہے
کہ آپ اسے سمجھنے میں کٹھنائی نہیں ہوگی۔

ورتی وبھاجن

ورتی وبھاجن پر وشیش دھیان دینے کی
آوشیکتا ہے۔ جہاں پرتیک ویکتی کو شکشک
رکشک۔ ویاپاری یا کاریگروں کی پنچائت میں
سے ایک میں سمّلت ہونے کے لئے کہا گیا ہے
وہاں پرتیک ویکتی سے یہ بھی آشا کی گئی ہے
کہ وہ انہیں ویوسایوں سے جیو کا کریگا۔ جو اس
کے ورگ کے لئے نشچت ہے۔ کسی انیہ ورگ
کے نشچت ویوسایوں کے دوارا دھن کمانے کا
اُسے ادھیکار نہیں ہے۔ اس پرکار سمپتی کا نیائے
وِترن ہو جاتا ہے اور بھن ویکتیوں کی بھن
بھن رُچی کے لئے کتنے بھی بن جاتا ہے انیہ
درشٹیوں سے بھی پورو نکت سدھانتوں کے
انوسار ویکتی واد اور سماج واد کا ایک سمندر
سمجھوتہ کر کے یہ ویوستھا منش سماج کے سامنے
آنیوالی سمسیاؤں کا ایک اچھا حل اُپستھت
ورن ویوستھا کے آدھار بھوت نیموں کی اپیکشا
کرکے ان کو توڑنے موڑنے اور وِکرت ارتھ
کرنے کے کارن بلوان اور چالاکوں کے دوارا
ادھیکاروں کو بڑھانے اور کرتویوں سے بچنے
کے کارن ویوسائک ورن ویوستھا کا ورتمان
وِکرت روپ ہو گیا اور انیک دیشوں کے ساتھ
وواہ سمبندھی کٹھنائیاں بھی اُتپن ہو گئیں
جن کے کارن نیا قانون بنانے کی آوشیکتا پڑی

بقیہ صفحہ ۹

علوم یعنی سائنس ہیں۔ اُن کے جو نمایاں اور تجربہ
سے ثابت شدہ اصول آج بنی نوع انسان
کو معلوم ہو سکتے ہیں۔ وہی ہمارا سناتن دھرم ہے
وہ اصول آریوں کے لئے یا اناریوں کے لئے
مسلمانوں کے لئے یا کافروں کے لئے یا اسرائیلیوں
کے لئے یا ہیمدؤں کے لئے نازل نہیں ہوئے
ہیں۔ وہ تمام انسانی جماعت کے لئے بلا
رُو و رعایت اور یک ہی سے عائد ہوتے ہیں
یہی سچا سناتن دھرم ہے انسانی ہیں۔ یہی
انسانی دھرم ہے

یہ صرف कृत नु मानवो धर्मः ست یگ
کے ہی انسانوں کا دھرم نہیں ہے بلکہ تینوں
زمانوں میں یکساں رہنے والا انسانی دھرم
ہے۔ اسی لئے اس "پرسناتن" کی صفت یقینی
طور پر عائد ہوتی ہے۔ سورج۔ چاند۔ پانی
تیج اگنی۔ ہوا۔ روشنی زمین۔ سمندر وغیرہ چیزیں
کوئی لالچ کی لہر کی طرح خوش ہونے یا رو ٹھنے
والے دیوتا نہیں ہیں بلکہ سناتن دھرم کے
اصولوں سے جکڑی ہوئی چیزیں ہیں۔ ان اصولوں

کو انسان جہاں تک اپنے ہاتھ میں کر لیتا ہے اُتنا
ہی وہ قدرتی طاقتوں سے ٹھیک ٹھیک کام لے
سکتا ہے اگر ہم سوراخوں سے بھرے ہوئے جہاز
کو وسیع سمندر میں چھوڑنے کے بعد جہاز کو ڈوبنے
سے بچانے کے مقصد سے سمندر کو خشک کرنے
کے لئے ناریلوں کے ڈھیر کے ڈھیر اس میں
پھینکیں گے اور بالکل شدھ ویدک منتروں
میں چلانا شروع کر دیں گے۔

तस्मात्पंर गमात्र वो यस्य
श्रयायनिन्वथ आपो जन्यथा
चनः

تو بھی وہ سمندر ہمارے آدمیوں سمیت اس جہاز
کو ۹۹۹ فی ہزار موقعوں پر بنا ڈبوئے نہیں
چھوڑیگا اور اگر اس جہاز کو سائنس کے مطابق
ٹھیک کر کے فولادی چادروں سے مڑھ کر بے
خوف بنا دیا جائیگا۔ سمندر اس نڈر جہاز کو
۹۹۹ فی ہزار دفعوں پر نہیں ڈباتا۔ نہیں ڈبا
سکتا ہے۔ وہ انسان کو چاہے جو اسپنہری زینہ
پر توپ کے گولے برسانے کے لئے بے حفاظت
سے جاتا ہے۔ وہی اور تمام بھوتوں راہِ بغاوت
کی ہے۔ ان کو قابو میں کرنے کے وہ منتر لفظوں
میں بند وید میں یا زندہ اوستھا میں قرآن میں
یا بائبل میں نہیں ملیں گے۔ وہ تجربہ سے ثابت
شدہ سچائی یعنی سائنس میں ملیں گے۔ یہ سناتن
دھرم اتنا پکا سناتن۔ اتنا صریح اسی قدر سدھ
اور اتنا غیر مبدل ہے کہ اس کو ڈوبنے یا تبدیل
ہونے سے بچانے کے لئے کوئی بھی سناتن دھرم
کو بچانے والی سبھا سوسائٹی قائم کرنیکی تکلیف کرنیکی
کلجگ میں ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اس سائنس
کے سناتن دھرم کو بدلنے کی طاقت انسان
میں کسی کو کبھی اور کبھی بھی حاصل ہونا ممکن
نہیں ہے۔

دھرم

دھرم لفظ کے پہلے حصے کے اندر سرستی دھرم
پر سناتن دھرم کی صفت مکمل طور پر عائد
ہو سکتی ہے۔ دھرم شبد کی جو دوسری تقسیم
اوپر کی ہے۔ اب ہم اس کے اندر پرلوک کے اور پرمارتھ
کے اصولوں پر وچار کریں گے۔ آج اسی مضمون کے
لئے دھرم لفظ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ایشور
جیو اور جگت ان کی ماہیت اور ان کے آپس کے
تعلق اور ان کی ہستی یا نیستی کے متعلق تینوں زمانوں
میں ایک جیسے اصول ہونے چاہئیں۔ اسی طرح
پیدائش۔ موت۔ پچھلا جنم۔ اگلا جنم۔ سورگ نرک
کی اصلی حالت کی یقینی طور پر واقفیت کرانے والی
تینوں زمانے میں ایک جیسا کہلانے کا مستحق ہے
اسلئے اس میں یہ شک نہیں کہ اس پرلوک کے مضمون
کے اصول بھی سناتن دھرم یعنی ہمیشہ رہنے والے
یا نہ بدلنے والے دھرم کہلائیں (باقی آئندہ)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک دلچسپ اف...

جنت کی حقیقت

قسط (۲)

از
حضرت نیاز فتحپوری
ایڈیٹر "نگار"
لکھنؤ

...جانے دو اور پھر مزہ یہ کہ اس کا نام شراب ...رکھا ہے۔ آپ نے اگر دنیا میں غیر عورت پر ...ڈالنے سے احتراز کیا تھا تو اس کا عوض یہ ...دیا جانا چاہیے تھا کہ بیوی ہی کی طرح ایک معصوم ...ہے بلکہ اس کے ساتھ وہی جذبات متعلق ...جاتے تھے جو دنیا میں ایک نہ مل سکنے والی ...کو دیکھ کر پیدا ہوسکتے تھے اور ہاں یہ تو بتلایئے ...کی بیوی کہاں ہے۔ کیا وہ ابھی مری نہیں ہیں" ...وہ تو مجھ سے پہلے ہی مرگئی تھی۔ لیکن ...اطاعت نہ کرتی تھی اس لیے دوزخ میں ...دی گئی"

...اطاعت کرنے والی ہوتیں تو کیا صلہ ملتا" ...وہ اپنے شوہر کے پاس رہتی"

...لیعنی جنت میں کبھی اس غریب پر آپ ...اطاعت کا عذاب مسلط رہتا اور ...یہ تو فرمایئے کہ جو عورتیں اپنے شوہروں ...مرجاتی ہیں وہ جنت میں کیا کیا کرتی ...

"اپنے شوہروں کا انتظار"

اور اگر وہ شوہر ملحد و مرتد ہوگئے یا کسی ...سبب سے جنت نہ آسکے تو ان کی جنتی ...کا کیا حشر ہوتا ہے؟

پھر تو اسی جنت میں سے کسی پر تلاش ...کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہاں بہت سے مرد ...ایسے بھی آتے ہیں اور بہت سے ایسے بھی ...جن کی بیویاں دوزخ میں چلی جاتی ہیں۔ بس انہیں ...کے ساتھ ایسی جنتی عورتوں کا نکاح ہوجاتا ...جو کنواری مری ہیں یا جن کا شوہر یہاں ...نہیں آسکتا"

"درست ہے لیکن قبلہ یہ تو فرمایئے کہ جس ...طرح ایک نیکوکار مرد کو خواہ اس کی بیوی ہو یا نہ ...ہو حور مل جاتی ہے۔ اسی طرح کیا عورتوں کو ...بھی ... مل جاتے ہیں"

"... یہ کس طرح ممکن ہے کہ کوئی ...شریف عورت غیر مرد کی خواہش کرے"

... بالکل اسی طرح جیسے ایک نیک شریف مرد ...غیر عورت ... ہوجاتا ہے کس قدر ...کہ ایک مرد کو تو اس کے احتیاط ...کے صلہ میں یہاں حوریں دی جائیں اور ...عورت ... ہی شامل ...دنیا میں غیر عورتوں کو دیکھ کر آپ ...گا اور آپ کی بیوی کا ہے کو

کبھی بیتاب ہوئی ہوں گی۔ اجی صاحب۔ بات یہ ہے کہ پیغمبر جتنے پیدا ہوئے سب مرد تھے اس لیے مردوں کو حور و غلمان سب دیدیا اگر کوئی عورت کبھی پیغمبر ہوجاتی تو آپ دیکھتے کہ عورتوں کے لیے جنت میں کیسے کیسے حسین نوجوان مردوں کا انتظام ہوتا۔ سچ ہے غریب عورت کی مٹی دونوں جگہ پلید ہے اگر بدقسمتی سے دنیا میں کوئی برا شوہر مل گیا تو جنت میں بھی اسی کے پاس رہنا ہوگا یہ بھی کوئی انصاف ہے

—— خیر ان قصوں کو چھوڑیئے اور اپنی حور کو تو بلایئے تاکہ میں اس سے لگاوٹ کروں اور آپ میں جذبہ رقابت مشتعل ہو کہ یہی ہے اصل لذت۔

مولانا جو شاید خود بھی اپنی بے معنی فردوسی زندگی سے کچھ اکتا سے چلے تھے کچھ سوچ کر بولے کہ تم کہتے تو ٹھیک ہو۔ اچھا میں حور کو بلاتا ہوں۔ لیکن اگر وہ تم کو دیکھکر تمہاری طرف مائل ہوگئی تو پھر میں کیا کروں گا" میں نے کہا: "اول تو ایسا نہیں ہوسکتا کہ آپ ایسے پیکر خور حلیم و جسیم جنتی کو چھوڑ کر وہ مجھ ایسے فاقہ زدہ۔ ضعیف و نزار شخص کی طرف متوجہ ہو۔ لیکن اگر خدانخواستہ ایسا ہوا بھی تو کوئی حرج نہیں اپنی حور آپ کو دیدوں گا۔ اچھا ہے۔ ذرا مزہ بدل جائے گا۔ یہ سنکر مولانا نے کچھ تامل فرمایا اور بولے کہ: یہ ٹھیک ہے۔ لیکن اگر تمہاری حور نے مجھے پسند نہ کیا؟" میں نے کہا "تو پھر میں دونوں کو رکھ لوں گا۔ اس پر انہوں نے زور سے ایک قہقہہ لگایا اور بولے کہ: تم آدمی خطرناک معلوم ہوتے ہو۔ لیکن خیر کوئی مضائقہ نہیں۔ آج امتحان ہی سہی۔ یہ کہکر انہوں نے زور سے قرات کے ساتھ آواز دی: "نورا! نورا!" اور فوراً حجرہ سے ایک چیز حرکت کرتی ہوئی نمودار ہوئی اور سامنے آکر بے حس و حرکت کھڑی ہوگئی پہلے تو میں یہ غور کرتا رہا کہ اس کا چہرا کہاں ہے۔ اس کی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں کس جگہ ہیں۔ کمر کے اوپر کا حصہ کہاں ہے اور نیچے کا حصہ کس خط سے شروع ہوتا ہے؟ لیکن مطلق کوئی پتہ نہ چلا۔ بعد کو جب بہت غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہی صاحب سفید چادر میں سر سے پاؤں تک ملفوف ہیں میں نے مولانا سے عرض کیا کہ: قبلہ میں نے ہمیشہ "حصہ بہشتی" کے محاورہ کو عریانی کے مفہوم میں

استعمال ہوتے دیکھا۔ لیکن آج معلوم ہوا کہ حصہ بہشتی اس چیز کا نام ہے اے حضرت ان سے کہیئے کہ خدا کے لیے یہ کفن اتار کے آئیں اور جنت میں تو اس چیز کی یاد نہ دلائیں جس نے لاکھوں کو خانماں برباد کر کے رکھدیا "مولانا نے حکم دیا کہ: "چادر اتار دو" یہ کہنا تھا کہ چادر سانپ کی کینچلی کی طرح خود بخود اتر گئی اور بت کی طرح بے حس و حرکت ایک نوجوان عورت جو واقعی چھپا تھی نظر آئی۔ لیکن نگاہیں جھکی ہوئی تھیں اور سینے سے گھٹنے تک ایک چادر لپٹی ہوئی تھی جہاں تک منظر کا تعلق ہے یہ حور واقعی بہت دلکش چیز تھی۔ لیکن اس کے جمود و سکوت کا یہ عالم تھا کہ مشکل سے میں اس سے ایک سنگین بت سے ممتاز کرسکتا تھا میں نے کہا کہ "مولانا یہ چادر بھی علیحدہ۔ میں بالکل عریاں دیکھنا چاہتا ہوں" اور بغیر اس انتظار کے کہ مولانا اس سے ایسا حکم دیں بیتاب ہوکر خود میں نے ہاتھ بڑھایا کہ اسکی چادر علیحدہ کردوں۔ لیکن مولانا نے مجھے زور سے ایک ڈانٹ بتائی کہ "خبردار ایسا نہ کرنا ورنہ میرے ہاتھ سے بھی یہ حور چلی جائیگی۔ یہ حجاب صرف تاریکی میں اور وہ بھی اس وقت دور ہوتا ہے جب تھوڑی دیر کے لیے جنتی کی بصارت بھی غائب ہوجاتی ہے" یہ سن کر مجھے ایسا سخت صدمہ ہوا کہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا اور سوچتا رہا کہ: "اگر مجھے بھی ایسی ہی کفن پوش حور ملی اور میں اس کی عریانی سے ان تمام حسرتوں کا انتقام نہ لے سکا جو دنیا میں خدا معلوم کتنی عورتوں کو عریاں نہ دیکھ سکنے سے پیدا ہوئی تھیں تو ایسی جنت اور ایسی حور سے کیا فائدہ۔ اس وقت میرا دم گھبرا رہا تھا کہ میں نے بھی کیا حماقت کی کہ دنیا میں سینکڑوں پرمزہ معصیتوں سے محض اس لئے محترز رہا کہ یہاں جی کھول کر ان کے کرنے کا موقعہ ملیگا۔ لیکن یہاں تو مجسمہ معصیت بھی طاعت کی طرح بے مزہ ہوکر سامنے آتی ہے میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور حور کے پاس جاکر اس کا سر اونچا کیا۔ لیکن نہ ہوسکا میں نے گدگدی کی۔ لیکن وہ بے حس کھڑی رہی میں نے اس کی کمر میں چٹکی لی۔ لیکن وہ پتھر کی طرح بدستور قائم رہی۔ اب میری وحشت

قابو سے باہر تھی۔ بدحواس ہوکر وہاں سے بھاگا لیکن اپنے قصر کی طرف رخ کرنے کے بجائے صدر دروازہ کی طرف دوڑا جارہا تھا اور چیخ رہا تھا کہ "اے خدا! مجھے اس جنت سے نکال۔ تیری فردوس میرے کسی کام کی نہیں میں یہاں نہیں رہوں گا۔ ہرگز نہیں رہوں گا۔ دودھ و شہد کے خیال سے مجھے متلی ہوتی ہے ایک بیجان و بے حس حور کی طرف متوجہ ہونے سے بہتر ہے کہ میں کسی پتھر کے سامنے اپنا سر جاکر پھوڑ ڈالوں۔ نکال۔ جلد نکال۔ میرا دم گھبرا رہا ہے میری آواز بلند ہوتی جارہی تھی۔ یہاں تک کہ ساری فردوس اس سے گونجنے لگی۔ میں بھاگتا جارہا تھا اور یہی کلمات میری زبان پر تھے چاروں طرف سے فرشتوں نے۔ قرب و جوار کے اہل جنت نے مجھے آکر گھیر لیا اور پوچھنے لگے کہ "کیا بات ہے" لیکن میں نے کسی کی بات کا جواب نہ دیا اور برابر چیختا رہا۔ جب میں صدر دروازہ کے قریب پہنچا تو رضوان نے مجھے روکا اور کہا کہ: "تم جنت سے باہر نہیں جاسکتے" میں نے کہا کہ: "جناب یہ بھی کوئی زبردستی ہے میں ایسی لغو و بے معنی جنت میں نہیں رہنا چاہتا اگر مجھے رکھنا ہے تو میری خواہشوں اور تمناؤں کو پورا کیجئے جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ ورنہ آپ مجھے دوزخ میں پھینک دیجئے۔ اس سے اچھا یہ ہے کہ میں وہاں جلکر خاک سیاہ ہوجاؤں" رضوان نے پوچھا کہ "تم کیا چاہتے ہو؟" میں نے عرض کیا کہ: "سب سے پہلے تو آپ میرے نہر سے دودھ اور شہد کو نکلوا دیجئے اور اس کے بجائے جانی واکر یا شامپین کی بوتلیں رکھوا دیجئے جن کے پینے کی حسرت لیکر میں دنیا سے چلا تھا اس کے بعد جو حور صاحبہ وہاں موجود ہیں ان کو کسی مولانا کے سپرد کر دیجئے اور مجھے تو کوئی گوشت پوست والی عورت مرحمت فرمایئے جس کے جسم میں لوچ ہو۔ ادائے احتراز ہو۔ عشوہ و ناز ہو۔ جو میرے بلانے سے نہ آسکے۔ میں ہاتھ لگاؤں تو ہاتھ جھٹک دے۔ گالیاں سنائے میں کمر میں ہاتھ ڈالنا چاہوں تو وہ ناگن کی طرح سمٹ کر کترا کر نکل جائے میں دامن تھاموں وہ دامن جھٹک کر گزر جائے" رضوان نے کہا کہ: "جنت میں تو ایسی کوئی حور نہیں" میں نے عرض کیا کہ: "پھر بندہ کا بھی یہاں رہنا ضرور نہیں"

باقی آئندہ

Digitized by eGangotri

مہاتما منشی رام جی کا سندیش

جو دھرم کے لئے کیول نروداہ ماتر جیو کا اُپارجن کرتا ہو اگن سے کام کرے جو ادروں کی تعلیف سے بچکر آتم نردا سے کام کرے جو سند ھ سے پر ان رکھتا ہو۔ عمل سے دوسرے کو سندھ بنا سکے۔ جو جسمانی علیش کو جواب دیکر کٹھن اور تپسیا کرے۔ جو نربکش ہو کر سنتیہ کا ہی یتن کرے۔ جو ودوان۔ سب تھی کی دیگیہ وان اچھیار رکھتا ہو۔ جو گرہستی دیوؤں کی طرح لڑ ناسویکار کرے۔ وہی مجھن آریہ اُپدیشک اور آریہ پرچارک کہلانے کا مستحق ہے۔ اُپدیشکوں کی مہمان داری اور ادیا اور دھرم کو سوارتھوں نے دوشت کر دیا ہے۔ اس سے لوگوں کو بیچے اپدیشکوں کی آوشیکتا ہے۔ آریہ پرنتو کیا تم پورا کرو گے؟

سنگرہ کرتا۔ لبھو رام نمبر ۱۲ آنند آشرم لدھیانہ

البتہ موجودہ ہیں۔ ایسے مٹھوں میں مٹھ ادھیشوں اور مہنتوں نے اپنے کارناموں سے ایسے پوتر ستھانوں کو بدنام کیا ہے۔ ان کے کارناموں کا جگہ جگہ کھنڈن کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ مٹھوں کے مہنتوں میں جو خرابیاں ہیں اگر ہمارا طاقت ہو اور ان خرابیوں کو دُور کر کے ان کی اصلاح کر سکیں اور ان کو اُپیوگی بنا کر ان سے کام لے سکیں تو ایسا کرنا رشی دیانند کی عین خواہش کے مطابق ہوگا اور یدی ہم ایسے سادھن نہیں رکھتے کہ موجودہ مٹھوں کی اصلاح کر سکیں تو کیا ہم اپنی خواہش کے مطابق جدید مٹھ بنا کر سنیاسی لوگوں کو آرام پہنچا کر ان سے پرچار کا کام لے سکیں تو کیا یہ رشی دیانند کی اسپرٹ کے برخلاف ہوگا؟ میرا اپنا وشواس ہے کہ جس سنیک بھاؤ کو لے کر سوامی سوتنترانند جی مہاراج نے دیانند مٹھ کی ستھاپنا کا وچار کیا ہے جن پر وچار کیا جاوے تو بہت سے مہاتما بھی ان کے اس وچار سے سہمت ہوں گے۔ مٹھ کا شبد ضرور بہت لوگوں کو اچھا پرتیت نہیں ہوتا ہوگا۔ میں نے خود اس بحث میں سوامی سوتنترانند جی سے تبادلۂ خیالات کیا ہے۔ میں اس پر نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ "دیانند مٹھ" نام میں کوئی دوش نہیں ہے بلکہ یہ نام ہی موزوں معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ سنیاسیوں کے رہنے کی جگہ کو سوائے مٹھ کے کسی اور شبد سے پکارا نہیں جا سکتا۔ سادھو آشرم ایک ویاپک شبد ہے۔ سادھو آشرم میں لازمی نہیں کہ سنیاسی ہی رہیں بلکہ ہر ایک سادھو۔ بیراگی نرملا۔ اداسی۔ کبیر پنتھی استیادی بہت سے آشرموں کو سادھو آشرم کہا جا سکتا ہے اور اُس آشرم میں ضروری نہیں کہ سادھو ہی واس کریں۔ بلکہ اس میں استری بھی رہ سکتی ہے اور رشتہ دی شدہ پرش بھی۔ اس لئے آشرم کا نام بھی موزوں پرتیت نہیں ہوتا۔ ایک مٹھ ہی ایسا لفظ بتایا جاتا ہے کہ جس میں کیول سنیاسی ہی رہتا ہے۔ صرف سنگٹھن کا سوال رہ جاتا ہے۔ وہ بھی بحث طلب نہیں ہے سنیاسی چونکہ سوتنتر ہوتے ہیں اور اپنے آشرم کے لحاظ سے کسی ایسے بندھن میں رہنا ٹھیک نہیں سمجھتے۔ کہ ان کا کنٹرول گرہستیوں کے ہاتھ میں ہو اسلئے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ایسے مٹھ کا کنٹرول بھی سنیاسی مہاتما لوگ اپنے ہاتھ میں رکھیں اس کے ایسے نیم تیار ہو سکتے ہیں کہ جس سے سنیاسی مہانبھاؤں کو ان کی پابندی کرنے میں کوئی کٹھنائی نہ ہو صرف ملکیت کا خیال ضرور توجہ کے قابل ہے اس کے متعلق سوامی جی کی اپنی خواہش ہے کہ اس مٹھ کی مالک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہوگی۔ کیونکہ سنیاسیوں کی کوئی ملکیت نہیں ہونی چاہیئے۔ میں آشا کرتا ہوں کہ ان سب امور پر غور کر کے اس وِواد کو بند کر دیا جاویگا اور اس کام میں سوامی جی کو ہر پرکار کی سہائتا دی جاویگی تاکہ وہ جلدی سے جلدی اس کام کو چلا کر آریہ سماج کی سیوا کے لئے سادھوؤں کو تیار کر سکیں اور جس اُدیش کو لے کر اسکی ستھاپنا کی جا رہی ہے۔ وہ پورا ہو سکے۔

ضرورت

کے اشتہارات کے لئے پرکاش بہترین اخبار ہے
اُجرت ایک بار کے لئے سوا روپیہ ۱ دو بار کے لئے ۲ اور اس سے زیادہ کے لئے ایک روپیہ فی بار۔ اُجرت پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنی چاہئے۔ مینیجر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نرسنگ ہوم میں درد کی دنیا

(از شری پنڈت چھوٹی جی ایم اے)

…سمجھ کہ گذشتہ اجلاس کے موقعہ پر جب … سال ہونے کو آیا ہے میں درد گردہ میں … کے دورے پہلے بھی ہوتے … تا تھا۔ اس درد … سے ہی نہیں جب سے … قرار اور شدت … جب زندگی … ایک موقعہ اب بھی آیا … ہونے لگی۔ میں نے انہی … معلوم ہوا … اپریشن کرانے کا فیصلہ کر لیا تھا اور ڈاکٹر … کے پاس تاریخ اور وقت مقرر کرنے … سیالکوٹ کے لالہ چیرنداس … ایک حکیم صاحب کی … دی کہ … کر دوں۔ اس پر … حکیموں اور ویدوں کے زیر علاج رہا … کے التوا کی ایک وجہ … تھا … اور … میرے ذمہ لگی تھی۔ … میری تمنا ہی تھا اور میں … آریہ سماج کے بزرگوں کے متعلق … اس مقدس فرض کو ادا کر دوں۔ میں … اس کتاب کا مسالہ اکٹھا … اور پھر اسے ایک سلسلہ تذکرے کی صورت … کی یاد میرے لیے فرحت روحانی … کا باعث ہے

اپریشن

… یہ خدمت انجام کو پہنچی اور میں … اپریشن کے خیال میں ہوا۔ لگاتار دماغی اور ذہنی محنت نے کمزور کر دیا تھا۔ اس … حکیموں کے مشورہ کے مطابق دو ایک … آرام کیا۔ ایکسرے کرانے پر معلوم … پتھر بڑھ گیا ہے۔ میرا ارادہ ماہ مارچ کے آخر میں اپریشن کرانے کا تھا۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے اپریل میں وقت دیا ان کا نیا نرسنگ ہوم تیار ہونے والا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ … اس کا فائدہ اٹھاؤں۔ چنانچہ ۱۶ اپریل کو … وہاں پہنچ گیا اور ۱۸ اپریل بعد دوپہر … جراحی چھری کے آگے جسم رکھ دیا۔ … سنگھایا گیا۔ ڈاکٹر صاحب چاہتے تھے کہ میں جلدی بے ہوش ہو جاؤں۔ لیکن میرا ارادہ اس کیفیت کا مشاہدہ کرنے کا تھا۔ انہوں نے مجھے ایک دو گہرے اور گہرا سانس لینے کو کہا۔ مگر میں ایک میٹھی نیند کی طرف جا رہا تھا اور چاہتا تھا کہ آہستہ آہستہ اس عالم کی طرف رجوع کروں۔ میں نے جواب دینا چاہا۔ مگر اتنے میں میرے … حواس معطل ہو گئے۔ جنھوں نے اس … اپنی آنکھوں دیکھا ہے وہ کہتے ہیں … ڈاکٹروں کے دو تین … میرے جسم میں … اور نہایت تجسس سے … پتھروں کی تلاش کر … بڑی چھوٹی چار کنکریاں ہاتھ

آئیں۔ جس کے بعد میرا جسم سی دیا گیا۔ چار بجے مجھے بستر سے پہلے دبایا گیا اور ۶ بجے میں ہوش میں آیا۔ اپریشن سے پہلے میں نے سنا یہ پوچھا پتا جی کے چرن چھوتے تھے میں چاہتا تھا کہ سوامی سوتنترانند جی ہوتے تو ان کے چرن بھی چھوؤں۔ آنکھ کھلنے پر میری نظر ان پر گئی اور دل ہی دل میں میں نے انہیں پرنام کیا۔ اس وقت میں نہایت درد کی حالت میں تھا۔ میرے لئے تمام دنیا درد تھی۔ ۶ بجے سے ۱۰ بجے تک اس درد کی دنیا میں رہنے کے بعد مجھے انجکشن دیا گیا اور میں سو گیا۔ چار گھنٹے خواب کی کیفیت رہی۔ اس کے بعد میں ایک بجے تھا اپنے کمرے میں اکیلا ہی تھا اور ایک نرس۔ میں بار بار پانی مانگتا تھا اور وہ ایک ایک گھونٹ میرے حلق میں ڈال دیتی تھی۔ دودھ پیتا تھا تو وہ بھی کسی دوسرے کے ہاتھ سے۔ سب سے زیادہ اطمینان کی صورت یہ تھی کہ میرے لئے سب محبت مجسم بن گئے تھے۔ درد کی دنیا سے میں معاً پیار کی دنیا میں آگیا تھا۔

میری تیمارداری

ڈاکٹر صاحب۔ ان کے اسسٹنٹ ڈاکٹر کمپونڈر۔ نرسیں اور تو اور ہسپتال کے مہتر تک بھی پیار کے پتلے تھے۔ ایڈیٹنگ ودیالیہ کے ادھیاپک پنڈت شودت اور پنڈت نردیو اور ان کے برہمچاری گوروودت بھون سے ایبٹ روڈ تک باری باری سے آتے اور میری تیمارداری سے آتے۔ رات کا سارا وقت نہایتہ بسارام کی پیشوائی میں مقامی آریہ بھائیوں نے بانٹ لیا۔ میں ہر وقت اس وسیع پریوار کا ستیر خوار سا بنا ہوا تھا۔ آریہ سماج کی اس پاریوارک بھاونا کا تجربہ مجھے ہسپتال ہی میں ہوا۔ میں نے محسوس کیا یہ ایک کل ہے میرے رشتی کا کل — جس کیفیت کو میں مندروں میں ڈھونڈتا تھا۔ مگر پانے میں قاصر رہا تھا وہ مجھے اس نرسنگ ہوم میں ملی۔ میرے پاس کے کمرے میں ایک مسلمان مریض کا قیام تھا ان کے یہاں مسلمان خواتین

بھی آتی جاتی تھیں۔ ایک دیوی نے میرے کمرے کی کھڑکی سے دیکھا اور پوچھا مجھے کیا ہے؟ میں کیوں چت لیٹا رہتا ہوں؟ میں نے اس کی تسلی کی کہ مجھے آرام ہو رہا ہے۔ بیماری کی حالت میں مذہب اور قوم کی تمیز مٹ چکی تھی۔ بیمار اور تیماردار سب کا مذہب ہمدردی تھا ہندو مسلمان سکھ سب ایک ہی مذہب اور ایک ہی قوم کے رکن تھے۔ اس مذہب اور قوم کا نام ہمدرد۔ ایک سکھ دیوی کے لڑکے نے مجھ سے کہا کہ جو نام مجھے مرغوب ہو۔ اس سے چپکے چپکے اپنے مالک کو یاد کرتا رہوں۔ کیونکہ کرنے کرانے والا وہی ہے مجھے اس نوکر کی نصیحت سوا ایدیشوں کا ایک ایدیش معلوم ہوئی۔ اس ایدیش میں حقیقی محبت کی چاشنی تھی۔ مندروں کی ویدی سے یہ چاشنی کم حاصل ہوتی ہے۔ میں نے ہسپتال میں پہنچتے ہی اخبار کا مطالعہ بند کر دیا تھا۔ کسی بھائی کو اپنے سامنے اخبار کا کوئی صفحہ بھی کھولنے کی اجازت نہ دیتا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ کچھ روز اس سفلی پالیٹکس کی دنیا سے الگ ہو جاؤں۔ درد سے نجات پاتے ہی میں نے اپنے آپ کو محبت اور ہمدردی کی خلوت میں محسوس کیا۔ سب میری خدمت کرنا چاہتے تھے اور میرے آرام میں مخل ہونے سے گریز کرتے تھے۔ بہت سے بھائی مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے مگر خاموش اٹھ گئے۔ بولنا مجھ پر بوجھ تھا۔ میں اکثر خاموش رہتا تھا۔ شروع شروع میں کسی بھائی کو آیا دیکھ کر میں مسکرا دیتا تھا۔ مگر یہ مسکراہٹ سوال و جواب کی دعوت ہوتی تھی۔ اس لئے اب میں مسکرانے سے بھی اجتناب کرنے لگا اس خاموشی میں ایک یکسوئی تھی جو جسم و جان دونوں کے لئے راحت کا موجب تھی۔

نرسنگ ہوم میں پورا ایک مہینہ رہا ۱۸ اپریل کو گیا تھا۔ ۲۰ مئی کو واپس آگیا جوں جوں دن گزرنے لگے۔ میری طاقت لوٹنے لگی۔ میں پہلے بیٹھنے پھر کھڑا ہونے

اور آخر ذرا ذرا چلنے کے قابل ہونے لگا۔ کمزوری کے ساتھ ساتھ میرا درد بھی رخصت ہونے لگا اور میں نے ڈاکٹر جی سے گونہ شکایت کی کہ شفا دیکر مجھے عالم طفلی سے کیوں نکالتے ہیں؟ اب میں اپنے تیمارداروں سے کہنے لگا کہ مجھے رفتہ رفتہ اپنی طاقت کے بھروسہ پر چھوڑتے جائیں۔ لیکن انہیں اس تیمارداری میں مسرت محسوس ہوتی تھی۔ میری کمزوری انہیں سیوا کا موقعہ دے رہی تھی۔ اس بے غرض سیوا کا شکریہ سو زبان سے میری جاتی ہوئی بے طاقتی کر رہی تھی۔ میری حالت تو تھی ہی اس سیوا کی سنتان میں سنتر مندہ تھا اور میرے بھائی مطمئن اور دلشاد۔

آج اس بے لوث محبت کی یاد آتی ہے تمام نرسنگ ہوم گویا ایک لمبی چوڑی نرس تھا۔ جس کی گود میں ایک شیر بچہ یا صابر مریض یا جو کچھ بھی تھا۔ نہایت آرام اور اطمینان کے عالم میں تھا جس کا خیال تک نہایت شیریں ہے

ڈاکٹر صاحب نے اپنے نرسنگ ہوم کی آغوش میں مجھے لیا۔ یہاں تک کہ اپنے دفتر کا کمرہ بھی میرے لئے خالی کر دیا۔ ان کی کس کس عنایت کا شکریہ ادا کروں ان کی اپنے انسان بھائیوں کی خدمت کی خواہش۔ بار بار یہ تمنا کہ ان کا نرسنگ ہوم حقیقی معنوں میں بیماروں کی تیمارداری کا گھر بنی رہے۔ میرے لئے فرحت روحانی کا موجب تھی۔ اگر میں کبھی ان کی اس خواہش میں شریک ہونے کے قابل سمجھا جاؤں۔ تو اپنے پربھو سے پرارتھنا کروں گا کہ ڈاکٹر صاحب کا نرسنگ ہوم سچ مچ ایک وسیع نرس بنے جو مجھ جیسے شریر بچوں کو سنبھالے ان کا دکھ درد دور کرے اور انہیں قومی اور مذہبی فرقہ بندیوں سے نکال کر عالمگیر ہمدردی کے مذہب کا پیرو بنا لے۔

رسالہ مستانہ جوگی لاہور

دینی۔ دنیوی۔ روحانی مضامین سے لبریز ہوتا ہے ٹھوس اور قیمتی معلومات کا خزانہ ہے۔ بیش قیمتی فارمولے درج ہوتے رہتے ہیں عرصہ پچیس سال سے پابندی وقت کے ساتھ زیر ایڈیٹری شری … شاد جی چھپ رہا ہے۔ سالانہ چندہ صرف تین روپیہ۔ اس کے مطالعہ کے بغیر آپ کی معلومات غیر مکمل ہیں آج ہی مندرجہ بالا پتہ سے طلب کریں

Digitized by eGangotri

وہ کیا کہتے ہیں؟

دیانند مٹھ یا سادھو آشرم

عرصہ ہوا سوامی سوتنترانند جی مہاراج نے دیانند مٹھ کے متعلق اپیلیں چھپوا کر تقسیم کی تھیں اور منتریان مہاشہ کرشن جی نے بھی اخبار "پرکاش" میں اس کے متعلق کئی لیکھ لکھے تھے۔ لیکن ابھی تک اس مٹھ کا ریکارڈ شروع نہیں کیا گیا ہے۔ سوامی جی نے صرف زمین خریدنے کے لئے دس ہزار کی اپیل کی ہے۔ لیکن اخبار "پرکاش" میں فہرست چندہ نہ چھپنے کے کارن۔ یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ ابھی تک دھن آنا شروع ہوا ہے یا نہیں۔ بہتر ہے کہ پہلے بڑی رقموں سے یہ فہرست شروع کی جاوے۔ مہاشہ کرشن جی سابق منتری سبھا اور لالہ دیوان بدری داس جی سابق پردھان نے بڑی بڑی رقمیں اردھ شتابدی کے لئے نیت کی ہوئی ہیں۔ وہ روپیہ کسی کارن وش اس وقت شتابدی کو نہیں دیا گیا ہے کیوں نہ یہ دونوں مہانوبھاؤ کم از کم ایک ایک ہزار زمین خریدنے کے لئے دان دیں اور ایسے ہی آٹھ سجن اور نکل آویں تو دس ہزار جمع کرنا مشکل نہیں ہے ورنہ پھر ہم جیسے تھوڑی رقم دان دینے والوں کو گدا ہونا پڑیگا۔ اصل میں یہ تجویز پہلے مہاشہ کرشن جی کی طرف سے ہی ہوئی ہے جبکہ وہ سبھا کے منتری تھے اب معلوم نہیں۔ وہ کیوں خاموش ہیں۔ اگر وہ اپنی قلم کو اس دشہ میں ذرا سی بھی حرکت دیں تو دس ہزار ایک دن میں جمع ہو سکتا ہے۔ جس کے لئے مہینے گزر گئے ہیں۔

ویسے تو ہر جگہ سنیاسیوں کا مان ہوتا ہے پرنتو یہ مانی ہوئی بات ہے کہ گرام پرچار کیلئے سنیاسیوں اور مہاتماؤں کی بڑی آوشیکتا ہے سادھارن اپدیشکوں کے اپدیش کا گرامین بھائیوں پر اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا کہ سنیاسیوں دوارا کئے ہوئے اپدیشوں کا۔ گرام کے لوگ ان کو بڑی مان کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کے کئے ہوئے اپدیشوں کو جلدی گرہن کر لیتے ہیں اس لئے اس آشرم کی بہت ہی آوشیکتا ہے جہاں پر سادھو بڑی تعداد میں رہ کر اور شکشا پا کر سب گراموں میں پھیل جاویں۔

جس طرح شری سوامی ستیانند جی مہاراج نے جگہ جگہ بھرمن کر کے ایک لاکھ کے قریب روپیہ وغیرہ میں جمع کر کے دیانند اپدیشک ودیالیہ قائم کر دیا ہے جو کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کی بہت سی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اسی طرح شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج بھی ایک سنیاسی آشرم جلد ہی امرتسر جیسے شہر کے باہر دیانند نگر کی طرف جہاں کہ آریوں اور ہندوؤں کی کوٹھیاں بن رہی ہیں کھولکر آریہ جنتا کی اس آوشیکتا کو پورا کریں گے تو ناد نذر کریں۔

باقی رہا نام کا سوال تو اس کے لئے جیسا کہ راجرتن ماسٹر آتما رام جی امرتسری بڑودہ نے اخبار پرکاش مورخہ ۱۲ مئی میں تجویز کیا ہے کہ اس کا نام ویدک سنیاسی آشرم رکھا جائے۔ موزوں ہوگا۔ (لالہ جگت رام پرینڈر انٹر کارپوریشن رتھون)

دیانند مٹھ کے سادھو

دیانند مٹھ کے سمبندھ میں آجکل آریہ سماچار پتروں میں کافی چرچا ہے۔ اسی لئے آریہ سماجی اکثر دیانند مٹھ سے پریچت ہیں۔ میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا کی اردھ شتابدی کے بعد اپیل کی تھی کہ زمین خریدنے کے لئے دس پندرہ ہزار روپے کی ضرورت ہے اور آریہ جنتا کو دھن بھیجکر امداد کرنی چاہئے۔ خوشی کی بات ہے کہ آریہ جنتا نے میری اپیل کا جواب امید افزا دیا ہے۔ اس لئے میں یہ شبھ سماچار پرکاش کے پاٹھکوں تک پہنچانا چاہتا ہوں۔

دیانند مٹھ کے لئے اس وقت تک میرے پاس تین ہزار ایک سو چھتیس روپے نقد آئے ہیں اور اس کے علاوہ تین ہزار کے وعدے ہو چکے ہیں۔ اس طرح نقد اور وعدے ملا کر چھ ہزار روپیہ ہو چکا ہے۔ اب پانچ ہزار روپیہ کی اور ضرورت ہے۔ امید ہے وہ بھی جلدی ہی ہو جائیگا اور جن آریہ سماجوں یا آریہ سجنوں نے دینا ہو وہ میرے نام بھیج دیں۔ میرا ارادہ منگوانے کا ہے۔ اس وقت تک پنڈت بھیم سین جی موہن لال روڈ لاہور۔ پنڈت بدھ دیو جی گوروودت بھون لاہور۔ لالہ لیکھ راج جی نورپور نے بھی مٹھ کے بخلاف لکھا ہے۔ یعنی وہ مٹھ بنانے کے حق میں نہیں ہیں۔ وہ سبھے آریہ بنانے کے حق میں ہیں۔ کچھ آریہ مٹھ شبد کو پسند نہیں کرتے ان میں ماسٹر آتما رام جی امرتسری ذکر ہیں میں اس وشے میں عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ مجھے کسی شبد پر آگرہ نہیں ہے۔ لیکن مجھے مٹھ شبد سے اچھا کوئی اور لفظ اب تک سوجھا نہیں ہے۔ اگر کوئی آریہ مجھے اور نام بتا دے تو میں اس پر وچار کروں گا اور اس شبد کے معنی کیا ہیں یا میرے جو وچار ہیں وہ بھی تھوڑی دیر میں آریہ سماچار پتروں میں لکھوں گا تاکہ آریہ جنتا کو میرے وچاروں پر وچار کرنے کا موقع مل جائے۔ جس طرح آریہ جنتا نے دیانند مٹھ پر وچار کیا۔ جس جس سجن نے اس وشے پر لکھا ہے۔ میں سب کا شکر گزار ہوں اور امید کرتا ہوں کہ باقی پانچ ہزار روپیہ آریہ داتی بہت جلدی پورا کر دیں گے تاکہ زمین خرید کر مٹھ کا کام شروع کیا جا سکے۔

سوتنترانند ہیرا مارکیٹ امرتسر

سانسی قوم پر مسلمانوں کا حملہ

ہندو قوم کا ایک نہایت بہادر اور جنگجو جزو سانسی قوم تھی یہ لوگ اکثر جنگلوں میں رہتے اور لوٹ مار پر گزارہ کیا کرتے تھے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مسلمان بادشاہوں کے ظلم برداشت نہ کر سکے یہ لوگ جنگلوں میں چلے گئے لیکن ان لوگوں نے اب تک اپنے قدیم ہندو رسم و رواج کو ترک نہیں کیا۔ بیاہ شادی پر پنڈت کو بلاتے ہیں اور وید منتروں کے ذریعے شادی کرتے ہیں۔ نام ان کے ہندوانہ ہیں۔ مردے وہ جلاتے ہیں اور تمام تیوہار مناتے ہیں۔ لیکن قدامت پسند ہندوؤں میں وہ اچھوت سمجھے جانے لگے ہیں

پچیس سال ہوئے گورنمنٹ نے جرائم پیشہ اقوام کے لئے آبادی سے علیحدہ بستیاں بنائیں اور ان لوگوں کو کھیتی باڑی میں مصروف کر دیا۔ آہستہ آہستہ ان کی جرم کرنے کی عادت چھوٹ گئی۔

بچہ بچہ تعلیم یافتہ ہو گیا۔ گورنمنٹ نے معمولی قیمت پر ان کو اراضی کے حقوق موروثی دے دئے ہیں اور ان کو تقریباً آزاد کر دیا گیا ہے۔ ان لوگوں کی حالت بہتر بنانے میں سردار ہری سنگھ آف وہالی ڈپٹی کمشنر جرائم پیشہ اقوام کا بڑا ہاتھ ہے۔ جب تک وہ ڈپٹی کمشنر رہے سب کچھ ٹھیک رہا۔ اب ان کو ریٹائر ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا ہے اور مسلمان ڈپٹی کمشنر ان کی جگہ مقرر ہو گیا ہے بس ان کی ہر ایک بستی میں تبلیغی اڈے بن گئے ہیں۔ بستیوں میں جو سرکاری سکول ہیں ان میں پڑھانے والے استاد تبلیغ مذہب کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں ابرار نے تحصیل ڈسکہ میں کوٹ جنڈا اور کوٹ گوسائیں کے چند سانسیوں کو مسلمان بنایا۔ ان غریب لوگوں کو بہت ترغیبیں دی گئیں۔ کیشں کو ملازم رکھا گیا۔ کیسوں کو نذرانے دئے گئے لیکن آریہ سماج ڈسکہ کی کوشش سے یہ لوگ دھرم سے نہ گرے اور شدھ ہو گئے۔

اب کوٹ منڈیانوالہ اور کوٹ ڈھسکو نرولا پر مسلمانوں کی نظر ہے۔ سکول میں ایک مسلمان ٹیچر ہے۔ اس کے ذریعہ سے سارا کام ہو رہا ہے۔ ۴ آدمیوں کو مسلمان بنا کر ان کو بطور چپڑاسی تنخواہ دیکر ملازم رکھ لیا گیا ہے اور ان کے ذریعے سے دوسرے سانسیوں کو مسلمان بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ عرصہ تقریباً ۵ یوم کا ہوا کہ سیالکوٹ میں اطلاع آئی کہ آئندہ جمعہ کے روز بہت سے سانسی کوٹ منڈیانوالہ میں مسلمان ہونگے۔ چنانچہ آدمی بھیجے گئے اور اطلاع درست پائی گئی۔ حالات پر قابو پا لیا گیا۔ لیکن مسلمانوں کی کوششیں بڑے وسیع پیمانہ پر جاری ہیں۔ اگر ذرا سی غفلت کی گئی تو یہ سارا قوم دھرم سے پتت ہو جاویگی۔ اس ضلع میں ۸ ہزار سانسی آباد ہیں اور سارے پنجاب میں ۴۰ ہزار۔ ان کو بچانے کی ضرورت لاحق محسوس ہو رہی ہے۔

سانسی سدھار سبھا کا قیام

مورخہ ۱۲/۲ کو سیالکوٹ شہر کے ہندوؤں کی ایک خاص میٹنگ ہوئی جس میں سانسی سدھار سبھا کی بنیاد ڈالی گئی۔ یہ کام اتنا بڑا ہے کہ اکیلا سیالکوٹ کا ضلع خرچ برداشت نہیں کر سکتا۔ اسلئے پنجاب بھر کے ہندوؤں سے میں اپیل کرتا ہوں کہ اس کام کے لئے جتنا روپیہ وہ بھیج سکیں بھیجنے کی کرپا کریں۔ شکریہ کے ساتھ قبول کیا جاویگا یہ روپیہ سانسیوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے صرف کیا جاویگا۔ ایک پائی بھی فضول نہ ہوگی لالہ چرنداس ایڈووکیٹ سیالکوٹ سبھا کے عارضی سیکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ جو صاحب زیادہ واقفیت حاصل کرنا چاہیں ان سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

(سیٹھ بشیشر ناتھ وکیل سیالکوٹ)

اچھبا ٹوتھ پاوڈر

کے ساتھ روزانہ دانت صاف کرنے سے مرض پائیریا ہرگز نہیں ہوتا اور اگر ہو گیا ہو تو یقیناً دور ہو جاتا ہے۔ پیپ خون بہنا۔ بدبو آنا۔ پانی سے ٹیس لگنا۔ مسوڑوں کا پھولنا قطعی بند ہو جاتا ہے اور میلے دانت جواہرات کی طرح چمکنے لگتے ہیں دانتوں کے زہریلے مواد گلے پڑنے بند ہو جاتے ہیں اچھبا کی ایک پیسہ والی ایک شیشی اپنے شہر کے دوا فروشوں سے خریدیں یا براہ راست ہمالہ فارمیسی شاہی محلہ لاہور سے منگائیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

سندری اناتھ آلیہ لاہور کا چناؤ

سندری اناتھ آلیہ راوی روڈ کے

پنجاب سندری اناتھ آلیہ کی سالانہ میٹنگ بتاریخ دھیکاروں سے چناؤ ۲ کی سالانہ میں ہوئی جس میں نئے سال کے لئے ۱۹۳۶ء کے اناتھ آلیہ میں ہوئی لئے سال کے لئے مندرجہ ذیل صاحبان متفقہ طور پر سرب سمتی سے چنے گئے۔

اوپ پردھان۔ شری سوامی سوتنترا نند جی مہاراج۔ پردھان۔ پنڈت بشمبر ناتھ جی سابق گورنر۔ اوپ پردھان۔ پنڈت ٹھاکر دت جی وئید کانگڑا (۲) پنڈت ٹھاکر دت جی وئید ملتانی گمٹی بازار لاہور۔ (۳) ڈاکٹر گنپتی لال جی ایم بی بی۔ ایس کپور تھلہ ہوس لاہور۔ منتری۔ لالہ بوسارام جی ریٹائرڈ سٹور کیپر ۷۷/۷۰ N لاہور۔ اوپ منتری شری مان لالہ رگوناتھ گوردت بھون لاہور۔ خزانچی۔ لالہ درگیا داس پٹیل جی بی اے موہنی روڈ لاہور۔ ۳۰ ڈیر لالہ نرسنگھ دیو جی بی اے، جوڑے موری لاہور۔

دستو بھنڈار رنرکنگ۔ لالہ نند لال جی ہترا۔ ڈبراپ لاہور۔ مکھیا دھشٹاتری شریمتی نند دیوی ملتانی گمٹی بازار لاہور۔

نی کمیٹی اوپ سبھائیں بنائی گئیں۔

بلڈنگ اوپ سبھا۔ لالہ حکم چند جی ریٹائرڈ سپر وائزر۔ بھاٹی لاہور (۲) لالہ نند لال جی آریہ اوپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور (۳) لالہ نرتن داس جی سپروائزر ہمالیہ سائیکل ورکس لاہور۔ لالہ حکم چند جی نیوجک مقرر ہوئے۔

شکشا اوپ سبھا سردار مہر سنگھ جی ریٹائرڈ اکونٹنٹ ۷۷/۷۰ N لاہور (۲) پروفیسر سنتو دیال لال (۳) شریمتی شانتا دیوی جی ملتانی گمٹی بازار لاہور (۴) بابا بلونت سنگھ جی لاہور (۵) لالہ گوراند تامل جی گوردت بھون لاہور۔ سردار مہر سنگھ جی نیوجک مقرر ہوئے۔

سواستھ اوپ سبھا۔ (۱) ڈاکٹر گنپتی لال جی ایم بی بی۔ ایس کپور تھلہ ہاؤس لاہور (۲) پنڈت ٹھاکر دت شرما امرت دھارا (۳) پنڈت ٹھاکر دت جی وئید ملتانی گمٹی بازار لاہور (۴) ڈاکٹر روشن لال کھیرا نسبت روڈ۔ ڈاکٹر گنپتی لال جی نیوجک چنے گئے

وواہ اوپ سبھا۔ سردار سنت سنگھ جی چوک متی لاہور (۲) پنڈت ٹھاکر دت جی شرما (۳) لالہ گوراند تامل جی گوردت بھون (۴) شریمتی شانتا دیوی جی ملتانی گمٹی بازار

سدا برتیات بالک اوپ سبھا (۱) ڈاکٹر گنپتی لال (۲) پنڈت ٹھاکر دت جی وئید ملتانی (۳) لالہ وگیان پٹیل جی بی اے۔ ڈاکٹر گنپتی لال جی نیوجک مقرر ہوئے

(منتری)

دیانند متھرا داس کالج موگہ

کا انٹرمیڈیٹ کا شاندار نتیجہ

دیانند متھرا داس کالج موگہ کا انٹرمیڈیٹ ریزلٹ اس سال بھی حسب معمول شاندار رہا ہے ۳۰ آرٹس میں ۵۰ لڑکوں میں سے ۴۱ لڑکے پاس ہوئے۔ ۹ کمپارٹمنٹ میں آئے یعنی نتیجہ بغیر کمپارٹمنٹ ۸۲ فیصدی اور کمپارٹمنٹ کو شامل کر کے ۸۶ فیصدی رہا ہے۔ یونیورسٹی کا نتیجہ فیصدی ۵۶.۳ ہے ایف ایس سی کا نتیجہ کمپارٹمنٹ شامل کر کے ۸۳ فیصدی رہا ہے ایک طالب علم ودیا ساگر نے ۴۶۲ نمبر حاصل کئے ہیں ایک وظیفہ کی توقع امید ہے (پرنسپل)

آریہ جگت کے لئے خوشخبری

آریہ ودیا سبھا کاشی کے مشہور اپدیشک ودیا بھوشن پنڈت کنہیا لعل شرما جنہوں نے دکشنا دلت شردوپ ودیا نترمیا ویدک دھرم کا ناد بجایا ہے۔ جس دکشن میں آپ پہنچے وہاں پر اپنی ودیتا اور واک پٹوتا کے سبب سب سناتن دھرمی۔ مسلمان اور عیسائیوں کے ذریعہ مان پتر حاصل کئے ہیں اور دکشنوں میں جہاں جہاں آریہ سماج قائم کئے۔ کاشی کی سبھا نے آپکو ناسک ضلع کے اچھوتوں میں پرچار کرنے کچھ دنوں سے بھیجا ہے۔ آپ جس یوگیتا اور اتساہ کے ساتھ کام کر رہے ہیں وہ قابل تعریف ہے آپکی ہی کوششوں سے پنڈت مدن موہن مالوی یہاں پدھارے تھے اور ایک ہفتہ تک یہاں کتھا کرتے رہے۔ مالوی کے ناسک پدھارنے کی وجہ سے کٹر سناتن دھرمیوں کے من بھی بدل گئے اور اچھوت ادھار کے اپائے سوچنے لگے ان ساری باتوں کا شریہ پنڈت کنہیا لعل جی کو ہی ہے پنڈت کنہیا لال جی نے ایک اچھوت دنہار (نائی) کی دکان کھلوا دی ہے۔ برہمن سے کر اچھوت تک بال بنوانے آتے ہیں۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم آریہ سماجی بڑا کے ہوتے ہیں وہ لوگ ایسے شانت پر یہ آریہ اپدیشک کے کام کے ڈھنگ کو دیکھکر آریہ سماج کے سدھانتوں کی مکت کنٹھ سے تعریف کرتے ہیں۔ یہ آریہ جگت کے لئے گورو کی بات ہے

میں بذات خود ایک سناتن دھرمی ہوں لیکن پنڈت جی کے پرچار اور کام کا ڈھنگ دیکھکر میرا بھی من ویدک دھرم کی طرف جھک رہا ہے۔

(کشن لال تواڑی میونسپل کمشنر ناسک)

آریہ سماج سیالکوٹ کے سماچار

ٹیلرنگ کلاس۔ مورخہ ۴ جون بروز ویر کو پراتہ ۷ بجے بابو بالا مل جی پوری ممبر انترنگ سبھا آریہ سماج و ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس نے اپنے پوتر ہاتھوں سے آریہ کنیا پاٹھشالہ میں ٹیلرنگ کلاس کھولنے کی رسم ادا کی۔ سب سے پہلے ہون یگیہ ہوا اور بھجنوں کے بعد یہ افتتاحی رسم ادا کی گئی اس اوسر پر تقریباً ۵۰۰-۴۰۰ کے قریب استریاں اپستھت تھیں۔ سکول میں آگے بھی ٹیلرنگ کلاس ہے۔ لیکن یہ ٹیلرنگ کلاس بڑے وسیع پیمانہ پر کھولی گئی ہے۔ اس میں نہ صرف سکول کی لڑکیاں بلکہ شہر کی دوسری استریاں بھی داخل ہو سکیں گی۔

آریہ ہائی سکول کا سالانہ جلسہ

آریہ ہائی سکول و آریہ سمگھ ادھار سبھا کا سالانہ جلسہ آریہ ہائی سکول کے وسیع صحن میں مورخہ یکم جون سے ۳ جون تک بڑی شان سے منایا گیا۔

مورخہ یکم و ۲ جون کو پنڈت شانتی پرکاش جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپدیش راتری کے سمے سکول کے صحن میں ہوئے ۳ جون کو پنڈت لیکھ پال جی سناتک اودھشٹاتا دلت ادھار سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا راتری کے سمے آریہ سماج کے وشے پر نہایت ہی عالمانہ ویاکھیان ہوا۔ پنڈت جی کا ۴ جون کو بھی لیکچر ہونا تھا لیکن آندھی اور بارش کے آجانے کے کارن لیکچر نہ ہو سکا۔ ۵ جون بروز شکروار کو ۶ بجے کے قریب سکول سے نگر کیرتن شروع ہوا۔ سب سے آگے سکول کے نوجوان طالب علم۔ تلوار۔ گتکہ۔ مرہٹی کے کھیل کرتے جا رہے تھے۔ اس کے بعد ۲ طالب علموں نے اوم کی پوتر پتاکا اٹھائی ہوئی تھی۔ اس کے بعد سکول بینڈ تھا۔ اس کے بعد ۵۰ کے قریب گھوڑا سوار دسکول کے طالب علم ایک وردی میں گھوڑوں پر سوار) زیر سرکردگی ماسٹر کدارناتھ جی جا رہے تھے۔ اس کے بعد مختلف بھجن منڈلیاں تھیں جو کہ پیارے رشی کے گنوں کا گان کرتی جا رہی تھیں۔ جلوس آدھ میل کے قریب لمبا تھا۔ ۱۱ بجے کے قریب جلوس شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں سے ہوتا ہوا اسلامیہ مندر میں جا کر سمایت ہوا پھر راتری کو لالہ دیوی چند جی ایم اے ہوشیار پور والے کا ہندوؤں کی موجودہ اوستھا پر نہایت ہی عالمانہ لیکچر ہوا۔

۶ جون کو ۱ بجے کی گاڑی سے بھائی پرمانند جی سکول کے جلسہ کے سلسلہ میں لاہور سے تشریف لائے ہم لیکا سٹیشن پر سواگت کیا گیا اور ۱ بجے کی گاڑی سے پراتہ نارووال سے شری پوجیہ سوامی سوتنترا نند جی مہاراج اوپ پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی تشریف لائے سٹیشن پر سوامی جی کا نہایت ہی شاندار سواگت کیا گیا سٹیشن پر شہر کے ہندو معزز اصحاب۔ آریہ سبھا سد آریہ ہائی سکول کا سٹاف۔ سکول بینڈ آپکے سواگت کے لئے اپستھت تھے۔ سوامی جی مہاراج کو جلوس کی شکل میں لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ کے مکان پر لے جایا گیا رات کو شری بھائی جی کا ویاکھیان ہوا۔

۷ جون بروز اتوار کو کارروائی پراتہ ۶ بجے سکول میں ہون یگیہ سے شروع ہوئی اس کے بعد شری پنڈت دیوان چند جی نے سندھیا کرائی۔ اس کے بعد مہاشہ مہر چند جی بھجنیک کے بھجن ہوئے۔ بعد میں پنڈت اندر جی سناتک ایم اے پردھان آریہ سماج گوجرانوالہ نے نہایت ہی میٹھے اور سندر شبدوں میں وید منتر کا اپدیش کیا۔ اس کے بعد شری پوجیہ سوامی سوتنترا نند جی مہاراج کے پردھان پد میں سکول کے لڑکوں میں تقسیم انعام کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مہاشہ چرنجیت رائے طالب علم دسویں جماعت نے ہندی بھارت ورش کی قومی زبان کیوں ہونی چاہئے کے وشے پر نہایت ہی اعلیٰ مضمون پڑھا۔ اس بالک کو آگے بھی ہندو سنٹرل یودک سبھا لاہور نے بندہ بیراگی پر جواب مضمون لکھنے پر اول انعام دیا تھا اس کے بعد مسٹر پیارا لعل طالب علم سکول نے اچھوت ادھار کے وشے پر نہایت ہی اعلیٰ مضمون پڑھا اس بالک کو بھی ریفارم کمشنر صاحب کی طرف سے دیہات سدھار کے وشے پر جواب مضمون لکھنے پر دوئم انعام ملا تھا۔ اس کے بعد سکول کے لڑکوں نے ڈبل ڈرل۔ سکاؤٹوں کی کھیلیں۔ تلوار گتکہ۔ مرہٹی کے کرتب پنڈال میں ہی دکھلائے لالہ ہری رام جی ہیڈ ماسٹر نے سکول رپورٹ سنائی۔ اس کے بعد انعام تقسیم کی کارروائی کی گئی۔ شری پوجیہ سوامی جی مہاراج نے تھوڑے منٹوں میں اپنا بھاشن دیا اور اپنے پوتر کھ

Digitized by eGangotri

آریہ ٹیلرنگ کلاس کے کھلنے کی گھوشنا کی دسکول میں ایک ٹیلرنگ کلاس اس ورش سے کھول دی گئی ہے جس میں بالکوں کو ٹیلرنگ کا کام سکھایا جایا کریگا کورس ایک سال کا ہوگا۔ آریہ منگرہ بچوں سے کوئی فیس نہ لی جایا کریگی۔ ایک یوگیہ ماسٹر جو کہ ایف اے تک تعلیم یافتہ ہے کی خدمات اس کام کے لئے لی گئی ہیں۔ سوامی جی کی اپیل پر ۱۱۰۰ روپیہ کے قریب نقد اور وعدوں کی صورت میں اکٹھا ہوا۔

بعد دوپہر ۳½ بجے سے ۵ بجے تک آریہ سماج مندر میں ضلع ویدپرچارنی سبھا اور ضلع بھر کے آریہ سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں۔ منیجروں اور سہایکوں کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں ضلع میں وید پرچار اور آریہ سکولوں کی اُنّتی کے طریقوں پر وچار ہوتا رہا۔ پھر راتری کو لالہ دیوی چند جی کا دوسرا عالمانہ لیکچر ہوا۔ اس کے بعد شکریہ۔ آرتی۔ شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔ جلسہ بلحاظ دھن۔ حاضری اور پرچار ہر طرح کامیاب رہا۔ ہم سکول کے ہیڈ ماسٹر لالہ ہری رام جی دسکول سٹاف کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں

نوٹ) آریہ بھائی یہ جان کر خوش ہوں گے کہ اس ورش سے آریہ سکول میں پہلی ہی جماعت سے بجائے اردو کے ہندی شروع کر دی گئی ہے

نویدک رام لال شرما شہر سیالکوٹ

اوسٹیک نویدن

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا

International Aryan League

کھو منڈل۔ ہ سمست آریہ سماجوں کی سروو پرتی ندھی سبھا (Representative Body) ہے۔ اس سبھا کی اور سے مدراس آدی پرانتوں میں جہاں آریہ سماج کا نام ماتر پرچار ہے اڑیسہ آدی جنگلی تتھا گڑھوال آدی کی پہاڑی جاتیوں میں پرچار کاریہ ہو رہا ہے جس سے یہ جاتیاں ودھرمی ہونے سے بچی رہیں اور انکی پورنتیا رکشا ہو جاوے۔ دیش کے باہر بھی امریکہ آدی پردیشوں میں پرچار ہو رہا ہے۔ یہ سبھا چاہتی ہے کہ اپنے سدھاروں کے سوا اچھوت کہلانے والی جاتیوں کے پرشن کو سلجھانے انکی سھتی کو اونچا کرنے اور کریاتمک روپ میں ان کو ہندو جاتی کا انگ بنانے کے لئے وشیش یتن کرے۔ ان پرچار کاریوں کو وستار دینے تتھا انتم کاریہ میں وشیش یتن کرنے کے لئے دھن کی ضرورت ہے۔ اسلئے یہ سبھا دانی اور اُدار ہستری پرشوں سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ اس کاریہ میں جی کھول کر سہائتا کریں جس سے یہ سبھا ادھک سے ادھک انکی سیوا کر سکے۔

دینبندھو منتری سارودیشک سبھا دہلی

آریہ سماج صدر بازار ڈلہوزی کا چناو

پریذیڈنٹ۔ لالہ پورن چند جی پروپرائٹر ڈلہوزی ڈائری۔ وائس پریذیڈنٹ مہاشہ نانک چند جی۔ سیکرٹری۔ پنڈت نتھو لال جی

اسسٹنٹ سیکرٹری لالہ ٹھاکر رام جی ایس۔ ڈی او۔ خزانچی۔ لالہ گیان چند جی۔ لائبریرین مہاشہ جانن رام جی

ممبران ایگزیکٹو کمیٹی: لالہ کنہیا لال جی لالہ نتھو رام جی فوٹوگرافر۔ دو استریاں استری سماج میں سے چنی گئیں۔

آریہ استری سماج کا چناو

پریذیڈنٹ شریمتی دیاوتی۔ وائس پریذیڈنٹ شریمتی راج کماری۔ شریمتی بھاگ وتی سیکرٹری۔ شریمتی دولتاں دیوی۔ اسسٹنٹ منتری۔ شریمتی بھاگوتی۔ خزانچی شریمتی سمترا دیوی جی۔ لائبریرین شریمتی ودیاوتی

مینیجنگ کمیٹی آریہ ہندی پاٹھ شالہ

منیجر۔ لالہ کنہیا لال جی۔ اسسٹنٹ منیجر شریمتی دولتاں دیوی جی

اس کے علاوہ ادھیکاری بھی مینیجنگ کمیٹی کے سبھاسد ہیں۔

کراچی میں سوامی ستیانند جی مہاراج کی کتھا

مورخہ ۱ جون سے رات کو ۹ سے ۱۰ بجے تک روزانہ آریہ سماج کراچی کی طرف سے شری دھنپت مل آریہ ہندی پاٹھ شالہ کے وشال آنگن میں شری سوامی ستیانند جی مہاراج کی رامائن کی بڑی منوہر کتھا ہو رہی ہے اور کراچی جنتا اس ست سنگ سے خوب لابھ اٹھا رہی ہے۔ پچھلے ورش سوامی جی کی گیتا کی کتھا سن کر اس ورش بھی کراچی جنتا نے سوامی جی سے پرارتھنا کی کہ وہ اپنی مدھر بانی دوارا کراچی کی جنتا کو لابھ اٹھانے کا اوسر دیں۔ کتھا بڑی منورنجک ہے اور سوامی جی کی شیلی کا جنتا پر بڑا پربھاو پڑا ہے۔ جو دھناڈھیہ ویکتی کبھی سماج میں نہیں آتے تھے۔ سوامی جی کی کتھا پر پدھارتے ہیں۔ لالہ روپ لال جی پردھان اس کتھا کے پربندھ میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔ آریہ سماج کراچی کی ہونے والی اردھ شتابدی کی کامیابی پر اس کتھا کا بڑا اچھا اثر پڑیگا اسی وچار سے ایسی کتھاؤں کا شتابدی تک سلسلہ جاری رکھنے کا ادھیکاری ورگ پربندھ کر رہے ہیں۔

پرکاش سروپ منتری آریہ سماج کراچی

چار سو سانسیوں کا دھرم پرویش

سیالکوٹ۔ ۱۶ جون۔ مسلم مولویوں سے زبردست جدوجہد کے بعد سانسیوں کے دھرم پرویش کے معاملہ میں آریہ سماج کو شاندار فتح حاصل ہوئی ہے۔ موضع منڈیالہ اور کوٹ ڈھینگر یا نواح سے ۴۰۰ سانسی مرد۔ عورت اور بچے شہر میں آئے شہر کی ہندو پبلک نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور ہر ایک کو کیسری رنگ کا ایک ایک لباس دیا گیا۔ شدھی کی رسم پنڈتوں نے ادا کی۔ ازاں بعد آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پنڈت لیکھ رام جی نے ان کے سامنے تقریر کی۔ اس کے بعد آریہ دیویوں اور عام پبلک کا جلوس نکالا گیا۔ جس کے آگے آگے آریہ سکول کا بینڈ تھا۔ شہر میں زبردست جوش و خروش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کوٹ جھنڈو کے جو ۲۲ سانسی مسلمان ہو گئے تھے وہ بھی شدھ ہو گئے ہیں۔

آریہ یووک سماج کراچی کا چناو

پردھان۔ پنڈت چمن لال جی۔

اُپ پردھان۔ مہاشہ منالال جی و مہاشہ ۲ سن داس جی۔ منتری۔ مہاشہ دیر بھان جی۔ اُپ منتری مہاشہ اسودرمل جی۔ خزانچی مہاشہ کانتی لال جی۔ آڈیٹر مہاشہ رتن لال جی

ممبران انترنگ سبھا۔ لالہ بشمبر داس جی۔ دلسکھ۔ کے۔ ایم۔ بھاٹیہ۔ کالی داس کان جی۔

پرتشٹھت سبھاسد۔ مہاشہ پرکاش سروپ جی و مہاشہ امرناتھ جی

(منتری آریہ یووک سماج کراچی)

مسلم پارلیمنٹری بورڈ سے استعفیٰ

نینی تال ۱۵ جون۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ نواب چھتاری اور نواب سر محمد یوسف نے مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ سے استعفیٰ دیدیا ہے

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں میں بھی جریان کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے جسے لیکوریا یا لیوکوریا کہتے ہیں۔ میرے پاس اس کی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی "سیتا سی کا پاپلٹ" موجود ہے۔ جس سے بیشمار دُکھی بہنیں لابھ اٹھا چکی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ۔ سیناسی اکسیر ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا جادو نما اور تاثیر علاج جس کی چند خوراک ہی ان نامرادوں کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ دیتی ہیں جہاں ہر قسم کے علاج اور انجیکشن بھی فیل ہو چکے ہیں پر کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔ ہند کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں قیمت اکسیر آتشک ۸/ علاوہ محصول اکسیر سوزاک ۸/

بابو روپی نندن اور سیر مقام جھرلی

براستہ مورنڈہ ضلع انبالہ

اچھوت مسلمان بن رہے ہیں

ان کو بچائیے

مسلمانوں کیطرف سے آجکل اچھوت اقوام میں ہر جائز و ناجائز پراپیگنڈا ہو رہا ہے اور لٹریچر مفت تقسیم کیا جا رہا ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اچھوت مسلمان ہو رہے ہیں لیکن آریہ سماج یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی خاموش ہیں کیا آپ کا فرض نہیں کہ انہیں بچائیں آپ بھی اچھوتوں میں ایسا لٹریچر تقسیم کریں جسے پڑھکر آریہ سماج اور ویدک دھرم کی فضیلت انپر سکہ بیٹھ جائے اور مساوات کی جو نظیر ویدک دھرم دنیا کے سامنے رکھتا ہے اسکا پتہ انہیں لگ جائے ویدک دھرم کی خوبیاں اور برکتیں اچھوتوں پر ظاہر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کتب منگوا کر بانٹئے

آریہ سماج کیا ہے۔ جو شری نارائن سوامی جی کی تصنیف ہے اردو ۱۸×۲۲/۸ صفحات ۷۰ قیمت ۱/

ویدک دھرم کی فضیلت از شری ہتیتی جی علاد یوری ایڈیٹر پرکاش صفحات ۷۰ سائز ۱۸×۲۲/۸ قیمت ۱/

یہ دونو کتابیں مفت بانٹنے کے لئے اگر آریہ سماجیں منگوائیں تو انہیں لاگت دام سے بھی نصف قیمت یعنی ارزاں کے حساب سے دیدی جائیں گی بشرطیکہ کم از کم سو کاپی منگوائی جائے محصول ریل منگوانے والے کے ذمہ

اسکے علاوہ مورتی پوجا کی حقیقت ۱/ اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۱/ پوران پرکاش ۸/ بھی مطالعہ کے لئے زبردست کتابیں ہیں۔ یہ پستکیں کھنڈن سیریز کے ایک ایک نمبر نے دھوم مچا دی ہے ویدوں کے متعلق پورن کتاب "وید سمبھتی" انگریزی کا ترجمہ ہو رہی ہے یہ سب معرکہ کی کتابیں حاصل کرنے کے لئے آج ہی کھنڈن سیریز کا ۳ روپیہ چندہ بھیجکر گراہک بن جائیے۔

مینیجر کھنڈن سیریز کچی لنبت روڈ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت | اپنے دیش کی بات | سنسار کی اور

مصنوعی ممیرہ

ہلدی کی چھوٹی باریک گرہ ماعقرقرحا یا جھنڈے کی جڑ کو جامن کے تیزاب میں بھگو کر سکھا لو اس میں نیلا پیلا ایک ذرا پانی لگا کر رگڑنے سے سفید ہو جاتا ہے۔ ناواقف لوگ۔ دام فریب میں پھنس کر سو سو روپے تک فی تولہ خرید لیتے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ جو دوا اپنے رنگ کو اس طرح کاٹتی ہے۔ یہ آنکھ کی سیاہ پتلی کو کیوں نہ خراب کر دیگی۔ یاد رکھو اصلی ممیرہ میں یہ خاصیت ہرگز نہیں ہوتی ہم نے یہ ترکیب دھوکہ دینے کے لئے نہیں لکھی بلکہ دھوکہ سے بچانے کے لئے لکھی ہے

لکڑی کا روغن

میز کرسی۔ قلمدان اور پلنگ کے پائے وغیرہ پر لگا دیں۔ خواہ بانس کی چھڑی بنا کر اس پر حسب مرضی کوئی رنگ لگا کر خشک ہونے کے بعد یہ روغن لگا دیں۔ وہی ایک پیسہ کی لکڑی دو تین آنہ میں فروخت ہوگی۔

بیروزہ خشک پاؤ بھر۔ رال سفید ڈیڑھ پاؤ ہر دو کو کوٹ کر کسی ہانڈی میں گلا دیں آگ نرم رکھیں۔ جب سب گل جائے تو آگ پر سے فوراً اتار کر آدھ سیر مٹی کا تیل داخل کر کے کسی لکڑی سے خوب ملا دیں یہ روغن مثل شیشہ کے چمکدار ہوگا۔

روغن کی دوسری ترکیب

اسپرٹ وائن بقدر پاؤ بھر لے کر اس میں ایک چھٹانک چپڑا لاکھ پیس کر ڈال دیں اور بوتل کے منہ پر خوبصورت ڈاٹ لگا دیں کچھ دیر بعد لاکھ خود بخود حل ہو جاوے گی یہ روغن نہایت شفاف ہوتا ہے اور لگاتے لگاتے خشک ہو جاتا ہے اور صفائی خوب رکھتا ہے

مکھی مار تیل

انگشٹ پوڈر	تیل ہیرافین
۵ اونس	تیل یوکلپٹس
	اکیس
تیل سیلی کلیٹ کافی پوڈر	۱۱ ونس

انگشٹ پوڈر کو ہیرافین کے تیل میں ۸ دن بھگو رکھیں اور باقی کے اجزا ملائیں۔ یہ تیل جس جگہ چھڑکا جائے گا مکھیاں مر جائیں گی۔

ہندوستان میں بدیشی راج

برٹش ہندوستان اور دیسی ریاستوں کے علاوہ یورپ کی دو اور طاقتوں — فرانسیسیوں اور پرتگیزوں — کے پاس بھی ملک کے چھوٹے چھوٹے علاقے ہیں۔

پرتگیز انڈیا — پرتگیزوں کے پاس صوبہ بمبئی میں ساحل سمندر پر تین علاقے ہیں — (۱) گوا (۲) ڈیمن (۳) ڈیو۔ گوا بمبئی کے جنوب میں ہے اس کا رقبہ ۱۳۰۱ مربع میل اور آبادی ۵½ لاکھ کے قریب ہے۔ نوا گوا دارالخلافہ اور موروگوا بندرگاہ ہے۔ ڈیمن اور ڈیو بمبئی کے شمال میں کھمبات اور کاٹھیاواڑ میں ہیں جن کا رقبہ بتدریج ۸۲ اور ۲۰ مربع میل ہے۔ ڈیو اچھی بندرگاہ ہے۔ سرکاری زبان پرتگالی ہے۔

فرینچ انڈیا — فرانسیسیوں کے پاس ہندوستان میں ۵ الگ الگ علاقے ہیں جن کا کل رقبہ ۲۰۳ مربع میل اور آبادی ۲ لاکھ کے قریب ہے ان کا مشہور علاقہ پانڈیچری ہے جو مدراس کے جنوب میں ہے دوسرے علاقوں میں چندر نگر دبنگال میں۔ ماہی مالابار کے ساحل پر کاریکل کارومنڈل کے کنارے پر اور ینیاؤں جنوبی سرکار میں ہیں پانڈیچری کاریکل۔ ماہی معمولی بندرگاہ ہیں سرکاری زبان فرانسیسی ہے۔

ہندوستان کا بحری بیڑا

ہندوستان کے بحری بیڑے میں ۸ جنگی جہاز - ۲۷ کھوج پڑتال کے ایک مال ڈھونے کا۔ ۱۰ مال دینے والے اور ۱۲ دیگر چھوٹے چھوٹے جہاز اور کشتیاں ہیں۔

بچوں کی

دھارمک شکشا کا پرشن حل ہو گیا۔ وید کے آدھار پر لکھی ہوئی جیون بھرنے والی پستکیں (ہندی) پوجیہ نارائن سوامی جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ آچاریہ دیوشت ماجی اور آچاریہ وِدیا دتی جی تھا سب صوبوں کے عالموں نے ان کتابوں کی مکت کنٹھ سے تعریف کی ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری ہو دے نے ان کے مفید ہونے کی گھوشنا کی ہے۔

(۱) اپدیش امرت پانچوں بھاگ	۱۲/
(۲) پرسنتا رتھ امرت	۸/
(۳) جیون امرت	۷/
(۴) آنند امرت	۱۰/
(۵) بھگتی دیس امرت	۸/
(۶) بال دیانند چرت	۲/
(۷) سرل سندھیا و اپاسنا	۲/
(۸) ویدک دھرم آریہ سماج پرشنوتری	
(۹) وِدیارتھی جیون رہسیہ دفتری نارائن سوامی جی کرت	

پروفیسر سدھاکر جی ایم اے سیکرٹری سارودیشک سبھا دہلی نے یہ پستکیں لکھکر آریہ سماج اور ہندی ماتر کی بڑی سیوا کی ہے۔

ملنے کا پتہ: شاردا مندر لمیٹڈ نئی سڑک دہلی

(نوٹ) سب پرکار کا ہندی سا ہتیہ یہاں سے مل سکتا ہے

ڈیپازٹ کرنیوالی مشین

برطانوی بنکوں میں حال ہی میں ڈیپازٹ رکھنے والے بنکوں میں ڈیپازٹ کرنے والوں کی سہولیت کے لئے ایک نئی مشین ایجاد ہوئی ہے۔ اس مشین میں نادت سکے اور دستاویز میں ایک سوراخ کے راستہ ڈالی جاتی ہیں۔ اس کے اندر ایک کواڑ لگا ہوا ہے اور چند سیکنڈ میں ڈیپازٹ کرنیوالے کو رسید مل جاتی ہے ساتھ ہی سارا حساب رجسٹروں میں درج ہو جاتا ہے اس مشین کی وجہ سے کسی قسم کی گڑبڑ پیدا ہونے کا احتمال نہیں ہے۔

مچھر روکو نقاب

قطب شمالی کے مختصر موسم گرما میں مچھر اتنی ہی تکلیف دیتے ہیں جتنے زیادہ معتدل آب و ہوا والے علاقہ جات میں۔ اس بات کا جب سے سوویٹ سائینس دانوں کو علم ہوا ہے انہوں نے جال نما نقاب مہیا کر دئے ہیں اور انہیں اپنے سامان کا ضروری حصہ بنا لیا ہے۔

روغن کرنیوالی مشین

دھات کے بنے ہوئے خرمنوں کو روغن کرنے والی مشین حال ہی میں ایجاد ہوئی ہے۔ اس سے مزدوروں کا کام بہت ہلکا ہو گیا ہے مقناطیسی ڈھول سے خرمن کو اپنے چپکا دیتے ہیں۔ جیسے ایک مکھی ایک دیوار پر چپٹی رہتی ہے زمین پر سے آپریٹر اس کی نقل و حرکت کو کنٹرول کرتا ہے اور بجلی اور ہوا کی تاروں سے روغن سارے خرمن پر اپنا اثر جما لیتا ہے۔

باغات میں چشمے

اگر کوئی شخص کچھ ریت۔ ٹائیل سیمنٹ۔ چند گز پائپ اور سنے ڈیزائن کو جزوی طور پر فٹ کرے تو باغ میں ایک ایسا جوہڑ بن جاتا ہے۔ جو کہ آبدار چشمے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ خوشبو بنانے والے آلہ کے اصول کی طرح فلنگ سنہری بادل سے وہ بادگرد ایسے طریق سے استعمال کرتا ہے۔ جس سے جوہڑ کا پانی ہوا میں جھاگ کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور لطف یہ ہے کہ اس عمل پر خرچ بھی کم آتا ہے

Digitized by eGangotri

سوال پیچیدہ گشتہ

داتن کونسی کرنی چاہیے؟

(از منشی ویدو دھرم دیو کوی بھوشن ویدرتن شاہی معالج ماہر امراض مخصوصہ پھیلیری جگر لاہور)

کسی پیپلیر پر جیسی ڈاکٹر پیمدن لال جی نے یا پوریا کے مطابق [illegible] واسطے صرف نیم کی داتن کی طرف توجہ دلائی تھی میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اس پر شہد پر خاص وچار کروں کہ ہم کو کون سی داتن کرنی چاہیے۔

[illegible] کھا ہے۔ [illegible]

کرنا۔ کیکر، کدمب، سفید آک یا پیا بانس [illegible] نیم، بیٹھ کنڈا، ریل [illegible] کی اور داتن استعمال کرنی چاہیے۔

چرک [illegible] ۵ کے شلوک ۲۹ میں لکھا ہے کہ [illegible] چنبیلی، ارجن اور رسن اور [illegible] کی داتن دانتوں کے صاف کرنے کے [illegible]

[illegible] آیوروید کی کتابوں میں اور بھی داتن [illegible] ان میں سے بھی [illegible] کے مطابق اور حالات پت کف کی زیادتی کو دیکھ کر مناسب داتن کرنی چاہیے۔

عام طور پر [illegible] کی داتن جو پنجاب میں مشہور ہے اور ایک قسم کی پھان کی داتن جو ملتان کے علاقہ میں ملتی ہے۔ نہایت مفید ہوتی ہے [illegible] جہاں نیم نہیں ملتی۔ ہندوستان میں نیم کثرت سے ملتی ہے اس [illegible] عام پرچار ہے۔

مسوڑوں کی خرابی کو دور کرنے کے لئے پیپل [illegible] گولر اور پلکھن (پلکھ) کی داتن [illegible] سفید رہتی ہے اگر ان درختوں کی چھال سے گرارے کئے جاویں تو نہایت ہی مفید رہتے ہیں۔

ہمارے خیال میں ڈاکٹر صاحب آیورویدک ادویات کی بجائے ہومیو پیتھی ادویات کی تاکید کرنا لاحاصل ہے اگر قبض کی شکایت ہو تو حرف ہرڑ ایک ایسی عمدہ دوائی ہے جو بے ضرر بھی ہے اور مفید بھی۔ اسی طرح بنفشہ یا املتاس۔ اگر ضرورت نہ ہو۔ صرف ساگ، پھل ہی اچھے ہیں۔ قبض کے کئی سبب ہوتے ہیں ہم کسی اور موقعہ پر اس پر مفصل تحریر کریں گے کہ کس طرح سے آدمی قبض سے محفوظ رہ سکتا ہے اور قبض ہونے پر کیا کرنا چاہیے ہر حالت میں دستی کرم کرنا مفید نہیں ہوتا۔ آیوروید میں ستی کرم کو صرف وات پر رجحان روگوں میں ودھان کیا ہے۔

---

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کو شرطیہ دور کرنیوالی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھاتی ہے چند یوم کے استعمال سے مسّوں کا درد، کھجلی، خون کا زائل ہونا۔ تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے قیمت ۱؎ محصول ۸؍ گارنٹی۔ اگر دس سال کے اندر اندر دوبارہ بیماری کا دورہ ہو جائے تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی

نوٹ۔ اس سے اعلےٰ دوائی بتلانے والے کو ۲۰۰ روپیہ انعام

مینیجر کیلاش فارمیسی فتحگڑھ پنجتور فیروزپور

ہندوستانیوں کو بالکل پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر [illegible] ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ [illegible] قیمت قسطوں [illegible] فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar and Company Karachi

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کے بارہ میں سر سی پی رائے کی رائے

میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا۔ تمام دوائیاں اعلےٰ پیمانہ پر اور آیورویدک طریقوں پر بنائی جاتی ہیں اور دوائیوں کو دن بدن ہندوستان کے ہر صوبہ میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان سے باہر بھی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔

ادھیکش جوگیش چند گھوش آیوروید شاستری سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

بے شمار خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے

ہر ایک کا لب لباب یہ ہے کہ انسانی زندگی کے لئے آتنک نگرہ گولیاں آب حیات ہیں۔ قبض بدہضمی۔ خون کی خرابی۔ دل دماغ اور معدہ کا ضعف دور کرنا انکا ادنےٰ کرشمہ ہے آپ بھی آزما کر انکی تصدیق کریں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں للعہ پانچ ڈبیہ للعہ

اسی طرح طلا دواجی کرن کا استعمال کر کے ہزارہا اشخاص پوری مردمی حاصل کر چکے ہیں ایک مریض کیلئے صرف ایک شیشی کافی ہے قیمت فی شیشی للعہ۔ مزید آگاہی کے لئے کتاب "کام شاستر" مفت طلب کریں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ: لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین

افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان　۵؎

جمالستان　(محصول ڈاک علاوہ) للعہ

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

صیغہ نمبر ۸　پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

STAR TRADE MARK REGD

[illegible]

دماغی تراوٹ

کیش راج　Regd

سر کے تیلوں کا راجہ

اس میں وائٹ آئل نہیں ہے اسی لئے یہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ دیگر تیلوں کے نسبت یہ کہیں زیادہ فائدہ مند ہے۔ کیونکہ یہ صرف خوشبو دار ہی نہیں ہے بلکہ دوا آمیز بھی ہے۔

دماغ کو ٹھنڈا اور بالوں کو مضبوط کرنے میں یہ بے مثل ہے اس سے روسی اور خشکی دور ہوتی ہے اس کے مفید ثابت ہونے پر نمائشوں سے بہتیرے تحفے اور سارٹیفکیٹ عطا ہوئے ہیں۔ استعمال کر کے فائدہ اٹھائیے

قیمت فی شیشی تیرہ آنہ ۱۳؍

محصول ڈاک دس آنہ ۱۰؍

نمونہ ۲؍ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے

ڈابر سامان آرائش کے نمونے کا بکس

کم قیمت میں ہمارے یہاں کی مفید چیزوں کی آزمائش ہو سکے اس لئے ہم نے زنانہ مصرفی چیزوں کا یہ بکس تیار کیا ہے اس میں مندرجہ ذیل چند روز آٹھ قسم کی چیزیں بطور نمونہ دی گئی ہیں

(۱) دنت منجن (دانت کا منجن)

(۲) کیش دھونا (سر دھونیکا مصالحہ)

(۳) کیش راج (سر کے تیلوں کا راجہ)

(۴) ہیل اک صابون (دوا آمیز)

(۵) نہارنی اسنو (چہرے خوبصورتی)

(۶) نہارن پوڈر

(۷) اوڈونہارنی (عطر دل آویز)

(۸) ڈابر مسک لونڈر (اسنس مشک آمیز)

قیمت فی بکس ایک روپیہ چھ آنہ ۱؎۶؍

ڈاک محصول دس آنہ ۱۰؍

نوٹ۔ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

(۱) لاہور ایجنٹ: مینیجر پیسہ اخبار

(۲) امرتسر کے ایجنٹ: ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

PRAKASH LAHORE

کرنونتو وشوم آریم

سالانہ چندہ

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

[illegible]

آریہ سماج کے نیم

[illegible]

جلد ۳۲ | اتوار ۱۵ اساڑھ سمت ۱۹۹۳ مطابق ۲۸ جون ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۵

زمینِ ہند کی اُگلیگی سُورویر اپنے

بھنور میں قوم کا بیڑا ہے ہندوو ہوشیار
اندھیری رات ہے کالی گھٹا ہے اور منجدھار

اگر پڑے رہے غفلت کی نیند میں سرشار
تو زیرِ موجِ فنا ہوگا آبرو کا مزار

مٹے گی قوم یہ بیڑا تمام ڈوبے گا
جہاں میں بھیشم و ارجن کا نام ڈوبے گا

جنہیں رُلائے نہ اب بھی یہ قوم کی افتاد
سیاہ قلب وہ ہندو ہیں کنس کی اولاد

مگر وہ کیا ہیں کسی کی بھی گر نہ ہو امداد
اثر دکھائیگی جادو کا قوم کی فریاد

اٹھیں گے خاک کے تودوں سے دستگیر اپنے
زمینِ ہند کی اُگلیگی سُورویر اپنے

منشی حبیب لکھنوی مرحوم

Digitized by eGangotri

اُپنشد کاتھا
پرشنو پنشد

اوم
رگ وید — اتھروید
ویدامرت
یجروید — سام وید

چُنے ہوئے پھول

دوسرا پرشن

ویدربھی نے پپلاد رشی سے پوچھا ۔ بھگون! کتنے دیوتا (دِویہ شکتیاں) پرجا کو دھارن کئے ہوئے ہیں ۔ اور کتنے اس کو پرکاشت کرتے ہیں ۔ اور ان میں کون کون شریشٹھ ہیں؟

مہرشی پپلاد نے اُتر دیا ۔ آکاش ۔ وایو ۔ اگنی ۔ جل ۔ پرتھوی ۔ بانی ۔ من ۔ نیتر اور کان ۔ یہ دیو ہیں ۔ یہی پرجا کو تھامے ہوئے ہیں ۔ یہ دیو آپس میں جھگڑ پڑے ۔ وہ کہنے لگے کہ ہم نے ہی شریر کو تھام رکھا ہے ۔ ان دیوؤں کو لڑتے ہوئے دیکھ کر پران بولا کہ تم دھوکے میں نہ پڑو ۔ میں ہی وہ شکتی ہوں جس نے اس شریر کو تھام رکھا ہے ۔ پرنتو پران کی یہ بات سُن کر کسی بھی دیو کو وشواس نہ ہوا ۔ جب پران نے یہ دیکھا کہ ان شکتیوں کو وشواس نہیں ہوا ۔ تب پران ذرا باہر کو نکلا ۔ اس کے باہر آتے ہی سب دیو باہر نکل آئے ۔ اور اندر نہ ٹھہر سکے ۔ جب پران شریر میں ٹھہر گیا ۔ تو دیو بھی شریر میں جاکر ٹھہر گئے ۔ جیسے شہد کی مکھیاں اپنے راجہ کے اُڑ جانے سے سب کی سب اُڑ جاتی ہیں ۔ اسی پرکار بانی ۔ من ۔ نیتر اور کان آدی اندریاں پران کے ساتھ ہی نکلیں اور اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئیں ۔ یہ اوستھا دیکھ کر وے سب دیو پرسن ہو کر پران کی بڑی ستتی کرنے لگے ۔ جس کا آگے ورنن کیا ہے ۔

یہ پران ہی اگنی ہے ۔ یہی سوریہ ہے یہی ورشا ۔ یہی وایو اور یہی پرتھوی ہے ۔ اور جو کچھ بھی دیکھنے نہ دیکھنے والا ہے وہ بھی پران ہے ۔

پرانوں دوارا ہی وید یا ٹھ ۔ یگیہ ۔ کشاتر دھرم ۔ اور سارے شریشٹھ کرم کئے جاتے ہیں پران ہی پرجا کا پالک ہے ۔ ماتا کے گربھ میں بچہ پران دوارا ہی جیتا ہے ۔ اور پران ہی جیون داتا ہے ۔ رشی لوگ تپ اور ستیا چرن پران کی ہی سہایتا سے کرتے ہیں ۔ پران ہی ورشا دوارا ان آدی کا داتا ہے ۔ یہی رُدر ہے ۔ اور یہی آکاش میں وچرتا ہے اور یہی سوریہ ہے ۔

جب پران مینہ برساتا ہے ۔ تو سارے پرانی نہیت آنند ہوتے ہیں ۔ پران سنسار کی رکشا کرنے والا ہے ۔ اور سب کا پتا ہے ۔ بانی ۔ کان ۔ نیتر اور من آدی کو پران ہی شکتی دیتا ہے ۔ جو کچھ تین لوکوں میں ہے وہ سب پران کے وش میں ہے ۔ ہے پران! تو ہماری رکشا کر اور شوبھا اور بدھی پردان کر ۔ ٹپنی ۔ پران سے ابھی پرائے اس جیون شکتی سے ہے جس کے سہارے جیو آتما دیہہ پر شاسن کرتا ہے ۔ اور سب اندریوں سے کام لیتا ہے ۔ پران نہ ہو تو شریر نکما ہے ۔ اور اندریاں بھی کسی کام کی نہیں ۔ پران کو وش میں کرنے سے من اور سب اندریاں وش میں ہو جاتی ہیں ۔

युष्मा इन्द्रो वृणीत वृत्र तूर्ये यूयमिन्द्रमवृणीध्वं वृत्र तूर्ये प्रोक्षिता: स्थ। अग्नये त्वा जुष्टं प्रोक्षाम्यग्नीषोमाभ्यां त्वा जुष्टं प्रोक्षामि॥ दैव्याय कर्मणे शुन्धध्वं देव यज्यायै यद्वो शुद्धाः पराजघ्नुरिदं वस्तच्छुन्धामि॥

یجروید ۔ پہلا ادھیائے منتر
(رشی پرمیشٹھی پرجاپتی ۔ اندر دیوتا ۔ اگنی دیوتا ۔ یگیہ دیوتا)

لفظی ترجمہ: ۔ (اندر) سوریہ لوک (ورتر تُوریئے) بادل کو مارنے کے لئے (یوشما) پانی کو اور (اندرم) ہوا کو (اوریت) منظور کرتا ہے ۔ یعنی اوپر لے جاکر بادل بناتا ہے ۔ (یویم) تم لوگ (ورتر تُوریئے) تیز بادل سے گرے ہوئے جو (پروکشتا) سنساری پدارتھوں کو سینچنے والے پانی ۔ (ستھ) ہیں ۔ اُن کو (اِدر بی دھوم) منظور کرو یعنی اُن سے فائدہ اُٹھاؤ (اگنئے) اگنی سے سُکھ کے لئے (جشٹم) اپنے طریقوں سے عمل کرنے کے لائق (توا) یگیہ کو (پروکشامی) میں کرتا ہوں (اگنی شوماَبھیام) اگنی اور سوم سے (جشٹم) پریتی دینے والے اور پریتی سے سیون کرنے لائق (توا) یگیہ کو (پروکشامی) اوپر چڑھاتا ہوں ۔ (شندھ دھوم) سب کی شدھی کرنے والے (کرمنے) کرموں کے لئے (دیو یجیائے) عالم اور اعلے گنوں کی شریشٹھتا کے لئے (شندھ دھوم) شدھی کر دو (یت) تاکہ اس یگیہ سے (وہ) تمہارے (اشدھا) نقص (پراجگھنو) دور ہو جائیں (ادم) اس (وہ) تمہارے (تت) سُکھ کے لئے (شندھامی) میں شدھی کرتا ہوں ۔

تشریح ۔

اِس منتر میں استعارہ کے طور پر سورج اور بادل کے جنگ کا ورنن کیا گیا ہے ۔ سورج اپنی گرمی اور ہوا کی مدد سے پانی کو بخارات کی شکل میں اُوپر اُٹھاتا ہے ۔ آکاش میں جب بخارات کچھ مستقول حالت میں آتے ہیں تو ان کا بادل نام پڑتا ہے ۔ سورج اپنی کرنوں روپی فوج سے بادلوں کے ساتھ یدھ شروع کرتا ہے ۔ اور آخیر میں ان کو چھین بھن کرتا ہوا زمین پر گرا دیتا ہے ۔ سب انسانوں کو اعلے سُکھ اُٹھانے کے لئے بارش کے پانی کو زراعت وغیرہ مفید کاموں میں استعمال کرنا چاہئے ۔ کیونکہ اس پانی سے نہایت اعلے اناج پیدا ہوتا ہے ۔ ارشش کی صفائی کے لئے بڑے پریم سے یگیہ کرنا چاہئے ۔ کیونکہ شدھ اناج کے کھانے سے روگ دور ہو جاتے ہیں ۔ پرماتما کا یہ اپدیش ہے کہ جیسے میں اس سنسار میں سورج ہوا وغیرہ اشیاء سے شدھی کرتا ہوں ۔ ویسے ہی سب لوگ یگیوں سے پروپکار کرتے ہوئے نتیہ شدھی کیا کریں ۔

ضرورت ہے

ایک برسرکار نوجوان اگروال کے لئے جس کی ماہواری آمدنی بذریعہ دوکانداری پچاس روپیہ ہے ۔ ایک سوشیل امورِ خانہ داری سے واقف کنیا کی ضرورت ہے عمر ۱۵-۱۶ سال ہو ۔ اگر کنیا بال بدھوا خاندانی ہو تو بھی کوئی ہرج نہیں ہے ۔

خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں

ر ۔ معرفت مینیجر صاحب "پرکاش" لاہور

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل شکایت معاف (مینیجر)

روحانیت کے یہ بہت ہی خوفناک دشمن ہیں کام ۔ کرودھ ۔ لوبھ ۔ موہ ۔ ابھیمان ۔ ایرشا ۔ ان سے ہوشیار رہنا ضروری ہے ۔

رشی سورج کی طرح ہیں ۔ کیونکہ اُن کا اُپدیش ہر جگہ جاگرتی روپی پرکاش پھیلا دیتا ہے ۔ رشی زمین کی طرح ہیں ۔ کیونکہ اُن کا دل پاپوں کے تیکھے تیروں کو صبر سے سہہ لیتا ہے ۔ رشی پانی کے سمان ہیں ۔ کیونکہ اُن کے امرت وچن لوگوں کے دلوں میں دھرم روپی امرت برسایا کرتے ہیں ۔ رشی آگ کی مانند ہیں ۔ کیونکہ ان کا جیون پبلک کو سیدھے راستے ڈالنے میں سہائک ہوتا ہے ۔

سچائی کے پریم سے جس کا ہردے بھرا ہوا ہو ۔ ایسا آدمی کسی ہنر میں قابل نہ ہونے پر بھی بہت سی دیش سیوا کر سکتا ہے ۔

جس نے اپنا سارا دِل ایشور کے ارپن کر دیا ہے ۔ اور اپنے جسم کو پبلک سیوا میں لگا رکھا ہے ۔ وہی سچا تیاگی داتا اور گیانی ہے

انسان چار قسم کے ہوتے ہیں ۔ ایک مکھی چوس نہ آپ کھائے اور نہ دوسروں کو کھانے دے ۔ دوسرے کنجوس جو آپ تو کھائے مگر دوسروں کو نہ دے ۔ تیسرے فراخدل جو آپ بھی کھائے اور دوسرے کو بھی دے ۔ چوتھے داتا ۔ جو آپ نہ کھائے مگر دوسروں کو دے ۔ ان چاروں میں داتا بننا بہت مشکل ہے

جو آدمی من روپی تیرتھ کے گیان روپی تالاب میں ایشور کے دھیان روپی جل سے سنان کر کے راگ دویش روپی میل کو دھو ڈالتا ہے ۔ وہی پرم گتی کو حاصل کرتا ہے

جو آدمی ایشور سے پرارتھنا کئے بغیر سندھیا سنان وغیرہ کئے بغیر عمر گذارتا ہے ۔ وہ پربھو کا چور بن جاتا ہے ۔

رگھبنس دت منتری آریہ سماج جام پور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

پٹھانوں اور پولیس میں لڑائی

کوہاٹ۔ ۲۳ جون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ قبائل کے چھ اشخاص رائفلوں کی بھاری تعداد برطانوی علاقہ میں لانے کی کوشش کر رہے تھے کہ پولیس کو پتہ چل گیا۔ پولیس نے انہیں گرفتار کرنا چاہا تو انہوں نے مزاحمت کی۔ دونو طرف سے گولیاں برسائی گئیں۔ جس سے ایک پٹھان ہلاک ہو گیا اور ایک سخت زخمی ہوا۔ انہیں ہسپتال پہنچایا گیا اور باقی فرار ہو گئے۔

اخبار کی ضمانت داخل کر دی گئی

امرتسر۔ ۲۴ جون۔ ہفتہ وار اردو سوشلسٹ اخبار "ترقی" کے منتظمان نے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کر دی ہے۔ اخبار کا پہلا پرچہ جولائی کے پہلے ہفتے میں نکلیگا

بیٹے نے بوڑھی ماں کو قتل کر دیا

(دہلی ۲۲۰ جون) آج ریلوے کے ایک نوجوان قلی رام نرائن نے چاقو سے اپنی ماں کو اس لئے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ کیونکہ اس نے اسے ایک روپیہ دینے سے انکار کر دیا تھا جو وہ بطور رشوت اپنے جمعدار کو دینا چاہتا تھا۔ اس نے اپنی ماں سے کہا کہ اگر میں نے جمعدار کو رشوت نہ دی تو میرا نام قلیوں کی فہرست سے خارج کر دیا جائیگا۔ لیکن ماں نے کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ اس پر اُسے اس قدر غصہ آیا کہ اس نے چاقو نکال کر ماں کو چھاتی پر شدید ضربات لگائیں۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کی موت ہو گئی۔ پولیس جب پڑوسیوں کے اطلاع دینے پر پہنچی تو اس نے اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا

کانپور میں بم پھٹ گیا

(کانپور۔ ۲۲ جون) کل رتھ یاترا کے جلوس میں بم پھٹ گیا۔ رتھ کھینچنے والے دو کہار برج لال اور نرو بالک شدید طور پر مجروح ہوئے۔ ایک کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے

آئندہ کانگرس اجلاس کا صدر

نئی دہلی۔ ۲۳ جون۔ اگرچہ کانگرس کے آئندہ اجلاس میں ابھی چھ ماہ ہیں۔ لیکن اس سلسلے میں کانگریسی حلقوں میں بات چیت کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ آئندہ اجلاس کے صدر پنڈت سی راجگوپال آچاریہ ہوں گے

گورنمنٹ ہند نے سپیشل ٹیرف بورڈ کی سفارشات منظور کر لیں

شملہ۔ ۲۴ جون۔ گورنمنٹ ہند نے سپیشل ٹیرف بورڈ کی سفارشات منظور کر لی ہیں۔ بورڈ نے بعض برٹش ٹیکسٹائل مینوفیکچرز کے محصول درآمد میں تخفیف کی سفارش کی تھی۔ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ ۲۵ جون سے ان سفارشات پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ محاصل میں حسب ذیل تخفیف ہو گی۔

سفید سادہ پارچات پر محصول درآمد ۲۵ فی صدی یا $4\frac{3}{8}$ آنہ فی پونڈ کی بجائے ۲۰ فیصدی یا $3\frac{1}{2}$ فی پونڈ کر دیا جائیگا۔ صاف کئے اور رنگدار پارچات پر محصول ۲۰ فیصدی کم کر دیا جائے گا۔ سوتی کپڑے پر محصول میں کوئی تبدیلی نہ ہو گی۔ یہ فیصلے زیر دفعہ ۴ الف ٹیرف ایکٹ ۱۹۳۴ کئے گئے ہیں۔ اس لئے اسمبلی کی منظوری کی ضرورت نہیں۔ ان فیصلوں سے ہندوستانی کارخانہ داروں میں بے چینی پھیل گئی ہے۔ اس سے ہندوستانی کپڑے کی صنعت کو بھاری نقصان پہنچے گا۔

ہریجن ہندو دھرم چھوڑنے پر اپنے خاص حقوق سے محروم ہو جائینگے

بمبئی ۲۲۰ جون۔ کانفرنس کے فیصلہ کے متعلق ایک ملاقات کے دوران میں ڈاکٹر مونجے نے کہا کہ اگر ڈاکٹر امبیدکر اور ان کے ساتھی ہندو دھرم کو چھوڑنا چاہیں تو میں ان کے رستہ میں کھڑا نہیں ہوں گا۔ مگر میرا یقین ہے کہ ڈاکٹر امبیدکر بہت ہوشیار ہیں اور وہ آسمان سے گرا کھجور پر اٹکا کے مصداق کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے۔ اگر انہوں نے دھرم چھوڑ دیا تو وہ ان حقوق سے جو معاہدہ پونہ کے ماتحت ان کو حاصل ہیں محروم ہو جائیں گے

لاہور میونسپلٹی کا بجٹ واپس

لاہور۔ ۲۳ جون۔ مارچ گذشتہ میں جب لاہور میونسپل کمیٹی سالانہ بجٹ پر غور کرنے کے لئے بیٹھی تو کمیٹی نے کئی اسامیوں کو تخفیف کر دیا۔ کئی لوگوں کے گریڈ کم کر دئے اور کئی بعضوں کے ساتھ خاص رعایات کی گئیں۔ یہ بجٹ حسب معمول کمشنر لاہور ڈویژن کے پاس بھیجا گیا۔ اس کے خلاف میونسپل کمیٹی کے عملہ میں عام ہیجان و اضطراب پایا جاتا تھا اور کچھ عرضداشتیں بھی اس سلسلہ میں حکام بالا کو روانہ کی گئیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ کمشنر لاہور ڈویژن نے بجٹ واپس کر دیا ہے اور اس کو اس شکل میں منظور کیا ہے۔ جس شکل میں ایگزیکٹو آفیسر نے اس کے سامنے رکھا تھا۔ علاوہ ازیں کمشنر نے ایگزیکٹو آفیسر کو یہ اختیار دیا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو بشرط ضرورت سٹاف میں تبدیلی کر سکتے ہیں

صنعتوں کی ترقی کے لئے پانچ لاکھ روپیہ

شملہ ۲۳۰ جون۔ پنجاب انڈسٹریز ایکٹ کے ماتحت پنجاب میں صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے جو انڈسٹریل بورڈ بنایا گیا تھا۔ اس کی پہلی میٹنگ کل سر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ بورڈ نے باقاعدہ کام کرنے کے لئے رولز و ریگولیشن مرتب کئے اور اتفاق رائے سے سر سندر سنگھ مجیٹھا کو بورڈ کا وائس چیرمین منتخب کیا گیا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ حکومت پنجاب کو مشورہ دیا جائے کہ وہ پنجاب میں صنعتوں کی ترقی کے لئے پانچ لاکھ روپیہ منظور کرے

سر فیروز خان نون انگلستان کو

(کراچی ۲۳۰ جون) سر فیروز خان نون لنڈن میں ہندوستان کے ہائی کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔ آج $8\frac{1}{2}$ بجے بذریعہ ۵۲۵ ڈاک ہوائی جہاز انگلستان روانہ ہو گئے۔ ہوائی جہازوں کے اڈہ پر ان کے بہت سے دوستوں نے ان کو الوداع کہی۔ سر فیروز خان نون پہلی بار ہوائی جہاز میں سوار ہوئے ہیں

اطالوی قونصل جنرل بمبئی

(بمبئی ۲۲۰ جون) اطالوی قونصل جنرل بمبئی

امرتسر میں ۲۹ کارخانے بند

امرتسر ۲۴ جون۔ مزدور کم کئے جانے کے خلاف کل ۱۸ کارخانوں کے جولاہوں اور مزدوروں نے جن کی تعداد ۳۵۰ تھی ہڑتال کر دی تھی آج شہر میں رفل کے ۲۹ کارخانے بالکل بند ہو گئے ہیں۔ ہڑتالی مزدوروں کی تعداد ۶۰۰ کے قریب جا پہنچی ہے۔ گذشتہ گول باغ میں آل انڈیا ویورز ایسوسی ایشن ہری پور کا جنرل اجلاس زیر صدارت ماسٹر احمد دین صاحب منعقد ہوا جس میں سٹرائیک پر غور کیا گیا اور ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں کارخانہ داران رفل کی اپنے فیصلے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ جو مزدوروں اور مالکان کارخانہ میں ہوا تھا نیز کارخانہ داروں کو متنبہ کیا گیا کہ ویورز کسی صورت میں بھی اس سے کم اجرت نہ لیں گے۔

کونٹ کاروڈ یکا کو بذریعہ تار آج واپس بلا لیا گیا ہے۔ اس خبر سے بہت سنسنی پھیل گئی ہے۔

بنگال میں بندوقوں کی چوری

کلکتہ۔ ۲۲ جون۔ کلکتہ میں ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کچھ قلی ضلع بنکوڑا کے ایک گاؤں میں تالاب کھود رہے تھے کہ وہاں سے سات گولیوں والا ایک ریوالور برآمد ہوا۔ مٹی اور زنگ سے یہ ہتھیار بالکل ناکارہ ہو گیا تھا۔ تریپرا سٹیٹ اور چٹاگانگ اور میمن سنگھ کے اضلاع سے تین بندوقیں چوری ہو گئی ہیں

ہندوستان میں فرانسیسی بستیوں سے دستبرداری

پیرس (۲۲ جون) فرانسیسی بستیوں کے وزیر نے ایک اعلان جاری کیا ہے کہ اس اطلاع میں کوئی صداقت نہیں کہ گورنمنٹ فرانس ہندوستان میں اپنے مقبوضات سے دستبردار ہونے کے لئے برطانیہ سے گفت و شنید کر رہی ہے۔ اس افواہ کے پھیلنے کی وجہ یہ ہے کہ فرانس اور برطانیہ کی حکومتیں ہندوستان میں اپنی بستیوں کے باہر چھوٹے چھوٹے علاقہ جات میں اپنے حقوق کی تعبیر کے لئے پڑتال کر رہی تھیں

پونے ۲ من ناجائز افیم کی برآمد

(رنگون۔ بذریعہ ڈاک) پیگو کے نزدیک پولیس نے ۱۵ ہزار روپے کی افیم برآمد کی اور اس سلسلہ میں تین اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس کو ایک موٹر لاری کے متعلق جو پیگو جا رہی تھی۔ شک ہوا اور اُسے ٹھہرا لیا گیا۔ اس کی تلاشی لینے پر پہیوں کے بڑوں کے نیچے سے ایک برتن نکلا جس میں ۶۰۷ پونڈ افیم برآمد ہوئی

Digitized by eGangotri

فلسطین میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا

یوروشلیم ۔ ۲۳ جون: برطانوی فوجی دستوں پر حملہ کے سلسلے میں جس میں دو گورے فوجی ہلاک اور دو مجروح ہوئے ہیں۔ حکام نے نہایت شدید اقدام اٹھائے ہیں۔ چنانچہ یوروشلم جافہ روڈ پر شہر سے سولہ میل تک کے فاصلے پر کرفیو آرڈر لگا دیا ہے۔ اس سڑک کے دونوں طرف پانچ سو (۵۰۰) میٹر کے فاصلے میں شام کے سات بجے سے صبح ساڑھے چار بجے تک کسی پیدل شخص اور ٹریفک چلنے کی اجازت نہ ہوگی

ابی سینیا میں ہندوستانیوں وغیرہ کی تجارت تباہ ہو گئی

(جبوتی ۔ ۲۱ جون) معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کا ابی سینیا پر قبضہ صرف بڑے بڑے شہروں تک ہی محدود ہے ۔ ان بڑے بڑے رقبوں کا جو شہروں کے درمیان واقع ہیں بہت سا حصہ نہ صرف ابھی فتح ہی نہیں ہوا ۔ بلکہ وہاں کے لوگ اطالوی حکومت کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کر رہے ہیں ۔ اٹلی نے ابھی تک مغرب اور شمال کے اندرونی علاقوں میں جانے کی کوشش نہیں کی ڈیڈ جباتو کے اور مرہام کے ماتحت اضلاع میں منظم ابی سینین حکومت اطالویوں کے مقابلہ پر تیار ہو رہی ہے ۔ عدیس ابابا کے بہت سے لوگ بھاگ کر ان سرداروں سے جا ملے ۔ جو ابھی تک میدانِ جنگ میں ہیں ۔ اس کے علاوہ ابھی تک تمام ملک میں مالی ابتری پھیلی ہوئی ہے ۔ برآمد اور تمام غیر ملکی کرنسی پر پابندیوں نے تمام تجارت اور جائداد کو جو ہندوستانیوں ۔ انگریزوں اور دیگر سوداگروں کے ہاتھ میں ہیں تباہ کر دیا ہے بنک آف ایتھوپیا کا حساب ابھی صاف نہیں کیا گیا ۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اٹلی انگریزی اور دیگر قوموں کو تباہ کر کے اپنی تجارت کو فروغ دینا چاہتا ہے ۔ فرانس ریلوے حکام اطالوی سکہ لیمر لینے سے انکار کر رہے ہیں ۔ عنقریب ریلوے کا ایک پیچیدہ سوال بن جائیگا

کھدر خریدنے کا ریزولیوشن

مدراس ۔ ۲۲ جون ۔ معلوم ہوا ہے گورنمنٹ مدراس نے دیوکوٹہ ضلع رامنڈ کے پنچایت بورڈ کو ایک نوٹس دیا ہے کہ وہ وجہ بیان کرے کہ کیوں نہ اس کا یہ ریزولیوشن منسوخ کیا جائے کہ پنچایت بورڈ کے ملازموں کے لئے صرف کھدر ہی خرید کیا جاوے ۔ اس ریزولیوشن کا پاس کرنا بورڈ کے دائرہ اختیارات سے باہر ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ بورڈ نے جس میں کانگرسی ممبران کی اکثریت ہے ۔ حال ہی میں اس قسم کا ریزولیوشن پاس کیا جس کا گورنمنٹ نے ذکر کیا ہے

یاترا کے جلوس کو روک دیا گیا

کراچی ۔ ۲۲ جون ۔ میرٹھ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شری جگن ناتھ کے رتھ یاترا جلوس کے موقعہ پر یہاں کچھ ہاری سنسنی پھیل گئی ۔ جلوس کو قیصر گنج کے باہر سڑک پر روک دیا گیا اور تین گھنٹے وہاں کھڑا رہا ۔ صدر گنج سے جو جلوس ہر سال نکالا جاتا تھا ۔ اسے قیصر گنج پولیس سٹیشن کے نزدیک بہت دیر تک روکے رکھا ۔ جلوسیانے زبردست پروٹسٹ کیا مگر پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی

سرکاری ریلوں کی آمدنی میں اضافہ

شملہ ۔ ۲۲ جون ۔ ریلوے کی آمدنی کے متعلق تازہ ترین اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام سرکاری ریلوں کی آمدنی ۲ جون سے ۱۰ جون تک ۵۴ لاکھ روپے تھی یہ آمدنی پہلے سال کے انہی ایام سے ۵ لاکھ زیادہ ہے اور ۱۹۳۴ء کے انہی ایام سے تین لاکھ ۔ یکم اپریل سے ۱۰ جون تک کل آمدنی ۸۰.۴۷ کروڑ تھی یعنی پہلے سال سے اس عرصہ سے ۹۳ لاکھ زیادہ اور ۱۹۳۴ء کے اس عرصہ سے ۱۵ لاکھ زیادہ

اٹلی کے خلاف تعزیرات

لنڈن ۔ ۲۱ جون ۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا خیال ہے کہ اگر تعزیرات کے مسئلہ پر عام اتفاق ہو گیا تو انہیں سرکاری طور پر ختم کرنے میں زیادہ دیر نہ لگیگی اور عین ممکن ہے کہ وہ جولائی کے وسط میں اختتام پذیر ہو جائینگی ۔ برطانیہ میں حسب ضرورت آرڈر ان کونسل میں منسوخ کئے جائیں گے جیسا کہ تعزیرات کے اجرا کے وقت کیا گیا تھا ۔

سنت نگر میں ہندو عورت کا اغوا

لاہور ۔ ۲۲ جون ۔ سنت نگر لاہور سے ایک غریب ہندو مزدور کی بیوی کو کوئی شخص اغوا کر کے لے گیا عورت کے ۲ بچے بھی ساتھ ہیں ۔ مزدور سخت پریشانی کی حالت میں ہے ۔ پولیس میں اس معاملہ کے متعلق رپورٹ دی گئی ہے ۔ ایک شخص پر شبہ کیا جا رہا ہے ۔

پرائمری ایجوکیشن ایکٹ کے ماتحت سزا

سٹی مجسٹریٹ نے آج پنجاب پرائمری تعلیم ایکٹ کے ماتحت ۱۳ اشخاص کو سزا دی ہے کیونکہ باوجود کئی بار انتباہ دینے کے انہوں نے اپنے لڑکوں کو کسی منظور شدہ سکول میں نہ بھیجا ۔

تعلیم یافتہ بیروزگاران کا جلسہ

لاہور ۔ ۲۲ جون ۔ پنجاب ایجوکیٹڈ ان ایمپلائڈ لیگ کا ایک جلسہ عام ۲۲ جون کو وائی ایم سی اے ہال میں منعقد ہوا ۔ جن میں منجملہ دیگر تجاویز کے پراونشل کانفرنس کے انعقاد کی تجویز پر بھی غور کیا گیا

مسلمانوں کی نازیبا حرکت

بٹالہ ۔ ۲۱ جون ۔ سورج گرہن کے روز ہزاروں نرناری صبح علی وال میں اشنان کرنے کے لئے گئے ۔ ایک چھوٹے سے نالہ میں جس کے ایک طرف عورتوں کے نہانے کے لئے دیوار بنائی گئی ہے سیکڑوں ہندو عورتیں اشنان کر رہی تھیں کہ چار مسلمانوں نے جو کہ بٹالہ کے ذی عزت خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ۔ درختوں کی اوٹ میں سے عورتوں کی تصویریں لینے کی کوشش کی ۔ ایک شخص نے انہیں دیکھ کر شور مچا دیا ۔ دو نوجوان بھاگ گئے اور دو کو پکڑ لیا گیا ۔ لیکن انہیں بھی طعن تشنیع کے بعد چھوڑ دیا گیا ۔

گرام وید پرچارنی سبھا کی سرگرمیاں

(لاہور ۔ ۲۲ جون) شری یت دھرم ویر منتری گرام وید پرچارنی سبھا لکھتے ہیں کہ سبھا گراموں میں وید پرچار کا کام بڑے زور شور سے کر رہی ہے ۔ پنڈت جگن ناتھ کے پرستار تھ سے ۲۱ جون کو سدرشن نگر نزد ریلوے سٹیشن لاہور میں پنڈت کٹھا کر دت جی امرت دھارا کی پردھانتا میں آریہ سماج کی ستھاپنا کی گئی ہے

جاپانی جہاز پر گولیاں

(ٹینٹسن ۔ ۲۱ جون) ایک جاپانی اخبار کا بیان ہے کہ چینی محکمہ محصول کے ایک جنگی جہاز نے چکا کو صوبہ ہوپی سے پرے ایک جاپانی جہاز پر گولیاں چلائیں ۔ جس سے دو ملاح زخمی ہو گئے اور جاپانی حکام اس تصادم کی تحقیقات کر رہے ہیں ۔ ان حالات میں یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اس سے چین اور جاپان میں کشیدگی بڑھ جائیگی ۔

اٹلی اور جرمنی کے درمیان تجارتی معاہدہ

روم ۔ ۲۱ جون) اٹلی اور جرمنی کے درمیان تجارتی معاہدہ طے ہو گیا ہے ۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ بہر حال کو اس پر دستخط ہونگے تفاصیل ابھی موصول نہیں ہوئیں

آسٹریلیا کو جاپان کا الٹی میٹم

(رسڈنی ۔ ۲۲ جون) معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ جاپان نے گورنمنٹ آسٹریلیا کو مطلع کیا ہے کہ وہ چند ہی دن میں آسٹریلیا کے مال پر محصول بڑھا دیگا ۔ سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ نئے محصولات بلا امتیاز تمام ممالک پر لگائے گئے ہیں ۔

کلکتہ میں لیبر لیڈروں کی تلاشیاں

کلکتہ ۔ ۲۱ جون ۔ کلکتہ پولیس کی سپیشل برانچ نے دو لیبر لیڈروں کے مکان پر جن میں ایک بیرسٹر بھی شامل ہے ۔ بنگال لیبر پارٹی کے احاطہ میں چھاپہ مارا ۔ بیرسٹر حال ہی میں اٹھارہ ماہ قید کاٹ کر رہا ہوا ہے ۔ پولیس کو قابل اعتراض لٹریچر ملا ۔ آفس سیکرٹری کو گرفتار کر لیا گیا ہے

بادشاہ کے جنم دن پر خطابات

شملہ ۔ ۲۲ جون ۔ بادشاہ کے جنم دن پر خطابات کی فہرست شائع ہو گئی ہے ۔ پنجاب کے حصے حسب ذیل خطابات آتے ہیں

کے ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ راجہ آف جبل ضلع شملہ

سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ لفٹنٹ کرنل ہاربر نیلسن ۔ مسٹر کرائمپ سپرنٹنڈنگ انجینئر ۔ نواب حمزد جنگ افسر انوٹینگ کشمیر ۔ او ۔ بی ۔ ای ۔ مسٹر ایچ جی رسل پولیس سپرنٹنڈنٹ لاہور ۔

سر ۔ میجر نواب احمد نواز خان ایم ۔ ایل ۔ اے خان بہادر محمد جمال خان آف ڈیرہ غازیخاں قیصر ہند میڈل فسٹ کلاس ۔ مسٹر کنگ راولپنڈی کے ڈپٹی کمشنر کی بیوی ۔ لالہ السیر داس ٹنڈن ہیرو آف کوئٹہ

نواب ۔ مرید حسین قریشی ۔

جا ہو ابا دھیائے ۔ پنڈت متھرا پرشاد دکھشت راجگورو راجہ آف بگھاٹ

ہڑتال ترک نہ کی جائے

یوروشلیم ۔ ۲۲ جون ۔ عرب ہائی کمیٹی نے زبردست اپیل جاری کی ہے کہ ہڑتال ترک نہ کی جائے ۔

لاہور میونسپل کمیٹی کے خلاف دعوے

لاہور ۔ ۲۲ جون ۔ آج سردار تارا سنگھ بیرسٹر ہائیکورٹ نے چودھری تیرتھ داس رجسٹرار عدالت خفیفہ کی عدالت میں لاہور میونسپل کمیٹی کے خلاف دیوانی دعویٰ دائر کیا ہے ۔ دعوے کی بنا یہ ہے کہ سردار صاحب گوالمنڈی میں اپنے مکان میں معہ عیال و اطفال رہائش پذیر تھے وہاں صفائی کا خاطر خواہ انتظام نہ تھا ۔ گوڑا کرکٹ پڑا رہتا تھا ۔ علاوہ ازیں گلی میں بارش کا پانی جمع ہو جایا کرتا تھا ۔ جس کی وجہ سے ان کے بچے بیمار ہو گئے ۔ آج عدالت نے میونسپل کمیٹی کے خلاف سمن جاری کرنے کا حکم دے دیا ہے ۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۱۵- اساڑھ سمت ۱۹۹۳

دھرم اور مذہب میں فرق

(کچھ) لوگ کہتے ہیں کہ میں دھرم پریورتن کروں گا ... غلطی پر ہے کیونکہ وہ دھرم جیسی کھری ... بجائے مذہب جیسی نقلی اور کھوٹی چیز ... کا ارادہ کرتا ہے۔ "دھرم کا پریورتن" ... غلط ہے کیونکہ دھرم ایک ہے۔ ناں متوں ... دستیہ رہا ہے۔ رشیوں تک کسی ایک ... کے رشتہ میں بھی بھی مت رہے ہیں ... بعید بڑی چیز نہیں اگر کوئی مت بعید سے ... دھرم کو بتائے گئے کی کوشش کرتے اس ... ناداں کون ہوگا۔

... ہمارے بھارت ورش میں آریوں کا ... اور سب کا دھرم ویدک تھا اس لئے ... مذہب کا نام تک نہ تھا۔ پر آہستہ آہستہ ... متانتر پیدا ہوئے جنہوں ... مت کا پرچار شروع کیا اور مذہب ... کا بیج بویا پھر ودیشی حملہ آور ہوئے ... نے اسلام کی تبلیغ کی اور اس کام کے ... جائز و ناجائز طریق بھی اختیار کئے ... عیسائیوں نے اپنا کام لیا زہ اور ... لوگوں میں شروع کیا اور انہوں نے بھاری ... کی کیونکہ غریب لوگ دھرم کی ... وہ پیٹ بھرنا ہی سب سے بڑا ... جب عیسائیوں نے ان کو روٹی ... اپنے ان داتا کے ہی ہو گئے۔ آہستہ ... بھی بڑھتے گئے اور ان کا کام بھی ... جب آریہ سماج نے جنم لیا اور اس طرف توجہ ... تمام مذہبی سوسائٹیوں سے اس کا ... سنگھٹن نے سب کو بیدار کر دیا اور ... سوسائٹی زیادہ سے زیادہ دھن ... اور توجہ اس طرف خرچ کرنے لگی۔ ... دھرم میں ڈاکٹر امبیدکر کے تبدیلی ... اعلان سے بیداری آ گئی ہے اس لئے ... خواہ وہ اخلاق کے درجہ سے گرا ہوا بھی ... اپنی ذاتی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ... معقول قیمت وصول کرنے کی فکر ... ایسے لوگ دھرم کو نہیں جانتے

مذہب نہیں سمجھتے اور دھرم اور مذہب میں جو فرق ہے۔ اس سے واقف نہیں۔ اس لئے وہ سخت غلطی کر رہے ہیں۔

دھرم میں پریورتن ناممکن ہے۔ کیونکہ دھرم ایسی چیز نہیں جو تبدیل کی جا سکے جس طرح قانون قدرت غیر مبدل ہیں اسی طرح دھرم بھی۔ دھرم کا لکشن سنکشیپ میں یہ ہے کہ جو دھارن کرنے یوگیہ ہے وہ دھرم ہے۔ اب پرشن ہوگا کہ دھارن کرنے یوگیہ کیا ہے؟ اس پرشن کا دتر اتر سوچنے سے پہلے منش کو یہ سوچنا ہوگا کہ اس کے جیون کا ادیشیہ کیا ہے؟ اس ادیشیہ کی سدھی کے لئے جو کرم کئے جاتے ہیں ان کا اچت روپ میں ہو سکنا ہی دھرم ہے یعنی ہمارے جیون کا ادیشیہ ہے موکش اور پرلوک کے سکھوں کی سدھی۔ تو ان سکھوں کی سدھی کے لئے جن سادھو جنک پوتر گنوں کا سیون اور دھارن کرنا اوشیک ہے۔ وہی دھرم کہلاتا ہے۔ ویدک ساہتیہ میں دھرم وستو کے سوبھاوک گن اور کرتویہ کے ارتھوں میں بھی آیا ہے جیسے جلانا اور پرکاش کرنا اگنی کا دھرم ہے۔ پرجا کا پالن کرنا رکشن راجہ کا دھرم ہے۔ کیا ان سروتوں میں دھرم پریورتن سمبھو ہے؟ منو نے دھرم کے دس لکشن گنے ہیں۔ یعنی دھرتی۔ کشما۔ دم استے۔ شوچ۔ اندریہ نگرہ۔ دھی ودیا ستیہ اور کرودھ۔ جس منشیہ میں یہ لکشن ہوں وہ دھرمک ہے۔ کیا ان گنوں میں پریورتن کر کے لکشن بدلے جا سکتے ہیں؟ دھرم ہر زمانہ میں یکساں ہے کیونکہ وہ پرکرتی کے دوسرے نیموں کی طرح اپریورتنیہ ہے۔

اس لئے "دھرم پریورتن" کا پرشن ہی ... ہے۔ ہاں مذہب کی تبدیلی کا سوال اٹھ سکتا ہے۔ کیونکہ دھرم اور مذہب ایک چیز نہیں جس طرح دھرم صرف ایک ہے اسی طرح مذہب ایک نہیں بلکہ اینکوں مذہب اور پنتھ ہیں اور ان میں پریورتن بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مذہب کے معنی راستہ کے ہیں

اور عموماً یہ راستہ سورگ اور ایشور پراپتی کا راستہ کہا جاتا ہے۔ ایشور پراپتی اور سورگ کی سدھی کے راستے مختلف مذاہب نے جدا جدا بتائے ہیں اور جنت اور وصل خدا کیلئے ہر کوئی اپنے اپنے مذہب کو افضل اور بہتر کہتا ہے ہر ایک مذہب اپنے بانی (راستہ چلانے والے) اور مذہبی کتاب پر ایمان یا وشواس لانے کو کہتا ہے۔ بغیر ایمان لائے وہ اس مذہب کا پیرو نہیں سمجھا جا سکتا اور جب تک کوئی پیرو نہ ہے وہ اس مذہب کے عقیدہ کے مطابق ایشور اور سورگ کی پراپتی نہیں کر سکتا۔ دھرم اور مذہب میں یہی بڑا انتر ہے کہ دھرم کریاتمک چیز ہے اور مذہب وشواس آتمک۔ دھرم انسان کے سوبھاو کے مطابق یا مانو پرکرتی ہونے کے کارن سوبھاوک ہے۔ اور اس کا آدھار ایشوریہ نیم ہیں جو کبھی نہیں بدلتے۔ لیکن مذہب انسانی ہونے سے غیر قدرتی یا اسوبھاوک ہے۔

مذہب بے شمار ہیں اور ایک دوسرے سے مختلف اور متضاد اصولوں پر مبنی ہیں یہ تضاد ہی ان کے انسانی ہونے کا ثبوت ہے۔ جس طرح انسانی صفات سب کی ایک سی ہیں۔ اسی طرح منش ماتر کا ایک ہی دھرم ہے۔ اس لئے وہ عالمگیر دھرم ہے جو انسان کے لئے ہو سکتا ہے۔ منو جی کے بتائے ہوئے دھرم کے دس لکشن ہر ایک انسان کے لئے ایک سمان ہیں۔ ان لکشنوں کا سنسار میں کوئی مخالف نہیں لیکن ہر ایک مذہب دوسرے مذہب والوں کے لئے ناقابل عمل و قبول ہے اس لئے وہ عالمگیر نہیں ہیں یہ ضرور ہے کہ مذاہب میں بھی دھرم کا کچھ نہ کچھ انش ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے پاؤں بھی ٹکے ہوئے ہیں۔ دھرم سداچار سکھلاتا ہے۔ دھرماتما بننے کے لئے سداچاری ہونا نہایت ضروری ہے۔ لیکن کسی مذہب کا پیرو ہونے کے لئے اعلیٰ اخلاق ضروری نہیں یعنی جس طرح دھرم کے ساتھ سداچار کا گہرا سمبندھ ہے۔ اس طرح مذہب کے ساتھ اخلاق کا کوئی گہرا سمبندھ نہیں۔ کیونکہ کسی مذہب کا پیرو ہوئے بغیر بھی کوئی آدمی سداچاری یا دھرماتما بن سکتا ہے لیکن ایک سداچاری تب تک کسی مذہب کا پیرو نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ مذہب کے بانی پر ایمان نہ لائے۔ مثلاً مسلمان ہونے کے لئے قرآن اور حضرت محمد صاحب پر ایمان لانے کے لئے چاہئے اور بائبل پر اور سکھ ہونے کے لئے گوروؤں اور گرنتھ صاحب پر وشواس لانا ضروری ہے

دھرم ایشور سے سچا سمبندھ اور اس کو موکش پراپتی کے لئے دھرماتما یا سداچاری ہونا ضروری بتلاتا ہے۔ جیسے

(यतोऽभ्युदयनिःश्रेयससिद्धिः स धर्मः)

یعنی جو ملتی اور لوک اتی کے سدھ ہونے میں سامرتھ ہے وہ دھرم ہے۔ لیکن ہر ایک مذہب مکتی حاصل کرنے یا خدا تک پہنچنے کے لئے پہلے وہ مذہب اختیار کرنا ضروری قرار دیتا ہے اور سداچار کو غیر ضروری بتاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کی رُو سے مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ ماہ رمضان میں روزہ و نماز کا پابند مومن جنت کا حقدار ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ روزہ اور نماز کی پابندی ہی ایک ایسی چیز ہے جو حصول جنت کے لئے کافی ہے اعلیٰ اخلاق نہیں۔ اسی طرح صحیح بخاری کی مندرجہ ذیل حدیث سے پتہ چلتا ہے من قال لا الٰہ الا اللہ فل خل جنہ و ۲ زنہ و ۲ ان سرق کہنے والے مسلمان بہشت میں جاویں گے۔ چاہے وہ وبھچاری اور چور بھی کیوں نہ ہوں۔ اسی خیال سے ایک بار مولانا محمد علی نے کہا تھا کہ مہاتما گاندھی کیریکٹر کے نقطۂ نگاہ سے بہت بڑے مہاتما ہیں۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ وہ دوزخ میں جاویں گے کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ انہیں دوزخ کے عذاب سے بچانے کے لئے حج کرنے اور مسلمان ہو جانے کے لئے ان سے پیار کرنا بھی کی تھی۔

دھرم میں ظاہر نشانوں کے لئے کوئی جگہ نہیں جیسا کہ کہا ہے न लिङ्गं धर्मकारणम्

یعنی لنگ دھرم کا کارن نہیں ہے۔ لیکن مذہب باہر کے نشان ضروری قرار دیتا ہے جس طرح مسلمان کیلئے داڑھی۔ ختنہ۔ پردہ۔ شلوار۔ رومی ٹوپی وغیرہ سکھوں کے لئے پانچ ککے اور ہندوؤں کے لئے چوٹی وغیرہ۔

یہ تو ثابت ہو گیا کہ دھرم میں پریورتن اسمبھو ہے وہ غیر مبدل ہے۔ اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ وہ کونسا دھرم ہے؟ اس حقیقت سے کوئی انکاری نہیں کہ وید دنیا بھر کی کتب سے پرانی کتاب ہے آریہ سماج کا دعویٰ ہے کہ وہ ایشوری گیان اور دنیا کے آغاز سے ہے۔ اگر دنیا وید کو سب سے پرانی کتاب مانتی ہے تو اسے اس میں ورنت دھرم کو بھی سب سے پرانا ماننے سے کیا انکار ہو سکتا ہے۔ کوئی مذہب دھرم ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا۔ آریہ سماج ویدوں میں ورنت دھرم کے پرچار کا دعویٰ کرتا ہے صرف یہی ایک دھرم ہے۔ باقی سب مذاہب اور مت پنتھ وغیرہ ہیں۔

ویدک دھرم کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے ایک مسلمان یا عیسائی کوئی بھی کیوں نہ ہو اگر ویدک آچار اور وچار کے مطابق اپنا جیون بنا لیوے تو خواہ وہ وید پر یقین رکھے یا نہ وید کے سدھانت کے مطابق مکتی کا حقدار ہو جاتا ہے بخلاف اس کے اگر ایک ودھرمی عیسے اور بائبل پر یقین نہیں لاتا تو عیسائیت کے سدھانت کے مطابق وہ جنت کا حقدار نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی حضرت محمد صاحب اور قرآن پر ایمان نہ لائے تو وہ اسلام کے عقیدہ کی رُو سے بہشت

پرچار میں پولیس کی مداخلت

کورو کشیتر سورج گرہن کے میلہ پر آریہ سماج۔ سناتن دھرم اور سکھ مت کی طرف سے پرچار کا انتظام کیا گیا تھا۔ آریہ سماج کی طرف سے دو کیمپ لگائے گئے تھے۔ ایک گوروکل سیکشن کی طرف سے اور دوسرا کالج سیکشن کی طرف سے۔ اطلاع آئی ہے کہ پولیس نے سب کو پرچار کاریہ بند کر دینے کو کہا اور مداخلت کی۔ اوروں نے تو پرچار بند کر دیا۔ لیکن گوروکل سیکشن کے آریہ سماج کے کیمپ نے اپنا پرچار باوجود پولیس کی مداخلت کے جاری رکھا اور منتظمان ستیاگرہ کرنے پر تیار ہو گئے۔ جب پولیس کا بس نہ چلا تو وہ چپ ہو گئی۔ ان کی دیکھا دیکھی باقی کیمپوں نے بھی اپنا اپنا کام پھر سے شروع کر دیا۔

"آنند" نے کسی اشاعت میں گورنمنٹ سے درخواست کی تھی کہ وہ سوائے سناتن دھرم کے کسی دوسرے دھرم یا مذہب کے پرچار کی اجازت نہ دے۔ ہم نے اس کی اس ذہنیت پر ماتم کیا تھا اور بتایا تھا کہ آریہ سماج نے ہندوؤں کے سدھار کا کام کر رہا ہے اور انہیں سیدھے راہ پر لانا اسی کا کام ہے اب "آنند" نے دیکھ لیا ہوگا کہ خود سناتن دھرم کا پرچار بھی پولیس نے بند کر دیا۔ لیکن آریہ سماج ہی تھا۔ جو پولیس کے حکم کے باوجود اپنا کام کرتا رہا اور ستیاگرہ کرنے پر تیار ہو گیا۔ پولیس کو آخر کار جھکنا پڑا۔ آریہ سماج کی یہ زبردست فتح تھی۔ اس فتح کا یہ نتیجہ تھا کہ پورانکوں کو سناتن دھرم کی پرانی اور بوسیدہ ڈفلی کو بجانے کا موقعہ ملا ورنہ "سناتن دھرم" تو پولیس کے ڈر سے نہ جانے کہاں جا چھپا تھا؟

قدامت پسندی کی انتہا

ہمارے ۷ کروڑ بھائی قدامت پسندوں کے طرز عمل و سلوک سے تنگ آ کر ہم سے بچھڑنے کے لئے تیار ہیں لیکن، مہاتما گاندھی اور پنڈت مالویہ جیسے سرومانیہ نیتاؤں کی انتھک کوششوں کے باوجود قدامت پسند لوگ ابھی ذات پات کے الجھاؤ میں اچھوت کہی جانے والی جاتیوں سے وہی سلوک کر رہے ہیں نہ آنے والے خطرہ سے آگاہ ہیں۔ نہ ان پر دلیش اور جاتی کے رہنماؤں کی اپیلوں کا کوئی اثر پڑا ہے۔

تازہ اطلاع ہے کہ ریاست جے پور کے ایک گاؤں ٹہولی کے چماروں نے ایک تقریب کے سلسلہ میں مٹھائی تقسیم کرنے کا انتظام کیا اور اعلان کیا کہ تمام مٹھائی گھی کی تیار کی جائیگی۔ اس پر قدامت پسند گوجر برافروختہ ہو گئے کہ چماروں کو کیا حق ہے کہ وہ گھی استعمال کریں۔ اس پر چماروں اور گوجروں میں زبردست لڑائی ہو گئی اور پولیس کو ہجوم پر گولی چلانی پڑی۔ نہ جانے قدامت پسندوں کو کب ہوش آئیگی؟

بہار کے کسانوں کی حالتِ زار

طوفان کی تباہ کاریوں کی وجہ سے بہار کے کسانوں کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ مزدور اور زراعت پیشہ لوگ قحط سے بھوکے مر رہے ہیں۔ پیٹ بھر روٹی ملنا تو درکنار۔ ان کے لئے لگان ادا کرنا بھی ناممکن سا ہو رہا ہے۔ ان حالات کے پیش نظر کسان تحقیقاتی کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ جس کے صدر بابو راجندر پرشاد ہیں۔ کمیٹی کے سامنے چند سنسنی خیز شہادتیں آئی ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ کسانوں اور زمینداروں کو لگان ادا کرنے کے لئے اپنی بہنوں اور بیٹیوں تک کو فروخت کرنا پڑا ہے۔ یہ مفلسی کی حد ہے۔ ان حالات میں گورنمنٹ کا فرض ہے۔ ان کسانوں کی حالت زار پر ہمدردانہ غور کرے اور ان کی ٹھوس امداد کرنیکے لئے جہاں وہ زمینداروں پر زور ڈالے کہ وہ لگان میں بھاری تخفیف کریں وہاں مالیہ وغیرہ میں بھی کمی کر کے خود بھی انکی امداد کرے۔

کوٹ بھائی تھان سنگھ کا معاملہ

کوٹ بھائی تھان سنگھ میں مسلمانوں کی آبادی بہت زیادہ ہے ہندو اقلیت میں ہیں۔ پچھلے دنوں وہاں کے مسلمانوں نے اپنی اکثریت اور طاقت کے زعم میں ہندوؤں کا سوشل بائیکاٹ کر دیا اور ان پر اس قسم کی سختیاں روا رکھیں کہ وہ ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے ایک سو سے زیادہ ہندو گھرانے اپنے آبائی وطن کو چھوڑ کر دیگر مقامات پر جا کر آباد ہو گئے ہیں اور ہندوؤں کا لاکھوں روپیہ جو مسلمانوں کو بطور قرض دیا گیا تھا تباہ ہو گیا ہے۔ ان واقعات کی تائید تحقیقاتی کمیٹی جو پروفیسر عبدالمجید کی زیر صدارت مقرر کی گئی تھی کی رپورٹ نے بھی کی ہے۔ ان حالات میں یہ نہایت افسوسناک امر ہے کہ گورنمنٹ نے ابھی تک کوئی ایکشن نہیں لیا اس کا فرض ہے کہ وہ غریب اور بے کس و بے بس رعایا کی حفاظت کا مناسب انتظام کرے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

امام جماعت احمدیہ اور اچھوت

پچھلے دنوں اچھوتوں کیطرف سے لکھنؤ میں جو مذاہب کانفرنس ہوئی تھی۔ اس میں قادیانیوں کے امام کی طرف سے جو پیغام پڑھکر سنایا گیا وہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ آپکے یہ الفاظ قابل غور ہیں کہ:-

"ہمیں صرف اس غرض کیلئے مذہب قبول نہیں کرنا چاہئے کہ اس کے ماننے والے ہم سے کیا سلوک کرتے ہیں۔ اگر ایک سچے مذہب کے پیرو کسی وقت خدا کی تعلیم کو بھول کر ایک جماعت پر ظلم کرنے لگ جاتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ جماعت اس سچے مذہب کو چھوڑ کر ایک جھوٹے مذہب کو اس لئے قبول کرے کہ اس میں اُسے کچھ سہولتیں حاصل ہونگی۔ مذہب کسی کی جائداد نہیں اگر ایک مذہب کے پیرو اپنے مذہب کی تعلیم کے خلاف کوئی کام کرتے ہیں تو دوسروں کو چاہئے کہ ان لوگوں کی اصلاح کریں نہ کہ اس مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذاہب میں چلے جائیں۔ جن کی سچائی کو ان کا دل قبول نہیں کرتا۔"

بے شک، یہ الفاظ بظاہر سنہری ہیں اگر یہ ان کے دل سے نکلے ہیں تو انہیں دیا ہئے کہ وہ اپنے معتقدوں کو انہی خیالات کا پرچار کرنے کی ہدایت کریں اور ان شرارتی ارکان کے منہ میں لگام دیں جو اچھوت اقوام میں۔ ویدوں سمرتیوں شاستروں اور ہندوؤں کے بزرگوں کی شان میں گستاخانہ زہریلا پروپیگنڈا کر کے انکو اُن سے متنفر کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پسماندہ اقوام کے افراد کو لالچ دیکر یا ڈرا دھمکا کر بھی احمدیت کی آغوش میں لانے کی مذموم حرکت کرنے سے باز نہیں آتے۔

احمدیوں کی علیحدہ اقلیت

بقول "پیغام صلح" (۱۹ جون ۱۹۳۶ء) منشی ظفر علیخاں آف زمیندار نے سیالکوٹ۔ امرتسر اور لاہور کی ہنگامہ آرائیوں کے تلخ تجربات کے بعد اپنے آپ کو ایک نئی دلچسپی اور ایک نئے ہنگامہ کا مرکز بنانے کی خاطر یہ تجویز فرمائی ہے کہ احمدیوں کو مسلمانوں سے ایک علیحدہ اقلیت قرار دینے کے متعلق پنجاب ہائیکورٹ میں قانونی چارہ جوئی کی جائے کیونکہ مولوی احمدیوں کو کافر کہتے ہیں اور حکومت برطانیہ کے چار یا پانچ ہائیکورٹ اپنے فیصلوں میں ان کو مسلمان قرار دے چکے ہیں۔ امیر جماعت احمدیہ یہ فیصلے پیش کر کے مکفرین کا ناطقہ بند کرتے رہتے ہیں"

اس تجویز پر مخالف و موافق اخباروں میں خوب لے دے ہو سکتی ہے "پیغام صلح" نے لکھا ہے کہ:- "ان کی یہ کوشش اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے کہ وہ پہلے سر اقبال کو چیف جسٹس بنوا

لیں اور پنجاب کی گورنری کی گدی پر خود متمکن ہو جائیں ورنہ ان کا شوق تکفیر غیر مسلم انگریز جج کے فیصلہ سے کس طرح مطمئن ہو سکیگا؟"

ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس دلچسپ تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائیگا یا نہیں اور اگر ایسا کیا گیا تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ لیکن اس سے یہ تو اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ مسلمان احمدیت سے کسقدر نالاں ہیں؟

اسلام کی پتنگ

احمدی کہتے ہیں کہ اسلام کی گڈی چڑھی ہوئی ہے۔ لیکن مسلمانوں کا خیال ہے کہ انہی کی وجہ سے اسلام دنوں دن تنزل کی طرف جا رہا ہے اسی لئے وہ احمدیت کو اسلام کے لئے ایک بھاری خطرہ محسوس کرتے ہیں اور اسے مٹا دینے پر کمربستہ ہیں۔ لیکن بخلاف اس کے احمدیوں کا دعوےٰ ہے کہ:-

"اس زمانہ کے ایک سرے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں تو دوسرے سرے پر مسیح موعود (مرزا صاحب) ہیں۔ زمانہ محمدی سے اسلام شروع ہو کر زمانہ مسیح موعود میں تکمیل کو پہنچ جائیگا۔ یعنی دنیا کی قومیں مسلمان ہو کر ایک واحد اسلامی قوم (مسلمان) بن جائیں گی۔ اور یہ سب کام مسیح موعود کی معرفت ہوگا"

اس پر ہم رائے زنی نہ کرتے ہوئے ایک مسلم معاصر (اہلحدیث ۱۲ جون) کا ایک اقتباس دیتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے "مسلمانوں کو غفلت سے جگا کر دین اسلام کو معراج کمال تک پہنچانے کیلئے قادیان میں مسیح موعود آیا تھا۔ جس نے دعوےٰ کیا تھا کہ میرے سانس سے کفر مٹ جاویگا افسوس وہ بھی تشریف لے گئے۔ لیکن کفر نہ مٹ سکا۔ آج مسلمانوں کی حالت یہ ہے تیلی بھی گیا اور روکھا کھایا"

واضح ہو جاتا ہے کہ اس زمانہ کے ایک سرے پر آنحضرت اور دوسرے سرے پر مرزا صاحب دین اسلام کی پتنگ اڑانے کو کھڑے ہوئے تھے۔ لیکن مسیح موعود کا معجزہ دیکھیے کہ وہ آنحضرت کی چڑھائی ہوئی اسلامی پتنگ کو "احمدیت" سے کاٹنے میں مشغول ہو گئے اور ان کے منصوبے اور لمبے چوڑے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے۔

موسےٰ اور پتھر کی دوڑ

جامع ترمذی میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آپ بڑے حیادار تھے اور اپنا جسم ہمیشہ چھپائے رکھتے تھے اس پر بنی اسرائیل کے لوگوں نے آپ کو ستانا شروع کیا اور کہا کہ اس قدر جو بدن کو چھپائے رکھتے ہیں تو اسکی وجہ یہ ہے کہ ان کو برص یا اس قسم کی بیماری ہے۔ اللہ نے چاہا کہ موسےٰ کو ان کی تہمت سے بری کرے: موسےٰ ایک دن تنہائی میں اپنے کپڑوں کو ایک پتھر پر رکھکر غسل کرنے لگے۔ جب فارغ ہوئے اور کپڑے لینے کو اسکی طرف بڑھے تو پتھر ان کے کپڑوں سمیت بھاگا۔ موسےٰ لٹھ لیکر اس کے پیچھے دوڑے یہ کہتے ہوئے کہ اے پتھر! میرے کپڑے اے پتھر۔ میرے کپڑے۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں پہنچ گئے۔ انہوں نے ان کو برہنہ دیکھ لیا کہ وہ ساخت میں سب سے بڑھ کر حسین تھے۔ اس طرح اللہ نے ان کے الزام سے موسےٰ کو بری کر دیا۔ اس جگہ پر پتھر رک گیا۔ موسےٰ نے اپنے کپڑے لیکر پہنے پھر پتھر کو لٹھ سے مارنے لگے۔ اللہ کی قسم اس میں ان کی لاٹھی کے نشانات ہیں۔ تین چار یا پانچ!!

ہمارا تو خیال تھا کہ پوران ہی گپوں کے لئے کافی ہیں۔ لیکن احادیث بھی اس سے کم نہیں۔ کیا مسلمان بتا سکتے ہیں کہ پتھر کیسے دوڑا اور لاٹھی کے نشانات پتھر میں کیسے پڑ گئے؟

"مسلمانی" کیلئے ایک نیا خطرہ

"فاروق" لکھتا ہے کہ:-

"بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اسکی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں۔ پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہئے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں۔ جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو اُن کو بھی خدا تعالےٰ سے ڈرنا چاہئے"

ان سطور کو پڑھ لینے کے بعد واضح ہو جاتا ہے کہ مسلم عورت کس قدر بے بس ہے حیرت ہے کہ "فاروق" نے رشتہ ناطہ کرتے وقت جس سے شادی کرنا منظور ہو اسکی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں یہ جانچنا جاہلوں کا کام بتایا ہے۔ ایسے جاہل لوگوں کی "مسلمانی" کے لئے یہ ایک نیا خطرہ ہے جس سے بچنے کی کوشش کرنا گویا مسلم عورت سے جو تھوڑی بہت کسی کی ہمدردی ہے کبھی اسکو بھی ختم کرنا ہے۔

موجودہ دور کے نام نہاد مسلم

مسلمانوں میں بے شمار فرقے ہیں اور وہ ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں۔ قادیانی سوائے اپنے سب کو کافر سمجھتے ہیں۔ اسیطرح سبھی فرقوں کا خود کو چھوڑ کر دوسروں کے متعلق یہی خیال ہے۔ ایک دوسرے پر کفر کا فتوےٰ کیوں صادر کیا گیا ہے یہ بھی ایک معمہ ہے۔ مختلف صورتوں میں مختلف وجوہات ہیں۔ خیر یہ تو تھا ہی اب اور وجوہات کو نظر انداز کر کے صرف نماز کی وجہ سے سب کو کافر کہا جاتا ہے جیسا کہ "پیغام صلح" رقمطراز ہے کہ

"موجودہ دور کے نام نہاد مسلم بے نماز کافر ہیں۔ کیونکہ لے دیکے ان کے پاس سوا نماز کے اور کیا چیز ہے۔ نہ شکل کی رو سے اور نہ معاشرتی زندگی کی رو سے اور نہ تہذیب کی رو سے سوا نماز کے ان کا تعارف مشکل ہے۔ پھر نماز کو بھی انہوں نے نسیاً منسیاً کر دیا جو اصل اصول مسلمان کا نماز ہی ہے"

لے دے کے اگر مسلمانوں کے پاس نماز ہے بھی تو کا ہے کی؟ قرآن میں اس کا ذکر نہیں اور احادیث میں کہیں دو وقت۔ کہیں تین وقت کہیں پانچ وقت کی نماز کا ذکر ہے؟ ان حالات میں مسلمانوں کے پاس کیا رہ جاتا ہے۔ جو ان کی مسلمانی کی سند کہا جا سکے۔ اگر مسلمان نماز کو چھوڑتے جا رہے ہیں تو افسوس کس بات کا ہے؟

"خالص سیاہی سے بچو"

"اہلحدیث" کا ایک خریدار پوچھتا ہے کہ خضاب سیاہ لگانا جائز ہے یا نہیں۔ کیا ہمارے چوٹی کے علما اہل حدیث لگایا کرتے ہیں۔ تحقیقی مسئلہ کیا ہے؟ جواب ملتا ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ "واجتنبوا السواد" یعنی خالص سیاہی سے بچو"

کیا اس جواب سے "مستفتی" کی تسلی ہو سکتی ہے؟ اصل سوال کا جواب تو مولانا نے کچھ نہیں دیا شاید انہوں نے یہ اس لئے لکھا ہو کہ حدیث یہ کہتی ہے۔ وہ تو نہیں؟ چوٹی کے علما اہل حدیث تو لگاتے ہی ہوں گے۔ کیونکہ حدیث نے خالص سیاہی سے بچنے کو کہا ہے نہ کہ خضاب سے!

اب سوال میں ایک اور سوال پیدا ہو گیا ہے۔ خضاب تو ناجائز ثابت نہیں ہوتا۔ البتہ خالص سیاہی سے بچنے کا حکم ضرور مل گیا ہے کیا "اہل حدیث" اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟ کریں بھی کیسے؟ جبکہ اسلام ہیومیاسادی کی ترقی یافتہ زندگی میں قدم قدم پر "خالص سیاہی" کی ضرورت پڑتی ہے

پرکاش میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اسلامی دنیا کی سیر

مسیح موعود کی حقیقت

"احمدی فرقہ کے اہل قلم یا تو بوجہ عقائد و تعلیمات مرزا پر کامل عبور نہ ہونے کے بھاری غلط فہمی میں مبتلا ہو کر مرزائیت کا شکار ہو چکے ہیں یا عمداً خاص اغراض کے ماتحت ان لوگوں نے مخلوق خدا کو حق پرست بنانے پر کمر باندھ رکھی ہے۔

مسیح موعود نمبر میں بھی تمام ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی معصوم عن المعاصی۔ خوش خلق۔ مہمان نواز۔ بے نظیر۔ صاحب علم۔ کامیاب وباجرأت جرنیل تھے۔ آپ نے نہ نبوت کا دعوے کیا نہ جہاد کو منسوخ ٹھیرایا اور نہ اپنے مخالفین پر تکفیر کی شمشیر چلائی ہے آپ کے وجود سے اسلام کا بول بالا ہوا ہے وغیرہ لہٰذا آپ ہی مسیح موعود ہیں۔"

میں کہتا ہوں کہ اول تو تمام مضامین مذکورہ صداقت سے کوسوں دور ہیں۔ بفرض محال ایسا بھی ہو تو اس سے یہ کیسے ثابت ہوگا کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ صدہا۔ ہزارہا نہیں۔ لکھو کھا ایسے مسلمان دنیا میں ہوئے جنہوں نے نہ جہاد کو منسوخ قرار دیا نہ مسلمانوں کی گردن پر تکفیر کی کند چھری چلائی نہ نبوت کا جھوٹا دعوے کیا۔ تمام عمر پرستش اللہ۔ خدمت اسلام میں بسر کی۔ اول درجہ کے خوش خلق۔ مہمان نواز معاملہ فہم۔ مخالفین اسلام کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو کر اپنی جانوں تک کو قربان کر دینے والے وہ بھی یہ کہتے ہوئے کہ ؎

جان دی۔ دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

جیسا کہ صحابہ کرام۔ آئمہ مجتہدین۔ آئمہ حدیث تفسیر مجددین امت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

کیا یہ سب مسیح تھے؟ ("اہلحدیث" ۱۹ جون ۱۹۳۶ء)

اسلام میں عورت کی صحیح پوزیشن

"عورتوں میں یہ بھی ایک بد عادت ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے کوئی دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اور اس کے اقارب ناراض ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں اور شور مچاتے ہیں اور اس بندہ خدا کو ناحق ستاتے ہیں۔ ایسی عورتیں اور ایسے ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں۔

بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں۔ پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے سو یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں۔ جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو ان کو بھی خدا تعالےٰ سے ڈرنا چاہئے۔"

("فاروق" ۱۴ جون ۱۹۳۶ء)

امام جماعت احمدیہ اور اچھوت

"مذہب کا معاملہ ایک نہایت ہی نازک معاملہ ہے۔ اگر بنی نوع انسان کا پیدا کرنے والا کوئی خدا ہے اور اگر مذہب اس خدا اور بندہ کے تعلق کو استوار کرنے کے لئے آتا ہے تو یقیناً مذہب کو کھیل اور تجارت کا ذریعہ نہیں بنانا چاہئے۔ بے شک سچے مذہب میں تمام بنی نوع انسان کی بہتری کے ذرائع موجود ہونے چاہئیں۔ لیکن ہمیں صرف اس غرض کے لئے کوئی مذہب قبول نہیں کرنا چاہئے کہ اس کے ماننے والے ہم سے کیا سلوک کرتے ہیں

اگر ایک سچے مذہب کے پیرو کسی وقت اپنے خدا کی تعلیم کو بھول کر ایک جماعت پر ظلم کرنے لگ جاتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ جماعت اس سچے مذہب کو چھوڑ کر ایک جھوٹے مذہب کو اس لئے قبول کرے کہ اس میں ان سے کچھ سہولتیں حاصل ہوں گی۔ مذہب کسی کی جائداد نہیں۔ اگر ایک مذہب کے پیرو اپنے مذہب کی تعلیم کے خلاف کوئی کام کرتے ہیں تو دوسروں کو چاہئے کہ ان لوگوں کی اصلاح کریں۔ نہ کہ اس مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب میں چلے جائیں جس کی سچائی کو ان کا دل قبول نہیں کرتا۔

("الحکم" قادیان مورخہ ۷ جون ۱۹۳۶ء)

مسیحی دنیا کا حیرت انگیز کام

"آپ نے برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لنڈن کا نام سنا ہوگا۔ یہ سوسائٹی ۱۸۰۴ء میں قائم ہوئی تھی۔ اس کے کام کی کیفیت یہ ہے کہ اس نے ۱۸۰۴ء سے ۱۹۳۰ء تک انجیل کے ۳۴ کروڑ ۱۸ لاکھ ۵۲ ہزار نسخے تقسیم کئے ہیں۔ ۶۵۵ زبانوں میں انجیل کے تراجم چھاپے ہیں۔ ہندوستان کی ۱۱۲ زبانوں میں بائیبل کی اشاعت کی ہے۔ ۸۰ زبانوں میں اندھوں کے لئے ابھرے ہوئے حروف کی انجیلیں چھاپی گئیں۔ سوسائٹی نے تمام کرۂ زمین کو ۲۵ حلقوں میں تقسیم کرکے ہر حلقے میں اپنا مراکز قائم کیا ہے۔ سوسائٹی کے دفتروں کی تعداد دس ہزار سے زیادہ ہے اور ہر دفتر کی نگرانی میں کئی کئی اخبار۔ مطبعے۔ بک ڈپو۔ سکول۔ کالج اور ہسپتال جاری ہیں۔ ہندوستان میں سوسائٹی کے ۱۵ بک ڈپو اور ۱۸۰ گماشتے کام کر رہے ہیں۔ حلقہ سپین میں ۲۲ بک ڈپو ہیں اور ۵۴ تنخواہ دار گماشتے ہیں۔ سوسائٹی کی سالانہ آمدنی ۵۰ لاکھ روپیہ ہے اور اسی قدر سالانہ خرچ ہے"

("اہلحدیث" مورخہ ۱۲ جون ۱۹۳۶ء)

مرزا صاحب سے پہلے

"اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا جب قرآن اٹھا لیا گیا اور اس کے صرف الفاظ باقی رہ گئے۔ جب مساجد ویران اور برباد ہو گئیں۔ جب علمائے اسلام دنیا کی بدترین مخلوق بن گئے۔ جب علما کی آپس کی خانہ جنگی اور سر پھٹول اسلام کو تباہ کرنے لگی۔ جب مسلمانوں نے اپنے مسلمان بھائیوں کی تکفیر و تفسیق کو ہی اصل اسلام سمجھ لیا جب آپس میں ہی لڑ لڑا کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت ضائع ہو گئی اور مخالفین اسلام نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اسلام اور بانئے اسلام پر اعتراضات کی بے پناہ بارش شروع کر دی۔ جب مولوی ملانے اعتراضات کے جوابات سے عاجز آ کر عوام کو اسلام سے متنفر کرنے کا باعث بن گئے جب احادیث کے قیمتی ذخیرہ کو محض اس لئے دریا برد کیا جانے لگا کہ ان کی کوئی تاویل موجودہ دنیا کے سامنے نہ پیش کی جا سکتی تھی۔ جب ایمان ثریا کی بلندی پر چڑھ گیا۔ عین اس وقت رحمت الٰہی جوش میں آئی اللہ تعالےٰ نے اس عظیم الشان انسان کو اسلام کی حفاظت و تجدید کے لئے کھڑا کیا" ("پیغام صلح" ۱۲ جون ۱۹۳۶ء)

مکفرین کی بدحواسیاں

"تکفیر المسلمین اب حد سے بڑھ کر لطیفہ ہو گئی ہے۔ آغاز میں کسی شخص نے اسلام کے کسی اساسی عقیدے سے انکار کیا ہوگا تو علماء نے کہدیا ہوگا کہ اس انکار کے بعد تم مسلمان نہیں رہے۔ توبہ کر کے تجدید ایمان کرو۔ لیکن اب تو یہ حالت ہے کہ بعض حالات میں مسلمان کچھ مار دے تو کافر قرار دیدیا جاتا ہے۔

ہمارے دوست محمد فاضل صاحب لکھتے ہیں کہ چند روز ہوئے کہ احراری مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ جو لاہور کی ایک مسجد کے امام ہیں دوران گفتگو میں تکفیر کے مسئلہ پر بھی تبادلہ خیالات ہوا۔ مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ حضرت خدا کے لئے زمانے کی نزاکت کو پہچانئے اور فروعی اختلافات پر کفر بازی کی توپ کا منہ بند کر دیجئے۔ قادیانیوں کو تو آپ اس لئے کافر کہتے ہیں کہ وہ اپنے سوا تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ لیکن لاہوریوں نے آپ کا کیا قصور کیا ہے۔ وہ نہ کسی مسلمان کو کافر کہتے ہیں نہ کسی شخص کو رسول اللہ کے بعد نبی مانتے ہیں رات دن خدمت اسلام میں مصروف رہتے ہیں اور ان کی زندگیاں بھی شعار اسلامی کی مظہر ہیں۔ مثلاً مولانا محمد علی۔ آخر اس قسم کے لوگوں کو آپ کیوں کافر سمجھتے ہیں۔

مولوی صاحب یہ سن کر بیتاب ہو گئے اور آنکھیں نکال کر کہنے لگے ارے کس کا ذکر نام لے دیا۔ جو اجماع و تواتر کا قطعی منکر اور اس لئے دائرہ اسلام سے خارج ہے کون نہیں جانتا کہ تمام امت میں جمعرات کے دن اچھی اچھی چیزیں مثلاً حلوا اور پلاؤ پکا کر ان پر درود پڑھنا اور ارواح کو ثواب پہنچانا اجماع و تواتر سے ثابت ہے۔ مگر یہ تمہارا ممدوح ہمیشہ اپنی جماعت کو تلقین کرتا ہے کہ جمعرات کو حلوہ پلاؤ ختم مت کرو۔ دال کی بلکہ روکھی سوکھی روٹی پر اکتفا کرو۔ اور اس طرح جو بچت ہو اسے تبلیغ اسلام کے لئے انجمن کے پاس بھیجو۔ ایسا منکر اجماع کافر اور دائرہ

رسالہ مستانہ جوگی لاہور

دینی۔ دنیوی۔ روحانی مضامین سے لبریز ہوتا ہے ٹھوس اور قیمتی معلومات کا خزانہ ہے۔ ایمیں رزی کا ایک علمی اور قیمتی فارمولے درج ہوتے رہتے ہیں عرصہ پچیس سال سے پابندیٔ وقت کے ساتھ زیر ایڈیٹری شری سیتا رام فی مہیں شادی چھپ رہا ہے۔ سالانہ چندہ صرف تین روپیہ ہے۔ آج ہی اس کے مطالعہ کے بغیر آپ کی معلومات غیر مکمل ہیں۔ آج ہی منسدرجہ بالا پتہ سے طلب کریں +

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہندو جیون کی سمسیا

نمبر ۳

(از شری نند کشور نیواڑی)

خلافت کے لئے ہندوؤں کا تیاگ دیکھکر جہاں ادھکانش راشٹروادی مسلمان نیتا تھا راشٹریہ پرکرتی اور دھارنوں کی مسلمان جنتا راشٹریہ ہوگئے ہیں ہندوؤں کے ساتھ بھارتیہ جیلیں بھرنے لگی۔ وہاں اس اندولن میں سمت دینے والے مسلمان ملاؤں نے خلافت کا ویوگ کیول مذہب پرستی اور سامپردائکتا کا رشن جیون ہونے کے ہی لئے کیا۔ راج نیتک منووگیان (Political Psychology) کے ودیارتھیوں کے لئے یہ یگ اپنے کچھ ادھین کی منورنجک سامگری رکھتا ہے۔ کارن ہے ان دنوں جہاں ایک اور بھارتیہ مسلمانوں کی وچار دھارا اپنی نوجات راشٹریتا سے سامپردائکتا کی اور جاری تھی۔ وہاں دوسری اور راشٹریتا کے اچھوت اورداتہ میں ہندو جیون سے ہندوتو کا بھاو مٹتا لگا تھا۔ ہندو مسلم ایکتا کی ابھوادیتا کا بھو کانگریس نے دیش کے سامنے رکھا ہی۔ پرنتو ہندوؤں اور مسلمانوں نے اس ایکتاوالی سمسیا کو بھن بھن روپوں میں دیکھا اور اس کے انوسار آچرن بھی کیا۔ مسلمان سمجھنے لگے۔ ہندو ہماری کرپا بنا ہمارے سہیوگ کے سوراجیہ کی لڑائی نہیں لڑ سکتے۔ ان کا یہ سمجھنا کچھ انشوں میں صحیح بھی تھا۔ ہندو سنگٹھت نہ تھے۔ آج بھی سنگٹھت نہیں ہیں۔ راشٹر نیتا کے نام پر چاہیے جو اپنے سے اچھا سنگٹھن بھلے ہی کرلیں اور بنا لیا بھی ہے۔ پرنتو ہندوتو کے پرشن پر ان کے کانوں میں جوں تک نہ رینگے گی۔ راشٹر نیتا پرراشٹریہ آندولنوں میں ہندو جس سنگٹھن جس ویرتا جس تیاگ اور بلیدان کا نمونہ دیش اور سرکار کے سامنے پردرشت کر سکتے ہیں وہ اس کا بلاجھاگ بھی ہندو جیون۔ ہندو سنسکرتی اور مٹنے والے ہندو دھرم کے لئے پردرشت کرتے تو کدا چت اس دیش کا ریر ہتہ اور سارا جگ اتہاس آج سے سروتھا بھن ہوتا۔

میرا اتا بیرہ یہ نہیں ہے کہ راشٹریتا کوئی بُری وستو ہے۔ سمام دیش کے لئے راشٹریتا اور اس کی بھاونا ابھیوگ ہے۔ پرنتو اس راشٹریتا کا کوئی دھرم سنسکرتی۔ سماج اور نیتکتا سے بنا ہوا ہے تو وہ ویش سے بھی ادھک بھیانک گندگی اور گھنونی ہے۔

ہندو مسلم ایکتا کا میں کٹر حامی ہوں۔ پرنتو ہندو مسلم ایکتا پیدا اس کشٹ پر ہو کہ سمت ہندو مسلمان ہو جائیں تو میں اس کا سب سے بڑا ورودھی ہوں۔ ہندو مسلم ایکتا کی آدرشتہ کی میں پرشنشا کرتا ہوں۔ یدی مسلمان سنگٹھت روپ میں اپنی سنکھیا بڑھا سکیں پرنتیک اچت انوچت اپائے سے ہندو استریوں اور بچوں کو اڑا کر آج کی بھانتی دھرمانتر بنائے جائیں اور کانگریس ہندوؤں کی کاپرتا پورن نیتی کی بھانتی دیش کے اکھل ہندو سماج کو یہ کہا جائے کہ وہ اس سمبندھ میں اپنی آنکھیں ان گھٹناؤں سے اس لئے بند کرلے کارن پٹیر چھاڑ کرنے سے ہندو مسلم اتحاد میں بادھا پڑتی ہے۔ تو میں اس ہندو مسلم ایکتا کی مایا میرے ایک مول سدھانتوں کا سب سے بڑا ورودھی ہوں۔

جس سمے یہ پنکتیاں لکھی جارہی ہیں۔ اس سمے پونا سے مندروں اور مسجدوں کے توڑے جانے کے سماچار آرہے ہیں۔ نسچے ہی یہ سماچار پرتیک دیش واسی کے لئے اور خاص کر میرے نیک راشٹریہ وادی کے لئے دُکھد ایک ہے۔ مانو سماج کے درشٹی کون سے بھی یہ باتیں کم دُکھد نہیں۔ متن اپنی رنج سنکیر نتا۔ اپنے ہردیہ میں چھپائے ہوئے اندھکار پاپ تھا سوارتھ سدھی کے لئے بھگوان کے استھان یا کرم دھرم کے اجول روپ کو اس پرکار دوشت اور کلنکت کرے۔ یہ بات کیول دُکھد ہی نہیں بلکہ گھرنت اور کشٹ جنک بھی ہے۔ پرنتو ان دُرگھٹناؤں کے روکنے کے اپائے کیا ہیں؟ اس پرشن کے ساتھ ہی سوبھاوک روپ سے کئی انیہ پرشن بھی من میں اٹھتے ہیں۔ ہندوؤں کے مندروں کی بھانتی سکھوں کے گوردوارے کیوں نہیں لوٹے یا توڑے جاتے؟ اس دیش کے پرتیک مسلمان کے مقابلہ میں لگ بھگ چار ہندو بستے ہیں۔ ساتھ ہی ہندو ودیہ سے مسلمانوں کی نسبت دھن۔ بدھی۔ ودیا شاریرک بل سبھی باتوں میں بڑھے ہوئے ہیں۔ ان باتوں کے ویپریت اس دیش میں پرتیک سکھ کے مقابلے میں لگ بھگ بیس مسلمان بستے ہیں۔ اس اوستھا میں بھی مسلمان سکھوں کے گوردواروں کے پاس جانے کا ساہس نہیں کرتے۔ کبھی بھی یہ سننے میں نہیں آتا کہ مسلمانوں نے کسی سکھ استری اتھوا بچے کو بھگا دیا ہے۔ اس کا کارن کیول یہی ہے کہ سکھوں کا سنگٹھن اتنا سندر تتھا درڑھ ہے کہ مسلمان انہیں چھیڑنے کا ساہس نہیں کرتے۔ پرتیک سکھ کے ہردیہ میں اس بات کا وشواس ہے کہ ایک سکھ سوالاکھ پرشوں کا اکیلے ہی سامنا کرسکتا ہے۔ کسی بھی راشٹریہ جاتی اتھوا دھارمک اتھان کے لئے وشواس بہت ہی اپیوگی وستو ہے۔ اسی کے سہارے اس سماج میں جیون لا سکتے ہیں۔ سکھ اپنی رکشا۔ اپنے دھرم۔ استری اور بچوں کی رکشا اس لئے کرتے ہیں یا کرسکتے ہیں کارن انکا سنگٹھن درڑھ ہے۔ تتھا اس سنگٹھن کے اتیرکت ان کے دلوں میں اپنی شکتی اور دھرم میں اٹل وشواس ہے۔ ایسے درشٹانتوں کی کمی نہیں ہے۔ جبکہ دس بارہ سکھوں نے مٹھ بھیڑ ہو جانے پر ڈیڑھ دو ہزار مسلمانوں کا سامنا سپھلتا پوروک کیا ہے۔

ہندو جیون اور ہندو سنسکرتی کی رکشا کے لئے اس بات کی پرم آوشیکتا ہے کہ ہندو اپنا ادھک سے ادھک۔ درڑھ سے درڑھ اور سندر سے سندر سنگٹھن کرلیں۔ وہ سنگٹھن کسی بھی جاتی اور دھرم کے پرتی ودویش بھاونا کے بھاو دلوں کو لے کر نہ ہو۔ کارن جس آندولن کی سرشٹی گھرنا اور ودویش کے آدھار پر ہوتی ہے وہ نہ تو سستھائی ہی ہو سکتے ہیں اور نہ اس کے دوارا اپنیکتت کلیان ہی پراپت ہوسکتا ہے۔ اس کے ویپریت ہندو اپنے دھرم۔ جاتی۔ سبھیتا اور سنسکرتی کی رکشا کے لئے اس پرکار سنگٹھت ہو جائیں کہ اگر ایک بھی ہندو استری بھارت کے کسی کونے میں بھگائی گئی۔ اس کی عصمت دری کی گئی تو اس کی رکشا کے لئے اور غنڈوں کو دوسری بار ایسا گھرنت کاریہ کرنے کا ساہس نہ ہو۔ اس کے لئے تمام دیش ایک کونے سے دوسرے کونے تک ہل اٹھے۔ اس پرشن کے سمبندھ میں ایک بات کہنا بہت ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ناری رکشا کی بات کیول ہندو ناریوں تک ہی محدود نہ رہے۔ پرنتو پرتیک ناری چاہے ہندو ہو اتھوا مسلمان۔ عیسائی ہو اتھوا پارسی سبھی بھاگوتی کا روپ ہے

विद्या समस्ताः तव देवि भेदाः

स्त्रियाः समस्ताः सकला जगत्सु

اور اس لئے اپاسیا اور پرشنسا کی وستو ہے اس لئے ہندو سنگٹھن کی بھتی کا نرمان جن آدھاروں پر کیا جائے۔ اس کا ایک پرمکھ اور اتینت مہتوپورن آدھار یہ بھی ہو کہ ماتری جاتی کے ورودھ ہونے والے اتیاچاروں کا جڑ مول سے ناش کیا جائے۔ ماتری جاتی سے میرا ابھپرائے سمت استری جاتی سے ہے چاہے وہ ہندو ہو یا مسلمان۔ یہودی اتھوا عیسائی۔ پرنتو اس سمبندھ میں وستار بھئے سے اس استھان پر ادھک نہیں لکھا جا سکتا۔ استو

ٹرکی کا اُدھار کرکے جب مصطفیٰ کمال پاشا نے خلافت کا انت کیا۔ اس سمے بھارتیہ مسلمان بڑی دُودھا اور سنکوچ میں پڑے۔ جس تیل کا بیاڑ کھڑا کرکے انہوں نے تمام بھارت میں اپنا سنگٹھن کرلیا تھا۔ وہ بیاڑ رات کے سپن کی بھانتی اب ادرشیہ ہوگیا۔ اُچت تو یہ تھا کہ ٹرکی سے خلیفہ کو شاسن پرنالی کا تتھا خلافت کا انت ہوتے ہی بھارت سے خلافت آندولن کا انت ہو جاتا پر یہ بات نہ ہو سکی۔ دسمت بھارت میں خلافت کمیٹیاں اسی پرکار موجود رہیں اور انکی کاریہ پرنالی سہا راج نیتکتا سے مذہب پرستی کی اور پرگتی شیل ہونے لگی۔ بھارت کے ہندو مسلم اتہاس میں یہ سمے خاص مہتو رکھتا ہے۔ کارن اس سمے بھارت کے دو تین اُنے گنے مسلمان نیتاؤں کے اتیرکت بھارت کی تمام مسلمان جنتا کٹھ ملاؤں کے پربھاؤ میں آگئی۔ کٹھ ملاؤں کے پربھاؤ میں وہ سب نہ تھی۔ پرنتو اس بار کی آن کی منوورتی دسشیش روپ سے کوتوہل۔ پورن اس لئے ہے کارن مسلم مذہب پرستی کا یہ دُرگیہ ودیش کی سوتنترتا کے بھسم ستوپوں پر بنایا گیا تھا۔ برٹش بھارت کے اتہاس میں پہلی بار دیش کے مسلمانوں کی ایک اچھی سنکھیا نے سنہ ۱۹۲۰ء سے ۱۹۲۳ء تک ودیش کی شکتی شالی سرکار کے ورودھ لڑائی لی تھی کیول لڑائی ہی نہیں لی تھی بلکہ سوتنترتا کے یدھ میں ہزاروں کی سنکھیا میں وہ جیل میں گئے اور جو کچھ قربانیاں سمجھتیں انہوں نے کیں۔ اتنا ہی نہیں۔ بھارتیہ اتہاس میں یہ پہلا اوسر تھا جبکہ بھارتیہ مسلمانوں نے دیش کی سوتنترتا کے یدھ میں ایک ہندو نیتا کی ادھینتا سویکار کر دیش کے ہندوؤں کا ساتھ دیا تھا۔ پرنتو دیش پریم کی یہ بالو کی بھیتی مذہب پرستی کے ایک ہی سادھارن آکرمن میں ڈھہ پڑی اور کچھ ورشوں اور کچھ مہینوں کے بعد شوکت علی محمد علی ظفر علی۔ حسن نظامی حسرت موہانی۔ ڈاکٹر انصاری۔ کچلو۔ آصف علی پربھرتی کٹر راشٹریہ نیتا اپنے بھاشنوں تتھا کاریوں کے دوارا ان باتوں کا بھیانک ورودھ کرنے لگے۔ جن کا سمرتھن انہوں نے گاندھی جی کے نیتر تو میں بڑے گورو تتھا آتم ابھیمان سے کیا تھا اس پرکار جن مسلمان راشٹریہ نیتاؤں نے اسہیوگ آندولن کے اوسر پر ہندوؤں کے پسینوں سے اپنا رکت ملانے کی گھوشنا کی تھی۔ وہ سویم کافروں کے رکت کے پیاسے بن گئے۔ شوکت علی نے گاندھی جی کو اپنی بڑی پاکٹ سے نکالنا آرمبھ کردیا۔ محمد علی نے گاندھی کی سدبدھی کے لئے رسول اور قرآن ایمان لانے کے لئے دعائیں آرمبھ کردیں اور ایک بدمعاش سے بدمعاش اور پاپی سے پاپی مسلمان کو بھی مہاتما جی سے بہت نیک اچھا اور پاک اسلئے بتلایا۔ کارن وہ گاندھی جی کی بھانتی

سچا سناتن دھرم کونسا ہے؟

نمبر ۲

(لیکھک: ونیش بھگت بیرسٹر ساورکر)

اس مضمون کے متعلق سنسار بھر کے دھرم گرنتھوں میں جو باتیں اور اصول دکھائی دیتے ہیں ان میں سے ایک کو بھی ہم سناتن دھرم یعنی نہ بدلنے والا یقینی اصول نہیں کہہ سکتے۔ سائنس کے یقینی اصولوں کی طرح دھرم گرنتھوں کا یہ پرلوک کی حالت کا بیان اعلانیہ تجربے کی کسوٹی پرکس نہیں گیا۔ ان کا سارا دارومدار شبد پرمان اور خاص شخصیتوں کے باطنی احساس پر رہتا ہے اس میں بھی کوئی خاص برائی کی بات نہ تھی کیونکہ کچھ حد تک اعلانیہ قیاس کے (پرتیکش انومان) پرمانوں (ثبوت) کے خلاف شبد پرمان اور آپت واکیہ بھی پرمان ہوتے ہی ہیں۔ لیکن صرف انہیں پرمان کی کسوٹی پر بھی ان دھرم گرنتھوں کا پرلوک کا ذکر بالکل نہیں کیا جا سکتا ہے پہلے سوال ہوتا ہے کہ آپت کون ہے۔ ہمارے دھرم گرنتھ یہی جواب دیتے ہیں کہ باطنی پاکیزگی کی بدولت جس کی روح بلندی پر پہنچ چکی ہے۔ ایسے گیانی۔ بھگت اور سمادھی سدھ ہوں ان کامل دانشور حکما آپتوں میں شنکر آچاریہ رامانج۔ مادھو اور ولبھ کا بھی تو شمار کرنا چاہیے نہ۔ تیاگی نی۔ کپل منی اور یوگ سوتر کے بنانے والے پتنجلی کو بھی نہیں چھوڑا جا سکتا۔ مثال کے لیے اتنے ہی آپت (بزرگ) کافی ہیں۔ اگر آپت واکیہ شبد پرمان ہے تو ان کا ان مخصوص حالتوں کا انوبھو (تجربہ) بھی ایک ہی ہونا چاہیے۔ لیکن ان میں سے ہر ایک آپت (بزرگ) پرلوک کی اور پرمارتھ کی سچائی کا جو سوروپ (ماہیت) اور جو اصول بتاتا ہے وہ ایک دوسرے سے مختلف ہی نہیں بلکہ باہمی متضاد بھی ہے۔ کپل منی بتاتے ہیں۔ پرکرتی اور پرش دو ہی مستقل ہیں۔ ایشور وغیرہ کچھ نہیں۔ شنکر آچاریہ فرماتے ہیں پرکرتی اور پرشوتم ایشور دنیا کی اپادی اور مایا سے ڈھکا ہوا ہے

मायो पाधि [illegible] माया बाधित है- ब्रह्म सत्यं जगन्मिथ्या जीवो ब्रह्म [illegible]

ادویت ہی ستیہ ہے۔ رامانج کہتے ہیں۔ بالکل غلط ہے یہ چھپا ہوا بدھ سدھانت ہے۔ وششٹ ادویت ہی ستیہ ہے۔ مادھو اور ولبھ کہیں گے۔ جیو ایشور۔ جگت اور دیہہ اور چیتن ان کو ایک کیسے کہتے ہو؟ دویت ہی ستیہ ہے۔ سمادھی سدھ تینوں ہمارا راج ملتے ہیں۔

तत्र पुरुषविशेषो ईश्वरः

پرش وشیش ہی ایشور ہے

اس طرح اگر ان پرتیکش مت بدوں کے اپنے دیکھے ہوئے شبدوں سے بدھی چکرا جائے تو دیرانی ہی کیا ہے تو بھی ہم نے ان یوگی سدھوں کی شہادتوں میں ان پرم یوگ سدھ کی۔ اس تتھاگت بدھ کی شہادت نہیں لی۔ ایشور کے متعلق یہ باتیں جتنی اور جہاں تک اور ہیں وہ سب اس کی اپنی سمادھی سدھ انوبھوتی ہیں (اپنے سمادھی اوستھا کے تجربے ہیں) صرف برہم جال (نکمی) ثابت ہوئیں۔ اپنی انوبھوتی (احساس) اور سمادھی سے گیان پرلوک کی اصلی حالت کو جاننے کے لیے یقینی اور معتبر پرمان نہیں ہو سکتے۔ کم از کم اب تک نہیں ہو سکے اب یہ بتا دینا ہی کافی ہے کہ شبد پرمان کا بھی درجہ اُوپر کے آپت پرمان کی طرح ہی ہے۔

ہر ایک الہامی کتابیں ایشور نے اس کے سوا دوسرے ہر ایک الہامی دھرم گرنتھ کے پرلوک کی حالت کی بابت دی ہوئی دانست اور اصولوں سے مختلف۔ غیر متعلق اور برعکس علم دیا ہے خدا کے بیٹے عیسائی کے ہاتھ میں سارے سورگ کی چابی ہے۔ خدا اور خدا کا بیٹا دونوں ایک ہی ہیں Trinity in unity اور unity in Trinity

قرآن کے بہشت میں لا (قانون) لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اس کے سوا کوئی تیسری بات نہیں ہے۔ ریڈ انڈینوں کے سورگ میں سور ہی سور اور گھنے جنگل ہیں۔ لیکن مسلم مومنوں کے بہشت میں ایسی ناپاک چیز دوا کے لیے بھی نہیں مل سکتی اور ان میں سے ہر ایک کا کہنا ہے کہ سورگ ایسا ہی ہے۔ جیسا میں بتاتا ہوں۔ یہی نہیں کہ پرتیکش ایشور نے یہ بتایا ہے کہ محمد وغیرہ پیغمبر اور رسول وہاں رہے اور خود سب کچھ دیکھ کر واپس لوٹ آئے۔ انہوں نے بھی یہی بتایا۔ وہی بات نرک کی ہے۔ مورتی پوجک اور یگیہ کرنے والے کی بات تو جانے دیجئے۔ یگیہ میں قربانی دیے ہوئے بکرے بھی سورگ میں ہی جاتے ہیں۔ پورانوں میں موت کے بعد کا اتنا نقشہ کھینچ دیا گیا ہے۔ لیکن قرآن قسم کھا کر کہتا ہے کہ نرک کی جگہ چاہے اس میں کتنی ہی بھیڑ کیوں نہ ہو اگر کسی کے لیے محفوظ رکھی جائیگی تو ان بت پرستوں اور آتش پرست لوگوں کے لیے ہی۔ دیکھیے موت کے بعد ملنے والے دوزخ کا کتنا ٹھیک ٹھیک پتہ دیا ہے۔ لفظ لفظ میں بھری ہوئی غیر متعلق باتوں کو کہاں تک دکھائیں۔ یہ سب مذہبی کتابیں الہامی ہیں۔ اس لیے اگر ان کو سچ مان لیا جائے تو ان میں بیان کردہ پرلوک کی حالت شبد پرمان سے کبھی اصولی ثابت نہیں ہوتی۔ ایک دوسرے کو کاٹنے سے اور ایک دوسرے کے خلاف ہونے سے۔ اگر ان سب کو ان کی فرض کردہ سمجھ کر جھوٹ مانا جائے۔ تب وہ سدھانت کبھوت ہو ہی نہیں سکتی۔ جیسے بولتا ہوں اور منہ میں زبان نہیں اور اگر انہیں سے کچھ کو سچا اور کچھ کو جھوٹا مانیں تو یہ ثابت کرنے کے لیے کہ فلاں کیسے سچ ہے اور فلاں کیسے جھوٹا ہے ان کے اپنے شبدوں کے سوا اور کوئی پرمان نہ ہونے سے وہ سدھانت نہیں ہو سکتی۔ ہرگز نہیں ہو سکتی۔ سوتنتر پرمان نہ ہونے سے۔

اس لیے پرلوک کی حالت کا آج جو بیان ملتا ہے۔ وہ پرتیکش۔ انومان یا شبد ان میں سے کسی بھی پرمان سے ثابت نہ ہونے سے سناتن دھرم تینوں زمانوں میں ایک جیسا رہنے والا اور نہ تبدیل ہونے والا سچائی نہیں کہا سکتا ویسے کسی بھی مدعا کو دیسے سدھانت کا سروپ پراپت ہوتے ہی ہماری سمرتیوں میں جگہ مل ہی جائیگی۔ مگر آج پھر بھی وہ مضمون تجربے کی حالت میں ہے۔ آپتوں (بزرگوں) کے اور الہامی کتابوں کے اس مضمون کے متعلق احکام سدھانت نہیں ہیں۔ وہ قیاس (Hypothesis) ہیں۔ بہت ہی ہوا۔ تو راستی نما ہیں۔ سچائی ہرگز نہیں۔ ان کو جاننے کی کوشش آگے ہونی چاہیے۔ اگرچہ جہاں تک ممکن ہے۔ ان مضامین کے قیاسوں کو بنا کر یہ ثابت کرنے کے باعث کہ اس سورگ یہ رت (سچائی) اور امرت کو حاصل کرنے کے لیے اتنی لمبی کوشش کر کے بھی اتنی اطراف میں ان کا پتہ نہیں چلتا اور اپنے ایشور سمان اوتاروں سے ساری انسانی جماعت کی گود کو منور کرنے کے باعث یجیکتا سے لیکر نانک کے برگزیدہ بزرگوں اور پیغمبروں کا ان الہامی کتابوں کا اور سمرتیوں (شریعتوں) کا ہم انسانوں پر جو احسان ہے۔ اس سے ہم کبھی بھی سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ اس شکر گزاری کا اظہار کیے بغیر ہم سے آگے کا لفظ لکھا ہی نہیں جاتا۔

(۵)

اب دھرم کے آخری دو مضمون یعنی عمل اور ضبط کی تنقید باقی رہ گئی ہے۔ ان دو مضمونوں کے مطابق دھرم شبد کے لیے سناتن کی صفت مستعمل ہو ہی نہیں سکتی۔ انسان کے جو دنیاوی کاروبار اس کی پرلوک کی زندگی کے لیے مفید سمجھے جاتے ہیں۔ ان کے لیے ہم آچار یعنی نیک چلنی لفظ کا استعمال کرتے ہیں۔ یعنی جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ پرلوک کی زندگی کے متعلق ہستی کے حق میں یا نیستی کے حق میں کوئی بھی نتیجہ سدھانت معلوم نہ ہونے کے سبب اس کے لیے دنیاوی چال چلن موزوں نہ ہوگا۔ یہ فیصلہ کرنا ناممکن ہے ہندوؤں کے ہی نہیں۔ مسلم۔ عیسائی۔ پارسی یہودی وغیرہ سبھی دھرم گرنتھوں کے پرلوک کی نسبت کرم کانڈ کی بنیاد ہی ریت کے ڈھیر پر رکھی گئی ہے۔ سورگ دھام جزیرہ ہے۔ یا گاؤں ہے۔ جنگل ہے یا ویرانہ۔ مشرق میں ہے یا شمال میں۔ ہے بھی یا نہیں۔ ان باتوں کا جہاں فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ وہاں اس سورگ دھام میں سکھ کے ساتھ نواس کرنے کے لیے کس راستہ سے جانا چاہیے اور کون سی کھانے پینے کی چیزیں وہاں کام دینگی اس کے لطیف اور نہ بدلنے والے اصول بنانا کتنے بڑے قیاس کا کام ہے۔ اس کیلئے فلاں دنیاوی عمل سے پرلوک میں فلاں پھل ملتا ہے یہ بتانے والے کسی بھی اصول کو آج بھی سناتن دھرم یعنی ازلی۔ ابدی۔ غیر مبدل اور مکمل اصول بالکل نہیں کہا جا سکتا۔

اب باقی رہا سوال رکاوٹوں کا اور ان اور انسان کے بیچ کے اخلاق کا۔ اگرچہ ان کو بھی سمرتیوں میں "ایش دھرم سناتنہ" کہا گیا ہے تو بھی وہ ہمیشہ ہی بدلتے رہنے والے ہوتے ہیں اور ہونے بھی چاہئیں۔ سمرتیوں میں بھی ست یگ وغیرہ کے سناتن دھرموں میں سے کچھ کلجگ میں ممنوع مانے ہیں۔ بات کیا ہے؟ اسی طرح بہت سے ....

"یہ سناتن دھرم ہے"

एष धर्मः सनातनः

آگے کے بابوں میں آپت دھرم یعنی مصیبت کے وقت کے دھرم کے شلوکوں سے نکال دیے جاتے ہیں۔ بات کیا ہے؟ بات یہ ہے کہ مصیبت یا سکھ کے وقت میں یا یگ کی تبدیلی سے حالت میں تبدیلی ہوتے ہی ان رکاوٹوں کا بدلنا ہی کلیان کرنے والا ہوتا ہے یعنی وہ غیر مبدل اور سناتن نہیں ہیں۔ مبدل ہیں۔ منو نے راج دھرم میں لڑائی کے طریقوں کا جو سناتن دھرم بتایا ہے۔ اس میں چتو رنگ فوج کا مفصل ذکر ہے۔ مگر وہاں توپ خانے یا ہوائی جہازوں کا نام و نشان تک نہیں ہے اور یہ جو بتایا گیا ہے کہ فوج کے اگلے حصے میں شورسینی لوگوں کو رکھنا چاہیے۔ وہ کس لیے بتایا گیا ہے کہ وہ منو کے یگ میں مفید تھا اور ان کا بہادری کرنا قابل

دیکھو صفحہ ۱۲

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اچھوتوں کا خطرہ

(از لالہ دیوی چند ایم اے)

اچھوتوں کے سوال کو حل ہے آریہ سماج اچھوتوں کے لاکھوں کی تعداد میں کوشش کر رہا ہے کبیر پنتھی، بالمیکی، بٹوال، چمار دھیانتے کی کوشش سے ویدک دھرم گرہن کر چکے انکی کوشش ہندو دھرم میں مضبوط رکھنے کے لئے ان کو ہندو دھرم لالچ نہیں دیا۔ وہ ان کو دنیاوی لالچ نہیں دیا۔ پوت ہو کر آریہ سماجی نہیں بہتر سلوک و ہمدردی سے کھچے آریہ سماج کی گود میں آ گئے۔ دکھ جن میں رہ کر بھی انہوں نے آریہ سماج کو نہیں ان کے یگیوپویت اتارے گئے اور آگ کی وراثتی سے ان کے جسم پر کان ان لگایا گیا۔ پھر بھی انہوں نے کی۔ اتنی دیر استر دھا اور بھگتی ویدک دھرم کے لئے ہے۔ جہاں ریاست میں قتل کیا گیا۔ ضلع پور میں بیسیوں کبیر پنتھیوں پر رسائی گئیں۔ جھوٹے مقدمے دائر مگر ان لوگوں نے ذرا بھر بھی اپنی بھگتی نہیں ہونے دیا۔ رشی کے سدھانتوں رہے اور مخالفت کی پرواہ نہ کی۔

جو کام آریہ سماج نے دلتوں میں کیا دھرم بھاو پر مبنی تھا۔ پولیٹیکل نقطہ خیال نیش ماتر نہ تھا۔ کمیونل ایوارڈ اور نے ان لوگوں کی توجہ دھرم سے دنیا کی طرف مبذول کر دی۔ یہ اپنی قدر کا مالی شکل میں اندازہ لگانے لگ دھرم کا جذبہ کمزور ہو گیا۔ صداقت گرہن کا خیال معدوم ہو گیا۔ دلت یہ کہنے لگے کہ سوسائٹی میں جاویں گے جو ہمیں زیادہ امداد دیگی۔ جو ہمیں کونسل میں جانے میں مدد جو ہماری مالی مشکلات دور کر دیگی۔ گویا منڈی میں ان لوگوں نے اپنی قیمت شروع کر دی۔ جس نے زیادہ قیمت کی اس طرف جھک گئے۔ یہ ذہنیت خطرناک تھی۔ ڈاکٹر امبیدکر کا اعلان ہندو دھرم چھوڑ دوں گا۔ اس ذہنیت جلتی ہوئی آگ کو پرچنڈ کرنے میں کامیاب کیا تھا۔ مسلمان و عیسائی میدان ہریجن لیڈروں کو تھیلیاں کہ آپ اپنے حواریوں کو اسلام کی تلقین کریں۔ رشوت۔ لالچ۔ لوبھ کا میدان گرم ہو گیا۔ دھرم سر بازار فروخت یہ نظارہ نہایت رقت انگیز اور تھا۔ ہریجن سیوک سنگھ نے ان لوگوں دنیاوی حالت کو بہتر بنانے کا تہیہ کیا مگر اس ایک نقص رہا کہ اس نے ہندو تہذیب ہندو مذہب ہندو روایات کی کوئی تعلیم نہیں دی۔ سنگھ کی یہ خواہش تو زبردست ہے کہ یہ لوگ مسلمان و عیسائی نہ بنیں۔ ہندو ہی رہیں۔ ان کو ہندو رکھنے اور دیگر مذاہب میں پھنس جانے پر واپس ہندو دھرم میں لانے کے لئے سیوا سنگھ کے پروگرام میں کوئی جگہ نہیں۔ جتنی دیر تک یہ لوگ ہندو رہتے ہیں اتنی دیر تک ہریجن سیوا سنگھ ان کی تعلیمی مالی و ذہنی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے مگر جس دم یہ ہندو دھرم تبدیل کر دیں۔ سنگھ کا ان سے تعلق قطع ہو جاتا ہے اور یہ سنگھ کے دائرہ اثر و کام سے باہر ہو جاتے ہیں اگر سنگھ ان میں کامیاب ہونا چاہتا ہے تو وہ آریہ سماج کی تلقین کرتا ہوا ایک قدم آگے بڑھے۔ ان کو ہندو مذہب۔ اخلاق۔ تہذیب و روایات کی تعلیم بھی دے اور اگر ان میں سے کوئی غیر مذہب میں چلا جائے تو اسے واپس لانے کی کوشش کرے۔ اگر سنگھ ایسا نہ کریگا تو اسے کامیابی نصیب نہیں ہو گی۔ دس لاکھ روپیہ جو ہندوؤں نے مہاتما گاندھی کو دلتوں کے لئے دیا ہے وہ خرچ ہو جاویگا اور دلت خطرہ سے آزاد نہ ہوں گے۔ لاکھوں روپیہ برباد ہوگا اور اس روپیہ سے جو تعلیم و حقوق کے لئے جد و جہد جاگرتی ان کے اندر پیدا ہو گی۔ اس کا دوسرے مذاہب فائدہ اٹھائیں گے۔ ہریجن سیوا سنگھ کو چاہیئے کہ وہ اپنی کمزوری کو محسوس کرے اور اپنے پروگرام میں تبدیلی کرے۔ وہ مسلمانوں اور عیسائیوں سے نہ ڈرے بیوا سنگھ کے درکرز ہندو ہیں۔ روپیہ ہندوؤں نے دیا ہے پھر اسے مسلمانوں سے کیوں ڈرنا چاہیئے مسلمانوں نے آجکل غریب دلتوں کو روپیہ کا لالچ دیکر اسلام میں داخل کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ کسی نواب و راجہ نے اس کام کے لئے ایک کروڑ روپیہ دیا ہے۔ یہ امر واقع ہے کہ تھوڑے عرصہ سے مسلمان تبلیغ کے لئے روپیہ پانی کی طرح بہا رہے ہیں ہر جائز و ناجائز طریقہ سے دلتوں کو اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کی جاری ہے سیالکوٹ ضلع کے چند سانسی خاندانوں کو پیسے دیکر خریدا جا رہا ہے۔ کوٹ جنداد و کوٹ گونیکے کے سانسیوں کو خریدنے کے منصوبے باندھے جا رہے تھے کہ آریہ سماج ڈسکہ نے کوشش کر کے ان کو بچا لیا۔ اس کوٹ منڈیاں اور کوٹ ڈھینگریاں کے اکثر سانسیوں کو یہ روپیہ دیکر ان کا قرضہ ادا کر کے خریدنا چاہتے ہیں۔ کھلم کھلا ان کے اندر اسلام کا پرچار ہو رہا ہے۔ میں حیران ہوں کہ گورنمنٹ کیوں خاموش ہے یہ جرائم پیشہ اقوام کی بستیاں گورنمنٹ کے زیر اہتمام ہیں۔ جب تک سردار ہری سنگھ جی ڈپٹی کمشنر تھے کسی ہندو بستی کو مذہب کی تبدیلی کا لالچ نہیں دیا جاتا تھا۔ جب سے وہ ریٹائر ہوئے ہیں اور دوسرے صاحب ڈپٹی کمشنر بنے ہیں۔ تب سے ان ہندو بستیوں میں اسلام کا پرچار شروع ہو گیا ہے کیا اس لئے کہ وہ صاحب مسلمان ہیں اور مسلمان مولویوں کو در پردہ پرچار کی اجازت ہے۔ میں نے یہ سنا ہے کہ انہیں کہا جاتا ہے کہ اگر تم اسلام قبول کرو گے تو تمہیں جرائم پیشہ اقوام کی فہرست سے نکال دیا جاویگا اور جو پابندیاں تم پر عائد ہیں وہ دور کر دی جاوینگی۔ اگر ایسا ہے تو گورنمنٹ کو خود ہی نوٹس لینا چاہیئے۔ ہندو بستیوں میں سے تمام عیسائی و مسلمان مدرسین کو تبدیل کر دینا چاہیئے۔ ہندو بستیوں میں ہندو استاد مقرر کرنے چاہئیں۔ ان کی مذہبی تعلیم کے لئے پنڈت مقرر کرنے چاہئیں۔ مسلمان و عیسائی مدرسین جو ہندو بستیوں میں لگائے جاتے ہیں یہ ان کو اپنے دھرم سے بدظن کرنے و اسلام و عیسائیت قبول کرنے کے لئے آہستہ آہستہ کام کرتے رہتے ہیں۔ کوٹ منڈیاں ضلع سیالکوٹ میں ایسا ہی ہو رہا ہے۔ جو مولوی استاد وہاں مقرر ہے اسکی سازش و شرارت کا ہی نتیجہ ہے کہ چند گھرانے سانسیوں کے مسلمان ہو گئے ہیں اور باقی گھرانوں کو اسلام قبول کرانے کے واسطے پانچ روپیہ فی کس کی ترغیب دی جا رہی ہے ایسا سننے میں آیا ہے۔ کہ وہاں مسجد کے لئے اینٹیں بھی مسلمانوں نے ڈلوا دی ہیں اور ان کی سرکاری قسط کا روپیہ ادا کرنے کی انہیں پیشکش کی گئی ہے۔ کسمبر ضلع ملتان کی بستی میں بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔ کسی انسان کو روپیہ کا لالچ دے کر اس کے دھرم سے محروم کرنا نہایت کمینہ فعل ہے۔ مسلمانوں کی یہ حرکت قابل تعریف نہیں جو لوگ اس طرح خرید کر اسلام میں داخل کئے جاویں گے۔ اسلام کو باعث فخر و عزت نہ ہوں گے۔ وہ دل سے مسلمان نہیں بنیں گے۔ مردم شماری کے لئے مسلمان ہو جاویں گے مگر وہ سودے کی اسپرٹ کے مطابق بھٹ دوسرے مذہب میں چلے جائیں گے جب اسلام ان کے مالی مطالبات پورا نہ کر سکیگا اور کوئی دوسرا مذہب پورا کرنے کے لئے میدان میں آ دیگا۔ یہ فضا جو اسلامی ورکرز نے پیدا کی ہے اور اس سے جو ذہنیت دلتوں کی بگڑ گئی ہے نہایت قابل افسوس و مذمت ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے غریبوں کا روپیہ اس طرح ضائع نہ کریں۔

اب سوال یہ ہے کہ ہندوؤں کو اس خطرہ سے دلتوں کو بچانے کے واسطے کیا کرنا چاہیئے۔ سیالکوٹ میں ایک سانسی سدھار قائم کی گئی ہے جس میں آریہ سماجی۔ جینی۔ سناتن دھرمی و سکھ سب شامل ہیں۔ تاکہ وہ مشترکہ طور پر اس خطرہ کا مقابلہ کر سکیں۔ وہ پرچار کا پربندھ کریگی۔ دوائیاں ان میں تقسیم کریگی۔ ان کی مالی مشکلات کو دور کرنے کے لئے بنک کھولیگی اور تھوڑے سود پر ان کو قرضہ دیا جاویگا۔ ہر ممکن و جائز طریقہ سے ان کو ہندو دھرم میں رکھنے کی کوشش کی جاویگی۔

آریہ سماج اکیلا بھی یہ کام کر سکتا تھا مگر ارادتاً باقی سب سوسائٹیوں کے نمائندے اس سبھا میں شامل کئے گئے ہیں تاکہ ان کی دلچسپی اس سوال میں بڑھے۔ ہریجن سیوا سنگھ کی بھی امداد طلب کی گئی ہے۔ بعض بھائی کہتے ہیں کہ آریہ سماج اب اچھوتوں کے سوال سے لاپرواہ و غافل ہے اور وہ اس تندہی و جوش سے اچھوت ادھار کے لئے کام نہیں کرتا۔ جیسا کہ پہلے کرتا تھا۔ یہ خیال غلط ہے۔ آریہ سماج ٹھوس کام کر رہا ہے۔ مگر یہ اپنے کام کی اشاعت کم کرتا ہے۔ اخباری دنیا میں اپنے کام کی نمائش نہیں کرتا۔ ہریجن سیوک سنگھ کا کام اخباری دنیا میں زیادہ چھپتا ہے۔ انگریزی اخباروں میں خاص طور پر اس کے کام کی تشہیر ہوتی ہے۔ لوگ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ صرف ہریجن سیوا سنگھ ہے جو کہ اچھوتوں میں کام کرتا ہے۔ آریہ سماج ہی ایسی سوسائٹی ہے جو کہ شروع سے ہی چپ چاپ ٹھوس کام کر رہی ہے۔ میگھ ادھار سبھا۔ آریہ سوراجیہ سبھا۔ دیانند دلت ادھار منڈل ہوشیارپور۔ دیانند دلت ادھار سبھا گورودت بھون لاہور چپ چاپ کام کر رہے ہیں یہ سوسائٹیاں اپنی مالی مشکلات کے باوجود اپنی طاقت سے بڑھکر کام کر رہی ہیں۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ آریہ سماج کی اس کام میں امداد کریں۔ آریہ سماج کے پاس صرف اچھوت ادھار کا ہی کام نہیں ہے۔ یہ قدرتی طور پر اپنی طاقت کا ایک حصہ ہی اس کام پر خرچ کر سکتی ہے۔ شدھی۔ سالویشن مشن۔ اغوا شدہ لڑکیوں کی بچاؤ۔ تعلیم۔ یتیموں اور بیوگان کی رکشا وید پرچار وغیرہ انیکوں کام آریہ سماج کے کندھوں

باقی دیکھو صفحہ ۱۲

دیانند مٹھ

(از جناب "ناظم" جلالپوری)

شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج نے وید پرچار کے ہت سے پریرت ہو کر آریہ جگت کے سامنے یہ معاملہ رکھا ہے کہ جب تک آریہ سماج کے اندر سادھو مہاتماؤں سے اپدیشک کا کام لینا شروع نہیں کیا جاتا۔ تب تک آریہ سماج اس سخان کو نہیں پہنچ سکتا۔ جس کا وہ ادھیکاری ہے مستحق ہے۔ اس معاملہ کو ٹھوس روپ سے آریہ جگت کے سامنے پیش کرتے ہوئے انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ امرت سر میں سنیاسی مہاتماؤں کو اپدیشک بنانے کے لئے دیانند مٹھ کھولنے کی آوشیکتا ہے۔ جہاں تک سوامی جی کی ذات کا تعلق ہے۔ وہ اس مٹھ کو قائم کر کے اپنی کوئی ذاتی گدی قائم نہیں کرنا چاہتے۔ بلکہ خالص آریہ سماج کے ہت سے ہی وہ یہ ذمہ داری اپنے اوپر لینے کے لئے تیار ہو رہے ہیں اور پھر ساتھ ہی یہ اعلان کر کے کہ وہ اس مٹھ کو آخر کار شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سپرد کر دیں گے۔ انہوں نے ایثار کی بہترین مثال قائم کر دی ہے۔ بعض بھائیوں کا خیال ہے کہ بھگوان دیانند کے نام پر کوئی مٹھ قائم نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ بھگوان اپنی زندگی میں مٹھوں کے خلاف تھے۔ لیکن ایسے بھائی آریہ سماج کے پچھلے اتہاس کو بھول جاتے ہیں آریہ سماج نے دیانند کے نام پر دیانند کالج کھولے۔ دیانند سکول کھولے اور دیانند ودیالے کھولے۔ نہ صرف دیانند کے نام پر ہی انسٹی ٹیوشن کھولے۔ بلکہ گرو ورجانند کے نام پر ورجانند آشرم اور ورجانند جنتری آریہ چلائے۔ منی ور پنڈت گورودت کے نام پر گورودت بھون کی بنیاد رکھی۔ جب ان انسٹی ٹیوشنوں کے ہوتے ہوئے آریہ سماج مردم پرستی کے کھڈ سے بچا رہا تو بھگوان دیانند کے نام پر ایک بودھ بھکشوؤں کی طرح سنیاسی مہاتماؤں کو سکھے آریہ سنیاسی بنانے سے اس کے اندر کہاں سے دیانند پرستی آ جائیگی اب جن بھائیوں کو دیانند مٹھ کے نام پر اعتراض ہے۔ وہ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج سے یہ پرارتھنا کر سکتے ہیں کہ آپ اس کا نام ویدک سادھو آشرم رکھ دیں اس سے جہاں باہمی اختلاف کی گنجائش نہ رہیگی۔ وہاں سادھوؤں کو بھی سچے آریہ سنیاسی بنانے کا کوئی ڈھنگ نکل آئے گا اور غیر آریہ سماجی جگت کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملیگا کہ آریہ سماجی معمولی معمولی باتوں پر پانی بلوتے رہتے ہیں اور کسی صداقتی فیصلہ پر نہیں پہنچ سکتے

نام کرن سنسکار کے بعد دوسرا سوال جو دیانند مٹھ کے سلسلہ میں اٹھایا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسے شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھین چلایا جائے۔ میرا خیال ہے اگر یہ سوال اٹھانے سے پہلے سبھا پر یہ زور ڈالا جاتا کہ وہ اپنی ایک سوتنتر دھرم سبھا ستھاپت کرے جو کہ سادھو مہاتماؤں کو اسی طرح آریہ سماج کے نزدیک لائے جس طرح منی ور پنڈت گورودت جی سوامی اچیتیانند جی مہاراج کو آریہ سماج کے نزدیک لائے تھے تو زیادہ اچھا ہوتا اور اس سے ایک ناگوار بحث شروع نہ ہو جاتی سبھا نے جبکہ گوروکل آدی آریہ سنستھاؤں کے پربندھ کے لئے ایک ودیا سبھا قائم کر دی ہے تو اس کے لئے سادھو مہاتماؤں کو سنگھٹت کرنے کے لئے ایک آزاد دھرم سبھا مقرر کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ جو لوگ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج کو جانتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اگر سوامی جی نے دیانند مٹھ کی تجویز آریہ جگت کے سامنے رکھی ہے تو وہ آریہ جگت کے پرسدھ نیتاؤں کے زور دینے پر رکھی ہے۔ اور اس میں ان کا لیش ماتر بھی سوارتھ نہیں

سوامی جی برسوں وید پرچار و بھاگ کے ادھشٹاتا رہے ہیں۔ اس لئے ودوان بھوگی اپدیشکوں کے متعلق ان کا جو تجربہ ہے وہ ایک بہترین تجربہ [illegible] کا ہے اور جب تک ان سے زیادہ وسیع تجربہ والا اور زیادہ دیر تک وید پرچار وبھاگ کے ادھشٹاتا کے طور پر کام کرنے والا آریہ سجن یہ فتویٰ نہ دے کہ سنیاسی مہاتماؤں کی نسبت ودوان بھوگی اپدیشک وید پرچار کے کام کو زیادہ سپھلتا سے چلا سکتے ہیں تب تک سوامی جی کی تجویز پر اعتراض کرنا چنداں زیب نہیں دیتا۔ ہاں یہ علیحدہ امر ہے کہ کوئی سجن یہ کہنا شروع کر دیا کہ آریہ سماج کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ وہ سنیاسی مہاتماؤں کے اپدیش کے بغیر گذارہ کر سکتا ہے تو علیحدہ امر ہے۔ میرا یہ وشواس ہے کہ اگر آریہ جگت شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج سے دیانند مٹھ کی قائمی کے متعلق پورا پورا تعاون کریگا تو وہ رشی رن کو پورا کرنے کے لئے ہی سہایک ثابت ہو گا۔

جن لوگوں نے آریہ سماج کا پچھلا اتہاس اچھی طرح پڑھا ہے۔ وہ اس بات کی ضرور تائید کریں گے کہ اگر شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج کی جگہ سوامی خود بھگوان دیانند زندہ ہوتے۔ تو وہ بھی ودوان بھوگی اپدیشکوں کی موجودہ اوستھا کو دیکھتے ہوئے اور وید پرچار کو کامیابی سے چلانے کے لئے آریہ جگت کے سامنے ایسی تجویز رکھتے کہ اب سادھو مہاتماؤں کو آریہ سماج کے سہایک بنانے کا یتن کرنا ایتنت آوشیک ہے۔ اس کے لئے اگر انہیں ورجانند مٹھ یا ویدک سادھو آشرم قائم کرنا پڑتا تو اسے کامیاب بنانے کے لئے اپنا سب کچھ حوالہ کر دیتے۔

بقیہ اچھوتوں کا خطرہ صفحہ ۱۱

ہیں۔ اگر ہندو چاہتے ہیں کہ اچھوت ہندو جاتی سے باہر نہ جائیں تو وہ ان سنستھاؤں کی امداد کریں جو کہ ان کے ادھار کی کوشش کر رہی ہیں۔ میرا دعوےٰ ہے سوائے آریہ سماج کے کوئی دوسری سوسائٹی نہیں ہے۔ جو اچھوتوں کا مکمل ادھار کر سکتی ہو۔ یہ ان کو دینی مذہبی اخلاقی۔ روحانی۔ دنیوی اقتصادی و ذہنی ترقی دلانے کے قابل ہے۔ یہ ان کو تمام مذہبی و سوشل حقوق دلا سکتی ہے۔ اخوت و برابری کا جو اپدیش آریہ سماج کرتا ہے وہ دوسری جگہ نہیں مل سکتا۔ ہندوؤ اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو آریہ سماج کی اس کام میں امداد کرو۔ اس میں آپ کی قوم۔ جاتی۔ آپ کے مذہب و ملک کا بھلا ہو گا۔

بقیہ سچا سناتن دھرم صفحہ ۱۰

تبدیل سناتن دھرم سمجھ کر اگر ہمارے سناتن دھرم سنگھ "آج بھی صرف تیر اندازوں کو آگے رکھ کر اور آتش گیر توپوں والا رتھ سبھا کر کسی یورپ کے جدید بد بھارت میں دشمن کو ڈرانے کے لئے کرشن کا "پانچ جنیہ" بگل بجاتے ہوئے چڑھائی کر دیں تو "پانچ جنیہ" بگل کے باوجود بھی ان کو واپس لوٹنا پڑیگا۔ کیا یہ بتانے کی ضرورت ہے؟ ہندو فوج کے ہراول میں جب تک منو کے مقرر کردہ شودر سینی جیسے سپاہی تھے۔ تب تک مسلمان ہندوؤں کو مٹی میں ملاتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔ لیکن منو سمرتی میں جن کا نام گرام کچھ بھی نہیں۔ وہ مرہٹے سکھ اور گورکھے جب ہندو فوج کے ہراول میں ہوئے۔ تب ان ہی مسلمانوں کو اس مٹی میں مل جانا پڑا۔ یہ (چلن) روڑھی (رواج) اور پرتیندھ [illegible] یہ سب انسانوں کے دنیاوی کاروبار [illegible] ہیں۔ ان کو حالات کے مطابق تبدیل کرتے رہنا چاہئے۔ جس حالت میں کہا جو آچار (عمل) باقاعدہ ان کے مروج میں ہو نہ ہی اس کا اس حالت میں دھرم ہو [illegible] نربندھ (قاعدہ) ہو گا۔ یہ مہابھارت [illegible] میں لکھا ہے۔ خلاصہ یہ کہ قدرت کے جو قوانین سائنس کے اعلانیہ تجربوں سے اٹل اور سچے سناتن ثابت ہو چکے ہیں وہی سچے سناتن دھرم ہیں۔

(۲) ہمیں پر لوک کی حالت کا مجرب علم بالکل [illegible] نہیں۔ اس لئے وہ مضمون ابھی تک زیر [illegible] ہے۔ یہ سمجھ کر اس کے متعلق ہستی یا نیستی [illegible] رائے بنا لینا ٹھیک نہیں ہے۔ اس پر لوک کے متعلق طرح طرح کے قیاسات بتانے والے کوئی بھی دھرم گرنتھ الہامی یا ایشور کے [illegible] ہوئے نہیں ہیں۔ بلکہ انسان کے بنائے ہوئے یا انسانی دماغ کی اختراع ہیں۔ ان قیاسات کا کوئی ثبوت نہ ہونے سے سناتن دھرم [illegible] رہنے والا یا سچا نہیں کہا جا سکتا۔

(۳) اس کا یقین کہ انسان کے سارے دنیاوی کاروبار رسم و رواج اور پابندیاں [illegible] دنیا میں ان کے لئے مفید ہیں۔ اعلانیہ تجربہ پر مبنی کسوٹی سے ہی کرنا چاہئے اور اس کے بعد ہی ان پر عمل کرنا چاہئے۔ اس بدلتی رہنے والی دنیا میں وہ انسانی عمل سناتن دھرم ہو ہی نہیں سکتے اور ان کا ہونا مقصود بھی نہیں ہے۔ مہابھارت کا لکھنا ٹھیک ہی ہے "پرتیکش مارگ سے ہی یودھ کی رو دھرم پر چلے۔"

خطوط کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل شکایت معاف

اچھپا ٹوتھ پاؤڈر

کے ساتھ روزانہ دانت صاف کریں سے [illegible] نہیں ہوتا اور اگر ہو گیا ہو تو یقیناً دور ہو جاتا ہے [illegible] خون بہنا۔ بدبو آنا۔ پانی سے ٹیس لگنا۔ مسوڑوں [illegible] قطعی بند ہو جاتا ہے اور میلے دانت جواہرات کی [illegible] لگتے ہیں دانتوں کے زہریلے مواد سے [illegible] ہو جاتے ہیں۔ اچھپا کی ایک پڑیا والی [illegible] ادویات فروشوں سے خرید لیں۔ [illegible] ہمالہ فارمیسی۔ شاہی محلہ لاہور سے منگائیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک دلچسپ افسانہ

جنت کی حقیقت

قسط ۴

از
حضرت نیاز
فتحپوری ایڈیٹر نگار لکھنؤ

رضواں یہ سن کر کچھ دیر تک سوچتا رہا اور پھر بولا کہ "تم کو حوروں میں کس چیز کی کمی نظر آتی ہے اوران میں کیا برائی ہے" میں نے عرض کیا کہ "ان میں خوبی کیا ہے۔ لیکن آپ بھلا کیوں ماننے لگے نہیں۔ پہلے آپ یہ بتائیے کہ "آپ نے کبھی عشق کیا ہے؟"

رضواں یہ سن کر گھبرایا اور بولا کہ: "میں اس لفظ کے مفہوم سے قطعی ناآشنا ہوں"

"اچھا یہ تو بتائیے کہ حوروں کو دیکھکر آپ کا جی کیا چاہتا ہے؟"

"کچھ نہیں"

یہ سن کر میں نے اپنا منہ پیٹ لیا اور بولا کہ: "واہ جی اللہ میاں آپ نے بھی کس احمق کو رضواں بنایا۔ ارے اس بے حس مُردہ کو دوزخ میں بھیجدے اور ہمیشہ کے لئے نہ سہی تو صرف چند دن کے لئے امتحاناً یہ منصب میرے سپرد کردے پھر دیکھ کر تیری جنت کو کیا چیز بنائے دیتا ہوں گردن دبا رہے۔ سب کے سامنے یہیں جوروں کے لئے۔ ہاہم جنتیوں میں چُھریاں نہ چلوادی ہوں تو سہی"

رضواں جو میری بیتابی کو دیکھ کر ہنس رہا تھا بولا کہ "اچھا تم خود پہلے کسی حور سے دریافت کرکے دیکھو کہ وہ تمہاری تربیت سے درست ہو سکتی ہے یا نہیں" یہ کہہ کر اس نے تالی بجائی اور اسی وقت زمین سے ایک حور نکلی۔ میں نے پہلے اُسے سر سے پاؤں تک بہ غور دیکھا اور پھر قریب جاکر سوال کیا:۔

"تم کون ہو"۔۔۔۔ "میں حور ہوں"

"تم مرد ہو یا عورت"۔۔۔۔ "معلوم نہیں"

"میں کون ہوں"۔۔۔۔ "مجھے نہیں معلوم"

"اچھا یہ بتاؤ کہ مجھے اپنے سے اس قدر قریب دیکھکر تمہارا جی کیا چاہتا ہے؟" جواب ملا "کیا؟"

میں نے کہا کہ "میں جو تم سے اس قدر متصل کھڑا ہوں۔ تو تمہارا جی یہ چاہتا ہے کہ یہ تھوڑا سا فاصلہ بھی جاتا رہے یا یہ کہ تم میرا منہ نوچ لو میری پیٹھ پر دو ہتڑ مار کر بھاگ جاؤ"۔۔۔۔ "میں نہیں جانتی"۔۔۔۔ "تمہاری عمر کیا ہے"

"معلوم نہیں"

"تم جوان ہو گئی ہو یا نہیں"۔۔۔۔ "معلوم نہیں"

اب مارے غصہ کے میں کانپنے لگا اور پریشان ہو کر اپنی دو انگلیاں اس کے سامنے لیجا کر بولا "اچھا یہ بتا کہ کتنی انگلیاں ہیں۔ اس کا جواب

اس نے وہی دیا کہ "مجھے نہیں معلوم" — اب میں بالکل بے قابو ہو گیا اور جی میں آیا کہ زور سے ایک لات مار کر وہیں پہنچا دوں۔ جہاں سے وہ آئی ہے۔ لیکن رضواں نے مجھے روک لیا۔

—— میں نے کہا "سنئے جناب۔ یہ ہے جنت اور مجھے اب یہاں سے جانا نہیں۔ اس لئے کام یوں نہ چلیگا۔ یہ جو آپ نے ہر بات کے جواب میں "معلوم نہیں" کہنے والی ناکارہ حوریں بھر لی ہیں۔ یہ سب کی سب نکال دینے کے قابل ہیں یا تو آپ خدا سے اجازت لے کر مجھے اپنی جگہ کام کرنے دیں۔ تاکہ میں خود خدا سے اس کا فیصلہ کروں یا پھر آپ ہی جلد اس کا انتظام کیجئے۔ ورنہ میں یہاں اس قبرستان میں ایک لمحہ زندگی نہیں بسر کر سکتا" رضواں نے کہا کہ: "آپ اپنی تجویز تو بتائیے کہ کیا ہے"۔ میں نے کہا "سنئے اس کی ایک ترکیب تو یہ ہے کہ جنت کی تمام موجودہ حوروں کو فنا کر دیجئے اور از سر نو نئی حوریں بنوائیے۔ لیکن اس کا خیال رہے کہ فردوس کی زمین یا یہاں کی کسی اور چیز سے ان کا خمیر نہ کیا جائے۔ بلکہ دنیا کی کسی ایسی سرزمین سے ان کی تعمیر ہونی چاہئے جہاں عورت کا مفہوم ہی معصیت اور صرف معصیت ہے اس کیلئے فی الحال یورپ کی سرزمین موزوں ہوگی۔ موجودہ حور کے اعضا میں بھی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ مدراس کے بال۔ بنگال کی آنکھ۔ پنجاب کی ناک۔ کشمیر کا چہرہ۔ امریکہ کی گردن۔ فرانس کا قد۔ اسپین کی پلک۔ سرکیشیا کا رنگ اور حبشی عورتوں کا سینہ حاصل کیجئے جب اس طرح ان کی تعمیر ہو جائے اور جان ڈالنے کا وقت آئے تو خون کے ساتھ پارہ بھی ملا دیجئے اور ان کے دل میں یہ کیفیت پیدا کیجئے کہ جب مردوں کو دیکھیں تو بیتاب ہو جائیں۔ لیکن زبان سے اس کا اظہار نہ کر سکیں۔ ہوس کے ساتھ ان میں شان احتراز پیدا کیجئے۔ عشوہ و ناز لگاوٹ اور لوٹ کی باتیں سکھائیے۔ گانا بجانا بتائیے اور ہاں یہ سکھانا نہ بھول جائیے گا کہ صرف آنکھوں سے کیونکر مسکراتے ہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ تمام اہتمام آپکے بس کی بات نہیں۔ اسلئے سب سے زیادہ آسان تدبیر یہ ہے کہ جتنی عورتیں اس وقت دوزخ میں موجود ہیں۔ ان سب کو حور بنا دیجئے۔ کیونکہ یقیناً یہ عورتیں حسین بھی ہوں گی اور جذبات جنسی بھی

بہت قوی رکھتی ہوں گی۔ ورنہ وہ دوزخ بھیجی ہی کیوں جاتیں۔ اگر آپ اس میں کامیاب ہو گئے تو پھر دیکھئے کہ جنت کیا چیز ہوئی جاتی ہے۔ کوئی حور گا رہی ہے۔ کوئی گھنگھرو باندھے چھم چھم ناچ رہی ہے۔ کوئی ساغر بھر بھر کر پلا رہی ہے۔ کوئی گلے میں باہیں ڈالے پڑی ہے۔ بھئی رضواں تمہیں انصاف کرو کہ اس وقت کیا عالم ہوگا ایک ایک جنتی پڑا اینٹھ رہا ہوگا آنکھوں میں سرسوں پھولی ہوگی اور پوری طرح داد لذت دے رہا ہوگا لیکن اس مشورہ کے عوض میں میری ایک خواہش آپکو پوری کرنی ہوگی اور وہ یہ کہ جب عورتیں دوزخ سے نکال کر حوریں بنائی جائیں تو پہلا حق انتخاب مجھے دیا جائے تاکہ سب سے پہلے میں قلوپطرہ ملکۂ مصر کو الگ کر لوں۔ مجھے بڑی آرزو ہے کہ اپنی ایک سرشار رات سے پورا لطف اٹھا لینے کے بعد مجھے بھی اپنے نازک ہاتھوں سے ایک جام زہر پینے کے لئے دے۔ ہاں میاں رضواں تمہیں نہیں معلوم کہ دنیا میں ہمیشہ میں نے ہی ظالم عورتوں پر جان دی ہے اور اس لئے اگر میں اپنی اس ستم رسیدگی کا انتقام قلوپطرہ سے نہ لے سکا جو دنیا کی سب سے زیادہ سفاک و بے رحم عورت تھی۔ تو تف ہے میری جنتی ہونے پر۔ رضواں نے سُنا اور مسکرا کر کہا کہ "اس انتقام کے لئے تو بہت زمانہ درکار ہے۔ فی الحال تم دنیا میں سے کسی کا انتخاب کر و تاکہ تمہاری ضد تو پوری ہو" میں نے یہ سنتے ہی بغیر سوچے سمجھے گھبرا کر گبن ہوٹل کا پتہ دیدیا اور چشم زدن میں وہی ساحرہ اپنے

اُسی سیاہ ریشمی لباس میں لچکتی ہوئی سامنے سے نمودار ہوئی۔ لیکن قبل اس کے کہ وہ مجھ تک پہنچی ساری فردوس میں ایک ہنگامہ سا برپا ہو گیا۔ اور ہر جنتی چیخ اٹھا کہ "ہمیں بھی ہمیں بھی" ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہزاروں سال کے سوئے ہوئے جذبات ان کے دفعتہً بیدار ہو گئے تھے میں اس کو جلدی سے قریب ہی کے ایک خیمہ میں لے گیا۔ لیکن کمبخت جنتیوں نے وہ یورش مچائی کہ خدا کی پناہ۔ خیمہ کی طنابیں کاٹ دیں قناتیں پھاڑ ڈالیں اور میں چونک پڑا——

صبح کا وقت تھا اور نظیر کا یہ شعر زبان پر:

صبح ہوئی گجر بجا۔ پھول کھلے ہوا چلی
یار بغل سے اٹھ گیا جی ہی میں جی کی رہ گئی

جب بریکفاسٹ اور لنچ کے وقت پھر میں نے اس کو اپنی کرسی پر پورے غرور حسن کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھا تو میں جی ہی جی میں مسکرایا کہ ابھی چند گھنٹے کی بات ہے کہ رات کو یہ کس طرح سامنے لائی گئی تھی اور میرے ہر اشارہ پر سر جھکانے کے لئے تیار تھی۔ لیکن اس وقت یہ عالم ہے کہ گویا کبھی دیکھا ہی نہیں اور کچھ جانتی ہی نہیں۔ اللہ اللہ!۔

یہ لوگ بھی غضب کے ہیں دل پر یہ اختیار
شب موم کر لیا سحر آہن بنا لیا

ضروری اطلاع مردوں کی طرح عورتوں میں بھی جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے جسے سیلان الرحم یعنی لیوکوریا کہتے ہیں۔ میرے پاس اس کی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی "سیناسی کایا پلٹ" موجود ہے۔ جس سے بے شمار دکھی بہنیں لابھ اٹھا چکی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ سیناسی اکسیر ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا جادو نما اور آخری علاج جس کی چند خوراک ہی ان نامراد امراض کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ دیتی ہیں جہاں ہر قسم کے علاج اور انجکشن بھی فیل ہو چکے ہیں۔ وہاں پر کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔ ہندو کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں قیمت اکسیر آتشک ہ ڈھائی روپیہ اکسیر سوزاک عہ

بالوروی نندن اور سیر مقام ہزارہ

براستہ مورنڈہ ضلع انبالہ

مشہور جہاں طاقت بخش

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فاد خون۔ قبض۔ معدہ دست بالکی سوزش۔ احتلام۔ بیخوابی۔ سستی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن تندرست اور طاقتور بنتا ہے۔ قیمت چالیس گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ بنوسکت وارتی روغن کسی بھی وجہ سے عضو مخصوص میں آئی ہوئی کمزوری کجی لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر از سر نو طاقت عضو میں آتی ہے فی ڈبیہ عہ ایک روپیہ مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ لاہور کے ایجنٹ چاہئے قواعد آسانی ہیں

وہ کیا کہتے ہیں؟

مندر اور آریہ سماج کی انتی

اخبار آریہ گزٹ میں ایک مضمون بطور لیڈنگ آرٹیکل آریہ سماجوں کے مندر شائع ہوا ہے جسے میں نے غور سے پڑھا۔ اس پر کچھ خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ شری پت لالہ خوشحال چند جی برہما میں جا کر پانچ سماجوں کے عظیم الشان مندر دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے یعنی رنگون، مانڈلے، میمیو، لاشیو اور مینہ کے مندر۔ باقی سماجوں کے مندر تو بہت معمولی ہیں۔ اگر آپ مشرقی افریقہ کی سماجوں کے مندر دیکھتے یا مورٹیشس کی دیانند دھرم شالہ کی عمارت دیکھتے تو اس سے زیادہ متحیر ہوتے۔ کیونکہ افریقہ میں نیروبی، کمپالا، دارالسلام، زنجبار سماجوں کے مندر اپنی شان و عظمت میں بھارت کے آریہ مندروں کو بھی مات کرتے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں آریہ سماج کی کامیابی ان مندروں پر نہیں۔ کیا ہندو جاتی کے پاس بندرابن۔ متھرا۔ کاشی میں ایسے عالیشان مندر نہیں جو آریہ سماجوں کے تمام مندروں کو ملا کر ایک مندر کی حیثیت سے بھی بڑھ کر ہیں۔ لیکن ہندو جاتی باوجود ایسے عظیم الشان مندروں کے آج جو گرہ رہی ہے اور بے کسی کی حالت میں تباہ ہو رہی ہے۔ جب آریہ سماج رنگون کا عظیم الشان نیا مندر تعمیر ہو گیا تو مجھے وہاں کے ایک ادھیکاری نے کہا کہ آپ یہ معلوم کر کے بہت خوش ہوں گے کہ ہم نے ڈیڑھ لاکھ روپے کا عالیشان مندر تعمیر کرا دیا ہے اگر آپ یہاں تشریف لاویں تو مندر کو دیکھ کر پرسن ہوں گے۔ میں نے جواب دیا کہ برہما میں آریہ سماج کے ۱۱ مندر ہیں (لیکن ہے اب زیادہ ہو گئے ہوں) ان سب کو ملا کر بدھ بھگوان کے رنگون کے پگوڈا کا ایک حصہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ مندروں کو کھڑا کر لینے سے کسی سوسائٹی کی عظمت ثابت نہیں ہوتی۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ بجائے اینٹ پتھر پر اتنا روپیہ صرف کرنے کے ۲۵ ہزار روپیہ خرچ کر کے برہمی بھاشا میں آریہ ساہتیہ کا ترجمہ کر کے برہمی لوگوں میں پھیلاتے۔ کتنے دکھ کا مقام ہے کہ چالیس برس سے زائد آریہ سماج برہما میں زور شور سے کام کر رہا ہے مگر اس کے کام کا دائرہ پنجابی لوگوں تک ہی محدود ہے قریباً سب پنجابی اور سنکیت پرانت کے اہلکار۔ ملازم پیشہ برہمی بھاشا جانتے ہیں۔ کیونکہ انہیں برہمی بھاشا میں امتحان پاس کرنا پڑتا ہے۔ مگر آج تک کسی آریہ بھائی نے برہمی بھاشا میں ایک بھی آریہ لٹریچر لکھنے کا ساہس نہیں کیا۔ میں پانچ بار برہما جا چکا ہوں رنگون آریہ سماج میں کوئی ایک آدھ گجراتی یا مدراسی آریہ سماجی ہو گا۔ باقی سب پنجابی آریہ سماجی ہیں۔ مانڈلے آریہ سماج تو سارا ہی پنجابیوں سے پُر ہے لاشیو اور میمیو کا یہی حال ہے۔ مجھینا میں کچھ سنکیت پرانت کے اور دو چار نیپالی (گورکھے) بھی سبھاسد ہیں ان سماجوں میں بے شک جلسے بارونق ہوا کرتے ہیں پاٹھ شالائیں اور سکول ہیں۔ لیکن باہمی پھوٹ اس قدر زیادہ ہے کہ رنگون مانڈلے اور میمیو میں دو دو آریہ سماجیں ہیں اور ان میں اس قدر ورودھ ہے کہ ایک دوسرے کے جلسہ یا لیکچر میں بھی آنا پاپ سمجھتے ہیں۔ جب میں نے جاپان جانا تھا تو پہلے ۱½ ماہ برہما میں پرچار کرتا رہا۔ جب میں مانڈلے پرچار کرنے لگا (اس وقت وہ سماجیں تو نہ تھیں۔ لیکن پارٹیاں ضرور تھیں۔ وہاں پرانے زمانے کے میرے ایک دوست اگر دبھی تھے جو آجکل اچھی پوزیشن کے ہیں۔ میرے لیکچروں میں شریک نہ ہوتے۔ جب میں نے پتہ لگایا تو معلوم ہوا کہ انہوں نے آریہ سماج میں آنا جانا بھی بند کر دیا ہے۔ مگر اب تو انہوں نے علیحدہ سماج بھی کھول لی ہے اور دوسری سماج کے نگر کیرتن اور جلسہ میں شریک نہیں ہوتے۔ جیسا کہ لالہ خوشحال چند کے لیکھ سے ثابت ہوتا ہے۔ اب بتائیے جلسہ کی بھیڑ بھاڑ اور رونق کس کام کی۔ اگر آریوں میں باہمی اس قدر بغض و عناد ہو۔ وہ دوسروں پر کیا اثر پیدا کریں گے۔ معلوم رہے کہ برہما میں نہ تو گورکل یا کالج کا جھگڑا ہے نہ ماس کا نہ کسی سدھانت کا۔ محض ذاتیات اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر باہمی لڑائی اور فساد رہتا ہے۔ یہی حالت میں نے ماریشس ٹاپو میں دیکھی تھی۔ وہاں تین سبھائیں ہیں جن سے گویا تین آریہ سماجیں جدا جدا ملحق ہیں۔ یعنی پرایکارنی سبھا۔ پرتی ندھی سبھا نمبر اول، پرتی ندھی سبھا نمبر ۲۔ ایک چھوٹے سے ٹاپو میں تین پرتی ندھی سبھاؤں کا ہونا یہ کوئی ترقی یا آریہ سماج کے گورو کی علامت نہیں بلکہ باہمی فساد اور لڑائی کا نتیجہ ہے۔ اپدیشکوں کے لئے یہ قیامت ہے کہ جس ایک سبھا کے ساتھ وہ کام کریں دوسرے ناراض ہو کر اس کے خلاف ساروودیشک سبھا یا دوسری سبھاؤں کو شکایتی خطوط بھیجنے لگتے ہیں اور کوئی نہ کوئی اتہام تراشتے ہیں۔ خیر میرا مطلب یہ ہے کہ عالیشان مندر آریہ سماج کی ترقی کا معیار نہیں ہیں بجائے اس کے کہ اس قدر روپیہ مندروں پر خرچ کیا جاوے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر اس روپیہ سے غیر ملکی زبانوں میں ویدک دھرم کی پستکیں ترجمہ کر کے شائع کی جاویں اور وہاں کے اصل باشندوں کو ویدک دھرم کا امرت چکھایا جائے (مہتہ جیمنی ویدک مشنری)

دین اسلام اور ویدک دھرم

میں دین اسلام قرآن مجید اور حضرت محمد صاحب کے متعلق لیکچر مباحثہ ٹریکٹ کتاب رسالہ جات ہر ممکن ذریعے سے مخالفانہ نکتہ چینی کرتا رہا ہوں۔ لیکن زائد از چالیس سال کی مسلسل کشمکش اور گذشتہ چار سال کے خاص غور و فکر کے نتیجہ کے طور پر مجھے یہ اعلان کرنے میں خوشی ہے کہ اصلی اسلام ان نکتہ چینیوں سے بالا تر ہے جو ہم کرتے آئے ہیں۔ حضرت محمد صاحب محض قدیم دھرم کے معتقد اور مبلغ تھے اور قرآن مجید کسی نئے مذہب کی نہیں۔ ازلی ابدی عالمگیر دین کی ترجمانی کرتا ہے۔ لہٰذا دین اسلام۔ قرآن مجید اور حضرت محمد صاحب آریہ لوگوں کے لئے اسی عزت اور تعظیم کے مستحق ہیں جیسا کہ ویدک دھرم یا کوئی سمرتی گرنتھ یا ویدک رشی ہو سکتا ہے۔

(۲) حق پسند مولوی صاحبان کی تحریریں۔ آریہ سنیاسی سوامی درشنانند کا ٹریکٹ متعلق سورۃ فاتحہ پنڈت لیکھرام [illegible] تصانیف کے خاص حوالے۔ ۲۲ سال پہلے کا [illegible] شائع کردہ مکمل جیون چرتر رشی دیانند [illegible] ۱۷ سال پہلے کی ہماری تصنیف کردہ ویدک سدھانتوں کی ودیا کھیا نیز اسلام میں جو [illegible] ست دھرم پرچارک اور آریہ مسافر دہلی [illegible] مضامین۔ مرزا غلام احمد صاحب کی آخری تصنیف پیغام صلح [illegible] پنڈت دھرم بھکشو جی کی تصنیف "ویدوں کا عربی مبلغ" سب سے شائع ملتے آئے ہیں کہ ویدک دھرم اور اسلام میں باہم مطابقت ہے۔ تاہم بحیثیت مجموعی میری رائے اسلام کے خلاف ہی تھی [illegible] تراجم و تفاسیر سے آزاد مطالعہ قرآن نے واضح کر دیا کہ ہم دونوں فریق غلط فہمیوں کا شکار ہو کر پہلے واحد اور مشترکہ اور [illegible] نوع انسان کی فلاح و بہبود کے حقیقی مشن کو خود ہی نقصان پہنچا رہے ہیں ورنہ اسلام اور ویدک دھرم ایک جان ہیں اور سنسکرت اور عربی کے دو قالب ہیں پس اگر مسلمان ویدک دھرم کی مخالفت کرتے ہیں تو حضرت محمد صاحب کی خلوص نیت و ایثار سے کی گئی محنت کو برباد کرتے ہیں اور اگر آریہ لوگ اسلام کے خلاف ہیں تو محض ناواقفیت سے اور بعض صورتوں میں تعصب کا شکار ہیں؟

(۳) ہمارا یہ اعلان ستیارتھ پرکاش کے چودھویں سمولاس کے نکتہ نگاہ سے ایک اچنبا ہو گا۔ لیکن رشی کی اصل سپرٹ کے برخلاف نہیں۔ اسی باب کے ضمنی دیباچے میں آپ نے صاف یہ الفاظ لکھے ہیں۔

"قرآن عربی زبان میں ہے اس کا جو ترجمہ اردو میں مولویوں نے کیا ہے اس ترجمے کو بہ حرف دیوناگری بزبان آریہ بھاشا عربی کے بڑے بڑے عالموں سے صحیح کرا کے لکھا گیا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ یہ ترجمہ ٹھیک نہیں ہے تو اس کو لازم ہے کہ مولوی صاحبان کے ترجمے کی پہلے تردید کرے"

چونکہ ہم تراجم و تفاسیر سے آزاد قرآن کے متعلق رائے زنی کر رہے ہیں۔ لہٰذا ہمارا اعلان ان کے آخری الفاظ کی سپرٹ کے عین مطابق ہے۔

(۴) سوامی جی مول وید کو مستند بالذات اور منزہ عن الخطا کہتے ہیں اور ویدانگ اپانگ اپ وید اور ۱۱۲۷ شاکھا دی گرنتھوں کو ان کے مطابق ہونے سے قابل قبول قرار دیتے ہیں۔ یہی پوزیشن کتاب الٰہی کی نسبت اسلام کی ہے۔ حضرت محمد صاحب بار بار فرماتے ہیں کہ میری حدیث کو کتاب اللہ پر عارض کرو اگر مطابق ہو تو صحیح ورنہ قابل ترک سمجھو (کنز العمال صفحہ ۱۵۰ھ ۵ حصہ ۵) [illegible] کا یہ قول تمام حدیثوں میں ہے کہ حسبنا کتاب اللہ یا حکیم کتاب اللہ یعنی ہم تم سب کے لئے کتاب اللہ کافی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ۵۴۸ باب وفات نبی صلعم) پس نکتہ چینی قرآن کی ان عوارض سے پاک پوزیشن پر ہی ہو سکتی ہے۔

(۵) مترجم مفسر محدث اور نکتہ چین اپنے اپنے حالات میں جو کچھ کہہ سکتے تھے کہہ گئے۔ نکتہ چین اسی پر بحث کر سکتے تھے جو ان کے سامنے رکھا گیا۔ اسلام نے بطور صحیح مفہوم قرآن کے ان کے سامنے رکھا۔ لیکن ہمارے دلبر اس بات سے چوٹ لگتی ہے کہ ذاتی الفاظ میں معانی کی جو وسعت اور صلاحیت حضرت محمد صاحب کے مد نظر وہ احادیث وغیرہ کے زیر اثر اور دیگر اصولوں کی کمی [illegible]

باقی دیکھو صفحہ ۱۵

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یادرفتگان

سورگیہ لالہ سدانند جی ریٹائرڈ جیلر ملتان

(لیکھک لالہ اننت رام جی پنشنر قصور)

ہماری بدقسمتی ہے کہ آریہ سماج کے پرانے تجربہ کار بزرگ اور رہنما یکے بعد دیگرے نہایت سرعت سے داغ مفارقت دیتے جا رہے ہیں جن کی جگہ لینے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ پرماتما ہی جانتا ہے کہ ہماری بدقسمتی کا کب خاتمہ ہوگا اور ہم لوگ اصلی مشن کو جو شری سوامی دیانند جی جیسے پورن یوگی اور خدا رسیدہ عارف آریہ سماج کے سامنے رکھ گئے ہیں۔ کہاں تک تکمیل تک پہنچا سکیں گے۔ پرماتما سرب شکتیمان ہم کو ہی بل پردان کریں تاکہ ہم بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر ان کے صحیح جانشین ثابت ہو سکیں

مختصر حالات

لالہ سدانند جی کے بزرگ نامور کپور خاندان پشاور صوبہ سرحد کے رہنے والے تھے جو کسی زمانہ میں اسلامی جبر سے تنگ آ کر پنجاب میں آ گئے اور ستریان لالہ کنہیا لعل جی جو لالہ جی کے والد مکرم تھے شہر ملتان میں اور ان کے بزرگ بھائی لالہ خوشوقت رائے جی شہر لاہور میں آباد ہوئے۔ چونکہ موخر الذکر کی اولاد مشہور و معروف تاجران کتب لالہ ... کپور آنجہانی اینڈ سنز لاہور کا معزز و نامور خاندان ہے اور لالہ کنہیا لعل صاحب نے ملتان میں قیام کیا۔ لالہ سدانند جی آنجہانی اور ان کے برادر زادان لالہ جسونت رائے جی کورٹ سب انسپکٹر پولیس قصور و لالہ سوم ناتھ جی موجود ہیں۔

ملتان میں لالہ کنہیا لال جی کے وقت دیوان ساون مل اور دیوان مولراج کے نام کا ڈنکہ بج رہا تھا اور ان کے اقبال سے کھتری خاندان بڑی عظمت و جلال کے مالک تھے۔ چنانچہ ان دنوں میں تو لالہ کنہیا لعل جی نے اپنے کاروبار میں نمایاں ترقی کی۔ مگر آخری عمر میں جبکہ دیوان صاحبان کا جاہ و جلال گردش دوراں کے ہاتھوں زوال پذیر ہوا تو ان کو بھی بدقسمتی کا شکار ہونا پڑا۔ ان ہی حالات میں جبکہ یہ خاندان باوجود افلاس و انحطاط اپنی خاندانی عزت برقرار رکھے ہوئے زمانہ کی سختیوں کا جوانمردی سے مقابلہ کر رہا تھا۔ ۲۲ اپریل ۱۸۶۶ء کو لالہ سدانند جی نے جنم لیا۔ اور اگرچہ پہلے ہی اس وقت یہ خاندان غربت اور افلاس کا شکار ہو رہا تھا۔ مزید بدقسمتی سے گیارہ سال کی چھوٹی سی عمر میں ہی سدانند جی کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا اور وہ اپنے پسماندگان کو بے یار و مددگار چھوڑ گئے۔ مگر ان کی والدہ مکرمہ نے جو گو تعلیم یافتہ تو نہ تھیں۔ مگر پرانے خاندانوں کی دانا اور زمانہ شناس ستی دیوی تھیں۔ باوجود غربت و افلاس کے ان کو انٹرنس تک تعلیم دلوائی۔ ۱۸۸۲ء میں لالہ جی نے امتحان انٹرنس پاس کر آئندہ تعلیم کی کوئی صورت نہ پا کر محکمہ جیل میں ملازمت اختیار کر لی اور اول اول بمشاہرہ پندرہ روپیہ ماہوار مظفر گڑھ جیل میں کلرک کی خدمات سرانجام دینا شروع کر دیا۔

چونکہ لالہ جی کو تعلیم کے دوران میں ہی آریہ سماج سے پریم ہو گیا تھا اور سال ۱۸۸۳ء میں جبکہ شری سوامی دیانند مہاراج اپنے پرلوک گمن سے کچھ ہی عرصہ پہلے ملتان تشریف لائے تھے تو اس موقعہ پر لالہ جی نے ان کے درشن کر کے بذاتِ خاص ان سے فیض حاصل کیا تھا اور ان کے قدموں کی برکت سے خاک سے اکسیر بن چکے تھے۔ اس واسطے شروع ملازمت سے ہی آریہ سماج کی خدمت تن من دھن سے کرنی آرمبھ کر دی۔ جو تادمِ زندگی بدستور جاری رہی۔

اس کے بعد لالہ جی نے اکتیس سال تک محکمہ جیل میں ملازمت کا سلسلہ جاری رکھا اور اپنی ذاتی محنت اور دیانتداری سے پندرہ روپے سے ۲۲۵ روپیہ تک ترقی کی اور سینیر جیلر کے درجہ تک پہنچ کر ملتان۔ منٹگمری وغیرہ سنٹرل جیلوں کے انچارج رہے اور اس عرصہ میں اپنی شبھ کمائی سے ہزارہا روپیہ آریہ سماج کو دان دیتے رہے۔ چنانچہ سال ۱۹۰۷ء میں جبکہ شری سوامی شردھانند جی مہاراج جو ان دنوں مہاتما منشی رام جی تھے۔ گوروکل کے لئے چندہ جمع کرتے ہوئے دہلی تشریف لائے۔ تو لالہ جی نے جو ان دنوں دہلی جیل کے انچارج تھے۔ تین دن کی رخصت لیکر ان کی رفاقت کی اور جہاں خود حسب حیثیت اپنی جیب سے دان دیا۔ وہاں اپنے اثر اور رسوخ سے اپنے دوستوں اور ماتحتوں سے بھی معقول چندہ دلوایا۔ آخر سال ۱۹۱۷ء میں اکتیس سال کی طویل اور نیکنام سروس سے ریٹائر ہو کر ملتان میں قیام فرمایا اور قریب پندرہ سال تک ملتان آریہ سماج کے پریذیڈنٹ رہے۔ آخر پیرانہ سالی اور بصارت کی کمی کے سبب اس خدمت سے بھی ریٹائر ہو گئے۔ مگر آخری وقت تک آریہ سماج یتیم خانہ اور گوروکل ملتان کو اپنے قیمتی مشوروں سے مستفید فرماتے رہے۔ آپ اخبارات پرکاش ہفتہ وار و پرتاپ روزانہ کا مطالعہ آخری دم تک نہایت شوق سے فرماتے رہے اور ان کے باقاعدہ خریدار رہے۔ وہ مہاشہ کرشن جی کی تحریرات کو کامل توجہ اور دلچسپی سے پڑھا کرتے تھے اور مہاشہ جی کے ساتھ دلی پریم کرتے تھے۔ چنانچہ مہاشہ جی نے سال حال کے ملتان آریہ سماج کے جلسہ میں شمولیت فرماتے ہوئے لالہ جی کے بھی درشن کئے اور ان کے متعلق اخبار پرکاش کے پرچہ نمبر ۱۸ مطبوعہ ۲۲ بیساکھ میں ایک نوٹ حوالہ قلم فرمایا۔

چونکہ دنیا فانی ہے اور سب نے جانا ہے۔ اس واسطے لالہ جی ہم سب عقیدتمندان اور اپنے خاندان کو داغ مفارقت دیکر ۸ مئی ۱۹۳۶ء کو پرم پتا پرماتما کی گود میں چلے گئے اور ان کے سپتران نے ان کا مرتک سنسکار پورن ویدک ریتی سے کروایا اور ان کی حسب وصیت سو روپیہ آریہ سماج اور سو روپیہ گوروکل اور یتیم خانہ ملتان کو دان بھی دیا۔ (ادم شم)

بقیہ صفحہ ۱۲

مترجم و مفسر صاحبان کے زیر نظر نہیں رہی۔ لہذا ہم اخباری مضامین۔ ٹریکٹوں۔ آیات قرآن کی حضرت محمد صاحب کے دلی مدعا اور کتاب الہی کی لازمی صفات پر اپنی تفسیروں سے واضح کریں گے کہ واقعی حضرت محمد صاحب اور قرآن مجید کے ساتھ ایک طرف اور ویدک دھرم کے ساتھ دوسری طرف ظلم ہو رہا ہے۔ لیکن قبل اس کے ہم تفصیلات میں جائیں ہم

آریہ و مسلم علما سے اپیل

کرتے ہیں کہ وہ براہِ مہربانی کم سے کم اس وقت تک کے لئے اپنی نکتہ چینی کی طرف کو ضرور بدل دیں کہ ہم اپنے موجودہ علم و یقین کے مطابق اس کی پوری وضاحت کر سکیں اور فریقین کے اعتراضات و شکوک کو بے بنیاد ثابت کر سکیں۔ بغیر اس درخواست کی منظوری کے ہمیشہ اندیشہ ہے۔ ہم پر اس سے بھی زیادہ بے انصافی ہوگی جو اب تک فریقین نے اپنے دھرم اور اپنی واجب التعظیم ہستیوں کے ساتھ روا رکھی ہے۔ ایشور کرے، ہم راہ راست کو جان اور اطمینان قلب کے ساتھ اس پر چل سکیں

نیازمند لکشمن آریوپدیشک آریہ سماج برلا ہاؤس دہلی

(نوٹ۔ ایڈیٹر کا نفس مضمون سے متفق ہونا ضروری نہیں۔)

جلسہ تقسیم انعامات

لاہور ۔ ۱۴ جون۔ آج صبح ۷ بجے آریہ پتری پاٹھشالہ قلعہ گوجر سنگھ کا جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔ قلعہ گوجر سنگھ اور آس پاس کے استری پرش کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ جلسہ کا آغاز وید منتر اچارن کرنے سے ہوا۔ ازاں بعد پاٹھشالہ کی لڑکیوں نے بھجن گائے اور ایک سوشل ڈرامہ دکھایا۔ بڑی جماعت کی لڑکیوں نے مختصر مضمون پڑھے۔ سیکرٹری نے سالانہ رپورٹ پڑھی جس میں انہوں نے بتایا کہ پاٹھشالہ نے تھوڑے عرصہ میں کس قدر ترقی کی ہے۔ اس کے نتائج ہمیشہ اعلیٰ رہے ہیں امسال آٹھویں جماعت کی سات لڑکیاں امتحان میں شامل ہوئیں اور ساتوں ہی پاس ہوئیں۔ کل تعداد طالبات کی دو سو پچاس کے قریب ہے۔ چوہدری نانک چند صدر کے ریمارکس کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا

ایک نئے آریہ سماج کی قائمی

۱۲ جون شام کو ۷ بجے زیر صدارت پنڈت ٹھاکر دت جی آریہ سماج کا جلسہ ہوا۔ جس میں بہت سارے ودوانوں کے ویاکھیان ہوئے اور جن میں آریہ سماج کی آوشیکتا بتلائی گئی۔ سب سے پہلے پنڈت جگن ناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا بھاشن ہوا اور لالہ نند لال جی سہایک منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور سردار ہر سنگھ کے ویاکھیان ہوئے اور ان کے پشچات بابو لعل چند جی کی ایک عمدہ نظم ہوئی۔ مہاشہ سرداری لعل جی و مہاشہ منشی رام جی کے بھجن ہوئے آخیر میں پنڈت جی کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ اس کے بعد سماج بنانے کے شرتی جی نے سب کا دھنیواد کیا اور کارروائی شانتی پاٹھ کے بعد سماپت کی گئی حاضری کافی تھی۔ دیویاں بھی بہت سی تعداد میں تھیں۔ جلسہ پر بہت اچھا پربھاؤ رہا۔

سماج کے نمن لکھت ادھیکاری چنے گئے

پردھان۔ لالہ گنیش داس جی ریلوے ریٹائرڈ۔ اپ پردھان: لالہ پیارے لعل جی ریٹائرڈ۔ منتری۔ ڈاکٹر رام دھن جی۔ اپ منتری مہاشہ منشی رام جی۔ کوشا دھیکش بابو ٹھاکر دت جی پستکا دھیکش بابو چونی لعل جی بھاٹیہ پرتسٹھت سبھا سد۔ بابو حکم سنگھ جی۔ بابو برج موہن لعل جی ۔ انترنگ سبھا کے ممبر بابو پیارے لال جی۔ بابو کشن لعل جی۔ مہتہ کشمیری لعل جی۔ لالہ بیلی رام جی۔ بابو بدھیال جی اور کل ۵۲ کے قریب سبھا سد ہوئے۔ (ویدک منتری)

Digitized by eGangotri

سوانستھ رکھشا

تپدق اور اس کا مجرب علاج!

(شری ہت ڈاکٹر اچھبو لال - ایم - ایس - بی)

یہ امر مسلمہ ہے کہ آبادی کے ہر ایک مرکز میں تپدق کی کثرت ہے ۔ فی الحال اس بات کا درست تخمینہ نہیں لگ سکتا کہ یہ موذی مرض کہاں تک پھیلا ہوا ہے مگر باشندگان ملک کی بے اعتدالیوں اور لاپرواہیوں سے قیاس کیا جاتا ہے کہ عنقریب ہی یا کچھ عرصہ بعد ہر شہر اور ہر قصبہ کو اس کے حفظ ماتقدم اور انسداد کے لئے مجبور ہونا پڑے گا ۔

یہ کمبخت مرض متعدی ہے اور اس کا علاج تپ محرقہ طاعون اور انٹرک فیور کے اصولوں کے موافق کرنا چاہئے ۔ مگر اس کا دور تعدی ملیریا اور طاعون کی طرح مختلف رستوں سے نہیں گزرتا کیونکہ ملیریا کے جراثیم جب تک اینوفلیز قسم کے مچھروں میں سے نہ گزریں ، دوسرے تندرست آدمیوں پر اثر نہیں کرتے اور طاعون کے جراثیم پسو کے وساطت کے بغیر دوسرے آدمیوں تک نہیں پہنچتے مگر مادہ سلیہ یا ٹوبرکلوسس براہ راست ایک بیمار سے دوسرے تندرست حیوان تک جا پہنچتا ہے ۔

اس کے خواص دوسروں سے بالکل نرالے ہیں اس کی شدت و خفت کے باعث سے اس کی علامات بھی مختلف ہوتی ہیں ۔ اسواسطے وہ علاج جو بخار کی دیگر قسموں میں کارگر ہو سکتا ہے اس میں مفید نہیں پڑتا ۔ دق کا علاج و انسداد بڑا پیچیدہ مسئلہ ہے ۔ بعض حالتوں میں بڑی تکلیف ہوتی ہے اور مریض چند ہی ہفتوں میں ملک عدم کا ٹکٹ لیتا ہے ۔ اور بعض اوقات میں یا زیادہ سالوں تک مریض مبتلائے مرض رہ کر مرجاتا ہے ۔

یہ بات نہایت ضروری اور قابل عمل ہے کہ بعض مریضوں کو جنکو عمدہ علاج ، عمدہ مکان ، مناسب و مفید مشورے دستیاب نہیں ہو سکتے ۔ صرف ان کی اپنی ہی بہتری کے واسطے شفا خانہ میں داخل کرایا جائے اور بعض کو صرف دوسرے تندرست آدمیوں کی بہبودی اور قیام صحت کے واسطے شفا خانہ پہنچا دیا جائے ۔

تپدق کے مرکز یعنی مرکز سلیہ سہوما شہر خواہ پچوں میں بھی ملتے ہیں ۔ کیونکہ زچہ خانہ اکثر غلیظ تنگ و تاریک اور حفظان صحت کے اصولوں کے منافی ہوتے ہیں ۔ اس واسطے اس بیماری کا بیج اس وقت بو یا جاتا ہے اور عرصہ دراز تک سست پڑا رہتا ہے ۔ پھر کبھی سخت بیماری سے بچہ کمزور ہو کر اس کی قوت دافع جس سے مادہ سلیہ بڑھنے نہیں پاتا ، جاتی رہتی ہے اور بیج پھوٹ نکلتا ہے ۔ اور بڑھ کر مہلک شکل اختیار کر لیتا ہے ۔

شہروں میں مندرجہ ذیل صورتیں تپدق کے پھیلنے کی ہیں ۔

لوگوں کو بُری عادتیں ۔ خراب رسمیں ، حفظ صحت کے اصولوں سے ناواقفیت ۔ خصوصاً گنجان آبادی تنگ و تاریک اور مضر صحت مکانات ۔ آبادی کے گرد و نواح کی خراب حالت تپدق کے معاون مددگار ہیں ۔

نہایت ضروری اور قابل عمل بات یہ ہے کہ عوام الناس میں تعلیم عام ہو اور حفظان صحت کے اصولوں اور مواد سلیہ کے خطرناک اسباب و نتائج سے باخبر ہوں ۔ انگلستان اور یورپ کے دیگر ممالک کی طرح اس کے خلاف انجمنیں قائم ہوں ۔ وہ ایسے وسائل اور تجویزیں سوچیں جن سے یہ مہلک مرض رک سکے ۔ ان وسائل و تجاویز کو اخباروں ، رسالوں اور چھوٹے چھوٹے پمفلٹوں ، میجک لنٹرنوں اور متحرک تصاویر کی مدد سے شائع کریں اور طاعون وغیرہ کی طرح شہر میں کسی آدمی کے اس مرض میں مبتلا ہوتے ہی فوراً افسران صحت کو اطلاع دیدی جائے ۔ اور کوشش کی جائے کہ غرباء کے مکانات کی حالت درست ہو جاوے ۔

تپدق کے مریضوں کے کمروں اور سامان کی بڑی نگرانی کی جائے ۔ تاکہ کوئی دوسرا آدمی استعمال نہ کرے ۔ ان کو صاف رکھا جائے اور ڈس انفیکٹ کیا جاوے ۔ جن مریضوں کا مرض بڑھ گیا ہو ان کی طرف زیادہ توجہ دی جائے ۔ تاکہ وہ اپنے رشتہ داروں کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے باعث خطرہ نہ ہوں ۔ ایسے مریض دوسروں سے الگ کر دیئے جاویں اور افسران صحت کی نگرانی میں رکھے جائیں ۔ اور کوشش کی جائے کہ ان سے اس مرض کے جراثیم پھیلنے نہ پاویں ۔

علاج کے متعلق تو یہ مرض اسقدر لا علاج مشہور ہے کہ اگر مریض کو پتہ لگ جاوے کہ اس کو تپدق کا عارضہ ہو گیا ہے تو وہ اسی وقت سمجھ لیتا ہے کہ اس کی موت آگئی ہے ۔ اور میرا اپنا بھی یہی خیال تھا اور ہے ۔ مگر عرصہ تخمیناً دو سال کا ہوا اتفاقیہ کہ مجھے ایک پنساری کی دوکان سے ردی میں ایک ناگری کی دستی لکھی ہوئی ہوتھی سی کتاب دستیاب ہوئی جس پر اس کا نام درج نہیں ہے ۔ کوئی شیتارام نامی وید ہوئے ہیں اُنہوں نے اپنی بیوی سے مخاطب ہوتے ہوئے چھندوں میں تقریباً جملہ امراض کا علاج بیان کیا ہے ۔ چنانچہ اس کتاب میں مندرجہ ذیل نسخہ میری نظر سے گزرا ۔ میں نے اس کے اجزاء اور بناوٹ کی ترکیب دیکھکر اس کو تیار کیا اور مریضان دق پر اس کا تجربہ کیا بلا مبالغہ عرض کرتا ہوں کہ بمثل اکسیر کے ثابت ہوا ۔ ذیل میں میں نسخہ کو درج کر رہا ہوں حکمائے صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ اس کو تیار کر کے تجربہ کریں ۔ میں اس کو ایک چاول سے ایک رتی تک حسب طاقت مریض بجائے پان کے مکھن ایک تولہ اور شہد چھ ماشہ میں ملا کر صبح شام اور رات کو مریض کو کھلا کر اوپر سے عرق گاؤزبان آٹھ تولہ ، اور شربت اعجاز دو تولہ پلا دیا کرتا ہوں اور اگر مریض کے منہ سے خون آرہا ہو تو شربت انجبار ایک تولہ اور خمیرہ خشخاش ۹ ماشہ میں دوا ملا کر اوپر سے آب کدو دراز دیا کرتا ہوں ۔ اکسیر کا کام دیتا ہے

اس نسخہ کا تجربہ حسب ذیل ہے

ورق سونا ، مردار ید ، پارہ مصفی ، ہموزن ملا کر اور تینوں کے ہموزن گندھک آملہ سار مصفی اور کل ادویہ کا چوتھائی ، سہاگہ بریاں لے کر آب کانجی میں سولہ پہر تک کھرل کر کے کورا ہانڈی میں دوا کی ٹکیہ رکھکر سات کپڑ مٹی کر کے آگ میں پھونک دے ۔ سرد ہونے پر نکالکر اس میں سے ایک رتی پان میں مریضوں کو ۴۰ یوم تک کھلا دے تو تپدق کو یہ دو نوں یا دسے سل دیتی ہے ۔ خون آنا ۔ بلغم آنا کھانسی ان تپدق کے جملہ عوارض میں اس دوا کو دیکھکر کھلبلی پڑ جاتی ہے ۔

حفظان صحت کی پابندی کے ساتھ اس دوا کو مندرجہ بالا طریقہ پر دینے سے اکسیر کا کام دیتی ہے ۔

پرکاش میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

شوک پرستاو

۲۱ جون آریہ سماج ہنومان روڈ دہلی نے شریمتی سکھدا دیوی جی دھرم پتنی شری جیانند کرن جی شاردا و پتری شری ماسٹر آتمارام جی امرتسری کی اسامیک مرتیو پر ہارد ک شوک تھا ان کے سمبندھیوں کے ساتھ سہانو بھوتی پرگٹ کرتا ہے اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ سورگیا کی آتما کو شانتی پردان کریں

منتری

کنیا کی ضرورت

ایک ۲۱ - ۲۲ سالہ کھتری نوجوان ڈاکٹر کے لئے جو عنقریب ہی کسی جگہ اپنی پریکٹس شروع کرنے والا ہے ۔ یوگیہ اور سوشیل کنیا کی ضرورت ہے ۔ لڑکے کے والدین زندہ ہیں اور صاحب جائداد ہیں ۔

خط و کتابت بنام

ڈاکٹر معرفت پرکاش "لبت روڈ لاہور" کریں

ور کی ضرورت

میرے اپنے متر کی سوشیل ، انگریزی و ناگری لکھی پڑھی ، روپ وتی ، یوتی کنیا کیلئے جو گھر کے کام کاج سے بھی بخوبی واقف ہے ایک ایسے پنجابی کھتری گھرانے کے ور کی ضرورت ہے جو شکیل عمر میں ۲۲ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو کالج میں تعلیم پا رہا ہو یا برسر روزگار ہو ۔ خط و کتابت نیچے لکھے پتہ پر کریں ۔

بابو رام کھتری ڈپٹی پوسٹ ماسٹر ڈیرہ دون

بیماری کی جڑ مچھر ہے اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ و ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں اس کا روزانہ استعمال کریں ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پوران ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بھائیوں نے اسے از حد پسند کیا ہے ۔

بیوپاریوں کو خاص رعایت دیجاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ سب سے پہلا کارخانہ ہے جسکی یہ ایجاد ہے اسلئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

پتہ میسرز بھگت رام لچھری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ادھیک سوچنا

... گروکل و شنو ودیالیہ برنداون کا نوین سکتا سن
... سے آرمبھ ہو گا۔ جو سجن اپنے بالکوں کو
... کرانا چاہیں۔ نمن پتہ سے نیما ولی اور
... فارم منگا کر شیگھر ہی بھیج دیں۔
... اردو کی میں لم ادین شنری تک سنسکرت انگریزی
... ویدک دیو ویدانت ۳ دی و شیوں
... شکشا کا سمو چت پربندھ ہے۔
... آچاریہ ۔ مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل و شنو ودیالیہ
برنداون

فیصلہ کن شاستر ارتھ

آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کے مابین مختلف
... پر ایک فیصلہ کن شاستر ارتھ ۲۵ جون
... سے یکم جولائی ۱۹۳۶ء تک صدر بازار لاہور
... میں ہونا قرار پایا ہے۔ اس لئے آریہ سماج
... اور پریمیوں سے پرارتھنا ہے
... دیکر کرتارتھ کریں۔ شاستر ارتھ روزانہ
... شام سے ۱۰½ بجے رات تک ہوگا
منتری آریہ سماج لاہور چھاؤنی

... پاٹھشالاؤں کیلئے پاٹھ ودھی

... کنیا پاٹھشالاؤں کے پربندھ کرتاؤں کے
... لکھا جاتا ہے کہ پاٹھ ودھی کو ڈائرکٹر
... محکمہ تعلیم پنجاب نے اپنی چٹھی نمبری ۵-۸-۱۲۰۰
... مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۳۶ء مزید دو سال کے لئے منظور
... کیا ہے۔
منتری آریہ سنکشا سمتی گورو دت بھون لاہور

مراد آباد میں آل انڈیا ذات پات توڑک

منڈل لاہور کی شاکھا کی قائمی

مراد آباد میں آل انڈیا ذات پات توڑک منڈل
... کی شاکھا قائم ہو گئی ہے۔ اس کا انتخاب
... حسب ذیل عمل میں آیا ہے۔
... پنڈت بینیش چندجی رئیس پردھان۔
... پنڈت باسدیو شاستری دید اپ پردھان۔
... ڈاکٹر سیارام جی اپ پردھان۔ بابو نمٹ بہاری لعل
... منتری۔ بابو جگدیش پرشاد اپ منتری۔ بابو
... رام پرکاش جی خزانچی۔ بابو رتن چرن ممبر۔
... بابو موہن ناتھ جی۔ ماسٹر راجندر۔ مہاشہ چندر سین
... بابو کنج بہاری لال ممبران
(مکٹ بہاری لعل سیکرٹری)

... خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

سماجک سماچار

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کے سالانہ جلسہ سے پیشتر بموجب اشتہار یکم جون سے چار جون تک رات کو آریہ کنیا پاٹھشالہ کے وسیع مندر میں شری ماتھر شرما کے میجک لینٹرن دوارا ویاکھیان ہوتے رہے اور جنتا کافی تعداد میں بدھار کر ماتھر جی کے تصویروں دوار اپدیش سے محفوظ ہوتی رہی ۵ جون ۴ بجے شام آریہ سماج کا نگر کیرتن سماج مندر سے شروع ہوا۔ سب سے پہلے اوم کا جھنڈا تھا اور اس کے بعد بینڈ باجہ۔ بینڈ باجہ کے بعد آریہ سماج کے مشہور سنیاسی سوامی رودرانند جی مہاراج اپنے منوہر اپدیشوں سے نگر واسیوں کو آنند کر رہے تھے مردہ دلوں میں سوامی جی مہاراج کا پُرجوش اپدیش ایک نیا جیون پیدا کرتا تھا۔ اس کے بعد مہاشہ بہاری لال جی و مہاشہ کیسر چند جی بھجنیک اپنے نصیحت آمیز بھجنوں سے لوگوں کے دلوں میں ویدک دھرم کا پریم پیدا کر رہے تھے۔ ۶-۷-۸ جون کو شری سوامی رودرانند جی مہاراج۔ پنڈت پریہ ورت جی وید واچسپتی پنڈت دھرم دیو جی سناتک۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم اور پنڈت ماتھر شرما جی کے منوہر لیکچر و اپدیش ہوئے۔ سوامی جی مہاراج کے لیکچروں سے لوگوں کے دلوں میں ایک بجلی کی لہر دوڑ جایا کرتی تھی اور پنڈت پریہ ورت جی کے وید کے متعلق عالمانہ ویاکھیان کو سن کر لوگ پنڈت جی کی علمیت کی داد دیتے تھے۔ مہاشہ چرنجی لال جی کے ویاکھیان جو تناسخ کے متعلق ہوئے لوگوں نے پسند کئے ۹ جون کو شریمتی شکیل کماری اپدیشکہ کے استریوں میں ویاکھیان اور بھجن ہوئے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ اس قدر زور شور سے استریوں میں ویدک دھرم کا پرچار ہوا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ شریمتی شکیل کماری کی موجودگی میں استری سماج قائم ہوئی اور اسی وقت اس کا چناؤ بھی ہو گیا۔ اسی دن رات کو کماری جی کا ویاکھیان پرشوں اور استریوں میں بڑے جوش سے ہوا۔ جو کہ بہت پسند کیا گیا۔ جو لگن کماری جی کو ویدک دھرم سے ہے اگر اسی لگن سے چند استریاں بھی ویدک دھرم کا پرچار کرنے لگ جاویں تو تھوڑے عرصہ میں استریاں ویدک دھرم کی شرن میں آجاویں گی کماری جی کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ وہ کبھی کبھی استری سماج اور سماج کو اپنے منوہر ویاکھیانوں سے لابھ پہنچایا کریں۔ باوجود سخت گرمی کے جلسہ کے دوران میں حاضری بہت زیادہ رہی اور خاص کر رات کو آریہ کنیا پاٹھشالا کا وسیع میدان اور گیلریاں استریوں اور پرشوں سے کھچا کھچ بھرے رہتے تھے۔ اس جلسہ پر تخمیناً ایکہزار روپیہ چندہ ہوا۔ ایشور جی کا دھنیاد ہے جس کی کرپا سے یہ جلسہ نہایت کامیابی اور نرو گھنتا سے سمایت ہوا۔ میں ان سبھاسدوں و سہایکوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جلسہ کو بارونق بنانے اور انتظام میں میرا ہاتھ بٹایا

نوید کہ ستارا سنگھ منتری

دیانند سنگھ

ویدک دھرم کے پرچارکوں کی ایک بیٹھک بریلی میں آج تاریخ ۷ جون ۱۹۳۶ء کو ہوئی اور سروسمتی سے دیانند سنگھ نام کی ایک پرچارک سنستھا کی ستھاپنا ہوئی۔

اس کے اُدیش

رشی دیانند بزدشٹ پدھتی سے ویدک دھرم کا پرچار کرنا (۲) دھارمک سماجوں میں اُتپن ہوئی شتھلتا اور اویوستھا کو دور کرنا

سنگھ کے نیم

سمے اور پرستھتی کو اُپالمبھ نہ دیتے ہوئے رشی دیانند کے سدھانتوں پر وشواس رکھکر ان کا ہی پرچار کرنے والے اس سنگھ کے سدسیہ ہو سکیں گے (۲) سونم پرچار کرنے والے اس سنگھ کے سدسیہ رہیں گے۔ اس پرکار یہ سنگھ پرچارکوں کا سنگھ ہوگا۔

چھوٹے سے چھوٹے گراموں میں تتھا بڑے بڑے نگروں میں پرچار کے اِچھک آریہ سمن لکھت پتہ پر پتر ویوہار کریں۔ یہ سنگھ کے پربندھک ان کی اوشیکتا انوسار یوگیہ سے یوگیہ وِدوان اپدیشکوں تتھا پرچارکوں کا پربندھ کریں گے۔

پربندھک دیانند سنگھ بریلی

آریہ سماج میرپور کے سماچار

روزانہ ست سنگ کا سلسلہ بدستور جاری ہے ہفتہ وار ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں ہفتہ وار ست سنگ کی کارروائی الساہ جنک اور پریم پور وک ہوتی ہے۔ حاضری ہر ہفتہ بڑھتی جا رہی ہے۔ کئی ہفتہ سے ہفتہ وار ست سنگ میں ستیارتھ پرکاش کی کتھا راقم کرتا ہے۔ یا گھشک یگیہ اور ہرشنی اتوار کو ہون کیا جاتا ہے اور موہن بھوگ تقسیم کیا جاتا ہے

ریڈنگ روم

میرپور جیسے قصبہ میں جہاں ہائی سکول۔ ضلع کی کچہری۔ سب جج اور منصفی کے دفتر ہوں جہاں آریہ سماج۔ سنگھ سبھا۔ سناتن دھرم سبھا۔ برہمن سبھا۔ موہیال سبھا۔ انجمن اسلامیہ مہاجن سبھا کے علاوہ کئی اور سبھا سوسائٹیوں کا وجود ہو۔ وہاں ریڈنگ روم کی ضرورت دیر سے محسوس ہو رہی تھی بالآخر آریہ سماج میرپور نے پبلک کی اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے سپیشل اجلاس میں فیصلہ کرلیا ہے کہ میرپور میں ایک وسیع پیمانہ پر شاندار ریڈنگ روم فی الفور کھول دیا جائے اور تمام اخراجات میرپور آریہ سماج برداشت کرے جس میں نہ صرف پنجاب کے اردو۔ ہندی۔ انگریزی روزانہ اخبارات اور رسالہ جات منگوائے جاویں بلکہ پنجاب کے باہر سے بھی اخبارات منگوائے جاویں۔ امید کی جاتی ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ریڈنگ روم جاری کر دیا جاویگا۔

ایک نو مسلم کی شدھی

تحصیل میرپور کا ایک نوجوان برہمن جس نے مسلمانوں کی سنگت میں چند دنوں سے کھانا پینا شروع کر دیا تھا۔ اس کے پشچاتاپ کرنے پر آریہ سماج مندر میں شدھ کیا گیا

ایک نوجوان مسلمان کی شدھی۔ ایک نوجوان مسلمان نے آریہ سماج میرپور میں تحریری درخواست دی کہ اس کو شدھ کیا جائے۔ چنانچہ آج آریہ سماج کے ہفتہ وار ست سنگ میں شری پنڈت وشو ناتھ جی سناتک نے اس کو شدھ کیا۔ ہون کے بعد راقم نے شدھی کی اہم ضرورت پر مختصر سی تقریر کی نیز مہاشہ تیرتھ رام جی مینیجر سنگر کمیٹی نے شدھی پر ایک دلچسپ اور موثر تقریر کی۔ اس کے بعد حلوہ تقسیم کیا گیا حاضری سنتوش جنک تھی۔

ویدک دھرم پرچار

شری سوامی ویدانند جی کے ۲ عالمانہ لیکچر آریہ سماج مندر میں ہوئے۔ اس کے پشچات سوامی جی کی ... دو تین دن اچھی نہیں رہی ہے۔ اب

Digitized by eGangotri

سوامی جی کوٹلی۔ رجھڑی میں پرچار کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں

علاقہ میں پرچار

پنڈت امرناتھ موضع سموال۔ پنڈی سیجھروال کوٹلہ مغاں۔ حاتلاں۔ گوہرہ تکہ۔ کلاں میں ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ اب وہ سبالکہ۔ کلادھل۔ چومکھ کی طرف پرچار کے لئے تشریف لے جاویں گے۔

نویدک کرم چند وکیل پردھان آریہ سماج میرپور (جموں)

۵۰۷ سانسیوں کا جاتی پرویش سنسکار

کچھ عرصہ سے غیر جاتیوں کی طرف سے جرائم پیشہ قوموں میں تبلیغ کا کام شروع ہے اور انہیں طرح طرح کے پرلوبھن دئے جا رہے ہیں اور روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے چونکہ ضلع سیالکوٹ اس کام کا بڑا بھاری مرکز ہے ان حالات کو دیکھتے ہوئے آریہ سماج سیالکوٹ نے اس طرف اپنا خاص دھیان دینا شروع کیا ضلع میں مختلف جگہوں پر جلسے رکھے گئے۔ جس میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ دیانند دلت ادھار سبھا ہوشیارپور اور آریہ سماج سیالکوٹ کے ادھیکاری لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ لالہ سروپ نارائن جی وکیل۔ سیٹھ وشیشرناتھ جی وکیل۔ لالہ گیان چند جی تیل والے اور ماسٹر بنارسی داس جی شامل ہوتے رہے۔ اس سمبندھ میں پنڈت رُچی رام جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ڈسکہ آریہ سماج کی سہایتا سے ڈسکہ کے علاقہ میں کاریہ کرتے رہے۔ جس کا نتیجہ کرت جھنڈا اور کوٹ گوبند کی کے سانسیوں کی شدھی میں نکلا۔ اب آریہ سماج سیالکوٹ نے اپنا پرچار کاریہ کوٹ منڈیانوالہ اور کوٹ ڈھینگر والی کی طرف آرمبھ کیا۔ آریہ سنگھ ادھار سبھا کے سالانہ اتسو کے سلسلے میں شری لالہ دیوی چند جی ایم اے پردھان دیانند مکتی فوج یہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ جن سے بھی سماج کے ادھیکاریوں نے اس کاریہ کے لئے امداد مانگی۔ انہوں نے بھی اپنے اپدیشک آریہ سماج کے سپرد کر دئے۔ مورخہ ۱۴ جون کو لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ۔ لالہ سروپ نارائن جی وکیل۔ سیٹھ وشیشرناتھ جی وکیل و لالہ بنارسی داس جی ہیڈماسٹر پرچار کی خاطر ان گاؤں کی طرف گئے۔ وہاں جانے پر دیکھا کہ حالات یکدم بدل گئے ہوئے ہیں۔ وہاں پر ہی فیصلہ ہوا کہ مورخہ ۱۶ جون منگلوار کو جاتی پرویش سنسکار کا کاریہ کیا جائے۔ یہ اصحاب رات کے ۱۱½ بجے وہاں سے سیدھے سماج مندر میں واپس آئے اور ۱۶ جون کے لئے تیاریوں میں مشغول ہو گئے۔

۱۵ جون کا دن ہی صرف تیاریوں کا تھا۔ پربھو نے اپنی سہایتا دی سارا کام شان سے آرمبھ ہو گیا۔ ۱۶ جون منگلوار کو ایسا پرتیت ہوتا تھا کہ سماج مندر میں کوئی بڑا بھاری میلہ لگا ہوا ہے کہ دودھ کی لسی کے پیاؤ لگے ہوئے تھے۔ کہیں بھوجن تیار ہو رہا تھا کہیں درزی کپڑے تیار کر رہے تھے۔ ۲ بجے کے قریب بچھڑے بھائی جاتی پرویش کے لئے لاریوں پر سماج مندر میں آئے۔ ہزاروں نرناری ان کے استقبال کے لئے اُپستھت تھے۔ آپ لاریوں سے اُترتے ہی سب کو ہاتھ جوڑ کر نمستے کہہ کر سماج مندر میں داخل ہوتے جاتے تھے۔ آپکا اُسی وقت لسی وغیرہ سے سواگت کیا گیا۔ چوٹی رکھنے اشنان کرنے کے بعد سب یگیہ شالا پر بیٹھتے گئے۔ جہاں پنڈت بھگوت دت جی۔ پنڈت دیوان چند جی نے شدھی کا کاریہ کروایا اور انہیں یگیوپویت دئے گئے۔ ۶ بجے کے قریب پنڈت یشپال جی سناتک ادھشٹاتا دیانند دلت ادھار سبھا لاہور جو کہ خبر پہنچتے ہی ایک بجے کی گاڑی سے اس دن تشریف لائے تھے اور لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ منتری آریہ سماج نے انہیں ویدک دھرم کے سمبندھ میں اُپدیش دیا۔ اس کارروائی کے بعد سماج مندر سے ان بھائی اور بہنوں کا جلوس نکالا گیا۔ جلوس بھی نرالی شان کا تھا۔ شدھ ہوئے بھائیوں نے کیسری رنگ کی پگڑیاں باندھی ہوئی تھیں اور بہنوں نے کیسری رنگ کے دوپٹے اوڑھے ہوئے تھے۔ جلوس کے ساتھ ہزارہا نرناری تھے۔ جو پیارے رشی کے گنوں کا گنواد اور مہرشی دیانند سوامی شردھانند اور ویدک دھرم کی جے گونجاتا ہوا شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں سے گذرتا ہوا سماج مندر میں ۸½ بجے کے قریب سماپت ہوا۔ شہر میں لوگوں نے لسی اور شربت کی سبیلیں لگائی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد سب نے ملکر پریتی بھوجن کیا اور سب شدھ شدہ بھائی ہاتھ جوڑ جوڑ کر نمستے کہتے ہوئے لاریوں پر اپنے گاؤں کی طرف چلے گئے۔ بہت سے شہر کے بھائیوں نے سماج مندر سے حلوہ لے جا کر اپنے اپنے محلوں اور بازاروں میں بطور پرشاد دونے بانٹا۔ یہ میلہ سماج مندر میں رات کے ۱۱½ بجے کے قریب جاکر سماپت ہوا۔ آریہ سماج سیالکوٹ کے ادھیکاریان لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ لالہ سروپ نارائن جی وکیل۔ سیٹھ وشیشرناتھ جی۔ لالہ گیان چند جی تیل والے۔ لالہ ہری رام جی ہیڈماسٹر۔ لالہ وزیر چند جی وڈیرہ۔ لالہ شنو رام جی پردھان آریہ سکول اور بھگوتی آریہ کنیا پاٹھشالہ کے سٹاف نے اس یگیہ کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات ایک کر دیا۔ اس کے لئے وہ دھنیاواد کے پاتر ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم شری لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے۔ پردھان دیانند مکتی فوج ہوشیارپور کا بھی دھنیاواد کرتے ہیں جنہوں نے اپنے اپدیشکوں اور دھن دوارہ آریہ سماج سیالکوٹ کی اس اوسر پر سہایتا کی۔ اور ساتھ ہی لالہ بنارسی داس ہیڈماسٹر اگوکے مڈل سکول کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے اس یگیہ کو سپھل بنانے میں سماج کی سہایتا کی

نویدک، رام لال شرما سیالکوٹ

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور کے سماچار

مورخہ ۱۴ جون ۱۹۳۶ء بروز اتوار صبح آٹھ بجے شری ہتیشی جی ایڈیٹر "پرکاش" کی سپتری کا نام کرن سنسکار کرایا گیا۔ کماری کا نام وید کماری رکھا گیا۔ ہتیشی جی نے آریہ سماج کو ایک روپیہ دان دیا۔ آریہ سماج ان کا آتی کرتگیہ ہے۔

شام کو آریہ سماج مندر میں شری پنڈت یشپال جی سدھانت النکار کا منوہر ویاکھیان ایشور بھگتی کے وشے پر ہوا۔ حاضری سنتوش جنک تھی۔ اس سپتاہ دو نئے ممبر بنائے گئے

منوہر لال منتری آریہ سماج گوالمنڈی لاہور

گوروکل کانگڑی سے ہفتہ وار اخبار

گوروکل شکشا پرنالی کے پریمی اس بات کی بڑی کمی محسوس کر رہے تھے کہ گوروکل کانگڑی سے کوئی اخبار ضرور نکلنا چاہئے۔ گوروکل پریمیوں کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ گوروکل کی سوامنی سبھا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ گوروکل سے "گوروکل" نام کا ہفتہ وار اخبار نکالا جائے۔ اب یہ اخبار پچھلے ایک ماہ سے باقاعدہ نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ ہر ایک آریہ سماج سے گوروکل شکشا پرنالی کے سب پریمیوں سے پرارتھنا ہے کہ اس اخبار کے خریدار بن کر گوروکل شکشا پرنالی کے پرچار میں امداد دیں اخبار کا سالانہ چندہ اڑھائی روپیہ رکھا گیا ہے براہ مہربانی اس کے متعلق مینجر "گوروکل" گوروکل کانگڑی سے خط و کتابت کریں

گورنر گوروکل۔ گوروکل کانگڑی (ہردوار)

آریہ سماج کراچی کی گولڈن جوبلی

کل مورخہ ۲۱ جون ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج کراچی کی انترنگ سبھا کا خاص اجلاس زیر صدارت سیٹھ روپ لال جی آف میسرز دھنپت مل دیوا انجینئر ویر پردھان آریہ سماج منعقد ہوا جس میں اتفاق رائے سے قرار پایا کہ آریہ سماج کراچی جو کہ اپنی زندگی کا پچاسواں سال پورا کرنے والی ہے کی اردھ شتابدی بڑی شان و شوکت سے دسمبر کی بڑے دنوں کی تعطیلات میں منائی جائے۔

شتابدی سے پہلے خاص کتھاؤں کا سلسلہ جاری رہے گا اور دو ہفتہ پہلے شری مہاتما ٹیک چند جی مہاراج پربھو آشرم کی ادھیکشتا میں ایک برہد یگیہ کیا جاویگا۔ اتسو ۲۴ دسمبر سے لے کر ۳۱ دسمبر تک جاری رہیگا۔ جس میں کئی کانفرنسیں ہونگی اور کئی مہاتماؤں۔ پرسدھ سنیاسیوں اور وِدوانوں اپدیشکوں و بھجنیکوں کے لیکچر اور بھجن ہوں گے۔ دھنپت مل آریہ پتری پاٹھشالہ کی کنیاؤں اور آریہ ودیالیہ کے کھلاڑیوں کی کھیلیں بھی ہونگی اس دوران میں ایک بڑا بھاری نگر کیرتن نکالا جانا نشچیہ ہوا ہے۔ غرضیکہ پروگرام نہایت دلچسپ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جس میں غالباً سب آریہ سماج کی ادبی کوٹی کے وِدوان پدھاریں گے

پرکاش سروپ منتری آریہ سماج کراچی

آریہ سماج شردھانند بازار امرتسر کا وارشک چناؤ

۷ جون ۱۹۳۶ء ایت وار شری لالہ کرم چند جی اُپ پردھان کے پردھان پد میں سروسمتی سے مندرجہ ذیل ہوا

پردھان۔ شری پنڈت جگن ناتھ نرکت رتن
اُپ پردھان (۱) شری لالہ کرم چند جی صراف (۲) شری لالہ کیشب چندر جی ڈائرکٹر پنجاب سنٹرل بینک
منتری۔ شری لالہ مہاراج مل جی۔ اُپ منتری (۱) پنڈت جگناتھ شرما (۲) ماسٹر ہردیال جی
خزانچی۔ شری لالہ منگت رام جی ریٹائرڈ ہیڈ کلرک نہر۔ لائبریرین۔ شری پنڈت دھرم بھانو جی شاستری بی اے۔ مندر انچارج۔ شری لالہ بلونت رائے جی صراف
انترنگ سبھاسد۔ (۱) شری ماسٹر پنڈت ہنسراج جی ایم اے۔ بی۔ ٹی (۲) شری ماسٹر شنکر لال جی بی اے ریٹائرڈ سیکنڈ ماسٹر (۳) شری ڈاکٹر رام رکھا مل جی انچارج دیانند ہسپتال (۴) شری لالہ منشی رام جی صراف (۵) شری پنڈت منہراج جی پاٹھک مینجر امرت بنک لمیٹڈ (۶) شری

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت

عمدہ کتھ بنانا

کتھ جو پان میں استعمال ہوتا ہے۔ ہندوستان میں اسکی بڑی کھپت ہے یہ ذیل کے طریقہ پر بنایا جاتا ہے۔ کتھ کے درخت کو انگریزی میں (کیٹیچو) اور ہندی میں کالی کھیر کہتے ہیں۔ کھیر کا درخت عام ہے۔ بعض لوگ اس کو کھیری بھی کہتے ہیں۔ کھیر کا گوند بھی بازار میں بہت فروخت ہوتا ہے۔ غرضیکہ کھیری نایاب شے نہیں ہے بلکہ کثرت سے ملتی ہے۔

ترکیب

کھیر کی چھال تازہ قریب دو کھیر کے پانی میں بھگو دیں۔ مگر اس چھال کی اول باریک کٹی کر لینا چاہئے اور بعد میں بھگو دیا جائے۔ دو روز تک بھیگنے دیں۔ پانی کا وزن تین سیر ہونا چاہیے دو روز کے بعد پانی کو معہ چھال کے جوش دیں کہ پانی سرخ رنگ کا ہو جاوے اور گاڑھا بھی مثل شہد کے ہو جائے۔ اب آدھ پاؤ مکھنے کی کھڑیا جو علیحدہ باریک پسی ہوئی ہو اور کپڑے میں چھنی رکھی ہوئی ہو۔ کسی مٹی کے برتن میں مثلاً مٹی کی چوڑی رکابی میں ڈالدیں اور آدھ سیر وہ جوشاندہ گاڑھا عرق چھنا ہوا ڈال کر کسی لکڑی سے خوب ہلا دیں۔ کم از کم بیس منٹ تک ہلا دیں اور محفوظ جگہ رکھدیں دوسرے روز کتھ جما ہوا تیار رہیگا ٹکڑے کاٹ کر اپنے کام میں لادیں۔

بین بام

ہارڈ پیرا فین زرد ملیین سنتھل آئل سونٹھ کا تیل
ازلہ ۷ تولہ ۳۰ پونڈ ۵ بوند
لونڈر ۸ بوند۔ جما ہوا رنگ ۸ بوند۔

نقلی ملمع کرنا

آنولہ سار گندھک ایک تولہ کو باریک پیس کر ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش کریں اور پھر اجوائن اور نوشادر ایک ایک تولہ پیس کر اس میں ڈال دیں اور اس قدر جوش دیں کہ نصف پانی جل جائے۔ پھر اس پانی کو چھان کر بوتل میں بھر لیں اور حسب ضرورت اس پانی کو کسی کے برتن میں گرم کر کے برتن وغیرہ جس پر ملمع کرنا ہو۔ اس کو خوب صاف کر کے اس پانی میں غوطہ دیں۔ فوراً ملمع ہو جائیگا

اپنا کاروبار بڑھانے کیلئے ہمارا اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

اپنے دیش کی بات

ہندوستان میں تعلیم

ہندوستان میں کل دو کروڑ ۸۱ لاکھ آدمی پڑھے لکھے ہیں۔ باقی سب ان پڑھ ہیں۔ ۵ سال سے کم عمر کے بچوں کو چھوڑ دیں تو ملک میں ہر ایک ہزار آدمیوں میں سے ۸۲ پڑھے ہوئے ہیں۔ ہر ایک ہزار مردوں میں ۱۳۹ مرد اور ہر ایک عورتوں میں ۲۰ عورتیں پڑھی ہوئی ہیں۔ ہندوؤں میں ہر ۱۳ اشخاص میں ایک پڑھا لکھا ہے۔ ہندو مردوں میں ہر آٹھ مردوں میں ایک مرد اور عورتوں میں ہر ۶۳ عورتوں میں سے ایک عورت پڑھی ہوئی ہے۔ مسلمانوں میں ہر ۱۱ مردوں میں ایک مرد اور ۱۱۶ عورتوں میں ایک عورت پڑھی لکھی ہے سکھوں میں تعلیم ہندوؤں سے کم ہے۔ ہندوستان میں ہر دس ہزار مردوں میں ۱۶ مرد اور ہر دس ہزار عورتوں میں ۱۸ عورتیں انگریزی لکھ پڑھ سکتی ہیں۔

کس صوبہ میں کتنے آدمی پڑھے لکھے ہیں

نام صوبہ	پانچ یا پانچ سال سے اوپر لکھے پڑھے ہوؤں کی تعداد	نام صوبہ	پانچ یا پانچ سال سے اوپر پڑھے لکھے ہوؤں کی تعداد
بنگال	۴۳ لاکھ ۹۳ ہزار ۷۱۳	آسام	۶ لاکھ ۶۶ ہزار ۲۱۶
مدراس	۳۴ ,, ۱۸ ,, ۸۸۰	صوبہ سرحد	۱ ,, ۳۴۶
یو۔پی	۲۲ ,, ۵۹ ,, ۶۳۸	دہلی	۸۹ ,, ۲۷۴
بمبئی	۲۰ ,, ۱۱ ہزار ۹۷۰	بلوچستان	۳۵ ,, ۸۴۴
بہار و اڑیسہ	۱۷ ,, ۳ ,, ۸۶۶	کورگ	۲۵ ,, ۳۳۶
پنجاب	۱۳ ,, ۷۴ ,, ۷۵۷	انڈیمان	۴ ,, ۱۴۹
سی پی و برار	۸ ,, ۶۷ ,, ۷۶۵	دیسی ریاستہائے	۵۴ لاکھ ۸ ہزار ۳۵۴
اجمیر مارواڑ	۷ ,, ۵۹ ,, ۲۶۱		

اچھوت مسلمان بن رہے ہیں

ان کو بچائیے

مسلمانوں کی طرف سے آجکل اچھوت اقوام میں ہر جائز و ناجائز پراپیگنڈا ہو رہا ہے اور لٹریچر مفت تقسیم کیا جا رہا ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اچھوت مسلمان ہو رہے ہیں لیکن آریہ سماجی یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی خاموش ہیں کیا آپکا فرض نہیں کہ انہیں بچائیں آپ بھی اچھوتوں میں ایسا لٹریچر تقسیم کریں جسے پڑھکر آریہ سماج اور ویدک دھرم کی فضیلت کا ان پر سکہ بیٹھ جائے اور مساوات کی جو نظیر ویدک دھرم دنیا کے سامنے رکھتا ہے اسکا پتہ انہیں لگ جائے ویدک دھرم کی خوبیاں اور برکتیں اچھوتوں پر ظاہر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کتب منگوا کر بانٹئے:-

آریہ سماج کیا ہے۔ جو شری نارائن سوامی جی کی تصنیف ہے اُردو ۱۸×۲۲/۸ صفحات ۷۰ قیمت ۴

ویدک دھرم کی فضیلت از شری پنڈت چمپتی جی علاوہ پوری ایڈیٹر پرکاش صفحات ۷۰ سائز ۱۸×۲۲/۸ قیمت ۴

یہ دونو کتابیں مفت بانٹنے کے لئے اگر آریہ سماجیں منگوائیں تو انہیں لاگت ۴ سے بھی نصف قیمت یعنی ۲ فی کاپی کے دیجائینگی۔ البتہ ٹھیکہ کم از کم سو کاپی منگوائی جائے محصول ریلوے منگوانے والے کے ذمہ۔ اس کے علاوہ مورتی پوجا کی حقیقت ۴۔ اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴ پوران پرکاش ۸ بھی مطالعہ کے لئے زبردست کتابیں ہیں یہ پکلیس کھنڈن سیریز کے ایک ایک نمبر نے دھوم مچا دی ہے۔ ویدوں کے متعلق ریسرچ پورنا کتاب "وید سمیتی" شنگھر پرکاشت ہو رہی ہے یہ سب معرکہ کی کتابیں حاصل کرنے کے لئے آج ہی کھنڈن سیریز کا ۳ روپیہ چندہ بھیجکر گاہک بن جائیے

منگوانے کا پتہ

مینیجر کھنڈن سیریز کچا انبت روڈ لاہور

سنساراتی کی اور

قدیم ہندوؤں کی سائنس

ڈاکٹر راجا دیوی پرشاد مصر نے حال ہی میں بمبئی میں ایک تقریر کے دوران میں پراچین زمانہ کے ہندوؤں کے متعلق نہایت دلچسپ حالات بیان کئے۔ آپ نے کہا کہ اس زمانہ میں ہندو موجودہ زمانہ کے جنگ کے تمام طریقوں سے واقف تھے نیو یارک میں حکام نے میرا وید کا ترجمہ اس لئے ممنوع قرار دیدیا تھا کہ اس میں خطرناک نوعیت کے رازوں کا انکشاف کیا گیا ہے۔ اس کے منتروں میں ایسے عمل واضح کئے گئے ہیں جن کے ذریعے نہایت خطرناک زہروں کو بخارات کی صورت میں اڑا دیا جاتا ہے اور ان کے بادل بنا کر انہیں دشمن کی فوج میں مینہ کی شکل میں برسایا جاتا ہے یہ مہلک زہر صفوں کی صفوں کا صفایا کر دیتا ہے۔

ہیٹ کا براڈ کاسٹنگ سٹیشن

ریڈیو انجینئر آج کل کمال کر رہے ہیں۔ اب انہوں نے ہیٹ براڈ کاسٹنگ سٹیشن تیار کیا ہے یہ چھوٹا سا ہیٹ ہر پہلو میں مکمل ہے۔ بازار میں چلتا ہوا شخص اسے استعمال کر سکتا ہے۔ اس کے ایک ہاتھ میں ایک چھوٹا سا لاؤڈ سپیکر ہے۔ دوسرے میں ہیٹ اور بیٹی بیٹری لگی ہوئی ہوتی ہے اس ہیٹ کے ذریعہ اسی طرح خبریں اور تقریریں براڈکاسٹ کی جا سکتی ہیں۔ جیسی یہ عام براڈکاسٹنگ سٹیشن پر۔

موٹر آئیل کی آزمائشی پلیٹ

آج کل موٹر آئیل کے خواص کی آزمائش کرنیوالا ایک نیا آلہ مارکیٹ میں مل سکتا ہے۔ جب کرینک کیس تیل کو اس آلہ میں ڈالا جاتا ہے تو اس سے دو نو فولادی گراریاں گردش میں آجاتی ہیں اور ایک دوسرے کو پیسنے لگتی ہیں۔ رگڑ سے جو گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اُسے تھرمامیٹر پر درج کیا جاتا ہے۔ اور اس سے تیل کی خاصیت معلوم ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی پتہ لگ جاتا ہے کہ اس میں ملاوٹ ہے

دنیا کا سب سے چھوٹا فونوگراف

آجکل ایک چھوٹا سا فونوگراف بنایا گیا ہے یہ ایک گھڑی کے کیس میں لگایا گیا ہے یہ دنیا کی سب سے چھوٹی گفتگو کرنے والی مشین ہے۔ جب اسے چابی لگائی جاتی ہے ایک چھوٹی سی سپرنگ نما مشین ریکارڈ

Digitized by eGangotri

ریویوز

پران پول پرکاش (اردو)

لیکھک: سری ہنستی عدادلپوری ایڈیٹر پرکاش ملنے کا پتہ: منیجر کھنڈن سیریز کی تبت روڈ لاہور ضخامت ۱۱۰ صفحات سائز ۱۸×۲۲ لکھائی و چھپائی عمدہ کاغذ سادھارن قیمت فی کاپی ۸ر

زیر ریویو کتاب میں پورانوں کے متعلق کافی ولیسرچ پوران لیکھ دئے گئے ہیں۔ اس میں پوران کا ارتھ۔ پورانوں کی تعداد۔ آپ پوران اور ان کے کب لگ۔ پورانوں کے نکشن۔ پورانوں میں ملاوٹ پوران کس نے بنائے۔ پورانوں کے آدی استردتا تمبا کو اور پوران۔ بشنو اور پوران۔ مہابھارت اور پوران۔ مہادیوجی کو پیس میں تیرتھ اور سلمان وشنو پوران اور دیا س جی پورانوں کی کتھاؤں میں اختلاف۔ پورانوں میں اپنی اپنی تعریف پوران وید نردھ ہیں۔ پورانوں میں شراب خوری۔ پورانوں میں جوا۔ پورانوں میں دھیجیار۔ کرشن اور پورانوں میں ادتاروں کے چرتر۔ پورانک کرشن کی لیلائیں۔ پورانوں کے دیوتا اور ان کی کرتوتیں برہما وشنو شیوجی۔ برہما اور وشنو کی جنگ۔ برہما وشنو اور مہیش۔ شولنگ کی کتھا۔ بھسمے شوجی کی جیون گھٹنا کام دیو اور مہا دیو۔ شوجی اور رشی مہادیوجی کی دیوتاؤں سے گربڑا۔ برہما جی تری سے برہما جی اور سندھا۔ برہما جی کا اچار۔ پورانوں کے رشیوں کا اخلاق۔ چندرماں کی زبردستی اندر بھگوان کی لیلا گلیتری کی کتھا۔ جما اور تاپتی پورانوں کے دیوتا اور ان کی پوجا۔ گنیش وشنو ست اگرام اور وشنو مہا دیو جگن ناتھ وشنو کرماں۔ بشنو مالی ہولی کی کہانی۔ پرانتر رشی اگست جی مہاراج۔ سری کرشن جی۔ منتر پوجا نام سمرن۔ نمسکار پھل۔ بھوشیہ پوران اور دیو رجبا۔ پورانک دام مارگ کے نمونے۔ پورانوں میں ویدک سدھانتوں کا سمرتھن۔ ویدک ورن بیوستھا اور دہواد واہ۔ نمستے شبد کا استعمال دو کال سندھیا۔ یوگ اور پران۔ ہمارا نام آریہ ہے۔ پورانوں سناتن دھرمی سدھانتوں کا کھنڈن۔ مورتی پوجا اور تیرتھوں کا کھنڈن برت کا کھنڈن۔ مرتک شرادھ کا کھنڈن آدی وشیوں پر بکنی نکت اور پرمان سہت پرکاش ڈالا گیا ہے یہ پستک پورانوں کے واستوک روپ کو بیش کرتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ تمام پورانوں کا نچوڑ اس میں آ گیا ہے۔ اس کا مطالعہ کے بعد کسی بھی پورانک کو پورانوں کو وید انکول کہنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک کے پڑھنے کی چیز ہے۔

گوروکل

(ہندی) ہفتہ وار اخبار۔ سمپادک سری دین دیالو جی ستا لنکرتی۔

ملنے کا پتہ منیجر گوروکل گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور ضخامت ۸ صفحات سائز فلسکیپ کاغذ اور چھپائی اچھی چندہ سالانہ اڑھائی روپیہ ایک کاپی ار "گوروکل" گوروکل کانگڑی کا سپتاہک ہندی پتر ہے اس میں ادھک تر گوروکلوں کے سنگٹھن اور ان کی انتی سمبندھی چھپتے ہیں۔ گوروکلوں کے سماچاروں کو وشیش روپ سے استھان دیا جاتا ہے۔ اخبار کی ضخامت اور زمانہ کی حالت کے لحاظ سے چندہ بہت زیادہ ہے۔ گوروکل بھگت پریمیوں کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

وید سندیش

(ہندی) ماہوار رسالہ سمپادک پنڈت مہانند سدھانت النکار سائز ۲۲×۲۹/۱۶ کتابی۔ چھپائی اچھی کاغذ ہلکا۔ چندہ ایک روپیہ سالانہ ایک کاپی ار ملنے کا پتہ ویدک ساہتیہ منڈل علیگڑھ۔

یہ چھوٹا سا رسالہ وید کے گوڑھ تتوں کو سنت اور سرل بھاؤں اور شبدوں میں جنتا کے سامنے رکھنے کیلئے ہندی میں جاری کیا گیا ہے آتمک بشا، ویدک اور سماجک انتی دھرم۔ کرم اور تپسیہ کے کرتویہ آدی بہت پورن وشیوں پر بھی پرکاش ڈالا جاتا ہے۔ لیکھ ۲

سینکڑوں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد۔ گزیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman umar and Company Karachi

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کو قطعیہ دور کرنیوالی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھاتی ہے چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد کھجلی خون کا نکلنا ہونا۔ تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ قیمت پیما محصول ۸ر گارنٹی: اگر دس سال کے اندر اندر دوبارہ بواسیر کا دورہ ہو جائے تو مزید دوائی مفت ارسال ہو گی

نوٹ: اس سے اچھی دوائی بتلانے والے کو ۲۰۰ روپیہ انعام

منیجر کیلاش فارمیسی فتحگڑھ پنجتور ضلع فیروزپور

بے شمار خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے

ہر ایک کا لب لباب یہ ہے کہ انسانی زندگی کے لئے آتنک نگرہ گولیاں آب حیات ہیں۔ قبض۔ بدہضمی خون کی خرابی۔ دل و دماغ اور معدہ کا ضعف دور کرنا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے آپ بھی آزما کر اسکی تصدیق کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں عمار پانچ ڈبیہ للعہ اسی طرح طلا دواجی کرن کا استعمال کر کے ہزاروں اشخاص پوری مردمی حاصل کر چکے ہیں ایک مریض کیلئے صرف ایک شیشی کافی ہے قیمت فی شیشی ۵ر مزید آگاہی کیلئے کتاب کام شاستر مفت طلب کریں۔

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ: لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین

افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ جمالستان (محصولڈاک علاوہ) للعہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

صیغہ نمبر ۸ پوسٹ بکس ۵۵ کلکتہ

STAR TRADE MARK REGD

اسٹار ٹریڈ مارک

دماغ کی تراوٹ

ڈاکٹر برمن کے پبلشڈ ٹیلے نمونے ہیں

کیش راج Regd

سر کے تیلوں کا راجہ

اس میں واٹ آئیل نہیں ہے اس لئے یہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ دیگر تیلوں کی نسبت یہ کہیں زیادہ فائدہ مند ہے کیونکہ یہ صرف خوشبودار ہی نہیں ہے بلکہ دوا آمیز بھی ہے۔

دماغ کو ٹھنڈا اور بالوں کو مضبوط کرنے میں یہ بے مثل ہے۔ اس سے روسی اور خشکی دور ہوتی ہے۔ اس کے مفید ثابت ہونے پر کالشوں سے بہتیرے تحفے اور سرٹیفکیٹ عطا ہوئے ہیں استعمال کر کے فائدہ اٹھائیے

قیمت فی شیشی ۱۳ر تیرہ آنہ
محصول ڈاک ۱۰ر دس آنہ
نمونہ ۲ر جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے

کم قیمت میں ہمارے یہاں کی مفید چیزوں کی آزمائش ہو سکے۔ اس لئے ہمنے روزانہ مصرفی چیزوں کا یہ بکس تیار کیا ہے اس میں مندرجہ ذیل چند آٹھ قسم کی چیزیں بطور نمونہ دی گئی ہیں۔

(۱) دنت مکتا (دانت کا منجن)
(۲) کیش دھونا (سر دھونیکا مصالحہ)
(۳) کیش راج (سر کے تیلوں کا راجہ)
(۴) ہیل ک صابون (دوا آمیز)
(۵) نہارنی اسنو (چہرے خوبصورتی)
(۶) نہارن پوڈر
(۷) اوٹو نہارن (عطر دل آویز)
(۸) ڈاکٹر مسک لونڈر (اسنس مشک آمیز)

قیمت فی بکس ایک روپیہ چھ آنہ ۶ر
ڈاک محصول دس آنہ ۱۰ر

نوٹ: دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر برمن کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

(۱) لاہور ایجنٹ: منیجر پیسہ اخبار

(۲) امرتسر کے ایجنٹ: ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

PRAKASH LAHORE

کرنونتو وشوم آریم

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

جلد ۳۶ | اتوار ۲۲ اساڑھ سمت ۱۹۹۳ | مطابق ۵ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۶

پرارتھنا

خدایا حقیقت کا جلوہ دکھا دے
ہو اک کیف کی کیفیت جس سے طاری
بنا دے ہمیں مستِ کیفِ شرافت
ہمیں لاکھ تکلیف دے اپنا دشمن
نہ گھبرائیں تکلیف و آفت سے مطلق
ہوں یکتائے علم اور فن ہند والے
نہ نفرت ہو دنیا میں ہمکو کسی سے
ہو پر نور کاشانۂ دل ہمارا
ہوں نا آشنائے فریبِ زمانہ
نہ بھٹکیں کبھی رہ سے گمراہ ہو کر

دلوں سے بطالت کی ظلمت مٹا دے
وہ سازِ طریقت کا نغمہ سنا دے
ہمیں بادۂ حبِ قومی پلا دے
مگر دل ہمارا اُسے بھی دعا دے
الٰہی! ہمیں خوئے صبر و رضا دے
جہاں سے جہالت کا پردہ اٹھا دے
رموزِ محبت خدایا بتا دے
کہ اہلِ جہاں کو پیامِ ضیا دے
ہمیں آبروئے متاعِ وفا دے
ہمیں منزلِ حق کا رستہ دکھا دے

زمانہ میں پھیلا کے نورِ صداقت
ہر اک خانۂ دل کو روشن بنا دے

پنڈت پیارے لال جی بی۔ اے

اوم
رگوید — یجروید — سام وید — اتھروید
وید امرت

اپنشد گاتھا
پرشنو پنشد

تیسرا پرشن

کوشلیہ نے پیپلا دسے پوچھا۔ ہے بھگوان! یہ پران کس سے اتپن ہوتا ہے۔ اس شریر میں کیسے آتا ہے۔ شریر میں کیسے رہتا ہے اور کس طرح باہر نکل جاتا ہے؟

پیپلا دنے اُتر دیا کہ یہ پران آتما سے پیدا ہوتا ہے اور من سے کئے ہوئے اچھے بُرے کرموں کے کارن اس دیہہ میں آتا ہے۔

یہ پران شریر کے سب انگوں میں اور نس ناڑیوں میں دیا پک ہو کر شکتی پردان کرتا ہے۔ جب پران مل موتر تیاگنے کی اندریوں نے کاریہ کرتا ہے۔ تب اُسے اپان کہتے ہیں۔ جو پران شریر کے مدھیہ ارتھات کنٹھ سے نابھی تک کے انگوں میں گتی پردان کرتا ہے اور کھائے ہوئے ان کو پچاتا ہے۔ اس پران شکتی کو سمان کہتے ہیں۔ شریر کے مدھیہ میں ۱۰۱ ناڑیاں ہیں اور ان میں سے ہر ایک ناڑی کی سو سو شاکھائیں ہیں۔ ہر ایک شاکھا کی آگے بہتر بہتر ہزار پرتی شاکھائیں ہیں۔ ان ناڑیوں میں رہنے والی جیون شکتی کا نام ویان ہے۔

(یعنی) منش شریر میں انیک پرکار کی ناڑیاں ہیں۔ کچھ ناڑیاں تو ایسی ہیں جو ہردیہ سے شدھ رُدھر کو شریر کے ہر ایک انگ اور پرتینگ کے آخری حصے تک پہنچاتی ہیں اور کچھ ناڑیاں ایسی ہیں جو شریر کے ہر انگ سے اشدھ رُدھر کو ہردیہ میں واپس لاتی ہیں۔ ان ناڑیوں کی تعداد اَن گنت ہی ہے۔ ان کے علاوہ شریر میں ایسے چھوٹے چھوٹے تنتو ہیں جو سُشمنا ناڑی سے نکل کر شریر کے ہر ایک بھاگ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ شریر کے انگوں کا گیان اور ان کو پھیلانا یا سکوڑنا ان تنتوؤں کے بنا نہیں ہو سکتا۔ یہ تنتو بھی اسنکھیہ ہے ان سب ناڑیوں اور تنتوؤں میں پران کی شکتی ہی کام کرتی ہے۔

پران سُشمنا ناڑی دوارا باہر نکلتا ہے اور جن کے پنیہ سنسکار ہوتے ہیں۔ وہ سکھ یکت ستھانوں میں جنم لیتے ہیں۔ جو پاپ کرم کرتے ہیں۔ وہ پاپ یونیوں میں جاتے ہیں۔ انت میں پیپلا درشی نے کہا۔ کہ سنسار میں سورج بھی پران شکتی ہے اور پرتھوی اپان شکتی ہے۔ آکاش سمان ہے۔ دیو ویان ہے اور تیج اُدان شکتی ہے۔ جو منش پران کی اُپاسنا کرتا ہے ... اس کا شریر میں آنا جانا بھی ...

ओ३म् शर्मास्य वधूतं रक्षोऽ वधूता अरातयोऽदित्यास्त्व
जसि प्रति त्वादितिर्वेत्तु अद्रिरसि वानस्पत्यो ग्रावासि पृथु
बुध्नः प्रति त्वादित्यास्त्वग्वेत्तु ॥

یجروید ادھیائے ۱ منتر ۱۴ (رشی پرمیشٹھی پرجاپتی) یگیہ دیوتا)

لفظی ترجمہ جنتو (ادھوتم) الگ کرو (اراتیہ) دان وغیرہ دھرم نہ کرنیوالے لوگ۔ تمہارا (شرم) گھر سکھ دینے والا (اسی) ہو۔ اس گھر سے (رکھشہ) دُشٹ (ادھوتا) دور ہوں گھر (ادیتیا) زمین کی (توک) تو چا کے تلیہ (اسی) ہوں (ادیتی) ناش سے (گرا) الیشور کی کرپا سے ایسے گھر کو لوگ (پرتی ویتو) حاصل کریں (وانس پتیہ) درختوں کے نت سے پیدا ہونے والے (پرتھو بدھنو) سارے خلا میں رہنے والے (گراوا) جل کا گرہن کرنیوالے (دری) بادل (اسی) ہیں (تو) اس بادل کے علم کو (ادرگھروں کو) (لوگ) جو توچا کے سمان ہیں (وہ الیشور) (عالموں کو) (پرتی ویتو) جنا دے (ظاہر کرے)

تشریح

پرماتما ہدایت کرتے ہیں کہ تم لوگ شدھ اور فراخ جگہوں میں اپنے گھر بناؤ کہ جن میں سب موسموں کے سکھ حاصل ہوں۔ گھر ہمیشہ صاف ستھرے رکھو تاکہ بیماری کے جرمز یعنی کیڑے تم کو دکھ نہ دے سکیں۔ غرضیکہ تمہارے گھر تمہاری ایسی حفاظت کریں جیسا کہ جانداروں کی کھال سارے جسم کی حفاظت کرتی ہے۔ جیسے اس کھال میں بدبودار اشیا کو نکالنے کے لئے اور شدھ چیزوں کو داخل کرنے کے لئے علیحدہ علیحدہ دروازے ہیں۔ ویسے ہی تمہارے گھروں میں پاک ہوا روشنی وغیرہ آنے کے لئے کھڑکی دروازے اور غلاظت نکالنے کے لئے موری وغیرہ ہونی چاہئیں۔ تمہارے گھروں کے نزدیک اور دُور دُور جگہوں میں بھی درخت بکثرت ہونے چاہئیں۔ کیونکہ درخت بادلوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں اور بارش کے برسانے میں ایک بڑا کارن ہیں۔ سب منشوں کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ان کے گھر ایسی جگہ واقع ہوں۔ جہاں پڑوسی ادھرمی کنجوس اور پاپ کرنے والے نہ ہوں

چنے ہوئے پھول

(۱) باقی سب منی لفظوں سے نیکی اور عاجزی سے برتاؤ کرنے پر سکھ ہوتا ہے۔ مگر اپنے من روپی مخالف کے ساتھ ہمدردی سے برتنے پر دکھ ہی حاصل ہوگا۔ اس لئے سب سے خطرناک دشمن میرا اپنا من ہی ہے۔

(۲) جو انسان دوسروں کے بڑھتے ہوئے دھن دولت کو برداشت نہیں کر سکتا۔ جس کی عقل خراب ہے۔ جو دوسروں کا دھن چرا لیتا ہے۔ جو جانداروں کی ہنسا کرتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ سخت کلامی کرتا ہے اور جس کا دل صاف نہیں تو اس کے یہاں بھگوان نواس نہیں کرتے۔

(۳) اگر کوئی اپنا سارا دھن دولت غریبوں کو کھلا دے اور اپنا شریر بھی جلانے کے لئے دیدے۔ مگر پریم نہ رکھے۔ تو پورا فائدہ نہیں محبت میں ہی حوصلہ اور مہربانی ہے۔ محبت غیرت نہیں کرتی۔ محبت نہ اپنی بڑائی کرتی ہے اور نہ پھولتی ہے

(۴) پربھو بھگتی کی شناخت زبان سے نہیں بلکہ کام سے ہوگی۔ صرف اُستتی پرارتھنا سے نہیں۔ بلکہ کافی دکھ سہہ کر سب قسم کی خود غرضی کے چھوڑ دینے سے ہی اس پریم کا ثبوت ملیگا

(۵) جس جماعت میں بہت لیڈر رہیں۔ کبھی بڑی اپنی لیاقت کا گھمنڈ رکھتے ہوں اور سب ہی بڑا بننا چاہتے ہوں۔ وہ جماعت بہت جلدی برباد ہو جائیگی

(۶) آدمی کے لئے شردھا ہی مہربان دوست ہے۔ دھرم ہی بہت سکھ دینے والا ہے۔ ستیہ ہی نہایت لذیذ چیز ہے اور عقلمندی سے زندگی گذارنے والا ہی شبھ جیون ہے

(۷) جو شخص اپنے غصہ کو اپنے اوپر ہی سہہ لیتا ہے۔ وہ دوسروں کے غصے سے بچ جاتا ہے۔

(۸) جو جھوٹ نہیں بولتا۔ دوسروں کی نندا نہیں کرتا۔ اچھی صفات کو دھارن کرتا ...

سب سے بڑا دیر ہے۔ سب ہی درجہ سادات کو حاصل کرتا ہے۔ اور پربھو چیزوں کا پریمی ہے۔ وہی سادھو ہے۔
(نیمی دت منتری آریہ سماج جالندھر)

بقیہ کالم نمبر ۱

میں رہتا اور پانچ پرکار سے اندر اور باہر ویاپت ہو کر اپان لیتا ہے۔ وہ آنند کو پراپت کرتا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

جن کی سیوا میں وی پی روانہ کئے گئے ہیں وہ وصول کر کے کرتارتھ کریں۔
مینیجر "پرکاش" لاہور

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد یا گزیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman umar and company Karachi

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

دریائے گنگا میں سیلاب

بریلی ۳۰ جون۔ ضلع شاہجہان پور میں اتنی زبردست بارش ہوئی ہے کہ آج تک شاید ہی ہوگی سیلاب سے تباہی آ رہی ہے۔ دریاؤں کا پانی کناروں سے باہر نکل رہا ہے۔ جس سے فرید پور کٹرہ اور شاہجہانپور کے درمیان ۱۶ میل کا علاقہ ایک بھاری جھیل بن گیا ہے۔ بریلی اور لکھنؤ کے درمیان سڑکوں کے دو طرف ۴-۴ فٹ پانی کھڑا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ دو دھی پل بالکل زیر آب ہے۔ سیتا پور سہارنپور برانچ لائن کئی مقامات سے ٹوٹ گئی ہے اور گاڑیاں براستہ جا رہی ہیں۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کئی پل بہہ گئے ہیں۔ ایک درجن دیہات کے لوگ اور مویشی بے خانماں ہو گئے ہیں

مقامی گوردوارہ کمیٹی بھی سرپا دیگی

لاہور ۳۰ جون۔ لوکل گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے سرکردہ عہدیداروں اور منتظموں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ مقامی گوردوارہ کمیٹی رائے بہادر دیوان بدری داس کو سرو پا اور کرپان دینا چاہتی ہے اور شہید گنج میں کمیٹی کے موقعہ پر جو دیوان اور میلہ لگتا ہے اس موقع پر رائے بہادر کو سرو پا دے کر ان کی عزت افزائی کرنا چاہتی ہے اور غالباً اگلی کمیٹی پر ہی رائے بہادر کو دیوان میں سروپا اور کرپان پیش کیا جائے گا۔ جس میں آپ کی ان قانونی خدمات کا اعتراف کیا جائے گا۔ جو کہ آپ نے مقدمہ شہید گنج کے سلسلے میں سکھوں کا پکش لے کر کامیابی سے سرانجام دیں۔

لاہور میں زلزلے کے جھٹکے

لاہور ۲۹ جون۔ آج رات کو آٹھ بج کر پانچ منٹ پر لاہور میں زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس ہوئے جھٹکے تقریباً ایک منٹ تک آتے رہے۔ لیکن کسی قسم کے نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی

جاپان چینی معاملات میں کود پڑیگا

ٹوکیو ۲۹ جون۔ صوبائی اور مرکزی حکومت میں جنگ ہو گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جاپانی فوجیں اس میں مداخلت کریں گی۔ جاپانی حکام کا خیال ہے کہ کینٹن گورنمنٹ کا طرز عمل امن کے لئے خطرناک ہے اور اس سے جاپان کی پوزیشن پر برا اثر پڑ رہا ہے اگر جاپان نے کوئی اقدام اٹھایا تو بین الاقوامی پیچیدگی پیدا

امرتسر کے ہڑتالی مزدوروں نے کارخانوں پر پکٹنگ شروع کر دی

امرتسر یکم جولائی۔ رفل کے کارخانوں کے تقریباً ۱۵۰۰ کاریگروں اور مزدوروں نے ۱۰ اندر کی ہڑتال کے بعد یہ دیکھتے ہوئے کہ ان کی ہڑتال کا کوئی اثر کارخانہ داروں پر نہیں ہوا اور چند کارخانہ داروں نے ان کی بجائے باہر سے کاریگر بلا لئے ہیں۔ باقاعدہ ان کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور صبح چھ بجے سے ہی ان ۸ کارخانوں کے باہر جہاں پر نئے آدمی کام کرنے کے لئے بلائے گئے ہیں یا پرانے کاریگروں نے ہی ہڑتالیوں کا ساتھ نہیں دیا۔ باقاعدہ پکٹنگ لگا دی گئی ہے ۳ آٹھ کے آٹھ کارخانے بالکل بند ہو گئے ہیں۔ حالات نہایت پرامن ہیں۔ ابھی تک کہیں سے ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ اس وقت امرتسر میں ۲۵ کارخانے رفل کے بالکل بند پڑے ہیں اور صرف چھ کارخانوں میں کام ہو رہا ہے۔ کیونکہ ان چھ کارخانوں کے مالکوں نے ہڑتالیوں کا ۱۱ فی سیر رفل منظوری دینے کا مطالبہ منظور کر لیا ہوا ہے

گذشتہ شب گول باغ میں ہڑتالی مزدوروں کا بھاری جلسہ زیر اہتمام آل انڈیا دیورز ایسوسی ایشن منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ کارخانہ داروں کی ضد کو توڑنے کے لئے عملی قدم اٹھایا جائے اور رفل کے کارخانوں میں کام نہ ہونے دیا جائے۔ جب تک کہ کارخانہ داران کے مطالبے کے آگے سرخم تسلیم نہ کریں۔ اس غرض کے لئے ایک وار کونسل قائم کی گئی ہے۔ جس کے ڈکٹیٹر شیخ علی بخش مقرر کئے گئے

جسٹس بھڈے مستقل جج بنا دئے گئے

شملہ۔ یکم جولائی جسٹس آغا حیدر کی جگہ جسٹس بھڈے کو لاہور ہائیکورٹ کا مستقل جج مقرر کیا گیا ہے

تبت کی سرحدوں پر فوجیں

شملہ۔ یکم جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ تبت گورنمنٹ نے اپنی سرحدوں پر فوجیں بھیجدی ہیں گورنمنٹ کا خیال ہے کہ کمیونسٹ بے چینی کی وجہ سے چین کے جنوبی صوبہ کو خطرہ ہے

علاقہ مہمند میں پھر شورش

شملہ۔ یکم جولائی۔ سڑک کی مرمت پر مہمندوں کے علاقہ میں پھر معمولی سی شورش پیدا ہو گئی ہے جو کہ امید ہے کہ بغیر کسی کوشش کے ختم ہو جاویگی۔

لیگ آف نیشنز کا نیا ہندوستانی ممبر

کلکتہ۔ یکم جولائی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سی۔ بی لبواس سابق ممبر اسمبلی کو لیگ آف نیشنز کے ڈیلیگیشن میں ایک ایڈیشنل ڈیلیگیٹ مقرر کیا ہے۔ آئندہ ماہ ستمبر میں لیگ کی جو جنرل اسمبلی منعقد ہو گی۔ ہندوستانی ڈیلیگیشن اس میں شریک ہوگا

پیرس میں ہڑتال

پیرس ۳۰ جولائی۔ لیبر کے سوال کے متعلق

گورنمنٹ عجیب مخمصہ میں ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں فوری کارروائی کریگی اس وقت ۶۰ ہوٹل بند پڑے ہیں کیونکہ ڈائرکٹروں نے اعلان کیا ہے کہ وہ اخراجات کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔ جو ملازموں کے مطالبات کے نتیجہ کے طور پر ان پر پڑیگا اس ہڑتال کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ کینز۔ سائیس اور منیٹوں میں تقریباً بارہ سو انگریز اور دیگر سیاحوں کو سخت تکلیف کا سامنا ہو رہا ہے چند ہوٹل کھلے ہوئے ہیں تاکہ وزیٹر ایک رات ٹھہر سکیں اور اس کے بعد چلے جائیں

ایک سو مسلح مسلمانوں کا سکھوں پر حملہ

منڈی بہاؤ الدین ۳۰ جون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بوست ضلع گجرات میں سکھوں اور مسلمانوں میں ۲۸ جون بوقت دوپہر کو شدید لڑائی ہوئی ہے۔ جس میں ایک درجن سے زائد سکھ مجروح ہوئے ہیں۔ مجروحین میں سے ایک سکھ ہسپتال میں جا کر جاں بحق ہو گیا اور دو کی حالت تشویشناک ہے۔ لڑائی کی وجہ سکھ مسلم کشیدگی ہے۔ اس واقعہ سے سارے علاقہ میں سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔

مراکو میں بغاوت کی تیاریاں

لنڈن۔ بذریعہ ڈاک۔ ہیتو کیڈرز کے خاص نامہ نگار سے معلوم ہوا ہے کہ مراکو میں بغاوت پھیل رہی ہے۔ وہاں فرانس اور سپین کے ملوکیت پرستانہ تسلط کے خلاف زبردست ناراضگی بڑھ رہی ہے۔ کہا ہو کہ عبدالکریم کا جس نے ریف قبیلہ کی بغاوت کی رہنمائی کی تھی۔ نام تمام یورپ میں اتنا ہی مشہور تھا جتنا کہ آج شہنشاہ ابی سینیا کا۔ عبدالکریم نے اپنے علاقہ سے سپین والوں کو باہر نکال دیا تھا اور وہ فرانسیسیوں کو بھی باہر نکال دیتا۔ اگر فرانس کے ساتھ اس کا معاہدہ نہ ہو گیا ہوتا۔ مگر اس کے پیروؤں نے فرانسیسی مراکو میں اس قسم کے معاہدہ کو اپنے وطن سے غداری خیال کیا اور کہا کہ ہم تمام عربوں کو آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ آخرکار فرانس اور سپین دونوں نے عبدالکریم کو شکست دی۔ اب پھر ریف بغاوت پر آمادہ ہیں۔

مہاشہ کرشن جی کی منصوری سے واپسی

لاہور ۲ جولائی۔ مہاشہ کرشن جی مالک "پرتاپ" و "پرکاش" جو منصوری گئے ہوئے تھے آج صبح تقریباً سوا مہینہ کے بعد لاہور واپس آ گئے ہیں۔ آپ اب یہیں رہیں گے

پنڈت ٹھاکر دت جی شرما کا دان

دیانند آیورویدک کالج کے ہسپتال میں ایک مریض کے خرچ کے لئے ۱۰/- روپئے ماہوار یعنی ۱۲۰/- روپیہ سالانہ مستقل طور پر پنڈت ٹھاکر دت جی شرما دھرمارتھ ٹرسٹ کو دینا منظور کیا ہے اور اس سال کے لئے دان دے بھی دیا ہے۔ اس مستقل امداد کے لئے کالج کمیٹی پنڈت ٹھاکر دت جی کی بہت شکرگزار ہے

عورتوں کو سول سروس میں لیا جائے

کولمبو ۲۸ جون سیلون ویمنس ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ سول سروس میں عورتوں کی بھی تقرریاں کی جائیں۔ ایک عورت نے اپنی تقریر میں کہا کہ چونکہ عورتوں کو سٹیٹ کونسل کی ممبر ہونے کا حق ہے اور وہ وکالت اور ڈاکٹری کر سکتی ہیں اس لئے انہیں سول سروس کی ممبر ہونے کا حق بھی دیا جائے عورتوں ... کی تعداد میں موجود تھیں ...

Digitized by eGangotri

انڈین کرکٹ ٹیم کی ناکامی

لنڈن۔ ۳۰ جون۔ آج پھر بارش کی وجہ سے میچ پھر سے شروع ہوا۔ پونے چار بجے تک نتائج حسب ذیل رہے۔ انڈین ٹیم دوسری اننگ میں ۲۰۹ رنز بنا سکی۔ انگلینڈ کی ٹیم نے دوسری اننگ شروع کر دی ہے۔

بعد کی اطلاع۔ انگلینڈ نے پہلا ٹیسٹ میچ ۹ وکٹوں پر جیت لیا۔ انڈین ٹیم پہلی اننگ میں ۱۴۷۔ دوسری میں ۲۰۲۔ انگلینڈ پہلی اننگ میں ۱۳۴ دوسری میں ایک وکٹ پر ۱۰۸۔

سود در سود میں تخفیف کا اعلان

شملہ۔ ۳۰ جون۔ گورنمنٹ ہند کے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ پانچ سال کی میعاد کے اختتام پر پوسٹ آفس کیش سارٹیفیکیٹوں پر سود در سود کی شرح تین فیصد کی بجائے اڑھائی فی صدی ہوگی۔ اس پر سیونگ بنک میں جمع شدہ روپیہ پر کل یکم جولائی سے عمل شروع ہو جائیگا

مہاتما گاندھی یورپ نہیں جائینگے

واردھا گنج۔ ۳۰ جون۔ مہاتما گاندھی کے ماہ ستمبر میں تین ماہ کے لئے یورپ اور امریکہ جانے کی خبر غلط ہے۔

فرنیچر کا نیلام

لاہور۔ ۳۰ جون۔ آج لالہ ہرکشن لال کی کوٹھی کا جو نیلام فروخت ہو چکی ہے۔ فرنیچر نیلام ہوا بارش کی وجہ سے نیلام کے موقعہ پر بہت کم لوگ حاضر تھے۔ اس لئے سارا سامان نیلام نہ کیا جا سکا

ٹیرف بورڈ اڑا دیا جائے

مدراس۔ ۳۰ جون۔ مسٹر ستیہ مورتی نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے تاکہ ٹیرف بورڈ کو اڑا دیے جانے کے سوال پر غور کیا جا سکے

قیام امن کے تمام معاہدے لغو ہیں

لنڈن۔ ۲۹ جون۔ یونائیٹڈ پریس مسٹر کور کے ریویو میں اپنے ایڈریس میں اعلان کیا کہ سلطنت برطانیہ کے تمام حصوں میں پورے فوجی انتظامات کئے جانے چاہئیں۔ تب کہیں جا کر دنیا میں امن قائم ہوگا۔ ورنہ لیگ آف نیشنز کی قیام امن کے متعلق تقریریں اور عہد نامے سب بے فائدہ اور لغو ہیں۔

ابی سینیا کے لئے ۲۶ ملین پونڈ منظور

نیروبی۔ ۲۹ جون۔ ایک شاہی فرمان کی رو سے ۲۶ ملین پونڈ مشرقی افریقہ میں غیر معمولی اخراجات کے لئے منظور کیا گیا ہے یہ ایڈیشنل اخراجات سال ۳۷-۱۹۳۶ء کے بجٹ میں شامل کئے جائیں گے

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

افغانستان کے سکھوں کو دیہات سے نکل جانے کا حکم

لاہور۔ ۳۰ جون۔ کابل۔ جلال آباد اور قندھار کے سرکردہ سکھ تاجروں اور معزز سکھ شہریوں نے شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی۔ چیف خالصہ دیوان اور صوبہ سرحد کی سرکردہ سکھ انجمنوں کے نام تار اور ضروری چٹھیاں اس مطلب کی کے لئے ارسال کی ہیں کہ افغانستان میں رہنے والے سکھوں پر عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے اور ان سے حقوق شہریت چھین لئے گئے ہیں۔ پہلے تو تقریباً نصف درجن سکھوں کو ملک بدر کر دیا گیا تھا اور اب گذشتہ تین سال سے انہیں ہجرت کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ جنونی اور متعصب مولوی اور علما خونخوار پٹھانوں کو سکھوں کے خلاف بھڑکا رہے ہیں اور دیہات میں جا کر یہ پرچار کر رہے ہیں کہ ان سکھوں کے بھائیوں نے ہی پنجاب میں مسلمانوں کی مسجدیں گرانی شروع کر دی ہیں اور شہید گنج کی مسجد کا فیصلہ بھی سکھوں کے حق میں ہو گیا ہے شہر جلال آباد اور جلال آباد کے دیہات نیز کابل کے نواحی علاقوں میں سکھوں کا جان و مال محفوظ نہیں

وی پی آتے ہیں

"پرکاش" کے جن پریمیوں کا چندہ ۱۵ جولائی میں ختم ہوتا ہے۔ ان کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں ارسال کی جا رہی ہیں۔ ان بھائیوں کو چاہئے کہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں تاکہ وی پی کے تین آنے کی بچت ہو اور دفتر کو مزید کام سے بھی نجات ملے اگر کسی وجہ سے مہلت درکار ہو یا سلسلہ خریداری جاری رکھنا منظور نہ ہو تو اس کی اطلاع یا چندہ دفتر میں ۲۲ جولائی تک آ جانا چاہئے۔ اس تاریخ کے بعد ان پریمیوں کی سیوا میں جن کا نہ تو کوئی پتر آئیگا اور نہ چندہ ہی۔ وی پی ارسال کر دئے جاویں گے۔ انہیں چاہئے کہ وہ وی پی وصول کر لیں ۔ **مینیجر**

ہر وبا کے موقعہ پر

جہاں احتیاطیں ضروری ہیں۔ وہاں کسی دوائی کی بھی ضرورت ہے جو کہ مرض کو روک سکیں!

ہیضہ کیواسطے

بھی پوری احتیاط کے ساتھ اس کی روک تھام کرنے والی دوائی کا رکھنا بھی ضروری ہے!

ہر سمجھدار مرد و عورت کو ہیضہ کی احتیاطوں کا علم ہوگا۔ مگر یہ تو بچے بھی جانتے ہیں۔ کہ

"امرت دھارا"

ہیضہ کیلئے بہترین موثر حفظ ما تقدم اور بہترین دوا ہے۔ تمام خانگی تکالیف اور معدہ کی عام امراض کا بھی

بہترین کامیاب علاج ہے

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲؍۸) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ (۱؍۴) نمونہ کی شیشی آٹھ آنے (۸)

مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت منگوویں۔ کئی چار سو دوائیوں کی فہرست و فہرست طبی کتب و رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت بھیجے جاتے ہیں

احتیاط۔ نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت ودیرینہ امراض ہیں۔ دھوکہ کیوجہ سے تشریش کو بڑھا دیتی ہیں۔ سخت معاملہ میں بھی نقلوں پر اعتبار نہ کریں

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ **امرت دھارا ۴۲ لاہور**

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

جاپانی مسجد کے نام پر چندہ

کوبے (جاپان) بذریعہ ڈاک۔ کوبے کی مسجد کمیٹی نے مسجد کی تکمیل پر مندرجہ ذیل آخری رپورٹ شائع کی ہے۔ دنیائے اسلام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مسجد کے مصارف ایسی جائداد سے حاصل کئے گئے ہیں۔ جو ہندوستانی تاجروں سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے مسجد کے نام پر کسی قسم کا چندہ اکٹھا نہیں ہونا چاہئے۔ مسجد میں عطیہ دینے والے تمام کے تمام ہندوستانی مسلمان ہیں جو جاپان میں تجارت کرتے ہیں۔

دہلی میں دھوبیوں کی ہڑتال

نئی دہلی۔ ۳۰ جون۔ چونکہ میونسپلٹی نے دریائے جمنا کے اس کنارے پر جو شہر کی جانب واقع ہے دھوبیوں کو کپڑے دھونے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس لئے دھوبیوں نے ہڑتال کر دی ہے ان کا بیان ہے کہ انتیشٹی سنسکار سے بچے ہر تک شہریوں کو نہاتے اور شہر کا گندہ پانی دریا میں گرانا ان کپڑوں کے دھونے سے زیادہ مضر صحت نہیں جن کے ساتھ مصالحہ لگا ہوا ہوتا ہے۔ کالی بھیڑوں کو جنہوں نے ہڑتال نہیں کی۔ جرمانہ کرنے کے لئے پنچایت کی جائیگی

لیگ اسمبلی میں ابی سینیا کے ڈیلیگیٹ

لنڈن۔ ۲۹ جون۔ ابی سینیا کے سفارت خانے نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ شاہ نیگس ابی سینیا ڈیلیگیشن کے لیڈر کی حیثیت میں خود لیگ اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہوں گے اور اپنا کیس خود پیش کریں گے

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں کو بھی جریان رطوبت کی

ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے جسے سیلان الرحم یعنی لیکوریا کہتے ہیں۔ میرے پاس اس کی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی "سنیاسی کا پابند" موجود ہے۔ جس سے بے شمار دکھی بہنیں فائدہ اٹھا چکی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ سنیاسی اکسیر ہر قسم کے آتشک و سوزاک کی جادو نما اور آخری علاج جن کی چند خوراک ہی ان نامراد امراض کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہیں۔ جہاں ہر قسم کے علاج اور انجکشن فیل ہو چکے ہوں۔ وہاں بھی یہ کامیاب ثابت ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے لوگ بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں قیمت اکسیر آتشک ۲؍۸ ڈھائی روپیہ اکسیر سوزاک

بابو روی نندن اوور سیر مقام مولانا

براستہ مورنڈہ ضلع انبالہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۲۲ اساڑھ سمت ۱۹۹۳

وہ کیا کر رہے ہیں؟

ایک مسلم اخبار لکھتا ہے۔ "اچھوتوں میں تبلیغ کی کامیابی کیسے ممکن ہے؟" یہ مضامین پڑھنے کو ملیں گے۔ فلاں جگہ اتنے سو اچھوت مسلمان ہو گئے۔ فلاں جگہ اتنے ہوئے۔ اس قسم کی خبروں سے اخبار پڑھنے والا کوئی بھی ... ان میں زیر بحث مضمون بھی "اچھوتوں کو دائرہ اسلام میں لانے کے سوال پر غور" کے متعلق ہوگا یا اگر کچھ اور ہوگا تو اچھوتوں میں تبلیغ کے لئے چندہ کی رقم کا اعلان۔ آج مسلمانوں کی ساری طاقت، سارا روپیہ اور سارا توجہ اسی ایک کام کی طرف لگی ہوئی ہے۔ مسلمانوں کے وہ فرقے بھی جو کل ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے آج اس کام میں متحد نظر آتے ہیں اور مل کر کام کر رہے ہیں۔ ہر مسلمان تبلیغ کرنا اور اس میں امداد دینا اپنا فرض اولین سمجھتا ہے۔ اس کے دل کو اس فرض کا احساس ہی نہیں بلکہ وہ اپنی ہمت سے بڑھکر اپنی توفیق سے زیادہ تن من دھن سے اسی کام میں امداد دیتا ہے۔ مسلم انجمنوں کے امیر اپنی اپنی جماعت کو کفایت سے کام لے کر بچت کو اس کام میں خرچ کرنیکی تلقین کر رہے ہیں۔ چنانچہ کچھ ہی روز ہوئے ایک احمدی نے ایک احراری مولوی سے پوچھا کہ آپ لاہوری احمدیوں کو کافر کیوں کہتے ہیں جبکہ وہ مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے اور حضرت محمد صاحب پر ختم نبوت کے قائل ہیں۔ اس پر مولوی صاحب نے ان کے کافر ہونے کی وجہ یہ بتائی کہ "مولوی محمد علی اپنی جماعت کو جمعرات کے روز دال روٹی پر اکتفا کر کے بچت کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ جبکہ تمام امت میں جمعرات کے روز اچھی اچھی چیزیں مثلاً حلوہ اور پلاؤ کھائی جاتی ہیں"۔ ذرا سوچئے کہ جو تبلیغ اسلام کے لئے کس قدر جذبہ رکھتے ہوں اپنا پیٹ کاٹ کر گوئی بچت کو اشاعت اسلام کے لئے خرچ کرنا اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔ انہیں کامیابی کیوں نہ نصیب ہوگی۔ وہ تبلیغ کے کام میں کیوں کامیاب ہو رہے ہیں؟ اسکی جہاں ایک وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی ہمت سے بڑھکر اس کام میں مدد دیتے ہیں۔ وہاں یہ بھی ایک وجہ ہے کہ مسلمان کا ایک ایک لشر بذات خود ایک مشنری ہے۔ وہ اسلام اور قرآن کے متعلق کئے گئے اعتراضات کا جواب دینے کی اہلیت رکھتا ہے۔ اگرچہ کسی آریہ مناظر کے اعتراضات کا جواب نہیں دے سکتا لیکن ہر ایک میں بجائے بڑے بڑے مناظر کے سامنے آنے کی جرات ضرور ہے۔ ہر ایک مسلمان اپنے عقائد، تعلیم اور روزانہ فرائض کا کم و بیش پابند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کی تعلیم خواہ وہ کیسی ہی کیوں نہ ہو اس کی رگ رگ میں سمائی ہوئی ہے۔ اسلام اسکی نس نس میں ہے۔ اس کی ہر سانس میں اسلام پرستی کی بو ہے۔ اسلام میں ہزار نقائص ہوں لیکن وہ اسکا شیدائی ہے اور اس کیلئے ہر وقت سر کٹانے کے لئے تیار نظر آتا ہے۔ اس کے دل میں بانی اسلام یا رسول کی بے حد عزت ہے اسے اسکی عزت اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اس کا جذبہ محبت جنون کے درجہ تک پہنچا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے آقائے نامدار کی عزت کے سوال پر مرنے اور مارنے پر تیار ہو جاتا ہے اسکی رگ حمیت پھڑک اٹھتی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات اسکا یہ جوش غلط راستہ میں بھی کام آتا ہے لیکن ہم کسی لئے اس کے جذبہ شوق و قربانی کو قصوروار نہیں ٹھہرا سکتے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اسلام کے پرچاری سے ہماری مبلغ میں انکساری حد درجہ دیکھنے میں آتی ہے۔ سادگی اور کفایت شعاری سے کام لینا وہ خوب جانتا ہے۔ ایک آریہ سماجی پنڈت گراموں میں پرچار کے لئے جانے سے گھبرائیگا اور اگر کسی وجہ سے جانا پڑے تو سواری کی کھوج کریگا مل گئی تو چلے گئے ورنہ لوٹ بھی آئے بمشکل سے سماج تک جانے کے لئے نکلی چاہئے اگر استقبال کے لئے کوئی نہیں آیا تو سماج میں جاکر

پرم دھرم

کوئی بیس سال کا عرصہ ہوا ہیں گزر گیا تھا۔ ایک پرانے آریہ سماجی آریہ سماج سے الگ ہو گئے تھے میں ان سے ملنے گیا اور ان سے اچھا پر گٹ کی کہ آریہ سماج سے تو ہا پہلے کا سا سمبندھ بنا لیں۔ انہوں نے سوال کیا۔ کیوں؟ میں نے کہا۔ زندگی میں دوسری چیزوں کی طرح دھرم کی بھی ضرورت ہے۔ کسی دھارمک سبھا کے ساتھ جڑے رہنے سے یہ ضرورت اپنے آپ پوری ہوتی رہتی ہے۔ میری اس دلیل کی معقولیت کے تو وہ قائل تھے۔ مگر آریہ سماج کو وہ دھارمک سوسائٹی نہیں مانتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ آریہ سماج میونسپل کمیٹیوں کی طرح کی ایک چھوٹی سی شہری سوسائٹی ہے۔ جس میں عہدوں کے لئے دوڑ دھوپ رہتی ہے۔ چناؤ کے موقع پر پارٹیوں کا بن جانا اور ان کی جائز و ناجائز سب طرح کے ہتھیار استعمال کرنا ان کے دل کو اکھرتا تھا۔ وہ کہتے تھے۔ عہدوں کی اس دوڑ دھوپ میں کافی حصہ لے چکا ہوں۔ اب دل اس سے اکتا گیا ہے کچھ وقت الگ سندھیا۔ اپاسنا۔ سوادھیائے وغیرہ میں لگانا چاہتا ہوں جس سے دل کو تسلی ملے میں نے ان کے اس ارادے کو مبارکباد دی لیکن مجھے شک تھا کہ کیا سماج سے الگ رہ کر ان سے یہ شغل دیر تک قائم رہیں گے؟

ڈیرہ اسمعیل خاں میں۔ مجھے رائے بہادر ٹھاکر دت دھون سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ لاہور آریہ سماج اور پرتی ندھی سبھا کے جھگڑوں کے بعد وہ سماج کے پالیٹکس سے کنارہ کش ہو گئے تھے۔ ان کے اپنے قول کے مطابق لاہور کا جھگڑا ایک لمبا باب تھا جس میں انہوں نے بھی حصہ لیا تھا۔ رائے صاحب ایک سوادھیائے شیل پرش تھے اور جو کچھ کہتے تھے اپنے عمل میں لانے کی پوری کوشش کرتے تھے۔ انہیں سینکڑوں منتر یاد تھے اور دھرم کی ہر ایک بات کو انہوں نے اپنے جیون میں گھٹانے کا یتن کیا تھا

میں نے کئی دفعہ اس سمسیا پر وچار کیا ہے کیا سماج کی سبھاسدی۔ اسکے پربندھ کے معاملوں میں پوری دلچسپی اور من کی شانتی۔ یہ دو چیزیں اکٹھی نہیں رہ سکتیں؟ کیا سماج کا پربندھ کا کام ایسے دھارمک سانچے میں نہیں ڈھالا جا سکتا کہ اس میں ادھیکاروں کا جھگڑا ہو ہی نہیں۔ ادھیکار سیوا کا دوسرا نام جانا جائے۔ یہ حالت اونچی منوورتی سے پیدا کی جا سکتی ہے لیکن ہر ایک سبھاسد کی منوورتی اتنی اونچی ہونی مشکل ہے۔ اگر پریم سندھیا۔ اپاسنا۔ سوادھیائے وغیرہ سے من کو شانتی مل سکے تو پھر عہدوں کا بہت نہتو رہ ہی نہیں جاتا۔ ضرورت ہے اس ورتی کو پیدا کرنے کی سچی کھیکتی کا جاگرت ہو جانے کے بعد عہدے بھوک کا کارن نہیں بنتے۔ دھرم کا پیارا سماج میں دھرم کی پیاس بجھانے جاتا ہے۔ وہ اسی پربندھ میں حصہ لیتا ہے جو اس پیاس کو بجھا سکے وہ سوادھیائے منڈلی کھولتا ہے۔ سندھیا اپاسنا کے لئے ست سنگ سبھا پت کرتا ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا ہی اپنا کرتویہ سمجھتا ہے۔

سماجوں میں جھگڑے ہیں یا تو ادھیکاروں کے یا سنستھاؤں کے۔ اگر ان دونو کا ادلتیہ وید کا سچا پرچار ہو جائے تو شاید تنازعات کی جڑ ہی کٹ جائے۔

رشی دیانند لاہور میں آئے۔ انہوں نے سماج کی استھاپنا کی۔ ایک انترنگ سبھا میں انہیں پردھان پد پیش کیا گیا۔ انہوں نے سویکار نہیں کیا۔ انہوں نے اپنے لئے کام تجویز کیا تو یہ کہ لوگوں کو پرانایام سکھا سندھیا اپاسنا کی شکشا دیں۔ پنڈت گورو دت جی سماج کے سبھاسد تھے۔ وہ انترنگ سبھا کے ممبر بھی تھے مگر انہیں زیادہ تسلی اشنا دھیائی کلاس سے ملتی تھی۔ سوامی شردھانند جب ابھی لالہ منشی رام تھے جالندھر کی گلیوں میں ایکتارا لیکر پھیرا کرتے تھے۔ اسے بجاتے اور بھجنوں کے ذریعے دھرم کا پرچار کرتے تھے ان دنوں کو یاد کر کے سوامی جی لکھتے ہیں۔

"وے دن کیسے سوچھ اور سندر تھے اور انہوں نے میری آتما کی انتی میں کیا کیا۔ اسے سمرن کر کے ابھی کبھی ہردہ مگدھ ہو جاتا ہے اور مجھے نشچے تا ب ہوتا ہے کہ ایسی شانتی دایک سیوا سے پرتھک ہو کر کیوں میں جھگڑوں سے ٹکرانے کا کٹھن کام پکڑ لیا" کلیان مارگ کا پتھک صفحہ ۱۶۱

آریہ سماج میں وید پرچار کی اس ورتی کو جتنا جگایا جائیگا اتنا ہی اس میں شانتی کا بردھن ہوگا۔ رشی نے ہمارا پرم دھرم وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا نشچت کیا ہے اگر ایک ایک سماجی آریہ سماج کا سبھاسد بننے کا مقصد اسی کو سمجھے تو اسے جھگڑوں کیلئے سمے ہی کہاں رہ جائے؟ ممکن ہے اپدیشک پرنالی وجہ سے مجھے سماج کا یہ کام زیادہ مہتو پورن پرتیت ہوتا ہو۔ کیونکہ اپدیشک کا کام تو ہے ہی یہی۔ لیکن رشی سے لیکر ہمارے بڑے بوڑھوں کی پرم پرا ایسی رہی ہے۔ رشی نے کچھ انشوں میں ہر ایک سبھاسد کو اپدیشک بنایا ہے۔ لاہور سماج کے پہلے ہی ست سنگ میں شاردا پرشاد چیٹر جی سے اپاسنا اور اپدیش کرا کے رشی نے یہ پورا کرتویہ سب آریہ سبھاسدوں کو سونپ دیا ہے۔ ہم جتنا زیادہ اپنے اس پرم دھرم کو سمجھیں گے اتنا زیادہ ہمارے من شانت ہونگے اور سماج جھگڑے سے دور

Digitized by eGangotri

ادھیکاریوں پر بس پڑے ذرا . خاطر تواضع میں کسر رہ گئی تو روٹھ گئے - یہ باتیں ایسی ہیں جن سے ہر ایک پرچارک کو بالا پڑتا ہے . آج ایڈیٹنگ بہت ... ہے - لیکن اگر ان کے فرائض پر دھیان دیا جائے تو یہ حیرت انگیز ... اور ... ہے کہ کسی کو آسانی سے ایڈیٹنگ ... کا ساہس نہیں ہو سکتا - ایڈیٹنگ کبھی ... کی طرح گرہستی ہی ہوتے ہیں ... میں ... سمجھتے ہیں - لیکن اگر وہی ... ایڈیٹر ... ہوں تو ایڈیٹنگ کے لئے ... کرنے کا ... ہے - ایڈیٹنگ کا فرض ہے کہ وہ ... جس پر خود عمل کرتا ہو -

... اور بات ہے اپنے اعلیٰ اصولوں ... دوسروں پر اثر ڈالنا اپنے عملی جیون سے دوسروں کو متاثر کرنا اور بات ... کا مطلب یہ کہ آریہ اپدیشکوں ... مبلغ اور پرچارک ... زیادہ تیاگی ... انکسار کے پتلے اور تکلیف کو برداشت کرنے کے قابل ہوتے ہیں - اگر ... پرچارک گاڑی میں جاتا ہے تو سواری نہیں ڈھونڈتا . ... سامان اٹھانے کا ... ہے - اسے اپنے کھانے پینے ... بل دینے کی ضرورت نہیں ... جہاں سے جیسی روٹی ملی کھالی ... بڑے بڑے پرنتھوں کو اٹھا کر ... لے جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اسکی زبان پر سب کچھ ہے - رشی دیانند اگرچہ ... زبردست ... آریہ سماج کا ایک ایک ممبر ... ایک ... ہو سکتا ... اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب کھلی ... دے سکے - لیکن ... دن بدن کم ہو رہا ہے ... کے ساتھ ساتھ عملی جیون میں ترقیاں آ رہی ہیں اور ہم ... میں ڈھیلے ہو رہے ہیں . ہم اپنے سدھانتوں سے واقف نہیں ہیں . ہم نے ... کام تنخواہ دار ... کے حوالہ کر کے اپنے فرائض کا بوجھ بھی ان کے کندھوں پر ڈال دیا ہے . ... نے یہاں کسی حد تک آریہ سماج کے کام کو نقصان پہنچایا ہے - اسکے علاوہ انکی کامیابی کا یہ بھی ایک راز ہے کہ آریہ سماج کی طرح ان پر سنستھاؤں کا بوجھ نہیں . وہ اپنا روپیہ لٹریچر پر خرچ کرتے ہیں - انکے درجنوں اخبار ہیں جو نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں نہ انہیں کبھی اشتہارات کی ضرورت ہے نہ بار بار اپیلیں کرنے کی . ہر مسلمان اپنا مذہبی اخبار پڑھنا فرض سمجھتا ہے اور اسکی خریداری اس کے نزدیک فرض کی ادائیگی کیلئے ابتدائی کوشش ہے . آج مسلمان قرآن کا کئی زبانوں میں ترجمہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور ... میں لٹریچر مفت تقسیم کر رہے ہیں آئے دن ہزاروں جلدیں مفت بانٹی جاتی ہیں . ٹریکٹ کتابیں رسالے ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں ہر زبان میں تقسیم کئے جاتے ہیں -

وہ لٹریچر تقسیم کے کام کو نہایت کامیابی سے کر رہے ہیں . کیونکہ انکی طاقت اور روپیہ سنستھاؤں کو چلانے میں خرچ نہیں ہوتا . آریہ سماج اپنے نصب العین سے ... دور کر اپنی ساری طاقت اور روپیہ سنستھاؤں کو چلانے میں خرچ کرتا جا رہا ہے . ہر قصبہ میں کئی کئی سنستھائیں ہیں . سکول کنیا پاٹھ شالا اناتھ آلیہ کالج . ودھوا آشرم . گوروکل وغیرہ ان کیلئے آئے دن اپیلیں کی جاتی ہیں . پہلی سنستھائیں چلتی نہیں نئی کھلتی جا رہی ہیں . نتیجہ صاف ہے کہ اسکا اصلی مقصد انکی آنکھوں سے اوجھل ہے آج کروڑوں روپیہ آریہ سماج ان سنستھاؤں پر خرچ کر رہا ہے جن سے عملی طور پر آریہ سماج کے اصلی مقصد کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا . لیکن وید پرچار کا ہزاروں روپیہ کا بجٹ بھی ہر سال گھاٹے میں رہتا ہے . اگر آریہ سماج اپنی طاقت اور روپیہ جو وہ سنستھاؤں پر خرچ کر رہا ہے کا ۱۰۰ واں حصہ بھی اس پر خرچ کرنے لگے تو وہ کہاں سے کہاں پہنچ جائے -

آج جاتی کی سب سے بڑی ضرورت اچھوتوں کے ادھار کی ہے - اس میں شک نہیں کہ آریہ سماج اس کے لئے کچھ کر رہا ہے . لیکن اسقدر نہیں جسقدر کہ ضرورت ہے - اس امر سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ مسئلہ صرف آریہ سماج کے ہی سلجھائے سلجھ نہیں سکتا . کیونکہ اس کا تعلق زیادہ تر ہندوؤں کے اس طبقہ سے ہے جس سے اچھوتوں کو شکایتیں ہیں . وہ قدامت پسندوں کا طبقہ ہے - قدامت پسند سناتن دھرمی کہلاتے ہیں . سناتن دھرم کا ایک طبقہ تو ایسا ہے جو اچھوت ادھار کو ... میں ... لئے ضروری ... کام کرتا ہے لیکن وہی قدامت پسند دوسرا طبقہ اچھوت ادھار کا نام سنکر کانوں پر ہاتھ دھرتا ہے اور اپنے روشن خیال بھائیوں کو سناتن دھرم کی آڑ میں گالیاں دیتا ہے . ایسے لوگوں کا ادھار کرنا بھی ضروری ہے . یہ تبھی ممکن ہے جب انکے ہی بھائی اس کام میں پوری تندہی سے ہاتھ بٹانے کو تیار رہیں .

ہندوؤں کی طرف سے اچھوتوں میں کام کرنیوالی ایک اور سنستھا ہریجن سیوک سنگھ ہے جس کے سرپرست مہاتما گاندھی ہیں . مہاتما گاندھی جی بلاشبہ قابل تعریف کام کر رہے ہیں . لیکن ہریجن سیوا سنگھ کی طرف سے کام کرنیوالے ارکان میں ایک کمی ہے . وہ ہریجنوں کو ہندو رکھنا تو چاہتے ہیں اور وہ کوشش کرتے ہیں کہ انکی سماجک ... انتی ہو لیکن انکی یہ کوشش نہیں کہ وہ ہندو دھرم میں دڑھ وشواس رکھنے والے ہوں اور اگر کوئی اچھوت مسلمان یا عیسائی ہو جائے تو اسے واپس لانے کی کوشش کی جائے اچھوتوں کو ہندو بنائے رکھنے کیلئے انہیں مالی طور پر اور سماجک طور پر اُنّت کرنا ہی کافی نہیں انہیں دڑھ ہندو بنانا بھی ضروری ہے دھرم میں دڑھ وشواس ایک ایسی چیز ہے جو انہیں ہندو دین سے گرنے نہیں دیگی - لہٰذا ہریجن سیوا سنگھ اگر اس پالیسی پر عمل نہیں کریگا تو اس کا لاکھوں روپیہ ایک ناکام کوشش میں ضائع ہو جائیگا اور مخالفین انہیں سبز باغ دکھا کر ... دینے کا لالچ دیکر گمراہ کر سکیں گے اور اس کی خرچ کی ہوئی طاقت اور دھن کا ناجائز فائدہ اٹھا لیں گے - دھرم میں دڑھ وشواس کا نہ ہونا پتت ہونے میں آسانی پیدا کر دیتا ہے - یہی وجہ ہے کہ بعض ہریجن سیوا سنگھ کے کارکن بھی جو ہریجن ادھار کا کام کرتے تھے مسلمانوں کے بہکانے اور لالچ دئے جانے پر مسلمان ہو گئے کیونکہ ان کا ہندو دھرم میں دڑھ وشواس نہ تھا . چنانچہ "پیغام صلح" کہتا ہے ... مسٹر ... عبداللہ گاندھی کے دوست پنڈت جناردھن شرما ... اور ان کے ساتھ ... اچھوتوں کے مسلمان ہو جانے کی خبر شائع ہوئی ہے . پنڈت جناردھن مہاتما جی کے آشرم میں رہ چکے ہیں ہریجن ادھار کا کام بھی کرتے رہے ہیں . ان کے قبول اسلام کے موقعہ پر کہے گئے الفاظ کو بقول "پیغام صلح" یہ ہیں :-

"میں نے اپنی زندگی میں بہترین ایام ہندو مذہب اور گاندھی جی کی تعلیم کو فروغ دینے میں گزارے ہیں . لیکن اب مجھے کامل یقین ہو گیا ہے کہ آئندہ ایک ہزار برس تک بھی ہندو اچھوتوں کو مساوی حقوق نہ دیں گے کیونکہ اس مذہب کی بنیاد ہی عدم مساوات اور ذات پات کی تمیز پر ہے "

اگرچہ یہ خبر تصدیق شدہ نہیں لیکن حیرت نہیں اگر یہ صداقت پر مبنی ہو . کچھ بھی ہو سوال یہ ہے کہ جب ہریجن ادھار کرنیوالے خود اسی قسم کے وچار رکھتے ہوں تو وہ ہریجن ادھار کا کام کیا کر سکتے ہیں ؟ اسی لئے ہریجن سیوا سنگھ کا ہریجن ادھار کا طریقہ غلط ہے . ان اچھوتوں کو نہ صرف سماجک طور پر اور مالی طور پر اُنّت کرنا چاہئے بلکہ انہیں ہندو دھرم کے عقائد میں دڑھ وشواسی بھی بنانے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہئے لیکن یہ کام سوائے آریہ سماج کے کوئی دوسرا نہیں کر سکتا . کیونکہ ہریجنوں کے اعتراضات اور مخالفین کے پروپیگنڈا کا منہ توڑ جواب صرف آریہ سماج کے پاس ہی ہے . لیکن آریہ سماج کیلئے یہی ضروری ہے کہ وہ اپنے ساتھ دوسری ہندو سوسائٹیوں کو لے لیں ان کی امداد اور سہیوگ کے کامیابی مشکل ہے - لیکن اگر دوسری سوسائٹیاں اسکے ساتھ تعاون نہ بھی کریں تو اسے گھبرا کر پیچھے نہ ہٹ جانا چاہئے . بلکہ پورے جوش سے اپنے کام کو کئے جانا چاہئے اس کے لئے لاکھ مصیبتیں آئیں سینکڑوں قربانیاں دینی پڑیں . اسے ان کے مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہئے اور مخالفین کی چالوں کو دیکھ کر اسے سمجھنا چاہئے کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور اسے کیا کرنا چاہئے ؟

دیو داسی پرتھا کا خاتمہ

آریہ سماج نے جب جنم لیا تھا تو اس سمے ہندوؤں میں جہالت و دھواپن . بال وواہ . انمیل وواہ چھوت چھات وغیرہ کئی سماجک کریتیاں تھیں وہاں مندروں میں کچھ کم پاپاچار نہ ہوتے تھے اس پر دیو داسی کی پرتھا بہت بھیانک ... اور ... تھی - ... کی مورتوں ... سے شادی کر کے انہیں ساری عمر ... رہنے - ناچنے اور گانے پر مجبور کرنا نہ صرف ان پر ظلم کرنا ہے بلکہ مندروں میں ہونے والے بد اخلاقی کے واقعات کو بڑھانے کا کارن ... پیدا کرنا ہے . آریہ سماج کے پرچار نے جہاں دوسری خرابیوں کو بہت حد تک دور کیا . وہاں اس کو پرتھا کو مٹا ڈالنے کے لئے بھی کوشش کی اگرچہ اب یہ پرتھا عام نہیں ہے . لیکن جنوبی ہند کے مندروں میں اب بھی موجود ہے . شکر کا مقام ہے کہ مہاراجہ کوچین نے اس پرتھا کے خلاف قانون بنا دیا ہے - امید کی جاسکتی ہے کہ اس قانون سے یہ رسم بالکل ختم ہو جائیگی کیا ہی اچھا ہو اگر دوسری ریاستیں جہاں ابھی یہ ... کی لعنت اب تک موجود ہے . اس معاملہ میں مہاراجہ کوچین کی تقلید کریں

بنگال کے ہندوؤں کا میموریل

ہندوستان کے اور خاص کر بنگال اور پنجاب کے ہندوؤں نے کمیونل ایوارڈ کے ... کی ہے . اس لئے اسکے خلاف ہمیشہ پروپیگنڈا جاری رہنا چاہئے . بنگال کے سرکردہ ہندوؤں نے اس امر کے پیش نظر وزیر ہند کو ایک میموریل ... گیا ہے . اس میں ... پر زور دیا گیا ہے کہ ... انتخاب جاری کیا جائے اور بنگال کے ہندوؤں کی کونسل میں نمائندگی ... یہ دونوں مطالبات ایسے ہیں جو نہایت معقول کہے جا سکتے ہیں اور بنگال کے ہندو ان مطالبات کے کرنے میں حق بجانب ہیں ضرورت ہے کہ جداگانہ طریق انتخاب کو جو متحدہ قومیت کے سراسر منافی ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سکھ ہندو ہیں ؟

... دن ہوئے پونہ کے ایک جلسہ میں تقریر ... جگت گورو شنکر آچاریہ اور ... نے کہا کہ "سکھ ہندو ہیں اسلئے ... سکھ دھرم گرہن کر لیں تو تبدیلی ... نہیں ہوگی۔"

... آریہ سماج سکھوں کو ہندو ہی مانتا ... اور گوروؤں کی تحریروں سے کئی بار ... کیا جاچکا ہے کہ گورو صاحبان ... کو مانتے تھے اور وید کے ... مطابق جون بدلنے کے حامی تھے۔ سکھوں ... طبقہ ضرور ایسا ہے جو اپنے آپ کو ... کہتا ہے لیکن ایسے سکھ بھی ہیں جو اس ... لکارا جانا اچھا نہیں سمجھتے۔ شنکر جگت ... آچاریہ کے خیال کے مطابق تمام سکھ ... متفقہ طور پر یہ اعلان کردے کہ وہ ہندو ... ہیں تو اس سے ہندو سنگٹھن کو جہاں ... پہنچیگی۔ وہاں کئی باہمی اختلافات ... کرنے میں سہولت ہو جائیگی۔ باقی ... سوال کہ اچھوتوں کا سکھ ہو جانا تبدیلی ... نہ ہوگا۔ اس کے متعلق آریہ سماج کی ... رائے ہے۔ جو رادھا سوامی۔ سناتن ... وغیرہ متوں کے متعلق ہے۔ لیکن یہ ... صورت میں ہوگا جبکہ سکھ ہندوؤں میں ... جانے چلیں۔ اس صورت میں اچھوتوں ... سکھ ہو جانا ہندو قوم کے مشترکہ مفاد پر ... انداز نہ ہوگا

گوالیار میں ودھوا وواہ کا قانون

گوالیار راجیہ نے ودھوا وواہ کو قانوناً جائز ... قرار ایک پرشنسنیہ کاریہ کیا ہے اس قانون کے ... کسی ودھوا یا ودھوا کا پنر وواہ جائز ... سمجھا جائیگا اور پنر وواہ سے ہونیوالی سنتان کو بھی ... پراپت ہوں گے جو اور سب پتروں کو ... ہیں۔ اب کسی ودھوا استری یا ودھو ... پنر وواہ کی وجہ سے دھتکرت نہ کیا جائیگا ... قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو پانچسو روپیہ ... کی سزا دی جائیگی۔

گوالیار راجیہ نے یہ قانون بنا کر بلا شبہ سوشل ... کے سمبندھ میں پرشنسنیہ کاریہ کیا ہے اس ... ودھواؤں کی درد ناک حالت ... ہو جاوے گی۔

... اگر آپکی سیوا میں پرکاش کا وی پی آیا ہے تو اسے ضرور وصول کر لیں اور کسی ... صورت میں بھی واپس نہ کریں۔ **منیجر**

قادیانی سیاست کا "مرغ بادنما"

بقول "پیغام صلح" (۲۳ جون) اب قادیانی سیاست کے مرغ بادنما کا رخ تبدیل ہو چکا ہے۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں کانگرس سے مسلمانوں کو علیحدہ رکھنا جناب خلیفہ قادیان کے اندوختۂ عمل کا ایک نمایاں حصہ تھا اور آج کانگرسی لیڈروں کے اس ارشاد پر کہ اگر آپ لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں تو یقیناً ہماری فتح ہوگی ایک وجد طاری ہے۔

اس زمانہ میں قادیانی خلافت کے مختلف محکموں نے بھی کانگرس کے خلاف اور حکومت کی حمایت میں بہت کچھ کیا۔ عرصہ تک قادیانی حضرات کو اس کے اظہار سے تکلف رہا لیکن سنہ ۱۹۳۴ء اور سنہ ۱۹۳۶ء میں خلیفہ صاحب نے اپنے خطبوں میں ساری باتیں برملا بتلا دیں اور تمام رازوں سے پردہ اٹھا دیا اور کہدیا کہ ہم کانگرس کی مخالفت میں لاکھوں روپیہ صرف کر چکے ہیں۔ ہمارے مبلغ اور کارکن مختلف علاقوں میں کانگرس کی مخالفت میں پروپیگنڈا کرتے رہے ہیں۔ ہمارے کارکنوں نے حکومت کے لئے وہ وہ کام کئے جو اس کے ملازمین سینکڑوں روپیہ ماہوار تنخواہ لیکر بھی نہیں کرتے"

یاد رہنا چاہیئے کہ پچھلے دنوں جب پنڈت جواہر لعل نہرو لاہور تشریف لائے تو ان کے استقبال کے لئے ۳ سو والنٹیر قادیان اور دو سو والنٹیر سیالکوٹ کے احمدیوں نے بھیجے تھے۔ اس سے متاثر ہو کر "پیغام صلح" کو یہ سطور لکھنی پڑی ہیں۔ کیونکہ کل تک جو جماعت اور اسکا خلیفہ کانگرس کی مخالفت میں لاکھوں روپے خرچ کر کے پروپیگنڈا کرتے تھے۔ وہ آج کانگرس کی دوستی کا دم بھرنے کے لئے کیونکر تیار ہو گئے ؟ اس موقعہ پر دو سوال پیدا ہوتے ہیں اول یہ کہ کیا کانگرس قادیانیوں کی دوستی کا یقین کریگی اور دوئم یہ کہ اب جو قادیانی کانگرس سے رشتہ وفا استوار کر رہے ہیں۔ کیا وہ اس مسلک میں قائم رہ سکینگے؟ کیونکہ ہزاروں قادیانی سرکاری ملازم ہیں۔

امیر انجمن احمدیہ لاہور کو چیلنج

مولوی محمد علی امیر انجمن احمدیہ لاہور کا کہنا ہے کہ یہ بے ایمانی ہے کہ لوگوں کو اس مغالطہ میں ڈالا جائے کہ آپ (مرزا) نے قرآن کریم کی تعلیم جہاد کو منسوخ قرار دیا ہے" لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب کا دعوٰی ہے کہ مرزا صاحب نے متعدد تحریرات میں اس جہاد کو بھی منسوخ قرار دیا ہے جو تعلیم الٰہی انبیاء کرام کرتے چلے آتے ہیں۔ وہ بعض دعوے ہی نہیں کرتے ثبوت بھی دیتے ہیں کہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:-

جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالٰے آہستہ آہستہ کم کرتا گیا۔ حضرت موسٰیؑ کے وقت اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل حرام کیا گیا...... پھر (مجھ) مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم منسوخ کر دیا گیا بعین (اربعین نمبر ۴ حاشیہ ص ۱۵)

یہ لکھتے ہوئے مولانا ثناء اللہ صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کو ذیل کے الفاظ میں مباحثہ و مناظرہ کے لئے چیلنج دیا ہے کہ "میں مولوی محمد علی کو علے الاعلان پکارتا ہوں کہ وہ اس مسئلہ جہاد پر تقریراً یا تحریراً کسی غیر جانبدار منصف کے روبرو مناظرہ و مباحثہ کر لیں۔ اگر میں نے ثابت کر دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس جہاد کو بھی منسوخ قرار دیا ہے جو سنت انبیاء ہے تو مولوی صاحب پر واجب ہوگا کہ وہ بجائے ہم کو بے ایمان لکھنے کے فاسخ جہاد پر بھی فتوے دیں اور اگر میں ثابت نہ کر سکا تو نہ صرف اس مجلس میں تحریری معافی مانگوں گا بلکہ مبلغ یک صد روپیہ انجمن احمدیہ لاہور کو اشاعت اسلام کے لئے بطور جرمانہ جرم بھروں گا"۔

لاہوری احمدیوں کے لئے یہ ایک سنہری موقعہ ہے کہ میدان میں کودیں اور اگر وہ راستی پر ہیں تو نہ صرف مولانا ثناء اللہ صاحب کے دعوے کو باطل کر دکھائیں بلکہ ایکسو روپیہ کا انعام بھی حاصل کریں۔ دیکھیں مولوی محمد علی صاحب پر اس چیلنج کا کیا اثر ہوتا ہے ؟

مرزا صاحب کا اعتراف

یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ اسلام اپنے زمانۂ اقتدار میں بزور شمشیر پھیلا۔ آج مسلمان اسلام کی خوبیوں کے راگ الاپتے نہیں تھکتے۔ لیکن اشاعت اسلام کی وجہ اسکی خوبیاں نہیں، جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اس امر کا اعتراف ہے آپ اپنی تصنیف "پیغام صلح" میں بحوالہ رسالہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں:-

"افسوس کہ نبوت اور خلافت کے زمانہ کے بعد اس مسئلہ جہاد کے سمجھنے میں لوگوں نے بڑی بڑی غلطیاں کی ہیں اور ناحق مخلوق خدا کو تلوار کے ساتھ ذبح کرنا دینداری کا شعار سمجھا گیا ہے" بقول "اہلحدیث" ۲۶ جون سنہ ۱۹۳۶ء اس تحریر میں قادیانی مجدد نے صاف تسلیم کر لیا ہے کہ زمانہ نبوت اور خلافت کے بعد مسلمانوں نے واقعی تلوار کے زور سے اسلام پھیلایا ہے۔

کیا مرزا صاحب کے اس کھلے اعتراف کی موجودگی میں احمدی حضرات اسلام کی خوبیوں کی ڈینگیں مارنے کی جرأت کر سکتے ہیں ؟

آیت شریفہ کا نزول کیوں ہوا؟

"اہل حدیث" کا ایک خریدار معترض ہے کہ "تمہارا کھانا اہل کتاب کے لئے حلال ہے" جس آیت کا مطلب ہے۔ اس آیت شریفہ کا نزول کیوں ہوا اس سے مسلمانوں کی کیا شرعی ضرورت پوری ہوئی اور اسکی عدم موجودگی میں کیا نقصان ہوتا؟

جواب دیا جاتا ہے کہ دنیا کی بعض قوموں میں دوسری قوموں سے نفرت اس حد تک تھی اور اب تک بھی ہے کہ ایک قوم دوسری قوم کے ہاتھ کا بنا ہوا جائز کھانا بھی نہیں کھاتی۔ اس کی مثال ہمارے ملک میں ہندو قوم ہے۔ ایسے ہی خیال کے لوگ عرب میں بھی ہوں گے۔ ان کے خیال کی اصلاح کرنے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کھانا مسلمان کے لئے جائز ہے وہ محض غیر مسلم کے ہاں پکنے سے حرام نہیں ہو جاتا"

کیا یہ اعتراض کا تسلی بخش جواب ہے؟ ہرگز نہیں اول تو یہ ثابت ہی نہیں ہوتا کہ عرب میں کوئی ایسی قومیں تھیں جو ایک دوسرے کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا نہ کھاتی تھیں دوئم آیت تو یہ کہتی ہے کہ تمہارا کھانا (تمہارا سے مراد مسلمانوں کا ہی ہو سکتا ہے۔) اہل کتاب کے لئے حلال ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ جو اہل کتاب نہیں۔ ان کے لئے تمہارا وہی کھانا حرام ہے۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ جو وجہ آپ نے آیت کے نزول کی بتائی ہے وہ بھی صحیح ثابت نہیں ہوتی۔ نیز آپ نے اس بات کا بھی کوئی جواب نہیں دیا کہ اگر اس آیت کا نزول نہ ہوتا تو کیا نقصان ہوتا ؟

معترض کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہی ایک آیت نہیں جو مسلمانوں کی کوئی شرعی ضرورت پوری کرنے سے قاصر ہے اور اگر اس کا نزول نہ ہوتا تو کوئی نقصان تھا بلکہ قرآن میں ایسی آیتوں کی کثرت ہے اور یہ "بے کار آیتیں" بھی قرآن کو غیر الہامی ثابت کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

خواجہ صاحب اور بدعات

پچھلے دنوں خواجہ حسن نظامی نے عید میلاد کے لٹریچر کی تقسیم کے اعلانات بغرض اشاعت مسلم اخبارات کو بھیجے تھے۔ "اہلحدیث" نے اسی وجہ سے کہ عید میلاد میں بدعات ہوتی ہیں۔ ان اعلانات کو شائع نہیں کیا۔ اس پر خواجہ صاحب برافروختہ ہوئے ساتھ ہی عجیب و غریب فتوٰی بھی صادر فرمایا کہ "اخبار جاری کرنا بھی تو بدعت ہے۔ اہل حدیث کانفرنس نام رکھنا بھی تو بدعت ہے اور مورت دار روپے جیبیں رکھ کر نماز پڑھنا بھی بدعت اور ریل موٹر میں سوار ہونا بھی بدعت ہے۔ جب اس قسم کے بے شمار بدعات

Digitized by eGangotri

اسلامی دنیا کی سیر

حضرات اہل حدیث کر رہے ہیں تو آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذکر خیر کا چرچا بھی اگر انہی بدعات میں شریک کر لیا جائے تو کیا مضائقہ ہے؟

اسی "بدعت" کی تعریف کرتے ہوئے "اہل حدیث" نے خواجہ صاحب سے سوال کیا ہے کہ آپ فرمایئے کہ آپکے اخبار "منادی" میں جو آئے دن تصویروں کی بھرمار ہوتی ہے یہ کس کی اجازت سے ہے قرآن سے یا حدیث سے فقہ سے یا تصوف سے اس کا ثبوت ملیگا؟"

"اہلحدیث" "منادی" میں شائع ہونیوالی تصویروں کی فہرست مانگتی ہے "آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذکر خیر کے چرچے" کی اسکو کیوں فکر نہیں ہوئی وہ زمانہ میں کیا اسی زمانہ اپنے نام کی "منادی" کے لئے ریڈیو میں کتنے پیغام چھپے گئے اور ریڈیو پر تقریریں نہیں کی گئیں؟

اسلام کی کشتی منجدھار میں

"مسیح موعود" کا دعوے تھا کہ زمانہ محمدی سے اسلام شروع ہو کر زمانہ مسیح موعود میں تکمیل کو پہنچ جاویگا یعنی دنیا کی قومیں مسلمان ہو کر واحد اسلامی قوم (مسلمان) بن جاویگی۔ لیکن مسلمان شاکی ہیں اس بات کے کہ اسلام دلوں دن تنزل کی طرف جا رہا ہے اور وہ اس کی بہت حد تک ذمہ داری احمدیت پر ڈالتے ہیں۔ احمدیوں کے مسیح موعود کے دعوے کی حقیقت اور مسلمانوں کی موجودہ حالت کیا ہے اس کا اندازہ "اہلحدیث" کے ایک مضمون نگار کے ذیل کے الفاظ سے لگ سکتا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

"اے مسلمان کہلانے والو! اپنے اسلام پر تمہیں گھمنڈ نہیں ہونا چاہئے تم اسلام سے بالکل الگ جا رہے ہو خود بھی گمکردہ راہ ہو۔ اور دوسروں کو بھی اسی پر چلانا چاہتے ہو۔ تمہیں یہ زیب نہیں دیتا تمہیں چاہئے کہ تم اپنے نبی کی پیاری باتوں پر پوری طرح عمل پیرا رہو۔ اس لئے کہ تمہاری کشتی منجدھار میں آن پھنسی ہے۔"

اگر "اہل حدیث" کے مضمون نگار کا قول صحیح ہے کہ مسلمان گمکردہ راہ ہیں تو وہ کس منہ سے اغیار اور دوسرے لوگوں کو دعوت قبول اسلام دیتے ہیں۔ کیا انہیں بھی اپنی راہ پر چلانا چاہتے ہیں اسلام کی کشتی منجدھار میں ہے۔ پہلے انہیں اس کی سدھ لینی چاہئے۔

احمدیت کی مخالفت

"مخالفین احمدیت کا جنون مخالفت اب ناقابل برداشت حد تک ترقی کر گیا ہے اور ان سے ایسے افعال سرزد ہو رہے ہیں جو اسلام۔۔۔

کانگرس کی مخالفت میں احمدیت

"حضرت مسیح موعود نے محض اشاعت اسلام اور خدمت دین کے لئے جماعت قائم کی تھی لیکن قادیانی جماعت اپنے سیاسی شوق میں اس مقصد عظیم و بلند کو فراموش کرتی جا رہی ہے پہلے حکومت کی بے محل اور بھونڈی وفاداری وحمایت کا مظاہرہ ہوا۔ قادیانی مبلغ دین اسلام کے محاسن بیان کرنے کی بجائے حکومت برطانیہ کی برکات کا وعظ کہنے لگے۔ کانگرس کی مخالفت میں لاکھوں روپے پھونک ڈالے اور اب اسی کانگرس سے رشتہ وفا استوار کیا جا رہا ہے۔ قادیانی جماعت اس مسلک میں قائم رہ سکیگی یا نہیں؟ ہزاروں قادیانی سرکاری ملازم ہیں۔ کانگرس کے ساتھ دوستی سے ان پر کیا اثر پڑیگا؟ اور سب سے زیادہ یہ کہ کانگرس بھی قادیانی حضرات کی دوستی کا یقین کر لیگی؟ بعض حلقوں کی طرف سے جو یہ کہا جا رہا ہے کہ قادیانی سیاست کا کانگرس کی طرف رخ بھی کوئی گہری چال ہے۔ اس کا ذمہ دار کانگرسی لیڈروں پر کیا اثر پڑیگا۔؟"

("پیغام صلح" ۲۳ جون ۱۹۳۶ء)

نیا کلمہ کیوں نہیں بنالیتے؟

حیرت ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ وسلم کو رحمۃ العالمین اور آپ کو قیامت تک کے لئے مقتدا اور امام مانتے ہوئے آپ کے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے کس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کلمہ کو ماننے والے چالیس بلکہ ساٹھ کروڑ مسلمان جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سو سال کی کمائی ۔۔۔۔۔۔ اور آپ کے فیضان کا نتیجہ ہیں۔ چند ہزار قادیانیوں کے سوائے سب کے سب کافر ہو گئے۔ اگر یہ صحیح ہے تو ماننا پڑیگا کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آج منسوخ ہے اور وہ وحدت قومی اور اخوت اسلامی جس پر اسلام کو ہمیشہ فخر و ناز رہا ہے اور جس کے ساتھ آج تہذیب حاضرہ بھی اپنی نجات کو وابستہ سمجھنے لگی ہے۔ دنیا سے آج مفقود ہو چکی ہے۔ ہم اپنے قادیانی دوستوں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر فی الواقعہ حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا تو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کسی شخص کو مسلمان کرنے کے لئے کیونکر کافی ہو سکتا ہے؟

پھر کیوں اس کلمہ کو منسوخ کر کے نیا کلمہ نہیں بناتے اور وہابیوں کی طرح نئے مذہب اور نئے دین کا یوں انتظام نہیں کرتے؟ کیوں اذانوں میں اشہد ان محمد رسول اللہ کی صدا بلند کی جاتی ہے اور حضرت مسیح موعود کا کہیں نام تک نہیں لیا جاتا؟ یہ اس بات کی عملی شہادت ہے کہ یہ عقیدہ صحیح نہیں۔ ورنہ عقیدہ اور عمل میں اس قدر بعد المشرقین نہ ہوتا۔"

("پیغام صلح" ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء)

مرزا صاحب کی زبان سے

"پھر اس جھوٹ کو تو دیکھو کہ ہمارے ذمہ یہ الزام لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے بیس کروڑ مسلمان اور کلمہ گو کو کافر ٹھیرایا۔ حالانکہ ہماری طرف سے تکفیر میں کوئی سبقت نہیں ہوئی۔ خود ہی ان کے علماء نے ہم پر کفر کے فتوے لکھے اور تمام پنجاب اور ہندوستان میں شور ڈالا کہ یہ لوگ کافر ہیں اور نادان لوگ ان فتووں سے ایسے ہم سے متنفر ہو گئے کہ ہم سے سیدھے منہ کوئی نرم بات کرنا بھی ان کے نزدیک گناہ ہو گیا۔ کیا کوئی مولوی یا کوئی اور مخالف یا کوئی سجادہ نشین یہ ثبوت دے سکتا ہے کہ پہلے ہم نے ان لوگوں کو کافر ٹھیرایا تھا۔ اگر کوئی ایسا کاغذ یا اشتہار یا رسالہ ہماری طرف سے ان لوگوں کے فتوے کفر سے پہلے شائع ہوا ہے جس میں ہم نے مخالف مسلمانوں کو کافر ٹھیرایا ہو تو وہ پیش کریں۔ ورنہ خود سوچ لیں کہ یہ کس قدر خیانت ہے کہ کافر تو ٹھیرائیں آپ اور پھر ہم پر یہ الزام لگا دیں کہ ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھیرایا ہے۔ اس قدر خیانت اور جھوٹ اور خلاف واقعہ تہمت کس قدر دلآزار ہے ہر ایک عقلمند سوچ سکتا ہے اور پھر جبکہ ہمیں اپنے فتووں کے ذریعہ کافر ٹھیرا چکے اور آپ ہی اس بات کے قائل بھی ہو گئے کہ جو شخص مسلمان کو کافر کہے تو کفر الٹ کر اسی پر پڑتا ہے تو اس صورت میں کیا ہم یہ حق نہ تھا کہ بموجب انہیں کے اقرار کے ہم ان کو کافر کہتے" حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۰

("پیغام صلح" ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء)

مسلمانوں میں قبر اور مورت پرستی

"تو اے دنیا کے کج رفتار اور خواہشات نفسانی کے مطابق فتوے دینے والو! سیروا فی الارض زمین میں چل کر دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ دنیا کا کوئی حصہ اور کوئی مقام قبر پرستی سے خالی نہیں۔ اگر عقل ہو تو سوچو کہ جب قبر کی پرستش ہو رہی ہے اور خوب ہو رہی ہے تو کیا تصویر کی پرستش نہیں ہو رہی ہو گی۔ جس میں قبر سے زیادہ کشش کے ذرائع موجود ہیں۔ تصویر پرستی خوب ہو رہی ہے۔ لیکن تمہارے اندر احساس کا مادہ نہیں کہ تم عبرت حاصل کر سکو۔ مسلمان بھائیو! اپنے اسلام پر تمہیں گھمنڈ نہیں ہونا چاہئے تم اسلام سے بالکل الگ جا رہے ہو۔ خود بھی گمکردہ راہ ہو اور دوسروں کو بھی اسی پر چلانا چاہتے ہو۔ تم مسلمان ہو۔ تمہیں یہ زیب نہیں دیتا۔ تمہیں چاہئے کہ تم اپنے پیارے نبی کی پیاری باتوں پر پوری طرح عمل پیرا رہو۔ اس لئے کہ تمہاری کشتی منجدھار میں آن پھنسی ہے۔"

("اہل حدیث" ۲۶ جون ۱۹۳۶ء)

قادیانی سیاست کی الجھنیں

"قادیانی سیاست کی الجھنیں قابل ملاحظہ ہیں ۱۹۳۰ء میں کانگرس اور کانگرسی خیالات رکھنے والے ہندو افسر طاعون اور ہیضے سے زیادہ خطرناک تصور کئے جاتے تھے اور قادیانی حضرات مسلمانوں کو ان سے محفوظ رکھنے کے لئے صوبہ بھر میں مارے مارے پھر رہے تھے اب کانگرس سے بغلگیر ہونے کی تمنا ان کو بے چین کئے ہوئے ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اپنے اصل مقصد اور اصل کام سے ہٹ جانا۔ ایک دن تھا کہ دیسی کپڑے کا استعمال حضرت مسیح موعود سے شدید سیاسی اختلاف تھا اور آج تو ان کے سال ہی بدل چکے ہیں۔ کانگرس نہ باغیوں کی جماعت ہے نہ کانگرسی خیالات رکھنے والے افسروں سے مسلمانوں کو کوئی خطرہ ہے اور پنڈت جواہر لال جیسے لامذہب اور بالشویک خیالات رکھنے والے صدر سے کوئی اختلاف باقی رہا ہے۔ جب زمین دن رات گردش میں ہے تو قادیانی حضرات اپنے اصولوں کو کیوں نہ بدلیں۔ جب نیچر کا بازیگر یہی دنیا دکھاتا رہتا ہے تو پھر اس پر تعجب کیوں ہو کہ آج تک خلیفہ قادیان جس چیز کو سیاہ فرماتے رہے ہیں۔ آج انہیں اس کے مفید ہونے پر اصرار ہے"

("پیغام صلح" ۲۳ جون ۱۹۳۶ء)

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج کی ورتمان اوستھا

از پروفیسر سدھاکر جی ایم اے (نئی دہلی)

پرکاش کے کسی پچھلے انک میں شری پنڈت چموپتی جی نے آریہ بھائیوں کا دھیان ایک اہم وشے کی اور کھینچا ہے۔ پنڈت جی کی ہستی آریہ سماج کے لئے ایک ہے ہو یہ پہنچی ہے۔ وہ آریہ سماج کے اُن سرگرم کاریہ کرتاؤں اور دھارکوں میں سے ہیں جن پر سماج کو فخر ہے۔ ہماری بدقسمتی سے آریہ سماج جس نازک حالت سے گزر رہا ہے اس میں چھوٹے بڑے۔ وددان ان پڑھ بھوگی اور تیاگی سب ایک ترازو میں تُل رہے ہیں اور ترازو کے پلڑے برابر ہونے جا رہے ہیں۔ آریہ سماج کی ڈیوڑھی میں سب بھید بھاؤ مٹ چکے ہیں۔ جہاں بڑے سے بڑا بھی لاچار رہے۔ وہ ہستی یا سماج کی کسی کمزوری پر انگلی اٹھا کر نکار کر یہ کہتے رہیں کہ یہ کمزوری دور ہونی چاہئے اور یدی کہے بھی تو ہم سنتے کہاں ہیں؟ آریہ سماج کی سرشت میں ایک ایسا زہر پرولیش کر چکا ہے کہ جس کے دُور کرنے کے لئے ایک بھاری پرچ (جلاب) کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے ہوش سنبھالا ہے۔ یہی دیکھتے ہیں آیا ہے کہ جن دیکتیوں نے آریہ سماج کی سیوا کی۔ وہ سب انت میں ایک دوسرے سے اپمانت ہو کر ختم ہوئے۔ جس وقت ہمیں اپنے بزرگوں کی سیوا کا تہ دل سے اظہار کرنا چاہئے تھا اس وقت ہم ان کو ذلیل اور رسوا کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ جب ہم کو ان کی ارتھی پر پھول چڑھانے چاہئیں۔ ہم ان کو اپنے خیالات کے دائرہ سے باہر کر بیٹھتے ہیں۔ نا شکر گزاری ہمارے ماتھوں پر موٹے حروف میں لکھی ہے یہ کلنک ہمیں کالا کرتا چلا جا رہا ہے۔

پنڈت چموپتی جی فرماتے ہیں کہ سبھا میں پارٹیوں کا پرولیش ہو چکا ہے۔ یہ دُور ہونا چاہئے۔ سبھا تو ایک طرف۔ مجھے تو ہر ایک سماج میں پارٹیاں دکھائی دیتی ہیں۔ سماج تو کیا ہر ایک سماجی اپنے آپ میں ایک ایک پارٹی بن رہا ہے۔ ہماری بدقسمتی دیکھئے۔ ہم وید منتر پڑھتے ہیں۔ بار بار کتھا کرتے ہیں کہ ہمارے خیالات۔ ہماری بانی ہمارے ہردیہ ایک ہوں۔ مگر ہمارے عمل اس کے بالکل برخلاف ہیں ہم دھرم کی دُہائی دیتے ہیں۔ مگر ہم دھرم سے کوسوں دور ہیں۔ جس سماج کے انگ پرتیک کے اندر وِدروہ پھیل جاوے۔ اس کا خدا حافظ۔ ہم اپنے آپ کو تسلی دینے کے لئے بھلے ہی کہہ دیویں زندگی ایک کشمکش کا نام ہے۔ مگر جس کشمکش سے زندگی اُٹھ رہی ہو اس کو تو چھوڑنا ہی چاہئے۔

آج ہماری دوستی۔ ہمارا پریم۔ ہمارا میل جول دیکھنا سب ڈھونگ سدھ ہو رہا ہے۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں۔ جو کچھ کرتے ہیں اور جو کچھ بچارتے ہیں وہ سب ایک دوسرے کے درد پڑ رہا ہے ہمارے لیکچر بھیگی لکڑی کے سمان دھواں پیدا کر دیتے ہیں۔ مگر ان سے پرکاش پیدا نہیں ہوتا ہم جوش دکھاتے ہیں، مگر ان سے جیون نہیں آتا۔ ہمارے لیکچروں کے بعد ہمارے اپنے دل گواہی نہیں دیتے کہ جو کچھ ہم نے کہا ہے وہ ہمارے اپنے عمل کا نتیجہ ہے۔ کچھ بھی ہو اس وقت آریہ سماج میں ایک عجیب بناوٹ دکھاوٹ اور کھوکھلا پن درشٹی گوچر ہو رہا ہے۔ میں تو کئی ورشوں سے انوبھو کر رہا ہوں کہ ہم دھرم کے نام پر دھڑے بندیوں کا پرچار کر رہے ہیں

جس زمانہ میں میں گوروکل میں کام کرتا تھا اس زمانہ میں ایک بار مہاتما گاندھی جی نے کچھ عرصہ کے لئے گوروکل میں قیام کیا۔ انہوں نے وہاں کے حالات کا اچھی طرح سے معائنہ کیا جب وہ وہاں سے روانہ ہوئے تو میں ڈیرہ دون تک ان کے ہمراہ گیا میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ کی رائے ہم گوروکل نواسیوں کے بارہ میں کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگوں کے آدرش تو ٹھیک ہیں۔ مگر آپ کا عمل در آمد آپ لوگوں کو ان آدرشوں سے اُلٹے مارگ پر لے جا رہا ہے میں سمجھ گیا۔ میرے دل کو ٹھیس لگی۔ لیکن جس کرۂ ہوائی میں میں رہتا تھا۔ مجھے وہاں پریورتن کی کوئی صورت دکھائی نہ دی۔ میں گھبرایا اور لاچار وہاں سے چلا آیا۔

پنڈت جی کے گمبھیر لیکھ کو پڑھ کر میرے دل میں جو خیالات پیدا ہوئے ہیں ان کو اپنے پاٹھکوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں میں آریہ سماج کا ایک ادنیٰ اسیوک ہوں۔ میری کوئی ایسی سیوا نہیں جس کے آدھار پر آریہ جنتا کو بل پوروک ۱۰ دھیکار پوروک میں کچھ کہہ سکوں۔ ہاں اتنا ضرور کہوں گا کہ آریہ سماج کی ورتمان اوستھا سے اس وقت ہم لوگ بہت دکھی ہیں۔ ہم لوگوں نے اپنی آتما کے لئے۔ اپنے دیش اور جاتی کے لئے اس سے بڑھ کر سارے سنسار کے اُدھار کے لئے آریہ سماج پر بھاری آشائیں باندھی تھیں۔ مگر اب ہم کہاں ہیں اور ہماری آشائیں کہاں ہیں! میں نراشا وادی کے روپ میں نہیں بول رہا۔ میرا جو بھائی تنتھ کو دیکھنا پسند کریگا۔ وہ اسی پرینام پر پہنچیگا۔

آریہ سماج کی ورتمان استھا چنتا جنک ہو سکتی ہے۔ اگر ہم اپنی حالت پر گہرا وچار کر کے اپنے اندر کے بھاری پریورتن کے لئے تیار ہو جاویں ہمارے اندر کا پریورتن خود بخود آریہ سماج کی حالت کے پریورتن میں نمودار ہو جاویگا۔

آغاز میں ہی ہم کو یہ مان لینا چاہئے کہ آریہ سماج کی ورتمان نراشا جنک اوستھا کے لئے کوئی ایک ویکتی یا سنستھا ذمہ دار نہیں ٹھہرائی جا سکتی۔ ہم سب اس کے لئے ذمہ دار ہیں۔ یدی سب مل کر اس اوستھا کو دُور کرنا چاہیں تو ہمیں کچھ گہرا وچار کرنا ہوگا۔

پارٹی بازی۔ دھڑہ بندی کا جذبہ دراصل پولیٹیکل سماج کا جذبہ ہے۔ دھارمک سماج میں اس کا نمودار ہونا اور وہ بھی اتنے وسیع پیمانہ پر جتنا کہ آجکل آریہ سماج میں نمودار ہو رہا ہے صاف ظاہر کرتا ہے کہ ہم نے آریہ سماج کے اندر پولیٹیکل جماعتوں کے طرز طریق رائج کر دئے ہیں۔ پولیٹیکل دائیرہ میں رجوگن پردھان رہتا ہے۔ پارٹی بازی اس پرکار شروع ہوتی ہے۔ کچھ لوگ مل کر کچھ عرصہ تک کام کرتے کرتے یہ محسوس کرنے لگ جاتے ہیں کہ دیش کا ہت اُن کے ہاتھوں میں ہی سورکھشت ہے۔ اس لئے وہ جتنے المقدور ادھیکاروں کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں ہی رکھنا پسند کرتے ہیں۔ اسی عرصہ میں اس گروہ کے مقابلہ میں ایک دوسرا گروہ پیدا ہو جاتا ہے جو پہلے گروہ کی نیتی کو سندیہ کی نظر سے دیکھنے لگتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس میں پریورتن پیدا کرے۔ لیکن پہلا گروہ پریورتن کے لئے تیار نہیں ہوتا اور نہ ہی ادھیکاروں کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں سے چھوڑنا چاہتا ہے۔ پھر کشمکش شروع ہو جاتی ہے۔ خیالات کی لہریں دوڑنے لگتی ہیں۔ کنویسنگ جاری ہو جاتا ہے۔ اور اسی میں پہلے اصولوں کی چرچا شروع ہوتی ہے۔ جب اصولوں کی شنوائی نہیں ہوتی تو شخصیت اور ذاتیات کو بیچ میں گھسیٹا جاتا ہے۔ باہمی ہمدردی مترتا اور میل جول کو بالائے طاق رکھکر بعض دوسری پارٹی کو زک پہنچانے اور نیچا دکھانے کی کوشش ہونے لگتی ہے یہ سب رجوگن پردھان جیون کے کھیل ہیں اور پولیٹیکل کرۂ ہوائی میں ہم روزمرہ ان کھیلوں کو دیکھتے اور سنتے ہیں۔

دھارمک سماج میں جہاں ستوگن پردھان جیون کا راجیہ ہونا چاہئے۔ بھلا وہاں اس پرکار کی دھڑہ بندی اور پارٹی بازی کا کیا کام۔ وہاں تو کا زیا پروگرام ہی دوسرا ہے وہاں اپنے سوارتھ کو چھوڑنا اور دوسروں کے لئے جینا ہی مقصود ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں وہاں ادھیکاروں کے لئے لڑنا۔ دوسروں کو کچھاڑنا۔ نیچا دکھانا۔ خود سری کا ڈھونڈورا کرنا۔ یہ سب باتیں بے معنی اور فضول دکھائی دیتی ہیں۔ دنیا داری اور ایمانداری دو مختلف باتیں ہیں۔ دھرم کے گرنتھ ہمیں جو باتیں سکھا دیتی ہیں وہ یہ ہیں کہ ہم دوسروں کو آگے بڑھائیں۔ بھلائی کا بدلہ نہ چاہیں۔ خود پیچھے اور نشکام سیوا کرتے جائیں۔

پرنتو اس وقت آریہ سماج میں یہ باتیں کہاں ہیں ہم عہدوں اور پدوں کے لئے لالایت رہتے ہیں۔ یدی ہم نے سیوا کی ہے اور وہ بھی دھارمک بھاؤ سے تو ہمیں یہ نہ بھولنا چاہئے کہ سیوا کے لئے ملک خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست۔ یدی چند بھائی یہ سمجھتے ہیں کہ میں کسی استھان پر مفید ثابت نہیں ہو رہا چاہے ان کا خیال یہ بالکل غلط ہی کیوں نہ ہو مجھے بے پرواہ ہو کر خود بخود اس استھان سے ہٹ جانا چاہئے اور ان بھائیوں کے لئے راستہ صاف کر دینا چاہئے۔ یدی میرے استھان پر دوسرے بھائی بہتر کام کر دکھاویں تو میں ان کو گلے لگا کر شاباش کہوں کیونکہ جو کام میں نہ کر سکا۔ انہوں نے کر دکھایا۔ یدی میرے استھان پر ان کا کام اچھا سدھ نہ ہو تو بھی مجھے کوئی تکبر نہ ہونا چاہئے اور اپنے بھائیوں کے پُنہ بلانے پر فوراً بلا تامل اپنے استھان پر سیوا کے لئے حاضر ہو جانا چاہئے یہی دھرم ہے۔ یہی نشکام سیوا کا سروپ ہے ہمیں یہ بات نہ بھولنی چاہئے کہ دنیا کے سب کام چلتے رہیں گے۔ چاہے ہم ان کاموں میں دوسرے لوگوں کا ہاتھ بٹا دیں چاہے نہ بٹا دیں۔ ہم موہ اور گرو کے وش میں یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ فلاں کام یدی ہم نہ کریں گے تو چوپٹ ہو جاویگا۔ ہم نے اپنے کانوں اپنے بزرگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ کیا ہم اپنے سامنے اپنے ہاتھوں لگائے پودے کو اُجڑتے دیکھیں؟ سوچنے اور بچارنے کی بات ہے کہ یدی پودا اُجڑنے لائق ہے تو باوجود ہماری کوشش کے اُجڑ جاویگا اور یدی اُجڑنے لائق نہیں ہے تو ہمیں چنتا کیوں؟

باقی دیکھو صفحہ ۱۴

ہندو جیون کی سمسیا

نمبر ۴

(از شری نند کشور تیواڑی)

سنہ ۱۹۲۶ء کی ۳۱ دسمبر اور ۲ دسمبر کو دہلی میں تبلیغ (غیر مسلموں اور خاص کر ہندوؤں کو مسلمان بنانے) کی کانفرنس کی بیٹھک ہوئی تھی۔ رئیس لاہور کے پریسیڈنٹ بیرسٹر محمد امین نے اپنے بھاشن میں زہر اگلتے ہوئے کہا کہ ہر مسلمان کو اپنی زندگی کی ساری ضروریات صرف مسلمانوں سے ہی خریدنی چاہئیں اور اس بات کی قسم کھانی چاہئے کہ اپنی زندگی کے ہر دس ورش میں کم سے کم تین ہندوؤں کو مسلمان بنا لیں گے۔ پھر کانفرنس کے سمت جن سمولی نے آمین کے نعرے بلند کر بیرسٹر امین کے کتھن کا سمرتھن کیا۔ مسٹر امین نے آگے چل کر کہا کہ مسلمانوں کو سب کاریہ سمگت کر کے تبلیغ (مسلمان بنانا) آندولن میں لگ جانا چاہئے۔ ان کا یہ کرتویہ ہونا چاہئے کہ وہ اپنی تعداد بڑھا کر پندرہ کروڑ کر لیں اور انت میں تمام ہندوؤں کو مسلمان بنا دیں مجھے اس بات میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ مسلمانوں کی تعداد پندرہ کروڑ ہو جانے پر جب سوراجیہ ملیگا تو واستو میں مسلمان ہی شاسک ہوں گے"۔

مسٹر امین کے اس بھاشن کے بعد کانفرنس میں چندہ اکٹھا کیا گیا۔ بہت لوگوں نے تبلیغ کے لئے دو دو سو روپیہ سالانہ دینے کا وچن دیا۔ ایک سجن نے تو ہر ماہ اپنی ساری بچت تبلیغ کے لئے دینے کو کہا۔

سنہ ۱۹۲۷ء سے لگ بھگ مرحوم مولانا محمد علی نے بمبئی کے مسلمانوں کی ایک سبھا میں بھاشن دیتے ہوئے کہا۔ پرتیک بچہ پیدائش سے مسلمان ہوتا ہے لیکن ان کے ماں باپ اسے ہندو، یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں…… جو بچہ مرنے کے وقت لا الہ الا اللہ نہیں کہتا۔ اس کی موت مرتد (کافر) کی ہوتی ہے اور وہ دوزخ (نرک) میں جاتا ہے…… ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ سارے بچوں کو چاہے وہ ہندوؤں کے ہوں عیسائی یا یہودی مسلمان بنائے۔

اب ظفر علی کا ایک نمونہ دینا چاہتا ہوں۔ یہ ظفر علی دیش کے ایک جانے مانے ہٹیلے مسلمان نیتا ہیں اور شہید گنج گوردوارے کے سمبندھ میں اپنی مسلم پرستی کے کارن حال میں ہی پنجاب سرکار کے ذریعہ نظربند بھی ہو چکے ہیں۔ جلیانوالہ باغ کے ہتیا کانڈ کے سلسلہ میں کچھ لکھنے کے لئے انہیں پانچ سال کی سخت قید کی سزا ملی تھی۔ سنہ ۱۹۲۳ء کی ۲۷ جولائی کو راولپنڈی کے عام جلسے میں ایک بھاشن دیتے ہوئے انہوں نے ایک ہندو مسلم کو اس پرکار نصیحت دی تھی:-

ابھی تک تم ہندو تھے۔ اب مسلمان ہو گئے ہو۔ مسلمان تمہارے بھائی ہیں۔ ہندو ابھی کی رشتے نہیں۔ بلکہ اسلام کی دیوار ہیں مسلمانوں کے لئے کوئی قانون نہیں ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ میرے نبی کی بے حرمتی کرنے والوں کو معاف چھوڑ دیا جاتا ہے تو قانون کیسا اور یہ سزا وقت کسی قانون کے ماتحت نہیں ہیں۔ علاقہ تیراہ سے پٹھانوں نے ہندوؤں کو نکال دیا ہے۔ صرف اس لئے کہ جب ان کے رسول پر حملہ کیا گیا تو اسے وہ برداشت نہ کر سکے۔ جو ہندو مسلمان ہو گئے ہیں۔ وہ اب بھی موجود ہیں۔ باقی ہندوؤں کو قتل نہیں کیا گیا بلکہ انہیں نکال دیا گیا ہے…… ہندو ہمارے دشمن ہیں۔ جب تک گورنمنٹ آرڈیننس نہ بنا دیگی۔ تب تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے!"

ظفر علی کے صرف ایک ہی بھاشن کا یہ تھوڑا سا نمونہ ہے۔ انہوں نے ان دنوں سے آج تک اس سے بھی زیادہ زہریلے بھاشن دئے ہیں۔ خیر ظفر علی کے اس بھاشن کے ایک دن بعد ارتھات ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۲۸ء کو مرحوم محمد علی نے لاہور کی بادشاہی مسجد کی ایک سبھا میں سبھاپتی کے آسن سے اس پرکار کہا:-

اگر سوراجیہ مل گیا تو ہندو بہتیرے مسلمانوں کو پیس ڈالیں گے۔ خدا نے مسلمانوں کو شرافت اور قربانی کی طاقت دی ہے۔ ان طاقتوں کا ہمیں استعمال کرنا چاہئے۔ ہندوؤں کی تعداد دیکھ کر مسلمانوں کو ڈرنا نہیں چاہئے۔ بہادری سے ہمیں ہندوؤں کا مقابلہ کرنا چاہئے……

…… کافروں کو برباد کرنے کے واسطے ہی اسلام پیدا ہوا ہے۔ مالویہ اور مونجے دل والے آج کافروں کی بھلے ہی مدد کریں۔ پر ایک دن ایسا آئیگا جبکہ مالویہ اور مونجے دل والوں کو مسجد میں جا کر کلمہ پڑھنا پڑیگا۔ مسلمانوں کو ہندوؤں کا انوکرن تنک بھی نہیں کرنا چاہئے۔ ہمیں یہ بات ثابت کر دینی چاہئے کہ ہندوؤں کی شدھی اور سنگٹھن آندولن بھرم پورن ہیں…… ہم ہندوؤں سے مل نہیں سکتے۔ ہندو ہماری ترقی ہرگز نہیں روک سکتے۔ اگر وہ سمجھوتہ کرنا چاہیں تو خدا کے نام پر سمجھوتہ کر لیا جائے۔ خدا ہمارا مددگار ہے۔ کافروں کا نہیں۔

ایسے تھوڑا ان سے بھی ادھک بھاشنوں کے سینکڑوں اداہرن دئے جا سکتے ہیں جو ان دنوں کیول دو تین مسلمان نیتاؤں کو چھوڑ کر انیہ راشٹریہ مسلمان نیتاؤں نے دئے تھے۔ امرتسر کے ڈاکٹر کچلو تتھا دہلی کے آصف علی کے بھاشن تو سب سے زیادہ زہریلے اور تعصبی تھے۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ کچلو اور آصف علی یہ دونوں ہی نان ورتن اور خلافت آندولن کے سمر کردہ بھارتیہ نیتاؤں میں سے تھے اور آج بھی گرگٹ کی طرح رنگ بدل کر انہوں نے اپنے تعصب اور وحشی پن کو راشٹریتا کا آورن دے دیا ہے۔ آصف علی تو کانگریس کے ٹکٹ پر اسمبلی کے سدسیہ بھی ہو گئے ہیں۔

کہنا نہیں ہو گا کہ خلافت آندولن دوارا بھارت کی سنگٹھت مسلم جنتا کے لیے ان کے راشٹریہ اور مذہبی نیتاؤں کے اس پرکار کے بھاشنوں کا بڑا اشبھ پرنام ہوا۔ سارے دیش میں ہندو مسلم فساد پھیل گیا۔ ہندوؤں کے ورودھ مسلمان غنڈوں کی شڈینتر کمیٹیاں بنیں۔ ان شڈینتر کمیٹیوں کے خفیہ پتروں دوارا ہندو نیتاؤں کو ہتیاؤں کی دھمکیاں ملنے لگیں اور کتنوں ہی کی۔ جیسے سوامی شردھانند جی شری یت راجپال تتھا کئی اور نیتاؤں کی ہتیائیں ہوئیں۔ لالہ لاجپت رائے۔ ڈاکٹر مونجے تتھا انیہ نیتاؤں پر بھی وار کرنے کے پریتن ہوئے۔ پر شڈینتر کاری اپنے ان دُساہسوں میں سپھل نہ ہو سکے اس سمبندھ میں شودھانند سارا میں پرکاش کے کسی آگامی انک میں لکھوں گا۔ یہاں تو میرا آشا کیول اتنے ہی سے ہے کہ اس سمے سے آج تک بھارت کی ادھیکانش مسلم آبادی کے سامنے صرف ایک ہی پرشن ہے اور وہ یہ کہ جیسے بھی ہو جیسے کبھی بھی اور جہاں تک ہو سکے۔ ہندوؤں کو مسلمان بنایا جائے اسلام میں کوئی ایسی دھارمک خوبی نہیں ہے جس کے لئے ہندو اسے خوشی سے سویکار کریں۔ اس حالت میں مسلمانوں کے سامنے اپنی آبادی بڑھانے کے تین ہی اپائے رہ گئے تھے۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) پھسلا کر، پرلوبھن اتھوا دھوکا دیکر ہندو استریوں اور بچوں کو بھگانا اور انہیں مسلمان بنانا

(۲) ہندوؤں کی سامپردایک دُربلتا کا انوچت لابھ اٹھا کر سماج دوارا بہشکرت استریوں تتھا پرشوں کو مسلمان بنانا۔

(۳) بنگال۔ پنجاب۔ سندھ اور سیما پرانت میں جہاں جہاں مسلمانوں کی تعداد ہندوؤں سے زیادہ ہے انہیں بل پوروک مسلمان بنانا۔

سنہ ۱۹۲۴ء سے ہی یہ تینوں اپائے سنگٹھت روپ سے کاریہ انوِت ہونے لگا۔ حسن نظامی نے بہت سی چھوٹی چھوٹی پستکیں پرکاشت کر سمست بھارت کی مسلم آبادی میں تقسیم کرائیں۔ ان پستکوں میں کہاں کہاں کن اپایوں سے ہندوؤں کو مسلمان بنانے کے نسخے بتائے گئے تھے۔ اداہرن کے لئے کٹنیوں دوارا بھلے گھروں کی بہو بیٹیوں کو بھن بھن پرلوبھن دیکر بھگانا۔ چوڑی بیچنے والی مسلمان عورتوں دوارا بھلے گھروں کی بہو بیٹیوں کو بھگانا مسلمان تانگوں تتھا رنڈیوں کے ذریعے ہندو نوکروں اتھوا مزدوروں کو اسلام دھرم میں لانے کا پریتن کرنا مسلمان ولیتیاؤں تتھا فقیروں دوارا ہندوؤں کو مسلمان بننے کا جال رچنا وغیرہ وغیرہ۔

کہنے کی آوشیکتا نہیں کہ حسن نظامی کی سکیم آج بھی دیش کے ادھک انش مسلم جنتا کے دوارا بڑے زوروں سے کام میں لائی جا رہی ہے۔ آج تمام ہندوستان میں مسلمان غنڈوں اور کٹنیوں کا منظم دل ہے۔ جن کا پردھان دھیے سارے بھلے گھروں کی بہو بیٹیوں کو بھن بھن اپایوں کے ذریعہ نکال کر مسلمان بنانا تتھا دھرم دیگر ہندوؤں کو مسلمان بنانا ہی ہے۔ پرنتو اگر یہ بات یہاں تک محدود رہتی تو اس کا علاج کچھ آسان تھا۔ حالت تو اتنی خطرناک ہو گئی ہے کہ آج بنگال میں کھلے عام ہندو استریاں بل پوروک مسلمان بنائی جا رہی ہیں۔ خلافت آندولن کے بعد جہاں سنہ ۱۹ دسمبر ۱۹۲۵ء سے بھارت کے ادھک بھاگ میں مسلمان نیتا مسلم جنتا کو اپنے بھاشنوں دوارا ہندوؤں کے ورودھ بھڑکا رہے تھے وہاں ان بھاشنوں کی پرتی دھونی بنگال کی پنیہ بھومی میں اتینت رومانچکاری کہانیاں پرگٹ کر رہی تھیں۔ بنگال میں سنگٹھت مسلمان غنڈوں کے ذریعہ ہندو استریوں کو بل پوروک بھگانے کا بیوپار اپنی سمست بھیانکتاؤں سے پرگٹ ہو رہا تھا ان بیتیا چک اور نیا جنک گھٹناؤں کے کیول ایک ہی اداہرن سے یہ بات سپشٹ ہو جائیگی سنہ ۱۹۲۶ء کے پرارمبھ میں بنگال میں لیشو داسندری نامک ایک سمبھرانت کُل کی ہندو مہیلا مسلمان غنڈوں دوارا بل پوروک بھگائی جا کر مسلمان بنائی گئی تھی یہ کی رومانچکاری کتھا بنگال کے "پرورتک" پتر میں قسط وار کا سمی کمار داس دوارا پرکاشت ہوئی تھی پرکاش کے سیوگیہ پاٹھک یا پاٹھکائیں اس گھٹنا کا حال پڑھ کر بنگال کی ستھتی کا انومان سہج ہی کر لیں گے۔ پرورتک میں پرکاشت لیکھ کا انوواد

رسالہ مستانہ جوگی لاہور

دینی۔ دنیوی۔ روحانی مضامین سے لبریز ہوتا ہے ٹھوس اور قیمتی معلومات کا خزانہ ہے۔ اس میں روزی کمانے کے عملی اور قیمتی فارمولے درج ہوتے رہتے ہیں۔ ۶ سال سے پابندی وقت کے ساتھ زیر ایڈیٹری شری یت میونی کمپن پرشاد جی چھپ رہا ہے۔ سالانہ چندہ صرف تین روپیہ ہے۔ آج کے مطالعہ کے بغیر آپ کی معلومات غیر مکمل ہیں۔ آج ہی مندرجہ بالا پتہ سے طلب کریں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

روٹی کمانے کی تعلیم

(از پنڈت منوہر لعل صاحب زتشی پرنسپل ٹریننگ کالج لکھنؤ)

ہندوستان میں انگریزی تعلیم سے اکثر شکایت رہتی ہے۔ حکام وقت کہتے ہیں کہ ہندوستانی طلباء کتابوں کو رٹ کر امتحان پاس کر لیتے ہیں۔ ڈگریاں حاصل کر کے روٹی کمانے کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور یونیورسٹی کی ڈگری کو روٹی کمانے کا ایک آلہ سمجھتے ہیں۔ یہ تعلیم ذکاوت اور فراست بڑھانے کا ذریعہ ہے علم کو علم کے واسطے نہیں حاصل کرتے اور اس کو روحانی اور دماغی نگاہ سے نہیں بلکہ محض مادی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بی۔ اے تعلیم حاصل کرنے جاتے ہیں تو اس واسطے نہیں کہ اس سے عقل کو صیقل اور دماغ کو جلا ہو بلکہ اس واسطے کہ اس سے نوکری مل جاوے گی۔ طلباء سے ایک نئی شکایت بھی پیدا ہو گئی ہے کہ وہ مطلق العنان ہیں زیادہ بہت بیتے ہیں اور زمانہ تعلیم میں اکثر ناشائستہ حرکتیں کر گزرتے ہیں۔ جس وقت ان شکایات کو سنتا ہوں تو یہ معلوم ہوتا ہے گویا ہندوستانی طلباء میں بیوقوفی اور جنون کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ ان کو نفع و نقصان سمجھنے کی مطلق تمیز نہیں ان کی طبیعت علوی بالکل چھوڑ کر سفلی باتوں کی طرف مائل ہے۔ بدتمیزی اور بیہودگی نافرمانی اور سرکشی ان کے خمیر میں ہے۔ لیکن تجربہ بتلاتا ہے کہ بعینہٖ وہی شکوے جو حکام وقت ہندوستانی طلباء سے کرتے ہیں۔ فرنگی ممالک میں فرنگی طلباء سے کئے جاتے ہیں۔ انگلستان میں حتیٰ کہ آکسفورڈ اور کیمبرج میں بھی جہاں کی تعریف میں انگریز تو انگریز ہمارے ملک کے بھی رطب اللسان ہیں۔ نوے فیصدی طلباء اسی غرض سے جاتے ہیں کہ تعلیم حاصل کر کے روٹی کمانے کی فکر کریں۔ انگریزی مصلحان قوم کو بھی اپنے اسکولوں کے طلباء سے رٹنے رٹانے کی شکایت ہے۔ انگریزی یونیورسٹیوں کے وہ طلباء Rag کے قصے اگر سنئے تو معلوم ہو کہ طلباء پر جس وقت بھوت سوار ہوتا ہے وہ کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتا۔ میں اپنے ملک کے طلباء کی کمزوریوں کو اچھا نہیں سمجھتا بہت ہی اچھا ہو اگر طالب علم علم کو علم سمجھ کر حاصل کریں اور اس کو اپنے دماغ کی تہذیب اور دل کے سرور کا ذریعہ بنا دیں بہت اچھا ہو اگر وہ ضبط اور قاعدہ کو اپنی زندگی کا جوہر سمجھیں اور اصول کی پابندی کو اپنا مقصد خیال کریں۔ لیکن میں یہ نہیں بھول سکتا کہ ہندوستانی طلباء بھی انسان ہیں اور یہ مقتضائے بشریت اگر ان سے خطائیں ہوتی ہیں یا جو شکایتیں ہیں اگر وہ بجا ہیں تو وہ نہایت مطلق العنانی کر گزرتے ہیں تو ہمدردی بلکہ سزا کے قابل ضرور ہیں مگر لعنت و نفرین کے سزاوار نہیں۔

ایک دوسرے گروہ کو طلباء سے دوسری قسم کی شکایت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تعلیمی زندگی ختم کرنے کے بعد طلباء کسی مصرف کے نہیں رہتے۔ ماں باپ نے اپنے پیٹ کاٹ کر مصارف تعلیم برداشت کئے پہلے وطن کے اسکول میں تعلیم دلائی پھر کالج میں پڑھنے کے واسطے کہیں بھیجا۔ وہاں کے اخراجات کا کیا پوچھنا۔ بورڈنگ ہوس کی زندگی۔ یونیورسٹی کی چمک دمک۔ سینما اور تھیٹر کی سیر۔ ٹینس ٹورنمنٹ کا شوق۔ باپ اگر دو روپے گز کا کپڑا پہنتا ہے تو بیٹے کو چھ روپے گز سے کم کا کپڑا جچتا ہی نہیں۔ فلینل سوٹ۔ بلیزر اور پلس فورس کے بغیر زندگی محال ہے مختصر یہ سب ہو چکنے کے بعد جب صاحبزادہ بی اے پاس ہوا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اب کیا کریں آگے سوجھ نہیں آتا۔ کھیتی کرنے سے رہے۔ تجارت کے لئے نہ سرمایہ۔ نہ اس کا سلیقہ۔ بس نوکری کے لئے ادھر ادھر دوڑتے پھرتے ہیں۔ مگر بسود انٹرنس پاس ایف اے پاس بی۔ اے پاس درجنوں طلباء میں نے دیکھے ہیں جن کے دماغ میں ان امتحانات کے پاس کرنے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ سوائے کلرکی کے کسی مصرف کے نہیں اور کلرکی ملتی نہیں۔ اس وقت ان کی حالت یاس دیکھ کر ماجد الہ آبادی کا شعر یاد آتا ہے ؎

ہاتھ پھیلا کر تمہارے در پہ سائل ہے خموش
تم ہی کہہ دو کیا کرے۔

وہ آسرا کرنے کے بعد پچیس تیس فیصدی اور زیادہ ہمت کرتے ہیں تو قانون دیکھنا شروع کر دیتے ہیں دو تین چار برس اس شغل میں بیت جاتے ہیں مگر جو سوال اوروں کے واسطے بی۔ اے کے بعد پیدا ہوا تھا۔ وہ ان کے واسطے ایل ایل بی کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ قانون کا امتحان پاس کیا۔ کمرہ، فرنیچر کتابیں درست کیں ایک منشی جی نوکر رکھے گئے دوکان رکھ کر تو بیٹھے مگر گاہک نہ آج آتے ہیں نہ کل۔ یہ دقتیں واقعی اور سچی دقتیں ہیں اور ان کا دفع ہونا ہمارے ملک اور ہماری قوم کی ترقی کے لئے ضروری ہے مجھے ذرا بھی شک نہیں کہ ہمارے لیڈر اور بہی خواہ ان امور پر غور کرتے ہوں گے اور سوچ سمجھ کر اصلاح کی کوئی نہ کوئی تدبیر نکالیں گے میرا مدعا یہ ہے کہ اس وقت اس مسئلہ کی بابت دو ایک باتیں جو میرے خیال میں ہیں عرض کر دوں۔

پہلی بات مجھے یہ کہنی ہے کہ میرا تجربہ یہ ہے کہ ہمارے نوجوان محنت اور کاوش سے بھاگتے ہیں۔ ہر کام۔ ہر پیشہ چاہے وہ نوکری ہو یا تجارت یا وکالت شروع کا زمانہ نہایت کاوش اور محنت کا ہوتا ہے جس کام اور پیشہ کو آپ شروع کریں۔ پہلے پہل وہ بالکل نیا ہوتا ہے۔ اس کے نوک و پلک سے واقفیت نہیں ہوتی اور چھوٹے سے چھوٹا کام بھی مشکل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک دل شکن اور ہمت ہرا دینے والی بات یہ ہوتی ہے کہ صبح سے شام تک کام کرتے جائیے آٹھ دس گھنٹے جان کھپایئے اور شام کو غور کیجئے کہ کیا حاصل ہوا تو ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ساری محنت رائیگاں گئی اور ساری سعی اور ساری کوشش بیکار۔ دراصل ایسا نہیں ہے جو اس شروع کی دقت اور مصیبت کو جھیل جاتے ہیں۔ ان کو معلوم ہوتا ہے کہ اسی زمانہ کی محنت اور سعی کی بدولت انہوں نے کام کے اصولوں کو ایسی اچھی طرح سمجھا ہے اور تجربہ اور عمل کا اتنا بڑا خزانہ جمع کر لیا ہے کہ وہ سرمایہ عمر بھر ان کے کام آوے گا۔ لیکن امر واقعی یہ ہے کہ اس بات کا احساس اس وقت نہیں ہوتا بلکہ جیسا میں نے عرض کیا۔ اس زمانہ میں بار بار یہی خیال ہوتا ہے کہ ساری سعی اور کوشش بیکار ہے وکالت کو شروع کئے چھ مہینے ہو گئے اور پچاس روپیہ ماہوار کی بھی آمدنی نہیں ہوئی۔ جب وکالت شروع کی تھی۔ اس وقت کیا سبز باغ دکھائی دیتا تھا۔ مسٹر اے دس ہزار ماہوار کماتے ہیں مسٹر بی کی آمدنی پندرہ سو روپیہ ماہوار ہے۔ مسٹر سی صرف مسل پڑھنے کے پچیس ہزار لیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن کبھی آپ نے یہ بھی خیال کیا کہ ان بزرگوں پر جب انہوں نے وکالت شروع کی تھی۔ کیا بیتی تھی کتنے دنوں تک ان کی حالت آپ سے بدتر رہی تھی۔ کتنے دنوں تک یہ موکل کی شکل دیکھنے کو ترستے تھے۔ کیسی کڑی ان کو اٹھانی پڑی تھی۔ ان کی کامیابی کا ایک راز یہ ہے کہ انہوں نے یہ سب تکلیفیں ہنستے کھیلتے برداشت کیں اور ساری مصیبتوں کا کشادہ پیشانی سے مقابلہ کیا۔ تب ان کو آج یہ دن دیکھنا نصیب ہوا ؎

سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب
لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن
سالہا باید کہ تا یک پنبہ دانہ ز آب و گل
شاہدے را حلہ گردد یا شہیدے را کفن

اور وکالت کیا معنی ہر پیشہ کا یہی حال ہے پہلے چار پانچ برس انسان پر بہت کڑے بیتتے ہیں۔ اگر اس زمانہ میں ہمت نہ ہاری اور محنت اور سمجھ سے کام لیا تو ۹۰ فیصدی کام کرنے والوں کو کامیابی ضرور ہوتی ہے۔ ہاں کم و بیش کا فرق ضرور ہے اعلیٰ فہم و فراست والے جلد چوٹی پر پہنچ جاتے ہیں جن کا ذہن اور دماغ معمولی ہے۔ ان کی کامیابی "معتدل" ہوتی ہے۔ مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ محنت اور سعی کا پھل نہ ملے۔ مشکل یہ ہے کہ محنت اور سعی کرنے والے بہت کم ہیں۔ اکثر لوگ جو زمانہ کام سیکھنے اور تجربہ کا خزانہ جمع کرنے کا ہوتا ہے اس زمانہ کی محنت اور سختی سے گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔

دوسری بات مجھے یہ عرض کرنی ہے کہ ہمارے طلباء کا رجحان صنعت و حرفت کی طرف کم ہے اکثر لوگ اس کا الزام اسکولوں پر رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اسکولوں کی تعلیم ناقص ہے۔ وہ صنعت و حرفت نہیں سکھاتے۔ لیکن میرے نزدیک یہ ان کی غلطی ہے۔ پرائمری اسکول یا ہائی اسکول یا کالج کا کام یہ نہیں کہ وہ صنعت و حرفت سکھائے ہر ملک میں صنعت و حرفت کی درسگاہیں معمولی اسکولوں اور کالجوں سے جدا ہوتی ہیں۔ اسکول اور کالج کا کام ہے ذہن اور دماغ کی تربیت جسم کی درستی اور کیرکٹر کا بنانا۔ انسان کے جسم و دماغ اور کیرکٹر کو اس طرح تیار کر دینا کہ اس میں کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے یہ بعینہٖ ویسا ہی ہے جیسا کہ زمین کا کمایا جانا کسان پہلے ہل جوتتا ہے۔ کھاد ڈالتا ہے اور کھیت کو بیج بونے کے واسطے تیار کرتا ہے جب کھیت تیار ہو گیا۔ تب جو بیج اس میں ڈالے اچھی طرح اُگیگا۔ اسی طرح اسکول اور کالج کا کام ہے جسم دماغ اور کیرکٹر کو درست کرنا اس کے بعد اختیار ہے کہ کوئی شخص قانون پڑھ کر وکیل ہو۔ کوئی ڈاکٹری پڑھ کے ڈاکٹر ہو اور کوئی انجینئری پڑھ کر انجینئر ہو۔ یہ کوشش کرنا کہ اسکولوں میں بڑھئی کا کام یا لوہار کا کام یا دفتری کا کام سکھلایا جائے۔ ظاہر کرتا ہے کہ اسکول کی تعلیم کی غرض و غایت نہیں سمجھی گئی اور اسکول کی تعلیم کا غلط معیار ذہن

Digitized by eGangotri

انسداد بیروزگاری اور غیر ملکی حکومتیں

یو۔ پی لیجسلیٹو کونسل میں جب سپرد کمیٹی کی جو انسداد بیروزگاری کے طریقے تجویز کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ رپورٹ پیش ہوئی تو مسٹر الیس پی شاہ سپیشل آفیسر نے فرمایا کہ بیروزگاری کا انسداد کرنا حکومت کا فرض نہیں ہے۔ ان کے اس بیان کی صحت یا عدم صحت معلوم کرنے کیلئے ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ دوسرے ممالک اس سلسلہ میں کیا طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ لہذا ذیل میں ہم ڈاکٹر اے۔ ایچ۔ ڈبلیو ہیک جنرل ڈائرکٹر آف لیبر (ایمسٹرڈم) کے ایک مضمون کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔ جو موصوف نے ایمسٹرڈم بنک کے رسالہ فنانشل اور اکنومک ریویو میں شائع کرایا تھا:۔ (ایڈیٹر)

نیدرلینڈ۔ ہالینڈ میں دو قسم کے بیروزگاری کے اعداد شائع کئے جاتے ہیں۔ ایک تو ان لوگوں کی تعداد جن کی انسداد بیروزگاری کے اداروں میں روزگار کے لئے درخواستیں موصول ہوتی ہیں۔ دوسرے وہ بیروزگار جن کا بیروزگاری کے خلاف بیمہ ہوتا ہے۔ یہ دونوں اعداد ملک میں بے روزگاری کے صحیح حالات کے مظہر نہیں ہیں۔ کیونکہ اگر ایک طرف درخواست دینے میں وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو اگرچہ با روزگار ہیں۔ لیکن اپنے موجودہ مالک یا موجودہ کام کو بدلنا چاہتے ہیں تو دوسری طرف وہ بیروزگار بھی ہیں جن کی درخواستیں ہی موصول نہیں ہوتی ہیں رہا بیمہ کا معاملہ تو چونکہ ہر شخص کے لئے بیمہ کرانا لازمی نہیں ہے۔ بلکہ اس کی مرضی پر منحصر ہے اس لئے روزگار کے زمانہ میں بہت کم لوگ بیروزگاری کے خلاف بیمہ کراتے ہیں۔

بہر حال وہاں امداد کے تین طریقے اختیار کئے جاتے ہیں

(۱) بیروزگاری کے خلاف بیمہ

(۲) بے روزگاری کی حالت میں مالی امداد اور امدادی کام

(۳) قانون امداد الغربا

بے روزگاری کے خلاف اس رقم سے بیمہ کرایا جاتا ہے جو ٹریڈ یونین مہیا کرتی ہے اس سے فائدہ تو یہ ہے کہ سرکاری امداد کی کمی کی تلافی ہو جاتی ہے لیکن نقصان یہ ہے کہ وہی لوگ بیمہ کرا سکتے ہیں۔ جو ٹریڈ یونین کے ممبر ہوں۔

عام طور پر یہاں یہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی بیروزگار کو کوئی موزوں کام پیش کیا جائے اور وہ اسے قبول نہ کرے تو پھر اسے تمام حقوق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

لہذا جن لوگوں کا بیمہ نہیں ہوتا ہے یا جو بیمہ کے حق سے محروم ہو جاتے ہیں انہیں مالی امداد دی جاتی ہے یہ امداد اس کی عام اجرت سے ۷۰ فیصدی سے زیادہ نہیں دی جاتی۔

اکثر جگہ امدادی کام بھی شروع کئے جاتے ہیں۔ مثلاً بنجر زمینوں کی کاشت۔ سڑکوں اور تالابوں کی تعمیر۔ کھیل کے میدانوں کی تیاری وغیرہ۔ ان کاموں کے سلسلہ میں جو کام عموماً مشین سے کئے جاتے ہیں۔ وہ آدمیوں سے لئے جاتے ہیں اور اس طرح انہیں روزگار مہیا کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں جو اجرت دی جاتی ہے جو مالی امداد کی رقم سے تو زیادہ ہو لیکن معمولی اجرت سے کم ہو

بلجیم۔ یہاں کے اعداد نامکمل تصویر پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ صرف بیمہ شدہ لوگوں کی بے روزگاری پر مشتمل ہیں۔ بیمہ یہاں بھی لازمی نہیں ہے۔ اس لئے آدھے مزدور بھی بیمہ نہیں کراتے اور چونکہ یہاں بھی بیمہ ٹریڈ یونین ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے صنعتوں کی ٹریڈ یونین زیادہ کمزور ہوتی ہے۔ انہی میں کم مزدور بیمہ کرا سکتے ہیں مثلاً کپڑے کی صنعت میں ۸۵ ہزار مزدور ہیں۔ ان میں سے صرف ۸ ہزار کا بیمہ ہوا ہے۔ بیمہ کے اخراجات عموماً خود مزدور اور ملکی، صوبجاتی اور میونسپل حکومتیں ادا کرتی ہیں۔

مالی امداد ان لوگوں کو دی جاتی ہے جنہیں بیمہ سے کوئی امداد نہیں ملتی ہے اور اس کا تعین ہر شخص کی ضروریات کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ لیکن حسب ذیل اشخاص کو یہ امداد نہیں دی جاتی۔

وہ عورتیں جن کے خاوندوں کو ہفتہ میں کم سے کم چھ دن کام مل جاتا ہے۔ وہ لوگ جو کسی بڑے خاندان کے رکن ہیں۔ جس کے بیشتر اراکین کو کچھ نہ کچھ آمدنی ہوتی ہے۔ وہ لوگ جن کے مکان وغیرہ کرایہ پر اٹھے ہوئے ہیں۔

وہ لوگ جو مقررہ معیاد سے زیادہ جائداد یا مویشیوں کے گلہ یا گھوڑوں کے مالک ہیں

مالی بحالی کی کمیٹی نے بے روزگاری کے انسداد کے لئے کارہائے عامہ بہت سے ایسے کام کرنا بھی تجویز کئے ہیں۔ جن میں صرف بیروزگاروں سے کام لیا جائیگا اور انہیں معمولی اجرت دی جائیگی۔

فرانس کے اعداد بھی مکمل نہیں ہیں اگرچہ وہاں بیروزگاروں کی تعداد برابر بڑھ رہی ہے۔ لیکن حالات اتنے خراب نہیں ہیں۔ جتنے دوسرے ممالک میں ہیں۔ امداد کی رقم کا اس طرح تعین کیا جاتا ہے کہ خاندان کے بزرگ کو ۷ فرانک۔ بیوی۔ ماں۔ دادا۔ دادی اور سولہ برس سے زیادہ عمر کے بچوں کو ۴ فرانک فی کس اور سولہ برس سے کم عمر کے بچوں کو ۲½ فرانک دئے جاتے ہیں۔ اور اس کا لحاظ رکھا جاتا ہے کہ امداد کی میزان خاندان کی مجموعی اجرت کے نصف سے زیادہ نہ بڑھنے پائے۔ رقم کے علاوہ جنس کی صورت میں شاذ ہی امداد دی جاتی ہے۔

امداد کا زیادہ تر بار خود حکومت برداشت کرتی ہے۔ لیکن یہ بوجھ اس کی اہمیت سے زیادہ ہے اس لئے بیروزگاری کو کم کرنے کے دو طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ یعنی غیر ملکیوں کو ملازم رکھنے کی تعداد محدود کی جاتی ہے کہ وہ شہر کے بجائے دیہاتوں میں سکونت اختیار کریں۔ اس کے علاوہ ایک سکیم ہے جس میں نئی سڑکیں تعمیر کرنا زیر تجویز ہے۔

اٹلی۔ اٹلی کے اعداد زیادہ صحیح ہیں کیونکہ وہاں کسانوں خانگی ملازموں اور سرکاری ملازموں کے علاوہ باقی تمام مزدوروں کے لئے بیمہ لازمی ہے۔ کیونکہ وہاں نقد مالی امداد نہیں دی جاتی ہے۔ بسا ئنور مسولینی اسے "کاہلی" کے انعام سے تعبیر کرتے ہیں۔

بیمہ کی رقم آقا اور نوکر نصف نصف ادا کرتے ہیں اور بیمہ کا منافع عام طور پر سب کو ادا نہیں کیا جاتا۔ مثلاً موسمی بیروزگاروں کو اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کا خیال ہے کہ جو عمارتی کام کرنے والے جاڑوں میں کام نہیں کرتے ہیں۔ انہیں گرمیوں کے زمانے میں اتنا پس انداز کر لینا چاہیئے کہ اپنی گذر عارضی بیروزگاری کے زمانہ میں کر سکیں۔ بیمہ کا منافع زیادہ سے زیادہ ۷۵ء۳ لائر روزانہ ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ ۱۲۰ دن تک دیا جاتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایک بے روزگار کو اس کی ابتدائی مشکلات میں کچھ سہارا دیا جائے۔ اگر اس عرصہ میں اسے کام نہ ملے تو پھر وہ فیسٹ پارٹی کی سوشیل ریلیف کمیٹی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ جو نقدی میں نہیں بلکہ جنس کی صورت میں امداد کرتی ہے۔

سنہ ۱۹۲۲ء سے اطالوی حکومت کی پالیسی رہی ہے کہ وہ محض بیروزگاروں کو امداد دینے کے لئے کارہائے عامہ شروع کرتی ہے اور حسب معمول مزدوروں کو اجرت دیتی ہے۔

جرمنی۔ جرمنی میں اگست ۱۹۳۱ء میں بیروزگاروں کی مجموعی تعداد ۲۷ لاکھ تھی اس میں ۲۰ لاکھ ایسے بیروزگار شامل تھے جو غیر کاشت شدہ زمینوں کی کاشت پر لگ گئے تھے اور ان سے زمینوں کی اصلاح اور آبرسانی کا کام لیا جاتا تھا۔

جرمنی میں مفت امداد کم سے کم کی جاتی ہے بلکہ زیادہ سے زیادہ مزدوری کی شکل میں امداد دی جاتی ہے۔ اس کے لئے خاص طور پر کام شروع کئے جاتے ہیں اور مفت امداد کی شرح سے زیادہ مزدوری دی جاتی ہے لیکن جو مفت امداد کی جاتی ہے۔ اس کی بھی رقم حالات کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے بے روزگاری کو کم کرنے کی براہ راست یہ صورت اختیار کی جاتی ہے کہ نئے نئے کارہائے عامہ شروع کئے جاتے ہیں اس سلسلہ میں سارے ملک میں موٹر کی جداگانہ سڑکیں بنانے کی خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔

امریکہ۔ امریکہ میں بے روزگاروں کی امداد بیشتر نجی خیرات سے کی جاتی ہے جس کے لئے لاکھوں ڈالر چندہ ہو جاتا ہے وہاں بیروزگاری کا بیمہ یا سرکاری مالی امداد کا طریقہ نہیں ہے۔

سنہ ۱۹۳۵ء میں وہاں فوری امداد کا ایک قانون منظور ہوا تھا جس کی رو سے چار ارب ۸۸ کروڑ ڈالر بڑے بڑے کارہائے عامہ کیلئے منظور ہوئے تھے اور اس میں سے ۸۸ کروڑ اس لئے مخصوص کر دئے گئے تھے کہ جبتک یہ کام شروع نہ ہوں بیروزگاروں کی اس رقم سے امداد کی جائے

مذکورہ بالا اعداد و شمار کو دیکھ کر کیا اب بھی کوئی شخص یہ کہنے کی جرات کر سکتا ہے کہ بیروزگاروں کی امداد کرنا حکومت کا فرض نہیں ہے اور کیا یورپ کی قومی حکومتیں اپنے ملک کے بیروزگاروں کی براہ راست امداد نہیں کرتی ہیں۔ ہندوستانی حکومت کو بھی دیکھنا چاہیئے کہ دوسرے ممالک اپنے بیروزگاروں کی امداد کے لئے کیا صورتیں اختیار کرتے ہیں تاکہ ہندوستان کی بڑھتی ہوئی بیروزگاری کو روکنے کیلئے وہ خود بھی معقول تدابیر اختیار کرے

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مظلوم اچھوت

دردناک کہانی

گاؤں سے باہر بھنگیوں کی جھونپڑیاں بیسیوں تھیں۔ راموبھی ایک جھونپڑی میں رہتا تھا۔ اس کے سامنے نیم کے کئی درخت تھے۔ ایک کے نیچے گول چبوترہ بنا تھا اور اس درخت کے سہارے دوتین مورتیاں سیندور سے رنگی ہوئی رکھی تھیں۔

بھنگیوں کے بچے ان درختوں کے سایہ میں کھیل رہے تھے۔ جھونپڑی کے اندر سے آواز آئی "او متھریا ——— او ——— متھریا!"

"کیا ہے اماں؟"

"جا نیے دادا کو بلا لا"

چبوترے پر کھیلنے والی متھریا نے اٹھلا کر جواب دیا۔ "ہم نہیں جائیں گے۔ کھیل رہے ہیں"

ماں اندر سے چلائی۔ "اری جا۔ آج سوموتی اماوس کا برت ہے۔ آکر کچھ کھا پی لیں گے"

بچی نے سلام کرکے بولی۔ "اماں تو کھیلنے نہ دیگی" اور تیلانی پیر پٹکتی اپنے باپ راموکو بلانے چلی گئی۔

راموبلدیہ کا بھنگی تھا۔ اسے چار روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی تھی قصبہ کی صفائی کے علاوہ اسے دن بھر پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت کرنی پڑتی تھی۔ قصبہ پر داروغہ جی کی ہیبت بہت طاری تھی۔ بھنگی ان کا نام سن کر تھرتھر کانپنے لگ جاتے تھے۔ پریذیڈنٹ صاحب بھی بگڑتے ہیں۔ لیکن داروغہ جی کا بگڑنا کچھ نہ پوچھئے۔ ذرا ذراسی بات پر آگ بگولا ہو جاتے اور غریب بھنگیوں کی "چاند پوجا" شروع کردیتے۔

راموپریذیڈنٹ صاحب کا ذاتی بھنگی بھی تھا اور ذاتی ملازم بھی۔ اپنا حلقہ صاف کرنے کے علاوہ وہی پریذیڈنٹ کے مکان اور آس پاس کے میدان کی صفائی کرتا تھا صبح نور کے تڑکے جاتا تھا اور بڑی مشکل سے ایک دو بجے اسے گھر آکر روٹی کھانے کی وقت ملتی تھی۔ داروغہ جی ان دنوں راموسے کچھ ناراض تھے۔ انہوں نے راموکو بانس کی ٹوکری بناکر دینے کا حکم دیا تھا۔ لیکن غریب راموکو پریذیڈنٹ صاحب ہی کے کام سے اتنی فرصت نہ ملتی تھی جو وہ ٹوکری بنا سکتا یہ بات داروغہ کو ناراض کرنے کے لئے کافی تھی۔

آج رامونے سوموتی اماوس کا برت رکھا تھا۔ صبح سے کچھ نہ کھایا تھا۔ لیکن کام تو کرنا ہی تھا۔ متھریا کی ماں کو یہ اچھا نہ معلوم ہوا کہ وہ اس طرح نہار منہ کام کریں۔ اسی لئے اس نے متھریا کو راموکے پاس بھیجا

رامو پریذیڈنٹ صاحب کے گھر کی پشت پر برآمدہ کے نیچے بیٹھا ہوا ٹوکری بنا رہا تھا کبھی زور زور سے گاتا اور چھری سے کھٹ کھٹ کرکے بانس کی کھپانچیں چیرتا۔ کبھی چپ ہوجاتا۔ انگڑائی لیتا اور ٹوکری پر جھک جاتا۔

متھریا نے پاس آکر کہا۔ "دادا گھر چلو"

رامونے چونک کر کہا "اری تو کیسے آئی؟"

"اماں بلا رہی ہیں"

"اچھا تو ذرا دیر میں آؤں گا"

اتنے میں آواز آئی ——— "او راموا!"

رامو۔ "آیا حضور۔ کہتا ہوا دوڑا"

"ڈاک خانہ جاکر یہ خط ڈاک بابو کو دے آ۔ دیکھو دیر نہ کرنا۔ ورنہ جوتیاں پڑیں گی"

"جو حکم سرکار"

راموخط لیکر باہر نکلا۔ متھریا نے پھر کہا۔ "دادا جلدی گھر چلو۔ دیر نہ لگاؤ۔ ہم تو اپنا کھیل چھوڑ کر آئے ہیں"

معصوم متھریا کے اس فقرے پر راموکا دل پسیج گیا۔ سوچا کہ گھر ہو کر ڈاکخانہ جاؤں گا متھریا کے شانے پر محبت سے ہاتھ رکھا اور گھر کی طرف چل دیا۔

جھونپڑی کے اندر قدم رکھتے ہی اس کی بہو نے کہا۔ میں نے دو چار آلو ابالے ہیں۔ کھالو کل بازار سے مانگ لائی تھی۔

رامونے کہا۔ "جلدی کرو۔ دیر نہ ہو۔ مجھے کام بہت ہے۔

متھریا کی ماں نے مٹی کی ہانڈی سے چند آلو نکال کر راموکے ہاتھ پر رکھدئے اور لپک کر ذراسی نمک پیس لائی۔ رامونے نیم کے نیچے چبوترے پر بیٹھکر نمک کے ساتھ آلوکھانا شروع کردئے۔ کچھ تو برت کا اثر اور کچھ دن بھر کی محنت نیم کے سایہ میں راموکو نیند آنے لگی۔ سوچا کہ ذرا کمر سیدھی کرلوں۔ پھر ڈاک خانہ چلا جاؤں گا

اتفاق سے داروغہ جی قصبہ میں گشت کرتے ہوئے بھنگیوں کے محلہ میں آنکلے۔ انہیں یہ گوارا نہ تھا کہ رامو دن میں ایک منٹ کے لئے بھی اپنے گھر آسکے۔ انہوں نے جو دیکھا کہ رامو چبوترہ پر نیم کے درخت کے نیچے لاٹ صاحب کی طرح اکڑا ہوا سورہا تھا تو اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ راموکے ایک بید لگا کر بولے "کیوں بے حرامزادے اسی طرح نوکری کی جاتی ہے اب لاٹ کے بیٹھے۔ ڈاک خانہ ہو آیا ——— دیکھوتو کس طرح اینٹھ رہا ہے۔

راموگھبراکر اٹھا اور ہاتھ جوڑکر بولا "سرکار خفا نہ ہوں۔ ابھی جاتا ہوں"

داروغہ جی ایک بید اور لگا کر بولے۔ "ابے حرامزادے کام چور۔ آخر اس وقت گھر کیوں آیا تھا ——— ؟"

سرکار سوموتی اماوس کا برت رکھا تھا۔ بھوک لگ رہی تھی۔ پھلاہار کرنے آیا تھا؟

"یہ پھلاہار کررہا تھا۔ تیرتھ کیا کرے۔ بھنگی کی ذات ہی ایسی ہے" یہ کہکر داروغہ جی نے تین چار بید غریب راموکی برہنہ پیٹھ پر جمادئے اور سیدھے پریذیڈنٹ صاحب کی مکان کی طرف چل دئے۔ راموکا دل دھڑکنے لگا۔ اسے یقین ہوگیا کہ آج کوئی نہ کوئی مصیبت ضرور نازل ہوگی۔ ڈاکخانہ پہنچا تو ڈاک نکل چکی تھی۔ بنک سے روپیہ نکلوانے کا فارم نہ جاسکا۔ مجبوراً فارم واپس لے کر پریذیڈنٹ صاحب کے گھر واپس چلا آیا۔

اس کی صورت دیکھتے ہی کمیٹی کے پریذیڈنٹ نے پوچھا "کیوں بے فارم دے آیا"

راموخوف سے تھرا کر بولا "ادھر کا گیا تو تھا پر ———"

"کیا بکواس کررہا ہے۔ پر ——— پر ———"

حضور ——— ڈاک ——— چلی ——— گئی فارم ——— واپس ———"

"تو اتنی دیر تک کہاں مرگیا تھا؟"

قبل اس کے کہ غریب راموکوئی جواب دے سکے۔ داروغہ جی اپنی داڑھی جھٹکا کر بولے حضور۔ نیم کے نیچے لاٹ صاحب کی طرح پاؤں پھیلائے سورہا تھا۔ اسے ڈاکخانہ کی کیا پڑی تھی۔ وہ تو میں نے جگایا۔ ورنہ شام تک سوتا رہتا۔

پریذیڈنٹ نے پوچھا "کیوں بے داروغہ جی کیا کہہ رہے ہیں؟"

راموہاتھ جوڑکر بولا۔ حضور میں بھی آدمی ہوں۔ آج بھول ہوگئی۔ میں نے برت رکھا تھا اس سے ذرا گھر چلا گیا تھا"

داروغہ جی بولے "اس کی حرامزدگی ملاحظہ ہو۔ اپنی غلطی تو مانتا نہیں الٹی میری برائی کرتا ہے"

پریذیڈنٹ صاحب بولے "کیوں بے بدمعاش زبان لڑاتا ہے"

حضور داروغہ جی تو مجھ سے مفت میں خفا ...."

"تو تو سو نہیں رہا تھا"

سو ضرور گیا۔ پر ——— صاحب ......"

بس چپ رہ۔ بک مت۔ بدمعاش کمینے تجھے شرم نہیں آتی۔ سو روپیہ کا نقصان کردیا ——— آج کی ضروری ڈاک بھی نہ جاسکی اور اوپر سے جواب دیتا ہے ——— سؤر کا بچہ ——— جمعدار لگا تو حرامزادے کے پانچ جوتے اسے ابھی برخاست کردو۔ میں ایسے نمک حرام کو ایک منٹ کے لئے رکھنا نہیں چاہتا"

پریذیڈنٹ صاحب کے کہنے کی دیر تھی۔ غریب راموپر جوتے پڑنے لگے اور وہ نوکری سے برخاست کردیا گیا۔ کمیٹی کے پریذیڈنٹ پنڈت رگھبر دیال کا نوجوان لڑکا اس ظلم وستم کو اپنی آنکھ سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے راموکی سفارش کرنی چاہی۔ لیکن پنڈت جی نے اسے ڈانٹ دیا۔ رامواپنی بدنصیبی پر اشک حسرت بہاتا ہوا اپنے گھر پہنچا۔ متھریا کی ماں نے پوچھا آج تم جلدی کیسے آگئے؟ لیکن رامونے کوئی جواب نہ دیا۔ چبوترے پر اپنی میلی چادر بچھا کرلیٹ رہا۔

راموپر مذہب پرستی کا جذبہ بڑھا ہوا تھا وہ ایکادشی کے دن برت کرتا اور رات کو طنبورہ لے کر اپنے آنگن میں بھجن گانے بیٹھ جاتا اور دیر تک اسی رنگ میں اپنے ایشور کو یاد کرتا رہتا محلہ کے دوسرے بھنگی اس کی اس مذہب پرستی کا مذاق بھی اڑاتے تھے۔

اندھیری رات تھی۔ بھنگیوں کے محلہ میں طنبورے اور مجیرے کی آواز کے ساتھ بابا کبیر کے بھجنوں کی دھن بھی فضا میں گونج رہی تھی تلسی کی ایک کیاری کے پاس شری رامچندر جی کی تصویر رکھی تھی۔ راموطنبورہ بجانے اور گانے میں مست تھا۔ اس کے ساتھ دوتین آدمی اور بھی گا رہے تھے۔

تھوڑے فاصلے پر بیس پچیس بھنگیوں کی منڈلی کھانا بنا رہی تھی۔ جھنڈو چودھری نے برادری کی دعوت کی تھی اور دارو بھی منگائی تھی۔ چودھری کا لڑکا جھنڈو مہمانوں کی خاطر ومدارات کررہا تھا۔ ایک بھنگی جھوم کر بولا۔

"کہاں بلاؤ۔ بوتل۔ اڑاؤ۔ بھائی اڑاؤ"

دوسرے نے آواز لگائی۔ ذرا ایک چیز تو ہو جائے ——— بھر بھر جام پلا گل لالہ ——— بنادے متوالا

باقی دیکھو صفحہ ۱۶

Digitized by eGangotri

ریاست حیدرآباد کا دھرم وبھاگ

ریاست حیدرآباد میں ہندوؤں کے مذہبی حقوق کی حفاظت کا سوال

مولوی حبیب الرحمان خاں شیروانی ۱۳۲۶ ف فصلی (۱۹۱۷ء) کے پانچ سال کے لئے دھرم وبھاگ ادھیکش نیت ہوئے تھے۔ ان کا ویتن دو ہزار روپے ماہوار ہے۔ ہائیکورٹ کے جج کو بھی یہی ویتن ملتا ہے۔ ۵ سال بعد انہیں سردار یار جنگ کا خطاب دیا گیا تھا انکی ادھیکشتا ہونے پر بار بار ان کی معیاد بڑھتی گئی۔ ۱۳۳۲ ف فصلی (۱۹۲۲ء) میں ساری ریاست میں ہندوؤں و مسلمانوں کے دھارمک تیوہاروں و مندروں کے بارے میں جانچ کرنے کے لئے ایک کمیشن بٹھایا گیا تھا۔ اس کے چار سال بعد دھارمک تیوہاروں و جلسوں کے لئے کچھ نیم بنائے گئے۔ پرنتو یہ نیم حیدرآباد کے شہر میں دو سال بعد جاری کئے گئے۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں یہ قانون بھی لاگو کر دیا گیا کہ مسجدوں کے پاس گلیوں اور سڑکوں پر باجہ نہ بجایا جائے مسجدوں کے سمیپ ورتی گھروں کے اندر بھی باجہ بجانا ممنوع کر دیا گیا

(۲) اگرچہ اس دبھاگ کی رپورٹ پر مندروں و مسجدوں کی سہائتا لکھا رہتا ہے۔ تتھاپی یہ سب جانتے ہیں کہ اس سہائتا کا کچھ سواں حصہ بھی مندروں کو نہیں ملتا۔ اس پر بھی مزیدار بات تو یہ ہے کہ مسلمان اس ریاست میں ۱۵½ لاکھ سے بھی کم ہیں۔ جبکہ ہندوؤں کی سنکھیا ایک کروڑ ۲۱ لاکھ سے بھی زیادہ ہے

(۳) اس دبھاگ کے ۳۵-۱۳۳۴ف کے بجٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وبھاگ بہت لمبا چوڑا ہے صدارت العالیہ کے دفتر میں دو یا تین سہایک ہیں جن کا ویتن ۳۰۰ سے ۴۰۰ روپے تک ہے ۴۰ سے ۱۸۰ روپے تک ماہواری لینے والے ۱۴ کلرک ہیں اور ۲۰ سے ۲۰۰ روپے تک لینے والے ۱۲ قاضی یا کلرک ہیں۔ ۱۵ سے ۲۰ روپے لینے والے چار حافظ بھی اس دفتر میں ہیں۔ صدر الصدور کے دفتر میں ۲۵۰ روپے لینے والا ایک وکیل اور ۵۴ سے ۶۰ روپے تک کے تین سہتان اور ہیں۔ چپراسیوں وغیرہ کی تعداد اس سے علاوہ ہے

(۴) سیکرٹری کے دفتر میں ۲۰۰ روپے سے ۳۰۰ روپے تک کے چار پد۔ ۴۰ سے ۸۰ روپے تک کے تین اور ۱۲ سے ۱۵ روپے تک کے دو اور پد ہیں۔ بھتے وغیرہ الگ ہیں

(۵) نظامتیں ۲۵۰ سے ۱۲۰۰ روپے تک لینے والے تین ادھیکاری ہیں انکی سہائتا کے لئے ۴۰ کرمچاری اور ہیں۔ ان کے ویتن ۳۰ سے ۳۰۰ روپے تک ہیں ان کے علاوہ چھ سے ۲۷ روپے تک لینے والے ۲۰ چھوٹے کرمچاری اور ہیں۔

(۶) مسجدوں و مندروں کی سہائتا دینے والی اس تاکھا کے پربندھ وبھاگ میں ۵۰ روپے سے ۲۵۰ روپے تک لینے والے سات عہدیدار ہیں۔ چھوٹے کرمچاری ان کے علاوہ ہیں۔ ۱۲ سے ۲۰۰ روپے تک بھن بھن ویتن لینے والے ۱۲۸ امام ہیں۔ موجنوں کی تعداد ۴۳۱ ہے ان کا ویتن ۸ روپے سے ۳۰ روپے تک ہے ۱۲ روپے سے ۳۰ روپے تک لینے والے ۲۴۶ آدمی اس وبھاگ میں اور بھی کام کرتے ہیں۔ اس وبھاگ میں ۱۵ ۳۰ اسامیوں کو بھتے وغیرہ بھی ملتے رہتے ہیں

(۷) انتھوں کے سکول میں ۱۲ روپے سے ۱۰۰ روپے تک وبھن ویتن لینے والے تین ادھیاپک ہیں۔ دھارمک سکولوں کے نام سے کھولے گئے پدیہ میں تین اور کرمچاری ہیں جن کی تنخواہ ۲۰۰ روپے یا اس سے کم ہے

(۸) پچیس پرچارک بھی اس دبھاگ میں رکھے گئے ہیں۔ انہیں تنخواہ ۱۰ روپے سے ۵۰ روپے تک ملتی ہے اس میں ادھیکانش برٹش بھارت میں کام کرتے ہیں

(۹) ضلع مسجد اور مندر نام سے ایک اور علیحدہ محکمہ ہے۔ اماموں کی سنکھیا ۴۲ ہے جنہیں ۱۲ روپے سے ۲۵ روپے تک وبھن ویتن ملتے ہیں۔ ۲۷۷ موجنوں کو بھی ان کی حیثیت انوسار نذوالوگیہ خرچ ملتا ہے۔

۱۰ چھوٹے کرمچاری بھی ہیں۔

(۱۰) اس دستررت پورن سے یہ سپشٹ پرتیت ہوگا کہ دھرم وبھاگ کے کاریہ کو چلانے کے لئے کتنا سنگھٹت اور وشال پربندھ ہے۔ اس سب سے یہ بات بھی صاف ہو جائیگی کہ یہ اتنی ان وبھاگوں کا شیر شتک مندر و مسجد ہے۔ تتھاپی اماموں اور موجنوں مندروں کے لئے نہیں ہو سکتے۔ ان کی اتنی بڑی سنکھیا مسجدوں کے لئے ہی ہے۔ سارے وبھاگ میں مشکل سے ایک درجن ہندو ہوں گے جو ریاست کی اتنی بڑی آبادی کے دھارمک ہتوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ یہاں ریاست کے ہندو مسلمانوں کی سنکھیا تلناتمک ادھینن غیر موزوں نہ ہوگا۔ پچھلے ۳۰ سالوں میں ہندو مسلمانوں کی سنکھیا اس طرح رہی ہے۔

سنہ	ہندو	مسلمان
سنہ ۱۹۰۱	۹۸۷۰۸۳۹	۱۱۵۵۷۵۰
سنہ ۱۹۱۱	۱۱۶۲۲۳۷۵	۱۳۸۰۹۹۰
سنہ ۱۹۲۱ء	۱۰۶۶۶۴۵۳	۱۲۹۸۲۷۷
سنہ ۱۹۳۱ء	۱۲۱۷۶۱۲۷	۱۵۳۴۶۶۶

(۱۱) دھارمک وبھاگ میں پرتی ورش خرچ ہونے والی رقموں پر کچھ زیادہ روشنی ڈالنے کے لئے ہم ۱۳۴۳ف کے بجٹ میں سے کچھ انک نیچے دیتے ہیں۔

وبھاگ	روپے
صدر العالیہ	۴۴۱۶۴
صدر ق عالیہ	۳۵۲۸۹
نظامت	۶۱۶۴۷
سیکرٹریٹ	۱۲۴۹۲
مندر و مسجد	۷۵۲۵۰
قاضی و امام	۶۲۰۴۲
حافظ سکول	۱۸۳۹
پرچارک	۲۰۲۸۸

(۱۲) اس وبھاگ کا خرچ پرتی ورش بڑھتا جاتا ہے۔ کچھ سالوں کا خرچ دیکھئے۔

سال	خرچ
سنہ ۱۶-۱۹۱۵ء	۷۶۸۳۰۰ روپے
سنہ ۲۱-۲۰ء	۸۲۵۰۰۰ ؍؍
سنہ ۲۶-۲۵ء	۱۱۶۲۶۰۰ ؍؍
سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء	۱۳۴۲۳۰۰ ؍؍

یہ انک اپنی کتھا سویم کہہ رہے ہیں

جن کا چندہ ماہ جولائی میں ختم ہوتا ہے ان کی خدمت میں اطلاعی چٹھیاں ارسال کر دی گئی ہیں۔ چندہ بھیج کر مشکور فرمادیں

مینیجر

مہاتما منشی رام جی کے انمول بچن

آؤ۔ ہم رشیوں کے واک کو دھارن کرنے کی دڑھ پرتگیا کریں۔ سورج کی روشنی سے حرارت کا جو سمبندھ ہے۔ کمل کا جل سے جو سمبندھ ہے۔ وہی سمبندھ بانی کا خیال سے ہے بانی کو آپ وچار سے پرتھک نہیں کر سکتے۔ جانی منش کا منش پن ہے۔ ہاتھی سے بل دھاری پشو بدھیمتا میں کئی منشوں سے سریشٹ ہیں۔ مدہو مکھیاں ہوشیاری میں منش سے اتم ہیں۔ ہرن دوڑنے میں منش کو جیت سکتا ہے۔ پرنتو منش اپنی بانی کے کارن سب پرانی ماتر سے سریشٹ ہے۔ دودوان میکسمولر کا واکیہ ہے کہ بانی ہی منش کا سب سے بڑا منش پن ہے آج ہم منش کا بانی روپی منش پن بھوگ رہے ہیں پر دوشت اور کلنکت ہوا دیکھ رہے ہیں۔

"ودجدرم گرہنے جبی سنتر نویام"

اس شرتی انوسار ہمیں بجدر بانی کو بھی سنشرون کرنا تھا۔ پرنتو آج ہماری بلیتا سے بجدر کے ستھان میں انجدر اور منگل کے ستھان میں امنگل شبدوں کی گونج ہو رہی ہے۔ بعض اوقات تو گالی گلوچ اور اپرشٹ دولیش کے بھرے شبدوں سے کانوں کو شدھ رکھنے کے لئے ہم ایکانت سیوی بن جاتے ہیں۔ لیکن اس ایکانت ستھان میں بھی ہوا کے ادب پروں پر یہ بھرشٹ شبد ہمارے کانوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ اب کیا کریں اور کہاں جاویں۔ کیا کانوں پر پٹی باندھ لیں یا کیا لوگوں کی زبانوں کو سوئی سے سی دیں؟ کان پٹی بنانے کے لئے نہیں بنائے گئے اور زبان سینے کے لئے نہیں۔ اس سلئے ہم یہ کیونکر کر سکتے ہیں؟ ہاں بانی کو شدھ کرنا ہماری سامرتھ میں ہے اور اس میں ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ہمیں سویم وید بانی کو دھارن کرتے ہوئے منگل بانی کا گھر گھر میں گان کرنا چاہئے۔

ست اور پریم کے مصالحہ سے اپنے واک اندریہ کو شدھ کرتے ہوئے اوروں کو عمل سے اپدیش کرنا چاہئے۔ رشیوں کا سدھانت رہا ہے کہ جل چھاننے سے اور بانی ست سے پوتر ہوتی ہے۔ اسلئے آؤ تاکہ رشیوں کے واک کو دھارن کرنے کی ہم درڑھ پرتگیا کرتے ہوئے اپنے منش پن کی سندرتا کو سوچھ اور نرمل کر سکیں

(ابھو رام نیرٹی آنند آشرم لدھیانہ)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بقیہ صفحہ ۱۱

...ہی ہے۔ بعض اصحاب کی یہ رائے ہے کہ ہائی اسکولوں میں بڑھئی بننا سکھایا جائے یا ان مدرسوں کے طلبا جلد بندی اور فرنیچر بنانا سیکھیں لیکن یہ رائے غلط فہمی اور کوتاہ اندیشی پر مبنی ہے۔

ایں رہ کہ تو میروی بہ ترکستان ست

یورپ کے اسکولوں میں طلبا کو ہاتھ سے کام کرنا سکھلایا جاتا ہے اور یہ طریقہ اب ہمارے ملک میں بھی رائج ہو چلا ہے لیکن اس کی غایت اور نوعیت بالکل الگ ہے۔ اس کی غرض صنعت و حرفت سکھانا نہیں ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ طلبا کو بڑھئی یا لوہار یا درزی بنایا جائے بلکہ یہ ان کی عام تعلیم کا ایک حصہ ہے اور اس کی غرض ہے ان کے دماغ کی تربیت۔ تعلیم کے مسائل پر حکمائے فرنگ نے جو روشنی ڈالی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دماغ کی تربیت کے واسطے یہ ضروری ہے کہ طلبا اپنے ہاتھ سے کام کرنا سیکھیں۔ لہذا ہاتھ سے کام کرنا ان کی تعلیم کا ایک جزو بنا دیا گیا ہے لیکن جو صنعت و حرفت سیکھنا چاہتے ہیں وہ معمولی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان خاص تعلیم گاہوں میں داخل ہوتے ہیں جہاں صنعت و حرفت کی تعلیم ہوتی ہے۔

میری یہ رائے صحیح ہے تو ہمارے ملک میں اس وقت تین باتوں کی ضرورت ہے اول یہ کہ تعلیم دلاتے وقت والدین یہ خیال رکھیں کہ لڑکے کی دماغی قابلیت کیسی ہے؟ اس کا رجحان کس طرف ہے اور اس کو آئندہ کیا کرنا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ جب سفید پوش گروہ کے لڑکے مدرسوں میں آتے تھے۔ اس گروہ کے لوگ ایک زمانہ میں یا اہل قلم ہوتے تھے یا اہل شمشیر۔ تلوار چھن جانے کے بعد سب اہل قلم ہو گئے اور نوکری یا وکالت کے خواہاں۔ اب وہ زمانہ نہیں۔ اب مدرسوں میں ہر طبقہ اور ہر گروہ کے لڑکے آتے ہیں۔ مگر سب اہل قلم بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ میرے ذہن میں ایسی مثالیں ہیں کہ لڑکوں کی طبیعت کا رجحان دیکھ کر معمولی راہ سے ہٹا کر ان کو تعلیم دی گئی اور کامیابی ہوئی۔ ایک مشہور گھرانے کا لڑکا اسکول میں پڑھتا تھا انٹرنس تک کسی طرح پہنچا مگر پاس کسی طرح نہ ہوتا تھا۔ آخر مدرسے سے اٹھا کر اس کو ایک کارخانہ میں بھیجا گیا۔ پہلے سال تو حضرت بہت گھبراتے تھے۔ جس قسم کی محنت وہاں کرنی پڑتی اس کے عادی نہ تھے۔ اس وجہ سے اکثر کام چھوڑنے کی خواہش کرتے تھے۔ مگر سمجھانے بجھانے سے مان جاتے تھے۔ ابتدا میں کارخانے سے دو برس نہیں گزرے۔ اس کے بعد عمدہ نوکری مل گئی اور اس وقت دس بیس پچاس بی اے۔ ایم اے۔ ایل ایل بی کی ڈگری والوں سے اچھے ہیں۔ دوسری مثال ایک اسکول کے چپراسی کے لڑکے کی ہے۔ لڑکا اسکول میں داخل ہوا۔ فیس معاف کر دی گئی۔ پڑھتا رہا۔ جب آٹھویں کلاس میں آ کر اٹک گیا۔ باپ کو سمجھایا اور اس کی سمجھ میں آ گیا۔ مدرسہ سے اٹھا کر انڈسٹریل اسکول میں بھیج دیا گیا۔ وہاں اس نے کام سیکھا اور چونکہ آٹھویں کلاس تک تعلیم پا چکا تھا۔ جو کام سیکھا جلد سیکھا اور دوسروں سے اچھا سیکھا۔ اب بجلی کا کام کرتا ہے اور بہت سے انٹرنس پاس طلبا سے اچھی حالت میں ہے۔ پس تعلیم کے زمانہ میں تعلیم کی غرض و غایت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ لڑکے کی طبیعت کا رجحان کیا ہے۔ اس کے دماغ کی کیا کیفیت ہے کون سا کام اس کے بس کا ہے اور کون سا کام اس کے بس کا نہیں۔ ان سب باتوں پر والدین کو غور کرنا لازم ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے یہاں کا یہ حال ہے کہ لڑکے کو مدرسہ میں داخل کرا دیا اور چھٹی پائی۔ یہ بھی نہیں معلوم کہ لڑکا اسکول جاتا ہے یا گلیوں میں کھیلتا پھرتا ہے۔ پڑھتا ہے یا نہیں پڑھتا ہے۔ کس قسم کے لڑکوں کی صحبت ہے۔ ماں باپ کو کسی کام سے مطلب نہیں سوائے اس کے کہ جب سالانہ امتحان میں صاحبزادے فیل ہوئے اور درجہ نہیں ملا تو والد بزرگوار ہیڈ ماسٹر کی خدمت میں پہنچے درجہ چڑھا دیجئے۔ اس کے ساتھ دوسری ضروری بات یہ ہے کہ صنعت و حرفت کے مدرسے کافی تعداد میں ہوں ایک ایک مدرسہ میں کئی کئی چیزیں سکھائی جاتی ہوں۔ یہ ضروری نہیں کہ ایک مدرسہ میں جتنے طالب علم داخل ہوں وہ سب ایک ہی قسم کا کام سیکھیں۔ میرا خیال ہے کہ ورنیکلر اسکولوں کے چھٹے کلاس اور ہائی اسکولوں کے آٹھویں کلاس کے بعد والدین کو یہ امر طے کرنا چاہئے کہ لڑکے کو کیا کرنا ہے جن کو صنعت و حرفت سیکھنی ہو ان کو اس کے بعد صنعت و حرفت کے مدرسوں میں چلا جانا چاہئے۔ ان کے لئے ہائی اسکول یا بی اے کا امتحان دینا فضول ہے۔ اور میں ذاتی تجربہ سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے ہائی اسکولوں میں بہت سے طلبا ایسے ہوتے ہیں جو آٹھویں درجہ کے بعد ہائی اسکول چھوڑ کر کسی حرفت کے سیکھنے کی کوشش کریں تو بہ آسانی بڑھئی یا لوہار یا درزی کا کام کر کے اچھی طرح روٹی کما سکتے ہیں۔ مگر انٹرنس یا میٹریکولیشن کا امتحان پاس کر کے کلرکی نہیں حاصل کر سکتے اور بیکاروں کی امت بڑھا کر اپنے تئیں غارت اور قوم کو تباہ کرتے ہیں لیکن یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب صنعت و حرفت کی قدر ہو۔ دماغ سے یہ خیال نکل جائے کہ اہل حرفہ ذلیل ہیں اور اہل قلم شریف ہیں۔ یہ خیال اسکولوں کا پیدا کیا ہوا نہیں ہے بلکہ ہماری سوسائٹی میں صدیوں سے چلا آتا ہے۔ چونکہ دس روپیہ کے محرر کو کرسی دی جاتی ہے اس واسطے کہ وہ اہل قلم ہے مگر ایک مستری کو گو وہ اس محرر سے دس گنا کماتا ہو اور ایمانداری اور محنت سے کماتا ہو۔ اس بنا پر کھڑا رکھا جاتا ہے کہ وہ اہل حرفہ میں سے ہے۔ اس خیال کو ہماری سوسائٹی سے دور کرنا چاہیئے اور لڑکوں کو بتلانا چاہیئے کہ حلال کی کمائی کبھی ذلت اور رسوائی کا باعث نہیں ہو سکتی۔ ذاتی مفاد اور قومی ترقی دونوں کا یہی راستہ ہے اور دور اندیشی کا مقتضا بھی یہی ہے۔

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

آریہ سماج کی ورتمان اوستھا

بقیہ صفحہ ۹

ہماری اپنی چنتا اور ادھیرتا کام خراب کر دیتی ہے اور ہم خود اپنے لگائے پودوں کے اجڑنے کا کارن بن جاتے ہیں۔

دنیا میں سب سے بڑی بھاری چیز ہے کام کرتے کرتے اپنے وقت پر جب ہم دیکھیں کہ ہمارے دوسرے بھائی ہمارا کام سنبھالنے اور ہاتھ بٹانے کو تیار اور کمربستہ نظر آتے ہیں تو ہمیں چپکے سے اپنا ہاتھ کھینچ لینا چاہیے اور اپنے آپ کو کسی دوسرے اپکار اور ایشور بھجن کے کام میں لگا لینا چاہیئے دھارمک جیون کا یہی تقاضا ہے مقابلہ پر کھڑا ہونا۔ پارٹی بنانا۔ لڑنا۔ جھگڑنا یہ سب باتیں خاموش دھارمک جیون سے دور ہٹانے والی ہیں۔

تو پارٹی بازی کا انت کیسے ہو۔ اس کے لئے لازمی ہے کہ ہم انتر مکھی ہو کر پہلے یہ فیصلہ کریں کہ ہم آریہ سماج میں آتما کی شانتی کے لئے ہیں یا کیول وقت گزارنے یا کوئی شغل بنائے رکھنے کے لئے۔ یدی آتما کی شانتی ہمیں مقصود ہے تو ہمیں اپنے اندر دھارمک بھوک پیدا کرنا چاہیئے۔ جب تک وہ بھوک پیدا نہیں ہوتی۔ تب تک ایکانت سیون کرنا چاہیئے۔ لیکچر دینے اور سننے دونوں ویرتھ ہیں۔ بھوک پیدا کرنے کے دوسرے اپائے ہیں۔ یدی اس کے لئے سماج سے کچھ عرصہ کے لئے ہٹ جانا پڑے تو ہٹ جانا چاہیئے یدی بھوک لے کر مندروں میں جاؤ گے تو لابھ ہوگا۔ ورنہ مندر میں جانا ایک شغل کہلائے گا اور ورشوں تک جاتے رہنے کے بعد بھی تم کورے کے کورے رہ جاؤ گے۔ جو لوگ بھوک سے پریرت ہو کر آریہ سماج میں شامل ہوں گے۔ ان کو سوائے آتما کی شانتی کے اور کچھ مقصود نہ ہوگی

ایسی صورت میں عہدوں اور پدوں کی لالسا کہاں؟ پھر تو انہی چیزوں کی تلاش ہوگی جن چیزوں کی بھوک ہوگی اور بھوک ہوگی دھارمک جیون کی۔ وہی کمائی۔ اس صورت میں آریہ سماج میں رہنا پسند کریں گے جنہیں اس بھوک کو شانت کرنے کے لئے آریہ سماج میں اچت سامگری ملتی رہیگی۔ باقی بھائی جو شغل کی خاطر آریہ سماج میں وقت گذارتے ہیں۔ وہ بھی اپنے شغل دوسرے استھانوں میں ڈھونڈھ لیویں گے۔ آریہ سماج میں آ جانے پر ہماری ذمہ داری کا بوجھ بہت بڑھ جاتا ہے۔ دنیا یہ دیکھنے لگتی ہے کہ ایک آریہ کا جیون دوسروں کے جیون سے کیونکر بہتر ہے۔ ہم سدا پریکھشا کے ترازو پر چڑھے رہتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اندر پریورتن لاویں اور جگ ہنسائی کا کارن نہ بنیں۔ کیا آریہ بھائی اس پریورتن کے لئے تیار رہیں گے۔ اس کا اثر وقت دیگا۔

ضرورت ہے

ایک خوبصورت۔ سوشیل اور یوگیہ کنواری کنیا کی جسکی عمر ۱۶ سال ہو ایک آریہ سماجی بی۔ ایس سی یووک کے لئے جو برسر روزگار اور ایک گزیٹیڈ آفیسر کا اکلوتا لڑکا ہے

خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں

"میڈیکل آفیسر" معرفت "پرکاش"

نسبت روڈ لاہور

ضرورت ہے

ایک برسر روزگار نوجوان اگروال کے لئے جسکی ماہواری آمدنی بذریعہ دکانداری پچاس روپیہ ہے۔ ایک سوشیل امور خانہ داری سے واقف کنیا کی ضرورت ہے۔ عمر ۱۵/۱۶ سال ہو اگر کنیا بال ودھوا خاندانی ہو تو بھی کوئی ہرج نہیں ہے

خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں

بمعرفت منیجر صاحب پرکاش لاہور

Digitized by eGangotri

کہانی بقیہ صفحہ ۱۳

دو ایک آدمی باہر بیٹھک رہے تھے۔ کچھ لوگ شراب پی رہے تھے اور کچھ باتوں میں مصروف تھے۔ ایک نے رامو کے گھر کی طرف اشارہ کرکے کہا "بڑا دھرماتما بنا ہے"
دوسرے نے کہا: "بہت دیکھے ہیں ایسے"
تیسرے نے کہا۔ "ہاں دیکھو تو بھگت ہی بنا جا رہا ہے"
چوتھا بولا۔ "یار چھندو۔ آج چاہے جو کچھ بھی ہو۔ رامو کو ضرور دارو پلاؤ۔ تب مانوں تمہاری بہادری"
چھندو رامو کی مذہب پرستی سے بہت جلتا تھا۔ دوستوں کی بات اس کے دل پر اور بھی لگی۔ وہ تو شراب پیئے اور رامو دھرماتما بنا رہے یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ وہ فوراً اٹھا اور اپنے دو تین دوستوں کے ساتھ رامو کے آنگن کی طرف بڑھا۔ قریب جا کر بولا "رام رام چاچا۔"
رامو نے جواب دیا۔ "رام رام بھائی۔ آؤ بیٹھو۔ ایک آدھ بھجن دھن۔"
"ذرا گھر چلو۔ آج دعوت ہے کھانا کھا لو"
"میرا تو آج اماوس کا برت ہے"
"اجی بھلی کہی۔ اماوس تو جب تک زندگی ہے آتی ہی رہیگی۔ لیکن دعوتیں کہیں روز روز ہوا کرتی ہیں"
"نہیں کھاتی ہیں تو نہیں کھاؤں گا"
"اٹھو تو وہیں گانا"
چھندو اور اس کے دوستوں کے اصرار سے مجبور ہو کر رامو اٹھا اور پنچایت میں بیٹھ گیا۔ ایک نوجوان نے رامو کی طرف شراب سے بھرا ہوا کوزہ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "لو چاچا آج تھوڑا سا شربت پی لو"
رامو نے کوزہ لے لیا۔ منہ کے پاس لاتے ہی جب شراب کی بدبو معلوم ہوئی تو اس نے کوزہ زمین پر پٹک دیا اور جھلا کر بولا۔ "لڑکے مجھ سے بھی مذاق کرتا ہے؟"
اس نے کہا۔ "اجی چاچا تم بھی کیا پاگلوں کی طرح باتیں کرتے ہو۔ بڑے دھرماتما بنکر بیٹھے ہیں۔ ایک تم ہی تو سورگ میں جاؤ گے اور ہم سب نرک میں"
"تو بحث کیوں کرتے ہو۔ میں نہیں پیتا۔ میری خوشی۔ تم پیتے ہو پیو"
چھندو نے دوسرا پیالہ اسکی طرف بڑھا کر کہا "اجی ذرا سی پی بھی لو۔ خفا کیوں ہوتے ہو"
رامو نے کہا "چھندو دیکھو مان جاؤ میں برت . . . . "

چھندو بات کاٹ کر بولا۔ "اجی مارو گولی برت بھرت کو۔ ایک پیالہ پی لو"
رامو نے چھندو کے ہاتھ سے پیالہ چھین کر پھینک دیا اور بولا "چھندو تم نہیں مانتے ہو"
چھندو بگڑ کر بولا "کیوں جی تم نے پیالہ کیوں پھینک دیا۔ کچھ پاگل تو نہیں ہو گئے ہو؟ شراب کیا مفت میں آتی ہے؟"
رامو نے کچھ نہ کہا۔ اٹھ کر چپ چاپ اپنے گھر چلا گیا۔ لیکن چھندو اپنی شکست برداشت نہ کر سکا اور دعوت ختم ہو جانے کے بعد وہ بہت دیر تک اپنے دو تین دوستوں سے کانا پھوسی کرتا رہا۔
رامو کی جھونپڑی جل رہی تھی آگ کے شعلوں میں اس کی ساری گرہستی بھسم ہو رہی تھی۔ وہ اپنی بدنصیبی پر متاسف تھا۔ بیوی ایک کونے میں منہ چھپا کر رو رہی تھی۔ معصوم مٹھریا کبھی اپنی ماں کی گردن میں باہیں ڈال کر اس کے آنسو پونچھتی تھی اور کبھی دوڑ کر اپنے باپ کے گھٹنوں سے لپٹ جاتی تھی۔ رامو آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کو مبہوت ہو کر دیکھ رہا تھا۔ نہ آگ بجھانے کی کوشش کرتا تھا نہ سامان نکالنے کی۔ چھندو بہت سرگرمی سے دوڑ دوڑ کر آگ پر پانی ڈال رہا تھا۔ لیکن اس کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کی معنی خیز جھلک تھی۔
رات زیادہ ہوئی۔ مٹھریا نے پوچھا "دادا گھر تو جل گیا۔ اب ہم لوگ کہاں رہیں گے؟"
رامو نے جواب دیا "بیٹا اگر گھر نہیں رہا تو کہیں سڑک پر پڑ رہیں گے"
بمل پنڈت رگھبر دیال ٹاؤن کمیٹی کے پریذیڈنٹ کا اکلوتا لڑکا تھا۔ باہر کسی شہر میں تعلیم حاصل کرتا تھا اور ان دنوں گرمیوں کی چھٹیوں میں اپنے وطن آیا ہوا تھا۔ جس دن رامو کو اس کے باپ نے مار پیٹ کر برخاست کیا تھا۔ اُسے بہت صدمہ ہوا تھا۔ باپ کے پاس لحاظ سے کچھ نہ کہہ سکا۔ لیکن اندر جا کر اپنی ماں سے بولا۔ "اماں ایسا ظلم تو اچھا نہیں ہوتا۔"
ماں نے پوچھا "کیا ہوا بیٹا؟"
"پتا جی نے غریب رامو کو بلاوجہ مار پیٹ کر برخاست کر دیا۔ خطا صرف اس قدر تھی اس نے برت رکھا تھا اور دو بجے کھانا کھانے کے لئے اپنے مکان چلا گیا تھا"
"یہ تو سچ ہے بیٹا۔ لیکن میں ان کے معاملہ میں کس طرح دخل دے سکتی ہوں"
"بہر حال جو کچھ بھی ہو آپ پتا جی کو سمجھا دیجئے"
"دیکھو بیٹا سمجھا دونگی"
ماں بیٹا یہ باتیں کر رہے تھے کہ پنڈت رگھبر دیال بھی اندر آ گئے۔ بولے "کیا باتیں ہو رہی تھیں"

بمل کی ماں نے جواب دیا۔ "کچھ نہیں"
"پھر بھی"
بمل کی ماں تو خاموش رہی۔ لیکن بمل نے کہا "پتا جی رامو کو آپ نے بیکار نکال دیا اور سنا ہے کہ کل اسکی جھونپڑی میں کسی نے آگ بھی لگا دی ہے"
"اچھا ہوا وہ تھا بھی بدمعاش۔ یہ کمبخت چمار بھنگی تو جوتوں ہی سے ٹھیک رہتے ہیں"
پتا جی "یہ تو بے انصافی ہے"
پنڈت جی ہنس کر بولے "تم ابھی بچے ہو انصاف اور بے انصافی کو کیا سمجھو"
پنڈت جی کھانا کھا کر سو رہے۔ صبح اٹھ کر جب ٹہلنے اپنے باغیچہ میں گئے۔ انہیں اس باغیچہ سے بہت محبت تھی۔ پھولوں کے علاوہ پھلدار پودے بھی تھے اور رامو کا یہ خاص کام تھا کہ وہ آبپاشی اور پودوں کی نگہداشت کرے۔ رامو بھی اپنی جان سے زیادہ اس باغ کا خیال رکھتا تھا۔ آج پنڈت جی نے جو دیکھا تو باغیچہ بالکل برباد ہو چکا تھا۔ رات کو قصبہ کے مویشیوں نے اندر گھس کر پودے پامال کر دئے تھے۔ پنڈت جی کے پریم کی مورتی لٹ گئی۔ برسوں کی محنت برباد ہو گئی۔ تن بدن میں آگ لگ گئی۔ غصہ سے کانپنے لگے۔ آواز دی
جمعدار ــــ او جمعدار ــــ!
جمعدار ہانپتا کانپتا آیا۔ حضور کہتا ہوا دوڑا۔
پنڈت جی نے گرج کر پوچھا۔ "دو دن میں باغیچہ کا یہ حال ہو گیا۔ تم کہاں مر گئے تھے۔ ذرا حال تو دیکھو۔ سارے درخت برباد ہو گئے"
جمعدار نے کہا۔ "حضور میں تو رات کو اس طرف آتا نہیں۔ بھولا بھنگی یہاں سویا تھا۔"
"بلاؤ بھولا کو"
بھولا جو رامو کی جگہ رکھا گیا تھا۔ آیا اس نے کہا۔ "سرکار میں تو رات میں باغیچہ کے پاس ہی سویا تھا۔ گائے بیل تو آئے نہیں سؤر آ گئے ہوں گے۔"
"جمعدار ذرا جا کر بھنگیوں کے جوتے تو لگاؤ کہ وہ اپنے سؤروں کو بند کیوں نہیں کرتے اور پوچھو رات کو کس کے سؤر کھلے ہوئے تھے"
جمعدار باہر گیا اور لوٹ کر کہنے لگا۔ "حضور رات کو رامو بھنگی کے سؤر کھلے ہوئے تھے یہ تو بالکل لاٹ صاحب کا بچہ ہی بن گیا ہے"
"بلا لو۔ اس بدمعاش کو"
حضور "وہ دو دن سے لاپتہ ہے"
"کیا اسکی عورت بھی مر گئی۔ اسکو پکڑ لاؤ"
جمعدار بدنصیب بھنگن کو بلانے گیا۔ وہ دو دن کے فاقہ سے سڑک کے کنارے پڑی تھی اور اسکی لڑکی تیز بخار میں بھن رہی تھی۔ جمعدار نے کہا "چل تجھے صاحب بلا رہے ہیں"
مٹھریا کی ماں نے ہاتھ جوڑ کر کہا "میری بچی اکیلی ہے اور اسکی حالت بہت خراب ہے۔ ذرا اس کا جی سنبھل جائے تو میں آ جاؤنگی"
جمعدار نے ایک ٹھوکر مار کر کہا "حرامزادی نخرے کرتی ہے۔ سیدھی طرح چل۔ نہیں تو ابھی چوٹی پکڑ کر گھسیٹتا ہوا لے جاؤں گا"
مٹھریا کی ماں نے جواب دیا "سرکار میری بچی اکیلی ہے۔ اسکی حالت جو کچھ ہے۔ اپنی آنکھ سے دیکھ لو"
جمعدار نے کہا "اری یہ بتا کہ سیدھی طرح چلیگی یا نہیں؟ تیری لڑکی مرتی ہے تو مر جانے دے لاش پھونکنے کے لئے سرکار سے روپے مل جائیں گے"
مٹھریا کی ماں نے آنکھوں میں آنسو بھر کر آسمان کی طرف دیکھا۔ بیمار بچی کے سر پر ہاتھ رکھا سارا جسم بخار کی تیزی سے پھنک رہا تھا۔ سرسام کی کیفیت طاری ہو گئی۔ مٹھریا کی ماں روتی ہوئی جمعدار کے ساتھ چلنے کے لئے اٹھی مٹھریا نے زمین پر سر رگڑ کر زبان ہونٹوں پر پھیرتی اور آہستہ سے کہا۔ "پانی"
ماں کی ممتا بدنصیب بھنگن دیوانہ وار اپنی بچی کی طرف لپکی۔ لیکن جمعدار نے اس کی چوٹی پکڑ کر دو چار لاتیں ماریں اور گھسیٹتا ہوا پنڈت رگھبر دیال کے پاس لے گیا۔ مٹھریا کی ماں کو دیکھ کر پریذیڈنٹ صاحب نے کہا "لے آئے اس حرامزادی کو"
جمعدار نے کہا "جی ہاں حضور۔ بڑی مشکل سے پکڑ کر لایا ہوں۔ آتی نہیں تھی۔ اپنے آپ کو لاٹ صاحب کی بچی سمجھتی ہے"
"کیوں؟"
مٹھریا کی ماں نے ہاتھ جوڑ کر کہا "سرکار مائی باپ ہیں۔ بھلا آنے سے انکار کیسے کر سکتی تھی۔ میری بچی مٹھریا کی حالت بہت خراب ہے۔ اس لئے اس کے پاس بیٹھی تھی"
"مری حرامزادی مٹھریا تو میرا حکم سنتے ہی کیوں نہیں آئی؟"
"سرکار۔ اس کی حالت بہت ہی خراب ہے ہمارا گھر بار تو پھنک گیا۔ مٹھریا سڑک پر پڑی ہے اور کوئی بات پوچھنے والا نہیں اتنی دیر میں بھی نہ جانے کیا حالت ہوئی ہوگی"
"حرامزادی تجھ کو روٹیاں لگی ہوئی ہیں۔ مٹھریا کا تو اتنا خیال ہے۔ لیکن ادھر تو دیکھ تجھے میرے باغ کا خیال نہیں ــــ جمعدار اس کی چوٹی پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے سارے باغ میں پھراؤ۔ یہ ذرا درختوں کی حالت دیکھے"
"حضور۔ میری خطا"
"سؤر کی بچی۔ تیرے سؤروں نے میرا باغ برباد کر دیا"
"حضور میرے پاس تو ایک بھی سؤر نہیں"

باقی دیکھو صفحہ ۱۸

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کنیا ودیالیہ کنکھل (ہردوار) کا سالانہ جلسہ

کنیا ودیالیہ کنکھل کا سالانہ جلسہ ۳۰-۲۳-۲۵ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو گورو کل مہاودیالیہ کی بڑی دھوم سے منایا جاویگا۔ بہت سی ودوان دیش کے مشہور سدھارکوں کی اور ستری شکشا پر عالمانہ تقریریں ہونگی۔ جلسہ کے ساتھ مہیلا سمیلن شکشا سمیلن وغیرہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ سمیلن کی صدارت کے لئے ایک شکشا کے پریمیوں سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔

جلسہ کے موقعہ پر مہیلا وستو نمائش شسو سفتہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جس میں عمدہ اور تندرست خوبصورت بچوں کو تمغ وغیرہ بھی دئے جاویں گے۔

آشرم میں بارہ لڑکیاں داخل کی جاوینگی جن میں دو نادار غریب ہوشیار لڑکیاں بغیر فیس داخل ہوں گی۔ درخواستیں کسی مقامی آریہ سماج کے مشہور کارکن کے دستخطوں کے ساتھ آنی چاہئیں۔ جملہ درخواستیں یکم اگست ۱۹۲۶ء تک مکھیہ ادھشٹاتا کنیا ودیالیہ کنکھل (ہردوار) ڈاکخانہ مایاپور کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

مفصل پروگرام جلد شائع ہوگا۔

ودیا ونتی پرشاد جگیاسو کنیا ودیالیہ گوروکل مہاودیالیہ مایاپور (ہردوار)

بہرام پور میں شدھی

مورخہ ... کو آریہ سماج بہرام پور کے مندر میں ایک نومسلم مسمی غلام رسول کو شدھ کیا گیا اور اس کا سابقہ نام دولت رام رکھا گیا۔ یہ بھائی بری سنگت میں پھنس کر عرصہ ایک سال ہوا اپنے ہندو دھرم سے پتت ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔ دولت رام پوری ... لالہ مرلی دھر ساکن بہرام پور ہے۔ شدھی کی رسم پنڈت ... لال شاستری ادھیاپک آریہ سکول نے ادا کی۔ اس موقعہ پر آریہ سماج کے ممبران کافی تعداد میں موجود تھے۔ شدھ شدہ بھائی کے ساتھ سب نے مٹھائی لے کر بڑی خوشی ظاہر کی۔ اس شدھی کا قصبہ میں اچھا اثر ہوا۔ تمام حاضرین آریہ سماج کے کام کی تعریف کر رہے تھے۔ ماسٹر ... آریہ سکول بہرام پور ضلع گورداسپور

انبالہ چھاؤنی میں آریہ کمار سبھا کی قائمی

سماچک سماچار

پنڈت بنواری لال جی بی اے ادھشٹاتا ودیارتھی آشرم گورودت بھون لاہور کے پرچار رکھنے سے یہاں آریہ کمار سبھا قائم ہو گئی ہے۔ صرف آریہ کمار سبھا صدر بازار کے اس وقت تک ۶۲ ممبر بن چکے ہیں اور امید ہے کہ بہت جلد اس سے دگنے ممبر ہو جاویں گے۔ پنڈت جی لگاتار تین چار دن ہر ایک کے گھر میں جا کر بچوں کو پریرنا کرتے رہے۔ سارا سارا دن اسی دھن میں لگے رہتے۔ کبھی صدر بازار میں کاریہ کر رہے ہیں۔ تو کبھی لال کرتی بازار میں۔ آپ کے اس پرستار رکھنے کا اثر یہ ہوا کہ آریہ سماج کیا ڈی بازار کی طرف سے آریہ کمار سبھا صدر بازار کو چلانے کے لئے ۵/- ۷/- اور ۱۰/- ... آریہ پرتی ندھی سبھا کو اس کاریہ کو ویدک اندولن سگمتا سے چلانے کے لئے دئے جانے پاس ہوئے۔ آشا ہے کہ سب سماجیں پنڈت جی کا اس پوتر کام میں سہیوگ دیں گی اور ہر ایک ستھان پر آریہ کمار سبھائیں بنا کر ویدک اندولن کو سپھل بنا دیں گی۔

آریہ کمار سبھا صدر بازار کے مندرجہ ذیل ادھیکاری نیت ہوئے:

پردھان۔ پنڈت سائیں داس جی۔

اپ پردھان۔ مہاشہ رنجیت پرشاد جی۔ منتری۔ مہاشہ اوم پرکاش جی۔ اپ منتری پنڈت لیکھپال جی۔ خزانچی مہاشہ رام لال جی۔ لائبریرین مہاشہ دھرم پال جی۔

ممبران انترنگ سبھا۔ مہاشہ چمن لال جی۔ مہاشہ جگل کشور جی۔ مہاشہ سیوا رام جی۔ مہاشہ پنا لال جی۔ مہاشہ کرشن جی

مندرجہ ذیل پرستاو پاس ہوئے

(۱) سپتاہک ست سنگ آریہ سماج مندر میں ہر سنیچروار ۷½ بجے سے ۹ بجے رات تک ہوا کرے

(۲) ہر روز شام کو آریہ سماج مندر میں اکھاڑہ میں کشتی۔ گتکا۔ لاٹھی۔ ویایام وغیرہ کرنا

(۳) ہر روز شام کو ویایام کے بعد اشنان سندھیا وغیرہ رکھی۔ سب کمار بستر سے اٹھتے ہی ماتا پتا کو نمستے کریں (۵) سب کمار نوٹ بک رکھیں جس میں اپنی دن چریا لکھیں

آریہ کمار سبھا آریہ سماج کا بڑا اشکریہ ادا کرتی ہے۔ جس نے ہمیں اٹھانے کے لئے اُدارتا دکھلائی ہے

نویدک اوم پرکاش منتری آریہ کمار سبھا

منڈی راؤ وِنڈ میں ویدک دھرم پرچار

مورخہ ۲۳ ۲۴ کو ستری یوجیہ پنڈت لیکھپال جی سدھانت النکار اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کی طرف سے یہ دھارے رائے ونڈ میں ان کے چار ویاکھیان ہوئے جن میں انہوں نے میجک لینٹرن دوارا پراچین ہندوستان کی حالت۔ آج کل کی حالت اور اس کا علاج اور شری سوامی دیانند جی سرسوتی کے جیون پر خوب منوہر ویاکھیا کی۔ ان کے ویاکھیان سے پریرت ہو کر کئی نئے سبھاسد آریہ سماج میں شامل ہوئے اور ساتھ ہی مہاشہ ہنسراج جی گھڑی ساز۔ مہاشہ بھدراسین جی۔ پنڈت رامسرنداس جی اور ماسٹر کشیب چندرسین منتری آریہ سماج کے بھجن وا اپدیش ہوئے۔ جن کو جنتا نے بڑے پریم پورو سنا۔ حاضری کافی سے زیادہ ہوتی رہی۔

ہماری سماج شری یوجیہ پنڈت لیکھپال جی شاستری دیاکرن کا دیہ تیرتھ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کا دھنیواد کرتی ہے اور امید کرتی ہے کہ شری یت پرتی ندھی سبھا ہمارا خاص خیال رکھیگی۔ ہماری سماج کو ستھاپت ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ یدی پرچار کا سلسلہ جاری رہا تو امید ہے کہ یہ سماج بہت جلد ترقی کریگی اور سوامی جی کے سندیش کو گھر گھر پہنچائیگی۔

کشیب چندر سین منتری آریہ سماج رائے ونڈ ضلع لاہور

دھرم کوٹ میں ویدک دھرم پرچار

دھرم کوٹ میں مورخہ ۲۲ جون سے ۲۷ جون تک شری سوامی ودیانند جی بی اے مکھیہ ادھشٹاتا عربی سنسکرت مہاودیالیہ گنڈا سنگھ والا امرتسر نے دھرم پرچار کیا۔ ہر روز رات ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک اور صبح ۸ سے ۹ بجے تک اپدیش ہوتے تھے۔ آپ نے ایشور بھگتی آریہ سبھیتا۔ پراچین بھارت۔ راماین اور گیتا کی عظمت پر خوب روشنی ڈالی۔ ویدک دھرم کی فضیلت۔ نہایت دلکش پیرایہ میں پیش کی اور بتایا کہ آجکل لوگ ویدک دھرم کو چھوڑ کر کیوں دوسرے مذاہب...

پھنس رہے ہیں۔ آپ کے اپدیشوں کا یہ اثر ہوا کہ بہت سی بھائی اور ماتائیں جو رادھا سوامی مت اولمبی ہو گئی تھیں پھر سے آریہ سماجی بن گئیں۔ سوامی جی کا یہ کام قابل تعریف ہے۔ سوامی جی کے پاس وقت تھوڑا تھا۔ لیکن جنتا کے اصرار پر آپ نے چند دن اور قیام کیا۔ ہم دھرم کوٹ نواسی ان کے تہ دل سے مشکور رہیں۔ (پورن چند)

آریہ سماج ملتان کا وارشک چناؤ

آریہ سماج ملتان شہر (بوہڑ گیٹ) گوروکل سیکشن کا چناؤ اس سال کے لئے مندرجہ ذیل ہوا۔

پردھان شریمان ملک پرمانند جی کھنہ۔ اپ پردھان۔ شریمان رائے صاحب لالہ دسوندھی مل جی۔ شریمان لالہ واسدیو جی سردانہ

منتری۔ شریمان لالہ رنجیت رائے جی اہل۔ اپ منتری۔ شریمان ملک گردیال جی ککڑ۔ اسسٹنٹ سیکرٹری۔ شریمان ملک لچھمی نرائن جی کھنہ۔

خزانچی۔ شریمان بھگت دھنوں رام جی آریہ لیکھا دھیکش۔ شریمان پنڈت ارجن دیو جی یگیہ ادھشٹاتا۔ شریمان لالہ آتما رام جی آڈیٹر۔ شریمان۔ لالہ رام نرائن جی آریہ پرتی ندھی سبھاسد۔ ملک گلاب رائے جی ملک جتیندر ناتھ جی۔ لالہ ترلوکی ناتھ جی لالہ موتی رام جی۔ ملک رام چند جی کھنہ

اس سال پرماتما کی کرپا سے چناؤ بڑی شانتی پورک ہوا ہے اور کسی قسم کا جھگڑا نہیں ہوا۔ جتنی آسامیاں تھیں اور سب ادھیکاری سرودستی سے چنے گئے ہیں اور کوئی ووٹ یا جھگڑا نہیں پڑا۔

گوردیال ککڑ منتری آریہ سماج ملتان

اچنبا ٹوتھ پاؤڈر

کے ساتھ روزانہ دانت صاف کرنے سے مرض پائیوریا ہرگز نہیں ہوتا اور اگر ہو گیا ہو تو یقیناً دور ہو جاتا ہے پیپ خون بہنا۔ بدبو آنا۔ پانی سے ٹیس لگنا مسوڑوں کا پھولنا قطعی بند ہو جاتا ہے اور میلے دانت جواہرات کی طرح چمکنے لگتے ہیں دانتوں کے زہریلے مواد سے گلے پڑنے بھی موقوف ہو جاتے ہیں اچنبا کی ایک روپیہ والی ایک شیشی اپنے شہر کے دوا فروشوں سے خریدیں یا براہ راست بھالہ فارمیسی شاہی محلہ لاہور سے منگائیں

Digitized by eGangotri

آریہ سماج نیروبی کے سماچار

آریہ کنیا پاٹھشالہ نیروبی کا سالانہ جلسہ

۲۴ مئی کو آریہ کنیا پاٹھشالہ کا جلسہ تقسیم انعامات ہزاروں استری پرشوں کی حاضری میں منایا گیا۔ شریمان سوامی داس جی پوری اس جلسہ کے پردھان تھے اور ان کے کر کملوں سے اس سال انعامات تقسیم کئے گئے۔ حاضرین میں نیروبی کے بڑے بڑے بیوپاری۔ ڈاکٹر بیرسٹر اور دوسرے مانیہ سجن موجود تھے چارٹنا میانوں کا وسیع پنڈال کھچا کھچ بھرا ہؤا تھا۔ کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ ٹھیک دس بجے مسٹر پوری تشریف لائے۔ دروازہ پر شریمان بدری ناتھ جی آریہ پردھان سماج تتھا پردھان ایجوکیشن بورڈ۔ مسٹر دولت رام جنرل سکریٹری تتھا ممبر پتری پاٹھشالہ اور دوسرے سجنوں نے آپ کا سواگت کیا۔ سب سے پہلے مسٹر پوری کو چھوٹی لڑکیوں نے پھولوں کے ہار پہنائے۔ پھر کنیاؤں نے سوامی بھجن گایا جہاشہ بدری ناتھ جی نے مسٹر پوری کا پریچے حاضرین سے کرایا۔ آپ نے بتلایا کہ سورگواسی مہیش داس جی پوری آریہ سماج کے پورانے سیوک تھے۔ آریہ سماج نیروبی کو ان کے اپنے دھن سے لیکھے ہی بنوائی ہوئی ہے اور ہزاروں کا دان انہوں نے اپنے جیون میں آریہ سماج کے لئے کیا۔ ان کے دو سپتر شریمان سوامی داس جی تتھا شریمان دیو یداس جی آریہ سماج کی انتھک سیوا تن من دھن سے کر رہے ہیں۔ شریمان دیو یداس جی آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹرن افریقہ کے پردھان ہیں اور شریمان سوامی داس جی آریہ سماج نیروبی کے۔ غرضیکہ یہ کہ پوری خاندان آریہ سماج کا ایک روشن ستارہ ہے۔

پھر مہاشہ اننت رام جی منیجر کی سالانہ رپورٹ پڑھی جس میں سکول کی ترقی پڑھائی۔ گھریلو باتیں۔ جسمانی صحت وغیرہ باتوں کا ذکر تھا۔ سکول کا سالانہ خرچ ۱۵ ہزار شلنگ ہے پھر لڑکیوں کی ڈرل ہوئی اور گجراتی بھاشا میں سولیتی پر بہت اچھا سمواد ہؤا۔ پھر گوشت کے کھونے کے زخمیوں کی سیوا اس ایک ڈرامہ میں دکھایا۔ زخم دھونا ٹی باندھنا وغیرہ کام ایسے تھے کہ لوگ سکول کی پڑھائی پر عش عش کر رہے تھے چھوٹی لڑکیوں نے پرماتما کی استتی کا گیت گایا۔ پھر ہندی بھاشا میں بھارت ورش تھا۔ شبد کے اکھشروں پر بہت پربھاوشالی سمواد ہؤا جو کہ مہاشہ ونشی دھر جی کا بنایا ہؤا تھا۔ لڑکیوں نے ساکن اور متحرک چیزوں پر بندوق سے نشانے لگائے۔ پھر شیشہ میں سے دیکھ کر لیٹ کر سر کی طرف نشانے لگائے گئے یہ کھیل پبلک کو محو حیرت بنانے والے تھے۔ لاٹھی کے کھیل کے بعد جھنڈی شیشہ کی کھیل ہوئی۔ مسٹر پوری نے ایک نقرہ دیا تھا جو کہ لڑکیوں نے بالکل ٹھیک لکھا پھر ڈمبل کی ڈرل ہوئی اور رومال کی صفائی پر چھوٹی لڑکیوں کا گیت ہؤا۔ سکول کی لٹریری سوسائٹی کی منتزانی نے پردھان جی سے پھانتی کرکے پرارتھنا کی کہ وہ اپنے ہاتھوں سے انعام تقسیم کریں پھر شریمان سوامی داس جی پوری نے انعامات اور سرٹیفکیٹ تقسیم کئے اور تقریر کی۔ آپ نے آریہ سماج نیروبی۔ شریمان بابو بدری ناتھ جی پردھان کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا اور بتلایا کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ وہ آریہ سماج نیروبی کے پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے شریمان ماسٹر آریہ منی جی ایم اے۔ ماسٹر گوپال داس جی بی اے ایل ایل بی تتھا سٹاف کے دوسرے ماسٹروں و ادھیاپکاؤں کا بھی شکریہ ادا کیا اور بتلایا کہ وہ اس جلسہ کو دیکھ کر بہت پرسن ہوئے ہیں۔ نیز آپ نے اس وقت سے لیکر اپنی آیو بھر ہر سال ایک گولڈ میڈل اس لڑکی کو دینے کا اعلان کیا جو کمیٹی بورڈ کی رائے میں اول رہے گی۔ ساتھ ہی آپ نے ۱۶۵۰ شلنگ کا دان نئی عمارت میں کمرہ بنوانے کے لئے دیا۔ آگے کو مدد کا وعدہ کیا مسٹر پوری کے شکریہ کے بعد جلسہ کامیابی سے سماپت ہؤا۔

مورخہ $\frac{5}{36}$۔ ۱۰ کو مہاشہ برکت علام لسبیا جو چند دنوں سے مسلمان ہو گیا تھا۔ اُسے شدھ کرکے اس کا پرانا نام برکت رام رکھا گیا۔

مورخہ $\frac{5}{36}$۔ ۲۷ کو مسٹر سگ رام کپل ایڈووکیٹ کے سپتر سوشیل کمار کا چوڑا کرم تتھا انکی پتری کا نام کرن سنسکار کرایا گیا پتری کا نام رما رکھا گیا۔ آریہ سماج کو ۱۱ شلنگ کا دان ملا۔

مورخہ $\frac{5}{36}$ ۲۴ کو مہاشہ بی ۔ ایم ۔ ر۔ ڈالیپائی کے سپتر امرت لال کا یگیوپویت سنسکار کرایا گیا۔ اس شبھ اوسر پر آپ نے سماج کے کاموں کے لئے -/85 شلنگ کا دان دیا۔

مورخہ $\frac{6}{36}$۔ ۶ کو مہاشہ دھرت رام کے گھر پتری کا جات کرم سنسکار کرایا گیا۔ سماج کو ۷ شلنگ دان ملا۔

مورخہ $\frac{6}{36}$۔ ۱ کو مہاشہ رام پرشاد ریلوے لانڈی کے گھر سپتر کا جات کرم سنسکار کرایا گیا اور سماج کو ۱۰ شلنگ کا دان ملا۔

مورخہ $\frac{6}{36}$۔ ۱۴ کو مہاشہ بابو رام سوفٹ کی پتری کسم لتا کا چوڑا کرم سنسکار کرایا گیا سماج کو ۵ شلنگ کا دان پراپت ہؤا۔

سگائی مورخہ $\frac{6}{36}$۔ ۱۴ کو شریمان پنڈت گوردھن لال جی ایم بی ۔ ای جو کہ ریلوے میں چیف اکونٹنٹ کے Section Sec. کے انچارج ہیں اور -/۸۰۰ شلنگ ماہوار تنخواہ لیتے ہیں نیز آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹرن افریقہ کے اُپ پردھان ہیں۔ ان کی سپتری ادناش کماری کی سگائی مسٹر دولت رام بی اے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کمپالا کے ساتھ بڑی شان و شوکت سے کرائی گئی۔ اس شبھ اوسر پر پنڈت گوردھن لال جی نے نیروبی تتھا باہر کے سینکڑوں حضرات استری پرشوں کو بلایا تھا اور مہمانوں کا مٹھائی۔ چائے وغیرہ سے سنسکار کیا۔ خوب رونق تھی۔ آپ نے اس موقعہ پر آریہ سماج کو ۱۴ شلنگ دان دیا۔ ہم اس شبھ اوسر پر شریمان پنڈت گوردھن لال جی۔ مسٹر دولت رام جی اور ان کے سمبندھیوں کو ہاردک ودھائی دیتے ہیں

ہنس راج شرما اسسٹنٹ سکریٹری آریہ سماج نیروبی

مشہور جہاں طاقت بخش
مدن منجری گولیاں
ان گولیوں کے استعمال سے فسادِ خون۔ قبض معدہ دست یا کی سوزش۔ احتلام بے خوابی۔ بے چینی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن طاقتور اور تندرست بنتا ہے قیمت چالیس گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ
نیوسکت وارق روغن
کسی بھی وجہ سے عضو مخصوص میں آئی ہوئی کمزوری کجی۔ لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر از سر نو طاقت عضو میں آتی ہے فی ڈبیہ عہ ایک روپیہ
مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ
لاہور کے لئے ایجنٹ چاہئیے قواعد کی ساتھ ہیں

کہانی بقیہ صفحہ ۱۶

جمعدار نے گرج کر کہا۔ سرکار۔ یہ چھوت نہیں۔ یہ کہکر اس نے غریب بھنگن کا چوٹی پکڑ کر اور مالک کے حکم کی تعمیل میں اسے سارے باغ میں گھسیٹنا شروع کیا۔

متھرا کی ماں کی دردناک چیخ سے فضا گونج رہی تھی۔ جب ظالم جمعدار اسے سارے باغ کا چکر دے چکا تو پنڈت جی کا حکم ہؤا کہ متھرا کی ماں کو درخت سے باندھکر پچاس جوتے لگائے جائیں۔

حکم کی دیر تھی تعمیل شروع ہو گئی۔ متھرا کی ماں رو رو کر پنڈت جی کو اپنی بے گناہی کا یقین دلا رہی تھی۔ وہ کہہ رہی تھی۔ اس مصیبت زدہ کو نہ ستایا جائے۔ وہ دو دن کے فاقہ سے ہے۔ اسکی بچی مر رہی ہے اور اس کا شوہر لاپتہ ہو گیا۔ لیکن ظالموں کے نقارخانہ میں مظلوم طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ بیرحم جمعدار اپنی بھنگن کی تواضع میں مصروف تھا اور پنڈت جی ہنس ہنسکر جوتوں کے شمار گن رہے تھے کہ ایک ملازم نے آکر اطلاع دی۔

سرکار پانچ چھ کوس کے فاصلے پر ندی میں رامو کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ لوگوں نے لاش پہچان لی۔ پولیس نے رپورٹ کی ہے کہ وہ ڈوب کر مر گیا۔

پنڈت جی کے لئے تو اس خبر میں کوئی اہمیت نہ تھی۔ وہ تو "خس کم جہاں پاک" کہکر اپنی ناپاک گنتی میں پھر مصروف ہو گئے۔ لیکن بدنصیب بھنگن کے خرمنِ ہوش و حواس پر بجلی گر پڑی اب وہ اپنی تکلیف بھول چکی تھی اور اس کی زبان پر "ہائے مری ہائے مری" کی جگہ اب "ہائے میرے مالک۔ ہائے متھرا کے باپ" کا شور بلند ہو رہا تھا۔

پچاس جوتے پورے ہوئے متھرا کی ماں درخت سے کھولی گئی۔ وہ گرتی پڑتی خاک اڑاتی اس جگہ پہنچی اور جہاں وہ اپنی لبِ جاں بچی کو چھوڑ کر آئی تھی۔ متھرا تو وہاں اب بھی پڑی تھی لیکن اب وہ اپنی ستم رسیدہ ماں کی دردناک فریاد پر آنکھ کھولنے سے ہمیشہ کیلئے محروم ہو چکی تھی۔ لاش زمین پر تھی۔ لیکن روح اس پاک دنیا میں جہاں چھوت اچھوت کا کوئی امتیاز نہیں متھرا کی ماں اپنی بچی کی لاش پر بے ہوش گر پڑی۔

متھرا کی ماں دیوانی ہو گئی ہے۔ کبھی ہنستی ہے۔ کبھی روتی ہے۔ رات کو اس کی دل گداز چیخوں سے قصبہ کے بچے ڈر جاتے ہیں۔ وہ بظاہر بے معنی کلمے بکتی پھرتی ہے۔ لیکن حقیقت میں انصاف پسند دنیا کو بتاتی ہے کہ نام نہاد اونچی ذات والے کس طرح مذہب کے جھوٹے نام پر اپنے ہی غریب بھائیوں کو ظلم کی چکی میں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت

عطر کی شناخت

سفید کاغذ پر عطر کی بوند ڈال کر آنچ پر سینکیں اگر اُڑ جائے تو صندل عطر اور نہ اُڑے اور داغ پڑا رہے تو نقلی سمجھیں۔

تارپین کے تیل کی آزمائش

کپڑے پر تارپین کے تیل کی بوندیں ڈالیں اگر اُڑ جائے تو اصلی اور نہ اُڑے اور داغ بنا رہے تو نقلی۔

اصلی چاندی کی شناخت

چاندی کو ہائیڈرو کلورک ایسڈ میں ڈالنے سے اُبھان سا آدے۔ لو بناوٹی اور اگر اُبھان سا نہ آدے تو اصلی سمجھیں۔

رانگ کی شناخت

سفید کپڑے پر رانگ کو گھسیں۔ اگر کپڑے پر کالا داغ پڑ جائے تو رانگ میں سیسہ ملا سمجھیں اور کالا داغ نہ پڑے تو اصلی رانگ ہے۔

اصلی ہینگ کی شناخت

(۱) ریکٹی فائڈ اسپرٹ میں ہینگ ڈالنے سے گھل جاوے اور رنگ پکڑے تو بناوٹی اگر ویسی ہی رہے تو دیسی۔

(۲) آگ پر ڈالتے ہی بھڑک اُٹھے تو اصلی دیر سے نکلے اور کم ہو تو نقلی۔

ہر چیز پر چڑھنے والی وارنش

السی کا تیل ایک سیر کسی برتن میں ڈال کر پکائیں۔ جب گاڑھا ہونے لگے تو اس میں رال سیندہ آدھ پاؤ باریک پیس کر ڈال دیں اور خوب حل کریں۔ اس کے بعد نصف چھٹانک تارپین کا تیل ڈال دیں اور بخوبی ملا دیں۔ ٹھنڈا ہونے پر صاف برتن میں رکھیں۔ یہ عمدہ چمکدار وارنش ہر چیز پر چڑھ سکتی ہے۔

کریم

اردو ہیرا لین ۱ تولہ۔ وائٹ ویسلین ۲ تولہ خوشبو مناسب ہو۔ ۲۵ بوند۔ ملا کر جا دیں۔

اپنے دیش کی بات

گورنمنٹ آف انڈیا کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے کمشنر کرنل رسل نے ہندوستانیوں کی صحت کے متعلق ۱۹۳۲ء کی رپورٹ حال میں شائع کی ہے۔ اس رپورٹ کے پڑھنے سے ہندوستانیوں کی قابل رحم حالت ان کی جہالت اور ان کی بیماریوں کی ہولناک تصویریں آنکھوں کے سامنے آتی ہیں۔

سب سے پہلے کرنل رسل نے بچوں کی شرح اموات کا ذکر کیا ہے اور گذشتہ چھ برس کے اعداد درج کر کے کرنل رسل اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ بچوں کی شرح اموات میں کمی نہیں ہو رہی ہے ایک سال سے کم عمر کے بچے ہر سال ساڑھے سترہ لاکھ کی تعداد میں فی سینکڑہ ۵۰ ایسے تھے۔ جن کی عمر پانچ سال سے کم تھی ...... اور سو میں سے پچاس سے زیادہ دس سال کے اندر کی عمر والے تھے۔

یہ تو ہوئی۔ بچوں کی تعداد اموات۔ اب چھوت کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر موت کے منہ میں سما جانے والے ہندوستانیوں کی اموات پر غور کیجئے۔

چیچک اور ملیریا۔ یہ دو بیماریاں ایسی ہیں جن کی پیدائش کے اسباب کو دور کیا جا سکتا ہے ان چھوت کی بیماریوں کا دارومدار بہت کچھ پبلک ہیلتھ اور صفائی پر ہے۔ لیکن اس بدنصیب ملک میں سرکاری مردم شماری کے مطابق بھی سال مذکور میں ۲½ لاکھ آدمی ہیضہ۔ پلیگ۔ چیچک سے اور ۱۰ لاکھ آدمی ملیریا سے مرے

وگیاپن

(لیکھک لالہ بوسہ رام ریٹائرڈ ریلوے سٹور کیپر آنریری سیکرٹری)

پنجاب کی راجدھانی لاہور میں راوی روڈ پر ایک اناتھ آلیہ کھلا ہوا ہے جسکا نام پنجاب مرکزی یتیم خانہ ہے اور جسکا انتظام ایک رجسٹرڈ جماعت کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان شری پوجیہ سوامی سوتنتر آنند جی مہاراج سابق آچاریہ دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور اور اپ پردھان شری پنڈت لستبر ناتھ جی سابق گورنر گوروکل کانگڑی۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی وید شاستری ملتانی اور شری ڈاکٹر گنپتی لال جی ایم بی بی ایس لاہور ہیں اس اناتھ آلیہ کو کھلے ہوئے بیس سال کے قریب ہو چکے ہیں اور اسکی مدد ہمیشہ سے نہ صرف لاہور والے بلکہ پنجاب سے باہر کے مدراس۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ برما۔ چین۔ امریکہ۔ افریقہ۔ ممباسہ۔ عرب۔ عراق میں رہنے والے ہندو بھائی کرتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اناتھ آلیہ نہ صرف پنجاب بلکہ ملک کے دوسرے پرانتوں میں مشہور ہو رہا ہے اور دن بدن اُنتی کے مارگ پر چل رہا ہے یہانتک کہ اب سرکار بہادر بھی جو اغوا شدہ لڑکے لڑکیاں انکو ملتی ہیں۔ جبتک انکے وارثوں کا پتہ نہیں چلتا۔ تب تک انکو یہاں رکھتی ہے۔ اسطرح سے اناتھ آلیہ میں بچوں کا داخلہ پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گیا ہے۔

ابتک تو رہائش کا انتظام خاطر خواہ رہا ہے لیکن اسطرح سے اگر تعداد بڑھتی گئی تو ان کیلئے جگہ کافی نہیں ہوگی اس خامی کو پورا کرنے کیلئے انتظامیہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ کم سے کم دو کمرے بچوں کیلئے ایک ہسپتال کے لئے بنوائے جاویں اور دھن کیلئے اپیل کی جاوے۔ اسلئے میں دانی مہاشیوں کی سیوا میں ونے پورک درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس شبھ کاریہ میں کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تاکہ آئندہ اناتھ اور بیکس بچوں کو داخلہ سے محروم نہ کیا جائے اگر خدانخواستہ محروم کیا گیا تو آپ بخوبی جان سکتے ہیں کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا یہی کہ وہ بدمعاش لوگوں کے پھندے میں پڑ کر بے ہٹ کیلئے ہمارے درود سے ہی ہو جائینگے۔ جو صاحب ایکسو روپیہ سے زیادہ دینگے ان کے نام کا پتھر ان کمروں کی دیواروں میں لگوا دیئے جائینگے اسکے لئے ۳۰۰۰/ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس اناتھ آلیہ کے ماتحت میونسپل کمیٹی سے منظور شدہ ایک مڈل سکول ہے جس میں اناتھ آلیہ اور باہر کے بچوں کیلئے پڑھائی ضروری ہے اور ایک دستی کلاس ہے جس میں اناتھ آلیہ کے ہوں خواہ باہر کے ہوں درزی کا کام سیکھنا چاہیں۔ جیسے لڑکیوں کے لیے سینا پرونا سیکھنا تو لازمی ہے یعنی جو بچے داخل کئے جاتے ہیں آجکل بیس کے قریب بچے یہ کام سیکھ رہے ہیں اور قریباً بیس لڑکے یہ کام سیکھکر یہاں سے علیحدہ ہو گئے ہیں اور اپنا گزارہ کر رہے ہیں۔ اس اناتھ آلیہ میں آجکل ۹۵ بچے اور بہار لڑکیاں ہیں جنکی رہائش خوراک و پڑھائی وغیرہ کا انتظام اناتھ آلیہ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ اس لئے میں دانی مہاشیوں کی سیوا میں پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ اسطرف بھی دھیان دیں اور جس قسم کی سہائتا دے سکیں دیں۔ مثلاً آٹا دال۔ چاول۔ گھی۔ دریاں۔ چادر۔ کمبل وغیرہ وغیرہ یاد رہے کہ یہ سب دان آپ ہی بچوں کی طرف سے آتا ہے اور آپ ہی اس سنستھا کو چلا رہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ میری اپیل پر ضرور دھیان دینگے اور جس طرح بھی ہو سکے اسکی مدد کر کے مشکور و ممنون فرما دینگے

سنسار کی اور

برطانیہ کا سب سے تیز بمبار ہوائی جہاز

رائل ایر فورس نے حال ہی میں ایک ہوائی جہاز تیار کیا ہے جسے جنگ کے دوران میں بمباری کے لئے استعمال کیا جائیگا۔ یہ سب سے تیز ہوائی جہاز ہے اور ۳۰۰ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اُڑتا ہے تمام جہاز دھات کا بنا ہوا ہے۔

چارپائی کا کام دینے والی موٹر کار

ایک قسم کی موٹر تیار کی گئی ہے۔ جو ماہی گیروں شکاریوں اور دورہ کرنے والوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ اس موٹر کار کی پچھلی سیٹ کو چارپائی کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے جو ۶ فٹ سے زیادہ لمبی اور ۴ فٹ سے زیادہ چوڑی ہے گاؤ تکیے اس قسم کے تیار کئے گئے ہیں کہ انہیں آگے کی طرف سرکایا جا سکتا ہے۔ جب کار کو بطور چارپائی استعمال نہ کیا جائے تو بالکل پتہ نہیں لگتا کہ اس سے چارپائی کا کام بھی لیا جا سکتا ہے۔ مذکورہ اصحاب کے لئے یہ موٹر کار نہایت مفید ثابت ہوگی اور وہ کیمپ وغیرہ لگانے کے خرچ سے بچ جائیں گے۔

کاغذی پیالے کیساتھ ہینڈل

مومی کاغذ کے ایک ٹکڑے سے چائے وغیرہ پینے کے پیالوں کے لئے آرام دہ ہینڈل تیار کیا گیا ہے کاغذ کو کاٹ کر پیالے کی شکل میں بنا لیا جاتا ہے۔ ایک چھوٹا سا ٹکڑا کنارے کے ساتھ لگا ہوا رہ جاتا ہے۔ اس کو الٹا کر کے نیچے کی طرف جھکا دیا جاتا ہے اور لکڑی کی چٹکی پر لگا دی جاتی ہے جس سے پیالہ دوربین کی طرح اکٹھا کیا جا سکتا ہے۔ ہاتھ کی انگلی کی ذرا سی جنبش سے وہ کاغذ کا ٹکڑا اوپر کی طرف جھک جاتا ہے۔ جس سے ایک قسم کا مضبوط اور ہاتھ سے پکڑنے والا ہینڈل بن جاتا ہے۔

انوکھی قسم کا ہوائی جہاز

ایک نئی قسم کا ہوائی جہاز تیار کیا گیا ہے جس کے موجد کا خیال ہے کہ وہ اس قدر تیز رفتاری سے اڑا کریگا کہ آج تک کوئی ہوائی جہاز نہیں اڑا۔ اسکی سلنڈر نما دو نالیوں میں ہوا کی بھاری مقدار داخل اور خارج ہو سکیگی اور ۱۰۰ گھوڑوں والی دو موٹریں اس میں کام کریں گی۔ اس ہوائی جہاز کا آجکل

Digitized by eGangotri

سوا ستھ رکھشا

ہم اپنی آیو کیسے بڑھا سکتے ہیں؟

ہمارے بہت سے پاٹھک گن یہ سنکر آشچریہ کریں گے کہ منش اپنی عمر کو بڑھا سکتا ہے لیکن واستو میں یہ بات ٹھیک ہے۔ منش اپنی عمر کو بڑھا بھی سکتا ہے اور گھٹا بھی سکتا ہے جیسا کہ ہم اس لیکھ میں بتلائیں گے۔

پہلی بات یہ ہے کہ لوگ عمر کا حساب لگانے میں غلطی کرتے ہیں۔ وہ دنوں۔ مہینوں اور سالوں سے عمر کا حساب لگاتے ہیں۔ لیکن یہ ٹھیک نہیں ہے۔ عمر کا حساب لگتا ہے سانسوں سے نہ کہ سمے سے۔ ہمارے دھارمک گرنتھوں میں لکھا ہے کہ فلاں رشی نے ساٹھ ہزار برس تپسیا کی فلاں نے دس ہزار برس وغیرہ۔ ایسا کس طرح ہوا۔ جبکہ منش کی عمر سو درش کی کہی جاتی ہے یہ بات ہم ایک درشٹانت دیکر سمجھاتے ہیں۔

ایک منش کے تین لڑکے تھے۔ اس نے ہر ایک کو جیب خرچ کے لئے ایک آنہ روز کے حساب سے سو دن کے لئے سوا چھ روپے دیئے اور کہا کہ اگر تم ان کو کفایت سے خرچ کرو گے تو یہ روپیہ زیادہ دن کے لئے کافی ہوگا اور اگر فضول خرچی کرو گے تو جلدی ختم ہو جائیگا۔ تینوں لڑکوں نے روپے لیکر اس طرح خرچ کیئے کہ بڑے لڑکے نے ایک آنہ روز کے بجائے آدھا آنہ روز خرچ کیا۔ اس سے چھوٹے لڑکے نے پاؤ آنہ روز خرچ کیا۔ سب سے چھوٹے لڑکے نے بجائے ایک آنہ کے کسی روز دو آنہ اور کسی روز تین ۳ آنے خرچ کئے جب سو دن ہوئے۔ تب باپ نے تینوں لڑکوں کو بلایا اور روپوں کے خرچ کا حساب پوچھا۔ بڑے لڑکے نے کہا کہ بجائے ایک آنہ کے میں نے آدھا آنہ خرچ کیا ہے اور باپ نے اس کو ۳ شاباد دی اور کہا کہ جو روپیہ تکو سو دن کے لئے دیا گیا تھا۔ وہ روپیہ دو سو دن تک ہوگا۔ دوسرے لڑکے نے کہا کہ میں نے بجائے ایک آنہ کے پاؤ آنہ خرچ کیا ہے۔ باپ نے اسکو زیادہ شاباد دی اور کہا کہ تمنے بہت کفایت سے خرچ کیا۔ جو روپیہ تکو سو دن کے لئے دیا تھا۔ وہ روپیہ چار سو دن تک کافی ہوگا۔ چھوٹے لڑکے نے کہا کہ میرا روپیہ چالیس ہی دن میں ختم ہوگیا۔ باپ نے اس سے کہا کہ تکو جو روپیہ سو دن کے لئے دیا تھا۔ وہ تم نے چالیس ہی دن میں ختم کر دیا۔ تم نے بڑی فضول خرچی کی ہے۔

پاٹھک گن اس درشٹانت سے پتہ معلوم ہوگیا کہ کوئی چیز جو کفایت سے خرچ کی جاتی ہے۔ وہ زیادہ سمے تک رہتی ہے اور جو فضول خرچ کی جاتی ہے وہ جلدی ختم ہو جاتی ہے۔ یہی صورت منش جیون کی ہے۔ پرماتما نے ہر ایک منش کے لئے سانس کی تعداد مقرر کر دی ہے۔ جب وہ سانس پورے ہو جاتے ہیں۔ تب آدمی کا مرتیو ہو جاتی ہے۔ وہ چاہے جتنے دنوں میں خرچ ہوں منش کی مرتیو سانس ختم ہونے سے نہ پہلے ہوتی ہے نہ پیچھے کو۔ اگلی انک میں ہم یہ بتلائیں گے کہ سانس کن باتوں سے جلدی ختم ہو جاتے ہیں اور کن باتوں سے زیادہ سمے تک رہتے ہیں

بدہضمی کا ایک وچیتر نسخہ

ایک سجن برٹش جن کا نام ڈاکٹر ولیم براڈ ہے لکھتے ہیں کہ بدہضمی کا ایک بڑا بھاری سبب یہ ہے کہ ہمارے سیدھے کھڑے رہنے کے کارن ہمارے پیٹ انگ نیچے کی طرف سرک جاتے ہیں۔ اس بدہضمی کا پراکرتک اور اچھا علاج یہ ہے کہ جس منش کو بدہضمی کا روگ ہو۔ وہ سہارا اور ہاتھوں کے سہارے پاؤں اوپر کرکے کھڑا ہو۔ ڈاکٹر براڈ صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے ہے۔ اس علاج کو پڑھکر لوگ ہنسیں۔ پرنتو مجکو نشچے ہے کہ ایک دن آئیگا۔ جب دنیا آنکے اس علاج کی قدر کرے گی اور اس سے لابھ اٹھائیگی

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کو بشرطیہ دور کرنیوالی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھاتی ہے چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد، بیچینی، خون کا زائل ہونا۔ تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے قیمت ۱/۸ محصول ۸ رکائرشی۔ اگر دس سال کے اندر اندر دوبارہ بواسیر کا دورہ ہو جائے تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی۔

(نوٹ) اس سے اعلیٰ دوائی بتلانے والے کو ۲۰۰ روپیہ انعام

مینیجر کیمیا فن فارمیسی فتحگڑھ پنجتور ضلع فیروزپور

ضرورت ہے

کہ اشتہارات کے لئے پرکاش بہترین اخبار ہے اجرت ایک بار کے لئے سوا روپیہ ۱/۴ دو بار کے لئے ۲/- اور اس سے زیادہ کے لئے ایک روپیہ فی بار۔ کم اجرت پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنی چاہئے

مینیجر پرکاش لٹن روڈ لاہور

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین

افسانوں کے مجموعے

نگارستان 3/-

جمالستان 2/-

(محصولڈاک علاوہ) للعہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ مع محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

بے شمار خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے

ہر ایک کا لب لباب یہ ہے کہ انسانی زندگی کیلئے آتنک نگرہ گولیاں آب حیات ہیں۔ قبض۔ بدہضمی خون کی خرابی۔ دل و دماغ اور معدہ کا ضعف دور کرنا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے آپ بھی آزما کر انکی تصدیق کریں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں ۱/ پانچ ڈبیہ للعہ اسی طرح طلاء داجی کرن کا استعمال کرکے ہزاروں اشخاص کھوئی مردمی دوبارہ حاصل کرچکے ہیں ایک مریض کیلئے صرف ایک شیشی کافی ہے۔ قیمت فی شیشی صہ مزید آگاہی کیلئے کتاب کام شاستر مفت طلب کریں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ: لالہ گنت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

ڈاکٹر ایس کے برمن کا

پچاس برس سے مشہور ہندوستانی ولایتی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

صفحہ نمبر ۸۰

پوسٹ بکس ۵۵ کلکتہ

STAR TRED MARK REGD

اسٹار ٹریڈ مارک

دماغ کی تراوٹ

لکشمی راج Regd

ڈاکٹر برمان ہیئر آئل کا ٹائیس Regd

سر کے تیلوں کا راجہ

اس میں وائٹ آئل نہیں ہے اسی لئے یہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ دیگر تیلوں کے نسبت یہ کہیں زیادہ فائدہ مند ہے کیونکہ یہ صرف خوشبودار ہی نہیں ہے بلکہ دواآمیز بھی ہے

دماغ کو ٹھنڈا اور بالوں کو مضبوط کرنے میں یہ بے مثل ہے۔ اس سے روسی اور خشکی دور ہوتی ہے۔ اس کے مفید ثابت ہونے پر نمائشوں سے بہتیرے تحفے اور سرٹیفکیٹ عطا ہوئے ہیں استعمال کرکے فائدہ اٹھایئے۔

قیمت فی شیشی ۱۳/ تیرہ آنہ

محصول ڈاک ۱۰/ دس آنہ

نمونہ ۲ ڈرچھ صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے

کم قیمت میں ہمارے بہار کی مفید چیزوں کی آزمائش ہو سکے۔ اس لئے ہمنے روزانہ مصرفی چیزوں کا یہ بکس بنا رکھا ہے اس میں مندرجہ ذیل چند ۸ قسم کی چیزیں بطور نمونہ دی گئی ہیں

(۱) دنت منکا (دانت کا منجن)

(۲) کیش دھونا (سر دھونے کا مسالہ)

(۳) کنتل راج (سر کے تیلوں کا راجہ)

(۴) بیل اک صابون (دوا آمیز)

(۵) نہار فی اسنو (چہرے خوبصورتی)

(۶) نہارن پوڈر

(۷) اوڈونہارن (عطر دل آمیز)

(۸) ڈاہر منسک نوبلر (دسنس شک آمیز)

قیمت فی بکس ایک روپیہ چھ آنہ ۱/۶

ڈاک محصول دس آنہ ۱۰/

(نوٹ) دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر برمن کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

(۱) لاہور ایجنٹ: مینیجر پیسہ اخبار

(۲) امرت سر کے ایجنٹ: ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

کرنو نتو وشوم آریم

PRAKASH LAHORE

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

سالانہ چندہ ۵

ممالک غیر سے

جلد ۳۲ | اتوار ۲۹ اساڑھ سمت ۱۹۹۳ مطابق ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۷

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲- ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴- ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷- سب سے پریتی پورِوک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے۔

۹- ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے بلکہ سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

مہرشی دیانند سرسوتی

قوم کی کشتی بھنور میں تھی کنارا دور تھا
تجھ کو ایسے وقت میں احساس رسوائی ہوا
بحرِ نصرت آیا درس وید دینے کے لئے
ہندوؤں کو خوابِ غفلت سے جگانے کیلئے
ہندوؤں کے رہنما اے قوم کے مشکل کشا
سازشیں لوگوں نے کیں تیری ہلاکت کیلئے
تیرے چہرے سے جلال و رعب ہوتا تھا عیاں
آج تیرے واسطے روتا ہے ہر پیر و جواں
کونسا دل ہے وہ جس دل میں کہ تیرا غم نہیں
حریت کا درس دیتی ہیں تیری قربانیاں
پی کے جامِ زہر پائی آج معراجِ حیات

باد و باراں تھے مخالف ناخدا مجبور تھا
تیرا اک اک لفظ اعجازِ مسیحائی ہوا
انتقامِ تیغِ خوں آشام لینے کے لئے
پریم سے باہم انہیں رہنا سکھانے کیلئے
تو نے استقلال سے سب مشکلوں کو حل کیا
لب نہ لیکن وا ہوئے تیرے شکایت کیلئے
تاب لاتے دیکھ کر دشمن یہ تھی طاقت کہاں
اے سکونِ قلب تجھ کو قلب اب ڈھونڈے کہاں
ماتمِ اصحابِ وفا کا عارضی ماتم نہیں
آدمی تو آدمی روئیں گے تجھ کو آسماں
نقدِ جاں دے کر خریدیں تو نے یہ اعلیٰ صفات

[illegible]

Digitized by eGangotri

اُپنشد کا تھا
پرشنو پنشد

وید امرت
رگوید — یجروید — ساما وید — اتھروید

چُنے ہوئے پھول

ओइम् अग्नेस्तनूरसि वाचो विसर्जनं देववीतये त्वा गृ-
-ह्णामि बृहद्ग्रावासि वानस्पत्यः स इदं देवेभ्यो हवि-
ष्कृणु हविष्कृदेहि हविष्कृदेहि ॥ १५ (यजु)

یجروید ادھیائے ا منتر ۱۵ - رشی پرمیشٹھی پرجاپتی — یگیہ دیوتا

لفظی ترجمہ یگیہ - (اگنے) اگنی کے (تنو) جسم کے مانند (اسی) ہے - (واچہ) وید بانی سے (یعنی وید منتروں کو پڑھکر) (وسرجنم) ڈالی ہوئی (آ) ہولی یعنی آہوتی کو اور (برہد گراوا) بڑے بڑے پتھروں کے بنے ہوئے اوزاروں کو اور (بانس پتیہ) سامگری کو شدھ کرنے والی چیزوں کو (دیو دہتے یے) عمدہ صفات کے ظہور کے لئے اور عالموں سے علم حاصل کرنے کے لئے۔ (گرہنامی) میں گرہن یعنی مہیا کرتا ہوں - (سہ) اے یجمان (سوشمی) سکھ دینے والی (ہوی) خوشبو دار چیزوں کو (دیوے بھیہ) عالموں کے سکھوں کے لئے (تیمنتو شیمنتو) بہت ہی پاک کرو (ہوش کرت) یگیہ کا علم دینے والی وید بانی (براہمن - کشتری ویش اور شودر کو) (لاے ہی) حاصل ہوتی ہے۔ (ہوش کرت) وید بانی (انسان کو) (لاے ہی) ملتی ہے

تشریح جسم کو قائم رکھنے کے لئے جیسے جیو آتما کی ضرورت ہے ویسے ہی یگیہ کو اس سنسار میں قائم رکھنے کے لئے اگنی کی بھی از حد ضرورت ہے۔ کیونکہ جتنے بھی کام ہیں ان میں اگنی کا کسی نہ کسی طرح سے دخل ہے۔ شلپ ودیا سے ریل تار آبی جہاز اور ہوائی جہاز وغیرہ کے بنانے میں اگنی کی ضرورت۔ ہون کے لئے اگنی کی ضرورت - اپنے جسم کو قائم رکھنے کے لئے اگنی کی ضرورت۔ موسموں کے آنے کے لئے اگنی کی ضرورت۔ بارش کے لئے اگنی کی ضرورت۔ غرضیکہ کوئی بھی ایسا کام نہیں ہے جس میں اگنی کی ضرورت نہ ہو - اس وجہ سے اگنی کو یگیہ کا جیو آتما سمجھانے کی غرض سے بیان کیا گیا ہے۔

پرماتما یہ بھی اپدیش کرتے ہیں کہ ہون کے وقت جب آہوتی اگنی میں ڈالی جاویں تو اس کے ساتھ منتر بھی ضرور پڑھے جاویں۔ کیونکہ ایک تو منتر حفظ یاد رہتے ہیں دوسرے ہون کے جو جو لابھ ہیں۔ وہ سب منشوں کو سمرن رہیں۔ سامگری کو شدھ کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرنی چاہئے کیونکہ اگر سامگری صاف نہ کی جائے گی تو بدبودار چیزوں کا اگنی میں پڑھنے سے بجائے پُن کے پاپ ہوگا اور بیماری بڑھیگی - اس لئے اچھے اچھے مضبوط اوزار بنانے چاہئیں تاکہ ہون کی سامگری کُوٹی جا سکے اور پھر چھان کر صاف ہو سکے۔ اگر انسان ایسا یگیہ باقاعدہ کریں گے تو وید بانی کا پرکاش سب منشوں کو ضرور ہوگا۔ اس منتر میں جو لفظ "شمیتو" دو دفعہ آیا ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ سامگری ضرور بالضرور صاف کرنی ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔ اسی طرح سے "ہوشکردے ہی" بھی دو دفعہ آیا ہے تاکہ لوگ سمجھ جاویں کہ باقاعدہ یگیہ سے دید کے گوڑھ ارتھوں کا پتہ لگتا ہے۔

آتما میں لین ہو جاتی ہیں۔ اس سمے آتما نہ کچھ دیکھتا ہے اور نہ کچھ سنتا ہے۔

سوکھنستی اوستھا میں نیتر - کان - ناک - جیبھ توچا - بانی - ہاتھ - پیر - من - بدھی - اہنکار چت۔ ان سب کے وشیہ ساکشی آتما میں شانت ہو کر ستھر ہو جاتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھنے والا - توچا سے چھونے والا - کان سے سننے والا - ناک سے سونگھنے والا جیبھ سے چکھنے والا - من سے سوچنے والا - بدھی سے سمجھنے والا اور کرم اندریوں سے کرم کرنے والا گیان سروپ آتما کی ہے - وہ آتما پرماتما میں...

سوکھنستی اوستھا میں پرماتما میں ستھت ہو جاتا ہے جو منش اگیان رہت۔ کایا رہت - رنگ رہت اور اوناشی - جیوتی سروپ پرماتما کو جان لیتا ہے وہ پُورن گیانی اور امر بن جاتا ہے۔ جب جیو آتما اندریوں کے ساتھ پرماتما میں ستھت ہو جاتا ہے۔ جس میں پرتھوی آدی سب ٹھہرے ہوئے ہیں اور اس اوناشی پرماتما کو یتھارتھ جان لیتا ہے۔ تو یتھارتھ گیاتا ہو جاتا ہے اور سارے گُپت بھیدوں کو جان لیتا ہے

چوتھا پرشن

گارگیہ نے مہرشی پپلاد سے پوچھا ہے بھگون اس شریر میں کون سوتے ہیں اور کون جاگتے رہتے ہیں۔ سونے کے سمے سوپن کو کون دیکھتا ہے اور سوتے سمے سکھ کو کون انوبھو کرتا ہے اور وہ کون ہے۔ جس میں سارے آنتر لیکر رہتے ہیں؟

مہرشی پپلاد نے اتر دیا۔ ہے گارگیہ۔ جیسے است ہونے پر سوریہ کی ساری کرنیں سورج میں ایک ہو جاتی ہیں۔ سورج کے نکلنے پر کرنیں پھیل جاتی ہیں۔ اسی پرکار سوتے سمے ساری اندریاں اور ساری ورتیاں من میں لین ہو جاتی ہیں۔ اسی لئے منش سوتے سمے نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے۔ نہ سونگھتا ہے۔ نہ چکھتا ہے نہ چھوتا ہے۔ نہ بولتا ہے نہ پکڑتا ہے نہ کوئی اور کریا کرتا ہے۔ اس سمے لوگ کہتے ہیں۔ یہ منش سو رہا ہے اس شریر میں کون جاگتا ہے؟ اس کا اتر پپلاد نے یہ دیا کہ اس دیہہ روپی نگری میں پران ہی جاگتے رہتے ہیں اور اپان۔ ویان۔ سمان - اُدان۔ وایو بھی جاگتے رہتے ہیں ارتھات اپنا اپنا کاریہ کرتے رہتے ہیں - اسی کارن سوتے سمے شواس کا آنا جانا جاری رہتا ہے۔ نس ناڑیوں میں رُدھر بھی گتی کرتا رہتا ہے۔

سوپن کون دیکھتا ہے؟ اس کا اتر مہرشی نے یہ دیا کہ سوپن سمے جیو آتما من دوارا انیک پرکار کے درشیہ دیکھتا ہے۔ جو چیزیں دیکھی ہوئی ہیں۔ ان کو ویسی ہی دیکھتا ہے۔ جو باتیں سنی ہوئی ہیں ان کو ویسا ہی سنتا ہے اور جو کچھ انوبھو جاگتے ہوئے کئے ہیں۔ ان کو اسی پرکار سوپن میں بھی انوبھو کرتا ہے - ان کے اتیرکت دیکھے ہوئے اور نہ دیکھے ہوئے۔ سنے ہوئے اور نہ سنے ہوئے اور انوبھو کئے ہوئے اور نہ انوبھو کئے ہوئے۔ ودیمان پدارتھوں اور جو ودیمان نہیں ہیں - ان سب کو دیکھتا ہے - ارتھات۔ سوپن میں جیو آتما دیکھے سنے اور انوبھو کئے ہوئے پدارتھوں کو تو انوبھو کرتا ہی ہے۔ پرنتو جو پدارتھ نہ کبھی دیکھے اور نہ سنے - ان کا بھی انوبھو کرتا ہے۔ جب جیو آتما سوپن نہیں دیکھتا اور سوکھنستی۔ گاڑھ نیدرا کی اوستھا میں چلا جاتا ہے تو وہ سکھ انوبھو کرتا ہے جیسے پکشی ادھر ادھر اُڑ کر سندھیا کال کو اپنے ورکش پر جس پر وہ رہتے ہیں آ جاتے ہیں اور چپ چاپ بیٹھ جاتے ہیں۔ اسی پرکار یہ ساری ورتیاں جو سوپن میں کاریہ کرتی رہتی ہیں۔ سوکھنستی اوستھا میں

جاپان کے اپدیش
(۱) دنیا میں ... (۲) مشکل میں ... غریب نہ ... کرنی ہو ... امیر اور عالی رتبہ ہو کر ... کا بھگت ہونا (۴) قسمت سے ... اپنی خواہشات کو دبانا (۵) اچھی چیز کو دیکھ کر ... (۶) بغیر غصہ کے دکھ میں برداشت کرنا (۷) دنیاوی چیزوں سے واسطہ رکھنا مگر ... بندھ نہ جانا (۸) ہر بات کی پوری جانچ ... (۹) بیوقوف کو حقیر نہ سمجھنا (۱۰) عزت ... چھوڑ نہ دینا (۱۱) عالم اور جاہل کا ... نیک بنے رہنا (۱۲) مراد پوری ہونے پر ... (۱۳) اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ... (۱۴) بُرے دل کو بھلائی کی راہ پر لانا۔

چین کے اپدیش
(۱) اپنی تعریف سنکر ... نہ کرو (۲) ... سنکر لطف محسوس نہ کرو (۳) دوسروں کے ... سن کر خوش نہ ہو (۴) نیک آدمی کو دیکھکر ... جاؤ (۵) بھلائی کا پرچار کرنے اور بھلائی ... میں خوش ہو (۶) دنیا داروں کی شرارت ... ایسے دکھی ہو۔ جیسے بدن میں کانٹا چبھ ... (۷) نیک اور پرایکاری کاموں کی خبر کو پھولوں کے ہار کی طرح پہن لو۔

فارس کے اپدیش
(۱) کسی کو جھوٹا ... نہ لگاؤ کیونکہ ... شیطان کو آگے آکر چوٹ کرتے ہیں۔ مگر ... پیچھے سے آکر چوٹ کرتا ہے (۲) ... اس سے دنیا کا سواد پھیکا پڑ جاتا ہے (۳) ... نہ کرو کیونکہ ایسی حالت میں آدمی دھرم ... جاتا ہے (۴) خواہش کو دُور رکھو کیونکہ ... جسم اور روح کو نقصان پہنچتا ہے (۵) ... کو دل سے نکالو ورنہ زندگی تلخ ہو جائیگی ... بُرے کاموں سے دُور بھاگو ... بھلائی کرنے کا ... میں نہ سوؤ۔ ورنہ ... نکل جائیگا (۷) فضول گپ ... محنتی اور خبردار ہو۔ اپنے پسینے کی کمائی ... اس میں سے ایک حصہ ایشور کی راہ میں ... دینے کو نکال رکھو (۹) دوسروں کے مال ... نہ کرو (۱۰) دوست کے ساتھ اس کے ... برتاؤ کرو (۱۱) شرارتی آدمی سے ... اور ... سے کسی طرح نہ چھیڑ ... (۱۲) لالچی ... نہ بناؤ (۱۳) ناسمجھ آدمی سے مطلب ... سے بحث مباحثہ نہ کرو (۱۴) جھوٹ ...

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

ہوڑہ پل کا ٹھیکہ

کلکتہ ۔ ۸ جولائی ۔ نئے ہوڑہ پل کا ٹھیکہ جسے کاروباری حلقوں میں دو کروڑ کی لاٹری کہا جاتا تھا ۔ انگریزی فرم میسرز کلیولینڈ انجینئرنگ کمپنی کو دے دیا گیا ہے ۔ اس کمپنی کے علاوہ میسرز برین آف ڈربی ۔ میسرز جیسپ برتھویٹ بزنم ہندوستانی فرم بھی ٹھیکہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے ۔ میسرز کلیولینڈ نے وعدہ کیا کہ وہ جہاں تک ممکن ہوگا ۔ ہندوستان میں تیار شدہ لوہا استعمال کریگا

ریاست میسور کی ساکھ

بمبئی ۔ ۸ جولائی ۔ ریاست میسور نے پبلک سے دو لاکھ روپیہ بطور قرضہ طلب کیا تھا ۔ وہ پانچ منٹ کے اندر پورا ہو گیا اور پچاس لاکھ کی بجائے ۲۵۰ لاکھ جمع ہو گیا۔

سر فضل حسین کی حالت

لاہور ۷ جولائی ۔ سر فضل حسین پر گذشتہ ایک ہفتہ سے پھیپھڑوں اور جگر کی بیماری کا شدید حملہ ہو گیا تھا ۔ کل آپ کی حالت یکایک تشویشناک ہو گئی ۔ آپ رات بھر متواتر کئی کئی منٹ تک کھانستے رہے ہیں ۔ آدھی رات کے قریب آپ کو کچھ افاقہ ہوا ۔ آج شام کو ساڑھے پانچ بجے میڈیکل بورڈ نے ان کا معائنہ کیا ۔ ڈاکٹروں نے ان کی حالت کے متعلق پریس کو کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا ۔ صرف اس قدر کہا ہے کہ ان کی حالت خطرہ سے باہر نہیں ہے۔

ایک ہندو نوجوان کی خودکشی

لاہور ۷ جولائی ۔ آج رات کے دس بجے کوچہ بزازاں میں ایک اٹھارہ سالہ ہندو نوجوان بہاری لال نے افیون کھا کر خودکشی کر لی ۔ پولیس نے نعش پر قبضہ کر لیا اور پوسٹ مارٹم کے لئے میو ہسپتال بھیج دیا ۔ معلوم ہوا ہے کہ مرحوم کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ چکا تھا ۔ وہ چک چکلہ میں سوڈا واٹر ۔ برف ۔ فالودہ وغیرہ کی دکان کیا کرتا تھا

ٹانگہ ڈرائیوروں کی ہڑتال ختم

کانپور ۷ جولائی ۔ آج شام ہڑتالی ٹانگہ ڈرائیوروں کے نمائندوں کو ڈپٹی کمشنر نے اپنے بنگلہ پر بلایا اور ان کے مطالبات منظور کر کے اس پر ہڑتالیوں نے ہڑتال ختم کر دینے کا اعلان کر دیا ۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو پولیس کمشنر نے شملہ سے تار دیا تھا کہ ہڑتالیوں کی شکایات دور کی جائیں ۔ آج رات ہڑتالی کام شروع کر دیں گے۔

مسجد شاہ چراغ کی واگذاری کیلئے حکومت کی شرائط

لاہور ۔ ۷ جولائی ۔ نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب مسجد شاہ چراغ اس ماہ کے دوران میں انجمن اسلامیہ پنجاب کے حوالہ کر دیگی ۔ انجمن اسلامیہ کی استدعا پر گورنمنٹ نے یہ بھی منظور کر لیا ہے

معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب انجمن اسلامیہ سے چند شرائط طلب کر رہی ہے ۔ جن کے ماننے پر عمارت حوالہ کی جائے گی ۔

(۱) کہ زمین اور عمارت کو سوائے مذہبی امور کے اور کسی مطلب کے لئے بلا منظوری گورنمنٹ استعمال نہیں کیا جائے گا اور خاص کر اس میں کوئی پولیٹیکل جلسے یا تقریریں نہ ہوں گی (۲) پنجاب گورنمنٹ کی منظوری کے بغیر اس پر کوئی عمارت نہ بنائی جائے گی (۳) اس زمین پر کوئی دکانیں یا آمدنی والی جائداد نہیں بنائی جائیگی اور نہ ہی موجودہ عمارات کو ایسے تجارتی مطلب کے لئے استعمال کیا جائے گا ۔ اگر ان شرائط کی خلاف ورزی کی گئی تو گورنمنٹ کو اس زمین اور عمارات کے واپس لینے کا حق حاصل ہوگا ۔ انجمن اسلامیہ ان شرائط کے متعلق غور کر رہی ہے

ریلوے میں تین ہزار ملازموں کی تخفیف

لاہور ۔ ۹ جولائی ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے یونین رجسٹرڈ کے سرکردہ عہدیدار سے بات چیت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے میں مجوزہ تخفیف کے نتیجہ کے طور پر ایک ہڑتال کا خدشہ ہے ۔ سینکڑوں ملازمین ریلوے پر تو تخفیف کا کلہاڑا بھی چل چکا ہے ۔ جہلم کی ریلوے برج ورکشاپ کے ڈیڑھ سو ملازمین پر تخفیف کا کلہاڑا بھی چل چکا ہے ۔ شنید ہے کہ محکمہ ریلوے کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور کے ۱۸ کلرکوں کو بھی تخفیف میں بھی لایا جانے والا ہے ۔ کراچی نارتھ ویسٹرن ریلوے کا ٹرمینس ہے اور وہاں کے بعد متعدد ملازمین ریلوے تخفیف کا شکار ہونے والے ہیں ۔ جہلم میں کل ۲۶ بلیکسمتھز تھے ۔ جن میں سے ۱۵ کو جواب مل چکا ہے اور بھی کئی مقامات میں درجنوں کلرکس اور سٹاف کے بیسیوں ملازمین کو تخفیف کا نشانہ بنایا گیا ہے ۔ افواہ ہے کہ بہت جلد تین ہزار کے قریب ملازمین نارتھ ویسٹرن ریلوے کو جواب مل جائیگا

ایک ہزار روپیہ کی کوکین برآمد

نئی دہلی ۔ ۷ جولائی ۔ آج ایک سب انسپکٹر نے کشن گنج میں ایک مسلمان کے بنڈل سے کوکین برآمد کی ۔ جس کی قیمت ایک ہزار روپیہ سے زیادہ ہوتی ہے

مشہور ہندوستانی آرٹسٹ یورپ کو

لاہور ۔ ۷ جولائی ۔ مشہور ہندوستانی آرٹسٹ خان بہادر عبدالرحمان چغتائی یورپ جانے کے لئے لاہور سے روانہ ہو گئے ہیں ۔ آپ پرسوں بمبئی سے روانہ ہو جائیں گے ۔

پنڈت جواہر لال کا نام اسمبلی میں

الہ آباد ۔ ۷ جولائی ۔ آل انڈیا ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کی میٹنگ آج منعقد ہوئی ۔ جس میں پراونشل پارلیمنٹری بورڈ کو یو ۔ پی اسمبلی کے آئندہ انتخاب کے لئے ۱۳ امیدواروں کے ناموں کی سفارش کی گئی ۔ ان ناموں میں پنڈت جواہر لال نہرو اور بابو پرشوتم لال ٹنڈن کے نام بھی موجود ہیں ۔ اس سلسلے میں یہ یاد رہنا چاہیے کہ اس کے متعلق پنڈت جواہر لال سے مشورہ نہیں لیا گیا

بمبئی میں ہولناک آتشزدگی

بمبئی ۔ ۷ جولائی ۔ آج صبح روئی کے ایک کارخانہ میں آگ لگ گئی ۔ جس سے دو لاکھ روپے کا نقصان ہوا ۔ نزدیکی عمارت کی دوسری منزل سے دھواں اٹھنے لگا ۔ چار گھنٹوں کے بعد فائر بریگیڈ انجنوں نے آگ پر قابو پا لیا ۔ مال بیمہ شدہ تھا ۔

میڈرڈ میں بغاوت کی تیاریاں

میڈرڈ ۔ ۷ جولائی ۔ میڈرڈ میں بغاوت کے متعلق ایک سکیم کی مبینہ دریافت کے بعد ایک ہزار فاسسٹوں کو گرفتار کیا گیا

۹ اطالوی افسر مارے گئے

روم ۔ ۷ جولائی ۔ تین ہوائی جہاز عدلیس ابابا سے صوبہ گلہ کو روانہ ہوئے ۔ جب وہ نیچے اترنے لگے تو کمین گاہ سے ان پر اچانک حملہ کر دیا گیا ۔ جس میں آٹھ یا نو اطالوی افسر مارے گئے

مصر میں مزید برطانوی فوج

لنڈن ۔ ۷ جولائی ۔ سیکنڈ گارڈن ہائی لینڈ کو جبرالٹر سے مصر میں بھیجا گیا ہے تاکہ مصر میں جتنی فوج کم ہوئی ہے ۔ اس کی کمی تعداد کو پورا کیا جائے ۔ فرنٹ لائین ۔ آئرش گارڈ اور دو اور بٹالین آئندہ ریلیف موسم میں مصر بھیجی جائیں گی

ایک ہندو ساہوکار کا قتل

راولپنڈی ۔ ۸ جولائی ۔ موضع بھمبر یال ضلع کیمبلپور سے ایک ہندو ساہوکار نند رام کے قتل کی اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مرحوم اپنے رشتہ دار کو ملنے کے لئے ہری پور گیا ہوا تھا اس کا رشتہ دار اور وہ سیر کی غرض سے حویلیاں گئے ۔ جہاں منہ اندھیرے وہ نہانے کے لئے نالے پر گئے کہ دو تین مسلح مسلمانوں نے ان پر حملہ کر دیا ۔ لالہ نند رام وہیں ہلاک ہو گئے اور ان کے ساتھی نے بھاگ کر جان بچائی ۔ کپتان موقعہ پر پہنچ گیا ہے ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ قتل شہید گنج ایجی ٹیشن کا نتیجہ ہے اور مقتول کو سکھ سمجھ کر اس پر حملہ کیا گیا ہے

لنڈن میں ہندوستانی پولیٹیکل کانفرنس

لنڈن ۔ ۷ جولائی ۔ لکھنؤ کانگرس کے خاتمہ پر انڈین سوراجیہ لیگ کے ممبران کئی دفعہ اس لئے لنڈن میں جمع ہوئے ۔ تاکہ یہاں اپنی پولیٹیکل کانفرنس منعقد کر کے جنرل پبلک کو لکھنؤ کانگرس کے پاس کردہ ریزولیوشنوں سے آگاہ کریں اور رائے عامہ کی کانگرس سے ہمدردی حاصل کریں مجوزہ کانفرنس کے سیکرٹریاں ڈاکٹر ملکھراج آنند اور مسٹر کمریا ہیں اور مسٹر پریم دت نے صدارت کے فرائض ادا کرنے منظور کر لئے ہیں ۔ یہ کانفرنس ۱۱ اور ۱۲ جولائی کو ہوگی

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ۔ ورنہ عدم تعمیل شکایت معاف

Digitized by eGangotri

عدن کی علیحدگی کے متعلق آرڈران کونسل شائع ہوگیا

شملہ - ۷ جولائی - عدن آرڈر ان کونسل شائع ہوگیا ہے - عدن یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے ہندوستان سے علیحدہ ہوجائیگا - پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ میں ہندوستانیوں نے جن آٹھ تحفظات کا مطالبہ کیا تھا - وہ پورے کردئے گئے ہیں - پانچ آرڈریں درج ہیں اور تین ایگزکٹو کی ہدایات کے بموجب عمل میں آئینگے - ہندوستانیوں کے خلاف کوئی نسلی امتیاز نہیں روا رکھا جائیگا - عدن کی سپریم کورٹ کی اپیل بمبئی ہائیکورٹ میں ہوسکیگی - عدن میں ایڈوائزری ایگزکٹو کونسل ہوگی - لیجیسلیٹو کونسل نہیں ہوگی - عدن کی علیحدگی سے ہندوستان کو بیس لاکھ روپیہ سالانہ کی بچت ہوگی -

سوشل سروس کے پردے میں بدکاری

نئی دہلی - ۴ جولائی - پولیس نے ایک ہندو مہیلا آشرم سے پنجاب اور راجپوتانہ کے مختلف مقامات سے اغوا شدہ عورتوں کو برآمد کیا ہے ان عورتوں کو بدکاری کے لئے آشرم میں رکھا گیا تھا - اس انسٹی ٹیوشن سے تعلق رکھنے والے ۶ اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے -

کئی سکھ مسلمان ہوگئے

امرتسر - ۴ جولائی - پچھلے چند ماہ سے افغانستان میں رہنے والے ہندوؤں اور سکھوں کے مصائب کی داستان کی اطلاعات موصول ہورہی ہیں - انہیں جبرًا اپنے دیہات سے نکال کر جلال آباد میں اکٹھا کیا جارہا ہے ان پر طرح طرح کے ظلم ہورہے ہیں - رہنے کے لئے نہ کوئی مکان ہے اور نہ کھانے کو بیحد جن دیہات سے انہیں نکالا گیا ہے - وہاں ان کے گوردوارے اور مندر ہیں - بعض تاریخی گوردوارے ہیں - جہاں گورونانک جی بھی پہنچے تھے ان مندروں اور گوردواروں کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں - بہت سے ہندو اور سکھ مظالم برداشت نہ کرسکنے کی وجہ سے مسلمان ہوگئے

حبشیوں کا مسولینی کو قتل کرنیکا حلف

لنڈن - ۳۰ جولائی - بالاترین حلقوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ سائینور مسولینی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ابے سینیا کے طول وعرض میں مجوزہ فاتحانہ دورہ کو ملتوی کیا جائے - کیونکہ اسے یہ ڈر ہے کہ کہیں کوئی دل جلا حبشی اسے قتل نہ کردے - عدیس ابابا کے قرب و جوار میں رہنے والے ہزاروں حبشیوں نے یہ حلف لیا ہے کہ ہم ڈکٹیٹر کو قتل کرکے چھوڑیں گے

نئی گورنمنٹ ایتھوپیا

جنیوا - ۳۰ جولائی - ہیلی سلیسی شہنشاہ ابے سینیا نے لیگ سیکریٹریٹ کو مطلع کیاہے کہ سابقہ پرنس ہاڈلک کی زیرصدارت گورمیں ایتھوپیا کی گورنمنٹ قائم ہوگئی ہے - پرنس ممدوح سلطنت ایتھوپیا کی فوجی طاقت کی تنظیم کررہا ہے -

پانچہزار مزدوروں کی ہڑتال

پانڈیچری - ۲ جولائی - شہر میں بہت سنسنی پھیل گئی جبکہ تقریبًا پانچہزار مزدوروں نے جوکہ روڈیر ملز میں کام کرتے تھے - ہتھیار رکھ دئے اور آج ملز کی عمارت سے نکلنے سے انکار کردیا - بیان کیا گیا ہے کہ یہ ساری گڑبڑ اس وجہ سے شروع ہوئی کہ افسران اعلیٰ نے ملز کے تقریبًا پچاس مزدوروں کو رخصت پر کام کرنے کے عوض زائد اجرتیں ادا کرنے سے انکار کردیا

دربار تاجپوشی کی تیاریاں

لنڈن - ۲ جولائی - پریوی کونسل نے ملک معظم کی زیرہدایت دربار تاجپوشی کے سلسلہ میں ضروری انتظامات کے لئے ڈیوک آف یارک کی زیرصدارت ۴۲ سرکردہ اصحاب کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے - یارک اور کنٹربری کے لاٹ پادری - وزیراعظم لارڈوں کے نمائندے - کیبنٹ اور سہ پولیٹیکل پارٹیوں کے سرکردہ ممبر بھی شامل ہیں معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی صرف برطانیہ کے متعلق انتظامات کریگی - جہاں تک نوآبادیات وغیرہ کی شرکت اور دربار کی عام تیاریوں کا تعلق ہے اس سوال پر ابھی نوآبادیات کی حکومتیں اور برطانوی حکومت غور کررہی ہے -

تیرنے کا ریکارڈ توڑ دیا

بنگال کے مسٹر این چٹرجی اپنے ہم وطن مسٹر پی کے گھوش کا قائم کردہ تیراکی کا ریکارڈ (۲۲½) گھنٹے کے لئے متواتر ڈی اے - وی کالج کے تالاب میں ۲۳ گھنٹے متواتر تیر کر توڑ دیا

یوم آزادی پر ۵۰ آدمیوں کی موت

نیویارک - ۶ جولائی - سنیچر وار کو امریکہ میں یوم آزادی منایا گیا - اس دن تمام سرکاری دفاتر اور فرموں وغیرہ میں چھٹی تھی - لوگ رنگ رلیاں مناتے رہے - اس ایک دن میں حادثات سے ۲۸۰ اموات ہوئیں ۱۹۳۱ء کے بعد جبکہ ۳۸۴ اموات ہوئی تھیں - اس موقعہ پر اموات کی تعداد باقی برسوں کی نسبت سب سے زیادہ ہے - سنیچر وار کو جو حادثات ہوئے ان میں سے ۵۵ ہلاک ہوئے - ۷۵ ڈوب گئے

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی

مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑجاتی ہے - کھجلی - ککرے - سبز فی جالا پھولا وغیرہ کی اکسیر دوا ہے قیمت تین روپیہ فی تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا - لذیذ - ٹانک - قیمت چار روپے فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے خون وپیپ آنا روکتا ہے

قیمت ۴ ٹکہ ۳ آنے فی شیشی

برہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور طاقت دیتا ہے

قیمت ۸/ شیشی

برہمی بوٹی ۱۲/ سیر

فہرست ادویات مفت

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور - برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ

پشاور - میسرز برج لال اینڈ سنز چوک ریشم گراں

شملہ - میسرز ٹھاکر برادرس لوئر بازار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور
۲۹ جیٹھ سمت ۱۹۹۳

دیانند مٹھ

ایک نوجوان کو بیکار رہنے کی عادت تھی۔ کسی بزرگ نے اسے اپدیش دیا کہ بیکار مت رہا کرو۔ اس نے کہا کہ کوئی کام نہ ہو تو کیا کروں۔ اس بزرگ نے کہا اگر کوئی کام نہ ہو تو بیٹھے ادھیڑ کر سیا کرو۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے اس اپدیش کو ذہن نشین کر لیا ہے اور ہمیں کوئی کام نہ ہو تو ہم بیٹھے ادھیڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر یہ بات نہیں تو مجھے بتایا جائے کہ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج آریہ سنیاسیوں کے لئے جو سنستھا بنانا چاہتے ہیں۔ اس کی مخالفت کا کیا معنی؟ سوامی جی مہاراج "دیانند مٹھ" قائم کرنا چاہتے ہیں اور اس کی مخالفت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کچھ ذمہ دار اصحاب کی طرف سے کی گئی ہے۔ ہم نے صرف یہ دیکھنا ہے کہ اس سنستھا سے آریہ سماج کو لابھ ہوگا یا نہیں۔ اگر اس کی ضرورت آریہ سماج کے لئے لابھدایک ہے تو دوسری باتوں میں پڑنا بے معنی ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ انتری پربندھ جمہوری اصولوں پر مبنی ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہر جگہ جمہوریت چل سکتی ہے اور کیا آریہ سماج کی انتری سنستھاؤں کا ... جمہوریت ہے۔ دیانند مٹھ کا انتری پربندھ سنیاسیوں کے ہاتھ میں ہوگا۔ اگر یہ بات جمہوریت کے اصولوں کے خلاف ہے تو ... دیانند مٹھ جمہوریت کے اصولوں کے خلاف ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آریہ سماج کی کئی انتری سنستھائیں ایسی ہیں جن کے پربندھ میں جمہوری اصولوں کو کوئی دخل نہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ دیانند اینگلو ودیالیہ لاہور کے انتری پربندھ میں سبھا کو کسقدر دخل حاصل ہے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ یہ پربندھ آچاریہ کے ... میں ہے۔ گوروکل کے متعلق تو کہتے ہیں یہ تسلیم کیا جاتا رہا ہے کہ آچاریہ اور برہمچاریوں کے درمیان کسی کو آنے کا ادھیکار نہیں ... ان دونوں کا ایک دوسرے سے وہی سمبندھ ہے جو ... والدین کا اولاد سے ہوتا ہے۔ گوروکل کو ... آپ چاہیں تو اس کے ... زیادہ اس سنستھا کا پربندھ دو ... سبھا کے آدھین ایک

اور سنستھا ہے جس کا نام "دیانند سیوا سدن" ہے اس کے ممبر سبھا کے لائف ممبر ہوتے ہیں اس سنستھا کا انتری پربندھ بھی سدن کے ممبروں کے ہاتھ میں ہے اور انترنگ سبھا کسی بات کا فیصلہ نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ وہ اس سنستھا کی سبھا میں پیش نہ ہو سکے۔ اس میں عجیب بات بھی کیا ہے کہ سنیاسیوں کی سنستھا کا پربندھ سنیاسی کریں۔ سنیاسیوں کے آچار ویوہار۔ رہن سہن اور کھان پان گرہستھیوں سے اسقدر مختلف ہیں کہ گرہستھی اگر پربندھ کرنا بھی چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ وہ ان کے پربندھ میں ویسے ہی ناکام ثابت ہوں گے۔ جیسے کہ سنیاسی کسی گرہستھیوں کی سنستھا کے پربندھ میں۔ کیا گرہستھی اس بات کے لئے تیار ہو سکتے ہیں کہ ان کی کسی سنستھا کا پربندھ سنیاسیوں کے ہاتھ میں دیا جائے۔ اگر گرہستھی تیار نہیں ہو سکتے تو سنیاسی کیسے ہو سکتے ہیں۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ سنیاسیوں کو روپیہ پیسہ کے جھمیلوں میں نہ پڑنا چاہئے۔ لیکن اس کے یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ انہیں اپنی ذات کے لئے روپیہ پیسہ جمع نہیں کرنا چاہئے۔ سوامی سوتنترانند جی دس سال تک دیانند اینگلو ودیالیہ کے آچاریہ رہے۔ وہ ودیالیہ کے لئے روپیہ بھی جمع کرتے رہے اور سال بھر کا خرچ ان کے ذریعہ ہوتا رہا۔ جہاں تک دیانند مٹھ کی آمدنی اور خرچ کا سوال ہے اس کا حساب بھی باقاعدہ رکھا جائیگا اور اسکی مالک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہوگی۔ تاکہ اگر کسی وجہ سے یہ چل نہ سکے تو اس کی جائداد وغیرہ آریہ سماج کے لئے ضائع نہ ہو۔ سوامی جی نے اس وقت جو دس ہزار روپیہ کی اپیل کی ہے وہ صرف زمین کے لئے ہے۔ انہیں امید ہے کہ دانی مہاشے سادھوؤں کے لئے کٹیاں بنوا دیں گے۔ میرا خیال ہے کہ جو سادھو اس مٹھ میں رہیں گے ان کا بھوجن وغیرہ زیادہ تر بھکشا سے ہوگا۔ سوامی جی دیانند اینگلو ودیالیہ کے آچاریہ رہکر ثابت کر چکے ہیں کہ وہ خود کس قدر سادہ رہ سکتے ہیں اور دوسروں کو کس قدر سادہ رکھ سکتے ہیں۔ ان دس ورشوں میں

انہوں نے ایک بھی دن اینگلو ودیالیہ کے بھنڈارے سے بھوجن نہیں کیا۔ وہ ہمیشہ بھکشا کا بھوجن کرتے رہے۔ ان کے وقت میں ودیالیہ مالی طور پر ترقی کرتا رہا۔ شری سوامی ستیانند جی مہاراج نے دیانند اینگلو ودیالیہ کے لئے ایک لاکھ روپیہ جمع کرنے کا سنکلپ کیا تھا۔ دیانند جنم شتابدی کے اوسر تک وہ ڈیڑھ لاکھ کے قریب وعدے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن نقد ستر ہزار سے زیادہ جمع نہ ہو سکا۔ گویا اینگلو ودیالیہ ستر ہزار روپیہ نقد سرمایہ سے شروع ہوا۔ جب سوامی سوتنترانند جی اس سے علیحدہ ہوئے تو ودیالیہ کا نقد سرمایہ ایک لاکھ دس ہزار روپیہ تھا۔ گویا وارشک اخراجات کو پورا کرنے کے بعد سوامی جی سرمایہ میں چالیس ہزار کا اضافہ کرنے میں کامیاب ہوئے۔ وہ دس برس ودیالیہ کے آچاریہ رہے۔ ایک ورش بھی ایسا نہیں آیا۔ جبکہ ودیالیہ کو خسارہ رہا ہو۔ انہیں ودیالیہ سے جدا ہوئے ایک ورش ہوا ہے اور پہلے ہی ورش میں ودیالیہ کو دو ہزار کے قریب گھاٹا رہا ہے۔ اینگلو ودیالیہ کے متعلق ان کا جو تجربہ ہمیں حاصل ہوا ہے۔ اسکی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ دیانند مٹھ نہایت کفایت شعاری سے چلایا جائیگا اور کہ اس کا دھن سوامی جی کے ہاتھوں میں محفوظ ہوگا۔ آریہ جنتا کو صرف یہ دیکھنا چاہئے کہ سنستھا محفوظ ہاتھوں میں ہے یا نہیں اور کہ اس کے غلط راہ پر پڑنے کا احتمال تو نہیں ہو سکتا۔ جب تک سوامی سوتنترانند جی اس کے مہا[ن] ہیں۔ تب تک اس قسم کی سمبھاونا ہو نہیں سکتی۔ لیکن پھر بھی احتیاط کے طور پر اس کے قواعد میں یہ رکھا جا سکتا ہے کہ غلط راہ پر پڑنے کی صورت میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مداخلت کر سکے۔ ابھی تک ہم قواعد کی منزل تک نہیں پہنچے اگر قواعد میں کوئی خامی رہتی تو مخالفت کے کوئی معنے بھی ہو سکتے تھے۔ لیکن یہاں تو شروع سے ہی مخالفت شروع ہو گئی ہے۔ بدقسمتی سے آریہ سماج کی اوستھا یہ ہو رہی ہے کہ ہم یہ نہیں دیکھتے کہ کام کیسا ہے بلکہ یہ دیکھتے ہیں کہ کرنے والا کون ہے۔ کام کی نوعیت کو نہیں دیکھتے بلکہ کام کرنیوالے کی شخصیت کو دیکھتے ہیں۔ دیانند مٹھ کے نام پر بھی اعتراض کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس سے آریہ سماج میں ایک مٹھ کی بنیاد پڑ جائیگی جسکی رشی دیانند مخالفت کرتے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اعتراض بھی فروعی ہے یا کم از کم قبل از وقت کیا گیا ہے۔ جو بھائی یہ سمجھتے ہیں کہ اس سنستھا کا نام دیانند مٹھ نہ ہونا چاہئے

ان کا فرض تھا کہ سوامی جی مہاراج کا دھیان اس طرف دلا دیتے اور بس۔ اس سنستھا کے متعلق جب باقی تفاصیل کا فیصلہ ہوتا تو اس کے نام پر بھی غور ہو جاتا۔ سوامی جی کا کہنا ہے کہ مٹھ اصطلاحی طور پر اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سادھوؤں کا ڈیرا ہو۔ اس کے لئے اور کوئی شبد نہیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو اعتراض بے معنی ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر سنسکرت ساہتیہ میں مٹھ سے موزوں تر کوئی نام ہو تو میں نہیں سمجھتا کہ سوامی جی کو اس کے اختیار کرنے میں کوئی عذر ہو سکتا ہے۔ بہرحال یہ کام ودوانوں کا ہے۔ چند ایک ودوانوں سے مشورہ لیا جا سکتا ہے کہ اس سنستھا کا نام کیا ہو۔ لیکن یاد رہے کہ سنستھا کے نام پر اعتراض کرنے کا حق صرف انہی لوگوں کو ہے جو سنستھا کے خلاف نہیں جو لوگ سنستھا کے سرے سے ہی خلاف ہیں۔ انہیں اس کے نام سے کیا تعلق؟ ہاں اگر وہ سنستھا کی اپیوگتا کے قائل ہیں اور انہیں اعتراض صرف اس کے نام پر ہے تو بے شک ان کا حق ہے کہ ان کے اعتراض کو وقعت کی نگاہ سے دیکھا جائے اور اگر درست ہو تو قبول کیا جائے۔ دیانند مٹھ کے متعلق جو نکتہ چینی ہوئی ہے اس پر مجھے افسوس ہے۔ مجھے سنتوش ہے تو یہ کہ آریہ جنتا کی طرف سے بحیثیت مجموعی اس کا سواگت کیا گیا ہے اور وہ چاہتی ہے کہ یہ جلد سے جلد کھلے۔ سوامی جی نے دس ہزار کے لئے اپیل کی تھی ان کی طرف سے یہ گھوشنا پرکاشت ہو چکی ہے کہ ساڑھے چھ ہزار روپیہ نقد اور وعدے کی صورت میں جمع ہو چکا ہے۔ مجھے کسی نے بتایا ہے کہ اب تک یہ رقم آٹھ ہزار تک پہنچ چکی ہے گویا دس ہزار کے جمع ہونے میں زیادہ دیر نہیں اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جہاں تک آریہ سماج کے سروسادھارن کا تعلق ہے انہیں اس بات کا ہرش ہے کہ سوامی جی ایسی سنستھا کھول رہے ہیں۔

یہ سوال بھی کیا گیا ہے کہ یہ سنستھا کس لئے کھولی جا رہی ہے۔ سنیاسی تو بنائے نہیں جاتے سنیاسی تو خود بنتے ہیں۔ یہ درست ہے لیکن سوامی جی مہاراج نے یہ کب کہا ہے کہ وہ سنیاسی بنانے کے لئے یہ سنستھا کھول رہے ہیں۔ انہوں نے اس سنستھا کے دو اُدیش بتائے ہیں ایک یہ کہ سنیاسیوں کو آریہ بنایا جائے اور انہیں آریہ سماج کی سیوا کے یوگیہ بنایا جائے۔ دوسرا یہ کہ آریہ سنیاسیوں کے رہنے کا کوئی استھان ہو جائے جہاں رہکر وہ سوادھیائے کر سکیں اور روگی وغیرہ ہونیکی صورت میں جہاں انکی خبرگیری کی جا سکے

اس بات سے کسی کو انکار نہ ہوگا کہ سچے سنیاسی جنتا کا اپکار کر سکتے ہیں اور ان کے ذریعہ اپکار ہوتا ہے۔ آریہ جاتی کو اس وقت تک بھگونے کے لئے سنیاسی دھن ہے اور لاکھوں سادھو اس سنیاسی دھن کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندو جنتا کو بہکاتے پھرتے ہیں۔ اس بات سے بھی کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ جس خوبی سے سنیاسی پرچار کر سکتے ہیں۔ گرہستھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ سنیاسیوں کو پریوار کا کوئی بندھن نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر کوئی ایسی سنستھا ہو جو سنیاسیوں کو آریہ بنا کر آریہ سماج کی سیوا میں لگا سکے تو اس سے جنتا کا بھاری کلیان ہوگا سنیاسی وہاں بھی جا سکتے ہیں جہاں گرہستھی نہیں جا سکتے۔ گرہستھیوں کے ذریعہ جو غلط خیالات کی اشاعت ہوتی ہے۔ اس کا انتظام تو ہم نے کر لیا۔ لیکن سادھوؤں کے ذریعہ جو عوام بہکائے جاتے ہیں۔ اس کا علاج ہمارے پاس کیا ہے؟ گرہستھی اپدیشک اس کا علاج نہیں کر سکتے وہ تو سنیاسی اپدیشک ہی کر سکتے ہیں۔ اس سنستھا کے دوسرے اُدیش سے بھی کسی کو مت بھید نہیں ہو سکتا۔ سنیاسی گرہستھی نہیں۔ لیکن وہ منش تو ہیں۔ وہ پریوار کے بندھنوں سے آزاد ہیں لیکن منش ہونے کی وجہ سے قدرت نے جو بندھن ان پر لگا رکھے ہیں۔ ان سے وہ آزاد نہیں۔ اس لئے ان کا کبھی نہ کبھی بیمار ہونا لازمی ہے۔ کیا اس میں آریہ سماج کی شوبھا ہے کہ جب کوئی آریہ سنیاسی بیمار ہو تو آریہ سماج بھر میں کوئی اس کی خبر لینے والا نہ ہو۔ میں نہیں کہتا کہ ان کی خبر لینے والے گرہستھی نہیں ہیں لیکن بہت کم اور جو زیادہ سنتوشا اور بھگتی رکھتے ہوئے بھی سنیاسی نہ ہونے کی وجہ سے سنیاسیوں کی پوری سیوا نہیں کر سکتے۔ اگر بیماری وغیرہ کی حالت میں سنیاسیوں کی سیوا کا سنتوش جنک پربندھ ہو جائے تو وہ بھی آریہ سماج کی سیوا ہی ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آریہ سنیاسی آریہ سماج کی زیادہ سے زیادہ سیوا کر سکیں گے۔ منش ہوتے ہوئے کبھی نہ کبھی سنیاسیوں کے لئے تھک جانا بھی لازمی ہے۔ انہیں وشرام کرنے کے لئے کوئی جگہ چاہئے۔ اگر کوئی آریہ ایسی جگہ مہیا کرتا ہے تو وہ ہمارے دھنیہ واد کا پاتر ہے نہ کہ نندا کا۔

سادھو آشرم آریہ سماج کے لئے نئے نہیں شری سوامی سروانند جی مہاراج نے ورشوں سے ایک سادھو آشرم کھول رکھا ہے۔ اسی طرح اجمیر میں بھی ایک سادھو آشرم ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کسی اور جگہ بھی ہو۔ اس لئے سادھو آشرم کی مخالفت کرنا مناسب تھا تو اس وقت جب پہلا آشرم کھولا گیا تھا۔ اب نہیں۔ ہاں اگر خیال ہو کہ سوامی سروانند جی کا آشرم تو آریہ سماج کے لئے اپیوگی ہے اور سوامی سوتنترانند جی کا انپیوگی تو اور بات ہے۔ سوامی سوتنترانند جی کا آشرم اپنی زندگی کی ابتدائی منزل طے کر چکا ہے۔ اب وہ دوسری منزل میں قدم رکھنے کو ہے۔ قائمی کی تیاری ہو چکی ہے۔ اب وہ قائم ہونے والا ہے۔ کیا یہ مناسب نہیں کہ ساری آریہ جنتا متفقہ طور پر اسے آشیرواد دے تاکہ وہ آریہ سماج کے لئے اپیوگی سدھ ہو۔ میں آشا کرتا ہوں کہ اب اس کا ورودھ چھوڑ دیا جاویگا اور سب بھائی بلا لحاظ اس کے کہ وہ اس کے حق میں تھے یا خلاف۔ اسے اپنائیں گے۔

کرشن

ویدجینتی سپتاہ

اس ورش ویدجینتی سپتاہ ۳ اگست سے ۱۰ اگست تک منانے کے لئے ہماری شرومنی سبھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ سماجوں کو آدیش دیا ہے اور ان کی سہولیت کے لئے پروگرام بھی شائع کر دیا ہے۔ ۳ اگست کو رکشا بندھن یا شراونی ہے اور ۱۰ اگست کو جنم اشٹمی۔ آریہ سماجوں کو چاہئے کہ وہ اس سپتاہ میں جہاں وید پرچار کی طرف خاص توجہ دیں۔ وہاں سوادھیائے کو اپنے دینک کاریہ کرم میں سملت کر لیں۔ اس سپتاہ میں تو وشیش روپ سے اس اور دھیان دیں۔ ہمارے پوروج تو شراونی سے وید کا سوادھیائے آرمبھ کر کے ساڑھے چار ماس تک جاری رکھتے تھے اگرچہ سوادھیائے ان کے دینک کاریہ کرم کا ایک انگ ہی تھا۔ لیکن برسات کے شروع ہو جانے سے ان ساڑھے چار ماسوں میں انہیں وید کے سوادھیائے کا وشیش اوسر مل جاتا تھا۔ آشا ہے آریہ بھائی اس سپتاہ کو اُتساہ سے منائیں گے اور سوادھیائے کو اپنے جیون میں لانے کا پریتن کریں گے۔

سرحد کے ڈسٹرکٹ بورڈ سکولوں میں تبلیغ

سرحد کے وزیر تعلیم کے ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر نے جو صورت حالات پیدا کر دی ہے اس کے پیش نظر ہندوؤں اور سکھوں کو جو اقلیت میں ہیں کئی خدشات کا امکان تھا۔ اسی شرانگیز سرکلر کے خلاف ہندوؤں اور سکھوں کا عالمگیر پروٹسٹ دیکھ کر چاہئے تو یہ تھا کہ وزیر تعلیم کی طرف سے اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ اور سرکلر کی وجہ سے پیدا شدہ تشویش کو دور کرنے کے لئے کوئی مصالحانہ سعی کی جاتی۔ لیکن ہو کیا رہا ہے۔ اس امید کے بالکل خلاف جو خدشات ابھی دل میں تھے وہ آنکھوں دیکھنے نصیب ہو رہے ہیں۔

معاصر "فرنٹیر ایڈووکیٹ" نے اس امر کی شکایت کی ہے کہ ضلع پشاور کے بعض ڈسٹرکٹ بورڈ سکولوں میں جن میں مسلمان بچوں کے ساتھ اقلیتوں کے بچے بھی دوش بدوش بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں مسلمانوں کی مشہور تبلیغی سوسائٹی انجمن حمایت اسلام لاہور کا مرتب کردہ نصاب تعلیم رائج کر دیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ سکول گورنمنٹ سکولوں کی دوسری شکل ہیں اور ان پر ہندو اور مسلمانوں کا یکساں حق ہے۔ اس لئے ان سکولوں میں ایسا نصاب تعلیم مقرر کیا جانا جو صرف اسلامیہ سکولوں کے لئے ہی مخصوص ہو۔ کسی صورت میں بھی قرین انصاف نہیں۔ مثال کے طور پر اردو کی تیسری کتاب میں ایک نعت ہے۔ جو ہندو اور مسلمان بچوں کو مل کر پڑھنی پڑتی ہے اور معاصر کا کہنا ہے کہ بعض اوقات گا کر بھی سنائی جاتی ہے وہ نعت یہ ہے۔

محمد کی مداح دنیا ہے ساری۔ محمد کا وصف عالم ہے سارا
مطیع محمد مطیع خدا ہے خدا کا پیارا ہے محمد کا پیارا
محمد نے دنیا کے بت توڑ ڈالے۔ ہوا بت پرستوں کا دل پارا پارا
محمد ہے پشت پناہ غریباں۔ وہی ہے وہی عاجزوں کا سہارا
نبوت کے دیتے رہے ہیں گواہی۔ کبھی دام و دد اور کبھی سنگ خارا
محمد کے اصحاب وہ پہلوان تھے۔ ہوا جو مقابل وہ میدان ہارا
نہیں جو کہ پیرو محمد کے گھر کا۔ وہ پھرتا رہا دربدر مارا مارا
ہوئی ختم پیغمبری اس جہاں سے زمانے سے جب دم محمد سدھارا
محمد کا رستہ نہ چھوڑو عزیزو وہی رہنما ہے ہمارا تمہارا
محمد کی ہے ذات دریائے رحمت وہ ڈوبا کیا جس نے اس سے کنارا

اس کو پڑھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ ایسا نصاب تعلیم ہندو اور سکھ بچوں کے لئے مقرر کیا جانا مناسب و قرین انصاف ہے؟ ایسا نصاب تعلیم مسلم سکولوں کے لئے بلاشبہ مفید ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کا ایسے سکولوں میں لگایا جانا جہاں کہ ہندو سکھ اور دوسرے مذاہب کے بچے بھی زیر تعلیم ہوں کیونکر برداشت کیا جا سکتا ہے؟ اس پر لطف یہ کہ اس نصاب تعلیم کی کتابوں پر صاف لکھا ہوا ہے کہ یہ صرف اسلامیہ مدارس کے لئے ہیں" جس کے یہ معنی ہیں کہ اقلیتوں کے حقوق کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تبلیغ کا یہ نیا ڈھنگ اختیار کیا گیا ہے اور نعت پر ہی بس نہیں۔ ہم اردو کی چوتھی کتاب سے "میرے عقیدے" کے عنوان سے مندرجہ ذیل سبق کا اقتباس درج کرتے ہیں۔ اس سے پتہ چل جائیگا کہ ایسا نصاب تعلیم مقرر کرنے میں حکام کہاں تک حق بجانب ہیں؟ اور غیر مسلموں کو تبلیغ کے اس نئے ڈھنگ کے خلاف گورمکھی ہندی گھاتک سرکلر کی طرح صدائے احتجاج بلند کرنے کی کہاں تک ضرورت ہے لکھا ہے:۔

(۱) دوستو! میں مسلمان ہوں۔ میرا مذہب اسلام ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے رسول اکرم صلعم کی امت میں پیدا کیا۔ جس امت میں ہونے کی خواہش بہت سے لوگ کرتے رہے۔ میرے مذہب کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے:۔

(۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز (۳) روزہ (۴) زکواۃ دینا۔ (۵) حج بیت اللہ شریف

(۲) میرا عقیدہ ہے کہ ایمان سب نیکیوں کی جڑ ہے۔ اس کا بڑا رکن یہ ہے کہ جو باتیں رسول اکرم صلعم سے بیان کی ہیں۔ ان کا زبان سے بھی اقرار کیا جائے اور سچے دل سے ان پر اعتقاد کیا جائے۔

(۷) میرا عقیدہ یہ بھی ہے کہ جب مردہ قبر میں داخل ہوتا ہے تو منکر اور نکیر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اس سے تین سوال کرتے ہیں (۱) تیرا رب کون ہے (۲) تیرا دین کیا ہے (۳) تیرا نبی کون ہے؟ اگر وہ ان سوالوں کے جواب دے کہ میرا رب اللہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ جس نے مجھے کھانے کو دیا وغیرہ۔ میرے نبی حضرت محمد مصطفےٰ ہیں اور میرا دین اسلام ہے تو اس پر خدا کی رحمت نازل ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ورنہ وہ عذاب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ سانپ اور بچھو اس کے جسم کو ڈستے رہتے ہیں۔ زمین اردگرد سے تنگ ہو کر اس کے جسم کو دبا دبا کر تکلیف پہنچاتی ہے۔

(۹) میرا عقیدہ ہے کہ بہشت اور دوزخ کی نسبت جو کچھ نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے۔ درست ہے۔ بہشت بڑی اچھی جگہ ہے وہاں ہر قسم کا آرام ہے۔ وہاں شہد اور دودھ سے بھری ہوئی نہریں بہتی ہیں۔ دل بہلانے اور خدمت کرنے کو خوبصورت عورتیں (حوریں) اور خوبرو لڑکے (غلمان) موجود ہیں۔ وہاں سب سے بڑی نعمت خدا کا دیدار ہے۔ جو نیک لوگوں کو نصیب ہوگا۔ مگر دوزخ سے خدا کے بڑی بڑی جگہ ہے جس میں مشرک، گنہگار اور منافق لوگ ڈالے جائیں گے۔

جائے غور ہے کہ ایک ہندو بچے کے دماغ میں ان عقیدوں کو ٹھونسنا جو اس کے مذہب کی رو سے سراسر لغو ہیں کہاں تک ٹھیک ہے ایسے سبق ہندو بچوں کو رٹانا بلاشبہ ان کے دماغ میں اسلامی تعلیم کا بیج بونا ہے یہ تبلیغ نہیں تو اور کیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہندو اور سکھ اسے برداشت کرنے کو تیار ہیں؟ ہرگز نہیں اگر ہندو اور سکھ ہندی گورمکھی گھاتک سرکلر کے خلاف عالمگیر مذمت کا مظاہرہ کر سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس وقت خاموش رہیں جبکہ ان کے بچے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مسلم اخبارات کا مکروہ پروپیگنڈا

چند روز ہوئے مسلم اخبارات نے یہ خبر بڑے زور سے شائع کی تھی کہ مسٹر عبداللہ گاندھی کے دوست اور مہاتما گاندھی کے چیلے پنڈت جنار دھن اور بال بچوں نے قبول اسلام کر لیا ہے۔ پچھلے ہفتہ ہم نے لکھا تھا کہ یہ خبر تصدیق شدہ نہیں اور ہم ماننے کے لئے تیار نہیں کہ مہاتما گاندھی کے چیلے جو خود ہریجن ادھار کا کام کرتے رہے ہوں اسلام قبول کر سکتے ہیں ہمارا یہ خیال ٹھیک نکلا۔ مرتی ہریجن سیوا سنگھ کو تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ یہ اطلاع نہایت مضحکہ خیز ہے اور اس میں مطلقاً کوئی صداقت نہیں۔ اس ضلع میں نہ کوئی ایسا گاؤں ہے۔ جس کا "سٹار آف انڈیا" اور دوسرے مسلم اخبارات نے ذکر کیا ہے اور نہ ہی جنار دھن نام کوئی برہمن ہے"۔ اس واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آجکل مسلم اخبارات کس قدر مکروہ پروپیگنڈا سے کام لے رہے ہیں۔ ایک بے بنیاد خبر کو لے کر بغلیں بجانا اور اسلام کی خصوصیات کا ڈھول پیٹنا انہی کو زیب دے سکتا ہے۔ ورنہ "اسلامی تہذیب" اور اسلام کی تعلیم کی جو حقیقت ہے۔ اسکو ایک دنیا جانتی ہے۔ ۲۳ جولائی کے "پیغام صلح" میں شائع شدہ اپنے خطبہ میں مولوی محمد علی نے صاف الفاظ میں اعتراف کیا ہے کہ "اگر تبلیغ کے لئے کہیں ہم جاتے ہیں تو کوئی بات سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتا" اس کے علاوہ ایران۔ ٹرکی وغیرہ خالص اسلامی ممالک میں جو سلوک اسلامی تہذیب اور اس کے تمدن سے کیا جا رہا ہے۔ وہ سب پر عیاں ہے

ہندوؤں کے بائیکاٹ کی تحریک

راولپنڈی کی تازہ اطلاع ہے کہ کوٹ بھائی تھان سنگھ کے تمام علاقہ میں مسلمانوں کو تلقین کی جا رہی ہے کہ نہ وہ ہندوؤں سے سودا خریدیں اور نہ ہی ان سے لیا ہوا قرضہ ادا کریں۔ چند مسلمانوں کو اس کی خلاف ورزی کرنے پر جرمانے بھی کئے گئے ہیں۔ یہی نہیں کہ ہندوؤں کے بائیکاٹ کی یہ تحریک صرف کوٹ بھائی تھان سنگھ تک ہی محدود ہے بلکہ اطلاعات بتلاتی ہیں کہ یہ وبا دیہات میں بھی نہایت سرعت سے پھیل رہی ہے یہ امر صد درجہ رنجدہ ہے کہ شہروں کے فرقہ وارانہ جھگڑوں کا اثر دیہات پر بھی پڑتا ہے اور مسلمانوں کی طرف سے ہندوؤں کے خلاف جھٹ پروپیگنڈا شروع ہو جاتا ہے اور دیہات کی خوشگوار فضا کو خواہ مخواہ مکدر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ گو ہندوؤں کی پنجاب میں اقلیت ہے اور اقتصادی طور پر انہیں اس تحریک سے کافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لیکن دیہات میں اس خطرناک تحریک کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں بھی فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتا۔

جلسہ میں مسلمانوں کی بیجا مداخلت

پچھلے ہفتہ آریہ سماج مہاراج گنج سرینگر کا جلسہ تھا۔ آریہ سماج کے اصولوں پر لیکچر ہو رہا تھا کہ چند مولوی اور دیگر سینکڑوں مسلمان زبردستی مندر میں گھس آئے اور شور مچانا شروع کر دیا۔ اس مداخلت کی وجہ سے کارروائی کو سرانجام دینا ناممکن ہو گیا۔ ہجوم نے ہندو دھرم۔ اسکی دھارمک پستکوں اور بزرگوں کی شان میں نہایت اشتعال انگیز الفاظ استعمال کئے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر کے مسلمانوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں اور شرارت کرنے کے لئے موقعہ کی تلاش میں رہتے ہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ آریہ سماج کے پرامن جلسہ میں اس طرح رخنہ اندازی کرتے اور ہندو بزرگوں کی توہین کرتے امید ہے کہ حکام اس معاملہ کی پوری تحقیقات کریں گے اور جو لوگ اس شرارت میں شامل تھے ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جائیگی۔

گورنمنٹ سکول میں نماز کی تعلیم

چند روز ہوئے یہ خبر آئی تھی کہ جرائم پیشہ اقوام کی بستیوں کے سکولوں میں پڑھانے والے مسلم معلم تبلیغ کا کام کر رہے ہیں اور ان کی دربردہ حوصلہ افزائی بھی کی جا رہی ہے۔

اب ہم نے "راجپوت گزٹ" میں یہ خبر حیرت سے پڑھی ہے کہ کھاکھاپور ضلع گجرات کے سرکاری پرائمری سکول میں ایک مسلم مدرس ہندو اور سکھ لڑکوں کو نماز سکھاتا رہا اور اسلام کی فضیلت بیان کرتا رہا۔ لیکن جب لڑکوں کے والدین کو علم ہوا تو انہوں نے اپنے لڑکوں کو سکول بھیجنا بند کر دیا۔ سنا گیا ہے کہ اب تک لڑکے ہڑتال پر ہیں گورنمنٹ سکولوں کا مقصد ناسمجھ اور خام عقل بچوں کو اسلام کی طرف کھینچنا نہیں اور نہ ہی مسلم مدرس اس کام کے لئے نوکر رکھے گئے ہیں ان حالات میں کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی کہ محکمہ تعلیم اس مدرس کے خلاف مناسب کارروائی نہ کرے۔

ہم نہیں کہتے کہ گورنمنٹ سکولوں میں کام کرنے والے مدرس اپنے مذہبی کاموں میں دلچسپی نہ لیں لیکن ان کی سرگرمیاں اپنی جماعت میں ہی محدود رہنی چاہئیں۔ گورنمنٹ سکول بلا امتیاز مذہب ملت سب کے لئے ہیں۔ وہاں تبلیغ کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں ہونی چاہیے محکمہ تعلیم کو چاہیے کہ اس معاملہ کی تحقیقات کر کے مناسب کارروائی کرے۔

محکمہ ریلوے میں تخفیف

بے روزگاری دن بدن بڑھ رہی ہے چند روز ہوئے۔ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ لیجسلیٹو اسمبلی میں ایک ۸۰ روپیہ ماہوار کی اسامی خالی ہوئی۔ جس کے لئے اشتہار دینے پر ۳۵ سو درخواستیں موصول ہوئیں۔ تازہ اطلاع ہے کہ جموں میں ایک ۳۵ روپیہ کی سکول ماسٹری کی جگہ خالی ہوئی جس کے لئے ایک ایل ایل بی کی درخواست بھی موصول ہوئی ان دو واقعات سے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ بیکاری کا زور کس قدر ہے اور آج نوکری کے میدان میں تعلیم کی قیمت کیا ہے ایک بی اے ایل ایل بی ۳۵ روپیہ کی سکول ماسٹری کے لئے درخواست دینے پر بھی مجبور ہو سکتا ہے جبکہ وہ اپنی پریکٹس سے یہ معمولی رقم بھی پیدا نہ کر سکتا ہو۔ یہ حالات حد درجہ افسوسناک ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ محکمہ ریلوے میں پھر تخفیف کا چکر چلنے والا ہے۔ ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے جنرل سیکرٹری ریلوے یونین کو مطلع کیا ہے کہ تخفیف ضرور ہو گی اور اس سلسلہ میں احکام جاری کر دئے گئے ہیں۔

صوبہ میں بیروزگاروں کی تعداد پہلے ہی کچھ کم نہیں۔ اس تخفیف کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ان بیروزگاروں کی تعداد میں اور بھی اضافہ ہو جائے گا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قوم کے رہنما اس کے تدارک کا کوئی طریقہ سوچیں

ہندو آنکھیں کھولیں

بارہا ان کالموں میں لکھا جا چکا ہے کہ کسطرح مسلمان آجکل اچھوتوں میں تبلیغ کر رہے ہیں اور اس کے لئے وہ کیا کیا ذرائع اور وسائل عمل میں لا رہے ہیں۔ تازہ اطلاع ہے کہ مصر یونیورسٹی جامعہ الازہر کے پرنسپل نے سر محمد اقبال کو ایک چٹھی لکھی ہے کہ "معلوم ہوا ہے ہندوستان کے اچھوت ہندو دھرم کو چھوڑ کر کسی اور مذہب میں داخل ہونے والے ہیں۔ اس لئے آپ لکھیں کہ اچھوتوں کو مسلمان بنانے کے لئے کتنے علما بھیجے جائیں" پرنسپل کی چٹھی اس بات کی مظہر ہے کہ ہندو تہذیب و تمدن اور ہندو دھرم پر حملہ کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں اور مسلمان اس کے لئے ہر ممکن قربانی کر رہے ہیں [illegible] ہے اس بات کی کہ ہندو چاہے وہ خیالات کے اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے سے کتنے بھی دور کیوں نہ ہوں۔ قوم کے اس مشترکہ مفاد کے لئے ایک محاذ پر متحد ہو جائیں اور آنے والے اس خطرہ کو روکنے کے لئے ہر طرح سے تیار رہیں۔ ورنہ تباہی یقینی ہے

سناتن دھرم خطرہ میں

اسمبلی میں دو مفید بل پیش ہونے والے ہیں ایک اچھوتوں کے لیڈر مسٹر ایم سی راجہ کا جسکا مقصد چھوت چھات مٹانا اور اچھوتوں پر لگی ہوئی پابندیوں کو ہٹانا ہے اور دوسرا ڈاکٹر بھگوانداس کا انتر جاتیہ وواہ بل ہے۔ اگر یہ بل پاس ہو جائیں تو مجلسی اصلاحات کے لئے کس قدر مفید ہو سکتے ہیں یہ امر کسی سے مخفی نہیں۔ افسوس ہے تو یہ کہ کٹر پنتھیوں نے اپنی پرانی عادت سے مجبور ہو کر ان کے خلاف شور مچانا ابھی سے شروع کر دیا ہے۔ جب کبھی ہندو سماج میں کسی مجلسی اصلاح کی تحریک شروع ہوتی ہے ان لوگوں کی طرف سے "سناتن دھرم خطرہ میں" کی دوہائی شروع ہو جاتی ہے۔ ہم مجلسی اصلاحات کے لئے قانون کی مداخلت کو اچھا نہیں سمجھتے۔ لیکن اگر اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو کیا بھی کیا جا سکتا ہے؟ "جگت گورو" شنکر آچاریہ "سناتن دھرم خطرہ میں" کی دوہائی دینے والوں کے لیڈر ہیں۔ چنانچہ وہ لنگر لنگوٹے کس کر میدان میں آ رہے ہیں۔ آپ نے سناتن دھرم کے شیدائیوں سے اپیل کی ہے کہ ۳۰ جولائی کو ان بلوں کے خلاف مظاہرے کریں۔ یعنی "سناتن دھرم خطرہ میں" کا شور بلند کیا جائے۔ حیرت ہے کہ قوم کی حالت پر ان کو کیوں رحم نہیں آتا؟ نہ جانے انہیں کب ہوش آئیگی؟

اچھا ٹوتھ پاؤڈر

کے ساتھ روزانہ دانت صاف کرنے سے مرض پائیوریا ہرگز نہیں ہوتا اور اگر ہو گیا ہو تو یقیناً دور ہو جاتا ہے۔ پیپ خون آنا۔ بدبو آنا۔ پانی سے ٹیس لگنا۔ مسوڑوں کا پھولنا قطعی بند ہو جاتا ہے اور میلے دانت جواہرات کی طرح چمکنے لگتے ہیں۔ دانتوں کے زہر پیدا ہونے سے گلے پڑنے بھی موقوف ہو جاتے ہیں۔ اچھا کی ایک پڑیا یا ایک شیشی اپنے شہر کے دوافروشوں سے خرید لیں یا براہ راست ہمالہ فارمیسی شاہی محلہ لاہور سے منگائیں

آٹھ کروڑ انسان اسلام کے دروازہ پر

مولوی محمد علی امیر انجمن احمدیہ لاہور نے اپنے خطبہ جمعہ ۲۶ جون میں بمقام ڈلہوزی فرمایا۔ "اس وقت کروڑہا انسان اسلام کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ایسے حالات پیدا کر دئے ہیں کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آٹھ کروڑ انسانوں کی ایک زبردست قوم اسلام کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہ اللہ کا خاص فضل ہے۔ ورنہ عام طور پر کسی کے پاس تبلیغ کے لئے جائیں تو وہ بات سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتا۔ اب حالت یہ ہے کہ ایک قوم جو اسلام سے بہت حد تک ناواقف ہے اس کی محبت سے سرشار ہو کر خود مسلمانوں سے درخواست کر رہی ہے کہ ہمیں اسلام کی تعلیم بتاؤ"۔

مولوی صاحب نے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ جب تبلیغ کے لئے وہ کہیں جاتے ہیں۔ تو کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہوتا یہ حالت ہے "اسلام کی فضیلت" اور اسلامی "تبلیغ کی کامیابی" کی لیکن "اللہ کا خاص فضل" تو ملاحظہ ہو۔ آٹھ کروڑ انسانوں کی ایک قوم اسلام اور اسکی تعلیم سے کسی قسم کی واقفیت پیدا کئے بنا اس کے دروازے پر کھڑی ہے تا کہ اسے اسلام کی آغوش میں لے لیا جائے۔ لیکن نہ جانے مولوی محمد علی صاحب اس عظیم الشان قوم کو دروازہ پر کھڑی دیکھ کر بھی اسلام کا دروازہ کیوں بند کئے ہوئے بیٹھے ہیں؟

اجی حضرت اگر یہ "اللہ کا خاص فضل" ہے کہ بنا تبلیغ کئے اور بنا اسلام کو سمجھے ایک جماعت بقول آپ کے اسلام کی آغوش میں آنے کو تیار ہے تو جو شدید مخالفت آج کل احمدیہ کی ہو رہی ہے۔ اسے بھی "اللہ کا خاص فضل" سمجھ کر کیوں چپ نہیں رہتے؟

"قادیانی جھوٹ کا تازہ شاہکار"

بقول مولوی محمد علی صاحب قادیانیوں ہی کو یہ نو تازہ خطبہ ہے کہ میری فتح ہوئی اگر ہمارا پیغام اس جنگ میں جیت جاتے تو احمدیت بالکل مٹ جاتی اور روحانی دنیا پر ایک موت آجاتی فتح کی دلیل بھی سن لو کہ ابتدا میں ۹۸ فیصدی لوگ ان کے ساتھ تھے اور اب حالت اس کے برعکس ہے" اس کا جواب ہم اپنے الفاظ میں نہ دیکر مولوی صاحب کے ہی الفاظ میں دیتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:- "لیکن جھوٹ جھوٹ ہی ہے خواہ بڑے آدمی کے منہ سے نکلے۔ وہ کونسا وقت تھا جب اٹھانوے فیصدی آدمی ہمارے ساتھ تھے؟ کیا وہی وقت تھا۔ جب تاریں دی گئیں تھیں کہ خلیفہ بالاتفاق منتخب ہو گیا۔ کیا یہ وہی وقت تھا جب گورنمنٹ کو لکھا گیا تھا کہ ساری جماعت خلیفہ پر متفق ہے۔ صرف چند ایک آدمی الگ ہو گئے ہیں اور فخر سے کہا جاتا ہے یہ چار پانچ آدمی ہیں۔ لیکن ان سے کوئی پوچھے کہ اگر جیت جانے کا ثبوت تعداد ہی ہے تو پھر غیر احمدی جیت گئے۔ جو کروڑوں کی تعداد میں ہیں اور ایک قدم آگے بڑھایئے تو عیسائی جیت جاتے ہیں اور بت پرست فتح مند نظر آتے ہیں جو مسلمانوں سے بہت زیادہ ہے۔ پس اسلام تو گیا۔" بلاشبہ قادیانی جھوٹ کا یہ "تازہ شاہکار" ہے

ماں کا بیٹوں سے پردہ؟

"ریویو آف ریلیجنز" اپنی جولائی کی اشاعت میں صفحہ ۲۹ پر رقمطراز ہے کہ اس سورۃ (رکوع ۸) میں دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وازواجہ امہاتھم کہ نبی کی بیبیاں مومنوں کی مائیں ہیں پھر فرمایا ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا کہ نبی کی بیبیوں سے ان کی بیوگی کی حالت میں شادی نہیں کی جا سکتی؟"

سوال یہ ہے کہ نبی کی بیوہ بیویوں سے شادی کیوں نہیں کی جا سکتی؟ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کہا ہے کہ وہ مومنوں کی مائیں ہیں۔ اس لئے ان سے شادی جائز نہیں۔ لیکن جب قرآن مجید کی کہ آیات یہ کہتی ہیں کہ "اے نبی کہہ دو اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں سے کہ اپنی بڑی چادریں اپنے اوپر اوڑھ لیں" یعنی پردہ کریں تو پھر یہ حکم کیسے جائز ہو سکتا ہے جبکہ اس کی رو سے مائیں اپنے بیٹوں سے پردہ کرنے پر مجبور کی جا رہی ہیں؟ کیا ماں کو اپنے بیٹوں سے بھی پردہ کرنا چاہیئے؟ اگر ان کے لئے پردہ ضروری ہے تو ماننا پڑیگا کہ وہ مومنوں کی مائیں نہیں۔ اس صورت میں نبیوں کی بیویوں کی بحالت بیوگی شادی نہ ہو سکنے کے لئے ان کا مومنوں کی مائیں ہونے کی وجہ کو بطور دلیل پیش کرنا سراسر لغو ثابت ہو جاتا ہے۔ مسلم علما بتائیں کہ کیا اس سے یہ نتیجہ نکالا جائے کہ مائیں بھی بیٹوں سے پردہ کرتی ہیں یا یہ کہ "نبی کی بیویوں کی بحالت بیوگی شادی نہیں ہو سکتی" کا ارشاد غلط ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مولانا ابوالکلام آزاد کا اسلام پر "خطرناک حملہ"

اخبار "زمیندار" ۲۶ جون میں مولانا ابوالکلام آزاد کی دو چٹھیاں شائع ہوئی ہیں۔ جن میں احمدیت اور مرزا صاحب کے دعاوی اور احمدیوں کی "خدمت اسلام" کے صلہ میں ایسے سرٹیفکیٹ دئے گئے ہیں! جنہیں نہ صرف احمدی سنبھال کر رکھیں گے بلکہ غیر احمدی بھی۔ مرزا صاحب کے دعاوی کے متعلق ان کا ارشاد ہے کہ:-

"باقی رہے مرزا صاحب کے دعاوی تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص جس نے اسلام کے اصول و عبادیات کو سمجھا ہے اور عقل سلیم سے بے بہرہ نہیں۔ یہ دعاوی ایک لمحہ کے لئے بھی تسلیم کر سکتا ہے!"

ان کے الفاظ اس قدر سادہ اور مطلب اس قدر عیاں ہے کہ مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہ بقول پیغام صلح (۳ جولائی ۱۹۳۶ء) بہت ہی افسوسناک یاس انگیز اور خطرناک حملہ کے مترادف ہے ارشاد ہوتا ہے:-

اچھا قرآن کی ایک ایک آیت دیکھ جایئے کہیں آپ کو یہ حکم ملتا ہے کہ ایک زمانے میں کوئی نیا نبی یا مسیح یا مجدد یا محدث (بالفتح) مبعوث ہو گا اور مسلمانوں کے لئے ضروری ہو گا کہ اُسے پہچانیں اور اس پر ایمان لائیں اور کوئی ایسا حکم نہیں ملتا پھر آپ پر کونسی مصیبت آن پڑی ہے کہ بیٹھے بٹھائے اس جھگڑے میں پڑیں"

ان کے اس ارشاد سے مسیح موعود کے منزل اور اسلام کے لئے اسکی ضرورت کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ اسلام پر یہ ایک خطرناک حملہ ہے یا نہیں یہ تو احمدی جانیں یا غیر احمدی۔ البتہ "احمدیت" پر بلاشبہ ایک خطرناک حملہ ہے جو اس کی جڑوں کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔

مجموعہ احادیث کو کیوں دریا برد نہیں کر دیا جاتا؟

"پیغام صلح" "مولانا آزاد کے مسیح موعود کے متعلق عطا کئے ہوئے سرٹیفکیٹ یا اس کے الفاظ میں اسلام پر کئے گئے "خطرناک حملہ" کے الفاظ سے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"مولانا موصوف کے دونوں خطوں میں حدیث کا نام تک نہیں اور یہی فرماتے رہے ہیں کہ صرف قرآن کافی ہے اور اس کے علاوہ اور کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ حدیث بیفائدہ اور غیر ضروری ہے۔ کیا ان خطوں کو بصد غرور و فخر شائع کرنے والے اس خیال سے متفق ہیں؟ اگر متفق ہیں تو مجموعہ احادیث کو کیوں دریا برد نہیں کر دیا جاتا۔ جنہوں نے ان کو اس قدر مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔ کیوں نہیں دیوبند اور دوسرے مدارس کو بند کر دیا جاتا۔ جہاں اس اہتمام سے حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے کہ قرآن کو بھی نظر انداز کر دیا جاتا ہے"

"پیغام صلح" کا مطالبہ تو موزوں ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ اگر مجموعہ احادیث کو ان کے مشورہ کے مطابق دریا برد کر دیا جائے تو آہستہ آہستہ دیوبند اور دوسرے مدارس کو جہاں حدیث کی تعلیم دیتے وقت قرآن کو بھی نظر انداز کر دیا جاتا ہے بند کر دیا جائیگا احمدیوں کو اس نیک ساعت کا شوق سے انتظار کرنا چاہیئے۔

احمدی اور احادیث

بقول مولانا محمد علی امیر انجمن احمدیہ لاہور (کولہ خطبہ جمعہ ۲۶ جون زیر اشاعت "پیغام صلح" ۳ جولائی صفحہ ۷) احمدیوں کا حدیث کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ قرآن و حدیث دونوں دین اسلام کی بنیادیں ہیں"۔ لیکن معلوم ہوتا ہے "پیغام صلح" مرزا صاحب کے دعاوی۔ احمدیت اور حدیث کے متعلق مولانا ابوالکلام آزاد کے دئے گئے سرٹیفکیٹوں سے گھبرا کر کچھ کا کچھ کہہ گئے ہیں آپ احادیث کے متعلق لکھتے ہیں:-

"بے شک قرآن مکمل ہے۔ اس میں سب کچھ ہے۔ لیکن احادیث اسکی شارح ہیں اس کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا بعض بے شک لائق ترک ہیں۔ لیکن سارے ذخیرہ کو اٹھا کر پھینک دینا دین کے ستون گرانا ہے اور اسلام کے ساتھ دشمنی اور اس پر خطرناک حملہ ہے"

اگرچہ یہ خیالات احمدی عقیدہ کے سراسر خلاف ہیں۔ تاہم یہ تو واضح ہو جاتا ہے کہ انہیں اس امر کا اعتراف ہے کہ بعض احادیث قرآن کے خلاف اور قابل ترک ہیں۔ کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ ان حالات میں کیوں نہیں ان کو جو خلاف قرآن ہیں دریا برد کیا جاتا؟ اور یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ قرآن و حدیث دونوں دین اسلام کی بنیادیں ہیں جبکہ یہاں خلاف قرآن احادیث کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا گیا؟

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنسار یدھ کی اور

(از شریمان شنری پت سہائے بی۔ اے)

...سنسار میں آج ایک اسادھارن اتھل پتھل ... مچی ہوئی ہے۔ راشٹروں میں ایک پرکار کی ... ہو رہی ہے۔ گت مہایدھ میں جن ... کے ٹکڑے چھن گئے تھے۔ جن کی آدیوگک ... وجیتا راشٹروں دوارا پرتی بندھ لگا ... تھا۔ جن کی آنترک سوتنترتا پر کسی انیہ ... کے سامراجیہ واد کی مہر لگ گئی تھی جن کی ... کو ادھینتا نشٹ کر دی گئی تھی۔ وہ راشٹر ... پھر جاگرت ہیں۔ انہوں نے گذشتہ ۱۸ ورشوں ... اپنا سنگٹھن کر لیا ہے اور آج وہ ایک ... سنسار کو اپنے ادھیکار میں کر لینا چاہتے ... جن آدرشن وادی ... مہایدھ کے ... جنگلوں نے راشٹر سنگھ کی ستھاپنا کر کے اتنا ... کو اب مانو تھا اس سے یدھ شبد سدا کے ... مٹ جائیگا۔ انہیں آج اپنی بھول معلوم ہو رہی ... انہیں اس میں ادھک اسمبھاونا نہیں تھی ... کہ سنہ ۱۹۱۸ء میں اگر سنسار یدھ سے بادلوں ... ہوا تھا تو سنہ ۱۹۳۶ء میں سنسار اس سے ... بھی ادھک گھور یدھ کے بادلوں سے اچھادت ... ہونے والا ہے۔ جس میں کئی راشٹروں کے نام ... مٹ جانے کی سمبھاونا ہے۔

گت یدھ کے وجیتا اور پراجت دونو ... راشٹروں نے فائدہ اٹھایا۔ وجیتا راشٹروں ... کے ہاتھ نئے نئے اپنیویش آئے اور ان کے ... ویاپار کے لئے راستہ کھل گیا۔ ان کی راجنیتک ... پرتشٹھا بہت بڑھ گئی۔ لیکن جو راشٹر پراجت ... ہوئے۔ انہوں نے بھی اس الجھن سے کافی ... فائدہ اٹھایا۔ پراجے کے بعد ہتاش ہو کر بیٹھ ... رہنے کے بجائے وہ اپنی پراجے کا کارن تلاش ... کرنے لگے۔ ترٹی ان کے سنگٹھن میں تھی ان کی ... یدھ سامگری میں کمی تھی بسمبھار کر انہوں نے ... اسے دور کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے نوتن ... ڈھنگ سے اپنی سینا کا سنگٹھن کرنا آرمبھ ... کیا۔ رسائنک و دوانوں کا من پیڑا اور یودوں ... کی سمیا سے ہٹ کر زہریلے گیس کے اوشکار ... کی اور لگا۔ ان سب باتوں کے لئے ۱۸ سال کم ... نہیں ہوتے۔ انگلینڈ اور فرانس کی بڑھتی ہوئی ... آبادی۔ غریبی اور بیکاری کی سمیا اور سب ... سے بڑھ کر پچھلی پراجے کی کسک ان سب باتوں ... نے آج ایک ایسی پری ستھتی پیدا کر دی ہے۔ ... جس میں یدھ اینوارئیہ معلوم ہو رہا ہے۔

... نشستری کرن کا تفرنس مر چکی ہے۔ راشٹر ... سنگھ بھی یدھ کو روکنے میں اسمرتھ ہی معلوم ... پڑتا ہے۔ بعض بعض راشٹر آج سامراجیہ ... واد کے مد میں مست ہو کر دانشلتا کی اوہیلنا کر رہے ... ہیں۔ آج چھ مہینوں سے اٹلی اپنے دیش سے ... ہزاروں میل کی دوری پر رہنے والے ابیسینیا ... کو ہڑپ ڈال رہا ہے۔ سنسار نے پرتی کار کیا۔

اٹلی کی نیتی کی آلوچنا کی۔ سنسار کے ۵۳ راشٹروں نے ... نے ایک ساتھ مل کر ... کر دیا تھا۔ سمت روپ سے بھی اٹلی کو ابیسینیا واسیوں پر حملہ کرنے سے روکنے کے لئے پریتن کیا۔ اس پر پرتی بندھ لگائے۔ راشٹر سنگھ نے اس پرشن کو شانتی پورک سلجھانے کا بہت کچھ پریتن کیا۔ لیکن ورتمان سامراجیہ واد نے اٹلی کے کھا گیہ ودھاتا مسولینی کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔

لیکن آج سمسیا یدی کیول اٹلی اور ابیسینیا کے ورتمان جھگڑے تک ہی سیمت ہوتی تو ہمیں آج اس مہایدھ کا بھئے نہ ہوتا۔ جس میں کیول اسنکھیہ مانو جیون کی ہی ایک دو راشٹروں کے سوتوکے ہی نشٹ ہو جانے کا بھئے نہیں ہے بلکہ جس میں سمپورن مانوی سبھیتا کے بھسم ہو جانے کی آشنکا ہے۔ لیکن یہ سمسیا اٹلی اور ابیسینیا کے ورتمان سنگھرش کے بعد ختم نہیں ہو جاتی۔ یہ تو اس راجنیتک مہاماری کا آرمبھ مانا ہے جو دھیرے دھیرے آج سنسار کے پرتیک راشٹر میں پھیل رہی ہے۔ آج اٹلی کی باری ہے کل جرمنی کی۔ پرسوں جاپان کی۔

آج سامراجیہ واد اور اپنیویشک وستار کے نشے سے سبھی راشٹر انمت ہیں۔ سینک سنگٹھن کو وے راشٹر اتھان کی پرکاشٹھا سمجھتے ہیں اور آج پچھلے ۱۸ سالوں سے سبھی راشٹر اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ ان کی سینا سنسار میں لاثانی ہو جائے۔ لاکھوں روپئے اسی کاریہ میں ہر سال بعض بعض ملکوں دوارا خرچ کئے جا رہے ہیں۔ جب ان پر سامراجیہ وادی ہونے کا دوش لگایا جاتا ہے۔ تب وہ کہتے ہیں کہ وہ سینا کا سنگٹھن آنترک رکشا کے اُدیش سے کر رہے ہیں۔ لیکن یہ بھی ان کی راجنیتک چال کا ایک نمونہ ہے۔

اس سمے اس پرتھوی منڈل کے دو کناروں پر یدھ کے گھور بادل اٹھتے دکھائی پڑ رہے ہیں۔ پشچم میں جرمنی کے ودھاتا ہر ہٹلر راشٹر سنگھ کے نیچیات کے اپج تم شکھر پر کھڑے ہوئے آج سنسار کو یدھ کے لئے آہوان کر رہے ہیں۔ ورسئی کی سندھی کے نشستری کرن سمبندھی سب نیموں کی تو پرتیکش اور اپرتیکش روپ سے جرمنی پہلے ہی سے اوہیلنا کرتا چلا آ رہا تھا۔ جرمن چانسلر ہر ہٹلر نے اس دن رائن لینڈ میں اپنی سینا بھیج کر لوکارنو سندھی بھی توڑ دی۔

لوکارنو سندھی ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء کو برطانیہ فرانس۔ جرمنی۔ بلجیم اور اٹلی کے درمیان لوکارنو نامک ستھان پر ہوئی تھی۔ اس سندھی کے مکھیہ نیم یہ تھے:۔

(۱) اس سندھی کے انوسار برطانیہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ جرمنی کی مغربی سرحد پر فرانس کا آکرمن نہ ہونے دینے کی گارنٹی لے۔

(۲) فرانس کی مشرقی سرحد پر جرمنی کا آکرمن نہ ہونے دینے کی گارنٹی لے۔

(۳) رائن لینڈ میں سینا نہیں رکھی جانی چاہئے یدی رائن لینڈ میں جرمنی کی سینا نے پرویش کیا تو وہ لوکارنو سندھی کے نیموں کے ورودھ سمجھا جائیگا اور تب برطانیہ کی یہ ذمہ داری ہو جائیگی کہ وہ لوکارنو سندھی کو انیہ بادیٹوں کے ساتھ جرمنی کی مخالفت کرے۔

لیکن جرمنی نے اس سندھی کو توڑ دیا۔ رائن لینڈ میں ایک بہت بڑی سینا بھیج چکی ہے اور یدی پ سنسار کی مکھیہ مکھیہ شکتیاں اور خاص کر لوکارنو سندھی پر ہستاکشر کرنے والے راشٹر بھرپور کوشش کر رہے ہیں کہ جرمنی یدھ مارگ پر نہ جائے۔ لیکن جرمنی اپنی دھن میں مست ہے۔ وہ یہ کہکر فرانس کو دوشی ٹھہرانا چاہتا ہے کہ پہلے فرانس ہی نے روس کے ساتھ سندھی کر لوکارنو سندھی کی اوہیلنا کی ہے۔ لیکن یہ فرانس کے اوپر جھوٹا دوش ارو پن ہے۔ کیونکہ فرینکو سوویٹ سندھی میں کوئی بھی ایسی بات نہیں ہے جو لوکارنو سندھی کے ورودھ جاتی ہو۔ ہم یہاں اس سندھی کے کچھ مکھیہ انگوں کا الیکھ کر دینا آوشیک سمجھتے ہیں۔

فرینکو سوویٹ سندھی ایک نئی سندھی ہے یہ ابھی حال ہی میں فرانس اور روس کے بیچ ہوئی ہے۔ اس میں اس بات کی آیوجنا کی گئی ہے۔ کہ یدی فرانس پر حملہ ہوا اور یدی راشٹر سنگھ اسے نہ روک سکا تو فرانس روس کو اپنی سہایتا کے لئے آمنترت کریگا۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ اس میں یہ شرط بھی رکھی ہے کہ روس فرانس کو تبھی مدد دیگا۔ جب لوکارنو سندھی کی شکتیاں یہ ظاہر کریں کہ فرانس کو مدد ملنی چاہئے یہاں ہمیں اس بات کا وشیش دھیان رکھنا چاہئے کہ لوکارنو سندھی میں جرمنی بھی شامل ہے اور جب تک اس سندھی میں فرانس لوکارنو کی

پردھانتا مانتا ہے۔ جرمنی کو دوش پرگٹ کرنے کا کوئی کارن نہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جرمنی کا فرانس کو دوشی ٹھہرانا نرمول ہے۔ اس کی ورتمان نیتی کا کارن فرانس اور جرمنی کی پرانی عداوت ہے گت مہایدھ میں فرانس نے جو جرمنی کو نیچا دکھایا تھا۔ اس کی راشٹر یہ پرتشٹھا کو جس پرکار روندا تھا۔ اسی کا بدلہ لینے کے لئے آج وہ پاگل ہو رہا ہے۔ آج ۱۸ ورشوں سے جرمنی راشٹر کے ایک ایک وکیتی کے ہردیہ میں فرانس کے پرتی یک انت درابنی دویش اگنی سلگ رہی ہے۔ فرانس جرمنی کا گھاتک شترو ہے، یہ دھارنا جرمنی کے ایک ایک بچے کے ہردیہ میں بن چکی ہے۔ وہ ایک بار فرانس سے لڑ لینا چاہتے ہیں۔ ہٹلر سویم کہتے ہیں کہ جب تک جرمن لوگ یہ نہیں سمجھ لیتے کہ انہیں فرانس سے کریاتمک روپ سے انتم بار لڑائی لڑ لینا آوشیک ہے۔ یہ سنگھرش دور ہو نہیں سکتا۔

لیکن جرمنی کیول اسی کارن سے یدھ کی اور نہیں جا رہا ہے۔ وہ آج دوتیم درجے کا راشٹر بن کر اس سنسار میں نہیں رہنا چاہتا۔ جیسا کہ ورسئی کی سندھی نے اسے بنا کر چھوڑ دیا ہے اس سندھی کو جرمنی اپنی مریادا پر ایک آگھات سمجھتا ہے۔ اس سندھی کے ہونے سے جرمنی غریب ہو گیا۔ اس کے اپنیویش چھن گئے۔ انہیں اپنیویشوں کو جرمنی پھر سے پراپت کرنا چاہتا ہے ابھی تھوڑے ہی دن کی بات ہے کہ جرمنی کے ایک ذمہ وار منتری نے نازی سبھا میں وکتویہ دیتے ہوئے کہا تھا۔ "جرمنی ایک نردھن راشٹر ہے"۔ ہمارے پاس نہ تو اپنیویش ہیں نہ کچے پدارتھ جبکہ سارا سنسار دھن میں لوٹ رہا ہے۔ کیول ہمارا دیش نردھن بنا رہے۔ ہم کدا پی یہ سہن نہیں کر سکتے۔ جرمنی ورسئی سندھی کو ٹھکرا کر اپنی اپنیویشک انتی کرنا چاہتا ہے اور آج چاہے ہر ہٹلر اپنی شانتی پریتا کی باتوں سے سنسار کو گمراہ کرے۔ لیکن وہ اس بات سے کبھی ناواقف نہیں کہا جا سکتا کہ جو آدیش اس نے اپنے راشٹر کے سامنے رکھا ہے۔ اس کی پورتی کے لئے یدھ اینوارئیہ ہے اور گت یدھ سے آج تک کے سمے کو جرمنی نے اس یدھ کی تیاری میں لگایا ہے اس تیاری میں جرمنی نے کروڑوں روپئے ہر سال لگائے ہیں۔ راشٹر کو بھوکا رکھکر اس نے سین سنگٹھن کیا ہے۔ ۱۵۰ سے پرتھک نہ ہونے دیگا۔

جس پرکار پشچم میں جرمنی اور فرانس کی سمسیا ایک وکٹ روپ دھارن کئے ہوئے ہے۔ اسی پرکار پورب میں روس اور جاپان کی سمسیا ہے جس نے پوربیہ بھو منڈل کی شانتی کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ جاپان راشٹر جتنا آج سامراجیہ واد کے نشے میں چور ہے۔ اتنا پشچم کا

ہندو جیون کی سمسیا

نمبر ۵

(از شری نند کشور تیواڑی)

گت سال ڈھ کی بات ہے کہ ایک دن شام کو جب لیتو دا سندری پوکھرے میں جل لینے گئی تب ہم سے کچھ مسلمان بھگا لے گئے۔ اس کے سوامی رجنی اور اس کے دیور نوین کو تلاش کرنے پر پتہ چلا کہ بجو میاں نامک ایک مسلمان کے گھر میں لیتو دا کو بند کر کے رکھا گیا ہے۔ اس کا مکان بھیلیک چھڑی تھانہ بنگال کے انترگت ھافانیاں گاؤں میں ہے۔ اس گاؤں میں مسلمان زیادہ ہیں۔ لیتو دا کے گھر والے کئی آدمیوں کو لے کر اسے لانے کے لئے گئے۔ کنتو مسلمانوں نے اسے نہیں دیا۔ اس کے بعد وہ پولیس میں گئے۔ پولیس روپیہ چاہتی تھی۔ انہوں نے رجنی اور نوین نے ستمبر میں آ کر فوجداری میں نالش دائر کی۔ نالش دائر کرنے کے کئی دن بعد اکت مسلمان ایک دن بازار میں گئے۔ تب موقعہ پا کر لیتو دا بھاگ گئی۔ مسلمانوں نے جب لوٹ کر دیکھا کہ لیتو دا بھاگ گئی تو یہ سوچ کر بڑی دینتا میں پڑ گئے کہ وہ عدالت میں پہنچ کر بیان دیگی اور ہم سب کو ڈنڈ ملیگا۔ اس پر وہ پچاس ساٹھ کی سنکھیا میں اکٹھے ہوئے اور دل بدھ ہو کر انہوں نے رجنی کے مکان پر آکرمن کیا۔ وہ لاٹھی تلواروں پر ہار کر تھا جن کو ایک طرف پھینک کر لیتو دا کو زبردستی لے گئے۔ اس کے بعد ہزار پریتن کرنے پر بھی گرہیل ہندو لیتو دا کا پتہ نہیں لگا سکے۔ کیونکہ تھانہ کا مسلمان داروغہ مسلمان اتتائیوں کی مدد کرنے لگا۔ دینک جیوتی نامک اخبار میں پولیس کے خلاف باتیں چھپیں۔ اس سے پولیس سپرنٹنڈنٹ بہت چڑ گیا۔ ہم نے اکت گھٹنا کے انوسار جون لیتو دا کی سنوائی شروع ہوئی اس میں اپرادھیوں کو ... سال کی قید سخت کی سزا دی گئی جس دن فیصلہ سنائے جانے کو تھا۔ اس سے پہلے دن پرتی وادی کے وکیل مولوی مقبول حسن نے لیتو دا کو ڈپٹی مجسٹریٹ کے بنگلے پر حاضر کر دیا۔ مجسٹریٹ لیتو دا کو لے کر کچہری آئے۔ وہاں رجنی اپنی استری کو پکڑ کر رونا۔ اس پر مجسٹریٹ نے رجنی کو راستہ میں سے ہٹا دیا۔ دفعہ ۳۶۳ کے انوسار رجنی پر مقدمہ چلایا گیا۔ پر بعد میں وہ اٹھا لیا گیا۔ رجنی نے لیتو دا کی ضمانت کے لئے درخواست دی۔ مسلمانوں نے کہا کہ لیتو دا ہندوؤں کی ضمانت پر چھوٹنے کو راضی نہیں ہے لیتو دا بھی ہندوؤں کی ضمانت پر چھوٹنے کے لئے راضی نہ ہوئی اس کا کارن یہ تھا کہ پانچ مہینے میں مسلمانوں نے اسے یہ سمجھا دیا تھا کہ ہندو تجھے یا تو کاٹ دینگے یا گھر سے نکال دینگے۔ میں نے آپتی کی کہ ایک مسلمانوں کی ضمانت پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ کیونکہ وہ ہندو کی ویواہتا استری ہے۔ ہندو نیتا ... پھر بھی مسلمان ضمانت پر ... حکم دیا کہ لیتو دا کی ضمانت ایک ہندو اور ایک مسلمان کرے گا۔

ہم نے ہندو اور مسلمان کی ضمانت دیدی۔ لیتو دا کے چھوٹنے کا حکم ہو گیا۔ جیل کے دروازہ پر سینکڑوں مسلمان جمع تھے انہوں نے کہا کہ لیتو دا کو لے جاتے سمے ہم اسے زبردستی چھین لیں گے دنگے کے ڈر اور فساد ہونے کے خطرہ سے کہا کہ اب شام ہو گئی۔ اس وقت ہم لیتو دا کو نہیں چھوڑیں گے دوسرے دن حاکم جیل گئے اور باہر آ کر انہوں نے کہا کہ لیتو دا جیل سے آنے کے لئے راضی نہیں ہے اس پر مسلمانوں نے جج کے یہاں درخواست دی کہ لیتو دا کا وواہ بندھن توڑ دیا جائے۔ کیونکہ وہ مسلمان ہو گئی۔ جج نے یہ درخواست نامنظور کر دی۔ میں نے دیکھا کہ اگر لیتو دا راضی نہیں ہے تو ہم اسے نہیں پا سکیں گے۔ میں جیل میں گیا۔ لیتو دا نے مجھے سلام کیا۔

میں نے کہا۔ "لیتو دا۔ مجھے تم نے ایک ہاتھ سے نمسکار کیوں کیا؟"

لیتو دا۔ "میں اسی طرح کرتی ہوں"۔

میں "تمہارے پتا ماکھن داس تو کیا ایک ہاتھ سے نمسکار کرتی ہو؟"

لیتو دا۔ "نہیں"۔

میں "میں تمہارے باپ کے یہاں کئی بار گیا ہوں میں نے تمہیں بچپن میں ننگا ڈولتے دیکھا ہے مجھے تم کاکا یا چاچا کہہ کر نہیں پکاریگی؟"

لیتو دا "میں کچھ بھی کہہ کر تمہیں پکاروں گی"

میں "تم ڈرتی کیوں ہو؟ میں رجنی کا وکیل ہندو سبھا کا منتری ہوں۔ تم نے جو کامنی کمار نام سنا ہے۔ وہ میں ہی ہوں۔ میں تمہیں اپنے گھر لے جانے کے لئے آیا ہوں۔ میں تمہارا چھوا کھاؤں گا۔ سب ہندو بھی کھائیں گے۔ کوئی تم سے نفرت نہیں کریگا۔ اگر تمہاری اچھا ہو گی تو تم ہمارے ساتھ ... اگر تمہاری اچھا ہوگی تو تم مسلمان کے ساتھ جاؤ گی۔ لیکن مسلمان کے ساتھ جانے سے تم ہمیشہ کے لئے ہو جاؤ گی اور ہمارے ساتھ چلنے سے تم باپ کے گھر جاؤ گی۔ کیا پسند کرتی ہو؟"

اس کے بعد میں نے دیکھا کہ اس کا دل (لیتو دا کا) ہردیہ کانپ گیا۔ آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس سمے میں نے اس کے بچے کو اس کی چھاتی کے اوپر پھینک دیا۔ اونچے سور سے کرندن شروع ہو گیا۔ جیل کے دارو غہ تک وہاں اپستھت سبھی لوگ رونے لگے۔ اس سمے لیتو دا نے میرے پیروں میں پڑ کر کہا

پتا! میری رکھشا کرو! میں نے کہا۔ تمہیں ڈر کی کوئی بات نہیں۔ اسی سمے مٹھائی منگائی گئی اور لیتو دا کے ہاتھ سے سب کو بانٹی گئی۔ اسے ساڑھی اور چوڑیاں پہنائی گئیں۔ سیندور سے مانگ بھری گئی۔ لیتو دا ہمارے ساتھ آنے کو تیار ہوئی۔ میں نے کہا کہ کل سوموار کو تمہیں لے جائیں گے۔ سوموار کو میں نے درخواست دی مسلمان لوگ اپنے وکیل مقبول حسن کو لا کر بولے کہ یہ درخواست لیتو دا کی نہیں ہے۔ لیتو دا عدالت میں حاضر کرائی گئی۔ مسلمانوں نے دیکھا کہ اس پر مسلمانی کپڑے نہیں ہیں۔ اس کے شریر پر سندر ساڑھی اور ماتھے پر سیندور کا تلک ہے۔ یہ دیکھ کر وہ چپ رہ گئے۔ حاکم نے لیتو دا سے پوچھا کہ تم کس کے ساتھ جاؤ گی۔ اس نے کہا "کامنی بابا کے ساتھ"

حاکم "کامنی بابو یا بابا"

لیتو دا "بابا"

اس سمے حاکم نے کہا "کامنی بابو اپنی لیتو دا کو لے جاؤ"

میں نے کہا۔ "آپ یکت پولیس کی سہائتا دو"

عدالت نے کہا۔ ہم تمہیں پولیس کی کوئی سہائتا نہیں دیں گے۔" میں نے کہا "بہت اچھا" اپنی پتری کے ساتھ یہاں میں کھڑا ہوں ہم نے دو۔ دیکھیں کون یہاں آ کر مجھ سے اس کو لے جانے کا ساہس کرتا ہے"۔

عدالت نے کہا "کامنی بابو۔ کرپا کر کے واویلا نہ مچائیے۔ ہم پولیس کی سہائتا دیتے ہیں۔ انت میں عدالت نے دو کنسٹیبل کے لئے آ گیا دی

میں نے دیکھا کہ یہ پریاپت نہیں ہے۔ اس کر مجسٹریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ ... کریں نے ہم پر یکت پولیس کی سہائتا ... کو جب میں گھر لایا۔ تب محلے کی سمست ... دروازے لئے ہوئے اوپر کھڑی تھیں ... گئی۔ انہوں نے کہا۔ لیتو دا۔ ہماری ... مہینے تک راکھشس کے گھر رہی ... ابھی تک نہیں ہوئی۔ پانچ مہینے تک ... بستی میں رہنے سے ہم دوش نہیں ... تم پہلے اپنے سوامی کے پاس جا کر ... لے آؤ"

لیتو دا نیچے گئی۔ نیتروں کے آنسوؤں سے ... نے اپنے سوامی کے چرن دھوئے۔ ... رونے دھونے کے بعد شانتی ہوئی۔ ... لیتو دا اوپر گئی۔ عورتوں نے منگل ... اور دروا سے مارجن کر کے اسے گرہن کیا ... وشیہ ہندوؤں نے لیتو دا کے ہاتھ سے ... کھایا۔ اس پرکار انتا میوں ... پینچے میں ... ہوئی ہندو عورتا کا ادھار کیا گیا

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں کو بھی جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے جسے سیلان الرحم لیوکوریا کہتے ہیں۔ میرے پاس اس کی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی ... سنیاسی کا یابٹ موجود ہے۔ جس سے بے شمار دکھی بہنیں لابھ اٹھا چکی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ سنیاسی اکیر۔ ہر قسم کے آتشک دسوزاک کا جادو نما اور آخری علاج جس کی چند خوراکیں ہی ان نامراد امراض کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ جہاں ہر قسم کے علاج اور انجکشن ... فیل ہو چکے ہیں۔ وہاں پر کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں قیمت اکیر آتشک ۲/۸ ڈھائی روپیہ اکیر سوزاک ...

بالو روی نندن اوستھی مقام ... براستہ مورنڈہ ضلع انبالہ

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن پر ... ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد ... قیمت قسطوں پر ادا ہو سکتی ہے۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman umar and Company Karachi

مشہور جہاں طاقت بخش

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون، قبض، معدہ دست، پاؤں کی سوزش۔ احتلام۔ بیخوابی۔ بے چینی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن تندرست اور طاقتور بنتا ہے۔ قیمت چالیس گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ

سکت وارق روغن

کسی بھی وجہ سے عضو مخصوص میں آئی ہوئی کمزوری کی لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر از سر نو طاقت مضبوطی آ جاتی ہے۔ فی ڈبیہ ایک روپیہ

مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

لاہور کے لئے ایجنٹ چاہئے۔ قواعد آسان ہیں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایران میں اسلامی تہذیب

(از شری راہل سانکرتاین)

ایران اتہاس کے کال کا سب سے بڑا آدم سامراجیہ ہے۔ اس کے داریوش اور سیروش ہخامنشی سمراٹوں کی راج سیما یا میصر سے لیکر یونان تک پھیلی ہوئی تھی۔ اتنا وشال سامراجیہ اپنے سیما میں میسیڈونیا سے لے کر سندھ کے تٹ تک پہنچتی تھی۔ اتنا وشال سامراجیہ اُسے پہلے پرتھوی پر کوئی نہیں سمجھتا یت ہوا تھا۔ اپنے وشال سامراجیہ کی سُویوستھا کے لئے ایرانیوں نے ہی سرو پرتھم بڑی بڑی سڑکیں اور ڈاک قائم کئے تھے۔ پاجامہ ان کی ہی پوشاک تھی۔ جسے یورپ میں سرو پرتھم سکندر نے دھارن کیا تھا۔ اور آج وہی پتلون کے روپ میں سارے سنسار کی پوشاک ہو رہا ہے۔ اسلام کے پیغمبر کو بھی یہ ایرانی پوشاک اتنی پسند آئی کہ انہوں نے بھی اسے اپنایا اور پھر پیچھے وہ ساری اسلامی دنیا کی جاتیہ پوشاک بن گیا۔ ایران کے راجیہ پربندھ سے بہت سی باتیں پیچھے کے سامراجیوں نے سیکھیں۔ عربوں کی ساری راج ویوستھا خلیفہ عمر کے سمے میں ایران سے نقل کی گئی تھی اور ہندوستان کے مسلمانی راجیہ پر عرب کی تو اتنی کم چھاپ صرف گھوڑا تا اہل سنتا کے روپ میں ہی تھی۔ آئین میعاد مرتبہ۔ کلا، رسم۔ شاہی ویوستھا سب کچھ ایران کا تھی۔ دہلی کے مسلمان سلطانوں اور بادشاہوں کی جب ماتری بھاشا ہی فارسی تھی۔ تب پھر ان پر کے ایران کے پربھاؤ کے بارے میں ادھک کہنے کی آوشیکتا ہی کیا ہے۔ ہاں۔ ایران کا باہری جگت پر پربھاؤ دو کالوں میں بٹا ہے۔ ایک وہ جب ایران سندر ایران تھا اور دوسرا وہ جب ایران عرب کا داس ہو گیا تھا راج نیتک طور سے ہی نہیں سانسکرتک طور سے بھی نیا ایران اپنے پرانے سندر ایران کا اُلٹا سگ ہے۔

ایران میں جھوٹ بولنا عادت میں شامل سا ہو گیا تھا یہ پستکوں میں بھی میں سنے پڑھا تھا اور ایران آیا میں نے دیکھا بھی۔ میں سوچتا تھا۔ جس ایرانی جاتی کے بارے میں ان کے شتر و یونانی تک کہتے تھے کہ ایرانی کچھ جھوٹ بولنا نہیں جانتا ایرانی سچ بولنے میں ادوتیہ ہے۔ آج وہی لوگ ایسے کیسے ہو گئے؟ ایسی ہی اور بھی کتنی سمسیائیں ہیں جنہیں ایران کے یور رح یدی جانتے تو شاید جاتی کی جاتی سنیتی نگرہ کر کے اپنے آپکو ختم کر ڈالنے پر تیار ہو جاتے۔ ایسے دو نش اور جاتیوں میں نہیں ہیں۔ یہ میں نہیں کہتا۔ میرا تو کہنا ہے راست گفتار (ستیہ بھاشی) کو اس کڑائی سے پالن کرنے والی ایرانی جاتی اپنے آدھو نک روپ میں کیسے پرورتن ہو گئی؟ میں کتنے ہی دنوں تک اس بات پر سوچتا رہا اور وہیں سے میں نے اپنا بچار ایک جاپانی متر کو لکھا تھا۔ کوئی بھی سنسکرت جاتی یدی اپنے بھوت کال سے ملی آئی سنسکرتی سے ایکدم ناطہ توڑ لے اور تو کہیں اُسے ایک پر جاتی کا انوسرن بھی کرنا پڑے تو اس کی وہی گتی ہو گی جو ایران کی ہوئی ہے ایران ساتویں شتابدی کے انت ارددھ میں عربوں کے ہاتھ میں چلا گیا۔ عربوں نے راجیہ ہی دخل نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے ایرانیوں کو مجبور کیا کہ وہ پرانے ایران سے ناطہ توڑ کر اپنے کو عرب کے سانچے میں ڈھالیں۔ ان کے سارے اگنی مندر نشٹ کر دئیے گئے۔ ہزاروں ورش سے انورت جلتی ہوئی اگنی بجھا دی گئی ایرانی بچے اپنے بہادر ویروں کے کارناموں کے گیت گانے بند کر کے عربی یودھاؤں کے گیت گانے پر مجبور کئے گئے جرتشتی دھرم ایرانی راشٹریتا کی آدھار شلا سابن گیا تھا۔ وہ بالکل نشٹ کر دیا گیا۔ دسویں صدی پہنچتے پہنچتے ایران کی آتما مر سی چکی تھی۔ اس کا اتہاس وسمرتی کے گربھ میں پہنچ چکا تھا۔ یہ کارن ہے۔ جن سے ہم پرانے ایران کو اس پتن اوستھا میں دیکھتے ہیں۔

لیکن آج ایران تیرہ سو ورشوں کی گہری نیند کے بعد جاگا ہے اور وہ اچھی طرح انوبھو کر رہا ہے کہ وہ کہاں سے کہاں چلا گیا۔ وہ ان کارنوں کو بھی ڈھونڈ رہا ہے۔ جن سے اس کا اتنا بھیشن ہراس ہوا ہے اُسے یہ سپشٹ معلوم ہو رہا ہے کہ اُسے پھر اپنا آدھیاتمک سمبندھ پرانے ایران سے جوڑنا پڑیگا۔ اس کا دھار اور اس کا اُجول مستقبل اسی پر نربھر ہے کہ وہ نئے وگیانک آوشکاروں اور ویوستھا میں انوشیح کا انوسرن کرے اور بھیتر اسکی آتما پرانے ایران کے روپ میں ڈھلے اور انہیں دونوں باتوں کو اور وہ بڑی تیز رفتاری سے بڑھ رہا ہے۔

ایران میں راشٹریتا کی ایسی لہر پہلے کبھی نہیں اٹھی۔ یہ تو نہیں کہا سکتا۔ ایران نے اسلام کو صوفی دھرم کے رنگ میں رنگنا چاہا تھا یہ ایرانی آتما کا عرب کے پرتی ودروہ ہی تھا اس کے حافظ۔ شمس تبریز۔ رومی اور خیام اس ودروہ کے نیتا تھے۔ دسویں شتابدی میں ہی اس ودروہ کا جھنڈا فردوسی نے گاڑا تھا۔ جب اس نے اسلامی بزرگی کے گیت نہ گا کر جمشید (دارا) اور نوشیرواں۔ رستم اور سہراب کا راگ الاپنا شروع کیا۔ لیکن وہ ودروہ بہت نربل تھا۔ ایرانی جن سمودائے اس سے اداسین تھا اور اب تک رہا ہے۔ تبھی تو مرنے پر فردوسی کو سارو جنک قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہیں ملی اور وہ مجبوراً اپنے گھر کے باغیچے میں دفن کیا گیا۔ ہزار سال تک شاہنامہ بہت لوک پریہ رہا۔ ایران ہی نہیں بھارت تک۔ سو بھی کاویہ رسا سوادستھا منورنجن کے لئے۔ جاتی جوش کو ابھارنے کے لئے نہیں۔ کنتو آج شاہنامہ نئے ایران کا وید ہے۔ فردوسی تو سی ان کا برہما ہے۔ فردوسی کی قبر کو لوگ بالکل بھول گئے تھے۔ بڑی مشکل سے توسی شہر کے کھنڈروں کو کھود کر وہ نکالی گئی اور ایران نے اپنی کھانوں سے سندر سنگ مرمر لے جا کر پرانے ایرانی سمادھیوں کے نقشے پر اس پر ایک بھویہ سمادھی گرہ بنایا ہے دروازہ پر شاہنامہ کے پراچین ایرانی ویروں اور سمراٹوں کی مورتیاں کھودی گئی ہیں۔ یہ سراسر اسلام کے خلاف ہے۔ لیکن کسی کا مجال نہیں کہ کوئی اس کی چرچا بھی کرے۔ دو سال پہلے ایران نے فردوسی کا ہزار سالہ جشن منایا توسی کے جن نمونہ کھنڈروں میں ایک بار پھر ایران کا شہنشاہ تو بھی دوارا سکرت فردوسی کی قبر پر پُوجو پہار ارپن کرنے کے لئے آیا۔ انگلینڈ۔ فرانس۔ جرمنی۔ روس۔ امریکہ۔ جاپان آدی کے پرتی ندھی سوروپ سینکڑوں ودوان وہاں پہنچے تھے۔ ہندوستان کے پرتی ندھی بھی وہاں گئے تھے۔ کنتو وہ ہندوستانی سنسکرت کے پرتی ندھی نہ تھے۔ اس سے ہندوؤں کو بھی اپنے پرتی ندھی بھیجنے چاہئے تھے۔ کیونکہ فردوسی نے ایرانی سنسکرتی کو است ہوتے دیکھا۔ وہاں کے پرانے آریوں کا گورو گان کیا تھا فردوسی کو آج یدی ایران اپنے سر آنکھوں پہ چڑھا رہا ہے تو وہ اسی کے لئے۔

یدی آپ ایران کے شہروں کی سڑکوں کے ناموں کو ہی دیکھنے لگیں تو اسی سے معلوم ہو جائے گا کہ ایران اپنی پرانی سنسکرتی کی اور کس پرکار تیزی سے دوڑا جا رہا ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں دوارا پچھلے تیس ورشوں میں لکھے گرنتھوں کو دیکھئے۔ تب آپ کو معلوم ہوگا۔ ان لوگوں نے پرتگیا کی ہے کہ جہاں تک ہو ہندی شبدوں کو بھاشا میں نہ آنے دیا جائے اور یدی آپ ایران کی اور دیکھیں تو وہاں دوسری ہی بات دکھلائی دیگی۔ وہاں ہزار ورش سے آکر گھل مل گئے عربی شبد بھی کان پکڑ کر نکالے جا رہے ہیں۔ میرے رہنے رہتے شہر کو توالی کا نام نظمیہ ہٹا کر اس کی جگہ "شہربانی" رکھا گیا۔ سرکار کی اور سے چھپی ہوئی سکول کی کتابوں میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کو ازسر نو "بنام خداوند بخشندہ و مہربان" لکھا گیا ہے۔ زرتشتر جیسے پرانے ایرانی ناموں کا عربی اکشروں میں لکھا جانا اسمبھو ہونے سے انہیں رومن اکشروں میں لکھا جانے لگا ہے مانو ایران سے بھی عربی لپی کو دھتا بتانے کا سوتر پات ہو چکا ہے اور ایران بھی کچھ ورشوں میں ترکی کی طرح اسے نکال پھینکنے والا ہے یدی یہی منو ورتی اب ہندوستانی سنسکرت بھاشا لپی کے ونش میں بھارتیہ مسلمانوں کی ہو جائے تو کیا ہندو مسلم ایکتا کوئی کٹھن سمسیا ہو سکتی ہے؟ اور وستوتہ: وہ ایکتا تب تک اسمبھو ہے۔ جب تک یہ بھاو ان میں نہیں آتے۔

آج جو ایران میں راشٹریتا کا وہ جوش امڈا ہوا ہے۔ اس کا بہت سا شریہ وہاں کے شہنشاہ (شاہنشاہ) رضا شاہ پہلوی کو ہے۔ ابھی شاسن کی باگ ڈور ہاتھ میں آئے مشکل سے ایک درجن ورش ہو رہے ہیں اور اس میں بھی پہلے کے چار ورش تو انہیں اپنے پیروں کو مضبوط کرنے میں ہی لگانے پڑے۔ پچھلے سات آٹھ ورشوں کے بھیتر ایران نے جو کیا ہے۔ اُسے دیکھکر بڑا آشچریہ ہوتا ہے ایران کے شہروں کی تنگ ٹیڑھی سڑکیں اور گندی گلیاں ویسی ہی تھیں۔ جیسی بنارس کی لیکن اب؟ سڑکیں تو اتنی سیدھی اور چوڑی کر دی گئی ہیں کہ ان کا مقابلہ صرف نئی دہلی کی سڑکیں ہی کر سکتی ہیں۔ صفائی خوب اچھی یہ سبھی سڑکیں حال ہی میں بنی یا مرمت کی گئی ہیں سینکڑوں مسجدیں اور ہزاروں قبریں جو سڑکوں کے راستے میں آئیں۔ توڑ دی گئیں۔ طہران۔ اصفہان۔ شیراز اور مشہد کے بھیتر جو قبرستان تھے۔ خالی کر کہیں وہاں سارو جنک اُدیان بن گئے ہیں اور کہیں کوئی دوسری عمارت۔ جہاں جہاں مُردے نہ گاڑے جائیں۔ اس کے لئے شہروں میں مُردوں کو دفنانے کا کام سرکار نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے ایک بھارتیہ تیرتھ یاتری بڑی گمبھیرتا کے ساتھ شاہ کے پرتی اپنا کرودھ پرکٹ کرتے ہوئے کہہ رہے تھے۔ اجی جناب۔ جانتے ہیں۔ مُردوں کو دفنانا کیوں انہوں نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے؟ ارے۔ رضا شاہ

دیکھو صفحہ نمبر ۱۲

پرتھوی پر سورگ کیسے بنے؟

(لیکھکہ شریمتی سجن کماری اوصین)

ساری پرتھوی پر اپنے گھر کے سمان دوسرا کوئی بھی استھان اپیوگی نہیں ہے۔ پرنتو ہم لوگوں کی گرہستھی انیک کارنوں سے بہت عرصہ سے دکھ پورن ہو گئی ہے۔ گھر میں پہنچنے پر دل پرسن نہیں ہوتا۔ ہرش اور اُلاس کے بدلے چنتا اور دکھ ادھیکانش گھروں میں گھیرے رہتے ہیں۔ استریوں کی چھوٹی چھوٹی باتیں گھر میں ونشم تدیب دھارن کر چت کو دکھیت کر دیتی ہیں۔ ساس بہو نند بھاوج کے۔ دیورانی۔ جیٹھانی کے جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ بھائی بھائی کے بیچ میں بھی نانا پرکار کے جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ یہ سب بات بچوں کو پرتیکش میں خراب پاٹھ سکھلاتی ہے جس سے وہ بھیتر ہی بھیتر پرایہ لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ تچھتا۔ ہردیہ ہینتا اور کٹھورتا کے چھوٹے بڑے نمونے سامنے آتے رہتے ہیں۔

ہمارے شہروں گاؤں اور گھروں کی رچنا بھی بہت جگہ سکھ کے بدلے دکھ کا کارن ہوتی ہے۔ ہوا۔ جل۔ دھوپ وغیرہ آروگیہ وردھک واتاورن کے بدلے میں ہمارے گھر گندگی۔ اندھیرے ابتادی سے گھرے رہتے ہیں۔

گھر میں رہکر ہم آنند بھوگ سکیں۔ اس کے لئے گھر میں کبھی کلیش۔ لڑائی۔ جھگڑے نہیں ہونے چاہئیں۔ کرودھ۔ دویش وایرشا گھر سے دور رہنی چاہئے۔ سدیوہار ہو۔ من ادار ہو اور سوار تھ تیاگ ہو تو گھر ایسی شانتی مل سکتی ہے۔ ویسی سنسار کے کسی دوسرے کونے میں ملنی دُرلبھ ہے۔

استریوں کا بھی کرتویہ ہے کہ وہ اپنے گھر کو سندر و سوچھ بنا دیں۔ تاکہ دیکھنے والوں اور گھر والوں کا دل ہمیشہ پرسن رہے۔ گھر میں استریوں کا راجیہ ہے۔ گھر کو ایسا شدھ و پوتر رکھنا چاہئے کہ ساکشات ایشور بھی دیکھنے اور رہنے کا خواہشمند ہو جاوے۔ جہاں تک کیتو چندر سین نے ایک لیکھ میں گھروں کی صفائی وسجاوٹ پر اسی لئے بہت زور دیا ہے گھر کے آس پاس جہاں تک ہو سکے وہاں تک باغیچہ بنوانا اچھا۔ سندر پھولوں کے پودے تتھا بیلوں کے کنڈے لگنے چاہئیں۔ اگر شکتی ہو تو ان میں فوارہ چھوڑ دے۔ چکیں وغیرہ لگا کر گھر کو خوبصورت بنانا اور دو ورش بھر میں ایک دفعہ گھر کو قلعی و رنگ وغیرہ کروانا چاہئے۔ گھر میں ایسے ایسے چتر لگانے چاہئیں کہ جہاں منورنجن ہو۔ وہاں شکشا بھی ملے۔ ایسے کھلونے بھی رکھنے چاہئیں۔ جن سے بچوں کو شکشا ملے۔ کتابوں کی لائبریری رکھنے۔ اچھی اچھی ماسک پتر کاؤں دیسپتاہک اور روزانہ ورتمان پتروں سے بھی گھر کے سکھ و سنتوش میں سہایتا ملتی ہے۔

بالکوں کے لئے اچھے بڑے بڑے چتروں والے ماسک پتر۔ البم اور سٹیریوسکوپ گھر میں رکھنے چاہئیں۔ یدی اتنی سامرتھیہ نہ ہو تو کسی مِتر کے یہاں سے لاکر انہیں دکھانے چاہئیں۔ بچیوں کے ساتھ وارتالاپ۔ اچھا کاویہ و اتم کتابیں پڑھنا اور ہر دن اتھوا ہر سپتاہ میں سب ایک بار اکٹھے مل کر ایشور کی پرارتھنا گھر کے کلہ اور دویش مٹنے واتاورن کو دور کرنے میں کافی سہایک ہے۔ استریوں کو آدرش جیون کی درشٹی سے جو گرہستھی دیکھتے ہیں۔ ان کا گھر میں دن پر دن سکھ نت نئی بڑھتی ہے۔

استریوں کو چتر بنانا۔ کھیر بت کا کام۔ سینا دپرونا۔ گوٹہ تتھا وغیرہ آتا ہو۔ تو اچھے سندر رومال ٹیبل کلاتھ۔ لیس۔ پردے۔ تصویروں کے گھر تورن۔ چک پنکھا وغیرہ نانا پرکار کے منورنجک اور بھاونا پورن چیزوں سے تھوڑے خرچ میں گھر کو اتم پرکار سے سنشوبھت کیا جا سکتا ہے تیوہار کے دنوں میں رنگ کے چتر بنا کر دھوپ دیپ۔ پترلتیب اور بندھن واروں سے دیو مندروں سے بھی زیادہ سندر و پوتر واتاورن گھروں میں بنا سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی گائن یا وادیہ میں گتی ملی ہو۔ تب تو گھر میں دویہ سکھ اور آنند کا انوبھو ہوتا ہے۔

چاندنی رات میں رنگ برنگا آکاش ہو رہا ہو۔ سندھیا سمے کی مدھر و بھینی سگندھت پون چل رہی ہو۔ ایسے سمے میں تھوڑی دیر کے لئے بتی بجھا دی اور ہاں کہ چاندنی پر بیٹھے ہوئے وہاں کچھ نرمل آنند رس میں نمرتا و نود شروع کریں۔ مدھر کنٹھ سے کچھ للت گائن گان کریں تب آپ کے گرہستھ سکھ کی سیما نہیں رہتی۔

باہری واتاورن کا من پر کافی اثر پڑتا ہے باہری واتاورن جتنا شدھ ہوگا۔ ہم تتھا ہمارے ہردیہ بھی شدھ ہوں گے کٹھورتا ہینتا۔ دویش آدی گندے وچار ہمارے دلوں میں گھر نہیں کریں گے۔ اسی لئے گھر کو سورگ بنانے کے لئے گرہنی کا کرتویہ ہے کہ وہ گھر کو آکرشک بنا دے۔ سنگیت وادیہ آدی سے گھر میں ایک سندر واتاورن بنانے کی کوشش کرے۔

یدی استریوں کو اُچت شکشا دی جائے تو وہ گھر میں بھی اپنے پتیوں اور پتروں کے منورنجن کا اچھا پربندھ کر سکیں گے۔ تب پرش بھی کلبوں یا بازاروں میں نہیں گھومیں گے سنیما و ناٹکوں سے ادھک آنند انہیں اپنے گھروں میں اپنی پتنی و اپنے بچوں میں آئے گا تب پرش آج کی طرح تھوڑے سے تھوڑا سمے گھر میں نہیں بتا دیں گے۔ وہ زیادہ سے زیادہ سمے گھر کے لئے نکال لیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ گرہستھ جیون کو اُنت اور سکھی کرنے کے لئے دان دینا۔ اتتھی ستکار اور دھرم کی پرانی بھاوناؤں کو بھی سجیون کرنا چاہئے۔ گیان چرچا۔ ادھین۔ کاویہ سنگیت وادیہ آدی پرورتیوں میں اپنے کو لگا دینے سے ہم یہ انوبھو کرنے لگیں گے کہ سنسار میں بھی سورگ ہو سکتا ہے اور وہ سورگ ہوگا ہمارا گھر۔

بقیہ مضمون ایران میں صفحہ نمبر ۱۱

اور کھال پہلے شہر نے مل کر صلاح کی ہے کہ برقعے جلا دئے جائیں۔ مگر ان سے بہت جگہ گھرتی ہے۔ بس اسی کے لئے یہ شروع کیا گیا ہے۔ جب مژدہ سرکاری ہاتھ میں آ گیا تب آئے چل کر جیسا چاہیں۔ ویسا کیا جا سکتا ہے۔ جہاں شاہ پہلوی سے پورو عورتیں سر سے پیر تک برقعہ اوڑھ کر ہی نکل سکتی تھیں بسات سات ورش کی بچیوں تک کے لئے یہ نیم انیواریہ تھا۔ وہاں ایران میں رہتے سمے ستمبر ۱۹۳۵ میں نے کسی استری کو پردہ کئے نہیں دیکھا بلکہ سبھی استریاں یورپین پوشاک پہنتی ہیں۔ بال بھی سب کے کٹ گئے ہیں۔ ایک بھارتیہ سجن نے جب مجھ کو کہا کہ نت پرتی نت کیش کٹ گئے ہیں تب مجھے وشواس نہیں ہوا۔ کنتو شیراز میں شیخ سعدی کی قبر کی اور جاتے سمے راستے میں میں نے بچاسوں استریوں کو کپڑے دھوتے دیکھا اور ان سب کے بال کٹے ہوئے تھے۔ میرے وہاں رہتے سمے پر حکم ہی تھا کہ گھر سے باہر جاتے سمے استریاں اپنے پر ایک کالے رنگ کی اوڑھنی اوڑھ لیا کرتی تھیں۔ کنتو اس سے منہ نہیں ڈھکا جاتا تھا۔ للاٹ پر صرف ایک چھجا سا نکل آتا تھا اور نئے ورش سے تو اس اوڑھنی کا اوڑھنا بھی قانوناً بند کر دیا گیا ہے۔ ایران میں شاہی فرمان نکلا کہ تمام یورپین پوشاک کا پرچار کیا گیا ہے۔ استریوں کے لئے بہرنی ولیسی سرچائی نہیں رکھی گئی۔ تو بھی فیشن کی ہوا اتنی زبردست چلی کہ استریاں اس میں پرشوں سے ایک قدم آگے بڑھ رہیں۔ پہلے پہل شاہ نے چھجیدار گول ٹوپی سے شری گنیش کیا۔ گزشتہ سال سے سر پر ہیٹ لگانا لازمی کر دیا گیا۔ اس ٹوپیوں کو بنانے سے کچھ مُلّے بہت ناراض ہو گئے۔ خاص کر ایران کی کاشی مشہد کے۔ مشہد افغانستان کی سرحد کے پاس ہے۔ انہوں نے سمجھا ہوگا۔ امان اللہ کی گتی یہاں کے شاہ کی بھی کی جائے۔ کنتو شاہ پہلوی کسی دوسری ہی مٹی کا بنا ہے۔ وہ راشٹر کی نبض پہچانتا ہے اور ایک ایرانی بزرگ کے کتھن انوسار اس پر خدا (خدا سودھا) کا ہاتھ ہے اس کے ہاتھ میں سدا ربّہ بیتا کا پیالہ رہتی ہے جب مشہد کے گورنر نے ملوں۔ مجاوروں کے اس آندولن کی خبر شاہ کو فون دوارا دی۔ تب حکم ہوا بے پرواہ ہو کر کڑائی سے کام کرو۔ بات سے نہ مانیں تو گولی چلاؤ۔ زیارت میں سبھا ہو رہی تھی۔ بڑے بڑے مُلّے بحث کر رہے تھے۔ مسلمانو۔ اسلام خطرے میں۔ فرنگی پوشاک کافروں کی پوشاک ہے۔ اسے پہن کر ہم کیسے نماز ادا کر سکتے ہیں؟ کیسے محرم میں ماتم کر سکتے ہیں؟ خدا کے نام پر تیار ہو جاؤ۔ گورنر نے سمجھایا۔ خدا کے واسطے ایسا مت کرو۔ شاہ پہلوی جو کچھ کر رہا ہے ایران کی بھلائی کے لئے۔ ایران کو مضبوط اور سامرتھیہ بنانے کے لئے۔ ایران کا ہر ایک نوجوان اپنے شاہ کے حکم پر سر ہتھیلی پر رکھ کر کھڑا ہونے کے لئے تیار ہے۔ اس طرح کی اشانتی پھیلانا۔ تمہارے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ بات نہیں مانی گئی۔ فائر کرنے کا حکم ہوا۔ کوئی کہتے ہیں۔ پانچ ہزار آدمی مارے گئے۔ کوئی کہتے ہیں دو ہزار۔ کٹیوں کا قیاس ہے۔ اجی صاحب! چالیس پچاس آدمی مارے گئے۔ باقی بھاگ گئے۔ ذرا کر کچھ کا دینا یہی سرکار کی منشا تھی۔ خیر شاہ پہلوی نے یہ ایک ایسا انتم پاٹھ پڑھایا کہ اب مُلّے چیں نہیں کرتے۔ کوئی بھی بات کرنے میں انہیں دیوار کے کان ہونے کا بھے لگا رہتا ہے۔

میرے سہ یاتری ایک بھارتیہ تیرتھا تک مسلمان کہہ رہے تھے۔ "اجی صاحب! آپ جانتے ہیں۔ کیوں اس . . . . نے انگریزی ٹوپی چلائی ہے؟ میں نے کہا۔ فرمائیے"۔

اجی یہ . . . . چاہتا تھا کہ کوئی مسلمان نماز نہ پڑھے۔ اس لئے پہلے اس نے چھجے دار پہلوی ٹوپی کو پہننے کا حکم دیا۔ آپ جانتے ہیں۔ ننگے سر پڑھی نماز کو خدا قبول نہیں کرتا اور نماز پڑھتے وقت پیشانی کو زمین سے چھونا چاہئے۔ چھجے کے کارن پیشانی (للاٹ) زمین تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ اس کے کارن بہتوں نے نماز پڑھنی چھوڑ دی۔ لیکن چالاک آدمیوں نے ٹوپی کے چھجے کو پیچھے کی اور پھیر کر نماز پڑھنی شروع کی۔ یہ خبر شاہ تک پہنچی تب حکم نکلا سبھی ہیٹ پہنیں۔ ہیٹ میں تو چاروں اور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دیہاتی زندگی کی ایک دردناک کہانی

غریبوں کا سورگ

از قلم شری یت شری ناتھ سنگھ

اگر جینے کی ہوس کا خاتمہ ہو جائے تو آدمی ایک منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اگر اپنے طور پر موت نہ آئے تو ایسا آدمی خودکشی کرکے مر سکتا ہے۔ رمیش کوشش کرنے پر بھی خودکشی نہ کر سکا۔ اس کی وجہ غالباً یہی تھی کہ ابھی وہ اپنے لئے نہیں تو کم سے کم اپنی عورت رانی کے لئے زندہ رہنا چاہتا تھا۔

تیس برس کا نوجوان۔ ہاتھ۔ پاؤں مضبوط۔ دل و دماغ درست۔ زندگی کو امنگوں سے بھرنے کے لئے گھر میں دانا عورت موجود! اتنے پر بھی یہ دنیا سے اکتا کیوں گیا ہے۔ اس سوال پر اس نے بہت بار بہت طرح سوچا مگر اسے کوئی تسلی بخش جواب نہ ملا۔

اس کے دل میں کوئی بہت بڑی امنگ نہیں تھی اور ہوتی کیسے؟ سارا وقت صرف ایک سوال کے حل کرنے میں چلا جاتا تھا۔ وہ سوال تھا اپنے اور رانی کے لئے پیٹ بھر روٹی حاصل کرنا۔ گاؤں کے باہر اپنے بیلے جوڑے کھیتوں کی سلیٹ پر اپنی محنت کی پنسل سے وہ روز سویرے یہ سوال حل کرنے لگتا تھا اور دن بھر اس میں لگا رہتا تھا۔ مگر جوں جوں اس نے اپنا محنت کرنا بڑھایا توں توں یہ سوال بھی پیچیدگی اختیار کرتا گیا۔

بچپن میں اس نے اچھے دن دیکھے تھے اچھے سے مطلب ہے کبھی کبھی اسے پیٹ بھر روٹی مل جاتی تھی۔ گھی اور دودھ کے سواد کا بھی اسے تھوڑی بہت یاد بنی تھی۔ مگر وہ ماں باپ کی بدولت تھا۔ جنہوں نے کمائی زندگی کو کھیتی پر نچھاور کرکے اس کے لئے سکھ کے دن حاصل کئے تھے۔ کسی کے ماں باپ ہمیشہ نہیں رہتے اور رمیش کے بھی نہیں رہے۔ ادھر غلہ سستا ہو جانے سے مشکلات دگنی ہو گئیں۔ کھیتوں پر زمیندار کا حق تھا لگان جو تینے پر بھی اس کا موروثی حق نہیں ہو سکتا تھا۔ اس سے زمیندار حسب دلخواہ لگان وصول کرتا تھا اور اسے جھک مار کر دینا پڑتا تھا۔ نہ دیتا تو کرتا کیا۔ کسان کا لڑکا تھا۔ بغیر کھیتی کئے وہ رہ بھی نہیں سکتا تھا۔ ہر سال بارھویں مہینے کے آخر میں اتنا قرض ہو جاتا کہ اسے ساری پیداوار کھیت میں ہی مہاجن کے حوالے کرنی پڑتی۔ جیسے دیگر

سب کسان نیا اناج نہیں۔ نئی چنتاؤں کا بوجھ لے کر گھر لوٹتے ہیں ویسے ہی وہ بھی خالی دل اور خالی ہاتھ گھر لوٹتا۔ رفتہ رفتہ حالت بگڑتی گئی۔ بیل بیک جانور نیلام ہوئے۔ تھالی لوٹا قرق ہوا۔ صرف چھپر اور چھپر کے نیچے وہ اور رانی دو جانیں باقی رہیں۔

اتنے پر بھی کسی طرح اس نے کھیتی کا کام جاری رکھا۔ مانگے کے بیل مل گئے۔ پتلوں اور مٹی کے برتنوں سے کھانے پینے کا کام چلتا رہا۔ اس بار بھی ہمیشہ کی مانند جب تک فصل کھڑی رہی۔ اس کی امید بندھی رہی۔ شام کو تھکا ماندہ جب گھر آتا۔ تب رانی سے کہتا —— رام چاہے گا تو اس سال ساون تک چولھا سلگیگا اور اس کے بعد دن پلٹیں گے۔

اس پر عورت کہتی —— پیٹ تو کسی طرح بھر لیں گے۔ مگر لاج رکھنے کے لئے کپڑا!

اس پر دونوں چپ ہو جاتے۔ پھر کچھ اس طرح کی باتیں کرتے۔ جاڑے کی راتیں کٹتیں۔ کافی کپڑا تھے نہیں۔ بیچارے آگ کے سہارے اسی طرح کی باتوں میں ہی گذار دیتے۔

ہولی پر رمیش پکے ہوئے گیہوں لایا اور رانی نے اسی دن کوٹ پیس کر پہلے سے رکھے ہوئے تھوڑے سے سرسوں سے تیلی کے ہاں سے تیل میں بدل کر تیل کی پوڑیاں بنائیں۔ پینے کو بھنگ نہیں ملی نہ سہی۔ لگانے کو کیسر نہیں ملا نہ سہی کپڑوں پر رنگ کے چھینٹے نہیں پڑے نہ سہی۔ —— پیٹ تو بھرا اور رمیش جب کھانے بیٹھا۔ بولا —— بڑی لذیذ ہیں۔ جیسے گھی کی ہوں۔ رانی! تیرے بنانے کی تعریف ہے پڑوسی کے لڑکے کو دو پوڑیاں ضرور دے دینا کون جانے شاید ان کے ہاں چولھا بھی نہ جلا ہو۔ بیچارا لڑکا کیسے جانے گا کہ آج ہولی کا تیوہار ہے۔

"وہ تو سویرے ہی کھا گیا۔"

"آفریں رانی! تو بڑی دیاوان ہے۔ میری ایک بات سنے گی"

"کہو"

"کون جانے اب کب پوڑیاں بنتیں۔ اس لئے آج میرے ساتھ بیٹھ کر دو پوڑیاں کھا لے"

نہیں پوڑیاں بہت ہیں۔ تم کھا لو میں پھر کھا لوں گی۔"

فصل کٹ کر باڑے میں پہنچی جس دن غلہ تیار ہوا۔ مہاجن بھی جا ڈٹا۔ سال بھر کا حساب جوڑا گیا۔ تب معلوم ہوا کہ رمیش دو من گھر سے دے تو پورا پٹے۔ یہ دو من نئے قرضے کے طور پر لکھ کر مہاجن نے سارا غلہ اپنے قبضے میں کر لیا۔

رات کو رمیش اپنے بھوسے پر لیٹا اور مہاجن کا نوکر رمیش کے غلے پر۔

چیت کی چاندنی رات تھی۔ دور سے پھولوں کی خوشبو آرہی تھی۔ سب کسان اپنے اپنے باڑے میں مست پڑے سو رہے تھے۔ صرف رمیش جاگ رہا تھا۔ اس کی چادر آج اس سے چھن گئی تھی۔ اسے کیسے نیند آتی!

پڑا پڑا وہ اپنی مصیبتوں پر سوچتا رہا اور اپنے بھوسے کے ڈھیر سے اپنے غلے کی طرف بڑی دیر تک اس طرح ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہا۔ جیسے دوہے جانے کے وقت گائے کا بچھڑا اپنی ماں کے تھن کی طرف دیکھتا ہے۔ رمیش کو یہ کسی طرح یقین نہ ہوا کہ وہ غلہ اس کا نہیں ہے۔ بویا اس نے سینچا اس نے۔ کاٹا اس نے۔ گاہا اس نے اور مالک بن گیا مہاجن۔ کیونکہ مہاجن نے اسے قرض دیا تھا۔ جتنا دیا تھا۔ اس کا ڈیوڑھا لے گیا۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ پیٹ میں بھوک کی آگ۔ عورت کی چنتا کے ساتھ بھڑک اٹھی۔ اس نے کہا۔ ایشور کوئی چیز نہیں اور بھوکے کو ایشور سے کیا مطلب؟ اگر ایشور ہے تو وہ بھوکے کو روٹی کیوں نہیں دیتا

ان سوالات کا جواب دینے کے لئے پاپ اور پنیہ۔ سورگ اور نرک کو ثابت کرنے کے لئے دھرم شاستر میں ماہر کاشی کا کوئی پنڈت وہاں نہ تھا۔ کل کی فکر نے زور مارا اور رمیش آخر زیادہ غور و خوض کئے اٹھ کر اپنے کمبل میں غلہ بھرنے لگا۔

جونہی وہ لیکر چلا۔ مہاجن کا نوکر جاگ کر اور چور چور کہکر چلانے لگا۔ ایشور نے جسے نہیں گرفتار کیا تھا اسے انسان نے پکڑ لیا بات کی بات میں وہاں کئی آدمی جمع ہو گئے

کسی نے رمیش کو برا بھلا کہا۔ کسی نے اسے مارا۔ مہاجن کے نوکروں نے رسے سے پیچھے کی طرف اس کے دونوں ہاتھوں کو باندھ دیا اور اسے گھسیٹتے ہوئے راتوں رات تھانے کی طرف لے چلے۔

رانی بھی روتی سسکتی وہاں آگئی۔ اس نے کہا —— مہاجن ڈیوڑھا لیتا ہے اسے کوئی نہیں پکڑتا اور کسان اپنی ہی کمائی میں سے تھوڑا بھی لینے لگتا ہے تو باندھا جاتا ہے مگر اس کی کون سنتا؟

چاندنی رات میں لاچار رمیش اور اس سے بھی زیادہ لاچار اس کی عورت نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ دونوں کی آنکھوں میں آنسو اور چہرے پر گہری اداسی چھائی ہوئی تھی۔ موسم بہار کی اس چاندنی کو ذرا بھی ترس نہ آیا۔ اس نے دونوں غریبوں کو زبردستی ایک دوسرے سے الگ کر دیا

(۲)

سویرا ہوا۔ سال بھر کی کمائی آج گھر آنے والی تھی۔ مگر کمائی کے ساتھ رانی کمانے والے کو بھی آج گنوا بیٹھی تھی۔ ایسے موقعوں پر خاص کر عورتوں میں ہمدردی کی کمی نہیں ہوتی۔ پاس پڑوس کی عورتیں رانی کے گھر آ بیٹھیں اور اسے سمجھانے لگیں۔ مگر رانی کا جیسے سب کچھ لٹ گیا ہو۔ رہ رہ کر وہ کہتی —— وہ چور نہیں ہیں۔ وہ کسی کا ایک دانہ بھی نہیں چھو سکتے۔ اپنا غلہ تھا اپنے گھر لا رہے تھے۔ مہاجن باڑے میں لینے والا کون ہوتا ہے؟ گھر میں اس نے دیا تھا۔ گھر سے لیتا۔ کہیں بھاگے تھوڑے ہی جا رہے تھے۔ اس سال نہیں تو اگلے سال تک اس کا چکا دیتے۔

آہ! اس کا نام رانی کس نے رکھا تھا! رانیاں کیا ایسی ہی بے بس و لاچار ہوتی ہیں؟ اسے دھن دولت کی چاہ نہیں تھی اس دنیا میں اس کا واحد سہارا مشقت سے چور۔ بھوک کی مار کھا کر اس سے بھی زیادہ سہنے والا اس کا پتی تھا اور آج وہ بھی اس سے چھن گیا۔

وہ کب آئیں گے؟ رانی نے اپنی پڑوسنوں سے پوچھا۔

Digitized by eGangotri

بڈھلاڈہ میں مورتی پوجا پر زبردست شاستر ارتھ

(از منتری کندن لعل جی گپتا منتری آریہ سماج بڈھلاڈہ ضلع حصار)

۲۷-۲۸-۲۹ جون کو سناتن دھرم سبھا بڈھلاڈہ کا سالانہ جلسہ تھا۔ اس موقعہ پر پورانکوں نے اپنی عادت کے مطابق رشی دیانند اور آریہ سماج کو گالیاں سنانے کے لئے منہ پھٹ بھجنیک باوا چمن لال کو خاص طور پر بلایا تھا۔ جس نے نگر کیرتن اور جلسے میں بھی رشی دیانند اور آریہ سماج کو گری ہوئی گالیاں دیکر سناتن دھرم کی تہذیب کا نمونہ پیش کیا۔

۲۹ جولائی کو پرانہ کال کے لیکچر میں پنڈت امرناتھ جی نے مورتی پوجا کے و شے پر آریہ سماج کو چیلنج دے ڈالا۔ اس پر آریہ سماج کے منتری نے سناتن دھرم سبھا کے منتری کو چٹھی لکھی کہ ہمیں آپکا چیلنج منظور ہے۔ مہربانی کر کے سوچنا دیں کہ ہم شاستر ارتھ کے لئے کس وقت آپکے جلسے میں آویں۔ اس پر سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پانچ بجے شام کا وقت مقرر کر کے اطلاع دی گئی۔ آریہ سماج کے سبھا سد عین وقت پر شاستر ارتھ کے لئے پہنچ گئے آریہ سماج کی طرف سے پنڈت منسا رام جی شاستری ویدک توپ اور سناتن دھرم کی طرف سے مکوی رتن پنڈت اکھلانند جی شاستر ارتھ کے لئے مقرر ہوئے۔ پنڈت منسا رام جی نے حسب ذیل سوالات دریافت کئے۔

(۱) چاروں ویدوں میں سے مورتی پوجا شبد دکھلاؤ۔

(۲) چاروں ویدوں میں سے کوئی ایسا منتر پیش کرو۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ لکڑی پتھر یا دھات کی اتنی لمبی چوڑی اور موٹی پرماتما کی مورتی بنا کر اسکی پوجا کرنی چاہیئے۔

(۳) یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۸ میں پرماتما کو غیر مجسم بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ غیر مجسم کی مورتی نہیں بن سکتی اس لئے مورتی پوجا وید کے برخلاف ہے۔

(۴) یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۳ میں صاف لکھا ہے کہ پرماتما کی مورتی نہیں بن سکتی۔ اس لئے بھی مورتی پوجا وید کے برخلاف ہے آریہ پنڈت کی اس دلیل کا وہ آخر تک کھنڈن نہ کر سکے۔

(۵) یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۹ میں لکھا ہے کہ جو شخص پرماتما کی جگہ پر مادہ پرستی کرتا ہے وہ نرک میں جاتا ہے۔ اس لئے مورتی پوجا وید کے برخلاف ہونے سے کفر شرک اور نرک کا ہیتو ہے۔

(۶) شریمد بھاگوت دشم سکندھ ادھیائے ۸۴ شلوک ۱۳ میں صاف لکھا ہے کہ مورتی پوجا کرنے والا بیل اور گدھے کے برابر ہے۔

(۷) بھوشیہ پران میں لکھا ہے کہ جو شخص درگا کے سامنے شو اور سورج کی تعریف کرتا ہے وہ گدھے کی یونی میں جاتا ہے۔

پرشن نمبر ایک پر پورانک پنڈت نے اخیر تک ایک حرف بھی منہ سے نہیں نکالا۔ جس سے پبلک پر یہ واضح ہو گیا کہ چاروں ویدوں میں مورتی پوجا موجود نہیں ہے۔

سوال نمبر ۲ پر پورانک پنڈت نے کہا کہ دیکھو اتھرووید میں رُدر کا پتھر کا شریر لکھا ہے۔ اس سے پرماتما کی مورتی بنانا ثابت ہوتا ہے اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ یہاں پر رُدر نام پرماتما کا نہیں ہے۔ بلکہ سیناپتی کا نام رُدر ہے جس کے لئے ہدایت ہے کہ اس کا شریر پتھر کے سمان مضبوط ہونا چاہیئے۔ تاکہ وہ جنگ میں کامیاب ہو سکے۔

سوال نمبر ۳ پر پورانک پنڈت نے کہا کہ اس منتر کا یہ ارتھ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا یہ ارتھ ہے کہ پرماتما کے سدرش دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ آپ کے ارتھ کے بموجب بھی اگر دنیا میں پرماتما کے برابر کوئی چیز نہیں ہے تو مورتی پرماتما کے برابر کیسے ہوئی۔ اس کا بھی پورانک پنڈت نے اخیر تک کوئی جواب نہیں دیا۔

سوال نمبر ۴۔ پر پورانک پنڈت نے کہا کہ اس منتر میں پرماتما کے جسم کا کھنڈن نہیں ہے بلکہ اس منتر میں و اسدیو یعنی پرماتما کے جسم کا منڈن ہے۔ اس پر آریہ پنڈت نے یجروید کا مہیدھر بھاشیہ دکھا کر کہا کہ آپ ہی کے بھاشیہ میں پرماتما کو غیر مجسم تحریر کیا ہے۔ اس پر بھی پورانک پنڈت اخیر تک خاموش رہے۔

سوال نمبر ۵ پر پورانک پنڈت نے کہا کہ ہم مادہ پرستی نہیں کرتے چونکہ پرماتما سرو ویاپک ہونے سے پتھر کی مورتی میں بھی ویاپک ہے اس لئے ہم مورتی کے دوارا مورتی میں ویاپک پرماتما کی پوجا کرتے ہیں۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا۔ کہ اگر آپ ویاپک پرماتما کی پوجا کرتے ہیں تو پھولوں کو توڑ کر پتھر پر کیوں چڑھاتے ہیں کیا پرماتما پھولوں میں ویاپک نہیں ہے اور پھر ہم مانتے ہیں کہ پتھر کی مورتی میں پرماتما تو ہے مگر اس میں آتما نہیں ہے۔ جس نے پرماتما کا انوبھو کرنا ہے۔ وہ آتما ہمارے شریر میں موجود ہے۔ اس لئے اپنے شریر کے اندر ہی آتما دوارا پرماتما کی پوجا کرنی چاہیئے۔ اس پر پورانک پنڈت نے ایسی خاموشی اختیار کی کہ اخیر تک ایک حرف بھی زبان پر نہ لائے۔

سوال نمبر ۶ پر پورانک پنڈت نے بھاگوت کے شلوک کا ارتھ کرتے ہوئے مورتی شبد کو چرا لیا۔ اس پر آریہ پنڈت نے للکار کر کہا کہ شلوک کا پورا ارتھ کرو۔ اس طرح لفظوں کے چرانے سے پورانک لوگ بیل اور گدھے بننے سے نہیں بچ سکتے۔ اس پر بھی پورانک پنڈت اخیر تک کچھ نہ بول سکے۔

سوال نمبر ۷ کو پورانک پنڈت نے اخیر تک چھوا ہی نہیں۔

پورانک پنڈت کے ہوش و حواس اڑ گئے اور کسی نہ چلا تو ضبط شدہ سناتن دھرم سبھا لائل پور کی طرف سے شائع شدہ گندے اور بیہودہ ٹریکٹ "دیانند بھاو چتراولی" میں سے فرضی تصویریں دکھانے لگے اس پر پریذیڈنٹ صاحب نے پورانک پنڈت کی قابل رحم حالت کو دیکھ کر وقت پورا ہونے سے پہلے ہی مباحثہ کو ختم کر دیا اور آریہ لوگ فتح کا ڈنکا بجاتے ہوئے اور ویدک دھرم کی جے بولتے ہوئے سماج مندر میں چلے گئے۔

دوران مباحثہ پورانک پنڈت نے کہا کہ ہم جیتے ہوئے باپ کی پوجا کرتے ہیں۔ مرے ہوئے کی پوجا نہیں کرتے۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ چلو مرتک شرادھ سے تو چھٹی ہو گئی۔ اس پر پورانک پنڈت بولے کہ ہم شریر کا شرادھ نہیں کرتے۔ جیو کا شرادھ کرتے ہیں۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ جیو انادی ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارا ماتا پتا آدمی کوئی سمبندھ نہیں ہے اس لئے مرتک شرادھ آپ کی زبان سے ہی فضول ثابت ہو گیا۔ اس طرح سے کئی جب آریہ پنڈت نے پوچھا کہ آپ واراہ بھگوان کی مورتی بنا کر کیوں نہیں پوجتے۔ اس پر پورانک پنڈت نے کہا کہ واراہ نام سؤر کا نہیں ہے بلکہ واراہ نام یگیہ کا ہے۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ پورانک لوگوں نے اپنے ایک اوتار ہرناکش سے پرتھوی کا ادھار کرنے والے واراہ کو تو پنڈت جی نے صاف اڑا دیا۔ ۳۰ جون رات کو پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار کا "شری کرشن" پر بڑا ہی مؤثر ویاکھیان ہوا۔ پنڈت جی نے کرشن جی کی ودیا۔ راج نیتی۔ بہادری اور سداچار کا نقشہ پبلک کے سامنے کھینچ کر رکھ دیا اور چیر ہرن لیلا کی تصویر دکھلا کر کہا کہ جن پورانکوں نے کرشن جیسے مہاتما کے چرتر کو اس طرح سے بگاڑنے کی کوشش کی ہے اگر وہ لوگ رشی دیانند کو غلیظ گالیاں دیں تو کیا تعجب کی بات ہے۔ دھنیواد کرو رشی دیانند کا جنہوں نے شری کرشن چندر جی کو بھی پورانک غلاظت سے نکال کر ہیرے کی طرح درخشندہ بنا دیا۔ اس شاستر ارتھ اور لیکچر سے پبلک پر آریہ سماج کی تہذیب کا سکہ بیٹھ گیا اور پورانکوں کے سر پر شرمندگی

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین

افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان — جمالستان

عہ — للعہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ مع محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

بے شمار خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے

ہر ایک کا لب لباب یہ ہے کہ انسانی زندگی کے لئے آتنک نگرہ گولیاں آب حیات ہیں۔ قبض۔ بھوک خون کی خرابی۔ دل و دماغ اور معدہ کا ضعف دور کرنا اس کا ادنے کرشمہ ہے آپ بھی آزما کر انکی تصدیق کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں ۲ روپیہ پانچ ڈبیہ للعہ

اسی طرح طلا واجی کرن کا استعمال کر کے ہزارہا اشخاص پوری مردی حاصل کر چکے ہیں ایک مریض کیلئے صرف ایک شیشی کافی ہے۔ قیمت فی شیشی صر مزید آگاہی کے لئے کتاب "کام شاستر" مفت طلب کریں۔

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ: لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کو قطعیہ دور کرنیوالی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھاتی ہے چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد۔ کھجلی۔ خون کا زائل ہونا۔ تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے قیمت عہ محصول ۸ / گارنٹی اگر دس سال کے اندر اندر دوبارہ بواسیر کا دورہ ہو جائے تو مزید دوائی مفت ارسال ہو گی۔ نوٹ اس سے اعلیٰ دوائی بتلانے والے کو ۲۰۰ روپیہ انعام

مینیجر کیلاش فارمیسی فتحگڑھ پنجتور (فیروزپور)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وید جینتی سپتاہ

پراچین ویدک سمے میں ویدوں اور دوسرے ویدک ساہتیہ کے سوادھیائے کا وشیش پرچار تھا۔ ویسے تو لوگ ہمیشہ ہی سوادھیائے کیا کرتے تھے۔ کنتو برسات کے موسم میں وید کے سوادھیائے کا وشیش آیوجن کیا جاتا تھا۔ جس دن سے اس وشیش وید پارائن کا آرمبھ کیا جاتا تھا۔ اس کو اُپاکرم کہتے ہیں۔ رشیوں کا تر پتی کارک ہونے کے کارن پیچھے سے اُپاکرم کا نام رشی ترپن یا شراونی پڑ گیا۔ اس پرکار یہ وید پاٹھ پورا ہو کر ساڑھے چار ماہ تک نیم پوروک چلتا تھا اور یہ اس کا اُترجن یا سماپتی ہوتی تھی۔

ماہ میں اس کا اُترجن یا سماپتی ہوتی تھی۔ جل وایو کی شدھی کے لیے اس اوسر پر ایک مہان یگیہ بھی ہوتا تھا اور اس موقعہ پر یگیوپویت بھی تبدیل کر کے نئے پہنے جاتے تھے اور یہ ممکن ہے کہ رشی ترپن یگیہ میں شامل ہونے کی نشانی بھی یہ دہت اور یہ گیان کے ہاتھ میں رکھشا سوتر (راکھی) باندھا جاتا ہو۔

اس تیوہار کو منانے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ہر سال وید جینتی سپتاہ منایا جاتا ہے۔ شراونی سے شروع کر کے کرشن جنم اشٹمی تک وید سپتاہ منایا جاتا ہے اور اس کے لئے ایک لیٹنگ نشچت کی جاتی ہے۔ نشچے کیا گیا ہے کہ اس موقع پر شری سوامی اچیتا نند جی مہاراج کے بنائے ہوئے رگوید شتک کا سوادھیائے کیا جاوے۔ یہ لیٹنگ آریہ پرتی ندھی پنجاب گورودت بھون لاہور نے اردھ شتابدی کے موقع پر پرکاشت کی ہے اور وید ساہتیہ وبھاگ آریہ پرتی ندھی پنجاب سے مل سکتی ہے۔ اس کا مولیہ چار آنہ ہے۔ لیکن اس موقعہ پر اس کی قیمت آدھی یعنی دو آنے کر دی ہے۔ یہ رعایت صرف ساون ماس میں ہی رہیگی۔ سبھا نے شراونی سپتاہ میں سوادھیائے کرنے کے لئے اس لیٹنگ کو نشچت کیا ہے۔

سپتاہ کا پروگرام۔ ۳ اگست کو پراتہ ہر ایک آریہ سجن کو پریوار کے ساتھ یگیہ کر کے سماج مندر میں جانا چاہئے اور وہاں سے وید پاٹھ کر کے آریہ ساہتیہ لیٹنگ سبھا دوارا پرکاشت پر وید پدھتی صفحہ ۱۰۶ سے ۱۰۹ تک کی پوری ودھی کرنی چاہئے اور پھر ہر روز پراتہ یا شام وید کی کتھا کرنی چاہئے۔ نیچے رگوید شتک کے صفحہ دیکھ کر وید کتھا کا پروگرام دیا جاتا ہے

سوموار	۲۰ ساون مطابق ۳ اگست	صفحہ ۱ سے	۲۰ تک
منگلوار	۲۱ ،، ۴ ،،	،، ۲۱ ،،	۴۰ ،،
بدھوار	۲۲ ،، ۵ ،،	،، ۴۲ ،،	۶۲ ،،
ویروار	۲۳ ،، ۶ ،،	،، ۶۱ ،،	۸۱ ،،
شکروار	۲۴ ،، ۷ ،،	،، ۸۱ ،،	۱۰۶ ،،
سنیچروار	۲۵ ،، ۸ ،،	،، ۹۷ ،،	۱۲۰ ،،
ایتوار	۲۶ ،، ۹ ،،	،، ۱۲۱ سے	۱۳۹ ،،
سوموار	۲۷ ،، ۱۰ ،،	،، ۱۴۰ سے	۱۵۰ ،،

اس کتھا کے سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے ۱۰ اگست کو شری کرشن جنم اشٹمی کو بڑے اتساہ سے منائیں اور شری کرشن جی کے جیون کا لوگ سوادھیائے کریں اور ان کے جیون کے سمبندھ میں ویاکھیان دیں۔

اس وید جینتی سپتاہ کے اوسر پر جہاں ویاکھیانوں اور کتھا دوارا پرچار کیا جائے۔ وہاں ٹریکٹوں اور لکھی لیٹنگوں دوارا بھی وید پرچار کیا جانا چاہئے۔ سبھا ہر ماہ نئے سے نئے ٹریکٹ پرکاشت کرتی ہے اور نمونے کے لئے مفت بھی بھیج دیتی ہے۔ جن سجنوں کو ضرورت ہو وہ سبھا کے ساہتیہ وبھاگ سے ٹریکٹ اور لسٹیں طلب کریں۔

وید پرچار کے لئے دھن سنگرہ۔ اس موقع پر جہاں لوگ ویدوں کا سوادھیائے خود کریں وہاں دوسروں تک وید پرچار کے سندیش کو پہنچانے والی سنستھا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے وید پرچار وبھاگ کو بھی مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ سبھا نے آدیش دیا ہے کہ ہر ایک آریہ کو اس موقعہ پر ایک ایک روپیہ وید پرچار وبھاگ کے لئے دینا چاہئے۔ وہ آریہ سماج دوارا بھیجیں یا سیدھا سبھا کو بھیجدیں۔ سماجوں کو چاہئے کہ جو دھن اس سلسلہ میں اس دن جمع ہو۔ اُسی دن کاریالیہ میں بھیج دیں

پرتی ندھی ممبروں کا کرتویہ۔ سبھا کے پرتی ندھی ممبروں کی سیوا میں نویدن ہے کہ جیسا کہ گت جنرل اجلاس بتاریخ ۲۰-۹-۱۹۴۲ میں پاس ہوا ہے کہ ہر ایک پرتی ندھی ممبر کو اپنی سماج کے نام لگے دھن کے علاوہ کم سے کم -/۲ روپے ہر سال اپنے پاس سے اکٹھے کر کے وید پرچار فنڈ میں دیا کریں۔ اس کے مطابق نویدن ہے کہ پرتی ندھی ممبر اپنا اپنا حصہ اپنے پاس سے یا ان سات دنوں میں دھن اکٹر کر کے اس موقعہ پر بھیج کر کرتارتھ کریں۔ اور لیٹنگ مہانو بھاؤں سے پرارتھنا ہے کہ وہ اس وید پرو کو بڑی سپھلتا۔ اتساہ سے منانے کے لئے پورن یتن کریں

گیان چند ادھشٹھاتا وید پرچار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور

سماجک سماچار

دیانند براہم مہا ودیالہ لاہور

یہ ودیالہ ڈی۔اے۔وی کالج منیجنگ کمیٹی کے ماتحت گذشتہ ۱۲ سال سے نہایت خوش اسلوبی سے چل رہا ہے۔ ویدک گرنتھوں سنسکرت ودیا اور انگریزی کی تعلیم کے لئے یہاں بڑا تسلی بخش انتظام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف ہندوستان کے مختلف صوبہ جات کے بلکہ سمندر پار کے دور دراز دیشوں کے طالب علم بھی یہاں آ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یہاں کا کورس تین برس کا ہے۔ یہاں صرف وہی ودیارتھی داخل ہو سکتے ہیں جن کی عمر سولہ سال اور لیاقت پنجاب یونیورسٹی کے پراگیہ یا سنسکرت لیکر میٹرک سے کم نہ ہو۔ جو نوجوان ویدوں شاستروں اور سنسکرت کے ساتھ انگریزی پڑھکر اپنے ملک قوم اور تمدن کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے یہ ودیالہ بہت مفید ہے یہاں کے پڑھے ہوئے ودیارتھی آریہ سماج کے پرچارک۔ دیش اور جاتی کے سیوک۔ سماجوں میں پروہت۔ سکولوں میں ادھیاپک لیکھک اور سمپادک بن سکتے ہیں۔ جو ودیارتھی یہاں کا آخری امتحان (ودیا وچسپتی) پاس کر لیں۔ وہ اگر چاہیں تو سیدھے ہی پنجاب کے شاستری امتحان میں بیٹھ سکتے ہیں لائق اور ہونہار مگر غریب ودیارتھیوں کے لئے وظیفے کا انتظام بھی ہو سکتا ہے یہاں کا نیا داخلہ گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد ستمبر کے آخری ہفتے میں ہوگا۔ لیکن اس کے لئے درخواستیں ۲۰ جولائی سے پہلے آچاریہ کے نام پہنچ جانی چاہئیں۔ تفصیلات کے لئے آچاریہ سے خط و کتابت کریں

رام امر وید شاستری بی اے

آریہ سماج جام پور کے سماچار

پچھلے دنوں شری نارائن سوامی جی مہاراج پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی چند گھنٹوں کے لئے جام پور پدھارے وہ ڈیرہ غازیخاں اپنے اپدیش امرت سے جنتا کو نہال کر رہے تھے۔ مناسب سمجھا گیا کہ کسی نہ کسی طرح سوامی جی جام پور سے جائیں کیونکہ ایسے مہاتماؤں کا آتی دور سے آنا بہت کم ہوتا ہے۔ جام پور سماج کی پرارتھنا کو جب سوامی جی نے سویکار کر لیا۔ شام کو ۔۔۔ سماج مندر حاضری سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جنتا گرمی کے ہوش سے اپدیش امرت کا پان کر رہی۔ ۔۔۔ سماج کی

سوامی جی کی سیوا میں ابھینندن پتر دیا گیا۔

گینشدت منتری آریہ سماج جام پور

مہتہ جیمنی جی کا پرچار

مہتہ جیمنی جی جموں۔ اودھم پور اور ریاسی میں پرچار کرنے کے بعد ۱۶ جون شام کے سات بجے سری نگر میں پہلی بار تشریف لائے اور آریہ سماج وزیر باغ میں ٹھہرے ہم نے یہ موقع غنیمت سمجھ کر منتری سماج ہذا سے پہلے مہتہ جی کا پرچار مہاراج گنج میں کرانے کی درخواست کی۔ جسے انہوں نے منظور کر لیا چنانچہ ہم نے تین دن کے لئے اجازت لی مگر لوگوں کی رچی اور اشتیاق دیکھکر ہم نے تین دن کی مزید اجازت حاصل کی۔ گویا مہتہ جی نے چھ روز لگاتار ہماری سماج میں امرت ورشا کی اور پونے سات بجے سے آٹھ بجے تک مہتہ جی کے لیکچر ہوتے رہے آپ نے امریکہ۔ انڈونیشیا۔ جرمن۔ اٹلی پر بھارت کی تہذیب و تمدن پر پانچ لیکچر دئے اور ایک لیکچر "سنسار کا آگامی دھرم کیا ہوگا" پر دیا آپکے لیکچر قیمتی واقفیت سے پُر ہوتے ہیں آپ اپنے ویاکھیانوں میں بتاتے ہیں کہ ہم کیا تھے اب کیا ہیں اور آئندہ کیا ہوں گے۔ اس وقت کوشش کرتے ہیں سبھا کا گورو دل و دماغ میں سما جاتا ہے اور ایک برقی رو جسم میں دوڑ جاتی ہے۔ ویدک جذبات کے رنگ میں حاضرین رنگے جاتے ہیں اور وہ اپنے آپکو ایک نئے دھرم والے منڈل میں پاتے ہیں اور پراچین سبھتا کو پنر جیوت کرنے کا بے حد شوق پیدا ہوتا ہے جسکی رکھشا کے لئے ہر قسم کی مصائب اور آزمائشوں کا ہنس ہنس کر سواگت کرنے کا خیال نظر آتا ہے کہ اس کی خاطر تن من دھن بھینٹ کر دیں۔

آریہ سماجوں کی فوری توجہ کیلئے

راؤ بہادر ایم سی راجہ کا بل بنام

Removal of civil disabilities Act 10.

انڈیا گورنمنٹ اور پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے برائے حصول رائے عامہ مشتہر کیا گیا ہے اور اس پر متعلقہ اصحاب اور سبھاؤں کی رائے ۲۰ جولائی سے پہلے پہلے طلب کی گئی ہے یہ بل اسمبلی کے شملہ کے اجلاس میں پیش ہو گا چھوت چھات کے ناش کرنے کے لئے اس بل کا پاس کیا جانا نہایت ہی ضروری ہے اس لئے دیانند دلت ادھار منڈل پنجاب ہوشیارپور کی طرف سے تمام آریہ سماجوں اور دیگر آریہ و ہندو سنستھاؤں سے بزور اپیل کرتا ہوں کہ براہ مہربانی وہ اس بل کے حق میں ریزولیوشن پاس کر کے ۲۰ جولائی سے پہلے پنجاب گورنمنٹ کے پاس بھیج دیں تاکہ بل کے موید کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں اور قانونی طور پر چھوت چھات کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا جائے

رامداس پردھان منڈل ہوشیارپور

آریہ سماج بہادرگڑھ کے سماچار

(۱) ستسنگ باقاعدہ ہوتے ہیں حاضری سنتوش جنک ہوتی ہے

(۲) اس ماہ میں پانچ چھ دن تک پنڈت سمیر سنگھ جی سناتک و پنڈت رامسر دیو جی پرچار کرتے رہے۔ حاضری بہت اچھی تھی۔ جناب موہن لال سنگھ کے بھجن بہت پسند کئے گئے۔ پنڈت سمیر سنگھ کے اپنشدوں پر اپنی کے ویاکھیان کا اثر لوگوں پر بہت اچھا رہا

(۳) سماج مندر کی جگہ جو ۲۰ سال سے اجاڑ پڑی تھی۔ اس کو بنانے کا کام جلدی شروع ہو جائیگا۔ چندہ اکٹھا کیا جا رہا ہے ایک ہفتہ تک بنوانا شروع کر دیا جائیگا۔ اگر کوئی دانی سجن اپنے نام کا پتھر لگوانا چاہیں تو کمرہ بنوا کر لگوا سکتے ہیں

لالہ مراری لعل جی و پنڈت داتا دین جی سماج کے کاموں میں خوب دلچسپی لے رہے ہیں اور چندہ کا کام اتساہ سے کر رہے ہیں۔ جس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں (نامہ نگار)

آریہ برادری کی پنرستھاپنا

لکھنؤ نگر میں کچھ سجنوں نے آریہ برادری کو جنم دیا تھا پرنتو کنہی کارنوں سے ان کا استی تو نہ رہ سکا تھا۔ اب یہ جان کر ہرش ہوگا کہ آریہ برادری کو پھر سے ستھاپن کیا گیا ہے۔ آریہ برادری کو ستھاپت کرنے سے قبل ہم لوگ مہا پتوں کو دعوتیں کر کے ایک سوتر میں باندھ کر دو ہزار سو سنگھٹت آریہ جاتی کا نرمان کرنا ہے جس میں کالے۔ گورے۔ نیچ۔ اونچ اور دولتمند وغیرہ کا بھید بھاؤ مٹا अ का नि ह स त اور تعلقات نہ کوئی ہم سے بڑا ہے اور نہ چھوٹا ہے۔ ۔۔۔ دنیہ کی نشانی پر چلتے ہوئے آپس میں پریم کھان پان اور دواہ سمبندھ آدمی کو کریا تمک روپ دیا جائے گا یہ آدمی تھوڑے دنوں میں چھپ کر تیار ہو جاویگا جن سجنوں کو آریہ برادری میں سمّلت ہونا ہو وہ کرپا کر کے نمن لکھت پتہ پر پتر ووہار کریں

منتری آریہ برادری حسن گنج (ریار) لکھنؤ

آریہ لوک و یایام شالہ کراچی کے حیرت انگیز کھیل

مورخہ ۲ جون ۱۹۳۶ء بروز بدھ ہواز زیر صدارت شری سوامی ستیانند جی مہاراج آریہ لوک ویایام شالہ کراچی کے کھلاڑیوں نے سیٹھ رام نرائن جی رمانی (مالک فرم میسرز دھنیت مل جوالا داس) کے ۱۶۔ ازمیں ہنترفاد کراچی کو اپنے حیرت انگیز کھیلوں سے محظوظ کیا۔

اگرچہ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا اور کھیلوں کا سمہ بھی رات کے دس بجے سے بارہ بجے تک تھا۔ تاہم عام جنتا میں جنہوں نے پہلے کھیل دیکھے ہوئے تھے اتنا شوق امڈا ہوا تھا کہ ویایام شالہ کا وسیع صحن کھچا کھچ بھر گیا اور والنٹیروں کے لئے انتظام مشکل ہو گیا۔ دوران کھیل میں سب خاموشی سے بیٹھے رہے اور حاضرین محو حیرت بنے رہے۔ غرضیکہ ان جسمانی کھیلوں کا جنتا پر بہت اچھا پربھاو پڑا

پروفیسر جیٹھی لال جی (منتری ویایام شالہ) ماسٹر گوربچن سنگھ اور ان کے شاگردوں نے اپنی حیرت انگیز کھیلیں مثلاً جمناسٹک بشکستہ شیشوں کے بچھونے پر ننگے بدن سو کر چھاتی پر اندازاً بیس من کا پتھر رکھوانا، ننگے بدن تیز دھار والے آرے پر سونا وغیرہ اسی قسم کی دوسری کھیلیں جو کہ عام طور پر بڑے بڑے سرکسوں میں دکھائی جاتی ہیں دکھا کر حاضرین کو حیرت میں ڈال دیا۔ آخر میں شری سوامی جی اور سیٹھ رام نرائن نے کھیلوں کی بڑی تعریف کی

(ویر بھان منتری آریہ یووک سماج کراچی)

آریہ سماج کراچی کے سماچار

(۱) مورخہ ۲۶-۶ سے سوامی ستیانند جی مہاراج کی رامائن کی بڑی منوہر کتھا ہو رہی ہے جس پر لگ بھگ دو ہزار کے قریب نرناری

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

روزانہ بدھار کر لابھ اٹھاتے ہیں۔ ہم کچھ
جنتا پر بڑا اچھا پربھاو پڑ رہا ہے
کراچی مورخہ ۲۴/۲/۴۶ کی رات کو ۱ بجے سے ۲ بجے
آریہ یودک ویایام شالہ کے کھلاڑیوں
نے منتری سیٹھ رام شانتی کے ۱۰۰۰ ازمیں
نے حیرت انگیز کھیل اور کرتب دکھائے
جن کو سیٹھ موصوف نے اور سوامی ستیانند
جی رجو اس سبے پردھان تھے) اور جنتا
نے بہت پسند کیا
(۳) منتری دھنپت مل آریہ پتری پاٹھشالہ
کے آنگن میں ایک بڑی سندر یگیہ شالہ
بنوائی جا رہی ہے جس پر لگ بھگ پانصد
روپے کے قریب خرچ آئیگا۔ یہ یگیہ شالہ
شریمتی ماتا نندی بائی جی کی طرف سے ان
کے پتی کی پوتر سمرتی میں (جس کی کوٹھا کے
دنوں میں مرتیو ہوئی تھی) بنوائی جا رہی
ہے جلد ہی اس کی اُدگھاٹن کریا ہو گی۔
(۴) کراچی آریہ سماج کی اردھ شتابدی
منانے کا (مورخہ ۱۲/۳/۴۶ سے ۱۱/۴/۴۶ تک)
نشچے ہوا ہے۔ جس کے سمبندھ میں ابھی سے
ہی کاریہ آرمبھ ہو گیا ہے تاکہ یہ مہا اتسو
بڑی شان و شوکت سے سپھلتا پوروک منایا
جاوے۔ سماج کے اُچ کوٹی کے ودوانوں کو
نمنترت کیا جائے گا۔
(۵) گت سپتاہ میں آریہ سماج کی اور سے دو
نام کرن سنسکار اور ایک ہون یگیہ کرایا گیا
ہے۔ ان سنسکاروں پر آریہ سماج کو کل مبلغ
۲۸ دان پراپت ہوا۔
(۶) ایک نو مسلم بھائی کو شدھ کر کے دوبارہ
ویدک دھرم میں لیا گیا۔
(پرکاش سروپ منتری آریہ سماج کراچی)

آریہ سماج گوریکے کے سماچار

ڈیپوٹیشن کے پہلے دورے کے بعد بموجب آ گیا
گرو گل سبھا بابو فقیر چند جی پردھان۔ پنڈت
ملک راج جی اپ پردھان۔ پنڈت امرناتھ
جی اور فقیر چند جی بھاٹیہ منتری آریہ سماج
کو روانہ کئے۔ وہاں آریہ سماج کی طرف سے
چھاپی شدہ اپیلیں تقسیم کی گئیں اور آریہ سجنوں
نے۔ سوائے پنڈت سنت رام جی مراف
کے اور سب آریوں نے بھیجے چندہ جمع کر کے
بھیجنے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد پردھان اور
منتری آریہ سماج گوریکے جامکے آریہ سماج میں
پہنچے۔ وہاں بھی سوال لے وعدہ کے اور کچھ
رقم نقد بھی۔ ان ہر دو جگہ کے دورہ کے بعد
معلوم ہوا کہ مکان کی خرید میں جسقدر کمی ہے
اسکا ملنا ممکن ہو تا تھا ادھار کسی طرح سے قرضہ
لے کر کے مجوزہ مکان کو خرید لیا جائے۔
چنانچہ پرماتما کی اپار دیا سے ۲۴/۲/۴۶ کو آریہ
سماج مندر گوریکے کے لئے ایک مکان عام
موزوں جگہ پر خرید لیا گیا ہے۔ جس کی اسی
روز باقاعدہ رجسٹری تصدیق کرا لی ہے اب
مکان مذکور پر عمارت بنانے کا سوال ہمارے
سامنے اسی مرحلے پر ہے جس کے لئے دھن کی
بڑی آوشیکتا ہے۔ اس لئے ضلع بھر کے آریہ
دانی بھائیوں سے خصوصاً اور پنجاب بھر
کے دانی ویروں سے عموماً گونے پرارتھنا ہے
کہ وہ سنگھٹھن اتی سہائتا کا ہاتھ بڑھا کر ہمیں اس
کاریہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مدد کریں۔
پہلے دورے میں لاہور اور لاہور چھاؤنی کے بڑے
بزرگ یوگیہ بھائیوں نے ہمیں اپنے وعدہ بھیجنے
کے لئے فرمایا تھا۔ لیکن باوجود یاد دہانی
کرانے کے بھی انہوں نے وعدہ شدہ رقم کو بھیجنے
کی ابھی تک کرپا نہیں کی۔ صرف راولپنڈی سے
پنڈت لکھمیداس جی کلرک ٹیلیگراف آفس
راولپنڈی نے اپنے خاص پریتم سے -/۲۳
اکٹھے کر کے بھیجے ہیں۔ آریہ سماج ان کا اتی دھنیواد
کرتی ہے۔ دوسرے آریہ بھائیوں سے پھر سونے
پرارتھنا ہے کہ اپنی وعدہ شدہ رقموں کو
جلدی بھیج کر کرتارتھ کریں تاکہ جہاں ہم قرضے
سے سبکدوش ہو جاویں وہاں عمارت کو شروع
کر کے پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں۔
گذشتہ ایک ماہ سے گوریکے آریہ سماج مندر
میں پنڈت امرناتھ جی مہا بھارت کی کتھا ہر روز
رات کو کر رہے ہیں۔ جس سے پہلے روزانہ سندھیا
کرائی جاتی ہے اور بعد میں دو تین بھجن گائے
جاتے ہیں۔
پنڈت جی کے دلکش پیرایہ طرز بیان سے آریہ
جنتا بہت لابھ اٹھا رہی ہے اور حاضری روز
بروز بڑھ رہی ہے۔
نویدک۔ فقیر چند بھاٹیہ منتری آریہ سماج گوریکے (سیالکوٹ)

آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کے مابین
لاہور چھاؤنی میں شاستر ارتھ

آریہ سماج لاہور چھاؤنی اور سناتن دھرم
سبھا لاہور چھاؤنی کے درمیان شاستر ارتھوں
کا سلسلہ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۳۶ء سے شروع ہوا
پہلے دن مورخہ ۲۵ جون ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج
کی طرف سے پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار اور
سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت مادھو
آچاریہ جی ورن ویوستھا پر شاستر ارتھ کے لئے
اُپستھت ہوئے۔ پنڈت بدھ دیو جی نے وید منتروں
کے حوالے دیکر جنتا پر پرگٹ کیا کہ براہمن وہ ہے
جو منہ کی مانند رکھشک۔ تیاگی اور اپدیشک ہو
اور کشتری وہ ہے جو بازوؤں کی طرح جاتی
کا رکھشک ہو۔ ویش وہ ہے جو پیٹ کی طرح
یعنی بیوپار وغیرہ کرنے والا ہو اور جس شخص میں
ان مندرجہ بالا تین صفات میں کوئی بھی ایک
نہ ہو وہ منشیہ شودر کہلاتا ہے۔ اس پرکار
وید منتر پیش کرتے ہوئے آپ نے جنتا
کو کہا کہ ورن گن۔ کرم۔ سبھاؤ سے مانینہ ہے
نہ کہ جنم سے۔ پھر جس سمیہ پنڈت جی نے
پورانوں سے اتہاسک مثالیں پیش کیں
تو پورانکوں کی جنم سے ورن ویوستھا کا دیوالہ
نکل گیا۔
تیسرے دن شاستر ارتھ درشتی دیانند
کرت ستیارتھ پرکاش وید انکول ہے یا نہیں
کے مضمون پر ہوا۔ اس دن سناتن دھرم
سبھا کی طرف سے پنڈت اکھلا نند جی
اور آریہ سماج کی طرف سے پنڈت بدھ دیو
جی میرپوری شاستر ارتھ کے ادھکاری تھے۔
پنڈت اکھلا نند جی نے انیک اعتراض
پیش کئے اور کہا کہ ان کو یا تو وید انکول ثابت
کرو یا رشی دیانند کی بھول مانو۔ جواب میں
پنڈت بدھ دیو جی میرپوری نے ایک ایک
اعتراض کے سمبندھ میں وید منتر پیش کئے اور
پھر ان کی پشٹی میں سناتن دھرمیوں کی
پستکوں سے حوالے پیش کئے۔ پنڈت بدھ دیو
جی میرپوری کے منتروں۔ شلوکوں۔ پرمانوں اور
دلائل نے جنتا کو لٹو بنا دیا اور ۳ افراد سناتن
دھرمی نیوگ آدی سدھانتوں کے قائل ہو
گئے۔ اس وقت جو سب سے بڑی آریہ سماج
کی کامیابی ہوئی وہ یہ کہ شاستر ارتھ کے پردھان
سوامی پرکاشا نند جی جو کہ خود بھی سناتن دھرمی
ہیں بھی اتنے سنتشٹ ہو گئے کہ اس مضمون
کو پہلے مضمون کی طرح دو دن جاری رکھنے
کی بجائے ایک ہی دن میں ختم کر دیا۔ اس دن
اس شاستر ارتھ سے پنڈت اکھلا نند پر پنڈت
بدھ دیو جی میرپوری کا اتنا زبردست سکہ بیٹھا
کہ سناتن دھرم کے کہے جانے والے اچاریہ کوئی
کے دو دن پنڈت اکھلا نند جی شاستر ارتھوں
کو درمیان میں چھوڑتے ہوئے صبح ہوتے ہی
لاہور چھاؤنی سے رفو چکر ہو گئے۔ اب جہاں
یہاں سے کھسک کر سناتن دھرم سبھا کے خزانہ
کا دیوالہ نکال گئے۔ وہاں سناتن دھرم کے
سدھانتوں کا انتیشٹی سنسکار کر گئے۔
چوتھے دن شاستر ارتھ کا مضمون (کیا شرادھ
مُردوں کا ہونا چاہئے یا زندوں کا) تھا۔
اس دن سناتن دھرم سبھا کی طرف سے
پنڈت مادھو آچاریہ جی اور آریہ سماج کی
طرف سے پنڈت لوکناتھ جی ترک واچسپتی میدان
میں آئے۔ جس سمیہ پنڈت لوکناتھ جی نے وید
منتروں اور دلائل اور ترک کی کسوٹی پر مرتک
شرادھ کو تولا تو پنڈت مادھو آچاریہ کے منہ پر
تالا لگ گیا۔ پھر پنڈت لوکناتھ جی نے دہلی کی
شانتی دیوی کی مثال دیکر پوچھا کہ شانتی دیوی
اس وقت دوسرے جنم میں ہے اور پہلے جنم کے پتی
کا پتی وغیرہ زندہ ہے۔ کیا اسی حالت میں مرتک
شرادھ لوٹ اور ٹھگی نہیں ہے۔ اس پر عام
جنتا پنڈت لوکناتھ جی کے چرنوں میں جھکتی نظر آتی
تھی۔ مگر سناتن دھرمیوں نے اپنی شکست پر چلاتے
ہوئے شور بلند کیا۔ جس پر پردھان سوامی
پرکاشا نند جی نے شاستر ارتھ کو دوسرے دن تک
جاری رکھنے کا اعلان جاری کیا۔
(نوٹ) باقی ہونے والے شاستر ارتھوں کی کارروائی
اگلے پرچہ میں دی جائیگی۔
(آتم درشی پردھان آریہ سماج لاہور چھاؤنی)

ضرورت ہے

کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" بہترین اخبار ہے
اُجرت ایک بار کے لئے سوا روپیہ دو بار کے لئے
۲ اور اس سے زیادہ کے لئے ایک روپیہ فی بار
اُجرت پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنی چاہئے
مینیجر "پرکاش" نسبت روڈ لاہور

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ
کے بارہ میں مسٹر پی سی رائے کی رائے

میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ
کیا۔ تمام دوائیاں اعلےٰ پیمانہ پر آیورویدک
طریقوں پر بنائی جاتی ہیں اور دوائیوں کو دن
بدن ہندوستان کے ہر صوبہ میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان
سے باہر بھی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے
ادھیکش جوگیش چندر گھوش آیوروید
شاستری سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ دبنگال

رسالہ مستانہ جوگی لاہور

دینی دنیوی۔ روحانی مضامین سے لبریز ہوتا ہے
ٹھوس اور قیمتی معلومات کا خزانہ ہے۔ ایسی دلچسپ اور
قیمتی فارمولے درج ہوتے رہتے ہیں عرصہ ۶ سال سے پابندی
وقت کے ساتھ زیر ایڈیٹری شری ہنس جوگی پنڈت شادی
چھپ رہا ہے۔ سالانہ چندہ صرف تین روپیہ ہے اس
کے مطالعہ کے بغیر آپ کی معلومات غیر مکمل ہیں۔ آج
ہی مندرجہ بالا پتہ سے طلب کریں ۔

Digitized by eGangotri

دیانند اینگلو ویدک ودیالیہ لاہور کے ودیارتھیوں کی پرچار یاترا

موسم گرما کی تعطیلات کے باعث ودیالیہ یکم اگست سے ڈیڑھ ماس کے لئے بند ہو گا ان دنوں میں ودیارتھی پرچار کے لئے اکثر باہر جایا کرتے ہیں۔ آریہ سماجیں ان سے ہر پرکار کی سہائتا لے سکتی ہیں۔ پرچار کے علاوہ اگر سماجیں اپنے کچھ سبھاسدوں کو ہندی پڑھانا چاہیں یا ہندی پڑھنے والوں کو سنسکار کروانے کے یوگیہ بنانا چاہیں تو یہ کام بھی ڈیڑھ ماس کے عرصے میں بخوبی ہو سکتا ہے۔ اس سے سماجیں سنسکاروں وغیرہ کی مقامی ضرورت کو خود پورا کر سکیں گی۔ جہاں جس قسم کے پرچار کی ضرورت ہو تمام آریہ سماجیں اس کی اطلاع سبھا کے پرچار و بھاگ کو دیں تاکہ ودیارتھیوں کا پروگرام مرتب کرتے ہوئے سماجوں کی ضروریات کو مدنظر رکھا جا سکے

آریہ سماجیں تتھا آریہ پرشوں سے ایک نویدن یہ بھی ہے کہ ودیارتھی جہاں جہاں پہنچیں وہاں ودیالیہ کیلئے دھن سنگرہ کے کام میں انکی پوری امداد فرمایا کریں تاکہ ودیالیہ کا کام بخوبی چلتا رہے

گیان چند ادھشٹاتا اینگلو ویدک ودیالیہ

آریہ سماج فیروزپور کا چناؤ

۲۸ ۔۴ ۔۴ کی رات کے نو بجے آریہ سماج گوروکل وبھاگ درانی کا تالاب فیروزپور شہر کا سالانہ چناؤ آریہ سماج مندر میں ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے

پردھان۔ پنڈت آریہ منی۔ سینئر اپ پردھان۔ لالہ بھدر سین جی۔ جونیئر اپ پردھان۔ ڈاکٹر رگھو ناتھ سہائے جی منتری۔ لالہ راجپیہ مل جی۔ اپ منتری۔ پنڈت سکھ راج وبابو دلیپ راج جی۔ خزانچی۔ بابو ہنس لال جی۔ لائبریرین گوپال سنگھ جی۔ پرتنیدھی سبھا سد۔ لالہ جگت رام جی لالہ تلسی رام جی۔ لالہ ملاوا جیت۔ لالہ بہاری لال لالہ ہنس رام

ممبران پرتنیدھی سبھا۔ پنڈت آریہ منی۔ لالہ جگت رام بھدر سین پرتنیدھی (منتری)

آریہ سماج بھگت پورہ

لیہ ورہ کے نزدیک بھگت پورہ آریہ مہاشیوں کا گرام ہے جہاں ۶۰ گھر مہاشیوں کے ہیں جو کافی عرصہ سے شدھ ہو کر آریہ سماج میں پرویش کر چکے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کے دل میں آریہ سماج کے لئے اس قدر پریم ہے یہاں تک کہ انہوں نے دو کنال زمین خرید کر آریہ پرتی ندھی سبھا کے نام سماج مندر بنانے کے لئے رجسٹری کرا دی ہوئی ہے۔ سماج مندر بنانے کی ان آریہ سجنوں کی حیثیت نہیں ہے اس علاقہ کے اردگرد مہاشیوں کی بہت آبادی ہے اس لئے بھگت پورہ ان لوگوں میں پرچار کرنے کے لئے گڑھ بن سکتا ہے۔ اس علاقہ میں پرچار کی بہت ضرورت ہے۔ ورنہ یہ لوگ آریہ سماج سے بہت دور ہو جائینگے۔ پرچار کا گڑھ بنانے کیلئے سماج مندر کا ہونا لازمی ہے۔ اسلئے بھگت پورہ میں سماج مندر ہونا ازحد ضروری ہے۔ اس ضرورت کو محسوس کر کے آریہ سماج لیہ ورہ نے وہاں بہت جلد مندر بنانے کا نشچیہ کیا ہے اور اس کاریہ کیلئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس نے اینٹ پختہ و دھن اکٹر کرنا آرمبھ کر دیا ہے۔ سماج مندر کے مکمل کرنے کے لئے ۱۵۰۰ کے خرچ کا اندازہ ہے۔ سردست ایک ہال و ایک چھوٹا کمرہ برائے سٹور بنانے اور اردگرد چاردیواری بنانے کا خیال ہے۔ بھگت پورہ میں آریہ سماج لیہ ورہ نے آریہ مہاشیوں کے بچوں کے لئے پاٹھ شالہ بھی کھولی ہوئی ہے۔ جہاں عام تعلیم کے علاوہ دھارمک شکشا بھی دی جاتی ہے یہ پاٹھ شالہ ایک بڑے قابل پنڈت کے سپرد ہے پاٹھ شالہ کے لئے گرام میں کوئی کمرہ نہیں ہے اس لئے سماج مندر کے ساتھ پاٹھ شالہ کے لئے بھی ایک کمرہ بنوانا ہے۔ اس لئے تمام دانی سجنوں سے نویدن ہے کہ اس ضروری دھرم کاریہ کی طرف توجہ دیکر ہماری دھن دوارا سہائتا کر کے مشکور فرماویں۔ کیونکہ ہم لوگوں نے اپنے محترم دانی بھائیوں کے بھروسہ پر اس کام کو آرمبھ کیا ہے۔

اگر کوئی دانی سجن اپنی طرف سے سماج مندر کا ہال یا سارا سماج مندر یا پاٹھ شالہ کا کمرہ بنانا چاہے تو سماج بڑی خوشی اور دھنیہ واد سے یہ شبھ کاریہ ایسے دانی سجن کے نام پر کریگی یہ نہایت ضروری کام ہے اسلئے تمام دانی سجنوں سے نویدن ہے کہ کرپا کر کے اس امر کی طرف فوری توجہ دیں اور اس کام کو مکمل کرنے میں ہماری سہائتا کریں۔ ہم دانی سجنوں کے بڑے مشکور ہونگے

(نوٹ نمبر ۱) حساب مکمل طور پر مرتب شدہ کمیٹی اپنے پاس رکھیگی جو ساتھ ساتھ شائع ہوتا رہیگا

(نوٹ نمبر ۲) دان مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کرنے کی کرپا کریں۔ لالہ تیرتھ رام جی وکیل پردھان آریہ سماج لیہ ورہ۔ ابھی تک مندرجہ ذیل دان پراپت ہوا ہے۔

(۱) لالہ متھو رام جی سٹیشن ماسٹر لیہ ورہ تین ہزار اینٹ پختہ ۲۲/۱/م (۲) پردھان جی کھنہ لیہ ورہ دو ہزار اینٹ پختہ ۵/۱/م (۳) لالہ تیرتھ رام جی وکیل لیہ ورہ ایک ہزار پختہ اینٹ ۵/۷/م (۴) ڈاکٹر موہن لال جی لیہ ورہ ایک ہزار پختہ اینٹ (۵) لالہ رلیا رام جی ٹھیکیدار لیہ ورہ ایک ہزار پختہ اینٹ

سیٹھ صاحب کیلئے دو نادر تحفے

آریہ ڈائری آریہ کیلنڈر

آریہ ڈائری میں بہت سی نئی خوبیوں کا اضافہ کیا جا رہا ہے آریہ کیلنڈر کا ڈیزائن بدل کر پہلے سے بہت خوبصورت بنایا جا رہا ہے۔ آپ پہلے آرڈر بک کرا لیں

ایک سو ڈائری کے خریدار کا نام و پتہ ڈائری پر۔ ایک سو کیلنڈر کے خریدار کا نام و پتہ کیلنڈر پر چھاپ دیا جاوے گا

راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ لاہور

انارکلی ہسپتال روڈ

ضروری نویدن

(لیکھک لالہ لوسا رام ریٹائرڈ ریلوے سٹور کیپر آنریری سیکرٹری)

پنجاب کی راجدھانی لاہور میں راوی روڈ پر ایک اناتھ آلیہ کھلا ہوا ہے جسکا نام پنجاب مرکزی یتیم خانہ ہے اور جسکا انتظام ایک رجسٹرڈ جماعت کے ماتحت ہے۔ جس کے پردھان شری پوجیہ سوامی سوتنترانند جی مہاراج سابق آچاریہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور اور اپ پردھان شری پنڈت ---- جی سابق گورنر گوروکل کانگڑی۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی وید شاستری ملتانی اور شری ڈاکٹر گنپتی لال جی ایم بی۔ بی۔ ایس لاہور ہیں۔ اس اناتھ آلیہ کو کھلے ہوئے بیس سال کے قریب ہو چکے ہیں اور اسکی مدد ہمیشہ سے نہ صرف لاہور والے بلکہ پنجاب کے باہر سے مدراس۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ برما۔ چین افریقہ۔ ممباسہ۔ عراق عرب میں رہنے والے ہندو بھائی کرتے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اناتھ آلیہ نہ صرف پنجاب بلکہ ملک کے دوسرے پرانتوں میں سردیہ ہو رہا ہے اور دن بدن اُنتی کے مارگ پر چل رہا ہے یہانتک کہ اب سرکار بہادر بھی جو اغوا شدہ لڑکے لڑکیاں ان کو ملتی ہیں۔ جب تک ان کے وارثوں کا پتہ نہیں چلتا۔ تب تک ان کو یہاں رکھتی ہے۔ اس طرح سے اناتھ آلیہ میں بچوں کا داخلہ پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گیا ہے۔

اب تک تو رہائش کا انتظام خاطر خواہ رہا ہے لیکن اس طرح سے اگر تعداد بڑھتی گئی تو ان کے لئے جگہ کافی نہیں ہو گی اس خامی کو پورا کرنے کے لئے انتظامیہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ تین نئے کمرے و بچوں کے لئے ایک ہسپتال کے لئے بنوائے جاویں اور دھن کے لئے اپیل کیجاوے۔ اس لئے میں دانی مہاشیوں کی سیوا میں ونے پوروک درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس شبھ کاریہ میں کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تاکہ آنیوالے اناتھ اور بیکس بچوں کو داخلہ سے محروم نہ کیا جائے اگر خدانخواستہ محروم کیا گیا تو آپ بخوبی جان سکتے ہیں کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا یہی کہ وہ انیہ مت والوں کے پھندوں میں پڑ کر ہمیشہ کیلئے ہمارے وروُدھی ہو جائینگے جو صاحب ایکسو روپیہ سے زیادہ دینگے ان کے نام کا پتھر ان کمروں کی دیواروں پر لگوا دئے جائینگے۔ اس کیلئے ۳۰۰۰/ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس اناتھ آلیہ کے ماتحت میونسپل کمیٹی سے منظور شدہ ایک مڈل سکول ہے جسمیں اناتھ آلیہ اور باہر کے بچوں کے لئے پڑھائی ضروری ہے اور ایک درزی کلاس جسمیں لڑکیوں کے لئے سینا پرونا سیکھنا تو لازمی ہے۔ باقی جو بچے خواہ وہ اناتھ آلیہ کے ہوں خواہ باہر کے ہوں درزی کا کام سیکھنا چاہیں داخل کئے جاتے ہیں آجکل بیس کے قریب بچے یہ کام سیکھ رہے ہیں اور تقریباً بیس لڑکے یہ کام سیکھکر یہاں سے علیحدہ ہو گئے ہیں اور اپنا گذارہ کر رہے ہیں۔ اس اناتھ آلیہ میں آجکل ۹۵ لڑکے اور ۳۲ لڑکیاں ہیں جنکی رہائش خوراک و پڑھانے کا انتظام اناتھ آلیہ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ اس کام کے لئے ہی مدد کی ضرورت ہے اور دانی اور پراپکاری مہاشیوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ وہ اس طرف بھی دھیان دیں اور جس قسم کی سہائتا دے سکیں دیں۔ مثلاً آٹا۔ دال۔ چاول۔ گھی۔ دریاں۔ چادر۔ کمبل وغیرہ یاد رہے کہ یہ سب دان آپ ہی سجنوں کی طرف سے آتا ہے اور آپ ہی اس سنستھا کو چلا رہے ہیں امید ہے کہ آپ میری اپیل پر ضرور دھیان دیں گے اور جس طرح بھی ہو سکے اس کی مدد کر کے مشکور و ممنون فرماویں گے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت

ملاوٹ معلوم کرنے کے طریقے

دودھ میں پانی معلوم کرنا

(۱) تھوڑے سے دودھ میں دو تین بوند ایسڈ نائٹرک (تیزاب شورہ) ڈالنے سے دودھ اور پانی الگ الگ ہو جائیں گے۔

(۲) دوسرا طریقہ ایک شیشی میں دودھ بھر دیں دوسری شیشی میں پانی ملا دودھ بھر دیں پھر دونوں کو وزن کریں۔ جس میں پانی ملا ہوگا وہ ہلکا ہوگا۔

پانی میں سنکھیا کی ملاوٹ معلوم کرنا

پانی میں نیلا تھوتھا ملا ہوا پانی ڈال کر اس میں کاربونیٹ آف پوٹاس ڈالنا چاہئے۔ سنکھیا ہوگا تو نیلے رنگ کے ساتھ نیچے بیٹھ جائیگا۔ جس پانی میں شک ہو۔ اس میں چونے کا عرق ڈالنے سے نیچے معدہ بیٹھا ہو تو سنکھیا ملا ہے۔

سونے کی چیز میں ملاوٹ ہے یا نہیں

سونے کے زیور پر نائیٹرک ایسڈ (تیزاب شورہ) کی بوند ڈالتے ہی جو سفید رنگ کا داغ پڑے تو ملاوٹ سمجھنی چاہئے۔ جیسا کا تیسا رہے تو اعلیٰ سونا ہے۔

شہد کی شناخت

پانی کے پیالہ میں شہد کی بوند ڈالیں اگر نیچے تک بوند جا کر جوں کی توں رہے تو اصلی اور پانی میں گھل جائے تو نقلی۔

چینی یا شیشے کا برتن جوڑنے کی ترکیب

عمدہ گوند کو باریک پیس کر پانی ملا کر گاڑھا لعاب بنالیں۔ پھر اس میں کیلومل جو ایک انگریزی دوائی ہے اس قدر ملادیں کہ گاڑھا ہو جاوے تب اس کو ۵ منٹ رکھا رہنے دیں تو نیچے گاد بیٹھ جاوے گی۔ وہ نہایت لیسدار ہو گی۔ اس لیسدار گاد کو ٹوٹے ہوئے جوڑوں پر لگا کر آپس میں جوڑ دیں۔ ایک گھنٹہ کے بعد کام میں لادیں۔ بالکل اصلی شیشے جیسا ہو جاویگا۔ پتھر کے کھرل وغیرہ بھی جوڑے جا سکتے ہیں۔

نسوار لاجواب

نوشادر دیسی باریک پیس کر شیشیوں میں بھر کر اور چٹا لگا کر فروخت کریں۔ یہ لاجواب نسوار ہے۔ اس کے سونگھنے سے گلے کے اوپر کے تمام امراض دور ہوتے ہیں۔ نزلہ زکام کے لئے بید مفید ہے۔ بیہوشی ہر قسم کے لئے فائدہ مند ہے۔ اس سے چھینکیں بالکل نہیں آتیں۔ البتہ منہ ناک آنکھ سے پانی بہتا ہے۔

ودیش کی کہانی

جاپانی کھلونے بچے گھر کا زیور ہوا کرتے ہیں اور ان کی تفریح کے لئے کھلونے بڑے کار آمد ثابت ہوتے ہیں۔ کھلونوں ہی سے بچوں کا دل بہلتا ہے۔ کھلونے لے کر بڑے خوش ہوتے ہیں ایسا کوئی ملک نہ ہوگا۔ جہاں کھلونوں کا رواج نہ ہو۔ لیکن جاپان اس بارے میں سب سے سبقت لے گیا ہے۔ ہندوستان میں جاپانی کھلونوں کی کھپت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ آج ہندوستان میں ہر بازار کے اندر جاپانی کھلونوں کا انبار لگا ہوا ہے۔ کیونکہ جاپان میں بڑی کثرت سے کھلونے تیار کئے جاتے ہیں۔ گاؤں گاؤں میں اس صنعت کا دور دورہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جاپان میں ہر سال ۲۰ کروڑ ین قیمت کے کھلونے تیار کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ شخصی طور پر جو کھلونے تیار ہوتے ہیں۔ ان کا حساب لگانا دشوار ہے۔ لیکن فیکٹری ایکٹ کی رو سے جن کارخانوں کی رجسٹری ہو چکی ہے۔ ان میں سال بھر کے اندر جسقدر کھلونے تیار کئے گئے ہیں اسکی کیفیت درج ذیل کیجاتی ہے

کھلونے	لاگت	کھلونے	لاگت
ربڑ کے	۳۳۰،۰۰۰ ین	چینی کے بنے ہوئے	۱۰،۰۰۰ ین
سیولائیڈ (مصنوعی ہاتھی دانت)	۲۰۲،۰۰۰ ؍؍	لکڑی کے	۵۰،۰۰۰ ؍؍
دھات کے بنے ہوئے	۸۰،۰۰۰ ؍؍	کاغذ کے	۲۰،۰۰۰ ؍؍

ان کے علاوہ تقریباً ½ ۱ کروڑ ین کے کھلونے جاپان کے دیہاتی بناتے ہیں۔ جن کی فیکٹریاں رجسٹری شدہ نہیں۔ اس صنعت کی ترقی کا حال ذیل کے اعداد و شمار سے معلوم ہو سکتا ہے جو درآمد کے متعلق ہے۔

سنہ	تعداد	سنہ	تعداد
سنہ ۱۸۹۶ء	۳۰،۷۰۰	سنہ ۱۹۲۱ء	۱۷۵،۰۰۰
سنہ ۱۹۰۶ء	۱۰۰،۰۰۰	سنہ ۱۹۳۰ء	۲۰۰،۰۰۰

گویا کھلونوں کی صنعت میں ہر سال ترقی ہوتی رہی ہے۔ لیکن ہندوستان میں جہاں دیگر صنعتیں سر دھری کا شکار ہو رہی ہیں۔ وہاں ہندوستانی کھلونوں کی صنعت میں دن بدن کمی واقع ہو رہی ہے ایک وہ زمانہ تھا کہ ہندوستان کے کھلونے دنیا بھر میں دلچسپی کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ لیکن آج ان کی حالت دگرگوں نظر آ رہی ہے۔ جاپانی کھلونے دنیا کے مختلف چالیس ممالک میں فروخت ہو رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آج جاپان "کھلونوں کا بادشاہ" کے نام سے مخاطب کیا جاتا ہے

اگرچہ جاپان میں یہ صنعت قدیم زمانہ سے چلی آتی ہے۔ لیکن اب تو اسکی ترویج میں خود حکومت دلچسپی لے رہی ہے اور کتنی کمپنیاں اس صنعت کو فروغ دینے کے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ کیونکہ جاپان کے ہر ایک ضلع میں نصف درجن کے قریب اس قسم کی مجلسیں ہیں۔ جن کے ذریعہ خام مال کی فراہمی تیار مال کی برآمد نئے نمونوں کی تیاری اور بیرونی منڈیوں کی تلاش کا کام نہایت قابلیت سے کیا جاتا ہے۔ گذشتہ جنگ عظیم یورپ کے دوران میں اس صنعت کو بڑا فروغ حاصل ہوا۔

اگرچہ دیگر ممالک کے مقابلہ کا اندیشہ جاپان کو ضرور ہے اور وہ لوگ ہر وقت اسی دھن میں رہتے ہیں کہ جاپان کا مال کسی صورت سے بھی بیکار ثابت نہ ہو۔ جاپان آج بھی دنیا میں سب سے بڑھا چلا مانا جاتا ہے جمعیت الاقوام سے قطع تعلق کرنے پر بھی کوئی اس کا بال بیکا نہ کر سکا

جاپان سے سالانہ لکڑی کے کھلونے پانچ لاکھ ین کے آتے ہیں۔ لیکن ہندوستان کے سرمایہ دار صرف سود در سود کی چکی میں کسانوں کو پیس رہے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ اپنی دولت کو عیش و عشرت اور سیاحت میں برباد کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ جو بچے آج جاپانی کھلونوں سے اپنا دل بہلاتے ہیں۔ کل وہی اسی سوال کو بھی حل کریں گے۔ کیونکہ بہر حال آج کے بچے کل کے باپ ہیں۔

عرق ترپھلہ آملہ خشک ۵ مار۔ پوست بہیڑہ ۵ مار۔ پوست ہلیلہ کلاں ۵ مار۔ پانی ۲ سیر پختہ ڈال کر ایک رات بھیگنے پر عرق کشید کرالیں اس کشیدہ عرق کو خضاب میں استعمال کریں۔ اس سے بالوں میں سیاہی آتی ہے۔ لیکن اگر عرق ۳

سنسار اُنتی کی اور

۹۰۰ میل فی گھنٹہ رفتار کا نیا ہوائی جہاز

اوکلوما کے ایک موجد مسٹر رالف کے اوڈر کا بیان ہے کہ اس نے ایک ایسا ہوائی جہاز تیار کیا ہے جو ۹۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرتا ہے مسٹر اوڈر کا دعوےٰ ہے کہ اس ہوائی جہاز سے وہ تمام دنیا کے گرد ایک دن میں چکر لگا سکیگا۔

ایک کا دماغ دوسرے کے سر میں

مرسلا یونیورسٹی کے ایک جرمن سائنسدان پروفیسر جر برگ نے ایک حیرت انگیز تجربہ کیا ہے۔ اسکا نے ایک بندر کا دماغ نکال کر دوسرے بندر کے سر میں رکھدیا۔ چنانچہ دوسرے بندر کی عادات تبدیل نظر آنے لگیں۔ جو پہلے بندر کی تھیں۔ اب وہ شیر کے بچے پر اس قسم کا اپریشن کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس کے سر میں لومڑی کا دماغ داخل کریگا۔ پروفیسر کا بیان ہے کہ اس طریقہ سے شیر کی تند خو جاتی رہے گی اور وہ لومڑیوں کی طرح بزدل اور مکار بن جائے گا۔

فالتو دل کی ایجاد

مشہور سائنسدان ڈونالڈ گرے ایک رسالہ میں لکھتے ہیں کہ آج سے ایک سو سال بعد مرد مرد اور عورتیں ایک ہزار سال تک زندہ رہنے کی توقع کر سکیں گی۔ یہ سب کچھ فالتو دل کی بدولت ہوگا۔ اس سے کئی سخت بیماریوں کا علاج ہو سکیگا۔ کرنل چارلس اے لنڈبرگ کا بیان ہے کہ اگر انسان کچھ عرصہ کے لئے دنیا سے علیحدہ ہونے کا فیصلہ کرے تو ایسا بھی کیا جا سکیگا۔ سائنس کے ایسے طریقے نکل آئیں گے کہ آدمی ۱۰۰ سال تک بالکل بے حس و حرکت پڑا رہیگا اور اس کے بعد اسے نیند سے جگا یا جا سکیگا۔ میڈیکل ریسرچ کی راک فیلر انسٹی ٹیوٹ کے ڈاکٹر ایلکس کیرل۔ کرنل لنڈبرگ اور ڈونالڈ گرے کے ان دعووں کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہو سکیگا مگر موت پر غالب آنے کی کوئی امید نہیں۔ بالکل ٹھیک ہے کہ زندگی کا عرصہ بہت طویل ہو سکیگا۔ سینٹ مریکا لج کے ڈاکٹر سٹیفنسن ٹونر کا بیان ہے کہ اگر بھاری پانی (جس میں کیمیائی مرکبات ملے ہوئے ہوتے ہیں) استعمال کیا جائے تو جوانی بہت عرصہ تک رہ سکتی ہے جہاں تک فالتو دل کا تعلق ہے یہ اعلیٰ

Digitized by eGangotri

سوامی رکھشا

امراض چشم اور انکا علاج

نگاہ کی کمزوری (۱) علے الصباح باسی منہ لعاب لگا کر آنکھ میں لگانا امراض چشم اور بصارت کے لئے عجیب و غریب اثر رکھتا ہے

(۲) رات کو پیاز کا عرق اور شہد ملا کر یا اکیلا پیاز کا عرق سلائی سے یا قطروں کے ذریعہ سے آنکھ میں ڈالیں۔ تین دن میں ہی ضعف بصارت کو فائدہ ہوگا

(۳) ہرڑ کا مغز گھس کر آنکھوں میں لگانا ضعف بصارت کے لئے اکسیر ہے۔

(۴) آنکھ میں درد ہو تو دوسری طرف کے پاؤں کے ناخن میں آک کا دودھ بھریں۔ فوراً آرام ہوگا۔

(۵) بحالت صحت ایک گل منڈی نگلنے سے سال بھر تک آنکھ نہ دکھیگی۔

(۶) سونف کوٹ چھان کر سفید بورہ ملا کر سفوف بنائیں اور ہر روز رات کے وقت ایک تولہ سفوف کھایا کریں۔ مقوی بصر ہے۔

(۷) دار چینی کو باریک مثل سرمہ کرکے آنکھوں میں لگائیں۔ نیز دار چینی کا سفوف ۶ ماشہ کے بقدر نہار منہ روزانہ کھائیں۔ ضعف بینائی میں مفید ہے

(۸) سونے کی سلائی بنا کر ہر روز صبح کے وقت آنکھوں میں پھیریں۔ آنکھوں کو قوت دیتی ہے

(۹) انار دانہ شیریں کا پانی دھوپ میں رکھ کر غلیظ کریں۔ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا ہے

پڑوال (۱) پہلے موچنے سے اکھاڑ کر پھر الٹ دار کی ڈلی جس کا سرا کسی پتھر پر گھس کر صاف کر لیا ہو کو لگائیں۔ اس طرح دو تین مرتبہ کرنے سے بال اگنا بند ہوں گے۔

(۲) بال پہلے اکھاڑ کر گھوڑے کے سم کی راکھ اس جگہ لگا دیجئے۔ آرام ہوگا۔

رتوندھا اس بیماری میں رات کو بالکل دکھائی نہیں دیتا۔ دن میں دکھائی دیتا ہے

(۱) سرس کے پتوں کا عرق نچوڑ کر آنکھوں میں ٹپکائیں۔ رتوند کی بیماری زائل ہو جائیگی۔

(۲) تخم سرس چار یا پانچ تولہ باریک پیس کر اور آٹا میں ملا کر روٹی پکائیں اور تین چار روز تک کھائیں۔ پھر رتوندھا نہیں آئیگی

(۳) کالی مرچ کو گھوڑے کے لعاب دہن میں پیس کر لگانا نہایت مفید ہے

(۴) چمگادڑ کی نے سے کیٹ نکال کر لگانے سے رتوندھا نہیں آئیگی۔

(۵) لونگ کو نہایت باریک کھرل کرکے آنکھوں میں لگائیں۔ مفید ہے۔

باہمنی اس میں پلک گر جاتے ہیں اور پپوٹوں میں خارش ہوتی ہے

(۱) روئی کی بتی بنا کر اس کو آک کے دودھ میں بھگو کر خشک کریں اور چراغ میں تلوں کا تیل ڈال کر بتی جلائیں۔ کاجل بنائیں اور آنکھوں میں لگائیں۔ اس کے استعمال سے بہت جلد پلک درست ہو کر بال جم جاتے ہیں۔

(۲) چھوہارے کی گٹھلی جلا کر اس کو نہایت باریک مثل سرمہ کے کھرل کر لیں اور اس کو آنکھوں میں لگائیں۔ پلکوں کی حالت درست ہو کر بال جم آئیں گے۔

(۳) سانپ کی کینچلی جلا کر تلوں کے تیل میں ملا کر لیپ کریں۔ بال جم آئیں گے۔

(۴) کیکر کی ایک سیر پتیاں لے کر پانچ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب چوتھائی رہ جائے چھان کر روز پلکوں پر ملا کریں۔ پلکوں کے بال جم آئیں گے اور پلکوں پر جو لالی ہو گی۔ وہ بھی رفع ہو جائیگی

(۵) چوہے کی مینگنی باریک کھرل کرکے لگائیں

(۶) سیب جلا کر پانی میں ملا کر چھوٹی ہوئی پلکوں پر ملا کریں

(۷) مغز کدو تلخ و شیریں کو باریک پیس کر پلکوں میں لگانے سے بال پیدا ہو جاتے ہیں۔

موتیا بند اس میں ایک تھ آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں لیکن آنکھ کی پتلی بالکل صاف رہتی ہے

(۱) املی کے پتوں کا عرق چھٹانک بھر کانسی کے کٹورے میں نیم کے ڈنڈے سے جس میں تانبہ کا پیسہ لگا ہو گھوٹیں اور پھر جس عورت کے لڑکا ہو۔ اس کے دودھ میں ۱۰ بار کھرل کرکے لگائیں جلکی فائدہ ہوگا۔

(۲) پیاز کا پانی اور شہد ملا کر آنکھوں میں لگائیں نہایت مفید ہے۔

(۳) دو کاغذی لیموں کے عرق میں چار تولہ گائے کا مکھن ملا کر تھوڑا پانی ملا کر دو رات دن رکھیں بعد ازاں مکھن کو پانی سے دھو کر اسی طرح دو لیموں کے عرق میں کھرل کریں اور پانی ڈال کر دو دن رکھیں اور دھو ڈالیں۔ اسی طرح پچیس مرتبہ دھوئیں۔ اس کے بعد کسی چینی کی پیالی میں رکھیں۔

بیماری کی جڑ مچھر ہے اور مچھر بدبو دار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں اس کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بھائیوں نے اسے از حد پسند کیا ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ سب سے پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔ پتہ

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ)

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

صبعہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

STAR TRADE MARK REGD

اسٹار ٹریڈ مارک

دماغ کی تراوٹ

کیش راج Regd

ڈابر سپلائن پیپا آشن گھنو لیے کا بکس

سر کے تیلوں کا راجہ

اس میں وائٹ آئیل نہیں ہے۔ اسی لئے یہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ دیگر تیلوں کی نسبت یہ کہیں زیادہ فائدہ مند ہے کیونکہ یہ صرف خوشبو دار ہی نہیں ہے بلکہ دوا آمیز بھی ہے

دماغ کو ٹھنڈا اور بالوں کو مضبوط کرنے میں یہ بے مثل ہے۔ اس سے روسی اور خشکی دور ہوتی ہے۔ اس کے مفید ثابت ہونے پر نمائشوں سے بہتر سے تمغے اور سرٹیفکیٹ عطا ہوئے ہیں استعمال کرکے فائدہ اٹھایئے

قیمت فی شیشی ۱۳ ار

محصول ڈاک ۱۰ ار

نمونہ ۲ر جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے

کم قیمت میں ہمارے یہاں کی مفید چیزوں کی آزمائش ہو سکے۔ اس لئے ہم نے روزانہ مصرف چیزوں کا یہ بکس تیار کیا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل چیدہ ۸ آٹھ قسم کی چیزیں بطور نمونہ دی گئی ہیں

(۱) دنت مکنا (دانت کا منجن)

(۲) کیش دھونا (سر دھونے کا مصالحہ)

(۳) کیش راج (سر کے تیلوں کا راجہ)

(۴) ہیل اک صابون (دوا آمیز)

(۵) نہارنی اسنو (بڑے خوبصورتی)

(۶) نہارن پوڈر

(۷) اوڈو نہارن (عطر دل آمیز)

(۸) ڈابر مسک لونڈر (اسنس مشک آمیز)

قیمت فی بکس ایک روپیہ چھ آنہ ۱ روپیہ ۶ آنہ

ڈاک محصول دس آنہ ۱۰ ار

نوٹ دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

(۱) لاہور ایجنٹ: منیجر پیسہ اخبار

(۲) امرتسر کے ایجنٹ: ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

کرنو نتو وشوم آریم

PRAKASH LAHORE

سالانہ چندہ ۵

ممالک غیر سے ۷

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشر ہے

۲۔ ایشور ستچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے

۴۔ ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا ادیت رہنا چاہئیے

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئیے

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئیے

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئیے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئیے

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئیے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں

جلد ۳۲ | اتوار ۵ ساون سمت ۱۹۹۳ مطابق ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۸

ایک آریہ نوجوان کے جذبات

میرا مسلک ہو وفا کیلئے قرباں ہونا
اور کروں مر کے بھی ابنائے وطن کی خدمت

کامیابی کیلئے ہیں یہ ضروری دونو
حوصلہ سینے میں ہو اور ہو دل میں ہمت

پرتو نورِ خدا ہم پہ ہو سایہ افگن
قعرِ ظلمت سے نکالے ہمیں دستِ رحمت

کام آئے جو غریبوں کے تو کچھ حاصل ہے
ورنہ کس کام کی ہے دنیا میں جاہ و حشمت

زندگی بخشیگی یہ کوشش پیہم ہم کو
جاگ اٹھیگی کبھی اہل وطن کی قسمت

ہو نہ مایوسی مجھے اہل وطن کی حاصل
بر سرِ راہ گذر ہو میرا سنگ تربت

گلشنِ ہند میں پھر آئے بہار دائم
اس کا ہر پتہ ہو پھر رشکِ باغِ جنت

مجھکو نفرت نہ ہو دنیا میں کسی سے بھی کبھی
موجزن ہو میری رگ رگ میں وہ خونِ الفت

تیری کثرت و عصیاں کی ہو دور فضا کافور
ہند میں پھیلے اگر نورِ ضیائے وحدت

[illegible]

اُپنشد گاتھا

پرشنو پنشد

پانچواں پرشن

ستیہ یہ ستیہ کام نے پیلا درشی سے پوچھا کہ بھگون! جو کوئی منش مرنے تک اونکار کا ہی دھیان کرتا رہے وہ کس لوک کو جیت لیتا ہے؟ مہرشی نے اتر دیا کہ یہ جو اونکار ہے یہی پر اور اپر برہم ہے۔ اسی کی اپاسنا سے وودوان لوگ برہم کو پا لیتے ہیں

(نوٹ) اوم شبد अ - उ - म ان تین اکشروں سے مل کر بنا ہے अ رگوید سے لیا گیا ہے اور अ کا ارتھ کرم ہے۔ उ یجروید سے لیا گیا ہے اور اس کا ارتھ اُپاسنا ہے۔ म سام وید سے لیا گیا ہے اور اس کا ارتھ گیان ہے۔ अ دھیان کرنے کا ابھپرائے اونکار کی اُپاسنا کرم ارتھات بانی دوارا کرنے سے ہے अ۔ उ ان دو ماتراؤں کا دھیان کرنے سے ابھپرائے کرم اور اپاسنا سے ہے अ اور उ اور म ارتھات اوم کا دھیان کرنے سے ابھپرائے کرم۔ اُپاسنا اور گیان دوارا پرماتما کا دھیان کرنے سے ہے۔

پیلا درشی نے کہا کہ اگر کوئی منش اونکار کی ایک ماترا अ کا ہی دھیان کرتا ہے۔ وہ اتم کل میں جنم لیتا ہے اور اس منش جنم میں تپ برہمچریہ اور شردھا سے سمپن ہو کر پرماتما کی مہما کو انوبھو کرتا ہے۔

یدی کوئی اپاسک آ اور اُ ان دو ماتراؤں کا دھیان کرتا ہے ارتھات بانی اور من دوارا اوم کا جپ اور دھیان کرتا ہے۔ وہ سوم لوک کو پراپت کر لیتا ہے۔ جو اپاسک تین ماترا والے اوم کا دھیان کرتا ہے وہ تیج یکت ہو کر پاپ سے اس طرح چھوٹ جاتا ہے جس طرح سانپ کینچلی کو چھوڑ کر زرمل ہو جاتا ہے اور ایسا اپاسک گیان چکشوؤں سے پرمیشور کے درشن کر لیتا ہے۔

جو اونکار کا دھیان کبھی پرکار کرتا ہے اور کرم اپاسنا اور گیان دوارا پرماتما کی پراپتی کا یتن کرتا ہے۔ وہ کبھی چلائمان نہیں ہوتا۔ اس کا دھیان ستھر اور ورتیاں نشچل ہو جاتی ہیں۔ اونکار کا سچا اپاسک اس برہم کو پراپت کر لیتا ہے۔ جو نت۔ اجر۔ امرت ابھئے اور پرم ہے۔ جس سے آگے کوئی جاننے اور دھیان کرنے یوگیہ بات

ویدامرت

رگوید — یجروید — ساموید — اتھروید

ओं कुक्कुटोऽसि मधुजिह्व इषमूर्जमावद त्वया वयं संघातं संघातं जेष्म वर्षवृद्धमसि प्रति त्वा वर्षवृद्धं वेत्तु परापूतं रक्षः परापूता अरातयोऽपहतं रक्षो वायुर्वो विविनक्तु देवो वः सविता हिरण्यपाणिः प्रति गृभ्णात्वच्छिद्रेण पाणिना॥ य० १-१६

لفظی ترجمہ (اُکُکٹ) (یگیہ) دشمن اور چوروں کا ناش کرنے والا (اسی) ہے (مدھو جہو) (یگیہ) میں مٹھاس سے بھری ہوئی زبان بولنی چاہیے (ارتم) یگیہ اناج کو دیتا ہے اور برہم (یگیہ) علم طاقت اور رس کو دیتا ہے (آود) (ایسے یگیہ کا) اُپدیش کرو (توّیا) پرماتما اور یہاں دھرماتما لوگوں کی امداد سے (وَیم) ہم لوگ (سنگھاتم سنگھاتم) ایسے جنگ کو جس میں اعلےٰ طریقے سے دشمنوں کو شکست ہو (جیشم) جیت لیویں۔ (توا) تم لوگ (ورش وردھم) (یگیہ کو) بارش بڑھانے والا اور (ورش وردھم) شستر اور استر یعنی جنگ کے سامانوں کو بڑھانے والا (ویتو) جانو۔ (پراپوتم) جنہوں نے پاکیزگی چھوڑ دی ہے (رکھشہ) جو ڈاکو ہیں (پراپوتہ) جو گندہ دل ہیں (ارایتہ) جو بے انصافی سے دوسروں کا مال چھین لیتے ہیں (اپ ہتم) ایسے لوگوں کا ناش کرو (دیوہ) روشن سوتا دسورج (ہرنیہ پانی) اپنی کرن روپی ہاتھوں کے ذریعے (اچھدرین) بے نقص (پانی نا) طریقے سے (وہ) ذرات کو (دوی دی نکتو) علیحدہ علیحدہ کرتا ہے (وایو) اور ہوا (دہ) ان ذرات کو (گربھنا تو) حاصل کرتی ہے

تشریح اس منتر میں پرماتما نے انسان کو تین مضمونوں کے متعلق علم بخشا ہے اول یہ کہ کون کون سے افعال اعلےٰ ہیں۔ جن کو لوگ کریں۔ دوسرے جنگ کیوں۔ کب اور کن لوگوں کے ساتھ کرنا چاہیے اور تیسرے سورج اور ہوا کی ہستی کا دنیا میں کیا فائدہ اور وہ کس طرح سے ہماری امداد کر سکتے ہیں۔

نیک افعال حسب ذیل ہیں۔ چوروں۔ دغا بازوں کو سزا دینا کیونکہ ان لوگوں کی بنا سے دنیا میں امن قائم نہیں رہ سکتا اور امن کی عدم موجودگی میں کوئی بھی نیک کام نہیں ہو سکتا۔ آپس میں ہمیشہ میٹھی اور محبت سے بھری ہوئی گفتگو کرنی چاہیے۔ زراعت کرنا اور اس کو اعلےٰ کام سمجھنا۔ ایسا علم حاصل کرنا جس سے جسمانی۔ مجلسی اور روحانی ترقی ہو سکے۔ عمدہ اشیاء کے رس کو نکالنا اور بیماری یا دیگر موقعوں پر استعمال کرنا۔ لڑائی کے سامانوں کو بڑھانا۔

جنگ جب کسی انسانی جماعت میں نیک لوگ کم ہو جاویں اور ایسے اشخاص بڑھ جاویں جو پاکیزگی سے دور۔ کمینہ اور گندہ دل ہوں غیروں کا مال بے انصافی سے چھین لیتے ہوں تو پرماتما راج رشیوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ فوراً جنگ شروع کر دینی چاہیے اور برابر جنگ جاری رکھو جب تک پوری فتح حاصل نہ ہو جاوے۔ مگر جنگ سے پہلے یہ امر دیکھ لینا ضروری ہے کہ جنگ راستی پر مبنی ہو اور عالم اور سدا چاری لوگ اس کے معاون ہوں

سورج اور ہوا۔ سورج کے بے شمار کاموں میں سے ایک یہ بھی کام ہے کہ وہ ہر ایک چیز کے ذرات کو علیحدہ علیحدہ کر کے آکاش میں پھیلا دیتا ہے اور ہوا ان کو ادھر ادھر لیے پھرتی ہے۔ جب گھی اور خوشبودار چیزوں سے ہون کیا جاتا ہے تو آگ ان کو نہایت لطیف کر کے آکاش میں ٹھیرے ہوئے بادلوں میں ملا دیتی ہے۔ یہ سب کو معلوم ہے کہ پانی کے بخارات ہر وقت آکاش میں موجود رہتے ہیں۔ لیکن بارش نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ بخارات پانی کی شکل میں منجمد نہ ہوں۔ گھی ہون میں اس مدعا سے ڈالا جاتا ہے کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جو کہ قوی ہونے کے علاوہ بہت ہی تھوڑی ٹھنڈک سے جم جاتا ہے جب آگ کی گرمی سے بخارات کی شکل میں اوپر جاتا ہے تو وہاں پانی کے بخارات کو جمنے

چنے ہوئے پھول

دیوانہ! اے پروانہ! تو مٹی کا کیڑا ہو کر آج میری روشنی شمع کے ارد گرد چکر لگا رہا ہے تو بڑا بہادر ہے۔

پروانہ۔ میں ہوں تو مٹی کا کیڑا ہی۔ مگر اس روشنی نے میری آنکھیں کھول دیں۔ اس لئے مٹی سے اٹھ کر یہاں آ گیا ہوں۔

دیوانہ۔ اے پروانہ۔ سنبھل کر اڑ جبھی گر پڑے جل جائے گا۔

پروانہ۔ میں یہاں آیا کبھی جلنے کیلئے ہوں اے دیوانہ تو کیا بھول رہا ہے۔ چپ رہ!

دیوانہ۔ واہ بھائی پروانے تو بڑا نوخیز ہے بھولا بھول کر کے مجھے ڈراتا ہے۔ دیکھ! دیکھ جل جائے گا۔

پروانہ۔ اے دیوانے! لب بند و چشم بند و گوش بند

دیوانہ۔ واہ بھائی پروانہ! تو بڑا صوفی ہے۔

پروانہ۔ او دیوانے۔ مستانے! تو بھید نہ جانے

دیوانہ۔ بتا بھائی پردہ بھید بتا۔ دیکھ میری بھی کو مت توڑ۔ دو آنے کا نقصان کر دیگا۔

پروانہ۔ او دیوانہ! تو کیا جانے! تیری دو آنہ کی چمنی ہے تو میرے اور اس نور کے درمیان رکاوٹ ہے۔

دیوانہ۔ واہ بھائی پروانہ تو تو بڑا گیانی ہے واہ گورو۔ آج سے ہم نے تمہیں اپنا گورو بنایا

پروانہ۔ اگر گورو بنایا ہے اور بھید کو پایا ہے۔ تو دیکھ وصال یار کا یہ طریقہ ہے

یہ کہکر پروانہ چمنی کے اوپر کی طرف سے تڑپ کر مشتعل ہو کر شمع کی آگ میں بھسم ہو گیا

(بھجو رام نیّر آنند آشرم لدھیانہ)

ترکستان کے اپدیش

(۱) جو لوگ علم اور حرم کے سمندر ہیں ان کے [illegible] کھوج کر انمول موتی کی طرح گوشت سے

[illegible]

(۵) [illegible]

[illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

برطانیہ میں زبردست جنگی تیاریاں

لنڈن ۔ ۱۴ جولائی ۔ ہاؤس آف کامنز میں ... جنگ نے اعلان کیا کہ سر ہیرلڈ براؤن کو سامان ... کی تیاری کے لیے ڈائرکٹر جنرل مقرر کیا گیا ... کی تیاری ... کے ... گورنمنٹ کے پروگرام کے مطابق سامان ... کی تیاری کے کام کو جلدی پایہ تکمیل تک ...

لالہ ہرکشن لال کی درخواست نامنظور

لاہور ۔ ۱۵ جولائی ۔ آج لالہ ہرکشن لال کی طرف سے ہائیکورٹ میں درخواست دی گئی کہ وہ ہائیکورٹ کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے انہیں بیان ... کے لیے بلایا گیا ہے پریوی کونسل میں اپیل ... کرنا چاہتے ہیں ۔ فاضل چیف جسٹس نے بحث ... کے بعد درخواست مسترد کر دی ۔

لالہ جیون لال کی درخواست مسترد

لاہور ۔ ۱۵ جولائی ۔ آج لالہ جیون لال کا با ... کی طرف سے ہائیکورٹ میں درخواست دی گئی کہ ... اپیل کی سماعت تک ضمانت پر رہا کر دیا جائے ۔ ... مسٹر جسٹس بلیکر نے بحث سننے کے بعد درخواست نامنظور کر دی ۔ مسٹر گابا کو زیر دفعہ ۴۰۹ ... سال قید سخت اور پانچ ہزار روپیہ جرمانہ ... ہو چکی ہے ۔

پنڈت روپ نرائن رینہ گرفتار

لاہور ۔ ۱۵ جولائی ۔ آج صبح پیپلز بنک آف ... انڈیا ... کے جنرل اسسٹنٹ پنڈت ... نرائن رینہ کو گرفتار کر لیا گیا ۔

... نوجوان نے خودکشی کر لی

لاہور ۔ ۱۵ جولائی ۔ کوچہ بال ماتا میں پنڈت امرناتھ ... نے آج صبح اپنے مکان کی چھت سے گلی میں چھلانگ ... کر خودکشی ... بیان کیا جاتا ہے کہ متوفی کو مرگی کی ... عارضہ تھا ... بیماری سے تنگ آکر اس نے ... خودکشی کا اقدام کیا ۔

دوسری واردات ... کنیاں میں ہوئی ہے جہاں ... نوجوان رام ... نے افیون کھا کر خودکشی کر لی ... ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی ۔

کمیونل ایوارڈ منسوخ ہو جائیگا

... ۔ ۱۵ جولائی ۔ ڈاکٹر مونجے نے ایک بیان ... میں ظاہر کیا کہ کمیونل ایوارڈ کو اڑائے جانے ... متعلق بنگال کے ہندوؤں کا متحدہ مطالبہ ... منظور کر لیا جائیگا ۔

گورنمنٹ ہند کا مداخلت کرنے سے انکار

... ۔ ۱۵ جولائی ۔ شرومنی اکالی دل کی طرف سے گورنمنٹ ہند کو ایک تار دیا گیا تھا جس میں گورنمنٹ افغانستان کی اس پالیسی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا تھا جس کی رو سے وہ علاقہ جلال آباد کے ہندوؤں اور سکھوں کو دیہات سے نکال رہی ہے اور انہیں پنجاب آنے کے لیے پاسپورٹ نہیں دے رہی ہے ۔ اکالی دل کی طرف سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ گورنمنٹ اس سلسلہ میں مداخلت کرے ۔ اس تار کے جواب میں گورنمنٹ ہند نے شرومنی اکالی دل کو مطلع کیا ہے کہ چونکہ جلال آباد کے سکھ اور ہندو افغانستان کی رعایا ہیں اس لیے اس معاملہ میں جو اندرونی ملک کی اندرونی پالیسی سے تعلق رکھتا ہے گورنمنٹ کوئی کارروائی نہیں کر سکتی ۔

مسٹر کے ایل گابا کو دھوکہ بازی اور خیانت مجرمانہ کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا

کانپور ۔ ۱۵ جولائی ۔ آج لاہور سے آمدہ وارنٹوں کی بنا پر نو مسلم لیڈر مسٹر خالد لطیف گابا ایم ۔ ایل ۔ اے کو زیر دفعہ ۴۲۰ (دھوکا دہی) و ۴۰۹ (خیانت مجرمانہ) تعزیرات ہند گرفتار کر لیا گیا ۔ آپ کی گرفتاری پیپلز بنک کے سلسلے میں عمل میں لائی گئی ہے ۔ مسٹر گابا کو گرفتار کر کے سٹی مجسٹریٹ کانپور کے روبرو پیش کیا گیا ۔ اس وقت انہیں کانپور جیل میں رکھا گیا ہے ۔ مسٹر گابا یہاں اپنی ساس مسز احمد کے پاس قیام فرما تھے ۔

لاہور میں تعلیم یافتہ بیکاروں کا جلسہ

لاہور ۔ ۱۵ جولائی ۔ آج شام کے ۶ بجے پنڈت کالی چرن جی بی اے ایل ایل بی کی صدارت میں تعلیم یافتہ بیکاروں کی انجمن کے زیر اہتمام ایک جلسہ باغ بیرون موری دروازہ میں ہوا ۔ جس میں بیکاری پر تقریروں کے بعد متعدد ریزولیوشن پاس کیے گئے ۔ ایک ریزولیوشن میں ڈی اے وی کالج کی اس تجویز کا کہ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کھولی جائے خیر مقدم کیا گیا اور استدعا کی گئی کہ اس انسٹی ٹیوٹ سے تمام بیکاروں کو بلا لحاظ مذہب و ملت مستفید ہونے کی اجازت دی جائے ۔ دوسرے ریزولیوشن میں مسٹر ڈی وی گری ایم ۔ ایل ۔ اے کے ریزولیوشن کی جو وہ اسمبلی میں پیش کریں گے حمایت کی گئی ۔ آخر میں بیکاروں سے منظم ہونے کی اپیل کی گئی ۔ کیونکہ تنظیم ہی سے ان کے دکھوں کا مداوا ہو سکتا ہے گھر بیٹھ کر رونے سے نہیں ۔

مہاراجہ پٹیالہ کی تصویر

پٹیالہ ۔ ۱۴ جولائی ۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ انگلستان کے مشہور مصور فرینک اور نیسوں کو ہز ہائینس حضور مہاراجہ صاحب بہادر نے اپنی تصویر کھینچوانے کے لیے پٹیالہ مدعو کیا ہے یہ مصور وہ شخص ہے جس نے شاہ جارج پنجم مرحوم کی ایسی معرکۃ آرا تصویر بنائی تھی جس کی ساری دنیا میں نظیر نہیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب ۷ کروڑ روپیہ کے جواہرات پہن کر تصویر کھنچوائیں گے اور اس تصویر کی تیاری میں کم از کم دو ماہ صرف ہوں گے ۔ جس کے دوران میں مصور کو گرانقدر تنخواہ اور انعام دیا جائے گا ۔

اٹلی کے خلاف تعزیرات واپس لے لیں

بمبئی ۔ ۱۵ جولائی ۔ کلکٹر کسٹمز بمبئی نے اعلان جاری کیا ہے کہ آج سے گورنمنٹ ہند نے اٹلی کے خلاف تعزیرات واپس لے لی ہیں چونکہ سوداگروں کو یقین تھا کہ لیگ آف نیشنز کے فیصلہ کے مطابق گورنمنٹ ہند بھی تعزیرات واپس لے لیگی ۔ اس لیے کئی روز سے اٹلی کو مختلف قسم کے مال کے لیے دھڑا دھڑ آرڈر دیے جا رہے ہیں ۔

نظام حیدرآباد کی سلور جوبلی

حیدرآباد (دکن) ۱۵ جولائی ۔ حضور نظام نے ایک فرمان جاری کیا ہے کہ ان کی تخت نشینی کی سلور جوبلی ۱۳ فروری کو منائی جائیگی اور ۲۱ فروری کو یہ تقریب ختم ہو جائیگی مگر دیگر پروگرام ۱۳ مارچ تک جاری رہے گا ۔

غیر ممالک کیخلاف جوابی کارروائی

شملہ ۔ ۱۵ جولائی ۔ گورنر جنرل نے غیر ممالک کے خلاف جوابی کارروائی کرنے کے متعلق پنڈت گووند بلبھ پنت کو بل کو اسمبلی میں پیش کرنے کی اجازت دیدی ہے بل کا مقصد ان ممالک کے خلاف جوابی کارروائی کرنا ہے

شہنشاہ ایبے سینیا پھر میدان جنگ میں

لنڈن ۔ ۱۴ جولائی ۔ اب یہ بات ظاہر ہے کہ ایبے سینیا میں ابھی جنگ زور شور سے جاری ہے اور ڈیلی ہیرلڈ کا بیان کرتا ہے کہ شہنشاہ کے دوبارہ اپنی سلطنت کو واپس لینے کے امکانات کسی حالت میں بھی غیر تسلی بخش نہیں جیسے کہ حکومت برطانیہ ہمیں باور کرانے کے لیے کہتی ہے ۔ یہ حقیقی بات ہے کہ اطالویوں اور اہل ایبے سینیا میں ماہ اکتوبر سے جنگ دوبارہ زور شور سے شروع ہو جائیگی اور جس علاقہ میں اس وقت اٹلی والوں کا قبضہ ہے اس کے ہاتھ سے پھر نکل جانے کا بڑا ہی امکان ہے کل عدیس ابابا سے اخبار ڈیلی ہیرلڈ کو ایسی اطلاع پہنچی جس سے شہنشاہ کے اس بیان کی تصدیق ہو گئی کہ جنگ ایبے سینیا ابھی تک ختم نہیں ہوئی

جہاں ہندوستانیوں کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہے

حکومت کی شرائط ناقابل قبول ہیں

لاہور ۔ ۱۵ جولائی ۔ پنجاب گورنمنٹ نے اپنے وعدہ کے مطابق مسجد شاہ چراغ کی عمارت خالی کر دی ہے اور مسلمانوں کی نمائندہ انجمن اسلامیہ کو چند شرائط پر دینے کو تیار ہو گئی ہے ان میں سے دو اہم ترین یہ ہیں (۱) مسجد کی عمارت میں کوئی تبدیلی نہ ہو (۲) اس جگہ کو سوائے نماز کے اور کسی صورت میں استعمال نہ کیا جائے ۔ اس سلسلہ میں نمائندہ پریس نے انجمن اسلامیہ کے سیکرٹری سید محسن شاہ ایڈووکیٹ کے ساتھ ملاقات کی تو شاہ صاحب نے کہا کہ حکومت کی شرائط نہایت ذلیل کن ہیں اور معاملہ انجمن کے زیر غور ہے اور عنقریب ہی انجمن فیصلہ کر کے حکومت کو جواب دیگی

ہندو لیڈروں کا مقدمہ

ملتان ۔ ۱۴ جولائی ۔ سپیشل ٹریبونل نے جو ڈیرہ نواب میں بہاولپور کے لیڈروں کے خلاف مقدمہ کی سماعت کر رہا ہے ۔ بھگت کنول شیو ۔ جہانشہ ... ہندو ورما اور مہتہ تولارام آف احمدپور کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف فرد جرم عائد کر دیا ہے

کوئٹہ میں پھر جھٹکہ

کوئٹہ ۔ ۱۳ جولائی ۔ آج آدھی رات کے وقت یہاں زلزلے کا خفیف سا جھٹکہ محسوس ہوا ۔ سہمے ہوئے لوگ مکانوں سے باہر نکل آئے لیکن کوئی نقصان نہ ہوا ۔ اس وقت تک کل ۵۸۵ جھٹکے ...

Digitized by eGangotri

ودیشوں میں ہل چل

روس کی ہوائی حملے سے بچنے کی تیاریاں

ماسکو۔ ۱۴ جولائی۔ ہوائی جہازوں سے بمباری اور زہریلی گیس کے حملوں سے شہر کو بچانے کے لئے گورنمنٹ فوری تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ ویروانکو ہوائی اور گیسی حملوں سے بچنے کے لئے فرضی جنگ شروع ہوئی جو متواتر سات دن تک رہیگی۔ اس ڈرل میں شہر کی تمام آبادی شریک ہوگی۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ آسٹریا اور جرمنی کے درمیان معاہدہ کے فوراً ہی بعد اس قسم کا اعلان برلن کے لئے ایک اشارہ ہے اگر جرمنی حملہ کر دے تو سوویٹ روس ہر طرح سے تیار ہے۔

بموں سے ریلوے لائن اور پل کو تباہ کر دیا گیا

یوروشلیم۔ ۱۴ جولائی۔ باغیوں نے یوروشلیم کے مغرب میں لائین اور غوالک رم کے نزدیک ریلوے پل کو بموں وغیرہ سے سخت نقصان پہنچایا۔ جافہ کے نزدیک ایک گاؤں میں ۱۴ مکان ڈائنامیٹ سے اڑا دئے گئے کیونکہ ان میں کمین گاہوں سے حملہ کرنے والے باغی پناہ گزیں تھے۔ فلسطین کی عدالت عبرتناک سزائیں دے رہی ہے یوروشلیم کے نزدیک ایک عرب بم لیجاتا ہوا پکڑا گیا ہے ۸ سال قید کی سزا دی گئی۔ بیروں کے ایک شخص کے قبضہ سے ۱۰ گولیاں برآمد ہوئیں اور اسے ۵ سال قید کی سزا دی گئی

پیریگ گورنمنٹ کا قرضہ

پریگ۔ ۱۴ جولائی۔ پبلک کو یورپ کی عام صورت حالات سے بھاری تشویش پیدا ہو رہی ہے اس لئے اس قومی تحفظ کے پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ۲ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ قرضہ کو پورا کر دیا گیا ہے۔

دانیال کانفرنس میں تصفیہ

مانٹریکس۔ ۱۴ جولائی۔ دانیال کانفرنس میں امور متنازعہ کے متعلق عملی طور پر تصفیہ ہو گیا ہے کل مکمل اجلاس ہوگا اور اس ہفتہ کے آخر میں آخری مکمل اجلاس ہوگا جس میں ایک ایک معاہدہ پر دستخط کئے جائیں گے

پرتگال نے تعزیرات واپس لے لیں

لزبن۔ ۱۴ جولائی۔ ایک اعلان جاری کیا گیا ہے کہ پرتگال ۱۵ جولائی سے اٹلی کے خلاف تعزیرات واپس لے لیگا

عراق عرب میں شتلال نے بغاوت کر دی

بغداد۔ ۱۴ جولائی۔ وسط فرات میں شیخ شتلان کے ہمراہیوں نے ٹیلیفون کے تار کاٹ دئے ہیں

پولیس کے آدمیوں پر بھی حملہ کر دیا ہے محصول جمع کرنے والوں پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ باغیوں نے ڈکارمہ کے قلعہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

علمائے مصر کا فتوے

قاہرہ۔ ۱۴ جولائی۔ شاہ فاروق کے برسر اقتدار آتے ہی بعض مشہور علما نے فتوے دیا ہے کہ قرآن شریف کا ترجمہ کرنا اسلامی احکام کے خلاف ہے

چین میں خانہ جنگی کا خطرہ

لنڈن۔ ۱۴ جولائی۔ کینٹن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چین میں خانہ جنگی کا نیا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کورنگ ٹنگ کے نائب کمانڈر انچیف نے کورنگ ٹنگ کی فوجوں کے کمانڈر انچیف جرل چین چٹانگ کے زیر ہدایت فسٹ کورنگ فورنگ فوج پر حملہ کرنے کے لئے شمال کی طرف پیش قدمی شروع کر دی ہے

میڈرڈ میں ۵۵ گرفتاریاں

میڈرڈ۔ ۱۴ جولائی۔ شتالی سرکردہ سیاستدان کے قتل کے سلسلہ میں کل شام کو میڈرڈ میں ۵۵ فاسسٹ گرفتار کئے گئے اور بھی کئی مقامات سے گرفتاریاں کی گئی ہیں

انڈین آلمپک ہاکی ٹیم برلن میں

برلن۔ ۱۴ جولائی۔ ہندوستانی آلمپک کھلاڑی پہلوان اور دیگر کھیلوں والے یہاں پہنچ گئے ہیں انڈین سٹوڈنٹس لیگ نے ان کا خیر مقدم کیا برلن کے سٹیٹ کمشنر ڈاکٹر لپرٹ نے سرکاری طور پر ان کا استقبال کیا۔ ہاکی ٹیم کے منیجر پروفیسر جگن ناتھ کو برلن شہر کی طرف سے ایک تمغہ بطور تحفہ پیش کیا گیا

جینوا میں سر رادھا کرشن کی تقریر

جینوا۔ ۱۳ جولائی۔ لیگ آف نیشنز کی انجمن علما میں تقریر کرتے ہوئے پڑھے لکھوں کی بیکاری پر بحث کی اور کہا کہ ہندوستانی یہ نہیں چاہتے کہ یونیورسٹیوں میں داخلہ محدود کر دیا جائے بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ ان یونیورسٹیوں کے کورس میں تبدیلی کی جائے ہر ایک سٹیٹ کا یہ مقدم فرض ہے کہ وہ آزادی اور مسرت کو فروغ دے تعلیم کے بغیر لوگ محسوس کرتے ہیں کہ زندگی ویرانہ ہے۔

اٹلی کے خلاف پروٹسٹ

مونٹریکس ۱۴ جولائی۔ درہ دانیال کانفرنس میں ترکی ڈیلیگیٹ نے اٹلی کے رویہ کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا کہ وہ بار بار کے حیلے کے باوجود کانفرنس میں شریک نہیں ہوا

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی

مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے کھجلی۔ ککرے۔ سرخی۔ پھولا وغیرہ کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت تین روپیہ فی تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا۔ لذیذ۔ ٹانک۔ قیمت چار روپے فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے خون و پیپ آنا روکتا ہے

قیمت ۳ ڈیڑھ آنے فی شیشی

برہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور طاقت دیتا ہے قیمت ۱ ر فی شیشی

برہمی بوٹی ۱۲ سیر

فہرست ادویات مفت

پتہ: آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ

پشاور۔ میسرز برج لال اینڈ سنز چوک ریشم گراں

شملہ۔ میسرز ٹھاکر برادرس لوئر بازار

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۵ ساون سمت ۱۹۹۳

بھاری خطرہ

پچھلے اپریل میں ذات پات توڑک منڈل نے ایک کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا اس کی صدارت اسے ڈاکٹر امبیدکر کو پیش کی اور اس وقت پیش کی جبکہ وہ ہندو دھرم تیاگ کا اعلان کر چکے تھے۔ مجھے منڈل کے اس فیصلہ سے اتفاق نہ تھا کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ اس کانفرنس کا پردھان بننے کے بعد ڈاکٹر امبیدکر ہندو دھرم سے الگ ہو گئے تو آریہ جاتی کو زیادہ نقصان پہنچائیں گے کیونکہ اس صدارت سے دشمنوں کی نظر میں ان کی اہمیت بڑھ جائیگی لیکن منڈل کے بھاؤ کو میں اچھی طرح سے سمجھتا تھا۔ اس کا بھاؤ یہ تھا کہ وہ ڈاکٹر امبیدکر کے اس خیال کو جھٹلا دے کہ سب کے سب ہندو ان سے نفرت کرتے ہیں اگر ان کے اس اعلان کے بعد کہ وہ ہندو دھرم چھوڑ دینگے ہندوؤں کی ایک جماعت ان کو اپنی ایک کانفرنس کی صدارت پیش کر سکتی ہے تو کوئی شخص ہندوؤں کو انودار نہیں کہہ سکتا۔ صدارت پیش کرتے ہوئے جات پات توڑک منڈل نے ایک پیشبندی کرلی تھی۔ اس نے ڈاکٹر صاحب سے یہ اقرار لے لیا تھا کہ وہ اس کانفرنس کو ہندو دھرم کے خلاف نفرت پھیلانے کا ذریعہ نہ بنائیں گے۔ لیکن جب انہوں نے اپنی صدارتی تقریر تیار کی تو وہ اپنے جذبات کو حدِ مناسب میں نہ رکھ سکے اور انہوں نے ذات پات کی مذمت کرنے کے علاوہ ویدوں اور شاستروں کو بھی رگڑ دیا۔ یہاں تک لکھا کہ جب تک انہیں دریا برد نہ کیا جائے گا۔ تب تک اچھوت ہندوؤں کا کچھ نہ بنیگا۔ وید اور شاستر کے خلاف جہاد ذات پات توڑک منڈل کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ وہ اس بات کے لئے تو تیار تھا کہ ڈاکٹر صاحب ذات پات کی جی بھر کے مذمت کرلیں لیکن وہ سمجھتا تھا اور بجا سمجھتا تھا کہ اس کی ویدی کسی بھی مذہب کی مقدس کتابوں کے خلاف جہاد کے لئے استعمال نہیں کی جا سکتی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کانفرنس منسوخ کردی گئی۔ ڈاکٹر صاحب کو اپنی غلطی کا احساس نہ ہوا اور انہوں نے کانفرنس کی تنسیخ کی ذمہ داری ذات پات توڑک منڈل پر ڈالدی اور اپنی صدارتی تقریر ایک پمفلٹ کی شکل میں شائع کردی اور ساتھ ہی اس کی آٹھ آنے قیمت بھی رکھدی۔

(۲)

مہاتما گاندھی نے اپنے اخبار "ہریجن" میں ڈاکٹر امبیدکر کے اس ایڈریس پر ایک لیکھ لکھا ان کا فیصلہ بھی ذات پات توڑک منڈل کے خلاف ہے ان کا کہنا یہ ہے کہ جب منڈل نے آنکھیں کھول کر اور ان کے خیالات جانتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کو صدارت پیش کی تو اُسے ان کے خیالات چاہے وہ کیسے ہی ناگوار کیوں نہ ہوں سننے کے لئے تیار رہنا چاہئے تھا۔ مجھے مہاتما جی سے اتفاق نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ذات پات توڑک منڈل کو کوئی ادھیکار نہیں کہ وہ اپنی ویدی کو شاستروں کے خلاف جہاد کے لئے استعمال ہونے دے اور اگر وہ ہونے دے تو سورن ہندوؤں کی شکایت بالکل بجا ہوگی یہ منڈل ستھاپت کیا گیا ہے ورتمان ذات پات کو توڑنے کے لئے اور وہیں تک اُسے اپنی سرگرمیوں کو محدود رکھنا چاہئے۔ ڈاکٹر امبیدکر کا ایڈریس حدِ مناسب سے صریحاً متجاوز تھا کیا ذات پات توڑک منڈل اس لئے ویدوں کی مذمت ہونے دے کہ یہ ہندوؤں کا منڈل ہے لیکن مہاتما جی کے لیکھ کا یہ حصہ آخرکار ایک فروعی حیثیت رکھتا ہے۔ کانفرنس نہ ہوئی۔ ڈاکٹر امبیدکر نے اپنا ایڈریس شائع کر دیا اس کے ساتھ معاملہ ختم ہوگیا۔ لیکن مہاتما جی کا ایک فقرہ اس سارے لیکھ کی جان ہے اور جسے آریہ جاتی کا کوئی بھی ہتیشی نظرانداز نہیں کرسکتا وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر امبیدکر ہندو مذہب کے لئے ایک چیلنج ہیں بے شک وہ چیلنج ہے اور اس وقت رہیگا جب تک کہ وہ ہندو ہے۔ جسدن وہ کسی اور مذہب میں چلا گیا۔ وہ ہندو دھرم کے لئے چیلنج نہیں رہیگا

لیکن یہ درست ہے کہ وہ اس وقت چیلنج بنا ہوا ہے اور اس نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے اچھوتوں کے ایک طبقہ میں سورن ہندوؤں اور ان کے دھرم کے خلاف اسقدر زہر بھر دیا ہے کہ انہیں ان سے بڑھکر اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا۔ ڈاکٹر امبیدکر کی کوششوں کا یہ اثر نہیں ہوسکتا کہ سب کے سب اچھوت ہندو اپنا آبائی دھرم چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب میں چلے جائیں۔ لیکن کچھ لوگوں کو وہ ضرور ورغلا سکتے ہیں۔ اس وقت تک انہوں نے کوئی اور مذہب قبول نہیں کیا۔ یہ بذاتِ خود اس بات کا پرمان ہے کہ انہیں اس وقت تک اپنے مشن میں زیادہ کامیابی نہیں ہوئی۔ ہوتی تو وہ تبدیلی مذہب کا اعلان کر دیتے۔

(۳)

لیکن ان کے پروپیگنڈا کا ایک اور پہلو ہے اور وہ پہلو نہایت خطرناک ہے ہندو دھرم کے خلاف جو جہاد وہ کر رہے ہیں اس سے ہندو دھرم کے مخالف خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں ایک طرف مسلمان اور دوسری طرف عیسائی بڑے زور سے ہلّہ بول رہے ہیں اور یہ سمجھ کر بول رہے ہیں کہ وہ ہندو دھرم کا قلعہ سر کریں گے۔ ان کے لئے اس وقت جائز وناجائز یا مناسب و نامناسب کا سوال نہیں وہ ہر ممکن ذریعہ سے ہندوؤں کو نیچا دکھانا چاہتے ہیں مسلمانوں کی طرف سے کئی بار یہ اعلان ہوا کہ فلاں جگہ اتنے اچھوت مسلمان ہو گئے اور فلاں جگہ اتنے۔ تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے لیکن خبر کی اشاعت سے جو شرارت ہوتی ہے تردید سے اس کا پورا پورا سدباب نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ زمانہ میں اخبارات ہر ایک Good but and in Harem خبر شائع کر دیتے ہیں وہ تردید بھی شائع کرتے ہیں لیکن ضرور نہیں کہ جس شخص کی نظر سے اصل خبر گذر چکی ہے۔ اس کی نظر سے تردید بھی گذرے اس قسم کی جھوٹی خبروں سے مسلمانوں کو یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ اسلام ہندو ازم کا قلعہ سر کئے جا رہا ہے اور کہ جو اچھوت اس وقت تک اپنے پرانے دھرم پر جمے ہوئے ہیں ان کے قدم ڈگمگا جائیں اس خودغرضی کے زمانہ میں تبدیل مذہب لازمی طور پر تبدیلی دل کا نشان نہیں۔ پچھلے دنوں مسلمانوں نے مہاتما گاندھی کے لڑکے کے قبول اسلام پر بہت بگھاری اور اسے بھی اسلام کی صداقت کا ایک نشان قرار دیا۔ لیکن مہاتما گاندھی نے اپنے لڑکے کا حقیقی کیریکٹر پبلک کے سامنے پیش کرکے سب سے یہ سوال کرنے کا حق دیا۔ اگر اسلام کی فتح ایسے ہی مشتبہ چلن کے لوگوں کو مسلمان بنانے میں ہے تو اس کا خدا ہی حافظ ہے۔ لیکن بھولے بھالے عوام میں غلط پراپیگنڈا بھی اثر کر جاتا ہے۔ اس لئے انہیں اس کے اثر سے بچانے کی ضرورت ہے۔ ہندو اخبارات کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اچھوتوں کے مسلمان یا عیسائی ہونے کی خبریں اس وقت تک شائع نہ کریں جبتک انکی تصدیق نہ ہو جائے اور اگر وہ شائع کریں تو ان کے غلط ثابت ہونے پر انکی پرزور تردید کریں۔ پچھلے دنوں منصوری میں مجھے وہ کتب دیکھنے کا موقعہ ملا جو مسلمانوں اور عیسائیوں کی طرف سے اچھوتوں کو ورغلانے کے لئے شائع کی گئی ہیں۔ انہیں دیکھکر میں حیران رہ گیا۔ بیسیوں اشتہارات ان کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں جن میں ہندو دھرم کے متعلق بالکل غلط اور بے بنیاد باتیں لکھی گئی ہیں ان کتابوں اور اشتہاروں کو دیکھکر مجھے معلوم ہوا کہ ہندو کسقدر سخت خطرہ میں ہیں۔ لیکن انہیں اس کا احساس نہیں۔ میں نے کہا کہ اس وقت ہمارے مخالفوں کے لئے جائز وناجائز کا سوال نہیں رہا وہ جس طرح بھی ہو ہندوؤں کی تعداد کو کم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ایسے مسلمان بھی پکڑے گئے ہیں جو اپنے تئیں اچھوت ظاہر کرتے ہیں اور جو ہندوانہ نام اختیار کرکے اچھوت ہندوؤں کو ورغلاتے پھرتے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں اور عیسائیوں کے مرکز دو صوبے بن رہے ہیں ایک یو۔پی اور ایک مدراس مدراس میں میسور اور ٹراونکور کی ریاستوں کو بھی شامل کرنا ہوں۔ یو۔پی کے ضلع بریلی میں اس وقت اچھوتوں کو ورغلانے اور بچانے والوں میں سخت کشمکش جاری ہے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ لیکن ایک بات تو میں صاف دیکھ رہا ہوں کہ جہاں مسلمان بیدار ہیں وہاں ہندو سو رہے ہیں جہاں مسلمان ڈاکٹر امبیدکر جیسے اچھوت لیڈروں کی بیزاری سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ وہاں ہندوؤں کو اپنے بچاؤ کا ابھی احساس نہیں ہوا۔ زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ کئی ہندو اپنے طرزِ عمل سے اچھوت ہندوؤں کو ہندو دھرم سے بیزار ہونے کا موقعہ دے رہے ہیں بجائے اس کے کہ وہ ان کے رکشک بنیں وہ ان کے بھکشک ثابت ہو رہے ہیں بجائے اس کے کہ وہ ان کو غیروں کے پنجہ سے نجات دلادیں۔ وہ خود ان پر اتیاچار کر رہے ہیں جن لوگوں سے انہیں سہائتا اور رکشا کی امید تھی ان کی طرف سے نراش ہو کر اچھوت ہندو دوسرے مذاہب کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور اس طرح یہ خطرہ ہمارے ہی ہاتھوں عظیم تر ہو رہا ہے۔

(۴)

ایسی حالت میں کیا کیا جائے؟ ہر کوئی کہے گا اور میں بھی یہی کہتا ہوں کہ جسطرح ہو اچھوتوں کو بچانا چاہئے اور ان کی رکشا کے لئے ایک منظم اور وسیع کوشش ہونی چاہئے۔ لیکن یہ کوشش کون کرے۔ میں آریہ سماج پر وشواس رکھتا ہوں اور میں یہی مانتا ہوں کہ چھوا چھات کی مشکل کا حل آریہ سماج کے پاس ہی ہے۔ لیکن مجھے کہنا کیا چاہئے کہ اگر میں یہ کہوں کہ مجھے آریہ سماج میں اسوقت یہ شکتی نظر نہیں آتی کہ وہ اس وسیع کام کو اپنے ہاتھ میں سنبھال سکے ہوتی تو وہ اس وقت تک میدان میں کود پڑا ہوتا۔ ڈاکٹر امبیدکر کو چیلنج دئے کئی ماہ ہو چکے ہیں۔ لیکن اس عرصہ میں اس نے کیا کیا۔ آریہ سماج کی نگاہ ان دنوں کسی اور سمت لگی

ہوئی ہے۔ اب وہ نئے نئے میدان سر کرنے کے خواب نہیں لیتا بلکہ اندرونی جھگڑوں میں مصروف ہے جس سے وہ شکتی ہین ہو رہا ہے اس کے علاوہ ایک اور وجہ یہ بھی ہے۔ جس سے شاید آریہ سماج بطور آریہ سماج یہ کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس خطرے کا سدباب نہ کر سکے جس سے آریہ جاتی اس وقت دوچار ہے۔ اسوقت سوال صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ اچھوتوں کو غیروں کے ہاتھوں سے بچایا جائے جو کوئی بھی بچا سکے بچائے چاہے آریہ سماجی ہو چاہے سناتن دھرمی۔ اگر اچھوت سناتن دھرمی رہ جائیں تو ان کے آریہ سماجی ہونے کی امید ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر وہ کسی غیر مذہب میں چلے جائیں تو ان کے دلنے کی امید کم ہو جاتی ہے اس لئے ایک ہریجن رکشک سنگھ بننا چاہئیے جو ہندوستان بھر کے لئے ہو اس کا صدر مقام کسی مرکزی جگہ میں ہو اور ہر ایک صوبہ میں اس کی شاخیں ہوں۔ مہاتما گاندھی کا ہریجن سیوک سنگھ نہایت مفید کام کر رہا ہے اور اسے اپنی سرگرمیاں جاری رکھنی چاہئیں۔ اس کی کوششوں کا آخری نتیجہ یہی ہو گا کہ اچھوت ہندو اپنی موجودہ حالت سے ننگ ہو جائیں اور کسی دوسرے مذہب میں جانے کا خیال ترک کر دیں گے۔ پچھلے دنوں مہاتما گاندھی میسور تشریف لے گئے اور ہریجن سیوک سنگھ کے صدر مسٹر ٹھکر بھی … انکی کوششوں کا اثر … ہے کہ میسور اور … میں اچھوت ہندوؤں کے لئے بہت سی قیود جو عرصہ دراز سے ان کے خلاف چلی آ رہی تھیں اٹھا دی گئی ہیں اور ان کے اور سورن ہندوؤں کے درمیان بہت کم فرق رہ گیا ہے لیکن پھر بھی اچھوت ہندوؤں کی رکشا کے لئے ایک اور سنگھ کی ضرورت ہے۔ ہریجن سیوک سنگھ اچھوتوں کے مذہبی معاملات میں دخل نہیں دیتا نہ انہیں غیر مذہب کے دست برد سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ درحقیقت یہ کام اس کے دائرہ عمل سے باہر ہے۔ ایک ایسے سنگھ کی ضرورت ہے جس کا کام … اچھوت ہندوؤں کی رکشا ہو … کام میں جتنا سہیوگ دست آشنا ہی اچھا ہے … اس میں ہمت ہو تو سماج کا سارا کام اپنے ہاتھ میں لے۔ درحقیقت یہ کام تھا ہی اس کا لیکن اب اس میں اسے سنبھالنے کی ہمت نظر نہیں آتی … نے سماج کے ادھار کا بیڑہ اٹھایا تھا … کو بچایا تھا … وہ … ادھار کریگی … رکشا کریگا اب وہ اپنی رکشا کو … سے دیکھ رہے ہیں لیکن وہ آگے نہیں بڑھتا اس کے لئے وقت کب آئے گا کیا آریہ سماج اسی وقت جاگیگا جب غیر … اور میدان خالی ہو جائیگا اگر … اندرونی جھگڑوں سے فرصت ہو تو میں اس سے

سوشل سدھار کیطرف نیا قدم

الحمد اللہ گوالیار راجیہ ودیہوا وواہ سمبندھی قانون بنا دینے کا پرشنسنیہ کام کر چکا ہے اب اس نے سوشل سدھار کی طرف ایک نیا قدم اٹھایا ہے۔ ریاست میں مرتک سمبندھی کا نثرادھ کرتے وقت برہمنوں کو سہبھوج دینے برتن گہنے آدی دان کرنے کا رواج ہے اب غور کیا جا رہا ہے کہ اس فضول رواج کو قانوناً بند کر دیا جائے اس کے سمبندھ میں عملی کام بھی شروع ہو گیا ہے چنانچہ مسودہ شائع ہو چکا ہے اس زیر تجویز قانون کی رو سے اس طرح کے سہبھوجوں میں ۵۱ سے زیادہ برہمنوں کو نمنترت نہ کیا جا سکیگا اور نہ ہی دھات کے برتن یا دوسری چیزیں دان میں دی جا سکیں گی۔ براداری اور پنچایت کو یہ بھی حق نہ ہوگا کہ کسی وکیتی کو ایسا کرنے پر مجبور کرے۔ اگر کوئی اس قسم کی پابندی توڑنا چاہے تو اسے جاتی سے خارج بھی نہ کیا جا سکیگا خلاف ورزی کرنے والے کو پانچ سو روپیہ جرمانہ اور ایک ہفتہ کی قید کی سزا دی جائیگی۔

یہ تجویز بلاشبہ مفید ہے مرتک نثرادھ بھی ہندوؤں کیلئے ایک تباہ کن مجلسی برائی ہے اور اسکی ترقی کے راستہ میں ایک کانٹا اس کو دور کر دینے میں بھلا ہے۔ مسرت ہے کہ گوالیار راجیہ نے اس برائی کو دور کرنے کے لئے قانون بنانے کی تجویز کی ہے۔ مفت کی کھیر پوری کھانے والے برہمن بے شک اس قانون کے خلاف آوازیں اٹھائیں گے۔ لیکن ہمیں گوالیار راجیہ سے امید رکھنی چاہئیے کہ ان خود غرضوں کی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے یہ قانون جلد از جلد ریاست میں نافذ کر دیا جائے گا

سوشل سروس کی آڑ میں بدکاری

ہندو استریوں کے اغوا کی وارداتیں اب عام ہو گئی ہیں اور دن بدن ایسے واقعات کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے — ایسی شرارتوں کی تہ میں زیادہ تر ہاتھ مسلم غنڈوں کا ہوتا ہے نہ جانے اس قدر بے حس کیوں ہو گئے ہیں اپنی ماں بہنوں اور بیٹیوں کی بے عزتی آنکھوں دیکھتے اور کانوں سنتے ہوئے بھی خاموش ہیں اور ان کی رگ حمیت نہیں پھڑکتی۔

ان واقعات کے ذمہ وار بہت حد تک مسلمان غنڈے ہیں ضرور۔ لیکن افسوس تو اس بات کا ہے کہ بعض ہندو بھائی روپیہ کی لالچ میں اور سوشل سروس کی آڑ میں اپنی ماں بہنوں کی عزت اپنے ہاتھوں تباہ کر رہے ہیں اور ایسے بھی آشرم بڑے بڑے شہروں میں کھلے ہوئے ہیں جن کے دروازہ پر سوشل سروس کا بورڈ لگا ہوا ہے لیکن وہ نیکی کی آڑ میں نہ صرف بدکاری کر رہے ہیں - بلکہ اپنی ماں بہنوں کی عزت اپنے ہاتھوں تباہ کر رہے ہیں ان حالات میں —— غیر مذاہب کے مجرموں کو ان کے گناہوں کی مناسب سزا دلانا بھی مشکل ہو جائے گا۔

تازہ اطلاع ہے کہ دہلی پولیس نے کئی ایک ایسے آشرموں سے پنجاب اور راجپوتانہ کی اغوا شدہ لڑکیوں کو برآمد کیا ہے جن کو بدکاری کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ بلاشبہ ایسے ودھوا آشرم یا اہیلا آشرم ہندو قوم کے لئے لعنت ہیں اور ان کا سوشل سروس کی آڑ میں بدکاری کرنا ایک ایسی مذموم ترین حرکت ہے کہ جسے کسی صورت میں بھی معاف نہیں کیا جانا چاہئیے

ہریجن طلبا کے لئے وظائف

ہریجن سیوا سنگھ بلاشبہ ہریجنوں میں مفید کام کر رہا ہے جس کے لئے وہ ہمارے شکریہ کا مستحق ہے۔ یہ سنگھ ہریجنوں کو سماجک اور آرتھک درشٹی کون سے انت کرنے کا پریتن کر رہا ہے اور ہریجنوں میں شکشا کا پرچار بھی اس کا ایک اودیش ہے چنانچہ سنگھ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ سال اس نے ہریجن طلبا کو ۲۵۶ روپے ماہوار کے وظائف دیئے امسال یہ وظائف نہ صرف بدستور جاری ہیں بلکہ ان میں ۷۰۸ روپے ماہوار کا اور بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ہریجنوں میں شکشا کا پرچار بڑھ رہا ہے سماجک اور آرتھک وچار سے ہریجنوں کو انت کرنے کے ساتھ ساتھ اگر انہیں آتمک درشٹی کون سے بھی انت کرنے کا پریتن کیا جائے تو بہت اچھا ہو کیونکہ جہاں وہ شکشت ہو کر ہندو سماج کے بیوہار سے سنتشٹ ہوں گے وہاں ضروری ہے کہ ان کے لئے خرچ کئے گئے ہمارے دھن کا یہ پھل نہ ہو کہ وہ ہندو دھرم کے اصولوں پر درڑھ رہیں اور انہیں دنیوی لالچ کا کوئی جھونکا ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹا سکے

اکھل بھارت ورشیہ ہندی پرچار سمتی

پرسنتا کی بات ہے کہ مہاتما گاندھی اور دوسرے راشٹریہ نیتاؤں نے ہندی پرچار کی طرف اپنی پوری پوری توجہ دینی شروع کر دی ہے اور اس کے لئے عملی کام زور شور سے شروع ہو گیا ہے۔ مہاتما گاندھی صاحب کی ادھیکشتا میں اکھل بھارت ورشیہ ہندی پرچار سمتی سنگھٹت کی گئی ہے۔ جبکہ ابھی کچھ دن ہوئے واردھا میں ہوا جس میں فیصلہ ہوا کہ واردھا میں ایک ایسا ہندی سکول قائم کیا جائے جس میں ہندی کے پرچارک تیار ہو سکیں جو بھارت کے کونہ کونہ میں ہندی بھاشا کا پرچار کریں۔ ہندی پرچار کے لئے راشٹریہ نیتاؤں کی یہ سرگرمیاں یقین دلاتی ہیں کہ ہندی ہی ایک ایسی بھاشا ہے جو ہماری قومی زبان ہو سکتی ہے اگر ہمارے مانیہ نیتاؤں کی سرگرمیاں اسی طرح جاری رہیں تو وہ دن دور نہیں جب ہم ہندی کو قومی زبان کے روپ میں دیکھیں گے۔

ڈاکٹر مونجے کا فوجی سکول

ہمارے ملک میں فوجی تربیت کا غیر سرکاری طور پر کوئی انتظام نہیں اور جو سرکاری یا ریاستی ایسے سکول ہیں بھی جن میں فوجی تعلیم دی جاتی ہے وہ انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں آج ممالک غیر میں جبری بھرتی ہو رہی ہے اور ہر ایک کے لئے فوجی تعلیم حاصل کرنا ضروری قرار دیا جا رہا ہے یہ تیاریاں کسی آنے والے جنگ کی کامیابی سے مقابلہ کرنے کے لئے ہیں ان حالات میں ہندوستان میں بھی اس مفید تعلیم کا انتظام ہونا اشد ضروری ہے۔

ڈاکٹر مونجے نے جس بھونسلہ سکول کے نام سے صوبجات متوسط میں ایک عظیم الشان فوجی درسگاہ قائم کرنے کا اعلان کیا تھا خوشی کی بات ہے کہ اس کے لئے وہ دو لاکھ روپیہ اکٹھا کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں اس رقم کی گراں قدر رقم میں سے ایک لاکھ روپیہ تو صرف ایک ہندو پرتاپ سیٹھ نے دیا ہے یہی سیٹھ اس سکول کی انتظامیہ کمیٹی کے صدر ہوں گے۔ اس درسگاہ کے لئے مزید ایک لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے سکول کی رسم افتتاح ماہ اکتوبر میں ہو گی۔

سکول کی ضرورت اور فوجی تعلیم کی اہمیت کے پیش نظر ہمیں امید ہے کہ ایک لاکھ روپیہ سکول کے روز افتتاح تک ضرور جمع ہو جائیگا

عدن کی ہندوستان سے علیحدگی

۷ جولائی کو عدن کو ہندوستان سے علیحدہ کر دینے کے متعلق آرڈر ان کونسل شائع ہو گیا۔ اس کی رو سے یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے عدن ہندوستان سے علیحدہ تصور کیا جائیگا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

... سے علیحدہ کر دینگی
دیا ہے ملک کو بھارت سے بیوپاری
... بھی اسے بھارت کے بیوپاری
... کے ماہر اسکی مخالفت کر رہے ہیں
... کا کہنا ہے اور بجا کہنا ہے کہ عدن
... کے معاملہ میں گورنمنٹ ہندوستان
... انسانی سے کام لے رہی ہے آج
... عہد ہے جب عدن کی نہایت خستہ
... اس کا ہندوستان سے الحاق
... محنت کرنے میں بھارت کا کروڑوں
... خرچ کیا گیا۔ وہاں جا کر بھارتیوں نے
... اقتصادی حالت بہتر بنائی لیکن اب
... زیادہ بے بادل پر کھڑا ہونے کے قابل
... ہے تو اسے تنگ کیا جا رہا
... اس طرح برابر بھی بھارتیہ کے دھن اور
... اسے انعام ملا اور اس نے دوستی لی کا
... لیکن اسے بھی علیحدہ کیا جا رہا
... اگر یہ درست ہے کہ ہندوستان کے
... نے مت عدن سے کئے جا رہے
... کون کہہ سکتا ہے کہ ان کو پورا بھی
... جائے گا۔

کانگرس کے حسابات

کانگرس نے تلک سوراجیہ فنڈ میں ایک کروڑ
... جمع کیا تھا اس کے متعلق کانگرس کے
... مخالفوں کی طرف سے اس پر یہ الزام ایک عرصہ
... لگایا جا رہا تھا کہ اس فنڈ کا جائز
... استعمال نہیں کیا گیا اور کہ کانگرس کے پاس اس
... کا حساب موجود نہیں۔ اگرچہ کانگرس کی
... طرف سے ایسے الزاموں کی بارہا تردید کی
... لیکن مخالفین کی تشفی نہیں ہوئی۔ یہ الزامات بدستور
... لگائے جاتے رہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو
... آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو نوٹنگ کر کے
... ظاہر کرنا پڑا ہے کہ کانگرس کے پاس تمام
... روپیہ کا جمع اور خرچ لکھا گیا تھا۔ حساب باقاعدہ
... اور جو شخص دیکھنا چاہے دیکھ
... لیکن اگر اس واضح اعلان کی موجودگی
... کانگرس نے کانگرس پر یہ غلط الزام لگایا
... اس شخص سے باقاعدہ عدالت
... جواب طلب کرے گی۔
... اب کسی کو بھی کانگرس کے خلاف
... پروپیگنڈا کی آڑ میں ایسے غلط الزامات
... کی جرأت نہ ہو گی۔

ریاستی اور غیر ریاستی کا سوال

... اور کشمیر میں کچھ عرصہ سے ریاستی
... غیر ریاستی کا سوال چل رہا ہے اب یہ سوال

ایک نازک صورت اختیار کر رہا ہے۔ پنجابیوں کے جو برسوں سے ریاست میں ملازم ہیں سٹیٹ سبجیکٹس سرٹیفکیٹ منسوخ کئے جا چکے ہیں۔ آئندہ کے لئے وہاں پنجابیوں کے لئے ملازمت کا دروازہ بند ہو رہا ہے۔ لیکن جو عرصہ سے ملازمت میں ہیں ان کو بھی جواب مل رہا ہے۔ یہ نزلہ زیادہ تر ہندوؤں پر گر رہا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ پنجابی جو کشمیر میں سیر و سیاحت کے لئے گئے ہوئے ہیں اس امر کی تحریک کر رہے ہیں کہ اگر باشندہ ریاست کی تعریف میں ترمیم نہ کی گئی اور پنجابیوں سے اس قسم کا سلوک جاری رہا تو وہ جہاں خود کشمیر کی سیر بند کر دیں گے وہاں دوسرے پنجابیوں سے بھی اپیل کریں گے کہ وہ کشمیر کی سیر کا بائیکاٹ کر دیں۔ اگر پنجاب میں یہ ایجی ٹیشن زور پکڑ گئی تو اس سے دربار کو بھاری مالی نقصان اٹھانا پڑیگا اس لئے دربار کو چاہیئے کہ اس سوال پر پھر غور کرے اور اس شکایت کو دور کرنے کی سعی کرے

پنجاب کا نیا وزیر تعلیم

میاں سر فضل حسین وزیر تعلیم پنجاب کی موت سے ان کے جانشین کی تقرری کا سوال پیدا ہو گیا ہے۔ وزارت کے کئی امیدوار ہیں یونینسٹ پارٹی اب تک میاں صاحب کے جانشین کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکی البتہ اس نے سفارش کی ہے کہ یہ عہدہ اسکی پارٹی کے کسی ممبر کو ملنا چاہیئے اس سوال کا بہترین حل جیسا کہ یونینسٹ پارٹی نے ظاہر کیا ہے یہ ہے کہ سر سکندر حیات کو واپس آنے اور لیڈری سنبھالنے پر مجبور کیا جائے۔ اس سے سب کو اتفاق ہے۔

میاں صاحب نے انتخابات کے سلسلہ میں نواب احمد یار خاں کو اپنا دایاں ہاتھ مقرر کیا تھا اور سر سکندر حیات بھی متفق ہیں اس کے باوجود پارٹی کے اور بھی ممبر ہیں جو اپنا حق زیادہ سمجھتے ہیں مثال کے طور پر سردار حبیب اللہ کا نام لیا جا سکتا ہے۔ بہرحال گورنر پنجاب کونسل کے تمام ممبروں اور انکی خدمات سے اچھی طرح سے واقف ہیں توقع کی جاتی ہے کہ ایک ہفتہ تک پنجاب کے نئے وزیر تعلیم کا نام ہمارے سامنے آ جائیگا

سر فضل حسین کا انتقال

میاں سر فضل حسین وزیر تعلیم پنجاب کا ۹ جولائی کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی موت سے پنجاب کا ایک مسلم نیتا اور قابل سیاستدان اٹھ گیا۔ ان کی شخصیت غیر معمولی تھی انکی سیاستدانی۔ قابلیت اور کارپردازی میں کسی کو شک نہ تھا۔ آپ گذشتہ ۱۸ سال سے پنجاب کی سیاسیات میں حصہ لیتے آ رہے تھے شروع میں آپ نے کانگرس میں بھی کام کیا۔ لیکن جونہی آپ خان بہادر بنے آپ پر فرقہ پرستی کا رنگ چڑھنا شروع ہو گیا۔ یہ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ اکثر جگہوں پر ہندوؤں کو برطرف کر کے مسلمانوں کی تقرری عمل میں آئی۔ تعلیم جیسے صیغہ میں آبادی کے تناسب سے ملازمتیں دینے کے آپ طرفدار رہے ہیں۔ اس وجہ سے ہندو ہمیشہ آپکی اس ذہنیت کے خلاف رہے لیکن آپ کی ذہانت اور قابلیت کا عام طور پر اعتراف کیا گیا آپ نے حال ہی میں یونینسٹ پارٹی قائم کی تھی جس کے ذریعہ ہندو مسلم اتحاد کا ڈھونگ رچ کر آپ پنجاب کی چیف منسٹری کی امیدواری میں کامیاب ہونے کے دل خوش کن خواب دیکھ رہے تھے لیکن موت نے آپ کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا اور آپ اپنی تمام حسرتوں کو دل ہی دل میں لیکر چل دئے۔

ہم آپکی پالیسی سے کتنا ہی اختلاف کریں نہ ہو لیکن ہم بعض مسلم جماعتوں کا جوان کے جنازہ کے ساتھ نہ گئیں اور نماز جنازہ میں شامل نہ ہوئیں اور بعض مسلم اخبارات جنہوں نے انتقال کی خبر تک دینے کی طرز عمل اختیار نہیں کر سکتے ہیں آپ کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے

افغانستان میں سکھوں کی پابندیاں

مسلم ریاستوں میں تو ہندوؤں کے مفاد اور حقوق کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ لیکن افسوس ہے کہ آزاد مسلم ممالک میں بھی ہندوؤں سے غیر متعصبانہ سلوک نہیں کیا جاتا وہ مسلم اخبارات جو آئے دن اسلامی رواداری کے راگ الاپتے رہتے ہیں انہوں نے دیکھ لیا ہوگا کہ افغانستان میں کس طرح سکھوں پر عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے اور انہیں دیہات کو چھوڑ کر شہروں میں بسنے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے یہ کسی جماعت یا شرارتی لوگوں کی طرف سے نہیں بلکہ خود گورنمنٹ کی طرف سے ہے۔ ان حالات میں جبکہ سکھ وہاں اپنی زمینیں وغیرہ خرید کر مستقل رہائش اختیار کر چکے ہیں اپنی زمینوں کو چھوڑ کر اگر شہروں میں آباد ہو جائیں تو وہ اس سے ہونیوالا نقصان برداشت کرنے کے کیوں کر متحمل ہو سکتے ہیں۔ سنا گیا ہے کہ ان مظلوم سکھوں نے تاج افغانستان کے دربار میں فریاد کرنے کے لئے رسائی حاصل کرنا چاہی۔ لیکن بے سود۔ نہ انہیں وہاں تک پہنچنے دیا گیا اور نہ ہی ان کی شکایت کی

بھگوان شری کرشن چندر کے مبارک جنم کرشن اشٹمی کی پوتر تقریب میں میدان صحافت کا بہترین شاہکار

یعنی

آنند کا کرشن نمبر

یکم اگست ۱۹۳۶ء کو وروان دہم آ رہا ہے۔ نازک خیال شعرائے باکمال کی نظموں بلند پایہ نازاہل قلم کے افسانوں اور ڈراموں سے مزین ہو کر بہترین آرٹ اصحاب کے کمال کا نمونہ رنگین عکسی تصاویر کا معنبر تحفہ بھگونت بھگتی کے ترانوں کا منہ بولتا گنجینہ بھگوان کے پیاروں کے پریم بھرے دلوں کو شاداب و مسرور کرنیوالا رنگین ٹائٹل پندرہ ہزار کی تعداد میں جسکا سائز ۲۰×۲۶ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ اور بڑھیا کاغذ پر شائع ہو گا جو ہندوستان کے مختلف صوبجات اور ممالک غیر میں بھی جائے گا۔ یہ نمبر گذشتہ تمام ریکارڈوں کو مات کرنے والا ہو گا۔ قیمت فی پرچہ ۔ خریداروں کو مفت۔ مشتہرین صاحبان اس سنہری موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں مضمون اشتہار معہ اجرت جلد بھیجکر ابھی سے اپنے اشتہارات کیلئے جگہ ریزرو کرالیں ورنہ بعد میں پچھتانا پڑیگا

رعایتی نرخنامہ

سالم صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	نصف کالم	چوتھائی کالم
۲۵ روپیہ	۱۵ روپیہ	۱۲ روپیہ	۷ روپیہ	۴ روپیہ

منیجر اخبار آنند لاہور

Digitized by eGangotri

تناسخ کے ثبوت میں مرزا صاحب کی خدائی شہادت

اہل اسلام پنر جنم کے قائل نہیں اور اسے ایک بیہودہ عقیدہ قرار دیتے ہیں۔ پچھلے دنوں شانتی دیوی دہلی کے تازہ واقعہ نے تناسخ کے ثبوت میں ہر صداقت ثبت کردی۔ اگرچہ اس واقعہ کا اثر مسلمانوں پر بہت ہوا اور گھبرا کر اس کے متعلق انہوں نے غلط بیانیوں پر پروپیگنڈا بھی کیا کہ یہ سب پاکھنڈ ہے لیکن حقیقت آخر حقیقت ہے دہلی کے ایک مولوی صاحب نے اس واقعہ سے متاثر ہو کر تناسخ کی تائید میں قرآن سے ثبوت پیش کئے

آج ہم اس مسئلہ کی تائید میں مرزا صاحب کی خدائی شہادت پیش کرتے ہیں۔ مرزا صاحب نزول المسیح کے صفحہ ۲۲۰ پر رقمطراز ہیں کہ:۔

"بالآخر میں ایک اور رویا لکھتا ہوں اور میں ایک ایسی جگہ پر بیٹھا ہوں۔ جہاں چاروں طرف بن ہیں جن میں بیل گدھے گھوڑے کتے سور بھیڑئے اونٹ وغیرہ ہر ایک قسم کے موجود ہیں۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ سب انسان ہیں جو بد عملوں سے ان صورتوں میں ہیں" (بلفظہ)

اسی رویا میں مرزا صاحب نے یہ بتایا ہے کہ خدا کی طرف سے ان کے دل میں یہ ڈالا گیا کہ بن میں بیٹھے ہوئے انہیں جو بیل گدھے کتے سور بھیڑئے اونٹ وغیرہ جانور دکھائی دیتے ہیں۔ وہ اپنے بد عملوں کی وجہ سے اسی صورت میں موجود ہیں اور یہ سب انسان ہیں۔ گویا انہوں نے کرموں کے پھل کو بھی تسلیم کیا ہے۔

کیا مرزا صاحب کی اس خدائی شہادت کی موجودگی میں احمدی حضرات مسئلہ تناسخ سے انکار کر سکتے ہیں؟

حضرت محمد صاحب اور علم الغیب

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سوائے خدا کے کسی کو غیب کا علم نہیں۔ اس امر کا اعتراف خود حضرت محمد نے کئی حدیثوں میں کیا ہے۔ اس کے باوجود بقول "اہلحدیث" خاں صاحب بریلوی تمہید ایمان مطبوعہ اہل سنت بریلی کے صفحہ ۲۲ میں لکھتے ہیں کہ:۔ "خدا کے بتائے بھی کسی کو ذرا بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے" اور صفحہ ۹۸ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"علم اللہ تعالے کے سوائے کوئی غیب نہیں جانتا اور اگر میں غیب جانتا تو بہت ہی بھلائی جمع کر لیتا کہ ان آیات میں بغیر خدا کے بتائے غیب جاننے کی نفی ہے۔ رہا خدا کے بتائے سے حضور کا غیب جاننا تو یہ امر یقینی ہے۔"

ایک جگہ تو آپ نے کہا ہے کہ کسی کو ذرا بھر کا علم جاننا ضرور کفر ہے اور سوائے اللہ تعالے کے کوئی غیب نہیں جانتا۔ لیکن اس سے متضاد بات بھی ... کہ خدا کے بتانے سے حضور کا غیب جاننا تو یہ امر یقینی ہے" گویا آپ نے حضرت محمد صاحب کو عالم علم الغیب مانا ہے اگرچہ یہ شرط لگائی ہے کہ خدا کے بتانے سے آپ کو غیب کا علم تھا۔ لیکن ہم یہ پوچھتے ہیں کہ کیا خدا کے سوا کسی کو غیب کا علم نہیں۔ یہ کہنا دوسری بات کر کے کاٹ کر نہیں رکھ دیتا؟ اور کیا باقی تمام باتیں بغیر خدا کی مرضی کے ہوتی ہیں؟

کہیں یہ کلمہ نہ پڑھ دے

ترمذی میں حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جبریل کہتے تھے کہ جب فرعون غرق ہونے لگا اور ایمان لانا چاہتا تھا کاش اس وقت اے محمد تم بھی دیکھتے کہ میں سمندر کی مٹی لے کر اس کے منہ میں ٹھونس رہا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں یہ کلمہ نہ پڑھ دے اور اس پر اللہ کی رحمت نہ آجائے"

جبریل روح القدس ہیں جن کا وظیفہ یہ ہے کہ انبیاء کرام کے پاس اللہ کے پیغامات پہنچائیں نہ کہ کلمہ حق سے روکنے کے لئے فرعون کے منہ میں مٹی ڈالیں۔ نیز فرشتے اپنے ارادہ یا جذبہ سے کوئی کام نہیں کرتے بلکہ یفعلون ما یؤمرون وہی کرتے ہیں۔ جس کا حکم ان کو دیا جاتا ہے اگر جبریل کا یہ فعل بحکم الہی تھا تو فرعون ان کے اوپر غالب کیوں رہا۔ کیونکہ قرآن میں تصریح ہے کہ اس نے کلمہ پڑھ دیا کہ میں ایمان لایا کہ کوئی معبود نہیں بجز اس معبود کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمان ہوں اور جبریل کی ساری محنت اکارت گئی۔

درجہ شہادت حاصل کرنیکا آسان طریقہ

مسلمانوں کے لئے شہادت بہت سستی ہے جو خدمت دین کی راہ میں مر جائے وہ ان کے نزدیک شہید ہے۔ لیکن جو کسی غیر مذہب کے بیگناہ نیک شخص کو قتل کر دے وہ بھی شہید۔ خیر یہ دو صورتیں تو ایسی ہیں جن میں مرنے اور مارنے کا کام کرنا پڑتا ہے اور یہ اسقدر سستی شہادت نہیں لیکن کون بیوقوف ہوگا جو ایسی شہادت کا خریدار نہ بنے جبکہ بقول ایک خریدار "اہلحدیث" حدیث میں آیا ہے۔ طاعون سے ہیضہ سے مرنے والا اور ڈوب کر مرنے والا۔ دیوار کے گرنے سے مرنے والے کو شہادت کا درجہ ملتا ہے"

اس پر اسی خریدار نے پوچھا ہے کہ اگر چند مسلمان سینما دیکھنے میں مصروف ہوں تماشا بینی میں سینما کو آگ لگ جائے جس کے باعث تماشا گاہ میں آگ لگ کر مر جائیں تو ایسی موت کس قسم کی ہے کیا ان کو بھی شہادت کا درجہ ملیگا؟

اس پر مولانا صاحب نے جواب دیا ہے کہ "سینما میں جانا ایک ممنوع کام ہے۔ اس میں مرنے والا شہادت کا حقدار نہیں"

اگرچہ سوال کا تسلی بخش جواب نہیں پھر بھی ہم پوچھتے ہیں کہ حدیث نے شہادت کا یہ آسان طریقہ بتاتے وقت جب کوئی ایسی شرط نہیں لگائی پھر آپ کا یہ جواب کیا معنی رکھتا ہے؟

اگر رسول اللہ کا ظہور نہ ہوتا؟

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ "لولاک لما خلقت الافلاک" یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اگر دنیا میں آنے والا نہ ہوتا تو اللہ تعالے زمین و آسمان کو بھی پیدا نہ کرتا۔ "اہلحدیث" کا کہنا ہے یہ حدیث کبھی نہیں ہو سکتی۔ کسی خوش عقیدہ نے اپنے پاس سے مقولہ بنا کر خدا کی طرف نسبت کر دیا ہے اس کو افترا علی اللہ کہتے ہیں جو لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں وہ بھی افترا علی اللہ میں شریک و حصہ دار ہیں" لیکن یہ بھی تو درست ہے کہ واعظین میلاد کے جلسوں میں اسے بیان کرتے ہیں اور مسلم عوام اس عقیدہ کے ہیں ہم پوچھتے ہیں کہ چونکہ اس کا قرآن یا کسی حدیث میں ذکر نہیں اس لئے یہ عقیدہ ہی غلط ہے۔ اگر عوام قرآن اور احادیث سے ناواقفیت کی وجہ سے اعتراض نہیں کرتے تو واعظین جو عالم ہوتے ہیں اس کا فخر کے ساتھ بیان کیوں کرتے ہیں۔ اگر یہ مسلمانوں کے نقطہ نگاہ سے درست بھی مان لیا جائے تو سوال یہ ہے کہ یہ کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم کا وجود اگر دنیا میں آنے والا نہ ہوتا تو اللہ تعالے زمین اور آسمان کو بھی پیدا نہ کرتا تب کچھ معنی رکھتا اگر زمین و آسمان بنانے سے پیشتر رسول اللہ کو پیدا کرتا۔

اسلام کی بو بھی نہیں سونگھی

مولانا ابوالکلام آزاد کے "احمدیت" "مرزا صاحب کی نبوت" اور نزول مسیح کے متعلق ارشادات نے احمدیت کی جڑوں پر کلہاڑا رکھ دیا ہے۔ اب احمدی "تبلیغ" اور "اشاعت اسلام" کو بھول کر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مرزا صاحب نے دعوے نبوت نہیں کیا ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اس میں کامیاب ہوتے ہیں یا نہیں یہ کہنا مشکل ہے۔ البتہ سلسلہ مجددین کو اخوت اور ... کے بعد مولانا آزاد لکھتے ہیں کہ:

"جو شخص یہ کہتا ہے کہ نجات و شہادت کا حصول کسی ... یعنی محمد رسول اللہ صلعم پر ایمان لانا ... ہے وہ یا تو اسلام پر بہتان لگاتا ہے یا اسلام کی بو بھی اس نے نہیں سونگھی"

احمدی جو خدمت و اشاعت اسلام کا دم بھرتے ہوئے نہیں تھکتے ہیں مولانا آزاد جیسے مسلمانوں کی نظروں میں انکی اسلام پرستی کی حقیقت کیا ہے؟

مسیح موعود کا نزول کیوں ہوا؟

بقول "پیغام صلح" احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ حیات مسیح ثابت نہیں ہو سکتی اور وفات پا چکا ہے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اس امت کے کسی مجدد کو ہی مسیح موعود مانا جائے اور وہ حضرت مرزا صاحب کے سوا اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا لیکن مولانا آزاد نزول مسیح کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:۔

"باقی رہا نزول مسیح کا معاملہ اگر کسی زمانہ میں مسلمانوں کی نجات و شہادت اس پر موقوف ہونے والی تھی تو ضروری تھا کہ قرآن صاف صاف بیان کر دیتا ...... ہمارا اعتقاد ہے کہ نہ اب کوئی مسیح آنے والا ہے نہ حقیقی قرآن اور دین مکمل ہو چکا"

گویا مولانا آزاد کے خیال میں مسیح موعود کے نزول کی ضرورت نہ تھی کیونکہ اگر ضرورت ہوتی تو قرآن میں اس کا ذکر ہوتا۔

اندریں حالات احمدیوں کے سامنے سوال ہے۔

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں میں بھی جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے جسے سیلان الرحم یعنی لیکوریا کہتے ہیں۔ میرے پاس اس کی نہایت ہی مجرب آزمودہ دوائی "سنیاسی کایا پلٹ" موجود ہے جس سے بیشمار دکھی بہنیں لاچھ اٹھا چکی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ سنیاسی اکسیر ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا جادو اثر اور آخری علاج جس کی چند خوراک ہی ان نامراد امراض کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہیں جہاں ہر قسم کے علاج اور انجکشن بھی فیل ہو چکے ہیں۔ وہاں پر کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں قیمت اکسیر آتشک ۲ روپیہ اکسیر سوزاک ڈھائی روپیہ

بالوروی نندلال اوپر سرمقام موارہ
براستہ مونہ ضلع انبالہ

دیانند مٹھ

(از منتری لالہ نارائن دت جی بھگت رئیس دہلی)

دیانند مٹھ کے دشنہ میں اخبارات میں واد ووادچل رہا ہے۔ مجھے اس میں خطرہ پرتیت ہوا تھا اور میں نے اس خطرے کو انوبھو کرتے ہوئے دیانند مٹھ کی قائمی کے سمبندھ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ وہاں آریہ جنتا سے اپیل کی تھی کہ اس مضمون کو اب زیر بحث نہ لایا جاوے اور سوامی سوتنترا نند جی کو دیانند مٹھ قائم کر کے اپنا کام کرنے دیا جاوے اور اگر ان کے اس کام میں سہایتا نہیں دی جا سکتی تو ورودھ نہ کیا جاوے۔ افسوس کہ وہ سلسلہ بند نہیں ہوا اور ۵ جولائی کے "آریہ مسافر" میں ایک لیکھ دیانند مٹھ کے دشنہ میں دیا گیا ہے۔ "آریہ مسافر" آریہ پرتی ندھی سبھا کا پرچہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی سدھانت سمبندھی مضمون ہو یا کوئی ایسی سنستھا قائم ہونے والی ہو جس سے بادی النظر میں آریہ سماج یا آریہ پرتی ندھی سبھا کو ہانی پہنچنے کا احتمال ہو تو سبھا کے ادھیکاری لوگ اور سبھا کے اخبار کا کرتویہ ہو جاتا ہے کہ وہ آنے والے خطرہ سے بچانے کے لئے تحریری یا تقریری پراپیگنڈا کریں۔ میں نہیں خیال کرتا کہ دیانند مٹھ قائم ہو جانے سے آریہ سماج کے کونسے سدھانت کے برخلاف عمل ہو جاویگا اور اس سے پرتی ندھی سبھا کو کس طریق سے ہانی پہنچنے کی سمبھاونا ہے۔ مجھے اس دشنہ میں اب قلم اٹھانے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ میں اپنے خیالات کا اظہار ۱۲ جون کے پرکاش میں کر چکا ہوں۔ لیکن "آریہ مسافر" کے ایڈیٹر مہودے نے اپنے مضمون میں میرے مضمون سے دو اقتباسات ایسے درج کر دئے ہیں جس سے معلوم ہو کہ میں ان کے پکش کا پوشک ہوں حالانکہ میرا مضمون پڑھنے والے کو صاف معلوم ہو سکتا ہے کہ میں دیانند مٹھ کی مخالفت کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ ایسے کام میں مخالفت کرنے والے بھائی غلط راستے پر چل رہے ہیں۔ آریہ مسافر کے ایڈیٹر مہودے نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ سوامی جی مہاراج آریہ سماجک جگت میں ایک اچھے کوٹی کے سنیاسی ہیں۔ آپ کا تیاگ اور آپ کی ودتا مسلمہ ہے اس لئے دس ہزار تو ایک طرف رہا۔ سوامی جی اگر پچاس ہزار بھی جمع کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں لیکن ہماری رائے میں اس کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے کام پہلو ؤں پر وچار کر لینا چاہئے اس وچار میں سب سے بڑی مشکل یہ پیش آئی ہے کہ شری سوامی جی مہاراج نے دیانند مٹھ کی کوئی باقاعدہ سکیم آریہ جنتا کے سامنے پیش نہیں کی۔ جس پر باقاعدہ وچار کیا جا سکے" سوامی جی نے اپنے پچھلے مضمون میں دیانند مٹھ کے متعلق ایسی سرل سکیم پیش کر دی ہے کہ کسی واد وواد کی اوسشکتا ہی نہیں رہی وہ یہ کہ آریہ سماجک جگت میں آریہ سنیاسیوں کے بصورت بیماری یا عارضی قیام و علاج کا کوئی انتظام نہیں ہے اور سوسائٹی میں یہ بھاری کمی ہے۔ یہ مٹھ آریہ سنیاسیوں کی اس ضرورت کو پورا کریگا۔ اس کے علاوہ آریہ سدھانتوں کی شکشا نیز ویدک دھرم کے پرچار کے یوگیہ بنائے گا۔ کون آریہ پرش ہے جو اس کمی کو محسوس نہیں کرتا۔ دیانند مٹھ کے قائم ہونے سے آریہ سماج کی یہ کمی پوری ہو جاتی ہے۔ اگر سوامی جی کو سہیوگ دیکر آریہ جنتا آریہ سنیاسیوں کی اس ضرورت کو پورا کر دیوے تو میرا خیال ہے کہ اس مٹھ کو سنیاسی لوگ ضرور اپنا دیں گے اور آریہ سماج کو پرچار کے واسطے سنیاسیوں کی منڈلیاں مل سکیں گی وقت آویگا کہ آریہ جنتا اس مٹھ کے پھل سے سنتشٹ ہو کر سوامی جی کی شکر گزار ہوگی مسافر کے لیکھک مہودے لکھتے ہیں کہ جہاں تک ہم نے اس تجویز پر غور کیا ہے ہمیں اس مقصد کے ساتھ کہ جو اس کی تہہ میں ہے کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ صرف اس کی تفصیل کے متعلق ہمارے دل میں بعض شنکائیں اٹھتی ہیں" مانیہ ور مہودے جب آپ کو اس کے مقصد کے ساتھ اتفاق ہے تو تفصیل میں جانے کا تو ابھی وقت ہی نہیں آپ سوامی جی کو سہیوگ دیویں اور تفصیل کے متعلق جو شنکائیں آپ کے دل میں ہیں ان کو سوامی جی کے ساتھ مل کر نورت کرنے کا یتن کریں۔ اخبارات میں جانیکی کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔ مسافر کے لیکھک مہودے کو پہلی شنکا نام کے متعلق ہے وہ لکھتے ہیں کہ مٹھ شبد میں خواہ کتنی ہی خوبیاں کیوں نہ ہوں۔ آریہ سماج ہمیشہ مٹھوں وغیرہ کا کھنڈن کرتا رہا ہے اور مٹھ شبد ہمیشہ برے معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ اس لئے مٹھ نام پر آگرہ ٹھیک نہیں ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے سوامی جی کو مٹھ نام پر کوئی آگرہ نہیں ہے۔ البتہ ٹھیک ہر سے اچھا کوئی اور نام تجویز کیا جا سکا۔ میں نے اپنے پہلے مضمون میں ضرور لکھا تھا کہ موجودہ سمے میں مٹھ آدھیشوں اور مہنتوں نے اپنے کارناموں سے پوتر ستھانوں کو بدنام کر دیا ہے میرے اس فقرے کو لیکر یہ درشانے کی کوشش کی گئی ہے کہ میں بھی مٹھ شبد کو پسند نہیں کرتا میری رائے میں کسی کے مضمون سے خاص فقرہ لے کر اپنے مطلب کے واسطے جوڑنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ میں نے اپنے مضمون میں مٹھ شبد پر وچار کرتے ہوئے جہاں یہ لکھا تھا وہاں ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا تھا کہ موجودہ مٹھوں میں جو خرابیاں ہیں۔ یدی ہم ان خرابیوں کو دور کر کے ان کی اصلاح کر سکیں اور ان کو اپیوگی بنا کر ان سے کام لے سکیں تو ایسا کرنا رشی ور دیانند کی خواہش کے عین مطابق ہوگا اور اس پر مزید وچار کرتے ہوئے میں نے صاف لکھ دیا تھا کہ دیانند مٹھ شبد میں مجھے کوئی دوش پرتیت نہیں ہوتا۔

دوسری بات لیکھک مہودے لکھتے ہیں کہ فی زمانہ تمام کاریہ کرتاؤں کی خواہ وہ کانگرسی ہوں خواہ ہندو سبھائی۔ آریہ سماجی ہوں یا سناتن دھرمی۔ سب کی پرورتی شہروں کو نظر انداز کر کے دیہات میں کام کرنے کی طرف ہے اس سلسلہ میں کچھ اور دلائل دیکر لکھتے ہیں کہ ہماری رائے میں یہ بدرجہا بہتر ہوتا کہ سوامی جی اپنی مجوزہ سنستھا کو امرت سر جیسے دنیاوی پربھنوں کے شہر میں قائم کرنے کے ستھان پر کسی گاؤں میں قائم کرتے۔ مانیہ ور مہودے میں آپ کو بتلا دینا چاہتا ہوں کہ میرے سامنے دو سال سے گرام پرچار کی سکیم پیش ہے میں نے تجویز کی تھی کہ صوبہ دہلی کے پانچ سنٹر مقرر کر دئے جاویں۔ ہر ایک سنٹر میں ارد گرد کے دیہات لگا دئے جاویں۔ ایک ایک آدمی رکھ دیا جاوے جو معمولی پڑھا آدمی وار آریہ سدھانتوں کا پرچار کر سکتا ہو اور جس کو دنیاوی الجھنیں نہ ہوں اور صرف دس بارہ روپیہ ماہوار میں اپنا گذارہ کر سکتا ہو۔ مگر دکھ کی بات ہے کہ اس کام کی پورتی کے لئے یوگیہ آدمی نہ مل سکے اور گرام پرچار کی سکیم نہ چل سکی۔ بعد میں میں نے سنیاسیوں کی طرف نگاہ دوڑائی۔ شری نارائن سوامی جی سے اور سوامی سوتنترا نند جی سے پرارتھنا کی کہ وہ کوئی ایسے سادھو دیویں کہ جو اس پرکار دیہات میں رہکر کام کر سکیں۔ وہ دونو مہانبھاو اس تجویز کو تو پسند کرتے ہیں۔ مگر ان کے پاس سادھو ہیں کہاں۔ جو دیہات میں رہکر کام کر سکیں۔ اگر آریہ جنتا اختلاف کو بھلا چھوڑ کر مجوزہ دیانند مٹھ کو قائم کر دیوے اور سوامی سوتنترا نند جی جیسا کہ ان کا وچار ہے سادہو سنیاسی لوگوں کے آرام کا سامان پیدا کر دیویں تو مجھے وشواس ہے کہ کچھ سالوں کے بعد ہم کو دیانند مٹھ سے کئی سادھو گرام پرچار کا کام کرنے کے واسطے مل سکیں گے۔ ہمارے گرام پرچار کا مسئلہ بہت حد تک حل ہو سکیگا۔ باقی رہا یہ کہ وہ کسی دیہات میں یہ مٹھ قائم کریں اس وقت اس قسم کی سنستھا دیہات میں قائم کرنا نہایت ہی مشکل ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس کام کے لئے دیہات میں زمین مفت مل سکتی ہے لیکن صرف زمین سے تو کام نہیں چل سکتا۔ نہ ہی کیول مکان لینے سے سنستھا چل سکتی ہے روزانہ اخراجات کا پورا کرنا مشکل ہوتا ہے جو امرت سر جیسے شہر سے جہاں کہ سادھو سنیاسیوں کی سیوا کرنے کا جنتا کو ابھیاس پڑا ہوا ہے اور جہاں بیسیوں سادھو لوگ مانگ کر آسانی سے گذر کر سکتے ہیں بآسانی پورے ہو سکتے ہیں۔ اس سمے جبکہ لوگ خود بھوکے مر رہے ہیں دیہات میں کوئی سنستھا قائم کرنا عقلمندی اور تجربہ کاری سے بالکل بعید ہے۔ میرے پاس شاہدرہ میں زمین ہے۔ میں نے سوامی جی سے نویدن کیا تھا کہ وہ وہاں مٹھ کی ستھاپنا کریں۔ مگر جب ان سے اس دشنہ میں مفصل بات چیت ہوئی تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ سوامی جی نے نہایت دور اندیشی سے اس مٹھ کی استھاپنا کے لئے امرت سر کو چنا ہے۔ اگر اس سنستھا کی قائمی سے آریہ سماج کو فائدہ پہنچ سکتا ہے تو امرت سر جیسے شہر میں ہی قائم ہونے سے۔

سوامی جی مہاراج نہ تو زیادہ روپیہ مانگنا چاہتے ہیں نہ ہی شروع سے کبھی انہوں نے روپیہ مانگنے کا کام کیا ہے۔ مٹھ کے لئے انہوں نے صرف دس ہزار کی قلیل رقم کی اپیل کی ہے جو کہ ان کو آسانی سے وصول ہو جاویگی لیکھک مہودے لکھتے ہیں کہ اب بھی انہوں نے جو دس ہزار روپیہ طلب فرمایا ہے اس کا بھاری حصہ باہر ہی سے فراہم ہوگا۔ زیادہ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی گاؤں کے رہنے والے غریب کسان سے یہ روپیہ وصول ہو جاویگا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھتے ہیں کہ امرت سر جیسے عظیم الشان شہر میں جھونپڑیوں والا مٹھ کیا شوبھا دیگا۔ جھونپڑیوں کا شوبھا تو دیہات میں ہی ہے ورنہ کیا ہوتا۔ ایسا لکھنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ سوامی جی اڈمبر کو پسند نہیں کرتے۔ ان کا وچار ہے کہ بڑے بڑے محلوں کے بغیر سادھو بھلی پرکار گذر کر سکتے ہیں اگر امرت سر جیسے شہر میں جہاں آسانی

دھرمی یا دوسرے سادھو عالیشان دھرم شالاؤں یا مٹھوں میں رہتے ہیں۔ وہاں آریہ سنیاسی اور سادھو بھی دیانند مٹھ کی تجویزوں میں رہ کر ہی خوش ہونگے اور وہ یقیناً اسکو جب دیہات میں پرچار کریں گے تو اس میں آریہ سماج کا ہی گھونٹ ہوگا۔

تیسری مشکل ان کو پربندھ کی ہے۔ سوامی سومتیر آنند جی کے دستہ لیا پربندھ کے متعلق مشکل اٹھانا کسی صورت میں بھی درست معلوم نہیں ہوتا۔ ان سے بڑا اختلاف رکھنے والے بھی ان کی پربندھ شکتی کے قائل ہیں۔ انہوں نے دس دس برس اپدیشک ودیالیہ کے کام کو جس خوبی سے سنبھالا ہے اس کی ساری سبھا ان کی مداح ہے جہاں یہ پرشن اٹھایا جا سکتا ہے کہ ودیالیہ پربندھ سبھا کے آدھین تھا اور سبھا کے بنائے ہوئے نیموں کے انوسار وہ کام کرتے جاتے تھے۔ مٹھ کے بھی تو آخر نیم بنائے جاویں گے اور ان نیموں کے مطابق ہی کام ہوگا۔ پرتی ندھی سبھا نیم نہ بنائیگی تو وہاں کے پربندھ کرنے والے خود نیم مقرر کر دیوینگے یہ ضروری نہیں ہے کہ پہلے ہی سے کوئی بنی بنائی سوسائٹی سب کاموں کو اپنے ہاتھ میں لے اور اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو وہ کام ہی نہ کیا جاوے۔ سوامی جی نے صاف طور پر لکھدیا ہے کہ اس کا انتظام سنیاسیوں کے ہاتھ میں رہیگا۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس بیسویں صدی کی ڈیموکریسی کے زمانہ میں آریہ سماج جیسی جمہوریت پسند سوسائٹی کو یہ بات ضرور کھٹکیگی۔ موجودہ ڈیموکریسی میں جو خرابیاں ہیں ان کو دیکھ کر بھلی بھلی پکار اٹھے کرتے ہیں۔ دیانند مٹھ کے سلسلہ میں ان پر تفصیل سے وچار کرنے کی ادھکتا نہیں ہے۔ میں صرف اتنا لکھنا پر یاپت سمجھتا ہوں کہ ڈیموکریسی کا زمانہ ہوتے ہوئے بھی آجکل روس ترکی اٹلی اور جرمنی جیسی بڑی بڑی سلطنتوں میں ڈیموکریسی کی آڑ میں ڈکٹیٹر شپ کا دور چل رہا ہے ڈیموکریسی اور آٹوکریسی کا مقابلہ کرنا غیر ضروری ہے بیسیوں دلائل حق میں اور برخلاف دئے جا سکتے ہیں مجھے اس دلیل بازی کو ختم کر دینا چاہئے جیسا کہ میں اپنے پہلے مضمون میں لویدن کیا تھا کہ اگر ہوسکتا ہو تو ان کو سہیوگ دیکر اس کام کو جلدی سے جلدی سرانجام دینا چاہئے تاکہ آریہ سماج کم از کم اس سے کچھ سکتا ہے پہنچ سکے اور اگر کچھ نہ ہو سکے تو سہیوگ نہیں دے سکتے تو وہ کرپا کرکے اس کو بحث کا مضمون نہ بنائیں اور سوامی جی کو ان کے حال پر چھوڑ دیں۔ وہ اپنے ذاتی رسوخ سے جو کہ آریہ سماج میں ان کو حاصل ہے دیانند مٹھ کی سیتھاپنا کا کام کر سکیں گے اور دیں گے اور دوسروں کے خیالات کا احساس کا سلسلہ یہ ہوگا۔

ورن ویوستھا اور آریہ سماج

(از لالہ نیرتھ رام جی قصور)

پہلے بھی ایک مضمون میں نے ورن ویوستھا اور آریہ سماج کے زیر عنوان لکھا تھا۔ آج پھر اسی مضمون پر قلم اٹھاتا ہوں۔ جتنے بھی مضمون ابھی تک اس پر نکلے ہیں ان میں سے کسی نے صاف طور پر یہ بتلانے کی کوشش نہیں کی کہ ورن کس واسطے بنائے جانے چاہئیں۔ میں نے واضح کیا تھا کہ ورن کسوٹی پیشے کا نام ہے۔ ویدک دھرم کا یہ اپدیش ہے کہ ہر ایک انسان کو کوئی نہ کوئی پیشہ دھارن کرنا چاہئے۔ پیشہ سے میری مراد کوئی مخصوص چیز نہیں ہے۔ میں مِتن دھارن کرنے کو ورن دھارن کرنا نہیں مانتا۔ متن ایک مخصوص پیشہ ہے اور ضروری نہیں ہے کہ اس کا تعلق ورن سے ہو۔ دنیا کے انسان جو پیشہ اختیار کرتے ہیں۔ خواہ وہ دماغی کام ہو۔ خواہ وہ سپاہیانہ کام ہو۔ خواہ وہ زراعت کا کام ہو اور خواہ بطور unskilled مزدور کے ہاتھوں سے مزدوری کا کام ہو۔ یہ سب ورن ہیں۔ آریہ سماج کے دھرم اور ویدک سنسکرتی کی رو سے یہ لازمی چیزیں ہیں۔ جو شخص دنیا میں پیدا ہو کر کوئی کام نہیں کرتا وہ پاپی ہے۔ کام یا پیشہ اختیار کرتے وقت آریہ دھرم کا یہ اپدیش ہے کہ کام ایسا ہو جس میں سوسائٹی کا بھلا ہو۔ یعنی انسان کوئی بھی پیشہ اختیار کرے وہ اتنا ضرور دیکھ لے کہ اس پیشہ سے بحیثیت مجموعی سوسائٹی کو فائدہ ہے یا نہیں۔ جوا کھیلنا پاپ ہے۔ یہ کوئی پیشہ نہیں ہے شراب فروخت کرنا پاپ ہے۔ اس واسطے یہ کوئی پیشہ نہیں ہے۔ چوری کرنا پاپ ہے۔ اس واسطے یہ کوئی پیشہ نہیں ہے۔ ویشیا یعنی کسی عورت کا بازار میں بیٹھنا پاپ ہے اس لئے یہ کوئی پیشہ نہیں ہے جو بھی پیشہ سوسائٹی کو فائدہ نہیں پہنچاتا وہ پاپ ہے اور وہ پیشہ یعنی ورن کی تعریف سے دور ہو جاتا ہے وید کہتا ہے کہ انسان کو یگیہ جیسے جیون بتانا چاہئے اور یگیہ جیسے جیون کے واسطے کوئی ایسا پیشہ دھارن کرنا جس سے سوسائٹی کو فائدہ ہو۔ ضروری ہے۔ وید کہتا ہے کہ انسان سو برس تک جینے کی خواہش کرے مگر کام کرتا ہوا اور پھر وید یہ کہتا ہے کہ صرف یہی طریقہ ہے کام کرنے کا جس سے انسان

کو کبھی کوئی نقصان نہ ہوگا اور ساتھ ہی وید یہ کہتا ہے کہ انسان جو کام کرے۔ اس میں لپت نہ ہو جاوے۔ انسان صرف اسی صورت میں کام میں لپت ہوتا ہے جب وہ خود غرضی سے کام کرتا ہے اگر وہ اپنا کام ترک کریگا اور معاوضہ کی خواہش کے بغیر کام کریگا تو وہ کام میں لپت نہ ہوگا۔ براہمن ودیا کا پرچار کرے مگر اس پرچار کے عوض سوسائٹی سے دھن یا معاوضہ کی امید نہ رکھے اور اگر کسی طرح گذارہ نہ ہو تو اپنے ہاتھ سے ہی اپنی ضرورت کے مطابق غلہ پیدا کرے۔ غلہ پیدا کرنے سے وہ اپنے ورن سے گر نہیں جاتا بلکہ اور اونچا ہو جاتا ہے۔ پچھلے زمانہ میں رشی لوگ جنگلوں میں اپنے واسطے اناج بوتے تھے گائیں پال کر دودھ پیدا کر لیتے تھے اور ساتھ ہی لوگوں کو ودیا کا پرچار کرتے تھے۔ سپاہی کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کی حفاظت اپنے بازو بل سے کرے۔ تنخواہ دار سپاہی سے بلا تنخواہ سپاہی بہت اونچا ہے۔ ویش کا کام یہ ہے کہ وہ سب کے واسطے اناج پیدا کرے۔ آپ کھاوے لوگوں کو کھلاوے۔ پچھلے زمانے میں جس اپدیش کو ان پیشوں کو ٹھیک رکھنے کے واسطے کیا جاتا تھا۔ اس کا نام ورن آشرم دھرم تھا۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ پہلی عمر میں ودیا پڑھے دوسری عمر میں گرہست میں داخل ہو۔ گرہست میں داخل ہو کر کوئی نہ کوئی ورن دھارن کرے۔ ورن آمدنی کا ذریعہ سمجھ کر دھارن نہ کرے بلکہ یہ دیکھ کر کہ اس سے سوسائٹی کا کیا بھلا ہوگا۔ تیسرے حصے میں اگر وہ تھک گیا ہے تو اپنا کام دوسروں کے سپرد کر کے دنیا کو بان پرستھ کے روپ میں فائدہ پہنچا دے۔ چوتھے حصے میں اگر وہ خاص قابلیت رکھتا ہے تو ملک میں دورہ کر کے لوگوں کو اپدیش کرے۔ بہرحال ساری عمر کوئی نہ کوئی کام کرتا رہے۔ ورن آشرم دھرم کے رو سے انسان کا علم اسکی طاقت اور اس کا دھن سب سوسائٹی کا ہے۔ وید کہتا ہے کہ جو کچھ اس جگت میں ہے وہ سب ایشور سے آدھین ہے ایشور سے ڈھکا ہوا ہے ایشور کا دیا ہوا سمجھ کر ہر انسان بھوگ کرے۔ اپنی طاقت اور اپنی دولت کا اپیوگ کرے۔ لالچ کسی چیز کا نہ کرے یعنی اپنا کسی چیز کو نہ سمجھے۔ وہ یہ سمجھے کہ یہ دھن کسی کا نہیں ہے سب پرماتما کا ہے۔ سوسائٹی کا ہے

گویا کہ ورن ویوستھا دھن پیدا کرنے اور دھن تقسیم کرنے کے طریقوں کا نام ہے۔ ورنا ویوستھا کے نام سے اپر وید میں سوسائٹی کی تقسیم کہیں نہیں لکھی۔ جب جب اسکی تقسیم کی گئی وہ ناکامیاب ثابت ہوئی۔

سوامی دیانند جی ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں کہ لڑکیوں کی ۱۶ برس اور لڑکوں کی ۲۵ برس سے بعد گرو پریکشا لیکر ورن دھارن کرے۔ گر سوامی جی کا مطلب کبھی کوئی مخصوص چیز سے ہوتا تو وہ یہ لکھتے کہ گرو ہر ایک لڑکے کی عادت وغیرہ کو شروع سے نوٹ کرتا جاوے اور گوروکل سے نکلنے کے بعد اپنی مخبوعہ نوٹ کی عادات کے مطابق ان کے ورن کا نتیجہ کردے مگر سوامی جی لکھتے ہیں کہ وہ پریکشا لے۔ یہ پریکشا تو مشغول کام کی ہو سکتی ہے۔ چال چلن کا سرٹیفکیٹ دینے والے پریکشا نہیں لیتے اگر ڈاکٹری۔ وکالت۔ انجینئرنگ کے پیشے کی قابلیت کی پریکشا لے کر سرٹیفکیٹ ملتا ہے ورن کو کہیں کی سند بڑا درجہ دیتا ہے۔ خواہ وہ گورو ماں باپ ہے یا استاد۔ کیا بغیر استاد کوئی دکاندار کھانا بن جاتا ہے۔ کیا بغیر استاد کے کسان بن جاتا ہے کیا بغیر استاد کے کسی کو سپاہی بنایا جاتا ہے۔ پہلے رنگروٹ بھرتی کرتے ہیں ڈرل سکھلاتے ہیں اور پھر ہتھیاروں کا استعمال۔ کیا ٹیچر پروفیسر بغیر استاد کے بن جاتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ آجکل یہ پیشے ذریعہ آمدنی سمجھکر دھارن کئے جاتے ہیں۔ وید کہتا ہے کہ آمدنی کا خیال مت کرو۔ دھن سب کا مشترکہ ہے۔ گویا یہ سدھانت ویدوں کا سوشلزم ہے میں جاننا چاہتا ہوں اور دوسرے بھائیوں سے دریافت سوال کروں گا کہ وہ ورن ویوستھا کا Function سمجھتے ہیں اور زیادہ Function جو وہ سمجھتے ہیں۔ سوسائٹی کے واسطے ضروری ہے اور مفید ہے (۱) کیا وہ ورنوں کی بنا پر سوسائٹی کو دواہ شادی کے واسطے چار حصوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں اور اگر وہ تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو اس کے واسطے ویدوں میں کونسا پرمان ہے۔ محض گول مال نہ لکھیں صاف صاف لکھیں

مجھے ایک شکایت ہے کہ ورن ویوستھا کا ٹھیک اصول سوشلزم سے ملتا جلتا اصول۔ ایک بابو ہیرا لال آریہ وہ دونوں کی غلط دیا گیا سدھانت بات کی دلدل میں پھنس رہا ہے میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ ورن ویوستھا کا وواہ شادی کے ساتھ براہ راست کوئی سمبندھ نہیں ہے ہر ایک اقتصادی سدھانت یعنی division of labour ہے اور زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ دنیا کا دھن کس طرح پیدا ہو اور اسکا معاوضہ کس طرح دیا جائے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مسلمانوں کا مسئلہ حرام و حلال بھی ایک
... کھلونا ہے۔ ایک چیز حلال ہے
... حرام کسی چیز کے حرام ہونے کی وجہ
... حدیث میں درج ہے نہ کسی کے حلال
... کوئی دلیل ہی۔ صرف جن چیزوں
... حدیث کی رو سے حلال کہا گیا ہے
... حلال ہیں یا جو حرام کہی گئی ہیں وہ حرام
... مسئلہ ایسا ہے کہ سیدھے سادے
... کا جھگڑا ہی نہیں پیدا ہوتا۔ انہیں قدم قدم
... حرام و حلال کے جھگڑوں سے دو چار
... ہے کیونکہ دنیا میں بے شمار چیزیں
... جن کے متعلق اس مسئلہ کی رو سے
... فتوے نہیں دیا گیا۔

× × × × × ×

... " کی ۳ جولائی کی اشاعت میں کہا
... خریدار پوچھتا ہے کہ خالص ریشم و سونا
... کے واسطے جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے
... صورت میں اگر ناجائز ہے تو کب کیوں ناجائز
... اور چاندی کس صورت میں جائز اور
... اگرچہ یہ سوال کرنے خریدار "اہل حدیث"
... حماقت کی ہے جو حدیث کی رو سے
... معافی ہے۔ کیونکہ اس کی رو سے جو علم
... حاصل کرتا ہے کہ وہ علماء سے بحث کرے
... جگہ دوزخ میں ہے" لیکن اس حکم
... مولانا ثناء اللہ صاحب کی جو رواداری
... جواب دیئے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے
... اور ریشم امت مسلمہ کے مردوں پر حرام
... عورتوں کو حلال ہے ان کی پردہ نشینی کا یہ
... دیا گیا ہے۔ چاندی کی بابت ایک حدیث
... ہے "اما الفضۃ فالعبوا بھا"
... کے ساتھ دل بہلایا کرو۔

× × × × × ×

... نے چند سوال میں یہ سوال کئے تھے
... ریشم و سونا مرد کے لئے جائز ہے یا
... اگر جائز ہے تو کس صورت میں ہے اگر
... ہے تو کب اور کیوں ناجائز قرار دیا گیا ہے
... کس صورت میں جائز ہے اگر جائز
... کس طرح؟ لیکن ان سوالات کا جواب بھلانا
... عرف کرنے اور ریشم کو مرد پر
... کا فتوے بلا دلیل دے مارا اور عورت
... حرام کرتے ہو سے یہ چیزیں اس کے
... حلال قرار دیدیا۔ ہم یہ پوچھتے ہیں کہ عورت
... یہ چیزیں کیوں حلال ہیں؟ آپ نے کہا ہے
... پردہ نشینی کا صلہ دیا گیا ہے۔ صلہ ہے تو
... لیکن ان کا میاں نے یا م سے دیتے تو عقل
... کیونکہ سونا اور ریشم پردہ نشین
... تب اسکی پردہ نشینی کا صلہ مانتے
... یا بے پردہ نشین عورتوں کو نعمت

سوورشن چکر

نہ بخشتا اور یا جو بے پردہ ہیں ان سے سونا اور ریشم چھین کر پردہ نشینوں کے حوالہ کر دیتا مگر وہ یہ کچھ نہ کر سکتا تھا تو پردہ نشینی کا صلہ غریب عورت کو کیا ملا اور وہ بیچارے "پردہ" امیر عورتیں جو پردہ نشین نہ ہوتی ہونگی بھی پردہ نشینی کے صلے سے مالا مال ہیں۔ کیوں قابل سزا نہ سمجھی گئیں!

× × × × × × × × × × ×

حدیث مذکور میں جہاں عورت کو اس کی پردہ نشینی کا بھاری صلہ دینے کا وعدہ کیا گیا ہے جو کبھی پورا ہونے کا نہیں۔ وہاں مردوں کے دل بہلانے کے لئے بھی ایک دلچسپ مشورہ دیا گیا ہے۔ کہا ہے چاندی سے دل بہلا لیا کرو۔ چاندی سے دل بہلانے کی بھی ایک ہی کہی بچہ اپنے کھلونوں سے ماں اپنے بچہ سے خاوند اپنی بیوی کا دل بچوں سے ذرا ہوشمند لڑکے اور لڑکیاں اپنے دوستوں سے کھیل کود کر دل بہلاتے ہیں۔ اگر یہ چیزیں بھی دل بہلانے کے لئے ناکافی ہوں تو باغ۔ ندی۔ نالے۔ پہاڑ۔ پھول وغیرہ کے دلکش منظر دل بہلانے کے لئے قدرت نے پیدا کر رکھے ہیں۔ اگر کسی مسلم کا دل ازدواج کی جنجنی زندگی سے اس قدر مردہ اور جلا ہس ہو گیا ہو کہ اسے ان چیزوں میں کوئی کشش نظر نہ آئے تو کلب سینما تھیٹر دل بہلانے کے لئے حضرت انسان نے ایجاد کر رکھے ہیں۔ یہ سب ذرائع شاید مسلمانوں کے نزدیک حرام ہوں تبھی تو چاندی سے دل بہلانے کا مشورہ دیا گیا ہے کیا ہی اچھا ہوتا اگر مولوی ثناء اللہ صاحب چاندی سے دل بہلانے کا ڈھنگ بھی بتا دیتے۔ عورتیں تو بلاشبہ سونے کے حلال ہونے سے ان کے زیور بنوا کر دل بہلانے کا سامان پیدا کر سکتی ہیں۔ لیکن مردوں کی حالت میں وہ چاندی سے دل کیسے بہلائیں کیا مولانا چاہتے ہیں کہ مسلم مرد بھی عورتوں کی طرح چاندی کی چوڑیاں پہن کر دل بہلانے کی کوشش کریں؟

پہلوں سے پیارے سناتن دھرم کا واحد "ٹھیکیدار" امرتسری پرچارک ہی ہے اس کا ثبوت ہم کئی بار پا چکے ہیں۔ اب ہمیں اس کے واحد ٹھیکیدار ہونے میں شک نہیں رہا۔ کیونکہ جونہی وہ سناتن دھرم کو خطرہ میں دیکھتا ہے جھٹ تڑپ اٹھتا ہے دوسرا کوئی ہے جو راتوں کی ٹھنڈی سسکیاں لیتا اور سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے رنگ سیار دل یا نقلی نیاگیوں

کو شاپ دیتا ہے؟ اگر کوئی ہے تو ہمارے سامنے آئے۔ ہم اسے موگہ کے آنکھوں کے ہسپتال پہنچانے چلیں گے اگر ڈاکٹر نے کہہ دیا کہ واقعی اس کی آنکھیں سناتن دھرم کے درد میں روتے روتے دکھنے آ گئی ہیں تو ہم نہ صرف اسے "سناتن دھرم کا شیدائی" تسلیم کریں گے بلکہ اپنی جیب سے چہرہ شاہی کا ایک روپیہ نقد بطور انعام دیں گے۔ اس مقابلہ میں آتے وقت سناتن دھرم کے حمایتیوں کو اپنے اپنے Credentials اور سرٹیفکیٹ اپنے ساتھ لانے چاہئیں اور تازہ واقعات مثلاً لاہور چھاؤنی کے شاستر ارتھ اور سٹر راجہ اور ڈاکٹر بھگوانداس کے دھرم درودھی بلوں کے متعلق کی گئی سناتن دھرمی خدمات کی تصدیق شدہ تفصیل بھی لانی چاہئے

× × × × × × × × ×

ہم تو چیلنج دیتے ہیں سارے سناتن دھرم جگت کو کہ امرتسری پرچارک کے مقابلہ میں پرانوں سے پیارے سناتن دھرم کے لئے کسی نے بھی اس قدر خدمات نہیں کیں" اس کی نادید کر کے دکھائے یا دوسری شخصیت ایسی پیش کی جائے جسے ہم پنجاب کیسری کا خطاب دے سکیں۔ اس کیلئے ۱۵ جولائی تاریخ مقرر ہے۔ اگر کوئی نہ آیا تو ہم بلاشبہ امرتسری پرچارک کو "پنجاب کیسری"، "سناتن دھرم النکار" پران مہادیا کھیاتا۔ پرانک کل بھوشن وغیرہ وغیرہ کا خطاب دے دینگے اور ہم ایسا کرنے میں حق بجانب ہونگے۔ کیونکہ ان کی خدمات کا ریکارڈ ہمارے سامنے ہے حال ہی میں آپ نے قابل تعریف خدمات سرانجام دی ہیں ملاحظہ فرمادیں آپ لکھتے ہیں وہ لاہوری پرتی ندھی سبھا کے نقلی نیاگی گنیشدت کی قلعی کھل گئی کراچی و علاقہ سندھ کے ذمہ وار سناتنیوں کی طرف سے سوالات کی بوچھاڑ" پیارے سناتن دھرمیو! ہوشیار ہو کر اپنے پران پیارے سناتن دھرم کی رکشا کرو۔ گو سوامی گنیشدت سناتنی نہیں ہے اگر ہے تو حسب ذیل سوالات کا جواب دے"!

کیا کوئی ہے جس نے ایسی خدمات سرانجام دی ہوں یا دینے کی تیاری کر رہا ہو؟

× × × × × × × × × × × ×

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سکھوں کے سر تو بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ لیکن اس میں عقل کا

خانہ ذرا چھوٹا ہوتا ہے۔ ہم اس خیال سے اتفاق یا اختلاف نہیں رکھتے۔ جب تک ایسے عقلمند لوگوں کا ہم خیال ہونا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ جب تک کہ کسی غیر جانبدار ڈاکٹر سے سکھوں کے چیدہ چیدہ لیڈروں کا ڈاکٹری معائنہ نہیں ہو جاتا۔ ہاں ہم یہ تسلیم ضرور کرتے ہیں کہ گرمیوں کے دنوں میں ہوش و حواس گم ہو جاتے ہیں اس میں ان کا قصور نہیں۔ "سکھی" ہے جو سر پر اور تھوڑی پر بری طرح سوار ہے۔ مگر یہ بات درست نہیں تو ہم کیسے سمجھتے ہیں کہ "شیر پنجاب" یہ الفاظ ہوش و حواس کے قائم ہوتے اور عقل کے خانہ میں عقل کی موجودگی میں یہ الفاظ کیسے لکھ سکتا تھا کہ "شری ۲۷۵ سوامی دیانند نے جب نیوگ کا پروگرام تیار کیا تو یہاں کے لوگ گھبرا اٹھے اجی کون اپنی بیوی اولاد کے لئے دوسرے کے پاس بھیجے اور جب غیر مرد سے بچوں سے دو تین جھول تیار ہو جائیں تو حرام کی پیداوار گھر لے آئے۔ بیوی کو تی بنا رکھے اور اولاد کو اپنی اولاد فرض کرے"۔

ہمیں یہ الفاظ پڑھ کر تب غصہ آتا جب ہمیں یہ یقین دلا دیا جاتا کہ لکھنے والے کے سر پر سکھی سوار نہیں اور اس نے یہ الفاظ ماہ اساڑھ اور لاہور کی گرمی میں دن کے بارہ بجے نہیں لکھے!!

مسلمان رسول اللہ کو عالم علم الغیب تسلیم نہ کریں اور علم الغیب کے قائل نہ ہوں نہ سہی لیکن مسیح موعود کو علم غیب تھا" اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے؟ کیونکہ اگر انہیں علم غیب نہ ہوتا تو وہ اپنی نبوت سے منکر کے لئے اپنی زبان مبارک سے حرام زدہ کا موزوں خطاب کیوں تجویز کرتے۔ انہیں پتہ تھا کہ اسی بنا پر "اہل اسلام" انہیں کافر و مرتد کہیں گے۔ احمدیوں کا بائیکاٹ ہوگا وہ مخالفت اور کفر کے فتووں سے ڈرنے والے نہ تھے۔ وہ سب کچھ جانتے تھے تبھی تو بقول مولانا ظفر علیخاں المعروف نقاش (زمیندار کیم جولائی) یہ نہ کہہ جاتے کہ ہم اس زمانہ کے نبی ہیں۔ ہمارا کلام خطا سے ایسا ہی پاک ہے جیسا قرآن اور جو ہماری دعوت کی تصدیق نہیں کرتا۔ وہ حرامزادہ ہے" مرزا صاحب کی نبوت کے جو قائل نہیں انہیں یہ "خطاب مبارک" پسند ہے یا نہیں۔ اس کے متعلق ہم کیوں چنا کریں۔ البتہ ہم مسیح موعود کی دور اندیشی کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے اپنی نبوت منوانے کا یہ نیا ہی ڈھنگ ایجاد کیا ہے۔ کیا کسی میں ہمت ہے جو ان کے دعوے کی تصدیق سے انکار کرے؟ (پیشی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل شکایت معاف۔

دیانند مٹھ

از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج

"آریہ مسافر" کے ۵ جولائی والے انک میں دیانند مٹھ سنیرشک سے ایک لیکھ چھپا ہے۔ اس میں لیکھک مہودے نے کچھ سوال کئے ہیں اس کے علاوہ اس میں مٹھ بنانے میں اگر کوئی آپتی نہیں ہے۔ یہ لکھا ہے جیسا کہ اب تک ہم نے اس تجویز پر غور کیا ہے ہمیں اس کا مقصد کے ساتھ جو کچھ اس کی تہ میں ہے کوئی جھگڑا نہیں ہے"

مجھے یہی پرسنتا ہے کہ آریہ مسافر نے اب تک جو بنانے کا وروودھ کیا تھا۔ وہ اب دور ہو گیا ہے۔ اب اس کے آگے تفصیل کی باتیں ہیں وہ آسانی سے دور ہو جائیں گی اور اسی لیکھ میں لکھا ہوا ہے:۔

کہ اب تو دھرم سنستھا کی باگ ڈور شری سوامی جی جیسے ودوان پاترینر گی کے ہاتھ میں ہونے کے باعث اس کے متعلق کوئی شنکا نہیں ہو سکتی۔ جب آپ کو مجھ پر وشواس ہے تو مدد دیں کیا آپ کو یہ وشواس نہیں ہے کہ میں اس کا کوئی بندوبست ایسا نہ کروں گا کہ وہ آگے کو ٹھیک طور پر چلتی رہے۔ آپ نے بنانے والے فرضی باتوں کو سامنے رکھ کر چنتت ہو رہے ہیں میں یا میرے ساتھی جو بنانے والے ہیں۔ وہ اس کو آپ سے زیادہ نہیں تو آپ جتنا تو جانتے ہی ہوں گے۔ کچھ نہ کچھ اپائے ضرور کریں گے۔ یہ بھی وشواس کریں۔

آپ نے ایک جگہ نام پر لکھا ہے۔ میں نے پہلے بھی لکھا ہے مجھے اس سے اچھا کوئی نام سوجھا نہیں ہے اگر کوئی بتائے گا میں اس پر وچار کروں گا۔ لیکن دیانند مٹھ کے معنی ہیں رشی دیانند کے سدھانت ماننے والے سنیاسیوں کے رہنے کی جگہ۔ میں اس پر کچھ لکھنے والا ہوں اس وقت اس پر بھی وچار ہو جائے گا۔ اتنا عرض کر دوں کہ رشی نے مٹھ شبد کا کہیں کھنڈن نہیں کیا ہے اور اپدیشکوں نے جو مٹھ کے برخلاف کہا۔ اس سے اتنا لگتا کافی ہوگا۔ آریہ اپدیشک شنکھ بجانا کو ناڈ سمجھ کر کہا کرتے تھے لیکن جب سے گرو کل میں شنکھ بجنے لگا اپدیشک چپ ہو گئے۔ اب وہ شنکھ کو ناڈ نہیں کہتے ہیں۔ پھر آپ گاؤں کی بابت لکھتے ہیں۔ میں گاؤں کو کافی جانتا ہوں جو کچھ چاہتی ہے۔ اس سے بھی واقف ہوں۔ میں نے کیا کیا لوہے ہو سکے گا۔ اس کا کام کیا ہے اور کر دیا ہے۔ اس لئے پتہ نہیں یہ بات آپ نے کیوں لکھ دی اگر مٹھ والے گاؤں میں نہ جائیں گے۔ تبھی وچار کروں گا۔ آپ اس دکھ کو بھلا دیں۔

آپ نے لکھا ہے اگر اس کا انتظام آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے یا کسی پرتی ندھی سوسائٹی کے ماتحت ہو۔ میں عرض کر دوں آریہ پرتی ندھی سبھا اس کام کو سنبھال ہی نہیں سکتی ہے۔ نہ ان کو اس کام کے لئے رچی ہے اس لئے اس وقت وہ اس کے لئے کچھ نہ کریگی۔ میں نے پنڈت گیان چند جی کو رہتک میں کہا تھا۔ آپ مہربانی کر کے اس کام کو سبھا دوارا کر دیں تو میں اس سے مکت ہو جاؤں۔ انہوں نے کہا تھا کہ اس کام کو سبھا نہیں کر سکتی ہے۔ تب سے میں نے بھی وچار چھوڑ دیا ہے کہ اس بات پر وچار کروں۔ باقی رہی اور سوسائٹی وہ بھی وقت آنے پر وچار کر لیا جائیگا ابھی تو اس کا وقت نہیں ہے۔

ایک جگہ آپ لکھتے ہیں "اور یہ آریہ یا ویدک رہنے کی بجائے پورانک یا ویدانتیوں کا مٹھ بن جائے"۔ مجھے حیرانی ہے کہ آریہ مسافر کا ایڈیٹنگ آرٹیکل لکھنے والا یہ باتیں کیوں کرتا ہے اگر آریہ سماجیں پورانک بن جائیں تو مجھ کی سماجیں آپ کی کلپنا میں ویدانتی ہو جائیں گی۔ جب آریہ سماجی پورانک نہیں بنتے ہیں۔ تو سنیاسی کا ویدانتی کیوں ہو جائیں گے۔ اگر آپ کا مطلب اس سے ہو کہ ویدانتی یہاں آ کر ممبر ہو کر اکثریت بنا لیں گے تو میں عرض کر دیتا ہوں میں نے پہلے بھی لکھا ہے کہ یہاں آریہ سنیاسی ہی رہیں گے اور وہی اس کا بندوبست کریں گے۔ اسی پر آپ نے مٹھ آدھیش کے متعلق لکھا ہے ابھی تو مٹھا دھیش کا وجود ہی نہیں ہے اسے چھوڑ دیں آپ نے ڈیموکریسی کی بات کہی ہے۔ کیا مہرشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں کسی جگہ پر بھی لکھا ہے کہ ایک ودوان کی رائے ماننی چاہئے نہ کہ ہزار نہ جاننے والوں کی وہاں تو ڈیموکریسی نہیں ہے۔

آخیر میں لکھ دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ نہ سنیاسی ہیں نہ سنیاسی ہوں گے۔ آریہ سماج کے میدان میں سنیاسی کیسے کہتے ہیں۔ اس کے جاننے والے بھی نام ماتر ہیں۔ پھر آپ سنیاسیوں کا پربندھ اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں آپ کی ساری سبھا میں سنیاسی کا سمان نہیں ہے وہ سبھا سنیاسیوں کو اپنے ماتحت رکھنے کی کوشش کرے یہ حیرانی کی بات ہے میری اپنی رائے اب تک یہی ہے کہ سنیاسیوں کو کسی آریہ سماج کا سبھاسد نہ بننا چاہئے اور اپدیشک کو سبھاسد بننا چاہئے۔ کسی سنیاسی کو آریہ پرتی ندھی سبھا میں سبھاسد ہونے کا سنکلپ ہی نہ کرنا چاہئے اور نہ کسی اپدیشک کو سبھا میں سبھاسد بننا چاہئے اور سنیاسی

سبھا کے ماتحت ہونے چاہئیں وہ سبھا کے سبھاسد ہو سکتے ہیں۔ اس وقت اپدیشکوں کے متعلق تین طرح کے شبد ہیں۔

(۱) میرے جیسے یہ کہتے ہیں اگر وہ سنیاسی کر اپدیشک سبھا کا کام کرتے ہیں۔

(۲) مجھ سے کچھ آگے والے ویتن پر اپدیشک کر کے سبھا کے آدھین کام کرتے ہیں۔

(۳) اس سے بھی آگے۔ اپدیشک سبھا کے تنخواہ دار نوکر ہیں۔

میں سنیاسیوں کو ان تینوں لفظوں سے بچانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ تینوں سے ماتحت ضرور ماننا ہوگا۔ میں نہ تو سنیاسیوں کی گردن ان اپدیشکوں کے ہاتھ میں دینا چاہتا ہوں۔ اس حالت میں سنیاسی نوکروں کے نوکر ہوں گے۔ اس لئے یہ مٹھ اپنا پربندھ سنیاسیوں دوارا کریگا جو آریہ سنیاسی ہوں گے اور باہر ایک کمیٹی ہوگی۔ وہ بھی اپنے ساتھیوں سے سمپتی کر کے بناؤں گا آپ کو اس کے لئے تکلیف نہ کرنی چاہئے آپ نے بہت سی بحث فرضی کی ہے آریہ پرتی ندھی سبھا کے اخبار کو میرے پر وشواس کرنے کے ہوتے ہوئے بھی شنک دشا نے گھیر لیا ہے اور دوسرے اس سے بالاتر ہیں یہ حیرانی کی بات ہے۔ اس لئے آپ مشورہ دینا جاری رکھیں مجھ کو مدد دیں اگر امداد کر سکتے ہیں تو آپ کی مرضی اگر نہیں کر سکتے تو مہربانی کر کے رکھئے اگر آپ برخلاف کوشش کرنا چاہتے ہیں تو سر ما تھے پر۔ جو مناسب سمجھیں کریں یہ نشچت بات ہے اگر سنیاسی مٹھ بنا سکے تو جا کر ادھ سبھا کی ہو گی۔ سنیاسیوں کے ہوتے ہوئے سبھا کا دخل نہ ہوگا۔

ضرورت ہے

ایک خوبصورت۔ سوشیل اور یوگیہ کنواری کنیا کی جسکی عمر ۱۶-۱۸ سال ہو۔ ایک آریہ سماجی بی۔ ایس۔ سی لڑکے کے لئے جو برسر روزگار اور ایک گزیٹڈ آفیسر کا اکلوتا لڑکا ہے۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں "میڈیکل آفیسر" معرفت "پرکاش" لٹن روڈ لاہور۔

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین

افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان — جمالستان

للعہ

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

سب سے زیادہ مشہور اور قابل اعتماد محافظ صحت

امرت دھارا ان تمام امراض کا جو عام طور پر ... بچوں، جوانوں، مردوں یا عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں علاج ہے۔ تمام اندرونی دردوں کو دور کرتی ہے ... مثلاً:۔ سر درد۔ کان درد۔ دانتوں کا درد۔ رگوں کا درد ... گوشت۔ نقرس اور پیچش وغیرہ۔ یہ انفلوئنزا ... پلیگ۔ نمونیا وغیرہ تمام خطرناک بیماریوں کے ... چوٹ لگنا ہے۔ یہ تمام نباتاتی اور حیوانی زہروں کو ... کرنے کے لیے مام باں کی طرح کام کرتی ہے ... پھنسی۔ گنجاڈ کھجلی وغیرہ جیسی تمام ...

میں مشہور ہو چکی ہے

مخصوص ... کیواسطے رسالہ امرت ...

قیمت فی بوتل دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف ... نمونہ صرف ...

امرت دھارا ۳۲ ...

خط و کتابت ... امرت دھارا

پتہ ...

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا ... امرت دھارا روڈ امرت دھارا ... لاہور

غریبوں کا سورگ

نمبر ۲

دیہاتی زندگی کی ایک دردناک کہانی

(از قلم شری مہاشے ... ناتھ سنگھ)

انہوں نے جواب دیا ——— آج تھوڑے ہی پہنچے ہیں۔ ابھی ان کے ہاتھ میں ہتھکڑی پڑ گی۔ وہ جیل خانے میں بند ہوں گے وہاں سے عدالت میں لے جائے جائیں گے وہاں حاکم ان سے پوچھیگا ——— تم نے چوری کی؟ وہ کہیں گے ——— ہاں بس سزا سنا دیگا۔ وہ جیل خانہ میں بند ہو جائیں گے۔ سزا پوری کاٹ چکیں گے تو لوٹیں گے۔

دوسری نے جواب دیا ——— بالکل ٹھیک پچھلے سال میرے دیوتا پکڑے گئے تھے میں ان کے ساتھ جیل کے پھاٹک تک اور پھر عدالت تک گئی تھی میں نے اپنے گہنے بیچ ڈالے اور سپاہی کو مٹھائی کھلائی تب میں ان کے ساتھ ساتھ جانے پائی۔ جان پڑا کہ کچھ بولوں گی تو منہ پکڑ لیا جائے گا مجھ سے کہا گیا اپنا وکیل لے آؤ اور وکیل لینا ہے پیسے۔ پھر جیسا پیسہ ہو ویسا وکیل ملتا ہے۔ میں نے دیکھ لیا کہ عدالت میں وہی جیتتا ہے جس کے پاس پیسہ بہت ہوتا ہے۔ پیسہ دے کر بہت سے آدمی جمع کر لیتا ہے جو اس کی طرف سے بولتے ہیں اور غریب بیچارے کی طرف سے کون بولے؟ میرے دیوتا کو سزا ہو گئی مگر انہوں نے زمیندار کو مارا تھا اور مار کر جیل گئے تھے اور رمیش نے تو چوری کی تھی۔ رمیش کا کوئی منہ بھی نہیں دیکھے گا۔

رانی بھڑک اٹھی۔ بولی ——— اپنی چیز اپنے گھر میں لا رہے تھے۔ بہن ——— چوری کاہے کی!

ایک اور پڑوسن نے کہا ——— جنگی کو پچھلے سال چھ مہینے کی سزا ہوئی تھی۔ مگر اس کا قصور کیا تھا؟ اس نے زمیندار کے کھیت میں سے صرف باجرا کی ۲۰ بالیں توڑی تھیں۔ رمیش کو اس سے کم سزا نہیں ملیگی۔

اس طرح روز ہی رانی کے گھر میں گاؤں کی عورتیں جمع ہوتیں اور جیل۔ عدالت۔ اور سزا کی باتیں کرتیں۔ رانی اپنے پتی کو دیکھنے کے لئے اس سے ملنے کے لئے بیقرار ہو اٹھی۔ اس کے پاس بیچنے کو زیور بھی نہیں تھے۔ سپاہی کو کیا دیتی؟ کیا کر کیا دیتی؟

ایک پڑوسن کا لڑکا شہر میں رہتا تھا اسا نے رانی کو مفت میں اس کے پتی کا درشن کرا دینے کا وعدہ کیا اور اسے لیکر شہر کو روانہ ہوا۔

جیل کا پھاٹک دیکھ کر رانی خوف سے کانپ اٹھی۔ پہریدار نے کہا ——— ایک روپیہ دو تو ابھی اس سے ملاقات کرا دیں؟ رانی اپنا سر دے سکتی تھی مگر روپیہ اس کے پاس کہاں تھا پڑوسن کا لڑکا اس کی بے چینی کو محسوس کر رہا تھا۔ اس نے کہا ——— میرے پاس ایک روپیہ ہے پتا جی نے خرچ کے لئے دیا تھا مگر چاچی تم اسے سپاہی کو دیدو۔ میرا کام کسی طرح چل جائے گا۔

پتی کے درشن کی خواہش نے رانی کے دماغ کو مغلوب کر لیا۔ اس نے بالک سے روپیہ لیکر پہریدار کو دیدیا۔ رمیش جیل کے پھاٹک پر لایا گیا۔

شادی کے بعد رانی نے آج اسے پہلی بار سر سے پاؤں تک کپڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ گھٹنوں تک جانگھیا۔ جانگھیے کے اوپر قمیض۔ سر پر ٹوپی۔ پتی کو اس لباس میں دیکھ کر اسے خوشی ہوئی۔ اس نے دل ہی دل میں کہا ——— جہاں بھی رہو۔ خوش رہو۔

رمیش نے کہا ——— رانی! تجھے شہر تک آنے کا حوصلہ ہوا۔ یہ دیکھ کر میرے فخر کا آج ٹھکانا نہیں ہے۔ میری فکر مت کرنا۔ کل چھ مہینے کی سزا سنائی گئی ہے یہ بیا کھ ہے۔ ایک مہینے کی چھوٹ ملیگی۔ بھادوں میں گھر آ جاؤں گا۔ رانی نے پوچھا ——— یہاں کھانے کو کیا پاتے ہو؟

اس کی بات مت پوچھ رانی۔ بڑا سکھ ہے دونوں وقت روٹی دال اور ساگ ملتا ہے۔ امیروں کا سورگ تو میں نہیں بتا سکتا کہاں ہے مگر غریبوں کا۔ کسانوں کا سورگ یہیں ہے رامو سے۔ کالکا سے۔ چودھری سے میری طرف سے کہہ دینا کہ چوری کی سزا سورگ ہے۔ خالی ہاتھ خالی پیٹ وہاں کیا بیٹھے ہیں؟ قصور کریں اور یہاں آ کر کچھ دن مہمانی کریں۔ میری پوشاک دیکھ۔ اپنی ہوش میں اتنے کپڑے تو کبھی پہنے نہیں۔ اوڑھنے بچھونے کو کمبل ملے ہیں رانی! تیری فکر نہ ہوتی تو یہیں زندگی کاٹ دیتا۔"

پڑوسی کے بالک نے پوچھا ——— یہاں کام نہیں کرنا پڑتا۔

کام بچہ! خوب کرنا پڑتا ہے۔ دن بھر چکی چلانی پڑتی ہے۔ بان بٹنا پڑتا ہے۔ پانی کھینچنا پڑتا ہے۔ مگر اس محنت کے بدلے ... خراب ہی ... کھانا تو ملتا ہے ... وہاں گاؤں میں کیا؟ محنت بھی کرو اور بھوکے رہو۔

پھر وہ رانی سے بولا ——— چھ مہینے برہا کے دن نہیں ہوتے۔ برسات میں گھر گرے گا۔ گر جانے دو کھیتی باڑی کی فکر نہ کرنا۔ گرمی میں آم گٹھلی۔ برسات میں ساگ پات کھا کر گذر کر لینا۔ میں آؤں گا۔ تب دیکھا جائیگا۔

پھاٹک کے سپاہیوں نے کہا ——— بہت باتیں کر چکے۔ چلو اندر۔

رانی نے اپنی بغل سے ایک پوٹلی نکالی رمیش نے پوچھا ——— کیا ہے؟

تھوڑے سے چنے تھے آتی بھی اسی کو بدل کر لائی اور ریوڑیاں لے لی ہیں تمہارے واسطے۔"

"رانی! تو مجھے ہمیشہ بچہ ہی سمجھیگی! اچھا لا" رمیش نے پوٹلی لے لی۔

سپاہی نے اس کے ہاتھ سے پوٹلی چھین کر پھاٹک سے دور راستے میں پھینک دی اور اس کے گلے میں ہاتھ لگا کر بولا ——— بس بہت ہوا۔ اندر چل۔ جیل میں باہر کا کھانا نہیں لیا جاتا ہے۔

سپاہی کی بات کی پرواہ نہ کر کے رمیش نے پھر کہا ——— رانی! چنتا مت کرنا چھ مہینے برہا کے دن نہیں ہوتے۔

سپاہی دھکیلتا ہوا اسے اندر لے گیا رانی اپنا دل مسوس کر رہ گئی۔ ہائے! اگر دنیا رمیش کو رانی کی نظر سے دیکھتی۔ اگر عدالت اس سے پوچھتی۔ تو نے کیوں کی۔ اگر سرکار جیل کے اندر اس کے کھانے کی جتنی فکر کرتی ہے۔ ویسی ہی جیل کے باہر بھی کرتی۔

رانی نے اپنی پوٹلی اٹھا لی۔ جیسے کوئی بھگت دیوتا کو کچھ کھانے کی چیز بھینٹ کرتا ہے اور پجاری دیوتا کے پاس سے اس چیز کو اسے واپس کر دیتا ہے۔ ویسے ہی پریم سے رانی نے اس پوٹلی کو اٹھایا تھا۔ اس میں اس کے پتی کا ہاتھ لگا تھا۔ اس نے ذرا بھی توہین محسوس نہیں کی۔

(۴)

گاؤں میں آ کر رانی پتی کے آنے کے دن گننے لگی۔ چار سال کا اس کا ایک چھوٹا لڑکا تھا جو ... نانی کے پاس رہتا تھا۔ اسے کھانے پینے کا آرام تھا۔ رمیش کی گرفتاری اور سزا کی خبر سن کر اس کی بوڑھی بیوہ ماں نے ایک آدمی کو بھیج کر اپنے پاس بلوایا۔ مگر رانی نے جانے سے انکار کر دیا۔ کیا معلوم پتی کب آ جائیں؟ تب وہ کہاں ڈھونڈیں گے؟ کیا کھا پی سکیں گے؟ اس فکر نے اسے گھر نہ چھوڑنے دیا۔ رہی بات اپنے کھانے پینے کی۔ سو اس کی تو اسے خاص فکر نہ تھی۔ اور پھر اپنی ماں کی بھی حالت سے وہ واقف تھی۔ بوڑھیا بڑے لوگوں کی کمائی سے کسی طرح گذر کر رہی تھی۔ بڑھاپے میں دل بہلانے کے لئے اس نے دو بیٹے کو بلا لیا تھا وہی اس پر کیا کم بوجھ تھا؟

چھ مہینے کوئی برہا کے دن نہیں ہوتے رانی نے پتی کے گھر پر ہی رہ کر اس وقت کو کاٹنے کا فیصلہ کیا۔

رمیش کے آم کا ایک باغ تھا۔ مگر قرض میں وہ بھی بک چکا تھا۔ مہاجن نے اس سال باغ کو کنجڑوں کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا۔ کنجڑا اپنا ڈیرہ ڈال کر اسی باغ میں پڑا تھا۔

بیساکھ کے بعد جیٹھ آیا۔ جیٹھ کی لمبی دوپہر کاٹے نہ کٹتی۔ دل گھبرا جاتا۔ تب رانی اسی باغ میں چلی جاتی۔ وہ اس کا باغ تھا۔ بہت سے درخت اس کے سسر کے لگائے ہوئے تھے بک گیا تھا تو کیا؟ اس باغ سے ... کا ایک طرح کا گہرا تعلق تھا۔ ملکیت نہ سہی نے ... اس باغ کو وہ اپنا سمجھتی تھی۔ وہاں جانے میں وہ کسی طرح کی جھجھک محسوس نہیں کرتی۔

وہ کنجڑوں کے لڑکوں بچوں سے اس باغ کی کہانیاں بتاتی کس درخت کے آم کتنے میٹھے ہیں یہ بتاتی۔ کس درخت کے پھلوں کا اچار اچھا بنتا ہے۔ یہ بتاتی۔ ایک درخت رسیلا بھی تھا جس میں سب سے بڑے آم پکتے تھے۔ وہ درخت بھی اس نے کنجڑے کو بتایا۔ کنجڑے نے اس درخت سے اور بھی فائدہ اٹھانے کی بات سوچی۔

رانی کنجڑوں کے لڑکوں بچوں کا باتوں سے ہی دل نہ بہلاتی باغ سے جانوروں کو بھگانے اور پکے آم چننے میں بھی وہ ان کی کافی مدد کرتی سب کام وہ اپنا ہی سمجھ کر کرتی اور کرتی کیوں نہ؟ باغ اسی کا تھا۔ مہاجن اس کا قبضہ بھلے ہی ہو گیا ہو۔ پھر مہاجن اسے دام مل جانے پر واپس کرنے پر بھی تیار تھا۔ اس کے دل میں یہ بھی امید تھی کہ کبھی پاس پیسہ ہوا تو باغ اسے پھر واپس مل جائیگا۔

شام کو چلنے لگی۔ تب کنجڑے کی بیوی اسے کسی دن چار۔ کسی دن پانچ اور کسی دن دس آم ...

[illegible]

وہ کیا کہتے ہیں؟

گوردوارے اور آریہ سماج مندر

غیر ممالک میں جہاں ہندوستانی لوگ آباد ہیں آریہ سماج کے مندروں کے علاوہ گوردوارے بھی موجود ہیں۔ مگر ان میں اور آریہ سماج کے مندروں میں بہت فرق ہے۔ گوردوارے شان میں آریہ سماج کے مندروں سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ رنگون۔ مانڈلے کے گوردوارے آریہ سماج کے مندروں سے کم پایہ کے نہیں ہیں جزیرہ پینانگ کا گوردوارہ سنگاپور سماٹرا ہانگ کانگ اور شنگھائی کے گوردوارے بہت وسیع۔ عالیشان اور کئی کمرے اور کوٹھڑیوں سے سجے ہوئے ہیں۔ آریہ سماج کے مندروں میں تو ٹھہرنا ذرا مشکل بھی ہے۔ مگر گوردواروں میں کوئی مسافر چلا جاوے بلا تمیز ذات پات و مذہب ٹھہر سکتا ہے۔ مگر سب سے بڑھکر خوبی یہ ہے کہ گورو کا لنگر کھلا ہوا ہے۔ پینانگ اور سنگاپور کے گوردواروں میں اگر کوئی مسافر مہینہ بھر بلکہ اس سے زیادہ عرصہ بھی رہائش کرے تو برابر گورو کے لنگر سے بھوجن ملتا رہے گا اور کوئی منتظم نہیں کہے گا کہ آپ کو یہاں رہتے ہوئے بہت دن ہو گئے کوئی مکان تلاش کر لو۔ پینانگ اور شنگھائی میں تو اگر کوئی ہندوستانی مسافر چلا جاوے تو اسے زبردستی بھوجن کراتے ہیں اور خالی نہیں جانے دیتے اس کے مقابلہ میں آریہ سماج مندر میں کوئی خاص اپدیشک یا خاص حیثیت کا آدمی آ جاوے تو کوئی اسے بھوجن کے لئے دریافت کریں گے۔ ورنہ بازار سے ہی جا کر اپنے بھوجن کا انتظام کرے مجھے آریہ سماج لائنپور (ملک برہما) کے پردھان نے بتایا تھا کہ میں ایک بار پنجاب میں گیا تھا جبکہ میں واپس برہما کو آ رہا تھا تو لدھیانہ میں اترا۔ آریہ سماج مندر میں گیا تو منتری نے کہا کہ آپ کس سماج کے سبھاسد ہیں میں نے کہا آریہ سماج لائنپور کے۔ اس نے کہا کہ منتری سماج کا پروانہ بتا دکھاؤ۔ میں نے کہا سماج کا پردھان ہوں۔ میرے پاس منتری کا سرٹیفکیٹ تو نہیں ہے۔ جواب ملا کہ جب تک آپ اس بات کا ثبوت نہ دیں۔ کہ آپ آریہ سماج کے ادھیکاری یا سبھاسد ہیں۔ سماج میں نہیں ٹھہر سکتے۔ میں نے بستر اٹھایا اور گوردوارہ میں چلا گیا۔ انہوں نے بغیر دریافت کرنے کے کہ میں کون ہوں اور کہاں کا رہنے والا ہوں۔ کہاں جاؤں گا فوراً ایک کمرہ دے دیا اور میں نے آرام سے بسرام کیا اور دوسرے دن کلکتہ کو چلا آیا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم اپنے مندروں میں آریہ بھائیوں کو بھوجن دینا تو کہاں رہا۔ ٹھہرنے کے لئے بھی جگہ نہیں دے سکتے اور ان پر پابندیاں لگایا کرتے ہیں تو مندر ہمارے گوردو کو کیسے بڑھا سکتے ہیں۔ آریہ بھائیوں کو کیسے خیال ہو سکتا ہے کہ یہاں آریہ سماج کا مندر ہے میں اس میں آرام سے جا کر رہائش کر سکتا ہوں ہم اتتھی یگیہ کی مہما کو بھول گئے مہمان نوازی ہمارے اندر سے جاتی رہی ہے اب تو صرف اپنے رشتہ دار یا خاص دوست کی مہمان نوازی باقی رہ گئی ہے میں ایک بڑی سماج میں پرچار کرتا رہا اور ہوٹل سے بھوجن کرتا رہا۔ چلتے وقت منتری جہانتے نے آ کر کہا کہ آپ جس ہوٹل سے بھوجن کھاتے رہے ہیں اس کا بل ہم ادا کر دیں گے۔ میں نے کہا وہ کیوں؟ کہنے لگے کہ آپ جو ہمارے سماج میں پرچار کرتے رہے۔ ہمارے مہمان تھے۔ اس لئے ہمیں خرچ ادا کرنا چاہئے۔ میں نے کہا اگر آپ کے ہاں کوئی آپ کا بھائی یا کوئی سمبندھی یا مترآتا تو کیا اسے بھی ہوٹل بھیجکر اس کا بل چکا دیتے اسے تو اپنے گھر میں بھوجن کھلاتے۔ بس جب آپ اپنے اپدیشکوں کو مزدور اور قلی سمجھ کر برتاؤ کرتے ہیں تو کیوں آپکو بل دیکر پیسے وصول کروں میں اپنی گرہ سے خرچ کرنے کی شکتی رکھتا ہوں اس لئے آپ سے کچھ نہ لوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی اور مہذب سوسائٹی میں ایسا برتاؤ نہیں کیا جاتا۔ اسلئے آریہ سماج کی شوبھا۔ اینٹ پتھر کے مندروں میں نہیں بلکہ ادھیکاریوں اور سماجوں کے بیوہار سنسکرتی اور سداچار میں ہے جس کی طرف آریہ سماجیں دھیان نہیں دیتیں

(لہنہ جینی از سری نگر)

ایک مسلم ودوان کا نعرۂ حق

لاہور کے احمد علی نامک ایک مسلم ودوان نے نعرۂ حق نام کی ایک پستک اردو میں لکھی ہے اس میں آپ نے بتایا ہے کہ اسلام دھرم کیول عرب کے لئے موزوں ہے بھارت میں وہ نہ رہنا چاہئے بھارت میں تو الیتور بھگتی کا دھرم ہی چل سکتا ہے اور وہی چلنا چاہئے۔ اس پر ایک مسلمان نے بگڑ کر سٹار آف انڈیا میں ایک چٹھی لکھی ہے جو نیچے دی جاتی ہے اس سے پاٹھک سمجھ جائیں گے کہ بھارت میں مسلمان بھی ہندو دھرم پر شردھا رکھتے اور ادار تا تھا سچائی سے اس پر وچار کرتے ہیں پر اتر دھ کر کا مسلمان ایسے ادار مسلمانوں کو کن شبدوں میں یاد کرتے اور اپنے پرانے وچاروں پر چپٹے رہنے کے لئے کس پرکار اپنے مسلمانوں کو اکساتے ہیں یہ بھی اس چٹھی سے معلوم ہو جائیگا چٹھی کسی عبدالرحمان کی لکھی ہے اور وہ یہ ہے:

جناب۔ میں نے ابھی نعرۂ حق نمبر انام کی اردو کی کتاب پڑھی ہے اس کے مصنف ہیں جناب احمد علی جو ۳۵ فلیمنگ روڈ لاہور میں رہتے ہیں کتاب مذکور میں علی صاحب نے قرآن پاک کی کچھ ایسی ریز آمیز باتوں کا بیان کیا ہے جن پر نہ تو یقین کیا جا سکتا ہے اور جو نہ قبل اس کے سنی گئی ہیں۔ کتاب پڑھنے سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ لکھنے والے کی سمجھ میں قرآن پاک نہایت پارسا اور اہد خداداد ہے۔ مگر ساتھ ہی بیان کیا گیا ہے کہ اسلام مذہب عالمگیر نہیں ہے جیسا کہ مسلمانوں کا خیال ہے بلکہ ام القرا (عرب) اور نزدیک کے ملکوں کے لئے ہی لکھا گیا ہے اور زمانہ قدیم میں مسلمانوں نے اسلام کی ترقی اور تجلی کے بہانے جو غیر ملکوں پر حملہ کیا وہ سراسر انکی غلط فہمی تھی اور قرآن پاک کی نصیحتوں کو وہ نہیں سمجھ پائے تھے آگے چل کر جناب علی نے لکھا ہے کہ اسلام مذہب ہندوستان کیلئے نہیں ہے ہندوستان کے لوگ عربی اور فارسی وغیرہ غیر ملکی زبان بول کر غلطی کر رہے ہیں ان کو ہندی ٹائپوں میں لکھی جانیوالی اردو زبان بولنا چاہئے۔ جناب احمد علی ایک نیا مذہب ایشور بھگتی اختیار کرنیکی نصیحت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مذہب اسلام میں کوئی تفرقہ نہیں رکھتا اس کے ثبوت میں انہوں نے کچھ قرآن کی لائنیں پیش کی ہیں۔ یہ خیال غلط عجیب اور اسلام کے خلاف معلوم ہوتے ہیں لیکن قرآن سے دو نئی لائنوں کا مطلب بھی تقریباً وہی ہے جیسے کہ جناب علی کے جتنی خیالات ہیں:

اے مسلم جگت کو مشورہ دیا گیا کہ ایک مسلمان ہونیکی حیثیت سے میں اپنے مسلمان بھائیوں کو خاص کر مسلم لیڈروں اور علماؤں کو آگاہ کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ وہ اس پر وقت رہتے توجہ فرمائیں اور میں ان سے عرض کروں گا کہ کتاب کی باتوں کا منہ توڑ جواب بائیکاٹ کیا جائے اور قرآن پاک کی سطروں کے ذریعے دنیا کو بتلا دیا جائے کہ اسلام سب کے قبول کرنیکی چیز ہے۔ بہرحال کتاب لکھنے والے نہ تو خود گمراہ ہوں اور نہ مسلموں کو گمراہ ہونے دیں۔ امید کرتا ہوں کہ مسلم جلد اسکے خلاف کارروائی کریں گے اور اس کتاب کو نہ محض ضبط کرا کر بلکہ دلیلوں سے جناب علی صاحب کو قائل کیا جاسکے آپ لوگ ہندوستان کے تمام علماؤں کے پاس کتاب کی ایک ایک نقل بھیجکر انکو چیتاونی دی ہے لیکن غالباً ہمارے علماء غفلت کی نیند میں ہیں اور مسلم نوجوانوں کے دل میں غلط فہمی اپنا گھر بنا رہی ہے

اس چٹھی سے ہندو دو نصیحتیں لے سکتے ہیں ایک تو یہ کہ ایسے ادار مسلم وچاروں کو پرکاشن دیکر ہندو دھرم کے پکش میں ان سے لکھائیں اور

---

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کو مستقلیہ دور کرنیوالی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھاتی بہت جلد اس کے استعمال سے مسوں کا درد کم ہوگا۔ خون کا رسنا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی ۸ ر اگر دس سال کے اندر اندر دوبارہ بواسیر کا دورہ ہو جائے تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی رشتہ اس سے اعلیٰ دوائی بتانے والے کو ۲۰۰ روپیہ انعام

مینیجر کیمسٹری فارمیسی تھگھر تحصیل تھگھر ضلع فیروزپور

بیشمار خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے ہر ایک کا لب لباب یہ ہے کہ انسانی زندگی کیلئے آتنک نگرہ گولیاں آب حیات ہیں قبض بدہضمی خون کی خرابی۔ دل و دماغ اور معدہ کا ضعف دور کرنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے آپ بھی آزما کر تصدیق کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں ۱۲ روپیہ پانچ ڈبیہ للعہ اسی طرح طلا وا جی کرن کا استعمال کر کے ہزارہا اشخاص پوری مردمی حاصل کر چکے ہیں ایک مریض کیلئے صرف ایک شیشی کافی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ مزید آگاہی کے لئے کتاب "کام شاستر" مفت طلب کریں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ: لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز موتر منڈی لاہور

نوٹس

ایک آریہ سوشیل کنیا جو کہ گھر کے کام کاج میں چتر ہے ہندی رتن ہندی کی آٹھویں جماعت پاس ہے آیو ۱۶ سال کی ہے کیلئے ایک یوگیہ ورکی آوشیکتا ہے کنیا باجہ بجانا سینا پرونا مشین چلانا جانتی ہے کوئی بہن نہیں ہے اچھی بدھی تیتی والے لڑکے وچار والے ور کی آیو ۲۵ سال تک ہو کسی آریہ سماج کا ممبر ہو ستدھ ہون آدی نت نیم میں درڑھ ہو درخواست کیا تھا آریہ سماج کے پردھان یا منتری کی طرف سے اوپر والی باتوں کی تصدیق ہونی دی ذات پات توڑ کر پورن ویدک ریتی سے ہو گی

ویدک

منتری آریہ سماج گوروکل دھجاگ ربو لجنہ لائل پور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اسلامی دنیا کی سیر

اہلحدیث تو اسی دن فنا ہوگئی جبکہ

بڑھتے بڑھتے ... اہلحدیث دنیا میں رہے ... نابود، تباہ و برباد ہو جانے ... پر ہر شریف و مومن انسان کا فرض ہے کہ ... صفحۂ ارض سے ناپید کرنے میں مکمل ... جد و جہد کرے۔ وجہ یہ ہے ... ایمان و دیانت، شرافت و نجابت ... پر ایک داغ ہے۔

... احمدیوں کی طرح محض زبانی جمع خرچ ... بلکہ واقعات کی رو سے کہتے ہیں کہ ... دلائل کی رو سے تو اسی دن فنا ہو ... جبکہ اس کا بانی ناکامی و نامرادی کے ساتھ ... اپنے اعلان آخری فیصلہ کے ماتحت ... کی بیماری سے چل بسا۔ (اہلحدیث ۲۶ ...)

احمدی یہ بھی کر دکھائیں گے

... مرزا نے بعض اصول واقعی ایسے وضع کئے ... جن کو دیکھکر کہنا پڑتا ہے کہ واقعی ... ہوت ہیں۔

حدیث میں آیا ہے کہ میری امت پر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ وہ یہود کے قدم بقدم چلیں گے ... مرزا صاحب نے توہین مسیح موت مسیح میں یہود کی تقلید کی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی یہودی نے ماں سے بھی زنا کیا ہوگا تو وہ بھی کر دکھائیں گے (مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

مرزا صاحب نے بھی اس حدیث کو اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱۲ ضمیمہ نصرۃ الحق (اہلحدیث ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء)

مرزا صاحب فیل یا پاس؟

"اصل متبوع (مرزا) اور اصلی تابع (پیغام) کی عبارتیں ہمارے سامنے ہیں مرزا صاحب مسلمانوں کو صلاحیت اور تقوے کے کمال معراج تک پہنچانا اپنا اصلی مقصد بتاتے ہیں "پیغام صلح" نے امت مسلمہ کی زبوں حالی بڑی فراخ دلی سے تسلیم کرکے واضح طور پر ثابت کر دیا ہے کہ

مرزا صاحب اپنے دعوے (اصلاح) میں ناکام رہے۔ کیا ناظرین کرام بری طرح فیل ہوئے ہیں تاویل اور تحریف سے قطع نظر دونوں صاحبوں کے اصلی الفاظ سامنے رکھ کر نتیجہ اخذ کیجئے کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں فیل ہیں یا پاس؟

(اہلحدیث ۵ جون ۱۹۳۶ء)

احمدی جواب دیں

"احمدی دوستو۔ انصاف سے جواب دو کہ حسب دعاوی مرزا عیسائیت دنیا سے مٹ گئی؟ خود اخبار "پیغام صلح" راوی ہے کہ عیسائیت دن بدن بڑھ رہی ہے۔
"پیغام صلح" ۶ مارچ ۱۹۳۶ء

مرزا صاحب نے ۱۸۹۱ء میں مسیحیت کا اعلان کیا ہے۔ اس زمانے میں گورداسپور کے ضلع میں ۱۴۲ عیسائی تھے (ملاحظہ ہو رپورٹ مردم شماری ۱۸۹۱ء) اس کے بعد جوں جوں مرزا نے عیسائیت کو فنا کر دینے کے غلط دعوے کئے عیسائیت دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتی گئی یہاں تک کہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں خاص قصبہ قادیان کے ضلع گورداسپور کے اندر عیسائیوں کی تعداد ۴۴ ہزار ۳ سو ۴۴ ثابت ہوئی یعنی صرف گورداسپور کے ضلع میں جو مرزا جی کا جنم بھوم ہے ابتداء دعاوی مرزا سے ۱۹۳۱ء تک ۸ لاکھ عیسائی بڑھے انّا للہ" (اہلحدیث ۳ جولائی ۱۹۳۶ء)

مرزا صاحب سے پہلے

انیسویں صدی کے نصف میں مسلمانوں کی سلطنت کا چراغ گل ہو گیا مسلمانوں کی باہمی خانہ جنگی اور بد انتظامی سے فائدہ اٹھا کر چھ ہزار میل دور کی ایک قوم نے آکر ہندوستان پر قبضہ جما لیا۔ اس وقت مسلمانوں کی حالت جس قدر ابتر تھی آج اس کا اندازہ کرنا بھی مشکل ہے ایک طرف سلطنت چھن جانے کی وجہ سے مسلمان دنیا کو کھو بیٹھے تھے۔ دوسری طرف عیسائی پادریوں اور منتریوں نے بلا دورپ سے نکل کر ان کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالنا شروع کیا صرف شہروں میں ہی نہیں بلکہ دیہاتوں اور قصبوں میں عیسائی منتری پہنچ گئے روپے کا لالچ حکومت کا رعب۔ یورپین لیڈیوں کی پیشکش یہ سب چیزیں ایسی تھیں۔ جنہوں نے اسلام کو تباہ کرنا چاہا اور ہر خود ہندوستان سے شدھی کا سیلاب اٹھا اور مسلمانوں کو کمزور و ناداں سمجھ کر بہائے جانے لگا۔ سلطنت تو چھن چکی تھی آہستہ آہستہ دین و ایمان بھی جانے لگا اور تھوڑے عرصہ میں ہزاروں مسلمان عیسائیت اور

شدھی کی نذر ہو گئے۔ ان حالات میں خدا تعالیٰ کی رحمت کو جوش آیا اور اس نے ایک جلیل القدر انسان کو حفاظت اسلام کے لئے کھڑا کیا۔" (پیغام صلح ۷ جولائی ۱۹۳۶ء)

مسلمانوں کے مشاغل

"اتحاد ملت اور احرار کی جنگ نے عجیب صورت اختیار کر رکھی ہے۔ کسی طرف نکل جاؤ۔ لوگ آستینیں چڑھائے مصالحت گجرات ڈلہوزی شہید گنج ٹکٹ پر بحث کرتے نظر آئیں گے ایک طرف تبلیغ پرنس اتحادی دوسری طرف سر جوش احراری۔ پہلے دلائل پھر گالیاں اور گالیوں کے بعد گھونسے۔ اس نے اسے نوچا اس نے اسے بھنبوڑا۔ بعض راہگیروں کی سمجھ میں اور تو کچھ نہیں ہوتا بس اتنا دکھائی دیتا ہے کہ سرخ اور سبز رنگ آپس میں کشتم کشتا ہو رہے ہیں۔

گز اور بنیسری کی جنگ۔ دکاندار آمنے سامنے اپنی اپنی دکانوں پر بیٹھے ہیں لیکن برابر تو تو میں میں ہو رہی ہے ایک مولانا ظفر علی خاں کو گالیاں دے رہا ہے دوسرا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو صلواتیں سنا رہا ہے ایک نے گز اٹھایا دوسرے نے بنیسری دکھائی۔ لوگوں نے بیچ بچاؤ کر دیا۔ ورنہ گز اور بنیسری کی جنگ ہو جاتی۔ بزاز اور بقال آپس میں لڑ پڑتے۔ بیٹھے اور آٹے میں لڑائی ہو جاتی لوسکی اور چھاٹی بھڑ جاتے۔

چراغ گل پگڑی غائب۔ یہی نہیں۔ اس فتنہ نے باپ بیٹے۔ بھائی بھائی۔ شوہر اور بیوی میں پھوٹ ڈال رکھی ہے۔ باپ احرار کا حامی بیٹا اتحاد ملت کا پرستار۔ بحث کرتے وقت نہ باپ کو بیٹے کی جوانی کا خیال آتا ہے نہ بیٹے کو باپ کی بزرگی اعلائے کلمۃ الحق سے روکتی ہے باپ کہتا ہے بیٹے ڈلہوزی۔" بیٹا کہتا ہے "شہید گنج۔" ایک طرف سے آواز آتی ہے۔ "وہ دستاویز کیا ہوئی" دوسری طرف سے صدا بلند ہوتی ہے "سکھوں سے روپیہ کس نے لیا؟"

اب دو تو یہ یک وقت بولنے لگتے ہیں اور ایک دوسرے کی بالکل نہیں سنتے "نابکار نکل جا میرے گھر سے۔ میں نے تمہیں عاق کیا۔" "دیکھئے ابا میں اب تک آپکا لحاظ کرتا رہا۔ اب آپ نے مولانا ظفر علی کی شان میں گستاخی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا" "مار ڈالا۔ اچھا یونہی سہی اور لے دوں ایک اور

چراغ گل پگڑی غائب

باپ کی داڑھی نوچنے کیلئے تیار۔ عورت دال پکا رہی تھی کفگیر ہاتھ میں لئے شوہر پر لپکتی ہے کہ ان مولوی صاحب کو جن کا وعظ ہم نے پارسال سنا تھا تم نے برا کیوں کہا۔ اے اللہ وہ تو بڑی خوش الحانی سے قرآن پڑھتے ہیں بڑے پہنچے ہوئے بزرگ ہیں۔ بھائی بھائی سے بگڑا ہوا ہے کہ ارے تو احراری ہو گیا ہے۔ تو عیسائی ہو جاتا تو مجھے اتنا قلق نہ ہوتا۔ غرض ہر طرف عجیب طوفان برپا ہے لیڈر لوگ دیکھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ شکر ہے قوم میں بیداری پیدا ہو رہی ہے مسلمان نوجوان حق و صداقت کی حمایت میں باپ کی داڑھی نوچنے کیلئے تیار ہیں۔ تحقیق یہی لوگ جنت میں جائیں گے لیڈروں کو لڑنے دو۔ ان لڑنے والوں سے کوئی کہے کہ بھائی خواہ مخواہ کیوں آپس میں لڑ رہے ہو؟ کونسلوں میں جائیں گے لیڈر۔ ممبریاں حاصل کریں گے لیڈر۔ وزارتیں مرتب کریں گے لیڈر۔ تم یونہی جوتیاں چٹخاتے پھروگے۔ اس لئے بہتر ہے کہ لیڈروں کو لڑنے دو اور خود تماشا دیکھو۔ (پیغام صلح ۷ جولائی ۱۹۳۶ء)

تنسیخ جہاد

"چنانچہ اس نے مسلمانوں کو للکار کر کہا کہ اب دین کے لئے "سیفی جہاد" حرام ہے۔ چونکہ ہم ہندوستانی مسلمانوں کی حالت کا یہ نقشہ ہے کہ ہم دوسری قوموں کے مقابلے میں ایک بے جان قالب کے علاوہ کچھ حقیقت نہیں رکھتے

از وزارت میرپور

... خاں ولد فضل داد خاں قوم گکھر سکنہ کٹھار بذریعہ غلام حیدر خاں مختار بنام بانع علی۔ غلام محمد پسران کالو جٹ سکنہ کٹھار فتح محمد ولد بگوسا مدعو سکنہ دسری ... داست خاں۔ خدا داد خاں پسران فضل داد خاں قوم گکھر سکنہ متصلہ راجولی تحصیل میرپور دعوے بید خلی ... کنال اراضی نمبرات خسرہ ۲۴۹۳ ۲۴۹۴ ۲۴۹۷ ۲۴۹۶ ۲۵۰۰ ۲۵۰۱ ۲۴۹۸ واقعہ کٹھار

اشتہار

غلام محمد ولد کالو قوم جٹ سکنہ کٹھار تحصیل میرپور کے بارے معلوم ہوا ہے کہ وہ علاقہ انگریزی میں محنت مزدوری کے لئے گیا ہوا ہے اسلئے بذریعہ اشتہار ہذا اس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتقرر ۵ ساون سمت ۱۹۹۳ء حاضر عدالت ہذا ہوکر جوابدہی کرے بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ کی جاویگی

تحریر ۱۸ ہاڑ سمت ۹۳

(دستخط وزیر وزارت)

ودیش میں آریہ سماج کا پرچار

(شری پنڈت ستیہ چرن شاستری کی ٹرینیڈاڈ کی چٹھیاں)

ٹرینیڈاڈ میں پرچار

ریاو
یں سروِنٹس آف انڈیا سوسائٹی کے ممبر پی کوڈنڈا
کے سمبندھ میں اس اپنولیش سے سمبندھت ایک
سُوچنا دینا چاہتا ہوں۔ اپنے آگمن سے گورو اور
یہاں اپنے نواس کے انتم دن تک انہوں نے اپنے
کو انڈین نیشنل کانگرس کا پرتی ندھی اور بھارتی کانگرس
کا دوت پرچارت کیا پرنتو ان کے دکتویہ بڑے وچتر
تھے۔ مجھے سروِنٹس آف انڈیا سوسائٹی کی گتی ودھی
کا اچھا گیان ہے پرنتو میں یہ کلپنا نہیں کر سکتا
تھا کہ ان کا ایک سدسیہ ستی پرسدھی اور آتم
پرشنسا کی خاطر ایسے نرادھار آندولن کی اور جھک
سکتا ہے۔ ستھانیہ پریس میں اس بات پر سندیہ
کیا گیا ہے کہ وہ امریکت دیکتیوں اور سنستھاؤں
سے سمبندھت تھا ہے پرنتو انہوں نے کوئی دھیان
نہیں دیا۔

جس بات کو دیکھ کر مجھے دکھ ہوا ہے وہ یہ ہے
کہ ہندی بھاشا کو انہوں نے ادیت ہانی پہنچائی ہے
ہندی ان کی سمتی میں بھارت یا بھارت سے باہر
بھارتیوں کے لئے کسی فائدے کی وستو نہیں ہے
ان مہانُبھاو نے شکشا وبھاگ کے ڈائرکٹر کو ہندی
کے سمبندھ میں اپنے بھاو پرکٹ کئے ہیں۔ ڈائرکٹر
لیبووے نے ہندی کے ایک اُلاہی کاریہ کرتا کے
ساتھ بات چیت میں ان مہانُبھاو کے ساتھ اپنی بات
چیت کا ذکر کیا اور کہا کہ جب بھارت کے آنے والے
پرسدھ بھارتیہ ہندی کا کھنڈن کرتے ہیں۔ تب پھر
ستھانیہ بھارتیہ ہندی کے سمبندھ میں پریشان کیوں
ہوتے ہیں؟ پچھلے مت ورش سے شکشا وبھاگ
دوارا ہندی کی سویکرتی کے لئے بھارتیہ بھاگ رہے
تھے۔ کبھی مہینے ہوئے شکشا وبھاگ کے ڈائرکٹر
نے پاٹھ شالاؤں میں ہندی اور اردو کو نشت کرنے کا
آشواسن دیا تھا۔ پرنتو ان مہانُبھاو نے بھارت کے
سانسکرتک ہت کو پروتساہن دینے کے بجائے اس
کو بھاری دھکا پہنچایا ہے۔ سروِنٹس آف انڈیا
سوسائٹی کو چاہیے تو سفر اور کا کھنڈن کرنا چاہیے
یا ہندی کے سمبندھ میں اپنی پوزیشن سپشٹ کرنی
چاہیے۔

ویدک دھرم کا پرچار سپھلتا پوروک ہو
رہا ہے۔ اب تک چھ سماجوں کی اور ستھاپنا ہو گئی
ہے۔ ان سماجوں کی اور ستھاپنا کر شیگھر ہی ٹرینیڈاڈ
آریہ پرتی ندھی سبھا کی یوجنا کی جائیگی۔ وچار
ہے کہ ایک ماس کے بھیتر ہی اکت پرتی ندھی سبھا
کی سرکاری رجسٹری کرا دی جائیگی۔ جس سے
سرکاری شودھا پراپت ہونے میں کٹھنائی نہ ہووے
گت ۵ اپریل کو پورٹ آف سپین میں پراندک
آریہ سمیلن کا سما۔ وہ ہوا۔ ورم چھیم ورشا ہو رہی
تھی۔ کنتو لوگوں کا اتساہ سراہنیہ تھا۔ اس اوسر
پر کیتھولک سے ویدک دھرم میں پرویش کیا
کی بات ہے کہ اس میں چند رومن کیتھولک

مت انویائی تھے جنہوں نے ویدک دھرم کی سچائی کو
سویکار کر وید کے جھنڈے کے نیچے آنے میں ہی
اپنا کلیان سمجھا۔ ویدک دھرم میں پرویش کرنے
والوں میں ایک گجراتی نوجوان بھی تھے۔ یہ جن وِواہ
کے سمبندھ میں بھارت سے لگ بھگ ۷ ورش
ہوئے یہاں آئے تھے۔ کچھ کال ویتیت ہونے
پر ان کا وواہ ایک بھارتیہ رومن کیتھولک دھرم
انویائی کنیا سے ہو گیا تھا۔ ہندو دھرم میں
تو ان کے لئے کوئی ستھان تھا ہی نہیں چاہے
ہندو یووک عیسائی کنیا سے وواہ کرے اتھوا
ہندو کنیا کا عیسائی یووک سے پانی گرہن سمبندھ
ہو۔ دونوں ہی اوستھاؤں میں لاکھ میں ایک بھی کوئی
ہوتا ہے۔ کنتو آریہ سماج کے پرچار سے دھارا
بدل گئی ہے۔ اکت دمپتی کا ہی نہیں اپتو کتنے
ہی انیہ کا گھر ادھار آریہ سماج نے کیا ہے۔ اب تو
یہ دشا ہو گئی ہے کہ کوئی آریہ یووتی اتھوا یووک
مسلمان اور عیسائی کسی سے بھی وواہ سمبندھ
کرتے ہیں تو انہیں آریہ جھنڈے کے تلے ہی پلتے
ہیں۔ اب ہندو پددلت اتھوا ترسکرت نہیں
اپتو وجیتا کے روپ میں پرگٹ ہونے لگے ہیں
یہ ہے آریہ سماج کا کرانتی مے آکرشن جسے بھارت
کے لوگ بہت کم انوبھو کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ طویل
بھارتیوں اور دالوں کی سمسیاؤں میں انتر ہے
سا ساہو وہ بھی آریہ سماج کے سدھانت
سہنشو کو بھی بھانتی سمجھ گیا ہے۔ اس میں یہ
لیش ماتر بھی جھوٹ نہیں ہے۔ بھارتیہ
سنسکرتی بھاشا، دلیش انوراگ کا آتی پوتر
سروت کہیں ہے تو وہ آریہ سماج میں ہے یہ
بات عیسائی اور مسلمان بھی انوبھو کرنے لگ
گئے ہیں۔ شکشت عیسائی آدمی بھی یہ کہتے
ہوئے بھی سنے جاتے ہیں کہ یدی ویدک دھرم
کا پرچار اس جزیرے میں پورو ہوا ہوتا تو وہ
بھلا عیسائی دھرم میں کیوں پرورشٹ ہوئے ہوتے
یدی جیو کا پرشن نہ ہو تو کل ہزاروں کی سنکھیا
میں ہمارے عیسائی بھائی اپنے پوروجوں کے
پنیت دھرم میں دیکشت ہو جاویں۔ عیسائی
سنتوں کا جال بھارتیوں کو عیسائی بنانے کے
لئے بچھا ہوا ہے۔ کیا یہ کم آشچریہ کی بات ہے
کہ آج ۵۰۰۰ ہزار بھارتیوں میں عیسائیوں کی
سنکھیا ۲۵ ہزار ہے۔ یہ سنکھیا آشچریہ جنک رہی
سے نرنتر بڑھتی گئی ہوتی یدی بھگوان دیانند
کے سیوکوں نے اٹلانٹک مہاساگر کے تٹ پر
ویدوں کا جھنڈا نہ گاڑا ہوتا۔

آریہ سماج پراماریبو ڈچ گانا

یدپی ڈچ گانا میں شریمتی آریہ پرتی ندھی
سبھا ڈچ گانا کے انترگت بہت سماجیں ہیں
اور شریمتی سارودیشک سبھا نے سنسار کے
سمست سماجوں کے نام اس آشے کا سندیش
بھیجا تھا کہ آریہ سماج دوس پرتیک سماج منا وے
پرنتو اس اپنولیش میں اس تیوہار کو سمست
سماجوں میں پرتھک پرتھک منانا کٹھن ہے
سمجھا گیا۔ آسو دھاؤں کے کارن اُچت نہیں
سمجھا گیا۔ نشچیہ کیا گیا کہ شریمتی آریہ پرتی ندھی
سبھا سُورینام اس اُتسو کو پاراماریبو نگر
میں منانے کا آیوجن کرے اور سمست سماجیں
اس کاریہ میں پرتی ندھی سبھا کے ساتھ بھیٹ
سہایتا پردان کریں۔ اس نشچیہ کے انوسار
پرتی ندھی سبھا نے تین دنوں تک ارتھات
۲۶-۲۷-۲۸ مارچ تک لگاتار اُتسو منانا
سنکلپ کیا۔ آریہ سماج پاراماریبو کا وشال اور
بھویہ مندر نرمان ہو رہا تھا اور مندر بنانے
والے کاریگروں نے کاریہ کرتاؤں کو وشواس
دلایا تھا کہ مندر نرمان ۲۰ مارچ تک سماپت ہو
جائیگا۔ اور یہ بھی وچار کیا گیا تھا کہ اسی شبھ
اوسر پر مندر کا اُدگھاٹن کاریہ بھی دھوم
دھام سے سمپادن کیا جائے پرنتو کتنی ہی
انیوار یہ کارنوں سے ۲۵ مارچ تک بھی مندر
نرمان کاریہ سماپت نہیں ہو سکا۔ مندر اُدگھاٹن
اُتسو اس اوسر پر ستھگت کر دیا گیا۔ شری دیانند
اناتھ آلیہ بھون کا نرمان کاریہ سماپت ہو چکا
تھا اور اسی نو نرمت اناتھ آلیہ بھون میں
سماروہ پوروک آریہ سماج دوس منانے کا پربندھ
آیوجن کیا گیا۔ وچار کیا گیا تھا کہ آریہ سماج
پاراماریبو بھومی میں اس اوسر پر ایک بڑا
میلہ لگایا جائے۔ پرنتو ایک تو مندر نرمان
کاریہ سماپت نہ ہونے کے کارن دوسرے مارچ
ماس کے پرتھم سپتاہ سے ہی ورشا رتو
آرمبھ ہو جانے کے کارن دن رات لگاتار
ورشا ہوتے رہنے سے میلہ لگانا بھی بند کر
دیا گیا۔ ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ کو بھی لگاتار
ورشا ہوتی رہی۔ اس لئے نگر کیرتن کا جلوس
بھی بند کرنا پڑا۔ ورشا کے کارن پاراماریبو
کے باہر آریہ نرناریوں کو بھی آنے میں اسودھا
ہوئی تو بھی پریاپت سنکھیا میں ۲۶ مارچ کے
اُتسو کا شبھ آرمبھ ہوا گورو سے آریہ نرناری

ورشا کے کشٹوں کو سہن کرتے ہوئے اس
دیانند اناتھ آلیہ میں ایکترت ہو گئے آ کر لئے آئے
پہنچے۔ باہر کے آریہ نرناریوں کے ٹھہرانے کا
پربندھ شری دیانند اناتھ آلیہ بھون ہی میں
کیا گیا۔ ۲۶ مارچ کو سندھیا کال سے ہی
اُتسو کا کاریہ پربندھ ہوا۔ یگیہ سے شروع ہوا
ورشا ہوتے رہنے پر بھی بہو سنکھیا میں استری
پُرش اُتسو میں شامل ہوئے۔ ۲۷ مارچ کو بارش
ہوتی رہی تو بھی رشی دیانند کے پرتی شردھا رکھنے
بہو سنکھیا نرناریوں کو آکرشت کر سبھا منڈپ بھرا
لا اپستھت کرایا۔ اس دن پرات کال سے ہی
کارروائی آرمبھ کی گئی۔ ہون بھجن تتھا پرارتھنا
کے بعد شریمان پنڈت ایودھیا پرشاد جی نے
رگوید سے ایک سرسوتی سوکت کا پاٹھ کیا اور
لگاتار دو گھنٹے تک اس پر ویاکھیان کرتے رہے
اور مہرشی دیانند کے جیون پر پرکاش ڈالتے
ہوئے اس سوکت کی ویاکھیا کو اتینت ہی منوہر
اور روچک بنا دیا۔ اپستھت جنتا کے ہردیہ
میں ویدوں کے گورو تتھا رشی دیانند کے مانو
جاتی کے کلیان کے لئے جیون کے سمرپن کے بھاو
نے ستھان کر لیا۔ اپستھت جنتا کو اس بات
کا پورن نشچیہ وشواس ہو گیا کہ ویدک دھرم کے انوسار
جیون ویتیت کرنے ہی سے مانو جاتی کا کلیان
ہو سکتا ہے۔ مدھیاہن تتھا شانتی پاٹھ کے
ساتھ پراتہ کال کا کاریہ سماپت کیا گیا۔ سندھیا
سمے بھی برابر ہون بھجن تتھا پرارتھنا سے کاریہ
آرمبھ کیا گیا اور کتنے ہی مہانُبھاووں کے
ویاکھیان ہوئے اس اُتسو میں اپنولیش میں
یہ پہلا ہی اوسر ہے کہ سناتن دھرم اور بھی
پنڈت بھوانی بھیک جی بھی سبھا میں اپستھت
ہوئے تھے۔ سناتنی یہاں آریوں کا پراے
بائیکاٹ ہی کیا کرتے ہیں اور ان کے اُتسو
آدی میں آنا تک دوش گنتے ہیں۔ پرنتو پنڈت
بھوانی بھیک جی نے اس پرتی بندھ کو توڑ کر
بڑا ہی ساہس تھا اپنے ہردیہ کی اُداریتا
کا پریچیہ دیا۔ پنڈت جی بھارت ورش کی
ابھی یاترا کر کے واپس لوٹے ہیں اور وہاں کے
دھارمک تتھا راجنیتک نیتاؤں کے ساتھ
ست سنگ کرنے کا سوبھاگیہ پراپت کر آئے ہیں
اور کلکتہ آریہ سماج کی سوورن جینتی اُتسو میں
بھی شامل ہوئے تھے۔ پنڈت جی نے اپنے
بھاشن میں بتایا کہ سناتنی ہوتے ہوئے بھی انہیں
آریہ سماج سے پریم ہے اور اس بات پر انہیں
ہی کھید کہ اس اپنولیش میں آریوں اور سناتنیوں
میں ساجک کھینچا تانی ہے۔ ست سنگ کے مہتو
پر بولتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ کس پرکار مہرشی
دیانند سرسوتی سوامی ورجانند جی مہاراج کے ساتھ

آگے دیکھو صفحہ ١٨

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

مورخہ ۵ جولائی آریہ سماج لدھیانہ کے ستسنگ میں شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج کا نہایت ہی پربھاؤشالی دھرم اپدیش ہوا۔ حاضرین سے پر تھا۔

پرچار۔ پنڈت ماتھر شرما جی اپدیشک آریہ سماج لدھیانہ شہر اور باہر سماجوں میں ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں۔

سالانہ چناؤ آریہ سماج لدھیانہ

۵ جولائی کو آریہ سماج لدھیانہ کے جنرل اجلاس میں آئندہ سال کے لئے ادھیکاریوں کا انتخاب چناؤ ہوا۔ سبھاسد بڑی بھاری تعداد میں اکٹھے تھے۔

ڈاکٹر بختاور سنگھ جی پردھان۔ لالہ کھوشی لال جی ڈیرہ بی اے وکیل و لالہ منگل سین جی آنند اپ پردھان۔

لالہ بابو رام جی گپتا منتری۔ لالہ اودھو رام جی اپ منتری۔ لالہ کیور چند جی بی اے وکیل ایڈیٹر لالہ بھجو رام منیجر۔ کوشادھیکش پنڈت دشنو دت جی سناتک اپ کوشادھیکش۔ لالہ شانتی سروپ جی ہنگر لائبریرین۔ لالہ دلیپ چند جی بی اے آڈیٹر۔ رائے صاحب بشو پرشاد جی۔ ماسٹر رام لال جی بی اے ہیڈ ماسٹر۔ ماسٹر کشن سنگھ جی جنگھو۔ ڈاکٹر کوشی رام جی منشی پنڈت لبھو رام جی پرشاد ممبران انترنگ سبھا۔

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج ڈھکوٹ کا شوک پرستاؤ

"آریہ سماج ڈھکوٹ کا یہ اجلاس پوجنیہ پروفیسر ڈاکٹر بسنت رام کے پوجنیہ پتا لالہ گوجر مل جی کے سورگباش ہونے پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے اور ڈاکٹر صاحب وان کے پریوار سے ہمدردی گٹ کرتا ہوا اور ان کے دکھ میں شریک ہوتا ہوا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ سورگباش کی آتما کو سدگتی اور ان کے سمبندھیوں کو دھیرج پردان کریں"

اس آریہ سماج ڈھکوٹ نے اپنے اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس کیا۔

آریہ سماج ڈھکوٹ کا یہ اجلاس مہاتما حاکم رام جی بھجنیک سدا آریہ سماج کی اکالی مرتیو پر ہارد کہ شوک پرگٹ کرتا ہے اور اسی کے دیوگ کو آریہ سماج کے لئے ہانی سمجھتا ہوا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ دیا لو پتا سورگباشی آتما کو سدگتی اور اس کے پریوار متعلق سمبندھیوں کو دھیرج پردان کریں۔ (منتری)

آریہ سماجوں کو سوچنا

ایک نوجوان مہندر پرکاش یا مہندر پرتاپ نامی سیالکوٹ کے علاقہ میں آریہ سماجوں میں جا کر تیراندازی کے کرتب دکھاتے ہوئے کہتا ہے کہ بھائی پرمانند جی سے میرا گہرا سمبندھ ہے اور بھائی جی نے کوئٹہ بیرات یتیم بچوں کے لئے ایک آشرم کھولا ہوا ہے اور میں نے ایک سال کے لئے اس آشرم کے لئے اپنی خدمات دی ہوئی ہیں اور وہ بہت سا دھن اکٹھا کر لیتا ہے۔ حالانکہ یہ سب باتیں سولہ آنے جھوٹ ہیں۔ کرتبوں کے لئے چند پیسے دے دینا اور بات ہے لیکن یتیم بچوں کی مدد کے جذبہ کے زیر اثر لوٹا جانا اور بات ہے۔ آریہ بھائی حقیقت سے آگاہ رہیں۔

(دینا لال پنشنر جانکی)

سوچنا

شریمتی میلا دیوی سکھیہ ادھشٹھاتری گرلز آریہ پتری پاٹھشالہ کوئٹہ کے پراویڈنٹ فنڈ کا روپیہ ۱۳/۱۲/۲۷ء آریہ سماج کو وصول ہو گئے ہیں جو ان کے جائز وارث ہوں ان کو پیش کرنے پر روپیہ مل سکتا ہے۔

نوٹ: اس منیجر ہری کرشن آریہ پتری پاٹھشالہ کوئٹہ

ڈھکوٹ میں زبردست شاستر ارتھ

کچھ عرصہ سے سناتنی اپدیشکوں نے یہاں اپنے رسیلے اپدیشوں سے آریہ سماج کے خلاف دراز افشانی کر کے یہاں کی فضا کو مکدر کر دیا تھا اور ایک دو بار انہوں نے اپنے لیکچروں میں آریہ سماج کو شاستر ارتھ کے لئے چیلنج بھی دیا جسے آریہ سماج نے بخوشی منظور کر لیا اور باہمی خط و کتابت سے شرائط طے کر لی گئیں اور ۴ جولائی سے ۵ جولائی تک شاستر ارتھ منظور رہا۔ چنانچہ ۴ جولائی کو شاستر ارتھ شروع ہوا آج کا مضمون یہ تھا کہ وید میں مرتک پتر شرادھ کا ودھان ہے یا جیوت پتروں کا۔ چنانچہ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت منسا رام جی شاستر ارتھ مہا رتھی اور سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت امرناتھ جی اپدیشک کے مابین شاستر ارتھ شروع ہوا۔ ان کے علاوہ سناتنی پنڈت کی امداد کے لئے دیواکر شرما جی اپدیشک و پنڈت سری کرشن جی شاستری و بابا دائین لال جی براجمان تھے اور ادھر آریہ سماج کی سٹیج پر شری پنڈت بدھ دیو جی میرپوری و ٹھاکر امر سنگھ جی شاستر ارتھ رونق افروز تھے۔ نظارہ قابل دید تھا سب سے پہلے پنڈت منسا رام جی نے آریہ سماج کا پکش دہرانے ہوئے مندرجہ ذیل پانچ سوال کئے۔

(۱) چاروں ویدوں میں سے مرتک شرادھ لفظ دکھاؤ۔

(۲) چاروں ویدوں میں سے کوئی ایسا منتر دکھاؤ جس سے ثابت ہو کہ برہمنوں کو بھوجن کرنے سے مرتک پتروں کی ترپتی ہوتی ہے

(۳) پتر شبد جیتوں پر عائد ہو سکتا ہے مرے ہوؤں پر نہیں۔

(۴) کرموں کی بیوستھا پرماتما کے ہاتھ میں ہے وہ نیائے کاری ہے وہ بنا کرم کے پھل نہیں دیتا۔ کئے ہوئے کرموں کا پھل نہیں ملتا۔ کسی کے کئے ہوئے کرموں کا کسی دوسرے کو پھل نہیں ملتا۔ ایسا کرنا بے انصافی ہے۔ وید میں سے کوئی ایسا منتر دکھاؤ جس سے ثابت ہو کہ پرماتما کسی کے کرموں کا پھل دوسرے کو دیتا ہے۔

(۵) وید میں سے کوئی ایسا منتر پیش کرو جس سے یہ ثابت ہو کہ براہمنوں کو شرادھ میں فلاں فلاں جانوروں کا مانس کھلانے سے پتر اتنی اتنی دیر تک ترپت رہتے ہیں۔

پہلے سوال پر پورا زور لگا کر پنڈت امرناتھ جی نے آخر تک کوئی ایسا وید منتر پیش نہ کیا جس میں مرتک شرادھ کا شبد ہو۔ اس سے پبلک پر یہ واضح ہو گیا کہ چاروں ویدوں میں ایسا کوئی شبد نہیں ہے۔

دوسرے سوال پر سناتنی پنڈت نے ایک وید منتر پیش کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ برہمنوں کو بھوجن کھلانے سے سورگ کی پراپتی ہوتی ہے۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ ہم برہمنوں کو بھوجن کرانے کے خلاف نہیں ہیں۔ جو وید اور شاستر کو جاننے والے پچے برہمن ہوں انہیں بھوجن کھلانا چاہیئے کیونکہ دینی اپدیش کے ذریعے جنتا کو سورگ کا مارگ دکھا سکتے ہیں۔ اس منتر میں یہ کہیں بھی نہیں لکھا کہ براہمن کو بھوجن کرانے سے مرتک پتروں کی ترپتی ہوتی ہے۔

تیسرے سوال پر سناتنی پنڈت نے ایک بھی پرمان ایسا پیش نہیں کیا جس سے ثابت ہو کہ پتر شبد مرے ہوؤں پر عائد ہو سکتا ہے لیکن آریہ پنڈت نے یجر وید کے حوالہ سے ثابت کیا کہ پتروں کا یگیہ میں دائیں طرف ان کے آسنوں پر بیٹھنا لکھا ہے یہ صرف زندہ ہی کر سکتے ہیں۔ مردہ نہیں۔

چوتھے سوال پر سناتنی پنڈت نے چند دنیاوی مثالوں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ ایک کے کئے کرم کا پھل دوسرے کو مل سکتا ہے آریہ پنڈت نے جواب میں کہا یہ انسانوں کی باتیں ہیں انسانوں کا علم محدود ہے ان سے بے انصافی ہو سکتی ہے لیکن پرماتما جو نیائے کاری ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ سناتنی پنڈت نے اس کے متعلق آخر تک کوئی وید منتر پیش نہ کیا۔

پانچواں سوال پر سناتنی پنڈت نے کہا کہ شرادھ میں مانس کا کھلانا راکھشسوں کے لئے لکھا ہے جس پر آریہ پنڈت نے مہا بھارت سے راجہ رنتی دیو کی مثال دی اور کہا کہ رنتی دیو راکھشس تھا یا اس کے ہاں بھوجن کرنے والے برہمن راکھشس تھے (منو سمرتی) متسیہ پران وغیرہ کے پرمانوں سے پنڈت جی نے بتلایا کہ کس طرح گئو وغیرہ پشوؤں کے مانس سے پتروں کی ترپتی ہوتی مانی گئی ہے اور کس طرح براہمن لوگ ایسے بھوجن کھایا کرتے تھے۔ کیا یہ سب راکھشس تھے۔ کیا یہ کہنا غلط ہے کہ شرادھوں میں مانس کا ودھان راکھشسوں کا رہا ہے۔ اس پر سناتنی پنڈت نے ستیارتھ پرکاش کا پہلا ایڈیشن پیش کیا جس میں شرادھ میں گئو مانس کھانا لکھا ہے۔ اس پر آریہ پنڈت نے بتلایا کہ ستیارتھ پرکاش کا پہلا ایڈیشن سوامی جی کی نگرانی میں نہیں چھپا اس لئے دھورت لوگوں نے اس کے اندر بہت سی وید ورودھ باتیں ملا دیں جب سوامی جی کو پتہ لگا تو انہوں نے اس ایڈیشن کی تمام کاپیاں جو ان کو مل سکیں جلا دیں اور دوسرے ایڈیشن کو شدھ کر کے چھپایا اور بھومکا میں اس مطلب کا اعلان بھی کر دیا اور پہلا ایڈیشن منسوخ شدہ قرار دیا۔ اب اس ایڈیشن کا پرمان دینا فضول ہے۔ سناتنی پنڈت نے کہا کہ اگر آپ پہلے ایڈیشن کو مستند نہیں مانتے تو اسے دیا سلائی لگا کر دکھا دیں۔ جس پر آریہ پنڈت نے وہ کتاب منگوائی اور پبلک کے سامنے یہ اعلان کیا۔ جب سوامی دیانند جی نے اس ایڈیشن کو خود نذر آتش کر دیا تو اس کے جلانے میں کیا انکار ہے اور یہ کتاب بھی پنڈت کالو رام شاستری سناتن دھرمی اپدیشک کی چھاپی ہوئی ہے۔ اس میں بہت سی باتیں ویدوں کے خلاف ہیں

جو آریہ سماج کو قابل قبول نہیں یہ کہکر پنڈت جی نے اپنے دیا سلائی لگادی اس پر کار بے دریا شکستوں سے سناتنی پردھان پنڈت سری کرشن جی شاستری بوکھلا اٹھے اور گئے وائی تباہی مچانے جسکا جنتا پر بُرا اثر پڑا وہ پبلک پر آریہ سماج کے سدھانتوں کی صداقت کا سکہ بیٹھ گیا اور آریہ سماج کو دگ وجے پراپت ہوئی

۷ جولائی آج سناتن دھرم سبھا اور آریہ سماج کے مابین دوسرا اور شاستر ارتھ تھا۔ پبلک کل سے زیادہ تعداد میں شاستر ارتھ سننے کے لئے پہلے ہی آ پہنچی۔ کل کے شاستر ارتھ کے پردھان پنڈت سری کرشن جی کی وقت کے متعلق بے ضابطیوں کو دیکھکر آج سناتن دھرم سبھا کے ادھیکاریوں نے یہ مناسب سمجھا کہ طرفین کی رضامندی سے ایک دوسرا پردھان بنایا جائے جسکے پاس گھڑی رکھی جائے اور وہی وقت کی پابندی کا دھیان رکھے چنانچہ طرفین کی رضامندی سے بابو لنت لال جی بی اے آنرز کو اس شاستر ارتھ کا پردھان منتخب کیا گیا پردھان نے شاستر ارتھ شروع ہونے سے پہلے دونو مناظروں سے عرض کر دی کہ وہ ایک تو مضمون سے باہر جانے کی کوشش نہ کریں اور دوسرے کسی تیسری پارٹی کو اکسانے کی کوشش نہ کریں۔ چنانچہ وقت پر شاستر ارتھ شروع ہوا آج سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت سری کرشن شاستری اور آریہ سماج کی طرف سے پنڈت بدھ دیو جی میرپوری مناظر تھے آج کا مضمون تھا کیا رشی دیانند کرت گرنتھ وید انوکول ہیں؟ سب سے پہلے پنڈت سری کرشن جی شاستری نے ستیارتھ پرکاش سے نیوگ پرکرن پڑھکر سنایا اور ایک عجیب انداز سے اسکی تشریح کی پھر سوامی جی کے کہا گیا ہے سے بیل کے ساتھ بھوگ۔ مردے کے گوشت کو کھانا۔ مالس بھوجن وچار۔ نیتک میں بکرے کو بیکار رکھنا گرمیوں میں چوٹی کٹانا۔ بچہ جنم کے بعد دائی کے حوالے کرنا۔ موئے چوتڑوں سے اندھے سانپ بکرے وغیرہ اشلیل باتیں پیش کیں اور پنڈت جی سے اسکا ادھاں وید منتر پیش کرنے کا مطالبہ کیا۔ پنڈت بدھ دیو جی نے سلسلہ وار ان سب باتوں کے متعلق وید شاستروں اور پرانوں کی جھڑی لگادی۔ پنڈت جی نے دھاراپرواہ سنسکرت منتروں اور شلوکوں کو سن کر جتنی خش خش کر اٹھی کوئی بات پنڈت جی نے ایسی نہیں جسکے ساتھ پورا پورا حوالہ نہ پیش کیا ہو۔ نیوگ کے بارہ میں پنڈت جی نے وید منتر پیش کرتے ہوئے اسکی تشریح کی پھر پرانوں سے متعدد حوالجات اور مثالیں پیش کیں جسے سنکر پورانک منڈل کے حواس باختہ ہوگئے بیل کے بھوگ کے متعلق پنڈت جی نے بتایا کہ بھوگ کے ساتھ ایوگ شبد لکھی ہے جسے پورانک پنڈت نے جان بوجھکر چھوڑ دیا ہے چنانچہ ایوگ کا مطلب یہی ہے کہ ان سے کھیتی وغیرہ کا کام لیں لیکن وہاں بیل وغیرہ پشوؤں سے بھوگ کی گئی مثالیں پرانوں کی نکال کر دیں۔ اسی طرح پنڈت جی نے دوسرے اعتراضوں کا نہایت مدلل جواب وید اور پرانوں کے حوالوں سے دیا۔ جسے سنکر پورانک پنڈت

بوکھلا گئے اور دیانند بھاو چتراولی جیسے مذموم ٹریکٹ سے ایک تصویر دکھانی شروع کی جس میں پورانکوں نے اپنی شرافت کا دیوالہ نکال دیا ہے جسکے جواب میں پنڈت بدھ دیو جی نے جیرہرن کی ایک تصویر پبلک کو دکھائی جسے دیکھکر پورانک کیمپ میں آگ سی لگ گئی اور شستنام دیر اتر آئے۔ پنڈت سری کرشن جی نے رشی دیانند اور آریہ سماجیوں کو نہایت اشلیل گالیاں نکالنی شروع کیں جسکا مناسب جواب پنڈت بدھ دیو نے پرانوں کے حوالجات سے دیا بس پھر کیا تھا کہ پورانکوں کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور لگے شور مچانے۔ چنانچہ پردھان جی نے بڑی مشکل سے مجمع کو کنٹرول کیا اور پنڈت سری کرشن سے بازپرس کی کہ انہوں نے

بقیہ ودیش میں پرچار صفحہ ۱۶

ست سنگ کرانے بڑے نہان پرش اور اتکت ودوان بن گئے۔ السمت جنتا پر دیا کھیان کا بہت ہی اتم پربھاو پڑا۔ بھارت میں پنڈت جی تنہا تماجی کا درشن کر آئے تھے اور ان کا ایک سندیش پتر چھپا ہوا بھی ساتھ لائے تھے۔ جسے جنتا میں وتیرن کیا گیا اور جنتا کو پڑھ کر سنایا جس کا آشا تھا کہ اس اپدیش میں بھارتیوں کو پرسپر میل ملاپ سے رہنا چاہئے۔ من وچن اور کرم سے پوتر رہنا چاہئے تھا ہندی بھاشا کے پرچار کے لئے ہندی پاٹھ شالائیں تھا پستکالیہ کھولنے چاہئیں وغیرہ۔

اسی اتسو کے اوسر پر یہ قابل ذکر بات ہوئی جو اس اپنولیش کے سمت سناتنی منڈلی نے سنر لیٹڈ تھا اگرچہ سمجھے جاتے ہیں اور ریوا کھنڈ سے کتی واچکوں اور کتھا گو تی پنڈتوں میں سرو اپج سمجھے جاتے ہیں اور جن کے کتبر وسے یہی یہاں کے سناتنی آریہ سماجیوں سے منہ پھیر میں ڈٹا کرتے تھے کھلم کھلا ویدک دھرم گرہن کر لیا۔

اسی سبھا میں دوسری قابل ذکر بات یہ بھی ہوئی کہ شری ماتا نہا دیوی جی کی اور سے گھوشنا کی گئی کہ آریہ ... مار یو کا مندر بھون جس کے زمین کا ... دھن انہوں نے اپنے پاس سے دیا ہے ... ودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کے نام رجسٹرڈ کر دیا جائے۔ مندر کا بھون جس بھومی پر بنایا گیا ہے وہ زمین بھی سارودیشک سبھا کے نام رجسٹرڈ ہے

تاریخ ۲۸ مارچ کو بھی پوروت ہی کارروائی ہوئی اور شانتی پاٹھ کے ساتھ اتسو سمابت کیا گیا۔ اس اوسر پر سارودیشک سبھا دوارا ودیش پرچار کے لئے جنتا سے کچھ دھن سنگرہ کیا گیا جو سبھا کے کوش میں بھیج دیا گیا ہے

بقیہ کہانی صفحہ ۱۳

کیا معلوم سرکار کو ترس آ جائے اور وہ اس کے پتی کو چھوڑ دے؟ اسی امید سے ہر روز پتی کے لئے تازہ آم رکھ چھوڑتی تھی رات کو وہ بستر پر لیٹی لیٹی پتی کے آنے کی آہٹ لیا کرتی۔ ذرا بھی کسی کی آہٹ پاتی تو چونک کر اٹھ بیٹھتی۔ صحن سے نکل کر دروازے تک آ تی۔ چاروں طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتی اور پھر مایوس ہو کر لوٹ جاتی۔

اس کے دروازے پر نیم کا ایک درخت تھا۔ اس کے گھنے سایہ میں پڑوسی دوپہر کو بیٹھا کرتے تھے ان کی خاطر کرنے کے لئے اس کے گھر میں پان سپاری نہ تھی مگر گھر میں ایک گھڑا ٹھنڈا پانی وہ بھر کر رکھ جاتی اور پڑوس کے لڑکوں سے کہہ جاتی کہ کوئی پانی مانگے تو اسے اپنے گھر سے لوٹا لاکر پلا دینا اس کے گھر میں کسی کو گھسنے کی ممانعت نہ تھی چوپال میں گھسنے پر ایک پرانا کواڑ دروازے میں لگا رہتا تھا۔ اس سال رمیش کے سامنے ہی کسی نے اسے اکھاڑ کر چولہے میں ڈال دیا تھا۔ ایک کھاٹ تھی وہ دن کو باہر نیم کے درخت کے نیچے گاؤں والوں کے بیٹھنے کے لئے پڑی رہتی تھی اور رات کو اس کے سونے کے صحن میں آ جاتی تھی۔

گاؤں والوں میں سے کسی نے یہ سوچنے کی تکلیف نہ کی کہ رانی کیا کھا کر جیتی ہے انہوں نے سمجھا تھا۔ رمیش ضرور کچھ گھر میں رکھ گیا ہوگا جب چوری میں پکڑا گیا ہے تب ضرور اس نے پہلے بھی کچھ چرایا ہوگا کون جانے گھر میں کچھ نقدی روپے پیسے بھی کہیں گڑے ہوں؟ اس لئے رانی پر کیا گذر رہی ہے۔ اس پر کسی نے کبھی دھیان نہیں دیا جیٹھ گذرا اور اساڑھ آیا۔ کھیت اور راستے ہریالی سے ڈھک گئے اس نے سوچا شاید سرکار تو تانی ہوئی کا آغاز سمجھکر اس کے پتی کو چھٹی دیدے وہ اور بھی شوق سے پتی کے آنے کا راستہ دیکھنے لگی۔

گاؤں میں سب گھروں کی مرمت ہوئی مگر رانی کا گھر بغیر مرمت ہی رہ گیا اور برسات میں ڈھینے لگا۔

چولہا اسی دن سے نہیں جلا تھا جس دن رمیش پکڑا گیا تھا۔ گھر میں کچھ تھا ہی نہیں جو پکاتی اور کچھ ہوتا تو بھی شاید اس سے پکایا نہ جاتا اکیلی اپنے لئے اس نے کبھی کھانا نہیں پکایا تھا۔ اس طرح وہ دن بدن کمزور اور دبلی ہوتی گئی جب جیتی تب بن کے پاکوں لدے کھڑے آموں کی گٹھلیاں اس نے گھر کے ایک کونے میں جمع کر رکھی تھیں جب بھوک بہت بےچین

کرتی تب دو چار گٹھلیاں توڑ کر کھاتی اور ایک لوٹا پانی پی لیتی۔ گھر کے صحن میں ... کے کنارے پہنچ کر اسی نے کگڑی بودی تھی۔ وہی کی کھیتی تھی باقی ماندہ زندگی کا وہی آسرا تھی وہ اپنے دل میں کہا کرتی — تب تک وہ آ ہی جائیں گے۔ ککڑیاں مزدوری ہو جائیں گی دس پانچ دن آرام سے کھا لیں گے پھر دیکھا جائے گا۔ کھیتوں میں دانہ پڑ گیا ہے محنت مزدوری مل ہی جائے گی۔

اب اس کے لئے دروازے سے اٹھنا بھی مشکل ہو گیا۔ چوپال میں بھی جھاڑو لگاتی کرنا ب اکٹھی۔ ایک دن کا پانی کئی دن پیتی۔ معلوم ہوتا ہے — جیسے اس کے پران ادھر پتی کا درشن کرنے کے لئے اٹکے ہیں۔ مگر گاؤں کی اس بستی میں رانی کو اس طرح موت سے جنگ کرتے ہوئے دیکھکر بھی کسی نے اس سے اس کے دل کا حال نہ پوچھا۔

گنتے گنتے آخر وہ دن بھی آ گیا۔ گاؤں کے لڑکوں نے آ کر خبر دی کہ رمیش آ رہا ہے رانی کے بدن میں ایک دم نہ معلوم کہاں سے طاقت آ گئی پتی کو اس کا جیس دیکھکر دکھ نہ ہو اس لئے اس نے لگا کر بالوں میں کنگھی کی۔ شادی کے وقت کی ایک ساڑھی جسے کہیں کہیں کپڑے نے کاٹ ڈالا تھا پہن لی اور مانگ میں سندور لگا کر صحن میں ادھر ادھر گھومنے لگی وہ پتی کو کھلانے کے لئے ملائم ملائم ککڑیاں توڑنے لگی لیکن یک رمیش نے باہر سے آواز دی — رانی میں آ گیا!!

رانی دوڑ کر اس کے پاؤں سے جا لپٹ گئی مگر رو نہ سکی آج خوشی کی امنگ میں وہ دل کے سارے درد کو ایک دم نکال کر دل کے باہر پھینک دینا چاہتی تھی۔ اس کا گلا بھر آیا۔ وہ کچھ بول نہ سکی۔

رمیش نے اسے اٹھانے کی کوشش کی مگر ارے یہ کیا! وہ اٹھتی کیوں نہیں۔ گاؤں کے ایک بوڑھے آدمی نے کہا — اس کے جسم میں جان بھی ہے جو اٹھے۔ رمیش نے زور سے پکارا — رانی! رانی! اب تو مجھے اس مصیبت میں اکیلا چھوڑ دیگی

مگر رانی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے سوکھے چہرے پر ایک عجیب قسم کی خوشی کھیل رہی تھی گویا وہ رمیش سے کہہ رہی تھی پیارے تم مرد ہو۔ میں نہ رہوں تو بھی تمہیں کھانے کی بہت چنتا بھی نہ رہیگی اور جب کسی طرح پیٹ نہ بھریگا۔ تب اپنے ہی جیسے غریبوں کے گروہ میں چلے جاؤ گے"

وہ محض اپنے پتی کے درشن کے لئے زندہ تھی آج وہ خواہش پوری ہو گئی۔ شاید اسی لئے پران بھی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حرفت و صنعت

قبض کشا گولیاں

آپ نے ریلوے سٹیشنوں پر بہت سی گولیوں کے اشتہار لگے ہوئے دیکھے ہوں گے۔ یہ گولیاں ان گولیوں سے بھی زیادہ مفید ہیں۔
سقمونیا (ردی) ۶ تولہ۔ ایلوہ ۵ تولہ، عصارہ ریوند ۵ تولہ ان تینوں کو الگ الگ خوب باریک کر کے اور پھر باہم ملا کر تھوڑا سا پانی ڈال کر کے جوار سفید کے برابر گولیاں بنائیں۔ ۳ گولی سے ۵ گولی تک رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ یکے بعد دیگرے کھا دیں ... معدہ تمام خرابیوں سے پاک ہوگا

منجن دنداں

بادام کے چھلکوں کو جلا کر نہایت اچھی طرح پیس لیں اور با اطمینان کر لیں کہ اس میں کوئی دار ٹکڑا ہے موجود نہیں ہیں۔ بعد ازاں اس میں سولھواں حصہ صاف نمک اور بیسواں حصہ مرچ سیاہ باریک پیس کر اور چھان کر ملا لیں۔ تھوڑا سا مشک کافور ملا لیں تو ذائقہ اور خوشبو اچھی ہو جاتی ہے۔ ہتھیلی پر منجن رکھ کر دانتوں پر برش سے استعمال کرنا چاہئے پھر پانی ڈال کر کے منہ صاف کر لیا کریں۔

آنکھوں کیلئے لاجواب گولیاں

... ۲ ماشہ۔ پھٹکری بریاں ۲ ماشہ۔ نیلا تھوتھا بریاں ۲ ماشہ۔ سنگ جراحت ۲ ماشہ عرق سونف سبز میں کھرل کر کے گولیاں بنائیں۔ بوقت ضرورت پانی میں گھس کر آنکھ پر صبح شام لگانے سے آنکھ دکھنا۔ خارش و سرخی چشم ہلکا جالا اور پھولا ... آرام ہوتا ہے

ہاضم گولیاں

... ۲ تولہ۔ کالی مرچ ۳ تولہ، نمک سیندھا ... تولہ، ہیرا ہینگ ۶ ماشہ۔ ان کو باریک پیس ... پانی میں اور شکر اگر موسم گرما ہے تو ایک یوم اور اگر موسم سرما ہے تو دو تین یوم رکھنے سے ... پیدا ہو جانے پر گولیاں بقدر نخود بنائیں ... یہ گولیاں کھانا ہضم کرتی ہیں۔ درد ... کیلئے مفید ہیں

داد اور خارش کیلئے مجرب گولیاں

... گندھک۔ مصری ... نوشادر ... کپڑ چھان کر کے تین یوم تک ... کھرل کر کے گولیاں بنائیں اور بوقت ضرورت ...

اپنے دیش کی بات

ہندوستانی موٹر

قریب ڈھائی برس ہوئے اگست ۱۹۳۰ء میں کلکتہ کارپوریشن کی نگرانی میں کلکتہ میں ایک موٹر بننی شروع ہوئی تھی۔ اس موٹر کی مشین اور پرزے وغیرہ سب ہندوستانی رکھنے کا فیصلہ کیا گیا تھا دو سال کی لگاتار محنت کے بعد ستمبر ۱۹۳۲ء میں موٹر بن کر تیار ہو گئی اسے بنانے کا فخر مستری بپن بہاری داس کو حاصل ہوا ہے۔ موٹر پر تین ہزار کے قریب روپیہ خرچ ہوا ہے۔ چار چیزوں کو چھوڑ کر باقی سب چیزیں۔ مشین پرزے وغیرہ کلکتہ میں مستری بپن بہاری داس نے خود اپنی ورکشاپ میں تیار کئے ہیں۔ ان کی ورکشاپ میں نہ آجکل کی مشینیں اور نہ بڑھیا بڑھیا اعلیٰ قسم کے دیگر ذرائع ہی ہیں ان کے اوزار بہت پرانے ڈھنگ کے بتائے جاتے ہیں۔ ان کی خراد کی مشین پرانے ڈھنگ کی ہے۔ ہاتھ کے سہارے کام کرتی ہے اسے بجلی یا بھاپ وغیرہ کے انجنوں سے چلانے تک کے ذرائع کام میں نہیں لائے گئے ہیں۔ ان کی لوہا گلانے اور ڈھالنے کی بھٹی بھی پرانے ہی ڈھنگ کی ہے اور گھر پر ہی تیار کی گئی ہے یہی نہیں۔ وہ نہ تو اعلیٰ درجے کے انجینئر ہی ہیں اور نہ انہوں نے کسی بدیشی موٹر کمپنی میں تجربہ ہی حاصل کیا ہے۔ وہ معمولی درجہ کے میکینک (MECHANIC) بتلائے جاتے ہیں۔ پھر ان کی مشکلات اور معمولی ڈھنگ کے ذرائع کو دیکھتے ہوئے ان کی کوشش کی جتنی بھی تعریف کی جائے۔ کم ہے۔

اپنے ڈھنگ کی پہلی ہندوستانی موٹر ہونے کے باعث قیمت کچھ زیادہ ہوتے ہوئے بھی زیادہ نہیں کہی جا سکتی۔ تجارتی ڈھنگ سے بڑے پیمانے پر بنانے سے اس کی قیمت ضرور ہی بدیشی موٹروں ہی کی مانند ڈیڑھ دو ہزار تک آ سکتی ہے۔ موٹر میں چار سلنڈر والا بارہ چودہ گھوڑوں کی طاقت کا انجن لگایا گیا ہے۔ تیار ہو جانے کے بعد موٹر کی جانچ کی گئی۔ اس کے چلانے میں کسی طرح کی دقت نہیں پڑتی۔ یہ پہاڑیوں پر بھی بڑی آسانی سے چلائی جا سکتی ہے اس کی زیادہ سے زیادہ رفتار ۴۲ میل فی گھنٹہ پائی گئی ہے شکل و صورت میں یہ ٹورسٹ ماڈل (TOURIST MODEL) (یعنی سفری موٹر کے نمونہ) کی ہے اس کے اندر بیٹھنے کا کافی اچھا انتظام ہے۔ ٹانگوں کیلئے بھی کافی گنجائش ہے لوگ اس موٹر پر بڑے شوق کے ساتھ چڑھ رہے ہیں۔ اس کی جانچ بدیشی موٹروں کے مقابلے میں کی جا رہی ہے۔ ان کے مقابلے میں اس میں کچھ خرابیاں بھی ہیں۔ اس میں دیگر بدیشی موٹروں کی نسبت کچھ زیادہ شور ہوتا ہے۔ جانچ کرنے والوں نے موٹر کی بہت تعریف کی ہے۔

مستری بپن بہاری داس نے اپنے معمولی اوزاروں سے موٹر تیار کر کے مغربی دنیا کو حیران و پریشان کر دیا ہے۔ کلکتہ کارپوریشن میں پھر ایک دوسری موٹر بنانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں اس کے ڈیزائن وغیرہ بن چکے ہیں اور موٹر کا پھر ایک دوسرا انجن اور ڈھانچا بھی جلد ہی تیار ہونے والا ہے۔

موٹروں کے ذریعے اس وقت ہر سال اس ملک کے کروڑوں روپے غیر ملکوں کو جاتے ہیں۔ مذکورہ بالا موٹر ستمبر ۱۹۳۲ء میں تیار ہوئی تھی۔ اس مہینے میں ہندوستان میں ۱۲ لاکھ روپے کی موٹر کار ۷ لاکھ کی لاریاں اور ۱۷۲۹ روپے کی موٹر سائیکلیں آئی تھیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان ...

مشہور جہاں طاقت بخش

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون۔ قبض۔ معدہ سست دماغ کی سوزش۔ احتلام۔ بیخوابی۔ بیچینی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن تندرست اور طاقتور بنتا ہے قیمت چالیس گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ۔ سکت دائق روغن کسی بھی وجہ سے عضو مخصوص میں آئی ہوئی کمزوری کجی لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر از سر نو طاقت عضو میں آتی ہے فی ڈبیہ ایک روپیہ

مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

لاہور سے کسی ایجنٹ چاہئے ...

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman umar and Company Karachi

سنساری کی اور

سنکھیا کے اثر کو زائل کرنیوالی دوائی

وارسا (پولینڈ) کے ایک پروفیسر نے ایک ہزار سائنسدانوں۔ ڈاکٹروں اور طلباء کے مجمع میں بہت سا سنکھیا کھا لیا اور ایک گھنٹہ بعد ایک گولی جو اس نے خود تیار کی تھی کھا لی۔ جس سے سنکھیا کا اثر زائل ہو گیا۔ پروفیسر کا دعوےٰ ہے کہ اپنی اس دوائی سے سینکڑوں اشخاص کی جنہوں نے خودکشی کے ارادہ سے سنکھیا کھایا جانیں بچائی ہیں۔

خاموش بندوقیں

چلتے وقت بالکل آواز پیدا نہ ہونے والی بندوقیں اب تیار ہو گئی ہیں۔ ایک قسم کا آلہ بنایا گیا ہے جو گولی والی نالی میں سے تھوڑی سی بالائی ڈر گیس حاصل کرتا ہے اور پسٹن کو آگے دھکیلتا ہے۔ جب گولی بندوق کی نالی میں سے نکلتی ہے تو پسٹن ایک بندھ در کاوٹ پیدا کرنیوالی چیز سے آ کر ٹکراتی ہے اور بندوق چلنے کی آواز کو "خاموش" کر دیتی ہے۔ موجد کا دعوےٰ ہے کہ اس آلہ کے ذریعے ایک پونڈ وزنی گولے رائفلوں کے ذریعے اتنی ہی تیزی سے پھینکے جا سکتے ہیں جس قدر تیزی سے مشین گنیں اور بندوق کے پیچھے کی طرف ہٹنے کی صورت میں "بے ضرر" ثابت ہوتا ہے۔

وائرلیس کے ذریعے بالوں کے کنڈل بنانا

بالوں کو گھنگریالے بنانے کے لئے ایک اور طریقہ ایجاد کیا گیا ہے۔ اس کی رو سے ہر ایک Curler علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے اور ریڈیم سے بجلی سے گرم کر دیا جاتا ہے اور ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم وقفہ کے لئے بالوں پر لگایا جاتا ہے اور ہٹا لینے پر بال گھنگریالے بن جاتے ہیں اور کنڈل زلف چکن ہمیشہ بنے رہتے ہیں اور کنگھی یا سوئیوں وغیرہ سے روزانہ بنانے کی نسبت بہت آسانی اور دیرپا ہوتے ہیں۔

یہ ہیں موٹر کا کاروبار خوب اچھی طرح چل سکتا ہے۔ سرکار کو بھی اس طرف دھیان دینا چاہئے امید ہے کہ ہمیں اپنے ... اور ... جلد ہی ہندوستانی موٹر ... ملا کرے گا۔

سوا ستھ رکھشا

امراض چشم اور انکا علاج

ناخونہ۔ جالا۔ پھولا ناخونہ میں ایک سرخ رنگ یا سیاہی مائل باریک گوشت کا حصہ آنکھ کے کوئے کی طرف پیدا ہوتا ہے۔ پھولا میں سپیدی مثل جھلی کے آنکھ کی پتلی پر پیدا ہوتی ہے

(۱) نمک لاہوری کی سلائی بنا کر آنکھوں میں روزانہ تین مرتبہ پھیرا کریں۔ جالا۔ پھولا رفع ہوگا۔

(۲) نوشادر باریک کھرل کرکے سفیدی دور ہو جاتی ہے۔

(۳) ہلدی کی گانٹھ کو خوب باریک لیموں کے رس میں بارہ گھنٹے کھرل کریں۔ یہ سرمہ کے مقابلہ کا نسخہ ہے۔ اس سے نگاہ کی کمزوری پھولا اور جالا سب دور ہو جاتے ہیں۔

(۴) بارہ سنگھے کے سینگ کا برادہ کرکے لیموں کے پانی میں نہایت باریک کھرل کرکے گولیاں بنائیں۔ گولی کو گھس کر لگانا جالے کو مفید ہے

(۵) کف دریا مثل سرمہ کرکے آنکھوں میں لگانے سے جالا۔ پھولا دور ہو جاتا ہے۔

ڈھلکا (۱) ہلیلہ سیاہ، مازو کو پانی میں پیس کر گولیاں بنائیں اور بوقت ضرورت گولی پانی میں گھس کر آنکھوں میں اور آنکھ کے ارد گرد لگایا جائے

(۲) روئی کی بتی سات مرتبہ دھتورے کے پانی میں تر کرکے کاجل لگائیں۔ اس کاجل کو آنکھ میں ڈالا کریں۔

(۳) زعفران کو عورت کے دودھ میں کھرل کرکے آنکھ میں ڈالا کریں۔ آنکھوں سے پانی جانے کے واسطے مفید ہے

آنکھ کا دکھنا (۱) پھٹکری ایک ماشہ باریک پیس کر دو تولہ پانی میں حل کرکے رکھیں اور بار بار ڈالتے رہیں بعد ازاں چھان کر شیشی میں رکھیں اور ایک دو قطرے آنکھوں میں ٹپکائیں۔ بہت جلد آرام ہوگا۔ درد اور سرخی جاتی رہیگی

(۲) کیکر کے پتوں کی ٹکیہ بنا کر باندھنے سے درد میں تسکین ہو جاتی ہے۔

(۳) چاکسو کو گدھے کی لید کے ہمراہ پکائیں اور جب چھلکا اتر جائے تو خشک کریں اور باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالیں

(۴) افیون کو عورت کے دودھ میں حل کرکے آنکھ میں ٹپکائیں۔ درد چشم جاتا رہیگا

(۳) سہانجنہ کے پتوں کا عرق شہد میں ملا کر آنکھوں میں لگائیں اور اوپر سے کپڑا باندھ کر سو رہیں۔ صبح کھولیں۔ تین دن میں آرام ہوگا

(۴) مغز گھیکوار تین ماشہ۔ افیون ایک رتی ملا کر کپڑے میں باندھیں اور پانی سے تر کرکے آنکھوں پر پھیریں اور قطرے آنکھ میں ٹپکائیں درد کو بہت جلد آرام ہوگا۔

چہرے کو خوبصورت بناؤ

کچھ ایسی بھی ورزشیں ہیں۔ جنہیں باقاعدہ کرنے سے چہرے کی خوبصورتی بڑھ جاتی ہے۔ نیچے دو ایسے ہی آسان طریقے بتلائے جاتے ہیں :-

ہموار جگہ سیدھے کھڑے ہو کر منہ کھول دو اور سر کو پیچھے کی طرف لٹکا دو اور پھر منہ کو بند کر دو۔ اس سے گلے اور ٹھوڑی کی رگیں تن جائیں گی اور خون کا دورہ ٹھیک ہونے لگیگا۔ یہ عمل کم سے کم ۱۰-۱۲ مرتبہ کرو۔

دوسرا عمل بھی اسی سے ملتا جلتا ہے۔ کسی اونچے آسن پر چت لیٹ جاؤ اور منہ کھول کر گردن آسن کے کنارے لٹکا دو۔ پھر منہ کو پہلے کی طرح بند کر دو۔ اس عمل سے بھی وہی فائدہ ہوگا جو اوپر کے عمل سے۔

پاؤڈر سے زکام ہو جاتا ہے

ہمارے ملک میں پاؤڈر کا رواج خوب بڑھ گیا ہے "فیس پاؤڈر" اور ٹوتھ پاؤڈر تو تھے ہی لیکن اب اور بھی کئی قسم کے پاؤڈر نکل گئے ہیں۔ سارے بدن میں ملنے کا پاؤڈر۔ بال صفا پوڈر۔ بالوں کو چمکیلا بنانے کا پاؤڈر وغیرہ وغیرہ کتنی ہی قسم کے پاؤڈر بن گئے ہیں۔ لوگ انہیں خوب لگاتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ پاؤڈر سے فائدہ کے بجائے نقصان ہی زیادہ ہے۔ پاؤڈر لگانے سے پہلے تو چہرہ صاف اور خوبصورت دکھائی دینے لگتا ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ جب کئی سال گذر جاتے ہیں اور عمر بھی ڈھلنے لگتی ہے تو پاؤڈر اپنا اثر دکھلاتا ہے — چہرے پر جھریاں پڑ جاتی ہیں اور چھوٹے چھوٹے بعد کے چھید صاف جھلکنے لگتے ہیں۔ اس طرح

پاؤڈر قدرتی خوبصورتی کو تو مارتا ہی ہے ساتھ ہی وہ صحت کے لئے بھی مضر ہے حال ہی میں برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن کے تجربہ کار ڈاکٹروں نے اعلان کیا ہے کہ پچھلے چند سال سے جوان عورتوں کو زکام بہت ہوتا ہے۔ اسکی وجہ وہ یہ بتاتے ہیں کہ آجکل جوان عورتیں چہرے پر پاؤڈر خوب لگاتی ہیں۔ فیس پاؤڈر میں ایک ایسی بوٹی کا چورن ہوتا ہے جو بڑی آسانی سے زکام پیدا کر دیتی ہے ناک سے سیگرٹ کا دھواں نکالنے سے بھی اکثر زکام ہو جاتا ہے

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ

کے بارہ میں ہری سی رائے کی رائے

میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا۔ تمام دوائیاں اعلےٰ پیمانہ پر سائنٹیفک طریقوں سے بنائی جاتی ہیں اور دوائیوں کی نہ صرف صوبہ میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان سے باہر بھی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔

ادھیکش جوگیش چندر گھوش آیوروید شاستری سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ

زبردست اکٹرایس کے بڑی تعداد

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی جنتری والوں کا ہندوستانی سیج کارخانہ

صیغہ نمبر ۸

پوسٹ بکس ۵۵ کلکتہ

STAR TRADE MARK REGD

اسٹار ٹریڈ مارک

دماغ کی تراوٹ

Regd

کیشن راج

واٹر پریپارڈ پالش کے نمونہ کا بکس

کم قیمت میں ہمارے یہاں کی مفید چیزوں کی آزمائش ہو سکے۔ اس لئے ہم نے روزانہ مصرفی چیزوں کا یہ بکس تیار کیا ہے اس میں مندرجہ ذیل چند آٹھ قسم کی چیزیں بطور نمونہ دی گئی ہیں۔

(۱) دنت مکتا (دانت کا منجن)
(۲) کیش دھونا (سر دھونے کا مصالحہ)
(۳) کیش راج (سر کے تیلوں کا راجہ)
(۴) ہیل اک صابن (دوا آمیز)
(۵) نہارنی اسنو (بڑے خوشبودار)
(۶) نہارن پوڈر
(۷) او ڈو نہارن (عطر دل آمیز)
(۸) ڈاکٹر سک لونڈر (لسنس مشک آمیز)

قیمت فی بکس ایک روپیہ چھ آنہ ۱؍۶
ڈاک محصول ۱؍

سر کے تیلوں کا راجہ

اس میں وائٹ آئل نہیں ہے اسی لئے یہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ دیگر تیلوں کے نسبت یہ کہیں زیادہ فائدہ مند ہے۔ کیونکہ یہ صرف خوشبودار ہی نہیں ہے بلکہ دوا آمیز بھی ہے

دماغ کو ٹھنڈا اور بالوں کو مضبوط کرنے میں یہ مثل ہے اس سے روسی اور خشکی دور ہوتی ہے۔ اس کے مفید ثابت ہونے پر نمائشوں سے بہتیرے تمغے اور سرٹیفکیٹ عطا ہوئے ہیں استعمال کرکے فائدہ اٹھائیے

قیمت فی شیشی ۱۳؍
محصول ڈاک ۱۰؍

نمونہ ۲؍ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے

نوٹ: دوائیں ہر جگہ ملتی ہیں خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ٹا پر نام ضرور دیکھ لیا کریں

(۱) لاہور ایجنٹ: مینیجر پیسہ اخبار

(۲) امرت سر کے ایجنٹ: ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

PRAKASH LAHORE

کرنونتو وشوم آریم

سالانہ چندہ ۵

ممالک غیر سے ۶

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مُول پرمیشور ہے

۲- ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے

۴- ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا

۷- سب سے پریتی پورک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے

۹- ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے، کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں

جلد ۳۲ | اتوار ۱۲ اساڑھ سمت ۱۹۹۳ | مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۹

پربھات پھیری

اٹھو۔ اٹھو۔ ہندوستاں
اپنا اونچا استھان
ماتری بانی ہندی کا گورو
نشٹ ہوئی جب ہند۔ اہندی
ماتری بانی ہندی کو تج تم
اور لوگ بھی کرتے ہیں کیا
چھوڑ گاڑھ ندرا کو اب تو
ایک سور میں سب گائیں

جگ کر جگ میں پھر وہ لے لو
اٹھو۔ اٹھو ہندوستان
رکھ لو وے کر پران
کہاں تمہارا رو ترلان۔ اٹھو۔ اٹھو ہندوستان
کرتے اردو مان!
ہندی کا سمان؟ اٹھو اٹھو ہندوستان
جاگ جاگ نادان
ہندی گورو گان؟ اٹھو اٹھو ہندوستان

سبک لال آریہ [illegible]

اُپنشد گاتھا

پرشنو پنشد

چھٹا پرشن

سکیش نے مہرشی پپلاد کو کہا۔ ہے بھگون ہرنیہ نام راج پتر نے مجھ سے پوچھا تھا کہ تو سولہ کلا والے پرش کو جانتا ہے۔ میں نے اس کمار کو اتر دیا۔ میں اس پرش کو نہیں جانتا۔ یدی میں اُسے جانتا ہوتا تو تجھ سے کہہ دیتا۔ میں جھوٹ نہیں بولتا۔ کیونکہ جھوٹ بولنے والا مُول سمیت سوکھ جاتا ہے۔ یہ سن کر وہ راج پتر چلا گیا۔ ہے بھگون۔ اب وہ پرشن آپ سے میں پوچھتا ہوں کہ وہ سولہ کلا والا پرش کہاں ہے؟ مہرشی پپلاد نے اتر دیا ہے سومیہ۔ وہ پرش جس میں سولہ کلائیں پرگٹ ہوتی ہیں وہ اس شریر میں ہی ہے۔

ایشور نے اپنی اچھیا سے نمن پرکار سولہ کلاؤں والا جگت اتپن کیا۔

سب سے پہلے پران اتپن کیا اور پران سے شردھا کو بنایا۔ اس کے پیچھے آکاش۔ وایو۔ اگنی۔ جل۔ پرتھوی اور اندریہ رچے۔ پھر من۔ اس کے پیچھے ان اتپن کیا۔ ان سے شکتی پھر تپ اس کے پیچھے منتر ارتھات شاستر پال پرگٹ کیں۔ پھر کرم۔ لوک اور لوکوں میں نام کو رچا۔ یہی سولہ کلائیں ہیں۔

جس طرح ساری ندیاں بہتی ہوئی سمندر کی اور ہی جاتی ہیں اور سمندر میں پہنچ کر اسی میں ہی لین ہو جاتی ہیں اس سمے ان کے نام اور روپ سب مٹ جاتے ہیں اور ان کو سمندر ہی کہا جاتا ہے

اسی پرکار سروساکشی پرماتما کی اوپر کہی گئی سولہ کلائیں اسی سے پرگٹ ہو کر پھر اسی میں چھپ جاتی ہیں۔ ان کے نام روپ نہیں رہتے۔ اس سمے کیول پرماتما ہی رہ جاتا ہے۔ اسی پر یہ شلوک کہا ہے جیسے رتھ کے دُھرے میں ارے لگے ہوتے ہیں اسی طرح اس برہم میں ساری کلائیں ٹھہری ہوئی ہیں۔ اس جاننے یوگیہ پرش کو تم جانو؟ جس سے تم کو مرتیو پیڑت نہ کرے۔

مہرشی پپلاد نے ان شششیوں کو کہا کہ میں اس پربرہم کو اتنا ہی جانتا ہوں۔

یہ سن کر ان شششیوں نے مہرشی کی بڑی استتی کی اور کہا کہ آپ ہی ہمارے پتا ہیں۔ جو آپ نے ہمیں اودیا سے پار اتارا ہے۔ ہم آپ کو ہمارا نمسکار ہے۔

پرشنو پنشد سماپت

ویدامرت

اوم

رگوید — یجروید — سام وید — اتھروید

ओं धृष्टिरस्यपाऽग्ने अग्निमामादं जहि निष्क्रव्याद्ं सेधा देवयजं वह। ध्रुवमसि पृथिवीं दृंह ब्रह्मवनि त्वा क्षत्रवनि सजातवन्युपदधामि भ्रातृव्यस्य वधाय ॥ (यजु० अ० १ मं० १७)

(یجروید ادھیائے پہلا منتر ۱۷) رشی پرمیشٹھی پرجاپتی — اگنی دیوتا

لفظی ترجمہ (اگنے) پرمیشور (آپ) (دھرشٹی) اتینت بلے خوف (اسی) ہو (سوآمادم) کچے پدارتھوں کو پکانے والی دلش کر دیا دم؟ پکے ہوئے جسم (راکھ) وغیرہ پدارتھوں کو جلانے کے ناقابل (دیوییم) عالموں اور اعلیٰ اوصاف کا ملاپ کرانے والی (اگنم) بجلی روپی اگنی کو (سیدھ) سدھ کیجئے اس کا علم ٹھیک ٹھیک آ جاوے تاکہ دکھوں کا (باپ جھی) نا نش ہو جاوے اور آنند کی (آدہ) پراپتی ہو (دھروم) اسے پرمیشور آپ یقینی سکھ دینے والے (اسی) ہو (پرتھویم) زمین اور اس پر رہنے والے پرانیوں کو (درہنہ) اعلیٰ اوصاف والے بنائیے (بھراترویہ) دولش کرنے والے دشمنوں کو (ادھا ئے) نا نش کرنے کے لیے (برہمونی) عالموں کشتریوں بہادروں اور (سجات ونی) سب پرانیوں کو (توا) سکھ دینے والے (توا) آپ پرمیشور کو (اُپ ددھامی) اپنے ہردے میں اُستھاپن کرتا ہوں۔

تشریح مہرشی دیانند جی نے اس منتر کے بھی دو ارتھ کئے ہیں ایک پرماتما کے سمبندھ میں اور دوسرا بھوتک اگنی کے وشے میں سمرشکتیمان پرمیشور نے اس اگنی کو آم یعنی کچے پدارتھوں کے جلانے والا بنایا ہے اس لئے بھسم روپ پدارتھوں کے جلانے کو یہ آگ ناقابل ہے۔

جس اگنی سے منش کچے پدارتھوں کو پکاتے ہیں۔ جس سے پرانیوں کی کھائی ہوئی خوراک جسم میں پکتی ہے اور جس سے مُردہ جسم کو جلاتے ہیں اس کو نش کرویات اگنی کہتے ہیں اس اگنی سے ہی بجلی بنی ہے اسی سے بعض ذخیرہ کو تیار کرنے والا سُورج بنا ہے اس سے دھرم وید کی ستشکتا سار ٹھیک ہوتی ہے اسی واسطے منشوں کو چاہیئے کہ اگنی کے گنوں کو اچھی طرح جان کر ان سے فائدہ اٹھائیں

آپ بیتی

میرے ایک متر تھے میری ان سے اکثر اس بات پر بحث ہوا کرتی کہ انسان فطرتاً خود غرض ہے یہ خود غرضی اس کے بس کی بات نہیں۔ وہ اس بات کے قائل تھے کہ خود غرضی انسانی فطرت میں شامل نہیں بلکہ یہ کسی کی عادت بھی ہو سکتی ہے میں چونکہ یہ مانتا تھا کہ انسان میں خود غرضی ہے ضرور تھوڑی ہو یا زیادہ عادتاً ہو یا فطرتاً ہے سب میں۔

اس متر کے میں نے کچھ روپے دینے تھے۔ وہ ایک بار اپنے روپے مانگنے آئے۔ وہ ان کی کتابت کی اجرت تھی۔ میرے پاس تھے ضرور لیکن میں یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ انسان کس قدر خود غرض ہے انہیں میں نے ٹال مٹول میں دو چار بار صبح و شام آنے پر مجبور کیا مجبور نہیں کیا بلکہ یوں کہئیے کہ وہ روپے لینے کے لئے ہی آتے رہے۔ آخر جب کئی بار وہ جب آئے تو میں نے انہیں ان کی اجرت دیکھا دی۔ ان کے پاس میرے کام کی دو کاپیاں لکھی پڑی تھیں۔ روپیہ لے جانے کے روز ہی وہ کچھ گراموفون ریکارڈ بھی ساتھ لے گئے اور وعدہ کیا کل صبح ہی واپس کر دوں گا۔ میں نے اس وعدے پر دے دئے۔ ساتھ ہی تاکید کی کہ مجھے کل دونوں کاپیاں اور ریکارڈ ضرور بھیج دینے چاہئیں میں نے جالندھر جانا ہے۔ لیکن میں نے دیکھا۔ کل آئی چلی گئی چوتھی اسی طرح چار روز بیت گئے کوئی نہ آیا میں نے رقعہ لکھا کہ یہ ہے میرے کشٹ کا سمر تھا۔ جب آپ نے روپے لینے تھے آپ چار روز آتے رہے لیکن جب مجھے غرض تھی تو ایک بار بھی نہیں آئے۔ یہی خود غرضی ہے۔ اور انسان فطرتاً خود غرض ہے۔ اپنے متر کو دکھ نہیں دیا مگر میں ان کی جگہ ہوتا تو ایسا ہی کرتا۔ ہا بیتی

چُنے ہوئے پھول

(۱) تم موت سے مت ڈرو کیونکہ موت ان کو بھی چھوڑ تو نہیں دیتی جو اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ یہ یتن کرو کہ تم جنم ہی نہ لو۔ کیونکہ جب تم جنم نہ لوگے تو مرتیو بھی تم کو نہیں ستائیگی۔ یعنی موکش پد کے حاصل کرنے کا یتن کرو تاکہ جنم اور مرن کے بندھن سے چھٹکارا ہو اور پرماتما کا ہر وقت سمرن کرتے رہو تاکہ کسی پرکار سے تمہیں بھے نہ ہو۔

(۲) وہ دان کو دان دینے والا پرش بھی ترجاتا ہے اور وہ دان کو بھی تار دیتا ہے لیکن مورکھ کو دان دینے والا آپ بھی ڈوبتا ہے اور اس کو بھی ساتھ لے ڈوبتا ہے۔

(۳) وہ منش نہیں ہیں۔ پشو ہیں۔ بلکہ پشوؤں سے بھی بدتر ہیں جو کہ دکھ کو سکھ مان لیتے ہیں جیسا کہ ایک منش جانتا ہے کہ داد کے کھجلانے سے زخم بڑھ جائے گا۔ مگر وہ اس سمے آرام محسوس کرتا ہوا جان بوجھ کر اس کے پرینام سے واقف ہوتا ہوا اسے کھجلائے جاتا ہے۔ یوگی بھرتری نے کیا اچھا کہا ہے کیڑے پتنگے نہ جان کر ہی شمع پر گر کر بھسم ہو جاویں گے گرتے نہیں اور بھسم ہو جاتے ہیں۔ مگر منش جان بوجھ کر پاپ ساگر میں گرتے ہیں اور پیڑا پاتے ہیں۔ وہ تو پتنگوں سے بھی بدتر ہیں۔

(۴) مبارک ہیں وہ پتر جو سرون کی طرح بوڑھے ماتا پتا کی سیوا دل و جان سے کرتے ہیں اور ان کی سیوا میں پرانوں تک کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ دھکار ہے ان پتروں پر جو کہ اپنے ماتا پتا کے پتری رن کو بھول کر ان کی پرواہ نہیں کرتے

(۵) ست کی تلوار لوہے کی تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے کیونکہ لوہے کی تلوار کو زنگ لگ جاتا ہے۔ مگر ست کی تلوار اس نقص سے بری ہے اس لئے ست وادی پرش دشٹ لوگوں سے کہیں نہیں ڈرتا۔

(۶) آہا۔ وہ پرش کیسا مورکھ ہے جو کہ پاپ سے دھن کما کر دھرم کے کاموں میں لگاتا ہے۔ اس خیال سے کہ اس کا پھل مجھے اچھا ملیگا۔ شوک وہ دگنا پاپ کرتا ہے کیونکہ ایک تو وہ اپنی آتما کا ناش کرتا ہے اور ساتھ ہی دھرم کو بھی کھو بیٹھتا ہے۔ پاپ کے کمائے دھن کو دھرم میں لگانا ایسا ہے جیسا کہ امرت میں وش ملانا یا دودھ میں کانجی

(۷) جو منش ہو کر ست کی تلاش کرتا ہے اور جب کی آنکھیں تعصب سے بند ہیں وہ صداقت کو کدا چت نہیں دیکھ سکتا۔

تعصب دور کن از دل اگر وصل ایشور خواہی

نتھو رام منیلاج؟ نند آشرم لدھیانہ

سنسار کی گتی

مسٹر کے ایل گابا پھر گرفتار کر لئے گئے

لاہور ۲۲ جولائی ۔ مسٹر کے ایل گابا کو آج شام پھر پولیس نے اپنی حراست میں لے لیا ہے ۔ لاہور سے ہدایات پہنچنے پر ان کی پچاس ہزار کی ضمانت منسوخ کر دی گئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ کو عنقریب لاہور لایا جائیگا

سر سکندر حیات لاہور پہنچ گئے

لاہور ۲۲ جولائی ۔ سر سکندر حیات خاں آج صبح شملہ میل کے ذریعہ یونینسٹ پارٹی لاہور کے ممبروں کی میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے شملہ سے لاہور پہنچ گئے

ملتان میں زلزلہ کے تین جھٹکے

ملتان ۲۲ جولائی) کل رات کے ۹ بجے یہاں زلزلے کے تین جھٹکے محسوس کئے گئے بہت سے لوگ ڈر کے مارے مکانوں سے باہر نکل آئے ۔ دوسرا جھٹکا بہت زبردست تھا

دلت جاتیوں کے لیڈر مسٹر راج بھوج کی اپیل

نئی دہلی ۲۰ جولائی ۔ مسٹر راج بھوج نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں دلت جاتیوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور ڈاکٹر امبیدکر کے پیچھے نہ چلیں ۔ دلت جاتی فنڈ کے موجودہ انتظام کا طریقہ اچھا نہیں اس کے لئے مشاورتی کمیٹی بنائی جائے جس میں دلت جاتیوں کے نمائندوں کی اکثریت ہو اس وقت فنڈ کا انتظام اعلےٰ ذات کے ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے ۔

کھلاڑی کو بذریعہ ہوائی جہاز برلن بھیجا جائیگا

شملہ ۲۰ جولائی انڈین آلمپک ہاکی ٹیم کے ممبر کی طرف سے جو آج کل برلن میں ہے تار موصول ہونے پر جہلم میں مقیم ۱۴ پنجابی رجمنٹ کے سپاہی نائک لیاقت اور شاہ دوار) کو بذریعہ ہوائی جہاز برلن بھیجنے کا انتظام کیا جا چکا ہے نائک لیاقت دارا شاہ کے وہاں جانے سے ہاکی ٹیم مضبوط ہو جائے گی ۔

بنگال میں ہندوؤں کی جدوجہد

کلکتہ ۲۱ جولائی ۔ بنگال میں ہندوؤں کی طرف سے کمیونل ایوارڈ کے خلاف جو جہاد شروع ہے ۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اس سے زیادہ زور شور سے جاری رکھا جائے گا ۔ پچھلے دنوں ڈاکٹر ٹیگور کی صدارت میں ٹاؤن ہال میں جو جلسہ منعقد ہوا تھا ۔ اسی نمونہ کے جلسے صوبہ کے دیگر شہروں میں منعقد کئے جائیں گے ۔

ابی سینیا اور اٹلی کی افواج کے درمیان پھر زبردست جنگ چھڑ گئی

قاہرہ ۲۱ جولائی ۔ مصری سفارتخانہ عدلیس ابابا سے دفتر خارجیہ کو بذریعہ تار ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ابی سینیا کی وہ فوج جس کی راس کاسا پہلے کمان کرتا تھا ۔ جنوب کی طرف سے عدلیس ابابا کو بڑھ رہی ہے ۔ خود راس سیوم ایک اور جانب سے پیش قدمی کر رہا ہے ۔ اس وقت تک جو حالات موصول ہوئے ہیں ۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اطالوی اور ابی سینین افواج کے درمیان زبردست جنگ ہو رہی ہے اور دونوں کا بھاری نقصان ہوا ہے ۔ جبوتی (بذریعہ ڈاک) ابی سینیا میں بے قاعدہ جنگ جاری ہے ۔ کئی ہزار جنگجو سپاہیوں پر جو ہرار میں جمع تھے ۔ حال ہی میں اطالوی ہوائی جہازوں سے بمباری کی گئی ۔ راس دستا جو جنوبی ابی سینیا کی فوج کا کمانڈر تھا اور دیگر سردار جو مغرب کی جانب سے بڑھ رہے تھے ۔ اب پیچھے ہٹ گئے ہیں ۔ ریڈ کراس کی ایک یونٹ یہاں پہنچ گئی ہے اور بذریعہ ٹرین عدلیس ابابا جا رہی ہے

منعقد کئے جائیں گے ۔

مسجد شاہ چراغ کے گرد جنگلا لگا دیا گیا

حکومت پنجاب نے مسجد شاہ چراغ (مشن کورٹ والی عمارت) خالی کر دی ہے اور مزار و مسجد شاہ چراغ کے چاروں طرف جنگلا لگا دیا ہے جنگلہ کی حدود میں کوارٹرز بھی شامل ہیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ انجمن اسلامیہ پنجاب نے ابھی تک مسجد کو اپنے قبضہ میں نہیں لیا ۔ کیونکہ حکومت اور انجمن کے درمیان کوئی تصفیہ نہیں ہوا ۔ جن کی بنا پر حکومت نے چند شرائط پیش کی تھیں ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی ایک کانفرنس ہوگی جس میں ان صورت حالات پر غور ہوگا ۔

پنڈت جواہر لال کے خلاف کارروائی کرنے سے انکار

شملہ ۲۱ جولائی ۔ اسٹار آف انڈیا کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے پنڈت جواہر لال کی سیاسی سرگرمیاں بند کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔ ایگزیکٹو کونسل کے کئی ممبر عرصہ سے وائسرائے پر زور دے رہے تھے کہ وہ پنڈت جی کی سرگرمیاں بند کرا دیں ۔ لیکن لارڈ لنلتھگو نے انڈین نیشنل کانگرس کے صدر کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کئے جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ۔

مشہور کرکٹ کھلاڑی مسٹر امرناتھ لاہور میں

لاہور ۲۱ جولائی ۔ کرکٹ کا مشہور کھلاڑی امرناتھ آج صبح ۷ بجکر ۵۶ منٹ پر پنجاب ایکسپریس کے ذریعہ دہلی سے لاہور پہنچا ۔ اس کا استقبال کرنے کے لئے ڈیڑھ صد کے قریب اصحاب ریلوے سٹیشن پر موجود تھے ۔

جہاز آگ کی نذر ہو گیا

مدراس ۲۱ جولائی ۔ کل رات کراچی سے کوکناڈا جاتے ہوئے ایس ایس گرادا جہاز کو آگ لگ گئی ۔ انتہائی کوشش کے باوجود آگ پر قابو نہ پایا جا سکا آخر جہاز کو چھوڑ دینا پڑا اس آتشزدگی سے لاکھوں روپیہ کا نقصان ہو گیا ہے ۔

گورنمنٹ نے ہوڑہ پل کے ٹھیکہ کی تصدیق کر دی

کلکتہ ۲۰ جولائی) معلوم ہوا ہے کہ ہوڑہ کے پل کی تعمیر کا ٹھیکہ کلیولینڈ برج اینڈ انجنیئرنگ کمپنی کو دیا گیا ہے اور گورنمنٹ بنگال نے ہوڑہ پل کے کمشنروں کی سفارشات پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے

انڈو جاپانی معاہدہ کے سلسلہ میں بات چیت

شملہ ۲۰ جولائی) معلوم ہوا ہے کہ آج سر سٹوارٹ نمائندہ گورنمنٹ اور مسٹر ڈی سزاوا نمائندہ گورنمنٹ جاپان کی باضابطہ بات چیت ہوئی اور اس سوال پر غور کیا گیا کہ انڈو جاپانی تجارتی معاہدہ کا دائرہ کار اور گفت و شنید کا ایجنڈا ایک ہو ۔

ہندوستانی جیوٹ اور برطانوی کپڑا

شملہ ۲۰ جولائی بعض حلقوں میں یہ تجویز کی گئی ہے کہ چونکہ ہندوستان کے برطانوی سوتی مال پر محصول لگا دیا گیا ہے اس لئے جوابی کارروائی کے طور پر ہندوستان میں ہندوستانی جیوٹ پر ٹیکس لگایا جائے ۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ جب تک معاہدہ اوٹاوہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہ ہو جائے ۔ محصولات میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جائے گی ۔

سپین کی بغاوت کا اثر

(لنڈن ۔ ۲۱ جولائی) سپین میں ابھی تک گڑبڑ ہے بغاوت فرو ہونے میں نہیں آتی ۔ جبرالٹر پر انگریزوں کا قبضہ ہے ۔ اس لئے وہاں انگریزوں کی بھی کافی آبادی ہے ۔ محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے کہ جنگی جہازوں کے پہلے سکوارڈروں کو حکم دے دیا گیا ہے کہ ایک جنگی جہاز بارسیلونا کو بھیج دیا جائے اور ایک پالما کو ۔ چنانچہ ایک جنگی جہاز ایلیفیون کو جو آج انگلستان سے افریقہ کو روانہ ہوا ہے ہدایت کی گئی ہے کہ جبرالٹر پہنچے

قبرستان میں بچہ دفن نہ کرنے دیا

اطلاع ملی ہے کہ ایک مرزائی بیٹا لیکا یک مر گیا باپ نے لڑکے کی لاش کو اپنے ہاتھوں پر شہر کے جملہ مسلم قبرستانوں میں لے گیا ۔ لیکن ہر جگہ اس کے بچے کے دفنانے پر اعتراض کیا گیا کہ تم احمدی ہو اس پر والد نے پولیس کی مدد چاہی ۔ جس نے آدھی رات کے وقت بلاق سنگھ کے قبرستان میں بچہ کی لاش دفنا دی ۔ احراری لیڈر جتھے لے کر موقعہ پر آ گئے ۔ ڈپٹی کمشنر نے مشتعل مجمع کو منتشر ہونے کا حکم دیا ۔ لیکن مجمع وہاں سے ہلا تک نہیں ۔ اس پر ایک نرم سا لاٹھی چارج کیا گیا اور مجمع کو قبرستان سے باہر نکالا گیا ۔

نوٹس

ایک آریہ سوشیل کنیا جو کہ گھر کے کام کاج میں چتر ہے ہندی رتن ہندی کی ساتویں جماعت پاس ہے آیو ۱۶ سال کی ہے کیلئے ایک سیوگیہ ور کی اوشکتا ہے ۔ کنیا باجہ بجانا سینا پرونا مشین چلانا جانتی ہے کوئی انگ ہین نہیں ہے ۔ ایچھا بدھی متی بر ۲۲ سے ۲۵ سال کے لگ بھگ ہو کسی آریہ سماج کا ممبر ہو سندھیا ہون وغیرہ نت نیم ہیں درخواست کے ساتھ آریہ سماج کے پردھان یا منتری کی طرف سے اوپر والی باتوں کی تصدیق ہونی چاہیئے ذات پات توڑ کر بھی ودھی ویدک ریتی سے ہوگی ۔

ویدک

منتری آریہ سماج گورد کل وچھاگ راولپنڈی شہر

ودیشوں میں ہل چل!

سپین میں ایک ہزار فوجی افسر گرفتار

میڈرڈ ۲۲- جولائی۔ سپین کے ۵ کل صوبجات میں سے دس پر باغی قابض ہیں اور دو اور صوبوں میں پاؤں جما رہے ہیں۔ ایک ہزار فوجی افسروں کو جن کے متعلق گورنمنٹ کو شبہ ہے کہ باغیوں سے ہمدردی ہے۔ گرفتار کر لیا گیا ہے باغیوں نے اپنے ہیڈ کوارٹر سیوٹا سے غیر جانبدار جہازوں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ بندرگاہ سے نکل جائیں کیونکہ باغی گورنمنٹ کے جہازوں پر ہوائی حملہ کیا چاہتے ہیں۔ اس انتباہ کے باوجود برطانوی جہاز "دائٹ مال" بندرگاہ میں کھڑا ہے

لنڈن میں تین طاقتوں کی کانفرنس

لنڈن۔ ۲۱ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برطانیہ فرانسیسی اور بلجیم کی گورنمنٹوں نے اپنے فیصلہ کے مطابق ۲۳ جولائی کو لنڈن میں ان کے نمائندوں کی کانفرنس ہوئی۔ جس میں اس سوال پر غور کیا گیا کہ عام تصفیہ کے ذریعہ یورپ میں امن بحال کرنے کے لئے کیا کیا جا..۔ ڈی۔ ایم بلم وزیر اعظم اور وزیر خارجہ فرانس نے نمائندگی کی

انڈین ٹیم کا کپتان نائیڈو ہوگا

لنڈن۔ ۲۱ جولائی۔ انڈین ٹسٹ ٹیم کے ممبر غالباً مندرجہ ذیل ہوں گے۔ جہار اجکمار وزیا نگرم یسی کے نائیڈو۔ وزیر علی۔ جہانگیر خاں۔ امر سنگھ۔ بنیرجی مرچنٹ۔ جے مشتاق علی۔ لقا جیلانی نائیڈو لکھر بارھویں ممبر یا تو راما سوامی ہوگا یا بالو یا سی ایس نائیڈو۔ رائٹر کو معلوم ہوتا ہے کہ کرکٹ کے آفیشل حلقے اس خبر کی صحت سے انکار کرتے ہیں۔ مگر یہ اغلب ہے کہ سی کے نائیڈو اس ٹیم کے کپتان ہوں گے

لیبیا میں اطالوی فوج کم کر دی گئی

روم۔ ۲۱ جولائی۔ مسولینی کے وعدہ کے مطابق کہ جب برطانوی بیڑے کو بحیرہ روم سے ہٹا لیا جائے گا۔ لیبیا میں اطالوی فوج کو کم کر دیا جائیگا فوج کا ایک دستہ لیبیا سے واپس بلا لیا گیا ہے دستہ ایک ہزار آدمیوں پر مشتمل ہے۔ وہ ایک سال سے لیبیا میں مقیم تھا۔

مزدوری میں اضافہ کیلئے مزدوروں کا مطالبہ

لنڈن۔ ۲۰ جولائی معلوم ہوا ہے کہ مانچسٹر کاٹن سپنرز کی میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ پونڈ میں ۱/۴ کا اضافہ کیا جائے .... اس معاملہ پر غور کرنے کے لئے کارخانہ داروں کی دو ہفتہ کے اندر اندر میٹنگ ہونے والی ہے کیونکہ اس سوال کا ۲ لاکھ مزدوروں پر اثر پڑتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کپڑے کے سیکشن کے مزدور کل ۲ پنس اضافہ کے لئے درخواست کریں گے۔

ڈینزبرگ میں سیاسی گارنٹیوں کا تعطل

پیرس ۲۰۔ جولائی۔ بقول ایک فرانسیسی افسر۔ اگر ڈینزبرگ میں سیاسی گارنٹیوں کو معطل کر دیا گیا تو اُسے گھریلو نوعیت کا فیصلہ تصور کیا جائے گا۔ یہ فرانس اور جرمنی کا باہمی معاملہ نہیں ہے۔ بلکہ لیگ سے تعلق رکھنے والا ایک بین الاقوامی سوال ہے

جرمنی کیطرف سے برطانیہ کے سوالات کا جواب

برلن ۲۰۔ جولائی۔ جرمنی کی طرف سے برطانیہ کے سوالات کا عنقریب جواب دیدیا جائے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ جواب زیادہ تسلی بخش ہوگا

جاپان کے خلاف تعزیرات

نیویارک۔ چند امریکن اخبارات جاپان کے خلاف پروپیگنڈا میں مصروف ہیں۔ ان اخبار کی کوشش یہ ہے کہ چین میں جاپان کی طرف سے جو بداخلاقی برتی جا رہی ہے۔ اس کی رپورٹ کر کے لیگ اقوام میں یہ سوال اٹھایا جائے کہ جس طرح حبش کی رپورٹ کر کے اٹلی کے خلاف تعزیرات نافذ کی گئی تھیں۔ اسی طرح جاپان کے خلاف تعزیری جہاد شروع کیا جائے۔

شمالی چین میں جاپانی ریذیڈنٹ کا قتل

سنگا نی۔ ۲۰ جولائی۔ ڈینڈانے میں جاپانی ریذیڈنٹ کے قتل سے خطرناک سیاسی حالات پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ ریذیڈنٹ کو قتل کرنے والا کوئی نامعلوم شخص ہے پولیس جائے وقوعہ پر پہنچ گئی ہے۔

میڈرڈ میں خونریز جنگ

میڈرڈ ۲۰۔ جولائی۔ میڈرڈ میں باغیوں اور وفادار فوج میں تین گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ باغیوں نے سفید جھنڈا لہرا کر ہتھیار ڈال دئے۔ گورنمنٹ کی فوج نے بارکوں پر قبضہ کر لیا ہے

دو روسی ٹرینوں میں تصادم

ماسکو۔ ۲۰ جولائی۔ سائبرین ریلوے چیتا کے پاس دو ریل گاڑیوں میں تصادم ہو گیا اس میں ۵۱ اشخاص مارے گئے۔ اس وقت لائن رکی پڑی ہے۔ ریلیف کا فوراً انتظام کیا گیا۔ زخمیوں کی صحیح تعداد کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں لگا

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی

مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ کھجلی۔ ککرے۔ سرخی۔ جالا۔ پھولا وغیرہ اکسیر دوا ہے قیمت تین روپیہ فی تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا۔ لذیذ ٹانک۔ قیمت چار روپے فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے خون و پیپ آنا روکتا ہے

قیمت ۳ آنے فی شیشی

برہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور طاقت دیتا ہے قیمت ۸ فی شیشی

برہمی بوٹی ۱۲ سیر

فہرست ادویات مفت

پتہ آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ

پشاور: میسرز برج لال اینڈ سنز چوک ریشم گراں

شملہ۔ میسرز ٹھاکر برادرز لوئر بازار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

پرکاش لاہور

۱۲ ساون سمت ۱۹۹۳

دیانند مٹھ

دیانند مٹھ کے حق میں اور اس کے خلاف جو کچھ لکھا جا سکتا تھا۔ لکھا جا چکا۔ آریہ جنتا نے دیکھ لیا کہ اس کی مخالفت کے لئے کوئی معقول وجہ نہ تھی جنہوں نے مخالفت کی۔ وہ بھی وقت وقت پر اپنا پکش بدلتے رہے۔ اس لئے اب وقت آگیا ہے جبکہ عملی قدم اٹھایا جائے۔ شری سوامی سوتنتر انند جی نے زمین کے لئے دس ہزار روپیہ کی اپیل کی تھی۔ یہ رقم اس وقت تک پوری ہو گئی ہوگی اگر نہیں ہوئی تو اس کے پورا ہونے میں زیادہ وقت نہ ہوگی۔ اس لئے اب عملی قدم اٹھانے کی ضرورت ہے اور میں شری سوامی جی سے پرارتھنا کروں گا کہ وہ سارو دیشک سبھا کے کام سے چند دن بچا کر پنجاب میں رہیں اور لاہور یا امرت سر میں ایسے آریہ سجنوں کی ایک میٹنگ کریں جنہیں دیانند مٹھ کے اغراض و مقاصد سے اتفاق ہے تاکہ جو بھی ضروری کارروائی اس کے متعلق ہونی ہو اسے آئینی شکل دی جا سکے زیادہ سے زیادہ چار سوالات ہیں۔ جن پر غور ہو سکتا ہے ایک یہ کہ اس کا نام کیا ہو؟ دوسرا یہ کہ یہ کہاں قائم کیا جائے؟ تیسرا یہ کہ اسکا پربندھ کیا ہو اور چوتھا یہ کہ اسکی سکیم کیا ہو؟ جہاں تک نام کا تعلق ہے۔ سوامی جی کی رائے ہے: دیانند مٹھ سب سے موزوں نام ہے اس کے مقابلہ میں کئی نام پیش کئے گئے ہیں۔ لیکن کسی ایک پر اتفاق نہیں جس نام پر زیادہ سے زیادہ اتفاق ہو۔ وہ رکھ لیا جائے۔ مختصر بھی ہو اور با معنی بھی۔ دوسرا سوال جگہ کا۔ اکثریت امرت سر کے حق میں ہے پہلے لاہور کا نام پیش کیا گیا تھا۔ لیکن وہ واپس لیا جا چکا ہے۔ ہاں اگلے دن میرے سامنے ایک اور نام آیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ سوامی جی مہاراج اس پر غور کریں۔ گو سوامی گنیش دت جی مہامنتری سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کسی کام کے لئے میرے ہاں تشریف لائے باتوں باتوں میں میں نے ان سے نویدن کیا کہ ہم "دیانند مٹھ" قائم کرنے لگے ہیں انہوں نے سوال کیا کس جگہ؟ میں نے عرض کیا امرتسر میں۔ انہوں نے فرمایا کہ امرت سر اس کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ ایسا مٹھ قائم ہونا چاہئے یا تو ہردوار میں یا پریاگ راج میں جہاں بہت سے سادھو رہتے ہیں۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ اس تجویز پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہردوار میں دیانند مٹھ ستھاپت کرنے کے نقائص کو میں نے نظر انداز کر دیا ہے۔ میں نے یہ تجویز صرف غور کے لئے پیش کر دی ہے۔

دیانند مٹھ کا پربندھ کیا ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ اس کا انتریہ پربندھ سادھوؤں کے ہاتھ میں ہوگا کسی گرہستھی کا اس سے تعلق نہ ہوگا۔ سوال صرف یہ ہے کہ باہر کا پربندھ کیا ہو اس مٹھ کی آمدنی بھی ہوگی اور خرچ بھی۔ اس کی جائداد بھی ہو سکتی ہے۔ قریباً دس ہزار کی لاگت سے تو زمین ہی خریدی جائیگی۔ اس پر کٹیائیں بھی بنیںگی ہو سکتا ہے کہ کوئی جائداد دان میں مل جائے سادھوؤں کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا اس لئے کسی نہ کسی اور پربندھ کی ضرورت ہوگی وہ پربندھ کیا شکل اختیار کرے۔ اسی طرح سکیم کا بھی سوال ہے۔ میری رائے میں یہ سوال مشکل نہیں کیونکہ دیانند مٹھ میں پڑھائی کا انتظام سکول کی طرح نہ ہوگا۔ دیانند اپدیشک ودیالیہ کی طرح بھی نہ ہوگا۔ جو کچھ میں سمجھ سکا ہوں وہ یہ ہے کہ سادھو سادھوؤں کو پڑھا دیا کریں گے جس یوگ کا کوئی سادھو ملیگا اُسے اُس یوگتا کی تعلیم دے کہ آریہ سماج کا پرچارک بنانے کا یتن کیا جائے گا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کئی سادھو پرچارک نہ بنائے جائیں۔ انہیں سنگت اور وچار پریورتن سے آریہ سماجی بنایا جائے گا۔ سار انش یہ کہ یہ کوئی ایسا انسٹی ٹیوشن نہ ہوگا جس کے لئے ہزاروں روپے وارشک جمع کرنے پڑیں۔ لیکن پھر بھی سکیم پر وچار کرنے کیلئے کسی سبھا سمتی کی ضرورت ہے۔ وچار پریورتن کے پشچات ہی اس کا نشچے ہو سکتا ہے۔ دیانند مٹھ کی پہلی منزل ختم ہو چکی ہے۔ اگر آریہ جنتا سوامی جی کی پہلی اپیل پر ہی دھیان نہ دیتی تو سمجھ لیا جاتا کہ وہ اس کے کھولے جانے کے حق میں نہیں۔ لیکن یہ تو ثابت ہو گیا کہ اسکی یہ اچھیا ہے کہ یہ انسٹی ٹیوشن چلایا جائے اس لئے اب دوسری منزل میں قدم رکھنا چاہئیے۔

وہ یہ کہ اس کے متعلق ضروری باتوں کا باقاعدہ طور پر فیصلہ کیا جائے اور فیصلہ کے بعد ان پر عمل شروع کیا جائے۔ اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ ایک سبھا کی جائے تاکہ یہ کام صرف سوامی جی کا نہ رہے بلکہ سارے آریہ سماج کا ہو جائے آریہ جنتا سوامی جی کی ذمہ داری کو بانٹ لے اس کے ساتھ ہی میں آریہ جنتا سے بھی یہ نویدن کروں گا کہ جو بھائی یہ سمجھتے ہیں کہ دیانند مٹھ سے آریہ سماج کا کلیان ہوگا انہیں چاہئے کہ پیسہ اس کے لئے دان کریں اور جو بھی دان کرنا چاہیں کریں وہ سوامی جی کے پاس بھیجدیں۔ - کرشن

دیانند اپدیشک ودیالیہ کا خسارہ

"پرکاش" کے گت انک میں میں نے یہ لکھا تھا کہ سوامی ستیانند جی مہاراج نے دیانند اپدیشک ودیالیہ کے لئے ڈیڑھ لاکھ کے قریب وعدے لئے تھے جن میں سے ودیالیہ کی قائمی کے دن تک ستر ہزار روپے نقد آ چکے تھے۔ سوامی سوتنتر انند جی اس ودیالیہ کے پہلے آچاریہ بنائے گئے وہ اس عہدہ پر دس برس رہے یا اس سے زیادہ۔ وہ صرف آچاریہ ہی رہے۔ لیکن عملی طور پر وہ سب کچھ سمجھے جاتے تھے۔ اس لئے تمام ذمہ داریاں ان پر تھیں۔ وہ بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھتے تھے۔ جسکا ثبوت یہ ہے کہ وہ دس برس کے بعد اپدیشک ودیالیہ سے الگ ہوئے تو ودیالیہ کا کل نقد سرمایہ ایک لاکھ دس ہزار کے قریب تھا۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ ان دس برسوں میں انہوں نے نہ صرف ودیالیہ کے تمام اخراجات پورے کئے۔ بلکہ چالیس ہزار کے قریب بچایا۔ اس کے بعد میں نے لکھا تھا کہ انہیں اپدیشک ودیالیہ سے الگ ہوئے صرف ایک ورش ہوا ہے اور اس پہلے ورش میں ہی دو ہزار کے قریب خسارہ رہا ہے۔ مجھے سوچنا ملی تھی اور وہ بھی ایک وشوست سوتر دوارا کہ ودیالیہ کو گت ورش سولہ سو کا گھاٹا رہا۔ میں نے اسے قریباً دو ہزار کے شبدوں میں ادا کیا تھا۔

اس پر اپدیشک ودیالیہ کے ورتمان ادھشٹاتا جی نے میرا دھیان آریہ پرتی ندھی سبھا کے پچھلے سال کے آیہ ویہ لیکھے کی طرف دلایا ہے اور لکھا ہے کہ "ایسا پرتیت ہوتا ہے کہ آپ نے بھرانتی میں لکھ دیا ہے۔ اچھا ہوتا اگر کسی نے آپ کو اشدھ سوچنا دی ہے۔ واستوک گھاٹا دو ہزار نہیں ۹۹‌۶۴۳ روپے ۲ر ہے۔ اولوکن ارتھ سمت ۱۹۹۳ کا بجٹ سیوا میں بھیجا جاتا ہے گھاٹے کے وشلیشن کارنوں کے سمبندھ میں میں اس سمیہ کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ ابھی تو میرا ابھیپرائے کیول یہ ہے کہ آپ کی لیکھنی سے جو بھرم اتپادک بات لکھی گئی ہے اس کا سدھار آپ کی لیکھنی سے ہی ہو جائے۔"

میں ادھشٹاتا جی کا دھنیہ واد کرتا ہوں کہ انہوں نے میرا دھیان اس بھرانتی کی طرف دلایا ہے مجھے اسے دور کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ اس سمبندھ میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کام ادھشٹاتا کا نہیں بلکہ سبھا منتری کا ہے ادھشٹاتا کا کام انسٹی ٹیوشن کا پربندھ کرنا ہے۔ انسٹی ٹیوشن کے متعلق اگر کوئی سوچنا پبلک میں جائے گی تو سبھا منتری کے نام سے۔ درحقیقت منتری تمام انسٹی ٹیوشنوں کے لئے ذمہ دار ہے۔ لیکن چونکہ ایک شخص اتنے کام نہیں کر سکتا۔ اس لئے ادھشٹاتا کے روپ میں اسے سہایک دے گئے ہیں۔ اگر کوئی سہایک یہ دیکھتا ہے کہ جس سنستھا سے اس کا تعلق ہے۔ اس کے ساتھ کوئی انیائے کیا گیا ہے یا اس کے سمبندھ میں کوئی بھرم اتپادک سوچنا پرکاشت ہوئی ہے تو اس کا فرض ہے کہ اس طرف منتری کا دھیان دلائے اور منتری کا یہ فرض ہے کہ اس کے سمبندھ میں اچت کارروائی کرے۔ میں نے یہ نویدن اس لئے کر دیا ہے تاکہ اس کے لئے سبھا منتری میرے ساتھ پتر بیوہار کریں۔

گھاٹا سولہ سو ہے یا چار سو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ میں تو یہ درشانا چاہتا تھا کہ سوامی سوتنتر انند جی کے وقت میں اپدیشک ودیالیہ کی آمدنی خرچ سے ہمیشہ زیادہ رہی ان کے جدا ہوتے ہی حالت برعکس ہو گئی۔ آمدنی کم ہو گئی اور خرچ زیادہ درحقیقت خرچ زیادہ نہیں ہوا بلکہ آمدنی بہت کم ہو گئی۔ اب صرف یہ سوال رہ جاتا ہے کہ گھاٹا کی جو رقم میں نے دی تھی وہ غلط ہے یا درست۔ بیلنس شیٹ کے مطابق وہ غلط ہے۔ باوجود اس کے میں اپنے دعوے پر قائم ہوں اور اب بھی یہی کہتا ہوں کہ اپدیشک ودیالیہ کو پچھلے سال سولہ سو روپے کا خسارہ رہا ہے جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ غلط اور بھرم اتپادک نہیں۔ بلکہ سبھا کا بیلنس شیٹ بھرم اتپادک ہے۔ بنکنگ کی اصطلاح میں وہ window dressing ... پرتی ندھیوں کو یہ راز معلوم نہ ہو سکتا تھا اور نہ ہوا لیکن اگر سبھا منتری چاہیں تو وہ مجھ سے دریافت کر سکتے ہیں کہ میرے پاس اس دعوے کا کیا ثبوت ہے کہ اپدیشک ودیالیہ کو پچھلے سال سولہ سو روپے کا خسارہ رہا ہے۔

کرشن

شری سوامی اونکار سچدانند جی

پچھلے دنوں اخبارات میں ایک چھوٹی سی خبر شائع ہوئی کہ بمبئی پرانت کے ایک پرسدھ آریہ پرچارک سوامی اونکار سچدانند جی کی مرتیو ہوگئی ہے یہ ایک دوسطری خبر تھی اس لئے اس کی طرف پنجاب کے آریہ سماج کا دھیان نہیں گیا۔ لیکن جب میں نے اس خبر کو پڑھا تو مجھے بہت دکھ ہوا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ سوامی اونکار سچدانند جی کے ساتھ آریہ سماج کا ایک اچھی کوٹی کا سنیاسی رخصت ہوگیا ہے۔ آریہ سماج کی موجودہ نسل شاید ان کے نام سے بھی واقف نہ ہو۔ لیکن انہوں نے برسوں پنجاب میں آریہ سماج کی سیوا کی ہے اور چونکہ ایسے دنوں میں کی جبکہ زیادہ میں سبھا کا منتری رہا اس لئے جانتا ہوں کہ وہ کیسے سرلیشٹ پرش تھے۔ آریہ سماج کے پرچارکی جو دُھن ان میں تھی اس کا کیا کہنا؟ وہ نہایت ہی سرل اور سومیہ سوبھاؤ کے تھے۔ ضروریات ان کی بہت کم تھیں۔ اس لئے ہر جگہ کام کرسکتے تھے۔ عام فہم بولتے تھے۔ طبیعت میں مذاق تھا اس لئے لوگ ان کے اپدیشوں کو بڑی دلچسپی سے سنتے تھے اگرچہ وہ جنم کے لحاظ سے مرہٹہ تھے لیکن انہوں نے آریہ بھاشا کا اتنا ابھیاس کر لیا تھا کہ سب جگہ کام کرسکتے تھے۔ پنجاب میں کئی برس کام کرنے کے بعد ایک دن وہ میرے پاس آئے اور کہا "منتری جی اب بمبئی پرانت کو لوٹنے کی اچھیا ہوئی ہے"، میں نے کارن پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپ کے ہاں تو کام کرنے والے بہت ہیں لیکن وہ پرانت سنسان پڑا ہے۔ وہاں جا کر میں رشی کے مشن کا پرچار کروں گا" میں ایک پریوراجک کو کیسے روک سکتا تھا میں نے کہا کہ "سوامی جی! جب آپ جانے کا نشچے کرچکے ہیں تو آپ کیوں رکنے لگے جائیے۔ لیکن ایک شرط کے ساتھ وہ یہ کہ آپ پنجاب کو سمرن رکھئے" خیر وہ چلے گئے۔ پچھلے سال جب میں بمبئی گیا تو آریہ سماج مندر میں میں نے ان کے درشن کئے انہوں نے مندر کی ایک ایک جگہ کو بڑے شوق سے دکھلایا انہوں نے کہا کہ یہ کنواں سوامی دیانند جی نے خود اپنے سامنے بنوایا تھا اور اس کنوئیں کے چبوترے پر رشی بیٹھا کرتے تھے" جب میں ان سے رخصت ہونے لگا تو میں نے ان سے پوچھا "کیا آپ کو وہ پرتگیا یاد ہے جو آپ نے مجھ سے کی تھی"۔ انہوں نے پوچھا "کونسی"؟ میں نے کہا یہ کہ "آپ پنجاب کو سمرن رکھیں گے آپ نے تو ایسے ایسا بھلایا کہ آنے کا نام تک نہیں لیا۔ اب ہی آپ اپنے وعدہ کو پورا کریں اور اس درشن آنے کی کرپا کریں"۔ انہوں نے جواب میں ہنسکر کہا "ارے بابا! اس پرانت میں امبیدکر نے جو آگ لگائی ہے۔ اسے شانت کرنے کی ضرورت ہے۔ میں پنجاب کیسے آسکتا ہوں؟ میں تو اس پرانت کے ایک ایک ستھان میں جاؤں گا اور ایک ایک اچھوت کو سمجھاؤں گا کہ وہ امبیدکر کے جال میں نہ پھنسے" آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی پر وہ لاہور پدھارے تھے ان دنوں ان کا سواستھ بہت اتم تھا۔ ہاں آنکھوں کی کوئی شکایت ضرور تھی اور اس کے علاج کے لئے وہ لاہور ٹھہرے بھی تھے۔ لیکن انہیں دیکھ کر کسی کو گمان تک نہ ہوسکتا تھا کہ وہ چند ہی ماہ میں ہم سے جدا ہونے والے ہیں ان کی موت سارے آریہ سماج کے لئے ایک بھاری نقصان ہے۔ لیکن بمبئی پرانت کے لئے تو یہ نقصان ناقابل تلافی ہے۔ وہاں تو پہلے ہی پرچارکوں کی کمی ہے۔ سوامی جی جیسے نشکام بھاؤ سے کام کرنے والے پرچارک کہاں ملیں گے سنسار کے کام تو چلتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے یہ ایک سچائی ہے۔ جس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ خاص خاص ویکتیوں کے جانے سے جو جگہیں خالی ہوتی ہیں وہ پُر نہیں ہوتیں اور اسی حد تک اس سوسائٹی کو نقصان رہتا ہے۔ دیہانت کے سمے سوامی جی کی عمر ۷۲ برس کی تھی۔ لیکن انہیں دیکھکر کوئی یہ نہ کہہ سکتا تھا کہ ان کی عمر اتنی بڑی ہے نہ ہی ۷۲ برس کا کوئی بوجھ ان پر نظر آتا تھا۔ پرماتما کے نیم انوسار وہ ہم سے جدا ہوگئے ہم اس میں کچھ نہیں کرسکتے۔ لیکن وہ بار بار یاد آتے رہیں گے اور جس وقت بھی ہمارا کوئی کام رکیگا وہ وشیش روپ سے ہمیں یاد آئیں گے۔

کرشن

شاستراتھوں کا دور

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاستراتھوں کا دور پھر سے آنے والا ہے۔ کوئی ہفتہ ایسا نہیں ہوتا جبکہ دو ایک شاستراتھوں کی رپورٹ بغرض اشاعت موصول نہ ہوتی ہو شاستراتھ فی زمانہ پرچار کا سادھن نہیں رہے اس میں سند لینا نہیں اور بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ سوائے آپس میں فسادیا لڑائی جھگڑوں کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا موجودہ حالت میں جبکہ ہندوؤں کو ہر طرح سے نقصان پہنچانے کے لئے مسلمانوں کی ہر جماعت کی طرف سے ہلہ بولا جا رہا ہے۔ ہندوؤں کے مشترکہ مفاد کے لئے ان کا ملتوی کیا جانا ہی مناسب دکھائی دیتا ہے۔ ہمارے اس مشورہ سے کوئی یہ نتیجہ نہ نکالے کہ ہم شاستراتھوں کو بند کر کے ویدک دھرم کے پرچار کو بھی بند کردینے کا مشورہ دے رہے ہیں نہیں ویدک دھرم کا پرچار آریہ سماج کا مکھیہ ادیش ہے اور شاستراتھ ویدک دھرم پرچار کا ایک سادھن۔ سادھن بدلے جاسکتے ہیں اگر آج موکھک شاستراتھ اپیوگی سدھ نہیں ہو رہے اور قوم کا کا ناس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ ان کو بند کردینا چاہیے تو دوسرا سادھن اختیار کیا جاسکتا ہے۔ یہ ستیہ ہے کہ کسی سدھانت پر مت بھید تو رشیوں کو بھی رہا ہے۔ لیکن یہ بھی تو ستیہ ہے کہ دونو پکش شاستراتھ کرتے وقت دھرم اور اخلاق کو بھول کر جائز و ناجائز کی پرواہ نہ کرکے قوم کے مشترکہ مفاد کو کچل کر مکروہ پروپیگنڈا اور غلط بیانی سے کام لے کر بھی اپنے پکش کو جیتا سدھ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اگر ہمیں کسی سدھانت پر مت بھید ہو تو تحریری شاستراتھ کئے جاسکتے ہیں۔ اس کے لئے سبھی زندہ سوسائٹیوں کے اپنے اخبار موجود ہیں

سوامی سروانند جی مہاراج کی یوجنا

متھرا شتابدی کے اوسر پر سادھو آشرم کا بچا ہوا ۲۳ سو روپیہ سوامی سروانند جی مہاراج کے پاس موجود ہے ایک عرصہ سے آپ وچار کر رہے تھے کہ اس پبلک دھن کو کسی شبھ کام میں لگا دیا جائے۔ یہ دھن آپ کے نام بنک میں جمع ہے ایک آدرش تیاگی اور سچے سنیاسی کو یہ کب گوارا ہے کہ دھن اس کے نام جمع رہے اس لئے سوامی جی مہاراج نے آریہ جنتا کے آگے اس دھن کے سدپیوگ کا پرشن رکھا تھا اور سمتیاں مانگی تھیں۔ اد ھک سمتیاں انہیں کانشی میں وید ودیالیہ کھولنے کے پکش میں آئی تھیں۔ انہی سمتیوں سے پربھاوت ہو کر سوامی جی مہاراج نے جنتا کے آگے وید ودیالیہ کی یوجنا رکھی ہے۔ انہوں نے اس ودیالیہ کو کھولنے کا مکھیہ ادیش ویدک ریسرچ بتایا ہے اور کورس پانچ سال کا رکھا ہے اور ادھک سے ادھک ۱۵ ودیارتھیوں کو داخل کرنے اور ۵ سال کا کورس مقرر کرنے کی تجویز کی ہے۔ ان کی یوجنا کسی اور جگہ چھپی ہے "پرکاش" کے پریمی پڑھیں اور اسکی اپیوگتا پر وچار کریں اور یدی ان کے خیال میں یہ سنستھا آریہ سماج کے لئے اپیوگی سدھ ہوسکتی ہو تو وہ سوامی جی کی یتھاشکتی سہائتا کریں ہمارے وچار میں یہ سنستھا آریہ سماج کی ایک اہم خدمت بجا لائیگی۔ دیکھیں جنتا اس کا کیسے سواگت کرتی ہے؟

شدھی اور مہاتما گاندھی

"ہریجن سیوک" کے گت انک میں شدھی کے سمبندھ میں کچھ پرشن اور اتر چھپے ہیں ان سے یہ پرگٹ ہوتا ہے کہ گاندھی جی ایکدم شدھی کے خلاف نہیں ہیں جیسا کہ اکثر کہا جاتا ہے انہوں نے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ "شدھی کے سماروہ میں کسی ہریجن سیوک کے سملت ہونے پر مجھے کوئی آپتی نہ ہوگی۔ لیکن اسے یہ سپشٹ روپ سے سمجھ لینا ہوگا کہ شدھی ہریجن سیوک سنگھ کا کوئی کاریہ کرم نہیں ہے اور اس بات کا بھی اسے پہلے نشچے کرلینا چاہیے کہ جو ویکتی پھر سے شدھ ہو رہا ہے وہ ایسا بنا کسی پرلوبھن کے اور بالکل سوتنترتا کے ساتھ ہی کر رہا ہے۔ پرشن یہ ہے کہ جو آدمی پھر سے شدھ ہونا چاہتا ہے۔ کیا تمہیں وشواس ہے کہ وہ سر دبھاؤ اپنی اچھا سے ہی ایسا کر رہا ہے اگر تمہیں ایسا وشواس ہو تو اسے ہندو کے مندر میں یا ندھنے کا یتھا سنبھو پریتن کرسکتے ہو" اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ مہاتما جی کو ہریجن سیوکوں کے شدھی کے سماروہ میں سملت ہونے پر اعتراض نہیں۔ ان کے خیال میں شدھ ہونے والے ویکتی کی نیت کو دیکھنا ضروری ہے اگر وہ شدھ وچار اور بغیر کسی پرلوبھن کے شدھ ہونا چاہیے تو اسے شدھ کرلینا چاہیے ساتھ ہی انہوں نے یہ بات بھی سپشٹ کردی ہے کہ شدھی ہریجن سیوا سنگھ کے کاریہ کرم کا حصہ نہیں ہے۔

اچھوت ہندوؤں کے حقوق

بمبئی لیجسلیٹو کونسل کے کچھ ہندو ممبروں نے سوال اٹھایا ہے کہ جب مہاروں کی ایک کانفرنس جس کے صدر ڈاکٹر امبیدکر تھے تبدیلی مذہب کا فیصلہ کرچکی ہے تو وہ معاہدہ پونہ کی رو سے اچھوت ہندوؤں کو دی گئی مراعات سے محروم کردیا جانا چاہیئے۔

بلاشبہ اچھوت تبدیلی مذہب کا فیصلہ کرچکے ہیں۔ لیکن جب تک وہ کسی دوسرے مذہب کو اختیار نہیں کرلیتے۔ تب تک وہ ہندو ہی ہیں اور وہ ان مراعات سے فائدہ اٹھانے کے حقدار ہیں۔ اچھوتوں کو بھی سمجھ لینا چاہیے کہ جونہی وہ دوسرے مذہب میں چلے جائیں گے۔ وہ قدرتی طور پر ان مراعات سے جو پونہ پیکٹ کی رو سے انہیں دی گئی ہیں محروم ہوجائیں گے شاید ڈاکٹر امبیدکر بھی یہ بات سمجھتے ہیں کہ جن پولیٹیکل حقوق کے لئے وہ مر رہے ہیں مذہب کی تبدیلی کے ساتھ ہی ان کا خاتمہ ہوجائے گا اور ممکن

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

بیکاری کے اعداد و شمار

یوں تو بیکاری عالمگیر ہے اور کوئی بھی ملک ایسا نہیں جسے بیکاری کی شکایت نہ ہو۔ لیکن رنج دہ یہ ہے کہ بھارت ورش جو کبھی لاکھوں بھوکوں کا پیٹ پالتا تھا۔ آج خود بھوکا مر رہا ہے۔ اگر بیکاری کی رفتار بڑھتی ہی گئی اور اس کا کوئی انسداد نہ کیا گیا تو کون کہہ سکتا ہے کہ بھارت باسی بھوک سے تنگ آکر اخلاق سے گر نہ جائیں گے اور اس کی تہذیب جس پر اب تک اسے ناز رہا ہے مٹ نہ جائیگی۔

مختلف ممالک کے بیکاری کے اعداد و شمار دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ میں بیکار ۱۰ فیصدی امریکہ میں ۲۵۔ جرمنی میں ۱۲ اور ہندوستان میں ۷۰ فیصدی ہیں۔ برطانیہ جسے مہذب ہونے کا دعوےٰ ہے اور بزعم خود یہ کہتا ہے کہ اس کے عہد حکومت میں ہندوستان نے ترقی کی ہے۔ دیکھے کہ اس کے اپنے ملک کے لوگ تو ۱۰ فیصدی بیکار ہیں لیکن جس پر وہ حکومت کرتا ہے۔ اس ملک کے بیکاروں کی تعداد سات گنا سے بھی زیادہ ہے۔

کاش! ملک کے لیڈر اس طرف دھیان دیں اور وہ لوگ جو لاکھوں روپیہ شراب نوشی سگریٹ نوشی۔ افیون چرس بھنگ۔ ودیشی کپڑے میں کھلونوں۔ کھیل تماشوں پوڈر کریم وغیرہ پر ضائع کرتے ہیں سوچیں کہ اگر یہی روپیہ صنعت و حرفت اور قوم و ملک کی بہبودی کے لئے صرف کیا جائے تو اپنے ملک کے بیکاروں کی تعداد ۷۰ فیصدی سے کم ہو کر آدھی بھی رہ جائے

بہاولپور کے ہندوؤں کی دلآزاری

بہاول پور کے بدنصیب ہندوؤں پر آئے دن کوئی نہ کوئی مصیبت نازل ہوتی ہی رہتی ہے جہاں دربار نے ہندوؤں کے حقوق اور جائز مطالبات کی طرف تسلی بخش توجہ انہیں دی وہاں مسلمانوں نے اس غیر مصالحانہ پالیسی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر دیدہ دلیری سے ہندوؤں سے نامناسب سلوک کرنا شروع کر دیا ہے ان کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ چنانچہ تازہ اطلاع ہے کہ وہاں ڈیرہ کھکا کے مندر کے احاطہ میں چند مسلمانوں نے زبردستی گئوکشی کی جس پر ہندوؤں نے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ جو قدرتی تھا۔ نواب صاحب۔ وزیر اعظم اور دیگر ذمہ دار افسران کو تاریں دی گئیں۔ اسسٹنٹ کمشنر نے جو تحقیقات پر تعینات کئے گئے تھے جو رپورٹ پیش کی ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اس واقعہ میں مسلمانوں کی شرارت ہے اور انہوں نے بہت زبردستی کی ہے

اس رپورٹ کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ ملزموں کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ ان کے بڑھے ہوئے حوصلے مظلوم ہندوؤں کی دلآزاری کا باعث نہ بن سکیں

سپین میں بغاوت

جب سے شاہ الفانسو نے سپین سے باہر قدم رکھا ہے۔ سپین نے چین کا سانس نہیں لیا۔ بادشاہت کے خاتمہ کے ساتھ وہاں امن و امان کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ سپین نے جمہوریت کو خیر ... یں معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس کے لئے ایک بلا ثابت ہو رہی ہے اور سپین اس سے بیزار ہے ہر دن گورنمنٹ تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ پچھلے پندرہ گھنٹوں میں تین بار کیبنٹ تبدیل ہو چکی ہے۔ ملک میں بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔ انارکی کا دور دورہ ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جس طرح ایران میں پھر سے بادشاہت قائم ہوئی ہے۔ اسی طرح سپین میں بھی امن و امان تبھی قائم ہو گا۔ جب وہاں بھی بادشاہت بحال ہو گی۔ قیاس ہے کہ شاہ الفانسو واپس سپین آ رہا ہے۔

تعلیمی حالات کی تحقیقات

موجودہ بیکاری اور بیروزگاری کی ذمہ داری زیادہ تر موجودہ طریقہ تعلیم پر عائد ہوتی ہے اور حالات تقاضا کرتے ہیں کہ اس میں موزوں تبدیلی کرائی جائے اور صنعت و حرفت کی طرف زیادہ توجہ دی جائے۔ ہمیں یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ گورنمنٹ نے اس طرف توجہ دی ہے اور ہندوستان کے تعلیمی حالات کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ولایت سے ماہرین تعلیم آ رہے ہیں۔ اس سے پہلے بھی جب مالی اور اقتصادی حالت کے متعلق تحقیقات کرنی مقصود تھی۔ تو ولایت سے ہی ماہر منگوائے گئے تھے۔ مختلف صوبوں اور مرکزی حکومت کے درمیان مالی تعلقات کی تحقیقات کے لئے سر آٹو نیمیر آئے تھے اور جب انکی رپورٹ روشنی میں آئی تو کسی بھی صوبائی حکومت نے اظہار پسندیدگی نہ کیا۔ اندریں حالات سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہندوستان میں کوئی ایسا ماہر تعلیم نہیں جو تمام حالات کے متعلق تحقیقات کر کے گورنمنٹ کو رپورٹ پیش کر سکے۔ ہمارے خیال میں جیسی تعلیم موجودہ حالات کے مدنظر ہندوستان میں مفید ہو سکتی ہے اس کو یورپ کے ماہر اس قدر خوبی سے نہیں سمجھ سکتے جس قدر کہ ہندوستانی۔ مزید براں باہر سے آنے والے ماہرین کو بلا کر بلاوجہ کثیر خرچ کے زیر بار ہونا بھی کسی صورت میں ٹھیک نہیں ہم تو کہیں گے کہ یہ کام ہندوستانی ماہرین ہی کے سپرد ہونا چاہئے۔

ہندو آنکھیں کھولیں

مولانا ذیب احسان ایم اے نے مسلمانوں کے آگے ۸ کروڑ اچھوتوں کو مسلمان بنانے کے ایک "ہریجن مسلم مشن" کی سکیم پیش کی ہے اور اس کام کے لئے ایک دو لاکھ ممبر بھرتی کرنے کی تجویز ہے جو پانچ روپیہ فیس داخلہ کے علاوہ ایک روپیہ سالانہ چندہ دیں۔ اس آمدنی کے جائز استعمال کے لئے ہز ہائی نس سر آغا خاں نواب سر امین جنگ۔ نواب سر نظامت جنگ سیٹھ حاجی عبداللہ وغیرہ جیسے سرکردہ مسلمانوں پر مشتمل ایک مسلم مشن مالی ٹرسٹ بنانے کی بھی تجویز کی ہے۔ اس مشن کے متعلق ایسے پرچارک کام کریں گے جو ہندوستان کے اچھوتوں میں ہر زبان میں اسلام کی تبلیغ کے فرائض سرانجام دے سکیں ایسے پرچارک بنانے کے لئے ٹریننگ سکول کھولے جاویں گے۔

ہندو آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ ان کے آٹھ کروڑ بھائیوں کو چھین کر لے جانے کے لئے مسلمان کیا کچھ کر رہے ہیں؟ اور سوچیں کہ انہیں ان کے مقابلہ میں اپنے بھائیوں کو ہندو دھرم میں ہی سنگٹھت رکھنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

روس میں طلاق پر پابندیاں

"طلاق" کی لعنت جس بھی ملک میں ہے وہاں کی ازدواجی زندگی کے متعلق واقعات اور حالات سنکر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں یہ طلاق ہی ہے جس نے گرہستھ کو نرک دھام بنا رکھا ہے۔ اب غیر ممالک کے سوشل لیڈر بھی ضرورت محسوس کر رہے ہیں کہ ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے اور اسکی موجودہ خرابیوں کو دور کرنے کے لئے کوئی موثر قدم اٹھایا جائے۔ جرمنی نے تو اس سلسلہ میں قابل تعریف کام کیا ہے۔ عورتوں کو نوکری کرنے سے باز رکھنے کے لئے ایک قانون بنا کر اس نے ثابت کر دیا ہے کہ عورتوں کی اصلی جگہ گھر ہی ہے نہ کہ نوکری کے میدان میں۔ یہ جان کر کہ روس بھی اس طرف عملی قدم اٹھا رہا ہے۔ ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔

تازہ اطلاعات بتاتی ہیں کہ وہاں طلاق پر سخت پابندیاں لگائی جا رہی ہیں اور ایسے قانون بنائے جا رہے ہیں۔ جس سے طلاق حاصل کرنا نہایت مشکل ہو جائے اور میاں بیوی شادی کو ایک کنٹریکٹ نہ سمجھ کر ایک اٹوٹ اور پوتر سمبندھ سمجھنے لگیں اور ساری زندگی ایک دوسرے کی مدد اور تعاون سے خوشی خوشی بسر کریں۔ وہاں دوسری قانونی پابندیوں کے علاوہ اب پہلے طلاق کے لئے ۵۰ روبل دوسرے کے لئے ڈیڑھ سو اور تیسرے کے لئے تین سو روبل ادا کرنے ہوں گے

رکشا بندھن

رکشا بندھن کا پوتر تیوہار پھر آ گیا۔ پچھلے سال وہ آیا ہندو دیویوں نے اپنے بھائیوں کی کلائیوں پر رکشا سوتر باندھے۔ لیکن نہ باندھنے والی نے سوتر کی اہمیت کو سمجھا نہ بندھوانے والے نے۔ کہ یہ سوتر بھائی کو کس بندھن میں باندھتا ہے۔ بھائی سمجھتا ہے کہ روپیہ آٹھ آنے دے کر وہ سوتر کی قیمت ادا کر چکا۔ بہن بھی سمجھتی ہے کہ اسے اس کی قیمت وصول ہو گئی۔ ہا! راجپوت رمنیوں کے رکشا سوتروں کی قیمت راجپوت ہی سمجھتے تھے اور راجپوت رمنیاں ہی رکشا بندھن جانتی تھیں۔ آج ہندو اس کی اہمیت اور اس پوتر سوتر کی قیمت کو کیا جانیں آئے دن ہماری آنکھوں کے سامنے مسلم غنڈے ہماری بہنوں اور بیٹیوں کی اہانت کرتے ہیں انکی عصمت و عزت سے کھیلتے ہیں لیکن ہم ہیں کہ ہر سال انکی رکشا کا پرن کر کے یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی بت کی طرح رہ جاتے ہیں نہ ہماری رگوں میں وہ خون ہے جو اکبر جیسے راجہ کی غلامی قبول کرنے سے پرتاپ کو روکتا تھا نہ کرن جیسی کوئی ستی ہندو ناری ہے جس نے مینا بازار کی آڑ میں ستیوں کے ستیتو سے کھیلنے والے اکبر کی چھاتی پر سوار ہو کر چھٹی کا دودھ یاد دلایا تھا!

بے شمار خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے

ہر ایک کا لب لباب یہ ہے کہ انسانی زندگی کیلئے آتنک نگرہ گولیاں آب حیات ہیں قبض بدہضمی خون کی خرابی۔ دل و دماغ اور معدہ کا ضعف دور کرنا اسکا ادنےٰ کرشمہ ہے آپ بھی آزما کر تصدیق کریں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں ۲ روپیہ پانچ ڈبیہ للعہ اسی طرح طلا داحی کرن کا استعمال کر کے ہزار ہا اشخاص پوری مردمی حاصل کر چکے ہیں ایک مریض کے لئے صرف ایک شیشی کافی ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ مزید آگاہی کے لئے کتاب "کام شاستر" مفت طلب کریں۔

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ: لالہ جگت رام لوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

علمائے مصر کا مزیدار فتوے!

اگر آپ احمدی خدمتِ اسلام و اشاعتِ قرآن سے منہ موڑ کر اپنے خلاف ہونیوالے جہاد و بائیکاٹ کو دور کرنے کے لئے "اتحاد" کی رٹ لگا رہے ہیں تو وہ مجبور ہیں۔ ورنہ کون نہیں جانتا کہ وہ "اسلام کو دنیا کے کناروں تک لے جانے" کا دعوے کرتے ہیں اور مرزا صاحب کی پیشگوئی کہ تمام قومیں ان کے وقت میں مسلمان ہو جائیں گی اگر ان کی حیات میں پوری نہ ہوئی تو انہوں نے اسے صداقت پر مبنی ثابت کرنے کے لئے کیا کسر اٹھا رکھی ہے۔ خدمتِ اسلام و اشاعتِ قرآن کے لئے ان کی یہ تڑپ اور جذبہ دیکھکر بلاشبہ ہم ان سے پوچھ سکتے ہیں کہ وہ ان علمائے مصر کے خلاف جنہوں نے قرآن کے تراجم کو اسلامی احکام کی شریعت کے خلاف قرار دیا ہے۔ کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ رہی سہی احمدیوں کی "مسلمانی" (جسکا انہیں دعوے ہے اگرچہ مسلمان ان کی مسلمانی تسلیم نہیں کرتے) کی لاج نہ جاتی رہے جبکہ قرآن کے انگریزی ہندی اور گورمکھی وغیرہ زبانوں میں انہوں نے تراجم کرکے اسلامی احکام کی شریعت کے خلاف عمل کیا ہے

قرآن پر ایمان نہ لانے کی سزا

"بلاغ" اپنی جولائی کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ "قرآن میں تم سے پہلے لوگوں کے احوال ہیں اور مابعد کی خبریں موجود ہیں یہ قرآن فیصلہ کن ہے نہ لغویات۔ جس شخص نے اس کو لغو خیال کرکے چھوڑ دیا۔ اللہ تعالےٰ اس کو تباہ کردیگا اور جس نے اس کے علاوہ کسی دوسری کتاب سے ہدایت چاہی۔ اللہ تعالےٰ اس کو گمراہ کردیگا یہ خدائی مضبوط رسی ہے"

قرآن پر ایمان لانے کے لئے جہاں بڑے بڑے لالچ دئے گئے ہیں۔ وہاں عذابوں اور سزاؤں کا ڈر بھی دکھایا گیا ہے قرآن عقل و دلیل کی کسوٹی پر کسا جاکر اپنی صداقت کا ثبوت دینے کیلئے تیار نہیں۔ بلکہ اسے مان کر چھوڑ دینے والے کے لئے سزا ضرور مقرر کردی ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کو تباہ کردیگا۔ لیکن آج تک کتنے ایسے منکروں کو اللہ تعالےٰ نے تباہ کیا ہے۔ کیا مسلمان علما بتائیں گے اور کیا قرآن کا یہ تنگ نظریہ کہ جس نے اس کے علاوہ کسی دوسری کتاب سے ہدایت چاہی۔ اللہ تعالےٰ اس کو گمراہ کردیگا"...... قرینِ انصاف ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ یہ چیزیں بھی قرآن کو غیر الہامی ثابت کرنے کیلئے کافی ہیں۔

اسلام کہاں ہے؟

لنڈن کی ایک تازہ اطلاع ہے کہ رین فیلڈ کی عدالت میں پولیس نے ایک مسلمان کا چوری کی ایک انگوٹھی رکھنے اور آوارہ گرد ہونے کے الزام میں چالان کیا۔ جب اس کے بیان لینے کا وقت آیا تو قسم کھانے کے لئے قرآن کی ایک جلد کی ضرورت محسوس ہوئی۔ لیکن آپ حیران ہوں گے کہ باوجود انتہائی کوشش کے قسم کھانے کے لئے بھی قرآن کی ایک کاپی نہ مل سکی۔ کسی نے تجویز کیا کہ لائبریری سے پتہ لگایا جائے کہ وہاں قرآن ہے یا نہیں۔ اس پر عدالت نے اعتراض کیا کہ لائبریری میں تو قرآن کا ترجمہ ہوگا اور اس سے کام نہیں چل سکتا۔

وہ مسلم اخبارات جو آئے دن اسلام کی یورپ میں کامیابی کے راگ الاپا کرتے ہیں کہاں ہیں۔ وہ ہمیں بتائیں کہ ان کے ان راگوں کی اس واقعہ کی روشنی میں کیا حقیقت ہے؟

کیا احمدی حضرات جو "ہمیں تیری تعلیم کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دوں گا" کے ڈھول پیٹا کرتے ہیں اور یورپ میں احمدیت کی ترقی کے افسانے نشر کیا کرتے ہیں بتائیں گے کہ اسلام کہاں ہے؟ جبکہ قسم کھانے کو بھی قرآن کی ایک جلد لنڈن جیسے شہر میں نہ مل سکی!

مرزا صاحب کے بیانوں میں تضاد

احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ کوئی بھی کلمہ گو کافر نہیں ہے اور کہ وہ مسلمان ہونے کے لئے کلمہ گو ہونا کافی سمجھتے ہیں اور خود کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے یہی دلیل دیا کرتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جس طرح مسلمان احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے اس طرح مرزا صاحب دوسرے مسلمانوں کو مسلمان نہ سمجھ کر کافر سمجھتے تھے آپ اپنے ایک مکتوب میں جو ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی کو آپ نے لکھا تھا لکھتے ہیں:-

"ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے"

بقول "اہلحدیث" تحریر ہذا اپنے مدعا میں محتاج تشریح نہیں ہے صاف عیاں ہے کہ مرزا کا منکر مسلمان نہیں۔ بخلاف اس کے آپ نے تریاق القلوب میں لکھا ہے کہ "میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا"

دونوں تحریریں پڑھنے کے بعد مرزا صاحب کے دو بیانوں میں تضاد صاف ظاہر ہے اس کی موجودگی میں وہ کس بنا پر مسلمانوں سے اپیل کیا کرتے ہیں کہ وہ احمدیوں کو خارج از اسلام نہ سمجھیں اور ان کا بائیکاٹ ترک کردیں۔

منکر مسیح موعود کیلئے فتوے!

قادیانی احمدی اس عقیدہ کے ہیں کہ ان کے سوا باقی سب کافر ہیں ان کے نزدیک مرزا صاحب کی نبوت قابل قبول ہے اور نہیں اس امر کا اعتراف ہے کہ مرزا صاحب نے دعوے نبوت کیا۔ لیکن لاہوری احمدیوں کا اس مسئلہ پر قادیانیوں سے اختلاف ہے۔ وہ ختم نبوت کے قائل ہیں اور مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے اور یہ ثابت کرنے کی بھی کوشش کیا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے دعوے نبوت نہیں کیا۔ چنانچہ اسی بنا پر وہ برادران اسلام سے التجا کیا کرتے ہیں کہ "خدارا ہمیں تو خارج از اسلام نہ سمجھو جبکہ ہم ختم نبوت کے قائل ہیں"

لیکن مسلمان ان کی ایک نہیں سنتے۔ سنیں بھی کیسے؟ وہ مرزا صاحب کو نبی نہ مانیں اور ختم نبوت کے قائل ہوا کریں۔ لیکن مرزا صاحب کی تحریریں تو پکار پکار کر دعوے نبوت کر رہی ہیں جیسا کہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۲-۱۶۳ میں لکھا ہے "کہ جو مجھے نہیں مانتا۔ وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشن گوئی ہے"

یہاں مرزا صاحب نے صاف طور پر اعلان کر دیا ہے کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ یہی نہیں دلیل بھی دی ہے کہ چونکہ ان کی نسبت خدا اور رسول نے پیشن گوئی ہے۔ اس لئے انہیں ماننا ضروری ہے۔ کیا اس شہادت کی موجودگی میں لاہوری احمدی کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے دعوے نبوت نہیں کیا۔

رسول اللہ کی پیش گوئی اور "مسیح موعود"

مرزا صاحب نے اپنی نبوت کے منوانے اور اپنے دعوے متعلقہ نبوت کو صحیح ثابت کرنے کے لئے مسلمانوں کے سامنے رسول اللہ کی وہ پیش گوئی پیش کی ہے جو انہوں نے آمد مسیح ابن مریم کے متعلق کی ہے۔ اس کی آڑ میں مرزا صاحب کا دعوے ہے کہ میں ہی وہ مسیح موعود ہوں جسکی نسبت یہ پیشگوئی ہے لیکن اس کے متعلق مسلمانوں کا کیا خیال ہے یہ ایک مسلمان ہی کی زبانی سنیئے منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری "اہلحدیث" کی ۱۷ جولائی کی اشاعت میں رقمطراز ہیں:-

"دنیا میں کوئی بھی سچا مسلمان صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو جو آمد مسیح ابن مریم رسول اللہ کے متعلق ہے بنظر انکار نہیں دیکھتا۔ یہ مرزا کا مسلمانوں پر دروغ بے فروغ ہے۔ ہاں یہ بات علیحدہ ہے کہ کوئی دنیا پرست کا مارا ہوا انسان مسیح موعود بن بیٹھے۔ ایسے شخص کو ماننا پیشگوئی نبوی پر ایمان ہے یا ہنسی مخول ٹھٹھا ہے۔ خدا وانو قدا کو دیکھ کر کہنا خدا لگتی! ظاہر ہے کہ مسلمان آمد مسیح کے قائل ضرور ہیں لیکن وہ مرزا صاحب کو ماننے کے لئے تیار نہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کی پیشگوئی کا اشارہ جس مسیح کی آمد کے متعلق ہے۔ وہ مرزا صاحب ہرگز نہیں ہوسکتے۔

مس خدیجہ بیگم کا ہندی ویر

ایک عرصہ سے مس خدیجہ بیگم انسپکٹرس آف سکولز لاہور ڈویژن کے متعلق ہندوؤں کی شکایت سننے میں آرہی ہیں مس صاحبہ نے ہندو سکولوں اور ہندو لڑکیوں کے متعلق جو رویہ اختیار کر رکھا ہے اس کے متعلق اخبارات میں بہت کچھ لکھا جاچکا ہے۔ لیکن حالات و واقعات نے واضح کردیا ہے کہ ان تحریروں کا نہ تو مس صاحبہ پر کوئی اثر ہوا ہے اور نہ ہی حکام محکمہ تعلیم نے ان کے خلاف کی گئی شکایات کا نوٹس لیا یا ان کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے جب سے ہندی گورمکھی کا تنگ سرکلر جاری ہوا ہے۔ تب سے ہندی کو مٹا دینے کے لئے محکمہ تعلیم میں کام کرنیوالے مسلم افسران کی طرف سے پوری کوشش کی جارہی ہے۔ اس زہریلے سرکلر کی انتہا مخالفت کے باوجود اس کے منسوخ ہونے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔ اس سے مسلم افسروں کے اور بھی حوصلے بڑھ گئے ہیں۔ مس موصوفہ کا تازہ کارنامہ اس امر کا بہترین ثبوت ہے۔ مس موصوفہ نے ایک سرکلر جاری کر رکھا ہے کہ پانچویں جماعت کی جو لڑکی کسی مضمون میں فیل ہو جائے اسے اگلی جماعت میں ترقی نہ دی جائے۔ حالانکہ پہلے یہ قاعدہ نہ تھا اگر کوئی لڑکی کسی خاص مضمون میں کمزور ہوتی تھی تو اس کا تین ماہ بعد پھر امتحان لیا جاتا تھا۔ پاس ہو جانے کی صورت میں اسے ترقی دیکا جاتی تھی امسال مس صاحبہ سیالکوٹ میں لڑکیوں کا امتحان لینے کے لئے خود آئیں اور آریہ گرلز سکول کی ننھی ننھی لڑکیوں کو جن کی عمر اوسطاً دس سال سے زیادہ نہیں آٹھ بجے صبح سے شام کے پانچ بجے تک رکے رکھا اور لڑکیوں سے نہایت بدسلوکی سے پیش آتی رہیں اور ۸۰ لڑکیوں میں سے ۴۸ کو ہندی میں فیل کردیا ان میں سے ۱۸ لڑکیاں ایسی تھیں جو باقی سب مضمونوں میں جن میں ہندی لکھائی بھی شامل ہے پاس تھیں۔ بھلا یہ کس طرح قیاس کیا جاسکتا ہے کہ ایک لڑکی ہندی لکھائی میں تو اچھی رہے لیکن پڑھائی میں صفر نمبر حاصل کرے۔ یہاں تک کہ کئی لڑکیوں کے ہندی لکھائی میں دس میں سے ۸ اور ۹ نمبر ہیں آریہ گرلز سکول کی پانچویں جماعت کی لڑکیاں ہوں اور وہ ہندی نہ پڑھ سکیں۔ یہ بات کا کوئی خیال بھی کیسے کرسکتا ہے۔ لیکن مس صاحبہ جن پر احمدیت کا بھوت سوار ہے اگر ایسا نہ کریں تو ان کے احمدی ہونے کا پھر

سود رشن چکر

ادی حضرات کے وہ بلند بانگ دعوے نہ
جانے کہاں گئے جن میں اسلامی تبلیغ کو دنیا
کے کناروں تک پہنچانے کے عزائم چھپے رہتے ہیں
بقول معمار صاحب امرتسری کیا ہم یہ سمجھ لیں
کہ احمدیت تو اسی دن ختم ہو گئی تھی جبکہ اس کا بانی
اسی دنیا مرادی کے ساتھ لاہور میں اپنے
آسمانی آخری فیصلہ کے ماتحت دستوں کی
چارپائی سے چل بسا۔ دل تو نہیں مانتا کہ وہ
زبردست طاقت اور شخصیت جس کا کہنا یہ تھا
دنیا کی تمام قومیں مسلمان ہو جائیں گی" کا
وجود تک نہ رہیگا۔ لیکن انگشت بدنداں رہ
جاتے جب ہم اسلام کی موجودہ حالت دیکھیے
اور احمدیت کی قابل رحم حالت پر نگاہ ڈالتے
ہیں۔

× × × × × × × × × × ×

آپ کہیں گے کہ ایسی آفت کیا آپڑی۔ جو اسقدر
تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ آفت ہی تو ہے
اگر مولانا ابوالکلام آزاد جیسے مسلم لیڈر بھی
احمدیت کے خون کے پیاسے ہو جائیں اور مرزا صاحب
کی نبوت اور تحریک احمدیت کی جڑوں میں کلہاڑا لگا
احمدیت کی ہستی خطرہ میں ڈالدیں تو کیا یہ کچھ کم
افسوسناک امر ہے۔ سچ پوچھو تو یہ بات جس قدر
افسوسناک اور تکلیف دہ ہے اس قدر افسوسناک
مرزا صاحب کی حسرتناک خبر بھی نہ ہوگی۔ لیکن کیا کیا جائے
ابوالکلام کو بھی منظور نہیں کہ اس رنگ کا "اسلام" اور
"قرآن" دنیا میں پھیلیں اور اس خدمت خلق خدا
کا سہرا حضرت مسیح موعود کے نام لیواؤں کے
نصیب ہو۔ اگر آخرت کے روز اللہ میاں اور مرزا
صاحب احمدیوں سے سوال کریں کہ وہ کیوں خدمت
اسلام و اشاعت قرآن سے منہ موڑ کر بیٹھے رہے تو بھگوڑے ذ
بن کر بیٹھے رہیں تو ہم جھٹ تنہا دندان دینے کیلئے تیار
ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ اس میں ان غریبوں
کا کیا قصور ہے تو آپ کی نبوت والے جس کا سہرا
ان کے سر ہے اور وہ بھی منجدھار میں ہیں۔ مسلمانوں کی
نتقا" کو احمدیت کے چیتوں سے کھینچنے والی
تلواروں پر چھری چلائی تو اسلام کے "شہید ایڈیٹروں"
اور مسلم قوم کے بڑے بڑے لیڈروں نے

× × × × × × × × ×

اس وقت تو بلاشبہ مرزا صاحب کوئی بات کوئی
بات اپنے اور اپنی جماعت کے بچاؤ کا نکال
لی ہوگی لیکن بیچارے "اسلام اور قرآن"
کا درد کون لیگا؟ پھر نہ رسول پاک تشریف
لائینگے نہ مسیح موعود۔ بیچارہ مہدی بھی ہی
تھی ذاتوں کے دل سے تو آئے بیٹھے ہیں کیسے نبھیگی؟
احمدیوں کی سیر کرا رہے تھے کہ ہم نے دیکھا کہ ایک "شیدائی"
اسلام کا آوارہ گردی اور چوری کی سزا دینے کی ایک
بوڑھی تعبیر میں رکھنے کے شبہ میں چالان کر دیا
گیا۔ جب ملزم کا بیان لینے کا وقت آیا تو قسم

کھانے کے لئے قرآن کی ایک جلد کی ضرورت آن
پڑی۔ شہر کا چپہ چپہ چھان مارا لیکن کیا مجال
جو ایک کاپی بھی اسقدر دوڑ دھوپ کے بعد دستیاب
ہو سکی ہو۔ زیادہ عرصہ کیلئے نہیں۔ قسم
کھانے کے لئے اور صرف دو منٹ کے لئے۔
کسی نے تجویز کی کہ لیتھکالیہ سے ہی منگوا لیا جائے
لیکن دیکھئے "اسلام کی دشمنی" عدالت نے یہ
اعتراض کیا کہ وہ اصل قرآن نہ ہوگا۔ ترجمہ سے کام
نہیں چل سکتا۔ اس مجبوری میں ہم سوئے احمدیوں
کے بلند بانگ دعاوی کو یاد کر کے سر دھن لیتے کے
اور کیا کر سکتے تھے!

× × × × × × × × × ×

ایک سچے مسلمان کے دل میں یہ واقعہ ضرور کھٹکنے
لگے گا اور شاید وہ بھی کہہ اٹھے کہ پھر
اسلام کہاں ہے ہم اس شیدائی اسلام کے
دکھو ایران یا ٹرکی کی طرف لے چلیں گے اور ان
خالص اسلامی ممالک میں سے کسی ایک کی سیر کرا کر
اسلام کی "ضیا باریوں" سے منور کر دیں گے جب
وہ فدائے اسلام دیکھیگا کہ پانچ سو مسجدوں
میں پانچ سو نمازی بھی جمعہ کے دن دکھائی نہیں دیتے
اور اگر کسی گھر کے بوڑھے والدین نماز پڑھنے لگیں
یا لڑکوں کو پڑھنے کے لئے کہیں تو وہ ان کا
مذاق اڑاتے ہیں تو بلا شبہ فخر سے سر اونچا
کر کے کہیگا سبحان اللہ کیونکہ اسے رسول پاک
پر پورا پورا ایمان ہے اور وہ دیکھ لیگا اپنی
آنکھوں سے کہ رسول پاک کی پیشین گوئیاں کسقدر
صحیح ثابت ہو رہی ہیں جبکہ ان کی پیشگوئیوں میں
سے ایک یہ بھی ہے کہ اسلام کا صرف نام باقی
رہ جائیگا۔ اور یہ ہے بھی درست۔ ٹرکی میں
اسلام کا نام ضرور باقی ہے۔ تعلیم و عمل نہیں۔
نہ سہی۔

× × × × × × × × × ×

وہاں سے ہم پھر اس شیدائی اسلام کو ایران کی
سیر کرانے کے لئے چلیں گے۔ وہاں جب اسے
بے پردہ عورتیں نظر آئیں گی اور برقعہ دیکھنے کو
نہ ملیگا تو اسے وہ زمانہ یاد آئیگا جبکہ حضرت محمد
صاحب کو اللہ کی طرف سے وحی کیا گیا کہ اے نبی
کہدے اپنی بیویوں کو کہ وہ اپنی بڑی اوڑھنیاں
لٹکا کریں اور پردہ کریں" اس سے پہلے کیا
تھا۔ کچھ بھی نہیں بے پردگی تھی ضرور۔ لیکن اسلام
نہیں۔ پردہ یا برقعہ کی ایجاد کے ساتھ ہی اسلام
کی ایجاد ہوئی لیکن ایران کی موجودہ حالت اور
عرب کی اس وقت کی حالت میں فرق ہے جب اسلام

کی طرف جانا چاہتا تھا اور یہ یورپ کی تہذیب سے
ہم آغوش ہونے کے لئے بیقرار ہے اور بڑی تیز رفتاری
سے اس طرف قدم بڑھا رہا ہے وہاں اسلامی لباس
کی ممانعت ہے ہر ایک کے بال کٹے ہیں نہ صرف مردوں
کے بلکہ عورتوں کے بھی۔ وہاں شلوار بھی اس طرح گم ہے
جیسے برقعہ گم ہے۔ یا گدھے کے سر سے سینگ وہاں
سر پر رومی ٹوپی نہیں بلکہ ہیٹ اور شلوار کی بجائے گون
اور مردوں کے لئے پتلون کوٹ!

× × × × × × × ×

مشرق پال اے لاکھ گیرین ایران کی سیر کر رہے تھے۔ لاری کے
سفر میں اثنائے گفتگو کچھ ہندوستانی مسلمانوں سے ہونے
لگ پڑی۔ ایک مسلم نوجوان نے کہا نہ جانے رضا شاہ
پہلوی نے پچھیدار ٹوپی پہننا ضروری کیوں قرار دے
رکھا ہے؟ ان کے سفر صاحب نے ذرا جوش میں
کہا اس لئے کہ مسلمان نماز ادا نہ کر سکیں کیونکہ ایک
نمازی پچھیدار ٹوپی پہن کر جب سجدہ میں جاتے تو
اس کی پیشانی جو زمین سے چھونی چاہئے ٹوپی کی
وجہ سے نہیں چھوتی! بس یہی اصول اس کے حکم
کی تہ میں کام کر رہا ہے۔ لیکن یہاں تک نہایت رنج
و قلق کے ساتھ کہکر پھر فخر سے کہا لیکن نمازی
بھی غضب کے فدا پرست واقع ہوئے ہیں انہوں
نے یہ ترکیب نکالی کہ پیچھے والی ٹوپی کو الٹا پہننا
شروع کر دیا جس سے چھجا سر کے پیچھے ہو جانے اور
نماز با آسانی ادا ہو سکے لیکن ان کے چہرہ پر پھر
پژمردگی چھا گئی فرمایا کہ پہلوی کو یہ بھی نہ بھایا
اور نماز کو قطعاً بند کر دینے کے لئے ہیٹ کا حکم
جاری کر دیا۔ جس کے دونو طرف چھجے ہوتے ہیں
بھلا اب نماز ادا ہو تو کیسے؟

شاید اسلام کا شیدائی ان ممالک میں اسلام کی
روز افزوں ترقی اور اس کے اثرات نیک" کو
دیکھکر فرط مسرت میں اچھل پڑے اور ہم کیلئے اسے
سنبھالنا نہ سکیں۔ اس لئے اب ہم اسلام کی جلوہ
پاشیوں کا مزید لطف اٹھانے کیلئے اسے مصر کی طرف
لے چلتے ہیں۔ لیکن اب اکیلے نہیں جاویں گے
ساتھ میں ایک مرزائی دوست کو لے جانا از بس ضروری
معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ مرزائی رات دن "خدمت
اسلام" اور اشاعت قرآن کا واسطہ دیکر "فدایان
اسلام" کو احمدیت کیخلاف کیجانے والی یورش سے باز
رکھنے کی سعی کرتے رہتے ہیں اور ان کی یہ دلی خواہش
ہے کہ قرآن کا دنیا بھر کی تمام زبانوں میں ترجمہ
ہو جائے اور قرآن کی تعلیم اور اسلام کی برکات

کا یہ اثر ہو کہ "مسلمان" تمام دنیا پر چھا جائے اور
قرآن بچہ بچہ کے ہاتھ میں دیکھنے کو ملے اس کے
لئے دن رات سکیمیں سوچتے ہیں۔

ہم نے بلاشبہ قادیانی دوست اور فدائے اسلام
کو ایک ہی جہاز میں مصر لے جانے کی تجویز ٹھیرائی
ہے۔ لیکن ہمیں ڈر ہے کہ یہاں بھی وہی جہاد شروع
نہ ہو جائے اور داؤ پا کر "فدائے اسلام" احمدی
اور اس کی احمدیت کو دریا برد نہ کر دے اور اس
کی مصر میں "اسلامی ترقی" کے واضح اثرات کو دیکھنے
کی ہوس دل کی دل میں رہ جائے۔ وہاں پہنچ کر
ہم نے کیا دیکھا کہ مصر یونیورسٹی جامعہ الازہر کے
پرنسپل صاحب کچھ علما کے ساتھ ہمارے استقبال کے
لئے کھڑے ہیں۔ ہم نے انہیں جھٹ پہچان لیا اور
انہوں نے "احمدی حضرت" کو۔ ہم نے پوچھا کیوں حضرت
آپ ہی نے ہندوستان کے اچھوتوں میں تبلیغ اسلام
کیلئے علما بھیجنے کی اقبال سے ایک چٹھی میں پیشکش کی تھی
انہوں نے داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا ہاں
فدائی اسلام نے عرض کی جناب ہم اس غرض سے
حاضر خدمت ہوئے ہیں کہ آپ کے علما کی خدمات
کے ذریعے قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم
تیار کر کے تبلیغ اسلام شروع کی جائے۔ یہ سننا
تھا کہ پرنسپل صاحب مع اپنے چند ایک علما کے بری طرح
بگڑ گئے اور فرمایا کہ قرآن کا ترجمہ کرنا اسلامی احکام
کی شریعت کے قطعی خلاف ہے۔ احمدی حضرت اور
فدائی اسلام کے منہ حیرت سے کھل گئے اور زبان
سے کچھ کہنے والے تھے کہ میں جھٹ بول اٹھا فرمانے
تو آپ بجا ہیں لیکن یہ حضرت مانیں تب نہ! پرنسپل صاحب
نے کہا ان کو کیوں نہیں کسی کام میں لگا دیا جاتا ہم میں
نے اشارہ پاتے ہی مرزا صاحب کے دعوے نبوت
کی بحث چھیڑ دی اس میں فدائی صاحب بھی شامل ہو گئے
اب اکھاڑہ زیادہ سرگرم ہو گیا میں تو الگ ہٹ
گیا۔ ان دونوں کی کشتی ہونے لگی دیکھتے ہی دیکھتے
دونو گتھم گتھا ہو گئے اور ڈیک پر سے لڑتے جھگڑتے
ہوئے سمندر میں گر گئے اور دین کی راہ میں شہید ہو گئے
اس پر لکھے تو ہے دو دوستوں کی جدائی کا رنج بھی

۲۰۰ روپیہ انعام
بواسیر کو شرطیہ دور کرنیوالی لاثانی دوا
اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)
پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھاتی ہے چند یوم کے استعمال
سے مسوں کا درد کھجلی۔ خون کا نکلنا تمام
تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے قیمت معہ محصول
۸ گارنٹی اگر دس سال کے اندر اندر دوبارہ بواسیر کا
دورہ ہو جائے تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی (نوٹ)
اس سے اعلےٰ دوائی بتلانے والے کو ۲۰۰ روپیہ انعام
مینیجر کیلانی فارمیسی محکمہ چہ نمبر ضلع فیروزپور

ورن آشرم دھرم کا وگیانک ووچن

(لیکھک لالہ تیرتھ رام جی قصور)

ورن آشرم دھرم کا وگیانک ووچن کے عنوان سے ایک مضمون شری ڈاکٹر بھگوانداس جی کا نشی کا نکلا ہے۔ ڈاکٹر جی لکھتے ہیں کہ "ورتمان جاتیوں اور اپ جاتیوں کے بھیتری وواہ کرنے کے کڑے بندھن اس ویوستھا کے انوکول نہیں ہیں"۔ ان لفظوں سے پنڈت جی کا یہ مطلب ہے کہ ورن ویوستھا کے سدھانت میں ضروری نہیں ہے کہ وواہ ایک ہی ورن میں ہو۔ میں بھی یہی بات اپنے لیکھوں میں کہتا آیا ہوں کہ ورن ویوستھا کا براہ راست وواہ سنسکار سے سمبندھ نہیں ہے

سوامی دیانند نے ایک جگہ یہ ضرور لکھا ہے کہ وواہ اپنے ورن میں ہی ہونا چاہیئے مگر ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ اس واسطے ہونا چاہیئے کہ کلوں کے کرم یعنی پیشوں میں رکاوٹ نہ ہو اور وردھ گنوں میں پریتی سے رہیں۔ میں نے ایک دفعہ تمثیلاً بیان کیا تھا کہ ایک کسان لڑکا کے گھر کسی بنیئے کی لڑکی کامیاب پتنی نہیں بن سکتی۔ حالانکہ ان دونوں کا ورن ایک ہے بلکہ کسان کو شودر کی لڑکی زیادہ مفید ہو سکتی ہے کیونکہ وہ زمیندار کے ساتھ کام کرتا رہا ہے اور وہ بیلوں کو چارہ ڈالنا اور اس قسم کے سخت اور محنت طلب کام کر سکتی ہے۔ سوامی جی نے یہ نہیں لکھا کہ یہ سدھانت ہے کہ ایک ہی ورن میں شادی ہو بلکہ وہ کہتے ہیں کہ مناسب یہ ہے کہ ایک پیشے کے لڑکے لڑکی کی شادی ہو

آگے چل کر پنڈت جی اس بات پر بحث کرتے ہیں کہ ورن جنم سے ہوتا ہے یا کرم سے۔ انہوں نے اس دشتے کو نہایت فصاحت سے تحریر کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ "ایک بچہ باپ کے بیچھے یا موافق گن کرم سوبھاو والا بھی ہوتا ہے اور ناموافق گن کرم سوبھاو والا بھی۔ سوامی جی لکھتے ہیں کہ "ورن جنم سے نہیں بلکہ کرم سے ہے۔ سو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو کام پتا کرتا ہے وہ پتر کر نہیں سکتا۔ وہ کہتے ہیں اگر ایسا لڑکا وہی کام کرتا ہے جو پتا کرتا تھا تو اس کا ورن وہی ہے جو اس کے پتا کا تھا۔ کیونکہ وہ اسی ورن کا کام کرتا ہے۔

مگر ایک بات پنڈت جی نے ایسی بھی لکھی ہے جس پر آریہ سماجی حلقہ میں اختلاف رائے ہے۔ کئی آریہ سماجی ایسے ہیں جو پنڈت جی سے متفق ہیں اور کئی ایسے ہیں جو ان سے متفق نہیں ہیں۔ وہ بات یہ ہے کہ پنڈت جی ورنوں کی تقسیم مانتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ کچھ وہ جو گیان ورتیوں کے کچھ کرم ورتیوں کے اور کچھ سنگرہ ورتیوں کے ہوں گے۔ میں یہ بات تو مانتا ہوں کہ پرشوں میں مختلف ورتیاں ہوتی ہیں مگر میں یہ نہیں مانتا کہ ان ورتیوں کی بنا پر ورن دھارن کیا جاتا یا کرایا جانا چاہیئے۔ ورتیوں کی بنا پر اور آچار کی بنا پر ورنوں کی تقسیم کرنے میں مفصلہ ذیل نقص ہیں۔ اول اس طرح سے ورن ایک سو کشم چیز بن جاتی ہے اور جو چیز سوکشم روپ دھارن کرے۔ اس کا فیصلہ کرنا مشکل ہے آریہ سماج کے پنڈت کچھ ایسی وچار کے ہیں اور یہی کارن ہے کہ ورنوں کی سمسیا کو حل نہیں کر سکتے۔ سوکشم چیز کو بغیر جھگڑے کے کوئی حل کس طرح کرے۔ ورن کون دے۔ کس طرح دے۔ لوگ اس سے مطمئن کس طرح ہوں؟ یہ سب جھگڑے انہی ورتیوں کو رچی میں لانے سے ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ایک منش پورن ودوان ہو سنگرہ ورتی رکھتا ہو۔ ایک دلیش کے متعلق ہو سکتا ہے کہ وہ سنگرہ نشکتی کے ساتھ ساتھ گیان ورتی بھی رکھتا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ ایک سپاہی بھی ہو اور گیان ورتی والا بھی ہو آپ کو ایسے درشٹانت عام دیکھنے کو ملینگے جب یہ بات ہے تو آپ ورنوں کی بنا ورتیوں پر نہیں رکھ سکتے۔ آپ کہتے ہیں کہ براہمن کے واسطے سنمان اور شردھا کافی ہے۔ وہ اسی سے سنتوش کر لیگا۔ بھلا بتلائیے کہ کیا شودر کو سنمان اور شردھا کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ اپنے بھنگی کا سنمان اور اس پر شردھا کریں تو کیا وہ آپ کا کام زیادہ خوشی سے نہ کریگا۔ کیا وہ کھشتری جو وقت پڑنے پر اپنی جان کی بازی لگا کر آپ کی رکشا کرتا ہے آپ کے سنمان اور شردھا کا پاتر نہیں ہے۔ مجھے اس سے یہ بو آتی ہے کہ براہمن اپنے واسطے سنمان اور شردھا کو مخصوص رکھ کر یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کو سوسائٹی میں سب سے اونچا سمجھ لیں۔ یہی اس کا اپنا ابھمان اس کا sub conscious دل سنمان اور شردھا کے بہانے سے اسی پدوی پر بیٹھا رہنا چاہتا ہے کہ جب وہ کسی راجہ کے دربار میں آئے۔ راجہ اٹھ کر اس کے پیر چھوئے۔ کسی انسان کو دوسرے انسان کے پیر چھونا پاپ ہے اور خصوصاً ورن کی بنا پر۔ اس سے مساوات کے اصول پر چوٹ لگتی ہے۔ سوامی دیانند نے بھی براہمن کے پیشے کو شودر کے پیشہ سے اونچا لکھا ہے مگر سوامی جی نے برتیوں کی بنا پر نہیں لکھا برتی Second nature ہوتی ہے

اگر وہ براہمن برتی کو براہمن ورن مان لیتے تو چونکہ برتی Second nature ہے وہ ورن کو جنم پر مان لیتے۔ وہ ان کو وہ ستھول پیشہ مانتے ہیں۔ شودر کا پیشہ گھٹیا ہے۔ وہ پیشے کو کسی وقت بدل سکتا ہے۔ یہ اس کی ورتی نہیں جو آسانی سے تبدیل نہ ہو سکے۔ شودر کو ورتی مان لو وہ ہمیشہ کے واسطے گھٹیا بن جاتا ہے شودر کو پیشہ مان لو عارضی گھٹیا پن رہ جاتا ہے ہو سکتا ہے کہ شودر کی ورتی براہمن کی ہو اور وہ محض اس واسطے شودر ہو کہ اس کو کوئی شکشا نہیں دی گئی۔ ہو سکتا ہے کہ براہمن کی ورتی نیچ ہو اور وہ براہمن اس واسطے ہے کہ اس نے ودیا پڑھ لی ہے۔ سوامی جی نے براہمن کے پیشے کو اونچا مانا ہے۔ ورتی کا ذکر نہیں کیا۔ مگر ویدوں میں ایک منتر آیا ہے جس سے یقین ہو جاتا ہے کہ سوامی جی نے ورنوں کو ورتیاں نہیں مانا اور نہ ہی اس منتر کی موجودگی میں آپ ورتیوں کو ورن مان سکتے ہیں وہ منتر یہ ہے :-

[illegible]

اس منتر کا ارتھ یہ ہے کہ پرماتما لوگوں کو کہتا ہے کہ یہ پرارتھنا کرو کہ ہمارے براہمنوں میں رچی دو۔ ہمارے کشتریوں میں رچی دو اور ہمارے ویشیوں میں اور ہمارے شودروں میں رچی دو اور ہر ایک آدمی کو رچی میں بھی رچی دو۔ اس منتر سے دو باتیں سدھ ہوتی ہیں اول یہ اگر براہمن پن ایک ورتی ہے اور شودر پن بھی ایک ورتی ہے جو یقیناً گھٹیا ہے اور براہمن ورتی بڑھیا ہے تو شودر یہ کیوں پرارتھنا کرے کہ مجھے میری گھٹیا ورتی میں رچی یعنی رغبت ہو۔ یاد رہے کہ گو وید میں شبد رُچ ہے۔ مگر اس کا ماخذ رُچی ہے جو رچی کا ہے اور رچی کے معنی رغبت خواہش پیار یا attraction کے ہیں۔ کیا پرماتما شودر کو ہمیشہ شودر ورتی میں رکھنا چاہتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ براہمن پن براہمن ورتی کا نام نہیں ہے براہمن پن تعلیمی کام یعنی علمی مصروفیتوں کا نام ہے سوکشم چیز نہیں بلکہ ستھول چیز کا نام ہے۔ شودر پن شودر ورتی کا نام نہیں بلکہ شودر پن محنت مزدوری کا نام ہے۔ پرماتما کہتا ہے کہ براہمن بھی شودر اپنے کام کو بے دلی سے نہ کرے بلکہ رچی پوروک کرے کام کو کرے۔ کام کوئی بھی ہو۔ گھٹیا نہیں ہے۔ کام کرنے میں ایک خاص پوتر تا ہے۔ لیکن شرط یہ کہ اس کو رچی پوروک کیا جائے۔ انگریزی میں ایک مثل ہے کہ اگر کوئی کام کرنے لائق ہے تو وہ اچھی طرح کرنے لائق ہے۔ یہی اس منتر کا ارتھ ہے دوسری بات جو اس سے سدھ ہوتی ہے وہ یہ کہ گو موٹے موٹے ورن چار ہیں۔ مگر منتر کے اخیر میں یہ کہا ہے کہ مجھے رچی میں رچی دو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ والوں کی تعداد چار نہیں ہو گئی۔ منش یہ ارتھنا کرتا ہے کہ اگر میں براہمن نہیں۔ کشتری نہیں۔ ویش نہیں۔ شودر نہیں تو جو کچھ بھی ہوں۔ اس میں مجھے رغبت دو۔ دنیا میں بے دلی سب سے بُری چیز ہے۔

پنڈت بھگوانداس جی کے ہم خیال آریہ سماجیوں نے گن کرم سبھاؤ کا ترجمہ deed, merit اور nature کیا ہے یہ ترجمہ غلط ہے بلکہ ترجمہ practice, qualification اور tendency ہے

ہر قسم کی غلطی کی وجہ یہ ہے کہ بہت سارے ورن ویوستھا جنم کی مرن ویوستھا میں تبدیل ہو چکی ہے۔ وہ خیالات جن کے ماتحت ورن ویوستھا ذات پات بن گئی تھی اب بھی ہمارے دماغوں میں گردش کر رہے ہیں اور جب کبھی ہم ورن ویوستھا کو وستار سے بیان کرنا شروع کرتے ہیں ہمارا sub conscious دماغ ہم کو ذات پات کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں کہ یہ آرتھک سدھانت ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے اس کی جو ویا کھیا کی ہے۔ وہ آدھی غلط اور آدھی ٹھیک ہے آریہ سماج بھی ورن ویوستھا کو آرتھک سدھانت ہی مانتا ہے۔ مگر میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب اس کو آرتھک سدھانت کے ساتھ ساتھ کہاں

مشہور جہاں طاقت بخش

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے خادِ خون، قبض، معدہ دست دیا کی سوزش، احتلام، بیخوابی، بےچینی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن تندرست اور طاقتور بنتا ہے قیمت چالیس گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ

سکت وارق روغن

کسی بھی وجہ سے عضو مخصوص میں آئی ہوئی کمزوری کجی لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر از سرنو طاقت عضو میں آتی ہے فی ڈبیہ ایک روپیہ۔

مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

لاہور کے لئے ایجنٹ چاہیئے قواعد آسان ہیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

منوجی مہاراج کے اپدیش یعنی منوسمرتی

(لیکھک شری پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے ...)

ویدک ساہتیہ میں شرتی اور سمرتی دو کا بڑا مان ہے۔ شرتی ارتھات وید سوتہ پرمان ہے اور سمرتی پرتہ پرمان۔ کالیداس نے بھی کہا ہے

श्रुतेरिवार्थं स्मृतिरन्वगच्छत्

(رگھوونش)

دھرم کا مول وید ہے۔ میمانسا درشن میں جیمنی منی کا کتھن ہے کہ۔

चोदनालक्षणोऽर्थो धर्मः ۱-۱-۲

ارتھات جو ویدوں میں پریرنا یا ودھی ہے وہی دھرم ہے۔ ویدوں میں پریرنا یا ودھی اس ویدک دھرم کا سمرتسا دھارن کے ہت ارتھ جیون کے بھن بھن وبھاگوں میں بھن بھن پرستھتیوں میں کیا سروپ ہے۔ اس کا وستار پورو کمرن (سمرتی) کا کام ہے۔

سمرتیاں کئی ہیں۔ منوسمرتی اور یاگیہ ولکیہ سمرتی دو بڑی سمرتیاں ہیں۔ پرنتو ان میں سب سے پراچین اور مانیہ منوسمرتی ہے کہا بھی ہے:-

यद् वै किंच मनुरवदत् तद् भेषजम्

ارتھات جو کچھ منو نے کہا وہ سب اوشدھی ہے۔ منو کون تھے؟ کب اور کہاں ہوئے؟ انہوں نے کیا کہا؟ اس میں پیچھے سے کیا کم و بیش ہوا؟ یہ ایسے جٹل پرشن ہیں کہ ان کی میمانسا اتینت کٹھن ہے۔ اتینت پراچین آریہ جاتی کے دھارمک، سماجک اور راجنیتک ترانتیوں تتھا دواریک اتہاس سمبندھی سیکڑوں گھٹناؤں کے بعد کن کن اوستھاؤں کو پار کر کے ہم تک پہنچے یہ ایک ودہ کہانی ہے جس پرکار ہمالیہ پربت کی اونچی چوٹی کے ایک پتھر کے ٹکڑے کو دیکھ کر بھوگربھ ودیا کے پنڈتوں کے لئے یہ کہنا سرل نہیں ہے کہ یہ کتنے ورشوں میں کس کس اوستھا کو پار کر کے اس ورتمان روپ کو پراپت ہوا۔ اسی پرکار ورتمان منوسمرتی کی بھی وارتا ہے۔

منوسمرتی سب سے پراچین سمرتی ہے اس میں سندیہ نہیں۔ پرنتو اس میں بھی سندیہ نہیں کہ ورتمان منوسمرتی کے سبھی بھاگ یا سبھی ادھیائے اتنے ہی پرانے نہیں ہیں۔ کال کا ہاتھ کسی وستو کو بغاوت کئے بنا نہیں رہتا۔ پھر منوسمرتی اس اپجاو سے کیسے بچ سکتی تھی۔ یہ تو سبھی وودان ایک سور سے کہیں گے کہ منوسمرتی میں بہت کچھ پرکشپت ہے۔ ہاں اس بات میں وودانوں کا سہمت ہونا کٹھن ہے کہ پرکشپت انش کتنا ہے۔ کتنی منوسمرتیاں ٹیکا کے آجکل ملتی ہیں وہ سب آدھونک ہیں۔ اتی پراچین کوئی نہیں اور ان میں بھی کسی میں کچھ شلوک ادھک اور کسی میں کچھ شلوک کم ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ہے کہ کہیں کہیں منوسمرتی کے واکیہ دوسرے گرنتھوں میں جو اُدھرت کئے گئے ہیں ان میں سنسکرت پستکوں کے انہیں شلوکوں میں تھوڑا تھوڑا یا کچھ بھید بھی ہے۔ اس سے پتہ نہیں چلتا کہ کن وودانوں نے کس منوسمرتی سے اُدھرت کیا ہوگا۔

کچھ بھی ہو۔ ایک بات تو منوسمرتی کے لئے سرومانیہ ہے ارتھات یہ وید مولک ہے۔ ویدک دھرم کی سمجھانا اور وید ورودھ باتوں کا نوارن اس کا لکش رہا ہے۔ اس لئے بہت سے شلوک تُرنت سے پرکشپت کی کوٹی میں رکھے جا سکتے ہیں۔

منو کون تھے؟ کوئی رشی تھے یا کوئی راجہ تھے جنہوں نے اپنے سمے میں دھرم گرنتھ بنوایا اور مانو دھرم شاستر (Code of Manu) کے نام سے پرسدھ ہو گیا؟ یہ کہنا کٹھن ہے ایک پراچین گرنتھ مانو دھرم شاستر کے نام سے بھی پرسدھ ہے پرنتو اسکی ستھتی بھی کچھ کم رہسیہ مے نہیں ہے۔ یہ سوتر "سوتریگ" میں بنے ہوں گے جب پرایہ ادھک گرنتھوں کو سوتر روپ میں لکھنے کی شیلی پرچلت تھی پرنتو یہ کہنا بھی ٹھیک نہیں ہے کہ سوتروں سے پہلے شلوک بدھ لکھنے کی پرتھا نہیں تھی۔ اس لئے اس آدھار پر بھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ شلوک پرانے ہیں یا سوتر۔ گاتھائیں تو بہت سی پرچلت ہیں۔ ان کے آدھار پر کوئی دھارنا بنانا ٹھیک نہیں ہے۔

इति शुश्रुम धीराणाम् ارتھات ہم نے ودوانوں سے سنا ہے کہ منو مہاراج ایک بڑے آچاریہ تھے انہوں نے بھرگو آدی شِشیوں کو چاروں آشرم اور چار ورن سمبندھی کریاؤں کا اپدیش کیا۔ یہ اپدیش بھرگو یا ان کے شِشیوں نے شلوک بدھ کر دئے اسی لئے ورتمان منوسمرتی کو "بھرگو سنہتا" کہتے ہیں۔ یہ سمبھو بھی پرتیت ہوتا ہے کیونکہ سوا بھوتا اپدیش شلوکوں میں نہیں کئے جاتے۔ بھاوؤں کے پیچھے سے شلوک بدھ کر دیا جاتا ہے۔ یونانی دارشنک ارسطو نے جو اپدیش موکھک کئے تھے ان کے شاگردوں نے ان کو نوٹ کر لیا تھا۔ وہی پیچھے سے ارسطو کے واکیہ سمجھے جانے لگے۔ یہی حال مہاتما بدھ کے دھرم پد کا ہے۔ اسی پرکار منوسمرتی بھی رہی ہو گی پرنتو منوسمرتی میں پیچھے سے گڑبڑ کیسے ہوئی؟ میری دھارنا یہ ہے کہ چاروں ورنوں اور چاروں آشرموں کے روا رانہ دیوتا رہیں ہونے کے کارن جب کبھی لوگوں نے سماجی جیون میں کوئی پریورتن کرنا چاہا تو انہوں نے منوسمرتی سے ہی کاریہ آرمبھ کیا۔ وہ جانتے تھے اس پر لوگوں کی شردھا ہے۔ پرتیک چھوٹی اور بڑی بات کے لئے لوگ اسی کا آشرے ڈھونڈتے ہیں اسلئے جو کچھ لوگوں سے کرانا ہے اس کا سگم اپائے یہ ہے کہ اسی کو منوسمرتی میں ملا دیا جائے۔ یہ ایک روپ پرکشپتوں کا ہے جس کو میں آکرمن (Invasion) کے نام سے پکارتا ہوں۔ پرنتو پیچھے سے ان آکرمنوں کا ورودھ بھی ہوا۔ ورودھیوں نے بھی سگم اپائے یہی سمجھا کہ اپنے انوکول ملاوٹ کی جائے اس کو میں پرتیاکرمن یا Counter attack کہتا ہوں۔ یدی یہ لوگ دوبارہ ملاوٹ کرنے کے پرکشپت انشوں کو نکال کر مول سمرتی کو سنشودھن کر دیتے تو اچھا ہوتا۔ پرنتو اس سمے کی سماجک پرستھتی کو نہ جان کر ہم ان کو یہ دوش نہیں دے سکتے۔ انہوں نے دھرم کی رکشا کے لئے وہ سب کیا جو کچھ پرنتیت ہوا۔ پرنام یہ ہوا کہ جس پرکار دو سبزہ دیوار پر سفیدی کرنے سے وہ دھبے نیچے رہ جاتے ہیں۔ چھوٹے نہیں اور کئی بار دھبے پڑتے اور ان پر بار بار سفیدی ہونے سے دیوار کی موٹائی بھی بڑھ جاتی ہے اور ایک تہہ کے نیچے کچھ اور دوسری کے نیچے کچھ اور الیسپٹ رہتا ہے۔ اسی پرکار آکرمن پرتیاکرمن کی چیز اور ریتوں نے منوسمرتی کو اتنا بڑا بنا دیا۔ تیسری بات اور بھی ملتی ہے۔ جب کسی نے ایک چھوٹا سا پریورتن کرنا چاہا تو اس نے اس کی پشٹی میں کئی شلوکوں کا بڑا بھاری لیکچر دے ڈالا۔ اس پرکار کے ہانی کر پرنتو ویرودھ پرسنگ رہت تتھا ان اوسٹیک شلوک بہت سے ملتے ہیں۔

ہم کو چار پرکار کی ملاوٹوں کی وشیش جھلک معلوم پڑتی ہے:-

(۱) مانس بھکشن سمبندھی۔ اس میں سندیہ نہیں کہ منوسمرتی مونک ریتی سے اہنسا پر وشیش بل دیتی ہے۔ پرنتو کئی ستھلوں پر مانس کی آگیا بیشٹ روپ سے ہے۔ ہماری سمجھ میں یہ اس سمے کی ملاوٹ ہے جب بھارت ورش میں وام مارگ کا بھیکر پرکوپ تھا اور جب مانس، مدیہ اور ویبھچار کو دھرم کے کرتیوں کے بھیتر استھان مل چکا تھا۔

(۲) مرت پتروں کا شرادھ ترپن آدی منوسمرتی میں یگیہ اور پتری یگیہ وشیش ارتھ میں آئے ہیں۔ نہ تو یگیہ اور پتو ودھ میں کوئی کسی پرکار کا سمبندھ ہے اور نہ پتری یگیہ مرت پتروں کے لئے کئے جاتے ہیں۔ ویدک دھرم جیو کی نتیتا اور پُنر جنم کو مانتا ہے۔ ان دونوں سدھانتوں کے انوسار مرے ہوئے پتروں کے لئے شرادھ یا ترپن کرنا کچھ ارتھ نہیں رکھتا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مرت آتماؤں کی پوجا بودھوں سے آرمبھ ہوئی۔ اس کے لئے دو ہیتو ہیں۔ ایک تو "گیا" کا مرتک شرادھ سے ورتمان سمبندھ۔ دوسرا بودھ دیشوں میں مرت آتماؤں کی پوجا۔ بودھ دھرم میں اپنر جنم ملتا ہے۔ پرنتو جیو کا وہ روپ نہیں ہے۔ ان کے مرت آتما پوجن تتھا نروان دونوں کا گہرا سمبندھ اسی سدھانت کے ساتھ پرتیت ہوتا ہے۔ جان پڑتا ہے کہ جب بودھ مت کا پرتی سدھ دھرم ہو اتو وام مارگ اور مرتک شرادھ دونوں کا مشرن منوسمرتی میں بھی پرویشٹ ہو گیا۔ اسی لئے مرتک شرادھ میں بھن بھن پرکار کے پشوؤں کے مانس کا ودھان ہے۔

(۳) ورنوں کا آدھار جنم۔ مولک چار ورن گن کرم انوسار تھے یہی ویدک دھرم کا شدھ سوروپ تھا۔ یہی گیتا آدی انیہ گرنتھوں میں ملتا ہے۔ یہ ہو بھارت کے اتہاس میں ایک ایسا سمے ہو چکا ہے جب ورن جنم کے انوسار مانے جانے لگے۔ پروہت کے لڑکے کا پروہتائی کے سوتوں کو دبا بیٹھنا اور راجہ کے لڑکے کا راج گدی کو چھین لینا یہ سوبھاوک ہی تھا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ کشتری برہمنوں کے اور برہمن کشتریوں کے پرم شترو ہو گئے اور اپنے اپنے گروہ کے لئے لڑنے لگے۔ پرشورام کے کشتریوں کے پیچھے پڑنے کی کتھا اور ودھیا متر کا راجا کو اپدیش اس بات کا پرمان ہے۔ جنم سے ورن کی ستھتی کا سب یگوں اور سب دیشوں کے اتہاس میں ایک ہی پرنام ملتا ہے وہ یہ کہ شکتی شالی پربلوں پر اتیاچار کریں اور دلت جاتیاں گھور نیچتا کو پراپت ہو جائیں۔ اٹلی۔ یونان۔ عرب کا دو ہزار ورش پہلے کا اتہاس یہی بتاتا ہے اور امریکہ تتھا افریقہ میں تو آج دن تک اور سبھیہ کہی جانے والی جاتیوں میں بھی اس کے نشان کثرت سے ملتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ شودروں اور اچھوتوں کے وشے میں جو گھور انیائے یکت ودھان منوسمرتی میں ملتے ہیں وہ اسی یگ کی کرتوت ہیں۔

(۴) دنڈ ودھان۔ اپرادھیوں کو دنڈ کٹھور ہو یا کومل، اس وشے میں دنڈ شاستر کے ودوانوں میں بہت مت بھید ہے۔ دونوں اپنے اپنے پکش میں یکتی یکت ہیتو رکھتے ہیں۔ پرنتو اتنا تو سب کو ماننا پڑیگا کہ چاہے پرتھا کچھ بھی کیوں نہ ہو دنڈ ودھان کی کٹھورتا اپرادھیوں کی اگیانتا میں کچھ انورتا ہونی چاہئے۔ اندھیرے

نگری چوپٹ راج" نہ تو کٹھور دنڈ ودھان کی استھلی ہے نہ کومل ڈنڈ ودھان کی۔ درنو ودھان کرڑے سے کڑا پراپن ڈنڈ اور کومل سے کومل ڈنڈ (Warning) دیتے ہیں۔ ہم کو منوسمرتی کے ڈنڈ ودھان میں ایسی جھلک لگتی ہے کہ ستھان ستھان پر بدلے گئے من سے کام لیا گیا ہے اس سے پرسپر ورودھ بھی کئی جگہ آ گیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کرودھی شدھ آچارکوں کی کرتوت ہے۔ جنہوں نے آگا پیچھا نہ دیکھ کر جہاں جیسا چاہا ملا دیا۔

منوسمرتی کا پرچار آجکل بھارت ورش میں بہت کم ہے۔ سادھارن ہندو قانون (Hindu Law) کے لئے کہیں تو یاگیہ ولکیہ سمرتی کی متاکشرا ٹیکا کا اور کہیں کہیں انیہ گرنتھوں کا نام ہے۔ منو سمرتی کے پتر بھی لوگ قانون کے لئے پلٹ لیتے ہیں۔ پرنتو منوسمرتی کی کتھا ہوتی کہیں نہ ملیگی بھاگوت۔ گیتا۔ رامائن کا بہت پرچار ہے اور اسی کو سروسادھارن جانتے ہیں۔ منوسمرتی کے سنسکرن بھی ادھک نہیں چھپتے۔ بہت سے ہندو پنڈتوں نے تو اڑا رکھا ہے کہ منوسمرتی ست یگ کے لئے تھی آج کل کلی کال میں پاراشر سمرتی سے ہی کام نکل آتا ہے ایسی کنوونتیوں نے منوسمرتی کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا ہے۔ لوگ منو کر نام کے پجاری تو ہیں۔ پرنتو ان کے اپدیشوں سے کوئی لابھ نہیں اٹھا یا اٹھا رہا۔ اس کا مکھیہ کارن تو یہ ہے کہ پرکشپتوں کی بھرمار نے منوسمرتی کے شدھ گنوں کو اوگنوں میں پریورتت کر دیا ہے نہ تو پورانک پنڈت جی تنتر ادھ میں وادھ پرش کا مانس گرہن کرنے کے بارہ ورش تک مرت پتروں کی ترپت کرنا چاہتے ہیں نہ شودر ہی نیچ سے نیچ اور کٹھور سے کٹھور ڈنڈ سہنے کو تیار ہے۔ براہمن تو یہ کہکر چھوٹ جاتے ہیں کہ منوسمرتی کلجگ کے لئے نہیں شودر دوسروں کے بہکانے میں آ کر منوسمرتی کو اپنے اوپر کئے ہوئے اتیاچاروں کا کارن سمجھ کر اس کو کھلم کھلا جلانے اور سنسار سے مٹا دینے کی چنتا میں مگن ہیں۔

اس سے بہت بڑی ہانی یہ ہوئی اور ہو رہی ہے کہ ویدک سدھانتوں کا پرچار سنسار سے اٹھ گیا۔ وید تو سینی۔ بھید ہر آدی بھاشیہ کاروں کی کرپا کا پھل تھا یکت کلپناؤں تتھا یاگیکوں کے رہسیہ میں گرنتھوں کے شکار ہو گئے۔ منوسمرتی جس سے سرو سادھارن اپنا جیون سدھار سکتے تھے گندی اور مذہبی دوویدیہ کے منتروں سے دوشت ہو گئی۔ ویدک سبھیتا کے دیہی دشمنیتیں پرچار کر رہے تھے۔ ان کا منہ بند کرنے لوگوں نے کیول کلپت گرنتھوں کے پرچار کا اوسر پا لیا اور ویدک بامیہ سبھیتا نے نہ کیول انیہ دلیشوں سے ہی ویدک سبھیتا کا وہشکار کر دیا۔ بلکہ بھارت ورش میں بھی ویدک سبھیتا کا

نام پرشنسا سے لینے والے اور اس پر شردھا رکھنے والے کم ہوتے جاتے ہیں۔ وید اور منوسمرتی کی اور سب سے پہلے سنسار کا دھیان آکرشت کرنے والے رشی دیانند تھے۔ انہوں نے تمام ویدوں کا بھاشیہ کر کے ان کے چھپے ہوئے گنوں کو پھر چمکا دیا۔ وہاں اپنے امولیہ گرنتھ ستیارتھ پرکاش میں سب سے ادھک پرمان منوسمرتی کے دئے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش کے پڑھنے سے رشی دیانند کی ویدوں سے اتر کر سب سے ادھک شردھا منوسمرتی پر پرتیت ہوتی ہے۔ سمت۔ وبادی تارک۔ باتوں میں انہوں نے منوسمرتی کو ہی پرمان مانا ہے۔ برہمچریہ۔ گرہستھ۔ بانپرستھ تتھا سنیاس۔ ورن۔ راج پرجا دھرم۔ آچار۔ اناچار ہر ایک سدھانت کے سمبندھ میں منوسمرتی سے لمبے لمبے ادھرن کئے گئے ہیں۔ رشی دیانند منوسمرتی پر لٹو دکھائی پڑتے ہیں۔ ہوتے بھی کیوں نہ؟ اصل میں منوسمرتی رتنوں کی کھان ہے۔ منوسمرتی کا رکھا بھن بھن پرکار کے اونچ نیچ۔ مورکھ ودوان منشیوں کی منو ورتی پر آدھیپتیہ سا دکھ پڑتا ہے اس کے سدھانت دشوویاپی ہیں جن کو کسی ایک یگ کا نہ کہکر سرو کالک اور سارو دیشک ہی ماننا پڑتا ہے۔ بھن بھن دلیشوں میں بھن بھن یگوں میں کئی دھرم شاستر کار (Law givers) ہو چکے ہیں۔ یونان اور اٹلی کے دھرم شاستر کاروں کے رچیار آج کل بھی پرمانت ہیں۔ پرنتو ان سب کر تا وتمیا تک درشٹی سے دیکھنے سے منو کو سرو شریشٹ ماننے میں کسی نشپکش کو سنکوچ نہیں ہو سکتا۔ امریکہ کے ودوانوں نے منو کو سنسار کے دھرم شاستر کاروں (Law givers) میں سب سے اتم ستھان دیا ہے۔ منوسمرتی (Code of Manu) ایک ایسی چیز ہے جس کی سمتا دوسری چیز کر ہی نہیں سکتی۔ دربھاگیہ کا وشئے ہے کہ آدھونک منش جاتی نے منوسمرتی سے اتنا لابھ نہیں اٹھایا اور انیت دربھاگیہ کا وشئے ہوگا۔ یدی منو کا نام سنسار سے مٹانے کی اچھا کے اچھکوں کی منوکامنا پوری ہو گئی۔ کیونکہ ایسے رتن ایک بار نشٹ ہو جانے سے پھر پراپت نہیں ہو سکتے۔ جو لوگ کچھ شلوکوں سے اتیاچار یکت پرکشپتوں کو دیکھ کر سمت منوسمرتی کا ورودھ کرتے ہیں۔ وہ انیت بھول کرتے ہیں۔ ان اتیاچاروں سے بچنے کے لئے اس یگ میں انیک سادھن اپستھت ہیں۔ پرنتو منو کے سارتک اپدیش روپی رتنوں کو بھی ان کے ساتھ پھینک دینا سمت منش جاتی کی اکتھنیہ ہانی کا کارن ہوگا۔ مانو دھرم شاستر کیول اسی لئے مانو دھرم شاستر نہیں ہے کہ

یہ منو کا اپدیش ہے مनो इति मानवः کنتو اس لئے بھی مانو دھرم شاستر ہے کہ یہ سمت مانو جاتی کا دھرم شاستر ہے یہ منو مکش سے لیکر ولیسی تک اور ویدگیہ سے لے کر مورکھ تک سبھی کے ہر سمے کے کام کی چیز ہے۔ یہ گربھ ادھان سے لے کر انتیشٹی تک سبھی باتوں کا اپدیش کرتا ہے۔

گذشتہ فروری میں مجھے ایک آریہ بھائی کا پتر ملا جو ایک اتساہی جوشیلے ودوان ہیں انہوں نے سوامی دیانند کی اس بات پر آشچریہ پرگٹ کی کہ انہوں نے منوسمرتی کو اتنا مان کیوں دیا۔ ان کا یہ بھی پرستاو تھا کہ منوسمرتی کا بہشکار کر دیا جائے اس کی کمی دھرم وید سے پوری ہو سکتی ہے۔ میں نے کا پنور آریہ سماج کے گت وارشک اتسو پر بھاشن دیتے ہوئے کچھ اس اور سنکیت بھی کیا تھا میں نے کہا تھا کہ کیول دھرم وید سے کام نہیں چل سکتا دھرم وید ایک اچھی گٹکا ہے مجھے بھی پریہ ہے میں اس کا بھاشانوواد سہت ایک سنسکرن نکال چکا ہوں۔ پرنتو کسی وستو کے پریہ ہونے کے کئی درشٹی کون ہو سکتے ہیں۔ حلوہ میٹھی چیز ہے۔ اس سے جاڑے کے دنوں میں کپڑوں کا کام نہیں لے سکتے۔ دھرم وید میں سامانیہ اپدیش ہیں۔ ونہ چریا نہیں ہے۔ دھرم وید نورتی مارگ کی اتیجنا کرتی ہے پرنتو پرورتی مارگ والوں کو کئی دشاؤں میں بہلائے چھوڑ دیتی ہے۔ میرے انہیں متر نے ویا کھیان کے پشچات مجھ سے کہا کہ یہ تو وہ بھی نہیں مانتے کہ دھرم وید سب باتوں کی پورتی کرتا ہے پرنتو یہ کمی ویدوں سے پوری ہو جاویگی۔ میں ان کی اس بات کو سویکار نہیں کر سکتا۔ شاید پاٹھک گن اس پر آشچریہ کریں گے اور پوچھیں وہ کہ جب وید سب ست ودیاؤں کے بھنڈار ہیں تو منوسمرتی کی کیا آوشیکتا؟ ایسے پرشن میرے وہ بھائی ذکر نہیں سکتے۔ کیونکہ ایسی اوستھا میں تو دھرم وید کی بھی کوئی آوشیکتا نہیں رہ جاتی۔ پرنتو یہ بھی ایک مہتا بھاس ہے۔ وید گیہوں ہے اور منوسمرتی روٹی۔ پرنتیک پرش سوکھے گیہوں تو نہیں چبا سکتا۔ ستیارتھ پرکاش بھی تو وید مولک ہے۔ پرنتو یدی ستیارتھ پرکاش کو نشٹ کر دیجئے تو آپ کیا ویدوں سے وہ لابھ اٹھا سکیں گے۔ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرہ رشیوں کے لئے کیول وید ہی پرپت تھے۔ شاید سوامی دیانند کے لئے بھی کسی انش میں یہ بات کہی جا سکتی ہے۔ پرنتو ہم لوگ رشیوں کے اُدکر پریشرموں سے لابھ اٹھائے بنا کچھ انتی نہیں کر سکتے ابھی تو ویدک سوبیہ کو اودیا کے بادلوں نے آچھادت کر رکھا ہے۔ رشی دیانند کی کرپا

سے کچھ جھلک دکھائی پڑنے لگی کو ادھک اُجول کرنے کے لئے آرش گرنتھوں کی آوشیکتا ہے جس بھائی نے مجھے یہ پتر لکھا تھا۔ ان کا آشے میں سمجھ رہا ہوں۔ پرنتو آج کل کئی شکتیاں کام کر رہی ہیں انیک پرکار کے پرچار والے لوگ اپنا اپنا دائرہ بنا رہے ہیں۔ ایسی اوستھا میں دوسروں سے پرچار ہو جانا اسوابھاوک نہیں ہے۔ ہم کو سرو دا یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک چمکیلی چیز سونا نہیں ہے اور نہ ہر ایک کالی چیز لوہا۔ لوہے کے بھیتر تو وہ شکتی وِدیہ مان ہے کہ سونے کی رکشا کی کما چمکیلے استر شستر تتھا انیہ اپیوگی وستوئیں بن سکتی ہیں آریہ بھائیوں کو اواقاص کر ان آریہ بھائیوں کو جو آریہ دھرم پرچار اور آریہ سدھانت پرچار میں لگے ہوئے ہیں یہ چاہیے کہ وہ سنسار کی بھن پرگتیوں کو انکے وِدرتوان چمکیلے روپ میں ہی نہ دیکھیں۔ پرنتو اس پر بھی وچار کریں کہ کون سی ہیں وہ کس اور لیجانے والی ہے۔ سمبھو ہے کہ جوشیلی جلد بازی پیچھے سے پچھتاوے کا کارن بن جائے۔

منوسمرتی کے ورودھ آندولن دیکھکر میرے من میں یہ وچار اٹھا کہ منوسمرتی کی رکشا کی جائے یہ دو پرکار سے سنبھو ہے۔ پہلے تو منوسمرتی کے انشٹ کنہاگ کو نسنکوچ نکال کر پھینک دینا چاہیے جس سے کسی کو آکشیپ نہ ہو سکے دوسرے یہ کہ اس کا پرچار بڑھایا جائے۔ منوسمرتی کی کتھائیں ہوں۔ اس پر سرو پیاد کھیان دئے جائیں اور سماج کے ودوان اس کا اتنا ہی پریوگ کریں۔ جیسا رشی دیانند نے کیا ہے یدی کلکتے میں بیٹھ کر گنگا جل پینا چاہتے ہیں تو اوش ہی اس جل کو فلٹر کرنا پڑیگا۔ دکھ کی بات ہے کہ ویدک ساہتیہ پرکشپت شلوکوں سے بھرا پڑا ہے ابھی آریہ سماج کی اور سے ان کے پرماشودھن کی چیشٹا نہیں کی گئی ہماری اور سے لیتک کے جو سنسکرن نکلتے ہیں وہ اسی پرکار کے ہیں جیسے نالوں میں کسی گنگا جل کے اچھک کو ہگلی کے جل کا ایک گلاس دیدیا جائے ہم پینے والے کو سترک تو اوشیہ کر دیتے ہیں کہ دیکھنا اس میں میل ہے۔ چھانکر پینا۔ پرنتو وہ بیچارا چھاننے کی ترکیب کا گیان نہیں رکھتا۔ کیا کرے؟ یا تو میلا سمجھکر پھینک دیتا ہے یا سب کا سب پی جاتا ہے اور ہانی اٹھاتا ہے ہم یہ تو گھوشنا کر دیتے ہیں کہ ویدک گرنتھوں میں پرکشپت انش ہے پرنتو اس پرکشپت کو الگ نہیں کرتے۔ شاستر ارتھ کے سمے پلیٹ فارم سے اتنا کہنے سے کام چل جاتا ہے کہ ہم کیول ویدوں کو ہی سوتہ پرمان مانتے ہیں پرنتو مرد سادھارن کو شاستر ارتھ تو نہیں کرنا ان کو تو اپنے جیون میں آنے والی کٹھناؤں کے لئے ایک بیچ پردرشک کی تلاش ہے یہ ٹھیک ہے کہ جس کام کی اور سے میں نے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کاشی میں وید ودیالیہ ستھاپن کی یوجنا

(از شری سوامی سرودانند جی مہاراج)

متھرا شتابدی سادھو بھنڈار سے بچا ہوا ۲۴ سو روپیہ شری سوامی سرودانند جی مہاراج کے پاس تھا۔ پچھلے دنوں اس دھن کے سدپیوگ کے لئے سوامی جی نے آریہ جنتا سے سمتیاں مانگی تھیں۔ انکے پاس ادھک سمتیاں کاشی میں ایک وید ودیالیہ ستھاپت کرنے کے پکش میں آئی ہیں ان سے پریرت ہو کر سوامی جی مہاراج نے کاشی میں وید ودیالیہ ستھاپن کی یوجنا آریہ جگت کے سامنے رکھی ہے (ایڈیٹر)

کاشی میں ایک سیوگیہ ودیارتھیوں کی شرینی ستھر کی جاوے اس میں ۱۵ چھاتروں سے ادھک نہ رہیں جب تک کوئی اچھا پرینام سامنے نہ آ جاوے ہیں چھاتر پرتی ورش وہاں سے الگ ہو جاویں تین ودیارتھیوں کو سمست بھارت ورش سے جن کی رُچی ادھین کی ہو پریکشا سے لینا ہوگا۔ ودیارتھیوں کی یوگیتا ہی پرویش میں سہایک ہو سفارش کا آدر نہ کیا جاوے۔ ودیارتھیوں کا ساتھ اچھا ہے اگر ۱۸ ورش کے لگ بھگ ہو ۲۰ برس سے ادھک تو نہ ہونی چاہئے ان میں پانچ چھاتر ایسے ہوں جو سنسکرت کلیات کے ساتھ گریجوایٹ ہوں اور ۱۰ چھاتر جو شاستری آدی پریکشاؤں میں یوگیتا کے ساتھ اُتیرن ہوں جس چھاتر کو جو شاستر رُچی کر ہو وہ اس کو ہی پڑھے سمیا دن کو ودیالیہ میں رہنے کی اودھی ۵ ورش کی ہوگی چار ماس تک ودیارتھی کے رہن سہن تتھا سوبھاو کی پریکشا کرنی چاہئے یدی کوئی کچھ بھی آلسی یا پرمادی ہو اس کو پرتھک ہو جانا ہوگا۔ پرنتو ان نیموں میں پکشپات کام نہ کرے۔ ایک چھاتر کے لئے ۲۰ روپیہ پرتی ماس خرچ ہوگا جو بھوجن وستر۔ پستک اور پاٹھک آدی کے نرواہ ارتھ پریاپت ہوگا۔

یدی من میں پریم ہو تو اس ودیا کی اپلبدھی کا بھی اپائے ہے یہ کاریہ سمست سماجوں کا ہے۔ کسی ایک کا نہیں۔ سب سماجوں میں سے جو اچھے ہوں جن میں کچھ اُدارتا اور شکتی ہو تین سو چھانٹ لئے جاویں اتھوا تین سو پرش جو اس کاریہ کو پسند کر جاویں سہایک بنا دیے جاویں۔ وہ سب پرتی ورش ۱۲ روپے کی سہاتا کریں تو ۳۶۰۰ روپیہ ہو سکتا ہے۔ اتنا ہی خرچ ہوگا۔ یہ الپ دان ہے پر اس کا پھل مہان ہے اتھوا پانچ سات پرش مل کر بھی اس کاریہ کو کریں تو اچھا ہے پرنتو اس کاریہ سے سب سماجوں کا ہت ہوگا۔

سنسکرت کے پانڈتیہ کی تو اس اپائے سے رکشا ہو جائیگی جو اتی اوشیک ہے ان میں کوئی تپسوی سدھاوی۔ تیاگی اور ویدپریمی نکل جائے گا تو وہ بیتھارتھ ویدارتھ کو جنتا کے سامنے لائیگا

پھر سماج کا لیش یا گورد بڑھ جائے گا۔ اتنا کٹھن پرنتیرم سادھیہ کام آریہ سماج دُربل ہاتھوں

کے ادھین کرتے اتھوا الپ دھن کہ تھوڑا تھوڑا دھن دے کر بہت سا ایکترت کر

لینے کرانا چاہتا ہے اس کا پھل اچھا نکلیگا یہ کسی سمجھدار کی سمجھ میں نہیں آتا۔ آریہ سماج نے اس یوگتا کا سمپادن نہیں کیا ہے ویدک دھرم جس کی اور سنکیت کر رہا ہے۔ یدی ان نیموں کا پالن کرتا تو اس سمدائے میں سو فیصدی نشٹھ دھنی ہوتے اور اپنی اُدارتا سے ہزاروں روپیہ آریہ سماج

کر دیتے۔ یہ بات تو ماننی ہوتی ہے کہ سنستھائیں بھوکی ہی ہوتی ہیں۔ ان کے لئے یاچنا تو کرنی ہی پڑتی ہے۔ پرنتو وہ یاچنا حد سے باہر نہ ہو۔ اتھوا وہ کاریہ جس کے لئے یاچنا کی جائے سادھوی او ستھائیں جنتا کے سامنے آ جاوے یاچنا کا واستوک سروپ یہی ہے اور اس پرکار سے کی گئی یاچنا لابھ ایک ہو گی نندا سپد نہیں

آریہ سماج نے ایسے ودوان جو گمبھیر ویدک دھرم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے اپنے پرشارتھ سے پیدا ہی نہیں کئے۔ اس کا ہی یہ پرتیکش پرینام سامنے آ رہا ہے جو کچھ ہوئے بھی انمیں گمبھیرتا کی کمی اور ودیا کی نیونتا ہی رہی دھن بل کا دبلے تو کہا پرنتو کچھ ابھیمان کو ساتھ لے لیا۔ یہ کسی نے نہ وچارا کہ اہنکار تو بنی بنائی بات کو بگاڑ دیتا ہے۔ بگڑی ہوئی بات کو شانتی کے سہ یدی اس کا ساتھ ہو جاویگا تو اس کا پھل ٹھیک کیسے سامنے آویگا۔ میرے متر اسنکار کی ودیا کو ساتھ لو۔ کچھ دیر تھ باتوں اور سارتھونیہ کاریوں کو تیاگ کر کسی اُتم ودیا پار کا ساتھ دو تو نشچے ہی کچھ سمے میں سفارگ ہاتھ میں آ جاویگا وچار اور سمے کے ہیر پھیر میں جا کر انیک کاریہ جو ٹھیک پرتیت ہوتے تھے۔ بسمرتی سادھو نہیں جنچتے ہیں۔ ان کا سدھار کرنا یدی اس یوگیہ نہ ہو تو ان کا بنا سنکوچ تیاگ دینا ہی ٹھیک ہوگا۔

اب ایسے ودوانوں کے بنانے کا ایک ماترا اپائے کاشی ودیالیہ ہے۔ اتنے آلاپ کے پشچات میں یہی لکھنا چاہتا ہوں کہ پاٹھک اسکی سامگری پر دھیان دیں جو بیج کے سمان اتیلپ ہے۔

(۲۴۰۰) دو ہزار تین سو روپیہ متھرا شتابدی سادھو بھنڈار سے بچا ہوا الہ آباد بنک شاخ علی گڑھ میں پڑا ہے۔ تین پچھلے پرشوں کی پرتگیا ہے کہ وہ ڈھائی ڈھائی سو روپے دیں گے جس کا جوڑ ۷۵۰ روپے ہوتا ہے اسکی بیاجتی میں کوئی سندیہ نہیں ہے۔ ایکسو روپیہ سوامی لکشمانند جی اجمیر۔ ایکسو روپیہ سوامی لکشمانند جی ویادر ایکسو روپیہ سوامی کیشوانند جی۔ ایکسو روپیہ سوامی پرمانند جی ویدراج آنند پرانت گجرات نواسی ایکسو روپیہ سوامی انکتانند جی مانڈ پور۔ ایکسو روپیہ سوامی ابھیانند جی بڑودہ۔ ۵۱ روپے سوامی کیولانند جی اجمیر یہ سب دھن روپیہ پنڈت دھرمیندر شاستری کے پاس ہے اور انہوں نے ایک ہزار روپیہ اس کاریہ کے لئے دینے کی پرتگیا کی ہے۔ یہ سب ملا کر ۷۴۰۰ روپے ہوتے ہیں بنک میں روپیہ میرے نام سے پڑا ہے اس کو میں کسی کے ادھیکار میں دینا چاہتا ہوں۔ وہ پرش مجھے دھرمیندر شاستری ہی دکھائی پڑتے ہیں۔ پرنتو ان کو سویم ہی اس کاریہ کا دھیان ہے دوسرا یہ ہے کہ وہ میرے کتھن کو جو یکت ہو مانیں اور اس کو پورا کرنے کے لئے یتھا شکتی یتن کرتے رہیں گے۔ یدی ان کو بھی یہ کاریہ ابھی مت نہ ہو تو بنک کا روپیہ جو میرے نام پڑا ہے اس کو آگا ہو سنتالی پریکشاؤں کے پشچات کسی تیز یوگیہ ودیارتھیوں کو نیتھن ارتھ بنارس میں پانچ ورش کے لئے وظیفے کے روپ میں دیا جائیگا۔ جن پرشوں کو یہ کاریہ

گاندھی جی کی کٹیا میں

ہم ہندو دھرم میں سکھی ہیں

ایک دن شام کو ایک نوودواہت ہریجن دمپتی نے آ کر کہا کہ وہ گاندھی جی کا آشیرباد لیکر ہی جائیں گے۔ میں نے انہیں گاندھی جی سے ملنے کا وچن دیدیا۔ انہیں آدھ گھنٹہ ٹھہرنا تو پڑا پر میں یہ کہوں گا کہ انہیں بدلے میں ایک ایسے انمول انوبھو کا لابھ ہوا۔ جسے وہ اپنے جیون بھر اپنے ہردیہ کوش میں محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

"تم دونوں وواہ کر کے آ رہے ہو؟ تو پھر میرے لئے کیا لائے ہو؟" گاندھی جی نے ان سے پوچھا انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ ہریجن ہیں۔ کیونکہ ان کی شادی کی بھڑکیلی پوشاک سے ہر کسی کو دھوکہ ہو سکتا تھا۔

"ہم آپ کے لئے یہ پھول لائے ہیں" دولہا نے کہا۔

"لیکن پھولوں سے تو کام نہیں چلیگا! وواہ کر کے تم لوگ مجھے کورے پھولوں سے سنتشٹ کرنے آئے ہو؟"

"مہاتما جی۔ ہم آپ کے لئے انگور بھی تو لائے ہیں"! "سو تو خلاصے سوادشٹ ہوں گے" زور سے ہنستے ہوئے گاندھی جی نے کہا۔

"پرنتو میں تمہارے یہ انگور سویکار کر سکتا ہوں اور نہ یہ پھول۔ جاؤ۔ تم دونو آپس میں صلاح کرو اور پھر مجھ سے کہو کہ غریب ہریجنوں کے لئے مجھے کیا دینا چاہتے ہو"

"ہم تو خود ہی ہریجن ہیں مہاتما جی" انہوں نے کہا اور شری رام چندر جی نے ان کی طرف سے ان کا پریچے دیتے ہوئے کہا۔ باپو جی۔ یہ ہمارے دیوان بہادر شری نواسن کے پوتر ہیں"! گاندھی جی ایک لمحہ کے لئے کچھ وچار میں پڑ گئے۔ شاید یہ بھول گئے تھے کہ دیوان بہادر ہریجن ہیں۔ پھر انہوں نے کہا۔ ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ تب تو تمہیں نہیں دینا چاہئے بلکہ مجھے کوئی چیز نہیں دینی چاہئے"

"نہیں آپ اپنا آشیرباد دیجئے"

"سو تو میں دیتا ہی ہوں۔ اب مجھے یہ بتاؤ کہ تم ہندو دھرم کے اندر سکھی ہو یا اسے اپنے دھرم کو چھوڑ دو گے؟"

"ہم اس میں پوری طرح سکھی ہیں۔ ہم اسے کبھی نہیں چھوڑیں گے"

"تو میں یہ گھوشنا کر دوں کہ دیوان بہادر شری نواسن کے پوتر اور پوتر بدھو ہندو دھرم کے اندر سکھی اور سنتشٹ ہیں"

"ضرور کر دیجئے۔ ہم لوگ پوری طرح سے سکھی ہیں"

"ہم آپکے چرنوں کا سپرش کر سکتے ہیں؟" دونوں نے پیر چھوئے اور گاندھی جی نے خوب پیار سے ان کی پیٹھ ٹھونکی۔ اپنے اتینت نزدیکوں کو آشیرباد دینے کا ان کا یہی پر یہ طریقہ ہے

مہادیو ڈیسائی

(ہریجن سیوک سے)

(بقیہ مضمون ورن آشرم دھرم میں ودیجن صفحہ ۱۰)

پان اور ودواہ شادی کا سدھانت بھی مانتے ہیں۔ ناظرین چونک پڑیں گے کہ میں ڈاکٹر صاحب کے الفاظ میں پہلے کہہ آیا ہوں کہ اس کا ودواہ کے ساتھ سمبندھ نہیں ہے اور پہلے بھی ڈاکٹر صاحب کا ایک مضمون اسی مضمون پر "پرکاش" میں نکلا تھا جس میں وہ لکھتے ہیں کہ "ودواہ کے بارے میں ہر ایک ویکتی آزاد ہے۔ مگر آج کے مضمون میں انہوں نے ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ سواستھ وگیان اور ورسنتی شاستر کا سدھانت یہ ہے کہ آہار اور ودواہ کے سمبندھ میں ہر پرکار کا ساودھانی رکھنی چاہئیے۔ جس سے ایک سی رچی اور سوبھاؤ کے ویکتی ہی ایکتر بھوجن کریں۔"

چونکہ ڈاکٹر صاحب نے انتر جاتیہ ودواہ پل پیش کیا ہے۔ اس لئے اپنے مضمون میں ڈاکٹر جی نے یہ لکھا ہے کہ ودواہ کے ساتھ ورنوں کا کوئی سمبندھ نہیں ہے اس لئے میں اس پر مزید نکتہ چینی نہیں کرتا۔ ممکن ہے ان کا مطلب ویسا ہو۔ جو سوامی جی کا ہے یعنی بطور سدھانت ودواہ شادی کا تعلق ورنوں سے نہ ہو۔ بطور مناسبت کے وہ اس کو مفید سمجھتے ہوں۔ یہی آریہ سماج کا سدھانت ہے۔

آر تھک سدھانت کی ویاکھیا کرتے ہوئے پھر پنڈت جی کا دماغ ذات پات کے پکنیت

میں پھنس جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ گھور پرتی سپردھا کو روکنے کے لئے اتھوا کم کرنے کے لئے منشوں کو اگر پیترک ستکرمن کا نیم سپشٹ دیکھ پڑے تو اپنا پیترک ویوسائے ہی کرنا چاہئے اور جب ولیتمیہ کا نیم پربل روپ میں دیکھ پڑے تو ایسے ویکتی کو اپنے انورو پ روٹی کمانے کا ویوسائے کرنے تتھا اسی نام سے کہے جانے کے لئے آگیا ملنی چاہئے۔ اس کے آگے وہ لکھتے ہیں۔

"اس کے ساتھ پیسہ جوڑنے کے لئے کوئی دوسرا ویوسائے اُسے نہیں کرنے دینا چاہئے۔ کوئی بھی ویکتی ایک کے اتیرکت دوسرے ویوسائے سے پیسہ نہ کما سکیگا۔" جو عبارت میں نے اوپر نقل کی ہے۔ اس پر مفصلہ ذیل اعتراض عائد ہوتے ہیں۔

اول۔ ایک سے دوسرا پیشہ تبدیل کرنے میں رکاوٹ کیوں اور باپ دادا کا پیشہ اختیار کرنے کا کام بدلیش کیوں۔ کیا اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ چمار بھنگی۔ جولاہے ترقی کر کے براہمن نہ بنیں۔ براہمن کا پیشہ براہمن کے واسطے محفوظ رہے۔ ممکن ہے ڈاکٹر صاحب اس کے واسطے کوئی خاص دلیل رکھتے ہوں گے شودر جاتیاں اس موجودہ بیان سے ضرور

اختلاف کریں گی۔ دوسرا اعتراض میں یہ کرتا ہوں کہ پیترک دھن کو دھارن کرنا بھارت ورش کے واسطے ہانی کارک ثابت ہوا ہے۔ موجودہ بھارت ورش ایک ہزار سال سے زیادہ عرصہ سے گری ہوئی اوستھا میں ہے۔ اس کا کارن یہ ہے کہ جاتی بندھن کی وجہ سے لوگ آبائی پیشے دھارن کرتے چلے آئے ہیں۔ راجپوت ہمیشہ سے لڑنے کا کام کرتے رہنے سے اکثر سپاہی بن گئے ہیں۔ وہ کبھی کسی لڑائی میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ ایک ہی دائرے میں رہنے کی وجہ سے نہ سوچنے والے بیوقوف لڑاکے بن گئے ہیں۔ ان میں وہ جوہر نہیں رہا۔ جو فوج کو لڑاتا کامیاب کراتا اور دشمن کو جیتنے میں مدد دیتا ہے۔

براہمن دماغی کام کرتے رہنے سے بزدل اور مغرور ہو گیا ہے۔ ویش کنجوس اور بزدل ہو گیا ہے۔ شودر اتنا گر گیا ہے کہ اس کا اٹھنا ہی محال ہے۔ یہ سب دوش پیترک پیشے کی وجہ سے ہیں۔ ہندوستانی بحیثیت قوم کے کیوں کمزور ہیں اس کا کارن ہے پیترک پیشے۔ بھارت ورش کے میراثی گانے کا پیشہ کرتے ہیں وہ آج کل کی کمپنیوں میں کامیاب نہیں ہوئے۔ راجپوت ہمیشہ لڑائی ہار جاتے ہیں۔ ویشی بزدل ہو گئے ہیں اور یہ سب خرابی اس وجہ سے ہے کہ ان کی Harmonious development نہیں ہوئی اور اس کا کارن صرف یہ ہے کہ وہ ایک ہی سرکل میں پیدا ہوئے۔ اسی میں رہتے اسی میں کھاتے پیتے۔ اسی میں شادیاں کرتے اور پھر وہی کاروبار اختیار کرتے ہیں آپ بڑے ودوان میں آپ اس سوکشم رہسیہ کو سمجھ لیں گے تو جاتی کے واسطے مفید ہوگا اور سب کوئی خاص ویکتی اس راز

کو سمجھ لے گا۔ وہ ذات پات کو توڑنے کا یتن کرے گا۔ ذات پات ٹوٹ جاوے گی تو آبائی پیشے کم ہو جاویں گے۔ جب آبائی پیشے نہ رہیں گے تو وہ Lethargy سستی نہ رہے گی۔ جو اس وقت جاتی میں سمائی ہوئی ہے۔ لوگوں میں نیا خون۔ نیا جوش نیا جیون آ جاویگا اور اس وقت اور صرف اسی وقت بھارت ورش ترقی کریگا۔

ضرورت ہے

کے اشتہارات کے لئے پرکاش بہترین اخبار ہے اُجرت ایک بار کے لئے سوا روپیہ ۱۲ دو بار کے لئے ۲ اور اس سے زیادہ کے لئے ایک روپیہ فی بار اُجرت پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنی چاہئے

مینیجر پرکاش بست روڈ لاہور

ضروری اطلاع مردوں کی طرح عورتوں میں بھی جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے جسے سیلان الرحم یعنی لیکوریا کہتے ہیں۔ میرے پاس اس کی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی "سنیاسی کا پائیڈ" موجود ہے جس سے بیشمار دکھی بہنیں لابھ اٹھا چکی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ سنیاسی اکسیر ہر قسم کے آتشک وسوزاک کا جادو نما اور آخری علاج جس کی چند خوراک ہی ان نامراد امراض کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ دیتی ہیں جہاں ہر قسم کے علاج اور انجکشن بھی فیل ہو چکے ہیں۔ وہاں یہ کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں قیمت اکسیر آتشک ۴ ڈھائی روپیہ اکسیر سوزاک ۸

بابو روی نندن اور یہ مقام ہوارہ براستہ مورنڈہ ضلع انبالہ

بیماری کی جڑ مچھر ہے اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں اس کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بھائیوں نے اسے از حد پسند کیا ہے۔ **بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے**

پنجاب بھر میں یہ سب سے پہلا کارخانہ ہے جسکی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

ہندوستان کا بہترین باتصویر ہفتہ وار

ریاست دہلی

ہفتہ وار

از تالیس صفحہ ضخامت۔ بارہ صفحہ چکنے آرٹ پیپر پر تقریباً پچاس ہاف ٹون فوٹو کے بلاک اعلیٰ کاغذ۔ بہترین لکھائی و دیدہ زیب چھپائی

قیمت سالانہ بارہ روپے ششماہی ساڑھے چھ روپے غیر ممالک تیس شلنگ فی پرچہ چار آنے۔

مفت نمونہ کے لئے ایک کارڈ اس پتہ پر لکھئے۔

مینجر ریاست دہلی

BOMBAY OFFICE
LONDON OFFICE

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

اسلامی دنیا کی سیر

مسلمانوں کی حالت

... مسلمانوں کو حق ہے کہ وہ اس دفعہ
دیکھیں کیا یہ ان کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ
... ہوں کیا یہ ان کی
... پیچھے جا رہے ہیں؟ ہرگز نہیں
... اسلام کی طرف ... کھ
... کے علما تو آج مسلمانوں کو کافر
... دن رات ان پر خانہ
... مشغول ہیں ...
... ہیں۔ ایک دوسرے کا سر پھوڑا جا رہا ہے
... مسلمان بھائیوں سے خلاف ہر ذلیل سے
... روا رکھی جا رہی ہے۔ جو شخص کسی
... کے چند فرضی معتقدات کے خلاف ہو
... اجازت نہیں کہ وہ اس فرقہ کے ساتھ نماز
... ان کی مسجدوں میں داخل ہو سکے اور اپنے
... صلعم کا ذکر کر سکے اور یہاں تک کہ وہ
... مسلمان بھی کہہ سکے" ("پیغام صلح" ۷ ... ۳۶ء)

... مجدد کیا بلا ہوتی ہے؟

... کہتے ہیں مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ
... کسی مجدد پر ایمان لائیں۔ الست پوچھتے
... قرآن میں نازل ہوا ہے؟ ... کس
... کس سورۃ ... کس آیت میں یہ بات کہی
... ہر صدی میں ایک مجدد آئے گا اور
... کے لئے ضروری ہے کہ اس کی معرفت
... ہیں اور اس پر ایمان لائیں۔ اگر نہیں کہی
... کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اس لغویت میں
... ہم نہیں جانتے مجدد کیا بلا ہوتی ہے"
("پیغام صلح" ۳ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء)

... کا انکار اسلام کا ... پر ... کاری ہے

... کا انکار معمولی بات نہیں۔ اسلام پر زبردست
... اگر احادیث کا انکار اپنی خواہشات کی پیروی
... ہونے لگ جائے تو پھر دین مٹ
... اس صورت میں تو نماز وغیرہ کی بھی کوئی
... باقی نہیں رہتی۔ جیسے کہ چکڑالویوں
... مگر یاد رکھو کہ حدیث کے بغیر قرآن کی
... سمجھ نہیں آ سکتی۔ احادیث یونہی منہ کی
... نہیں بلکہ نبی کریم صلعم کے قلب میں وہ نور تھا
... آپ قرآن کے معانی کی تہ تک پہنچ جاتے
... پر جو وحی خفی ہوتی تھی وہی احادیث کی
... موجود ہے۔ کسی کو یہ تو حق حاصل ہے
... کہ فلاں حدیث قرآن کریم کے خلاف
... میں اسے قبول نہیں کرتا۔ لیکن
... فلاں بات کا ذکر چونکہ قرآن میں نہیں
... حدیث میں ہے۔ ... ایسے نہیں
... اسلام کی بنیادوں کو ہلا دیتا ہے۔
("پیغام صلح" ۳ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء)

حدیث کو چھوڑ کر اسلام باقی نہیں رہتا

"... دل ابن کریم کا یہ عمل صحیح نہیں کہ ہم سرے سے حدیث کا ہی انکار کر دیں اور یہ کہہ دیں کہ چونکہ اس کا ذکر احادیث میں ہے۔ خواہ وہ احادیث کتنے بلند پایہ کی ہوں۔ اس لئے ہم اسے نہیں مانتے۔ اگر کوئی شخص صرف ایک مسئلہ کو اپنی رائے کے مطابق حل کرنے کے لئے آج احادیث کا انکار کر دے تو ڈر ہے کہ وہ قرآن کریم کے کسی ارشاد کو اپنی رائے کے خلاف پا کر اس کا بھی انکار نہ کر دے۔ قرآن و حدیث کے آگے سر جھکانے کے بغیر نہ اسلام باقی رہتا ہے اور نہ اسلام کی تہذیب باقی رہے گی"۔
("پیغام صلح" ۳ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء)

سے جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ دنیا کے سامنے مسلمانوں کے اخلاق کا بدترین نقشہ پیش کرتا ہے گالی گلوچ۔ بازاری آوازے۔ پھبتیاں۔ ہاتھا پائی مار پیٹ۔ خشت باری غرضیکہ لغنگاپن کے تمام مظاہرے ان جلسوں میں نظر آ جاتے ہیں۔ اتحاد ملت والے جلسہ کرتے ہیں تو احراری چھوکرے لاٹھیوں اور اینٹوں سے مسلح ہو کر جلسہ گاہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ جونہی کسی مقرر نے زبان ہلائی اور انہوں نے آوازے کسنے۔ پھبتیاں کہنی اور گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اس کے بعد لاٹھیوں کو حرکت ہوتی ہے۔ گلوخ اندازی اور خشت باری کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ فریقین کے آدمی مجروح ہوتے ہیں۔ پولیس موجود ہوتی ہے ان لوگوں کو مسجد کے احترام کا بھی ذرہ بھر خیال نہیں"۔
("پیغام صلح" ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء)

احمدی جواب دیں؟

(۱) مرزا صاحب نے لکھا تھا "میرے زمانہ میں دنیا کی تمام قومیں ایک مسلم قوم کی شکل بن جائیں گی"۔ (چشمۂ معرفت صفحہ ۲۲۲) کیا ایسا ہو گیا؟

(۲) مرزا صاحب نے لکھا تھا "میرے زمانہ میں مکہ مدینہ کے درمیان ریل جاری ہو جائیگی"۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۲) کیا یہ کام ہو گیا؟

(۳) مرزا صاحب نے لکھا تھا "میں دجال کو مسلمان بنا کر ساتھ لے کر حج کروں گا" (ایام صلح فارسی صفحہ ۱۶۷) کیا ایسا ہوا؟

(۴) مرزا صاحب نے لکھا تھا "عبد اللہ آتھم پادری پندرہ ماہ میں (۵ ستمبر سنہ ۱۸۹۴ء) تک مر جائے گا"۔ (جنگ مقدس صفحہ ۱۸۹) کیا ایسا ہوا؟

(۵) مرزا صاحب نے لکھا تھا "میں مدینہ میں روضۂ نبویہ میں دفن ہوں گا"۔ (ازالہ خرد صفحہ ۴۷۰) کیا ایسا ہوا؟

(۶) مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ "مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے میرا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے۔ دنیا میں اگر یہ بیوی میرے پاس نہ آئے تو میں جھوٹا"۔ (شہادت القرآن صفحہ ۸۰) کیا یہ منکوحہ مرزا صاحب کی پیشین گوئی کے مطابق ان کے گھر آ گئیں؟

(۷) مرزا صاحب نے لکھا تھا "مجھے خدا نے فرمایا ہے انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵) یعنی اے مرزا۔ تو جب کسی کسی چیز کو موجود ہونے کا حکم دیگا تو فوراً ہو جائیگی"۔ کیا ایسا دعوےٰ کسی نبی نے کیا؟

(۸) مرزا صاحب نے شائع کیا تھا کہ (مولوی ثناء اللہ اور میں) ہم دونوں میں سے جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہے۔ وہ پہلے مریگا"۔ (اشتہار ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء) مرزا صاحب ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کو وفات پا گئے اور مولوی ثناء اللہ صاحب آج تک زندہ ہیں پھر تم کو مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے میں کیا شبہ ہے؟

احرار اور اتحاد ملت کی سرگرمیاں

"احرار و اتحاد ملت کے جلسوں میں گذشتہ چند"

"اس لئے انکی بات مسائل مذہبی میں حجت نہیں ہو سکتی"
("پیغام صلح" ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء)

شہید گنج کو حاصل کرنے والوں کیلئے؟

"یہ لوگ مسجد شہید گنج کو حاصل کرنے کا دعوے کر رہے ہیں۔ لیکن ان کے اخلاق۔ اتحاد اور تنظیم کی یہ حالت ہے کہ شراب نوش میکدوں میں اور جوئے باز قمار خانوں میں اکٹھے ہو کر بیٹھ سکتے ہیں۔ لیکن یہ مجاہدین ملت اور خادمان اسلام خانہ خدا میں بھی اپنی زبانوں اور ہاتھوں کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرنے سے نہیں روک سکتے۔ خیر یہ زیادہ تر اجیروں اور رضاکاروں کے "کارنامے" ہوتے ہیں۔
("پیغام صلح" ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء)

مولانا حبیب الرحمان کے ارشادات

(۱) "تمہارے مخالف اول درجے کے منافق اور جہنمی
(۲) ظفر علی ملعون اور بدمعاش ہے اس نے اور تارا سنگھ نے مل کر پنجاب اسمبلی کے ممبر بننے کے لئے شہید گنج کا جھگڑا پیدا کیا ہے یہ دونوں بدمعاش اپنی فطرت میں یکساں ہیں۔
(۳) ظفر علی خوفناک سور ہے جو تمہاری فضا کو ناپاک کر رہا ہے اس کو تباہ کر دو۔ شریعت میں سور کو مارنا جائز ہے"
(۴) ظفر علی اور تارا سنگھ میں اتنا فرق ہے کہ ایک کے سر پر کیس نہیں لیکن باطناً وہ بھی سکھ ہے۔ ان دونوں سکھوں کی داڑھیاں آپس میں باندھ کر دونوں کا منہ کالا کر کے گدھوں پر سوار کر سارے ملک میں پھرانا چاہئے اور اوپر سے جوتوں کی بارش کرنی چاہئے"۔
("پیغام صلح"۔ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء)

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ارشادات

(۱) "اس بوڑھے شیطان (منشی ظفر علیخاں) کا مسکن ساتواں جہنم ہے اس کا ٹھکانا درک الاسفل ہے
(۲) خدا اس بوڑھے منافق (منشی ظفر علی خاں) کو برباد کرے (۳) فضل حسین اور ظفر علی دو مکار سیاستدان تھے"۔ ("پیغام صلح" ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء)

ڈاکٹر سر محمد اقبال کا علماء دین میں شمار؟

"کیا ڈاکٹر سر محمد اقبال کا نام علمائے دین میں شمار ہے ... وہ علم دینیات سے دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتے لہٰذا اگر ڈاکٹر صاحب نے حیات مسیح (یہودی) اور مجوسی کا عقیدہ کہا ہے تو کسی کے بہکنے سے ایسا کہا ہے وہ علوم قرآن اور فقہ اور اصول سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔"

روپڑ میں آریہ سماجیوں اور پورانکوں میں زبردست شاستراتھ

منشی راج نرائن ارمان دہلوی روپڑ شہر میں پدھارے اور آریہ سماج کو اپنا تختۂ مشق بنایا۔ کیونکہ آریہ سماج کو گالیاں دیکر ہی بہت سے لوگ اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔ اس لیے آریہ سماج نے ان کو للکارا اور منشی صاحب کی شرارتوں کے کارن شاستراتھ ٹھن گیا ۲۶-۱۳ سے شاستراتھ شروع ہو کر تین روز ہوتا رہا۔ پہلے روز مورتی پوجا اور ویدک ہے یہ پر ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت منسا رام جی ویدک توپ شاستراتھ مہارتھی تھے اور سناتن دھرم سبھا کی طرف سے منشی راج نرائن ارمان۔

پنڈت منسا رام جی نے یہ سوال کئے (۱) مورتی پوجا شبد چاروں ویدوں میں سے دکھاؤ (۲) چاروں ویدوں میں سے دکھاؤ کہ مورتی کی شکل لمبائی چوڑائی۔ موٹائی آدمی کتنی ہونی چاہیے اور گھنٹی بجا کر پوجا کا ودھان ویدوں میں کہاں ہے (۳) یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۸ میں لکھا ہے کہ پرماتما غیر مجسم ہے اس کی کوئی مورتی نہیں ہے اس کا تمہارے پاس کیا جواب ہے (۴) یجروید ادھیائے ۳۲ میں منتر ۳ میں صاف لکھا ہے کہ "پرماتما کی کوئی پرتما (مورتی) نہیں ہے اور جو ساکار مورتی کی اپاسنا کرتے ہیں۔ وہ گھور اندھکار کو پراپت ہوتے ہیں" لہٰذا مورتی پوجا وید ورودھ ہے (۵) بھاگوت پران ادھیائے ۸۴ سکندھ ۱۰ اشلوک ۱۳ میں بھی لکھا ہے جو مورتی میں پرماتما بدھی کرتا ہے وہ گدھا بنتا ہے" اس لیے بھی مورتی پوجا نہیں کرنی چاہیے (۶) شو پران میں دارو بن کے لنگ کی جو کتھا آتی ہے اس کے مطابق پوپوں نے جو لنگ کی مورتی ستھاپت کی ہوئی ہے اور اس مورتی کی پوجا کرتے ہیں یہ بھی چرتر تتھا منہ پر نہایت گندہ اور بڑا برا بھاو ڈالتی ہے پران کی ایسی گندی کتھاؤں سے جو مورتی پوجا پرچلت ہوئی ہے۔ اس نے بھی دلیش اور دھرم کی بہت ہانی کی ہے اس لئے بھی مورتی پوجا نہیں کرنی چاہیے منشی راج نرائن سوال ۵-۱-۱ کا تو قطعی کوئی جواب ہی نہ دے سکے ان کو چھو تک بھی نہیں۔ سوال ۲ کے جواب میں فرمایا کہ سارا برہمانڈ ہی ایشور کی مورتی ہے۔ مگر اس جواب سے کسی کی کیا تسلی ہو سکتی تھی۔ یہ تو نین ویدانتیوں کا مت ہے جس سے مورتی پوجا کا کوئی تعلق نہیں۔ سوال نمبر ۳ کے جواب میں

منشی راج نرائن نے کہا کہ اس منتر کا دیوتا جیون مکت ہے۔ اس کا برہم اور اس کی مورتی سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر آریہ پنڈت نے اُبید ھر بھاشیہ سے دکھایا کہ اس منتر کا برہم ہی دیوتا ہے۔ منشی راج نرائن نے اُبید ھر دیا بھاشیہ کو ماننے سے انکار کر دیا اور کہا سناتن دھرم سبھا اس وام مارگی بھاشیہ کو نہیں مانتی اس پر کہا گیا کہ وہ لکھ کر دیویں کہ وہ اُبید ھر بھاشیہ کو نہیں مانتے یا کم از کم پنڈت شری کرشن شاستری سناتن دھرمی پنڈت اپنی زبان سے ہی کہہ دیں۔ اس پر دو تین پورانک پنڈتوں میں لے دے ہو گئی مگر آریہ پنڈت نے شنکر بھاشیہ سے بھی اس بات کی پشٹی کی اور بیچارے منشی صاحب لاجواب ہو کر سوائے شنکر بھاشیہ

کی ورق گردانی کے اور کچھ نہ کر سکے اور انہوں نے وقت گذارنے کی غرض سے نیوگ پر سوال کرنے شروع کر دیئے جن کا جواب بھی پنڈت منسا رام نے نہایت خوبی سے دیا اور کہا کہ کل شاستراتھ ستیارتھ پرکاش پر ہوگا۔ تب آپ کی نیوگ کے متعلق تمام بکواس ذکال دی جاوے گی۔ پورانک پنڈت ایسا سترمندہ ہوا کہ منشی راج نرائن پر لعنت بھیجنے لگی اور اس کی نالائقیت اور کمزوری کو شور مچا مچا کر اور تالیاں بجا بجا کر چھپانے کی کوشش کرنے لگی اور تو جو کچھ ہوا سو ہوا مگر منشی راج نرائن تو اتنے ذلیل ہوئے کہ پورانکوں نے بھی ان کو نظروں سے گرا دیا دوسرے روز کے مباحثہ کے لئے منشی راج نرائن کہتے

تھے کہ میں ہی مباحثہ کروں گا۔ مگر سناتن دھرم سبھا کہتی تھی کہ ہم آپ کو ہرگز کھڑا نہ ہونے دیں گے نوبت یہاں تک پہنچی کہ منشی جی کو پورانکوں کی طرف سے یہ دھمکی دی گئی کہ اگر آپ باز نہ آئیں گے تو ہم آپ کو تالے کے اندر بند کر دیں گے پس پھر دوسرے اور تیسرے روز منشی جی کو پلیٹ فارم پر بھی نہ آنے دیا گیا۔ منشی جی چپ چاپ صبح چھ بجے کی گاڑی سے ہی طالب ہو گئے یعنی بیٹھ کر سٹیشن کو بھاگ گئے۔ دوسرے روز ۲۶-۱۴ کو ستیارتھ پرکاش وید انکول ہے یا نہیں؟ پر شاستراتھ ہوا سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت شری شاستری اور آریہ سماج کی طرف سے پنڈت بدھ دیو جی میرپوری تھے پورانک پنڈت بکنے اور جھوٹے اور فرضی حوالے دینے میں ماہر اور یکتا تھے۔ آریہ پنڈت کی زبان سے پھول جھڑتے تھے۔ منتر اور شلوک اس خوبی سے بولتے تھے کہ تمام پبلک کیا آریہ اور کیا پورانک اور کیا دیگر مذاہب کے لوگ عش عش کر اٹھے۔ پنڈت جی کی قابلیت سمجھنا اور وادی لوگوں کے دلوں پر سکہ بیٹھ گیا کیا مجال کہ وہ پورانک پنڈت کی گندی گالیوں کے جواب میں بھی ایک گندہ شبد زبان پر لاتے ہوں۔ اپنی قابلیت اور زور سے پورانک پنڈت کا منہ بند کیا کہ دیکھنے اور سننے سے ہی تعلق رکھتا تھا۔

۲۶-۱۵ کو کیا پران وید انکول ہیں پر شاستراتھ ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت بدھ دیو جی اور سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت شری کرشن شاستری تھے پہلے پنڈت بدھ دیو جی نے شاستراتھ شروع کیا انہوں نے شروع ہی میں ایک ایسی مدلل اور زوردار تقریر کی کہ لوگ عش عش کر اٹھے پورانک پنڈت صاحب ادھر ادھر کچھ نہ بن پڑا۔ پورانوں میں گندی کتھائیں ہونا تسلیم کر ہی لیا۔ لیکن ان اناپ شناپ بکنے لگے اپنی ہی کہ ویدوں میں بھی جا بجا گوشت کھانا شراب پینا اور مانس کھانا لکھا ہے اب پران وید انکول ہیں۔ گائتری منتر کا ارتھ بھی پرانوں کے مطابق کرنے لگے۔ جو کہ اتنا گندہ اور بیہودہ تھا کہ قلم لکھنے سے تھراتی ہے۔ آپ

آگے دیکھو صفحہ ۱۸

CC0. Gurukul Kangri Collection

سماجک سماچار

آریہ سماج دینا نگر کا وارشک اتسو

آریہ سماج دینا نگر کا سالانہ جلسہ یکم سے ۳ اگست ۱۹۳۶ء مطابق ۱۸ سے ۲۰ ساون بڑے سماروہ سے منایا جائے گا جس میں شری سوامی سوتنتر انند جی مہاراج۔ پنڈت بدھ دیو جی ایم اے۔ مہاشہ پریم لال جی پریم پنڈت لبھیال جی سدھانت النکار۔ پنڈت دھرم دت جی۔ کنور سکھ لال جی و مہاشہ تشمیر سنگھ جی اور دیگر بہت سے ودوان و بھجنیک سملت ہو کر اتسو کی شوبھا کو بڑھائیں گے۔ ضلع گورداسپور کے آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے کہ وہ اس یگیہ میں شامل ہو کر اسے سپھل بنانے کی کرپا کریں۔

گوری شنکر سیوک آریہ سماج دینا نگر

آریہ سماج جنڈیالہ گورو کا پرستاو

آریہ سماج جنڈیالہ گورو ضلع امرتسر کے ادھیویشن میں سرب سمتی سے پاس ہوا کہ آریہ سماج جنڈیالہ گورو ضلع امرتسر راؤ بہادر ایم سی راجہ ایم ایل اے کے بل بنام "Removal of Disabilities Bill" کی پر زور الفاظ میں حمایت کرتی ہے اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے کہ ہمارے شریمان اور ہمارے بھارت ورش سے چھوت چھات کے بیج کو اکھیڑ دے۔"

پاس ہوا کہ اس ریزولیوشن کی کاپی گورنمنٹ پنجاب اور پریس میں بھیجی جائے۔

جگن ناتھ تلی منتری آریہ سماج جنڈیالہ گورو

آریہ سماج جنڈیالہ گورو کا وارشک چناؤ

منتری نے پچھلے ورش کی رپورٹ پڑھی اور نئے سال کے ادھیکاریوں کا چناؤ زیر صدارت پنڈت دوارکا ناتھ صاحب جوشی بی اے ایل ایل بی میونسپل کمشنر جنڈیالہ مندرجہ ذیل ہوا:۔ پردھان: پنڈت ناراین جی شاستری ایم اے منتری- لالہ جگن ناتھ تلی- اپ منتری۔ لالہ دلیراج جی وگ۔ خزانچی مہاشہ ویرو مل جی۔ لائبریرین۔ پنڈت دیوراج جی پرتی ندھی۔ مہاشہ منگل سین جی کی جگہ مہاشہ ویرو مل جی چنے گئے۔ کیونکہ مہاشہ منگل سین نے اپنی رہائش نرنتاراں میں اختیار کرلی ہے سبھاسد انترنگ سبھا۔ لالہ بے چند جی نباتی بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر۔ پنڈت دوارکا ناتھ جی جوشی بی اے ایل ایل بی میونسپل کمشنر جنڈیالہ رس لالہ نہر چند جی دوگل۔ لالہ نہر چند جی مہان

جگن ناتھ تلی منتری آریہ سماج جنڈیالہ گورو

گوروکل اندرپرستھ دہلی

ڈیڑھ ماہ کی گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد گوروکل اندرپرستھ و دیالیہ ۱۱ جولائی کو کھل گیا ہے پڑھائی اور سب کام بدستور نیم پوروک جاری ہو گیا ہے اس ورش گرمیوں کی چھٹیوں میں نوم دشم آٹھویں کے برہمچاری چکروتہ۔ مصوری شملہ کی صحت افزا پہاڑیوں میں بھرمن کرنے گئے تھے اور سب برہمچاری شملہ سے گوروکل تک پیدل یاترا کر کے آئے ہیں سب خوش و خرم صحت حاصل کر کے لوٹے ہیں شملہ سماج میں برہمچاریوں کے جسمانی صحت کے کھیل ہوتے تھے۔ حاضرین بڑے محفوظ ہوئے اور برہمچاریوں کو تمغہ جات انعام میں ملے چھٹی ساتویں جماعت کے برہمچاری ناہن سولن کا بھرمن کر سوستھ لابھ کر واپس آئے ہیں۔ آجکل گوروکل کا موسم نہایت خوشگوار قابل دید ہے یہاں برسات کا موسم خاص دلکش ہوتا ہے۔ (مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج چاوڑی بازار کا پرستاو

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کا یہ عام جلسہ ہندوؤں کی اچھوت جاتیوں میں سماجک سدھار کے متعلق جو مسٹر ایم۔ سی راجہ کا بل اسمبلی میں پیش ہے اسکی پر زور تائید کرتا ہے اور حکومت و نیز ممبران اسمبلی سے استدعا کرتا ہے۔ اس بل کو پاس کر کے منظور فرماویں (رلتمبر دیال اپ منتری)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

آریہ سماج لدھیانہ نے اپنی جنرل میٹنگ میں راؤ بہادر ایم سی۔ راجہ کے اچھوت ادھار سمبندھی بل کی تائید میں اتفاق رائے سے پرستاو پاس کیا۔ بل کا مسودہ بھی رائے جاننے کے لئے آریہ سماج کے پاس آیا تھا۔ پرستاو کی نقل جناب سیکرٹری صاحب وائسرائے ہند و ہز ہائی نس گورنر پنجاب و صاحب ڈپٹی کمشنر لدھیانہ کو بھیجی گئی

نمبر ۲ مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ جولائی کو تینوں دن رات کو آریہ سماج مندر میں پنڈت ماتھر نتر ما میجک لالٹین دوارا دیا کھیان دیتے رہے مندر نر ناریوں سے بھرا رہتا تھا۔ پربھاو اچھا پڑا۔ ضلع کی سماجوں میں پرچار بھی کیا جا رہا ہے

نمبر ۳۔ آریہ سماج ہذا نے نگر میں ملہک پرچار کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی ہے جسکا کام دیا کھیان اور بھجن دوارا اور راتری پاٹھ شالائیں جاری کر کے ہندی پرچار کرنا ہوگا۔

بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی لیناور شہر

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی لیناور شہر مسٹر ایم سی راجہ ایم ایل اے کے اچھوت ادھار کے متعلق بل کی پر زور حمایت کرتی ہے اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس بل کو پاس کروانے میں بل کے محرک کی امداد کرے۔

سیکرٹری آریہ سماج ہذا

شوک پرستاو

آریہ سماج دہلی کا یہ جلسہ آریہ سماج کے برّدھ سنیاسی شری سوامی اوسکار سچدانند جی مہاراج کے دیہانت پر ہارد ک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ سورگیہ سوامی جی کی آتما کو شانتی پردان کریں

رلتمبر دیال اپ منتری آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی

شوک پرستاو

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی ویدک دھرم کے انتھک پرچارک تتھا ودتی کے پرم بھگت شری سوامی اودنکار سچدانند جی مہاراج کے دیہانت پر ہارد ک شوک پرگٹ کرتا ہے اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ ان کی آتما کو شانتی پردان کریں (رام شرن منتری)

کنیا گوروکل ڈیرہ دون کا جلسہ

کنیا گوروکل مہا ودیالیہ ڈیرہ دون کا نواں وارشک اتسو (سالانہ جلسہ) دسہرہ کی چھٹیوں میں آئندہ ۸-۹ اور ۱۰ کارتک سمت ۱۹۹۳ بکرمی مطابق ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء بروز شکر سنیچر اور اتوار کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاویگا۔ جس میں سارے بھارت ورش کے سیوگیہ سنیاسی۔ دھرندھر ودوان آریہ سماج اور راشٹر کے مانیہ نیتا اور بھی درشک مہانوبھاو اتسو کی شوبھا کو بڑھائیں گے۔

سرسوتی سمیلن میں زیادہ دلچسپ قسموں قسم کی میٹنگیں ہونگی۔ جس میں برہمچارنی کنیائیں سٹیج پر آکر دیو بانی اور ہندی میں دھارا پرواہ دیا کھیان تتھا واد وواد کرتی ہوئیں ساکشات گارگی۔ میتری۔ بھارتی اور سلبھا کے روپ میں دکھائی دینگی اور عورتوں میں ناریوچت ڈھنگ سے آتمرکشا کو بتانے والے لاٹھی۔ چھری۔ ٹیفری وغیرہ کھیلوں کو دکھاتی ہوئی نظر آئیں گی۔

سترہ نئی سناتکاؤں کا دیکشانت سنسکار ہوگا جس میں انہیں سندر ادیش دیا جاویں گی۔ ایک بڑی نمائش بھی ہو گی جس میں کل برہمچارنیوں کی ہاتھ کی بنی ہوئی اونی۔ سوتی وغیرہ قسموں قسم کا پردرشن ہوگا اگر اور بھی باہر کی دیویاں اس میں اپنی کوئی شلپ کی چیز بھیجنا چاہیں گی تو وہ بخوشی رکھ لی جاویں گی اگر اس بانشیا نیتا سبھیتا کے دھواں دھار دشیلے یگ میں بھی آپنے پراچین سوندریہ۔ بھارتیہ سنسکرت بھارتیہ سبھیتا کی امٹ چھاپ دیکھنی ہو۔ ملینتا اور ناچارنگار کاری تانڈو نرتیہ میں بھی سداچار اور ساتوکتا کی مدھر جھلک دیکھنی ہو تو آئیے آریوں کے ہی پوتر تیوہار کے موقعہ پر اس پرم پوتر تیرتھ یاترا کا پنیہ لوٹیے اور اسکی شوبھا بڑھائیے۔

کنیاؤں کے گیان۔ سداچار اور سواستھ سمبندھی آشچریہ جنک ترقی کو دیکھ کر لابھ اٹھائیے اور آنند لابھ کیجئے۔ جو مہانوبھاو اپنی لڑکیوں کو کنیا گوروکل میں داخل کرانا چاہتے ہیں وہ دفتر کنیا گوروکل ڈیرہ دون یا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور سے جلد از جلد داخلہ فارم منگوا کر بھر کر بھیجیں۔ (ودیاوتی سیٹھ آچاریا کنیا گوروکل ڈیرہ دون)

سوچنا

آریہ سماجوں کے منتری و پردھان مہودوں اور دیگر اصحاب کی سیوا میں نویدن ہے کہ جب کبھی کوئی دیانند سالویشن مشن پنجاب ہوشیار پور کا اپدیشک کسی مقام پر بھکشا کے لئے آوے تو اسکی سہائتا کی جاوے اور مجھے سوچنا دی جاوے کہ اپدیشک مہودے کو سماج کی امداد سے کتنا روپیہ فراہم ہوا ہے اگر کسی اپدیشک کو سفر خرچ کے لئے کوئی رقم دی جاوے یا برائے خرچ دی جاوے تو اسکی بھی مجھے اطلاع دی جانی چاہیئے تاکہ میں جلد اس رقم کو جو بطور قرض برائے خرچ دی گئی ہے واپس بھیجنے کا پربندھ کروں۔ آریہ سبھاسدوں و عام ہندو بھائیوں کو خاص دھیان رکھنا چاہیئے کہ سنسکاروں کے سمے پر دیانند سالویشن مشن کے لئے ضرور دان نکالا کریں۔ کیونکہ جو پوتر کام سنہری جاتی کی رکشا اور ودھرمیوں کو ویدک دھرم میں پرویش کرنے کا یہ مشن کر رہا ہے۔ وہ جلد پایہ تکمیل پر پہنچ جاوے

(دیوی چند پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور)

اوشیک سُوچنا

میں چاترماس میں اپنی پہاڑی کٹی رام گڑھ میں رہکر لکھنے پڑھنے آدی کا کام کیا کرتا ہوں اس کال میں باہر کہیں پر چار ارتھ نہیں جایا کرتا۔ یہ بات پرایہ آریہ جگت جانتا ہے پرنتو پھر بھی اینیک پتر دید پر چار سپتاہ میں کتھا کرنے اور اسی کال کے مدھیہ میں اینیہ اوسروں پر پرچار کرنے کے لئے آریہ جگت کے ادھیکاری بھیج دیا کرتے ہیں۔ مجھے ان کا ایک ماتر لشید ھ کرکے اتر دینا پڑتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام انا وشیک مجھے کرنا پڑتا ہے اس لئے میں آریہ جگت کے ادھیکاری گن سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ ان ماسوں میں میرے پاس کرپا کرکے پتر نہ بھیجا کریں۔ انیتھا مجھے ان کا اتر نہ دینے کے لئے بادھت ہونا پڑیگا

(نارائن سوامی)

آریہ ویر سیوادل میرٹھ

سارودیشک آریہ پرتی سبھا کی یوجنا انوسار شری بابو نتو چندر جی سہایک منتری آریہ رکشا سمتی میرٹھ نگر میں آریہ ویر سیوادل کے سنگھٹن کرنے کے ہیتو پدھارے۔ ان کے پریشرم کے پھل سروپ لال کرتی میں آریہ ویر سیوادل کا نرمان ہوا۔ جس کی پرتھم بیٹھک بابو نند کشور جی دولتس ایم اے کی زیر صدارت ہوئی۔ پدادھیکاریوں کے نردھارن کے پشچات سامیک بھاوی کاریہ کرم پر وچار ہوا اور نشچیہ کیا گیا کہ:-

(۱) جنتا کی شاریرک اُنتی کے لئے اکھاڑے کا پربندھ کیا جائے جس میں گتکا مگدر آدی کا آیوجن ہو (۲) کم سے کم ماہ میں ایک بار آریہ ویر نکٹ ورتی گراموں میں جاکر گرام سدھار سمبندھی سیوائیں کریں (۳) ستھانیہ کلکٹر صاحب سے میجک لینٹرن کے لئے پرارتھنا کی جائے جس سے گرامین جنتا کو سواستھیہ سمبندھی شکشا دی جا سکے (۴) نویودکوں کو ویاکھیانوں اور لیکھوں دوارا آریہ سدھانتوں کی اور آکرشت کیا جائے اور ان کے آچار اور چرتر نرمان پر وشیش زور دیا جائے (۵) ہر ایک آریہ ویر آریہ بھائیوں میں پریم اور بھراتری بھاو اتپن کرنے کی چیشٹا کرے اور سمست ماتر کی سیوا کرنے کو تیار رہے۔

شری بابو نتو چندر جی کو اپنے کاریہ میں پورن سپھلتا ملی ہے۔ نویودکوں میں ایک نوین آشا اور نوین سپھورتی کا سنچار ہو رہا ہے وہ دل کے سدسیہ بننے کو اتپنت لالایت ہیں۔

ہری دت شرما منتری آریہ ویر سیوادل میرٹھ

آریہ سماج ناسک کے سماچار

ناسک میں آریہ سماج کی اینت اوشیکتا تھی۔ کیونکہ بھارت ویاپی اچھوت اندولن یہاں سے شروع ہوا۔ یدیپی ناسک میں آریہ سماج ستھل اوستھا میں تھی۔ پرنتو پنڈت کنہیا لال جی منتری آریہ اپدیشک آریہ ودیا سبھا کاشی کے پریتن سے ۱۲؍۶ کو پُنہ نرواچن ہو اجس میں نمن لکھت پدادھیکاری چنے گئے۔ شریمان کیشو داس جیون داس پردھان۔ ملکھی رام شرما اُپ پردھان۔ شریمان کستوری لال سہگل منتری شریمان کشن سنگھ چوہان اُپ منتری۔ شریمان لکشمن راؤ جی اُپ منتری۔ پنڈت کنہیا لال جی بتواڑی کو شادھیکش۔ لالہ ایس چند جی حساب نریکھشک۔ انترنگ سبھا کے اتیرکت پانچ کاریہ کارنی سدسیہ چنے گئے۔ (منتری)

شوک پرستاو

(۱) آریہ سماج ناسک کو یہ دُکھد سماچار ملا کہ گت سوموار مورخہ ۲۴؍۶ کو آریہ سماج کے پرکھر ودیا ہتا اور آریہ سنیاسی سوامی اونکار سچدانند جی کا سورگ واس سندھیا کال ہو گیا۔ سوامی جی کی مرتیو سے آریہ جگت خاص کر مہاراشٹر پرانت کی آریہ سماجوں کے جو کشتی ہوئی ہے اس کی پورتی اس سمے کٹھن ہے۔ سوامی جی کی مرتیو پر آریہ سماج ناسک شوک پرکاش کرتی ہے اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے اور سورگیہ سوامی جی کو موکش پردان کریں۔

(۲) سوامی جی نے اپنے سورگ واس کے پرتھم اپنے پیچھے دھن لگ بھگ پانچ ہزار کا جو ٹرسٹ نرمان کیا ہے۔ آریہ سماج ناسک اس ٹرسٹ سے انورودھ کرتا ہے کہ سورگیہ سوامی جی کے اس دھن کو اور ادھک بڑھا کر اس کا نام اونکار سچدانند ٹرسٹ سمتی رکھے اور آریہ سماج کے سدھانتوں کے مہاراشٹر بھاشا میں ادھک سے ادھک ٹریکٹ چھپوا کر جنتا میں وترن کرا کر آریہ سماج کے سدھانتوں کا پرچار کر سورگیہ سوامی جی کی اچھا کی پورتی کرنے دھن کو ایک پرنیت سنکھیا میں نسچت کر اس کی پورتی کے لئے ہم آریہ سماجوں سے اپیل ہے

(کستوری لال سہگل منتری)

سناتن دھرم پرچارک امرتسر کا سری کرشن نمبر

یکم اگست ۱۹۳۱ کو دو سہ رنگی تصاویر اور مختلف کارٹونوں کے ساتھ ۲۲×۳۰ کے ۴۸ صفحات پر بڑا ہی شاندار شائع ہوگا۔ جس میں سری کرشن کے جیون چرتر اور شنکا سمادھان اوتار فلاسفی۔ سوراجیہ کی پراپتی آزادی کی پیاری صورت۔ بھگوان کرشن کا پیغام ہندوستانیوں کے نام "آریہ ویر" کے اوتار واد نمبر کا جواب و دیگر کئی ایک عالمانہ مضامین درج ہونگے۔ جنم اشٹمی پر دھرم پرچار کرنے کے لئے یہ نادر تحفہ ہے قیمت فی کاپی ۲؍ ایک روپیہ میں آٹھ۔ پچیس ۳ روپیہ میں۔ پچاس پانچ روپیہ ۸ ر میں۔ یکصد ۱۰ روپیہ محصولڈاک۔ اشتہار دہندگان بہت جلد اپنے اشتہارات مع اجرت بھیجکر صفحات و کالم ریزرو کرالیں۔ رام شرما منیجر سناتن دھرم پرچارک امرتسر

بقیہ مضمون روپڑ میں زبردست شاستر ارتھ صفحہ ۱۶

پاون گائتری کے ارتھ وچار کے معنوں میں کئے یعنی کہ اس میں تیرتھوں سے وچار کرنا لکھا ہے۔ ایسا ہی پرانوں میں لکھا ہے۔ اس لئے پران وید انکول ہیں۔ چاروں طرف سے ستیہ میو جیتے کے نعرے بلند ہوئے اور اپدیشک جی کو منہ چھپانا پڑا۔ مگر چند عقل اور حیا کے اندھے اور بے غیرت جنونی پوراڑکوں نے فوراً ہی سنکھ اور گھڑیال بجانے شروع کر دئے۔ جیسے کہ انہوں نے پہلے ہی تیاری کر رکھی تھی اور باوجود شاسترارتھ کا وقت نہ ہوا ہونے کے آریہ پنڈت کی تقریر ہونے ہی نہ دی۔ یہیں تک نہیں بلکہ تین چار سناتنیوں کو شراب پلاکر ان کا ناچ کرایا گیا یہ نظارہ بھی قابل دید تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی وام مارگی ٹھاکر جی کا دیا ہوگیا ہے اور اس کا ہیون وام مارگی شرابی بھگت نکال رہے ہوں یہ شرمناک مظاہرہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ مگر کیا مجال کہ کوئی نام نہاد سناتنی لیڈر اس کو روکنے کی فکر کرتا بلکہ جلسہ کے پریذیڈنٹ صاحب اس گندکو سن کر اور شرمناک مظاہرہ کو شروع کروا کر آہستہ آہستہ ہنستے ہنستے کھسک گئے۔ آخر جب یہ لوگ اپنی نازیبا حرکت سے باز نہ آئے تو آریہ سماج مندر میں ایک میٹنگ ہوئی جس میں پوراڑکوں کے شرمناک مظاہرہ اور رویہ کے خلاف نہایت پروٹسٹ کیا گیا۔ ہر مذہب و ملت کے بارسوخ صاحبان شامل میٹنگ تھے سردار ہر سنگھ صاحب لیڈر اکالی دل نے ایک تقریر فرمائی کہ یہ مظاہرہ سناتنیوں کی اخلاقی موت ہے اور آریہ سماج کو شاندار فتح نصیب ہوئی ہے انہوں نے بھرے جلسے میں شری پنڈت بدھ دیو جی کو بدھائی دی اور انکی قابلیت اور اخلاق کی تعریف کی۔ اسکے بعد سید عزیز اللہ صاحب معزز شہری نے تقریر کی فرمایا کہ مسلمانوں کو جاہل قوم کہا جاتا ہے مگر آج کے اس مظاہرہ اور دیگر گندگی نے بتا دیا اس سے معلوم ہوا کہ ہندو قوم مسلمانوں سے بھی جاہل ہے۔ آپ نے بھی اپنا فتوے آریہ سماج کے حق میں دیا اور دل کھول کر آریہ پنڈت کی تعریف کی۔ اس کے بعد مولوی عبدالقادر صاحب اہل حدیث نے اپنی تقریر میں کہا کہ شاید یہ کہا جائے کہ ہم چونکہ آریہ سماج مندر میں تقریر کر رہے ہیں اس لئے آریوں کی رعایت کریں گے۔ نہیں ہم آریوں سے کو چونکہ ہمارے اکثر مباحثے ہوتے رہتے ہیں اس لئے ان سے کھٹ پٹ بنی رہتی ہے۔ مگر میں سچائی کا اظہار کروں گا اور یہ کہ تینوں روز مباحثوں میں آریہ سماج کی فتح ہوئی ہے سناتن دھرمی ہرگز آریہ سماج کے سامنے ٹھہر نہیں سکتے ان کو سوائے سنکھ گھڑیال اور تالیاں بجانے کے کچھ آتا ہی نہیں اس طرح سناتن دھرمیوں کی وہ مٹی خراب ہوئی کہ بیان سے باہر ہے۔ بہت سارے لوگ متاثر ہوکر آریہ سماج کے دلدادہ ہوگئے کہ آریہ سماج کوئی لوگوں کو اپنی طرف کھینچ سکیگی اور تو اور منشی راج بہاری خود بھی فرمان دے گئے کہ سناتن دھرم سبھا کو زبردست شکست ہوئی ہے اور نہ یہ کبھی آریہ سماج سے جیتی ہے اور نہ کبھی جیتے گی۔

شاستر ارتھ کے علاوہ دن میں آریہ سماج میں خوب بھجن اور اپدیش ہوتے تھے۔ پنڈت ہردیال جی اور ٹھاکر امر سنگھ کے زبردست ویاکھیان ہوئے اور مہاشہ امر سنگھ جی بھجنیک کے بھجن ہوئے۔ ۲۴؍۶ کی شام کو پنڈت بدھ دیو جی میرپوری اور رات کو پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار کے پوتر اپدیش ہوئے۔ ایسے کبھی نہیں سنے تھے۔ لوگوں کے دلوں کے پار ہوگئے اور گھر اتر چھوڑ گئے۔ پھر ۲۵؍۶ کو آریہ دودوانوں کی روانگی تھی۔ آریہ سماج نے ایک بڑا بھاری جلوس نکالا جس میں سینکڑوں آدمی شامل تھے پنڈت صاحب پھولوں کے ہاروں سے لدے ہوئے وہ کاروں میں بیٹھے تھے۔ ایک بھجن منڈلی ان کے آگے بھجن گاتی جاتی تھی۔ جوش کا کیا کہنا تھا۔ تمام بازاروں میں سنکیرتن کرتے ہوئے سارا جلوس سٹیشن پر پہنچا اور مہمانوں کو گاڑی میں سوار کرکے اسی طرح سنکیرتن کرتا ہوا مندر کے سامنے وسرجن ہوا۔ اس کا اثر بھادیروپڑ کے بیان سے باہر ہے۔ غرضیکہ ایک ہفتہ روپڑ میں ویدک دھرم کا زبردست پرچار ہوا کہ پرانوں نے زندگی کی یاد تازہ ہوگئی اور آریہ سماجیوں نے نعرہ عام لوگوں میں عمدہ کا ایک روح پھونک گیا نتیجہ کے طور پر آریہ سماج کی ترقی کی بھاری سمبھاونا ہے ایشور اپنے بھگتوں کی سدا سہایتا اور رکشا کرتے ہیں۔ (منشی رام سیکرٹری آریہ سماج روپڑ)

حرفت و صنعت

آنکھوں کی ٹکیہ

پھٹکری سفید یا شورہ قلمی یا سہاگہ وزن دونوں کے ... صاف کرہ (کڑھائی) میں رکھکر کوئلہ کی آگ ... جب یہ چیزیں پگھل جاویں گی تو صاف ... اور صاف پتوں پر ذرا ذرا سی مثل بتاشہ ... خشک ہونے پر ڈبوں میں بھر لیں۔ یہ ... آنکھوں کے امراض دھالا، معمولی پھولا، سرخی وغیرہ کے لئے مفید ہیں

... استعمال۔ ایک ٹکیہ لے کر آنکھوں میں ... پھیرا کریں۔ بجائے ٹکیہ کے سانچوں میں بھر ... سلائی بھی بنا سکتے ہیں

بالوں کو سیاہ کرنے کا تیل

... ایسڈ ½ ڈرام۔ گلیسرین ۲ ڈرام روغن ... ڈرام روغن زردی دو قطرے روغن نارنج ... سب ملا کر بالوں پر لگانے سے بال سیاہ ... ہیں۔

خضاب نمبر ۱

پوست ہلیلہ کلاں عمدہ ۱۰ تولہ۔ پوست بہیڑہ ۱۰ تولہ ... ۱۰ تولہ۔ تخم دھنیا ۱۰ تولہ باریک پیس ... پر لگایا کریں۔

خضاب نمبر ۲

پوست انار پانچ تولہ پوست بہیڑہ ۵ تولہ ... ۵ تولہ۔ شیرہ منیکر میں تر کر کے اور ... کے برتن میں ڈال کر دو ہفتہ تک زمین ... گاڑ دیں پھر نکال کر بال دھو کر بالوں ... لگاویں مگر پہلے سفید چاول منہ میں رکھیں ... تھوڑی تھوڑی دیر بعد چاول نکال کر ... رہیں۔ جب سیاہ ہونے لگیں فوراً بال دھو ... یہ نسخہ بہت عمدہ زود اثر اور دیرپا ... مندرجہ بالا نسخہ کی تاثیر رکھتا ہے

بلیو بلیک روشنائی

... ایک چھٹانک کسیس ڈیڑھ چھٹانک ... کھانڈ ایک چھٹانک سب چیزوں کو ... طرح پیس کر رکھ چھوڑیں بوقت ضرورت ... سفوف کو پانی میں جوش دے کر ... کام میں لاویں یہی سفوف ہے جس ... بازاروں میں فروخت ہوتے ... طالب علم شوق سے خریدتے ہیں بہت اچھا

اپنے دیش کی بات

چائے کی عالمگیر تجارت میں ہندوستان کا نمبر

ہندوستان میں بہت سے ایسے چائے کے باغات ہیں جو کہ عالمگیر شہرت رکھتے ہیں۔ ہندوستان کی چائے اپنی خوبیوں کے لئے تمام دنیا میں مشہور ہے۔ چائے کی تجارت میں دیگر ممالک کے مقابلہ میں ہندوستان کا نمبر اول ہے۔ ہندوستان کو یہ فوقیت اتفاقیہ امر نہیں ہے بلکہ اس نے یہ فوقیت اعلےٰ ترین چائے ارزاں ترین نرخوں پر فروخت کر کے حاصل کی ہے۔ اس معاملہ میں انہیں آب و ہوا اور ٹیکنیکل قابلیت ہندوستان کی معاون ہیں۔ ہندوستان میں اب ہر سال ۴۴ کروڑ پونڈ چائے پیدا ہوتی ہے یہ مجموعی مقدار تمام دنیا کی مجموعی مقدار کی نصف ہے۔ تمام ایشیا کی تجارت میں چائے کی تجارت کا اوسط ایک فیصدی ہے چین کے علاوہ جہاں کہ چائے خرچ کا پتہ نہیں لگ سکا۔ باقی تمام دنیا میں ہر سال قریباً چائے کے دو کھرب پیالے پیئے جاتے ہیں ہندوستان کی چائے کی پیداوار کا نصف حصہ تو برطانیہ ہی میں خرچ ہو جاتا ہے الفاظ کے مقابلہ میں مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے ہندوستانی چائے کی تجارت کی ترقی کا اچھی طرح اندازہ لگایا جا سکیگا۔

ذیل میں جو اعداد و شمار دئے جاتے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۸۷۸ء سے ۱۹۳۳ء تک ہندوستان کی چائے کی تجارت میں کس قدر نمایاں ترقی ہوئی ہے۔

سال	رقبہ زیر کاشت	پیداوار پونڈ میں
۱۸۷۸ء	۱۹۹۱۲۲	۳۸۶۶۵۰۰۰
۱۸۸۸ء	۳۴۵۳۱۳	۹۹۷۹۱۰۰۰
۱۸۹۸ء	۵۰۴۴۵۰	۱۵۷۲۵۱۰۰۰
۱۹۰۸ء	۵۴۸۶۲۷	۲۴۷۰۲۴۰۰۰
۱۹۱۸ء	۶۷۸۷۱۸	۳۸۰۲۴۸۰۰۰
۱۹۲۸ء	۷۷۵۸۹۸	۴۰۴۱۵۲۱۶۹
۱۹۳۳ء	۸۱۶۰۲۴	۳۸۳۲۶۴۱۱۵

۱۸۷۰ء میں تمام دنیا میں ۳۰ کروڑ پونڈ چائے فروخت ہوتی تھی۔ اس میں سے ہندوستان سے قریباً ڈیڑھ کروڑ پونڈ چائے جاتی تھی۔ ۱۸۹۰ء میں ہندوستان سے گیارہ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ چائے برآمد کی گئی۔ اس وقت تمام دنیا میں ۹۴ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ چائے فروخت ہوتی تھی۔ اس کے ۱۰ سال بعد ہندوستان نے دنیا میں چائے کی ۳۰ فیصدی تجارت پر اپنا قبضہ جمالیا۔ ۱۹۰۰ء میں ہندوستان سے ۱۷ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ چائے باہر بھیجی گئی۔ اس وقت تمام دنیا میں ۵۵ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ چائے فروخت ہوتی تھی۔ ۱۹۱۹ء میں ہندوستان سے ۳۷ کروڑ ۵۱ لاکھ پونڈ چائے برآمد ہوئی جو کہ چائے کی بین الاقوامی تجارت کا ۴۴ فیصدی تھی۔ ۱۹۰۲-۲۹ء میں ہندوستان سے ۳۷۷۴۴۲۸۲۵۹ پونڈ۔ ۱۹۰۲-۳۰ء میں ۳۸۴۴۹۲۰۹۳۶ پونڈ ۱۹۳۱-۳۲ء میں ۳۴۲۶۶۲۸۳۴۸ پونڈ اور ۱۹۳۲-۳۳ء میں ۷۹۸۴۴۹۵۲۹۸ پونڈ اور ۱۹۳۳-۳۴ء ۳۲۲۹۱۵۱۶۳۰ پونڈ چائے ہندوستان سے برآمد کی گئی۔ ایک سو سال پیشتر کوئی یہ نہیں جانتا تھا کہ ہندوستان میں بھی چائے تجارتی پیمانہ پر پیدا کی جا سکتی ہے۔ لیکن آج ایک سو سال بعد ہندوستان تمام دنیا کے بازاروں کو دنیا کے دیگر ممالک کے مقابلہ میں سب سے زیادہ چائے مہیا کرتا ہے۔ انگلستان و آئرلینڈ میں ہندوستانی چائے کی کھپت گذشتہ ۵۰ سال کے دوران میں دس گنا ہو گئی ہے

بندوقیں رفلیں ریوالور و پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد۔ گزیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman umar and Company Krachi

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲/ جمالستان ۱/۸ محصولڈاک علاوہ

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

سنسار آنتی کی اور

خرگوش کا دودھ

بہت سے اشخاص کے خیال میں دودھ ایک سفید یا رنگدار سی شے ہے جس کے بغیر چائے کا ذائقہ نہیں آتا۔ لیکن ایسے سائینسدان موجود ہیں جو کہ ہر وقت دودھ کے کیمیائی اجزا کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ ایک سائینسدان لکھتا ہے کہ دودھ میں کم از کم ۱۰۲ اجزا موجود ہیں۔ آہستہ آہستہ وہ زیادہ اجزا دریافت کر لیں گے۔ صرف گائے کے دودھ پر ہی ریسرچ نہیں کی گئی بلکہ ہر ایک قسم کے دودھ پر۔ بہت ہی کم اشخاص کو معلوم ہے کہ خرگوش کے دودھ میں زیادہ چربی ملی ہوئی ہوتی ہے اور اس سے دوسرے درجہ پر کتیا کا دودھ ہے۔ انسانی دودھ کی نسبت خرگوش کے دودھ میں دس گنا گائے کے دودھ کی نسبت تقریباً پانچ گنا روغن ملا ہوا ہے۔ عام طور پر ایک گائے کے دودھ میں اوسطاً ۸۷۰۳ فیصدی پانی ہوتا ہے۔ اگرچہ اس میں صحت کے لئے بہت سے ضروری اجزا ملے ہوتے ہیں۔ دودھ پی کر ہی اگر کسی انسان نے زندہ رہنا ہو تو اسے روزانہ اپنی طاقت قائم رکھنے کے لئے کئی گیلن دودھ پینے پڑیں گے۔

زہریلی گیس کی انسدادی مشین

اٹلی کے ایک شہر میں ایک مشین کا مظاہرہ کیا گیا ہے یہ ایسے طریقے سے بنائی گئی ہے کہ جس سے زہریلی گیس کے حملے بے اثر بنائے جا سکیں گے اس مشین کی خاص خوبی یہ ہے کہ وہ کیمیکل تالابوں کی مدد سے اردگرد کی ہوا کو اپنے اندر کھینچ لیتی ہے اور اس میں جو زہریلے جراثیم ہوں ان کو بے اثر بنا دیتی ہے۔ موجد کا بیان ہے کہ اس ٹائپ کی چھوٹی چھوٹی مشینیں ایسے طریقے سے استعمال کی جا سکتی ہیں جس سے گیس پروف پناہ گاہوں میں رہنے والے پناہ گزینوں کے لئے خالص ہوا کی سپلائی بہم پہنچائی جا سکتی ہے اور اس قسم کی بڑی بڑی مشینوں کو کھلی ہوا میں زہریلی گیس کے اثر کو زائل کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سفری سلائی کی مشین

ایک جرمن موجد نے حال ہی میں ایک سفری بجلی کی سلائی مشین ایجاد کی ہے اسے سفر میں ساتھ لے جایا جا سکتا ہے یہ مشین اس قدر ہلکی پھلکی ہے

سواستھ رکھشا

تمباکو کے بد اثرات

(از شریمان ڈاکٹر بھندن لال صاحب ایم ڈی)

دنیا میں ہر شخص سکھ کی خواہش کرتا ہے اور دکھ سے نفرت کرتا ہے اور پھر بھی دکھ برداشت کرنا پڑتا ہے اس کے دو بڑے کارن ہیں۔

اول۔ لاعلمی۔ اودیا یا جہالت

دوسرے۔ اپنے حواس پر قابو نہ ہونا یعنی ایک مضر چیز کو مضر سمجھتے ہوئے محض حواس کے قابو میں ہو کر متواتر استعمال کئے جانا۔

تمباکو استعمال کرنے والے بھی انہی کارنوں سے اس کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تمباکو سے ہاضمہ کی اصلاح ہوتی ہے پاخانہ صاف آتا ہے۔ بادی ماری جاتی۔ دانتوں کو نفع پہنچتا ہے وغیرہ وغیرہ ان خیالات کے اندر کہاں تک سچائی ہے وہ آپ کو آگے چل کر معلوم ہو جاویگا۔

دوسرے وہ اصحاب ہیں جو اس کے نقصانات کا علم تو رکھتے ہیں۔ لیکن ان کی قوت ارادی اسقدر کمزور ہے کہ اس بد عادت پر فتح نہیں حاصل کر سکتے امریکہ کے پادری ہال صاحب کی بابت جبکہ ایک بڑے عالم سمجھے جاتے ہیں مشہور ہے کہ وہ بھی اسی بد عادت کے شکار رہے۔ ایک بار ان کے ایک دوست ڈاکٹر کلارک صاحب کا ایک رسالہ جو تمباکو کی برائیوں پر لکھا گیا تھا۔ ان کے پاس بھیجی۔ پادری صاحب نے اس کو پڑھکر اپنے دوست کا شکریہ ادا کیا اور اس جواب میں لکھا کہ ڈاکٹر صاحب کے دلائل تمباکو کی برائیوں کی نسبت واقعی بہت صحیح اور درست ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ میں اس عادت کو ترک نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ قوت ارادی کی کمزوری ہے جو لوگ ارادہ کے مضبوط ہیں وہ اس کو یکدم ترک کر کے کوئی نقصان نہیں اٹھاتے۔ مصنف کو ایسے ایک راجہ کے پاس رہنے کا اتفاق ہوا ہے جو کسی زمانہ میں اسقدر حقہ پیتے تھے کہ سونے اور کھانے کے علاوہ تقریباً ہر وقت حقہ منہ سے لگا رہتا تھا۔ لیکن جس دن انہوں نے اس کے ترک کرنے کا عزم کیا۔ اس دن کے بعد کبھی نہیں پیا اور اس بد عادت کو ترک کر کے بہت کچھ فائدہ اٹھایا۔

تمباکو کی تاریخ جنوبی افریقہ کے اصلی باشندوں نے جن کو لوگ جنگلی کہتے ہیں اپنی جہالت سے اس کا استعمال شروع کیا۔ پھر وہاں سے یہ بدعت امریکہ آئی۔ سنہ ۱۴۹۲ء میں جب کولمبس کے جہاز مقام کوبا میں پہنچے تو اس نے دو ملاحوں کو اس جزیرے کے حالات دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ واپسی پر انہوں نے دیگر عجائبات کے دوستوں کی بات بھی بتلائی کہ انہوں نے وہاں کے باشندوں کو ناک اور منہ سے دھواں نکالتے ہوئے دیکھا ہے۔ بعد ازاں دیگر سیاحوں کو بھی نئی دنیا یعنی امریکہ کے مختلف مقامات کے باشندوں کی یہ خاص عادت دیکھکر تعجب ہوتا رہا۔ پھر انگلستان میں پہلے پہل سر والٹر ریلے نے حقہ ارسال کیا۔ ان کے نوکر نے جب صاحب کے منہ سے دھواں نکلتا دیکھا تو یہ خیال کر کے شاید انہیں آگ لگ گئی ہے۔ ان پر پانی کی بالٹی ڈال دی۔ لیکن بعدہٗ اس کا رواج وہاں بڑھتا گیا اور دیگر جگہ پھیلتا گیا۔

ہندوستان میں تمباکو پرتگیز لوگ بادشاہ اکبر کے عہد میں لائے تو تمباکو نوشی کی مخالفت کی گئی۔ کیونکہ یہ منشی اشیا میں شمار کی گئی جو ہندو اور مسلمان دونو مذاہب میں ممنوع ہے پھر بھی اس کا رواج بڑھتا ہی گیا یہاں تک کہ اب ہندوستان جیسے کنگال دیش میں کروڑوں روپیہ سالانہ کا تمباکو استعمال ہوتا ہے اور ایسے لوگ بھی جو دن بھر کے بعد پیٹ بھر کھانا نہیں پاتے۔ تمباکو پر دس بیس روپیہ سال خرچ کر دیتے ہیں

تمباکو کے خواص اطبا نے تمباکو افعال و خواص بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تمباکو کا استعمال دل و دماغ کے لئے مضر ہے اس سے سر چکراتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ حواس ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات اس کے معمولی استعمال سے ہی اکثر دماغی امراض مثلاً درد سر۔ سر چکرانا ضعف حافظہ۔ سکتہ۔ مراق۔ فالج۔ بے خوابی۔ دیوانگی۔ ضعف بصارت۔ نابینائی۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ حلق کا خراب ہونا۔ کھانسی۔ سل۔ کمزوری دل۔ ضعف باہ۔ نامردی وغیرہ وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں۔

معمولی طور پر تمباکو کا عرق نکالنے سے نکوٹین جو ہر جو ایک سخت قاتل ہے تھوڑی مقدار میں پایا جاتا ہے اور اس میں ایک قسم کا روغن بھی ہوتا ہے جسکو جسکو لے تیں کہتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا ایک قطرہ خصوصاً نکوٹین کا ایک معمولی کتے کو ہلاک کر سکتا ہے۔ اگر تمباکو کا عرق تیز حرارت پر کشید کیا جاوے تو ایک اور قسم کا بو دار روغن حاصل ہوتا ہے۔ جس کا رنگ بھورا ہوتا ہے اور جس سے تمباکو کی بو آتی ہے۔ اس روغن کے بھی ایک دو قطروں سے بلی۔ کتا ہلاک ہو جاتے ہیں۔

تمباکو کے استعمال سے خون رقیق اور کم ہو جاتا ہے جس سے دماغ کی ضروری پرورش نہ ہونے سے وہ کمزور ہو جاتا ہے۔

تحقیقات و تجربات تمباکو کے خواص جو اوپر بیان کئے گئے ہیں وہ ہمارے دماغ کی اختراع نہیں ہے بلکہ مغرب کے بڑے بڑے سائنس دان ڈاکٹروں نے سائنٹیفک طریقہ پر تحقیقات کر کے اس کے نتائج نکالے ہیں۔ ایسے کچھ ڈاکٹروں کی رائے ہم آگے ان کے ہی الفاظ میں پیش کریں گے پہلے ہم آپ کو ایسی باتیں بتلاتے ہیں جن کا تجربہ آپ خود کر سکیں۔

(۱) ایک ایسے شخص کو جس نے یہ زہر کبھی استعمال نہیں کیا۔ آپ ذرا سی تمباکو کھلا دیں یا حقہ پلا دیں۔ آپ دیکھیں گے کہ اس کا سر چکرانے لگیگا۔ نگاہ ہتراپنے لگگی۔ لب سے ... ڈوبنے لگیگا اور کمزوری محسوس ہوگی پیٹ میں گڑگڑاہٹ پیدا ہو جائے گی یہ ہی تمباکو کے ... خواص ہیں آپ اگر بار بار قدرت کی خلاف ورزی کر کے تمباکو استعمال کی جاویگی تو یہ احساس کی ... تو کم ہو جاویگی۔ مگر کمزوری خون۔ دل و دماغ ... کے امراض کی بنیاد قائم ہو کر بیماری کا درخت پانے لگیگا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل شکایت معاف۔

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن لمیٹڈ)
صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ
پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پٹینٹ دواؤں کا ہندوستانی کارخانہ
ہیلک
TRADE MARK REGd. ٹریڈ مارک
کٹے جلے و چوٹ وغیرہ پر لگانیکا مشہور مرہم
ہیلک مرہم
اچانک چوٹ۔ زخم۔ جلن۔ درد۔ خون بہنے ہاگ سے جلنے کے آبلے اور زہریلے کیڑوں کے کاٹے جانے کی جگہ پر ہیلک مرہم لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے یہ صرف جڑی بوٹیوں سے ہی تیار ہوا ہے
قیمت فی ڈبی ۹ آنہ
ڈاک محصول سات آنہ
نمونہ دو آنہ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے
سر بائینا
(سر اور بادی درد کی ٹکلی)
آدھے یا سارے سر میں چاہے کسی وجہ سے درد ہو اس دوا سے تکلیف جاتی رہیگی صرف یہی نہیں بلکہ درد سے سر پھٹا جاتا ہو تو بھی اس دوا سے فوراً آرام ہوگا۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ ڈاک محصول آٹھ شیشیوں تک ۔/۷ قیمت نمونہ ڈیڑھ آنہ اور جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے
نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا خانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔
(۱) لاہور کے ایجنٹ۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور
(۲) امرتسر کے ایجنٹ: ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

PRAKASH LAHORE

کرنونتو وشوم آریم

ممالک غیر سے

سالانہ چندہ

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۲ | اتوار ۹ ساون سمت ۱۹۹۳ مطابق ۲۳ اگست ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۰

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہییں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے۔

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے، کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

امرت پلا گیا!

(۱)

ویدوں کا وشدھ گیان
بل سے بکھان کر
اوم گن گان کر
جگ کو جگا گیا

(۲)

پوپ پونگا پنتھیوں کو
پریم سے ہٹائے بھیشم
ڈھونگیوں کے ڈھیلے ڈھونگ
ڈھول کو ڈھلا گیا

(۳)

دیش کو بنا یا دویہ
دیو دیانند وانی
وشٹ دُراچاریوں کے
دل دہلا گیا

(۴)

چھوڑ گیا سندر سو
کیرتی اونیستل پہ
پی کے وِش پیالہ ہمیں
امرت پلا گیا

ॐ

وید امرت

رگوید — یجروید — سام وید — اتھرووید

اپنشد کتھا

منڈک اپنشد

پہلا منڈک - پہلا کھنڈ

انگرا رشی نے اپنے پوروج رشیوں سے برہم ودیا کا گیان پراپت کیا تو اتھا شونک نام والی ایک بڑا ادھنادھ گرہستھی انگرا کے پاس گیا اور اس نے پوچھا ہے بھگوان! کس وستو کے جاننے سے یہ سارا وشو جانا جاتا ہے۔

انگرہ نے اتر دیا کہ دو ودیائیں جاننے کے یوگیہ ہیں۔ ایک اپرا ودیا اور دوسری پرا ودیا۔ اپرا ودیا وہ ہے۔ جس سے دنیاوی ادھیاتمک گیان ہوتا ہے اور پرا ودیا وہ ہے جس سے برہم کا گیان پراپت ہوتا ہے۔

برہم نہ دیکھا جا سکتا ہے نہ پکڑا جا سکتا ہے وہ اجنما۔ وہ رنگ روپ رہت ہے۔ اس کے نہ آنکھیں ہیں نہ کان ہیں۔ نہ ہاتھ پیر ہیں۔ وہ نتیہ ہے۔ سرو ویاپک مان اور ویاپک ہے۔ وہ اتینت سوکشم ہے اس کا ناش نہیں ہوتا۔ جیسے مکڑی جالا بناتی ہے اور پھر اُسے نگل جاتی ہے۔ جس طرح پرتھوی پر بنسپتیاں پیدا ہوتی ہیں اور جیسے جیوت منش سے بال پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح وناش رہت برہم سے یہ سنسار پیدا ہوتا ہے وہ گیان دوارا سرشٹی میں پرگٹ ہوتا ہے

اُسی سے پراکرت جگت پیدا ہوا۔ اُن سے پران پیدا ہوئے۔ پھر من بدھی اُس کے پیچھے لوک اور پھر کرم پرگٹ ہوا جو پرماتما سب کو جاننے والا ہے۔ سب پدارتھوں میں ویاپک ہے جس پرمیشور کا گیان ہی تپ ہے۔ اُسی نے یہ نام روپ والا جگت اُتپن کیا ہے۔

نوٹس

ایک آریہ سشیل کنیا جو گھر کے کام کاج میں چتر ہے ہندی رتن ہندی کی ساتویں جماعت پاس ہے عمر ۱۶ سال کی ہے کے لئے ایک ... کی آوشیکتا ہے۔ کنیا باجہ بجانا سینا پرونا مشین چلانا جانتی ہے۔ کوئی انگ ہین نہیں ہے۔ اچھی بدھی متی بڑے اچھے وچار والی ہے ور کی آیو ۲۵ سال کے لگ بھگ ہو کسی آریہ سماج کا ممبر ہو سندھیا ہون آدی نت نیم میں درڑھ درخواست کے ساتھ آریہ سماج کے پردھان یا منتری کی طرف سے اوپر والی باتوں کی تصدیق ہو شادی ذات پات توڑ کر پورن ویدک ریتی سے ہوگی۔ نویدک

منتری آریہ سماج گوروگل وبھاگ راولپنڈی شہر

अग्ने ब्रह्म गृभ्णीष्व धरुणमस्यन्तरिक्षं दृंह ब्रह्मवनि त्वा क्षत्रवनि सजातवन्युपदधामि भ्रातृव्यस्य वधाय। धर्त्रमसि दिवं दृंह ब्रह्मवनि त्वा क्षत्रवनि सजातवन्युपदधामि भ्रातृव्यस्य वधाय। विश्वाभ्यस्त्वाशाभ्य उपदधामि चित स्थोर्ध्वचितो भृगूणामङ्गिरसां तपसा तप्यध्वम्॥

یجروید پہلا ادھیائے منتر ۱۸ رشی پرمیشٹھی پرجاپتی اگنی دیوتا

لفظی ترجمہ (اگنے) اے پرمیشور آپ (دھروتم) سب لوگوں کو دھارن کرنے والے (اسی) ہو (برہم) میری وید منتروں سے کی ہوئی ستوتی کو (گرہنیشو) سویکار کیجئے (انترکھشم) آتما کے گیان کو (درنہہ) بڑھائیے۔ میں (بھراترویسیہ) دولیش کرنے والے دشمن کے (ودھائے) ناش کرنے کے لئے (برہم ونی) وید کا پرکاش کرنے والے (کشتر ونی) راج دھرم کا ظہور کرنے والے (سجات ونی) سب جاتیوں کے دھرم کو کہنے والے (توا) آپ پرمیشور کو آپ ودھامی) دل میں دھارن کرتا ہوں۔ آپ ایشور (دھرترم) سب کا سہارا اعظم (اسی) ہو (دوم) ہمارے گیان کو (درنہہ) بڑھائیے۔ میں (بھراترویسیہ) حسد کرنے والے دشمن کو (ودھائے) ناش کرنے کے لئے (برہم ونی) براہمن (کشتر ونی) کشتری اور (سجات ونی) سمان پرشوں کے دھرم کو ٹھیک ٹھیک کہنے والے (توا) آپ کو سب جگہ موجود جان کر (وشوابھیہ) سب (آشابھیہ) اطراف سے سکھ حاصل کرنے کی غرض سے (اُپ ودھامی) بار بار اپنے دل میں دھارن کرتا ہوں (چتہ) عالم لوگ اور (اُوردھ چتہ) اعلیٰ گیان والے لوگ جو (ستھہ) ہیں۔ وہ (تپ سا) اپنے دھرم اور علم کے بل سے (بھرگو نام) ودیا وغیرہ گنوں سے تپنے والے (انگی رسام) پرانوں کو (تپیدھوم) تپا دیں (یعنی) اپنے آپ کو مکمل عالم بنا دیں۔

تشریح اس منتر کے بھی مہرشی دیانند جی نے دو ارتھ کئے ہیں یہ پرہم کا اپدیش ہے کہ انسانوں کو پرماتما کی ستتی پرارتھنا وید کے منتروں سے ہی کرنی چاہئے کیونکہ لوگ راگ دولیش اور لاعلمی کی وجہ سے اُلٹی اُلٹی پرارتھنا کرنے لگ جاتے ہیں سب سے اعلیٰ پرارتھنا وہ ہے۔ جس میں گیان بڑھانے کے لئے پرماتما سے مدد چاہی جاوے کیونکہ گیان کے بڑھنے سے سب قسم کے نقص دور ہو جاتے ہیں۔ پھر کرم اور اُپاسنا میں دل لگ جاتا ہے اور اس کے پنچات مکتی پانے کا ادھیکاری ہوتا ہے اس منتر میں بہت زور اس بات پر دیا گیا ہے کہ پرماتما کو سب جگہ موجود مانتے ہوئے ہم سب لوگ یوگا بھیاس کی ریتی سے پرانوں کو تپا کریں۔ کیونکہ ان کو وش میں کرنے سے ہی سوکشم سے سوکشم مضمون کو سمجھنے کے انسان قابل ہوتا ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ کیول گیان مکتی کا سادھن نہیں بلکہ اس کے ساتھ کرم اور اپاسنا بھی ضروری ہے۔ اگر یہ تینوں آپس میں ملے رہیں گے تو اس زندگی میں سب قسم کا سکھ ملیگا اور اگر پچھلے جنم کے کرم سے پہاڑ کے برابر بھی دکھ منش کو آ جاوے تو اس کو ایک رائی کے دانے کے برابر بھی وقعت نہ دیگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پرماتما نربھے یعنی بیخوف ہے۔ جو اس کا اُپاسک بن جاتا ہے۔ اس کو بھی کسی قسم کا خوف نہیں ستاتا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ پرماتما سے بھی اسے خوف نہیں ہوتا۔ کیونکہ خوف تو تب ہو۔ جب بُرا کام کریں۔ جب نیک کام کئے اور اسکی بھگتی کی تو پھر خوف کہاں؟ اب تو پریم بڑھ رہا ہے۔ کبھی پریم میں بھی خوف ہوا کرتا ہے۔ نیک پتر کو نیک پتا سے خوف نہیں ہو سکتا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل شکایت معاف (مینیجر)

پچھتائے گا۔ یوگتا بڑھاؤ۔ یوگتا ہی اس یگ کا زیور ہے۔ گیندت آریہ بک جامپور

چنے ہوئے پھول

(۱) سچا بھگت سنسار میں رہتا ہوا بھی راگ دولیش چھوڑ کر تو یہ کرم کرتا ہے اور کرم کے پھل ایشور کے چرنوں میں ڈال دیتا ہے۔ وہ آٹھوں پہر رات دن بھگتی کے لئے ہی ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ نشکام کرم اسی کا کام ہے

---

(۲) جیون کیا ہے۔ سکھ دکھ کا تانا بانا ہے۔ جیسے بنا تانے بانے کے کپڑا نہیں بن سکتا۔ ویسے ہی بنا سکھ دکھ کے جیون نہیں بن سکتا۔ اکیلا سکھ یا اکیلا دکھ کلپنا ماتر ہے اس کی کرنا اگیان ہے۔ دونو لازمی جو ٹھہرے

---

(۳) دوسروں کو پہچاننے سے پہلے اپنے آپ کو پہچاننا ضروری ہے۔ دوسروں کو پہچاننا آسان ہے۔ لیکن اپنے کو پہچاننا بڑی ٹیڑھی کھیر ہے جو آدمی آتما کو پہچان لیتا ہے۔ وہ کسی دن پرماتما کو بھی جان لیگا۔

---

(۴) سچا گورو وہی ہے۔ جسے یہ پتہ بھی نہیں ہوتا۔ کہ میں گورو ہوں۔ وہ ہمیشہ اپنے کو چھوٹا سمجھتا ہے۔ جہاں ودیا ہو۔ اُسے وہ عاجزی سے پکڑ لیتا ہے اور جہاں اودیا ہے وہاں اس کا پرتاپ۔ تیج خود ہی اگیان کو ہٹا دیتا ہے جو کہتا ہے "مجھے سب کچھ آتا ہے" اُسے آپ کو کیا پتہ اس کو ابھی سیکھنا ہے

---

(۵) صرف باتوں سے کیا ہو سکتا ہے۔ بات کے ساتھ کام بھی چاہئے۔ لیکن اکیلا کام بھی کس کام کا۔ وچار بھی چاہئے۔ تمیز کرنے والی عقل بھی درکار ہے۔ لیکن اکیلی عقل بھی کہاں ٹھہر سکیگی۔ وہ آفرست سچا وُں کے روپ میں ظاہر ہوگی۔ انسان؛ انسان کے دکھ سے دکھی ہوگا اور سکھ سے سکھی۔ اس کی کمزوریوں پر دیا کریگا تبھی اس کی تمیز زندہ رہ سکیگی۔ تبھی بات کی جگہ کام موجود رہیگا۔

---

(۶) یہ زمانہ لیاقت کا ہے۔ بغیر لیاقت کوئی شخص رہ نہیں سکتا۔ اکیلی سفارش کام نہ دے سکیگی رشوت بازی بھی بیکار ثابت ہوگی۔ تو لائق مضبوط لیاقت حاصل کئے بنا چارہ نہیں۔ جو لیاقت بڑھانے کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ فرد یکسر ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

سنسار کی گتی

جاپان کی مہاتما گاندھی پر نگاہیں

ٹوکیو۔ ۲۸ جولائی۔ آج کل بعض جاپانی حلقوں میں مہاتما گاندھی کی ذات اور تعلیم کے متعلق زیادہ دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ مہاتما جی کو جاپان آنے کی دعوت دی گئی ہے اور جاپانی پریس ان کے خیالات کا زیادہ پرچار کر رہا ہے۔ جاپانی عورتوں کی مشہور نمائندہ ڈاکٹر کوراننے پریس کے نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں کہا کہ گو جاپان اس وقت مرفہ الحال ہے۔ لیکن اسے اپنی روح کے کھوئے جانے کا خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔ جاپان نے جو آج تک دولت اور جنگ کی پوجا کی ہے اس سے مطلوبہ نتائج برآمد نہیں ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہماری زندگی کا کوئی مقصد نہیں ہے اور ہم پورے مادہ پرست بن چکے ہیں۔ دو ہزار سال ہوئے جاپانی نے بدھ دھرم اختیار کیا تھا۔ لیکن چونکہ بدھ دھرم کی بجائے اب شنٹو ازم کا یہاں زور ہے۔ اس لئے اب دوبارہ جاپانی لوگ ہندوستان کی طرف دیکھ رہے ہیں اور یہاں ایک نئی تحریک شروع ہو گئی ہے۔ جو کہ سوسائٹی کو زیادہ روحانی لائنوں پر رکھنا چاہتی ہے گاندھی جی کی تعلیم اس تحریک کے حامیوں کو بڑے زور سے اپیل کرتی ہے

ہگلی بنک میں ۸۰ ہزار روپے کا غبن

کلکتہ ۲۹ جولائی۔ سنٹرل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کے حساب کی پڑتال کے دوران میں معلوم ہوا کہ ۸۰ ہزار روپے کا غبن ہوا ہے مزید تحقیقات تک بنک کے عہدیداروں کو معطل کر دیا گیا ہے

صرف سکھ دھرم اختیار کرنیکی اجازت

مدراس ۲۸ جولائی۔ انڈین ایکسپریس اس خبر کی صحت کا ذمہ دار ہے کہ بمبئی میں ڈاکٹر بی ایس مونجے اور ڈاکٹر امبیدکر کے درمیان جو بات چیت ہو رہی تھی۔ اس کے نتیجہ کے طور پر ہر دو کے درمیان تبدیلی مذہب کے سوال کے متعلق تصفیہ ہو گیا ہے۔ اخبار کا بیان ہے کہ مسٹر اسباب پر کوئی اعتراض نہیں۔ اگرچہ ڈاکٹر مونجے مندرجہ جماعتیں سکھ دھرم اختیار کر لیں مگر اسلام یا کسی اور مذہب کو نہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر مونجے اس سلسلہ میں عنقریب لیڈروں سے ملاقاتیں کریں گے

تمام دنیا کا نظام درہم برہم کرنے کیلئے روس کی سنسنی خیز کوشش

پیرس ۲۸ جولائی۔ بریڈلا (ہالینڈ) میں ایک خفیہ کانفرنس منعقد ہوئی ہے جس میں بالشوزم کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی ایک زبردست سکیم تیار کی گئی ہے۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ماسکو کے ایجنٹوں نے مغربی یورپ کے موجودہ حالات کے پیش نظر دنیا میں ایک عالمگیر انقلاب پیدا کیا جائے۔ اس غرض کے لئے موجودہ وقت نہایت موزوں ہے۔ اندریں حالات عالمگیر انقلاب کی تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انہوں نے یہ تجویز کی ہے کہ سرکاری انسٹی ٹیوشنوں میں پھوٹ پیدا کی جائے۔ نظم ونسق اور حکومت فوج اور پولیس میں جو نام نہاد فاسسٹ عنصر غالب ہے۔ اس سے مخلصی حاصل کی جائے۔ انقلاب انگیز انسٹی ٹیوشنوں کسانوں اور مزدوروں کی طاقت کو زیادہ منظم اور مضبوط کیا جائے۔ مختلف پارٹیوں کے ممبروں کے وقار کو ختم کر کے ان کی باگ ڈور بالشویک لیڈروں کے ہاتھ میں دی جائے۔ سرمایہ پرستوں کی طاقت کا ہڑتالوں کے ذریعہ خاتمہ کیا جائے۔ ستمبر کے آخر یا اکتوبر کے آغاز میں سوویٹ یونین کی بین الاقوامی خفیہ سروس کی زیر ہدایت تمام سرگرمیاں شروع کر دی جائینگی ادھر سوویٹ روس کے نوجوانوں نے بھی اس وقت فاسزم کے خلاف جہاد شروع کرنیکا ابھی اعلان کیا ہے۔ اس کا صاف مطلب تمام یورپ کے نظام اور اس کے تمدن پر حملہ کرنا ہے

ایک ہزار حبشی ہلاک

عدلیس ابابا۔ ۲۸ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ابی سینیا میں ابھی تک گوبڑ ہے ماس کاسا کی زیر کمان حبشیوں کی ایک بھاری فوج نے عدلیس ابابا اور ڈلیسی کے درمیان اطالویوں کے سلسلہ پیام رسانی کو درہم برہم کرنے کی کوشش کی۔ مگر اس فوج کو لڑائی میں زبردست شکست ہوئی۔ جس سے اسے پسپا ہونا پڑا۔ لڑائی میں ایک ہزار حبشی ہلاک اور زخمی ہوئے

مسٹر سبھاش ہندی سیکھ رہے ہیں

مدراس ۲۹ جولائی۔ میں ہندی اچھی طرح سیکھ رہا ہوں اور میری رائے ہے کہ ہر ایک ہندوستانی کو ہندی ضرور جاننی چاہئے۔ آپ کی سبھا مدراس سے جنوبی ہند میں ہندی پرچار کے لئے بہت عمدہ کام کر رہی ہے

جدید پنجاب اسمبلی کا اجلاس اپریل ۱۹۳۷ء میں

شملہ ۲۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ جدید آئین میں بنی ہوئی پنجاب اسمبلی کا پہلا اجلاس اپریل ۱۹۳۷ء میں منعقد ہوگا اور بجٹ سیشن غالباً ۱۵ جولائی کو شروع ہوگا۔

جہلم ریلوے ورکشاپ میں تخفیف

جہلم ۲۷ جولائی۔ مقامی ریلوے ورکشاپ میں سے ایک سو کے قریب ملازموں کو حال ہی میں ملازمت سے جواب دیدیا گیا تھا۔ اب ایک سو مزید ملازموں کو تخفیف میں لایا گیا ہے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ابھی تخفیف کا کلہاڑا اور کس پر چلنا ہے

چیف سیکرٹری حکومت پنجاب کا نیا عہدہ

معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب کے چیف سیکرٹری مسٹر پکل سٹر ہیلے ہوم سیکرٹری حکومت ہند کی جگہ کام کریں گے۔ وہ چار ماہ کی رخصت پر ولایت جا رہے ہیں

برطانوی مال پر محصول درآمد کی کمی

مدراس ۲۸ جولائی۔ مسٹر ایم اننتا سوامی آئینگر ایم ایل اے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک تحریک التواپیش کرنے کا نوٹس دیا ہے تحریک برطانوی کاٹن گڈس پر امپورٹ ڈیوٹی کم کئے جانے کے معاملہ پر بحث کی جائیگی حکومت نے برطانوی سوتی کپڑے پر حال میں محصول درآمد کم کر دیا تھا۔ اس سامان میں گرے بارڈر والا اور نان بارڈر کا کپڑا شامل ہے

ایک پجاری کی کرتوت

راولپنڈی ۲۷ جولائی۔ ایک مقامی مندر کے پجاری کی ایک لڑکی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے پر آج صبح محلے داروں نے اسکی جوتیوں اور طمانچوں سے خوب خاطر تواضع کی کہا جاتا ہے کہ ایک لڑکی صبح مندر میں بغرض عبادت گئی مگر اچانک اس وقت وہاں اور کوئی موجود نہ تھا مندر کے پجاری نے اسے چھیڑا۔ لڑکی نے شور مچا دیا جس پر اہل محلہ نے اسکی اچھی طرح مرمت کی اور

ضرورت ہے

ایک خوبصورت خوش شیل اور یوگیہ کنواری کنیا کی جسکی عمر ۱۶ سال ہو ایک آریہ سماجی بی۔ ایس سی یووک کے لئے جو برسر روزگار اور ایک گزیٹڈ آفیسر کا اکلوتا لڑکا ہے۔

خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کریں

میڈیکل آفیسر معرفت "پرکاش"

نسبت روڈ لاہور

ضرورت ہے

ایک ایکسپیرینسڈ تجربہ کار ہندو استانی کی جو بہت جلد ٹریننگ کی خواہاں ہو بچوں کی پرورش کر سکے۔ رہائش۔ خوراک اور تیس روپیہ کے قریب ماہوار تنخواہ ہوگی۔ عورت سوشیل اور رینک ہو۔ درخواست مع سرٹیفکیٹ ۷ اگست سے پیشتر ارسال کر دیویں

سیکرٹری پنجاب مرکزی یتیم خانہ

راوی روڈ لاہور

پروہت کی ضرورت

آریہ سماج ماڈل ٹاؤن کے لئے ایک یوگیہ پروہت کی ضرورت ہے جو ویدک سنسکار وید پرچار۔ اپدیش وغیرہ بھلی بھانتی کر سکے اور جسکو ویدک دھرم پرچار کی دلی لگن ہو۔ ہاتھ بنانے والے کو ترجیح دی جائیگی اور پارسی سیٹھ ہو اور اسکی دھرم پتنی اچھی لکھی پڑھی ہو تو اسے آریہ کنیا پاٹھ شالہ میں ادھیاپکا کا کام دیا جا سکیگا۔ ویتن یوگتا انوسار دیا جائیگا۔ پتر پرمان پتروں سمیت اگست کے دفتر تک نیچے کے پتے پر آ جانے چاہئیں

ہر بھگوان منتری آریہ سماج ماڈل ٹاؤن

ودیشوں میں ہل چل

جبرالٹر کے نزدیک خونریز جنگ

لنڈن ۲۷ جون۔ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جبرالٹر کے نزدیک سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ سپین کی سرکاری فوج اور باغیوں کے درمیان زبردست ہنگامہ ہو رہا ہے۔ سرکاری فوج جو کئی سو سپاہیوں پر مشتمل تھی ابھی دو پہر لیلا ٹنز کے نزدیک بالکل تباہ ہو گئی۔ اس لڑائی میں ۲۰ باغی بھی ہلاک ہو گئے لیلا ٹنز سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ تین سو اشخاص جن میں زیادہ تر کمیونسٹ تھے ہلاک ہوئے ہیں بہت سے قیدی بھی مارے گئے۔ فرانس سپین گورنمنٹ کی امداد کر رہا ہے۔ اسکی پیشقدمی کو روکنے کے لئے ٹنز سے ایک بحری بیڑا سپین کو روانہ ہو گیا ہے

۱۰ عرب ہلاک۔ کئی زخمی ہو گئے

یوروشلیم ۲۸ جولائی۔ نابلس کے قریب پہاڑوں پر باغیوں اور فوج میں زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ ۵ گھنٹہ گذر چکے ہیں اس وقت تک ۱۰ عرب ہلاک ہو چکے ہیں

باغیوں کے لیڈر کو گولی مار دی

لنڈن ۲۸ جولائی۔ لینڈے سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سپین کی گورنمنٹ کو کسی حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ سپین شہر میں لانٹوں کی بارکوں میں لم باغی سپاہی گھرے ہوئے تھے۔ آخر کار جب مشین گنوں سے گولہ باری کی گئی تو انہوں نے ہتھیار ڈال دئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا لیڈر کپتان فیر ہی محاصرہ کے دوران میں پاگل ہو گیا اور اس کے ساتھی افسروں نے اسے گولی سے اڑا دیا

فلسطین کے باغیوں اور سرکاری فوج میں لڑائی

یوروشلیم ۲۸ جولائی۔ جب سے فلسطین میں فسادات شروع ہوئے ہیں۔ اتنی زبردست لڑائی آج تک نہیں ہوئی جتنی کہ اس وقت نابلس کے قریب پہاڑیوں میں ہو رہی ہے۔ ۱۲ گھنٹے گذر گئے ہیں۔ مگر ابھی تک لڑائی جاری ہے ایک برطانوی کنسٹیبل اور ۳ عرب اس وقت تک ہلاک ہو چکے ہیں۔ ایک عرب پکڑا گیا ہے عرب باغیوں کی تعداد ایک ہزار بیان کی جاتی ہے۔ ہوائی جہاز بھاری ملٹری فورس کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں

میڈرڈ پر حملہ کی تیاریاں

لنڈن ۲۸ جولائی۔ ابھی تک ہزاروں غیر ملکی لوگ سپین سے باہر نکل رہے ہیں۔ آج ۸۰۰ مارسیلز بیٹلون۔ برلن اور جنیوا پہنچے۔ برطانوی جنگی جہازوں کے ذریعہ سپین سے اس وقت تک ۶۵۰۰ اشخاص آ چکے ہیں۔ مارسیلز میں مقیم برطانوی سفیر کا بیان ہے کہ اس وقت بارسیلونا میں ۶۰۰ برطانوی ہیں۔ میڈرڈ کے علاقہ میں جو امن و امان ہے اس کے زیادہ دیر تک قائم رہنے کی کوئی توقع نہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ امیر البحر فرانکو اسپارٹو کر سپین آ رہا ہے تاکہ میڈرڈ پر زبردست حملہ کرے۔ گورنمنٹ نے ایک اعلان براڈکاسٹ کیا ہے کہ بغاوت کا خاتمہ کرنے کے لئے سرکاری فوج زبردست حملہ کی تیاریاں کر رہی ہے

والسرائے ہند کی ہمشیرہ کی شادی

لنڈن ۲۷ جولائی۔ آج لارڈ لنلتھگو والسرائے ہند کی ہمشیرہ لیڈی میری ہوپ اور لارڈ ہربرٹ کی شادی کی رسم ادا ہوئی

شاہ ایڈورڈ فرانس نہیں جائیں گے

پیرس ۲۷ جولائی۔ شاہ ایڈورڈ تعطیل گذارنے کے لئے فرانسیسی علاقہ ریویرا نہیں جائیں گے۔ کیونکہ سپین کی بغاوت سے گورنمنٹ کی ذمہ داریاں بہت بڑھی ہوئی ہیں

جاپان نے بھی جنگی تیاریاں شروع کر دیں

ٹوکیو۔ مشرق بعید میں روس کی بڑھتے ہوئے اقتدار کے پیش نظر جاپان نے ایک اور سہ گانہ سکیم تیار کی ہے۔ جسکے مطابق منچوکو میں جاپانی افواج کی تعداد روس کی مشرق بعید کی افواج کے برابر کر دی جائے گی۔ اس علاقے میں نئے قلعے بنائے جائیں گے۔ افواج کو جدید اسلحہ جات سے مسلح کیا جائے گا۔

ضرورت ہے

ایک برسر کار اعلےٰ تعلیم یافتہ آریہ نوجوان کیلئے یوگیہ سوشیل کنیا کی اور ایک ۱۸ سالہ کھتری گھرانے کی کنیا کیلئے یوگیہ ور کی۔ ور کا اعلےٰ تعلیم یافتہ ہونا ضروری نہیں البتہ برسر کار ہونا ضروری ہے

خط و کتابت کا پتہ:۔

ماسٹر علاؤ الدین لاہوری ایڈیٹر پرکاش لاہور

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی

مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ کھجلی۔ ککرے۔ سرخی جالا پھولا وغیرہ کے لئے اکسیر دوا ہے قیمت ۳ روپیہ فی تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا۔ لذیذ طاقت قیمت چار روپے فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے خون و پیپ آنا روکتا ہے

قیمت ۸ر فی شیشی

براہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور طاقت دیتا ہے قیمت ۸ر شیشی

براہمی بوٹی ۱۲ر سیر

فہرست ادویات مفت

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور۔ برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ

پشاور۔ میسرز برج لال اینڈ سنز چوک۔ ریشم گراں

شملہ۔ میسرز ٹھاکر برادرس لوئر بازار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

پرکاش لاہور
۱۹ ساون سمت ۱۹۹۳

ودیش پرچار

آریہ سماج کا دعویٰ ہے کہ ویدک دھرم کل مانو جاتی کیلئے ہے۔ رشی دیانند کے شبدوں میں سب سے پہلے ویدک دھرم ان لوگوں کے لئے مخصوص ہو چکا تھا جو ہندو خاندانوں میں پیدا ہوں۔ رشی دیانند پہلے پرش تھے جنہوں نے ویدک دھرم کو اس روپ میں سنسار کے سامنے پیش کیا۔ نہ معلوم کتنے عرصہ تک یہ سمجھا جاتا رہا کہ اس دھرم کا دروازہ غیر ہندوؤں کے لئے بند ہے۔ رشی نے سب سے پہلے یہ آواز اٹھائی کہ ویدک دھرم ہندوؤں کی میراث نہیں یہ کسی جاتی وشیش کیلئے نہیں اور نہ ہی کسی دیش وشیش کیلئے ہے بلکہ یہ تو منش ماتر کے لئے ہے۔ آریہ سماج نے اپنے اس دعوے کا یہ ثبوت تو دنیا کے سامنے پیش کیا کہ اس نے کئی غیر ہندوؤں کو ویدک دھرم میں پرویش کیا۔ لیکن ویدک دھرم کو ہندوستان کے باہر کونے کونے میں پھیلانے کا اس نے کوئی پربندھ نہیں کیا۔ میں کہتا ہوں کہ پربندھ نہیں کیا اس لئے کہ چھوٹے موٹے یتن تو ہوتے رہے اور آریہ سماجی اپنی انفرادی حیثیت میں ممالک غیر میں جا کر آریہ سماجیں قائم کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس وقت تک کوئی سنگھٹن کوشش نہیں ہوئی۔ اسی لئے دوسرے ممالک میں آریہ سماج کا زیادہ اثر نہیں۔ لنڈن میں بھی آریہ سماج قائم ہوا اور نیویارک میں بھی۔ لیکن وہ کبھی کامیاب نہیں ہوا اور چند دن سے زیادہ زندہ نہ رہ سکا۔ نو آبادیوں میں آریہ سماج کا اثر ضرور ہے۔ لیکن وہ اثر بھی ہندوستانیوں تک محدود ہے برٹش گیانا، افریقہ، ایشیا پردیش سے جہاں آریہ سماج کا سب سے زیادہ پرچار ہے جنوبی افریقہ میں بھی کچھ پرچار ہے اسی طرح فجی اور برٹش گیانا میں بھی۔ لیکن وہاں جو کام ہو رہا ہے وہ محض ہندوستانیوں میں پرچار کا نتیجہ ہے۔ جتنا کہ یہاں [illegible] ہوتے آریہ سماج ہندوستانیوں کی کوششوں کا [illegible] آریہ سماج کا پرچار کرنے کے لئے مختلف دیشوں میں گئے ہیں ان کی سرگرمیوں کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتا بعض کے متعلق میری رائے اچھی ہے اور بعض کے متعلق خراب اور ان کا ذکر کرنا اصل مضمون سے دور جا پڑنا ہوگا میرا مطلب یہ ہے کہ رشی دیانند نے آریہ سماج کے پرشوں کے دماغ میں یہ خیال بھر دیا ہے کہ ویدک دھرم ایک تبلیغی مذہب ہے اور اس کا پرچار ساری دنیا میں ہونا چاہئے۔ اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش مختلف سجنوں نے مختلف وقتوں میں کی۔ لیکن چونکہ ان کا پروگرام سنگھٹت نہ تھا اس لئے نتیجہ دیرپا ثابت نہ ہوا۔

آریہ سماج کے پاس اس بات کا جواب نہیں کہ اس نے اس وقت تک ویدک دھرم کا سندیش دوسرے ممالک تک کیوں نہیں پہنچایا یہ خاص کر اس حالت میں جبکہ دوسرے مذاہب اپنے پاؤں پھیلانے کے لئے سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔ عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا تو کہنا ہی کیا ہے ان کا ذکر کرنے کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ مسلمانوں کی سرگرمیاں بھی کم نہیں اگرچہ نوعیت کے لحاظ سے عیسائیوں کی سرگرمیوں سے مختلف ہیں۔ مسلمانوں کے ایک فرقہ کو لے لو۔ قادیان کی احمدی جماعت ممالک غیر میں اپنے خیالات کا پرچار کر رہی ہے دس گیارہ ممالک میں انہوں نے اپنے سنٹر کھول رکھے ہیں۔ لنڈن میں اس کے دو سنٹر ہیں۔ ایک لاہوری احمدیوں کا۔ دوسرا قادیانی احمدیوں کا۔ اسی طرح جرمنی۔ امریکہ اور جاپان وغیرہ میں بھی اس کے مشن ہیں۔ آریہ سماجی جب اپنی اس کوتاہی پر نظر ڈالتے ہیں تو من ہی من میں جھینپ جاتے ہیں اور انکی یہ خواہش بنی رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح آریہ سماج بھی اپنے فارن مشن قائم کرے اس سلسلہ میں کوششیں بھی ہوئی ہیں۔ لیکن اتنی زبردست کہ کوئی پھل لا سکیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پاس اس وقت اس کام کے لئے چالیس ہزار کے قریب روپیہ ہے۔ اس رقم کا کچھ حصہ سود سے بنا ہے لیکن اگر میں غلطی نہیں کرتا تو اس فنڈ کی بنیاد سورگباشی [illegible] جی نے اپنے دان سے ڈالی تھی کہ ودیش [illegible] ہوتے میں نے راولپنڈی کے میسرز کرپا رام اینڈ برادرز سے اس کام کے لئے دس ہزار روپیہ کا وعدہ لیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ روپیہ سبھا کو ملا نہیں اور آیا تو کتنا۔ بہرحال اس وقت ہماری سبھا کے پاس چالیس ہزار روپیہ ہے یہ رقم کام کو شروع کرنے کیلئے تو کافی ہے۔ لیکن اسے جاری رکھنے کے لئے کافی نہیں۔ جاری رکھنے کے لئے ۵ یا ۷ لاکھ روپیہ ہونا چاہئے یا مستقل آمدنی کی کوئی صورت ہونی چاہئے۔ مسلمانوں کے فارن مشن زیادہ تر اسلامی ریاستوں کے سر پر چلتے ہیں۔ ہندو راجے مہاراجے مذہبی جذبہ سے عاری ہیں اور ان سے اس قسم کی سہائتا کی آشا نہیں ہو سکتی۔ اسلئے ہماری ضروریات پوری ہو سکتی ہیں تو آریہ جنتا سے۔ ۱۹۲۵ء میں دیانند جنم شتابدی کے موقعہ پر ودیش پرچار مشن قائم کرنے کی سنجیدہ کوشش کی گئی۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہوئی۔ روپیہ جمع ہوا لیکن نہ اتنا کہ جس سے کسی وسیع پیمانہ پر ودیش پرچار ہو سکتا۔ اب اسی روپیہ کے سود سے مدراس میں پرچار ہو رہا ہے۔ تین سال ہوئے نیویارک (امریکہ) میں مذاہب کی ایک کانفرنس ہوئی اس موقعہ پر آریہ جگت میں یہ زبردست بھاؤ پیدا ہوا کہ آریہ سماج کا بھی کوئی پرتی ندھی وہاں جانا چاہئے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ آواز اٹھی کہ صرف ایک بھاشن پڑھنے کے لئے کسی اپدیشک کا نیویارک جانا اور ہزاروں روپیہ کے خرچ کی ذمہ داری اٹھانا مناسب نہیں اس لئے طے ہوا کہ جو اپدیشک جائے وہ وہاں کام کرے۔ چنانچہ آریہ سماج کلکتہ کے پروہت پنڈت اجودھیا پرشاد بی اے کو نیویارک بھیجا گیا اور اس وقت تک وہ بھارت کو نہیں لوٹے ہیں پرچار کر رہے ہیں۔ انہیں ودیش میں بھیجنے کا شریہ زیادہ تر کلکتہ اور بمبئی کے آریہ پرشوں کو ہے ان کے کام کو تقویت پہنچانے کے لئے سارودیشک سبھا نے دو اور اپدیشک وہاں بھیجے ہیں اس طرح سے کام تو شروع ہو گیا ہے۔ اب ہم نے دیکھنا ہے کہ وہ کام کیسے جاری رہے اور کیسے پھیلے؟

جولائی ۱۹۳۶ء میں مذاہب کی کانفرنس کا اجلاس لنڈن میں ہوا۔ جنوری ۱۹۳۶ء میں یہ وشے سارودیشک سبھا کے سامنے آیا۔ اپنے محدود وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی انترنگ سبھا نے نشچے کیا کہ پنڈت اجودھیا پرشاد کو لنڈن جانے کیلئے لکھا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو سہائتا کے لئے لکھا جائے۔ جب یہ وشے پنجاب پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کے سامنے آیا تو اس نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کی طرف سے آچاریہ رامدیو لنڈن کانفرنس میں شامل ہوں۔ لیکن وہ جا نہ سکے کچھ تو اس لئے کہ پروانہ راہداری وقت پر نہ ملا اور کچھ اس لئے کہ ان کا سواستھ ٹھیک نہ تھا اگر اس درشٹی کون سے دیکھا جائے کہ کوئی بھی کانفرنس آریہ سماج کے پرتی ندھی کے بنا کیوں ہو تب تو آچاریہ رامدیو کے نہ جانے کا افسوس ہو سکتا ہے۔ لیکن مجھے زیادہ افسوس نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ صرف دو یا تین ماہ کے لئے جا رہے تھے۔ دیانند برہم ودیالیہ کے آچاریہ پنڈت رشی رام بھی اس کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ لیکن اس کانفرنس کی جو کارروائی اب تک اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں ان کا کہیں ذکر نہیں آیا۔ یا تو وہ کسی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے یا ان کی اس وقت تک باری نہیں آئی بہر حال یہ پرشن اب تک ویسے کا ویسا پڑا ہے اور اسکا حل نہیں ہوا اگر ہمارے وسائل اجازت دیں تو بے شک ایسی کانفرنسوں میں بھی جو مذاہب کے متعلق ہوں ہمارے پرتی ندھی شامل ہونے چاہئیں لیکن اگر آریہ سماج کی ہت کی درشٹی سے دیکھا جائے تو مناسب یہ ہے کہ مستقل اور لگاتار پرچار کی کوئی صورت نکالی جائے ہم آچاریہ رامدیو لنڈن جائیں لیکن اسے ہاتھ لگا کر واپس چلے آنے کے لئے نہیں بلکہ وہاں کچھ دن ٹھہر کر کام کرنے کیلئے۔ ان کا وہاں باقاعدہ دفتر ہو انہیں ایک اسسٹنٹ دیا جائے۔ "ویدک میگزین" لاہور کی بجائے لنڈن سے نکالا جائے اور وہ اس وقت تک وہاں کام کریں۔ جب تک کہ آریہ سماج کے پاؤں جم نہ جائیں۔ میں نے آچاریہ رامدیو کا نام تمثیلاً لکھ دیا ہے اور اس لئے لکھا ہے کہ میں انہیں اس کام کے یوگیہ سمجھتا ہوں لیکن اگر وہ یہاں کی سرگرمیوں سے اپنے تئیں علیحدہ نہ کر سکتے ہوں تو کسی اور کو وہاں کو بھیجا جائے۔ آریہ سماج میں اور بھی کئی سجن اس کام کو نبھانے کے یوگیہ ہیں اس کام کو جس قدر مشکل ہم نے سمجھ رکھا ہے یہ اتنا مشکل نہیں۔ مسلمانوں کے جو واعظ دوسرے دیشوں میں اسلام کی اشاعت کے لئے گئے ہوئے ہیں وہ کسی خاص لیاقت کے مالک نہیں ان جیسے اور ان سے بہتر اپدیشک ہمارے ہاں موجود ہیں سوال اتنا یہ کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جبکہ آریہ سماج کو اس الاہنا کا عملی جواب دینا چاہئے کہ زبانی جمع خرچ کے لحاظ سے ویدک دھرم منش ماتر کیلئے ہے لیکن عملی طور پر ہندوستان کیلئے بھی نہیں۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ یہ کام سارودیشک سبھا کا ہے کسی پرانتیہ سبھا کا نہیں لیکن اگر سارودیشک سبھا یہ کام کرنے میں اسمرتھ ہو اور کوئی پرانتیہ سبھا اس کام کو سرانجام دینے کی شکتی رکھتی ہو اور وہ اپنے وسائل سارودیشک سبھا کے

حوالہ کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو وہ یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لے یہ کام بہرحال ہونا چاہئے چاہے سارودیشک سبھا کرے۔ چاہے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ کم سے کم تجربہ تو ہو۔ ہمارے لئے تو یہی سمجھ ہے کہ عیسائیت اور اسلام جن کے کئی عقائد ناقابل قبول ہیں کس طرح دوسرے دیشوں میں پھیل رہے ہیں جن لوگوں کے دل میں ویدک دھرم کی سچی لگن ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ سنسار بھر میں پھیلے ان کا فرض ہے کہ اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب آچاریہ رام دیو کو ولایت بھیجنے کا نتیجہ کر ہی چکی ہے۔ وہ اس دشتہ پر میری درخشتی سے وچار کرے اور اگر میرے ساتھ سہمت ہو اور آچاریہ رام دیو جی وہاں جانا سویکار کریں تو انہیں ایک مشن کا چارج دیکر وہاں بھیج دیا جائے اور وہ وہاں کم از کم اتنا عرصہ رہیں جس میں یہ تجربہ ہو سکے کہ وہاں کن سادھنوں سے ویدک دھرم کا پرچار ہو سکتا ہے۔ اگر وہ وہاں کوئی بھون کھڑا نہ کرسکیں تو کم از کم سٹرک تو تیار کر آئیں تاکہ جو اپدیشک ان کے پیچھے جائیں وہ آسانی سے منزل مقصود تک پہنچ سکیں انہیں پورے سادھن بہم پہنچائے جائیں تاکہ تجربہ میں کسی قسم کی کسر نہ رہے۔ اگر یہ تجربہ کامیاب ہوتا نظر آئے تو آچاریہ رام دیو کے لئے اس کام کے لئے روپیہ جمع کرنا کیا مشکل ہے۔ آریہ سماج کے دوسرے انسٹی ٹیوشنوں کے لئے انہوں نے لاکھوں روپیہ جمع کیا ہے اس کام کے لئے روپیہ جمع کرنا مقابلتاً آسان ہے

کرشن

آج رکشا بندھن ہے

آج رکشا بندھن ہے یہ تیوہار وہ پوتر تیوہار ہے جس دن ایک بہن کا اپنے بھائی کی کلائی پر باندھا ہوا سوتر بھائی کو اپنی بہن کی آجنم رکشا کے کرتویہ پالن میں باندھ دیتا ہے رکھڑی باندھنے کا رواج ... ... تھا یہ اس وقت سے جاری ہوا۔ جبکہ ... دیویوں کے ستیتو اور مان کی رکشا ... کے ہاتھوں غیر محفوظ دکھائی دینے لگی۔ اس وقت اس پوتر دھاگے کے دوارا دیویوں نے اپنے بھائیوں سے وہ کام لیا جو بڑے بڑے لیکچروں سے نہ لیا جا سکتا تھا۔ ویدک کال میں تو اس شبھ دن کے تیوہار کا نام شراونی اٹھوا اپاکرم تھا اور اس روز سے وید کا وشیش سوادھیائے آرمبھ ہوتا تھا۔ آج جہاں بھائیوں کو بہنوں کے ستیتو کی رکشا کرنے پر تیار بدھ ہو کر رکھڑی بندھوانی چاہئے وہاں ویدک سوادھیائے کو اپنے جیون کے دینک کاریہ کرم میں شامل کرنے کی بھی ادھشٹا ہے۔ رکھڑی بندھوانے والے بھائی اور باندھنے والی بہنیں اس شبھ دن اپنے اپنے کرتویہ کے پالن کا پرن کریں اور آئے دن ہونے والے اغوا اور ہندو دیویوں کی عصمت پر حملوں کے واقعات کی روک تھام کا انتظام کریں۔

جنم اشٹمی

آگامی اتوار بڑا ہی شبھ دن ہے اس دن بھگوان کرشن نے جنم لیا تھا۔ جنہوں نے بھارت کے سنگھٹن کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو پھر سے ٹھیک کیا اور اتیا چار اور پاپ کے ورودھ یدھ کر کے پنہ شانتی اور نیائے کے راجیہ کا ستھاپن کیا تھا۔ یہ دن اس مہان آتما کا جنم دن ہے جس نے گیتا جیسے اپدیش گیان امرت کو مردہ دل ارجن کو پلا کر پنہ اُتساہت کیا تھا۔ آج بھیم اور ارجن کی اولاد پھر سے مردہ ہو رہی ہے ضرورت ہے کہ گیتا گیان امرت اس کے ایک ایک بچے کو پلایا جائے جس سے اس کی رگوں میں وہی خون دوڑنے لگ جائے جس نے ارجن کو یدھ کے لئے تیار کر دیا تھا۔ آریہ بھائی خصوصاً اور ہندو عموماً اس شبھ تیوہار کو ان سے منائیں اور گیتا کے اپدیشوں اور اس کی اپدیش شکشاؤں کو اپنے جیون میں دھارن کریں تاکہ موجودہ جدوجہد میں سپھلتا پراپت کر سکیں

آریہ ویر سیوادل

آریہ ویر سیوادل کے پرچلت نیموں میں سنشودھن کی آوشیکتا کو انوبھو کرتے ہوئے آریہ رکشا سمتی نے اپنی ۸ دسمبر ۳۵ء کی بیٹھک میں سنشودھن کر دیا ہے بسنشودھت نیم پرکاش ہا میں کسی دوسری جگہ چھپے ہیں۔ آریہ سماجوں کو چاہئے کہ ان نیموں کو آریہ رکشا سمتی آریہ سارودیشک پرتی ندھی سبھا دہلی سے منگوالیں اور ان کا اچیت اپیوگ کرتی ہوئیں آریہ ویر سیوادل کو بچارو روپ سے سنگھٹت کریں۔

جن سماجوں نے ابھی تک آریہ ویر سیوادل نہیں بنائے ان کو بھی اپنے ہاں اس تحریک کو جنم دینا چاہئے۔ کیونکہ آریہ ویر سیوا دلوں کی نہ صرف اس لئے آوشیکتا ہے کہ ان کی سیواؤں کی جلسوں اور میلوں پر ضرورت ہوتی ہے بلکہ اس لئے بھی کہ یہ ہماری سوسائٹی کے سپاہیوں کے دستے ہیں جن کی سیواؤں سے ہم بوقت ضرورت لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ آئے دن ریاستوں میں ہمارے مذہبی حقوق پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ جلوس اور جلسے بند کئے جاتے ہیں اور مسلمان جلسوں میں بیجا مداخلت کرتے ہیں اگر ہمارے باقاعدہ آریہ ویر دل ہوں تو ان کا ایسے اوسروں پر اچیت اپیوگ کیا جا سکتا ہے

کوی میتھلی شرن جی گپت کی سورن جینتی

۲۱ جولائی کو ہندی کے مشہور کوی شری میتھلی شرن جی گپت کی سورن جینتی دیش بھر میں بڑے اتساہ سے منائی گئی۔ گپت جی کو ہندی سنسار میں جو لیشن پراپت ہے وہ کسی سے چھپا ہوا نہیں۔ آپ نے ہندی میں راشٹریتا کا سماویش کر کے کرانتی لادی ہے جو بھی کوئی ہندی کاویہ کا تھوڑا بہت رسا سوادی ہے۔ اسے معلوم ہے کہ گپت جی کی کوتائیں کتنا کوتیہ۔ اتساہ۔ الاس اور راشٹریتا کے اُتیم بھاؤ لئے رہتی ہیں۔ ان کی انوپم کرتی "بھارت بھارتی" ہمارے ان شبدوں کی سپشٹ پشتک ہے۔ جن کو یہ پستک پڑھنے کا اوسر ملا ہے وہ جانتے ہیں کہ گپت جی کس پایہ کے کوی ہیں۔ بلاشبہ آپ کی لیکھنی سے ہندی ساہتیہ میں قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔ بھارت کا ہندی ساہتیہ بجا طور پر آپ جیسے کویوں پر گرب کرسکتا ہے۔ ہم بھی گپت جی کو ان کی سورن جینتی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ہماری پربھو سے پرارتھنا ہے کہ وہ آپ کی آیو بڑھائیں اور آپ کو اور ادھک شکتی دیں تاکہ آپ ایسا ہندی ساہتیہ پیدا کر سکیں۔ جس پر نہ کیول بھارت ورش کو ہی تو سنسار کو سدا گرب رہے

ہریجنوں کیلئے

جو ہریجن مسلمانوں کے گمراہ کن پروپیگنڈا کے زیر اثر ہندو دھرم کو تیاگ کر مسلمان ہو جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہیں ایک تازہ واقعہ سے جو حال ہی میں ظہور پذیر ہوا ہے سبق سیکھنا چاہئے۔ کچھ روز ہوئے امرتسر میں ایک احمدی کو مسلمانوں نے قبرستان میں اپنے بچہ کی لاش دفن کرنے کے لئے جگہ نہ دی۔ جہاں بھی وہ گیا۔ وہیں سے نکال دیا گیا۔ آخرکار اسے پولیس کی امداد سے لاش کو دفنانا پڑا۔ احراری بھی موقع پر پہنچ گئے وہ ایک احمدی کی لاش کو اپنے قبرستان میں دفنایا جانا برداشت نہ کر سکتے تھے اس لئے ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر کو لاٹھی چارج کا حکم دینا پڑا۔ یہی ایک واقعہ نہیں آئے دن ایسے واقعات روشنی میں آتے رہتے ہیں۔ جہلم میں ایک احمدی بڑھیا کی لاش کو احراریوں نے قبرستان سے اکھاڑ کر راتوں رات اس کے گھر کے دروازے پر لا کر کھڑا کر دیا۔ ان دو واقعات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ احمدی جو خدمت اسلام اور اشاعت قرآن کے لئے اس قدر کوشاں نظر آتے ہیں مسلمانوں کی نگاہوں میں ہریجنوں سے کم نہیں ذرا سوچئے۔ احمدیوں کے لئے اگر قبرستان میں بھی جگہ نہیں تو جنت میں کہاں ہوگی۔ ہم تو ہریجنوں کو اس واقعہ سے نصیحت پکڑنے کو کہیں گے اور کیا ہی اچھا ہو اگر وہ اس واقعہ کی بنا پر احمدیوں کو دعوت دیں کہ وہ بھی ہریجنوں میں شامل ہو جائیں۔ کیونکہ احمدیوں کی جو پوزیشن اس وقت اسلام میں ہے اس سے کہیں بہتر پوزیشن انہیں ہریجن ہوتے ہوئے حاصل ہوگی اور اگر ہریجن ایسا کرنے کے لئے تیار نہ ہوں تو ہم احمدیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ آریہ سماج کی شرن میں آئیں اور اسلام میں جو مٹی ان کی آج خوار ہو رہی ہے۔ جو ذلت انہیں مسلمان ہوتے ہوئے برداشت کرنا پڑ رہی ہے۔ اس سے نجات حاصل کریں انہیں اس لئے بھی ہماری دعوت کو قبول کرنا چاہئے کہ ان سے اچھوتوں سے بھی بدتر سلوک کئے جانے کے علاوہ وہ خارج از اسلام سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن ہریجن ہریجن ہوتے ہوئے بھی ہندو ہیں

کشمیر میں مسلمانوں کی تازہ شرارت

شہید گنج ایجی ٹیشن کا اثر یہ ہوا ہے کہ مسلمانوں کو قبروں اور مسجدوں کے بہانہ ہندوؤں کے دھارمک ستھانوں پر قبضہ جمانے کے لئے بے بنیاد پروپیگنڈا کرنے کی شرارت سوجھی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ریاست کشمیر میں مسلمان پھر کوئی نئی شرارت کھڑی کرنا چاہتے ہیں۔ پچھلے دنوں انہوں نے آریہ سماج کے جلسہ میں مداخلت بیجا کی اور جلسہ بند کر دینے پر مجبور کر دیا اب اطلاع ملی ہے کہ مٹن جو پورانکوں کا دھارمک ستھان ہے اور جہاں وہ اپنے بزرگوں کے پنڈدان کرتے ہیں پر مسلمان قبضہ جمانا چاہتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ کشمیر کے شنکر آچاریہ جی کی ٹیکری ہے کہ ان کے مکانات پر بھی ان کی نظر ہے مسلمان کہتے ہیں کہ یہاں پہلے قبریں تھیں۔ ہوں گی۔ لیکن کیا اس سے یہ معنی ہیں کہ اگر پرانے زمانہ میں کسی جگہ قبریں تھیں اور اس جگہ مکانات بن چکے ہوں اور ان برسوں سے مکانات ... چلے آ رہے ہوں ان

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کردیا جائے اور از سر نو وہاں قبرستان تعمیر کی جائے کسقدر بیہودہ خیال ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ محتاط رہیں اور خواہ مخواہ شرارت کرنے کے لئے بہانے نہ ڈھونڈا کریں

کمیونل ایوارڈ کی مخالفت

ہندوستان میں نیا آئین نافذ ہونے والا ہے اس آئین کا کمیونل ایوارڈ ایک حصہ ہے جس میں ان صوبوں کے ہندوؤں سے جہاں ہندوؤں کی اقلیت ہے شدید بے انصافی کی گئی ہے کانگریس نے مسلمانوں کی ناراضگی کے ڈر سے کمیونل ایوارڈ کو رد نہ کر کے جو گومگو پالیسی اختیار کر رکھی ہے اس کی وجہ سے اس نے ہندوؤں کا بھی اعتماد کھو لیا ہے بنگال کے ہندوؤں نے جو میموریل وزیر ہند کو بھیجا ہے۔ اس پر سرکردہ کانگرسی لیڈروں کے بھی دستخط ہیں جس کے یہ معنی ہیں کہ کانگرسی ہندو بھی اب اس سے مکمل بغاوت کر چکے ہیں پنجاب کے ہندو بھی اس کا ساتھ دیتے معلوم نہیں پڑتے۔ آنیوالے انتخابات میں کانگرس کو معلوم ہو جائیگا کہ اس نے اپنی "نہ رد نہ قبول" پالیسی کی وجہ سے کسقدر نقصان اٹھایا ہے کیونکہ مسلمان جن کو ساتھ لینے کی غرض سے اس نے یہ پالیسی اختیار کی تھی۔ اس کے ساتھ نہیں ہیں اور اکثر ہندوؤں کو بھی اس نے اپنی اس پالیسی کی وجہ سے ہاتھ سے کھو دیا ہے۔ پنڈت جواہر لال پریذیڈنٹ کانگرس ذاتی طور پر کمیونل ایوارڈ کی زبردست مذمت کر چکے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو اگر کانگرس اپنی اس گومگو پالیسی کو ترک کر کے کمیونل ایوارڈ کو کھلے الفاظ میں رد کر دے اگر وہ ایسا کر گئی تو اسے کمیونل ایوارڈ کی ہونیوالی مخالفت (جو آجکل زوروں پر ہے) اور آنے والے انتخابات سے پتہ چل جائیگا کہ اس سے کسقدر بھاری غلطی سرزد ہوئی ہے۔

ہماری لاپرواہی اور اسکا نتیجہ

ہم ہندوستانی کسقدر لاپرواہ واقع ہوئے ہیں اس کا اندازہ محکمہ ڈاک کی طرف سے شائع کردہ رپورٹ سے لگ سکتا ہے۔

اسم مارچ ۱۹۳۲ء کی ششماہی کے خاتمہ پر تقریباً دس لاکھ خطوط اور پارسل وغیرہ لاپتہ خطوں کے دفتر میں وصول ہوئے جن پر یا تو پتہ ہی نہ تھا یا ناکافی تھا یا ایسا پتہ تھا جو پڑھا ہی نہ جاتا تھا اس کے علاوہ ان دفتروں (ڈیڈ لیٹر آفسوں) کو ایسی چیزیں بھی موصول ہوئیں جن کو کوئی پتہ لکھا ہی نہ تھا۔ جن کو یہ معلوم کرنے کے لئے کھولنا پڑا کہ وہ کس نے بھیجی ہیں۔ لیکن حیرت ہے کہ بہت کم لوگ خطوط وغیرہ لکھتے وقت اپنا پورا نام اور پتہ لکھتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خطوط ڈیڈ لیٹر آفس میں ہی پڑے رہتے ہیں نہ جائے مقصود پر پہنچتے ہیں نہ بھیجنے والے کو واپس بھیجے جا سکتے ہیں۔ گذشتہ ششماہی میں لاپتہ خطوں کے دفتر میں ہر قسم کے موصول شدہ خطوط اور پارسلوں وغیرہ کی تعداد ۵۳۵ لاکھ تھی جن میں سے ۱۲½ لاکھ خطوط وغیرہ صحیح پتوں پر بھیج دئے گئے۔ پندرہ لاکھ بھیجنے والوں کو واپس کر دئے گئے۔ باقی چار لاکھ لاپتہ سمجھ کر دفتر میں جمع کر دئے گئے۔ اس مدت میں جو خطوط وغیرہ تمام ڈاکخانوں کے ذریعہ سے تقسیم کئے گئے ان کا اندازہ ۸۵ کروڑ ۵۰ لاکھ ہے اس طرح لاپتہ خطوط صرف ۰۵ء۱ فیصدی ہوتے ہیں

ان حالات میں ڈاکخانہ والے بھی کیا کر سکتے ہیں۔ جبکہ ہم اس قدر لاپرواہ ہوں اور انہیں ہم مختلف زبانوں سے واسطہ پڑتا ہو۔ اگر ہم ذرا بھی محتاط رہیں تو جہاں ہم کافی نقصان سے بچ سکتے ہیں وہاں محکمہ ڈاک کو بھی سہولت مل سکتی ہے۔ وہ فضول کام سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔

پنجاب کا نیا وزیر تعلیم

میاں سر فضل حسین وزیر تعلیم پنجاب کی موت سے وزارت کی جو گدی خالی ہو گئی تھی گورنر پنجاب نے اس کے لئے یونینسٹ پارٹی کے لیڈر سر سکندر حیات خاں کی سفارش کو منظور کرتے ہوئے سر شہاب الدین کو چنا ہے یعنی وہ پنجاب کے وزیر تعلیم مقرر کر دئے گئے ہیں اس لئے نہیں کہ وہ اس کے اہل سمجھے گئے ہیں اگر سمجھے جاتے تو ان کا نام پہلے ہی گورنمنٹ کے سامنے آ جاتا بلکہ اس لئے کہ یونینسٹ پارٹی کے بہت سے ممبر وزارت کے امیدوار تھے اور ان میں کوئی ایک شخص ایسا نہیں۔ جس کی قابلیت کا سکہ دوسرے بھی تسلیم کریں۔ پارٹی کے لیڈر کے لئے مشکل کا سامنا تھا۔ موجودہ امیدواروں میں سے کسی ایک کی سفارش کرنے سے پارٹی میں افتراق پیدا ہونے کا اندیشہ تھا اس لئے سب کو سر شہاب الدین کے نام پر رضامند کر لیا گیا ان کا تقرر جس قرارداد کے زیر عمل آیا ہے اسکی رو سے وہ نئے آئین میں وزیر نہیں بن سکیں گے ہاں اگر وہ چاہیں اور یونینسٹ پارٹی انہیں اجازت دے تو پھر صدارت کے لئے کھڑے ہو سکتے ہیں سر شہاب الدین کے تقرر نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ پنجاب کی حکومت کی باگ ڈور اب زراعت پیشہ مسلمانوں کے ہاتھ میں رہیگی اور غیر زراعت پیشہ مسلمانوں کو بھی اس میں کوئی دخل نہ ہوگا دوسرے الفاظ میں اب حکومت دیہات کی ہوگی۔ اس وقت تک شہر کے لوگ دیہات کے لوگوں پر حکومت کرتے رہے ہیں۔ اب دیہات کے لوگوں کی باری ہے اور چونکہ حکومت وقت بھی ان کے ساتھ ہے اس لئے جو بھی سکہ وہ چلائیں گے چلیگا

بیروزگاری اور پنجاب گورنمنٹ

بیروزگاری روز بروز کس رفتار سے بڑھ رہی ہے اس کا اندازہ آئے دن کے ہونیوالے واقعات سے بخوبی لگ سکتا ہے ایک جگہ خالی ہوتی ہے۔ سینکڑوں درخواستیں پہنچ جاتی ہیں یہ نہیں کہ صرف انپڑھ ہی بیکار ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ اس مرض کے شکار زیادہ تر پڑھے لکھے ہی ہیں۔ شکر ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے بھی اس طرف توجہ دی ہے اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت تمام ضروری اعداد و شمار جمع کریں گے اور صرف ان بیروزگار اشخاص کے نام جن کی خاص تعلیمی قابلیت ہوگی۔ درج کئے جائیں گے وزارت لوکل سیلف گورنمنٹ ایک ہفتہ کے اندر اندر ایک بورڈ قائم کر دیگی تا۔ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو روزگار دلانے میں امداد دے سکے پنجاب گورنمنٹ نے بیروزگاری کو دور کرنے کے لئے جو یہ مبارک قدم اٹھایا ہے اسکے لئے وہ شکریہ کی مستحق ہے۔ لیکن ہماری تجویز یہ ہے کہ اگر گورنمنٹ سکولوں اور کالجوں میں صنعت و حرفت کی تعلیم ضروری قرار دیدے تو اس مشکل کا بہت حد تک حل ہو سکتا ہے کیونکہ گورنمنٹ موجودہ تعلیم یافتہ بیروزگاروں کو اگر روزگار دلانے میں کامیاب ہو بھی گئی تو ہر سال نئے بیکار آتے جائیں گے اور بیکاروں کی یہ امداد ایک مستقل صورت اختیار کر لیگی لیکن اگر ہماری تجویز کے مطابق صنعت و حرفت کی تعلیم کو سکولوں اور کالجوں میں ضروری قرار دیا جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نئے بیکار میدان میں نہیں آئیں گے اور اگر آئیں گے تو بہت کم آئیں گے۔ اس صورت میں موجودہ بیکاروں کی مشکل کا حل ہو جانے پر گورنمنٹ کو اس "بیکار محکمہ" کو مستقل طور پر قائم کرنے کی ضرورت نہ رہیگی

ریاستی اور غیر ریاستی کا سوال

ریاست کشمیر میں جو ریاستی اور غیر ریاستی کا سوال چل رہا ہے وہ خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ اس تحریک کے حامی چاہتے ہیں کہ ریاست میں کسی غیر ریاستی کو ملازمت نہ دی جائے اور نہ ہی اسے جائداد غیر منقولہ کی خرید کا حق دیا جائے۔ پنجاب میں بھی یہ تحریک کی جا رہی ہے کہ کسی شخص کو جو ریاست کشمیر کا باشندہ قرار دیا گیا ہو پنجاب میں کسی قسم کی ملازمت نہ دی جائے اور نہ ہی جائداد کی خرید کا حق ہو۔ یہ تحریک خطرناک ہے اس کا نتیجہ کبھی خوشگوار نہیں ہو سکتا اگرچہ ہم اس جوابی تحریک کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے لیکن اگر پہلا فریق جس نے ابتدا کی ہے اپنی غلطی تسلیم کر کے اسکی تلافی کے لئے تیار نہیں تو اس کے جواب میں اگر دوسرا فریق ویسی ہی تحریک کا اجرا کرے اور ویسا ہی مطالبہ کرے تو اس میں ہمیں معقولیت نظر آتی ہے۔ تاہم ہماری خواہش تو یہ ہے کہ ریاستی اور غیر ریاستی کا جھگڑا ختم کر دیا جانا چاہیے جس سے ایک دوسرے کے خلاف کی جانیوالی تحاریک اپنی موت آپ مر جائیں ورنہ دونو فریق نہ صرف کافی نقصان اٹھائیں گے۔ بلکہ کشمیر اور پنجاب کے تعلقات پر ہر لحاظ سے بہت برا اثر پڑیگا

ضروری اطلاع

"پرکاش" کے جن ممبروں کا چندہ ماہ جولائی میں ختم ہوا تھا۔ اطلاع دی جانے پر ان میں سے کچھ کا چندہ وصول ہو چکا ہے باقی اصحاب کی خدمت میں وی پی ارسال کئے گئے ہیں لہذا نویدن ہے کہ جن صاحبان کو "پرکاش" کا وی پی پہنچے وہ اسے وصول کر لیں اور کسی صورت میں بھی واپس نہ کریں۔ واپسی کی صورت میں دفتر کو خواہ مخواہ بہت نقصان اٹھانا پڑیگا جن کا چندہ ماہ اگست میں ختم ہوتا ہے انکی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں ارسال کی جا رہی ہیں اگر آپکی سیوا میں چندہ کے ختم ہونیکی اطلاع پہنچے تو آپ چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں۔ مگر کسی وجہ سے مہلت درکار ہو یا اگر کسی وجہ سے سلسلہ مطالعہ جاری رکھنا منظور نہ ہو تو بذریعہ کارڈ ہمیں ۲۵ تاریخ تک اطلاع دیدیں ورنہ تاریخ مقررہ کے بعد وی پی آنے تو اسے وصول کر لیں

سمندر پار بھائی بھی کچھ لیے ہیں جنکی طرف پرکاش کا چندہ بقایا ہے انہیں بھی کرپا کر کے اپنا بقایا چندہ بھیجکر مشکور فرمانا چاہیے۔

پرکاش کے ہر پریمی کا کرتویہ ہے کہ وہ ایک ایک نیا گراہک ضرور بنائے

"مینیجر پرکاش" لاہور

Digitized by eGangotri

قرآن مجید پر بمباری

مسلمان "رسول پاک" و قرآن مجید کے متعلق ایک غیر مسلم کی زبان سے ایسے الفاظ سننے کے لئے کبھی تیار نہیں جو بوقت تنقید یا اخلاق و الہام کی کسوٹی پر ان کو کسنے کے لئے استعمال کئے جائیں ان کے اس درجہ مذہبی تعصب و جنون کی موجودگی میں، ہم حیران ہیں کہ وہ اپنے ہی مسلم بھائیوں کی زبان سے ایسے الفاظ کیونکر برداشت کر لیتے ہیں۔ جنہیں ہم غیر مسلم ہوتے ہوئے بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

مثال کے طور پر تازہ "بلاغ" میں لکھا ہے:- "شیعوں کی کتابیں دیکھو قرآن کی سورتیں قرآن سے باہر رہ گئی ہیں"۔ مزید لکھا ہے "اغیار کا کیا گلہ خود بخاری اور مسلم میں قرآن کی سورتوں سے منسوب متعدد آیات موجود ہیں اور قرآن مجید پر وہ بمباری کی گئی ہے کہ خدا کی پناہ!"

کہاں تو مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ اگر قرآن مجید کے باہر ایک جملہ بھی وحی مانا جائے تو قرآن کی شان بے مثلیت ختم ہو جاتی ہے اور دعوے حفاظت غلط ہو کر رہ جاتا ہے اور کہاں بخاری اور مسلم میں قرآن کی سورتوں سے منسوب متعدد آیات موجود ہیں۔ کیا اس صورت میں قرآن کی شان بے مثلیت ہو کر نہیں رہ جاتی؟ اور کہ وہ قرآن پر کی گئی بمباری کو وہ کیونکر برداشت کر رہے ہیں؟

نبوت ذریعہ "معاش"؟

جب سے مرزا صاحب نے نبوت کا بیج بویا ہے۔ تب سے احمدی اس کے "میٹھے پھل" چکھ رہے ہیں اور یہ مرزا صاحب کی ہی مہربانی کا نتیجہ ہے کہ نبیوں کی پیداوار کے لئے پنجاب کی سرزمین بہت زرخیز ثابت ہو رہی ہے — اگرچہ مدعیان نبوت اپنی صداقت کا دعویٰ کرتے اور دوسرے کو باطل ٹھہراتے ہیں .... اگر آج اسلامی دنیا ان چند ایک نبیوں کے ہاتھوں تنگ و تالاں نظر آتی ہے تو ہم حیران ہیں کہ اس وقت کیا حالت ہوتی ہوگی۔ جبکہ انبیا اور انبیا زادوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ گئی تھی۔ جیسا کہ "بلاغ" اپنی جولائی کی اشاعت میں رقمطراز ہے:-

"انبیا کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ ایک وقت انبیا اور انبیا زادوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ گئی تھی اور یہ کیفیت بھی تھی کہ نبوت ان کا پیشہ ہو چکا تھا اور ذریعہ معاش تھا (تموت پ ۱۲)" مسیح موعود یا دوسرے جو بھی نبوت کے مدعی ہیں وہ نبوت کو ذریعہ معاش نہیں بناتے بلکہ خالص اسلامی خدمت کی خاطر مدعی نبوت ہوتے ہیں۔ پھر نہ معلوم اہل اسلام ان کے پیچھے کیوں ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں۔

مرزا صاحب کے زمانہ میں احمدیوں کی حالت

آج احمدی غیر احمدیوں کے سلوک سے تنگ ہیں اور شاکی ہیں اس بات کے کہ ان پر عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔ اور ان سے ایسا سلوک روا رکھا جاتا ہے کہ توبہ ہی بھلی۔ یہ تو حالت ہے غیر احمدیوں کی لیکن اگر وہ مرزا صاحب کی زندگی میں احمدیوں کی اندرونی حالت ان کی زبانی سنیں تو انہیں موجودہ حالت کو بھلا دینا ہوگا۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:-

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے بھی ویسے کجدل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیکم نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں۔ انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنےٰ ادنےٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔" (التوائے جلسہ ۱۹۳، ۲۷ دسمبر)

امید ہے ان حالات کے پیش نظر جو مخالفت احمدیت کے خلاف آجکل ہو رہی ہے، اسے مرزا صاحب کے عین حیات میں احمدیوں کی خانہ جنگی سے بدتر نہ پاتے ہوئے بھول جائیں گے

مرزا صاحب کے الہامی نسخے

قادیانی مولوی احمد خاں فرماتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ اپنی خاص مہربانی سے بذریعہ الہام نسخے بھی بھیجا کرتا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"فرمایا مرزا غلام احمد صاحب نے کہ آیا پاس میرے حواری میرا ایک اور کی شکایت اپنے کمزور ہونے کی اور تھا محروم اولاد سے۔ پس میں نے دعا کی واسطے اس کے پس ہوا الہام شب کو زردجام عنق، مگر نہ آیا سمجھ میری میں ذکر کیا میں نے صبح کو جناب خلیفہ اول حکیم نورالدین صاحب سے پس فرمائی تشریح موصوف نے کہ نسخہ متبرکہ یہ ہے (ز) زعفران (د) دار چینی (جا) جائفل (م) مشک (ع)، عقرقرحا (ن) شنگرف (ق) قرنفل (ل)؟ ان ہفت حروف سے ہفت اشیا کو مرکب کر کے بنایا جوب اور کھلایا اس مریض کو اور ہوئی اسکی کثت امید بار آور اور پھل لایا درخت اس کا لہٰذا یہ بیان میں لکھ لیا گیا نسخہ اور واقعی ہے تیر بہدف نزدیک صاحب موصوف کے"

مسلمان مرزا صاحب کے الہامات کو خرافات سمجھیں یا مرزائی انہیں اپنے لئے روحانی چشمے اس سے ہمیں غرض نہیں۔ ہمارا تو سوال یہ ہے کہ اللہ میاں کو نسخہ بھیجنے کی ضرورت کیوں لاحق ہوئی؟ کیا احمدی ڈاکٹر اور حکیم اس قابل نہ تھے کہ مرزا صاحب کے ایک کمزور حواری کے لئے کوئی ٹانک تجویز کر سکتے؟ کیا اس سے ہم یہ نتیجہ نکالیں کہ مرزا صاحب کو اپنے اس نسخہ کو الہام سے منسوب کر کے مقبول کرنے کی فکر تھی؟ ورنہ ملہم کی سمجھ سے بالاتر الہام جو غیر کی تشریح کا محتاج ہو کیا وقعت رکھتا ہے؟

مسلمان در گور اور مسلمانی در کتاب

احمدی تو شور مچاتے ہیں کہ اسلام دن بدن ترقی کر رہا ہے اور وہ اس کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں شاید انہیں اپنے مرزا کی اس "مردہ پیشگوئی" کہ "تمام قومیں مسلمان ہو جائیں گی" (جو مرزا صاحب کے الہامات و دعاوی کی طرح باطل ہو کر رہ گئی ہے) میں جان ڈالنے کی سعی کرنا ہو۔ لیکن مسلمان اور مسلمانی کے متعلق خواجہ حسن نظامی نے بجا فرمایا "مسلمان در گور و مسلمانی در کتاب" کی مثل صادق آتی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

"دوسری قوموں کے لوگ بہر حال ہمارا چلن پرکھتے ہیں حق بجانب ہیں اور یہ قول عالی صداقت نہیں کہ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم ضروری برحق و برگزیدہ انسان تھے مگر آج ان کی امت بدعمل ہے اور اس زمانے کے مسلمان 'مسلمان در گور مسلمانی در کتاب' کے مصداق ہیں رسول اکرم کی صداقت اور دین اسلام کی خوبیوں کو ہمارے طرز عمل سے دریافت کرنے کا کوئی واسطہ نہیں"!

ان حالات میں مسلمانوں کو کیا حق ہے کہ وہ اسلام کی خوبیوں کا ڈھنڈورہ پیٹیں اور دعوت اسلام دیں؟

مسلمانوں کی قرآن سے لاپرواہی

"بلاغ" اپنی تازہ اشاعت بابت ماہ جولائی میں رقمطراز ہے کہ یہ صحیح ہے کہ رسول پیغام حق لیکر مبعوث ہوتے رہے، جو شخص جو قوم اس پیغام کو نہ سنتی تباہ ہو جاتی صحیفہ فطرت میں ہر شے ہمیں پیغام حق سنا رہی ہے اور اپنے خالق کا جو اللہ تعالےٰ نے اس میں ودیعت فرمائے ہیں ہم پر اظہار کر رہی ہے۔ بے شمار آیات ہیں جو ہمیں اپنی طرف متوجہ کر رہی ہیں اور ہم دیدہ و گوش بند کئے ہوئے گذر جاتے ہیں"

مسلمانوں کی قرآن سے کم توجہی حیرت کن نہیں کیونکہ اگر قرآن میں ایسی کچھ آیات ہوں بھی جو انسان کو اپنی طرف متوجہ کر رہی ہوں تو یہ امر بھی قابل انکار نہیں کہ ایسی آیات بھی بکثرت پائی جاتی ہیں جو خلاف فطرت و عقل ہونے کے علاوہ بیکار ہیں ان حالات میں مسلمانوں کی قرآن سے لاپرواہی چنداں افسوسناک نہیں۔

الہام ہے یا مذاق؟

مسلمانوں کے نزدیک نبی کا مفہوم ایسا شخص ہے جو کسی واقعہ کی پیش از وقت خبر کر دے یعنی پیشگوئیاں کرے اور وہ اپنے مخصوص وقت میں پوری ہوں مسلمانوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ہر ایک ملہم نبی نہیں ہوتا۔ ملہم کون ہوتا ہے؟ اس کے متعلق "بلاغ" لکھتا ہے:- "اللہ تعالےٰ کائنات میں ہر ایک شے کو الہام فرماتا ہے اور ہر ایک شے پر وحی نازل کرتا ہے۔ ہر ایک شے سے کلام فرماتا ہے آسمانوں، زمین اور آگ اور مکھی کو بھی وحی فرماتا ہے۔"

مسلمانوں کے اس عقیدہ کے مطابق نبی صرف انسان ہو سکتا ہے۔ لیکن الہام کسی بے جان چیز پر بھی ہوتا ہے اور کہ الہام اور نبوت لازم و ملزوم نہیں۔ لیکن جائے غور ہے کہ اگر ہر شے اور ہر شخص کو الہام ہوتا ہے تو اللہ میاں کو قرآن نازل کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ کیونکہ بذریعہ الہام ہر کسی کو ہدایت مل سکتی تھی اور اس صورت میں قرآن بیکار ہو جاتا ہے اگر یہ نہیں تو

بے شمار خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے

ہر ایک کا لب لباب یہ ہے کہ اگلی نئی زندگی کے لئے آتشک نگرہ گولیاں آب حیات ہیں قبض۔ بدہضمی خون کی خرابی۔ دل و دماغ اور معدہ کا ضعف دور کرنا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے۔ آپ بھی آزمائش تصدیق کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں ۲ روپیہ پانچ ڈبیہ دس روپیہ اسی طرح طلاء اجی کرن کا استعمال کر کے ہزاروں اشخاص پوری مردمی حاصل کر چکے ہیں ایک مریض کیلئے صرف ایک شیشی کافی ہے قیمت فی شیشی ۵ مزید ہدایات کیلئے کتاب "کام شاستر" مفت طلب کریں۔

آتشک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سودرشن چکر

احادیث میں ایسی روایات بھی ہیں جو خلاف عقل نفرت ہیں اور اکثر ایسی بھی ہیں جو فحش ...انہیں پڑھکر حیرت ہوتی ہے کہ اسقدر ...ناک احادیث کو حضرت عائشہ نے غیر محرم ...کے سامنے کیسے بیان کیا ہوگا۔ "اہل حدیث" ...کے نزدیک تمام احادیث قابل قبول و انکی تعلیم و ...ہدایات قابل عمل و تقلید ہیں ان حالات میں ...احادیث کا انکار ان کے لئے کیسے ممکن ہے؟ ...ہوتے ہیں کہ جس طرح سناتن دھرمی پورانوں ...معتقد ہوتے ہوئے آریہ سماج کے سامنے ...کی جرأت نہیں کرسکتے۔ اسی طرح احادیث ...خاص کر ان احادیث کی موجودگی میں جن میں ...ناک و فحش واقعات و روایات کا ذکر ہے ...اخلاق اور "صداقت" کے سامنے آنے کا ...نہیں کرسکتا۔ یہی دو چیزیں ایسی ہیں ...بغیر کوئی مذہب بیجان ہے۔

صحبت کرتے تھے" یہ حدیث سید صاحب کے نزدیک بلحاظ "اور تاریخاً" لغو ہو۔ لیکن "اہلحدیث" اس کا کیا جواب رکھتے ہیں؟

"سید صاحب کے نزدیک یہ ممکن تو ہے کہ آنحضرت اپنی نو بیویوں سے بیک وقت صحبت کرتے ہوں لیکن انہیں حیرت ہے کہ نعوذ باللہ انس نے اس کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا یا پھر یہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ آنحضرت نے یا ان کی

جیسا کہ اور حرام چیزیں (زنا شراب وغیرہ) سونا صرف عورتوں کے لئے ہی اسلامی دنیا میں بنایا گیا ہے۔ ایک اجنبی شخص جو نیا نیا اسلامی دنیا میں داخل ہوا ادھر سے کوئی شخص جس کے پاس سونا یا سونے کی چیز نظر آئی تو وہ بلاشبہ تذبذب میں پڑ جائے اور اس کیلئے یہ سمجھنا مشکل ہو جائے کہ سونے والا شخص مومن ہے یا مومنہ؟ کیونکہ اسے صرف اصول کا پتہ ہے کہ سونا صرف عورت کے لئے ہے اور حرام ہونے کی وجہ سے

مختصر افسانہ

دھوکہ

میں نے ایک بار "دھوکے" سے کہا "کیا تجھے برا نہیں معلوم ہوتا کہ اس سنسان کھیت میں تنہا کھڑا رہتا ہے۔"

اس نے جواب دیا کہ "دوسروں کو ڈرانے میں مجھے خاص لذت محسوس ہوتی ہے اور اس لئے میں اپنے حال پر بالکل قانع ہوں"

میں نے کچھ سوچکر کہا "تو سچ کہتا ہے۔ کیونکہ یہ کیفیت مجھ پر ایک بار گزر چکی ہے اور میں اس کی لذت سے واقف ہوں"

اس نے کہا: "یہ تیرا صرف وہم ہی وہم ہے۔ کیونکہ یہ لذت اس وقت تک کسی کو حاصل ہی نہیں ہوسکتی جب تک وہ میری طرح گھاس پھوس میں نہ مل جائے"

میں اس کو اسی حال میں چھوڑ کر چلا گیا اور خبر نہیں کہ یہ کہکر اس نے میری تعریف کی تھی یا تنقیص۔

ایک سال گزر گیا اور وہ اس دوران میں فلسفیوں کی طرح سخت شکستہ حال ہو گیا اس کے بعد جب میں دوبارہ اس کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ دو کوؤں نے اس کے نیچے اپنا گھونسلہ بنا رکھا تھا۔

بیویوں نے اس کا ذکر ان سے کیا۔ وہ اس واقعہ کو "حقیقت" تو ماننے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن وہ سر دھن رہے ہیں تو اسی لئے کہ اس کا ذکر حدیث میں کیوں آیا؟ اس کا ذکر آنے سے ہی حدیث بد اتنا "اور تاریخاً" لغو ہو گئی ہے کیونکہ انہیں ڈر ہے جبکہ بقول ان کے "آج ہم کو رسول اللہ صلعم کی ذات کو ایسی قوموں میں روشناس کرانا ہے جو اس روایت کو سن کر آنحضرت سے یقیناً بدگمان ہوجائیں گے۔ ان کا یہ خدشہ بلاوجہ نہیں۔ کوئی بھی مذہب اور صحیح الدماغ شخص اخلاق کے اس گرے ہوئے معیار کے نزدیک پھٹکنے تک کا روادار نہیں ہوسکتا؟

سونا اور ریشم مردوں کے لئے حرام ہے اس لئے مرد کے نزدیک سونے کی چیز ویسی ہی حرام ہے

مرد کے پاس اس کا ہونا ناممکن۔ نہ جانے کس خوشی میں ایکبار نبی کریم کو اپنے ایک صحابی کو اسی نسخہ سے مرد سے عورت بنانے کی سوجھی!!

آپ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ تیرے ہاتھ میں سونے کے کڑے پہنائے جائیں گے حالانکہ سونے کے کڑے یا کوئی اور چیز سونے کی مردوں کے لئے ایسی ہی حرام ہے جیسا کہ اور حرام چیزیں مثلاً زنا شراب وغیرہ یہ جانتے ہوئے بھی نہ جانے نبی کو کیا سوجھی کہ صحابی کو سونے کے کڑے پہنانے کی خوشخبری سنانے لگے۔ ہمارے خیال میں اپنے صحابی کو اس خوشخبری کے سنانے سے ان کا مقصد شاید یہ ہو کہ اسے بتا دیا جائے کہ تم عنقریب مرد سے عورت بنا دئے جاؤ گے! یہ قبل از وقت اطلاع

کبھی صحابی کے لئے مفید ہوسکتی تھی۔ کیونکہ وہ عورت بننے کے وقت سے پہلے یہ فیصلہ کرسکتا تھا کہ آیا اسے کنوارے سے شادی کرنی چاہئے یا ایسے شخص کے ساتھ جسکی دو تین بیویاں پہلے سے موجود ہوں!!

احمدی بھی (خدا انہیں اپنوں سے محفوظ رکھے) عجب بدقسمت واقع ہوئے ہیں۔ ان کا خدمت اسلام و اشاعت قرآن کے لئے جوش دیکھ کر جان پڑتا ہے کہ اسلام جیتا ہی ان کے دم سے ہے لیکن جب ہمیں احرار کیمپ سے آواز سنائی دیتی ہے کہ "احمدیت اسلام کے لئے بھاری خطرہ ہے اس کو مٹا دینا چاہئے" اور "دوڑو پکڑو۔ مارو" کے آوازے کستے ہوئے احراری اسلام کے اس خطرناک دشمن کے پیچھے مخالفت کا لٹھ لئے مصروف کار نظر آتے ہیں (واللہ انہیں جزائے خیر دے) تو ہمیں شک ہونے لگتا ہے کیونکہ جسقدر احمدیوں کا جوش خدمت اسلام کے لئے زوروں پر ہے اسقدر بلکہ اس سے بھی کسی قدر زیادہ احراری بھی جوش کے ساتھ اسلام کو اس بھاری خطرہ سے محفوظ کرنے کے لئے سر کی بازی لگائے میدان عمل میں کودے ہوئے ہیں۔

کچھ ہی روز ہوئے امرتسر میں ایک مسافر احمدی وارد ہوا۔ دہولدات کا وقت تھا اور وہ رات کٹنے کے لئے کسی جگہ کی تلاش میں ہی تھا کہ اس کا بیٹا فوت ہوگیا۔ اس نے اپنے لخت جگر کی میت کو لیکر مسلمانوں کے قبرستانوں کی خاک چھانا کی لیکن کسی نے لاش کو ٹھکانے لگانے کے لئے دو فٹ جگہ بھی اسے نہ دی۔ جہاں گیا۔ مایوسی سامنے نظر آئی۔ وہ مایوسی نہیں تھی بلکہ احمدیت تھی۔ جس نے اس کے بچے کی لاش کو قبرستان میں دفن ہونے نہ دیا۔ اسے مجبوراً پولیس کی امداد سے بچہ کی لاش کو ٹھکانے لگانا پڑا۔ لیکن احراری کب یہ "ظلم" برداشت کرسکتے تھے۔ لٹھ لے کر آ جمع ہوئے اور قبرستان میں آئے ہوئے "خطرہ" کو دور کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈپٹی کمشنر کو خدمت اسلام کے اس جوش کو فرو کرنے کے لئے ہلکا سا لاٹھی چارج کرنا پڑا اور فدایان اسلام کے صرف ایک لیڈر کو سرکاری مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوا اور بھی خدمت اسلام کے لئے اس موقعہ پر کی گئی کوششوں کیلئے

"احمدی تو اچھوتوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں اور بلاوجہ اپنے پر دوسروں کو ہنسنے کا موقعہ دیتے ہیں۔ کیونکہ اس قسم کے ایک دو نہیں سینکڑوں واقعات لعنتانہ ملک کے ہر حصہ میں ہوتے رہتے ہیں جن کو

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ورنوں کی تقسیم

(لالہ انار سین جی - وکیل انبالہ)

گیتا رہسیہ صفحہ ۵۹۴ پر تلک مہاراج نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ پرانے زمانہ میں رشیوں نے محنت کی تقسیم کے طور پر چاروں ورنوں کا سلسلہ اس لئے چلایا تھا کہ سماج کے تمام کاروبار آسانی سے ہوتے چلے جائیں کسی ایک انسان یا خاص فرد پر ہی سب بوجھ نہ پڑنے پائے۔ اور ہر حالت میں سماج کی مناسب حفاظت اور نشو و نما ہوتی رہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ اس زمانہ کے بعد چاروں ورنوں کے لوگ صرف ذات یا نسل والے ہی ہو گئے یعنی اپنے سچے فرائض بھلا کر صرف برائے نام برہمن چھتری ویش اور شودر رہ گئے اگر کوئی ورن اپنے فرائض چھوڑ دے تو قوم تنزل کی طرف چلی جاتی ہے۔ اگرچہ یہ بات سچ ہے کہ یورپ میں بہت سی قومیں ایسی ہیں جن کو چاروں ورنوں کے سلسلہ کے بغیر ہی ترقی ہوئی ہے لیکن پھر بھی یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ ان دیشوں میں خواہ چاروں ورنوں کا سلسلہ نہ ہو۔ لیکن چاروں ورنوں کے تمام فرائض اگر فرقہ وارانہ حیثیت سے نہیں۔ تو صفاتی تقسیم کے لحاظ سے بیداری کی حالت میں ضرور رہے ہیں یہ ہے ایک کٹر سناتنی مہاتما کی رائے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس مصنوعی تقسیم کا حشر کیا ہوا۔ یہ کتنے عرصہ تک قائم رہی اور اس کے کیا نتائج ہوئے۔ یہ رشیوں کے زمانہ کے بعد کیوں قائم نہ رہی۔ اور ذات پات کی صورت کیوں اختیار کر گئی۔ اس کی وجہ صرف یہی صاف نظر آتی ہے کہ لوگوں کی توجہ صرف اس تقسیم تک ہی محدود ہو گئی۔ اور اونچ نیچ کا خیال جڑ پکڑ گیا صرف جنم کو ہی اہمیت حاصل ہو گئی۔ اور اونچ نیچ کا مرتبہ اور عزت صرف جنم سے ہی ماننے لگ گئے پھر فرائض کی پروا کون کرتا۔ اب ان رشیوں کا منشا ہرگز یہ نہ ہوگا۔ کہ اس قسم کے نتائج پیدا ہو جاویں۔ اگر آج وہ ہمارے اندر آ کر دیکھیں تو وہ افسوس ظاہر کئے بنا نہ رہیں۔ اس تقسیم نے ہندو جاتی کو ہزاروں ذاتوں میں بانٹ رکھا ہے۔ چھوت چھات کے خیال نے کروڑ ہندوؤں کو ذلالت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا ہے جن کو اونچی ذات والوں سے کوئی ہمدردی نہیں ہندوؤں میں آپس میں نا اتفاقی کی آگ مشتعل ہے اور گھر گھر پھوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ ہندو صدیوں سے غیر قوموں کے غلام بن رہے ہیں اور غلامی کا جوا اتار پھینکنے کے بالکل ناقابل ہیں۔ غیر قومیں ان کو ہڑپ کرتی جا رہی ہیں۔ ان کی تعداد دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور ہندو جاتی چند دن کی مہمان ہے۔ جب ہندو جاتی ہی نہ رہے گی تو ہندو دھرم کہاں رہے گا۔ جو پہلے تعداد کم ہو لیں پھر ایسا تھا۔ چاروں طرف سے اس پر نفرت کی بوچھاڑ ہونے لگی ہے۔ ان کی عورتوں اور بچوں کو بھگا لیا جاتا ہے۔ ان کو ڈرا دھمکا کر زبردستی مسلمان بنا لیا جاتا ہے یا روپیہ پیسہ روزگار کا لالچ دیکر عیسائی وغیرہ بنا لیا جاتا ہے سرحد میں ایسا ہو رہا ہے بلکہ گویا سرکار جاری ہو چکا ہے۔ ان کی دھارمک تعلیم پر کلہاڑا چل چکا ہے۔ تمام سکولوں میں جبریہ اسلام کی تعلیم کے منصوبے باندھے جا رہے ہیں۔ اور ہندوؤں کے لئے جینا وبال جان بن رہا ہے۔ افغانستان کی حد کے اندر سکھ آبادی میں ان کا یہی حال ہو رہا ہے۔ ان کو زبردستی مسلمان بنائے جانے کی خبریں آ رہی ہیں۔ ایسا ہی بنگال میں ہو رہا ہے۔ اور عرب میں تو غیر مسلم کو دیکھتے ہی گولی سے اڑا دیا جاتا ہے ہندوؤں کی تعداد جہاں بھارت ورش میں کم ہوتی جا رہی ہے وہاں اپنے شہری جلسی اور ملکی ہر طرح کے حقوق چھینے جا کر دوسروں کو مل رہے ہیں تعداد کی کمی ایک نہایت بھیانک مصیبت ہے اور یہ ہی ہندوؤں کی موت کا پیش خیمہ ہے جو لوگ شدھی وغیرہ کے ذریعہ یا اچھوت ادھار کے ذریعہ ہندوؤں کی آہستہ آہستہ موت کے نظارہ کو دیکھنا چاہتے ہیں انکو ایسی بے سمجھی کی باتیں نہیں بنانی چاہئیں کہ خدا سب سچا ہندو تو ایک ہی کافی ہے۔ اگر سارے ہندو مسلمان یا عیسائی ہو جاویں تو کیا پروا ہے۔ اجی صاحب وہ دن آنے والا ہے جب اس سچے ہندو پر بھی زندگی وبال ہو گی۔ اور اس کو جھاڑیوں میں بھاگتے جا کر خرگوش کی طرح اپنے پران بچانے ہوں گے سر پیچھے ہٹ۔ دیکھئے معمولی ہندوؤں کے سہارے ہی جی رہے ہیں۔ جہاں یہ نکلے پھر سچے ہندو بھی معدوم ہوئے بنا نہیں رہیں گے۔

ورنوں کی مصنوعی تقسیم سخت غلطی تھی جو ہمارے رشیوں سے سرزد ہوئی اس نے ہندو جاتی کو ذات پات چھوت چھات اور اونچ نیچ کے مکروہ جال میں پھنسا دیا۔ اور وہ اس کے پیچھے ہی چل رہی ہے یعنی گویا موت کا انتظار کر رہی ہے۔ یہ پہلے اندر ہزاروں۔ لاکھوں ہندو ہر سال عیسائی مسلمان بنائے جا سکتے ہیں مگر ایک بھی مسلمان یا عیسائی کو اپنے اندر جذب نہیں کر سکتے برہمن اپنے دھرم کا پرچار نہیں کر سکتے کیونکہ وہ خود دنیا میں پھنسے ہیں اور کوئی کشتری ان کی رکھشا کرنے کے لئے ان کی مدد پر نہیں۔ کشتریوں کو سیوا سے راستہ پر رکھنے والا کوئی نہیں رہا۔ غیر ہندوؤں کو زر و مال دینے پر مجبور ہیں کیونکہ سوائے غیروں کے ان کی رکھشا کرنے والا کوئی نہیں۔ یہ نظارہ نہایت بھیانک ہے یہ سب نتائج فرقہ وارانہ تقسیم کے ہیں۔ جو رشیوں کے وقت سے چلی آ رہی ہے۔ اسی نے ذات پات کا زہر ساری ہندو جاتی کے رگ و ریشہ میں پیوست کر دیا ہے۔ ایک فرقہ کو دوسرے سے کوئی واسطہ نہیں۔ لڑنے بھڑنے کے کشتری ذمہ وار ہیں۔ برہمن ویش کیلئے ہیں روپیہ دینے کے ویش ذمہ وار ہیں۔ برہمن کشتری کیوں دیں۔ سیوا کرنیکا تو سوائے شودروں کے کوئی بھی ذمہ وار نہیں۔ اور یہی کارن ہماری گراوٹ کا تھا۔ اگر سب کے سب مل کر تمام فرائض کے برابر ذمہ وار ہوتے تو ایسے نتائج پیدا نہ ہوتے۔

دنیا بھر کی کسی قوم کے اندر کوئی ایسی ورنوں کی تقسیم فرقہ وارانہ حیثیت سے موجود نہیں۔ یورپ امریکہ قوم کیلئے اتنی بہتری۔ تو یہ قومیں ترقی کی چوٹی پر ہرگز نہ پہنچتیں اس لئے فرقہ وارانہ تقسیم ہماری ترقی کے لئے ضروری نہیں۔ جہاں جہاں یہ موجود نہیں وہاں ہر قسم کی ترقی اور جہاں یہ موجود ہے وہاں ہر قسم کی تنزلی موجود ہے۔ بجائے اس فرقہ وارانہ تقسیم کے دنیا کی تمام قوموں کے اندر ہم دیکھتے ہیں کہ صرف صفاتی تقسیم ہی موجود ہے ہر ایک ورن کے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے سر انجام پاتے ہیں کیونکہ ہر فرد اپنے آپ کو ہر قسم کے فرائض ادا کرنے کا ذمہ دار سمجھتا ہے سوسائٹی کی خاطر ہر وقت سیوا کرنے کے لئے اپنا دھرم پرچار کرنے کیلئے جان دینے کے لئے تیار رہتا ہے کسی قسم کا اونچ نیچ کا خیال کسی میں موجود نہیں اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ فرقہ وارانہ تقسیم فرائض کی ادائیگی میں کیسی سخت رکاوٹ ہے اور صفاتی تقسیم کو کم و بیش کے ذمہ دار بننے کے کیسے باعث ہیں۔ ورنوں کے بارے میں جو منتر ہیں ان میں تقسیم کا منشا پایا نہیں جاتا۔ یہ ظاہر ہے کہ صفاتی طور پر مختلف ملکوں کے لوگ ترقی پا سکتے ہیں۔ اور ہر ذات میں پیدا ہو سکتے ہیں آریہ سماج کے بڑے بڑے مہاتما اور لیڈر مختلف ذاتوں سے آتے رہے ہیں جن کو سچے معنوں میں برہمن کہہ سکتے ہیں۔ شودر ذاتوں میں لوگ تجارت پیشہ ہوتے چلے جا رہے ہیں ویش بن رہے ہیں۔ سرکاری فوجوں میں بھرتی ہو رہے ہیں گویا کوئی ذات ایسی نہیں جس میں چاروں ورن قدرت کے پیدا کئے ہوئے صفاتی طور پر موجود نہ ہوں۔ انکی ترقی کے راستہ میں ذات پات کا روڑا ہی اٹکا ہوا ہے۔

صفاتی تقسیم کے لحاظ سے اگر کوئی تقسیم مصنوعی طور پر دوبارہ کیجائے اس سے بھی فائدہ نہیں آتا۔ اول تو یہ ہونی ہی ناممکن ہے کیونکہ ہندو جاتی آزاد نہیں۔ اس کی ہر ترقی میں دوسرے رخنہ ڈالنے کیلئے تیار رہیں گے قانون وقت سد راہ ہو گا۔ دوسرے اس مصنوعی تقسیم میں بھی وہ سب خرابیاں موجود ہوں گی۔ جو فرقہ وارانہ ڈھنگ کی تقسیم میں ہیں ہر ایک کے لئے تمام فرائض کی ذمہ واری کو کوئی محسوس نہ کریگا۔ اپنے سے بھن فرقوں کے فرائض کے لئے اپنی فرقوں کا دست نگر رہنے کی عادت پڑی رہے گی۔ جن کو صفاتی طور پر برہمن قرار دیا گیا ہے۔ وہ اپنی رکھشا کے لئے صفاتی طور پر بنائے گئے کشتریوں کے ہی دست نگر بنے رہیں گے خود اپنا تحفظ آپ کرلینے کی تکلیف گوارا نہ کریں گے ایسا ہی دیگر ورنوں کا حال ہوگا۔ اونچ نیچ کا خیال برابر رہیگا۔ کسی تقسیم کے ذریعہ برہمن کشتری وغیرہ بنانے سے ان کے اونچے درجہ کا خیال مضبوط ہوگا۔ پبلک کا جو رواج بیٹے کو باپ کی جگہ دینے کا بنا ہوا ہے وہ موجود رہے گا۔ اور ایسے اونچے درجے کا خیال مددگار ثابت ہوگا۔ اور باپ بھی یہ گوارا نہ کریگا۔ کہ اس کے لڑکے کو سوائے برہمن کے کچھ اور کہا جائے۔ یہ وہی جنم کے جھگڑے پھر آن پڑیں گے۔ جب تک موجودہ ذات پات قائم ہے اس کے مقابلہ میں مصنوعی تقسیم بالکل ہیچ ثابت ہوگی۔ آریہ سماج کے بنائے ہوئے برہمنوں اور ان کی اولادوں کی بیاہ شادیاں ذات کے برہمنوں میں نہیں ہو سکیں۔ بلکہ وہ اپنی اپنی ذات میں گھسے رہے اور اپنی اپنی برادری میں ہی ان کا گذارہ ہوا ہندو سوسائٹی تو ایک نمک کی کان ہے ہر کہ در کان نمک رفت نمک گردد۔ ذات پات کا پھندا تو سب کے گلے میں ڈالے ہی رکھے گی۔ کوئی ہندو اس سے جدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کوئی جدید تقسیم نہ ہونی چاہئیے۔ بلکہ صرف ذات کو دور کرنے کی کوشش ہونی چاہئیے۔ اس میں کلیان ہے۔

اوم شم

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کرو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ویدپرچار

(شری سوامی ستنترانند جی مہاراج کے قلم سے)

مہرشی دیانند جی نے اپنے جیون کال میں پرچار کا کام کیا تھا۔ یہ ان کے جیون چرتر کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ سب سے پہلے انہوں نے ویدپرچار ویاکھیان روپ میں شروع کیا۔ ان سے پہلے کوئی سنیاسی یا برہمن وِدوان ہونے پر ویاکھیان نہ دیتا تھا۔ ان سے پہلے دو ایک بھی ویاکھیان پرچار کا ہی روپ تھا۔ وہ جب جاتے تھے مسلمان، پنڈت کی کتھا کرتے تھے۔ لیکن مہرشی نے کتھا کے رواج کو چھوڑ کر ویاکھیان دینے شروع کئے۔ ان کے دئے ویاکھیانوں کا پتہ (اپدیش) پتری سے جو کہ پونا میں دئے گئے ان سے ویاکھیانوں میں گنتا ہے۔ اس ویاکھیان کے سلسلہ کو انہوں نے اخیر دم تک نہیں چھوڑا۔ جس وقت رشی اپنے آخری وقت میں جودھ پور گئے اور وہاں ہی ان کو زہر دیا گیا جو ان کے لئے گھاتک ثابت ہوا۔ اس وقت بھی انہوں نے جودھ پور میں ویاکھیان دئے تھے۔

ویاکھیانوں کے ساتھ ساتھ مہرشی نے شاستر ارتھ بھی کئے تھے۔ گنگا کے کنارے جب بھرمن کر رہے تھے اس وقت ان کے شہروں میں شاستر ارتھ ہوتے تھے۔ کاشی میں کئی بار گئے لیکن شاستر ارتھ ایک بار ہی ہوا تھا۔ اسی طرح کئی سناتن دھرمیوں سے اور کہیں مسلمانوں سے اور کہیں عیسائیوں سے مہرشی نے شاستر ارتھ کئے۔ پہلے پہل یہ شاستر ارتھ عام جلسوں میں ہوتے تھے اور ہو کھاسی بھی ہوتے تھے۔ لیکن بعد میں ہم مہرشی کے جیون چرتر میں پڑھتے ہیں وہ ان شاستروں کو اپیوگی نہ سمجھتے تھے۔ اس وقت مہرشی کا وچار تھا کہ شاستر ارتھ ہوں لیکن وہ لکھ بدھ ہوں۔ ایک دو جگہ پر لوگوں کے زور دینے پر بھی مہرشی اپنے وچار پر ڈٹے رہے۔ اس وقت ان کا وچار تھا کہ مکھک شاستر ارتھ ایک تماشہ ہے جس میں تماشائی لوگ زیادہ ہوتے ہیں اور وہ شاستر کی باتوں کو سمجھتے نہیں ہیں۔ ان کو سننے سے کوئی فائدہ نہیں ہے اور شاستر ارتھ کرنے والے جو کچھ منہ میں آتا ہے بول دیتے ہیں۔ اس لئے اگر شاستر ارتھ لکھ بدھ کئے جائیں تو وہ دستاویز بن جائیں گے۔ شاستر ارتھ ہو گا تو ثبوت ہونے سے سچائی ہو جائے گی اور چھپ جانے سے فائدہ زیادہ ہو گا۔ اسی بات کو صاف کرنے کے لئے میں ایک مثال اس وقت کی لکھنا مناسب سمجھتا ہوں۔ جب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں ویدپرچار کا ادھشٹاتا تھا۔ آریہ سماج چوڑا بازار لودھیانہ میں شاستر ارتھ مقرر ہوا جس کا وشے تھا۔ مورتی پوجا ویدانکول ہے یا نہیں۔ اس میں سے پنڈت آتما رام جی وِدوان اور دھرم پال بھائی دیانند ٹریکٹ

دو ویا کو لودھیانہ بھیجا۔ اور وہاں شاستر ارتھ ہوا۔ جو پریشد اس شاستر ارتھ کی ہمیں ملی اس میں پنڈت جی کی تعریف کی گئی تھی۔ چنانچہ میں نے پنڈت جی کو اس پر ودائی دی۔ جواب میں جو کچھ پنڈت جی نے مجھے کہا وہ وچارنے یوگیہ ہے۔ انہوں نے مجھے کہا۔ سوامی جی! یہ سچ ہے میری وہاں تعریف سب نے کی ہے لیکن مجھے اس سے کوئی خوشی نہیں ہے۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے کہا میری بات کو ہم تو میرا وکشی سمجھتا تھا اور نہ ہی سننے والے سمجھتے تھے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ آپ ہی بتائیے میں ان لوگوں کی تعریف کو کیا کروں۔ میں نے ان کی بات کو سمجھ کر جانا کہ مہرشی نے جو مکھک شاستر ارتھ تیاگ دئے تھے۔ ان میں کوئی نہ کوئی مشکل ان کے سامنے ضرور ہو گی۔ ان کے ساتھ ساتھ مہرشی نے لکھنے کا کام شروع کیا وہ بھی ان کے آخری دم تک ہوتا رہا۔ اور ان کے لکھے ہوئے پستک ستیارتھ پرکاش وغیرہ ان کے سورگ سدھارنے کے بعد بھی چھپتے رہے۔ ان کے علاوہ وید پرچار کے لئے مہرشی نے پاٹھ شالائیں کھول رکھی تھیں۔ ان کے لئے دھن مانگا اس میں کئی بار اپنے پاس سے بھی کام کیا لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ پاٹھ شالاؤں سے جو میں چاہتا ہوں وہ نتیجہ نہیں نکلتا ہے تو اس وقت انہوں نے وہ پاٹھ شالائیں بھی بند کر دیں۔ حاصل کلام یہ کہ مہرشی نے پرچار کے چار سادھن استعمال کئے۔ ان میں دو کو چھوڑ دیا۔ اور دو ان کے جیون کے ساتھ ہی چھوٹے۔ یہ مختصر رشی کی وید پرچار کی بات ہے۔ مہرشی کے سورگ سدھارنے پر آریہ سماجیوں نے وچار کیا کہ اب کام کس طرح کیا جائے۔ انہوں نے اس وقت وچار کر کے آریہ پرتی ندھی سبھائیں بنائیں مہرشی کے بتائے والے نیموں میں اس کا مول ملتا تھا ان بعد میں نے اپنی شکتی اور بدھی کے انوسار کام کیا۔ اس لیکھ میں میں ان کے اتہاس پر کچھ نہیں لکھتا۔ وہ سب کو معلوم ہے آریہ سماج کے لئے یہ خوشی یا فخر کی بات ہے ہم اپنے اُپدیشوں میں کہا تک پھیل ہوئے اس کا بیان نہیں کیا۔ ان تک اپنی زبان کا پاس کیا یہ سب باتیں ہیں جن پر وچار ہو سکتا ہے۔ یہ سب باتیں یا لوگوں پر چھوڑتا ہوں۔ اور اس لیکھ میں صرف وید پرچار جو آریہ سماج کا

مکھیہ کام ہے اسے ہی لیتا ہوں۔ مہرشی کی وصیت میں بھی دیش دیشانتر۔ دیپ دیپانتر میں وید پرچار کی بات لکھی ملتی ہے۔

مہرشی کے وقت میں جو آریہ سماجی بنے تھے۔ وہ سوچ سمجھ کر بنے تھے۔ انہوں نے مہرشی کے درشن کئے تھے۔ ان کے اپدیش سنے تھے۔ ان سے شنکا نوارن کا اوسر بھی کسی کسی کو ملا تھا۔ اس لئے ان میں آریہ سماج کے کام کے لئے جوش تھا۔ وہ اپنا گھر کا کام کرتے ہوئے وید پرچار کا دھیان رکھتے تھے وہ ہر حال سیتے تھے۔ وہاں آریہ سماج کا پرچار ہوتا تھا ان میں سے ایشور نے جن کو بولنے کی طاقت دی تھی۔ وہ آریہ سماج کے اُتسووں پر جا کر ویاکھیان دیتے تھے۔ جس شہر یا گاؤں میں وہ رہتے تھے۔ اس میں کتنا اپدیش ہوتے تھے اگر نہ کچھ آ پڑے تو شاستر ارتھ بھی کر لیا کرتے تھے۔ پردھان رام کرشن جی جالندھر والے ابھی جیوت ہیں۔ اور عام لوگ یہ سب جانتے ہیں کہ وہ بہت کم بولتے ہیں۔ سبھا کے اکیس سال تک یہ پردھان رہے۔ اس وقت کئی موقعے آئے جہاں ان کو بولنا چاہئے تھا لیکن وہ نہیں بولے۔ میں نے ان سے ایک بار پوچھا تھا۔ کہ پردھان جی کیا آپ بولتے بھی تھے تو انہوں نے مجھے بتایا تھا۔ کہ میں نے ایک بار ایک سناتنی پنڈت سے شاستر ارتھ بھی کیا ہے اور اس میں میری جیت ہوئی تھی۔ یہ اس وقت کے سننے والے بھی کہتے تھے کہ وہ ایک بار میں نے ویاکھیان بھی دیا ہے آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں جو اس وقت آریہ سماج میں بولنے والے تھے ان کی کیا حالت ہو گی اس وقت کے آریہ سماجی اپنے آجیوکا کے کام کے ساتھ ساتھ آریہ سماج کا کام کرنا اپنا کرتویہ سمجھتے تھے۔ جس طرح آریہ گرہستی دھن کما، اس میں سے کچھ حصہ دھرم کے لئے دینا دھرم مانتا ہے۔ اسی وقت کے آریہ سماجی جسم سے کام کرنا بھی جو آریہ سماج کا ہی کام ہو۔ اپنا دھرم مانتے تھے۔ اگر نام لینے کی اجازت ہو تو میں کچھ آدمیوں کے نام بھی لکھ دیتا ہوں۔

سکرنال میں سیٹھ ٹھاکر دت جی دھون۔ جہال سنگھ وغیرہ۔ روپڑ میں لالہ سومناتھ جی لدھیانہ میں لالہ امرا سنگھ جی۔ ماسٹر

شو دیال جی ایم اے۔ جالندھر میں لالہ منشی رام جی لالہ دیوراج جی۔ لالہ رام کشن جی وغیرہ۔ ملتان میں لالہ کانشی رام جی وکیل۔ فیروزپور میں لالہ کانشی رام جی۔ حصار میں لالہ لاجپت رائے۔ لالہ چیترامنی لدھیانہ نواسی۔ پنڈت لکھپت رائے ڈاکٹر دھنی رام جی۔ ایبٹ آباد میں پنڈت لیکھرام جی سرگودھا میں لالہ نرائن دت جی۔ لالہ بیر ارام جی لاہور میں پنڈت گورودت جی۔ رائے ودرشن لال جی لالہ ہنس راج جی مظفر گڑھ میں پنڈت گنگا رام جی جگراؤں ضلع لدھیانہ میں پنڈت کرپا رام جی۔ بھینی روڑ میں چودھری ہری سنگھ جی۔ گوجرانوالہ میں لالہ رام جی۔ وغیرہ وغیرہ اسی طرح جہاں کہیں آریہ سماج تھا۔ ہر ایک جگہ پر آریہ سماجی ویاکھیان دینے والے بھی تھے ان کے علاوہ کچھ سناتنی بھی آریہ سماج میں اس وقت کام کرتے تھے۔ ان میں سوامی شیوانند جی سوامی وشیشوانند جی۔ سوامی آلا رام ساگر جی۔ سوامی گوپالانند جی۔ سوامی آتمانند جی سوامی آتمانند جی۔ سوامی سہجانند جی آریہ سماج میں کام کرتے تھے یہ سب وہ تھے جن کو دن رات آریہ سماج کا کام تھا۔ اور کئی منشی اپنا کام کاج کر کے آریہ سماج کا کام کرتے تھے اس وقت آریہ سماج میں ویتن بھوگی اپدیشک نہ تھے۔ آریہ سماج کے سبھاسد ہی آریہ سماج کا سب کام کرتے تھے رائے ٹھاکر دت جی دھون سرکاری ملازم ہوتے ہوئے بھی آریہ سماج میں لیکچر دیتے تھے۔ آریہ سماج کے لئے لکھا کرتے تھے۔ ایک بات اس وقت کی سنایا کرتے ہیں۔ لنچ کے وقت میں وہ کچھ لکھا کرتے تھے۔ ایک بار کسی افسر نے ان سے پوچھا کہ لنچ کے وقت آپ لکھا کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ آریہ سماج کا کچھ کام لکھا کرتا ہوں۔ اس پر وہ تنگ کر کہنے لگا کہ یہ وقت آریہ سماج کا کام کرنے کا نہیں ہے انہوں نے کہا لنچ کا وقت کچہری کا نہیں ہے کوئی لنچ کرے کوئی اپنا کام کرے اس میں اعتراض کی کیا بات ہے۔ سنا جاتا ہے یہی بات طول پکڑ گئی۔ اور اخیر میں اس افسر کو ان سے معافی مانگنی پڑی تھی۔ لالہ سومناتھ لالہ امرا سنگھ رنتیوں کی شدھی کے لئے اپنے نزدیک کے گاؤں میں گھوم گھوم کر کام کیا کرتے تھے جالندھر والی پارٹی اس وقت بھی نرم پارٹی اس کے لیڈر لالہ منشی رام جی تھے۔ کیا یہ حیران کن والی بات نہیں ہے کہ ایک رئیس کا داماد اپنے وقت کا اچھا وکیل وکالت نا دار ہو کر گنا ہوں میں آریہ سماج کے گیت گاتا پھرتا اور کئی جگہ لوٹالی دیدیاں اس کو دھا لگتے اور جان کر آتا یا اتارا جاتا

(باقی دیکھو صفحہ ۲)

Digitized by eGangotri

اُپاکرم

(از شری سوامی سوتنتر انند جی مہاراج)

آریہ پرو پدھتی میں جو کہ دیانند جنم شتابدی کے وقت سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے چھپوائی تھی۔ آریوں کو اُپاکرم منانے کا آدیش کیا ہے۔ یہ اپاکرم شراون ماس کی پورنماشی کو منایا جاتا ہے۔ اس وقت اس تیوہار کو پنجاب میں سلونو یا رکھڑی کے نام سے پکارتے ہیں اور اس وقت سادھارن روپ سے لوگ اس کو اس طرح مناتے ہیں۔ وہ مختصر طور سے اس طرح ہے۔ بہنیں اپنے بھائیوں کے ہاتھ میں رکھڑی باندھتی ہیں اور وہ بہن کو یتھاشکتی کچھ دھن دیتے ہیں۔ اگر بھائی بہن کے پاس نہ ہو تو بہن اپنی رکھڑی ڈاک میں اپنے بھائی کے پاس بھیج دیتی ہے۔ راجپوتانہ کے اتہاس میں ایسی گھٹنائیں بھی ہیں جبکہ کسی مرد کو کسی عورت نے رکھڑی بھیجی اور اس کے معنی یہی ہوتے تھے کہ وہ عورت اس مرد کو اپنا بھائی بناتی ہے اور اس مرد نے اس کے بعد اس کے ساتھ بہن کا سلوک کیا۔ اگر اس پر کوئی مصیبت آئی تو وہ مرد اس کو دور کرنے میں تتپر ہو گیا۔

دوسرے اس وقت برہمن اپنے یجمان کے رکھڑی باندھتے ہیں۔ اس رکھڑی کو باندھتے وقت ایک شلوک پڑھتے ہیں۔ جس کا مطلب اس طرح ہے۔ جس سے دانوتی بلی کو باندھا تھا۔ اس سے میں آپ کو باندھتا ہوں۔ آپ دردھ رہیں اور یجمان اس براہمن کو کچھ اناج یا پیسے دیتا ہے اور برہمن آشیرواد دیکر وداع ہوتا ہے۔ یہ ہے اس وقت سلونو اور رکھڑی کا سوروپ جسے آریہ جاتی مناتی ہے۔ لیکن پرانے پستکوں میں اس کا نہ تو یہ سوروپ ہے اور نہ ہی یہ نام ہے اور نہ منانے کی یہ پدھتی ہے۔ پھر سوال ہوتا ہے کہ ان پستکوں میں اس کا کیا نام اور سوروپ تھا پدھتی ہے۔ وہاں اس کا نام اپاکرم ہے اور اس کے منانے کی پدھتی اس پرکار تھی۔ اس دن یعنی شراون ماس کی پورنماشی کو جہاں وہ دیہے ہوں وہاں سب مل کر اور جہاں آریہ پریوار ہوں وہ اپنی اپنی جگہ ہون کرتے تھے۔ اس ہون میں ان منتروں سے آہوتی دی جاتی تھی۔ جن منتروں سے وید آرمبھ کے وقت دیتے ہیں ان آہوتیوں کے بعد ہون تو ختم ہو جاتا تھا اور اسی دن سے وید پاٹھ وشیش روپ سے شروع کیا جاتا تھا اور تھا ہر ایک اپنا فرض سمجھتا تھا کہ اپاکرم والے دن سے لے کر اتسرگ والے دن تک وید کا پاٹھ خاص طور پر کرے۔ اگر کوئی پہلے بھی کرتا ہے تو اس وقت سے زیادہ کرے اور اگر کوئی بدقسمتی سے پہلے وید پاٹھ نہیں کرتا ہے تو اس دن سے اسے شروع کر دینا چاہئے۔ یہی اس تیوہار کا ادیش

تھا۔ اس لئے مہاتما دل نے اُسے ترک کیا تھا آریہ سماجی لوگ بھی اس تیوہار کو مناتے ہیں۔ اس دن کئی آریہ سماجیں شہر کے باہر کسی ندی تالاب یا نہر وغیرہ پر جا کر اشنان کا بندوبست کرتی ہیں اور بعد میں ہون ہوتا ہے اس کے پیچھے ہر ایک آریہ نر ناری یگیوپویت کو بدلتا ہے۔ میں اس کا ورودھ تو نہیں کرتا ہوں کہ وہ ایسا نہ کریں۔ یہ ان کی مرضی ہے وہ اس کو کریں یا نہ کریں۔ لیکن میں ان سے اس کے ساتھ یہ پرارتھنا ضرور کرتا ہوں کہ وہ اس دن سے وید کا پاٹھ نیم سے کیا کریں اگر زیادہ نہیں کر سکتے تو وہ ایک وید کا پاٹھ کریں اگر وہ بھی نہ ہو سکتا ہو تو کچھ منڈل ادھیائے یا سوکت مقرر کر کے ان کا پاٹھ ہی کریں اگر کوئی یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو کم سے کم تیس منتر تو ضرور ہی پڑھنے چاہئیں یعنی ایک منتر ہر روز پڑھ کر تیس دن میں تیس منتر پاٹھ کرے اور اس کے علاوہ آریہ سماجوں کو سماج مندروں میں ہون سے ہون ایک مہینہ تک ہر روز وید منتروں کی کتھا کرنی چاہئے۔ جہاں کہیں پنڈت میسر ہوں وہاں تو ان پنڈتوں سے کتھا کروانی چاہئے اگر کوئی پنڈت پراپت نہ ہو تو کسی آریہ سبھاسد کو یہ کام کرنا چاہئے اگر کوئی وید منتروں کی ویاکھیا کرنے والا ودھاگیہ وشن نہ ملے تو رشی کرت وید بھاشیہ سے یا اور کسی پستک سے جس میں وید منتروں کے ارتھ بھاشا میں لکھے ہوئے ہوں۔ اس کا پاٹھ یا کتھا آریہ مندروں میں ضرور ہو اور جن آریہ نر ناریوں کو آریہ بھاشا نہ آتی ہو۔ ان کو آریہ بھاشا پڑھانے کا بندوبست ہونا چاہئے

یہ اپاکرم تہوار وید پاٹھ کرنے کے لئے رشیوں نے مقرر کیا تھا۔ اگر ہم وید پاٹھ نہ کریں اور پورانی رسم کے انوسار رکھڑی ہاتھ میں باندھتے ہیں تو رشی دیانند نے جیون چرتر میں ایک جگہ لکھا ہے کہ اگیان وش آج بوڑھے آدمی ہاتھوں میں رکھڑی باندھے پھرتے ہیں۔ اس کے ڈھنگ پر آریہ سماجیوں نے رکھڑی نہ باندھ کر اگر یگیوپویت بدل لیا تو بھی کوئی زیادہ فائدے کی بات نہیں ہے۔ اس وقت آریہ جاتی نے تیوہاروں کے اصلی مطلب کو بھلا دیا ہے اور اس کی جگہ روڑھی واد کا دور دورہ ہے۔ رشی دیانند نے روڑھی واد کا ورودھ زور شور سے کیا تھا۔ کیا آج آریہ سماجی پھر اس روڑھی واد میں پھنس کر اپنے مارگ سے بھرشٹ ہوں گے میں یہ مانتا ہوں۔ آریہ سماج میں وید پاٹھ کرنے والے پہلے سے زیادہ نہیں۔ لیکن یہ تیوہار تو سب کو کچھ نہ کچھ پاٹھ کرنے، یا سننے کے لئے بتایا گیا ہے اور آریہ سماج کے اس نیم کی پشٹی کرتا ہے جس میں لکھا ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آریہ اس پر وچار کریں گے اور اپنے کرتویہ کا پالن کرنے میں کٹی بدھ ہونگے

بقیہ مضمون ویدپرچار صفحہ ۱۱

میں دیکھتی ہیں وہ اس کو بخوشی منظور کر لیتا ہے اور وہ چیزیں آریہ سماج میں پہنچا دیتا ہے یہ اس وقت کے قصے ہیں جب آریہ سماجی گھر گھر آٹا مانگتے پھرا کرتے تھے۔ ان پرانے آریہ سماجیوں سے اگر وہ کہانیاں سنی جائیں تو معلوم ہو کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح پنڈت گورودت پروفیسر تھے۔ ورآریہ سماج کے لئے دھن اکٹر کرتے ہیں اور اتسووں پر جا کر ویاکھیان دیتے ہیں۔ لالہ رلا رام جی پلیڈر ہیں اور آریہ پتر کا کو ایڈٹ بھی کرتے ہیں۔ جس وقت وید پرچار اور سنگٹھن پیدا ہوا دو دواد شروع ہوا۔ اس وقت اردو اخبار کو بھی ایڈٹ کرتے تھے اور آریہ سماج کی ویدی پر لیکچر بھی دیتے تھے۔ اس طرح آریہ سماج میں اس وقت آریہ سبھاسد ہی ویاکھیان دینے والے تھے اور بھی آریہ سبھاسد ست سنگ کرتے تھے ہی سنسکار کرواتے تھے۔ یہی سماج میں کام کرتے تھے میں نے چودھری پیر سنگھ کو اپنی آنکھوں سے کبھی نگاتے دیکھا ہے۔ وہ سنایا کرتے تھے کہ پنڈت کے نہ پہنچنے پر میں نے سنسکار بھی یعنی وواہ سنسکار بھی کروایا ہے اور ویاکھیا تا تو وہ تھے ہی۔ اگر میں نے پاٹھکوں کو سمجھانے کے لئے اس وقت کی کوئی مثال دینی ہو تو میری یاداشت میں اس وقت دو آریہ ہیں جو اس وقت کا نمونہ پیش کرتے ہیں ان کے نام نامی میں پاٹھکوں کو بتا دینا مناسب ہی نہیں بلکہ ضروری خیال کرتا ہوں۔ ان کے نام ہیں مہاشہ مولچند جی اور چودھری نتر نگار سنگھ جی۔ مہاشہ مولچند جی آریہ سماج کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازیخاں کے سبھاسد ہیں۔ وہ اب بھی ویاکھیان دیتے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر سنسکار کروا لیتے ہیں اور اوسنیکتا ہونے پر سناتنیوں مسلمانوں اور عیسائیوں سے شاستراتھ کر لیتے ہیں اسی طرح چودھری نتر نگار سنگھ موضع ساون ضلع کرنال کے سبھاسد ہیں یہ بھی سب کے ساتھ ضرورت پڑنے پر شاستراتھ کر لیتے ہیں اور سنسکار کے موقع پر اگر کوئی پنڈت نہ ملے تو یہ پنڈت بھی بن جاتے ہیں اور وکتا تو یہ ہیں ہی۔ جیسے اس وقت یہ دو مہاتو بھاو ہیں اسوقت ایسے بہت سارے آریہ سبھاسد تھے۔ جس طرح ان کو جتنی اپنے گھریلو کاموں کی چنتا ہے۔ آریہ سماج کے کاموں کی بھی اس سے کم نہیں ہے۔ لیکن نہ تو ان کو بھی دکشنا کی خواہش ہوئی ہے اور نہ انہوں نے کسی پر احسان کیا ہے کہ ہم اتنا کام کرتے ہیں۔ اسی طرح پہلے وقت کے آریہ سماجی مہاتما مہاتما بھاو تھے جو آریہ سماج کی سیوا کرتے تھے اور وہ آریہ سماج کو دھن دیتے تھے۔ آریہ سماج کی ان سے پرتشٹھا تھی۔ وہ آریہ سماج کے پروانے تھے۔ انہوں نے کبھی آریہ سماج کو اپنے وقت میں چار چاند لگائے تھے۔

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دینگے ذریل بھاڑا یہ ہمارے ذمہ دام نقد گزیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman umar and Company Karachi

نگارستان وجمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۴ روپیہ — جمالستان للعہ

محصولڈاک علاوہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سندھیا کا سمے تھا اور سورج بھگوان دن بھر کو اپنا سوندریہ دکھا کر پشچم کی اور اگرسر ہو رہے تھے۔ پشو پکشی بھی اپنے اپنے سندر سُور الاپتے ہوئے۔ پرسن چت ہو اپنے اپنے گھونسلوں کی اور پرستھان کر رہے تھے۔ مزدور، بھکشو گن آدی بھی اپنے اپنے دھندوں سے نپٹ کر اپنی ٹوٹی پھوٹی جھونپڑیوں میں داخل ہو رہے تھے۔ کوئی بتی جلا رہا تھا تو کوئی دوار کھول رہا تھا۔ ان میں ایک یووتی گود میں چھوٹے سے بالک کو لئے اپنی جھونپڑی میں داخل ہوئی۔ اس کے پرویش کرتے ہی بچہ چلا اٹھا۔ ماں! بھوک لگی ہے! وہ بولی بیٹھ جا بیٹا۔ ابھی اس آٹے کی روٹی بناتی ہوں۔ اتنا کہہ وہ اپنے پلے میں سے آٹا کھولنے لگی اور ساتھ ہی منہ سے کچھ گنگنانے بھی لگی۔ لا یہ ہے میرے سارے دن کے پرشرم کی کمائی۔ صبح سے اب تک چکی پیستی ہوں۔ تب کہیں یہ آدھ سیر آٹا نصیب ہوتا ہے۔ ہے بھگوان! تو مجھے جنمتے ہی مر تو دے دیتا تو آج مجھے یہ دن تو نہ دیکھنے پڑتے۔ ان کے بدلے مجھے ہی اٹھا لیتا" یہ کہتے کہتے اس کے نیتروں سے آنسوؤں کی ویگ دھارا بہہ نکلی۔ بیٹا بولا ماں! تم روتی کیوں ہو؟

"کچھ نہیں بیٹا! تمہارے ماما جی کی یاد آ گئی تھی۔ پرسوں رکشا بندھن کا تیوہار ہے۔ اسی سے راکھی بھیجنے کی چنتا کر رہی تھی"۔

ماں! "ماما جی کہاں رہتے ہیں؟ میں نے تو انہیں کبھی نہیں دیکھا"

بیٹا! وہ الہ آباد میں رہتے ہیں۔ چار سال ہوئے۔ میں اس گاؤں میں آ گئی تھی۔ انہیں میرا یہاں کا پتہ معلوم نہیں" اسی سے وہ نہیں آئے۔

ماں! "میں بھی ماما جی کے پاس جاؤں گا"

اچھا بیٹا! جانا اور اپنے ماما جی اور مامی کی آگیا کا پالن کرنا۔ ان کے بچوں سے نہ لڑنا بیٹا! ہم غریب ہیں۔ یہ کہتے ہی نلنی کے ہردیہ میں سے بچے کی ممتا امڑ پڑی اور اس کے نیتروں میں آنسو بھر آئے۔

لے بیٹا! تو روٹی کھا اور میں ابھی آتی ہوں یہ کہہ نلنی باہر چلی گئی۔

× × × × × × ×

ماں! "اس روئی کا کیا کرو گی؟"

بیٹا! اس کی راکھی بناؤں گی!"

"ماں! مجھے بھی باندھو گی"

"بیٹا! تجھے تیری بہن جو تیرے ماما جی کے گھر ہے۔ باندھے گی! تو کل وہاں جا کر بندھوانا۔ جا بیٹا! رات ہو گئی۔ سو جا! میں ابھی آتی ہوں" بیٹے کے چلے جانے پر نلنی کے ہردیہ میں کئی بھاؤ اٹھنے لگے

ایک دلچسپ کہانی

بہن کی انتم راکھی!

(لیکھکا: کماری یتاوتی دت دہلی)

کیا بھائی میری اس تچھ سی راکھی کو اپنائے گا، نہ اس میں کچھ اچھے رنگ ہی ملے ہیں نہ چرخہ تھا جس سے اچھا سوت ہی کتتا۔ ہاتھ سے موٹا موٹا سوت کتا ہے۔ بھابھی اسے دیکھ کر کیا کہینگی؟ پھر کہنے لگی۔ چاہے کچھ ہو مجھے تو شگون ہی منانا ہے۔ میرے پاس نہ پیسہ ہے نہ دھیلا ہے۔ جس سے راکھی خرید سکوں۔ بھگوان نے یہ پاؤ بھر آٹا ہی دیا تھا جس کو بیچکر راکھی بنائی ہے راکھی بن گئی تو نلنا بھائی کو پتر لکھنے لگی اور اس میں اتنی لین ہو گئی کہ اسے وقت ویتیت ہوتا پرتیت ہی نہ ہوا۔ اچانک دو بجے کا گھنٹہ اسے سنائی دیا۔ اس نے جھٹ پتر سماپت کیا اور بچے کے پاس گئی۔ ششی کمار کو دیکھتے ہی اس کے نیتروں میں آنسو بھر آئے اور اس نے اسے چھاتی سے چپکا لیا

× × × × × × ×

صبح ہوتی نلنی اٹھی۔ بچے کا منہ دھو کر اسے رات کی بچی روٹی کھانے کو دی پھر پتر اور ششی کمار کو لیکر اپنے پڑوسی گوپی چند کے پاس گئی۔ بابو جی! کرپا کر کے بچے ششی کمار اور اس راکھی کو میرے بھیا تک پہنچا دینا۔ ششی کمار کو کوئی کشٹ نہ ہو۔ یہ کہتے ہی اس کا ہردیہ بھر آیا۔ نلنی! تم کوئی فکر نہ کرو۔ ششی کمار میرے بیٹے سے بھی مجھے پیارا ہے۔ اتنا کہہ گوپی چند ششی کمار کو گود میں اٹھا اسٹیشن کی اور چلا گیا۔

نلنی وہاں کھڑی ہوا اپنے پیارے ششی کمار کو دیکھتی رہی۔ جب تک اس کا پیارا بچہ اس کی آنکھوں سے اوجھل نہ ہوا۔ وہ کھڑی آنسو بہاتی رہی اور پھر سونی گود لے کر جھونپڑی میں لوٹی۔

مہیندر کمار کھانا کھا کر اٹھے ہی تھے کہ انہیں دوار کی کھٹکھٹاہٹ سنائی پڑی۔ دوار کھولا تو ایک اپریچت منش کو دیکھ سادر بولے۔ کہئے کیا کام آ گیا ہے؟ گوپی چند جی نے کہا۔ "لیجئے بابو جی آپ کی بہن نے یہ پتر بھیجا ہے اور یہ آپ کا بھانجا ہے" مہیندر کمار نے ششی کمار کو گود میں لے لیا اور گوپی چند کو سادر بیٹھک میں بٹھا کر اندر چلے گئے تھے۔ اپنی استری کی گود میں ششی کمار کو دیکر کہا۔ لو یہ میرا بھانجا ہے۔ اسے کچھ کھلا دو۔ اتنا کہہ آپ پھر باہر آ گئے اور گوپی چند جی سے پتر لے کر پڑھنے لگے۔ پتر کھولتے ہی اس میں سے راکھی نکلی اور ایک چٹھی بھی۔ جس میں لکھا تھا

"پیارے بھائی! انتم وداع۔

بہت دنوں کی پرتیکشا کے پشچات یہ شبھ دن بھائی بہنوں کے ملنے کا آیا۔ پرنتو کھید ہے کہ ہم دونو کا ملنا بھگوان کو سویکار نہیں۔ پیارے مہیندر! تم مجھ سے چھوٹے ہو اور ابھی نادان ہو۔ تم اپنے سکھی دنوں میں شاید مجھے بھول ہی گئے ہو گے۔ پرنتو میرا یہ پتر پا کر تتھا اپنے بھانجے کو دیکھ کر تمہیں میرا اسمرن ہو جائیگا۔ میری دشا کیسی ہے؟ اسمبھو ہے کہ تم یہ وچار سکو اسی سے میں آج انتم بار تمہیں اپنی دشا کہتی ہوں۔

پتا جی نے کتنا سکھی تتھا اچھا گھر ڈھونڈ کر میرا وواہ کیا تھا۔ پرنتو وہ سکھ میرے بھاگیہ میں نہ تھا۔ یا یوں کہئے کہ ودھاتا میرا سکھ دیکھ نہ سکا اور مجھ سے چھیننے کا پریتن کرنے لگا۔ انت میں اسکی اچھا پورن ہو ہی گئی۔

پیارے بھیا! میرے وواہ کو ابھی دو ورش بھی نہ ہونے پائے تھے کہ ادھر سے ساس سسر ادھر سے ماتا پتا سنسار سے چل بسے۔ اب ادھر میں اور تمہارے جیجا جی رہ گئے تھے اور ادھر تم اکیلے پرنتو بھگوان ساس سسر اور ماتا پتا کو ہی چھین کر سنتشٹ نہ ہوا۔ تتھا ایک دن تمہارے جیجا جی کو بھی میرے سے چھین لیا۔ وہ مرتے سمے تمہارے بھانجے کو میری گود میں چھوڑ گئے۔ ان کے مرتے ہی سوارتھی لوگوں نے جھوٹے مقدمے بنا کر ساری زمینداری ہڑپ کر لی اور یہاں تک کہ میری سندرتا کو دیکھ کر میرا ستیتو بھی نشٹ کرانا چاہا۔ جب میں نے یہ دیکھا تو ایک دن اس پرانوں سے پیارے بچے کو ہردیہ سے لگا گھر سے نکل پڑی اور یہاں آ کر مزدوری کر اپنا تتھا اپنے بچے کا پیٹ بھرنے لگی۔ دن بھر گرہستھوں کے گھر آٹا پیس کر تب آدھ سیر آٹا پاتی تھی اور یہی میری روز کی محنت کی کمائی تھی۔

کئی بار وچار کیا کہ تمہارے پاس چلی جاؤں پرنتو پھر یہ وچار کرتی کہ تم ابھی نادان ہو۔ تمہاری بھی گرہستھی ہے میں کیوں بھار سروپ بنوں یہ سوچ کر یہیں دن بتانے لگی۔ یدی بھگوان کو میرا یہ لوک رہنا اچھا نہ لگتا تو جیون ساتھی ہی کیوں چھوڑ کر چلا جاتا۔ پرنتو اب ششی کمار کچھ بڑا ہو گیا ہے اسی سے اب تمہاری شرن میں بھیج رہی ہوں اور آپ سنسار سے مکت ہونا چاہتی ہوں۔ تمہارے جیجا جی میری پرتیکشا کرتے ہوں گے۔ میں اب تک صرف اپنے بچے کے لئے جیتی تھی۔ پرنتو اب سے

تمہیں سونپ کر سکھ پوروک مروں گی۔ میری انتم یہی ابھلاشا ہے کہ میرے ششی کمار کو اچھی طرح رکھنا۔ اسے کوئی کشٹ نہ ہو۔ یہ تچھ سی راکھی آٹا بیچکر بنائی ہے سویکار کرنا۔ یہ میری انتم پوتر راکھی ہے۔ تمہارے آنے تک شاید تمہیں جھونپڑی میں راکھ کے اتیرکت اور کچھ نہ ملے۔ بھابھی کو پرنام کہنا۔ بچوں کو پیار دینا۔ میرے ششی کو بھی میرا ایک انتم پیار دیدینا۔ بس وداع

تمہاری شبھ چنتکا بہن نلنی

مہیندر کمار پتر سماپت کرتے ہی چیخ مار کر بھومی پر گر پڑے اور ہائے بہن! کہہ کر مورچھت ہو گئے۔ گوپی چند یہ سب دیکھ کر آشچریہ میں بھر گئے۔ کچھ سمے پشچات جب مہیندر کمار کی مورچھا دور ہوئی تو انہوں نے گوپی چند کو پتر پڑھنے کیلئے دیا اور آپ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

بابو جی اب رونے دھونے سے کیا ہوتا ہے اب شیگھر چلئے۔ گوپی چند نے کہا۔ تب مہیندر نے ششی کو چھاتی سے چپکایا اور روتے روتے گوپی چند کے ساتھ چل دیا۔

وہاں جا کر دیکھا ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں بہن کا نرجیو شریر پڑا تھا۔

اب اس کی بہن کہاں تھی جو انتم بار اپنے پیارے بھائی سے دو باتیں کرتی۔ وہ تو سدا کے لئے اسے چھوڑ کر چل بسی۔

پراتہ کال کا سمے تھا سب منش نندرا کو تیاگ چکے تھے اور اپنے اپنے کاریہ میں لگ رہے تھے لوگوں کے گھر میں رکشا بندھن کا تیوہار منایا جا رہا تھا۔ استریوں کے گانے کی آوازیں چاروں اور سے آ رہی تھیں۔ سب بھائی اپنی اپنی بہنوں سے راکھی بندھوا رہے تھے!

پرنتو مہیندر کمار۔ چار پانچ منشوں کے ساتھ اپنی بہن کے شو کو اٹھا کر شمشان میں لے جا رہا تھا۔ یہ سنسار میں اسکا انتم رکشا بندھن کا دوس تھا۔

نلنی کی چتا جل اٹھی بھائی پھوٹ پھوٹ کر رونے

مشہور جہاں طاقت بخش

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون۔ قبض۔ معدہ دست پا کی سوزش احتلام بیخوابی بیچینی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن تندرست اور طاقتور بنتا ہے قیمت چالیس گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ

نیو سکت دہلوی روغن

کسی بھی وجہ سے ملفوف مخصوص میں آئی ہوئی کمزوری کجی لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر از نو طاقت عضو میں آتی ہے فی ڈبیہ ایک روپیہ

مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

لاہور کے لئے ایجنٹ چاہئے قواعد آسان ہیں

آریہ پرتی ندھی ٹریکٹ سوسائٹی کی ضرورت

اس میں شک نہیں کہ آریہ سماج نے سوشل سدھار کے سمبندھ میں پرشنسنیہ کاریہ کیا ہے شکشا سمبندھی کاریہ بھی سراہنیہ ہے اس نے کانگڑی گوروکل کنیا گوروکل پاٹھ شالائیں اور ہائی سکول بھاری تعداد میں کھول رکھے ہیں جن کا سالانہ خرچ لاکھوں روپیہ ہے۔ وید پرچار میں بھی اس نے کچھ کوشش کی ہے۔ ساہتیہ بھی پیدا کیا ہے۔ لیکن وید پرچار سمبندھی سادھن اس کے اب تک لیکچر اور کتھا بھجن آدی ہی رہے ہیں۔ جب ابھی آریہ سماج کی نیو ہی ہوا تھا تو اس سمے نہ تو سرو سادھارن میں شکشا کا پرچار تھا اور نہ ساہتیہ کے پڑھنے پڑھانے کا شوق ہی اس لئے پرچار کا یہی طریقہ یہ تھا کہ لوگوں کو ایک جگہ اکٹھے کر کے لیکچر اور کتھا سنا دے اس کے ساتھ ہی دوسرا ذریعہ شاستر ارتھوں کا تھا۔ خود سوامی جی نے لیکچر اور شاستر ارتھ کئے یہ ڈھنگ بے شک شروع شروع میں کامیاب ثابت ہوا۔ لیکن موجودہ حالات میں جب ہم دوسرے دھرمیوں کی سرگرمیاں دیکھتے ہیں تو ہمیں دکھ ہوتا ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کی طرف دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ وہ بائیبل کا دنیا کی ہر مہذب اور زندہ زبان میں ترجمہ کر چکے ہیں انکی طرف سے لاکھوں کاپیاں مفت بانٹی جاتی ہیں۔ آپ نے برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی کا نام سنا ہو گا یہ سوسائٹی ۱۸۰۴ء میں لنڈن میں قائم ہوئی تھی اسکے کام کی کیفیت یہ ہے کہ اس نے ۱۸۰۴ء سے ۱۹۳۰ء تک انجیل کے ۴۳ کروڑ ۸۰ لاکھ ۲۵ ہزار نسخے تقسیم کئے ہیں ۶۰۵ زبانوں میں انجیل کے تراجم چھاپے ہیں ہندوستان کی ۱۰۸ زبانوں میں بائیبل کی اشاعت کی ہے۔

۵۹ زبانوں میں اندھوں کے لئے ابھرے ہوئے حروف کی انجیلیں چھاپی ہیں سوسائٹی نے تمام کرہ زمین کو ۲۵ حلقوں میں تقسیم کر کے ہر حلقہ میں اپنا مرکز قائم کیا ہے۔ سوسائٹی کے دفتروں کی تعداد دس ہزار سے زیادہ ہے اور ہر دفتر کی نگرانی میں کئی کئی اخبار مطبع بک ڈپو سکول کالج اور ہسپتال جاری ہیں ہندوستان میں سوسائٹی کے ۱۵ ایک ڈپو اور ۱۸۰ ایجنٹ کام کر رہے ہیں پنجاب میں ۲۲ بک ڈپو اور ۵۹ تنخواہ دار ملازم ہیں۔ سوسائٹی کی سالانہ آمدنی پچاس لاکھ روپیہ ہے اور اسی قدر سالانہ خرچ ہے۔

ذرا اندازہ لگائیں کہ یہ حالت ہے ایک ایسے مذہب کے پرچارکوں کی جو وید روپی گیان کے سورج کے سامنے ٹمٹماتا ہوا چراغ ہے مسلمانوں نے بھی قرآن کی اشاعت کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ وہ بھی اس کا دنیا کی بہت سی زبانوں میں ترجمہ کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں

وہ کیا کہتے ہیں؟

حالانکہ اس مذہب میں صداقت اور اصلیت کی بو تک نہیں۔ لیکن ہم نے وید اور ویدک ساہتیہ کے پرچار کی طرف کتنی توجہ دی ہے؟ قابل غور سوال یہ ہے ان مذاہب کا تو تمام دنیا کو عیسائی یا مسلمان بنانے کا دعویٰ تک نہیں لیکن ہم بلند بانگ دعوےٰ سے اونچے سروں میں کہا کرتے ہیں

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

لیکن کس منہ سے؟ ہم نے اس موٹو کی طرف ابھی قدم ہی کہاں بڑھایا ہے یورپ کے ودوانوں نے ہماری نسبت ویدوں کا زیادہ مطالعہ کیا اور اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ آج مغرب وید کے گن گا رہا ہے اور اس کے امرت پان کے لئے بیتاب ہے تمام

شہرۂ آفاق

امرت دھارا بیماری کو دور کرنے میں جادو کا سا کام کرتی ہے۔ اس میں ایسے اجزاء موجود ہیں جو ہر ایک قسم کی اندرونی اور بیرونی نئی اور پرانی تشخیص شدہ یا غیر تشخیص شدہ بیماری کے لئے ایک ایسا اثر رکھتے ہیں۔ یہ بدن کے تمام مضر مادوں کو دور کرتی ہے اور ہر قسم کے جراثیم کو مار ڈالتی ہے۔ معدہ و انتڑیوں کی تمام خرابیوں کو دور کرنے میں ایک خاص اثر رکھتی ہے۔ یہ بیانائی اور دوائی تمام زہروں کی قاتل ہے سانپ اور بچھو وغیرہ کے کاٹے پر اس کے لگانے اور کھانے سے ۹۰ فیصدی فائدہ معلوم ہوا ہے

اگر کسی ہر ایک بیماری میں آپ کو فسٹ ایڈ کا کام دیگی ۔ یاد رکھیئے

آپ کی ضرورت میں دوست امرت دھارا ہے

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے
نصف ایک روپیہ چار آنے
نمونہ صرف ۸ آنے

امرت دھارا

آپ کے گھر کا حکیم ہے

امرت دھارا کے مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت مفت منگواویں

خط و کتابت و تار کا پتہ:- امرت دھارا ۳۲ لاہور

المشتہر:- مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بلڈنگ - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

بنی نوع انسان اس کے اپدیشوں سے مستفید ہو رہا ہے۔ لیکن ہم نے ولیتی بھاشاؤں میں ترجمہ کرنا تو دور رہا ہندی میں بھی اس کا مستند ترجمہ ایسا نہیں ہو جو سرو مانیہ ہو باقی بھاشاؤں کی تو دور رہی ان حالات میں ہمارے بلند ارادے کہاں تک کامیاب ہو سکتے ہیں۔

آجکل اچھوتوں میں بیداری آ چکی ہے مسلمان ایسی ہر جائز و ناجائز طریقہ سے تبلیغ کر رہے ہیں اپنی دھارمک کتابیں بانٹنے کے لئے ٹریکٹ لکھ لکھ کر پرچار کر رہے ہیں۔ وہ لاکھوں روپے اس مشن کے لئے خرچ کر رہے ہیں لیکن ہم سنستھاؤں کے اخراجات کے نیچے کچھ ایسے دب گئے ہیں کہ ہماری توجہ اس ضروری کام کی طرف بالکل نہیں جاتی۔ سخت ضرورت ہے کہ ایک ایسی سوسائٹی قائم کی جائے جس کا مقصد یہ ہو کہ وہ ہر ماہ نئے نئے ٹریکٹ ہندی انگریزی اردو گورمکھی۔ گجراتی۔ بنگالی وغیرہ ہندوستانی بھاشاؤں میں چھاپ کر مفت بانٹنے کا کام کرے۔ یہ کام کسی ایک ویکتی کا نہیں ہے۔ اسے کر سکتی ہے تو کوئی سوسائٹی ہی۔ اس کی ضرورت اور اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ میں اس لیکھ دوارا اپنی سکیم آریہ جنتا کے سامنے رکھتا ہوں

نام۔ میرے وچار میں اس سوسائٹی کا نام ویدک مشن دفری ٹریکٹ سوسائٹی ہو

مقاصد- (۱) ویدوں کا ترجمہ ودیشی بھاشاؤں میں کرنا (۲) ٹریکٹ شائع کرنا اور مفت بانٹنا (۳) رشی کرت گرنتھوں کا پرچار اور سستے داموں بیچنا (۴) ہندی بھاشا کا پرچار

سرپرست۔ اس کام کو کامیابی سے چلانے کیلئے میرے دھیان میں مہاتما نارائن سوامی جی دھیان تھا۔ نمبر آج سے اس سوسائٹی کی سرپرستی کے لئے پرارتھنا کی جائے۔

ادھیکاری۔ ممبروں میں سے ادھیکاری گن چنے جائیں۔

سدسیہ بننے کا نیم یہ رکھا جائے کہ جو کم از کم ایک روپیہ وارشک دے۔ سبھاسد۔ جو صرف ۱۲ سالانہ چندہ دے۔ پرتشٹت سبھاسد۔ جو کم از کم ۵ روپے وارشک دے۔ وششٹ سبھاسد۔ جو ایک روپیہ کم از کم ماسک چندہ دے سرپرست۔ جو سو روپیہ سالانہ چندہ دے اس کے علاوہ آریہ سماجیں کم سے کم دس روپیہ وارشک اسکی سہائتا کریں بیاہ شادی اور خوشی کے موقعوں پر اس کو دان دیا جاوے۔ آریہ سماجوں کو اسکی سہائتا کے دھن کے بدلہ میں اتنی قیمت کے ٹریکٹ اور کتابیں مہیا کی جاویں

آگے دیکھو صفحہ ۱۸

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اسلامی دنیا کی سیر

مولانا ابوالکلام اور قادیان

کبھی ایک سوراخ میں جمع ہو جائیں گے
... اور دنیا پرست کبھی ایک جا اکٹھے نہیں ہو
... کا مجمع دیکھے تو خاموش رہتا ہے
... تعالیٰ نے ہڈی پھینکی اور ادھر ان
... دانت زہر آلود ہو گئے۔ یہی
... ان سگان دنیا کا ہے۔ ساری باتوں میں
... ہو سکتے ہیں۔ لیکن دنیا کی ہڈی جہاں سامنے
... پنجوں اور دانتوں پر
... رکھ سکتے۔ ان کا سرمایۂ ناز علم حق
... متاثر اور اتباع سبل متفرقہ
... صراط مستقیم پر چلتا ہے بلکہ یکسر
... خلاف ہے نفس پرستی اس کی کثافت
... اور دنیا طلبی کی آگ اس کی ناپاکی کے
... کو اور زیادہ تیز کرتی رہتی ہے۔ فساق
... خرابات میں بھائیوں کی طرح ایک دوسرے
... کا جام صحت پیتے ہیں اور چور و ڈاکو
... کرتے ہیں۔ مگر یہ گروہ خدا کی مسجد
... عبادت کے صومعہ و خانقاہ میں بیٹھ کر
... یکدل نہیں ہو سکتا اور ہمیشہ ایک دوسرے
... کی طرح چیرتا پھاڑتا اور پنجہ مارتا رہتا
... اہل حدیث" ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء)

مسلمان در گور و مسلمانی در کتاب

... رائے میں اگر مسلمان اپنی عملی حالت درست
... ہنگامہ آرائیوں سے بہت زیادہ مفید
... سال بھر مختلف قسم کی بدعملیوں۔ جبہ و قبہ
... تعزیہ داری۔ پیر پرستی۔ اوہام پرستی
... وغیرہ کے یہ نمونے دکھانے کے بعد ایک دن
... صلے اللہ علیہ وسلم کے دجوان تمام بدعات
... افعال قبیحہ کا استیصال اور قلع قمع کرنے
... مبعوث ہوئے تھے) محامد و اوصاف
... اور فلسفیانہ اور مؤرخانہ سخن سنجیوں
... حاصل کر لینا چنداں سود مند معلوم نہیں
... دوسری قوموں کے لوگ بہر حال ہمارا یقین
... حق بجانب ہیں اور یہ قول خالی از صداقت
... صلے اللہ علیہ وسلم ضرور نبی برحق
... انسان تھے۔ مگر آج ان کی امت
... اور اس زمانے کے مسلمان ؎
مسلمان در گور و مسلمانی در کتاب
... ہیں رسول اکرم کی صداقت اور
... اسلام کی خوبیوں کو ہمارے طرز عمل سے
... واسطہ بھی نہیں۔
... ۱۷ جولائی ۱۹۳۶ء)

اسلام کے نام پر انسانیت سوز حرکات

"احراری مولویوں کی ٹولی نے مسلمانوں پر جو مظالم برپا کر رکھے ہیں اور جس طرح شریف مسلمانوں پر یہ "طائفہ ناہنجار" گند اچھال رہا ہے وہ انہیں کا حصہ ہے ان واقعات سے قطع نظر کرتے ہوئے کہ کس طرح سے یہ لوگ ایک بے پیندے لوٹے کی طرح کبھی کانگرس کے سایۂ عاطفت میں جگہ ڈھونڈتے ہیں اور کبھی سرکار کی چوکھٹ پر جبیں سائی کرتے نظر آتے ہیں۔ ہر ایک رنگ میں ان لوگوں کا وجود مسلمانوں کے لئے ایک وبال جان ہو رہا ہے۔ اسلام کے نام پر یہ لوگ ایسی انسانیت سوز حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں جن کو سن کر غیروں کے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں بطور مثال ذیل کے واقعہ پر نظر ڈال کر دیکھئے کس طرح سے یہ سنگدل لوگ اپنی اخلاق سوز کارروائیوں سے اسلام اور مسلمانوں کی بدنامی اور ذلت کا موجب ہو رہے ہیں"
("پیغام صلح" ۲۳ جولائی ۱۹۳۶ء)

اسلام کے واحد اجارہ دار

"ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم تو جنازہ کی اسقدر تعظیم فرمائیں۔ لیکن آج احرار جنہیں اپنے آپ کو مسلمان کہتے شرم نہیں آتی۔ معصوم بچوں اور عورتوں کی نعشوں کی بے حرمتی کرتے ہیں اور پھر ان واقعات کو فخریہ لکھتے ہیں اور اسے خدمت اسلام کے نام سے پکارتے ہیں یہ ظلم ان لوگوں پر روا رکھا جا رہا ہے کہ... جو کلمہ پڑھتے ہیں۔ توحید کے قائل ہیں۔ حضرت نبی کریم صلعم کو رسول برحق مانتے ہیں۔ قرآن مجید پر عمل کرتے ہیں۔ شاید اگر کسی غیر مسلم کے قبرستان میں کسی مسلم کی لاش دفن کر دی جائے تو وہ اس کی حرمت کریگا۔ لیکن یہ بدبخت قوم منہ سے اپنے آپ کو اسلام کے واحد اجارہ دار سمجھتی ہے۔ لیکن اعمال ان کے کفار سے بھی بدتر ہیں۔ یہ انسانی جامہ میں درندے ہیں۔ بھیڑیے ہیں اور بالکل لگڑ بگڑ (بجو) کی طرح راتوں رات قبریں کھود کر نعشوں کو باہر نکالتے پھرتے ہیں"
("پیغام صلح" ۲۳ جولائی ۱۹۳۶ء)

علمائے اسلام کے فتاویٰ کی مٹی پلید

"زمانہ تھا کہ علمائے اسلام کے فتوے کے نام سے حکومت برطانیہ اپنے جبروت حاضرہ کے باوجود تھرا اٹھتی تھی وہ بیع سکون کے ہر چھوٹے بڑے تاجدار کا زہرہ آب ہو جاتا تھا اور اب یہ حالت ہے کہ بہترین عالم دین یا عمدہ ترین اجتماع علماء کے فتاویٰ کو پرکاہ کے برابر بھی وقعت نہیں دی جاتی۔ کیوں؟ اس لئے کہ علماء کرام نے ہر چھوٹے بڑے اختلاف پر ایسے فتوے دئے جن کی صحت مشتبہ تھی اور جن کی کم ذاتی عناد یا بددیانتی پر مبنی تھی"
("سیاست" ۲۷ جون ۱۹۳۶ء)

ننگ سادات کی گوشت کی ہنڈیا چوراہے میں

"فتوے بازی کا ایک تازہ مگر اندوہناک مظاہرہ ملاحظہ ہو۔ لاہور میں ایک صاحب ہیں سید حسین شاہ سرکاری ملازم ہونے کے باوجود انہوں نے تحریک خلافت میں حصہ لیا اور انتہا درجہ مسلمانوں کو بدنام کرنے کی حماقت کی۔ لیکن جب ان کے اپنے امتحان کا وقت آیا اور اکاؤنٹنٹ جنرل نے اس سے استصواب کیا کہ ان کی حرکات کیوں مشتبہ ہیں تو انہوں نے اپنے کان پکڑے توبہ کی معافی مانگی۔ صاحب کے بوٹ پر اپنی ناک رگڑی اور تحریک خلافت اور علمبرداران خلافت کو ان کے سامنے بے نقط گالیاں دیں۔ صاحب بہادر خوش ہوئے اور ایک ننگ سادات کی گوشت کی ہنڈیا چوراہے میں پھوٹنے سے بچ گئی"
("سیاست" ۲۷ جون ۱۹۳۶ء)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین؟

"شہر لاہور میں ایک مشہور و معروف شخص جو عالم اور جو مختلف مساجد میں درس قرآن دیتا ہے۔ وہ اپنے درسوں اور تقریروں میں ذیل کے مسائل کو بیان کرتا رہتا ہے۔

(۱) حضرت عیسے علیہ السلام کی حیات و ممات میں اختلاف ہے۔ بعض حیات کے قائل ہیں اور بعض نہیں۔ میں کسی قول کو ترجیح نہیں دیتا۔

(۲) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی نبوت کو اسلام سے خارج نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اس کے کلام کی تاویل ہو سکتی ہے۔

(۳) حدیث وہی صحیح اور قابل قبول ہے جو قرآن کے موافق ہو۔ ورنہ مردود ہے۔

(۴) بنکوں کا سود چونکہ مضاربت ہے لہذا جائز ہے خواہ مسلم سے کیوں نہ لیا جائے۔

(۵) مردوں اور عورتوں کے حقوق بالکل مساوی ہیں۔ گویا مردوں کی عورتوں پر فضیلت نہیں ہے

اب مہربانی کر کے یہ بتایا جائے کہ یہ مسائل کہاں تک صحیح ہیں اور ایسے عالم کے درس تبلیغ و اشاعت سے مستفید ہونا کہاں تک جائز ہے؟"
("سیاست" ۲۷ جون ۱۹۳۶ء)

خواتین کی دین سے غفلت

"افسوس کی بات ہے کہ جن جن حکموں کو خدا نے ہم پر عائد کیا ہے اور جن جن چیزوں کو حلال و حرام قرار دیا۔ اس پر عمل نہیں کیا جاتا کیا وجہ ہے کہ ہم پروردگار کی نافرمانی کریں اور اس کے حکم کی تعمیل نہ کریں اور اس کے شکرگزار نہ ہوں۔ ہمیں تو یہ چاہئے تھا کہ جو چیز خداوند کریم نے حرام قرار دی ہے ہم ہرگز اس چیز کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں اور جس چیز کو خدا نے حلال اور واجب کیا با خوشی اس کام کو پورا کریں اور اس کام میں ذرا بھی کوتاہی نہ کریں مگر آجکل ہزاروں لوگ اس کے خلاف ہیں۔ اور میں نے تو یہ دیکھا ہے کہ ہماری بہنیں اس کے خلاف ہیں۔ ان سب باتوں کو جانے دیجئے ایک نمازہی کو ملاحظہ فرمائیے کہ خداوند کریم نے نماز

بواسیر کی لاثانی دوا
اکسیر بواسیر رجسٹرڈ

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد۔ کھجلی۔ خون کا زائل ہونا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے قیمت ۱۲/ [illegible]

کیلاش انجن رجسٹرڈ

یہ بے نظیر سرمہ محافظ چشم۔ جملہ امراض چشم کو دور کرنے میں جادو کا اثر رکھتا ہے۔ تین ہفتے کے باقاعدہ استعمال سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا نئی بصارت آ گئی۔ قیمت فی شیشی فی تولہ علاوہ محصول ۸ / [illegible] تین شیشی معہ محصول دو روپیہ بارہ آنہ

مینیجر کیلاش فارمیسی فتح گڑھ پنجور
ضلع فیروزپور پنجاب

آریہ ویر سیوادل کے سنشودھت نیم

آریہ ویر سیوادل کے پرچلت نیموں میں سنشودھن کرنے کی آوشیکتا تھی۔ اتہ آریہ رکشا سمتی نے اپنی مورخہ ۳۵-۸-۲۱ کی بیٹھک میں ان کا سنشودھن کر دیا ہے۔ یہ سنشودھت نیم یہاں پر دئے جاتے ہیں۔ اور آشا ہے کہ آریہ سماجیں ان کا اپیوگ کرتی ہوئیں آریہ ویر سیوادلوں کا سچارو روپ سے سنگٹھن تتھا سنچالن کریں گی!

یہ نیم تا ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء سے لاگو سمجھے جاویں گے۔ ادقات اس تتھی سے سمست دلوں کا نرمان تتھا سنچالن انہیں نیموں کے آدھار پر ہونا چاہیئے۔

(۱) نام۔ (۱) دل کا نام "آریہ ویر سیوادل" ہوگا۔ (۲) دل کا پرتیک سدسیہ "آریہ ویر" تتھا پرتیک سدسیا "آریہ ویرانگنا" کہلائیگی۔

(۲) اُدّیشیہ (۱) سماج سیوا کے آدرشوں کا جنتا میں پرچار کرنا (۲) سماج سیوکوں تتھا سیوکاؤں کی سیوا سمبندھی شکشا کا پربندھ کرنا۔

(۳) اتسو میلہ۔ دُربھکش۔ مہاماری اور باڑھ آدی کے سمے یاتریوں کی سیوا کرنا۔ سمے پڑنے پر اسہایوں کی سہایتا کرنا تتھا دُکھیوں کے دُکھ کا نوارن کرنا، بوتھ سمبندھی شکشا کا پرچار کرنا۔

(۳) سدسیہ۔ دل کا سدسیہ تتھا سہایک بننے کے لئے نمن باتیں ضروری ہیں۔

(۱) وہ کسی آریہ سماج کے سدسیہ ہوں اتھوا (۲) وہ آریہ سماج کے نیم تتھا مہرشی دیانند دوارا پرتی پادن ویدک سدھانتوں کو مانتے تتھا ان کے انوسار آچرن کرنا سویکار کرتے ہوں

(۳) انکی آیو ۱۸ سے کم اور ۵۰ سے ادھک نہ ہو (نوٹ) وشیش اوستھا میں ۵۰ ورش سے زیادہ آیو والے بھی سدسیہ بنائے جا سکتے ہیں اس کا ادھیکار استھانیہ کاریکارنی سمتی کو ہوگا۔

(۴) آجیون سدسیہ۔ ایک بار کم سے کم ۱۰۰ روپیہ دینے والے آریہ سجن آجیون سدسیہ بنائے جاویں گے

(۵) پرتشٹھت سدسیہ۔ وشیش شکشت یوگیہ تتھا انوبھوی آریہ مہانوبھاو پرتشٹھت سدسیہ بنائے جائیں گے۔

(۶) پرتشٹھت سہایک۔ ایک بار کم سے کم ۲۵ روپیہ دان دینے والے دیکتی دل کے پرتشٹھت سہایک کہلائیں گے

(۷) سنرکھشک۔ ایک بار کم سے کم ۵۰۰ روپے دان دینے والے مہانوبھاو سنرکھشک کہلائیں گے

(۸) استھانیہ سنگٹھن۔ کوئی بھی آریہ سماج اپروکت ادیشیوں کی پورتی کے لئے ایک دل اتھوا جتھا بنا سکتا ہے جو آریہ سماج کے آدھین ہوگا اور اس کا سنگٹھن نمن پرکار ہوگا۔

(۱) کسی استھان پر کم سے کم ۷ آریہ ویر ہونے پر ایک جتھا بن سکیگا۔ جس میں سے ایک جتھیدار دوسرا سہایک جتھیدار ہوگا۔ آریہ ویروں کی کم سے کم ۲ سنکھیا ہونے پر ایک دل بن سکیگا۔ جس میں سے ایک دلپتی تتھا دوسرا اُپ دلپتی ہوگا۔ ادھک آریہ ویروں کی سنکھیا ہونے پر دل اپنے کو جتھوں میں وبھاجت کریگا۔

(۲) دل کے پربندھ کے لئے نمن پرکار سنگٹھن ہوگا سماج کے پردھان تتھا کوشا دھیکش اپنے عہدوں کے کارن دل کے پردھان تتھا کوشا دھیکش ہوں گے۔ یدی سمے ابھاو کے کارن یہ دونو ویکتی کاریہ نہ کر سکیں تو ان کے استھان میں ان پدوں کی پورتی آریہ سماج کی انترنگ سبھا اپنے سبھاسدوں میں سے نرواچن دوارا کریگی۔

دل سوئم اپنے میں سے اُپ پردھان دلپتی اُپ دلپتی۔ جتھیدار سہایک جتھیدار۔ منتری۔ اُپ منتری تتھا بھنڈاری پرتی ورش چنیگا سادھارن بیٹھک کے سمے جتھا ہونے کی دشا میں کورم ۵ کا ہوگا اور دل ہونے کی دشا میں کورم ۷ کا ہوگا۔

(۳) جہاں ایک سے ادھک آریہ سماجیں ہونگی وہ سب مل کر تتھا بھو ایک دل بنائیں گی۔ ایسی دشا میں ان سب آریہ سماجوں کے پردھان تتھا کوشا دھیکش مل کر اس دل کے لئے پردھان تتھا کوشا دھیکش چنیں گے۔

(۹) دیویوں کا دل (۱) دیویوں کے دل تتھا جتھوں کا نرمان پرشوں کے دل تتھا جتھوں کی ہی بھانتی ہوگا اور یہ دل استری سماجوں کے آدھین ہوں گے۔

(۲) جتھیدار تتھا سہایک جتھیدار کے استھان میں دیویاں ادھیکشا اور سہایکہ ادھیکشا تتھا دلپتی اور اُپ دلپتی کے استھان میں سینی نائکہ اور سہایک سینی نائکہ کہلائیں گی

(۱۰) استھانیہ کاریہ کارنی سمتی (۱) کسی استھان پر ایک جتھا ہونے پر یہاں سمتی ۳ کی ہوگی ارتھات (۱) پردھان (۲) جتھیدار (۳) تتھا منتری۔ کورم تینوں کی اُپستھتی ہونے پر سمجھا جاویگا

(۲) پورا دل ہونے پر یہ سمتی ۸ پد ادھیکاریوں کی ہوگی۔ کورم تین کا ہوگا۔

(۳) دل کے آدھین ۱۷ اتھوا ۱۷ سے زیادہ جتھے ہونے پر یہ سمتی ۱۷ کی ہوگی ارتھات ۸ پد ادھیکاری تتھا ۹ دل دوارا انیہ نرواچت سجن۔ کورم ۵ کا ہوگا ہی دیویوں کے دل تتھا جتھے کی اس سمتی کا نرمان بھی اپروکت پرکار ہوگا

(۵) آجیون تتھا پرتشٹھت سدسیوں میں سے بھی ایک ایک اس سمتی کے سدسیہ ہوں گے۔

(۶) اس سمتی کی بیٹھک پرتی ماس ہوا کریگی۔ وشیش اوشیکتا پڑنے پر ماس کے بیچ منتری کسی سمے بھی پردھان کی آگیا سے بیٹھک بُلا سکتا ہے اتھوا ۱/۳ سدسیوں کی لکھت پرارتھنا پر بھی بیٹھک بلانی پڑیگی۔

(۱۱) آریہ ویر تتھا آریہ ویرانگنا کا ویش

(۱) آریہ ویر کے لئے خاکی صافہ۔ خاکی قمیص خاکی نکر۔ نکر کے نیچے لنگوٹ یا جانگیا۔ پورے خاکی موزے جوتے۔ لاٹھی۔ گلے میں بڑا لال رومال۔ کٹار (یدی اس استھان پر سرکار کی رکھنے کی آگیا ہو)۔ اڈھائی لمبی پتلی رسی۔ نوٹ بک۔ پنسل چاکو تتھا سیٹی اتیادی آوشیک ہے۔

(۲) آریہ ویرانگنا کے لئے کیسری ساڑھی پیٹی کوٹ۔ پیٹی کوٹ کے نیچے جانگیا۔ کیسری قمیض۔ قمیض کے نیچے بنڈی۔ لاٹھی۔ کٹار (یدی اس استھان پر سرکار کی رکھنے کی آگیا ہو) سیٹی۔ تھیلا جس میں نوٹ بک۔ پنسل چاکو تتھا بڑا رومال آدی ہونا آوشیک ہے

(نوٹ) وستر سب سودیشی ہونے چاہئیں

(۳) پرتیک آریہ ویر تتھا آریہ ویرانگنا پیتل کا بیج آریہ ویر سیوادل تتھا پرانت کا نام اپنے کندھے پر لگائیگا۔ جتھیدار تتھا دلپتی آدی کے لئے وشیش چنہ ہوں گے۔ اپروکت بیج تتھا وشیش چنہ اکھل بھارتیہ سمتی کے کاریالیہ سے ودیہ پر ملیں گے۔

(۱۲) (۱) نینترن (۱) یدی کوئی آریہ ویر اتھوا آریہ ویرانگنا اپنے ادھیکش کی آگیا کا پالن نہ کرے تو ادھیکش کو ادھیکار ہوگا کہ دوشی کو اسی سمے کاریہ سے پرتھک (معطل) کر دے اور اسکی رپورٹ تین دن کے اندر استھانیہ کاریہ کارنی سمتی کو کر دے۔ یہ سمتی پوری جانچ کے بعد نرنیہ دیگی۔ کسی کے دوارا نیمولوں کی اوہیلنا کرنے کا دشا میں بھی نرنیہ ارتھ استھانیہ کاریہ کارنی سمتی میں جائے گا۔

(۲) اپروکت نرنیہ سے یدی کسی کو اسنتوش ہوگا تو نرنیہ کی لکھت سوچنا ملنے پر ۱۵ دن کے اندر وہ پرانتیہ کاریہ کارنی سمتی میں اپیل کر سکیں گے جس کا نرنیہ آخری ہوگا

(۳) اسی پرکار نیہ ودادا سپد دشا میں بھی اپیل کے روپ میں انتم نرنیہ ارتھ پرانتیہ کاریہ کارنی سمتی میں جا سکیں گے

(۱۳) دھن۔ سمتی کو ادھیکار ہوگا کہ وہ کاریہ کے لئے دھن اکٹھا کرے۔

(۱۴) کاریہ کی رپورٹ۔ استھانیہ سمتی اپنے دل کے پرتی ۳ ماس کے کاریہ کی رپورٹ پرانتیہ سمتی کو بھیجا کریگی۔

(۱۵) وارشک ادھیویشن۔ پرتیک استھانیہ دل کا وارشک ادھیویشن دسمبر ماس میں ہوا کریگا۔ اسی اوسر پر نئی استھانیہ کاریہ کارنی سمتی اپنے میں سے دل کے پرتی ۱۰ سدسیوں پر ایک پرتیندھی جن کی سنکھیا ۱۰ سے ادھک نہ ہوگی۔ پرانتیہ سمتی کے لئے ۲ ورش کے لئے نرواچت کر جنوری ماس کے پرتھم سپتاہ تک بھیجیگی۔

منتری آریہ رکشا سمتی سارودیشک آریہ پرتیندھی سبھا بلیدان بھون شردھانند بازار دہلی

استہار مجریہ عدالت نیابت املوہ

زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

لالہ موتی مل رام پرتاپ اگروال سکنہ املوہ خاص مدعی بنام عیدو ولد جاتی و حبیب اللہ و عیدو ارائیں سکنہ ایضاً حال آباد ملازم جیل نابھہ مدعا علیہم دعوئے استقرار حق بگہ ۳ مقدمہ

از بیان مقدمہ بیان حلفیہ مدعی سے پایا جاتا ہے کہ عیدو مدعا علیہ دانستہ حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے۔ معمولی طریقہ سے اسکی اطلاعیابی ناممکن ہے اسلئے تاریخ پیشی

۲۲ ساون سمت ۱۹۹۳ بکرم مقرر ہو کر بذریعہ اشتہار مدعا علیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بروز پیشی ۶ بجے صبح حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ کرے اور بصورت عدم حاضری مدعا علیہ اسکی غیر حاضری میں مقدمہ سماعت و فیصل ہوگا تحریر ساون سمت ۱۹۹۳ آج بہ اشتہار بثبت دستخط و مہر عدالت ہمارے حکم سے جاری

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں میں بھی جریان رطوبت کی بڑی خطرناک بیماری ہوتی ہے جسے سیلان الرحم یعنی لیوکوریا کہتے ہیں۔ میرے پاس اس کی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی "سیناسی کایا پلٹ" موجود ہے جس سے بیشمار دُکھی بہنیں لابھ اٹھا چکی ہیں قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ سیناسی اکسیر یا ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا جادو نما اور آخری علاج جو کہ چند خوراک ہی ان نامراد امراض کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ دیتی ہیں جہاں ہر قسم کے علاج اور دوائیں بھی فیل ہو چکے ہیں۔ وہاں پر کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں قیمت اکسیر آتشک ۲/۸ ڈھائی روپیہ اکسیر سوزاک ۲/۸

بالوردی نندلال اوریسر مقام بوارہ براستہ مودندہ ضلع انبالہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ساماجک سماچار

ضروری سوچنا

آریہ سماج میاں چنوں ضلع ملتان نے پروہت رکھا ہوا ہے اگر کسی بھائی کو کوئی سنسکار کرانا ہو یا کسی اُتسو پر بلانا ہو تو منتری آریہ سماج میاں چنوں سے خط و کتابت کریں۔ (منتری آریہ سماج میاں چنوں)

پنڈت گنگا رام اناتھ آلیہ کا شاندار نتیجہ

آپ بخوبی واقف ہوں گے کہ پنڈت گنگا رام اناتھ آلیہ عرصہ سے لاہور میں بخوبی چل رہا ہے اور پنڈت گنگا رام جی کی پوتر یادگار ہے ہر سال یتیم بچوں کو دستکاری اور سنسکرت کی تعلیم اور نیشنل کالج میں دلاکر ملک اور قوم کے لئے مفید بناتا ہے۔ اس سال بھی نتیجہ شاندار رہا ہے۔ چنانچہ دو لڑکے شاستری کے امتحان میں بیٹھے جن میں سے ایک لڑکا پاس ہو گیا۔ یہ اناتھ آلیہ کی اعلیٰ کامیابی ہے اور دوسری سنستھاؤں کے لئے بے نظیر نمونہ ہے ہم دانی پرشوں اور معاون سرپرستوں کا دھنیواد کرتے ہیں۔ جن کی نیک کمائی سے ہندو قوم کے یتیم بچے پرورش پاکر پروان چڑھتے ہیں اور نویدن ہے کہ جو اصحاب صحیح معنوں میں اپنے دان کا روپیہ استعمال کرنا چاہیں۔ وہ کتابوں۔ خوراک اور کپڑوں کی شکل میں روپیہ بھیجکر مشکور فرماویں اب نیا داخلہ شروع ہے (منتری)

آریہ سماجوں کے پرتی ندھی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں اپنا پرتی ندھی بھیجنے کے لئے آریہ سماجوں کو ایک مقررہ چھپا ہوا فارم پر کرکے بھیجنا ہوتا ہے۔ یہ فارم سبھا کے جنرل اجلاس کے شروع ہونے تک بلکہ دوران اجلاس میں بھی آتے رہتے ہیں جنکی جانچ پڑتال کرنے میں سبھا کاریالیہ کو بڑی دقت ہوتی ہے۔ اسلئے سبھا نے یہ نتیجہ کیا ہے کہ پرتی ندھی سبھا کے جنرل اجلاس سے کم از کم پندرہ دن پیشتر سبھا کے دفتر میں پہنچ جانا چاہئے تاکہ مناسب جانچ پڑتال کر فارم مکمل ہو سکیں اور جنرل اجلاس تک منظور کئے جا سکیں۔ جن آریہ سماجوں کے فارم جنرل اجلاس سے پندرہ دن پیشتر سبھا کے دفتر میں موصول نہ ہوں گے۔ وہ اگر مکمل نہ ہونے کی وجہ سے اجلاس تک منظور نہ ہو سکے تو سبھا کا دفتر اس کے لئے ذمہ وار نہ ہوگا

لبھو رام بسمل منتری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

دھنیہ واد

گیانی روشن رام جی سپرنٹنڈنٹ پوسٹ ماسٹر صادق آباد ریاست بہاولپور نے اچھوتوں میں ویدک لٹریچر کی مفت تقسیم کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس نمت پانچ روپیہ ماہوار دان دینا سویکار کیا ہے۔ ماہ جولائی کے پانچ روپے وصول بھی ہو چکے ہیں۔ اس کے لئے ان کا دھنیواد ہے۔ آریہ سماجوں کو سوچنا دی جاتی ہے کہ اس دھن سے کھنڈن سیریز کی طرف سے شائع کردہ ٹریکٹ اور پستکیں ہریجنوں اور ودھرمیوں میں تقسیم کی جایا کریں گی اب ہمارے پاس ۵۰ کاپیاں آریہ سماج کیا ہے اور ویدک دھرم کی خصوصیات کی بغرض تقسیم موجود ہیں۔ جو آریہ بھائی اپنے ہاں ان کی تقسیم ضروری اور مفید سمجھتے ہوں۔ وہ ہم سے خط و کتابت کریں

مینیجر کھنڈن سیریز کچی نسبت روڈ لاہور

آریہ سماج بہاولنگر (؟) گڑھ کے سماچار

(۱) ستیاہک ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں حاضری کافی ہوتی ہے (۲) سماج مندر بنانے کے لئے نقشہ دیا جا چکا ہے منظوری ملتے ہی تعمیر کا کام شروع ہو جائیگا۔ لالہ مراری لال جی آریہ کی پریرنا پر ایک سجن نے ایک عدد کمرہ مالیتی ۵۰۰ روپے بنوانے کا وعدہ کر لیا ہے جس کے لئے سامان آ چکا ہے۔

(۳) ۱۹ ۷/۲۰ کے ست سنگ میں مسٹر ایم۔ سی راجا کے اچھوت جاتیوں کے سدھار کے بل کے حق میں مندرجہ ذیل پرستاؤ پاس کیا ہے

(۱) آریہ سماج بہادر گڑھ کا یہ عام جلسہ ہندوؤں کی اچھوت جاتیوں میں ساماجک سدھار کے بل کی جو مسٹر ایم سی راجا نے اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ پر زور تائید کرتا ہے اور حکومت اور ممبران اسمبلی سے پرارتھنا کرتا ہے کہ اس بل کو پاس کر کے ہندو جاتی کو مشکور فرمائیں (اقبال چند پروہت آریہ سماج بہادر گڑھ)

آریہ سماج راولپنڈی صدر کا پرستاؤ

قرار پایا کہ آریہ سماج راولپنڈی چھاؤنی مسٹر راجہ کے بل کا جو اسمبلی میں پیش کیا جانے والا ہے ہارڈک سواگت کرتی ہے کیونکہ اس سے اچھوتوں پر لگے ہوئے پرتی بندھ کو دور کر سوشل سدھار میں سہایتا ملیگی نیز آشا کرتی ہے کہ گورنمنٹ اس بل کو پبلک کے لابھ کے لئے پاس کرانے میں سہایک ہوگی (سیکرٹری)

ضلع اُپ سبھا بدایوں کے پرستاؤ

(۱) (الف) یہ سبھا اس ضلع کے چماروں سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ مرے ہوئے جانوروں کے اُٹھانے میں اعتراض نہ کریں اور ان کی کھال سے فائدہ اُٹھائیں جن کے نہ اُٹھانے سے ان کا بہت بڑا نقصان ہے۔

(ب) یہ سبھا سورن ہندوؤں سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ چماروں و دیگر دلت جاتیوں کے ساتھ برادرانہ و محبت کا برتاؤ رکھیں جس سے ہندوؤں کی طاقت اور تعداد کو نقصان نہ پہنچے۔

(۲) یہ سبھا شریمان ایم۔ سی راجا کے بل کا جو دلت جاتیوں کو برابر حقوق دلانے کے بارے میں ہے پرزور تائید کرتی ہے اور سرکار سے درخواست کرتی ہے کہ ایسے ضروری بل کو پاس کرے۔

متا پرشاد منتری ضلع اُپ سبھا بدایوں مقام اُجھیانی

کشمیر میں شری مہتہ جیمنی جی ویدک دھرم پرچار

۹ جون سے ۲۱ جون تک ۱۲ روز جموں میں ٹھہر کر چھ روز میں سات لیکچر دئے۔ حاضری جلسہ کی طرح آتی رہی۔ ۴ جون سے ۸ جون تک اپنے پانچ لیکچر اودھم پور میں دئے اور تمام صفت برنے نادن تک شوق سے لیکچر سننے کے لئے خود بخود کھنچی آتی تھی سماج کا صحن اور ہال بھر جاتے تھے ۹ جون سے ۱۱ جون تک ریاسی میں پانچ لیکچر دئے ہندو آشرم کا وسیع صحن حاضری سے بھرپور رہتا۔ ساماجک لوگوں میں آپکے لیکچروں سے اتساہ پیدا ہو گیا۔ ۱۴ جون سے آپ نے سری نگر میں پرچار کیا۔ ۹ لیکچر کنیے مہاراج گنج میں دئے تین لیکچر زعنا والی آریہ سماج میں ایک جعفری باغ سماج میں ایک مہاراج گنج چوک میں۔ دس لیکچر آریہ سماج وزیر چک میں ہوئے گویا سری نگر میں آپ نے ۲۲ روز میں ۲۲ لیکچر دئے اس طرح ماہ جون کے تیس دنوں میں ۴۲ لیکچر دئے۔ ۷ جولائی سے ۱۱ جولائی تک اپنے پانچ لیکچر بارہ مولا میں دئے نتیجہ یہ ہوا کہ بارہ مولا میں سماج قائم ہو گیا۔ لالہ دولت رام پردھان اور پنڈت شمبھو ناتھ منتری بنائے گئے۔ ۱۱ سے ۱۴ جولائی تک پانچ لیکچر مظفر آباد میں دئے۔ لوگوں پر بہت اچھا پربھاو پڑا۔ گویا ایک ماہ سترہ روز کے قلیل دنوں کی دھاؤس میں ۵۱ لیکچر دئے اب ہم مانسہرہ میں جا رہے ہیں۔ وہاں سے ایبٹ آباد ہری پور۔ راولپنڈی جاویں گے۔ کاش ویدک دھرم کے پرچار کی لگن ہر ایک نوجوان کے دل میں پیدا ہو تاکہ ہم رشی رن ادا کرنے کے قابل ہو سکیں

آریہ کمار سبھا دہلی کے سماچار

سالانہ جلسہ۔ آریہ کمار سبھا بازار سیتا رام دہلی کا آٹھواں سالانہ جلسہ مورخہ ۱۶ اگست سے ۱۷ اگست ۱۹۴۱ء تک بڑی دھوم دھام سے منایا جائیگا آریہ کماروں کے کھیل و ٹورنمنٹ مورخہ ۳/۸/۴۱ سے ہی شروع ہو جائیں گے جلسہ پر بڑے بڑے ودوان و برانک سنیاسی و لیکچرار اور اپدیشک پدھاریں گے اور اپنے اپنے ودیا کھیانوں، اپدیشوں اور بھجنوں سے کرتارتھ کریں گے۔ نیز آریہ کماروں کا واد وواد (...) اور دھرم سمیلن بھی ہوگا مورخہ ۱۰ اگست کو جنم اشٹمی کا خاص پروگرام بھی بڑے اتساہ پوروک منایا جائیگا۔ میجک لینٹرن سے پرچار کرانے کا بھی انتظام کیا جاوے گا

تلسی جینتی و کوی سمیلن۔ مورخہ ۲۸/۷/۴۱ کو آریہ کمار سبھا کے زیر اہتمام تلسی جینتی بڑی شان و شوکت سے منائی گئی۔ ۸ بجے سے ۸½ بجے تک براڈکاسٹنگ سٹیشن دہلی سے جینتی کے سلسلہ کا خاص پروگرام ریڈیو کے ذریعہ سماج میں سب کو سنایا گیا اس کے بعد لالہ نند کشور کھنہ کی زیر صدارت ایک کوی سمیلن ہوا۔ جس میں دہلی کے چودہ پندرہ بیس کویوں نے حصہ لیا اور تلسی راماین کی سمیا پر اپنی کوتائیں سنائیں۔ حاضری بہت زیادہ تھی خاتمہ پر پنڈت دیو دت دھرم ویر پردھان کمار سبھا نے کویوں کا۔ حاضرین کا اور صدر جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور شانتی پاٹھ کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (سیکرٹری)

گنگا کے تیر پر سنگم آشرم ودیالیہ

پچھلے کچھ سالوں سے شری سوامی کیولانند جی مہاراج کی اپنے سنگم آشرم میں سنسکرت ودیالیہ قائم کرنے کی زبردست خواہش تھی۔ لیکن کوئی ایک اڑچن ...

سبب سے سوامی جی مہاراج اپنی اس خواہش کو پورا نہ کر سکے تھے۔ مگر ساون مہینہ میں کتھا شروع کرنے سے پیشتر آپ ۲ جولائی سے ۵ تک نگم آشرم میں ہو آنے کی آیوجنا کی۔ چونکہ بڑے پیمانہ کے ساتھ سیچھتا پور دک سمایت ہوا اس اتسو میں انیک ودوان۔ اپدیشک و پرسدھ کھیجنیک پدھارے تھے۔ جن نے دیا کھیانوں کا جنتا پر اچھا اثر پڑا۔ اس سمے سوامی جی مہاراج نے اپنے ودیالیہ سمبندھی وچار جنتا کے سامنے رکھے۔ جنہیں جنتا نے بخوشی منظور کیا۔ چنانچہ اسی آشرم میں تاریخ ۴ ے ۱۲ کو نگم آشرم ودیالیہ نام کی سنستھا کی ستھاپنا کی گئی۔ جس آشرم میں سوامی جی مہاراج رہتے ہیں وہ ہر سال ساون مہینہ میں آدھیاتمک گرنتھوں کی کتھا کرتے ہیں جسے سننے کے لئے انیک سجن دور دور سے آکر ایک ماہ تک نواس کرتے ہیں۔ یہ آشرم بھاگیرتھی گنگا کے کنارے گنج دوار نگر کے گھاٹ پر ہے (جو بجنور سے ساڑھے آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے) یہ مقام ایکانت تھا رمنیہ ہونے کے سبب سے ودیالیہ کے لئے بہت ہی اچھا ہے اس ودیالیہ کی نیاولی وادلش چھپنے کے لئے پریس میں دے جا چکے ہیں۔ شری پنڈت گورودت جی شاستری اس ودیالیہ کے پرنسپل مقرر کئے گئے ہیں اور پانچ ودیارتھی بھی آ چکے ہیں دوسرے ودیارتھیوں کے پرارتھنا پتر آ رہے ہیں۔ جو سجن اس ودیالیہ کی نیاولی جاننا چاہیں وہ دو آنہ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں اور دیشیش جانکاری شری سوامی جی مہاراج سے پتر ویوہار کرنے پر پراپت کر سکتے ہیں: پتر ویوہار کا پتہ نگم آشرم گنج ضلع بجنور دیودت مدگل منتری (نگم) آشرم مرار ریاست گوالیار

جنم اشٹمی تیوہار کی طرف گرام نواسیوں کی توجہ

پنڈت اودھو رام گوتم پردھان بھارت گرام ادھار سبھا لاہور لکھتے ہیں۔ بھگوان کرشن کے جنم دن کا پوتر تیوہار اس سال بھادوں اشٹمی سمت ۱۹۹۳ مطابق ۱۰ اگست کو منایا جاویگا۔ ہندو جاتی کو یہ تیوہار بڑے اتساہ پور وک منانا چاہئے کیا ہی اچھا ہو اگر بھارت کے ہر ایک گاؤں قصبہ اور شہر میں جنم اشٹمی سے ایک سپتاہ پہلے گیتا کی کتھا ہو تا کہ گیتا کے گیان روپی امرت سے لابھ اٹھا کر اور اس پر آچرن کر کے اپنے جیون کو اونچا بنانے کا یتن کیا جائے گراموں میں اس پوتر تیوہار کے موقع پر بڑی اداسی چھائی رہتی ہے۔ گرام واسی بھائی اگر اس طرف متوجہ ہوں تو ہر ایک گاؤں میں شری مد بھگوت گیتا کی کتھا کا پربندھ بڑی آسانی سے کر سکتے ہیں۔ بھارت میں شاید ہی کوئی ایسا بدقسمت

گاؤں ہوگا۔ جہاں براہمن کا نواس نہ ہو۔ براہمنوں کا یہ اتی فرض ہے کہ دھرم پرچار کریں نہیں جو براہمن کہلاتا ہوا پرچار نہیں کرتا ہے وہ ایشور کی نظروں میں پاپی ہے بسادھو مہاتماؤں ودوانوں اپدیشکوں کا فرض ہے جہاں وہ اس موقع پر گیتا کی پستک کھول کر اپنے گیان میں برودھی کریں۔ وہاں دوسروں کو بھی یتھا شکتی گیان سے منور کریں۔ جنم اشٹمی کے دن ہر ایک گاؤں قصبہ اور شہر میں ہون یگیہ اور اپدیش ہونے چاہئیں

گوروکل کورو کشیتر کے سماچار

(۱) موسم بہت اچھا ہے اس سال برسات وقت سے پہلے ہو جانے سے گرمی کا زور نہیں ہوا۔ برسات پہلے ہو گئی ہے اسلئے چھٹیاں بھی ۱۵ دن پہلے کر دی گئی ہیں۔

(۲) یکم اگست سے چھٹیاں شروع ہونگی۔ پہلی سے چوتھی شرینی تک کے چھوٹے برہمچاری ماسٹر کوشل چندر اور ماسٹر پورن چند جی کے ساتھ سیالکوٹ نیاز ریاست کے لئے جائینگے گوروکل کے ڈاکٹر جی بھی ساتھ ہونگے۔ بڑے برہمچاری شری پنڈت سومدت جی آچاریہ اور ناشتری ماسٹر کرمادیتہ جی دیا یام ماسٹر شری ماسٹر جواہر لال جی بی اے ایل ٹی انگریزی ماسٹر کے ساتھ کشمیر کی یاترا کے لئے جائینگے

(۳) گوروکل کے انگریزی ماسٹر بابو ڈال چند جی ایم اے ایل ایل بی کے چلے جانے سے جو جگہ خالی ہوئی تھی اس پر شری بابو جواہر لال جی گپتا بی اے ایل ٹی جو پہلے کئی سکولوں میں بہت کامیاب ہیڈ ماسٹر رہ چکے ہیں آ گئے ہیں۔ شری ڈاکٹر بھدر سین جی ۲۲ جون کو اپنی سیوا کا ایک سال ختم کر کے چلے گئے۔ آپکی الوداع کے وقت سب گوروکل واسیوں کی طرف سے آپکو ایڈریس دیا گیا ان کے ستھان پر اب شری مکند لال جی کو جو ۵ سال تک ڈاکٹری کا کام کر کے ریٹائر ہوئے ہیں اب مقرر کر لیا گیا ہے۔ ان دو تجربہ کار سجنوں کے گوروکل میں پدھارنے سے گوروکل کو بہت لابھ پہنچنے کی امید ہے۔

(۴) یاتراؤں میں برہمچاریوں کے بیوہارک گیان کو بڑھانے کے لئے اچت شکشا کا انتظام رہیگا۔ چھوٹے برہمچاریوں کے ساتھ شاید شری لالہ ہر دیال جی ایم اے ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز رہکر یہ کام کرینگے۔ بڑے برہمچاریوں کے ساتھ شری پنڈت سومدت جی اور شری بابو جواہر لال جی بی اے ایل ٹی رہکر یہ کام کرینگے

(۵) برہمچاریوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے جو سجن گوروکل میں پدھارتے ہیں گوروکل کے انتظام اور ڈسپلن کو دیکھکر پورا اطمینان ظاہر کرتے ہیں

(۶) گوروکل میں پانچ سال سے بلا تنخواہ سیوا کرتے ہوئے لالہ شوبھا رام جی بانپرستھی کا سورگباش ۲۰-۶-۳۶ کو انبالہ اپنے گھر جا کر ہو گیا۔ اس سماچار سے کل واسیوں کو بہت دکھ ہوا۔ آپ اسی سال کے بڑے پرشارتھی سجن تھے (مکھیہ ادھشٹاتا)

شوک سماچار

شری لالہ گنیش داس جی آنند سیالکوٹی پردھان آریہ ٹریکٹ سوسائٹی و اپ پردھان ہریجن سیوک سنگھ و وائس پریذیڈنٹ آریہ سماج ادھار سبھا سیالکوٹ کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی بیٹا بابو بلونت رائے بی اے میڈلسٹ سٹوڈنٹ لا کالج لاہور سنہ ۱۹۱۸ء میں بعارضہ انفلوئنزا شادی کے آٹھ ماہ بعد سرگباش ہو گیا تھا بیٹی شریمتی ساوتری دیوی گرلز گورنمنٹ کنیا ودیالیہ جالندھر کا کل دیہانت ہو گیا۔ شریمتی ایک نابالغ لڑکا اور تین چھوٹی لڑکیاں چھوڑ مری ہے۔ لالہ جی اور دیوی کے سسرال کے وسیع تعلقات کی وجہ سے ارتھی کے ساتھ ہر طبقہ کے انسانوں کا ایک انبوہ کثیر تھا۔ آریہ ہائی سکول اور آریہ کنیا پاٹھ شالہ دیہانت کی خبر سنتے ہی بند کئے گئے تھے بسکول سٹاف اور کنیا پاٹھ شالہ کی ادھیاپکائیں اور کچھ کنیائیں بھی ارتھی کے ساتھ تھیں انتیشٹی سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا ایسے صدمات اور حادثات کے موقعہ پر عام لوگ ایشور سے بے مکھ ہو کر ناستک بن جایا کرتے ہیں۔ لالہ جی نے سنسکار اور پرارتھنا کی سماپتی پر اس وشے میں ایک موثر تقریر کے ذریعہ ایشور پر اپنے اٹل وشواس کا ثبوت دیکر دوسروں کو اس وشے میں ایک اپدیش سنا دی۔ تقریر ان الفاظ سے ختم ہوتی تھی

"ایشور نے جو کچھ کیا ٹھیک کیا۔ جو کرتا ہے ٹھیک کرتا ہے۔ جو کریگا ٹھیک کریگا۔ یہ سب کچھ ہمارے اپنے ہی کرموں کا پھل ہے۔"

(رام لال سیکرٹری آریہ ٹریکٹ سوسائٹی سیالکوٹ)

گوروکل سکشن آریہ سماج سیالکوٹ کا شوک پرستاو

آریہ سماج لالہ گنیش داس (کی) سپتری شریمتی ساوتری دیوی جی کے اکال مرتیو پر اتینت شوک پرگٹ کرتی ہے اور لالہ گنیش داس جی کے ساتھ اس دکھ کے سمے میں ہاردک سہانبھوتی پرگٹ کرتی ہے اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ لالہ جی کو اس دکھ کے سہن کرنے کی شکتی پردان کریں اور دونگت کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔

(سروپ نارائن وکیل جائنٹ سیکرٹری)

آریہ سماج سیالکوٹ کے سماچار

کتھا۔ تینوں ست سنگ بڑی خوش اسلوبی سے چل رہے ہیں۔ اتوار کے ست سنگ میں پنڈت دیو ایند جی مدھر بانی میں ویدک ونئے کے دوسرے حصہ کی کتھا کر رہے ہیں۔ بدھوار کے ست سنگ میں پنڈت بلاقی رام جی شاستری اپنشد کی کتھا کرتے ہیں اور پنڈت بھگوت دت جی دشارد اتوار کے ست سنگ میں ہون یگیہ کے بعد ہون منتروں کی ویاکھیا کر رہے ہیں۔ روزانہ ست سنگ بھی پراتہ ۶ بجے سے ۷ بجے تک سماج مندر میں ہوتے ہیں۔

شدھیاں۔ گت سپتاہ میں ہر رضا ۲۱ تاریخ کو ایک مسلمان عورت مسماۃ جنید اکو اسکی درخواست پر شدھ کیا گیا اور اسکا نام رام پیاری رکھا گیا۔ مورخہ ۱۴ تاریخ کو ایک نوجوان مسلمان کو اسکی درخواست پر شدھ کیا گیا اور اسکا نام کرجند رکھا گیا۔

سائیسیوں کی شدھی۔ پچھلے ماہ جون کی ۲۷ تاریخ کو آریہ سماج مندر میں آریہ سماج کی اور سے ۷۵ سائیسیوں کی شدھی کی گئی تھی اس اوسر پر ۹۰۰ روپیہ کے قریب خرچ آیا اور ۹۲۵ روپیہ کے قریب دھن پراپت ہوا۔ اس دھن میں ۱۰۰ روپیہ شری پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا والے لاہور۔ ۱۰۰ روپیہ دیانند دلت ادھار سبھا ہوشیار پور۔ ۲۰۰ روپیہ شری یت برلا جی معرفت شری لالہ دیوی چند ایم اے پردھان دیانند مکتی فوج ۲۵ روپے دیوان بہادر بدری داس جی ایڈووکیٹ سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور ۲۰۰ روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور ۱۰۰ ان مہانو بھاؤں نے دان دیا باقی دھن بھی چندہ دوارا پراپت ہوا۔ میں آریہ سماج سیالکوٹ کی طرف سے ان سب مہانو بھاوؤں کا شکریہ ادا کرتا

بقایا وہ کیا کہتے ہیں صفحہ ۱۴

بقایا وہ کیا کہتے ہیں صفحہ ۱۴

جو وہ اپنے علاقہ جات میں بانٹ سکیں۔

رسالہ۔ اس سوسائٹی کو کامیابی سے چلانے کیلئے ضروری ہے کہ اسکا اپنا رسالہ ہو جس میں نہ صرف سوسائٹی کے کام آمدن و خرچ کا حساب شائع ہو بلکہ پرچار کا بھی سادھن ہو اور جو بی ویر آریہ بھائی دینا چاہیں بنہایت شکریہ کے ساتھ قبول ہونگی سرپرستی کے لئے مہاتما ہنس راج جی و مہاتما نارائن سوامی سے خط و کتابت ہو رہی ہے اور آریہ سماج کے پرمکھ نیتاؤں سے مل کر صلاح و مشورہ کیا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی اپدیشکوں اور ودوانوں سے بھی خط و کتابت جاری ہے جو سوسائٹی کے لئے ٹریکٹ اور پستکیں آدی لکھیں گے۔

میں آریہ جنتا تھا نیتاؤں سے نویدن کروں گا کہ وہ اپنی تجاویز سے مجھے مطلع کریں یا اخباروں میں بھی وچار پرگٹ کریں۔

پتہ: سنتوش علاولپوری ایڈیٹر پرکاش لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت

سیاہی کے داغ

(۱) کسی بھی لکڑی کی بنی ہوئی چیز پر اگر سیاہی کے داغ پڑ گئے ہوں تو پانی میں نمک گھول کر اس میں کپڑا بھگو کر اس کپڑے سے دھو دینا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے سیاہی کے داغ بالکل صاف ہو جائیں گے۔

(۲) اگر ہاتھ یا انگلیوں پر سیاہی کے داغ لگ گئے ہوں تو لیموں کا رس داغوں پر رگڑنے سے صاف ہو جاتے ہیں

(۳) سن کے کپڑوں پر اگر سیاہی کے داغ پڑ گئے ہوں تو ان داغوں پر چربی یا کوئی دوسری چیز پگھلا کر کچھ دیر کے لئے لگا دیں اور پھر پانی سے اچھی طرح دھو ڈالیں۔ سیاہی کے داغ بالکل صاف ہو جائیں گے۔

(۴) رنگین چیزوں پر پڑے ہوئے سیاہی کے داغ کھٹے دودھ یا کسی سبز ترکاری کے ملنے سے صاف ہو جاتے ہیں۔ داغ پر لیموں کا رس ... کاٹ پانی میں گھول کر لگا دینے سے ... صاف ہو جاتے ہیں۔ تازہ سیاہی کے داغ ... میں نمک ڈال کر رگڑ دینے سے بڑی آسانی سے صاف ہو جاتے ہیں۔ اُبلے ہوئے چاولوں کے ملنے سے بھی یہ داغ دُور ہو جاتے ہیں

تارکول کے داغ ہاتھ میں تارکول کا داغ لگ جائے تو اس داغ پر مٹی کا تیل رگڑنے سے داغ ایکدم صاف ہو جاتا ہے پھر مٹی کے تیل کی بدبو صابن اور گرم پانی سے ہاتھ دھو کر دُور کر دینی چاہیئے

چکنے داغ اگر کسی کپڑے پر چکنائی کا داغ پڑ جائے تو اُسے صاف کرنے کے لئے ایک فلالین کے چھوٹے سے ٹکڑے میں یوکلپٹس کا تیل لگا کر داغ پر مل دینا چاہیئے۔ چکنائی کے داغ پیٹرول لگا دینے اور دھوپ میں رکھ دینے سے بھی ایکدم دُور ہو جاتے ہیں۔

زنگ کے داغ سفید کپڑوں پر پڑے ہوئے زنگ کے داغ کھٹے دودھ کے ملنے اور پھر دھو ڈالنے سے صاف ہو جاتے ہیں۔ سوتی اور سن کے کپڑوں پر ... زنگ کے داغ بھی نمک اور لیموں ... سے صاف ہو جاتے ہیں

اپنے دیش کی بات

ہندوستان کی مالی حالت

۱۹۳۴ء کے مارچ میں گورنمنٹ آف انڈیا کا قرضہ ۱۲۲۳ کروڑ ۹۷ لاکھ روپے تھا اس میں سے ۷۵۷ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ہندوستان کے سرکاری محکمہ ریلوے میں لگا ہے لیکن ریلوے ڈیپارٹمنٹ کا خرچ کاٹ کر آمدنی کا جو روپیہ بچتا ہے۔ اس سے اس کا قرضہ کا سود بھی ادا نہیں ہوتا۔ ۱۹۳۰-۳۱ء میں ۵۳ ۷۷ لاکھ روپیہ بچا تھا تب ۳۲ ۷۲ لاکھ سود کا دینا تھا ۳۱-۱۹۳۲ء میں ۲۲۸ لاکھ بچا تھا تب ۷.۳۳ لاکھ سود دینا تھا۔ ۱۹۳۲-۳۳ء میں ۸ ۲۲۶ لاکھ بچا تھا تب ۲۲۹۱ لاکھ سُود دینا تھا۔ ۱۹۳۳-۳۴ء میں ۶۲ ۴۲ لاکھ بچا تھا تب ۸ ۳۲۵ لاکھ دینا تھا۔ ۱۹۳۴-۳۵ء ۲۷۶۰ لاکھ بچا تھا تب ۸ ۳۲۵ لاکھ دینا تھا۔ ۱۹۳۵-۳۶ء میں ۷۹ ۲۹ لاکھ کی بچت کی امید ہے تب ۳۱۶۹ لاکھ سُود کے دینے کی امید ہے ہندوستان کی مالی حالت کی کیسی خوبصورت تصویر ہے!

سرکار کو شراب سے آمدنی

سب لوگ ایک آواز سے تسلیم کرتے ہیں کہ شراب سے آدمی کا تن من اور دھن کا ناش ہوتا ہے۔ پبلک ہر طرح سے لٹتی ہے لیکن سرکار ہند کو شراب سے اچھی آمدنی ہوتی ہے مسٹر ایں۔ ایچ لائیڈ نے اس سلسلہ میں جو رپورٹ لکھی ہے اُسی سے یہاں پانچ سال کے اعداد دئے جاتے ہیں۔ ۱۹۳۰-۳۱ء ۱۱ کروڑ ۵۲ لاکھ ۳۵ ہزار روپے ۱۹۳۱-۳۲ء ۱۰ کروڑ ۱۹ لاکھ ۹۰ ہزار روپے ۱۹۳۲-۳۳ء ۱۰ کروڑ ۵۲ لاکھ ۷۶ ہزار روپے۔ ۱۹۳۳-۳۴ء ۱۰ کروڑ ۳۵ لاکھ روپے ۱۹۳۴-۳۵ء ۱۰ کروڑ ۷۰ لاکھ ۶۳ ہزار روپے۔ اُوپر کے اعداد سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۳۲ء سے آمدنی بڑھتی ہی جاتی ہے یعنی شراب کا استعمال ہندوستان میں بڑھ رہا ہے

ساڑھے پانچ روپیہ کی ۱۳ کتابیں بالکل

مفت لیجیئے

آنند پتھ ۸/

جسکے دل پسچے آنند کی کھوج ہر دیہ کی شانتی حقیقی سکھ کے متلاشی ہیں اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔ انسان کے جیون کا اُدیش دنیا میں آکر کیا کرنا چاہئے۔ کیسے برتنا چاہئے اور کسطرح رہنا چاہئے۔ دکھ شانتی کیسے مل سکتی ہے آتما۔ پرماتما سرشٹی کے متعلق ایسی باتیں درج ہیں اپنشدوں کے راز ہیں

پوران پول پرکاش ۸/

پورانوں کی تعداد اٹھارہ نہیں۔ پورانوں کی شکش کو وید ورودھ سدھ کیا ہے۔ سناتن دھرمی سدھانتوں کا پورانوں سے کھنڈن آریہ سماجی سدھانتوں کا منڈن۔ پورانوں کے رشیوں اوتاروں اور دیوتاؤں کی لیلائیں کھول کر بیان کی ہیں بینظیر کتاب ہے

کیسے؟

سنئے۔ ودھرمیوں کی طرف سے ہونیوالے آکشیپوں اور حملہ جات کا منہ توڑ جواب دینے والی آریہ سماج کی ایک ماہوار پتر کا کھنڈن سیریز (ویدک میگزین) کے گراہک بن جائیے آپکو صرف ۳ روپے چندہ اور کتابیں لینے ۴/ ڈاک خرچ ارسال کرنا ہوگا۔ یہ رسالہ جنوری ۱۹۳۵ء سے باقاعدہ چھپ رہا ہے اور اس کے ایک ایک نمبر نے مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی ہے آج ہی سوا تین روپیہ منی آرڈر بھیجکر کتابیں مفت لیجیئے ساتھ ہی کھنڈن بھی مفت میں پڑھیئے

ماہتیشی جی کی تصانیف

مورتی پوجا کی حقیقت	۴/
اوتار فلاسفی کی دھجیاں	۴/
آریہ سماج کیا ہے	۴/
ویدک دھرم کی فضیلت	۴/

ماہتیشی جی کی تصانیف

اذکار ستوتر منڈی	۲/
جام محبت	۳/
راز مسرت	۲/
مشعل ہدایت	۲/
پریم مرلی	۸/

گرہستھ گیتا ۸/

گرہستھ کے متعلق دھارمک سماجک اور ویدک نقطہ نگاہ سے ایسی ایسی راز کی باتیں لکھی ہیں کہ جنہیں پڑھکر ایک گرہستی گرہستھ کو سچے معنوں میں سورگ بنا سکتا ہے اور وہ باتیں بھی لکھی ہیں جن سے عورت کی فطرت کو سمجھا جا سکتا ہے جو شادی کرنیوالے ہیں یا کر چکے ہیں انکو یہ کتاب مشعل ہدایت کا کام دیگی ایکبار خرید کر وہ اسے کبھی جدا ہونا پسند نہ کرینگے بلکہ جس سے ملینگے کتاب کی تعریف کرینگے۔ جلد منگوائیے۔ (زیر اشاعت)

وید سمپتی ۸/

وید چار ہیں یا ایک۔ وید چار رشیوں پر کیوں آتارے گئے۔ وید دنیا کے آغاز میں آئے۔ وید ایشوری گیان ہیں وید ہسٹریکل ڈاکومنٹ نہیں۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید میں جیون سے سمبندھ رکھنے والی تمام سنسکاروں کا ذکر نیز ودھرمیوں کی اور سے کئے جانے والے آکشیپوں کا منہ توڑ جواب یہ ایسی پستک ہے جو ہر ایک آریہ کے پاس رہنی چاہئے (زیر اشاعت)

پتہ: منیجر کھنڈن سیریز کچا ابت روڈ لاہور

سنسار اُنتی کی اور

ایک عجیب قسم کی توپ

ایک نہایت زبردست توپ تیار ہوئی ہے جو ایک منٹ میں ۱۵ گولے چلا سکیگی اور ہر ایک گولہ ۲۰ ہزار فٹ کے فاصلہ تک مار کریگا اور ہر ایک گولہ ۳۰ ہزار فٹ کے فاصلہ تک مار کریگا اس کے باوجود اس کی خوبی یہ ہے کہ اگر اس توپ کی نالی پر پانی کا بھرا ہوا گلاس رکھدیں اور اسے چلا دیں تو پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں گرے گا۔

تصاویر کو بے تار برقی سے بھیجنا

کیمرہ میں ایک نئی عجیب جرمن ایجاد کی مدد سے اپنی تصاویر بذریعہ تار برقی اپنے اخبارات کو بھیج سکتے ہیں۔ اس ایجاد کو جو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائی جا سکتی ہے۔ ایک پرائیویٹ فرم نے جرمنی کے افسران ڈاک خانہ کے تعاون سے بنا کر تیار کیا ہے۔ اسے دو سوٹ کیسوں میں آسانی سے اٹھا کر لے جایا جا سکتا ہے اور اسے درست کر کے استعمال کے قابل بنانے کے لئے چند منٹ لگتے ہیں۔

ہوا کے بہاؤ کو دکھلانیوالی فلم

رائل سوسائٹی کی سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر ایک ایسی فلم دکھلائی گئی جو کہ حرکت کرنے والے موڈل ایرکرافٹ کے گرد ہوا کے بہاؤ کو دکھلاتی تھی۔ جس وقت موڈل کے اوپر سے چنگاڑیاں نکلتی ہیں تو ہوا ظاہر ہو جاتی تھی۔ حال ہی میں جو تجربے کئے گئے۔ انہوں نے گرم ہوا کے چھوٹے چھوٹے داغوں کے سایہ کو ہوائی لہر کے ساتھ نقل و حرکت کرتے ہوئے ایسے طریق سے دکھلا دیا ہے کہ ان کا فوٹو لیا جا سکتا ہے فلم صاف طور پر ذیل کی باتوں کی رغبت کی نوعیت کو دکھلاتی ہے۔

(۱) پروں کے نیچے باندھے جانا
(۲) پروں کے پھڑپھڑانے کا اثر
(۳) مالیکولی ذرات کے راستہ میں مزاحمت کا کمزور ہونا۔

متحرک فلمی سکرین

متحرک تصاویر (فلموں) کی طرح اب متحرک فلمی سکرینیں بھی تیار ہو گئی ہیں۔ یہ سکرین اس وقت

سواستھ رکھشا

تمباکو کے بد اثرات

نمبر ۲

(از شریمان ڈاکٹر پھیندن لال صاحب ایم ڈی)

نمبر ۲ - ایک کٹورہ میں کسی جانور کا تازہ خون بھر کر ایک آدمی تمباکو کھا کر اس میں پیک تھوک دے۔ آپ دیکھیں گے کہ کچھ عرصہ میں وہ خون سرخ ذرات چھوڑ کر زردی مائل پانی میں تبدیل ہونے لگیگا۔ تب آپکو اس بات کے تسلیم کرنے میں کوئی تامل نہ ہوگا کہ تمباکو سے خون رقیق اور زردی مائل ہو جاتا ہے۔

یہ سب جانتے ہی ہیں کہ جسم انسانی میں خون ہی پر صحت کا دارو مدار ہے۔ دماغ - دل - جگر تلی غرضیکہ سب ہی اعضا کی پرورش کا انحصار اچھے خون پر ہے اور جسم میں خون کی ہی کمی بیشی پر قوت مردمی کا دارومدار ہے تو تمباکو استعمال کرنے والے سینکڑوں مریض اگر قوت باہ کے متلاشی ہو کر حکیم ڈاکٹروں کے دروازہ کھٹکھٹاتے پھریں تو تعجب ہی کیا ہے

نمبر ۳ - کچھ عرصہ ہوا کہ ملک فرانس کی طبی مجالس کے ایک سرگرم ممبر نے وہاں کے ایک مشہور اخبار میں تمباکو کی مضرات کی نسبت محققانہ طور پر یہ مضمون شائع کیا تھا کہ تمباکو نوشی کی کثرت سے اس ملک میں سرطان لب دیوانگی اور فالج وغیرہ امراض کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ ایسا ہی انگلستان - فرانس اور امریکہ کے بڑے بڑے ڈاکٹروں کا یہ یقینی خیال ہے کہ شراب و تمباکو نوشی کی کثرت سے ان ممالک میں عصبی امراض خصوصاً مرض فالج کی بہت زیادتی ہوئی ہے۔ اور ملک جرمن کے ڈاکٹر صاحبان تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ ان کے ملک میں ۱۸ سے ۳۰ برس کی عمر کے جو لوگ مرتے ہیں ان میں سے نصف محض کثرت تمباکو نوشی سے ہلاک ہوتے ہیں۔

نمبر ۴ - ہندوستان میں بھی طبابت پیشہ اصحاب کو تمباکو سے پیدا شدہ امراض کے مریضوں کے دیکھنے کا اکثر موقع ہوتا رہتا ہے لیکن چونکہ یہاں اس کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا جاتا ہے۔ اس لئے صحیح تعداد معلوم نہیں ہوتی۔ دل دماغ و معدہ و پھیپھڑوں پر تمباکو کا بہت برا اثر ہوتا ہے چنانچہ تمباکو نوشی سے دل دھڑکنے لگتا ہے اور کمر درد ہو جاتا ہے۔ جب تمباکو کا زہریلا اثر تیز ہوتا ہے تو دل کی حرکت بند ہو جاتی ہے اور آدمی مر جاتا ہے۔ اختلاج قلب کے سو مریضوں میں سے ۹۰ فیصدی ایسے ہوں گے۔ جن میں اس مرض

کا سبب صرف تمباکو نوشی ہوگا۔ اسی طرح سے امراض دماغی میں درد سر۔ دوران سر۔ بیخوابی۔ ضعف حافظ اور ضعف بصارت اکثر تمباکو نوشی سے واقع ہوتے ہیں۔ ڈاکٹروں کو کثرت تمباکو نوشی کے سبب ضعف حافظہ اور ضعف بصارت کے مریض بہت دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس مرض کو ڈاکٹری میں ٹوبیکو ایمبلی اوپیا کہتے ہیں

پرانی کھانسی جس کی آجکل بہت شکایت بڑھ رہی ہے اور کبھی کبھی یہ تپ دق کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ زیادہ تر تمباکو نوشی کے نتیجہ کے طور پر پیدا ہوتی ہے۔

چونکہ تمباکو سے آنتوں کے عضلاتی ریشہ جات ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے قبض کی شکایت ہو جاتی ہے اور معدہ میں ضعف ہو کر ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔

اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ قوت باہ کے متلاشی مریض مقوی ادویات کھاتے ہیں اور ساتھ ہی تمباکو نوشی کی عادت جاری رکھتے ہیں تو ان کو دوا سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ لیکن جب تمباکو بند کر دیا تو اسی دوا سے کافی فائدہ ہوا۔

نمبر ۵ یورپ اور امریکہ میں تمباکو کے کارخانوں میں یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ان کارخانوں میں کام کرنے والے لوگ ضعیف، کمزور اور زرد رنگ کے ہوتے ہیں اور ان میں سے بہت کم ایسے ہوتے ہیں جو لمبی عمر حاصل کرتے ہیں

نمبر ۶ کولمبیا یونیورسٹی کے ڈاکٹر مبلاق صاحب نے طلباء پر اس کے اثر کی جانچ کی اور تحقیقات سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔

کلارک کالج میں ۲۰۱ طالب علموں سے ۴۶ فی سینکڑہ (تمباکو) پینے والے تھے اور ۵۴ فیصدی تمباکو سے پرہیز کرنے والے اب سالانہ امتحانات کے نتائج پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ تمباکو کو نہ استعمال کرنے والے طلباء میں سے ۵۸ فیصدی کو یونیورسٹی میں سے انعامات اور سکالرشپ ملے جبکہ تمباکو پینے والوں میں سے صرف ۸ فیصدی کو ہی مل سکے

نمبر ۷ یہ تو عام کاشتکار جانتے ہیں کہ تمباکو جس زمین میں بویا جاتا ہے وہ بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ لیکن دوسرے ممالک میں اس بات کی باقاعدہ جانچ کی گئی تو معلوم ہوا کہ تمباکو کی کاشت سے زمین کی اپجاؤ طاقت کم ہو جاتی ہے اور اس کے بعد جو اناج بویا جاتا ہے۔ اس کے اندر بھی پران شکتی (یعنی طاقت دینے والا مادہ) بہت کم ہو جاتا ہے اور ایسا اناج اگر مدت تک استعمال کیا جائے تو بال بہت جلد سفید ہو جاتے ہیں۔ دانت کمزور اور ہلنے لگ جاتے ہیں۔

نمبر ۸ یہ بات صحیح ہے کہ تمباکو پینے سے جو نقصان پہنچتا ہے وہ پینے والے تک ہی محدود ہو بلکہ اس کا اثر امراض کی شکل میں اسکی اولاد تک جاتا ہے اور جو وقت تمباکو پیا جاتا ہے اس کا دھواں پاس بیٹھنے والے پر بھی اثر کرتا ہے۔ پھر کرہ ہوائی میں مل کر موجب امراض ہوتا ہے

نمبر ۹ مہذب دنیا میں یہ بات اب تسلیم کی جانے لگی ہے کہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج مہلک امراض مثلاً نمونیہ ہیضہ۔ تپ دق وغیرہ میں خاص فوقیت رکھتا ہے۔ یہ بات مشاہدہ میں آچکی ہے کہ جو اشخاص تمباکو کو استعمال کرتے ہیں ان پر ہومیوپیتھک دوا کا اثر بہ نسبت ان لوگوں کے جو تمباکو نہیں استعمال کرتے دیر میں ہوتا ہے۔ تو تمباکو کو استعمال کرنے والے بعض اوقات مہلک امراض کے چنگل میں پھنسکر اس موقعہ پر لقمہ اجل بن سکتے ہیں جبکہ تمباکو کا پرہیزگار ہومیوپیتھک علاج سے اپنی جان بچا سکتا ہے

ڈابر (ڈاکٹر ایس - کے - برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور ولاتانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

ملیریا کا حملہ شروع ہو گیا

سٹار ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK REGD

جوڑی تاپ

تپ لرزہ اور طحال کی دوا Regd

سے واقف نہ ہو

ملیریا اور باری کے بخار کیلئے یہ اکسیر ہے تین چار خوراک پیتے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار کا بند ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے خون گاڑھا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے ملیریا کے لئے اس کے مقابلہ میں کوئی دوسری دوا مفید نہیں۔ نقلی دوا سے ہوشیار قیمت بڑی شیشی بندرہ آنہ ڈاک محصول دس آنہ چھوٹی شیشی آٹھ آنہ ڈاک محصول ۷ر

ڈابر بھاسکر لون چورن Regd

ہاضم اور بھوک بڑھانیوالا

یہ باترکیب تیار ہوا ہے۔ اس کے استعمال سے بادگولہ بدہضمی اور بھوک کی کمی وغیرہ عوارض جاتے رہتے ہیں۔ روزانہ استعمال سے کسی مرض میں مبتلا ہونیکا احتمال نہیں رہتا۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے

قیمت آٹھ آنہ ڈاک محصول دس آنہ ۱۰ر

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

(۱) لاہور کے ایجنٹ: منیجر پیسہ اخبار (۲) امرتسر کے ایجنٹ: ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

PRAKASH LAHORE

کرنونتو وشوم آریم

سالانہ چندہ ۵

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۶ | اتوار ۲۶ ساون سمت ۱۹۹۳ | مطابق ۹ اگست ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۱

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترयामی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا ادیت رہنا چاہیئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک انتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے۔

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے بلکہ سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہیئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

بھلے کی بات

ہندوؤں سے

ایک ہی پتا کے ہم پران پیارے پتر سبھی
جان ایسے دینوں کا ترادر نہ کیجئے
بھید بھاؤ بھول۔ اپناؤ اب ایکتا کو
آپس کے میل دوارا پریم امرت پیجئے
ورش کے ہتارتھ پران تک دینے والے
گاندھی جی کی بات کو ارشیہ مان لیجئے
ہندو! بھلائی یدی بھارت کی چاہتے ہو
من سے اچھوت پن دور کر دیجئے

اچھوتوں سے

ایک انورودھ ہے اچھوت بھائیوں سے میرا
شدھ رہو۔ گندگی کو دور کر دیجئے
سوچھ آن وستر کا سدپیوگ کرو
امش آہار چھوڑو مدرا نہ پیجئے
سبھیتا کی دوڑ میں نہ پیچھے رہو آگے بڑھو
بالکوں کو شکشت سیوگیہ بنا لیجئے
کارن گھرنا کا اب جس کا رہے دوارا
اچت اپائے سوچ وہی کام کیجئے

...ed by eGangotri

اُپنشد گاتھا

منڈک اُپنشد

دوسرا کھنڈ

ویدوں میں جو سینہ بھاشن اور اگنی ہوتر آدی کرم لکھے ہیں - ان پر آچرن کرنا سچائی سے پریم کرنے والے ہر ایک منش کا کرتویہ ہے ان کرموں کو جو نیم پوروک کرتا ہے - وہ سدگتی کو پراپت ہوتا ہے۔

اگنی میں گھرت کی آہوتیوں سے اگنی ہوتر کرتا کرتویہ کرم ہے - پورنماسی - چاترماس کے یگیہ بھی اوشیہ کرنے چاہئیں - جس کے گھر میں اتتھی ستکار نہیں ہوتا - جو ٹھیک سمے پر ہون نہیں کرتا اور جو شردھا پوروک یگیہ نہیں کرتا - اس کے اگنی ہوتر آدی کاریہ نشپھل ہو جاتے ہیں۔

جو پرش اگنی کی سات پرکار کی چمکتی ہوئی لپٹوں میں آہوتیاں دے کر ٹھیک سمے پر یگیہ کرتا ہے - وہ یش اور کیرتی کا بھاگی بنتا ہے اور پرماتما کو پراپت کر لیتا ہے

پرنتو کیول یہ یگیہ ہی منش کو پرم تک نہیں پہنچا سکتے - ان کے ساتھ سب قدگین اور بھگتی کی بھی اوشیکتا ہے - جو منش کیول یگیہ کی پرشنسا ہی کرتے ہیں اور انہیں ان سے اپنے کو پنڈت مانتے ہیں اور یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ کرتارتھ ہو گئے ایسے راگ پوروک کرم کرنے والے پرماتما کو نہیں جان سکتے - ایسے پرش بار بار جنم لیتے اور بار بار مرتیو کو پراپت ہوتے ہیں۔

جو منش یگیہ اور کنوئیں آدی آرام کے سادھن بنانے کو ہی سب سے اتم کرم سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان سے ادھک کلیان کرنے والا اور کوئی بھی کرم نہیں - وہ سورگ کے سکھوں کو بھوگ کر پھر منش جنم میں آتے ہیں۔

کنتو جو تپ اور شردھا کو دھارن کرکے بن میں رہتے ہیں جو شانت اور ودوان ہیں اور جو بھکشا ورتی دھارن کرتے ہیں وہ نشپاپ ہو کر اوناشی پرم پرش کو پراپت کرتے ہیں۔

جو براہمن گیان پراپت کرنا چاہتا ہے - اسے اُچت ہے کہ کسی وید کے گیاتا اور برہم کے جاننے والے گورو کے پاس جائے اور ستھر چت ہو کر شانتی دھارن کرکے اس ودوان گورو سے برہم ودیا پراپت کرے اور سچیہ اوناشی پرماتما کو جانے۔

پرکاش میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

ویدامرت

رگ وید — اوم — یجروید

سام وید — اتھرووید

शर्मास्यवधूतꣳ रक्षोऽवधूता अरातयोऽदित्यास्त्वगसि
प्रति त्वादितिर्वेत्तु। धिषणासि पर्वती प्रति त्वादि-
त्यास्त्वग्वेत्तु दिवस्कम्भनीरसि धिषणासि पार्वते-
यी प्रति त्वा पर्वती वेत्तु ॥ १९

(پہلا ادھیائے منتر ۱۹ رشی پرمیشٹھی پرجاپتی اگنی دیوتا)

لفظی ترجمہ (یگیہ) (شرم) راحت دینے والا (اسی) ہے (رکھش) خود غرض لوگوں کو (اودھوتم) ناش کرنے والا (اور) (اراتیہ) کنجوسوں کو (اودھوتا) فنا کرنیوالا (اسی) ہے - اور پھر یگیہ (ادتیا) زمین یا انترکش کے لئے (توک) توچا کی مانند (اسی) ہے (ادیتی) یگیہ کرنے والا کِسان (توا) اس یگیہ کو (پرتی ویتو) اچھی طرح جانے پروتی (بہت گیان دینے والی (دھشنا) وید بانی (بھی یگیہ) (اسی) ہے (توا) اس وید بانی کو (جو) (ادتیا) زمین کے لئے (توک) توچا کی مانند (اسی) ہے - (پرتی ویتو) ہم جانیں - (دھشنا) وید بانی (دوہ) سورج وغیرہ لوکوں کو (سکمبھنی) قابو میں رکھنے والی اور (پاروتی) بادل کی لڑکی یعنی بارش کی مانند (اسی) ہے (توا) اس وید بانی کو (پروتی) جس کا حاصل کرنا بڑے لیش کو بڑھاتا ہے - (پرتی ویتو) ہم جانیں -

تشریح سچدانند پرمیشور کا یہ اپدیش ہے کہ خود غرض کنجوس اور گنہگار لوگوں کے ناش کرنے سے دنیا میں بہت فائدہ ہوتا ہے - کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو کوئی آدمی بھی بے کھٹکے نیک کام نہیں کر سکتا - یگیوں کے لئے وید میں ہدایت کی گئی ہے وہ سب پرتھوی آکاش وغیرہ لوکوں کی توچا کے سمان ہیں یعنی جیسے کھال انسان کے جسم کی حفاظت کرتی ہے ویسے یگیہ بھی ان کی حفاظت کرتے ہیں - حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ جس جس کام کے لئے پرماتما نے ان لوکوں کو رچا ہے ان کاموں کو سر انجام دینے میں یگیہ ان کی مدد کرتے ہیں - لیکن یگیوں کے طریقہ کو ٹھیک ٹھیک سمجھنا بغیر ویدوں کے ممکن نہیں - اس لئے بار بار یہ تاکید کی گئی ہے کہ وید بانی کو جس میں سارے لوکوں کو باقاعدہ چلانے کے اصول درج کئے گئے ہیں اور جو بارش کی طرح سب انسانوں پر امرت برساتی ہے - اس کو اچھی پڑھیں اور پڑھا دیں تاکہ سنسار کا کلیان ہو -

بواسیر کی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد - کھجلی - خون کا زائل ہونا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے قیمت ۸/ محصول ۸/

کیلاش انجن (رجسٹرڈ)

یہ بے نظیر سرمہ محافظ چشم - جملہ امراض چشم کو دور کرنے میں جادو کا اثر رکھتا ہے تین ہفتے کے باقاعدہ استعمال سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا نئی بصارت آ گئی - قیمت فی شیشی فی تولہ عمر محصول ۸/ کل ۱/۸/۔ تین شیشی معہ محصول دو روپیہ بارہ آنہ

مینیجر کیلاش فارمیسی فتح گڑھ چنیوٹ
ضلع مظفر گڑھ پنجاب

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں میں جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے جسے سیلان الرحم یعنی لیکوریا کہتے ہیں میرے پاس اس کی نہایت ہی مجرب آزمودہ دوائی سنیاسی کایا پلیٹ موجود ہے جس سے بیشمار دکھی بہنیں فائدہ اٹھا چکی ہیں قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ "سنیاسی اکسیر" ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا جادو نما اور آخری علاج جن کی چند خوراک ہی ان نامراد امراض کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ دیتی ہیں - جہاں ہر قسم کے علاج اور انجکشن بھی فیل ہو چکے ہیں - وہاں پر کامیاب ثابت ہو چکی ہیں - ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں قیمت اکسیر آتشک ۲/ ڈھائی روپیہ اکسیر سوزاک ۲/

بابو روی نندن اوویر ہوادہ براستہ
موزنزہ ضلع انبالہ

چنے ہوئے پھول

(۱) گیان اور انوبھو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہو سکتے ہیں - انوبھو کے بغیر گیان کا بوجھ ہے اور گیان کے بغیر انوبھو اندھا ہے - گیان ابدھی پر منحصر ہے - انوبھو پرسے اور بدھی دونوں کا سہارا لیتا ہے - دوم بھی گیان ہے - جس نے گیان پراپتی کے لئے انوبھو کو سادھن بنایا ہے۔

---

(۲) سچے طالب کی تین نشانیاں ہیں - اول سہن شیلتا پرتھوی کی طرح (۲) دوم فراخ دلی ندی کی طرح - سوم دیالتا ہادلوں کی طرح جب یہ تینوں گن ہوں - تب ہی پربھو کو پراپت کر سکتا ہے۔

---

(۳) یہ دس سنسکار موکش کے دینے والے ہیں (۱) ستیہ - (۲) سنتوش (۳) سیوا (۴) سمرن (۵) شومتی - (۶) ست سنگ (۷) کشما (۸) سہن شیلتا (۹) سمتی (۱۰) ست گورو کی شنکا۔

---

(۴) پانچ چیزیں سنسار میں کمیاب ہیں (۱) ست گورو (۲) سومتی (۳) ایشور دھرم اپدیشک ہستر (۴) پربھو دھرم شکشک ماتا پتا (۵) یتی مان راجہ۔

---

(۵) نیچے لکھے چار قسم کے آدمیوں سے ہمیشہ خبردار رہنا چاہیئے۔
(۱) جھوٹ بولنے والے سے (۲) مورکھ سے (۳) کنجوس اور لوبھی سے (۵) نیچ ہردے والے سے۔

---

(۶) بانی کے مون سے من کا مون کہیں بڑھ کر ہے مون کی خواہش خود بخود ہونی چاہئے اور اسے کبھی سوبھاوک - مون کے لئے زبردستی کرنا صرف من کے ساتھ جنگ کرنا ہے - یہ تو ایک طرح کی ورزش ہوگی - اگر سدیہ میں شقی ہوگی تو مون اپنے آپ ہی آ جائیگا۔

---

(۷) چاہے ہم شہر میں رہیں یا ہمالیہ کی گپھا میں - اگر چت ستھر نہیں تو ہمارے لئے دونوں یکساں ہیں بہت دور نرجن جنگل میں چلے جاویں ہمارے اپنے خیالات ساتھ ہی جائیں گے کیونکہ من تو وہی رہیگا بات نئی آمنے سے حاصل ہوگی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

یونان میں مارشل لا

ایتھنز ۵ راگست۔ کمیونسٹوں نے ایک ایک نہایت خطرناک تحریک شروع کر رکھی ہے جس سے ڈر ہے کہ ملک میں خونریزی نہ ہو جائے۔ خطرے کو محسوس کرتے ہوئے گورنمنٹ نے بادشاہ کی منظوری سے مارشل لا کا اعلان کر دیا ہے۔ چیمبر توڑ دی گئی ہے گورنر نے اپنے اختیارات سے بجٹ پاس کر لیا

شملہ ۳ راگست۔ ملک معظم باجلاس کونسل نے ایک آرڈر جاری کیا ہے کہ موجودہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل آئندہ ۲۴ ر اکتوبر کو توڑ دی جائے گی۔ بشرطیکہ گورنر اسکی معیاد میں توسیع نہ کرنا چاہیں۔ کیونکہ انہیں ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء تک توسیع کرنے کا اختیار ہے

سرحدی گاندھی واردھا پہنچ گئے

واردھا ۔ ۴ ر اگست۔ سرحدی گاندھی عبد الغفار خاں آج صبح ساڑھے گیارہ بجے مسافر گاڑی سے یہاں پہنچے۔ لوگوں کے ایک بھاری ہجوم نے سٹیشن پر آپ کا استقبال کیا۔ سیٹھ جمنا لال بجاج اور مسٹر مہادیو ڈیسائی سرحدی گاندھی سے بغلگیر ہوئے۔

بہار میں سیلاب کی تباہ کاریاں

پٹنہ ۔ ۴ راگست۔ چھپرا سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیلاب کی وجہ سے دھار ولی رگھناتھ پور اور کبھنی کے لوگ سخت تکلیف میں ہیں۔ بابو راجندر پرشاد پریذیڈنٹ بہار سنٹرل ریلیف کمیٹی نے ان سیلاب زدوں کی امداد کے لئے ۳۰۰ روپیہ منظور کیا ہے

افغانستان کے انگوروں کا بائیکاٹ

ٹرالہ ۔ ۳ راگست۔ افغانستان میں ہندوؤں اور سکھوں پر جو مصائب نازل ہو رہے ہیں ان کے دور کرنے کیلئے سردار کلبیر سنگھ ریٹائرڈ انجینئر پٹیالہ نے ایک تجویز پیش کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ ہر سال افغانستان اور بلوچستان سے تقریباً ۱۰ لاکھ روپے کا انگور آتا ہے اگر کم از کم دو سال کے لئے اس کا بائیکاٹ کر دیا جائے تو دیکھیں کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

ریلوے ورکشاپوں سے ۵۰۰ آدمی نکالے جائیں گے

لاہور ۔ ۴ راگست۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے باخبر حلقوں میں یہ افواہ گشت لگا رہی ہے کہ محکمہ ریلوے لوکو ورکشاپ اور کیریج ورکشاپ کے ملازمین پر بھی تخفیف کا کلہاڑا چلنے والا ہے اور عنقریب دو ورکشاپوں سے بالترتیب ۲۰۰ اور تین سو ملازمین تخفیف کا نشانہ بن جائیں گے

۴۰ ہزار حبشی سپاہیوں کا عدیس ابابا کیطرف کوچ

پورٹ سعید ۔ ۵ راگست ایک معتبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ راس کاسا کے دوسرے لڑکے ڈیجازوونڈواسو کی زیر کمان ایبے سینیا کی فوج اور اطالویوں کے درمیان جھیل ٹانا کے اردگرد گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ شمالی مغربی محاذ پر عمرو نے ساٹھ ہزار فوجی سپاہیوں کی از سر نو تنظیم کر لی ہے اور اب وہ ۴۰ ہزار فوجی سپاہیوں کے ہمراہ ڈیسی اور عدیس ابابا کی طرف بڑھ رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے بہت سی اطالوی چوکیوں پر حملہ کر کے انہیں تباہ کر دیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عدیس ابابا حال ہی کے حملوں کے دوران میں حبشی فوج نے بارود کے بھاری ذخیرہ۔ بہت سی توپوں اور مشین گنوں پر قبضہ کر لیا۔

برمی پولیس میں عورتوں کی بھرتی

رنگون ۔ ۴ راگست۔ مس نکل جو شر نے جو برما کی پہلی عورت پولیس انسپکٹر ہیں بنگال کونسل آف وومن کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عورتوں کی پولیس میں بھرتی ہونی ضروری ہے

ہندو ساہوکار کا قتل

خانیوال ۔ ۴ راگست۔ پچھلے دنوں علاقہ تھانہ تلمبہ میں ایک ہندو ساہوکار کو چند زمینداروں نے قتل کر دیا

مسلمان نے ہندو کو دن دہاڑے قتل کر دیا

کالاباغ ۔ یکم اگست۔ بیان کیا جاتا ہے کہ صاحب رام اپنے سسر کے بھائی کے ساتھ دکان کرتا تھا ایک مسلمان نے اس سے کچھ روپے مانگے اور اس کے انکار کرنے پر اس نے دن دہاڑے دوپہر کے وقت اسے گولی سے اڑا دیا۔ دوسرے دن قتل کی خبر صاحب رام کے گھر والوں کو ہوئی تو انہوں نے میانوالی پولیس کو اطلاع دی اسی وقت پولیس موقعہ پر پہنچ گئی اور لاش کو قبضہ میں لے کر اسے پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا۔ ملزم حملہ آور مفرور ہے۔ پولیس زبردست تفتیش کر رہی ہے

ڈاکٹر خان صاحب کا اعلان

بنوں ۔ ۳ راگست۔ رات کو پارلیمنٹری بورڈ کے زیر اہتمام موتی لال پارک میں ایک عظیم الشان پبلک جلسہ ہوا۔ ڈاکٹر خان صاحب نے اعلان کیا کہ اگر پارلیمنٹری بورڈ کے امیدوار انتخاب میں کامیاب ہو گئے اور فرقہ پرستوں کو شکست ہوئی تو ہم کونسل میں جا کر ہندی گور کھی کے ایک سرکلر کو منسوخ کرا کر دم لیں گے۔

یو پی میں سیلاب کی تباہ کاریاں

لکھنؤ ۔ ۳ راگست۔ مسلسل اور زبردست موسلا دھار بارش کی وجہ سے یو۔ پی کے تمام دریاؤں میں طغیانی آئی ہوئی ہے اناؤ دریائے گنگا کا پانی ۲ فٹ چڑھ گیا ہے۔ گومتی میں مزید آٹھ انچ اضافہ ہو گیا ہے اور گوگرہ کا پانی ایک فٹ چڑھ گیا ہے۔ دریائے سائی میں پانی ایک فٹ روزانہ کی رفتار سے چڑھ رہا ہے۔ ضلع اناؤ کے لوگ سخت مصیبت میں ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ایک طرف گنگا ہے۔ دوسری طرف سائی۔ دو سو گاؤں سیلاب کی زد میں ہیں اور نصف درجن آدمی اور بے شمار مویشی یا تو دریائے گنگا میں ڈوب مرے ہیں یا بہہ گئے ہیں۔

آریہ میرج بل کی سیلکٹ کمیٹی کا اجلاس

شملہ ۳ راگست۔ ڈاکٹر کھارے کے آریہ میرج بل کی سیلکٹ کمیٹی کا اجلاس کل ہو گا۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ اسمبلی کے اجلاس سے اتنا عرصہ پہلے ایک غیر سرکاری بل کی سیلکٹ کمیٹی کا اجلاس بلایا گیا ہے

پیگو میں ۸۰ سٹال والوں کی ہڑتال

رنگون ۔ ۲ راگست۔ پیگو بازار کے تقریباً اسی سٹال والوں نے اس میونسپل آرڈر کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر سٹرائیک کر دی ہے کہ وہ جس جگہ بیٹھتے ہیں۔ وہاں سے ہٹ جائیں

وزیر ہند کیطرف سے مایوس کن جواب

کلکتہ ۔ ۴ راگست۔ آج گورنمنٹ بنگال نے ایک اعلان جاری کیا ہے کہ جب تک مختلف فرقوں کی یہ خواہش نہ ہو کہ کمیونل ایوارڈ میں ترمیم کی جائے۔ گورنمنٹ اس میں تبدیلی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ گورنمنٹ اب اس پالیسی کو ترک نہیں کرنا چاہتی۔ اسلئے میموریل میں جو پیچیدہ سوال اٹھائے گئے ہیں اس مرحلہ پر انہیں معرض بحث میں لانے سے کوئی مفید مطلب حاصل نہ ہو گا۔

برما بوٹ ورکس میں مزدوروں کی ہڑتال

رنگون ۲۰ راگست۔ برما بوٹ ورکس کا تقریباً تمام برمی کارکن جو کہ جوتیوں کے تلے بنانے والی واحد فیکٹری ہے۔ چند دن سے ہڑتال کئے ہوئے ہیں

جاپان اور ہندوستان کے درمیان تجارتی معاہدہ

شملہ ۔ ۳ راگست۔ ہندوستان اور جاپان کے مابین تجارتی معاہدہ کی بات چیت کرنے کے لئے مسٹر سٹوارٹ اور مسٹر یوزاوا کے درمیان ملاقات کی تاریخ کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند اپنے مشیروں کی رائے پر روئی اور کپڑے کے علاوہ معاہدہ میں دیگر چیزوں کو شامل کرنے پر زور دے رہی ہے۔ لیکن جاپانی ڈیلیگیٹ اس کے حق میں نہیں ہے

مشہور جہاں طاقت بخش

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون قبض۔ معدہ دست پا کی سوزش احتلام بیخوابی۔ چینی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن تندرست اور طاقتور رہتا ہے قیمت چالیس گولیاں کی ایک ڈبیہ ایک روپیہ نیو بسکٹ واری روغن کسی بھی وجہ سے عضو مخصوص میں آئی ہوئی کمزوری کجی لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر از سر نو بدن میں طاقت آتی ہے۔ فی ڈبیہ ایک روپیہ

مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

لاہور کے لئے ایجنٹ چاہئے قواعد آسان ہیں

ودیشوں میں ہل چل

سرکاری فوج کے ۱۹۱ سپاہی ہلاک

بارسیلونا ۱۵ اگست۔ باغیوں اور سپین گورنمنٹ کی فوج کے درمیان لڑائی میں بارسیلونا میں سرکاری فوج کے ۱۹۱ سپاہی ہلاک ہو گئے ہیں ان میں سے ۳۹ کی شناخت نہیں ہو سکی۔

برطانوی ہوائی جہازوں پر گولیاں

جبرالٹر ۱۵ اگست۔ سرکاری اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سپین گورنمنٹ کے جنگی جہازوں نے دو برطانوی ہوائی جہازوں پر جو جبرالٹر سے انگلستان جا رہے تھے۔ اس خیال سے گولی چلا دی کہ یہ باغیوں کے ہوائی جہاز ہیں۔

برطانیہ سپین کے معاملات میں دخل نہیں دیگا

لندن۔ فرانس گورنمنٹ کا برطانیہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے اس میں اس تجویز کو منظور کر لیا گیا ہے کہ برطانیہ سپین کے معاملات میں مداخلت نہ کرنے کے اصول کو تسلیم کرتا ہے

ہزاروں جنگجوؤں نے عدلیس ابابا کو گھیر لیا

پیرس ۱۳ اگست۔ نہایت معتبر ذرائع سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہزاروں جنگجوؤں نے عدلیس ابابا کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے اور شہر کے اردگرد درختوں کے جھنڈوں میں چھپ کر مختلف اطراف سے شہر پر حملہ کر رہے ہیں

یروشلم کے مفتی اعظم کا قتل

(یروشلم ۱۳ اگست) بیان کیا جاتا ہے کہ یہاں کے سفتیوں کے سردار امام اعظم کو نوجوان مسلمانوں نے قتل کر دیا ہے۔ لوگوں کو شبہ ہے کہ قتل کی وجہ سیاسی معلوم ہوتی ہے اس واقعہ سے چار اشخاص کا تعلق ہے

گورنمنٹ سپین اور باغی

برسلز۔ ۱۳ اگست۔ گورنمنٹ سپین اور وہاں کے باغیوں نے بہت سے اسلحہ کے لئے بلجیم کو آرڈر دئے ہیں۔ آج شام کو بلجیم کی کیبنٹ کمیٹی نے اس سوال پر غور کیا۔ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک سامان جنگ کی ساخت پر کنٹرول کی تنظیم نہ کی جائے۔ اسلحہ کی برآمد کے متعلق لائسنس حاصل کرنے کا طریقہ جاری کیا جائے

سپین کے متعلق فرانس و برطانیہ کا اتفاق

لندن ۱۳ اگست۔ حکومت فرانس نے سپین کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت کی جس پالیسی کے لئے اپیل کی تھی اس کے متعلق حکومت برطانیہ کی طرف سے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا گیا لیکن یہ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت کا پیرس سے اس بارہ میں پورا پورا اتفاق ہے کہ اس وقت بین الاقوامی پیچیدگیوں سے بچنے کی ضرورت ہے۔

سپین میں باغیوں کی تازہ فتوحات

برگوس۔ اطلاع ملی ہے کہ باغیوں کو دو تین انجن والے بارہ ہوائی جہاز اور دو بمبار ملے ہیں۔ باغیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے سینٹ میلیپا کو جو کہ باڈاجوز کے نواحی علاقہ میں واقع ہے۔ تسخیر کر لیا ہے

سپین کی سرکاری اور باغی افواج میں جنگ

لندن۔ ۱۳ اگست۔ اطلاع ملی ہے کہ دس ہزار سرکاری والنٹیر ویلنشیا سے گاڑی میں یہاں پہنچے۔ میڈرڈ کے ایک اخبار کا دعویٰ ہے کہ سرکاری ہوائی جہازوں نے ان دو گاڑیوں کو اڑا دیا جن میں باغی افواج کے لئے ویلاڈولڈ سے مدینہ جانے والی لائن پر جنگ کا سامان لے جایا جا رہا تھا نیز ویلاڈولڈ گوداموں پر بھی بمباری کر کے متعدد جگہ آگ لگا دی گئی۔ جبرالٹر سے اطلاع آئی ہے کہ برطانوی جہاز نے ہسپانوی حکومت کی ایک پہرا کرنے والی کشتی کو روک لیا۔ یہ کشتی ٹنگیر والا جبرالٹر پر بمباری کر کے واپس آ رہی تھی اور برطانوی سمندروں میں مقیم تھی

جرمن فوج میں اضافہ

برلن۔ ۱۲ اگست۔ آج سے چار ماہ پیشتر پہلے ہٹلر نے وعدہ کیا تھا کہ وہ رائن لینڈ میں مزید فوج نہیں بھیجے گا۔ اگرچہ اس ہفتہ کے آخر تک جلد بازی سے کام نہیں لیا جائیگا۔ لیکن جونہی حالات تقاضا کرینگے مصلحت کو مد نظر رکھتے ہوئے فوج میں اضافہ کیا جائے گا۔

امریکنوں کا ہٹلر کو سلام کرنے سے انکار

لندن۔ ۱۳ اگست جبکہ امریکن کھلاڑیوں کے پاس سے گزر رہے تھے۔ ہٹلر کو کسی نے سلام نہ کیا۔ مجمع کے ایک حصہ سے سیٹیاں بجانے کی آواز سنائی دے رہی تھی اسکی وجہ یہ خیال کی جاتی ہے کہ نہ صرف امریکنوں نے ہی سلام نہ کیا جیسا کہ ان سے توقع کی جاتی تھی۔ بلکہ ٹیم کے بعض ممبران نے بھی اپنے سر کا لباس اتارنے میں کوتاہی دکھلائی

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی

مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ کھجلی، ککرے، سرخی، جالا، پھولا وغیرہ کے لئے اکسیر دوا ہے۔ قیمت ۲ روپیہ فی تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا۔ لذیذ ٹانک۔ قیمت چار روپے فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے خون و پیپ آنا روکتا ہے

قیمت ۸ فی شیشی

براہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور طاقت دیتا ہے قیمت ۸ فی شیشی

براہمی بوٹی ۱۲ سیر

فہرست ادویات مفت

پتہ آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور: برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ

پشاور: میسرز برج لال اینڈ سنز چوک ریشم گراں

شملہ: میسرز ٹھاکر برادرس لوئر بازار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۲۶ ساون سمت ۱۹۹۳

کرشن جنم اشٹمی

لگی سوموار کو بھگوان کرشن کا جنم دن ہے ساری آریہ جاتی اسے پریم اور اتساہ سے منائے گی۔ آریہ سماجسٹ پرشوں کا اس دن کیا کرتو ہے۔ انہیں آریہ جاتی کے دوسرے پرشوں کی طرح یہ دن بھی اتساہ سے منانا چاہئے واضح رہے کہ ان کے آچاریہ رشی دیانند نے بھگوان کرشن کو یوگیراج لکھا ہے اور ان سارے خرافات کو رد کر دیا ہے جو پرانوں میں بھگوان کی ذات کے متعلق پایا جاتا ہے رشی کا کرشن کو یوگیراج لکھنا بتاتا ہے کہ ان کے دل میں کرشن بھگوان کے لئے کتنی عزت تھی۔ رشی دیانند ان لوگوں میں سے نہیں جو تکلف سے کسی کی عزت کریں۔ جو کچھ ان کے من میں ہوگا وہی ان کی بانی پر ہوگا۔ رشی نے جہاں کرشن بھگوان کی تعریف کی ہے۔ وہاں بھیشم پتامہ جیسے بال برہمچاری کو آپت پرش [illegible] لیا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ رشی نے بھگوان کی جو تعریف کی ہے اس کی قیمت بہت زیادہ ہے۔

رشی کی کرتی ہمارے لئے بڑی اہم اور قیمتی ہے باوجود اس کے کہ میں صرف اسی بنا پر آریہ پرشوں سے جنم اشٹمی منانے کو نہیں کہتا۔ اس کے لئے اور بھی وجوہات ہیں۔ ایک وجہ یہ ہے کہ پرانوں نے بھگوان کرشن کو ایسے بھدے روپ میں سنسار کے سامنے پیش کیا ہے کہ اگر اسے درست سمجھا جائے تو کسی کے دل میں ان کے لئے شردھا نہیں ہو سکتی۔ اندھ وشواس سے انہیں کوئی کچھ مانتا رہے لیکن اگر کسی نے اپنی بدھی سے کام لے کر دیکھنا ہو تو اس کے ہردے میں ان کے لئے شردھا نہیں ہو سکتی۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ ساری کی ساری جاتی نے ایک ایسے پرش کو اپنا ہیرو بنا لیا ہو جس کی زندگی اخلاق کی کسوٹی پر پوری نہیں اترتی۔ اس لئے صرف یہی ہو سکتا ہے کہ اس اندھکار کے سمے میں جو ہماری جاتی پر آیا اور جس میں ہماری کوئی بھی چیز محفوظ نہیں رہی لوگوں نے بھگوان کے جیون کے متعلق ایسی باتیں گھڑ لیں جو کسی طرح بھی ان کی شوبھا کو نہیں بڑھاتیں۔ ہمارے دھرمی بھائی شاید اس بات کو اپنی جگیاسا کے ماتحت جھوٹ سمجھیں گے کہ بھگوان کرشن کے متعلق جو کپول کلپت باتیں گھڑ لی گئی ہیں ان کو سبھی گھٹناؤں سے الگ کر دیا جائے تاکہ جھوٹی گھٹناؤں کے ساتھ سچی گھٹنائیں بھی جھوٹی نہ سمجھی جانے لگیں۔ انہوں نے کرشن بھگوان کو اوتار رنگ کا نام دیا اور دنیا کو یہ بتایا کہ پرماتما نے ان کے شریر میں جنم دھارن کیا لیکن اگر ہم ان کا جو جیون سنسار کے سامنے رکھتے ہیں وہ ایک سادھارن ویکتی کا بھی نہ ہو تو دنیا ان کے متعلق کیا رائے قائم کرے گی؟ بھگوان کے جھوٹے شردھالو دل نے بھگوان کو جس روپ میں پیش کیا وہ ایک بھوگ ولاس کا جیون ہے اور اگر اس کے علاوہ کوئی چیز ہے تو وہ کٹل نیتی ہے اگر کوئی شخص گیتا کا مطالعہ کرے اور اس کے ساتھ ہی بھاگوت کا تو اسے معلوم ہو گا کہ گیتا کا کرشن اور ہے اور بھاگوت کا کرشن اور۔ سنجیدہ سنسار گیتا کے کرشن کو مان سکتا ہے لیکن بھاگوت کے کرشن کو نہیں۔ تفصیل میں جانا میرا کام نہیں صرف اشارہ دے کر آگے بڑھنا چاہتا ہوں۔ یہ کام آریہ سماجسٹ پرشوں کا ہے کہ جو کپول کلپت باتیں بھگوان کے جیون سے وابستہ ہو گئی ہیں انہیں واستوک گھٹناؤں سے جدا کر کے بھگوان کا ایک سچا اور سندر جیون چتر سنسار کے سامنے رکھیں سنسار سے زیادہ اپنے بھائیوں کو سچا راہ دکھلانے کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے تحریر سے بھی کام لینا چاہئے اور تقریر سے بھی۔ بھگوان کا جنم دن ایک ایسا اوسر ہے جس سے آریہ پرش جتنا بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ ہر ایک جگہ جلسے کریں جہاں کہ بھگوان کا جیون اس کے واستوک روپ میں جنتا کے سامنے رکھا جائے آریہ جنتا کوئی جلسہ کرے اور کئی استھانوں میں ہندو مات کی طرف سے جلسے ہوا کرتے ہیں تو آریہ پرش ان میں شامل ہو کر اپنے وچار پرگٹ کر سکتے ہیں لیکن اس سمبندھ میں اپنے بھائیوں کو ایک خطرہ سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ ایسے موقعوں پر تقریر کرتے ہوئے انہیں ہمیشہ دھرم راج کے اس وچن کو ہمیشہ مد نظر رکھنا چاہئے کہ ستیہ بولو لیکن پریہ بولو۔ اگر کسی بھائی نے پرانوں کی کتھائیں جنتا کے سامنے پیش کر کے اسے سمجھانا چاہا کہ ان کتابوں میں کتنا گند بھرا ہوا ہے تو اثر اچھا نہ رہیگا۔ جو کچھ ہمیں کہنا ہے وہ ہمیں اپنا بن کر کہنا چاہئے غیر بن کر نہیں اور وہ بھی ایسے طریق سے پیش کرنا چاہئے جس سے دوسروں کا دل نہ دکھے یہ میں اس لئے نہیں کہتا کہ سچائی کے پرکاش کرنے میں ہمیں کوئی سنکوچ ہونا چاہئے۔ بلکہ اس لئے کہ جن باتوں سے کسی قوم کے جذبات کا تعلق ہو ان پر نکتہ چینی کرتے ہوئے نہایت احتیاط سے کام لینا چاہئے اگر ایسا نہ کیا جائے تو منورتھ سپھل نہیں ہو سکتا اور فائدہ کی بجائے الٹا نقصان ہوتا ہے۔ یہ بات ہمیں فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ جو ادھیکار رشی دیانند کو تھے وہ ہمیں یا آپ کو نہیں جو کچھ سدھارک کہہ سکتے ہیں عام لوگ اس کی اجازت سب کو اور آپ کو نہ دیں گے۔ سدھارک بعض اوقات سختی سے بھی کام لیتے ہیں اور وہ اپنی سختی میں حق بجانب ہوتے ہیں۔ ہم اس سختی سے کام لینے میں حق بجانب نہیں ہو سکتے۔

ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہم جنتا کے کانوں تک صحیح خیالات پہنچاتے رہیں تاکہ ان میں کپول کلپت باتوں کو رد کرنے کی حس پیدا ہو جائے اور جو کام ہم کرنا چاہتے ہیں وہ ساری کی ساری جنتا کرنے لگے۔

کرشن کی شکشا کو اگر ایک ایک فقرہ میں بند کرنا ہو تو یہ ہے کہ "کرم کرو اسی میں تمہارا کلیان ہے" رشی دیانند کی شکشا کا سار انش بھی یہی ہے انہوں نے وہ وید منتر جس میں منش مات کیلئے ہدایت کی گئی ہے "سو ورشن تک کرم کرتے ہوئے جیو" ہمارے سامنے رکھا۔ رشی نے کرم کی شکشا ہی نہیں دی بلکہ نشکام کرم کی۔ کرم کرو لیکن ایسے طریق سے کرو۔ جس میں تمہارا اپنا سوارتھ نہ ہو کرم کرو لیکن دوسروں کے لئے۔ زندہ رہو تو دوسروں کے لئے اور مرو تو دوسروں کے لئے۔ اگر ظاہری نظر سے دیکھا جائے تو ایک سادھارن اور سدھارک پرش کے جیون میں چنداں فرق نظر نہیں آیا سدھارک بھی اسی طرح کھاتا پیتا ہے جس طرح ایک سادھارن پرش۔ لیکن باوجود اس کے ان میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ سدھارک اس لئے کھاتا ہے کہ زندہ رہ کر دوسروں کی سیوا کر سکے اور سادھارن پرش اس لئے کہ وہ زندہ رہ کر بھوگ کے زیادہ سامان پیدا کر سکے نشکام کرم میں یہ بھاؤ بھی شامل ہے کہ جو کام ہم کریں اس کے پھل کی ہم آشا نہ رکھیں بھگوان کرشن کی تعلیم یہی ہے کرم کرنا ہمارا کام ہے۔ لیکن پھل دینا پرماتما کے آدھین ہے۔ کرم کرتے ہوئے ہمیں پھل کی اچھا نہ رکھنی چاہئے۔ آشا رکھیں گے تو نراش ہونگے اس اصول کو بھلا کر کئی بڑے بڑے آدمی بھی راہ راست سے بھٹک گئے ہیں۔ ایک شخص اپنے تئیں ایشور کا بھگت سمجھتا ہے بھگتی کے تمام سادھن برتتا ہے لیکن اچانک اسے اپنے پتر کے ویوگ کا دکھ سہن کرنا پڑتا ہے اس وقت اس کے من کی اوستھا بدل جاتی ہے بھگتی رفوچکر ہو جاتی ہے اور وہ سمجھنے لگتا ہے کہ جو پرماتما میرے ساتھ یہ سلوک کر سکتا ہے وہ یا تو ہے نہیں اور ہے تو جھوٹا۔ اگیانی منش یہ نہیں سمجھتا کہ یہ سزا اسے ایک ایسے کرم کی ملی ہے جس کا اسے گیان نہیں۔ کئی برس ہوئے میں نے ایک ویاکھیان دیا تھا جس کا مضمون تھا "نیا کرشن اور نیا بدھ" اس میں میں نے بتایا تھا کہ بھگوان کرشن نے آریہ جاتی کو نشکام کرم کا اپدیش دیا اور بھگوان بدھ نے اہنسا کا آریہ جاتی ان دونو اپدیشوں کو بھلا چکی ہے ضرورت تھی کہ کوئی اسے از سر نو ان شکشاؤں کی یاد دلائے۔ سو پرماتما نے اس کام کے لئے رشی دیانند کو بھیجا اور انہوں نے یہ دو باتیں وشیش روپ سے سنسار کے سامنے رکھیں اس لحاظ سے آریہ سماج بھگوان کرشن کا سچا پرتی ندھی ہے۔

گو تعجب ہے لیکن ہے یہ درست کہ بھگوان کرشن کو پرماتما کا اوتار ماننے والی جاتی ان کی شکشا کی طرف سے بے سکھ ہو رہی ہے۔ بھگوان نے کرم کا اپدیش دیا۔ لیکن یہ جاتی آلسیہ کا منتر رٹ رہی ہے۔ بھگتی کے نام پر اس نے کرم کو تیاگ دیا ہے۔ اس وقت نہ معلوم کتنے لاکھ سادھو بھارت میں بھرمن کر رہے ہیں۔ اگر اس نے بھگوان کرشن کی شکشا کو بھلا نہ دیا ہوتا تو آریہ جاتی کی یہ دشا نہ ہوتی جو نظر آ رہی ہے۔ یہ سادھو جاتی پر بوجھ بن رہے ہیں۔ ان کا جیون آلسیہ اور پرماد کا جیون بن رہا ہے بجائے اس کے کہ گرہستیوں کو کسی اونچے آدرش کی طرف لے جاتے وہ انہیں رساتل کی طرف لئے جا رہے ہیں۔ نوجوان لڑکوں کو سادھو بننے کیلئے اڑا لے جاتے ہیں اور ان سادھوؤں کا کام کیا ہوتا ہے۔ سوائے اس کے کہ کھاؤ پیو اور موجیں اڑاؤ" انکی بدولت ویبھچار پھیل رہا ہے۔ بھگوان کے جنم دن پر ساری جاتی کو یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ اس مہا پرش کو ہم اپنی شردھا کا پاتر سمجھتے ہیں۔ جسے ہم پرماتما کے اوتار کا پد دیتے ہیں۔ اس کی شکشا پر چلتے بھی ہیں یا نہیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ہم بھگوان کی شکشا سے کوسوں دور ہیں اور ہمیں اگر اس سے لابھ ہو سکتا ہے تو اس اوستھا میں کہ ہم اس پر آچرن کریں۔ ہمارے بزرگوں نے بھگوان کا جنم دن اس لئے منانا شروع کیا تھا کہ بھگوان کا چرتر بار بار ہمارے سامنے آتا رہے ہم ان کے گنوں کو

سمرن کرتے ہیں اور ورشنی کے لیتچات نیا اُتساہ گرہن کرکے نیا برت دھارن کریں میں چاہتا ہوں کہ کرشن جنم اشٹمی اس بھاؤ سے منائی جائے تاکہ بچوں کا کھیل نہ رہے۔ جس طرح ان دنوں بنی ہوئی ہے بلکہ اس سے ہم کوئی لابھ اٹھائیں۔ ان دنوں کیا ہوتا ہے بھگوان کی مورتی اچھے اچھے کپڑوں سے سجا کر رکھ دی جاتی ہے مندر سجا دئے جاتے ہیں اور ہزاروں نرناری اسے دیکھ آتے ہیں اس سے یہ ہو تو ہو کہ پجاریوں کی بھینٹ پوجا کا سامان اکٹھا ہو جائے۔ لیکن آریہ جاتی کو کوئی لابھ نہیں ہو سکتا۔ بھگوان کو بال روپ میں پیش کیا جاتا ہے اس لئے جنتا کے ہردیہ میں پریم پیدا ہو تو ہو۔ لیکن اس سے زیادہ نہیں ہوتا مسلمانوں کی مسجد یا اور سکھوں کے گوردوارے ان میں اُتساہ بھرنے کے کام آتے ہیں لیکن ہمارے مندر ہمیں سلانے کیلئے اور آلسیہ کی مورتی بنانے کے لئے ہیں۔ پجاریوں کو خود بھی شردھا نہیں۔ وہ ہمیں کیا دیں گے۔ انہیں خود اُتساہ نہیں ہمیں اُتساہت کیا کریں گے نتیجہ یہ ہے کہ یہ مندر جو ہر روز آریہ جاتی کو نیا اُتساہ دے سکتے ہیں۔ الٹا آلسیہ کا سندیش دیتے رہتے ہیں۔ ہمارے مندروں کے پجاریوں کے لئے ان مندروں سے باہر کوئی دنیا نہیں انہیں معلوم نہیں کہ ان کی جاتی پر کیا گذر رہی ہے اسلئے کسی روگ کا دارو کیا بتلائے جس اُدیش سے مندر بنائے گئے تھے۔ وہ ان دنوں پورا نہیں ہو رہا۔ آریہ سماج کے مندروں کو ان کی جگہ لے کر آریہ جاتی میں اُتساہ اور سداچار کی روح پھونکنے کا کام کرنا چاہئے جو کوئی آریہ مندر میں جائے وہاں سے وشیش اپدیش لے کر آئے۔ بھگوان کرشن کا جنم دن نزدیک ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر یہ دن ہماری کایا پلٹ کا دن ہو اور ہم میں سے ایک ایک پرش یہ برت دھارن کرے کہ وہ بھگوان کی سچی شکشا کو اپنے بھائیوں کے کانوں تک پہنچانے کا یتن کریگا

کرشن

پرچار میں بیجا مداخلت

آریہ سماج کو آئے دن ریاستوں میں پرچار کے لئے کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے مسلم ریاستوں میں تو ان کی مذہبی آزادی پر بے شمار پابندیاں ہیں ہی۔ افسوس ہے کہ بعض ہندو ریاستوں میں بھی ایسی مشکلات پیش آتی رہتی ہیں۔

دیر کا سنش ہیں کسی دوسری جگہ آپ ویدک دھرم پرچار میں ایک معمولی پولیس کرمچاری دوارا کی گئی بیجا مداخلت کا وورن پڑھیں گے سماچار ہے کہ اندور راجیہ کے مناسا نامک ایک ستھان پر آریہ سماج قائم ہے کچھ آریہ اپدیشک پرچار ارتھ وہاں گئے وہ آریہ سماج مندر میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ پولیس سٹیشن کے ایک ہیڈ کنسٹیبل نے ان پرچارکوں کے پاس جا کر ان کے نام اور پتہ وغیرہ نوٹ کئے۔ دوسرے دن جب آریہ سماج کا پرچار ہو رہا تھا تو وہ کانسٹیبل تین چار اور کانسٹیبلوں کے ساتھ پنڈال میں گیا اور ڈرا دھمکا کر پرچار بند کرا دیا جب کاریہ کرتاؤں نے پرچار بند کرنے کے لئے لکھت آگیا دکھلانے کو کہا تو اُسنے انکار کر دیا۔ لیکن جب پولیس سٹیشن انچارج کو اس بیجا مداخلت کے لئے لکھت آگیا دینے کو کہا گیا تو ایسا تو وہ نہ کر سکا البتہ اس نے پرچار کی آگیا دیدی۔ پرچار ادھک سماروہ سے ہوا کوتوال کا پرچار کی دوبارہ اجازت دینا ثابت کرتا ہے کہ اس کے آدھین کانسٹیبلوں کا یہ فعل ہر لحاظ سے غیر آئینی اور سراسر نامناسب تھا۔ آریہ سماجیوں کو آئے دن ہونیوالے ایسے واقعات سے سبق سیکھنا چاہئے اور اس کی روک تھام کا پورا پورا پربندھ کرنا چاہئے۔ چاہے اس کے لئے کتنی ہی قربانی ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔ ورنہ ہماری کمزوری کا ناجائز فائدہ اٹھا کر یہ لوگ نہ صرف ہمارے پرچار کو ناممکن بنا دیں گے بلکہ ودھرمی بھی دلیر ہو جائیں گے اس لئے ضروری ہے کہ مذکورہ بالا واقعہ سے متعلق پولیس کرمچاریوں کے اس نندنیہ فعل کی مذمت کی جائے اور حکام بالا کے نوٹس میں انکی اس حرکت کو لایا جائے جس سے انہیں اپنے قابل مذمت فعل کی مناسب سزا مل سکے۔

کیا پڑھ لکھ کر لڑکیاں کنواری ہی رہینگی

"سارودیشک" کے اگست ماس کے انک میں کماری گوپال دیوی نے اپروکت شیرشک ایک لیکھ لکھا ہے اس میں آپنے ایک گھٹنا دیکر کنیاؤں اور انکے ماتا پتا کی گرہستھ سمبندھی مشکلات کا ذکر کیا ہے اس میں سندیہ نہیں کہ آج وواہ کے وشیہ میں ایک کنیا کے لئے یوگیہ ور کا ملنا ایک جٹل سمسیا ہو گئی ہے۔ کارن کہ پشچمی سبھیتا اور شکشا کو گرہن کئے ہوئے لڑکے ایسی بیٹیاں چاہتے ہیں جو نہ صرف اسی ڈھنگ پر شکشت ہوں۔ بلکہ اُسی طرح فیشن پرست ٹینس۔ بیڈمنٹن کھیلنے والی سینما اور کلبوں میں جانیوالی ہوں اور ساتھ ہی کنیا کے پتا انہیں اپنی حیثیت سے بڑھ چڑھ کر جہیز دے سکیں۔ تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ مروجہ شکشا پدھتی کے انکول پڑھی لکھی کنیائیں گرہستھی سپھلتا پوروک چلا نہیں سکتیں اور نہ وہ سپھل پتنی بننے کے یوگیہ ہوتی ہیں اور نہ ماتا۔ اس میں لڑکیوں اور ان کے والدین کا بھی قصور ہے۔ لیکن وہ مجبور ہیں۔ کیونکہ جب ایک لڑکی وواہ کے یوگیہ ہوتی ہے تو اُسے وواہ کشیتر میں آنے کے لئے ان "گنوں" کو ساتھ لانا پڑتا ہے جن گنوں کے بغیر ایک لڑکی آجکل کے پڑھے لکھے لڑکوں کی نظروں میں "گنوار" ہے اور میرڈ میونیل فیلڈ میں آنے کے قابل نہیں۔ ان حالات میں مجبوراً والدین اپنی بیٹیوں کو پشچمی شکشا اور سبھیتا کے گڑھے میں دھکیلنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ جو شکشا لڑکے گرہن کرتے ہیں وہ لڑکیاں آجکل بڑی تیزی سے حاصل کر رہی ہیں حالانکہ لڑکے کا شکشا گرہن کا ادیش کچھ اور ہے اور لڑکی کا کچھ اور۔ ایک لڑکا کالج یا سکول کی تعلیم اس خیال سے حاصل کرتا ہے کہ اُسے کوئی روزگار مل جائے گا لیکن ایک ہندو لڑکی کو شکشا اس خیال سے نہیں دی جاتی۔ جب دونو کے اغراض علیحدہ علیحدہ ہیں تو ثابت ہے کہ دونو کی شکشا بھی علیحدہ علیحدہ ہونی چاہئے۔ اس بات کو سمجھتے ہوئے اگر ایک لڑکا اور لڑکی جو ایک ہی طریقہ تعلیم پر پڑھے ہوئے ہوں۔ گرہستھ میں داخل ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ ان میں کھٹ پٹ رہے۔ بیوی کما سکتی ہے تو وہ خاوند کی محتاج کس بات میں رہے؟ نتیجہ ہوگا باہمی رنجش۔ ضرورت ہے کہ ہم اپنے لڑکے اور لڑکی کو شکشا دیتے وقت یہ خیال رکھیں کہ لڑکی کو شکشا وہ ملے جو اسے سُشیل پتنی اور ماتا بنا سکے اور لڑکا وہ تعلیم حاصل کرے جو اُسے سپھل گرہستھی بنا سکے اور جس سے وہ اپنی روزی آپ کما سکے نہ کہ فیشن اور فضول خرچی کے لاعلاج مرض خرید کر والدین قوم اور دیش کے لئے بوجھ ثابت ہو۔

ایک آریہ مندر خطرہ میں

عیسائی مشنریوں کی تبلیغی سرگرمیاں

پہلے ہی کچھ کم نہ تھیں۔ لیکن ڈاکٹر امبیدکر کے تبدیلی مذہب کے اعلان سے فائدہ اٹھا کر عیسائیوں نے اور بھی تیزی سے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ ہندوستان کے کونہ کونہ میں ان کے مشنری کام کر رہے ہیں اور غریب ہریجنوں اور پسماندہ اقوام کو لالچ دیکر ڈرا دھمکا کر یا یہ کہہ کر کہ عیسائی ہو جانے سے تم اس قوم کے ممبر ہو جاؤ گے جس سے کہ تمہارا بادشاہ تعلق رکھتا ہے۔ عیسائیت کے دائرہ میں لانے کی کوشش کر رہے ہیں جہاں تک مذہب کی اشاعت اور تبلیغ کا تعلق ہے۔ کوئی انہیں اس سے نہیں روک سکتا اور نہ ہی یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ ایسا نہ کریں لیکن ان کے ذرائع جائز اور مناسب ہونا ضروری ہیں۔ لیکن دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض حالات میں انکی سرگرمیاں لغو اور مکروہ پروپیگنڈا کا پہلو لئے ہوئے ہوتی ہیں اسلئے قابل اعتراض ہیں۔ ان کے متعلق کئی جگہوں سے شکایتیں موصول ہوئی ہیں۔ تازہ اطلاع ہے کہ بھاگل پور ضلع گورکھپور میں عیسائی مشنری نہ صرف ہریجنوں بیوہ دھواؤں اور یتیموں کو ورغلا کر اور لالچ دیکر عیسائی بنا رہے ہیں بلکہ آریہ سماج مندر پر بھی قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ان کی طرف سے آریہ سماج کے ادھیکاریوں پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔ آریہ سماج کے منتری نے مالی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے آریہ بھائیوں سے سہایتا کے لئے اپیل کی ہے۔ آریہ بھائی یتھا شکتی دھن سے سہایتا کریں تاکہ وہ مقدمہ میں دھن کے ابھاؤ سے ہار نہ جائیں اور آریہ سماج مندر ہاتھوں سے نکل جائے

اسلامی تعصب کی ایک تازہ مثال

ان پڑھ مسلمانوں کو جانے دیجئے پڑھے لکھے بھی تعصب سے بالاتر نہیں۔ اسلامی تعصب مشہور ہے اور اس کی ایک تازہ مثال ہم یہاں دیتے ہیں اس سے پتہ لگ جائے گا کہ ان کی اس متعصبانہ ذہنیت نے ان کو کسقدر بدنام کر رکھا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ سہ ماہی امتحان کے دوران میں ریاست جموں کے کسی سرکاری سکول میں ایک لڑکے نے اپنے اردو کے پرچہ پر اوم کا شبد لکھ دیا۔ مسلمان استاد نے پرچہ دیکھا تو آگ بگولہ ہو گیا۔ اس نے ہر ایک جواب کا ایک ایک نمبر کاٹ دیا پرچہ پر لکھ دیا کہ یہ اوم لکھنے کی سزا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ ایک سرکاری سکول میں جہاں ہندو مسلم طلبا بلا لحاظ مذہب

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دلت دوش بدوش پڑھتے ہوں ایک مسلمان استاد کا یہ تعصب کیوں ظاہر ہوا۔ جب مسلمان لڑکے پرچوں پر ۷۸۶ (جو بسم اللہ کے عدد ہیں) لکھ سکتے ہیں تو ہندو لڑکے کیوں اوم نہیں لکھ سکتے؟

واقعہ بظاہر معمولی ہے لیکن اس سے یہ تو ظاہر ہے کہ ایک مسلمان کس قدر اوچھا اور متعصب ہو سکتا ہے۔

بہار پرانت میں عیسائیوں کی سرگرمیاں

آریہ پرتی ندھی سبھا بہار پرانت کے پردھان منتری پنڈت وید برت جی نے بہار پرانت میں عیسائیوں کی سرگرمیوں کے متعلق ایک بیان جو کہیں دوسری جگہ درج ہے اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ بہار پرانت میں اور خاص کر چھوٹا ناگپور کی جنگلی جاتیوں اور ہریجنوں میں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ وہاں جہاں آریہ سماج جنگلی جاتیوں اور ہریجنوں کے رکشن کی اوشیکتا ہے وہاں عیسائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے جواب میں آریہ سماج کے کام کو زور شور سے کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ پنڈت جی نے شکایت کی ہے کہ گورنمنٹ عیسائی مشنریوں کو ان کے کام میں درپردہ پروتساہن دے رہی ہے پولیس آریہ سماج کے پرچارکوں کی گتی ودھی پر کڑی نگرانی رکھتی ہے۔ آریہ سماج کے پرچار کو وہاں ناممکن بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

پنڈت جی ایک ذمہ وار سبھا کے پردھان ہیں۔ اس لئے ان کی شکایتوں پر شک نہیں کیا جا سکتا۔ آریہ سماجیوں کو چاہئے کہ وہ اپنا پرچار کاریہ اور بھی اتساہ سے کریں اور ان عیسائی مشنریوں کو جو اپنے مذہب کے اصولوں یا تعلیم کی خوبیوں سے ہریجنوں کو متاثر نہ کر کے لالچ دیکر عیسائیت کے دائرہ میں لا رہے ہیں۔ معلوم ہو جائے کہ آریہ سماج کے آگے ان کے ہتھکنڈے کامیاب نہیں ہو سکتے۔

کنیا بدھ

"کنیا بدھ" کے عنوان سے مہاتما گاندھی نے "ہریجن سیوک" میں ایک لیکھ لکھا ہے جس میں انہوں نے کنیا بدھ جیسی نردیہ امانشی اور نندنیہ پرتھا جو آج تک قوم نج شیل بگ میں بھی بھارت کے کئی حصوں میں پائی جاتی ہے کے خلاف وچار پرگٹ کئے ہیں ان کا دھیان ضلع بھاگلپور کے ایک گاؤں امرپور میں قائم شدہ کنیا بدھ درودھی سبھا کے سیکرٹری نے ایک دکھ جنک خط کے ذریعہ اس اور کھینچا ہے اس خط کا ایک حصہ یہ ہے:۔

بھگوان بدھ نے بکروں تک کی رکشا کے لئے اپنے پرانوں کی بازی لگا دی تھی آج انہی کی سنتان اپنی سدیہ پرسوتا کنیا کو مارنے میں لگی ہوئی ہے مقتیا کو کلنک کرنے والی یہ پرتھا ہم راجپوتوں میں ہی ہے آج پچاس ورشوں سے ایک ایسے گھر میں ایک بھی کنیا جیوت نہیں رہنے دی گئی جہاں تحصیلدار۔ داروغہ وغیرہ پڑھے لکھے دیکھتے ہیں۔ ذرا اس درشیہ کی کلپنا کریں۔ جب لڑکی کے پیدا ہوتے ہی اسے گلا گھونٹ کر مار دیا جاتا ہے"

مہاتما جی تو کیا جو بھی یہ الفاظ پڑھیگا دکھی ہوئے بنا نہ رہ سکیگا۔ حیرت ہے کہ بیسویں صدی میں بھی کچھ پڑھے لکھے لوگ ایسے ہیں جو حضرت محمد سے پہلے کی عرب کی جہالت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ زمانہ کی ترقی کی دوڑ میں سہیل ہو سکتے ہیں؟ پرماتما انہیں بدھی دے تاکہ کنیا بدھ کا کلنک راجپوت اپنے ماتھے سے دھو ڈالیں

مہاتما گاندھی کا جواب

"ہندی راشٹر بھاشا ہو یا اردو" آج کل اس پر بہت بحث چل رہی ہے مسلمان تعصب سے کام لیتے ہوئے نہ صرف اردو پر زور دیتے ہیں بلکہ بزعم خود عربی اور فارسی کو بھی وطنی زبان سمجھتے ہیں۔ مہاتما گاندھی نے ان کی اس ذہنیت کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

عربی اور فارسی غیر ملکی زبانیں ہیں اردو میں عربی اور فارسی کے الفاظ داخل کر کے اسے بھی خراب کیا جا رہا ہے اور کہ صرف ہندی ہی ہندوستان کی مشترکہ زبان ہو سکتی ہے بے شک مہاتما جی کا یہ جواب ایک برجستہ جواب ہے اور ہے بھی معقول کیونکہ اگر کسی ترک سے پوچھا جائے کہ اسکی قومی زبان کیا ہے تو وہ فوراً جواب دیگا "ترکی" عربی اور فارسی کا نام تک نہ لیگا۔ روہانیہ کے مسلمان تو کبھی عربی فارسی کو ہرگز قومی زبان نہ کہیں گے لیکن ہندوستان کے مسلمان ہیں کہ وطن کی زبان کو چھوڑ کر غیر ملکی زبانوں کو اپنا رہے ہیں

سوشل سدھار سمبندھی بلوں کے ورودھیوں سے

سوشل سدھار سمبندھی چار بل اسمبلی کے آئیندہ اجلاس میں پیش ہوں گے ایک ایم سی راجہ کا ہریجنوں کی ایوگتا نوارن سمبندھی دوسرا ڈاکٹر بھگوانداس کا انتر جاتیہ وواہ سمبندھی۔ تیسرا ڈاکٹر کھارے کا استریوں کے اتر ادھیکار سمبندھی اور چوتھا شاستری بھوبنیشور داس کا شاردا ایکٹ میں سنشودھن کرانے کے سمبندھ میں۔

سوشل سدھار کے ورودھی قدامت پسند ہندو ان کے خلاف جہاد کر رہے ہیں ہمیں مخالفت بالکل بے معنی دکھائی دیتی ہے کیونکہ اگر وہ ذرا ادار تا اور ویاپک درشٹی کون سے دیکھیں اور بلوں کی اپیوگتا پر وچار کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ ان کا ورودھ نرمول اور ہر تھا ہے اسپرشیتا نوارن اور انتر جاتیہ وواہ بل کسی پر ذرا بھر بھی دباؤ نہیں ڈالتے جو انتر جاتیہ وواہ کو برا سمجھتا ہے۔ اسے ڈاکٹر بھگوانداس اور ان کا بل یہ نہیں کہتے کہ ذات پات ضرور توڑو۔ لیکن جو ذات پات کو ہانی کارک روپ میں دیکھتے ہیں۔ صرف انہی کے لئے یہ بل ادھیکار دے دیتا ہے اس حالت میں ان کی مخالفت بے معنی خود بخود ثابت ہو جاتی ہے۔ باقی رہا شاردا ایکٹ کے سنشودھن اور استریوں کے اتر ادھیکار کے سمبندھ میں بلوں کا سوال اس کے خلاف کیا جانے والا جہاد بھی خود غرضی لفین کی نظروں میں ناجائز دکھائی دینے لگے اگر وہ کبھی اپنی وِدھوا بہن یا پتری کی حالت کو سنمکھ رکھتے ہوئے ان بلوں کی اپیوگتا پر وچار کریں گے

کیا ہم آشا کریں کہ قدامت پسند ہندو جو سوشل سدھار سمبندھی بلوں کے ورودھ اندولن کر رہے ہیں۔ ہمارے ان شبدوں پر وچار کریں گے

حبشی پھر میدان جنگ میں

ابے سینیا میں اطالوی حکومت کے خلاف حبشیوں کا بغاوت کرنا اس امر کا ثبوت ہے کہ ابھی تک وہاں حبشیوں نے اطالوی حکومت کی غلامی منظور نہیں کی۔ اٹلی سے آمدہ اطلاعات سے ہی ظاہر ہے کہ اسکی سیناؤں نے حبشیوں کی شورش کو بند کرتے ہوئے ایک ہزار سے زیادہ سپاہیوں کو ہلاک کر دیا ہے یہ تعداد بتلاتی ہے کہ ودروہیوں کی سنکھیا کم نہیں ہے بلکہ وہ کافی تعداد میں ہیں اور کہ تمام ابے سینیا میں پوری طرح سے امن کا قائم نہ ہونا معمولی بات نہیں ہے یہ ٹھیک ہے کہ اب اطالوی قبضہ کو دور کرنا ناممکن ہے لیکن یہ بھی درست ہے کہ ابے سینیا کو آزاد دیکھنے والے حبشیوں کو ایکدم غلام بنانا بھی ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے اور ایسا کرنے کیلئے کافی محنت کی ضرورت ہے

سرحدی گاندھی کی رہائی

دو برس جیل میں رہنے کے بعد خان عبد الغفار خان خلاف اطلاع ۸ اگست کی بجائے ۱ اگست کو رہا ہو گئے ہیں۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ انہوں نے بمبئی میں ایک تقریر کی تھی جس میں یہ بتایا تھا کہ سرحدی گورنمنٹ وہاں کے سرخپوشوں سے کیا سلوک کر رہی ہے اس پر گورنمنٹ نے زیر دفعہ ۱۲۴ الف ان پر مقدمہ چلایا۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی۔ سردار پٹیل اور مسٹر راجگوپال آچاریہ نے ان کی تقریر کو قابل اعتراض سمجھ کر خان کو مشورہ دیا کہ وہ اس کے لئے عدالت میں معذرت کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا گورنمنٹ نے ان کی شرافت کی یہ قدر کی کہ انہیں ۲ سال کے لئے قید کی سزا دیدی۔ رہا کرتے ہی گورنمنٹ نے پنجاب اور فرنٹیر میں ان کا داخلہ بند کر دیا۔

ہمارے خیال میں یہ پابندی کسی صورت میں بھی مناسب نہیں۔ کیونکہ کانگرس تمام تخریبی سرگرمیوں کو خیرباد کہہ چکی ہے اور خان عبد الغفار خان کا اس تحریک سے گہرا تعلق تھا امید ہے کہ جس طرح گورنمنٹ نے ڈاکٹر خان پر سے یہ پابندی دور کر دی ہے اسی طرح انکو بھی اس پابندی سے آزاد کر دیگی۔

خان عبد الغفار نے رہا ہونے کے بعد جو پہلی تقریر کی اس میں آپ نے ایک ایسی بات کہی ہے جس سے وہ مسلمان جو کانگرس کو ہندو انجمن سمجھتے ہیں سبق سیکھ سکتے ہیں آپ نے کہا ہے "کانگرس کو ہندو انجمن بتانا شرانگیز حد تک غلط ہے" خان عبد الغفار خان جیسے قوم پرست مسلمان کے ان الفاظ سے مسلمانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔

پرکاش میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھاویں

d by eGangotri

"سودیشی" پیغمبر

حضرت موسیٰ نے فرعون سے جو کچھ کہا اس کا حاصل مطلب یہ ہے کہ "میں تم سے تاج و تخت چھیننا نہیں چاہتا۔ مجھے خدا نے اس لئے بھیجا ہے کہ میں اسرائیلیوں کو تمہاری غلامی سے نجات دلاؤں" جس کے معنی یہ ہیں کہ حضور علیہ السلام نے جس حرکت عمل سے کام کیا اس کا نصب العین وطنی آزادی تھا بخلاف اس کے بقول "زمیندار" مرزا غلام احمد عرف "سودیشی" پیغمبر ان سے بھی زیادہ محکومی پسند اور غلام فطرت ثابت ہوا "زمیندار" لکھتا ہے:-

"ہماری بد قسمتی کہئے یا قدرت کی دلچسپ ستم ظریفی سمجھئے کہ ہمیں جو سودیشی پیغمبر ملا وہ سب سے بھی زیادہ محکومی پسند اور غلام فطرت ثابت ہوا اور دوسرے پیغمبروں نے حصول آزادی کو علامات نبوت کا جزو اعظم قرار دیا۔ لیکن ہمارے عجیب و غریب پیغمبر نے اصول نبوت پر انگریز دوستی کو ترجیح دی اور دنیوی ملوکیت کو احکم الحاکمین کی روحانی حکومت میں شامل کرنے کی سعی کی اور اس کوشش کا سلسلہ پوری پچاس الماریوں کو اپنے حلقہ میں لے کر رہا۔ اب آپ ہی غور کریں کہ مرزا صاحب کی نبوت حقانی ہے تو وہ انبیا کرام کے طرز عمل کی ضد کیوں؟ اگر حکومت کی خوشامد و وفا داری ہی منشا نبوت ہے تو سرکاری دفتر کے کلرکوں کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

مسلمانو! خدا کے واسطے کہنا خدا لگتی؟

قادیانیوں کو ایک علیحدہ فرقہ قرار دیا جائے

مسلمان علی الاعلان کہہ رہے ہیں کہ احمدیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں وہ ان کو نہ صرف خارج از اسلام سمجھتے ہیں بلکہ اسلام کے لئے ایک بھاری اور مستقل خطرہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ ان حالات میں مسلمانوں کا احمدیوں کو ایک علیحدہ فرقہ قرار دئے جانے کا مطالبہ بیجا نہیں جیسا کہ "زمیندار" اپنے مرزائی نمبر مجریہ ۲ اگست میں رقمطراز ہے کہ:-

"اب وہ وقت بھی آیا کہ حکومت کی نگاہ میں جو لوگ ذمہ دار، فہیم اور غیر متعصب تھے انہوں نے تمام مسلمین کے جذبات و احساسات کی ترجمانی کرتے ہوئے لگی لپٹی رکھے بغیر حکومت کو جتا دیا کہ قادیانیت ایک بالکل جداگانہ مذہب ہے جسے اسلام سے کوئی واسطہ نہیں اور اگر حکومت نے قادیانیوں کو ایک علیحدہ فرقہ قرار دینے کی کوتاہی کی تو مسلمانوں کا یہ شبہ یقین کے درجہ کو پہنچ جائیگا کہ حکومت مسلمانوں کی وحدت ملی کو پارہ پارہ ہوتا ہوا دیکھنے کی خود متمنی ہے"

اندریں حالات جبکہ احمدیت کے خلاف اس قدر جہاد ہو رہا ہے ان کو بھی چاہیے کہ وہ خود علیحدہ فرقہ قرار دئے جانے کا مطالبہ کریں ورنہ اسلام کی خدمت کا دم بھرتے اور بزعم خود مسلمانی کا دعوےٰ کرتے ان کی مٹی یوں ہی خوار ہوتی رہیگی۔

مرزائیوں کی جلاوطنی

ڈاکٹر اقبال کا کہنا ہے کہ مرزائیوں کا نزول مسیح کا عقیدہ ایک مجوسی عقیدہ ہے اور اہل یہود سے لیا گیا ہے اور کہ وہ ختم نبوت سے منکر ہونے کی وجہ سے مسلمان نہیں۔ اس خیال کے پیش نظر احمدی مسلمانوں کے اسی سلوک کے مستحق ہیں جس کے کہ اہل یہود۔ یہود کے متعلق رسول اللہؐ کی ابوہریرہ سے ایک روایت آئی ہے جو کتاب لاعتصام میں درج ہے۔ اس حدیث میں آیا ہے کہ رسول پاک نے ایکبار اہل یہود سے کہا "اسلام قبول کر لو سلامتی میں رہوگے"۔ ان کے دوبار انکار کرنے پر پھر تیسری دفعہ یہود کو مخاطب کر کے فرمایا "تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے میں اس زمین سے تم کو جلاوطن کرنا چاہتا ہوں"

یعنی اللہ اور رسولؐ نے اہل یہود سے عرب کی زمین کو پاک کرنا چاہا تا اسلئے کہ وہ مسلمان نہیں تھے اور اسلام کو قبول کرنے کو تیار نہ تھے۔ یہی روایت فی زمانہ احمدیوں پر عائد ہوتی ہے۔ جبکہ مسلمانوں کے خیال میں وہ خارج از اسلام ہیں اور ان کا عقیدہ "نزول مسیح" جو تمام اختلافات کی بنا ہے ایک مجوسی عقیدہ ہے اور اہل یہود سے لیا گیا ہے۔ اس خیال کے پیش نظر کیا مرزائیوں کی جلاوطنی مناسب نہیں؟

اسلام صرف عرب کیلئے ہے!

لاہور کے احمد علی نام کے ایک مسلم ودوان نے ایک کتاب "نعرہ حق" لکھی ہے۔ اس میں علی صاحب نے قرآن پاک کی آیات کے حوالجات سے ثابت کیا ہے کہ "اسلام عالمگیر نہیں ہے جیسا کہ مسلمانوں کا خیال ہے بلکہ ام القرا (عرب) اور اس کے نزدیک کے ملکوں کے لئے ہی ہے اور زمانہ قدیم میں مسلمانوں نے اسلام کی ترقی اور تبلیغ کے بہانے جو غیر ملکوں پر حملے کئے وہ ان کی سراسر غلط فہمی تھی اور قرآن پاک کی نصیحتوں کو وہ نہیں سمجھ پائے تھے اسلام ہندوستان کے لئے نہیں۔ ہندوستان کے لوگ عربی اور فارسی وغیرہ غیر ملکی زبان بول کر غلطی کر رہے ہیں ان کو ہندی ٹائپ میں لکھی جانیوالی اردو زبان بولنی چاہیے۔"

علی صاحب کا کہنا بجا ہے کہ اسلام صرف عرب کے لئے ہے ان کا خیال ہے کہ یہاں تو کسی اتو دھگتی کے مذہب کا پرچار ہونا چاہیے۔ اگرچہ ہم نے کتاب مذکورہ دیکھی نہیں۔ لیکن یہ الفاظ ہمارے نہیں بلکہ ایک مسلم بھائی مسٹر عبدالرحمان کے ہیں جو انہوں نے ان کے ان خیالات کے خلاف تہا دکرتے لئے اپنی ایک چٹھی میں جو "سٹار آف انڈیا" میں شائع ہوئی ہے۔ ظاہر کئے ہیں۔ مسٹر موصوف بھی اس بات سے متفق ہیں کہ علی صاحب نے اپنے خیالات کی تائید میں جو حوالجات دئے ہیں ان کا مطلب تقریباً وہی ہے جو علی صاحب نے لیا ہے"

ان حالات میں مسلمانوں کے لئے واجب ہے کہ اگر وہ دل سے کہا کرتے ہیں کہ میرے مولا بلا لو مدینے مجھے" تو بقول علی صاحب انہیں اسلام کو اپنے ساتھ عرب لیجانا چاہیے کیونکہ اسلام ہندوستان کے لئے نہیں۔

زبان کی چھریوں سے اسلام پر حملے

آریہ سماج نے من وچن اور کرم سے کسی کو دکھ دینے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ ہاں سچی بات کہنے سے اسے کوئی طاقت روک نہیں سکی لیکن اگر باطل کی تردید کرنا اور سچی بات کہنا "زبان کی چھریوں سے اسلام پر حملے کرنا ہے" تو بے شک آریہ سماج نے زبان کی چھریوں سے اسلام پر حملے کئے ہیں۔ "پیغام صلح" اپنی ۱۵ جولائی کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"آریہ سماج نے جس کی نگاہ کبھی دنیا سے اوپر نہیں اٹھی، کس طرح اسلام پر اپنی زبان کی چھریوں سے حملے کر کے مسلمانوں کے دلوں کو زخمی کیا ہے اور کر رہے ہیں اگر ان کا تعلق آسمان سے ہوتا تو وہ ایسی گندہ حرکت کبھی نہ کرتا یہ ایسا عذاب ہے کہ اس سے بڑھ کر ایک مسلمان کے لئے اور کیا دکھ ہو سکتا ہے؟"

اگر آریہ سماج کی سچی بات اسلام پر چھری کے حملہ کی طرح اثر کرتی ہے اور اس سے مسلمانوں کے دل مجروح ہوتے ہیں تو یہ امر اس قدر رنجدہ نہیں جس قدر کہ اپنی کمزوری اور شکست کا اعتراف کرتے ہوئے چھرے ہاتھ میں لے کر بیگناہوں کو قتل کر دینا کیا آریہ شہیدوں پر کئے گئے چھروں سے حملوں نے لاکھوں آریوں کے دل مجروح نہیں کئے؟

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل شکایت معاف

دابۃ الارض کی پیشگوئی

قرآن و حدیث میں دابۃ الارض کا ذکر ہے اس سے متعلقہ آیت میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ جب مسلمان اشاعت و تبلیغ اسلام کو چھوڑ دیں گے اس وقت اسلام پر حملے شروع ہو جائیں گے جیسا کہ "پیغام صلح" رقمطراز ہے کہ:-

"جب مسلمانوں کو آیات اللہ پر یقین نہ رہیگا تو ان کے لئے ایسی مخلوق نکل پڑیگی جو بالکل زمین پر جھکی ہوئی ہوگی جیسے موجودہ عیسائی قومیں اور آریہ سماج وغیرہ ہیں اور جو اپنے کلام سے مسلمانوں کے دلوں کو زخمی کریں گی اور یہ زمین پر سے اسلام جکا سرچشمہ آسمان پر ہے اپنی زبان کی چھریوں سے ناپاک حملے کریں گے کہ مسلمانوں کے دل خون ہو جائیں گے اور طرح طرح سے انہیں نقصان پہنچانے اور ان کے کمزور کرنے کی کوشش کریں گے یہ مسلمانوں کی ایمان اور عملی کمزوریوں اور ان کے اشاعت و تبلیغ اسلام کے کام کو چھوڑ دینے کی وجہ سے ہوگا۔"

احمدی حضرات آریہ سماج اور عیسائیوں سے اسلام پر زبان کی چھریوں سے حملے کرنے کا گلہ خواہ مخواہ کرتے ہیں۔ یہ قرآنی آیت منجانب اللہ ہوتے ہوئے اٹل ہے ان کے شور مچانے سے کیا بنیگا؟ کیا ان کا یہ شور اس امر کا بین ثبوت نہیں کہ انہیں آیات اللہ پر یقین نہیں رہا؟

علم غیب کے متعلق حضرت محمد کا بیان

بقول "اہلحدیث" اللہ صاحب نے رسول اللہ سے کہا کہ اپنا حال لوگوں کے آگے صاف بیان کر دیں تا کہ سب لوگوں کو حال معلوم ہو جاوے۔ سو انہوں نے بیان کر دیا کہ مجھ پر نہ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی: میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے بھی نفع۔ نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کا کیا کر سکوں اور غیب دانی اگر میرے قابو میں ہوتا پہلے ہر کام کا انجام معلوم کر لیتا اور اگر مفید ہوتا تو اسی میں ہاتھ ڈالتا اگر برا معلوم ہوتا تو کاہے کو اس میں قدم رکھتا غرض کہ قدرت اور غیب دانی مجھ میں نہیں اور مجھ خدائی کا دعویٰ نہیں رکھتا۔"

بخلاف اس کے علامہ شیخ سلیمان جمل نے فتوحات الہیہ حاشیہ جلالین صفحہ ۲۵۸ میں فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکثرت مغیبات کی خبریں دیں اور احادیث صحیحہ اس بات میں وارد ہوئی ہیں اور غیب کا علم حضورؐ کے اعظم معجزات سے ہے۔ حیرت ہے کہ حضرت محمد صاحب تو عالم علم الغیب ہونے سے انکاری ہیں۔ لیکن مسلم علماء زبردستی [illegible] غیب کا علم ٹھونسے جاتے ہیں۔ کیا یہ اپنے رسول [illegible] [illegible]

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سودرشن چکر

مومنوں کیلئے اسلام کی ایک ہی خصوصیت کشش رکھتی ہے اور وہ ہے جنت ہے جو کچھ ہیں وہاں کی لذتیں۔ خدا کی قسم اگر جنت کو اور وہاں کی لذتیں ... اسلام سے خارج کر دیا جائے تو اسلام مثل ایک کھجور کے درخت کے رہ جاتا ہے۔ جو صحرا میں اکیلا کھڑا ہو اور جو کسی کو سایہ عافیت دینے سے قاصر ہو یا دوسرے الفاظ میں جنت اور اسکی نعمتوں کے بغیر اسلام اسی طرح ہے جس طرح احمدیت کے چوکے بغیر اسلام کی کشتی منجدھار میں۔ جب جنت کو اسقدر اہمیت حاصل ہے تو اگر مومن اس کیلئے مریں اور آئے سال پورا ایک ماہ فاقہ کشی کریں تو کیا عجب ہے۔ ہاں کوئی منچلا کہہ سکتا ہے کہ حضرت جنت میں کیا دھرا ہے جو اس زمین پر نہیں تو ایک مولوی جھٹ کہہ اٹھیگا کہ اس میں وہ کچھ ہے جو زمین پر نہیں ہے ایک غریب کی تو بات ہی کیا۔ ایک بادشاہ بھی اس زمین پر حوریں حاصل کر سکتا ہے؟ جنت کی حوریں تو حوریں ہی ہیں وہاں کی مساوات بھی تو بے نظیر ہے۔ ہر ایک مومن کو بلا لحاظ اس کے کہ اس نے دو برس روزے رکھے یا ساری عمر اسے ۷۰ حوریں دی جاتی ہیں۔ مساوات کی یہ نظیر کہیں مل سکتی ہے؟ اچھوت جیسی مساوات کیلئے ترس رہے ہیں وہ سوائے اسلام کے کون دے سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ آج ۷ کروڑ افراد پر مشتمل ایک بے نظیر قوم اسلام کے دروازے پر کھڑی ہے

---

۷۰ حوروں کا مل جانا کوئی معمولی عطیہ نہیں ہے۔ جسے ایک مومن پاکر پھول کر کپّا نہ ہو جائے ایک مومن جسے جنت کی امید ہے وہ اس دنیا میں ہی حوروں کے دلکش خواب دیکھکر مسرور رہتا ہے اگر اسے سچ مچ جیتی جاگتی ایکدم ۷۰ حوریں دے دی جائیں تو اسکی خوشی کا کیا ٹھکانہ؟ اسی طرح ایکبار مولوی صاحب ذکر کر رہے تھے کہ "ستر حوریں مجھ کو دی جاویں گی مگر میں ان کو ایک ہی محل میں رکھوں گا اور کہوں گا کہ دیکھو آپس میں رشک و حسد نہ کرنا دنیا میں میری چار بیویاں تھیں اور ان میں رات دن لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں۔ ان لڑائیوں کا میں نے ساری عمر دکھ اٹھایا۔ اب جنت میں آنے کے بعد لڑائیوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ان حوروں کے لئے سنہری رسیوں کے جھولے ڈالوں گا تم سب مل کر جھولو اور خوب زور زور سے ہنسو اور بیچ میں میں کھڑا ہو کر ان کو دیکھوں گا اور کبھی وہ مجھ کو دیکھیں گی بس مزا ہی مزا ہوگا۔"

---

۷۰ حوروں کے مل جانے سے جو مزا مولوی صاحب کو ہوتا مولوی صاحب اس کے خواب دیکھ

رہے تھے اور چٹخارے لے لے کر اس کا بیان کر رہے تھے کہ جھٹ گیسوئے دراز خواجہ حسن نظامی نے پوچھا: جناب آپ کو تو ستر حوریں ملیں گی مگر آپ کی چار بیویوں کو غلمان کتنے کتنے ملیں گے ذرا ان سے بھی دریافت کر لیجئے اور ہر غلمان کے واسطے الگ الگ مکان بنوائیں گی یا ایک ہی مکان میں ستر غلمانوں کو رکھیں گی اور کیا وہ بھی غلمانوں کو نصیحت کریں گی کہ آپس میں نہ لڑیں اور کیا وہ غلمانوں کو جھولا جھلا کر ان کیطرف دیکھیں گی" خواجہ صاحب نے یہ پوچھ کر تو مولوی صاحب کے ارمانوں کو کچل دیا۔ اگر ہم

وہ شخص ہمارے سامنے موجود ہوتا تو ہم بتاتے کہ حضرت جنت کی مٹی اس زمین کا مقابلہ کرتی ہو؟ جنت میں بڑھاپے کا کیا کام۔ ہاں ہمیں غصہ آتا ہے تو غالب پر اگر وہ زندہ ہوتا تو ضرور اس سے مناظرہ کرتے۔ افسوس تو یہ ہے کہ وہ یہ کہہ کر بھی کہ

خوب معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

بچ گیا خواجہ حسن نظامی جیسے علمدار اسلام سمجھے جنت کے خلاف جہاد کرنے کا موقعہ دے گیا ورنہ ہمیں کامل یقین ہے کہ خود وہ جنت

مہاتما منشی رام جی کے انمول بچن

پوترتا بھی ایک ماتر پرمانند کا سادھن ہے۔ دھرم کے سارے لکشن ایک پوترتا کے شبد میں آجاتے ہیں ہم چار شدھی پر ہی اپنے مہاتماجن سدیو سے بل دیتے آئے ہیں۔ جو ہردیہ شدھ نہیں۔ اس سے نہ دھیرج کی آشا ہو سکتی ہے اور نہ سنتوش کی۔ پھر ایسے ہردے سے منش سماج یا اس کے کسی حصہ کے لئے نشکام پرسارتھ کی سمبھاونا ہم کیسے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ منش ماتر کو پرانی بھاؤ سے وہی منش دیکھ سکتا ہے جس نے کہ پہلے اس پتا کے درشن کئے ہوں۔ جس کی کرپا دھاری ماتر سنتان ہیں اور پرم پتا کے درشن وہی کر سکتا ہے۔ جو کہ خود شدھ ہو۔ کیونکہ بھگوان شدھ سروپ ہیں ان تک نکٹ گامی ہونے کے لئے ملین وستر اتار کر چلنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے پوترتا کا پرچار منش ماتر کا ادیش ہونا چاہئے۔ تاکہ سب بھائی سوچ ہو کر شدھ سوروپ کے سمیپ آسن لے جا سکیں

(لبھو رام نیر ۴۲ نئی آشرم لودھیانہ)

ہوئے تو مولوی صاحب سے درخواست کرتے کہ وہ جنت میں داخل ہوتے ہی ہمیں خط لکھیں کہ اس شاعر کو اس گستاخی کی کیا سزا ملی ہے جس نے کہا ہے؟

ایسی جنت کو کیا کرے کوئی
جہاں لاکھ برس کی حوریں ہوں

ہمیں اس شاعر کی حماقت پر جس نے "لاکھ برس کی حوریں" کی وجہ سے جنت کو ٹھکرا دیا ہے اتنا غصہ نہیں آتا۔ کیونکہ اس نے جنت دیکھی ہی نہیں۔ جب آنکھوں دیکھیگا تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہوگا۔ کیونکہ لاکھ برس کی ہونے کے باوجود حوروں کی تر و تازگی۔ حسن و شباب پر بڑھاپے یا پرانی ہونے کے قطعاً آثار نہیں ہوتے آثار تو کیا ان چیزوں کا سایہ تک نہیں پڑتا کیونکہ حوریں اس زمین کی مٹی سے نہیں بنیں اگر

کے مزے لے رہا ہوگا اور اپنی حرکت پر نادم ہوگا ہم "جنت" کے اور اس کی نعمتوں کے مداح ہیں اور ہمارا بھی جی للچایا کرتا ہے لیکن ٹھٹھک جاتے ہیں۔ جب کسی کی زبان سے سنتے ہیں کہ:-

کب حق پرست زاہد جنت پرست ہے
حوروں پر مر رہا ہے شہوت پرست ہے

خیر یہ تو ہوئی مولوی صاحب کی بات یا مومنوں کی جنہیں جنت کی اسقدر چاہ ہے کہ وہ سر تک دینے کیلئے تیار ہو جائیں اگر انہیں یقین دلا دیا جائے کہ مرنے کے بعد ضرور جنت ملیگی لیکن حیرت ہے کہ اللہ میاں ایسی جنت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ شاید اسکی وجہ یہ ہو کہ برسوں وہاں رہنے سے اس کا دل اکتا گیا ہو یا اس لئے کہ وہ اسکی اپنی بنائی ہوئی ہے یہ نہیں کہ اللہ میاں کو کوئی چیز پیاری نہیں۔ اسے

عشق ہے جنت سے نہیں۔ حوروں سے نہیں شہد کی ندیوں سے نہیں۔ اسے عشق ہے عرب کے پیارے پیارے ریگستانوں سے۔ دوپہر کے وقت جب آفتاب اپنے جوبن پر ہوتا ہے تو اس وقت جو فرحت افزا نسیم "لو" چلتی ہے اسکی۔ اسے کوئی چاہ ہے تو گنگا جل سے بھی پاک اور شہد سے بھی میٹھی کھجوروں کی اور کعبہ ہی اسکی جنت ہے کیا کہا یہ غلط ہے؟ نہیں میں ٹھیک کہہ رہا ہوں حرف بحرف سچ!!

اگر ہماری بات غلط ہوتی تو رسول پاک کو جو اللہ میاں کے پرائیویٹ سیکرٹری ہیں اہل یہود سے یہ کیوں کہنا پڑتا کہ "تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ زمین اللہ اور رسول کی ہے میں اس زمین سے تم کو جلاوطن کرنا چاہتا ہوں جو کوئی تم میں سے اپنے مال و متاع کے عوض میں کچھ حاصل کر سکتا ہے وہ بیچ کر حاصل کر لے اور نہیں تو تمہیں معلوم ہے کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے"

جلاوطنی کا حکم سن کر اہل یہود سناٹے میں آ گئے کہ اللہ میاں کو کیا ہو گیا ہے؟ کہیں پاگل تو نہیں ہو گیا۔ جو جنت جیسی پیاری پیاری جگہ کو چھوڑ کر یہاں آ رہا ہے۔ انہوں نے پہلے تو دل میں یہی سوچا کہ اگر ہمیں جنت میں بھیجدے تو جلاوطنی مبارک۔ لیکن پھر سوچا اس میں بھی کوئی راز ہے جو اللہ اور اس کے رسول کو یہ زمین اسقدر بھا گئی ہے۔ چنانچہ وہ بگڑ بیٹھے کہ ہم تو نہیں جائیں گے۔ اسپر رسول پاک نے شرط پیش کی کہ اگر اسلام قبول کر لو تو یہاں رہ سکتے ہو!!

اندھا کیا چاہے دو آنکھیں۔ اسلام قبول کرنے کے تو یہی معنی ہیں نا کہ جنت بھی تمہاری اور وہاں کی حوریں بھی نقد لو اور یہاں رہو بھی بے کھٹکے!! وہ جھٹ تیار ہو گئے!! رگڑا نند

نوٹس

ایک آریہ سوشیل کنیا جو کہ گھر کے کام کاج میں چتر ہے ہندی رتن ہندی کی ساتویں جماعت پاس ہے آیو ۱۶ سال کی ہے کیلئے ایک سوگیہ ور کی آوشیکتا ہے۔ کنیا باجہ بجانا سینا پرونا مشین چلانا جانتی ہے کوئی انگ بھنگ نہیں ہے اچھی بدھی منی بر سے ایسے وچار والی ہے ور کی آیو ۲۵ سال کے لگ بھگ ہو کسی آریہ سماج کا ممبر سندھیا ہون آدی نت نیم میں درڑھ ہے درخواست کے ساتھ آریہ سماج کے پردھان یا منتری کی طرف سے اوپر والی باتوں کی تصدیق ہونی چاہئے ذات پات توڑ کر پورن ویدک ریتی سے ہوگی۔ تویدک منتری آریہ سماج گورو کل دھاگہ راولپنڈی شہر

وید پرچار

نمبر ۲

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

جب وقت آریہ سماجی ہی سب کام کر رہے تھے یعنی آریہ سماجی جہاں اپنے گھر کا کام کرتے تھے۔ وہاں آریہ سماج کے اتسووں پر دیاکھیان دیتے تھے۔ ضرورت پڑنے پر سنسکار بھی کروا دیتے تھے اور موقع پڑنے پر شاستراتھ بھی کر لیتے تھے۔ اس وقت آریہ پرتی ندھی سبھاؤں میں ایک بات پر وچار ہوا اور اس کے بعد ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آریہ سماج میں ویتن دے کر اپدیشک مقرر ہونے لگے۔ پتہ نہیں یہ وچار آریوں کو کس پرکار آیا۔ کیونکہ آریہ سنسکرتی میں کسی وقت بھی ویتن بھوگی اپدیشک نہیں ہوتے ہیں اور مہرشی دیانند جی نے لکھنے کے لئے پنڈت رکھے تھے انہوں نے بھی کبھی کسی پنڈت کو ویتن دے کر اپدیشک نہیں بنایا تھا۔ ان کے بعد آریوں کو ویتن دے کر اپدیشک نیت کرنے کا جو وچار آیا۔ میری رائے میں یہ وچار انہوں نے عیسائیوں سے ہی لیا ہوگا۔ کیونکہ جس طرح آریوں میں یہ وچار پہلے کا نہیں ہے۔ اسی طرح مسلمانوں میں بھی ویتن بھوگی واعظ نہ تھے اس وقت اگر کوئی دھرم پرچارک ویتن بھوگی تھے تو صرف عیسائی ہی تھے۔ ان کے بڑے بڑے پادری بھی ویتن لیتے ہیں اور ان کی اولادوں کو چھوٹے چھوٹے پرچارک یا مناد جو ہوتے ہیں ان کو بھی کچھ نہ کچھ ماہانہ ضرور ملتا ہے۔ اس لئے آریہ سماجیوں نے یہی بات عیسائیوں سے ہی لی ہوگی۔ یہ میرا اپنا وچار ہے اور نشچت روپ سے تو وہ آریہ سماجی ہی جانتے ہیں۔ جنہوں نے یہ کام کیا تھا

آریہ سنسکرتی میں اپدیشک دو ہی رہے ہیں ایک سنیاسی اور دوسرے براہمن۔ سنیاسی ہر ایک جگہ بھرمن کر کے پرچار کرتے ہیں جیسا کہ شری سوامی دیانند جی مہاراج کرتے رہے تھے اور پرچار کو سنگھٹت کرنے کے لئے سنیاسیوں کے مٹھ بناتے تھے جس طرح شنکر آچاریہ نے پرچار کر کے بھارت ورش میں چار مٹھ بنا لئے۔ ان کا ایک مٹھ اتر میں تھا جس کا نام جیوتی مٹھ تھا۔ یہ بدری ناتھ کے نزدیک ہے اس کی ایک شاکھا اوکھی مٹھ ہے جو اس کے نزدیک ہی ہے یہاں کے مکھیا راول کہلاتے ہیں یہ راول ملیالم یعنی اس علاقہ کے ہوتے ہیں جس کے شنکر آچاریہ جی تھے۔ دوسرا مٹھ پوری میں گووردھن نام ہے جو پوری میں ہے۔ اس وقت ان دونوں کی حالت بہت اچھی نہیں ہے۔ تیسرا پچھم میں شاردا مٹھ ہے یہ دوارکا میں ہے اور چوتھا دکشن میں شرنگیری مٹھ ہے جو میسور راجیہ میں ہے۔ جتنے سنیاسی ہیں وہ سب ان چاروں مٹھوں میں وبھکت ہیں۔ مثال کے طور پر شری سوامی دیانند جی شرنگیری مٹھ کے سنیاسی تھے۔ شنکر آچاریہ کے مت کا پرچار ان ہی چار مٹھوں سے ہوا۔ اسی طرح سنیاسی بھرمن کر کے اور مٹھ بنا کر پرچار کرتے رہے ہیں اسی لئے سمرتیوں میں ایک سنیاسی کٹی چک بھی لکھے ملتے ہیں۔

دوسرے اپدیشک براہمن تھے۔ براہمن بھرمن نہ کرتے تھے وہ کسی ایک جگہ بیٹھ کر پرچار کیا کرتے تھے۔ وہ جہاں بیٹھتے تھے وہاں اپنی یوگتا کے انوسار کچھ نہ کچھ کرتے رہتے تھے یعنی کئی بار تو براہمن پاٹھ شالہ بنا لیتے تھے۔ وہ ودیارتھیوں کو پڑھایا کرتے تھے۔ اسی لئے رشی نے براہمن اور براہمنی کو یجمان کے لڑکوں اور لڑکیوں کو پڑھانے کی بات لکھی ہے اور کئی جگہ یہ اوشدھالیہ بنا کر چکتسا کرتے تھے یا اس کے علاوہ کچھ اور کر لیتے تھے۔ ان کا جیون نرواہ یجمانوں دوارا ہوا کرتا تھا۔ یجمان اپنی مرضی سے اپنی شردھا سے ان کو دیتا تھا۔ جو کچھ ان کو ملتا تھا یہ اس سے گزارہ کرتے تھے۔ اس طرح پر ان دونوں سے کوئی بھی ویتن بھوگی نہ ہوتا تھا۔ تیسری استری بان پرستھوں کی ہوتی تھی وہ ان دونو یعنی سنیاسی اور براہمن میں سے کسی ایک کے کام کو کر سکتے تھے۔ لیکن ویتن بھوگی یہ بھی نہ ہوتے تھے اور آریہ سنسکرتی کے یہی اپدیشک تھے جو دھرم پرچار کرتے تھے۔ آریہ سماج نے نہ تو سنیاسی بنائے جس طرح بودھوں نے بنائے تھے اور انہوں نے پرچار کیا تھا اور نہ ہی براہمن ویسے بنائے جیسا کہ میں اوپر کہہ آیا ہوں انہوں نے ویتن بھوگی براہمن بنائے وہ پرچار کا کام کرتے تھے اس لئے براہمن تھے اور ویتن ملتا تھا۔ اس لئے ویتن بھوگی ہو گئے۔ پرنتو آریہ سماج نے اس وقت کیا تھا جس وقت انہوں نے پرچار کی ضرورت کو محسوس کیا تھا۔ لیکن وہ آریہ سماج کا شروع کا زمانہ تھا۔ لوگوں میں جوش تھا۔ اس لئے اس وقت جو اپدیشک آریہ سماج میں آئے وہ ویتن کی درشٹی سے نہیں آئے تھے۔ وہ کام کی درشٹی سے اپدیشک بنے تھے اور ویتن ان کے گذارہ کے لئے دیا جاتا تھا۔ لیکن یہ بات کھٹکتی ہمیشہ ہی رہی اس وقت کے اپدیشک پنڈت لیکھرام۔ پنڈت دولت رام جی۔ پنڈت سیتا رام جی شاستری۔ پنڈت پورنانند جی جو پیچھے سوامی پورنانند جی تھے پنڈت گردھاری لال جی۔ پنڈت کرپا رام جی۔ پنڈت رام رتن جی۔ ماسٹر متھرا داس جی شیو شنکر جی وغیرہ تھے اور ان کے ساتھ ساتھ کچھ سنیاسی بھی کام کرتے تھے۔ کچھ نام تو میں پہلے لیکھ میں لکھ چکا ہوں ان کے علاوہ اس وقت سوامی ستیانند جی۔ سوامی اونکار سچدانند جی۔ سوامی برہمانند جی۔ سوامی ودیانند جی بھی آ گئے تھے۔ اس وقت سوامی اچیوتیانند جی پنڈت گرو دت جی کی بھگتی سے پریت ہو کر آئے تھے یہ سوامی جی سنیاسیوں کی ایک منڈلی کے منڈلا دھیش تھے اپنی منڈلی چھوڑ کر آریہ سماج میں آئے تھے۔

جہاں آریہ سماج میں یہ اپدیشک اور سنیاسی پرچار کا ریہ کرتے تھے وہاں آریہ سماجی بھی ابھی تعلق نہیں ہوئے تھے وہ پرچار کا کام خود بھی کرتے تھے۔ چنانچہ اتسووں پر آریہ سماجی دوسرے بھی اچھی تعداد میں ہوتے تھے اس کا یہ مطلب نہ لیا جاوے کہ آریہ سماجی اتسو دیکھنے والے آتے تھے۔ نہ میرا مطلب ان سے ہے جو آریہ سماج میں دیاکھیان دیا کرتے تھے میں نے اپنی عمر میں سب سے پہلا جو جلسہ دیکھا ہے وہ آریہ سماج جالندھر شہر کا جلسہ تھا۔ اس میں دیاکھیان دینے والے اپدیشکوں کے علاوہ دوسرے سجن بھی تھے اور جہاں تک منشی رام جی تو بہت دیر بعد جلسوں میں جاتے رہے ہیں۔ یہ سب جانتے ہی ہیں ان اپدیشکوں کے دھرم پرائن اور لگن کا پتہ لگانے کے لئے میں دو باتیں لکھنا مناسب سمجھتا ہوں۔ ایک تو پنڈت لیکھرام کی بات ہے۔ انہوں نے کسی جگہ اپنے نج کے کام کے لئے جانا تھا۔ ان کا وچار تھا کہ میں اوکاش لے کر وہاں جا کر کام کرا دوں وہ یہ وچار کر کے ہیڈ کوارٹر میں آئے تو ان کو اتفاقیہ اس طرف کا پروگرام مل گیا وہ وہاں گئے اور سبھا کے پرچار کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنا نج کا کام بھی کیا جب وہ مہینہ ختم ہوا اور ان کا سفر خرچ کا بل آیا تو اس میں کرایہ کم درج تھا۔ یہ دیکھ کر سفر خرچ کا بل انکو واپس بھیجا گیا اور کہا گیا آپ نے کرایہ کم لگایا ہے۔ تب انہوں نے جواب دیا تھا۔ کرایہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ ٹھیک ہی ہے۔ آپکو جو کم معلوم ہوتا ہے وہ کم نہیں ہے۔ کیونکہ مجھے فلاں جگہ اپنا کام تھا۔ میں نے اس کام کے لئے ضرور جانا تھا۔ اتفاقیہ سبھا نے مجھے وہاں کا پروگرام دے دیا۔ میں وہاں گیا وہاں جا کر جہاں سبھا کا کام کیا۔ وہاں میں نے اپنا کام بھی کیا ہے۔ اس لئے سفر خرچ اس جگہ کا میں نے آدھا لگایا ہے۔ کیونکہ اپنا کام ہونے کی وجہ سے میرا فرض ہے کہ میں وہاں کا آدھا خرچ اپنے پاس سے کروں یہ تھا ان کا تیاگ کیا آجکل بھی سب اپدیشک اس تیاگ کے مالک کہلا سکتے ہیں۔ دوسرا اپدیشک پورنانند جی ایک دفعہ وہ ایک جگہ گئے ہوئے تھے ان کا لڑکا پیچھے بیمار ہو گیا گھر سے تار گئی کہ لڑکا بیمار ہے آپ جلدی آویں۔ جب تار ملا تو انہوں نے کہا دیاکھیان دے کر ہی جانا ہوگا۔ وہ دیاکھیان کرنے ٹھہر گئے۔ جس وقت دیاکھیان دینے لگے تو دوسرا تار ملا لڑکا مر گیا ہے انہوں نے کہا اچھا جو ہونا تھا سو ہو گیا اب وہاں جا کر کیا کرنا ہے اور وہ اپنے اگلے پروگرام پر چلے گئے۔ بعد میں جب گھر آئے تو جا کر ان کی دھرم پتنی نے پوچھا آپ کو تار دے گئے تھے۔ انہوں نے جواب دیا تھا تار تو مل گئے تھے جب لڑکے کے مرنے کا تار ملا تو میں نے سوچا اب وہاں جا کر کیا کرنا ہے سبھا کا کام ہی کرنا چاہئے۔ جہاں اس طرح کے تیاگی اور لگن والے اپدیشک تھے وہاں اس وقت کی کچھ ایسی کہانیاں بھی سنتے ہیں کہ کوئی کوئی اپدیشک دکشنا کا جھگڑا کر لیا کرتے تھے۔ کبھی کبھی کوئی اپدیشک دکشنا میں دھنی دو پیسہ بھی ہو ایسی باتیں بھی کہہ دیا کرتے تھے اس نے اس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا نے دکشنا کے لئے ایک نیم بنا دیا جو اب تک بھی چلت ہے۔ وہ نیم ہے جو اپدیشک شادی پر زیادہ سے زیادہ چار روپیہ دکشنا لے سکتا ہے اور دوسرے سنسکاروں پر ایک روپیہ لے سکتا ہے اگر اس سے زیادہ ہوگا تو سبھا میں دینا ہوگا۔ لیکن اب بھی کبھی کبھی سننے میں آتا ہے

آگے دیکھو صفحہ

بقایا صفحہ ۱۰

دن نے کہا آپ ایک دھوتی اور ... اگر دیں یہ دینے ضروری ہیں تاکہ ... ان کا شمار نہ ہو سکے۔ یہ کام اسی ... جاتا ہے۔

... اس وقت آریہ سماج کے کام کرنے ... طرح کے ہو گئے تھے۔ ایک وہ ... جو اپنے گھر کا کام کر کے سبھا کا کام بھی ... کہ اس وقت آریہ سماجیوں میں ... تھے وہ جن کو ایشور نے بولنے ... دی تھی۔ وہ ویاکھیان بھی دیتے تھے ... شاستر ارتھ کرنے کی طاقت تھی وہ ... شاستر ارتھ بھی کرتے تھے اگر میں نے مثال ... ہوں تو لالہ بخشیش رام جی دینا نگری ... سکتا ہوں جو ہمیشہ اس علاقے ... مسلمانوں سے شاستر ارتھ کرتے رہے ... ان کے مولوی ثناء اللہ صاحب ... شاستر ارتھ ہوئے ہوں گے ... ویاکھیان اب تک دیتے رہتے ہیں یا ... لیکن سبھا میں اپدیشک کبھی بھی ... ہوئے۔ اسی طرح دوسرے وہ تھے جو ... تھے اور سبھا کا کام دن رات یا سار ... سبھا کی مرضی پر تھے۔ ان کو پروگرام ... آریہ سماجوں کے اتسووں پر ویاکھیان ... تھے اور موقع پڑنے پر شاستر ارتھ ... تھے اور نئی آریہ سماجیں بناتے تھے ... آریہ سماجی بول نہ سکتے تھے وہ کئی بار ... اپدیشکوں کو ساتھ لے کر اپنے نزدیک کے ... میں جلسے کرتے تھے اور پرچار کا پربندھ ... دیتے تھے۔ اس وقت آریہ سماج کا ... بھی خوب ہوتا تھا۔ کیونکہ اس وقت ... سماجی ہو جانے کے معنی دھرم بھرشٹ ... ہو جاتا تھا۔ اس لئے جتنا لوگ ورودھ ... تھے اتنا ہی اپدیشکوں اور آریہ ... سماجیوں میں اتساہ ہوتا تھا۔ میں ایک بات ... اسے ختم کرتا ہوں۔ پنڈت پورنانند ... ایک بار دوآبہ میں ایک جگہ گئے جب وہ ... لیکچر دینے لگے کسی نے پوچھا آپ شرادھ ... مانتے ہیں یا نہیں انہوں نے اتر دیا۔ مردوں ... کا نہیں۔ یہ کہنا تھا کہ اسی وقت ڈھول بٹی ... بجنی شروع ہوئی اور بلہ مچ گیا۔ لیکچر تو ... ہو گیا یہ اپنے کپڑے جھاڑ کر باہر ایک ... جگہ آریہ سماج بنا کر جاؤں گا چنانچہ دوسرے ... دن صبح سے ہی لوگوں سے بات چیت شروع ... ہوئی دن بھر اس طرح ختم ہوا۔ دہر وہاں ... سے کچھ دور آریہ سماج تھا ان کو پتہ لگا ... وہ بھی پہنچ گئے اور پرچار زور شور سے ... شروع ہوا اور وہاں آریہ سماج بنا کر آگے بڑھے۔ میں نے امرتسر بازار میں اس وقت کے بڑے سے بڑے اپدیشک کو ویاکھیان دیتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اس وقت اپدیشک کو نہ میز کی ضرورت ہوتی نہ پر وہاں منتری کی جہاں لوگ دیکھے وہاں ہی ویاکھیان شروع ہو گیا۔ لالہ جے چند جی بال جی لدھیانہ میں بازار میں چلتے چلتے بھی ویاکھیان دیا کرتے تھے۔ ہم اپدیشک نے کسی دوکان سے سٹول مانگ لیا۔ اس پر کھڑے ہو کر ویاکھیان دینے لگ گیا۔ اسی طرح جیسے آریہ سماجی آریہ سماج کے پروانے تھے اسی طرح اس وقت اپدیشک بھی آریہ سماج کے لئے سب کشٹ سہنے کو تیار رہتے تھے اور آریہ سماج کا پرچار کرنا ہی ان کا کش

گیتا کی تعلیم

(از لالہ اندر سین جی وکیل انبالہ شہر)

گیتا ایک مستند آرش گرنتھ ہے۔ اس میں ہندو دھرم کے ان تمام اصولوں کا مفصل ذکر ہے جو کہ انسان کو موکش حاصل کرنے کے لئے جاننے ضروری ہیں۔ یہ بھگوان شری کرشن جی کی تعلیم ہے۔ جو کہ انہوں نے کوروکشیتر کے میدان جنگ میں ارجن کو دی تھی۔ وید شاستروں کی تعلیم کا یہ لب لباب ہے اس میں مورتی پوجا۔ مرتک شرادھ۔ گنگا اشنان۔ تیرتھ یاترا۔ ۳۳ کروڑ دیوی دیوتاؤں کی پوجا۔ گورو غلامی۔ راس لیلا وغیرہ اویدک باتوں کا کہیں نام و نشان بھی نہیں صرف ایک پرمیشور کی پوجا۔ نشکام کرم۔ یوگ ودیا وغیرہ ویدک باتوں کا ہی ذکر ہے نہ موجودہ ذات پات کا کہیں نشان ہے نہ چھوت چھات کے بھوت کا نہ کہیں اونچ نیچ کے خیال کا جو اسی بری طرح آجکل کے ہندوؤں کے سر پر سوار ہے۔ نہ کسی استری شودر یا اچھوت کے وید پڑھنے کا نشید ھ ہے۔ غرضیکہ ہندو سوسائٹی میں موجودہ زمانہ میں جو دھارک اور سماجک خرابیاں نظر آ رہی ہیں انکی کسی قسم کی تائید بھی گیتا میں نہیں ملتی آجکل گوروؤں کی غلامی جاری کرنے کے لئے اور پرماتما کی بجائے گورو پوجا سکھلانے کے لئے گورو ڈم کے بڑے بڑے اڈے جاری ہو رہے ہیں۔ دیوسماج۔ رادھا سوامی وغیرہ متوں میں اپنے اپنے جال میں لوگوں کو پھنسانے کی سر توڑ کوششیں ہو رہی ہیں۔ مگر گیتا میں اس طرح کی غلامی کا کہیں ذکر تک نہیں اگر یہ موکش کے لئے ضروری ہوتیں تو ان کا کیوں ذکر نہ ہوتا۔ نہ استری شکشا کے نہ بیواؤں کی دوبارہ شادی کرنے کے خلاف کہیں کوئی لفظ موجود ہے سچ ہے سری کرشن جیسے یوگیراج کی تعلیم میں ایسی نقصان دہ باتیں کہاں سے آ سکتی ہیں۔ انہوں نے تو جو کچھ کہا ہے پراتی ماتر کے کلیان کی خاطر کہا ہے شری کرشن جی نے گیتا میں صیغہ متکلم میں میں۔ میرا۔ مجھے وغیرہ استعمال کئے ہیں ان سے ان کا مطلب اپنی ذات یا اپنے پراکرت شریر سے نہیں ہے بلکہ صرف ایک دو جگہ تو ان کے آتما سے مراد ہے۔ باقی سب جگہ برہم سے مراد ہے جسکو وہ نہ صرف اپنے شریر میں بلکہ تمام کائنات میں حاضر و ناظر بیان فرماتے ہیں۔ گیتا کے ادھیائے ۹ کے شلوک ۱۰ میں لکھا ہے۔ میں مالک بن کر پرکرتی سے تمام متحرک اور غیر متحرک دنیا کو پیدا کرتا ہوں۔ مورکھ لوگ میرے پرم سروپ کو نہیں جانتے جو سب بھوتوں میں سب سے بڑا ایشور ہے۔ وہ مجھے انسانی جسم والا سمجھ کر میری بیقدری کرتے ہیں ۱۱ میں لکھا ہے۔ ہے ارجن دنیا بھر کا آغاز انجام اور وسط میں ہوں۔ ودیاؤں میں ادھیاتم ودیا اور بحث کرنے والوں کا مباحثہ میں ہوں ۳۴ میں لکھا ہے سب کا خاتمہ کرنیوالی موت اور آگے جنم لینے والوں کی جائے پیدائش میں ہوں۔ اسی ادھیائے کے شلوک ۱۲ و ۱۳ میں کرشن کو ارجن کہتا ہے۔ تم ہی پرم برہم اور نہایت ہی پوتر ہو۔ سب رشی تمہیں دویہ اور لافانی پرش اجنما اور سرو ویاپک کہتے ہیں اور خود تم بھی مجھے یہی کہتے ہو۔ اس مکالمہ میں اور دیگر شلوکوں میں سری کرشن جی کے پراکرت شریر کا ذکر بالکل اچھوتا ہے بلکہ اسی ایک کائنات کے مالک پربرہم کا ہی ذکر ہے اس قسم کی گفتگو سے کبھی غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے۔ شاستروں میں لکھا ہے کہ برہم کے جاننے والے برہم ہی ہوتے ہیں۔ اسی اصول کے مطابق انہوں نے اپنے شریر کو بھلا کر اپنے آپ کو برہم کہا ہے۔ یہ کوئی انوکھی بات رشیوں کے مت کے خلاف نہیں۔ گویا گیتا میں برہم کی تعلیم برہم کی اپنی ہی زبانی موجود ہے گیتا جیو۔ برہم اور پرکرتی کو بھن بھن اننت اور انادی مانتی ہے اور ویدک دھرم اور آریہ سماج کی تشٹی کرتی ہے ادھیائے ۱۳ پرکرتی پرش وویک نامی میں لکھا ہے ۱۲ اب تجھے وہ بتلاتا ہوں۔ جسے جان لینے سے امرت یعنی موکش ملتا ہے۔ وہ انادی سب سے پرے وہ برہم ہے نہ اسے ستیہ کہتے ہیں نہ استیہ ہی ۱۳ اس کے سب طرف ہاتھ پاؤں ہیں۔ سب طرف آنکھیں سر اور منہ ہیں۔ سب طرف کان ہیں اور وہی اس لوک اندر سب میں ویاپ رہا ہے یعنی بھرپور ہے ۱۴۔ اس میں تمام اندریوں کے گنوں کی جھلک ہے۔ لیکن اس کے کوئی بھی اندری نہیں ہے۔ وہ سب سے بے تعلق ہو کر ہی سب کی پرورش کر رہا ہے ۱۵ وہ سب جانداروں کے اندر اور باہر بھی ہے۔ ساکن اور متحرک بھی ہے۔ سوکشم ہونے کے باعث وہ ناقابل علم ہے اور دور ہو کر بھی نزدیک ہے یہ تو ہوا برہم کے بارے میں ۱۹ میں لکھا ہے پرکرتی اور پرش دونو کو ہی انادی سمجھ۔ وکار یعنی تبدیلیاں اور گنوں کو پرکرتی سے ہی پیدا ہوا جان ۲۰ کاریہ یعنی جسم کے اور کارن یعنی اندریوں کے فعل کے لئے پرکرتی کارن کہی جاتی ہے اور کرتا نہ ہونے پر بھی سکھ دکھ کو بھوگنے کے لئے پرش کو کارن کہا جاتا ہے ۲۱ کیونکہ پرش پرکرتی میں داخل ہو کر پرکرتی کے گنوں کا بھوگ کرتا ہے اور پرکرتی کے گنوں کا یہ تعلق پرش کے اچھے برے جونوں میں جنم لینے کا باعث ہوتا ہے ۲۲ پرکرتی کے گنوں کے پاس بیٹھکر دیکھنے والے اس کو ماننے والے ان کو بڑھانے والے اور ان کا بھوگ کرنے والے کو ہی اس جسم میں پرم پرش مہیشور اور پرماتما کہتے ہیں" اس تعلیم میں برہم پرکرتی اور پرش تین ہستیاں بڑی صاف طور پر پائی گئی ہیں۔ اگرچہ پرش کو آتما۔ پرماتما اور مہیشور وغیرہ ناموں سے پکارا ہے۔ مگر وہ اپنے گنوں کے سبب سب برہم سے نیارا ہے۔ ادھیائے دوم میں بھی آتما کی نسبت بڑی تعلیم ملتی ہے شلوک نمبر ۱۲ میں (سری کرشن ارجن سے) دیکھو ایسا مجھے ہی نہیں کہ میں پہلے کبھی نہیں تھا اور تو اور یہ راجا لوگ پہلے نہیں تھے اور یہ کبھی نہیں ہو سکتا

کہ ہم سب لوگ آگے نہ ہوں گے ع۲۰ - یہ (آتما) نہ تو کبھی مرتا ہے نہ کبھی پیدا ہوتا ہے - ایسا بھی نہیں ہے کہ یہ ایک مرتبہ ہو کر پھر کبھی ہوتا ہی نہ ہو - اس کی ابتدا نہیں یہ دائم قائم اور قدیم ہے - اس لئے جسم کے مرجانے پر بھی یہ مارا نہیں جاتا ع۲۳ آتما کو ہتھیار نہیں کاٹ سکتے - آگ نہیں جلاسکتی - پانی بھگو یا گلا نہیں سکتا اور نہ ہوا خشک کر سکتی ہے ع۲۲ جس طرح انسان پرانے کپڑوں کو چھوڑ کر نئے لیتا ہے - اس طرح جسم کا مالک آتما بھی پرانے جسم کو چھوڑ کر نیا جسم اختیار کر لیتا ہے گیتا کے ان الفاظ سے کوئی شک باقی نہیں رہتا کہ یہ تینوں ہستیاں جدا جدا انت اور اناد ی ہیں - ادھیائے ۱۵ اشلوک ۷ میں یہ ضرور کہا ہے کہ جیو لوک میں میرا ہی سناتن انش جیو ہو کر پرکرتی میں رہنے والے من سمیت چھ اندریوں کو کھینچ لیتا ہے اس کو ننگ سنسکرت کہتے ہیں - یہاں انش سے مراد ٹکڑے سے نہیں ہو سکتی - کیونکہ برہم کے تو ٹکڑے ہو ہی نہیں سکتے - یہاں لفظ انش محض دائمی تعلق اور پریم کو ظاہر کرنے والا ہے - جیسے ایک باپ بھی بیٹے کو کہتا ہے کہ یہ میرا ہی انش ہے یہاں حرف پریم سے مراد ہے یا فقرہ کا انش بعنے سے مراد ہے جسکے ٹکڑے ہو سکتے ہیں - جیو جب برہم کی طرف سے اپنی درشٹی کو ہٹا کر پرکرتی میں لین ہو جاتا ہے تو ایک طرح برہم کا ہی ایک انش پرکرتی میں لین ہو کر من وغیرہ اندریاں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے - برہم ہی جال لو جھکر پرکرتی کے پھند میں کیونکر پھنس سکتا ہے - جیو ہمیشہ برہم میں ہی رہتا ہے - برہم اس کے اندر اوت پروت ہے وہ کبھی جدا تو برہم سے ہو ہی نہیں سکتا - اسی لئے اسکا انش کہلاتا ہے۔

نشکام کرم پر گیتا میں بہت زور دیا گیا ہے ادھیائے ۷ شلوک ۲۰ میں لکھا ہے کرم بندھن کے توڑنے کی نہیں بلکہ صرف کرم پھل کی خواہش کرنیوالے لوگ اس لوک میں دیوتاؤں کی پوجا اسلئے کیا کرتے ہیں کہ وہ کرم پھل اس لوک میں جلدی ہی مل جاتے ہیں ۷ - ۲۰ میں لکھا ہے - اپنی اپنی پرکرتی کے مطابق طرح طرح کے سورگ وغیرہ پھلوں کی خواہشات سے پاگل ہو کر لوگ مختلف اپاسناؤں کے نیموں کو پاکر دوسرے دیوتاؤں کا پوجن کرتے رہتے ہیں جو بھگت جس روپ کی یعنی جس دیوتا کی شردھا سے اپاسنا کیا چاہتا ہے اسکی اسی شردھا کو میں قائم کر دیتا ہوں لیکن ان کم عقل لوگوں کو ملنے والے یہ پھل ناش ہو جانیوالے ہیں موکش کی مانند پائیدار نہیں - دیوتاؤں کے بھجنے والے لوگ ان کے پاس جاتے ہیں اور میرے بھگت میرے پاس آتے ہیں - ادھیائے ۲ شلوک ۴۲ تا ۴۴ میں لکھا ہے وید وں کے مقولوں میں بھولے ہوئے مورکھ لوگ یہ کہنے میں مبالغہ کرتے ہیں کہ مختلف قسم کے یگیہ وغیرہ کرموں سے ہی جنم روپ پھل ملتا ہے اور بھوگ اور طاقت حاصل ہوتے ہیں - سورگ پانے کی خواہش میں لگے ہوئے کامیہ بدھی والے انکا من کھینچ جاتا ہے بھوگ اور ایشوریہ میں ہی غرق رہتے ہیں اسلئے انکی بدھی ایک خیال میں محو نہیں رہ سکتی - پس گیتا کے ان جوابوں کو پڑھنے سے کچھ شک باقی نہیں رہتا کہ گیتا کی نشکام کرم سے کیا مراد ہے - ہمکو یگیہ دان تپ اور دیگر دھارمک کرم ورن آشرم کے فرائض محض موکش کی خاطر کرنے چاہئیں کسی بھی دنیاوی غرض کے لئے نہیں کرنے چاہئیں - پچھلی کہانیوں میں جگہ جگہ یہ آتا ہے کہ لوگ مختلف ور حاصل کرنے کیلئے برہما وشنو شیو جی مہاراج کی اپاسنا اور تپسیا کیا کرتے اور جب وہ امر خوش ہو کر درشن دیتے تو ور مانگا کرتے تھے کوئی مانگتا میرا بیٹا ہو جاوے کوئی مانگتا میرے باپ کو راج مل جائے کوئی کہتا مجھکو کوئی مار نہ سکے غرضیکہ سینکڑوں کہانیوں میں سینکڑوں قسم کے ور پائے جاتے ہیں آجکل لوگوں کے دلوں میں ان منورتھوں کی کمی نہیں ہے اور انکے دھارمک فرائض محض انہی کو حاصل کرنے کیلئے ہوا کرتے ہیں گیتا ان وروں کی اور سورگ کی خواہش کا تردید کرتی ہے محض موکش اور برہم کو لکھشن بنانیکی ہدایت کرتی ہے مگر تمام دھارمک فرائض کو ادا کرنے اور دنیا میں جیون ویتیت کرنے کیلئے اپنے ورن آشرم کے فرائض ادا کرنے کیلئے مختلف دنیاوی سمپتی کی ضرورت ہے اس سمپتی کو تو حاصل کرنے کے لئے خواہشات اور سنجھ کا منائیں ہونی لازمی ہیں ان خواہشات اور سنجھ کامناؤں کا گیتا تردید نہیں کرتی - لکھا ہے :- ۳ - ۱۰ میں کہ ابتدا میں یگیہ کے ساتھ ساتھ خلقت کو پیدا کر کے برہما نے کہا اس یگیہ کے ذریعہ تمکو ترقی نصیب ہو یہ تمہاری کام دھینو یعنی تمہاری تمام خواہشات کو پورا کرنیوالا ہو ۱۲ میں لکھا ہے یگیہ سے خوش ہو کر دیوتا لوگ تمہاری حسب خواہش سب بھوگ یعنی نعمتیں تمہیں دینگے ان کا دیا ہوا انہیں واپس نہ دیکر جو تنہا ہی کہا جاتا ہے وہ درحقیقت چور ہے - ویدک پرارتھنا میں سینکڑوں اس قسم کی آتی ہیں جن میں دنیاوی سمپتی کیلئے شبھ کامنائیں کیگئی ہیں تیجو اسی تیجو مئی دیہی والا منتر ہے انت ادہم آتما والا منتر ہے جو روز ہم ہون کرتے وقت پڑھتے ہیں یہ شبھ کامنائیں قدرتی ہیں ان سے کوئی شخص بچ نہیں سکتا اگر ہم انکی پورتی کے لئے کرم کرتے جائیں مگر زبان سے کہتے رہیں کہ ہمکو کوئی کامنا نہیں ہیں تو یہ ریاکاری ہے - گیتا ان کا تردید نہیں کرتی اور نہ ہر قسم کے کرم کی خواہش کو چھوڑ دینے کا اپدیش دیتی ہے - ایسا ہونا سرشٹی نیم کے ور دھ ہے محض دھارمک کرم ہی ایسے ہیں جنکے لئے کوئی خواہش سوائے موکش کے دل میں نہیں ہونی چاہئیے ویش بیوپار کریگا نفع کی خاطر - برہمن ودیا دان دیگا جہالت دور کرنیکی خاطر - راجہ جنگ کریگا تو دشمن سے رکشا کی خاطر - یہ قدرتی خواہشات ہیں ان سے انکار کرنا ریاکاری ہے - یہ شبھ کامنائیں ہی پوری کر کے ہم موکش حاصل کرنے کیلئے اپنے دھارمک فرائض کو پورا کرتے ہیں دیگر کسی پھل کی خواہش نہیں کرتے گیتا کی تعلیم محض پوشل اور دھارمک ہی ہے ہمکو یہ درشن پیش نہیں کرتی بلکہ پولیٹیکل بھی اونچے سے اونچا آدرش پیش کرتی ہے اور بیداستنی حق کو حاصل کرنیکی خاطر ہمکو تیار کرتی ہے دنیا سے پاپ اور ظلم کو کیونکر مٹانا چاہئے کرشن جی نے واضح کیا ہے - کیا دنیا میں آج کوئی بھگوان کرشن کی رائے سے بہتر رائے پیش کر سکتا ہے ہم ہی دہ ارجن کو دیکھئے کسی ملک کے لٹریچر سے بہتر نہ ملیگا - اس سے نہ صرف دنیاوی اغراض پوری ہوتی ہیں بلکہ موکش حاصل ہوتی ہے سعادت دارین حاصل ہوتی ہے دین دنیا دونوں راضی ہوتے ہیں - گیتا کے نزدیک کشتری کیلئے جنگ اور اپنے حقوق حاصل کرنے کیلئے اعلیٰ اور پاک فرائض انسانی سے ہے - دنیا بھر کی آزادقومیں اس تعلیم پر پورا پورا عمل کر کے اپنی آزادی عزت اور آبرو کو قائم رکھ رہی ہیں - سری کرشن جی نے کبھی سول نافرمانی کی تعلیم دی ہے نہ ستیہ گرہ کی نہ بزدلی کی تعلیم ہے نہ محض ریزولیوشن پاس کرنیکی - گیتا کی تعلیم زبردست عمل کی تعلیم ہے آج ہم بزدل ہیں ڈرپوک ہیں بھتے بھیت ہیں ایسے ہی ہمارے لیڈر ہیں اسیواسطے ہم کسی کام میں کبھی کوئی کامیابی حاصل نہیں کرتے موکش تو کجا رہی -

ہم ہندوؤں کی آجکل کیا حالت ہے بزدلی اور کاہلی نے ان میں گھر کیا ہوا ہے - ذراسی آفت آنے پر چوہوں کیطرح سر چھپاتے نظر آتے ہیں سینکڑوں ہزاروں تاروں پر خرچ کر دیتے ہیں کہ آدھاری رکھا کر دو دھاری رکھنا کے لئے بھیک مانگتے پھرتے ہیں ڈیپوٹیشن لیجاتے ہیں - اخباروں میں اپنی دردبھری کہانیوں کے کالم سیاہ کر ڈالتے ہیں دھواں دھار تقریریں کرتے ہیں - مگر کمزور کی کون سنتا ہے نہ لکچروں کا نتیجہ نکلتا ہے نہ اپنے گھر بار مندر ماڑیوں مال متاع بچانے والوں کا سب کچھ چھوڑ چھاڑ الگ کھڑے ہو جاتے ہیں کیا ہم انہی رام اور کرشن جی کی اولاد ہیں جنہوں نے تو ظلم و تشدد کو اپنے سے جدا نہ کیا تھا اور اپنے دشمن کا سر کچلنے میں کبھی پس و پیش نہ کیا تھا - انکی پوجا کرنے کی بنا کر پوجنے سے کیا فائدہ انکی تعریفیں کرنے کا کیا فائدہ - ہم انکے دھرم کو اپنا دھرم بنائیں تو ان کو خوش کر سکتے ہیں - انہی کے نقش قدم پر چل کر اور انہی کو اپنا سچا لیڈر اور رہنما مان کر موکش حاصل کر سکتے ہیں یہی انکی سچی پوجا ہے تعجب نہیں کہ دنیا کی بہت سی زبانوں میں گیتا کا ترجمہ ہو چکا ہے اور ایک زمانہ اسکی تعلیم سے بہرہ ور ہو چکا ہے - رتن سب ہمارے ہیں مگر دوسرے ان سے زیب تن کئے ہوئے ہیں اور ہر طرح کا فائدہ اٹھا رہے ہیں - پرماتما کرے کہ وہ دن جلد آئے جب ...

سوادھیائے کیلئے نادر موقعہ

(۱) **ویدک وِنَہ** لیکھک آچاریہ دیوشرما جی ودیا النکار - اس لیکھ میں ہر روز کی پرارتھناؤں کے منتروں کی سندر سرل اور بدھ ویاکھیا کیگئی ہے اس طرح ورش بھر کے لئے ۳۶۵ پرارتھنا میں اس لیکھ میں سنگرہ کی گئی ہیں پستک تین بھاگوں میں چھپی ہے ایک بھاگ کا دام ۱؎ ہے تین بھاگوں کا مولیہ تین روپیہ ہے۔

(۲) **براہمن کی گئو** لیکھک آچاریہ دیوشرما جی ودیا النکار جیسے براہمن کی باتیں میں کیا جادو بھرا رہتا ہے - اس لیکھ میں اس سوکت کا سندر انوواد کیا گیا ہے مولیہ ۸

سوم سروور لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم اے - اس لیکھ میں سام وید پومان سوکت کی سندر ویاکھیا ہے - سوم شبد سے ویدمیں کیا مطلب ہے یہ پستک میں اچھی طرح دکھلایا گیا ہے قیمت مجلد ۱؎ سادہ ۱؎۔

یوگیشور کرشن لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم اے - کرشن کا سرس - پرمانک اور پورن جیون چرتر پڑھنے کیلئے اس پستک کو منگوائیے - بھاشا سرل اور محاورے دار ہے چھپائی سندر ہے مولیہ ۱؎۸ دو روپیہ آٹھ آنہ۔

ہماری دیگر پستکیں

بھارت ورش کا اتہاس تین کھنڈوں میں - لیکھک آچاریہ رامدیو جی مولیہ تینوں بھاگوں کا ۵ پانچ روپیہ **پران مت پریالوچن** - پرانوں کا آلوچناتمک گرنتھ ہے قیمت تین روپیہ **دھرم اپدیش** - سوامی شردھانند جی کے اپدیشوں کا سنگرہ دو بھاگوں میں قیمت ۱؎ **سنسکرت پرویشکا** - دو بھاگ سنسکرت سیکھنے کی ریڈریں قیمت ۱۲ **برہمچریہ سندیش** - اس پستک پر اب تک کئی گوروکل رپنکوں میں یہ اتم ہے قیمت ۱؎ **استریوں کی استھتی** دیویوں کے ہاتھ میں دینے اور کنیا پاٹھشالاؤں میں انعام بانٹنے کیلئے اس سے اچھی پستک نہیں مل سکتی اسپر پانسو روپیہ انعام مل چکا ہے قیمت ۱؎ **شکشا منوگیان** - چھوٹے بچوں کو شکشا کیسے دیجائے اسپر یہ پرمانک پستک ہے اسپر چودہ سو روپیہ انعام مل چکا ہے قیمت ۱؎ - پستکوں کا مفصل سوچی پتر مفت

مینیجر پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور برانچ مینیجر دیدیند اسٹند کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ایک تپسوی ستی رکمنی پتنی شری کرشن

(از شری پنڈت وشوناتھ جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

گیتا کے تیسرے ادھیائے میں ارجن کو کرم سنگرہ کا اپدیش دیتے ہوئے شری کرشن جی نے اپنے متعلق جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکا آچار بہت اونچا تھا۔ آپ ہر ایک ایسے کام کے کرنے سے ڈرتے تھے جسکا نہ صرف اپنے پر بلکہ دوسروں پر بھی کچھ برا اثر پڑے۔ اس معیار پر آپ نے ہر ایک انسان اور خاص کر لیڈران قوم کو قائم رہنے کا اپدیش کیا۔ اس لئے شری کرشن چندر جی کے جیون کے متعلق خواہ کسی پستک میں کوئی ایسی بات لکھی ہو جو اس آدرش کے خلاف ہو۔ ہم اسے ہرگز ماننے کے لئے تیار نہیں۔

شری کرشن چندر ویدک دھرمی تھے وید بھگوان نے ایک آدرش دھرم کی پستک کے لئے ایک آدرش دھرم کی پستک تھی۔ اس وید میں ایک پرش کو ایک وقت میں ایک ہی استری سے وواہ کرنے کا اپدیش ہے۔ ایک سے ادھک استریوں کے وواہ کو مذموم مانا ہے۔ جیسا کہ

उभे धुरौ वह्निरापिब्दमानो
ऽन्तर्योनेव चरति द्विजानिः॥

ارتھ۔ ایک پرش کا دو استریوں سے وواہ ایسا ہی دکھدایک ہے جیسا کہ ایک گھوڑے کے نیچے دو گاڑیوں کو لگا دینا۔ رگوید ۱۰۔۱۰۱۔۱۱

لیکن اتہاس ہمیں بتاتا ہے کہ آریہ راجاؤں نے عام طور پر اس پوتر سدھانت پر عمل نہیں کیا۔ راجہ دسرتھ جیسے بھی اس آدرش کو بھول گئے اور تین وواہ کئے۔ لیکن دھرم کی مریادا کو قائم رکھنے والے مہاتماؤں نے اس حالت میں بھی اس سدھانت پر پوری طرح عمل کر دکھایا۔ شری رام چندر جی کی بہترین مثال اس کے لئے پیش کی جا سکتی ہے۔ شری کرشن چندر جی بھی ایسے ہی مہاپرشوں میں سے تھے۔ اس لئے اس ویدک اصول پر قائم رہنا ان کے لئے بھی ضروری تھا۔ شری کرشن جی کے متعلق مشہور ہے کہ ان کی ۱۶۰۰۸ سولہ ہزار آٹھ رانیاں تھیں۔ ہم اس بات پر ہرگز یقین نہیں کر سکتے۔ یہ تو وواہ کے پوتر آدرش سے بہت ہی گرا ہوا ہے۔ ہمارے خیال میں شری کرشن جی کی صرف ایک پتنی آدرش پتی برتا استری رتن شریمتی رکمنی تھی۔ اس مضمون میں مختصراً یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ باقی وواہ صرف بناوٹی کہانیاں ہیں۔ ان میں اصلیت کچھ بھی نہیں۔ سولہ ہزار رانیوں کے متعلق شریمد بھاگوت میں لکھا ہے کہ بھوماسر نام کے ایک دشٹ راجہ نے اپنے بل سے سولہ ہزار نوجوان کنیائیں راجاؤں سے چھین کر قید کر رکھی تھیں۔ اور وہ ان سب کے ساتھ اپنا وواہ کرنا چاہتا تھا۔ اس ظلم سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے انہوں نے شری کرشن جی سے پرارتھنا کر بھیجی۔ شری کرشن جی نے اس پر حملہ کیا۔ اسے اور اس کے دوشٹ وزیر مر کو مار گرایا۔ جس سے شری کرشن مراری کہلائے اور ان کنیاؤں سے خود بیاہ کر لیا۔ اگر اس کتھا کو خدانخواستہ سچی مان لیں تو سعدی کے لفظوں میں کہنا پڑیگا۔

کہ چوں از چنگال گرگم در ربودی
چو دیدم آخرش گرگ بودی

پس اس کتھا میں اس قدر ہی سچائی ہو سکتی ہے کہ شری کرشن چندر جی نے بھوماسر سے کنیاؤں کو چھڑا کر ان کے گھر بھیج دیا۔ جب جراسندھ سے راج کماروں کو چھڑایا تھا تو ان کے گھر ہی بھیج دیا تھا۔ تو اس حالت میں راج کماریوں سے بھی یہی سلوک مناسب تھا۔

اب اس کے بعد باقی سات استریوں کا حال لکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ شریمد بھاگوت میں لکھا ہے۔ ایک استری کا نام تھا (۱) جامبوتی۔ کتھا آتی ہے کہ ستراجت نام کے ایک پرش کے پاس ایک بڑی قیمتی منی تھی۔ شری کرشن جی نے اس سے مہاراجہ اگرسین کے لئے مانگا۔ اس نے انکار کر دیا۔ ایک دن اس کا لڑکا منی کو لے کر جنگل میں گیا وہاں شیر نے اسے پھاڑ کھایا اور منی لے لی۔ شیر کو جامبوان نام کے ریچھ نے (جو رام چندر جی کی فوج کے ایک سپہ سالار تھے) مار گرایا اور منی لے گیا۔ ستراجت نے لڑکا مارنے اور منی چھیننے کا دوش شری کرشن پر لگایا۔ شری کرشن اس کلنک کو دور کرنے کے لئے جامبوان کے پاس جا پہنچے۔ اس سے یدھ ہوا۔ آخر جامبوان نے اپنی ریچھ کنیا شری کرشن چندر کو بیاہ دی اور منی سا تھ دی۔ اس کتھا کو کوئی ضعیف الاعتقاد ہی صحیح مان سکتا۔ محقق مورخ کے لئے تو صرف ایک بناوٹی کہانی کے سوائے کچھ نہیں۔ جامبوان کا ہزار ہا سال زندہ رہنا۔ ایک ریچھ کنیا سے بواہ کون عقلمند مان سکتا ہے۔

(۲) ستیہ بھاما ستراجت کو شری کرشن جی نے منی لا کر دیدی۔ وہ شرمندہ ہوا۔ اس شرمندگی کو دھونے کے لئے اپنی کنیا ستیہ بھاما شری کرشن جی کو بیاہ دی اور منی جہیز میں دی۔ اس کتھا کا پہلی کتھا کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اگر وہ بناوٹی ہو سکتی ہے تو اسے بھی صحیح نہیں تصور کیا جا سکتا۔

(۳) کالندی یا جمنا ندی۔ شریمد بھاگوت کے مطابق سورج کی کنیا جمنا ندی استری کے روپ میں شری کرشن کی استری بننے کے لئے تپ کر رہی تھی۔ اسی حالت میں شری کرشن چندر جی نے وہاں پہنچ کر اسے اپنی رانی بنایا جو لوگ ندیوں کو ایک طرح کی عورتیں مانتے ہوں۔ وہ اس کتھا پر بے شک وشواس کر لیں۔ ایک مورخ کے لئے اس میں کچھ بھی نہیں۔ صرف ایک دل بہلاؤ کی کہانی ہے

(۴) مترابرندا۔ یہ اجین راجا کی لڑکی شری کرشن کی پھپھی زاد بہن تھی۔ شری کرشن سوئمبر میں زبردستی چھین لائے۔ بھاگوت ۱۰۔۵۸۔۳۱۔ پھپھی زاد بہن سے شاستر کے خلاف شادی اور زبردستی چھین لانا شری کرشن جی کے شایاں شان نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ کتھا بھی ٹھیک نہیں۔

(۵) ستیا۔ ایودھیا کے راجہ نگن جیت کی کنیا اس کے سات بیل تھے۔ جو بڑے زبردست تھے۔ راجہ نے اپنی کنیا کے سوئمبر میں یہ شرط رکھی کہ جو ایک بار سات بیلوں کے ناک میں نتھ ڈال دیگا۔ وہ ہی میری کنیا کا ور ہوگا۔ یہ کسی ایک انسان کے لئے بالکل ناممکن تھا۔ شری کرشن نے سات روپ دھارن کر کے اس شرط کو پورا کر دیا اور ستیا ان کو بیاہ دی گئی بھاگوت ۱۰۔۵۸۔۱۵

ایک مورخ کے لئے اس ناممکن امر پر یقین لانا ناممکن ہی ہے اس لئے یہ کتھا بھی ٹھیک نہیں کہی جا سکتی۔

(۶) شرت کیرتی۔ یہ بھی راجا کے کی لڑکی شری کرشن جی کی پھپھی زاد بہن تھی جس کو اس کے بھائیوں نے بیاہ دیا۔ یہ رشتہ بھی شاستر انوکول نہیں اسلئے یقین نہیں کیا جا سکتا

(۷) لکشمنا۔ مدر دیش کے راجا کی لڑکی اس کو بھی سوئمبر میں چھینا گیا۔ اس لئے یہ کتھا بھی ماننے کے قابل نہیں۔

(۸) رکمنی۔ راجہ بھیشمک کی کنیا تھی یہ سوگن ہمیں ایک آدرش کنیا تھی۔ شری کرشن جی کے گنوں کو معلوم کر کے انہیں کی پتنی بننے کا وچار کیا تھا ادھر شری کرشن جی بھی اسے چاہتے تھے راجہ بھیشمک نے یہ رشتہ منظور نہ کیا۔ لیکن جہاں دو دل مل چکے ہوں وہاں کسی کا کیا بس چل سکتا ہے آخر شری کرشن جی نے اپنی طاقت سے سب روکاوٹوں کو دور کر کے کامیابی حاصل کی اور رکمنی دیوی انکی ایک دھرم پتنی بنی۔ صرف رکمنی ہی آپکی اردھانگنی بنی اس بات کے لئے زیادہ نہیں تو تین زبردست پرمان پیش کئے جا سکتے ہیں

اول۔ مہابھارت وغیرہ میں شری کرشن جی کے ساتھ زیادہ رکمنی جی کا ہی نام آتا ہے

دوم۔ دروپدی نے ایک جگہ شری کرشن جی سے کہا ہے

लब्धाऽ पपि तत्रैव वसता
सव्य साचिना॥ यथा त्वया जिता।
कृष्ण रुक्मिणी भीष्मकात्मजा॥

ہے کرشن۔ مجھے بھی ارجن نے ایسے ہی پراپت کیا ہے۔ جیسا کہ آپ نے رکمنی کو۔ اس سے نہ صرف شری کرشن جی کو ایک ہی رانی رکمنی کا ثبوت ملتا ہے بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دروپدی کا ایک ہی پتی ارجن تھا۔

سوم۔ مہابھارت سے معلوم ہوتا ہے کہ شری کرشن جی کی آئندہ نسل چلانے والی رکمنی ہی کی

بیماری کی جڑ مچھر ہے اور مچھر بدبو اور سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ ور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں اس کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بھائیوں نے اسے ازحد پسند کیا ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت دیجاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ سب سے پہلا کارخانہ ہے جسکی یہ ایجاد ہے اسلئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔

میسرز بھگت رام لپوری اینڈ سنز مالک بھارت وستو الجنسی سوتر منڈی لاہور

دیانند مٹھ

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

میں نے دیانند مٹھ کے لئے دس بارہ ہزار روپیہ کی اپیل زمین کے لئے کی تھی۔ اس میں سے کچھ روپیہ تو آ گیا ہے لیکن ابھی تک پورا نہیں ہوا ہے۔ جس وقت یہ روپیہ پورا ہو گیا میں اس وقت سوچی اخباروں کو بھیجدونگا اس لئے آریہ سماجوں اور دانی سجنوں سے پرارتھنا ہے وہ اس رقم کو شیگھر بھیجنے کی کرپا کریں۔

دیانند مٹھ کے متعلق مہاشہ کرشن جی نے پچھلے "پرکاش" میں یعنی ۲۶ جولائی کے "پرکاش" میں لکھا ہے کہ اب دیانند مٹھ کی پہلی منزل ختم ہو گئی ہے اور اب آگے کام ہونا چاہیے اس لیکھ میں انہوں نے لکھا ہے کہ جن سماجوں نے دھن نہ بھیجا ہو وہ اپنا حصہ جلدی روانہ کر دیں۔ اسی طرح آریہ پرش بھی اپنا اپنا حصہ جلدی بھیجدیں تو یہ کام ختم ہو جائے۔ ورنہ جس وقت تک دس بارہ ہزار روپیہ پورا نہ ہوگا اس وقت تک آپ لوگوں سے بار بار مانگنا ہوگا۔ اس لئے مجھے امید ہے اب یہ کام جلدی پورا ہو جائے گا۔ میں نے پہلے کسی وقت لکھا تھا کہ نام کیا ہونا چاہئے میں اس وشے پر پھر کسی وقت لکھوں گا تاکہ اس پر اچھی طرح وچار ہو جائے۔ اب وہ وقت آ گیا ہے کیونکہ تو کوئی کوئی آریہ سماجی یہ کہتے تھے کہ دیانند مٹھ نہ بنایا جائے اب وہ بھی کچھ نہ کچھ اس کے حق میں ہو گئے ہیں۔ اس لئے وہ معاملہ طے شدہ ہے اب اس پر وچار کر لینا چاہئے کہ اس کا نام کیا ہو مجھے کسی شبد پر آگرہ نہیں ہے لیکن میں یہ ضرور چاہتا ہوں جو شبد ہو وہ ٹھیک مطلب دیتا ہو اور سرل ہو جسے سب اچارن کر سکیں میں نے جہاں تک دیکھا ہے اس کے لئے تین شبد ملے ہیں۔ آشرم۔ چیتیہ۔ مٹھ۔ ان تینوں کے معنی ملتے جلتے ہیں اور کچھ فرق رکھنے والے نہیں۔ جیسا کہ ہر ایک شبد میں ہوتا ہے آشرم۔ آشرم کے معنی مٹھ کے ساتھ ملتے جلتے ہیں کہیں کہیں آشرم کے ارتھوں میں اور ارتھوں کے ساتھ مٹھ بھی لکھا ہوا ملتا ہے۔ لیکن آشرم میں ایک فرق ہے وہ یہ ہے کہ آشرم میں شادی شدہ مرد عورت بطور خاوند بیوی کے رہ سکتے ہیں اور وہاں رہتے ہوئے اولاد بھی پیدا کر سکتے ہیں جیسا کہ مہابھارت اور رامائن میں جو آشرم ہیں وہاں اسی طرح رہتے تھے۔ ستیہ وتی کی شادی جب ستیہ وان سے ہوئی تھی۔ اس وقت ستیہ وان اور اس کا والد ایک آشرم میں رہتے تھے اور بعد میں بھی وہاں ہی کچھ دیر تک رہے۔ اسی طرح کنو رشی کا آشرم اور بھاردواج کا آشرم بھی مرد اور عورتوں کے رہنے کی جگہ تھی اس لئے شبد ارتھ پاریجات کوش میں آشرم کے معنی لکھتے ہوئے لکھا ہے رشی منیوں کے رہنے کی جگہ۔ کیونکہ رشی منیوں میں شادی نشیدھ نہیں ہے اس لئے آشرم میں یہ مٹھ سے فرق ہے۔

چیتیہ चैत्य چیتیہ کے معنی ہیں بودھ سادھوؤں کے رہنے کی جگہ۔ چیتیہ سادھوؤں کے لئے تو ہے لیکن بودھ سادھوؤں کے لئے ہی ہے سب کے لئے نہیں۔

مٹھ۔ مٹھ کے معنی ہیں سنیاسیوں کے رہنے کی جگہ۔ یہ اتہاس والے جانتے ہونگے کہ اول مٹھ بنا یا چیتیہ۔ یا تو بودھوؤں کے چیتیہ کی جگہ سنیاسیوں نے مٹھ بنا لیا یا سنیاسیوں کے مٹھ کی جگہ بودھوں نے چیتیہ بنایا۔ کچھ ہو۔ ان دونو شبدوں میں صرف اتنا ہی فرق ہے کہ مٹھ سنیاسیوں کی جگہ ہے اور چیتیہ بودھوں کی جگہ ہے ان دونوں میں خاوند اور بیوی اولاد پیدا کرتے ہوئے نہیں رہ سکتے ہیں ان خاوند اور بیوی کا تعلق ہونا ناممکن ہی ہے یہ سنیاسیوں کیلئے نشیدھ ہے۔ ان تینوں میں سے جو میں نے اوپر دئے ہیں آشرم اور چیتیہ تو نہیں ہو سکتے ہیں۔ صرف مٹھ ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں نے اس کا نام مٹھ تجویز کیا تھا۔

ماسٹر آتما رام جی نے ویدک سنیاس آشرم نام لکھا تھا۔ میں نے اس پر وچار بھی کیا۔ لیکن مجھے دکھ ہے۔ میں اس کو مان نہیں سکا ماسٹر جی بزرگ ہیں پرانے آریہ سماجی ہیں اور پڑھنے لکھنے والے سجن ہیں اس لئے میں ان سے معافی کا خواستگار رہوں اور عرض کروں گا کہ سنیاسیوں میں ویدک اور اویدک کا بھید اچھا نہیں ہے اور سنیاسی اور آشرم شبد ایک جگہ مجھے ٹھیک پرتیت نہیں ہوتے ہیں۔ اس وقت تک اور کسی سجن نے کوئی نام تجویز نہیں کیا ہے کہیں اس پر کچھ وچار کر لیتا۔ جن مہاشیوں نے مٹھ کے برخلاف لکھا ہے وہ صرف یہ لکھتے ہیں کہ یہ نام آریہ سماج میں اچھا نہیں مانا جاتا ہے۔ میں اتنا تو مانتا ہوں کہ آریہ سماج کے کچھ اپدیشکوں نے یا کچھ اور آدیوں نے اس کو برے ارتھوں میں پریوگ کیا ہے۔ لیکن ان کے پریوگ سے یہ شبد برا نہیں بن گیا ہے جبکہ آریہ سماج میں سنیاسی ہیں تو ان کا مٹھ بھی ہوگا یا تو آریہ سماج سنیاسیوں کو مٹا دے تو نہ ہوگا بانس اور نہ بجیگی بانسری۔ آریہ سماج میں شنکھ بجانا برا مانا جاتا تھا لیکن جب سے گورو کل میں شنکھ بجنے لگا اپدیشک چپ ہو گئے مندر شبد مورتی پوجا پوجاری آرتی بھوگ وغیرہ کا سمارک ہے۔ لیکن آریہ سماج کے مندروں میں ان میں سے کچھ بھی نہیں ہے اور دونوں میں فرق صرف اتنا ہی ہے کہ آریہ سماجی آریہ مندر یا سماج مندر کہہ دیتے ہیں اگر آریہ اور سماج شبد لگانے سے مندروں میں فرق ہو سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ مٹھ کے ساتھ دیانند شبد لگنے سے یہ شبد ان برائیوں کو دور نہ کرے جو لوگ مٹھ میں وہم سے سمجھ رہے ہیں۔

میں نے یہ سطور صرف اسلئے لکھی ہیں کہ آریہ سماجی اس پر وچار کر لیں اور اگر کسی کو کوئی برا خیال ہو تو وہ کہدے تاکہ میں اس پر وچار کروں اگر انکے اعتراض مناسب ہوں تو میں انہیں دور کرنے کی کوشش کروں اور نام کا نتیجہ کسی وقت سب پر وچار کر لیا جائے۔ آخیر میں میں پھر لکھنا مناسب سمجھتا ہوں کہ آریہ سماجیوں کو اپنا

اُپواس اور مَون

(از شری نارائن سوامی جی مہاراج)

۳۔ اُپواس بھوجن نہ کرنے اور مون چپ رہنے کا نام پرسدھ ہے اور انیک استری پرش اپنے لئے کلیان دایک سمجھتے ہیں کہ وہ بھوکے اور چپ رہا کریں۔ اُپواس ماتنا پرچلت نہیں جتنا مون۔ کارن سپشٹ ہے کہ مون (چپ) رہنے میں اتنا کشٹ نہیں ہوتا جتنا بھوکا رہنے میں۔ پرنتو چاہے اُپواس ہو اور چاہے مون۔ کیول آج انکی لکیر پیٹی جاتی ہے۔ اصلی تتو جو ان کریاؤں کے بھیتر تھا پرایہ لوپ ہو چکا ہے کس پرکار اُپواس۔ بھوکے رہنے اور مون۔ نہ بولنے کے ارتھ میں پرکٹ ہونے لگا ہے۔ یہ بات بھی ان کریاؤں کے تتو سمجھ لینے سے پرکٹ ہو جاویگی۔

اُپواس۔ شتپتھ براہمن کے پرارمبھ میں ایک جگہ کہا گیا ہے

तेऽस्य विश्वे देवा गृहानागच्छन्ति तेऽस्य गृहेषूपवसन्ति स उपवसथः

1।1।1।7

ارتھات جس دن گرہستھ کوئی یگیہ وشیش کرتا یا کسی برت یا انشٹان کے پریوگ میں لاتے کا دن ہوتا تو اس دن کے لئے کہا گیا ہے کہ (وشوے دیوا) انیک وِدوان اس کے گھر آتے ہیں اور آکر اس کے گھر پر بستے ہیں۔ یہی اُپواس ہے۔ اُپ نام سمیپ کا ہے اور واس بسنے یا رہنے کو کہتے ہیں۔ وِدوان جو گرہستھ کے گھر میں آکر رہتے ہیں اسی کو اُپواس کہتے ہیں۔ یہ اُپواس کے ارتھ بھوکا رہنا کیوں ہوا۔ اس کے لئے اسی براہمن کا اگلا کھنڈ دیکھیں جو اس پرکار ہے

तन्वेवानवक्लृप्तम् । यो मनुष्येष्वनश्नत्सु पूर्वोऽश्नीयादथ किमु यो देवेष्वनश्नत्सु पूर्वोऽश्नीयात्तस्मादुनैवाऽश्नीयात ॥1।1।1।8

ارتھات یہ انوچت ہے کہ کوئی منش گھر میں آ دسے تو بنا ان کے کھلائے گھر والا بھوجن کر لے اور پھر جب وِدوان آویں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کے کھلائے بنا گرہستھ بھوجن کر لے۔ اس لئے اس گرہستھ کو پہلے بھوجن نہیں کرنا چاہئے۔

اب ان دونو واکیوں پر وچار کر لیویں کہ وِدوانوں کا گھر آکر رہنا اُپ (نزدیک) واس اور انکی سیوا شُشروشا کے کارن گرہستھ کا بھوجن نہ کرنا۔ اس پرکار اُپواس کارن بھوجن نہ کرنے کا ہوا۔ ہوتے ہوتے اُپواس کے ارتھ ہی بھوجن نہ کرنے کے ہو گئے۔ وِدوانوں کو بلا کر انکی سیوا شُشروشا تو جاتی رہی بھوکا رہنا باقی رہ گیا

مون۔ یاگولکیہ نے کوشیتکیل کہول نام والے وِدوان کو اتر دیتے ہوئے اتر کے انت میں کہا تھا:۔

तस्माद् ब्राह्मणः पाण्डित्यं निर्विद्य बाल्येन तिष्ठासेद्बाल्यं च पाण्डित्यं च निर्विद्याथ मुनिरमौनं च मौनं च निर्विद्याऽथ ब्राह्मणः बृह० उप० ३।५

ارتھات۔ اس لئے براہمن۔ پانڈتیہ۔ [illegible] گیان کو پوری رنتیا پراپت کر کے بل کے اوپر ٹھہرنے کی اچھا کرے۔ اس پرکار گیان اور بل دونوں پراپت کر کے تب وہ منی (منن شیل) ہو سکتا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بہار پرانت میں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں

آریہ پرتی ندھی سبھا بہار کے پردھان منتری پنڈت ویدبرت جی نے پریس کو نمن لکھوایا دیا ہے:- کچھ سالوں سے جب سے آریہ سماج نے دلت بھائیوں میں پرچار کی اور خاص دھیان دیا ہے اور آریہ جیون کے آدرشوں اور ان کے پرتی ان کے کرتویوں کی دیا کھیا شروع کی ہے تب سے انکی اور دوسرے مذہبوں کے پرچارکوں کا خاص دھیان کھینچا شروع ہو گیا ہے۔ یہ لوگ دلت بھائیوں کو ہندو سماج کا انگ ہیں اپنے دھرم میں داخل کرنا ایک سرکھشت وکھباگ سمجھتے رہے ہیں۔ ہم بڑے آسنچریہ کے ساتھ دیکھتے رہے ہیں کہ برابر جب کوئی سماج وار شنک اتسو یا جلوس نکالنا چاہتا تھا۔ تب ادھیکاریوں کی اور سے اساد ھارن اور کٹھن شرطیں لگائی جاتی تھیں۔ جلوس کبھی جن میں سماج کے کاریہ کرتا بولنا چاہتے تھے سپیشل مجسٹریٹ کی نیکتی جو اکثر سماج کے کاریہ کرتاؤں کو بڑے دوش دھارک سمجھ کر جنہوں دریا کھیانوں کے لمبے لمبے نوٹ لکھنے میں لیت رہتا تھا۔ انجان جنتا میں سندیہہ اور گھبراہٹ پیدا کر دیتی تھی۔ جب سے چھوٹا ناگپور کی جنگلی اور دوسری جگہوں کی پچھڑی دلت جاتیوں میں آریہ سماج کے کام سے دلچسپی پیدا ہونا شروع ہوا ہے عیسائی مشنریوں نے آریہ سماج کی اس پرگتی پر کٹھور آگھات کرنے کا یتن شروع کر دیا ہے اور اپنے ان یتنوں میں انہیں سرکار سے بھی سہائتا ملی ہے۔ جس نے سماج کے کاریہ کرتاؤں کے ورودھ سرکلر نکال کر تی ہے کیمپوں میں ان کا داخلہ نا ممکن بنا کر آریہ سماج کی اس پرگتی کو کچلنے کا (پریکٹس) یتن کیا ہے جب دوسرے مذہبوں کے مشنری بڑی بڑی سبھاؤں میں بھاشن دیتے ہیں دھرم ادھی کا اپنا کاریہ کرتے ہیں۔ تب سرکار کی اور سے اس پرکار کی کسی پرگتی کو نہ دیکھ کر ہم برابر اس کا تجربہ کرتے ہیں۔ ان پر نہ کوئی پرتی بندھ لگایا جاتا ہے نہ کوئی مجسٹریٹ مقرر کیا جاتا ہے اور نہ کوئی گپت سرکلر جاری کیا جاتا ہے۔ ہمیں ہم تجربہ ہے کہ آریہ سماج کے بلند بہار کی ہی اس پرکار کی دیکھ ریکھ کے لئے کیوں چنے گئے ہیں؟ ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی پرچارک یا جھنجیک اپنے دفتر میں ان دنوں دورے سے آتا ہے تو ہمیشہ پولیس آتی ہے اور اسکے پچھلی پرگتیوں کے جاننے کی کوشش کرتی ہے۔ کچھ دن ہوئے۔ کچھ ذمہ دار پولیس ادھیکاری میرے دفتر میں آئے اور یہ جاننا چاہا کہ آنیوالے کونسل چناؤ میں آریہ سماج کیا کریگا کیا وہ کانگرس کو مدد دیگا یا ہندو سبھا کے امیدواروں کو؟

چھپارن میں پچھلے کچھ دنوں تک آریہ سماج کی پرگتیاں بہت اچھی اور مضبوط نہیں تھیں اور عیسائی مشنری کیول ایک گاؤں بیتیا میں ۰۰۰ھ سے زیادہ ہندوؤں کو عیسائی بنانے میں کامیاب ہو چکے تھے اور عیسائی بنانے کا سلسلہ چپکے چپکے زوروں سے جاری تھا۔ آریہ سماج نے ان لوگوں کی طرف اپنا دھیان لگایا اور دو پرمکھ ویکتیوں پنڈت نتو گورو شرما اور بابو گنجیر سنگھ کو جو بیتیا راج میں سکول ادھیاپک تھے شدھ کیا۔ اب ان دونوں نے آریہ سماج کا کام ہاتھ میں لے لیا ہے۔ موتی ہاری اور بیتیا میں اس سے بڑی بے چینی پھیل گئی ہے اور پٹنہ میں بھی کچھ ہلچل پیدا ہوئی ہے۔ سنتھال پرگنہ میں بھی آریہ سماج کی پرگتیوں سے عیسائی مشنری چوکنے ہو گئے ہیں ستر دھانند ٹرسٹ دوارا اپدیشک ودیالیہ کی رانچی میں ستھاپنا سے آگ میں ایندھن پڑ گیا ہے ٹرسٹ کے منتری تتھا سماج کے پرمکھ اور بہار اور بھادت ہالی سدسیہ شری پنڈت دھرم دیو جی ودیالنکار نے آریہ سماج کے ورودھ پہلے سے دیے مان ان لوگوں کے بھاوؤں کو اور بھی اتیجت کر دیا ہے۔

پٹنہ ضلع کے بارہ سب ڈویژن میں یہ ودت ہوا تھا کہ پٹنہ سے کچھ مشنری سائیکل پر وہاں کئی بار جا چکے تھے اور چماروں اور دوسا دھوں کو اکٹھا کر کے انہیں اپنے دھرم میں لینے کے لئے اپدیش کر چکے تھے وہ انہیں کہتے تھے کہ اگر وہ عیسائی بن جائیں گے تو وہ ستاسک جاتی کے سدسیہ بن جائیں گے اور زمیندار کو جو بیگار میں دیتے ہیں۔ وہ بند ہو جائیگی۔ پولیس انہیں تنگ نہیں کریگی سورن لوگ انہیں تنگ نہیں کر سکیں گے جب سماج کو یہ معلوم ہوا تو اس نے اپنے کاریہ کرتا وہاں بھیجے انہوں نے مشن کے پرچارکوں کے کھوکھلے پن کو کھول کر رکھ دیا اور لگ بھگ ۲۰ پریواروں کی عیسائی دھرم میں جانے سے رکشا کی۔

چھپرا میں قریب ۳۰۰ مہینے ہوئے ایک عیسائی مشنری گیا اور پولیس سپرنٹنڈنٹ کے کمپاؤنڈ میں اس نے اپنا ڈیرا کھڑا کیا۔ وہاں وہ روگ سے پیڑت بہت سے ہندوؤں کو اکٹھا کر لیا کرتا تھا اور ان سے کہا کرتا تھا کہ تم لوگوں کے عیسیٰ کے نام میں کچھ شبدوں کے اچارن کرنے سے میں پرانے سے پرانے روگ کو اچھا کر سکتا ہوں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دھرم بھیرو بہت سی استریاں اپنی اپنی دکھ کہانیاں لے کر اس کے پاس جانے لگ گئیں پرنتو یہ گیات ہوتے دیر نہ لگی کہ عیسائی پرچارکوں کا بھولے بھالے ویکتیوں کو اپنے دائرے میں لیجانے کا یہ ایک طریقہ تھا۔ وہاں تتھا غازی پور ضلع میں پرگتیاں ابھی تک جاری ہیں یہ نوٹ کرنے یوگیہ بات ہے کہ شہروں اور شکشت لوگوں سے بہت دور اشکشت لوگوں میں یہ مشنری اپنا کام کر رہے ہیں۔ جس سے ان لوگوں دوارا پڑا ہوا پربھاؤ اتر جلد دور نہ ہو جائے یہ آریہ سماج ہی ہے جو اس گتی کو روکنے کے لئے جتنا وہ کر سکتا ہے یتن کر رہا ہے۔

گت ورش نہاری باغ ضلع کے مالدا ستھان پر آریہ سماج کے اتسو کے پہلے دن کا پروگرام ختم ہو چکا تھا۔ جب ہم پراتہ کال کا پربند کر رہے تھے اچانک گاؤں وارڈ زس سٹیٹ کے چپراسی آئے اور ہمارے اتسو پر آپتی کی اور کہا ہم یہ مینجر کے آرڈر سے کہہ رہے ہیں میں سوئم مینجر سے ملنے کے لئے گیا اور سہایک مینجر سے بہت دیر تک بات چیت کی جس نے بتلایا کہ آرڈر کے لئے مینجر ذمہ وار ہے اور کہ وہ باہر گیا ہوا ہے۔ پٹنہ پہنچ کر میں نے مینجر کو لکھا انہوں نے میرے اس پتر کے اتر میں جس میں میں نے مل کر سب ستھتی سپشٹ کرنے کے لئے لکھا تھا۔ مجھے نمن اتر دیا۔

اجنبیوں کو لیکچر دینے کی اجازت نہ دینا اس اسٹیٹ کا اصول رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں اس سے کچھ لابھ بھی نہ ہوگا۔

ہمیں ابھی تک یہ جاننا ہے کہ عیسائی مشنریوں پر اجنبی شبد لاگو ہوتا ہے یا نہیں تتھا ان کا کاریہ لابھکاری ہے یا نہیں؟

ستھتی یہ ہے۔ میں نے ہندو جنتا کے سامنے بہت سی باتوں میں سے بہت تھوڑی رکھی ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا تتھا ان کے آدھین سبھائیں اچھوتوں اور نس سہائے ہندو دیوؤں کی رکشا تتھا ان کی ادستھا سدھارنے کا پور ا یتن کر رہی ہے میں پرانت کے ہندوؤں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ستھتی کی بھینکرتا انوبھو کریں۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ انہیں آریہ سماج کو پورا پورا یوگ دینا چاہئے

ویدک دھرم پرچار میں پولیس کی بیجا مداخلت

آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان (مالوہ) کی اور سے شری سوامی نتیہ سندرا نند مندسور پنڈت گوکل چند جی جھنجھو اپدیشک تتھا آریہ سماج نارائن گڑھ کے منتری مہاشہ دیپ چند جی $\frac{۲}{۲۴}$ ۸ کو پرچار ارتھ آئے۔ پچھلے ۸ مہینوں سے یہاں کے کچھ شکشت ویکتیوں نے گاؤں میں ایک ستھان کرایہ پر لے رکھا ہے۔ ۳ گنتک سجنوں کو اس مکان میں ٹھہرایا گیا۔ سماچار پا کر ہیڈ کنسٹیبل پولیس محمد فاروق ہوش عبدالرحمان کے ساتھ ان لوگوں کے پاس آیا اور ان سجنوں سے غصہ میں پوچھا کہ انہیں وہاں کس نے ٹھہرایا ہے۔ ان کے نام پتہ اتیادی اس نے نوٹ کیا اور ان کے سامان کی جانچ پڑتال کی۔ کچھ برے لفظوں کا بھی استعمال کیا۔ مہاشہ سیتارام جی کو جو یہاں آریہ سماج کے پرچار کی ویوستھا کیا کرتے ہیں تتھا انہوں نے اس پرچار کی ویوستھا کی تھی۔ اس نے کہا کہ جب وہ کسی کو دھرم پرچار کے لئے بلایا کریں تو اسے سوچنا دیا کریں۔ ورنہ ہتھکڑی پہنا کر ان کا چالان کر دیا جائیگا مہاشہ سیتارام جی سے یہ سب باتیں لیکھ بدھ مانگنے پر لکھ کر دینے سے اس نے انکار کر دیا

اسی دن شام کے وقت جب بازار میں دھرم پرچار ہو رہا تھا۔ ہیڈ کنسٹیبل یونیفارم میں ۳-۴ دیگر سپاہیوں کے آیا اور کہا بند رکھو مت بولو۔ نداں پرچار بند کر دیا گیا۔ اس نے ایک رپورٹ پر جو اس نے سوئم لکھی تھی دستخط کرائے۔ ہمارے رپورٹ کا مضمون پوچھنے پر بتلانے سے انکار کر دیا۔ اس پر سماج کے لوگ پولیس سٹیشن (تھانہ) گئے اور ستھانیہ پولیس افسر کی پوچھ تاچھ کرنے پر ہیڈ محرر پولیس سے ودت ہوا کہ وہ باہر دورے پر گئے ہیں۔

تب لوگوں نے محرر سے سب حالات بیان کئے۔ بیان سننے پر محرر نے انہیں بتلایا کہ محمد فاروق (ہیڈ کنسٹیبل) نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے انہوں نے یہ بھی بتلایا کہ آریہ سماج کے پرچار سے جنتا ناراض ہے۔ جھگڑے کا اندیشہ ہے اس پر سماج کے لوگوں کے رپورٹ سنانے کا مطالبہ کرنے پر محرر نے بتایا کہ جنتا کی رپورٹ نہیں ہے بلکہ ہیڈ کنسٹیبل کی ہے اس دن پرچار نہیں ہو پایا۔

دوسرے دن سماج کے لوگ تھانہ میں گئے اور ایک درخواست پیش کی جس میں مانگ کی گئی تھی کہ یا تو پرچار کی آگیا دی جائے یا بندش کی تحریری آگیا دی جائے اس پر ہیڈ محرر صاحب نے پرچار کی آگیا دے دی اور پرچار کاریہ ۲ دن تک بڑے سماروہ سے ہوا

ریویوز

ویدوں پر اُپنشدوں کا ویرتھ آکشیپ

(ہندی) لیکھک شری ستیہ پرکاش جی ڈی ایس سی پریاگ وشو ودیالیہ مدرک تتھا پرکاشک کلا پریس پریاگ۔ کاغذ چھپائی عمدہ سائز ۲۰×۳۰ ۱۲۰ صفحات قیمت ۱/ کلا پریس پریاگ سے مل سکتی ہے۔

ویدوں پر جہاں اینیہ آکشیپ کئے جاتے ہیں وہاں یہ بھی ایک آکشیپ ہے کہ ان کے بہت سے بھاگ اشلیل ہیں اس بھرانتی کے نوارن کے لئے پروفیسر ستیہ پرکاش جی نے ایک لیکھ مالا ویدودیہ پتر کا میں دینی آرمبھ کی تھی پرنتو اکت پتر کئی کارنوں سے بند ہو گیا۔ اس کارن ان کی اچھا پوری نہ ہو سکی۔ اس اچھا سے پریرت ہو کر آپ نے پرستت لیکھ لکھی ہے اس میں رگوید کے پتا دُہتا سمبندھی منتروں اور اتھروید کے کچھ ایسی جنگ سمبندھی کا ورنن دیا گیا ہے لیکھ بہت اپیوگی ہے وچار اور سواد ھیائے شیل لیکھک نے بڑی یوگیتا سے آکشیپوں کا اتر دیا ہے آشا ہے وید بھگت ہندو عموماً اور آریہ بھائی خصوصاً اس کا سواگت کریں گے جس کی یہ یوگیہ ہے۔

ووا ہ پدھتی

لیکھک شری رام دیال جی پرکاشک تتھا دیودت رام گلی لاہور ملنے کا پتہ ذات پات توڑک منڈل لاہور۔ چھپائی و کاغذ عمدہ ۱۵۶ صفحات قیمت ۸/

ویدک وواہ پدھتی ایک وشیش مہتو رکھتی ہے۔ اس میں جو شبد ہیں ور اور ودھو کو دکھاتی ہیں۔ جو پرتگیائیں دونوں اگنی کو ساکشی رکھ کر ہردیہ کی پوترتا سے کرنی پڑتی ہیں وہ اپورو ہیں۔ گرہستھ کا آنند انہی پر آشرت ہے اتھوا پرسپر پریم۔ دشواس۔ سہیوگ کا وہی کارن ہیں یدی وواہ کے سمے ور اور ودھو ان شبدوں اور پرتگیاؤں کے رہسیہ اور مہتو کو سمجھ سکیں تو آج گرہستھ سے تعجب کیا جا بہت سو رگ تلیہ ہو جائے۔ اسی آشے کو لیکر اس پستک ...

... امت تک مصرل ہندی بھاشا میں ورنت کیا گیا ہے۔ پانی گرہن۔ شلا اروہن۔ سپت پدی آدی کا مہتو کھول کر بیان کیا گیا ہے اور ٹیکا دیا گیا اور منتروں کا ساتھ ساتھ ارتھ دئے جانے سے پستک بہت اپیوگی ہو گئی ہے۔ اس سے نہ کیول ہونے والے ور اور ودھوؤں کو لابھ اٹھانا چاہئے۔ اپی تو سنسکار کرانے کے لئے بھی یہ سہایک ہو سکتی ہے۔ پستک کی ضخامت کاغذ اور چھپائی اور اس سے بھی بڑھکر اپیوگتا کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ دام بہت ...

... آریہ اس لئے ہر ایک ہندی پڑھنے لکھنے والے بھائیوں کو ایک پرتی اوشیہ خرید لینی چاہئے

ودیشوں میں آریہ سماج کے پرچار کا اتہاس اور میرا پرچار

لیکھک ویر پرکاشک مہتہ جیمنی بی اے ویدک مشنری بھو منڈل پرچارک۔ لکھائی چھپائی و کاغذ عمدہ۔ ضخامت ۳ سو صفحے سائز ۲۰×۳۰ قیمت ایکروپیہ ملنے کا پتہ ویدک لٹریچر بازار ڈپٹی صاحب سیالکوٹ شہر

مہتہ جی پہلے دیکتی ہیں جنہوں نے ویدک دھرم پرچار کے لئے تقریباً ساری دنیا کا بھرمن کیا ہے۔ آپ جہاں کہیں گئے ہیں آپ کو پرچار میں بھاری سہپلتا ملی ہے اور غیر ملکی گورنمنٹوں نے آپ کو سفر کرنے کے لئے فری پاس اور دوسری سہولتیں بہم پہنچائی ہیں۔ بڑے بڑے ودوانوں نے آپ کے لیکچروں کو سن کر آپ کی یوگیتا اور ساد گی کو تسلیم کیا ہے اور ہر جگہ آپ سنمانت ہوئے ہیں۔ آپ کے پرچار کے نتیجہ کے طور پر کئی جگہ نئی سماجیں قائم ہوئی ہیں۔

اس پستک میں آپ نے جہاں ودیشوں میں اپنے پرچار کا ورنن دیا ہے۔ وہاں آریہ سماج۔ اس کی اوستھا۔ مالی حالت۔ وہاں کے انسٹی ٹیوشنوں اور کام کرنے والوں کا بھی مختصر پریچہ دیا ہے۔ یہ پستک صحیح معنوں میں ودیش کی آریہ سماجوں کا اتہاس ہے۔ اس میں شمالی امریکہ جنوبی امریکہ۔ برٹش گائنا۔ ڈچ گائنا نکیری وسط امریکہ۔ ٹرینیڈاڈ۔ مشرقی افریقہ۔ پرتگیز افریقہ۔ جنوبی افریقہ۔ لنڈن۔ جرمنی۔ آسٹریلیا۔ فجی ٹاپو۔ مورشس۔ برہما۔ سیام۔ ملایا جاوا۔ سماٹرا۔ جاپان۔ چین۔ بغداد آدی ودیشوں میں آریہ سماج کی ستھتی اور ان کے پرچار کا ورنن بھلی بھانتی کیا گیا ہے۔ پستک اپیوگی ہے ہر ایک سماج کی لائبریری میں تو اسکی ایک جلد اوشیہ رہنی چاہئے

ضرورت ہے

آریہ سماج ماڈل ٹاؤن کے لئے ایک یوگیہ پروہت کی ضرورت ہے جو ویدک سنسکار۔ وید پرچار۔ ہم بدلش بھی بھلی بھانتی کرسکے اور جس کو ویدک دھرم پرچار کی دلی لگن ہو۔ راگ ودیا جاننے والے کو ترجیح دی جاویگی اور پرارتھی سیتنیک ہو اور اسکی دھرم پتنی اچھی لکھی پڑھی ہو تو اسکو آریہ کنیا پاٹھ شالہ میں ادھیاپکا کا کام دیا جا سکیگا دیتن رنگتا انوسار۔ پرارتھنا پتر پرمان پتروں سمیت اگست کے آخر تک ہمیں پہنچ جانے چاہئیں۔

بھگوان منتری آریہ سماج ماڈل ٹاؤن لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

مدراس پرانت میں آریہ سماج کی سرگرمیاں

ساردو دلینک سبھی کے مہا اپدیشکوں کا پرچار ... دو عیسائی پریواروں کی شدھی کی گئی (۲) تین ویدک وواہ (۳) چوڑا کرم سنسکار کرائے گئے (۴) پیرامبور میں آریہ یگیہ کی ستھاپنا کی گئی (۵) سیٹھ گھنشام داس اور ... پرچارک بلے ستھا انہیں کیرل کی بھی ... اور مدراس میں آریہ سماج کا پریچے کرایا۔ (۵)

Rejoinder to Zian Rep...

اور منداونیم ویک میٹر شک دو ٹریکٹ لکھے گئے ... پرچارک گنٹور پرچار کرنے گئے پرنتو زیادہ بارش کے کارن تین دنوں میں واپس لوٹنا پڑا۔

آریہ یووک سبھا پانی پت

آریہ یووک سبھا پانی پت کی قائمی مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۳۶ء کو ہوئی جس کے ابتک ۲۱ ممبران بن چکے ہیں۔ چونکہ آریہ نوجوانوں میں اس سبھا کی ایک عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی لہٰذا مقامی آریہ سماج کے ممبروں کی ... سے ایک جلسہ زیر صدارت بابو دھرم سنگھ جی وکیل آریہ سماج بھون میں منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل چناؤ ہوا۔

پریذیڈنٹ: بابو رامیشور داس گپتا سیکرٹری اور ... مسٹر اوم پرکاش آریہ۔

اس سبھا کی ستھاپنا میں پنڈت کندن لال جی ... اور ماسٹر برہمانند جی گوئل کا نام قابل ذکر ہے جنہوں نے آریہ نوجوانوں کو تلقین کی اور ... مدد دینے کا وعدہ کیا۔ ماسٹر برہمانند جی ... کے بعد آریہ سماج کے دس نیموں کی ... کیا گیا۔ اب اس سبھا کی ہفتہ واری میٹنگ ہوا کرے جس میں ہون۔ سندھیا۔ پرارتھنا ... بھجنوں کے علاوہ آریہ نوجوان مضمون پڑھتے ہیں اور مختلف دھارمک اصولوں پر بحث کرتے ہیں۔ لہٰذا ہر نوجوان سے اپیل ہے کہ وہ اس سبھا کا ممبر بن کر لابھ اٹھاوے

اوم پرکاش آریہ یووک سبھا پانی پت

رنگون میں استری آریہ سماج کی ستھاپنا

۲۵ جولائی ۱۹۳۶ء دن سنیچروار آریہ سماج (سنٹرل) کا استری وبھاگ کھول دیا گیا جسکی کارروائی سنیچروار ۲ بجے سے ۶ بجے تک ہوئی جس میں ہون یگیہ کے بعد پنڈت ... نند جی کا لیکچر ہوا اس کے بعد ان کی سب کمیٹی چنی گئی جو کہ مندرجہ ذیل ہے

پردھان: شریمتی سرسوتی دیوی جی

منترانی: شریمتی کوشلیا دیوی جی

(۲) خزانچی: شریمتی جانکی دیوی جی۔ اس کے بعد ... کی باندی گئی اور کارروائی سماپت ہوئی۔ ہر سنیچروار کو ۲ بجے سے ۶ بجے تک کارروائی ہوا کریگی۔ (منترانی)

اوشیک سوچنا

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کی انترنگ سبھا کا ایک مہتو پورن ادھیویشن مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۳۶ء کو بلیدان بھون دہلی میں ہوگا۔ سب متعلقہ سجن کرپا کرکے نوٹ کر لیں۔ (دلیشیم بندھو منتری)

سوچنا

شری پنڈت منشا رام جی مہاراج نے آریہ سماج اڈہ ہوشیارپور میں ۴ دن ارتھات ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ جولائی کو مرتک شرادھ مورتی پوجا، اوتار، تیرتھ اور ادھکار پر اتی منوہر ویاکھیان دئے۔ جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ اب پھر اکت پنڈت جی سے ۵ اگست سے ۱۰ اگست ۱۹۳۶ء تک ... ویاکھیان ہونگے

منتری

شبھ سوچنا

آریہ سماج کے ودوان سادھو مہاتما ویدک دھرم پرچار کے پریمی شری سوامی بھجنانند جی مہاراج نے اب اپنا نواس آریہ سماج مندر علاولپور میں کر لیا ہے۔ کسی آریہ سماج نے شری سوامی جی کو اپنے پرچار (کتھا) ارتھ یا ... آدی پر بلانا ہو تو نمن پتہ پر پتر ووہار کیا کریں۔

گوبرپرشاد آریہ سیوک ویدک کٹی علاولپور ضلع جالندھر

دیوی اہلیا بائی ہلکر کی نِیَہ تِتھی

مہا بھارت کال سے لیکر آج تک جتنی بھی اتہاس پرسدھ مہان وبھوتیاں بھارت ورش میں ہوئی ہیں ان میں دیوی اہلیا بائی کا ستھان سروا اُچ ہے ان کا دھارمک جیون ان کا پرچار اور تسلیم تھا ان دان دھرم ادائے آدی آج بھی دیوی کے پوتر نام کی بھارت کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک ڈونڈی بجا رہے ہیں۔

اہلیو تسو کمیٹی اندور آج تک کئی ورشوں سے دیوی کی پنیہ تتھی مناتی آ رہی ہے اس سال یہ پاون پرو سنیچروار مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء کو پڑ رہا ہے۔

یہ کہنا انوچت نہ ہوگا کہ یہ راشٹریہ پرو کشن بھارت کے ہر ایک قصبے میں تتھا سمپورن بھارت کے انیک مکھیہ مکھیہ نگروں میں بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ کئی ستھانوں میں بھارتیہ مہیلا سماج بھی پرمکھتا سے اس پاون پرو میں بھاگ لیتا ہے۔ اب یہ آوشیک ہو گیا ہے کہ ہم دیوی کی پنیہ تتھی بھارت کے گاؤں گاؤں میں منائیں اور سروسادھارن میں دیوی کے آدرش تتھا اجول چرتر کا پرچار کریں۔ یہاں ہمیں یہ کہتے ہرش ہوتا ہے کہ گت ورش یہ اتسو لنڈن کے ٹاؤن ہال میں بھی بڑی دھوم دھام سے منایا گیا تھا۔

اتہ بھارت کے پرتیک استری پرش پر نشٹھت سنستھاؤں۔ مہیلا سماجوں اور نیتاؤں سے پرارتھنا ہے کہ ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء کے دن دیوی کا پنیہ سمرن اتسو سمست دیش میں ایک ساتھ منایا جاوے اور اپنے یہاں کی دستخط رپورٹ ہمارے یہاں بھیجنے کا انوگرہ کیا جاوے۔ کمیٹی سہرش اپنی وارشک رپورٹ میں آپ کے یہاں کے اتسو کا سنکشپت ورنن پرکاشت کریگی

(ایچ۔ بی۔ سنترما سیکرٹری)

آریہ سماجوں کو ضروری سوچنا

نویدن ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کی طرف سے نابھہ۔ پٹیالہ سنگرور مالیرکوٹلہ۔ ضلع لدھیانہ منڈل میں پرچار ارتھ کاریہ کے لئے شریمان پنڈت رام سروپ جی مہا اپدیشک اور جناب شمشیر سنگھ جی بھجنیک کو مقرر کر دیا گیا ہے اور ان کا ہیڈکوارٹر آریہ سماج نابھہ ریاست ہے اس لئے اس منڈل کی سب آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے کہ اگر کسی آریہ بھائی یا آریہ سماج نے اپنے ہاں پرچار یا کوئی سنسکار وغیرہ کرانے کے لئے پنڈت جی کو بلانا ہو تو شریمان پنڈت رام سروپ جی آریہ مہا اپدیشک سے معرفت منتری آریہ سماج نابھہ ریاست کے پتہ پر خط و کتابت کریں یا سوچنا دیویں۔ پنڈت جی اپنے منڈل میں پرچار کاریہ کے لئے پرلے درجہ آ سہائی ہیں جب سے یہ اس منڈل سے تبدیل ہوئے ہیں اس منڈل میں پرچار کاریہ میں بڑی بھاری شتھلتا آ گئی تھی۔ ایشور کی کرپا سے اب پھر جلد جاگرتی آ جائیگی۔ ہم اپنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کا اس اتی اتم پربندھ کے لئے بہت دھنیواد کرتے ہیں

نویدک منوہر لال منتری آریہ سماج نابھہ ریاست

آریہ سماج لودھیانہ کے سماچار

(۱) مورخہ ۲۰ جولائی کو ایک ۱۹ سالہ نوجوان نومسلم عبداللہ نامی۔ کھتری ساکن روپڑ حال لودھیانہ کو آریہ سماج مندر میں شدھ کرکے شانتی رام بنایا گیا۔

(۲) مورخہ ۲۳ جولائی کو عرصہ دس سال سے ہوئے ایک مسلمان مہر علی ساکن منڈی دھوسی کو آریہ سماج مندر میں شدھ کرکے رشی دیانند کی مہر سے مہر علی سے مہر چند بنایا گیا۔

(۳) اسی دن سائنکال کو شری ڈاکٹر بختاور سنگھ پردھان کے مکان سنگھ بھون میں ہون یگیہ ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے آئے مترون کا مٹھائی سے ستکار کیا۔

(۴) مورخہ ۲۶ جولائی کو پرات کال ۶½ بجے لالہ نتھو لال صاحب وڈیرہ وکیل اپ پردھان سماج کے سپتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ آریہ بھائیوں کا جل پان اور لڈوؤں سے ستکار ہوا۔ ہا نجر ویدیہ سماج کو دان دیئے

(۵) پھر اسی روز آریہ سماج کے ساپتاہک ست سنگ کے بعد ۹½ بجے صبح شری پنڈت لبھو رام جی کے داماد بابو لال چند جی افریقہ نواسی کے نئے وشال مکان شانتی بھون و آریہ سول لائن کا پرویش سنسکار ہوا۔ آئے سجنوں کا مصری الائچی جل پان اور لڈوؤں سے ستکار ہوا۔ بابو لال چند نے اس منگل اوسر پر اپنے متروں کو شانتی بھون میں سہ بھوج دیا۔ ویدیہ سماج کو دان دیئے

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

آریہ سماج باڈلی کے سماچار

سیوا میں نویدن ہے کہ باڈلی میں مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ جولائی ۱۹۳۶ء کو پنڈت شمیر سنگھ مہاشہ سوہن لال تتھا مہاشہ جیہ پال آدی مہانو بھاووں کے اپدیش اور بھجن ہوئے۔ جنتا کافی تعداد میں حاضر ہوئی اور اچھا پربھاو پڑا۔ ۱۹-۲۰ جولائی

کنیڑی دبٹی میں جوکہ بادلی کی نئی سماج سے تعلق رکھتی ہے پرچار بھجن ہوئے۔ وہاں کافی تعداد میں حاضری ہوئی۔ جنتا پر خوب پربھاؤ پڑا اس کے لئے ہم اپدیشک مہانو بھاؤں کا دھنیہ واد کرتے ہیں اور آشا کرتے ہیں کہ اسی پرکار پھر بھی ہمارے اوپر اپنے منوہر اور شکشا پرد اپدیش سنانے کی کرپا کرتے رہیں گے۔ نیز آریہ سیوک جگن ناتھ منتری آریہ سماج بادلی نے اپنی ۸۰۰ روپیہ کی مالیت کی اراضی زمین آریہ سماج مندر کے واسطے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے نام رجسٹری وہبہ نامہ کرا دی ہے اس کیلئے ہماری سماج منتری جی کی کرتگیہ ہے کہ انہوں نے ہمارے اوپر یہ اپکار کرکے مہان اپکار کیا ہے پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ ایسے ایسے مہانو بھاو ہمارے اندر پیدا کرے۔

منگل سنگھ پردھان آریہ سماج بادلی ضلع رہتک

گوروکل بھٹنڈا کے ودیارتھیوں کی یاترا

یکم اساڑھ سے گوروکل کے بائیس برہمچاری شری سوامی سچدانند جی کی سنرکشتا میں پنڈت جگدیش چندر ودیالنکار اور پنڈت شانتی پرکاش پربھاکر کے ساتھ یاترا میں بیس دن گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی کی پنجابی دھرمشالہ میں بڑے آنند سے ٹھہرے۔ خوب آم کھائے تھا آس پاس کے منوہر استھانوں کو دیکھا پھر ہردوار- رشی کیش۔ سورگ آشرم اور لچھمن جھولا آدی استھانوں کے درشن کرتے ہوئے ڈیرہ دون میں شری جنت لکشمن داس جی اور شری سوامی وچارانند جی مہاراج کے پریم پرساد میں پرسن ہوکر ۲۸ اساڑھ کو جگادھری چودھری ہرنام سنگھ و بابو گنگا سنگھ کے آگرہ سے ٹھہر کر ۳۰ کو پٹیالہ پہنچے۔ وہاں کے منتی ویرورام جی تھا آریہ سماجیوں کا اپنے پرانت کے گوروکل میں اتنا پریم دیکھ کر برہمچاری اور کرمچاری بڑے پرسن ہوئے۔ اس گوروکل کے شلپ بھاگ میں گو لیکھم ادکاش نہیں ہوا۔ اس میں صابن کا کام اچھا ہو رہا ہے اور آس پاس کی منڈیوں میں صابن بیچا جاتا ہے۔ دری نوار غالیچہ کی بنائی اور اون کی کتائی کا کام ہوتا ہے عمدہ سرما خضاب۔ نسوار۔ چورن وغیرہ آدی دوائیاں بھی بکری کے لئے تیار رہتی ہیں۔ اس شلپ وبھاگ کے ادھشٹاتا پنڈت بھگت رام جی ڈپٹی انسپکٹر محکمہ تعلیم پٹیالہ ریاست کے پنشنر ہیں جو بڑے پریم سے کاریہ کر رہے ہیں۔ آشا کی جاتی ہے کہ یہ شلپ وبھاگ شیگھر ہی ترقی کریگا۔

سوامی ودیانند مکھیا ادھشٹاتا گوروکل شلپ ودیالیہ بھٹنڈا

آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ کے سماچار

مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۵ ساون بروز اتوار برات ۹ بجے آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ کی سماپتی پر بابو بھگوانداس منوچہ کے گرہ پران کے پوتے کا جات کرم سنسکار ڈاکٹر اوم پرکاش نے کرایا۔ سب نے مل کر بالک کو آشیرباد دی۔ ابھیاگت مہاشیوں کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔

مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج ہذا نے سروسمتی سے یہ پرستاو پاس کیا۔

پرستاو- آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ ضلع شاہ پور راؤ بہادر ایم۔ سی راجا کے بل بنام Removal of disabilities act کی پرزور الفاظ میں سمرتھن کرتی ہے اور گورنمنٹ نیز ہندو سبھا سوسائٹیوں سے پرارتھنا کرتی ہے کہ وہ اس بل کو پاس کرانے میں بل کے محرک کی امداد کریں۔ تاکہ سارے بھارت ورش سے چھوت چھات کے بھوت کا خاتمہ ہو جائے۔

مورخہ ۳ جولائی ۳۶ء بروز ویروار لالہ بھگوانداس منوچہ کے پوتے کا نام کرن سنسکار پنڈت برت پال ودیالنکار نے بڑی اتساہ سے کرایا۔ سنسکار کی سماپتی پر انہوں نے سنسکار فلاسفی کے متعلق روشنی ڈالی۔ بچہ کا نام جگدیش چندر رکھا گیا۔ اس سنسکار پر مبلغ سوا روپیہ آریہ سماج ہذا کو دان ملا جس کے لئے ان کا دھنیواد کیا جاتا ہے۔ ابھیاگت مہانو بھاوؤں کا کڑاہ پرشاد سے ستکار کیا گیا۔

شری یت پنڈت برت پال ودیالنکار و مہاشہ سانگ رام بھجنیک نے مورخہ ۲۵ جولائی سے لیکر ۲۹ جولائی ۱۹۳۶ء تک ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ جنتا ان کے لیکچروں و بھجنوں سے پربھاوت ہوئے بنا نہ رہ سکی اس لئے ہم آریہ پرتی ندھی سبھا کا دھنیواد کرتے ہیں۔ آشا ہے کہ آئندہ بھی وہ اسی طرح یوگیہ اپدیشکوں و بھجنیکوں دوارا ہماری سہایتا کرتی رہیگی۔

(موہن لال منوچہ اپ منتری آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ)

دلت ادھار کانفرنس ننگل کوٹ ضلع گورداسپور

دیانند دلت ادھار سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے زیر اہتمام ۱۷ سے ۱۹ جولائی ۳۶ء تک زیر صدارت شری چودھری رندھیر سین دت منعقد ہوئی۔ جس میں ہزاروں دلت بھائی شامل ہوئے۔ دیانند دلت ادھار سبھا کی طرف سے شری مہاشہ پرتھوی سنگھ جی آزاد شریک ہوئے

پنڈت اندر جیت جی۔ پنڈت دھرم دت جی اور پنڈت بلدیو جی نے اس کانفرنس میں خوب زور شور سے پرچار کیا۔ چھوٹے سے قصبہ میں دن رات آریہ پرشوں اور دھرم کے پریمیوں کا میلہ سا لگا رہتا تھا۔ کانفرنس کے صدر کا جلوس یہاں آس پاس کے علاقہ میں برسوں یاد رہیگا۔

ننگل کوٹ میں آریہ بھائی تو تھے مگر آریہ سماج کا مندر نہ تھا چنانچہ ۲۰ جولائی کو وشیش پرچار کا پربندھ کیا گیا اور مہاشہ ستیہ پال جی اور آزاد جی کے لیکچر کے بعد چودھری رندھیر سین دت نے اپدیش اور اپیل کی جس کا پھل یہ ہوا کہ مندر کے لئے زمین اور ۴۰۰ روپے کے قریب دھن موصول ہوا۔ دوسرے دن مندر کی آدھار شلا چودھری جی نے اپنے دست مبارک سے رکھی

اس کانفرنس میں نو پرستاو سروسمتی سے پاس کئے گئے جن میں (۱) سکھ بھائیوں سے اپیل کی گئی کہ وہ آریہ سماج میں پرویش شدہ بھائیوں کو زبردستی سکھ نہ بنائیں (۲) اپنا پرچار ان لوگوں میں کریں جو اسلام اور عیسائیت کے پنجوں میں پھنسے ہوئے ہیں (۳) گورنمنٹ پنجاب سے ایکٹ انتقال اراضی کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا (۴) گورنمنٹ سے التجا کی گئی کہ دلت نوجوانوں کے لئے مفت تعلیم کا پربندھ کیا جائے اور انہیں محکمہ سول میں لیا جائے (۵) مہاشہ بھائیوں سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنی قوم کی ۲۵ سالہ جوبلی کو جو کہ جولائی ۳۷ء میں منائی جائے گی کامیابی سے منانے کے لئے ابھی سے تیاری کریں (۶) ہریجن لیڈروں سے پرارتھنا کی گئی کہ وہ ہریجن ایکشن بورڈ قائم کرکے اپنی سیٹوں کا جھگڑا نپٹا لیں (۷) خانپور کے پٹھانوں کے فعل کی مذمت کی گئی۔ جنہوں نے ہریجن عورت کا زبردستی اغوا کیا (۸) آریہ سماج میں پرویش شدہ برادریوں سے اپیل کی گئی کہ وہ آپس کی برادری کے بندھنوں کو کاٹ کر ایک ہو جائیں اور کھان پان کے جو بھید بھاو ہیں آپس میں جہاں انہیں چھوڑ دیں۔ سب بھائی اپنے آپکو ہندو آریہ سمجھتے ہوئے ہندو آریہ بھائیوں سے اپنے دھارمک سماجک اور راجنیتک حقوق کا مطالبہ کریں۔

(۹) ڈاکٹر امبیدکر کے تبدیلی مذہب کے اعلان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا گیا اور اس کے اس اعلان کو بزدلانہ قدم کہا گیا نام نہاد دلت بھائیوں اور مہاشہ برادری سے اپیل

بچھڑوں کا ملاپ

۲۴ جیٹھ کو آریہ سماج جنڈر دھر پور میں [illegible] نواسی ۲۸ سالہ موریس نامک ایک گاؤں کے عیسائی کی شدھی ہوئی۔

—— راجپوت شدھی سبھا مظفر پور نے ۳۰ جون کو سیوا رام بودھ نامک ویکتی کی شدھی کی۔ اس کی آیو اس سمے ۴۰ سال کی ہے۔ جب وہ چھ مہینے کا تھا اسکی ماں مسلمان ہوگئی تھی۔ اس شدھی میں برادری کے بھائیوں نے بھی بھاگ لیا۔

—— ۲۵ جیٹھ کو بسمل استری پنڈت طوطا رام جی رئیس تیکل نواسی کی پتری بسمل کو جو کہ بجگ جو ۱۰ ورش سے مسلمان ہوگئی تھی آریہ سماج جنڈوسی نے شدھ کیا

—— ۱۶ جون کو آریہ سماج ستولی (مظفر نگر) میں ایک ایک نو مسلم استری کی شدھی کی گئی

—— جون ڈیوڈ سالٹھے نام کے عیسائی پادری جالندھر میں رہتے ہیں۔ وہ پہلے گونستھ برہمن تھے انکی تین کنیاؤں کی شدھی شری اودنکار دت جی کے پریتن سے واردہا میں کی گئی۔

—— سب سے بڑی کنیا لیلاوتی سالٹھے عمر ۲۴ سال کی شدھی ۲۵ کو ہوئی وہ مراٹھی اور انگریزی مڈل تک پڑھی ہے اور ٹیچر ٹریننگ پاس ہے شدھی کے بعد پنکتی میں بھوج بھی ہوا۔ جس میں بیٹھک ۲۵ آدمی حاضر تھے پتری کا نام ودیاوتی سالٹھے رکھا گیا ہے۔

دوسری کنیا سوشیلا سالٹھے عمر ۲۱ سال اور تیسری کنیا شدبینا سالٹھے عمر ۱۹ سال کی شدھی کو ہوئی انکے نام ساوتری اور سمتا کرن رکھے گئے

وروں کی ضرورت

دہلی۔ یو۔ پی۔ سی۔ پی اور بہار کے ودھوا آشرموں اور یتیم خانوں کی [illegible] شادی کرانے کے خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں یا خود آکر ملیں۔ کوئی فیس نہیں لی جاتی صرف خرچ ڈاک کا لیا جاتا ہے درخواست کے ساتھ [illegible] ٹکٹ آنا ضروری ہے

منیجر سوشل سروس بیورو

پہاڑ گنج بازار دہلی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت

اپنے دیش کی بات

سنسار نیتی کی اور

چائے یا قہوہ کے داغ

ٹیبل کلاتھ (میز پوش) یا کسی دوسرے کپڑے پر اگر چائے قہوہ اور چاکلیٹ کے داغ پڑ گئے ہوں، تو پانی میں سہاگہ ملا کر دھو ڈالئے اور کسی کھردرے کپڑے سے پونچھ دینے سے صاف ہو جاتے ہیں۔ اگر سن کے کپڑے پر چائے قہوہ کے داغ پڑ گئے ہوں تو ان داغوں پر گلیسرین کچھ دیر مل کر ٹھنڈے پانی سے دھو دینا چاہئے۔

کیچڑ کے داغ

جاتے پر پڑے ہوئے کیچڑ کے داغ صاف کرنے کے لئے میتھیلڈ سپرٹ میں ایک کپڑا بھگو کر داغوں پر رگڑ دینا چاہئے: اس سے داغ بالکل دُور ہو جائیں گے۔

اگر کسی کپڑے پر کیچڑ کا داغ پڑ گیا ہو تو اسے سیب آلو کے پتلے ٹکڑے کر کے اُن ٹکڑوں سے رگڑ دینا چاہئے۔ داغ بالکل صاف ہو جائیگا

پھلوں کے داغ

کسی کپڑے پر اگر تازہ پھل کے داغ پڑ گئے ہوں تو انہیں صرف ٹھنڈے پانی سے ہی دھو کر صاف کر دینا چاہئے اور اگر داغ نہ صاف ہوں تو لیموں کے رس سے دھو دینا چاہئے پھلوں کے داغوں پر صابن کبھی نہ لگانا چاہئے ایسا کرنے سے داغ پختہ ہو جاتے ہیں۔

جلے داغ

سوتی کپڑے پر اگر پریس کرتے وقت کپڑا جل جائے تو ذرا نمک پیس کر اس داغ پر رگڑ دینا چاہئے ایسا کرنے سے داغ بالکل صاف ہو جائے گا جن کپڑوں پر آگ یا دھوپ سے جھلس جانے کے داغ پڑ گئے ہوں۔ اُن پر اُسی وقت پیاز کا رس لگا دینا چاہئے۔

نیلے داغ

ایک بالٹی میں پانی لے کر اس میں ذرا نیل اور سوڈا گھول کر تیار کریں پھر جن کپڑوں پر نیلے داغ پڑے ہوں، ان کو اس پانی میں بھگو دیں ایسا کرنے سے نیلے داغ سب صاف ہو جائیں

صنعت و حرفت | آجکل کا زمانہ صنعت کا ہے جس ملک میں صنعت کی ترقی نہیں وہ نہ صرف یہ کہ بہت غریب ہوگا بلکہ تہذیب میں بھی پست رہ جائے گا۔ کہنے کی ضرورت نہیں کہ پہلے دنوں میں ہندوستان بڑا بھاری صنعتی (زراعتی نہیں) ملک تھا۔ اب حالت یہ ہے کہ یہ سب تجارت قریب قریب بند ہو گئی ہے۔ ہندوستانیوں کے پاس کھیتی کے علاوہ کوئی محنت کا کام نہیں اور ان کا ملک ولائتی چیزوں کی منڈی بن گیا ہے۔ وہ اپنی نوسی ضروریات کے لئے غیر ممالک کا محتاج ہے۔

ہندوستان میں سنہ ۱۹۳۰ء میں کل ۲۲۴۹ صنعتی کارخانے تھے۔ جن میں ۱۹۴۸ انگریزوں کے تھے۔ ان کارخانوں میں تقریباً ۷ ارب کا سرمایہ لگا ہوا تھا۔ جس میں ۲ ارب ہندوستان کا ہوگا۔ انگلینڈ میں جس کی آبادی ہندوستان کے مقابلے میں ۱۳ فی صدی ہے سنہ ۱۹۲۸ء میں ۱ لاکھ ۷۵ ہزار صنعتی کارخانے تھے۔ جن کا سرمایہ ۷۰ ارب روپے تھا یعنی ہندوستان کے سرمایہ سے ۳۵ گنا زیادہ۔ امریکہ کی آبادی ہندوستان کی آبادی کا ۳۵ فی صدی ہے لیکن وہاں سنہ ۱۹۲۹ء میں ایک لاکھ ۷ ہزار ۱۳۶ کارخانے تھے اور ان میں ۳۰۰ ارب روپیہ لگا تھا گویا ہندوستان کی نسبت ۷۵ گنا زیادہ۔ کینیڈا کی آبادی ہندوستان کے مقابلے میں ۳ فیصدی ہے ۱۹۲۹ء میں وہاں ۲۴ ہزار ۲۰ کارخانے تھے۔ جن کا سرمایہ ۱ ارب ۵۴ کروڑ روپے تھا یعنی ہندوستان سے پانچ گنا۔ جاپان کی آبادی ہندوستان کے مقابلے میں ۱۹ فیصدی ہے۔ اس ملک میں ۱۳ ہزار ۷۰۰ کارخانے ہیں۔ جن میں ۱۰ ارب روپیہ لگا ہوا ہے یعنی ہندوستان سے تگنا۔ م

ساڑھے پانچ روپیہ کی ۱۲ کتابیں بالکل مفت لیجئے

آنند پتھ ۸
جنکے دل سچے آنند کی کھوج میں دیش کی شانتی حقیقی سکھ کے متلاشی ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔ انسان کے جیون کا ادیش دنیا میں آ کر کیا کرنا چاہیے۔ کیسے برتنا چاہیے اور کسطرح رہنا چاہیے۔ دلکو شانتی کیسے مل سکتی ہے بتایا گیا ہے۔ برہمچریہ کے متعلق ایسی باتیں درج ہیں جو آپ نے کم پڑھی ہوں

پوران پول پرکاش ۸
پورانوں کی تعداد ۱۸ نہیں۔ پورانوں کی تشکیل کو دید ورُدھ سدھ کیا ہے۔ سناتن دھرمی سدھانتوں کا پورانوں سے کھنڈن۔ آریہ سماجی سدھانتوں کا منڈن۔ پورانوں کے رشیوں اوتاروں اور دیوتاؤں کی لیلائیں کھول کر بیان کی گئی ہیں۔ بے نظیر کتاب ہے

کیسے؟
سنئے۔ ودھرمیوں کی طرف سے ہونیوالے آکشیپوں اور حملہ جات کا منہ توڑ جواب دینے والی آریہ سماج کی ایک ماتر تیر کا کھنڈن سیریز (ویدک میگزین) کے گراہک بن جایئے۔ آپ کو صرف تین روپے چندہ اور کتابوں کے لئے ۱۲ ڈاک خرچ ارسال کرنا ہوگا۔ یہ سلسلہ جنوری ۱۹۳۹ء سے باقاعدہ چھپ رہا ہے اور اس کے ایک ایک نمبر نے مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی ہے۔ اسی طرح ساڑھے پانچ روپیہ کی ۱۲ کتابیں مفت لیجئے ساتھ ہی کھنڈن بھی مفت میں پڑھئیے

ساہتیہ جی کی تصانیف

مورتی پوجا کی حقیقت ۴
اور فلاسفی کی دھجیاں ۴
آریہ سماج کیا ہے ۴
ویدک دھرم کیا ہے ۴
تفصیت ۳

ساہتیہ جی کی تصانیف

ادلکار نو تر پنہدی	۲
جام محبت	۳
راز مسرت	۲
مشعل ہدایت	۲
پریم مہی	۸

گرہستھ گیتا ۸
گرہستھ کے متعلق دھارمک سامانجک اور ویدک نقطہ نگاہ سے ایسی ایسی رازکی باتیں لکھی ہیں کہ جنہیں پڑھکر ایک گرہستھی گرہستھ کو صحیح معنوں میں سورگ بنا سکتا ہے اور وہ باتیں بھی لکھی ہیں جن سے عورت کی فطرت کو سمجھا جا سکتا ہے جو شادی کرچکے ہیں یا کرنے والے ہیں ان کو یہ کتاب مشعل ہدایت کا کام دیگی ایکبار دیکھ کر آپ کبھی جدا ہونا پسند نہ کریں گے بلکہ جس نے دیکھی کتاب کی تعریف کریگی۔ جلد منگوائیے
زیر اشاعت

وید بھیتی ۴
وید چار ہیں یا ایک۔ وید چار رشیوں کے دل میں آئے گئے۔ وید دنیا میں کب آئے۔ وید الہٰی گیان ہیں ویدمیں بہت سے دیوتاؤں کا ذکر نہیں۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید میں جیون سے سمبندھ رکھنے والی تمام شنکاؤں کا ذکر نیز ودھرمیوں کی اور سے کئے جانے والے آکشیپوں کا منہ توڑ جواب۔ یہ ایسی پستک ہے جو ہر ایک آریہ کے پاس رہنی چاہئے
زیر اشاعت

مینیجر کھنڈن سیریز کچا البت روڈ لاہور

ہوائی جہازوں کی رفتار کو ٹھیک رکھنے والا آلہ

لیکن آئینڈ ایر لائنز کے سائنسدانوں اور انجینئروں نے چھ سال کے تجربہ کے بعد شکاگو میں ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جو کہ نہ صرف ہوائی جہازوں کو پرواز کے وقت مستحکم بناتا ہے اور ان کو اپنی راہ چلنے کے قابل بناتا ہے بلکہ انسانی مدد کے بغیر ان کو زمین پر اترنے کے قابل بناتا ہے۔ گزشتہ تین ماہ کے اندر اس نئے آلہ کو صد بار آزمایا جا چکا ہے اور یہ کبھی فیل نہیں ہوا۔ ہوائی جہاز کے ہواباز کو صرف اتنا کرنا پڑتا ہے کہ اسے انجن کی رفتار کو اترتے وقت ٹھیک رکھنا پڑتا ہے

برطانیہ میں ایجادوں کی بھرمار

برطانوی کنٹرولر جنرل ٹریڈ مارک نے اپنی سالانہ رپورٹ شائع کی ہے جس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۵ء میں کیا کیا ایجادیں کی گئی ہیں۔ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ رنگسازی مصنوعی رال سازی۔ فوٹو گرافی کے مصالحہ جات اور کوئلہ کی پیداوار سے حاصل شدہ کیمیکل کے متعلق گوناگوں اقسام کی ایجادیں ہوئی ہیں۔ مزید براں انڈیا ربڑ کے دھاگوں اور ربڑ کی ساخت اور زہریلی گیس سے بچاؤ کی تدابیر کے متعلق کئی نئی ایجادیں ہوئی ہیں۔ ہوائی جہازوں کے آلہ جات بھی بہترین قسم کے بنائے جاتے ہیں

فیل نما مکان

امریکہ کے شہر مارگیٹ میں حال ہی میں ایک ایسا مکان تعمیر کیا گیا ہے جس کی شکل ہو بہو ہاتھی کی ہے۔

ہم اس سے پہلے بتلا چکے ہیں کہ زراعت سے ہر ہندوستانی کو کیا آمدنی ہے اور دوسرے ملک والوں کو کیا آمدنی ہے۔ صنعت و حرفت سے تو ہندوستانی بہت ہی کم کماتا ہے۔ امریکہ میں صنعت سے ہر شخص کی آمدنی ۱۰۲۷ روپیہ ہے۔ کینیڈا میں ۷۰۴۔ انگلینڈ میں ۱۲۴۔ سویڈن میں ۳۸۴۔ جاپان میں ۱۵۸ اور ہندوستان کی صنعتی آمدنی فی کس صرف بارہ روپے ہے۔

سوامی ستھرا کھنا

کیسے سونا چاہئے؟

(از آیورویدو شارد شری پرکھو نارائن سنو تیل)

بالکل چت یا پٹ سونا ٹھیک نہیں۔ چت سونے سے ریڑھ پر زور پڑتا ہے۔ جس سے آرام نہیں ملتا۔ سانس کی رفتار بگڑ جاتی ہے بھوجن کا پیٹ کی رگوں پر دباؤ پڑ کر خون کی گردش میں رکاوٹ پڑتی ہے۔ جس سے برے خواب دکھائی پڑتے ہیں اور نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں خونی قے۔ ہیضہ، درد، لقوہ اور نزلہ وغیرہ بیماریاں ہو جاتی ہیں۔

اوندھا لیٹ پیٹ کے بل سونے سے آنکھیں بگڑ جاتی ہیں۔ مگر یونیورسٹی میڈیکل کالج کے ڈاکٹر بی۔ ر۔ جی۔ مسگگ نے بعد تحقیقات پتہ لگایا ہے کہ اگر بچپن سے ہی آدمی پیٹ کے بل سویا کرے تو وہ کبھی بہرہ نہیں ہوگا "مفرح القلوب" نام کی فارسی کتاب میں بھی لکھا ہے کہ پیٹ کے بل سونے سے ہاضمہ تیز ہوتا ہے مگر اس طرح سونے کے وقت سر کو اس طرح سے پر رکھیں کہ منہ اندر کی طرف جنوب یا بائیں طرف سے دکھائی دیتے رہیں۔ غیر اکسی کروٹ کے بل سونا زیادہ اچھا رہتا ہے۔

دائیں کروٹ سونے سے معدہ اور جگر آزادی سے اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ ریڑھ پر کوئی دباؤ نہیں پڑتا اور معدہ ٹھیک حالت میں رہتا ہے — معدہ میں سے کھانا زیر کر انتڑیوں میں جاتا ہے۔

بائیں کروٹ سونے سے بھوجن معدے میں جو بائیں طرف رہتا ہے۔ زیادہ دیر تک پچتا رہتا ہے۔ کیونکہ ناف کے بائیں طرف گرمی (آگ) رہتی ہے اور صاف خون بنتا رہتا ہے۔ مگر زیادہ دیر تک اس کروٹ سونے سے ریڑھ پر دباؤ پڑتا ہے اور دل سے معمولی کام میں رکاوٹ پڑتی ہے — نہ تو معدہ آسانی سے اپنا کام کر سکتا ہے اور نہ دل اپنا کام۔

پہلے پہل چت لیٹ کر آٹھ بار گہرا سانس لیں پھر دائیں کروٹ سے سولہ بار اور بائیں کروٹ سے ۳۲ بار سانس لے کر پھر حسب پسند کروٹ بدل کر سونا چاہئے۔ جب بھوجن کئے تھوڑی ہی دیر ہوئی ہو۔ بھوجن معدے کے منہ پر ہی ہو تو دائیں کروٹ لقریباً ۲۰ منٹ تک لیٹے رہیں — سوئیں نہیں — تاکہ سارا کھایا ہوا معدے میں چلا جائے۔ اس کے بعد یعنی جب بھوجن معدے میں چلا جائے۔ بائیں کروٹ سوئے۔ بائیں کروٹ سونے سے ہاضمہ کی قوت بڑھتی ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ مردوں کو دائیں کروٹ اور عورتوں کو بائیں کروٹ سونا چاہئے۔

نیچے والے ہاتھ کو بغل کے نیچے دبائے رہنے اور اوپر والے ہاتھ کو ذرا سر کے بل آگے جھکا کر ٹیکنے سے آدمی بڑے آرام سے سو سکتا ہے پاؤں اچھی طرح سے پھیلا کر سونا چاہئے۔ ہاتھ پاؤں اور کمر کو سکوڑ کر پیٹ سے پاؤں لگا کر سر پر ہاتھ یا ہاتھ پر سر رکھ کر۔ کپڑوں کی گٹھڑی سی بن کر۔ کچھوے کی طرح جسم کو مروڑ کر۔ ہاتھ پاؤں بچھونے پر سے نیچے لٹکا کر یا آدھے بچھونے پر اور آدھے زمین پر رکھ کر نہیں سونا چاہئے گھٹنے موڑنے سے پیٹ۔ پھیپھڑوں اور انتڑیوں کے کام میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ ولایت کے بڑے بڑے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اگر گال کے نیچے ہاتھ رکھ کر سویا جائے تو اس طرف کی آنکھ بیٹھ جاتی ہے اگر ہاتھ پاؤں سکوڑ کر یا پیٹ میں گھٹنے ٹیک کر سویا جائے تو جسم میں ٹیڑھا پن آتا ہے

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے اور ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ

بنڈل ولیمز پولو ورپیتول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے اور ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar and Company Karachi

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے دو مجموعے

نگارستان ۲ جمالستان ۱۱

محصول ڈاک علاوہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

ساودھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کے بارہ میں سر پی سی رے کی رائے

میں نے ساودھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا تمام دوائیاں اعلیٰ پیمانہ پر آیورویدک طریقہ پر بنائی جاتی ہیں اور دوائیوں کو دن بدن ہندوستان کے ہر صوبہ میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان سے باہر بھی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے

ادھیکش جوگیش چندر گھوش آیورویدا شاستری ساودھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ ڈینگی

بے شمار خطوط کا خزانہ ہمارے پاس ہے

ہر ایک کا لب لباب یہ ہے کہ انسانی زندگی کے لئے آتنک نگرہ گولیاں آب حیات ہیں قبض۔ بدہضمی۔ خون کی خرابی۔ دل و دماغ اور معدہ کا ضعف دور کرنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے آپ بھی آزما کر دیکھیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں ۱ روپیہ پانچ ڈبیہ...
اسی طرح طلا واجی کرن کا استعمال کر کے ہزاروں آدمی پوری مردمی حاصل کر چکے ہیں ایک مریض کیلئے صرف ایک شیشی کافی ہے قیمت فی شیشی ... مزید حالات کے لئے کتاب "کام شاستر" مفت طلب کریں

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ: لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز ...

ڈاکٹر ڈی کے اس کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

ملیریا کا حملہ شروع ہو گیا

STAR TRADE MARK (REGD)

ٹریڈ مارک

جوڑی تاپ

تپ لرزہ اور طحال کی دوا

Regd سے واقف نہ ہو

دوا کھانے کے پہلے

دوا کھانے کے بعد

ملیریا اور باری کے بخار کیلئے یہ اکسیر ہے تین چار خوراک پیتے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار بند ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے خون گاڑھا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے ملیریا کے لئے اس کے مقابلہ میں کوئی دوسری دوا مفید نہیں۔ نقلی دوا سے ہوشیار قیمت بڑی شیشی پندرہ آنہ ڈاک محصول دس آنہ چھوٹی شیشی آٹھ آنہ ڈاک محصول ۷ ر

ڈابر بھاسکر لون چورن Regd

ہاضم اور بھوک بڑھانیوالا

یہ باترکیب تیار ہوا ہے اس کے استعمال سے باد گولہ۔ بدہضمی اور بھوک کی کمی وغیرہ عوارض جاتے رہتے ہیں روزانہ استعمال سے کسی مرض میں مبتلا ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے

قیمت آٹھ آنہ ڈاک محصول ۱۰ ر الگ

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

(۱) لاہور کے ایجنٹ: مینیجر پرکاش اخبار (۲) امرت سر کے ایجنٹ: ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

PRAKASH LAHORE

کرنوںتو وشوم آریم

سالانہ چندہ ۵

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ۔

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے ۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے ۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے ۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرود ا اُدیت رہنا چاہیے ۔

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں ۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے ۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے ۔

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے بلکہ سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے ۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ۔

جلد ۳۲ | اتوار یکم بھادوں سمت ۱۹۹۳ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۲

آریہ ویروں کے ولولے

ترانے مل کے آزادی کے گائیں
کریں قربان اپنی جاں وطن پر
دوئی۔ نفرت۔ کدورت کو مٹا کر
مئے حُبِ وطن کے جام دے کر
سراپا نغمہائے سوز بن کر
مٹا کر ہستیٔ نقشِ لطافت
حفاظت ہم کریں اپنے وطن کی
کریں عشقِ وطن ہر دل میں پیدا
مثالِ برقِ سینا جگمگا کر
ہر اک تاریک دل روشن بنائیں

ہر اک ہندی کو ہم بےخود بنائیں
اُسے دامِ مصائب سے چھڑائیں
اچھوتوں کو گلے سے ہم لگائیں
شہیدوں کے دلوں کو اور گرمائیں
ہم اپنی داستانِ غم سنائیں
زمانہ کو پیامِ حق سنائیں
اور اپنی قوم کی عزت بچائیں
ہر اک کو اس کا شیدائی بنائیں

([illegible])

اپنشد گاتھا

منڈک اپنشد

دوتیہ منڈک - پہلا کھنڈ

جیسے اگنی سے ہزاروں چنگاریاں نکلتی ہیں اسی پرکار اوناشی بھگوان سے نانا پرکار کے پدارتھ پرگٹ ہوتے ہیں اور اسی میں لے ہو جاتے ہیں۔ وہ اوناشی بھگوان پرکاش والا ہے اور وستر پر رہت ہے اور باہر اندر سب جگہ ودیہ مان ہے۔ وہ جنم نہیں لیتا اور من اور پران سے بھی رہت ہے اور شدھ پوتر ہے۔ پرکرتی سے بھی پرے ہے۔ ایشور سے من اور پران۔ اور ساری اندریوں کا تمت کارن اور آکاش۔ وایو۔ اگنی۔ جل۔ پرتھوی بھی اسی سے اتپن ہوتے ہیں۔ اب اس کا وراٹ روپ ورنن کیا جاتا ہے۔ دیولوک اس پرش کے سر کے سمان ہے۔ سورج اور چندرما اس کے نیتر ہیں۔ دشائیں اس کے کان ہیں اور وید اس کی بانی ہے۔ وایو اس کا پران ہے اور سارا سنسار اس کا ہردیہ ہے۔ پرتھوی اس کے پاؤں ہیں۔ یہی پرش سب بھوتوں کا انترآتما ہے اس پرمیشور نے اگنی اتپن کی۔ سورج اس اگنی کی سمدھاؤں کے سمان ہے۔ سوم سے بادل بنتے ہیں اور جل سے اوشدھیاں اتپن ہوتی ہیں۔ جن کو سیون کر کے منش سنتان اتپتی کرتا ہے۔ پرماتما سے رگوید۔ سام وید اور یجروید اتپن ہوئے۔

وہ لوک جن میں چاند اور سورج چمکتے ہیں اسی سے اتپن ہوئے۔ پرمیشور نے ہی بہت دیوان رشی گن اتپن کئے اور اسی نے منش۔ پشو پکشی۔ شواس۔ پرشواس۔ چاول جو آدی ان پیدا کئے اور شردھا ستیہ۔ برہمچریہ کرم تتھا اگرتویہ کی ودھی کا وستار اسی سے ہوا۔

پرماتما نے کان۔ ناک۔ آنکھیں۔ ہاتھ سب پران۔ سب اندریہ۔ سب اندریوں کے ودھی سے ان کا گیان۔ سب لوگ اتپن کئے۔

پرماتما نے ہی سمندر۔ پربت پیدا کئے۔ اسی کی شکتی سے سب ندیاں بہتی ہیں اور سب ان اور رس اتپن ہوتے ہیں۔ اسی کے آشریہ سے دیہہ میں آتما رہتا ہے۔

کرم۔ گیان۔ ودیا۔ سب جگت اسی ایشور کے آدھار سے ٹھہرا ہوا ہے۔ جو منش اس برہم کو اپنے ہردیہ میں سمجھ جاتا ہے۔ اس کی اگیان کی گانٹھ کٹ جاتی ہے اور وہ مکت ہو جاتا ہے۔

وید امرت

رگوید — اوم — سام وید

یجروید — اتھروید

धान्यमसि धिनुहि देवान् प्राणाय त्वोदानाय त्वा
व्यानाय त्वा। दीर्घामनु प्रसितिमायुषे धान्देवो वः
सविता। हिरण्यपाणिः प्रति गृभ्णात्वच्छिद्रेण
पाणिना चक्षुषे त्वा महीनां पयोसि॥

(پہلا ادھیائے منتر ۲۰ رشی پرمیشٹھی پرجاپتی — سوی تا دیوتا)

لفظی ترجمہ (دھانیم) جو یگیہ سے صاف کیا ہوا اناج (اسی) ہے (جو) (پیہہ) یگیہ سے صاف کیا ہوا پانی (اسی) ہے وہ (دے۔ وان) اندریوں یعنی سارے جسم کی (دھی نوہی) پرورش کرتا ہے۔ (توا) اس یگیہ کو (پرانائے) زندگی کے لئے (توا) اس یگیہ کو (اپانائے) جینے کے لئے (توا) اس یگیہ کو (ویانائے) اعضا کو مضبوط کرنے کے لئے (اس یگیہ کو) (دیرگھام) بہت عرصہ تک (پرسی تم) اعلیٰ سکھ دینے والی (آیوشے) مکمل عمر بھوگنے کے لئے (دھام) عمل میں لاؤ (دیوہ) جلال والا (ہرنیہ پانی) نجات دینے والا (سوی تا) دنیا کو پیدا کرنے والا پرماتما (اچھدرین) مکمل (پانی نا) دیا یکتا سے (مہی نام) وید بانی کے (چکشوشے) ظاہر کرنے کے لئے (وہ) ہم لوگوں کو (پرتی گرھنا تو) منظور کرتا ہے۔

تشریح جو یگیہ سے صاف کی ہوئی اناج پانی اور ہوا وغیرہ اشیا ہیں وہ سب انسانوں کے جسموں کی پرورش کرتی ہیں تاکہ اپنی پوری عمر تک لوگ سکھ سے سنسار میں رہتے ہوئے دھارمک کام کر سکیں۔ پرم پرشارتھ کی سدھی کے لئے سب پرشوں کو یگیہ کرم نتیہ کرنا چاہئے اور پرمیشور نے جو چاروں ویدوں کی بانی کو چار رشیوں کے ذریعہ سے سب لوگوں کے سکھ کے لئے ظاہر کیا ہے اس کے مطلب کو سادھی دوارا پرتکش کرنا چاہئے۔ جس طرح پرماتما اپکاری منشوں پر سدا کرپا کرتا ہے ویسے ہی ہم لوگوں کو بھی سب پرانیوں پر ہمیشہ دیا کرنی چاہئے۔

بات میں بات

خشک کتابیں علم کی پیاس بجھانے میں ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتیں۔

بعض آدمی تھکے ہوئے پیدا ہوتے ہیں اور بعض دوسروں کو تھکا دینے والے۔

مغربی عورت کو ایک انچ کا موقعہ دو وہ اسی سے اپنا ایک نیا لباس تب تیار کریگی۔

مرد زندگی کو "ممکن" بتاتا ہے اور عورت اسے "اغلب" میں تبدیل کر دیتی ہے۔

اگر تم کوئی غلطی نہیں کر سکتے تو دنیا میں کچھ نہیں کر سکتے۔

ایک شخص نے پوچھا کہ شہر کا بہترین پاگل خانہ کس کون ہے در آنحالیکہ وہ لیجسلیٹو کونسل کی عمارت میں بیٹھا ہوا تھا۔

عورت جب کبھی آئینہ دیکھتی ہے تو اسے کوئی نہ کوئی مرد بھی وہاں نظر آتا ہے

اگر کوئی مرد کنوئیں میں کود پڑے تو سمجھو کہ اس کی تہ میں ضرور کوئی عورت ہے۔

ایک مقرر دوران تقریر میں کہہ رہا تھا کہ جو آج لڑکے ہیں وہ کل مرد ہونے والے ہیں۔ مگر جنس لطیفہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ وہاں تو یہ عالم ہے کہ جو آج عورتیں ہیں دکل لڑکیاں بن جائیں گی۔

ایک عورت کے تبسم کا اندازہ اس کے دانتوں سے نہ کرو۔ کیونکہ وہ ممکن ہے دو مصنوعی ہوں کہتے ہیں کہ محبت اور آگ چھپائے نہیں چھپتیں اور کھانسی؟

قزاق وہ ہے جو دوسروں کو اپنی معاش کا ذمہ دار قرار دیتا ہے۔

چنے ہوئے پھول

چھجو بھگت - ایک طرف ہو جا۔

جو ہستیاں دنیا میں کچھ انقلاب پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ جو روحیں دھارمک یا ملکی دنیا میں روح پھونکنے والی ہوتی ہیں۔ جن طبیعتوں کا قبولیت کا مادہ الیقت ہوتا ہے۔ وہ اپنی چھپی ہوئی طاقتوں سے دنیا میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔ جس سے بدی اور پاپ نیست و نابود ہو جاتا ہے اور گناہ کے پاؤں اکھڑ جاتے ہیں۔ ایسی نیک روحوں کی اپنی زندگی میں ایک ایسا معمولی سا واقعہ پیش آجاتا ہے جو مانو پھوس کے ڈھیر میں چنگاری کا کام کر جاتا ہے۔

لاہور کے مشہور چھجو بھگت ایک دن اپنے چوبارے سے اتر رہے تھے کہ سامنے سے ایک بھنگن آگئی۔ بھگت جی کبھی ادھر اور کبھی ادھر ہونے لگے تو بھنگن نے کہا۔ بھگت جی ایک طرف ہو جاؤ۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ بھگت جی کے سینہ میں یہ الفاظ تیر کی مانند کھب گئے۔ وہ نرم اور بدھی نے جرأت پیدا کر دی۔ جو مادہ چھپے چھپے ان کے سینہ میں جمع ہو رہا تھا وہ ایک دم بھڑکا اور کام کر گیا۔ اس دن سے وہ نیک ہستی واقعی بھگت ہو گئی اور اپنے پوتر جیون کے کارن چھجو بھگت مشہور ہو گئے جن کی یاد اب بھی چھجو کا چوبارہ لاہور میں موجود ہے۔

اسی طرح زمانہ حال کے سچے رہبر رشی دیانند سرسوتی کو بچپن میں ایک کنیا کی موت کے نظارے نے ان کے دل و دماغ پر وہ افسوں پھونکا۔ اس کی زندگی کے ساتھ تمام بھارت ورش نے بھی پلٹا کھایا اور کچھ کا کچھ ہو گیا۔

(بھجو رام نیئر لدھیانہ)

مشہور جہان طاقت بخش

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فاد خون۔ قبض۔ درد دست دیا کی سوزش۔ احتلام۔ بیخوابی۔ بے چینی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن تندرست اور طاقتور بنتا ہے قیمت چالیس گولیوں کی ایک ڈبیہ ایک روپیہ ہے۔ بسکٹ واری روغن کسی بھی وجہ سے عضو مخصوص میں آئی ہوئی کمزوری کجی لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر اس عضو بدن میں طاقت آتی ہے فی ڈبیہ ایک روپیہ

مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

تھوک کے لئے ایجنٹ چاہئے قواعد آسان ہیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

ہسپانیہ کی جنگ کا اثر

بمبئی ۲۰ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ سپین میں جنگ کے پیش نظر بمبئی کی انشورنس کمپنیاں اس مال پر جو یورپ کو بھیجا جا رہا ہے۔ بیمہ کی خاص شرح جو جنگ کے خطرے کے پیش نظر ہوتی ہے چارج کر رہی ہے۔ یہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ یورپ میں حالات جو شکل اختیار کرتے جائیں گے۔ ان کے مطابق شرح بیمہ میں بھی تبدیلی ہوتی چلی جائے گی۔

ریزرو ایکٹ میں ترمیم

شملہ ۱۲ اگست۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے موسم خزاں کے اجلاس میں ریزرو بنک ایکٹ میں ترمیم کرنے کے لئے ایک کلاز کا بل پیش کیا جائے گا۔ موجودہ ایکٹ کے مطابق سال کے خاتمہ پر ۶ ہفتہ کے اندر اندر حصہ داروں کی جنرل میٹنگ بلائی جانی ضروری ہے ترمیم میں اس معیاد کو بڑھا کر دو ماہ کر دیا گیا ہے

تیراکی کا ریکارڈ توڑنے والا

کلکتہ ۲۰ اگست۔ کلکتہ کارپوریشن نے آج فیصلہ کیا ہے کہ موہن سپورٹنگ کلب جس نے اس سال آئی ایف اے کا شیلڈ جیتا ہے اور پرپھل کمار گھوش کا جس نے دنیا بھر کا تیراکی کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ استقبال کیا جائے

خستہ حال مقروضین سے فیاضی

کراچی ۱۰ اگست۔ قرضداروں کی خستہ مالی حالت کو دیکھ کر سیٹھ کرشنا سہائے سیچر مالک فرم کرشنا سہائے اینڈ کمپنی بنکرز اینڈ مرچنٹس بندر روڈ کراچی کے دل پر اس قدر گہرا اثر ہوا کہ انہوں نے باوجود دس پندرہ ہزار روپیہ پچھلے ۲ سال میں مستحق قرضداروں کو معاف کرنے کے اس سال بھی بیس تیس ہزار روپیہ کی مالیت کی عدالتی ڈگریاں پرونوٹ۔ رہن نامہ جات وغیرہ وغیرہ نہایت فراخ دلی سے مستحق قرضداروں کو معاف کر رہے ہیں۔ اس فراخدلی پر مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

انڈو جاپانی معاہدہ اور برما

شملہ ۱۲ اگست۔ ہندوستان اور جاپان کے درمیان تجارتی معاہدہ کی گفت وشنید جو ستمبر دس دن کے التوا کے بعد کل پھر شروع کی گئی۔ اس امر کے پیش نظر کہ برما کو ہندوستان سے الگ کیا جا رہا ہے یہ پہلے ہی فیصلہ کر لیا گیا تھا کہ معاہدہ کی بات چیت صرف ہندوستان اور جاپان کے درمیان تجارتی تعلقات تک محدود رہے گی۔

مسٹر گابا کی ضمانت دینے والا کوئی نہیں ملتا

لاہور ۱۲ اگست۔ مسٹر کے ایل گابا کی درخواست ضمانت اگرچہ منظور ہو چکی ہے لیکن ابھی تک کوئی ضامن نہیں ملا۔ ایک دو اصحاب ضمانت داخل کرتے گئے۔ لیکن ان کے پاس جائداد کی تصدیق نہیں تھی۔ بعض امیدواران کونسل پر زور دیا جا رہا ہے کہ وہ ضمانت داخل کر دیں۔ لیکن ابھی تک ایک شخص بھی رضامند نہیں ہوا۔ مسلم وفد شہر میں سرگرداں پھر رہا ہے لیکن کوئی مسلمان رئیس ضمانت دینے کے لئے نہیں آتا

ریلوے میں تخفیف نہ کی جائے

مدراس ۱۲ اگست۔ مسٹر وی وی گری ایم ایل اے نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے ایک ریزولیوشن کا نوٹس دیا ہے۔ جس میں سفارش کی گئی ہے کہ ریلوے میں نہ تو سٹاف میں تخفیف کی جائے اور نہ ہی آئندہ تنخواہوں کے نئے سکیل پر عمل کیا جائے۔

پنجاب اسمبلی کا ہریجن امیدوار

ایک ہریجن چوہدری لکھو نے پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس نے اخبارات میں ایک بیان شائع کر دیا ہے جس میں ڈاکٹر امبیدکر کی پالیسی کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ ہریجنوں کو ہندوؤں سے علیحدہ کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر امبیدکر یہ سب کچھ اپنی خود غرضی کے لئے کر رہا ہے

ڈی اے وی کالج راولپنڈی

راولپنڈی ۱۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ مقامی ڈی اے وی کالج کی ڈگری کلاسز کا فیصلہ نئے وزیر تعلیم سر شہاب الدین نے کر دیا ہے اور جہاں انہوں نے امرتسر کے دو نئے کالجوں کو منظور کر لیا ہے۔ وہاں انہوں نے اس کالج کی منظوری عطا نہیں کی۔ جس سے اس علاقہ میں سخت ہیجان برپا ہو رہا ہے

سبھاش بابو کی ممنوعہ کتاب

نیو دہلی ۱۱ اگست۔ پولیس کو اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کی کتاب جنگ آزادی ۳۴-۱۹۲۰ء جس کو کسٹم ایکٹ کے ماتحت ہندوستان میں درآمد ممنوع قرار دی گئی ہے۔ کسی نہ کسی طریقہ سے دہلی پہنچ گئی ہے

مسٹر راجگوپال آچاریہ کی پالٹکس سے علیحدگی

مدراس ۱۲ اگست۔ مسٹر راجگوپال آچاریہ کانگرس پالٹکس سے علیحدہ ہو گئے ہیں آپ نے کانگرس ورکنگ کمیٹی۔ پارلیمنٹری بورڈ اور دیگر تمام کانگرس انسٹی ٹیوشنوں کی ممبری سے مستعفی ہونے کے لئے استعفے بھیج دئے ہیں۔

ہوم ممبر کو ہریجن لڑکی نے ہار پہنائے

الہ آباد ۱۰ اگست جب سر ہنری کریک ہوم ممبر حکومت ہند نے الہ آباد میں قیام کیا اور مجوزہ ہریجن کالونی کے موقعہ کا معائنہ کیا۔ اس موقعہ پر ایک چودہ سالہ ہریجن لڑکی نے آپ کو ہار پہنایا

بریلی کے لئے دفعہ ۱۴۴

بریلی ۱۰ اگست۔ اولہ بیتھل اور پرسرام پور میں احتیاطی تدابیر کے طور پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے

لوکو اور کیرج ورکشاپ میں تخفیف

لاہور ۱۱ اگست۔ ایک تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ تخفیف کے احکام پر عملدرآمد بھی شروع ہو گیا ہے اور ایک سو کے قریب ملازمین ریلوے کو ملازمت سے جواب دیا گیا ہے۔ حکام ریلوے مختلف مقامات سے آئندہ نومبر میں مزید تخفیف کرنا چاہتے ہیں اور جہلم کی برج ورکشاپ سے بیسوں ملازمین ریلوے کو عنقریب جواب ملنے والا ہے۔ لاہور کے مختلف ریلوے دفاتر سے بھی سوا سو کے قریب کارسپانڈنس کلرکوں پر تخفیف کا کلہاڑا چلنے والا ہے

جاپانی کپڑے کی تجارت گر گئی

دہلی ۱۱ اگست۔ جاپان کے سوتی مال کی اس سال کی پہلی ششماہی میں کل برآمد ۱۳۲۲۲۷۳۰۰۰ مربع گز ہوئی اس کی قیمت انگریزی سکہ کے حساب سے ۱۳۳۹۰۰۰۰ پونڈ تھی اگر اسے پچھلے سال کی اسی عرصہ کے اعداد وشمار سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ۶۲۱۳۵۰۰۰ مربع گز یا ۵ء۴ فیصدی کمی ہے جس کی مالیت ۱۵۸۲۰۰۰ پونڈ ہے۔ کمی ہوئی۔ گویا قیمت ۱۰.۵۶ فیصدی کی کمی واقع ہوئی

ہندو ڈاکٹر کو قتل کر دیا

رہتک ۱۰ اگست۔ ڈاکٹر رام لال ہسپتال حیوانات مقیم نارنول کو ایک جنونی پٹھان نے جو کہ جہلم کا رہنے والا ہے اس بنا پر قتل کر دیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب ایک گدھے کو احمد حسین کے نام سے پکارتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب دوپہر کے وقت درخت کے سایہ تلے سو رہے تھے کہ پٹھان نے خنجر سے انہیں کئی زخم لگائے۔ جس سے ڈاکٹر صاحب فوراً جاں بحق ہو گئے۔ پٹھان کو گاؤں والوں نے بمشکل تمام موقعہ پر پکڑا

ہڑتالی مزدوروں کی امداد

پانڈی چری ۱۱ اگست۔ فرنچ انڈین کاونسل کمیشن نے فرانسیسی ہند کی حکومت کو ۲۰ ہزار روپے کا ضمنی قرضہ دیا ہے یہ قرضہ ان ہندوستانی مزدوروں کی امداد کے لئے دیا گیا ہے جو پانڈیچری کی ٹیکسٹائل ملز میں حال ہی کی ہڑتال اور اس سے پیدا شدہ حالات کے کارن بے روزگار ہو گئے ہیں۔

ضرورت ہے

ایک خوبصورت سوشیل اور ریوگیہ کنواری کنیا کی جس کی عمر ۱۶ سال ہو ایک آریہ سماجی بی ایس سی یو وک کے لئے جو برسر روزگار ہو اور ایک گزیٹڈ آفیسر کا اکلوتا لڑکا ہے

خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کریں۔

میڈیکل آفیسر معرفت "دیپرکاش"

نسبت روڈ لاہور

by eGangotri

ودیشوں میں ہلچل

چین میں باغیوں کے ساتھ صلح کی کوشش

کینٹن ۔ ۱۱ اگست ۔ کوانگسی کے جنوبی جرنیلوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی غرض سے جنوبی جرنیلوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی غرض سے جنرل چیانگ کائی شیک بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچے۔ وہ ۱۹۲۶ء میں قومی تحریک کے روح رواں تھے اور یہاں ایک فاتح لیڈر کی حیثیت سے اس مہم کی سرکردگی کرتے ہوئے وارد ہوئے تھے۔ ۱۹۲۶ء کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے کہ جنرل کائی شیک یہاں آئے ہیں۔ اگر مصالحت کی گفت و شنید ناکام رہی تو توقع ہے کہ جنرل کائی شیک سرکش فوجی جرنیلوں کے خلاف تعزیری مہم شروع کر دیں گے اور جداگانہ تحریک کے حامیوں کی سرکوبی کے لئے وہ کوانگسی پر فوج کی چڑھائی کا حکم دیں گے۔

باغی جرنیلوں کو گولی مار دی گئی

بارسیلونا ۔ باغیوں کے لیڈر جنرل گوڈا اور جنرل بریل کو بارسیلونا میں لڑائی کے دوران میں گرفتار کر لیا۔ کورٹ مارشل سے انہیں موت کی سزا دی گئی اور قلعہ میں انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا

امریکنوں کو میڈرڈ چھوڑنے کا حکم

واشنگٹن ۔ ۱۰ اگست ۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سفارت خانہ نے میڈرڈ میں مقیم تمام امریکنوں کو ہدایت کی ہے کہ چونکہ صورت حالات نہایت خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے وہ دارالسلطنت کو فوراً چھوڑ دیں۔ آج وائٹ ہاؤس میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں پریذیڈنٹ روزویلٹ اور وزیر محکمہ بحری شامل ہوئے۔ کانفرنس میں یورپین سمندروں میں پھر سے امریکن بیڑہ قائم کرنے کے سوال پر غور کیا گیا

انڈین سول سروس میں نئی بھرتی

لنڈن ۔ ۱۲ اگست ۔ انڈین سول سروس کے لئے ۵ ہندوستانی مقابلے کے ذریعے نامزد کئے گئے ان میں سے دو ہندوستان کی ملازمت میں ہیں۔ مسٹر سی ایس میکفرسن اور مسٹر پی سی ولمور کے لڑکے ہیں اس کے علاوہ ۱۲ ویٹنگ لسٹ میں رکھے گئے ہیں۔

سپین کی جنگ

لزبن ۔ ۱۲ اگست ۔ برگوس وائرلیس سٹیشن سے خبر ملی ہے کہ میڈرڈ کے شمال میں باغی فوج کے قبضہ میں ۱۱ ہوائی جہاز ہیں جن سے دارالسلطنت پر حملہ کرنے میں مدد ملیگی

امریکہ اور سپین کے باغی

لنڈن ۔ ۱۲ اگست ۔ سپین تٹستھتا پیکٹ میں امریکہ شامل ہو گیا یا نہیں اس وقت پر ایک کلپنائیں کی جا رہی ہیں۔ واشنگٹن سے آئے ایک سماچار سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اس پیکٹ میں شامل ہونے کی امید بہت دور ہے

سرکاری سینا نے تولوسا خالی کر دیا

ایرون ۔ ۱۲ اگست ۔ سن سبیسٹین ایرون لائن پر گھمسان یدھ ہو رہا ہے۔ یدھ شروع سے پہلے ۵½ بجے آتنکیوں نے آگ اگلنا شروع کیا۔ شمالی باغیوں کے جرنیل اسمیولا جو کہ ۱۲ ہزار فوج کے ساتھ ایکس پاس پیلونا آیا۔ سید ھا یدھ کھیتر کو روانہ ہو گیا ہے

سپین کی خانہ جنگی

پیرس ۔ ۱۲ اگست ۔ سپین کی خانہ جنگی میں دیگر یورپین ممالک غیر جانبدار رہے فرانس کے اس ریزولیوشن پر اخباروں میں ابھی چرچا جاری ہے "پیٹٹ پیرس" لکھتا ہے کہ لنڈن اور پیرس کا واتاورن انتر راشٹریہ سمجھوتے کے مطابق ہے۔ پھر ستنگیہ ہی سمجھوتہ ہو جانے کی آشا پرگٹ کرتا ہے

روم کے سپینی سفیر کا استعفیٰ

روم ۔ ۱۲ اگست ۔ سپین کی ورتمان سرکار دوارا حال میں مقرر سپینی سفیر ایگیوا لگا نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے آپ کا کہنا ہے کہ دوت اواس کا پرایہ کرکے سارا سٹاف باغیوں کا پکشپاتی اور سمرتھک ہے

نئے جرمن سفیر

برلن ۔ ۱۲ اگست ۔ نازی راج نیتگیہ جوشیب رن ٹراپ بیرن وان ہوشی کے اچانک مر جانے پر لنڈن کے نئے جرمن سفیر مقرر کئے گئے ہیں۔ آپکو انگریزی کا پورن گیان ہے اور کچھ سمے آپ نے کینیڈا میں ایک میکینک کے طور پر بھی کام کیا ہے

انڈین کرکٹ ٹیم کو شکست

لنڈن ۔ ۱۱ اگست ۔ گلوسٹر شائر اور انڈین کرکٹ ٹیم میں ۸ اگست کو جو میچ شروع ہوا تھا اس میں گلاسٹر ٹیم ۸ وکٹوں سے جیت گئی ہے سکور حسب ذیل رہا۔ انڈین ٹیم پہلی اننگ میں ۱۵۴ دوسری میں ۲۶۰ گلاسٹر ٹیم پہلی اننگ میں ۳۱۳ دوسری میں ۱۰۴

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی

مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ کھجلی۔ لکھوے۔ سرخی جالا پھولا وغیرہ کے لئے اکسیر دوا ہے قیمت ۳ روپیہ فی تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا۔ لذیذ ٹانک۔ قیمت چار روپیہ فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے خون و پیپ آنا روکتا ہے

قیمت ۸ فی شیشی

برہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور طاقت دیتا ہے قیمت ۱ فی شیشی

برہمی بوٹی ۱۲ فی سیر

فہرست ادویات مفت

پتہ: آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور ۔ برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ

پشاور ۔ میسرز برج لال اینڈ سنز چوک ریشم گراں

شملہ ۔ میسرز ٹھاکر برادرس لوئر بازار

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

یکم بھادوں سمت ۱۹۹۳

پرکاش کا "رشی نمبر"

جو اخبارات جنم اشٹمی کے موقعہ پر کرشن نمبر نکالا کرتے ہیں وہ اپنے اس کام سے فارغ ہو چکے ہیں اب ان اخبارات کی باری ہے جو رشی دیانند کے پرلوک گمن دوس پر خاص پرچہ نکالا کرتے ہیں۔ "پرکاش" بھی ان پرچوں میں سے ایک ہے۔ درحقیقت "پرکاش" نے ہی ابتدا کی تھی اور دوسرے اخبارات نے دیکھا دیکھی رشی نمبر نکالنے شروع کر دئے۔ جب "پرکاش" نے پہلے پہل یہ پرچہ نکالا تب اور اب کے حالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اس وقت ملک میں پولیٹیکل بیداری کا یہ عالم نہ تھا اور نہ ہی پولیٹیکل پرچے زوروں پر تھے اور نہ ہی وہ اپنے خاص پرچے نکالا کرتے تھے ان دنوں مذہبی اور مجلسی معاملات کا زور تھا۔ ان دنوں پالیٹکس کا دورہ دورہ ہے۔ اس لئے پولیٹیکل پرچے ترقی کر رہے ہیں اور مذہبی پرچے ترقی معکوس۔ جب پہلے پہل رشی نمبر نکالا گیا تو آریہ پرشوں میں اس کے لئے اتساہ تھا وہ جوش اس وقت تک بڑھتا گیا جب تک کہ مہاتما گاندھی کے زیر سرگردگی ہندوستان کے پالیٹکس نے نئی صورت اختیار نہیں کی۔ "پرکاش" کا رشی نمبر ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر نکلا اور ہر سال اس کی اشاعت زیادہ ہوتی گئی۔ لیکن جب لوگوں کی توجہ پالیٹکس کی طرف ہوئی تو آریہ سماج کے ساتھ ہی اس کے پرچے بھی پیچھے کو ہٹنے لگے۔ درحقیقت "پرکاش" جیسے آریہ سماجی اخبارات کی ترقی آریہ سماج کی ترقی کے ساتھ وابستہ ہے اگر آریہ سماج میں ہی اتساہ نہ ہو تو آریہ سماجی اخبارات کے لئے اتساہ کہاں سے آ سکے؟

یہ کہنا بجا نہیں کہ آریہ سماجی اخبارات کی ترقی رک گئی ہے۔ لوگ زیادہ تر پولیٹیکل اخبارات پڑھنا چاہتے ہیں۔ خاص پرچوں کی حالت بہت مشکل ہے کہ یہ اپنا خرچ بہت کم نکالتے ہیں۔ عام خیال یہ ہے کہ خاص پرچے بہت منافع دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان سے کوئی منافع نہیں ہوتا۔ بعض صورتوں میں خسارہ رہتا ہے۔ "پرکاش" کا رشی نمبر کئی برسوں سے خسارہ پر نکل رہا ہے "پرکاش" خود گھاٹے پر چل رہا ہے۔ رشی نمبر منافع کیا دیگا؟

آریہ سماج کے عام اور خاص پرچوں کے لئے پہلے مقابلہ نہ تھا۔ لیکن اب سخت مقابلہ ہے۔ پولیٹیکل اخبار جو کچھ دے سکتے ہیں اور جس تھوڑی قیمت پر دے سکتے ہیں۔ وہ آریہ سماج کے اخبار نہیں دے سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام اخبارات زیادہ تر اشتہارات پر چلتے ہیں اور پولیٹیکل اخبارات کے مقابلہ میں مذہبی اخبارات کو اشتہارات کم ملتے ہیں۔ حال ہی میں "پرتاپ" کا کرشن نمبر نکلا ہے۔ اس کا حجم ۱۱۲ صفحات کا ہے۔ بہت سی رنگین تصاویر ہیں۔ جن پر سینکڑوں روپے خرچ آیا ہے۔ اس کا آکار بھی "پرکاش" کے آکار سے بڑا ہے باوجود اس کے اس کے ایک پرچہ کی قیمت ۴؍ ہے اگر اس حجم کا رشی نمبر چار آنے میں دیا جائے تو سینکڑوں روپیہ خسارہ رہے پھر لطف یہ کہ بہت سے روزانہ اور ہفتہ وار اخبارات نے اپنے کرشن نمبر نکالے آریہ سماج کے زیادہ سے زیادہ تین چار پرچے ہیں۔ ان میں سے بھی کوئی رشی نمبر نکالتا ہے کوئی نہیں نکالتا۔ اگر ان کے لئے بھی کافی مانگ نہ ہو تو پرچہ نکالنے کا ساہس کون کرے؟ خاص پرچہ نکالنا تو بذات خود ایک دردسر خریدنا ہے۔ مضامین حاصل کرنا ایک مصیبت کا کام ہے اس کے لئے در بدر بھٹکنا پھرتا ہے۔ اشتہارات کا حاصل کرنا اس سے بھی مشکل ہے اگر باوجود اس کے اسکی کوئی مانگ ہی نہ ہو تو کیوں اتنی تکلیف اٹھائی جائے ابھی کے دیپ مالا نمبر میں ہے میں نے دو تین ماہ پہلے ہی یہ سوال اسلئے اٹھا دیا ہے تاکہ آریہ پرشوں سے پوچھ لوں کہ وہ "پرکاش" کے رشی نمبر کے متعلق کیا چاہتے ہیں۔ انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ یہ پرچہ پولیٹیکل پرچہ نہیں۔ اس کی مانگ آریہ سماجی حلقوں میں ہی ہو سکتی ہے اس لئے اس کا بوجھ بجا طور پر ان پر ہی ڈالا جا سکتا ہے اگر یہ پرچہ پوری شان سے نکالنا ہو تو اس میں خسارہ رہنے کا ہونا لازمی ہے اور خسارہ برداشت کرنے کے لئے دھن کو تیار ہونا چاہئے مجھے اخبار نکالنے والے کو کبھی اور پڑھنے والوں کو کبھی جیسا ہو اپنے حصہ کا خسارہ برداشت کرنے کو تیار ہوں۔

کیا "پرکاش" کے پریمی بھی اس کے لئے تیار ہیں؟ آریہ گزٹ نے برسوں ہوئے اس مشکل کو محسوس کیا تھا اور اسی لئے وہ ہر ایک رشی بودھ نمبر کے لئے "سنہری فہرست" کھول دیتا ہے اور دو اڑھائی ہزار روپیہ جمع کر لیتا ہے جس سے خسارہ بھی پورا ہو جائے اور پرچہ بھی مفت بانٹا جا سکے میں کوئی ایسی درخواست کرنا نہیں چاہتا۔ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ آریہ پرش اسے پڑھنے کیلئے خود تیار رہوں اور اسے دوسروں تک پہنچانے کے لئے۔ رشی نمبر تو محض پرچار کے خیال سے نکالا جاتا ہے بیوپار کے لئے نہیں اگر اسکی کافی اشاعت نہ ہو تو اس کا حقیقی مطلب فوت ہو جاتا ہے "پرکاش" کا رشی نمبر بطور خود ایک انسٹی ٹیوشن بن چکا ہے اس سرد بازاری کے دنوں میں جس طرح آریہ سماج کے دوسرے انسٹی ٹیوشن کشٹ اٹھا رہے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی تکلیف محسوس کر رہا ہے۔ لیکن ہاں اگر آریہ پرش یہ سمجھیں کہ اس سے آریہ سماج کو کوئی لابھ پہنچتا ہے تو انہیں یہ یتن کرنا چاہئے کہ یہ زندہ رہے اگر ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ پرچار کا ایک زبردست سادھن ہے۔ آپ فرض کر لیجئے کہ اسکی قیمت فی پرچہ ۴؍ ہے یہ پرچہ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچتا ہے اور ایک ایک پرچہ کئی کئی اشخاص کی نظر سے گزرتا ہے۔ اگر آپ چار آنے قیمت کی کتاب شائع کریں تو اس کے متعلق آپ دعوے سے نہیں کہہ سکتے کہ اسکی اشاعت اتنی ہو گی درحقیقت اس کے متعلق تو آپ یہ دعوے بھی نہیں کر سکتے کہ وہ بکے گی بھی۔ اس لئے رشی نمبر کے پرچار کا زبردست سادھن ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ہاں ایک شرط ہے اور وہ شرط بھی معمولی نہیں کہ اس کے مضامین اعلے ہوں۔ آریہ سماج کے مختلف سدھانتوں پر ہوں تاکہ جس کسی کے ہاتھ میں یہ پرچہ جائے وہ اسے پڑھکر آریہ سماج کی طرف جھکے اس کے علاوہ اس کی لکھائی چھپائی اور کاغذ سب اعلے ہوں کہنے کی ضرورت نہیں کہ ان دنوں لوگ بیرونی آرائش کی طرف زیادہ دھیان دیتے ہیں اور یہ ہے بھی مناسب اعلے خیالات اگر کسی ایسے اخبار میں ظاہر کئے گئے ہوں جس کی لکھائی اور چھپائی نہایت ناقص ہو تو ان کی قیمت بھی گھٹ جاتی ہے ان دونوں سب سے ضروری چیز یہ سمجھی جاتی ہے کہ کتاب ہو یا رسالہ اسکی ظاہری بناوٹ اچھی ہو۔ اسکی چھپائی دیدہ زیب ہو کتاب کو دیکھ کر انسان خوش ہو جائے اس کے لئے خرچ کی ضرورت ہے۔ اس لئے اگر آریہ پرش اس بات کے لئے تیار ہوں کہ وہ نہ صرف کہ یہ خود پرچہ خریدیں گے بلکہ دوسروں تک بھی پہنچائیں گے تو رشی نمبر کے نکلنے سے کوئی لابھ ہو سکتا ہے۔

میں نے اوپر لکھا تھا کہ آج کل مذہب پس پشت پڑا رہا ہے اور پالیٹکس کا دورہ دورہ ہے اس میں میں اس قدر ترمیم کرتا ہوں کہ انگریزی پڑھے لکھے طبقہ میں یہ حالت ہے ورنہ مجھے معلوم ہے کہ سناتن دھرمیوں کا ایک ماہواری رسالہ آریہ بھاشا میں نکلتا ہے اور اس کی معمولی اشاعت ہزاروں ہے اس کے خاص پرچے تو پچیس تیس ہزار تک پہنچتے ہیں اس لئے یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ اس میدان میں سناتن دھرم سبھا آریہ سماج کو مات دے رہی ہے۔

سار انش یہ کہ "پرکاش" کا رشی نمبر نکلنا چاہئے۔ آریہ سماج جو کام ایکبار کرے وہ آسانی سے بند نہ ہونا چاہئے اور نکلنا بھی چاہئے پوری شان سے۔ آریہ سماجوں کو پہلے کی طرح اس کی خریداری کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ یہ پرچہ زیادہ تر آریہ سماجوں کے سر پر ہی چل رہا ہے۔ کچھ درشنوں سے ان کے اتساہ میں فرق آ رہا ہے۔ اگر ان کا پرانا اتساہ آ جائے اور وہ پہلے کی طرح اس کی سرپرستی کے لئے تیار ہوں تو یہ پرچہ اپنی پرانی طاقت حاصل کر سکتا ہے۔ پچھلے دنوں میں آریہ سماج کے دانی سجن سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں مفت بانٹنے کے لئے یہ پرچہ لیا کرتے تھے۔ یہ پرتھا پھر سے جاری ہونی چاہئے۔ اگر یہ ہو جائے تو میں اپنی ذمہ واری پوری کرنے کو تیار ہوں

کرشن

ضروری اطلاع

"پرکاش" کے جن پریمیوں کا چندہ ماہ اگست میں ختم ہوتا ہے انکی سیوا میں اطلاعی چٹھیں ارسال کی جا چکی ہیں انکی یاد دہانی کے لئے دوبارہ تحریر ہے کہ وہ اصحاب اپنا چندہ ۲۵ اگست سے پہلے پہلے دفتر پرکاش میں بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں۔ اگر کسی وجہ سے چندہ بھیجنے کے لئے کچھ مہلت درکار ہو یا کسی وجہ سے سلسلہ خریداری جاری رکھنا منظور نہ ہو تو بذریعہ خط ہمیں اطلاع تاریخ مقررہ تک دیدیں۔ ورنہ ۲۵ اگست کے بعد وی پی بھیجی جاویں گے جنکو وصول کرنا انکا اخلاقی فرض ہوگا چندہ ہمیشہ منی آرڈر سے بھیجنا چاہئے اس سے جہاں دفتر کو کافی دقت وی پی کے مزید کام سے بچ جاتی ہے۔ وہاں وی پی منگوانے والے کو ۳ روپیہ کے بھی بچ جاتے ہیں۔ گویا دونوں کے فائدہ کی بات ہے نیز یہ بھی نوٹ کر لینا چاہئے کہ منی آرڈر سے چندہ بھیجتے وقت کوپن پر اپنا مکمل پتہ اور چٹ نمبر ضرور لکھا جانا چاہئے۔

سمندر پار کے بھائیوں سے بھی نویدن ہے کہ جنکی طرف چندہ بقایا ہے وہ جلد از جلد صاف کر دینے کی کرپا کریں تاکہ وہ اخبار کے مطالعہ کو جاری رکھ

Digitized by eGangotri

ہریجنوں کو مسلمان بنانے کے ڈھنگ

ایک کہاوت ہے کہ "جو کچھ جال دیکھتا ہے اگر ماہی گیر دیکھے تو اس کا کلیجہ پھٹ جائے" یہی میں مہاتما گاندھی کے متعلق کہہ سکتا ہوں۔ مسلمان ہریجنوں کو اسلام میں لانے کے لئے جو ناپاک طریقے اختیار کر رہے ہیں اگر وہ سب کے سب مہاتما جی کے سامنے آجائیں تو نہ معلوم ان کے دل پر کیا گذرے۔ صرف ایک پمفلٹ ان کی نظر سے گذرا ہے اور اس پر انہیں اتنی تکلیف ہوئی ہے کہ انہوں نے اس کے خلاف پبلک پروٹسٹ کرنا ضروری سمجھا ہے یہ پمفلٹ دراصل اردو میں لکھا گیا اور اس کا گجراتی انوواد مہاتما جی کے سامنے آیا یہ انوواد ایک مکالمہ کی صورت میں ہے جو دو ہریجنوں کے درمیان ہے۔ ہریجن باپ اور بیٹا ہیں اور چونکہ اس پمفلٹ کا لکھنے والا مسلمان ہے اس لئے اس نے ہندو دھرم کو نہایت ہی گھناؤنی شکل میں پیش کیا ہے۔ وہ اس سے وہ باتیں منسوب کی ہیں جن کا کوئی وجود نہیں۔ مہاتما جی کے الفاظ میں سوامی شردھانند جی کے پوتر نام کو بھی بیچ میں لایا گیا ہے۔

یہ تو ایک پمفلٹ ہے جو مہاتما جی کے سامنے آیا ہے۔ اس قسم کے بیسیوں پمفلٹ ہیں جو مسلمانوں کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں اور یہ پمفلٹ اپنی غیر ذمہ داری کے لحاظ سے ایک سے ایک بڑھکر ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ ناپاک پروپیگنڈا کیسے رُکے۔ مہاتما جی کا جواب ہے کہ مسلم شرفا کا دھیان اس طرف دلایا جائے اس میں کوئی ہرج نہیں۔ لیکن یہ تجربہ نہ اس وقت تک کامیاب ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ کیونکہ مسلم شرفا کو اپنے ہی بھائیوں کی نامناسب حرکتوں کے خلاف پروٹسٹ کرنے کی جرأت نہیں ہوتی اور اگر وہ کریں بھی تو کوئی ان کی نہیں سنتا۔ اس پروپیگنڈا کو کوئی روک سکتا ہے تو گورنمنٹ۔ اس کے ہاتھ میں پریس ایکٹ کا ڈنڈا ہے۔ اسی سے جسے چاہے سیدھا کر سکتی ہے۔ اگر وہ ایک دفعہ اس قسم کے پمفلٹوں کے خلاف پریس ایکٹ چلا دے تو ان کا بند ہو جانا یقینی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ گورنمنٹ کا دھیان اس طرف نہیں گیا۔ ورنہ یہ پمفلٹ حشرات الارض کی طرح پیدا نہ ہوتے پیچھا سالوں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی پمفلٹ کسی مسلمان کی طرف سے احمدیوں کے خلاف شائع ہو اور گورنمنٹ اسے قابل اعتراض سمجھے تو جھٹ اس کے خلاف کارروائی کرتی ہے لیکن ہندو دھرم کے خلاف بیسیوں پمفلٹ شائع ہوتے ہیں اور پمفلٹ بھی ایسے جو نہایت اشتعال انگیز اور منافرت انگیز ہیں اور جن پر تعزیرات ہند کی ایک نہیں بلکہ کئی دفعات عاید ہوتی ہیں۔ لیکن گورنمنٹ نے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ کیا اس سے یہ سمجھا جائے کہ اس کے خیال میں کوئی بھی پمفلٹ قابل اعتراض نہیں۔ اگر یہ ہو تو کہنا پڑیگا کہ "قابل اعتراض" کی تعریف پر ہمارے اور اس کے درمیان زمین اور آسمان کا فرق ہے صرف یہی نہیں بلکہ یہ بھی کہنا پڑیگا کہ "قابل اعتراض" کی اس کی اپنی تعریف مختلف صورتوں میں مختلف ہے۔ وہ خرابی پیدا ہو جانے کی صورت میں تو اس کا علاج کرتی ہے اسے سختی سے دباتی بھی ہے۔ لیکن اس کا سدباب نہیں کرتی اسی قسم کی کتابیں فرقہ وارانہ منافرت پیدا کرتی ہیں اور یہ منافرت باہمی کشیدگی کو بڑھا کر آخر کار فرقہ وارانہ فسادات کی شکل اختیار کرتی ہے۔ جب فسادات ہوتے ہیں تو گورنمنٹ انہیں ساری طاقت سے فرو کرتی ہے۔ لیکن جو چیزیں ان فسادات کا باعث ہوتی ہیں ان کا بروقت سدباب نہیں کرتی یہ درست ہے کہ اس قدر قابل اعتراض لٹریچر کی اشاعت کے باوجود کوئی مشکل رونما نہیں ہوئی۔ لیکن اسکی وجہ محض یہ ہے کہ یہ کتابیں ہندو دھرم کے خلاف لکھی گئی ہیں اگر اسلام کے خلاف لکھی گئی ہوتیں تو اسے معلوم ہو گیا ہوتا کہ وہ خاموش نہیں رہ سکتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا یہ عین فرض ہے کہ اس قسم کی کتابوں کا فوری نوٹس لے انارکزم قابل سرزنش ہے چاہے وہ پولیٹیکل ہو چاہے مذہبی اور یہ کتابیں مذہبی انارکزم کا پرچار کرتی ہیں۔

لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ ہندوؤں کا کوئی فرض نہیں۔ ان کا ایک فرض تو یہ ہے کہ مسلم پروپیگنڈا کا جواب پروپیگنڈا سے ہی دیں جو کتابیں مسلمانوں کی طرف سے ہندو دھرم کے خلاف شائع ہوں ان کا فوری جواب شائع کیا جائے اور یہ جواب مدلل ہو۔ ہریجنوں کو بتایا جائے کہ مسلمان کس طرح ان کیلئے فریب کا جال بچھا رہے ہیں اور انہیں اس سے بچانے کی کوشش کی جائے یہ کام تبھی ہو سکتا ہے جبکہ کچھ لوگ اپنی ساری ہمت اور سرگرمی اس کام میں لگا دیں۔ اسی لئے میں نے تجویز پیش کی تھی کہ ایک ہریجن رکھشک سنگھ بننا چاہئے جو اس کام کو سرانجام دے جو مہاتما گاندھی کا ہریجن سیوک سنگھ کرنا نہیں چاہتا یا اپنی مجبوریوں کی وجہ سے کر نہیں سکتا۔ یہی سنگھ مسلم شرفا کا دھیان ان کتب کی طرف بھی دلا سکتا ہے۔

اس سے بڑھکر ہندوؤں کا ایک اور فرض ہے اور وہ ہے مہاتما گاندھی کے لفظوں میں آتم شدھی۔ ہمارے مخالف ہمارے ہریجن بھائیوں کو ورغلانے میں کیوں کامیاب ہو جاتے ہیں اسلئے کہ انہیں ہم سے کچھ حقیقی شکایات بھی ہیں جب وہ اس سچ کے ساتھ بہت سا جھوٹ ملا کر پیش کرتے ہیں تو اس سچ کی آڑ میں جھوٹ بھی سچ سمجھ لیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے بھولے بھالے بھائی دشمنوں کے فریب میں آجاتے ہیں۔ مہاتما جی کا یہ خیال درست ہے کہ سورن ہندوؤں کو ان اتیاچاروں کے لئے جو وہ اس وقت تک اپنے اچھوت بھائیوں پر کرتے رہے ہیں پشچاتاپ کرنا چاہئے۔ دوسرے لفظوں میں اس کے معنی یہ ہیں کہ جن مذہبی مجلسی اور شہری حقوق سے ہم نے انہیں محروم کر رکھا ہے۔ وہ انہیں دلا دیں میں یہ بات سمجھنے سے ہمیشہ قاصر رہا ہوں کہ دیو درشن کی اجازت اچھوتوں کو کیوں نہ ہو۔ کیوں نہ وہ مندروں میں بے روک ٹوک جا سکیں کیا دیو درشن کرنے کا ادھیکار صرف انہی لوگوں کو ہے جو خاص ذاتوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ فرض کرو کہ اچھوت ایک ادنیٰ ذات میں پیدا ہوئے ہیں۔ وہ گندے رہتے ہیں وہ غریب ہیں۔ لیکن اس سے یہ کیسے لازم آتا ہے کہ وہ اپنے دیوتا کے درشن نہیں کر سکتے۔ انہیں تو درشنوں کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے تاکہ اگر وہ اس وقت اپوتر ہیں تو پوتر ہو جائیں اگر وہ گندے ہیں تو صاف ہو جائیں۔ پرماتما تو پتت پاون کے پتا ہیں۔ پتت پاون کی ماتا اور پتت پاون کے بندھو ہیں۔ صرف ہندوؤں کے ہی نہیں بلکہ ہندو مسلم اور عیسائی سب کے ہیں۔ ہندوؤں میں صرف سورن کے نہیں بلکہ ان کے بھی جن کا کوئی ورن نہیں سمجھا جاتا۔ اگر اچھوت پرماتما کے پتر ہیں اور کوئی اس بات سے انکار نہیں کرتا کہ وہ ان کی ہی سرشٹی ہیں تو پرماتما سے ان کو پریم کیوں نہ ہو اور ان کے دل میں پرماتما کے لئے کشش کیوں نہ ہو؟ اچھوتوں کو بھلے ہی کسی مجلسی یا شہری حقوق سے محروم کر دیا جائے۔ لیکن سنسار کی کوئی شکتی انہیں اپنے اشٹ دیو کے درشنوں کے ادھیکار سے ونچت نہیں کر سکتی اور چونکہ مجلسی دباؤ اور دنیوی رعب داب سے انہیں اس حق سے محروم کیا گیا ہے۔ اسلئے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج وہ ہندو دھرم سے ہی متنفر ہو رہے ہیں ان کے بچانے کا ایک ہی ڈھنگ ہے کہ ہم انہیں اپنا بھائی سمجھیں۔ انہیں اپنے سینے سے لگائیں انہیں ویسا ہی ہندو سمجھیں جیسا کہ ہم اپنے تئیں سمجھتے ہیں۔ اگر انہیں یہ یقین ہو جائے کہ ہریجن ہونے کی وجہ سے انہیں کسی خراب سلوک کا مستحق نہیں سمجھا جاتا تو ہمارے مخالفوں کے زہریلے پروپیگنڈا کا ان پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ یہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ مکھی زخم پر ہی بیٹھتی ہے اگر زخم نہ ہو تو مکھی کہاں بیٹھے۔ اس لئے ہم میرے جو یہ سمجھتے ہیں کہ اچھوت ادھار کی مشکل کا حل اسی بات میں ہے کہ سورن ہندو اچھوتوں کے ساتھ برادرانہ سلوک روا رکھیں۔ ایک ایک کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ ہم ان لوگوں کو جو بدقسمتی سے اس وقت تک اچھوتوں کو ان کے ادھیکار دینے کو تیار نہیں ہوئے اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کریں۔ (کرشن)

بھگوان دیانند کی شان میں ناقابل معافی گستاخی

وہ سنجیدہ سناتن دھرمی بھائی جو آریہ سماجیوں سے شکایت کیا کرتے ہیں کہ آریہ سماجی کھنڈن کرتے ہیں اور شاستر ارتھوں کے لئے چیلنج دیکر ہندو سنگھٹن کو دھکہ لگاتے ہیں۔ کہاں ہیں؟ وہ دیکھیں کہ کس طرح نہ صرف ان کے اپدیشک جلسوں پر جا کر آریہ سماج اور رشی دیانند کے خلاف گالیاں دیتے اور اپنی گری ہوئی تہذیب کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ بلکہ "آنند" جیسے اخبارات بھی سناتن دھرمی تہذیب کا دیوالہ نکال کر رشی دیانند کی شان میں ناقابل معافی بکواس کو اپنے کالموں میں جگہ دیکر لاکھوں آریہ سماجیوں کے جذبات کو پیروں تلے روندتے ہوئے دعوت دیتے ہیں کہ آؤ اس کا جواب دو۔ "آنند" کا پرچہ نمبر ہمارے سامنے ہے اس میں کسی گمنام سناتن دھرمی گوپال مصر نامک نے جو ایک سلسلہ مضامین آریہ سماج کی خاک پا کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ رشی دیانند کے خلاف بکواس کی ہے وہ ناقابل معافی گستاخی کی ہے جسے معاف نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں اس نے رشی دیانند کے کیرکٹر پر کمینے حملے کئے ہیں۔ وہاں لکھا ہے:۔ "دیانندی شور مچایا کرتے ہیں کہ فلاں مضمون سے سوامی جی کی توہین ہوتی ہے لیکن میرا دعویٰ ہے کہ دنیا بھر کی زبانوں میں کوئی ایسا لفظ نہیں مل سکتا جس سے سوامی جی کی توہین ہو سکے۔" کیا اس سے بدتر بھی کوئی بکواس ہو سکتی ہے! ہم سناتن دھرمی نیتاؤں کی توجہ اس طرف دلاتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ کیا یہی اضافہ ہے جس کو

…وہ ہے یہ الفاظ اگر کسی غیر ہندو
…لکھے ہوتے تو اس قدر رنج نہ
…ہوتا ہے تو یہ کہ ایک ہندو نے جو صحیح
…ہندو دھرم کے ماتھے پر کلنک ہے
…جس کو ناکھوں آریہ سماجیوں کے
…رہی سے پاؤں تلے روندا گیا
…ہے برداشت کر سکتے
…آریہ سماجی … آریہ سماجوں کو چاہئے کہ وہ
…خلاف صدائے احتجاج بلند کریں اور
…کو مجبور کر دیں کہ وہ اس کے خلاف فوری
…کرے تاکہ اس منہ پھٹ احسان
…کو دال آٹے کا بھاؤ معلوم ہو جائے

کانگرس اور ہندی

…کے ایک کانگرسی کارکن نے آل انڈیا
…کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں ایک
…پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے اس
…وہ چاہتے ہیں کہ آئندہ کانگرس
…کارروائی صرف ہندی ہی میں لکھی جایا
…مہاتما گاندھی اور دوسرے مانیہ کانگرسی
…خیال ہے کہ ہندی ہی ایک ایسی
…ہے جو راشٹریہ بھاشا ہو سکتی ہے
…کانگرسی نیتاؤں کی اکثریت ہندی کو
…بھاشا بننے کے یوگیہ سمجھتی ہے تاہم
…مشکل ہے کہ یہ ریزولیوشن پاس ہو
…پاتا ہیں۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو اگر
…اس ریزولیوشن کو منظور کر کے
…تمام کارروائی ہندی میں لکھنا شروع
…ہندی کو راشٹریہ بھاشا کا
…بنانے میں کانگرس کا یہ نیک قدم
…اگر کانگرس نے یہ فیصلہ کر دیا تو ہندی
…زبان بننے میں زیادہ دقت کا سامنا
…پڑیگا۔

…بنگال اور بہار میں سیلاب کی تباہ کاریاں

…بیکاری اور بیروزگاری کی وجہ سے ہی
…ہندوستان کچھ کم مصیبت میں نہیں اس پر
…بنگال کا پر کوپ زلزلوں اور سیلابوں کے
…اور بھی دکھدائی ہے بہار ابھی
…زلزلے سے ہونے والی تباہی و نقصانات
…پورا نہیں کر پایا تھا کہ اب طوفان اور
…نے ایک نئی مصیبت کھڑی کر دی ہے
…کے علاوہ یوپی اور بنگال میں بھی سیلاب
…تباہ کاریوں کی خبریں آ رہی ہیں اس وقت
…میں چار ہزار مکان گر چکے ہیں۔
…اپنے اردگرد کے علاقہ کو اپنی

زد میں لے کر تباہی مچا رہا ہے۔ دریائے گنگا اور دوسرے دریاؤں میں بھی طغیانیاں آ رہی ہیں۔ بنگال میں بھی بارش سے تباہی مچ رہی ہے۔ ان حالات کو دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ یہ ہمارے پچھلے کرموں کی سزا نہیں مل رہی۔

سیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے جن پر مصیبت آئی ہے۔ پنجاب اور دوسرے صوبوں کو جو پرماتما کی کرپا سے اس مصیبت سے بچے ہوئے ہیں۔ ان سے ہمدردی کا اظہار کرنا چاہئے اور مصیبت زدگان کی مالی امداد کر کے ان کی اس تکلیف میں سہایک ہونا چاہئے۔

ریاست حیدر آباد میں دھوا دواہ قانون

ریاست حیدر آباد میں ہندوؤں کی اکثریت ہونے کے باوجود انکی مذہبی اور مجلسی آزادی پر بے شمار پابندیاں ہیں اور یہ پابندیاں آئے دن سخت سے سخت تر ہوتی جاتی ہیں ان حالات میں ہم نے ایک مسلم اخبار میں یہ خبر حیرت سے پڑھی ہے کہ وہاں ہندو ودھواؤں کے پنر براہ پر سے بذریعہ قانون پابندیاں ہٹا لی گئی ہیں اور اس قانون کی رو سے ایک ہندو ودھوا اگر وہ چاہے تو اپنی دوبارہ شادی کر سکتی ہے اور پنر دواہ سے ہونے والی اولاد جائداد کی حقیقی وارث سمجھی جائے گی اور اسے وہی حقوق حاصل ہوں گے جو پہلے بیاہ کی اولاد کو ہوتے ہیں۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو نظام ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ہندوؤں کی مجلسی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے یہ ایک مبارک قدم اٹھایا ہے۔ وہ ہمارے مزید اور حقیقی شکریہ کے مستحق تب ہوں گے جب وہاں ہندو بھی مذہبی اور مجلسی طور پر اسی طرح آزاد ہو جائیں گے جس طرح کہ مسلمان ہیں۔

کیا ہم امید کریں کہ نظام اس جائز مطالبہ کو منظور کر کے اپنی بے تعصبی رعایا پروری اور انصاف پسندی کی ایک بہترین مثال قائم کر دکھائیں گے؟

ریاست ٹراونکور کا سوشل سدھار کی طرف نیا قدم

جنوبی ہند کی ریاستیں اپنی قدامت پسندی کی وجہ سے مشہور ہیں انہیں پورانک گڑھ سمجھا جاتا رہا ہے۔ مجلسی طور پر جسقدر زمانہ سے وہ پیچھے ہیں کوئی اور کیا ہو گا لیکن

کا مقام ہے کہ زمانہ کی رفتار اور ضرورت وقت کے پیش نظر ان ریاستوں نے بھی کروٹ بدلی ہے اور انہیں بھی اپنی جہالت اور کمزوری کا احساس ہوا ہے۔ انہوں نے محسوس کیا ہے کہ وہ مجلسی طور پر گراوٹ کی نچلی سطح پر ہیں اور اگر جینا ہے تو انہیں بھی اٹھنا ہو گا۔

ابھی ابھی ریاست ٹراونکور اچھوت ادھار اور دیو داسی پرتھا کو روکنے کے لئے مفید کام کر چکی ہے۔ اب اس نے ودھوا کے پنر وواہ پر جو پابندیاں عائد ہیں ان کو دور کرنے کے لئے ایک بل کو اسمبلی میں پیش کرنے کی اجازت دیکر قابل تعریف کام کیا ہے اس بل کو پیش کرنے والی ایک ہندو دیوی ہے "جس تن لاگے سو تن جانے" کے مصداق اپنی بہنوں کا دکھ ایک دیوی نے ہی محسوس کیا اور اس سے متاثر ہو کر ودھوا کے پنر دواہ سمبندھی قانون کی ضرورت کو سمجھ کر بل اسمبلی میں پیش کر دیا ہے۔ اس بل کا پاس ہونا اشد ضروری ہے۔ انگریزی راجیہ کو چھوڑ کر جب اکثر ریاستیں بھی ایسے قانون بنا چکی ہیں تو کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی کہ ریاست ٹراونکور اس بل کو رد کر دے

مسلمانی جنون کا تازہ مظاہرہ

پچھلے دنوں پلول کے ایک ہندو ڈاکٹر کے خلاف جس نے اپنے گدھے کا نام "محمد" رکھ دیا تھا مسلم اخبارات میں خوب ایجی ٹیشن ہوئی تھی۔ ایک جنونی مسلمان نے اس ایجی ٹیشن سے متاثر ہو کر نیز اس خیال کو دل میں لے کر کہ "احمد" جو اس کے رسول کا نام ہے۔ ایک گدھے کا نام رکھکر رسول کی توہین کی گئی ہے۔ اس ہندو ڈاکٹر پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ ڈاکٹر تو بچ گیا لیکن ملزم چھ ماہ کے لئے جیل بھیجدیا گیا اس کا جنون اس عرصہ میں بھی فرو نہ ہوا اور اس نے جیل سے باہر آتے ہی ڈاکٹر کو اس وقت قتل کر دیا۔ جبکہ وہ سو رہا تھا

جنون کا یہ ایک مظاہرہ ہے جس کی مثال سوائے اسلامی تاریخ کے اور کہیں نہیں مل سکتی۔ ہم مسلمانوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ہندو تواریخ میں کوئی ایسی مثال دکھا دیں۔ جس سے ثابت ہو کہ کبھی کسی ہندو نے اس طرح مشتعل ہو کر کسی مسلمان یا غیر ہندو پر قاتلانہ حملہ کیا ہو۔ مسلمان آئے دن ایسے واقعات کا اعادہ کر کے اپنی تاریخ میں ان نقلی شہیدوں کے نام

لکھ رہے ہیں اور اپنے ماتھے پر ایسے بدنما داغ لگا رہے ہیں جسے اسلام کی تمام خوبیاں بھی مل کر نہیں دھو سکتیں۔

اول تو گدھے کا نام احمد رکھنے سے ڈاکٹر کی مسلمانوں کے رسول کی توہین کرنے کی نیت نہ تھی اس پر بھی اگر ان کے تعصب نے انہیں ایجی ٹیشن کرنے پر مجبور کیا تو اس بھولے ڈاکٹر نے بجا یا بے جا طور پر معافی مانگ لی اس کے باوجود اس مسلمان کے دماغ کو کون درست سمجھ سکتا ہے۔ جس نے چھ ماہ جیل میں رہنے پر بھی اس معصوم اور بے گناہ ڈاکٹر کو اپنے خنجر کا نشانہ بنایا مسلمانو! یاد رکھو! یہ قاتل جنہیں تمہاری نگاہ میں شہادت کا رتبہ حاصل ہے اسلام کو اسقدر رسوا کر رہے ہیں کہ دنیا کی نگاہوں میں اسلام کی رہی سہی وقعت بھی کم ہو جائے گی۔

مونجے امبیدکر سمجھوتہ

حال ہی میں اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ ڈاکٹر مونجے اور ڈاکٹر امبیدکر میں ہریجنوں کے تبدیلی مذہب کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے سمجھوتہ یہ تھا کہ اگر ہریجن ہندو دھرم چھوڑنا ہی چاہیں تو سکھ ہو جائیں۔ سمجھوتہ کے مسودہ کی ایک ایک نقل مہاتما گاندھی۔ پنڈت مدن موہن مالویہ۔ راجگوپال آچاریہ اور اچھوتوں کے لیڈر مسٹر راجہ ایم ایل اے کو بھیجی گئی تھی مسٹر راجہ نے اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:۔

"ہندو مہا سبھا کے پریذیڈنٹ کے طور پر آپ سے یہ توقع کیجاتی ہے کہ آپ دلت جاتیوں پر سول اور سوشل پابندیوں کو دور کرا کر انکی مجلسی حالت کو بہتر بنائیں مساوات کی بنا پر انکے لئے ہندوؤں میں پوجا کا حق منوائیں اور گاندھی جی نے ملک کے طول و عرض میں جو ہریجن تحریک شروع کر رکھی ہے اسے تقویت پہنچائیں۔ یہ کرنے کی بجائے آپ کیا کر رہے ہیں آپ دلت جاتیوں کی چیر پھاڑ کر رہے ہیں اور مذہبی طور پر انہیں سکھوں کے ساتھ ملا رہے ہیں اور سیاسی طور پر انہیں ہندو ہی رکھنا چاہتے ہیں ہم بھیڑ بکریاں نہیں ہیں کہ مختلف فرقوں کے لیڈروں کے درمیان سودا کے نتیجہ کے طور پر جس سیاسی حلقہ میں کسی نے چاہا ہمیں دھکیل دیا۔ ہم ایک علحدہ کمیونٹی کے طور پر رہنا چاہتے ہیں اور اپنی مرضی سے ترقی کی طرف جانا چاہتے ہیں اور اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ ہم بطور ہندو اپنے پیدائشی حقوق کو نہ پھینکیں بلکہ ہندو دھرم کے اندر رہیں اور اگر اسے تبدیل کریں تو اس سے نہ صرف ہماری اپنی کمیونٹی کو ہی بلکہ دوسری ہندو کمیونٹیوں کو بھی جو

قران کی وراثت کا جھگڑا

"پیغام صلح" مجریہ ۲۷ جولائی لکھتا ہے کہ "گو عام مسلمان بھی قران پاک کی وراثت کا دعوٰے کرتے ہیں۔ لیکن وہ حقیقت میں اس دعوے کے لئے کوئی دلیل پیش نہیں کر رہے۔ ان کی وراثت ایسی ہی ہے۔ جس طرح ایک شخص نے سونے چاندی کی کان اور جواہرات کے ذخیرے وراثت میں پائے لیکن وہ محض خزانوں کو دیکھ دیکھ کر ہی خوش ہوتا رہا اور ان بیش بہا جواہرات کو مصرف میں نہ لایا۔ حیف ہے اس وراثت پر جس نے خزانہ کی قدر نہ کی......"

احمدی خواہ مخواہ قران کی وراثت کا جھگڑا چلاتے ہیں اور بنا بکھیڑا کھڑا کرتے ہیں۔ انہیں قران کی ضرورت ہی کیا ہے جبکہ مرزا صاحب فرماتے ہیں "میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ وہ اس خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا (ایک غلطی کا ازالہ)"

"اور اس تمام خرافات کو جسے مرزا غلام احمد الہامات اور وحی تعبیر کرتا ہے اس کے مجموعہ کو ۳۰ سپاروں کے برابر صحیح قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ ایسا خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہ ہو گا۔" زمیندار

جب مرزا صاحب کو ایسا ہی الہام ہوتا تھا جیسا کہ قران کا کلام ہے تو پھر احمدیوں کو قران کی وراثت کے جھگڑے میں الجھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

نماز کے دوران میں "صحابہ کرام کا شغل"

اگر کسی حق پرست نمازی کے دل کو ٹٹولا جائے تو معلوم ہو گا کہ نماز دل کی یکسوئی کا ذریعہ نہیں اور بغیر دل کی یکسوئی کے اللہ کی عبادت ناممکن ہے اور دوں کی تو بات ہی کیا خود حضرت محمد صاحب کے متعلق احادیث میں لکھا ہے کہ وہ نماز کے دوران میں ادھر ادھر دیکھا کرتے تھے۔ قطع نظر اس کے کہ بیک وقت دو کام یعنی "ادھر ادھر دیکھنا" اور خدا کا دھیان" کامیابی سے ہو سکتے ہیں یا نہیں ہمیں یہ دکھانا مقصود ہے کہ نماز کے دوران میں رسول کے صحابہ کا شغل کیا تھا۔

صحیح ترمذی میں لکھا ہے حضرت ابن عباس سے کہ :-

"ایک حسین عورت (مسجد نبوی) رسول اللہ کے پیچھے نماز پڑھنے آیا کرتی تھی۔ صحابہ میں سے کچھ لوگ تو آگے کی صف میں بڑھ جاتے تھے تاکہ اس کو نہ دیکھیں مگر کچھ لوگ پیچھے کی صف میں شریک ہوتے تھے اور رکوع کی حالت میں بغل کے نیچے سے اس کی طرف جھانکا کرتے تھے"......

نماز کے وقت تو صحابہ کرام کو اس شغل سے باز رہنا چاہئے تھا۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر تو شک ہوتا کہ وہ آیتیں کہنے کی بجائے کہہ رہے ہوں گے ؎

ان بتوں کو تو میرے ساتھ محبت ہوتی
کاش بنتا میں برہمن میں مسلماں کے عوض

ہنستے قادیان کی ناک

حضرت مرزا جہاں اور بہت سے رنگا رنگ کمالات کے جامع تھے۔ وہاں شاعر بھی تھے آپکا ایک شعر ہے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بڑھکر غلام احمد ہے

جب مسلمانوں نے اعتراض کیا کہ جن کی بزرگی و عظمت کی گواہی قران مجید کی آیات دے رہی ہیں ان سے مرزا غلام احمد کا مرتبہ کیوں کر بڑا ہوا تو ان کے مریدان باصفا نے جواب دیا کہ حضرت اقدس نے "غلام احمد" میں صفت الہام ملحوظ رکھی ہے۔ شعر کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کی ایسی اونچی شان ہے کہ ان کا ایک غلام بھی.......

.... مسیح ابن مریم پر فوقیت لے جاتا ہے

چونکہ اس جواب سے اسلام کی مخصوصیت کا شاعرانہ پہلو نکلتا تھا۔ اس سے کچھ دیر کے لئے مسلمان خاموش ہو گئے۔ لیکن مرزا صاحب کب چپ رہنے والے تھے بیچارے مسیح کو جو چوتھے آسمان پر تھے وہاں بھی نیچا دکھا کر ہی رہے ؎

عیسےٰ کسی ست تا بنہد سر بمنبرم

مسلمانوں میں پھر کھلبلی پڑ گئی لیکن یہ مذہبی آزادی کا زمانہ ہے۔ اگر وہ خدا ہونے کا دعویٰ بھی کرتے تو کون انہیں روک سکتا تھا۔ لیکن بقول "زمیندار" پادری آتھم کا غصہ حضرت مسیح علیہ السلام پر نکال کر اور خدا کے اس برگزیدہ رسول کو جابجا داغ لگا لیا۔ مسیحیت کی بدشگونی کے لئے اپنی رہی سہی مذہبی ناک جس طرح حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے کٹوائی وہ انہیں کا حصہ ہے

مرزا صاحب کا مسلمانوں کے بائیکاٹ کا حکمنامہ

یہ بات عجیب اور حیرت کن ہے کہ جس طرح احمدی مسلمانوں کے بدیسی خلاف واویلا کرتے اور خدمت اسلام و اشاعت قران کا واسطہ دیکر اپنی دکان رٹ لگاتے ہیں اسطرح دوسرے مسلمان نہیں اگر مسلمان احمدیوں کو خارج از اسلام قرار دیتے اور احمدیت کو اسلام کے لئے ایک بھاری اور مستقل خطرہ سمجھتے ہیں تو احمدی بھی اپنی جماعت کے مٹھی بھر لوگوں کے سوا باقی سب کو کافر سمجھتے ہیں اگر آج احمدیوں کا بائیکاٹ ہو رہا ہے تو انہیں گلہ کیسا کیا مرزا صاحب نے مسلمانوں کے بائیکاٹ کا حکمنامہ صادر نہیں کیا تھا جیسا کہ "اہلحدیث" اپنی ۱۷ جولائی کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ..

"اقوال مرزا سے ہر نیم روز کی طرح عیاں ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی جماعت کو مسلمانوں سے میل جول رکھنے اور ان کے جنازوں میں شامل ہونے سے بتاکید منع کیا ہے خاص کر الحکم ۱۹ء جلد ۷ صد ۲ پر شائع شدہ ان کی تحریریں تو مسلمانوں کو اسلام سے خارج قرار دے کر اپنے سلسلہ "نہاج نبوت" پیش کر کے بائیکاٹ کا حکمنامہ صادر کیا ہے"

ان حالات میں...... اپنے بائیکاٹ اور انسانیت سے گرے ہوئے سلوک ... جو ان سے کیا جا رہا ہے کے خلاف الاکاواویلا اور اتحاد کی خدمت اسلام و اشاعت قران کی رٹ لگاتے رہیں کیا معنی رکھتے ہیں؟

قادیانیوں کا مردے سے اعلان جنگ

"الفضل" قادیان (۱۶ جولائی ۱۹۳۶ء) میں ایک اعلان جنگ شائع ہوا ہے جس کی سرخی یہ ہے:۔ کفر سے ہماری جنگ زیادہ شدت سے آئندہ سالوں میں شروع ہو گی۔ سوال یہ ہے کہ یہ بار بار کی جنگ کیسی؟ کفر اور اسلام روشنی اور ظلمت کی آخری جنگ مرزا صاحب متنبی کی زندگی میں جاری ہو کر روشنی کو فتح ہو چکی ہے۔ اب تو سراسر روشنی ہی روشنی ہے کہیں ظلمت اور کفر کا نام نشان نہیں پھر جنگ کس سے؟ کیونکہ مرزا صاحب فرماتے ہیں :-

اب وہ زمانہ جاتا رہا جس میں عیسائیت کے مکر و فریب کچھ کام کرتے تھے اور اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے۔ جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہو گی اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ ہے جس میں روشنی مظفر و منصور ہو جائیگی اور تاریکی کا خاتمہ ہے چشمہ مسیحی مقدمہ صفحہ ب

آدم کے زمانہ سے آج تک شیطان بھاگتا رہا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوا کیونکہ مسیح موعود کے ہاتھ سے اس کا قتل ہونا مقدر تھا۔ سو مارا گیا ملفوظات احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۷

ہم "اہلحدیث" کے الفاظ میں ہی پوچھتے ہیں کہ اب جبکہ باقی شر مر چکا ہے اور تاریکی پر روشنی غالب آ گئی ہے پھر اس تدریج جنگ کا انشی علیہ کس کو دیا جاتا ہے کیا مردوں سے جنگ کر رہے

عیسائیت پر مرزا صاحب کا آسمانی کلہاڑا

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوے تھا کہ میں تو ہندو سکھ آریہ وغیرہ مذاہب کو اسلام میں لے آؤں گا عیسائیت کو تو صفحہ ارض سے مٹا دوں گا وغیرہ۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو اس میں ان کا کیا قصور؟ ان کا کونسا ایسا دعوے ہے جو باطل نہیں ہوا اور کونسا وعدہ ہے جو انہوں نے وفا کیا؟ آپ نے مسلمانوں کے لئے یہ حکم صادر فرمایا جو مجھے نہیں مانتا۔ وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا (حقیقۃ الوحی) لیکن مسلمان پوچھتے ہیں کہ ذرا فرمائیے! کہ مرزا صاحب نے عیسائیت پر کونسا آسمانی کلہاڑا مارا کہ ہم انہیں مسیح موعود مان لیں بلکہ الٹا سر میں تثلیث "جیسے بودے مسئلہ" پر مسٹر عبداللہ آتھم مسیحی سے پندرہ دن مباحثہ کرتے رہے ایک چوہڑا چمار بھی مسلمان نہ ہوا۔ یہاں تک کہ خود اعلان کرنے پر مجبور ہو گئے کہ ہمارے یہ پندرہ دن ضائع ہو گئے۔ ہاں مرزا کیا یہ کیا کہ آخری پندرہ دن شرمندگی اٹھانے کے لئے حسن بن صباح کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اعلان کر دیا کہ ہمارا مقابل آج کی تاریخ سے پندرہ ماہ کے اندر سزائے موت ہاویہ میں جا پڑیگا بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلے تو مجھ کو روسیاہ کرنا۔ میرے گلے میں رسہ ڈالنا مجھے تمام لعنتیوں سے بڑھکر کہنا وغیرہ (اہلحدیث" ۷ اگست)

احمدی تو جانتے ہیں کہ اس چال کا حشر کیا ہوا تھا مسٹر آتھم مرزا کی بتائی ہوئی معیاد میں موت تو کہاں زکام جیسی معمولی تکلیف میں بھی مبتلا نہ ہوا۔ ادھر مرزا جی بھی بلا کے پرکالے تھے جھٹ کہدیا کہ اس نے رجوع کر لیا ہے۔ جب ثبوت پوچھا گیا تو کہا دل میں ڈر گیا ہے۔

بس ہو چکی نماز مصلےٰ اٹھائیے

وروں کی ضرورت

دہلی - یوپی - سی پی اور بہار کے دو ہزار آشرموں اور یتیم خانوں سے شادی کرانے کے خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں یا خود آکر ملیں۔ کوئی فیس نہیں لی جاتی صرف خرچ خط و کتابت جو درخواست کے ساتھ ارکا ٹکٹ ۲ آنہ جاتا ہے۔ ضروری ہے

مینیجر سوشل سروس بیورو ہاتھی گنج بازار دہلی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سودرشن چکر

مرزا غلام احمد قادیانی کی ساری عمر پیشگوئیاں کرتے گذری۔ یہ جدا بات ہے کہ ان میں سے پوری ایک بھی نہ ہوئی اور مسلمانوں کی نظروں میں انکی پیش گوئیاں والہامات محض خرافات ہیں لیکن قادیانیت جو اسلام سے بالکل علیحدہ ایک جداگانہ مذہب ہے کی بنیاد پیش گوئیوں پر ہے اور اس کے پیرو مرزا صاحب کی پیش گوئیوں پر یقین رکھتے ہیں اسلئے لوہے پر لوہا کاٹ کرتا ہے کو سچا ثابت کر دکھانے کے لئے مسلمانان ہند کا ایک ڈیپوٹیشن لاہور کے ایک عالیشان ہوٹل بنام فلیٹی ہوٹل کے کمرہ نمبر چار میں کچھ روز ہوئے حاضر ہوا۔ کیوں حاضر ہوا؟ اس کا جواب بناؤ پوچھے ہر کوئی سمجھ سکتا ہے کہ اس کی غرض بخدمت اسلام کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے آج اسلام کے لئے ایک بھاری اور مستقل خطرہ دکھائی دے رہا ہے اور وہ ہے احمدیت اس خطرہ سے اسلام کو محفوظ کرنے کے لئے ضروری تھا کہ کسی بزرگ عامل وکامل سے دریافت کیا جاتا کہ وہ روحانی طاقت سے الہٰ سے ہمکلام ہو کر اس کے ارشادات احمدیت کے متعلق ظاہر کرے کہ یہ خطرہ کب تک دور ہوگا؟

اسے اسلام کی صداقت کا نشان سمجھئے یا مسلمانان ہند کی خوش نصیبی کہ انہیں دور نہیں جانا پڑا بلکہ گھر ہی گنگا مل گئی۔ ہنگرین خاتون میڈم طرفان بیلی جس کے متعلق مشہور ہے کہ اس نے ہر ملک کے سیاسی۔ تمدنی۔ معاشرتی اور اقتصادی حالات کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہے اور ان کہنہ تک رسائی کا ہر ممکن سعی کی۔ لاہور میں چند دنوں کے لئے قیام فرما ہوئی۔ اکناف عالم میں گھومی ہوئی مادام اب مدعی ہے کہ وہ ہر ملک کے سیاسی جدوجہد کو بھانپ سکتی ہے۔ جہاں اس نے مہاتما گاندھی۔ پنڈت جواہر لال۔ ایڈورڈ ہشتم۔ ہر ہٹلر وغیرہ کے متعلق پیشگوئیاں کیں کہ مہاتما گاندھی ایک بار پھر پولیٹیکل سرگرمیوں میں حصہ لیں گے۔ ایڈورڈ ہشتم پنڈت جواہر لال اور مہاتما گاندھی سے ملاقات کریں گے ہٹلر قتل کر دیا جائے گا۔ ہندوستان کا رہنما ایک نوجوان ہوگا جو اس وقت یورپ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے وغیرہ وہاں فدایان اسلام کا ڈیپوٹیشن جو اس موقعہ کو غنیمت جان کر حاضر خدمت ہوا تھا کی عرضداشت کو منظور کرتے ہوئے احمدیت کے متعلق بھی زبردست پیشگوئی فرمائی۔

مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا اور ان کو باطل ثابت کرنے کے بعد ڈیپوٹیشن نے کمال انکساری اور عاجزی سے درخواست کی کہ مرزائیت کے مستقبل کے متعلق بھی آپ کے ہاتھوں ایک زبردست پیشگوئی ہو جائے۔ یہ احسان نہ صرف فدایان اسلام پر یادگار رہیگا بلکہ وہ جنت کی حقدار بھی ہو جائیگی

(اگرچہ بے چاری عورت کے لئے جنت میں کوئی ایسی چیز نہیں جو باعث کشش ہو) لیکن یہ بے نعمت غیر مترقبہ اور کہ اسلام کی اس خدمت کا جزائے خیر اللہ کی درگاہ سے ملیگا۔ معاصر ”زمیندار“ نے کمال مہربانی سے اس پیش گوئی کو بغرض افادہ عام اور خدمتِ اسلام کے خیال سے شائع کر دیا لکھا ہے:۔

مادام نے لاہور کے چند ایک اخبارات (فدایان اسلام کے ڈیپوٹیشن) ہی سے متاثر ہو کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف بھی لب کشائی کی ہے کہ یہ جماعت جسے مسلمان کافر سمجھتے ہیں اور جو مرزا غلام احمد کو مسیح یا نبی کہتے ہیں روز بروز تعزلات میں گرتی جائے گی اور دنیا سے مٹ جائے گی“

یہ پیشگوئی مرزا صاحب کی اس پیشگوئی سے ٹکر لیتی ہے جس میں کہ مرزا صاحب نے دعوے کیا ہے کہ تمام قومیں مسیح موعود کے وقت میں مسلمان ہو جائیں گی۔ مسلمان تو کہتے ہیں کہ یہ پیشگوئی باطل ہو کر رہ گئی ہے۔ لیکن ہم مان لیتے ہیں کہ ”گاڑی کچھ منٹ“ لیٹ ہی سہی اور انتظار کرو شاید اس مردہ پیش گوئی میں احمدیوں کا جوش نئی روح پھونک دے۔ لیکن ہم اس پیش گوئی کی صداقت کو بالکل باطل ثابت کر دکھانے میں اسی طرح معذور ہیں جس طرح کہ وہ مرزا صاحب کو ”ان کے آخری فیصلہ“ کے اعلان کے بموجب کہ اگر میں واقعی کافر و دجال ہوں تو مولوی ثناء اللہ سے پہلے مر جاؤں گا“ مر جانے کے بعد انہیں زندہ کر دینے میں معذور ہیں۔ قطع نظر اس کے یہ پیشگوئی درست نکلتی ہے یا مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کی طرح بالکل باطل ہو کر رہ جاتی ہے خیر خواہان احمدیت نے انہیں وقت پر بیدار کر دیا ہے کہ کچھ بھی ہو جس طرح اسلام کے لئے احمدیت ایک خطرہ ہے۔ اسی طرح اس پیش گوئی نے احمدیت کے لئے ایک خطرہ۔ پیدا کر دیا ہے دیکھیں وہ اس خطرہ سے بچنے کے لئے کیا کچھ کرتے ہیں؟

معاصر احسان نے احمدیوں کو ان الفاظ خطرہ سے آگاہ کیا ہے:۔

”سنتے ہیں کہ مادام بیلی سے جب مرزائیت کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ مذہب اب چند دنوں کا مہمان ہے۔۔ خدا جانے خلیفہ قادیان کیوں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں ہندوستان اور قادیانیت دونوں کی عزت کا معاملہ اپنی خلافت

کی لاج رکھنے کے لئے میدان میں نکلئے۔ اگر اس خطرہ کے الارم کو سن کر بھی خلیفہ قادیان اور امیر انجمن احمدیہ لاہور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے تو وہ ”احرار“ کی سرگرمیوں کی تاب نہ لا کر پیٹھ دکھا کر میدان سے بھاگ کھڑے ہوں گے۔ کیا ان کے لئے واجب نہیں کہ وہ ”احمدیت“ کے نام پر یا مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کے نام پر ازراہ خدا میدان عمل میں کود پڑیں؟

پیر جماعت علی شاہ (بارگاہ ایزدی سے انہیں جنت میں داخل ہونے سے پہلے ہی کم از کم ۷۰ حوریں میسر ہوں) نے کبھی ایک باحوصلہ دل پایا ہے یہ اسی درد دل وجوش خدمت اسلام کے جذبہ کا اثر ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہیں خدمت ملت کے غم میں گھلے جا رہے ہیں اور آپکی سرگرمیاں جاری ہیں شہید گنج ایجی ٹیشن میں ”امیر ملت“ کے روپ میں جو نمایاں خدمت آپ نے اسلام کی کی اور مسجد شہید گنج کو حاصل کرنے کے لئے جو قربانیاں کیں۔ انہیں ایک دنیا جانتی ہے۔ آپ کی زبان میں اس قدر تاثیر ہے کہ قرآن کی بے جان آیتوں میں بھی آپکی زبان پر سے ہی ایسا اثر آ جاتا ہے کہ جہاں وہ پڑھ دیں۔ وہاں مومن پر تلوار اور بندوق کا اثر نہیں ہوتا۔ ہر قسم کی بیماریوں سے مریضوں کو صرف آیتوں کے زور سے شفا بخش دیتے ہیں یہی تو آپ کے کمالات تھے جن پر ایک دنیا لٹو تھی۔ آپ کا دل خدمت اسلامی کے درد سے لبریز تھا۔ جبھی تو آپ مسلمانان ہند کی آنکھوں کے تارے تھے اور ملت کے امیر!

جب امت میں خود نما لیڈر پیدا ہو گئے اور امیر ملت کے سامنے آ کھڑے ہوئے تو آپ ریٹائر ہو کر حج پر تشریف لے گئے۔ آپ نے جس دلی کیفیت کو ساتھ لیکر اپنے عہدہ کا چارج دیا اور مسلمانان ہند نے آپکی جدائی کو جس طرح محسوس کیا۔ وہ ایک زندہ جاوید افسانہ ہے اس راوی میں جو لاہور کے پاس بہہ رہی ہے بارش کا پانی نہیں بلکہ آپکے مریدوں۔ مداحوں اور فدایان اسلام کے ان آنسوؤں کی روانی ہے جو انہوں نے ملت کے سر سے آپکا سایہ اٹھ جانے سے رنج دوستی میں بہائے۔ بنی کے جانے سے دکھ تو ہوا۔ لیکن خوشی بھی۔ کیونکہ فدایان اسلام کو یقین ہے کہ آپ جہاں بھی جائیں گے اسلام کی خدمت میں مصروف ہوں گے۔

چنانچہ اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ آپکی خدمت اسلام کے متعلق سرگرمیاں مکہ میں مدینہ میں بدستور ترقی پر ہیں۔ لیکن برا ہو ان احمدیوں کا جو فدایان اسلام کو نیچا دکھانے کے لئے ہمیشہ موقع ڈھونڈتے رہتے ہیں بھلا کوئی مندرجہ ذیل مکتوب کی صداقت کا ذرہ بھر بھی یقین کر سکتا ہے کہ:۔

”جمیع مسلمانان ہند کو یہ افسوسناک اور رنج دلانے والی خبر سنائی جاتی ہے تاکہ معلوم ہو کہ بزرگی کا دعوے کرنے والے اور سنی ہونے کا دعوے کرنے والے پیر مسلمانوں کو کیسے گمراہی اور بے دینی کی طرف لے جا رہے ہیں مگر افسوس ہے کہ کسی طرح مسلمان آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے اور عقل سے کبھی کام نہیں لیتے۔ ۱۷ اپریل ۱۹۳۶ء کو پیر جماعت علی معہ اپنے ۲۰ مریدوں کے بروز جمعہ ایک عرب صاحب کے پاس مدعو تھے جہاں بہت سے عرب اور ہندوستانی بھی تھے ناچیز بھی اس دعوت میں مدعو تھا کھانے کے وقت پر بعد نماز جمعہ سب لوگ حاضر ہوئے۔ پیر صاحب بھی تھوڑی دیر کے بعد مریدوں کے ساتھ آئے سب نے کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد پیر صاحب نے کہا ہم لوگ ظہر نماز کو جائیں گے میں نے عرض کیا کہ کیا جمعہ کے دن ظہر پڑھی جاتی ہے آپ نے کہا ہم لوگ وہابیوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے۔ جائز نہیں میں نے عرض کیا جب جمعہ اور نماز مکہ کے کعبہ میں جائز نہیں تو بتلایئے دنیا کے کس مقام پر نماز کا ثواب ہے اور حج بھی تو وہابیوں کے حکم سے ہوتا ہے حج بھی جائز نہیں ہوگا۔ افسوس کہ کوئی کافی جواب نہ دے کر واپس چلے گئے۔ کیا دنیا میں مسلمان بتا سکتے ہیں کہ ایسے پیر دنیا کے لئے کس حد تک روحانی فوائد کا موجب ہیں۔ خدا مسلمانوں کو علم کی روشنی نصیب کرے اور جہالت دور ہو پیروں سے سب جاہل مسلمانوں کو خدا بچائے۔

محمد عابد خاں رشید مکی عرب مدرسہ اسلامیہ یونگڈے ضلع برم (برما) (مدینہ ۲۵ جولائی ۱۹۳۶ء)

اول تو پیر صاحب کی ذات اقدس ہی اس مکتوب کو شر انگیز اور مغالطہ آمیز ثابت کر دینے کے لئے کافی ہے۔ اگر کوئی دشمن اسلام ایسا بھی ہو جو دلیل اور ثبوت مانگے اور اس کے باطل ثابت کر دکھانے کو کہے تو ہم کہیں گے ذرا بتاؤ تو کہ مکتوب پر تاریخ تو ۲۵ جولائی کی ہے۔ یہاں وہ شائع ہوتا ہے ۴ جولائی کے ”پیغام صلح“ میں اگر یہ مان لیا جائے کہ یہ مکتوب انہیں ۲۶ کو ملا اور اسی دن اخبار میں چھپ گیا تو ہم پوچھتے ہیں۔ مدینہ سے ایک دن میں یا دو ہی دن میں یہ مکتوب ان کے پاس آ کیسے پہنچا

آشا کی پکار میں نراشا کا اقرار

(لیکھک شری سوامی سرودانند جی مہاراج)

آست وادی کیول بات چیت کی امنگ سے ہی نراشت کرنا چاہتے ہیں۔ اس نہ ہونے والی بات سے وکتا کے من پر ایک پرکار کا آگھات ہو جاتا ہے۔ جس سے منش کو بار بار ایچھتا کا درشن کرنا پڑتا ہے۔ اس کا درشٹانت بھی سنسار میں گپت یا پرگٹ روپ سے وکھیات ہے۔ بھارت واسی رام مہاراج کی جے بلاتے ہوئے اس مریادا پرشوتم کے انویائی کہلاتے ہوئے راون کے گنوں کے گنی ہو رہے ہیں۔ اسی بھانتی آست وادیوں کو سمے پر نراشتا کا ساتھ دینا پڑتا ہے جس سے دنوں دن سکھ گھٹتا اور دکھ بڑھتا جا رہا ہے اور آست آست وادیوں کے ساتھ سنیہ کرتی ہوئی نیتروں میں آنسو بھرتی ہوئی سنسار کو اپنی دلیش سنا رہی ہے۔

میرے مترا دیکھو وہ نراشتا سامنے کھڑی ہنستی ہے۔ اس کا کتھن ہے کہ بھارت درشن ہی میری لبتی ہے۔ بھارت جب تب مجھے نراشت کرنے کے لئے دیرگھ ہی کر سکتی ہے۔ چیر کال سے میرا ان کا سہواس ہے۔ یہ میرا آدر کرتے مجھ کو ان سے آس ہے۔ آستا کا یہ نام تو لیتے ہیں پرنتو یہ سدیو ساتھ میرا دیتے ہیں۔ جب یہ میرا ستکار کرتے ہیں تبھی تو میں ان سے پیار کرتی ہوں۔ ایسا نہ کرنے میں دوش ہے جو کوئی کسی کے اپکار کو بھول جاتا ہے تو پرماتما کا اس پر روش ہے۔

آستا یہ بتا رہی ہے کہ پرمارتھ سے دور ہو کر کیول باتیں بنانے سے منش سماج کا وناش ہی چلا جاتا ہے۔ اس کے پاس کوئی نہیں آتا ہے وشواس ہی منش کا جیون ہے۔ اس کو اپنے ومل بنانے سے سنسار کے سبھی کاریہ سدھر جاتے ہیں۔ اس سے ہٹ کر بگڑے ہوئے کام سگمتا سے سدھرنے نہیں پاتے۔ کہنے کے انوکول رہنے سے وشواس جاگ جاتا ہے۔ پھر وہ منش سماج کو ہر پرکار کے کشٹوں سے بچا کر لوکک سکھ کو سامنے لے آتا ہے۔ جب وشواس چتر ستیہ کے آدھار پر آ دیگا تب پھر وہ پریتی اور سونیتی کو بڑھا کر پرسپر سکھ دکھ کو ایکتا میں لا دیگا۔ سنسار جس نے اس پر چلنا سویکار کیا۔ اس نے اس کا ساتھ دیا۔ ورتمان کے پرمارتھ سے اس نے اپنے جنم کو سپھل بنا لیا آست جن سماج کو یہ سمجھا رہی ہے کہ بنا اُدیوگ کے کبھی بھی نراشتا نہیں بھاگتی ہے بنا پرمارتھ کے سہیوگ سے کسی کی سوئی ہوئی قسمت نہیں جاگتی ہے۔ اس تتھیہ وارتا پر جب تک دھیان نہ دیگا۔ تب تک ابھیودیہ کے اپنے سروپ کو نہ درشٹ دیگا۔ پرمارتھ سے ہونے والے کاریہ کو جو کیول باتوں سے سدھ کرنا چاہتا ہے ۔۔۔ کو نہیں ہوتا ۔۔۔

سمے سمے پر مات کہاتا ہے۔ میرے مترا وچارو پرتھم اپنا سدھار کرو پھر دوسروں کے سدھار کے لئے آگے بڑھو۔ گیتا کا انوشاسن بتا رہا ہے۔

कर्मेन्द्रियाणि संयम्य
य आस्ते मनसा स्मरन्
इन्द्रियार्थान् विमूढात्मा
मिथ्याचारः स उच्यते॥

اس کا ارتھ یہ ہے کہ جو پرش کرم اندریوں کو آلسیہ کے ادھیکار میں دیکر منوراج کو ساتھ میں لے کر لوکک سکھ سادھنوں کو پراپت کرنا چاہتا ہے۔ ایسے دیوہار کو متھیا آچار کہتے ہیں۔ جو اس میں تت پر ہے اس کا نام متھیا چاری ہے۔ کتنا سندر اپدیش ہے۔ کیسا ومل سندیش ہے۔ کیا اب آپ کی سمجھ میں بات آئی یا دیرگھ نیند سب سنی سنائی؟ آستا کا سہچار نرنتر پرمارتھ کے ساتھ ہے۔ جب وہ سدوش ہے تب وہاں آستا کی کیا آشا ہو سکتی ہے؟ کدا پی نہیں۔ ہاں اوانتر آستائیں کبھی پوری کبھی ادھوری ہوتی رہیں گی۔ جہتی آستا جس کے ساتھ دِگنت ویاپی لیش کا سمنوے ہوتا ہے۔ سامنے نہیں آتی ہے۔ آستا سو بھاو سے سادھوی ہے اتایو وہ نراشا سے ستائے۔ ناکامیابی سے گھبرائے ہوئے پرشوں کو ہمت کا اپدیش سنا رہی ہے۔ سنو۔

"निराशः सुखी ध्रुववत"

یدی تم نراشتا کے آگھات سے بچنا چاہتے ہو تو آشا کا سرو تھا ساتھ چھوڑ دو۔ اس کا پرنام یہ ہوگا کہ نراشتا سویو تمہارا ساتھ چھوڑ دیگی۔ کارن یہ ہے کہ آستا کے ابھاو میں نراش پسرگ کا سہیوگ کس کے ساتھ ہوگا نراشا تو اپنے پریا اور دھن پر سار کا۔ اتھوا نار کا جہاں میرا نواس ہے۔ اس کے ارد گرد ہی اس کا سہواس ہے۔ جس نے آست کو سنسکار پور وک تیاگ دیا۔ اس نے اس دُشٹ نراشتا سے اپنے کو بے لاگ کیا۔

پرنتو یہ دھیان رہے کہ یہ سنسار کی مریادا سے اپنے اُٹھنے والے پرشوں کے ہی جا دیں سرو سادھارن کے لئے یہ مارگ بڑھا ہی کٹھن پرد ہے بشروں۔ من سے ہی من میں کرتو یہ اتیوں ہوتا ہے۔ آستا دجن کو پڑھ کر یاتیں ہنستے

اور ان کو انوشٹھان میں نہیں لانے کا اشواس ہو رہا ہے۔ میں ان سے پرسن نہیں ہوں اور نہ میں ان کا ساتھ ہی دیتی ہوں" یہ سنا رہی ہے۔ باتوں میں تو منش پھونکوں سے ہمالہ کو ہلا سکتا ہے۔ بشتنگ سخطل بل مل پشیوں کو ہم گا سکتا ہے۔ باتوں سے کدا لنکا کے اگر بھاگ سے ہتی کو گراتا کومل ترن سے کٹھور پاشان کا چورن بنتا ہے۔ میرے مترا ایسے درشٹیہ تو چتر کار چتر میں یا سوپن سنسار میں اتھوا منوراج کرتے ہوئے باتونیوں کی باتوں کے ویاپار میں پلے ملتے ہیں پتھا تتھیہ بھاویں ان کا استیو نہیں ہو سکتا۔ اتایو سمجھدار ہو۔ اسی بجن کو مکھ سے کہو جس کو پورا کر سکو اتھوا مون رہو۔ اس تتھیہ وارتا کا سہارا پاکر منش سماج بڑا ہی اُنت ہو جاویگا۔ کہنی اور رہنی کی سمانتا ہی ستیہ ہے۔ اس کے پرتی کول جانا ہی است ہے۔ اس میں وید بچن پرمان ہے۔

सत्यं वदिष्यामि तन्मामवतु

اس پرتگیا وچن کی اور دھیان دو کہ ہے سرو انتریامن پرمیشور۔ یدی میں ستیہ بھاشن کروں گا۔ تب آپ میری رکشا کریں۔ پرتگیا کا پالن کرنا ستیہ کہاتا ہے۔ اس وچن کا جتنے انش میں پالن ہوتا ہے۔ ہم تنے انش میں ہی سکھ دکھ نکشٹ ہوتا یا دور بھاگ جاتا ہے۔

آستا اور نراشا کا دو پا نترہی سکھ اور دکھ ہے۔ واستو میں کوئی بھید نہیں ہے آستا کی پورتی میں سکھ اور اسکی اپورتی میں نراشا ہی دکھ کے روپ میں سامنے آتی ہے۔ سمے سمے پر آستا وادی لوگ نراشتا کی بہت ہم دھیر بن کرتے اور اس کو خوب ہی پھٹکارتے ہیں۔ پرنتو نراشتا اس کرم کو کیول بانی کا ویاپار سمجھ کر ہنستی ہوئی ان کو ایک وچتر چتر دکھا کر سمجھاتی ہے کہ مجھے تمہاری باتوں پر ہنسی آتی ہے۔ تتھاپی تتھیہ وارتا کہی ہی جاتی ہے۔ نراشا نے اس چتر میں یہ درشایا کہ متھرا شتابدی کے سمارو نے لوگوں کے انتہ کرن پر بڑا ہی پربھاو ڈالا تھا۔ اجمیر میں بھی ایک پرکار کا نرالا ہی اُبال تھا۔ لاہور کے اتسو پر بھی لوگوں کی بھیڑ کا بول بالا تھا۔ یہ ستیہ ہے ٹھیک ہے تتھیہ ہے۔ سندیہ کا استھان نہیں۔ پرنتو ان تینوں استھانوں میں جہاں سرو سادھارن اور سمجھدار جن ایکترت ہو گئے ہوں۔ وہاں سمجھ سوچ کر کوئی بھی اُتم یوجنا جتنا

کے سامنے نہ آوے۔ سب کام ٹھیک ہوں۔ پر وِدوت سمین کو تہاں پر سپر مل کر وچار کرنا تھا یدی وہ بچوں کا کھیل بن جاوے۔ وہاں نراشا کی دچار کرنا ایک پرکار کا ولاپ ہے۔ کارن یہ ہے کہ ایسے وچاروں کا نراشتا کے ساتھ ہی ہے۔

سہسترں روپیہ کا خرچ ہوا۔ پرنام ٹھیک نہ آنے سے اُتساہ کا کشٹ ہوا۔ اس کا لالن متھرا اتسو کے پنچات سمجھ یہ سمجھانے لگی کہ آریہ سماج سنسار گت سے پرتھک ہو رہا ہے۔ یہ الو کرتا ہوا بھی اس مارگ کی کھوج میں یتن نہیں کرتا یہ کھید کا وشیہ ہے۔ منش کا بھول جانا سوبھاو ہے اپلگتا کے کارن اس سے بھول ہو جاتی ہے پرنتو ودشیشگیہ پرشوں کو اس کے دور کرنے میں سدیو یتن وان ہونا چاہئے یہی کرتویہ ہے جہاں ایسے پرشوں کا ابھاو ہو وہاں نراشتا کی سیما بنی رہتی ہے

(दुःखे चछा बलीयसी)

آشا وادیوں کے پرتی آستا کا انتم اپدیش ہے۔ اس بات چیت کے اوسر پر آستا منش سماج کے سامنے آ کھڑی ہوئی کہنے لگی کہ میری چرچا تم کرتے ہو۔ اس کارن سے میں آئی ہوں اسکی مورتی بھولی بھالی ہے۔ اس کا من راگ دویش سے رہت ہے۔ یہ جان پڑتا ہے کہ پرانی ماتر اس کی درکا ہی سوالی ہے۔ پتر پر سند مکان ہے۔ ادھیت بان ہے۔ پوتر دھیان ہے۔ نیتروں میں بال لہراتا ہے۔ پرتیک جن اس آبھا کو لیتا ہے اور پریم سے کچھ من میں وچارتا ہے۔ کبھی کوئی آنسو نیتروں سے نکل کر کپولوں کی اور آتا ہے اس درشیہ درشن سے سب کا من وکل ہو جاتا ہے یہ مگدھ سنسار میں سما کر کچھ چین پاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ یوگ مایا ہے۔ سب کو اس نے ہی جال میں پھنسایا ہے۔ کسی نے کہا کہ یہ سب انشٹ اسکی بھگتی ہے۔ کسی نے یہ سنایا کہ یہ پر کرتی ہے۔ اس کے نیتر بند ہوتے ہی سب لیلا جاتی اور نیتر کھلنے سے نام روپ کے ساتھ سرشٹی سامنے آتی ہے۔ کسی نے سنایا کہ یہ گنوں میں پروین ہے۔ پرنتو کچھ ادھیں ہے کوئی بولا کہ اسکی مہما کو کوئی نہیں جانتا ہے۔ یہ جس کی وچاروں میں داسین ہو جاتی ہے وہ دلیش پاتا ہے ملینتا میں آتی ہے اور جس کو یہ پرسنتا ہے۔ وہ دلیش پا جاتی اپنے سمے کو آنند میں ایسی اوستھا میں ایک بانی ہوئی۔ سب کی ہوتی:

دیکھو! دیکھو! وچارو! آستا کے ہاتھ میں ایک سوچھ کاغذ پر کچھ لکھا ہوا ہے اور ہاتھ کی انگلی سے سب کو درشتا کر کچھ ہے۔ سب ایکاگر من ہو کر سننے لگے۔ ان رشیوں نے جو دیدوں کی امانت

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ویدپرچار
نمبر ۳
از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج

جب اس پرکار پنجاب میں پرچار ہو رہا تھا
تو اس میں ایک اور اضافہ ہوا وہ تھا بھجنیکوں
کا۔ اس وقت کھڑکا تالی بھجنیک سبھا میں آتے
اگر ان کے نام لینے ہوں تو کہا جا سکتا ہے کہ پربھودین سنگھ
جی، بھی رام جی، مہاشہ دلی چند جی۔ ماسٹر تربھا
کے نام لئے جا سکتے ہیں۔ ان سے پہلے آریہ
سماجی نگر کیرتنوں میں خود گایا کرتے تھے۔ میں
نے سنا ہے کہ کسی وقت پنڈت گورودت جی
نگر کیرتن میں بھجن گایا کرتے تھے اسی طرح اور
نیتا بھی گاتے ہوں گے۔ سمری مہاتما منشی رام
(سوامی شردھانند جی) سردار پجیت سنگھ
جیسے اور پنڈت فقیر چند جی بھاگووال ضلع
گورداسپور کے بھجن گانے کا ڈھنگ کبھی کبھی سن لیا
کرتے تھے وہ آج کل کے بھجنوں سے بالکل
اور تھا۔ جب یہ بھجنیک سبھا میں آنے تو پہلا
رنگ بدل گیا۔ دھیرے دھیرے ان کھڑتالی
بھجنیکوں نے ترقی کی اور بھجن منڈلیاں ہارمونیم
اور طبلہ والی بن گئیں اور نگر کیرتنوں میں بھی
منڈلیوں کا خوب زور ہونے لگا۔ اسی طرح سبھا
میں اپدیشکوں کے ساتھ ساتھ بھجنیک بھی
ہونے لگے اسی طرح آریہ سماجوں میں بھی بھجن
منڈلیاں بننے لگیں۔ چنانچہ میں کچھ منڈلیوں کے
جو آریہ سماجوں کی تھیں نام لکھ دیتا ہوں۔
آریہ سماج پٹیالہ کی بھجن منڈلی نگر کیرتن کیا
کرتی تھی اس کے مکھیا مہاشہ دھنی رام جی
اور لالہ حکم چند جی وکیل پٹیالہ تھے۔ آریہ سماج
لودھیانہ میں ماسٹر کشن سنگھ کی بھجن منڈلی
تھی اور آریہ سکول کے ودیارتھی جھنڈا وغیرہ
بھجن گایا کرتے تھے۔ یہی نہیں آج کل کے
منتری بابو رام اور سورگیہ لالہ منتری رام جی اختر
کسی وقت آریہ سماج میں بھجن گایا کرتے تھے
اور لالہ چرنجی لال کو میں نے نگر کیرتن کرتے
دیکھا ہے یہ بھجن گایا کرتے تھے۔ آریہ سماج
ملتان کی بھجن منڈلی مشہور منڈلیوں میں
ایک تھی۔ اس کے نیتا ماسٹر کنہیا لال جی اور
مہاشہ وشنو دت جی تھے۔ انہوں نے اپنے
جوہر لاہور کے اتسو پر دکھائے تھے۔ ایک دو
بار تو یہ بھجن منڈلی پرتھم درجے پر مانی گئی
تھی۔ اسی طرح آریہ سماج گجرات اور گوجرانوالہ
بہاولپور، ملتان کا نمونہ بھی مقرر کئے گئے تھے
اور ان کے بھجن میں نے خود کئی جگہ پر سنے
ہیں۔ وہ بھی آریہ بھجن بڑی لے میں گایا کرتے تھے
وہ بھی کوئی زمانہ تھا۔

جس وقت آریہ سماج میں اپدیشکوں کے
ساتھ ساتھ بھجنیک رکھنے کی ریت تھی پرچلت ہوئی
اور آریہ سماجوں میں بھی گانے کی طرف کچھ پرورتی
ہوئی۔ اس وقت آریہ سماج میں کام کرنے والے
اپدیشکیاں دینے والے کچھ بھجن نویس
آ سکتے تھے۔ ان میں سے کچھ کے نام میں لکھ
دیتا ہوں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں
ڈاکٹر چرنجیو جی بھاردواج ان ہی دنوں میں
منتری بنے تھے۔ ان سے پہلے سبھا کا کام
آریہ بھاشا میں نہ تھا۔ انہوں نے ہی آریہ بھاشا
میں سب سے پہلے کام شروع کیا تھا اور
آریہ تیوہاروں کے نام کرن بھی انہوں نے ہی
کئے تھے۔ جیسے نوراتری کو آریہ سماج میں رشی
بودھ اتسو وغیرہ۔ امرتسر میں پنڈت
جگن ناتھ جی نرکت رتن ان کے والد شریف
نے اپنے لڑکوں کو سنسکرت کے ودوان بنایا
تھا۔ وہ اگر چاہتے تو ان کو انگریزی بھی پڑھا
سکتے تھے۔ لیکن ان کی شردھا اور پریم نے
سنسکرت کو ترجیح دی ان میں پنڈت جگن ناتھ جی تو
آریہ سماج میں ویاکھیان اور شاستر ارتھ کرتے
رہتے ہیں۔ لیکن ان کے دوسرے بھائی سنسکرت
کے اچھے ودوان ہیں۔ وہ ویاکھیان وغیرہ نہیں
دیتے ہیں۔ ودیارتھیوں کو پڑھا دیتے ہیں
لائل پور میں مہتہ جیمنی اور لالہ گوردتہ مل جی
وکیل۔ لدھیانہ میں ماسٹر رام لال جی [illegible]
آریہ سکول شملہ میں لالہ گنگا رام جی۔ لاہور
میں مہاشہ کرشن جی پہلے پہل ویدپرچار کے
ادھشٹاتا تھے اور ان کے منتری لالہ کیدار ناتھ
جی تھا پر تھے یہ بھی اتسووں پر پرچار کے لئے
جایا کرتے تھے۔ ان کے علاوہ گورکل کے
پروفیسر تھے جو اتسووں پر لیکچر دینے جاتے تھے
ان میں سب سے لمبا کام ماسٹر رام دیو جی کا
ہے جو اب تک کر رہے ہیں۔ اس پرکار اس
وقت بھجن منڈلیاں بھجن گا کر اور اپدیشک
ویاکھیان دوارا اور تحریری وکتا بھاشن
دوارا آریہ سماج کا پرچار کر رہے تھے۔ یہ
بات اس وقت سے شروع ہوئی جو دیتن
بھوگی سبھا دوارا زیادہ ہونے لگے اور جو
آریہ سماجی اویتن روپ میں کام کرتے تھے ان
کی تعداد تھوڑی ہونے لگی۔ اس وقت آریہ
سماج میں کچھ سنیاسی بھی نئے آئے جن میں
سے سب سے زیادہ پربھاوشالی سوامی
سروانند جی مہاراج ہیں اور سوامی دیو[illegible]
جی پرچار میں لگے۔ ان کا پہلا نام جبکہ یہ
سادھو تھے پوٹا داس تھا یہ
گلاب داسیے
پنجابی کے کوی تھے۔ ان کے چیلے کافی تعداد میں
تھے وہ ان کو ایشور مان کر سب کچھ مانتے
تھے۔ کئی جگہ تو ان کے لکھے ہوئے گرنتھ کی
کتابیں ہوا کرتی تھیں۔ انہوں نے ستیارتھ پرکاش
کھنڈن کرنے کے لئے منگوایا تھا۔ یہ صرف
گورمکھی جانتے تھے۔ جب پستک پڑھا تو
ان کے وچار بدل گئے اور یہ آریہ سماجی بن
گئے اور اپنا نام بدل کر دھرمانند رکھ لیا یہ
دیت راگ سے دل کے دھرم پر ان سنیاسی
تھے۔ یہی طرح کی کتھا ایک بھجنیک کی ہے جن
کا نام جیون لال سندھی تھا وہ بھی صوفی تھے
اور ان کے چیلے چانٹے اچھی تعداد میں تھے
ان میں سے کسی نے ان سے ایک دفعہ آریہ سماج
کے سمبندھ میں پوچھ لیا انہوں نے کہا ان کا
پستک لے آؤ میں اسے دیکھ کر پھر کچھ بتا سکوں گا
وہ ان کو ستیارتھ پرکاش دے گیا۔ انہوں
نے جس وقت اس کو پڑھا۔ اس وقت ان کے
وچار بدل گئے اور یہ آریہ سماجی بن گئے لوگ
حیران تھے اول اول لوگوں کو وشواس نہ ہوتا
تھا۔ آخر میں آریہ سماج میں بھجنیک ہو کر آریہ
سماج کا پرچار کرتے تھے انہوں نے ہی ستیارتھ
پرکاش کو سندھی میں لکھا تھا۔ ایک سنیاسی
سوامی بالانند جی تھے جو کہ سیالکوٹ میں کام
کرتے تھے۔

جس وقت یہ پرچار چل رہا تھا۔ اس وقت
آریہ سماج کے بھجنیکوں میں ایک بات نئی آ گئی
وہ تھی ہاسیہ رس یعنی بھجنیک مہاشہ
ایسی باتیں کہنے لگ گئے جن سے جنتا
میں ہنسی ہو۔ یہ بات صرف لوگوں کو خوش
کرنے کے لئے تھی یا یہ کہ عام لوگ آئیں۔ اس
سے پہلے نہ تو آریہ سماج کے اپدیشک ہنسی
کی باتیں کہتے تھے اور نہ ہی آریہ سماج کے
بھجنیک مخول پر یہ ہوتے تھے۔ وہ اکثر اپنے
سدھانت کا منڈن اور پرپکش کا کھنڈن یا
کور تیوں کا کھنڈن تو کرتے تھے۔ لیکن یہ کبھی
کسی کو خیال بھی نہ ہوا تھا کہ پرچار میں ہنسی مخول
سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ اس کے لکھنے کی کوئی
ضرورت نہیں ہے کہ یہ بات اول اول کس
نے شروع کی۔ خواہ کسی نے شروع کی ہو یہ
ٹھیک ہے کہ اس کی ابتدا آریہ سماج میں بھجنیکوں
سے ہوئی ہے اور اب یہ پہلے سے کہیں زیادہ ہے
اب اس کا بند کرنا آسان نہیں ہے۔ مجھے ایک بار
ایک آریہ سماجی نے کہا تھا کہ اب تو یہ حالت ہو گئی ہے
جو سنجیدہ آدمی ہیں وہ سوچتے ہیں آریہ سماج کے
پرچار میں جائیں یا نہ جائیں۔ میں نے اس کی وجہ
دریافت کی تو اس نے کہا بھجنیک مہاشہ جو
مخول کرتے ہیں ان کے سننے کے لئے سنجیدہ
انسان کیول آوے۔ میں اس کی بات میں سچائی
ضرور دیکھتا ہوں۔ اس لئے آریہ سماجیوں
کو اس پر وچار کرنا چاہئے۔ جس وقت یہ
کام شروع ہوا تھا۔ اس وقت آریہ سماج
کے پرچار کشیتر میں ایک بات اور نئی ہوتی
تھی۔ وہ تھی۔ آریہ سماج نے جس پر اپنا سرو سیہ
نیوچھاور کیا تھا۔ جس پر امید کر کے آریہ سماجی یہ
کہہ دیتے تھے۔ ہمارے سب دکھوں کی دوائی
تیار ہو رہی ہے۔ جس کو آریہ سماج اموگھ استر
مانتا تھا۔ اس کا پریوگ بھی اس وقت ہوا۔ یعنی
اس وقت گورکل کے سناتک آریہ سماج کے پرچار
کشیتر میں آئے اور ان کے آنے سے پرچار میں
کچھ تبدیلی ہونی ضروری تھی اور ہوئی اور ان کو
لوگوں کا اور لوگوں کو ان کا پتہ لگا کہ دنیا کیا ہے
تب انہوں نے اور جنتا نے کیا سمتی بنائی ہے۔
اس پر کچھ نہ لکھوں گا۔ ان کے ساتھ ہی
پنڈت چموپتی جی سبھا کی سیوا میں آئے۔ یہ پہلے
پہل گورکل ملتان میں آئے وہاں سے دھیرے
دھیرے چل کر لاہور آ براجے اور اب تک یہیں
ہیں۔ اس وقت میں سوامی دگیان بھکشو جی آئے
تھے لیکن یہ آریہ سماج آسمان میں دھومر کیتو
تھے جو آئے اور گئے۔ اس طرح اس وقت
پرچارک اپدیشک جن میں گورکل کے سناتک
بھی شامل تھے۔ بھجنیک جن میں ہنسی مخول
والے بھی ملے ہوئے تھے اپنا کام کرتے ہوئے
پرچار کرنے والے کچھ سجن اپنا کام کرتے ہوئے
بھجن منڈلی دوارا بھجن اپدیشک یہ چار
پرچار کرنے والے تھے۔ اس وقت میں ہی آریہ سماج
کے جلسوں کا وہ زور جو پہلے تھا اسی روپ
میں نہ تھا اس کی شاید کئی وجہ ہوں۔ ان میں
سے یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پہلے جلسے کہیں کہیں ہوتے
تھے اور ان پر لوگ یہ جلسے سننے کے لئے بھی آتے
تھے کہ آریہ سماج کیا مانتا ہے۔ اب لوگ جان گئے
ہیں کہ آریہ سماج یہ مانتا ہے اور آریہ سماجیں
زیادہ ہو جانے سے جلسے اکثر ہوتے رہتے ہیں
اس لئے ہر ایک اتسو پر جانا ناممکن ہو گیا ہے
اس کے علاوہ جیسا کہ میں نے اوپر لکھا ہے
آریہ سماج میں ہاسیہ رس کے ذریعہ بھی پرچار
ہوتا ہے یہ ہاسیہ رس ویسا ہی ہوتا تھا جیسے
بہر دیتے کہتے تھے اس لئے اب میں دھوم پرچار
کی ماترا کم ہو گئی ہے اور کوشش میں زیادہ آتے ہیں
آگے دیکھو صفحہ

ہلیدا کا بلیدان

اٹلی ایبےسینیا یدھ کے انتم دنوں کی ایک کہانی

(لیکھک شریت نندی ہرلش)

(۱)

تین دن سے اطالوی سینا آگے بڑھنے کی چیشٹا کر رہی تھی۔ کنتو ماترِی بھومی پر مر مٹنے کی لالسا سے اتساہت رن بانکرے ایبے سینیوں کے آگے اس کی ایک نہ چلتی تھی۔ بھاری توپخانوں وکرال کال کے ساکشات گال ٹینکوں اور پل بھر میں سنہار کانڈ مچانے والے بھیاونے ہوائی جہازوں کے سبھی پریتن ویرتھ گئے۔ یہی نہیں رات کے آکسمک حملوں سے اطالیوں کے ناکوں دم تھا لوگ کہتے تھے کہ ایبے سینیوں کی اس الوکک ویرتا کا کارن تھا ان کا ۲۵ ورشیہ سینا نایک کاس گیٹو کنتو واستو میں یہ بات نہیں تھی۔ ان وجیوں کا سمپورن شریہ گیٹو کو نہیں بلکہ اس کی نئی وواہتا پتنی ہلیدا کو تھا۔ ایبے سینیا میں استریوں کو پردے کے اندر بند کر رکھنے کی پرتھا نہیں ہے نہ ہی کارن ہے کہ دیش رکشا کے نیمت نکلیے میں ہلیدا اپنے پتی کی سردوشرتنبٹ سہایکا تھی۔

اتہاس میں ایسی انیک رمنی رتنوں کی کتھاؤں سے بھرا ہوا ہے جن کی ویرتا، دھیرتا اور آدمیہ اتساہ نے شترووں کے چھکے چھڑوا دئے ہیں یہ دیویاں سدیو کے لئے امر ہو گئی ہیں۔ ہلیدا بھی ایسی ہی ویرانگنا تھی جب بھینکر گولیوں کی مار سے ویاکل ہو کر اس کی سینا کا کوئی بھاگ وچلت ہو اٹھتا۔ تب یہ دیوی تیر سی وہاں جا پہنچتی اور اس کا پہنچ جانا مانو اشتھر سینکوں میں نوین جیون ڈال دیتا تھا۔ گیٹو کی منین گن جب کبھی ہلیدا کے کومل ہاتھوں میں آ جاتی۔ تب شترو سینا میں ہاہاکار مچ جاتا تھا۔ وہ نئی گھیوں کے پیر پکڑ دست جب اس کے سینک مورچھت ہو جاتے تب وہ کرنا کا ساکشات اوتار بن کر انہیں دوا سونگھا کر سانتونا دیتی ہوئی ہوش میں لانے کی چیشٹا کرتی۔

گیٹو بھی ویر تھا۔ اس نے بچپن سے ہی تلوار اور بندوق کے کھیل کھیلے تھے پرنتو اس میں ایک کمی تھی پرتنتر تا کیا ہے۔ یہ اس نے سوپن میں بھی نہیں جانا تھا۔ اسی کارن وہ سوتنترتا کا مولیہ بھلی بھانتی نہیں سمجھتا تھا ساتھ ہی کنچت لالچی اور اسفر بدھی بھی تھا۔ رن چنڈی کے بھیانک درشیہ دیکھ کر کبھی کبھی وہ گھبرا اٹھتا تھا۔ کیونکہ ہلیدا کے ویر دا اکیہ اسے پرانگ مکہ ہونے سے روک دیتے اور کاس گیٹو کے منک پر نتیہ نئی ودھے کا سمہراں بندھتا جا رہا تھا۔

(۲)

یُدھ ابھی ابھی سماپت ہوا تھا۔ ہلیدا سینکوں کی کھوج خبر لینے میں لگی ہوئی تھی۔ دن بھر کا تھکا ہوا گیٹو پربت کے ایک شکھر پر کھڑا ہوا دچار ساگر میں غوطے کھا رہا تھا۔ نیچے سمت گھاٹی میں کامنے اور شعشہ سپاہیوں کی لاشیں بکھری ہوئی پڑی تھیں جنہیں دیکھ کر وہ اکلا اٹھتا تھا۔ تب کیا کاترتا کے جھکوروں نے ہم سے جھلجھو رنا آر بندھ کر دیا تھا؟ ٹھیک اسی سمے سے پیچھے سے کسی نے آ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔ گیٹو نے مڑ کر دیکھا کہ سادے لباس میں بڑی سی تھیلی کاندھے میں دبائے اسی کا دیش واسی ایک بوڑھا کھڑا ہے۔

"تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟" پستول پر ہاتھ رکھتے ہوئے گیٹو نے ڈانٹ کر کہا

"میں کون ہوں۔ یہ کیا بتاؤں۔ پرنتو کرپیا یہ کہئے کہ آپ ان اطالویوں کا ورودھ کیوں کر رہے ہیں؟ یہ لوگ ہمارے دیش میں سکھ شانتی اور سبھیتا لا رہے ہیں۔ آپ کو تو ان کا سواگت کرنا چاہئے تھا"

"چپ رہو۔ ہمارے سمراٹ کی آ گیا ہے کہ انہیں دیش سے مار کر نکال دو"

"دھنیوں یہی تو مزا ہے۔ سمراٹ تو راج محل میں بیٹھے موج کر رہے ہیں اور آپ ان پہاڑوں میں اپنا خون بہا رہے ہیں۔ کہیں مارے گئے تو کوئی یہ بھی نہیں جانے گا کہ گیٹو کون تھا۔ یدی آپ اطالویوں کے ساتھ ہوتے تو دیکھتے وہ آپکی کیا قدر کرتے ہیں"

گیٹو کی آنکھیں ایک کشن کے لئے چمک اٹھیں آگنتک نے پھر کہا "جتنی لگن کے ساتھ آپ لڑتے ہیں۔ اس سے پرسن ہو کر اطالوی تو آپ کو کم سے کم راس دگورنر تو ضرور ہی بنا دیں گے"

گیٹو بھولا بھالا سپاہی تھا۔ پھسلانے بہکانے کی راج نیتک چالوں سے سرو تھا ان بھج تھا۔ اس کا ہردیہ ڈگمگانے لگا وہ من ہی من میں سوچنے لگا۔ "راس کا پس

گیٹو۔ اس کے نام کے ساتھ راس کا شبد جوڑ تو بہت سندر ہے۔

آگنتک پھر بولا۔ "اور باتیں تو پیچھے ہو رکھیں ... اکنفیلر دسکہ جو ایبے سینیا میں چلتے ہیں تمہارے ہی لئے ..." بوڑھے نے بھری تھیلی اس کے آگے پھینک دی۔ پرا گیٹو لالچی اٹھا۔ دھن کی چمک نے اسکی آنکھیں چوندھیا دیں۔

"...اکنفیلر یہ تمہیں کیول اتنے کام کے لئے ہی مل سکتے ہیں کہ کل تم اپنی سینا کو لڑنے کی آگیا دینے میں آدھ گھنٹے کا ولمب کر دو"

گیٹو منتر مگدھ کی طرح کھڑا رہا۔

"اور اتنا ہی نہیں۔ یدی تم چاہو تو اس سمہ تمہیں اتنا دھن مل سکتا ہے۔ جتنا جیون بھر میں کبھی دیکھا بھی نہ ہو گا"

یوک گیٹو دیش درہی کے پھندے میں پھنس گیا۔ وہ ذرا سا مسکرایا اور اس نے جھک کر تھیلی اٹھا لی کیا اس میں دھن تھا؟ ہاں کچھ کے لئے ہو گا۔ کنتو ہت کھا گئی ہے سینا کے لئے اس میں تھی لبھ لبا رکت جو پس لینے والی بھر ہر کی کنجاری دیتی۔ کچھ لمحہ بوڑھے سے پرامرش کرنے کے پشچات تھیلی لے کر گیٹو کیمپ کی اور چلا گیا۔ ایک لمحہ کے لئے اس نے سوچا۔ ہلیدا کیا کہیگی کنتو دوسرے ہی لمحہ اس نے کہا۔ بڑا نا ہوں۔ وہ کیا سمجھے ان باتوں کو۔ ایک ستری میں بدھی ہی کتنی ہے دیش دروہی بوڑھا کچھ دیر کھڑا رہ کر مسکراتا اطالوی کیمپ کی اور چلا گیا۔

(۳)

السوالی کی نوین کرنوں کی لال لال آبھا بھی پربتوں کے شکھر سے اتر بھی نہ پائی تھی کہ سبھیہ اطالوی سینا شترووں کے رکت دوارا اس استھان کو لال بنانے کے لئے آتاولی ہو کر پھر آگے بڑھی۔ کنتو آج ان کی توپوں کی آگ اپنے دنوں کی بھانتی بھینک نہیں تھی۔ ہوائی جہازوں کا بھی کہیں پتہ نہ تھا آج اطالوی ان ٹنکیتوں کے بھروسے آگے نہیں بڑھ رہے تھے آج تو کسی اپنے شکتی نے اتنا نربھیک بنا دیا تھا اور وہ شکتی تھی ... پھیلی کی تھیلی۔ ہائے ری کشی الکشمی۔ گیات نہیں تو نے کتنے آباد دیش برباد کئے ہیں اس تھیلی کا روپ دھر کر آج بھی تو کتنی سدھواؤں کا سہاگ لوٹیگی کتنے کومل بچوں کو انا تھ بنا دیگی!

ویر ایبے سینین شترو سے مورچہ لینے کو تیار بیٹھے۔ ان کی رائفلوں کی سیکڑوں نالیاں ایک ساتھ اٹھ گئیں ان کی مشین گنیں اطالویوں کو کشن بھر میں بھون ڈالنے کو تیار رکھیں۔ پرنتو ۵۳ ! ان بھی نائکوں میں کار توس ڈالنے کی آگیا اب بھی نہیں مل رہی تھی۔ گیٹو ... پن کے جال میں بری طرح ! ... ہو ... [illegible]

سوادھیائے کیلئے نادر موقعہ

ویدک ونئہ لیکھک آچاریہ دیوشرما جی ودیا النکار۔ اس لیتک میں ہر روز کی پیارتھناؤں کے منتروں کی سندر سرل اور مدھر ویا کھیا کی گئی ہے اس طرح ورش بھر کے لئے ۳۶۵ پرارتھنائیں اس لیتک میں سنگرہ کی گئی ہیں لیتک تین بھاگوں میں چھپی ہے ایک بھاگ کا دام ۱ ہے تین بھاگوں کا مولیہ تین روپیہ ہے

براہمن کی گو لیکھک آچاریہ دیوشرما جی ودیا النکار سبھے براہمن کی بانی میں کیا جادو کبھر ا رہتا ہے اس لیتک میں اس سوکت کا سندر انوواد کیا گیا ہے مولیہ ۸

سوم سروور لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم اے۔ اس لیتک میں سام وید پومان سوکت کی سندر ویا کھیا ہے سوم شبد سے وید میں کیا مطلب ہے یہ لیتک میں اچھی طرح دکھلایا گیا ہے قیمت مجلد ۸ سادہ ۸

یوگیشور کرشن لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم اے۔ کرشن کا سرس۔ پرمانک اور پورن جیون چرتر پڑھنے کیلئے اس لیتک کو منگوائیے۔ بھاشا سرل اور محاورے دار ہے چھپائی سندر ہے مولیہ ۸ دو روپیہ ۸

ہماری دیگر لیتکیں

بھارت ورش کا اتہاس تین کھنڈوں میں لیکھک آچاریہ رام دیو جی مولیہ تینوں بھاگوں کا ۵ پانچ روپیہ ہم **پران مت پربالوچن** پرانوں پر آلوچناتمک گرنتھ ہے قیمت تین روپیہ **دھرم ایڈیشن** سوامی شردھانند جی کے اپدیشوں کا سنگرہ دو بھاگوں میں قیمت ۸ **سنسکرت پرویشکا** دو بھاگ سنسکرت سیکھنے کی ریڈریں قیمت ۱۲ **برہمچریہ سندیش** اس وشے پر اب تک لکھی گئی سب پستکوں میں یہ اتم ہے قیمت ۸ **استریوں کی سمسیا** دیویوں کے ہاتھ میں دینے اور کنیا پاٹھ شالاؤں میں انعام بانٹنے کے لئے اس سے اچھی لیتک نہیں مل سکتی اس پر پانسو روپیہ انعام مل چکا ہے قیمت ۸ **منو سمرتی وگیان** چھوٹے بچوں کو شکشا کیسے دیجائے اس پر یہ پرمانک پستک ہے اس پر بھی دو سو روپیہ انعام مل چکا ہے قیمت ۸ ہے پستکوں کا مفصل سوچی پتر مفت

مینیجر لستک بھنڈار گورکل کانگڑی ضلع سہارنپور۔ برانچ منیجر وید اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

"نعرہ حق اور مسلم آریہ سماج"

...پرکاش کے ۱۹ جولائی کے انک میں ایک لیکھ
...نندن دھرم منتر جی کا چھپا ہے جس میں انہوں نے
...مسلم نوجوان احمد علی کی ایک "لپتک نعرہ حق"
...کا ذکر کیا ہے جس میں لائق مصنف نے یہ
...بتایا ہے کہ اسلام صرف عرب کے لئے موزوں ہے
...بھارت میں وہ نہ رہنا چاہئے۔ اس سے ثابت
...ہوتا ہے کہ بھارت میں مسلمان بھی ہندو دھرم پر
...وشواس رکھنے اور ادار تا تھا سچائی سے اس پر وچار
...کرتے ہیں۔

...سچائی میں بڑا اثر ہے۔ اس میں پرماتما ہی کا
...ہے اور پرماتما ہی اس کا رکھشک ہے۔ سنسار
...تمام کذب اور جھوٹ اور ظلم وستم پر آخر کار یہ
...غالب آتی ہے۔ ویدک دھرم کی سچائیاں غیر ہندوؤں
...کے دلوں کو بھی چھیدن کرتی جاتی ہیں اور وہ دن جلد
...ہونے والا ہے۔ جبکہ تمام بناوٹی اور کیول کلپت
...مذاہب کے دل بادل چھن بھن ہوں گے اور ویدک
...دھرم کی جے ہوگی۔

میرا خیال ہے کہ اکت مسلم نوجوان کے خیال
...کے مسلمان بھارت میں ہر قصبہ اور ہر شہر میں
...موجود ہوں گے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ان کو آرگنائز
...منظم کیا جاوے اور ایک سنستھا مسلم آریہ سماج
...کے نام سے یا کسی اور نام سے ان کے اندر
...قائم ہو جائے جس کا فرض ہو کہ ہندو آریہ سماج
...کی طرح مسلمانوں میں ویدک دھرم کی سچائیوں
...کا پرچار کیا کرے۔ اور اپنے ہم خیال مسلمانوں
...کو ویدک دھرم کے جھنڈے کے نیچے لاوے۔ اگر
...مسلمانوں میں بہتر (۷۲) فرقے جدا جدا ناموں
...کے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اگر ایک مرزا غلام
...احمد قادیانی پیغمبری کا دعوے کر کے ان کے
...اندر ایک نئے فرقہ کو رواج دے سکتا ہے اور
...وہ پھل پھول سکتا ہے اور ہر قسم کی مخالفت
...پر غالب آ سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ
...یہ مسلم آریہ سماج بھی ان کے اندر کامیاب
...نہ ہو سکے۔ اکت مسلم نوجوان جیسے چند
...مسلمان بھی اگر نکل آویں تو ایسے سماج کی
...بنیاد ڈال سکتے ہیں۔ اس امر کی تحریک ان
...کے اندر ہونی چاہئے۔ ایسے مسلم آریہ سماج
...کے فوائد بے شمار ہوں گے۔

...ان کو شدھ کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہوگی
...ان کو اپنے گھروں یا خاندانوں سے جدا
...ہونے کی ضرورت ہوگی۔ وہ بدستور اپنے
...گھروں میں رہیں گے اور شدھی سے جو بے شمار رکاوٹیں
...اپنے خاندانوں سے جدا ہونے میں ان کو پیش آتی
...ہیں۔ وہ ایک بھی نہ ہوگی۔ جیسے ہندو آریہ سماج
...کو ہندوؤں کو آریہ بنانے کے لئے کوئی شدھی کی
...ضرورت پیش نہیں آتی ایسے ہی مسلم آریہ سماج

ہیں مسلمانوں کو شدھ کرنے کی ضرورت نہ ہوگی جیسے ہندو آریہ سماجیوں نے ہندوؤں میں ویدک دھرم کو پھیلایا ہے۔ ایسے مسلم آریہ سماجی کر سکتے ہیں۔

ہندوؤں میں جو ذات پات پھیلی ہوئی ہے جس کے کڑے بندھنوں کے سبب کوئی غیر ہندو ان میں جذب نہیں ہو سکتا۔ مسلم آریوں کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں رہیگی۔ وہ ہندوؤں کی ذات پات سے بالکل لاپرواہ رہتے ہوئے اپنے ہی پریواروں میں رہ کر ویدک دھرم کے اصولوں کو گرہن کر کے ان پر عمل کر سکتے ہیں اور بیاہ شادی کی رکاوٹوں سے جو اپنا خاندان چھوڑنے پر پیش آتی ہیں آزاد رہ سکتے ہیں۔ اپنے رشتہ داروں اور برادریوں کی سختیوں کو بھی نہ برداشت کرتے ہوئے ویدک دھرمی رہ سکتے ہیں۔ ویسے مسلمان آریہ بھی کر سکتے ہیں۔

مسلم آریہ سماج ہندو مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنے کے لئے بھی نہایت مفید ثابت ہوگا۔ مذہبی کاوشیں اور رنجشیں جو آئے دن باہم پھیلتی رہتی ہیں وہ دور ہوں گی۔ اور ہندو مسلمان سوال حل ہو جاویگا۔

ایسے اور بہت سے فوائد ہوں گے اسلئے ایسا آریہ سماج جاری کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش ہونی چاہئے۔ اس سے بڑھکر اور کوئی ویدک دھرم کی سیوا موجودہ زمانہ میں نہیں ہے۔ میرے اس خیال پر ضرور اندولن ہونا چاہئے کیونکہ یہ ایک بالکل نیا خیال ہے پیارے تھنا ہے کہ آریہ مہا بھاو اس پر اپنے وچار پیش کرنے کی کرپا کریں۔

(اندر سین وکیل انبالہ شہر)

علماء اسلام جواب دیں؟

ہندوستان بھر کے تمام لیڈروں۔ اخباروں عالموں۔ مولویوں۔ مفتیوں۔ ملاؤں۔ پیروں اور سنیدایان اسلام سے عرض ہے کہ مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب دیں جواب صرف قرآن یا حدیث سے ہو

یا ایسی دلیل سے ہو کہ دنیا کا کوئی انسان اس دلیل کو ہرگز رد نہ کر سکے۔

(عسکری رفوجی) زندگی بسر کرنیوالی جماعتوں سے ان سوالوں کا قطعاً کوئی تعلق نہیں)

(۱) کسی نماز میں دو فرض۔ کسی میں تین اور کسی میں چار چار فرض ہیں (رکعتیں ہیں) یہ اس قسم کے اصول کس مصلحت کے ماتحت اللہ یا اس کے رسول نے قائم کئے۔

(۲) قطار قطار کھڑے ہونا۔ ہاتھ اٹھانا۔ رکوع کرنا۔ دو سجدے کرنا۔ دوبارہ ایسا کر کے بیٹھنا دائیں اور بائیں منہ پھیر کر سلام کرنا۔ اس قسم کی حرکتوں کے اصولوں کو قائم کرنے میں کیا بہترین مصلحت ہے۔ کیونکہ انسان تمام کے تمام کام بغیر مصلحت نہیں کرتا۔ مثلاً سر کو کیوں ڈھکتا ہے بدن کو مختلف کپڑوں سے کیوں ڈھکتا ہے پاؤں کو کپڑے کی بجائے چمڑے سے کیوں ڈھکتا ہے گرمیوں کا لباس اور ہوتا ہے سردیوں کا اور ہوتا ہے۔ ان حرکات کی مصلحتوں کو ہر شخص خوب جانتا ہے۔ اسی طرح علم کیوں پڑھتا ہے ہنر کیوں سیکھتا ہے۔

اسی طرح جبکہ انسان کوئی کام بغیر مصلحت نہیں کرتا تو خدا کا بنایا ہوا یا اس کے رسول کا بنایا ہوا کام بھی بغیر مصلحت کے نہیں ہو سکتا۔

(۳) قرآن میں دس مرتبہ نہایت سختی سے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی آیتوں کے بدلے تھوڑا مول نہ لو یا حقیر قیمت نہ لو۔ اسکی مراد یہ ہے کہ کم از کم اور زیادہ سے زیادہ کبھی نہ لو۔ گویا ان آیات سے ثابت ہوا کہ نماز پڑھائی۔ جمعہ پڑھائی۔ عید پڑھائی قرآن پڑھائی۔ وعظ سنائی۔ قرآن سنائی یا پڑھائی۔ طعام وغیرہ پر دعا پڑھائی ختم پڑھائی، جنازہ پڑھائی۔ نکاح پڑھائی کا معاوضہ کسی بھی حالت میں لینا قطعاً حرام ہے خواہ کوئی زبردستی کیوں نہ دیا جائے ہرگز اپنی ذات کے لئے نہ لے۔ مولوی نور الدین دہلی کی جنگل والی مسجد میں ترجمہ قرآن سناتے ہیں۔ مولوی۔ قاضی محمد اسحاق صاحب سبزی منڈی کی بڑی مسجد میں نماز پڑھاتی۔ جمعہ پڑھائی۔ نکاح پڑھائی۔ جنازہ پڑھائی نہیں لیتے۔ دونوں حضرات غریب آدمی ہیں مزدوری کر کے اپنا گذارہ کرتے ہیں ہر دو حضرات کو لوگ کئی کئی صد روپے پیش کرتے ہیں۔ مگر وہ قطعاً قبول نہیں کرتے۔

پھر کیا وجہ ہے کہ عوام قرآن کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ قرآن کے احکام کو کوئی حدیث بھی رد نہیں کر سکتی۔ کوئی نبی یا عالم بھی رد نہیں کر سکتا پھر قرآن کی دس آیتوں کو کیوں اعلانیہ رد کیا جا رہا ہے

ہیضہ اچانک آتا ہے

اور بعض اوقات طبی امداد حاصل کرنے کا موقع نہیں دیتا لہٰذا

امرت دھارا

کی ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس جیب میں رکھیئے جو کہ مصیبت کے وقت آپ کا یا آپ کے لواحقین کی بہترین اور فوری امداد ثابت ہوگی!

امرت دھارا قریباً تمام وبائی امراض کے لئے بہترین حفظ ماتقدم اور صحت بخش دوا ہے

اس موسم میں معدہ کی تمام امراض اور خانگی تکالیف کی ایک ہی دوا ہے

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (عہ/۲) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ/۱) نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ

احتیاط } نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و پرانے امراض میں دھوکہ دے کر ڈھیٹ پیش کو بڑھاویگی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۳۲ لاہور

اطلاع:- منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

مرزا صاحب کے پندرہ وعدے اور انکا انجام

(از قاضی فضل احمد صاحب)

وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا

(الف) مرزا صاحب نے تین ہزار روپیہ سے زیادہ پیشگی قیمت الہامی کتاب براہین احمدیہ کی وصول کی اور خریداروں کو حسب وعدہ نہیں دی اور نہ ان کا روپیہ لیا ہوا واپس کیا۔ دیکھو مرزا کی الہامی کتاب فتح اسلام کا صفحہ ۹ ۱۰

(ب) چھ ہزار روپیہ کمیشن نصیبین کے لئے بذریعہ چندہ وصول کیا مگر کوئی کمیشن نصیبین کو نہیں بھیجی گئی۔ دیکھو اشتہار ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء

(ج) دس ہزار روپیہ منارۃ المسیح کی تیاری کے لئے وصول کیا گیا اور اس میں سے ایک ثلث میں منارہ بن گیا دیکھو اشتہار ۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۰ء

(۱) مرزا جی نے وعدہ کیا کہ براہین احمدیہ ایک سو جزو کی کتاب ہوگی۔ پھر اشتہار دیا کہ تین سو جزو کی کتاب ہوگی اور اس میں تین سو دلائل ہوں گے لیکن وعدہ کے خلاف صرف ۳۵ جزو کی کتاب چھاپ کر لوگوں کے پاس بھیجدی۔ دیکھو اعلان براہین احمدیہ صفحہ ابتدائی حصہ اول و حصہ سوم صد ۳

(۲) مرزا صاحب لکھتے ہیں کتاب کی دفعہ ان صاحبوں کے نام جنہوں نے قیمت پیشگی بھیجی ہے اور کتاب کی خریداری سے اعانت فرمائی بوجہ عدم گنجائش لکھے نہیں گئے۔ حصہ چہارم میں جو مصلحت ہوگی۔ کیا جائے گا۔ دیکھو اعلام حصہ سوم صد ۳ براہین احمدیہ مصلحت یہ ہوئی کہ جواب دیدیا۔

(۳) ہم اور ہماری کتاب۔ ابتدا میں جب کتاب کی تالیف کی گئی تھی۔ اس وقت اور صورت تھی اس کتاب کی خریداری کی مدد میں غریب لوگ ہیں اگر حضرت احدیت کا ارادہ ہوا تو کسی مقتدر کا دل بھی اس کام کے انجام دینے کے لئے کھول دے۔ ملخصاً براہین احمدیہ حصہ چہارم کا صفحہ آخیرہ

(۴) اب سلسلہ تالیف کتاب بوجہ الہامات دوسرا رنگ پکڑ گیا ہے اب ہماری طرف سے کوئی ایسی شرط نہیں کہ کتاب براہین احمدیہ تین سو جزو تک ضرور پہنچے۔ ملخصاً صفحہ ابتدائی سرچشمہ آریہ غور فرمایئے بجائے تین سو جزو کے صرف پینتیس جزو پر ختم کر کے فارغ ہو گئے۔

(۵) مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ رسالہ سراج منیر جو دو سو روپیہ کی لاگت سے چھپے گا درخواستیں آنے پر چھپنا شروع ہو جائے گا قیمت اس کی ایک روپیہ ہوگی بلفظہ ٹائیٹل پیج صفحہ دوم کتاب سراج منیر صرف ۷۶ صفحہ کا لکھ کر شائع کرا دیا جو شائد ڈھائی آنہ کی لاگت کا بھی نہیں۔

(۶) مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ قادیان کے لوگ یزیدی ہیں۔ سخت دشمن ہیں یہاں سے ہجرت کروں گا۔ تحفہ حق کا صفحہ (ح) دیکھو مگر وعدہ کے باوجود ہجرت نہیں کی۔

(۷) مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ یہ نادان لوگ مولوی کہتے ہیں کہ ابن مسعود کی حدیث سے مباہلہ کرنا جائز ہے سو یہ ابن مسعود کی غلطی ہے وہ نبی نہ تھا۔ مباہلہ جائز نہیں۔ ملخصاً ازالہ اوہام صفحہ ۵۹۶-۲۳۷ آئینہ کمالات صفحہ ۲۵۶

(۸) مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ فیصلہ کر لیا گیا ہے کہ میں نے اشتہار دے دیا ہے کہ اس کے بعد جو میرے ساتھ مباہلہ نہ کرے وہ خدا کی لعنت فرشتوں اور تمام صلحا کی لعنت کے نیچے ہے بلفظہ ملتقطاً ضمیمہ نمبر ۳ آتھم

صفحہ ۱۹ سنہ ۱۸۹۷ء

(۹) مرزا صاحب کی آخری وصیت لکھتے ہیں کہ اے میرے دوستو میری آخری وصیت کو سنو کہ عیسائیوں کے ساتھ بحث کرنے کا پہلو بدل دو اور مسیح کی موت کے سوا اور کوئی بحث نہ کرو۔ ملخصاً ازالہ اوہام صد ۵۶۰-۵۶۱ ۱۸۹۱ء

لیکن اس کے خلاف سنہ ۱۸۹۳ء کو مسٹر عبد اللہ آتھم مرتد عیسائی کے ساتھ امرتسر میں خود پندرہ روز تک بحث کرتے رہے

(۱۰) مولوی اسمٰعیل صاحب علی گڑھی سے مرزا صاحب نے وعدہ کیا کہ میں کل جمعہ کو مسجد میں وعظ کروں گا۔ جب دن چڑھا تو مرزا جی نے وعظ کرنے سے انکار کر دیا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ وعظ نہ کرنا۔ دیکھو مرزا جی کی الہامی کتاب فتح اسلام صد ۲۰

(۱۲) مرزا جی نے اشتہار دیا کہ رسالہ اربعین چالیس رسائل لکھ کر شائع کروں گا مگر صرف چار نمبر تک لکھ کر کہہ دیا چار کو چالیس سمجھ لینا۔ ملخصاً دیکھو اربعین ۴

(۱۳) مولوی غلام دستگیر علیہ الرحمۃ کے ساتھ مباہلہ کرنے کا تحریری وعدہ کیا حضرت مولانا صاحب پندرہ روز تک اپنے بچوں کے ساتھ لاہور میں تشریف فرما رہے مگر مرزا صاحب حسب وعدہ اپنے گھر سے باہر نہ نکلے۔ دیکھو تحریرات مطبوعہ۔

(۱۴) حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے ساتھ مباہلہ اور مباحثہ کرنے کی تاریخ اور مقام لاہور مقرر کیا۔ مگر افسوس مرزا صاحب نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا اور حضرت پیر صاحب موصوف کئی روز تک لاہور میں موجود رہ کر مرزا جی کو بلاتے رہے۔ مگر مرزا صاحب دم بخود ہو گئے حاضر نہ ہوئے آخر کو لکھ دیا کہ پیر صاحب کے ساتھ سرحدی لوگ تھے۔ ملخصاً پیر مہر علی شاہ صاحب کے ساتھ آخری حیلہ صد ۲ ۲۸ اگست سنہ ۱۹۰۰ء

(۱۵) مرزا صاحب نے اپنے رسالے اربعین ۳ میں محمد یوسف صاحب ضلعدار کے نام اشتہار دیا کہ میں پانچسو روپیہ انعام اس شخص کو دوں گا جو یہ ثابت کرے کہ کوئی مفتری علی اللہ ۲۳ سال سے زیادہ دنیا میں زندہ رہا ہو۔ اس کے جواب میں ضلعدار صاحب نے ایک رسالہ قطع الوتین لکھ کر مفتری علی اللہ کے لوگوں کی فہرست نام بنام لکھکر شائع کر دی جو ۲۳ سال سے زیادہ زندہ رہے اور مرزا صاحب اس کو دیکھکر دم بخود ہو گئے اور مبلغ پانسو روپیہ دینے کا وعدہ پورا نہ کیا۔ ملاحظہ فرمایئے یہ صرف پندرہ وعدہ خلافیاں منجملہ دیگر کثرت سے وعدہ خلافیوں کے درج کی گئی ہیں۔ جو کافی سے زیادہ ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یا ایہا

قربانی گائے سے احتراز و رواداری کی تلقین

شاہ بابر کا شہزادہ ہمایوں کے نام فرمان

اے لڑکے ہندوستان کی سلطنت میں مختلف مذہبوں کے لوگ آباد ہیں۔ خدا کی تعریف ہے کہ اس نے تجھے ایسی سلطنت کی بادشاہی بخشی۔ لازم ہے کہ دل کو تعصب سے پاک کر کے ہر مذہب کی موافقت میں سلوک کیا جائے۔ خاص کر گائے کی قربانی سے پرہیز کر کہ اس سے تو ہندوستانیوں کے دلوں پر قبضہ پا جائیگا اور اس ملک کی رعایا تیری بادشاہی سے وابستہ ہو جائیگی اور ہر اس قوم کی عبادت گاہوں اور مندروں کو برباد نہ کر جو تیری حکومت میں بستی رہے۔ ایسے انصاف سے کام کر کہ بادشاہ رعایا سے اور رعایا بادشاہ سے آسودہ رہیں۔ اسلام کا طریقہ احسان کی تلوار سے فتح کرنا ہے نہ کہ ظلم کی تلوار سے شیعہ اور سنیوں کے جھگڑوں سے کبھی چشم پوشی کر اور اگرچہ صفت اسلام موجود ہے مگر مختلف دلوں کی رعایا کو اس طرح ملا جیسے چار عنصر (ترکیب) ہوتے ہیں تاکہ سلطنت کا جسم مختلف مرضوں سے محفوظ رہے اور حضرت تیمور کا کارنامہ پیش نظر رکھنا چاہئے تاکہ سلطنت کے کام خوش اسلوبی سے ہوں۔

ذیل میں اصل عبارت بزبان فارسی درج کی جاتی ہے

ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ بہادر غازی۔ وصیت نامہ مخفی ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ غازی بہ شہزادہ نصیر الدین محمد ہمایوں طول اللہ عمرہ بہ استحکام سلطنت نوشتہ شد۔

اے فرزند مملکت ہندوستان از مذاہب مختلف معمور است۔ محمد عبد اللہ کہ حق سبحانہ تعالیٰ بادشاہی آں بہ تو مبارک فرمودہ باید کہ تعصب مذہبی را از لوح دل پاک نمودہ موافق ہر ملت معدلت کن خصوصاً از قربانی گاؤ پرہیز کہ تسخیر قلوب ہندوستان است و رعیت ایں ولایت بہ احسانیت بادشاہی وابستہ شود در مناہر و معبودگاہ ہر قومے کہ زیر فرمان بادشاہی است خراب مکن۔ چناں عدل گستری اختیار کن کہ شاہ از رعیت و رعیت از بادشاہ آسودہ شود طریق اسلام از تیغ احسان بہتر است نہ از تیغ ظلم۔ از مناقشات اہل سنت و شیعہ چشم پوشی کن دالا صفت اسلام موجود است و رعیت مختلف القلوب را بہ حکم اربعہ و عناصر قائم کن کہ جسم سلطنت از امراض متعلقہ ایمن باشد و کارنامہ حضرت تیمور صاحبقران پیش نظر باید داشت کہ بدامور جہانبانی پختہ شود

وما علینا الا البلاغ

یکم جمادی الاول سنہ ۹۳۴ ہجری

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کے بارہ میں ہمیں سی رائے کی رائے

میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا۔ تمام دوائیاں اعلیٰ پیمانہ پر آیورویدک طریقوں پر بنائی جاتی ہیں اور دوائیوں کو دن بدن ہندوستان کے ہر صوبہ میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان سے باہر بھی مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔
اوگیش چندر گھوش آیورویدک
شاستری سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ بنگال

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اسلامی دنیا کی سیر

کون حق پر ہے؟

...دریافت کرتے ہیں احمدی فرقہ کے دونو ... میں سے کون گروہ حق پر ہے؟ قادیانی ... یا ...؟ ہمارے نزدیک دونوں حق و صواب پر ... البتہ قادیانی گروہ اپنے غلو میں بہت ... چلا گیا ہے کہ اسلام کے بنیادی ... سے نزل ہو گئے ہیں۔ مثلاً اس کا یہ اعتقاد ... ایمان و نجات کے لئے اسلام کے معلوم و مسلم ... کافی نہیں مرزا صاحب قادیانی پر ایمان ... ضروری ہے لیکن لاہوری گروہ کو اس غلو سے ... ہے۔ وہ نہ تو مرزا صاحب کی نبوت کا اقرار ... ہے نہ ایمان کی شرائط میں کسی نئی شرط ... اضافہ کرتا ہے۔ اسے جو کچھ ٹھوکر لگی ہے اس ... اعتقاد میں لگی ہے جو اس نے مرزا صاحب ... پیدا کر لیا ہے۔" (ابوالکلام آزاد)

("پیغام صلح" ۲۷ جولائی ۱۹۳۶ء)

... کی دکان سے ٹانک وائن کی فرمائش

... حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس وقت ... بار کو بھیجا جاتا ہے آپ اشیائے خوردنی ... خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی ... کی دکان سے خرید دیں۔ مگر ٹانک وائن ... اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے والسلام ... غلام احمد عفی عنہ)

... ٹانک وائن کی حقیقت ای پلومر ... کی دکان اور چند دیگر مقامی ڈاکٹروں سے ... کرنے پر معلوم ہوا کہ ٹانک وائن ایک ... طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ... عموماً امساک کے لئے استعمال کیا ... ہے یہ شراب ولایت سے بند بوتلوں ... آتی ہے اور اس کی قیمت ساڑھے پانچ روپیہ ... ساڑھے سات روپیہ تک ہوتی ہے۔"

("زمیندار" ۲ راگست ۱۹۳۶ء)

مرزا صاحب کیا تھے؟

... یعنی ایک انسان تھے نہ علم کامل نہ عقل ... دماغ بوجہ مرض امراق۔ دل و گردہ ... ضعف مرض ہسٹریا۔ ذیابیطیس وغیرہ ... سب کے سب قابل اصلاح تھے۔ دن میں سو ... دفعہ پیشاب آتا تھا۔ عمر کا اکثر حصہ دورہ ... کے باعث مصائب و آلام میں بسر ہوا ... کے مولوی عبدالکریم سیالکوٹی امام الصلوٰۃ ... ہے کہ جب ... امام ہوتے وہی سر درد کی شکایت

کے با منت تھے۔

باوجود اس بے نمکی کے آپ کے دعاوی اس قدر بلند بانگ تھے کہ دنیا میں کسی ابن آدم کے اقوال میں اسکی مثال و نظیر تلاش کرنا ہی حماقت ہے مجدد۔ ملہم۔ مثیل مسیح۔ مسیح موعود۔ مجازی ظلی۔ بروزی نبی۔ کرشن گوپال۔ امین الملک۔ جے سنگھ بہادر یہ اور وہ سب کچھ آپ ہی بنتے تھے"

("اہل حدیث" ۷ راگست ۱۹۳۶ء)

مرزا صاحب کے نادر شاہی فرمان

"جب جوش نبوت و زور مرض مراق جس کے ہونے کا خود مرزا صاحب کو اقرار ہے۔ ہوتا تھا اس وقت تو مرزا صاحب گویا تخت مصر کے مالک ہوتے تھے۔ نادر شاہی فرمان ہوا کرتا تھا

(۱) حج میں بھی آدمی یہ التزام کر سکتا ہے کہ اپنے جائے قیام پر نماز پڑھے کسی کے پیچھے نہ پڑھے

فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۲۱ (ص ۲۱)

(۲) جو احمدی ان (منکرین مرزا) کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔ جب تک توبہ نہ کرے اس کے پیچھے (بھی) نماز نہ پڑھو"

("اہل حدیث" ۷ جولائی ۱۹۳۶ء)

مرزا صاحب کے کارنامے

"یہ ناقابل رشک شرف پنجاب کی قسمت میں لکھا تھا کہ اس کی اتحاد پرور خاک سے ایک شخص جس کا نام مرزا غلام احمد ہے اٹھے اور ازراہ غایت شوخ چشمی یہ دعوےٰ کردے کہ نبوت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نہیں ہوئی بلکہ بدستور جاری ہے اور میں اس زمانہ کا نبی ہوں جس پر وحی آتی ہے اور جس کا کلام قرآن کی طرح سے پاک اور لغزشوں سے منزہ ہے اور جو مجھ پر ایمان نہ لائے وہ صحیح معنوں میں مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسی کے ساتھ اس شخص نے کلام اللہ کی آیات کو من مانی تاویلوں اور سوچی سمجھی ہوئی تحریفوں سے کچھ کا کچھ کردیا رسول اللہ کی شریعت غرا کے احکام کو اپنی خرافات واہیہ کا بازیچہ بنا دیا اور امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ میں ایک خوفناک فتنہ پیدا کردیا کہ دنیائے اسلام کے طول و عرض میں شور قیامت بپا ہو گیا اس شخص نے دنیا کے ۷۰ کروڑ مسلمانوں کو جو اس کے ان خرافات لایعنی کے منکر تھے بیک گردش قلم دائرہ اسلام سے خارج کر دیا اور اپنی مٹھی بھر جماعت کو جس کی تعداد اس انوکھے دعوے کے بعد سے کر اس وقت تک کل چھپن ہزار تک پہنچی ہے۔ اسلام کا واحد اجارہ دار قرار دیا"

("زمیندار" ۱۸ راگست ۱۹۳۶ء)

خدا کی طرف سے سلام

"ایک دوست نے عرض کی کہ منافقین نے ہم کو سلام کہنا چھوڑ دیا ہے۔

فرمایا! تم نے ان کے سلام سے کیا حاصل کر لینا ہے۔ سلام تو وہ ہے جو خدا کی طرف سے ہو۔ خدا کا سلام وہ ہے۔ جس نے حضرت ابراہیم کو آگ سے سلامت رکھا۔ جس کو خدا کی طرف سے سلام نہ ہو۔ بندے اس پر ہزار سلام کریں۔ اس کے لئے کسی کام نہیں آ سکتے قرآن شریف میں آیا ہے

سلام قولاً من رب رحیم

ایک دفعہ ہم کو کثرت پیشاب کے باعث بہت تکلیف تھی۔ ہم نے دعا کی۔ الہام ہوا "السلام علیکم" اسی وقت تمام بیماری جاتی رہی۔ سلام وہی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ہو۔ باقی سب رسمی سلام ہیں"

("الحکم" ۲۱-۲۸ جولائی ۱۹۳۶ء)

یو۔پی کے ناخواندہ مہمان

"مسجد شہید گنج لاہور لاہور میں عطاء اللہ شاہ بخاری اور انکی احرار برادری نے مسلمانوں کو سخت نازک وقت میں جو دھوکا دیا اس کا لازمی نتیجہ یہی تھا کہ جماعت احرار کا وقار کم از کم پنجاب میں ختم ہو جائے۔ چنانچہ یہی ہوا کہ عطاء اللہ شاہ بخاری باوجود اوسنی جبہ و دستار کے جو انتہائی کامیاب ٹریڈ مارک تھا آج نواح پنجاب میں اتنا انتبار کھو چکے ہیں کہ کینہ زر تو بڑی چیز ہے۔ خوش عقیدہ مسلمانوں کی گاڑھی کمائی جو پلاؤ اور قورمہ بن کے قعر شکم مبارک میں اونڈیلی جایا کرتی تھی۔ اب خواب وخیال کی حد میں آ گئی ہے۔ پنجاب کے مسلمانوں کی یہ سرد مہری زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں کی جا سکتی تھی۔ ضرورت تھی کہ احرار کی رجحانی حکومت ہندوستان کے کسی اور گوشہ میں منتقل

سلکی فینسی فیملی کٹ پیس بنڈل قیمت بیس پونڈ ۔/35 روپیہ

دل کی پیاس آنکھ کا نشہ حسن کی بہار

لو مبارک ہو جس مال کی آپکو عرصہ سے انتظار تھی آ گیا۔ مگر بہت تھوڑا۔ اگر آپ ایسے نادر موقع سے فائیدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو فوراً آرڈر روانہ کر دیں۔ ان چیزوں کی جس قدر مانگ ہے وہ ہر ایک دوکاندار اچھی طرح جانتا ہے D- K سلکی فینسی فیملی کس بنڈل وزن 20 پونڈ قیمت ۔/35 روپیہ اس بنڈل میں تمام کٹ پیس زنانہ ہوگا۔ اور تمام کا تمام فینسی اور بالکل صاف بغیر کسی داغ وغیرہ کے یعنی دل کی پیاس۔ آنکھ کا نشہ۔ حسن کی بہار۔ مورکین پھولدار فنسی کوالٹی۔ کریپ فنسی کوالٹی پھولدار چارجٹ پھولدار فنسی۔ بوسکی پٹہ دار فنسی ٹکڑے دو گز سے چھ گز تک تمام کے تمام بالکل صاف تھانوں جیسا مال قیمت 20 پونڈ ۔/35 روپیہ D- K سلکی فینسی فیملی کس بنڈل 40 پونڈ قیمت ۔/68 روپیہ D- K فیملی کس بنڈل 60 پونڈ قیمت ۔/100 روپیہ D- K فیملی کس بنڈل 80 پونڈ قیمت ۔/130 روپیہ (نوٹ ضروری) ان تمام بنڈلوں میں مال مطابق اوپر والے بنڈل کے ہوگا۔ صرف وزن اور قیمت میں فرق ہے۔

خاص رعایت

آرڈر کے ہمراہ ¼ چوتھائی قیمت پیشگی آنی بالکل ضروری ہے۔ بغیر پیشگی کے مال ہرگز روانہ نہیں ہوگا۔ 40 پونڈ 60 پونڈ 80 پونڈ ان تینوں بنڈلوں کا کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ رجسٹری مزدوری خرچ معاف ہوگا۔ نوٹ خاص کمی قیمت کیواسطے خطوط کتابت کرنا بالکل فضول ہوگا۔ کمی ایک پائی کی بھی کسی بنڈل میں نہیں ہوگی۔ اور نہ ایسے خطوط کا جواب دیا جاوے گا ہم نے پہلے ہی بالکل ٹھوک نرخ لگائے ہیں مال بکسوں میں ہوگا۔ بکس کا پیکنگ علیحدہ ہوگا۔ یعنی وزن کٹ پیس کے علاوہ ہوگا۔

مینیجر ڈی۔ کے کٹ پیس سٹور ۱ کراچی کیمپ

بقیہ صفحہ ۱۱

وہ نمائش میں دھرم کے جگیاسو بھی نہیں ہیں اس لیئے وہ دھرم کو گرہن کس پرکار کریں ان کے علاوہ اس وقت آریہ سماج کے اتسو پورے کرنے کے نیرم اپدیشک گھومتے رہتے ہیں ان کو پرچار کرنے کا موقعہ کم ملتا ہے اور اپدیشک اور بھجنیک دیسے دھرم پریمی نہیں ہیں جیسے کہ پہلے تھے اور اپدیشکوں کو آجیوکا کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لینا پڑتا ہے اور بدقسمتی سے وہ ماہانہ مقرر ہے اس لئے لوگ اگر کوئی لہانہ نہ بھی ملے تو یہ تو کہہ ہی دیتے ہیں کہ یہ تو روپیہ کے لئے پھر رہے ہیں۔ یہ جو کچھ کہتے ہیں یہ اس بات کے لئے ہی نوکر ہیں۔ یہ سنتبدھ اپدیشک کی ساری محنت پر پانی پھیر دیتے ہیں۔ جو کچھ مقرر کر کے نہیں لیتا۔ چاہے اس سے بھی زیادہ لے۔ لیکن اس کو کوئی نوکر نہیں کہہ سکتا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ مجھے ایک بار ایک آریہ سماجی نے کہا تھا۔ سوامی جی۔ کئی سنیاسی تو آریہ سماج کو اپدیشکوں سے بھی مہنگے پڑتے ہیں۔ اس نے ایک دو کے نام بھی بتا دئے مجھے میں نے تو اسے یہی جواب دیا تھا یہ آریہ سماجیوں کی اپنی بھول ہے اگر یہ ٹھیک ٹھیک کام کریں تو کبھی سنیاسی مہنگے نہ ہو کر سستے ہو جائیں۔ کیونکہ کئی آریہ سماجی اسی ضرب المثل کو مانتے ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ بنئے کی کمائی مکان یا بیاہ نے کھائی۔ وہ اپنے اتسو پر فضول خرچی کرتے ہیں اس لئے کسی کسی کو دھن لینے کی اس سے ترغیب ہو جاتی ہے۔

اس پرکار اس وقت میں ہم ان کام کرنے والوں کو دیکھتے ہیں اس کے آگے وہ زمانہ شروع ہوتا ہے۔ اس وقت آریہ سماج میں او تینک کام کرنے والے بالکل کم ہو جاتے ہیں اور وتینک ہی کام کرنے والے رہ جاتے ہیں۔ اس زمانے پر میں اگلے لیکھ میں لکھوں گا امید ہے پاٹھک اس کی انتظار کرنے کی کرپا کریں گے۔

بقیہ مضمون ہلیدا کا بلیدان صفحہ ۱۲

پورن نشچے کر چکا تھا۔ اطالوی سینا بڑھتی چلی آ رہی تھی۔ یہاں تک کہ وہ بالکل ہی نزدیک آ پہنچی۔ کنتو گیٹو کے منہ سے آکرمن کرنے کی آگیا نہیں نکلی۔ آگیا دیتا کون؟ نکٹ بھوشیہ میں ہی راس بننے کی دھن میں مگن ہونے والے کو یدھ کی کیا چنتا؟ سوتنترتا کی رکشا کے لئے اَنمت سینک چکت تھے۔ ہاتھ مل رہے تھے۔ کیا ہاتھ میں ہتھیار رہتے کائروں کی طرح شتروں کے پرہار سہتے پڑیں گے؟ سینکوں کو دوسری اور اتسا ہت کرتی ہوئی ہلیدا کوا پنے پتی کے اس بھاؤ کی سوچنا ملی۔ تب وہ بھی آشچریہ میں ڈوب گئی۔ کنتو وہ بھی دیر آنگنا تھی۔ نشچے دوڑ کر وہ اپنی کندرا میں پہنچی۔ دیکھا اس کا پتی ۱۰۰ کھیلروں کو پرکھنے میں ویست ہے۔

"یہ کیا؟ کیا کتوں کی موت مرنا چاہتے ہو؟ اطالوی سینائیں آ پہنچی ہیں اور تم نے اب تک آکرمن کرنے کی آگیا نہیں دی!"

نہیں پریے۔ اب یدھ نہیں کرنا پڑیگا۔ اطالوی لوگ بڑے سجھیہ ہیں۔ وہ ہمیں تمہیں مالا مال کر دیں گے۔ یہ دیکھو۔ گیٹو نے ایک لو قوتیا پورن درشٹی اس چاندی کے ڈھیر کی اور ڈالی۔

"آج تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ جان پڑتا ہے تمہاری بدھی کچھ نشٹ ہو گئی ہے!"

"ہلیدا تم ان باتوں کو کیا جانو؟ سمراٹ سوم تو لڑنے آئے نہیں اور ہمارا خون......"

ہلیدا ایک چھن میں سب کچھ سمجھ گئی۔ کرودھ سے تھر تھر کانپتی ہوئی چلا کر بولی، تب کیا تم یدھ نہیں کرو گے؟"

"ایسے یدھ میں لابھ کیا؟ جہاں وجے اسمبھو ہے؟"

ہلیدا کے نیتروں سے آگ برسنے لگی۔ ناگن سی تڑپ کر اس نے کمر سے پستول نکال لیا دھائیں دھائیں دو فائر ہوئے اور گیٹو کا شریر وہیں کھیلروں کے ڈھیر پر گر کر چھٹپٹانے لگا۔

"نیچ۔ دلیش دروہی۔ وشواس گھاتک"

بڑبڑاتی ہوئی ہلیدا باہر نکل آئی۔ اس نے دیکھا اطالوی بہت نزدیک آ گئے ہیں۔ اچ سور سے پکار کر اس نے دلیش کے نام پر اپنے ہت بدھی سینکوں کو یدھ کرنے کے لئے آدیش کیا پلک مارتے ہی دیر ایبے سینیوں کی پیاسی سنگینیں لپک لپک کر شتروں کا لہو چاٹنے لگیں۔ دلیش سمراٹ اور اپنی سینا نایکوں کی آن پر انہوں نے اپنے پرانوں کی بازی لگا دی۔ پرنتو ہائے! اب کیا ہوتا تھا؟ گیٹو کی سوارتھ اندھتا کے کارن ٹڈی دل کی طرح امڑی ہوئی اطالوی سینا ایبے سینیوں کے ویوہ کے اندر کبھی کی پہنچ چکی تھی ہلیدا نے بھی دیکھا۔ سب کچھ سماپت ہو گیا ہے کرال کالی کا روپ دھارن کر وہ بھی اسی وکرال یدھ اگنی میں کود پڑی۔ سینکڑوں سفید لاشوں کے ڈھیر لگ گئے۔ کنتو ایبے سینیوں کے بھاگیہ نکشتر کا است ہونا آرمبھ ہو چکا تھا۔ جب سوتنتری اور دیش بھگت گئی تو ایک دو مہرت کے شتر و ہیں۔

لفٹنٹ ہلیدا کے ہردے میں گولی لگی اور وہ گر پڑی۔ ایبے سینیوں میں ہل چل مچ گئی۔ گھائل سنگھنی کی یہ اوستھا تھا۔ وہ تڑپ کر اٹھ بیٹھی اور چلا کر بولی۔ میں استری ہو کر دلیش کے لئے مر رہی ہوں۔ تم تو مرد ہو۔ کٹ جانا کنتو پیر پیچھے نہ ہٹے۔ اتیا چاری جان جائیں ہمیں ہمارا دلیش کتنا پیارا ہے؟"

رن بھومی نے دیکھا ایک گھائل استری کے شبدوں میں کیسا جادو بھرا تھا۔ بھوکے بھیڑیوں کے سمان خون سے لت پت ملی سنگینیں تانکر ایبے سینین دوبارہ شتروں پر برس پڑے ہلیدا پھر وہیں گر کر بڑبڑانے لگی۔

چلو اچھا ہوا میرے ہردیہ میں گولی لگی۔ دلیش دروہی گیٹو۔ تمہیں میں نے اسی ہردیہ میں بڑے پیار سے رکھا تھا۔

گھاؤ سے خون کا تیز فوارہ چھوٹ رہا۔ ہلیدا کچھ چھنوں میں ٹھنڈی ہو گئی۔ یدھ بھی سماپت ہو گیا۔ دیر ہلیدا دوارا ستا ایبے سینیوں کی ہار ہونے لگی۔ اس ہار کا کارن بھی میں اتہاس چاہے جو کچھ بتلائے۔ کنتو ایبے سینیا ۱۰۰۰ کھیلر اور گیٹو کے دلیش دروہ پر سدیو خون کے آنسو بہاتی رہیگی اور ہلیدا کا بلیدان؟ آہ۔ سمجھو ہے وہ کال چکر کی مندگتی میں دھیرے دھیرے چپ چاپ وسمرت ہو جائے۔

بقیہ مضمون سودرشن چکر صفحہ ۹

ہے کوئی اس کا ثبوت؟ ہم پیر صاحب کی امارت اور شہید گنج کے سلسلہ میں کی گئی خدمات کی قسم کھا کر اعلان حق کرتے ہیں کہ:۔

یہ مکتوب جعلی اور شر انگیز ہے اور پیر صاحب کو بدنام کرنے کے لئے شائع کیا گیا ہے۔ اس لئے ہماری تجویز ہے چونکہ امیر صاحب جو ملت کے سابقہ امیر ہیں کی اس مکتوب کی اشاعت سے ہتک ہوتی ہے۔ اس لئے اسکی مناسب سزا دینے کے لئے ایک جلسہ "مسجد شہید گنج" میں قیامت کے روز پیر صاحب کی صدارت میں کیا جائے اور احمدیوں کو جنت سے محروم اور خارج از اسلام قرار دینے کے لئے ایک ریزولیوشن پاس کیا جائے جس کی ایک ایک نقل اللہ میاں اور اس کے رسول

ہم آپکو پرکاش میں لانا چاہتے ہیں

اور بتلانا چاہتے ہیں کہ مقویات سرتاج عالم آتشک نگرہ گولیاں آپ کو قبض۔ بدہضمی خون اور منی کی خرابی و کمی۔ جریان۔ احتلام سرعت انزال۔ رقت منی وغیرہ شکایتوں سے بآسانی نجات دلا دیں گی صرف ایک دفعہ آزما دیں تو

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایکروپیہ ۵ ڈبیاں چار روپیہ۔

آتشک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

بواسیر کی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد۔ کھجلی۔ خون کا زائل ہونا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے قیمت ۱/ محصول ۸/

کیلاش انجن (رجسٹرڈ)

یہ بے نظیر سرمہ محافظ چشم، جملہ امراض چشم کو دور کرنے میں جادو کا اثر رکھتا ہے تین ہفتہ کے باقاعدہ استعمال سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا نئی بصارت آگئی۔ قیمت فی شیشی فی تولہ ۱۲/ محصول ۸/ کل ۱/۸/- تین شیشی معہ محصول دو روپیہ بارہ آنہ

منیجر کیلاش فارمیسی فتح گڑھ پنجتور ضلع فیروزپور (پنجاب)

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں میں جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے جسے سیلان الرحم یعنی لیوکوریا کہتے ہیں میرے پاس اسکی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی "سنیاسی کایا پلٹ" موجود ہے جس سے بیشمار دکھی بہنیں لابھ اٹھا چکی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ "سنیاسی اکسیر" ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا جادو نما اور آخری علاج جن کی چند خوراک ہی ان نامراد امراض کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ جہاں ہر قسم کے علاج اور انجکشن بھی فیل ہو چکے ہیں۔ وہاں یہ کامیاب ثابت ہو چکی ہیں ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں قیمت اکسیر آتشک ۸/ ڈھائی روپیہ اکسیر سوزاک ۱۲/

بابو روی نندن اوورسیر
ہوارہ براستہ مورنڈہ ضلع انبالہ

ور کی ضرورت

انگریزی مڈل پاس نارمل ٹرینڈ ۵ چکتا ۱۹ سالہ سند یافتہ ایک کھتری کنیا کے لئے ایک ۲۰ برس ور کی ضرورت ہے جو چکتا یا سنگ کا کام کرتا ہو یا سمپادک ہو۔ گوروکل کے سناتک کو ترجیح دی جائیگی۔ جات پات کا کوئی بندھن نہیں۔

خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں

ڈاکٹر چندو لال پرانا بازار لدھیانہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ساتواں سالانہ جلسہ آریہ کمار سبھا ابوہر

آریہ کمار سبھا ابوہر کا ساتواں سالانہ جلسہ مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ ستمبر ۱۹۳۶ء مطابق ۲۷-۲۸ بھادوں ۱۹۹۳ کو ہونا قرار پایا ہے جس میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے وِدوان پنڈتوں اور بھجنیک کے علاوہ پنڈت رام چندر جی دہلوی بھی آئیں گے۔

سیوک ننگن لال منتری آریہ کمار سبھا ابوہر

آریہ سماج بیکانیر کا پرستاو

آریہ سماج بیکانیر نے اپنی ۱۹ جولائی ۱۹۳۶ء کی جنرل میٹنگ دوارا رائے بہادر ایم ایس راجا ایم۔ ایل۔ اے الہ آباد کے Civil Disabilities سمبندھی بل کا ہر دیہ سے سمرتھن کرتی ہے اور سرکار سے پرارتھنا ہے کہ وہ اس بل کو پاس کرنے کی اوشیہ کرپا کر اگر بیتا کرے۔ (رام چندر منتری)

آریہ سماج میرپور ریاست جموں کے سماچار

ستیارتھ پرکاش سنگ اور روزانہ ہون کا سلسلہ بدستور جاری ہے ستیارتھ سنگ بارونق ہوتے ہیں۔ آریہ پرش اور دیویاں کافی سنکھیا میں شامل ہوتی ہیں۔

تیوہار رکھشا بندھن نہایت شان سے منایا گیا ہون کے پشچات آریہ پرشوں تتھا آریہ دیویوں نے نئے یگیوپویت دھارن کئے۔ اس کے پشچات بھجن ہو کر شری مہاشہ جگت رام منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ نے پرارتھنا کرائی۔ تت پشچات راقم نے تیوہار کی فضیلت پر اظہار خیالات کیا اس کے پشچات پرکاش ہے شری پوجیہ سوامی سوتنترا نند جی مہاراج کا مہا پراکرم منوہر لیکھ پڑھ کر سنایا گیا پھر بھجن اور آرتی ہو کر موہن بھوگ تقسیم کیا گیا۔ حاضری نہایت سنتوش جنک تھی

گرام پرچار۔ شری پنڈت امرناتھ جی نہایت لگن اور پریم سے گرام پرچار کا کام کر رہے ہیں۔ پچھلے ستاہ آپ نے پہالا، مل، کھنگال، پنجنی، ترک وغیرہ میں آ دی مختلف مواضعات میں پرچار کیا۔ یہ پکا گرام پرچار کا ڈھنگ اتی اتم اور قابل تعریف ہے

نیوک کرپا چند وکیل پردھان آریہ سماج میرپور

آریہ سماج ظفروال کے سماچار

اتوار ۲ اگست کو ہفتہ واری اجلاس میں مندرجہ

ساماجک سماچار

ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

(۱) یہ آریہ سماج راؤ بہادر ایم سی راجہ کے اچھوت ادھار بل کا بڑے زور سے سمرتھن کرتا ہے اور گورنمنٹ سے اور اسمبلی کے ممبروں سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ اس بل کو اسمبلی کے آگامی اجلاس میں پاس کر کے ہمارے دھنیہ واد کے پاتر بنیں۔

اس کی ایک نقل مسٹر اسکو ہتھ ہوم سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب و اخبارات کو بھیجی جائیں

(۲) یہ سماج لالہ ٹھاکر داس جی رئیس سے ان کے عزیز بیٹر مہاشہ ترلوک ناتھ بی اے وکیل کی اکال مرتیو پر ہاردک کھید پرگٹ کرتا اور پرماتما سے مرحوم کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کرتا ہے اور اکت لالہ جی وان کے سمبندھیوں سے ہمدردی کرتا ہے۔ اس پرستاو کی ایک نقل لالہ جی کو بھیجی جانی چاہئے۔

رکشا بندھن۔ ۸/۴ کو یہ تہوار آریہ سماج مندر میں بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ پہلے بڑے ودھی انوسار یگیہ کیا گیا۔ مہاشہ ہنس راج جی کے دو بھجن ہونے کے بعد منتری جی نے رو وید منتروں کی سندر ویا کھیا کی پھر اس موقعہ کا بھجن ہو کر ماسٹر گردھاری لعل جی نے پرکاش سے انتم راکھی کی کہانی سنائی اور آریہ ویر کا لیڈر نگر ریڈیکل بنگت بندھن کا سندیش سنایا جس کا پربھاؤ خوب پڑا۔ انت میں سبھا کے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ آریہ تی و ویدک دھرم کے نعروں کے درمیان کارروائی سمایت ہوئی۔ ۱۴، ۱۵ بھائیوں نے یگیہ سے پہلے یگیوپویت تبدیل کئے۔ حاضری کافی تھی۔

ستاہ بھر سماج مندر میں ہر روز پراتہ کال ہون یگیہ، سندھیا اور ایک منتر کی ویا کھیا ہوا کرے گی۔

ویدک گردھاری لعل منتری آریہ سماج ظفروال

آریہ سماج لودھیانہ کے سماچار

(۱) مورخہ ۲۷-۲۸ جولائی کو موضع بینلوں تحصیل سمرالہ ضلع لدھیانہ میں پنڈت ماتھر شرما جی دونوں دن پرچار کیا۔ پنڈت رام ناتھ جی نے پرچار کرنے میں سہائتا دی اور اتساہ سے کام کیا

(۲) ۳۱ جولائی کو مہاشہ ملکھی رام ڈاکوٹ کی کنیا تارا دیوی کا ووا ہ سنسکار پنڈت پرسرام جی شاستری نے ویدک ریتی انوسار کرایا۔ مبلغ چار روپیہ دونو پکشوں کی طرف سے دان ملا۔

(۳) ۲ اگست کو مہاشہ بابو رام جی سود کے نئے مکان متصل کچہری کا پرویش سنسکار پنڈت وشنو دت جی نے کروایا پانچ روپے دان ملا

(۴) ۳ اگست کو پراتہ کال آریہ سماج مندر میں شراونی اپاکرم پرو منایا گیا یگیہ اور پرارتھنا کے بعد آریہ بھائیوں نے یگیوپویت بدلے۔ پنڈت وشنو مترنے شراونی پرو پر ویا کھیان دیا۔

(۵) دیانند گوشالہ لدھیانہ کے کچھ شدھ ہوئے آریہ بھائی سول لائن کی ایک فیکٹری میں کام کرتے ہیں۔ آس پاس کی کوٹھیوں کے رہنے والے ان کو اپنے کنوؤں پر جل بھرنے نہ دیتے تھے مورخہ ۸/۴ کو پراتہ کال وہاں ایک کوٹھی کے احاطہ میں یگیہ کیا گیا۔ ہمارے کئی بھائیوں نے یگیہ میں شامل ہونے والے بھائیوں کا موہن بھوگ اور جل پان سے ستکار کیا۔ ان کو وہاں کنوؤں پر چڑھایا گیا۔ لالہ منگل سین جی آنند اور لالہ شانتی سروپ جی نے اس کاریہ میں وشیش بھاگ لیا۔

بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ

گورداسپور میں پنڈت چموپتی جی کی کتھا

آریہ سماج کے وارشک اتسو ہوتے ہیں اور ضرور ہونے چاہئیں۔ ان سے آریہ سماج کی زندگی کا ثبوت ملتا ہے۔ مگر ایسے جلسوں پر مہاتماؤں اور ودوانوں کے ایک ایک یا دو دو ویا کھیان جنتا کی دھرم پیاس نہیں بجھا سکتے۔ اسی لئے تو گورداسپور کی جنتا کب سے آگرہ کر رہی تھی کہ کوئی سنیاسی مہاتما اتھوا اچھے کوٹی کے ودوان پنڈت پدھار کر اپنے اپدیشوں کا سلسلہ شروع کریں۔ جس سے دھرم اکچھا پیاسا کو ستیہ اپدیش مل سکے۔ عوام کی اس پربل اچھا کو سارہ ہم کب سے شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا سے آگرہ کر رہے تھے۔ جب پرشری پنڈت چموپتی جی مہاراج ایم اے ہماری پرارتھنا سویکار کر کے ۱۲ جولائی کی صبح ۸ بجے کی گاڑی سے پدھارے۔ سٹیشن پر آریہ سماج کے ادھیکاری ان کے سواگت کے لئے پہنچ گئے تھے۔ جنہوں نے پھولوں کی مالاؤں سے ویدک دھرم کی جے کے نعروں کی گونج میں ان کا سواگت کیا اسی روز سے ہر روز شام کے نو بجے سے ۱۰ بجے تک اور کبھی اس سے زیادہ سمے تک لگاتار انہوں نے نو دن وہ امرت ورشا کی کہ سننے والوں کے دلوں سے یہ خیال حرف غلط کی طرح مٹ گیا کہ آریہ سماج میں روحانی تعلیم کی کمی ہے۔ شری پنڈت جی مہاراج نے اپنی اپدیش مالا کی بھومکا ان شبدوں کے ساتھ شروع کرتے ہوئے کہ تم نے مجھے اپدیش دینے کے لئے اپنے ہاں بلایا ہے۔ پرنتو تمہاری بھومی سوئم مجھے اپدیش دے رہی ہے جہاں مہا ور بندہ بیراگی جیسے شور بیر مہاتما کا استھان ان کے کارنامے یاد دلا کر ہمیں نت اپدیش کر رہا ہے۔ آپ تین دن تک پرمیشور کے پنج نام اوم کی ویاکھیا کرتے رہے اور اوم کے جاپ کی مہا ورنن کرتے ہوئے جاپ کا طریقہ نہایت اعلیٰ ڈھنگ سے بتلایا۔ پھر اگلے دو دن میں اوم کے ساتھ مہا ویاہرتیوں کا جاپ اور باقی دنوں میں گورو منتر گایتری کا جاپ اور سندھیا کے منتروں کی ویا کھیا کرتے ہوئے شروتا گنوں کو ایسے وجد میں لاتے رہے مانو کہ گیان کا سمرودر را رہا تھا اور ان کی اُوجہ بانی دوارا جگت جننی کی گود میں بٹھا کر لوریاں دلا رہے تھے۔ کاش کہ کوئی زود نویس مہاتما جی کی اس اپدیش منجری کو لفظ بہ لفظ قلمبند کرتا جو ایک پستک کے روپ میں چھپوائی جاتی۔ نسندیہ ایسی پستک جگیاسیوں کے لئے ستیہ کا مارگ دکھانے کے لئے لائٹ ہوس کا کام کرتی۔ شری پنڈت جی مہاراج کے اپدیش کا سننے والے سب نر ناریوں کے دلوں پر خاص اثر ہوا ہے اور وہ اپنے جیون میں ڈھالنے کا یتن کرتے نظر آتے ہیں۔ ہر طرف سے شری پنڈت جی کی مہانتا کے گن گان کئے جا رہے ہیں۔ نسندیہ ایسے اپدیشوں کی سارے سنسار کو اشد ضرورت ہے

(لالہ نیتو رداس اپ منتری آریہ سماج گورداسپور)

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر لاہور

۱۰ اگست کو جنم اشٹمی کا تیوہار بڑے اتساہ سے منایا گیا ہون یگیہ کے بعد شری پوجیہ پنڈت وچسپتی جی ایم اے کا پربھاو شالی ویا کھیان ہوا پنڈت جی نے سری کرشن کا جیون اصلی روپ

ہیں بتایا اور انہوں نے بتایا کہ ہم یوگیراج کرشن کو مانتے ہیں ۔ لیکن جو کرشن گوپیوں کے ساتھ رنگ رلیاں مناتا تھا اس کو نہیں مانتے گوپیوں کے ساتھ رنگ رلیاں منانے والا کرشن کوئی اور ہوگا ۔ کارروائی صبح سات بجے سے ایک بجے تک رہی بھجن بھی ہوتے جنتا پر بہت اچھا اثر رہا حاضری کافی تھی استریاں بھی کافی تعداد میں تھیں ایشور کی کرپا سے بھارت نگر سدرشن نگر میں استری سماج قائم ہو گئی ہے اور امید ہے دیویوں میں اچھا پرچار ہوگا اور دیویاں پاکھنڈ کو دور کرنے کا یتن کریں گی ۔

(ڈاکٹر رام دھن منتری آریہ سماج)

ہمیں شدھ کر کے آریہ سماج میں ملا لیا جائے

سیالکوٹ ۔ ۹ اگست ۔ مقامی آریہ سماج کو ۷۰ سائیوں کو شدھ کرنے کے لئے درخواست پہنچی ہے یہ لوگ ضلع سیالکوٹ کے مختلف گاؤں میں آباد ہیں ۔ امید ہے کہ جلدی یہ شبھ کام ہو جاویگا ۔ آریہ سماج کو روپیہ کی بہت ضرورت ہے جو بھائی اس نیک کام میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنا حصہ سیکرٹری آریہ سماج سیالکوٹ کو بھیجدیں ۔

ڈیڑھ سو عیسائی ویدک دھرم میں

ہوشیارپور ۔ ٹھاکر لیشونت سنگھ اور چوہدری بے رام اپدیشک منڈل جو کہ ضلع گوڑ گاؤں میں پرچار کر رہے تھے کی کوششوں سے ۱۵۰ عیسائی جو کہ عرصہ پانچ سال سے صرف پانی کا چھینٹا دینے سے عیسائی بن گئے تھے ویدک دھرم میں شامل کئے گئے ہیں ۔ شدھی کا کام جاری ہے ۔

ضلع کانگڑہ میں شدھی

کانگڑہ ضلع میں پنڈت سنت سنگھ جی کی کوششوں سے ۷۶ مرد وزن ویدک دھرم میں شامل ہوئے

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور میں شدھی

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور میں ۹ اگست بروز اتوار کو مسماۃ عائشہ جو کہ پہلے ہندو تھی کئی کارنوں سے مسلمان ہو گئی تھی کی درخواست پر سپتاہک ست سنگ سے پہلے شدھی کی گئی شدھی پنڈت ایشور انند جی نے کرائی ۔ شدھی کے وقت حاضری کافی تھا ۔ شدھ شدہ عورت کا نام راج وتی رکھا گیا (منوہر لال منتری)

آریہ یتری پاٹھشالہ انبالہ چھاؤنی کا پرتھم وارشک اتسو

آریہ جنتا میں یہ خبر ہرش سے سنی جائے گی کہ ہماری متصدی لال آریہ یتری پاٹھشالہ انبالہ صدر کا سالانہ جلسہ ۱۴-۱۵-۱۶ اگست کو بڑے سماروہ سے منایا جائے گا اور اس سنبھ اوسر پر آریہ سماج کے مشہور اچیہ کوٹی کے تیاگی تپسوی مہاتماؤں نے پدھارنا سویکار کر لیا ہے ۔ ادھشٹاتا پرم تیاگی سنت ستری سوامی سروانند جی مہاراج ۔ ادھیاتم جگت کے مشہور کتھا واچک شتری پوجیہ سوامی کیولانند جی مہاراج سمتا ستری پوجیہ سوامی برہمانند جی مہاراج آگرہ ۔ اس کے علاوہ یوپی کے مشہور ویاکھیان داتا شتری پنڈت بہاری لال جی نے بھی آنا سویکار کر لیا ہے ۔ اس شبھ موقعہ پر اچیہ کوٹی کے بھجن اپدیشک بھی پدھار رہے ہیں ۔ ایسے سنبھ اوسر پر آریہ بھائیوں کو بھاری سے بھاری تعداد میں پدھار نے کا کشٹ اٹھانا چاہئے ۔ کیونکہ ایسے مہاتماؤں کے اپدیش تو دور رہے ۔ ان کے درشن ماتر سے بھی آتما کو شانتی ملتی ہے اس لئے سب بھائیوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے کہ اپنے اشٹ متروں سہت آکر آتما کی پیاس بجھائیں اور ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں ۔

بلاقی داس منیجر متصدی لال آریہ یتری پاٹھشالہ انبالہ چھاؤنی

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کے سماچار

(۱) رپورٹ آریہ سماج مٹھ ٹوانا بابت سال سمت ۱۹۹۲ء از ابتدائے یکم بیساکھ سمت ۱۹۹۲ء لغایت ماہ چیت سمت ۱۹۹۳ء بکرمی تک

(۱) کل آمدنی ۹۔۱۴۔۲۱۷ روپے اور خرچ ۶۔۷۔۱۶۴ بقایا ۳۔۷۔۵۲

(۲) ہفتہ واری ست سنگ باقاعدہ ہوتے رہتے ہیں ۔ سالانہ تہوار ہوئے سنسکار ۹ ہوئے ۔ ہندی ڈے ۔ کوئٹہ ڈے منائے گئے اور فنڈ جمع کر کے سبھا کو بھیجے گئے ۔ پنڈت ہربال جی نے کافی گھروں میں ولیشوا دیو یگیہ کرائے اور جمع شدہ دھن جو تھا آریہ سماج مندرجہ بالا سبھا کو بھیجا گیا ۔

(۳) پنڈت رام دیو جی ۔ پنڈت ہربال جی ۔ پنڈت برت پال جی ۔ پنڈت ارجن دیو جی ۔ مہاشہ بالکرشن و مہر چند جی نے مختلف اوقات میں پرچار کیا ۔

(۴) چناؤ ادھیکاریاں برائے آئندہ سال مندرجہ ذیل ہوا ۔ چودھری روپ چند صاحب ایڈووکیٹ ساکن مٹھ ٹوانا حال مقام لاہور پردھان ۔ ماسٹر ہیرا لال چند اپ پردھان ۔ ڈاکٹر اوم پرکاش منتری ۔ مہاشہ موہن لال اپ منتری ۔ پربندھ کرتا پاٹھشالہ لالہ کنور نرولہ علاوہ ادھیکاریاں ممبر انترنگ سبھا مہاشہ گیان چند دبالو پر بھدیال تجویز ہوئے ۔

(۵) پیشتر ازیں قریباً دس بارہ سال ہوئے برائے پاٹھشالہ مستقل فنڈ پر وعدہ سودی بصورت عدم ادائیگی تا وقت تک سود موازی ۸ روپے فیصدی ماہواری امداد پاٹھشالہ کو دینے کے ہوئے تھے اور پاٹھشالہ جاری کر دی گئی تھی لیکن بعد میں بوجہ کچھ پارٹی بازی جھگڑا سے پاٹھشالہ مذکور بند کر دی گئی ۔ اب چونکہ جھگڑا ختم ہو گیا ہے اور پاٹھشالہ کو از سر نو جاری کرنا ضروری ہے ۔ اس لئے سابقہ وعدہ جات کا دھن جو کہ برائے پاٹھشالہ اصل وعدہ جات معہ سود از تاریخ وعدہ سے آج تک جس قدر برآمد ہو گی اگر داتی اصحاب ادا کر دیویں تو پاٹھشالہ کو از سر نو جلدی کھولنے کا پربندھ کیا جا سکتا ہے ۔

(۶) بصورت اجرا پاٹھشالہ ایک ادھیاپک جو کہ برہمنے کرس شکھشا سمتی لاہور پرائمری تک پڑھا سکے کی ضرورت ہے ۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاویگی ۔ خط و کتابت دیوان رام کنور نرولہ پربندھ کرتا ویدک یتری پاٹھشالہ مٹھ ٹوانا ضلع شاہ پور سرگودھا کریں ۔

رام کنور نرولہ مٹھ ٹوانا

ہندوؤں سے سہائتا کیلئے اپیل

سات صد سانسی ضلع سیالکوٹ میں اور ۴۰۰ سانسی ریاست جموں میں آریہ سماج میں پرولیش کرنا چاہتے ہیں ان کی درخواستیں آریہ سماج سیالکوٹ کو پہنچ چکی ہیں ۔ عنقریب ان کو شدھ کیا جاویگا ۔ عرصہ دو ماہ کا ہوا آریہ سماج سیالکوٹ نے پانچ صد سانسی شدھ کئے تھے اس پر تقریباً نو صد روپیہ خرچ آیا تھا ۔ اس لئے سب ہندو ماتر سے درخواست ہے کہ اس شبھ کام میں اپنے کرتویہ کا پالن کریں اور آریہ سماج سیالکوٹ کا ہاتھ بٹائیں یہ کیول ایک ضلع کا کام نہیں ہے بلکہ سارے صوبہ کا ہے ۔ آریہ پرتی ندھی سبھا اور دلت ادھار منڈل اپنے پرچارکوں سے سماج کی مدد کر رہے ہیں ۔ لیکن دھن کی بڑی آوشیکتا ہے

سانسیوں کی سمسیائیں ۔ جن بھائیوں کو شدھ کیا جاتا ہے شہر کے لوگ تو فوراً ان کے ساتھ کھان پان شروع کر دیتے ہیں لیکن دیہات میں ابھی اتنی بیداری نہیں ہے ۔ چنانچہ ۸ اگست کو ہمارے پاس رپورٹ آئی کہ موضع کوٹ ڈھینگرا نوالی کے ارد گرد کے ہندو شدھ ہوئے سانسیوں کو اپنے کنوؤں سے پانی بھرنے نہیں دیتے ۔ چنانچہ لالہ چرنداس ۔ لالہ سردار ی لال ویر بھان اور میں ۹ اگست صبح کو بڈیانہ پہنچے وہاں ہندو برادری کا اکٹھ کیا اور ان کو سمجھایا کہ اگر یہی سانسی مسلمان ہو کر پانی بھر سکتے ہیں تو کیوں ہندو ہو کر پانی نہیں بھر سکتے چنانچہ سب بھائیوں نے سانسیوں کی مدد کرنے کا یقین دلایا اور کہہ دیا کہ وہ ان کو پانی بھرنے سے نہیں روکیں گے ۔ پھر ہم موضع لوڑھ چکر میں پہنچے اور برہمنوں اور جاٹوں کا اکٹھ کیا سب بھائیوں نے ہماری باتوں کو نہایت غور سے سنا اور ہمکو اجازت دیدی کہ موضع ڈھینگرانوالی سے سانسی لاکر تمام کنوؤں سے پانی بھروا دیں ۔ پھر ہم سب ڈھینگرانوالی پہنچے سانسی لوگ ہم کو اپنے درمیان پاکر بہت خوش ہوئے ۔ وہ دور کے کنوئیں سے پانی لاکر پیتے تھے ۔ ہم نے ان کو جلدی ایک کنواں ان کے صحن میں لگوا دینے کا وعدہ کیا پھر ہم چند سانسیوں کو اپنے ہمراہ لے کر موضع پورب میں پہنچے اور پورب نواسیوں نے بڑی خوشی سے اپنے کنوؤں پر پانی بھرنے کی ان کو اجازت دیدی ۔

مسلمانوں کی طرف سے مخالفت ۔ بڈیالہ ہرکک برہمنوں کا ایک کنواں ہے جس پر ہندو مسلمان سب مشترکہ پانی بھرتے ہیں ۔ جس وقت اس چاہ پر سانسی پانی بھرنے لگے تو دو تین مسلمانوں نے روک دیا ۔ ہم نے کہہ دیا کہ اگر ہندوؤں کے کنوئیں پر مسلمانوں کو پانی بھرنے کا حق ہے تو یہ لوگ بھی بھر سکتے ہیں ۔ آخر مسلمانوں نے کہہ دیا کہ وہ آئندہ اس چاہ سے پانی ہی نہ بھریں گے اور روٹھ کر چلے گئے ۔ سانسیوں نے چاہ سے پانی نکالا اور ہم سب نے پریم سے پیا اور اس طرح یہ چھوٹی سی یاترا نہایت کامیابی سے سماپت ہوئی ۔ تھوڑے دنوں تک ہم ایک پنڈت موضع پورب چکر روانہ کر دیں گے جو ارد گرد کے مواضعات میں پرچار کیا کریگا ۔ پنڈت رچی رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ان مواضعات میں بہت اچھا کام کر رہے ہیں

(سیٹھ وشیشر ناتھ وکیل)

سوچنا دیانند اینگلو ویدک مڈل سکول آریہ نگر تیوڑی کے لئے ایک انٹرنس پاس اور پرائمری سکول کے لئے ایک ورنیکلر مڈل پاس ٹرینڈ ماسٹر کی ضرورت ہے

م ۔ دھو رام گوتم منیجر آریہ نگر دتیوڑی (ضلع ...)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت

پھلوں کے رس کا داغ

کپڑوں پر اکثر پھلوں کے داغ پڑ جاتے ہیں۔ ایسے داغوں کو صاف کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ پانی میں انڈوں کا رس ملاکر اس میں کپڑے کو ڈبو کر دھو ڈالیں۔

پنسل کے داغ

لکڑی کی بنی ہوئی کسی بھی چیز پر اگر پنسل کے داغ لگے ہوں تو انہیں لیموں سے رگڑ اور کپڑے سے پونچھ کر صاف کر لینا چاہئے۔

ایسڈ کے داغ

ایسڈ کے داغ دور کرنے کے لئے پانی میں نوشادر ملاکر پینچ سے دھو ڈالنا چاہئے

چاندی پر پڑے ہوئے داغ

چاندی کی بنی ہوئی چیزوں یا زیوروں پر کسی طرح کے داغ پڑ جائیں تو انہیں ابالے ہوئے آلوؤں کے پانی سے رگڑ کر دھو ڈالنا چاہئے۔ ایسا کرنے سے داغ صاف ہو جاتے ہیں۔

آئینہ صاف کرنا

اگر منہ دیکھنے کا آئینہ (شیشہ) گندہ ہو گیا ہو تو میتھیلیٹڈ سپرٹ مہین کپڑے میں لگا کر اس کو پونچھ ڈالنا چاہئے۔ ایسا کرنے سے آئینہ بالکل صاف ہو جائے گا۔

کپڑے صاف کرنا

اگر کوئی کپڑا بہت میلا ہو گیا ہو تو اس کو صاف کرنے کے لئے ایک گیلن ڈبے میں اچھی طرح سے صابن گھول کر اس میں دو اونس تارپین کا تیل ملا دیں اور اس پانی میں میلے کپڑے کو ایک گھنٹہ کے لئے بھگو دیں۔ اس کے بعد اس کپڑے کو خوب دھو ڈالیں بس کپڑا خوب صاف ہو جائیگا

گرم یا ریشمی کوٹ، قمیص یا کسی دوسرے لباس کے گلے پر جو میل جم جاتی ہے اس کو صاف کرنے کی سہل ترکیب یہ ہے کہ میل والی جگہ پر نوشادر رگڑ دیں۔

چاقو قینچی کی صفائی

چاقو قینچی وغیرہ کے پھل وغیرہ صاف کرنے ہوں تو ان پر مٹی کا تیل رگڑ کر پھر کھالی سے رگڑ دینا چاہئے

اپنے دیش کی بات

تجارت کی حالت

تجارت کی حالت افسوسناک ہے۔ جتنا مال ہم اپنا بیسوں سالوں سے غیر ملکوں میں بھیجتے چلے آئے ہیں اتنا ہی مال ابھی تک بیچ رہے ہیں۔ کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ بدلیشی مال بے شک ہم پہلے سے زیادہ خریدنے لگے ہیں۔ تیس سال پہلے ہندوستان کی تجارت کینیڈا کی تجارت سے دوگنا تھی اور جاپان کی تجارت سے تین گنا سے بھی زیادہ۔ لیکن آج ہماری تجارت ان دونوں ملکوں کی تجارت سے کم ہو گئی ہے۔ کینیڈا جس کی آبادی ہندوستان کی آبادی کا صرف تین فیصدی ہے۔ ۱۹۲۹ء میں ہندوستان سے تجارت میں ۵ فیصدی آگے تھا۔ حالانکہ جنگ سے پہلے ہندوستان کی تجارت اس ملک سے ۶۳ فیصدی زیادہ رہا کرتی تھی۔ جنگ سے قبل کینیڈا کی تجارت فی کس ۴۴ روپے ہوا کرتی تھی آج ۵۰۷ روپے فی کس ہے۔ جنگ سے پہلے امریکہ کی تجارت فی کس ۱۳۲ روپے تھی آج ۲۷۶ روپے فی کس ہے۔ جنگ سے پہلے ہندوستان کی تجارت ۱۸ روپے فی کس تھی۔ آج بھی ۱۸ ہی ہے

تجارت فی کس

ملک	۱۹۲۹ء	۱۹۳۲-۳۳ء	ملک	۱۹۲۹ء	۱۹۳۲-۳۳ء
انگلینڈ	۵۹۷ روپے	۴۳۲ روپے	فرانس	۲۸۴ روپے	۱۲۷ روپے
امریکہ	۴۲۱ "	۸۴ "	جاپان	۹۰ "	۴۷ "
کنیڈا	۹۲۰ "	۴۳۰ "	ہندوستان	۱۷ "	۷½ "
جرمنی	۲۹۶ "	۱۰۵ "			

انگلینڈ کی تجارت ہندوستان کی نسبت ۴ گنا زیادہ ہے کینیڈا کی ۲۸ گنا۔ جاپان کی ۶ گنا۔ مندرجہ بالا اعداد کی مدد سے ناظرین دوسرے ملکوں کے ساتھ ہندوستان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

ساڑھے پانچ روپیہ کی ۱۳ کتابیں

بالکل مفت لیجئے

آنند مٹھ ۸ر

جیسے دل سے آنند کی صحیح ہردیک شانتی حقیقی سکھ کے متلاشی ہیں اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔ انسان کے جیون کا آدرش دنیا میں آکر کیا کرنا چاہئے۔ کیسے برتنا چاہئے اور کس طرح رہنا چاہئے۔ دکھ و شانتی کیسے مل سکتی ہے اس کا بھید۔ گرہستی کے متعلق ایسی باتیں درج ہیں جو ہر پسند دل کے راز ہیں

پورانڑ بول پرکاش ۱۲ر

پورانوں کی تعداد ۱۸ اٹھارہ جلدوں والا کھنڈن کو دیدو بدھ سدھ کیا ہے سناتن دھرمی سناتنیوں کا پورانوں سے کھنڈن ہم آریہ سماجی سدھلوں کا کھنڈن۔ پورانوں کے رشیوں۔ اوتاروں اور دیوتاؤں کی لیلائیں کھول کر بیان کی ہیں۔ بے نظیر کتاب ہے

کیسے؟

سنئے۔ ددھرمیوں کی طرف سے ہونیوالے آکشیپوں اور حملہ جات کا منہ توڑ جواب دینے والی آریہ سماج کی ایک ماتر پتر کا کھنڈن سیریز ویدک میگزین کے گراہک بن جائیے ڈاک خرچ ارسال ایک صرف تین روپے چندہ اور کتابوں کے لئے کرنا ہوگا۔ یہ رسالہ جنوری ۱۹۳۶ء سے باقاعدہ چھپ رہا ہے اور اس نے ایک ایک نمبر نے مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی ہے آج ہی ساڑھے تین روپیہ منی آرڈر بھیجکر کتابیں مفت لیجئے ساتھ ہی کھنڈن بھی مفت میں لیجئے

پنڈت شنتی جی کی تصانیف

مورتی پوجا کی حقیقت ۴ر

اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴ر

آریہ سماج کیلئے ۴ر

ویدک دھرم کی فضیلت ۴ر

پنڈت شنتی جی کی تصانیف

اونکار ستوتر بندی ۲ر

جام محبت ۳ر

راز مسرت ۶ر

مشعل ہدایت ۲ر

پریم مرلی ۸ر

گرہستھ گیتا ۸ر

گرہستھ کے متعلق دھارمک سماجک اور کیگ نقطہ نگاہ سے ایسی ایسی رنگین باتیں لکھی ہیں کہ جنہیں پڑھکر ایک گرہستھی کو بھی گرہستھ جیسے مشکل ہیں ہو گیا ہے جنہیں سمجھتے ہیں اور وہ باتیں بھی لکھی ہیں جن سے عورت کی فطرت کو سمجھا جا سکتا ہے جو شادی کروانے ہیں یا کر چکے ہیں ان کو یہ کتاب مشعل ہدایت کا کام دیگی ایک بار جو اسے پڑھیگا کبھی جدا نہیں کریگا۔ کتاب کی تعریف کریگا۔ جلد منگوائیے

ویدک سمپتی ۸ر

وید چار ہیں یا ایک۔ وید چار رشیوں پر کیوں اتارے گئے۔ وید دیکھا کے آغاز میں ہوئے۔ وید ایشوری گیان ہیں وید میں منتر ہیں وید سب سچ ودیاؤں کی پستک ہے وید میں جیون سے سمبندھ رکھنے والی تمام شکتیوں کا ذکر نیز ددھرمیوں کی اور سے کئے گئے آکشیپوں کا منہ توڑ جواب۔ یہ ایک ایسی پستک ہے جو ہر ایک آریہ کے پاس رہنی چاہئے

مینیجر کھنڈن سیریز کچالبت روڈ لاہور

سنسار کی اور

نقلی لڑکیاں

پیرس کے ناچ گھروں میں کچھ ایسی نقلی لڑکیاں بنائی گئی ہیں جو ادھر ادھر چلتی پھرتی ہیں جب انہوں نے کپڑے پہنے ہوئے ہوتے ہیں تو پتہ نہیں لگتا کہ وہ نقلی ہیں یا اصلی۔ جب ناچ گھر میں آدمی تھوڑے آتے ہیں تو انہیں پریوگ میں لایا جاتا ہے جس سے ہال خالی معلوم نہ پڑے

چلتی پھرتی کرسی

نیویارک میں ایک ایسی کرسی بنائی گئی ہے جس پر آدمی آرام سے بیٹھ سکتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر اُسے چلا بھی سکتا ہے۔ یدی کوئی ویکتی دوادر پر کھڑی موٹر یا دوسری سواری پر سوار ہونا چاہے تو کرسی کا بٹن دبا دینے سے کرسی اُسے وہاں پہنچا دیتی ہے

وچتر موٹر

سان فرانسسکو میں ایک ایسی موٹر تیار ہوئی ہے۔ جو سمندر تل میں سے سونا اور ڈوبے ہوئے جہازوں کی چیزیں بڑی سگمتا سے نکال سکتی ہے۔ موٹر کے اوپر ایک شیشہ لگا رہتا ہے جس سے موٹر میں پانی کے نیچے بھی پرکاش پہنچ جاتا ہے۔

بولنے والی گھڑی

امریکہ کے وگیانکوں نے ایک ایسی گھڑی تیار کی ہے۔ جو ٹیلیفون پر وقت پوچھنے پر ٹھیک وقت بتا دیتی ہے یہاں تک کہ گھنٹے منٹ اور سیکنڈ تک بتا دیتی ہے

۱۰۰۰ کی بانسری

نیویارک میں جارج بیریر کے لئے سنسار بھر کی سب سے قیمتی بانسری بنائی گئی ہے یہ بانسری پلاٹی نام دھات کی بنی ہے اور اس کی قیمت ۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس بانسری کی سُریں سنسار بھر کی بانسریوں سے اچھی ہیں

Digitized by eGangotri

آپکی خوراک

سواستھ رکھشا

از راج ویدیا دھرم ویر جی شاستری

سرپرست آیورویدک جبری روشندھائے پنجاب

آج ہم آپکے سامنے اس بات پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ آپکی خوراک کیا اور کیسی ہونی چاہئے یہ مضمون نہایت ہی ضروری اور کارآمد ہے کیونکہ اسی پر ہماری صحت کا دارومدار ہے۔ اسی کے سہارے پر ہمارا جسم کھڑا ہے۔ اسی لئے آیوروید میں لکھا ہے کہ

त्रयो स्थाया शरीरस्य आहार निद्रा ब्रह्मचर्यमिति।

یعنی جسم کے تین ستون یعنی تھمبے ہیں۔ خوراک نیند اور برہمچریہ۔ اگر یہ تینوں ٹھیک طریقے سے استعمال میں آویں تو انسانی جسم بیماریوں سے بچ کر سکھی ہو سکتا ہے۔ ہم بیمار اسی لئے ہوتے ہیں کہ جب ہم ان تینوں میں سے کسی ایک کے استعمال میں نادانی سے یا جان بوجھ کر بے قاعدگی اختیار کرتے ہیں۔ جب تک ان تینوں کے برتاؤ میں کوتاہی نہ ہو ہمارا جسم بیمار نہیں ہو سکتا ہم میں سے بہت کم آدمی اس بات کی طرف خیال کرتے ہیں کہ ہماری خوراک کیا ہے بلکہ ہر ایک آدمی اپنے کنبہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ ان ہی چیزوں کو کھاتا یا پیتا ہے جو گھر کے بہت آدمی استعمال میں لاتے ہیں۔ کسی گھر میں رواج ہے کہ وہ ہر روز دال کوئی نہ کوئی بناتے ہیں اور کوئی صرف سبزی ہی بناتے ہیں اور کوئی کوئی دال سبزی۔ چاول روٹی کل چیزیں تیار کرتے ہیں۔ بعض پھلوں کا استعمال کرتے ہیں اور بعض نہیں کرتے۔ کوئی ایک قاعدہ نہیں کہ جس پر کل آدمی عمل کریں۔ آیوروید کے سنسکرت گرنتھوں میں جو خوراک کے متعلق تحریر کیا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ انسان کو چھ رس والی غذا کھانی چاہئے۔ اگر وہ سب چیزوں کا استعمال کر سکے اور کوئی امر اس بات کا مانع نہ ہو رسوئی میں طرح طرح کے پدارتھ بناوے تندرستی کی حالت میں کھیر پوری حلوا۔ چٹنی۔ پاپڑ۔ دودھ دہی یا ان کے بنے ہوئے اور کل پدارتھ کھانے میں استعمال کرے۔ پھل آم نولہ سیب وغیرہ لیکن اس بات کا خیال رکھے کہ کھانے کے پہلے میٹھا حلوہ وغیرہ کھائے اور بعد میں نمکین اور کھٹائی بعد میں چرپرا بھوجن کرے کئی ایک مصنف کھانا کھانے کے بعد دودھ کا استعمال کرنا مفید بیان کرتے ہیں۔ اگر سادہ پھلکا اور سبزی اور کبھی کبھی دال چاول کھٹائی وغیرہ استعمال میں لائے جاویں تو بہتر ہے اگر جسم کی حالت خراب یا بیماری کی ہو گئی ہو تو مناسب پرہیز کرنا چاہئے۔ معدہ کی خرابی کی وجہ سے اگر بھوک نہ ہو تو ہرگز خوراک نہ کھاویں خوراک میں کئی آدمی کھٹائی کا قطعی استعمال نہیں کرتے۔ یہ بھی مناسب نہیں کھٹائی کا نہ استعمال کرنے کی وجہ سے بعض دفعہ ان کے پیشاب کے ساتھ چونا آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر میٹھا اور کھٹا زیادہ استعمال کیا جاوے یا کثرت سے دال۔ گوشت۔ شراب۔ انڈے زیادہ استعمال کئے جاویں تو پیشاب میں یورک ایسڈ آنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح ترشی کے نہ کھانے سے جسم کا خون پتلا پڑ جاتا ہے اور جگہ جگہ پھنسی پھوڑے پیدا ہو جاتے ہیں اکثر غذا مناسب استعمال نہ کرنے سے قبض رہنے لگ جاتی ہے اور جگر کا فعل ٹھیک نہیں رہتا اور نہ ہی معدہ کام کرتا ہے۔ غذا کے بہت زیادہ اور باسی اور بے ترتیب طریق سے سڑی گلی بنی ہوئی کھانے سے بھی طرح طرح کی بیماریاں ہو جاتی ہیں جن کا مفصل ذکر حکمت کی کتب میں بیان ملتا ہے خوراک ہمیشہ اپنی طبیعت کے مطابق تجویز کرنی چاہئے۔ پھلوں کا استعمال کرنا نہایت مفید رہتا ہے۔ جب خالی پیٹ پھل استعمال کرنے ہوں تو سیب کیلا وغیرہ بھاری یا دیر ہضم اور اگر کھانے کے بعد استعمال کرنے ہوں تو مالٹا سنگترہ۔ میٹھا گنا۔ ناشپاتی وغیرہ استعمال میں لانے چاہئیں۔ یہ ضرورت اور موقعہ کو خیال میں رکھکر ہونا چاہئے۔ غذا ہمیشہ تازہ لیکن قدرے ٹھنڈی کر کے بہت گرم گرم نہیں استعمال کرنی چاہئے۔ غذا کو اچھی طرح چبا کر استعمال کرنا چاہئے۔ جہاں پر کھانا کھاوے تو جگہ نہایت عمدہ اور ستھری ہو اور برتن بھی عمدہ ہوں اگر کھٹائی وغیرہ کی چیزیں ہوں تو ان کو پتھر کے برتن یا شیشے کے برتن میں رکھنا چاہئے تانبے کے برتن میں گھی کی چیزوں کو رکھنا اچھا نہیں۔ کھانا بھی جس برتن میں بنایا جاوے وہ قلعی کیا ہوا ہونا چاہئے بغیر قلعی کئے ہوئے تانبے اور پیتل کے برتنوں میں گھی والی چیزیں بگڑ جاتی ہیں اور اگر اسکی کس لگ جاوے تو آدمی کو بیمار کر دیتی ہے۔ بعض دفعہ انسان کسی ہوئی چیز کھا کر جان کھو دیتا ہے۔ اس طرح کی غذا سے الٹی دست وغیرہ کئی ایک امراض ہو جاتی ہیں اس لئے غذا عمدہ اور اچھے برتنوں میں بنی ہوئی مناسب طریقہ سے استعمال کرنی چاہئے۔

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے اور ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ آفیسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔

فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman umar and Company Karachi

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے مجموعے

نگارستان ۲/۸

جمالستان ۱/۸

محصولڈاک علاوہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰

پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور ولائتی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

ملیریا کا حملہ شروع ہو گیا

جوڑی تاپ

سٹار ٹریڈ مارک

تپ ولرزہ اور طحال کی دوا

Regd. سے واقف نہ ہو

ملیریا اور باری کے بخار کیلئے یہ اکسیر ہے تین چار خوراک پیتے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار بند ہو جاتا ہے اس کے استعمال سے خون کا بڑھا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ ملیریا کیلئے اس کے مقابلہ میں کوئی دوسری دوا مفید نہیں ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی بیندرہ آنہ ڈاک محصول ۱۰/ چھوٹی شیشی آٹھ آنہ ڈاک محصول ۷/

دوا کھانے کے پہلے

دوا کھانے کے بعد

ڈابر بھاسکر لون چورن

Regd.

ہاضم اور بھوک بڑھانیوالا

یہ بازکیب تیار ہوا ہے اس کے استعمال سے بادگولہ۔ بدہضمی اور بھوک کی کمی وغیرہ عوارض جاتے رہتے ہیں روزانہ استعمال سے کسی مرض میں مبتلا ہونیکا احتمال نہیں رہتا۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے۔

قیمت آٹھ آنہ ڈاک محصول ۱۰/ الگ

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا خانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

(۱) لاہور کے ایجنٹ: مینیجر پیسہ اخبار

(۲) امرتسر کے ایجنٹ: ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

کرنونتو وشوم آریم

PRAKASH LAHORE

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے

۲۔ ایشور ستچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سروانتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا اُدیت رہنا چاہیے

۵۔ سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے بلکہ سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں

جلد ۳۲ | اتوار ۸ بھادوں سمت ۱۹۹۳ | مطابق ۲۳ اگست ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۳

جیون نوکا

اے میرے جیون کی نوکا
تو پائے گی کیسے پار؟
یہ ہے ادھم سنسار

سنیہہ دھار سب سوکھ چکی ہے
چندر کلا بھی روٹھ چکی ہے
آشا ساری پھوٹ چکی ہے

چھایا ہے اندھکار
اے میرے جیون کی نوکا
تو پائے گی کیسے پار؟

سنگی ساتھی چھوڑ گئے ہیں
ہردہ تو میرا توڑ گئے ہیں
دکھ کا ساماں جوڑ گئے ہیں

آن پڑا منجدھار
اے میرے جیون کی نوکا
تو پائے گی کیسے پار؟

اک دیپ شکھا ٹمٹاتی ہے
وہ بھی بجھنے کو جاتی ہے
جیون میرا ٹھکراتی ہے

اے نرادھار آدھار
اے جیون کی نوکا
تو پائے گی کیسے پار؟

سدرشن "اشو"

Digitized by eGangotri

اپنشد گاتھا

منڈک اپنشد

دوتیہ منڈک - دوسرا کھنڈ

اس کھنڈ میں ایشور کے سروپ کا ورنن ہے

وہ ایشور جگت میں پرگٹ ہیں۔ اننت ہی سمیپ ہیں۔ سب کا ساکشی اور پرسدھ ہے وہ پرم دھام ہے۔ اسی کے اندر یہ جگت پرویا ہوا ہے۔ وہ سب پدارتھوں کے اوپر ہے اور سب سے سرشیٹھ ہے اور سب کی سمجھ سے پرے ہے۔

وہ ایشور پرکاش مے ہے۔ سوکشم سے بھی سوکشم ہے۔ اس میں سارے لوک اور سارے لوک واسی نواس کرتے ہیں۔ یہ وناش رہت اور مہان ہے۔ وہی پران۔ وہی بانی اور وہی من ہے وہ ستیہ اور امرت ہے اسی میں دھیان لگانا چاہیے اور اسی کو جاننا چاہیے دھیان لگانے کی ودھی یہ ہے۔

جس برہم ودیا کا ورنن اپنشد میں کیا ہے اس برہم ودیا روپی دھنش کو پکڑ کر اس میں اپاسنا روپی تیکھا تیر چلاؤ اور پھر بھگوان میں تنمے سیوتا سے دھنش کو کھینچکر اسی اوناشی لکشیہ کو باندھو۔

ایشور کا نام "اوم" دھنش ہے۔ آتما بان ہے اور برہم اس کا لکشیہ ہے۔ پرماد کو تیاگ کر ساودھانی سے لکشیہ لگانا چاہیے اور لکشیہ میں بان کی طرح تنمے ہو جانا چاہیے۔

جس پرمیشور میں دیولوک۔ پرتھوی اور آکاش پرویا ہوا ہے اور جس میں سب پرانوں کے ساتھ من بھی پرویا ہوا ہے۔ اسی ایک انتریامی آتما کو جانو اور دوسری باتیں چھوڑ دو۔ یہ پرمیشور موکش کے دینے والا پل ہے۔

یہ آتما ہردیہ میں وہاں پرگٹ ہوتا ہے جہاں ناڑیاں اس پرکار جڑی ہوتی ہیں جس پرکار رتھ کی نابھی میں ارے جڑے ہوتے ہیں۔ اس پرماتما کا "اوم" دوارا دھیان کرو جس سے اگیان کے اندھیرے سے پار ہو جاؤ اور تمہارا کلیان ہو۔

پرمیشور سب کو جانتا ہے اور سب کا ساکشی ہے۔ اسی کی مہما بھومی پر پرسدھ ہے وہ ہردیہ آکاش میں براجمان ہے۔ وہی من کے دوارا پران اور شریر کو چلانے والا ہے۔ وہ پرکرتی میں نواس کرتا ہے۔ دھیر جن اس کو اپنی آتما سے دیکھتے ہیں۔ وہ آنند روپ امرت اور پرکاش سوروپ ہے

وید امرت

दे॒वस्य॑ त्वा सवि॒तुः प्र॑स॒वे॒ऽश्विनो॑र्बा॒हुभ्यां॑ पू॒ष्णो हस्ता॑भ्याम्। सं व॑पामि॒ सम॒ाप॒ ओष॑धीभिः॒ समोष॑धयो॒ रसे॑न। सꣳ रे॒वती॒र्जग॑तीभिः पृच्यन्ता॒ꣳ सं मधु॑मती॒र्मधु॑मतीभिः पृच्यन्ताम् ॥२१॥

(یجروید ادھیائے پہلا منتر ۲۱ رشی پرمیشٹھی پرجاپتی یگیہ دیوتا)

لفظی ترجمہ (سوی تو) سب ایشوریہ کو دینے والے (دیوسیہ) ایشور کی (پرسوے) پیدا شدہ دنیا میں (اشونو) سورج اور زمین کے (باہو بھیام) پرکاش اور دڑھتا مضبوطی سے (پوشنہ) پشٹی (تقویت) دینے والی ہوا کے (ہستابھیام) پران اور اپان روپی ہاتھوں سے (توا) اس یگیہ کو (سنو پامی) میں پھیلاتا ہوں (اوشدھی بھی) جو وغیرہ اوشدھیوں سے (سم) سے (آپہ) پانی کو اور (رسین) آنند دینے والے رس سے (سم) (اوشدھیہ) اوشدھیوں کا اور (جگتی بھی) اوشدھیوں سے (سم) (ریونیہ) جلوں کا (پرچیتام) اچھی طرح سے ملاپ کرو (مدھومتی بھی) بہت مدھور رس والی اوشدھیوں سے (مدھومتی) رس روپ جلوں کا (سم) اچھی یعنی ویدیک ودھی کے طریقہ سے (پرچیتام) ملاپ کرو

تشریح سب دنیا کو پیدا کرنے والے اور سب کو ایشوریہ یعنی اس لوک اور پرلوک کے آنند کو دینے والے پرماتما کا انسانوں کو اپدیش ہے کہ تمام لوگ سورج زمین پانی، ہوا سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ یہ سب اشیا ہماری ایسی ہی حفاظت کرتی ہیں جیسے ہمارے بازو۔ سورج کی روشنی اور زمین کی مضبوطی دونوں ہمارا اپکار کرتی ہیں۔ اسی طرح سے ہوا کا ادھر ادھر چلنا بھی انسانوں کی راحت کا ایک بڑا سبب ہے۔ اگر ہوا نہ چلے تو دنیا میں صفائی نہیں ہو سکتی۔ اس منتر میں اوشدھی کا بہت ذکر آیا ہے۔ سنسکرت میں اوشدھی ان درختوں یا پودوں کو کہتے ہیں جس میں پھول اور پھل دونوں لگیں۔ پرمیشور کا یہ کہنا ہے کہ جل اپنے رس سے اوشدھیوں کو بڑھاتا ہے اور اوشدھیاں ہون کے طریقے سے پھر پانی کو شدھ کرتی ہیں۔ انسانوں کو چاہیے کہ میٹھی اور گن والی اوشدھیوں کو بہت ہی مصفا پانی میں حل کر کے طبی طریقہ سے استعمال کیا کریں تا کہ انیک قسم کے روگ جو لوگوں کو ستاتے ہیں دور ہو جاویں

اس برہم کا گیان ہونے پر ہردیہ کی اودیا کی گانٹھ کھل جاتی ہے اور سنشے دور ہو جاتے ہیں اور سب کرم کٹ جاتے ہیں

نرمل اور نشکل برہم ہردیہ آکاش میں براجمان ہے۔ وہ شدھ ہے۔ سب جیوتوں کی جیوتی ہے۔ اس کو برہم گیانی ہی جانتے ہیں۔

اس برہم کو نہ سورج پرکاشت کرتا ہے اور نہ چاند۔ نہ تارے اور نہ یہ بجلیاں پرکاشت کر سکتی ہیں۔ واستو میں اسی کے پرکاش مان ہونے سے سب پرکاشت ہوتے ہیں۔ اسی کی جیوتی سارے سنسار کو پرکاشت کرتی ہے

برہم گیانی ایسی دھارنا کرے کہ یہ اوناشی برہم ہی ہے جو میرے آگے پیچھے دائیں بائیں نیچے اوپر اور چاروں اور پھیلا ہوا ہے

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے مجموعے

نگارستان ۲
جمالستان للعہ

محصول ڈاک علاوہ

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

چنے ہوئے پھول

(۱) طنز بھی ایک قسم کی نفرت ہے۔ چونکہ طنز ہنسی کی صورت میں دی جاتی ہے۔ نفرت کی ہیں ناک پر ٹیڑھی کر کے اور منہ بنا کر نفرت ظاہر کرنی ہوتی ہے۔ جب ہم دوسروں سے ہنسی میں ان کی عیبوں کو کہتے ہیں۔ کیونکہ اس سے وچاروں میں تیزی آ جاتی ہے۔ وچاروں کا اظہار ہوتا ہے۔ شاید خوب ہم ہنسے جا سکیں اور دلیل سخت۔ اگر الفاظ سخت ہوں تو نفرت اور جھگڑا پیدا ہو جائے گا۔

(۲) ہڑتال کے صاف کرنے میں بہت وقت لگتا ہے۔ سات دن تک تو گئو کے پیشاب میں اور دس دن تک چونے کے پانی میں پھر سات دفعہ دودھ میں رکھنے کے بعد دیکھو کئی بار پیٹ دیکر اگنی میں جلاتے ہیں۔ تب کہیں جا کر کشتہ ہوتا ہے اسی طرح چت شدھی کے لیے بھی کافی وقت لگانے کی ضرورت ہے بہت تپ کرنے پڑتے ہیں۔ تب کہیں جا کر چت کی شدھی ہوتی ہے۔

(۳) راجہ جنک: من کو ستسنگ اور بات چیت کی ہی دھن رہتی ہے یہ دونوں عیب ہیں جو من کو چنچل کرتے ہیں۔ سنگ چھوڑ کر ایکانت واس کرنے اور مون رہنے میں ہی بھلا ہے تب ہی اصلی شانتی آ سکتی ہے

(۴) بھولے بھائیو۔ بھلا بتاؤ تو۔ تمہارا دیا تیرا ہندو ہے یا مسلمان۔ بدھ ہیں یا پارسی۔ یہودی ہیں یا عیسائی۔ پھر تم "کچھ بن کر" اپنے تو تریتی کل میں کیوں کلنک لگاتے ہو۔ انسان بننا ہی کافی ہے

(۵) ستسنگ کے بغیر بھگوان کی چرچا کو نہیں ملتی۔ چرچا سنے بنا موہ دور نہیں ہوتا اور موہ کا ناش ہوئے بنا بھگوان کے چرنوں میں پریم نہیں ہوتا

(۶) سوامی جی ایسی نمرتا گندی ہیں پریم۔ خوشی میں ہوشیاری۔ شاستروں میں شردھا۔ دھرم ہونے پر ادھرم سادھوں کا آدر دشٹوں سے بیزاری۔ پاپوں سے خوف۔ دکھ میں دھیرج سب کلیان چاہنے والے جاتماؤں کے گن ہیں (ستیارتھ پرکاش)

سنسار کی گتی

پنجاب کی پہلی ہوا باز عورت

تین سو آدمی زندہ جلا دئے گئے

ہسپانوی فوج نے باغیوں کو آخری الٹی میٹم دیدیا

پیرس ۱۸ اگست۔ یہاں کی ایک غیر سرکاری خبر رسان ایجنسی کو برگس سے جو سپین میں باغیوں کا ہیڈ کوارٹر ہے تار موصول ہوا ہے۔ باغیوں کے بیان کے مطابق سپین کی خانہ جنگی میں حکومت ہسپانیہ کی فوجیں زہریلی گیس استعمال کر رہی ہیں اور باغی ہیڈ کوارٹر اس کے متعلق مجبر ملکی حکومتوں اور انٹرنیشنل ریڈ کراس کمیٹی کو اطلاع دینے والے ہیں نیز معلوم ہوا ہے کہ شمالی سپین میں حکومت کی افواج ابھی تک مضبوطی سے مقابلہ کر رہی ہیں۔ باغیوں کو آخری الٹی میٹم دیدیا گیا ہے کہ اگر انہوں نے سان سبسٹان اور گاڈالیا پر بمباری بند نہ کی تو ان باغیوں کی جو سرکاری فوج نے قیدی بنائے ہیں۔ جان کی خیر نہیں۔

اوویڈو میں باغیوں کی طرف سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ چند ایک فوجی افسروں کو جن میں دو کرنیل بھی شامل تھے اور جو عوام کی تحریک سے وابستگی چاہتے تھے۔ پھانسی دے دی گئی ہے۔

ہوشیارپور ... ڈی سنتر ما پہلی پنجابی دیوی ہیں جنہوں نے ہوابازی کا امتحان پاس کر کے لائسنس حاصل کیا ہے ان کے پتی مسٹر پی ڈی بشرما نیشنل ایئرویز کے پائلٹ ہیں اور مسٹر پی ڈی سنترما ناردرن انڈیا فلائنگ کلب لاہور کی ممبر ہیں ان کے علاوہ ہندوستان بھر میں غالباً تین ہوا باز عورتیں ہیں دو بنگال کی اور ایک بمبئی کی

مسٹر گابا کا ایک اور ضامن

لاہور ۱۹ اگست یہ خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ کہیں کسی کی اتنی جائداد نہ ہو اور اس کے کاغذات ضمانت نامنظور ہو جائیں آج ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں شیخ نور الٰہی مالک رفیع سٹیم پرنٹنگ پریس نے مسٹر کے ایل گابا کی طرف سے ۵ ہزار روپیہ کی ۴

دو قبائل میں خونریز جنگ

نتھیا گلی ۱۸ اگست جس زئی میں آزاد علاقہ میں دو قبائل میں خونریز جنگ شروع ہو گئی۔ یہ جنگ ۵ اگست کو شیر علی خاں آف میری اور اس کے جلا وطن چچا زاد بھائی کے مابین شروع ہوئی اور دو دن تک جاری رہی بشیر خاں کے دو آدمی ہلاک اور دو زخمی ہوئے دوسری طرف سے چار آدمی ہلاک ہوئے اور دو زخمی ہوئے

ایک مسلمان ڈاکٹر کا بیان

لاہور ۱۸ اگست۔ کابل کے ایک ڈاکٹر چوہدری حسین علی ایم۔ ایل ایس اپنے وطن منٹگمری کو جاتے ہوئے لاہور سے گذرے۔ آپ نے اخباری نمائندہ کے ساتھ ملاقات کے دوران میں کہا۔ اس وقت ہندوؤں اور سکھوں پر سختیاں ہو رہی ہیں ان کو جلال آباد میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ان میں بہت سے سکھ اور ہندو غازی امان اللہ کے وقت میں کابل میں آباد تھے ہندوؤں اور سکھوں کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے وہ درست ہے یہ بھی سنا گیا ہے کہ بعض اخبارات کو حکومت کابل کی طرف سے روپیہ دیا گیا ہے کہ وہ اس پروپیگنڈا کی مذمت کریں یہ درست ہے کہ ان واقعات کا جو کہ آجکل وہاں ہو رہا ہے شہید گنج ایجی ٹیشن سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن ہندوؤں اور سکھوں کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے اور ان کی جگہ افغان بھرتی ہو رہے ہیں

دو ہندو نوجوانوں کو قتل کر دیا

بریلی ۱۸ اگست۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پٹھان مذکور بلا ٹکٹ سفر کر رہا تھا۔ وہ مرادآباد سے ٹرین میں سوار ہوا۔ ایک ٹکٹ ایگزامینر نے اسے اگھوان پور ریلوے سٹیشن پر جو مرادآباد کے نزدیک ہے پکڑ لیا اور اسے ٹرین سے اتار لیا۔ مگر کسی نہ کسی طرح وہ پھر ٹرین میں سوار ہو گیا اور سہارنپور پہنچ گیا۔ کہا جاتا ہے کہ سہارنپور پہنچکر وہ ٹکٹ کلکٹر کو ڈھونڈ رہا تھا مگر اچانک ہی اس نے پاس بیٹھے ہوئے دو ہندو نوجوانوں پر حملہ کر دیا اور انہیں وہیں قتل کر دیا۔ ایک کنسٹیبل نے جو ڈیوٹی پر تھا اس کا تعاقب کیا اور بالآخر اسے گرفتار کر لیا گیا۔

ایک پچاس سالہ بوڑھے نے خودکشی کرلی

منگھیر ۱۷ اگست۔ ایک پچاس سالہ بوڑھے کے چلتی گاڑی کے آگے لیٹ کر خودکشی کرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے ابھی تک متوفی کی شناخت نہیں ہو سکی اور نہ ہی خودکشی کی وجہ معلوم ہو سکی ہے۔

انڈو جاپانی معاہدہ کی گفت و شنید شروع

شملہ ۱۷ اگست ایک پریس کمیونک جو شائع کیا گیا ہے مظہر ہے کہ انڈو جاپانی تجارتی معاہدہ کی گفت و شنید آج پھر شروع کی گئی اور سارا ہفتہ جاری رہے گی۔ ڈیلیگیٹ ابھی تک معاہدہ کی تجاویز میں ترامیم پر غور کر رہے ہیں۔

ریلوے لائن ٹوٹ گئی

کانگڑہ ۱۷ اگست۔ بارش کثرت سے

لزبن ۱۸ اگست ایک جرمن جہاز کے ملاح کا بیان ہے کہ تین سو یرغمالیوں کو زندہ جلا دیا گیا ہے۔ باغیوں نے سمندر کے گھاٹ کو آگ لگا دی جس سے تین سو آدمی جل کر راکھ ہو گئے اور بہت سے زخمی ہو گئے

چلتی ٹرین میں سنسنی خیز چوری

لدھیانہ ۱۸ اگست لدھیانہ ریلوے پولیس کو چلتی ٹرین میں چوری کی ایک سنسنی خیز رپورٹ کی گئی ہے۔ بریلی کے ایک شخص رام بھرو سے لال نے پولیس کو اطلاع دی ہے کہ سہارنپور اور جاندھو ریلوے سٹیشنوں کے درمیان میں سو رہا تھا۔ کرنسی نوٹ ۳۰۰ روپے کے میری جیب میں تھے جو کسی نے نکال لئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

ہونے کی وجہ سے پالم پور وادی میں ریلوے لائن اور دیگر سڑکیں کہیں کہیں سے ٹوٹ گئی ہیں سین گنگا اور نیگل کفنڈ ریں پانی سے بھری پڑی ہیں۔ وادی کے شمالی حصہ میں بارش ہو رہی ہے

والسرائے کا ہاکی ٹیم کو خراج تحسین

شملہ ۱۷ اگست۔ والسرائے نے ہاکی ٹیم کو برلن میں مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے۔

"مبارکباد" ہمیں آپ کی کامیابی پر فخر ہے۔"

بواسیر کی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر رجسٹرڈ

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد، خارش، خون کا زائل ہونا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے قیمت عہ محصول ۸ر

کیلاش انجن رجسٹرڈ

یہ بینظیر سرمہ محافظ چشم۔ جملہ امراض چشم کو دور کرنے میں جادو کا اثر رکھتا ہے تین ہفتہ کے باقاعدہ استعمال سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا نئی بصارت آ گئی۔ قیمت فی شیشی فی تولہ عہ محصول ۸ر کل تین شیشی معہ محصول دو روپیہ بارہ آنہ

مینیجر کیلاش فارمیسی فتح گڑھ

پنجتور ضلع فیروزپور (پنجاب)

ور کی ضرورت

انگریزی مڈل پاس نارمل ٹرینڈ جگتنا میں سند یافتہ ایک کھتری کنیا کے لئے ایک آریہ ور کی ضرورت ہے جو جگتنا یا سکتا کا کام کرتا ہو یا سمپادک ہو گوروکل کے سناتک کو ترجیح دی جاویگی جات پات کا کوئی بندھن نہیں۔

خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں

ڈاکٹر چندو لال پرانا بازار لدھیانہ

مددوں کی ضرورت

دہلی۔ یو پی۔ سی پی اور بہار کے دو ہوا نشرموں اور یتیم خانوں سے شادی کرانے کے خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں یا خود آ کر ملیں۔ کوئی فیس نہیں لی جاتی صرف خرچ خط و کتابت لیا جاتا ہے درخواست کے ساتھ ۲ر کا ٹکٹ آنا ضروری ہے

مینیجر سوشل سروس بیورو پہاڑ گنج بازار دہلی

Digitized by eGangotri

ودیشوں میں ہل چل

بلند پروازی کا نیا ریکارڈ

پیرس ۲۰ اگست: فرانسیسی ہوا باز جارج ڈٹرے نے ۴۸۳۶ میٹر (تقریباً ۶½ میل) بلند اڑ کر بلند پروازی کا نیا ریکارڈ قائم کیا ہے پہلا ریکارڈ اٹلی کے ہوا باز ڈونٹی کا تھا جو ۴۴۳۴۳ میٹر تھا۔

سپین میں خانہ جنگی

ہینڈاتی ۲۰ اگست۔ باغیوں کے جہاز الیپانا سے سرکاری فوجوں پر بمباری بہت دیر تک جاری رہی اور گیرالی لوپ سے اس بمباری کا جواب دیا جاتا رہا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری ترپیں اس وقت تک انکار رفتہ نہیں ہوئی تھیں

تمام جرمن رہا کر دیئے گئے

ابرلن ۲۰ اگست نیم سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے سپین میں جس قدر جرمنوں کو گرفتار کیا گیا تھا ان سب کو رہا کر دیا گیا ہے۔ ان میں اس ہوائی جہاز کی سواریاں بھی شامل ہیں جسکو حکومت سپین نے قبضہ میں لے لیا تھا ان جرمنوں کی رہائی بڑی ڈپلومیٹک کوششوں کے بعد عمل میں آئی ہے۔ سپین کے معاملات میں عدم مداخلت کی پالیسی کے سلسلہ میں حکومت جرمنی نے چند شرائط کے ساتھ شریک ہونا منظور کر لیا ہے۔

سپین کے متعلق اٹلی کی غیر جانبداری

روم ۲۰ اگست۔ فرانسیسی اور برطانوی مدبروں کے ساتھ ایک ملاقات کے دوران میں موسیو کیانو نے بیان کیا کہ اٹلی کے راستہ میں مشکل حائل ہے کہ دوسری اقوام جو کہ غیر جانبداری کے معاہدہ کی حامی ہیں درست سپرٹ کا اظہار نہیں کر رہیں۔ مجھے اس الزام کی صحت سے انکار ہے کہ اٹلی اپنی ذاتی اغراض کے لئے تاخیر سے کام لے رہا ہے اور وہ مہلت چاہتا ہے

باغی فوجی افسروں کا کورٹ مارشل

میڈرڈ ۱۷ اگست۔ کورٹ مارشل کے فیصلہ سے جرنیل فوجرل اور کرنیاس کو ملٹانا کی فوجی بارکوں کی بغاوت میں حصہ لینے کے الزام میں گولی مار کر مار ڈالا دیا گیا

چلتی ہوئی ٹرین سے بم

یوروشلیم ۱۶ اگست۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب ایک ٹرین لیول کراسنگ سے گذر رہی تھی تو اس میں سے ایک بم پھینکا گیا اور وہ شیلی ادیو سٹریٹ میں گر کر پھٹ گیا اور اس سے ایک یہودی لڑکی مہلک طور پر زخمی ہوئی اور چھ مرد و عورت مضروب ہوئے

سپین میں باغیوں کا قتل عام

لزبن ۱۷ اگست۔ باڈاجوز میں مور فوج کی طرف سے کمیونسٹوں کا قتل عام جاری ہے سینکڑوں کمیونسٹوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے اور گرفتار شدگان کو توپ خانہ میں لے جایا جاتا ہے اور بیس بیس کے جتھوں میں گولی ماری جاتی ہے اور لاشوں کو جلا دیا جاتا ہے

ایک سو چینی دب گئے

ہانگ کانگ ۱۷ اگست۔ شدید طوفان سے ساحل سمندر کے نزدیک زمین کا ایک ٹکڑا اکھڑ گیا۔ ایک سو چینی ملبہ کے نیچے دب گئے۔ جن میں سے بہت سے ہلاک اور زخمی ہو گئے

لنڈن میں ہندوستانی بنک کا قیام

لنڈن ۱۶ اگست۔ ہندو یا رسمی مراسم کے ساتھ سر سہراب جی پوکن والا نے سنٹرل ایکسچینج بنک آف انڈیا کا افتتاح کیا ستمبر سے لنڈن میں یہ پہلا ہندوستانی ایکسچینج بنک کام شروع کر دیگا۔

ٹراٹسکی اور اس کا بیٹا

ماسکو ۱۹ اگست۔ زینوئف۔ کیمنف اور دوسرے ملزموں نے اقبال جرم کر لیا ہے ٹراٹسکی اور اس کے بیٹے سیڈوف کو مجرم گردانا گیا ہے اگر وہ سوویٹ کے علاقے میں پائے گئے تو ان کو گرفتار کر کے فوجی عدالت میں پیش کیا جائے

چین میں نیا قانون

ننگھائی۔ کیا تنگسو پرانت کی راجدھانی چنکیانگ کی سٹی گورنمنٹ نے کمزور سواستھ والے استری پرشوں کے بیچ وواہ سمبندھ کرنے کی مناہی کر دی ہے۔ ایک نیم جاری کر دیا گیا ہے جس کے انوسار وواہ اچھکو دمپتی کو شادی سے پہلے اپنے سواستھ کی کڑی ڈاکٹری جانچ کرانی ہوگی اور ادھیکاریوں کی منظوری لینی ہوگی

چین میں سونے چاندی کی کانیں

نانکنگ۔ چین نے اپنے صوبہ پرانت یونان میں جو برما کی سرحد پر واقع ہے۔ سونا چاندی ٹین اور تانبے کی کانیں کا پتہ پا لیا ہے چینی ودیا رتھیوں اور انویشکوں کا ایک دل اس دشا میں گیا تھا اس نے ہی ان ودیل دھاتوں کا پتہ لگایا۔ سوال کیول کان کھودنے کا ہے

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی
مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے کھجلی لگکر سرخی جالا پھولا وغیرہ کے لئے اکسیر دوا ہے قیمت ۳ روپیہ فی تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا۔ لذیذ ٹانک۔ قیمت چار روپیہ فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے خون و پیپ آنا روکتا ہے

قیمت ۸ر فی شیشی

براہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور طاقت دیتا ہے قیمت ۸ر شیشی

براہمی بوٹی ۱۲ر سیر

فہرست ادویات مفت

پتہ: آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور: برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ

پشاور: میسرز برج لال اینڈ سنز چوک ریشم گراں

شملہ: میسرز ٹھاکر برادرس لوئر بازار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۸ بھادوں سمت ۱۹۹۳

سورگباشی لالہ دیوان چند جی کی یادگار

پچھلے اتوار کو مجھے دہلی جانا پڑا ایک تو سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا کا اجلاس تھا اور دوسرے پاٹودی ہاؤس ٹرسٹ کی میٹنگ تھی۔ لیکن جو کام مجھے خاص طور پر دہلی کھینچ کر لے گیا۔ وہ اور تھا۔ وہ رنجدہ بھی تھا اور خوشگوار بھی۔ رنجدہ تو اس لئے کہ وہ ہمارے اپنے ایک پیارے بھائی کی جو عین جوانی کی حالت میں ہم سے جدا ہو گئے ہیں یاد تازہ ہوتی تھی اور خوشگوار اس لئے کہ وہ کام ان کے کیرتی کو بڑھانے والا تھا ناظرین "پرکاش" کو بھولا نہ ہوگا کہ لالہ دیوانچند جی ٹھیکیدار دہلی نے اپنی ساری جائداد جو کئی لاکھ کی تھی رفاہ عام کے کاموں کے لئے بذریعہ وصیت ایک ٹرسٹ کے حوالہ کرنے کا انتظام کر رکھا تھا۔ جس وقت انہوں نے یہ وصیت لکھی تھی نہ انہیں یہ خیال تھا اور نہ ہی کسی اور کو کہ ان کا انجام اس قدر قریب ہے۔ کئی برسوں کے بعد وہ اپنی جنم بھومی سیدپور (جو پنڈت لیکھرام جی کی بھی جنم بھومی ہے) میں گئے اور وہاں وہ اچانک بیمار ہو گئے۔ بیماری کی حالت میں ہی وہ پشاور چلے گئے جہاں ان کا دیہانت ہو گیا۔ اس لئے ان کی وصیت پر فوری عمل ضروری ہو گیا۔ اس ٹرسٹ کے پردھان رائے بہادر بدری داس ایم اے ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور ہیں۔ لالہ نارائن دت ٹھیکیدار دہلی اس کے سیکرٹری بنائے گئے۔ اس ٹرسٹ کے اغراض کی تکمیل میں کیا کیا مشکلات پیش آئیں ان کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ کافی تکلیف ہوئی اور خرچ بھی ہوا۔ لیکن آخرکار ٹرسٹی اس قابل ہو گئے کہ وہ اپنے سورگباشی بھائی کی خواہش کو پورا کر سکیں۔

وصیت کے رو سے ٹرسٹیوں کے کرنے کا پہلا کام یہ تھا کہ وہ سورگباشی لالہ دیوانچند جی کی جنم بھومی میں ایک ہسپتال اور ایک پتری پاٹھشالہ جاری کریں اور ایک جنج گھر بنوائیں اس کے لئے انہوں نے تیس ہزار روپیہ دان دیا تھا یہ تینوں مکمل ہو چکے ہیں اور موسم گرما کے گذرنے ہی ان کی باقاعدہ رسم افتتاحی ادا کی جائیگی افتتاحی رسم کے بعد یہ تینوں انسٹی ٹیوشن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے حوالے کر دی جاویں گی۔ انہیں چلانے کے لئے سورگباشی لالہ جی نے ایک لاکھ دان کیا تھا۔ اس روپیہ کا سود انسٹی ٹیوشن پر خرچ کیا جائے گا۔ یہ ایک لاکھ روپیہ اس وقت ٹرسٹیوں کے پاس موجود ہے۔ وصیت کی رو سے دوسرا کام یہ تھا کہ چاندنی چوک دہلی میں ایک شاندار ہال تعمیر کیا جائے جس کا نام دیوان ہال ہو یہ ہال عملی طور پر آریہ سماج مندر کا کام دے اس کے لئے انہوں نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ وصیت میں رکھا تھا۔ ہال مکمل ہونے پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے حوالے کر دیا جائے گا۔ وہ اس کی مالک ہوگی لیکن آریہ سماج دہلی کے مفاد کے لئے اسی ہال کی افتتاحی رسم میں شامل ہونے کے لئے میں دہلی گیا تھا۔ ۱۶ اگست اتوار کی صبح کو اس بھومی پر جو ہال کے لئے خریدی گئی ہے ایک وسیع منڈپ کھڑا کیا گیا۔ ہزاروں نرناری اکٹھے تھے دہلی کی تمام آریہ سماجوں نے سملت ہو کر اپنا ست سنگ وہیں کیا۔ بنیادی پتھر شری مہاتما نارائن سوامی پردھان سارودیشک سبھا نے اپنے کر کملوں سے رکھا۔ سب سے پہلے شری دلیش بندھو جی پردھان آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی نے نہایت عمدگی سے بتایا کہ سورگباشی لالہ دیوانچند کیا تھے اور انہوں نے آریہ سماج کے لئے کیا کیا۔ اس کے بعد میں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد لالہ نارائن دت جی نے بطور سیکرٹری ٹرسٹ کی تاریخ بیان کی اور حاضرین کو بتایا جس پر سارا منڈپ تالیوں سے گونج اٹھا کہ ٹرسٹ نے سورگباشی بھائی کی ایک ایک خواہش کو پورا کر دیا ہے۔ جو کچھ اس وقت میں "پرکاش" کے پاٹھکوں کے سامنے رکھ رہا ہوں وہ بھی لالہ جی نے ہی دیا کھیان کے آدھار پر۔ لالہ دیوان چند جی کی وصیت کی تکمیل کے لئے ٹرسٹ کے تمام ممبر شکریہ و مبارکباد کے مستحق ہیں لیکن اس بات پر سب متفق ہیں کہ سب سے زیادہ دھنیہ واد کے پاتر لالہ نارائن دت جی ہیں جنہوں نے دن رات ایک کر کے سورگباشی بھائی کی وصیت کی تمام ہدایات کو پورا کیا اگر لالہ نارائن دت جی یہ کام اپنے ہاتھ میں نہ لیتے اور اس لگن سے کام نہ کرتے جو انہوں نے دکھائی ہے تو یقیناً وصیت مکمل نہ ہو سکتی۔ دیوان ہال کے بنیادی پتھر رکھے جانے پر ہم سب کو بلاشبہ خوشی ہوئی ہے۔ لیکن سب سے زیادہ خوشی لالہ نارائن دت کو ہوئی ہے۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے اپنی کوششوں کو بارآور ہوتے دیکھا ہے۔

ہال کے لئے جگہ نہایت ہی اچھے موقعہ پر حاصل کی گئی ہے۔ اس لئے نہایت مہنگی خریدنی پڑی ہے۔ چنانچہ ڈیڑھ لاکھ میں سے جو ہال کے لئے تھا پچھتر ہزار روپیہ صرف زمین پر خرچ ہو چکا ہے لیکن جگہ کے موزوں اور باموقعہ ہونے میں شک نہیں۔ تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے اور خیال یہ ہے کہ ایک سال تک ہال بالکل مکمل ہو جائے گا۔ ہال کی افتتاحی رسم اکتوبر یا نومبر ۱۹۳۷ء میں ادا کی جائیگی۔ وصیت کی رو سے ایک اور کام یہ تھا کہ ایک پولیٹیکل انفارمیشن بیورو قائم کیا جائے اس کے ماتحت ایک لائبریری ہو جس میں سیاسیات و اقتصادیات پر وہ تمام کتب اکھٹی کی جائیں جن کی سیاسیات کے ایک ودیارتھی کو ضرورت ہو سکتی ہے یہ لائبریری ایسے طریق سے مکمل کی جائے کہ اسمبلی کے ممبر اس سے فائدہ اٹھا سکیں چنانچہ پچاس ہزار کی لاگت سے ایک کوٹھی خرید لی گئی ہے۔ یہ کوٹھی اس جگہ کے نزدیک ہے جہاں کہ اسمبلی کے ممبر رہتے ہیں پچھلے سال اسمبلی کے صدر سر عبدالرحیم نے اس کی افتتاحی رسم ادا کی تھی اس کے لئے دس ہزار کی کتب خریدی جا چکی ہیں ایک قابل شخص کو مستقل طور پر اس کا ڈائرکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ کانگرس اور کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کے دفتر بھی اسی کوٹھی میں ہیں۔

ایک اور کام یہ تھا کہ ایک ہزار روپیہ ماہوار کے وظائف نوجوانوں کو صنعت و حرفت و دستکاری سیکھنے کے لئے دئے جائیں۔ چنانچہ ٹرسٹ نے پانچصد روپیہ ماہوار کے وظائف منظور کر دئے ہیں اور ان کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں اس کے علاوہ جو اور چھوٹے موٹے کام تھے وہ بھی ہو گئے ہیں۔ لالہ دیوانچند جی نے اپنی وصیت میں یہ ہدایت بھی کی تھی کہ جو وعدے وہ مختلف انسٹی ٹیوشنوں کے ساتھ کر چکے ہیں انہیں پورا کیا جائے۔ یہ وعدے اس وقت ساٹھ ہزار روپیہ کے تھے چنانچہ یہ وعدے سارے ہی ادا کئے جا چکے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ سورگباشی لالہ جی جن انسٹی ٹیوشنوں کو سادھارن طور پر دان دیا کرتے تھے انہیں اس وقت تک دان دیا جاتا رہا ہے اور اس طرح دو لاکھ کے قریب بطور دان دیا جا چکا ہے اس ساری تفصیل سے ناظرین "پرکاش" سمجھ سکیں گے کہ سورگباشی لالہ دیوان چند جی نے جس ادیش سے یہ ٹرسٹ بنایا تھا وہ پورن ہوا اور ان کی ایک ایک خواہش پوری ہو گئی۔ سنسار میں گو ان کا نیش ہو گا ہی لیکن اگر انکی وصیت کی تکمیل سے ان کا آتما پرسن ہو سکتا ہے تو وہ بھی ہو گا اس سلسلہ میں یہ نویدن بھی کر دوں کہ سورگباشی لالہ دیوانچند جی کی بیوہ شریمتی ست بھرا وان دیوی اپنے سورگباشی پتی کے نقش قدم چلتی ہوئی اپنا سب کچھ آریہ سماج کے لئے سوا ارپن کر رہی ہیں۔ آریہ سماج نئی دہلی میں پچپن ہزار کے خرچ سے شاندار مندر تعمیر ہوا ہے وہ سارے کا سارا ان کے دان سے ہے اس میں ایک پائی بھی کسی اور کی نہیں۔ انہوں نے مندر ہی نہیں بنوایا بلکہ اس کی ایک ایک ضرورت کو پورا کیا ہے اس کے علاوہ ہیرن پور میں ایک مکان ہے جس پر بیندرہ ہزار روپیہ کے قریب خرچ آیا تھا۔ وہ مکان بھی انہوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے نام ہبہ کر دیا ہے۔ گوردکشیتر میں انہوں نے ایک آریہ دھرم شالا بنوائی ہے جس میں آریہ یاتری رہ سکیں گے۔ غرضیکہ جو کچھ ان کے پاس ہے وہ سب کچھ آریہ سماج کا سمجھنا چاہئے۔ اس مضمون کو ختم کرتے ہوئے میں صرف ایک فقرہ اور کہنا چاہتا ہوں کہ سورگباشی لالہ دیوان چند جی ان چند اشخاص میں سے تھے جو جانتے ہیں کہ روپیہ کس طرح کمانا چاہئے اور کس طرح خرچ کرنا چاہئے سماج بلاشبہ زیادہ اُنت ہو جائے اگر بہت سے سجن لالہ دیوانچند کی طرح اپنی ساری کمائی اس کے حوالے کر دیں

کرشن

وی پی آ رہے ہیں وصول کر کے کرتارتھ کریں۔ مینیجر

Digitized by eGangotri

سوامی سوتنترانند جی برہم دلیش کو

منتری سوامی سوتنترانند جی جہاراج ان دنوں بھی پرچار کے لئے باہر جایا کرتے تھے جن دنوں وہ دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور کے آچاریہ تھے۔ لیکن اب تو وہ سوتنتر ہو چکے ہیں اس لئے دوسرے پرانتوں میں جانے کے لئے بھی آزاد ہیں۔ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپ پردھان ہوتے ہوئے ان کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے اور وہ بھارت کے تمام پرانتوں میں بھرمن کر کے وہاں کی آریہ سماجوں کی اوستھا کو اپنی آنکھوں دیکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آریہ پرتی ندھی سبھا برہم دلیش کی پرارتھنا پر انہوں نے برہما جانا سویکار کر لیا ہے۔ ستمبر کے انتم سپتاہ میں وہ یہاں سے روانہ ہو جائیں گے اور دو ماہ تک وہاں ویدک دھرم کا پرچار کریں گے۔ وہاں سے لوٹ کر وہ دوسرے پرانتوں کا دورہ کریں گے۔ جب سے سوامی جی سارودیشک سبھا کے اپ پردھان بنے ہیں تب سے وہ ماس میں دو سپتاہ بلکہ اس سے بھی زیادہ دہلی میں رہتے ہیں اور سارودیشک سبھا کے کام میں منتری مہاتما نارائن سوامی جی کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔

ایسٹ افریقہ کے ہندوستانی

یہ تو ظاہر ہے کہ ممالک غیر میں سب جگہ گورے کالے اور آزاد و غلام کا سوال بنایا جاتا ہے لیکن جو نفرت ہندوستانیوں سے جن کے دھن سے وہ جیتے ہیں کی جاتی ہے اسے دیکھ کر دکھ ہوتا ہے۔ افریقہ کی کالونیز میں بھی یہ سوال چل رہا ہے۔

حال ہی میں زنجبار کے پرواسی بھارتیوں کے پرتی ندھی منتری بہاری لال آنندانی بھارت کو آئے ہیں۔ بمبئی میں ایک اخبار کے نمائندہ سے اپنے انٹرویو کے دوران میں آپ نے بتایا کہ مشرقی افریقہ کے ہندوستانیوں کے حقوق کے لئے بھاری خطرہ نظر آ رہا ہے۔ کیونکہ وہاں کے گورے اور جنوبی افریقہ کے گورے مل کر ایسٹ افریقہ میں بھی ویسے ہی آئین حکومت کا نفاذ کروانا چاہتے ہیں جیسا کہ جنوبی افریقہ میں اس وقت ہے۔ اگر ان کے یہ ارادے اور اس کے لئے کی جانے والی کوششیں پایہ تکمیل کو پہنچ گئیں تو ہندوستانیوں کے حقوق خطرہ میں پڑ جائیں گے اور ان کی حالت زیادہ پست سی ہو جائے گی۔

ان حالات میں دہلی کے بھارتیوں کا فرض

ہے کہ وہ سنگھٹت ہو کر گوروں کی یہ چال اور ان کی کوششیں بیکار کر دیں۔ ورنہ اگر ہندو مسلم کے بھید بھاؤ میں پڑے رہے تو ان کے مستقبل کی تباہی یقینی ہے۔

ڈاکٹر امبیدکر کا نیا پروگرام

معلوم ہوتا ہے کہ تبدیلی مذہب کے سوال اور اس سے پیدا ہوئی صورت حالات پر غور کرنے کے بعد ڈاکٹر امبیدکر ہوش میں آ گیا ہے اور انہوں نے محسوس کر لیا ہے کہ اچھوتوں کی اکثریت اپنے آبائی ہندو دھرم کو چھوڑنے کے لئے کسی طرح بھی تیار نہیں اور ڈاکٹر صاحب کو اپنا صحیح رہنما تسلیم نہیں کرتی۔ تازہ اطلاع ہے کہ اپنی سرگرمیوں کو اس میدان سے ہٹا کر آپ نے اب اقتصادی بات کی طرف رخ کیا ہے اور آئندہ اقتصادی بات کو لڑانے کے لئے "سوتنتر مزدور دل" نام کی ایک پارٹی کھڑی کی ہے ان کا اس پارٹی کو کھڑا کرنے کا مقصد بیکاری کا انسداد اور مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کی آڑ میں وزارت کی کرسی تک پہنچنا ہے یہ کہنا مشکل اور قبل از وقت ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو اپنے نئے پروگرام میں کہاں تک کامیابی نصیب ہو گی۔ اچھوتوں کے میدان سے جن کا نیتا ہونے کا انہیں دعوےٰ ہے کہاں گر آپ مزدوروں کی امداد سے اسمبلی میں جانا چاہتے ہیں بیکاری کے انسداد اور مزدوروں کے حقوق کے لئے انکی پارٹی کچھ کر سکے یا نہ۔ لیکن یہ امید کی جا سکتی ہے کہ آپ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔

ہندی پرچار کیلئے ٹریننگ کالج

ہندی پرچار سمتی واردھا کی طرف سے بابو راجندر پرشاد صدر اور مسٹر ستیہ نارائن سیکرٹری کے دستخطوں سے ایک اپیل شائع کی گئی ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان کی قومی زبان کی حیثیت سے ہندی کے پرچار کی تحریک ۱۸ سال پیشتر شروع کی گئی تھی ہندی ساہتیہ سمیلن نے پہلے پہل یہ کام دکن میں شروع کیا تھا۔

دکشن بھارت ہندی پرچار سبھا کے ماتحت ۴ صوبوں میں باقاعدہ کام ہو رہا ہے انہیں چھوڑ کر ہندی پرچار کے لئے ۱۱ صوبوں کو منتخب کیا گیا ہے۔ بنگال آسام اڑیسہ مہاراشٹر گجرات بمبئی اور سندھ میں جلد ہی کام شروع ہو جائے گا۔ اس کام کے لئے پرچارکوں کی ضرورت ہے۔ چنانچہ پرچارک تیار کرنے کے لئے واردھا میں ایک سنٹرل ٹریننگ کالج کھولنے کی تجویز زیر غور ہے جس میں کہ مختلف صوبوں کے نوجوانوں کو پرچار کے لئے ٹریننگ کیا جاویگا اس کے لئے کافی روپیہ کی ضرورت ہے لیکن ہندی کو قومی زبان بنانے کے لئے جسقدر اس کے پرچار کی ضرورت ہے۔ اس امر کے پیش نظر اس اپیل کا تسلی بخش جواب دیا جانا ضروری ہے سہایتا کا دھن منتری ہندی پرچار سمتی واردھا کے نام بھیجنا چاہئے۔

عیسائیوں میں چھوت چھات

ہر مذہب کا دعوےٰ ہے کہ وہ چھوت چھات سے مبرا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ چھوت چھوت کسی نہ کسی روپ میں سب میں موجود ہے مسلمان مساوات کا راگ الاپتے اور عالمگیر اخوت کا ڈھول پیٹتے ہیں۔ لیکن جو پوزیشن احمدیوں کی اسلام میں ہے وہ ہندو اچھوتوں سے کسی صورت میں بھی بہتر نہیں۔ ہندو اچھوتوں کو ہندو دھرم سے خارج نہیں بتاتے جبکہ احمدیوں کو تو مسلمان بھی تسلیم نہیں کیا جاتا ان کا پاک ہونا تو خیر سادھارن باتیں ہیں۔ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔ رشتہ ناطہ کا نہ

بھگود گیتا

پورن رتھ بودھنی بھاشا ٹیکا اور اپور ویٹیکا ہے

ہر ایک ادھیائے کی قیمت ۸

۱۳ ادھیائے چھپ چکے ہیں چھ روپیہ ۸ بھیجکر گراہک بن جائیے

سوادھیائے منڈل اوندھ (ضلع ستارا)

عیسائیوں کا بھی دعوےٰ ہے کہ عیسائیت میں چھوت چھات نہیں۔ لیکن وہ دعوےٰ بھی حقیقت سے بعید اور بے دلیل ہے جبکہ کالے عیسائیوں کے لئے گرجے علیحدہ ہیں اور گوروں کے لئے علیحدہ۔ کوئی کالا عیسائی گوروں کے گرجے میں نہیں جا سکتا۔ اچھوتوں پر ڈورے ڈالتے اور اپنے جال میں انکو پھنسانے کے لئے اور یہ دکھانے کے لئے کہ گرجوں میں جانے کے لئے جو اچھوت عیسائیوں پر عائد ہیں ان کی بنا پر عیسائیوں میں چھوت چھات کا جھگڑا کھڑا نہ ہو جائے۔ ترچنا پلی کے بشپ نے ایک حکم جاری کیا تھا کہ گرجا گھروں میں اچھوتوں سے ہونے والے عیسائیوں پر کوئی پابندی نہ لگائی جائے۔ لیکن ترچنا پلی میں منعقدہ عیسائی کانفرنس کی کارروائی سے پتہ چلتا ہے کہ اس کانفرنس نے بشپ کے اس حکم کے خلاف پروٹسٹ کیا اور عیسائیوں نے اعلانیہ کہا کہ "ہمیں اچھوتوں کے ساتھ بیٹھ کر عبادت کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا"

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ عیسائی اچھوتوں سے ہونے والے عیسائیوں کے ساتھ مل کر عبادت کرنے کو تیار نہیں اور گرجا گھروں کے دروازے ان پر اسی طرح بند ہیں جسطرح کہ بعض ہندو مندروں کے ان حالات میں اچھوت سوچ لیں کہ اگر وہ مسلمان اور عیسائی ہو بھی جائیں تو انہیں وہ چیز نہیں مل سکتی جس کی خاطر وہ اپنے آبائی دھرم کو تیاگ رہے ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ وہ مسٹر راجہ کے نقطہ نگاہ کہ "ہم ہندو دھرم میں رہ کر اسکی اصلاح کر کے اپنے حقوق حاصل کرنا چاہتے ہیں" کی تائید کرتے ہوئے ہندوؤں کا ایک انگ بنے رہیں۔

کانگڑہ میں ہندو عورتوں کا اغوا

اس خبر سے سنسنی پھیل گئی ہے کہ کانگڑہ کی ہندو عورتوں کو لاہور اور دیگر بڑے بڑے شہروں میں لا کر فروخت کیا جا رہا ہے اور کہ ضلع کانگڑہ کے تھانہ ن ۵ پور کے حلقہ میں بردہ فروشوں کا ایک گروہ موجود ہے جس کا کام ہی بھولی بھالی عورتوں کو بہکا پھسلا اور دھوکا کر... فروخت کرنے کے لئے پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں پہنچا دے پچھلے تھوڑے ہی دنوں میں ان لوگوں کے ذریعہ بیسیوں عورتوں کو اغوا کر کے پنجاب کے مختلف شہروں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دلہن کی عدم موجودگی میں دولہا کا بیاہ

کیا کسی نے آج تک سنا ہے کہ بغیر دولہن کے کسی دولہا کا بیاہ ہوا ہو۔ ناظرین کہیں کے نہیں۔ لیکن وہاں جانے کی ضرورت نہیں جو کام دنیا بھر کی قوموں کے لئے ناممکن ہو وہ مسلمانوں کا ایک ادنےٰ سا کام ہے اور بائیں ہاتھ کا کرتب دیکھئے ۱۰-۳۱ جولائی کے "اہلحدیث" میں ہمیں زرگر پٹیالہ سے دریافت کرتا ہے کہ:-

ایک لڑکی کنواری بعمر قریباً ۲۳ سالہ ہے اس کے والد نے ایک لڑکے بعمر ۲۵ سالہ سے اس کا نکاح کر دیا۔ حالانکہ لڑکی کو خبر تک نہ ہوئی (ہاں یہی تو معجزہ ہے) کیونکہ وہ اس جگہ موجود نہ تھی۔ اب بعد میں لڑکی کو نکاح کی خبر ہوئی تو وہ رضامند نہیں ہے (ہو کیسے؟) وہ فتوے طلب کرتا ہے کہ یہ نکاح بموجب شریعت جائز ہے اگر نہیں تو لڑکی کو کیا کرنا چاہیئے۔ جواب ملتا ہے کہ لڑکی کی اجازت پر موقوف ہے اگر انکار کر دے تو نکاح صحیح نہ ہوگا۔

۲۳ سالہ لڑکی کا نہ جانے کس حکمت طب۔ وید یا ڈاکٹری نقطہ نگاہ سے ایک ۲۵ سالہ لڑکے سے نکاح کر دیا گیا اور وہ بھی لڑکی کی غیر موجودگی میں۔ لیکن کسطرح یہ تو مسلمان ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اگر لڑکی نکاح کی خبر ہونے پر نہیں مانتی تو کیا عجب ہے۔ والد نے بھی تو اس کی غیر حاضری میں اس کا نکاح اسی لئے کیا ہوگا کہ وہ ایک گود کھلانے والے بچے کو دیکھ کر اس سے شادی نہ کریگی جبکہ اس کے لئے باپ کا تجویز کردہ خاوند اس کے بیٹے کے برابر ہے سبحان اللہ اسلامی ازدواج کی کیا اعلےٰ شان دلنظیر ہے؟ کہیں ڈھونڈنے سے مل سکتی ہے؟

جزیرہ عرب اللہ اور اسکے رسول کا قبضہ

کچھ عرصہ ہوا سلطان ابن سعود نے حجاز میں کان کنی کا ٹھیکہ ایک امریکن کمپنی کو دیدیا تھا اس پر ہندوستان کے مسلمانوں کے تلووں کی آگ سر تک جا پہنچی۔ چنانچہ احرار کا ایک ڈیپوٹیشن اس ٹھیکہ کے حکم کو منسوخی کے لئے سلطان سے ملاقات کرنے گیا۔ لیکن اپنا سا منہ لیکر لوٹا اس واقعہ کو جسکا سیاسیات یا مذہب سے دور کا بھی تعلق نہیں مذہبی مسئلہ قرار دیا جا رہا ہے اور احادیث کے حوالجات پیش کئے جا رہے ہیں کہ جزیرہ عرب میں امریکن کمپنی کو ٹھیکہ دینا تو ایک طرف وہاں سوائے مسلمانوں کے کسی اور کو رہنے بھی نہ دینا چاہیئے۔

ویسے تو کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اللہ اور رسول نے یہودیوں کو جلا وطن کرکے عرب پر قبضہ کیوں کرنا چاہا جبکہ ابوہریرہ سے ایک روایت میں رسول نے اہل یہود سے کہا کہ میں اس زمین سے تم کو جلا وطن کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جو رسول اور اللہ اسقدر متعصب ہوں کہ سوائے مسلم کے اس کی نظروں میں دوسرا کوئی جچتا ہی نہیں۔ اس کے لئے کسی غیر مسلم کے دل میں شردھا تو کجا عزت بھی کب ہو سکتی ہے!! عرب کے ریگستان۔ وہاں کی لو۔ کھجوریں جاہلیاں جاہل بدو۔ اللہ اور اس کے رسول کو ہی مبارک ہوں۔ اگر ہندوستان پر کچھ ان کی مہربانی ہو تو یہاں کے مومنوں کو بھی وہیں لے جائیں تاکہ مدتوں کی غلام بھارت ماتا جسکی آزادی کی راہ میں وہ روڑا اٹکائے ہوئے ہیں سکھ اور آزادی کے دن دیکھ سکے

مسلمانوں کے دو خدا

جامع ترمذی میں حضرت ابوہریرہ سے ایک طویل روایت بیان کی گئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ "رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین سے آسمان تک پانسو سال کی راہ ہے۔ پھر آسمان سے دوسرے تک پانسو سال کی راہ ہے۔ پھر ہر آسمان سے دوسرے تک بھی اسی قدر فاصلہ ہے اور آسمان سات ہیں جن کے اوپر عرش ہے اس کا فاصلہ بھی ساتویں آسمان سے پانسو سال کی راہ ہے اسی طرح اسی زمین کے نیچے زمین ہے پانسو سال کی راہ مسافت پر اور زمینیں بھی سات ہیں جس میں سے ہر ایک سے دوسری کا فاصلہ اسی قدر ہے۔ قسم ہے اللہ کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ اگر تم میں سے کوئی رسی میں باندھ کر زمین کے سفل ترین طبقہ میں لٹکایا جائے تو وہ ٹھیک اللہ کے اوپر جا کر گریگا پھر آپ نے پڑھا ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ کی یہ تفسیر کہ اللہ اجر سب سے اوپر عرش پر ہے اور سب سے نیچے تحت الثریٰ میں ہے"

اس سے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ (۱) زمینیں بھی آسمانوں کی طرح سات ہیں (۲) زمین سے آسمان تک راہ پانسو سال کی ہے اور ہر زمین و ہر آسمان کا ایک دوسرے سے پانسو سال کا راستہ ہے (۳) عرش ساتوں آسمانوں کے اوپر اتنی دور ہے کہ ساتویں آسمان کے بعد بھی پانسو سال کی راہ ہے (۴) خدا اوپر اور نیچے یعنی عرش پر اور تحت الثریٰ میں ہے

یہ نئی معلوم ہے سائنس والے برسوں سے ٹکریں مار رہے ہیں۔ لیکن زمین آسمانوں اور اللہ میاں کا پورا حال اب تک نہ جان سکے اور ادھر حضرت محمد صاحب کے زرخیز دماغ کی داد دیجئے کہ عرب میں بیٹھے ہوئے ہی آپ نے روحانی طاقت سے یہ سب دریافت کر لیا لیکن ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ عرش پر بیٹھا ہوا اصلی خدا ہے یا تحت الثریٰ میں جو ڈیرہ جمائے بیٹھا ہے وہ اصلی خدا ہے کوئی اصلی ہو لیکن یہ تو ثابت ہوا کہ خدا ایک نہیں دو ہیں اور کہ ان تک پہنچنا کسی ایسے ویسے کا کام نہیں۔ کیونکہ ایک خدا تک پہنچنے کے لئے ۴ ہزار برس درکار ہیں اس حساب سے کیا کوئی مومن اسلام کے جنم سے اب تک اس کے پاس پہنچا بھی ہے؟ اور اس کو جانے دیجئے حضرت محمد صاحب بھی اب تک اپنی اونٹنی پر چڑھے ہوئے شاید جا رہے ہوں دیکھیں کب مسلمانان ہند کے نام ان کا خیریت نامہ پہنچتا ہے؟

انگلی کے اشارہ سے پتھر میں سوراخ

بیماروں کو شفا بخشنے اور مردوں کو زندہ کرنے کے یسوع مسیح کے معجزے تو ہم نے سن رکھے تھے لیکن پتہ نہ تھا کہ مسلمانوں کے فرشتے بھی کسی طرح کم نہیں اور کہ ان کے معجزات ان معجزوں سے کم حیرت انگیز نہیں۔ چنانچہ اسرا کی تفسیر میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ہم بیت المقدس میں آئے تو جبرئیل نے اپنی انگلی سے پتھر کی طرف اشارہ کیا اس میں سوراخ ہو گیا (سبحان اللہ!!) براق کو اس میں (لمبا لمبا رسی ڈال کر) باندھ دیا (اگر بغیر رسی کے بھی باندھ دیا ہو تو کیا عجب ہے۔ معجزہ ہی دکھانا مقصود تھا) اس کے دو ہی صفحے کے بعد پھر امام ترمذی حضرت حذیفہ بن الیمان سے یہ روایت لکھتے ہیں کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے براق کو باندھ دیا تھا" کیوں کیا اس لئے کہ بھاگ نہ جائے؟ حالانکہ اس کو تو اللہ نے انکے لئے مسخر کر دیا تھا یعنی وہ نہ بھاگ سکتا تھا نہ اس کو باندھنے کی ضرورت تھی!

یہ دونوں حدیثیں امام ترمذی کے بیان کے مطابق "صحیح" ہیں کیا خوب!! انگلی کے اشارہ سے پتھر میں سوراخ کرنے والا اگر کوئی آجکل مسلمانوں میں پیدا ہو جائے تو کیا مجال ہے کہ دشمنوں کے قلعے اس کے سامنے محفوظ رہ سکیں۔ ذرا [illegible] مسلمان اس فرشتہ کو بلا کر مسجد قادیان کی طرف اشارہ کرنے کو کہیں تا کہ قادیان کو فتح کرکے "احمدیت میں سوراخ" کرنے کا نیک کام جلد از جلد ہو اور اسلام کے لئے یہ خطرہ جو دن بدن بڑھ رہا ہے گھٹ کر ناکام ہو جائے۔"

اگر حکومت اسلامی ہوتی تو . .

مولانا ظفر علی خاں قادیانیت کو اسلام کے لئے کس قدر خطرناک سمجھتے ہیں اور ان کے دل میں اس کو مٹا دینے کے لئے کسقدر جذبہ ہے اس کا اندازہ ذیل کے ان کے الفاظ سے لگایئے:-

"ہندوستان میں اگر حکومت اسلامی ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنے کے لئے اس قسم کا خطرناک ملحد جو خدا کا قائل ہوتا نہ قران کا اور جو حطام دنیوی کی خاطر اسلام کی سیزدہ صد سالہ روشن حقیقتوں کو جھٹلانے اور مسلمانوں کی مجاہدانہ فطرت کو غلامانہ دناءت کے زہریلے جراثیم سے آلودہ کرنے میں ذرا باک نہ کرتا ہوا یوں کھلے بندوں چھوڑ دیا جاتا" (زمیندار)

ایک مسلمان رہنما کے کی دلی جذبات کی روشنی میں مرزا صاحب کو دیکھئے۔ ان میں نہ اسلام پرستی کی بو ہے نہ ان کے دل میں قران یا اسکی تعلیم۔ بقول "زمیندار" اس خطرناک ملحد نے (جو نہ قران کا قائل نہ خدا کا) ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کر دیا ان کا مزید کہنا ہے کہ اگر حکومت اسلامی ہوتی تو اسے مسلمانوں کی مجاہدانہ فطرت کو غلامانہ دناءت کے زہریلے جراثیم سے آلودہ کرنے کے لئے کھلے بندوں نہ چھوڑ دیا جاتا۔ لیکن اسے کیا سزا دی جاتی یہ بھی مولانا نے بتا دیا ہوتا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل شکایت معاف

ضروری اطلاع مردوں کی طرح عورتوں میں جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے جسے سیلان الرحم یعنی لیکوریا کہتے ہیں میرے پاس اسکی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی "سنیاسی کایا پلٹ" موجود ہے جس سے بے شمار دکھی بہنیں لابھ اٹھا چکی ہیں قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ "سنیاسی اکسیر لیا" ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا جادو نما اور آخری علاج جس کی چند خوراک ہی ان نامراد امراض کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ دیتی ہیں جہاں ہر قسم کے علاج اور انجکشن بھی فیل ہو چکے ہیں۔ وہاں پر کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں قیمت اکسیر آتشک [illegible] روپیہ اکسیر [illegible]

بابو روی شنکر ویدیہ [illegible]

رشی کی توہین اور آریہ سماج کا کرتویہ

(از ہتیشی علاولپوری)

آریہ سماج کی شروع سے یہ پالیسی رہی ہے کہ من وچن اور کرم سے کسی کو دکھ نہ پہنچایا جائے لیکن اس کے ساتھ ہی سچی بات کہنے میں اسے کبھی تامل نہیں ہوا۔ اور دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی ستیہ کہنے سے اسے روک نہیں سکی اگر اس کے اظہار صداقت سے کسی کی دلآزاری ہوتی ہو تو اس کے لئے وہ دوشی نہیں۔ خود سوامی جی کو اس وجہ سے کئی طرح کی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن دشمنوں کی شرارتیں انہیں ستیہ کے پرچار سے باز نہ رکھ سکیں۔ سوامی جی کے ایک بھینی بھگت نے جب آپ سے نویدن کیا کہ مہاراج! آپ فلاں جگہ نہ جائیں بہت سارے لوگ آپ کی جان کے دشمن ہو رہے ہیں۔ تو اس وقت سوامی جی نے ایسا جواب دیا تھا۔ جسے ایک ایک آریہ بچے کو دل پر لکھ لینا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ "اگر مجھے توپ کے منہ سے بھی باندھ دیا جائے تو میں تب بھی میں ستیہ ہی کہوں گا"۔ مہاراج اودے پور نے ایک لنگی مندر کی گدی پیش کرتے ہوئے آپ سے نویدن کیا کہ مہاراج اس مندر کی گدی سنبھال لیں۔ اس سے لاکھوں کی آمدنی ہوتی ہے صرف آپ مورتی پوجا کا کھنڈن چھوڑ دیں"۔ لاکھوں روپے کی آمدنی والی گدی پر آپ نے لات ماردی دولت۔ جاہ و حشمت کو اصول پر قربان کر دیا اور کہا "میں تمہارے راجیہ سے تو بھاگ کر جا سکتا ہوں۔ لیکن پربھو کے راجیہ سے نہیں" خود سوامی جی نے بیسیوں شاستر ارتھ کئے اور وید وردھ متوں اور انکی خلاف عقل تعلیم و عقائد کا پرزور کھنڈن کیا۔ آپ کو کئی بار زہر دیا گیا جسے آپ نے ہنس ہنس کر پیا لیکن موت کے ڈر سے یا دشمنوں کی مخالفت سے بھے کھا کر ستیہ کے پرچار کو نہیں چھوڑا۔ اگر آریہ سماج کھنڈن کرتا ہے تو اپنے آچاریہ کی شکشا ہی کو پھیلانے کے لئے جہالت و بطالت کو مٹا کر ویدک پوتر اپدیش اور سنہری تعلیم کے پرچار کے لئے۔ اگر لوگ جہالت اور بطالت پر مبنی قوم اور دیش کے لئے نقصان دہ اور وید وردھ متوں کے عقائد و تعلیم کا آج آریہ سماج کھنڈن کرتا ہے تو مخالف چیں بجبیں کیوں ہوتے ہیں؟ کیا انہیں معلوم نہیں کہ آریہ سماج کا جنم ہی اسی ودیا کی جڑ کو اکھاڑ پھینکنے کے لئے ہوا ہے۔ اگر کوئی آریہ سماجی کھنڈن کو بند کرنے اور شاستر ارتھوں کو ملتوی کر دینے کا اپدیش دیتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ رشی کے مشن کو نہیں سمجھا اور نہ ہی اس نے رشی کی تعلیم کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ ایسے مہانو بھاؤ جو سنگٹھن اور شانتی کے نام پر آریہ سماج کو اس کے اصلی الجی سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔ سمجھ لیں کہ وہ رشی اور اسکی تعلیم سے کوسوں دور ہیں اور وہ آریہ سماج کے لئے دوست نہ دشمن ہی ایک بار نہیں بار بار میں با بلند آواز کہنے کو تیار ہوں کہ آریہ سماج کو ستیہ کے پرچار اور استیہ کی جڑ کو اکھاڑ پھینکنے کے لئے اگر کھنڈن کا ہتھیار ہاتھ میں لینا پڑے تو وہ لیگا اور اپنا کام کریگا وہ تحریری ہو یا تقریری۔

آریہ سماج نے تمام وید وردھ مت متانتروں کی تعلیم و عقائد کو حق و صداقت کی کسوٹی پر کس اور کھوٹی چیزوں کے وجود کو مٹا دینا چاہا اس نے ایسا کرتے وقت کسی کا لحاظ نہیں کیا۔ بلا رو رعایت اس نے سب کو پرکھا۔ پرانوں کی تعلیم اور اس میں ورنت پورانک رشی منیوں اور دیوی دیوتاؤں کو ان کی صحیح صورت میں دنیا کے سامنے رکھا۔ وہ دیوی دیوتا رشی منی اور مہاپرش جو ہندو جاتی کے لئے مانیہ اور قابل تعظیم ہیں۔ دھورت لوگوں کی شرارت سے چرتر ہین اور کلنکت روپ میں پرانوں میں ورنت اور پورانکوں کے ہردیوں میں پوجا کے لئے براجمان ہیں ان پر سے جب آریہ سماج نے "تفکر" کا نقاب اٹھا دیا اور وہ ان کے معتقدوں اور دوسروں کو سامنے ننگی صورت میں نظر آئے تو پورانک بوکھلا اٹھے اور دوسرے انگشت بدنداں رہ گئے۔ آریہ سماج نے پرانوں کے سنشودھن اور اس میں ورنت رشی منیوں اور دیوی دیوتاؤں کے گھڑنت چرتروں کو تیاگ کر ان کو پوتر اور واستوک روپ میں پیش کرنے کا مطالبہ کیا۔ پورانکوں نے جواب میں آریہ سماج اور اس کے پرورتک کو گالیاں دینا شروع کیں۔ آریہ سماج جنم دن سے ہی اپنے مخالفین کی گالیاں سنتا آیا ہے اس کا اسے رنج نہیں ہے اور نہ کرودھ ہی کیونکہ اسے معلوم ہے کہ وہ آریہ سماج کے معقول اعتراضات کا جواب نہ دیکر اپنی شکست کا اعتراف کرتے ہوئے گالیاں دینے پر مجبور ہوتے ہیں اگر کوئی گالیاں دیتا ہے تو وہ اپنے گرے ہوئے اخلاق اور کمزوری کا مظاہرہ کرتا ہے جسے دیکھ کر کوئی کمینے سے کمینہ شخص بھی اس کے اس فعل کی تعریف نہیں کر سکتا چہ جائیکہ ایک شریف اور مہذب شخص ایسا کرے۔ جہاں تک مخالفین کا آریہ سماج اور اس کے پرورتک کو گالیاں دینے کا تعلق ہے۔ آریہ سماج نے ایسے سرپھرے لوگوں کی کمینگی کا نوٹس لینے کی کبھی ضرورت محسوس نہیں کی۔ لیکن اس کے آچاریہ کی عزت کا سوال ہو اور انکے اخلاق پر بے معنی شرمناک اور کمینہ الزامات لگا کر ان کی توہین کرنے کی ناقابل معافی گستاخی کی گئی ہو اور آریہ سماج کا بچہ بچہ اس گستاخی کی سزا دینے کے لئے بیتاب ہو اٹھے یہ قدرتی بات ہے۔ وہ کون ایسا آریہ سماجی ہے جو اپنے گورو کی توہین ہوتی دیکھ کر چپ بیٹھا رہے اور اسکی رگ حمیت پھڑک نہ اٹھے

گزشتہ اشاعت میں "آنند" جو پورانکوں کا اخبار ہے کی تازہ شرارت اور رشی دیانند کی ذات پر کئے گئے کمینہ حملہ کی طرف اشارہ کیا گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماجی وہ سب کچھ کانوں سے سننا چاہتے ہیں جو رشی کے پوتر جیون پر گرے ہوئے لانچھن لگانے کے لئے اس اخبار میں لکھا اس کی گئی ہے ورنہ کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی کہ ان کے آچاریہ کی توہین کی جائے اور اسے دیکھتے ہوئے اور کانوں سنتے ہوئے آریہ جگت جس کا ایک ایک بچہ رشی کے لئے سرتک قربان کرنے کو تو تیار ہو لیکن چپ ہے!

"دیانندی سمپردائے کے تمام پنڈتوں پرچارکوں اور آچاریوں کے نام کھلا چیلنج" کے عنوان سے "آنند" نے کسی گمنام ویکتی گوپال مصر کا مضمون بدیں الفاظ شائع کرنے کی قابل مذمت و شرارت گستاخی کی ہے:-

"(۱) دیانندیوں کا سدھانت ہے کہ بچپن میں وہ اپنے باپ کے ساتھ شیو پوجا کرنے گئے سوامی دیانند کو چوہا دیکھ کر بودھ حاصل ہوا لیکن ان کے جیون چرتروں سے یہ کہانی فرضی معلوم ہوتی ہے بلکہ مجھے تو شک ہے کہ جب اس کا باپ اور دیگر پوجا کرنے والے دوسرا اشنان کرنے مندر سے باہر گئے تو اس نے خود ہی شولنگ پر چڑھے ہوئے پھل اور گڑ کھا لئے ہوں گے اور پتا نے تھپیڑ مار کر گھر بھیج دیا ہوگا۔

(۲) گھر سے نکلنے کی وجہ ویراگ بیان کی جاتی ہے جو رشتہ داروں کے مرنے سے پیدا ہوا۔ لیکن اس کے باپ کا پولیس کو لیکر تلاش میں نکلنا مرتے وقت تک سوامی دیانند کا پکڑے جانے سے ڈرنا اسکی تردید کرتے ہیں اس لئے میرا دعوےٰ ہے کہ گھر سے نکلنے کی وجہ اس کا مشکوک چال چلن ہوگا

(۳) میرا دعوےٰ ہے کہ اس نے کوئی قربانی نہیں کی بلکہ اس ڈھونگ سے لاکھوں روپے کمائے اور عیش سے گذاری۔

(۴) اسے رشی مہرشی بھگوان وغیرہ کہنا فضول ہے کیوں۔ اس نے کئی بار جھوٹ بولا اور انتقام کا جذبہ اس کے دل میں ہمیشہ موجود رہا۔ فرضی شلوک اور غلط حوالے لکھے ارادتاً دھوکہ دیا اسکی تصانیف نے ویدک دھرم کا پرچار نہ کیا۔ ہندو قوم کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔

(۵) اسکی تعلیم سے فساد اور جھگڑے شروع ہوئے استریوں کا اخلاق گر گیا شودر اطمینان قلب کھو بیٹھے۔ ہندو اپنے قدیمی دھرم کو ترک کر کے دیگر عیسائیت کی طرف بھاگ رہے ہیں۔

(۶) دیانندی شور مچایا کرتے ہیں کہ فلاں مضمون سے سوامی جی کی توہین ہوتی ہے لیکن میرا دعوےٰ ہے کہ دنیا بھر کی زبانوں میں کوئی ایسا لفظ نہیں مل سکتا جس سے سوامی کی توہین ہو سکے۔

(۷) موت کی وجہ زہر نہیں بلکہ جسطرح پیدائش ایک راز ہے۔ اسی طرح موت بھی پر اسرار ہے"

یہ مضمون کسقدر منافرت و شرانگیز ہے یہ لکھنے والے کی نیت سے ہی ظاہر ہے۔ لکھنے والے کی نیت بتاتی ہے کہ اس کا مقصد آریہ سماجیوں کے جذبات کو بے رحمی سے پاؤں تلے روندنا اور دل کو دکھانا ہے اور اس مقصد کے لئے ہی لیکھک اور اخبار کے ایڈیٹر نے جان بوجھ کر اس مضمون کو شائع کرنے کی مذموم حرکت کی ہے۔ یہ ایسی حرکت ہے جسے آسانی سے درگذر نہیں کیا جا سکتا اسکی جسقدر بھی مذمت کی جائے کم ہے کیا آریہ سماجی اپنے رشی کی توہین ہوتی دیکھکر چپ رہیں گی اور ان کا خون نہ کھول اٹھیگا؟

مندرجہ بالا مضمون سے ظاہر ہے کہ یہ کسی مضمون کا جواب نہیں بلکہ یہ چیلنج ہے آریہ سماجیوں کے جذبات کو! انکی غیرت کو کہ اپنی زندگی کا ثبوت دو۔ لیکھک گویا کہ کہہ رہا ہے کہ میں تمہارے آچاریہ کی کھلے بندوں توہین کر رہا ہوں اور دیکھتا ہوں تم کیا کرتے ہو؟ اس چیلنج کا جواب آریہ سماجیوں کو دینا ہوگا اور منہ توڑ جواب دینا ہوگا کہ اسکا جواب یہ نہیں کہ پرانوں کے گند کو اچھالا جائے یا دیوی دیوتاؤں کی بداخلاقیوں کو اخبارون میں لا کر اخبارات کے صفحات کو سیاہ کیا جائے۔ بس کا جواب ہے اس کے خلاف پروٹسٹ اور اس حد تک پروٹسٹ کہ گورنمنٹ ایکشن لیکر شرارت کرنے والے کو چیلنج دینے والے کو ایسی سزا دے۔ جس سے کسی کو بھی اس جیسے منہ پھٹ۔ بے غیرت۔ ملک و قوم کے دشمن کو ایسی کمینہ حرکت کرنے کی جرأت نہ ہو!!

اگر پورانک کہیں کہ آریہ سماجی بھی تو کرشن، شیو، برہما وغیرہ دیوی دیوتاؤں کے خلاف گرے ہوئے الزامات لگایا کرتے ہیں اور ان کے یہ الزامات محض جوابی ہیں تو یہ دلیل ماننے کے لئے کوئی دماغ تیار نہ ہوگا۔ کیونکہ آریہ سماجی جو بھی کہتے ہیں انکی

سودرشن چکر

سنا ہے مسلم خواتین سول نافرمانی کرنے کی
تیاریوں میں ہیں۔ اس لئے کہ فدایان اسلام تو
اسلامی ہیڑے کو لگی ہوئی آگ کو بجھانے میں مصروف
ہیں۔ انہیں فرصت کہاں کہ اگر حکومت مسجد شاہ
چراغ کو مستردانہ طور پر واپس نہ کرے تو سول نافرمانی
شروع کر سکیں۔ احمدیت کے چو سے اسلام کے
بیڑے کو مرزا غلام احمد نے کنارے لگانا چاہا تھا۔ لیکن
احمدیت کی طرح بیڑے کو لپیٹ کر راستے ہی فنا
کرنے لگی تو اسلام کے فدائیوں کو ہوش آئی اور لگے
اس آگ کو سرد کرنے۔ اس ضروری کام کو چھوڑ کر
بھلا وہ مسجد شاہ چراغ کی واپسی کی فکر کریں یہ اسلام
کو یہی ہیں۔ یہ دیکھ کر گنہ دل میں بسنے کا یہی مسلم
خواتین کی رگ حمیت پھڑکی اور انہوں نے میدان
میں کودنے کی ٹھانی۔

وہ منظر بھی دیکھنے لائق ہوگا جب پنجاب کے
دوسرے شہروں سے مسلم خواتین سکے سب سول
نافرمانی کو کامیاب بنانے کے لئے آدیں گی۔ برقع
اوڑھے ہوئے ہوں گے۔ سپیشل ٹرینوں میں آنے والے
بھنے بارسل "جب سٹیشن سے مارچ کرتے ہوئے
شہر کی طرف آئیں گے تو اللہ کی قسم ایک عجیب نظارہ
ہوگا۔ کافروں کی بات تو جانے دیجئے مومن بھی
راہ دان کو ہجوم کھینچیں گے اور اپنی مصروفیت کو
بالائے طاق رکھ کر انہیں تار پہنائیں گے اور وہ
بازوں میں اپنی چوڑیاں اتار کر مومنوں کو پیش کریں گی
اس وقت میدان جنگ میں اتری ہوئی ہزاروں مسلم
خواتین کی آنکھوں سے گرنے والے موتیوں کے سے
آنسو جب برقعہ کی جالی میں سے ٹپکتے ہوئے
نظر آئیں گے تو کون ایسا سنگدل مومن ہوگا جس
کا دل پگھل نہ اٹھے۔ بس پھر کیا ہوگا؟ آپ سمجھ سکتے
ہیں کہ سینکڑوں زندہ دل مومن اس نیک کام میں
شریک ہو جائیں گے۔ لیکن اسی مخصوص وردی میں
ہیں جنت حلال کی قسم! وہ نظارہ دیکھنے کے
لئے ہماری روح تڑپ رہی ہے!!

کہتے ہیں آہ میں تاثیر ہوتی ہے۔ کوئی نراشتا
وادی مانے نہ مانے ہم تو نراشتا وادی نہیں
جس طرح ہمیں کامل بھروسہ ہے۔ ان سول نافرمانی
کے میدان میں جانے والی مسلم خواتین کی نیک کوششوں
سے وہ گورنمنٹ کو شکست دینے میں کامیاب
ہوں گی۔ اسی طرح آشا وادی ہوتے ہوئے ہم آج کی
ٹیپو کے قائل ہیں جب حضرت گاماں جو بالکل بے گناہ
اور معصوم ہیں۔ گورنمنٹ کو دعوت دینے پر بھی
مہمان نوازی کا شرف حاصل کرنے کا موقعہ نہ
دیتی تھی۔ اس وقت گورنمنٹ بھی بے چین تھی
کہ ان کی شمولیت کے بغیر مسجد شہید گنج کی ایجی ٹیشن
کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جبکہ ان کے بانی مبانی
ان کے نواسے گورنمنٹ کے دولت خانہ پر تشریف لے

برا جمان ہیں۔ ان کے فرزند ارجمند کی غیر حاضری
بھلا کیسے برداشت کی جا سکتی تھی۔ وہ بھی کسی نہ
کسی طریقہ سے کان پور سے لائے ہی گئے اگرچہ
سا س اور سسرال نے گھر کو چھوڑنے کو ان کا جی نہ
چاہتا تھا۔ لیکن میزبان ایسا مصر ہوا کہ انہیں
آنا ہی پڑا۔

اس وقت ہاں اس وقت جب شوہر کو گھر سے
گئے کو دیر ہو جائے تو بیوی بے چین نہ ہوگیا
تھی۔ بیگم صاحبہ گاماں بھی مسلم خواتین کی شاندار
روایات کو قائم رکھتی ہوئیں بے چین ہو گئیں اور
ان کی آمد خیر کے لئے دعائیں مانگنے لگیں۔ سجدہ
میں جا کر اللہ کے دربار میں گڑگڑا کر شوہر کی بخیریت
واپسی کے لئے دعائیں کرنے لگیں۔ انہیں ڈر
تھا کہ کہیں ان کے بسولہ سے باپ سے بچھڑے ہوئے
ہیں۔ وہیں نہ رہ پڑیں!! آہ انتظار اور۔۔۔

اور کیا؟ گورنمنٹ نے جب دیکھا کہ زیادہ دیر
مہمان نوازی کا شرف بخشنے کیلئے وہ تیار نہیں
حالانکہ یہ تاثیر تھی ان آہوں کی جو ان کی بیگم صاحبہ
نے اپنی روحانی کشش سے انہیں کھینچ لانے کے لئے
بھری تھیں شاید اسے معلوم نہ ہو خیر مجبور ہو کر
میزبان نے اپنے جبری مہمان کو رخصت دیدی۔ لیکن
وہ اب تک جائے مقصود "تک نہیں پہنچ سکے
کل تک جو مسلمان اپنے اس فدائے اسلام کے لئے
سب کچھ لٹا دینے کو تیار تھے آج ضمانت نہیں
دے پائے۔ ظفر علی خاں جتنا چاہے مسلمانوں
کو ناک کٹ جانے کے طعنے دیں لیکن کون ایسا ہے
جسکا تازہ تازہ باپ مرا ہو جو لاکھوں کی ضمانت
دیکر پھر پھنس گئی کرا کر لوہا لے لے!

کیا مردے بھی بول سکتے ہیں؟ یہ سوال میں نے
ناظرین سے پوچھتا ہوں دو جواب؟ آپ حیران
ہوں گے کہ "رنگ دانشں" آج کیسی بہکی بہکی باتیں کرتا ہے
لیکن وہ کیا کرے۔ جس نے مردے بولتے دیکھے ہیں
لیکن آپ یقین کیسے کریں گے۔ یہی شک ہے۔ اگر
آج سنو ماتی زندہ ہوتا تو وہ سنجیونی بوٹی کو ہاتھ
پر رکھ کر کہہ سکتا کہ ہاں مردوں کو زندہ کیا جا سکتا
ہے اور وہ بول سکتے ہیں ان کے بعد اگر کوئی
ہمارے سوال کا جواب دینے والا ہے تو یسوع مسیح
جو اپنے "معجزات" سے مُردوں کو جلایا کرتے تھے وہ دیکھ
سکتے ہو تو ہاں! مردوں کو زندہ کر سکنا میرا ایک
ادنے اسا کام ہے۔ میری بھیڑیں اسے معجزہ

سمجھتی ہیں۔ لیکن یہ دونو اسپا میرے سوال کا
جواب دینے کیلئے کیسے آسکتے ہیں۔ جو مردوں
کو جلا سکتے تھے آج خود "مردوں" میں شمار کئے
جاتے ہیں اگرچہ امر ہو گئے ہیں

ان دو واعظ شخصیتوں کے علاوہ ایک اور
بھی ہے وہ کوئی خاص دیکھتی نہیں ایک جماعت
ہے اس کا نام نہیں لیں گے ہیں آپ کو نشان
بتلائے دیتے ہیں یہ آپ ان کو سمجھ لیں۔ اس جماعت کے
ممبر ایک ایسے مذہب کے ماننے والے ہیں جس کا
مرتک سنسکار ہو چکا اور پنڈا بھر اے جا چکے
شرادھ کیا جا چکا۔ لیکن وہ بندری کے بچے کی
طرح اسے چھاتی سے لگائے پھرتے ہیں صبح و
شام گھنٹے بجا بجا کر اپنے مردہ مذہب کی لاش
کو جھنڈ لگاتے پھول چڑھاتے اور دھوپ
دیپ دکھاتے ہیں اور دائمی نیند سوئی ہوئی اسکی
روح یعنی اپنے خدا کو جگانے کی کوشش
کرتے ہیں دنیا کے بت پرستی جاہلوں کا کام ہے
تو وہ ان کو گالیاں دیتے ہیں۔ کوئی کہے خدا کو
اوتار لینے کی ضرورت نہیں تو مرنے مارنے پر تلے
تیار ہو جاتے ہیں۔ جس طرح کوئی کسی کی ماں بہن
کو گالی دے۔ وہ مکتی اچھے کرموں کا پھل نہیں
سمجھتے۔ ان کے نزدیک گنگا گو داوری سے
تیرتھوں کا اشنان ہی مکتی کا صحیح العمل نسخہ ہے
سمجھے کہ اس عجیب و غریب مذہب کے ماننے والے
یہ عجیب و غریب باشندے کون ہیں؟

ہم تو کبھی کے اس مردہ مذہب کا مرتک
سنسکار کر چکے اور ان کے ماننے والوں کی ایک
کمیٹی مادھو آچاریہ اکھنڈانند کا لورام اینڈ کو

میں ذرا ذرا حرکت تھی۔ لیکن وہ بھی لیکوڈیشن
میں کبھی کی آ چکی۔ اس کا بھی فاتحہ پڑھا جا چکا
معلوم ہوتا ہے۔ اس کا بھی شرادھ کر کے
اب ان کے جانشین میدان میں کود پڑے ہیں کوئی
گوپال منصر ہریانوی اپنی اس کمیٹی کے حشر کو بھول
کر کچھ بولے ہیں۔ عین اسی طرح جس طرح مردے
بولا کرتے ہیں۔ کہاوت ہے مردہ بولے کفن
پھاڑے" آپ خواب کی حالت میں بڑبڑاتے
ہیں۔ "دیانندی سپرداے کے تمام پنڈتوں پرچارکوں
اپدیشکوں کے نام کھلا چیلنج"
انکا چیلنج دینا تو ہمیں سمجھ میں نہیں آتا کیا وہ چاہتے
ہیں کہ انہیں بھی ان کے ۔۔۔۔۔ کے ساتھیوں
کے پاس پہنچا دیا جائے اور ان کا بھی پوتر مرتک
سنسکار ہو گیا کوئی انکا اپنا ایسا نہیں رہا جو پنڈ
بھرا سکے۔ اچھا ہم ہی اندر ساہ جدا اس کام کی
ذمہ واری لیتے ہیں؟

اس نے نشہ کی حالت میں یا مردہ کتیا کا دودھ
پی کر رشی دیانند کی شان میں ناقابل معافی گستاخی
کی ہے اور بھنگ پی کر فرمایا ہے کہ دیانندی
فرمایا کرتے ہیں کہ فلاں مضمون سے سوامی جی کی
توہین ہوتی ہے۔ لیکن میرا دعوے ہے کہ دنیا
بھر کی زبانوں میں کوئی ایک لفظ نہیں مل سکتا
جس سے سوامی جی کی توہین ہو سکے۔ کہنا تو بجا ہے
لیکن غلطی کھا گئے! بھنگ کی ترنگ میں
پورانوں کے دیوتاؤں رشی منیوں کی توقیر بارشی ہی
نہ تھی جو کرشن نمبر میں آپکے "ارشادات عالیہ"
شائع ہوئے ہیں شاید یہ الفاظ آپ نے "پوران کرشن"
کے لئے موزوں سمجھ کر شائع کروائے ہوں لیکن
معلوم ہوتا ہے کہ ۔۔۔ نشہ میں آپ کچھ کا
کچھ لکھ گئے ہیں۔ وہ آپ ابھی ہوش و حواس میں
ہوں تو سوچ لیں اور بتائیں کہ ہمارا خیال صحیح ہے
یا غلط۔ **رنگ دانشد**

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ خوشخط لکھا کریں

بیماری کی جڑ مچھر ہے اور مچھر بدبو دار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں اس کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پہلی دفعہ کے
رتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بھائیوں نے
اسے از حد پسند کیا ہے بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے
پنجاب بھر میں یہ سب سے پہلا کارخانہ ہے جسکی یہ ایجاد ہے اس لئے دھوکہ سے بچنے
کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔

میسرز بھگت رام لوری اینڈ سنز مالک وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

آستھا کی پکار میں نراشا کا اقرار

لیکھک ـ شری سوامی سروداننّد جی مہاراج

جس ویدپرچار کے پرسار کے لئے تم بھرپور سادھارن سے دھن لاتے ہو۔ اُس کے بدلے کھڑتال باجہ بجانا۔ کسی کو کچھ اپدیش سنانا۔ اتھوا رات کے سمیہ کچھ چتر دکھا کر لوگوں کو رجھانا۔

یہی وید پرچار ہے ؟ یا آپ کے دھیان میں وید پرچار کچھ اس سے بھن وستو ہے۔ ویدک گیان کا سمبندھ پرتبھا سے ہے۔ اس میں جو وچار درشیہ ہو۔ وہ ایک بُدھیمان مہاپُرش کی سمتی سے نیون تو نہ ہو۔ ویدیہ کو ایسا بنانے کا کبھی ایسا دھیان بھی آیا ہے ؟ جب کوئی اچھی دشا میں ایم۔ اے پاس کر لے۔ پھر اسکو اچھا پروفیسر بنانے کے لئے یورپ آدی دلیشوں میں بھیج کر کسی اچھی ڈگری کو پراپت کرنا پھر کاریہ پر نیوکت کرنا ہوتا ہے۔ ایسا ہونا ہی چاہیئے۔ پرنتو اس کے ویپریت وید ارتھ کو جاننے اس کا یتھارتھ ارتھ نکالنے کے لئے

"جو کچھ سمیہ سے لُپت پرائیہ ہو رہا ہے"

سادھارن شاستری کی یوگیتا رکھنے والے پرشوں کو ادھیکار دینا اُنہیں کی بات نہیں ہے۔ اس کا کبھی وچار کیا ہے ؟

میرے متر ! آپ کو اس بات کا دھیان ہے کہ جس پرکار پرمیشور کی رچنا اننت گنوں کا ستھان ہے۔ ٹھیک اسی پرکار وید میں منش یوگی ان کے دو باؤں کا سنکیت روپ سے دیا کھیان ہے۔ اس کو پرگٹ کرنے کے لئے گمبھیر پنڈتیہ پورن دھیر پرش کا کام ہوگا سادھارن کا نہیں۔ وید کے اگادھ سرودر میں غوطہ لگا کر بہت مولیہ رتنوں کو ہاتھ میں لا جنتا کے سامنے رکھنے والا پرش آپ کے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔ اور نہ ایسے پُرش کے بنانے کا یتن ہی کیا ہے۔

اس پرکار جب تینوں میں ہی دوش ہے۔ تو کاریہ سدھی کی آستھا کیا ہو سکتی ہے۔ آستھا کا تو یہ کہنا ہے۔ کہ میں اس بات کو ٹھیک جانتی ہوں اور آپ لوگوں کو بھی یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جو کاریہ ہین سادھنوں سے سمپادت کیا جاتا ہے۔ وہ اُتم پھل کبھی نہیں لاتا ہے۔ یدی کداچت اچھا پھل آوے تو چرستھائی نہ ہوگا۔ یدی ستھائی بھی ہوا تو سکھ پرد کبھی نہیں ہو سکتا ہے۔ اتیو اچھے سادھنوں سے جو سادھیہ سدھ ہوگا وہ سُندر ستھائی اور سکھ پرد ہوگا۔ یہ وچارشیلوں کا سنکیت ہے۔

آستھا کی اُکت باتوں کا اُتر جب کسی نے نہ دیا۔ سب مون رہے تب اس نے یہ کہا کہ مجھے تمہارے پرشنار تھ۔ وچار اور کاریہ کرم سے سپھلتا کی کوئی آستھا نہیں ہے۔ کتنا کھید پرد دشیہ ہے کہ جہاں آستھا کو بھی آستھا نہ ہے۔ تو وہاں نراشا کا من مانا کھیل ہوگا۔ ایسے کٹھن سمے نراشا نے اس کاغذ کا دوسرا روپ بدلا۔ اور جو پرشن تھے اُن کو سنانے لگی۔

(۲) کیا آپ لوگ اس بات کو بھلی پرکار جانتے ہیں۔ کہ اکارن پرسپر کا وواد سکھ کا ناشک اور کلیش کا پرکاشک ہوتا ہے۔ کیا آپ نے انیک بار اپنے اپدیشوں سے یہ بات جنتا کو سنائی۔ اتھوا اوروں سے سُنی۔ کہ مہابھارت کے یدھ میں جہاں بھائی سے بھائی لڑ رہا۔ ایک دوسرے کے ہاتھوں سے مر رہا۔ کوئی کسی کے بیٹے کو مارگ میں کاٹ رہا تھا ویپریت بھگیال سے آدھین ہو کر سب نے سن مارگ کو بھلا دیا۔ جو کام کیا وہ الٹا کیا پرسپر کے میل کو پھاڑ دیا۔ پرائل کو پھر بھی سے نہ سیا۔ وید ودیا و دھ وکاریل میں ہو گئے۔ ویدک وچار تھکاوٹ میں آکر سو گئے۔ تت کا لک سمجھ دار پرش اپنی سدھ بدھ کو کھو گئے تھے۔ چھل کپٹ کرنا سب کا کام ہوا۔ ویپریت کارتا سے سب بدنام ہوا۔ ایسی دشا میں دیش ورتی کا دھام ہوا۔ نہ ودیا کسی کے کام آئی۔ کسی کی بدھی سے بگڑی ہوئی بات نہ بن آئی۔ اپدیش تو انیک ہوئے۔ پرنتو منوں میں صفائی نہ ہوئی۔ اس پرکار کے یدھ سے بھارت ورش کو چوٹ پہنچی۔ اودیا ودھی اس ورن کو دور کرنے والی اوشدھی کسی کے دھیان میں نہیں آئی ہے۔ جے چند اور پرتھوی راج کے پرسپرک وواد سے دشا بگڑتی ہی گئی ہوئی۔ اس کارن سے بھارت کی ملن کہانی ہوئی۔ راگ دویش جو منش سماج کے کلیش کے کارن تھے۔ ان کا بل بڑھتا ہی گیا۔ یدی کوئی اس دوش کے دور کرنے کے لئے یتن وان ہوا تو اس کا کسی نے ساتھ نہ دیا۔ ادا منی یہ روگ ودیامان ہے اس کے ہٹانے کا کوئی اپائے ٹھیک ٹھیک کسی کو نہیں سمجھتا ہے۔ یہ بات اس نمت سے پرگٹ ہو رہی ہے۔ کہ جو جن یا جن سماج اس روگ کے مٹانے کا اپائے بتاتا یا سویم اگرسر ہو کر اس کو ہٹانا چاہتا ہے۔ اور اس کو درن بنا کر اس کی منو ورتی۔ وچار پرورتی کا رُخ دوسری اور کو پھیرتا ہے۔ جس سے جانا جاتا ہے۔ کہ اس روگ کا ندان اور اوشدھی کا گیان ابھی جنتا سے کسی کی سمجھ میں نہیں آیا ہے۔ روگ بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ یہ چرتارتھ ہو رہا ہے۔

اس بھارت ورش کی اوستھا کو نہارتے۔ دیکھے پرتیک بھاگ کو وچارتے ہوئے رشی نے یتھ بد کہے ہیں۔

"جب تک ایک مت ہو کر ایک ہانی لابھ ایک سکھ دکھ پرسپر نہ مانیں۔ تب تک اُنتی ہونا کٹھن ہے۔ آپس کی پھوٹ سے کورو پانڈو اور یادووں کا ناش ہو گیا سو تو ہو گیا۔ پرنتو اب تک بھی وہی روگ پیچھے لگا ہے۔ اسی دُشٹ درلیدھ سے گو تر ہتیارے سودیشیں وناشک۔ پرنچ کے دُشٹ مارگ میں آریہ لوگ اب تک بھی چل کر دکھ اٹھا رہے ہیں۔ پرمیشور کرے یہ راج روگ ہم آریوں سے نشٹ ہو جائے"۔ (ستیارتھ پرکاش)

اب آستھا پرشن کرتی ہے۔ کہ آریہ سماج تو ان ویرتھ کے جھگڑوں کو مٹانے کے لئے اتساہت ہوا تھا۔ اور اس کی یہ پرتگیا تھی کہ ہم سویم سدھر کر اوروں کو سدھاریں گے۔ تمہاری یہ پرتگیا کہاں گئی ؟ پرتگیا بھنگ سے منش سماج بدرنگ ہو جاتا ہے۔

میرے متر ! دیکھو یہ کتنا کھید کا سمواد ہے۔ کہ ہر ایک سماج میں پرسپر کا وواد ہے۔ وہ کونسی نیونتا ہے۔ جو تم کو لڑا رہی ہے۔ وہ کونسی بات ہے جو جھگڑا کرا رہی ہے۔ اپنے الپ سوارتھ کے لئے مہتی ہانی کرنا اور سنیتا کے بنانے سے نہ ڈرنا۔ بدھی مانوں کا کام نہیں ہے۔ تم کو تم کی پریکشا نہیں۔ گیان نیتر سے سمیکشا نہیں کیا کرنا تھا۔ کیا کرنے لگے کہاں کو جانا تھا۔ کدھر کو بھاگے۔ پریم کو دکھا تک نیموں نے بل میں آکر ادھو استھا کو جگا دیا۔ ایسی اوستھا میں اکرمنیتا نے اپنا سر اونچا کیا۔ آستھا کے ان پرشنوں کا اُتر سمست جنتا نے مون ورتی سے ہی دیا۔ تب آستھا نے کہا۔ کہ مجھے تمہارے اس ادھورے وچاروں اور اپورے پرکاروں سے پہلے ہی کچھ بھی آستھا نہیں ہے۔

آستھا۔ مجھے کچھ بھی تو آستھا ہوتی۔ یدی آپ لاہور اردھ شتابدی کے سمیہ اس بات کا وچار کرتے کہ پرتی ندھی سندر۔ راجپوتانہ۔ بمبئی پرانت آدی۔ آدی کیوں سمّلت ہو گئے ہیں ؟ ان میں جھگڑے بکھیڑوں کے بڑھ جانے کا کیا کارن۔ اور اس کے دور کرنے کا کیا اپائے ہو سکتا ہے ؟ وچار کرو۔ ایسی اوستھا میں جب ویدک کالج۔ سکول۔ گورو کل۔ کنیا پاٹھ شالا۔ اناتھ آلیہ کی رچنا ہو چکی ہو۔ اور یہ کاریہ کرم جنتا کے سنتوش کے لئے وپریت ہو۔ اسکو ٹھیک بنانے کے لئے کچھ آلوچنا کرتے

سنسکاری کاریہ کو سندر بنانا اور سنسکاری ہونے سے بگڑ جاتا ہے۔ آریہ سماج نے لگ بھگ پچاس برس سے جن کاریوں کا آرمبھ کیا ان کا سنشودھن ابھی نہیں کیا۔ ت ایسی دشا میں بل آنے کی کوئی آستھا نہیں۔

آستھا کہتی ہے کہ تم کوئی پرچلت باتوں کو نگ کرنا اور انیک نوتن نیموں کو ساتھ دینا ہو گا۔ یہ چاہتے ہو تو یہ نتو ایسا پرش جو ستیا سمیرتنا بینتیشی ہو۔ سماج میں ودیامان نہیں اور جس پرکار تمہارا کاریہ کرم ہے۔ اس سے کسی یوگیہ پرش کے سامنے آنے کی آستھا نہیں ہے۔ یہ سمیہ ہی سنسار "دنیا بہ امید قائم"۔ سنسار کو ہر سمیہ کی آستھا لگی ہی رہتی ہے۔ یہ ٹالوگ یہ دشیہ کہ سادھنوں کو جن سے آستھا کا سمبندھ ہے۔ پرنتو نگت کرنا ہوتا ہے۔ اُن سے دور رہ کر آستھا نہیں ہو سکتی۔ یہ سرو سمجھداروں کی سمتی ہے۔ کاموں میں ترٹی ہے۔ پہلے اسکو مٹاؤ۔ پھر آستھا کے سامنے آؤ۔

آستھا کہتی ہے۔ آریہ سماج اُنتی کی اوج پر نتو اس بات میں پرچت ہے کہ ستیارتھ پرش کے انگ پرسپر بٹے ہوئے نہیں ہیں۔ انگا نگی بھاو بھی دربل ہے۔ اس بھاری روگ سے آریہ سماج نردوش نہیں ہے۔ یہ بات اس پرکار ہو رہی ہے کہ بمبئی راجستھان پرتی ندھی سبھا میں کچھ اُنتی کی اور جا کر سمپرتی دلوں دن دربلتا میں جا رہی ہیں۔ اُن پرانتوں کی سماجوں میں ادا سینتا بڑھ جاتی ہے۔ پہلے پرشوں کا پردیش رنگ سا گیا ہے جو کچھ ہے۔ ان کو تت متعلقہ پرتیت ہوتا ہے۔ ویرتھ جھگڑوں نے اس کے نیتروں میں اجوال پن کو دھندلا سا بنا دیا ہے۔ اس کارن سے اسکو کوئی بھی دشیہ یتھارتھ روپ میں اور لوگ نہیں ہو رہا ہے۔ ایسی اوستھا میں وہاں اُنتی کا کیا ہو کیا لاہور کے سمیہ ان باتوں کا کسی کو دھیان آیا۔ کسی نے ان دوشوں کو دور کرنے کا جو سماج کو جرجر کر رہے ہیں۔ کوئی اپائے سوچا ؟ نہیں۔ ستیہ ہی ہے۔ جہاں السو کو ردتی دار میلا بنانے کا دھیان ہو اور کسی نے کبھی پرکار کیول دھن کو انہیں لانے کا دیا کھیان ہو۔ وہاں ایسے سو وچار جن کا انتی کے ساتھ سمبندھ ہو۔ نکٹ نہیں آتے ہیں۔ اچھے وچار ہی بھن بھن انتوں سے ملا کر انگی بنا دیتے ہیں۔ جیسے گھوڑی میں انیک پرزے مل کر جب ایک ہو جاتے ہیں۔ تب اپنے مولیہ کو بڑھاتے ہیں۔ اور سمیہ ٹھیک سمے بتاتے ہیں۔ اس انگا انگی بھاو کے سکھ دکھ میں ایکتا نہیں ہوتی ہے۔ اسکا ہی نام جاتی سماج یا راشٹر ہے۔ یہ شکتی انیک سو وچاروں کے ملنے سے اُتپن ہوتی ہے۔ سادھارن بات ہے۔ جب کسی بھی مہتما کا آنا بھگ سنساری ہوتا ہے۔ تب وہ سب سے پرتھم اس سے کرنے کے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

وید پرچار نمبر ۲

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

پچھلے یگ کے آخیر میں آریہ سماج میں ایک بات ہوئی۔ اس کا ذکر کر دینا بھی ضروری ہے وہ ہے دیانند سیوا سدن کی ستھاپنا۔ دیانند سیوا سدن آریہ سماج کی ویسی ہی سنستھا ہے جس پرکار برٹش گورنمنٹ کا انڈین سول سروس کا محکمہ ہے۔ دیانند سیوا سدن جس وقت بنایا گیا تھا اس وقت آریہ سماج کے ادھیکاریوں نے بڑا کچھ وچار کیا تھا۔ اس سدن میں اب تک کتنے سدسیہ بھرتی ہوئے۔ انہوں نے آریہ سماج کی کیا کیا سیوا کی۔ یہ آریہ سماج کے لئے لابھدایک ثابت ہوا یا ہانی کارک سدھ ہوا۔ اس کی آگے کو رکھنے کی ضرورت ہے یا نہیں ہے اس میں اس وقت بھی بھرتی ہوتی ہے یا نہیں ہوتی ہے اگر ہوتی ہے تو اس لئے کب سے جو نیئے سدسیہ کون سے ہیں اور وہ کب سدسیہ بنے تھے اگر نہیں ہوتی ہے تو نہ ہونے کے کیا کارن ہے۔ یہ سب باتیں کہنے کا ابھی وقت نہیں آیا ہے یا میرے جیسے آدمی کو اس کے وشے میں ابھی کچھ نہیں لکھنا چاہیے یہ میری دھارنا ہے۔

جہاں آریہ سماج کے وید پرچار میں مذکورہ بالا کام کرنے والے تھے اس وقت آریہ سماج میں ایک سنستھا اور بنائی گئی جس کا تعلق بھی وید پرچار سے بھی ہے۔ یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے کہ شروع میں جس وقت دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور میں بنایا گیا تھا۔ اس وقت بھی آریہ سماج کو یہی بتایا گیا تھا کہ اس میں پڑھنے والے ودیارتھیوں میں سے آریہ سماج کے اپدیشک اور آریہ سماج کے سدھانتوں پر چلنے والے نوجوان ملیں گے۔ لیکن بعد میں جاکر معلوم ہوا کہ یہ راستہ تو کسی اور طرف بھی جاتا ہے تو آریہ سماجیوں نے گورو کلوں کی ستھاپنا کی۔ پنجاب میں ہی اس وقت دس سے کم گوروکل نہیں ہیں۔ ان کے کھلتے وقت بھی آریہ سماج کے وید پرچار اور دھرم گرنتھ لکھنے کے نام پر ہی اپیل کی گئی تھی۔ کچھ وقت ویتیت ہونے پر اس میں بھی کچھ شنک ہونے لگا۔ اس وقت کے وچار اگر پاٹھک اس کو جاننا چاہتے ہیں تو میں ان کی سیوا میں یہی عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں وہ گوروکل کے سمبندھ میں مہاتما کرشن جی اور مہاتما منشی رام جی کے لیکھ پڑھنے کی کرپا کریں تاکہ ان کو اس بات کا پورا پورا پتہ لگ جائے اس کتھا کے بعد میں اپنے بات کو لکھتا ہوں وہ ہے دیانند اپدیشک ودیالیہ کی ستھاپنا اس کا نام اپنے مطلب کو سدھ کر دیتا ہے اور اسے ستھاپت ہوئے بھی اب بارہ برس ہونے کو ہے۔ اس نے کیا کام کیا ہے یہ اپنے ادیشیہ میں سپھل ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نے جو اس سے امیدیں کی تھیں وہ پوری ہوئی ہیں یا نہیں۔ میں اس پر بھی کچھ لکھنا ہی مناسب سمجھتا ہوں اور کارنوں کے ساتھ ساتھ اس پر نہ لکھنے کا ایک کارن یہ بھی ہے کہ میرا اس ودیالیہ کے ساتھ زیادہ تعلق رہا ہے اس لئے اگر میں ہی کچھ لکھوں گا تو غیر مناسب ہوگا۔ اس لئے جس کا حق ہوگا وہ اپنے حق کو ادا کر دیگا۔ میں اس کا مستحق بالکل نہیں ہوں۔

میں نے اوپر یگ شبد لکھا ہے۔ کسی کو بھرم نہ ہو کہ یگ کیا ہے اس لئے میں اس کا مطلب لکھ دیتا ہوں۔ سنیاسیوں میں اول چترماس گنے جاتے ہیں یعنی کتنے سال کا سنیاس آشرم میں آیا ہوا ہے۔ اس کے لئے پوچھا جاتا ہے کتنے چترماس ہوئے اور بارہ سال بعد گنے میں یگ ہو گیا۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ جسے اس آشرم میں آئے بارہ سال گزر جائیں وہ سنیاسی یا یوگی مانا جاتا ہے۔ اس لئے بارہ سال کو یگ کہتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کا پچاس سالہ جشن ابھی ہوا ہے۔ اس لئے اس کو بھی چار یگ کا سمجھنا چاہیے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے پہلے یگ میں وید پرچار کرنے والے اپدیشک جو کہیں پڑھ کر اپدیشک بنے تھے۔ وہ اور دوسرے گوروکل کے سناتک اپدیشک بنے تھے۔ تیسرے دیانند سیوا سدن کے سدسیہ جو تھے دیانند اپدیشک ودیالیہ کے پڑھے ہوئے اپدیشک یہ چار طرح کے اپدیشک تھے اور ان کے ساتھ ساتھ سبھا میں بھجنیک تھے جو بھجن گا کر پرچار کرتے تھے۔ اس چوتھے یگ میں آریہ سماج میں جو آریہ سماج کے سبھاسد پہلے کام کیا کرتے تھے وہ نام ماتر رہ گئے تھے۔ اگر میں یہ لکھ دوں کہ وہ اب پرچار کا کام نہ کرتے تھے تو بھی میں سمجھتا ہوں ٹھیک ہی ہے۔ اس وقت ویتن بھوگی اپدیشک بھجنیک یا دونوں کو اپدیشک لکھا جائے یہی کام کرتے تھے۔ شروع میں وید پرچار کا چندہ تین یا پانچ ہزار کا ہوا کرتا تھا۔ اب وہ بتیس اور چھتیس ہزار تک پہنچ گیا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ محنت مہاتما کرشن جی کی ہے اور پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا اس کے حصہ دار بن سکتے ہیں۔ جہاں پہلے آریہ سماجی اپنا وقت دیکر پرچار کیا کرتے تھے وہاں اس یگ میں ہم یہ دیکھتے ہیں وہ اپنا وقت اس طرح وید پرچار میں نہیں لگاتے ہیں لیکن وہ اپنے پاس سے دھن دیتے ہیں یا اور دانی مہاشیوں سے روپیہ اکٹھا کر لیتے ہیں اور اس روپیہ کو آریہ پرتی ندھی سبھا میں بھیج دیتے ہیں جہاں پہلے پانچ ہزار مشکل سے اکٹھا ہوتا تھا اب بتیس ہزار اس سے آسانی سے ہو جاتا ہے اور سبھا اس دھن سے اپدیشک رکھ کر پرچار کروا دیتی ہے اس کے دوسرے معنی یہ ہوئے۔ جہاں پہلے آریہ سماجی خود اپدیشک بن کر پرچار کرتے تھے۔ وہاں اب انہوں نے روپیہ دیکر اپدیشک بنا دئے۔ جو ان کا وید پرچار کا کام کر رہے ہیں اگر مثال دینی ہو تو میں لکھوں گا جیسے ایک بنیا اپنی دکان کا کام کرتا رہتا ہے اور اس کے دل میں آتا ہے کہ گائتری منتر کے جپ سے پنیہ ہوتا ہے تو وہ کسی براہمن کو بلا کر کہتا ہے۔ آپ براہ مہربانی گائتری کا پاٹھ کر دیں اور میں آپ کو اتنے روپے دوں گا وہ براہمن گومکھی میں ہاتھ ڈال کر کسی مندر میں لالہ جی کا گائتری کا جپ کرتا رہتا ہے اور لالہ جی اپنی دکان کا کام کرتے ہوئے پنیہ کے بھاگی بن جاتے ہیں۔ اسی طرح آریہ سماجیوں نے کچھ روپیہ دے کر براہمن مقرر کر دئے ہیں۔ وہ ان کو کچھ ماہانہ دیدیتے ہیں اور یہ ان کا وید پرچار کا کام کر دیتے ہیں۔ اگر اس براہمن کو روپیہ نہ ملے تو وہ گائتری کا پاٹھ نہیں کرتا ہے اگر اس براہمن کو روپیہ نہ ملے تو یہ وید پرچار نہیں کرتا ہے۔ اس یگ کے آریہ سماجی لالہ جی بنے ہوئے ہیں اور اپدیشک براہمن بنے ہوئے ہیں۔

اس یگ میں ایک بات اور نئی ہوئی اور جو پہلے نہ تھی اور اگر تھی تو نام ماتر تھی اب عام ہے وہ یہ ہے اس سے پہلے آریہ پرتی ندھی سبھا میں جو مہانو بھاو سماجوں کی طرف سے آتے تھے۔ وہ آریہ سماج کے سبھاسد ہوتے تھے یہ سامانیہ نیم تھا۔ اس وقت کے اپدیشک بھی کسی سماج کے سدسیہ ضرور ہوتے تھے۔ لیکن وہ اپنے اپدیشک کے کام سے سنتشٹ تھے۔ وہ کبھی آریہ پرتی ندھی سبھا کے سبھاسد نہ بنتے تھے یہ کام اگر نیک ہے تب اور اگر بد ہے تو بھی اس کا سہرا پروفیسر رام دیو جی کے سر پر ہونا چاہیے۔ کیونکہ سب سے پہلے سبھا کے آدھین کاریہ کرتاؤں میں سے بھی آریہ پرتی ندھی سبھا کے سدسیہ تھے اور جس یگ کی میں بات کر رہا ہوں۔ اسی یگ میں سناتک وغیرہ بھی اپدیشک ہو گئے تھے اس لئے ان کے چرن چنہوں پر چلتے ہوئے وہ بھی آریہ پرتی ندھی سبھا کے سدسیہ بن گئے اور دیانند سیوا سدن کے سدسیہ بھی آریہ پرتی ندھی سبھا میں آشامل ہوئے۔ اسی طرح ہم آخیر میں کیا دیکھتے ہیں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے کلرک (کلرک) سے لے کر گوروکل کے آچاریہ اور گورنرنگ آریہ پرتی ندھی سبھا کے سدسیہ ہیں اسی طرح ایک بھجنیک سے لے کر بڑے بڑے اپدیشک بھی آریہ پرتی ندھی سبھا کے سدسیہ ہیں۔ اس وقت پہلے والی بات نہیں ہے جبکہ کوئی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کا سدسیہ ہونا اپنا ایمان مانتا تھا۔ اب اس کا سدسیہ ہونا مان کی نشانی مانی جاتی ہے۔ اس وقت جو کچھ لے کر آریہ سماج کی سیوا کرتے ہیں وہ لیکھک ہوں اپدیشک یا بھجنیک ہوں اتھوا ادھیاپک ہوں اگر ان کی ساری تعداد دیکھی جائے تو شاید ان کی اکثریت آریہ پرتی ندھی سبھا کی سدسیہ ہوگی۔ مجھے پورا پورا تو پتہ نہیں ہے لیکن میرا وچار ہے کہ آریہ پرتی سبھا کی انترنگ سبھا کا جو کورم ہے۔ وہ تعداد ان تنخواہ لے کر کام کرنے والوں کی انترنگ سبھا میں ہوگی اور مجھے امید ہے جس پانچویں یگ میں ہم گزر رہے ہیں۔ اس میں شاید سبھا کا کوئی ویتن بھوگی ایسا نہ رہے جو کہ سبھا کا سدسیہ نہ ہو۔

جیسا کہ میں نے اوپر لکھا ہے شروع میں آریہ سماج میں آریہ سماجی خود ہی اپدیشک تھے اس وقت کوئی تنخواہ والے اپدیشک نہ تھے بعد میں ویتن بھوگی اپدیشک مقرر ہوئے اور آہستہ آہستہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپدیشک جو بغیر ویتن کے کام کرتے تھے۔ اس وقت بالکل نہیں ہیں اور سب اپدیشک ویتن بھوگی ہی ہیں اور اس آخری یگ میں وہ تنخواہ والے اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے انترنگ سبھا کے سدسیہ ہونا تو اور بات ہے آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاری بھی ہیں اور آریہ سماجیں پہلے سے روپیہ زیادہ دیتی ہیں۔ اس واسطے اپدیشک اس وقت تعداد میں ساٹھ کے قریب ہوں گے لیکن جس طرح اپدیشک کا کام آریہ سماجیں چھوڑ کر اپدیشکوں کو سنبھال چکی ہیں۔ اس طرح اب آریہ پرتی ندھی سبھا کا کام بھی اپدیشکوں دوارا ہی ہوگا۔ اس بات پر آریہ سماجوں کو ابھی نہیں پھر کسی وقت وچار کرنا چاہیے کہ جس وقت

آگے دیکھو صفحہ ۱۶

کہانی

ہندو اور مسلمان

(شری برج موہن دتاتریہ کیفی)

(۱)

چودھری نتھن لال تو ہندو اور داروغہ ابن مسلمان تھے۔ پرنتو ان کی دانت کاٹی روٹی ایک تھی۔ داروغہ ابن نیتہ نے نو بودک مسلمانوں کو جو پانچویں کریز کبھیک ۵۰۰ کا پرونوٹ لکھ دیتے تھے لیس پچاس کرانیے لنگوٹیا یار چودھری نتھن کے پاس لاتا اور وہ اپنے ایجنٹوں دوارا بالغ اور نابالغ لڑکیاں بہکا سکتے کر داروغہ ابن کے حوالے کرتا جن کے وہ باہر دوسرے استھانوں میں اچھے دام کھرے کرتا۔

ان دونوں کی مترتا کی آیو ان کی آیو سے کتھوڑی کم تھی۔ وہ ایسے ہوئی کہ چودھری ایک بڑے گاؤں میں پٹواری تھا اور داروغہ اس کے پڑوس میں پولیس کی دیہاتی چوکی میں سارجنٹ تھا۔ دونوں نے علاقہ کا ناک میں دم کر رکھا تھا۔ دونو سخت ہر دیہ ہیں اور پیچ چالوں میں دسترس۔ چر کال تک آپس میں سازش سے نارکیہ لیلا کرتے رہے آخر دونو کی شکایتیں ہوئیں اور سرکار نے نوکری سے ان کو الگ کر دیا۔ پر حرام کی کمائی پاس تھی۔ بہت یار بیٹھنے کے بعد انہوں نے وہ پیشہ لیا جس کا ورنن اوپر کیا گیا ہے۔

پرنتو اب ان کے اس کام میں بادھا پڑنے لگی تھی، کیونکہ بردہ فروشی کو روکنے کے لئے سرکار اور سیوا سمتی نے نئے طریقے نکالے تھے۔ انتقال اراضی کے قانون کے پنچات اب چودھری نتھن کا کاروبار مندا ہو گیا تھا۔

ابن۔ آؤ یار خوب ملے میں تمہاری ہی طرف جا رہا تھا۔

نتھن۔ دل کو دل سے شبہ ہے۔ بھائی کہو کیا حال ہے۔

ابن۔ یار۔ کیا کہوں۔ برا حال ہے پیسہ کی صورت تک کو ترسنا پڑتا ہے۔

نتھن۔ یہاں بھی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہتے ہیں۔

ابن۔ پھر کچھ سوچو۔ خرچ ویسے ہی ہیں اور آمدنی بس اللہ کا نام ہے۔

نتھن۔ پولیس میں بھرتی ہو جاؤ۔ تمہارے لئے تو ایک دروازہ کھلا ہے۔

ابن۔ موقوف ہو چکا ہوں۔ مجھے کون لے گا۔

نتھن۔ مسکرایا۔

ابن۔ تم دس کے ہزار بناؤ۔ تمہارا روزگار تو بنا بنایا ہے۔

نتھن۔ ساری بہیاں نئی بنانی پڑتی ہیں۔ پر دینے والے ان پر دستخط نہیں کرتے اس طرح بہت سا روپیہ میعاد سے نکل گیا ہے اب کروں تو کیا کروں۔ لڑکے نے اب کی انٹرنس پاس کیا۔ کہتا ہے کالج میں پڑھوں گا اور کالج کا خرچ تمہیں معلوم ہی ہے۔

ابن۔ جی ہاں۔ صاحبزادے پڑھ رہے ہیں نہ ان کے سوٹ بوٹ اور کالر نکٹائی کی مانگ سے ہی دیوالہ نکل رہا ہے۔

نتھن یہاں یہ کمبخت ساہوکارے کا قانون دیوالہ نکالنے پر تلا ہوا ہے پر یار تم تو حاکم لوگوں سے ملتے رہتے ہو سنا ہے تمہارے انعام کی سفارش ہوئی ہے۔

ابن۔ جی ہاں۔ ایک مربعہ کی سفارش ہوئی تھی۔ اوپر سے نامنظور ہو گئی بیٹھے رو رہے ہیں۔ اب بتاؤ۔ کیا کریں۔

نتھن۔ میں بتاؤں ناجائز شراب نکالا کرو۔

ابن۔ پرنتو سرکار اس کا دیا یار بھی روکنا چاہتی ہے۔ میں بتاؤں؟ زمینداروں اور کسانوں میں پھوٹ ڈلواؤ۔ تم تو پٹواری رہ چکے ہو۔

نتھن۔ پھوٹ پہلے ہی بڑی ہوئی ہے پھوڑا ایک رہا ہے۔ دیکھتے ہو۔ گیہوں اور کپاس سستا ہو رہا ہے۔ یہ پھوڑا اب پھوٹنے کو ہی ہے۔ اس میں چھیڑنا سرکار کو سہن نہ ہوگا۔ کوئی ایسی بات ہو جس میں سرکار کا کوئی سمبندھ نہ ہو مگر لوگوں میں گڑبڑ ہو جائے۔

ابن۔ اچھا بھائی وہ وکالت کی دلالی تم نے کیوں چھوڑ دی۔

نتھن۔ چھوڑ دی؟ کہو چھوٹ گئی۔ کانگریس کا ستیاناس ہو۔ اب لوگ مقدمے ہی نہیں کرتے دلالی اور وکالت کیسے چلے۔

ابن۔ وہ دیکھو تمہارے دونوں وکیل آ رہے ہیں۔ تمہاری تو ان سے مترتا ہے پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ کوئی نیک صلاح دیں گے۔

(۲)

لبھو رام۔ کیوں بھائی چودھری نتھن بہت دنوں سے درشن نہیں دئے۔

نتھن۔ بابو جی کیا کہوں! کوئی مقدمے والا پھنسے نہیں چڑھا۔ یہ داروغہ ابن میرے بچپن کے ساتھی ہیں۔ ہم یہی کہہ رہے تھے کہ روزگار دنوں دن مندا ہوتا جا رہا ہے۔ کیا اپائے کیا جائے؟ جس سے روپیہ ہاتھ آئے۔

لبھو رام۔ میں اور یہ میرے متر مسٹر نعمت اللہ بار۔ ایٹ۔ لا بھی یہی باتیں کر رہے تھے۔

نتھن۔ پھر آپ کے خیال میں کوئی بات آئی؟

لبھو رام۔ ایک بات آئی ہے۔

نتھن۔ پھر بتائیے ہم دونوں حاضر ہیں

ابن۔ آپ تو شاید مجھے نہ جانتے ہوں پرنتو بیرسٹر صاحب کو پتہ ہے کہ میں اپنی بات سے پھرنے والا آدمی نہیں ہوں۔

نعمت اللہ۔ بے شک ہم کو تم پر پورا بھروسہ ہے

لبھو رام۔ آپ ہی وہ تجویز کہئے نہ جس کا ذکر ابھی ہو رہا تھا۔

نعمت اللہ۔ بات یہ ہے کہ جب تک متھا نہ جائے ماکھن نہیں نکلتا جب تک لوگوں میں گڑبڑ نہ ڈالی جائے کام نہیں بنتا۔

لبھو رام۔ پر سرکار کو یہ سہن نہ ہوگا دھر لئے جائیں گے۔

نتھن۔ یہی تو ہم بھی کہہ رہے تھے۔ کیوں بھائی ابن!

ابن۔ ٹھیک ہے۔ جیسے ہمارے دل کی بات آپ پا گئے۔

نتھن۔ لبھو رام جی بتائیے۔ آپ نے کیا سوچا ہے۔

لبھو رام۔ اس میں سوچ وچار کی کوئی بات نہیں۔ بکر عید آ رہی ہے۔ سنا ہے مسلمان قربانی کے جانوروں کا جلوس نکالیں گے۔ کیوں بھائی نعمت!

نعمت اللہ۔ ٹھیک ہے!

لبھو رام۔ اور ہندو اسے روکیں گے۔ ہم کو تو ہندو مسلمان دو نو برابر ہیں۔ کیوں بھائی نعمت۔

نعمت اللہ۔ بے شک۔

لبھو رام۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ کوئی بیچاری میں مارا جائے۔ اس لئے یہ کوشش ہو کہ ہندو اور مسلمان اپنے اپنے استھان میں سویم سیوک بھرتی کریں۔ اور پھر دونوں سترک اور تیار نکلیں۔

ادھر لبھو رام اور نعمت اللہ اور ادھر نتھن اور ابن مسکرائے اور ایک دوسرے کو کنکھیوں سے دیکھنے لگے۔

نتھن۔ سرکار تو اس کو برا نہ سمجھیگی۔

ابن۔ سرکار کو تو ان سرگرمیوں کا علم ہی کیسے ہو سکتا ہے اور پھر ہم لوگ تو پیچھے رہیں گے۔

لبھو رام۔ سرکار کو ہم سمجھا لیں گے۔

نعمت اللہ۔ سرکار کا اس سے کیا سروکار۔

لبھو رام۔ اچھا تو چودھری صاحب۔ دو کام آپ لوگوں کو کرنے ہیں۔ آپ ہندوؤں میں زبردست جوشیلے والنٹیر بھرتی کرائیں۔

نعمت اللہ۔ داروغہ جی آپ مسلمانوں میں یہی کام کریں۔ اخباروں سے بھائی لبھو رام اور میں انتظام کر رہے ہیں۔ ہندو دھرم رکھشا سبھا اور انجمن تحفظ دین اسلام بننے کو ہیں۔ جلسے اور جلوس وغیرہ کو بھی ہم سمجھ لیں گے۔

لبھو رام۔ اور آپ جن سادھارن اور ان پڑھ لوگوں میں اس کا پرچار کر والنٹیر بھرتی کریں گے چودھری صاحب اور داروغہ جی۔ آپ اس جاتیہ کام میں ہمارے ساتھ شامل ہونے کو تیار ہیں نہ؟

ابن۔ ہم ہر طرح سے آپ کے ساتھ ہیں۔

نتھن۔ بے شک ہم دونوں آپ کے ساتھ ہیں پرنتو یہ تو کہئے۔ ان میں ہمارا لابھ کیا ہے؟

لبھو رام۔ چودھری یہ بعد کی باتیں ہیں۔

نعمت اللہ۔ داروغہ صاحب۔ آپ بھی بانکے رہیں ایسا کام بنیگا کہ خوش ہو جاؤ گے۔

نتھن۔ اور ابن دایک ساتھ) میں اور کیا چاہئے

لبھو رام۔ تو آپ نے مکان پر گنگا جل اور قرآن اٹھا کر پکا قول اور پروگرام کی پوری تفصیل سنئے۔

(۳)

کئی دن تک شہر میں جو دینک پتر نکلتے ہیں ان میں جو کچھ بھی ہے وہ بکر عید کے ذکر سوا اور کچھ نہیں۔ ہندو دھرم رکھشا سبھا اور انجمن تحفظ دین اسلام کا زور ہے بڑے بڑے اکشروں میں پوسٹر لگے ہیں جو ہانسبل امرت دھارا بسیاری پاک اور بھلے دے بوٹ کے بھڑے بڑے پوسٹروں کو مات کر رہے ہیں سیدھے سادھے جن سادھارن انہیں پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ دھرم اور دین کا نام برباد کی کر دیا اور خدا کے فضل سے ابھی باقی ہے۔ دونوں طرف کے نوجوان سویم سیوک پیلی اور ہری وردیاں پہنے ڈنڈے لئے ادھر ادھر پھرتے ہیں۔ ایک طرف چودھری نتھن اور دوسری طرف داروغہ ابن لیڈری کی شان میں پھولے پھولے نہیں سماتے پھر رہے ہیں۔ اللہ ہو اکبر اور ہندو دھرم کی جے کے گگن بھیدی نعرے لگ رہے تھے۔ دکانیں بند ہو چکی تھیں۔ سب کا یہی خیال تھا کہ اب کچھ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جالندھر شہر میں مرتک شرادھ پر شاستر ارتھ
سناتنی پنڈت آریہ پنڈت شاستری منسا رام جی کے سوالوں کا جواب نہ دے سکا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مشہور اپدیشک شاستر ارتھ مہارتھی شاستری پنڈت منسا رام جی آریہ سماج مندر جالندھر شہر میں ۲۵ جولائی ... تک چار لیکچر مورتی پوجا۔ اوتار واد ... شرادھ اور ورن بیوستھا اور ۱۵ اگست ... اگست تک چھ لیکچر بھدت جوتش۔ ودھوا ... سنسکار۔ آریہ سماج۔ سداچار اور ... مرتک ... ہوئے۔ ان کے علاوہ ان کا ... دھرم پر ... کے دن کرشن جی کی زندگی ... جنم اشٹمی ... اتوار کے دن صبح کو ہفتہ واری اجلاس ... ان تمام لیکچروں کا اثر پبلک ... اچھا پڑا۔ پبلک نے ان کے سمجھانے ... اور دلیلوں کو بہت پسند کیا۔ حاضری ... کافی تعداد میں ہوتی رہی۔ چنانچہ ... کی پبلک کے زیادہ اصرار پر ان ... لیکچر ۱۲۔۱۳۔۱۴ اگست کو اس طرف ... گئے۔ تمام لیکچروں کے بعد شنکا ... اجازت دی جاتی تھی۔

لیکچروں کے دوران میں یہاں کے سناتن دھرمی پنڈت خیراتی رام جی شاستری ادھیاپک سناتن دھرم سنسکرت پاٹھشالہ نے شاستر ارتھ کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے آریہ سماج کے منتری کو چٹھی لکھی تھی۔ جسکا جواب ان کو آریہ سماج کی طرف سے اسی وقت دیدیا گیا ... شاستر ارتھ کے لئے تیار ہیں۔ لیکن آپ ... سبھا کی طرف سے چٹھی لکھوا کر بھیجنے کی ... اس کا جواب پنڈت خیراتی رام ... طرف سے پھر یہ آیا کہ میں شخصی طور پر ہی شاستر ارتھ کرنا چاہتا ہوں۔ ہمیں بھی ان ... سے اسی جواب کی امید تھی۔ کیونکہ سناتن دھرم سبھا تو پہلی دفعہ ... شاستر ارتھ ... بات پھیر کر پیچھے ہٹ گئی تھی۔ اور ... بھی پنڈت خیراتی رام کو شخصی طور پر شاستر ارتھ کرنا پڑا تھا اور اس میں ان کو پنڈت بدھ دیو جی سے لاجواب ہونا پڑا تھا بھلا پھر اب سناتن دھرم سبھا اس ... کیلئے تیار ہوتی۔ چنانچہ آریہ سماج ... سے اس دفعہ بھی پنڈت خیراتی رام ... شخصی طور پر ہی شاستر ارتھ کرنے ... منظور کر لیا گیا۔

... ۱۷ اگست کو رات کے ساڑھے آٹھ بجے ... گیارہ بجے تک آریہ سماج مندر میں سناتن دھرمی پنڈت خیراتی رام اور آریہ سماج کے درمیان شاستر ارتھ ہوا۔ آریہ سماج کی طرف سے شاستری پنڈت منسا رام ... نے سناتن دھرمی پنڈت کے ... منہ توڑ جواب دیا۔ لیکن سناتن ... پنڈت آریہ پنڈت کے ایک بھی سوال کا جواب نہ دے سکا۔ شاستر ارتھ کے سوال و جواب مفصل طور پر جو نیچے درج کئے جاتے ہیں ان سے ہی یہ بات صاف ظاہر ہو جائیگی کہ سناتن دھرمی پنڈت کو کس طرح ہار ماننی پڑی۔ جلسہ کے صدر لالہ ہردیال جی تھے اور سماج مندر پبلک سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

(۱) سناتن دھرمی پنڈت جی نے کہا کہ میں نے اپنی چٹھی میں شرادھ پر شاستر ارتھ کرنے کے لئے پرارتھنا کی تھی۔ مگر آریہ سماج نے مرتک شرادھ پر شاستر ارتھ کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس سے یہ تو ثابت ہی ہو گیا ہے کہ آریہ سماج شرادھ کو تو مانتا ہے اس لئے میں اس کو چھوڑ کر پتری یگیہ پر بحث کروں گا

اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ آریہ سماج جیتے پتروں کا شرادھ مانتا ہے اور سناتن دھرم مردوں کے شرادھ کو مانتا ہے۔ آریہ سماج کے سناتن دھرم کے ساتھ شرادھ پر شاستر ارتھ کے معنی ہی یہ ہیں کہ شاستر ارتھ مرتک شرادھ پر ہوگا اور پنڈت جی مہاراج جو شرادھ لفظ کو چھوڑنا چاہتے ہیں اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ چاروں ویدوں میں مرتک شرادھ کا لفظ موجود نہیں ہے۔ مجھے تو یہ امید تھی کہ پنڈت جی چاروں ویدوں میں سے مرتک شرادھ ثابت کریں گے۔ لیکن میری یہ امید پوری نہیں ہوئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ پنڈت جی مہاراج اپنی اگلی تقریر میں ضرور ہی چاروں ویدوں میں سے مرتک شرادھ ثابت کرنے کی کوشش کریں گے۔

آریہ پنڈت نے اس بات کو اپنی سب تقریروں میں دہرایا۔ لیکن پورانک پنڈت نے آخیر تک مرتک شرادھ چاروں ویدوں میں سے دکھلانے کی ہمت نہ کی جس سے پبلک پر یہ ظاہر ہو گیا کہ ویدوں میں مرتک شرادھ بالکل موجود نہیں ہے۔

(۲) پورانک پنڈت نے کہا کہ سنسکار ودھی میں پتری یگیہ पितृयज्ञ میں بلی ویشو دیو बलिवैश्वदेव یگیہ کا ذکر ہے جس میں اندر وغیرہ دیوتاؤں کو بلی دینے کا ذکر کرتے ہوئے پتروں کے لئے ایک گراس رکھنا لکھا ہے اس سے صاف ثابت ہے کہ سوامی جی مرتک شرادھ کو مانتے تھے اور مزید یہ کہا کہ سوامی جی نے لکھا ہے کہ بلی رکھنے کے وقت اگر کوئی اتیتھی آ جاوے تو اس کو کھلا دیا جاوے۔ ورنہ آگ میں ڈال دی جائے یہ پتروں کے لئے رکھا ہوا بھوجن اتیتھی کو کیوں کھلایا جاوے اور آگ میں ڈال کر اس کو ضائع کیوں کروایا جائے۔

اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ پنڈت جی آپ لوگوں کو غلط فہمی میں ڈال رہے ہیں۔ کیونکہ بلی ویشو دیو یگیہ پتری یگیہ کے پرکرن میں نہیں ہے بلکہ وہ تو ایک علیحدہ یعنی چوتھا یگیہ ہے اور پتری یگیہ کے متعلق تو صاف تحریر ہے کہ جیتے ہوئے ماتا پتا آدی بزرگوں کی شردھا پوروک سیوا کرنی چاہئے اور بلی ویشو دیو یگیہ میں جو اندر وغیرہ کے نام بلی دینی لکھی ہے اس کا مطلب صاف طور پر یہ ہے کہ میں پرماتما اور اس کی آگیا کے مطابق چلنے والے رشیوں کے حکم کے مطابق یہ کام کر رہا ہوں۔ گرہستی کے گھر میں چکی۔ اوکھل موسل چولہے پانی کے گھڑوں اور جھاڑو دینے کے کام میں جو ایک چھوٹے چھوٹے جانور مر جاتے ہیں۔ ان کے بدلے میں اتنا ہی دھرم کرنے کے لئے بلی ویشو دیو یگیہ کیا جاتا ہے۔ اس میں جو پتروں کے نام سے بلی دیجاتی ہے۔ اس کا مطلب پتروں کو ترپت کرنا نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ پتری یگیہ کرتے ہوئے جن جیووں کی ہتیا ہو جاتی ہے۔ اس کے بدلے میں دھرم کرنے کے لئے یہ بلی دیجاتی ہے۔ یہ ماتا پتا کو کھلانے کے لئے نہیں دی جاتی۔ کسی آئے ہوئے اتیتھی کو کھلانا یہ بھی ایک دھرم ہے اگر کوئی اتیتھی نہ آئے تو اگنی میں ہون کر دینا بھی بہت بڑا دھرم ہے۔ کیونکہ اتیتھی کو کھلانے سے تو ایک اپکار ہوتا ہے لیکن اگنی میں ہون کر دینے سے خوشبو کے ذریعہ سارے سنسار کا اپکار ہوتا ہے آپکا یہ کہنا کہ اگنی میں ڈال کر ہون کرنے سے ضائع ہو جاتی ہے یہ تو سناتن دھرم کے اصولوں کی مٹی پلید کرنا ہے اس پر پورانک پنڈت نے اور کوئی خاص دلیل نہیں دی اور اس پر چپ سادھ گئے

(۳) پورانک پنڈت نے کہا کہ سنسکار ودھی میں یگیوپویت پرکرن میں لکھا ہے کہ برہمچاری یگیوپویت کو بائیں طرف کر کے ہاتھ میں جل لے کر یہ کہے کہ ہے پترو مجھکو شدھ کرو اس سے مرتک شرادھ صاف طور پر سدھ ہوتا ہے۔

اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ گھر سے کتابیں دیکھکر نہیں آئے۔ کیونکہ یہ بات یگیوپویت پرکرن میں نہیں ہے بلکہ یہ بات گوسماورتن سنسکار میں ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ برہمچاری ۲۵ برس بعد اپنی تعلیم پوری کر کے جب گورو کل سے نکلتا ہے۔ تو وہ گورو کل کے ادھیاپکوں اور آچاریوں کے سامنے ہاتھ میں جل لے کر بائیں طرف کھڑا ہو کر اور دائیں طرف منہ کر کے یہ کہتا ہے کہ ہے بزرگو آپ مجھے اپنے اپدیش سے اس جل کی مانند پوتر اور شانت کیجئے۔ اس مضمون میں یگیوپویت بائیں طرف کرنا کہیں نہیں لکھا ہے اپسویہ (अपसव्य) ہونے کے یہ معنی ہیں کہ برہمچاری ادھیاپکوں کے بائیں طرف کھڑا ہو۔ دیکھئے مہابھارت میں لکھا ہے کہ جنگل کے جانور دریودھن کے اپسویہ (अपसव्य) ہو گئے۔ کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ جنگل کے جانوروں نے یگیوپویت بائیں طرف کر لئے اور کیا جانوروں کے بھی یگیوپویت ہوتا ہے اور پتر شند تو

آگے دیکھو صفحہ ۱۴

پرچار کیلئے بہترین ٹریکٹ

(۱) اسلام کی جڑوں پر احمدیت کا کلہاڑا۔ (۲) رادھا سوامی مت پاکھنڈ کھنڈن۔ (۳) نیوگ فلاسفی۔ (۴) مرتک شرادھ فلاسفی کی دھجیاں۔ (۵) قرآن میں قربانی۔ (۶) وید میں سورج ... (۷) قرآن الہام کی کسوٹی پر۔ (۸) ویدک ایشوری گیان ہے (۹) یہودی مت پر ایک نظر (۱۰) جین مت پاکھنڈ کھنڈن۔ ... مورتی پوجا کی حقیقت ... آریہ سماج کیا ہے ... ویدک دھرم کی فضیلت ...

اس کے علاوہ اوتار فلاسفی کی دھجیاں ... پوران پول پرکاش ...

یہ تمام ٹریکٹ اور کتابیں آپ کھنڈن سیریز کا سالانہ چندہ ۳ روپے بھیجکر حاصل کر سکتے ہیں ...

منیجر کھنڈن سیریز کچا لبٹ روڈ لاہور

کہانی بقیہ صفحہ ۱۲

ہُوا۔ اب کچھ ہُوا۔

قربانی کے جانوروں کا جلوس تو نہ نکلا پر ایک ٹانگہ کے جھپٹے میں آ کر ایک راہگیر گر پڑا۔ سنیوگ وش راہگیر مسلمان تھا اور ٹانگے والا ہندو۔ راہگیر کو چوٹ تو بہت تھوڑی آئی تھی اور ٹانگے والا اُسے ایک روپیہ بھی دے رہا تھا۔ کیونکہ والنیٹروں میں تو تو میں میں ہو گئی اور لاٹھی چل گئی۔ یہ خبر اُڑ گئی کہ (۱) ہندو قربانی کا وِرودھ کرتے ہیں اور مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں۔

(۲) مسلمان گئو کو مہندی اور سیندور لگا کر رگھوناتھ جی کے مندر کے پاس قربان کر رہے ہیں۔ بس پھر کیا تھا۔ سارے شہر میں مارکاٹ ہونے لگی۔ جس پر جس کا قابو چلا لہو لہان کر دیا پولیس رسالے اور فوجیں آئیں تب کہیں شانتی ہوئی۔

(۴)

بڑی رات گئے جب چودھری نتھن گھر لوٹے تو ان کا بڑا لڑکا چھجو غائب تھا۔ چھجو کی ماں کہتی تھی۔ میں اتنا ہی جانتی ہوں کہ شام کو وہ کیسری کپڑے پہن کر ڈنڈا لئے گھر سے باہر چلا گیا تھا۔ سویر ہوئی پر چھجو کا کوئی پتہ نہ چلا نتھن اسکی تلاش میں باہر جانے ہی لگا تھا کہ ایک آدمی آ کے ایک بند لفافہ دے گیا۔ کھولا تو اس میں لکھا تھا۔

چودھری جی۔

ہندو دھرم کی رکھشا میں جو دھرم سیوک گھائل ہوئے یا سورگ کو سدھارے ہیں ان کے آشرتوں کے لئے ایک سہائتا فنڈ کھولا گیا ہے۔ آپ اس کے خزانچی مقرر کئے گئے ہیں۔ سبھا کی میٹنگ آج رگھوناتھ جی کے مندر میں ہو گی۔ آپ وہاں پدھار کر اس روپیہ کو سنبھال کر اس کے خرچ کا پربندھ اپنے ہاتھوں میں لیں۔

لبھو رام وکیل پردھان ہندو دھرم رکھشا سبھا کمیٹی

جمنا دیوی۔ میں کہتی ہوں۔ یہ تم کاغذ ہاتھ میں لئے سوچ کیا رہے ہو؟

نتھن۔ سوچ رہا ہوں۔ جو روپیہ آئیگا وہ رکھوں گا کہاں۔ بنک تو دیوالہ نکال دیتے ہیں۔ گھر ہی میں رکھنا ہوگا۔ تجوری میں جگہ تو ہے نہ۔

جمنا۔ تمہارے روپیہ اور تجوری کو آگ لگے۔ پہلے جا کر لڑکے کی خبر تو لو۔

نتھن۔ کہا تو ہے جاتا ہوں! جا تو رہا ہوں

+ + + + + + + + + +

اُدھر داروغہ ابن سے ان کی بیوی کہہ رہی تھی۔ آخر تم کیا اس طرح تلیٹن ہو کر بیٹھے سا پڑھ رہے ہو۔ اس میں لکھا گیا ہے۔ عظمت کا پتہ چلا؟ اسکی رپورٹ تو لکھا دیتے۔

ابن۔ کل لڑائی ہوئی تھی نہ۔ بہت مسلمان گھائل ہوئے تھے۔ کچھ مرے بھی تھے۔ ان کی مدد کے لئے ایک انجمن قائم کی گئی ہے۔ چودھری نعمت اللہ جو بیرسٹر ہیں اس کے صدر ہیں مجھے اس کا خزانچی بنایا گیا ہے۔ بس اب پو بارہ ہیں۔ ہندوؤں نے بھی ایسا فنڈ کھولا ہے۔

رمضانو۔ ان فنڈوں کو مارو گولی۔ پہلے لڑکے کا تو پتہ لگاؤ۔

ابن۔ ارے تم تو خواہ مخواہ گلے پڑتی ہو۔ جا تو رہا ہوں۔ ادھر اُدھر کہیں چھپا بیٹھا ہو گا۔

(۵)

ابن۔ ادھر اُدھر دیکھ کر کہو بھائی نتھن کیسے آئے۔ اُدھر کا امدادی فنڈ تو اپنے ہاتھ میں آ گیا اور تم کہو۔

نتھن۔ اِدھر کا یاروں کے ہتھے چڑھا ہے میں نے سوچا ہے۔ کچھ روپیہ تو اپنے متروں اور سمبندھیوں کو اور کچھ روپیہ گھائل وغیرہ میں بانٹ دیا جائے۔ باقی میں اور لبھو رام آدھا آدھا بانٹ لیں۔ تم کیا کہتے ہو؟

ابن۔ بس یہی میں کروں گا۔ خوب صلاح دی۔ میں سوچ ہی رہا تھا کہ حصے بخرے کس طرح کئے جائیں۔

رات سے اس نیک بخت نے جان کھا رکھی ہے کہ لڑکے کا پتہ لگاؤ۔

نتھن۔ بھائی جلال تو لیاں بھی دی ہے۔ چھجو کی تلاش میں ہسپتال آیا ہوں اور کہیں تو پتہ نہیں چلا۔

ڈاکٹر۔ انسپکٹر صاحب یہ دونوں اپنے لڑکوں کی تلاش میں ہیں۔ گھائلوں میں تو وہ نہیں ہیں۔ انہیں وہ لاشیں دکھلائیے جو بلوہ کے موقعہ سے اٹھائی گئی تھیں۔ شاید یہ شناخت کر لیں۔

لاشوں کو دیکھکر چودھری نتھن اور داروغہ ابن یہ شبد کہتے ہوئے ان لاشوں پر گر پڑے ...

بقایا مضمون جالندھر میں شاستراتھ صفحہ ۱۳

آنا زندوں کے لئے ہی ہے۔ آپ کے پرانوں میں بھی ایسا ہی لکھا ہے کہ اناج سے پرورش کرنے والا اور مصیبت میں طاقت کے ذریعہ حفاظت کرنے والا۔ گیان دینے والا اور جنم دینے والا پتا اور بیوی کا باپ یعنی سسر یہ پانچ انسانوں کے پتر ہیں۔ ایسے پتر تو زندہ ہی ہو سکتے ہیں۔ مردہ ہماری نہ اناج سے پرورش کر سکتے ہیں اور نہ طاقت کے ذریعہ حفاظت اور نہ گیان دے سکتے ہیں اور مرنے کے بعد ماں وغیرہ کوئی رشتہ دار رہتا ہی نہیں اس لئے پتر شبد صرف زندوں کے لئے ہی استعمال کیا جا سکتا ہے

اس پر پورانک پنڈت کو کوئی بات نہیں سوجھی اور پھر آخر تک اس سوال کو دہرانیکی ہمت نہیں پڑی۔

(۴) پورانک پنڈت نے کہا کہ رامائن میں لکھا ہے کہ دشرتھ کے مرنیکے بعد شری رام چندر نے کشا پر پنڈ رکھکر کہا کہ ہے پتا جی آپ اسے ...

بھوجن کریں اس سے بھی مرتک شرادھ ... ہوتا ہے۔

اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ ہم رامائن کو (...) پرمان نہیں مانتے بلکہ ... پرتہ پرمان مانتے ہیں۔ رامائن میں جو بات ویدوں کے مطابق ہو گی اسکو ہم تسلیم ... اور جو بات وید کے خلاف ہو گی اسکو ... مانیں گے۔ جیسے رامائن میں خود غرض ... رام کا ماس کھانا اور کوشلیا کا گھوڑے کے پاس سونا اور گھوڑے کے ساتھ ... ملا دیا ہے۔ ویسے ہی یہ شرادھ کرنا ... غرض لوگوں نے بعد میں ملا دیا ہے اگر ... بات کو نہیں مانتے تو بھی یہاں پر ... صرف پنڈ کا دھرنا ہی لکھا ہے ... بھوجن کرانا نہیں۔ مجھے تو یہ امید ... جی کوئی ویدوں کا ایسا منتر پیش کریں گے ... سے یہ ثابت ہو کہ براہمنوں کو بھوجن ... سے مرے ہوؤں کی ترپتی ہو جاتی ہے ... کرتا ہوں کہ وہ اپنی اگلی تقریر میں ضرور ... منتر پیش کرنے کی ہمت کریں گے۔

پورانک پنڈت نے آخر تک بھی کوئی ...

پرانوں کی بیہودہ اور گندی تعلیم کا بھانڈا پھوڑنے اور پورانک کیمپ میں ... مچانے والی معرکہ کی تصنیف

پوران پول پرکاش (اردو) ۸/

اس میں پوران کا ارتھ۔ پرانوں کی تعداد۔ اپ پوران اور ان کے بھاگ۔ پرانوں کے ... پرانوں میں ملاوٹ۔ پوران کس نے بنائے۔ پرانوں کے آدی سترو تا ہمیا کو اور پوران ... اور اپوران۔ مہابھارت اور پوران۔ مہادیو جی کو بٹیں میں تیرتھ اور مسلمان۔ دشنو پوران اور دیاس جی۔ پرانوں کی کتھاؤں میں اختلاف۔ پرانوں میں اپنی اپنی تعریف۔ پوران دید ... ہیں۔ پرانوں میں شراب خوری۔ پرانوں میں جوا۔ پرانوں میں دھیچار۔ کرشن اور پرانوں ... ہیں اوتاروں کے چرتر۔ پورانک کرشن کی لیلائیں۔ پرانوں کے دیوتا اور ان کی کرتوتیں ... وشنو۔ شیو جی۔ برہما اور وشنو کی جنگ۔ برہما۔ وشنو اور مہیش۔ شولنگ کی کتھا۔ بھوت ... کی جیون گھٹنا کام دیو اور مہا دیو۔ شو جی اور رنڈی۔ مہا دیو جی کی دیوتاؤں سے ... برہما جی پتری سے برہما جی اور سندھیا۔ برہما جی کا آچار۔ پرانوں کے رشیوں کا اخلاق ... چندرماں کی زبردستی۔ اندر بھگوان کی لیلا گا نتری کی کتھا۔ جمنا اور تاپتی پرانوں کے ... دیوتا اور ان کی پوجا۔ گنیش وشنوت لگرام اور شو مہا دیو جگن ناتھ۔ دشو کرماں۔ ہنومان ... کہانی۔ پراشر رشی اگست جی مہاراج۔ شری کرشن جی۔ منتر پوجا۔ آتم سمرن۔ نمسکار ... پوران اور دیو پوجا۔ پوران وام مارگ کے نمونے۔ پرانوں میں ویدک سدھانتوں کا ... ویدک ورن بیوستھا۔ وِدھوا وواہ۔ نمستے شبد کا استعمال۔ دو کال سندھیا۔ یوگ اور پوران ... نام آریہ ہے۔ پرانوں میں سناتن دھرمی سدھانتوں کا کھنڈن۔ مورتی پوجا اور تیرتھوں کا ... برت کا کھنڈن۔ مرتک شرادھ کا کھنڈن آدی وشیوں پر بکتی بکتی اور پرماں بہت پر کاش ... گیا ہے۔ یہ پستک پرانوں کے واستوک روپ کو پیش کرتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ تمام پرانوں ... نچوڑ اس میں آ گیا ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد کسی بھی پورانک کو پرانوں کو دیو ... جرأت نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک کے پڑھنے کی چیز ہے۔ جلد منگوا لیجئے ورنہ ختم ہو جائے گی

مینیجر کھنڈن سیریز کچا انبت روڈ لاہور

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے اور ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد یا گزیٹیڈ آفیسر ان قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں

فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman umar and company Karachi

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اخبارات

ہندوستان (ہندی) روزانہ: سمپادک شری ستیہ دیو ودیا النکار۔ ضخامت ۱۰ صفحات۔ ٹربیون سائز۔ قیمت فی کاپی ۱؍ سالانہ چندہ ۱۲ روپے۔ ملنے کا پتہ۔ مینجر ہندوستان پوسٹ بکس ۸۰ دہلی۔

زیر ریویو اخبار کے ہمیں ۵-۱ پرچے مل چکے ہیں۔ چونکہ یہ اخبار ہندوستان ٹائمز لمیٹڈ دہلی کا اخبار ہے اس لئے خبروں کے لحاظ سے یہ ایک اپ ٹو ڈیٹ پرچہ ہے۔ شری ستیہ دیو جی ودیا النکار جیسے قابل ویکتی کے ہاتھوں میں اس کا سمپادن کاریہ ہونے سے اسکی مہتا اور بھی ادھک ہے۔ اعتبار سے لحاظ سے قابل تعریف ہے۔ ایک کالم بھی ہوتا ہے ایڈیٹوریل نوٹ و لیڈر پڑھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ ہم "پرکاش" کے پریمیوں سے اخبار کی سرپرستی کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔

تیج دہلی کرشن نمبر ایڈیٹر شری رام لال ورما۔ ۱۸۰ صفحات کاغذ لکھائی چھپائی سب اعلیٰ قیمت فی کاپی ۲؍ ملنے کا پتہ مینجر روزانہ تیج دہلی روزانہ "تیج" دہلی اپنا کرشن نمبر ہر سال نکالتا ہے اور اس کا کرشن نمبر ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے۔ پچھلے نمبروں سے زیر ریویو نمبر بازی لے گیا ہے ٹائٹل نہایت دیدہ زیب ہے۔ اس کے علاوہ تین رنگین تصویریں بھی دلکش اور اعلیٰ پایہ کی ہیں۔ ایک پنڈت جواہر لال کا دوسری کرشن بھگت میراں کی اور تیسری کرشن اور سداماں کے ملاپ کا نظارہ پیش کرتی ہے۔ نامہ نگاروں میں ہندوستان کے مشہور اہل قلم کہنہ مشق شعرا۔ افسانہ نویسوں کے مضامین۔ نظموں اور کہانیوں کے علاوہ ممالک غیر مثلاً امریکہ جاپان سوئٹزرلینڈ اور چین وغیرہ کے بین الاقوامی شہرت کے مقالہ نگاروں کے مقالات بھی اس نمبر کی زینت ہیں۔ مہاتما گاندھی ڈاکٹر ٹیگور۔ پنڈت مدن موہن مالویہ مسٹر راجگوپال آچاریہ۔ شری یت این سی کیلکر۔ شریمتی وجے راگھو وغیرہ لیڈروں کے پیغامات نہایت موثر ہو مردہ دلوں میں نئی روح پھونکنے والے ہیں ہر مضمون۔ نظم۔ افسانہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ایسا شاندار نمبر نکال کر یہ پردانا جی نے اردو جرنلزم کو ترقی کے زینہ تک پہنچانے میں جو نیک

قرآن میں قربانی اردو لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم اے قیمت ۲؍ یہ وہیں سے مل سکتا ہے۔

اس ٹریکٹ میں پنڈت جی نے دلائل اور حوالجات سے مسلمانوں میں قربانی کے رواج پر دیدوں کے یگیہ اور اس کے مہتو کی روشنی سے بحث کی ہے اور یہ سدھ کیا ہے کہ مسلمان غلط معنوں میں قربانی کے ارتھ کا انرتھ کر رہے ہیں اور اصل قربانی کا مقصد اور ہے۔ نہایت اعلیٰ چیز ہے

حوالوں سے پرکاش ڈالا گیا ہے۔ بسنترادھ نزدیک آ رہے ہیں۔ یہ ٹریکٹ پرچار کا بہترین سادھن ہے۔ آریہ سماجوں کو منگوا کر مفت بانٹنا چاہئے

رادھا سوامی مت پاکھنڈ کھنڈن اردو

لیکھک پنڈت بدھ دیو جی میرپوری قیمت۔ ؍ سینکڑہ عہ اس میں رادھا سوامی مت کے بیہودہ عقائد اور تعلیم کی آلوچنا کی گئی ہے نیز ستیارتھ پرکاش پر بھی آلوچنا تمک پرکاش ڈالا گیا ہے۔ مینجر کھنڈن سیریز کچا لنبت روڈ لاہور سے مل سکتا ہے۔

ریویوز

ٹریکٹ

...نیوگ فلاسفی اردو لیکھک شری ہنستی علاولپوری ایڈیٹر پرکاش۔ پرکاشک مینجر کھنڈن سیریز کچی تبت روڈ لاہور ... کا پتہ ... صفحات لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ ... ۲۲×۱۸/۸ ... فی کاپی ۱؍ سینکڑہ دو روپیہ

... آریہ سماج کے سامنے کسی بھی ... آنے کی جرات نہیں ہوتی۔ نیوگ ... ایک وشئہ ہے جس پر تمام مذاہب ... نکتہ چینی کیا کرتے ہیں۔ اس میں تمام ... کی طرف سے اس وشئہ پر ہونیوالے ... اعتراضات کا مدلل اور مسکت جواب دیا ... ہے۔ اس میں نیوگ کی اصلیت ... اور نیوگ دیدک ودا کی ... مجبوری جن میں نیوگ کی آ گیا ہے ... نہیں۔ دو ہو اودواہ اور ... نیوگ اور پنر بواہ میں فرق۔ ... کا ایک ماترا دیش سنتان بیاپتی۔ ... پر اعتراضات اور ان کا جواب نیوگ ... کے پرمان۔ پوران اور نیوگ ... سناتن دھرم ہے۔ نیوگ کے سمبندھ ... عیسائی مت اور نیوگ۔ نیوگ ... نیوگ کرنے پر سزا۔ نیوگ کی نظیریں ... اور نیوگ وغیرہ۔ موزوں وبھتوپورن ... پر مدلل اور پرمان سہت پرکاش ... ہے اس میں نیوگ وشئے کے ہر ... پر مکمل واقفیت ہونے سے ٹریکٹ ... ثابت ہو گیا ہے پرچار کے لیے بہت ... ہے۔

... شرادھ فلاسفی کی وچھیاں اردو

... ہنستی علاولپوری ایڈیٹر پرکاش ... قیمت ۔؍ سینکڑہ دو روپیہ ... آریہ سماج اور سناتن دھرم کا ... کے متعلق نقطۂ نگاہ۔ ترپن اور ... کیا ہے؟ پنر شبد پر وچار۔ نرکت ... شبد کے ارتھ۔ پورانوں کے پتر ... تردید میں عقلی دلائل ... شرادھ۔ پورانوں کی ... گدھا کا ارتھ۔ مرتک ... ابتدا۔ منی رشی کی مرتک شرادھ ... وغیرہ رشیوں پر دلیل ... گیتا اور پوران آدی کے

۳۶ چھتیس سال سے مشہور
آئے دن کی ہر ایک بیماری کے لئے
ایک ہی لازمی اور ضروری دوائی

"امرت دھارا"

تمام وبائی بیماریوں اور

بچھوؤں اور رگوں کے متعلق تمام دردوں، سوجن اور گنٹھیا وغیرہ کے لئے تیر بہدف

دانت۔ کان اور سر کا درد۔ ایسے تمام دردوں میں مفید

متلی۔ پیچش۔ ہیضہ۔ شول بدہضمی کے لئے لاثانی دوا

ناگہانی چوٹوں میں مدد کرنے والی ایک ہی دوا ہے۔ "امرت دھارا" اس حیرت انگیز ایجاد کا انفلوانزا۔ ہیضہ اور پلیگ جیسی نامراد بیماریوں میں جادو کا سا اثر دیکھنے کے قابل ہے۔ "امرت دھارا" ہر ایک قسم کی اندرونی اور بیرونی باقی بیماریوں میں بھی نہایت مفید ہے۔ لاکھوں آدمی اپنے تجربے کے وثوق سے کہتے ہیں۔ کہ یہ زہروں اور جراثیم کو دُور کرنے کے لئے ایک اچوک دوا ہے۔ چوٹوں۔ زخموں اور زہریلے جانوروں کے کاٹنے پر اس نسخہ ہمیشہ اکسیر کا کام کیا ہے۔ دنیا میں اس لئے اپنی قسم کی ایسی تمام دوائیوں میں سب سے زیادہ شہرت پائی ہے۔ ہر طرح یہ اسے امیر و غریب ہر ایک با آسانی حاصل کر سکتا ہے۔ اسکی قیمت بالکل معمولی ہے۔

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپے آٹھ آنے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ صرف ۸؍
مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت مفت منگوائیں
اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھئے

"امرت دھارا" ۳۲ لاہور

خط و کتابت و تار کا پتہ :- "امرت دھارا" لاہور

المشتہر مینجر امرت دھارا امرت دھارا ونند ھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سٹریٹ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

بقیہ مضمون آتشا کی پکار ریشیوں کا اقرار صفحہ ۱۰

تین کرتا ہے۔

آتشا کہتی ہے مجھے سنتوش ہوتا کہ یدی لاہور

انسو پرتین پرش جو ہنسن پر لیپ یا امینہ کوئی جو

نگرد کا یوں سے مکت شر بسیتہ سو سمتھ اور دو چار

مثیل ہوتے۔ پل کران پرانتوں کے سماجوں میں

بھرمن کرکے تمتر سمتھ پرشوں سے مل کر ان دو شٹوں

پر درشٹی ڈالتے۔ جو کہ سماج کی اُنتی میں بادھک ہو

رہے ہیں۔ اس کام کو شگھر دیا میں نہ جا کر ستی

سنی سمتر تاکے ساتھ کرتے اور پرتیک پرانت

کی پرتی پرو دوگ تین سے سُدھارتے۔ یدی کسی پرانت کو

دھن کی اوشکیتا ہوتی۔ تو دھنک پرانت اسکو دھن

کی سہایتا دیتے۔ اور اپنے سود کے ساتھ کچھ سمیہ

سے نہ رشیات والپس لیتے۔ دھن بل اور دویا کی

شکتی پرسپرک سہایتا کے لئے ہوتی ہے۔ اسکی

ورودھی کا جی یہی مارگ ہے۔ ایسا کرنے سے تمہارے

پریم کا پرکاش اور سماجوں میں اتساہ بڑھتا پھل

جنتا کے ہاتھ میں ہوتا۔ پرنتو ایسا نہ ہوا۔ اتیو

انسو کے سمیہ کا کوئی وشیش لابھ نہیں اتنے

آر آپ کے رشیات آتشا انتر ہت ہو گئی۔ اور

لوگ اُداسینتا کے ساتھ انیک پرکار کی بھی بناتے

ایک دوسرے کو ستاتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو سدھارے

بقیہ وید پرچار صفحہ ۱۱

وہ پرچار کے لئے روپیہ نہ دے سکیں گے

یا آریہ پرتی ندھی سبھا کو وید پرچار کے لئے دھن

ضرورت کے موافق نہ ملیگا تو اس وقت یہ اپدیشک

ان کا کام کرسکیں گے یا نہیں اگر یہ اسی وقت کرتے

رہیں گے تو اس سے زیادہ خوشی کی بات کوئی

نہ ہوگی اور اگر نہ کریں گے تو اس وقت آریہ

سماج کا کیا حال ہوگا۔ آریہ سماجی پرچار کرنا

چھوڑ چکے ہیں۔ تو اب کیوں کریں گے۔ اپدیشک

دھن کے لئے کرتے ہیں اگر دھن نہ ملیگا تو

یہ کیوں کریں گے۔ اس وقت وید پرچار بند ہو

جائیگا اور ہرشی نے جو سانکھیہ سوتر کے آدھار

پر لکھا ہے۔ اس وقت اندھ پرمپرا ہوتی

ہے۔ کیا ہمیں وقت وہی ہوگی۔ اگر ایسا ہوا تو

وہ زمانہ بہت خراب ہوگا۔ ایشور نہ کرے

کہ وہ زمانہ آئے۔

بقیہ ریویوز صفحہ ۱۵

سعی کی ہے اس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق

ہیں اور جرنلزم تیج کے کرشن نمبر جیسے خاص

نمبروں کو پیش کرکے فخر سے سر اونچا کرسکتا ہے

پرتاپ کرشن نمبر ضخامت ۱۱ صفحات ملنے کا پتہ مینیجر

روزنامہ پرتاپ لاہور۔

پرتاپ اپنا سالنامہ کرشن نمبر کی صورت میں

ہر سال نکالا کرتا ہے۔ امسال اس کا یہ نمبر خاص

شان سے نکلا ہے اور پچھلے نمبروں سے بڑھ

چڑھ کر ہے اور بھی اردو کے روزنامہ و

ہفتہ وار اخبارات نے اپنے نمبر نکالے ہیں

لیکن وہ پرتاپ کی شان کو نہیں پہنچ سکے

کیا مضمونوں۔ نظموں و افسانوں کے لحاظ سے

اور کیا تصاویر کے لحاظ سے پرتاپ کا کرشن

نمبر سب کو مات دے گیا ہے اس کا ٹائیٹل نہایت

دلکش اور دیدہ زیب ہے۔ ٹائیٹل پر بھگوان

کرشن کی نہایت اعلیٰ تصویر ہے اس کے علاوہ

دو رنگین تصویریں اور ہیں۔ مضامین کہانیاں

اور نظمیں وغیرہ سب اعلیٰ معیار کی ہیں اور

پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں

دیگر اخبارات کے کرشن نمبر اس کے علاوہ سناتن

دھرم پرچارک آریہ اگروال ہتیشی آنند لاہور

گورو گھنٹال لاہور اور راجپوت گزٹ لاہور

نے بھی اپنے اپنے کرشن نمبر نکالے۔ سب کے

سب اپنے اپنے طبقہ کے لئے کشش رکھتے ہیں

رکھتے ہیں سب نے مضامین۔ نظموں اور کہانیوں

کے لحاظ سے اپنے اپنے نمبر کو اعلیٰ بنانے

کی کوشش کی ہے جس سے انکی یہ سعی قابل

ستائش ہے یہ نمبر بالترتیب ۳ سہ رنگی تصاویر

صفحات ۱۰۰ قیمت ۸ ایک ایک رنگی تصویر

صفحات ۶۴ قیمت ۱ ۔ ۱ سہ رنگی تصاویر

صفحات قیمت ۸ ۔ سہ رنگی تصویر ایک صفحات

۔ سہ رنگی تصاویر ایک صفحات ۸ قیمت ۱

سہ رنگی تصاویر ۳ صفحات قیمت ۳ میں

مندرجہ بالا پتہ سے مل سکتے ہیں۔

ہندو کرشن نمبر اس کے علاوہ ہندو ہندی دہلی کا کرشن نمبر بھی

ریویو کے لئے موصول ہوا ہے اس میں بھی

ایک سہ رنگی تصویر ہے صفحات ہیں

قیمت دو آنے مضامین کہانیاں اور نظمیں سب

اچھی ہیں اور پڑھنے کے یوگیہ ہیں

آریہ کمار سبھا عارف والا کا چناؤ

عارف والا ۱۷ اگست آریہ کمار سبھا عارف والا

کا حسب ذیل چناؤ ہوا۔

پردھان۔ مہاشہ وزیر چند جی منتری

مہاشہ سندر لال جی خزانچی مہاشہ کشوری لال جی

ممبران انترنگ سبھا مہاشہ وید پرکاش جی۔

مہاشہ جگن ناتھ جی تبرہ۔ مہاشہ دیا رام جی

مہاشہ سندر لال جی (منتری)

کوٹ چھٹہ کے سماچار

آریہ سماج کوٹ چھٹہ میں جنم اشٹمی کا اتسو

بڑے سماروہ سے منایا پراتہ کال سنکیرتن

کیا گیا پھر چودھری ہوون لال کے گھر پر ہوون

کتھا اور اپدیش ہوا۔ شام کو ہوون یگیہ پرارتھنا

اور سندھیا کے بعد نگر کیرتن نکالا گیا جو کہ بہت

ہی کامیاب رہا۔ اس میں بہت سے مہانوبھاو ولا

کی تقریریں ہوئیں جن میں لالہ مول چند جی

آریہ سماج کی تین تقریریں بہت ہی کامیاب رہیں

ویدک دھرم پرچار منتری مہاشہ رام جی

جی پرچارک ویدک پرچارنی سبھا نے دواجل

فاضل پور۔ جو رٹہ میں پرچار کیا۔ دواجل پور

مہاشہ مول چند بھی پرچار ارتھ پدھارے

دو لیکچر بڑے معرکے کے ہوئے اور بہت سے

سجنوں نے دوار تالاب کر کے اپنے سنشے مٹائے

سمن بنابر انفصال مقدمہ آرڈر ۵ قاعدہ ۱

نمبر مقدمہ ۷۹ء ۱۹۳۶ء

بعدالت خفیفہ منصفی اول بلند شہر

نرائن ولد بھیم سین قوم برہمن ساکن نگلہ کرن پرگنہ

برن ضلع بلند شہر مدعی

بنام ہرچرنا ولد بھلن قوم خاکروب ساکن نگلہ کرن پرگنہ

برن حال لاہور چھاؤنی راوی روڈ کوٹھی نمبر ۳ معرفت

ڈاکٹر سیلیٹ صاحب زنانہ ہسپتال شہر لاہور

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت

دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ

۱۵ دسمبر ۳۶ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً

یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی

واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب

دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب

سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ

کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکے احضار کیلئے

مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی

پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں

جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر

آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے

پیش کریں آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور

حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع و

فیصل ہوگا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ

جاری کیا گیا (منصرم منصفی بلند شہر)

آپ ہردیہ کی شانتی سچا سکھ۔ واستوک آنند اور مکتی کی کھوج میں ہیں تو

کٹھ کین۔ پرشن۔ ایتریہ۔ تیتریہ۔ مانڈوکیہ منڈک۔ شویتاشوتر آدی نو اپنشدوں کا سار

از شریمتی ہیمنتی جی علاولپوری

آنند پتھ (اردو) ۸

ایڈیشن پیپر ٹائٹل

یہ پڑھ کر سرشٹی کی اتپتی۔ آتما پرماتما پرکرتی۔ سکھ دکھ آدی مسئلوں پر گوڑھ بحثوں کو جاننے

اور آنند پتھ کو پڑھ کر سچ مچ آپ ایسے راستہ پر چل پڑیں گے جو مکتی کی اور جاتا ہے

یہ پستک ویدک میگزین کا سالانہ چندہ تین روپے بھیجکر مفت حاصل کی جا سکتی ہے جلدی کیجئے دھڑا

دھڑ بک رہی ہے

مینیجر کھنڈسٹن سریز کچا انبت روڈ لاہور

مشہور جہاں طاقت بخش

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون۔ قبض معدہ

دست وہاں کی سوزش۔ احتلام پیشاب۔ بیخوابی وغیرہ تمام

امراض دور ہوکر بدن تندرست اور طاقتور بنتا ہے قیمت چالیس

گولیوں کی ایک ڈبیہ ایک روپیہ منو چکت واری روغن

کسی بھی وجہ سے عضو مخصوص میں آئی ہوئی کمزوری

کجی ناہمواری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہوکر

دوبارہ سر نو بدن میں طاقت آتی ہے فی ڈبیہ ایک روپیہ

مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

لاہور کے لئے ایجنٹ چاہیے قواعد اسانی ہیں

ہم آپکو پرکاش میں لانا چاہتے ہیں

اور مبتلا نا چاہتے ہیں کہ مقویات سرتاج عالم

آتنک نگرہ گولیاں آپکو قبض۔ بدہضمی

منی کی خرابی و کمی۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت

رفت منی وغیرہ شکایتوں سے با آسانی نجات

دلا دیں گی صرف ایکدفعہ آزمائیں تو

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ

پانچ ڈبیہ چار روپیہ

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

گوروکل کے سماچار

...ہاودیالیہ ... اچھی طرح جانتے ہیں
... آریہ بھائی اچھی طرح جانتے ہیں
... سے پرتی ورش ودیارتھی یونیورسٹی
... میں شامل ہوتے ہیں۔ اس سال
... دستارہ۔ مدتھی اور پراگیہ
... میں بیٹھے تھے۔ یہ ونتوںکار پار دیا
... سب ودیارتھی پاس ہو گئے ہیں۔ منت استری
... ودیارتھی بہت اچھے انکوں سے پاس
... ہیں۔ ودیارتھی ... سنگھ نے ۵۰ لم
... یونیورسٹی بھر میں چوتھا نمبر حاصل کیا

... کے علاوہ چرستی دیانند کرت
... پڑھائے جاتے ہیں۔ یہ ستمبر ماس میں ایک
... ہاودیالیہ میں اودھ کلاس رہیگا۔ اکتوبر
... ہی ... تری ماسک پریکشا ہوگی۔ آج کل
... زور سے ہو رہے ہیں۔ ہم ریکشا پائیوں
... پرارتھنا ہے کہ ایسی یوگیہ سنستھا سے
... اٹھا دیں۔ ... کمھیہ ادھشٹاتا

...ویدپ ستاہ

... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب
... مورخہ ۳ اگست سے ۱۰ اگست تک وید
... منایا گیا۔ جس میں پنڈت ... جی
... وید کے متعلق ہوئے اور
... سنگھ جی ... کے منوہر
... ہوئے۔ ... اور کرشن جنم اشٹمی پر
... تقسیم کی گئی۔
... مورخہ ۸-۹-۱۰ اگست آریہ کمار سبھا
... کا سالانہ جلسہ تھا۔ اس سماج
... نے ۴۰-۱۱۲ اکٹر کرکے سماج کی
... سے آریہ کمار سبھا کو امداد دی
منتری آریہ سماج ... لعلبندی ... پشاور شہر

آریہ سماج لون ... وید جینتی ستاہ

... آریہ سماج مندر میں بہت
... اور سبھاسدوں نے یگیہ پورنت ...
... سے منتری پردھان جی مہاشہ
... وید کی کتھا آرمبھ کی جو بار بر
... تک ہوتی رہی۔ پردھان جی مدر گوید کے
... اور ... سوکت کی بڑی پربھاو
... جنم اشٹمی کے دن اکت پردھان
... اور سری کرشن کا جیون تھا
... دیا کھیاں ہوا۔ پربھاو
... کافی ہوتی رہی۔ حاضرین نے
... سے منوسمرتی کی کتھا سننے کا اشتیاق

ظاہر کیا۔ چند روز میں منوسمرتی کی کتھا آرمبھ کی جاویگی۔ کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی چھاتراؤں نے راکھی بھیجی تھی۔ اس کے سنسکار روپیہ میں مبلغ دو روپے کنیا مہاودیالیہ کو دان بھیجا گیا۔
دیدکسنت رام منتری آریہ سماج سادن ضلع کرنال

آریہ سماج لودھیانہ کے سماچار

(۱) مورخہ ۱۰ اگست کو مہاشہ ... سنگھ ساکن موضع ... ضلع جالندھر کو انکی پرارتھنا پر ان کا جاتیہ پرویش سنسکار کیا گیا۔ یگیوپویت دیا گیا۔ گائتری سکھلائی گئی۔
(۲) ۱۰ اگست رات کو آریہ پدھتی کے انوسار سری کرشن جنم اشٹمی کا تیوہار سمارہ بہت منایا گیا۔ منتری سماج کے پدیہ پدیہ کے بعد پنڈت وشنو مترجی سناتک کا سری کرشن جیون پر دیاکھیان ہوا۔ سماج مندر بجلی کی روشنی سے جگمگا رہا تھا۔
(۳) مورخہ ۱۴ اگست کو رات کے ۸ بجے لالہ گوبند رام تھاپر کے مکان پر مہاشہ گنگا بشن کھتری سکنہ ناکہ کا منتر پتی لسنتی دیوی سے پنر بواہ ہوا۔ سنسکار پنڈت گرجا مل جی نے کرایا۔ لالہ گوبند رام کا وشال صحن نرناریوں سے بھرپور تھا۔ مبلغ ااروپیہ آریہ سماج کو دان ملے۔ منتری سماج کے دھنیہ واد کے بعد حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ مہاشہ گوبند رام جی نے بڑے اتساہ سے اس پنیہ کاریہ میں حصہ لیا۔
بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ

مکروہ پراپیگنڈا

جنوبی ہندوستان میں مسلمانوں کی طرف سے یہ زبردست اور جھوٹا پراپیگنڈا اخباروں اور پوسٹروں دوارا کیا جا رہا ہے کہ سیالکوٹ ضلع کے ۲۵ ہزار اچھوت سالبی مسلمان مذہب کی سترن میں آرہے ہیں جن میں سینکڑوں کی تعداد میں مسلمان ہو چکے ہیں اور باقی جلد مسلمان ہو رہے ہیں۔ آریہ سماج بنگلور کے منتری مہاشہ نے اسی مطلب کا ایک خط منتری آریہ سماج کے نام بھیجا اور یہ بڑی فکر کے بعد ہمیں پوچھا ہے کہ کیا یہ معاملہ ٹھیک ہے۔ اس پتر کا جواب منتری آریہ سماج سیالکوٹ کی طرف سے منتری آریہ سماج بنگلور کی سیوا میں بھیجا گیا ہے۔ اس پتر میں سارے حالات کہ ۵۰۰ کے قریب سالبی بھائی آریہ سماج سیالکوٹ اور ڈسکہ کے پلیٹ فارم سے جاتی پرویش کر چکے ہیں اور ۱۰۰ کے قریب اور کر رہے ہیں۔ مسلمان اخبارات میں یہ سب مکروہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔
(رام لال سترما سیالکوٹ)

آریہ سماج جڑانوالہ کا وارشک چناؤ

پردھان۔ نرنجان مہاشہ بہادر چند جی آڑھتی
اپ پردھان بابو درگا دت صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل۔ منتری۔ مہاشہ دلیراج جی
اپ منتری اور کوشادھیکش۔ مہاشہ حکومت رائے جی آڑھتی۔ پستکادھیکش۔ نرنجان مہاشہ ودیا رتن جی ساگر۔
انکے علاوہ تین مہانوبھاو انترنگ سبھا کے سبھاسد چنے گئے۔
(۱) مہاشہ شیوناتھ رائے جی آڑھتی (۲) پنڈت راجپند جی آڑھتی (۳) لالہ نعمت رائے جی عرائض نولیس (۴) بابو السیور داس جی بی اے ایل ایل بی وکیل (۵) لالہ حکم چند۔
نیز بابو درگا دت جی نے یہ پرستاو پیش کیا کہ مہاشہ شیوناتھ رائے جی سابق پردھان کی گزشتہ تین سالہ سماج کی سیواؤں کا اعتراف کرتے ہوئے ان کا دھنیواد کیا جاتا ہے۔ پرستاو سروسمتی سے سویکار کیا گیا (منتری)

بھارت گرام ادھار سبھا لاہور

بھارت گرام پرچارک (گرام ادھار) سبھا آریہ نگر (دیتوڑی) ضلع ہوشیارپور نے چیت ۹۲ کے نوراتروں میں سلور جوبلی منانے کے بعد شہری بھائیوں کی توجہ گراموں کی طرف مبذول کرانے کے لئے ہیڈ کوارٹر لاہور بنانے کا فیصلہ کیا تھا۔ افتتاحی رسم لاہور میں باقاعدہ طور پر دسہرہ کے دنوں میں وجے دشمی کے شبھ دن اتوار سمت ۱۹۹۲ کو ادا کی جاویگی۔ نرنجان پوجیہ پنڈت مدن موہن مالویہ جی سے رسم کی ادائیگی کے لئے درخواست کی گئی ہے۔
سبھا کے ادیشی مندرجہ ذیل ہیں۔

بھارت کے گراموں کی دھارمک آرتھک سماجک اور شاریرک ادتھان کا ادھار کرنا (۲) ودیا کا پرچار کرنا (۳) کھیتی اور گھریلو دستکاری کی انتی کرنا (۴) گرام نواسیوں اور شہری بھائیوں میں پرسپر پریم اور ملاپ بڑھانا
(گودھو رام گوتم پردھان)

آریہ سماج مکھیانہ کے سماچار

(۱) دو سال سے آریہ سماج کے تحت ہندی رتن پاٹھشالہ کھلی ہوئی ہے۔ پچھلے سال کی طرح اس سال بھی اس کا نتیجہ بہت شاندار رہا۔ کل ۱۲ لڑکیاں پریکشا میں شامل ہوئیں جن میں سے ۱۱ لڑکیاں پاس ہوئی ہیں اس پاٹھشالہ میں کنیاؤں کی دھارمک شکشا کا خاص پربندھ ہے۔
(۲) ۷ اگست ۱۹۳۶ کو آریہ سماج مندر میں ایک بال ودھوا کا وواہ ویدک ریتی انوسار شریمان سجنوں کی حاضری میں بڑے سمارہ کے ساتھ کرایا گیا اور اپستھت سجنوں کا ستکار حلوا سے کیا گیا۔
(۳) اس سال کے سالانہ چناؤ میں لالہ گوپال داس جی منیجر پنجاب نیشنل بنک مکھیانہ برانچ سروسمتی سے پردھان چنے گئے۔ وہ سماج کے کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں جب سے وہ شامل ہوئے ہیں۔ آریہ سماج کی ہر طرح سے رونق بڑھ گئی ہے۔ جیسا کہ ذیل سے ظاہر ہے اب ہر روز شام کے وقت مندر میں ستسنگ ہوتا ہے۔ جس میں نتیہ کرم، ہون یگیہ سندھیا وائیشور پرارتھنا کے اپرانت سب سجن مل کر اوم کا جاپ بھی کرتے ہیں۔ اس روزانہ ستسنگ میں پرشوں کے علاوہ بالک بھی کافی سنکھیا میں شامل ہوتے ہیں۔
(۴) ہر بدھوار کو باری باری سے آریہ سجنوں کے گھر پر پوارک اپاسنا ہوتی ہے۔ جس میں ہون سندھیا، نتیہ کرم کے علاوہ آریہ سماج کے پروہت پنڈت متھرا پرشاد جی اپدیش بھی کرتے ہیں۔ یہ محلہ میں پرچار کرنے کا بہت اچھا ڈھنگ ہے اور اس کا محلہ نواسیوں پر ونشیش طور پر استریوں میں بہت اچھا پربھاو ہو رہا ہے
نویدک۔ لچھمن داس ... منتری آریہ سماج

ڈانگہ میں کرشن جنم اشٹمی

آریہ یووک سماج ڈانگہ کی طرف سے حسب معمول امسال بھی کرشن جنم اشٹمی کا پوتر تیوہار بڑے بتان شوکت سے منایا گیا۔ صبح سات بجے ہون یگیہ کے بعد آریہ نرناریوں کا شاندار

اکثرت جلوس آریہ سماج مندر سے شروع ہو کر نگر کے بازاروں میں بڑی دھوم دھام سے نشکلنک یدگیراج کرشن کے گن گان کرتا ہوا ... کی سچی گیتا کا اُپدیش سرو سادھارن جنتا کو سناتا ہوا ایک بجے آریہ سماج مندر میں سمابت ہوا۔ ماسٹر میلارام جی برق بی اے سیکنڈ ماسٹر ڈی اے وی ہائی سکول شاہ پور گرمیوں کی چھٹیوں کے باعث یہاں پر تشریف لائے ہوئے تھے اور پنڈت بھگت رام جی آدی مہانو بھاووں نے جگہ جگہ چوکوں میں بڑی سندر ویاکھیان کئے۔ ماسٹر جی نے اپنے ویاکھیان میں کرشن کے پوتر جیون کو لوگوں کے سامنے رکھا۔ جنتا پر بڑا اچھا اثر پڑا۔ ماسٹر جی نے اپنے بنائے ہوئے بھجنوں کو اس طرح سریلی اور میٹھی تان میں گایا کہ تمام بچے بوڑھے اور تمام نرناری وجد میں آ کر جھومنے لگے۔

شام کو سناتن دھرمیوں کی طرف سے جلوس نکالا گیا جس میں آریہ سماج کی طرف سے کئے گئے اوتارواد پر چند سوالات کا جواب نہ دیتے ہوئے انہوں نے کرشن پر پورانک الزام لگانے کی ناکام کوشش کی جس کا جنتا پر بہت برا اثر پڑا۔

(۴) آج کل ماسٹر میلارام جی پرچار کے سندھیا کی پرتھا چلانے کا یتن اور لوگوں میں ہندی پڑھانے کا بڑی محنت سے کوشش کر رہے ہیں۔

(نوینک دھرمپال منتری آریہ یووک سماج ڈنگہ ضلع گجرات)

آٹھواں وارشک اتسو

آریہ کمار سبھا بازار سیتارام دہلی کا آٹھواں سالانہ جلسہ مورخہ ۶ سے ۱۰ اگست تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جلسہ میں شری پنڈت دیویندر ناتھ شاستری سکندرآباد پروفیسر گوپال جی بی اے اندرپرستھ پنڈت چندر بھانو جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور۔ ڈاکٹر گوردھن لال دت ایم اے لاہور لالہ دلیش بندھو ڈائرکٹر تیج۔ پنڈت سریندر شرما کاویہ تیرتھ۔ آچاریہ چترسین جی شاستری۔ پنڈت ویاس دیو جی شاستری ایم اے ایل ایل بی۔ پنڈت راجندر ناتھ جی شاستری۔ لالہ رام لال ورما ایڈیٹر تیج دہلی۔ لالہ الیشور داس جی ایم اے۔ لالہ شیام لال گوروال وغیرہ وغیرہ سجنوں کے منوہر ویاکھیان ہوئے۔ شری بھولال جی ورما۔ شری سدھ گوپال جی۔ شری وکل جی ماسٹر سرداری لال جی بی اے۔ پنڈت ماچندر

نواڑی۔ لالہ نند کشور کھنہ اور مہاشہ کنہیا لال جی کے بھجن اور کویتائیں وغیرہ بھی ہوتی رہیں آریہ کماروں کا منورنجک کھیل ٹورنامنٹ وغیرہ بھی ہوئے۔ جن میں جیتنے والوں کو ڈاکٹر گوردھن لال دت ایم اے لاہور کے مبارک ہاتھوں سے انعامات تقسیم کرائے گئے۔ لالہ گھاسی رام جی کی زیر صدارت کرشن جنم اشٹمی مہوتسو۔ آچاریہ چترسین جی شاستری کی زیر صدارت کماروں کا مباحثہ (مباحثہ) اور پنڈت ویاس دیو جی شاستری کی زیر صدارت سرو دھرم سمیلن بڑے اتساہ سے ہوئے۔ جلسہ پر ہر روز حاضری کافی ہوتی رہی۔ جلسہ آرتی و شانتی پاٹھ کے بعد ویدک دھرم کی جے اور رشی دیانند کی جے کے نعروں کے درمیان بڑی کامیابی سے ختم ہوا۔

مورخہ ۱۱ اگست کو پنڈت دیو ورت دھرمیندر کی زیر صدارت آریہ کمار سبھا سنہ ۳۷-۳۶ء کا سالانہ چناؤ ہوا۔ مہاشہ جگیشور ناتھ کو سیکرٹری بنایا گیا۔ چناؤ کے بعد کماروں کا پریتی بھوجن ہوا۔ گذشتہ سال کے ادھیکاریوں کا شکریہ بھی ادا کیا گیا۔ (سیکرٹری)

آریہ سماج دینانگر کا سالانہ جلسہ

۱۔۲۔۳ اگست کو آریہ سماج دینانگر کا سالانہ جلسہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ ہوا یکم اگست کو شری لالہ خوشحال چند جی پردھان کانفرنس کا جلوس بڑی دھوم دھام سے نکالا گیا جس میں کئی بینڈ باجے۔ بھجن منڈلیاں۔ آریہ ویر دل جلوس کی رونق کو دوبالا کر رہے تھے۔ جلوس دینانگر کے بڑے بازار سے گذر کر پنڈال پہنچا۔ رات کو ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک مہاشہ خوشحال چند کے زیر صدارت مہاشہ کانفرنس ہوئی جس میں ان کی عالمانہ تقریر کے بعد متعدد ریزولیوشن پیش ہو کر پاس ہوئے۔

یہ کانفرنس مہاشہ ... سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنی قوم کی پچیس سالہ جوبلی کا مہان اتسو جو جولائی سنہ ۱۹۳۷ء کو دینانگر ہوگا کامیابی اور پوری پوری شان سے منانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

۲۔۳ اگست کو آریہ سماج دینانگر کا سالانہ جلسہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ ہوا۔ جس میں شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ شری سوامی کلانند جی۔ پنڈت

چمو پتی جی ایم اے۔ صوفی گیان اندر جی۔ پنڈت دیو پرکاش جی۔ پنڈت چرنجی لال جی پریم شمشیر سنگھ جی بھجنیک پنڈت فقیر چند جی بھجنیک اور پنڈت بلدیو۔ مہاشہ سنت رام ونب لکھی رام چھٹا بھجن منڈلی اور مہاشہ موہن لال جی شامل ہوئے۔ ان کے عالمانہ تقریروں اور بھجنوں سے جنتا نے بہت لابھ اٹھایا۔

۲ اگست کو بعد دوپہر مرزائیوں کے ساتھ مسئلہ تناسخ پر مباحثہ ہوا۔ تقریباً تین گھنٹے تک مناظرہ ہوتا رہا۔ مرزائیوں کی طرف سے مولوی اللہ دتا اور آریہ سماج کی طرف سے شری پنڈت چرنجی لال جی پریم تھے۔

۳ اگست کو بعد دوپہر اہل حدیث کے ساتھ مناظرہ ہوا۔ اہلحدیث کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور آریہ سماج کی طرف شری پنڈت چرنجی لال جی پریم دونوں مناظروں میں آریہ سماج میں آریہ سماج کی شاندار فتح ہوئی۔ پنڈت چرنجی لال جی پریم نے دونو مولویوں کو خوب چھکے چھڑائے ان دونو مناظروں میں شری پنڈت دیو پرکاش جی نے کافی مدد دی۔ صوفی گیان اندر کی تقریر کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ مولوی اللہ دتا صاحب نے اعتراضات کئے اور اس کا صوفی صاحب نے خوب دندان شکن جواب دیا۔ مضمون مباحثہ عرب پر ویدک سبھیتا کا اثر تھا۔ جلسہ میں حد سے زیادہ رونق تھی اور دور دراز سے لوگ ہزاروں کی تعداد میں تشریف فرما تھے۔ آریہ سماج کی طرف سے رشی لنگر لگایا گیا تھا جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ بھوجن کرتے تھے۔ شری لالہ سائیں داس جی کا رشی لنگر کا انتظام بہت اچھا تھا۔

منتری آریہ سماج دینانگر و منتری مہاشہ سدھار سبھا پنجاب

مہتہ جیمنی کا ویدک دھرم پرچار

مہتہ جیمنی جی نے سری نگر پدھار کر ۱۲ دن میں چوبیس لیکچر دئے۔ ۷ جولائی کو بارہمولا میں آریہ سماج کی ستھاپنا کی۔ پھر مظفرآباد آئے ۱۲ سے ۱۴ جولائی تک آپ کے وہاں لیکچر ہوئے اب ایک سجن پرش نے اپنا مکان سماج کو بطور مندر دیا ہے اور اقرار کیا ہے کہ اگر ادھیکاریوں نے سماج چلانے میں اچھی سرگرمی دکھائی تو مکان کی رجسٹری سماج کے نام کرا دوں گا مظفرآباد میں مہتہ جی کے سری نگر کی طرح ساڑھے چھ سے آٹھ بجے تک لیکچر ہوتے تھے حاضرین سے ہال کھچا کھچ بھر جاتا۔ ہمارا تجربہ

ہے کہ جتنا اثر ایسے چھوٹے چھوٹے دیہات اور قصبوں میں جلد تر ہوتا ہے۔ اتنا شہروں میں نہیں۔ دیہاتی اور قصباتی لوگ دھرم اپدیشوں کے بہت پیاسے ہیں۔ دھرم پریم شہریوں کی نسبت بڑھ چڑھ کر دکھاتے ہیں۔ یوں بھی اصل طاقت اور تہذیب دیہاتوں اور قصبوں میں محفوظ رہ سکتی ہے پھر نا معلوم ہم دیہاتوں کی طرف توجہ کیوں نہیں دیتے۔ یہاں سے چل کر مانسہرہ کو گوبند کشمیر کی حد سے گذر کر صوبہ سرحد میں داخل ہوئے۔ مانسہرہ میں ۱۵ سے ۱۹ جولائی تک لیکچر ہوئے۔ مہتہ جی کے استری سماج میں بھی لیکچر ہوئے۔ یہاں کی پتری پاٹھشالہ بڑی کامیابی سے چل رہی ہے۔ یہاں ہندوؤں کا جان مال۔ عزت و عصمت محفوظ نہیں۔ دروازوں کو ایک رسی کے ذریعے بند کیا جا سکتا ہے جب یہاں کے ہندوؤں کا عرصہ حیات تنگ رکھا ہے تو سوائے آنسو بہانے کے کیا ہو سکتا ہے مہتہ جی نے یہاں کے والیہ منڈل سے متاثر ہو کر افریقہ۔ امریکہ۔ جاوا سیام۔ عرب ایران اور افغانستان پر ویدک سبھیتا کا اثر بیان کر کے بتایا کہ ہم کیا تھے کیا ہو گئے اور آئندہ کیا ہوں گے۔

۲۰ سے ۲۶ جولائی تک ایبٹ آباد میں پرچار یہاں آریہ سماج کا ہائی سکول بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔ ایک لیکچر آپ کا استری سماج میں ہوا۔ چونکہ نواں شہر کے مشہور آریہ سماجی ولی بدری الیشر داس آنریری جج جو مشہور دانی ہیں جن کا وجود سرحدی ہندوؤں کے لئے باعث نعمت ثابت ہوا ہے ہندوؤں کی بڑی لگن سے سیوا کر رہے ہیں۔ ان کے درخواست کرنے پر مہتہ جی نواں شہر میں پدھارے اگرچہ وہاں آریہ سماج نہیں پھر بھی آپ کے ۲۸ جولائی تک گیتا بھون میں تین لیکچر ہوئے۔ ۲۹ جولائی سے یکم اگست تک ہری پور میں آریہ سماج کا پرچار کیا۔ ۲۔۳ اگست کو نجیب اللہ میں پرچار کیا۔ وہاں کے آریہ بھائی بڑی لگن سے کام کر رہے ہیں اور آریہ سماج کا اچھا زور ہے۔ صوبہ سرحد کو چھوڑ کر آریہ سماج راولپنڈی بازار لال کرتی میں اور تین روز تک پرچار کیا۔ چکوال میں زور شور سے پرچار کر رہے ہیں۔ غالباً ... ستمبر کو واپس لوٹیں گے

(روشن لال آریہ)

پرکاش میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حرفت و صنعت | اپنے دیش کی بات | سنسار انتی کی اور

برتنوں کی صفائی

[illegible] اور ٹین کے برتنوں پر کسی قسم کے داغ
[illegible] تو ان پر پسا ہوا نمک رگڑ دینا چاہیے
[illegible] سے داغ صاف ہو جائیں گے۔
[illegible] کے برتن میں کوئی چیز پکاتے ہوئے
[illegible] میں جل کر چپک گئی ہو تو اس برتن
[illegible] پیاز کاٹ کر اور پانی چھوڑ کر جلا دے
[illegible] سے تھوڑی دیر بعد برتن میں جلا
[illegible] چھوٹ جائے گا اور برتن بالکل
[illegible] ہو جائے گا۔
[illegible] کے برتن کو جو بہت دنوں سے کام
[illegible] آیا ہو، سرکہ میں نمک ملا کر صاف کر لینا چاہیے
[illegible] برتنوں میں دو چار بوند سرکہ چھوڑ کر
[illegible] سے ان کی چکناہٹ ایکدم جاتی رہتی
[illegible] اور برتن بالکل صاف ہو جاتا ہے۔
[illegible] سے پیاز کی بدبو دور کرنے کے لئے
[illegible] کو نمکین پانی سے دھونا چاہیے
[illegible] میں روزانہ بھوجن بنایا جاتا
[illegible] پر بہت میل جم گئی ہو اور مانجنے سے
[illegible] تو ان پتیلوں میں تھوڑا سا سرکہ اور
[illegible] کر ابالنے سے وہ بالکل صاف ہو جاتی
[illegible]

[illegible] کے میلے برتن لیموں کے رس میں کپڑا بھگو
[illegible] اور پانی سے دھو ڈالنے سے ایکدم
[illegible] ہو جاتے ہیں۔
[illegible] کے برتنوں پر اگر لیموں کے چھلکے میں
[illegible] ملا کر رگڑا جائے تو بہت چمکنے لگتے ہیں
[illegible] تیل کے کنستر یا اور کوئی بدبودار برتن
[illegible] کرنے کے لئے اس برتن میں کافور اور
[illegible] پانی ڈالیں پھر تھوڑا سے سوڈے سے
[illegible] ڈالیں۔ اس سے برتن کی بدبو دور ہو جاتی
[illegible] اور وہ بالکل صاف ہو جاتا ہے

کمبل صاف کرنا

[illegible] پانی میں نوشادر ملا کر اس میں کمبل کو بھگو
[illegible] دینا چاہیے۔ کمبل کو کچھ عرصہ تک اس طرح
[illegible] رکھنے سے اس کی میل نکل جاتی ہے
[illegible] کے بعد جب کمبل دھو کر سکھا لیا جائے
[illegible] سے ایک ڈنڈے یا منگری سے سب
[illegible] کر دینا چاہیے۔

[illegible] خط و کتابت کرتے وقت جیٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں۔

تجارت کی حالت

پرانے وقتوں میں ہندوستان سے کپڑا، نمک اور شکر کی برآمد کافی مقدار میں ہوتی تھی۔ سنہ ۱۸۱۴ء میں اس ملک میں سے ۹۰ لاکھ روپے کا روئی کا مال غیر ممالک میں بھیجا گیا تھا۔ آج بھی ہم ۹۰ لاکھ روپے کا روئی کا مال باہر بھیج رہے ہیں۔ سنہ ۱۸۱۴ء میں اس ملک میں ۵۰ ہزار روپے کا بدیشی کپڑا آیا تھا لیکن آج ہم ۶۶ کروڑ روپے کا کپڑا خرید رہے ہیں۔ سنہ ۱۸۶۰ء میں ہم نے ایک کروڑ ۳ لاکھ روپے کی شکر غیر ممالک کو بھیجی تھی اور سنہ ۱۹۱۰ء میں صرف ۴ لاکھ کی۔ سنہ ۱۸۶۰ء میں اس ملک میں صرف ۲۳ لاکھ روپے کی ولایتی شکر آئی تھی۔ مگر سنہ ۱۹۱۰ء میں ۱۴ کروڑ روپے کی ولایتی شکر اس ملک میں فروخت ہوئی تھی۔

ایک بات اور غور طلب ہے۔ ہمارا ملک بچے پیدا کرنے میں بہت تیز ہے۔ پچھلے ۵۰ سال میں ہندوستان کی آبادی ۱۰ کروڑ زیادہ ہو گئی ہے یعنی ۳۹ فی صدی بڑھ گئی ہے ایک ہزار کی آبادی پر ہمارے ملک کی شرح پیدائش ۳۲ ہے۔ دنیا کا کوئی ملک اس پہلو میں ہمارا مقابلہ نہیں کر پاتا ہے۔ انگلینڈ میں شرح پیدائش فی ہزار ۱۶ ہے جرمنی میں ۱۷، فرانس میں ۱۴، جاپان میں ۳۲ ہے۔ لیکن ہمارے ہندوستان میں موتیں بھی جتنی ہوتی ہیں اتنی کسی دوسرے ملک میں نہیں۔ انگلینڈ میں فی ہزار ۱۲، امریکہ میں ۱۱، کینیڈا میں ۱۷، جرمنی میں ۱۱، فرانس میں ۱۶ اور جاپان میں ۱۸ لیکن ہندوستان میں فی ہزار ۳۴ موتیں ہوتی ہیں۔

ہندوستانیوں کی اوسط عمر بھی بہت کم ہے۔ انگریز لوگ اوسطاً ۵۸ برس کی عمر پاتے ہیں۔ امریکن ۵۷ برس کی۔ جرمن ۵۰ برس تک جیتے ہیں۔ فرانس والوں کی بھی اتنی عمر ہے۔ جاپانی اوسطاً ۴۵ برس تک جیتے ہیں۔ لیکن ہم ہندوستانیوں کی عمر ۲۶ برس سے زیادہ نہیں ہوتی۔ ایشور ہمارا بھلا کرے۔ نہ جانے ہمارے دیش کا سدھار کب ہوگا اور اچھے دن کب رہیں گے

سوادھیائے کیلئے نادر موقعہ

ویدک نتیہ لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار۔ اس پستک میں ہر روز کی پرارتھناؤں کے منتروں کی سندر سرل اور مدھر ویاکھیا کی گئی ہے اس طرح درفس بھر کے لئے ۶۵ پرارتھنائیں اس پستک میں سنگرہ کی گئی ہیں۔ پستک تین بھاگوں میں چھپی ہے ایک بھاگ کا دام ۱ روپیہ۔ تین بھاگوں کا مولیہ تین روپیہ ہے۔

براہمن کی گؤ لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار۔ یہ براہمن کی بانی ہیں کیا جادو بھرا رہتا ہے۔ اس پستک میں اس سوکت کا سندر انوواد کیا گیا ہے۔

سوم سرور لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم اے۔ اس پستک میں سام وید پومان سوکت کی سندر ویاکھیا ہے۔ سوم شبد سے وید میں کیا مطلب ہے یہ پستک میں اچھی طرح دکھلایا گیا ہے قیمت مجلد ۱ سادہ ۸

یوگیشور کرشن۔ لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم اے۔ کرشن کا سرس، پرمانک اور پورن جیون چرتر پڑھنے کیلئے اس پستک کو منگوائیے۔ بھاشا سرل اور بڑی وچار دھارا چھپائی سندر ہے مولیہ ۸ دو روپیہ ۸

ہماری دیگر پستکیں

بھارت ورش کا اتہاس تین کھنڈوں میں لیکھک آچاریہ رام دیو جی مولیہ تینوں بھاگوں کا ۴ پانچ روپیہ۔ **دھرم اپدیش**۔ سوامی شردھانند جی کے پران مت پر آلوچن پرانوں پر آلوچناتمک گرنتھ ہے قیمت تین روپیہ۔ **سنسکرت پرویشکا** دو بھاگ۔ سنسکرت سیکھنے کی ریڈر ہیں قیمت ۱۲ آنے۔ ایڈیشنوں کا سنگرہ دو بھاگوں میں قیمت ۸۔ **استریوں کی اچھی برہمچریہ سندیش** اس وشے پر اب تک لکھی گئی پستکوں میں سب سے اہم ہے قیمت ۱۔ جیسی پستک نہیں مل سکتا۔ دیویوں کے ہاتھ میں دینے اور کنیا پاٹھ شالاؤں میں انعام بانٹنے کے لئے اس سے [illegible] **ہندوستان کے دگیان**۔ چھوٹے بچوں کو شکشا کیسے دی جائے اس پر پانسو روپیہ انعام مل چکا ہے قیمت ۸۔ پر امنک پستک ہے اس پر چودہ سو روپیہ انعام مل چکا ہے قیمت ہے۔ پستکوں کا مفصل سوچی پتر مفت۔

مینیجر پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور
برانچ مینیجر ویریندر اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

دبا ہوا خزانہ دریافت کرنیکا آلہ

ریڈیو کی مدد سے لوگ زمین دوز دولت کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ ریڈیو یم کی مدد سے زمین کے اندر کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔ ایک ہوائی اور آبی گیس جس میں ایک مختصر سا پر پھینکنے والا آلہ زمین میں شگاف کرتا جاتا ہے دھات کے غلاف اور غلاف کے اندر والے حصے کے درمیان ایک زبردست مختصر سی لہر پیدا کی جاتی ہے یہ نزدیک کی تہ میں داخل ہو جاتی ہے اور بجلی تار سے ایک آلہ اس کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے اور یہ ذہنی شگاف کا چاروں طرف سے محاصرہ کر لیتا ہے اور نیا ایجاد شدہ آلہ پھر شگاف کے اندر اپنا عمل دکھاتا ہے۔ ایک ایسی مشین بڑی آسانی سے بنائی ممکن ہے جو کہ مذکور آلہ کو موثر بنا سکے۔

ایک ریڈیو مشین کا یہ فائدہ ہے کہ پہلے زمین میں شگاف کرنے کے لئے جو لاکھوں روپے خرچ کرنے پڑتے تھے۔ وہ اب بچ رہیں گے اب صرف چند شگاف کرنے پڑیں گے اور ان کی درمیانی سطح کا پورا پورا پتہ لگ جائے گا۔

آسمانی بجلی کا اثر

ولایت کے ایک اخبار میں ایک عجیب واقعہ شائع ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص باہر جا رہا تھا مینہ برس رہا تھا اور وہ بجلی گرنے سے مر گیا۔ اس کی جیب میں گھڑی تھی جونہی بجلی گری وہ گھڑی بھی کھڑی ہو گئی۔ جب پولیس اس شخص کی لاش مردہ خانہ میں لے گئی تو وہاں اس کی جیبوں کی تلاشی لی گئی اور گھڑی برآمد کی گئی۔ جب اسے باہر نکالا گیا تو اس نے چلنا شروع کر دیا

ایک نئی قسم کا طیارہ

کیلیفورنیا کے ایک سائنس دان نے ۱۲ فٹ کا ایک طیارہ بنایا ہے۔ یہ طیارہ بہت اونچا پرواز کر سکیگا۔

سواستھ رکھشا

دانتوں کی حفاظت

(از ڈاکٹر بھیمسین لال جی ایم ڈی پی ایچ بھیت)

اس مضمون میں چند ادویات تحریر کی جاتی ہیں۔ تاکہ بوقت ضرورت لوگ استعمال کر کے فائدہ اٹھا سکیں۔ نیز داتن کی نسبت بھی کچھ تفصیل کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔

داتن کس چیز کی کرنی چاہیئے

کیکر۔ بولی۔ کنجہ۔ نیم۔ مولسری۔ اسٹ چیرا سرس۔ نارنگی۔ جامن۔ کرک۔ لیموں۔ الائچی۔ کھجور یوکلپٹس۔ سنبھالو۔ بیر۔ آک۔ داتن کے لئے عمدہ درخت ہیں۔

نمبر ۱۔ اگر کسی شخص کے دانت ہل گئے ہوں تو اس کو ببول یا مولسری کی داتن کرنا چاہیئے

نمبر ۲۔ جن کے دانت میلے ہوں ان کو نارنگی کی داتن کے ساتھ نمک کا پاؤڈر استعمال کرنا چاہیئے۔

نمبر ۳۔ نیم کی داتن سے منہ کی بدبو دور ہوتی ہے دانت صاف ہوتے ہیں۔ ذائقہ درست ہوتا ہے اور منہ کا لیسدار پن دور نیز دیگر بہت سے امراض دور ہوتے ہیں اور غذا میں رغبت بھی پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے نیم کی داتن ہر شخص کو خاص طور پر مفید ہے۔

نمبر ۴۔ کنجہ کی داتن دانت اور مسوڑوں کے درد اور خون آنے کو مفید ہے

نمبر ۵۔ لسوڑا کی داتن بھی درد دانت کو مفید ہے نیز بادی کو دور کرتی ہے۔

نمبر ۶۔ آک کی جڑ کی داتن درد دانت کو فوراً فائدہ پہنچاتی ہے۔

نمبر ۷۔ سرس کی داتن دانتوں پر نزلہ اترنے میں مفید ہے

نمبر ۸۔ لیموں۔ الائچی اور یوکلپٹس کی داتن منہ کی بدبو دور کرتی ہے۔

(۱) ہلتے ہوئے دانتوں کا علاج

دانتوں کا ہلنا جب ہی شروع ہو فوراً اسکی تدبیر کرنی چاہیئے سب سے پہلے کارن ان کو معلوم کر کے اسے فوراً دور کرنا چاہیئے اور برف کا استعمال نیز گرم کھانا کھا کر ٹھنڈا پانی پینا بند کر دینا چاہیئے اور مفصد ذیل منجن روزانہ استعمال کریں۔

سپاری۔ مازو منبر۔ کالی مرچ۔ پھٹکری بریاں۔ کتھ سفید۔ اسپال۔ بڑی الائچی کے بیج۔ تیل چینی۔ عقر قرحا۔ کافور۔ کالی مرچ ہموزن

سیل کھری یا پانچ منصد سب اشیا کو باریک پیس کر کپڑے سے چھان لیں۔ رات کو سوتے وقت یہ منجن مل کر اوپر سے سرسوں کا تیل ملیں اور منہ پونچھ کر سو رہیں۔ دانت بہت مضبوط ہو جاویں گے۔

دیگر رات کو سوتے وقت بڑھل (...) کا دودھ دانتوں پر ملیں اور منہ پونچھ کر سو رہیں۔

دیگر

سونٹھ۔ کالی مرچ۔ پیپل بائے بڑنگ۔ ہر کی ابکلی۔ نیم کے پتے سب ہموزن لے کر ایک ایک ماشہ کی گولیاں گڑ میں بنا لیں رات کو سوتے وقت ایک گولی منہ میں رکھ کر چوستے رہیں۔

درد دانت کا علاج

اگر دانت بوسیدہ ہو کر اس میں سوراخ ہو گیا ہو اور اکثر درد ہو جاتا ہو تو سوراخ کو صاف کر کے کسی دندان ساز سے چاندی بھروا لینے سے پھر درد نہیں ہوتا۔ پھر چاندی بھرنے سے قبل گرم اور پانی کی کلی کر کے دیکھ لینا چاہئے جب پانی نہ لگے۔ تب چاندی بھروا دیں ورنہ درد زیادہ بڑھ جاویگا۔ فوری تکلیف رفع کرنے کو کافور اور افیون ہموزن بوسیدہ دانت میں بھر دیں یا روغن لونگ۔ روغن دارچینی اور انجیر کے دودھ میں سے کوئی ایک چیز دانت میں لگا دیں۔ اگر انگریزی دوا استعمال کرنا ہو تو کریازوٹ (Kreosote) اس کام کے لئے ایک مفید دوا ہے یا کلوز ایلیہن کلوری ٹون حل کر کے ایک بریری دانت میں دبا کر رال ٹپکا دیں۔ درد فوراً بند ہو جاویگا۔ ہندوستانی ادویات میں برگد کی جٹا کا پیاز بھی درد معاً بند کر دیتا ہے۔

(۳) پائیوریا کا علاج

سب سے پہلے دانتوں کے میل ٹارٹر کو بذریعہ مشین کسی ہوشیار ڈاکٹر سے صاف کرانا چاہیئے۔ صاف کرنے والا ایسا ہونا چاہیئے جس نے باقاعدہ کسی کالج میں تعلیم حاصل کر کے پوری واقفیت حاصل کی ہو۔ ورنہ عطاری دندان سازوں سے دانت صاف کرانے سے وہ لوگ مسوڑوں کو کاٹ دیتے ہیں جو بذات خود پائیوریا ہونے کا ایک سبب ہے۔ اس کے بعد مفصد ذیل تین طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ کا علاج کریں

(۱) علاج بروئے ڈاکٹری (ا) ہائیڈروجن پر اکسائیڈ کو منہ میں رکھ کر کلہ کریں۔ اس دوا سے منہ جھاگوں سے بھر جاویگا اور مسوڑوں کے اندر تک کا مواد خارج ہو جاویگا۔ دوا میں بمقدار برابر پانی ملا لیا کریں۔ اس دوا کو کھلا نہ رکھنا چاہیئے۔ ورنہ اسکی طاقت زائل ہو جاویگی اور گرم جگہ میں بھی نہ رکھیں بلکہ ٹھنڈے مرتبان میں رکھیں۔ کلہ کرنے کے بعد سوڈا بائی کاربونیٹ اور بوریکس مساوی باریک پیس کر مسوڑوں کے نیچے ناسوروں میں بھر دیں اور پھر تھوڑی دیر بعد پانی سے کلہ کر ڈالیں

ہائیڈروجن سے کلہ کرنے کے بعد ... پیسٹ سے دانتوں کو ملیں

یا

ویکسین ٹریٹمنٹ کرا دیں جو ... نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ لیکن ... ہوشیار ڈاکٹر ہی کر سکتا ہے۔

یا

بجلی کے تار سے ماؤف مسوڑوں ... یہ عمل بھی کسی ہوشیار ڈاکٹر سے ہی ... ایک بات اس علاج میں یاد رکھنے ... ساتھ زیادہ سوڑوں پر یہ عمل ... بعض اوقات تکلیف بڑھ جانے کا ...

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

ملیریا کا حملہ شروع ہو گیا

جوڑی تاپ

STAR (REGD) ... MARK

اسٹار مارکہ

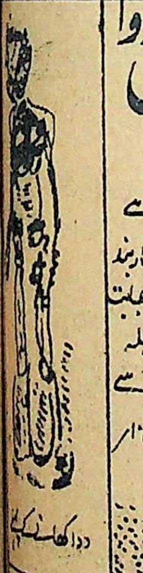
دوا کھانے سے پہلے

تپ و لرزہ اور طحال کی دوا

Regd سے واقف نہ ہو

ملیریا اور باری کے بخار کے لئے یہ اکسیر دوا ہے تین چار خوراک پیتے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار بند ہو جاتا ہے اس کے استعمال سے خون گاڑھا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ ملیریا کے لئے اس کے مقابلہ میں کوئی دوسری دوا مفید نہیں ہے نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی بیندرہ آنہ ڈاک محصول ۱۰/ چھوٹی شیشی آٹھ آنہ ڈاک محصول ۷/

دوا کھانے کے بعد

ڈاکٹر برمن کا بھاسکر لون چورن Regd

ہاضم اور بھوک بڑھانیوالا

یہ با ترکیب تیار ہوا ہے اس کے استعمال سے بادگولہ۔ بدہضمی اور بھوک کی کمی وغیرہ عوارض جاتے رہتے ہیں۔ روزانہ استعمال سے کسی مرض میں مبتلا ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے

قیمت آٹھ آنہ ڈاک محصول ۱۰/ الگ

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت ... ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر برمن نام ضرور دیکھ لیا کریں

لاہور کے ایجنٹ : مینیجر پیسہ اخبار

(۲) امرتسر کے ایجنٹ : ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

PRAKASH LAHORE

کرنو نتو وشوم آریم

سالانہ چندہ ۵

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا اُدیت رہنا چاہئے

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے بلکہ سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں

جلد ۳۲ | اتوار ۵ بھادوں سمت ۱۹۹۳ | مطابق ۳۰ اگست سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۴

آریہ نوجوانوں سے

خاکساری جو نہیں تجھ میں تو سردار نہ بن
زر لٹانے کی نہیں تاب تو زردار نہ بن

دھرم کے درد میں جاں تک بھی مٹا دے اپنی
کون کہتا ہے کہ اس درد کا بیمار نہ بن

بوجھ ہلکا ہی رہے گر تو مسافر اچھا
دور منزل ہے تری اتنا گراں بار نہ بن

تیری تقدیر میں لکھے ہیں ابھی غم کیا کیا
اب سے ہی اتنا پریشان دل زار نہ بن

کس نے پائی ہے مراد اپنی یہاں سے غافل
بے وفا ہے یہ جہاں اس کا طلبگار نہ بن

دھرم کیواسطے گر یاس گدائی حاصل
یہ فقیری ہو تو اچھا ہے کہ زردار نہ بن

گیان یاس

اپنشد گاتھا
منڈک اپنشد

تیسرا منڈک ۔ پہلا کھنڈ

جیو آتما اور پرماتما روپی دو پکشی پرکرتی روپ دو درکش پر رہتے ہیں ۔ یہ دونوں ساتھ رہنے والے متر ہیں ۔ ان میں سے ایک ارتھات جیو آتما پرکرتی روپ ورکش کے سواد و پھل کو کھاتا ہے اور دوسرا ارتھات پرماتما کھاتا نہیں ۔ کیول دیکھتا ہی ہے ۔

اسی ورکش پر ارتھات اس جگت میں جیو آتما بھوگوں میں لگن ہو کر ۔ کرموں میں بندھ کر اپنے آپ کو اشکت جان کر موہ میں پڑ کر شوک سے دکھی ہوتی ہے اور جب اپنے سے بھن ایشور کو اپنا سکھا دیکھتا ہے اور اس کی مہما کو جانتا ہے تو شوک رہت ہو جاتا ہے

جب گیانی منش جیوتی سروپ اس جگت کو رچنے والے سرو شکتیمان ۔ گیان کے بھنڈار پرماتما کو دیکھتا ہے ۔ تب پنیہ پاپ کو چھوڑ کر نرمل ہو کر بھگوان کی سمتا کو پراپت کرتا ہے

جو گیانی پرش جان لیتا ہے کہ پرمیشور ہی سارے بھوتوں کے کاریہ سے پرگٹ ہوتا ہے اور سارے وشو کا پران ہے ۔ وہ پرش ادھک نہیں بولتا ۔ ہمیشہ تھوڑا بولتا ہے اور وہ آتما سے کریا کرنے والا ۔ اپنے میں ہی پرستا ماننے والا اور کرتویہ شیل بھگت سب برہم گیانیوں میں اتم ہے ۔

اس پربھو کو ستیہ ۔ یتھارتھ گیان ۔ تپ اور برہمچریہ سے ہی پراپت کر سکتے ہیں ۔ وہ پرکاش سروپ شریر کے اندر پرکاش مے اور شدھ ہے ۔ اس کو نردوش یتی لوگ ہی دیکھتے ہیں ۔

سدا ستیہ کی ہی جیت ہوتی ہے ۔ جھوٹ کی نہیں ۔ دیوتاؤں کا مارگ ستیہ سے ہی پھیلا ہوا ہے ۔ جس راستے سے پورن کام رشی لوگ چلتے ہیں وہ ستیہ کا مارگ ہے اور جہاں وہ پہنچتے ہیں وہی سچائی کا پرم دھام ہے ۔

وہ پرماتما مہان اور پرکاش سروپ ہے اس کا چنتن نہیں کیا جا سکتا ۔ وہ سوکشم سے اتی سوکشم ہے ۔ وہ دور سے بھی اتی دور ہے تو بھی وہ گیانیوں کے لئے بہت پاس ہے ۔ وہ انتہ کرن میں براجمان ہے

وہ پرماتما نہ آنکھ سے دیکھتا ہے اور نہ بانی سے گرہن کیا جاتا ہے ۔ نہ دوسرے اندریوں سے جان سکتے ہیں ۔ تپ اور کرم سے بھی جانا نہیں جا سکتا ۔ پرنتو جب منش کا انتہ کرن گیان کی نرملتا سے پوتر ہو جاتا ہے تب

وہ پرش دھیان دوارا اس نراکار پرماتما کو دیکھتا ہے ۔

وہ پرم سوکشم پرماتما اس چت سے جانا جا سکتا ہے ۔ جس میں پانچ پران پرویش کئے ہوئے ہیں ۔ پرجاؤں کے چت میں پران اوت پروت ہیں ۔ چت کے شدھ ہو جانے پر پرماتما اپنے سروپ کو پرکاشت کرتا ہے ۔

شدھ انتہ کرن والا منش جس جس لوک کی کامنا

کرتا ہے اور جن جن منورتھوں کو چاہتا ہے اس لوک کو اور ان منورتھوں کو پراپت کر لیتا ہے اس لئے کلیان چاہنے والا آتم گیانی کا ستکار کرے

ویدامرت

رگوید ۔ یجروید ۔ سام وید ۔ اتھروید ۔ اوم

जनयत्यैत्वा सं यो मीदमग्नेरिट्ट मग्नी षोमयो
रिवे त्वाघ्यमोसि विश्वापुरू: प्रथा उरू प्रथस्वोरु
ते यज्ञपति: प्रथता मग्निष्ट्वे चं माहिं सीहे
वस्त्वा सविता श्रपयतु वर्षिष्ठे ऽधिनाके ॥ یجروید

پہلا ادھیائے منتر ۲۲ رشی پرمیشٹھی پرجاپتی ۔ یگیہ دیوتا اگنی دیوتا سوی تا دیوتا

لفظی ترجمہ (اسی) بہت آنند دینے والا (دکرمم) یگیہ (وشوآیو) پوری عمر اور (اوروپرتھا) بہت آنند دینے والا (جن پتیئے) سب سکھوں کی دینے والی راجیہ لکشمی کے لئے (وسرا ستیئے) اناج کے پیدا کرنے کے لئے (اگنے) اگنی کے بیچ میں یا (اگنی سوم میو) اگنی اور سوم کے بیچ میں (دادم) صاف کی ہوئی آہوتی کو (سنوامی) میں چھوڑتا ہوں (اور و پرتھسو) بہت یگیہ کو پھیلاؤ ۔ (تے) تیرا (یگیہ پتی) یگیہ کا سوامی بھی (اورو) بہت (پرتھتا) نام پھیلا دے ۔ اگنی یہ اگنی (تے) تیرا (تو چیم) جسم کو بیماریوں سے (ما) نہ (ہنسیت) دکھ دیوے (سوی تا) انتریامی (دیوہ) جگدیشور (ورشیشٹھے) بہت (ادھی ناکے) سکھ کے لئے (تو) اس یگیہ کو (شرپینو) پری پکو کرتا ہے ۔

تشریح مہرشی دیانند سرسوتی جی نے اس منتر کے دو ارتھ کئے ہیں ۔ لیکن یہاں ایک ارتھ لکھا گیا ہے انسانوں کو اس قسم کا یگیہ کرنا چاہئے کہ جس سے پورن لکشمی پورن عمر اناج وغیرہ پدارتھ اور سکھوں کی بڑھتی ہو اور بیماری کا دفعیہ ہو اس یگیہ کو کبھی نہیں چھوڑنا چاہئے کیونکہ اس کے بغیر ہوا برشٹی جل اور اوشدھیوں کی شدھی نہیں ہو سکتی اور شدھی کے بنا کسی پرانی کو اچھی طرح سکھ نہیں ہو سکتا ۔ اسی لئے ایشور نے یگیہ کرنے کی ہدایت سب لوگوں کو کی ہے ۔

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں میں جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے ۔ جسے سیلان الرحم یعنی لیوکوریا کہتے ہیں میرے پاس اس کی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی سنیاسی کا یا پلٹ موجود ہے جس سے بے شمار دکھی بہنیں لابھ اٹھا چکی ہیں قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ سنیاسی اکسیر ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا جادو نما اور آخری علاج جس کی چند خوراک ہی ان نامراد امراض کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ دیتی ہیں جہاں ہر قسم کے علاج اور انجکشن بھی فیل ہو چکے ہیں ۔ وہاں پر کامیاب ثابت ہو چکی ہیں ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں قیمت اکسیر آتشک ڈھائی روپیہ اکسیر سوزاک

بابو روڑی سندن اوورسیر

ہواره براسته مورنڈہ ضلع انبالہ

ہم آپکو پھر کانشٹ میں لانا چاہتے ہیں

اور بتلانا چاہتے ہیں کہ مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں آپکو قبض ۔ بدہضمی خون اور منی کی خرابی دکھی ۔ جریان ۔ احتلام سرعت انزال ۔ رقت منی وغیرہ شکایتوں سے بآسانی نجات دلا دیں گی ۔ صرف ایک دفعہ آزمائش تو کیجئے قیمت فی ڈبیہ ۳۰ گولیاں صرف ایک روپیہ پانچ ڈبیہ چار روپیہ

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

چنے ہوئے پھول

(۱) بنا آتم شدھی کے سماج سیوا نہیں ہو سکتی اور سماج سیوا کرتے کرتے آتم شدھی ہو جاتی ہے سیوا ایک اموليہ اوشدھی ہے ۔

(۲) سنیاس ایک فاسک حالت ہے ۔ من کو گیروے رنگ میں رنگنا ہی سنیاس ہے نہ کہ صرف کپڑوں کو ۔ اصل میں وہی سنیاسی ہے جو سب کی اپیکھیاؤں اور اسنکار سے مکتی حاصل کر چکا ہے اور سب اچھا سنتیش کر چکا ہے ۔ چاہے وہ دنیا میں پریوارک زندگی ہی کیوں نہ بسر کرتا ہو ۔

(۳) سچے گنوں کو پانے کے لئے ہی کوشش مناسب ہے ۔ باہری آڈمبر سے کیا فائدہ ؟ بنا دودھ کی گائے صرف گلے میں ٹلی باندھنے سے ہی نہیں بکتی ۔

(۴) جس کی صحبت سے ہمارے اندر اہنکار پیدا ہو اس کی سنگت چھوڑ دینی ہی مناسب ہے اور جو آدمی دوسروں کو دکھلاوے اس کی تعریف کرنا فائدہ مند ہے ۔

(۵) جب تک من میں کام کرودھ ۔ لوبھ اور اہنکار کی کان بنی ہوئی ہے ۔ تب تک پنڈت اور مورکھ ایک جیسے ہی ہیں ۔ سنت کبیر فرماتے ہیں کام کرودھ مد لوبھ کی جب لگ گھٹ میں کان کیا پنڈت کیا مورکھا دونو ایک سمان

(۶) جھوٹ بولنے سے یگیہ کا پھل نشٹ ہو جاتا ہے ۔ غرور کرنے سے تپ ناش ہو جاتا ہے برہمنوں کی نندا کرنے سے عمر گھٹتی ہے اور لیکر دان جتلا دینے سے وہ نشپھل ہو جاتا ہے

(۷) جب شانت اور سنتوشی ہو کر چت آتما میں لگ جاتا ہے تب دھرم ۔ گیان ۔ ویراگ اور ایشوریہ کی پراپتی آپ ہی ہو جاتی ہے ۔ جب چت رجوگنی و شیوں کا انوراگی بن جاتا ہے تب ادھرم ۔ اگیان پیارے لگتے ہیں ۔ تموگنی کی حالت میں وشے بھوگ اور ناستکتا چھا جاتی ہے

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

پرکاش میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

روس میں جنگی تیاریاں

ماسکو (بذریعہ ڈاک) سوویٹ روس کے مشرقی بعید کے علاقہ کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ مشرق بعید اور بحرالکاہل میں اس وقت روس کی اتنی فوج موجود ہے کہ اگر کسی ملک نے سرحد پر حملہ کرنے کی جرأت کی تو اسے منہ کی کھانی پڑیگی۔ روس ہر سال ۱۰ کروڑ پونڈ دفاع پر صرف کر رہا ہے

حکومت مصر کیخلاف دو اور مقدمات

(قاہرہ ۲۶ راگست) مصری ینگ سوسائیٹی کی طرف سے حکومت مصر کے خلاف دو اور مقدمات دائر کئے گئے ہیں۔ جن میں گیارہ سو پونڈ ہرجانہ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ حکومت نے ایک سوسائٹی کی جائداد ضبط کر لی تھی اور دوسرے اس کے اخبار کی اشاعت ممنوع قرار دے دی تھی۔ یکم اکتوبر کو مقدمہ کی سماعت ہوگی

روس کے انقلاب پسندوں کو پھانسی

(لنڈن) ۲۵ اگست۔ اوسلو کا ایک تار مظہر ہے کہ ماسکو میں جن اصحاب کو گولی سے اڑانے کا حکم ہوا ہے۔ اس کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے ٹرائسکی نے کہا کہ تاریخ میں یہ ایک بہت بڑا ظلم ہوا ہے اور میرا یہ فرض ہے کہ میں انکے بے نقاب کر دوں اور دنیا کو کھلے بندوں بتلا دوں کہ میرے مخالف اس وقت روس میں برسر اقتدار رہ کر خانوں اور انسانوں کے نام پر کیا کیا ستم برپا کر رہے ہیں

چین کے ایک شہر میں مارشل لا

شنگھائی ۲۶ راگست۔ چنگوزیکو انہ میں مارشل لا کا نفاذ کر دیا گیا ہے جس کی وجہ پیداشدہ شورش ہے۔ اس میں دو جاپانی سیاح ہلاک کر دئے گئے تھے۔ ایک سخت مجروح ہوا اور ایک لاپتہ ہے۔ ان جاپانیوں کو چینیوں کے ایک گروہ نے ایک ہوٹل میں گھیر لیا۔ وجہ یہ ہے کہ چینی اس جگہ جاپانی سفارت خانہ قائم کرنے کے خلاف ہیں۔ چنانچہ جاپانی قونصل کو وہاں جانے سے روک دیا گیا ہے

امیر مراکو کا جیل سے فرار

پیرس ۲۵ راگست۔ وزیر نوآبادت کا بیان ہے کہ اخبارات میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں کہ عبدالکریم جزیرہ ری یونین سے بھاگ نکلا ہے وہ سراپا بے بنیاد ہے

یو۔پی میں سات ہزار دیہات میں سیلاب

نئی دہلی ۲۶ راگست: چیف سیکرٹری یو۔پی گورنمنٹ نے ایک ہزار الفاظ کا ایک جامع بیان شائع کیا ہے۔ جس میں یو۔پی میں سیلاب کی صورت حالات پر تبصرہ کیا گیا ہے اپنے بیان کے دوران میں چیف سیکرٹری لکھتے ہیں کہ سات ہزار دیہات میں سیلاب آیا صرف لکھنؤ شہر میں چار ہزار مکانات گر گئے۔ مرزاپور سے ۱۲۰۰ مکانات گرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ سرکاری ذرائع سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ سارے صوبہ میں ۵۰ انسانی جانوں کا نقصان ہوا ہے ۲۵۰۰ کے قریب مویشی بہہ گئے ہیں

اور محض سنسنی پیدا کرنے کے لئے شائع کی گئی ہے

سیلاب کے متعلق

آج راوی کا پانی تین فٹ اتر چکا ہے۔ مزید پانی اترنے کی امید ہے۔ سیلاب زدہ علاقہ میں فصلیں بالکل تباہ ہو گئی ہیں نقصان کا اندازہ پانچ اور چھ لاکھ کے درمیان لگایا جاتا ہے۔

سانده کے ایک نزدیکی گاؤں سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک مسلمان جو کھیت سے سبزی لانے گیا۔ سیلاب کے پانی میں بہہ گیا ہے۔ کل سیلاب زدہ علاقہ کو دیکھنے کے لئے جو ہوائی جہاز اجنالہ کی طرف بھیجا گیا تھا۔ راجہ سانسی کے قریب اس کا کنٹرول ختم ہو گیا اور اسے زمین پر اترنا پڑا

ہندوستان اور برما کی تجارت

رنگون ۲۴ راگست۔ ۲ ½ روپیہ در پانچ روپیہ فی ہزار کے نرخ والے ہندوستانی ساخت کے ۸۲۷۷۹۰۰۰ سیگرٹ ہندوستان سے ۳۶-۱۹۳۵ء میں برما بھیجے گئے ہیں اور ان سے ۲۴۸۹۸۷۹ روپیہ سرکار کو آمدنی ہوئی ہے اور جو سیگرٹ برما میں بنائے گئے ہیں ان سے اسال ۲۱۶۹ کی ریونیو ہوئی ہے اور ۳۵-۱۹۳۴ء میں ۱۱۲۶ روپیہ کی آمدنی ہوئی تھی

نئے اینگلو مصری معاہدہ پر دستخط

لنڈن ۲۶ اگست۔ نئے اینگلو مصری معاہدہ پر آج فارن آفس کے کمرے میں دستخط ہوئے۔ ایڈن۔ ہیلی فیکس (لارڈ ادن) سائمن۔ ریمزے میکڈانلڈ۔ مالکم میکڈانلڈ نے گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے دستخط کئے

نحاس پاشا کی زیر سرکردگی تیرہ مصری ڈیلیگیٹوں نے بھی معاہدہ پر دستخط کئے۔

سرکاری فوجوں پر بمباری

میڈرڈ ۲۵ راگست۔ حکومت اور باغیوں کے مابین آسٹرن سین سبٹن میں جنگ بدستور جاری ہے۔ باغی تین اطراف سے سرکاری فوجوں کو پسپا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں علے الصباح ہی سخت دھند اور ابر آلود مطلع میں حملہ کیا گیا۔ باغیوں کے جہازوں نے ۶۰ بم گرائے۔ باغیوں کا پہلا حملہ فوجوں کو منتشر کرنے میں کامیاب رہا ہے اور دوسرے حملہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں

ہندوؤں کا بائیکاٹ

کوٹ چھٹہ ۲۵ راگست ضلع ڈیرہ غازیخان ایک مسلمان دیہاتی محمد پور سودا لینے آیا اسے بائیکاٹ کا علم نہ تھا۔ اس نے کسی ہندو سے سودا لے لیا۔ مسلمانوں نے اپنے لیڈر سے درخواست کی کہ اس مسلمان کو سزا دی جائے چنانچہ طے پایا کہ اسے گدھے پر چڑھا کر شہر میں پھرایا جائے اور منہ بھی کالا کر دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اب وہاں ہندوؤں کا مکمل بائیکاٹ ہے۔

عید میلاد النبی کو تعطیل نہیں ہوسکتی

رنگون ۲۵ راگست۔ برما کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے بیان کیا کہ حکومت برما حضرت محمد صاحب کے جنم دن کو گزٹ میں بطور تعطیل مشتہر کرنے کے قابل نہیں ہے۔ کیونکہ صوبہ برما میں تعطیلات کی تعداد آگے ہی زیادہ ہے

ڈاکٹر امبیدکر کا جواب

بمبئی ۲۶ اگست۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ

جرمن یونیورسٹی میں گوروکل کا پروفیسر

اطلاع ہے کہ گوروکل کانگڑی کے سیوگیہ سناتک ڈاکٹر دھریندر کمار میونخ یونیورسٹی میں بھارتیہ شاستروں کے ودیا کھیتا مقرر کئے گئے ہیں۔ میونخ جرمن یونیورسٹیوں میں پرمکھ ہے۔ اس اوچیہ سمان جو کہ ایک بھارتیہ کو پہلی ہی دفعہ ملا ہے بہت الھبی نندنیہ ہے

ٹراونکور میں ایک ہریجن جج

ٹراونکور ۲۴ راگست ندر اس پرانت پوپ ڈم کا ایک اڈہ ہے۔ چھوت اچھوت کا بھید جتنا وکٹ روپ سے اس پرانت میں پھیلا ہوا ہے۔ اتنا اور کہیں نہیں ہے۔ ایسی دشا میں اس کے نکٹ ورتی ریاست ٹراونکور نے ایک ہریجن کو جج مقرر کر کے اچھوت سمیا کو سلجھانے کا ایک پرشست مارگ درشایا ہے

اگر میں اسلام اختیار کرنا چاہوں تو مجھے سب سے پہلے یہ عقدہ حل کرنا ہوگا کہ میں شیعہ بنوں یا سنی اور قبروں کو پوجوں یا خدا کو۔ لیکن مسلمان مختلف فرقوں میں اس طرح تقسیم ہو گئے ہیں کہ ایک دوسرے کو کفر کا فتوے دیتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ جس جوش سے تعزیہ اور قبروں کو پوجا جاتا ہے۔ اگر میں وہ نہ کر سکا تو مجھے وہابی کہکر اسلام سے خارج کر دیا جائے گا اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے کہا کہ دوسروں کو مسلمان بنانے کے بجائے پہلے آپ خود مسلمان ہو جائیے اور اندرونی تفریق کو رفع کیجئے۔

مسٹر کے۔ ایل گابا کی ضمانت کا سوال

(لاہور ۲۶ راگست) مسٹر ایس ایل بسل سشن جج نے ضمانت پر رہا کر دینے کا حکم دے دیا تھا۔ ان کی طرف سے چار اشخاص نے ضمانت دی تھی۔ ایک ضامن میاں عبدالعزیز آف ماکا ضلع فیروزپور کے کاغذات پہلے ہی نامنظور ہو چکے ہیں۔ ایک اور ضامن میاں نذر محمد آف کوٹلی نوابم نے بھی مسٹر گابا کی طرف سے ۵ ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کی تھی وہ پیش کردہ کاغذات بھی نامنظور کر دئے گئے

شاہ مصر کا نیا اعلان

قاہرہ ۲۵ راگست۔ مصر کے بادشاہ شاہ فاروق نے اس نئے اعلان پر اپنی منظوری کی مہر ثبت کر دی ہے جس کی رو سے ایک مصری کو سوڈان کا ڈپٹی گورنر مقرر کیا گیا ہے اپنے عہدہ کا چارج لینے

ایک خطرناک سکیم

(لیکھک مہاتما گاندھی)

رائے بہادر راجا نے اپنے اور ڈاکٹر مونجے کے بیچ ہونے والا پتر دیوہار پرکاشت کر کے سارو جنک سیوا کی ہے۔ اس پتر دیوہار کو پرکاشت کرنے میں وشواس گھات کی کوئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ پتر پانے والا جس بات کو خطرناک یا بھیانک سمجھے۔ جیسا کہ مونجے امبیدکر کی یوجنا نشچت روپ سے ہے اُسے گپت رکھنا لازمی نہیں ہے۔ ڈاکٹر مونجے اور ڈاکٹر امبیدکر دونوں ہی اپنی یوجنا کو خطرناک نہیں سمجھتے۔ اس بات سے ان کے لئے وہ کم خطرناک نہیں ہو جاتی جو اُسے ناپسند کرتے ہیں اور رائے بہادر راجا نے جب ہر طرح کے اچت اپائیوں کا سہارا لے کر ہم سے عمل میں آنے سے روکنا چاہا۔ تب اس کے سوا وہ اور کرتے بھی کیا؟ انہوں نے ان کچھ ویکتیوں سے اس بارے میں پتر دیوہار شروع کیا جو یرودا پیکٹ میں مل تھے اور جب یہ دیکھا کہ ان میں سے کوئی بھی اس یوجنا کو پسند نہیں کرتا تو انہوں نے تُرنت وہ پتر دیوہار پرکاشت کر دیا۔ آشا کرنی چاہئے کہ کئی لاکھ تموگ ہریجنوں کو مال اسباب کی طرح دوسرے روپ میں پریورتت کرنے کا سورن ہندوؤں تتھا ڈاکٹر امبیدکر کے بیچ یہ آخری ہی سودا ہوگا۔

جہاں تک یرودا پیکٹ سے تعلق ہے وہ ہندوؤں کے دو بڑے سمدائیوں کے بیچ میں ہوا سمجھوتہ ہے۔ اس نے ہندو جاتی کو اس کے دو ٹکڑے ہونے سے بچایا ہے اور سورن ہندوؤں کو ان لاکھوں کروڑوں کی کشتی پوستی کرنے کا موقعہ دیا ہے جن کے ساتھ وہ صدیوں سے دُر دیوہار کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ڈاکٹر امبیدکر اس کے لئے ہندوؤں کو دنڈ دینا چاہتے ہیں اور انہیں ایسا کرنے کا ہر طرح حق بھی ہے۔ لیکن انہیں یہ آشا نہیں کرنی چاہئے کہ سورن ہندو بھی اس میں ان کا ساتھ دیں گے انہیں ادھیر ہونے کا حق ہے مگر صدیوں پرانے دراگرہ وانددھ وشواس ایک کشن میں دُور نہیں ہو جاتے۔ سدھار آندولن کا جس نے ذرا بھی ادھین کرنے کی کوشش کی ہے ایسا کوئی ویکتی اس بات سے انکار نہیں کریگا کہ اسپرشتا نواسن آندولن کا سندیش سورن ہندوؤں تک پہنچانے کا وہ سب پریتن کیا جا رہا ہے جو ممکن ہے۔ ڈاکٹر امبیدکر کی یوجنا اگر مان لی گئی تو سدھار آندولن کو ایسا دھکا لگیگا جو انت میں جا کر شاید اسکی موت ہی ثابت ہو کیونکہ اس میں ہریجنوں کو کاغذی لیکن قانونی طور پر ہندو دھرم کے دائرے سے دوسرے دھرم کے دائرے میں کر دینے کی بات ہے پھر اس کا نام کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ اسکا ارتھ ادھیشیہ ہی بھراتری گھات ہے۔ کیونکہ اس سے خود ہریجن ہی دو پرسپر وردھی بھاگوں میں تقسیم ہو جائیں گے اور اگر ان دونوں کو یرودا پیکٹ کے ہر بند میں ہریجن شمار کیا گیا تو لوگوں کی حالت آج سے بھی بدتر ہو جائے گی اور دکھی کہاوت پر یہ دیتی آئی تو وہ اس کے لئے بہت ہی برا دن ہوگا یہ دلیل بیکار ہے کہ اس میں دھرم کا نام مانتر کے لئے پریورتن بھلے ہی ہو پر وستوتہ کوئی دھرم پریورتن نہیں ہوگا اگر کوئی ہوا بھی تو وہ ویسا خراب نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ہریجنوں کے عیسائی یا مسلمان بن جانے پر ہوتا۔ اگر دھرم پریورتن ہی ہو تو اس میں کوئی سار نہیں کہ وہ کس نام سے پکارے جاتے ہیں۔ اگر صرف کہنے ماتر کے لئے تو وہ دوسرے دھرم میں چلے جائیں مگر بنے رہیں۔ پھر بھی ہریجن ہی تو اس سے تو ان کے اندرونی جھگڑوں کے لئے ایک اتیرکت کارن پیدا ہو جائے گا اور وہ سب ہوگا سورن ہندوؤں کو سزا دینے کی اچھا پوری کرنے کے لئے۔ اپنی بادھا کی یا ادھیرتا سے ڈاکٹر امبیدکر اس سپشٹ پرینام کو نہ دیکھنا چاہیں تو نہ دیکھیں۔ لیکن ڈاکٹر مونجے کو تو اُسے دیکھنا ہی چاہئے۔

اور یہ سودا سمجھوتہ ہریجنوں کی دھارمک زادی کا سودا کرنے والے ہوتے کون ہیں؟ کیا ہر ایک ہریجن کو ہی۔ پھر وہ چاہے بیوقوف اور منڈھی ہی کیوں نہ ہوں۔ اپنے لئے چناؤ کر لینے کا حق نہیں ہے؟ ڈاکٹر امبیدکر اور دوسرے جو لوگ دھرم پریورتن کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے ایسا کرنا ایک بات ہے۔ لیکن راج نیتک یا انیہ دلوں کے لئے ہریجن سمدائیوں کی اور سے ایسا مان بیٹھنا اور اُسے قانونی تتھا دیرگھ کالیک پرینا موں کے آدھار پر طے کرنا بالکل ہی جدا بات ہے۔

ہندوستان میں بھن بھن دھرم ہیں مگر جو ہیں وہ اگر ہریجنوں کو اپنے اپنے دھرم میں ملانے کے لئے آپس میں چڑھا اوپری کرنا بند کر دیں تو اس ابھاگے دیش کے لئے بڑے بھاگیہ کی بات ہوگی

آگے دیکھو صفحہ ۸

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی

مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے بجلی۔ ککرے بری پھولا وغیرہ کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت تین روپیہ فی تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا۔ لذیذ۔ ٹانک۔ قیمت چار روپے فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے خون و پیپ آنا روکتا ہے

قیمت ۸ / فی شیشی

برہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور طاقت دیتا ہے قیمت ۱/ فی شیشی

برہمی بوٹی ۱۲ / سیر

فہرست ادویات مفت

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور۔ برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ

پشاور۔ میسرز برج لال اینڈ سنز چوک ریشم گراں

شملہ۔ میسرز ٹھاکر برادرس لوئر بازار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور
۱۵ بھادوں سمت ۱۹۹۳

آریہ سماج کا امتحان

مسلم اخبارات میں یہ پڑھکر کہ ہمارے اچھوت بھائی دودھڑی ہو رہے ہیں۔ کئی آریہ نوجوان گھبرا اٹھتے ہیں اور مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا آریہ سماج اس کا سدباب نہ کریگا؟ ان کی اطلاع کے لئے میں لکھ دوں کہ مسلم اخبارات میں جو کچھ شائع ہوتا ہے اسے حرف بحرف تسلیم کرنا درست نہیں۔ اس میں جھوٹ کی آمیزش ہوتی ہے۔ جھوٹ بھی معمولی نہیں بلکہ بہت زیادہ ایک ہی خبر کو مختلف پیرایوں میں بار بار شائع کیا جاتا ہے کئی خبروں کو بڑھا چڑھا کر درج کیا جاتا ہے یہ قطعاً غلط ہے کہ اچھوت دھڑا دھڑ مسلمان ہو رہے ہیں مسلم اخبارات سمجھتے ہیں کہ اگر ہم جائز طریقوں سے ان کو مسلمان نہیں بنا سکتے تو ناجائز طریقوں سے ہی سہی لیکن کاٹھ کی ہنڈیا کب تک چڑھ سکتی ہے؟

باوجود اس کے مشکل ضرور ہے اور اس کا حل ہونا چاہیے۔ خرابی نظر آ رہی ہے اس کے سدباب کی ضرورت ہے۔ اس وقت خرابی معمولی صورت میں ہے کل یہ غیر معمولی صورت اختیار کر سکتی ہے اس کا حل کیا ہے؟ کوئی نیا حل نہیں آریہ سماج اس سے واقف ہے جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے۔ وہ جواب جو میں پرائیویٹ طور پر اپنے بھائیوں کو دیتا ہوں وہی میں یہاں لکھ دیتا ہوں کہ یہ زمانہ سنگٹھن یا آرگنائیزیشن کا ہے۔ کوئی کام سنگٹھن کے بنا نہیں چل سکتا ہٹلر اور مسولینی جیسے ڈکٹیٹروں کو بھی کانسٹی ٹیوشن کی شرن لینی پڑی ہے انہوں نے اس کانسٹی ٹیوشن کو اپنی ذاتی اغراض کے لئے ڈھال بنا دیا ہے

اچھوتوں کے سلسلے میں جو خرابی پیدا ہو رہی ہے اس کا انسداد بھی کوئی آرگنیزیشن ہی کر سکتی ہے اسی لئے جس کسی نے مجھ سے کہا ہے۔ میں نے اسے یہی جواب دیا ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری اور پردھان کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ تخت ایک دولت ادھار سبھا کا کام ہے۔ میں اس وقت میں کیا کر سکتا ہوں [illegible] کوئی نئی سنستھا بناؤں [illegible] یا خاموش ہو جاؤں

جو بھائی یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی سبھا اس معاملہ میں خاموش ہے یا اس سے کافی دلچسپی کا اظہار نہیں کر رہی انہیں چاہیے کہ سبھا پر ملکر دباؤ ڈالیں تاکہ وہ ان کی خواہش کے مطابق حرکت میں آئے۔ جب تک کوئی زبردست مرکزی جماعت نہ ہو تب تک اچھوت ادھار کا کام آسانی سے نہیں ہو سکتا۔

پچھلے دنوں سانسیوں کی شدھی کا سوال ایک خطرناک صورت اختیار کر گیا مسلمانوں نے ان پر ڈورے ڈالنے شروع کئے آریہ سماج سیالکوٹ اور آریہ سماج ڈسکہ نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ دونو آریہ سماجوں نے کئی کئی سو سانسیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں سانسی پتت ہونے سے بچ گئے۔ لیکن یہ کام روپیہ مانگتا ہے آریہ سماج سیالکوٹ اور آریہ سماج ڈسکہ کے سینکڑوں روپے شدھی اور سہ بھوج پر خرچ ہو گئے۔ آریہ سماج سیالکوٹ نے تو کسی نہ کسی طرح انتظام کر لیا لیکن آریہ سماج ڈسکہ نہ کر سکا۔ چنانچہ اس کے سر پر کئی سو روپیہ کا قرض ہو گیا جس کے اترنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اس نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سہایتا مانگی۔ سبھا نے صرف پچاس روپے دینا منظور کیا اور جواب میں لکھا کہ اس سے زیادہ ہم نہیں دے سکتے۔ کیونکہ ہمارے پاس دھن نہیں آریہ سماج ڈسکہ نے مجھ سے اپیل کی کہ میں اس کی سہایتا کروں۔ میں اپنا حصہ تو بھیج دوں گا اور "پرکاش" کے ذریعہ ان سجن پرشوں سے جنہیں اچھوت ادھار کے کام سے دلچسپی ہے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی یتھا شکتی آریہ سماج ڈسکہ کی سہایتا کریں تاکہ اس کا قرضہ اتر جائے لیکن میں اس قرضہ کو اتارنے کی ذمہ واری نہیں لے سکتا۔ یہ ذمہ داری تو سبھا کے ادھیکاری ہی لے سکتے ہیں اگر آریہ سماج ڈسکہ اس قرض سے سبکدوش نہ ہوا تو کسی اور آریہ سماج کے لئے یہ ذمہ واری اپنے اوپر لینا مشکل ہو جائے گا۔

جو خرابی کل تک یو پی اور جنوبی ہند تک محدود تھی وہ آج پنجاب میں آ رہی ہے کل پرسوں لاہور میں ایک جلسہ ہوا بظاہر یہ جلسہ اچھوتوں کی طرف سے کیا گیا تھا اور اس میں تمام مذاہب کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ آئیں اور اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں بیان کریں۔ لیکن درحقیقت یہ جلسہ مسلمانوں کا تھا۔ اس میں صرف دس بارہ اچھوت شامل ہوئے اور وہ بھی پروٹسٹ کر کے اٹھ آئے۔ وہاں تو صرف مسلمان ہی مسلمان تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے کچھ لوگوں کو اپنا تنخواہ دار ملازم رکھا ہوا ہے اور وہ حقِ نمک ادا کرنے کے لئے اچھوت بنے ہوئے ہیں۔ چونکہ اچھوت ہندوؤں کی کوئی ایسی زبردست آرگنائیزیشن نہیں جو تمام اچھوتوں کی پرتی ندھی کہلا سکے۔ اسلئے ہر ایرا غیرا نتھو خیرا چاہتا ہے اس کا پرتی ندھی بن جاتا ہے۔ لاہور میں مسلمانوں کی کوشش ناکام رہی ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ آئیندہ کے لئے اپنی کوششیں ترک کر دیں گے بلاشبہ وہ جاری رکھیں گے ایک میدان میں اگر انہیں شکست ہوئی ہے تو دوسرا میدان تلاش کریں گے۔ وہ اس وقت تک خاموش ہو کر نہ بیٹھیں گے جب تک منہ کی نہ کھائیں گے ان کی ایک ایک حرکت کی قلعی کھولنی چاہیے ایک ایک قدم پر ان کا مقابلہ ہونا چاہیے۔ تقریر کا جواب تقریر اور تحریر کا جواب تحریر سے ملنا چاہیے۔ اپدیشکوں کا نمبر بڑھا دینا چاہیے ان اپدیشکوں کا جو صرف اچھوتوں کے اندر کام کریں اور یہ اپدیشک بھی زیادہ تر اچھوت ہونے چاہئیں۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے اپدیشک نہ ہوں۔ لیکن زیادہ تر اچھوت۔ کیونکہ جس طرح وہ اپنے بھائیوں کو سمجھا سکتے ہیں دوسرے آریہ اپدیشک نہیں سمجھا سکتے۔ میرے خیال میں آریہ سماج کو ایک ایسا سکول کھولنا چاہیے جس میں پڑھے لکھے اچھوت نوجوانوں کو دو چار ماہ تعلیم دلائی جائے اور اس کے بعد انہیں پرچار کے لئے بھیج دیا جائے مسلمانوں نے اس ضرورت کو تسلیم کیا ہے کہ اچھوتوں میں اچھوتوں کے ذریعہ ہی کام ہو سکتا ہے اس لئے انہوں نے ایسے آدمی مقرر کر دیئے ہیں جو اپنے تئیں اچھوت ظاہر کرتے ہیں۔ جنہوں نے ہندوستانی نام دھارن کر لئے ہیں اور اس طرح اچھوتوں کو دھوکہ دیتے پھرتے ہیں۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ آریہ سماج کسی قسم کا دھوکہ دے اور اسے ضرورت بھی نہیں ہے۔ ہاں اسے یہ چاہیے کہ اچھوت نوجوانوں کا ایک دستہ تیار کرے جنہیں اچھوت ادھار کے پرشن کی سب اونچ نیچ سمجھا کر گاؤں میں پرچار کے لئے بھیج دیا جائے ان سے یہ بھی کہہ دے کہ جہاں کہیں وہ جائیں وہاں کے اچھوتوں کی گنتی کر لیں اور یہ بھی دریافت کر لیں کہ وہ کیا کیا کام کرتے ہیں۔ جہاں کہیں ودھرمیوں کی طرف سے انہیں خطرہ ہو۔ وہاں وہ ان کے بچاؤ کے لئے پہنچ جائیں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں نے تقریر کے علاوہ تحریر پر زیادہ زور دے رکھا ہے آریہ سماج کو بھی دونو ہتھیاروں سے کام لینا چاہیے۔ اس وقت اس بات کی زیادہ ضرورت ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے جواب میں زیادہ سے زیادہ ساہتیہ پیدا کیا جائے ان کے ایک ایک پمفلٹ کا جواب دیا جائے اور ہمارے جوابی پمفلٹ مختلف زبانوں میں شائع ہوں اور کوشش کی جائے کہ انہیں اپنے اچھوت بھائیوں تک پہنچایا جائے اگر وہ پڑھے ہوئے نہ ہوں تو کوئی ایک انہیں پڑھکر سنا دے۔ غرض یہ کہ ہر ممکن طریق سے انہیں بتایا جائے کہ وہ سخت خطرے میں ہیں ان کے لئے فریب کا جال بچھایا جا رہا ہے۔ جس سے انہیں بچنے کی ضرورت ہے۔ کہتے ہیں ایک مچھلی سارے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے۔ یہی حالت اچھوتوں کی ہے ان کی بڑی بھاری اکثریت اپنے آبائی دھرم کو ترک کرنا نہیں چاہتی۔ غیروں کے ہاتھوں بکے ہوئے کچھ لوگ ایسے ہیں جو اونچا بول سکتے ہیں اور اپنی سرگرمیوں کی وجہ سے پبلک کے سامنے آتے رہتے ہیں اس سے یہ سمجھ لینا کہ اچھوت بگڑ رہے ہیں کسی طرح مناسب نہیں۔ ہاں یہ درست ہے کہ اپنے بھائیوں کو اس فاسد مادہ سے بچانے کی ضرورت ہے ان کا ایک عضو گندہ ہو رہا ہے وہ یا تو درست ہونا چاہیے اور یا اسے کاٹ کر پھینک دینا چاہیے اگر کچھ عرصہ تک ڈٹ کر ودھرمیوں کا مقابلہ کیا جائے تو ان کے دم خم ڈھیلے ہو سکتے ہیں۔

لیکن جیسا کہ میں اوپر کہہ چکا ہوں یہ سب کچھ سنگھ شکتی دوارا ہی ہو سکتا ہے آریہ سماج کو چاہیے کہ وشیش روپ سے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کیوں لیکن میں آریہ سماج میں اس سوال کے متعلق نہ تو وہ تشویش پاتا ہوں جو ہونی چاہیے اور نہ وہ دلچسپی جس کی ضرورت ہے شاید اس لئے کہ آریہ سماج نے یہ کام سب سے پہلے شروع کیا اور یہ کام کرتے کرتے تھک گیا ہے۔ یا اس لئے کہ دوسرے

دیانند مٹھ

جہاں سنیاسی رہیں اس کا نام مٹھ ہو یا آشرم ہو۔ اس پر میں نے پہلے لکھا تھا تاکہ وچار ہو کر نشچے کرنا آسان ہو جائے۔ اسی وشے پر پنڈت بھیم سین جی نے "آریہ مسافر" تاریخ ۲۶ اگست میں صفحہ ۲ پر "آشرم مٹھ کی ارتھ میمانسا" نام سے لیکھ لکھا ہے۔ اس میں شروع میں تو پنڈت جی نے یہی لکھا ہے کہ انتظام کس طرح ہوگا اس میں دانیوں کے کیا حق ہوں گے وغیرہ۔ اس میں تو دانی خود سوچ لیں۔ انہوں نے کیا حق لینے ہیں۔ جس وقت کوئی دانی مجھے کہیگا میں اس کے حق اس کو ضرور دوں گا اور انتظام کی بابت میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ اندرونی پربندھ سنیاسی خود کریں گے باہر کے پربندھ کے لئے کمیٹی ہوگی اور جب تک اگر سنیاسی نہ سنبھال سکے تو آریہ پرتی ندھی سبھا کو پراپت ہو جائے گی۔ اس پر بھی پنڈت بھیم سین جی مفصل بات چاہتے ہیں۔ اچھا ہو اگر وہی کہدیں کہ یہ ہو اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیں کہ وہ کیا امداد دیں گے تاکہ مجھے زیادہ سوچنا نہ پڑے۔

دوسری بات پنڈت جی نے آشرم کو ورن آشرم مان کر لکھی ہے اور ستیارتھ پرکاش سے سومنتویہ املنتویہ اور آریہ ادلش رتن مالا کے پاٹھ بھی لکھے ہیں اگر تو اس لیکھ کے لکھنے والے پنڈت بھیم سین جی آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری یا موہن لال روڈ والے ہی ہیں۔ تب تو مجھے آشچریہ ہے کہ انہوں نے آشرم ان ارتھوں میں اس پرکرن میں کیسے سمجھ لیا اگر کوئی اور بھیم سین جی ہیں تو مجھے حیرانی نہیں ہے اس لئے میں اتنا لکھنا ہی کافی سمجھتا ہوں کہ ستیارتھ پرکاش میں اور آریہ ادلش رتن مالا میں جو آشرم ہے وہ تو اس استھان کے ارتھوں میں نہیں ہے اس لئے اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

اب تیسری بات ہے جس پر پنڈت جی نے اپنے وچار پرگٹ کرتے ہوئے لکھا ہے یدی تو اس استھان کی درشٹی سے دیکھا جائے تو بھی جن سنستھاؤں یا سوسائٹیوں کے ساتھ آشرم شبد کا پریوگ کیا گیا ہے ان میں استری سنتان آدی کا پربندھ نہیں ہوتا۔ یہ آشرم ودیارتھی آشرم برہمچریہ آشرم۔ بان پرستھ آشرم سنیاس آشرم ہیں۔

مٹھ اور آشرم کوشوں میں چھاتراواس کے لئے بھی آتے ہیں۔ یہ پنڈت جی پہلے کبھی لکھ چکے ہیں اور مٹھ میں ودیارتھیوں کو پڑھانے کے سمبندھ میں انہوں نے لکھا تھا کہ دیانند اپدیشک ودیالیہ ہے۔ میں نے تب ہی کہہ دیا تھا کہ وہاں ودیارتھیوں کے پڑھانے کا یا پاٹھ شالہ روپ میں پربندھ نہ ہوگا۔ باقی رہا سنیاسی آشرم کسی سنیاسی

انشی ٹیوشنوں کا بوجھ اس پر بھاری ہے اور اس بوجھ کو اٹھانے کی اس میں طاقت نہیں۔ بہر حال کچھ ہو آریہ سماج اپنا اسوقت فرض پورا نہیں کر رہا اسے چاہیئے کہ سب کام چھوڑ کر بھی اس کام میں لگ جائے کیونکہ اچھوت ادھار کی شکل مذہبی ہی نہیں بلکہ جماعتی اور ملکی حیثیت بھی رکھتی ہے جسقدر تعداد میں یہ لوگ ودھرمی ہوتے جائیں گے۔ اس قدر ملک کی طاقت کمزور ہوتی جائے گی۔ قوم پرستوں کی طاقت کم ہو جائے گی اور ودھرمیوں کی زیادہ۔ ہندوؤں کی تعداد کا کم ہونا دیش کے ودھرمیوں کی تعداد بڑھنے کے مترادف ہے سوال کے اس پہلو سے آریہ سماج کو شاید براہ راست دلچسپی نہ ہو۔ لیکن اسے اس بات سے دلچسپی تو ہے کہ پرماتما کے یہ پتر ودھرمیوں کے پاؤں تلے روندے نہ جائیں۔ انہیں ان مراعات سے محروم نہ کیا جائے جو قدرت نے انہیں دے رکھی ہیں انہیں اپنے مذہبی فرائض منصب بجا لانے کی پوری آزادی ہو ان کے شہری حقوق ان سے چھینے نہ جائیں اور وہ ہندوستان کی اس سرزمین میں اس طرح رہ سکیں جسطرح کہ دوسرے ہندو رہتے ہیں۔ جسطرح کہ مسلمان اور عیسائی رہتے ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ آریہ سماج اپنی تعداد بڑھانے کے لئے اچھوتوں کو اپنے ساتھ ملائے لیکن یہ ضرور کہتا ہوں کہ ان کا ادھار کرنے کے لئے پورا پورا یتن کیا جائے۔ انہیں بتایا جائے کہ ان کا آبائی دھرم ان کے ساتھ انیائے نہیں کرتا۔ انیائے کرنے والے وہ ہیں جو اپنے دھرم کو نہیں سمجھتے۔ صرف سمجھتے ہی نہیں بلکہ حقیقی طور پر اس سے دور بھی ہیں ان نادانوں کی وجہ سے ان کا اپنے دھرم سے متنفر ہونا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اسوقت طاقتوں کی ٹکر ہو رہی ہے دیکھنا ہے کہ آریہ سماج اس امتحان میں کسطرح عہدہ برآ ہوتا ہے گمر شنکر

تو اس استھان کا نام سنیاس آشرم میں نے اس وقت نہیں دیکھا ہے۔ شاید پنڈت جی نے کہیں دیکھا ہو تو اور بات ہے اور اگر درحقیقت لوش بنانے میں مان بھی لوں تو جس طرح ڈپٹی لال۔ کھوتا لال۔ گوڈر مل نام ہیں وہ بھی اس طرح کا ہوگا اور پنڈت جی کا یہ لکھنا کہ آشرم میں گرہست یا استری سنتان کا شبد نہیں ہوتا اس کے لئے مہابھارت میں دیکھ لیں۔

(۱) مہابھارت آدی پرو میں۔ کنو رشی کے آشرم میں شکنتلا کی شادی ہوئی شکنتلا اس کی لڑکی مانی جاتی تھی۔

(۲) بن پرو میں دیودت سین کے آشرم میں اس کے لڑکے کی شادی اشوپتی کی لڑکی کے ساتھ ہوئی۔ اشوپتی اپنی لڑکی کو دیودت سین کے آشرم میں لے گیا تھا۔ وہاں ہی شادی ہوئی۔

(۳) بن پرو میں اگست منی نے اپنے آشرم میں لوپامدرا کے ساتھ اپنی شادی کی اور شادی کے بعد دھن کے لئے گیا۔ اس کے بعد لوپامدرا سے اولاد پیدا کی۔

میں یہ تین اداہرن کافی سمجھتا ہوں اور بھی مل سکتے ہیں کیا پنڈت جی اس آشرم میں لڑکی لڑکے اور اپنی شادی کروانے والوں کو رہنے کی اجازت دے دیں گے۔ میرا خیال ہے پنڈت جی نہیں دیں گے۔ اس لئے یہ نام یعنی آشرم ٹھیک نہیں ہے۔

پنڈت جی نے ستیارتھ پرکاش سے ایک پاٹھ لکھا ہے۔ "مٹھ باندھ کر شنکر آچاریہ کے متبع مہنت بن اور شریان ہو کر آنند کرنے لگے" "پنڈت جی آپ براہ مہربانی بتلائیں کہ آشرم والے شریان یا آنندی نہیں ہو سکتے اور مٹھ والے ہو جاتے ہیں۔ اس میں آپ کی کیا دلیل ہے تاکہ پتہ لگ جائے کہ مٹھ والے کیوں ایسے ہوتے ہیں اور آشرم والے نہیں ہوتے۔ آجکل تو آشرم نام بھی کافی بدنام ہے۔ اس لئے سوامی جی نے وہاں سنیاسیوں کو آنندی ہونے اور دولت کو اپنے کام میں لانے کا نشیدھ کیا ہے نہ کہ مٹھ بنانے کا۔ بلکہ ستیارتھ پرکاش ہی ایک ایسی پستک ہے جس میں سنیاسیوں کو روپیہ لینے اور ان کے مرتک شریر کو جلانے کی آ گیا ہے۔ باقی پستکوں میں تو روپیہ نہ لینا اور شریر دفن کرنا ہی زیادہ تر ملتا ہے۔ اس لئے یہ پرمان آپ کے پکش کا سادھک نہیں ہے۔ آخر میں پنڈت جی نے مٹھ شبد کو سنیاسیوں کے نواس استھان میں مان لیا ہے اور اس پر لکھا ہے کہ شنکر آچاریہ کے چیلوں کے باندھے گئے مٹھوں کے بعد یہ نام ہو گیا۔ میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ پتہ نہیں یہ شبد بودھوں کے بعد ہوا یا پہلے لیکن یہ ستیہ ہے کہ مٹھ شبد سنیاسیوں کے نواس استھان کا نام ہے اور آشرم میں یہ نیم نہیں میں یہ مانتا ہوں گرہست بھی رہ سکتے ہیں اور کبھی جا سکتے ہیں کہ دیانند مٹھ میں گرہست کا پالن کرتے ہوئے گرہستھی وہاں نہ رہیں یہ بات آشرم میں نہیں ہے۔

میرے وچار میں اس وشے میں یہ میرا آخری لیکھ ہے کہ نام کیا ہو۔ جس وقت کمیٹی نام پر وچار کریگی۔ اس وقت ان سب باتوں پر وچار کیا جائیگا اور جو نام نشچے ہوگا اس کی سوچنا پاٹھکوں کو دی جائے گی اگر کوئی سجن اور نام تجویز کرنا چاہیں تو ان کو لکھ کر میرے پاس بھیج دینا چاہئے تاکہ اس پر بھی دھیان دیا جائے اس وقت تک صرف دو ہی نام آئے ہیں ایک آشرم اور دوسرا مٹھ اور جو میرے وچار ہیں وہ میں نے پہلے بھی اور اس لیکھ میں بھی لکھ دئے ہیں۔ امید ہے پاٹھک اس پر بھی وچار کر لیں گے۔

اس وقت تک میرے پاس چار ہزار سے اوپر روپیہ نقد آ چکا ہے اور اندازاً چار ہزار کے وعدے بھی ہیں۔ لیکن زمین تو اسی وقت خریدی جا سکتی ہے۔ جب روپیہ ہاتھ میں ہو۔ جن دانیوں نے وعدے کئے ہیں وہ بھی اور جنہوں نے نہیں کئے وہ بھی دھن جلدی بھیجنے کی کرپا کریں تاکہ زمین لی جائے۔ یہ روپیہ آریہ جنتا نے ہی دینا ہے۔ اس لئے ان کو جلدی پورا کر دینا چاہیے۔

(سوامی) سوتنترانند

ایک نو مسلم کا تلخ تجربہ

اخبارات میں ایک نو مسلم محمد یعقوب کا مراسلہ شائع ہوا ہے۔ اس میں اس نے بتلایا ہے کہ کس طرح اسے سبز باغ دکھائے گئے اور مسلمان بن جانے کے لئے مجبور کیا گیا۔ آخر کار جب وہ ان کے جال میں پھنس گیا تو ان وعدوں کو پورا کرنے کی بجائے جو کہ اس کے ساتھ اسلام قبول کرنے

کئے گئے۔ جب مسلمانوں سے کہا گیا تو وہ پیر سادھن گئے۔ اس نے لکھا ہے کہ پیر جماعت علی شاہ نے مجھے مسلمان بنایا تھا اور بڑے بڑے وعدے کئے تھے لیکن جب اس نے جب وعدہ مالی امداد کے لئے درخواست کی تو نہ صرف یہ کہ اس کے اسلام قبول کرنے کی "سند" ضبط کر لی گئی بلکہ اسے آج تک کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ اس نے مزید لکھا ہے کہ اب وہ پھر اپنے پرانے دھرم میں آ گیا ہے۔

اس معمولی سے واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بیکار نوجوانوں۔ ان پڑھ اور پسماندہ اقوام کو لالچ دیکر جائز و ناجائز طریقہ سے اسلام میں لانے کے لئے کیا کچھ مسلمانوں کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ ہریجنوں کو اس نومسلم کے تلخ تجربہ سے سبق حاصل کرنا چاہئے

ہندو جنتا ساودھان

معلوم ہوا ہے کہ پنجاب میں کوئی کلجگانند نام کے دیکتی "سوامی" کے بھیس میں آئے ہوئے ہیں اور ہریجنوں میں مسلمانوں کی طرف سے مکروہ پروپیگنڈا میں مصروف ہیں ہندو جنتا کو ساودھان رہنا چاہئے اور معلوم ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کی طرف سے ایک کلجگانند نہیں بلکہ بیسوں ایسے کلجگانند مختلف ہندوآنہ ناموں کو دھارن کرکے ہریجنوں کو بہکانے میں مصروف ہیں ایسے لوگ چند ٹکوں کی خاطر اپنے دھرم اور اپنی ضمیر کو فروخت کرکے مسلمانوں کا آلہ کار بن کر ہندو دھرم کی جڑوں میں کلہاڑا چلا رہے ہیں۔ آریہ سماجوں کو چاہئے کہ وہ ایسے خطرناک پرچارکوں کے پرچار کو ناکام بنانے کے لئے دستخطانیہ اور اپنے گرد و نواح کے ہری جنوں کو ساودھان کردیں اور بتا دیں کہ کلجگانند جیسے جاتی ورودھی چند ٹکوں کی خاطر اپنا آپ ودھرمیوں کے ہاتھ میں بیچ چکے ہیں اور کہ انہیں ان کے فریبی جال میں نہ پھنسنا چاہئے اور انہیں اچھوت سمجھ کر ان کی باتوں میں نہ آنا چاہئے

ایک خطرناک سکیم

مہاتما گاندھی جی کا ایک لیکھ "ہریجن سیوک" میں شائع ہوا ہے۔ اس میں گاندھی جی نے ڈاکٹر امبیدکر کے مجوزہ پر تبصرہ کیا ہے اور مسٹر راجہ کے خیالات سے اتفاق کرتے ہوئے مسٹر راجگوپال آچاریہ کے ریمارک کی تائید کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ ایک خطرناک سکیم ہے مہاتما جی نے ایک لیکھ میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ "ہندوستان میں بھن بھن دھرموں کے جو نیتا ہیں۔ وہ اگر ہریجنوں کو اپنے اپنے دھرم میں ملانے کے لئے آپس میں جھگڑا اور ہی کرنا بند کردیں تو اس ابھاگے دیش کے لئے سوبھاگیہ کی بات ہوگی۔ میرا تو پکا وشواس ہے کہ جو لوگ اس جھگڑا اور ہی میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ دھرم کی کوئی سیوا نہیں کر رہے ہیں راج نیتک یا آرتھک روپ میں ان کا سودا کرکے وہ تو دھرم کے مہتو کو الٹا گھٹا رہے ہیں۔ اچیت تو یہ ہے کہ خود راج نیتی اور اپنی سب باتیں ہی دھرم کے انترگت ہیں کیونکہ دھرم کا سمبندھ آتما سے ہے"

مہاتما جی کے سنبد وچار نے لوگیے ہیں۔ وہ ہریجنوں کے کسی بھی دوسرے مذہب میں جانے کے حق میں نہیں وہ ڈاکٹر موبخے اور امبیدکر کے فارمولے کو ایک خطرناک سکیم بتاتے ہیں اور ہریجنوں کو ان کا مشورہ ہے کہ انہیں ہندو دھرم کا انگ ہی بنے رہنا چاہئے۔

آریہ سکولوں کے لئے

جو سکول آریہ سماج نے کھول رکھے ہیں۔ اگرچہ وہ اس خیال سے کھولے گئے ہیں کہ ان میں شکشا پانے والے ودیارتھی جب سکول چھوڑیں تو وہ پکے آریہ سماجی خیالات اور سنسکاروں کو لیکر نکلیں لیکن تجربہ نے ثابت کردیا ہے کہ یہ ادیش پورا نہیں ہو رہا اسکی دو وجوہات ہیں ایک یہ کہ سکولوں میں پڑھانے والے ادھیاپک آریہ سماجی وچاروں کے نہیں ہوتے دوسرے یہ کہ دھارمک شکشا کا مناسب اور تسلی بخش پربندھ نہ ہونے کے علاوہ اس طرف پوری توجہ بھی نہیں دیجاتی ہمیں یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ ڈی اے وی ہائی سکول اجمیر نے اس بات کو انوبھو کیا ہے اور اس نے میٹرک کے امتحان میں بیٹھنے والے طلبا کے لئے "ویدک دھرم وشارد" کی پریکشا پاس کرنا انیواریہ قرار دے دیا ہے اس پریکشا کے لئے جو کورس مقرر کیا گیا ہے اس میں ویدک ساہتیہ اور رسمی کرت گرنتھ رکھے گئے ہیں۔ اس پریکشا کو پاس کرلینے کے بعد ایک ودیارتھی آریہ سدھانتوں سے جہاں پورن روپ سے پریچت ہوگا وہاں وہ میٹرک بھی پاس کرلیگا۔ آریہ سکولوں کے لئے آریہ سکول اجمیر کے کام کی یہ مثال قابل تقلید ہے۔

عذر گناہ بدتر از گناہ

پورانک اخبار "آنند" لاہور نے حسب سنتر انگیز مضمون کو شائع کرکے رشی دیانند کی دیدہ دانستہ توہین کی ہے اس کے خلاف "میر کاش" نے صدائے احتجاج بلند کیا اور آریہ سماجوں کو اس کے متعلق اپنا فرض ادا کرنے کا آدیش دیا۔ آریہ سماجوں نے اس منافرت انگیز و شر انگیز مضمون کے خلاف ریزولیوشن پاس کرنے شروع کردئے ہیں۔

"آنند" کے ایڈیٹر و مضمون کے لیکھک کو چاہئے تو یہ تھا کہ وہ اپنی غلطی کو تسلیم کرتے ہوئے معافی مانگتے اور آریہ سماجیوں کے دکھے ہوئے دلوں کو اور دکھانے کا یتن نہ کرتے۔ لیکن ہمیں یہ دیکھکر رنج ہوتا ہے کہ "آنند" کے ایڈیٹر نے معافی مانگنے کی بجائے عذر گناہ پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "آریہ ویر" نے اپنے کرشن نمبر میں کب کم لکھا ہے؟ "آریہ ویر" کے تازہ پرچہ میں "آنند" کے اس اعتراض کا دندان شکن جواب دے دیا گیا ہے اب "آنند" کی پوزیشن اس مضمون کے متعلق کیا ہے؟ اگر اسکی وہی پوزیشن ہے تو اسے سمجھ لینا چاہئے کہ "عذر گناہ بدتر از گناہ" کی بات اس پر عائد ہوتی ہے اور اس کا یہ دلآزار رویہ اس کے حق میں نقصان دہ ثابت ہوگا۔

جہالت کے گڑھے میں

تواریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ بھارت کی غلامی اور موجودہ گراوٹ کی ذمہ واری کسی حد تک ہندوؤں کی مورتی پوجا اور جہالت پر بھی عائد ہوتی ہے جن بھولے بھالے ہندوؤں نے پتھر کی شوجی کی مورتیوں پر قوم و ملک کی حفاظت کی آس باندھ رکھی تھی۔ انہوں نے نہ صرف اپنی آنکھوں اپنے رکشک دیوتا کو دشمنوں کے ہاتھوں پٹتے اور اسکی مورتیوں کو ٹوٹتے دیکھا بلکہ اپنی تباہی بھی۔ لیکن جب آریہ سماج نے اس جہالت اور توہمات پرستی کا قلع قمع کرنے کا عزم کیا تو اس تلخ تجربہ کے باوجود راسخ الاعتقاد ہندوؤں نے شور مچایا۔ حیرت ہے کہ آج ترقی کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو ابھی تک جہالت کے گڑھے میں گر کر اپنا تباہ کر رہے ہیں۔ ریاست گوالیار کے ایک قصبہ بھنڈ کا ایک تازہ واقعہ ہے کہ ایک پٹواری شوکی مورتی پر اٹوٹ شردھا رکھتا تھا اس نے اندھ وشواس اور بھگتی کے انماد میں پٹوار کا کام چھوڑ دیا اور صرف پوجا پاٹھ میں وقت صرف کرنے لگا۔ بیکار رہنے اور کوئی ذریعہ آمدن نہ ہونے کی وجہ سے اس کی مالی حالت بہت خراب ہوگئی۔ گھر میں نو دیکتی کھانے والے تھے۔ اس سے ضروریات سے مجبور ہوکر اپنے دیوتا سے وردان مانگنا چاہا اس خیال سے کہ جس کی وہ اس قدر بھگتی کرتا ہے کیا وہ اپنے بھگت کی اچھا پوری نہ کریگا؟ اس نے بندوق اپنے سینہ سے لگا کر پیر سے گھوڑا دبا دیا شاید اسے یہ امید ہو کہ اس کا دیوتا اس کے ہاتھ پکڑ لیگا اور کہیگا کہ بھگت! یہ کیا کرتے ہو! بس آزمائش ہو چکی تم بھگتی میں پورے اترے ہو۔ میں تمہاری اچھا پورن کرتا ہوں۔ لیکن ہوا کیا؟ آن کی آن میں اس کا کام تمام ہوگیا۔ جہالت کے گڑھے میں گر کر جھوٹے وشواس کی وجہ سے اس نے نہ صرف خودکشی کرلی بلکہ اس کے آسرے پر جو ۹ دیکتی جیون دیتیت کر رہے تھے وہ بھی اسہائے ہوگئے نہ جانے ہندوؤں کو کب ہوش آئے گی؟

وی پی آتے ہیں

جن بھائیوں کا چندہ ماہ اگست میں ختم ہوتا ہے ان کی سیوا میں اطلاعی چٹھیں بھیجی گئی تھیں کچھ کے چندے آگئے ہیں جن کی طرف سے نہ کوئی جواب آیا ہے اور نہ چندہ انکی سیوا میں وی پی کئے جا رہے ہیں ان بھائیوں کو چاہئے کہ وی پی وصول کرلیں اور کسی صورت میں بھی واپس نہ کریں۔ اس طرح خواہ مخواہ دفتر کو ہر کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

جن پریمیوں کا چندہ ماہ ستمبر میں ختم ہوتا ہے انکی سیوا میں بھی اطلاعی چٹھیں ارسال کیجا رہی ہیں انہیں چاہئے کہ وہ چٹ ملتے ہی تاریخ مقررہ تک چندہ بھیجنا کرپا کریں اگر کسی وجہ سے سلسلہ خریداری جاری رکھنا منظور نہ ہو یا چندہ بھیجنے کے لئے کسی مہلت کی ضرورت ہو تو ایک کارڈ کے ذریعہ اطلاع دے دیں۔ تاکہ وی پی کرنے پر لوٹ نہ آئے۔ چندہ منی آرڈر سے بھیجنے پر ۳ کی بچت رہتی ہے اس لئے چندہ ہمیشہ منی آرڈر سے ہی ارسال کرنا چاہئے

سمندر پار بھائیوں سے۔ جن کی طرف چندے بقایا ہیں انہیں بھی جلد از جلد نقد یا صرف کر

eGangotri

مسلمانوں کی جڑیں کاٹنے والا فرقہ

احمدی خود کو اسلام کا واحد اجارہ دار سمجھتے ہوئے اس کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی ڈینگیں مارا کرتے ہیں۔ لیکن جن مسلمانوں کے لئے وہ تن من دھن قربان کرنے کا دعوےٰ کرتے ہیں وہی انہیں اسلام کے نام پر مسلمانوں کی جڑیں کاٹنے والا فرقہ قرار دیتے ہیں۔ مولانا ظفر علی خاں ۱۲ اگست کے "زمیندار" میں بجا فرماتے ہیں کہ:-

"میں پہلے دن سے پکار رہا ہوں کہ فرقہ ضالہ مرزائیہ جو اسلام کے نام پر مسلمانوں کی جڑیں کاٹنے میں شب و روز مصروف ہے ہرگز یہ حق نہیں رکھتا کہ اس کا شمار مسلمانوں میں ہو بلکہ سکھوں پارسیوں۔ عیسائیوں اور دوسری اقلیتوں کی طرح اس فرقہ کا شمار بھی سرکاری کاغذوں میں ایک جداگانہ اقلیت کے طور پر ہونا چاہئیے۔"

اگر واقعی مسلمانانِ ہند کے نزدیک احمدیوں کی پوزیشن وہی ہے جس کا ذکر مولانا ظفر علی خاں نے کیا ہے تو بلاشبہ ان کا یہ مطالبہ کہ احمدیوں کو دوسری اقلیتوں کی طرح ایک جداگانہ اقلیت قرار دیا جائے جائز ہے گورنمنٹ کو چاہئیے کہ مسلمانانِ ہند کے اس جائز مطالبہ کو پورا کرے اور کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی کہ اسے علیحدہ اقلیت قرار نہ دیا جائے جبکہ مسلمانوں کے خیال میں وہ اسلام کے نام پر مسلمانوں کی جڑیں کاٹنے والا فرقہ ہے۔

رسول اللہ کی آخری وصیت

جس طرح مسلمانوں کا اللہ میاں متعصب ہے اور صرف اسلامی لباس میں دنیا کے سامنے پیش ہوتا ہے اسی طرح اس کا رسول بھی صرف مسلمانوں کے لئے ہی ہے دوسرے مذاہب اس کی نظروں میں نہیں جچتے۔ وہ دوسروں کو ایک آنکھ نہیں دیکھ سکتا۔ اس قدر متعصب انسان مسلمانوں کے نزدیک قابل عزت و افتخار ہو تو ہو لیکن ایک غیر مسلم کے دل میں ایسے اللہ اور اس کے رسول کے لئے عزت کیونکر ہو سکتی ہے اس تعصب کا اندازہ مسلمانوں کے رسول کی آخری وصیت کے الفاظ سے لگائیے۔ امام احمد نے اپنی مسند میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ آخری وصیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کی کہ آئندہ جزیرۃ العرب میں دو مذہب نہ رہنے پائیں۔ امام احمد نے اس بارہ میں ابو عبیدہ بن جراح سے بھی ایک روایت نقل کی ہے یعنی آخری بات رسول اللہ علیہ وسلم نے یہ کی کہ حجاز کے یہودیوں اور نجران کے عیسائیوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دو۔ یہ اسلام کے بانی

کی تنگ نظری ہے۔ ادھر آریہ سماج کا اصل ہے کہ "سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا اودیش ہے"

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

یعنی سب کو متر کی آنکھ سے دیکھو۔ آریہ سماج کی تعلیم عالمگیر تعلیم ہے اسلام بھی تو بقول محمد علی صاحب مصنف "نعرہ حق" صرف عرب کے لئے ہے یہ اسلام کی کمزوری اور بطالت کا ثبوت ہے کہ کسی غیر مسلم کو اپنی خصوصیات اور اعلےٰ اصولوں و تعلیم سے متاثر نہ کر کے اسے نکال دیا جائے یا جبراً مسلمان بنایا جائے۔ آئے دن آریہ ودوانوں پر قاتلانہ حملے اسلام کی بطالت اور کمزوری کا ثبوت دیتے ہیں۔ رسول اللہ کی آخری وصیت تو کم از کم اس نتیجہ پر پہنچنے کو کہتی ہے۔

واہ رے جنت بنانے والے

بلاشبہ جنت ہی ایک ایسی چیز ہے جو اسلام کی ایک خصوصیت کہلانے کی مستحق ہے ایک مومن کو لئے جنت کو اسلام سے خارج کر دینے کے بعد اسلام اسلام نہیں رہتا اور نہ ہی اس میں کوئی کشش۔ ان حالات میں اگر جنت کے لئے مومن مرتے ہیں تو کیا برا کرتے ہیں اور ان کی جنت کے لئے دوڑ دھوپ۔ فاقہ کشی۔ صحرانوردی بلاوجہ نہیں جبکہ فرمایا نبی صلعم اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "میں نے اپنے صالحین بندوں کے لئے جنت میں وہ چیز رکھی ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی بشر کے قلب میں اس کا خطرہ گذرا"۔

اگر جنت اس قدر دلکش ہے تو اسی لئے کہ اس میں "وہ چیز" ہے جو نہ کسی آنکھ سے دیکھی نہ کان سے سنی۔ لیکن وہ ہے کیا؟ خود مومن اور کافر اس سوال کو سن کر سوچنے لگ جائیں گے۔ لیکن ہم تو کہیں گے کہ وہ حور کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔ جنت کی اس "وہ چیز" میں اتنی دلکشی کیوں کر رہتی اگر کسی نے اسے آنکھ سے دیکھا اور کان سے سنا ہوتا آنکھوں سے نہ دیکھنے اور کانوں سے نہ سننے کی وجہ سے ہی تو "حور" اب تک مومنوں کی اس جہان میں زندگی کا سہارا بنی ہوئی ہے ورنہ اگر اس "وہ چیز" کے ملنے کی امید نہ ہوتی تو وہ جنت پر تھوکتے بھی نہ۔ بس اس "وہ چیز" نے ہی جنت کی حقیقت کو طشت از بام ہونے سے بچائے رکھا ہے مگر اس قدر تعریف سن کر ہی تو دل کہہ اٹھتا ہے کہ واہ رے جنت بنانے والے۔

مرزائیوں پر مرزا صاحب کا فتوےٰ

مرزا صاحب نے جہاں بیشمار پیشگوئیاں کیں اور وہ باطل ہو کر رہ گئیں۔ وہاں آپ نے دعاوی بھی بے شمار کئے لیکن پورا ایک بھی نہ کر سکے۔ آپ کی ایک پیشگوئی یہ تھی کہ مسیح موعود کے وقت میں تمام قومیں مسلمان ہو جائیں گی؟ تمام قوموں کا مسلمان ہونا تو ایک طرف رہا۔ وہ قادیان کو بھی مسلمان نہ کر سکے۔ اس پیشگوئی کا جو حشر ہوا وہ سب پر عین واضح ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر آپ کے جس دعوے کی درگت ہوئی وہ یہ ہے کہ:-

بقول اہلحدیث خلیفہ قادیان کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے فرمایا ہے کہ اگر چالیس مومن مجھے مل جائیں تو میں دنیا کو فتح کر سکتا ہوں (الفضل ۲۲ [illegible] صفحہ ۸ کالم ۳)

حیرت ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں تمام قوموں کے مسلمان ہو جانے کی پیشگوئی کرنے والے مرزا صاحب کو چالیس مومن نہ مل سکے؟ خیر انہیں نہ مل سکے ہوں گے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اب خلیفہ صاحب کو تو مل ہی گئے ہوں گے۔ آپ نے کیوں نہیں دنیا فتح کی؟ بقول "اہلحدیث" اس کا جواب آسان ہے کہ آپ دنیا کو کیا فتح کرتے آپ کی راجدھانی (مرکز خلافت) میں الٹا گھسے ہوتے ہیں وہ تو مفتوح ہوتے نہیں۔ دور رہنے والے کیسے مغلوب ہو سکتے ہیں۔

مرزائی ممبرو! مقام عبرت ہے کہ تم لوگ بے چارے ایمان میں بری طرح قبل ہوئے ادھر علمائے اسلام نے تم پر فتوےٰ کفر لگا دیا ادھر بڑے میاں بلکہ چھوٹے میاں نے بھی تمکو ایماندار قرار نہ دیا اب تم پر مثل صادق آ گئی ہے

دو ملوں سے گئے پانڈے
نہ حلوہ ملا نہ مانڈے

مرزا صاحب کی دو رنگی چالیں

مرزا صاحب کی تحریرات سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے نبوت کا دعوےٰ کیا اور مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔ وہاں انہوں نے صاف طور پر نبی ہونے سے انکار بھی کیا۔ جیسا کہ بقول "اہلحدیث" مجریہ [illegible] اگست [illegible] ہے کہ "میرے سلسلہ

[illegible] میں جس قدر ایسے الفاظ ہیں کہ محدث [illegible] معنے نبی ہے یا محدثیت جزوی نبوت ہے یہ الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں [illegible] نبی سے مراد صرف محدث ہے۔ [illegible] مسلمان بھائی ان الفاظ کو ترمیم شدہ [illegible] فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ [illegible] طرف سے سمجھ لیں اور لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرما دیں۔"

لیکن دوسری طرف ان تحریرات [illegible] بار بار اپنے حق میں نبی و رسول کا لفظ [illegible] استعمال ہوتا ہے بلکہ نبوت سے انکار کرنے والے مریدوں کو ڈانٹا جاتا ہے اور علےٰ الاعلان لکھا جاتا ہے۔ "ہمارا دعویٰ [illegible] کہ ہم رسول و نبی ہیں ہاں یہ نبوت تشریعی [illegible] جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب [illegible] لائے۔ ایسے دعوے کو ہم کفر سمجھتے ہیں [illegible] بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی تھی صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے۔ پس وہ بھی نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں [illegible] بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لئے کون امتیازی لفظ ہے جو ہمیں دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے۔ ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اس لئے ہم نبی ہیں (۱۲ مارچ [illegible])

ان متضاد تحریروں کو دیکھ کر اس کے سوا اور ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ یہ مرزا صاحب کی دو رنگی چالیں ہیں جن سے وہ مسلمانوں کو دھوکہ دیکر اپنی مطلب براری کرنا چاہتے تھے۔

ضرورت - پرکاش میں ضرورت [illegible] اس اجرت پر چھپ سکتے ہیں۔ ایک بار [illegible] دو بار [illegible] چار بار للعہ اس سے زیادہ [illegible]

مشہور جہاں طاقت بخش

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فاد خون [illegible] دست و پا کی سوزش۔ احتلام۔ بیخوابی [illegible] تمام امراض دور ہو کر پیدا تندرستی اور طاقت [illegible] گولیو کی ایک شیشی ایک روپیہ **نیوبنگ** [illegible] کسی بھی وجہ سے عضو مخصوص میں آئی ہوئی کمزوری [illegible] کجی لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر اور از سر نو بدن میں طاقت آتی ہے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

لاہور کے لئے ایجنٹ چاہئے قواعد [illegible]

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سودرشن چکر

جب ہم کانگرسی لیڈروں اور آریہ سماجی اپدیشکوں کے لیکچروں میں ان کو ہندوستانیوں پر بری طرح برستے سنتے کہ ہندوستان مغرب کی اندھا دھند تقلید کرتا چلا جا رہا ہے کھانے میں، رہنے میں، لباس میں اور نہ جانے وہ کیا کچھ کہا کرتے تھے۔ اب تو یاد بھی نہیں۔ البتہ یہ تو خوب یاد ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ مغربیت ہندوستانیوں کے رگ و ریشہ میں بڑی سرعت سے سرایت کرتی چلی جا رہی ہے اور وہ ہر بات میں انگریزوں کی نقل کرتے جاتے ہیں تو ہمیں یقین نہ آتا کہ ان کے "ارشادات عالیہ" کچھ صداقت کا پہلو لئے ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ہماری بدقسمتی سمجھئے یا خوش قسمتی ہمارا یہ پرانا عقیدہ تھا کہ اپدیشک اور لیڈر جو کچھ کہا کرتے ہیں۔ وہ صرف لیکچر کو "کامیاب" بنانے کے لئے ہی ورنہ ان کی باتوں میں صداقت بہت حد تک مفقود ہوتی ہے۔ ہماری اس عجیب و غریب رائے پر سب کو اتفاق ہو میں نہیں کہتا اور یہ بھی نہ سمجھیں کہ اگر آج ہم سٹیج پر رونق افروز ہوں تو اپنے لیکچر میں جو کچھ کہیں گے وہ صحیح نہ ہوگا۔ ہم نے جنت کی خوردوں کی قسم کھا رکھی ہے۔ ہم جھوٹ بات کبھی نہیں کہتے ہمیشہ سچ ہیں۔ چاہے کسی کو اچھی لگے چاہے بری۔ آپ اسے ہمارا ایک عیب سمجھیں یا صفت ہمیں پرواہ نہیں شاید اکبر ہمارے ہی جیسوں کے لئے کہہ گیا ہے کہ سہ

یہ بڑا عیب مجھ میں ہے اکبر
جو دل میں آئے کہہ گزرتا ہے

ہاں تو ہم کہہ رہے تھے کہ بھولے بھالے غریب ہندوستانیوں پر جب پروفیشنل لیڈرز و سپیکرز (Professional leaders and speakers) مغرب کی اندھا دھند تقلید کا بے بنیاد۔۔۔ الزام لگاتے تو ہمیں یقین نہ آتا تھا۔ قسم ہے ہمیں جنت بنانے والے کی۔ آج ہمیں یقین آ گیا ہے۔ نہیں نہیں کچھ کچھ شبہ ہونے لگا ہے کہ ضرور ہندوستانی انگریزوں کی اندھا دھند تقلید کرنے لگے ہیں۔ ورنہ کوئی ضرورت اور وجہ دکھائی نہیں دیتی کہ کوئی ہندوستانی چار چار بچے بیک وقت پیدا کرے۔ روس گورنمنٹ تو بلاشبہ زیادہ بچوں والے باپ کو خوش قسمت سمجھتی اور انعام دیتی ہے۔ لیکن غریب ہندوستانی نے خدا نخواستہ بنا بلائے چلے آنے والے دو ایک بچوں کی ذمہ داریاں اپنے اوپر لینے کے اہل نہیں تو کون بے وقوف ایسا ہوگا جو کسی ہندوستانی کو بچے پیدا کرنے کے لئے کوشش کرنے کو کہیگا؟

پٹنہ کی ۲۰ تاریخ کی ایک خبر "ہندوستان" میں پڑھ کر ہم حیرت میں ڈوب گئے کہ منگیر ضلع کے جمری ڈوبیہ تن کے ایک گاؤں کی ایک استری کے ایک ساتھ چار بچے پیدا ہونے کی خبر ملی ہے تین بچے ابھی تک زندہ ہیں۔ ایک کی مرتیو ہو گئی ہے اور استری بھی "مزے" میں ہے سبحان اللہ۔ بس اس معرکہ کو سر کرنے والے واقعہ کو دیکھ کر ہی ہمیں لیڈروں کی باتوں پر کچھ کچھ یقین آنے لگا ہے اور شک ہونے لگا ہے کہ ضرور ہندوستانی

بات لکھی جا رہے سوتے میں ہو لیکن لکھوا کر اس کا پروف پڑھا تو عین بیداری کی حالت میں ہوگا پھر یہ غلطی کیسے سرزد ہو سکتی ہے۔ لیکن پروف نہ پڑھنے سے غلطی ہو جائے یہ ایسی غلطی نہیں۔ ایڈیٹوریل نوٹ میں آگئی ہے اور غلطی کھائی ہے تو لکھنے والے کے دماغ نے۔

سماج کا شکار

۱۲ ورش کی عمر۔ اس پر بھی تیلی دبلی سو اٹھ بھی ٹھیک نہیں پھر اس سے کیا وہ وواہ یوگیہ نہیں سمجھی جا سکتی۔؟

سماج میں تو "اشٹ ورشا بھویدگوری" والا سدھانت مانیہ ہے۔ اب ماتا پتا اپنے کرتویہ سے بے فکر کیسے رہ سکتے ہیں؟ اس پاپ سے تو لوک لاج جاتی رہے گی۔ ڈھونڈ کھوج کی گئی اور جے پور میں ایک ۳۰ سالہ ور کیا تھا۔ ۲؟ سے وواہ بندھن میں باندھ دیا گیا

× × × × × × × × × × × × × × × × × × × ×

برس۔ یووا برس۔ کمی ہی کیا؟ جب سردا دھیکار اس کے سوادھین ہوں۔ تب ڈر کیا ہے؟ اسے کچھ سوچنے وچارنے کی اوستھا کیوں ہونے لگی؟ کا ماندھ نے بیلا تکار کرکے تو ڈالا۔ ہانکا کے کرن چینکار سے لستیندھ رنا کو گونج دیا۔ وہ ولیبھت بیہوش ہو گئی۔

× × × × × × × × × × × × × ×

"میری استری۔ جو چاہوں گا۔ کروں گا۔ آپ کون ہیں!" شور سے ایکترت جن سموداے نے گورب پورن اتر سنا اور کھسکنا پوارمبھ کر دیا۔ "میں یہاں نہیں رہنا چاہتی۔ مجھے بچاؤ" یہ کرناجنک پکار بھی سنی گئی۔ لیکن سماج کے سامنے کس کی مجال کہ اسکی سہایتا کو ہاتھ بڑھاتا؟

(جاسوس)

مغرب کی اندھا دھند تقلید کرنے میں مشغول ہیں اور شاید یہ اسی اپدیش کا نتیجہ ہے کہ سہ

چھوڑ لٹریچر کو اپنی ہسٹری کو بھول جا
شیخ و مسجد سے تعلق ترک کر اسکول جا
چار دن کی زندگی ہے کوفت سے کیا فائدہ
کھا ڈبل روٹی کلرکی کر خوشی سے پھول جا

یہی تو ہے نہ مغربی تعلیم کا اثر۔ کیا ہندوستانیوں کو اس پر عمل پیرا ہونے کا فخر حاصل نہیں؟

"پرکاش" سے ایک آریہ سماج سے پرکاش کی پھر پیلا ہیں تقلید کرنے کا فخر حاصل ہے۔ ایک بڑے ہی مزے کی بات کہی ہے۔ اسے سن کر شاید آپ بھی سکتہ رہ جائیں پڑھا ہیں کہ معاملہ کیا ہے کیا آریہ سماج کا سدھانت بدل گیا ہے یا کہ ایڈیٹر جہاں نے سوتے وقت ایسا لکھ دیا ہے۔ کچھ بھی ہو مہندر گڑھ انند مانیگا نہ کوئی دوسرا آریہ سماجی کہ یہ

اور ایک ذمہ دار اخبار اور اس کے "ذمہ وار" ایڈیٹر نے تازہ پرچہ میں لکھا ہے۔ جہاں جہاں ابھی تک آریہ کمار سبھائیں قائم نہیں ہوئیں وہاں ان کے قیام کی کوشش کرنی چاہئے۔ جس سے نوجوانوں دوارا ویدک دھرم کی روح پنر جیوت ہو جائے!! کمال ہے! شاباش! اسی کا نام تو نوجوانی اور اس کا جوش ہے کیا معنی جو روح کو بھی زندہ نہ کر دے روح کا مرنا تو پہلے ثابت کیجئے۔ پنر جیوت کرنے کا پرشن بھی دماغ میں آ ہی جائے گا۔ ادھیاپک جی جاگتے سدھانت کا بھی صفایا کر دو بر یہاں مانہ رہنے دے جھگڑے کو یا رہا تھی ابھی ہاتھ ابھی ہے رنگ گلو باقی!

فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۳۰ صہ ۳۱۰ میں روایت ہے کہ اونٹنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گم ہو گئی تو کہا زید بن سیت نے گمان کرتے ہیں محمد کہ وہ نبی ہیں اور ہمیں خبر دیتے ہیں آسمان کی اور وہ نہیں جانتے کہ اونٹنی کہاں ہے یا بھی کمائی ہے! کیا یہ بھی کوئی اعتراض کی بات تھی اگر اپنی اونٹنی کے گم ہو جانے پر انہیں یہ نہ پتہ ہو کہ کہاں ہے تو ان کے نبی ہونے میں شک کی گنجائش ہی کہاں تھی۔ وہ کیا نہیں جانتے تھے کہ جس طرح ایک ڈاکٹر بیمار ہونے پر اپنا علاج نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ایک ملہم اور نبی اپنے متعلق وحی حاصل نہیں کر سکتا اسکی نبوت اور الہام و وحی وغیرہ تو رفاہ عام کے لئے ہوتے ہیں۔ حضرت محمد صاحب جیسا کہ کسی کو شک نہیں۔ پبلک کے لئے آئے اور اسی کی خاطر گئے۔ جو کچھ ان کا تھا رفاہ عام کے لئے۔ پھر وہ پبلک کی امانت یعنی "وحی" کا آنا اپنی غرض کے لئے کیونکر استعمال کر سکتے تھے۔ اس سے بھی بڑھ کر تو یہ ہے کہ وہ کون ہوتے تھے پوچھنے والے اور اعتراض کرنے والے! ہم ہوتے تو جھٹ کہہ دیتے! سہ

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

یہ دونوں باتیں تدبیر عمل میں نہ لا کر حضرت صاحب کا بھولا پن ملاحظہ ہو۔ آپ نے نہایت سادگی سے فرمایا "لوگ کہتے ہیں اس طرح اور میں قسم اللہ کی (غضب کر دیا قسم اونٹنی کی کھانی چاہئے تھی خیر) نہیں جانتا۔ مگر جب مجھے اطلاع فرماتا ہے اللہ تعالے اور البتہ مجھے معلوم کرا دیا گیا ہے اس کے حال سے کہ وہ فلاں جگہ ہے ٹھہری ہوئی ہے۔ درخت میں یعنی حبال مل گئی ہے یا"

اگر حضرت نے اپنی شان کا خیال نہ رکھا اور اپنے بھولے پن سے عالم علم الغیب ہونے سے سادگی سے انکار کر دیا تو اللہ تعالے اپنے رسول پاک کی یہ فضیحت ہوتی کیسے دیکھ سکتا تھا انہیں فکر ہوئی جھٹ ان پر وحی بھیجدی کہ فلاں جگہ اونٹنی آپ کے بھولے پن پر کھڑی مسکرا رہی ہے"

معترض نے تو سمجھا ہوگا حضرت کو اس طرح نبوت کی گدی سے اتار دینے کے لئے جہاد کا موقعہ مل جائے گا اور اللہ میاں سے فریاد کا موقعہ بھی لیکن وہ کہہ اٹھے۔ سہ

ہم نے سوچا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد
وہ بھی کمبخت تیرا چاہنے والا نکلا

(ارگرانند)

وی پی آ رہے ہیں۔ پرکاش کے پریمی اسے چھڑا کر مشکور فرماویں۔

ویدپرچار اور آریہ سماج

(از مہاشہ بالمکندجی پردھان آریہ سماج جموں)

سورگباشی امر شہید سوامی شردھانند جی
پرایہ کہا کرتے تھے کہ آریہ سماج کے پرتی آج تک
جو بھی کٹھن سے کٹھن پرشن دیگر مت متانترو
کی طرف سے اپستھت کئے گئے ان کا سنتوش
جنک اتر دیا جا چکا ہے۔ اب اس پہلو میں
کسی کو بھی لب کشائی کا ساہس نہیں رہا البتہ
ایک پرشن باقی ہے جس کا اتر باوجود بار بار دہرائے
پر بھی ابھی تک نہیں دیا گیا اور جب تک اس
پرشن کا اتر آریہ سماج نہیں دیگا۔ تب تک اس کی
کی امید رکھنا امر موہوم ہے۔ وہ پرشن کیا ہے
ان کے اپنے شبدوں میں ہم نیچے ادھرت کرتے
ہیں "جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں" واقعی پرشن ایک
چیتاونی ہے۔ آؤ آج ہم اس پرشن کو درشٹی
کو چیز نہ رکھتے ہوئے اپنے اپنے ہردوں سے پوچھیں
کہ ہم نے دیکتی گت اس کا اتر دینے میں کہاں
تک پریشرم کیا ہے اور ہماری سنستھاؤں و
انیہ وبھاگوں جن کو اس پرشن کا کریاتمک روپ
سے اتر دینا چاہئے تھا نے اس کے اتر دینے
میں کہاں تک سپھلتا پراپت کی ہے۔

ویدپرچار آریہ سماج کا مکھیہ کرتویہ ہے جسکے
لئے آریہ سماج کے بچے بوڑھے ڈینگ مارتے نہیں
تھکتے کہ آریہ سماج کا جنم کیول ویدپرچار کے لئے
ہی ہوا ہے اور اسی سے جگت کا ادھار ہو سکتا
ہے۔ نسندیہہ اب اس پر بھارت ورش کے ہی نہیں
اپی تو انیہ یورپین دماغ بھی سولہ آنہ سہمت ہیں
کہ کیول ویدپرچار سے ہی سنسار میں شانتی پھیل
سکتی ہے۔ اس سمبندھ میں جو ہمارا دیکتی گت
کرتویہ ہے اس کو ہم کہاں تک نبھا رہے ہیں یوں تو
ہم کہنے کو تو دن رات آریہ کا پاٹھ رٹتے رہتے ہیں
پرنتو ہمارے جیون آریتو سے کوسوں دور ہیں
جس کا کارن میرے وچار میں بہت حد تک یہ ہے
کہ ہم نے اپنے نتیہ کرم پنچ مہایگیوں تک کو نہیں
اپنایا اور ہمارے گھروں کے رسم و رواج ٹھیک
اسی پرکار یا نیون ادھک ابھی تک پرانک وچاروں
سے چلتے چلتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آریہ سماجیوں
کی سنتانوں کی پرورتی بہت تھوڑی سنکھیا میں
آریتو کی طرف ہے۔ سوادھیائے جو گرہستی یا تھلی
ہر ایک درشن میں ورنن نیموں میں سے ایک اتی
آوشیک نیم ہے اور جس کا پالن کرنا ہر ایک آریہ
کا پرم دھرم ہے کی طرف تو آج کل دھیان ہی
نہیں رہا۔ باوجود کہ وارشک اتسووں پر سوادھیائے
کے مہتو پر لیکچر دئے جاتے ہیں اور ادروں میں دھواں دھار
کہا سنی ہوتے ہیں۔ پرنتو بڑے بڑے مہا و کہاو
اپنے اپنے اوپدیشک بھی کہتے ہیں۔ سوادھیائے
سنستھا کی آئے دن کتنے دن کی جاتی ہے۔ پرنتو
آریہ جنتا بس سے مس نہیں کرتی۔ آریہ سماج کے
پرویشکوں کے دس نیموں میں ایک نیم یہ بھی رکھا
ہے کہ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں

کا پرم دھرم ہے۔ ہم میں سے کتنے ایسے ہوں گے	ہیں وہ کتنے ہیں۔ وہ آریہ جنتا سے چھپا ہوا

من کی باگیں موڑ

(از مہاشہ شیتی ملا و لیوری)

من کی باگیں موڑ رے بابا۔ من کی باگیں موڑ

(۱)

من چنچل جگ جال انوکھا
باہر سونا اندر دھوکہ
لوبھی من کو مول نہ روکا
کیوں پچھتاوے پھنس گیا جب
کلہے مچائے شور رے بابا۔ من کی باگیں موڑ

(۲)

کام کرودھ موہ شترو تیرے
اگر لوبھ بھی تجھ کو گھیرے
سکھ کا باس کہاں گھر تیرے
بھوگ واد میں سکھ سمجھے تو
بھوگ واد کو چھوڑ رے بابا۔ من کی باگیں موڑ

(۳)

مایا کیا ہے کیول چھایا
کب ہے اس نے ساتھ نبھایا
مایا کی یہ ادبھت مایا
آج نہیں تو کل یہ تجھ کو
جائیگی بس چھوڑ رے بابا۔ من کی باگیں موڑ

(۴)

مایا پیچھے دھرم گنواوے
پریہ مارگ پر دوڑا جاوے
پاپ پن تجھے کچھ نہ بھاوے
ایش سے بے مکھ ہو کر بندے
پائیگا دکھ گھور رے بابا۔ من کی باگیں موڑ

(۵)

مسجد اور شوالے جھوٹے
جگ جھوٹا جگ والے جھوٹے
گورے جھوٹے کالے جھوٹے
آس پر بھو پر رکھ تو کیول
اس سے ناطہ جوڑ رے بابا۔ من کی باگیں موڑ

(۶)

جھوٹے جگ کی ریت بھی جھوٹی
ہار بھی جھوٹی جیت بھی جھوٹی
ریت نہیں تاں ریت بھی جھوٹی
کون ہے اس جا میت کسی کا
جھوٹے بندھن توڑ رے بابا۔ من کی باگیں موڑ

(۷)

مات پتا کا مان کرے تو
شبھ جس کا ابھیان کرے تو
اپنا اپنا ہر آن کرے تو
انت سمے یہ سارے تجھ کو
جائیں گے بس چھوڑ رے بابا۔ من کی باگیں موڑ

(۸)

کون کسی کا جگ میں بھولے
بنا غرض کے کوئی نہ بولے
گانٹھ غرض کی سب کوئی کھولے
پیسہ ہے تو مطلب سب کو
پیسے کے سب چور رے بابا۔ من کی باگیں موڑ

(۹)

سوچ سمجھ کر یاں پگ دھرنا
پاپ پن سب سوچ کے کرنا
قدم قدم پر رہے ڈرنا
نہ خود ہی بج گیان کی آنکھیں
اپنے ہاتھوں پھوڑ رے بابا۔ من کی باگیں موڑ

جنہوں نے سمپورن چاروں ویدوں کے درشن تک نہ کئے ہوں گے اور ایسے بھی بہت کم ہی ہوں گے جن کے گھروں میں چاروں وید کی پستکیں ہوں اور جو اس کا سوادھیائے کرتے	ہیں۔ کبھی وقت تھا کہ آریہ سماج کی ساری شکتی ویدپرچار تک لگی ہوئی تھی۔ اس سمے یہاں تک سمرن ہے۔ آریہ سماج کے وارشک اتسووں پر سدیو ویدپرچار کے لئے اپیلیں

کی جایا کرتی تھیں اور ویدپرچار کی طرف وشیش
دھیان دیا جاتا تھا۔ اس وقت آریہ سماج کا
ہر ایک ممبر بطور مشنری کے کام کیا کرتا تھا جس
کا کارن کیول یہ تھا کہ اس وقت آریہ سماجیوں
میں سوادھیائے کا شوق تھا۔ آج کل اس کا
استھان سکول کالجوں کے کارن ویدپرچار کا
استھان سکول، پاٹھشالاؤں وانیہ سنستھاؤں
نے لے لیا ہے اور ہماری ساری شکتی انکے
چلانے کے لئے دیہ تھ خرچ ہو رہی ہے۔ یدی ان
سے ہم آریتو کا پرچار کرتے ہوتے تو کوئی ہانی
نہیں تھی۔ پرنتو ہمارے وچار میں تو یہ ایک روپ
سے سرکاری سکولوں کا انوکرن کرنا ہی ہے
اور اس کو ان کا سہکاری ہی کہا جا سکتا ہے
یہ ہم کو اس وجہ سے ہی کرنا پڑتا ہے کہ ہم ایک
پاٹھشالہ کے لئے سرکاری مدد کے خواہاں ہیں
اس لئے سرکاری کو مگور رکھنا ضروری ہے ان سکولوں
اور پاٹھشالاؤں سے نکلے ہوئے لڑکوں لڑکیوں
سے یہ آشا رکھنا کہ آریہ جیون بسر کرتے ہوئے
آریہ پرچار کیا دیں گے۔ سوپن دت ہوگا۔ آریہ سماج
کو نشچے وادستھا سمپتی وادنے جو ہانی پہنچائی ہے
وہ کسی آریہ پرش سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ سمے
سمے پر کیا سنیاسی اور کیا انیہ وچارشیل آریہ
پرش سب چیتاونی دے چکے ہیں اور اب بھی وقتاً
فوقتاً دیتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کا پرواہ ایسا
پربل ہے کہ یہ رو کے نہیں رکتا۔ بعض تو یہ
کہتے سننے میں آتے ہیں کہ سمے کا پرواہ ہے اس کو
روکنا اسمبھو ہے کیا اس کو ویسا ہی کچھ لیا جائے
اور ہمکو اسی پرواہ میں بہتے رہنا چاہئے۔
مہاپرشوں کا کہنا ہے کہ سمے کو ہم بناتے ہیں نہ کہ
سمے ہم کو۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سمے
کے پرواہ کو بدلنا خالہ جی کا گھر نہیں ہے اس کے
لئے پریاپت یتن کرنے کی آوشیکتا ہے۔ اس سمے
آریہ سماج جس رو میں بہہ رہا ہے اس کا ویگ
بڑا پربل ہے۔ پرنتو اس کو بدلا جا سکتا ہے
یدی اس کے لئے یوگیہ پریتن کیا جاوے۔ آریہ
سماج جیسی وچارشیل سوسائٹی کے لئے کچھ بھی کٹھن
نہیں ہے۔ اس میں بڑے بڑے عالی دماغ
نیتاؤں کے ہوتے ہوئے اگر اس بڑھ کو نہ
روکا گیا تو نہایت دکھ پرد ہوگا۔ آج سال
آریہ سماجوں کے وارشک اتسو ہوتے رہتے ہیں
اب تو شتابدی وغیرہ ویدیوں اور ادھر
بھی بھرمار ہے۔ پرنتو ان سب کا پرنام نہ
کے برابر ہے۔ ہمارے وچار میں اب ضرورت
محسوس ہو رہی ہے کہ آریہ سماج کے کاریہ کرم میں جو
تبدیلی آگئی ہے اس کا سمادھان سنتو دھن کیا جاوے
اور اس کے لئے بہتر ہوگا کہ آریہ سماج کے وچارشیل
دماغ متھل دوت متوال اکٹھے ہو کر اس پرشن پر گمبھیرتا
سے وچار کریں۔ اگلے سال آریہ پرتیندھی سبھا پنجاب

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نیا شاسن ودھان

(از منشی شنکر دیال ورما ...)

نیا شاسن ودھان بھارت سے
چھ ہزار میل کی دوری پر ستھت انگلینڈ
... میں بن کر گت ورش ہی پرکاشت
... کنتو اس کے کاریہ الوت ہونے میں
... ہے۔ اس ودھان کے تیار ہونے
... کا لاکھوں روپیہ خرچ ہوا ہے اسکی ٹھیک
... پانہیں دے سکتے۔ کنتو اتنا نسچے
... ہم میں کہ وہ لاکھوں میں نہیں
... ہے۔ ودھان کے نرمان میں رکھوا
... نئے شاسن سدھار
... بھارتیوں کو سرکار نے سمجھی ضرورت سے
... لگا ہے۔ باٹھک جانتے ہوں گے
... رپورٹ میں یہ الیکھ کیا گیا تھا کہ
... بھارت کی اوستھا کی جانچ پڑتال
... ایک کمیشن نیت کیا جاویگا اور اس
... کے انوسار بھارتیوں کو نئے
... جاویں گے۔ اس الیکھ کے
... ۱۹۱۹ میں کمیشن مقرر ہوتا کنتو جب
... ودھان میں کی ہوئی دو چکر شاسن
... جاری ہی پانچ سال کے اندر لورن روپ
... پرداور دوش پورن سدھ ہوئی تو
... سوبھاوک شاسن پرنالی میں
... کرنے کے لئے آندولن کیا۔ برٹش راج
... ہو گیا کہ دوی چکر شاسن
... اوپر دیاریہ سدھ ہو گئی ہے
... ست کے دباؤ سے کمیشن
... دو سال پہلے ہی نیکت کر دیا۔
... تو ضرور مقرر کر دیا گیا۔ کنتو بھارت
... شاسن سدھار جلدی نہیں
... کمیشن اور اسکی رپورٹ نے بھارتیوں
... پر پانی پھیر دیا۔ کنتو پھر جب
... برٹش راج نیتیگوں نے جن میں سابق
... وائسرائے لارڈ اروِن بھی شامل
... گھوشنا کی کہ بھارت کو ڈپلومیٹک
... دیا جائے گا تو بڑا دھین اور بڑا دلیپ
... ہر یہ میں نئی آشا سنچرت ہوئی۔
... کر لیں اب ہماری سنو کھلات
... سرکار کی کرپا سے نئے گھر پورن ہونے
... کی آشا سے یہ بھاوت ہو کر وہ
... گول میز سبھا ... شامل ہوئے کنتو
... دوارا گھوشت کمیونل ایوارڈ کا
... منتری منڈل دوارا شویت
... یا پیش کر دیا۔ وہ پھر ستھل بنا گئے
... شاسن ودھان کے تیار ہونے میں
... لگ گئے اور دھیرے دھیرے اسکے
... روپ دیا گیا کہ وہ بھارتیہ
... دیا سکا۔ بڑی جانچ
... دھن خرچ ہوا۔ بہت سمے

لگا۔ برٹش راج نیتگیوں نے اس کے تیار کرنے میں بڑا پرِشرم کیا، ایڑی اور چوٹی کا پسینہ ایک کر دیا۔ لیکن تو بھی اس کا کچھ پریڑنام نہ نکلا۔ پہاڑ کھودنے پر بھی چوہیا کے سوائے اور کچھ ہاتھ نہیں آیا۔

یہ تو ہوئی نئے شاسن ودھان کی بھومکا اب ہم آگے بڑھتے ہیں۔ آپ آدی سے انت تک سارا شاسن ودھان پڑھ جائیے آپ کو ڈومینین سٹیٹس ارتھات درجہ نوآبادیات کا کہیں بھی نام نہیں ملے گا۔ اور یہ بتایا جا چکا ہے کہ برٹش راج نیتگیوں نے درجہ نوآبادیات کی گھوشنا کی تھی۔ ہاں اس کے لئے انہوں نے کچھ سنرکھنوں کی ویوستھا کا ہونا آوشیک بتلایا تھا۔ شاسن ودھان تو سنرکھنوں سے بھرا ہوا ہے۔ کنتو اس میں درجہ نوآبادیات کا نام تک نہیں ہے۔ بھارت کے پرتی برٹش نیتی کا دھیہ کیا رہے گا۔ اس وشے پر برطانیہ کے مشہور سیاستدان بالکل چپ ہیں۔ سائمن کمیشن تھا پارلیمنٹ کی سنیکت کمیٹی نے اپنی اپنی رپورٹ میں ۲۰ راگست سنہ ۱۹۱۷ء والی پرسدھ گھوشنا کا اُلیکھ البتہ کیا ہے۔ اس گھوشنا میں کہا گیا تھا کہ پارلیمنٹ کی یہ نیتی ہے کہ بھارت وَسی شاسن کے پرتیک وبھاگ میں اتروتر ادھک ادھک سنکھیا میں لئے جائیں اور آتم شاسن کرنے والی سنستھاؤں کا کرمک وکاس کیا جائے تا کہ برٹش بھارت کو سامراجیہ کے انترگت اُترداتو پورن شاسن مل جائے۔ یہ گھوشنا سنہ ۱۹۱۹ء کے ایکٹ میں پرستاونا کے روپ میں موجود ہے۔ پارلیمنٹ کی سنیکت کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں ایک جگہ پر لکھا ہے:-

"But above all in the Preamble to the Act of 1919 Parliament has set out finally and definitely the ultimate aims of British rule in India. Subsequent statements of policy have added nothing to the substance of this declaration."

اس کا بھاوارتھ یہ ہے کہ سنہ ۱۹۱۹ء کے ایکٹ کی پرستاونا میں پارلیمنٹ نے انتم اور نشچیہ آتمک روپ سے نردِشٹ کر دیا ہے کہ بھارت میں برٹش شاسن کا چرم ادھیہ کیا ہے۔ بعد کو اس نیتی کے سمبندھ میں جو گھوشنائیں کی گئی ہیں ان سے اس گھوشنا کے تتو میں کچھ بھی ادھک وردھی نہیں ہوتی ہے۔ اسی کے آگے یہ بھی لکھا ہے کہ بھارت کی راج نیتک آکانکشاؤں کے پرتی برٹش پارلیمنٹ کا یہی رُخ انت تک رہیگا۔ اس الیکھ سے یہ سپشٹ دھونت ہوتا ہے کہ برٹش سرکار بھارت کو کینیڈا اور آسٹریلیا کی بھانتی درجہ نوآبادیات نہیں بلکہ ذمہ دار حکومت پردان کرے گی۔ اس خود مختار شاسن کے قائم ہونے میں ابھی اور کتنا سمے لگیگا اس کا کچھ پتہ نہیں ہے کنتو ہم انومان کر سکتے ہیں کہ یدی برٹش سرکار بھارت کو اُترداتو پورن شاسن کے لکشیہ کی اور اسی گتی سے لے جائے گی تو اس لکشیہ تک پہنچنے میں سو دو سال لگ جائیں گے۔ ابھی تو پارلیمنٹ بھارت میں کاریہ کارنی کو ویوستھاپکا کے پرتی اُتردائی نہیں بنانا چاہتی۔ پارلیمنٹ کی سنیکت کمیٹی نے لکھا ہے کہ بھارت کی وشیش پرستھیتیوں میں یہ اچت ہی ہے کہ کاریہ کارنی کی سوتنترتا کے سدھانت کو شاسن وبھاگ میں جھک بل دیا جائے اور پرانتیہ کاریہ کارنی کے ادھیکش گورنر کو خاص اختیار اور ویٹو پردان کئے جائیں۔ کنتو ہم پوچھتے ہیں کہ اس اُتردائتو پورن شاسن کا ارتھ ہی کیا ہوگا۔ جس میں کاریہ کارنی کو ویوستھاپکا سے سوتنتر بنا کر رکھا جائے؟

سنگھ شاسن

اب ہم شاسن ودھان کے مکھیہ مکھیہ انگوں کی رچنا الگ الگ سنکشپت میں کریں گے۔ نئے ودھان کی ایک پرمکھ وشیشتا یہ ہے کہ بھارت ایک سنگھ کے روپ میں پرینت کیا گیا ہے جس میں برٹش بھارت اور دیسی راجیہ دونوں شامل ہوں گے۔ ... برٹش بھارت کے ساتھ دیسی راجیوں کا کچھ سمبندھ نہیں تھا کنتو اب سنگھ بن جانے کے دوارا دونوں کے بیچ ایک نیا سمبندھ ستھاپت ہوگا۔ یہاں پر سنگھ کا ارتھ بتلا دینا بھی ضروری ادھیک پرتیت ہوتا ہے۔ جب کئی پرسوتنتر راجیہ اتھوا پرانت جن کی بھاشا، بھیشا، لباس، ریتی رواج اور رسم ریواج ایک سے ہوں، آپس میں سمجھوتہ کر کے ایک بڑے راجیہ میں شامل ہو جائیں اور اپنے کچھ سمان ہتوں کا پربندھ کرنے کے لئے ایک مرکزی گورنمنٹ ستھاپت کریں تو وہ سب ایک سنگھ شاسن میں شامل سمجھے جائیں گے اور اس مرکزی گورنمنٹ کو سنگھ سرکار کہیں گے۔ بھارت کے ودھان میں جو سنگھ ستھاپت کیا گیا ہے اس کا سروپ دوسرا ہی ہے۔ یہاں تک درڑھ اور سنگھٹت مرکزی سرکار پہلے سے ہی قائم ہے اور پرانت اس کے آدھین انگ بنے ہوئے ہیں۔ برٹش بھارت کے وبھن پرانتوں کو جو کچھ ادھیکار پراپت ہیں وہ مرکزی گورنمنٹ سے ہی دئے گئے ہیں اب بھارتیہ سنگھ کے روپ میں پرینت کرنے کے اُدیش سے پرانتوں کو کچھ زیادہ سوتنتر کرنے کی ویوستھا کی گئی ہے۔ ہاں دیسی راجیہ البتہ اس مرکزی سرکار سے بالکل سوتنتر رہے ہیں اور انہیں نئے سنگھ میں شامل ہونے کی پریاپت سوتنترتا پراپت ہے۔ اس پرکار بھارتیہ سنگھ کی رچنا کا کوئی دوسرا اداہرن ملنا کٹھن ہے۔ سنیکت دیش امریکہ تتھا سنسار کے انیہ سنگھ راجیوں کی ستھاپنا اس پرکار نہیں ہوئی ہے۔ وہاں انیک چھوٹے چھوٹے راجیوں نے سوتنترتا پوروک سمجھوتہ کر کے اپنے کو ایک بڑے راجیہ میں پرینت کر لیا ہے اور ایک مرکزی سنگھ سرکار قائم کر لی ہے۔ وہاں مرکزی گورنمنٹ پہلے سے قائم نہیں تھی۔ بلکہ سنگھ میں شامل ہونے والے دیشوں کے دئے ہوئے ادھیکاروں کے آدھار پر ہی اس کا جنم ہوا ہے۔

شاسن ودھان میں سنگھ کی جو یوجنا کی گئی ہے اس کے کاریہ الوت ہونے کے لئے ایک بڑی شرط لگا دی گئی ہے۔ جب تک یہ شرط پوری نہ ہوگی تب تک سنگھ ستھاپت نہیں ہو سکیگا۔ وہ شرط یہ ہے کہ کم سے کم اتنے دیسی راجیہ سنگھ میں شامل ہونے کے لئے تیار رہیں (۱) جن کی سملت جن سنکھیا کل دیسی راجیوں کی آبادی سے کم سے کم آدھی ہو اور (۲) جن کے شاسن ایکٹ میں دی ہوئی ویوستھا کے انوسار کونسل آف سٹیٹ کے کم سے کم ۵۲ سدسیہ کو چن سکیں۔ جب یہ شرط پوری ہو جائے گی تو پارلیمنٹ کی دونوں سبھاؤں کے پرارتھنا کرنے پر سمراٹ کو ادھیکار رہوگا کہ وہ اس بات کی گھوشنا کریں کہ فلاں تاریخ کو سنگھ قائم ہوگا۔ سنگھ سے سملت ہونے والے پرتیک راجیہ کے شاسک کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ پہلے اس آشے کا ایک گھوشنا پتر تیار کر کے سمراٹ کے سامنے پیش کرے کہ میں اپنے وارثوں اور اُتر ادھیکاریوں کی اور سے گھوشنا کرتا ہوں کہ میں سنگھ میں شامل ہونے کے لئے تیار رہوں۔ اس پتر کو انسٹرومنٹ آف ایکسیشن (instrument of Accession) کہیں گے اس کو یہ بھی گھوشت کرنا ہوگا کہ گورنر جنرل سنگھ کی عدالت فیڈرل کورٹ

کہانی سوچ

(از شریمتی سلوچنا نارنگ)

ثیت کال تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی پون بڑے ویگ سے بہہ رہی تھی۔ آکاش بھیانک میگھوں سے ڈھکا ہوا تھا۔

راجا دلیپ سنگھ کا وشال محل ایک اپوروادیان میں شوبھا دے رہا تھا۔ راجکماری چندا اپنی دو پریہ داسیوں کے ساتھ ایک وشال شلا پر ادیان میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ادیان میں بھانتی بھانتی کے پشپ وکست تھے جن پر بھنور منڈرا منڈرا کر رس پان کر رہے تھے۔ چندا کی ہتھیلی کی اوڑھنی پر لمبے لمبے کالے بال کریڑا کر رہے تھے۔ پاؤں میں نیلے رنگ کی دیسی جوتی تھی۔ جن میں دو ہیرے دھک دھک کر رہے تھے۔ شوبھت اور کومل کروں میں چار پانچ ہیرا لال اور فیروزی کی انگوٹھیاں دمک رہی تھیں۔ بالوں میں پھول گتھے ہوئے تھے۔ ادیان میں سب سے ادھک سندر پشپ تھا وہ چندا تھی۔

داسیوں سے چھپا ابھاس ہو رہا تھا۔ تینوں کے مکھ پھول کی طرح کھلے ہوئے تھے۔ اتنے ہی میں ایک داسی بڑے سمان سے آ کھڑی ہوئی "حضور، پوجا کی تیاری ہو گئی ہے"

چندا نے کچھ سوچ کر کہا کہ "آج پوجا نہیں ہوگی" داسی یہ اتر سن کر حیران ہو گئی۔ پرنتو سر جھکا کر دور چلی گئی۔ سارے راج محل میں کانا پھوسی ہونے لگی کہ پہلے تو بیماری میں بھی پوجا ہوتی تھی۔ پرنتو آج خوشی کے مارے پوجا نہیں ہو گی؟

"پوجا کا گھنٹہ نہ بجایا جائے" راجکماری نے حکم دیا۔

تینوں بہت دیر تک بیٹھی رہیں۔ چاروں اور شانتی کا سامراجیہ تھا۔ سہسا گھوڑے کے پیروں کی ٹاپوں کا شبد سنائی پڑا۔ نہ معلوم راجکماری کا ہردیہ کیوں دھڑکنے لگا۔ ہردیہ کی گتی ایکدم بڑھ گئی۔ مکھ گمبھیر ہو گیا۔ داسیوں نے یہ پریورتن دیکھا تو ایک دوسرے کا مکھ نہارنے لگیں۔

راجکماری، کیا طبیعت خراب ہے؟ داسی کملا نے پوچھا چندا مانو کسی اگادھ سوپن سے جگی ہو "نہیں تو!" یہ کہکر وہ پھر وچار ساگر میں ڈوب گئی۔ داسیاں کچھ نہ کہہ سکیں جیوں جیوں گھوڑے کے پیروں کا شبد پاس سنائی دینے لگا، چندا کا مکھ اور بھی گمبھیر ہوتا گیا۔ گھوڑے پر ایک نویوک سوار تھا۔ تنگ پاجامہ کمخواب کی اچکن اور پر بڑی بھاری دار پگڑی جس کا طرہ بڑی شان سے وایو میں لہرا رہا تھا۔ چہرے سے کوئی اونچی پدوی کا پرش پرتیت ہوتا تھا اس نے شنگھرتا سے بھاٹک میں پرویش کیا۔ راجکماری بڑے آتک نیتروں سے نہارتی رہی۔ پہریداروں نے بڑے سمان پورک پرنام کیا۔ مانو وہ سوار کو پہلے سے ہی جانتے ہوں۔ یووک نے پوچھا "راجا صاحب محل میں ہیں" "نہیں حضور، کوئی سندیش ہو تو فرمایئے"

"نہیں۔ کیول اتنا کہہ دینا کہ راجا صاحب آئے تھے۔" گھوڑا لوٹا کر اسی شنگھرتا سے باہر ہو گیا مانو بہت آوشیک کام سے جانا ہو۔

چندا کے ہردیہ میں بار بار یہ شبد اٹھنے لگے "کہہ دینا راجا صاحب آئے تھے"

داسی کملا نے راجکماری کے ہردیہ کا بھاو جان کر کہا "کیا پوچھوں کہ یہ راجا صاحب کون تھے"؟ چندا چپ ہو گئی۔ کملا شنگھرتا سے بالکا کے باہر ہو گئی۔ اس نے پہرے دار سے پوچھا "یہاں پر ابھی کون آیا تھا"؟

پہرے دار نے کہا "راجا صاحب کی پرجا کے راجا وجے سنگھ تھے!"

داسی بڑے ادب سے آئی اور کہا۔ "راجکماری یہ راجا صاحب کی پرجا کے راجا وجے سنگھ تھے۔ آہ کتنا سندر نام ہے۔ درشن سے ہی اچھے پرتیت ہوتے ہیں۔

راجکماری اب ادھک نہ بیٹھ سکی۔ وہ ٹھیک ابھاس گمبھیرتا میں پری نت ہو گیا چندا اپنا پلہ ٹھیک کرتی ہوئی بالکا سے باہر ہو گئی پہریداروں نے جھک کر پرنام کیا۔ پرنتو چندا بڑے ویگ سے پاؤں بڑھا رہی تھی۔ کمرے میں پہنچی تو اس کے منہ سے نکل گیا۔ "وجے" اس کو اپنے کمرے کی سندرتا نیرس لگی۔ پھول کمہلائے ہوئے پرتیت ہوئے۔ کسی داسی کو سمیپ آنے کی آگیا نہ تھی۔ کملا اور بملا دروازے پر انتظار کرنے لگیں۔ پراتہ کال ہو گیا۔ پرنتو چندا نے شرنگار نہیں کرایا۔ کملا کی اکلتا بڑھ گئی۔ بنا آگیا کے کمرے میں پرویش کیا چندا کی استھا ویسی ہی دشا پر کملا مسکرا پڑی چندا لجت سی ہو گئی۔ چندا کو شرنگار کرایا کمہلائی ہوئی کلی مانو پھر لہلہا اٹھی۔ سہسا ہی گھوڑے کی پھر ٹاپ سنائی دی۔ چندا کی دِشا دنت ہو گئی۔ کیول گلاب چھڑکنا رہ گیا تھا۔ کملا نے بڑی چترائی سے گلاب چھڑکا اور کمرے سے باہر ہو گئی۔ چندہ نے اپنی کھڑکی کی راہ لی۔ گھوڑا اور بھی سمیپ آ گیا۔ وہی سوار تھا۔ وہی پوشاک تھی۔ چندا کے مکھ کا گلابی رنگ اور بھی گہرا ہو گیا۔ ہردیہ کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ سوار نے محل کے پھاٹک میں پرویش کیا تو درشٹی سہسا کھڑکی پر جا پڑی۔ پھر تین کیا دو درشٹی ایک ہو جائے۔ پرنتو کسی دیوی شکتی نے نیتر اوپر ہی رکھے۔ "آہ کیسا روپ ہے۔ دیکھ کر چاند بھی لجت ہو جائے"۔ پہرے داروں نے سلام کیا۔ وجے بھی اپنی بیوقوفی پر لجت ہو رہے تھے۔ "راجا صاحب محل میں ہیں کیا؟"

"جی حضور" پہرے دار نے گھوڑا پکڑ لیا اور وجے اندر چلا گیا۔ وجے نے راجا کو بڑے آدر سے پرنام کیا اور کہا۔ "راجا صاحب راجا اور چھے نے سندیش بھیجا ہے کہ وہ ہمارے راجیہ پر اسی سپتاہ میں چڑھائی کریں گے"

راجا دلیپ کا منہ اتر گیا "کیا کہا؟ تو پھر ہمارا راجیہ نشٹ ہو جاویگا" وجے۔ وجے تیاری کرو؟"

وجے نے سانس پورک اتر دیا "راجا صاحب جب تک یہ داس جیوت ہے۔ تب تک اس راجیہ کا کوئی بال بھی بانکا نہ کر سکیگا" یہ کہکر وہ کمرے سے باہر ہو گیا۔

اس اتر کے انتر اس کو چندا کا خیال آیا کہ یدی میں رن کشیتر میں مارا گیا تو؟ چندا اسی ستھان پر پرتیکشا میں کھڑی تھی۔ وجے شنگھرتا سے گھوڑے پر چڑھا اور باہر ہو گیا پر وہ یتن کرنے پر بھی بنا گھوم کر دیکھے نہ رہ سکا اور جتنی دور تک اس کو چندا نظر آتی رہی وہ گھوم گھوم کر دیکھتا رہا۔ چندا پرسنتا پورک نیچے اتر آئی

راتری کا سمے تھا۔ چاروں اور سناٹا چھایا ہوا تھا۔ پرکرتی شانت تھی۔ پرنتو چندا اشانت تھی۔ بستر پر پڑی چھٹ پٹا رہی تھی۔ پرنتو نِدرا دیوی نے اسکی شوچنیہ دشا پر رحم نہ کھایا۔ سہسا کسی نے دروازے پر کھٹکھٹایا چندا کانپ گئی۔ کانپتے سور میں پوچھا "کون ہے"؟ کسی کومل کنٹھ سے نکلا "میں ہوں داس ہے" یہ سور تو وجے کا سا ہے۔ اور اٹھی پکار ٹھیک کی اور دوار پر آئی۔ وہ وجے ہی تھا وجے سنگھ نے جھک کر پرنام کیا۔ چندا کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وجے بول اٹھا۔ "راجکماری میں یدھ میں جا رہا ہوں۔ یدی جیوت رہا تو پھر اسی سمے لگے سو ملاقات کو پرتیکشا کرنا پرنام" اور وہ بڑی تیزی سے چلا گیا

چندا چکت ہو گئی۔ زور سے پکارا "وجے" پرنتو جیسے بجلی چمک کر لوپ ہو جاتی ہے اور پھر بادلوں میں لیت ہو جاتی ہے اسی پرکار وجے بھی لیت ہو گیا۔

چندا سوچتی رہ گئی۔ "جس نے دہرایا "پرتیکشا کرنا" کیا وہ جیت کر لوٹیگا؟ بھگوان سچ مچ وجے کو سچ مچ وجے دینا" چندا کے نیتروں کے سامنے وہ درشیہ سوپن کی طرح ہان پڑا۔

ہوت رانی نے نشہ رانی سے راجیہ پر ادھیکار جمایا۔ چندا نے پوجا کی تھالی لی اور مندر کی طرف چلی۔ وہاں پہنچ کر وجے کی کشل منائی کئی بار سر نوا کر پیار اور کتھا کی۔ مہتے بھگوان اپ ودھ بالکا کی پرارتھنا سویکار کرکے پورا کیجئے چندا جھومتی اور گاتی ہوئی اپنے بالکا وں کمرے میں چلی گئی اور کھڑکی کے پاس بیٹھ کر پرکرتی کا سوندریہ نہارنے لگی۔ دھیرے دھیرے سندھیا ہو گئی۔ وہ کھڑکی کے پاس بیٹھ کر نہ معلوم کیوں آنسو بہانے لگی۔ پھر ہاتھ باندھ کر پرارتھنا کی "ہے بھگوان وجے کی وجے کرنا"

آگے دیکھو صفحہ ۱۶

سنسکرت پاٹھ مالا

کے ۲۴ بھاگ منگوا لیجیے۔ ہر روز پرتی دن آدھا گھنٹہ پڑھ کر ایک ورش میں مہابھارت سمجھنے کی یوگتا پراپت کر لیجے۔ ۲۴ بھاگوں کا مولیہ چھ روپے بارہ آنہ بارہ بھاگوں کا مولیہ ۴ روپے ۸ چھ بھاگوں کا مولیہ ۲ روپے۔ تین بھاگوں کا مولیہ ایک روپیہ ۔ ٹکٹ خط و کتابت اردو میں نہ کریں صرف ہندی میں کریں

سوادھیائے منڈل اونڈھ ضلع ستارا

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

آریہ جنتا ساودھان

(لیکھک شری رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

کنیا گوروکل ایک ایسی سنستھا ہے جس کی یوگتا کے بارے میں کوئی دو سمتیاں نہیں ہو سکتیں۔ آریہ سماج میں کوئی پارٹی اس کے درودھ نہیں ہے۔ سبھی اس کے بھگت ہیں۔ آریہ سماج تو گوروکل پارٹی ہی نہیں کنتو کالج پارٹی بھی اس سنستھا کو اپناتی ہے۔ جہاں کالج پارٹی کی سمتی آریہ جنتا کے سامنے آ چکی ہے۔ کالج پارٹی کے کئی پرمکھ نیتاؤں کی لڑکیاں اس سنستھا میں شکشا پاتی رہی ہیں۔ آریہ سماج تو کیا سناتن دھرم کے پرمکھ نیتا بھی اس سنستھا پر مگدھ ہیں۔ پنڈت نیکی رام شرما اس سنستھا کو دیکھنے آئے تھے۔ آپ اینت پرسن ہوئے۔ ان کی سمتی نمن پرکار ہے:۔

"کنیاؤں کی یوگتا واستو میں اچھی ہے۔ دوسری کنیاؤں کا اچارن سنا۔ کچھ اتہاس کی باتیں سنیں اور راشٹریہ گیتاوں سے میرے سندر گیت سنے۔ سب دیکھ بھال کر مجھ پر بہت پربھاو پڑا۔ گوروکل کی سناتکائیں کتنی یوگیہ ہیں۔ وہ کیسی یوگیہ ماتائیں بنیں گی۔ اس کلپنا سے ہی آنند ہوتا ہے۔ سچ مچ مجھے سنستھاؤں کے لئے سمتی لکھنے میں سنکوچ رہتا ہے میں پرایہ لکھتا ہی نہیں۔ پرنتو اس سنستھا کے کاریہ نے مجھے ان پنکتیوں کے لکھنے کے لئے ووش کر دیا ہے۔ یہ سنستھا اس یوگیہ ہے کہ ہندو سنسکرتی کے پریمیوں کو اس کی سروتھا سہایتا کرنی چاہئے۔"

پنڈت مدن موہن مالوی جی اس سنستھا کو تین بار دیکھ چکے ہیں اور انہوں نے تینوں ہی بار اس کی بھر پور پرشنسا کی ہے یہاں تک کہ ہندو یونیورسٹی میں لڑکیوں کی تعلیم کے کورس بنانے میں انہوں نے اس سنستھا کی پاٹھ ودھی سے پورا پورا لابھ اٹھانے کا سنکلپ کر لیا ہے۔

شری ستیانند سٹوکس جو کہ پہلے پادری تھے اور جنہوں نے اب ہندو دھرم سویکار کیا ہے۔ وہ بھی کنیا گوروکل دیکھنے کے لئے تشریف لائے تھے اور اتنے پربھاوت ہوئے کہ کچھ دیر کے لئے بیان کی شکتی کے ریو منڈل سے لابھ اٹھانے کے لئے اپنی کنیا کو سیوا کرنے کے لئے چھوڑ گئے۔ انکی سمتی جس کے کچھ انش نمن پرکار ہیں۔

"مجھے ایسا پرتیت ہوتا ہے کہ جو لڑکیاں اس وایو منڈل میں شکشت ہونگی۔ وہ اپنے گھروں میں سے لئے برکت ثابت ہونگی اور دیش کے لئے باعث فخر ہونگی۔ ہم نے شکشا پرنالی کے رسم سمبندھی اور یورپین اتہاس سمبندھ میں بہت سے پرشن پوچھے اور ایسے اتر پائے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ان وشیوں میں بڑی ہوشیار ہیں۔ ہماری یہ پربل اچھا ہے کہ یہ سنستھا دن بدن انتی کرے اور اسکی چھاترائیں بھارت ورش کی سیوا کے لئے تیار ہو سکیں۔"

دیش کے مشہور نیتا سردار پٹیل بھی اس سنستھا کو دیکھنے کے لئے آئے انہوں نے ڈیرہ دون میں ایک پبلک لیکچر میں ہزاروں آدمیوں کے سامنے کہا کہ بھارت ورش میں انہوں نے ایسی سنستھا کوئی نہیں دیکھی"

مسٹر ستیہ مورتی بھی کیول اس کو دیکھنے کے لئے ڈیرہ دون تشریف لائے اور ان کے اوپر بڑا گہرا پربھاو پڑا۔ انہوں نے جو سمتی پرکٹ کی اس کا ایک حصہ میں نیچے دیتا ہوں۔

"کیونکہ سنستھائیں اصل میں راشٹر نرمان کا کام کرتی ہیں۔ ہمارے راشٹر نرمان کے کاریہ میں دگنی شکتی آ جائیگی یہ ہماری استری جاتی ہی ایسی شکشا پا دے جیسی کہ اس سنستھا میں دی جاتی ہے مجھے خاص طور پر اس بات نے بہت متاثر کیا ہے کہ یہاں پر آریہ سنسکرتی میں جو اچھی باتیں ہیں انہیں آجکل کی زندگی کی لابھ کاری تتھا ادھنک باتوں کے ساتھ ملانے کی سچی تتھا سب طرح سے کامیاب کوشش کی جا رہی ہے۔"

گونڈال ریاست کے وزیر تعلیم اتنے پربھاوت ہوئے کہ ان کی سمتی کنیا گوروکل کی تعریف میں ایک قصیدہ معلوم ہوتی ہے۔

"بڑے بڑے راشٹر نیتاؤں اور بھن بھن وچار کے شکشا پنڈتوں سے ایسی سنہری سمتی پراپت کرنے پر بھی یہ سنستھا آریہ سماج کی ہے اور بہتیروں کو کٹر آریہ سماجی بناتی ہے۔"

آریہ سماج کے مہوپدیشک اور مشہور مناظر پنڈت رام چندر دہلوی بھی یہاں آئے تھے ان کی سمتی کو بھی ذرا ملاحظہ فرمائیے۔

"پڑھائی میں لڑکیوں نے مجھے اچنبھت کر دیا میں اپنی زندگی میں ماسٹری رہ چکا ہوں اور لڑکوں کو پڑھایا ہے۔ پرنتو اتنا ہوشیار میں نے کسی لڑکے کو بھی نہیں پایا اور نہ اپنی کوشش سے کسی کو ایسا ہوشیار بنا سکا۔ جس لڑکی سے بھی جو پوچھتا تھا۔ اس کا بہت اچھا اتر دیتی تھی۔ میں نے کچھ ویدک سدھانت سمبندھی بھی پرشن کئے جن کا اتر پورانے پورانے مولوی اور پادری بھی دیتے ہوئے جھجکتے ہیں پرنتو لڑکیوں نے اپنی یوگتا کے انوسار بہت اچھے اتر دئے۔ اتہاس کا گیان ان کا ایسا اچھا ہے کہ مجھے بھی اپنی واقفیت پر شرم آتی ہے وید منتروں کا ارتھ بھی بہت سی لڑکیوں نے بہت اچھا کیا۔ سنسکرت میں بھاشن ایسے وشے پر جو دارشنک تھا اور اسی وقت ان کو دیا گیا تھا۔ لڑکیوں نے بڑی یوگتا سے بڑھ کر کام دکھایا۔"

مدراس کی ایک دیوی برہمچارینیوں کو لاٹھی لاجم۔ چھرا و لیفری۔ آدی سب کھیلیں سکھاتی ہے۔ کھیلوں کے ساتھ ایشور بھگتی۔ رشی بھگتی اور دیش بھگتی کے گیت برہمچارینیاں گاتی ہیں۔ چھوٹی بچیاں ٹوول سیکھتی ہیں۔

سیٹھ نانجی کالیداس جو کہ افریقہ میں سب سے بڑے سیٹھ ہیں اور جنہوں نے شکشا کے کام میں لاکھوں روپیہ دان دیا ہے وہ بھی خاص طور پر اس سنستھا کو دیکھنے آئے تھے اور کہہ گئے تھے کہ لڑکیوں کی شکل سے ہی سوابھاو اور شانتی ٹپکتی ہے۔

کنیا مہاودیالیہ کے سنستھاپک شری دیوراج جی سورگباش ہونے سے کچھ دن پہلے اس سنستھا میں آئے تھے اور اتنے پربھاوت ہوئے تھے کہ وہ یہ لکھ گئے تھے کہ کنیا شکشا کی جٹل سمسیا کنیا گوروکل کامیابی سے حل کر رہا ہے

آریہ جنتا کو اس بات کا فخر ہونا چاہئے کہ بھارت ورش میں ایک ادوتیہ سنستھا جس کی پرشنسا مکت کنٹھ سے دیشی و ودیشی سب کر رہے ہیں۔ جس پر پنجاب یونیورسٹی کے ورت و اس چانسلر ڈاکٹر صاحب مگدھ تھے جس کو دیکھ کر چین کے مشہور پروفیسر لوآنٹ صاحب کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے انکی اپنی ہے اور اس کی وجہ سے آریہ سماج کا سر اونچا ہوتا ہے۔ لیکن جہاں ان کو ابھیمان کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ وہاں ان کی ذمہ داری بھی زیادہ ہے۔ اس سنستھا کی مالی حالت بہت نازک ہے سر پر چھتیس ہزار کا قرضہ ہے۔ پنجاب کی سب

اصل وہی ہے جو سرکار سے رجسٹرڈ ہے

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر روگ کو دور کر کے نظر کو نکشتر کے سمان چمکاتا ہے۔ سرخی۔ کھجلی۔ رہوہیں۔ کیچوا۔ پڑوال۔ کم نظر سب کے لئے برام بان ہے۔ مولیہ ۲ شیشی

اصلی نسخہ

بھیم سینی سرمہ کا اصلی نسخہ ہمارے سوائے کوئی نہیں جانتا۔ نقل سے ہوشیار رہیں

اصلی برہمی بوٹی

دماغ کی تراوٹ تتھا سمرن شکتی کی ادبھت دوا ہے مولیہ ۱۲ سیر۔ برہمی تیل ۱۲ شیشی

چیون پراش

ہر موسم میں سیون یوگیہ بڑھیا ٹانک قیمت ۳ روپے سیر

دنت ولاس

دانتوں کا منجن مولیہ چھ آنہ

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے سوچی پتر مفت پانے کے لئے لکھیے

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبرا

eGangotri

جالندھر شہر میں مِرتک شرادھ پر شاستر ارتھ

سناتنی پنڈت آریہ پنڈت بتری ملسا رام جی کے سوالوں کا جواب نہ دے سکا

نمبر ۲

(۵) پورانک پنڈت نے کہا کہ پتروں کے شریر ہوائی ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ نظر نہیں آتے اور پتروں کے لئے شاستروں میں سودھ لفظ آتا ہے اور پتروں کے لئے سب جگہ دکشن دشا کا ہی ذکر ہے اور سوامی جی نے کئی منتروں کے اوپر ان کا دیوتا پتر لکھکر نیچے ادبھوت میں راجہ ارتھ کر دیا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس سے تو مرے ہوئے پتر ہی ظاہر ہیں جس سے صاف مرتک شرادھ ثابت ہوتا ہے۔

اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ اگر پتروں کے شریر وایو کے ہیں تو وہ کھیر کیسے کھا لیتے ہیں اور براہمنوں کے پیچھے پیچھے کیسے پھرتے ہیں اور ان کو سیتانے کیسے دیکھا۔ سودھ کے معنی برکت میں اناج اور پانی کے ہیں اور زندہ پتروں کو اناج اور پانی سے ترپت کیا جاتا ہے۔ سوامی جی کا راجہ کو پتر لکھنا بالکل ٹھیک ہے۔ کیونکہ وہ ہماری طاقت کے ذریعہ حفاظت کرتا ہے میں لفظ پتر کی پہلے اچھی طرح تشریح کر چکا ہوں کہ اناج سے پرورش کرنیوالا۔ مصیبت سے طاقت کے ذریعہ حفاظت کرنے والا وغیرہ وغیرہ پانچ انسان کے پتر ہیں اور ایسے پتر صرف زندہ ہی ہو سکتے ہیں مردہ نہیں اور پتروں کے لئے سب جگہ جو دکشن لفظ کا ذکر آتا ہے اس کا مطلب دکشن یعنی جنوب نہیں بلکہ اس کا مطلب دائیں طرف ہے۔ بزرگوں کو ہمیشہ اپنے دائیں طرف ہی بیٹھانا چاہئے اور خود ان کے بائیں طرف بیٹھنا چاہئے۔ یہی اس دکشن شبد کا مطلب ہے۔

(۶) پورانک پنڈت نے کہا کہ اتھر وید میں منتر آتا ہے کہ جو پتر گاڑے جاتے ہیں اور جو پتر جلائے جاتے ہیں ان کو بھوجن کرانے کے لئے بلایا جاوے۔ اس سے بھی مرتک شرادھ ثابت ہوتا ہے۔

اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ آپ بتلادیں کہ جیو کا نام پتر ہے یا شریر کا نام پتر ہے یا دونوں کے ملاپ کا نام پتر ہے۔ اگر آپ کہیں کہ جیو کا نام پتر ہے تو یہ بات غلط ہے کیونکہ جیو نہ کبھی پیدا ہوتا ہے اور نہ مرتا ہے اسلئے نہ یہ جلایا جاتا ہے نہ گاڑا جاتا ہے اور ان کے ساتھ ماتا پتا آدی رشتہ کا کوئی تعلق ہی نہیں اور اگر کہو کہ شریروں کا نام پتر ہے تو اس کے جلانے والے کو پتر گھات (पितृघात) کا پاپ لگنا چاہئے اور شریر جو جلائے گئے اور گاڑے گئے ہیں وہ بھوجن کھانے کیلئے آ بھی نہیں سکتے اور ویدوں میں تو مردوں کا گاڑنا کبھی نہیں لکھا۔ اس لئے اس وید منتر کا جو ارتھ آپ نے کیا ہے وہ غلط ہے منتر کا اصلی ارتھ یہ ہے کہ جان (… ماتا …)

اپنے پروہت کو کہتا ہے کہ ہے وِدوان تو ان بزرگوں کو کھانا کھلانے کے لئے وہ پدارتھ جو گاڑے جاتے ہیں یعنی گاجر مولی آلو کچالو وغیرہ اور جو بیجے جاتے ہیں گیہوں چاول وغیرہ اور جو بوئے جاتے ہیں مکی اور چنے وغیرہ اور جو نکالے جاتے ہیں سنگھاڑے وغیرہ ان سب کو مہیا کر۔

اس پر پورانک پنڈت نے کہا کہ اس منتر میں دوسری وبھکتی ہے اس لئے منتر کا ترجمہ ٹھیک نہیں کیا گیا۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ ویدمیں وبھکتیوں کا تبادلہ ہو جاتا ہے اسکیلئے مثال بھی دی اور کہا یہی ارتھ ٹھیک ہو سکتا ہے اور پتر شبد زندہ لوگوں پر ہی عائد ہو سکتا ہے۔ مُردوں پر نہیں۔ یجر وید میں لکھا ہے کہ ہمارے پتر بایاں گھٹنا ٹیک کر دائیں طرف بیٹھیں۔ آپ کسی مردے کو بائیں گھٹنا ٹیک کر بیٹھا ہوا دکھا سکتے ہیں۔ اتھر وید میں لکھا ہے کہ جیتے ہوؤں کا نام ہی ماتا پتا ہے اور مہیدھر (महीधर) نے بھی اپنے بھاشیہ میں جیتے ہوؤں کو ہی ماتا پتا اس منتر کے ارتھ میں تسلیم کیا ہے۔ یہاں مہیدھر کا ترجمہ پڑھکر سنایا گیا اور کہا گیا کہ کیا آپ اس سے بھی انکار کر سکتے ہیں۔ اب آپ کوئی ایک وید منتر نکال کر دکھائیں جس سے یہ ثابت ہو کہ مرے ہوؤں کا نام بھی پتر ہو سکتا ہے۔ آریہ پنڈت نے ان منتروں کو اپنی تقریر میں بار بار دہرایا۔ لیکن پورانک پنڈت اپنے پکش میں ایک بھی وید منتر پیش نہ کر سکا اور نہ ہی مہیدھر کے ترجمہ کے متعلق کچھ کہہ سکا۔ اس سے پبلک کو یقین ہو گیا کہ واقعی زندہ بزرگوں کا نام ہی پتر ہے۔ مردوں کا نام پتر نہیں۔

(۷) آریہ پنڈت نے پوچھا کہ ویدوں میں سے کوئی ایک منتر دکھاؤ جس سے یہ ثابت ہو کہ پرماتما بنا کرم کئے بھی پھل دیدیتا ہے اور کئے ہوئے کرموں کے پھل کو ناش کر دیتا ہے اور کسی آدمی کے کرم کا پھل کسی دوسرے کو دے دیتا ہے۔ پورانک پنڈت نے آخیر تک اس سوال کو نہیں چھوا۔ جس سے پبلک کو یہ علم ہو گیا کہ پرماتما منصف ہونے کی وجہ سے ایک کے کئے ہوئے کرم کا دوسرے کو پھل نہیں دیتا بلکہ جو جیسا کرم کرتا ہے اس کو ویسا ہی پھل دیتا ہے اسلئے کسی براہمن کو بھوجن کرانے کا پھل مرگ کے

مرے ہوئے ماتا پتا کی آتما کو پرماتما کبھی نہیں دے سکتا۔ اس لئے مرتک شرادھوں کی تھیوری برہمنوں نے محض اپنے پیٹ پالنے کے لئے ہی ایجاد کی ہے مرے ہوئے کی آتما کو اس سے کچھ لابھ نہیں۔

(۸) آریہ پنڈت نے سوال کیا کہ آپ کے گرنتھوں میں شرادھ میں برہمنوں کو مچھلی۔ ہرن کچھوے۔ جھینگے۔ سوئر اور یہاں تک کہ گینڈا کا مانس بھی کھلانا لکھا ہے آپ کوئی ایسا وید منتر پیش کریں۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ مانس کھانا دھرم ہے اور مذکورہ بالا جانوروں کا مانس کھلانے سے مرے ہوئے پتروں کی ترپتی ہو جاتی ہے۔ پورانک پنڈت نے آخیر تک بھی اس کے متعلق ایک لفظ زبان سے نہ نکالا۔ صرف یہی کہتے رہے کہ اس کا مضمون سے کوئی تعلق نہیں۔ خوب شرادھ میں مانس براہمن کو کھلانے سے پتروں کی ترپتی لکھی ہو اور اس کا مضمون سے تعلق ہی نہیں۔ پبلک پر اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ یہ سب خود غرض لوگوں نے اپنی مطلب براری کے لئے مردہ پتروں کا بہانہ بنا رکھا ہے۔

(۹) آریہ پنڈت نے کہا کہ آپکے پورانوں میں لکھا ہے کہ ایک براہمن نے اپنے ماں اور باپ کا شرادھ کیا اس کے ماں باپ اسی کے گھر میں بیل اور کتیا کے جنم میں موجود تھے وہ دونوں ہی اس دن بھوکے رہے بلکہ برہمنی نے جلی ہوئی لکڑی مار کر کتیا کی پیٹھ توڑ دی اگر شرادھ کا بھوجن انہیں پہنچ جاتا تو وہ بھوکے کیوں رہتے۔

اور راجہ بینی نے اپنے لڑکے کا شرادھ کیا اور وہ وید کے خلاف اس کام کو کرنے پر بہت پچھتایا۔ اگر وید ورُدھ نہ ہوتا تو پچھتاتا کیوں اور راجہ شویت کو سورگ کو خود واپس آنا پڑا۔ یہ سب کہانیاں اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ مردوں کا شرادھ وید کے خلاف تو ہے ہی آپکے پورانوں کے بھی خلاف ہے ان سوالوں پر پورانک پنڈت نے آخیر تک کوئی روشنی نہ ڈالی۔

(۱۰) دوران تقریر میں پورانک پنڈت نے کہا کہ مردوں کے لئے جو پنڈ رکھے جاتے ہیں اگر ان میں سے ایک پنڈ کوئی بانجھ عورت کھا لیوے تو اس کے لڑکا پیدا ہو سکتا ہے

اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ کیا صرف پنڈ کے کھلانے سے ہی لڑکا پیدا ہو جاویگا یا کوئی اور کوشش بھی کرنی پڑیگی۔ اگر صرف کھانے سے ہی لڑکا پیدا ہو سکتا ہے تو سناتن دھرم کو ایک پنڈوں کا کارخانہ جاری کر لینا چاہئے جس سے بے اولاد سناتن دھرمیوں کو اولاد حاصل کرنے میں سہولیت ہو جائے۔ اسپر پورانک پنڈت نے کہا کہ آپ نیوگ کے قائل ہیں۔ اس طرح تو میں بھی یہ کہہ سکتا ہوں کہ آریہ سماج ایک نیوگ شالہ کھول لیوے۔ اس پر آریہ پنڈت نے کہا کہ آریہ سماج کو ابھی نیوگ شالہ کھولنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ لیکن سناتن دھرمیوں کی ایک نہیں کئی نیوگ شالاؤں کا ذکر پورانوں میں کافی سے زیادہ موجود ہے مثلاً بھیشم پتامہ نے نیوگ شالہ کھولی جس میں بیاس جی کو نیوگ کرنے کے بلایا گیا۔ راجہ دشرتھ نے نیوگ شالا کھولی۔ جس میں رشی شرنگی کو نیوگ کرنے کے لئے بلایا گیا۔ راجہ پانڈو نے نیوگ شالا کھولی جس میں دھرم اندر وایو اور اشونی کماروں کو نیوگ کرنے کے لئے بلایا گیا۔ اس پر پورانک پنڈت کے منہ پر تالا لگ گیا اور پبلک آریہ پنڈت کی دِدوتا پر عش عش کر اٹھی

دوران شاستر ارتھ میں پورانک پنڈت نے کہا کہ اگر ویدوں میں سے جیتے ہوئے پتروں کا ذکر آپ دکھلا دیں تو میں ابھی ہار تسلیم کروں گا۔ شاستر ارتھ کا فیصلہ اسی بات پر ہو جائے گا۔ اس پر آریہ پنڈت یجر وید ہاتھ میں لے کر کھڑے ہو گئے جس کا مطلب صاف تھا کہ یہ شرط منظور ہے لیکن پورانک پنڈت نے اپنی تقریر کو جاری رکھا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ صرف اس بات کو کہنا ہی جانتے ہیں عمل کرنا نہیں۔ ان کی تقریر ختم ہونے پر آریہ پنڈت نے یجر وید ادھیائے ۱۹ منتر ۴۶ پیش کر کے کہا کہ اس میں صاف طور سے جیتے ہوئے پتروں کی سیوا کرنے کا ذکر موجود ہے اور آپکے بھاشیہ کار مہیدھر نے بھی اس کا یہی ارتھ کیا ہے۔ اس پر پورانک پنڈت نے کہا یہاں زندہ پتروں کا ذکر نہیں ہے بلکہ شریروں سے نکلے ہوئے جیووں کا ذکر ہے۔ اس پر آریہ پنڈت نے للکار کر کہا۔ مہیدھر بھاشیہ میں صاف طور سے لکھا ہے کہ پران دھارن کرنے والے زندہ (پرانیوں) کی سیوا کرنی چاہئے یہاں مہیدھر کا ترجمہ پڑھکر ترجمہ پڑھکر سنا دیا گیا۔ اس پر پورانک پنڈت خاموش ہو گئے اور اس بارے میں اور کچھ نہ کہہ سکے اس سے پبلک کو پورانک پنڈت کی شکست صاف طور سے نظر آ گئی

رام لال گپت لیکچرار دھیش آریہ سماج جالندھر

بقیہ آریہ جنتا ساودھان صفحہ

... سادھارن جنتا ایک صد

... اپدیشکوں کو کم از کم سادھا رن جنتا ایک صد ... اس سنستھا ... کم سے کم پچیس روپیہ اس سنستھا ... کے لئے ایکدم بھیجدینا چاہئے اور ... دانی لوگوں سے نئی عمارت کے لئے پانچسو روپیہ فی کمرے کے حساب سے جتنا ہو سکے جمع کرنے چاہئیں۔

... ۱۵۰ لڑکیوں کے لئے ایک آشرم بن چکا ہے جس پر تقریباً تیس ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ کم از کم ایک صد لڑکیوں کے لئے اور آشرم کی ضرورت ہے جس پر بیس ہزار روپیہ خرچ آویگا۔ جن لوگوں نے وعدے کئے ہیں ان کو وعدہ شدہ رقم ایکدم بھیج دینی چاہئے۔ چلت خرچ کے لئے بھی بیس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ آریہ جنتا کا آج تک کوئی کام روپیہ کے ابھاو سے بند نہیں ہوا ... کنیا گوروکل کھلنے پر آریہ جنتا نے لاکھوں روپیہ دئے ہیں۔ جیسے پنجاب پرتی ندھی سبھا پنجاب کا گوروکل سب گوروکلوں سے افضل ہے۔ ویسے ہی پرانت سبھا کا کنیا گوروکل بھی اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ کیا آریہ جنتا اپنے فرض کو سمجھے گی اور اس سنستھا کو جس کے سنستھاپک سوامی شردھانند جی تھے جسکی آچاریہ ایک ستی سادھوی تپسوی بال برہمچارنی نے اپنا جیون ارپن کیا ہے۔ مدد دیکر اپنے کرتویہ کو پورا کریگی یا ایسا کام کریگی جس سے پیچھے کف افسوس ملنا پڑے۔ آریہ سنستھا اس سمے دھن کے ابھاو سے بند ہو گئی تو پچاس برس تک ایسے سنستھا کو چلانے کے لئے سادھنوں کا اکٹھا کرنا مشکل ہو گا اور سینکڑوں بھولی بھالی برہمچارنیوں کا خون آریہ سماج کریگا۔ استری جاتی کے ادھار کا پرشن بھی کیول آریہ سماج ہی حل کر سکتا ہے اور سارے بھارت ورش کی نظر آریہ سماج پر ہے۔

مہاتما گاندھی اور ان کے انویائی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس پرشن کو جس خوبی سے کنیا گوروکل حل کر رہا ہے اس خوبی سے کوئی دوسری سنستھا نہیں کر رہی۔ کیا آریہ سماجی کیا سناتنی کیا کانگرس کے نیتا کیا ہندو سبھا کے پرچارک کیا سوشلسٹ مسلمان جناب سب کی درشٹی کنیا گوروکل پر ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آریہ جنتا اپنے کرتویہ پالن بھولے گی اور آریہ سماجیں اور آریہ پرش اپنا حصہ بہت جلد کنیا گوروکل دیرہ دون کو پہنچا دینگے بلکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری کو بہت جلد بھیجدینگی

آریہ پرشو تمہاری آزمائش کا وقت ہے کیا تم کبھی یہ الزام اپنے اوپر لوگے کہ لڑکیوں کی ایک سنستھا تم نے کھولی اور دھن سے چلا نہیں سکے اس لئے نہیں کہ تم اچیت کاریہ کرتا نہیں ہو بلکہ اس لئے کہ تم نے غفلت کی۔ کیا ایک بال برہمچارنی کی تپسیا نشفل ہو جائیگی میں تو ایسی کلپنا کرنا ہی پاپ سمجھتا ہوں آریہ جنتا نے مجھے پہلے کبھی مایوس کیا نہیں اور میں اتنا کرتگھن نہیں ہوں کہ میں یہ کہنے کا دوساہس کروں کہ اب وہ مجھے مایوس کریگی۔ خاص کر ایسے سمے میں جبکہ آریہ سماج کی دھرم شکشا سیوا کرنے کے کارن میرا سواستھ مجھے جواب دے چکا ہے۔ کنیا گوروکل کا آگامی نواں سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر کو ہو گا۔ بھارت ورش بھر سے بڑے بڑے نیتا اور نیتریاں اس میں پدھاریں گی ... استانکاؤں کا دیکشانت سنسکار ہو گا ۵۰ کے قریب نئی بالکاؤں کا ویدارمبھ سنسکار ہو گا۔ ہندی اور سنسکرت میں برہمچارنیوں کے واد وواد ہوں گے جس کے لئے بھارت ورش بھر کی کنیا ودیالیوں کو چیلنج دیا گیا ہے ایک ویدسمیلن ہو گا۔ جس میں کنیائیں وید وشے پر لیکچر پڑھیں گی۔ ایک پردرشنی ہو گی۔ جس میں کنیاؤں کے ہاتھ کے تیار کئے ہوئے ادنی تتھا سوتی بنائی۔ سلائی۔ کتائی کی وستوؤں کا پردرشن کیا جائیگا میں آشا کرتا ہوں کہ ہزاروں دیویاں اور بھدرپرش اس اتسو میں شامل ہو کر اپنی آنکھ سے کنیا گوروکل کے کاریہ کو دیکھ سکیں گے۔

نئی کنیائیں دھڑا دھڑ داخل ہو رہی ہیں۔ اس واسطے جو بھدرپرش اپنی کنیا کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ بہت جلد درخواست بھیجدیں۔ ایسا نہ ہو کہ جگہ نہ رہنے سے ان کو مایوس ہونا پڑے

شردھانوں کے دن آرہے ہیں اس موقعہ پر بانٹنے کے لئے کھنڈن سیریز کا ٹریکٹ نمبر

مرتک شرادھ فلاسفی کی دھجیاں

شائع کیا گیا ہے جس میں پوراݨکوں کے اعتراضات کا منہ توڑ جواب اور انکی چالاکیوں کا بھانڈہ پھوڑا گیا ہے نیز عقلی دلائل وید اور پرانوں کے حوالجات اور مثالوں سے مرتک شرادھ کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں چھپ گیا ہے فی کاپی ۔/ سیکڑہ ۵ روپے۔ جلد منگوائیں اسکے علاوہ دوسرے بہترین ٹریکٹ: (۱) اسلام کی جڑوں پر احمدیت کا کلہاڑا ۱۰/ (۲) رادھا سوامی مت کھنڈن ۔/ (۳) نیوگ فلاسفی ۔/ (۴) قران میں قربانی ۔/ (۵) وید میں سوسائٹی ۔/ (۶) قرآن الہام کی کسوٹی پر ۔/ (۷) ویدی ایشوری گیان ہے ۲/ (۸) ہیودی مت پر لیکچر ۔/ (۹) جین مت پاکھنڈ کھنڈن ۔/ نوٹ: یہ تمام ٹریکٹ اور کتب آپ کھنڈن سیریز کا سالانہ چندہ ۲ روپیہ بھیجکر حاصل کر سکتے ہیں اور سال بھر کھنڈن بھی

منیجر کھنڈن سیریز کچا البت روڈ لاہور

وروں کی ضرورت

دہلی۔ یو۔پی۔ بمبئی اور بہار کے ودھوا آشرموں اور یتیم خانوں سے سنت دی کرانے کے خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں یا خود آ کر ملیں۔ کوئی فیس نہیں لی جاتی صرف خرچ خط و کتابت لیا جاتا ہے درخواست کے ساتھ ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

منیجر سوشل سروس بورڈ پہاڑ گنج بازار دہلی

ور کی ضرورت

انگریزی مڈل پاس نارمل ٹرینڈ چکتسا میں سند یافتہ ایک کھتری کنیا کے لئے ایک آریہ ور کی ضرورت ہے جو چکتسا یا شکشا کا کام کرتا ہو یا سمپادک ہو گوروکل کے سناتک کو ترجیح دی جاویگی۔ جات پات کا کوئی بندھن نہیں۔

خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں

ڈاکٹر چندو لال پرانا بازار لدھیانہ

امرت دھارا بیماری کو کچل دیتی ہے

امرت دھارا ایک جادو ہے۔ اس میں ایسے اجزا شامل ہیں جو بدن کی اندرونی بیرونی معلوم یا غیر معلوم تمام بیماریوں میں ایک جیسا اچوک اثر رکھتے ہیں۔

یہ بدن کی تمام مواد فاسد کو دھو دیتی ہے اور امراض کے جراثیم کو ہلاک کر ڈالتی ہے۔ قوت ہاضمہ پر اس کا بہترین اثر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ معدے کے متعلق تمام بیماریاں مثلاً بدہضمی۔ متلی۔ قے۔ ہیضہ۔ پیچش۔ اسہال۔ کمزوری معدہ۔ نزلہ۔ زکام۔ ملیریا۔ انفلوئنزا میں اکسیر کا اثر رکھتی ہے۔ رگوں۔ پٹھوں کے دردوں اور تکلیفوں میں فسٹ ایڈ کا کام دیتی ہے۔

کیڑے۔ بچھو۔ سانپ وغیرہ زہروں اور نباتاتی زہروں کے اثر کو خارج کرنے میں بھی کافی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ غرضیکہ یہ صحت کا بیمہ ہے۔ ہر ایک چھوٹی بڑی بیماری میں سب سے پہلی امداد (فسٹ ایڈ) ضرورت کے وقت کا دوست

قیمت بڑی بوتل ... آنہ نصف ایکروپیہ چار آنہ۔ نمونہ آٹھ آنے معمولات کے واسطے امرت دھارا نامی کتاب مفت منگا لیجئے!

خط و کتابت کا پتہ تار کا پتہ ۔ "امرت دھارا" ۲۲ لاہور

آپ ہردیہ کی شانتی سچا سکھ۔ واستوک آنند اور مکتی کی کھوج میں ہیں؟ تو کٹھ۔ کین۔ پرشن۔ ایتریہ۔ تیتریہ۔ مانڈوکیہ۔ منڈک۔ شویتاشوتر آدی نو اپنشدوں کا سار

آنند پتھ (اردو) ۸/

اپنشد رہسیہ ... افغانستان کے مہاتما جی علاوہ پوری

میں پڑھئے سرشٹی کی اتپتی۔ آتما پرماتما۔ پرکرتی سکھ دکھ آدی مسئلوں پر گوڑھ رہسیوں کو جاننے اور آنند پتھ کو پڑھکر یقیناً آپ ایسے راستے پر چل پڑیں گے جو مکتی کی اور جاتا ہے یہ لیکھک ویدک میگزین کا سالانہ چندہ تین روپیہ بھیجکر مفت حاصل کی جا سکتی ہے جلدی لکھئے دھڑا دھڑ بک رہی ہے

منیجر کھنڈن سیریز کچا البت روڈ لاہور

کہانی بقیہ صفحہ ۱۲

نینز بند رہ گئے۔ ہاتھ بندھے رہ گئے۔ سامنے سے کسی نے پکارا۔ "چندے" چندا نے کاپتے کرتے نیتر کھولے۔ سامنے وجے کھڑا تھا۔ اس نے اس کی تار دک اچھیا بھی سن لی تھی۔ "وجے۔ وجے۔ تم اس سمے کہاں" وجے نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا "کیول چاند کو دیکھنے کی اچھیا تھی اور وہی اچھیا مجھے یہاں تک کھینچ لائی؟"

چندا نے پرسنتا پوروک کہا۔ "وجے۔ میرے وجے۔ میں بھی تمہارے ساتھ رن کشیتر میں جاؤں گی"۔ "نہیں چندا تمہارا کومل شریر گھاؤں سے بھر جائے گا۔" "تو کیا وجے! میں راجپوت ماتا کی بیٹی نہیں۔ میری ماتا مر گئی۔ پرنتو اس کا راجپوتی خون اب بھی میرے اندر موجود ہے" "نہیں۔ نہیں چندے! اب چلتا ہوں۔ پھر سوموار کو اسی سمے پرتیکشا کرنا" چندا کے وشال نیتروں میں آنسو بھر آئے۔ وجے نے اپنی اَمولیہ انگوٹھی چندا کو جاتی بار پہنا دی۔

چندا کے دن ورشوں کے سمان ویتیت ہو رہے تھے۔ انت میں سوموار ہوا۔ چندا گھنٹے گننے لگی۔ سمے دھیرے دھیرے ویتیت ہو گیا راتری کے گیارہ بج گئے۔ ادھر چندا پرتیکشا کر رہی تھی۔ ادھر وجے بڑا گھمسان یدھ کر رہا تھا۔ کئی شترو مرتیو پراپت کر چکے تھے وجے جیون کی آشا تیاگ کر لڑے جا رہا تھا گیارہ بج چکے اور چندا نراش ہو چکی تھی وہ ادشیہ ہی ویرگتی کو پراپت ہو گئے ہوں گے۔ اسی سے ابھی تک لوٹے نہیں۔ چندا کو اشبھ وچاروں نے آ گھیرا۔ شاید یدھ ابھی نہ سماپت ہوا ہو۔ رن کشیتر میں مرنے سے اور کون سی اچھی مرتیو ہو سکتی ہے۔

گھڑیال نے بارہ کا گھنٹہ بجایا۔ اُسے سن کر وجے کو یدھ میں ٹھیرنا کٹھن جان پڑا جلدی سے گھوڑے پر سوار ہو کر راج محل کا راستہ لیا۔ محل میں چندا اکیلی تھی۔ آہستہ آہستہ کسی کے چلنے کی آہٹ آئی۔ اس نے دوار کھولا تو استرہین اور رات ویست ولیش میں وجے سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

چندا نے پوچھا: "وجے سنگھ شستر کہاں ہیں" "رن کشیتر میں" "شترو کہاں ہیں" "رن کشیتر میں"

چندا نے شیرنی کی بھانتی گرج کر کہا۔ "چھی کائر! کیا اپنے نام کا ارتھ بھول گئے چھی چھی!! میں کائر سے پریم نہیں کر سکتی۔ یہاں سے دُور ہو۔ پہلے یدھ میں شترو کے چھکے چھڑا دو تب اس راجپوت بالا کو اپنا مکھ دکھلانے کا ساہس کرنا" وجے نے گمبھیر سور میں کہا "چندا اس اپمان کا بدلہ میں لوں گا" اور شیگھرتا سے چلا گیا

چندا انکار کت کھولنے لگا کہ پرماتما نے اس کائر کو مرتیو کیوں نہ دی!

وجے سنگھ پھر رن کشیتر میں پہنچا۔ کرودھ میں نیابل آ جاتا ہے۔ وہ بھوکے شیر کی بھانتی شتروؤں پر ٹوٹ پڑا۔ شتروؤں کے سر گرنے لگے خون کی ندی بہہ چلی۔ وجے اور بھی ویرتا سے لڑنے لگا۔ اگلے دن سندھیا سمے تک گھمسان یدھ ہوتا رہا۔ سوریہ بھگوان کے است ہوتے ہوتے شترو جو بچ گئے تھے۔ جان لے کر بھاگے وجے کے سر پر گہری چوٹ آئی تھی پرنتو پریم کے انماد میں وہ گھوڑے پر بڑھا چلا جاتا تھا۔

چندا کو آشا تھی کہ وجے وجئی ہو کر آئے گا اسی لئے اس نے تلک کی تیاری کر رکھی تھی وجے محل میں پہنچا تو ماتھے سے خون کی دھار بہہ رہی تھی۔ کپڑے لال ہو رہے تھے۔ وجے چندا کے سامنے ہنستا ہوا کھڑا ہو گیا اور پہلا کرودھ بھول گیا۔ چندا نے ہنس کر کہا۔ "میرے وجے! اب میں پرسن ہوں اور اپنے کو بھاگیہ وان سمجھتی ہوں" اس نے ماتھے کا رکت پونچھ ڈالا اور پٹی باندھ کر وجے کو کومل شیّا پر لٹا دیا۔ ادھر راجا دلیپ سنگھ نے وجے کی بہادری پر پرسن ہو کر سویم ہی اس کے ساتھ اپنی لڑکی کا وواہ کرنے کا نشچیہ کر لیا۔

ویدیہ آیا۔ اس نے اچھی طرح پریکشا کر کے بڑے اداس مکھ سے چندا سے کہا کہ حالت کچھ نازک ہے چندا دن رات سیوا کرتی اور من ہی من میں پرارتھنا کرتی۔ "ہے بھگون۔ میرے وجے کی رکشا کر۔ اس ابودھ بالکا کی سیوا کو سپھل کر دو" پر وجے کی دشا دلیسی ہی بنی رہی۔ ایک دن ویدیہ نے کہا۔ "اب وجے کے بچنے کی کوئی آشا نہیں"

اس پر چندا نے بھی اپنے جیون کے انت کرنے کا نشچیہ کر لیا اور ایک ایسا وِش کھا لیا جس کا اثر بارہ گھنٹے بعد ہوتا تھا۔ وہ سارا دن وجے کے پلنگ کے پاس سے ہلی نہیں۔ راجا بڑے فکرمند تھے۔ چندا ایسی پرتیت ہوتی دانو ورشوں کی بیمار ہو گھڑی نے پانچ بجائے۔ چندا کا ہردیہ بیٹھنے لگا وجے بڑی کٹھنتا سے بولا "میں ۔۔۔ چندا ۔۔۔ میرا سو ۔۔۔ جیون وداع ۔۔۔!"

چندا پر زہر کا اثر ہو چکا تھا۔ کچھ ہی کشنوں کی دیر تھی۔ اس نے کہا "ٹھہر نا دی ۔۔۔ جے ۔۔۔" ہچکیوں کی انتم چھچھاہٹ کے ساتھ چندا نے بھی انتم ہچکی لی اور سورج است ہوتے ہوتے اس کا جیون دیپک بھی بجھ گیا۔ سارے راج محل میں ہاہاکار مچ گیا۔ پراتہ کال ہوتے ہی دو چندن کی چتائیں جلائی گئیں اور پرتیک وکتی کے مکھ سے نکلا۔ "وجے چندا کی جے"

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

رشی کی توہین اور آریہ سماجوں کا کرتویہ

"آنند لاہور" کے شر انگیز مضمون کے خلاف پروٹسٹ

آریہ سماج لدھیانہ کا پرستاو

آریہ سماج لودھیانہ کا یہ جنرل اجلاس اخبار آنند ... کے کرشن نمبر میں مسمی گوپال مصر کے لیکھ میں ... سوامی دیانند سرسوتی جی کے پوتر اور نشکلنک جیون پر کئے گئے آکشیپوں کو گھرنا کی دِرشٹی سے دیکھتا ہے۔ ایسے لیکھوں کو نفاق اور ایرشا دویش پھیلانے والا سمجھتا ہے اور گورنمنٹ سے انورودھ کرتا ہے کہ فوراً مناسب تدارک کر کے آریوں کو شانت کرے ...

آریہ سماج امرت سر کا پرستاو

آریہ سماج شردھانند بازار امرت سر کا یہ اجلاس پورانک اخبار "آنند" لاہور کے کرشن نمبر میں پرکاشت گوپال مصر نامک کسی ویکتی کے اس شر انگیز و منافرت انگیز مضمون کی جس سے رشی دیانند کی توہین ہوتی ہے پر زور مذمت کرتا ہے اور گورنمنٹ سے پر زور تقاضا کرتا ہے کہ وہ مضمون کے لیکھک و اخبار کے سمپادک کے خلاف فوری کارروائی کرے۔

نیز پاس ہوا کہ اس پرستاو کی ایک ایک کاپی گورنمنٹ پنجاب و آریہ پریس کو بھیجی جائے

نوٹ۔ سب آریہ سماجوں کو اس قسم کے پرستاو پاس کر کے ان کی ایک ایک کاپی پنجاب گورنمنٹ اور آریہ اخبارات کو بغرض اشاعت بھیج دینی چاہئے۔ گورنمنٹ کو پرستاو بھیجتے وقت یہ لکھنا چاہئے کہ یہ مضمون جس کے خلاف پرستاو پاس کر کے بھیجا جا رہا ہے سناتن دھرمیوں کے ہفتہ وار اخبار "آنند" جو لاہور سے شائع ہوتا ہے کے کرشن نمبر بابت $\frac{5}{12}$ اگست میں شائع ہوا ہے

پورانوں کی بیہودہ اور گندی تعلیم کا بھانڈہ پھوڑنے اور پورانک کیمپ میں تہلکہ مچانے والی معرکہ کی تصنیف

پوران پول پرکاش (اردو) ۸/

اس میں پوران کا ارتھ۔ پورانوں کی تعداد۔ اُپ پوران اور ان کے بھاگ۔ پورانوں کے کرتا۔ پورانوں میں ملاوٹ۔ پوران کس نے بنائے۔ پورانوں کے آدی شروتا۔ تمباکو اور پوران۔ شیو اور پوران۔ مہابھارت اور پوران۔ مہادیوجی کو ٹیس ہیں۔ نیر کھ اور مسلمان۔ وشنو پوران اور دیاس جی۔ پورانوں کی کتھاؤں میں اختلاف۔ پورانوں میں اپنی اپنی تعریف۔ پوران وید ورودھ ہیں پورانوں میں شراب خوری۔ پورانوں میں جوا۔ پورانوں میں ویبھچار۔ کرشن اور پورانوں میں اوتاروں کے چرتر۔ پورانک کرشن کی لیلائیں۔ پورانوں کے دیوتا اور ان کی کرتوتیں برہما۔ وشنو شیو جی۔ برہما اور وشنو کی جنگ۔ برہما۔ وشنو اور مہیش۔ شیو لنگ کی کتھا۔ بھولے شیو جی کی جیون گھٹنا کام دیو اور مہادیو۔ شیو جی اور رنڈی۔ مہادیوجی کی دیوتاؤں سے کرپڑا۔ برہما جی بڑی سے برہما جی اور سندھیا۔ برہما جی کا آچار۔ پورانوں کے رشیوں کا اخلاق۔ چندرما کی زبردستی۔ اندر بھگوان کی لیلا۔ گائتری کی کتھا۔ جمنا اور تاپتی پورانوں کے دیوتا اور انکی پوجا۔ گنیش وشنو شالگرام اور شو مہادیو جگن ناتھ۔ دشو کرما۔ ہنومان۔ ہولی کی پرانا شرشی اگست جی مہاراج۔ بنتری کرشن جی۔ منتر پوجا۔ آتم سمرن۔ نمسکار پھل۔ بھوت پریت پوران اور دیو پوجا۔ پوران واک مارگ کے نمونے۔ پورانوں میں ویدک سدھانتوں کا سمرتھن۔ ویدک ورن ویوستھا۔ دو ہوا دواہ۔ نمتے شبد کا استعمال۔ دو کال سندھیا۔ یوگ اور پوران ... نام آریہ ہے۔ پورانوں میں سناتن دھرمی سدھانتوں کا کھنڈن۔ مورتی پوجا اور تیرتھوں کا ... برت کا کھنڈن۔ مرتک شرادھ کا کھنڈن آدی وشیوں پر یکتی یکت اور پرمان سہت پرکاش ڈالا گیا ہے یہ پستک پورانوں کے واستوک روپ کو پیش کرتی ہے سچ تو یہ ہے کہ تمام پورانوں کا نچوڑ اس میں آ گیا ہے اس کے مطالعہ کے بعد کسی بھی پورانک کو پورانوں کو وید انوکول کہنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک کے پڑھنے کی چیز ہے۔ جلد منگوا لیجئے۔ ورنہ ختم ہو جائے گی۔

مینیجر کھنڈن سیریز کچا نسبت روڈ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج لودہیانہ کے سماچار

(۱) مورخہ ۱۶ راگست کو ماسٹر بنسی لال جی کلرک آریہ سکول کے نئے مکان واقعہ نئی آبادی مادھو پوری میں پرویش سنسکار ہوا۔ شری آریہ سماج کو دان دیئے اور ماسٹر جی نے آریہ سبھوں کا مصری الائچی سے ستکار کیا (۲) ۱۸ راگست سے مورخہ ۲۰ راگست تک متواتر ۳ دن ہر روز رات کے ۸½ بجے تک جناب گنگا چرن کے بھجن اور ۸½ بجے سے ۱۰ بجے تک شری سیر سنگھ جی کالی کملی والوں کے آریہ سماج مندر میں پربھا دستالی دیا کھیان ہوتے رہے۔ جنتا پر اچھا پربھاو پڑا۔ گوروکل پنالسی کے لئے مبلغ ۲۶/۸/۰ چندہ بھی جمع ہوا

ست دھرم پاٹھشالہ نارگ تحصیل پچھاد

ریاست سرمورناہن

ست دھرم پاٹھشالہ نارگ بکرمی سمت ۱۹۷۷ سے جاری ہوئی۔ جسکی عمارت بہت عالیشان دو منزل بنی ہوئی ہے۔ یہاں کا جل وایو اتی اتم ہے۔ اس وقت چھٹی جماعت تک تعلیم دیجاتی ہے۔ بورڈنگ ہوس بھی اس کے ساتھ بنا ہوا ہے جسکا انتظام نہایت اچھا ہے کوئی فیس تعلیم و بورڈنگ ہوس کی طلباء سے نہیں لی جاتی عرصہ ۲ سال میں بورڈ کی طرف سے بھی امداد عطا ہو چکی ہے۔ بوقت دورہ سری مہاراجہ صاحب بہادر نے ملاحظہ پاٹھشالہ معہ دفتر و اکاونٹ (آمد خرچ) کا غذات کی کی کام قابل اطمینان و تسلی بخش پا کر نتیجہ بہت اچھا معائنہ بک میں تحریر فرمایا۔ علاوہ امداد بورڈ کے مبلغ ۵۰ روپیہ بطور امداد پاٹھشالہ و ۵۰ روپیہ غریب طلباء کے لئے بخشی جس کے لئے ہم سب کرمچاری ہزارہا شکریہ ادا کرتے ہیں

نقل معائنہ انگریزی

ست دھرم پاٹھشالہ نارگ جسکی بنیاد پنڈت درگا دت نے ڈالی ہے اور جسکی رہنمائی میں ترقی کر رہی ہے۔ دیکھکر میں خوش ہوں اس کی تعلیم جماعت ششم تک ہے اور طلباء کی تعداد رجسٹر ۵۲ ہیں جگہ کے لحاظ سے طلباء کی تعداد نہایت تسلی بخش ہے۔ سکول کی عمارت اچھی ہے اور بورڈنگ ہوس کا جو کہ سکول کی عمارت کا ایک جزو حصہ ہے۔ اچھا انتظام ہے اور بورڈوں کی موجودہ تعداد ۱۲ ہے۔ اسکول کے آگے ایک اچھا کھیل کا میدان ہے۔ پنڈت درگا دت نے سکول کے لئے زمین دی ہوئی ہے۔ جس کے ذریعہ طلباء کو کھیتی میں دلچسپی دلائی جاتی ہے یہ ان کا کام قابل تعریف ہے اور دیگر علاقہ کے سکولوں کو بھی ضرور ان کے نقش قدم پر چلنا چاہیے میں امید کرتا ہوں کہ یہ تجربہ چھوٹے بچوں میں فائدہ مند ثابت ہوگا

دستخط انگریزی سری مہاراجہ صاحب بہادر والی ملک سرمورناہن۔ ۱۷ اساڑھ ۱۹۹۳ بکرمی کیمپ نارگ

د پنڈت درگا دت آنریری منیجر پاٹھشالہ نارگ

سماجک سماچار

شری کرشن جنم اشٹمی سمیلن

شیلانگ نواسی آریہ جاتی کی اور سے رنگشالہ میں روی وار ۷-۸ کرشن پکش بھادرپد سمت ۱۹۹۳ کو ایک وشال سمیلن ہوا۔ اس کے پردھان شری پنڈت درگیشور شرما سنچالک بھومی دھاگ آسام گورنمنٹ تھے۔ شریان پرمود چندر دت (ممبر کونسل آسام گورنمنٹ تھا شریان۔ ایس پی دلیالی ڈائرکٹر منتری آسام گورنمنٹ نے عدم شمولیت کے لئے دکھ مانگتے ہوئے سہانوبھوتک سوچنائیں بھیجیں آریہ دھرم بھن بھن بھاشاؤں سناتن دھرم۔ سکھ دھرم آریہ سماج اتیادی کے انویائیوں کی طرف سے منوہر دیا کھیان ہوئے پرسدھ بھاشن داتاؤں کے نام نمن لکھت ہیں۔ آچاریہ گوپال کرشن کامرس بیچلر پنڈت شریمان وشنو سنگھ گیانی۔ شریمان پنڈت اندمن دیو شاستری ودیا واچسپتی۔ ڈاکٹر۔ پربھاکر

گیتا سبھا۔ شری کرشن جنم اشٹمی سمیلن کے شبھ اوسر پر شریمان آچاریہ گوپال کرشن کے پرستاو انوسار گیتا سبھا استھاپت کی گئی اس کے پردھان شری پنڈت درگیشور شرما مقرر کئے گئے۔ شریان ایس پی دلیالی تھا شریمان ایم۔ این۔ چکرورتی اس کے پرشٹھ پوشک اُپ پردھان مقرر کئے گئے

ہندو مہاسبھا شاکھا (آریہ ہندو) مہا سبھا دہلی کی ایک شاکھا نامک آریہ سبھا ستھاپت کی گئی۔ شریان آچاریہ گوپال کرشن اس کے پردھان

شیلانگ (آسام) میں آریہ سماج کی سرگرمیاں۔ شری کرشن جنم اشٹمی اتسو

آسام پرانت کی راجدھانی شیلانگ تھا پرانت کی انیہ نگروں سے مقابلہ کرتے ہوئے ادھک تم انتی کر رہی ہے۔ ۱۹۳۱ کی مردم شماری کے انوسار شیلانگ کی آبادی پرایہ ۲۷ ہزار تھی جس میں ۲۰ ہزار بھارت دھرمی ہیں۔ جن میں نمن لکھت شامل ہیں۔ سناتن دھرمی برہمیہ دھرمی سکھ دھرمی۔ آریہ سماجی۔ بدھ دھرمی۔ جین دھرمی اتیادی۔ کالستھ پرایہ ۸۰۰ ہیں اسلام دھرمی پرایہ ۸۰۰ ہیں۔ اس میں سندیہ نہیں ہے کہ آسام پرانتیہ راجدھانی شیلانگ ہی پردھان نگر ہے۔ ایسے ہی آسام پرانت کے پردھان نگر میں پرایہ سرو پرسدھ نگر ہے۔ بڑے ہرش کی بات ہے کہ شیلانگ کے آریہ نواسیوں نے بھی بھگوان یوگیشور کرشن کی جنم اشٹمی کو منانے میں یتھو چت بھاگ لیا ہے

پرکاش کا رشی نمبر

اگر آپ چاہتے ہیں کہ پرکاش کا رشی نمبر نہایت شان سے پہلے نمبروں سے بڑھ چڑھ کر نکلے تو آپ اس کے متعلق اپنے کرتویہ کا پالن کریں۔

(۱) اپنے متروں میں سے کم از کم دو کو تو ضرور سپھائی گراہک بنا دیں

(۲) اپنی سماج کو پرکاش کا رشی انک اپنا نے اور بھاری تعداد میں منگوانے پر چار رکھ بانٹنے کے لئے پریرت کریں۔

(۳) آپ خود بھی غیر آریہ سماجیوں میں پرچار کے لئے اس انک کو مفت بانٹنے کے لئے جتنی سہایتا کر سکیں کریں۔

ہر ایک پریمی ان تین پرشنوں کا اتر دے کہ اس نے انک کے سمبندھ کیا کاریہ کیا ہے ؟

(ایڈیٹر)

نیکت کئے گئے تھا شری کا مارکا لال باجوریا اُپ پردھان۔ شریان لکشمی نارائن شرما منتری شریمان ہیم چندر دت شری مکند لال۔ گوسوامی اُپ منتری نیکت کئے گئے

بھارتی پرچارنی سبھا۔ ہندی ساہتیہ سمیلن کی ہندی پرچارنی سمتی واردھا کی شاخ نام کی بھارتی پرچارنی سبھا ستھاپت کی گئی۔ شریان آچاریہ گوپال کرشن کے اس کے پردھان مقرر کئے گئے۔ شریان ایس۔ پی۔ دلیالی۔ شریان۔ ایم این چکرورتی۔ شریمان درگیشور شرما اس کے پرشٹھ پوشک اُپ پردھان مقرر کئے گئے

مقصودی لال آریہ پتری پاٹھشالہ انبالہ چھاونی کا پہلا وارشک اتسو

مورخہ ۱۱ راگست ۱۹۳۶ء سے ۱۶ راگست ۱۹۳۶ء تک پاٹھشالہ کے اپنے وشال بھون میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا پوجیہ پاد شری سوامی سرودانند جی۔ شری سوامی برہمانند جی مہاراج (آگرہ۔ یو۔ پی) شری سوامی کیولانند جی مہاراج سرسوتی۔ شری سوامی پرمانند جی مہاراج۔ راج گورو پوجیہ پنڈت دھریندر شاستری جی مہاراج کے لگاتار سارگربھت اپدیشوں تتھا پاٹھشالا کی کنیاؤں کے مدھر بھاشنوں سنسکرت شلوکوں۔ سریلے بھجنوں و ویایام کے ادبھت کھیلوں آدی نے انبالہ چھاؤنی کی نشو شکت جنتا میں آریہ دھرم کی دھوم مچا دی باوجود شدت کی گرمی پڑنے کے حاضری کا یہ حال تھا کہ پاٹھشالہ کے بھون کا احاطہ جو کہ بڑا وشال ہے۔ ویدک دھرم ابھلاشی استری پرشوں سے ہر سمے بھرا رہتا تھا اور احاطہ کے باہر سڑک پر بھی چہل پہل رہتی تھی۔ کیونکہ ایسی اُچیہ کوٹی کے سنیاسی مہاتما تتھا ودوان پنڈت اتنی سنکھیا اور ایک ہی سمے میں شاید ہی اس نگر میں کبھی اکترت ہوئے ہوں۔ ایشور کی کرپا سے یہ سوبھاگیہ اسی اتسو کو جو کہ پرتھم ہی ہے پراپت ہوا۔ لالہ بشمبر ناتھ جی Chemists جو کہ اس پاٹھشالہ کے سرپرست ہیں اور انہیں کے سورگیہ پوجیہ پتا کی یادگار میں یہ سنستھا جاری ہے۔ ان کی دھرم پتنی نے اپنے کر کملوں دوارہ کنیاؤں کو پستکیں (جن میں ادھک تر ستیارتھ پرکاش سنسکار ودھی و رگوید آدی بھاشیہ ہو سکتی ہیں) اور لڈو تقسیم کئے۔ الغرض یہ اتسو کیا بلحاظ دھن اپدیش و حاضری اتی سپھلتا پورک نرودھن سماپت ہوا جس کے لئے یہاں کی استری سماج کی ادھکاری دیویاں دھنیہ واد کے پاتر ہیں۔

ویدک بلاتی داس پربندھ کرتا مقصودی لال آریہ پتری پاٹھشالہ انبالہ چھاؤنی

آریہ سماج نیروبی کا ۲۳واں وارشک اتسو

آریہ سماج نیروبی کا ۲۳واں سالانہ جلسہ ۲۰۱ ۲۳ اگست کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا ۲۷ جولائی سے دید کا یگیہ آرنبھ ہوا جس کی پورن آہوتی یکم اگست کو سنیچر وار کے دن ۱۲ بجے دی گئی۔ یگیہ شیش میں بوندی بانٹی گئی۔ اس یگیہ کے پروہت پنڈت آریہ منی جی تھے اور یجمان پنڈت جمنا داس جی۔ یگیہ کا سارا خرچہ پنڈت جمنا داس جی نے دیا۔ مہاشہ سہنسر راج نے باہر سے آئے ہوئے پتر تتھا تار جلسہ کے سمبندھ میں پڑھ کر سنائے۔ **پھر آریہ کنیا پاٹھشالہ** کی کلا پردرشنی کا اُدگھاٹن شریمان کونسلر چونی لال جی نے کیا۔ سب سے پہلے شریمان بابو بدری ناتھ جی آریہ پردھان آریہ سماج نیروبی تتھا ایجوکیشن بورڈ نے کونسلر چونی لال جی کا سواگت کیا۔ آپ کی ملنساری ہر دلعزیزی دلیش سیواؤں کا ذکر کر کے اُن سے پرارتھنا کی کہ وہ کلا پردرشنی کو اپنے ہاتھ سے کھولیں ان کے بعد کونسلر چونی لال نے انگریزی بھاشا میں تقریر کی "میں عزت محسوس کرتا ہوں۔ استری شکشا میں آریہ سماج پائونیر ہے۔ اس کلا پردرشنی کو کھولتے ہوئے مجھے خاص خوشی ہے اس موقعہ پر چیف اسپیکر آف سکولز مسٹر wisdom بھی تشریف فرما تھے۔ کونسلر چونی لال نے ۲۵۰/ شلنگ کا دان بھی اس موقعہ پر دیا۔

کوی سمیلن۔ رات کو ۸ بجے وسیع پنڈال میں کوی سمیلن شروع ہوا۔ اس سمیلن کے سبھاپتی شریمان پنڈت شری رام گوتم ایڈووکیٹ تھے مہاشہ سہنسر راج نے آپ کا پریچے کراتے ہوئے آپکی سماجک سیواؤں کا ذکر کیا جو کہ آپ نے بھارت ورش تتھا افریقہ میں کی ہے نیروبی کے سبھی کوی جن اس سمیلن میں موجود تھے۔ لگ بھگ ۳۰ کے قریب کویتائیں پڑھی گئی تھیں۔ جن کو جنتا نے بہت پسند کیا۔ تین زبانوں میں طرح مصرع دئے گئے تھے ہندی: کیسا انوکھا تیاگ ہے۔ اردو۔ رنگ ہستی کا اعتبار نہیں پنجابی۔ مینوں سک اک اوہدے دیدار دی ہے۔ رات کے ۱ بجے یہ سمیلن بھاری کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا ۱۷ راگست اتوار۔ صبح کارروائی ہون یگیہ سے شروع ہوئی۔ مہاشہ کرم چند جی کے بھجن کے بعد شریمان ماسٹر گوپال داس جی بی اے ایل ایل بی کا سرمن ہوا آپ نے دھرم سمبندھی باتوں کا پریچے جنتا کو درشایا اور ادم واک منتر کی ویاکھیا کی۔ پھر رنگین بھائی کا بھجن ہوا اور اس کے بعد شریمان مسٹر ایچ ڈی تردیدی صاحب ایڈووکیٹ کا انگریزی بھاشا میں لیکچر ہوا ان کے بعد مسٹر بلدیو جی کا سریلا بھجن ہوا اور مہاشہ ہیرا لال جی گاندھی کا اچھوت کی فریاد پر جوشیلا بھجن ہوا۔ مسٹر منشی رام ناگپال کا سنگٹھن پر ایک بھجن ہوا۔

بعد دوپہر۔ ہریجن بھجن منڈلی کے بعد رنگین بھائی۔ گوردھن رام کے بھجن ہوئے پھر شریمان ماسٹر آریہ منی جی ایم اے کا "نیا اور پرانا" کے وشے پر ویاکھیان ہوا آپ نے سکھ اور ایشور پراپتی کے سادھن بتلائے مہاشہ سیتا رام منگل کی نظم کے بعد مہاشہ کشن چند جی کا بھجن ہوا۔ پھر مسٹر پورن چند رائے جی کا لیکچر "سماجک دھرم" کے وشے پر ہوا۔ مہاشہ ہیرا لال گاندھی کے بھجن کے ساتھ پہلے وقت کی کارروائی سماپت ہوئی

بعد دوپہر۔ ہریجن بھائیوں کے بھجن کے ساتھ رنگین بھائی۔ فقیر چند۔ کشن چند کے بھجن ہوئے۔ پھر مہاشہ اچھرا داس جی جو کہ آریہ سماج کے پرانے بھجنیک ہیں ان کا "ہے دیاوان دیا روپ دکھاؤ اب تو" بڑا سریلا بھجن ہوا۔ مہاشہ جید یو کھنہ ہارمونیم ماسٹر جی ساتھ باجہ بجاتے تھے

پرانی اور آجکل کی سبھتا کی مثالیں دیکر ثابت کیا کہ ہمیں پر نئے زمانہ کی طرف چلنا چاہئے پھر شریمان بابو بدری ناتھ جی مہاراج کا منوہر بھجن۔

ڈبدا دلیش بچایا رستی نے

بڑی شردھا سے سنا۔ ان کے بعد شردھانند برہمچاری آشرم کے ودیارتھیوں کی کھیلیں ہوئیں جو کہ جنتا نے بہت پسند کیں لوگ آشرم کی بہت تعریف کر رہے تھے۔

رات۔ ۸ بجے رات کو شریمان بابو بلدی ناتھ جی آریہ کا میجک لالٹین کے ساتھ نئی سلائیڈوں کے ذریعے دلیش بھگت لیڈروں کے درشن۔ کھدر پرچار کا تیاگ۔ نشے سے نفرت وغیرہ انیک کریتیوں پر شکشا دائک بھجن اپدیش ہوا اور رات کے ۱۰ بجے تک یہ کارروائی جاری رہی

۱۸ راگست سوموار۔ ہون یگیہ کے بعد مہاشہ کرم چند جی کا بھجن ہوا اور پنڈت منشی رام جی کا سرمن ہوا جس میں آپ

ان کے بعد استری سماج کی دیویوں کا بھجن ہوا۔ مسٹر ہیرا لال گاندھی کے بھجن کے بعد شریمان ماسٹر آریہ منی جی ایم اے کا بھارتیہ شکشا میں انگریزی کا استھان کے وشے پر لیکچر ہوا جو کہ بہت پُر از معلومات تھا۔ پھر مہاشہ اچھرا داس۔ مہاشہ ہیرا لال گاندھی کے بھجن ہوئے اور ایک بھجن آریہ کنیا پاٹھشالہ کی لڑکیوں کا ہوا پھر شریمان بابو بدری ناتھ جی کا بھجن اپدیش ہوا۔ رات کو آپ کا میجک لالٹین کے ساتھ کرشن سداما کی متر تا پر بہت دلچسپ بھجن اپدیش ہوا۔

اور بھی بہت سے جلسے ان دنوں میں تھے۔ ہندوستانی ٹینس ٹیم کے میچ بھی روزانہ ہوتے تھے۔ جن میں بہت سنکھیا ہندوستانیوں کی شامل ہوتی تھی۔ لیکن باوجود ان باتوں کے ہمارا جلسہ بھاری کامیابی کے ساتھ ہوا۔ خاص طور پر کوی دربار میں شریمان بابو بدری ناتھ جی کی میجک لالٹین کے وقت رات کو پنڈال میں تل

"پرکاش" کے رشی انک کے متعلق رائے

رشی انک کے متعلق میری یہ سمتی ہے کہ اب آپ کو اسکی سٹائل بدلنی چاہئیے کیونکہ اب اسکی اتی اوشیکتا پرتیت ہوتی ہے۔ میرے وچار میں بلاک کی تصویروں کی اب ضرورت نہیں۔ اس لئے "پرکاش" کی قیمت صرف ۱/۱- رکھی جائے اور اس میں نہ کیول سوامی دیانند کی تعریف کے مضمون اور نظمیں ہی نہ ہوں بلکہ ادھک تردید کے سدھانتوں پر اعلےٰ درجہ کے مضمون ہوں جن سے آریہ اور ہندو جنتا ادھک سے ادھک ادھار کا لابھ حاصل کر سکیں۔ اگر قیمت صرف ایک آنہ رکھی گئی تو آپ کا پتر ادھک سے ادھک سنکھیا میں فروخت ہوگا اور اس سے آپ سوئم ہی اندازہ لگالیں کہ کتنا زبردست پرچار ہوگا۔ اگر قیمت ایک آنہ رکھی گئی تو ایک صد پرچہ تو آپ سے ہم خرید سکتے ہیں

(ڈاکٹر) ڈاکٹر لال چند انبالہ چھاؤنی

دھونے کی جگہ نہ رہتی تھی۔ بھوجن کا پربندھ بھی خاطر خواہ تھا۔ نوجوانوں نے بڑے اتساہ سے کام کیا۔

دان۔ اس جلسہ پر دان بھی ۵ ہزار شلنگ کے قریب آیا ہے جو کہ حالات کے مطابق تسلی بخش ہے۔ غرض جلسہ ہر پرکار سے کامیاب تھا۔ شریمان بابو بدری پرشاد پردھان جی نے سب کا دھنیواد کیا اور ویدک دھرم رشی دیانند۔ سوامی ورجانند۔ بھارت ماتا آریہ سماج اور بابو بدری ناتھ کی جے کے ساتھ آرتی اور شانتی پاٹھ کے ساتھ یہ اتسو نرگھن سماپت ہوا۔

ہم اس بھاری کامیابی پر پرماتما کے دھنیواد کے ساتھ شریمان بابو بدری ناتھ جی تتھا مسٹر دولت رام جی جنرل سیکرٹری کو بہت بہت ودھائی دیتے ہیں۔ سہنسر راج شرما

بقیہ خطرناک لوجنا صفحہ ۱۴

میرا تو پکا وشواس ہے کہ جو لوگ اس پرچار ادبی میں لگے ہوئے ہیں وہ دھرم کی کوئی سیوا نہیں کر رہے ہیں راج نیتک یا آرتھک روپ میں ان کا سودا کر کے وہ تو دھرم کے مہتو کو الٹا گھٹا رہے ہیں۔ اُچت تو یہ ہے کہ خود راج نیتی وانیہ سب باتیں ہی دھرم کے انترگت ہوں کیونکہ دھرم کا سمبندھ تو آتما سے ہے۔ دنیا کی دوسری شکتیاں کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہوں اگر الیشوریہ جیسی کوئی چیز ہے تو آتم شکتی سب سے پربل ہے۔ وستوتہ یہ تو ہم جانتے ہی ہیں کہ جو شکتی جتنی بڑی ہوگی وہ اتنی ہی بڑھیا بھی ہوگی۔ بڑھیا بھوتک شکتیوں میں ابھی تک ودیت ہی سروپر دھان ہے۔ مگر اس کے آشچریہ جنک پرینا موں کے سوا اور روپ میں ابھی تک اُسے کسی نے نہیں دیکھا ہے ہاں وگیانک کلپنا ودیت سے بھی بڑھیا شکتی کے اُپیوگ کا ساہس کرتی ہیں لیکن مٹنیہ کرت کوئی ایسا اوزار نہیں ہے جو ہم آتما کا ادھیا تمک شکتی کا کسی نتیجہ روپ میں پتہ لگا سکے۔ بچے دھارمک سدھارکوں نے ابھی تک اسی شکتی پر اپنا آدھار رکھا ہے اور ان کی آتا کبھی نشپھل نہیں رہی۔ اسی شکتی سے انت میں ہری جنوں کا تتھا اپنے ہر ایک دیکتی کا کلیان ہوگا اور منشیوں کے لگائے سارے انومان گڑبڑ ہو جائیں گے۔ پھر وہ منشیہ ادھک درشٹی سے کتنے ہی بڑھے ہوئے کیوں نہ ہوں جو سدھارک ہندو دھرم کی اسپرشیتا کے روگ سے مکت کرنے کے لئے تو یہ پریتن کر رہے ہیں انہیں تو ہر ایک بات میں اسی ایک شکتی پر نربھر رہنا پڑیگا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت — اپنے دیش کی بات — ودھاتا کا وشو

چھاتہ صاف کرنا

اگر پہلے چھاتہ کو نئے کی مانند چمکانا ہو تو پانی میں نون اور ملا کر اس پانی کو برش میں لگا کر چھاتے کو رگڑنا چاہیئے۔ چھاتہ خوب صاف اور چمکدار ہو جائے گا۔

چاندی صاف کرنا

چاندی صاف کرنے اور چمکانے کی ترکیب ہے کہ چاندی پر متھیلیٹیڈ سپرٹ چپڑ کر اسے سوکھنے کے لئے رکھ دیں اور جب وہ سوکھ جائے تب اسے ملائم کپڑے سے رگڑ کر پونچھ دیں۔

دانت دھونے کا برش صاف کرنا

کسی برتن میں پانی لے کر اس میں خوب نمک ملا دیں۔ پھر اس پانی میں دانت دھونے کے برش کو کچھ عرصہ کے لئے ڈبا دیں اس کے بعد برش کو دھو کر سکھا لیں اس طرح برش کو کبھی کبھی صاف کر لینا چاہیئے۔

چاندی کی چیزوں کی صفائی

کھٹے دودھ میں چاندی کی چیزیں اور زیور ڈالنے اور آدھا گھنٹہ پڑا رہنے کے بعد دھو ڈالنے سے وہ صاف ہو جاتی ہیں اور خوب چمکنے لگ جاتی ہیں۔

چاندی کی چیزیں آلو کے پانی میں کچھ دیر تک ڈال رکھنے اور بعد کو نکال کر دھو ڈالنے سے بالکل نئی سی ہو جاتی ہیں۔

گہنے صاف کرنا

نمک اور پھٹکری کو پیس کر پانی میں گھول کر رکھ لیں۔ پھر جس گہنے کو صاف کرنا ہو اس پر لگا کر خوب جلتی ہوئی آگ پر گرم کریں اس کے بعد اسے آگ سے نکال کر املی کی کھٹائی سے اچھی طرح دھو ڈالیں۔ گہنا خوب صاف اور چمکدار ہو جائے گا۔

جست کے برتن صاف کرنا

جستی بالٹیاں یا اور برتن صاف کرنے ہوں تو گرم پانی میں مٹی کا تیل ملا کر برتن پر ملنا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے جست کے برتن صاف ...

زراعت کی حالت

ہندوستان کا رقبہ ایک کروڑ ۸۰ لاکھ مربع میل ہے اس میں سے ایک کروڑ ۱۰ لاکھ مربع میل انگریزی راج میں ہے اور انگریزی راج میں ۴۰ لاکھ ۹ ہزار ۶۰۰ مربع میل یعنی ۲ ارب ۶۱ کروڑ ۹۰ لاکھ ایکڑ (کل دنیا کا ۳۷ فی صدی) زمین پر کھیتی ہوتی ہے۔

ہندوستان کے ۷۳ فی صدی آدمی زراعت سے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ ہندوستان اسی لئے زراعتی ملک کہلاتا ہے۔ جو ملک صرف کھیتی باڑی پر ہی انحصار رکھنے کے باعث زراعتی ملک کہلاتا ہے۔ وہ آج کل کی پولیٹیکل اصطلاح (term) میں جاہل بھی مانا جاتا ہے۔ کیونکہ آج کل کے زمانے میں جتنے ترقی یافتہ خوشحال اور مہذب ملک ہیں۔ ان سب کا اہم پیشہ صنعت اور تجارت ہے۔ جاپان کی صرف ۵۰ فی صدی آبادی زراعت پیشہ ہے جرمنی کی ۳۰ فیصدی۔ فرانس کی ۳۸ فی صدی۔ کنیڈا کی ۳۱ فی صدی۔ امریکہ کی ۲۲ فیصدی۔ انگلینڈ اور ویلز کی ۷ فی صدی۔ لیکن جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے ہندوستان کی ۷۳ فی صدی آبادی زراعت پیشہ ہے۔

خاص نوٹ کرنے کی بات تو یہ ہے کہ ہندوستان کا یہ دیہاتی پن دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ مغرب کی صحبت میں آ کر ہندوستان نے انگریزیت کی ہزاروں باتیں سیکھی ہیں۔ لیکن انگریزیت کی سب سے بڑی خوبی تجارت اور صنعت اس ملک نے نہیں سیکھی ۱۸۹۱ء میں ۵۹ فی صدی ہندوستانی زراعت پر انحصار رکھتے تھے سنہ ۱۹۱۱ء میں ۷۱ فیصدی ہو گئے اور آج سنہ ۱۹۳۱ء میں ۷۳ فی صدی ہندوستانی کھیتی ہی کر کے اپنا گزارہ چلا رہے ہیں۔

سوادھیائے کیلئے نادر موقعہ

ویدک ونئہ لیکھک آچاریہ دیوشرما جی ودیا النکار۔ اس پستک میں ہر روز کی پرارتھناؤں کے منتروں کی سندر سرل اور مدھر ویاکھیا کی گئی ہے۔ اس طرح ورش بھر کے لئے ۳۶۵ پرارتھنائیں اس پستک میں سنگرہ کی گئی ہیں۔ پستک تین بھاگوں میں چھپی ہے ایک بھاگ کا دام ۱۲ ہے تینوں بھاگوں کا مولیہ تین روپیہ ہے۔

براہمن کی گئو لیکھک آچاریہ دیوشرما جی ودیا النکار۔ یہ براہمن کی بانی میں کیا جادو بھرا رہتا ہے اس پستک میں اس سوکت کا سندر انواد کیا گیا ہے۔

سوم سروور لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم اے۔ اس پستک میں سام وید پومان سوکت کی سندر ویاکھیا ہے سوم شبد سے وید میں کیا مطلب ہے یہ پستک میں اچھی طرح دکھلایا گیا ہے۔ قیمت مجلد عہ سادہ عہ

یوگیشور کرشن لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم اے۔ کرشن کا سرس، پرمانک اور پورن جیون چرتر پڑھنے کے لئے اس پستک کو منگوائیے۔ بھاشا سرل اور محاورے دار ہے چھپائی سندر ہے۔

ہماری دیگر پستکیں

بھارت ورش کا اتہاس تین کھنڈوں میں لیکھک آچاریہ رامدیو مولیہ تینوں بھاگوں کا صرف پانچ روپیہ ہم۔ مولیہ ؏ دھرم ایڈیشن۔ سوامی شردھانند جی پران مت پر یالوچن پرانوں پر آلوچنا تمک گرنتھ ہے قیمت تین روپیہ۔ سنسکرت پردیپکا دو بھاگ سنسکرت سیکھنے کی ریڈریں نئے ایڈیشنوں کا سنگرہ دو بھاگوں میں قیمت عہ۔ استریوں کی ہمچو پسند لیش۔ اس وشے پر آج تک لکھی گئی پستکوں میں سب سے اتم ہے قیمت ۱۲ آنہ۔ سنتی دیویوں کے ہاتھ میں دینے اور کنیا پاٹھشالاؤں میں انعام بانٹنے کے لئے اس سے اچھی پستک نہیں مل سکتی۔ منوسمرتی وگیان چھوٹے بچوں کو شکشا کیسے دی جائے اس پر پانچسو روپیہ انعام مل چکا ہے قیمت عہ۔ مہارشی دیانند کی اس پستک پر چودہ سو روپیہ انعام مل چکا ہے قیمت ہے۔ پستکوں کا مفصل سوچی پتر مفت

مینیجر پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

برانچ مینیجر ویریندر اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

لائٹ ہاؤس آدمی

چین کے ایک صوبہ میں ایک شخص رہتا تھا جسے لائٹ ہاؤس کے نام سے پکارا جاتا تھا اس نے اپنے سر میں (ماتھے پر) سوراخ کر کے سات یا آٹھ انچ لمبی سرخ موم بتی ٹھونکی ہوئی تھی اور شہر کے سنسان اور بے رونق حصوں میں رہنے والے لوگوں کی رات کے وقت رہنمائی کیا کرتا تھا جس سے وہ حادثوں سے بچ جاتے تھے۔ کیونکہ انہیں ایک چلتی پھرتی لالٹین میسر تھی

دو دل رکھنے والا انسان

بیلجیم میں ایک شخص گیسی ڈی مائی نامی رہتا تھا جس کے پہلو میں ایک کی بجائے دو دل تھے۔ اسے لنڈن اکیڈمی آف میڈیسن کی طرف سے کثیر رقم پیش کی گئی تاکہ موت کے بعد اس کے جسم کو کاٹ کر ملاحظہ کیا جا سکے سنہ ۱۸۹۴ء میں یہ معاہدہ طے کیا گیا تھا اور کئی ایک میڈیکل رسالوں میں شائع ہوا تھا ایک شرط یہ بھی تھی کہ گیسی ڈی مائی اپنے ملک کی حدود سے باہر نہ جائے

دن کو وقت تارے دیکھنے والی لڑکی

مس کاسپر ہاسر جسے یورپ بھر میں پر اسرار لڑکی خیال کیا جاتا تھا۔ دوپہر کے وقت تارے دیکھ سکتی تھی۔ کہتے ہیں وہ گرینڈ ڈچی بیڈن کی ہونے والی ملکہ تھی۔ جنم سے بچپن میں ہی اغوا کر کے ایک تنہا مقام پر ایک کمرہ میں بند کر دیا گیا تھا۔ جہاں وہ اٹھارہ سال تک اندھیرے میں رہی۔ جنم سے پہلے پہل ایک دن اس کمرے میں روشنی کی شعاع کا احساس ہوا جو بظاہر کہیں سے بھی آتی دکھائی نہ دیتی تھی۔ اگرچہ کاسپر ہاسر اب ایک بلوان عورت تھی مگر اس کی دماغی قابلیت ایک کمسن بچے سے زیادہ نہ تھی۔ لوگ اسے پر اسرار عورت کا نام دیتے تھے۔

دائمی بارش والا علاقہ

پیراگوا (جنوبی امریکہ) کے ایک حصہ میں قدیم وقتوں سے بارش ہو رہی ہے اور ابھی تک بند نہیں ہوئی۔ اسی علاقہ میں دریا نے پارانہ بہتا ہے شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ گویا آبشار

سواستھ رکھشا

ہیضہ اور اسکا نہایت مجرب علاج

(از ویدراج پنڈت ہری رام شرما لاہور سوسپیشلسٹ لاہور)

ہیضہ کیا ہے

ہیضہ ایک متعدی یعنی چھوت سے ہونے والی بیماری ہے۔ اس میں اچانک ہی شدید اور کھلے دست و قے آنے لگتے ہیں جن کا رنگ چاول دھوئے کے پیشاب کی طرح ہوتا ہے اور مریض کا پیشاب اکثر بند ہو جاتا ہے ہیضے کی بیماری ایسی نامراد ہے کہ چند گھنٹوں میں وہ انسان کو موت کے گھاٹ اتار دیتی ہے۔

ہیضے کے اسباب

ہیضے کے تین بڑے سبب ہیں (۱) سب سے بڑا سبب بعض زہریلے جاندار ہیں جو ہیضے کے جراثیم کہلاتے ہیں (۲) جسمانی کمزوری جس سے جسم ان جراثیم کو قبول کر لیتا ہے (۳) آنتوں کے اندر گندگی جس سے یہ جراثیم آنتوں کے اندر پرورش پاتے ہیں۔

ہیضے سے حفاظت

اول ثقیل چیزیں مثلاً بھٹے۔ مرچ۔ چنے۔ تلی ہوئی پکوڑیاں۔ امرود۔ ککڑی۔ آم۔ گوشت کی غذا۔ زیادہ پکے ہوئے میوے (سڑنے کے درجہ تک) تربوز۔ خربوزہ۔ کھیرا۔ آڑو وغیرہ سے جہاں تک ہو سکے۔ پرہیز کریں۔ کیونکہ ناقص خوراک خراب اور کچی پانی۔ خراب اور کچے پھل اور سبزی ہیضے کو پھیلاتے ہیں دوم مکھیوں سے اپنی خوراک کو بچانا چاہیے۔ سوم۔ صاف پانی پینا چاہیے اگر کسی کنوئیں یا تالاب میں ہیضے کے جراثیم داخل ہو جائیں تو اس میں آدھ پاؤ پر میگنٹ آف پوٹاش ڈال کر کنوئیں کا پانی صاف کر دینا چاہیے۔ چہارم دودھ ابال کر پینا چاہیے۔ (نوٹ) ہیضہ کے دنوں میں خالی پیٹ ہرگز گھر سے باہر جانا چاہیے۔ کیونکہ معدہ میں جب خوراک ہوتی ہے تو معدہ کی ترش رطوبت ہاضمہ ہیضے کے جراثیم کو مار ڈالتی ہے اور اگر معدہ خالی ہو تو اس میں ترش رطوبت نہ ہونے کی وجہ سے جرم ہیضہ ہلاک نہیں ہوتا بلکہ معدہ سے گذر کر انتڑیوں میں چلا جاتا ہے اور وہاں پرورش پانے لگتا ہے۔ کھانا کھانے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو اچھی طرح صاف کر لیں۔ کھانے کے وقت سرکہ اور پیاز کا استعمال بہت مفید ہے ایام وبائی میں سرکہ۔ اچار۔ پیاز۔ لیموں اور انار دانہ کی ترشی کا کھانا از حد مفید ہے۔

ہیضہ کی ظاہری علامات

چاولوں کی پیچھ جیسے دست و قے بہت آنا پٹھوں کا کھنچنا۔ ٹھنڈا پسینہ۔ پیٹ میں درد اور جلن۔ پیشاب کا بند ہونا۔ پیاس بہت اور بے چینی۔ ٹانگوں کی پنڈلیوں میں درد۔ جلن اگر بہت ہو تو پاؤں کا اکڑ جانا اور سیاہ ہو جانا اور جسم کا سرد ہو جانا۔

مریض ہیضہ کا مجرب علاج

مرض کے شروع میں ہی پہلے کیسٹر آئیل (ارنڈ کا تیل) دے کر مریضوں کی آنتوں کو صاف کر لیں اور اس کے بعد اسے اس اکسیر ہیضہ کا استعمال کرائیں

ست اجوائن خشک ۔ پیپرمنٹ خشک (ست پودینہ)
۱ تولہ ۔ ۱ تولہ

مشک کافور دیسی۔ ان تینوں چیزوں کو ایک
۱ تولہ
شیشی میں ڈال دیں۔ یہ چند منٹوں میں خود بخود پانی کی شکل میں تبدیل ہو جائے گا جب یہ پانی بن جائیں تو پھر اس میں ۶ ماشہ میں دار چینی اور ملا دیں۔ یہ اکسیر ہیضہ تیار ہو گئی۔ اس دوا کے دس یا پندرہ قطرے یا زیادہ حسب موقع ہر گھنٹے گھنٹے کے بعد تھوڑے گرم پانی کے ساتھ ملا کر دینے جائیں۔ ضرور فائدہ ہو گا۔ جراثیم کے زہر کا اثر دور ہو جائے گا اور دست و قے خود بخود بند ہو کر مریض بالکل راضی ہو جائے گا۔ یہ شرطیہ اور مجرب علاج ہے عام لوگ اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔

بواسیر کی اکسیر دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد کھجلی خون کا زائل ہونا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے قیمت عہ محصول ۸ر

کیلاش انجن (رجسٹرڈ)

یہ بینظیر سرمہ محافظ چشم۔ جملہ امراض چشم کو دور کرنے میں جادو کا اثر رکھتا ہے۔ تین ہفتے کے باقاعدہ استعمال سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا نئی بصارت آ گئی قیمت فی شیشی فی تولہ عہ محصول ۸ر کل عہ تین شیشی معہ محصول دو روپیہ بارہ آنہ

مینیجر کیلاش فارمیسی فتح گڑھ پنجتور ضلع فیروزپور (پنجاب)

وقلیں رفلیں ریوالور اور پستول

بند وقلیں

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچا دیں گے اور ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد۔ گزیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔

فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman umar and company Karachi

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے مجموعے

نگارستان ۸ر ۔ جمالستان للعہ

محصولڈاک علاوہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ ۔ پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور و لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR MARK (REGD)

سٹار ٹریڈ مارک

ملیریا کا حملہ شروع ہو گیا

جوڑی تاپ

دوا کھانے سے پہلے

تپ ولرزہ اور طحال کی دوا

Regd سے واقف نہ ہو

ملیریا اور باری کے بخار کے لئے یہ اکسیر دوا ہے تین چار خوراک پیتے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار بند ہو جاتا ہے اس کے استعمال سے خون گاڑھا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے ملیریا کے لئے اس کے مقابلہ میں کوئی دوسری دوا مفید نہیں ہے نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی پندرہ آنہ ڈاک محصول ۱ر چھوٹی شیشی آٹھ آنہ ڈاک محصول ۱ر

دوا کھانے کے بعد

ڈاکٹر بھاسکر لون چورن Regd

ہاضم اور بھوک بڑھانے والا

یہ با ترکیب تیار ہوا ہے اس کے استعمال سے بادگولہ۔ بدہضمی اور بھوک کی کمی وغیرہ عوارض جاتے رہتے ہیں روزانہ استعمال سے کسی مرض میں مبتلا ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے
قیمت آٹھ آنہ ڈاک محصول ۱ر الگ

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا خانوں میں ملتی ہے دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک، اور ڈاکٹر نام ضرور دیکھ لیا کریں

لاہور کے ایجنٹ : مینیجر پیسہ اخبار

امرتسر کے ایجنٹ : ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

PRAKASH LAHORE

کرنونتو وشوم آریم

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۲ | اتوار ۲۲ بھادوں سمت ۱۹۹۳ | مطابق ۶ ستمبر سنہ ۱۹۳۶ | نمبر ۳۵

آریہ سماج کے نیم

[illegible]

آریہ سماج کے نیم

[illegible]

اوم اوم ہی بول

(از منشی علاولپوری)

(۱)

آلس نے ہے تجھ کو گھیرا
اٹھ اٹھ! دیکھ لٹے گھر تیرا
جاگ نیند سے ہوا سویرا
سونے کا یہ سمہ نہیں ہے
سمہ بڑا انمول۔ مکھ سے اوم اوم ہی بول

(۲)

جو جن سو کر سمہ بتاوے
بعد میں بیٹھا پھر پچھتاوے
ہاتھ نہ کچھ پھر اس کے آوے
ابھی سوچ لے ناداں بندے
گیان کی آنکھیں کھول۔ مکھ سے اوم اوم ہی بول

(۳)

اب نہ بات جو تو نے مانی
پگ پگ ہوگی ٹھوکر کھانی
اتر جائے گا جوشِ جوانی
پیچھا تاپ سے کچھ نہ بنے گا
سدھا میں وِش نہ گھول۔ مکھ سے اوم اوم ہی بول

(۴)

اوم کا اٹھ کر جاپ تو کر لے
ہری نام سے جھولی بھر لے
بھو ساگر سے غافل تر لے
منجدھار میں جیون نیا
پڑی ہے ڈانواں ڈول۔ مکھ سے اوم اوم ہی بول

اُپنشد گاتھا
منڈک اُپنشد

تیسرا منڈک ۔ دوسرا کھنڈ

یہ آتم گیانی اس پر برہم کو جانتا ہے۔ جس میں سارا وشو رہتا ہے اور جس کے پرکاش سے پرکاشت ہے۔ جو نشکام بھاو سے اس پرم پرش کو بھجتے ہیں۔ وہ اس جنم مرن سے پار ہو جاتے ہیں۔

جو منش سفل رک کامناؤں میں پھنسا ہوا انہیں کامناؤں میں گھرا رہتا ہے۔ وہ سنسار کے چکر میں ہی جنم لیتا رہتا ہے۔ پرنتو جسکی کامنائیں پوری ہو چکی ہیں اور جس کو آتما کا گیان ہو گیا ہے۔ اسکی ساری کامنائیں اسی جنم میں نے ہو جاتی ہیں۔

یہ پرماتما گرنتھوں کے پاٹھ سے نہیں ملتا وہ بدھی سے اور بہت سننے سے بھی پراپت نہیں ہوتا۔ پرنتو جس پر بھگوان انوگرہ کرتے ہیں وہی اُسے پاتا ہے۔ ایسے کرپا پاتر منش پر ایشور اپنے آپ پرگٹ ہوتا ہے۔

یہ پرماتما بل ہین پرش سے بھی نہیں جانا جاتا اور نہ پرماد سے۔ نہ تپ سے نہ چنہہ تیاگ سے ملتا ہے۔ جو ودوان بل۔ کرم۔ نیم اور کرتویہ پالن سے دی اُپایوں سے بھجن ابھیاس کرتا ہے۔ اس کا آتما برہم دھام میں پرویش کرتا ہے۔

رشی لوگ اس ایشور کو پاکر گیان سے ترپت ہو کر آتم گیانی اور روگ سے رہت ہو کر سرو پرکار سے شانت ہو جاتے ہیں۔ وہ آتم درشی اور دھیر رشی جن سرو ویاپک پرماتما کو پاکر اس کے سروپ کو اچھی طرح جان لیتے ہیں۔

یہ جتی لوگ جنہوں نے ویدانت کا نشچت گیان پراپت کر لیا ہے اور جن کا انتہ کرن سنیاس یوگ سے شدھ ہو گیا ہے۔ جیون مکت دشا کو پراپت کر کے مرتو کے سمے برہم لوک میں جا کر مکت ہو جاتے ہیں۔

جن مکت پرشوں کی پران آدی پندرہ کلائیں اپنے کارن میں جا کر ٹھیر جاتی ہیں۔ ساری اندریاں سوریہ آدی میں لے ہو جاتی ہیں۔ کرم اور وگیان مئے آتما اس اوناشی پرمیشور میں جا کر سب ایک ہو جاتے ہیں۔

جیسے بہتی ہوئی ندیاں سمندر میں جا کر اور نام روپ کو تیاگ کر اس میں لین ہو جاتی ہیں۔ ایسے ہی گیانی منش مکت دشا میں نام اور روپ سے رہت ہو کر پرمیشور کو پراپت ہوتا ہے

ویدامرت

ساموید　رگوید　یجروید　اتھروید

मोभमो सं विकथा अतमेरु यैज्ञो : तमेरुयै
जमानस्य प्रजाभूपा त्वताय त्वादूताय
त्वैकताय त्वा ॥ ۲۳ (یجروید)

یجروید ادھیائے پہلا رشی پرمیشٹھی پرجاپتی اگنی دیوتا

لفظی ترجمہ (مانہ بہرد) نفرت سے میرا (یگیہ) یگیہ کرتے ہوئے (مابھے) نہ ڈر (یگیہ سے) (ما) نہ (سم وکتھا) چلایمان ہو یعنی اس راستہ سے نہ ہٹ)۔ (ات میرو) شردھا والے (یجمانیہ) یجمان کو (پرجا) اولاد اور پشو وغیرہ (بھویات) حاصل ہوں۔ (توا) یگیہ کو (ایکتائے) ایک سکھ کو حاصل کرنے کے لئے (توا) یگیہ کو (دوتائے) ہوا اور برشٹی جل کی شدھی کے لئے (توا) یگیہ کو (ترتائے) اگنی کرم اور ہوی کے لئے (سم یومی) میں ٹھیک ٹھیک کرتا ہوں

تشریح انسانوں کو پرماتما نے اپدیش دیا ہے کہ یگیہ کرتے ہوئے تم کبھی مت ڈرو۔ اگر تم کو کسی قسم کی دھمکی دی جائے یا تمہارے راستہ میں رکاوٹیں ڈالی جائیں یا تمہاری جان جانے کا بھی اندیشہ ہو تو کبھی نیک کام کرتے ہوئے کسی کی پرواہ مت کرو۔ اپنی ساری عمر میں یگیہ کے پتھ سے علیحدہ نہ ہو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے پرماتما بڑی مضبوط اور دھن بانجا اور اعلیٰ سکھ دینے والے پشو اور سب سے اتم نجات دیتے ہیں یہ یگیہ سب کی بھلائی کے لئے ہزارہا سکھوں کی پراپتی کے لئے اور دکھوں کا ناش کرنے کے لئے ہر ایک شخص کو کرنا چاہئے

وہ جو اس پر برہم کو جانتا ہے ارتھات برہم کے گنوں کو پراپت کر لیتا ہے اس کے کل میں برہم کو نہ جاننے والا کوئی نہیں ہوتا۔ وہ شوک کو تیر جاتا ہے اور پاپ کو پار کر جاتا ہے۔ اس کے ہردیہ کی اودیا کی گانٹھ ٹوٹ جاتی ہے اور وہ مکت ہو جاتا ہے۔

وید نے یہ بات کہی ہے کہ گرد ودیا انہیں کو بتاوے جو کرم کرنے والے ہیں۔ وید کے جاننے والے ہیں اور جن کو برہم میں نِکی

دھارنا ہے اور شردھا پوروک ایک ایشور کو بھجتے ہیں اور جنہوں نے ودھی پوروک نم تا کا برت پالن کیا ہے ارتھات گورو کے سامنے سر جھکایا ہے۔

اس برہم ودیا کو پہلے انگرا رشی نے کہا۔ برت ہین پرش اس برہم ودیا کو نہیں پڑھتے۔ پرم رشیوں کو نمسکار ہو۔ نمسکار ہو۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مشہور جہاں طاقت بخش

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون قبض سدھ ہوت دہ پاکی سوزش۔ احتلام۔ بیخوابی۔ بیچینی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن تندرست اور طاقتور بنتا ہے قیمت چالیس گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ **مینو پسکٹ دائمی روغن**

کسی بھی وجہ سے عضو مخصوص میں آئی ہوئی کمزوری کجی۔ لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر اعضاء سر نو بدن میں طاقت آتی ہے فی ڈبیہ ایک روپیہ

مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

لاہور کے لئے ایجنٹ چاہئے قواعد اساسنہیں

وروں کی ضرورت

دہلی۔ یو۔ پی۔ سی۔ پی اور بہار کے وہ ہوا آشرموں اور یتیم خانوں سے شادی کرانے کے خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں یا خود آ کر ملیں۔ کوئی فیس نہیں لی جاتی صرف خرچ خط و کتابت لیا جاتا ہے درخواست کے ساتھ ارکا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

مینیجر شول سرور یتھ پہاڑ گنج بازار دہلی

چنے ہوئے پھول

(۱) سچا متر وہ ہے جو شیشہ کی طرح ہمارے عیبوں کو اصلی روپ میں ہمیں دکھلاوے اور جو ہمارے عیبوں کو گن بتاتا ہے وہ ترو شتر کی ہے۔ متر نہیں۔

(۲) جیسے زہر کو اتارنے کا علم حاصل کئے بنا سانپ کو پکڑنے سے وہ کاٹ کھاتا ہے اور زہر چڑھ جانے سے موت ہو جاتی ہے اسی طرح مورکھ انسان بھوگوں کو پکڑ کر انت میں ان میں متوالا ہو کر برباد ہو جاتا ہے۔

(۳) ایرشا سے انسان بنتا ہے۔ دوسروں کے پاپ تو اپنی آنکھوں کے سامنے رہتے ہیں اور اپنے پیٹھ پیچھے۔ دوسروں کے پاپ گننے کی عادت ڈالنی ہوگی۔ اگر ایسا نہیں ہوگا تو ہمارے پاپ بھی معاف نہ ہوں گے۔

(۴) ایشور اچھل کے آدھین رہنے کے لئے بس اتنا ہی ضروری ہے کہ ہر ایک انسان آخری سانس تک دوسروں سے پریم کرے اور ان کا بھلا کرے۔

(۵) ہت کرنے والا شتر و بھی متر ہے اور اہت کرنے والا متر بھی شترو ہے۔ روگ اپنے جسم سے پیدا ہونے پر بھی دشمن ہے اور دوائی جنگل میں پیدا ہونے پر بھی متر ہے

(۶) محبت سدا ہی سہن شیل اور مدھر ہے محبت ایرشا نہیں کرتی۔ غرور نہیں کرتی دُشٹ آچرن نہیں کرتی۔ خود غرضی نہیں کرتی۔ جلدی غصہ نہیں کرتی۔ برا نہیں مانتی سدا ستیہ کے ساتھ آنند کرتی ہے۔

(۷) حیرانی ہمیشہ زبان پر شاستر رکھنے والے پنڈت کو ہم دھرماتما سمجھتے ہیں تو کیا یہ ممکن نہیں کہ اس طرح ہمیشہ ہاتھ میں رکھنے والے کو پہلوان مانتے لگ جائیں۔
(گنپت رت آریہ سیوک جام پور)

ضرورت

کے اشتہارات کی شرح اجرت ایک بار ۱۰؁ تین بار ۸؁ زیادہ کے لئے
دو روپے
فی بار　مینیجر

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by

سنسار کی گتی

اسمبلی کے ۵ ممبران واک آؤٹ

شملہ ۲۰ ستمبر۔ آج شام کو اسمبلی کے اجلاس میں سنسنی خیز حالات رونما ہوئے۔ جب مسٹر ستیامورتی کی تحریک التوا پر جس کا مقصد برطانیہ سے آنے والے سوتی مال پر ڈیوٹی کم کرنے کی بنا پر گورنمنٹ کی مذمت کرنا تھا۔ اپوزیشن کے ممبروں کو واک آؤٹ کرنا پڑا اور صدر کے نا روا طرز رویہ کی وجہ سے ایک اہم مباحثہ خراب ہو گیا۔ جب مسٹر ستیامورتی کی تحریک التوا پر ایک گھنٹہ اور ۵۰ منٹ تک بحث ہو چکی تو کانگرس پارٹی نے بند کرنے کی تحریک کی مگر سر عبدالرحیم نے اسے منظور نہ کیا

کیا مسٹر گابا کو رہا نہیں کرایا جائے گا؟

لاہور۔ یکم ستمبر۔ مسٹر کے۔ ایل گابا ممبر اسمبلی کی ضمانتیں جو داخل کی گئی تھیں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نامنظور کر دی ہیں۔ اب نئی ضمانتیں داخل کرنے کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ بعض اخبارات نے یہ رائے دی ہے کہ چونکہ مسٹر گابا کی ضمانتوں کا بندوبست نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ضمانت داخل کرنے کا ارادہ ترک کر دیا جائے۔

پنجاب میں جرائم کی رفتار

لاہور۔ یکم ستمبر۔ گذشتہ سال لاہور میں ۲۲۷۰ وارداتوں کی پولیس میں رپورٹ لکھائی گئی ان میں سے جو مقدمات عدالتوں میں چلے ان میں سے ۱۷۳۳۸ سچے ثابت ہوئے تعزیرات ہند کے ماتحت ۱۵۵۰۰ کیس چلائے گئے جن میں سے ۹۷۵۹۰ سچے ثابت ہوئے۔

نیشنلسٹ پارٹی کے فیصلے ایک نظر میں

بنارس۔ یکم ستمبر (۱) کمیونل ایوارڈ بالکل ناقابل قبول ہے (۲) پارٹی کی علیحدہ ہستی قائم رہیگی (۳) جب تک کمیونل ایوارڈ منسوخ نہیں ہو جاتا کمیونل ایوارڈ کے خلاف جہاد جاری رکھا جائے گا (۴) آئندہ انتخابات میں پارٹی اپنے امیدوار کھڑے کریگی (۵) جہاں کہیں ضرورت ہوگی۔ کانگرس سے اتحاد کیا جائے گا

مسٹر سبھاش بوس کی صحت

شملہ۔ یکم ستمبر۔ مسٹر گری ممبر اسمبلی نے مسٹر سبھاش چندر بوس کی صحت کی حالت کے متعلق جو آہستہ آہستہ خراب ہو رہی ہے اور ان کی صحت کے متعلق گورنمنٹ کی طرف سے اسمبلی میں کل کے غیر تسلی بخش جواب کے متعلق تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے

مسلم خواتین سول نافرمانی کرنے پر آمادہ ہو گئیں

لاہور۔ ۲ ستمبر۔ کل فیض باغ لاہور میں لاہور کی مسلم خواتین کا ایک ہنگامہ خیز جلسہ منعقد ہوا۔ اور اس جلسہ میں بیگم کرم حسین بی اے نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ مسجد شہید گنج کی واگذاری کے لئے ہمارے محترم مسلمان لیڈر ابھی تک کوئی موثر کارروائی نہیں کر سکے اور مجلس اتحاد ملت نے بھی ابھی تک مسلمانان ہند کے سامنے کوئی واضح پروگرام نہیں رکھا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اسلامیان ہند بے حس ہو گئے ہیں اور مساجد کی تقدیس کو برقرار رکھنے کے لئے کوئی اعتبار رہنما مرد مجاہد میدان میں نہیں آتا۔ بلکہ شہید گنج ایجی ٹیشن نیم مردہ سی ہو گئی ہے لہٰذا اب خواتین کو میدان میں آنا چاہئے

"پرکاش کارتی نمبر"

پرکاش کے پریمیوں سے تین سوال

اگر آپ چاہتے ہیں کہ پرکاش کارتی نمبر نہایت شان سے سابقہ نمبروں سے بڑھ چڑھ کر نکلے تو آپ اس کے لئے اپنا فرض پورا کیجئے وہ کیا ہے؟

(۱) اپنے سمبندھیوں اور رشتہ داروں میں سے کم از کم دو کو ضرور "پرکاش" کے مستقل گراہک بنائیے

(۲) اپنی سماج کو "کارتی نمبر" کو اپنانے اور بھاری تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنے کے لئے پریرت کریں

(۳) آپ خود اس نمبر کو ودھرمیوں میں مفت بانٹنے کے لئے جو کر سکیں کریں

جواب دیجئے کہ آپ نے کتنے گراہک بنائے ہیں (۲) آپکی آریہ سماج نے کتنی کاپیاں منگوائے کا نتیجہ کیا ہے (۳) آپ خود کتنی کاپیاں ودھرمیوں میں بانٹنے کے لئے منگوائیں گے

(ایڈیٹر)

تنخواہوں کے نئے گریڈ

شملہ۔ یکم ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ تنخواہوں کے نئے گریڈ جاری کرنے سے تمام سرکاری ریلوں کو تقریباً پونے چار کروڑ روپیہ کی بچت ہو گی۔ یہ رقم آئندہ ۳۰۰ سال کے دوران میں اس حد تک پہنچیگی

پانچ آسامیوں کے لئے پانچ امیدوار

شیخوپورہ۔ یکم ستمبر۔ گوجرانوالہ اور گجرات ڈویژنوں کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات کے دفاتر میں ۵ آسامیاں خالی تھیں ان کے لئے درخواستیں طلب کی گئیں۔ تقریباً پانچ امیدواروں نے درخواستیں دیں

۸ ہزار ریلوے ملازموں کی بھوک ہڑتال

شملہ۔ یکم ستمبر۔ یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل کھڑگ پور میں بنگال ناگپور ریلوے کے تقریباً آٹھ ہزار ملازموں نے ۱۱ بجے صبح اور ½۱۲ بجے کے درمیان پرامن طور پر بھوک ہڑتال کی اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ

چیف میکینکل انجینئر اور ایجنٹ نے انہیں کام کے گھنٹوں کے متعلق ملاقات کی اجازت نہ دی تھی

لالہ ہرکشن لال کے حصے نیلام کر دئے گئے

لاہور۔ یکم ستمبر۔ آج لاہور ہائیکورٹ کے آنریبل مسٹر جسٹس کولڈ سٹریم نے پنجاب کی مختلف الیکٹرک سپلائی کمپنیوں کے حصے جو کہ لالہ ہرکشن لال سابق وزیر حکومت پنجاب (جن کو اب دیوالیہ قرار دیا جا چکا ہے) کے پاس تھے۔ پبلک طور پر لاہور ہائیکورٹ میں فروخت کئے۔

ان حصوں کو خرید کرنے کے متلاشی سینکڑوں کی تعداد میں ہائیکورٹ میں حصہ خرید کرنے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ تمام حصہ جات تقریباً تین لاکھ روپیہ پر فروخت کئے گئے۔

کیا خالصہ برادری والے سکھ نہیں

ماسٹر رتن سنگھ جو خالصہ برادری (اچھوتوں) سے تعلق رکھتے ہیں ملازمت حاصل کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز جالندھر کو درخواست دی تھی لیکن وہاں سے اس کو جواب دیا گیا ہے کہ اس کی

دریائے راوی میں پھر طغیانی

لاہور۔ ۲ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دریائے راوی میں پھر زبردست سیلاب آ رہا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اب پانی کی بلندی پہلے سے زیادہ ہے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ پانی کی بلندی ۲۷ فٹ تک پہنچ چکی ہے۔ لیکن پانی کتنا آ رہا ہے کہ اس کے متعلق صحیح طور پر کچھ کہنا مشکل ہے۔ شاہدرہ پولیس سٹیشن کے سب انسپکٹر اور دیگر ملازمان نے دیہات میں لوگوں کو اطلاع دیدی ہے کہ وہ اپنے اپنے گاؤں خالی کر دیں تحصیلدار علاقہ بھی اپنے ماتحت افسران کے ہمراہ دورہ کر رہے ہیں

کیا شرعاً عورتیں سول نافرمانی کر سکتی ہیں

مسز دلاور علی بی اے آنرز ایم اے بی ٹی مزنگ لاہور کے اعلان سے متاثر ہو کر آج مسلمانوں کی ایک انجمن نے علماء اسلام سے دریافت کیا ہے کہ آیا مسلم خواتین مسجد چراغ شاہ کی غیر مشروط طور پر واپسی کے لئے شرح محمدی کی رو سے سول نافرمانی کر سکتی ہیں

پھر شہید گنج ڈے منایا جائے گا

انجمن نصیر المسلمین کے زیر اہتمام ۱۱ ستمبر کو لاہور میں شہید گنج ڈے منایا جائے گا۔ انتظامات ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں سے کہا گیا ہے کہ اس روز نیلی قمیص پہن کر جلسوں اور جلوسوں میں شرکت کریں

بواسیر کی اکسیر دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد کھجلی خون کا زائل ہونا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے قیمت ع۸ محصول ۸ر

کیلاش انجن (رجسٹرڈ)

یہ بے نظیر سرمہ محافظ چشم۔ جملہ امراض کو دور کرنے میں جادو کا اثر رکھتا ہے تین ہفتہ کے باقاعدہ استعمال سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا نئی بصارت آ گئی ہے قیمت فی شیشی فی تولہ عہ محصول ۸ر کل عہ تین شیشی معہ محصول دو روپیہ بارہ آنہ

مینیجر کیلاش فارمیسی فتح گڑھ

پنجتور ضلع فیروزپور (پنجاب)

ودیشوں میں ہل چل

سپین میں سرکاری فوج کا ہیڈ کوارٹر تباہ

ہانڈے۔ یکم ستمبر۔ اردن میں گورنمنٹ کے ڈائنامیٹ ریزرو پر باغیوں نے بم برسائے۔ جس سے بھاری نقصان ہوا ہے۔ وفادار فوج کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا ہے۔

سپین کے معاملات میں جرمنی کی مداخلت

پیرس۔ ۲ ستمبر۔ میڈم فیوس لوارے نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ جرمنی سپین کے معاملہ میں زیادہ سرگرمی سے مداخلت کر رہا ہے اس لئے یہ امر یقینی سمجھنا چاہیئے کہ جنرل فرینکو مراکو کی نو آبادی رافلا زیرو جرمنی کو واپس دے دیگا۔

ڈاکٹر ڈیوڈ بشپ آف لورپول مُردہ کو جلانے کے حق میں

مردہ کا جلانا اس کو ٹھکانے لگانے کا سب سے بہتر ارزاں اور سائنٹفک طریقہ ہے

آریہ سماج کا سدھانت ہے کہ انسان کے مر جانے پر اسکی لاش کو ٹھکانے لگانے کا سب سے موزوں طریقہ جلا دینے کا ہے۔ لیکن عیسائی اور مسلمان مردہ کو دبانے کے حق میں ہیں۔ سائنس کی رو سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مردہ کو جلانا ہی مفید ہے اسکی تائید حق پسند انگریز ودوانوں کی طرف سے اکثر ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ تازہ مثال پیش ناظرین ہے:۔

ڈاکٹر ڈیوڈ بشپ آف لورپول نے لورپول ڈایوسیسن ریویو" کے کالموں میں مردہ کے جلانے کے حق میں اپنی زبردست رائے ظاہر کی ہے۔ جس کے کچھ اقتباسات "پرکاش" کے پریمیوں کے لئے ہم اخبار مذکور سے اخذ کر کے یہاں دیتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:۔

جب تک لوگ مردہ کے جلانے کو دفن کرنے پر ترجیح نہیں دیتے اور دفنانے کی قبیح رسم کو ترک نہیں دیتے تب تک پبلک کی گورنمنٹ سے مردوں کے دفن کرنے کے لئے مناسب جگہ نہ ملنے کی شکایات بنی ہی رہیں گی۔ مردوں کو دفنانے کی بد رسم کی نہ چھوڑنے کی وجہ موت کے متعلق لوگوں کی قدامت پسندی ہے۔ لیکن پچھلے ۵۰ برسوں سے پڑھے لکھے اور آسودہ حال لوگوں میں مردہ کو جلانے کا رواج ترقی کر رہا ہے اور مردہ کو ٹھکانے لگانے کے لئے اس کا جلانا تقریباً اس طبقہ میں عام ہو گیا ہے۔

مردہ کا جلانا اس کو ٹھکانے لگانے کا سب سے بہتر ارزاں اور سائنٹفک طریقہ ہے اور اگر مناسب سہولتیں بہم پہنچائی جائیں تو اس کو کم حیثیت لوگ بھی بھاری تعداد میں اپنا لیں گے۔ اس میں کیا شک ہے۔

آج کل عیسائیوں میں مردہ کو ٹھکانے لگانے کا یہ طریقہ ہے کہ کسی مخصوص بنی ہوئی جگہ میں مردہ کو دفنا دیا جاتا ہے اور بعد ازاں کچھ عرصہ بعد وہی جگہ رہائشی مکانات کے لئے فروخت کر دی جاتی ہے دفنانے کے حق میں کتنا ہی کسی کا جذبہ عقیدت کیوں نہ ہو۔ جب قبرستان رہائشی مکانوں میں بدل جاتے ہیں تو یہ جذبہ فوراً مفقود ہو جاتا ہے۔ ملک میں ڈیموکریٹک ترقی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ لوگوں میں اپنی کمزوریوں کے دور کرنے کی جرأت پیدا نہیں ہوتی۔ آریہ سماج کے سدھانتوں کی یہ اپورو وجے ہے!!

ہندوستان کے کھلاڑیوں کی شاندار جیت

لنڈن۔ ۳۱ اگست۔ ہندوستان کے کرکٹ کے کھلاڑیوں کے ساتھ میچ میں سیکس ٹیم کے تمام کھلاڑی کل ۶۷ رنز کر کے آؤٹ ہو گئے مسٹر میول نے ۱۵۲ رنز کیں

ملاگا پر باغیوں کا قبضہ

جبرالٹر۔ ۲ ستمبر۔ پناہ گزینوں کا بیان ہے کہ ملاگا کی فتح ناگزیر ہے۔ باغی فوجیں تین اطراف سے پہنچ رہی ہیں اور شہر سے صرف تین میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔

مرتک شرادھ فلاسفی کی دھجیاں

شرادھوں پر مفت بانٹنے کے لئے زبردست ٹریکٹ تیار کیا گیا ہے عہ سینکڑہ کے حساب سے جلد منگوائیں۔ سائز ۲۲×۱۸ ۱۲ صفحات

مینیجر کھنڈن سیریز کچا نسبت روڈ لاہور

آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی کی

مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ کھجلی۔ گکرے سرخی۔ جالا۔ پھولا وغیرہ کی اکسیر دوا ہے قیمت تین روپیہ تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا۔ لذیذ۔ ٹانک۔ قیمت چار روپے فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے خون و پیپ آنا روکتا ہے

قیمت ۸ر فی شیشی

برہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور طاقت دیتا ہے قیمت ۸ر شیشی

برہمی بوٹی ۱۲ر سیر

فہرست ادویات مفت

پتہ: آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور: برانچ گورو کل فارمیسی ہسپتال روڈ

پشاور: میسرز برج لال اینڈ سنز چوک ریشم گراں

شملہ: میسرز ٹھاکر برادرس لوئر بازار

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۲۲ بھادوں سمت ۱۹۹۳

"اچھوت خطرہ میں"

یہ آواز ہے جو چاروں طرف سے ہمارے کانوں میں آ رہی ہے۔ ملک بھر میں ہنگامہ بپا ہے۔ مسلم اخبارات تو کئی لایعنی باتیں شائع کرتے رہتے ہیں لیکن انہیں نظرانداز کر دیا جائے تو بھی تسلیم کرنا پڑیگا کہ ملک میں شور و غل بپا ہے اور اس میں کوئی آواز سنائی دیتی ہے تو یہ کہ "اچھوت خطرہ میں ہیں"۔ اچھوتوں کا سوال ایک پولیٹیکل پہلو بھی رکھتا ہے لیکن اگر اس کی پولیٹیکل اہمیت کو تسلیم نہ کیا جائے تو بھی کہنا پڑیگا کہ یہ سوال اس وقت ایک خاص اہمیت رکھتا ہے پچھلے دنوں تک پنجاب اس سوال کے اثرات سے محفوظ تھا۔ لیکن اب وہ ہمارے صوبہ پر بھی حملہ آور ہوا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں لاہور میں موچی دروازہ کے باہر اچھوتوں کے نام سے ایک جلسہ ہوا۔ وہ جلسہ اچھوتوں کا نہیں بلکہ مسلمانوں کا تھا اچھوت تو شاید پانچ دس ہی ہوں گے اور آخر کار وہ بھی اٹھ کر چلے آئے تھا۔ لیکن مسلمان ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے۔ اس کا جواب دینے کے لئے اچھوت ہندوؤں نے لاجپت رائے ہال میں ایک جلسہ کیا وہاں بھی گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی گئی لیکن کام بنتا نہ دیکھ کر گڑبڑ کرنے والے واک آؤٹ کر گئے۔

مختلف لوگ اس سوال کو مختلف پہلوؤں سے دیکھیں گے لیکن میرے لئے ایک ہی پہلو ہے وہ یہ کہ آریہ سماج کہاں ہے؟ آریہ سماج نے سب سے پہلے اچھوت ادھار کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ ۱۸۹۹ء میں جبکہ مہاتما گاندھی ابھی جنوبی افریقہ میں ستیاگرہ کر رہے تھے اس نے رہتیوں کو ملا لیا۔ اس کے بعد اچھوت ہندوؤں کی شدھی کا بازار گرم رہا اور اچھوتوں کی مختلف جاتیاں آریہ سماج میں پرویشٹ ہوتی رہیں یہاں تک کہ لاکھوں اچھوت آریہ بن گئے۔ ضلع سیالکوٹ اور ریاست جموں کے بہت کم میگھ ہوں گے جنہوں نے آریہ سماج میں پرویش نہ کیا ہو۔ اسی طرح اس نے صوبے کے مختلف اضلاع میں مختلف اچھوت جاتیوں میں کام کیا اور وہ کام اس وقت تک جاری ہے۔ لیکن آج جبکہ اس سوال نے ایک نئی اہمیت اختیار کی ہے آریہ سماج کا کہیں نام نہیں اس سوال نے سب سے بھیانک روپ جنوبی ہند میں دھارن کر رکھا ہے۔ سمجھو کہ یدھ کا سب سے بڑا کشیتر دکشن بھارت بن رہا ہے۔ عیسائی اور مسلمان اچھوتوں پر دو اطراف سے حملہ کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں سکھ بھی میدان خالی پا کر جنگ میں شامل ہو گئے اور انہوں نے کوشش کی کہ اچھوت ان کا دھرم اختیار کر لیں۔ اس سلسلہ میں مہاتما گاندھی بھی میسور گئے وہاں دو ہفتے ٹھہرے اور واپسی پر اچھوت ادھار وشئے پر ویاکھیان دیتے گئے ان کے جانے کا پرینام یہ ہوا کہ میسور ریاست میں اچھوتوں پر جتنی پابندیاں تھیں سب کی سب دور ہو گئیں اس کے بعد ہریجن سیوک سنگھ کے پردھان سیٹھ گھنشام داس برلا وہاں تشریف لے گئے۔ انہوں نے میسور کا بھی دورہ کیا اور ٹراونکور کا بھی اور بچشم خود دیکھا کہ وہاں اچھوتوں کو کیا کیا کشٹ ہیں۔ انہوں نے دربار کے اعلےٰ افسران سے مل کر کوشش بھی کی کہ اچھوتوں کی تکالیف دور ہو جائیں۔ اب ان کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ وہ سات ہزار روپیہ ٹراونکور کے اچھوتوں کی ایک وشیش ادستیکتا کو پورا کرنے کے لئے دیں گے۔ پنڈت مالویہ جی وہاں جا رہے تھے ان کے جانے کی تاریخ مقرر ہو چکی تھی۔ لیکن خرابی صحت کی وجہ سے نہ جا سکے۔

یہ تو ہوئیں ان لوگوں کی کوششیں جو ہریجنوں کے رکشک ہیں لیکن ان کے بھکشک بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہے ابھی بہت عرصہ نہیں ہوا جب مسٹر ایل گا با وہاں گئے تھے ان کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ وہ نو مسلم ہیں اور یہی ان کی کشش ہے آج سے کئی سال پہلے لاہور کے ایک بیرسٹر ساگر چند مسلمان ہو گئے تھے۔ مسٹر گابا کے آنے پر مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا تھا انہوں نے سوچا کہ آگے آنے کا یہ اچھا موقعہ ہے۔ اس لئے وہ بھی جنوبی ہند میں جا دھمکے اور اپنے نام سے تار پر تار دے رہے ہیں کہ میں نے فلاں مورچہ فتح کر لیا ہے اور فلاں اچھوت لیڈر کو مسلمان بنا لیا ہے اب مسلمان شیخ عبداللہ گاندھی کو وہاں لئے جا رہے ہیں شاید اس لئے کہ وہاں پرانے مسلمانوں کی کوئی قدر نہیں۔ قدر ہے تو نئے مسلمانوں کی چاہے انہیں نہ اسلام کی واقفیت ہو نہ کسی اور مذہب کی۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ پرانا مسلمان وہاں کوئی نہیں گیا۔ نئے مسلمانوں کو جوش پیدا کرنے کے لئے لے جایا جاتا ہے اور پرانے مسلمانوں کو فائدہ اٹھانے کے لئے۔ گویا نئے مسلمان زمین تیار کریں گے اور پرانے مسلمان فصل بوئیں اور کاٹیں گے۔ جو پرانے مسلمان وہاں گئے ان میں سید غلام بھیک نیرنگ ایم۔ ایل۔ اے جنرل سیکرٹری سنٹرل جمعیت تبلیغ الاسلام بھی تھے ان کے قلم سے ایک مضمون مسلم اخبارات میں شائع ہوا ہے اس میں سے چند ایک اقتباسات ناظرین "پرکاش" کی آنکھیں کھولنے کے لئے پیش کرتا ہوں:۔

"مجھے معلوم ہوا کہ جنوبی ہند کی تھیہ جماعت میں تبدیلی مذہب کے لئے بڑی حرکت پیدا ہو رہی ہے اور انہوں نے اپنی ایک کانفرنس میں یہ طے بھی کر لیا ہے کہ وہ ہندو دھرم کو چھوڑ دیں گے۔ یہ پہلا موقعہ نہیں کہ تھیوں کے متعلق اس قسم کی اطلاع آئی ہو بارہ برس پہلے بھی تھیہ قوم میں اسی قسم کی حرکت ہوئی تھی۔ لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ چار سال ہوئے مسٹر کے سکارن بی اے آف کالی کٹ نے جو قوم کے لحاظ سے تھیہ ہیں ایک ملائیم اخبار میں مضمون شائع کیا تھا جس میں انہوں نے نہایت زبردست الفاظ میں تھیوں کو اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی تھی۔ اس پر میں نے سید محمد عبدالحی سیکرٹری جمعیت کو کالی کٹ بھیجا اور ۱۲ جولائی کو خود وہاں کے لئے روانہ ہو گیا۔ میں کئی مقامات پر گیا بہت سے اصحاب سے ملا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ تبدیلی مذہب کے لئے یقیناً تحریک ہو رہی ہے اور عیسائی مسلمان اور سکھ تھیوں کو اپنے اپنے مذہب میں لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ عیسائی مشنری جو کئی نسلوں سے ٹراونکور میں کام کر رہے ہیں مکمل طور پر منظم ہیں۔ منظم اور مسیح ہیں اور وہ موجودہ تحریک کے شروع ہونے سے پہلے پہلے لاکھوں اچھوتوں کو عیسائی بنا چکے ہیں۔ وہ اب دوگنی کوشش سے کام کر رہے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں سکھ مشن بھی ابھی کر تحریک کے آغاز سے ہی کام کر رہا ہے اور ان سے کامیابی کی بھاری امید ہے۔ لیکن اس وقت تک نتائج حوصلہ افزا نہیں اور نہ ہی ان کے حوصلہ افزا ہونے کی امید ہے۔ ہاں مسلمانوں کے لئے وسیع میدان ہے لیکن ان کی طرف سے جو کوششیں اس وقت تک ہوئی ہیں۔ وہ کام کی وسعت کے لحاظ سے بہت ناکافی ہیں۔ تھیہ لیڈر ڈاکٹر تھیل کی جو کیلیے سو پر بھاری ہیں۔ کوششیں سنراواد صد ہزار تحسین ہیں انہوں نے اکیلے ہی ٹراونکور کے ہندوؤں کو ہراساں کر دیا ہے ڈاکٹر تھیل جنم کے لحاظ سے تھیہ ہیں اور وہ اپنی قوم کی رہنمائی انہیں مسلمان بنانے کے لئے کر رہے ہیں۔ امیر علی اور فاروق جلال الدین کون ہیں؟ یہ بھی نو مسلم ہیں جو تھیہ قوم سے حال ہی میں آئے ہیں۔ لیکن اب اسلام کے واعظ بن کر پھر رہے ہیں۔ خدا نے چاہا تو جلد ایسے ہی سینکڑوں واعظ اچھوتوں میں سے مل جائیں گے وہ جنوبی ہند میں اسلام کی مشعل ثابت ہونگے۔ ۳۰ اگست کو ضمن میں ایک بھاری کانفرنس ہونے والی ہے جس کے صدر شیخ عبداللہ گاندھی ہوں گے۔ اس میں ڈاکٹر تھیل باقاعدہ طور پر قبول اسلام کا اعلان کریں گے میں بھی اس موقعہ پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ وہاں سے واپس آ کر کام کی مفصل سکیم برادران ملت کے سامنے رکھوں گا۔ اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے جنوبی ہند کی ایک اسلامی سبھا کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو سنہ ۱۹۰ء سے لگاتار تبلیغ کا کام کر رہی ہے اور اس وقت تک بیس ہزار سے زیادہ غیر مسلموں کو مسلمان بنا چکی ہے جو لوگ مسلمان ہونا چاہتے ہیں وہ اس کے پاس آتے ہیں انہیں مسلمان بنایا جاتا ہے ان کا ختنہ کرایا جاتا ہے اور کچھ دنوں تک انہیں زیر نگرانی رکھا جاتا ہے اس کے بعد انہیں ایک ماہ تک اسلام کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس عرصہ میں نو مسلموں کے کھانے پینے اور کپڑے وغیرہ کے تمام اخراجات یہ انجمن ادا کرتی ہے یہ ایک رجسٹرڈ سبھا ہے اور اس کا حساب کتاب باقاعدہ ہے۔"

واقعات اپنے منہ سے بول رہے ہیں عیسائی مسلمان اور سکھ جنوبی ہند کے ہندوؤں کو اپنے اپنے مذہب میں لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ہندوؤں کی طرف سے انہیں بچانے کی کوئی کوشش نہیں ہو رہی۔ جنوبی ہند کے ہندو تو انہیں بچا نہیں سکتے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے دھرم کو صحیح طور پر نہیں سمجھا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اچھوتوں کا اچھوت رہنا ہی دھرم ہے اس لئے ان کی طرف سے کبھی یہ کوشش ہوتی ہے اچھوتوں کو بچانے کے لئے نہیں بلکہ انہیں دھکیلنے کے لئے۔ آریہ سماج یہ کام بخوبی کر سکتا ہے۔ درحقیقت آریہ سماج ہی یہ کام کر سکتا ہے لیکن وہ سویا پڑا ہے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ بے حس و حرکت پڑا ہے سب یہ دیکھ رہا ہے پھر بھی اس میں حرکت نہیں آتی۔ آریہ سماج کا ایک بھی لیڈر جنوبی ہند میں نہیں پہنچا۔ کوئی اپدیشک

بھی وہاں نہیں گیا۔ سارودیشک سبھا کے مقامی اپدیشک بیشک وہاں کام کر رہے ہیں اور ان سے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ کرتے ہیں۔ لیکن وہ تو سادھارن اکیلے کے لئے ہیں۔ اسادھارن کے لئے نہیں۔ وہ تو شانتی کے زمانہ کے لئے ہیں جنگ کے لئے نہیں۔ آج جبکہ مختلف اطراف سے جنوبی ہند کے ہندوؤں پر یورش ہو رہی ہے آریہ سماج کے دو اپدیشک کیا کر سکتے ہیں ملک کے اس حصہ سے ہر روز ہراساں کرنے والی خبریں آ رہی ہیں۔ تشویش دن بدن بڑھ رہی ہے ممکن نہیں کہ یہ سماچار آریہ سماج کے نیتاؤں کی نظر سے نہ گذرتے ہوں۔ پھر بھی ان میں سے کوئی حرکت نہیں کرتا نہ جنوبی ہند کے لئے کوئی ونشیش مشن تیار کیا گیا ہے۔ کسی وقت آریہ سماج نے دعوےٰ کیا تھا کہ سارے سنسار میں وید کا جھنڈا لہرائے گا۔ پہلے پہل اس نے دوسرے مذاہب پر دھاوا بھی بولا۔ ان مذاہب نے خطرہ بھی محسوس کیا اور وہ ڈیفنس پر ہو گئے۔ لیکن آج تو وہ افنسو لے رہے ہیں اور آریہ سماج ڈیفنس پر ہے ڈیفنس پر بھی نہیں بلکہ آریہ سماج مقابلہ ہی نہیں کر رہا میدان جنگ سے بہت دور کھڑا ہے تاوقتیکہ وہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے خلاف نافیو نہ دے اور انہیں یہ خطرہ محسوس نہ ہو کہ ہمارے آدمی ہمارے ہاتھ سے نکل رہے ہیں تب تک وہ اچھوتوں کے خلاف آفینسو کیوں چھوڑنے لگے۔ آریہ سماج کے لیڈروں تک میری پہنچ نہیں اس لئے "پرکاش" دوارا میں آریہ سماجسٹ پرشوں سے پوچھتا ہوں کہ وہ کیوں اپنے لیڈروں سے نہیں پوچھتے کہ کیا وہ اس وقت جاگیں گے جب تیر کمان سے نکل جاویگا جب کوشش کے باوجود کچھ نہ بن سکیگا۔ اس وقت ضرورت ہے کہ آریہ سماج جنوبی ہند کے لئے ایک سپیشل مشن سستھاپت کرے۔ ورکرز تیار کرنے کے لئے ایک سکول جاری کرے جہاں انہیں دو چار ماہ تعلیم دے کر میدان میں بھیجا جائے۔ جہاں مسلمانوں عیسائیوں اور سکھوں کو کامیابی ہو سکتی ہے۔ وہاں آریہ سماجیوں کی کامیابی میں کوئی شک ہی نہیں۔ لیکن کوئی حرکت کرے تو۔

کرشن

کانگریس اور ہندی

کانگریس دیش کی پرمکھ راج نیتک سنستھا ہے اس کا دھیہ بھارت میں ونشدھ راشٹریتا کا پرچار کرنا ہے راشٹر کی انتی کے لئے اسکی ایک راشٹریہ بھاشا ہونی بھی ضروری ہے کوئی دیش ایک جاتیہ بھاشا کے بنا اٹھ نہیں سکتا۔ اب تک کانگریس کا کاریہ بیوہار ایک ودیشی بھاشا انگریزی میں ہوتا ہے اور یہ اس کے لئے لجا کی بات ہے۔ اسی لئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں ایک پرستاو اس ادیش کا پیش کیا گیا تھا کہ کانگریس کا کاریہ بیوہار بھوشیہ میں ہندی میں ہوا کرے۔ پرنتو کانگریس نہ جانے کس ذہنیت کے مالکیں کہ مہاتما گاندھی جیسے مانیہ نیتا کے اس وچار کہ ہندی ہی راشٹر بھاشا ہو سکتی ہے کے باوجود کچھ ایک نے مخالفت کی نتیجہ یہ ہوا کہ پرستاو پاس نہ ہو سکا۔ اس اوشیک پرستاو کا پاس نہ ہونا کانگریس کی ایک بھاری کمزوری کو ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ جہاں کانگریس سودیشی وستوؤں کے پریوگ پر زور دیتی اور بھارتیوں کو اس پر عمل کرنے کو کہتی ہے۔ وہاں وہ اپنے کاریہ دیوہار کے لئے ایک ودیشی بھاشا کی محتاج ہے! کانگریس کا ادیش جہاں بھی راشٹریتا کا پرچار کرنا ہے وہاں اس کا کرتویہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک راشٹریہ بھاشا کا وکاس کرے اور اسی میں اپنا کاریہ دیوہار کرے اس میں کیسے شنکا ہے کہ وہ راشٹریہ بھاشا صرف ہندی ہی ہو سکتی ہے۔

کیا یدھ ہو کر رہیگا؟

یورپ کے بڑے بڑے ممالک جنگ کیلئے تیاریاں کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اٹلی۔ روس۔ جرمنی فرانس اور انگلینڈ بھی اسی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کر رہے ہیں روس اور جرمنی کا پرسپر ورودھ دنوں دن بڑھ رہا ہے خال ہی میں روس کے یدھ منتری نے جو گھوشنا کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روس نے اپنی ہوائی فوج بڑھانے کا جو پروگرام نشچت کیا ہے اس سے سوویٹ ایئر فورس سنسار بھر کے سب پرمکھ راشٹروں کے ہوائی بیڑوں کے برابر ہو گی یہی نہیں روس کی مغربی حد پر دس لاکھ سپاہیوں کی رہائش کے لئے بارکیں بنائی گئی ہیں۔ اس بڑھتی ہوئی روس کی شکتی کو دیکھ کر جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر نے جرمن افواج کی طاقت کو بڑھانے کے لئے جو نئے قانون بنائے ہیں۔ ان سے جرمنی کی فوجی طاقت جنگ عظیم سے پہلے ۱۹۱۴ء سے بھی زیادہ ہو گئی ہے روس کا کہنا ہے کہ چونکہ وہ مشرق اور مغرب دونو طرف سے جاپان اور جرمن جیسے پربل راشٹروں سے گھرا ہوا ہے۔ اس لئے اسے اپنی رکشا کے لئے ہوشیار رہنا ضروری ہے اور جرمنی یہ کہتا ہے کہ اسے ہر دم کھٹکا ہے کہ کہیں روس اس پر حملہ نہ کر دے۔ اٹلی کا ڈکٹیٹر مسولینی اعلان کرتا ہے کہ اس کے ایک اشارہ پر اسی لاکھ اشخاص میدان جنگ میں اتر سکتے ہیں۔

ان سب باتوں کو دیکھ کر یہ کہے بنا نہیں رہا جاتا کہ یوروپ کے ممالک کی یہ فوجی تیاریاں ضرور کوئی نہ کوئی گل کھلا کر رہیں گی اور یدھ ہو کر ہی رہیگا۔

ریاست جے پور کے ہریجن

ریاست جے پور کے ہریجن ذات الجھانی مینا اور گوجروں کے دربیوہار سے بہت تنگ ہیں۔ پچھلے دنوں اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ کس طرح گھی کے پکوان بنانے کی وجہ سے گوجروں نے ہریجنوں پر سختیاں کیں اور ان کا ناک میں دم کر دیا۔ اس وقت دربار کی طرف سے گوجروں کو بتا دیا گیا تھا کہ گھی کے پکوان ہریجن بھی بنا سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ جھگڑا کچھ دیر کے لئے پولیس کی مداخلت سے مٹ گیا تھا لیکن چونکہ ذات الجھانی گوجروں کی نہ تو عقل ٹھکانے آئی تھی اور نہ پولیس نے زیادہ سختی سے کام لیا تھا اس لئے وہ ہر موقعہ پر کوئی نہ کوئی بکھیڑا کرتے رہے اب اطلاع آئی ہے کہ یہ جھگڑا زیادہ خطرناک صورت اختیار کر گیا ہے اور ہریجن اور گوجروں میں بلوہ ہو گیا ہے گوجر چاہتے ہیں کہ ہریجن اپنے گھروں میں دروازے اور چوکھٹ نہ لگائیں۔ انکی استریاں چاندی کے زیور اور پھولدار لہنگے نہ پہنیں۔ جہاں انہیں ہریجن استریاں چاندی کے زیور اور پھولدار لہنگے پہنے دکھائی دیتی ہیں۔ وہ زبردستی اتروانے کی کوشش کرتے ہیں اس طرح جھگڑا بڑھ جاتا ہے۔ تازہ جھگڑے نے بلوہ کی صورت اختیار کر لی۔ کئی بار لاٹھی چارج ہوا۔ کئی گرفتاریاں ہوئیں تب جا کر معاملہ رفع دفع ہوا۔ ان افسوسناک واقعات کو لے کر ہی تو مسلمانوں کو ہریجنوں کے بہکانے اور ہندو دھرم سے متنفر کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ واقعی ریاست جے پور کے ہریجنوں سے انسانیت سے گرا ہوا سلوک کیا جا رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ ان کی تکالیف کو دور کرنے کی کوشش کی جائے ورنہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو اپنا کام کرنے میں نہایت آسانی ہو گی اور ہریجن ہندو دھرم کو تیاگ کر ہندو قوم کے دشمن بن جائیں گے۔

بیکاری کا انسداد

بیکاری ہندوستان میں نہایت خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے کہا جا سکتا ہے کہ یہ تو عالمگیر ہے۔ یہ درست ہے کہ یورپ کے ممالک میں بھی ہے۔ لیکن ودیشی حکومتیں بیروزگاروں کی کسی نہ کسی صورت میں امداد بھی کرتی ہیں اور اس کے انسداد کی پوری کوشش بھی۔ لیکن ہندوستان کے بیکاروں کی بدقسمتی ہے کہ نہ سوسائٹی اس طرف توجہ دیتی ہے اور نہ گورنمنٹ اطلاع ہے کہ مدراس کونسل کے آئندہ اجلاس میں پیش ہونے والے ریزولیوشنوں میں سے ایک ریزولیوشن اس مطلب کا بھی ہے کہ صوبہ میں بیکاری کے انسداد کے لئے حکومت کو دس لاکھ روپیہ منظور کرنا چاہئیے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس ریزولیوشن کا حشر کیا ہوتا ہے یہ پاس بھی ہوتا ہے یا نہیں اور اگر پاس ہو بھی گیا تو اس پر عمل ہوتا ہے یا نہیں۔

موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ بیکاری کے انسداد کے لئے کوئی عملی قدم اٹھایا جائے انکوائری کمیٹیاں یا سوکھے لیکچر یا ریزولیشن اس مرض کی دوا نہیں۔ اس سے تنگ آ کر ہندوستان کے نوجوان پڑھ لکھ کر خودکشیاں کر رہے ہیں اسکی ذمہ واری حکومت وقت اور سوسائٹی دونو پر ہے اور حیرت ہے کہ دونو اس وقت اس کے متعلق اپنا فرض پورا نہیں کر رہیں۔ نہ جانے اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

پنیہ کے نام پر پاپ

ایک طرف تو ہمارے نوجوان بیکاری سے اس قدر نالاں ہیں کہ بھوکے مر رہے ہیں اور خودکشی کر رہے ہیں اور دوسری طرف ہم روز سنتے ہیں کہ فلاں مندر سے اتنے ہزار کے زیور چرا لئے گئے۔ فلاں مندر کے مہنت نے اتنے لاکھ کی جائداد تباہ کر ڈالی وغیرہ وغیرہ حال ہی میں یہ خبر آئی تھی نہ جانے صحیح تھی یا غلط کہ ایک سیٹھ بنارس میں (۲۰) ۲۲ لاکھ روپیہ کے خرچ سے ایک بے نظیر مندر بنوانا چاہتا ہے اور کہ مالوی جی نے اسے مشورہ دیا کہ وہ مندر ہندو یونیورسٹی کی حدود میں بنوائے کون کہہ سکتا ہے کہ موجودہ حالات میں ۲۰، ۲۲ لاکھ روپیہ کی گراں قدر رقم کو ایک مندر پر خرچ کر دینا دانشمندی ہے۔ خدا کے جس گھر کی تعمیر پر یہ رقم خرچ کرنے کی تجویز ہے وہ پہلے ہی بھاری تعداد میں ہندوستان میں موجود ہیں اور کوئی فائدہ ملک اور قوم کو نہیں پہنچ رہے الٹا خدا کے نام پر دوکانوں کے روپ میں دھن

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کی اس کا ناجائز استعمال کیا جا رہا ہے
مندروں میں شراب خوری اور زناکاری کے واقعات
ہونے دن ... میں آتے ہیں اور ایسی پاپ کریوں
کی وجہ سے وہ ہندو دھرم کے مندر نہیں رہے
وہی مندروں کو پجاری اور ان کے بنانے
والے آتما کی شدھی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ایک اچھوت
کے لئے آتم شدھی کی ایک اچھی ذات کے ہندو
سے زیادہ ضرورت ہے مند ہیں۔ کیا دانی
پانچ لاکھ ۲۲۰۰۰ لاکھ روپیہ پنیہ کے نام پر
پاپ بڑھانے کے لئے ضائع کرنا چاہتے ہیں؟
دان دکشنا اور پاتر کو دیکھ کر دینا چاہئے
اور موجودہ استھانوں مندروں پر روپیہ ضائع
کرنا دانشمندی نہیں۔ دان کا سب سے بہتر
استعمال یہی ہے کہ نوجوانوں کی بیکاری کو دور
کیا جائے۔

دھرم کی دہائی دینے والوں کیلئے

سوشل سدھار کے میدان میں کوئی قدم اٹھایا
جائے تو قدامت پسند ہندو دھرم کی دہائی
دینا شروع کر دیتے ہیں۔ ودھوا وواہ۔ اچھوت
ادھار اور استری شکشا کی پہلے پہل کس قدر
مخالفت کی گئی؟ لیکن آہستہ آہستہ انہوں نے
اس کی ضرورت کو سمجھ لیا۔ اب بھی ایسے
لوگ ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں موجود
ہیں جو کسی سوشل سدھار سمبندھی قانون کو دھرم
کی نیا ڈبونے والا سمجھتے ہیں۔ شاردا ایکٹ
کی مخالفت کی گئی اور اب انتر جاتیہ وواہ بل
اور مسٹر راجہ کے اچھوت ادھار سمبندھی بل کی
مخالفت کی جا رہی ہے۔ یہ ہمارے دیش کی
حالت ہے۔ لیکن دوسرے ممالک میں ایسے
قانونوں کا سواگت کیا جاتا ہے۔
حال ہی میں چین کے ایک صوبہ میں ایک قانون
ایسا بنایا گیا ہے جس کی رو سے کمزور مرد اور
عورت شادی نہیں کر سکتے اور کہ شادی کرنے
سے قبل ہر ایک کے لئے ڈاکٹری معائنہ کرانا
ضروری ہے۔ یہ ضروری ہے کہ اگر کمزور عورت
شادی کرے تو اس کی اولاد بھی کمزور ہو گی۔
... کال میں ہر ہمچریہ کی جانتا تھی تبھی
تو ... کے ... کال میں ان کا بچہ نہ مرتا
تھا۔ لیکن آج یہ حالت ہے کہ ۹۰ فیصدی
بچے اپنی طبعی عمر کو پانے سے پہلے ہی مر جاتے
ہیں۔

دھرم کی دہائی دینے والوں کو جاتی کی
حالت پر ترس کھانا اور سوشل سدھار سمبندھی
بلوں کی مخالفت سے احتراز کرنا چاہئے

جرمن یونیورسٹی میں گوروکل کا سناتک پروفیسر

گوروکل کانگڑی نے کئی سناتک ایسے پیدا
کئے ہیں جن پر آریہ جگت بجا طور پر فخر کر سکتا
ہے۔ وہاں سے نکلے ہوئے کامیاب سناتک
آج آریہ بھارت کے کونہ کونہ میں موجود ہیں۔ وہ
نہ صرف ویدوں کے پنڈت ہونے سے ہمارے
گروب کا کارن ہیں بلکہ اس لئے بھی کہ وہ
جہاں بھی ہیں اور جیون کے جس شعبہ میں
بھی ہیں آریہ سماج اور دیش کی سیوا میں تتپر ہیں
یہ خبر آریہ جگت میں بڑے ہرش سے سنی
جائے گی کہ اسی گوروکل کے ایک سپوتر سناتک
شری ڈاکٹر دھرمیندر کمار میونخ یونیورسٹی کے
جو جرمنی کی ایک پرمکھ یونیورسٹی ہے بھارتیہ
شاستر کے پروفیسر مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ
کی نیکتی جہاں گوروکل کے ایک سناتک ہونے
سے آریہ سماج کے لئے گرب اور ہرش کا کارن
ہے۔ وہاں سمست بھارتیوں کے لئے ابھی نندنیہ
ہے۔ کیونکہ آپ پہلے بھارتیہ ہیں جنہیں جرمنی
کی کسی یونیورسٹی میں پروفیسر مقرر کیا گیا ہے

ہردوار کا کمبھ

ہردوار میونسپل بورڈ کے ایگزیکٹو آفیسر
نے ایک بیان بدیں مضمون اخبارات میں شائع
کرایا ہے کہ اس دفعہ ہردوار کا کمبھ ۱۲ سال
کی بجائے ۱۱ سال کے بعد ہو گا یعنی اپریل ۱۹۳۹ء
کی بجائے اپریل ۱۹۳۸ء میں ہو گا۔ اس کی
وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ۱۹۳۹ء میں کمبھ
راشی کے برہسپت اور سنگھ راشی کے سوریہ
کا کوئی یوگ نہیں۔ اس پر تمام سناتن دھرمی
پنڈتوں سے رائے طلب کی گئی ہے کہ اگر
انہیں اس سے اختلاف ہو تو اس کی وجہ
سے انہیں مطلع کیا جاوے۔ "جاگرت"
لکھتا ہے کہ چونکہ یہ معاملہ نہایت اہم ہے
اس لئے ودوان پنڈتوں کو جلد از جلد ادھر
توجہ مبذول کرنی چاہئے"۔
ہردوار کمبھ پر کیا ہو گا؟ وہی کچھ جو برسوں
سے ہوتا آیا ہے۔ کوئی نئی چیز اس دفعہ
نہ ہو گی۔ ہزاروں سناتن دھرمی پڑھے ہوئے
اور ان پڑھ گنگا میں اس دن اشنان
کرکے مکتی کے حقدار ہو جاویں گے اور مکتی
کی سند حاصل کرنے کے لئے کمبھ پر نہانا ہر ایک
سناتن دھرمی کے نزدیک ضروری ہے
شاید اسی لئے "جاگرت" نے اسے نہایت
اہم سمجھا ہے۔ اس کے نزدیک کروڑوں اچھوت
بھائیوں کی جو مسلمانوں اور عیسائیوں کی طرف
سے ان کے دھرموں میں ملائے جا رہے ہیں رکشا

کرنا اتنا اہم نہیں۔ تبھی تو اس نے سناتن دھرمیوں
کو اس کے لئے ہوشیار ہونے اور اس طرف
کام کرنے کے لئے کبھی ترغیب نہیں دی۔ نہ جانے
سناتن دھرمیوں کی یہ خطرناک ذہنیت کب بدلے گی؟

مسٹر گاباکی ضمانت کا سوال

جب لاہور کے ایک بیرسٹر ساگر چند مسلمان
ہوئے تھے تو مسلمانوں نے انہیں سر آنکھوں
پر بٹھایا تھا اور اسے اسلام کی صداقت
کا ثبوت کہہ کر بغلیں بجائی تھیں۔ لیکن وہ
انہیں جلد بھول گئے اور جب مسٹر گابا
مسلمان ہوئے تو مسلمانوں کے لئے وہی سب
کچھ بن گئے۔ جس وقت آپ مسلمان ہوئے
تھے اس وقت مسلمانوں نے کہا تھا کہ ہم
آپ کے لئے سب کچھ قربان کر سکتے ہیں۔ لیکن
آج پنجاب بھر کے مسلمان امتحان میں ناکام
رہے ہیں اور مولانا ظفر علی خاں وغیرہ کے
مسلمانوں کی ناک کٹ جانے کے طعنوں اور
اسلام کی لاج کی حفاظت کے نام پر بھی
کوئی مسلمان ان کی ضمانت دینے کے لئے تیار
نہیں ہوا۔ جو چار ضامن باہر سے آئے تھے
وہ مسٹر گابا کی بدقسمتی سے اس کے اہل نہ
سمجھے گئے اور وہ سب کے سب کم حیثیت
تھے۔ دو ایک تو دس نمبر کے بدمعاش بھی
تھے۔ ان سب کے کاغذات نامنظور کر
دئے گئے ہیں۔ مسٹر گابا کا اب جیل سے
باہر آنا ناممکن سا دکھائی دیتا ہے۔
عدالت نے اس کے وکیل کی طرف سے
دی گئی اس درخواست کو کہ مسٹر گابا سے
ڈیڑھ لاکھ کی بجائے پانچ ہزار کی ضمانت
لی جائے نامنظور کر دیا ہے۔ نہ جانے
آج وہ مسلمان جنہوں نے ان کے قبول اسلام
کے وقت ان کے لئے سب کچھ لٹا دینے کی
ڈینگیں ماری تھیں۔ اب کہاں ہیں؟

کمیونل ایوارڈ اور کانگرس

اب تک کانگرس کی پالیسی یہ رہی ہے کہ
وہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ جس کی رو سے
نیا آئین حکومت ہندوستان میں اپریل ۱۹۳۷ء
سے نافذ ہونے والا ہے رد کرتی تھی لیکن
کمیونل ایوارڈ جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ
کا ایک جزو ہے اور جس کی رو سے نئے آئین
میں بنگال اور پنجاب کے ہندوؤں سے
شدید بے انصافی کی گئی ہے کو رد کرنے کے
لئے تیار نہ تھی اگرچہ اس کے صدر پنڈت
جواہر لال نہرو ذاتی طور پر اپنی تحریروں اور
تقریروں میں اس کی زبردست مذمت کرتے

رہے ہیں۔ خوشی کا مقام ہے کہ کانگرس
نے اس کے متعلق اپنی پالیسی کو جو "رد نہ قبول"
کی تھی بدل دیا ہے۔ جو انتخابی اعلان
اس کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ اس
میں کمیونل ایوارڈ کی مذمت کی گئی ہے اور
بتایا گیا ہے کہ کانگرس اس کو رد کرنے
کے حق میں ہے نیز ہر ایک کانگرسی کو اس
کے خلاف ایجی ٹیشن کرنے کی اجازت دیدی
گئی ہے اس اعلان کا قوم پرست حلقوں
اور ہندوؤں میں خیر مقدم کیا گیا ہے۔ یہ
کامیابی پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس
کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے۔ جس کے لئے وہ
مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اولمپک کھیلوں میں ہندوستانی ٹیم کی کامیابی

جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر نے ایک بار زعم اور
غرور کے نشہ میں کہا تھا کہ ہندوستانی غیر متمدن
ہیں اور کہ ان کو انگریزوں نے انگلی پکڑ کر
چلنا سکھایا ہے۔ اگرچہ ایسا کہتے وقت
وہ بھول گیا کہ کوئی زمانہ تھا جبکہ بھارت
سے ہی سب ممالک تہذیب کا سبق سیکھتے
تھے۔ خیر یہ تو پرانی بات ہے۔ آج اس نے
بچشم خود دیکھ لیا ہے کہ ہندوستانیوں نے
اس کے ملک کے دارالخلافہ برلن میں آکر
اولمپک کھیلوں میں جو کامیابی حاصل کی
ہے اور بعض بے مثل جسمانی ورزشوں
اور کرتبوں کے علاوہ ہاکی کے کھیل میں
غیر ملکی ٹیموں کے جس طرح دانت کھٹے کر
دئے ہیں۔ اس سے اس کے غرور میں کہے
ہوئے الفاظ یا ہندوستانیوں کی غیرت کو
دئے گئے چیلنج کا جواب مل گیا ہے اور اس
پر بخوبی واضح ہو گیا ہے کہ اگر ہندوستانیوں کو
بھی ترقی اور نشوونما کا ویسا ہی موقعہ دیا
جائے۔ جیسا کہ آزاد ممالک کو ہے تو وہ کسی
بھی کمال میں کسی غیر ملک سے پیچھے نہیں
رہ سکتے۔

ضروری اطلاع

جن بھائیوں کا چندہ ماہ ستمبر میں ختم ہوتا
ہے ان کی سیوا میں اطلاعی چٹھیں بھیجی گئی ہیں
ان کو چاہئے کہ وہ ۲۳ ستمبر سے پہلے پہلے
چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں یا اگر سلسلہ
خریداری جاری رکھنا کسی وجہ سے منظور نہ ہو۔
یا مہلت درکار ہو تو تاریخ مذکور تک اطلاع
دے دیں۔
جن کی سیوا میں وی پی بھیجے گئے ہیں وہ وصول کر کے مشکور فرمائیں
(ایڈیٹر)

علمائے اسلام کے متعلق مرزا صاحب کے ارشادات

آج احمدیت کی ہونے والی مخالفت کا احمدی رونا رو رہے ہیں لیکن مرزا صاحب نے نہ صرف یسوع مسیح اور رشی دیانند کے خلاف دراففشانیاں کی ہیں بلکہ مسلم علما کے متعلق بھی پھول برسائے ہیں۔ مرزا صاحب کے ظرف کا ڈھکنا اٹھا دینے کے بعد ناظرین کو معلوم ہو جائے گا کہ اس میں کیا کچھ بھرا پڑا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

بدذات یہودی۔ کم بخت۔ متعصب۔ پلید اندھے۔ اوباش سیاہ دل شریر۔ بے ایمان۔ نیم عیسائی دجال کے ساتھی نابکار۔ دنیا کے کتے مردار خوار۔ بکواسی۔ خام طبع۔ نالائق بدبخت دین فروش۔ بے حیا۔ جاہل مفتی۔ خبیث نجاست خور شقی۔ خناس بے شرم بدمعاش (انجام آتھم انجام انوارالاسلام وغیرہ)

آپ کے یہ ارشادات مرزا صاحب کے اس ارشاد کی روشنی میں پڑھئے کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں (اربعین) گالی کے جواب میں گالی دینا کتاپن ہے (مفہوم تقریر مرزا مندرجہ رپورٹ جلسہ قادیان ۱۸۹۷ء) اور مرزا صاحب کے متعلق اپنی رائے قائم کیجئے گالی کے جواب میں اگر گالی دینا کتاپن ہے تو مرزا صاحب نے جو سوامی دیانند۔ یسوع مسیح علما اسلام کے متعلق بلاوجہ درافشانیاں کی اور گالیاں دی ہیں اس کے متعلق ان کا خیال نہ جانے کیا ہو لیکن احمدی سمجھ سکتے ہیں کہ وہ گالیاں کتاپن سے کم نہیں ہو سکتیں۔

مرزا صاحب کی نفس کشی

مرزا غلام احمد قادیانی نے اگرچہ بدیں الفاظ اپنی شان مسیحیت کا مظاہرہ کیا ہے کہ میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے میرے کو گندی گالیاں دیتا رہے۔ آخر وہی شرمندہ ہوگا اور اسے اقرار کرنا پڑیگا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے نہ اکھاڑ سکا۔ منظور الٰہی ص ۱۹۸ مگر اصلیت یہ ہے کہ آپ معمولی باتوں پر کپڑوں سے باہر ہو جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مخالف نے کہا کہ مرزائیوں تو بڑے بڑے الہاموں کا اعلان کرتا ہے۔ پلے کوڑی بھی نہیں اس پر حضرت مرزا صاحب نے یہ درافشانی کی کہ لوگوں کی مالی طاقت کے وہ متلاشی ہوتے ہیں جنہوں نے لڑکی کا رشتہ دینا ہوتا ہے دستخط حق۔ اسوئے منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری نے ذب فرمایا ہے کہ مجھے مرزا صاحب سے اگرچہ شدید اختلاف ہے تاہم ان کی اس حق بات

کا مصدق ہوں کہ۔

ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہے

احمدیوں سے ایک سوال

مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ "... خدا کہ اگر میری فلاں پیشگوئی پوری نہ ہوئی تو میں اپنے آپ کو مردود دجال خائن ملعون۔ کذاب وغیرہ سمجھ لوں گا اور آپ نے ایک اشتہار دیا کہ میں نے خدا سے دکسی الہام یا وحی کی بنا پر نہیں محض دعا کے طور پر) فیصلہ چاہا اور دعا کرتا ہوں کہ اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا میرے نفس کا افترا ہے تو اے خدا مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اگر ثناء اللہ حق پر نہیں تو اس کو میرے روبرو مار دے (آخری فیصلہ)

اب جبکہ ان کی خواہش کے مطابق اللہ تعالےٰ نے آخری فیصلہ اس طرح کر دیا کہ اس نے مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مرزا صاحب کو ہلاک کر دیا تو کیا ان کے پہلے بیان کے مطابق وہ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ میں اپنے آپ کو مردود دجال خائن ملعون وکذاب وغیرہ سمجھ لوں گا آپ کے نزدیک وہی ہیں؟ کیونکہ وہ تو خود موجود نہیں جن سے سوال کیا جائے۔ اب تو صرف تم ہی رہ گئے ہو۔ لہٰذا اس سوال کا جواب دو!!

ایک مسلم درزی کا خواب

ایک مسلم درزی اسکی جسکے قبضہ میں اسکی جان ہے قسم کھا کر اپنے ایک خواب کا ذکر "اہلحدیث" میں کرتا ہے کہ:۔

بروز جمعرات ہفتہ بعد از نماز عشا نماز ادا کر کے سو گیا تو دیکھتا ہوں کہ مشرق کی طرف بادل چھائے ہوئے ہیں ان کالے کالے بادلوں کے اندر ایک روشنی سی نظر آتی ہے وہ ایک چاند ہے اور چاند کے کونے تک ایک ہاتھ ہے اس ہاتھ کے اوپر حرف اللہ لکھا ہوا ہے اور میں لوگوں کو کہہ رہا ہوں کہ یہ دیکھو ہاتھ کے اوپر اللہ لکھا ہوا ہے اور لوگ اکٹھے ہو کر دیکھنے لگے بلکہ اللہ کے ساتھ محمد بھی لکھا ہوا ہے اور ایک آدمی مجھے کہتا ہے کہ مولانا...... بھی ساتھ لکھا ہوا ہے۔ لوگوں نے شور مچایا اور میری نیند کھل گئی"

"اہل حدیث" تعبیر کرتا ہوا لکھتا ہے کہ اس خواب کے معنی صاف ہیں کہ یہ مولانا جن کا ہاتھ اللہ اور محمد کے ساتھ تم نے دیکھا یہ دونو مبارک ناموں کی طرف بلا رہے ہیں یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تبلیغ کرنے میں خدا قبول کرے

اول تو درزی کا اس خواب کو سچا ثابت کرنے کے لئے قسم کھانا ہی اسکی بناوٹ کو ثابت کرتا ہے دوسرے اس کا ایک بار یہ کہکر کہ "ہاتھ کے اوپر حرف اللہ لکھا ہوا ہے" دوسری بار یہ کہنا کہ بلکہ اللہ کے ساتھ محمد بھی لکھا ہوا ہے" بھی اس کو من گھڑت ثابت کرتا ہے اگر اسے صحیح مان بھی لیا جائے تو اس سے شرک ثابت ہے کہ اللہ کے ساتھ محمد کو بٹھانا مشرک ہونا ثابت کرتا ہے اور وہ مولانا جن کا نام چھوڑ دیا گیا ہے بغیر کسی غور و فکر کے کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ سوائے مولانا ثناء اللہ کے کون ہو سکتے ہیں؟ مولانا کو یہ مرتبہ کہ انہیں بھی اللہ کے بائیں جانب حضرت محمد کے بالمقابل کرسی مل گئی ہے مبارک ہو!

اللہ سے روٹھنے پر

قرآن میں حضرت محمد صاحب کے اللہ تعالےٰ سے روٹھنے اور اللہ کا انہیں منانے کا مزیدار واقعہ مذکور ہے "اہلحدیث" اپنی ۲۸ اگست کی اشاعت میں اللہ تعالےٰ کے حضرت کو منانے کے لئے کوشش کرنے کا ذکر یوں کرتا ہے کہ: قرآن پاک بتا رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کریگا اتنا دیگا کہ انہیں راضی کر دیگا"۔ لیکن وہ اس قدر پا لینے پر بھی کیوں ماننے لگے وہ تو ساری امت کا درد پہلو میں لئے ہوئے ہیں وہ تو تبھی منائے جا سکتے ہیں جبکہ ان کے تمام امتی پہلے منا لئے جائیں۔ چنانچہ آگے لکھا ہے کہ حضور فرماتے ہیں کہ "جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہے گا میں راضی نہ ہوں گا"۔

یہ درد ہے تو مبارک۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ صرف اپنے رسول کو منانے کے لئے تمام امتیوں کو دوزخ سے نکال لیں کیونکہ اگر ان کے امتی ایسے گناہ کریں گے کہ جنکی سزا کے طور پر دوزخ ان کا ٹھکانا ہو تو ان کے رسول کی سفارش پر بھی وہ دوزخ سے کیسے نکالے جا سکتے ہیں؟

عرب کے مشرکین کا معقول اعتراض

مسلمانوں کی تواریخی کتب سے واضح ہے کہ اسلام کی تعلیم جاہلوں تک کو متاثر نہ کر سکی اور حضرت محمد صاحب کی پے در پے مخالفت ہوئی اور وہ مشرکین کو آغوش اسلام میں نہ لا سکے بلکہ انہیں جلاوطن کرنے کا حکم صادر کرنے پر مجبور ہو گئے۔ مشرکین کی نظروں میں حضرت محمد صاحب کی پوزیشن کیا تھی یہ مشرکین کے ہیگ اعتراض میں کہے گئے الفاظ سے بخوبی جانا جا سکتا ہے۔ "اہلحدیث" رقمطراز ہے کہ:۔

"مشرکین کہنے لگے کہ لات و عزیٰ کی قسم اللہ کے نزدیک ہمارا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک حال ہے اور انہیں ہم پر کوئی مزیت و فضیلت حاصل نہیں اگر انہوں نے دین اپنے دل سے نہ گھڑا ہوتا تو ضرور ان کا بھیجنے والا انہیں خبردار کرتا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کریگا"۔

مشرکین کا یہ اعتراض کہ جو حال حضرت کا وہی ہمارا ہے اور کہ انہیں مشرکین پر کوئی مزیت و فضیلت حاصل نہیں معقولیت پر مبنی ہے کیونکہ وہ حضرت کی زندگی میں ہوئے اور انہوں نے ان سے اپنا مقابلہ کر کے ہی یہ الفاظ کہے اور اس کا جواب بھی کوئی نہ دیا گیا۔ جواب دیا بھی کیا جاتا؟ جبکہ ان کا اعتراض معقولیت کا پہلو لئے ہوئے تھا؟

کیا اسلام عالمگیر ہونیکا دعوے کر سکتا ہے؟

یہ بات اب پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اسلام کے بعض عقائد ایسے ہیں جو فی زمانہ ناقص ہیں اور اصلاح طلب ہیں مثال کے طور پر پردہ۔ کثرت ازدواج حلالہ۔ طلاق وغیرہ وغیرہ۔ اسلامی شریعت کے بموجب اگرچہ فوٹو گرافی کرنا۔ کتے رکھنا اور راگ وغیرہ حرام ہیں۔ لیکن کتنے مسلمان ہیں جو چھاتی پر ہاتھ رکھکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی میں ان حرام چیزوں سے بچتے آئے ہیں اور آئیندہ بچتے رہیں گے۔ مسلمانوں کے بڑے بڑے مولوی اور ملاں بھی ان حرام چیزوں کو بصد شوق استعمال میں لاتے ہیں۔ کیا یہ اسلامی عقائد کی صریح خلاف ورزی نہیں؟ پڑھی لکھی مسلم عورتیں پردہ۔ طلاق اور کثرت ازدواج کے خلاف جہاد کرتی رہتی ہیں۔ کیا یہ اسلامی عقائد کی خلاف ورزی نہیں ہے اور ضرور ہے۔ لیکن علمائے اسلام کیا کر سکتے ہیں۔ اگر مسلمانوں نے زمانہ کے ساتھ ساتھ چلنا ہے تو انہیں اسلام کو زمانہ کے مطابق بنانا ہوگا اور ایسا کرنے کے لئے انہیں اپنے عقائد میں تبدیلی کرنا لازمی ہے۔ اگر وہ اس کے لئے تیار نہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اسلام کو عالمگیر صورت میں پیش کرنا چھوڑ دیں اور صرف عرب اور اس کے نزدیکی ممالک کے لئے جیسا کہ خود قرآن میں مذکور ہے۔ اسے مخصوص رہنے دیں۔

"پرکاش" میں کسی دوسری جگہ ایک مضمون "پرانے احکام بدل گئے نئے جاری ہو گئے" چھپا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کا ایک فرقہ جو بہاء اللہ کے مریدوں کا ہے۔ اسلام کے عقائد میں اصلاح کرنے کی ضرورت کو محسوس کرتا ہے اور ان نے بعض عقائد میں اصلاح کر بھی لی ہے اس سے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

مذہبی پیشواؤں کی توہین کون کرتا ہے؟

میرے اعتراضات کا جواب اور اسکی پڑتال

(ہتیشی علاولپوری)

"پرکاش" کی ۹ اگست کی اشاعت میں میں نے ایک نوٹ بعنوان "زبان کی چھریوں سے اسلام پر حملہ" شائع کیا تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ "کبھی آریہ سماج نے من وچن اور کرم سے کسی کو دکھ دینے کی کوشش نہیں کی ہاں سچی بات سننے سے اسے کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ لیکن اگر ہماری تردید کرنا اور سچی بات کہنا "زبان کی چھریوں سے اسلام پر حملے کرنا ہے تو بے شک آریہ سماج زبان کی چھریوں سے اسلام پر حملے کر رہی ہے"

اس پر احمدی اخبار "پیغام صلح" سیخ پا ہوا ہے اور میرے مندرجہ بالا دعوے کی تردید کسی واقعہ یا دلیل سے کرنے کی بجائے یہ لکھکر کہ "حقیقت پر پردہ ڈالنا آریہ سماجیوں کی فطرت میں داخل ہو چکا ہے۔ کیا کریں۔ بیچارے مجبور ہیں"۔ دل کو ڈھارس دے لی ہے۔ میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ آریہ سماج کے معقول اعتراضات کا جواب اسلام کے پاس نہیں اور نہ تا قیامت اہل اسلام میں آریہ سماج کے اعتراضات کا جواب دینے کی اہلیت پیدا ہو سکتی ہے اور دلیل کا جواب دلیل سے تقریر کا جواب تقریر سے اور تحریر کا جواب تحریر سے نہ دیکر قلم کی بجائے خنجر ہاتھ میں لے کر بے گناہ آریہ سماجیوں کو قتل کر ڈالنا اسلام کی کمزوری اور شکست کا اعتراف کرنا ہے۔ اس دلیل کا جواب بھی "پیغام صلح" کے نامہ نگار نے کچھ نہیں دیا البتہ ادھر ادھر سے من گھڑت اور بلا ثبوت کچھ فقرات مہاتما گاندھی۔ مسٹر شاستری ڈاکٹر ورن چندر پال سے منسوب کر کے یہ بتلانے کی کوشش کی ہے کہ ان اصحاب نے آریہ سماج کو جھگڑالو بتایا ہے اور کہ ان کے دلوں میں آریہ سماج کے لئے جذبہ خیر خواہی یا ہمدردی نہیں ہیں۔ ہم نامہ نگار "پیغام صلح" سے پوچھتے ہیں کہ کیا بلا حوالہ جو الفاظ ان شخصیتوں سے منسوب کئے ہیں ان کی صداقت کا ثبوت پیش ہے؟ ورنہ ہم تو خوب جانتے ہیں کہ جس طرح اس نے ہمارے پہلے اعتراضات کا کوئی جواب نہ دیکر ادھر ادھر کی ہانکی ہیں اور کالم کے کالم سیاہ کر دئے ہیں وہ اس چیلنج کا جواب بھی کچھ نہ دیگا

آپ کا غلط اور بلا حوالہ کسی شخصیت سے کچھ ایسے الفاظ منسوب کرنا جو کسی ہندو تو کیا کسی غیور مسلمان کی زبان سے بھی کبھی نکل نہیں سکتے کس قدر کذب بیانی اور دروغ بافی ہے۔

آریہ سماج پر یہ الزام لگانا کہ ہندو مسلم فسادات کی جو فضا ملک میں پیدا ہو رہی ہے آریہ سماج ہی اس کا ذمہ وار ہے سراسر غلط اور بہتان تراشی ہے۔ جس سوسائٹی کا "سارے سنسار کا اپکار کرنا ادیشیہ ہو۔ جس کے آچاریہ نے اپنے قاتل کو بھی کشما کر دیا ہو جس کی مقدس کتب عالمگیراتی دو اخوت کا اپدیش قدم قدم پر دیتی ہوں کہ ملکر کھاؤ ملکر بیٹھو۔ ملکر سب کام کرو۔ تمہارا لباس ایک ہو۔ تمہاری بھاشا ایک ہو وغیرہ جن کو بار بار کہا جاتا ہو

मित्रस्य चक्षुषा। समीक्षामहे کہ سب کو متر کی درشٹی سے دیکھو۔ اس کی سرگرمیوں کو فسادات کے لئے ذمہ وار گردانا سراسر غلطی اور بہتان تراشی نہیں تو اور کیا ہے بخلاف اس کے اسلام کی تعلیم ضرور ایسی ہے جس سے نہ صرف تعصب ٹپکتا ہے بلکہ سوائے مومن کے سب کے لئے اللہ کی برکات کا دروازہ بند رکھا گیا ہے۔

رسول اللہ کی آخری وصیت سے ہی ظاہر ہے کہ وہ کس قسم کی اخوت اسلام کو دے سکتے تھے۔ جو مذہب کسی کو اپنے اصولوں کی خوبی اور تعلیم کی خصوصیت سے متاثر نہ کر سکے وہ خنجر سے ہی کام لیتا ہے کیا رسول اللہ کا اپنی آخری وصیت میں یہ کہنا کہ عرب میں دو مذہب نہ رہنے پائیں۔ صرف مسلمانوں کے لئے ہی عرب ہے یہ ثابت نہیں کرتا کہ اسلام اپنی خوبیوں سے کسی کے لئے باعث کشش نہیں بلکہ وہ جبر سے خوف سے اور لالچ سے دوسروں کو اپنے جال میں پھنسانا چاہتا ہے اور اگر کوئی دام فریب میں پھنسنے کے لئے تیار نہ ہو تو اسے جلا وطن کر دینے کا حکم دیا جاتا ہے۔ قرآن شریف میں ایک آیت اس مطلب کی آئی ہے کہ "اے رسول تو کافروں کو سمجھانے کی کوشش نہ کر وہ تیری بات کو نہ مانیں گے۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اسلام خود کو اس قابل نہیں پاتا کہ کسی کو خوبیوں اور اعلےٰ تعلیم سے متاثر کر سکے۔ آپ نے ہمارے اس دعوے کو کہ "آریہ سماج نے کسی کو من وچن کرم سے دکھ دینے کی کبھی کوشش نہیں کی" کو کذب بیان اور دروغ بافی قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ "پرکاش" کے اپنے کالم گواہ ہیں کہ اسکی ہر اشاعت میں اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مرزا صاحب کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کیا جاتا ہے حالانکہ مسلم اخبارات ہندوؤں کے مذہبی پیشواؤں کے متعلق کبھی استہزا نہیں کرتے ہیں۔

اگر آپ میں ہمت ہے اور بقول آپکے ہر اشاعت میں اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کیا جاتا ہے تو اس کی تردید کیجئے اور اعتراضات کا جواب دیجئے لیکن ہمت کہاں سے لائیں اور معقول اور صحیح اعتراضات کا جواب کیا بن پڑے؟

آپ نے گلہ کیا ہے کہ ہم نے آپکے مسیح موعود کو "سودیشی پیغمبر" لکھکر آپ کے مذہبی پیشوا کی توہین کی ہے لیکن معاف کیجئے۔ یہ خطاب ہمارا عطا کردہ نہیں ہے آپ ہی کے ایک مسلم بھائی کی طرف سے موزوں سمجھ کر "زمیندار" کے مرزائی نمبر مجریہ ۲۲ اگست میں لکھا گیا ہے اگر اس خطاب سے مرزا صاحب کی توہین ہوتی ہو تو اس کے لئے ہماری ذمہ واری نہیں بلکہ وہ حضرت آپکے مسلمان بھائی ذمہ دار ہیں جنہوں نے یہ خطاب تجویز کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ "مہاشہ جی نے (یعنی میں نے) سماجی زبان درازیوں کو سچی بات کہنے سے تعبیر کیا ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کیا انبیا کی توہین اور مذہبی پیشواؤں کی شان میں گستاخی کرنا ہی آپکی بات کہنا ہے کیا سچائی اسی میں ہے کہ دوسروں کے پیغمبروں اور اماموں پر ناپاک بے بنیاد اور اشتعال انگیز حملے کئے جائیں گویا آپکے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم انبیا اور مذہبی پیشواؤں کی شان میں گستاخی کرتے ہیں اور ان کی توہین کرتے ہیں۔ لیکن یہ بات کہتے وقت آپ نے کوئی ثبوت۔ کوئی دلیل کوئی واقعہ اور کوئی تحریر پیش نہیں کی۔ دعوے بلا ثبوت کس قدر کمزور ہوتا ہے؟ ایک ان پڑھ آدمی بھی خوب سمجھتا ہے۔ لیکن ہم حیران ہیں کہ ہم پر الزام تو انبیا کی توہین اور پیشواؤں کی شان میں گستاخی کرنے کا لگایا جاتا ہے۔ لیکن اس الزام کو لگاتے وقت کوئی ثبوت نہیں دیا جاتا ہم دوبارہ چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ہماری کوئی ایسی تحریر پیش کریں جس سے ان کے الزام کا ثبوت مل سکے۔ ورنہ اسے ہم زبانی جمع خرچ کے سوائے کچھ نہیں کہہ سکتے۔

میں نے انبیا کی توہین نہیں کی نہ مذہبی پیشواؤں کی شان میں گستاخی کی ہے۔ ہاں اگر کسی اپنے مسلم بھائی کے الفاظ کو "پرکاش" میں یا میری کسی تحریر میں پڑھکر آپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں تو آپ غلطی پر ہیں تاہم میرے اس چیلنج کو منظور کریں اور اپنے الزام کو صحیح ثابت کریں۔

اب میں بتاتا ہوں کہ نہ میں نے کبھی کسی مذہبی پیشوا کی توہین کرنے کی نیت سے کچھ لکھا ہے نہ توہین کی ہے نہ آریہ سماج کے اصول ایسا کرنے کی اجازت دیتے ہیں نہ آریہ سماج کرتا ہے بلکہ یہ خود مرزائی ہیں احمدی ہیں جو دوسروں کے مذہبی پیشواؤں کی توہین کرتے ہیں۔ مثال کے لئے ہم مرزا صاحب ان کے مسیح موعود ہیں اور جن کے اخلاق پر ان کو فخر ہے ہی ہندوؤں کے مذہبی پیشواؤں کی توہین کے جرم کے مرتکب ہوئے ہیں اگرچہ مرزا صاحب کا یہ قول ہے کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں دار العین

لیکن مرزا صاحب

گالیاں دینے سے بھی نہیں چوکے۔ گالیاں ہی نہیں دیں بلکہ مذہبی پیشواؤں کی توہین بھی کی ہے دیکھئے۔ آپ یسوع کے متعلق فرماتے ہیں: یسوع شریر مکار شرابی۔ نادان بدزبان جھوٹا تھا آپکی تین دادیاں نانیاں زنا کار تھیں (ضمیمہ انجام آتھم) دیکھ لیجئے۔ آپ کے مسیح موعود کا اخلاق اور شرافت کہاں تو بدزبانی اور گالیاں دینے کو طریق شرافت سے بعید کہتے ہیں کہاں خود ہی گالیاں دیتے اور بدزبانی کرتے ہیں اور وہ بھی ۴

ویدک سمپتی

ایک بار یہ پستک آپ پڑھیں گے تو اسے آپ چھوڑ نہیں سکتے۔ یہ پستک آپکے ساتھ آجنم رہنے یوگیہ ہے۔

ڈاک خرچ سمیت سات روپے منی آرڈر دوارا بھیجکر پستک منگوائیے

(نوٹ) خط و کتابت اردو میں نہ کریں صرف ہندی میں کریں۔

سوادھیائے منڈل اوندھ (ضلع ستارا)

eGangotri

سنگھ کی کاریہ کارنی

سنگھ کی کاریہ کارنی کے ادھیکار کا اپیوگ سمراٹ کی طرف سے گورنر جنرل کریگا اس کو سہایتا اور صلاح دینے کے لئے ایک منتری پریشد (Council of ministers) ہوگی۔

منتریوں کی سنکھیا دس سے ادھک نہ ہوگی پاٹھکوں کو سمرن رکھنا چاہئے کہ پہلے کی بھانتی گورنر جنرل کی کاریہ کارنی سمتی (Executive Council) نہ ہوگی۔ سنگھ شاسن کے کھیتر میں دو کیکرت شاسن پرنالی (Diarchy) کی ویوستھا کی گئی ہے۔ یدیپی ایکٹ میں اس کا نام نہیں لیا گیا ہے۔ ودیشی معاملے، چرچ کے معاملے تتھا دیش کی رکھشا سے تعلق رکھنے والے معاملے گورنر جنرل کے لئے سنرکھشت رہیں گے۔ اس کا تات پریہ یہ ہے کہ ان سب وبھاگوں کا پربندھ گورنر جنرل اپنی سوتنتر وچار بدھی سے کریگا۔ ان کاریوں میں سہایتا دینے کے لئے گورنر جنرل کو ادھک سے ادھک تین صلاح کاروں کو مقرر کرنے کا ادھک ادھیکار رہیگا۔ یہ صلاح کار منسٹر نہیں بلکہ کونسلر کہلائیں گے ان صلاح کاروں کے ویتن تتھا کاریہ کال آدی کو سکونسل سمراٹ سنچر کریں گے۔ یہ صلاح کار گورنر جنرل کے پرتی ہی اتردائی ہوں گے۔

اس کے وپریت منتری پریشد کے سدسیہ سنگھ ویوستھاپکا کے پرتی اتردائی ہوں گے یتھوبت پتر میں لکھا ہے کہ گورنر جنرل کو ہدایت نامے میں آدیش کیا جائے گا کہ وہ ایسے ویکتیوں کو اپنا منتری مقرر کرے جو سامُوہک روپ سے ویوستھاپکا کے بہومت کو اپنے پکش میں رکھ سکیں۔ ساتھ ہی گورنر جنرل کو اس بات پر بھی دھیان دینا ہوگا کہ منتری پریشد میں الپ سنکھیک جاتیوں اور دیسی راجیوں کا پرتی ندھتو بھی رہے۔ کنتو واستو میں منتری پریشد میں سامپردایک پرتی ندھتو کی ویوستھا سروتھا انیکت تتھا ہانی کارک ہے۔ منتریوں کو سنرکھشت معاملوں کے اتیرکت انیہ سبھی معاملوں میں گورنر جنرل کو صلاح دینے کا ادھیکار ہوگا۔ کنتو گورنر جنرل ان کی صلاح کو ماننے یا نہ ماننے کے لئے آزاد ہوگا۔ منتریوں کی صلاح کے انوسار چلنے کے لئے وہ کسی بھی اوستھا میں بادھیہ نہ ہوگا۔ منتری اپنے پد پر اسی سمے تک قائم رہ سکیگا، جب تک گورنر جنرل کی اس پر کرپا ہوگی۔

گورنر جنرل کے ادھیکار اور خاص ذمہ واریاں

گورنر جنرل اور گورنر کے ہاتھوں میں اتنے ادھیکار دے دئے گئے ہیں کہ نئے ودھان دوارا بھارتیوں کو دئے ہوئے ادھیکار بالکل نِسار پرتیت ہوتے ہیں۔ شانتی اور قانون رکشا کے نام سے اور ..... کے ہیتوں کی دُہائی دے کر وہ جو چاہیں کر

نیا شاسن ودھان

نمبر ۲

(از منتری ستنگرد یالو نتری واشنو)

سکتے ہیں۔ یہاں پر ہم گورنر جنرل کے ادھیکاروں اور وشیش ذمہ واریوں کا ورنن کریں گے

سنکشپت روپ سے اسے اپنی سوتنتر بدھی سے کام کرنے کا ادھیکار دیا گیا ہے اس کی سوتنتر وچار بدھی اور نرنیہ بدھی کو منتری پریشد اتھوا ویوستھاپکا سبھا کے بہومت اور سامُوہک وچار سے ادھک مہتو دیا گیا ہے۔ نمن لکھت معاملوں میں گورنر جنرل کو خاص ذمہ واریاں دی گئی ہیں۔

(۱) بھارت اتھوا اس کے کسی بھاگ میں شانتی بھنگ کا بھاری خطرہ ہو تو اسے روکنا (۲) سنگھ سرکار کی آرتھک سُتھرتا اور ساکھ کی رکھشا کرنا (۳) الپ سنکھیکوں کے ویدھ ہیتوں کی رکھشا کرنا (۴) سرکاری نوکریوں میں نیکت ویکتیوں کے ادھیکاروں اور ہیتوں کی رکھشا کرنا (۵) ویاپارک بھید بھاؤ کو روکنا (۶) کسی دیسی راجیہ کے ادھیکاروں اتھوا اس کے شاسک کی پرتشٹھا اور ادھیکاروں کی رکھشا کرنا (۷) سنرکھشت وشیوں تتھا ایسے معاملوں میں جن کے سمبندھ میں اسے اپنی سوتنتر بدھی سے کام لینے کا ادھیکار دیا گیا ہے بادھا پڑنے سے روکنا۔ ان وشیش ذمہ واریوں کا سمبندھ شاسن کے پرایہ سبھی معاملوں سے پرتیکش اتھوا اپرتیکش روپ سے ہو سکتا ہے اتہ گورنر جنرل کو پورا ادھیکار رہیگا کہ وہ کسی بھی معاملے میں ہستکشیپ کرے۔ کسی خاص معاملے میں اس کی ذمہ واری کا سوال اٹھتا ہے اتھوا نہیں۔ اسکی ویہی سوتنتر نرنیک ہوگا اس کے علاوہ اسے اس بات کا بھی پورا ادھیکار رہیگا کہ اپنی ذمہ واری کی رکشا کے لئے وہ کوئی بھی کارروائی کرے۔

گورنر جنرل کو قانون اور آرڈی نینس پاس کرنے کا ادھیکار بھی پردان کیا ہے یدی کسی سمے سنگھ کی ویوستھاپکا سیشن میں نہ ہو اور تھا یدی اس کا ادھیویشن ستھگت ہو اور گورنر جنرل کو یہ معلوم ہو کہ پری ستھیتیوں کو دیکھتے ہوئے تت کال کوئی کارروائی آوشیک ہے تو وہ آرڈیننس جاری کر سکتا ہے۔ ایسے آرڈی نینس کا پربھاو ویہی ہوگا جو سنگھ ویوستھاپکا دوارا پاس کئے گئے کسی ایکٹ کا جسکو گورنر جنرل کی سویکرتی مل چکی ہو۔ اس کے علاوہ کچھ معاملوں میں جن میں اسے اپنی سوتنتر اچھا اور نرنیہ بدھی سے کام لینے کا ادھیکار ہے۔ وہ کسی سمے بھی آرڈی نینس نکال سکتا ہے چاہے ویوستھاپکا کی بیٹھک ہوتی ہی ہو۔ ایسا آرڈی نینس ۶ مہینے تک لاگو ہوگا۔ اگر گورنر جنرل سمجھتا ہے کہ قانون دوارا کسی بات کی ویوستھا کرنی آوشیک ہے تو وہ اپنے من کا قانون بھی بنا سکتا ہے اسے گورنر جنرل کا ایکٹ کہیں گے۔ اسی طرح شاسن کے انیہ وبھاگوں میں اسے بہت سے ادھیکار دئے گئے ہیں قانونی معاملوں میں صلاح دینے کے لئے گورنر جنرل سنگھ کے لئے ایک ایڈووکیٹ جنرل مقرر کریگا اسی پرکار وہ ایک آرتھک صلاح کار بھی مقرر کریگا۔ دونوں کا ویتن وہی سنشچت کریگا۔ گورنر جنرل جب چاہے ان کو ہٹا سکتا ہے

سنگھ کی ویوستھاپکا

سنگھ کی ویوستھاپکا میں دو چیمبر اتھوا سبھائیں ہوں گی۔ ایک کا نام کونسل آف سٹیٹ دوسرے کا فیڈرل اسمبلی ہوگا۔ کونسل آف سٹیٹ میں ۱۵۶ ممبر برٹش بھارت کے ہوں گے اور ادھک سے ادھک ۱۰۴ سدسیہ دیسی راجیوں کے فیڈرل اسمبلی میں ۲۵۰ پرتی ندھی برٹش بھارت کے اور ادھک سے ادھک ۱۲۵ دیسی راجیوں کے ہوں گے۔ کونسل آف سٹیٹ ستھائی سبھا رہیگی کنتو اس کے ایک تہائی سدسیہ پرتی ورش بدلتے رہیں گے۔ فیڈرل اسمبلی کا چناؤ پانچ سال کے لئے ہوگا۔ گورنر جنرل چاہے تو اسے نیم کال کے پہلے ہی بھنگ کر سکتا ہے۔ سنگھ کی ویوستھاپکا کے لئے وہی امیدوار ہو سکتا ہے جو برٹش پرجا کا ویکتی ہو اتھوا سنگھ میں سملت کسی راجیہ کا شاسک یا پرجا ہو۔ کونسل آف سٹیٹ کے لئے اس کی اوستھا کم سے کم ۳۰ ورش اور فیڈرل اسمبلی کے لئے ۲۵ ورش کی ہونی چاہئے۔ ہر ایک منتری اور صلاح کار کو ویوستھاپکا سبھا کی کارروائی میں حصہ لینے اور بولنے کا ادھیکار ہوگا لیکن اسے ووٹ دینے کا ادھیکار نہ ہوگا۔ کونسل آف سٹیٹ اور فیڈرل اسمبلی اپنے اپنے سبھاپتی کا چناؤ کریگی۔ کونسل آف سٹیٹ کے سبھاپتی کو پریذیڈنٹ اور اسمبلی کے ادھیکش کو سپیکر کہتے ہیں ان کا تتھا ویوستھاپکا کے سدسیوں کو ویتن ویوستھاپکا سبھا قانون دوارا مقرر کریگی۔ ویوستھاپکا سبھا میں جو بل پاس ہوگا وہ گورنر جنرل کے سامنے منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔ وہ اپنی منظوری دینے اور نہ دینے کے لئے خود مختار ہے اسے یہ بھی

ادھیکار ہے کہ کسی بل کو سمراٹ کی سویکرتی کے لئے سنرکھشت رکھے۔ سمراٹ کسی بھی ایکٹ کو رد کر سکتے ہیں۔

گورنر جنرل ہر سال ویوستھاپکا کے دونوں چیمبروں کے سامنے بجٹ پیش کریگا۔ کنتو خرچ کی کچھ مدیں ایسی ہونگی جن پر اسمبلی بحث کر سکیگی کنتو ووٹ نہیں دے سکیگی وہ مدیں یہ ہیں۔

(۱) گورنر جنرل کا ویتن، بھتہ اس کے دفتر کا خرچ۔

(۲) قرضہ کا خرچ جن کے لئے سنگھ ذمہ وار ہے۔

(۳) منتریوں، صلاح کاروں، آرتھک پرامرش داتا ایڈووکیٹ جنرل تتھا چیف کمشنروں کی تنخواہ اور بھتے

(۴) سنگھ کی عدالتوں میں ججوں کا پنشن تنخواہ اور بھتہ۔ ہائیکورٹ کے ججوں کی پنشن۔

(۵) سنرکھشت وبھاگوں کا خرچ۔ چرچ کے معاملوں (Ecclesiastical Affairs) میں کسی سال ۴۲ لاکھ روپے سے زیادہ نہیں خرچ کیا جائے گا۔ دیگر خرچ جن کی گورنر جنرل کو ضرورت ہو۔

(۶) دیسی راجیوں کے سمبندھ میں سمراٹ دوارا ہونے والا خرچ جو سنگھ کے کوش سے دیا جائیگا وغیرہ انیہ مدوں کے خرچ کے سمبندھ میں ویوستھاپکا کو ووٹ دینے کا حق ہوگا۔ یدی ویوستھاپکا کسی مد کے خرچ کو نا منظور کرے یا اس کی رقم گھٹا دے تو گورنر جنرل کو ادھیکار ہوگا کہ اسے شامل یا پورا کر لے۔

یدی کسی سمے گورنر جنرل کو یہ معلوم پڑے کہ ایسی ستھتی اتپن ہو گئی ہے جس میں شاسن ودھان کے انوسار سنگھ کی سرکار کا چلنا اسمبھو ہوگا تو وہ گھوشنا پتر نکال کر شاسن کے انیہ وبھاگوں کا پربندھ اپنے ہاتھ میں لے سکتا ہے۔ ایسی گھوشنا پتر بھارت سچو کے دوارا پارلیمنٹ کے ہر ایک ہاؤس کے سامنے پیش کیا جائے گا اور سادھارنتیا چھ مہینے کے بعد رد سمجھا جائیگا کنتو پارلیمنٹ چاہے تو پرستاؤ پاس کر کے اس کی اودھی کو ایک سال کے لئے اور بڑھا سکتی ہے۔ اس اودھی کے ختم ہونے پر وہ پھر بڑھائی جا سکتی ہے۔ لیکن گھوشنا پتر کے دوارا سنگھ کی سرکار کا سنچالن لگاتار تین سال سے ادھک نہیں کیا جا سکیگا۔ تین سال کے بعد وہ گھوشنا پتر سوتہ رد ہو جائے گا اور سنگھ کا شاسن ودھان کی انیہ دھاراؤں کے انوسار چلایا جائے گا۔ ہاں۔ پارلیمنٹ اس میں دستور انوسار سنشودھن کر سکتی ہے۔

صفحہ کتابت کرتے وقت چیف نمبر کا تی لہ فرزدہ یا ہیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

"تحقیقِ حق" لکھنؤ اور وید پر نظر ناقد

(از شری متھرا پرشاد بھٹناگر الہ آباد)

وہ غلط املا غلط انشا غلط
ہے ایں مضمون زسرتا پا غلط

لکھنؤ کے ایک نوزائیدہ ماہواری رسالہ "تحقیقِ حق" کا دعوےٰ مذاہب کی تحقیق عقلی کرنا ہے اور اس کے مدیر صاحب بدہاں فرماتے ہیں "رگوید کے تین ترجمے ہمارے پیش نظر ہیں ایک میکسمولر دوسرا ولسن اور تیسرا گرفتھ اور تینوں کا ترجمہ سوائے چند الفاظ کے تفاوت کے ایک ہے اور وہ تفاوت بھی ایسا ہے کہ جن مطالب پر ہمارے اعتراضات کی بنا ہے سب میں مشترک ہیں" مزید برآں اس نے وید کے زمانہ نزول پر طبع آزمائی کرتے ہوئے یہ حاشیہ افزائی کی ہے کہ آریہ شاعر یا عقلا ان کے مصنف تھے۔ جنہوں نے مختلف زمانوں میں ان کو تصنیف کیا۔ یہ کہ ان کے مصنف جاہل انحطاط تھے۔ کیونکہ اس کی تعلیم اکثر متضاد ہے اور بعض اوقات ظاہر لفظا ہر غلط۔ یہ کہ ان میں تکرار عبث موجود ہے۔ اس واسطے وہ الہامی نہیں ہو سکتے اور نہ وہ انسانی علوم کا سرچشمہ ہو سکتے ہیں۔"

افسوس کہ اتنے بڑے قابل مدیر کو جو ایم اے ایل ایل بی ہیں اور عقل کے علمبردار ہیں جانب تعصب میں اتنی بھی نہ سوجھی کہ وہ پرلے درجے پراگندہ میں کودتے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے ؎

ہر کہ گردن بدعوے افرازد
خویشتن را بہ گردن اندازد

اور اس پر بھی طرہ یہ ہے کہ عالیجناب نے مذکورہ بالا ترجموں کو از اول تا آخر نہیں پڑھا صرف چند اوراق کے مطالعہ سے "ہمہ دان" بن گئے۔ مدیر صاحب میکسمولر کے ترجمے کے صفحہ ۱۵ کو پڑھیں جسکا اقتباس یہ ہے:- "اپنے کئے ہوئے رگوید کے ترجمے کو عوام کے روبرو پیش کرتا ہوں مگر تاہم ان میں سے تمام منتروں کے ترجمہ کا اقرار نہیں کرتا۔ کیونکہ گو میرے پاس سائن آچاریہ کا ترجمہ اور ان کے متعلق شرحیں لغت اور صرف و نحو وغیرہ کی کتابیں بہت کچھ موجود ہیں تو بھی رگوید میں اکثر ایسے ایسے منتر ہیں جن کے معنی معلوم نہیں ہوتے۔ اس امر کا کہنا کہ جسکو میں بارہا کہہ چکا ہوں کچھ ضروری نہیں کہ رگوید کے ایک منتر کا بھی ترجمہ کرنا غیر ممکن ہے جب تک سائنا چاریہ کا ترجمہ برہمن گرنتھ۔ نرکت۔ برہد روپی اور سوتر وغیرہ اور بہت سی سنسکرت کے علم عروض اور فلسفہ اور قانون وغیرہ کی کتابوں کو نہایت غور کے ساتھ نہ پڑھے۔ اسی طرح ولسن صاحب نے تحریر کیا ہے کہ سائنا چاریہ کا ترجمہ انگریزی میں بخوبی نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی زبان ناکمل ہے کہ جس میں اصل شرح کے بہت سے لفظوں اور جملوں کا ترجمہ ہونا ہی ناممکن ہے۔ آج کل یوروپ میں سنسکرت کا ایسا شوق اور اس قدر ترقی ہے کہ یقیناً پچاس برس کے اندر لوگ میرے ترجمے کو بھول جاویں گے جسکی برائیوں اور غلطیوں سے جسقدر میں واقف ہوں اور کوئی واقف نہیں" جبکہ خود ترجمہ کرنے والے صاحبان انگریزی مضامین ویدکی نافہمی اور اپنے ترجموں کی عدم صحت کا اقبال اور زبان انگریزی ہی کا ناکمل ہونا تسلیم کرتے ہیں تو ناقابل اعتبار و اطمینان اور غلطیوں سے پُر مضامین کی بنا پر اعتراض کرنا کوئی وقعت نہیں رکھتا ہے۔ لہذا مدیر صاحب اول علم سنسکرت کی تحصیل کریں اور پھر میدان عمل میں قدم زن ہوں ؎

باتوں کے بڑھنے کا تمہیں شوق ہے گر جان
پیدا کرو اس بوجھ کو نازک سی کمر بھی

اب ہم نزول وید مقدس کے زمانہ کے اظہار کی طرف رجوع ہوتے ہوئے حضرت زرتشت کو پیش کرتے ہیں جو مفروضہ حضرت آدم سے ۲۱۹۰ سال بعد نوح سے ۵۲ سال پیشتر ابراہیم سے ۱۰۷۹ سال پیشتر موسے سے ۱۲۷ سال پیشتر اور داؤد سے ۱۹۶۵ سال پیشتر ہوئے ہیں۔ یہ آتش پرست پارسیوں کے پیغمبر تھے اور ان کی تصنیف کردہ "سونگ و ساتیر" ہے جو ۹۳۶ لم سال پرانی ہے اس کتاب میں علےٰ الاعلان وید مقدس کا ذکر اور آریہ قوم کا حوالہ دیا ہے کہ موخر الذکر پارسیوں کے آباد اجداد تھے۔ یہ ؟ وہ بزرگوار ہیں جنہوں نے شیطان یا ابلیس کا نظارہ سب سے اول دنیا کے روبرو پیش کیا اور خدائے واحد کے دو خدا قائم کئے۔ خالق خیر کو "یزدان" کے نام سے اور خالق شر یا شیطان کو "اہرمن" کے نام سے نامزد کیا۔ یہودی عیسائی اور مسلمان پارسیوں کے مقروض ہیں اور پارسیوں کی زبان فارسی سے ہی عبرانی یا سُریانی اور عربی زبان نکلی ہے۔ مدیر صاحب تحقیق حق از راہ کرم ذرا عربی کی اصلیت اور پیدائش پر توانی ذہانت طبع دکھلادیں۔ موسے کے وقت میں توریت داؤد کے وقت میں زبور اور عیسے کے وقت میں انجیل تصنیف ہوئی۔ سب سے اول اس احکام جو منوسمرتی سے اخذ شدہ ہیں۔ موسے نے دو پتھروں پر کندہ کرائے اور لوگوں سے کہا کہ خدا نے ان احکام کو پہاڑ پر دو لوحوں پر لکھا اور میرے سپرد کیا۔ حضور سرور کائنات نے سورہ طہٰ میں ان احکام کی ترجمانی کرتے ہوئے نماز قائم کرنے اور نزدیک آنیوالی قیامت کا پیوند لگایا۔ سر ولیم جونس سابق جج سپریم کورٹ منوسمرتی کے انگریزی دیباچہ میں فرماتے ہیں کہ منوسمرتی کسی وقت میں یونان اور مصر دلیش میں بھی رائج تھی اور اسی پر عملدرآمد تھا۔

اس منوسمرتی کے دوسرے ادھیائے میں ویدوں کا ذکر موجود ہے اور اس کتاب کی تاریخ تصنیف کا اظہار کرتے ہوئے منوجی نے جو شلوک آخر میں لکھا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے "دیوسوت منونتر کے پہلے ست یگ کے دس ہزار دس سال گذر جانے پر بھادوں کی ۱۵ یعنی پورنماشی کو یہ گرنتھ سماپت (ختم) ہوا" ۲۷ چتر یگوں کا زمانہ جو گذر چکیں ۱۱۶۶۴۰۰۰۰ لم سال اور اٹھائیسویں چتر یگی کے تین یگ جو گذر گئے ۳۸۸۸۰۰۰ سال اور کل یگ جو گذر رہا ہے (سنہ ۱۹۳۶ء تک) اس کے ۵۰۳۶ سال یہ سب مل کر ۱۲۰۵۳۳۰۳۶ سال ہوتے ہیں۔ اس میں سے پہلے ست یگ کے دس ہزار دس سال گھٹانے پر منوسمرتی کی تاریخ تصنیف ۱۲۰۵۲۳۰۲۶ سال ہوتی ہے دنیا کے بڑے بڑے تعلیم یافتہ اور عالم و فاضل لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ منوسمرتی ایک مشہور و معروف کتاب ہے اور اس میں تحریر کردہ قوانین پر برابر عملدرآمد ہوتا چلا آرہا ہے دنیا کے قیام کا زمانہ ۲۰۰۰۰۰۰۰۰ ۴ لم سال ہے۔ جسکا ثبوت یہ ہے

(۱) مہابھارت کے آٹھویں ادھیائے کے سترھویں اشلوک میں تحریر ہے کہ ہزار چتر یگی کا ایک برہم دن ہوتا ہے اور اتنی ہی اس کی راتری

(۲) اتھروید پر پاٹھک ۸ انوواک کے ادویں منتر کا یہ مضمون ہے کہ دنیا کے قیام کا حساب سمجھنے کے واسطے اس طرح جانو کہ وہ زمانہ دس ہزار ایک کروڑ یعنی دس لاکھ تک صفر دینے کے بعد ۴۳۲ لم جوڑنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ قیام دنیا کا زمانہ چار ارب ۳۲ کروڑ سال ہے اس بارہ میں تاریخ ہندوستان مطبوعہ علی گڑھ ۱۸۶۶ء کے باب سوئم صفحہ ۲۵۶ میں آنریبل الفنسٹن صاحب بہادر سابق گورنر بمبئی لکھتے ہیں کہ جو مدت ایک دن برہما کی قرار دی گئی ہے یہ علم ہیئت کے اصول پر قائم ہوئی ہے نوڈز اور اپیسائیڈز کی کامل گردش جو بحساب علم ہنود کے چار ارب ۳۲ کروڑ سال میں پوری ہوتی ہے ایک دن برہما کا یعنی برہم دن ہے نوڈز طریق الشمس کے دایرے ان نقطوں یا مقاموں کو کہتے ہیں جہاں کسی سیارہ کی گردش کا محیط تقاطع کرتا ہے یعنی راس و ذنب۔ اپیسائیڈز سیارہ کے ان دو مقاموں کو کہتے ہیں کہ جو قدیم زمانہ میں نہایت قریب اور نہایت بعید سمجھے جاتے ہیں اور اب آفتاب میں نہایت قریب اور نہایت بعید سمجھے جانے تھے یعنی اوج اور حضیض اسی طرح تواریخ ہند مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۳ء میں صفحہ لم ۵۰ پر تحریر ہے کہ اہل ہند کے نزدیک جو چار یگ ٹھیرتے ہیں ان میں موجودہ جگ کا نام کلجگ ہے۔ اس کلجگ کو ہندو کہتے ہیں کہ کئی ہزار سال سے چلا آتا ہے اور چار لاکھ ۳۲ ہزار سال تک رہے گا۔ دوا پر جس کے بعد کلجگ آیا۔ ان کے حساب سے آٹھ لاکھ ۶۴ ہزار برس کا تھا اور تریتا جو کہ دواپر کے پہلے تھا کلجگ اور دواپر دونو کے برابر تھا یعنی بارہ لاکھ ۹۶ ہزار برس کا اور ست یگ جو سب سے اول

بیماری کی جڑ مچھر ہے اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں اس کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونو چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں آریہ سماجی بھائیوں اور سناتن دھرمی بھائیوں نے اسے از حد پسند کیا ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ سب سے پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے اس لئے دھوکہ سے بچنے کے لئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔

میسرز بھگت رام لوری اینڈ سنز مالک وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

eGangotri

بقیہ تحقیق حق صفحہ ۱۱

اس کو کلیگ سیہ چوگنا بتاتے ہیں۔ یہ چاروں جگ ملکر چار لاکھ ۳۲ ہزار برس کے برابر زیادہ ایک چتر یگی ہیں۔ اور شاستروں سے یہ بات بھی دریافت ہوتی ہے کہ ایک کلپ میں ان چاروں یگوں کے کل برسوں کے برابر ایک ہزار زمانے (دور) ہوتے ہیں ظاہر ہے کہ یہ سب رقوم ستاروں کی گزشتہ حرکتوں سے علاقہ رکھتی ہیں زمین پر ستاروں کی گردش سے کچھ نسبت نہیں۔ ہندو ہندسوں نے حساب کیا کہ جب یہ جگ پورے ہوتے ہیں تب ستارے کسی خاص طور پر سمقران ہوتے ہیں اس واسطے انہوں نے ان جگوں کو دنیا کی تاریخ ٹھیرایا۔

آریہ لوگوں کے حساب کی رو سے پیدائش دنیا سے اب تک تقریباً ۱۹۶۰۸۵۳۰۳۶ سال گزرے ہیں اور ابھی موجودہ کل جگ کے ۴۲۶۹۶۴ سال گزرنے باقی ہیں۔ سب سے زبردست ثبوت یہ ہے کہ اس ملک میں سنکلپ کا عام طور پر رواج ہے۔ جو ابتدائے آفرینش سے روزمرہ کی تاریخ بتلاتا ہے یہ ایک زندہ اور رواں کلینڈر ہے جو لاکھوں انسانوں کی زبان پر ہے اور نسلاً بعد نسلاً برابر چلا آ رہا ہے اور جن صاحب کو منظور ہو۔ برہمنوں سے دریافت کر سکتے ہیں اور تحقیق حق کے مدیر صاحب بھی اس کا پتہ لگا سکتے ہیں اور تحقیقات سے اپنا اطمینان کامل کر سکتے ہیں۔

تاریخ ہجری مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ سے واضح ہوتا ہے کہ دیگر الہامی کتابوں کے مفروضہ ابتدائی اکیرہ حضرت آدم اور نیز دنیا کی مفروضہ پیدائش کو تا ایندم ۷۱۶۲ سال ہوتے ہیں اس مفروضہ کا آج تک کوئی ثبوت تمام کار ملکر جو بیہوشی اور بے عقلی کے زبردست پیچ اپنے اپنے نام سے منسوب کرکے مذہب پھیلانے والے معظم اور معزز بزرگان نے لوگوں کے دماغ عالی پر چڑھا دئے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ باوجود ایکہ ۷ ہزار سال بھی پورے نہیں ہوتی ہے اور رامائن ہندوستان کی مشہور و معروف کتاب ہے مگر لوگ رام چندر جی کے زمانہ کی تحقیقات کامل نہیں کرتے جن کو ہوئے اب تک ۸۶۹۰۳۶ سال گزرے ہیں اور نہ انہوں نے اس بات پر توجہ کی کہ جس مفروضہ خدا نے مفروضہ دنیا بنائی اس کو یہ نہ سوجھی کہ وہ الہامی اور ہدایتی قانون بھی ساتھ ہی ساتھ نازل کر دے۔ برابر ساڑھے تین ہزار سال تک خاموشی طاری رہی۔ مگر پیغمبر صاحبان کی ڈاک بلا پیغام کتاب کے جاری رہی تب کہیں دس احکام سے بسم اللہ ہوئی اور اس کے بعد توریت شریف کی باری آئی۔ ساڑھے پانچسو سال بعد ظہور زبور ہوا۔ اس کے ۸۰۷ سال بعد انجیل اور انجیل کے ۶۰۰ برس بعد خاتمۃ الالہام "قرآن شریف" صادر ہوا۔ خدا نے سورج اور چاند بنائے مگر آج تک ان میں تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ یہ ہوا کہ ہندوستان کا ہمالیہ پہاڑ ہٹا کر جرمنی میں رکھ دیا جاتا اور عرب کا ریگستان افریقہ میں پہنچا دیا جاتا۔ تعداد اور تبدیلی کی ترمیم سوائے اس کے اور کیا بھید ہو سکتا ہے کہ یہ کتابیں انسانوں نے تصنیف کیں اور خدا سے منسوب ورنہ خدائی الہام اور اس میں رد و بدل اور تغیر و تبدل ؟ ع۔ ایں خیال است و محال است و جنون۔ مدیر صاحب "تحقیق حق" ان چاروں کتابوں کی بغور پڑتال کریں اور دیکھیں کہ ان کے ریمارکس مختلف زبانوں میں تصنیف کیا ان کے مصنف جائز الخطا تھے ان کی تعلیم متضاد ہے اور بعض اوقات ظاہر بظاہر غلط ان میں تکرار عبث ہے اور اس واسطے وہ الہامی نہیں ہو سکتیں"۔ ان پر کہاں تک موزونیت کے ساتھ چسپاں ہوتے ہیں۔

خیر بہر حال ذرا دیر کے لئے یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ حضرت آدم ۷۱۶۲ سال پیشتر ہوئے مگر یہ حضرت بہشت سے نکال کر ہندوستان میں ہی گئے۔ جیسا کہ تفسیر حسینی کے ۱۸۸ صفحہ تفسیر قادری کے ۴۴۲ صفحہ اور مدارج النبوت کے ۴۴۲ صفحہ سے ثابت ہے۔ بقول یہودی عیسائی اور مسلمان صاحبان کے آدم سے لیکر نوح اور اسکی اولاد تک فقط ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی پر چلت تھی۔ کتاب پیدائش توریت باب گیارہ (آیت ۱ و ۲) میں لکھا ہے کہ تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی۔ جسکو ایمانداری اور راستبازی کے لحاظ سے سنسکرت کہنا چاہئے۔ سنسکرت زبان میں لفظ "آدم" آغاز کو کہتے ہیں اور لفظ آدم اس ہی سے بنا ہے اور سنسکرت کا لفظ ہے اور سنسکرت ہی وہ زبان ہے جو آدم سے لے کر نوح وغیرہ تک دنیا میں رائج تھی اس کو مدنظر رکھکر ہم چند شہادتیں سنسکرت زبان کے متعلق پیش کرتے ہیں تاکہ یہ ظاہر ہو جاوے کہ دنیا بھر کی زبانوں کا مخرج یہی زبان ہے۔

(۱) آنریبل الفنسٹن صاحب سابق گورنر بمبئی تاریخ ہندوستان ۱۸۶۶ء کے صفحہ ۱۱۸ اور ۲۷۷ میں فرماتے ہیں کہ وید پرانی سنسکرت میں لکھے ہوئے ہیں جو اس سنسکرت سے جس کا آج کل رواج ہے۔ اسقدر مختلف ہے کہ بجز بڑے بڑے قابل اور عالم برہمنوں کے اس کو کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ ان کے صرف تھوڑے سے حصہ کا ترجمہ یورپ کی زبانوں میں ہے سنسکرت کی زبان کی صرف و نحو ایسی کامل ہے کہ انسان کے کلام کے اصول دنیا میں اگر قائم بھی ہوئے ہیں تو ان سے زیادہ نہیں ہوئے

(۲) سائنس آف دی اسٹڈی آف لنگوئج میں تحریر ہے کہ سو برس گزرے، اہل یورپ کا ایسا اعتقاد تھا کہ سب زبانوں کی اصل عبرانی ہے۔ لیکن جس وقت سنسکرت میں مہارت حاصل کی۔ تب یہ بھی دریافت ہوا کہ فارسی یونانی لیٹن جرمنی وغیرہ زبانیں سنسکرت سے نکلی ہیں۔

(۳) سائنس آف دی لنگویج صفحہ ۱۸۳ میں سر ہل ہڈ صاحب فرماتے ہیں کہ سنسکرت کے الفاظ کی عربی فارسی لیٹن سے بہت مشابہت ہے۔ مشابہت مصطلحات کے درمیان نہیں ہے کہ جس سے خیال کیا جاوے کہ جب ایک قوم نے دوسری قوم سے علوم و فنون لئے تو اس کے ساتھ وہ بھی اخذ کر لی بلکہ مشابہت زبان کے اصل لفظوں میں ہے۔ جیسا کہ اسماء و اعداد اور ان چیزوں کے نام جن کی ضرورت ہر قوم کو شائستگی ہونے پر ہوتی ہے

(۴) لیب نیز صاحب نے ثابت کر دیا ہے کہ میں از روئے تحقیقات فریقین کے بیان کرتا ہوں کہ سب زبانوں کی اصل زبان سنسکرت ہے اور بنی آدم مشرق سے مغرب کو آئے (دیکھو سائنس آف دی لنگویج صفحہ ۱۵۲)

(۵) کتاب انڈیا پاسٹ اینڈ پریذنٹ صفحہ ۷ میں تحریر ہے کہ سنسکرت کی گرامر تمام زبانوں کی صرف و نحو سے بڑھکر اور بہتر ہے اس میں آریہ لوگ رومن یونانیوں اور موجودہ زمانہ کی تمام انسانی قوموں سے ہر طرح بڑھکر ہیں۔ فارسی۔ یونانی۔ لیٹن جرمنی وغیرہ سب سنسکرت سے نکلی ہیں سنسکرت کی وضع نہایت عجیب و غریب ہے۔ یونانی سے زیادہ کامل لیٹن سے بڑھکر وسیع اور دونوں کی نسبت شستہ تر ہے۔ سنسکرت کل زبانوں کی ماں اور تمام زبانوں کی مخرج ہے پراچین آریہ لوگ بھارت سے اکثر مصر میں بسے اور انہیں سے سب سے پرانے فلاسفروں نے موسے سے لیکر پلیٹو تک بدھی اور گیان حاصل کیا

بہر حال یہ بات واضح طور پر ثابت ہو گئی کہ دنیا کا ابتدائی انسان حضرت آدم اخراج از بہشت کے بعد ہندوستان میں آ با دہوا اور ابتدائی زبان یا بولی کا آغاز سنسکرت سے ہوا۔ ایسے وید مقدس ہی الہامی کتاب اور خدائی الہام ہے۔ جو سب سے اول انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے نازل ہوا وہ ہر طرح مکمل ہے اور اس میں بیان کردہ مضامین کا موضوع معرفت اور عبادت ہے اور دنیا کے تمام انسانوں کے لئے اس کی ہدایات یکساں ہیں اور پیدائش دنیا سے فنا کے وقت تک کے لئے عملدرآمد کے قابل ہیں صداقت کو وہی شخص معلوم کر سکتا ہے جو اس کو پڑھے۔ آدم کے اس مفروضہ زمانہ ۷۱۶۲ سال کو غلط ثابت کرنے کے لئے ذیل کی شہادتوں کی جانب ناظرین کی توجہ منعطف کرتے ہیں۔

(۱) [وزلڈ الالف صفحہ ۱۸] پروفیسر ٹمسل مشہور و معروف جیالوجسٹ نے آخرکار نہایت عمدہ تحقیقات سے یہ امر بپایہ ثبوت پہنچایا ہے کہ جب سے دنیا میں نباتات اوگنی شروع ہوئیں۔ اس سے آج تک ایک ارب برس گزرے ہوں گے۔

(۲) تاریخ بدیع ہندوستان صفحہ ۹ ۱۸۶۷ء میں درج ہے کہ چین کے پہلے بادشاہ حکیم کنفوشیش سے ان کے مقدس تک جو مسیح سے پانچسو سال پہلے ہوا ہے نوکرور ساٹھ لاکھ سال گزرے ہیں۔ ۹۶۰۰۰۰۰۰ + ۵۰۰ + ۱۹۳۵ = ۹۶۰۰۲۴۳۵ سال

(۳) لقائس الفنون و تاریخ خطائی د آئین اکبری صفحہ ۲۷۲ کلکتہ ۱۸۶۷ء و بدیع ہندوستان صفحہ ۱۰ ۱۸۶۷ء میں ابتدائے سرشٹی سے سال ۵ ۳۷ تک آٹھ ہزار آٹھ سو تراسی دن اور نو ہزار سات سو نوے سال ہوئے اور مدت دن کی دس ہزار سال ہے یہ سموت خطائی ہے۔ ۸۸۸۳ × ۱۰۰۰۰ = ۸۸۸۳۰۰۰۰ + ۹۷۹۰ + ۵۷ = ۸۸۸۴۰۳۴۷ سال مذکورہ بالا چین اور خطا کی آبادی کے زمانہ کے اعداد بہر حال حضرت آدم کے زمانہ ۷۱۶۲ سال کا بطلان کرتے ہیں

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں میں جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے جسے سیلان الرحم یعنی لیوکوریا کہتے ہیں۔ میرے پاس اسکی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی سنیاسی کا یا پلٹ" موجود ہے جس سے بے شمار دکھی بہنیں لاکھ اٹھا چکی ہیں قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ "سنیاسی اکسیر"۔ ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا جادو نما اور آخری علاج جس کی چند خوراک کی ان نامراد مرض کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ جہاں ہر قسم کے علاج اور انجیکشن بھی فیل ہو چکے ہیں۔ وہاں یہ کامیاب ثابت ہو چکی ہیں ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں قیمت اکسیر آتشک ۸ ڈھائی روپیہ اکسیر سوزاک ۸

بابو روپی نندن اوپدیشک
ہوارہ براستہ موڑ نڈہ ضلع انبالہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

قرآن سے تناسخ کا ثبوت

بجواب تناسخ کے زندہ ثبوت کی حقیقت یا ناستی دیوی کی بناوٹی شہادت

(از جناب مولانا محبوب علی صاحب قرول باغ دہلی)

وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْا اِلَی اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰی فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ پ ۲۳ - ۱۶

ترجمہ۔ اور جو لوگ خدا کے سوا دوسروں کے کہنے پر چلنے سے الگ رہتے ہیں اور قول خداوندی ہی کو اپنا دستور العمل بناتے ہیں ان کے لئے عنایات خداوندی کی خوشخبری ہے۔ پس اے رسول میرے ان بندوں کو آگاہ کر دیجئے جو بگوش دل یعنی نہایت غور و خوض سے اقوال خداوندی کو سنتے رہتے ہیں۔ خواہ وہ اقوال خداوندی کسی دین یا فرقہ کے معتقد کی زبان سے منقول کیوں نہ ہوں۔ پھر عمل کرتے ہیں اس قول پر جو ہدایت کے اعتبار سے زیادہ راجح ہوتا ہے یہی لوگ ہدایت یافتہ اور اہل دانش و بینش ہیں۔ آیہ مذکورہ بالا بنی نوع انسان کو یہ سبق دے رہی ہے کہ تلاش حق آزادانہ طریق سے کیا جائے حق لامتناہی ہے کسی دین یا فرقہ نے حق لامتناہی کا احاطہ نہیں کر لیا ہے بلاشبہ حق سب دینوں اور سب دینوں کے فرقوں میں کم و بیش موجود ہے لیکن بتمامہ کسی دین کے فرقہ میں ہرگز نہیں ہے۔ سوائے لوح محفوظ اور اس پر عمل کرنے والوں کے جس کو کتاب مکنون اور اُم الکتاب قرآن شریف میں کہا گیا ہے اور وہ زمین پر نازل شدہ ہے نہ کہ آسمانوں پر۔ فرمایا اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ پ ۲۷ - ۱۶

(ترجمہ) بلاشبہ قرآن مجید باطنی کتاب میں موجود ہے جس تک سوائے پاک لوگوں کے رسائی نہیں ہو سکتی اور وہ کتاب مکنون زمین پر نازل شدہ ہے نہ کہ آسمان پر۔ اس لئے ہر انسان کا فرض ہے کہ بالغ ہونے کے بعد اس آیۃ کے فرمان کے مطابق تعصب اور طرفداری کو خیر باد کہکر نیک نیتی اور نیک نظری سے کام لے کر تمام مذاہب کے علماء کے پند و نصائح بگوش دل سنے اور ان کی کتابوں کا دل و جان سے مطالعہ کرے اور ان کے اصولوں پر منصفانہ غور کرے اور پھر جہاں کہیں حق زیادہ مقدار میں نظر آئے قبول کرنے میں دریغ نہ کرے خواہ لوگوں کی لعنتوں اور ملامتوں کا تختہ مشق ہی کیوں نہ بننا پڑے جب انسان قول ربانی کا مقتضے پورا کریگا تو اس عمل کا نتیجہ جو کہ ہدایت ہے پالے گا اور وہ نتیجہ یعنی ہدایت اس آیۃ میں صاف طور پر عیاں و بیان سے فرمایا وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا پ ۲۱ ع ۳ (ترجمہ) جو لوگ حق کی تلاش میں کوشاں رہتے ہیں ہم ان کو متعلقہ راستوں کے ذریعہ سے رہنمائی کرکے منزل مقصود پر جو کہ حق ہے گامزن کرتے رہتے ہیں۔ سوال یہاں پر یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہم سب دینوں کے فرقوں کی وہ باتیں جو خداوند کی طرف سے منسوب کرکے بیان کرتے ہیں سنیں تو مبادا ہم گمراہ ہو جائیں کیونکہ ہم تو بے علم ہیں یا کم علم سب کی سن کر تو عالم اشخاص ہی حق و باطل میں امتیاز حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آیۃ مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ عالم ہو یا بے علم جو شخص تلاش حق کرے گا وہ کبھی گمراہ نہ ہوگا۔ کیونکہ خداوند تعالٰے نے خود اپنے ذمہ پر ایسے شخص کی ہدایت کی ذمہ واری لی ہے باوجود اس کے متلاشی حق کیسے گمراہ ہو سکتا ہے۔ واضح رہے کہ یہ امر ناممکن ہے اور اگر ہم یہ مان بھی لیں کہ تلاش حق عالم پر ہی فرض ہے بے علم پر نہیں تو حضرت بلال اور عمار اور یاسر دونوں باپ بیٹے رضی اللہ عنہم کو دعوت رسالت کی طرف توجہ نہیں دینی چاہئے تھی باوجود بے علم ہونے کے تلاش حق سے کام لیا اور مراد کو پہنچے۔ ہو سکتا ہے کہ عالم گمراہ ہو جائے جیسے کہ عبداللہ بن اُبی اور ممکن ہے کہ بے علم ہدایت پا جائے جیسے کہ حضرت بلال وغیرہ رضی اللہ عنہم جن کا کہ ذکر خیر اور مذکور ہے بقولیکہ

فہم ظاہر ہیں کہاں ممکن سمائے یہ سخن۔

تجھ میں ہوں بو نصر یا بو علی سینا کے گن

قول عاجز۔ ہاں یہ ممکن جبکہ ہوں تجھ میں

بلال حبشی کے گن۔ تب ملے توفیق حق سے بے سخن۔

غرضیکہ بو نصر اور بو علی سینا کے ہم پلہ حکما کا گمراہ ہو جانا۔ ممکن اور بلال جیسے بے علم اور سیدھے سادھے انسان کا ہدایت پا جانا امکان سے باہر نہیں۔ اس لئے ہر انسان کو چاہئے خواہ عالم ہو یا بے علم تلاش حق میں ہمہ تن مصروف رہے یہی زندگی کا اصلی مقصد ہے۔ وہ انسان جو اس قانون خداوندی کو اپنا دستور العمل بناتا ہے بلاشبہ مبارک انسان ہے۔ یہاں تک تو تمہید کے طور پر تلاشِ حق کا طریقہ بیان کیا گیا ہے

اب ناظرین کو اصل مقصد کی طرف توجہ دلاتا ہوں اُمید ہے کہ ناظرین نہایت توجہ سے پڑھکر قبول حق سے فائز ہونگے۔

میرے محترم دوست مولوی عمر الدین صاحب نے جو ٹریکٹ رد تناسخ میں شائع کیا ہے اس عاجز کی نظر سے گذرا پڑھکر حیرت ہوئی کہ ان کو ابتدائی آیۃ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الی آخرہ کے بعد ایک آیۃ قرآنی ثبت کرکے تناسخ کے بطلان پر استدلال بے سر و پا قائم کرنے کی جرأت کیونکر پیدا ہوئی۔ اس بارہ میں انہوں نے سخت لغزش کی ہے جو ان کے شایان شان نہ تھی عام اہل علم کے علاوہ خصوصاً مسلم اہل علم بھی ان کی اس درایت پر افسوس کریں تو کچھ عجب نہیں بلکہ یقیناً اگر بظاہر نہیں تو بباطن اپنے دل میں افسوس محسوس کریں گے جس لغزش کو میں یہی آیۃ پیش کرکے ظاہر کرتا ہوں عجب نہیں کہ خود مولانا مطلع ہونے پر نادم ہو کر لغزش کا اعتراف کریں وہ آیۃ متذکرہ یہ ہے۔ ملاحظہ ہو۔

وَقَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا یُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ پ ۲۵ - ۱۹

مولینا ہی کا لفظ بہ لفظ ترجمہ پیش کرکے لغزش ظاہر کرتا ہوں اور اس امر کا فیصلہ خصوصاً مولانا اور عموماً ناظرین پر چھوڑتا ہوں (ترجمہ) یعنی وہ کہتے ہیں۔ یہی دنیا کی زندگی ہی ہے جس میں ہم مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں اور زمانہ ہی ہمیں موت دیتا ہے اور ان کو اس کا علم یہ صرف اٹکل لگاتے ہیں یہ ہے حقیقت مولانا کے ترجمہ کی حالانکہ اس اصل اور ترجمہ میں بجائے تناسخ کے رد کے تائید ہے۔ جیسا کہ میں آئندہ واضح کروں گا ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس میں ناستکوں کا رد ہے یعنی جینیوں اور ان کے ہم خیال لوگوں کا۔ کیونکہ انہی لوگوں کا یہ خیال ہے کہ دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ صرف تصرف زمانی کے ماتحت ہو رہا ہے خدا کوئی چیز نہیں ہے جس کا تصرف منصور ہو اس لئے فرمایا کہ نہیں زمانہ جبکہ ہماری مخلوق ہے اس کا اس میں کچھ دخل نہیں ہے بلکہ تصرف کے مالک ہم ہیں یہ لوگ بے علمی کی وجہ سے اوہام اور ظنون کے گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں اور یہ اوہام اور ظنون اپنے اندر کچھ بھی تو حقیقت نہیں رکھتے ہیں یہاں نہ تو تناسخ کا رد منصور ہوتا ہے نہ آستکوں کا یعنی خدا کے ماننے والوں کا جیسا کہ اصل اور ترجمہ دونوں سے ظاہر ہے چونکہ ویدک دھرمی حامیان مسئلہ تناسخ آستک یعنی خدا کی ہستی کے قائلین میں سے ہیں نہ کہ زمانہ کی گردش کے قائلین میں سے۔ اس لئے اس آیۃ متذکرہ سے ان کو ملزم قرار دینا لغو اور فضول بات ہے مسئلہ تناسخ جو کہ عقلی اور نقلی طور پر پایہ ثبوت کو پہنچا ہوا ہے رد کرنا محض غلط کیا بلکہ اغلط ہے مولانا کو چاہئے کہ آئندہ کو سہ بندہ ایسے ایسے خام اور بے بنیاد استدلالات سے مجتنب رہیں ورنہ سوائے رسوائی اور ندامت کے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ (ترجمہ) ہمارے ذمہ پر تو آگاہ کر دینا ہے اور بس۔ میرے نزدیک تناسخ از روئے قرآن کریم اظہر من الشمس ہے کیونکہ قرآن کریم کی یہ شان نہیں کہ وہ بدیہی بات کا انکار کرے جیسا کہ ہم اسی ٹریکٹ میں متعدد آیات سے ثابت کریں گے اس کے مطالعہ سے ناظرین پر حقیقت کا انکشاف بخوبی ہو جائے گا۔ جو آیت کہ مولانا نے تناسخ کے بطلان میں پیش کی ہے۔ وہی آیت میں صداقت مسئلہ تناسخ کے بارے میں پیش کرتا ہوں۔ آپ خود موازنہ کریں کہ حق بجانب میں ہوں یا مولینا وَقَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا یُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ پ ۲۵ - ۱۹ (ترجمہ) بجز ہماری اس حیاتی دنیا کے اور کوئی حیات نہیں ہے (یعنی اور کسی جہان میں جس جہان کے بہشت کی خوشخبری اور جس جہان کے دوزخ کی بدخبری ہمیں سناتے ہو) ہم تو یوں ہی مرتے رہتے ہیں اور مرتے رہیں گے اور زندہ ہوتے رہتے ہیں اور زندہ ہوتے رہیں گے اور ہم کو اس تناسخ کے چکر میں زمانہ نے ڈال رکھا ہے خدا کوئی چیز نہیں ہے کہ جس نے ہمیں اس تناسخ کے چکر میں ڈال رکھا ہو وَمَا یُهْلِكُنَا کے لفظی معنی اور نہیں ہلاکت میں ڈالتا رہتا ہے ہم کو اور نہیں ڈالتا رہیگا۔ مگر زمانہ اور وہ ہلاکت کیا ہے۔ تناسخ کا چکر جو بالفاظ دیگر دوزخ ہے اس کے جواب میں فرمایا ان کو اس کا علم نہیں ہے اوہام اور ظنون نے ان کا پیچھا لیا ہوا ہے۔ اس لئے زمانہ کی طرف اس تصرف تناسخ کو منسوب کر رہے ہیں حالانکہ تناسخ کے چکر میں ان کو ہم ہی نے ڈال رکھا ہے۔ زمانہ کا کوئی دخل نہیں ہے۔ زمانہ تو ہماری مخلوق ہے۔

جن کی سیوائیں وی پی بھیجے گئے ہیں وہ کرپا کرکے وصول فرماکر مشکور فرماویں۔ منیجر

d by eGangotri

کہانی
نوکری کی تلاش میں
(لیکھک بتری ہرکرشن ترویدی)

میں سنیما دوسرے ہی شو میں دیکھنا پسند کرتا ہوں۔ اس کا ایک ماتر کارن یہ ہے کہ ۶ سے ۱۲ بجے تک کے اردھ راتری کے سمے میں نائٹ سنیما ڈوں تھا دوسرے پرکاش کے رانگ رنگوں میں ایک وچتر مادکتا آجاتی ہے۔

میور ہوسٹل نمبر ۴ اتوار کا دن ہے ۶ بج گئے ہیں۔ سو یا ہی پڑا ہوں۔ پچھلی رات ہوسٹل سے بھاگ کر "پیا پیارے" دیکھنے گیا تھا۔

"ہیلو، تم بھی ابھی سوئے ہو۔ ذرا سٹیل پر لکھے ہوئے میرے نوٹ تو مجھے واپس کر دو" ٹیلیفون گرل کی سی پی یوشش بانی کے کرن کُہر میں پڑتے ہی چونک کر اٹھا۔ دیکھا تو دروازے پر سہپاٹھنی مس لیلا دیت نکھ سے میرے تا مسک تو اس سمان کو آلوکت کر رہی ہے۔ میں نے بھی سوچا، دیکھیں دیوی جی کے ساکشات درشن کا آج کیا پھل ملتا ہے؟"

کھا رتیہ ددیا رتھیوں کو دیا یام یا گھومنے سے کیا مطلب؟ اُٹھتے ہی مجھے چائے تھا جلیبی کا دھیان آیا۔ سیدھے ہوٹل کی اور بڑھا۔ پر رُک گیا۔ من میں سوچا، ہوٹل میں ٹرنڈن اور دوبے باجی پہلے ہی سے میری راہ دیکھ رہے ہوں گے روز میں ہی ہد دا بنتا ہوں۔ اس طرح کب تک میری گا ٹھ کٹتی رہیگی۔ آج اور کہیں جا کر الو سیدھا کرنا چاہئے۔ اچھی یاد آئی۔ رامیشور کل بمبئی سے لوٹ آیا ہے۔ اسی کے سر پر آج بپت پڑنی چاہئے۔"

سڑک پر "لیڈر" کا ہاکر چلا رہا تھا۔ یونیورسٹی کنووکیشن سنسنی خیز خبر۔ ایکدم نئی۔ اخبار لے کر پڑھئے۔

بڑی اتسکتا سے میں نے اس کھلونے کو ایک آنہ خرچ کر مول لیا۔ دیکھا تو ڈھاک کے وہی تین پات۔

رامیشور کے یہاں پہنچا۔ ساڑھے نو بج گئے تھے۔ لیکن وہ منہ ڈھانپے چارپائی پر ہی پڑا تھا میں نے اس کو ہلا کر کہا۔ میں ترنت چرنوں ہی لیکن تو تو کمبھ کرن ہی نکل آیا۔ ارے! پرخدا ذرا اس غریب کی آرزو تو سن۔ بیٹا! کبھی سے اس عبادت خانے میں کھڑا تجھ کو یاد کر رہا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ناتوں کے دیو ہو باتوں سے نہیں مانو گے بمبئی سے آئے تھے۔ عید مناتے۔ لیکن تم نے یہ نرمی اختیار کی ہے" اتنا کہنے پر بھی جب رامیشور نہیں اٹھا تو پھر میں نے اُسے "لیڈر" دیکر کہا۔

"ارے بھائی "لیڈر" لایا ہوں۔ کیا ضرورت نہیں پڑھو گے"۔

اتنا سنتے ہی رامیشور تپاک سے اٹھا مانو سنی بات کا روگی بیہوشی ہی ایک دم اٹھ بیٹھا ہو۔ اس نے بڑی کرودھنا اور گھرنا بھری لال لال آنکھوں سے مجھے سر سے پیر تک دیکھا۔

اس کے بعد فوراً ہی میرے ہاتھ سے "لیڈر" چھین کر اس نے دانت پیس کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔ اس کے اس ادبھت ناٹکیہ دیا پار سے میں ستبھت رہ گیا۔

"تمہیں بخار تو نہیں ہے؟ میں ایک ڈاکٹر کو بلا لاتا ہوں" یہ کہکر میں وہاں سے جانے کو تیار ہوا۔ پر اس نے میری کلائی زور سے پکڑ لی۔ اس درشیہ کو دیکھ کر میں اواک رہ گیا۔ مجھے بھیت دیکھ اس کو نہ جانے کیوں دیا آ گئی۔ اس کا کرودھ سے تمتماتا چہرا گمبھیر بن گیا۔ پر یہ گمبھیرتا بھی آنسوؤں سے پری نت ہو گئی۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ میرے ڈھارس بندھانے پر تھا بہت سہانو بھوتی دکھانے پر اس نے اپنی درد بھری کہانی آرمبھ کی۔

"مسٹر ترویدی۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ دنیا کیول دھورتوں مکاروں تتھا دھن کُویروں کے لئے ہے۔ غریب اور اپاہج ناداروں کو سولی پر چڑھا کر یہ جلاد ہنستے ہیں۔ ماں باپ کا پیار بھی ایک وڈمبنا ہے۔ ان کی درشٹی میں بھی لڑکے کا مولیہ تبھی کچھ ہو سکتا ہے جب وہ ان کے لئے ٹکسال کی ایک مشین بنے۔

ایم اے پاس کرنے سے پہلے میں سمجھتا تھا کہ جیون مدھو ماس کا ایک مدھر سوپن ہے۔ لیکن اب میں سمجھ گیا ہوں کہ ساری زندگی ایک خزاں ہے جس میں صرف آگا ننگاؤں کی نرجیو پیلی پتیاں ہی اڑتی نظر آتی ہیں۔

اچھا سنو میری داستان! ایم اے فائنل کئے ہوئے ایک مہینہ بھی نہیں بیٹھا تھا کہ چاروں اور سے آوازیں کسی جانے لگیں۔ "خالی بیٹھا ہے۔ نوکری کا دھیان نہیں۔ بیاہ ہو جانے پر بھی شرم نہیں آتی"۔ نوکری کی مرگ ترشنا کی کھوج میں میں نے وانٹڈ پڑھنے کے لئے چار چار اخبار روز خریدے۔ عرضیاں بھیجنے کے لئے روپے روپے کے ٹکٹ روز برباد کئے لیکن کتنا بڑا آسچریہ ہے۔ وہ سب بیارتھنا پتر نہ جانے کس پیٹ میں سوا ہو گئے۔

ایک دن میں نے سمجھا کہ تقدیر چیتی ہے بمبئی کی ایک Prompt Service serving agency کا دِگ پت وانٹڈ کے کالم میں چھپا تھا۔ میرے پتر دیوہار کرنے پر مجھے ایجنسی کی ایک نیاولی تتھا پرتنا پتروں کا چھپا ایک بنڈل ملا۔ میرا دل خوشی سے بلبوں اچھلنے

لگا۔ میں نے ترنت پرتگیا پتر بھر کر بھیج دیا۔ رات کو کملا سے میں نے اس کا ذکر کیا۔ اس کا چہرہ کھل اٹھا۔ پر نہ جانے وہ تھوڑی دیر بعد پھر کیوں اداس ہو گئی۔ شاید اس کو دُور درشن کی شکتی پراپت ہے۔

ایجنسی والوں سے اتر پراپت ہوا ہے کہ نوکری مل جائیگی اس کا آرڈر ۱۰۰ روپے کی وی پی دوارا پراپت ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی شرط رکھی کہ ایک سال تک تنخواہ کا ۲۵ فیصدی کمیشن لے لیں گے۔ مجھے اُکت شرط بڑی معقول جچی پتاجی سے ذکر بھی نہیں کیا۔ کملا کے ماتا پتا اس کو ہر ماہ پچاس روپے بھیجتے تھے اس نے وہ روپے سب پوسٹ آفس کے سیونگ بنک میں جمع کر دئے تھے۔ میں نے سوچا کہ کملا سے ہی روپے مانگنے چاہئیں۔

شام کو میں نے کملا سے اپنی اچھیا پرگٹ کی۔ اس نے گمبھیر ہو کر کہا۔ مجھے تو اس میں کوئی شڈینتر دکھائی دیتا ہے۔ میں نے اسے جھڑکا کہ وہ کنجوس ہے یہ بھی کہا کہ پتی برتا بننے کا دم بھرتی ہے اور اپنے ناچیز روپوں پر جان دے رہی ہے۔ خیر وہ تو میرے پیروں کی جوتی تھی۔ اُس نے سب روپیہ دے دیا۔

دوسرے دن ایکسو روپیہ دیکر وی پی چھڑایا وی پی کے آرڈر کے انوسار مجھے بنگلور میں ایک چندن کے ویاپاری سے ملاقات کرنی تھی مجھے آشواسن دلایا گیا تھا کہ اس بیوپاری کو اپنے فرم کے لئے ایک منیجر کی ضرورت ہے میں اُکت ویاپاری سے ملوں۔ اس کا کارخانہ یا مال گودام تو میں نے کبھی نہیں دیکھا ہاں اس کے آفس میں بیٹھے ۵-۶ ٹائپسٹ کلرکوں کو ضرور دیکھا۔ منیجر کی نیکتی کے پہلے مجھ سے ایک ہزار روپیہ ضمانت کا مانگا گیا میں نے خوشی سے دیدی۔ میرا کام کیول یہ تھا کہ میں کبھی کبھی چٹھی لکھ دیا کروں اور ٹائپ کئے ہوئے پتروں پر دستخط کر دوں۔ چٹھیاں ٹائپ ہو کر سیدھے اس ویاپاری کے پاس پہنچتی تھیں اور وہ ہی ان کے پتے لکھتا تھا۔ کہاں کو؟ یہ میں نے کبھی جاننے کا پریتن نہیں کیا۔

۲ مہینے تک تو ۱۰۰ روپے ویتن کے بھی ملے اس کے بعد ایک دن معلوم پڑا کہ اُکت ویاپاری کام سے لئے کولمبو جانے والا ہے وہ گیا۔ اس کے جاتے ہی دو سپتاہ بعد وہ

ٹائپسٹ کلرک بھی چھو منتر کی طرح نہ جانے کہاں غائب ہو گئے وہ دھورت بیوپاری کولمبو جاکر ساگر کے کس گرت میں ڈوبا۔ میں نہیں جانتا۔ وہ ٹائپسٹ ٹھنڈ سے کہاں سمگئے یہ بھی مجھے نہیں اس سب گورکھ دھندے کو دیکھکر میں کنکرتویہ وموڑھ ہو گیا۔ پولیس کو خبر دی پر آگ لگنے پر کنواں کھودنے سے کیا ہوتا ہے۔

پاگل بن کر میں گھر لوٹا معلوم پڑا کر رشتہ پتا نے کملا کو اس کے میکے بھیج دیا ہے میں وہاں گیا۔ پر اس کے پتا نے مجھ سے صاف کہہ دیا۔ جب تک آپ کہیں نوکری تلاش نہیں کر لیتے تب تک میں کملا کو آپکے ساتھ نہیں بھیج سکتا ہوں اور نہ آپ ہی یہاں رہ سکتے ہیں۔

اس زہر کی گھونٹ نے مجھے چیت کرا دیا۔ اس دنیا میں میرے لئے کوئی ستھان نہیں ہے ان دانوؤں کے بیچ میں کملا ہی ایک دیوی ہے لیکن اب میں نے نوکری تلاش کر لی ہے کل تم کو پتہ چل جائے گا۔

اتنا کہہ کر رامیشور موں ہو گیا۔ میں نے سمجھا کل تک اس کا دماغ ٹھیک ہو جائے گا۔ میں اٹھ کر چل دیا

دوسرے دن "لیڈر" کے پنے اُلٹتے ہی میں بھونچکا اواک رہ گیا۔

بیکاری کی بلی ویدی پر

رامیشور سہائے نے جس نے پچھلے سال ایم اے فائنل پرتھم شرینی سے پاس کیا تھا، زہر کھا کر آتم ہتیا کر لی۔ آتم ہتیا کا کارن بیکاری ہی تھی۔ مرت ویکتی کے سرہانے ایک چھوٹا سا کاغذ ملا ہے۔ جس میں لکھا تھا۔ کملا! دنیا تو میری موت کو ایک کتے کی موت سمجھ کر ہنسیگی لیکن تم بھی آنسو نہ بہانا۔ کیونکہ میں ان منشیوں میں سے تھا۔ جن کے لئے جیون مرتیو اور مرتیو جیون ہے

تمہارے نرمل پریم کا بھکاری
رامیشور۔

اپنے متر کی دکھد مرتیو پر میں آنسو بہا رہا تھا کہ سڑک پر چلتا ایک لڑکا گانا ہوا اداسی بڑھا دیا۔

ستک تمہارا ناش ہو
تو نوکری کے ست ہی
دھوڑ رکھتے جیتی رہو
رکتک تمہارے ہاتھ دھی

میں نے بھی دوسرے دن یونیورسٹی کو ٹھوکر مار کر اس سے اپنا نام کٹا لیا

پرکاش میں استہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرانے احکام بدل گئے نئے فرمان جاری ہو گئے

(۱) قرآن مجید میں موٹے طور پر چند قسم کے بیانات ہیں (۱) خدا کے متعلق عقائد کا بیان (۲) گزشتہ پیغمبروں اور قوموں کے واقعات (۳) اخلاقی تعلیمات (۴) آیندہ کی نسبت پیشین گوئیاں (۵) شریعت کے جزوی مسائل۔

خدا کے متعلق عقائد تبدیل نہیں ہو سکتے اس کی ذات و صفات کی نسبت بیانات بدل سکتے ہیں اس لئے اس حصہ میں کبھی اور کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ نہیں ہو سکتی۔ واقعات بھی نسخ کے قابل چیز نہیں ہیں۔ اخلاقی تعلیمات میں بھی اصول تبدیل نہیں ہو سکتے۔ ہاں کوئی جزئی صورت و شکل بدلنی ممکن ہے۔ آیندہ کی پیشگوئیاں بھی تبدیل و تنسیخ سے الگ ہیں۔ ہاں شریعت کے جزئی مسائل میں ترمیم و تنسیخ ہمیشہ ہوتی رہتی ہے اور آج بھی ہوئی۔

طریق فیصلہ

اول جملے کو تو ہم دونوں فریق صادق جانتے ہیں۔ ہاں دوسرے جملہ (قصۂ عشق) کی بابت اگر کذب کا ریز ولیوشن پیش ہو تو نہ صرف ہم بلکہ ساری دنیا تائید کریگی۔

اس کے بعد آپ نے جانوروں کی قربانی منسوخ ہونے کا دعوے کیا ہے مگر ناسخ نہیں بتایا۔ اس کے بعد جہاد اور جزیہ کو منسوخ کیا ہے آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

قرآن کے زمانہ میں عورتوں اور بچوں کو قتل نہیں کیا جاتا تھا۔ اب خداوند عالم نے جہاد بالسیف کو یک قلم منسوخ کر دیا۔

جدال منسوخ۔ پہلے مخالفوں سے گفتگو کرتے ہوئے اچھی طرح جدال کرنے کا حکم تھا۔ مگر خداوند نے اب یہ حکم بھی منسوخ کر دیا اور حکم دیا ہے جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ پیش کر دو اگر قبول کر لیا جائے تو بہتر ہے ورنہ خدا کے سپرد کرو۔ جدال و نزاع نہ کرو۔ ہم نے تمہیں جدال سے منع کر دیا ہے۔

غیر قوموں سے عدم موالات منسوخ یہ حکم منسوخ ہو گیا کہ غیر قوموں سے دلی دوستی نہ کرو اور ان سے رشتہ داری نہ کرو۔ آج خداوند عالم نے نوع انسان کے درمیان پڑے ہوئے غیریت کے

پردے اٹھا دیتے ہیں۔ سب کو حکم ہے کہ مل جل کر رہیں۔ اتحاد و محبت سے زندگی بسر کریں۔ سب ایک دوسرے سے دوستی و برابری رکھیں۔ نوع انسان ایک ہی قوم ہے ایک ہی بن کر زندگی بسر کرنی چاہئے۔ مشیت الٰہی کے اثر سے اب یگانگت کی روح جسم عالم میں تیزی سے سرایت کرتی جا رہی ہے۔

تعداد ازدواج منسوخ۔ عرب میں ظہور محمدی سے پہلے ہر شخص آزاد تھا۔ جتنی بیویاں چاہتا رکھتا۔ رسول خدا نے اس کثرت کو محدود کیا۔ چار بیویوں کی اجازت دی۔ مگر وہ بھی عدالت کی شرط سے لیکن مسلمانوں نے اس اجازت سے ایک حد تک ناجائز فائدہ اٹھایا۔ نکاحی بیویوں کے علاوہ لونڈیاں بھی رکھنے کا رواج اکثر رہا آج خداوند عالم نے تعداد ازدواج کو منسوخ فرما دیا ہے۔ لونڈی رکھنا بھی ممنوع فرمایا ہے۔

حلالہ منسوخ۔ دور اسلام میں یہ مسئلہ تھا کہ ایک مرد جب اپنی بیوی کو قطعی طلاق دے چکا اور اب دوبارہ اس کو گھر میں رکھنا چاہتا ہے تو اس عورت کا نکاح کسی اور شخص سے ہونا چاہئے اور وہ دونوں خلوت میں کریں پھر یہ شخص طلاق دیدے۔ تب پہلا خاوند پھر نکاح کر سکتا ہے۔ اسی کو حلالہ کہتے تھے یعنی پہلے خاوند کے لئے عورت کو دوبارہ حلال کرنے کا طریقہ۔

خلع منسوخ۔ عورت جو مال دیتی ہے یہ منسوخ ہے اب بلا مال ہی خلع کر سکتی ہے۔ قرآن مجید میں مال کا دینا ضروری نہیں فرمایا۔ غور سے پڑھئے۔

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ

یعنی عورت مرد کو کچھ (مال) دیدے تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔

غیر مومنوں کے لئے طلب مغفرت نہ کرنے کا حکم منسوخ "قرآن مجید میں یہ بھی ہے کہ نبی کو مشرکوں کے لئے طلب مغفرت نہ کرنا چاہئے اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں" اس لئے مسلمان کسی غیر مسلم کا جنازہ نہیں پڑھاتے اور نہ کسی طرح اس کے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ لیکن رب العالمین نے اب اس حکم کو اٹھا لیا ہے۔ ایک مومن شخص غیر مومنوں کے لئے طلب مغفرت کر سکتا ہے خدا نے اجازت دیدی ہے وہ جسے چاہے بخش دیتا ہے وہ مختار ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔ آج فضل کا دور ہے۔ اس لئے خداوند عالم نے ایک عجیب رحمت کا دروازہ کھول دیا ہے جو پہلے کسی ظہور میں نہ تھا وہ یہ کہ فرمایا ہے کہ جو شخص اس ظہور میں مومن ہے اس کے والدین اگرچہ ظہور کی شناخت سے فائز نہ ہوئے ہوں تو بھی فضل خداوندی ان پر اپنا سایہ کرتا ہے اور وہ مغفور ہوتے ہیں۔

حرمت ربوا منسوخ۔ پہلے تجارت محدود تھی لہذا ربوا حرام ہوا۔ اب چونکہ تجارت وسیع ہو گئی اس لئے ربوا جائز کیا گیا" بہائی میگزین دہلی۔ اگست ۱۹۳۰ء

امرت دھارا
امرت دھارا
امرت دھارا
امرت دھارا
امرت دھارا
امرت دھارا

اچوک دوا
قریباً تمام بیماریوں اور دردوں کے لئے جو ہمیں ایک دم پریشان کر ڈالتے ہیں

امرت دھارا استعمال میں لاتے ہی جادو کا سا اثر کرتی ہے۔ اس کے اجزاء سب ہندوستان اور باہر کی تمام نئی اور پرانی بیماریوں پر ایک سا اثر دکھلاتے ہیں۔ چاہے مرض کی تشخیص نہ بھی کر سکے ہوں۔ یہ بدن کی غلاظتوں کو دھو دیتی ہے اور جراثیم کو ہلاک کر دیتی ہے۔ معدے کی تمام بیماریاں مثلاً بدہضمی، تلی، ہیضہ، پیچش، اسہال، کمزوری، ہاضمہ، زکام، نزلہ، انفلوئنزا وغیرہ کے لئے یہ ایک مخصوص دوا ہے۔ ہر تمام دردوں اور تکلیفوں کو رفع کرنے میں اکسیر کا کام دیتی ہے۔

امرت دھارا نے دنیا میں ہر ایک بیماری کو دور کرنے میں ایک نام پایا ہے اس نے ان ہزاروں آدمیوں کو تکلیف سے بچایا جنکی بیماری کی کوئی نوعیت معلوم نہ ہوتی تھی۔ اور جو اپنے جینے کی امید بالکل چھوڑ چکے تھے۔

امرت دھارا تمام قسم کے نباتاتی اور حیوانی زہروں کو بھی دور کرتی ہے۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے پر اس کا کئی بار تجربہ کیا گیا ہے۔ اور سو فیصدی کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ یہ تندرستی کو قائم کرتی ہے اور ہر ایک بیماری میں اکسیر کا کام دیتی ہے۔

آپ کی ہر ایک تکلیف میں سچا دوست۔ مفصل حالات کیلئے رسالہ امرت مفت۔ قیمت ایک بوتل ... آنہ

امرت دھارا ۳۲ لاہور
خط و کتابت و تار کا پتہ
المشتہر
مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

اسلامی دنیا کی سیر

علماء اسلام کے متعلق مرزا صاحب کی گل افشانی

"بدذات۔ یہودی۔ کم بخت۔ متعصب۔ پلید اندھے۔ اوباش۔ سیاہ دل۔ شریر بے ایمان نیم عیسائی۔ دجال کے ہمراہی۔ نابکار۔ دینک کے کتے۔ مردار خوار۔ بکواسی۔ ظالم طبع۔ نالائق بدبخت۔ دین فروش۔ بے حیا۔ جاہل۔ لعنتی خبیث۔ نجاست خور۔ مفتری۔ خناس۔ بے شرم۔ بدمعاش ز انجام آتھم۔ ضمیمہ انجام۔ انوار الاسلام وغیرہ)

("اہل حدیث" ۲۸ اگست ١٩٣٦ء)

علمائے اہل سنت کی ناپاک ذہنیت

"اخبار انقلاب مورخہ ۷ اگست ١٩٣٦ء میں ایک مضمون بعنوان "دور حاضرہ کے مسلمانوں کے بڑے بڑے فرقے" کیا ان میں اتحاد ناممکن ہے؟"

منجانب مولوی عبدالغفار صاحب دہلوی شائع ہوا ہے۔ جسے پڑھکر حیرت کی حد نہیں رہی کہ فاضل مضمون نگار نے مسلمانوں کے سب سے بڑے اور مشہور فرقے شیعہ کا نام تک نہیں لیا اور صرف حنفی۔ بریلوی۔ دیوبندی اور اہل حدیث کو مسلمانوں کے مذہبی فرقے بتایا ہے۔ سمجھ میں نہیں آسکتا کہ آخر مولانا نے ہندوستان کی قریباً پونے تین کروڑ آبادی رکھنے والے فرقہ کو کسطرح نظرانداز کر دیا۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ اہل سنت کے اتحاد پسند لیڈر بھی شیعوں کو مسلمان نہیں سمجھتے اور اگر سمجھتے بھی ہیں تو اس قابل نہیں کہ ان کے ساتھ بھی رابطہ اتحاد قائم کیا جائے۔ خدا معلوم علمائے اہل سنت کی یہ ناپاک ذہنیت مسلمانوں کو کہاں تک ذلیل و رسوا کرے گی"

("مومن" یکم ستمبر ١٩٣٦ء)

عجیب و غریب نبی

"آہ! اے پنجاب کی سرزمین تجھ پر افسوس ہے کہ ایک تو تجھ پہلے ہی گنہگار انسانوں کے بوجھ سے لدی پڑی ہے اب یہ دوسری آفت بھی تجھ پر نازل ہو رہی ہے کہ ایسے ایسے عجیب و غریب نبی تجھ سے پیدا ہو رہے ہیں جن کے انتقال پر ملال ... کے ذریعہ اینٹ ... بھانے کے لائق ہیں۔ اف اکس قدر اندھیر ہے کہ دنیا کو خواب غفلت سے بیدار کرنے والے خود اتنا ذکی حس ہے کہ کوئی دشمن اس کی جیب میں اینٹ کا ٹکڑا ڈال گیا جو نبی کو سوتے وقت اس کی پسلیوں کو توڑے

ڈالتا۔ متورم کئے دیتا ہے مگر حضرت "مسیح موعود" باوجود شدید تکلیف پانے کے بھی معلوم نہیں کر سکے کہ پسلی میں درد ہونے کا باعث کیا ہے۔ آخر ایک خادم کے روبرو رونا رویا جاتا ہے تو وہ بستر اور لباس کی دیکھ بھال کر کے جیب سے اینٹ نکالتا ہے۔ آہ! اس

عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل
چھچھوندر لگائے چنبیلی کا تیل"

("اہلحدیث" ۲۸ اگست ١٩٣٦ء)

پنجاب اسمبلی اور مسلم خواتین

پچھلے دنوں شالامار باغ میں عورتوں کا ایک میلہ تھا۔ اس میں بعض امیدوار عورتوں کی طرف سے پلاؤ۔ نان۔ کباب اور

شربت وغیرہ سے عورتوں کی تواضع کی گئی یہاں تک تو زیادہ قابل اعتراض بات نہ تھی لیکن اس سے بڑھ کر مخالف امیدوار خواتین کا نام لے لیکر "مردہ باد" کے نعرے لگائے گئے اور پھر "سیاپا" (ماتم و سینہ کوبی) بھی کیا گیا۔ یہ واقعہ نہایت شرمناک ہے اس حالت میں کہ مسلمان خواتین کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اسلامی تعلیم کے خلاف حرکات کی مرتکب ہوں اگر اسی طرح مخالف پارٹی بھی برسر پیکار ہو جائے تو ڈر ہے کہ کہیں عورتیں آپس میں گتھم گتھا نہ ہو جائیں"

("پیغام صلح" ۲۳ اگست ١٩٣٦ء)

لکھنؤ میں ایک نیا فتنہ

"اگرچہ لکھنؤ میں شیعہ سنی چپقلش مدت سے

چلی آ رہی ہے اور شیعہ اپنی اکثریت کی وجہ سے سنیوں کو اکثر تنگ کرتے رہتے ہیں چنانچہ اپنی مجالس میں چونکہ صحابہ کرام کو عموماً اور خلفاء ثلثہ کو خصوصاً کوستے رہتے ہیں اور ان کی مذمت کیا کرتے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں نے اپنی مجالس میں ان کی برات کرنا چاہی اور ان کے فضائل و محامد شروع کر دئے شیعوں کو یہ بات ناگوار گذری کہ جن کی وہ مذمت کریں ان کو سامنے ان کی مدح کی جائے۔ چنانچہ ... بازی ہوئی۔ حکومت کے کان بھرے گئے اور حکومت نے "مدح صحابہ" پر بندش کر دی۔ مسلمانوں کو یہ چیز ناگوار گذری کہ شہر میں رنڈی بازی۔ شراب نوشی۔ قمار بازی۔ سینما نوازی جیسی بے حیائیوں کی تو عام اجازت ہو مگر ممانعت ہو تو مدح صحابہ کی! یہ کیونکر ہو سکتا ہے اس لئے اہل سنت نے اس تحریک کو اور وسیع کر دیا"

("مسلمان" ۱۵ اگست ١٩٣٦ء)

مسلمانوں میں کس کی عزت محفوظ ہے

"مسلمانوں میں کس کی عزت محفوظ ہے؟ سکھوں کے ظلم سے نہیں انگریزوں کے تشدد سے نہیں ہندوؤں کے تعصب سے نہیں خود مسلمانوں کے ہاتھ اور زبان سے ابھی خبر آئی کہ فلاں حریت پناہ سکھوں کے ہاتھ بک گئے۔ ابھی اطلاع ملی کہ فلاں قیادت دستگاہ گورنمنٹ سے جا ملے ایک نے قسم کھا کر کہا کہ نیلی پوش سب بے ایمان دغاباز دوسرے نے حلف اٹھا لیا کہ سرخپوش اول سے آخر تک غدار و قوم فروش گویا اسلام ایمان۔ دیانت۔ تقویٰ۔ صداقت کا معیار اب یہ رہ گیا ہے کہ قمیص کون کس رنگ کی پہنے ہوئے ہے۔ عزت و آبرو "ظفر الملت والدین" ظفر علی خاں کی محفوظ ہے اور نہ "امیر شریعت" عطاء اللہ شاہ بخاری کی۔ نہ اس انجمن کی نہ اس مجلس کی۔ بدگمانیاں اور بدزبانیاں انتہا کو پہنچ گئیں۔ تہمتوں اور فضیحتوں کا ایک مستقل فن (آرٹ) بن کر یہ تکمیل کو پہنچنے لگا"

("صدق" ۱۱ اگست ١٩٣٦ء)

"معجزہ"

آپکی آنکھوں کی بینائی کتنی ہی کمزور کیوں نہ ہو گئی ہو آپ "معجزہ" کا استعمال کر کے معجزہ دیکھیں ... عینک کے ... کی دعا ہے اس سے برسوں کے ... سے نجات پا چکے ہیں تقریباً اندھے بھی ... ہو گئے ہیں۔ ایکبار استعمال کر کے ہماری صداقت کا امتحان کریں۔ قیمت ١٢ مکمل خوراک ... استعمال سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے قیمت ...

پورانوں کی بیہودہ اور گندی تعلیم کا بھانڈا پھوڑنے اور پورانک کیمپ میں تہلکہ مچانے والی معرکہ کی تصنیف

پوران پول پرکاش (اردو)

از ہاشمی عالم دیوبندی

اس میں پوران کا ارتھ۔ پورانوں کی تعداد مع پوران اور ان کے بھاگ۔ پورانوں کے لکشن پورانوں میں ملاوٹ۔ پوران کس نے بنائے۔ پورانوں کے آدی سترو تا۔ تمباکو اور پوران شیو اور پوران۔ مہابھارت اور پوران۔ مہا دیوجی کونین میں۔ تیرتھ اور مسلمان۔ وشنو پوران اور ویاس جی۔ پورانوں کی کتھاؤں میں اختلاف۔ پورانوں میں اپنی اپنی تعریف۔ پوران وید وردھ ہیں۔ پورانوں میں شراب خوری۔ پورانوں میں جوا۔ پورانوں میں ... کرشن اور پورانوں میں اوتاروں کے چرتر۔ پورانک کرشن کی لیلائیں۔ پورانوں کے دیوتا اور ان کی کرتوتیں برہما۔ وشنو شیوجی۔ برہما اور وشنو کی جنگ۔ برہما۔ وشنو اور مہیش۔ شیو لنگ کی کتھا۔ بھسے ... کی جیوتا گھٹنا کام دیو اور مہادیو۔ شیوجی اور رنڈی۔ مہا دیوجی کا دیوتاؤں سے کریٹا۔ برہماجی پتری سے۔ برہماجی اور سندھیا۔ برہماجی کا آچار۔ پورانوں کے رشیوں کا اخلاق۔ چندرماں کی زبردستی۔ اندر بھگوان کی لیلا۔ گاتری کی کتھا۔ جمنا اور تاپتی پورانوں کے دیوتا اور ان کی پوجا۔ گنیش۔ وشنو شالگرام اور شو مہادیو جگن ناتھ۔ وشنو کرماں۔ ہنومان۔ ہولی کی کہانی پرامتر رشی اگست جی مہاراج۔ متری کرشن جی۔ منتر یوجنا۔ آتم سمرن۔ نسکا ... پوران اور دیو پوجا۔ پوران واک مارگ کے نمونے۔ پورانوں میں ویدک سدھانتوں کا سمرتھن ویدک ورن بیوستھا۔ ودھوا ویواہ ... شبد کا استعمال۔ دوکال سندھیا۔ نیوگ اور پورانی ہمارا نام ... پورانوں میں سناتن دھرمی سدھانتوں کا کھنڈن۔ مورتی پوجا اور تیرتھوں کا کھنڈن بھوت کا کھنڈن۔ مرتک شرادھ کا کھنڈن آدی وشیوں پر ... اور یہ مان سہت پرکاش ڈالا گیا ہے۔ یہ پستک پورانوں کے واستوک روپ کو پیش کرتی ہے سچ تو یہ ہے کہ تمام پورانوں کا نچوڑ اس میں آ گیا ہے اس کے مطالعہ کے بعد کسی بھی پورانک کو پورانوں کو ویدانکول کہنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک کے پڑھنے کی چیز ہے۔ جلد منگو لیجئے۔ ورنہ ختم ہو جائے گی۔

مینیجر کھنڈن سیریز کچا لبت روڈ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جھنگ میں ویدپرچار

مورخہ ۱۳ اگست کو پنڈت بھگت پال جی
پانیپتک آریہ پرتی ندھی سبھا معہ پنڈت سالگرام
جی جھنگ کے یہاں تشریف لائے بعد سہارے اور
چار دن اپنے منوہر ویا کھیانوں کی امرت ورشا
کرتے رہے۔ مورخہ ۱۴-۱۳ اگست شام
کو گھیانہ سماج میں ان کے دو ویاکھیان ہوئے
اور پھر ۱۵ اگست کو وہ جھنگ تشریف لے گئے
جہاں تین دن ٹھیر کر پھر ۱۸ اگست کو گھیانہ
پدھارے اور چار دن لگاتار ہر روز شام
کو ان کے ویاکھیان ہوتے رہے جن کا جنتا
پر بہت اچھا پربھاو پڑا۔
(ویدک پرتیندراس پلیڈر منتری سماج ہذا)

آریہ سماج لائلپور کا پرستاو

آریہ سماج منٹگمری بازار لائلپور سٹریان
گورنر صاحب جموں نے جو سانبہ کے علاقہ میں
دلت بھائیوں کو کنوئیں سے پانی بھرنے کے
بدلہ میں ایک نمبردار کو موقوف اور دوسروں
کو بھی مناسب سزا دی ہے۔ اس سماچار کو
جان کر خوشنودی کا اظہار کرتا ہے اور گورنر
صاحب تتھا مہاراجہ بہادر کا دھنیواد کرتا
ہے۔ کیونکہ جن اگیانی پرشوں کو دھرم جاتی
ہت اور انصاف اپیل نہیں کر سکتا ان کو
راج ڈنڈ ہی سیدھا کرتا ہے یہ ایک قابل قدر
قدم اٹھایا گیا ہے یہ ریزولیوشن اتفاق رائے
سے پاس ہوا۔
نراٹنداس منتری آریہ سماج لائلپور

ہاردک دھنیواد

میں مقامی اور مفصلات کے ان سب
سجنوں اور بھائی بہنوں سبھا سماجوں انسٹی
ٹیوشنوں تتھا سماچار پتروں کے پوجیہ سمپادکوں
کو ہاردک دھنیواد دیتا ہوں۔ جنہوں نے میری
پتنی شریمتی ساوتری دیوی کی اکال مرتیو
پر مجھ سے سہانو بھوتی پرگٹ کرتے ہوئے
میرے ساتھ پریم کا پریچے دیا ہے مفصلات
سے موصول شدہ پتروں کے اتر کا اگرچہ
پربندھ کر رکھا تھا۔ لیکن چونکہ میں خود بوجہ
بیماری لکھنے پڑھنے سے عاری ہوں اس
لئے اگر کسی سجن کو اتر پراپت نہ ہوا ہو تو کھشما
کر کرتارتھ کریں۔
گنیش داس آنند محلہ رام تلائی شہر سیالکوٹ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں۔

سماجک سماچار

سارودیشک سبھا کی ایک نئی یوجنا

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے دیش
بھر میں آریہ سماجوں کے آدھین سماج سیوا کے
لئے نویووکوں کو سنگٹھت کرنے کی ایک نئی
یوجنا تیار کی ہے۔ انہوں نے سنگٹھن کا نام
آریہ ویر سیوا دل رکھا ہے جس کے نمن ادیش ہیں
(۱) سماجک سیوا کے ہم دلیتوں کا جنتا میں
پرچار کرنا اور نویووکوں کو سنگٹھت روپ
میں سماجک سیوا کرنے کی شکشا دینا
(۲) اگنی، میلہ، دربھکش، بیماری اور
باڑھ آدی کے سمے پرانی ماتر کی سیوا کرنا
(۳) سمے پڑنے پر اسہایوں کی سہائتا کرنا
تتھا دکھیوں کے دکھ کا نوارن کرنا۔
(۴) نویووکوں کے لئے ویایام شالائیں
کھول کر تتھا انیہ کھیلوں کا پربندھ کر کے
انہیں شاریرک اتی سمبندھی شکشا کا پرچار
کرنا تتھا۔
(۵) جن سادھارن میں سواستھ تتھا گرام
صفائی اتیادی کی شکشا کا پرچار کرنا۔
آریہ ویر سیوا دل کے سدسیوں میں ان کے
چرتر نرمان تتھا نیتک بھاونا کو ہردیہ
انکت کرنے پر وشیش بل دیا جاویگا۔
ان دلوں کا سنگٹھن کرنے کے لئے سارودیشک
سبھا کی آریہ رکشا سمتی کے سہایک منتری شری
بابو شو چندر جی نے آریہ سماجوں میں دورہ
شروع کر دیا ہے اور انہیں اس کاریہ میں سپھلتا
پراپت ہو رہی ہے۔ آریہ یووک اس آندولن
میں گمبھیرتا کے ساتھ سمّلت ہو رہے ہیں
(منتری سارودیشک سبھا)

اپیل

مانسہرہ ضلع ہزارہ میں قریباً پچیس سال
سے آریہ سماج قائم ہے جس کے آدھین ویدک
پتری پاٹھشالہ بھی مدت سے جاری ہے
اور اس تحصیل میں یہی ایک واحد سماج ہے
جس کا اس علاقہ میں ہونا نہایت ہی آوشیک
ہے۔ یہاں کی آریہ سماج کی حالت نہایت
ہی کمزور ہے۔ چونکہ سبھاسد بھی بہت تھوڑے
ہیں بساتھ ہی ان کی مالی حالت بھی درمیانی
اوستھا کی ہے پاٹھشالا کے اخراجات نہایت
بڑی مشکل سے پورا کر رہے ہیں کیونکہ محکمہ
تعلیم کی جانب سے زرامداد بھی برائے نام ہی
ملتی ہے۔ سماج مندر کی عمارت خام بنی ہوئی
تھی جو بسبب زیادہ بارشوں کے اس سال
گر گئی ہے جسکی تعمیر کو جلد از جلد شروع کرنے
کا خیال ہے مگر بوجہ نہ ہونے دھن کے
اس کام میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے کئی
مہینوں سے سیتاہک ست سنگ بھی بقاعدہ
مختلف جگہوں میں ہو رہے ہیں۔ پاٹھشالہ
کے کام میں بھی ہرج ہو رہا ہے اس علاقہ
میں سماجک کاموں میں ہندو جنتا کی کوئی
دلچسپی نہیں ہے۔ موجودہ اقتصادی حالت
کو ہم محسوس کر رہے ہیں لیکن ہماری بیکسی اور
ضروریات اس اپیل کے لئے مجبور کر رہی
ہے پھر بھی آریہ بھائیوں سے امداد کے لئے
ہاتھ پھیلانا ہم اپنا فرض خیال کرتے ہیں
کہ آپ سماج مندر کی تعمیر کے لئے دل کھول
کر ہماری امداد کریں۔ صوبہ سرحد کے آریہ بھائی
سورگیہ بخشی دیو دیال جی دت جو اس سماج
اور پاٹھشالا کے روح رواں تھے پرلوک ہو چکے
ہیں بڑی مجبوریوں سے لاچار ہو کر ہم
دھن کے لئے آپ سے اپیل کرتے ہیں
آشا ہے آپ ہماری ضرورتوں کا خیال رکھتے
ہوئے جسقدر ممکن ہو سکے دان دیکر اپنے دھن
کو سپھل کریں۔ ستیہ جنک
مانسہرہ
ہر چند وسندی بی اے ایل ایل بی سیکرٹری آریہ سماج

آریہ سماج کوئٹہ کے سماچار

کوئٹہ آریہ سماج کی بابت اردو ملاپ تتھا پرتاپ
میں جنتا میں بھرم پھیلانے والی کچھ سوچنائیں
ان میں سماچار داتاؤں دوارا پرکاشت ہوئی
ہیں۔ اسی لئے اس بھرم کو مٹانے کے لئے آریہ
جنتا کے سامنے کوئٹہ سماج کے ٹھیک ٹھیک
سماچار رکھے جاتے ہیں۔ اس سمے آریہ سماج
گوروکل دبھاگ کے ۱۰۰ کے لگ بھگ سبھاسد
ہیں اور سنکھیا دن بدن بڑھ رہی ہے
سیتاہک ست سنگ نیم پورک اتوار سے
ہوتے ہیں۔ یگیہ سندھیا پرار تھنا بھجن آدی
کے پشچات وید پاٹھ تتھا اپدیش پر ہفتہ
ہوتے ہیں پارکشک یگیہ بھن بھن محلوں
میں نیم پورک تتھا اتوار سے ہوتے ہیں
(۲) سیتاہک ست سنگ اب ریلوے کیمپ
کے بجائے شہر میں شری سیٹھ شمبھو ناتھ جی کے
گرہ پر ہوتے ہیں۔
گت سپتاہ سندھیا یگیہ آدی کے بعد
شری پنڈت امرناتھ جی نے وید پاٹھ کیا تتھا
اپدیش شری مہاشہ سوہن لال جی پردھان
آریہ سماج نے دیا۔ تت پشچات پتریوں کے بھوجن
ہوئے۔ حاضری ۷۰ کے قریب تھی۔
(۳) شری آر۔ این پرشرا ایس ڈی او نے اپنی
دھرم پتنی کی سمرتی میں ایک ٹکڑا بھومی
ریلوے کالونی میں ہماری سماج کو سماج تتھا پتری
پتری پاٹھشالہ کے لئے دان کیا ہے جب شری
ملک پرمانند جی ٹھیکیدار بھوت پورو پردھان
ملتان سماج نے مکان بنوا دینے کا وچن کیا ہے
آشا ہے کہ شیگھر ہی پرائمری پتری پاٹھشالہ
جاری ہو جاویگی
(۴) آریہ سماج کی بھومی جو کہ نمبر ۲ وارڈ میں
دبی ہے ہم اسے کھودنے کی ابھی تک آگیا نہیں
ملی۔ آریہ سماج کا ڈیپوٹیشن دوبارہ ریونیو کمشنر
پولیٹیکل ایجنٹ تتھا سیکرٹری سے ملے تھے
لیکن ستھان صاف کرنے کی آگیا ابھی تک
پراپت نہیں ہوئی۔ ادیوگ جاری ہے
(ببھو دیہ نوتن داس منتری)

آریہ مہاودیالیہ گرکل کی پرچار منڈلی

شری پوجیہ سوامی ودیانند جی سرسوتی کی
ادھیکشتا میں اس پرانت کے مشہور بھجن
اپدیشک شری مہاشہ پرتھوی سنگھ جی بیدھڑک
کی بھجن منڈلی پرچار ارتھ اور ودیالیہ
کے دھن سنگرہ کے لئے پانی پت۔ جیند۔ نروانہ
جاکھل۔ راماں منڈی۔ فیروزپور۔ موگا منڈی
جگادھری وغیرہ کا دورہ کر رہی ہے۔ آریہ سماج
کے منتری مہاشیوں سے پرارتھنا ہے کہ پرچار
کرا کے لابھ پراپت کریں۔ (ویدک مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج شملہ کا ۵۰ واں سالانہ جلسہ

۱۱-۱۲-۱۳-۱۴ ستمبر ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام
سے منایا جائیگا۔ اس شبھ اوسر پر شری
سوامی سوتنترا نند جی مہاراج۔ شری پنڈت
راجندر جی دہلوی۔ شری پنڈت بدھ دیو جی
ودیا النکار۔ شری پنڈت چموپتی جی ایم اے
شری پنڈت ہری شرن جی ودیا النکار۔ شری
مہاشہ بہاری لال جی۔ شری مہاشہ کھدر پال
شری مہاشہ آتم دیو جی۔ شری مہاشہ دلیپ راج
جی کے پدھارنے کی آشا ہے۔
(شری کرشن منتری)

پرکاش کی اشاعت بڑھانا ہر ایک آریہ کا دھرم ہے

سانسیوں کی شدھی

سیالکوٹ کے ضلع میں ہزاروں کی تعداد میں سانسی بھائی رہتے ہیں۔ آریہ سماج سیالکوٹ نے ان کی شدھی کا پوتر کاریہ اپنے ہاتھ میں لیا ہے تقریباً ۱۰۰ کے قریب سانسی بھائی شدھ کئے جا چکے ہیں ۱۰۰ کے قریب اور سانسی بھائیوں نے جو کہ علاقہ جموں اور سیالکوٹ کے حصہ میں رہتے ہیں جاتی پرویش کرنا چاہتے ہیں ان کی درخواستیں آریہ سماج سیالکوٹ کے پاس پہنچ چکی ہیں۔ عنقریب ہی ان کی شدھی کی رسم ادا کی جائے گی اس کے لئے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ ایک ہزار روپیہ کے قریب آریہ سماج اس کاریہ پر خرچ کر چکا ہے یہ کاریہ صرف سیالکوٹ کا ہی نہیں بلکہ سارے پرانت کا ہے۔ دیانند دلت ادھار منڈل ہوشیارپور اس بنیہ کاریہ میں آریہ سماج سیالکوٹ کی نہ کیول ایڈیشکوں دوارا بلکہ دھن دوارا بھی سہائتا کر رہا ہے۔ اسی سلسلہ میں پچھلے دنوں لالہ دیوی چند جی ایم اے پردھان تکمتی فوج ہوشیارپور یہاں تشریف لائے تھے اور آج دن لالہ رام داس جی پرنسپل پردھان دیانند دلت ادھار سبھا ہوشیارپور تشریف لائے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپدیشک پنڈت رچی رام جی بڑے پریم سے انہی بھائیوں میں پرچار کا کاریہ کر رہے ہیں۔ انہی آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپ پردھان لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ (منتری آریہ سماج سیالکوٹ) لالہ سردیب نارائن جی وکیل۔ وشیشر ناتھ جی وکیل۔ لالہ گیا چند جی تیل والے۔ لالہ بنارسی داس جی ہیڈ ماسٹر اگو کے سکول۔ اس کاریہ کو پورن سنبھالنے کی دن رات کوشش کر رہے ہیں یہ مہانو بھاو ہر ہفتہ ان گاؤں میں جہاں یہ بھائی رہتے ہیں دورہ کرتے ہیں اور ان کی ہر تکلیف کو دور کرنے کا یتن کرتے ہیں۔ آریہ سماج نہ کیول صرف ان بھائیوں کی شدھی کی رسم ادا کر کے انہیں چھوڑ دیتا ہے بلکہ آپ یہ جان کر خوش ہوں گے کہ ان میں دھرم پرچار کرنے کے لئے پنڈت ان کی تعلیم کے لئے استاد اور انکی سواستھ رکھشا کے لئے ڈاکٹر مقرر کر کے ان کے گاؤں میں بھیجے گئے ہیں۔ دستی کام سکھانے کے لئے ان کے لڑکوں کو آریہ ہائی سکول کی درزی کلاس میں داخل کیا گیا ہے۔ جہاں پر ان سے کوئی فیس وغیرہ نہیں لی جاتی بلکہ ان کے بھوجن کے لئے سماج مندر میں رشی لنگر جاری کر دیا گیا ہے اور ان کے کچھ لڑکوں کو سپورٹس انڈسٹری میں کام کرنے کے لئے شہر کے مختلف کارخانوں میں داخل کرا دیا گیا ہے

جہاں انہیں باقاعدہ تنخواہ مل رہی ہے۔ اب یہ پرشن نہ صرف سیالکوٹ ضلع کا رہ گیا ہے بلکہ یہ پرشن اب پرانتک بن گیا ہے۔

پچھلے ہفتہ لالہ میلا رام جی وکیل منتری آریہ سماج گجرات (پنجاب) کا ایک پتر لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ کے پاس آیا کہ شری پوجیہ سوامی ویدانند جی مہاراج ڈنگہ سے ہمیں اطلاع دیتے ہیں کہ ڈنگہ کے پاس رہنے والے سانسی بھائی مسلمان ہونے کا وچار کر رہے ہیں انکا کچھ بندوبست کرو۔ اور یہ پتر لالہ میلا رام جی نے لالہ چرنداس جی کو بھیجا۔ اس پتر کے آنے پر ۲ اپدیشک فوراً لالہ چرنداس جی نے وہاں پر حالات معلوم کرنے کے لئے بھیج دئے انکی اطلاع آنے پر ضروری کارروائی کی جاوے گی۔ آپ انت میں

یہ نویدن کرنا ضروری ہے کہ یہ وسیع کاریہ بغیر روپے کے نہیں ہو سکتا۔ دانی مہانو بھاو در آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ دیانند دلت ادھار سبھا ہوشیارپور کی سیوا میں نمر نویدن ہے کہ وہ دھن دوارا جیسا کہ وہ آگے امداد کرتی رہتی ہیں آریہ سماج سیالکوٹ کی سہائتا کریں یہ سب رقمیں لالہ چرنداس جی ایڈووکیٹ اپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب (منتری آریہ سماج سیالکوٹ) کے نام دانی مہانو بھاو بھیج سکتے ہیں۔ آپ یہ جان کر بہت ہی خوش ہوں گے کہ آریہ سماج سیالکوٹ کی اپیل جو کہ سانسی بھائیوں کی شدھی کے لئے مختلف وقتوں میں آریہ اخبارات میں نکالی جاتی رہتی ہیں اس کے جواب میں ایک پتر اور ایک منی آرڈر پونا آریہ سماج نے سیالکوٹ سماج کو بھیجا ہے جس میں منتری آریہ سماج پونا لکھتے ہیں کہ انہوں نے اخبار پرکاش لاہور میں آپکی دھن کے لئے اپیل واسطے شدھی سانسی بھائیوں کی پڑھی۔ اس میں آریہ سماج پونا کے سبھاسدوں کی اور سے یہ رقم آپکو اس بنیہ کاریہ کے لئے بھیجتا ہوں۔ نیچے انہوں نے ان بھائیوں کے نام دئے ہوئے ہیں جنہوں نے اس کاریہ کے لئے چندہ دیا

رام لال شرما اسسٹنٹ خزانچی آریہ سماج سیالکوٹ

رشی کی توہین اور آریہ سماجوں کا کرتویہ

"آنند" لاہور کے شر انگیز مضمون کے خلاف پروٹسٹ

آریہ سماج جام پور کا پرستاؤ

آریہ سماج جام پور کا مورخہ ۲۳ $\frac{8}{36}$ کا یہ اجلاس بے غیرت اخبار آنند لاہور میں چھپے ہوئے گوپال ... نامی ایک گمنام شخص کے قابل نفرت مضمون پر جس میں اس نے آریہ سماج کے ... آچاریہ مہرشی دیانند سرسوتی کے پوتر جیون پر شرمناک جھوٹے لانچھن لگائے ہیں لعنت بھیجتا ہے۔ کس قدر شوک کی بات ہے کہ یہ اخبار نویس اپنے آپ کو ... جاتی کا اگوا کہنے والے پرانوں کی حیا سوز اور وام مارگ کی تعلیم کی وجہ سے اس قدر ڈھیٹ ہو گئے ہیں کہ رشی دیانند جیسے آریہ جاتی کے سچے محسن پر جس کے گن آج دنیا بھر کی ممتاز ہستیاں گا رہی ہیں۔ محض اس پاپی پیٹ کی خاطر اپنے چیلوں کو خوش ... کے لئے کیچڑ پھینک کر عظیم پاپ کے مرتکب ہو رہے ہیں اور ذرا نہیں شرماتے۔ یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب اور شرومنی ہندو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے درخواست کرتا ہے کہ ایسے بدتہذیب اخبار کے خلاف فوری کارروائی کی جائے (منتری ...)

آریہ سماج کوٹ چھٹہ کا پروٹسٹ

کوٹ چھٹہ ۔ ۲۰ اگست آریہ سماج مندر میں ہفتہ وار اخبار آنند میں رشی دیانند کے متعلق تہذیب سے گرا ہوا مضمون شائع کرنے کے برخلاف زیر صدارت منشی چوہدری بیوں لال پروٹسٹ کا جلسہ ہوا جس میں بہت سی حاضری تھی اور لالہ موہلچند آریہ سیوک نے سناتن دھرمیوں کے رویہ کے متعلق ایک زبردست تقریر کی۔ متفقہ طور پر اس مضمون کی مذمت کی گئی اور قرار پایا کہ گورنمنٹ عالیہ سے اس پر مقدمہ چلانے کی درخواست کی جاوے

پرکاش کے پریمیوں کا جواب

لالہ دولت رام جی ٹھیکیدار حیدرآباد سے لکھتے ہیں: "آپ رشی نمبر نہایت شان سے نکالیں میں اپنی طرف سے ودھرمیوں میں بانٹنے کے لئے ۱۲ کاپیاں منگواؤں گا" دوسرے پریمی بھی لکھیں کہ وہ کتنی کتنی کاپیاں منگوائیں گے! نیز ایک پریمی اپنی آریہ سماج کا رشی نمبر کے سمبندھ میں جو نشچہ ہو اس سے سوچیت کریں اور ساتھ ہی ہر ایک پریمی دو نئے گراہک بھی بنالے۔ آپ کبھی جواب دیں کہ آپ نے کیا کیا ہے (ایڈیٹر)

آریہ سماج گوجرہ کا پرستاؤ

آریہ سماج گوجرہ نے اپنے ہفتہ واری اجلاس مورخہ ۳۰ $\frac{8}{36}$ میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کر دیا ہے۔ اخبار "آنند" لاہور کے کرشن نمبر مورخہ ۶ $\frac{8}{36}$ میں کسی گوپال مصر نے اپنے ایک مضمون میں آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند جی مہاراج کی شان مبارک میں نہایت گستاخی کر کے ان کی ذات ستودہ صفات پر ناجائز الفاظ استعمال کئے ہیں اور تمام سنسار کے آریوں کے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ آریہ سماج گوجرہ اس مضمون کو نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور گورنمنٹ نیز آریہ پرتی ندھی سبھا آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا کرتا ہے کہ اس کے خلاف مناسب اور فوری ایکشن لیویں

(منتری آریہ سماج گوجرہ)

بھی ہر روز ہوتے رہتے ہیں (منتری آریہ سماج)

ہندو سبھا ایک سبھا سری نگر کا چناؤ

پریذیڈنٹ۔ لالہ رام سرن داس ملہوترہ سینئر وائس پریذیڈنٹ۔ لالہ ستیہ پال بی اے ایل ایل بی وکیل۔ جونیئر وائس پریذیڈنٹ۔ بھائی اننت ... جی۔ سیکرٹری۔ لالہ چمن لال سبھروال جی۔ جائنٹ سیکرٹری۔ سردار رلا سنگھ۔ اسسٹنٹ سیکرٹری۔ لالہ چمن لال ملہوترہ۔ خزانچی۔ لالہ دستی رام۔ (چمن لال سیکرٹری)

مہابھارت کی کتھا

آریہ سماج صدر بازار دہلی کے زیر اہتمام مورخہ ۱۵ اگست سے ۲۵ اگست تک شری پنڈت دیو ورت دھرمیندو جی مہابھارت کی منوہر کتھا کرتے رہے ہیں۔ پنڈت جی کے کتھا کرنے کی شیلی کو جنتا نے بڑا پسند کیا ہے اور کتھا کے دنوں میں پبلک بہت زیادہ تعداد میں پدھارتی رہی۔ کتھا سے پہلے پنڈت رامانند جی اور مہاتما شیام جی کے بھجن

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت | اپنے دیش کی بات | ودھاتا کا وشو

کانچ پر تصویر کھینچنے کا طریقہ

کانچ کے جس برتن پر تصویر بنانا ہو اس برتن کو صاف کر کے اس پر موم لپیٹ دو اب اس پر حسب پسند تصویر کھینچ لو۔ بعد کو اس تصویر پر ہائیڈرو کلورک ایسڈ تھوڑا تھوڑا ڈالو۔ سوکھنے کے بعد پانی سے دھو ڈالو تو بہت عمدہ تصویر نکل آئے گی۔

ٹوٹا ہوا شیشہ (کانچ) جوڑنے کا مصالحہ

پسا ہوا پتھر اور شیشہ ساڑھے پانچ سیر ڈیڑھ پاؤ گندھک کے ساتھ پکاؤ۔ جب یہ پک جائے۔ تب ہلا کر سانچے میں ڈال کر ٹکیہ بناؤ۔ ضرورت کے وقت ایک ٹکیہ کو آگ پر پگھلا کر ٹوٹے ہوئے شیشے کی جگہ پر لگا کر اس کو جوڑ دو۔ جوڑ بہت مضبوط ہوتا ہے۔ دوا اور تیزاب بھی اس پر کچھ اثر نہیں ڈال سکتے

بھیم سینی کافور بنانا

عطر حنا آٹھ روپے تولہ والا ایک ماشہ عطر باندی چار روپے تولہ والا ۲ ماشہ۔ تیل صندل سفید میسور کا حسب ضرورت۔ تیل لونگ دس بوند تیل دار چینی ۱۰ بوند۔ ایسڈ بنز وئیک ۵ رتی (یعنی ست لوبان) کستوری اصل دو رتی۔ زعفران کشمیری ایک ماشہ۔ کافور ایک تولہ۔

سب کو کھرل کریں اور تیل صندل اس قدر شامل کریں کہ ادویات بخوبی تر ہو جائیں۔ سب کو ایک کانسی کے کٹورہ میں رکھ کر اس کے اوپر بھی ایک کانسی کا برتن رکھ کر چاروں طرف آٹے سے بند کر دیں۔ چولھے پر چڑھا کر نیچے ارنڈ کے تیل کا چراغ موٹی بتی ڈال کر اس کی آنچ دیں اور اوپر کے پیالہ پر ٹھنڈے پانی کا کپڑا رکھتے رہیں۔ آنچ معتدل دیں نہ کم ہو اور نہ زیادہ چار پہر آنچ دے کے سرد کریں۔ تمام کافور اڑ کر اوپر کے کٹورہ میں لگ جائے گا۔ یہی بھیم سینی کافور ہے اُسے اتار کر شیشی میں رکھ لیں۔ یہی سرمہ میں پڑتا ہے اور بہت سی دواؤں میں کام آتا ہے

مچھر مار عرق

کاربالک ایسڈ کا کمزور سلیوشن بنا کر چھوٹی چھوٹی شیشیوں میں بھر کر خوبصورت لیبل لگائیں۔ اس عرق کے چند قطرے پانی میں ڈال کر جس جگہ چھڑکے

شیشہ اور شیشے کا سامان

آ ہ۔ اس ملک میں شیشے کے ۵۹ کارخانے ہیں ان میں سے ۲۶ چوڑیاں کے لئے شیشہ اور چھوٹے موتی بناتے ہیں سنہ ۱۹۲۰ء میں ۲۰ لاکھ روپے کی اور ۱۹۲۵ء میں ۱۱۵ لاکھ کی چوڑیاں دیسی کارخانوں نے بنائی تھیں۔ بوتلیں اور شیشیاں بنانے کے لئے اس ملک میں ۱۲ کارخانے ہیں جن میں ۳ یوپی میں ہیں ۷ بنگال میں اور ۲ بمبئی میں ہیں۔ لالٹین۔ چمنیاں اور گلوب ۲۶ کارخانوں میں بنتے ہیں صوبہ وار کارخانوں کی تعداد اس طرح ہے

صوبہ	چوڑیاں اور چھوٹے موتی تیار کرنیوالے کارخانے	دوسری چیزوں کے کارخانے	صوبہ	چوڑیاں اور چھوٹے موتی تیار کرنے والے کارخانے	دوسری چیزوں کے کارخانے
پنجاب	۷	۱	سی پی	x	۲
یو پی	۲۳	۱۱	بہار	x	۱
بنگال	۱	۱۰	نظام اسٹیٹ		۱
بمبئی	۳	۶			

چوڑیاں سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء میں ۱ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے کی ولایتی اشیا میں ۵۳ لاکھ روپے کی اکیلی چوڑیاں اور سنہ ۱۹۲۲-۲۳ء میں ۱ کروڑ ۷۰ لاکھ میں ۴۰ لاکھ روپے کی یعنی اس ولایتی مال میں قریب ۲۹ فی صدی چوڑیاں ہوتی ہیں

ہندوستان ۲ کروڑ روپے کی چوڑیاں ہر سال استعمال کرتا ہے جس میں سے سنہ ۱۹۰۲-۰۳ء

سوادھیائے کیلئے نادر موقعہ

ویدک ونئے لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار اس پستک میں ہر روز کی پارتھناؤں کے منتروں کی سندر سرل اور مدھر ویاکھیا کی گئی ہے اس طرح ورش بھر کیلئے ۳۶۵ پرارتھنائیں اس پستک میں سنگرہ کی گئی ہیں پستک تین بھاگوں میں چھپی ہے ایک بھاگ کا دام عہ تینوں بھاگوں کا مولیہ تین روپیہ ہے

براہمن کی گئو لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار۔ براہمن کی پانی میں کیا جادو بھرا رہتا ہے اس پستک میں اس سوکت کا سندر انواد کیا گیا ہے۔

سوم سروور لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم اے۔ اس پستک میں سام وید پومان سوکت کی سندر ویاکھیا ہے سوم شبد سے وید میں کیا مطلب ہے یہ پستک میں اچھی طرح دکھلایا گیا ہے۔ قیمت مجلد عہ سادہ ۵ عہ

یوگیشور کرشن لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم اے۔ کرشن کا سہرس سمانک دیوی جیون چرتر پڑھنے کیلئے اس پستک کو منگوائیے۔ بھاشا سرل اور محاورے دار ہے چھپائی سندر ہے

ہماری دیگر پستکیں

بھارت ورش کا اتہاس تین کھنڈوں میں لیکھک آچاریہ رامدیو مولیہ تینوں بھاگوں کا مولیہ عہ **پانچویں ہم دھرم ایڈیشن** سوامی شردھانند جی **جدان من پرابودھن** پرانوں پر اوچا تمک گرنتھ ہے قیمت تین روپیہ **سنسکرت پروشیکا** دو بھاگ سنسکرت سیکھنے کی ریڈریں قیمت ۱۲ **ایڈیشنوں کا سنگرہ** دو بھاگوں میں قیمت عہ یہ اتہاس ہے قیمت ۱۰ اہ سنیاسیوں کی **بربمچیہ سندیش** بہترین ڈسٹریکٹ بورڈ کی پستکوں میں سب سے اچھی پستک نہیں ہے۔ بیس دستر پر اس پستک کو لکھنے کیلئے انعام بانٹے گئے اس سے اچھی پستک نہیں **سنتھی دیلیں** کے ہاتھ میں دینا ہو کمپنا یا بھٹ اللاؤں میں انعام بانٹنے کیلئے اس سے اچھی پستک نہیں مل سکتی اس پر پانچ سو روپیہ انعام مل چکا ہے قیمت ۴ **منوتک وگیان** چھوٹے بچوں کو سنسکرت کیسے دی جائے اس پر یہ پہلی پستک ہے اس پر چودہ سو روپیہ انعام مل چکا ہے قیمت ہے پستکوں کا مفصل سوچی پتر مفت

منیجر پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

برانچ منیجر دیانند کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

سیٹی کی آواز والے درخت

سوڈان میں ایک علاقہ فزی دزی نام سے موسوم ہے اسمیں ایک قسم کے درخت ایسے پائے جاتے ہیں جن سے وسل (سیٹی) کی سی آوازیں نکلتی رہتی ہیں۔ جو رات کی خاموشی میں زیادہ صاف سنائی دیتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ کیڑے مکوڑے ان کے تنوں میں سوراخ کر دیتے ہیں اور ان سوراخوں کے منہ ایک طرف سے موسیقی کے سازوں کی طرح بن جاتے ہیں جب ہوا چلتی ہے تو ان سوراخوں میں سے سیٹی کی طرح آوازیں پیدا ہونے لگتی ہیں۔

۲۲ انچ لمبے ناخنوں والا چینی ایڈیٹنگ

ایک چینی ایڈیٹنگ کے متعلق مشہور ہے کہ اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخن ۲۲ انچ لمبے تھے اس کی عمر ۷۴ سال تھی اور ۲۷ سال کے عرصہ میں اس نے ایک بار بھی اپنے ناخن صاف نہیں کٹائے تھے۔ وہ ان کی بہت حفاظت کرتا تھا۔ مبادا کوئی سوتے وقت انہیں کاٹ نہ دے۔

سنہری ناک والا آدمی

ٹیچو براہ ایک مشہور نجومی سویڈن کا رہنے والا تھا۔ ایک دفعہ اسے ایک ایسا حادثہ پیش آیا۔ جس میں وہ اپنی ناک سے ہاتھ دھو بیٹھا مگر اس نے رس کے بجائے سونے کی ناک بنوالی اور ایک قسم کی سمنٹ سے اسے اصلی ناک کی جگہ لگا لیا۔ اس خیال سے کہ کہیں سنہری ناک کی "مرمت" وغیرہ کرنی پڑ جائے تو وہ سمنٹ ہر وقت اپنے ساتھ لیکر کاروبار کیا کرتا تھا۔

میں ۸۵ لاکھ کی چوڑیاں باہر سے آئی تھیں اور ۱۱۵ لاکھ کی ہندوستان میں بنی تھیں اٹلی شیشے ہیں۔ ۹۰ گرس دیسی چوڑیاں ہوتی ہیں۔ ایک درجن چوڑی کی قیمت ۳ پیسے پڑتی ہے۔ جاپانی چوڑیاں ہندوستان میں ۲/۷ پیسے فی درجن پڑتی ہیں۔ فرق بہت معمولی ہے سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء اور سنہ ۱۹۲۲-۲۳ء کے اعداد کی رو سے چوڑیوں اور چھوٹے موتیوں کی اوسط ۹ لاکھ ۱۲ ہزار فی سال تک ہے اس سے گورنمنٹ نے ۲۷ لاکھ ۲۲ ہزار روپے چونگی لی ہے یعنی ۳۰ فیصدی

مالش بنام تندرستی

سوا ستھیہ رکھشا

پرانے زمانے میں مالش کا رواج

مالش کا مضمون کوئی نیا نہیں ہے۔ آج سے ہزاروں سال پہلے بھی لوگ مالش کی خوبیوں سے واقف تھے اور اس سے مناسب فائدہ اٹھاتے تھے۔ انٹرنیشنل سیفٹی ڈیپارٹمنٹ کے معزز پریذیڈنٹ ڈاکٹر رچان نے ۱۹۳۲ء میں بمقام شکاگو ایک لیکچر دیتے ہوئے مالش سے متعلق کہا تھا کہ لٹریچر کا مطالعہ بتلاتا ہے کہ آریہ سبھیتا کے زمانے میں بھی ہندوستان کے آدمی قدیمی مالش کی خوبیوں سے واقف تھے۔ ڈاکٹر رچان کی اس تحقیق کے حق میں ہم دیکھتے ہیں کہ کئی ہزار سال پہلے یونان اور روم کی قدیم تواریخ اس بات کی شاہد ہے کہ وہاں کے لوگ مالش کی عزت کو محسوس کرتے تھے۔ وہاں کی عورتیں مالش سے اپنے بدن کو تندرست اور خوبصورت بناتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ قدیم زمانہ میں شہزادی اور دولت مند لوگوں کی طرف سے جو لونڈیاں بطور خاص رکھی جاتی تھیں انہیں مالش کی فن کی تعلیم اچھی طرح یاد رہتی تھی۔ یونانی سوداگر ان کو خوب مالش کرتے تھے۔ باقاعدہ ان کی مالش ہونے سے ان کی جوانی ہمیشہ ہی قائم رہتی تھی۔ آج بھی یونان میں وہاں کی عورتیں مالش سے اپنے جسموں کو خوبصورت بناتی ہیں۔ روم کا بھی یہی حال تھا۔ روم کے مشہور حماموں میں مالش کرنے والی دائیں ہوتی تھیں۔ جو روزانہ امراء کی عورتوں کی مالش کرتی تھیں۔ مالش کے اس رواج نے آج بھی اپنی اہمیت نہیں کھوئی ہے۔ ان ملکوں میں حمام کا رواج چلا آتا ہے۔ حمام میں جا کر ...

لونڈیاں اور دائیاں بدن کے ہر ایک حصے کی سائنٹفک طریقے سے مالش کرتی ہیں۔ تب کہیں غسل دیا جاتا ہے۔

"حمام" کا رواج ٹرکی۔ اٹلی۔ یونان۔ فرانس۔ فارس۔ عرب اور ایشیا مائنر میں خوب ہے۔ ٹرکی۔ عرب۔ فرانس اور ایشیا مائنر میں تو یہ ایک خاص کاروبار شمار کیا جانے لگا ہے۔ ان ملکوں میں یاترا کا مزہ اسی وقت آتا ہے۔ جب کہ پہنچتے ہی آپ پرائیویٹ حمام میں جا کر غسل لیا جائے۔ جس طرح ہندوستان میں کھیتی۔ امریکہ میں ہوٹل رکھنا اور انگلینڈ میں کارخانوں میں کام کرنا ہے اسی طرح ان ملکوں میں حمام کی شہرت رہتی ہے۔ ان حماموں میں کئی طرح کی عام بیماریاں دور کی جاتی ہیں۔ حمام میں علاج کا سب سے اہم جزو مالش ہی ہے۔ جرمنی۔ انگلینڈ اور اٹلی میں میدان جنگ سے لوٹا ہوا سپاہی اپنی تھکان مٹانے کے لئے مالش کروانے کے بعد ہی غسل لیتا ہے۔ یہی حال ہندوستان کا ہے۔ یہاں کی تواریخ بتلاتی ہے کہ آج سے سینکڑوں سال پہلے بھی جنگ ختم ہونے پر سپاہی مالش سے اپنی تکان مٹاتے تھے۔ افریقہ کے جنگلی حبشی آج سے تین ہزار سال پہلے مالش کی خوبیوں کو جانتے تھے۔ شادی کے پہلے دلہن کی مالش قریب مہینے بھر تک کی جاتی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ ایسا کرنے سے اس کے جسم میں خوبصورتی نمودار ہو جاتی ہے۔ جزیرہ مڈغاسکر میں رہنے والی جنگلی اور غیر مہذب اقوام ایک ہزار سال پہلے مریض کے جسم میں خون بڑھانے کی غرض سے مالش کرتی تھیں۔ جزیرہ مان کے ناکس بچہ جننے کی درد کی شدت کو برداشت کرنے کے لئے زچہ کی ...

ساؤتھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ

کے بارہ میں مرہٹی رائے کی رائے

میں نے ساؤتھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا۔ تمام دوائیاں سائنٹیفک آیورویدک طریقہ پر بنائی جاتی ہیں اور دوائیوں کو دن بدن ہندوستان کے ہر صوبہ میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے باہر بھی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے

ادھیکش جوگیش چندر گھوش ایم۔ اے

ساؤتھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

ہم کو ہتھیاں لاتے ہیں

اور ان کا علاج ہیں کہ ...

آتنک نگرہ ناشک ...

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین

افسانوں کے مجموعے

نگارستان جمالستان

للعہ ر

محصول ڈاک علاوہ

دونوں یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

وقفیں رفلیکٹر اور بندوقیں ایئر گن اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ڈیلیوری اور ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman umar and Company Karashi

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

ٹیلیفون نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور ولایتی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع ہندوستانی کارخانہ

ہر گھر میں رکھیے

STAR (REGD) ٹریڈ مارک

دوا کھانے سے پہلے

رنگ رنگ Regd

داد کا مرہم

ایک بار لگاتے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ چاہے کیسا ہی پرانا داد کیوں نہ ہو اس کے دو تین بار لگانے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی چار آنہ محصول ڈاک چھ ڈبی تک نمونہ ڈیڑھ آنہ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے

جوڑی تاپ Regd

(تپ لرزہ اور طحال کی دوا)

ہر گھر میں آج کل ملیریا پھیلا ہوا ہے لہذا ملیریا اور فصلی بخار کے مریض کو جوڑی تاپ ضرور پلانا ہے اس سے بڑھ کر بخار کو جلد بھگانے والی دوسری دوا نہیں ہے۔ ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔ اس کے استعمال سے خون گاڑھا ہوتا ہے اور اجابت صاف ہوتی ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی ۱۵ ڈاک محصول دس آنہ۔ چھوٹی شیشی آٹھ آنہ۔ ڈاک محصول ۷ر

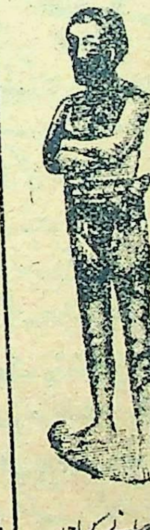
دوا کھانے کے بعد

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا خانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر کا نام ضرور دیکھ لیا کریں

لاہور کے ایجنٹ: مینیجر پیسہ اخبار

امرتسر کے ایجنٹ: ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

مالک غیر سے

PRAKASH LAHORE

کرنونتو وشوم آریم

سالانہ چندہ للعہ

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے

۲- ایشور سچدانند سروپ نراکار سرو شکتیمان نیائے کاری دیالو اجنما اننت نروکار انادی انوپم سرو آدھار سرویشور سرو ویاپک سرو انتریامی اجر امر ابھے نتیہ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے

۴- ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداادیت رہنا چاہیے

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے یعنی شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیے

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے

۹- ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے بلکہ سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں

جلد ۳۲ | اتوار ۲۹ بھادوں سمت ۱۹۹۳ | مطابق ۱۳ ستمبر سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۶

غافل کچھ اپنی آتما کا بھی سدھار کر

صبر و قرار کچھ تو دل بیقرار کر
لوٹیں گے دن ترے وہ ذرا انتظار کر

لے جائے اس جہان سے تجھ کو جو دور دور
دنیا میں رہ کے راہ تو وہ اختیار کر

کب کل پہنچ چکا ترا منزل پہ کارواں
بیٹھا ہے تو ابھی یہیں پاؤں پسار کر

تن من ہے دھن ہے مال ہے راحت ہے جان ہے
جو کچھ بھی ہے وہ اپنے دھرم پر نثار کر

دھوکا ہے اور فریب جہاں کی سرشت میں
بھولے سے بھی نہ اس پہ کبھی اعتبار کر

دنیا بھی پاس چاہئے لیکن نہ اس قدر
غافل کچھ اپنی آتما کا بھی سدھار کر

کیول صبایان پاس

اُپنشد گاتھا
منڈک اپنشد

یہ جو کچھ دیکھتا ہے سب اوم اکشر ہی میں اس کا یہ دیاکھیان ہے۔ بھوت۔ ورتمان بھوشیت سب اوم کار کو ہی پرکاشت کرتے ہیں اور جو تینوں کالوں سے پرے ہے وہ بھی اوم کار ہی ہے۔ ابھی پرائے یہ ہے کہ سارا وشو بھگوان کا شریر ہے۔ کیونکہ وشو میں برہم ویاپک ہے۔ اُس بھگوان کا ایک نام اوم ہے۔

جس کا نام اوپر "اوم" کہا ہے وہ سب برہم ہے۔ یہ ایشور سب سے مہان ہے اور یہ چار پادوں والا ہے۔ ارتھات اس کی چار اوستھائیں ہیں۔

جس کی جاگرن دشا ہے۔ ارتھات۔ پرانیوں کے شبھ اشبھ کرموں کا پھل دینا پرماتما کی "جاگرت" اوستھا ہے۔ جو باہر چیتنا والا ہے ارتھات جو سنسار کی دیکھ بھال رکھتا ہے۔ جو سات انگوں والا ہے اور جو انیس مکھوں والا ہے اور ستھول پرانیوں کا پالک وہ ویشوانر پہلا پاد ہے

جیسے دیہہ دھاری آتما سوپن اوستھا میں انتر مکھ ہوتا ہے۔ اس کی چیتنا سوکشم شریر میں ہوتی ہے ایسے ہی یہ ماتما جو برہمانڈ کا آتما ہے۔ سوپن استھان میں ارتھات سرشٹی رچنا کے سنکلپ کال میں بھیتر چیتنا والا ہوتا ہے۔ اس کے سات انگ اور انیس مکھ ہیں۔ وہ سوکشم تتوں کا پالک تیجس ہے۔ یہ دوسرا پاد ہے۔

جس اوستھا میں سویا ہوا منش کسی بھی پدارتھ کی کامنا نہیں کرتا نہ کوئی سوپن دیکھتا ہے وہ سُشپتی کی اوستھا ہے۔ اسی پرکار سرشٹی کے پرلے کال میں پرماتما سُشپتی اوستھا میں ہوتا ہے وہ ایک ہی چیتن سروپ آنندمے آنند کا بھوگنے والا اور پراگیہ ہے اور تیسرا پاد ہے۔

یہی پرمیشور سب کا سوامی ہے۔ سروگیہ ہے سرو انترجامی ہے۔ سارے سنسار کا کارن ہے اور سارے پدارتھوں کی اُتپتی اور پرلے کا آدھار ہے۔

تُریہ اوستھا میں وہ برہم نہ بھیتر چیتنا والا ہے اور نہ باہر چیتنا والا ہے اور نہ دونوں طرف سے پرگیا والا ہے۔ نہ وہ گیان سروپ ہے نہ پرگیا والا ہے اور نہ اپرگیا والا ہے۔ وہ دیکھا نہیں جاتا۔ ویوہار میں نہیں آتا۔ اسے پکڑ نہیں سکتے۔ اس کا کوئی لکشن نہیں ہے اس کا چنتن نہیں کیا جا سکتا۔ اسے بتا نہیں سکتے "وہ ایک آتما ہے" ایسا جاننا ہی سار ہے وہ پرپنچ سے رہت ہے۔ وہ شانت کلیان سروپ ہے اس کے بنا دوسرا کوئی نہیں ہے ایسے چوتھے پاد کو برہم وادی مانتے ہیں۔ وہ آتما ہے اور وہ جاننے یوگیہ ہے۔

اوم
وید امرت

رگوید — یجروید — سام وید — اتھروید

देवस्य त्वा सवितुः प्रसवेऽश्विनोर्बाहुभ्यां पूष्णो हस्ताभ्याम् आददेऽध्वरकृतं देवेभ्य इन्द्रस्य बाहुरसि दक्षिणः सहस्रभृष्टिः शततेजा वायुरसि तिग्मतेजा द्विषतो वधः ॥ २४

یجروید ادھیائے پہلا رشی پرمیشٹھی پرجاپتی دیو دیوتا ودیوت دیوتا

لفظی ترجمہ (دیوسیہ) سب آنند کو دینے والے (سوی تُہ) پرمیشور کی (پرسوے) پریرنا یعنی تحریک میں (اشوی نو) سورج چندرماہیں دالنکے (باہو بھیام) بل اور ویریہ سے اور (پوشنہ) طاقت دینے والی ہوا کے (ہستا بھیام) دونوں اور ایان سے (یعنی دانکی مدد سے) (دیوے بھیہ) عالموں کے ملاپ یا اعلےٰ گنوں کو حاصل کرنے کے لئے (تِوا) اس (ادھور کرتم) ہنسا سے مبرا یگیہ کو (آددے) کرنا میں اختیار کرتا ہوں (سوریسیہ) سورج کی (باہو) طاقتور کرنیں (سہسر بھرشٹی) ہزار قسم کے پدارتھوں کو پکانے کی طاقت رکھنے والی (شتتے جا) بہت تیج والی (اور دکشنی نہ) اشیا کو حاصل کرنے والی (اسی) ہیں (وایو) ہوا (تگم تے جا) تیز تیج والی (اسی) ہے ان کی مدد سے (دوشتہ بدھہ) شترؤوں کا ناش کرو۔

تشریح اس منتر میں جگدیشور نے اپنی مہما کو ورنن کیا ہے کہ جتنے یہ سورج چاند اور تارا گن ہیں وہ سب میری ہی پریرنا یعنی تحریک سے گردش کرتے ہیں۔ میرے ہی اصولوں میں بندھے ہوئے یہ سرشٹی کال میں اپنا اپنا کام کرتے رہتے ہیں اور کسی قسم کے اصول کو نہیں توڑ سکتے۔ کیونکہ یہ میرے وش میں ہیں۔ یہ خود بخود جڑھ ہونے کے کارن نہ توبن سکتے ہیں اور نہ ہی بگڑ سکتے ہیں۔ میں نے ہی سورج کو روشنی دی ہے۔ کیونکہ اگر میں اگنی کے ذرات کو اکٹھا نہ کرتا تو یہ روشنی دینے کے لائق نہ تھا۔ یہ سورج۔ چندرما۔ تارے بجلی اگنی کوئی بھی مجھے روشنی نہیں دے سکتے" بلکہ ان کو میں نے روشن کیا ہے۔ میری ہی روشنی سے یہ چمکتے ہیں۔ مجھے ہی سرشٹی کا غافل جانو۔ یہ نہ سمجھو کہ یہ جڑ پدارتھ پرکرتی خود بخود شکلیں بدلتی بنتی اور بگڑتی رہتی ہے دوسری تعلیم یہاں یہ دی گئی ہے کہ انسانوں کو یان ودیا میں ضرور کوشش کرنی چاہئے تاکہ ادھر اُدھر گھوم کر عالم دھرماتماؤں کا ست سنگ کرتے ہوئے اعلےٰ اعلےٰ گنوں کو اپنے اندر دھارن کر سکیں۔ یان ودیا کی سدھی کے لئے پرماتما نے اس منتر میں سورج اور ہوا کے گنوں کا پرکاش کیا ہے۔ سب سے پہلے یہ بتلایا ہے کہ سورج کی کرنوں میں یہ طاقت ہے کہ ہر ایک چیز کو پکا سکتی ہیں۔ اگر ان کو یکتی سے اکٹھا کیا جاوے تو ان میں جلانے کی شکتی پرتیکش ہو سکتی ہے۔ تب یانوں کے لئے بھاپ کی ضرورت ہو تو یان میں کوئلے وغیرہ کی بھی ضرورت نہیں۔ جھٹ آتشی شیشے سے جسکا ورنن شاستروں میں آیا ہے۔ سورج کی کرنوں کو اکٹھا کیا اور پانی میں چھوڑ دیا۔ پھر جھٹ بھاپ بن جاویگی۔ دوسرا گن کرنوں کا تیج ہے۔ جسم میں یہ داخل ہوتی ہیں اُس کو تیجومے کر دیتی ہیں۔ سب لوگوں کو چاہئے کہ تیج حاصل کرنے کے لئے سُورج کی کرنوں سے سنان کیا کریں یعنی کرنوں کو اپنے جسم میں جذب کرنا چاہئے تاکہ راکشش یعنی جرمز۔ گرمی کو محسوس کرتے ہوئے جسم سے بھاگ جاویں۔ تیسرا گن یہ ہے کہ کرنیں اپنی گرمی سے جل کو وایو کی مدد سے اُوپر اٹھاتی ہیں۔ تاکہ بادل بنائے جاویں ہوا میں تیزی بہت ہے اس کی تیزی دنیا میں لاثانی ہے۔ اس واسطے یانوں میں تیزی کے لئے ہوا کا استعمال ازحد ضروری ہے۔

چنے ہوئے پھول

(۱) حقیقت میں جیسا ہو ویسا نہ دکھلانا مکاری ہے۔ کپٹ ہے۔ اس سے انسان کا اصلی روپ چھپ جاتا ہے۔ دھورت لوگ اپنے اصلی روپ کو چھپا کر دوسروں سے دھن اور چیزیں کھینچنے کی غرض سے بناوٹی روپ دھارن کر لیتے ہیں۔

(۲) بھائی۔ بے شک آج کسی پر عیب لگانا آسان ہے۔ مگر کیا پربھو کے سامنے اپنی صفائی دینا بھی اس دن آسان ہوگا؟ ستیہ سروپ کے آگے جھوٹ اور مدولیش ٹک سکیگا۔

(۳) کھتنا ہی تو ہمارے پاس آج سب سے بڑی چیز ہے۔ کھو لو نہ متر معافی کا وہ بھاری خزانہ دونوں ہاتھوں لٹا دو نہ اپنی اس دلی دولت کو ہمدردی کے آشیرباد سے رنگنے دو رنگ لیں اپنی پیاری زندگی کا یہ پہلا دامن۔

کتنی خوشی کی بات ہے کہ وہ ہماری نندا کر کے کسی طرح خوش تو ہو جاتے ہیں۔ ہمیں اس میں سنتوش کر لینا چاہئے کہ ہم اپنے نندکوں کی خوشی کا سبب بنتے ہیں۔ پھر کہنے دو بھائی۔ سورج سے جو ہمارے متعلق کہنا ہو۔

(۵) خبردار۔ یونہی پکے وچاروں کو جہاں تہاں نہ بکھیر دینا۔ کھوکھلی دنیا تمہارے موہک روگ جال میں پھنس تو جائے گی۔ مگر اتنے میں اس پرم ستیہ کا تر سکار نہ کر سکو گے۔ متر۔ انتہ کرن میں اپنے ہر ایک وچار کو تیاگ کی کسوٹی پر کس کر ہی جنتا جنار دھن کی بھینٹ چڑھانا۔

(۶) سورج کی کرنیں سب جگہ سمان پڑنے پر بھی پانی اور شیشہ میں صاف دکھائی دیتی ہیں۔ ویسے ہی بھگوان کا نواس سب کے دلوں میں سمان ہونے پر بھی سادھو کے ہردے میں اس کا خاص ظہور ہوتا ہے۔ (اگیندت آریہ بیوک)

(۷) سو یہ آتما اوم اکشر کا ادھیکار ہے۔ اوم کار ماترائیں ہیں اور ماتراؤں کے ادھیکار میں ہے۔ پاد ماترائیں ہیں اور ماترائیں پاد ہیں۔ اکار۔ اوکار۔ مکار یہ تین ماترائیں ہیں۔ جاگرت ستھان والا ویشوانر پرتھم پاد ہے وہ اکار ہے۔ اکار پرتھم ماترا ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

ہٹلر کی برطانیہ اور فرانس سے دوستی

نیورنبرگ ۔ ۹ ستمبر ۔ لیوپولڈ ہال میں تیس ہزار نازیوں کی موجودگی میں ہر ہٹلر نے آٹھویں نازی پارٹی کی کانفرنس کا افتتاح کیا ۔ بہت سے فرانسیسی معززین کو جن میں ایم لاوال سابق وزیراعظم فرانس بھی شامل تھے ۔ مدعو کیا گیا تھا ۔ جس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ ہٹلر برطانیہ اور فرانس سے دوستی گانٹھنا چاہتا ہے ۔ دیگر نے ہٹلر کا اعلان پڑھا اور کہا کہ جرمنی کی بندرگاہیں ایک قبرستانوں کا منظر پیش نہیں کرتیں ۔ کارخانوں میں پھر اور زور سے کام ہو رہا ہے اور یہ ساری ترقی یہودیوں کے بغیر ہی ہوئی ہے ۔

ہندوؤں اور سکھوں کے مکانات گرا دیئے گئے

راولپنڈی ۔ ۸ ستمبر ۔ کوٹ فتح خان سے ہندوؤں اور سکھوں کے چالیس پچاس مکانات کے گرائے جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ ان ملازمین نے حکام ضلع کو مطلع کر دیا تھا کہ جو ہندو اور سکھ اپنے مکان عمداً چھوڑ کر چلے گئے ہیں ان کو گرا دیا جائے گا ۔ مگر ہندوؤں اور سکھوں کا کہنا ہے کہ وہ مسلمانوں کی طرف سے بائیکاٹ کئے جانے پر تنگ آ کر وہاں سے چلے آئے تھے ۔ ان میں سخت سنسنی پھیلی ہوئی ہے ۔ مزید مکانات کے گرائے جانے کی توقع ہے

برار نظام کو نہیں دیا جائیگا

شملہ ۔ ۸ ستمبر ۔ آج اسمبلی میں لارڈ ممبر نے مسٹر ستیہ مورتی کو مطلع کیا کہ برار کا نظم و نسق نظام آف حیدرآباد دکن کے حوالے کرنے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ۔

گاڑی پٹری سے اتر گئی

نئی دہلی ۔ ۸ ستمبر ۔ متھرا اور آگرہ کے درمیان بلوچ پورہ کے سٹیشن پر آج گرانڈ ٹرنک ایکسپریس پٹڑی سے اتر گئی ۔ ایک مدراسی مہادیو نامی زخمی ہوا ۔

سرکاری افسر انتخابات میں حصہ نہ لیں

شیلانگ ۔ ۸ ستمبر ۔ حکومت آسام نے ایک سرکلر کے ذریعے تمام سرکاری افسروں کو آئندہ انتخابات کے متعلق سرگرمیوں میں حصہ لینے سے منع کر دیا ہے جو افسر خلاف ورزی کریگا اسے معطل یا برخاست کر دیا جائیگا ۔

مسٹر چیٹرجی کو بخار آ گیا

لاہور ۔ ۹ ستمبر ۔ ۷ بجے شام مسٹر رابن چیٹرجی اس وقت رتن چند گارڈن میں ایک خیمہ میں سو رہے ہیں ۔ صبح سے انکو خفیف سا بخار ہے ٹمپریچر ۹۹

مسلمانوں نے پانچ گھنٹے کے اندر اندر ایک باغ کو مسجد میں تبدیل کر دیا

نئی دہلی ۔ ۹ ستمبر ۔ آج کشمیری گیٹ کے اندر مسلمانوں کے ایک گروہ نے ایک باغ کو پانچ گھنٹے کے اندر اندر مسجد میں منتقل کر دیا اور پولیس نے حکم امتناعی سے مسلح ہو کر اس جگہ پہنچ کر مسجد کی مزید تعمیر کو روک دیا ۔ مگر مسلمانوں نے جو زیادہ تر جوشیلے نوجوان تھے ۔ سیمنٹ اور گارے کے بغیر صرف اینٹوں کی ایک اونچی دیوار کھڑی کر لی اور جونہی پولیس واپس گئی ۔ انہوں نے اس عمارت میں نماز پڑھنی شروع کر دی ۔ درجن مسلم بچے تلاوت قرآن کرتے دیکھے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد مسلم لڑکوں کا ایک باقاعدہ سکول لگ گیا ۔ اس جگہ کے متعلق بڑی مدت سے تنازعہ چلا آتا ہے ۔ مسلمانوں کا بیان ہے کہ اس باغ میں ولایتی بیگم کا قبرستان تھا

اور نبض کی رفتار ۹۰ ہے ۔ پروفیسر مسٹر شرما ان کا علاج معالجہ کر رہے ہیں ان کا بیان ہے کہ مسٹر چیٹرجی تین دن بعد چلنے پھرنے کے قابل ہوں گے ۔

مہاتما گاندھی کی صحت کے متعلق

بمبئی ۔ ۸ ستمبر ۔ مسز سروجنی نائیڈو کو مہاتما گاندھی کے سیکرٹری مسٹر مہادیو ڈیسائی کی چٹھی ملی ہے کہ مہاتما جی کو گذشتہ ۳ دن سے بخار نہیں آیا آپ مکمل آرام کر رہے ہیں ۔ آپ کی حالت پہلے سے بہتر ہے اور خوش معلوم ہوتے ہیں ۔

بمبئی کونسل میں گورنمنٹ کی مذمت

پونا ۔ ۸ ستمبر ۔ گورنمنٹ کی طرف سے صوبہ میں قحط زدگان کی ریلیف کا ناکافی انتظام ہونے پر بمبئی کونسل میں تحریک التوا ڈویژن کے بغیر پاس ہو گئی ۔

۱۰۰ گھنٹے متواتر تیرنے کا ریکارڈ

کلکتہ ۔ ۸ ستمبر ۔ مسٹر پی کے گھوش نے جس کا ہاتھ پاؤں بندھا ہو کے ساتھ تیرنے کا ریکارڈ لاہور میں مسٹر رابن چیٹرجی نے توڑ دیا ہے ۔ اعلان کیا ہے کہ آپ بغیر ہتھکڑیوں کے اکتوبر میں تیراکی کا نیا ریکارڈ قائم کریں گے ۔ آپ متواتر ۱۰۰ گھنٹے تیرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ مسٹر گھوش نے رابن چیٹرجی کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے ۔

سپین کا نیا وزیراعظم

شملہ ۔ ۸ ستمبر ۔ اسمبلی کے ممبروں میسرز جوشی اور وی وی گری اور مسٹر شیوا راؤ نے ایم کیبالیرو کو جو سپین کے وزیراعظم مقرر کئے گئے ہیں ۔ مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے ۔

بھاری بارش کی وجہ سے سڑک بند

نئی دہلی ۔ ۷ ستمبر ۔ ایگزیکٹو انجینیر پراونشل ڈویژن اطلاع دیتے ہیں کہ سخت بارش کی وجہ سے دہلی ملتان روڈ سیکشن ڈبوالی تا سرسہ مزید نوٹس تک آمد و رفت کے لئے بند رہیگا

حکومت نے مسلمانوں کی شرائط مان لیں

لاہور ۔ ۹ ستمبر ۔ سید محسن شاہ سیکریٹری انجمن اسلامیہ پنجاب کو ہوم سیکرٹری حکومت پنجاب سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت پنجاب نے مسجد شاہ چراغ کی واپسی کے متعلق شرائط کو انجمن اسلامیہ کی درخواست کے مطابق ترمیم کر کے منظور کر لیا ہے اور اب یہ مسجد مسلمانوں کے حوالے کر دی جائیگی ۔

پنجاب کونسل کی میعاد میں توسیع

لاہور ۔ ۹ ستمبر ۔ حکومت پنجاب کی طرف سے ایک پریس کمیونک شائع کیا گیا ہے جس میں درج ہے کہ گورنر پنجاب نے پنجاب کونسل کی میعاد میں ۳۱ مارچ

ضلع کوہاٹ پشاور ڈویژن میں منتقل ہو گیا

نتھیا گلی ۔ ۸ ستمبر ۔ گزٹ کی ایک اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر باجلاس کونسل نے یکم اکتوبر سے ضلع کوہاٹ کو ڈیرہ جات سیشن ڈویژن سے پشاور ڈویژن میں منتقل کر دیا گیا ہے ۔ ڈسٹرکٹ جج پشاور کوہاٹ کے بھی ڈسٹرکٹ جج ہوں گے ۔

چلتی ٹرین میں خوفناک ڈاکہ

کلکتہ ۔ ۸ ستمبر ۔ آج صبح یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل رات کے تقریباً دس بجے ایسٹرن بنگال ریلوے پر ایک چلتی ٹرین میں دلیرانہ ڈاکہ پڑا چند مسلح ڈاکو ڈاک کے کمرہ میں داخل ہو گئے اور بھاری قیمت کے بیمہ شدہ لفافوں والا تھیلا لے گئے اور ڈیل سارٹر کو ہلاک کر گئے ۔

پرکاش میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو بڑھائیں ۔ (منیجر)

ضرورت ہے

ایک ایس وی ہندی سنسکرت جاننے والے استاد کی آریہ نگر ضلع ملتان آریہ سکول کے لئے ہیڈ ماسٹر کی آسامی پر کام کرنے کے لئے ضرورت ہے ہندی ڈبل پاس ایس وی ہو تو اچھا ہے درخواستیں نیچے لکھے پتہ پر آنی چاہئیں ۔ کم از کم تنخواہ اور سارٹیفکیٹ کی نقول بھی ساتھ آنی چاہئیں ۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کریں ۔

لالہ ہری رام بی اے ہیڈ ماسٹر
کے ۔ سی آریہ ہائی سکول سیالکوٹ

کنیا کی ضرورت

ایک یوگیہ اعلیٰ کھتری خاندان کے یوک جس کی عمر تقریباً پچیس سال ہے اور جو بڑے اعلیٰ پیمانہ پر لٹریری کا کام کر رہے ہیں جس سے انکو بڑی معقول ماہوری آمدنی ہے ۔ صاحب جائداد بھی ہیں کے لئے ایک سوشیل اور گھر کے کاروبار میں ہوشیار کنیا کی ضرورت ہے آپ کا پہلی استری سے بہ رضامندی طرفین قطع تعلق ہو چکا ہوا ہے ۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں

پی ۔ ایل کھنہ معرفت لالہ دولت رام ڈیلی ٹریبیون آفس لاہور

مشہور جہاں طاقت بخش
مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون قبض اور درد ویا کی سوزش ۔ احتلام ۔ پیشاب ۔ بےچینی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن تندرست اور طاقتور بنتا ہے قیمت چالیس گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ نیوٹونک والی روغن کسی بھی وجہ سے عضو مخصوص میں آئی ہوئی کمزوری کجی ۔ لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر اور از سر نو بدن میں طاقت آتی ہے فی ڈبیہ ایک روپیہ

مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ
لاہور کے لئے ایجنٹ چاہئے قواعد آسان ہیں

ودیشوں میں ہل چل

لزبن کی بندرگاہ پر بمباری

لنڈن۔ ۸ ستمبر۔ پرائیویٹ اطلاعات مظہر ہیں کہ ایک جنگی جہاز نے جس کے متعلق معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کس کا ہے۔ لزبن کے قلعہ پر گولہ باری کی۔ جس کا جواب گولہ باری سے دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ بم لزبن کی بندرگاہ پر بھی پڑتے رہے

مصطفےٰ کمال پاشا کو خلیفہ بنایا جائیگا؟

استنبول (بذریعہ ہوائی ڈاک) ترکی اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ تمام اسلامی حکومتوں کی جو کانفرنس لنڈن میں منعقد ہونے والی ہے اس میں ایک تجویز اس امر کی پیش کی جائیگی کہ ٹرکی میں دوبارہ خلافت قائم کی جائے اور غازی مصطفےٰ کمال پاشا کو مسلمانوں کا خلیفہ منتخب کیا جائے اس کے متعلق ابھی دوسرے اسلامی ممالک سے کوئی اطلاع نہیں آئی کہ آیا وہ بھی اس تجویز کی حمایت میں ہیں یا نہیں۔

سمجھوتہ کی شرائط کو تسلیم کرنے سے انکار

(لنڈن۔ ۷ ستمبر) اطلاع ملی ہے کہ حکومت میڈرڈ کے رویہ کی وجہ سے جس کا نمائندہ ابھی تک یہاں موجود ہے۔ لیکن جسے مسٹر کابلیرو کی نئی کیبنٹ بظاہر نمائندہ ماننے سے انکار کرتی ہے۔ اس ڈپلومیٹک کانفرنس کا کام رک گیا ہے جو کہ جین ڈی لوز میں اپنا اجلاس منعقد کرکے سپین کی خانہ جنگی کو بریت سے پاک وصاف کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اطلاع ملی ہے کہ میڈرڈ فی الحال اس بات کا خواہاں ہے۔

روس میں جمہوریت

لنڈن۔ ۷ ستمبر۔ مسٹر والٹر سٹرین جنرل سیکرٹری برٹش ٹریڈ یونین کانگریس نے لنڈن میں ایک ضیافت کے موقعہ پر بیان کیا۔ ۱۹۱۷ء کے انقلاب کی داغ بیل جن سات مدبروں نے ڈالی۔ ان میں سے صرف سٹالن ہی زندہ ہے۔ روس کے لئے ایک نیا آئین مرتب کیا گیا ہے۔ جس کو نومبر میں سوویٹ کانگرس منظور کریگی۔ لیکن اس کے پاس ہونے سے پہلے ہی سارے مخالفوں کا قلع قمع کیا جا رہا ہے۔ گو لوگوں کو مہینوں جیلوں میں بند کرکے اُن سے اقبال جرم کرایا جاتا ہے گو یہ امر واقعہ ہے کہ ٹریڈ یونین کانگرس کا روسی مدبر ٹامسکی اس تشدد کے حق میں نہیں۔ روس میں اس وقت صرف مٹھی بھر مدبرین برسر اقتدار ہیں اور جمہور کا حکومت کی مشینری میں کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ وہاں جمہوریت کا نام ونشان نہیں پایا جاتا۔ روس کے سر پر ہر وقت جرمنی کا بھوت سوار رہتا ہے۔ کیونکہ جرمنی نے آج تک کوئی ایسا عہد نہیں کیا۔ جس سے روس کو اپنی سلامتی کا یقین ہو سکے۔

یونان میں پارلیمنٹری طرز حکومت کا خاتمہ

(سالونیکا ۷ ستمبر) مسٹر میٹاگزس نے بیان کیا کہ جہاں تک یونان کا تعلق ہے۔ پارلیمنٹری سسٹم قطعی طور پر ختم ہو چکا ہے۔ آپ نے ساتھ ہی کہا کہ پارلیمنٹری سسٹم کا دیوالہ نکل جانے کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اس سے کمیونسٹوں کی بیباکی سے پراپیگنڈا کرنے میں حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ شاہ یونان نے گورنمنٹ کی جملہ تجاویز پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کر دیا ہے

شاہ ایڈورڈ ہشتم کی شاہ بلغیریا سے ملاقات

(صوفیہ ۷ ستمبر) شاہ ایڈورڈ ہشتم آج شاہ بورس کی رفاقت میں بذریعہ ریلوے ٹرین تشریف لائے اور شاہزادہ سائرل نے دارالسلطنت سے پچاس میل کے فاصلہ پر آپ نے مخلصانہ خوش آمدید کہا۔ راستہ میں آپ کا استقبال کرنے کے لئے اجتماع کثیر موجود تھا۔ فلیپوپلس میں آپکو انگوروں اور پھولوں کے گلدستے پیش کئے گئے۔

پیرس کے دو لاکھ مزدوروں کی ہڑتال

پیرس۔ ۷ ستمبر۔ پیرس کے علاقہ میں بڑے بڑے کارخانے جن میں اسلحہ بنانے کے کارخانے بھی شامل ہیں۔ دو لاکھ مزدوروں نے سپین کو اسلحہ کی برآمد پر پابندی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ایک گھنٹہ ہڑتال کی۔ اس دوران میں کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ ہوا اور ایک گھنٹہ کے بعد باقاعدہ کام شروع کر دیا گیا۔

جرمنی کی چار سالہ سکیم

نیوزبرگ۔ ۹ ستمبر۔ آج آٹھویں نازی پارٹی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے ایک اہم اعلان کیا۔ جس کے دوران میں آپ نے کہا کہ برطانوی سیاستدانوں کا یہ بیان کہ جرمنی کو نوآبادیوں کی ضرورت نہیں اور کہ وہ خام اشیا خرید سکتا ہے۔ اسی طرح ہے جس طرح شہزادی بوربون نے بھوکے کسانوں سے کہا تھا کہ اگر انہیں روٹی نہیں ملتی تو وہ کیک کھائیں۔ آگے چل کر آپ نے چار سالہ سکیم کا اعلان کیا۔ جس پر عمل کرنے سے جرمنی ان تمام خام اشیا سے جو جرمنی کے کارخانوں میں استعمال ہوتی ہیں آزاد ہو جائیگا۔

بلجیم روس اور جرمنی کے نقش قدم

برسلز۔ ۸ ستمبر۔ اس امر کا بھاری امکان ہے کہ بلجیم روس اور جرمنی کی مثال کی پیروی کرتا ہوا فوجی ملازمت کی میعاد میں توسیع کریگا بلجیم کے ڈیفنس کی از سر نو تنظیم کے متعلق مشترکہ

آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی کی

مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ کھجلی۔ ککرے۔ سرخی جالا۔ پھولا وغیرہ کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت تین روپیہ تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا۔ لذیذ۔ ٹانک۔ قیمت چار روپے فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے خون و پیپ آنا روکتا ہے

قیمت ۸ / فی شیشی

براہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور طاقت دیتا ہے قیمت ۸ / شیشی

براہمی بوٹی ۲ / سیر

فہرست ادویات مفت

پتہ: آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور: برانچ گورو کل فارمیسی ہسپتال روڈ

پشاور: میسرز برج لال اینڈ سنز چوک ریشم گراں

شملہ: میسرز ٹھاکر برادرس لوئر بازار

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور
۲۹ - بھادوں سمت ۱۹۹۳

آریہ سماج سے ایک سوال

...ہفتہ کی تین خبریں ہیں ناظرین "پرکاش" کے سامنے ...نا چاہتا ہوں جن کے مطالعہ سے انہیں معلوم ہو گا۔ ...کارخ کدھر کو ہے۔ ایک یہ کہ مہاتما گاندھی کے پتر ...جنہوں نے اپنے باپ سے ناراض ہو کر مسلمان ہو گئے ...ان دنوں جنوبی ہند کا دورہ کر رہے ہیں۔ جب تک ...ہندو تھے۔ کوئی انہیں نہ جانتا تھا۔ حالانکہ وہ مہاتما ...جی کے لڑکے تھے۔ جب سے انہوں نے اسلام قبول ...ہے مسلمانوں نے انہیں سر پر چڑھا لیا ہے۔ اس ...نہیں کہ وہ سر پر چڑھائے جانے کے قابل ہیں۔ ...اس لئے کہ مہاتما گاندھی کے لڑکے ہیں۔ اور ان کے ...سے بھولے بھالے ہندوؤں کو دام میں پھنسایا جا سکتا ...شیخ عبد اللہ گاندھی ۳۰ - اگست کو کوچین پہنچے مسلمانوں ...ان کا خیر مقدم کیا۔ ان کے ساتھ ستیاد غلام مجیبک ...ایم۔ ایل۔ اے جنرل سیکرٹری سنٹرل جمعیت ...الاسلام انبالہ شہر مولانا محمد احمد خجندی سیکرٹری ...تبلیغ الاسلام بمبئی اور سید محمد عبد الحی سیکرٹری ...جمعیت الاسلام انبالہ ہیں۔ جو لوگ ان کے ...استقبال کے لئے جمع ہوئے تھے۔ ان کے سامنے ...تقریر کرتے ہوئے شیخ عبد اللہ نے کہا:-

"میرا یہاں آنے کا مقصد ایک تبلیغی پروپیگنڈہ کو ...دور کرنے کا ہے۔ میں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ ...آپ کو اسلامی شریعت سے واقف کراؤں۔ میں آپ ...کو مسلمان بنانا نہیں چاہتا۔ مجھے امید ہے۔ کہ میں آپ ...ہندوستان کے بہت سے لوگوں کو یہ یقین دلا ...دوں گا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ جسے خلق خدا ...کی بہبود مقصود ہے۔ جو کوئی بھی مسلمان ہو جاتا ہے۔ ...وہ اللہ کے بندوں کا بندہ بن جاتا ہے۔ مجھے ...کوئی خوف میرے پاس تک نہیں پھٹکا۔ ...اسلام سے قدرتی رغبت ہے۔ مجھے اسلام کی ...سچائی پر زبردست وشواس ہے۔ کہ چند تقریروں ...میں آپ میں سے ہر ایک سے کہوں گا۔ کہ ...آنکھیں بند کر کے مسلمان ہو جاؤ۔ ...تب آپ کی طبیعت کے۔ چند فقرے ...اسلامی خیالات ظاہر۔ لیکن ان میں بھی اجتماع ضدین ...ایک فقرہ میں آپ کہتے ہیں کہ میں

آپ کو مسلمان بنانے کے لئے یہاں آیا۔ اور چند ہی منٹ بعد آپ کہتے ہیں۔ کہ میں آپ سے کہوں گا۔ کہ آنکھیں بند کر کے مسلمان ہو جاؤ۔"

مسٹر عبد اللہ گاندھی اور ان کی پارٹی کا جلوس نکالا گیا۔ ڈاکٹر کے۔ بی۔ تھیل جو تھیہ جماعت کے ایک سرکردہ ممبر بتائے جاتے ہیں۔ اور دیگر ۳۰ اشخاص نے جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ اسلام قبول کیا۔ پانچ ہزار مسلمان ارد گرد سے جمع ہوئے۔ مسٹر عبد اللہ گاندھی اس کانفرنس کے صدر تھے۔ مسز عارفہ بشیر جو ایک انگریز خاتون ہے۔ اور ان دنوں ایک مسلم واعظ کے طور پر کام کر رہی ہے۔ اور ان کے پتی میاں بشیر احمد بھی موجود تھے۔ مسٹر زین الدین سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسٹر عبد اللہ گاندھی نے ذاتی تحقیقات کے بعد اسلام قبول کیا ہے۔ اور وہ یہاں تشریف لائے ہیں۔ اس مقصد سے کہ مالا بار کی اچھوت اور پسماندہ جاتیوں میں اسلام کا پرچار کریں۔

ڈاکٹر کے۔ بی۔ تھیل جنہوں نے کمال پاشا تھیل کا اسلامی نام قبول کیا ہے نے تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ وہ مسلمان کیوں ہوئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ۔ مجھے یقین ہو چکا ہے کہ تھیہ اپنی خودداری کا لحاظ رکھتے ہوئے ہندو دھرم میں نہیں رہ سکتے۔ اور انہوں نے اپنی جماعت کے مجلسی۔ ملکی اور مذہبی آزادی حاصل کرنے کے لئے اسلام قبول کیا ہے۔ ہماری نمائندہ مجالس کا بھی یہی فیصلہ ہے مجھے وشواس ہے۔ کہ یہ تحریک صرف کیرل کے تھیوں کی نجات کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ ہندوستان میں دس کروڑ پسماندہ اور دلت ہیں۔ جنہیں انسانیت کے ابتدائی حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اسلام ہی انہیں نجات دلا سکتا ہے۔ اور ذلت سے بچا کر بطور انسان کے انہیں آباد کر سکتا ہے۔"

ان دنوں ہر ایک ملک میں خاص عرصہ میں اپنا ادھار کرنے کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر تھیل نے "Five Year Plan" حاضرین کے سامنے رکھا۔ اور کہا۔ کہ "میرا پروگرام ہفتہ تبلیغ سے شروع ہو گا۔ میں ٹراونکور کوچین اور برطانوی مالا بار میں جتنی مسلم جماعتیں ہیں۔ ان سب کو ایک شیرازہ میں باندھنا چاہتا ہوں۔ اور اس سبھا کے کم از کم ایک لاکھ ممبر بھرتی کروں گا۔ اس کی کئی ہزار شاخیں کھول جائیں گی۔ کوچین اس کا صدر مقام ہو گا۔ اس مرکزی جماعت کے علاوہ ایک آل کیرل ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن بھی قائم کی جائے گی۔ اس علاقے کے مسلمانوں میں ایک اقتصادی سروے (Survey) کیا جاوے گا۔ اس کانفرنس کو ختم کرتے ہوئے مسٹر عبد اللہ گاندھی نے کہا:-

"میں روشن خیال تھیہ جماعت کے ممبروں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ڈاکٹر تھیل اور دوسرے لوگوں سے جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے نفرت نہ کریں۔ کیونکہ نفرت کرنا پاپ ہے۔ میرے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ میں پتت ہو گیا ہوں۔ اسی طرح ڈاکٹر کمال پاشا تھیل اور دوسروں کو بھی پتت بتایا جائے گا۔ لیکن اگر اپنے ضمیر کی پیروی کرنا۔ اور سادگی سچائی سے ہٹ کر۔ اعلیٰ سچائی کی طرف آنا پتت ہونا ہے۔ تو ہم اپنے جرم کا اقبال کرتے ہیں۔ کچھ بھی ہو۔ ہم کسی بھی قیمت پر سچائی کا پرچار کرتے رہیں گے۔"

بیگم عارفہ بشیر نے جو دو برس ہوئے اسلام قبول کر چکی ہے۔ اور جو اس وقت کھدر میں ملبوس تھی۔ تقریر کرتے ہوئے کہا:-

"اسلام قبول کرنے پر میرے لوگوں نے بھی مجھے برادری سے خارج کر دیا تھا۔ لیکن میں اسلام کا دامن پکڑے رہی۔ میں نے ایک مسلمان کے ساتھ ہی بیاہ کیا۔ کیونکہ میں زبانی ہی مسلمان بننا نہ چاہتی تھی۔ بلکہ ایک سچے مسلمان کا جیون بھی بتیت کرنا چاہتی تھی۔"

کانفرنس کو ختم کرتے ہوئے مسٹر عبد اللہ گاندھی نے کہا:-

"مسلمانوں کو چاہئے۔ کہ نو مسلموں کے متعلق اپنا فرض پورا کریں۔ اپنی خوشی گنوا کر بھی انہیں خوش بنائیں۔ جب کبھی انہیں ضرورت ہو۔ ان کی مدد کریں۔ اگر انہوں نے اپنا یہ فرض ادا نہ کیا۔ تو میں مکہ چلا جاؤں گا۔ اور کبھی واپس نہ آؤں گا۔"

گویا شیخ صاحب نے مکہ جانے کی دھمکی بھی دے دی۔ اگر مسلمان ان کی ضروریات کو پورا نہ کریں گے۔ تو وہ مکہ چلے جاویں گے۔ لیکن مسلمانوں پر اس دھمکی کا اثر نہیں ہو گا۔ ان پر اثر ہو سکتا ہے۔ تو اس دھمکی کا کہ میں واپس چلا جاؤں گا۔ مسٹر کے۔ ایل گابا کی حالت میں ہم دیکھ چکے ہیں۔ کہ جب وہ لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو احرار نے مسلمانوں سے یہی کہا۔ کہ اگر تم نے انہیں کامیاب نہ بنایا۔ تو یہ پھر سے ہندو ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس دھمکی کا اثر ہوا۔ اور مسٹر گابا اسمبلی کے ممبر بنا دئے گئے۔ پچھلے دنوں ان کی ضمانت کا سوال مسلمانوں کے سامنے تھا۔ کوئی مسلمان ضمانت دینے کے لئے تیار نہ ہوا۔ مسلم اخبارات نے پھر پرانے ہتھیار سے کام لیا۔ اور یہ کہنا شروع کیا۔ کہ ہندو اور سکھ گابا کو رشوت پیش کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ اسلام چھوڑ دیں۔ یہ تمام گپیں اس لئے گھڑی گئیں۔ کہ مسلمانوں کو جوش آئے۔ اور وہ مسٹر گابا کی ضمانت دیں۔

(۲)

دوسری خبر یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر نے آخرکار اپنے اخبار "جنتا" میں اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ سکھ دھرم گرہن کریں گے۔ ان کی کوشش یہ ہو گی۔ کہ جو حقوق انہیں معاہدہ پونا کی رو سے ملے ہوئے ہیں۔ وہ ملے رہیں۔ لیکن اگر وہ حقوق انہیں نہ بھی ملے۔ تو بھی وہ سکھ ہو جائیں گے۔ کیونکہ وہ ان حقوق کو سکھ دھرم پر قربان کرنے کو تیار ہیں۔ ناظرین "پرکاش" کو بھولا نہ ہو گا۔ کہ پچھلے دنوں ڈاکٹر امبیدکر۔ ڈاکٹر مونجے اور مسٹر راجہ کی خط و کتابت اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ ڈاکٹر مونجے اور ڈاکٹر امبیدکر کے درمیان یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ جو اچھوت ہندو دھرم کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔ وہ مسلمان یا عیسائی ہونے کی بجائے سکھ ہو جائیں۔ اور ہندو گورنمنٹ سے یہ کہدیں۔ کہ معاہدہ پونہ کی رو سے جو ادھیکار انہیں پراپت ہیں۔ ان سے انہیں محروم نہ کیا جائے۔ مسٹر راجہ اس بات سے سہمت نہ ہوئے۔ انہوں نے مہاتما گاندھی اور مالویہ جی سے مشورہ کیا۔ تو وہ بھی اس تجویز کے خلاف نکلے۔ مسٹر راجہ کا ایک اعتراض یہ تھا۔ کہ اچھوت بھیڑ اور بکری نہیں۔ جو انہیں کوئی بھی جدھر چاہے ہانک کرلے جائے۔ وہ خود فیصلہ کریں گے۔ کہ ہندو دھرم میں رہیں یا کسی اور دھرم میں جائیں۔ دوسرا اعتراض ان کا یہ تھا۔ کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ مذہب کے لحاظ سے تو وہ سکھ ہوں۔ اور پولیٹیکل لحاظ سے ہندو۔ چنانچہ یہ خط و کتابت اخباروں میں چھپ گئی۔ اس پر ڈاکٹر امبیدکر ناراض ہوئے۔ کیونکہ اپنی چٹھی میں انہوں نے یہ واضح کیا تھا۔ کہ اچھوتوں کو مسلمان یا عیسائی کیوں نہ ہونا چاہئے۔ ان کا تازہ اعلان بتاتا ہے۔ کہ سکھ دھرم کے متعلق جو کچھ انہوں نے اس چٹھی میں لکھا تھا۔ وہ اپنے اعتقاد کی بنا پر تھا۔ اگرچہ مہاتما گاندھی اور پنڈت مالویہ نے اچھوتوں کے سکھ بننے کی تحریک کو کھڑا کر دیا ہے۔ پھر بھی یہ تحریک جاری ہے۔ اور ڈاکٹر کرتکوٹی اور شنکراچاریہ نے بھی اشیرباد دی ہے۔

(۳)

تیسری خبر جو میں ناظرین "پرکاش" تک پہنچانا چاہتا ہوں یہ ہے۔ کہ پچھلے دنوں بمبئی کے کسی حقیقی یا فرضی مسلمان کی طرف سے لکھنؤ کے اخبار "ہمدم" میں ایک چٹھی شائع ہوئی۔ جس میں اس نے لکھا۔ کہ میں نے مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔ اور ان کے لڑکے عبد اللہ گاندھی کا ایک خاص پیغام دیا۔ جس وقت انہوں نے اپنے لڑکے کا نام سنا۔ وہ آبدیدہ ہو گئے۔ باتوں باتوں میں انہوں نے اسلام کی بڑی تعریف کی۔ اور کہا کہ میں قرآن میں وہ خوبیاں پاتا ہوں۔ جو مجھے ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں بھی نظر نہیں آتیں۔ انہوں نے یہ بھی

کہا۔ کہ دیکھو میں گائے کا دودھ نہیں پیتا۔ جو ہندوؤں کے نزدیک ایک پوتر چیز ہے۔ بلکہ بکری کا دودھ پیتا ہوں۔ جو مسلم پیغمبروں کو ہمیشہ پیاری رہی ہے اس پر میں نے کہا۔ جب آپ اسلام کو اس قدر اچھا سمجھتے ہیں۔ تو آپ کلمہ کیوں نہیں پڑھ لیتے۔ اس پر مہاتما نے کہا۔ کہ میں تو ہر وقت ہی کلمہ پڑھتا رہتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اس وقت بھی لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھ دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے کہا۔ کہ کلمہ پڑھنے سے کیا بنے گا۔ میری ذات تو نہیں بدل سکتی"۔

مسلم اخبارات نے اس خبر کو جلی عنوانوں سے شائع کیا کسی نے لکھا کہ مہاتما گاندھی مسلمان ہو گئے۔ تو کسی نے یہ کہ انہوں نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا۔ لیکن اب مہاتما گاندھی کے پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر ڈیسائی نے اخبارات کو اطلاع دی ہے۔ کہ یہ خبر از سرتاپا جھوٹی ہے۔ کوئی مسلمان مہاتما گاندھی سے ملاقات کرنے نہیں آیا۔ اور نہ ہی انہوں نے کسی سے عبداللہ گاندھی کے متعلق بات چیت کی۔ یہ تینوں خبریں آریہ جاتی کے لئے سبق رکھتی ہیں۔ سب سے بڑی بات جو انہیں ذہن نشین کرنی چاہئے۔ یہ ہے۔ کہ مسلمان جائز و ناجائز ہر طریق سے اچھوتوں کو مسلمان بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ انہوں نے سمجھ رکھا ہے۔ کہ جتنا بھی غلط پروپیگنڈا ہو سکے کیا جائے۔ کیونکہ پروپیگنڈا کا دنیا پر اثر ہوتا ہے۔ اور کسی غلط خبر کی تردید ہو بھی جائے۔ تو ضرور نہیں۔ کہ تردید وہاں تک پہنچے۔ جہاں اصل خبر جا چکی ہے۔ جس طرح اگر کیچڑ پھینکا جائے۔ تو صاف کرنے پر بھی کہیں نہ کہیں لگا رہتا ہے۔ اس طرح اگر جھوٹ کی اشاعت ہو۔ تو کوئی نہ کوئی اس سے دھوکہ کھا ہی جائے گا۔ اس لئے آریہ جنتا کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ اگر مسلم اخبارات میں کوئی خبر چھپے۔ تو اس وقت تک اسے باور نہ کریں۔ جب تک اس کی تصدیق نہ ہو جائے۔ مسلم اخبارات یہ لکھتے نہیں تھکتے۔ کہ اچھوت دھڑا دھڑ مسلمان ہو رہے ہیں۔ لیکن اس کی قلعی اس وقت کھل گئی۔ جبکہ شیخ عبداللہ گاندھی کے جانے کے باوجود مرد عورت اور بچے ملا کر ۴۰ سے زیادہ اچھوت مسلمان ہونے کو نہ ملے۔ اور اگر موقعہ پر جا کر پڑتال کی جائے۔ تو اور ہی گل کھلے۔ آج سے نہیں۔ بلکہ بارہ برس سے ہمیں یہ سنایا جا رہا ہے۔ کہ اچھوت مسلمان ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن ابھی تک وہ جماعت اپنے پاؤں پر قائم ہے۔ اور سوائے ان لوگوں کے جو اپنی کسی ذاتی مصلحت کی بنا پر ہندو دھرم سے منحرف ہو گئے ہیں قوم محفوظ ہے۔

لیکن جہاں میں آریہ جاتی کو مسلمانوں کی پھیلائی ہوئی مبالغہ آمیز خبروں کے خلاف خبردار کرتا ہوں۔ وہاں میں انہیں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں۔ کہ خطرہ ہے اور اس سے آنکھیں نہیں موندنی چاہئیں۔ میرے لئے ایک سوال ہے۔ اور وہی سوال میں پرکاش کے پاٹھکوں سے کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اچھوت جب مذہب تبدیل کرنے کی بابت سوچتے ہیں۔ تو وہ اسلام، عیسائیت اور سکھ مت کا نام لیتے ہیں۔ کیا سبب ہے۔ کہ آریہ سماج کا نام نہیں لیتے؟ حالانکہ اگر وہ آریہ سماجی ہو جائیں۔ تو جن حقوق سے وہ اسوقت محروم ہیں۔ وہ انہیں مل بھی جاتے ہیں۔ اور وہ ہندو دھرم کے حلقہ سے جدا بھی نہیں ہوتے۔ آریہ سماج نے ہی سب سے پہلے اچھوت ادھار کا بیڑا اٹھایا۔ باوجود اس کے اس کا کوئی نام نہیں لیتا۔ جس وقت جنوبی ہند میں یا کسی اور جگہ خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ تو اچھوتوں کو بچانے کے لئے آریہ سماج سے اپیل نہیں کی جاتی۔ بلکہ مہاتما گاندھی اور پنڈت مالویہ سے۔ اس کا کیا کارن؟ اس کا جواب ایک شاعر کے الفاظ میں یہ ہے ؎

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

آریہ سماج نے اچھوت ادھار کے میدان میں جو معرکے کے کام کئے ہیں۔ ان کی آج کوئی قیمت نہیں۔ اس لئے کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں اس وقت آریہ سماج کی باگ ڈور ہے۔ وہ اس بلند معیار کو قائم نہیں رکھ سکے۔ جو ہمارے پیشواؤں نے قائم کیا تھا۔ اچھوت ادھار کا کام بطور خود ایک بڑا کام ہے۔ اس کے لئے ہزاروں اور لاکھوں روپیہ درکار ہیں۔ اور کئی لوگوں کی شکتیاں۔ آریہ سماج نے یہ میدان سر کیا۔ تو اس لئے۔ کہ مہاتما منشی رام اور لالہ گنگا رام جیسے مہانبھاؤں نے اپنی ساری شکتی اس کام میں لگا دی۔ آج آریہ سماج کے لئے یہ کوئی وششٹ کاریہ نہیں رہا۔ دوسرے محکموں کی طرح یہ بھی ایک محکمہ ہے۔ جو تنخواہ دار اشخاص کے سپرد ہے۔ جنہیں کوئی نہ کوئی کام کرنا ہی ہے۔ سناتن دھرمیوں نے اپنے اشٹ دیو کی اپاسنا کے لئے تنخواہ دار پجاری مقرر کر دئے۔ ہم نے اپنی شکتی اور سمے بچانے کے لئے اپنا کام تنخواہ داروں کے حوالہ کر دیا۔ جو کچھ سناتن دھرمیوں کا حشر ہوا ہے۔ وہی آریہ سماجیوں کا ہوگا۔ ساری آریہ سماج پر نظر دوڑاؤ اور بتاؤ۔ کہ تنخواہ دار منڈلی کے باہر آج اس کی سیوا کون کر رہا ہے؟ آج تو سبھا کا کام ان لوگوں کے ذریعے ہو رہا ہے۔ کل تنخواہ دار اپدیشک ہی آریہ سماجوں کے ادھکاری ہوں گے۔ اور اس طرح یہ شاندار کام ہمارے عدم اتفاق کی وجہ سے ختم ہو جائے گا۔ آریہ سماج اچھوت ادھار کے کام میں پیچھے رہ گیا ہے۔ اس لئے کہ ہم میں سے کوئی بھی نشکام بھاؤ سے اس کام کو نہیں کر رہا۔ جس وقت کوئی مرد میدان نکل آئے گا۔ یہ اداسینتا کی اوستھا نہ رہے گی۔

(اکرشن)

پرکاش میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

آریہ وواہ بل اور سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ

آریہ جگت میں انتر جاتیہ وواہ پرایہ ہوتے ہیں پرنتو "ہندو لا" کے انوسار اس پرکار کے انتر جاتیہ وواہ نیائے سنگت نہیں سمجھے جاتے اور سنتان کو پیترک سمپتی پر کوئی ادھیکار نہیں رہتا۔ اس کٹھنائی کے بیتی نظر شری یت گھنشام داس جی گپت ایم ایل اے نے اسمبلی میں آریہ وواہ بل پیش کیا تھا۔ کچھ سمے ہوا یہ بل سیلکٹ کمیٹی کے سامنے وچار ارتھ آیا تھا۔ اب سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پرکاشت ہو گئی ہے۔ سیلکٹ کمیٹی نے سب سے بڑی کٹھنائی آریہ سماجی کی پریبھاشا جاننے میں کی ہے۔ کمیٹی کی رائے میں کسی بھی ویکتی کو جو سویم آریہ سماجی ہونے کا دعوے رکھتا ہے۔ آریہ سماجی مان لینے سے بڑی کٹھنائیاں اپستھت ہونگی اور اس بل کے دراپیوگ کی بھی بھاری سمبھاونا ہے۔ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ اس بل کے انوسار وواہ والے دونوں پکشوں کی دھارمک ستھتی کی پورن روپ سے پرکھ پرکھ جانچ کرنے کی شرط ہونی چاہیئے دوسری ایک بڑی دلچسپ بات سیلکٹ کمیٹی نے طے کی ہے کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ اترادھیکار کے لیے آریہ وواہوں کے سمبندھ میں اس بل میں کوئی نیم نہ بنائے جائیں بلکہ انڈین سکسیشن ایکٹ لاگو کیا جائے ڈاکٹر بھگوانداس۔ ڈاکٹر کھرے اور شری گھنشام داس گپت نے جو کہ سیلکٹ کمیٹی کے ممبر تھے ایک مت بھید کا نوٹ لکھتے ہوئے کہا ہے کہ "جن آریہ سماجیوں کے لئے یہ قانون بنایا جا رہا ہے وہ اترادھیکار کے پرشن پر انڈین سکسیشن ایکٹ Indian Succession Act کا آشرے لینا کبھی پسند نہیں کر سکتے۔ یدی یہی کرنا ہے تو اس بل کی اوشیکتا ہی کیا رہ جاتی ہے ورتمان سول میرج ایکٹ سے سب کام چل سکتا ہے۔ آریہ سماج کے لئے ویدک شاستر پوتر ہیں اس لئے جہاں ویدک شاستروں سے کام چل سکتا ہو۔ وہاں سکسیشن ایکٹ کا آشرا لینے کو انہیں پریرت کرنا صرف ان کے دھارمک وشواس پر چوٹ پہنچانا ہے" ڈاکٹر بھگوانداس جی نے اس سمبندھ میں سیلکٹ کمیٹی میں یہ سنشودھن پرستت کیا تھا کہ ایسے وواہوں میں یدی پتی ہندو ہو تو ہندوؤں کا قانون ہی لاگو کیا جائے اور یدی پتی ہندو نہ ہو تو انڈین سکسیشن ایکٹ کا آشرا لیا جائے سیلکٹ کمیٹی کے پہلے اعتراض کے سمبندھ میں ہماری تجویز یہ ہے کہ وواہ سمبندھی دونوں پکشوں کے "آریہ سماجی" ہونے کی جانچ کیلئے اور کوئی طریقہ اختیار کرنے کی بجائے صرف یہ شرط لگا دی جائے کہ دونوں پکش وواہ سے پورو یدی کم سے کم تین ورش سے کسی آریہ سماج کے ممبر چلے آتے ہوں تو وہ آریہ وواہ بل کے انوسار وواہ کر سکیں گے اور دوسرے اعتراض کے وشے میں ہمیں ڈاکٹر بھگوانداس۔ ڈاکٹر کھرے اور گھنشام داس گپت کے لکھے مت بھید کے نوٹ سے پورا اتفاق ہے۔ لیکن ڈاکٹر بھگوانداس کی یہ تجویز کہ ایسے وواہوں میں یدی پتی ہندو ہو تو ہندو لا کا قانون ہی لاگو کیا جائے اور یدی پتی ہندو نہ ہو تو انڈین سکسیشن ایکٹ کا آشرا لیا جائے کسی حد تک مضحکہ خیز ثابت ہوتی ہے کیونکہ ایک وواہ میں جو آریہ میرج بل کے انوسار کیا جا رہا ہو۔ ہندو اور غیر ہندو پتی کا پرشن کیسے داخل ہو سکتا ہے۔ آریہ میرج بل کے انوسار وواہ کرنے کے معنی ہی یہ ہیں کہ پتی آریہ سماجی ہے اور آریہ سماجی ہوتا ہوا ہی کوئی اس بل کے انوسار شادی کرنے کو تیار ہو سکتا ہے۔ اگر آریہ سماجی ہونے سے پہلے کے سناتنی، جین، بودھ یا مسلمان ہونے سے ہی یہ پرشن اٹھائے جانے کی تجویز پیش کی گئی ہے تو بالکل بے معنی ہے اور اترادھیکار کے سمبندھ میں اس کے ادھیکار کسی دوسرے آریہ سماجی کے ادھیکاروں سے بھن رکھنا اس کے ساتھ انیائے کرنا ہے۔ اس لئے ہم سپشٹ روپ سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ "آریہ وواہ بل" میں کوئی تبدیلی نہ کی جانی چاہیئے۔ کیول یہی نیم ہو کہ اس قانون کے انوسار وواہ کرنے والوں کو اترادھیکار کے لئے ہندو قانون کے سب نیموں کے انوسار پرتیک ادھیکار پراپت ہوں گے

بدنام ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا!

ہم نے "پرکاش" کے کالموں میں پورانک اخبار "آنند" کے کرشن نمبر میں پرکاشت ایک گمنام سناتن دھرمی کے منافرت انگیز اور دلآزار مضمون کی مذمت کرتے ہوئے جہاں گورنمنٹ کی توجہ اس شرارت کی طرف دلائی تھی۔ وہاں آریہ جگت سے بھی کی گئی توہین کے متعلق اپنا کرتویہ پالن کرنے کی درخواست بھی کی تھی۔ بہت کم سماجوں نے اپنا کرتویہ پالن کیا ہے ایک طرف آریہ سماجیں ہیں کہ اپنے آچاریہ کی کرتویہ سے لاپرواہ ہیں۔ ان کے آچاریہ کی توہین کی جاتی ہے اور جان بوجھ کر آریوں کے دلوں کو دکھانے کیلئے ان کے جذبات کو پیروں تلے بے رحمی سے روندنے کے لئے کی جاتی ہے لیکن چپ رہتی ہیں۔ دوسری طرف دشمن ہیں کہ قصور وار کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں اور اس کے حوصلے بڑھا رہے ہیں۔ پورانک اخبار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...دیکھی کے اس دلآزار مضمون کی مذمت نہ
...کے مزید شرارت کرنے کا موقعہ دیا ہے
...کے اسے "بدنام ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا"
...دو دیکھی بھی بدنام ہو
...مصداق اپنی بدزبانیوں کو روکنے کی بجائے
...سے چلا جا رہا ہے "وندے ماترم" کی ۳ ستمبر کی
...میں اس نے رشی کی شان میں اور بھی
...فانہ الفاظ لکھے ہیں اور رشی کے پوتر
...بے بنیاد لانچھن لگائے ہیں کیا ایسی
...میں آریہ سماجیوں کا چپ رہنا یہ ثابت
...کرتا کہ ان میں جیون نہیں رہا؟ جو دیکھتی یا
...اپنی عزت کو خطرہ میں دیکھ کر بھی اپنی زندگی
...ثبوت نہیں دیتا۔ وہ جیتا ہوا بھی مردہ سمجھا
...ہے۔ کیا آریہ سماجیں اپنی زندگی کا ثبوت
...گی، کیوں کہ اس کے آچاریہ کی توہین آریہ
...کی توہین ہے۔

ریاست سروہی اور آریہ سماج

...ہے کہ ریاست سروہی میں آریہ سماجیوں پر
...اور ناواجب پابندیاں عائد ہیں اس امر کی تصدیق
...ذیل کے الفاظ سے بخوبی ہوتی ہے
...مذکور رقمطراز ہے کہ:-
"...(ریاست سروہی) آریہ سماجیوں پر سخت
...عائد ہیں آبو روڈ کے آریہ سماج مندر
...آریہ سماجی جاتا ہے پولیس اس کا پیچھا
...اس کا نام وغیرہ لکھ کر مہاراجہ کے پاس
...جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص آریہ سماج
...ہے تو اس کا نام مشتبہ لوگوں کی فہرست میں
...کیا جاتا ہے"۔
ریاست سروہی کا آریہ سماج کے متعلق یہ رویہ
...افسوسناک ہے جبکہ دنیا جانتی ہے کہ آریہ
...ایک دھارمک سنستھا ہے۔ جسکا مقصد سنسار
...اپکار کرنا ہے اور وہ اس ادیش کو پورا کرنے کے
...ویدوں کی اپدیش اور عالمگیر اتحاد اور شانتی کی
...برابر تک پہنچانا چاہتی ہے اگر آریہ سماج
...سوسائٹی جس کے بانی نے اپنے قاتل کو بھی
...کی بے نظیر مثال دنیا کے سامنے پیش
...ثابت کر دیا ہے کہ دشمن کو کشما کے ہتھیار
...کرنا چاہیئے کے متعلق مہاراجہ سروہی کا
...ایسا آریہ سماج کے متعلق گورنمنٹ
...جو آج یہ ریاست دکھا رہی
...آریہ سماج کی ساٹھ سالہ زندگی نے گورنمنٹ
...یقین دلا دیا ہے کہ وہ ایک ایسی سوسائٹی
...ماتر کا بھلا چاہتی ہے تو ہم نہیں سمجھتے
...کا آریہ سماج کے متعلق ایسا قابل اعتراض
...حق بجانب ہے؟
...مہاراجہ صاحب اور ریاست کے
...افسران متعلقہ ان شکایتوں

کو دور کر کے آریہ سماج کے ساتھ وہی سلوک کرینگے جس کا یہ مستحق ہے۔

بے بنیاد الزام

بعض لوگ خود غرضی کی وجہ سے بعض اوقات کچھ ایسے اندھے ہو جاتے ہیں کہ انہیں بجا و بیجا کی تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور وہ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور کس کے متعلق کہہ رہے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں میں ایڈیٹر "شیر پنجاب" جو سکھ دھرم کا واحد اخبارہ دار ہونیکا دعویدار ہے۔ اپنے اخبار کی ۳ ستمبر کی تازہ اشاعت میں "سکھ دھرم کے خلاف طوفان بدتمیزی" کے عنوان سے ایک نوٹ کے دوران میں لکھتے ہیں:-

"سکھ دھرم کو آج کس قدر مشکلات مصائب اور خوفناک مخالفت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس امر واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ مہاتما گاندھی مسٹر راجگوپال آچاریہ پنڈت مالویہ اور مسٹر راجی جیسی شخصیتیں اس کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ پنجاب میں آریہ سماجی بھائیوں کو سکھ دھرم کے خلاف ابھارا جا رہا ہے"

سکھ دھرم کی مخالفت کا الزام مہاتما گاندھی پنڈت مدن موہن مالویہ اور شری راجگوپال آچاریہ جیسی شخصیتوں پر لگانا کس قدر شرمناک غلط بیانی ہے۔ اگر مہاتما گاندھی پنڈت مالویہ۔ شری راجگوپال آچاریہ اور مسٹر راجہ نے موجودہ سمجھوتہ کے حق میں رائے نہ دیکر اس سمجھوتے کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کیا ہے تو اس کے یہ معنی کیسے نکالے جا سکتے ہیں کہ وہ سکھ دھرم کی مخالفت کر رہے ہیں اور یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ پنجاب میں آریہ سماجیوں کو سکھ دھرم کی مخالفت کے لئے ابھارا جا رہا ہے؟ آریہ سماجیوں کو ابھارنے والے کون ہیں؟ ایک لمحہ کے لئے بھی آریہ سماجیوں کے متعلق یہ رائے قائم کرنا کہ وہ کسی کے اکسانے سے ابھارے جا سکتے ہیں۔ سراسر کم فہمی ہے آریہ سماجی ہر یکنوں۔ دیش و قوم کی بھلائی جس بات میں ہے اسے بخوبی سمجھتے ہیں۔ کسی کو بہکانے یا ابھارنے کی کیا ضرورت؟

کالی گھاٹ کے مندر میں پشو بلی

ایک برس ہوا پنڈت راجندر جی دیو نے کالی گھاٹ کے مندر میں پشو بلی کو بند کرانے کے لئے بھوک ہڑتال کی تھی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور اور پنڈت مدن موہن مالویہ جیسے نیتاؤں کو بھی اس طرف متوجہ ہونا پڑا۔ پنڈت مالویہ نے وہاں پہنچ کر انہیں بھوک ہڑتال ختم کرنے کو کہا اور انہیں سال بھر پشو بلی لوازن کا پرچار کرنے کا ادیش دیا۔ جسے دیو جی نے ان کے اشواسن سے سنتشٹ ہو کر مان لیا تھا۔ مالویہ جی دوسرے دھندوں میں پھنسے رہنے سے اس طرف توجہ نہ دے سکے۔ ایک سال بیت جانے پر بھی پشو بلی نہ رکی۔

دکھ کی بات ہے کہ پجاریوں نے ابھی تک یہ محسوس نہیں کیا کہ دھرم کے نام پر دیو مندروں میں بے زبان پشوؤں کا بدھ کرنا پاپ ہے چونکہ یہ رسم نہایت گھناؤنی پاپ یکت اور نندنیہ ہے۔ اس لئے اس کا روکنا اتیت آوشیک ہے ہم سمجھتے ہیں۔ سناتن دھرمی اس طرف توجہ دینگے اور ایک بے گناہ اور معصوم پشوؤں کے بلیدان کا کلنک کالی گھاٹ کے مندر پر لگنے سے بچا دینگے۔ کیونکہ اب پنڈت جی نے مجبور ہو کر پھر بھوک ہڑتال شروع کی ہے۔ کسی کام کے لئے بھوک ہڑتال کرنا کہاں تک مناسب ہے ہم اس بحث میں نہ پڑتے ہوئے پنڈت جی کے ہم دلیش کی سراہنا کرتے ہیں۔ ہماری ہاردک اچھا ہے کہ انہیں اپنے مشن میں کامیابی نصیب ہو!

سورگیہ ڈاکٹر سنڈرلینڈ

ڈاکٹر سنڈرلینڈ کے دیہانت سے بھارت کا ایک دکھی بہت چلنک اٹھ گیا۔ ڈاکٹر سنڈرلینڈ امریکہ نواسی تھے۔ وہ بہت دیر تک بھارت میں بھی رہے۔ اس لئے انہیں بھارت سے حقیقی ہمدردی ہو گئی تھی۔ یہاں سے امریکہ جانے پر وہ برابر بھارتیہ وشیوں پر کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے تھے۔ بھارت کے سمبندھ میں امریکنوں میں پھیلے ہوئے کئی بھرموں کو انہوں نے نوارن کیا۔ انکی تصنیف India in Bondage بہت مقبول ہوئی تھی اگرچہ ہندوستان میں وہ ضبط قرار دے دی گئی تھی تو دیشوں میں بھارت کی صحیح پوزیشن پیش کرنے میں بہت لابھدایک سدھ ہوئی۔

آپکے دیہانت سے بھارت کی بڑی کشتی ہوئی ہے۔ پرماتما ان کی آتما کو سدگتی پردان کرے۔

مغربی تہذیب کی ناکامی

آج ہندوستانی اندھا دھند مغربی تہذیب کی خطرناک رو میں بہے چلے جا رہے ہیں حالانکہ مغربی تہذیب ہر لحاظ سے ناکام ثابت ہو چکی ہے۔ اس امر کا اعتراف مغربی ممالک کے مدبرین کو بھی ہے۔ دلچسپ اخبارات میں اکثر ایسے مضامین شائع ہوتے ہیں جن میں اس سوال پر بحث کی جاتی ہے کہ ازدواجی زندگی دن بدن خشک مصائب سے پر اور ایک جھنجھٹ سا کیوں بن رہی ہے اگر اس سوال کا جواب کوئی ہم سے پوچھے تو ہم کہیں گے کہ یہ مغربی تہذیب کی ناکامی کی وجہ سے ہے ذرا غور کیجئے کہ جس ملک میں ایک بائیس برس کی عورت ۵ سال میں ۱۷ خاوند کر سکتی ہے۔ وہاں کے گرہستھ میں سکھ کی امید کس بنا پر وہ لوگ کرتے ہیں؟ طلاق کی آسانی گرہستھ کے جھگڑوں کے لئے بہت حد تک ذمہ وار ہے۔ پتی پتنی کا پریم دکھ سکھ میں باہمی ہمدردی کا جذبہ کہاں سے پیدا ہو جبکہ شادی کو ایک خاص عرصہ کے لئے Contract سمجھا جائے؟

روس میں ابھی ابھی طلاق پر بہت سی پابندیاں لگائی گئی تھیں۔ تاہم یہ محدود پابندیاں مرض کا صحیح علاج ثابت نہیں ہوئیں۔ ایک تازہ اور مغربی تہذیب کو عریاں شکل میں پیش کرنے والا واقعہ اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ "مار فیلیا لار کا دا" نام کی ایک ۲۲ سالہ یووتی نے جو قانون پڑھتی ہے۔ سترہ سال کی عمر میں پہلی شادی کی۔ پانچ برس کے بعد بائیس برس کی عمر میں جب اٹھارھویں بار شادی کرنے جا رہی تھی تو ادھیکاریوں نے اسے روک دیا۔ ادھیکاریوں کے اس حکم کے خلاف اس یووتی نے ڈکٹیٹر اسٹالن سے اپیل کی۔ سٹالن نے یووتی سے کہا کہ "وواہ کھیل نہیں ہے۔ روس میں راشٹر کے ہت کے لئے پریوار کی استھرتا کے لئے ہی وواہ آوشیک ہے اس لئے ادھیکاریوں نے جو حکم دیا ہے میں اسے رد کرنے کے لئے کوئی کارن نہیں دیکھتا"۔ یہی ایک واقعہ نہیں سینکڑوں ایسے واقعات روز ہوتے ہیں اور وہ اپنے آپ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ مغربی تہذیب ناکام ثابت ہو چکی ہے اب مغربی ممالک کو پھر سے ایک بار ویدک تہذیب کو اپنانا چاہیئے۔

سوامی کلجگانند اپنے اصلی روپ میں

کچھ عرصہ سے ایک وکتی کلجگانند کے نام سے سوامی کے بھیس میں ہریجنوں میں پرچار کر رہا ہے وہ اپنے آپکو ہریجن بتلاتا اور بزعم خود ہریجنوں کا لیڈر ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ اب تک اسکی سرگرمیاں یو۔پی تک محدود تھیں۔ لیکن اب اس نے پنجاب میں قدم رکھا ہے اور بھولے بھالے ہریجن بھائیوں کو گمراہ کر رہا ہے لکھنؤ سے ایک بھائی نے بذریعہ خط اطلاع دی ہے کہ جو شخص اپنا نام کلجگانند ظاہر کرتا ہے وہ نہ ہریجن ہے اور نہ پہلے کبھی تھا بلکہ اس کا اصلی نام مولوی قدرت اللہ صدیقی ہے اور کہ وہ لکھنؤ کا رہنے والا ہے۔

یہ ہے "اسلام کی صداقت" کا نشان اور اس کی کامیابی کی وجہ! نہ جانے کتنے کلجگانند ہریجنوں میں اسلام کا پرچار کر رہے ہیں۔ آریہ سماجیوں کو بنے

اسلام میں عورت کی پوزیشن

یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ عورت کے لئے جو پوزیشن اسلام میں ہے اسے ایک پڑھی لکھی اور ذی فہم عورت کبھی قبول نہیں کر سکتی۔ بھلا وہ کب برداشت کر سکتی ہے کہ اسے چار دیواری میں بند رکھا جائے اور اگر باہر نکلنے کی کبھی اجازت ہو بھی تو برقعہ اوڑھ کر اور کہ مرد جب چاہے اس پر ایک نہیں تین سوتیں لا کر بٹھا دے۔ جب جی میں آئے طلاق کے وار سے اپنے پاؤں کی جوتی کی طرح اتار کر پھینک دے! اور یہ بھی سچ ہے کہ پڑھی لکھی عورتیں ان مظالم کو برداشت نہیں کر سکتیں اور اس پوزیشن کے خلاف جدو جہد کرتی رہتی ہیں آج مسلم خواتین بھی اسمبلی میں جانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ضروری ہے کہ وہ ان مظالم کا قلع قمع کرنے کے لئے کسی ایسے قانون کے بنائے جانے کی تحریک کریں۔ جو ان پر اس کے مسلم خاوندوں کی طرف سے ہونے والے مظالم کا خاتمہ کر دے۔ اگر مسلم خواتین کی بھاری تعداد اپنے خاوندوں کے مظالم اور اسلام میں عورت کی پوزیشن کے خلاف آواز نہیں اٹھاتی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تعلیم یافتہ نہیں جو تعلیم یافتہ ہیں وہ ہر موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتی رہتی ہیں۔ تازہ مثال ہمارے سامنے ہے۔ احمدیوں کے ہفتہ وار انگریزی اخبار "لائٹ" کی یکم ستمبر کی اشاعت میں راولپنڈی سے بیگم نظام الدین مسلم خواتین کو تعلیم نہ دئے جانے کی مزید اور وجہ بتاتی ہیں آپ لکھتی ہیں کہ دراصل ایسے لوگ ڈرتے ہیں کہ اگر انہوں نے اپنی بہنوں اور بیویوں کو اعلےٰ تعلیم دی تو وہ مساوات اور اپنے پیدائشی حقوق سے واقف ہو جائیں گی۔ ایک مسلم عورت کی داسی د Slave like) کی سی پوزیشن صرف ناخواندگی کی وجہ سے ہے"

اسلام میں عورت کی پوزیشن کیا ہے یہ ہمارے الفاظ میں نہیں ایک تعلیم یافتہ مسلم خواتین کے لفظوں میں ہی Slave like) "غلام کی سی" پوزیشن ہے۔ اسے ہی کہتے ہیں۔

جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے

اللہ کی قادیانی تعریف

احمدیوں کا مسلمانوں سے جدا اسلام اپنا کتاب اللہ قرآن اور رسول اپنا ہے تو پھر ان کا اللہ ہی کیوں وہ ہو جو عام مسلمانوں کا ہے۔ اگر مسلمانوں نے انہیں اسلام کے دائرہ سے خارج بتایا ہے تو انہوں نے بھی بیک جنبش لب اپنے کو چھوڑ کر دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر قرار دیدیا۔ انہوں نے خاتم النبین کے معنی بھی مسلمانوں سے مختلف نکالے۔ قرآن کی تفسیریں بھی نرالی کیں۔ پھر وہ اللہ کو ایک نئے رنگ میں پیش نہ کرتے کیا معنی؟ چنانچہ ملاحظہ ہو اللہ کی قادیانی تعریف "پیغام صلح" لکھتا ہے:۔

"اللہ وہ ذات ہے جو رب العالمین اور رحمٰن اور رحیم ہے۔ جس نے زمین اور آسمان کو چھ دن میں بنایا اور آدم کو پیدا کیا اور رسول بھیجے اور کتابیں بھیجیں اور سب کے آخر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا جو خاتم الانبیا اور خیر الرسل ہے"

حیرت ہے کہ اس نرالی تعریف کو قرآن کی تعریف کہا گیا ہے اگر یہ درست ہے تو یہ کہے بنا نہیں رہا جاتا کہ اسلام کس قدر محدود اور متعصب ہے کیونکہ اسکی مندرجہ بالا تعریف تو اللہ کو عرب اور وہاں کے محدود مذہب کے دائرہ سے باہر نکلنے نہیں دیتی اور اگر وہ اسلامی لباس میں دنیا کے سامنے آتا ہے تو وہ کسی کے لئے قابل قبول نہیں جیسا کہ وید کی رو سے پیش کئے جانے پر۔

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نئے جامہ میں

بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ کے مصداق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تو مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا تھا لیکن آپ کے فرزند ارجمند خلیفہ قادیان میاں محمود احمد نے ان سے بھی بڑھ چڑھ کر ایک قدم اٹھایا ہے اور اپنے مبہم الفاظ میں مصلح موعود ہونے کا اعتراف کیا ہے، بقول "پیغام صلح" بعض لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ حضرت آپ خود کیوں نہیں فیصلہ دیتے اگر آپ مصلح موعود نہیں ہیں تو مریدوں کو اس غلط پروپیگنڈا سے روکیں تو فرمایا میں کس طرح روک سکتا ہوں۔ ممکن ہے میں ہی مصلح موعود ہوں۔ اس پر کہا گیا کہ اگر آپ مصلح موعود ہیں تو پھر دعوےٰ کر دیں۔ اس پر فرمایا کہ ممکن ہے میں نہ ہوں۔ غرضیکہ اپنی جماعت کو عجیب گورکھ دھندے میں ڈالے رکھا۔ "پیغام صلح" مزید لکھتا ہے کہ "کچھ عرصہ ہوا ہے کہ کسی شخص کے سوال پر جناب میاں محمود صاحب نے اقرار کر لیا ہے کہ میں ہی اشتہاروں والا مصلح موعود ہوں مگر الوصیت ۱۱۵ پسر موعود کوئی اور ہے گویا ایک پیشگوئی کو ناحق مگر نہایت ہوشیاری سے دو حصوں میں منقسم کر دیا جو سراسر غلط ہے گو اب تک ان کا یہ بولنا دبی زبان سے ہے۔ یعنی کسی نے پوچھا تو کہہ دیا کہ ہاں میں وہی موعود ہوں۔ اشتہاروں وغیرہ کے ذریعہ بڑے زور سے اس امر کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ ابھی تک جناب میاں صاحب کو خود اپنے دل میں بھی پورا یقین نہ ہو اور اسی لئے شاید کمزوری نظر آ رہی ہے"

میاں صاحب نہایت چالاکی سے فضا کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ جوں ہی ہوا کا رخ اپنی سمت دیکھیں گے حسب روایات سابقہ بڑے بڑے اشتہاروں کے ذریعہ اعلان شادی کر دیا کریں گے ہم خلیفہ قادیان کو اس نئے جامہ میں دیکھ کر انکا خیر مقدم کرتے ہیں۔ لیکن منتظر ہیں اس بات کے کہ مسیح موعود کے بیٹے مصلح موعود بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ کے مصداق کیا گل کھلاتے ہیں؟

احرار سے گلہ کیسا؟

پچھلے دنوں امرت سر میں احراریوں نے ایک احمدی بچہ کی میت کو اپنے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا تھا۔ احراریوں کے اس فعل کو انسانیت سے گری ہوئی حرکت قرار دیا گیا تھا اور احمدیوں میں ایک قیامت سی برپا ہو گئی تھی اگرچہ احمدیوں کی یہ سب چیخ و پکار بے معنی تھی اور وہ ایسا کرنے میں حق بجانب نہ تھے۔ اس حقیقت کا احساس کرتے ہوئے ایک احمدی نے ۱۶ر اگست کے "پیغام صلح" میں لکھا تھا کیونکہ غیر احمدی جب ان کے نزدیک سب بلا استثنا کافر ہیں تو ان کے سال چھ مہینے کے بچے بھی کافر ہوئے تو ان کو اسلامی قبرستان یا احمدی قبرستان میں دفن کیسے کیا جا سکتا ہے اور اس کا دوسرا پہلو یہ ہوا کہ جب غیر احمدی جواباً احمدیوں کو کافر سمجھتے ہیں تو وہ احمدی بچوں کو اسلامی قبرستان میں کیسے دفن کرنے دیں گے دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا قادیان میں احمدی قبرستان میں غیر احمدیوں کو دفن کرنے دیا جاتا ہے؟"

ان الفاظ کو لیکر "الفضل" نے اپنی ۲۲ر اگست کی اشاعت میں لکھا کہ "پیغام صلح" میں احرار کے شرمناک فعل کی یہ حمایت ہے بھلا "پیغام صلح" اس الزام کو آسانی سے کیسے اپنے اوپر لے سکتا تھا۔ اس نے قادیان کی عالمگیر اخوت اور اسلامی رواداری کے ڈھول کی پول کھول کر رکھدی ہے وہ اپنی ۳ر ستمبر کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

"قادیانی بے شک تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ انکے بچوں کا جنازہ تک ناجائز قرار دیتے ہیں۔ غالباً وہ اپنے قبرستانوں میں کسی مسلمان بچے کی نعش دفن کرنے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہوں گے اور اگر یہ واقعہ صحیح ہے کہ ایک ایسے قادیانی احمدی کو جس پر بہشتی مقبرہ کی شرائط صادق نہ آتی تھیں غلطی سے دفن کر دیا گیا اور بعد میں غلطی معلوم ہونے پر اسکی نعش اکھاڑ کر پھر دوسرے قبرستان میں دفن کی گئی تو یہ عملی مثال احرار کے فعل شنیع سے بھی بڑھ کر گھناؤنی اور شرمناک ہے"

پھر احرار کے انسانیت سوز فعل کا گلہ کیا؟

مرزا صاحب کا نصب العین

"زمیندار" نے اپنے مرزائی نمبر میں مرزا صاحب کو سو دیشی پیغمبر کا خطاب دیتے ہوئے واضح کیا تھا کہ کس طرح مرزا صاحب نے انگریز دوستی کا شیوہ کر کے مسلمانوں کو دائمی غلامی میں جکڑ دینا چاہا اور ان کے دعوےٰ نبوت کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھا تھا کہ اگر انگریز دوستی اور فرمانبرداری منتہائے نبوت ہے تو سرکاری کلرکوں کی نسبت کیا کہا جائے گا۔ مرزا صاحب کی اس پالیسی کی وضاحت میں "پیغام صلح" لکھتا ہے :۔ بالفرض اگر اس زمانہ میں تبلیغ اسلام کے ذریعہ انگریز قوم مسلمان ہو جائے تو کیا یہ حکومت پھر اسلامی حکومت نہ بن جائے گی اگر یہ صحیح ہے کہ حاکم قوم کے اسلام لے آنے پر حکومت بھی اسلامی ہو جائے گی تو پھر کیوں شبہ اس امر کے تسلیم کرنے میں باقی رہ جاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا نصب العین بھی اسلامی حکومت کا قیام ہے۔ البتہ ان کا ذریعہ حصول اور ہے مسلمان جو آج کی قومیت کے غلط تصور سے متاثر ہے یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ اسلامی حکومت تب ہی قائم ہو سکتی ہے جب کافر حکومتوں کو تباہ کیا جائے اور وہ لوگ جو نسلاً بعد نسلاً مسلمان کہلاتے ہیں۔ وہ برسر اقتدار آ جائیں خواہ وہ نااہل و ناقابل ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن نکتہ یہ ہے کہ ان سے بھی اسلامی حکومت کا قیام ممکن ہے اگر حاکم قوم سچے دل سے اسلام کے پیغام کو قبول کر کے اس کے اصولوں کو قائم کرنے والی بن جائے اسلامی حکومت قائم کرنے کے خواب تو پورے ہوں گے جبکہ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کے وقت میں تمام قومیں مسلمان ہو جائیں گی ابھی پوری نہیں ہوئی۔ لیکن اس وضاحت نے یہ نکتہ تو واضح کر دیا کہ مرزا صاحب کی وطن دشمنی بھی اسلام کی بہترین خدمت کے لئے تھی اور مسلمان ہیں کہ انہیں غداری کی دلدل میں پھنسا ہوا دیکھتے ہیں۔ ذرا احمدی بتا لیں تو سہی کہ جب وہی خارج از اسلام ہیں تو اگر بالفرض مرزا صاحب کے نقطہ نگاہ سے اسلامی حکومت قائم بھی ہو جائے تو کیا مسلمان اسے اسلامی حکومت سمجھیں گے؟

جن کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں بھیجی گئی ہیں اپنا چندہ بھیجکر مشکور فرما دیں (منیجر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سودرشن چکر

اسلام کی ہستی اب سخت خطرہ میں ہے ایک طرف اہلحدیث کا کلہاڑا اسلئے اسلام کے واحد اجارہ داری کا دعوےٰ کرنے والے مرزائی اسکی جڑ ملیا میٹ کر رہے ہیں دوسری طرف لیبانی فرقہ اسلام کو بالکل نابود کرنے کے لئے اس کے عقائد میں تبدیلیاں کر رہا ہے۔ یہ خطرات ایسے نہیں جنہیں مسلمان آسانی سے نظر انداز کر دیں۔ چنانچہ ان خطرات سے اسلام کو محفوظ کرنے کے لئے علمائے اسلام نے کوششیں شروع کر دی ہیں۔ اگرچہ وہ پہلے سے بہت کچھ کر رہے ہیں۔ لیکن اب ان کو اور بھی تیز کر دیا گیا ہے یہی دو خطرات ہوتے تو غنیمت تھی۔ مصیبت تو یہ کہ اب مسلم خواتین بھی اسلام سے بغاوت کرنے پر آمادہ نظر آتی ہیں۔

اسلام تو کہتا ہے کہ مومنہ کی جنت اپنے خاوند کے پاؤں کے نیچے ہے رسول پاک کا ارشاد ہے کہ اگر میں خدا کے بعد کسی کو سجدہ کرنا جائز سمجھتا تو میں عورت کو اپنے خاوند کا سجدہ کرنے کو کہتا۔ اسی لئے بار بار قرآن میں اور ان کی دوسری مقدس کتب میں عورت کو خاوند کے جائز و ناجائز حکم کی پابندی اور فرمانبرداری کا ہدایتیں دیا گیا ہے یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر خاوند یہ بھی کہے کہ تو پتھر ڈھو لال پہاڑ کی طرف سے سیاہ پہاڑ کی طرف اور سیاہ پہاڑ کی طرف سے لال پہاڑ کی طرف تو بھی عورت پر حق ہے کہ اس کام کو بجا لائے چار دیواری میں قید رہے باہر آئے تو برقعہ اوڑھ کر۔

لیکن جن خواتین نے نئے آئین کی اسمبلیوں میں جانے کے لئے گرد فریب تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ انہوں نے تو بلاشبہ اسلامی تعلیم و عقائد کی خلاف ورزی پر کمر باندھ لی ہے۔ ان مسلمان ہر بیا کا فرض ہے کا جو کام بھی کرتا ہے وہ اس لئے کہ اسے جنت نصیب ہو۔ آئے سال مومن پورا مہینہ فاقہ کشی کرتے اور نفس کشی کرتے ہیں۔ حج کرتے زکوٰۃ دیتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے اور دعائیں مانگتے ہیں تو کس لئے صرف ایک جنت کے لئے! مومنہ کی جنت تو اپنے خاوند کے پاؤں کے نیچے ہے۔ وہ گھر سے باہر ہوئے تو کیوں؟ قرآن تو کہتا ہے کہ وہ مسلم عورت سیدھی جنت میں جاتی ہے۔ جسکی موت کے وقت اس کا خاوند خوش ہو۔ آج اگر خواتین اسلام اسمبلی میں جانے کے لئے شتابا مار رہی ہیں خفیہ جلسے کر کے سازشیں کر رہی ہیں تو دال میں ضرور کالا ہے اور محبان اسلام کے لئے ایک لمحہ فکریہ۔ انہیں ہوشیار رہنا چاہئے کیونکہ کوئی نیا فتنہ سر اٹھانے والا ہے۔

"پیغام صلح" لکھتا ہے کہ یہ پچھلے دنوں شالامار باغ میں عورتوں کا ایک میلہ تھا۔ اس میں بعض امیدوار عورتوں کی طرف سے پلاؤ، نان، کباب اور سترو دیات سے عورتوں کی تواضع کی گئی۔ یہاں تک تو قابل اعتراض بات نہ تھی۔ لیکن اس سے بڑھکر مخالف امیدوار خواتین کا نام لیکر "مردہ باد" کے نعرے لگائے گئے۔ پھر سیاپا و ماتم (سینہ کوبی) بھی کیا گیا۔ یہ واقعہ نہایت شرمناک ہے اس حالت میں کہ مسلمان خواتین کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اسلامی تعلیم کے خلاف حرکات کی مرتکب ہوں اگر اسی طرح مخالف پارٹی بھی برسر اقتدار ہو جائے تو ڈر ہے کہ کہیں عورتیں ہم آپس میں گتھم گتھا نہ ہو جائیں۔"

اجی صاحب! ان کے آپس میں گتھم گتھا ہو جانے کا تو ڈر نہیں اور نہ ہی اس گتھم گتھا ہونے سے اسلام کو کوئی نقصان پہنچنے کا ڈر ہے تو یہ کہ اگر مسلم خواتین اسمبلی میں جا رہی ہیں تو ضرور اس کی تہ میں کوئی راز ہے اور ہمیں ڈر ہے کہ کہیں وہ اسمبلی میں جا کر اسلامی عقائد کی جڑوں پر کلہاڑا چلانا شروع نہ کر دیں اور پردہ کثرت ازدواج۔ طلاق۔ حلالہ وغیرہ کے خلاف قانون بنانے کی تحریک پیش نہ کر دیں اگر ابھی سے علمائے اسلام نے اس خطرہ کی نوعیت کو محسوس نہ کیا تو وقت پر پچھتانے کے سوا اور کچھ نہ بنیگا۔

آج اگر مسلم خواتین اسمبلی میں جانے کے لئے کوشش کر رہی ہیں تو وہ جا کر رہیں گی۔ اس میں شک کرنا کفر ہے۔ اسلام کو ان کے اسمبلی میں جانے سے ضرور نقصان پہنچیگا اور وہ احمدیت کی طرح اسلام کے لئے ایک بھاری خطرہ ثابت ہونگی۔ اس کا ابھی سے بچاؤ ہونا ضروری ہے اور وہ کیا ہو اس کے لئے کیا کرنا چاہئے۔ یہ کام علمائے اسلام کا ہے ہم سوچتے ہیں کہ کام کیسے چلیگا۔ مسلم خواتین اسمبلی میں چلی تو جاویں گی۔ لیکن ایک مومن یا غیر مسلمان ممبر اسمبلی کی رائے کے برابر ایک مومنہ کی رائے شریعت کی رو سے کیسے جائز ہوگی گواہی کے وقت ایک مرد کے مقابلہ میں دو مسلم عورتوں کی گواہی جائز سمجھی جاتی ہے اب سوال یہ ہے کہ کیا اسمبلی میں دو خواتین کی رائے ایک مسلم ممبر کی رائے کے برابر سمجھی جائے گی اگر نہیں تو یہ شریعت کی رو سے اسلامی عقائد کی صریح خلاف ورزی ہوگی اگر ہاں! تو مسلم خواتین اس لاانصافی کو کیسے برداشت کر سکیں گی۔ اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟ یہی کہ وہ مردوں کے خلاف بغاوت کر دیں اور ایسا قانون بنانے پر مصر ہو جائیں۔ جو انہیں مسلم خاوندوں کے مظالم سے نجات اور برابری کے حقوق دلائے تب کیا اسلام کی ہستی بھاری خطرہ میں نہ پڑ جائیگی؟ کیا مسلم علماء اسے برداشت کر لیں گے؟

شاید ناظرین پرکاش جانتے ہیں کہ مملکت عراق بصرہ یا ایران میں تیل کا ایک بہت بڑا کارخانہ ہے جو اہادان میں بصرہ سے صرف ۶۰ میل کے فاصلہ پر خلیج فارس کی طرف واقعہ ہے ۱۹۰۹ء سے لیکر اینگلو ایرانین آئل کمپنی نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ اس سے لاکھوں پونڈ سالانہ آمدنی کمپنی کو ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں احرار کا ایک ڈیپوٹیشن سلطان ابن سعود کی خدمت میں اس غرض سے حاضر ہوا تھا کہ ان سے فریاد کی جائے کہ یہ ٹھیکہ خادمان اسلام کو دیا جائے۔ لیکن ڈیپوٹیشن کو اپنا سا منہ لیکر واپس آنا پڑا تھا۔ اس پر اور بھی خدائی قہر یہ نازل ہوا ہے کہ اس کمپنی نے ہندوستانی مسلمانوں کو نکال کر عربی اور ایرانی مزدوروں کلرکوں اور مستریوں وغیرہ کو بھرتی کرنا شروع کر دیا ہے۔

اس کارخانہ کے تیل کا مقابلہ سٹینڈرڈ آئل کمپنی امریکہ کے تیل سے رہتا ہے۔ اب اس کمپنی نے جزیرۃ العرب میں بھی تیل کے چشمے معلوم کئے ہیں اور ملک (یعنی) ابن سعود کے ساتھ معاہدہ کر کے تیل صاف کرنے کا کارخانہ بنانے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ پہلا کارخانہ بحرین کے بالمقابل عربی ساحل پر مقام اظہران میں بنانے کی تیاری شروع ہے۔ جس کے متعلق معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ معاہدہ کے مطابق جتنے کاریگر اور کلرک اس جگہ رکھے جاویں گے ان کے لئے لازم ہے کہ وہ مسلمان ہوں متشرع صوم و صلوٰۃ کے پابند ہوں۔ شراب نوشی تمباکو نوشی سے اجتناب کرتے ہوں۔ مرزائی اور شیعہ نہ ہوں۔ "اہلحدیث" کہتا ہے کہ یہ شرط سن کر مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی تھی!

"اہلحدیث" کو خوشی ہوئی ہوگی لیکن احمدیوں کے سینوں پر سانپ لوٹ جانا چاہئے۔ ابھی تک تو یہی گمان تھا کہ صرف پنجاب میں یا زیادہ سے زیادہ ہندوستان میں ہی احمدیت کی مخالفت ہے اور احمدی خارج از اسلام سمجھے جاتے ہیں لیکن کسے معلوم تھا کہ ممالک اسلامیہ میں بھی احمدیت کو اسلام کے لئے ایک بھاری خطرہ تصور کیا جاتا ہے ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ احمدیوں کے لئے یہ شرط لگائی جاتی۔ احمدیوں کو چاہئے کہ اس بعید از انصاف فیصلہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں اور ایک ڈیپوٹیشن سلطان ابن سعود کی خدمت میں اس فیصلہ پر نظر ثانی کے لئے ارسال کریں۔

احمدیوں پر تو برق گری ہی تھی افسوس ہے کہ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس گیا۔ احمدیوں کے ساتھ شیعہ بھی اسلام کی حدود سے باہر کر دئے گئے۔ اب احمدیوں کے لئے یہ نادر موقعہ ہے کہ ان سے اتحاد کر کے اس کے خلاف اپنی متفقہ کوششیں صرف کریں پچھلے دنوں "انقلاب" لاہور میں مسلمانوں کے بڑے بڑے فرقوں کا تذکرہ کر کے مدیر نے یہ بتانے کی کوشش کی تھی کہ ان میں اتحاد ہونا مشکل ہے۔ انہوں نے اسلام کو چاروں طرف سے ہونے والے حملوں سے بچانے کے لئے اتحاد پر زور دیا تھا اس پر شیعہ اخبار "سرفراز" کے تلوؤں کی آگ سر تک جا پہنچی تھی۔ کیونکہ ان فرقوں میں شیعوں کا نام تک نہ تھا گویا اس کے یہ معنی ہیں کہ مسلمان شیعوں کو بھی مسلمان نہیں سمجھتے۔ اب سلطان ابن سعود کے ریجنڈہ فیصلہ سے تو یہ بات اور بھی واضح ہو گئی ہے کہ اب یک نہ شد دو شد" کے مصداق احمدیوں کیساتھ ساتھ شیعوں کو بھی اسلام کے دائرہ سے خارج کر دیا گیا ہے اور فرقوں میں اتحاد ہو یا نہ ہو اب احمدیوں اور شیعوں کو تو مل جانا چاہئے کیونکہ کسی نے شاید اسی موقعہ کے لئے کہا ہے۔

خوب گذریگی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

مولانا ظفر علی خاں نے مسٹر گاما کے لئے ضامن پیدا کرنے کیلئے مسلمانوں کو طعنے دئے تھے کہ اگر لاہور سے کوئی ضامن پیدا نہ ہو سکا تو مسلمانوں کی ناک کٹ جائیگی۔ آج ان کے وہ طعنے پیشگوئی بن کر سچے ثابت ہو رہے ہیں۔ کیونکہ کوئی مسلم مرد میدان میں نہیں آیا جو اپنے محبوب لیڈر کی ضمانت دینے کو تیار ہو جاتا اگرچہ مسلمانوں نے انکے قبول اسلام کے وقت ڈینگیں ماری تھیں کہ ہم آپکے لئے سب کچھ لٹا دینے کو تیار ہیں۔ لیکن آج لاکھوں مسلمانوں نے ناک کٹوائی ہے لیکن ڈیڑھ لاکھ کی ضمانت دینا گوارا نہیں کیا۔ جو چار ضامن باہر سے آئے بھی وہ دس نمبرئے بدمعاش اور کم حیثیت جن کی درخواستیں نامنظور کر دی گئیں۔ مسٹر گاما کی بدقسمتی ملاحظہ ہو ان کے وکیل کی طرف سے پیش کی گئی اس مطلب کی درخواست بھی کہ ڈیڑھ لاکھ کی بجائے صرف ۵ ہزار کی ضمانت لی جائے نامنظور کر دی گئی۔ اب حضرت گاما باہر آئیں تو کیسے؟ افسوس ہے تو یہ کہ آپکی بیگم صاحبہ کی اپیلوں۔ دوڑ دھوپ اور مولانا ظفر علی خاں اور دوسرے مسلم رہنماؤں کی تمام کوششوں پر پانی پھر گیا۔ پنجاب بھر کے مسلمانوں کی ناک کٹی تو علیحدہ!

احمدی اسے "احمدیت" کا کرشمہ بتا رہے ہیں اور کہہ

قرآن سے تناسخ کا ثبوت

بجواب تناسخ کے زندہ ثبوت کی حقیقت یا شانتی دیوی کی بناوٹی شہادت

نمبر ۲

از جناب مولانا محبوب علی صاحب قرول باغ دہلی

اما بعد ہم شانتی دیوی کے بارے میں اس قدر گذارش کر دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ اول تو وہ شخص جسکی وہ لڑکی ہے آریہ سماجی افراد میں سے نہیں ہے اس کو جھوٹ بولنے سے کیا سروکار۔ دوسرے یہ کہ اس امر کے اظہار پر جن مشکلات کا سامنا ڈیڑھ دو ماہ ان کو پیش آیا وہ دنیا سے مخفی نہیں ہے۔ تیسرے یہ کہ تین فریقوں کا جھوٹ پر مجتمع ہونا محال ہے اگر آریہ سماج ہی کے افراد اس واقعہ کے اظہار کے باعث مبانی ہوتے تب مولانا صاحب کی بدظنی کو گنجائش مل سکتی تھی بھلا اگر یہ جھوٹا پروپیگنڈا اچھوتوں کے ملانے کا ہے تو ان لوگوں کی قدر و منزلت یا سمر گر کیا ہونی چاہیئے اگر ایسا ہو تو ایک دوسرے کے نزدیک مذہبی پول صاف نمایاں ہو جائے اور وقت پڑے پر ایک دوسرے میں پھوٹ رونما ہو کر جھوٹا راز دنیا میں منکشف ہو کر سچائی کے حامیوں کا دنیا میں وہ بھانڈا پھوٹے کہ رہے نام سائیں کا اور کیا ایسا کام کرنے والے کبھی سرسبز ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں یہ امر محال ہے۔ باوجود اس کے ہر سہ فریق کو یہ جرأت کیسے ہو سکتی ہے کہ وہ ایسے جھوٹے پروپیگنڈا دنیا میں رائج کریں لہٰذا یہ تردید محض مولانا کی خام خیالی کا نتیجہ ہے جو ٹریکٹ کی صورت میں پبلک کے سامنے رونما ہوا ہے۔ ہر سہ فریق سے میری مراد لڑکی والے اور آریہ سماجی صاحبان اور عموماً اہل متھرا اور ان میں سے خصوصاً شانتی دیوی کے پیر ختم والے واقفین۔ چوتھے یہ کہ کوئی شخص نیچ سے نیچ بھی اس بات کو گوارا نہیں کریگا کہ اپنی کم سن کنواری لڑکی کے دیور جیٹھ اور ساس سسرے متعین کرے۔ کتنی شرمناک بات ہے معلوم ہوا کہ یہ واقعہ بلاوجہ اور بے بنیاد نہیں ہے۔ ہم خود اس عام جلسہ میں موجود تھے جس میں انہوں نے منکرین تناسخ کو دعوت دی تھی۔ اس وقت مولانا اور اس کے ہم خیال کہاں تھے۔ جو واقعات اس کمسن لڑکی نے بیان کئے ہیں ان کی بنا پر ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ وہ بالکل ٹھیک ہیں اور کوئی شک کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ قرآن شریف ایک دو آیت کے ذریعہ نہیں بلکہ متعدد آیات کے ذریعہ ثبوت مسئلہ تناسخ پر روشنی ڈالتا ہے جن کو ہم پبلک کے سامنے اس ٹریکٹ میں جو مولانا کے ٹریکٹ کی تردید میں ہے پیش کرتے ہیں ناظرین غور فرما کر حق و باطل میں خود فیصلہ کریں۔ ہمارا مدعا برسر مطلب واضح ہو کہ فرق مراتب اور فرق حالات ایک زبردست دلیل ہے تناسخ کی صداقت پر۔ اگر تناسخ کو امر باطل قرار دیا جائے تو خداوند تعالےٰ کی ذات بابرکات پر بے انصافی کا ستم لازمی آتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی حیوان ہے اور کوئی غیر حیوان پھر ان میں سے بھی کوئی انسان ہے اور کوئی گھوڑا وغیرہ اور انسان میں سے بھی کوئی مذکر اور کوئی مونث پھر ان میں سے بھی کوئی دکھیا اور کوئی سکھیا کوئی کنگال اور دولتمند کوئی بینا اور کوئی نابینا۔ کوئی حاکم اور کوئی محکوم وغیرہ یہ حالات اور مراتب و مناصب حتمی طور پر تناسخ کو ثابت کرتے ہیں اور قرآن مجید خوب زوروں سے تناسخ کی تائید میں رطب اللسان ہے۔ لیکن تائید جب نظر آ سکتی ہے کہ تعصب اور طرفداری اور تقلید کی جکڑ بندیوں سے سبکدوش ہو کر قرآن شریف میں غور و فکر کریں بڑے بڑے علما اور اکابر اور رہنمایان اقوام اپنے اپنے رہنماؤں کے اقوال کو اقوال خداوندی سے زیادہ وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کو یہ تمحسوس بھی نہیں ہوتی کہ ہم اپنے اکابر کے اقوال کو اقوال خداوندی پر برتری دے رہے ہیں کاشکہ اپنے ذاتی خداداد اور اکسکو اپنی ذاتی عقل سے کام لے کر استعمال کرتے اور پھر اصل حقیقت کو تلاش کرتے۔ مگر نہیں قرآن مجید نے فرمایا مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ۔ پ ۱۶ ع ۱۲ (ترجمہ) اسی زمین میں سے ہم نے تم کو پیدا کیا۔ پھر اسی میں سے ہم کو لوٹاتے رہتے ہیں اور لوٹاتے رہیں گے اور پیدا کرتے رہتے ہیں اور پیدا کرتے رہیں گے بار بار اس جگہ نعید اور نخرج جائے غور ہیں۔ نعید مشتق ہے اعادہ سے جو کہ باب افعال کا مصدر ہے جس کو ہندی میں دھاتو اور انگریزی میں روٹ کہتے ہیں اور نعید اور نخرج دونوں فعل مضارع کے صیغے ہیں اور حال اور استقبال دونوں زمانوں کو شامل ہیں۔ اہل علم پر مخفی نہیں ہے کہ مضارع تاوقتیکہ کوئی قرینہ صارفہ موجود نہ ہو۔ زمانہ حال اور استقبال دونوں معنی کو شامل ہوتا ہے اور کبھی قرینہ صارفہ بھی عبارت میں ایسا مذکور ہوتا ہے کہ دونوں معنی کو عبارت میں بدستور قائم رکھتا ہے۔ پس جگہ بھی فعل مضارع بقرینہ تارةً اُخریٰ حال اور استقبال دونوں معنی کو شامل ہے۔ لہٰذا نعید کے معنی یہ ہونگے کہ ہم تم کو پیدا کرنے کے بعد اسی زمین میں لوٹاتے رہتے ہیں اور لوٹاتے رہیں گے اور نخرج کے معنی یہ ہونگے کہ ہم تم کو زمین میں سے پیدا کرتے ہیں اور پیدا کرتے رہیں گے چونکہ ہمارے ان معنی کی تائید میں قرینہ مقالیہ قائمہ ہر دو معنی موجود ہے

اور وہ تارةً اخریٰ ہے جس کے لفظی معنی دوسری بار اور محاورہ کے لحاظ سے بار بار کے لئے جاتے ہیں بالفاظ دیگر عربی زبان کا محاورہ ہے کہ جب کسی فعل کا تکرار مقصود ہوتا ہے تو تارةً اُخریٰ وغیرہ الفاظ کا استعمال کیا کرتے ہیں یہاں پر تیسری اور چوتھی بار کے عدم ذکر سے تیسری اور چوتھی دفعہ وغیرہ کا انکار لازم نہیں آتا۔ مزید شہادت مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث سے پیش کرتا ہوں ملاحظہ ہو مشکوٰۃ میں ایک حدیث ہے جس میں ایک گنہگار شخص بار بار گناہ کرتا ہے اور بار بار توبہ کرتا ہے اور وہ توبہ بھی ان لفظوں سے رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخر اس شخص نے بار بار اپنی رجعت میں لفظ آخر ہی کو دہرایا ہے یہ نہیں کہا کہ ذنبًا اوّل و ذنبًا آخر و ذنبًا ثالث و ذنبًا رابع و ذنبًا خمس و ذنبًا سادس وغیرہ کیونکہ یہ تکرار محاورہ کے خلاف ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے بھی عرب کے محاورہ کی رعایت رکھتے ہوئے یہ نہیں کہا کہ تارةً اولیٰ و تارةً اخریٰ و تارةً ثلثی و تارةً ربعی و تارةً خمسی و تارةً سدسی وغیرہ جبکہ ہمارے ان معنی کے لئے تارةً اخریٰ قرینہ موجود ہے تو لفظ خلقنا کے یہی معنی ہونے کیلئے دو قرینہ پیدا ہو گئے ایک تو تارةً آخری اور دوسرا فعل مضارع بقرینہ تارةً اخریٰ دونوں معنی کے شامل ہونے کی وجہ سے بذات خود مستقل قرینہ بن گیا لہٰذا منہا خلقناکم کے بھی یہ معنی ہونے کہ اس زمین میں سے ہم تمکو پیدا کرتے رہتے ہیں اور پیدا کرتے رہیں گے لہٰذا اس آیت سے اثبات تناسخ صاف عیاں ہے اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ باوجود اس کے علماء اسلام ان معنی کو کیوں نہیں تسلیم کرتے جواب اس کا یہ ہے کہ چونکہ قائلین تناسخ اہل اسلام کی نظروں میں کافر اور مشرک ہیں اور اس سے ان کے عقیدے کی تائید ہوتی ہے۔ لہٰذا ان کے خلاف کرنا ہی لازم ہے خواہ حق سے انکار ہو تو ہوا کرے مگر مخالف کے قول کی تائید نہ ہونے پائے نیز چونکہ زمانہ حال کے علما اور احبار اور رہبان کے مقتدا اور مشائخ اس امر کے خلاف لکھ چکے ہیں اس لئے ان کا فرض ہے کہ کورانہ تقلید کے ساتھ لکیر کے فقیر رہتے ہوئے انہیں معنی کو

بحالہ قائم رکھیں اور اپنی درایت اور سمجھ [illegible] صالحین کے مقابلہ میں معطل اور بیکار [illegible] اپنے خداداد ادراک سے کام نہ لیں حالانکہ [illegible] میں کوئی قول نہ تو رسول اللہ صلعم سے ہی تناسخ کے بطلان میں ثابت ہے اور نہ صحابہ سے اور تابعین سے بلکہ رسول اللہ صلعم کا تو ارشاد عالی تناسخ کی تائید میں جابجا موجود ہے۔ فرمایا مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ او کما قال (ترجمہ) جو شخص مرگیا اس کی قیامت قائم ہو گئی۔ اس قول مبارک سے صاف ظاہر ہے کہ آدمی مر کر دوسرا جسم خواہ کسی نوع میں بمطابق اپنے اعمال لیتا رہتا ہے جب تک کہ مکتی اور نجات کے درجہ کو نہ پہنچے جو قرآن مجید کی رو سے عین جنت ہے۔ قیامت کے معنی ایک چیز کا گر کر دوبارہ قائم ہونا چونکہ تمام چیزوں کی موت ان کو گرا دیتی ہے پھر دوسرا جسم ان کو قائم کر دیتا ہے اسی طرح یہ چکر غیر منقطع طور پر ابدالآباد کے لئے جاری رہے گا۔ مزید براں اسی امر کی تائید حضرت مولانا روم کے شعر میں پائی جاتی ہے فرماتے ہیں۔

ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام
ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام

یعنی میں ۷۰۰ جسم اختیار کر چکا ہوں حتیٰ کہ نباتات میں بھی ہزاروں بار منتقل ہو چکا ہوں لہٰذا مسئلہ تناسخ کی صداقت اظہر من الشمس ہے اور پھر آفتاب آمد دلیل آفتاب دوسری جگہ تناسخ کی صداقت کے بارے میں یوں فرمایا: كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ پ ۱ ع ۳ (ترجمہ) کیونکر خدا کے انکار کی جرأت کرتے ہو درانحالیکہ تم مردہ تھے پس زندہ کیا تمکو اور پھر مار یگا اور پھر زندہ کریگا تم کو اور پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اس آیت میں پانچ تبدیلیاں موجود ہیں۔ اس آیۃ نے اور وضع کر دیا کہ یہ سلسلہ غیر منقطع ہے یہ آیۃ پہلی آیۃ کی تفسیر ہے ان معنی کرکے کہ آیۃ ماسبق کا انحصار تین تبدیلیوں ہی میں نہیں ہے بلکہ تبدیلیاں لاانتہا ہیں۔ یہ آیت پہلی آیت کی اس قاعدہ کی بنا پر تفسیر ہے کہ القرآن تفسیر بعضہ بعضاً یعنی قرآن مجید کی بعض آیۃ بعض کی تفسیر کرتی ہے ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ مخاطب کی ضمیر بتلا رہی ہے کہ بصورت انسان ہی یہ تبدیلیاں ظہور میں آئیں گی اس کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ مخاطب تو انسان ہی ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ انسان دوسری نوع میں منتقل نہیں ہو سکتا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ انسان مر کر انسان ہی پیدا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی دوسری نوع میں پیدا ہو کر مرے اور پھر انسانی نوع میں پیدا ہو اور پھر مر کر متعدد انواع میں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

نمبر ۳ نیا شاسن ودھان

(از شری شنکر دیا دتری واستو)

پرانتیہ شاسن

مدراس۔ بمبئی۔ بنگال۔ بہار۔ سنیکت پرانت۔ پنجاب۔ مدھیہ پرانت اور برار۔ آسام۔ صوبہ سرحد اڑلیہ اور سندھ گورنر کے پرانت کہلائیں گے برما بھارت سے الگ کردیا گیا ہے۔ اڑلیہ اور سندھ یہ دو نئے پرانت بنائے گئے ہیں۔ نئے ودھان میں بھارتیوں کی بیادلشس اتا قومی ارتھات پرانتیہ سوراجیہ پردان کیا گیا ہے۔ کنتو واستو میں جو کچھ دیا گیا ہے اُسے ہم پرانتیہ سوراجیہ نہیں کہہ سکتے۔ پاٹھک جانتے ہیں کہ ۱۹۱۹ء کے ودھان میں پرانتیہ شاسن کے دو بھاگ کئے گئے تھے سنرکھشت وبھاگ اور ہستانترت وبھاگ۔ سنرکھشت وبھاگ کا پربندھ گورنر ہی کاریہ کارنی سمتی کے سدسیوں کی صلاح سے اور ہستانترت وشیوں کا پربندھ منتریوں کی صلاح سے کرتا آیا ہے۔ یہ ویوستھا ایکا دو پکر شاسن پرنالی کے نام سے سدھ ہے۔ نئے ودھان میں سنرکھشت وشیوں کو بھی منتریوں کے ہاتھ میں دے دیا گیا ہے اور پرانتیہ شاسن کے پورے نینتر ہے اوپری نینترن ڈھیلا کر دیا گیا ہے۔ کنتو منتریوں کی سختی ہو آیہ وہی رہیگی جو دُویکر شاسن پرنالی کے انترگت تھی۔ ان کو چننے۔ ان کو مقرر کرنے تتھا ہٹانے کا ادھیکار گورنر کے ہاتھ میں رہے گا اور وہ اس ادھیکار کا اپیوگ اپنی اِچھا انوسار کے مطابق کریگا۔ وہ اپنے پد پر اسی سمے تک کام کر سکیں گے جب تک کہ ان پر گورنر کی کرپا ہوگی۔ ایسی اوستھا میں وہ ویوستھاپکا کے پرتی اُتر دائی نہ رہ سکیں گے اور نہ پرانت میں اُترداتر دائی شاسن اتھوا پرانتیہ سوراجیہ کی ستھاپنا میں منتریوں کی بڑھتی ہی بادھک نہیں ہے بلکہ گورنر کو دئے ہوئے وشیش ادھیکار اور داتو بھی اور ودھ اپستھت کرتے ہیں۔ گورنر جنرل کی ہی بھانتی گورنروں کے ہاتھ میں بھی اسادھارن ادھیکار دے دئے گئے ہیں۔ جب تک ان کے ہاتھ میں اتنے ادھیکار رہینگے تب تک پرانت میں سوراجیہ اتھوا اتانومی نہیں ہو سکتی۔

پرانت کی کاریہ کارنی

پرانت کی کاریہ کارنی کے ادھیکار کا اپیوگ گورنر کے نام سے گورنر کرے گا۔ اس کو صلاح اور سہائتا دینے کے لئے منتریوں کی ایک پریشد ہوگی منتریوں کی سنکھیا ودھان میں نہیں دی گئی ہے اس انتویت پتر میں لکھا ہے کہ ان کی سنکھیا لئے گورنر نیت کرینگے اور پھر آگے چل کر پرانتیہ ویوستھاپکا قانون بنا کر سو ہم نشچت کریگی۔ کچھ کام ایسے ہیں جن میں گورنر کو اپنی سوتنتر وچار بدھی سے کام کرنے کا ادھیکار دیا گیا ہے۔ ایسے معاملوں کو چھوڑ کر باقی سب وشیوں میں منتری لوگ گورنر کو صلاح دے سکتے ہیں۔ کنتو ان کی صلاح ماننے کے لئے گورنر بادھیہ نہیں ہوگا۔ اگر گورنر سے ادھشٹیک پرتیت ہو تو وہ ان کی صلاح کے ورودھ بھی کر سکتا ہے۔

منتریوں کا چناو گورنر کریگا۔ لیکن شاسن ودھان میں یہ نہیں لکھا ہے کہ وہ منتریوں کو کس پرکار چنیگا۔ اس میں تو کیول یہ لکھا ہے کہ منتریوں کا چناو کرنا۔ انہیں ہٹانا اور ان کا ویتن ستھر کرنا گورنر کے ایسے کاریہ ہوں گے۔ جنہیں وہ اپنی سوتنتر اِچھا کے انوسار کریگا۔ انتویت پتر میں لکھا ہے کہ گورنر کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ اس آدمی کی صلاح سے اپنے منتریوں کو چنے۔ جو اس کی سمجھ میں کونسل کے اندر زیادہ سے زیادہ ممبروں کو اپنے کہنے میں رکھ سکے۔ ایسے آدمیوں کو منتری بنانا چاہئے جو سامو ہک روپ سے ایسی پربل ستھتی میں ہوں کہ کونسل کو اپنے پکش میں رکھ سکیں۔ منتری اپنے پد پر اسی سمے تک کام کر سکیں گے۔ جب تک گورنر ان پر پرسن رہے گا گورنر کو ادھیکار ہے کہ کسی منتری کو ہٹا دے اتھوا منتری پریشد کو توڑ دے۔ پرتیک منتری کونسل کا ممبر ہوگا۔ اگر منتری پد پر مقرر ہونے کے سمے وہ ان کا ممبر نہیں ہے تو ۶ مہینے کے اندر اُسے بن جانا پڑیگا۔ نہیں تو وہ منتری پریشد میں نہیں رہ سکیگا۔

گورنر جنرل ہی کی بھانتی گورنر کے اوپر بھی خاص ذمہ واریاں بھی رکھی گئی ہیں دونوں کی ذمہ واریاں قریب قریب ایک سی ہیں۔ ان خاص ذمہ واریوں کے سمبندھ میں پارلیمنٹ کی سنیکت کمیٹی نے لکھا ہے کہ ذمہ واریوں کا یہ ارتھ نہیں ہے کہ جب جب ایسے سوال اٹھیں تب تب منتریوں کی سہ ودتھا اپیکشا کر گورنر اپنے من کا کرے۔ ایسے ونیوں میں بھی گورنر کو صلاح لینی چاہئے کمیٹی نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسا اوسر کم آئیں گے جبکہ گورنر کو منتریوں کی رائے کے خلاف چلنا ادھشٹیک پرتیت ہو۔ جو کچھ ہو۔ واستو میں یہ بات تو شاسن ودھان کے جاری ہونے پر ہی سپشٹ ہوگی۔ ودھان کی ایک دھارا میں لکھا ہے کہ جہاں تک اُسے اپنی سوتنتر اِچھا اور نربدھی سے کام لینے کا ادھیکار دیا گیا ہے۔ گورنر سادھارنتا گورنر جنرل کے نینترن میں ہوگا۔ سمے سمے پر گورنر جنرل اُسے جو آدیش کریں گے ان کا اُسے پالن کرنا ہوگا۔

پرتیک گورنر اپنے اپنے پرانت کے لئے ایک ایڈووکیٹ جنرل مقرر کریگا اس کے لئے وہی یوگیتا اپیکشت ہوگی جو کہ ہائیکورٹ کے جج کے لئے ضروری ہے۔ اس کا کرتویہ ہوگا کہ قانون وغیرہ کے سمبندھ میں گورنر جو معاملے اس کے سامنے پیش کرے۔ ان پر وہ اپنی صلاح دے۔ وہ اپنے پد پر اسی سمے تک کام کر سکیگا جب تک گورنر اس کے انوکول ہوگا۔ اس کا ویتن بھی گورنر ہی مقرر کریگا گورنر جنرل کی ہی طرح گورنر کو بھی آرڈی نینس جاری کرنے۔ ایکٹ پاس کرنے تتھا ودھان کے اسپھل ہونے پر گھوشنا پتر نکال کر پرانت کا شاسن کرنے کا پورا ادھیکار دیا گیا ہے۔ ایسی اوستھا میں پرانتیہ سوراجیہ کا کیا ارتھ ہوگا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

پرانتیہ کونسل

اب تک پرتیک پرانت کی کونسل میں ایک سبھا ہوتی تھی۔ نئے ودھان میں مدراس۔ بمبئی۔ بنگال۔ سنیکت پرانت۔ بہار تتھا آسام کے لئے دو سبھا یا چیمبر والی ویوستھاپکا سبھاؤں کی ویوستھا کی گئی ہے اپر چیمبر کا نام لیجسلیٹو کونسل اور لوئر چیمبر کا نام لیجسلیٹو اسمبلی ہوگا۔ لیجسلیٹو کونسل میں سدسیوں کی سنکھیا اس پرکار ہوگی۔ مدراس ۵۴۔ بمبئی ۲۶۔ بنگال میں ۶۳۔ سنیکت پرانت ۵۸۔ بہار ۲۶۔ آسام ۲۱ یہ کم سے کم تعداد ہے۔ بمبئی۔ بہار اور آسام میں ایک تتھا شیش تین پرانتوں میں دو ممبر اور بڑھائے جا سکتے ہیں۔ لیجسلیٹو اسمبلی میں سدسیوں کی سنکھیا اتنی رہیگی۔ مدراس ۲۱۵۔ بمبئی ۱۷۵۔ بنگال ۲۵۰۔ سنیکت پرانت ۲۲۸۔ پنجاب ۱۷۵۔ بہار ۱۵۲۔ مدھیہ پرانت اور برار ۱۱۲۔ آسام ۱۰۸ صوبہ سرحد ۵۰۔ اڑلیہ ۶۰ اور سندھ ۶۰

لیجسلیٹو کونسل ستھائی روپ سے بنی رہیگی ارتھات وہ توڑی نہیں جا سکیگی۔ مگر اس کے ایک تہائی ممبر ہر تیسرے سال باہر نکل جائیں گے اور ان کی جگہ نئے ممبر آئیں گے۔ لیجسلیٹو اسمبلی کا چناو ۵ سال کے لئے ہوگا

پرانت پرانت کی لیجسلیٹو اسمبلی کی سیٹوں کا بٹوارہ کمیونل ایوارڈ کے آدھار پر کیا گیا ہے یہ کمیونل ایوارڈ پرانتیہ سوراجیہ کے مارگ میں بڑا بھاری اوررودھ اپستھت کریگا۔ اس میں شک نہیں۔ کیونکہ اس کے مطابق مسلمان۔ سکھ۔ اینگلو انڈین۔ یورپین۔ انڈین کرسچین۔ زمیندار تتھا استری سموداے سب کو پرتھک نرواچن کا ادھیکار دیا گیا ہے پرتھک نرواچن آپس کی پھوٹ اور بھید بھاؤ کو ادھک بڑھاتا ہے۔ سب کو ایک نہیں ہونے دیتا مسلمانوں کو پرتھک نرواچن دیکر جو غلطی کی گئی تھی۔ وہی غلطی اب پھر اس سے ادھک پیمانہ پر کی گئی ہے۔ سمپردائک نرنے نے دلت جاتیوں کو بھی پرتھک نرواچن دیا تھا۔ کنتو مہاتما گاندھی کے تیاگ اور پرتین سے ان کی نمائندگی کے لئے ایک ادھک اتم ویوستھا کر دی گئی ہے۔ کمیونل ایوارڈ میں جتنی جگہیں ان کے لئے محفوظ رکھی گئی تھیں۔ پونا پیکٹ میں ان کی دوگنی جگہیں محفوظ کر دی گئی ہیں ہندوؤں کے ساتھ ان کا سنیکت نرواچن ہوگا

نئے ودھان کے پورو کل ملا کر لگ بھگ ۷۰ لاکھ استری پرشوں کو مت ادھیکار پراپت تھا دوسرے شبدوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ برٹش بھارت کے قریب ۳ پرتی سیکڑہ لوگوں کو چناؤ میں بھاگ لینے کا حق تھا استری ووٹروں کی سنکھیا ۳ لاکھ سے کچھ ہی ادھک تھی۔ اب نئے ودھان کے جاری ہونے پر ستا دھیکا کمیٹی کی سفارش کے انوسار انومانتا ۲ کروڑ ۸۰۔۹۰ لاکھ استری پرشوں کو رائے دینے کا حق ملیگا اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں پہلے ۳ فیصدی لوگوں کو رائے دینے کا حق حاصل تھا۔ وہاں اب لگ بھگ ۱۴ فی صدی استری پرش ووٹر ہو جائیں گے۔ مت ادھیکار پراپت استریوں کی سنکھیا ۲۰ گنا بڑھ جائے گی۔ ان کی سنکھیا ۶۰ لاکھ کے قریب ہو جائیگی

مہابھارت

سمپورن سچتر اٹھارہ پرب بھاشا بھاشیہ سمیت

قیمت مجلد ۶۵ روپے

سستے میں پراپت کرنے کی یکتی پوچھئے

سوادھیائے منڈل اوندھ (ضلع ستارا)

کنتو ایک بندھن لگا دینے سے ان میں سے صرف ۲۰ لاکھ استریوں کو مت ادھیکار تت کال پراپت ہو سکیگا۔ دو تہائی کی یوگیتائیں۔ ذاتی ٹیکس سمپتی۔ سنکشت تھا نوکری کے ۳ دھار پر نردھارت کی گئی ہے۔

لیجسلیٹو کونسل کے ادھیکش کو پریزیڈنٹ اور اسمبلی کے ادھیکش کو سپیکر کہیں گے۔ بجٹ کی نمن لکھت مدوں پر ویوستھاپکا کو ووٹ دینے کا ادھیکار نہیں ہوگا (۱) گورنر کا ویتن اور الاؤنس اور اس کے آفس سمبندھی دوسرے خرچ (۲) قرضہ کا خرچہ جس کے لئے پرانت ذمہ دار ہے (۳) ایڈووکیٹ جنرل اور منتریوں کے ویتن اور الاؤنس (۴) ہائیکورٹ کے ججوں کی تنخواہ اور بھتہ (۵) ایکس کلوڈیڈ ایریاز کے شاسن کا خرچ (۶) کسی عدالت یا پنچایتی عدالت کے فیصلے تتھا ایوارڈ کو کاریہ انوت کرنے کے لئے اوشیک دھن۔ پہلے مدکو چھوڑ کر باقی دوسری مدوں کے اوپر کونسل کے سدسیہ بحث کر سکیں گے

قانون بنانے کے وشیوں کا وبھاجن

سنگھ اور پرانت کی ویوستھاپکا سبھاؤں کے بیچ قانون بنانے کا ادھیکار بانٹ دیا گیا ہے۔ قانون بنانے کے جتنے وشے ہیں۔ انہیں تین تعلقوں میں بانٹ دیا گیا ہے۔ تعلقہ نمبر ۱ ارتھات فیڈرل لیجسلیٹو لسٹ میں ان وشیوں کی گننا کرائی گئی ہے جن کے سمبندھ میں سنگھ کی ویوستھاپکا کو قانون بنانے کا ایکادھک ادھیکار رہوگا۔ تعلقہ نمبر ۲ میں جسے پراونشل لیجسلیٹو لسٹ کہیں گے۔ وہ وشے ہیں جن پر پرانتیہ ویوستھاپکا سبھاؤں کو قانون بنانے کا پورا پورا ادھیکار رہوگا۔ تعلقہ نمبر ۳ کو کانکرنٹ لیجسلیٹو لسٹ کہیں گے۔ اس میں ایسے وشے ہیں جن کے سمبندھ میں پرتیک پرانت اور سنگھ کی کونسل کو قانون بنانے کا برابر ادھیکار رہوگا ارتھات ان وشیوں پر سنگھ اور پرانت دونوں کی ویوستھاپکائیں آوشیکتا انوسار اپنے اپنے کشیتر کے لئے قانون بنا سکیں گی۔

اوشِشٹ وشیوں پر ارتھات ان معاملوں کے بارے میں جن کی گننا اپر دکت تینوں تعلقوں میں سے کسی میں نہیں ہے۔ قانون بنانے کا ادھیکار گورنر جنرل سارو جنک سوچنا نکال کر سنگھ یا پرانت کی ویوستھاپکا کو دے سکتا ہے۔ تعلقہ نمبر ۳ کے وشیوں پر قانون بنانے کا سنگھ اور پرانت کی ویوستھاپکا کو جو ایک سمان ادھیکار دیا گیا ہے۔ اس کے سمبندھ میں سنگھرش کا ہونا انیوارِ ہے۔ ان جھگڑوں کا فیصلہ عدالتوں میں ہوگا۔ ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ یدی گورنر جنرل اپنی سوتنتر اچھا کے انوسار گھوشنا پتر جاری کرکے یہ گھوشت کر دے کہ ایسی بھیانک پرستھتی یا سنکٹ کال اُپستھت ہو گیا ہے۔ جس سے یدھ یا انترک اُپدرو کے کارن بھارت کی رکشا کا پرشن

خطرے میں ہے تو سنگھ کی ویوستھاپکا کو پراونشل لیجسلیٹو لسٹ کے کسی وشے کے سمبندھ میں کسی پرانت کے لئے قانون بنانے کا ادھیکار رہوگا۔ کنتو اس کے لئے گورنر جنرل کی پوروسویکرتی کے بنا کوئی بل یا پرستاو پیش نہیں کیا جا سکیگا۔

نمن لکھت پرانت چیف کمشنر کے پرانت کہلائیں گے برٹش بلوچستان۔ دہلی۔ اجمیر مارواڑ۔ کورگ انڈمان نکوبار کے دیپ سموہ پنتھ پلوڈا ان میں سے پرتیک پرانت پر گورنر جنرل ایک ایک چیف کمشنر کے دوارا شاسن کریگا۔ اس کی نیکتی وہ اپنی سوتنتر وچار بدھی سے کریگا عدن اب بھارت کا انگ نہیں رہ گیا ہے۔

گرہ شاسن

بھارت سے سمبندھ رکھنے والے شاسن کا وہ بھاگ جسکا پرچالن انگلینڈ میں ہوتا ہے گرہ شاسن کہلاتا ہے۔ برٹش سمراٹ اور پارلیمنٹ کو نئے ودھان میں بھی بھارتیہ شاسن کے سمبندھ میں بہت سے ادھیکار پراپت ہیں۔ گورنر جنرل اور گورنر سمراٹ ہی کی اور سے کام کریں گے اس کے علاوہ پرانت یا سنگھ کی ویوستھاپکا دوارا پاس کئے ہوئے کسی بھی قانون کو سمراٹ رد کر سکتے ہیں۔ پارلیمنٹ ودھان بنانے کے علاوہ بھارتیہ شاسن پر بھارت سچو کے دوارا اپنا نینترن رکھتی ہے

بھارت سچو اس برٹش منتری منڈل کا ایک ممبر ہوتا ہے جو پارلیمنٹ کے پرتی اتردائی ہے۔ بھارت سچو کو بھارتیہ اور پرانتیہ شاسن میں نریکشن اور نینترن کا ابھی کافی ادھیکار حاصل ہے ہاں نئے ودھان نے انڈیا کونسل کو توڑ دیا ہے کنتو کونسل کے بجائے کچھ صلاح کار اب بھی بھارتیہ سچو کی مدد کے لئے رہیں گے۔ ان صلاح کاروں کی سنکھیا کم سے کم تین اور زیادہ سے زیادہ چھ ہوگی انکی بھارت سچو سوئم پانچ ورش کے لئے کریں گے۔

انگلینڈ میں بھارت کے لئے ایک ہائی کمشنر رہیگا اس کو گورنر جنرل مقرر کریں گے۔ وہ سنگھ کی اور سے سنگھ سمبندھی کاریہ خاص کر ٹھیکہ سمبندھی کاریہ کریگا۔ گورنر جنرل کی سویکرتی سے کسی پرانت یا سنگھ سمت دیسی راجیہ کی اور سے بھی اسی پرکار کے کام کر سکتا ہے۔ ہائی کمشنر کا پد سنہ ۱۹۱۹ کے ودھان میں ہی ستھاپت کیا تھا

فیڈرل کورٹ

نئے ودھان کی ایک خصوصیت فیڈرل کورٹ اتھوا سنگھ نیایالیہ کی ویوستھا ہے۔ واستو میں سنگھ راجیہ کے لئے ایسے نیایالیہ کی بڑی آوشیکتا رہتی ہے۔ فیڈرل کورٹ کے بیٹھنے کا ستھان دہلی ہوگا۔ اس میں ایک پردھان جج اور ادھک سے ادھک ۶ انیہ جج ہوں گے۔ وہ سب سمراٹ کے

دوارا مقرر کئے جائیں گے اور ۶۵ برس کی اوستھا تک اپنے پد پر قائم رہیں گے۔ سنگھ پرانتوں یا سنگھ سمت دیسی راجیوں میں سے کسی دو کے بیچ ودھان قانون کے بارے میں جو جھگڑا اٹھیگا فیڈرل کورٹ اس کا نرنے کریگا۔ اس کے علاوہ اسے برٹش بھارت کے کسی ہائیکورٹ یا دیسی راجیہ کی عدالت کے فیصلے یا حکم کے خلاف اپیل سننے کا بھی ادھیکار رہوگا۔ یہ دونوں ادھیکار اور کسی عدالت کو حاصل نہیں رہیں گے۔ اپیل کی اوستھائیں کی جا سکیں گی۔ جب ہائیکورٹ اس بات کا پرمان دے دے کہ فلاں معاملہ ودھان قانون کی کونسل سمراٹ دوارا پاس کئے گئے آئین اتھوا کسی قانونی پرشن سے سمبندھ رکھتا ہے۔ فیڈرل کورٹ کے فیصلے کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل کی جا سکتی ہے۔

اُپسنگہار

سنگھ کی ویوستھا کا جو روپ ودھان میں ہے وہ استوتش پردہ ہے۔ پرگتی شیل راجنیتک دل کے نیتاؤں نے اس کی کافی نندا کی ہے اس کا کارن یہ ہے کہ سنگھ کی ویوستھاپکا سبھا میں دیسی راجیہ کے جو پرتی ندھی ہوں گے۔ وہ دیسی راجیوں کے پرجا کے نہیں بلکہ شاسکوں کے پرتی ندھی ہوں گے۔ ایسی دشا میں ادھک سمبھاونا یہ ہے کہ وہ برٹش بھارت کے پرگتی شیل وچار پرتی ندھیوں کا نہیں بلکہ سرکار کا ساتھ دیں گے۔ وائسرائے کا دیسی راجیہ کے راجاؤں سے سمبندھ اوشیک رہیگا۔ اتہ وہ راجے وائسرائے کے پربھاو میں رہیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سنگھ شاسن کے کشیتر میں پرایہ ابھی دو بیکرت شاسن پرنالی کی ویوستھا کی گئی ہے جو برما میں اسپھل اور استوتش پردھ ہو چکی ہے پرانتیہ سوراجیہ کی یوجنا بھی بھارتیوں کو سنتشٹ کرنے والی نہیں ہے۔ کیونکہ گورنر کے ہاتھ میں آوشیکتا سے ادھک ادھیکار دے دئے گئے ہیں ایسی اوستھا میں شاسن ودھان کا کاریہ انوت ہونے پر

اصل وہی ہے جو سرکار سے رجسٹرڈ ہے

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر روگ کو دور کرکے نظر کو نشتر کے سمان چمکاتا ہے۔ سرخی۔ کھجلی۔ دھند۔ پھولا۔ پڑوال۔ کم نظر سب کے لئے رام بان ہے مولیہ عہ شیشی

اصلی نسخہ
بھیم سینی سرمہ کا اصلی نسخہ ہمارے سوائے کوئی نہیں جانتا۔ نقل سے ہوشیار رہیں

اصلی برہمی بوٹی

دماغ کی تراوٹ تتھا اسمرن شکتی کی ورِدھی کرتی ہے مولیہ ۱ سیر برہمی تیل ۸ ر شیشی

جیون پراش

ہر موسم میں سیون یوگیہ بڑھیا ٹانک قیمت ۳ روپے سیر

دنت ولاس

دانتوں کا منجن مولیہ چھ آنہ
ایجنسی کیلئے لکھئے۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ سوچی پتر مفت

گورو کل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۱

ہم آپکو پرکاش میں لانا چاہتے ہیں

اور بتلانا چاہتے ہیں کہ مقویات سرتاج عالم آتشک نگرہ گولیاں آپ کو قبض۔ بدہضمی خونِ فاسد۔ مسی کی خرابی و کمی۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال۔ رقت منی وغیرہ شکایتوں سے ہمیشہ کو نجات دلا دیں گی۔ صرف ایک دفعہ آزمائش تو کیجئے۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ پانچ ڈبیہ چار روپیہ

آتشک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہندی راشٹریہ بھاشا کیوں ہے؟

(لیکھک:- پنڈت امبکا پرشاد واجپئی)

ہندی کا راشٹریہ بھاشا روپ سے پریوگ یا اپیوگ کرنے والے سب سے پہلے نیتا سوامی دیانند سرسوتی تھے۔ سوامی جی کاٹھیاواڑ کے رہنے والے تھے۔ ... میں آ گئے تھے۔ اور یہیں انہوں نے بھارت میں ویدک مت کا پرچار کرنے کے لئے آریہ سماج ... شاکیہ سنگھ بدھ دیو کی بھانتی سوامی جی نے بھی دیکھا۔ کہ جنتا تک پہنچنا ہے۔ تو دیش بھاشا کو پرچار کا سادھن بنانا چاہیئے۔ ... بھاشاؤں میں سب سے اپیکت ہندی ہی ہے۔ سوامی جی ہندو اور ہندی شبدوں کا پریوگ نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ ہندو شبد اپمان جنک ہے۔ اس لئے ہندو کو آریہ اور ہندی کو آریہ بھاشا کہتے تھے۔ سوامی جی کے جتنے گرنتھ نکلے سب کی بھاشا ہندی ہے اور ویدوں کا جو بھاشیہ انہوں نے کیا۔ اس میں بھی سنسکرت کے ساتھ ہندی میں ہی ارتھ دیا۔

پرنتو ہندی کو راشٹریہ بھاشا روپ سے اکھل بھارتیہ بھاشا بنانے کی کلپنا پہلے پہل ایک دکھنی برہمن کے من میں اٹھی۔ ان کا نام تھا مہادیو راجہ رام ... ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی اور وکیل تھے۔ انہوں نے پرایہ ۸۲ ورش پہلے سنہ ۱۸۶۴ء میں مراٹھی میں راشٹریہ بھاشا نام کی ایک چھوٹی سی پستکا پرکاشت کی تھی۔ جس میں کئی ادھیائے ... بھارتیہ بھاشاؤں کی تلنا کر کے یہ سدھ کیا تھا۔ کہ ہندی ہی بھارت کی راشٹریہ بھاشا ہو سکتی ہے۔ اس لیکھ کے لیکھک نے کوئی ۲۵ ورش پہلے یہ پستکا دیکھی تھی۔ ... اب بھی پونا و بمبئی کے کسی پستکالیہ ... ڈھونڈا جائے تو اس کا پتہ لگ جائے۔ دو ورش ... درشٹی سے اس کا کوئی ... نہیں ہوا۔ پرنتو مہاراشٹر میں ہندی سے راشٹریہ بھاشا ہونے کے ... کبھی ایک شبد نہیں نکلا۔ یدیپی مہاراشٹریہ ... نے ہندی سیکھنے کی کوئی ... پرورتی نہیں دکھلائی۔

بنگال میں ڈاکٹر راجندر لال متر کے بعد پرسدھ ... بابو بنکم چند چٹرجی نے بھی ہندی کی ... کی تھی۔ اور ایک ماسک پتر میں انہوں نے اس کی ... اپیوگیتا سویکار کی تھی۔ پرنتو بنگال کا ساہتیہ اس یگ میں ادھک انت ہو جانے کے کارن کچھ بنگالی ساہتیکوں کے من میں یہ بات سما ... آدھونک ساہتیہ کی درشٹی سے بنگال ... انت ہے۔ اس لئے بنگالی ہی راشٹریہ بھاشا کیوں نہ ہو۔ اس آشیہ کے لیکھ آدی بھی ان ... پرنتو اتنا ہونے پر بھی ... نیتاؤں کے من میں کوئی ... اس کا پرمان اس سے ملا۔ جب ... کلکتے میں ... بنگالی سمپادک کے ... کمیشن میں ٹپنیاں لکھتے تھے ... اور "سوم پرکاش" کے

سمپادکوں نے ایسی ٹپنیاں لکھی بھی تھیں۔ سدانند را جی کو بڑا نج راجندر نارائن سین کے یہاں آریہ دید کی شکشا پاتے تھے۔ اور اوکاش ملنے پر ہندی کا پرچار کرتے تھے۔ انہوں نے بنگالی ودیارتھیوں کو ہندی سکھلانے کے لئے کلاس بھی کھولے تھے۔ پرنتو سہیوگ اور سہائتا کے ابھاو سے وے کلاس ادھک دن تک نہ چل سکے۔

سداشنو راو جی اپنی دھن کے بڑے پکے تھے۔ سدھانت کے معاملے میں وہ کبھی سمجھوتہ نہیں کرتے تھے۔ وہ سورگیہ پنڈت سکھا رام گنیش دیوسکر کے یہاں رہتے تھے۔ دیوسکر جی "دیش کی بات" نامک پرسدھ بنگالی پستک کے سمپادک تھے۔ اور بنگالہ کے پرشیاتی بھی تھے۔ سو سبھو جی ہندی کے حامی تھے۔ کبھی کبھی دونوں میں اسی وشے پر واد وواد بھی ہو جاتا تھا۔ پرنتو انہوں نے کبھی دیوسکر جی کے مت کا انومودن نہیں کیا۔ ترون بنگال کے نیتا بابو اروند گھوش نے اپنے "بندے ماترم" اور "کرم یوگن" نامک انگریزی پتروں میں تھا بنگالہ سہتا ہک "دھرم" میں ہندی سیکھنے کی اوشیکتا بتائی تھی۔ سنتے ہیں کہ بنگال کے کرانتی کارک دل۔ کے شہروں میں پرتیک ممبر کے لئے ہندی سیکھنا انیوارِیہ تھا۔ یدیپی بنگالہ اچیہ کوٹی کی بھاشا کہی جاتی ہے۔ تتھاپی وہ اسی طرح ان کی بھاشا ہے۔ جیسے ہندی سمگر بھارت کی۔ کیونکہ ڈھاکے اور چٹگاؤں کی بولیوں میں اچارن کے کارن ایسی بھنتا ہے۔ کہ کلکتے کے سادھارن بنگالی اور چٹگاؤں کے سادھارن بنگالی کی بنگلہ میں بات چیت نہیں ہو سکتی۔ اس سمبندھ میں ایک گھٹنا کا ایک اپرانگت نہ ہوگا۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں "یک بت وادی" نامک بنگالہ پتر پر راج دروہ کا معاملہ چلا تھا۔ ضمانت نامنظور ہونے پر اس کے مدرک شری نیرد ورن داس کو حوالات میں رہنا پڑا۔ وہاں چٹگاؤں کا ایک مسلمان تھا۔ دونوں بنگالی تھے۔ پر ایک کی بنگلہ دوسرا نہیں سمجھ سکتا تھا۔ اس لئے انہوں نے ٹوٹی پھوٹی ہندی دوارا آپس میں بات چیت کر کے جانا۔ کہ ان کا وہاں پہنچنا کن کارنوں سے ہوا تھا۔ اس سے جانا جاتا ہے۔ کہ ہندی کی شکتی بنگلہ سے ادھک ہے۔ اور دو چار بنگالی ساہتیک اس کے راشٹریہ بھاشا ہونے کے ورودھ کچھ کہیں بھی تو اسے مہتو نہ دینا چاہیئے۔ مہاتما گاندھی کے نیتر تو میں ہی ہندی کا

پہلے پہل پرچار ہوا۔ اور ایسے پردیش میں ہوا۔ جہاں کہ بھاشائیں آریہ بھاشاؤں سے سمبندھ نہیں رکھتیں۔ اس ادیوگ سے دس بارہ لاکھ استری پرشوں اور لڑکے لڑکیوں نے ہندی سیکھ لی ہے۔ اس سپھلتا کے کارن یہ ہیں:-

(۱) مہاتما گاندھی جیسے پرشم شریس کے نیتا کا اس کاریہ کا نیترتو گرہن کرنا۔

(۲) ان کی بھاشا ہندی نہ ہونا۔

(۳) درڑھ سنگٹھن ہونا۔

(۴) ارتھ بھاو نہ ہونا۔ اور

(۵) پرچار میں کسی گپت اُدیش کا سندیہہ نہ ہونا۔

جب مدراس جیسے پردیش میں جہاں کہ بھاشائیں دراوڑ بھاشائیں کہاتی ہیں۔ اور آریہ بھاشاؤں سے سمبندھ نہیں رکھتیں اتنی سپھلتا ملی ہے۔ تب کوئی کارن نہیں ہے۔ کہ آریہ بھاشا بھاشی پردیشوں میں یہ کاریہ درت گتی سے نہ ہو۔ دراوڑ بھاشاؤں میں سنسکرت کے شبد ادھک سے ادھک چالیس پرتی شت ہیں۔ پرنتو ہندی سے اتر آریہ بھاشاؤں میں تو ساٹھ سے ستر اور کہیں کہیں ۸۰ تک ہیں۔ پھر ان کے ویاکرن اور ڈھانچے کا ہندی سے درشٹیش بھید بھی نہیں ہے۔ اس لئے بڑی تین مہینے تک ان پردیشوں کے لوگ نتیہ ایک گھنٹہ ہندی سیکھنے میں لگا دیں۔ تو وے مزے میں ہندی لکھ بول سکتے ہیں۔ جب ایک یورپین اتنے سمے میں ہندی سیکھ لیتا ہے۔ جس کی بھاشا سے ہندی کا بہت دور کا سمبندھ ہے۔ تب بھارت کے انیہ پردیشوں کے لئے تین مہینے بہت ہیں۔

مہاتما گاندھی نے سنہ ۱۹۱۸ء میں ہندی ساہتیہ سمیلن کے سبھاپتی ہو کر مدراس میں ہندی کا پرچار کیا۔ اور سنہ ۱۹۲۰ء میں کانگرس کا نیترتو گرہن کر کے راجنیتک منڈلوں میں ہندی سیکھنے کا چاؤ پیدا کر دیا۔ کانگرس کے ادھیویشنوں میں بہودا دیکھا جاتا ہے کہ جب کوئی وکتا بولنے کو کھڑا ہوتا ہے۔ تب چاروں طرف سے ہندی ہندی کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔ ان میں کچھ تو ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جو انگریزی نہیں سمجھ سکتے۔ اور آج کل انہی کی سنکھیا ادھک ہوتی ہے۔ اور کچھ ایسے ہیں۔ کہ ہم دیش کو سوتنتر کرنا چاہتے ہیں۔ تب بھاشا کی پرتنترتا کیوں گلے لگائے رہیں۔ پرنتو مدراس میں لاکھوں کے ہندی سیکھ لینے پر بھی نیتا شریس کے بہت کم لوگوں نے ہندی سیکھی ہے۔ اس لئے کئی ورش ہونے

جب مہاتما گاندھی نے کہا تھا۔ کہ دو ورش میں وے اپنی یہ ترٹی دور کر لیں۔ انہوں نے کہہ دیا تھا۔ کہ اس کے بعد وہ ہندی نہ سمجھ سکنے کا بہانہ نہ چل سکیگا۔ اس پرکار مہاتما گاندھی کو ہندی کا سب سے بڑا پرچارک ماننا چاہیئے۔ اور لیکھک کا وشواس ہے کہ جہاں کہ لوگوں کے من کچھ بھی ڈانواڈول ہونگے۔ وہاں گاندھی جی کے تعلق مانز سے وہ سخت ہو جائیں گے۔

ہندی بھاشیوں کو اپنے ہی لوگوں میں کام کرنا اچت ہے۔ اس کا ابھی پرایہ یہ نہیں ہے۔ کہ وے پرچار کاریہ میں کوئی سہائتا نہ دیں۔ اُدیش یہ ہے۔ کہ وہ نیتا نہ بنیں۔ سہائک وا نوستار ہیں۔ اسی پرکار کاریہ ہو سکتا ہے۔ پرچارک کے وشے میں کچھ سندیہہ ہو جانے پر اسے سپھلتا نہیں مل سکتی۔ جیسے کسی پادری کو دیکھ کر گاؤں والے سمجھ لیتے ہیں۔ کہ یہ ہمارا دھرم لینے آیا ہے۔ اور اس کی باتیں سنتے تک نہیں۔ ویسے ہی ہندی بھاشا ہندی پرچارک کو بدی انیہ بھاشا بھاشی سمجھ لیں۔ کہ ہماری بھاشا نشٹ کرنے آیا ہے۔ تو انہیں وشش کیسے دبا جا سکتا ہے۔

اب یہ کہنا ہے۔ کہ ہندی یدیپی اپنے گنوں کے کارن راشٹریہ بھاشا ہے۔ کسی کی کرپا سے نہیں۔ تتھاپی اپنے گنوں سے وہ شدھ روپ میں راشٹریہ بھاشا نہ ہوگی۔ شدھتا کے لئے شکشا اور پرچار کا پریوجن ہے۔ "ہم آتا ہے" "تم جائے گا" روپ سے وہ بنا پرچارک بھی راشٹریہ بھاشا رہے گی۔ چاہے اس کا ورودھ ہی کوئی کیوں نہ کرے۔ پرنتو "ہم آتے ہیں" "تم جاؤ گے" بلانے کے لئے لوگوں کو بھاشا کا ابھیاس دینی ہی ہوگی۔

انت میں ہندی اردو کے وشے میں کچھ کہہ کر یہ لیکھ سماپت کیا جائے گا۔ اردو ہندی کا ہی ایک روپ ہے۔ دونوں میں انتر اتنا ہی ہے۔ کہ اردو میں آجکل عربی فارسی شبد بہت بڑھ گئے ہیں۔ جس سے ان بھاشاؤں کے نہ جاننے والوں کی سمجھ میں وہ کم آتا ہے۔ بھاشا تو کی درشٹی سے دونوں میں کوئی انتر نہیں ہے۔ کیونکہ ویاکرن اور بھاشا کا ڈھانچہ ایک ہی ہے۔ اردو ہندی ہی ہے۔ اس وشے میں ڈاکٹر راجندر متر کہتے ہیں:-

"Nothing could be more conclusive than this; the grammar of the Urdu is un-mistakeably the same as that of the Hindi, and it must follow, therefore that the Urdu is a Hindi and an Aryan dialect."

ارتھات اس سے ادھک نرنائک کچھ نہیں ہو سکتا۔ کہ اردو کا ویاکرن نی سنشیہ ہندی کے سمان ہی ہے۔ اور اس لئے یہ سدھ ہے۔ کہ اردو ایک پرکار کی ہندی اور آریہ بھاشا ہے۔ (آگے دیکھو صفحہ ۵)

دلچسپ افسانہ

سماج کا شکار

از گوبند ناتھ بھٹناگر (پوربی)

(۱)

اُرملا خوبصورت تھی ـــــ نہایت ہی خوبصورت ـ مگر ـــــ سب خدائی نعمتوں کی مالکہ ہونے ہوئے بھی دنیا میں وہ خوش نصیب نہ تھی ـ کیونکہ وہ ودھوا تھی ـ اس کے سہاگ کا چمن اُجڑ چکا تھا ـ اور وہ دنیا میں ایسے تھی جیسے جنگل میں اکیلا درخت جس کے لئے بہار و خزاں کچھ وقعت نہیں رکھتے ـ اس کے سوامی جی عرصہ ڈیڑھ سال سے سرگباش ہو چکے تھے ـ

اپنے سوامی کے جیتے جی اس کو زندگی کے سب طرح کے عیش و آرام حاصل تھے ـ اس کو معلوم تھا کہ محبت کس کو کہتے ہیں ـ مگر ان کی آنکھیں بند کرتے ہی دنیا اس کے لئے سنسان ہو گئی تھی ـ اس کی زندگی میں بہار کا اور زیادہ عرصہ نہ رہا ـ بلکہ اب دور خزاں شروع ہو گیا تھا ـ دنیا کے تمام مصائب تمام ایذا ـ کل رنج والم شاید اسی کے لئے بنے تھے ـ

وہ اپنے سسرال میں رہا کرتی تھی ـ

وہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے ـ جہاں پر دقیانوسی خیالات کے لوگ بھاری تعداد میں رہتے ہیں ـ ان لوگوں کے لئے کسی عورت کا ودھوا ہو جانا ہی اس بات کا بھاری ثبوت ہے کہ فلاں عورت سماج کے لئے بدنما دھبہ ہے ـ کیونکہ اگر کوئی عورت نیک سیرت ہو تو بھلا وہ کب ودھوا ہونے لگی ـ ایشور ان عورتوں کو ان کے کارہائے بد کی سزا دیتا ہے ـ جو کہ عورتوں کو ودھوا بنا دیتا ہے ـ وہاں کی عورتیں بھی ان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا کرتی تھیں ـ اور بعض تو اس کے ساتھ بات چیت کرنا پسند نہیں کرتی تھیں ـ

اُرملا اپنے پتی کے جیتے جی اپنی دیورانیوں اور جیٹھانیوں کے ساتھ رہا کرتی تھی ـ مگر جب سے وہ ودھوا ہوئی تھی ـ اس کے سسرال والوں نے اس کو ایک علیحدہ مکان دے چھوڑا تھا ـ وہاں وہ اپنی زندگی کے بقیہ ایام ایشور کی پوجا پاٹھ میں صرف کیا کرتی تھی ـ وہ صبح سے شام تک اپنے گھر کے کام دھندے میں لگی رہتی تھی ـ اور اگر اس کو کچھ فرصت ملتی ـ تو وہ گھر سے باہر گلی محلے کی عورتوں میں آ بیٹھتی اور ان کے ساتھ اپنی بری حالت کا ذکر اذکار کیا کرتی ـ

وہ نہایت ہی میلے کچیلے کپڑے پہنا کرتی ـ مگر ان میں بھی ایسی بھلی معلوم دیتی ـ جیسے چاند بدلیوں میں ڈھک کر بھی خوبصورت معلوم ہوتا ہے ـ قصبہ کے لوگوں میں اس کے حسن کا چرچا پہلے سے ہی تھا ـ مگر جب سے وہ ودھوا ہوئی تھی تب سے بہت سے حریص نوجوانوں کی نگاہیں اس پر پڑنے لگ گئی تھیں ـ بہت سے رنگین مزاج اس محلے میں کئی کئی دفعہ آنے جانے لگے ـ رات کے وقت من چلے نوجوان اس کے گھر کے آگے سے کچھ گنگناتے ہوئے نکل جاتے ـ تاکہ اُرملا ان کے دام فریب میں پھنس جاوے ـ بہت سے نوجوان دیگر مکروہ طریقوں سے اس کو پھنسانے کی کوشش کرتے ـ مگر ـــــ وہ ان سب چیزوں سے بے بہرہ تھی ـ اس کے لئے اگر کوئی چیز باعث کشش تھی ـ تو اس کے سوامی کی تصویر جس کو اس نے دیوار پر لٹکا رکھا تھا ـ

ان کے گھر کے پاس ایک نوجوان رہا کرتا تھا ـ اس کا نام "کشور" تھا ـ وہ کچہری کے دفتر میں ملازم تھا ـ وہ یہاں سے صبح کے وقت سائیکل پر دفتر کو چلا جایا کرتا ـ اور شام کے وقت آ جایا کرتا تھا ـ کشور ابھی تک کنوارا ہی تھا ـ سوائے اس کی والدہ کے اس کا کوئی اور رشتہ دار نہ تھا ـ اُرملا اس کو بھائی کشور کہہ کر پکارا کرتی تھی ـ اور جو کام اس سے کروانا ہوتا اس کو فوراً کہہ دیتی ـ کشور بھی اس کے حکم کو بجا لانے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھتا ـ اُرملا کے منہ سے نکلا نہیں ـ کہ کشور نے پورا کیا نہیں ـ

ایک روز کشور کچہری سے کافی رات گئے لوٹا ـ اور اُرملا کو ضروری کام آ پڑا تھا ـ اس لئے کشور کی ماں کو کہہ آئی تھی ـ کہ جب وہ آویں ـ فوراً ان کو میرے پاس بھیج دینا ـ چنانچہ کشور آتے ہی سیدھا اُرملا کے گھر پہنچا ـ اُرملا اس کا انتظار کر رہی تھی ـ بولی ـ "آ گئے؟ آج اتنی دیر کیوں لگائی؟"

"کام کی زیادتی کی وجہ سے دیر ہو گئی ـ ورنہ کوئی خاص کام تو نہ تھا" کشور آہستہ سے بولا ـ

کشور ابھی جواب بھی نہ دینے پایا تھا کہ اُرملا نے اس کے ہاتھ میں ایک خط رکھا ـ اور کہا کہ وہ اس کو پڑھ کر سنا دے ـ کشور نے خط کو کھولا ـ خط انگریزی میں تھا ـ اور جس میں اُرملا کے بھائی نے اسے اپنے پاس آ جانے کی تاکید کی تھی ـ

"کیا اب تم چلی جاؤ گی؟" کشور نے اُرملا کو خط پکڑاتے ہوئے پوچھا ـ

"دیکھو! جو ایشور کو منظور ہو" اُرملا نے لمبی سانس بھرتے ہوئے کہا ـ

کشور جو اُرملا سے ذرا دور کھڑا تھا ـ اس کے نزدیک آ کر کھڑا ہو گیا ـ اور اس کا نازک ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر بولا ـ "اُرملا ـ ادھر دیکھو! کیا تم سچ مچ چلی جاؤ گی؟"

اُرملا اب کہ کچھ نہ بول سکی ـ کشور کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بت کی مانند کھڑی رہی ـ لیکن پھر یکایک ہاتھ چھڑا کر پیچھے ہٹ گئی ـ

(۲)

اس دن کشور اور اُرملا کی زندگیوں میں نئے دور کا آغاز ہوا ـ دونوں ایک دوسرے کے نزدیک زیادہ کھنچتے چلے گئے ـ کشور تو ایک طرح سے اس کے لئے دیوانہ سا ہو چلا تھا ـ مگر اُرملا بھی کبھی سوچتی تھی ـ کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیا ہم سوسائٹی کے لئے خار تو نہ ثابت ہوں گے ـ کیا ہم اس کے لئے مار آستین تو نہ بن جائیں گے؟ سماج نے جس کے ہاتھ مجھے پکڑائے تھے ـ وہ تو میرا ساتھ چھوڑ کر اگلے جہان کو چلے گئے؟ مگر میرا اب اس دنیا میں کون ہے ـ جو میرے ساتھ ہمدردی کر سکے ـ اور میرا مونس و غم خوار کہلانے میں فخر کر سکے ـ کشور ضرور ایسا ہے؟ اس میں سب ایسی صفتیں ہیں ـ میں اس کی بن کر رہنا چاہتی ہوں ـ مجھے یقین ہے ـ کہ وہ میرا مددگار بن سکیگا ـ مگر کیا معلوم؟ سوسائٹی ایسا کرنے کی اجازت دے گی یا نہیں ـ عورت ابلا ہے ـ اور خاص کر ودھوا عورت کی حالت تو اس بکری کی مانند ہے ـ جس کو درندوں کے کسی خوفناک جنگل میں چھوڑ دیا گیا ہو ـ اور ہر لمحہ کسی نہ کسی درندے کا خطرہ ہو ـ کہتے ہیں ـ کہ ودھواؤں کو مضبوط ارادے کی ہونا چاہیئے ـ مگر وہ ودھوا جو ابھی نوجوان ہے ـ اور جس نے بہار زندگی میں چند سال بھی نہ گذارے ہوں ـ اور جو سینے میں دل رکھتی ہو ـ اور دل سب طرح کے جذبات مثلاً محبت ـ غصہ ـ رنج ـ غم کو محسوس کرتا ہو ـ درندوں کے جنگل میں اس طرح کیوں چھوڑ دی جائے ـ اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ اس کو کسی قابل آدمی کے ہاتھ میں دے دیا جاوے ـ تاکہ وہ سوسائٹی کے لئے ایک بدنما دھبہ نہ بن جاوے ـ ڈگ جاوے ـ اور خود بھی آسام و چین کی زندگی بسر کرے ـ"

اُرملا بعض اوقات ایسے خیالات میں اس قدر محو ہو جایا کرتی تھی ـ کہ اس کو وقت کی کچھ سدھ نہ رہتی تھی ـ

دن گذرتے گئے ـ اُرملا اور کشور میں محبت بڑھتی گئی ـ گلی سے نکل کر بازار میں اور بازار سے نکل کر قصبہ میں ان کے پریم کا چرچا ہونے لگا ـ دونوں ـــــ اُرملا اور کشور ایسی باتوں سے بے نیاز تھے ـ انہیں اگر کسی بات کی پرواہ تھی ـ تو اس بات کی ـ کہ ان دونوں کی محبت پر کچھ حرف نہ آئے ـ جس طرح گھی ڈالنے سے آگ زیادہ بھڑک اٹھتی ہے ـ اسی طرح لوگوں کی ان کی نسبت نکتہ چینی نے ان کی محبت کو اور بھی بڑھا دیا ـ

پہلے پہل وہ اپنے سسرال والوں سے ڈرا کرتی تھی ـ مگر اب اس کو نہ دیور نہ جیٹھ اور نہ ساس سسر وغیرہ کسی کا خوف تھا ـ وہ کہا کرتی تھی کہ جب وہ سب بآرام اور امن و چین سے زندگی بسر کر رہے ہیں ـ تو میں نے سماج کا کون قصور کیا ہے ـ جس کی وجہ سے مجھے وہ ایسی سزا دینا چاہتا ہے؟"

ایک رات کشور اُرملا کے پاس آیا ـ اس وقت اُرملا صحن میں چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی ـ وہ اس کے پاؤں کی چاپ سن کر اُٹھ بیٹھی ـ اور اس کو پاس پڑی چارپائی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا ـ وہ نہایت ہی مغموم اور اُداس تھا ـ

"آج اس قدر اُداس کیوں ہو؟" اُرملا نے بے صبری سے پوچھا ـ

"اُرملا! سوسائٹی کی نکتہ چینی نے میرا ناک میں دم کر دیا ہے ـ جدھر سے گذرتا ہوں ـ لوگ مجھے طعنے دیتے ہیں ـ اور طرح طرح کے آوازے کستے ہیں ـ میں نے تمہارے ساتھ پریم کیا کیا ـ کا عذاب مول لے لیا"........

"تو پھر اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟" اُرملا نے بات کاٹتے ہوئے کہا ـ

"بس میرا یہی مطلب ہے ـ کہ ہم آپس میں ملنا جلنا کم کر دیں ـ اور اتنا کم کر دیں ـ کہ وہ نہ ہونے کے برابر ہو ـ تم بھی لوگوں کی نکتہ چینی سے چھوٹو ـ اور میری بھی بدنامی رک جاوے" کشور جلدی جلدی یہ فقرات کہہ گیا ـ

"ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر سوچو ـ کہ تم جو قدم اُٹھانا چاہتے ہو ـ وہ کہاں تک ٹھیک ہے"

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

(بقیہ صفحہ ۱۳ ہندی راشٹریہ بھاشا کیوں ہے)

جیں صاحب اپنے پورو وکت ویاکرن کے پرتم کھنڈ کے بتیسویں پرشٹ پر لکھتے ہیں:۔

"When certain agitators cry out that the Language of the English Counts of Law in Hindustan should be Hindi and not Urdu, what they mean, is that clerks and native writers should be restrained from importing too many Persian and Arabic words in-to their writings and should use the honest old Sanskrit Tadbhawas with which the Hindi abounds. By all means Let it be so, only Let it be not said that the Urdu is a distinct Language from Hindi."

"ارتھات جب کچھ اندولنک یہ چلاہٹ مچاتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی انگریزی عدالتوں کی بھاشا اردو نہ ہو کر ہندی ہو۔ تو ان کا بھاو یہی پرایہ ہوتا ہے۔ منشی اور محرر اپنی لکھاوٹ میں بے روک ٹوک عربی فارسی شبد بھرنے سے روکے جائیں۔ اور ان کے بدلے وہ پرانے شدھ تدبھاووں کا پریوگ کریں۔ جن کی ہندی میں بہتایت ہے۔ بڑی خوشی سے یہ کام ہو۔ پر یہ نہ کہو کہ اردو ہندی سے بھن بھاشا ہے۔

اسی پر دوران گزشتہ کا درستے ایک ٹپنی دی ہے جو اس پرکار ہے:۔

"The most correct way of speaking would be to say "The Urdu dialect of Hindi" or "The Urdu Phase of Hindi." It would be quite impossible in Urdu to compose a single sentense without using Aryan words, though Many sentenses might be composed in which not a single Persian word occurred."

ترجمہ: سنسکرت میں ہندی کا اردو بولی "یا "اردو ہندی" کا

اردو روپ" یہی کہنے کا ٹھیک ڈھنگ ہے آریہ شبدوں کے پریوگ کے بنا اردو میں ایک واکیہ بنانا سرو تھا اسمبھو ہو جائے گا۔ یدیپ ایسے بہت سے واکیہ بنائے جا سکتے ہیں۔ جن میں ایک بھی فارسی شبد نہ آوے۔

اردو اور ہندی کے بارے میں مولوی محمد حسین صاحب آزاد مرحوم اپنے "آب حیات" گرنتھ میں لکھتے ہیں:۔

"اردو کا درخت اگرچہ سنسکرت اور بھاشا کی زمین میں اُگا۔ مگر فارسی کی ہوا میں سرسبز ہوا ہے۔ البتہ مشکل یہ ہوئی۔ کہ بے دل اور ناصر علی کا زمانہ قریب گذر چکا تھا۔ اور ان کے معتقد باز تھے۔ وے استعارہ اور تشبیہ کے لطف سے مست تھے۔ اس واسطے گویا اردو بھاشا میں استعارہ اور تشبیہ کا رنگ بھی آیا اور بہت تیزی سے آیا۔ یہ رنگ اسی قدر آتا ہے۔ کہ جتنا چہرے پر اُبٹن کا رنگ یا آنکھوں میں سرمہ۔ تو خوشنمائی اور بینائی دونوں کو مفید تھا۔ مگر افسوس کہ اس کی شدت نے ہماری قوتِ بیان کی آنکھوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ اور زبان کو خیالی باتوں سے فقط توہمات کا سوانگ بنا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بھاشا اور اردو میں زمین اور آسمان کا فرق ہو گیا۔

یہ دو ویچن تو ساہتیک بھاشا کا ہے۔ پر بول چال کی بھاشا میں ستھان وشیش میں نیون ادھک عربی فارسی کے شبدوں کا پریوگ ہوتا ہے دہلی اور لکھنؤ میں جو شبد سادھارن اور سہج سمجھے جاتے ہیں۔ وے دوسرے ستھان میں کٹھن ہوتے ہیں۔ لکھنؤ میں "تیبٹ میں تشریف رکھئے" بنا فارسی جانے لوگ بھی بولتے اور سمجھتے ہیں۔ پر اسی کے پاس کا کانپور والا سن کر منہ تاکنے لگتا ہے۔ اس لئے شبدوں کا پریوگ کسی بھاشا میں سننے والے کی یوگیتا کا دھیان رکھ کر کیا جاتا ہے۔ اردو کے ساتھ ہی ہندی کے ساہتیک بھی ایسا ہی کرتے ہیں کیونکر دے جانتے ہیں۔ کہ ہمارے شروتا دیا پاٹھک کس یوگیتا کے ہیں۔ اتنا سب ہونے پر بھی سادھارن بھاشا کو ہم اردو اور ہندی دونوں کہہ سکتے ہیں۔ "میں جاتا ہوں" کو چاہے ہندی کہئے یا اردو۔ کوئی آپتی نہیں ہو سکتی۔ ادھک سے ادھک اردو کو مسلمانی ہندی کہہ سکتے ہیں۔ اس سے ہندی کا راشٹریہ بھاشاتو نہیں جاتا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

(سماج کا شکار بقیہ صفحہ ۱۹)

تک ٹھیک ہے۔ اور اس وقت جبکہ میں مصیبت میں ہوں۔ تمہارا مجھ کو چھوڑ کر ایک طرف ہو جانا کہاں تک واجب ہے۔ پرماتما سے ڈرو۔ تم نے جو کچھ کیا ہے۔ اگر مرد ہو۔ تو اس کا نتیجہ بھی دیکھو۔ اب سماج سے کیوں ڈرتے ہو؟ ذرا سوچو۔ کہ اگر تم میری جگہ ہوتے۔ تو کیا حالت ہوتی۔ مجھے تم منجدھار میں چھوڑ کر کہاں چلے جاؤ گے۔"

اُرملا نے ابھی یہ فقرات ختم بھی نہ کئے تھے۔ کہ کشور وہاں سے اُٹھ کر بھاگ گیا۔

(۳)

جنوری کا مہینہ تھا۔ رات کا وقت۔ کڑاکے کی سردی۔ اس قدر تنک ہوا چل رہی تھی۔ کہ بدن چھلنی ہوا جاتا تھا۔ گلی میں اُرملا دروازہ سے چلا رہی تھی۔ کوئی اس کی مدد کو نہ آتا تھا۔ سب لوگ اپنے اپنے گھروں میں پڑے سو رہے تھے۔ بعض لوگ اُرملا کی چیخیں ضرور سنتے تھے۔ مگر اس کے سسرال والوں کے لڑائی جھگڑے کے خوف سے اس کی مدد کو نہ آتے تھے۔ مگر اُرملا کی چیخیں اس قدر دل سوز اور جانگداز تھیں۔ کہ پتھر سے پتھر دل کا کلیجہ بھی پگھل جاتا۔ مگر اس محلے میں سے کسی کو یہ ہمت نہ پڑی۔ کہ اس کی امداد کرے۔ گیارہ بجتے بجتے اُرملا کے ایک بچہ پیدا ہوا۔ اس کے پیدا ہوتے ہی اُرملا بیہوش ہو گئی۔ لیکن جب اسے ہوش آیا۔ تو اس نے اپنے آپ کو اپنے گھر میں لیٹے ہوئے پایا۔ اور محلے کی تین چار عورتیں اُس کی خبر گیری کر رہی تھیں۔ اُرملا ان سے کچھ نہ بولی۔ اور چپ چاپ لیٹی رہی

اسی طرح دن گذرتے گئے۔ بچہ اکہ لڑکا اکیس بائیس روز کا ہو گیا۔ اس دوران میں اُرملا لوگوں سے بہت کم بات چیت کرتی تھی۔ سارا دن لیٹی ہوئی کچھ سوچا کرتی۔ ایک رات جبکہ اُرملا کے پاس کوئی نہ تھا۔ اُرملا نے اپنے بچے کو اُٹھایا۔ اور سیدھی کشور کے گھر میں داخل ہو گئی۔ کشور اپنی بیٹھک میں اپنی بیوی کے پاس بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔ اُرملا نے جاتے ہی بچے کو اس کی گود میں دے دیا۔ اور کہنا شروع کیا:۔

"او پاپی کمینے شرم کر۔ تُو تو اپنے گھر میں آرام سے بیٹھا ہے۔ اور میری ذرا بھی سُدھ نہیں لی۔ جب مرد اور عورت دونوں مل کر ایک گناہ کرتے ہیں۔ اور سماج کے لئے باعثِ لعنت بنتے ہیں۔ تو پھر گناہ کا ثمرہ عورت کیوں چکھے۔ مرد بھی اس کے نتیجے کے لئے ویسا ہی ذمہ وار ہے۔ جیسی کہ عورت۔ مگر سوسائٹی عورت کو کیوں بدنام کرتی ہے مرد کو کیوں نہیں؟ حالانکہ مرد کا اس میں زیادہ قصور ہوتا ہے۔ اس لئے اب اپنے کئے پاپ گناہ کا مزہ چکھو۔ یہ بچہ تمہارا ہے۔ اور تم اس کے ذمہ وار ہو۔ اتنا کہہ کر اُرملا باہر دوڑ گئی۔"

ریویوز

پہان بھارت (ہندی) لیکھک: رام شنکر مشر ساہتیہ رتن۔ پرکاشک ملنے کا پتہ: درگا پریس لینکا لیہ چوک باسیاں امرتسر۔ ضخامت ۵۲۰ صفحات سائز $\frac{20 \times 26}{16}$ کاغذ چھپائی عمدہ مجلد قیمت ۳ روپے بغیر جلد کے ڈھائی روپے۔

زیر ریویو کتاب میں پراچین بھارت ورش کی تہذیب سبھیتا کی اسمرتی کو پھر جاگرت کرنے کے لئے کتابوں کو تیار کرنے کے یہ پستک بہت بھلی کھانی ہے مانک اور سروجانیہ گرنتھوں کے پرمانوں سے سدھ کرنے کا سفل پریتن کیا گیا ہے کہ بھارت پیچھ پر سورگ بھومی تھا۔ اس کی سبھیتا سب سبھیتاؤں کی ماں ہے۔ ات ایو پراچین بھارت میں دھرم، سماجک سنگٹھن، آچار، ویوہار، استریوں کی استھتی، استریوں کا آچار، سوویش پریم شناسن، سوستھا راجیہ وستار، یاتریوں کی درشٹی، شکشا، بھارتیہ سبھیتا کا وستار، بھاشا، پراچین بھارت میں للت کلا، درشن، ساہتیہ (ناٹک، کاویہ) اتہاس لیکھا لیہ اور ودیا گنت جیوتش آیوروید وگیان، شستر استر وودیا، گیان کلا، للت کلائیں، چتر کلا، سنگیت کلا، وستر کلا، ہوائی جہاز، بانجیہ، بیوپار سمبندھی آدی ہتھوں اور تیرتھ شکشوں کی اندر گت بھن بھن وشیوں پر کھوج پورن سپرمان اور لابھد ایک پرکاش ڈالا گیا ہے۔ پستک نہایت قیمتی معلومات کا کوش بن گئی ہے اور اسی لئے اس کی اپیوگتا بہت ہے اور سیکھ معنوں میں کتابت کی جانشا پدرشت کرتی ہے اس کی بھومکا ڈاکٹر ستیہ پال نے لکھی ہے۔ ایک چتر پنڈت جواہر لال کا اس میں دیا گیا ہے۔

اتمکم پچیسی (اردو) لیکھک شری ہنسی ...۔ ملنے کا پتہ: ایڈیٹر پرکاش لاہور۔

وید پرکاشک کمیٹی بین سیریز کچی نسبت روڈ لاہور سائز $\frac{18 \times 22}{8}$ صفحات ۶۸۔ کاغذ سادھارن لکھائی اور چھپائی عمدہ قیمت ۶/

اس پستک میں ۴ پنشدوں کے گوڑھ رہسیوں کو مدھر ہندی بھاشا میں کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ اپنشدوں میں وہ رتن بھرے پڑے ہیں جو دوسرے مذاہب کی دھارمک پستکوں میں نہیں مل سکتے۔ اسی لئے غیر ہندو بھی ان کے مطالعہ سے از حد شانتی رہتے ہیں۔ ستم تما پرماتما پرکرتی۔ زندگی کا مقصد، سکھ دکھ آدی آدھیاتمک مضامین پر اتنی واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے کہ کسی دوسری پستک میں نہیں مل سکتی۔ دھرم کیا ہے ادھرم کیا ہے۔ مکتی کیسے مل سکتی ہے دکھ کیا ہے سکھ کیا ہے یہ سب اس پستک سے جانا جا سکتا ہے۔ اس میں کو اپنشدوں کا سرل بھاشا میں ترجمہ دے دیا گیا ہے۔ سادھارن پڑھے لکھے بھی پورا پورا لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ روحانیت کی جگیاسوؤں کے لئے اس پستک کا مطالعہ نہایت مفید ہو گا۔ پنڈت ماترکو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ اس کی ایک پرتی ہر آریہ گھر میں تو رہنی ہی چاہئے۔

راج رشی (پنجابی) (اردو) لیکھک چودھری راجپال دربار احمد پور سیال ضلع جھنگ۔ پرکاشک ورکرم پال سنگھ دربار احمد پور سیال ضلع جھنگ۔ سائز کتابی صفحات ۳۰۰ کاغذ ہلکا چھپوائی لکھائی سادھارن۔ ٹائیٹل اچھا۔ قیمت ۱۲/

اس پستک میں لیکھک نے رشی دیانند کے جیون کو آدی سے انت تک پنجابی کویتاؤں میں نبدھ کیا ہے۔ یدپی کویتا لٹریچر کے اتنی اونچی نہیں اور اس میں اکثر غلطیاں بھی ہیں لیکن اگر معنوی خوبیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بحیثیت مجموعی پستک اچھی ہے اور گراموں کے معمولی پڑھے لکھے لوگوں میں آریہ سماج کے پرچار کا اچھا سادھن بن سکتی ہے لیکن کیا ہی اچھا ہوتا اگر لیکھک اسے گورمکھی میں شائع کرتا اور کاغذ اور لکھائی چھپوائی کو ذرا بہتر بنانے کی کوشش کی جاتی۔ تاہم لیکھک کا یہ پریتن سراہنیہ ہے۔ اگر دوسرے ایڈیشن میں تمام نقائص اور غلطیوں کو دور کر دیا جائے تو پستک نہایت مفید بن سکتی ہے اور پرچارک کام میں کافی سہایتا دے سکتی ہے۔

کیا رگوید سمیرین ڈاکومنٹ ہے؟

Is Rigveda a Sumerian Document

لیکھک پنڈت ستیہ برت سدھانت النکار مکھیہ ادھشٹاتا گورو کل کانگڑی۔ پرکاشک منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور۔ کتابی سائز کاغذ چھپائی عمدہ ۳ پیسے کے ٹکٹ ڈاک کے لئے بھیجنے پر سبھا سے مفت مل سکتی ہے۔

کچھ عرصہ ہوا ڈاکٹر پران ناتھ ودیا النکار پروفیسر ہندو یونیورسٹی نے السٹریٹڈ ویکلی میں کچھ مضامین یہ ثابت کرنے کے لئے لکھے تھے کہ وید الہامی نہیں بلکہ سمیرین ڈاکومنٹ ہیں۔ چونکہ یہ مضمون ایک ہندو اور وہ بھی آریہ سماجی اور گورو کل کے سناتک کی قلم سے نکلے ہوئے تھے اس لئے انکا بہت برا اثر انگریزی پڑھے لکھے لوگوں پر ہوا۔ کچھ تو انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ یوں ہی مذہبی کتب اور ان کی طرف سے لاپرواہ ہے اور پھر ہندو دھرم سے بہت کم واقفیت ہونے سے تھوڑا بہت قدرتی پیار اپنے دھرم سے رکھتے بھی ہیں وہ ان لیکھوں سے زائل ہو جانا ناممکن نہ تھا۔ اس خیال کے پیش نظر پنڈت جی نے ان مضامین کا جواب السٹریٹڈ ویکلی ایڈیشن کی کئی اشاعتوں میں دیا گیا۔ ان مضامین کو اب یکجا کر کے کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ انگریزی طبقہ میں پرچار کے لئے یہ اچھی پستک ہے آریہ سماجیں پرچار کے لئے بانٹنے کے لئے ڈاک خرچ بھیج کر مفت منگوا سکتی ہیں۔

اپنشد کتھا مالا لیکھک پنڈت تما ناراین پوہی جی بھیا دک رگھو نندن پرشاد دیا ٹھک۔ پرکاشک شاردا مندر لمیٹڈ نئی دہلی۔ کاغذ چھپوائی اعلیٰ۔ سائز کتابی ٹائیپ موٹا۔ صفحات ۱۲۰ قیمت ۶/

اپنشدوں میں بہم جیہ پرکرتی۔ دھرم سکھ دکھ سمبندھی سنکاؤں کو کتھاؤں کے روپ میں ورنن کیا گیا ہے۔ ان سنکاؤں سے ہم اپنا جیون بنا سکتے ہیں۔ اس پستک میں تمام مشہور کتھاؤں کو معنی ناٹیہ میں جواب دیا گیا ہے ہر کتھا کے پہلے کتھا کا سار دے دیا گیا ہے۔ آریہ سکولوں میں یہ پستک اگر دھرم شکشا کے کورس کے روپ میں دی جائے تو لابھ ایک ہو سکتی ہے۔ ویسے بھی آریہ گھروں میں دیویوں اور بچوں کو یہ پڑھانی جانی چاہئے۔

ویدوں کے متعلق ٹھوس نایاب و پر از معلومات واقفیت سے پر اردو میں بے نظیر گرنتھ

تہلکہ مچا دینے والا گرنتھ

وید رہسیہ

از شاستری علا ولپور جی

اردو میں ویدوں کے سمبندھ میں یہ پہلی پستک ہے۔ ویدوں کے متعلق ہر وشیے پر ٹھیک ٹھیک اور پرمانک بہت ٹھوس نایاب اور پر از معلومات سامگری پیش کی گئی ہے اس پستک میں یہ وشیے زیر بحث ہیں (۱) چاروں وید۔ انکے انگ اپانگ اور انکی ۱۳۱ شاکھائیں۔ منتروں کی ویاکھیا (۲) ویدوں میں رشی کی آیو (۳) ویدوں سے رشی کے آدیں الیشوری گیان روپ میں چار رشیوں پر پرگٹ ہونے (۴) وید چار ہیں یا ایک ہے (۵) وید چار رشیوں پر کیوں پرگٹ ہوئے (۶) وید ایشوری گیان ہونے کے ثبوت (۷) کیا وید میں اتہاس ہے (۸) کیا وید سمیرین ڈاکومنٹ ہیں؟ (۹) وید مکمل گیان ہے (۱۰) ویدوں کی فضیلت (۱۱) ویدک رشی (۱۲) وید کا گیان سنسکرت میں (۱۳) کیوں دیا گیا (۱۴) ویدک جغرافیہ (۱۵) ویدوں میں وجہ رشکتی (۱۶) ویدوں میں ودیا ...۔ (۱۷) ویدوں میں ایشور کا سروپ اور جیوا ویدوں میں بھگتی کا درجہ (۱۸) وید اور کرم کانڈ (۱۹) وید اپورش ہیں (۲۰) وید وچار میں سوال کیوں ترجمہ (۲۱) یاسک کی وید ارتھ شیلی اور رشی دیانند کی وید ارتھ میں کٹھنائی (۲۲) شاکھائیں وید ہیں یا وید ویاکھیان (۲۳) وید ارتھ کا درشٹی کون (۲۴) کیا آریہ ورت کے پرانے رشی مصر کے لوگ تھے (۲۵) ویدوں میں آیوروید کا ورنن (۲۶) ویدوں میں زراعت اور دیگر سامگری کا ورنن (۲۷) ویدوں میں بیوپار (۲۸) ویدوں میں تھیوپالی (۲۹) ویدوں میں سوراجیہ کا ایڈیشن (۳۰) ویدوں کا لکھت اور ان پر دان (۳۱) وید اور یورپین ودوان (۳۲) ویدوں سے آریہ سماج کے سدھانتوں کا سمرتھن اور پورانک پرچلت سدھانتوں کا کھنڈن اتیادی

اس میں ویدوں پر ہونے والے مخالفین کے اکثر اعتراضات کا منہ توڑ جواب دیا گیا ہے۔

پستک دو سو صفحات کے لگ بھگ ہوگی ایک رشی دیانند کی تصویر اور مصنف کا فوٹو ہوگا قیمت معمولی کاغذ ۱۲؍ بڑھیا کاغذ ۱۲؍ مجلد ۱۲؍ معمولی کاغذ مجلد ۱۲؍۔ جو صاحب ابھی سے آرڈر اور قیمت پیشگی بھیج دیں گے ان کو بہت کم دام میں ملیگی۔ محصول ڈاک کبھی معاف

پتہ: کمیٹی بین سیریز کچی نسبت روڈ لاہور

بس سوا روپیہ کا خرچ

یہاں ہو تعریف فضول فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس اگر کسی صاحب کو کمزوری یا پرانی کیسی ہی کیوں نہ ہو شرطیہ جڑ سے جاتی رہتی ہے استعمال سے دن بدن چہرہ پر رونق اور بدن میں طاقت بڑھتی جاتی ہے "تعجب" نامی دوا منگوا کر استعمال کیجئے ... ایک دو دو لیش کی ہی تبلائی ہوئی ہے

ڈاکٹر نند کشور ماسٹر جین ہیڈ فزیشن

متصل نمبر ۸ چنگی انبالہ کینٹ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج برلا لائنس دہلی

آریہ سماج برلا لائنس دہلی کا سالانہ جلسہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ نومبر ۱۹۳۶ء کو ہوگا جس سے پہلے اور بعد میں خاص کتھا اور کانفرنس کا انتظام ہوگا۔ جنتو کو سرو پرکار سے سہیل بنانے کے لئے آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں سنیاسی مہاتماؤں اپدیشکوں کو نمنترت کیا جا رہا ہے۔

(مہاشے ہر دوپ دیال۔ منتری انسو کمیٹی آریہ سماج برلا لائنس)

آریہ سماج منٹھ ٹوانہ کے سماچار

(۱) رکشا بندھن مورخہ ۳ر اگست بروز سوموار رکشا بندھن کا تہوار آریہ سماج کی طرف سے منایا گیا۔ ہون یگیہ کے پشچات منتری جی نے رکشا بندھن کے سمبندھ میں اپدیش دیا۔ جنتا نے سنہور رکھے لیجد ازاں، آپ نے جنتا کو بھاؤ اپنے یگیوپویت تبدیل کئے۔

(۲) جنم اشٹمی۔ یوگیراج کرشن کے جنم دن کے اپلکش میں جنم اشٹمی کا اتسو مورخہ ۱۰ر اگست کو بڑی دھوم پاٹھشالہ میں منایا گیا۔ بابو پربھدیال جی۔ مہاشہ روپ چند در ماد مہاشہ موہن لعل نے یوگیشور کرشن کے جیون کے متعلق روشنی ڈالی۔

(۳) سنیاسی ادھیانند جی مورخہ ۱۲ر اگست کو دلت ادھار سبھا گورو دت بھون لاہور کی طرف سے پدھارے آریہ سماج کی طرف سے انہیں مبلغ دس روپے دلت ادھار سبھا کے لئے اکٹرت کر کے دئے گئے۔

(۴) پنڈت روی دت جی اپدیشک نے مورخہ ۱۷ر اگست سے لیکر ۲۶ اگست ۱۹۳۶ء تک آریہ سماج مندر میں راتری کے آٹھ بجے سے دس بجے تک ویدک دھرم کا پرچار کیا جس کا جنتا پر اچھا پربھاو پڑا ان کے آگرہ پر مبلغ پانچ روپیہ وید پرچار فنڈ کے لئے اکٹرت کر کے دئے گئے۔

(۵) آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ نیم پوروک ہوتے ہیں اور مندرجہ ذیل اخبار آریہ سماج کی لائبریری میں آتے ہیں۔ پرکاش۔ آریہ مسافر آریہ ویر، اور بنس سدھارک۔ گوروکل دپندی (منتری آریہ سماج)

آریہ سماج نابھہ میں منڈن و کرن بھید سنسکار

مورخہ ۳۰ر اگست ۱۹۳۶ء کو شریمان بابو رونق رام جی کے سپتر کرشن کمار کا کرن بیدھ سنسکار ان کے مکان پر ہوا۔ جس کو پنڈت رام سروپ جی آریہ اپدیشک نے کرایا اور اسی روز بابو رونق رام جی کے چھوٹے سپتر جیون منی کا منڈن سنسکار کیا گیا۔ اس سنسکار کو بھی شریمان پنڈت رام سروپ جی آریہ اپدیشک نے کرایا۔ پنڈت جی مہاراج نے دونوں سنسکاروں کے متعلق ایک پربھاوشالی دیا کھیان دیا۔ جس کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا اور مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک کے بھجن ہوئے اور شریمان بابو رونق رام جی نے ۵ر دو روپیہ آریہ سماج نابھہ کو دان دیا۔ جس کے لئے ان کا دھنیاد کیا جاتا ہے اور سماپتی پر دونوں بالکوں کو آشیرباد دیا گیا اور حاضرین میں حلوہ تقسیم کیا گیا

(منتری آریہ سماج)

سے سنسکار کیا ہم لالہ منی لال کا دھنیاد کہتے ہیں اور مبارک باد دیتے ہیں۔

(۳) مسماۃ گوبندی بیوہ کا نیر لواہ لالہ سالگ رام نیلاں والے کے ساتھ آریہ سماج مندر میں پنڈت رام سروپ جی آریہ اپدیشک نے کرایا۔ حاضری دو صد سے زیادہ تھی حاضرین کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔

(۴) مورخہ ۱۵ر بھادوں کو مہاشہ ادم پرکاش شانتی پرکاش۔ وید راج کا پنڈت رام سروپ جی نے آریہ سماج مندر میں یگیوپویت سنسکار کرایا۔ ممبران کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا

"پرکاش کارشی نمبر"

پرکاش کے پریمیوں سے تین سوال

اگر آپ چاہتے ہیں کہ پرکاش کارشی نمبر نہایت شان سے سابقہ نمبروں سے بڑھ چڑھ کر نکلے تو آپ اس کے لئے اپنا فرض پورا کیجئے وہ کیا ہے؟

(۱) اپنے سمبندھیوں اور متروں میں سے کم از کم دس کو ضرور "پرکاش" کے مستقل گراہک بنا دیجئے۔

(۲) اپنی سماج کو "رشی نمبر" کو اپنانے اور بھاری تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنے کے لئے پریرت کریں

(۳) آپ خود اس نمبر کو ودھرمیوں میں مفت بانٹنے کے لئے جو کر سکیں کریں۔

جواب دیجئے (۱) کہ آپ نے کتنے گراہک بنائے ہیں (۲) آپکی آریہ سماج نے کتنی کاپیاں منگوانے کا نشچے کیا ہے (۳) آپ خود کتنی کاپیاں ودھرمیوں میں بانٹنے کے لئے منگوائیں گے۔ ایڈیٹر

آریہ سماج سامانہ کے سماچار

(۱) آریہ سماج سامانہ آریہ سماج مندر میں کنواں نہ ہونے کی دقت کو دیر سے محسوس کر رہا تھا۔ دھرم تینی بابو درگا پرشاد جی نے آریہ سماج مندر میں کنواں لگوا کر اس دقت کو رفع کر دیا۔ جس کے لئے ہم آریہ سماج سامانہ دیوی جی کا دھنیاد کرتے ہیں اور آشا کرتے ہیں کہ آئندہ بھی دیوی جی آریہ سماج کی مدد کرتی رہا کریں گی۔ بابو درگا پرشاد جی نے ممبران آریہ سماج کا پریتی بھوجن سے ستکار کیا۔ جس کیلئے بابو صاحب کا دھنیاد کرتے ہیں۔

(۲) مورخہ ۹ بھادوں کو لالہ منی لال خلف لالہ نگینا مل کے سپتر کا نام کرن سنسکار پنڈت رام سروپ جی نے کر دیا لڑکے کا نام ودیا رتن رکھا گیا۔ آریہ سماج سامانہ کو ایک روپیہ دان دیا اور ممبران آریہ سماج کا پریتی بھوجن

(۵) پنڈت رام سروپ جی آریہ اپدیشک و مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک کا ایک ہفتہ آریہ سماج مندر میں رات کے آٹھ بجے سے دس بجے تک دھرم اپدیش ہوتا رہا۔ پنڈت جی اس فصاحت و بلاغت سے وید منتروں کی ویاکھیا کرتے رہے سننے والے عش عش کرتے تھے اور پنڈت جی کی قابلیت کی داد دیتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا مندرجہ ذیل نئے ممبران آریہ سماج میں داخل ہوئے۔

(۱) بابو ولائتی رام (۲) بابو ہری رام (۳) بابو اوم پرکاش ملی مہاشہ وید راج (۵) دھنا رام (۶) گوردھن داس (۷) شانتی پرکاش (۸) رام چند بزاز۔ علاوہ ان سنتریان کے اور بھی ممبر بننے کے لئے تیار ہیں۔ ان کو دوسرے وقت کا انتظار کرنے کے لئے کہا گیا۔ ہم پوجیہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ ایک دو ماہ کے بعد

سامانہ میں آریہ اپدیشک بھیجتے رہیں تاکہ ویدک دھرم کا پرچار ہوتا رہے۔

مورخہ ۱۶ر بھادوں کو آریہ سماج کی جنرل میٹنگ ہوئی۔ جس میں ۲۸ ممبران و سبھاسد شامل تھے۔ سرو سمتی کی رائے سے مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے۔

(۱) پردھان۔ حکیم شادی رام (۲) اپ پردھان لالہ تلک رام جی۔ منتری۔ لالہ رادھا کرشن آریہ۔ اپ منتری۔ لالہ ادم پرکاش جی۔ خزانچی مہاشہ اگرسین بزاز۔ لائبریرین لالہ حکم چند جی۔ چھ عہدیداران اور تین مندرجہ ذیل ممبر شامل کر کے انترنگ بنائی گئی۔ لالہ منشا رام۔ لالہ ٹھاکر رام جی سیکنڈ ماسٹر مہاشہ منشی رام

رادھا کرشن منتری آریہ سماج سامانہ

آریہ مہا ودیالیہ گروکل کو شبھ دان

(۱) منتری چودھری سورج مل جی ورما تلواڑہ ضلع میرٹھ کے چھوٹے بھراتا ہر دیو سنگھ کا شبھ لواہ سنسکار شریمتی مہاشہ ہر پھول سنگھ جی آریہ ٹونا نگلی ضلع مظفر نگر کی سپتری املا کور کے ساتھ ہوا۔ اس شبھ ورنکش کی طرف سے مبلغ ۱۲۵ روپے تھا کنیا پکش کی طرف سے ۱۰/- روپے آریہ مہا ودیالیہ گروکل کو دان دیا گیا (۲) شریمتی مہاشہ ہر پھول سنگھ جی آریہ ٹونا نگلی ضلع مظفر نگر کے سپتر پرتھوی سنگھ کا شبھ لواہ سنسکار سردار ہیرا سنگھ جی لکھ نگانہ ضلع میرٹھ کی سپتری کے ساتھ ہوا۔ اس اوسر پر ۲۰/- روپے ور پکش کی طرف سے اور ۵/- روپے کنیا پکش کی طرف سے آریہ مہا ودیالیہ گروکل کو دان دیا گیا۔ مہاشے تمام مہانو بھاوں کو بار بار دھنیاد دیا جاتا ہے۔ (ادھشٹاتا)

دمہ کی فقیری دوا کا دانشک بھنڈارا

دمہ کے روگیوں کو بخوبی پرکار معلوم ہے کہ کئی سال سے دمہ کی دوا دھرم ارتھ بھنڈارا دیتی ورش سنترو کی پورنماشی کو ملتا ہے جس میں آ کر دوا کھانے سے ایک ہی دن میں ایک ہی خوراک سے دمہ جڑ سے چلا جاتا ہے۔ اتہ: دمہ کے مریض استری پرش امیر غریب اس اوسر پر پدھار کر مفت دوا کھا ہیوں کر اس روگ سے جیون مکت ہوں جیسے کی روشنی اور جل کا پربندھ کی سیوا ادا نرمت سمتا کی اور سے ہو گی آشا ہے کہ جو بھی اس سوچنا کو پڑھیں وہ دمہ کے روگیوں تک اس کی سوچنا دیکر پنیہ کمائیں۔ ڈاکٹر ہری دیوانند دا انچارج میلہ ادھ گیہ کھوہ جوالا پور

آریہ سماج سیالکوٹ کے سماچار

ست سنگ۔ تینوں ست سنگ باقاعدہ لگ رہے ہیں اور ست سنگوں میں کافی حاضری ہوتی ہے اتوار کے ست سنگ میں پنڈت دیوا نجیذ جی آپدیشک دھرم بانی سے ویدک دھرم کے دوسرے حصہ کی کتھا کر رہے ہیں۔

آریہ استری ٹیلرنگ کلاس۔ آریہ استری سماج کی اور سے ایک آریہ استری ٹیلرنگ کلاس آریہ بھگوتی کنیا پاٹھشالا میں تقریباً ۲ ماہ ہوئے کھولی گئی تھی اس میں اسی وقت ۸۰ کے قریب استریاں ٹیلرنگ کا کام سیکھ رہی ہیں۔ اس میں ودھواؤں اور غریب استریوں سے کوئی فیس وغیرہ نہیں لی جاتی اس کا سارا خرچ استری سماج برداشت کر رہی ہے ہر سنیچروار کو استری سماج کا ست سنگ آریہ بھگوتی کنیا پاٹھشالہ میں ہوتا ہے

آریہ کنیا پاٹھشالا۔ آریہ بھگوتی کنیا پاٹھشالہ جس کی نئی عمارت کے پرویش کی رسم پچھلے سال آنریبل جسٹس جے لال جی جج لاہور ہائیکورٹ نے ادا کی تھی جس پر ۵ہم ہزار روپے کے قریب خرچ آ چکا ہے ابھی موجودہ لڑکیوں کی سنکھیا کے لحاظ سے دن بدن ناکافی ثابت ہو رہی ہے۔ اس وقت سکول میں ۷۰۰ کے قریب لڑکیاں تعلیم پا رہی ہیں۔ ان سے کوئی فیس وغیرہ نہیں لی جاتی۔ سکول میں آٹھویں جماعت کے علاوہ رتن۔ پربھاکر۔ بھوشن کی کلاسیں بھی ہیں۔ دانی اصحاب کو اس طرف دھیان دینا چاہئے خاص کر وہ اصحاب جو اپنے کسی سمبندھی کی یادگار میں کمرہ بنوانا چاہیں وہ ۵۰۰ روپیہ کی لاگت سے بنوا سکتے ہیں

لالہ ملا داس جی پرنسپل کی آمد

لالہ ملا داس جی پرنسپل پچھلے ہفتہ یہاں سائیوں کی شدھی کے متعلق وچار کرنے اور ان کوٹوں کے دیکھنے کے لئے یہاں تشریف لائے آپ لالہ چندر داس جی ایڈووکیٹ کے ہاں ٹھیرے اور دوسرے دن آپ پنڈت رچی رام جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے ساتھ موٹر پر ان چار دلیا کوٹوں کے دیکھنے کے لئے گئے اور آپنے واپسی پر جاتے ہوئے ۲ اپنڈ جھے کے لئے بھی سہائتا کا وچن دیا ہے اور سیالکوٹ سماج شکسہ سماج کے اس نیچے کاریہ کا آپ کو سہرا ہے

جاؤ اکھلی ولائے۔ مورخہ ۵ ۲ راگست کو بابا کھلی رام نے یہاں تشریف لائے اور آپ نے ۳ عالمانہ لیکچر آریہ سماج مندر میں آریہ سدھانتوں پر دئے اور مورخہ ۲۸ راگست کو ہندو سبھا کی پرارتھنا پر آپنے آریہ ہائی سکول میں ہندوؤں کی تعداد گھٹنے کے کارن پر ایک لیکچر دیا آپنے

گوردوکل براسی ضلع مظفرنگر کیلئے چندہ کی اپیل کی جس کے لئے آپکو ۷۵ روپے کے قریب پراپت ہوئے۔ مورخہ ۲۹ راگست کو پراتہ ۸ بجے آپ نے استری سماج میں ایک دیا کھیان دیا

شدھی۔ پچھلے ہفتہ میں ۲ شدھیاں ویدک ریتی انوسار کی گئیں۔ ایک عیسائی دیوی کو اس کی پرارتھنا پر ویدک ریتی انوسار شدھ کیا گیا اور اس کی شادی ایک ہندو نوجوان سے ہو گئی ہے دوسری شدھی ایک نومسلم کی تھی جو کہ کچھ عرصہ سے مسلمان ہو گیا ہوا تھا شدھ کیا گیا۔

پرچار۔ آریہ سماج سیالکوٹ کی طرف سے پنڈت وشنو دیال جی آجکل پلڈیانہ میں رات کے وقت گیتا کی امرت کتھا کر رہے ہیں اور صبح کے وقت آپ کوٹ ڈھینگرہ والی اور کوٹ منڈیا والہ میں لڑکوں اور لڑکیوں کو پڑھانے کا کاریہ کرتے ہیں۔

نویدک رام لعل شرما اسسٹنٹ منترائجی آریہ سماج سیالکوٹ

ضروری نویدن

پرچار کے لئے دو بڑے سادھن ہیں تحریر و تقریر۔ تقریر سے پرچار اپدیشک دوارا ہوتا ہے۔ وید پرچار فنڈ میں جتنا دان آتا رہا اکثر اسی مد میں خرچ ہوتا رہا۔ وقت وقت پر آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ٹریکٹ اور پستکیں بھی چھپوائی جاتی ہیں اس کاریہ کو لیکھتا ہوگی جان کر اب سبھا نے ساہتیہ وبھاگ کے نام سے ایک علیحدہ شاخ تحریری پرچار کے واسطے مقرر کر دی ہے اور آریہ سماج کے پرسدھ لیکھک شری پنڈت چموپتی جی ایم اے اور پنڈت وشنو ناتھ جی ایم اے کو اس کام پر لگایا ہے وہ تو اب اچھی اچھی پستکیں لکھتے ہی جاویں گے مگر ان کا چھپنا مشکل ہے جبکہ دھن اس مد میں نہ ہو۔ ٹریکٹ بھی جو چھپیں گے وہ اس ساہتیہ وبھاگ سے چھپا کریں گے۔ اس وقت کئی اعلے پستکیں لکھی پڑی ہیں مگر دھن کے نہ ہونے سے چھاپی نہیں جا سکتی ہیں۔ آریہ سماجیں اور آریہ پرش مدد کریں۔ پرکاشن وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورو دت بھون لاہور

آریہ سماج منڈی بہاؤالدین کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۹-۱۰-۱۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء مطابق ۲۴-۲۵-۲۶ اسوج سمت ۱۹۹۳ ہونا نشچت ہوا ہے جو کہ بڑی دھوم دھام سے منایا جاویگا (نویدک) چندر بھان آریہ اپ منتری آریہ سماج منڈی بہاؤالدین

رشی کی توہین اور آریہ سماجوں کا کرودھ

"آنند" لاہور کے شرانگیز مضمون کیخلاف پروٹسٹ

آریہ سماج ڈگشائی کا پرستاو

آریہ سماج ڈگشائی کے ۳۰ راگست ۱۹۳۶ء کے اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

آریہ سماج ڈگشائی کا یہ اجلاس پورانک اخبار "آنند" لاہور کے کرشن نمبر میں پرکاشت گوپال مصر نامک کسی ویکتی کے اس شر انگیز و منافرت پھیلانے والے مضمون کی جس سے مہرشی دیانند کی حد درجہ توہین ہوتی ہے پر زور مذمت کرتا ہے اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے نیز گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے کہ مضمون کے لکھنے والے اور "آنند" اخبار کے خلاف فوری کارروائی کر کے مقدمہ چلائے (منتری)

آریہ سماج نرائن گڑھ کا پرستاو

آریہ سماج نرائن گڑھ ضلع انبالہ کا یہ جنرل اجلاس اخبار "آنند" لاہور کے کرشن نمبر میں مسی گوپال مصر کے لیکھ میں مہرشی دیانند سرسوتی کے پوتر اور نشکلنک جیون پر کئے گئے آکشیپوں کو گھرنا اور نہایت ہی نفرت کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ ایسے لیکھوں کو نفاق اور ایرشا دویش پھیلانے والا سمجھتا ہے اور گورنمنٹ سے پرزور انورودھ کرتا ہے کہ مناسب تدارک کر کے ایسی کو شانت کرے۔ (سیکرٹری آریہ سماج)

آریہ سماج پشاور شہر

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر پورانک اخبار "آنند" لاہور کے کرشن نمبر میں پرکاشت گوپال مصر نامک کسی ویکتی کے اس شر انگیز و منافرت انگیز مضمون کی جس سے رشی دیانند کی توہین ہوتی ہے پرزور مذمت کرتا ہے اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ مضمون کے لیکھک و اخبار کے سمپادک کے خلاف فوری کارروائی کرے۔ (سیکرٹری آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر)

سیلاب کے مصیبت زدہ لوگوں کی سہائتا کیلئے اپیل

دیش کے وبھن بھاگوں خاصکر بہار پرانت سے سیلاب کے جو سماچار آ رہے ہیں وہ بڑے ہردیہ دراوک ہیں۔ جان و مال کی ہانی اپرمیت ہے۔ بہت سے ویکتی اناتھ ہو گئے ہیں۔ بہت سے بے گھر بار کے ہو گئے ہیں۔ بہتوں کے پاس کھانے کے لئے ان اور پہننے کے لئے کپڑا نہیں رہا ہے یہ سب پیڑت دھرم۔ جاتی اور راشٹر کے بھید بھاو شونیہ مانوتا کے ناطے دلیش واسیوں کی کریاتمک سہانوبھوتی۔ دیا اور سہائتا کے پاتر ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا بہار نے پیڑت لوگوں میں سہائتا کا کاریہ شروع کر دیا ہے۔ اس کاریہ میں اس کے ساتھ سہیوگ کئے جانے کی اتینت آوشیکتا ہے۔ کیونکہ اس کاریہ کے لئے ادھک سے ادھک سادھن اپیکشت ہیں۔ تھا پچھلے زلزلہ کے کارن اس کے پچھلے دکھ ابھی دور نہیں ہوئے تھے آریہ جگت کو پیڑتوں کی سہائتا کے لئے اپنا اپنا بھاگ تت کال دینا چاہئے اور ان کی سہائتا میں سبھا کو سہیوگ دینا چاہئے۔ سبھا نے ایسے اوسروں پر سہائتا کاریہ (ریلیف ورک) کو سفلتا پوروک کیا ہے۔ سہائتا دھن وستر اتیادی کے روپ میں دی جا سکتی ہے

سب پرکار کی سہائتا آریہ پرتی ندھی سبھا بہار کوشتیگھر پٹنہ کے پتہ پر بھیجی جانی چاہئے۔ منتری نارائن سوامی پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف (مینیجر)

معجزہ

آپکی آنکھوں کی بینائی کتنی ہی کمزور کیوں نہ ہو گئی ہو آپ معجزہ کا استعمال کر کے معجزہ دیکھیں یہ کھلنے کی دوا ہے اس سے برسوں کے عینک کے عادی عینک سے نجات پا چکے ہیں تقریباً اندھے بھی بینا ہو گئے ہیں۔ ایک بار استعمال کر کے ہماری صداقت کا امتحان کریں قیمت عہ (مکمل خوراک) سرمہ معجزہ کا استعمال سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے قیمت فی تولہ عہ روپیہ۔

کرشمہ۔ بادی۔ بدہضمی۔ پیٹ درد کی بھوک وغیرہ کے لئے واقعی کرشمہ کا اثر رکھتی ہے قیمت ۸ر فی شیشی۔ تینوں تحفے اکٹھے منگوانے پر محصول ڈاک معاف

امر چند بکیہ دت پوری گوال گیٹ ہوشیارپور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت

بھیم سینی کافور

کافور ۸ تولہ ـ ناگرموتھ ایک تولہ ـ عود سیاہ ... صندل سفید ۴ تولہ ـ بستیل چینی ۲ تولہ ... سفید ۲ تولہ ـ بالچھڑ ۲ تولہ لونگ ۲ تولہ ... کتیرا ۲ تولہ ـ تخم الائچی کلاں ۲ تولہ کستوری ... ۲ ماشہ ـ عطر چنبیلی عمدہ ۲ تولہ ـ سمندر جھاگ ... جائفل ۱ تولہ جاوتری ۱ تولہ خس ۲ تولہ ... گلاب ۲ تولہ ـ

... ادویات کو باریک کر کے کافور پیس کر ... کریں ـ عرق اور عطر ملا کر بطریق مندرجہ ... تیار کریں ـ آنچ تیز نہ دیں ـ قریب ۷ تولہ ... ہوگا اگر کم ہو تو دوبارہ پھر آنچ دیں ـ

... انگریزی شربت بنانا

... کیوڑہ ۲ بوند ـ سکرین یعنی کھانڈ کا ست ... ریکٹی فائد سپرٹ ۱۰ ۱ اونس ... خوب ملا لیں ـ اس میں ۱۲ ـ ۱۵ بوند ... ۱۵ اونس پانی میں ڈال کر خواہ کسی سفر میں ... پی لیں ـ دن بھر پیاس نہ لگیگی ـ نہایت ... ہے ـ

... کی روشنائی کا پوڈر

... ۲ اونس ـ سوڈیل بلیو ۱/۲ ۱ اونس ... کو ملا کر نہایت اچھا پیکنگ کریں تا کہ ہوا ... ـ بوقت ضرورت پانی میں حل کر کے ... لائیں

گوند کی ٹکیاں

... بہت صاف لے کر پانی میں گھول ... جب بخوبی گھل جائے تو اس میں تھوڑی ... پھٹکری باریک پیس کر ملا دی جائے اور دو ... ایسی جگہ رکھیں جہاں اس برتن کو ... سکے ـ دو گھنٹہ بعد پھٹکری اس کو ... موٹے کپڑے میں چھان کر سایہ ... خشک کر کے ٹکیاں بنا لیں یہ ٹکیاں ذرا ... پانی یا لعاب کے ساتھ فوراً گھل کر لفافہ ... سکتی ہے

شیشہ صاف کرنے کا مصالحہ

... امونیا ۱ حصہ پانی ۵ حصہ ... کو ملا کر شیشے پر لگا دیں اس کے ... سے صاف کر دیں بالکل صاف ...

اپنے دیش کی بات

شیشہ اور شیشے کا کاروبار

بوتلیں ـ چوڑیوں کے بعد بوتلیں اور شیشیاں ہی اس ملک میں سب سے زیادہ مقدار میں باہر سے آتی ہیں ـ بوتلوں اور شیشیوں کی بدیشی تجارت تین ملکوں کے ہاتھ میں ہے ـ برطانیہ ـ جاپان ـ جرمنی ـ سوڈا کی بوتلیں سنہ ۱۹۲۹ء اور سنہ ۱۹۳۰ء میں ۱/۲ ۷ فی صدی انگلینڈ سے اور ۱/۲ ۶ فی صدی جرمنی سے آئی تھیں سنہ ۱۹۳۱ء میں ۱/۲ ۸ فی صدی جرمنی سے ۲۱ فیصدی انگلینڈ سے اور ۳ فیصدی جاپان سے سنہ ۱۹۲۹ء اور سنہ ۱۹۳۰ء میں ۱/۲ ۳۹ لاکھ کی بوتلیں ہندوستان میں باہر سے آئی تھیں جن میں ۱۵ لاکھ روپے کی بوتلیں سوڈا واٹر کی تھیں ـ ہندوستانی کارخانے سوڈا واٹر کی بوتلیں نہیں بنا سکتے ـ ۱/۲ ۲ لاکھ کی معمولی بوتلوں اور شیشیوں میں ۱۴ لاکھ کی بوتلیں اور شیشیاں ہندوستان میں بنی تھیں ـ

ایک ٹن شیشے میں ـ ۴ گرس شیشیاں ہوتی ہیں ـ اس حساب سے ایک گرس کے دام ۱/۴ ۵ روپے پڑتے ہیں ہندوستان جاپانی شیشیاں ۴ روپے فی گرس خریدتا ہے ـ

یہی حال شیٹ گلاس کا ہے ہر سو مربع فٹ کے مال پر ۱/۲ ۳ ـ ۸ روپے لاگت آتی ہے اور بازار کا نرخ سوا چھ روپے فی سو مربع فٹ ہے اس مال کا سب سے بڑا بیوپاری بلجیم ہے جو اپنا بڑھیا مال اچھی قیمت پر دیگر ملکوں میں بیچتا ہے اور گھٹیا مال ہندوستان میں صرف کچے مال اور مزدوری کی لاگت پر بیچ دیتا ہے ـ

سوادھیائے کیلئے نادر موقعہ

ویدک ونئے لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار اس لیٹک میں ہر روز کی پرارتھناؤں کے منتروں کی سندھی اور معنی دیا گیا ہے ہر طرح ورش بھر کیلئے ۳۶۵ پرارتھنائیں اس پستک میں سنگرہ کی گئی ہیں پستک تین بھاگوں میں چھپی ہے ایک بھاگ کا دام ۱۰ تینوں بھاگوں کا مولیہ تین روپیہ ہے

براہمن کی گئو لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار جیسے براہمن کی بانی میں کیا جادو بھرا رہتا ہے اس پستک میں اس سوکت کا انوواد کیا گیا ہے ـ

سوم سروور لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم اے اس پستک میں سام وید پومان سوکت کی سندر ویاکھیا ہے ـ سوم شبد سے وید میں کیا مطلب ہے یہ پستک میں اچھی طرح دکھلایا گیا ہے قیمت مجلد ۱۲ سادہ ۱۰

یوگیشور کرشن لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم اے ـ کرشن کا سرس ـ پرمانک اور پورن جیون چرتر پڑھنے کے لئے اس پستک کو منگا لیجئے بھاشا سرل اور محاورہ دار ہے چھپائی سندر ہے مولیہ ۸/۱

ہماری دیگر پستکیں

بھارت ورش کا اتہاس تین کھنڈوں میں لیکھک آچاریہ رام دیو مولیہ تینوں بھاگوں کا ۵ پانچ روپیہ ۴ **پران مت پریالوچن** پرانوں پر آلوچناتمک گرنتھ ہے قیمت تین روپیہ **دھرم اپدیش** سوامی شردھانند جی کے اپدیشوں کا سنگرہ دو بھاگوں میں قیمت ۸ **سنسکرت پردیپکا** دو بھاگ سنسکرت سیکھنے کی ریڈریں قیمت ۱۲ **استریوں کی شکشا** **برہمچریہ سندیش** اس موضوع پر اب تک لکھی گئی پستکوں میں سب سے یہ اتم ہے قیمت ۱۲ ـ اس سے اچھی پستک نہیں مل سکتی دیویوں کے ہاتھ میں دینے اور کنیا پاٹھ شالاؤں میں انعام بانٹنے کے لئے ـ **منو سمرتی وگیان** چھوٹے بچوں کو شکشا کیسے دی جائے اس پر یہ پرمانک پستک ہے اس پر پانچ سو روپیہ انعام مل چکا ہے قیمت ۱۰ ـ اس پر چودہ سو روپیہ انعام مل چکا ہے قیمت ہے پستکوں کا مفصل سوچی پتر مفت

مینیجر پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

برانچ ـ مینیجر ویریندر اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

ودھاتا کا وشو

مصنوعی دل تیار ہو گیا

کرنل لنڈبرگ کے تیار کردہ مصنوعی دل کی حال ہی میں یورپ میں نمائش کی گئی ہے ـ کرنل لنڈبرگ اور ان کے ساتھی پانچ سال تک مصنوعی دل کی تیاری اور تجربہ میں لگے رہے ہیں ـ جس کے متعلق ان کا خیال ہے کہ مصنوعی دل ایک نہایت مفید ایجاد ثابت ہوا ہے

مردوں کے خون کا سٹاک

اچانک مر جانے والوں کے مردہ جسموں سے خون لے کر اسے مختلف مقاصد کے لئے برتا جاتا ہے جن مردہ اشخاص کا خون لیا جاتا ہے ان میں موٹر حادثوں ـ بجلی کی تار سے چھو کر مرنے والوں اور ڈوب کر مرنے والے شامل ہیں ـ

ماسکو کے ایک ہسپتال میں ایسے خون کے ہزارہا تجربات کئے جا چکے ہیں جب آدمی کو مرے ہوئے چھ یا آٹھ گھنٹے ہو جاتے ہیں تو اس کی لاش سے خون لیا جاتا ہے اور کم درجہ حرارت جگہوں میں رکھ کر اسے منجمد کر لیا جاتا ہے اور کئی لحاظ سے یہ خون زندہ آدمی کے خون سے ملتا جلتا ہے

گیس کے ذریعہ پھلوں کو ہرے رکھنا

لنڈن میں تجربہ کیا گیا ہے کہ پھلوں کو دیر تک گلنے سڑنے سے بچایا جا سکتا ہے چنانچہ اکثر تاجر پھل فروخت اور بیوپار کرنے والے گیس کی امداد سے اس تجربہ میں کامیابی حاصل کر چکے ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں سنہ ۱۹۳۲ء کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ انگلینڈ میں ۴۰ ایسے سٹور تھے جن میں گیس کے ذریعے پھلوں کے گلنے سڑنے سے بچایا گیا تھا ـ ان ذخیروں میں ۴ لاکھ سیبوں کے پیٹے تھے ـ جن کا وزن ۴۰۰۰ ٹن کے برابر تھا ـ

غرق شدہ کشتیوں کا سراغ

ایک روسی سائنسدان نے ایک آلہ تیار کیا ہے جس کی مدد سے سمندر میں غرق شدہ دخانی کشتیوں اور چٹانوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہونے والے جہازوں کا پتہ لگایا جا سکتا ہے اس آلے سے وائرلیس کی لہروں سے کام لیا جاتا ہے امید کی جاتی ہے کہ یہ آلہ کھدائی کے کام اور جنگ کے زمانہ میں بہت مفید ثابت ہوگا ـ

سواستھ رکھشا

تندرستی اور مالش

مالش کا پرچار یورپ میں

آج بھی ہندوستان میں مالش کے متعلق بڑی غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ لوگ مالش سے تھکاوٹ نکال لیتے ہیں اور سوجن چوٹ جھٹکا موچ وغیرہ کے لئے مالش کرتے ہیں اس کے علاوہ مالش کے بارے میں عوام کو بہت کم واقفیت ہے۔

مالش کا اصلی پرچار مہذب ممالک میں تو کیپٹن کِک کے زمانے سے ہوتا ہے۔ اس کے پہلے لوگوں کو مالش کا علم تو ضرور تھا۔ مگر اس کا رواج خاص بڑھا چڑھا نہ تھا۔ کِک صاحب کے بعد ہی لوگوں کی توجہ مالش کی طرف خاص طور سے مبذول ہوئی۔

کیپٹن کِک بڑے بہادر اور کھوجی تھے انہوں نے سولھویں صدی میں کشتیوں میں بیٹھ کر سمندر میں دور دور تک یاترا کی تھی اور کئی جزیرے ڈھونڈ نکالے تھے انہی یاتراؤں میں سے ایک میں کِک صاحب کو لقوہ ہو گیا تھا جس سے ان کا بایاں پاؤں بالکل بے کام ہو گیا۔ اس سے وہ چل پھر نہ سکتے تھے۔ فوراً علاج شروع کیا گیا۔ لیکن کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا۔ خوش قسمتی سے اسی کشتی میں ایک یونانی ملاح بھی تھا۔ اس نے کِک صاحب کے بائیں پاؤں کی خاص قاعدہ سے تین چار دن تک مالش کر کے انہیں اچھا کر دیا گیا۔ لوگوں کو جو کِک صاحب کے ساتھ تھے بڑا ہی تعجب ہوا لقوہ جیسے مرض کی اتنی سہل ترکیب ہو سکتی ہے اس کا لوگوں کو وشواس ہی نہیں ہوا۔ کِک صاحب نے اپنا یہ تجربہ سفر سے واپسی پر اپنے ہموطنوں کے سامنے رکھا۔ ڈاکٹروں کی کمیٹی نے اس کے متعلق خاص طور سے غور و خوض کیا اور مریضوں پر مالش کے تجربے کئے جانے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سائنسدانوں نے بھی چھان بین شروع کر دی۔

سنہ ۱۸۶۰ء کے قریب ڈاکٹر اسکاٹ نے مالش کے مضمون پر پیرس میں ایک مدلل لیکچر دیا۔ لیکچر میں ایک لائق ڈاکٹر نے کچھ ایسی اہم باتیں بتلائیں جن کے باعث ڈاکٹری پیشے کا دھیان اس طرف گیا سنہ ۱۸۷۰ء میں جرمنی کے سائنسدان ڈاکٹر سی جی اور نے ایک "پیپر" شائع کیا جس میں انہوں نے ثابت کیا تھا کہ جسم کی قدرتی چاندر کھال کو صاف تندرست اور خوبصورت بنانے کے لئے مالش روپی دھوبی رکھنے کی بڑی ضرورت ہے۔ ہونے والی بیماریوں میں ۵ لم فی صدی بیماریاں تو صرف غلیظ چمڑے کے سبب ہوتی ہیں۔ مالش کرتے رہنے سے پہلے تو چمڑا صحت مند رہتا ہے جس سے چمڑے کی کوئی بیماری ہی نہیں ہو پاتی — دوئم جسم میں اگر کوئی روگ پہلے سے ہوا ہو۔ تو مالش سے وہ بھی اچھا ہو جاتا ہے

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین

افسانوں کے مجموعے

نگارستان — جمالستان

۲ — للعہ

محصول ڈاک علاوہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

بندوقیں رفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے اور ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ ہوگا نقد۔ گزیٹڈ آفیسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman umar and company Karachi

ڈابر ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ — پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع ہندوستانی کارخانہ

STAR TRADE MARK (REGD)

ہر گھر میں رکھئے

دوا کھانے سے پہلے

رنگ رنگ

(داد کا مرہم)

ایک بار لگاتے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو اس کے دو تین بار لگانے ہی سے آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی چار آنہ محصول ڈاک ۷ر نمونہ ڈیڑھ آنہ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

Regd چھوٹی تاپ

(تپ لرزہ و طحال کی دوا)

ہر گھر میں آجکل ملیریا پھیلا ہوا ہے لہذا ملیریا اور فصلی بخار کے مریض کو چھوٹی تاپ ضرور پلایئے اس سے بڑھکر بخار کو جلد بھگانے والی دوسری دوا نہیں ہے۔ ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحتیاب ہوتے ہیں اس کے استعمال سے خون گاڑھا ہوتا ہے اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی ۱۵ ار ڈاک محصول دس آنہ چھوٹی شیشی آٹھ آنہ ڈاک محصول ۷ر

دوا کھانے کے بعد

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے۔ وہ خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں

لاہور کے ایجنٹ: مینیجر پیسہ اخبار

امرتسر کے ایجنٹ، ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں میں جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے جیسے سیلان الرحم یعنی لیکوریا کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں اس کی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی "سنیاسی کا پایلٹ" موجود ہے جس سے بیشمار دکھی بہنیں فائدہ اٹھا چکی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ "سنیاسی اکسیر" ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا جادو کا اور آخری علاج جن کی چند خوراک ان نامراد امراض کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ جہاں ہر قسم کے علاج اور انجکشن بھی فیل ہو چکے ہیں۔ وہاں پر کامیاب ثابت ہو چکی ہیں ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگا کر اپنے مریضوں کو استعمال کرتے ہیں۔ قیمت اکسیر آتشک عہ ڈھائی روپیہ اکسیر سوزاک عہ

بابو روی نندن اور سیر

ہواره براسته مورنڈہ ضلع انبالہ

بواسیر کی اکسیر دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد دکھنی خون کا زائل ہونا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے قیمت عہ محصول ۸ر

کیلاش انجن

بے نظیر سرمہ محافظ چشم۔ جملہ امراض کو دور کرنے میں جادو کا اثر رکھتا ہے تین ہفتہ کے باقاعدہ استعمال سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا نئی بصارت آگئی ہے۔ قیمت فی شیشی فی تولہ عہ محصول ۸ر کل عہ تین شیشی معہ محصول دو روپیہ ۱۲ر

مینیجر کیلاش فارمیسی فتح گڑھ پنجتور ضلع فیروزپور (پنجاب)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्
कृण्वन्तो विश्वमार्यम्
PRAKASH LAHORE
کرنوتو وشوم آریم
سالانہ چندہ للعہ
ممالک غیر سے

پرکاش لاہور
प्रकाश
ہفتہ وار
قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۲ | اتوار ۵- اسوج سمت ۱۹۹۳ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۷

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے

۲- ایشور ستچدانند سروپ نراکار سرو شکتیمان نیائے کاری دیالو اجنما اننت نروکار انادی انپم سرو آدھار سرویشور سرو ویاپک سروانتریامی اجر امر ابھے نتیہ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے :

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے :

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا ادیت رہنا چاہیے :

۵- سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں :

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے یعنی شاریرک آتمک اور سماجک انتی کرنا

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیے۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے :

۹- ہر ایک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے۔ کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہیے

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں :

پریم مندر

چھوڑ دے مسجد اور شوالے

(از ہنشی علاولپوری)

(۱)
شیخ برہمن ذات ابھیمانی
مرم کی بات کسے نہ جانی
راہ پربھو کی بھولے دونو
انہیں بھی سیدھی راہ لگالے۔ چھوڑ دے مسجد اور شوالے

(۲)
بھولے شیخ بچاری دونو
مطلب کے بیوپاری دونو
دھوکہ میں نہ آنا ان کے
ان سے اپنا آپ بچالے۔ چھوڑ دے مسجد اور شوالے

(۳)
جھوٹے مندر مسجد والے
ظاہر سندر باطن کالے
پربھو کا جو تو درشن چاہے
من میں پریم کی جوت جگالے۔ چھوڑ دے مسجد اور شوالے

(۴)
جہاں ایش کا باس نہیں ہے
دور نہیں وہ پاس نہیں ہے
بھینٹ میں پریم کے پشپ چڑھا کر
اپنے ایش کو آپ رجھالے۔ چھوڑ دے مسجد اور شوالے

(۵)
اونچ نیچ کا بھید مٹا کر
ہری جنوں کو گلے لگا کر
پریم کے پتھر سے کر آن کو
پریم کا مندر نیا بنالے۔ چھوڑ دے مسجد اور شوالے

Haridwar. Digitized by eGangotri

ओ३म्

ویدامرت

اُپنشد کا کتھا

تیسرے اُپنشد

(شکشاولی)

پہلا انوواک سب کا رکھشک پرمیشور ہمارے لئے سکھ کاری ہو۔ سب کے پراپت کرنے یوگیہ پرماتما ہمارے لئے سکھ کاری ہو۔ نیائے کاری پرماتما ہمارے لئے سکھ کاری ہو۔ پرم ایشوریہ وان اور سب برہمنڈوں کا سوامی پرماتما ہمارے لئے سکھ کاری ہو۔ اننت پراکرم یکت سروویاپک پرماتما ہمارے لئے کلیان کاری ہو۔ اس برہم کیلئے نمسکار ہو۔ ہے سروشکتی مان پرماتمن تمہارے لئے نمسکار ہو۔ آپ ہی پرتیکش برہم ہو۔ آپ ہی کو پرتیکش برہم کہونگا۔ آپ کی دیدا گیان آگیا کا کتھن کروں گا۔ ستیہ بولوں گا۔ وہ برہم ہماری رکھشا کریں۔ آچاریہ کی رکھشا کریں۔ میری رکھشا کریں۔ اور میرے آچاریہ کی رکھشا کریں۔ سرو رکھشک پرماتما ہمارے تین پرکار کے دکھوں کو ارتھات ادھیاتمک، ادھی بھوتک اور ادھی دیویک دکھوں کو شانت کریں +

دوسرا انوواک سرو رکھشک پرماتما کی کرپا سے ورن سوَر آدی شکشا کا ویاکھیان کرتے ہیں +

اکار آدی ورن ہے۔ اُدات آدی سوَر ہے۔ ہرسو آدی ماترائیں ہیں۔ ابھینتر اور باہیہ پریتن ہیں۔ دونوں کا مدھیم سوَر سے اُچارن۔ ورنوں کا پرسپر سمبندھ یہ شکشا کا ادھیائے کتھن کیا گیا ہے +

تیسرا انوواک ہم دونو گرو شش کا ایک یش ہو۔ ہم دونو کا برہم تیج برابر ساتھ ہو۔ آگے ہم سنہتا کے رہسیہ کا کتھن کریں گے۔ اس کے پانچ وشے ہیں۔ ایک لوک کے سمبندھ ہیں، دوسرا جیوتش کے سمبندھ ہیں، تیسرا ودیا کے سمبندھ ہیں، چوتھا سنتان کے سمبندھ ہیں، پانچواں دیہہ کے سمبندھ ہیں۔ ان پانچوں کو مہان سنہتا کہتے ہیں +

پہلی سنہتا لوکوں کے سمبندھ میں ہے۔

"پرتھوی" سب کا آدھار ہونے سے پوروروپ ہے۔ "دھیو" اُتر روپ ہے۔ "آکاش" جس میں پورو اور اُتر کا میل ہو سندھی ہے۔ "وایو" دونو کو ملانے والی ہے۔ یہ لوکوں کے سمبندھ میں کہا گیا۔ اب جیوتش کے سمبندھ میں کہتے ہیں :-

"اگنی" پوروروپ ہے۔ "سوریہ" اُتر روپ ہے۔ اگنی اور سوریہ کی سندھی ہے۔ "بجلی" ملانے والی ہے +

पृथिविदेव स्य यजन्योषध्यास्ते मूलमाहिंसि
षंव्रजङ्गच्छ गोष्ठानंवर्षतु ते द्यौर्बधान देव सवितः
परमस्यां पृथिव्यां शतेन पाशैर्योऽस्मान्द्वे
ष्टि यंच वयं द्विष्मस्तमतो मा मौक् (२५)

لفظی ترجمہ (سویدیتہ) اسے روشنی اور ایشوریہ دینے والے (دیو) سوریہ وغیرہ جگت کے پرکاش کرنے والے پرمیشور (تے) آپ کی کرپا سے (دیوی جنی) عالموں کے یگیہ کرنے کی جگہ (پرتھویام) زمین میں (اوشدھیا) جو وغیرہ اوشدھیوں کے (مولم) بردھی کرنے والے مول کو (ما) نہ (ہنسی شم) ناش کروں۔ (پرتھویام) بہت سکھ دینے والی زمین پر (گیا ہوا یگیہ) (ورجم) بادل کو (گچھ) پہنچتا ہے۔ (اور وہاں جاکر) (گوشٹھانم) سورج کی کرنوں کے گنوں کو حاصل کرتا۔ اور (دیئو) پرکاش کر (ورشتو) ورشاتا ہے۔ (اسیام) اس زمین پر (یہ) جو (کوئی) دھرماتما ڈاکو (اسمان) ہم سب کا اُپکار کرنے والے اور دھارمک پُرشوں سے (دویشٹی) مخالفت کرتا ہے۔ اور (یم) جس (دُشٹ) سے (وئیم) ہم (دھارمک لوگ) (دوشمہ) مخالفت کرتے ہیں (تم) اس (دُشٹ) (پرم) شترؤں کو (شتین) انیک (پاشیئی) بندھنوں سے (بدھان) باندھو (اس کو) (اتہ) اس بندھن سے (ما) مت (موک) چھوڑو +

تشریح عام لوگوں کو پرتھوی کا راجیہ اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے۔ اور اس بات کا خوب پرچار کرنا چاہیئے کہ تین قسم کے یگیہ اوساوشدھیوں کا ناش کوئی پُرش نہ کرے۔ بلکہ اس کی حفاظت کریں۔ آپس میں مل کر ست سنگ کرتے ہوئے ویدوں کے امرت کی بارش کو نہ میں کیا کریں۔ تاکہ اندھکار کے بادل چھن بھن ہو جاویں۔ جو یگیہ اگنی میں کیا جاتا ہے۔ وہ پدارتھوں کے دھوم کو بادلوں میں پہنچاکر وہاں کھاری شدھی کرتا ہے۔ اور زمین پر پڑکر پاکیزہ اناج کو پیدا کرتا ہے۔ اس لئے کسی بھی پُرش کو یگیہ نہ چھوڑنا چاہیئے۔ اور جہاں تک زور چلے وہاں تک دُشٹ منشوں کو قید خانہ میں باندھنا چاہیئے تاکہ نیک کام کرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو +

اب ودیا کے سمبندھ میں کہتے ہیں :-

آچاریہ پہلے لکھتے ہیں شش گورو کے اننتر ہے۔ گورو اور شش کا میل ودیا ہے۔ پڑھانا گورو اور شش کے میل سے ہی ہوتا ہے +

اب سنتان کے سمبندھ میں کہتے ہیں :-

سنتان اتپتی میں "ماتا" پہلے ہے۔ پتا دوسرا ساوھن ہے۔ سنتان ماتا پتا کی سندھی ہے۔ سنتان کا ہونا ان کے میل کا کارن ہے +

اب دیہہ کے سمبندھ میں کہتے ہیں :-

نیچے کا جبڑا پوروروپ ہے۔ اُوپر کا جبڑا اُتر روپ ہے۔ "بانی" دونوں جبڑوں کا ملاپ ہے۔ "جیبھ" اُن کے میل کا کارن ہے +

اس پرکار یہ پانچ مہان سنہتا ورنن کی گئی۔ جو پُرش ان مہان سنہتاؤں کو یتھارتھ جانتا ہے۔ اُسے تیز اور دھن پراپت ہوتے ہیں۔ اور وہ برہم تیج۔ جس کو ودیارتھی اور سورگ لوگ پراپت کر لیتا ہے +

(بقیہ ودیش کی بات ص ۱۹)

فی اونس کے حساب سے لگائی جائے۔ تو اس کی قیمت ۳۷۰،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ ہو گی +

دنیا کی گذشتہ سونے کی پیداوار ۱،۳۱۰،۰۰۰،۰۰۰ اونس تھی۔ جس کی قیمت سات پونڈ فی اونس کی شرح سے ۹،۱۷۰،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ لگائی گئی تھی ۱۹۲۹ء میں اسی شرح سے سونے کی پیداوار کی قیمت ۱۳۳،۰۰۰،۰۰۰ تھی۔ اور ۸۵ شلنگ فی اونس کی شرح سے ۵۶،۰۰۰،۰۰۰ تھی +

ہندوستان کا سونا

جس وقت برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا تھا۔ اس وقت فرانس انگلستان سے بڑی مقدار میں سونا خریدتا تھا۔ اس لئے برطانیہ میں سونے کی مقدار صرف ۱۲۰،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ باقی رہ گئی تھی۔ لیکن

آنند سروت

ہے پرم پوجنیہ پرمیشور! آپ سب سے بڑے ہیں۔ آپ ہی کی بھکتی کے نرمل جل سے میں سب سے پہلے انتہ کرن کو شدھ کرنے والے اس اگیان روپی میل کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ جو کہ اننت جنموں کے سنسکاروں سے اور جو میری آگامی اُنتی کا سنہار کرنے والا آنند پراپتی روپی جیون ؛ دُکھوں سے رنگے ہوئے ہیں اننت سمرتھ ہے۔ اور اگیان کے بوجھ سے چھٹکارا پاکر اب میں آپ کا دھیان بالکل بن کر آپ کی آگیا پر آنند پاؤں +

ہے بھکتی کی اچھیا کو پورن کرنے والے پرمیشور! میں اپنی لوکیشنا۔ دتیشنا اور پترایشنا کو جیون بھر کے لئے اپنے آنند ساگر میں ڈبو دیتا ہوں۔ اور ان کا یہیں پران انت کرتا ہوں۔ پرنتو ساتھ ہی یہ بھی چاہتا ہوں کہ میری آنند لپسا آدھک سے آدھک بڑھتی جاوے۔ اور اپنے اننت انوگرہ سے اس کی پورتی بھی ہو۔ اور میں شیگھر ہی مکت ہو کر پرم پوتر آنند کا اسوادن کروں +

ہے پوتر اچھیا کو پورن کرنے والے پرمیشور! جیسے گنگوتری سے گنگا ندی پیدا ہو کر انت میں مہا ساگر میں پہنچ جاتی ہے۔ ویسے ہی میری مکتی پانے کی اچھیا میرے انتہ کرن سے پیدا ہو کر آگے ہی آگے بڑھے۔ اور انت میں آنند کے اننت ساگر آپ میں لین ہو جائے +

طلائی معیار ترک کرنے کے بعد ہندوستان نے ۲۴۰،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ کا سونا انگلستان بھیجا +

اس وقت دنیا میں سونے کا مجموعی ذخیرہ جو سکوں میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ ۲،۳۰۵،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ ہے۔ ۱۹۲۹ء میں صرف ۲،۳۸۱،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ تھا۔ اور اسی وقت لیگ آف نیشنز نے یہ خبر دی تھی۔ کہ دنیا کے سونے کا ذخیرہ ختم ہو رہا ہے۔ آج کل دنیا کے تمام حصوں میں سونے کی تلاش جاری ہے +

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

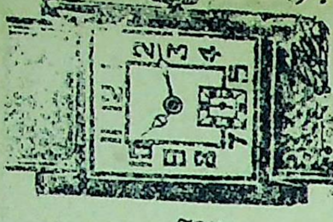

788

کرومیم کیس 12-8-0

رولڈ گولڈ 16-8-0

بڑھیا قسم 21-0-0

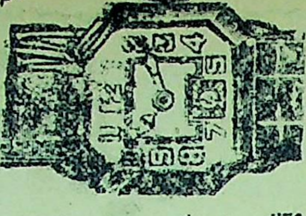

772

کرومیم کیس 17-0-0

بڑھیا قسم رولڈ گولڈ 22

15 کیرٹ گولڈ 55-0-0

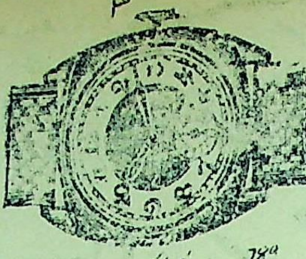

784

کرومیم کیس 10-8-0

رولڈ گولڈ 12-8-0

بڑھیا قسم 18-8-0

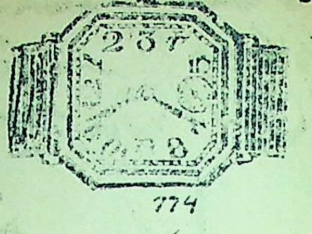

774

کرومیم کیس 20-0-0

رولڈ گولڈ 25-0-0

9 کیرٹ گولڈ 18-0-0

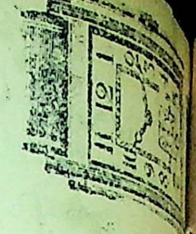

775

کرومیم کیس 12-8-0

رولڈ گولڈ 18-0-0

بڑھیا قسم 21-0-0

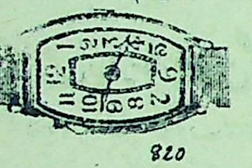

820

رولڈ گولڈ 21-0-0

9 کیرٹ گولڈ 27-0-0

18 کیرٹ گولڈ 40-0-0

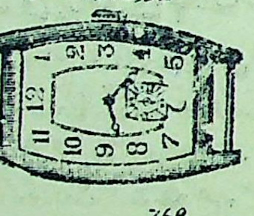

769

کرومیم کیس 15-0-0

رولڈ گولڈ 18-0-0

بڑھیا قسم 21-0-0

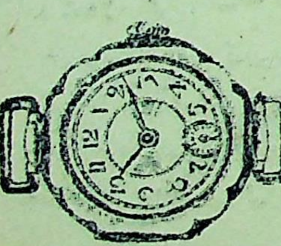

734

کرومیم کیس سادہ 10

رولڈ شیب 12-0-0

بڑھیا قسم 15-0-0

دونو پچھتائینگے

جو گھڑیوں کی عام قیمتوں سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ وہ بھی جو یہ معمہ حل نہ کریں وہ بھی!

پکیڈلی کمپٹیشن نمبر 2

RS. 25000

پہلا انعام 5,000 روپیہ نقد
دوسرا " 1,000 " "
علاوہ ازیں مبلغ [illegible] روپیہ
بصورت گارنٹی شدہ گھڑی ٹائم پیس وغیرہ

سب سے زیادہ داخلے بھیجنے والی خاتون کو کولمبیا کمپنی کا خود بخود بند ہونے والا 90 روپیہ کا گراموفون۔ سب سے زیادہ داخلے بھیجنے والے مرد کو 70 روپیہ کی سونے کی رسٹ واچ

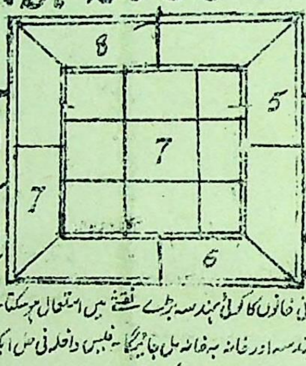

تاریخ اختتام ۲۵ ستمبر ۱۹۳۶ء   اشاعت سرٹیفکیٹ یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء

ترکیب حل: اس نقشے میں اس طرح خانہ پری کیجئے کہ اندرونی 9 خانے والے بڑے نقشے میں دائیں سے بائیں اوپر سے نیچے اور کونے سے کونہ کا مجموعہ [illegible] کریں یا نہ کریں۔ بیرونی آٹھ خانوں کا مجموعہ [illegible] ہو۔ کوئی ہندسہ دہرایا نہ جائے۔ بڑے نقشے کا کوئی ہندسہ بیرونی خانوں میں اور بیرونی خانوں کا کوئی ہندسہ بڑے نقشے میں استعمال ہو سکتا ہے۔ بیرونی خانوں میں صفر مت استعمال کریں۔

قواعد: [illegible]

تقسیم انعامات: [illegible]

داخلہ مفت خرچ ڈاک اور پیکنگ معاف [illegible]

گھڑی کی قیمت کی نسبت سے ہوگی۔ قیمت پیشگی نہ آنے کی صورت میں یہ رعایت نہ ملے گی۔

مینیجر پکیڈلی واچ کمپنی ۱۲۱ عبدالرحمن اسٹریٹ بمبئی نمبر ۳

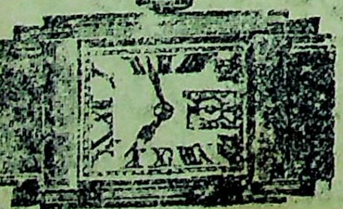

786

کرومیم کیس 13-0-0

رولڈ گولڈ 18-0-0

بڑھیا قسم 22-8-0

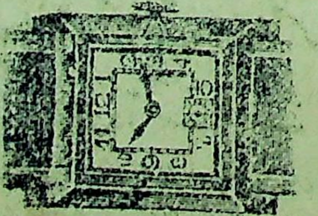

790

کرومیم کیس 12-0-0

رولڈ گولڈ 15-0-0

بڑھیا قسم 18-8-0

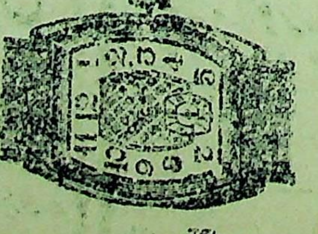

781

کرومیم کیس 12-8-0

رولڈ گولڈ 16-8-0

بڑھیا قسم 21-0-0

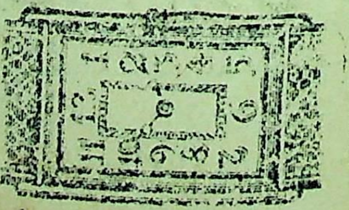

کرومیم کیس 11-0-0

رولڈ گولڈ 14-0-0

بڑھیا قسم رولڈ گولڈ 21-0-0

Digitized by eGangotri

تازہ خبریں

مسجد چراغ شاہ مسلمانوں کے حوالے

لاہور ۱۶ ستمبر۔ آج بعد دوپہر مسجد شاہ چراغ کا قبضہ مسلمانوں کو دے دیا گیا ہے۔ قبضہ کے فوراً بعد مسجد میں رسم اذاں ادا کی گئی۔ مسجد شاہ چراغ وہی عمارت ہے۔ جہاں پہلے سیشن کورٹ تھا ٭

مسٹر سبھاش کے وزن میں ۷ پونڈ کی کمی

کلکتہ ۱۶ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ سرنگ میں آنے کے بعد مسٹر سبھاش چندر بوس کے وزن میں ۷ پونڈ کی کمی ہو گئی ہے۔ انہیں انفلوئنزا بخار بھی ہوتا رہا ہے ٭

پٹنہ میں چار ہزار مکان گر گئے

پٹنہ ۱۶ ستمبر۔ حکام نے اندازہ لگایا ہے کہ پٹنہ میں چار ہزار مکان گر گئے ہیں۔ اور دس ہزار زیر آب ہیں ٭

ہندی پڑھانے کی اجازت دینے سے انکار

مدراس ۱۶ ستمبر۔ کارپوریشن کے سکولوں میں ہندی جاری کرنے کے معاملہ پر گورنمنٹ نے کارپوریشن کو اپنے آخری فیصلے سے مطلع کر دیا ہے۔ کہ گورنمنٹ اپنے پہلے حکم پر جس میں اس نے ہندی پڑھانے کی اجازت دینے سے انکار کیا ہے۔ دوبارہ غور نہیں کرے گی ٭

ٹرکی میں بالشوزم کے خلاف جہاد

استنبول ۱۵ ستمبر۔ پولیس نے شہر بوباسا میں ایک ڈاکٹر، ایک دفیسر اور ایک معزز شہری کو گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی گرفتاری بالشویک پروپیگنڈہ کرنے کے سلسلہ میں عمل میں لائی گئی

ہے ٭

میڈرڈ میں سازش کا انکشاف

لندن ۱۵ ستمبر ایک اخبار کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ میڈرڈ میں پریذیڈنٹ ایذانا کو قتل کرنے کی سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ اور سات اشخاص کو جو اس سازش میں ماخوذ تھے۔ گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔ سازش کے متعلق مزید تحقیقات ہو رہی ہے ٭

صوبہ سرحد کے آئندہ گورنر

(شملہ ۱۶ ستمبر) یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سر رالف گرفتھ گورنر صوبہ سرحد آئندہ اپریل سے پہلے ریٹائر ہو جائیں گے۔ اور ان کی جگہ سر جارج کننگھم جو آج کل صوبہ سرحد کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر ہیں۔ گورنر مقرر کئے جائیں گے ٭

اسّی ۸۰ ملازم تخفیف میں

جہلم ۱۶ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ ریلوے برج ورکشاپ کے تقریباً ۸۰ ملازموں کو عنقریب ملازمت سے برطرف کر دیا جائے گا ٭

اینگلو مصری معاہدہ

قاہرہ ۱۵ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ اینگلو مصری معاہدہ پر موجودہ مصر کے جنم داتا زاغلول پاشا کی قلم سے دستخط ہو گئے ہیں ٭

سکھ مسلم فساد

شیخوپورہ ۱۵ ستمبر دیالہ درکاں پولیس تھانہ نوشہرہ سے سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان لڑائی ص

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں اس کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پوران ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بھائیوں نے اسے از حد پسند کیا ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ سب سے پہلا کارخانہ ہے جس کی یہ ایجاد ہے۔ اسلئے دھوکہ سے بچنے کیلئے ہمارا نام دیکھ کر خریدا کریں ٭

مینیجر جگت رام پوری اینڈ سنز مالک وستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی کی

مشہور ادویات

بھیمسینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ کھجلی، ککرے، سرخی، جالا، پھولا وغیرہ کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت تین روپیہ تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا لذیذ ٹانک قیمت چار روپے فی سیر

بھیمسینی دانت منجن

دانتوں سے خون پیپ آنا روکتا ہے

قیمت فی شیشی آٹھ آنے

براہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ اور طاقت دیتا ہے قیمت فی شیشی (بارہ آنے)

براہمی بوٹی ۱۲ ؍ سیر

فہرست ادویات مفت

پتہ: آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور - برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ

پشاور - میسرز برج لال اینڈ سنز چوک ریشم گراں

ملتان - میسرز شاہ دیال داس موندا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۵ - اسوج سمت ۱۹۹۳

آریہ سماج کیلئے ایک کام

پچھلے کئی ہفتوں سے میں لگاتار اچھوت ادھار کے متعلق آریہ سماج کو اس کا فرض جتاتا رہا ہوں۔ یہ کام نہایت ضروری ہے۔ اور میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ میرے لکھنے کے باوجود آریہ سماج اسے اپنے ہاتھ میں لینے کو تیار ہوا ہے یا نہیں۔ درحقیقت آریہ سماج ایک کانسٹی ٹیوشن کے ماتحت ہے۔ اس میں کوئی کام تبھی ہو سکتا ہے۔ جب وہ کانسٹی ٹیوشن کی طرف سے کیا جائے۔ انفرادی طور پر کوئی شخص کام کرنا چاہے۔ تو کر نہیں سکتا۔ آریہ سماج میں نہ کوئی ہٹلر ہے نہ کوئی مسولینی۔ بلکہ اس کا شاسن زیادہ تر انگلستان کے شاسن کی طرح ہے۔ جو ہر جگہ پرتی ندھیوں کی طرف سے چلایا جاتا ہے۔ اس لئے وہ کوئی کام تبھی کر سکتا ہے۔ جب اس کا کانسٹی ٹیوشن حرکت میں آئے۔ اچھوت ادھار کے سوال نے سارے ہندوستان میں اضطراب پیدا کر رکھا ہے۔ لوگ ہر جگہ بے چین نظر آتے ہیں۔ ان میں کسی قدر حرکت بھی پائی جاتی ہے۔ اگر کوئی سوسائٹی بے حرکت ہے۔ تو وہ آریہ سماج ہے۔ یا تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کام کرتے کرتے تھک گیا ہے۔ اور نیا قدم اٹھانے کی اس میں سکت نہیں رہی۔ یا یہ کہ اس پر کام کا اتنا بوجھ ہے۔ کہ نیا بوجھ لینے کا اسے ساہس نہیں ہوتا۔ [illegible] کے باوجود اس نے یہ کام اپنے ہاتھ میں نہیں لیا تھا۔

یہ تو بڑا کام ہے۔ لیکن آج جس کام کی طرف میں آریہ سماج کا دھیان دلانا چاہتا ہوں۔ وہ بالکل چھوٹا ہے۔ اگرچہ اس کا تعلق بھی اچھوت ادھار سے ہے۔ پرکاش کے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ہندوستان میں جو نیا قانون نافذ ہونے والا ہے۔ اس کے ماتحت پنجاب میں اچھوتوں کو آٹھ نشستیں ملینگی۔ پنجاب کے اچھوت بطور خود اپنے آٹھ پرتی ندھی اسمبلی میں بھیج سکیں گے۔ یہ نشستیں انہیں معاہدہ پونا کی رو سے ملی ہیں۔ ان کا مشترکہ انتخاب بھی ہوگا اور علیحدہ بھی۔ مشترکہ ان معنوں میں کہ نہ صرف [illegible] ووٹ دے سکیں گے۔ اور علیحدہ ان معنوں میں کہ صرف وہ لوگ ہی اسمبلی میں جا سکیں گے۔ جن کا نام اچھوت جاتیوں میں درج ہے۔ یہ قدم اچھوتوں کو ہندو دھرم میں رکھنے کے لئے اٹھایا گیا تھا۔ یہ آریہ جاتی کیلئے برکت کا باعث ہوگا یا زحمت کا۔ اس کا جواب وقت دے گا۔ ایک لحاظ سے یہ برکت کا باعث ثابت ہوا ہے۔ اور ایک لحاظ سے زحمت کا۔ آریہ سماج کی یہ کوشش تھی۔ کہ اچھوتوں کو اپنی سوسائٹی میں جذب کر لیا جائے۔ ان کے اور دوسرے ہندوؤں میں کوئی تمیز نہ رہے۔ اس لئے اس نے جب انہیں اپنے اندر جذب کیا۔ تو انہیں یہ سکھایا۔ کہ آج سے تم اپنے تئیں اچھوت کہنا چھوڑ دو۔ اور اگر تم سے کوئی تمہاری جاتی پوچھے۔ تو کہہ دو کہ تم آریہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے اپنے تئیں آریہ کہنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ مردم شماری میں بھی انہوں نے آریہ لکھوایا۔ مصیبت یہ ہے۔ کہ نئے آئین کے ماتحت وہی اچھوت کونسلوں میں جا سکتے ہیں۔ اور ووٹ دے سکتے ہیں۔ جو اپنے تئیں اچھوت مانیں گویا نئے آئین کی بدولت ہندوؤں میں اچھوت اور غیر اچھوت کی تمیز مستقل ہو گئی ہے۔ فرقہ وار فیصلہ کے شائع ہونے پر مہاتما گاندھی نے اگر اپنی جان کی بازی لگائی تھی۔ تو اس لئے کہ اچھوت ہندوؤں سے علیحدہ نہ ہونے پائیں۔ اس معاہدہ کی رو سے ہندو اچھوتوں کو جداگانہ انتخاب کا موقعہ دیا گیا۔ جس پر مہاتما گاندھی نے برت دھارن کر لیا۔ وہ بستر مرگ پر پڑے تھے۔ ایک ایک دن ان کے لئے زندگی اور موت کا حکم رکھتا تھا۔ اس حالت میں ڈاکٹر امبیدکر نے اپنی شرائط کڑی کر دیں۔ اور وہ کچھ مانگا۔ جو مسٹر رامزے میکڈانلڈ نے بھی اچھوتوں کو نہ دیا تھا۔ ہندو لیڈروں کو جس طرح بھی ہو مہاتما گاندھی کو بچانا مقصود تھا۔ اس لئے وہ ڈاکٹر امبیدکر کے سامنے جھک گئے۔ اچھوت اور دوسرے ہندوؤں کا انتخاب مشترکہ تو ہو گیا۔ لیکن اچھوت اور غیر اچھوت کی تمیز قائم رہی۔

نئے آئین میں جو حقوق اچھوتوں کو ملے ہیں۔ وہ انہیں چھوڑنے کو تیار نہیں ہو سکتے۔ وہ یہ تو منظور کریں گے۔ کہ ان کا شمار اچھوتوں میں ہو۔ اور وہ اچھوت کہلائیں۔ لیکن اس کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ کہ اپنے تئیں ہندو لکھوا کر ان نشستوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ پنجاب میں تو اچھوتوں کو صرف آٹھ نشستیں دی گئی ہیں۔ لیکن بنگال میں انہیں تیس دی گئی ہیں۔ اچھوت ان نشستوں کو کھونے کا خیال تک بھی دماغ میں نہیں لا سکتے۔ غرض یہ کہ اس لحاظ سے کہ اچھوت پن مستقل ہو گیا ہے۔ فرقہ وار فیصلہ یا پونا کا فیصلہ ایک ہی حیثیت رکھتا ہے۔ اور زحمت کا باعث ہے۔ برکت کا باعث اس لحاظ سے ہے۔ کہ چونکہ اچھوت پن صرف ہندو دھرم میں ہی تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لئے کونسلوں میں اپنے پرتی ندھی بھیجنے کا جو ادھیکار اچھوتوں کو دیا گیا ہے۔ وہ اسی وقت تک قائم رہ سکتا ہے جب تک وہ ہندو ہیں۔ اگر وہ کسی دوسرے مذہب میں چلے جائیں۔ تو ان کی علیحدہ ہستی ختم ہو جاتی ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ کچھ اچھوت لیڈروں کی طرف سے یہ کہا گیا ہے۔ کہ ہمارے یہ ادھیکار ہر حالت میں قائم رہیں گے لیکن یہ ان کی بھول ہے۔ ان کی وجہ سے مسلمانوں اور عیسائیوں کی نشستوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ لیکن مسلمان یا عیسائی ہونے پر ان کی جداگانہ ہستی قائم نہیں رہ سکتی۔ وہ مسلمان یا عیسائی تسلیم کئے جائیں گے۔ اچھوت نہیں۔ اس لئے ان کا کونسلوں میں جانا دلیا آسان نہیں رہتا۔ جیسا کہ ہندو رہتے ہوئے۔ ان کا کوئی خاص آدمی مذہب تبدیل کرنے پر پہلے ہی کونسل میں چلا جائے۔ یہ ممکن ہے۔ لیکن یہ ممکن نہیں۔ کہ جتنی نشستیں انہیں ہندو رہتے ہوئے ملی ہیں۔ اتنی ہی انہیں مذہب تبدیل کرنے پر مل جائیں۔ کچھ اچھوت لیڈر عوام کو بلا وجہ دھوکہ دے رہے ہیں۔ یہ کہہ کر کہ مسلمان یا عیسائی ہو کر ان کے ادھیکار قائم رہیں گے۔ کیونکہ جس دن وہ مذہب تبدیل کریں گے۔ اسی دن ان کے نام ہندو رول سے کٹ جائیں گے۔ اول تو وہ کھڑے ہو ہی نہیں سکتے۔ اور اگر کھڑے ہونے کی حماقت کریں۔ تو کوئی بھی الیکشن افسران کی درخواست کو رد کر دے گا۔ اس لحاظ سے معاہدہ پونا برکت کا باعث سمجھا جا سکتا ہے۔

برکت کا باعث ہو یا زحمت کا بہر حال معاہدہ پونا کی رو سے اچھوتوں کے آٹھ پرتی ندھی پنجاب اسمبلی میں جائیں گے۔ یہ آٹھ اچھوت ممبر ہندوؤں کی طاقت کا باعث بھی ہو سکتے ہیں۔ اور ان کی کمزوری کا بھی۔ طاقت کا اس صورت میں جب وہ دوسرے ہندو ممبروں کے ساتھ رہیں۔ اور کمزوری کا اس صورت میں جب وہ غیروں کے ہاتھوں میں کھیلیں۔ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ ہمارے دشمن ہمارے خلاف اچھوتوں کو کس طرح ورغلا رہے ہیں۔ طرح طرح کے حیلے بہانوں سے انہیں تنگ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور چونکہ یہ کوشش تبھی کامیاب ہو سکتی ہے۔ جب ان کے دلوں میں ہندوؤں کے خلاف نفرت کا جذبہ بھر دیا جائے۔ اس لئے نفرت کا جذبہ پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ پمفلٹ اور کتابیں شائع کی جا رہی ہیں۔ واعظ شہر بشہر اور گاؤں بہ گاؤں پھیر رہے ہیں۔ اور اچھوتوں کے کانوں میں یہ منتر پھونکا جا رہا ہے کہ تمہارے سب سے بڑے دشمن ہندو ہیں۔ جو تمہارے حقوق غصب کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ کچھ مسلمانوں نے اپنے فرضی نام رکھ لئے ہیں۔ اور اپنے تئیں اچھوت بتا رہے ہیں۔ لاہور میں بھی ان دنوں ایک مسلمان آیا ہوا ہے۔ جس نے اپنا نام [illegible] رکھ لیا ہے۔ اور اچھوتوں کو ورغلا رہا ہے۔ اس سے بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ اچھوتوں میں بھی کچھ لوگ ایسے پیدا ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے ہندو دھرم اور ہندو سماج کو برا بھلا کہنا اپنا شیوہ بنا رکھا ہے۔ ان کی ساری کوشش اس بات پر صرف ہو رہی ہے۔ کہ اچھوتوں کو ہندوؤں سے جدا کر دیا جائے۔ اگر یہ [illegible] خیال لوگوں کو پنجاب اسمبلی میں بھیجنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو اس کا نتیجہ لازمی طور پر یہ ہوگا۔ کہ اچھوت ممبر غیروں کے ساتھ مل جائیں گے۔ اور کسی حد تک ہماری طاقت پہلے سے بھی گھٹ جائے گی۔ میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ یہ ایک حقیقی خطرہ ہے۔ جس سے بچنے کی ضرورت ہے۔ اور ہم بچ سکتے ہیں۔ اگر کوشش کی جائے۔ ان آٹھ نشستوں کیلئے ایسے ہی لوگ منتخب کرنے ہوں گے۔ جن کا شمار اچھوتوں میں ہو۔ اور ایسے اچھوتوں کی کمی نہیں۔ جو اس وقت تک ہندو ہیں۔ اور ہندو رہنا چاہتے ہیں۔ انہیں اپنے پراچین دھرم سے پیار ہے۔ اور ڈاکٹر امبیدکر اور ان جیسے دوسرے اچھوتوں نے جو ہندو دھرم کے خلاف جہاد اور نفرت پھیلا رہے ہیں ان کے مقابلے کے لئے تیار ہیں +

آریہ سماج یہ کام بخوبی سرانجام دے سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ اس نے سب سے پہلے اچھوت ادھار کا کام شروع کیا۔ یوں بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس صوبہ میں اس سلسلہ میں جتنا

لنڈن میں آریہ مندر

تین برس ہوئے پنڈت ایودھیا پرشاد جی بی اے پروہت آریہ سماج کلکتہ سارودیشک سبھا کی طرف سے مذاہب کی کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے امریکہ تشریف لے گئے۔

اس عرصہ میں امریکہ اور دوسرے علاقوں میں ویدک دھرم کا پرچار کرتے رہے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ انگلستان تشریف لائے ہیں۔ وہاں کے اخبار "پیپل" کے نمائندہ کو انہوں نے بتایا۔ کہ وہ لنڈن اور دوسرے یورپی ممالک کے دارالخلافوں میں آریہ سماج کے مندر بنوانا چاہتے ہیں۔ لنڈن میں وہ مندر کے لئے جگہ بھی دیکھ رہے ہیں۔ ان کا یہ وچار ٹھیک ہے۔ جب تک آریہ سماج کا مندر نہ ہو۔ تب تک ویدک دھرم کا پرچار سفائی روپ سے نہیں ہو سکتا۔ ہمارے پنجاب کے احمدیوں نے وہاں ایک چھوڑ دو مسجدیں بنوائی ہیں۔ ایک لاہوری احمدیوں کی جو لنڈن کے قریب ووکنگ میں واقع ہے۔ جو ایک طرح سے تمام مسلمانوں کی مسجد بن گئی ہے۔ دوسری مسجد قادیان کے احمدیوں نے بنوائی ہے۔ اسی طرح لنڈن میں ہندو مندر بنوانے کی بھی کوشش جاری ہے۔ اگر پنڈت ایودھیا پرشاد جی کسی طرح مندر بنوانے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو ویدک دھرم کا پودا وہاں لگ سکتا ہے۔

لیکن یہ کام آسان نہیں۔ لنڈن میں زمین حاصل کرنا کارے دارد کا معاملہ ہے۔ اس پر مندر بنوانا تو اور بھی مشکل ہے۔ پنڈت جی اس کے لئے روپیہ کہاں سے لائیں گے؟ کیا وہ انگلستان سے جمع کریں گے یا ہندوستان سے۔ انگلستان سے جمع ہونے کی ایک صورت نظر نہیں آتی۔ ممکن ہے پنڈت جی کے ایسے وسائل ہوں۔ جن کا مجھے علم نہیں۔ بہرحال مندر کے لئے ایک لاکھ سے کیا کم درکار ہوگا۔ ہاں اگر پنڈت جی ہندوستان میں کوشش کریں۔ تو یہ روپیہ جمع ہو جائے۔ وہ بھی جبکہ وہ خاص خاص سیٹھوں سے روپیہ وصول کریں۔ سکیم تو یہ آسان ہے کہ ہر ایک آریہ سے ایک ایک روپیہ وصول کر لیا جائے۔ یقیناً ایک لاکھ ایسے آریہ ہوں گے۔ جو ایک ایک روپیہ دے سکیں لیکن اس قسم کی سکیمیں سرے نہیں چڑھتیں بہرحال جیسے ہیں اس سکیم کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ جب پنڈت جی ہندوستان کے آریہ پرشوں سے لنڈن کے مندر کے لئے اپیل کریں گے۔ تو کوئی بھی آریہ اپنا حصہ دینے میں سنکوچ نہ کریگا۔ سارودیشک سبھا کو چاہیئے۔ کہ پنڈت جی سے دریافت کرے۔ کہ ان کی سکیم کیا ہے؟ ان کی سکیم آنے پر اس کے متعلق ہندوستان کے آریہ ہندو سیٹھوں اور ساہوکاروں سے اپیل کی جائے۔ اور اگر ہو سکے۔ تو ڈیپوٹیشن بھی نکالے جائیں۔ اگر کوشش جاری رکھی جائے۔ تو ایک لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ ایک برس میں نہ ہوا۔ تو دو برس میں ہو جائے گا۔ آریہ سماج جیسی سوسائٹی کو جس کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ وہ سارے سنسار میں ویدک دھرم کا ناد بجانا چاہتی ہے۔ یہ بات شوبھا نہیں دیتی۔ کہ لنڈن جیسے بین الاقوامی شہر میں آریہ سماج کا مندر ہی نہ ہو۔ احمدیوں نے تو برلن میں بھی ایک مسجد بنائی ہے لیکن آریہ سماج نے ابتک پہلا قدم ہی نہیں اٹھایا۔

(کرشن)

شاردا ایکٹ سنشودھک بل

شاردا ایکٹ کے نفاذ کے وقت سے اب تک بال وواہ ہوتے رہے ہیں۔ اور تب تک ہوتے رہیں گے جب تک کہ اس ایکٹ پر سختی سے عمل درآمد نہ کیا جائے۔ لیکن ایکٹ کی ضرورت اور اہمیت کا احساس ہوتے ہوئے بھی اس سے پورا فائدہ نہیں اٹھایا جا سکا۔ اس کی خلاف ورزی ہوتی رہی ہے۔ اسی خیال کے پیش نظر اس میں سنشودھن کر لینے کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ چنانچہ شری ہیت بی داس نے اسمبلی میں شاردا ایکٹ کے سنشودھن کے سمبندھ میں ایک بل پیش کر رکھا ہے۔ اس کے سمرتھن میں لنڈن سے لارڈ لوتھیان نمتا انیہ لوگوں نے ایک پتر اخبار دں میں چھپوایا ہے۔ اس پتر میں سرکار سے اکت بل کا سمرتھن کرنے کی مانگ کی گئی ہے۔ پتر کا سارانش اس طرح ہے:-

"۱۹۲۹ء میں سرکار کی چودھن سہائتا سے ایک ایکٹ پاس ہوا تھا۔ اس کا اُدیشیہ چودہ برس سے کم عمر کی لڑکی کی شادی کو دنڈنیہ اپرادھ قرار دینا تھا۔ دُر بھاگیہ سے ایکٹ کی نرٹیوں کی وجہ سے یہ ایکٹ بالکل نکما سدھ ہوا ہے۔ اور سرکار نے اس کے پرچلن کرنے کے لئے کوئی یوسمقت یتن نہیں کیا ہے۔ بھارت کی مہلا سمتیوں کی رپورٹیں برسوں سے یہ سپشٹ کہہ رہی ہیں۔ کہ یہ ایکٹ پرایہ مر چکا ہے۔ اور یہ سمتیاں نمتا بھارت کے سماج سنشودھک اس کے سنشودھن کے لئے یتن کر رہے ہیں۔ اب یہ اینت آوشیک سنشودھک بل پرائیویٹ سدسیہ شری بی داس دوارا پیش کیا گیا ہے۔ اگر یہ بل قانون کا روپ گرہن نہ کر سکا۔ تو یہ بڑے دُکھ کی بات ہوگی۔

ورتمان قانون کی نرٹیاں مسٹر داس کہتے ہیں تین ہیں:-

ایکٹ کے وردھ ہونے والے کسی وواہ کے روکے جانے کی ایکٹ میں کوئی ویوستھا نہیں کی گئی ہے۔ بل عدالتوں کو اپنی مرضی سے وواہ کے روکنے کا حکم جاری کرنے کی سوتنترتا پردان کریگا۔ بل میں یہ بھی پرستاؤ کیا گیا ہے کہ اس پرکار کے حکم کے الّنگھن کے لئے سخت سے سخت سزا دی جانی چاہیئے۔

(۲) ایکٹ کے پرچلن میں سب سے بڑی ایک رکاوٹ یہ ہے۔ کہ مدعی کو شکایت کے لئے پرکاش میں آنا پڑتا ہے۔ بل وواہ کے وردھ کارروائی کرنے کا ادھکار پرائیویٹ شہری پر ڈالا گیا ہے۔ اور روپیہ کے جو کہ عدالت میں بطور ضمانت کے جمع کئے جاتے ہیں۔ مقدمے کے فیل ہو جانے کی صورت میں کھونے کی ذمہ داری بھی پرائیویٹ ناگرک کو ہی پڑتی ہے۔ بل میں گپت سوچنا کے ملنے پر بغیر کسی پرکار کا پرتگیا پتر لکھوائے یا ضمانت لئے اپنی مرضی سے کارروائی کرنے کا عدالت کو ادھکار دینے کی مانگ کی گئی ہے۔

بل پتنی کی رکھشا کے لئے ایکٹ میں کوئی ویوستھا نہیں کی گئی تھی۔ اور اس پرکار کی ویوستھا کے نہ ہونے کی وجہ سے بھی کئی شبھ چنتک پراپیہ اپرادھیوں کے خلاف کارروائی کرنے سے رک جاتے تھے۔ اس لئے وہ یہ جانتے تھے۔ کہ اگر وہ سپھل بھی ہو گئے۔ تو سمبھو ہے پورو مانا بن جانے کے خطرہ سے وہ لڑکی کی رکھشا نہیں کر سکیں گے۔ اور الٹا مقدمہ کے بدلے کے روپ میں لڑکی کو اس کے پتی یا گھر والوں کے دُر ویوہار کے دو کارن بن جائیں گے۔ عدالت کے سامنے اس پرکار کی ویوستھا کی ضرورت رکھ دیتا ہے۔ اور جب تک شادی کی قانونی ادھکار بلنی نہ پراپت کرلے تب تک کے لئے اسے پرتھک رکھنا۔ اور گذارے کی ویوستھا کرنا عدالت کے لئے آوشیک ہو جاتا ہے۔"

بال وواہ کی وجہ سے سارا گرہستھ جیون کس قدر دکھ بھرا اور بیمار ہو سکتا ہے۔ اس کا کسی حد تک اندازہ آریہ سماج کے جنم کال کے وقت کی اوستھا سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ پانچ پانچ برس کی ودھوائیں لاکھوں کی تعداد میں موجود تھیں۔ اور ایسی ودھواؤں کی تعداد تو ہزاروں میں تھی۔ جو ایک سال کی بھی نہ تھیں۔ یہ سب کیوں تھا۔ صرف اس لئے کہ استری سکھشا کا ابھاو تھا۔ سامانک جیون دھرم ابھیمانی برہمنوں کی من مانی ویوستھاؤں سے استِ ویست ہو چکا تھا۔ آریہ سماج نے جہاں اس سامانک دوش کو دور کیا۔ وہاں استری شکشا کا پرچار کر کے سماج کے ماتھے پر لگے ہوئے بال وواہ کے کلنک کو بھی دور کرنے کا پریتن کیا۔ کیونکہ ودھواؤں کی لاکھوں کی سنکھیا اس بد رسم کی وجہ سے تھی۔ آج بھی ہندوؤں میں ایک ایسا طبقہ ہے۔ جو پرانی روڑھیوں میں پھنسا ہوا ہونے سے سوشل سدھار کو دھرم گھاتک سمجھتا ہے۔ اور اُنتی کے پتھ پر آروڑھ ہونے کو تیار نہیں۔ اگرچہ آج بال وواہ کو قطعی دور کر دینے کی ضرورت کو کوئی محسوس کرتا ہے۔ لیکن اس کی مخالفت بھی قدامت پسند اکثر کرتے ہیں۔ شاردا ایکٹ اس کو دور کرنے کا ایک صحیح ہتھیار ہے۔ لیکن اس ہتھیار کا استعمال تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ یہ سنشودھک بل پاس ہو جائے۔ اور اس پر سختی سے عمل درآمد کیا جانے لگے۔

ہم اس بل کا ہر دے سے سمرتھن کرتے ہیں۔ اور آریہ سماجیوں سے وششیش روپ سے اور سدھار پسند ہندوؤں سے سادھارن روپ سے آشا رکھتے ہیں۔ کہ وہ بل کا سمرتھن کریں گے۔ تاکہ یہ پاس ہو جائے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...اس کا بڑا حصہ آریہ سماج نے
...ہوا ہے۔ یہاں کے اچھوت اپنے تئیں کہتے
...ہے۔ اس لئے اگر آریہ سماج جھتہ پرش
...اسمبلی میں دلچسپی لیں۔ اور ان
...کو اسمبلی میں بھجوائیں۔ جو آریہ یا ہندو ہیں۔ یہ
...آریہ جاتی کا درد ہے۔ اور جو
...مشکلات میں ان کا ساتھ دیں گے۔ تو وہ
...کی ایک بھاری خدمت سرانجام دیں گے۔
...خود کچھ ضروری نہیں۔ اگر آریہ سماج ہند
...اور ادھار ... تو کام میں منعقد
...طاقت نہیں رکھتے۔ تو نہ سہی۔ لیکن یہ
...نے ان کے سامنے پیش کیا ہے کہ کم
...ہوتے ہوئے بھی کم محنت مانگتا ہے
...کامیابی بھی ہو سکتی ہے۔ اور اچھوت لوگ
...ہندی اسمبلی میں بھجوائے جا سکتے
...بشرطیکہ کوئی شخص اس کام میں دلچسپی دکھلائے
...آریہ سماج بھر میں کوئی ایک ایسا آدمی
...نہیں آتا۔ جو اس کام سے دلچسپی رکھتا ہو
...پر جتنا بھی کام اس وقت ہو رہا ہے۔
...یہ ادھار سبھا کی معرفت۔ جس کے روح رواں
...لالہ چرنداس پوری ایڈووکیٹ سیالکوٹ
...سارے کام کو اپنے ہاتھ میں لے
...اور کامیابی انجام تک پہنچا سکتے ہیں۔
...کسی قدر ایثار کے لئے تیار ہوں۔
...انہیں اپنی پریکٹس چھوڑنی ہوگی۔
...جگہوں میں جانا ہوگا۔ لیکن اگر وہ
...کی ذمہ داری اپنے اوپر نہ ...
...کم از کم اپنے علاقے کی تو لے سکتے ہیں۔
...لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے۔ اس کام
...دلچسپی رکھتے تھے۔ لیکن اب انہوں نے
...مشن قائم کر کے اپنی سرگرمیوں
...طرف پھیر دیا ہے۔ اچھوت ادھار
...کے جان نشین پرنسپل رام داس
...اس کام کو دوسروں کی نسبت بہتر سرانجام
...بشرطیکہ ان پر کالج کا بوجھ نہ
...لالہ دیوی چند جی عارضی طور پر اپنے
...سے لیں۔ اور اپنی تمام طاقت اس کام پر لگا دیں۔ تو
...تجویز نہیں ہو سکتی۔ اور اگر
...لالہ چرنداس پوری۔ لالہ دیوی چند
...اور اسی طرح کے اور سجن
...دلچسپی رہی ہے۔ اور اب بھی
...کوئی سنگٹھن بنا لیں۔ تو یہ کام چل
...ضروری اور کسی نہ کسی طرح
...+

(کرشن)

لنڈن کا وشو دھرم سمیلن

پچھلے سال وشو دھرم سمیلن امریکہ میں بمقام نیویارک میں ہوا تھا۔ امسال لنڈن میں ماہ جولائی میں ۳ سے ۱۷ تک دو ہفتہ جاری رہا۔ کارروائی برٹش ورلڈ یونیورسٹی کانگریس کے چیف وشو دھرم سمیلن کے انٹرنیشنل پریزیڈنٹ ہیں ایک سائنٹفک بھاشن کے ساتھ شروع ہوئی تھی۔ اس سمیلن میں سر رادھا کرشن، پروفیسر مہندر ناتھ سرکار، پروفیسر سمیندر داس گپت، سر عبدالقادر، مسٹر یوسف علی اور دوسرے پرتی ندھیوں نے ہندو دھرم اور اسلام کی نمائندگی کی +

سیلون کے پروفیسر مالالا سیکرا اور ٹوکیو کے امپیریل یونیورسٹی کے پروفیسر سکی نے بودھ مت کا پرتی ندھتو کیا۔ چین کے کوئی اور ڈاکٹر لوبیس ایس۔ ایل سیونگ نے کنفیوشس مت کو سمیلن میں پریزنٹ کیا +

وشو دھرم سمیلن کے جنم داتا ینگ ہسبنڈ کے مسٹر چارلس ایف ویلیر اور بھارت کے کیدار ناتھ جی گپت اس میں شامل ہونے کے لئے امریکہ سے آئے تھے۔ ان کے ساتھ کئی اور کانگریس بھی تھے سینٹ پال اور کنٹربری کے ادھکشوں نے سب نمائندوں کا ہارڈک سواگت کیا۔ اور کنٹربری اور سینٹ پال کے گرجوں میں ان کے لیکچروں کا پربندھ کیا +

یہ کانفرنس اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ سب مذاہب کی موٹک سچائیاں ایک ہیں +

ریاست حیدرآباد کے آریہ سماجیوں کی شکایات

"پرکاش" کے اس انک میں کسی دوسری جگہ حیدرآباد سٹیٹ کے اپنے ایک نامہ نگار کا لیکھ پرکاشت کیا جا رہا ہے۔ اس سے پتہ چلے گا کہ وہاں کس طرح آریہ سماج کے کام کو روکنے کے لئے نہ صرف شرارتی مسلمان شرارتیں کرتے۔ اور آریہ سماجیوں پر جھوٹے مقدمے کھڑے کرتے ہیں۔ بلکہ در پردہ پولیس بھی ان کی امداد کرتی ہے۔ اور نہ شرارتی لوگوں سے کوئی باز پرس ہی کی جاتی ہے +

یہ شکایت بھی جاری ہے کہ ریاست کی طرف سے جو دھارمک امور کے لئے محکمہ قائم ہے۔ اس کی طرف سے تنخواہ دار واعظ اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کا کام سرانجام دے رہے ہیں +

جہاں تک مذہبی آزادی کے سوال کا تعلق ہے۔ ہم یہ کہے بنا نہیں رہ سکتے۔ کہ اگر مندرجہ بالا اطلاع بقول ہمارے نامہ نگار کے درست ہے۔ تو ریاست کے آریہ سماجیوں کی شکایات بجا ہیں۔ اور آریہ سماجیوں کو اپنے دھرم کے پرچار کے لئے بھی ویسی ہی آزادی ہونی چاہئے۔ جیسی کہ مسلمانوں کو ہے۔ اور یہ واجب نہیں۔ کہ محکمہ دھرم ارتھ کے فنڈ سے صرف اسلام کے پرچار کے لئے روپیہ خرچ کیا جائے۔ اور آریہ سماج کے کام کو بند کر دینے کے لئے واعظ مقرر کئے جائیں۔ آریہ سماجیوں کی یہ بھی شکایت ہے۔ کہ ہندو دیویوں کی عزت بھی بعض شرارتی اور بدمعاش مسلمانوں کے ہاتھوں ہمیشہ خطرہ میں ہے۔ اور آئے دن ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں کہ بداخلاقی اور بے حیائی کی حرکات کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ نظام ریاست کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی رعایا کی شکایات کی طرف پوری توجہ دے۔ اور ان کو دور کرنے کی پوری کوشش کرے +

آریہ ویردل سمیلن سیالکوٹ

آریہ ویدک سماج سیالکوٹ نے کرسمس کی چھٹیوں میں ایک پنجاب پرانتیہ آریہ ویردل سمیلن سیالکوٹ میں بلانے کا نشچے کیا ہے۔ یہ نشچے مبارک ہے +

اس بات کی ضرورت تو بے شک ہے کہ یووکوں کو بیدار کیا جائے۔ نہ صرف ان شاریرک اُنتی ہو بلکہ آتمک اُنتی بھی۔ وہ سوادھیائے میں مشغول ہو کر آریہ سماج کو اپنے جیونوں میں دھارن کریں۔ یدی سوادھیائے کی طرف ان کی رچی کی جا سکے۔ تو انہیں دھرم سے خود بخود انوراگ پیدا ہو جائے گا۔ اور وہ لامذہبیت، مغربیت اور فیشن پرستی کی خطرناک رو میں بہنے سے بچ جائیں گے۔ آج یووکوں کی اوستھا بہت شوچنیہ ہے۔ ہم نہیں کہتے۔ کہ اس اوستھا کے لئے کیول یووک ہی ذمہ وار ہیں۔ نہیں اس میں قصور آریہ سماج کا بھی ہے۔ آریہ سماج نے انہیں اپنے سمیپ لانے کے لئے کبھی

...پرچار کیا ہے۔ اور نہ اس کے سادھن سوچے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ مانو یووکوں کی اسے اوشکیتا ہی نہ ہو۔ لیکن یہ تو مانی ہوئی بات ہے۔ کہ کوئی راشٹر یا جاتی بنا یووکوں کے اٹھ نہیں سکتی۔ یدی آریہ سماج نے پھر سے اُنتی کی راہ پر بڑھنا ہے۔ تو اسے یووکوں کو اپنے ساتھ لینا ہوگا۔ اگر آریہ سماج کی کوشش کے بغیر یووک خود ہی اپنے کرتویہ کو پہچاننے کا پریتن کرنے کے لئے یہ سمیلن کر رہے ہیں۔ تو ہم اس سمیلن کی سپھلتا دل سے چاہتے ہیں۔ لیکن یہ شرط ضرور ہے۔ کہ یہ دکھاوے کا سمیلن نہ ہو۔ جلسہ جلوس اور پریذیڈنٹ وغیرہ تک ہی محدود نہ رہے۔ بلکہ کچھ عملی کام بھی کر کے دکھائے۔ تبھی اس کا کچھ لابھ ہو سکتا ہے۔ اگر اس کی آشا نہیں۔ تو خواہ مخواہ آڈمبر رچ کر ہمیں اپنا دھن نشٹ نہیں کرنا چاہئے +

اچھوتوں کو مسلمان بنانے کیلئے مصر سے وفد

ڈاکٹر محمد اقبال اور الازہر یونیورسٹی کے ریکٹر کے درمیان ہندوستان کے ہریجنوں کو اسلام کی آغوش میں لانے کے متعلق خط و کتابت ہوئی تھی۔ اسے مصری اخبارات نے شائع کر دیا ہے۔ اس خط و کتابت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ علمائے مصر بھی ہریجنوں کو اسلام کی آغوش میں لانے کے لئے اپنی خدمات ہندوستان کے مسلمانوں کو سونپنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ انہوں نے پوچھا ہے کہ کس قسم کے مشنری ہندوستان میں آنے چاہئیں۔ اس کے جواب میں ڈاکٹر اقبال نے لکھا ہے کہ جہاں تک اچھوتوں کو اسلام میں لانے کا سوال ہے۔ اس میں ایک مشکل ہے۔ اور یہ کہ ہریجن زیادہ تر جنوبی ہند میں رہتے ہیں۔ جو کہ ایک بولی نہیں۔ بلکہ کئی ایک زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اس مشکل پر ہمارے مشنری بھی قابو نہیں پا سکے۔ اس لئے آپ اس معاملہ میں ہندوستانی مسلمانوں کی امداد سے بھی زیادہ کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ مگر اس مشن کا ہندوستان بھر کی اسلامی تحریک پر اچھا اثر پڑے گا۔ اگر آپ نے وفد بھیجنا ہو۔ تو اس میں ایسے آدمی بھیجیں جو عالم و فاضل ہونے کے علاوہ ظاہری شکل و شباہت سے بھی باوقار ہوں۔ اور اسلام کو موجودہ زمانہ کی روشنی میں پیش کر سکیں +

اس واقعہ سے ہندوؤں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ اور آریہ سماج کو بھی جو اس وقت اچھوت ادھار کے میدان میں سب

اسلام کی کونسی خدمت کی ہے؟

قادیانیوں نے لاہوری احمدیوں کو طعنہ دیا ہے۔ کہ ہم تعداد میں تم سے زیادہ ہیں۔ اور کہ ہماری جماعت کی تعداد سچائی کی دلیل ہے۔ لیکن احمدی کب یہ برداشت کر سکتے ہیں۔ کہ انہیں یہ ذہن نشین کرانے کی کوشش کی جائے۔ کہ قادیانی صداقت پر ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ قادیانی مسئلہ نبوت پر بری طرح گمراہ ہو رہے ہیں۔ ان کا دعوے صداقت باطل ہے۔ چنانچہ "پیغام صلح" جو لاہوری احمدیوں کا آرگن ہے۔ اپنی ۸ ستمبر کی تازہ اشاعت میں رقمطراز ہے کہ:

"کوئی جماعت اگر تعداد میں ترقی بھی کر جائے۔ تو یہ سچائی کی دلیل نہیں۔۔۔۔ آپ کثرت پر گھمنڈ کرتے ہیں۔ مگر یہ نہیں بتلاتے۔ کہ آپ کی جماعت نے آج تک اسلام کی کونسی خدمت کی ہے"۔

سوال تو معقول ہے۔ اس کا جواب خلیفہ قادیان کو دینا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی قادیانیوں کیلئے یہ لمحہ فکریہ بھی ہے۔ کیونکہ تعداد میں زیادہ ہوتے ہوئے بھی آج وہ مٹھی بھر لاہوری احمدیوں کے اس تیر کا نشانہ ہو رہے ہیں۔ کہ ان کی جماعت نے اسلام کی آج تک خدمت ہی کونسی کی ہے؟ کیا وہ خاموش رہینگے؟

مرزائی نہیں شیعہ بھی

پچھلے دنوں مدیر انقلاب نے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے ان اختلافات کا ذکر کیا تھا۔ جن کی بنا پر مسلمانوں کے ان فرقوں میں اتحاد نہیں ہوتا۔ ان فرقوں میں شیعوں کا ذکر نہ تھا۔ اس پر "سرفراز" لکھنؤ نے ایک نوٹ بعنوان "کیا شیعے مسلمان نہیں" لکھا تھا۔ جس کا صاف مطلب یہ تھا۔ کہ مدیر انقلاب نے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو اتحاد کے لئے اپیل کرتے وقت شیعوں کو اگر نظر انداز کر دیا ہے۔ تو اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ شیعوں کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔

اب تک تو احمدیوں کو ہی خارج از اسلام سمجھا جاتا تھا۔ اور ان کا ہی بائیکاٹ ہو رہا تھا۔ اب شیعہ بھی ان کے ساتھی قرار دے دئے گئے ہیں۔ اس کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے۔ کہ ملک حجاز میں مقام اطاسر میں جو نئی کمپنی تیل صاف کرنے کیلئے قائم ہو رہی ہے۔ اس سے سلطان ابن سعود نے یہ معاہدہ کیا ہے۔ کہ کارخانہ میں کام کرنے والے صرف مسلمان ہونے چاہئیں شیعے اور احمدی نہ ہوں گے۔

گویا احمدیوں کے ساتھ ساتھ اب شیعوں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج کیا جا رہا ہے۔ یک نہ شد دو شد والی بات ہے۔ لیکن کیا مضائقہ ہے ؎

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

"امیر انجمن احمدیہ لاہور کی کارستانی"

قادیان میں حضرت مرزا صاحب کی نبوت پر کس طرح زور دیا جاتا ہے۔ اس کا اندازہ "پیغام صلح" کے ذیل کے الفاظ سے کسی حد تک لگ سکتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ

"بچوں تک کو نبی اللہ نبی اللہ رٹایا جاتا ہے تاکہ شروع سے ہی یہ غلط عقیدہ ان کے ذہن نشین ہو جائے"۔ لیکن اس کا کہنا ہے۔ کہ "واقعات اس غلو کو تردید کرتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں حضرت صاحب کی قبر کا کتبہ تبدیل کرتے وقت جو انکشاف ہوا ہے۔ وہ قابل غور ہے۔ پہلے اس کتبہ پر مرزا صاحب کے نام کے ساتھ مجدد مہدی چہاردہم لکھا ہوا تھا۔ کسی نے چند قادیانیوں سے پوچھا۔ یہ کیا؟ تم تو کہتے ہو۔ کہ حضرت صاحب نبی تھے۔ یہاں مجدد صدی چہاردہم لکھا ہوا ہے۔ اس وقت پوچھنے والے کو جواب دیا گیا۔ کہ یہ ساری محمد علی کی کارستانی ہے۔ اس نے یہ کتبہ لگایا تھا"۔

بے شک یہ کارستانی ایسی ہے۔ جس نے قادیانیوں کے دلی جذبات کو مجروح کیا ہوگا۔ ورنہ انہیں کیا ضرورت تھی۔ کہ وہ کتبہ تبدیل کرتے پھرتے۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ جو جنگ قادیانیوں اور لاہوری احمدیوں میں چل رہی ہے۔ اس کی وجہ بھی صرف یہ کارستانی ہے۔ کیونکہ اس ایک اختلاف نے دو دل بنا رکھے ہیں۔ خدا جانے لاہوری احمدی سچائی پر ہیں یا قادیانی۔ لیکن لاہوری احمدیوں کے امیر کے لئے کب واجب تھا۔ کہ اگر وہ مرزا صاحب کو نبی ماننے سے انکاری ہیں۔ تو وہ قادیانیوں کے دلی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے لئے کتبہ پر نبی کی بجائے مجدد لکھنے کی کارستانی کرتے۔ کیونکہ ان کے نزدیک تو مرزا صاحب ویسے ہی نبی ہیں۔ جیسے کہ حضرت محمد صاحب۔

اتحاد اسلامی کیلئے اپیل

کشفی شاہ نظامی کی "اتحاد اسلامی کے لئے اپیل" "مسلمانو ایک ہو جاؤ" کے زیر عنوان "پیغام صلح" میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں آپ لکھتے ہیں:۔

"خادم سیرت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے اسلام کے ہر ایک فرزند سے اپیل کی جاتی ہے۔ کہ خواہ وہ کسی فرقے کا ہو۔ جس نے زبان اور دل سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کر لیا۔ ان تمام کو خدا وحدہ لا شریک اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اگر ان کے دل میں ملت اسلامیہ کا درد ہے۔ تو وہ اپنے تمام اختلافات خواہ کچھ ہوں مٹا کر ایک ہو جائیں ۔۔۔۔۔۔۔ فرقہ بندی کو دور کر دو۔ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑ کر ایک ہو جاؤ۔ اگر آج اسلامی حکومتیں ایک محاذ پر اکٹھی ہو رہی ہیں۔ تو ہندوستان میں اسلام کا نام بدنام کرنے والے مسلمانو تم سے اپیل کی جاتی ہے۔ کہ ان سب فرقہ بندیوں کو توڑ کر ایک ہو جاؤ۔ اغیار ہندوستان سے تم کو مٹانا چاہتے ہیں۔ اغیار کہتے ہیں۔ کہ تجھ کو ہندوستان میں رہنے کا کوئی حق نہیں"۔

یہ اپیلیں نئی نہیں۔ اور نہ اس کو کرنے والے نئے ہیں۔ خود احمدی اسلام اور رسول خدا کا واسطہ دے کر اتحاد کے لئے آئے دن پکارا کرتے ہیں۔ لیکن کوئی سنے تو کیونکر جب تمام فرقوں میں ایک دوسرے سے اس قدر اختلافات ہیں۔ کہ ان کو کبھی مٹا دینا ممکن نہیں۔ احمدیوں اور مسلمانوں میں تو ایک ایسی خلیج حائل ہے۔ کہ اسے عبور کرنا ناممکن ہے۔ جب تک مرزا صاحب کی تحریریں، ان کا نام اور ان کے مرید سلامت ہیں۔ تب تک ہم سمجھتے ہیں خدا کے فضل سے اتحاد اسلام ایک خواب کی مانند ہے۔ اور اس کے لئے کی جانے والی اپیلیں پتھر پر بوندیں پڑ جانے کی مانند ہیں۔ احمدیوں کو بھی اسی اپیل میں شامل کیا گیا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ پہلے وہ خود کو مسلمان تو ثابت کریں۔ تب اتحاد کا سوال بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ جب مسلمان ان کو اسلام کے دائرہ میں شمار کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو ان سے اتحاد کرنے کے لئے کب تیار ہوں گے۔

جرمنی میں اسلام

احمدی اخبارات میں جرمنی میں احمدیوں کی طرف سے اشاعت اسلام کی جو رپورٹیں شائع ہوا کرتی ہیں۔ ان سے تو یہ مبالغہ ہو جاتا ہے۔ کہ وہاں اسلام کی دندبی بج رہی ہے۔ لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اور فرقہ کی طرح وہاں بھی مسجدوں کو تالے لگے رہتے ہیں۔ اس حقیقت کو ایک مسلمان بھائی ولیہ الرحمٰن قریشی جنرل سیکرٹری جماعت اسلامیہ برلن نے بھی بے نقاب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"قادیانی صاحب جو مسجد برلن کو دو ہزار مارک پر رہن کر دیا ہے۔ یہ تو امیر محمد علی نے خود اقبال کر لیا ہے۔ میں محمد علی صاحب سے استفسار کرتا ہوں۔ کہ وہ کیوں خواہ مخواہ اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اور کیوں مسلمانان ہند سے جھوٹ بول کر ان کی گاڑھی کمائی کو اسلام کی آڑ میں برباد کر رہے ہیں۔ عبداللہ صاحب موجودہ امام نہایت عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جھوٹ ہندوستان میں پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ برلن میں پنجوقتہ نماز ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ دن رات مسجد میں قفل پڑا رہتا ہے۔ اگر کوئی آئے۔ تو مسجد کو بطور عجائب گھر دکھلا دیا جاتا ہے۔ اور داخلہ لیا جاتا ہے"۔

یہ ہے اسلام کی جرمنی میں سرسبزی کی حقیقت جس کا آئے دن احمدی اپنے اخبارات میں مکروہ پروپیگنڈا کر کے بھولے بھالے مسلمانوں کو اسلام کی سرسبزی کا یقین دلایا کرتے ہیں۔

اگر یہی اسلام ہے تو سلام ہے

قریشی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ خود جرمن نہایت حیرت سے یہ حرکات دیکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اگر یہی اسلام ہے۔ تو ہمارا سلام ہے۔ مگر میں یہ گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ یہ احمدی اسلام کو برباد و رسوا کریں۔ اور مسلمانوں کی گاڑھی کمائی کو عیش و آرام میں برباد کریں۔ مسجد کو ذاتی ملکیت بنا رکھا ہے۔ مسجد کا قہوہ خانہ بنا دیا ہے۔ مسجد میں جائے بازی ہوتی ہے۔ سگرٹ پیئے جاتے ہیں۔ ایک تجارت کھول رکھی ہے۔ اگر یہ باتیں غلط ہیں۔ تو اس کا امیر محمد علی ثبوت دیں۔ میں حلفیہ کہتا ہوں۔ کہ ان میں سے ایک بات بھی جھوٹ نہیں"۔

یہ الزامات ایسے نہیں۔ جنہیں آسانی سے احمدی درگذر کر سکیں۔ لیکن جب قریشی صاحب حلفیہ کہتے ہیں۔ اور ان کی تردید کرنے کیلئے امیر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کو چیلنج دیتے ہیں۔ تو امید کرنی چاہیئے ضرور اس کے متعلق کچھ نہ کچھ ارشاد ہوگا۔ لیکن ہمیں امید نہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کچھ کہیں۔ اس سے یہ بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ مرزائیوں کی ممالک غرب میں اسلام کے بلند بانگ دعاوی کی حقیقت کیا ہے؟

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سدرشن چکر

احمدی خود کو اسلام کا واحد اجارہ دار سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کی اسلام میں پوزیشن خود مہاراج بھی نہیں۔ تو مان نہ مان میں تیرا مہمان کے مصداق مسلمانوں کو یہ کہنے کے باوجود کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ اسلام کی خدمت اور اشاعت کا غم رات دن تڑپائے رکھتا ہے۔ اور انہیں دعوے ہے۔ کہ ممالک غیر میں اگر اسلام زندہ ہے۔ تو انہیں کے دم سے۔ اگرچہ ممالکِ اسلامیہ میں ان کو وہی درجہ حاصل ہے۔ جو غیر مسلمانوں کو۔ تاہم ان کا دعوےٰ ہے۔ ممالکِ غیر میں ان کی کوششوں سے اسلام کی ڈنڈی بج رہی ہے۔ لیکن ان بلند بانگ دعووں کی حقیقت کیا ہے۔ اس کو حبیب الرحمٰن قریشی جنرل سیکرٹری جماعت اسلامیہ برلن نے اچھی طرح بے نقاب کیا ہے۔

وہ لکھتے ہیں۔ کہ "درّانی صاحب نے برلن مسجد کو سولہ ہزار مارک پر رہن کر دیا۔ یہ کو امیر محمد علی نے خود اقبال کر لیا ہے۔ کہ درّانی صاحب نے برلن کی مسجد کو رہن کر دیا۔ میں محمد علی صاحب سے استفسار کرتا ہوں کہ وہ خواہ مخواہ اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ اور کیوں مسلمانانِ ہند جھوٹ بول کر ان کی گاڑھی کمائی کو اسلام کی آڑ میں برباد کرتے ہیں۔ عبداللہ صاحب موجودہ امام نہایت عیش و آرام کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ جھوٹ ہندوستان میں پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ کہ برلن میں پنج وقتہ نماز ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ رات دن مسجد میں قفل پڑا رہتا ہے۔ اور اگر کوئی آ گئے۔ تو مسجد کو بطور عجائب گھر کے دکھا دیا جاتا ہے۔ اور داخلہ لے لیا جاتا ہے۔ یہودیوں کو پیغمبر خدا سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور ان کی مشابہت رسول مقبول سے کرتے ہیں۔ خود جرمن نہایت حیرت سے یہ حرکات دیکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اگر یہی اسلام ہے۔ تو ہمارا اسلام ہے"۔

ٹرکی میں اسلام کی یہ حالت ہے۔ کہ وہاں پانچ سو مسجدوں میں جمعہ کے روز پانچ سو بھی نمازی نہیں ہوتے۔ اگر کوئی باپ اپنے بیٹے سے کہے۔ کہ نماز پڑھ لو۔ تو وہ مذاق اڑاتا ہے۔ لیکن اگر جرمن میں بھی مسجد کو قفل لگا رہتا ہے۔ اور اسے قہوہ خانے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ تو کیا حیرت ہے؟ اس میں نہ احمدیوں کا کوئی قصور ہے۔ اور نہ امام عبداللہ صاحب کا۔ کیونکہ بقول خواجہ حسن نظامی مسلمان در گور اور اسلام در کتاب رہ گیا ہے۔ اگر جرمن اسلام کو موجودہ روپ میں دیکھ کر کہتے ہیں۔ کہ "اگر یہی اسلام ہے۔ تو ہمارا اسلام ہے"۔ تو وہ بجا کہتے ہیں۔ اسلام میں اتنی اہلیت کہاں کہ وہ عرب اور اس کے ارد گرد کے کچھ جاہل ممالک کے سوا کسی مہذب اور اعلےٰ تعلیم یافتہ ملک کے لئے قابل کشش ہو۔ تبھی تو بہائی فرقہ کنٹریبیوشن سے کام لے کر اسے عالمگیر بنانے کی فکر میں ہے۔

اسلام کا یہ حشر حبیب الرحمٰن قریشی سیکرٹری انجمن اسلامیہ سے نہیں دیکھا گیا۔ اور وہ اسلام کو اس درجہ بدنام کرنے کے لئے احمدیوں کو ذمہ وار گردانتے ہیں۔ لیکن وہ اطمینان رکھیں کیونکہ یہ تو صرف ابتدائی کوششیں ہیں۔ جن کا یہ "شاندار نتیجہ" سامنے ہے۔ ابھی تو لاہوری اور قادیانی دونوں مل کر اپنی متحدہ مساعی کرنے والے ہیں۔ تب دیکھئے گا اسلام کا رنگ۔ اپنے امیر جماعت احمدیہ لاہور نے مولوی محمد علی سے سوال کیا ہے:۔

"مگر میں یہ گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ یہ احمدی اسلام کو برباد اور رسوا کریں۔ اور مسلمانوں کی گاڑھی کمائی کو اپنے عیش و آرام میں برباد کریں۔ مسجد کو ذاتی ملکیت بنا رکھا ہے۔ مسجد کو قہوہ خانہ بنا دیا ہے۔ مسجد میں چائے بازی ہوتی ہے۔ سگرٹ پیئے جاتے ہیں۔ ایک تجارت کھول رکھی ہے۔ اگر یہ باتیں غلط ہیں۔ تو اس کا امیر محمد علی ثبوت دیں۔ میں حلفیہ کہتا ہوں۔ کہ ان میں سے ایک بات بھی جھوٹ نہیں"۔

چونکہ قریشی صاحب برلن میں رہتے ہیں۔ اس لئے ان کی یہ چشم دید شہادت ہے ان کے ان اعتراضات کا جواب کون دے؟

اسلام کو عالمگیر بنانے اور دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے یہ کوششیں لاہوری احمدیوں کی ہیں۔ ان خدمات کا اعتراف کون نہ کرے گا۔ یہ سنہری خدمات سنبھال کر رکھنے کے قابل ہے۔ اور ان سے امید کامل ہے۔ کہ وہ رکھیں گے بھی سنبھال کر۔ لاہوری احمدی جماعت یہ دیکھ دیکھ کر جل اٹھتی ہے۔ کہ جو کچھ کرتے ہیں۔ دہی کرتے ہیں۔ قادیانی جماعت کچھ نہیں کر رہی۔ اور مفت میں ثواب لے رہی ہے۔ یعنی لہو لگا کر شہیدوں میں شمار ہوئی جاتی ہے۔ ۱۰ ستمبر کی تازہ اشاعت میں "پیغام صلح" اس امر کا اعتراف کرتے ہوئے بھی کہ قادیانی تعداد میں زیادہ ہیں ان سے سوال کرتا ہے کہ آپ کثرت پر گھمنڈ کرتے ہیں۔ مگر یہ نہیں بتلاتے کہ آپ کی جماعت نے آج تک اسلام کی کونسی خدمت کی ہے؟ یہ بھی عجیب مزے کی بات ہے۔ کہ آج احمدی قادیانیوں سے کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے اسلام کی اب تک کوئی خدمت سرانجام نہیں دی۔ لیکن انہیں کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ اسلام کی خدمت کرتے پھریں جبکہ اسلام میں ان کے لئے جگہ ہی نہیں۔ اور پھر جو خدمات آپ نے کی ہیں۔ ان کا بھی کیا ثمر آپ کو مل رہا ہے۔ جو وہ اس کام کو کرنے لگیں؟

بخاری کی ایک مشہور حدیث ہے۔ کہ ملک الموت حضرت موسیٰ کے پاس جان قبض کرنے کے لئے آئے۔ تو حضرت موسیٰ نے انہیں طمانچہ رسید کیا۔ جس سے ملک الموت کی آنکھ پھوٹ گئی۔ چنانچہ ملک الموت خدا تعالےٰ کے حضور میں پہنچے۔ اور حضرت موسیٰ کی شکایت کی۔ خدا تعالےٰ نے ملک الموت کو حکم دیا۔ کہ موسیٰ کے پاس جاؤ۔ اور انہیں کہو۔ کہ وہ ایک بیل پر ہاتھ رکھیں۔ جس قدر بال ان کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے۔ اتنے سال ان کی عمر اور بڑھا دی جائے گی۔ چنانچہ ملک الموت دوبارہ حضرت موسیٰ کے پاس پہنچے۔ اور خدا کا یہ پیغام ان کو سنایا۔ موسیٰ نے خدا کا یہ پیغام سن کر ملک الموت سے پوچھا۔ کہ اس قدر سال گذرنے کے بعد کیا ہو گا۔ ملک الموت نے جواب دیا۔ پھر موت۔ تب حضرت موسیٰ نے کہا۔ کہ جب آخر کار مرنا ہی ہے۔ تو میں آج ہی مرنے کیلئے تیار ہوں۔ چنانچہ ملک الموت نے آپ کی روح قبض کر لی۔

کیا بخاری حدیث کے یہ موسیٰ جنہیں ملک الموت کو دیکھ کر غش آ گیا۔ وہی موسیٰ ہیں جنہوں نے طور کی تجلی دیکھی تھی؟ ایک نبی ہو کر موت سے ڈرتے۔ سبحان اللہ! موت سے ڈرتے ہی نہیں۔ بلکہ ملک الموت کی آنکھ بھی پھوڑ کر رکھ دی۔ اگرچہ خدا کے نبی نے اپنے خدائے وحدہ لاشریک کے حکم کی اس طرح نافرمانی کی۔ لیکن ذرا اللہ تعالےٰ کی اپنے نبی سے محبت بھی ملاحظہ ہو۔ انہیں ان کی اس حرکت پر ذرا غصہ نہیں آیا۔ بلکہ ان کی اس جرأت کمال پر عش عش کر اٹھے۔ اور شاید گھبرا اٹھے۔ کہ کہیں میرے نبی مجھ سے روٹھ ہی نہ جائیں۔ جھٹ ملک الموت سے کہلا بھیجا۔ کہ وہ ایک بیل پر ہاتھ رکھیں۔ جس قدر بال ان کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے۔ اتنے سال ان کی عمر اور بڑھا دی جاتے گی۔ یہ کیوں؟ کچھ سمجھے۔ شاید اسی لئے تو شاعر نے کہا ہے ؎

تمہیں آتا ہے پیار پر غصہ
ہمیں غصہ پہ تیرے پیار آتا ہے

"لائٹ" کی یکم ستمبر کی اشاعت میں شودت سے اے۔ ٹی ہمدانی دریافت کرتے ہیں۔ کہ مولانا محمد علی نے اپنے قرآن کے انگریزی ترجمہ میں لکھا ہے:۔

"اگرچہ حضرت محمد صاحب کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جبکہ مذہب اور اس کے عقائد تمام ان کے عہد میں مکمل کر دئے گئے۔ لیکن اللہ تعالےٰ سے گفتگو کرنے کے لئے ہر مسلمان کیلئے اس کا دروازہ کھلا ہے"۔ اعتراض یہ ہے۔ کہ کیا یہ خیال ختم نبوت کے عقیدہ کے خلاف نہیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے مدیر لائٹ فرماتے ہیں۔ کہ وہ اشخاص جن سے خدا باتیں کرتا ہے۔ نبی نہیں ہوتے۔ بے شک یہ صحیح ہو گا۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ پھر نبی کون ہے؟

ابراہیم نبی تھے۔ انہوں نے تین بار جھوٹ بولا۔ حضرت موسیٰ نبی تھے۔ وہ موت سے ڈرنے والے۔ اور خدائے وحدہ لاشریک کی نافرمانی کرنے والے تھے۔ حضرت یسوع مسیح نبی تھے لیکن بقول مرزا صاحب ان کی نانیاں اور دادیاں زنا کار تھیں۔ اور وہ خود شریر، مکار، شرابی، بدزبان اور جھوٹے تھے۔ سوال یہ ہے کہ اگر ایسے نبی ہو سکتے ہیں۔ جو جھوٹ بولتے ہوں۔ موت سے ڈرتے ہوں۔ خدا کے احکام کی نافرمانی کرتے ہوں۔ شریر مکار شرابی اور بدزبان ہوں۔ تو پھر نبی اور عام انسانوں میں کیا فرق ہے؟ اور اگر ملہم ہونا نبی ہونے کے لئے ضروری نہیں۔ تو پھر نبی ہوتا کون ہے؟ اور نبی کو عام انسانوں پر کیا خصوصیت حاصل ہے؟

(رگھوا نند)

پرکاش میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں

Digitized by eGangotri

قرآن سے تناسخ کا ثبوت

نمبر ۳

از جناب مولانا محبوب علی صاحب قزول باغ دہلی

بجواب تناسخ کے زندہ ثبوت کی حقیقت یا شانتی دیوی کی بناوٹی شہادت

مزید براں یہ وَاللّٰهُ جَاعِلٌ وَہَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ ... سُبُلًا ۔ پ ۱۳
مسئلہ تناسخ پر دال ہے
جس کا ترجمہ یہ ہے ۔ کہ جو شخص
ہمارے بارے میں یعنی ہمارے وصل
کی خواہش رکھتے ہوئے قسم قسم کے مصائب
برداشت کرتے رہتے ہیں ۔ ہم ان کو متعدد
راستوں میں سفر طے کرا کر اپنا وصل عنایت
عطا فرماتے رہتے ہیں ۔ یعنی کسی کا جام پلاتے
رہتے ہیں ۔ یونیاں مختلف راستے ہیں ۔ جو منزل
مقصود یعنی وصل خداوندی اور مکتی پر جا کر ختم ہوتی
ہیں ۔ چونکہ حصول نجات کے لئے بیشمار یونیوں
کی سیر کرنا لازمی امر ہے ۔ تا وقتیکہ اعمال حسنہ
کسی شخص کے اس درجہ کو نہ پہنچیں ۔ کہ نجات
کو پہنچے ۔ تب تک ان بیشمار یونیوں کا شکار بنتا رہیگا ۔
اسی لئے لفظ سُبُل اس آیۃ میں آیا ہے ۔ جو کہ
جمع ہے سبیل کی ۔ سبیل کے معنے تو ایک رستے
کے ہیں ۔ اور سُبُل کے معنے بے شمار راستوں
کے ۔ چونکہ یقیناً بیشمار یونیاں ہیں نہ کہ ایک انسانی
یونی ۔ اگر ایک ہی انسانی یونی ہوتی ۔ تو آیۃ میں
لَنَہْدِیَنَّہُمْ سَبِیْلَنَا مذکور ہوتا ۔ لہذا یہ آیۃ
بھی تناسخ کی سچائی پر خوب روشنی ڈال رہی
ہے ۔ ایک اور آیۃ تناسخ کے بارے میں بطور
تائید پیش کرتا ہوں ۔ غور فرمایا جائے ۔ قرآن
مجید میں آیا ہے :۔

وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ پ ۳ ۔ مرنے کے
دن سے ڈرو ۔ کیونکہ مرنے کے بعد نیکی اور
بدی کا بدلہ پورا پورا دیا جائیگا ۔ اور ذرا بھر
بھی انصاف میں کمی واقع نہ ہوگی ۔ یعنی گدھے کی
نوع بالفاظ دیگر یونی کے مطابق عمل بد ہوں گے ۔
تو گدھا اور کتے کی یونی کے مطابق ہوں گے ۔
تو کتا اور سؤر کی نوع کے برابر ہوں گے ۔ تو
سؤر علی ہذا القیاس ۔ مختلف انواع کی سزائیں ان
سے بھگتتا رہے گا ۔ اور

كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ

کے مطابق اپنی اپنی یونی میں سب مگن اور
مست رہیں گے ۔ جیسے کہ اب ہم مشاہدہ کر
رہے ہیں ۔ یہ آیت فرق حالات اور فرق
مراتب اور مناصب پر بہ تو فگن ہے ۔ نابینا
پتر جنم کی بد اعمالی کی سزا بھگت رہا ہے ۔ علیٰ
ہذا القیاس کوڑھی ۔ لنگڑا ۔ کانا بھی پچھلی غلط کاریوں
کا خمیازہ اٹھا رہے ہیں ۔ یہی حال ہے مفلس
اور دولتمند اور حاکم اور محکوم کا ہے ۔ سب
اپنے اپنے اعمال کی سزا اور جزا پا رہے ہیں ۔

انصاف خداوندی اسی صورت میں قائم رہ سکتا
ہے ۔ ورنہ بلا وجہ فرق مراتب اور حالات کے
کیا معنی ہوں گے ۔ ناظرین خود غور فرمائیں ۔
پس تناسخ بلا شبہ حق ہے ۔ اس لئے کہ کوئی
کتاب جو منجانب اللہ ہونے کا دعوے کرتی ہے
اشارۃً یا کنایۃً کبھی تناسخ کی تردید نہیں کرتی ۔
بلکہ تائیدی راگنیاں سنا رہی ہیں ۔ حتیٰ کہ قرآن
مجید بھی جیسا کہ ابھی آپ سن چکے ہیں ۔ انسان
کا بندر اور سؤر کی نوع یعنی یونی میں منتقل ہونے
کا ۔ قرآن مجید میں متعدد مقام پر صاف طور پر
ذکر موجود ہے ۔ فرمایا

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا
لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ ۔ پ ۱۸

(ترجمہ) اور تم ان لوگوں سے خوب آگاہ ہو جنہوں
نے ہفتہ کے دن کا احترام قصداً نظر انداز
کر دیا تھا ۔ اور نافرمانی کے جرم میں ماخوذ ہو گئے
تھے ۔ پس اس جرم کی پاداش میں ہم نے ان
کے حق میں حکم نافذ کر دیا تھا ۔ کہ آئندہ چل
کر بندر بننے کے لئے تیار رہو ۔ چنانچہ مرنے
کے بعد بندر بنے نہ کہ اپنی اسی زندگی میں ۔
کیونکہ آیۃ لا تبدیل لخلق اللہ اس امر کے منافی
ہے ۔ کہ اسی زندگی میں کایا پلٹ ہو ۔ اور یہ
آیۃ ہے ۔ جو مسئلہ تناسخ کے اثبات میں ثنا خواں
ہے

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ
مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ
وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ
اَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۔ پ ۱۳ ۔

کہہ دے ۔ اے نبی ان لوگوں کو کہ کیا خبر
دوں میں تم کو ان بدکرداروں کے بارے میں
جو سزا کے لحاظ سے خدا کے نزدیک بدترین
خلق ہیں ۔ وہ یہ ہیں ۔ اول وہ جو ملعون ہوئے
یعنی ایسے گناہ کئے ۔ کہ جن کی وجہ سے خدا
نے ان پر لعنت کی ۔ دوم وہ جو مغضوب
ہوئے یعنی ایسے گناہوں کے مرتکب ہوئے
جن کی وجہ سے بندر اور سؤر بنے ۔ چہارم
وہ جو ماسوا اللہ کے کہنے پر چل کر تباہ و
برباد ہوئے ۔ یہ لوگ مرتبہ کے لحاظ سے
بدترین مخلوق ہیں ۔ اور سیدھے رستے
سے بھٹکے ہوئے مکتی اور نجات سے کوسوں
دور ۔ اصل مطلب اس آیۃ کا یہ ہے ۔
کہ حصول مکتی ۔ جو کہ بلفظ دیگر وصل خداوندی
ہے ۔ جو عین منزل مقصود ہے ۔ جس کی طرف
بے شمار راستے گئے ہیں ۔ اور وہ مختلف
اور بے انتہا یونیاں ہیں ۔ جب تک انسان
غیر یونیوں میں سزا بھگت بھگت کر انسانی
یونی میں واپس آ کر نیک ہوتا رہے گا ۔ وصل
خداوندی یعنی مکتی اور نجات کا مستحق نہ ہوگا ۔
غرضیکہ تناسخ کا ثبوت آیات متعددہ
قرآنی سے اظہر من الشمس ہے لیکن تعصب
اور طرفداری اور تقلید نے حق پر پردہ ڈال
رکھا ہے ۔ اور بانی مبانی تعصبات وغیرہ کے
علماء ہر قوم و ملت میں خصوصاً علما اسلام کی
نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا تھا ۔ کہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق
میری امت کے علماء ہی ہوں گے ۔ آج
وہی نظارہ ہماری نظروں کے
سامنے موجود ہے ۔ جو کہ بہت ہی
مسکنا ہے ۔ چونکہ قرآن کریم مسئلہ
مسئلہ تناسخ سے پر ہے ۔
قرآن مجید بدیں الفاظ در بارہ
تناسخ رطب اللسان ہے ۔ ملاحظہ ہو
قولہ الحق :۔

... ۔ رسول اللہ صلعم نے مسئلہ تناسخ یعنی
آواگون کی رد میں کچھ بھی تو نہیں فرمایا ہے ۔
اگر اس مسئلہ کی رد میں کوئی قول رسول اللہ صلعم
کا ہو ۔ تو بسم اللہ یہ پبلک کے روبرو پیش کیا
جائے ۔ لیکن ہرگز پیش نہیں کیا جا سکتا ۔

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ عَلٰٓى اَنْ
نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ پ ۲۷

(ترجمہ) ہم ہی نے تمہارے درمیان موت کو
مقرر کیا ہے ۔ اور ہم اس بات سے عاجز نہیں
ہیں ۔ کہ تم کو تم جیسا یعنی انسانی یونی میں بدل
دیں ۔ یا ہم تم کو پیدا کر دیں ۔ ان اشیاء میں
کہ جن کو تم جانتے بھی نہ ہو ۔

آیۃ مذکورہ کس قدر صداقت مسئلہ تناسخ
پر نمایاں پرتو ڈال رہی ہے ۔ جس کا انکار
اہل بصیرت سے نازیبا متصور ہوتا ہے ۔ اہل
علم پر مخفی نہیں ہے ۔ کہ او جو امثالکم ہے
ما قبل مذکور ہے ۔ اُو تردید ہے ۔ یعنی یا کے
معنی میں ہے ۔ اور لا تعلمون سے ما قبل جو لفظ ما
ہے ۔ وہ اکثر غیر ذوی العقول پر مستعمل ہوتا ہے
اور گاہے گاہے من کے معنے میں مستعمل ہوتا
ہے ۔ جو لفظ کہ اکثر ذوی العقول کے لئے آتا
ہے ۔ اور گاہ بگاہ غیر ذوی العقول کے لئے
بھی آتا ہے ۔ لیکن واضع نے در اصل ما موصولہ
کو عام معنی کے لئے وضع کیا ہے ۔ یعنی ذوی العقول
اور غیر ذوی العقول دونوں کے لئے اور من
کو خاص معنی کے لئے یعنی فقط ذوی العقول کیلئے ۔
اس اصل کی بنا پر ۔ اس آیۃ میں بھی لفظ ما غیر
ذوی العقول کے لئے مستعمل ہوا ہے ۔ یعنی
انسان کے علاوہ مخلوق کے لئے ۔ اور یہ بات
لفظ امثالکم سے خوب عیاں ہے ۔ اب ہم ان
معنی کی تائید میں وہ عبارت جو اس آیۃ کی
وضاحت میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب
تھانوی نے اپنی حمائل کے حاشیہ پر لکھی ہے
نقل کر دینا مناسب خیال کرتے ہیں ۔ ملاحظہ
ہو ۔ قولہ یعنی بنانا ۔ اور پھر اس بنائے ہوئے
کو ایک خاص وقت تک باقی رکھنا یہ سب
ہمارا ہی کام ہے ۔ اور ہم اس پر بھی قادر ہیں
کہ تم کو کسی دوسرے جہان میں لے جا بسائیں
یا مثلاً آدمی کی صورت سے جانور کی صورت
میں مسخ کر دیں ۔ جس کی نسبت تمہارا گمان ...

ویدک دھرم (ہندی)

یہ ایک ماہواری ماسک ہے ۔ جس میں ویدک سبھیتا کے لیکھ پرکاشت ہوتے ہیں
اور سبودھ بدیا شیہ بھی گراہکوں کو ملتا ہے ۔

نمونہ مفت ۔ نوٹ :۔ خط و کتابت صرف ہندی میں کریں ۔ اردو میں
نہ کریں ۔

پتہ :۔ سوادھیائے منڈل ۔ اوندھ ۔ (ضلع ستارہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پیغام صلح کے اعتراضات اور انکا جواب

(از منشی علاولپوری)

احمدی اخبار پیغام صلح کی ۲۷ اگست کی اشاعت میں شائع شدہ ایک مضمون بعنوان "ہندو پیشواؤں کی توہین کون کرتا ہے" پرکاش کے اعتراضات کے جواب میں ہے۔ ۱۷ اگست کے "پرکاش" میں ایک مضمون کے جواب میں کہا تھا۔ آج میں اسی مضمون کے دوسرے حصے کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ اس حصہ میں ویدوں کے متعلق گمراہ کن پراپیگنڈا کیا گیا ہے۔ اور شرمناک غلط بیانیوں سے کام لیا گیا ہے۔ ویدوں کے متعلق فرمانے سے پہلے شیخ محبوب عالم صاحب لکھتے ہیں۔ کہ زمانہ آنے والا ہے۔ کہ خود ہندو آریہ سماج کے طرز عمل سے "طفلاً" بیزار ہو جائیں گے۔ "ہندو تو آریہ سماج سے کیا بیزار ہوں گے۔ لیکن آپ کو اپنی خبر ہونی چاہیے۔ خارج از اسلام تو پہلے ہی آپ ہیں۔ اور پنجاب میں ہی نہیں تمام ہندوستان میں احمدیوں کا بائیکاٹ ہو رہا ہے۔ اب ممالک اسلامیہ میں بھی احمدیت کی جڑ [illegible] رہا ہے۔ حال ہی میں ملک حجاز میں تیل صاف کرنے کا اینگلو ایرانین کارخانہ عرصہ دراز سے وہاں ہے۔ اس میں سے نہ صرف مسلمانوں کو نکالا جا رہا ہے۔ بلکہ نئے جاری ہونے والے کارخانہ میں رکھے جانے والے ملازمین پر شرط عاید کر دی گئی ہے۔ کہ وہاں شیعہ اور احمدی ملازم نہیں رکھے جاویں گے۔ اس واقعہ سے بخوبی ظاہر ہے۔ کہ ممالک اسلامیہ میں بھی احمدی کافر و دجال سمجھے جاتے ہیں۔ اور ان کے لئے وہاں کوئی جگہ نہیں۔

آپ فرماتے ہیں۔ کہ سچ اس کو نہیں کہتے (یعنی جو آریہ سماجی کہتے ہیں)۔ بلکہ سچ یہ ہے جو ہم کہتے ہیں۔ کہ:-

(۱) ہندو دھرم میں مساوات نہیں ہے۔ نہ وید اخوت اور مساوات کا حامی ہے۔

(۲) ویدک دھرم کے خلاف ہریجنوں کی کمزور بغاوت اس کے بطلان کیلئے ایک بڑا ثبوت ہے۔

(۳) یہ کہ ہندوؤں کے فرقوں میں اصولی اختلاف ہے۔ جو گوشت کھائے وہ بھی ہندو جو نہ کھائے وہ بھی ہندو۔ جو مشرک اور بت پرست ہو وہ بھی ہندو۔ اور جو روح مادہ اور پرماتما کی تثلیث کا قائل ہو۔ وہ بھی ہندو۔

(۴) جو وید کو مانے وہ بھی ہندو۔ اور جو اس سے انکار کرے وہ بھی ہندو۔

(۵) ہندو قوم چاہتی ہے تمام حقوق مل سکیں وہ بھی ہندو، اور جو ہندو بھائی میں ہر حقوق سے محروم ہو۔ کہ مندروں میں بھی اسے گھسنے نہ دیا جائے۔ اور ہر طرح سے ذلیل رکھا جائے۔ وہ بھی ہندو۔ الغرض ویدک دھرم میں کوئی ایسا مسئلہ کہ اصول نہیں۔ جس پر اس کے تمام فرقے متفق اور متحد ہوں۔ ع

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں

یہ ہیں مہاشہ جی سچی سچی اور کھری کھری باتیں۔ جن کا اعتراف ہندو دنیا زبان حال سے کر رہی ہے۔

ان اعتراضات بے معنی کو جن کا کوئی سر ہے نہ پیر اخبارات میں لانے سے پہلے ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھ لیا ہوتا۔ آپ تو اسلام کے واحد اجارہ دار ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ ذرا فرمائیے تو سہی۔ کہ آپ کی اسلام میں پوزیشن کیا ہے۔ جس اسلام کی وکالت کا آپ دم بھر رہے ہیں۔ وہ دھکے دے کر احمدیت کو اپنے ہاں سے نکال رہا ہے۔ پیشتر اس کے کہ میں ان اعتراضات کو اسلام کے نقطہ نگاہ سے واقعات اور حوالجات سے بہ ثبوت پیش کروں۔ اور اسلامی اخوت اور توحید کے ڈھول کا پول پیش کروں۔ میں ان اعتراضات کا جواب دینا مناسب و ضروری خیال کرتا ہوں۔

شیخ صاحب نے وید کے متعلق یہ کہتے وقت کہ "نہ وید اخوت و مساوات کا حامی ہے" ذرا تو شرم کی ہوتی۔ جس شخص نے ویدوں کی شکل ہی نہ دیکھی ہو۔ جو سنسکرت تو کجا ہندی عبارت کو سمجھنے تک سے قاصر ہو۔ وہ یہ دعوے کرے۔ کہ نہ وید اخوت مساوات کا حامی ہے۔ کہاں کہتے ہیں ان کی علمیت کے۔ وید کی اخوت ویدک دھرمیوں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ عالمگیر اخوت اور اتحاد و مساوات کی شکشا کے منتروں سے وید بھرے پڑے ہیں۔ وید کے منتروں تک نہ جائیے۔ آریہ سماج کے اصولوں پر ہی نگاہ دوڑائیے "تمام سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے"۔ "ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے"۔ "سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے"۔ یہی نہیں جب بھی کسی سے خطاب کیا گیا ہے۔ تو اللہ کی طرح۔ قرآن میں رسول یا مسلمانوں سے نہیں۔ کہ:-

"اے ویدک دھرمیو یا اے آریو! بلکہ وید سمبودھن کرتا ہے "ہے منشیو! تم ساتھ ساتھ مل کر چلو۔ یعنی تمہارے چلنے کا مارگ ایک ہو۔ تمہاری بھاشا ایک ہو۔ تمہارا گیان ایک ہو۔ تمہارا منتر ایک، تمہارا من ایک ہو۔ اور چت (خیال) ایک ہو۔ تمہارا ارادہ ایک ہو۔ جس سے تمہارا میل ہمیشہ بنا رہے"۔ کیا یہ ہے عالمگیر اتحاد اور اخوت کی لاثانی تعلیم کی نظیر کہیں ملنی مشکل نہیں ناممکن ہے۔ قرآن سے ایسی شکشا کو ڈھونڈنا پتھر سے تیل نکالنے کی امید رکھنا۔ بنجر زمین سے سبزیوں اور پھلوں کی امید رکھنا ہے۔ قرآن کے لکھنے والے کو تو سوائے اس کے کہ وہ لوگوں کو زیتون انجیر۔ ڈوبتے ہوئے سورج کبھی قت اونٹ۔ دن رات چاند وغیرہ کی قسمیں کھا کر یہ یقین دلائے۔ کہ اس کتاب میں شک نہیں۔ اور کچھ سوجھا نہیں۔ قرآن کی ابتدا ہی ان الفاظ سے ہوتی ہے۔ جا بجا اسی فکر میں اپنے معتقدوں اور پیروؤں کی رسی کو مضبوط پکڑے رکھنے کا اپدیش دیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ "اس کتاب میں کچھ شک نہیں یہ راہ بتاتی ہے ڈر والوں کو جو یقین کرتے ہیں بن دیکھے" لیکن اس کے خلاف آریہ سماج کہتا ہے۔ "ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں ہمیشہ تت پر رہنا چاہیئے" ان دو باتوں سے ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ کھرا کون سا ہے۔ کھوٹا کون سا۔ اسلام کہتا ہے۔ کہ بنا دیکھے ڈرتے ہوئے ایمان لے آؤ۔ آنکھیں بند کر کے چلے آؤ۔ لیکن آریہ سماج کسی کو جال میں نہیں پھنساتا۔ دھوکہ نہیں دیتا۔ قسمیں کھا کر ان کی صداقت کا یقین نہیں دلاتا۔ صاف کہتا ہے عقل سے دماغ سے دیکھو۔ سوچو۔ پرکھو۔ سچی بات کا گرہن اور جھوٹ کا تیاگ کرو۔ کیا وید کی اپور اور عالمگیر شکشا نہیں۔ کہاں عرب جیسے جاہل ملک کی بے ڈھنگی باتوں کی ڈائری۔ حیرت ہے مسلمان کس طرح اسلام اور قرآن کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی جرات کرتے ہیں۔ قرآن دنیا کے لئے مشعل ہدایت کے طور پر نہیں آیا۔ بلکہ آیا ہے اس لئے کہ حضرت محمد صاحب عرب اور اس کے گرد کے ممالک کے لوگوں کو ڈرا دیں۔ اور ڈرا کر دھمکا کر لالچ دیکر اپنے جال میں ان کو پھنسایا جائے۔

وید سب کو متر کی درشٹی سے دیکھنے کا اپدیش کرتا ہے۔

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे

لیکن قرآن کافروں کو قتل تک کر دینے پر آمادہ نظر آتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔ کہ ہندو دھرم میں مساوات نہیں۔ ہندو دھرم کی مساوات پر اعتراضات کرتے وقت اسلام کی مساوات کا تو ذکر کر دیا ہوتا۔ جو اسلام ایک مسلمان کی اپنی Betterhalf کو مساوات نہیں دے سکتا۔ وہ ایک Third Person کے لئے مساوات کہاں سے لا سکتا ہے۔ ہندو دھرم کی مساوات "اللہ کے بن کی دین" نہیں۔ ہندو دھرم کی مساوات کا ایک معیار Standard ہے۔ حقوق اس کی علمیت اور قابلیت کے مطابق ملتے ہیں۔ پیدائشی حقوق نہیں۔ آج روس بھی جو مساوات کا دعویدار ہے۔ وہ مساوات پیدا نہیں کر سکا۔ لینن کی قبر پر ہزاروں روپے خرچ کئے گئے۔ لیکن وہ ہزاروں دیش کے پروانے جو وطن کی خاطر شمع آزادی پر جل مرے۔ ان کی یاد تک باقی نہیں۔ کیا یہی مساوات ہے؟ یہ تو مساوات ہے۔ کہ ایک اچھوت بھی ترقی کر کے گن کرم اور سوبھاؤ کے مطابق براہمن بن سکتا ہے۔ اور اس کے حقوق حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن یہ تبھی جب وہ اس قابل ہو۔ قابلیت شرط ہے۔ بخشش یا دین کا کام نہیں۔ یہی تو ایک خوبی ہے۔ جس پر ہندو دھرم کو ناز ہے۔ "ورن ویوستھا کے سنہری اصول کو آپ نے سمجھا ہوتا" تو پھر مساوات کی ایسی اعلیٰ نظیر آپ کو ڈھونڈنے سے نہیں اور جگہ نہ ملے۔

(۲) آپ کہتے ہیں۔ کہ ویدک دھرم کی نسبت ہریجنوں کی بغاوت اس کے بطلان کے لئے یقینی ثبوت ہے۔ لیکن یہ آپ کی کم فہمی اور غلط بیانی ہے۔ ہریجنوں کو شکایت ویدک دھرم یا اس کے کسی اصول کے خلاف نہیں ہے۔ شکایت ہے۔ تو سوسائٹی کے ان افراد سے جو ان سے اچھا سلوک نہیں کرتے۔ اگر کسی سوسائٹی کے کچھ افراد کا طرز عمل قابل اعتراض ہو۔ تو سوسائٹی یا اس کے دھرم کو برا نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے ہریجنوں کی یہ بغاوت ویدک دھرم کے خلاف نہیں۔ بلکہ سوسائٹی کے ان افراد کے خلاف ہے۔ جو ان سے اچھا سلوک نہیں کرتے۔

(۳) ہندوؤں کے فرقوں میں اصولی اختلاف ہے۔ لیکن پھر بھی سبھی ہندو کہلاتے ہیں۔ یہی تو ہندو دھرم کے عالمگیر

(بقیہ دیکھو ص ۱)

Digitized by eGangotri

ادھوری پوجا

ایک دلچسپ کہانی

از
شری لکشمی چندر واجپئی "چندر"

آج راجستھان کی یہ کاروبک دشا۔ جن کو لاہل پورن راج محل۔ آج جن شونیہ ہے۔ راج پتھ میں پتھک نہیں۔ گگن چمبی اٹالکاؤں میں شور و غل نہیں۔ راجدھانی میں چہل پہل نہیں۔ برودھ، یووا بالک سب بن گری، کندرا اتھوا شیل شکھر پر، کھیلنے کو گئے ہیں۔ ابھی ابھی پراچی دشا کے سوبھاگیہ داتا بھگوان بھاسکر چھون استہ ہوئے ہیں۔ لیشو یدھ کی رنگ بھومی سے ابھی تک کوئی لوٹا نہیں۔ انیا نیہ دن سندھیا سے پہلے راج سمدر جھیل کے کنارے لوگوں کی بڑی بھیڑ ہوتی ہے۔ پرنتو آج وہاں کوئی نہیں۔ کیول جھیل کے بغل کے وشنو مندر والے دروازے پر شبھ شنکر منقتا پدمنی جیسی ایک غنو بھرو سنا اور الالاہٹ کنتلا و دھوا بیٹھی ہے۔ اس کے سامنے پشپ اور بیل پتر رکھے ہیں۔ وہ ہاتھ جوڑے ہوئے سر جھکائے ادہ کاتر وچنوں سے وردان مانگ رہی ہے۔

اس سے کچھ دور پر شنکل دشمی کے اپورن کلا پالیندو کی بھانتی دس ورشیہ بالکا کسم ستوک نمر کنشک ترو کے نیچے کھڑی اوپر کی دشا میں کچھ دیکھ رہی ہے۔

اسی سمے ایک پندرہ ورش کا بالک اس سمندر مانیک جھیل کے تٹ پر آکھڑا ہوا۔ بالک کا شریر خون سے شرابور ہے۔ اس کی کمر میں تلوار لٹک رہی ہے۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں دو پکشی ہیں۔ جن کو کہ اس نے پکڑا تھا۔ وہ اپنے شریر کا لہو دھونے کے لئے جھیل کی سیڑھیوں پر جا کھڑا ہوا۔ پر وہ دونوں پکشیوں کو کسے تھماوے، ہاتھ سے چھوڑ دینے سے بن کی چڑیاں پھر بن میں چلی جاویں گی۔ بالک نے کنشک برکش کے نیچے ایک آگامی نویووک بالکا کو دیکھا۔ بالک اس کے نکٹ پہنچ کر پوچھنے لگا۔

"آپ کون ہیں؟ یہاں کھڑی ہوئی گنگا نگر کی اور کیا تک رہی ہیں؟"

بالکا نے ایک بہت اونچی کنشک کی ڈالی کی اور سنکیت کر کہا:۔

"دیکھو! وہ کیسا من موہک اور لبھائے مان پشپ کھلا ہوا ہے؟"

"تم کیا وہ پشپ لو گی؟"

"کیونکر لوں گی۔ وہ تو بہت اونچے پر پھول رہا ہے"۔

بالک نے ہنس کر کہا:۔

"اونچی ڈال کا پھول کیا کوئی ہستگت نہیں کر سکتا۔ تم میری چڑیاں پکڑو۔ میں تمہیں وہ پشپ توڑ کر لا دیتا ہوں"۔

بالکا دونوں پکشیوں کو سہرش ہاتھ میں لے۔ اس برکش کی اور دیکھتی ہوئی بولی:۔

"کنتو تمہارے اس کومل اور سکمار شریر میں کانٹے بدھینگے"۔

بالک نے اُتر دیا:۔

"کانٹے سے کیا ایک کھشتری بالک ڈر جائے گا؟ اور پشپ نہ توڑے گا؟ کدا پی نہیں۔ کنچت ماتر بھی نہیں؟"

(۲)

"یہ دیکھو۔ آج میں بھی پربت پر لیشو یدھ میں گیا تھا۔ پرنتو مجھے بالک جان سب نے پیچھے رہنے کو کہا۔ ایک جنگلی سؤر اور سینا پتی کا آمنا سامنا سے سمکھ یدھ پرارمبھ ہوا۔ میں نے دیکھا۔ کہ سینا پتی لیشو یدھ میں پراجت ہوئے۔ ننھا سؤر کے دانتوں سے اُن کا سر دے دو پرن ہونا چاہتا ہے۔ اُسی سمے ہاتھ میں کھڑگ لئے میں پیچھے کی اور سے سینا پتی کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ اور اس جنگلی پشو پر وجے پراپت کی۔ یہ دیکھو! میری چھاتی میں سؤر کے دانتوں کے نشان ہیں۔ دیکھو! اب بھی لہو بہہ رہا ہے۔ کنتو کیا میں ڈرا تھا؟ اس کے بعد جب میں دونوں چڑیاں پکڑنے کے لئے بن میں گھسا۔ میرے شریر میں کتنے ہی کانٹے چبھے تھے۔ وہی کیا میں ایک پشپ توڑنے سے ڈر جاؤں گا؟ پشپ پانے کی آشا سے بالکا ہی پرسن ہوئی۔ پرنتو وہ من ہی من میں ڈرتی جاتی تھی۔ کہ پشپ توڑتے سمے بالک کے شریر میں کانٹے نہ چبھ جائیں۔ بالکا نے یہ وچار کر اپنے کپولوں پر گھنگرالے بالوں کو سلجھاتے ہوئے کہا۔ "تمہارے شریر میں یدی کانٹے بدھینگے۔ تو مجھے دوش نہ دینا"۔

بالک نے دیکھا۔ کہ بالکا کا مکھ جیسا سندر ہے۔ باتیں بھی ویسی ہی مدھر ہیں۔ پہلے ہی کہا جا چکا ہے۔ کہ ابھی سوریہ استہ ہوئے ہیں۔ استہ ہوت رَوی کی رکتم چھایا بالکا کے چندر بدن پر پڑ اسے اور بھی اُجل بنا رہی ہے۔ پپیہا پنچم سور سے لرک من ہی من سدھا لشو پر نیہی تان الاپ رہا ہے۔ راج سمدر کی ترنگ مالائیں سنگیت لہر کی سیڑھیوں کو دھو پریم کلول اور پلک ہلول سے ناچ رہی ہیں۔ مرندو سمیرن ترنگ انگن سے نپن چھپت چنچل شریر شیتل کر یامنی کو ساتھ لانے کے ہیتو لوٹتا ہے۔ نیل دسن سے آکاش پرانت میں ماؤ ہیرک کھنڈ کی بھانتی ایک دو نکشتر بھی درشٹی پات ہوتے ہیں۔ یہ تارا گن ہیرے کی کنیوں کے سمان اپنا دل پر کاش بھومنڈل پر پرسارت کر رہے ہیں۔ مانو ذری کے بیل بوٹوں سے کھچت شوبت ریشمی جھول آکاش روپی کرشن گج کی پیٹھ پر جھول رہی ہیں۔ سدھا انشو نیل آکاش کے بھیتر سے منہ نکال مانو آکاش اور دھرتی سے بچے اور بھرو سے سے جھانک رہے ہیں۔

(۳)

بالک نے ایک بار چاروں اور درشٹی پات کیا۔ پھر بالکا کے چکت ہرنی جیسے چنچل نیتروں کی اور دیکھ کر۔ کہا:۔

"یدی تمہارے لئے پشپ توڑتے سمے ان سبیل کے سب کانٹے تک جائیں۔ اور ان کا پر بھی بھرنگ بھی یدی میرے بدن سے لپٹ کر ڈس لے۔ تو بھی میں تمہارے اوپر ناراض نہ ہوں گا"۔ بالک اُچھل کر کنشک کے شیل کھنڈ پر چڑھ گیا۔ اُسی سے بالکا کے ہاتھ سے ایک چڑیا چھوٹ گئی۔ بالک پشپ توڑ نیچے آیا۔ اور پوچھا:۔

"کیوں چڑیا کیوں اُڑا دی؟"

"کیا میں نے اُڑا دی ہے؟"

"تب کیسے اُڑ گئی؟"

"میں انمنی ہو تمہارا پشپ توڑنا دیکھ رہی تھی۔ اور اسی پر کار سے تو دوسری بھی اُڑ گئی"۔

بالکا کے سکومل ہاتھوں سے دونوں چڑیاں اُڑ گئیں۔ پر بالک ذرا سا بھی ناراض نہ ہوا۔ پرنتو بالکا کے لجا اور کنٹھ سے رکت ورن منہ کی اور دیکھ کر بولا:۔

"اپنا پشپ لو۔ میں ابھی دونوں پکشیوں کو پکڑ کر لاتا ہوں۔ تم ذرا یہیں ٹھیرو"۔

یہ کہہ کر بالک شیل کھنڈ (باقی صفحہ ۱۴ پر)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دیانند میڈیکل مشن منصوری

دیانند میڈیکل مشن کی بنیاد ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء کو منصوری میں رکھی گئی۔ اور ۱۶ جون ۱۹۳۵ء کو اس مشن کی طرف سے دیانند مشن ہسپتال منصوری میں قائم کیا گیا۔ جس کی افتتاحی رسم بوجلیبہ شری نارائن سوامی جی مہاراج نے اپنے دست مقدس سے ادا فرمائی۔

اس مشن کی خاص غرض انسان کے اخلاقی و جسمانی امراض کا بلا کسی تمیز کے پورا پورا علاج کر کے پبلک کی خدمت کرنا ہے۔ ایسے مفت علاج کی ہندوستان میں بہت کمی ہے۔ دیہات کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ شہروں میں بھی کافی اور اچھا انتظام نہیں ہے۔ اس لئے دیانند میڈیکل مشن کا ارادہ ہے۔ کہ جگہ بجگہ ایسے ہسپتال قائم کر دئے جائیں۔ جہاں بلا کسی تمیز کے پبلک کی خدمت کی جائے۔ اور دیہات میں بھی ایسے معالج ڈاکٹر رکھے جائیں۔ جو گشت کر کے علاج کریں۔

پلیگ۔ ہیضہ وغیرہ وبائی بیماری کے پھیلنے پر مشن کے ڈاکٹر اس جگہ خود جا کر علاج کر کے پبلک کی خدمت انجام دیں۔ اسی طرح نمائش۔ میلہ۔ تماشا۔ تیرتھ یاترا کے مواقعات پر بھی پبلک کی خدمت کرنا مشن کا خاص فرض ہے۔ اس مشن کا ہیڈ کوارٹر منصوری رکھا گیا ہے۔

مشن کی شاخ ہر دیگر جگہ بھی کھول دی جاوے گی۔ یہ مشن سارو دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کے ماتحت ہے۔

مشن نے سب سے پہلے گورو کل کانگڑی ہردوار میں وہاں کے مہوتسبہ (ارھشٹاناجی کے نمنترن (دعوت) پر ۱۶ دسمبر ۱۹۳۴ء سے آخر اپریل ۱۹۳۵ء تک کام کیا۔ اور جملہ مشن کے کارکنان نے ۱۲۵ سے زیادہ میجر اپریشن خاص خاص یعنی خطرناک گورو کل کے ہسپتال میں کئے۔ اور تقریباً ڈیڑھ سو مریض روزانہ علاج کرانے کے لئے آنے لگے۔ اور ہزاروں مریضوں نے دوا مفت حاصل کی۔ اور حسب ضرورت خوراک و کپڑا بھی گورو کل کی طرف سے مریضان کو دیا گیا۔ مشن کے پورے کام کی سارا ذمہ واری شری کپتان ڈاکٹر رامچندر صاحب سابق آئی۔ ایم۔ ایس سول سرجن پنشن یافتہ پر ہے۔

آریہ سماج کے پبلک کام میں ابھی تک میڈیکل مشن کے کام کی کمی تھی۔ اس کمی کو کپتان ڈاکٹر رامچندر صاحب سابق آئی۔ ایم۔ ایس سول سرجن پنشن یافتہ نے پورا کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ اور پبلک سے ابھی تک اس کام کے لئے کافی امداد نہیں ملی۔ غریبوں اور تمام پبلک کی خدمت جب ہی اچھی طرح ہو سکتی ہے۔ جب کہ فراخ دل صاحبان ایسے کار خیر میں پوری پوری امداد فرما دیں۔ جو صاحبان دیگر کار پاک کے ساتھ میڈیکل امداد کو ملا کر دیہات کی بہبودی کا کام کرنا چاہتے ہوں۔ وہ ڈاکٹر صاحب سے خط و کتابت کر کے طے کر لیویں۔

یہ کام رفاہ عام کا ہے۔ اور بلا کسی تمیز قوم مذہب و ملت کے ہے۔ ہندو مسلمان۔ سکھ۔ عیسائی وغیرہ سب ہی لوگ اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ اس لئے آریہ سماجی۔ سناتنی۔ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ سب اپنی اپنی مجلس خاص (انترنگ سبھا) و پرتی ندھی سبھاؤں میں اس مشن کی ترقی کے لئے مستقل خیرات و امداد کرنے کا انتظام کر دیں۔ اور اپنی بیش قیمت رائے و تجاویزات مطلع فرما دیں۔ کہ جس کی وجہ سے ہندوستانی پبلک کی تندرستی اعلٰے ہو۔ اور ملک کی ترقی کی رفتار تیز ہو سکے۔

(روشن لال بیرسٹر منصوری)

پنجاب آریہ ویردل سمیلن سیالکوٹ

سماچار پتروں دوارہ پہلے بھی آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ آریہ یودک سماج سیالکوٹ نے پنجاب پرانت آریہ ویردل سمیلن کرسمس کے دنوں میں بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس کے پروگرام کو پڑھ کر آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ اس کا اُدیش نوجوانوں کی شاریرک اوستھا کو سدھارنا اور آریہ ویروں کو آریہ سماج کی سینا بنانا ہے۔

ویر بھائیو! آج آریہ سماج کے تمام ہتیا کھنڈ سے آریہ سماج میں شستر بل کی ضرورت کو محسوس کر رہے ہیں۔ آج آریہ سماج کے ست سنگوں اور آریہ استری سماج کے جلسوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ آریہ اپدیشکوں پر بھری سبھا میں چھریوں سے حملے کئے جا رہے ہیں۔ اسلامی ریاستوں میں آریہ سماج کے پرچار کو ختم کر دینے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ آج دیویوں کا مان خطرہ میں ہے۔ جگت گورو بال برھمچاری مہرشی دیانند کے وید پرچار روپی چمن بگیہ میں دُشٹ راکھشس وگھن ڈال رہے ہیں۔ گؤ ماتا دکھ سے تڑپتی ہوئی آپ کی طرف دیکھ رہی ہے۔ آریہ ویرو! کیا آپ اس اوستھا میں خاموش بیٹھے رہو گے۔ رام اور کرشن کے نام لیواؤ۔ ویر بھیم ارجن پرتاپ سیوا اور گوبند کی اولاد! آج آریہ سماج کو ویر سینا کی ضرورت ہے۔ اٹھو! تیار ہو جاؤ اور گؤ براہمن اور دیویوں کی رکھشا کیا دنیا سے انیائے۔ جھوٹ اور اشانتی کو مٹا کر نیائے۔ ستیہ۔ سکھ اور شانتی کا راجیہ سنھاپت کرنے کے لئے اپنا سر دھڑ پر کر دو نہیں تو یاد رکھو۔ اپنے آپ کو آریہ کہہ کر آپ گناہ کریں گے۔

آج ہی جہاں آریہ سماجوں کے ساتھ آریہ ویردل بنے ہوئے ہیں۔ وہ پنجاب پرانت آریہ ویردل سمیلن سیالکوٹ کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ اکھاڑے بنا کر ورزش شروع کر دیں۔

آریہ نوجوانو! جہاں ہم پرانت آریہ ویردل سمیلن میں سمٹ ہو کر ہر سال کے سال پنجاب کے کسی نہ کسی شہر میں اکٹھے ہو کر پچھلے سال کے کاریہ کا مقابلہ کریں گے۔ جہاں اسلام سال سواد ھیائے کر کے لیکھوں کا مقابلہ کریں گے۔ وہاں سارے آریہ ویر بادر دی ہو کر سماج کی سنگھٹن شکتی اور آریہ سماج کی اس ویر سینا کی پردرشنی کر کے دنیا کو دکھا دیں گے۔ کہ آریہ سماج ہی کیول ایک جیتی جاگتی سوسائٹی ہے۔ جس طرح آج ویدوں کی پوِترتا کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا ہے۔ اسی طرح وہ وقت دور نہیں۔ جبکہ آریہ سماج کی ویر سینا کے سامنے سنسار میں کوئی نہیں ٹھہر سکیگا۔ اور سب طرف سے آوازیں اٹھیں گی۔ یوگ رشی دیانند کی جے۔

(منتری پرکاش وبھاگ)

بواسیر کی دوا
اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد۔ کھجلی۔ خون کا زائل ہونا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲ محصول ۸

کیلاش انجن (رجسٹرڈ)

یہ بے نظیر سرمہ محافظ چشم جملہ امراض چشم کو دور کرنے میں جادو کا اثر رکھتا ہے۔ تین ہفتہ کے با قاعدہ استعمال سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا نئی بصارت آ گئی ہے۔ فی شیشی فی تولہ عمر (ایک روپیہ) محصول ڈاک ... تین شیشی معہ محصول ڈاک ... ۲ روپیہ ۱۲ آنے

منیجر کیلاش فارمیسی۔ شیخ گڑھ پنجتور ضلع فیروزپور پنجاب

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان بھر کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دینگے اور ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹیڈ آفیسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Soleman Umar and Company Karachi

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین

افسانوں کے مجموعے

نگارستان ۲ جمالستان للعہ

محصول ڈاک علاوہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ معہ محصول

منیجر "نگار" لکھنؤ

Digitized by eGangotri

ریاست حیدرآباد کے آریہ سماجیوں کے خلاف مخالفانہ سرگرمیاں

اغوا ——— تبلیغ ——— ہندو دھرم کی توہین

مقدمہ مانیک نگر

مانیک نگر کے میلے کے موقعہ پر سماج کی طرف سے حسب سابق امسال بھی ویدک دھرم کا پرچار کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر جبکہ چند آریہ بھجن گاتے ہوئے احاطہ مانیک نگر میں گھوم رہے تھے۔ کہ چھ بجے کے درمیانی وقت چند شریر النفس مسلمان (جس میں عہدہ داران پولیس و جوانان پولیس بھی شامل تھیں) بھجن گانے والوں پر حملہ آور ہوئے جس کے نتیجہ کے طور پر شریمان شام لال جی سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ۔ بابو پرشاد جی کلیانی اور نریندر جی آریہ اپدیشک زخمی ہوئے لیکن پولیس مسلمان ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی عیانت کے مد نظر ہے۔ باوجودیکہ آریوں کو مار پیٹ کی گئی۔ اُلٹا شریمان وِنّائتر یہ پرشاد جی وکیل ہائی کورٹ۔ شریمان بنسی لال جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ۔ شریمان شام لال جی اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا و پنڈت نریندر جی آریہ اپدیشک کے خلاف بلوہ اور خلاف ورزی تقاریب مذہبی کا الزام تراش کر۔ پولیس عہدیداروں کے مشورے سے مقدمہ چلایا گیا۔ مقدمہ چار ماہ سے جناب مولوی عبدالحمید خاں بی۔ اے۔ ایچ۔ سی۔ ایس سپیشل مجسٹریٹ کے اجلاس میں چل رہا ہے۔ بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۶ء کو چاروں ملزمین کے خلاف فرد جرم سنا دی گئی۔

مقدمہ کے اصل واقعات اس سے قبل ظاہر کئے جا چکے ہیں۔ لیکن جنتا کی واقفیت کے لئے ضروری حالات درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

پولیس کی جانب سے کہا یہ جاتا ہے۔ کہ ایک بھجن منڈلی جس کے ساتھ پچاس ساٹھ آدمی شامل تھے پنڈت رام لال جی۔ وِنّائتر یہ پرشاد جی، بنسی لال جی اور نریندر جی کے زیر سرگردگی نکالی گئی تاآخری روز حضرت محمد صاحب کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ جس کے باعث مسلمان مشتعل ہو کر آریہ سماجیوں کے لیڈروں کے پاس سمجھانے پہنچے ہی تھے۔ کہ وِنّائتر یہ پرشاد اور نریندر جی کے ابھارنے پر شام لال جی و بنسی لال جی نے تلوار و لٹھ سے مسلمانوں کو ضربات پہنچائیں۔

یہاں یہ صاف ظاہر کر دینا ضروری ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد کی پولیس نے ایک عرصہ سے آریہ سماج کے کاموں سے ناخوش ہو کر سماج کی نمایاں حیثیت رکھنے والی ہستیوں پر کئی مقدمات چلائے۔ جو بے بنیاد، لغو اور جھوٹے ثابت ہو کر ہائی کورٹ سے خارج ہوئے۔ لیکن حیدرآباد کی پولیس اپنے دیرینہ مخالفانہ رویہ کے زیر اثر اب بھی کئی مقدمات چلانے میں مصروف ہے۔ جن کی تفصیل آگے دی جائے گی۔

فرد جرم کی سزا ملنے کی وجہ خاص واقعات مقدمہ کی روئیداد اس قدر قوی اور قابل نہیں۔ لیکن دنیا کا وہ کون ایسا مسلمان ہو گا۔ جو محمد صاحب کی توہین کی گئی ایسے الفاظ سن کر آریوں کے خلاف فرد جرم تجویز نہ کرے۔ توہین کا لفظ مجسٹریٹ کے دل و دماغ کو اس طرح متاثر کئے ہوئے ہے۔ کہ وہ اس لفظ کے مقابل واقعات مقدمہ کے کسی روئیداد پر نظر ڈالنا اپنے مذہبی نقطۂ نگاہ سے غیر ضروری سمجھتا ہے۔ اس حالت میں کیا یہ کہنا واجب نہ ہو گا۔ کہ حقیقت رائے کے زمانہ اور اس اسلامی زمانہ میں کوئی فرق ہے؟ حاکم پولیس کے زیر اثر اور ان سے کوسوں دور رہتے دیکھ کر یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ

ہم نے چاہا تھا حاکم سے کریں گے فریاد
وہ بھی .... تیرا چاہنے والا نکلا

ادراد شاہ جانی میں ایک نیا فساد

۳۰۔ اگست ۱۹۳۶ء کے دوپہر کے وقت ہمیں خبر ملی۔ کہ ادراد شاہ جانی آریہ سماجیوں اور مسلمانوں (جن میں پولیس کے چند کانسٹیبل شریک تھے) کے درمیان جھگڑا ہو گیا ہے۔ اس جھگڑے کے واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ ایک آریہ دیوی ندی پر پانی لانے گئی ہوئی تھی۔ وہاں چند مسلمانوں نے اکیلی دیوی دیکھ کر نازیبا الفاظ کا استعمال شروع کیا۔ ان میں سے ایک نے آریہ دیوی کے اوپر ندی کا پانی پھینکنا شروع کیا۔ دیوی نے اس واقعہ کی اطلاع اپنے پتی کو دی۔ دوسرے روز جب وہ پانی لانے ندی پر گئی ہوئی تھی۔ تو انہیں مسلمانوں نے چھیڑ چھاڑ شروع کی۔ اس پر اس دیوی کے پتی نے ان مسلمانوں کو کہا۔ کہ اس طرح کا تمہارا رویہ ٹھیک نہیں ہے۔ اس پر ایک مسلمان نے جواب دیا۔ کہ کل تو جسم پر پانی ہی ڈالا تھا۔ آج کچھ اور کریں گے۔ اس پر اس پرش نے سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن مسلمانوں کی جماعت جس میں پولیس بھی شامل تھی۔ اس پرش پر حملہ آور ہوئے۔ اور چند آریوں کو زخمی کیا۔

دور عثمانی کے اس روشن زمانہ میں ہندو دیویوں کی اس طرح بے عزتی عام کی جا رہی ہے۔ آئے دن تیزی کیساتھ اچھوت اقوام اور دیگر ہندو فرقوں کے لوگوں کو مسلمان بنایا جا رہا ہے۔ اس کام کے لئے مذہبی محکمہ سرکار عالی کی طرف سے جاری ہے۔ جس میں کئی واعظین سرکاری تنخواہ سے تبلیغ کے کام کو انجام دیتے ہیں۔ اس امر کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ کسی طرح ہندو سنسکرتی کو مٹا دیا جائے۔

موجودہ زمانہ ہندو سنسکرتی کی رکھشا کا بھار آریہ سماج پر ہے۔ وہ حتی المکان اس سعی میں لگا ہوا ہے۔ کہ ہندوؤں میں بیداری پیدا کرے۔ یہ کام ریاست کے کسی مسلم عہدیدار کو ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ (عہدیدار تو اکثر مسلمان ہی ہیں) کہ ہندو توہمات پرستی سے علیحدہ ہو کر سوشل پولیٹیکل اور مذہبی حالت بہتر بنا سکیں۔ ورنہ ان کو شکار ملنا دشوار ہو گا۔

گلبرگہ

وِنّائتر یہ صاحب ایڈوکیٹ ہائی کورٹ کا بھتیجا و بھانجا خریدنے ساگ کے لئے مارکیٹ گئے ہوئے تھے۔ کہ ایک مسلمان محبوب خاں ایک ہندو نوجوان عورت کا ہاتھ پکڑ کر اس کی بے عزتی کرتا ہوا پیسوں کا مطالبہ کر رہا تھا۔ غریب عورت نے معافی چاہتے ہوئے پیسوں کے دینے میں مجبوری ظاہر کی۔ بس کیا تھا محبوب خاں کا پارہ چڑھ گیا۔ اور ماں بہنوں کی گالیاں دینا شروع کر دیا۔ اس وقت بنسی لال نے اس مسلمان کو اس طرح کی حرکت سے باز رہنے کو کہا۔ لیکن ایک بھی نہ مان کر جوتے سے ان کے سر پر وار ایسا کیا۔ کہ سر پھٹ گیا۔ سو دو سو مسلمانوں سے جمع ہو کر بنسی لال اور کرشن پرشاد کو خوب زد و کوب کیا۔ پولیس نے اُلٹا ان مسلمانوں کی بجائے آریہ سماجیوں پر اقدام قتل کا الزام آریوں پر لگا کر چالان کر دیا ہے۔ اس طرح سے ایک گہری سازش کے ساتھ پولیس سماج کے خلاف کارروائی کر کے سماج کے کام کو بند کر دینے کے خواب دیکھ رہی ہے۔

آخر میں ہم زیادہ نہ کہتے ہوئے صرف اس قدر عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ عہدیداران پولیس نظام کے اس رویہ سے حیدرآباد کے آریہ سماجیوں کی ہر دلعزیزی حیدرآباد کے لئے کہیں مہنگی نہ پڑ جائے۔

کنیا کی ضرورت

ایک لڑکیہ اعلےٰ کھتری خاندان کے لڑکے جس کی عمر تقریباً ۲۵ سال ہے۔ اور جو بڑے اعلےٰ پیمانہ پر صرافی کا کام کر رہے ہیں جس سے ان کو بڑی معقول ماہواری آمدنی ہے۔ صاحب جائیداد بھی ہیں۔ اس لئے ایک سوشیل اور گھر کے کاروبار سے ہوشیار کنیا کی ضرورت ہے۔ آپ کا پہلی استری سے برضامندی طرفین قطع تعلق ہو چکا ہوا ہے۔ خط و کتابت مفصلہ ذیل پتہ پر کریں:-

پی۔ ایل کھتری معرفت لالہ دولت رام ڈپٹی منیجر آفس لاہور

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں میں جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے۔ جسے سیلان الرحم یعنی لیکوریا کہتے ہیں میرے پاس اسکی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی سنبھاسی کا بلٹ موجود ہے۔ جس سے بیشمار دکھی بہنیں لابھ اٹھا چکی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ سنیاسی اکسیر میں ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا جادو نما اور آخری علاج جن کی چند خوراک ہی نامراد امراض کو جڑ بنیاد سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ جہاں ہر قسم کے علاج اور انجکشن بھی فیل ہو چکے ہیں وہاں پر کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں۔ قیمت اکسیر آتشک ڈھائی روپیہ اکسیر سوزاک ۲ روپے

بابو روی نندن اوورسیئر ہوانہ براستہ مورنڈہ۔ ضلع انبالہ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اسلامی دنیا کی سیر

فقط لفظی اسلام رہ جائیگا

اب زمانہ آپہنچا ہے۔ کہ جس کے متعلق آج سے تیرہ سو برس قبل ہادیٔ اسلام نے پیشگوئی کی تھی۔ اور یہ پیشینگوئیاں بھی پوری ہو رہی ہیں۔ وقت وہ آنے والا ہے کہ دنیا میں صرف ایک دہریت کا دور دورہ ہو گا۔ اسلام فقط لفظی اسلام رہ جائیگا۔ فسق و فجور کا بازار گرم ہوگا۔ تمام معائب محاسن میں شمار ہونگے۔ دیانت داری امانت داری دنیا میں مفقود ہو جائیگی۔ اسلامی احکام پس پشت ڈال دئے جائینگے۔ مستورات کا پردہ برخاست ہو جائیگا۔ خاندانی شرافت، حسب نسب کی حفاظت اور مسلمان خواتین کی عصمت و عفت کا سوال ایک احمقانہ اور جاہلانہ سوال تصور ہوگا۔

آنحضرت رسول اکرم کی پیشینگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ اور مسلمانوں کا حال اور استقبال نہایت خطرناک اور مایوس کن صورت اختیار کر رہا ہے۔ دنیا طلبی اور عیش پرستی نے مسلمانوں کے نہ صرف جاہل طبقہ کو ہی بلکہ تعلیم یافتہ جماعت کو بھی گمراہی میں ڈال رکھا ہے۔ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ اور مسلمان روز بروز بدکیوں دیکھ رہے ہیں۔ اس کا سبب سوائے اس کے اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ مسلمانوں نے اسلامی تعلیم اور حمیت قومی کو چھوڑ کر اس تعلیم کو اختیار کر لیا۔ جس کا انجام گمراہی کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

(سرفراز لکھنؤ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۶ء)

مسلم عورتوں کا ختنہ

"اگر ختنہ کی جائے۔ تو ثواب ہے۔ اور قانون صحت بھی ہے۔ اور اگر نہ کی جائے تو کوئی عذاب و بازپرس نہیں ہے۔ نہ عدم ختنہ سے اسلام میں کوئی نقص واقع ہوتا ہے۔ اور عورت کا ختنہ درجہ سنت تک نہیں ہے۔ بلکہ مستحب ہے یہی قول حضرت امام ابو حنیفہ و امام مالک کا ہے+

(البلاغ مصر)

مساواتی ڈینگ

"الجمعیۃ" اخبار کی شکایت ہے کہ ہندو اخبارات نے زبردست اعتراضات کا سوال جواب تو گویا خاک دیتا۔ ایک چھیڑ ... انداز میں یہ کہہ کر پیچھا چھڑا لیا۔ ... جو مسلمان نو ... ہے اس کی میت

... کی بے حرمتی ہمارا عین مذہب ہے۔ خدا کے بندے ہندو اخبارات کا اعتراض تو یہی ہے۔ کہ اس عملی تنگ نظری کے بعد مساوات کی زبانی ڈینگیں کیا وقعت رکھتی ہیں اچھوت اگر مسلمان ہو جائیں۔ تو یہ مانی ہوئی بات ہے کہ وہ کسی نہ کسی مسلمان فرقے ہی میں شامل ہونگے۔ اب جس فرقے میں وہ شامل ہوں۔ اس کے مخالف فرقے کے مسلمان ہونے کے بعد بھی ان کی ایسی بری طرح مٹی پلید کریں۔ تو انہیں اسلام میں کون سی مساوات نصیب ہوئی +

("فاروق" مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۳۶ء)

حضرت فاطمہ مسلمان تھیں؟

بخاری جلد ۴ صفحہ ۱۵۱ مطبوعہ مصر میں ہے۔ کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام ابوبکر پر ایسی ناراض ہوئیں۔ کہ مرتے دم تک کلام نہیں کیا۔ اور یقیناً" ممدوحہ نے ابوبکر کو خلیفہ تسلیم نہیں کیا۔ اور اسی حال میں وفات پائی۔ یا ثابت کرو۔ کہ انہوں نے ابوبکر کی کب اور کیونکر بیعت کی۔ اور اگر بیعت نہیں کی۔ تو بقول آنحضرت مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً (تفسیر درمنثور سیوطی زیر آیہ مودۃ) آں حضرت مسلمان تھیں یا نہیں۔ اگر مسلمان تھیں۔ تو ابوبکر کیوں کر خلیفہ ہوئے؟ (ایک خریدار)

("اہلحدیث" امرتسر مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۳۶ء)

ابوبکر کو خلیفہ ماننے والے دوزخی یا جنتی؟

بخاری جلد ۲ صفحہ ۲۱۲ میں ہے۔ کہ فاطمہ نساء جنت کی سردار ہے۔ جب ممدوحہ ابوبکر صاحب کو خلیفہ نہ مان کر جنتی بلکہ زنان جنت کی سردار قرار پائیں۔ تو ان کے دشمن یعنی ابوبکر صاحب کو خلیفہ ماننے والے اس عقیدہ کی بنا پر کیا ہوئے۔ دوزخی یا جنتی؟

("اہلحدیث" امرتسر مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۳۶ء)

"قادیانی "نیکنامی" کی وجہ

"اس امر کا آپ نے اعتراف فرمایا ہے۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود کی پوزیشن کے دو رخ پیش کرتے ہیں۔ اول یہ کہ ایک آپ نے مجدد و محدث ہونے کا دعوے فرمایا۔ پھر بعد میں کسی وقت آپ نے نبوت کا دعولے کیا۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ایسا کرنے سے ہماری کوئی بدنامی نہیں ہوتی۔ البتہ اس کو چھپا کر غیر مبائعین دنیا کی نگاہ میں رسوا اور ذلیل ہو رہے ہیں۔ حضرت یہ بداہت کا انکار کیوں ہے۔ کیا شہر بشہر اور گاؤں گاؤں میں آپ کے برخلاف جو جلسے آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ ان جلسوں میں آپ کی نیکنامی ہوتی ہے۔ یا بدنامی۔ اس کو اپنی نیکنامی پر محمول فرمانا یہ آپ کی زبردستی ہے۔ رہا یہ امر کہ ہماری ترقی نہیں ہوتی۔ اور آپ کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس کے متعلق میں نے پہلے بھی آپ کی خدمت میں گذارش کی تھی۔ اور اب پھر کہتا ہوں ؎

اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

("پیغام صلح" مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۳۶ء)

زنانہ اعلیٰ تعلیم اور مسلمان

ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ کہ لڑکیوں کو بی۔ اے اور ایم۔ اے کرانے سے وہ کونسا فائدہ سوچا گیا ہے۔ مردوں نے اس موجودہ تعلیم کو محض تجارتی حصول پر حاصل کیا تھا۔ اور وہ یہ کہ والدین اپنے لڑکوں پر ہزاروں روپیہ اس امید پر صرف کر دیتے ہیں۔ کہ ان کا لڑکا اس سے دس گنا پیدا کرے گا۔ چونکہ کسب معیشت مردوں کے ذمہ ہے۔ اس لئے وہ تو ان علوم کے حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ لیکن مستورات جن کا نان نفقہ مردوں کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ وہ بی۔ اے پاس کر کے کیا کرینگی یا ان کو بے پردہ کر کے ان سے ملازمتیں و کالت وغیرہ کرا کر اس رقم کو وصول کیا جائے۔ جو ان پر صرف کی گئی ہے۔ اگر ان کو بی۔ اے کرا کر گھر کی چار دیواری کے اندر بند کر دیا۔ تو انہوں نے اس تعلیم کا کیا فائدہ اٹھایا+

("سرفراز" لکھنؤ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۶ء)

نصف قیمت پر

مورتی پوجا کی حقیقت۔ مہاتما ہنسراج جی۔ مہاتما نارائن سوامی جی۔ سوامی سرتنتر انند جی۔ پنڈت منسارام جی۔ مہاشہ ملکھن جی آریہ اپدیشک۔ آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ ماسٹر آتما رام جی۔ پنڈت سنت رام جی جاپانی۔ پنڈت دشو ناتھ جی کے عالمانہ دلیلوں پرمانوں اور مثالوں سے پُر مضامین درج ہیں۔ قیمت فی کاپی ۴؍+

اوتار فلاسفی کی دھجیاں۔ جس میں پرانکوں کے اوتاروں کے گھونٹ چرتروں کی پول کھولی گئی ہے سادہ ساں سے اس عقیدہ کی بیہودگی بیان کی گئی ہے۔ اور پورانک پنڈتوں کی ان چالاکیوں کا جن سے وہ وید منتروں سے اوتار سدھ کرنے کی کوشش کرتے ہیں بھانڈا اچھی طرح پھوڑا گیا ہے۔ قیمت ۴؍+

آریہ سماج کیا ہے؟ اس میں آریہ سماج کے متعلق شری نارائن سوامی جی نے عالمانہ ڈھنگ سے نہایت خوبی کے ساتھ سمجھایا ہے۔ کہ آریہ سماج کیا ہے؟ اور یہ دنیا کو کیا سکھاتا ہے۔ آریہ سماج کے اصلی سوروپ اور اس کی عالمگیر ... اچھی طرح دکھاتی ہے۔ قیمت ۴؍+

ویدک دھرم کی فضیلت۔ اس میں ویدک دھرم کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ نہایت اعلیٰ چیز ہے۔ اور پرچار کا بہترین سادھن ہے+ قیمت ۴؍+

پوران پول پرکاش۔ اس میں پوران کی پول اچھی طرح کھولی گئی ہے۔ نیز پرانوں کے دیوتا رشی منیوں کو ان کے اصلی روپ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور سناتن دھرمی سدھانتوں مورتی پوجا اوتار اور نیز مرتک شرادھ وغیرہ کا پرانوں کے حوالوں سے کھنڈن اور آریہ سماجی سدھانتوں کا منڈن ... سدھ کیا ہے۔ نہایت اعلیٰ اور ... ہر آریہ میں ... قیمت ۴؍+

قران الہام کی کسوٹی پر۔ قیمت ۴؍+

مرتک شرادھ فلاسفی کی دھجیاں۔ نیوگ فلاسفی۔ رادھا سوامی مت پاکھنڈ کھنڈن۔ قیمت ۴؍ آنند پتھ۔ قیمت ۴؍ قران میں قربانی وغیرہ ٹریکٹ ہیں۔ قیمت ۴؍

نوٹ:۔ ان آریہ سماجوں کو جو منگوا کر بانٹنا چاہیں ½ قیمت پر مل سکتے ہیں بشرطیکہ کم از کم سو کاپیاں منگوائی جائیں۔ کم کا پیوں اور ایک سیٹ پر کوئی رعایت نہیں ملے گی و محصولڈاک ...

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر۔ کھنڈن سیریز۔ گپت نیست روڈ۔ لاہور

Digitized by eGangotri

بقیہ قرآن سے تناسخ کا ثبوت صفحہ ۱۰

بھی نہ ہو۔ جیسے کتے بندر وغیرہ کی شکل میں۔ نیز مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب مرحوم دیوبندی بھی جن سے یہ عاجز بھی مدرسہ دیوبند میں طالب علمی کے زمانہ میں ملاقات کا شرف حاصل کر چکا ہے۔ مولانا اشرف علی صاحب کے ہم معنی الفاظ اپنے مترجم قرآن مجید کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:-

میں ان حضرات کی عبارتوں کے حوالے اس غرض سے نہیں دے رہا ہوں۔ کہ وہ تناسخ کے قائل ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ ان حضرات کی عبارتیں ان کے نظریہ کے خلاف بھی آواگون کے تسلسل پر زیادہ روشنی ڈال رہی ہیں۔ ان حضرات کا نظریہ تو یہ ہے۔ کہ اسی زندگی میں نافرمان انسانوں کو مسخ۔ بندر کتے بنا دیا گیا تھا۔ اور یہ نظریہ وہ ہے۔ جو از روئے عقل و نقل غلط ہونے کے علاوہ قانون قدرت کے خلاف بھی ہے۔ کیونکہ اسی دنیا میں اجسام کا تبدیل ہونا قانون قدرت کے خلاف ہے۔ نہ کبھی ایسا ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ لہذا ہمارے بیان کردہ معنی عقل اور موزوں ہوئے۔ یعنی مسئلہ تناسخ جس کو آواگون کہتے ہیں۔ یقینی طور پر حق ثابت ہے۔ اس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں۔ من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر یعنی جو چاہے مانے۔ اور جو چاہے نہ مانے۔ جب ہم دریافت کرتے ہیں۔ کہ دنیا میں مراتب اور مناصب اور حالات کا اختلاف کس وجہ سے ہے۔ تو جواب ملتا ہے۔ کہ مشیت ایزدی کا تقاضہ اسی طرح ہے۔ یہ ایک ایسا لچر اور بے دلیل جواب ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ کی ذات بابرکات پر بے انصافی کا عیب لگاتا ہے۔

پھر جب ہم سوال کرتے ہیں کہ مسئلہ تناسخ باطل ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ کسی روح کو بندر کی صورت میں اور کسی کو گھوڑے کی صورت میں اور کسی کو گدھے اور سؤر کی صورت میں پیدا کر دیا۔ اور پھر ان میں سے بھی کسی کو تو انا اور کسی کو ضعیف الخلقت مونث بنا دیا۔ اور کیا وجہ کہ گھوڑے اور گدھے وغیرہ انسانی مظالم کے تختہ مشق بن رہے ہیں۔ اور دم بخود ہیں۔ تو جواب ملتا ہے۔ کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اس لئے تمام چیزیں اسی کی خدمت اور فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ ھُوَ الَّذِی خَلَقَ لَکُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا پ ۳-۱ (ترجمہ) وہ ایسی ذات پاک ہے۔ جس نے تمہارے لئے تمام اشیاء کو زمین پر پیدا کیا۔ جواب اس کا بالفاظ دیگر جواب الجواب یہ ہے۔ کہ تناسخ کے برحق ماننے کی صورت میں بھی اس آیت کا بطلان لازم نہیں آتا۔ کیونکہ جب انسان مر کر بداعمالی کی وجہ سے گدھا بنا۔ تو جب گدھا اپنی بداعمالی کی سزا بھگت کر انسان بنا۔ وہ گدھا شدہ انسان انسان شدہ گدھے کی خدمت اور فائدہ کے لئے ہو گیا۔ بالفاظ دیگر کبھی وہ انسانوں کے لئے اور کبھی انسان ان کے لئے۔ اس صورت میں آیت مبارکہ کا مطلب منصفانہ اور پاکیزہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے خلاف میں معاذ اللہ ظالمانہ اور خراب۔ لہذا تناسخ بلاشبہ برحق ہے۔ پھر جب ہم سوال کرتے ہیں۔ کہ مادرزاد اندھے اور مادرزاد لنجے اور اپاہج کس قصور میں پکڑے گئے۔ تو جواب ملتا ہے۔ کہ ان کے ماں باپ کی غلط کاریوں کا نتیجہ ہے۔ واہ خوب چوری کرے چور اور سزا پائے کوتوال۔ افسوس کہ ایسے مجیب حضرات تعصب اور طرفداری کی بنا پر قرآن مجید کی آیت کا احترام بھی ترک کر بیٹھے ہیں۔ آیۂ محترمہ ملاحظہ فرمائی جاوے جو کہ ان معنی کی تردید کرتی ہے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰی پ ۸ (ترجمہ) کسی نفس کا بار کسی دوسرے نفس پر نہیں ڈالا جائیگا۔ اس آیت نے صاف طور پر ظاہر کر دیا کہ ماں باپ کے جرم کی پاداش میں اولاد ماخوذ نہیں ہوتی۔ پس نتیجہ صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ لوگ اپنے گذشتہ اعمال کی بناء پر مادرزاد اندھے وغیرہ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید خود ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَاۤ اَصَابَکُمۡ مِّنۡ مُّصِیۡبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ وَیَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ پ ۲۵

(ترجمہ) اور جس قدر تم کو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اعمال بد کا نتیجہ ہے۔ اور وہ تمہاری بہت سی خطاؤں سے درگذر کرتا رہتا ہے۔ پس صاف ظاہر ہے۔ کہ جو تکلیف تم کو ماں کے پیٹ میں ہم کو لاحق ہوتی ہے۔ وہ ہمارے گذشتہ جنم کی کمائی کا نتیجہ ہے۔ اگرچہ فی الحقیقت کی موجودہ جنم میں گذشتہ اعمال کا نتیجہ بھی شامل ہے۔ لہذا لازمی طور پر مصائب مذکورہ گذشتہ اعمال کا ہی نتیجہ ہیں۔ پس ناظرین نے دیکھ لیا۔ کہ قرآن مجید کس وضاحت سے تناسخ کے حق میں تائیدات پیش کر رہا ہے۔ لیکن چونکہ اس زمانہ کے نام نہاد علماء اور نیم ملاؤں مبلغین نے اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھ رکھی ہے۔ خود بھی رستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اور پبلک کو بھی گمراہی کے گڑھے میں دھکیل رہے ہیں۔ اور اس آیت کے سچے مصداق بنے ہوئے ہیں فرمایا ہے:-

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّہۡبَانِ لَیَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَیَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ پ ۱۰ (ترجمہ) اے ایمان والو! بہت سے علما اور گدی نشین پیر لوگوں سے لوٹ کھسوٹ کر حرام کا مال کھاتے ہیں۔ اور ان کو خدا کے صحیح راستہ سے روکتے ہیں۔ سو آگاہ ہو جاؤ۔ اِتَّبِعُوۡا مَنۡ لَّا یَسۡـَٔلُکُمۡ اَجۡرًا وَّہُمۡ مُّہۡتَدُوۡنَ ؁ پ ۱۹-۲۲ (ترجمہ) ان عالموں کے کہنے پر چلو۔ جو تم کو نصیحت کرنے کے عوض تم سے معاوضہ طلب نہیں کرتے کیونکہ یہی لوگ خود ہدایت یافتہ ہیں۔ اور دوسروں کو صحیح راستہ پر چلانے والے ہیں۔ سو اے بھائیو! اپنے مبلغوں اور نیم ملاؤں سے بچو۔ جو نہ زبان عربی سے واقف ہیں۔ اور نہ عربی محاورات سے۔ اور اغراض نفسانی کو ملحوظ رکھتے ہوئے دنیا کی ہدایت کا دم بھرتے ہیں۔

(بقیہ ادھوری پوجا صفحہ ۱۲)

پر وہ نہ پڑا۔ جو دوسرا پوتر "وشنو" مندر کے دروازے پر بیٹھی پوجا پاٹھ کر رہا تھی۔ اس کی پوجا سماپت ہوئی۔

اس نے بالکا کے پاس آہستہ سے جا کر کہا۔ "چلو بیٹی! سندھیا ہو گئی ہے۔ رانا کے لوٹنے کا سمے ہو گیا۔ ان کے لوٹنے کے سمے ہم لوگوں کا باہر رہنا ٹھیک نہیں"۔

بالکا نے کچھ چپ چاپ آنکھوں سے اتر دیا۔ "کہاں؟" "ہاں! وہ تو لوٹ کر نہیں آئے۔ کیا ان کا ناطہ میرے پریتم ملن سے ہی ٹوٹا؟"

(بقیہ "پیغام صلح" کے اعتراض اور ان کے جواب صفحہ ۱۳)

ہونے کا یقینی ثبوت ہے آپ کے اسلام میں احمدیت کو جگہ نہیں۔ لیکن آپ زبردستی اس میں گھسنا چاہتے ہیں۔ جہاں بلی گھسی بیٹھی ہے اور نہیں جانتی کہ کوئی چوہا اس میں آئے۔ لیکن احمدیت کا چوہا ہے۔ کہ خود کو بلی کے منہ میں جانے کی کوشش کرتا ہے۔ حالانکہ بلی کہہ رہی ہے۔ کہ اگر تو راستہ پر آتا ہے۔ تو آ لیکن اس بل میں تیرے لئے کوئی جگہ نہیں۔ کیونکہ یہ میرا ہی گھر ہے جس کو یقیناً مسلمان کہا جاتا ہے اور یہ نہ جانے والا مشرک اور بت پرست بھی ہندو ہے۔ کیونکہ ہندو دھرم سے انکار عقائد کی بنا پر کسی کا نام رکھا جاتا ہے۔ وہ بھی باہر کے لوگوں کا۔ دھرم تو ویدک دھرم ہے۔ اور ان کے اصولوں اور عقائد سے منحرف ویدک دھرمی نہیں۔ اگرچہ ان کو ان کی برادری یا حلقہ سے اسلام کی طرح خارج نہیں کیا جاتا۔ اس کو بھی بھائی اور ہمدردی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ یہی تو ایک خوبی ہے۔ جو دوسری جگہ نادار ہے۔

اسی طرح آپ کے پوچھے اور پانچویں اعتراض کا جواب اسی میں آگیا کہ ویدک دھرم ہے۔ ہندو کوئی دھرم نہیں مختلف جماعتوں کا مشترکہ نام ہے۔ ویدک دھرم کے عقائد اور اصولوں کا منحرف ویدک دھرمی نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن ہندو قوم سے باہر بھی نہیں سمجھا جاتا۔ باقی رہا حقوق کا سوال۔ حقوق تو قابلیت اور علمیت کی وجہ سے ملتے ہیں۔ بخشنے یا منت سے مانگے نہیں ملتے۔ اپنی کوشش اور قابلیت سے ہر کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ حقوق کا حقدار ہو سکتا ہے۔ پھر آپ ویدک دھرم میں کوئی مشترکہ اصول نہیں جس پر اس کے تمام فرقے متفق ہوں۔ ایسا کہہ کر غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ ہندو قوم اور ویدک دھرم ایک چیز نہیں۔ ویدک دھرم کے اصولوں اور عقائد میں تضاد نہیں۔ اور جو ویدک دھرمی ہے۔ وہ اس کے ہی اصولوں اور عقاید کو مانتے ہیں۔ ہاں ہندو قوم جو مختلف عقاید کے فرقوں کا مجموعہ ہے اس کے اصول مختلف ہو سکتے ہیں۔

آپکا اعتراض ویدک دھرم کے متعلق صحیح ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اسلام کے متعلق بخوبی کہا جا سکتا ہے۔ ذرا غور کریں۔ گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں اور چھاتی پر ہاتھ رکھ کر ذرا غور کریں۔ باقی اعتراضات کا جواب کسی آئیندہ اشاعت میں دونگا۔

"پرکاش" میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے

سماجک سماچار

نگر میں دو عورتوں کی شدھی

۔۔۔ آریہ سماج مندر ۔۔۔ چندروتی سماتا اندرا
۔۔۔ مہاشہ گوردت
۔۔۔ ساتا چندروتی کا نام جے ہوتی
۔۔۔ اندرا کا نام شیلا دیوی رکھا گیا ÷
۔۔۔ پر وہاں آریہ سماج آریہ نگر

گوروکل جہلم کا ڈیپوٹیشن اور اسکی کامیابی

۔۔۔ شری سوامی ویدانند جی مہاراج اور شری ۔۔۔ جی آچاریہ معہ مہاشہ پریتم داس ۔۔۔ آپ کے تین روز تک ۔۔۔ آریہ سماج مندر کے وسیع صحن میں ۔۔۔ پورن دیا کھیان ہوتے رہے۔ ۔۔۔ سو روپیہ چندہ جمع کیا گیا۔ ۔۔۔ میرپور کے مشہور دانی شری ۔۔۔ شاہ جی نے چار صد روپیہ دان ۔۔۔ اور چار صد روپیہ شری متی پورن دیوی ۔۔۔ دیا دیوی کے پرنشارتھ سے استری ۔۔۔ سماج نے دے کر کہا:

"موجودہ اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ۔۔۔ چندہ میں پورن کامیابی ہوئی"

گوروکل جہلم کے برہمچاری میرپور میں

گوروکل جہلم کے برہمچاری معہ اپنے ادھشٹاتا ۔۔۔ پنڈت ۔۔۔ دیوجی ودیا ۔۔۔ وشاستری ۔۔۔ اور کوٹلی سے پرچار اور دھن ۔۔۔ کرتے ہوئے میرپور پدھارے۔ اور ۔۔۔ آریہ سماج مندر کے وسیع صحن میں آریہ ۔۔۔ کے دیاکھیان ہوئے۔ اور ایک ۔۔۔ کے سمے گوروکل کے برہمچاریوں نے ۔۔۔ اور ورزشوں کے نہایت دلچسپ ۔۔۔ کرتب دکھلا کر حاضرین کو ششدر ۔۔۔

مرتک سنسکار

شری لالہ دیوان چند جی وکیل کی سپتری کا ۔۔۔ ہو گیا۔ مرتک سنسکار ویدک ریتی سے ۔۔۔

مونڈن سنسکار

۔۔۔ لال جی نے اپنے پتر کا مونڈن سنسکار ویدک ریتی سے کروایا۔

نام کرن سنسکار

مہاشہ ۔۔۔ داس جی نے اپنے پتر کا نام ۔۔۔ سنسکار ویدک ریتی سے کروایا۔

ساپتاہک ستسنگ اور روزانہ ہون یگیہ

روزانہ ہون یگیہ کا کاریہ آریہ سماج مندر ۔۔۔ ہوتی رہتی ہے۔ ساپتاہک ستسنگ ۔۔۔ حاضری ہوتی ہے۔ میرپور کے آریہ سماجی ۔۔۔ پریم اور اتساہ کے ساتھ کام کر۔

رہے ہیں÷
(کرم چند وکیل پردھان آریہ سماج میرپور)

گوروکل مہاودیالہ رائیکوٹ کی یاترا

(۱) گوروکل کی وارشک چھٹیوں کے سماپت ہو چکنے پر پڑھائی پرارمبھ ہو چکی ہے۔ ششماہی پریکشا کی تیاری زور سے ہو رہی ہے۔ جو کہ ابھی اکتوبر سے ہونے والی ہے۔ اس ورش یاترا میں چھوٹے چھاتر شری سوامی آتمانند جی تھا شری پنڈت سوم کرنی جی ودیالنکار کے ساتھ گئے تھے۔ رودبڑ۔ نالاگڑھ۔ لبی۔ کالکا۔ دھرم پور و کسولی آدی پربت پردیشوں کا بھرمن کر آنند لابھ کرتے رہے۔ رودبڑ۔ لبی آدی استھانوں پر وہاں کی آریہ جنتا نے تھا خاص کر شری ڈاکٹر ویدپرکاش جی اور لالہ ہرکرن داس جی تھا لالہ کیشو رام جی پردھان آریہ سماج دھرم پور آدی مہانوبھاوؤں نے ہر دیہ سے سواگت کیا۔ لبی میں چھاتروں نے تین میچ کئے۔ جن میں سے دو میں چھاتر وجئی رہے÷

(۲) بڑے چھاتر کل میں رہے انہوں نے پستکالیہ کی ایک ہزار پستکوں کی جلدیں تیار کیں۔

(۳) انگلش ماسٹر شری پنڈت سورج کول جی بی۔ اے آ گئے ہیں۔

(۴) پچھلے دنوں شریمتی لیکھوتی جی جین ایم۔ ایل۔ سی گوروکل میں پدھاریں اور انہوں نے گوروکل کا نریکشن کیا۔ اور اپنی پرسنتا پرگٹ کی۔

(۵) اس سمے گوروکل میں ۹۰ سہادنی ہے برہمچاری ہر پرکار سے خوش و خرم ہیں۔ کبھی کبھی گرمی بڑھ جاتی ہے۔ کنیا پاٹھشالہ میں پڑھائی ارمبھ ہو چکی ہے۔ پہلا مکان کنیا پاٹھشالہ کے لئے کم پرتیت ہوا۔ اتہ دوسرے مکان کا پربندھ کیا جا رہا ہے÷

(آتمانند کرشنا دکشٹ)

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر میں ویدپرچار

آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے مہاشہ بھجن پال جی نے لگاتار چھ دن تک بھجنوں دوارا پرچار کیا۔ مہاشہ جی کی آواز سریلی اور زبان میں بڑا

رس ہے۔ پرچار کا پربھاؤ جنتا پر اچھا رہا۔ حاضری دن بدن بڑھتی رہی۔ استریاں بھی کافی تعداد میں آتی تھیں۔ جنتا نے مہاشہ جی کے پرچار کو بڑا پسند کیا۔ سکھ بھائی بڑی تعداد میں آتے تھے۔ ہمارے پورانک ساتھیوں نے پرچار میں وگھن ڈالنے کی بڑی کوشش کی۔ مگر آریہ بھائی بالکل شانت رہے۔ اور کاریہ بڑی اچھی طرح سے سماپت ہو گیا۔ آشا ہے۔ کہ پرتی ندھی سبھا ہماری سماج کی طرف خاص دھیان دیگی۔ کیونکہ اس نئی آبادی میں پرچار کی بڑی ضرورت ہے۔ سبھا اپدیشکوں اور بھجنیکوں دوارا ہماری سہائتا کرتی رہے گی۔ سماج کے ستسنگ باقاعدہ لگتے ہیں۔ اور حاضری کافی ہوتی ہے۔ اور سماج نے مندر بنانے کے لئے دھن اکٹھا کرنا شروع کر دیا ہے۔ امید ہے۔ کہ دانی مہاشہ دل کھول کر دان دیں گے۔ اس وقت تک سماج کے پاس کوئی استھان نہیں ہے۔ استری سماج نے بھی دھن اکٹھا کرنا شروع کر دیا ہے۔ امید ہے۔ کہ دیویاں بھی ضرور استری سماج کو دھن دے کر کرتارتھ کریں گی÷

(ڈاکٹر رام دھن منتری آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر)

آریہ سماج ریوا (برہما) کے سماچار

۔۔۔ کو یہ سن کر بڑا ہرش ہوگا۔ کہ شری ٹھاکر پروین سنگھ جی اس پرانت میں بھرمن کرتے ہوئے اپنے پرتگیا انوسار ۴۔ جون ۱۹۳۶ء کو یہاں پدھارے۔ ان سے انورودھ کرنے پر کہ وہ کچھ سمے تک یہاں ٹھہر کر اپنے منوہر اپدیش اور بھجنوں سے جنتا کو کرتارتھ کرتے ہوئے۔ یہاں کہ آریہ بالک بالکاؤں کو سنسکرت اور گیان ودیا کا ابھیاس کرا دیں مانا۔ ۲۰۔ جون ۱۹۳۶ء سے نیم انوسار سماج مندر میں ایک پاٹھشالہ کا ارمبھ کر دیا گیا۔ جس میں اب پرائے ۲۵ کے قریب بالک بالکائیں شکشا پراپت کرتی ہیں۔ پاٹھ ودھی شری رام دیو سالونکر جی کی سنسکرت کی پستکوں سے ارمبھ کی گئی۔ جن کی شیلی بڑی سرل اور سہج ہے۔ اتنے الپ کال تھوڑے

سے ہی سمے میں بالکوں نے سنسکرت میں اچھی یوگیتا پراپت کر لی ہے۔ سنسکرت شلوک آدی اچھی طرح بول سکتے ہیں۔ اور ارتھ بھی کافی سمجھ سکتے ہیں۔ گائن ودیا میں بھی کافی اُنتی کی ہے÷

یہ استری شکشا کے موجودہ اندولن میں ایک تجربہ تھا۔ جو بہت حد تک کامیاب ہو گا۔ یدی ہم بھی اپنے مسلمان بھائیوں کی طرح جو اپنے بچوں کو سکول میں بھیجنے سے پہلے مسجد میں بھیج کر قرآن شریف اور اُردو کا ابھیاس کرواتے ہیں۔ اپنے چھوٹے بچوں کو سکول میں بھیجنے سے پہلے کیول ہندی اور سنسکرت کا ابھیاس کرا دیں۔ جس سے اپنے پوروجوں کا اتہاس اور نیتی کے ہر طرح کے شلوک ان کو کنٹھ کرا کر اپنے دھرم کا گورو ان کے سرل ہردیوں میں پورے طور پر انکت کرا دیویں۔ تو بڑے ہو کر ان کے رہن سہن آچار ویوہار میں بہت ہی انتر پڑ سکتا ہے۔ اور استری شکشا کے رستے میں جو اشانتی اس سمے پھیل رہی ہے۔ وہ بہت حد تک دور ہو سکتی ہے÷

رکھشا بندھن کا تیوہار سماج مندر میں بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ اس دن سب آریہ بھائیوں نے یگیہ کے بعد یگیوپویت بدلے۔ اور وید منتروں کا پاٹھ کیا۔ اس کے بعد آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار جنم اشٹمی تک وید سپتاہ منایا گیا۔ سماج مندر میں نت پرتی یگیہ وید پاٹھ کے بعد شری ٹھاکر جی گیتا کی کتھا کرتے تھے۔ جس کو شروتا گن بڑی شردھا کے ساتھ سنتے تھے۔ کیونکہ ان کی کتھا کرنے کی اور سمجھانے کی شیلی بڑی سندر ہے۔ جنم اشٹمی کے دن ہون یگیہ کے اُپرانت شری کرشن جی کے جیون پر بھاشن ہوئے۔ اور وید سپتاہ کی سماپتی ہوئی۔ وید سپتاہ میں یگیہ آدی کے بعد ہر روز آئی ہوئی جنتا کا لڈوؤں سے

ہم آپکو پرکاش میں لانا چاہتے ہیں

اور بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ مقویات سرتاج عالم آتنگ نگرہ گولیاں آپ کو قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی و کمی۔ جریان منی احتلام و انزال۔ رقت منی وغیرہ شکایتوں سے ہمیشہ نجات دلا دیگی۔ صرف ایک دفعہ آزمائیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیہ چار روپیہ

آتنگ نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

...idwar. Digitized by eGangotri

آریہ سماج جڑانوالہ کے سماچار

آریہ سماج جڑانوالہ کی طرف سے آریہ سماج مندر میں مورخہ ۲۵ اگست سے ۲۸ اگست تک روزانہ صوفی پنڈت گیان آنند جی اپدیشک کے مذہب اسلام کے متعلق بڑے پربھاوشالی اور منوہر ویاکھیان ہوتے رہے۔ پبلک نے آپ کی فصیح بیانی اور عظیم واقفیت کو از حد پسند کیا۔ آپ کی ویاکھیان شیلی اور لیاقت کا تذکرہ شہر میں ہر فرد و بشر کی زبان پر ہے۔

۳۰ اگست رات کو و ۳۱ اگست پرانہ پنڈت وشنو ناتھ جی ایم۔ اے شاستری اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے منوہر و پربھاوشالی ویاکھیان آریہ سماج کے سدھانتوں کے متعلق ہوتے رہے۔

آریہ سماج جڑانوالہ کا وارشک اُتسو ۲۔۳۔۴ اکتوبر کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ نیز پربندھ کیا جا رہا ہے۔ کہ اس سے پورو کسی سنیاسی مہاتما سے وید اُپدیش یا کسی اور دھارمک گرنتھ کی کتھا کرائی جائے۔

(منتری آریہ سماج جڑانوالہ)

گوروکل آریہ سماج کے متعلق [illegible] جھگڑا

کئی آریہ بھائی گوروکل کمالیہ کے متعلق حالات جاننے کے لئے مجھے پتر لکھتے ہیں۔ ان کی سوچنا کے لئے لکھتا ہوں کہ میں نے گوروکل کی مینیجنگ کمیٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور وہ استعفیٰ منظور بھی ہو چکا ہے۔ چونکہ میرا گوروکل سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ اس لئے گوروکل کے متعلق مجھ سے پتر ویوہار کرنے کا کوئی بھائی کشٹ نہ کرے۔

(ابھیونت آریہ سیوک۔ کمالیہ)

شوک سماچار

ہمارے آریہ سکول کے قابل ترین سٹاف کے ایک خاص قابل تعریف ممبر لالہ چمن لال جی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ۳۰ برس کی اوستھا میں ایک ناقابل برداشت صدمہ دے کر ۴ ستمبر بروز شکروار ہمیشہ کے لئے ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ آپ ایک ہونہار نوجوان تھے۔ آپ کی خصلت اور علم دوست ہونا ہر ایک کو آپ پر فریفتہ کرتا ہے۔ اگرچہ پھیپھڑوں میں درد آپ کو دیر سے تھی۔ علاج بھی جاری رہتا تھا۔ دو تین ماہ میں ایسا دورہ ہوا۔ کہ آپ اس نامراد تپ دق کے پنجہ سے نہ چھوٹ سکے۔ بہتیرا علاج کیا گیا۔ آخر موت کی گود پہنچ گئے جس کے لئے نہ صرف ہمارا سٹاف بلکہ سارا شہر ان کی موت کا افسوس کرتا ہے۔ سب سے بڑے دکھ کی بات یہ ہے۔ کہ ایک معصوم کنیا دو تین سال کی ہے۔ اور ان کی نوجوان دھرم پتنی ہے۔ ایشور پرماتما مرحوم کی آتما کو شانتی پردان کرے۔ اور پسماندگان کو صبر و سنتوش پردان کرے۔

البتہ ان کی موت شاندار تھی۔ کیونکہ موت کے سمے وہ بالکل شانت تھے۔ گائتری کا جاپ کیا۔ اور کہدیا کہ اب مجھے چارپائی سے نیچے لے چلو۔ میرا جیون سمپورن ہو رہا ہے۔ میرا اگلا جنم بڑا اچھا ہوگا۔ مجھے موت کی پرواہ نہیں۔

(ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے۔ وی آریہ ہائی سکول نواں شہر)

آریہ سماج جالندھر کا پرستاؤ

آریہ سماج اڈا ہوشیارپور جالندھر شہر کی سبھا گورنمنٹ آف انڈیا۔ افسران اور لیجسلیٹو اسمبلی کے معزز ممبران کا اس مدد کے لئے جو انہوں نے آریہ میرج بل کی اس کے پرارمبھک سٹیجوں میں کی ہے۔ اور جو سیلکٹ کمیٹی میں گذر چکا ہے۔ اور اسمبلی میں شملہ کے اجلاس میں پیش ہونے والا ہے تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔

(۲) اس سبھا کو یہ جان کر خوشی ہے۔ کہ بواہ کے بل کے متعلق دفعہ ۳ کو سیلکٹ کمیٹی نے منظور فرمایا ہے۔

(۳) یہ سبھا گورنمنٹ اور اسمبلی کے معزز ممبران کی خدمت میں پُرزور یاد دہانی عرض کرتی ہے۔ کہ شریمان بابو گھنشام داس جی ایم۔ ایل۔ اے کے بنائے ہوئے آریہ میرج بل کی مختلف دفعات کو کل ملک کی آریہ سماجوں نے قبول کیا تھا۔ جس کی گورنمنٹ کے پاس اطلاع بھی دی جا چکی ہے۔

(۴) سیلکٹ کمیٹی نے بل میں سے "جو آریہ سماج" لفظ کو نکال دینے کے لئے لکھا ہے۔ سبھا اس کو ناپسند کرتی ہے۔

(۵) جائیداد کے متعلق دفعہ ۴ کے لئے سیلکٹ کمیٹی نے کثرت رائے سے جو سفارش کی ہے۔ یہ سبھا اس کی پُرزور مذمت کرتی ہے۔ یہ سفارش بل کی دوسری دفعات پر خراب اثر انداز ہوتی ہے۔

(۶) یہ سبھا اس لئے گورنمنٹ اور سنٹرل لیجسلیٹو کے معزز ممبران سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ آریہ میرج بل کو اسی حالت میں جس میں کہ شریمان بابو گھنشام سنگھ جی گپتا نے بنایا ہے پاس کر کے آریہ پبلک کو مشکور کریں۔

(از کاریالیہ آریہ سماج اڈا ہوشیارپور جالندھر شہر)

رشی کی توہین اور آریہ سماجوں کا تزویہ

"آنند" لاہور کے شر انگیز مضمون کے خلاف پروٹسٹ

آریہ سماج نواں شہر کا پرستاؤ

آریہ سماج نواں شہر دوآبہ کے ۲۹ بھادوں ۱۹۹۳ء کے اجلاس میں ذیل کا پرستاؤ سرب سمتی سے پاس ہوا:-

یہ ادھیویشن پورانک سماچار پتر "آنند" لاہور کے کرشن نمبر میں پرکاشت گوپال مصر نامک کسی وکتی کے اس اشانتی اور جھگڑا پھیلانے والے لیکھ کا جس سے مہرشی دیانند کا اپمان ہوتا ہے بل پوروک ورودھ کرتا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب تتھا گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اس لیکھ کے لیکھک اور سماچار پتر "آنند" کے وردھ شیگھر سے شیگھر اچت کارروائی کرے۔ (منتری آریہ سماج)

آریہ سماج کمالیہ کا پروٹسٹ

آریہ سماج کمالیہ کے سپتاہک ستسنگ منعقدہ ۳۰ اگست ۱۹۳۶ء میں اخبار "آنند" لاہور میں رشی دیانند کے متعلق تہذیب سے گرا ہوا مضمون شائع کرنے کے خلاف ایک زوردار پروٹسٹ ہوا۔ جس میں پنجاب گورنمنٹ سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ "آنند" کی اس تحریر کا نوٹس لے کر اسے قرار واقعی سزا دے۔ (منتری آریہ سماج)

آریہ سماج سرہند کا پرستاؤ

مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۳۶ء آریہ سماج سرہند کا سپتاہک ستسنگ اخبار "آنند" (جو کہ سناتن دھرمیوں کا ہے) کے کرشن نمبر میں گوپال مصر کے لیکھ میں مہرشی دیانند سرسوتی جی کے پوتر اور نشکلنک جیون پر کئے گئے آکشیپوں کو گھرنا کی دِرشٹی سے دیکھتا ہے۔ اس لیکھ کو نفاق اور اپرشانتی پھیلانے والا سمجھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اس لیکھ کے لیکھک اور اخبار کے ایڈیٹر کو تدارک دے کر آریوں کی بھڑکی جوالا کو شانت کرے۔

آریہ سماج سرہند کی یہ سبھا آریہ وواہ بل کو اسی روپ میں پاس کرنے کی پرارتھنا کرتی ہے۔ جس روپ میں بابو گھنشام سنگھ جی گپت دوارہ پیش کیا گیا تھا۔

(منتری آریہ سماج)

اشتہارات کے لئے
ضرورت
"پرکاش" نہایت ہی موزوں اخبار ہے۔

معجزہ

آپکی آنکھوں کی بینائی کتنی ہی کمزور کیوں نہ ہو گئی ہو آپ معجزہ کا استعمال کر کے معجزہ دیکھیں۔ یہ نگاہ کی دوا ہے۔ اس سے برسوں کے عینک کے عادی عینک سے نجات پا چکے ہیں۔ تقریباً تقریباً اندھے بھی بینا ہو گئے ہیں۔ ایک بار استعمال کر کے ہماری صداقت کا امتحان کریں۔ قیمت ۸ روپیہ (مکمل خوراک) سرمہ نین جیوتی کا امتحان سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱ روپیہ کرشمہ بادی۔ بدہضمی۔ پیٹ درد کمی بھوک وغیرہ کے لئے واقعی کرشمہ کا اثر رکھتی ہے۔ قیمت آٹھ آنے فی شیشی۔ تینوں تحفے اکٹھے منگوانے پر اڑھائی روپے

ملنے کا پتہ
امر چند بگیہ دت پوری گورالا گیٹ۔ ہوشیارپور

مشہور جہان بےبہا لاثانی بخشش
مدن منجری گولیاں
ان گولیوں کے استعمال سے ضعف دماغ و جگر بے خوابی سستی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن میں طاقت اور طبیعت میں چستی آتی ہے۔ قیمت چالیس گولیوں کی ایک شیشی ایک روپیہ
نیوتیکات وارِیِ روغن مخصوص کسی بھی وجہ سے عضو میں آئی ہوئی کمزوری کجی۔ لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دور ہو کر از سرنو بدن میں طاقت آتی ہے۔ فی ڈبیہ ایک روپیہ
مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ
لاہور کے لئے ایجنٹ چاہئے۔ قواعد آسان ہیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنساراُنتی کی اور

خون نکلنے کے بغیر اپریشن

ریڈیو سے کام لینے والے سرجن اپنا چاقو ... کے گوشت (جسمانی کھال) سے الگ ... رکھتا ہے۔ اور جس قدر گہرا اپریشن اسے ... درکار ہوتا ہے۔ اس کے مطابق اپنے Transmitter سیٹ میں طاقت (Wavebnth) کمبر لیتا ہے۔ ... جس قدر چوڑا اپریشن کرنا ہوتا ہے۔ اسی ... پیش نظر چاقو سے کام لیتا ہے۔

اپریشن کیسے کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر سوئچ ... دیتا ہے۔ چاقو کی نوک سے جو ذرا اونچا ... جاتا ہے۔ ریڈیو کی لہریں مریض کے جسم ... گوشت میں سے اس قدر صفائی اور عمدگی ... آہستہ آہستہ گذرتی ہیں۔ جس طرح کہ ... قابل اور تجربہ کار ڈاکٹر کا اپریشن کرنے ... چاقو چلتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ... بے حس ہو جاتی ہیں۔ اور مریض کوئی تکلیف ... محسوس نہیں کرتا۔ اور انتڑیاں بند ہو جاتی ہیں ... اس کے نتیجہ کے طور پر اپریشن سے خون ... نہیں بہتا۔ اور زخم خون سے نہیں بھر جاتا۔ ... سوراخ بڑھ جانے کا خطرہ نہیں رہتا۔ ... طریقہ محض توتعہ یا پیشنگوئی کی حیثیت نہیں ... رکھتا۔ بلکہ عملی طور پر ایسا کیا جا چکا ہے۔ اور ... کی کامیابی کے ساتھ ہی نہیں۔ بلکہ ایک ... شخص کے بازو پر پھوڑا تھا۔ جس کا علاج ... ریڈیو کے ذریعے کامیاب طور پر کیا گیا ... گرم اور تکلیف نہ دینے والی بلکہ ریڈیو ... کی امداد سے جسم کے کسی حصہ پر کے زخم ... کو مندمل کرنے کیلئے استعمال ہو سکتی ہے۔

ریڈیو کے حیرت انگیز سیٹ

(۱) اپریشن بغیر درد کے کئے جائیں گے۔ خون کا ایک قطرہ بھی نہیں نکلے گا۔
(۲) جسم کے امراض کا خاتمہ ہو جائے گا۔
(۳) دانت درد فوراً کافور ہو جائے گا۔
(۴) فولاد آسانی سے پگھل جائے گا۔
(۵) کھانا خود بخود تیار ہو جائے گا۔

ضروری اطلاع

جن بھائیوں کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں بھیجی گئی ہیں۔ وہ اپنا چندہ جلد از جلد ارسال کرنے کی کرپا کریں۔

ودیش کی بات

لندن میں سونے کی بھرمار

امید کی جاتی ہے۔ کہ سونے کی جتنی نئی کانیں تین سال سے زیر عمل ہیں۔ ان کی پیداوار اب شروع ہو جائے گی۔ جنوبی افریقہ میں سونے کی پیداوار اس لیئے اب تک بڑھی نہیں ہے۔ کہ حکومت نے اپنی تمام تر توجہ نیچے درجے کے دھاتوں پر لگا رکھی تھی۔

یہ خبر تو ہندوستان کے اکثر اخباروں میں ہر ہفتہ شائع ہوتی ہے۔ کہ ہفتہ کے اندر اتنی رقم کا سونا ہندوستان سے باہر گیا۔ اس سیلاب زر کا اثر انگلستان کی دولتمندی پر کیا ہوا۔ اس کا اندازہ لندن کے اخبار "نیوز کرانیکل" کے ایک مضمون سے ہو سکتا ہے جو پچھلے ہفتہ میں شائع ہوا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بنک آف انگلینڈ کے خزانوں میں اس وقت ۲۲۴,۰۰۰,۰۰۰ پونڈ قیمت کا سونا موجود ہے۔ ایک سال قبل اس بنک میں صرف ۱۹۲,۰۰۰,۰۰۰ پونڈ کا سونا تھا۔ اور ماہ جون ۱۹۱۴ء میں قبل از جنگ بنک آف انگلینڈ صرف ۳۸,۵۰۰,۰۰۰ پونڈ سونے کا مالک تھا۔ اسکے علاوہ ۱۲۳,۰۰۰,۰۰۰ پونڈ کا سونا انگلستان کے اندر ہاتھوں کاروبار کے سلسلہ میں گردش کر رہا تھا۔ یا جائنٹ سٹاک بنکوں کے ہاتھ میں تھا۔

بنک آف انگلینڈ میں ۲۲۴,۰۰۰,۰۰۰ پونڈ کا سونا موجود ہونے کے علاوہ تقریباً ۰۰۰,۰۰۰,... پونڈ کا سونا تبادلہ فنڈ میں ہے۔ بنک کے سونے کی جو قیمت کھاتوں پر لکھی گئی ہے۔ وہ جنگ عظیم سے پہلے کی قیمت یعنی ۸۵ شلنگ فی اونس کے حساب سے لگائی گئی ہے۔ اگر سونے کی اس مقدار کی قیمت بازار کی موجودہ شرح یعنی ۱۴۰ شلنگ (دیکھو صفحہ ...)

سوادھیائے کیلئے نادر موقعہ

ویدک ونہ — لیکھک آچاریہ دیوشرما جی ودیا النکار۔ اس پستک میں ہر روز کی پرارتھناؤں کے منتروں کی سندر سرل اور مدھر ویاکھیا کی گئی ہے۔ اس طرح ورش بھر کے لئے ۳۶۵ پرارتھنائیں اس پستک میں سنگرہ کی گئی ہیں۔ پستک تین بھاگوں میں چھپی ہے۔ ایک بھاگ کا دام ۱؎ (ایک روپیہ) تین بھاگوں کا مولیہ تین روپیہ ہے۔

براہمن کی گئو — لیکھک آچاریہ دیوشرما جی ودیا النکار۔ سچے براہمن کی بانی میں کیا جادو بھرا رہتا ہے۔ اس پستک میں اس سوکت کا سندر انوواد کیا گیا ہے۔

سوم سرووُر — لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ اس پستک میں سام وید پومان سوکت کی سندر ویاکھیا ہے۔ سوم شبد سے وید میں کیا مطلب ہے۔ یہ پستک میں اچھی طرح دکھلایا گیا ہے۔ قیمت مجلد ۱۸ سادہ ۸؎

یوگیشور کرشن — لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ کرشن کا سرس پرمانک اور پورن جیون چرتر پڑھنے کے لئے اس پستک کو منگوائیے۔ کہانی سرل اور محاورے دار ہے۔ چھپائی سندر ہے۔ مولیہ ۸؎

ہماری دیگر پستکیں

بھارت ورش کا اتہاس تین کھنڈوں میں لیکھک آچاریہ رام دیو مولیہ تین بھاگوں کا پانچ روپیہ ۵؎ پران مت پریالوچن پرانوں پر اچھا تحقیقی گرنتھ ہے۔ قیمت تین روپیہ دھرم اپدیش سوامی شردھانند جی کے اپدیشوں کا سنگرہ دو بھاگوں میں قیمت ۱۲؎ سنسکرت پرویشکا دو بھاگ سنسکرت سیکھنے کی ریڈر قیمت ۱۲؎ برہمچریہ سندیش اس وشے پر اب تک لکھی گئی پستکوں میں سب سے اتم ہے قیمت ایک روپیہ استریوں کی ستھتی دیویوں کے ہاتھوں میں دیجئے آدرش کنیا پاٹھشالاؤں میں انعام بانٹنے کیلئے ایسی اچھی پستک نہیں ملتی۔ اس پر پانچسو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ قیمت ۱۲؎ منو شکشا دو گیان چھوٹے بچوں کو شکشا کیسے دی جائے اس پر یہ پرمانک پستک ہے اس پر چودہ سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ قیمت ۱۲؎ پستکوں کا مفصل سوچی پتر مفت

ملنے کا پتہ

منیجر پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور | برانچ: منیجر ویدیک راسٹیڈ کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

ودھاتا کا وشو

لڑکے کے دل میں سات ٹانکے

شہر اٹاوہ میں ایک لڑکا بازار میں کھیل رہا تھا۔ کہ اچانک موٹر کے نیچے آگیا۔ جس سے اس کی چھاتی پر گہرا زخم آیا۔ لہو بہنے لگا۔ فوراً اسے ہسپتال پہنچایا گیا۔ ڈاکٹروں نے معائنہ کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ دل میں ۱/۸ انچ گہرا اور پونے دو انچ لمبا سوراخ ہو گیا ہے۔ دل باقاعدہ دھڑک رہا تھا۔ سرجن نے فوراً کلوروفارم سنگھایا۔ اور اپریشن شروع کر دیا۔ دل کو سات ٹانکے لگا کر اسے سی دیا۔

تین ہزار فٹ اونچا روشنی کا ستون

جوہانسبرگ (جنوبی افریقہ) میں عالمگیر نمائش کی زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ نمائش کی سب سے بڑی خوبی یہ ہوگی۔ کہ ایک تین ہزار فٹ اونچا ستون تیار کیا جائے گا۔ اس کے سرے پر اتنے زبردست بلب لگائے جائیں گے۔ کہ ان کی روشنی ہر طرف سے ایک سو میل کے فاصلہ پر سے نظر آئیگی۔

۱۳۷ سالہ بوڑھے کو تعلیم کا شوق

ایک ترک کو جس کی کہ عمر ۱۳۷ سال ہے اب لکھنے پڑھنے کا شوق چرایا ہے۔ وہ ہر روز سکول جاتا ہے۔ ترکوں کا دعویٰ ہے۔ کہ زدرہ آغا کی جس کی عمر ۱۶۰ سال تھی کے بعد علی شیخ دنیا میں سب سے بوڑھا ہے۔ خود علی شیخ کا بیان ہے۔ کہ میں تو ابھی عالم شباب میں ہوں۔ کم از کم پچاس سال اور زندہ رہوں گا۔

مکڑی سے تیار شدہ باریک کپڑا

کئی سال کے تجربوں کے بعد اب ایسا کپڑا تیار کیا گیا ہے۔ جو باریک سے باریک ریشم سے ۱/۴ گنا پتلا ہے۔ یہ کپڑا مکڑی کے گودے سے تیار کیا گیا ہے۔ امریکن کیمیکل سوسائٹی کے ڈاکٹر ارنسٹ بگہم صاحب نے اس کے متعلق ریسرچ کی ہیں بیان ہے۔ کہ یہ اتنا باریک ہے۔ کہ ایک پونڈ وزنی کپڑا ریاست متحدہ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیلایا جا سکتا ہے۔ اسے تیار کرنے کے لئے خاص قسم کی مشینیں بنائی گئی ہیں۔

"پرکاش" میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو چمکائیں

سواستھ رکھشا

جل چکتسا

لیکھک :- آیر وئید واچسپتی بابو دیو کمار جین - بڑنگر

پرانی ماتر کے سادھارن روگوں کے نشٹ کرنے کے لیئے شاستر کاروں نے انیک پرکار کی چکتسائیں بتلائی ہیں۔ ان میں جل چکتسا ایک ہے۔ جل پرانیوں کے لیئے جیون روپ ہے۔ انّ کے بنا تو پرانی جیون رہنے کی آشا کر سکتا ہے۔ پرنتو جل کے بنا تھوڑے ہی سمے میں پرانیوں کے پران ناش ہو جاتے ہیں۔ اسلیئے جیون رکھشا کے لیئے جل کی پرم اوشکتا ہے۔ تتھا ویادھی اور چکتساؤں کے لیئے بھی جل کی پرم اوشکتا ہے۔ پراچین شاستروں میں جل چکتسا کی بابت وستار پوروک ورنن کیا ہے۔ اور اسی کے آدھار پر پاشچاتیہ ڈاکٹروں نے کئی پرکار کی جل چکتسائیں پرچلت کی ہیں ۔

کتنے ہی شدھ پراکرتک ڈھنگ کے جھرنے یا کنڈوں کا جن میں رسائنک کنار مشرت جل ہوتا ہے۔ اپیوگ کرتے ہیں۔ وہ اپنی پدھتی کو (Water Cure) کہتے ہیں۔ اور جو دونو پرکار کے جلوں کا پریوگ کرتے ہیں۔ وہ اپنی پدھتی کو (Hydropathy) کہتے ہیں۔ ان دونو پدھتیوں کو ہم اپنی دیشی بھاشا میں جل چکتسا کہتے ہیں۔ شریر کی گرمی نیون اور ادھک ——— گھٹنا بڑھنا ——— کو سمان روپ میں لانے کیلیئے پشچمی وِدوانوں نے جل کے پریوگ کو اُتم مانا ہے اور انھوں نے اس کے لیئے شودھن بھی کیا ہے۔ جل کے پریوگ کرنے کا رواج ہمارے دیش میں پرچلت ہے۔ جیسے آٹھ کٹوری جل۔ بتیس کٹوری جل۔ چوسٹھ کٹوری جل پرسدھ ہے۔ اتلینت بھیکر جور میں جبکہ روگی کی اوستھا اچیت ہو گئی ہو۔ وایو بڑھ گیا ہو۔ اور انیک گرم ڈاکٹری اوشدھیاں وما تر ائیں دینے پر بھی چیتنا نہیں ہوتی ہے۔ تب آٹھ کٹوری جل کا پریوگ کیا جاتا ہے۔ کداچت آٹھ کٹوری جل سے بھی روگی یدی سچیت اوستھا میں نہ آوے۔ اور اس کا شریر ٹھنڈا پڑ جاوے۔ تو چوسٹھ کٹوری جل کا پریوگ کرنے سے روگی ایک بار تو اوشیہ سچیت ہو جاوے گا۔ اور باتیں بھی کچھ کرنے لگے گا ۔

آٹھ کٹوری جل بنانے کی ریتی

ایک مٹی کے برتن میں آٹھ کٹوری جل بھرو۔ اس میں سونٹھ، مرچ، پیپل، بچ، لونگ اور دالچینی یہ پرتیک ڈیڑھ ماشہ وزن سے کر بعد میں تلسی اور بیل ان دونوں کے پتے دو دو تولہ صاف کر کے ڈالو۔ بعد میں برتن کو آنچ پر رکھو۔ جب پکتے پکتے ایک کٹوری جل شیش رہ جاوے۔ آہستہ اُتار کر چھان لیوے۔ روگی کو پلا دو۔ اس پرکار دن میں تین بار پلانا چاہیئے۔ اس سے ٹیبر یا زدگیہ آپدرب جور دور ہو جاتے ہیں۔ اس پرکار کرم یا انوسار آرام نہ ہونے پر ۱۶-۳۲-۶۴ کٹوری کا اوپان پوروریتی انوسار کریں۔ اور آخر میں جلتے جلتے ایک کٹوری ہی جل رہنے پر روگی کو دیا جاوے۔ اس سے روگی کو اوشیہ آرام ہوگا۔ تتھا اسادھ اوستھا بھی دور ہوگی ۔

چناچہ دیکھتے ہیں کہ جنے سے روگی کی بھینکر اوستھا ہو جاتی ہے۔ جب تک وہ کف نہ نکلے۔ تب تک اس کی اوستھا سدھر نہیں پہنچ سکتی۔ اس کے آرام کے لیئے گرم جل بڑا لابھ دائیک اور سدھ ہوا ہے۔

جل پکتے ہوئے میں جھاگ نہ آوے۔ اس بات کا وچار رکھنا چاہیئے۔ آدھا جل اوٹنے پر رہ جاوے۔ اس جل کو اُتم گرم جل کہتے ہیں۔ یہ اُشن جل ——— اماد ی دوش کو نشٹ کرنے والا۔ استیمن کو بند کرنے والا اگنی کو دیپن کرنے والا۔ کھانسی، جور، دست کا رک جانا تتھا کف و وایو کے دوشوں کو نشٹ کرنے والا ہے۔ جو جل اُبالنے میں تین بھاگ رہ جائے۔ اور ایک بھاگ جل جاوے۔ وہ جل روگی کو دینے سے وایو کا ناش ہو جاتا ہے۔ جو جل آدھا شیش جلنے سے رہ جاوے۔ اُسے روگی کو دینے سے پت شانت ہوتا ہے۔ اور تین بھاگ جلنے سے جو جل ایک بھاگ رہ جاوے وہ کف اور انیہ روگوں کو شانت کرتا ہے۔ وہ اگنی کو دیپن کرنے والا تتھا سر لتا سے پچنے والا ہے۔ یدی بہت سے دوش اکٹھے ہو گئے ہوں تو اتشالش رہا ہوا جل پینا چاہیئے۔

سنئے وگیانک شودھن والے بتلاتے ہیں۔ کہ بھوجن سے آدھا گھنٹہ پہلے یدی یہ جل پی لیا جاوے۔ تو بھوک خوب لگتی ہے۔ اور رات کو سونے سمے یہ جل پینے سے اور پراتہ کال بھی پینے سے دست کھلا سا ہوتا ہے ۔

نگھنٹو ٹھنڈے جل کو بھی پینے سے ممن پرکار کے لابھ بتلاتے ہیں :-

پراتہ کال سوریہ اُدے سے پہلے مُوتر تیاگنے کے پشچات پرہی بیٹھ کر جو منش رات کو تانبے کے پاتر میں بھر کر رکھا ہوا جل پیوے۔ اس سے منش کے بڑھے ہوئے وات پت اور کف شانت ہوتے ہیں۔ اور شریر میں ہلکی آجاتی ہے۔ پراتہ کال کتنا جل پینا چاہیئے یہ نگھنٹو کار بتلاتے ہیں کہ :-

सावितुरुदय काले प्रसृती:
सलिलस्य विबेदष्टौ ॥

ارتھات :- ارتھات سوریہ اُدے سے پہلے آٹھ انجلی ارتھات چوسٹھ تولہ جل پینا چاہیئے ۔

جل پینے کے سوائے روگوں کے نوارن ارتھ الگ الگ سنتی ہیں۔ جیدی جدی اشنان پرھتی بھی ہے۔ اور پرتیک منش کی بھن بھن پرکرتی کے انوسار ٹھنڈا اور گرم جل اپیوگ کرنا ٹھیک انوکول پڑے گا۔ اس کا تجربہ ان اشنان پرتیگوں کے دو بھاگ ہیں ——— ایک سرد انگی اشنان دوسرا ایک انگی اشنان ۔ جن کو اچھی طرح نیند نہ آتی ہو۔ ان کو سوتے سمے سے پہلے دونوں پیروں کو کچھ گرم جل میں ڈبو کر اوپر سے ٹھنڈے جل کی دھار ڈالنا چاہیئے۔ اس سے سر کا رکت پیروں کی طرف اُتر جاوے گا۔ اور تھوڑی ہی دیر میں نیند آجاوے گی ۔

"پرکاش" میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھایئے

ڈابر ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور دواؤں کا دیسی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع ہندوستانی کارخانہ

ٹریڈ مارک

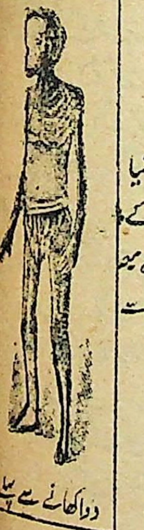
دوا کھانے سے پہلے

رنگ رنگ

داد کا مرہم

ایک بار لگانے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار کے لگانے سے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیا چار آنے مع محصولڈاک ۷/۔ نمونہ ڈیڑھ آنہ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے ۔

دوا کھانے کے بعد

جوڑی تاپ رجسٹرڈ

(تپ لرزہ اور طحال کی دوا)

گھر گھر میں آج کل ملیریا پھیلا ہوا ہے۔ لہذا ملیریا اور فصلی بخار کے مریض کو جوڑی تاپ ضرور پلایئے۔ اس سے بڑھ کر بخار کو جلد بھگانے والی دوسری دوا نہیں ہے۔ ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحتیاب ہوتے ہیں۔ اس کے استعمال سے خون گاڑھا ہوتا ہے۔ اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی ۵/۱۰۔ ڈاک محصول ۱۰/۔ چھوٹی شیشی ۸/۔ ڈاک محصول ۱/۔

نوٹ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا خانوں میں ملتی ہے۔ وہ خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں ۔

لاہور کے ایجنٹ :- مینیجر پیسہ اخبار

امرتسر کے ایجنٹ :- ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

ओ३म्

कृण्वन्तो
विश्वमार्यम्

PRAKASH LAHORE

کرنونتو وشوم آریم

سالانہ چندہ للعہ

مالک غیر سے

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے
۲- ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سروانتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے
۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے
۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداً اُدیت رہنا چاہئے
۵- سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں
۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا
۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔
۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے
۹- ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے
۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں

جلد ۳۲ | اتوار ۱۲ اسوج سمت ۱۹۹۳ | مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۹

دھرم بن ناہیں کوئی میت

(۱)

جس نے اپنا دھرم بھلایا
یونہی جنم امول گنوایا
جھوٹی ہے یہ جگ کی مایا
جھوٹ ہے جگ کی ریت
دھرم بن
کوئی ناہیں میت

(۲)

جھوٹے اپنے اور پرائے
کون یہاں پر جی پھنسائے
جی پھنسا کر پھر پچھتائے
کر ایشور سے پریت
دھرم بن
کوئی ناہیں میت

(۳)

پربھو چرنوں میں شیش جھکا لے
اپنی بگڑی دشا بنا لے
جاگ جاگ او من متوالے
سن لے میرا گیت
دھرم بن
ناہیں کوئی میت

(یوگ دھیان بانس بی۔ اے)

اُپنشد کا تھا
تیتریہ اُپنشد
(شکشا ولی)

چوتھا انوواک جو پرمیشور ویدوں میں شریشٹھ اور سروتر ودیمان ورنن کیا گیا ہے۔ جو وید اور نگمی سے اُتپن ہے۔ وہ اِیشور مجھے بُدھی سے بربل بناوے۔ ہے دیو! تیری دیا سے میں موکش کے دھارن کرنے والا بنوں۔ میرا شریر روگ رہت ہو۔ میری بانی بہت میٹھی ہو۔ میں کانوں سے بہت اُپدیش سُنوں۔ آپ میدھا بُدھی سے اچھادت گیان کوش ہیں۔ میرے پڑھے ہوئے گیان کی رکھشا کریں۔ ہے اِیشور! مجھے وہ لکشمی پردان کریں۔ جو سدا میرے لئے ان۔ جل۔ وستر اور گؤوں کو پراپت کراتی ہوئی چرکال تک مجھے سمپتی شالی کرتی رہے۔ بھیڑ بکری آدی لکشمی میرے پاس ہوں۔ آپ کے انوگرہ سے میرے پاس پرتین شیل چِت اِندریہ اور شانت سوبھاؤ والے برہمچاری چاروں اور سے آویں۔ ہے بھگوان! آپ کی کرپا سے میں منشوں میں یشسوی ہوں۔ دھنوانوں میں شریشٹھ ہوں۔ ہے پربھو! میں گیان سوروپ پرماتما میں پروِش کروں۔ آپ کے آنند میں مگن ہو جاؤں۔ آپ مجھ میں پرکٹ ہوں۔ آپ کی اُپاسنا سے پوِتر بن جاؤں۔ جیسے پانی سدا نیچے کو جاتا ہے۔ اور جیسے مہینے ورش میں لے ہو جاتا ہے۔ اسی پرکار ہے جگت کے رچیتا! میرے پاس سب اور سے برہمچاری آویں۔ ہے اِیشور! آپ آنند کے استھان ہیں۔ میرے ہردے میں اپنا پرکاش کیجئے۔ اور مجھے اپنی شرن دیجئے +

پانچواں انوواک "بھور بھوا سوا" یہ تین ویاہرتیاں ہیں۔ ان میں چوتھی ویاہرتی کو مہا چمسیہ رشی نے اچھی پرکار جانا ہے۔ یہ چوتھی ویاہرتی "مہان" ہے +

وہ برہم ہے۔ وہ آتما اِیشور ہے۔ انیہ سارے دیوتا اُس کے انگ ہیں۔ اب رشی ان ویاہرتیوں کے ارتھ بتاتا ہے "بھوا" انترکھش ہے۔ دیولوک ہے۔ "مہان" سوریہ لوک ہے۔ سوریہ سے ہی سارے لوک مہاوان ہوتے ہیں +

"بھو" اگنی ہے "بھوا" وایو ہے "سوا" سوریہ ہے۔ اور "مہان" چندرما ہے۔ چندرما سے ہی سارے نکشتر مہان والے ہوتے ہیں۔ "بھو" رچائیں (رگ وید) ہیں۔ "بھوا" سام منتر ہیں۔ "سوا" یجروید کے منتر ہیں۔ اور "مہا" برہم ہے۔ کیونکہ برہم سے ہی سارے ویدوں کو پراپت ہوتے ہیں +

"بھو" پران ہے۔ "بھوا" اپان ہے۔ "سوا"

ویدامرت
اوم

مجریہ — رشی ...

आपरहे पृथिव्यै देवयजनादु ध्यासं व्रजङ्गच्छ गोष्ठानं वर्षतु ते द्यौर्बधान देव सवितः परमस्यां पृथिव्याᳪं शतेन पाशैर्योऽस्मान् द्वेष्टि यं च वयं द्विष्मस्तमतो मा मौक् अररो दिवं मा पप्तो द्रप्सस्ते द्यां मा स्कान् व्रजङ्गच्छ गोष्ठानं वर्षतु ते द्यौर्बधान देव सवितः परमस्यां पृथिव्याᳪं शतेन पाशैर्योऽस्मान् द्वेष्टि यं च वयं द्विष्मस्तमतो मा मौक् ॥ (यजुर्वेद। मन्त्र २६)

لفظی ترجمہ (سوی تہ) اے سب پرانیوں میں انتریامی اور (دیو) سب کو آنند دینے والے اِیشور (تے) آپ کی کرپا سے اور (پرتھوئیے) زمین پر (دیویج ناث) عالم لوگوں کو پراپت کرنے والے پدارتھوں سے (اَررو) دُشٹ سوبھاؤ والے دُشمن کو (اپ ودھیاسم) میں ناش کروں۔ (ورجم) ست سنگ کو (گچھ) حاصل کروں۔ (گوشٹھانم) پڑھنے پڑھانے کے طریقہ کو بتلانے والی وید بانی کے شبدوں۔ اور (دیؤ) ان کے ارتھوں کی (ورشتو) بارش کروں۔ (اسیام پرتھویام) اس زمین پر (یے) جو جاہل (آسمان) ہم (عالم لوگوں) سے (دولیشٹی) مخالفت کرتا ہے۔ (چہ) اور (یم) جس تعلیم کے مخالف کو (ویم) ہم عالم لوگ (دوِشمہ) دُشٹ سمجھتے ہیں۔ (تم) اس (پرم) شنزدؤں کو (شتینن) بہت (پاشئے) بدھنوں سے (بدھان) باندھو۔ اور اس کو (اتہ) بندھن سے (ما) مت (موک) چھوڑو۔ (اررو) اے دُشٹ منش تو (دِوم) پرکاش یعنی ترقی کو (ما) مت (پپت تھا) پراپت کر (ستے) تجھے (درپاسم) علم کا (دیام) آنند (ما) نہ (سکن) ملے۔ اے دھرم پر چلنے والو! (ورجم) اعلیٰ دھرم کے راستے پر (گچھ) چلو۔ (دیؤ) سورج کی روشنی (گوشٹھانم) انترکھش اور زمین کو (ورشتو) پہنچتی ہے۔ (یعنی روشنی پھیلتی ہے۔ (دیوہ) پرکاشمان (سوی تہ) سورج (اسیام) اس بیج بونے کی (پرتھویام) زمین کو کشش سے باندھتا ہے۔ (یہ) جو (انصاف کا مخالف) (آسمان) ہم انصاف سے محبت کرنے والوں پر (دویشٹی) غصہ ہوتا ہے۔ (چہ) اور (یم) جس ظالم پر (ویم) ہم (منصف مزاج) (دوِشمہ) غصہ کرتے ہیں۔ (تم) اس (پرم) دُشمن کو (شتین) بہت (پاشئے) بندھنوں سے (بدھان) باندھو (اتہ) اس سزا سے (اس کو) (ما) مت (موک) چھوڑو +

تشریح اِیشور ہدایت کرتا ہے۔ کہ تعلیم کے پھیلانے یا عالم لوگوں کی صحبت حاصل کرنے میں جو لوگ رکاوٹیں ڈالیں۔ ان کو ہمیشہ سزا دینی چاہئے۔ کیونکہ سزا کی عدم موجودگی میں دُشٹ لوگ نڈر ہو کر سداچاری لوگوں کو بہت دکھ دیتے ہیں۔ سب کو لازم ہے۔ کہ سدا عالم دھرماتما لوگوں سے ست سنگ کرتے رہا کریں۔ تاکہ جہاں وہ خود ویدوں کے شبدوں کو سنیں۔ اور پڑھیں۔ وہاں دوسرے لوگوں پر بھی ویدروپی امرت کی بارش کر سکیں۔ لیکن یہ بات ضرور مدِنظر رکھنی چاہئے۔ کہ دُشٹ منش کو علم نہ دینا۔ ورنہ علم کا اُلٹا استعمال کر کے سنسار میں بدی پھیلا دے گا۔ راجہ کا یہ فرض ہونا چاہئے۔ کہ وہ سب پاپی دُراچاری انسانوں کو عبرت بخش سزا دے۔ تاکہ دُشٹوں کا نشٹ ہو۔ اور رعایا امن و امان سے اپنی ترقی کر سکے +

ان چار ویاہرتیوں کے ارتھ اُوپر ورنن کئے ہوئے چار پرکار کے ہوتے ہیں۔ چاروں ویاہرتیوں کا چار چار پرکار سے چنتن کیا جائے۔ تو برہم کو جانا جا سکتا ہے۔ جو اُپاسک ان ویاہرتیوں ... ویان ہے۔ "مہا" ان ہے۔ ان سے ہی سارے پرانی مہان والے ہوتے ہیں +

کو جانتا ہے۔ وہ برہم کو جان لیتا ہے۔ ایسے بھگت کا سارے دیوتا پوجن کرتے ہیں +

"پرکاش" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو بڑھائیں

چُنے ہوئے پھول

(۱) مانسک کرم ہی اصلی کرم ہے حقیقت میں وچار ہی کرم ہے۔ وچار حرکت دینے والی طاقت ہے۔ وچار منتری ہوتا ہے۔ دولیش کا وچار دولیش اگنی کو پیدا کرتا ہے۔ جو ہمیں گھیر لیتا ہے۔ آنند کے وچار ہمدردی کی شکل میں دوسروں کو آنند دیتے ہیں۔ وچاروں کی بڑی عجیب مہما ہے +

(۲) من میں راگ دولیش کا ہونا ہی کرم ہے۔ یہی کرم کی بنیاد ہے۔ اودیا سے اوویک۔ اوویک سے اہنکار۔ اہنکار سے راگ دولیش پیدا ہوتے ہیں۔ اور راگ دولیش سے کرم۔ کرم سے شریر بنتا ہے شریر سے دکھ کا احساس ہوتا ہے۔ یہی ساری منزلیں بندھن کی ہیں +

(۳) کیچڑ میں پیدا ہونا ایک اتفاقیہ بات ہے۔ اس میں بڑائی بھی نہیں اور چھوٹائی بھی نہیں۔ پھر اس میں پھول بنے رہنا ہی سچی خوبی ہے +

(۴) سوبھاؤ سے یہ ماننے والا منش کہ مجھ میں کوئی عیب نہیں ہے۔ چاہے جتنا عالم کیوں نہ ہو ناخواندہ ہی ہے۔ جبکہ اپنا صرف ایک عیب ہی دیکھ کر اُسے دور کرنے کی کوشش کرنے والا انسان ناخواندہ ہوتے ہوئے بھی اصلی ودوان ہے +

(۵) جس مطالعہ سے وچار میں حرکت نہیں آتی۔ اور جو مطالعہ وچار یا چنتن کے لئے نہیں ہوتا۔ وہ مطالعہ شراب۔ بیڑی یا تمباکو پینے کی عادت کی طرح آلسی کی علت ہے۔ بہتیرے انسانوں کو پڑھنے کی علت ہی ہوتی ہے +

(۶) من بڑا پاجی اور حریص ہے۔ اس سے دبنا نہیں چاہئے۔ سنسار کے آرام سے اسے ہٹا کر بہت زور سے بھگوان کے بھجن دھیان میں لگانا چاہئے +

(۷) تینوں لوکوں میں انسان تو خوش رہنے ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

مسلم خواتین کے جلسے میں …

سکھوں کے روپے سے بمبئی میں آرٹس کالج

لاہور ۲۲۔ ستمبر۔ نئے آئین کے ماتحت مسلم خواتین کو پنجاب اسمبلی کی دو نشستیں ملی ہیں۔ جن میں ایک معلی سیٹ دوسری شہری حلقہ لاہور کی ہے۔ شہری حلقہ میں تقریباً نصف درجن خواتین امیدوار ہیں۔ مسز رشیدہ لطیف بی اے اور مسز ناصرہ صاحبہ بھی ہیں۔ خواتین نے انتخابی مہم کا آغاز کر دیا ہے۔ اور شہر کے مختلف حصوں میں انتخابی جلسے ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک انتخابی جلسہ اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی دروازہ کے ہال میں زیر صدارت لیڈی سر میاں محمد شفیع مرحوم منعقد ہوا۔ جلسے میں مخالف اور حامی پارٹیاں شامل تھیں۔ اور یہ پہلا موقعہ تھا کہ ایک بند ہال میں مسلم خواتین کے درمیان ہنگامہ خیز فساد ہوا۔ جس میں کرسیوں۔ گملوں اور جوتیوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ بعض کے سر پھٹ گئے گر کیا ہوا گم ہو گئیں۔ اور کئی عورتیں مجروح ہوئیں ✢

بوٹ پالش کرنے والا گریجویٹ

مسٹر آصف جاہ عظیم خاں بی۔ اے تعلیم یافتہ بیکاروں کی لیگ کے سیکرٹری ہیں نے پنجاب کے بیکاروں کے لئے مثال قائم کرنے کے لئے انار کلی بازار میں لباس کمپنی کے ایک کونہ کے قریب بوٹ پالش کرنا شروع کر دئے ✢

مسلمانوں نے سکھ کے زبردستی کیس کاٹ ڈالے

(سیالکوٹ ۲۱۔ ستمبر) موضع بٹیال کا ایک برہمن عرصہ تقریباً ڈیڑھ سال ہوا کہ مسلمان ہو گیا۔ مگر پھر اس نے سیالکوٹ میں بابا کی بیر میں اگر سکھ دھرم گرہن کیا۔ اس نگر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب وہ اپنے گاؤں میں پھر گیا۔ تو مسلمانوں نے اس کے کیس کٹوا ڈالے ✢

ریاست بہاولپور کے سکولوں میں ہندو طلبا کو ترکی ٹوپی پہننے کا حکم

بہاولپور ۲۰۔ ستمبر۔ محکمہ تعلیم ریاست بہاولپور نے ایک سرکلر کے ذریعے سکولوں کے طلبا کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ یہ پوشاک پہن کر آیا کریں۔ ترکی لال ٹوپی۔ سفید پاجامہ۔ کالی اچکن۔ سکھ طلبا کو ٹوپی کی بجائے لال پگڑی پہن کر آنا ہوگا۔ سکول کے پرنسپل نے طلبا کو پندرہ دن کے اندر یہ پوشاک پہنوا لینے کا حکم دیا ہے۔ سکول کو آنے اور پبلک تقاریب میں شمولیت کے لئے یہ پوشاک لازمی قرار دی گئی ہے۔ یہ ہندو تہذیب و تمدن پر ایک حملہ ہے۔ اس انوکھے حکم سے ہندوستان میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ اور اس حکم کو منسوخ کرنے کیلئے مطالبہ اور پروٹسٹ کیا جا رہا ہے ✢

سویڈن کی کیبنیٹ مستعفی ہو گئی

سٹاک ہالم ۲۱۔ ستمبر وزیر اعظم مسٹر ہینسن نے اعلان کیا ہے۔ کہ بدھوار کو کیبنیٹ کے ممبران مستعفی ہو جائیں گے ✢

سابق وزیر خارجہ کو گولی مار دی گئی

پیرس ۲۲۔ ستمبر۔ الانسو۔ سابق وزیر خارجہ سپین کو آج میڈرڈ کے جیل خانہ میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ پیپلز ٹربیونل نے اس بغاوت میں حصہ لینے کے الزام میں موت کی سزا دی تھی۔ ۱۹۳۴ء میں بھی الانسو نے بغاوت کرانے کی کوشش کی تھی ✢

ہندو دھرم کو چھوڑنا تباہ کن ثابت ہوگا

(کانگڑہ ۲۱۔ ستمبر) تحصیل کانگڑہ کے موضع سرہانہ میں بٹوالوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ایک ریزولیوشن اس مطلب کا پاس ہوا۔ کہ تبدیل مذہب کے بارہ میں ڈاکٹر امبیدکر کے خیالات سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں۔ فیصلہ ہوا۔ کہ ہندو دھرم کو چھوڑنا اچھوت جاتیوں کے لئے تباہ کن ثابت ہوگا ✢

۱۹۔ لڑکیوں کا اغوا

لاہور ۲۲۔ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہوشیارپور کانگڑہ اور ڈیرہ دون کے علاقوں سے گذشتہ چند ہی ماہ میں ۱۹ کے قریب کنواری اور شادی شدہ لڑکیوں کو اغوا کیا جا چکا ہے ✢

اس سلسلہ میں بہت سے زائد اشخاص کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے جا چکے ہیں۔ اور جلد کے قریب گرفتاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں ✢

ہندوؤں اور سکھوں پر نئی مصیبتیں

(کیمبل پور ۲۳۔ ستمبر) کر بھائی کہان سنگھ سے آمدہ خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوؤں کا ہزاروں روپیہ کا لین دین تباہ ہو گیا ہے۔ لوگ ہجرت کر کے چلے گئے ہیں۔ ہندوؤں کے مکان گرائے جا رہے ہیں۔ ان سے سودا لینا تو درکنار ان کے ہاتھ سودا فروخت کرنا بھی بند کر دیا گیا ہے۔

پیغمبر اسلام کی توہین کا مقدمہ

(راولپنڈی ۲۲۔ ستمبر) معلوم ہوا ہے۔ کہ مقامی پولیس نے گوپال داس چھابڑی فروش کے خلاف پیغمبر اسلام کی توہین کے جرم میں مقدمہ چلانے کی اجازت لوکل گورنمنٹ سے منگائی ہے۔ اب اس کا مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۳۔ الف چلے گا۔

کلجگانند واپس چلا گیا

لاہور ۲۳۔ ستمبر۔ سوامی کلجگانند عرف مولوی قدرت اللہ جو کچھ عرصہ سے ہریجنوں میں اسلام کا پرچار کر رہا تھا ناکام واپس چلا گیا ہے ✢

عبداللہ گاندھی کی گرفتاری و سزا یابی

مدراس ۱۹ ستمبر۔ مہاتما گاندھی کے نومسلم بیٹے عبداللہ گاندھی کو شراب پیکر بسر بازار گالیاں بکنے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔ مجسٹریٹ نے ایک روپیہ جرمانہ کی سزا دی ✢

(بمبئی ۲۱۔ ستمبر) بمبئی میں چلنے کا کالج موجود ہیں۔ وہ یا تو گورنمنٹ کے ہیں یا مشنری سوسائٹیوں کے اب ڈاکٹر امبیدکر ایک ایسا نیا آرٹس کالج کھولنے کی فکر میں ہیں جو کہ دادر میں واقع ہوگا۔ اس کالج کھولنے کے لئے پنجاب کے سکھوں نے ڈاکٹر صاحب کا حوصلہ بڑھایا ہے ✢

مہاتما گاندھی کی تصویر

(الہ آباد ۲۲۔ ستمبر) معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ میونسپل بورڈ کانپور مہاتما گاندھی کی تصویر ٹاؤن ہال میں لٹکانے کے لئے خرچ کرے گا۔ وہ ناجائز ہوگا۔ پنڈت رگھوبر دیال بھٹ نے کہا۔ کہ میں اپنے خرچ سے مہاتما گاندھی کی تصویر لگوا دونگا۔ لیکن چیئرمین رضامند نہ ہوا ✢

ہندوستان لیگ آف نیشنز سے علیحدہ ہو جائے

شملہ ۲۲۔ ستمبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں مسٹر حسین امام نے ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ ہندوستان لیگ آف نیشنز سے علیحدہ ہو جائے۔ سر فیروز سیٹھنا نے اس کے عوض یہ تجویز پیش کی۔ کہ ہندوستان لیگ کو جو روپیہ دیتا ہے۔ اس میں بھاری کمی کی جائے۔ مسلمانوں کی یہ تجویز ۲۵ ووٹوں کے مقابلہ سے پاس ہو گئی۔ گورنمنٹ نے سر فیروز سیٹھنا کی تجویز کے حق میں ووٹ دئے۔ مسٹر حسین امام نے اپنے ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ لیگ اپنے آدرشوں کو پورا نہیں کر سکی۔ رائے بہادر لالہ رام سرنداس نے لیگ سے علیحدہ …

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ

کے بارہ میں سر پی۔ سی رائے کی رائے

میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا۔ تمام دوائیاں اعلے اچھی ہیں۔ آیورویدک طریقوں پر بنائی جاتی ہیں۔ اور دوائیوں کو دن بدن ہندوستان کے ہر صوبہ میں ہی نہیں۔ بلکہ ہندوستان سے باہر بھی مقبولیت حاصل ہے ✢

ادھیکش جوگیش چندر گھوش آیوروید شاستری

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ۔ ڈیلی گنج

رسالہ مستانہ جوگی لاہور

دینی دنیوی روحانی مضامین سے لبریز ہوتا ہے۔ مفید اور قیمتی معلومات کا خزانہ ہے۔ ایڈیٹر کی کمائی علمی اور مذہبی خدمات جو بیس چھبیس سال سے پابندی و ثابت قدمی کے ساتھ زیر ایڈیٹری شری سنت جی مہاراج شاہ جی … رسالہ سالانہ چندہ فقط تین روپیہ ہے۔ اس کے مطالعہ کے بغیر آپ کی معلومات غیر مکمل ہیں۔ آج ہی منگوا کر پڑھئے پتہ …

Digitized by eGangotri

ودیشوں میں ہلچل

ابے سینیا کی نمائندگی کا سوال

جینوا۔ ۲۲۔ ستمبر۔ لیگ اسمبلی نے ابے سینیا کی نمائندگی کے سوال پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یہ معاملہ ہیگ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے سپرد کیا جائے۔ جیورسٹ کی ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ تاکہ وہ فیصلہ کرے۔ کہ آیا ہیگ کورٹ کے فیصلہ تک ابے سینیا کا نمائندہ اسمبلی میں بیٹھ سکتا ہے یا نہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب اٹلی کے نمائندے بھی شامل ہوں گے۔

یوروشلم میں بم پھٹ گیا

یوروشلم ۲۲۔ ستمبر۔ آج صبح یوروشلم کے مرکز میں بم پھٹ گیا۔ جس سے ایک بوڑھا عرب اور دو بچے ہلاک ہو گئے۔ اور دیگر دو عرب مجروح ہو گئے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ بم کس نے پھینکا تھا۔

ساکھ قائم کرنے کیلئے اٹلی کی چال

واشنگٹن ۲۲۔ ستمبر۔ سیکرٹری آف سٹیٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ مجھے اس امر کی کوئی اطلاع نہیں۔ کہ اٹلی جنگی قرضہ واپس کرنے کی سکیم پر غور کر رہا ہے۔ تاکہ امریکہ سے قرضہ حاصل کر سکے۔

انقلاب سپین کے لئے روپیہ

یوروشلم ۲۲۔ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دہشت پسند جنگ جاری رکھنے کے لئے دیہات سے زبردستی روپیہ اکٹھا کر رہے ہیں۔ بہت سے عرب اس کو مشغول ہیں۔ کہ شاہ عراق اور دوسرے عرب

شہزادے صلح کرانے کے لئے میدان میں آئیں۔

شہنشاہ ابے سینیا جینیوا پہنچ گئے

جینوا۔ ۲۱۔ ستمبر۔ یہاں کے اطالوی حلقوں کا پختہ یقین ہے۔ کہ لیگ کی اسمبلی میں ابے سینیا کے داخلہ کے سوال کو حل کرنے میں جتنی تاخیر سے کام لیا جائے گا۔ اتنا ہی حکومت اٹلی کو اپنی ناراضگی کا اظہار کرنے کے لئے زبردست کارروائی کرنے کا موقعہ ملے گا۔ شہنشاہ ابے سینیا ہوائی جہاز سے شام کے پانچ بجکر ۲۵ منٹ پر یہاں پہنچے۔ ہوائی سٹیشن پر ایک بھاری بھیڑ۔ متعدد جرنلسٹوں۔ فوٹو گرافروں۔ پچاس پولیس مینوں اور متعدد حبشیوں نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ موٹر میں بیٹھ کر سیدھے ہوٹل میں چلے گئے۔

سپین میں سرکاری فوج کو شکست

(سوویل ۲۲۔ ستمبر) ایک براڈکاسٹ اعلان مظہر ہے۔ کہ باغیوں نے ایک مشہور فوجی مقام سیگنٹا پر قبضہ کر لیا ہے۔ سرکاری فوج نے زبردست مقابلہ کیا۔ اور اس کا بہت بھاری نقصان ہوا۔

ایک لاکھ اشخاص کی جبراً بھرتی

ری آنما۔ ۲۲۔ ستمبر۔ آج وائس چانسلر ہیر ریپرن نیلڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۸۔ اور ۴۲ سال کی عمر کے درمیان ایک لاکھ آسٹرین باشندوں کو جبری شہری فوج سروس سرانجام دینے کے لئے مجبور کیا جائے۔ اگر لوگ خود بخود سروس میں شامل ہونے کیلئے تیار نہ ہوئے۔ تو گورنمنٹ جبری بھرتی شروع کر دیگی۔ یہ اعلان ہمبرگ کی فوج ہیمبرگ کی اس دھمکی کا نتیجہ ہے۔ کہ شہری فوج سے ہیمبرگ کے ۷۰ ہزار ممبروں کو

بھگوت گیتا

سنسکرت، مع نظم

مع ہندی، پراکرتی، اردو میں ترجمہ

پرشارتھ بودھنی بھاشا ٹیکہ

ہر ایک ادھیائے کی قیمت ۸/

۱-۱۲ ادھیائے چھپ چکے ہیں چھ روپیہ ۸/ بھیجکر گراہک بن جائیں

سوادھیائے منڈل اوندھ (ضلع ستارا)

آیورویدک فارمیسی گورکل کانگڑی کی

مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ کھجلی۔ گکرے۔ سرخی جالا۔ پھولا وغیرہ کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت ۲ روپیہ تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا لذیذ ٹانک قیمت چار روپے

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے پیپ آنا روکتا ہے

قیمت فی شیشی ۸/

براہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور طاقت دیتا ہے۔ قیمت ۱۲ آنے شیشی

براہمی بوٹی ۱۲ / سیر

فہرست ادویات مفت

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گورکل کانگڑی سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور:- برانچ گورکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔

پشاور:- میسرز برج لال اینڈ سنز چوک ریشم گراں

شملہ:- میسرز ٹھاکر برادرس نوہر بار

راولپنڈی:- چمپا فارمیسی رجسٹرڈ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۱۲۔ اسوج سمت ۱۹۹۳

ایک ہی سوال

…ہے تو اس وقت آریہ سماج کے سامنے ایک سوال نظر آتا ہے۔ اور وہ سوال ہے اچھوتوں کا … جھگڑے تو بے شمار ہیں۔ اور وہ رہینگے۔ … اگر کبھی آریہ نے ان کی طرف سے بے پرواہ … دیکھا ہو۔ کہ اس وقت آریہ سماج کے سامنے … بڑی مشکل کون سی ہے۔ تو یہی کہے گا۔ کہ … اچھوتوں کے اس سوال کو مسلمانوں اور عیسائیوں کی … کوششوں کی بدولت ایک خاص اہمیت مل چکی … عیسائی خاموشی سے کام کر رہے ہیں۔ اور مسلمان … کر۔ ہندوستان میں سب سے بڑھ کر … مالابار میں ہے۔ مالابار کا کچھ حصہ انگریزی … میں ہے۔ اور کچھ ٹراونکور اور کوچین کی ہندو ریاستوں میں۔ وہیں عیسائیوں نے بھی اودھم مچایا ہے اور مسلمانوں نے بھی۔ عیسائیوں کی خفیہ اور … کوششوں کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ ٹراونکور میں … فیصدی کے قریب لوگ عیسائی ہو چکے ہیں۔ … میں زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو ہندو ہوتے ہوئے اچھوت سمجھے جاتے تھے۔

… مسلمانوں نے اپنی کوششوں کا مرکز ریاست کوچین … ہے۔ وہاں مسٹر خالد لطیف گابا۔ مسٹر … اور شیخ عبداللہ گاندھی جیسے نو مسلم ہو آئے … انجمن تبلیغ الاسلام انبالہ کے جنرل سیکرٹری … غلام بھیک نیرنگ جو لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر ہیں اسمبلی کے اجلاس سے غیر حاضر ہو کر شیخ عبداللہ گاندھی کے ساتھ مالابار کا دورہ کر رہے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ ان نو مسلموں کی … کوششوں کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ لیکن یہ مجھے معلوم ہے۔ کہ شیخ عبداللہ گاندھی نے جنوبی ہند … اسلام کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ … نے اپنے عمل سے اپنے باپ کو سچا ثابت کیا۔ جب مہاتما گاندھی کے اس فرزند رشید نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ تو مہاتما جی نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے اخبارات میں لکھا۔ کہ ہیرالال کے مسلمان ہونے پر خوشی نہ … ہر شخص آوارہ گرد اور بدمعاش ہے۔ شراب … عادت ہے۔ اگر وہ پشچاتاپ کر کے سچے دل سے اسلام قبول کرے۔ تو اور بات ہے۔ … اپنی غلاظت کو چھپانے کے لئے ہی اسلام قبول کیا ہو۔ تو اس کے مسلمان ہونے کے کوئی معنی نہیں۔ پچھلے دنوں ہیرالال گاندھی نے اپنے پتا کو پشچاتاپ کا ایک خط لکھا۔ اور دارد ہا آنے کی اجازت مانگی۔ جب وہاں سے حوصلہ افزا جواب نہ ملا۔ تو جنوبی ہند کو چل پڑے۔ وہاں آپ اسلام کی تبلیغ کرتے پھرے۔ اور مسلمانوں سے خیر مقدم کے ایڈریس لیتے پھرے۔ لیکن ایک واقعہ نے آپ کی ساری قلعی کھول دی۔ کنانور کا واقعہ ہے۔ ایک رات کو مسلمانوں کے جلسہ سے واپس آئے۔ تو آپ نے حسب معمول شراب پی۔ شراب دماغ کو چڑھ گئی۔ اسی حالت میں آپ بازار کو چل نکلے۔ اور سر بازار کھڑے ہو کر واہی تباہی بکنے اور آنے جانے والوں کو ٹوکنے لگے۔ پولیس کے کانسٹیبل نے جو نہیں جانتا تھا کہ یہ حضرت کون ہیں؟ انہیں گرفتار کر لیا۔ دوسرے دن انہیں مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ ایک روپیہ جرمانہ ادا کر کے وہاں سے چھوٹے۔ یہ واقعہ جنوبی ہند میں مسلمانوں کی تبلیغی کوشش کو ختم کرنے کیلئے کافی ہے۔ بشرطیکہ کوئی اس سے فائدہ اٹھانے والا ہو۔ لیکن مسلمان یہ کوشش کریں گے۔ کہ کسی طرح لوگ اس واقعہ کو بھلا دیں ÷

جہاں تک اطلاعات کا تعلق ہے۔ مسلمانوں کو جنوبی ہند میں کامیابی نہیں ہوئی۔ لیکن اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ شرارت کا بیج بو آئے ہیں۔ اور جو بھی اچھوت ہندو دوسرے ہندوؤں سے کسی وجہ سے ناراض ہوں گے۔ وہ کوئی اور مذہب اختیار کرنے پر مائل ہو جائیں گے۔ مسلمانوں کی طرف سے کوششیں جاری ہیں۔ اچھوتوں کو اسلام میں لانے کے خواب مصر کے مسلمان بھی دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں شیخ جامعہ الازہر مصر اور ڈاکٹر سر اقبال کے درمیان خط و کتابت ہوئی۔ جامعہ کے شیخ نے لکھا۔ کہ اچھوتوں کو مسلمان بنانے کا جو موقعہ اسلام کے اس وقت ہاتھ آیا ہے۔ وہ پھر کبھی نہ ملے گا۔ اگر ہندوستان کے مسلمان چاہیں۔ تو ہم علماء کی ایک منڈلی بھیجنے کو تیار ہیں۔ جو اچھوتوں میں دورہ کریگی۔ اور انہیں اسلام کا سندیش دیگی۔ ڈاکٹر اقبال نے جواب میں اس تجویز کا خیر مقدم کیا ہے۔ کچھ مشکلات بھی جتلائی ہیں۔ اور کچھ تجاویز بھی پیش کی ہیں۔ سب سے بڑی مشکل انہوں نے یہ جتلائی ہے۔ کہ مصری علماء کے خیالات کو جنوبی ہند کے اچھوت ہندوؤں تک پہنچانا نہایت مشکل ہے۔ کیونکہ جو بھاشا وہ بولتے اور سمجھتے ہیں۔ وہ ان خیالات کی حامل نہیں ہو سکتی۔ اور تجویز یہ پیش کی ہے۔ کہ اگر مصری علماء کا وفد ہندوستان میں آئے۔ تو پوری شان کے ساتھ آئے۔ جب تک یہاں رہے۔ پوری شان سے رہے۔ اور جاتے ہوئے کچھ اچھوت لڑکوں کو اپنے ساتھ لے جائے۔ یہ مصری مشن اچھوت ہندوؤں کو مسلمان بنانے میں کامیاب ہو جائے ناممکن ہے۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ پروپیگنڈا کے لحاظ سے اس کی کیا قیمت ہے۔ جب تک یہ مشن ہندوستان میں رہے گا۔ تب تک مسلمانوں کے لئے اور ان کی بدولت ہندوؤں کے لئے ایک خاص شغل بنا رہے گا۔ مسلمانوں کی یہ کوشش ہوگی۔ کہ اس مشن کو خاص اہمیت دیں۔ ہزاروں مسلمان ان کے خیر مقدم کو آئیں گے۔ ہزاروں ان کے جلسوں میں شریک ہوں گے۔ غرض یہ کہ جہاں تک نمائش کا تعلق ہے۔ اسے پورے کمال تک پہنچا دیا جائے گا۔ اور اس مشن کی آمد سے جتنا بھی پولیٹیکل فائدہ اٹھایا جا سکیگا اٹھایا جائے گا۔ تعجب نہیں۔ کہ اس مشن کی آمد ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات کو اور بھی خراب کر دے ÷

لیکن اس بات سے ہم انکار نہیں کر سکتے۔ کہ مصری مشن کا آنا بطور خود اس بات کی دلیل ہے۔ کہ اچھوتوں کو اسلام میں لانے کے لئے نہ صرف ہندوستان کے مسلمان بیتاب ہیں۔ بلکہ مصر کے مسلمان بھی اس بیتابی میں ان کے ساتھ شامل ہیں۔ برخلاف اس کے ہماری کیا حالت ہے۔ ہندوستان سے باہر کے ہندو تو اس سوال سے کیا دلچسپی دکھائیں گے۔ خود ہم بھی اس طرف سے لاپرواہ ہو رہے ہیں۔ یہ مشکل دن بدن زیادہ بھیانک روپ دھارن کر رہی ہے۔ ہندوستان کے مختلف صوبوں سے اس قسم کی خبریں آ رہی ہیں۔ کہ فلاں صوبہ کے اچھوت بگڑ رہے ہیں۔ اور فلاں صوبہ کے پتت ہونے کو تیار ہیں۔ کل پرسوں کا ایک تار ہے۔ کہ بنگال کے پانچ ہزار اچھوت عیسائی ہونے کو تیار ہیں۔ اور آریہ سماج اور ہندو سبھا کے پرچارکوں کی کوششوں سے وہ اس وقت تو بچ گئے ہیں۔ لیکن اگر چھ ماہ کے اندر اندر ان کی شکایات دور نہ ہوئیں۔ تو وہ عیسائی ہو جائیں گے۔ یہ درست ہے۔ کہ اچھوتوں کا ایک طبقہ ایسا ہے۔ جسے کسی بھی دھرم کی پرواہ نہیں۔ جو دنیوی مفاد کے لئے دھرم بیچنا چاہتا ہے۔ اس لئے مختلف دھرموں سے کہہ رہا ہے۔ کہ بتاؤ تمہاری بولی کیا ہے؟ ایسے لوگوں کو ہندو دھرم میں رکھنا آسان نہیں۔ اس قسم کا لیڈر ڈاکٹر امبیدکر ہے۔ اگر وہ لوگ اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے خلاف شکایات پیش کرتے۔ اور یہ مطالبہ کرتے۔ کہ انہیں دور کر دیا جائے۔ تو وہ اس مطالبہ میں حق بجانب ہوتے۔ اور ان لوگوں کا جو یہ سمجھتے ہیں کہ اچھوتوں کی شکایات رفع ہونی چاہئیں یہ فرض تھا۔ کہ انہیں دور کرتے۔ لیکن جو سودا وہ کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی بھی ہندو ان کی تسلی نہیں کر سکتا۔ لیکن ان لوگوں کو جانے دو۔ لاکھوں اور کروڑوں اچھوت ایسے ہیں۔ جو سچے دل سے ہندو ہیں۔ اور ہندو رہنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہندو سوسائٹی میں رہنا ان کے لئے سخت مشکل ہو رہا ہے۔ ان کی شکایات واجب ہیں۔ بھلا اس زمانہ میں کون برداشت کرے گا۔ کہ اچھوت ہوتے ہوئے وہ گھی کا استعمال نہ کریں۔ اور ساری عمر تیل پر ہی گذارہ کریں۔ ان کے بیاہ شادی پر باجا نہ بجے۔ اور نہ ہی اچھوت عورتیں کوئی رنگدار کپڑا پہن سکیں۔ نہ معلوم کس زمانہ میں یہ رواج شروع ہوئے۔ اور ان کی تہ میں کیا بات تھی۔ اس وقت جائز تھے یا ناجائز۔ لیکن اس وقت تو صاف ناجائز نظر آ رہے ہیں۔ اور اگر ہم ناجائز ٹھیرائیں۔ تو بھی حکومت ناجائز ماننے کو تیار نہیں۔ قانون ہمارے نہیں۔ بلکہ اچھوتوں کے ساتھ ہے۔

اس کے علاوہ اس وقت ہندوستان میں دوسرے مذاہب بھی ہیں۔ جو عملی طور پر اچھوتوں کے ساتھ مساوات کا سلوک کر سکیں یا نہیں۔ لیکن زبانی طور پر انہیں ایسا کہتے تو ہیں۔ چالاک سے چالاک شخص بھی دھوکہ کھا جاتا ہے اگر اچھوت فریب میں آ جائیں۔ تو تعجب کیا ہے؟ وہ تو عیسائی اور مسلمان ہونے کے بعد دیکھیں گے۔ کہ ان کے ساتھ جو وعدے کئے گئے تھے۔ وہ پورے ہوئے یا نہیں۔ اور اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے۔ کہ پورے نہیں ہوئے۔ تو بھی ان کا واپس آنا مشکل ہے۔ کیونکہ ان کے بھائی ہندو برادری کے لوگ انہیں واپس لینے کو تیار نہ ہوں گے۔ اس وقت جو اچھوت اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے سلوک کے شاکی ہیں۔ وہی اپنے پتت بھائیوں

Digitized by eGangotri

کو واپس لینے میں سب سے زیادہ رکاوٹ ڈالیں گے۔ اس لئے مناسب یہ ہے۔ کہ جہاں تک جلد ممکن ہو ہم اپنے اچھوت بھائیوں کی جائز شکایات دور کردیں۔ ان کے ساتھ انسانوں کا سا سلوک کریں۔ کم از کم انہیں وہ حقوق تو حاصل ہوں۔ جو ہم نے ودھرمیوں کو دے رکھے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہ ہندو ہونے سے اچھوتوں کو کوئی خاص فائدہ نہ ہو۔ تو کم از کم نقصان تو نہ ہو۔

لیکن یہ کام کون کرے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ مہاتما گاندھی کی کرپا سے ہندوؤں میں ایک بھاری جماعت ایسی پیدا ہو گئی ہے۔ جو اچھوتوں کا اُدھار کرنا چاہتی ہے۔ اور ان کے ساتھ بھائیوں کا سا سلوک کرنا چاہتی ہے۔ لیکن بطور جماعت کے صرف آریہ سماج ہی ہے۔ جس نے اچھوت اُدھار کا بیڑا اُٹھایا۔ کوئی اور سوسائٹی ایسی نہیں۔ جس کے سو فیصدی ممبر اچھوت اُدھار کے لئے تیار ہوں۔ اس نے ہی سب سے پہلے اچھوت اُدھار کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ طرح طرح کی مصیبتیں برداشت کرکے اور ہر قسم کی مشکلات کا مقابلہ کرکے اچھوت اُدھار کے لئے میدان صاف کیا۔ آریہ سماج کو بحیثیت مجموعی اچھوتوں کے ساتھ کھان پان میں کوئی پرہیز نہیں۔ اور جب وہ تعلیم وغیرہ کے لحاظ سے ترقی کر جائیں گے۔ تو آریہ پُرشوں کو ان کے ساتھ رشتہ ناطہ کرنے میں بھی کوئی سنکوچ نہ ہوگا۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ آریہ سماج میں اس وقت کوئی حرکت نہیں پائی جاتی۔ کئی ماہ سے جنوبی ہند کے اچھوتوں کا سوال ہمارے سامنے پیش ہے۔ ایک طرح سے سارے ملک میں کولاہل مچا ہوا ہے۔ لیکن کیا مجال جو آریہ سماج کے کانوں پر جوں تک بھی رینگی ہو۔ آریہ سماج کا کوئی لیڈر اس وقت تک مالابار نہیں پہنچا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ہندوستان بھر میں سب سے شکتی شالی سبھا سمجھی جاتی ہے۔ لیکن اس کی طرف سے بھی کوئی پربندھ نہیں ہو رہا۔ بھارت کی آریہ سماجوں کی شرومنی سبھا ہونے کے کارن سارودیشک سبھا کا کرتویہ تھا۔ کہ اس ورشے کو اپنے ہاتھ میں لیتی۔ لیکن اس کے جو اُپدیشک پہلے سے مدراس پرانت میں کام کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ وہ بھی کوئی نیا قدم نہیں اُٹھا سکی۔ میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ سب سے بڑی رکاوٹ دھن کی ہے۔ اس کام کے لئے ہزاروں چاہئے۔ سارودیشک سبھا کے پاس دھن نہیں۔ اور شاید پنجاب سبھا کے پاس بھی نہ ہو۔ اور جو اوستھا اس وقت نظر آ رہی ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ دھن آسانی سے جمع ہو جائے گا۔

لیکن جس طرح بھی ہو دھن جمع ہونا چاہئے۔ اگر نہیں ہوتا۔ تو اس لئے کہ آریہ سماج کے پاس ڈنڈا دینے کی شکتی نہیں۔ اس کا آریہ پُرشوں پر صرف اخلاقی شاسن ہے۔ اور اخلاقی شاسن کا انہیں بھے نہیں۔ ہمارے سامنے یورپ کی مثال ہے۔ وہاں کے تقریباً تمام دیش اپنے اپنے اسلحہ جات بڑھا رہے ہیں۔ اور وہ بھی معمولی نہیں۔ بلکہ اس پر کروڑوں پونڈ مزید خرچ کر رہے ہیں۔ اور یہ سارے کا سارا روپیہ نئے ٹیکس لگا کر وصول کیا جا رہا ہے۔ لوگ بھی خوشی سے ادا کر رہے ہیں۔ انگلستان جیسے دھناڈیہ دیش کے ہی نہیں۔ بلکہ جرمنی اور اٹلی کے لوگ بھی جن کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ غریب ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک ملک محسوس کرتا ہے۔ کہ اس کی آزادی خطرہ میں ہے۔ اور اگر اس نے اپنے بچاؤ کا انتظام نہ کیا۔ تو اسے کسی دوسرے ملک کا غلام بن کر رہنا پڑے گا۔ وہ آزادی کے مقابلہ میں سب کچھ ہیچ سمجھتے ہیں۔ اس لئے نہ صرف نئے ٹیکس کا بوجھ اُٹھانے کو تیار ہیں نہ صرف اپنے اوپر نئی پابندیاں لینے کو تیار ہیں۔ بلکہ ہر ممکن قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ ہم لوگوں نے محسوس نہیں کیا۔ شاید اس لئے کہ ہمارے اندر احساس کا مادہ ہی نہیں رہا۔ کہ آریہ جاتی کی ہستی خطرہ میں ہے۔ اس لئے ہم دھن کی معمولی قربانی کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے۔ اگر جنوبی ہند میں اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے مسلمان کہیں سے روپیہ لا سکتے ہیں۔ تو ہم کیوں نہیں کر سکتے۔ یہ ایک بات ہے۔ جو ہمیں محسوس کرنی چاہئے۔ آریہ جاتی کی ہستی واقعی خطرہ میں ہے۔ ان معنوں میں نہ ہو۔ جن معنوں میں مسلمان کہتے ہیں لیکن ہمارے نقطۂ نگاہ سے ہے۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ اس کی رکھشا کریں۔ آریہ سماج اس کا سپاہی تھا۔ اس کا محافظ تھا۔ وہ خود ہی سو گیا ہے۔ دوسروں کو کیا جگائے گا؟ جب دربان ہی اونگھ رہا ہو۔ تو قلعہ کی رکھشا کون کرے گا؟ اس لئے میری کوشش زیادہ تر یہ رہتی ہے۔ کہ آریہ جاتی کو جگانے کی بجائے آریہ سماج کو جگاؤں۔ کیونکہ میرا وشواس ہے۔ کہ اگر میں آریہ سماج کو جگانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ تو آریہ جاتی خود بخود جاگ اُٹھے گی۔ مشکل یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کا جگانا ہی مشکل ہو رہا ہے۔ کئی ہفتوں سے میں آریہ سماج کا دھیان اس نازک مضمون کی طرف دلا رہا ہوں۔ لیکن کوئی حرکت نظر نہیں آتی۔ یا تو آریہ سماجسٹ پُرش ایسے گہرے خواب میں پڑے ہیں۔ کہ اُٹھنے کا نام نہیں لیتے۔ یا میری آواز میں اثر نہیں رہا۔ اغلب ہے کہ دوسری بات ہو۔ اس صورت میں یہ کام کسی دوسرے کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے۔ کیونکہ اس نازک موقعہ پر آریہ جاتی کی رکھشا کے لئے آریہ سماج کا جاگنا نہایت ضروری ہے +

(کرشن)

پرکاش کے ایک پریمی کا پتر

بالاگھاٹ (سی۔پی) سے "پرکاش" کے پریمی شری شانتی سروپ جی اوورسیئر نے ہمیں ایک پتر لکھا ہے۔ وہ پتر کہیں دوسری جگہ چھپا ہے۔ آپ نے "پرکاش" ہتے پریم کا عملی ثبوت دیتے ہوئے اچھا پرکٹ کی ہے۔ کہ پرکاش کا رشی انک نہ صرف اُردو میں نہایت شان سے نکلے۔ بلکہ ہندی میں بھی شائع ہو۔ اُنہوں نے مفت بانٹنے کیلئے پچاس کاپیاں منگوانے کا وچن بھی دیا ہے۔ جہاں تک "پرکاش" کے رشی نمبر کے شائع کرنے کا تعلق ہے۔ ہم بلاخوف و تردید کہہ سکتے ہیں۔ کہ اب آریہ پرشوں اور سماجوں میں وہ جیون نہیں رہا۔ جو کچھ برس پہلے تھا۔ جب جیون نہیں رہا۔ تو رشی نمبر کے لئے چاہ کہاں سے آئے؟ بار بار "پرکاش" کے پریمیوں سے ایک ایک دو دو خریدار بنانے کی پرارتھنا کی گئی۔ لیکن اس کا نتیجہ کچھ بھی برآمد نہیں ہوا۔ چار ہفتہ سے لگاتار رشی نمبر کے متعلق آریہ پرشوں سے رشی نمبر کے سمبندھ میں کرتویہ پالن کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ اس افسوس ناک حالت کے ہوتے ہوئے رشی انک کو نہایت شاندار نکالنے کا ساہس کون کر سکتا ہے۔ اگر آریہ بھائی یہ انوبھو کرتے ہیں۔ کہ رشی رشی نمبر پرچار کا بہترین سادھن ہے۔ تو انہیں اسے اپنانا چاہیئے۔ ہم مہاشہ شانتی سروپ جی کے اس پریم کے لئے انہیں دھنیہ باد دیتے ہیں۔ اور دوسرے پریمی بھائیوں سے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ بھی اس دشا میں ان کا انوکرن کریں گے۔ جہاں ہر ایک آریہ سماج کو چاہئے۔ کہ بھاری تعداد میں رشی انک منگوا کر بانٹے۔ وہاں "پرکاش" کے پریمیوں کا بھی پرم کرتویہ ہے۔ کہ وہ اپنی شُدھ کمائی سے کچھ حصہ ودھرمیوں میں پرچار کے لئے رشی انک پر خرچ کریں۔ اگر یہی حالت رہی۔ تو ہندی میں رشی انک نکلنا تو کجا اُردو میں نکلنا بھی محال ہو جاوے گا۔ کیا دوسرے پریمی بھی اپنے پریم کا ثبوت دیں گے؟

روزگار کی تلاش میں بمبئی جانیوالے نوجوان

بمبئی سے مہاشہ دیودت جی آریہ کا ایک پتر لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کو موصول ہوا ہے۔ جو لالہ جی نے اخبارات کو بغرض اشاعت بھیجا ہے۔ مہاشہ مذکور نے اپنے پتر میں تلاش روزگار یا فلمی لائن میں داخل ہونے کے لئے بمبئی کو جانے والے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ وہاں جاکر عیسائی یا مسلم انجمنوں کی طرف سے مقرر کردہ والنٹیروں اور کارکنوں کے جال میں پھنس کر پتت ہو جاتے ہیں۔ وہ نہ صرف وہاں جاکر اپنا روپیہ ضائع کرتے ہیں۔ بلکہ آوارہ ہو کر اپنے ماں باپ کی عزت کو بھی بٹہ لگاتے ہیں۔ چونکہ ایسے نوجوان اپنے رشتہ داروں کی اجازت یا رضامندی کے بغیر ہی گھر سے اکسا دیئے جاتے۔ چکمہ دیئے جانے یا بہکائے جانے یا فلمی لائن میں داخل ہونے کے شوق سے متاثر ہو کر وہاں جاتے ہیں۔ اس لئے جب جیب خالی ہو جاتا ہے۔ تو آوارہ گرد ہو کر پیسہ پیسہ کے لئے محتاج ہو جاتے ہیں۔ اس وقت وہ والدین کے ڈر سے اور روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے واپس نہیں آتے۔ اور ودھرمیوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ مختلف ودھرمی انجمنوں کی طرف سے ایسے کارکن ہوٹلوں سیرگاہوں اور سٹیشنوں پر تعینات کئے ہوئے ہیں۔ جو ایسے نوجوانوں کو ورغلا کر اپنے مذہب میں داخل کر لیتے ہیں۔

ہمارے انہی بھائی نے لکھا ہے۔ کہ پچھلے ایک ہی ہفتہ میں انہوں نے جالندھر۔ امرتسر اور راولپنڈی کے چار لڑکے اور دو لڑکیوں کو جو ودھرمیوں کے جال میں پھنسی ہوئی تھیں بچا کر ان کے گھروں کو بھیجا ہے +

ان حالات میں ان نوجوانوں کو جو تلاش روزگار میں یا کسی کے بہکانے پر بمبئی بھاگ اُٹھتے ہیں۔ خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ وہاں بغیر کسی کے بُلائے یا واقفیت کے جانا خطرے سے خالی نہیں۔ والدین کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اپنے لڑکوں کی پوری نگرانی کریں +

پرکاش میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جنوبی ہند میں عیسائی اور مسلم مشنریوں کی سرگرمیاں

جنوبی ہند میں عیسائی اور مسلم مشنریوں کی سرگرمیاں ”پرکاش“ سے کے سیٹھ (جنوبی ہند) سے ہمیں ایک چٹھی پراپت ہوئی ہے۔ اس پتر میں بھائی نے جنوبی ہند میں جہاں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں کا ذکر کیا ہے۔ وہاں مسلمانوں کے ہریجنوں کو اسلام میں لانے کی کوششوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ ہمارے بھائی کا کہنا ہے۔ کہ ہریجن ویدک سنسکرتی اور ہندو دھرم سے پیار کرتے ہیں۔ لیکن عیسائی اور مسلمان واعظین کے ہتھکنڈوں سے بچ کر ان سادہ لوح اور ان پڑھ ہریجن بھائیوں کا اپنے دھرم پر ثابت قدم رہنا مشکل ہے۔

جہاں آریہ پنڈت وہاں شاذ و نادر ہی پہنچتے ہیں۔ وہاں وہ ہندی سنسکرت کے سوائے وہاں کی بھاشائیں جنہیں وہاں کے ہریجن سمجھ سکیں۔ نہ جاننے کے کارن ویدک دھرم کا پرچار سپھلتا سے نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہریجنوں کے پتت ہو جانے کا ہر وقت خدشہ ہے۔

اس لئے ضرورت ہے اس امر کی۔ کہ جنوبی ہند میں آریہ سماج کے کچھ لوگ اپدیشک مستقل طور پر کام کریں۔ اور وہاں کی بھاشائیں سیکھ کر آریہ سدھانتوں کے پرچار کے لئے ٹریکٹ خوب کثرت سے تقسیم کریں۔ موکھک پرچار بھی جاری رہے۔ اگر آریہ سماج نے اس طرف توجہ نہ دی۔ تو یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ ہریجن عیسائی اور مسلمانوں کے جال میں پھنس کر پتت نہ ہو جائیں گے۔

محکمہ تعلیم ریاست بہاولپور کا انوکھا حکم

اسلامی ریاستوں میں ہندوؤں کی مذہبی آزادی بہت حد تک سلب ہو چکی ہے۔ وہ بڑے مذہبی جلسے نہیں کر سکتے۔ تہوار نہیں منا سکتے۔ جب تک کہ ان کے لئے اجازت پہلے حاصل نہ کر لیں۔ اس کے علاوہ آئے دن ان ریاستوں میں ہندوؤں کی مجلسی زندگی پر ناجائز پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں۔

ریاست بہاولپور کی تازہ مثال ہمارے سامنے ہے۔ محکمہ تعلیم کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ طلبا کو کالا لمبا کوٹ (اچکن) لال ترکی ٹوپی اور سفید پاجامہ پہن کر سکول میں آنا ہوگا۔ سکھوں کے لئے ترکی ٹوپی کی بجائے لال پگڑی تجویز کی گئی ہے۔ اس حکم کے مطابق پرنسپل نے ۱۵ دن کی میعاد مقرر کی ہے۔ ہر ایک طالب علم کو یہ پوشاک بنوا لینی ضروری ہے۔

مسلمان ترکی ٹوپی سے مستثنیٰ قرار دے دئیے گئے ہیں۔ ہندو طلبا کو ترکی ٹوپی پہننے پر مجبور کیا جائے گا۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ اس نئے ڈھنگ سے ہندو تہذیب و تمدن پر حملہ کر کے اسے مٹا دینے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ محکمہ تعلیم ریاست بہاولپور کا یہ حکم بالکل انوکھا اور بعید از انصاف ہے۔ نیز ہندو تہذیب و تمدن پر ایک ناجائز حملہ ہے۔ حکام ریاست کو چاہئے۔ کہ اس انوکھے حکم کو واپس لے لیں۔ کیونکہ اس سے ایک بھارے ایجی ٹیشن کے شروع ہو جانے کا احتمال ہے۔

”جاگرت“ کا بے معنی اعتراض

سناتن دھرمی یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ آریہ سماج ترقی کرے۔ جہاں ان میں یہ ہمت نہیں۔ کہ وہ اپنے دھرم اور اصولوں کا جن کی صداقت کا انہیں بزعم خود دعویٰ ہے غیر ممالک میں پرچار کریں۔ وہاں وہ یہ برداشت بھی نہیں کر سکتے۔ کہ آریہ سماج غیر ممالک میں اپنے مشن میں کامیاب ہو۔ اور پھولے پھلے۔ انہیں تو غیر ممالک میں سناتن دھرم کے پرچار کی ہمت ہو نہیں سکتی۔ وجہ یہ ہے۔ کہ ان کے بعض اصول اور عقائد عقل کے منافی اور اس قدر بوسیدہ ہیں۔ کہ کوئی سمجھدار ان کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ سچ پوچھو۔ تو ہندو دھرم اگر ممالک غیر میں بدنام ہوا ہے۔ تو سناتن دھرم کی ہی کرپا سے۔ اور ان کے دھرم گرنتھ پورانوں کی دیا سے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ ممالک غیر میں وہ آریہ سماج کی ترقی کو بھی ایک آنکھ نہیں دیکھ سکتے۔ پنڈت ایودھیا پرشاد جی آریہ سماج کی طرف سے امریکہ میں پرچار کرنے کے بعد لنڈن گئے ہوئے ہیں۔ ”ٹیپل“ کے نمائندہ سے انٹرویو کے دوران میں آپ نے یہ کہا تھا۔ کہ ہر ایک ملک میں آریہ سماج کے مندر تعمیر کئے جائیں گے۔ آریہ سماج خرچ کرنے کو تیار ہے۔ اب وقت آگیا ہے۔ کہ آریہ سماج غیر ممالک میں وید پرچار کی طرف توجہ دے۔“

اس پر ”جاگرت“ کا بے معنی اعتراض ملاحظہ ہو۔ وہ اپنی ۱۸ ستمبر کی تازہ اشاعت میں رقمطراز ہے۔ کہ:۔

”پنڈت ایودھیا پرشاد کا خیال تو مبارک ہے۔ واقعی دنیا بھر میں وید پرچار کی ضرورت ہے۔ مگر جو آریہ سماج غیر ممالک میں وید پرچار کرنا چاہتی ہے۔ وہ ہندوستان میں وید پرچار کر چکی ہے؟“

کیسا بیہودہ اعتراض ہے؟ میں پوچھتا ہوں۔ کہ اگر میں کہوں۔ کہ کیا ”جاگرت“ لائیلپور میں ہر اردو خواں کے مطالعہ میں آتا ہے؟ جو آپ اسے دوسرے مقامات پر بھیجتے ہیں۔ پہلے لائیلپور کے ہر اردو جاننے والے کو تو اس کا خریدار بنائیے۔ پھر دوسری جگہ بھیجنا۔“ کیا میں یہ اعتراض کرنے میں حق بجانب ہوں؟ کیا میرا یہ اعتراض معقولیت کا پہلو لئے ہوئے ہے؟ اگر نہیں۔ تو آپ نے کس منہ سے یہ بے معنی اعتراض کیا ہے؟

ایک شرمناک غلط بیانی

اس بے معنی اعتراض کے ساتھ ہی ایک نہایت ہی شرمناک غلط بیانی بھی کی ہے۔ لکھا ہے۔ کہ:۔

”آریہ سماج کے وید پرچار کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ ہندو عیسائیت کی طرف بہے جا رہے ہیں۔ اور آریہ سماج کی برکت سے ہندوؤں میں کثیر تعداد ہندو نما عیسائیوں کی پیدا ہو چکی ہے۔ آریہ سماج کے پرچار کی یہ کم برکت ہے۔ کہ وید ویدک کے نام کی دہائی دینے والوں کے سر پر نہ چوٹی ہے۔ نہ گلے میں یگیوپویت وید سے انہیں اس حد تک اتفاق ہے۔ جس حد تک ویدان کی ہاں میں ہاں ملاتے جائیں۔ جونہی وید نے کوئی بات ان کے دماغ سے بلند کہی۔ اور ان کے سمجھ میں نہ آئی۔ ان ہندو نما عیسائیوں نے اس سے فوراً انکار کر دیا۔“

ان الفاظ میں کہاں تک صداقت ہے۔ اور حقیقت سے اس کا کہاں تک تعلق ہے۔ یہ بتانا سناتن دھرم سے جھگڑا مول لینا ہے۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ حد درجہ کی شرمناک غلط بیانی ہے۔ اور آریہ سماج کی احسان فراموشی کا ثبوت ہے۔ جس آریہ سماج کے پرچار نے لاکھوں ہندوؤں کو عیسائی ہونے سے بچایا۔ اسے ہی یہ قوم کا دشمن ”ہندوؤں کی کثیر تعداد کو ہندو نما عیسائی“ بنانے کے لئے ذمہ وار گردانتا ہے۔ اسے وہ زمانہ بھول گیا۔ جب مشن سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والے ہمارے نوجوان عیسائیت کے گڑھے میں گر رہے تھے۔ اس وقت سناتن دھرم کہاں تھا؟ کس نے انہیں ان کے جال سے بچایا تھا۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کے جال میں پھنس کر جو لاکھوں ہندو یگیوپویت اور چوٹی کو کھو چکے تھے۔ انہیں پھر سے یگیوپویت کس نے دئیے؟ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ اگر رشی دیانند کا آگمن نہ ہوتا۔ تو نہ ”جاگرت“ آج نظر آتا نہ ”سناتن دھرم پرچارک“ ”آنند“ یا ان کے ٹولے کے دوسرے لیڈر جن کے سر پر ہمیشہ خود غرضی سوار رہتی ہے۔ اور وہ اس میں اندھے ہو کر حق و باطل جائز و ناجائز کی تمیز کرنا بھی بھول جاتے ہیں۔ اس وقت نظر آتے۔ وتب یہ دھرم کی دہائی دینے والے گرجوں میں یا مسجدوں میں بیٹھے دکھائی دیتے۔“

باقی رہی وید کو سمجھنے کی بات اس کے متعلق آپ کا یہ کہنا۔ کہ ”جونہی وید نے کوئی بات ان کے خیال اور دماغ سے بلند کی۔ اور ان کے سمجھ میں نہ آئی۔ ان ہندو نما عیسائیوں نے اس سے فوراً انکار کر دیا۔“ کستعد مکر و فریب ہے۔ سناتن دھرم جو در حقیقت مر چکا ہے۔ اس میں وید منتروں کے من مانے ارتھ کر کے جان ڈالنے کی کوشش کرنا۔ اور بیہودہ عقائد کو ویدوں سے ثابت کرنے کے لئے دھوکہ بازیوں کو کام میں لانا ہی سناتن دھرمی پنڈتوں کی دوڑ دھوپ ہے۔ ورنہ سناتن دھرم اور وید سے تعلق؟ نہ آؤ آریہ سماج کے سامنے! بیہودہ اعتراض کر کے اپنی نکمی ذہنیت کا ثبوت نہ دو۔ جب کہ خوب جانتے ہو۔ کہ آریہ سماج کا بچہ بچہ سناتن دھرم کے بڑے سے بڑے پنڈت کا منہ بند کر سکتا ہے۔ اور بیسیوں بار آپ کے بڑے بڑے مہارتھی منہ کی کھا چکے ہیں۔

گورو نانک دیو کے ”روحانی فرزند“

جب سے ڈاکٹر امبیدکر نے سکھ ہو جانے کا اعلان کیا ہے۔ سکھ اخبارات نے ان کے گیت گانے شروع کر دئیے ہیں۔ انہیں زمانہ حال کی سب سے بڑی ”مہان آتما“ کہا جا رہا ہے۔ اور انہیں گورو نانک دیو کا روحانی فرزند کہہ کر واہگورو کا لاکھ لاکھ شکر کیا جا رہا ہے۔ ذرا ”شیر پنجاب“ کے الفاظ ذیل تو ملاحظہ ہوں:۔

”حقیقت یہ ہے۔ کہ گورو نانک دیو نے اس بڑی آتما کو خود اپنے چرنوں کی طرف کھینچ لیا ہے۔ اور ان کی ضمیر و قلب کو نور ایمان سے منور کر دیا ہے ہمیں اچھوتوں کے سکھ بن جانے کا وہم و گمان بھی نہیں تھا۔ ہم خواب غفلت میں سوئے پڑے تھے۔ کہ گورو نانک دیو کے اس روحانی فرزند نے خود ہمیں ہلا ہلا کر جگایا۔ اچھوت اُدھار اور اچھوتوں میں دھرم پرچار کا ناد اسی شیر نے بجایا۔ ہماری حوصلہ افزائی کی۔ اگر ڈاکٹر امبیدکر جی نے ہماری رہنمائی نہ کی ہوتی۔ تو ہم میں سے کسی نے اس طرف متوجہ بھی نہ ہونا تھا۔“

اس طرح ان کے گن گان کرتے ہوئے ”شیر پنجاب“ نے تحریک کی ہے۔ کہ ان کے بیان کو جس میں ان کی ایسی تصویر ہو۔ جو انہیں ویسی لباس میں پیش کرے۔ سر پر ان کے پگڑی ہو شائع کر کے لاکھوں کی تعداد میں ہریجنوں میں بانٹا جائے۔ اس کے ساتھ ہی پنچھ کو یہ بھی واضح طور پر کہہ دیا ہے۔ کہ یہ کام تب تک انجام نہیں پا سکتا جب تک پنجاب کے سکھ اپنی عورتوں کے حصہ

مرزا صاحب کی خدمات اسلامی کا بھانڈہ چوراہے میں

احمدی لاکھ اسلام کے واحد اجارہ دار ہونے کا دعوےٰ کریں۔ اور اپنی جماعت کو واحد خادم دین کہتے پھریں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کی مخالفت ہو رہی ہے۔ اور ہوتی رہے گی۔ اور کہ احمدیوں کو اسلام کے دائرہ میں اپنے سینگ سمانے کی مسلمان قطعاً اجازت نہیں دے سکتے۔ مرزا صاحب غلام احمد قادیانی کی اسلامی خدمات کے متعلق ایک مسلمان بھائی (نامہ نگار "اہلحدیث" امرتسر، منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری) کا سرٹیفکیٹ حلفی شہادت میں ملاحظہ فرمادیں۔ وہ "اہلحدیث" امرتسر کے ۱۸ ستمبر کے پرچہ میں رقمطراز ہیں:۔

"ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر حلفی شہادت دیتے ہیں۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود اور علم کلام سے اسلام اور مسلمانان عالم بلکہ تہذیب و شرافت خلق و احسان کو بدترین ٹھیس لگی ہے"۔

اس حلفی شہادت کی روشنی میں مرزا صاحب کی اسلامی خدمات پر نظر دوڑائیے۔ کیا اس کی موجودگی میں بھی احمدی اس قدر ڈھٹائی کا ثبوت دیں گے۔ کہ خود کو اسلام کے واحد اجارہ دار ہونے کا ڈھنڈورہ پیٹتے پھریں۔ کیونکہ ان الفاظ سے مرزا صاحب کی خدمات اسلامی کا بھانڈہ چوراہے میں اچھی طرح پھوڑ دیا گیا ہے۔

خلیفہ قادیان و مولوی محمد علی کی کشتی کی تجویز

مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی طرف سے ایک مضمون اور ایک ٹریکٹ شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان "اہل پیغام کو تحریری اور تقریری مناظرہ کے لئے کھلا چیلنج" رکھا گیا ہے اس کے آخر میں اعلان کیا گیا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب امیر انجمن احمدیہ لاہور کو "کشتی" کے لئے بدیں الفاظ چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ:۔

"ان کی اس غلط بیانی کے ازالہ کے لئے ہم پھر ایک مرتبہ بآواز بلند اعلان کرتے ہیں۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں میں جرأت ہے۔ تو آئیں حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کی نبوت کے بارہ میں تحریری اور تقریری مناظرہ کر لیں۔ کیا کوئی ہے۔ جو ہمارے چیلنج کو منظور کرے"؟

اس چیلنج کو پڑھ کر لاہوری احمدی خاموش رہ جاتے۔ کیا معنی؟ انہوں نے ان کے اس چیلنج کو منظور کرتے ہوئے خلیفہ صاحب قادیان کو مرد میدان بننے کی درخواست کی ہے۔ "اور تجویز کی ہے۔ کہ خلیفہ صاحب اور مولوی محمد علی کی کشتی ہو۔ کیونکہ بقول "پیغام صلح" بانی اختلاف یعنی حضرت مولانا صاحب اور خلیفہ صاحب خود زندہ موجود ہیں۔ اور ہر دو ان سائل پر بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ اس لئے وہی باہمی مباحثہ کر کے اس اختلاف کو مٹا سکتے ہیں"۔

اگرچہ اس "دینی کشتی" کی تجویز معقول ہے۔ تاہم ہمیں امید نہیں۔ کہ خلیفہ قادیان لاہوری احمدیوں کی "مرد میدان بننے کی درخواست" کو منظور کرتے ہوئے کشتی کے لئے آمادہ ہوں۔ جبکہ احمدی خوب جانتے ہیں۔ کہ ۱۹۳۵ء کے شروع میں اس قسم کی تجویز ہوئی تھی۔ لیکن جو حشر اس تجویز کا اس وقت ہوا تھا۔ وہی اب بھی ہوگا۔ تاہم ہماری دلی خواہش ہے۔ کہ یہ دینی کشتی ہو۔ اور اس کا نتیجہ دنیا کے سامنے آ جائے۔ اور معلوم ہو جائے کہ کون حق پر ہے؟

اسلام کی سچائیوں کے شیدائی

قرآن کی رو سے مولوی محمد علی صاحب "مسلمان" کی تعریف یوں کرتے ہیں۔ کہ نبی کریمؐ دشمن کے مقابل پر مضبوط" اور آپس میں رحیم اور کریم ہیں۔ اور پھر ان میں اتحاد ایسا ہے۔ گویا سیسہ پگھلائی ہوئی دیواریں ان کی اخوت نے خونی رشتوں کو پھینک دیا۔ حضور صلعم نے فرمایا۔ کہ مومن دیوار کی مانند ہیں۔ جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو سہارا دیتی ہے۔ یا مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں۔ جو ایک عضو کو درد ہو۔ تو تمام جسم بے قرار ہو جاتا ہے"۔

بظاہر یہ تعریف دل خوش کن ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا درحقیقت مسلمان ایسے ہیں۔ اس کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔ کہ اس وقت ہمارے نمونہ کی ضرورت ہے۔ ہزارہا لوگ اسلام کی سچائیوں کے شیدائی ہیں۔ چونکہ مسلمانوں کا نمونہ برا ہے۔ اس لئے وہ آگے قدم نہیں بڑھاتے"۔

گویا مولوی صاحب کو اعتراف ہے اس بات کا کہ مسلمان اس کسوٹی پر پورے نہیں اترتے جو قرآن نے پیش کی ہے۔ اور ان کے خیال میں یہی وجہ ہے۔ کہ ہزارہا لوگ اسلام کی سچائیوں کے شیدائی ہوتے ہوئے بھی آگے قدم نہیں بڑھاتے!

ہمیں مولوی صاحب کے اس آخری فقرے کو پڑھ کر بے اختیار ہنسی آ رہی ہے۔ کل تک مولوی صاحب یہ کہتے تھے۔ کہ سات کروڑ افراد کی بے نظیر قوم اسلام کے دروازے پر کھڑی ہے۔ لیکن آپ یکایک یہ کہنے لگے۔ کہ ہزارہا لوگ اسلام کی سچائیوں کے شیدائی ہیں۔ اگر فی الحقیقت یہ درست ہے۔ تو آج مسلمانوں کو لالچ دھوکہ اور فریب و مکر اچھوتوں کو ورغلانے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا یہ صحیح نہیں کہ کئی مسلمان اللہ گیروے کپڑے پہن کر ہندوانہ نام دھارن کر کے جگہ جگہ کلیگا نندوں کے بھیس میں بھولے بھالے اور ان پڑھ اچھوتوں کو ورغلا رہے ہیں۔ اور فریب سے مسلمان بنانے میں مشغول ہیں۔ جب تک اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لئے یہ فریب کاریاں۔ دھوکہ بازیاں اور مکروہ و ناجائز ڈھنگ استعمال ہوتے رہیں گے۔ تب تک مولوی صاحب کا "اسلام کی سچائیوں کے ہزارہا لوگ شیدائی ہیں"۔ کی بڑ ہانکنا بے معنی ہے۔

"مسلم لیگ کا شاہکار"

اسلام کے واحد اجارہ دار ہونے کا احمدیوں کا دعوےٰ ذیل کے الفاظ سے بخوبی ظاہر ہوگا۔ مولوی محمد علی صاحب احمدیت کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"آج ان لوگوں میں اسلامی روح تو مٹ چکی۔ مگر یہ بھی نہیں گوارا کر سکتے ہیں۔ کہ اور بھی کوئی خدمت اسلام کرے۔ کیا یہی اسلام دوستی ہے۔ ہماری جماعت اس وقت سرتاپا اشاعت اسلام میں مصروف ہے۔ اور یہ لوگ ہیں۔ کہ اس فعال اور واحد خادم دین جماعت کو مٹانے پر تلے بیٹھے ہیں۔ اب کوئی حصہ ان کی قوت کا جماعت کی مخالفت سے علیحدہ نہیں رہا۔ اب تو مسلم لیگ نے بھی جس کے ممبر آزاد خیال اور رواداد سمجھے جاتے ہیں۔ اور ہندوستان کی ذہنی روح تصور کئے جاتے ہیں۔ ایک حلف نامہ تیار کیا ہے۔ کہ جو ان کی طرف سے اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑا ہو۔ وہ یہ حلف اٹھائے۔ کہ میں اسمبلی میں جا کر احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت منظور کرانے کی کوشش کروں گا۔ یہ لوگ ہیں۔ جو پنجاب کی نمائندگی کے لئے جا رہے ہیں۔ اور جو عوام الناس کی جہالت سے ناجائز فائدہ اٹھانے اور حریفوں کو شکست دینے کیلئے نہایت ہی اوچھے ہتھیار استعمال کرنے پر تلے بیٹھے ہیں"۔

مسلم لیگ کا یہ "شاہکار" احمدیوں کیلئے موت کا حکم رکھتا ہے۔ لیکن وہ اس کے اثر سے بچ کیسے سکتے ہیں۔ احمدیوں کی حالت اس مکھی کی سی ہے۔ جو بار بار تیرسکار کئے جانے۔ اور دھکے دے کر نکالے جانے کے باوجود اسی جگہ زخم پر آ کر بیٹھتی ہے۔ احمدی لاکھ اپنی جماعت کو واحد خادم دین سمجھیں۔ لیکن ان کے لئے احمدیت تو اسلام کی جڑوں پر ایک کلہاڑا ہے۔ اس لئے اگر وہ اپنی طرف سے کھڑے ہونے والے امیدواروں سے یہ حلف لیتے ہیں۔ کہ وہ اسمبلی میں جا کر احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت منظور کروانے کی کوشش کرے گا۔ تو کیا برا کرتے ہیں۔ یہی تو اسلام کی بہترین خدمت ہے۔ آپ کیوں سیخ پا ہو رہے ہیں۔

پیشہ ور مکفرین کا گروہ

احمدیوں کے نزدیک، احمدیت کے سب سے بڑے دشمن احرار ہیں۔ لیکن اس امر سے وہ بھی انکار نہیں کر سکتے ہیں۔ کہ احمدیت کی آج وہ لوگ بھی مخالفت کر رہے ہیں۔ جنہیں آزاد خیال اور روادار سمجھا جاتا ہے۔ ان حالات میں احمدیت کو اگر چند دنوں کی مہمان سمجھا جائے تو بے جا نہیں۔ آج مسلم لیگ کی طرف سے پنجاب اسمبلی کے لئے کھڑے ہونے والے امیدواروں سے حلف لیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ اسمبلی میں جا کر وہ احمدیت کو مسلمانوں سے جداگانہ اقلیت منظور کرانے کی کوشش کریں گے۔ مولانا ظفر علی خاں روز اول سے اس بات کی دہائی دے رہے ہیں۔ احمدیت کو اڑا لے جانے کے لئے جو مخالفت کی آندھی چاروں طرف سے آ رہی ہے۔ اسے دیکھ کر احمدی گھبرا اٹھیں۔ تو تعجب نہیں چنانچہ احرار کی مخالفت کو تو مولوی محمد علی صاحب نے یہ کہہ کر کہ "یہ ایک پیشہ ور مکفرین کا گروہ ہے" نظر انداز کر دیا ہے۔ انہیں خطرہ نظر آ رہا ہے۔ تو مسلم لیگ کے روادار اور آزاد خیال ممبروں سے۔ لیکن جس طرح احرار احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے ان کے نزدیک پیشہ ور مکفرین کا گروہ ہے۔ اسی طرح اگر کل ہم یہی الفاظ مسلم لیگ کے ممبروں کے متعلق آپ کی زبان مبارک سے سنیں تو تعجب نہیں۔

ہم آپکو پرکاش میں لانا چاہتے ہیں!

اور بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ مقویات کی سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں۔ آپ کو قبض۔ بدہضمی۔ نزلہ زکام۔ اور منی کی خرابی دکھی۔ جریان۔ احتلام۔ انزال۔ رقت منی وغیرہ شکایتوں سے بآسانی نجات دلائیں گی۔ صرف ایک دفعہ آزمائیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیہ چار روپیہ۔

آتنک نگرہ فارمیسی۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

سدرشن چکر

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ماسٹر محمد حسین کی اس تجویز کی - کہ "سب سے پہلے اس کی (یعنی نومسلم کی) حجامت بنوانی چاہیئے - اور ملت ابراہیمی کی نشانی ختنہ کروانا چاہیئے" پر زور تائید کرتے ہوئے لکھا ہے - کہ "یہ نہایت ضروری ہے - کہ نومسلم کا ختنہ کیا جائے - اور اس بات کا کوئی لحاظ نہ کیا جائے - کہ کون کس عمر میں مشرف بہ اسلام ہوتا ہے"۔

یہ مولوی ثناء اللہ اور ان کے ہم خیال مسلم علما کا فتویٰ ہے - لیکن اس مسئلہ پر علماء مصر کا فتوے بھی ملاحظہ ہو - "البلاغ" (مصری اخبار) لکھتا ہے - کہ "اگر ختنہ کی جائے تو ثواب ہے - اور قانون صحت بھی ہے - اور اگر نہ کی جائے - تو کوئی عذاب یا باز پرس نہیں - نہ عدم ختنہ سے اسلام میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے"۔

کوچین کے مقام پر پچھلے دنوں تھیں قبیل لوگوں کی ایک کانفرنس ہوئی - تو ڈاکٹر تھیل نے اعتراض پیش کیا - کہ ختنہ کرانا اور داڑھی وغیرہ رکھنا ہمارے لئے ممکن نہیں - کیا اس صورت میں ہم مسلمان ہو سکیں گے؟ اس وقت ان کو یقین دلایا گیا - کہ "ختنہ کرانا یا داڑھی رکھنا ان کے لئے ضروری نہیں ہوگا" - اب جبکہ وہ اسلام قبول کر چکے ہیں - غالباً ان کا ختنہ بھی ملت ابراہیمی کی نشانی کے مطابق نہ ہوا ہوگا - ایسے حالات کیا مولوی ثناء اللہ صاحب اور دیگر ان کے ہم خیال علما کی ان کوششوں پر پانی پھر جائے گا - جو ختنہ کو ہر نومسلم کے لئے ضروری قرار دیتے ہیں؟ خواہ نومسلم کوئی بھی ہو - اور کسی عمر میں مشرف بہ اسلام کیوں نہ ہؤا ہو۔

الازہر یونیورسٹی کے رجسٹرار نے ڈاکٹر اقبال سے پوچھا ہے - کہ مصر کے علما کا وفد جو اچھوتوں کو مسلمان بنانے کے لئے آنا چاہتا ہے - وہ کس قسم کا ہونا چاہیئے - ڈاکٹر صاحب نے اچھوتوں میں اسلام کی اشاعت کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے انہیں لکھا ہے - کہ "وہ لوگ ایسے ہوں - جو اسلام کو نئی روشنی کے مطابق پیش کر سکیں" - کیا اس کے یہ معنی نہیں - کہ علما ہند جس اسلامی پودے کو اپنے خون جگر سے سینچ رہے ہیں - علما مصر اسلام کو نئی روشنی کے مطابق پیش کرنے کے بہانہ جڑ سے کاٹ کر رکھ دیں - اور اسلامی اصولوں کی اصلاح کر کے ایک نیا اسلام پیش کریں۔

جب سے ڈاکٹر امبیدکر نے سکھ ہو جانے کا اعلان کیا ہے - تب سے ان سکھوں کے نزدیک مہاتما بن گئے ہیں - اور مہاتما گاندھی - پنڈت مدن موہن مالویہ - مسٹر راجگوپال آچاریہ جیسی ہستیاں انہیں ڈاکٹر امبیدکر کے مقابلے میں دو کوڑی کی نظر آتی ہیں - "شیر پنجاب" نے تو ڈاکٹر امبیدکر کو مہان آتما مان لیا ہے - جہاں وہ ڈاکٹر امبیدکر کو شری بت ڈاکٹر امبیدکر جی اور مہاتما لکھتا ہے - وہاں مہاتما گاندھی اس کے نزدیک محض مسٹر گاندھی ہے۔

یہ سب کیوں ہے؟ اس لئے - کہ اسے ڈاکٹر امبیدکر کروڑ اچھوتوں کے واحد لیڈر نظر آتے ہیں - اور وہ اس وہم میں ہے - کہ ساری کی ساری قوم ان کے پیچھے پیچھے چلی آوے گی - اگر وہ ڈاکٹر امبیدکر "مہان آتما" شری بت جی سے خطاب نہ کرے - تو کرے بھی کیا؟ بادل گرج رہے ہیں - غریب کسان خوش نہ ہو - چہ معنی دارد؟ لیکن گرجنے والے بادل برستے بھی ہیں یا نہیں - یہ تو خدا ہی جانتا ہے - البتہ یہ تو درست ہے - کہ دنیا بہ امید قائم کے مصداق "شیر پنجاب" کو بھی پورا حق ہے - کہ وہ اس "مہاتما" کے گیت گائے - ٹھیک اسی طرح جس طرح گھنگھور گھٹا کو دیکھ کر مور ناچتا ہے۔

مسرور خوشی اور مستی میں ناچے - کسی کو کیا اعتراض؟ لیکن "شیر پنجاب" کے یہ لفظ پڑھ کر کیا کہیں - جب وہ کہتا ہے - کہ "گورو نانک دیو نے اس بڑی آتما کو خود اپنے چرنوں کی طرف کھینچ لیا - اور ان کے ضمیر و قلب کو نور و ایمان سے منور کر دیا - ہمیں اچھوتوں کے سکھ بن جانے کا وہم و گمان بھی نہیں تھا - ہم خواب غفلت میں سوئے پڑے تھے - کہ گورو نانک دیو کے اس روحانی فرزند نے ہمیں شانے ہلا ہلا کر جگایا - اور اچھوت اُدھار اور اچھوتوں میں دھرم پرچار کا ناد اس شیر نے بجایا - اس نے ہماری حوصلہ افزائی کی......" ہمیں اندیشہ ہے - کہ سکھ ایسی گورو نانک دیو کا اوتار مان کر اسے ایک نیا گورو نہ ماننے لگ جاویں۔

اسی مہان آتما کو گورو نانک دیو سے روحانی فرزند کا ناطہ جوڑ کر اس کے گیت گانے کے بعد سکھوں کے لئے "شیر پنجاب" ایک کام بتاتا ہے - کہ وہ کیا کریں؟ "اب ضرورت ہے کہ اس اعلان کی لکھوکہا کاپیاں چھپوا کر تمام ہندوستان کے اچھوتوں میں تقسیم کی جائیں - اور ایسا انتظام کیا جائے - کہ گاؤں گاؤں اور گلی گلی میں یہ اعلان ان پڑھ اچھوتوں کو پڑھ کر سنایا جائے - اس اعلان پر ڈاکٹر امبیدکر جی کی تصویر بھی ہو - تصویر اصلی ہو - یہ نہ ہو - جو پنجاب کے اخبارات میں چھپتی ہے - جس جس نے ڈاکٹر صاحب کو دیکھا - وہ اس تصویر کو ڈاکٹر صاحب کی تصویر نہیں کہے گا - ڈاکٹر صاحب کی تصویر ہندوستانی لباس میں اتروائی جانی چاہیئے جس میں پگڑی آپ کے زیب سر ہو - اس بیان اور تصویر کی اشاعت بجائے خود سکھ دھرم کے حق میں عظیم پروپیگنڈا ہوگا"۔

اس میں کیا شک ہے - کہ مہان کے درمیان میں مہان آتما کی تصویر ہونے سے جو لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر مفت بانٹا جائیگا بجائے خود سکھ دھرم کے حق میں عظیم پروپیگنڈا ہوگا - آپ نے ان کی اس تصویر پر جو آج کل اخبارات میں چھپتی ہے ناپسند کیا ہے - کیونکہ آپ کے خیال میں یہ اصلی نہیں - اصلی کون سی ہے؟ جس میں ان کے سر پر پگڑی بندھی ہو - باقی لباس کا ذکر نہیں کیا - ان کا پگڑی پر زور دینے کا مطلب شاید یہ ہو - کہ فوٹو دیکھنے والے اچھوتوں کو دھوکہ میں رکھا جائے - کہ ان کے سر پر بال نہ ہونے سے سر کو پگڑی سے ڈھک دیا جائے - اور فیشن ایبل بال ظاہر نہ ہو سکیں - اگر یہ کچھ ہو بھی جائے - تو داڑھی اور مونچھیں کہاں سے لائی جاویں گی؟ کیا داڑھی مونچھیں اور کیس نہ ہونے سے کوئی سکھ ہو سکتا ہے؟

اگر جواب ہاں میں ہو - تو سر پر پگڑی بندھوانے کے کیا معنی - اگر داڑھی - کیس اور مونچھیں ضروری ہیں - اور یہی سکتی ہے - تو اس سکھی کے پیدا ہونے کے لئے بہت عرصہ درکار ہے - اور "شیر پنجاب" کی یہ فرمائش کہ ڈاکٹر صاحب سر بلند سکھ مشن کے پردھان بن کر سکھوں کی باہمی پھوٹ کو دور کریں - پوری نہیں ہو سکتی - کیونکہ داڑھی کیس اور مونچھیں پیدا کرنے کے لئے انہیں کئی برس تپسیا کرنی ہوگی - اور ان کے بغیر وہ سکھ ہو نہیں سکتے - اور کون جانتا ہے - کہ اعلان کر دینے کے باوجود باقاعدہ طور پر سکھ مت میں ان کا پرویش نہ کرنا اسی وجہ سے ہو - اور کہ آپ کے راستہ میں داڑھی کیس اور مونچھیں حائل رہے ہوں - اور وہ ان کا انتظار کر رہے ہوں۔

اگر کوئی سکھ داڑھی مونچھ یا کیس کٹوا لے - تو وہ سکھ نہیں رہتا - جس کے یہ معنی ہیں - کہ سکھی ہے ہی کیس داڑھی اور مونچھوں میں - تب ڈاکٹر صاحب کی صورت میں یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے - کہ اس سکھی کے بغیر ہی وہ سکھ بن سکیں - ہماری تجویز ہے - کہ ڈاکٹر صاحب دو چار برس کی چھٹی لے کر دربار صاحب امرتسر میں آ کر تپسیا کریں - اور سکھ پنتھ "شیر پنجاب" کی اس نصیحت پر عمل کرے - کہ "حقیقت یہ ہے - کہ جب تک پنجاب کے سکھ اپنی عورتوں کے زیور اور اپنی جائیدادیں بیچ کر نہ لگا دیں گے - اس کام کا انجام پانا مشکل ہے" - اس لئے مناسب ہے ڈاکٹر صاحب کے لئے کہ وہ گوردوارہ میں بیٹھ کر واہگورو اکال مورت سے پرارتھنا کرنا شروع کریں - کہ وہ ان کو سکھی عطا کرے - یعنی داڑھی - کیس اور مونچھیں جلدی عطا کرے - اور روز آئینہ میں اپنی سکھی کا مشاہدہ کرتے رہیں - اور سکھ اپنی عورتوں کے زیور اور جائیدادیں بیچ کر جو نقدی وصول ہو اس کو لا کر ڈاکٹر صاحب کے چرنوں میں دھر دیں - اور انہیں جب بھی سکھ مشن کا پردھان بنا کر سکھ مت کی تکمیل ان کے ہاتھ میں دے دی جائے - اور سکھ ان کے پیچھے لگا نتے ہوئے - اور یہ نعرے لگاتے ہوئے چل پڑیں:-

"جو بولے سو انہال ست گورو امبیدکر کی جے"

پھر سکھ سارے ہندوستان پر نہ چھا جائیں - چہ معنی دارد۔ (رگڑا نند)

بواسیر کی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے - چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد، کھجلی خون کا آنا - تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے - قیمت ۸/ محصول ڈاک ۸/

کیلاش انجن (رجسٹرڈ)

یہ بے نظیر سرمہ محافظ چشم جملہ امراض چشم کو دور کرنے میں جادو کا اثر رکھتا ہے - بلکہ ہفتہ کے باقاعدہ استعمال سے ایسا معلوم ہوتا ہے - گویا نئی بصارت آ گئی ہے - فی شیشی فی تولہ عمر ۸/ محصول ڈاک ۸/ تین شیشی معہ محصول ڈاک دو روپیہ ۱۲ آنے

منیجر - کیلاش فارمیسی - فتح گڑھ
پنجتور - ضلع فیروز پور (پنجاب)

تحقیقِ حق لکھنؤ و ویدِ پر نظرِ ناقد

(از شری متھرا داس جی بھٹناگر الہ آباد)

نمبر ۲

ہمارے برادر بجان برابر مدبر صاحب نے قرآن مجید کی بحث میں یہ ارشاد فرمایا کہ الہامی کتاب کا موضوع معرفت و عبادت ہے اس لئے ہمارے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اپنے سابقہ مضمون کی تکمیل کے لحاظ سے ہم وید مقدس کی تعلیم اور موضوع کے بابت بھی شہادتیں پیش کریں۔ ایک لائق مسلمان بھائی نے اپنے مضمون "قرآن سے تناسخ کا ثبوت" میں جو ۱۶ ستمبر کے "پرکاش" میں اشاعت پذیر ہؤا ہے۔ سورۂ واقعہ کی آیت لکھی ہے۔ جو ظاہر کرتی ہے۔ کہ قرآن مجید اخذ شدہ ہے۔ قرآن اُپنشد یا اُم الکتاب سے جو دنیا میں سب سے پیشتر نازل ہوئی ہے۔ اس کی تفصیل و تشریح شاہزادہ صاحب دارا شکوہ نے کی ہے۔ انہوں نے ۱۶۵۶ء میں باون اُپنشدوں کا ترجمہ فارسی میں کر کے نام "گنجینۂ اسرارِ معانی" رکھا۔ اس کتاب کے دیباچہ اور نیز "سرِّ اکبر" میں شاہزادہ صاحب یوں گوہر افشان ہیں۔

"میں نے روحانیت کی کئی کتب کا مطالعہ کیا۔ مگر ایشور پراپتی کی پیاس دن بدن بڑھتی گئی۔ باریک مسائل پر دل میں شکوک پیدا ہوتے گئے۔ جن کا حل سوائے علمِ معرفت کے ممکن نہ تھا۔ قرآن رموز میں ہے۔ اور اس کے سمجھنے والے لوگ بھی بہت کم ہیں۔ اس لئے میں نے پرماتما کے گیان کے متعلق تمام مذہب کی کتابیں دیکھنے کا ارادہ کیا۔ توریت انجیل زبور کا مطالعہ کیا۔ مگر ان کے اندر بھی وحدانیت اور وصال ربانی کے وسائل کم پائے۔ اس لئے ہندو دھرم کی کتابوں کے مطالعہ کا خیال پیدا ہؤا۔ چنانچہ بہت کھوج کرنے پر پتہ چلا۔ کہ ہندو لوگ چار کتب سماوی مانتے ہیں۔ جو رگ وید، یجروید، سام وید اور اتھروید ہیں۔ جن میں ایشوری گیان کے رتن بکھرے پڑے ہیں۔ چونکہ میری نظر پرماتما کے گیان کی طرف تھی۔ اس لئے میں نے پہلے خواہش یہ کی۔ کہ تمام اسرارِ توحید کا خلاصہ جس کا نام اُپنشد ہے۔ اور جو ہندوستان کے قدیمی علما کے مقدس گرنتھ اور زاہد رشیوں کے فلسفہ روحانی علم کے معدن اور مخزن ہیں۔ ان کا ترجمہ زبان فارسی میں کروں۔ اُپنشد کے معنی سنسکرت میں "اسرارِ پوشیدگی" کے ہیں۔ اور دنیا بھر کے اولیاؤں کا منتہائے مطلب "پرماتما" ہے۔ یہ کتاب قدیم کہ بے شک و شبہ اولین کتب سماوی اور سرچشمۂ توحید اور بحرِ توحید ہے۔ اور مطابق قرآن مجید (واہ! کیا انصاف ہے۔ وادا مطابق ہوتا!!) بلکہ اس کی تفسیر ہے۔ اور اس کا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ آیت شبیہہ اس کتاب قدیم کے حق میں ہے۔ سورہ واقعہ۔

انّہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسہ الا المطہرون من رب العالمین

یعنی قرآن کریم کتاب پوشیدہ کے اندر موجود ہے۔ اور اس کا ادراک نہیں کرتے ہیں مگر وہ جو پاک ہیں۔ اور یہ کتاب مکنون پروردگار عالمیان سے نازل شدہ ہے۔ شہزادہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ لفظ مکنون سے صریح معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ آیت توریت انجیل اور زبور کے حق میں نہیں ہے۔ اس لئے کہ وہ پوشیدہ نہیں ہیں۔ اور لفظ تنزیل سے ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ لوح محفوظ کے حق میں یہ بھی نہیں ہے۔ اور چونکہ اُپنشد کہ جس کے معنی سرّ پوشیدنی ہیں۔ اصل کتاب ہیں۔ اور قرآن مجید کی آیتوں کے معنوں کا ان بعینہ پایا جانا تحقیق طور پر ظاہر کرتا ہے۔ کہ کتاب مکنون یہ کتاب قدیم یعنی اُپنشد ہیں۔ یہ کتب آتما کو تسکین دینے والی ہیں۔ ان کے پڑھنے سے آتمک پیاس بجھ جاتی ہے۔ اور مکمل آنند حاصل ہوتا ہے۔"

ہماری اپنی سمجھ میں تو یہ بات آتی ہے۔ کہ وید مقدس کے لئے تو لفظ "لوح محفوظ" اختراع کر لیا گیا۔ اور اُپنشد جس کے معنی سترِ پوشیدگی کے ہیں۔ ان کے لئے لفظ مکنون استعمال میں لایا گیا۔ اور جیساکہ حضرت عیسٰے کی انجیل تبت سے برآمد شدہ میں لکھا ہے۔ جس کا اوّل فرانسیسی زبان میں ... ترجمہ ہؤا۔ بعد کو انگریزی میں۔ کہ براہمن لوگ ویش اور شودروں کو وید نہیں پڑھنے دیتے تھے۔ اور یہ کتابیں زیادہ تر براہمن لوگ ہی پڑھتے تھے۔ اس لئے المطہرون سے مراد براہمن ہی ہیں۔ بہرحال یہ سب سے زبردست ثبوت اس امر کا ہے۔ کہ قرآن شریف کی جملہ آیات معرفت اور عبادت کے متعلق اُپنشدوں سے اخذ شدہ ہیں۔ اس موقعہ پر ہم یہ بھی عرض کریں گے۔ کہ سب سے بڑا اُپنشدوں کا بھگت اور مداح عمرالرشید ہے۔ جو کونسل ٹرکی کا ہؤا ہے۔ جس نے جرمنی میں رہ کر اُن کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اور "مسلم ریویو" میں ان کے بارہ میں مضمون شائع کرا کر آخر میں اپنی رائے یوں لکھی۔ کہ "بھارت ہی اسلام کو از سر نو زندہ کرنے اور ترقی دینے میں ایسے وسائل رکھتا ہے۔ جو دیگر کسی اسلامیہ ملک میں کبھی میسّر نہیں ہو سکتے۔ ہند کے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ہندوؤں کے علم روحانیت علم ویدانت، اور فلسفہ کو راسخ الاعتقادی سے مستفیض ہونے کے لئے مطالعہ کریں۔ اور اپنے علم حکمت سے اس کا موازنہ کریں۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ اُنہیں بھارت کی روحانیت، فلسفہ اور علوم رموزِ الٰہی سے پوری واقفیت ہونی چاہئے۔ اگر وہ اسلام کو شانِ ماضی اور بامِ ترقی پر لے جانے کے دل سے خواہشمند ہیں۔"

تیسری شہادت ہم ایلفنسٹن صاحب کی تواریخ ہند مطبوعہ ۱۸۸۰ء کے صفحہ ۵۶ سے پیش کرتے ہیں۔ صاحب موصوف فرماتے ہیں۔ کہ "ویدوں کا مقدم مسئلہ یہ ہے۔ کہ خدا واحد ہے۔ چنانچہ اکثر مقامات میں ویدوں میں درج ہے۔ کہ حقیقت میں صرف ایک خدا واحد ہے۔ جو سب سے اعلٰے و برتر تمام عالموں کا مالک ہے۔ اور اسی نے سب عالم پیدا کئے۔ برہما، وشن، شو کا بہت کم ذکر پایا جاتا ہے۔ اور ان کو کچھ فوقیت نہیں دی گئی ہے۔ اور نہ وہ پرستش کے قابل سمجھے گئے"۔ مؤرخ کالبروک صاحب فرماتے ہیں "مجھ کو ویدوں میں کوئی ایسا مقام نہیں ملا۔ جس سے ان تینوں کا اوتار ہونا ثابت ہو۔ رگ وید کے ایک منتر کا ترجمہ بھی وید و کت توحید کے ثبوت میں یہ مؤرخ "شہادتاً" پیش کرتا ہے۔ کہ پرماتما کمال صدق اور عین مسرت ہے۔ اس کی ذات بے مثل اور غیر فانی ہے۔ وہ واحد حقیقی ہے۔ نہ زبان کو اس کے بیان کی طاقت ہے۔ نہ عقل کو اس کے ادراک کی قدرت۔ وہ سب میں عیاں اور سب پر غالب ہے۔ اپنے علم بے حد اور حکمت غیر انتہائی سے مسرور ہے۔ زبان اور مکان سے منزّہ ہے۔ اس کے پاؤں نہیں، لیکن بہت تیزی سے چلتا ہے۔ اس کے ہاتھ نہیں۔ لیکن کل عالم کو اٹھائے ہوئے ہے۔ اور بے آنکھوں کے سب چیزوں کو دیکھتا ہے۔ اور بغیر کانوں کے ہر آواز کو سنتا ہے۔ سب کو سمجھتا ہے۔ اور کسی سمجھانے والے کا محتاج نہیں۔ پیدا کرنے والا، بچانے والا اور کل اشیاء کی صورت بدلنے والا وہی ہے"۔

ہمارے مُدبر صاحب "تحقیق حق" چونکہ بہزار جان میکسمولر صاحب کے ترجمہ پر فدا ہیں۔ اور اس کو آیت وحدیث سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم یہ ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ کہ ان کو میکسمولر صاحب کی ایک نئی کتاب موسومہ "ہمیں ہندوستان سے کیا سکشا مل سکتی ہے" کی طرف توجہ دلائیں۔ رگ وید کا ناقابل اطمینان انگریزی ترجمہ کرنے کے عرصہ بعد صاحب موصوف نے یہ کتاب ۱۸۸۰ء میں لکھی ہے۔ اور اس کے یہ فقرات خصوصیت کے ساتھ پڑھنے کے لائق ہیں:-

"اگر میں تمام دُنیا میں ایسے ملک کی کھوج کروں جو دھرم، طاقت، دولت اور خوبصورتی کے ساتھ بھرپور ہو۔ اور کئی مقامات میں خطۂ بہشت ہو۔ تو میں ہندوستان کی طرف اشارہ کروں گا۔ اگر کوئی مجھ سے پوچھے۔ کہ کس فضا کے نیچے انسانی دماغ نے اپنے خیالات، عقل اور دلی جذبات کو مکمل طور پر نشوونما دیا ہے۔ اور زندگی کے باریک اور اہم مسائل پر غور کیا ہے۔ اور ان میں سے کئی مسائل کا ایسا حل کیا ہے۔ جو افلاطون اور کانٹ کی کتب پڑھنے والوں اور طالبانِ حق کا دھیان بھی ادھر منجذب کرتے ہیں۔ تو میں ہندوستان کی طرف ہی اشارہ کروں گا۔ اگر مجھ سے پوچھا جاوے۔ کہ ہم یورپ نواسی کہاں سے ایسا گیان حاصل کر سکتے ہیں۔ جو ہماری زندگی کو زیادہ مکمل، عالمگیر اور زیادہ محبت کا چشمہ بنا سکتا ہے۔ تو میں ہندوستان ہی کی طرف اشارہ کروں گا"۔

ہمارے معزز مُدبر صاحب کو معلوم ہو کہ وید مقدس نے ہی تمام دُنیا میں توحید پھیلائی۔ اور اسی اُم الکتاب کے ذریعہ سے تمام دنیا کے فلاسفروں، بزرگوں اور پیغمبروں نے سبق حاصل کیا۔ وحدانیت، روحانیت، حقانیت اور معرفت و عبادت کی بنیادی وید مقدس ہیں۔ اصل کتاب جو ابتدائے آفرینش میں نازل ہوئی ہے۔ "وید" بمنزلۂ آفتاب عالمتاب اور دیگر الہامی کتابیں مثلِ لیمپ، لالٹین اور چراغ کے ہیں۔ منجملہ ۶۶۶۶ آیتوں کے قرآن شریف میں ایک سو آیات بابتہ توحید اور عبادت الٰہی کے ہیں۔ اور سارے قرآن کی جان فقط ایک آیت (بقیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۶)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مرتک شرادھ پر وچار

لیکھک :- ہتیشی علاء لپوری

شرادھ اور ترپن
...سماج اور سناتن دھرم سدھانت کے
...سماج اور سناتن دھرم میں
...مدھ میں آریہ سماج اور سناتن دھرم میں ...ا اختلاف ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سناتن ...دیا مرتک پتروں کا شرادھ اور ترپن کرنا ...ت جھتے اور کرتے ہیں لیکن آریہ سماج ...زندہ پتروں کا شرادھ اور ترپن بتاتا ہے۔ اور ...مرتک شرادھ کو عقل و دلیل کی کسوٹی پر کس کر نہ ...ثابت کرتا ہے۔ بلکہ وید ...ریہ اسدھانت ثابت کرتا ہے۔ بلکہ وید ...پتروں کے حوالجات سے اس کا زبردست ...ڈن بھی کرتا ہے +

سب سے پہلے اس ...ین اور شرادھ کیا ہے؟ بات پر وچار کرنا ...ناسب ہے۔ کہ شرادھ اور ترپن سے کیا مراد ...ے۔ پتروں کی شردھا مان اور گنوں میں شردھا ...ا شرادھ ہے۔ اور ان کا اچھے اچھے پدارتھوں ...غیرہ آدی سے ترپت کرنا ترپن۔ یہاں تک ...آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا ایک ہی سڑک ...پہلو بہ پہلو چلتے ہیں۔ صرف اختلاف اس ...ہے آگے پیدا ہوتا ہے۔ سناتن دھرمی ...پتروں کے شرادھ کے لئے دوسری اور ...دھیری اور جہالت کی سڑک پر چلنا شروع ...دیتے ہیں۔ اور آریہ سماج سیدھا راستہ ...ختیار کئے رہتا ہے +

...پتر شبد پر وچار اب یہ دیکھنا بھی اوشیک ہے۔ کہ ہمارے مانیہ ...گرنتھوں میں پتر شبد زندہ پتروں کے لئے ...آیا ہے یا مُردہ پتروں کے لئے۔ اس کیلئے ...ویدوں اور پرانوں کے پرمان دیتے ہوں ...گے۔ تاکہ وشئے کو صاف طور پر سمجھنے اور ...سمجھانے میں آسانی ہو۔ چنانچہ یجروید ادھیائے ...منتر ۴۶ میں آیا ہے :-

ये समाना: समनसो जीवा
जीवेषु मामका: ।
तेषां श्रीर्मयि कल्पता
मस्मिल्लोके शतं समा: ॥

ارتھ :- جو اس لوک میں جیتے ہوئے ہیں ...سمان گن کرم سبھاؤ والے دھرم ...کا پالن رکھنے ہارے میرے جیتے ہوئے پتا ...دی بزرگ ہیں۔ ان کی لکشمی میرے سمیپ سو ورش ...تک سمرتھ ہووے۔ بھاوارتھ یہ ہے۔ کہ سنتان ...جب تک پتا آدی جیویں۔ تب تک ان کی ...سیوا کیا کریں لوگ جب تک پتا آدی کی سیوا ...کریں۔ تب تک وہ سنسکار کے یوگیہ ہوویں ...جو پتا آدی کا دھن آدی وستو ہو۔ وہ پتر ...آدی کا ہے۔ وہ پتا آدی کا رہے +

आयन्तु न: पितर: सोम्यासो
ऽग्निष्वात्ता: पथिभिर्देवयानै:

अस्मिन् यज्ञे स्वधया मदन्तो
ऽधिब्रुवन्तु ते ऽवन्त्वस्मान्

ارتھ :- جو چندرماں کے تلیہ شانت شم دم آدی گن یکت اگنی آدی پدارتھ ودّیا میں نپُن ہمارے ان اور ودّیاؤں کے دان سے رکشک جنک۔ ادھیاپک اور اُپدیشک لوگ ہیں۔ وہ آپت لوگوں کے جانے آنے یوگیہ دھرم یکت مارگوں سے آویں۔ اس پڑھانے اُپدیش کرنے روپ دوہار میں ورتمان ہو کے ان آدی سے آنند کو پراپت ہو کے ہم کو ادھشٹاتا ہو کے اُپدیش کریں۔ اور پڑھاویں۔ اور ہماری سدا رکھشا کریں۔ بھاوارتھ یہ ہے۔ کہ ودیارتھیوں کو یوگیہ ہے۔ کہ ودّیا اور آیو میں بردھ وِدّوان سے ودّیا اور رکشا کو پراپت ہو کر سنتیہ وادی نِشکپٹی پروپکاری اُپدیشکوں کے مارگ سے جا کر کے سب کی رکھشا کریں +

ان وید منتروں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جیتے ہوئے ماتا پتا۔ گورو۔ ادھیاپک اور اُپدیشک سنیاسی مہاتماؤں کا نام ہی پتر ہے۔ جو کہ اناج گیان اور طاقت سے ہماری رکھشا کرتے ہیں۔ ان کی سیوا کا نام ہی شرادھ ترپن ہے +

نروکت سے پتر شبد کے ارتھ :- پتر یا पितृ شبد

पा رکھشنے دھاتو سے بنتا ہے۔ اس کا ارتھ نروکت میں اس طرح سے کیا گیا ہے۔ کہ :-

पिता पाता वा पालयिता वा (نروکت)

ارتھات :- جو ہمارا پالن پوشن اور ہماری رکھشا کریں۔ ان کو پتر کہتے ہیں۔ اور چونکہ وہ وِدّوان ہوتے ہیں۔ اور پراُپکاری ہو کر سنسار کا اُپکار کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو پتر کہتے ہیں۔ اور ان کی اپادھی "स्वधा" ہے۔ اس لئے یہاں وید اور نروکت کی رُو سے زندہ پتر ہی سدھ ہوتے ہیں۔ مُردہ پتر نہیں۔ اب ہم پران کی رُو سے پتر شبد کا استعمال کرتے ہیں۔ وہاں بھی پتر مُردہ پتروں کے لئے استعمال نہیں ہوا۔ جیسا کہ

وشنو پران آور سنگھ ناشتی

پوران کے پتر :- کھنڈ ادھیائے ۲۷ -

तद्भरीरास्तु धर्मात्मानो यत
पयात् द्विजोत्तम: ।
अग्निष्वात्ता: पितृ गणा

जाता बर्हिषदस्तथा ॥

ارتھ :- برہما جی کے شریر کے عرق کی جو بوندیں زمین پر گر پڑیں۔ ان سے اگنی شوات اور برہی شد وغیرہ پتری گن پیدا ہوئے۔ پورانوں میں پتروں کی اُتپتی کا انوکھا طریقہ بتایا گیا ہے۔ ویدوں میں برہما وغیرہ کسی منش کا نام نہیں۔ اگر پورانوں کے انکول کسی منش کا نام ہی برہما مان لیں۔ تو بھی کسی کے پسینے سے پتروں کا پیدا ہونا کیسے سمجھ ہے۔ یہ ایسی فلاسفی ہے۔ جسے سناتن دھرمیوں کے سوا اور کوئی سمجھ بھی نہیں سکتا۔ پتر بھی ایک دو نہیں دس بیس نہیں۔ سو پچاس نہیں۔ بلکہ چوسٹھ ہزار کی فوج ایک دم نہ جانے کہاں سے پیدا ہو گئی۔ جن کا نام اگنی شوات ہے۔ اور ۸۶ ہزار پتر ایسے ہیں جن کا نام برہی شد ہے۔ پتروں کی یہ فوج نہ جانے سناتن دھرم کے مرتیو لوک میں کیا کر رہی ہے۔ میلہ سورج گرہن کے موقعہ پر پولیس اور مہابیر دل کی کیا ضرورت تھی۔ اسی فوج کے ایک چھوٹے سے دستے کو منگوا لیا ہوتا۔ اگر یہ ایسے موقعوں پر بھی کام نہ آوے۔ تو پوری، کھیر، حلوہ مفت میں انہیں سناتن دھرمی کیوں بھیجتے ہیں؟

اب یہاں ایک سوال اور پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ لوگ سناتن دھرمی پوران کے اسی حوالہ کی رو سے اپنے پتران اگنی شوات اور برہی شد پتروں کو مانتے ہیں۔ تو ماتا پتا جن کا شرادھ کیا جاتا ہے۔ ان کو بھوجن آدی کے ملنے کی آشا کیوں کرتے ہیں۔ جبکہ تمہاری یہ فوج پہلے ہی کافی ہے۔ اگر بھوجن آدی شرادھ کی سامگری اپنے ماتا پتا آدی مرتک لوگوں کو بھی پتر مان کر براہمن لوگوں کو دی جاتی ہے۔ اور اس خیال سے کہ انہیں پہنچ جائے۔ تو اس صورت میں یہ پتروں کی فوج پتر کی اپادھی سے محروم ہو جاتی ہے +

اب سناتن دھرمی ہی فیصلہ کریں۔ اور بتائیں۔ کہ ان کے نزدیک کون سے پتر ہیں۔ اور وہ کس کا شرادھ کرتے ہیں؟

مرتک شرادھ کی تردید میں عقلی دلائل

(۱) ہمارا سمبندھ اپنے ماتا پتا آدی سے (جن کا شرادھ مرنے کے بعد پورانک مانتے ہیں) اس لوک میں ہے یا پرلوک میں بھی۔ اگر اس لوک میں ہی ہے۔ تو ان کا شرادھ کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر کہا جائے۔ کہ دوسرے لوک میں بھی ہے۔ تو آپ کو کیا معلوم کہ وہ دوسرے لوک میں کہاں ہیں؟ اور کس روپ میں ہیں؟ پُرش بنے ہیں یا کسی پشو پکشی روپ میں اس لوک میں دوبارہ جنم لے چکے ہیں؟ اس صورت میں آپ کی چیزان کے پاس کیسے پہنچ سکتی ہے؟

(۲) ہمارا تعلق اپنے پتروں سے شاریرک ہے یا آتمک۔ اگر شاریرک ہے۔ تو مرنے پران کا شریر بھسم کر دیا جاتا ہے۔ اور کچھ باقی نہیں رہتا۔ اس لئے شرادھ کا بھوجن ان کو بھیجنے کے لئے براہمن پوپوں کا پیٹ بھرنا بیوقوفی نہیں؟ اگر یہ مانا جائے۔ کہ ہمارا سمبندھ ان سے آتمک ہے۔ تو آتما تو بھوجن آدی کھاتی نہیں۔ اور دُنیا میں بے شمار آتمائیں ہیں۔ ان میں سے کیسے بتایا جا سکتا ہے۔ کہ فلاں میرا پتا ہے۔ یا فلاں ماتا ہے۔ اس لئے ان کو بھوجن بھیجنے کی غلطی سوائے بیوقوف کے کون کر سکتا ہے؟

(۳) ہمارا براہمنوں کو کھلایا ہوا بھوجن ہمارے مُردہ پتروں کو کیسے پہنچ سکتا ہے۔ دوئم یہ بھی تو پتہ نہیں۔ کہ مُردہ پتر دوسرے لوک میں کہاں اور کس روپ میں ہیں؟

گیتا اشلوک ۲

گیتا اور مرتک شرادھ :- کا ارتھ ہے۔

کہ جیو آتما کبھی مرتا ہے۔ نہ کبھی پیدا ہوتا ہے۔ یہ شریر کے ناش کے ساتھ ناش نہیں ہوتا۔ اس لئے جیووں میں ماتا پتا بہن۔ بھائی۔ بیٹا۔ پوتا وغیرہ کے رشتے ناممکن ہیں۔ پیدا ہونا اور مرنا شریر کا دھرم ہے۔ اس لئے یہ کہنا بھی غلطی ہے۔ کہ ہماری آتما کا ہمارے پتروں کی آتماؤں سے رشتہ ناطہ کا سمبندھ ہے۔ شاریرک سمبندھ ہیں۔ جو ان کے مرنے کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے پھر ان کا شرادھ کیسا؟ پھر گیتا ادھیائے ۲۔ شلوک ۳ -

वासांसि जीर्णानि यथा
विहाय नवानि गृह्णाति
नरो ऽपराणि तथा शरीराणि
विहाय जीर्णा न्यन्यानि
संयाति नवानि देही ॥

ارتھ :- جیسے آدمی پُرانے کپڑوں کو اتار کر دوسرے نئے کپڑوں کو پہن لیتا ہے ویسے ہی یہ جیو آتما پُرانے شریروں کو چھوڑ کر نئے شریروں کو دھارن کر لیتا ہے +

اس سے صاف ثابت ہے کہ شریر ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور شریر ہی مرتے (بقیہ دیکھو صفحہ ۱۲)

Digitized by eGangotri

ایک دلچسپ کہانی

ٹھکرایا ہوا پریم

(۱)

"سور ہو رمل - راتری ادھک بیت گئی ہے!"

"یہ کیتنا آنند نکٹ ہے سروج؟"

"پرنتو سوا ستھ میں تو ہانی اوشیہ ہوگی۔"

"تو کیا ہوگا؟"

"شریر اسوستھ رہنے سے ادھین میں چھٹ لگ سکتا ہے۔"

"اچھا! میں لیمپ رکھ دیتا ہوں تم لالٹین بھی بجھا دو۔"

"بہت اچھا۔"

(۲)

رمل اور سروج دونوں ساتھ ساتھ پڑھتے تھے۔

رمل سو تو گیا پر اسے نیند نہ آئی - پورنما کے شویت چندرما کا پرکاش جھروکے سے اس کے کمرے میں آ رہا تھا۔ نیل اجول آکاش میں نکشتر گن مانو بھولک گی اور درشٹی سنہت کئے ہوئے اس کے کھشنک آنند انبھو سکھ دکھ اور منش کی ساری آشاؤں نہ ساری لالساؤں کا اپہاس کرتے ہوئے ہنس رہے تھے سے شانت تھا - سنسار شانت تھا اور پرکرتی بھی شانت تھی۔ منش نرجیو کی بھانتی اچل اور نستبدھ پڑے تھے +

پر رمل کا ہردے شانت نہیں تھا - اس کے مانو گیتمنہ میں وچار دھاراؤں کا پرواہ بہایا ہیں اتینت پربل نہیں تھا - پھر بھی چنچل تو تھا ہی - وہ اپنے اور سروج کی ورتمان اوستھا پر وچار کر رہا تھا - اسے سمرن آیا تھا - کہ دس ورش پورو کا وہ دن جب سروج پہلی بار اس کے یہاں آئی تھی - کس طرح وہ دونوں ایک ساتھ پڑھا کرتے تھے؟ کس پرکار جب چھٹی کے دن سمیپ آتے تھے - تو اس کی ماتا پتا کے یہاں جانے کی آکانکشا رمل کے ساتھ مدھر وارتالاپ کے ساتھ اتینت کم ہو جاتی تھی؟ کس پرکار اس کے چلے جانے پر وہ اس کی چنتا میں نگن رہتا تھا؟ یہ سب بھی اس کے دھیان میں آیا - اس چھوٹی اوستھا میں بھی دونوں میں کتنی پریتی تھی +

آج دس ورش بعد وہی پریم کسی انیہ روپ میں پرینت ہو گیا تھا - اس نردوش سنیہہ میں کچھ کلنک آ گیا تھا ---- یہ تو نہیں کہا جا سکتا پرنتو کچھ نا نسا - کچھ کامنا پورتی کی آشا بل وتی اوشیہ ہو گئی تھی +

یہ وچار دھارا کب کیسے سماپت ہوئی - اس کا رمل کو پتہ نہیں - دھیرے دھیرے آنکھیں جھپکنے لگیں - مستشک میں سوتیاں اور بھاؤ بیٹھ ہونے لگے - اور آخر میں نیند آ گئی +

مارتنڈ نے ایک ہی بان سے نشاچر کا سر بیدھ ڈالا - کالما کے وناش پر جب پرکاش کا دکاس ہوا ---- مدھر - مدھر اور شیتل پکھشی گن مدھر گانوں سے بھگوان بھاسکر کا آگمن کرنے لگے +

سنسار جاگا - رمل اور سروج بھی جاگے - رمل نے سروج سے کہا - سروج! آج ہم لوگ اس ہرے بھرے کھیت کے اس پار تک چلیں۔"

سروج چپ چاپ اس کے ساتھ ہو لی - یہ کچھ آپتی جنک بات نہ تھی - وہ پرتی دن ٹہلنے پرات کال جایا ہی کرتے تھے +

دونوں شانتی پوروک چلے جا رہے تھے - پر رمل کے مستشک میں وچاروں کی آندھی آ رہی تھی - جس آشا پر وہ ایکانت میں سدا سوچا کرتا تھا - جو اس کی اداسی میں پرپھلتا بھرتی تھی - پرنتو جسے وہ سمجھتا تھا کہ جیون پرینت پرکٹ نہ کر سکے گا - اسی کو پرکٹ کرنے کا اوسر آ گیا تھا +

اسے بیتے دنوں کی سمرتی آئی - اس سمرتی میں ویاکلتا اور درد تھا - پرنتو ساتھ ہی ساتھ شانتی اور آنند بھی تھا +

اس کا من کہتا تھا - کہ کھول دو اتنے دنوں سے بندھی ندی کا مکھ - جل کی دھارا آپ ہی بہہ نکلے گی - پر ساتھ ہی ہچکچاہٹ بھی تھی - ابھی سمے نہیں آیا ---- کا بھاو بھی تھا +

ہچکچاہٹ کرمشا کھشین ہو کر انت میں ولپت ہو گئی - رمل سروج سے منو بھاو کہنے پر ادیت ہوا - پرنتو شبد کنٹھ تک آ کر رک گئے +

کچھ کھشن رک کر دھڑکتے ہوئے ہردے سے نکلا ---- "سروج نرجن بن میں بھی سندر پشپ پھولتے ہیں؟"

کہہ کر رمل کا ہردے سوبیگ سپندن کرنے لگا - مکھ اٹھا کر سروج کی اور تاکنے کا ساہس نہ ہوا +

سروج بولی "ہاں! طرح طرح کے۔"

"وہ پھولتا ہے - اور پھول کر مرجھا بھی جاتا ہے۔" رمل نے پھر کہا۔

"ہاں - اوشیہ۔"

"تو اس کی سگندھ کے اپنتو کا پرمان کیا ہوا؟"

رسیک بھنورے"۔

"پرنتو - چتر مالی نے اس کی پرشنسا نہیں کی۔"

"نہ کرے۔"

"تو اسے منش سے ادھک پریم بھنورے پر ہے؟"

"ہاں۔"

"کارن؟"

"یہی کہ منش سے اس کی سندرتا نشٹ ہو جاتی ہے۔"

رمل چپ ہو گیا - تھوڑی دیر بعد پھر بولا:-

"سروج"

"کیا؟"

"چندرما سندر ہے؟"

"ہاں۔"

سروج نے گمبھیر ہو کر کہا:-

"اس میں آکرشن ہے۔"

"پرنتو - کلنک بھی۔"

"چکور تو اسے لیش کلنک ہی سمجھتا ہے۔"

"پر وہ اسے پا تو نہیں سکتا۔"

رمل مون ہو گیا - سوچنے لگا - یہ سروج نے کس ابھپرائے سے کہا؟

"رمل۔"

"سروج۔"

"سوپن دیکھنا چھوڑ دو۔"

"کیسا سوپن؟"

"جیسے تم دیکھا کرتے ہو؟"

"اس کا ارتھ؟"

"اس سے کچھ لابھ نہیں۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"نہ سمجھو - وہ نرارتھک ہے۔"

"سچ سچ؟"

"ہاں - بچل پچن ہے۔"

رمل اور ادھک نہ سہہ سکا - سروج کے انتم واکیہ سے اس کا ہردے دو ہرن ہو گیا - اس میں آشا کا سنچار ادھک ہو گیا تھا ---- وہ ایک بارگی نشٹ ہو گیا - اس کی دشا اس ناوک کے سمان ہو گئی - جو انوکول پون میں مدھیہ سمندر میں پہنچ جانے پر سمندر ترشنا سے ودت گنی زنکٹ آنے پر شیت - پرچنڈ مارت کا ... سنتا ہے - اس سمے وہ اس ہرن کے ... جو پانی کے بھروسے میں چلتی مرد بھوی کو پار کر ہیرت ستھلی کے استھان پر مارتنڈ کے بربلی تاپ سے چمت بالو کا راشی ہی پاتا ہے +

اس کے بعد ہی رمل گمبھیر رہنے لگا - سروج سے اس نے ادھک بولنا بھی چھوڑ دیا - بولتا بھی تو کام پڑنے پر - سروج نے اس سے اس کا کارن بھی پوچھا - پر کچھ سپشٹ - سنتوش پرد اتر نہ ملا

(۳)

تین ورش بیت گئے - رمل نے سمان پوروک بی - اے پاس کیا - سروج بھی پھد ... پریکشا میں اتیرن ہو گئی - اب وہ اپنے پتا کے یہاں رہتی تھی +

رمل کو اب بھی کبھی کبھی سمرن آتے تھے ... اوستھا کا سروج کے ساتھ کا پریم - دریا اودھی سمے کا پرا رنبھ بھاؤ - پھر اس پر تنا ریات ساتھ ردوائی - اور اس کے منہ سے ایک سرد آہ نکل پڑتی تھی +

اسی سمے انوکھی بات ہوئی - رمل سروج دونوں ایک ہی جاتی کے اور کلین ونش کے تھے - اس کے ماں باپوں نے دونوں کے ... کی بات ٹھیک کی +

رمل کو پہلے اس پر وشواس نہ ہوا - پھر سوچا ---- کیا سروج بھی سہمت ہوگی؟ اسی سمے اسے سروج کی ایک چٹھی ملی - اس نے اسے دھڑکتے ہردے اور کانپتے ہاتھوں کھولا - لکھا تھا:-

پریہ رمل

کچھ ورش پورو میں نے جو باتیں تم سے کہی تھیں ان پر اب مجھے دکھ اور ہنسی آتی ہے - اتنی چنچل ہونے پر بھی اس سمے اتنی گمبھیر کیسے ہو گئی تھی - اس پر بھی آشچریہ ہوتا ہے لا پرنتو - اب تو تمہارا سوپن شیگھر ہی ستیہ اور سارتھک ہو رہا ہے - مجھے شیگھر کی نرنتر سیوا کرنے کا اوسر مل رہا ہے۔

(تمہاری سروج)

رمل نے اسے بار بار پڑھا - کیا یہ پتر اسی نے ہی لکھا تھا؟ اور اب اسے سروج کے پرانے ووہار کی دھندلی یاد آئی - سروج کے سوندریہ اور لاوڑیہ کے چتر میں نیا رنگ بھر آیا +

اس میں ہرش کا فوارہ سا چھوٹ گیا - اور آنسوؤں کی دھارا سی بہہ گئی - انہی دو تین واکیوں میں کتنا آنند سنہت تھا +

کنتو وہ آنند کھشنک تھا - کھشن بھر بعد ہی اس کے پرپھلت آنند پر اداسی کی ریکھا دوڑ گئی - ورشا رتو میں جس پرکار ... کھنچ کے سمیپ کالے بادل کا ایک چھوٹا ٹکڑا دیشٹی گوچر ہو کر درت گتی سے گگن منڈل کو ڈھا لیتا ہے ...

(دیکھو صفحہ ۱۹)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وہ کیا کہتے ہیں؟

بمبئی آنے والے لڑکے اور لڑکیاں

چند
نویدن ہے۔ کہ میں اور میرے
ساتھی آپ سے اس بات کی پورن آشا رکھتے
ہیں۔ کہ آپ کرپا پوروک اپنے لامحدود ذریعہ
اثر و رسوخ کو اپنے استعمال میں لاکر ان
گمراہ پنجابی نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو آگاہ
کر دیں گے۔ جو کہ کسی روزگار یا انڈسٹریل
قابلیت کو حاصل کرنے کی خواہش کر کے
بمبئی کا رُخ اختیار کرتے ہیں۔ اور وہ نوجوان
جو کہ فلم ایکٹروں و ایکٹرسوں کے چکمہ میں آکر
روز بتیتی کر اطلاع دئے بغیر ہی بمبئی پہنچ
جاتے ہیں۔ ایسے نوجوان سینکڑوں کی تعداد
میں بے روزگار۔ خستہ حال۔ آوارہ گرد ہو کر
اپنے باپ دادا کی عزت کو خاک میں ملاتے
بمبئی کے بازاروں میں ملیں گے۔ ان کا آخری
انجام روٹی کے ٹکڑے کے لئے غیر مذاہب
میں شامل ہو جانے کی صورت میں نکلتا ہے۔
پنجابی نوجوان سوائے بیوپاری حیثیت یا
مالدار لوگوں کے جس قدر بھی یہاں آتے ہیں۔
تقریباً سب کا انجام مذکورہ بالا ہی ہوتا
ہے۔ میں چار سال سے یہاں مقیم ہوں۔ پہلے
کا ذکر چھوڑ کر صرف ہفتہ گذشتہ میں ہی
مجھے چار لڑکے جن میں ایک راولپنڈی۔ دو
جالندھر اور ایک امرتسر کا تھا۔ اس کے
علاوہ دو لڑکیاں ایسی حالت میں مل چکی ہیں۔
باقی سب کو بچا کر پنجاب کو بھیج دیا ہے۔
صرف ایک لڑکا جالندھر کا ابھی تک مسلمان
بنا ہے۔ اس کو بھی واپس لانے کی کوشش
کی جا رہی ہے۔ میں آپ کو یہ بھی بتلا دوں
کہ ایسے نوجوان لڑکے لڑکیوں کی حفاظت یا
دیگر فرائض کے لئے بمبئی آریہ سماج یا دوسری
کوئی ہندو سوسائٹی کام نہیں کر رہی ہے۔ بلکہ
معلوم رہنے پر بھی لاپرواہی سے نظر انداز کر دیتے
ہیں۔ برخلاف اس کے غیر مذاہب والوں کی
انجمنیں پوری توجہ و طاقت سے ہمارے بھائیوں کو
گمراہ کرنے پر کمربستہ ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے
والنٹیرز بمبئی کے گرد و نواح میں۔ نزدیکی ریلوے
اسٹیشنوں، ہوٹلوں اور سیرگاہوں پر تعینات ہیں۔
جو کہ بہت آسانی سے پنجابیوں کو اپنے جال
میں پھنسا لیتے ہیں۔ لاتعداد لڑکوں کے غیر
مذاہب میں شامل ہونے کا پتہ بھی نہیں
لگتا۔ ہم چند ملازمت پیشہ ہندو سیوک ملکر
ان بیماروں کو ہاتھوں میں لے رہے ہیں۔ مگر مجھ
کو یہ بھی علم ہے۔ کہ ہماری معمولی پوزیشن
اس بڑے وسیع علاقہ میں آٹے میں نمک
کے برابر بھی کام نہیں کر سکتی۔ جب تک
ہماری پشت پر کوئی مضبوط ادارہ یا مضبوط سوسائٹی
نہ ہو۔ ہمیں خوشی ہوگی۔ اگر پنجاب کی طرح
یہاں بھی دیانند آریہ سالویشن مشن قائم
ہو جاوے۔ اگر کوئی پنجابی مذکورہ بالا حالات
سے واقف ہونے کے باوجود بھی ملازمت کی
تلاش یا کسی انڈسٹریل قابلیت کو حاصل کرنے
کی غرض سے آنا چاہے۔ تو اسے پہلے ہمارے
ساتھ خط و کتابت کر کے تمام حالات سے
واقف ہونا چاہئے۔ میں آشا رکھتا ہوں۔
کہ میری یہ چٹھی آپ کے ذریعہ پنجاب کے
کونے کونے میں پہنچ جاوے گی۔ اور اس
کے لئے میں اور میرے ساتھی آپ کے مشکور
ہوں گے ✣ (دیودت آریہ بمبئی)

جنوبی ہند میں مسلم و عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں

جنوبی ہند میں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں
زور شور سے جاری ہیں۔ ان کے علاوہ مسلمان بھی
اپنا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ ورنگل میں مسلمانوں کے
پرچار کا یہ اثر ہوا ہے کہ پانچسو ہریجن اسلام کی گود میں
جانے کو تیار بیٹھے ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ آریہ
اپدیشک تو بھولے بھٹکے بھی ادھر نہیں آتے۔
اگر کوئی آئے بھی تو ہندی اور سنسکرت کے
سوا دوسری بھاشا نہ جاننے کی وجہ سے کامیاب
پرچار نہیں کر سکتے۔ منشری تیلگو میں پرچار کر
رہے ہیں۔ کھیم ملیٹھ میں عیسائی پرچار کے علاوہ
رومن کیتھولک پرچار بھی ہو رہا ہے۔ جس میں
بڑی جاتیوں کے لوگ بھی شامل ہو رہے ہیں۔
یہ سچ ہے۔ کہ ہریجنوں کی بھاری تعداد آریہ
سماج سے پریم کرتی ہے۔ لیکن ان کو اپنے
وشواس میں دڑھ رکھنے کے لئے انہی کی
ماتری بھاشا میں پرچار کی سخت ضرورت ہے۔
تیلگو میں ستیارتھ پرکاش وہ خوب پڑھتے ہیں۔
اگر تیلگو میں پرچار ہو۔ تو آریہ سماج کو شاندار
کامیابی نصیب ہو سکتی ہے۔ اس لئے آریہ
پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے ادھیکاریوں سے
نویدن ہے۔ کہ وہ اس طرف توجہ دیں ✣
(ایک آریہ بھائی)

معجزہ

آپکی آنکھوں کی بینائی کتنی ہی کمزور کیوں نہ
ہو گئی ہو۔ آپ معجزہ کا استعمال کر کے معجزہ دیکھیں
یہ کھانے کی دوا ہے۔ اس سے برسوں کے عینک
کے عادی عینک سے نجات پا چکے ہیں۔ تقریباً تقریباً
اندھے بھی سجاکھے ہو گئے ہیں۔ ایک بار استعمال
کر کے ہماری صداقت کا امتحان کریں۔ قیمت ۶ عہ/ر
(مکمل خوراک) سرمہ نین جیوتی کا استعمال سونے
پر سہاگے کا کام دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ
کرشمہ۔ بادی۔ بدہضمی پیٹ درد۔ کمی اشتہا وغیرہ
کے لئے واقعی کرشمہ کا اثر رکھتی ہے۔ قیمت ۱۲ر فی شیشی
تینوں تحفے اکٹھے منگانے پر اڑھائی روپے ✣
ملنے کا پتہ: امر چند مگیہ دت لپوری گوراں گیٹ شہر ہوشیارپور

مشہور جہاں طاقت بخش
مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون۔ قبض معدہ
دست دیا کی سوزش۔ احتلام۔ بے خوابی۔ بے چینی
وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن تندرست اور طاقتور بنتا ہے
قیمت چالیس گولیوں کی ایک ڈبیہ ایک روپیہ ✣
کسی بھی وجہ سے عضو
مینوپلسکٹ واری روغن مخصوص میں آئی
ہوئی کمزوری۔ کجی۔ لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے
دور ہو کر از سر نو بدن میں طاقت آتی ہے ✣ فی ڈبیہ ایک روپیہ
مدن منجری فارمیسی۔ جام نگر کاٹھیاواڑ
لاہور کے لئے ایجنٹ چاہئے۔ قواعد آسان ہیں

۵۸۵ امراض

میں سے کسی ایک کے لئے آپ ہم سے سینہ
بسینہ چلے آئے تیر بہدف بارہا آزمودہ
مجرب و زود اثر جادو کے مشابہ نسخہ طلب
کریں۔ جو نہایت آسانی اور کم قیمت میں تیار
ہو جائے۔ پہلی ہی خوراک سے حکماً مستفید ہونگے
قیمت ایک نسخہ ایک روپیہ۔ دو مختلف امراض کے
دو نسخے ایک روپیہ ۸ر قیمت پیشگی۔ وی۔ پی نہیں
ہوگا۔ خط و کتابت جوابی۔ نسخہ غلط ہو۔ تو ہرجانہ بھی
دیا جائے گا۔ ملنے کا پتہ
پنڈت رتن چند صاحب مشابلی مربی و دواساز لاہوری
کہر کی تہلیاجھا ملتان شہر ✣

اصل وہی ہے جو سرکار سے رجسٹرڈ ہے

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر روگ کو دور کر کے نظر کو تکنشتر کے سمان چمکاتا ہے۔ سرخی۔ کھجلی۔ رو میں۔ پھولا۔ پڑوال۔ کم
نظر سب کے لئے رام بان ہے۔ تولیہ عمر فی شیشی

اصلی نسخہ بھیم سینی سرمہ کا اصلی نسخہ ہمارے سوائے کوئی نہیں جانتا۔ نقل سے
ہوشیار رہیں ✣

اصلی براہمی بوٹی

دماغ کی تراوت تقاضا حق شکنی کی ادبھت دوا ہے۔ تولیہ ۱۰ر سیر۔ براہمی تیل ۸ر شیشی

جیون پراش

ہر موسم میں سیون یوگیہ بڑھیا ٹانک قیمت ۳ روپے سیر

دنت ولاس

دانتوں کا منجن مولیہ چھ آنے
ایجنسی لگے کے لئے لکھیئے۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ سوچی پتر مفت

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۱

Digitized by eGangotri

بقیہ مرتک شرادھ پر وچار صفحہ ١١

ہیں۔ اور پتا ماتا سے پتر پتروں کا سمبندھ شاریرک ہی ہے۔ اور جب وہ مرتے ہیں۔ تو یہ سمبندھ رشتہ کا ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے ایک پُرش ہے جس کا نام دیوی چند ہے۔ اس کا ایک پُتر ہے جس کا نام رام لال ہے۔ دیوی چند نام اس کے شریر کا ہے۔ نہ کہ آتما کا۔ اسی لئے جب وہ مرتا ہے۔ تو شریر بھسم کر دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دیوی چند مر گیا۔ گویا رام لال سے دیوی چند کا ناطہ ختم ہو گیا۔ اگر دیوی چند نام اس کی آتما کا ہوتا۔ تو آتما امر ہونے۔ نہ مرنے۔ نہ جنم لینے کے کارن اس کے مرنے پر دیوی چند مر گیا ایسا نہ کہا جاتا۔ اس لئے ہمارا سمبندھ اپنے ماتا پتا آدی پتروں کے شریروں سے ہے۔ جو ان کے جیوت رہنے تک ہے۔ اس لئے جہاں ان کے مرنے کے بعد ان سے کوئی سمبندھ نہیں رہتا۔ وہاں ان کے جیوت رہنے تک ہی ان کی سیوا یا شرادھ ہونا جائز ہے۔

پورانکوں کی چال بازی

پوران کے پتر "سمبندھ" میں دئے گئے حوالہ میں جو "اگنی شواتا" شبد آیا ہے۔ اس کو یجروید کے مندرجہ ذیل منتر میں دیکھ کر مرتک شرادھ سدّھ کرنے کا پریتن کرتے ہیں۔ منتر یہ ہے:-

دیکھئے رمان یجروید ١١٠ ٦٠

ये अग्नि ष्वात्ता ये
अनग्निष्वात्ता मध्येदिवा:
स्वधया मदयन्ते तेभ्य:
सुनीति मेतां यथा
वशान्तद्भूल्पयाति ।६०।।

معنی اچھی طرح سے اگنی ودیا کے گرہن کرنے والے اگنی سے علیحدہ جل پرتھوی ہوا آکاش وغیرہ کی پدارتھ ودیا کے جاننے ہارے یعنی عالم وگیان آدی پرکاش کے بیچ اپنے پدارتھ کے دھارن کرنے روپ کام یا عمدہ بھوجن سے آنند کو پراپت ہوتے ہیں۔ ان پتروں کیلئے سوئم پرکاش مان پرماتما اس پرانوں کو پراپت ہونے والے شریر کو کاماؤں کے انکول سمرتھن کرے۔

بھاوارتھ: منشیوں کو پرماتما سے ایسی پرارتھنا کرنی چاہئے کہ ہے ایشور جو اگنی وغیرہ پدارتھ ودیا کو ٹھیک طور سے جان کر اس کو عمل میں لا کر جو گیان سے ہماری رکھشا کرتے ہیں۔ ان پتروں کی بڑی عمر کیجئے۔ تاکہ وہ ہماری صنعت و حرفت کے گیان سے اچھی طرح مدت تک رکھشا کر سکیں۔

بتلائیے! اس میں مرتک شرادھ کی بو تک بھی کہاں ہے؟ اگنی میں جلائے ہوئے اور پانی میں بہائے ہوئے کیا آپ کی رکھشا کر سکتے ہیں؟ اور کیا آپ کے بھوجن کو گرہن کر سکتے ہیں؟

"اگنی شواتا" کا ارتھ

"اگنی میں جلایا گیا" نہیں۔ بلکہ "اگنی ودیا کا جاننے والا" ہے۔ یہ زندوں کا ہی ذکر ہے۔ مُردوں کا نہیں۔

دیکھئے منوسمرتی ادھیائے ٣ شلوک ١٩٤ سے ١٩٩ میں تحریر ہے۔ کہ منو جی کے جو مریچی وغیرہ پُتر تھے۔ ان کی اولاد کا نام ہی پتر ہے۔ اور وہاں گنایا گیا ہے۔ کہ کون سے پتر کس کی اولاد ہیں:-

معنی:- سوم سرنام والے پتر وراٹ کی اولاد ہیں۔ اور وہ سادھوؤں کے پتر ہیں۔ اور اگنی شواتا نام والے پتر مریچی رشی کی اولاد ہیں۔ اور وہ دیوتاؤں کے پتر ہیں۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ "اگنی شواتا" نام اگنی میں جلائے مُردوں کا نہیں۔ بلکہ اگنی ودیا میں ہوشیار اور مریچی رشی کی اولاد کا نام "اگنی شواتا" ہے۔ اور وہ دیوتاؤں کے بھی پتر یعنی ودوانوں کی رکھشا کرنے والے ہیں۔

یہاں پورانک یہ چالاکی کیا کرتے ہیں۔ کہ "اگنی شواتا" کا ارتھ اگنی میں جلائے ہوئے ارتھات مردہ پتروں کی سدّھی کر کے مرتک شرادھ سدّھ کیا کرتے ہیں۔ لیکن یہ محض ان کی چالبازی ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر سدّھ کر دیا۔ کہ "اگنی شواتا" کا ارتھ اگنی میں جلائے ہوئے نہیں۔ بلکہ اگنی کو جاننے والے کے ہیں۔ اس لئے پورانکوں کی چالبازی سے ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہئے۔

اسی طرح اتھروید کانڈ ١٨ سوکت ٢ منتر ٣٥ میں "اگنی دگدھا" سے بھی اگنی میں دگدھ ہوئے ارتھ کر کے مرتک پتر سدّھ کر کے مرتک شرادھ سدّھ کیا کرتے ہیں۔ لیکن یہ "اگنی شواتا" کا ہم معنی لفظ ہے۔ منوسمرتی ادھیائے ٣ شلوک ١٩٩ میں لکھا ہے:-

अग्निदग्धा नाग्नि दग्धान
काव्यान वार्हिषस्तथा ।
अग्निष्वाताश्च विप्राणो
मेवानि दिशीत ॥
(मनु- अ० ३ - १९९)

معنی اگنی دگدھ، انگنی دگدھ کا ویہ برہشد اگنی شوات سومیہ یہ سب براہمنوں کے ہی پتر ہوتے ہیں، چلو جھگڑا ہوئی "اگنی دگدھ" اور "اگنی شوات" کا ارتھ ایک منٹ کے لئے کچھ بھی مان لیں۔ مگر وہ تو پتر ہی براہمنوں کے ہیں۔ اور براہمن اپنے پتروں کا شرادھ کرتے ہیں۔ براہمن تو دوسروں کے دیا شرادھ کئے گئے بھوجن کا لطف اٹھاتے ہیں۔ اس طرح اگر یہی مان لیا جائے۔ تو بھی دوسروں کو کیا مصیبت پڑی ہے۔ کہ یہ براہمنوں کے پتروں کو ترپت کرتے پھریں۔ اس لئے پورانکوں کو ہوش میں آنا چاہئے۔ اور ماننا چاہئے کہ جو لوگ اگنی ودیا میں چتر ہیں۔ ان کا نام "اگنی شوات" اور "اگنی دگدھ" ہے۔ اور جو پانی۔ زمین ہوا۔ آکاش کی ودیا میں چتر ہیں۔ ان کا نام اگنی دگدھ اور اگنی شوات ہے۔ چونکہ ان ودیاؤں سے وہ ہماری حفاظت کرتے ہیں۔ اس لئے ان کا نام پتر ہے۔ مُردوں کا نہیں۔ جیسا کہ اتھروید میں بھی آیا ہے۔ اتھروید کانڈ ۔ سوکت ١٢ منتر ٣

देवा: पितर: पितरो देवा:

دیوتاؤں یعنی ودوانوں۔ سادھوؤں۔ سنیاسیوں۔ مہاتماؤں کا نام پتر ہے۔ اور پتروں یعنی گیان۔ طاقت اور خوراک وغیرہ سے رکھشا کرنے والوں کا نام "دیو" ہے۔ اس بات کی تائید منوسمرتی ادھیائے ٣ شلوک ٢٨٤ میں کی گئی ہے۔ اس طرح پورانک اتھروید کانڈ ١٨ ادھیائے ٢ منتر ٣٤ سے مرتک شرادھ سدّھ کیا کرتے ہیں:-

येनिखाता ये परोप्ता
येदग्धा ये चाद्धिता ।
सर्व सतानग्ने अवह:
पितृन हविषे अत्तवे ॥

ترجمہ (یجمان پروہت سے کہتا ہے) کہ ہے ودوان جو پدارتھ زمین میں گاڑے ہوئے ہوتے ہیں (آلو۔ شکر قندی وغیرہ) اور جو پدارتھ بوئے جاتے ہیں۔ (اناج گیہوں چاول وغیرہ) اور جو پدارتھ بھون کر کھائے جاتے ہیں۔ (چنے۔ مکی۔ دھان وغیرہ) اور جو پدارتھ باہر نکالے جاتے ہیں۔ (یعنی سنگھاڑے وغیرہ) ان سب پدارتھوں کو دعوت میں کھلانے کے لئے سادھو۔ سنیاسی۔ مہاتما۔ بزرگوں وغیرہ پتروں کو دے۔ اس منتر میں "اودھپتا" شبد ہے۔ اس کے ارتھ نیچے جانے والے پدارتھوں کے ہیں۔

یہ منتر مرتک پتروں پر کبھی عائد ہی نہیں ہوتے۔ ان سے مرتک شرادھ کا سدّھ کرنا محض دھوکہ دینا ہے۔

ایک اور اعتراض

پورانک سمیہ ورتن سنسکار کے سمے کئے جانے والے اپ سوبیہ اور نشکرمن کے ...

ہو کے پتر شنددھ دھوم اس منتر سے جل بھومی پر چھوڑ دے سے مرتک شرادھ اور ترپن کو سدّھ کیا کرتے ہیں۔ وہاں بھی دھوکہ ہی سے کام لیا جاتا ہے۔ وہاں نہ شرادھ کا ذکر ہے نہ ترپن کا۔ وہاں تو صرف برہمچاری کا پتر یعنی آچاریہ گورو۔ پنڈت۔ سادھو۔ مہاتما جو بزرگ بیٹھے ہوں۔ ان سے بائیں طرف کھڑے ہو کر یعنی اس طرف منہ کر کے ہاتھ میں جل لے کر ان سے پرارتھنا کرنے کو کہا ہے۔ کہ مہاراج آپ کی کرپا سے میں اپنی آئندہ زندگی کو اس طرح پاک پوتر اور اپنے سوبھاؤ کو جل کی طرح ٹھنڈا بناؤں گا۔

یہاں بھی زندہ پتر آچاریہ آدی کے لئے پتر آیا ہے۔ یہاں مرتک شرادھ کی سدّھی کہاں ممکن ہے؟

مرتک شرادھ کب سے شروع ہوا

اگر مرتک شرادھ وید وردھ خلاف عقل دلائل ہے۔ تو سوال ہو سکتا ہے۔ کہ مرتک شرادھ کب سے جاری ہوا۔ اس کے متعلق مہابھارت انوشاسن پرب۔ ادھیائے ٩١ میں آیا ہے۔ کہ یدھشٹر نے بھیشم سے سوال کیا۔ کہ شرادھ کیسے شروع ہوئے۔ اس کا جواب بھیشم نے یوں دیا۔ کہ "اتری" نام کا ایک رشی تھا۔ اس کا ایک لڑکا تھا۔ جس کا نام نمی تھا۔ وہ اس سے بہت پیار کرتا تھا۔ جب وہ مر گیا۔ تو اسے پُتر کی مرتیو کا بہت شوک ہوا۔ اس شوک میں اس نے شرادھ کی کلپنا کی۔ اور جو بھوجن لڑکے کو پیارے تھے۔ وہ اماوس کے دن لڑکے کے نام براہمنوں کو کھلائے۔ اور اس موقعہ پر لڑکے کے نام سے پنڈ دان کیا۔ جب وہ شرادھ کر چکا:-

तत कृत्वा मुनि श्रेष्ठो धर्म
सकरमात्मना : पश्यतापे
मदृता तप्य मानो
ऽभ्याचिन्तयत अकृतं
मुनिभि पूर्वं किं मये
तमुनिष्ठितम कथं नु शापेन
नमां दहेयु ब्रह्मणा इति

معنی: اس پرکار کے دھرم کے برخلاف کام کرنے کے بعد بہت فکرمند ہوا۔ اور دکھ سے پچھتانے لگا۔ کہ یہ میں نے کیا کام کیا۔ جو کہ منی لوگوں نے کبھی بھی نہیں کیا تھا۔ لیکن ایسا نہ ہو۔ کہ براہمن لوگ مجھے شاپ سے بھسم کر دیں۔

پوران کے اس واقعہ سے پتا چلتا ہے۔ کہ مرتک شرادھ نہ راماین کال میں مروج تھا۔ نہ مہابھارت میں۔ اگر منی نے غلطی سے ...

پرکاش "کا رشی انک اور آریہ بھائیوں کا کرتویہ

کیا مجھے بھی رشی انک وی پرشاد بانٹنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوگا؟

"پرکاش" کے ایک پریمی کا پریم بھرا پتر

دیوالی کا پوتر تیوہار نومبر میں ہے۔ رشی انک کا شبھ نام پرکاش میں آیا۔ رشی انک نکلے گا لیکن سوال تو یہ ہے۔ کیا مجھے بھی رشی انک بانٹنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوگا۔ آریہ جگت آج ہندی پرچار کے لئے تڑپ رہا ہے۔ کونسا آریہ بچہ ہوگا۔ جو کہ ہندوستان میں ہندی پرچار کا خواہاں نہ ہو۔ لیکن ہو کیسے؟ "پرکاش" کا رشی انک نکلے گا۔ لیکن مجھے امید نہیں۔ کہ آریہ سماجیں یا سماجسٹ پرش رشی انک ہندی میں بھی نکلوانے کا یتن کریں۔ صرف باتوں ہی سے تو کچھ نہ بنے گا۔ میں نے ایک جگہ پڑھا (Your words your deeds belie) الفاظ جو کہتے ہو۔ وہ کرتے نہیں۔ میں سچ کہتا ہوں اس کو پڑھتے ہی میری نگاہ اپنے اور آریہ سماج کی اوستھا پر ہی پڑی۔ میں نے دو سال رشی انک ہندی بہت بانٹا۔ مجھے آنند پراپت ہوا۔ میں اسی امنگ میں پرتی ورش رہتا ہوں۔ میں سی۔ پی میں اوورسیر ہوں۔ اور یہاں کی بھاشا ہندی ہے۔ اگر میں رشی انک بانٹنا چاہوں۔ تو ہندی میں بانٹ سکتا ہوں۔ یہاں آریہ سماج نہیں۔ کبھی کبھی کوئی بھولا بھٹکا پرچارک ایک آدھ دن کے لئے آ جاتا ہے۔ میں آریہ جگت شریمان سمپادک جی سے پُرزور پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ رشی انک ہندی میں اوشیہ نکلے۔ سمپادک جی بھی تو آریہ جگت کے ہی بل بوتے پر کر سکتے ہیں۔ میں آریہ بھائیوں سے اپیل کروں گا۔ کہ وہ ہندی میں رشی انک نکلوانے کا یتن کریں۔ یاد رکھو "پرکاش" ہی ایک واحد پتر ہے۔ جو کہ آریہ سماج کے پرچار کا بہترین ذریعہ ہے۔ میں تو سچ کہتا ہوں۔ اسی کے مطالعہ سے ہی میں دلیلی مباحثہ اچھی طرح کر سکتا ہوں۔ ودیش میں پرچار کے لئے پیلنج دے رہے ہو۔ لیکن دیش تو ابھی خالی ہے۔ اگر آریہ جگت رشی انک ہندی میں نکلا دیگا۔ اور "پرکاش" بھی ہندی اور اردو میں نکالنے کا یتن کرے گا۔ تو کتنا پرچار ہندوستان میں "پرکاش" کے ذریعے ہو سکتا ہے۔

"کچھ کر دکھاؤ دوستو بھارت کی شان رہے"

رشی انک ہندی اور اردو دونوں نکلے۔ اور شان بان سے نکلے۔ قیمت خواہ کچھ ہو۔ میں تو پچاس ہندی رشی انکوں کا خریدار ہوں۔ اگر ہندی میں نکلے۔ تو شریمان ایڈیٹر میرا نام پچاس رشی انکوں کے لئے نوٹ کریں۔ اگر آریہ جگت نے مجھے نراش کیا۔ اور رشی انک ہندی میں نہ نکلا۔ تو اردو رشی انک کیلئے بھرپور کوشش کریں گے۔ کیونکہ "پرکاش" کی سہایتا کرنا تو فرض مقدس ہے۔ ہم کریں گے۔ اور ضرور کریں گے۔ آشا ہے۔ کہ شریمان ایڈیٹر جی میری اپیل آریہ جگت کے کانوں تک پہنچا دیں گے۔ اور اس کے اُتر کی سوچنا "پرکاش" دوارا دیں گے۔ (شانتی سروپ اوورسیر بالاگھاٹ سی پی)

آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹرن افریقہ کا وارشک ادھیویشن

ہم اگست کی رات کو ۸ بجے آریہ پرتی ندھی سبھا مشرقی افریقہ کا سولھواں کامیاب اجلاس [illegible] نیروبی کے مندر میں آرمبھ ہوا۔ دور دراز کے آریہ سماجوں۔ بچاگوس۔ ناکورو۔ ممباسہ۔ نیونکی۔ نیروبی۔ جالندھری کمپالہ وغیرہ سے پرتی ندھی شامل [illegible]۔ پچھلے چند سالوں سے یہ اجلاس زیادہ [illegible] سکتا ہے۔ ہر ایک پرتی ندھی [illegible] کاغذ۔ پنسل۔ ایجنڈا کی کاپی اور [illegible] سبھا کی ہاردی سہایتا کی گئی تھی۔

کارروائی مہاشہ ہنسراج شرما جائنٹ سیکرٹری سبھا کی پرارتھنا کے [illegible] شروع ہوئی۔ سب سے پہلے شریمان [illegible] ڈی پوری جی پردھان آریہ پرتی [illegible] نے اپنا مختصر مگر پُراثر ایڈریس [illegible] پڑھا۔ آپ نے ایک فقرہ [illegible] جو کہ سنہری حرفوں میں لکھے جانے [illegible] قابل ہے۔ کہ پرماتما نہ کرے۔ اگر آریہ [illegible] سکتا ہے۔ تو اندرونی بیماری [illegible] باہر کی کوئی طاقت اسے گرا نہیں سکتی"۔ [illegible] کے خاتمہ پر آپ کو پھولوں کے ہار [illegible] گئے۔

[illegible] پر بہت سی باتیں تھیں۔ جن [illegible] اچھی طرح سے وچار کیا گیا۔

سبھا کا بجٹ شردھانند برہمچاری آشرم کا بجٹ پاس کئے گئے۔ [illegible] مہاشہ پربھو دیال جی جنرل سیکرٹری [illegible] نے سالانہ رپورٹ پڑھی۔ جو کہ بہت [illegible] معلومات ہے۔ اور جلدی ہی چھپ رہی [illegible] سبھا نے ان کی خدمات کا خاص طور پر [illegible] ادا کیا۔ مہاشہ بی۔ آر۔ ڈلیپائی منتری [illegible] کمیٹی۔ تھا شریمان پنڈت گوردھن [illegible] ایم۔ بی۔ ای۔ پردھان آشرم کمیٹی کی [illegible] بابت دھنیواد کیا گیا۔ جن کی دیکھ [illegible] آشرم بھلی پرکار سے چلتا رہا ہے۔ [illegible] کی زمینیں سبھا کے نام رجسٹر کی گئیں۔ [illegible] سبھا کو سارودیشک سبھا دہلی سے [illegible] کرنے کا پرستاؤ پاس کیا گیا۔ [illegible] بعد سبھا کا سالانہ چناؤ اس پرکار [illegible]

شریمان مہاشہ ڈی۔ ڈی پوری پردھان [illegible] مہاشہ پیارے لال کپل اُپ پردھان [illegible] پربھو دیال آریہ۔ جنرل سیکرٹری۔ مہاشہ ہنسراج شرما جائنٹ سیکرٹری۔ مہاشہ سیتارام منگل خزانچی۔ مہاشہ سری رام بھاردواج سیکرٹری آشرم کمیٹی۔

انترنگ سبھا کے ممبر مہاشہ دولت رام۔ مہاشہ دھرت رام مہاشہ منشی رام۔ مہاشہ کشن داس ساہنی۔ رات کے دو بجے یہ اجلاس شانتی پاٹھ کے ساتھ سماپت ہوا۔

(ہنسراج شرما جائنٹ سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹرن افریقہ)

ضرورت کے اشتہارات کیلئے "پرکاش" نہایت موزوں اخبار ہے۔ شرح اجرت ایک بار کے لئے ایک روپیہ ۴ر۔ دو بار کے لئے سوا دو روپے تین بار کیلئے ساڑھے تین روپیہ۔ تین اشاعتوں سے زیادہ کے لئے ہر مزید اشاعت کیلئے ۸ر ضرورت کے لئے "پرکاش" کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

سوادھیائے کے لئے نادر موقعہ

ویدک ونئہ لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار۔ اس پستک میں ہر روز کی پرارتھناؤں کے منتروں کی سندر سرل اور مدھر ویاکھیا کی گئی ہے۔ اس طرح ورش بھر کیلئے ۳۶۵ پرارتھنائیں اس پستک میں سنگرہ کی گئی ہیں پستک تین بھاگوں میں چھپی ہے۔ ایک بھاگ کا دام ایک روپیہ تین بھاگوں کا مولیہ تین روپیہ ہے۔

براہمن کی گئو لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار۔ سچے براہمن کی بانی میں کیا جادو بھرا رہتا ہے۔ اس پستک میں اس سوکت کا سندر انوواد کیا گیا ہے۔

سوم سرووَر لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے اس پستک میں سام وید بلومان سوکت کی سندر ویاکھیا ہے۔ سوم شبد سے وید میں کیا مطلب ہے۔ وہ یہ پستک میں اچھی طرح دکھلایا گیا ہے۔ قیمت مجلد ۲ سادہ [illegible]

یوگیشور کرشن لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم اے۔ کرشن کا سرس پرمانک اور پورن جیون چرتر پڑھنے کے لئے اس پستک کو منگوایئے۔ بھاشا سرل اور محاورے دار ہے۔ چھپائی سندر ہے۔ مولیہ [illegible]

ہماری دیگر پستکیں

بھارت ورش کا اتہاس۔ تین کھنڈوں میں۔ لیکھک آچاریہ رام دیو جی۔ مولیہ تین بھاگوں کا پانچ روپیہ چار آنہ **پران من پریہ لوچن**۔ پیالوں پر آیورویدک گرنتھ ہے۔ قیمت تین روپیہ **دھرم اپدیش**۔ سوامی شردھانند جی کے اپدیشوں کا سنگرہ دو بھاگوں میں قیمت ایک روپیہ ۸ر

سنسکرت پرویشکا۔ دو بھاگ سنسکرت سیکھنے کی ریڈریں قیمت ۱۲ر **پریم سندیش**۔ اس وشے پر اب تک لکھی گئی پستکوں میں سب سے اتم ہے۔ قیمت ایک روپیہ **استریوں کی بھگتی**۔ دیویوں کے ہاتھوں میں دینے اور کنیا پاٹھشالاؤں میں انعام بانٹنے کیلئے اس سے اچھی پستک نہیں مل سکتی۔ اس پر پانچ سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ قیمت ۸ر **منوسمرتی شاستر** [illegible] چھوٹے بچوں کو شکشا کیلئے دی جائے۔ اس پر یہ پرمانک پستک ہے۔ اس پر چار سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ قیمت تین روپیہ ۸ر پستکوں کا مفصل سوچی پتر مفت۔

ملنے کا پتہ

مینیجر۔ پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور | برانچ مینیجر وریندرا اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ۔ لاہور

Digitized by eGangotri

(بقیہ مرتک شرادھ پر وچار صفحہ)

کہ مجھ سے پہلے اس کرم کو کسی نے نہیں کیا۔ اس لئے وہ ڈرتا تھا۔ کہ کہیں برہمن لوگ اس پاپ سئے کرم کے لئے اسے بھسم نہ کر ڈالیں ۰

اس لئے سدھ ہو جاتا ہے۔ کہ مرتک شرادھ اس وقت جاری ہؤا۔ جب براہمنوں نے خود غرضی میں آکر دھرم کے نام پر ادھرم کرنا شروع کر دیا۔ چونکہ یہ ادھرم ہے۔ اس لئے وید ورُدھ ہے۔ ویدوں نے اس کی آگیا نہیں دی۔ اور نہ ہی یہ دلیل اور عقل کی کسوٹی پر اُترتا ہے۔ بلکہ پرانوں میں بھی اس کا کھنڈن کیا گیا ہے۔ جیسا کہ

پورانوں میں مرتک شرادھ کا کھنڈن

گرڑ پران پریت کھنڈ ادھیائے ۹۷ میں لکھا ہے :۔

आत्मभरय शुभं कर्म
कर्तव्यं पारलौकिकम्
नियुक्तः सर्व दूरवे भ्यो
ये नाज्ञो दर गतिंतेरत
भ्रातरः कस्य के पुत्रा
सिप्रिया. पिस्वार्थ के
विद्य न कायं तेपुत्रिस्य
स्वकृतं भुज्यते मनः ॥

" پرلوک کے لئے دان آدمی اچھے کرم خود ہی کرنے چاہئیں۔ جو آدمی سب سب دکھوں سے چھوٹ کر ترجاتا ہے۔ کس کے بھائی ہیں؟ کون پتر ہیں؟ اور کون استری ہے؟ یہ سب خود غرض ہیں۔ چالاک ہیں۔ ان میں وشواس نہیں کرنا چاہئے۔ آدمی اپنے کئے ہوئے کرموں کا پھل بھوگتا ہے ۰"

اس سے ثابت ہے۔ کہ آدمی اپنے ہی کرموں کا پھل بھوگتا ہے۔ کسی دوسرے کے کرموں کا نہیں۔ دان آدمی خواہ اس کا پتر ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے مرتک پتروں کی ترپتی کے لئے شرادھ وغیرہ فضول کرم ہیں ۰

گرڑ پران پریت کھنڈ ادھیائے ۸ شلوک ۱۰ میں لکھا ہے۔ کہ :۔

अधिकारो यदि नास्ति
चनिश्चयः जीवतो सति
जीवाये [illegible] स्वयं
नरः ॥

ارتھ :۔ اگر ادھیکار نہ ہو۔ اور شرادھ میں یقین نہ ہو۔ تو جیتے ہوئے کو شرادھ خود دینا چاہئے۔ جہاں صاف طور پر جیوت پتروں کا شرادھ لکھا ہے۔ نہ کہ مُردہ پتروں کا ۰

سناتن دھرمی بھائیوں سے

ہم نے دلائیل سے وید کے منتروں سے اور پورانوں کے حوالجات سے مرتک شرادھ کا کھنڈن کیا ہے۔ اس کا جواب اگر پورانکوں کے پاس ہے۔ تو ہم دعوے کے ساتھ چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کا جواب دیں۔ اور ہمارے حوالجات کو غلط اور مُردہ پتروں کا شرادھ ثابت کریں۔ اگر انہیں پورانوں پر شردھا ہے۔ اور ان کی آگیاؤں کا پالن کرنا اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں۔ تو ہم ان سے نویدن کریں گے۔ کہ اب تک اگر وہ جہالت میں پھنس کر یا کھیر پوری کھانے والے نرکنشر بھٹّا چاری یا کھنڈی براہمنوں کے جال میں پھنس کر یہ کرم کرتے ہیں۔ یا اب تک کر رہے ہیں۔ تو نمی منی کی طرح اس کا پشچاتاپ کریں۔ اور آئندہ کے لئے توبہ کریں اور ستیہ سناتن ویدک دھرم کے سدھانتوں پر عمل کر کے لوک اور پرلوک کی سدھی کریں ۰

بقیہ کہانی ٹھکرایا ہؤا پریم صفحہ ۱۲ سے آگے

اپنے دوشال انچل سے ڈھک لیتا ہے۔ اسی پرکار اس کا سکھ آتم ابھیمان سے آچھن ہو گیا۔ سروج ہی نے تو اس کے پریم کو ایک ردی ٹھکرا دیا تھا۔ کیا وہ اس کے ساتھ وِواہ کریگا؟ نہیں کداپی نہیں۔ جس دن سروج نے اس کے ہردے کی سب سے کومل آشا لتا کو پددلت کیا تھا۔ اس نے اسی دن اپنی سمست ا چھا اور آشا کو ہردے سے نکال کر دور سے بہت دور پھینک دیا تھا ۰

پر وہ وچار بھی ستھائی نہ رہا۔ اپنی سب سے پیاری وستو کو اس تچھ کارن سے تیاگ دینا کیا اُچت ہوگا؟

(۴)

سات دن کے پشچات ــــ وِمل اپنے [illegible] میں بیٹھا ایک پتر پڑھ رہا تھا۔ اتنے میں باہر سے کسی کی آواز آئی۔ جھٹ اُٹھ کر باہر گیا۔ دیکھا۔ ایک تار آیا تھا۔ تار اُس کے پتا کے نام تھا۔ وِمل نے اُسے کھولنا اُچت نہیں سمجھا۔ پر پھر کھولے بنا رہ بھی نہ سکا۔ لکھا تھا۔

"آج [illegible] کال دل کی دھڑکن بند ہو جانے سے سروج کی سرتیو ہو گئی" ۰

وِمل کا سر چکرا گیا۔ تار اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر بھومی پر گر گیا ۰

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

بقیہ تحقیق حق یا لکھنؤ اور وید پر نظر ثانی صفحہ

سورۂ فاتحہ کی ہے۔ خدا کا مکان کعبہ جیسے قدم حد درز کی بجائے اگر ساری دنیا کو کہا جاتا۔ تو ٹھیک بھی تھا۔ اُس کا طواف سات مرتبہ اور اس کے اندر براجمان حجر الاسود کی چوم چام اگر شعبدہ بت درستی نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ اور اس کے اندر رکھے دیگر ۳۶۰ بت ابتدا میں متبرک [illegible] سال برابر پوجے گئے۔ سورۂ نجم کی آیت اور لات منات اور عزےٰ کے نام کا شمول اور اس پر ملمع سازی اور حضرت شیطان کی [illegible] کی جھمیلہ بازی گویا خالص توحید اور [illegible] کے ڈھول کے اندر پول ہے۔ جبکہ ہم [illegible] کے ان الفاظ کو کہ کلام ربانی نہ غلط ہو سکتا ہے اور نہ اُس میں عیوب بیان ہو سکتے ہیں۔ اور اس کے مطالب کا عین حق ہونا ضروری ہے کسوٹی پر کستے ہیں۔ تو ہم کو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ راستی سے یہ کوسوں دُور ہیں۔ طوفان نوح کا واقعہ اور ساری دنیا کا غرقاب ہونا فقط گپ ہی گپ ہے۔ اس کا ثابت کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ مدیر صاحب کو بھی ثابت کر کے دکھلاویں۔ جبکہ خدا نے [illegible] کے لئے ایک حوا پیدا کر کے روز ازل ہی یہ قانون بنا دیا۔ کہ ایک مرد کے لئے ایک ہی عورت کافی ہے۔ تو خدا نے یہ غلطی کیوں کی کہ ایک طرف چار چار عورتیں کی آیت نازل کر دی اور دوسری طرف بہشت میں درجنوں حوروں کی اور ان میں سود کے لحاظ سے غلماں کا بھی اضافہ کر دیا۔ اگر سچ مچ کتاب کا اصل موضوع معرفت و عبادت تھا۔ تو قوت باہ و نفس پرستی کے تھرمامیٹر کا پارہ محض نارمل رکھنا ضروری تھا نہ کہ اس کو بڑھا کر ۱۰۶ ڈگری پر کر دینا اور سونے پر سہاگہ یہ کہ چالیس چالیس مردوں کی قوت کے ازدیاد کرنے والے جرعہ دوں کا ایسے دن بھیجنا۔ کہ جب "مرد چوں پیر شود حرص جوان میگردد" اصل میں پیغمبر صاحب کے لئے ۵۰ سالہ عمر ہو چکی تھی سحر جوانی کی شام یا پنجاہ سالہ [illegible] اور خدیجہ کے بعد سودہ ان کے گھر میں آئی تھی۔ محض مسماۃ "سودہ" کو کافی داخلی قرار دے دینا عین موزوں تھا۔ اور معرفت و عبادت کے لحاظ سے یہ روک تھام اشد ضروری تھی ۰

مدیر صاحب کو اگر آپ لشدوں کے مطالب اور مضامین کے مطالعہ کا شوق ہو تو ہمارے لائق سبھا کی شری ہنشی جی کا ایڈیٹ کیا ہؤا ویدک میگزین آپ لشد نمبر ۴ آنہ کے ٹکٹ بھیج کر طلب فرماویں۔ اور اگر وہ ہمارے خلاف قلم اُٹھاویں۔ تو ایک یہ جو رسالہ کا ترجمہ سماج چوک الہ آباد کو ارسال کر دیں [illegible] ۰

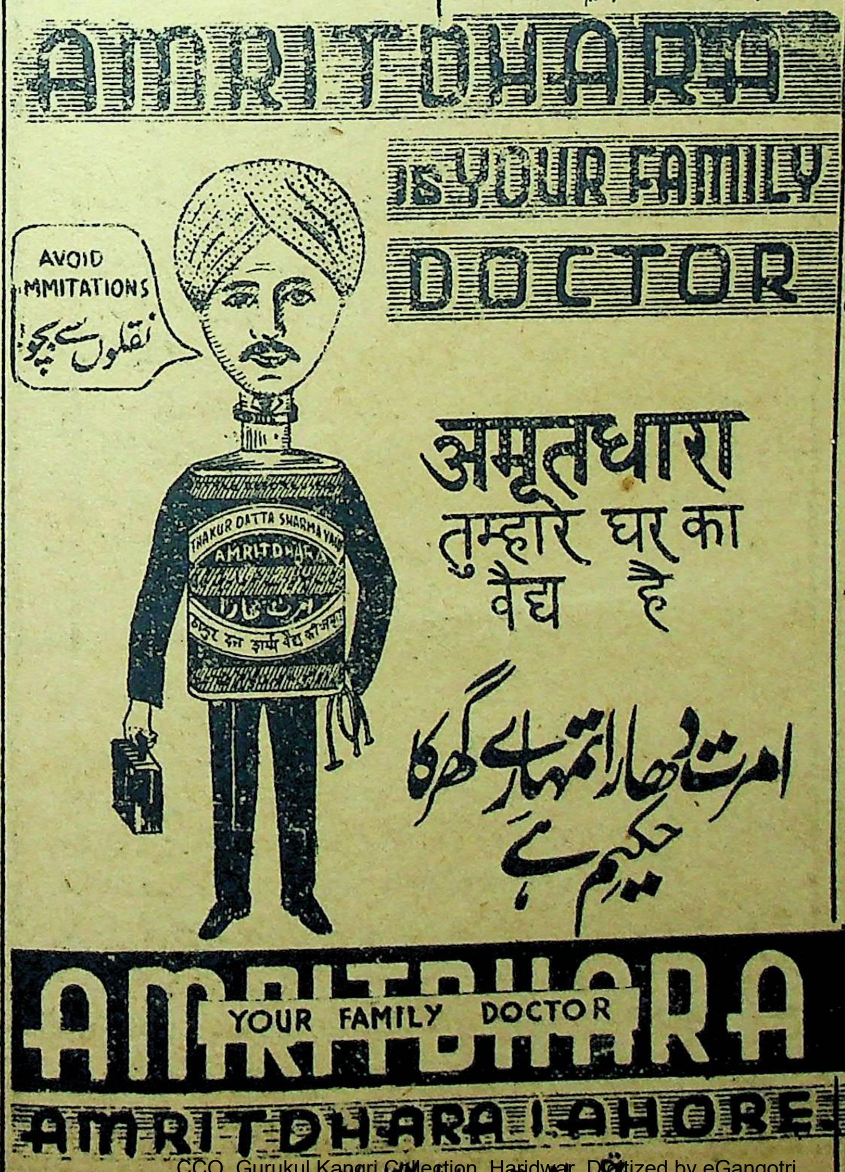

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

آریہ سماج اپو (ٹاٹا سٹیٹ) سے سماچار

آج روی وار تدانوسار ۹۔ اگست ۱۹۳۶ء کو [illegible] منڈل آریہ سماج انجرہ کے پردھان شری [illegible] کے [illegible] کا نام کرن سنسکار [illegible] باری روڈ اپو میں [illegible] سے کیا گیا۔ سنسکار سے پہلے [illegible] ویدک ہون ہوتا رہا۔ ہون وداوا پرارتھنا [illegible] پنڈت مہر چند جی آگنت ادیسر پر آچاریہ تھے۔ جنہوں نے سنسکار کو نہایت بھانی سے پورن کیا۔ جنتا کی اپستھتی آشا پورن تھی۔ منتری جی نے اپستھت جنتا کو اس شبھ کو ریہ میں بھاگ لینے کے اپلکش میں دھنیہ واد دیا۔ آریہ سماج کو بیس روپیہ کے لگ بھگ دان دیا۔ بیٹے کا شبھ نام "[illegible] کمار" [illegible] گیا۔ جل پان کے پشچات کارروائی سماپت کی گئی۔

آج روی وار تدانوسار ۳۰۔ اگست ۱۹۳۶ء کو استھانیہ آریہ بھون میں ایک عیسائی متا وجی دیوی کی شدھی کی گئی۔ ان کا نام شاردا دیوی رکھا گیا۔ پشچات آپ کا وواہ سنسکار ایک آریہ یوک [illegible] کے سنگ ہوا۔ آپ ([illegible]) کے دکشنی دیار تھیہ ہیں۔ آپ کے پتا [illegible] ڈبہ لگا کمپنی میں چیف کلرک کا کام کرتے ہیں۔ آپ تھا آپ کی دھرم پتنی پورن ودوان ہیں۔ آپ ہندی کے بہت پریمی ہیں۔ آپ نے اس شبھ اوسر پر آریہ سماج کو لگ بھگ چالیس روپیہ کے دان دیا۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ ماسک [illegible]۔

دھرمیوں کے اعتراضات کا منہ توڑ جواب دینے اور دید دروہی ستائنوں کی جڑوں میں کھنڈن کا کلہاڑا چلانے والا آریہ سماج کا صرف ایک ہی رسالہ ویدک میگزین

مفت

(۱) دو سال کا چندہ ۶ روپیہ بھیجکر تیسرے سال مفت پاویں (۲) گراہکوں کا چندہ ۶ روپیہ بھیجکر آپ مفت [illegible] (۳) اگر [illegible] تین روپیہ چندہ [illegible] بھیجکر شری [illegible] جی کی [illegible] پانچ پشکیں [illegible] ۱۲ [illegible] رسالہ [illegible] مفت [illegible] رسالہ جنوری کا نمبر [illegible] جی [illegible] کی ادارت میں [illegible] عمدہ نکل رہا ہے۔ اور اس کا ایک ایک نمبر نے مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی ہے۔ [illegible] اس رعایت سے فائدہ اٹھاویں۔ ۱۵ دن کے بعد کوئی رعایت نہ رہے گی۔ نمونہ کے لئے ۲ آنہ کے ٹکٹ [illegible] روپیہ منیجر [illegible] سیر [illegible] کچا [illegible] روڈ [illegible] کے نام آج ہی [illegible] گراہک بن جائیں۔

[illegible]

دینے کا دیہی پرچار ہوا۔ یہاں کی آریہ سماج کے جیون کا یہ پہلا دن تھا۔ کہ ایک اشبہ [illegible] دیوی کی شدھی کی گئی۔ اس اوسر پر جنتا کافی تھی۔ اور سب کے لئے جل پان کا پربندھ تھا۔ کارروائی کی سماپتی پر سب کے فوٹو لئے گئے۔ اس اوسر پر بھی پنڈت مہر چند آچاریہ تھے۔

(موتی لال ماسٹر [illegible] منتری آریہ سماج اپو)

ڈنگہ میں رشی جیون کتھا

ماسٹر میلا رام جی برق بی۔اے سیکنڈ ماسٹر ڈی۔اے۔وی ہائی سکول شاہ پور گرمیوں کی تعطیلوں میں ڈنگہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ آریہ سماج ڈنگہ نے کرشن جنم اشٹمی کا پرو تہواران کی مدد سے بڑی دھوم دھام سے منایا۔ جنم اشٹمی کے بعد آریہ جنتا کے اصرار پر ماسٹر جی نے رشی جیون پر آریہ سماج مندر میں کتھا کرنی آرمبھ کی۔ حاضری کافی زیادہ ہوتی تھی۔ چھٹیاں ختم ہونے پر ماسٹر جی شاہ پور چلے گئے۔ اور اس سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے منتری پر جیہ پاد سوامی ویدانند جی تیرتھ جی مہاراج جو کہ آریہ سماج میں ایک اُتیہ کوٹی کے ویدوں کے ودوان مانے جاتے ہیں نے ویدوں کی کتھا آریہ جنتا کے جیون کو [illegible] بنانے کے لئے آرمبھ کی ہوئی ہے۔

(دھرم پال بھاٹیہ منتری آریہ یوک سماج ڈنگہ)

دیانند دلت اُدھار منڈل ضلع ہوشیار پور کی سرگرمیاں

چودھری شوکرن سنگھ اپدیشک منڈل کی انتھک کوششوں سے ہانسی تحصیل [illegible] دس گیارہ ہزار جن [illegible] مندر دھرم کو چھوڑنے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ بچ گئے۔

موضع [illegible] میں چماروں نے اپنے لئے ایک کنواں کھودنا تھا۔ جب میٹھا پانی اس میں سے نکلا۔ تو کچھ زمینداروں نے مقدمہ بنا کر کنواں ان سے چھین لیا۔ مگر موقعہ پر چودھری شوکرن اپدیشک منڈل نے انہیں سمجھا کر کنواں ہریجنوں کو دلا دیا۔ اور اس گرام میں

چماروں کے لئے گاس کی گٹھی کی قیمت دو آنے تھی۔ مگر اب زمینداروں نے پرچار سے متاثر ہو کر ہر ایک گٹھا کر دی ہے۔

(۲) موضع [illegible] میں زمیندار لوگ آریہ سماج کے کسی بھی پرچارک کو اپنے گرام میں پرچار نہیں کرنے دیتے تھے۔ مگر اب بڑے شوق سے مہاشہ ہری رام اور چودھری شوکرن سنگھ ۲ بجے [illegible] منڈل سے یگیہ پویت لے گئے۔

(منتری منڈل ہذا)

کوئٹہ میں آریہ یووک سبھا کی ستھاپنا

کوئٹہ میں بھی ۱۴ ستمبر سے آریہ یووک سبھا ستھاپت کر دی گئی ہے۔ اس سبھا کا پروگرام آریہ جنتا کے لئے سینک پیدا کرنا ہو گا۔

اس سبھا کے نمن لکھت ادھیکاری چنے گئے۔

پردھان لالہ پرمانند جی۔ اُپ پردھان لالہ گنگا رام جی۔ منتری ہری چند جی۔ اُپ منتری گوردت جی۔ کوشادھکش لالہ بنارسی داس جی۔

اس سبھا کے سپاہی ہر ست سنگ کا [illegible] سکین میں آج سات بجے سائینگ کال لگا کریں گے۔

(ہر چندر منتری آریہ یووک سبھا کوئٹہ)

دیانند متھرا داس کالج موگہ

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد مورخہ ۱۴ ستمبر بروز سوموار صبح ۷ بجے کالج کھلے گا۔ یہ کالج آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا صوبہ بھر میں واحد کالج ہے۔ اور اس میں طالب علم بلا لحاظ مذہب و ملت داخل ہو سکتے ہیں۔ کالج کے نتائج نہایت شاندار رہے ہیں۔ اس سال انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ ۸۲ فیصدی تھا۔

بورڈنگ ہوس کالج کے ساتھ ہی واقع ہے۔ جس کا ماہواری خرچ نہایت ہی کم ہے۔ طلبا کی جسمانی صحت اور چال چلن کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

انٹرمیڈیٹ میں فیل شدہ طلبا اب

بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

([illegible])

احمد پور لمہ (ریاست بہاولپور) میں ویدک دھرم پرچار

آریہ سماج مندر احمد پور لمہ میں شری ٹھاکر اودم سنگھ جی مورخہ ۸ ستمبر تا ۱۴ ستمبر تک متواتر ایک ہفتہ رات کے وقت بھجن اپدیش کرتے رہے۔ حاضری کافی ہو جایا کرتی تھی۔ ٹھاکر جی اپنے بھاؤں کو ایسی سندرتا سے پرکٹ کرتے رہے۔ کہ پورانک بھائی بھی روزانہ بخوشی آیا کرتے تھے۔ ٹھاکر جی کے بھجنوں اور اپدیشوں کا جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا۔

(منتری آریہ سماج احمد پور لمہ)

آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ مورخہ ۹۔۱۰۔۱۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاوے گا۔ جس میں بڑے بڑے ودوان سنیاسی مہاتما اپدیشک تھا بڑے پربھاؤ شالی رسیلے بھجنیک پدھاریں گے۔ لہذا اشنان منتردی سیوا [illegible] کر [illegible]

باجلاس جناب ٹھاکر رندھیر سنگھ صاحب منصف درجہ اول بلند شہر نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے۔ نوٹس عدالت

بعدالت منصف اول مقام بلند شہر ضلع بلند شہر

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۲۹ بابت ۱۹۳۶ء

متفرقہ نمبر ۲۳ بابت ۱۹۳۶ء اجراء

رشی پرشاد و مولچند پسران نانک مشی لال اصل ڈگریدار متوفی مدیونان

بہاری لال عرف حقیقی خورد قوم برہمن ساکنان موضع سید پور پرگنہ ضلع بلند شہر ڈگریداران

بنام

ٹیکم سنگھ و تکھیت سنگھ و امر سنگھ پسران ادل سنگھ اصل مدیون متوفی قوم جاٹ ساکنان موضع پرتاب پور پرگنہ گرونہ ضلع بلند شہر مدیونان بنام ٹیکم سنگھ وغیرہ

چونکہ ڈگریداران نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے۔ کہ ادل سنگھ اصل مدیون فوت ہو گیا ہے۔ ٹیکم سنگھ و تکھیت سنگھ و امر سنگھ اس کے وارثان ہیں۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ ظاہر کریں۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہو گی۔ اور یہ قیاس کیا جاوے گا کہ آپ اس مقدمہ میں ولی مقرر کیے جانے [illegible]

Digitized by eGangotri

سیالکوٹ میں آریہ میگھ برادری کا جلسہ

۱۳۔ستمبر ۱۹۳۶ء بروز اتوار کو ضلع سیالکوٹ کی آریہ میگھ برادری کا آریہ ہائی سکول کے وسیع صحن میں ہوا۔ حاضری تقریباً تین ہزار تھی۔ جلسہ کے پردھان شری لالہ منوہر لال جی بیرسٹر ہیڈ سورگباشی گنگارام جی تھے۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس ہوئے :-

(۱) ضلع سیالکوٹ اور گرد و نواح کی آریہ میگھ برادری کا یہ عام جلسہ آریہ میگھ ادہار سبھا کے پچھلے کام کی جو ہماری جاتی کے سدہار اور اُدھار کے لئے کیا ہے۔ اس لئے آریہ میگھ جاتی سبھا کا ہاردک دھنیہ واد کرتی ہے۔ نیز آریہ میگھ سبھا کے ادھیکاریوں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ پہلے کی طرح ہماری جاتی کی بہتری و بہبودی کے لئے تن من دھن سے سہائتا کرتے رہیں۔ اور سورگباشی لالہ گنگارام جی کے سپتر منوہر لال جی سے آشا کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے پوجیہ سورگباشی پتا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ادھک سے ادھک جاتی کی سیوا کرتے رہیں ؛

(۲) ۹/۱۳/۳۶ کو جو کارروائی میگھ منڈل نے بمقام شہاب دی بازار سیالکوٹ میں اپنا جلوس نکالنے ہونے کی۔ اور جو رویہ اُنہوں نے آریہ میگھ اُدھار سبھا اور اس کے ادھیکاریوں بلکہ اپنی ہی برادری کے کئی بھائیوں کی توہین کرنے میں روا رکھا ہے۔ نیز اخباروں وغیرہ میں جس قدر تحریری پروپیگنڈا لالہ چمنداس جی وائس پریذیڈنٹ آریہ میگھ اُدھار سبھا اور خاص انتھک بے غرض سیوک کے خلاف شائع ہوا ہے۔ آریہ میگھ برادری کا یہ تمام جلسہ اس تمام کارروائی و انتخاب میگھ منڈل کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور آریہ میگھ اُدھار سبھا اور آریہ میگھ جاتی کے سچے ہتیشی و حقیقی رہنما لالہ چمنداس جی ایڈووکیٹ پر اظہار اعتماد کرتا ہے ؛

(۳) آریہ میگھ برادری کا یہ عام جلسہ ونڈیر تعلیم کے اس سرکلر جس کی رو سے وقت طلبا کو سکول وغیرہ میں فیس لگائی ہے۔ گورنمنٹ پنجاب سے استدعا کرتا ہے۔ کہ چونکہ وقت قوم بوجہ مالی کمزوری کے تعلیم وغیرہ میں بہت ہی پیچھے ہے۔ اور جو فیس وغیرہ ادا کرنے کے قابل نہیں ہے۔ ایسے ناجائز سرکلر کو واپس لے کر ہماری دادرسی کرتے ہوئے خاص وظائف دے کر حوصلہ افزائی کرے۔ نیز آریہ میگھ اُدھار سبھا و دیگر سوسائٹیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ بھی اس نقصان دہ سرکلر کو منسوخ کرانے میں ہماری ہر طرح سے سہائتا کرتے رہیں ؛

(۴) آریہ میگھ برادری کا یہ عام جلسہ ٹانڈا وغیرہ ضلع گجرات (پنجاب) کے آریہ میگھوں پر سکھوں کے زبردستی امرت چھکانے اور مار پیٹ کے کرنے کے کام کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس قسم کے آریہ میگھوں پر ظلم و ستم کے انسداد کیلئے فوری کارروائی کرے ؛

(۵) آریہ میگھ برادری کا یہ عام جلسہ میگھ منڈل اور اس کے ہزناکرنا ناتجربہ کار بچوں کی ناجائز کارروائیوں کو آریہ میگھ جاتی کیلئے سخت نقصان دہ سمجھتا ہے۔ اور امید رکھتا ہے۔ کہ آئندہ ان کی قوم کو گراوٹ کے گڑھے میں گرانے والی حرکات سے قوم کو بچنا چاہیئے ؛

(۶) آریہ میگھ برادری کا یہ جلسہ ڈاکٹر امبیدکر کی ہندوؤں سے جداگانہ پالیسی کی مذمت کرتا ہے۔ اور مسٹر م

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں میں جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے۔ جسے سیلان الرحم یعنی لیکوریا کہتے ہیں۔ میرے پاس اس کی نہایت ہی مجرب و آزمودہ دوائی سنیاسی کا پاپلٹ موجود ہے۔ جس سے بیشمار دکھی بہنیں لابھ اُٹھا چکی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ۔ سنیاسی اکسیر ہر قسم کے آتشک و سوزاک کا جادو نما اور آخری علاج ہے۔ جن کی چند خوراک ہی نامراد امراض کو جڑ بنیاد سے اُکھاڑ دیتی ہے۔ جہاں ہر قسم کے علاج و انجکشن بھی فیل ہو چکے ہیں وہاں پر کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگوا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں ؛

قیمت اکسیر آتشک ڈھائی روپیہ۔ اکسیر سوزاک ایک روپیہ ۸ ر ؛

بابو روی نندن اوورسیر

اچنبا ٹوتھ پاؤڈر

کے ساتھ روزانہ دانت صاف کرنے سے مرض پائیوریا ہرگز نہیں ہوتا اور اگر ہو گیا ہو تو بالکل دور ہو جاتا ہے۔ پیپ خون بہنا۔ بدبو آنا۔ پانی سے ٹیس لگنا۔ مسوڑوں کا پھولنا قطعی بند ہو جاتا ہے اور میلے دانت جواہرات کی طرح چمکنے لگتے ہیں دانتوں کے زہریلے اثر سے گلا نہیں بچ سکتا ہو تو فوراً اچنبا کی ایک پڑیا آزمائیں اپنے شہر کے دوا فروشوں سے خریدیں یا براہ راست ہمارا ذاتی شاہی محلہ لاہور سے منگائیں۔

رشی کی توہین اور آریہ سماجوں کا پرتیواد

آنند لاہور کے شرانگیز مضمون کیخلاف پروٹسٹ

آریہ سماج ڈنگہ کا پرستاو

آریہ سماج ڈنگہ کے ہفتہ واری اجلاس مورخہ ۹/۳۶ میں مندرجہ ذیل پرستاو اتفاق رائے سے پاس ہوا:

(۱) آریہ سماج ڈنگہ کا یہ اجلاس پرانک اخبار "آنند" لاہور کے کرشن نمبر میں کسی گوپال مصر نے اپنے ایک مضمون میں شرانگیز و منافرت پھیلانے والے مضمون کی جس سے مہرشی دیانند جی مہاراج کی شان مبارک میں نہایت گستاخی کر کے ان کی ذات ستودہ صفات پر ناجائز لفظ استعمال کر کے تمام سنسار کے آریوں کے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ اور جس سے مہرشی جی کی حد درجہ توہین ہوتی ہے۔ آریہ سماج ڈنگہ ایسے مضمون کو نہایت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ نیز آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ مضمون کے لکھنے والے "آنند" اخبار کے ایڈیٹر کے برخلاف فوری کارروائی کر کے مقدمہ چلایا جاوے ؛

(۲) آریہ سماج ڈنگہ پنڈت مادھو آچاریہ کے چھپے ہوئے اشتہار عنوان "پنڈت بدھ دیو کا جوتا رشی دیانند کے سر پر" اور جس کے ٹائیٹل پر اشتہار مذکور کے مدعا کو ظاہر کرنے والی تصویر دی گئی ہے کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہے۔ اشتہار اور کتاب قابل اعتراض ہیں۔ کمینہ جذبہ سے محرک ہو کر آریوں کی دل آزاری اور آریہ سماج کے آچاریہ رشی دیانند کی توہین کی گئی ہے۔ اس لئے آریہ سماج ہذا گورنمنٹ پنجاب سے بڑے زور سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ کتاب اور اشتہار دونوں کو ضبط کر کے آریہ پرجا کو شانت کرے۔ لیکن اور پرکاشک کو قرار واقعی سزا دے ؛ (حاکم سیکرٹری آریہ سماج ڈنگہ)

آریہ سماج سنانواں کے پرستاو

(۱) آریہ سماج سنانواں گورنمنٹ آف انڈیا اور اس کے افسران سے استدعا کرتی ہے۔ کہ انہی میں جو آریہ لاہور بل پیش ہے۔ وہ بابو گھنشام سنگھ جی ایم۔ ایل۔ اے کے اصل مسودہ کو بحال رکھیں اور کوئی ترمیم نہ کریں ؛

(۲) اخبار "آنند" جس نے رشی دیانند کے خلاف دریدہ دہنی کی ہے۔ آریہ سماج سنانواں نفرت کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے التماس کرتا ہے۔ کہ اس قسم کے اخبار کی روک تھام کرے ؛

(۳) مادھو آچاریہ نے جو کتاب موسومہ "سوامی دیانند کے سر پر پنڈت بدھ دیو کا جوتا" چھپنے کے لئے بھیجا ہے۔ گورنمنٹ اس کو ضبط کرے۔ کیونکہ اس سے ہم آریوں کے دلوں کو ٹھیس لگتی ہے۔ اور اس کا ہم کو رنج پہنچانے کا مدعا ہے ؛ ۱۵ ۹/۳۶ (ٹیک چند سیکرٹری آریہ سماج سنانواں)

آریہ سماج پانی پت کا پرستاو

مورخہ ۱۳۔ستمبر ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج پانی پت نے اپنے ہفتہ واری اجلاس میں اخبار "آنند" لاہور کی اس گندی تحریر کے خلاف جو اس نے مہارشی دیانند جی مہاراج کے خلاف لکھی ہے۔ پروٹسٹ کیا گیا۔ اور گورنمنٹ سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ اس معاملے کو فوراً ہاتھ میں لے کر اس بیہودہ اخبار کے ایڈیٹر اور لیکھک کو قرار واقعی سزا دے ؛ (منتری آریہ سماج پانی پت)

آریہ سماج پونہ کا پرستاو

آریہ سماج نے مندرجہ ذیل پتر (جس کی یہ نقل برائے اشاعت ہمیں موصول ہوئی ہے) گورنر پنجاب کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ کہ "آنند" اخبار لاہور کے کرشن نمبر مجریہ ۱۷۔اگست میں کسی گوپال مصر نامک وکتی نے رشی دیانند کی شان میں گستاخانہ مضمون شائع کیا ہے۔ جو آریہ سماجیوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچاتا ہے۔ اور شرانگیز ہونے کے علاوہ منافرت انگیز بھی ہے۔ اس لئے آریہ سماج پونہ کے ممبروں نے اپنی ہفتہ واری میٹنگ مورخہ ۶۔ستمبر میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کیا ہے۔ کہ :-

"آریہ سماج پونہ کا یہ اجلاس گوپال مصر کے رشی کی شان میں شائع کردہ توہین آمیز مضمون کو جو ہفتہ وار "آنند" لاہور میں شائع ہوا ہے نگرانی کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اخبار مذکور کے ایڈیٹر، پبلشر، و پرنٹر اخبار ہذا کے خلاف فوری کارروائی کرے" (کدارناتھ منتری آریہ سماج پونہ)

CC0. Gurukul Kangri Collection Haridwar. Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت

برقی فیتہ

…نے اکثر بچوں کے گلے میں سیاہ مخملی …پٹے ہوئے دیکھے ہوں گے۔ جو کہ دانت …کے زمانہ میں باندھے جاتے ہیں۔ یہ فیتے …وں میں لپٹے ہوئے کاغذوں کے ڈبوں …گروں کی دکانوں پر خوب فروخت ہوتے …پ بھی ان کو تیار کر کے فائدہ اُٹھا سکتے …ن فیتوں کے گلے میں باندھنے سے …کے دانت آسانی سے نکل آتے ہیں۔ …کے بنانے کی ترکیب حسب ذیل ہے:۔ …تانبا اور جست کا پتره پوسٹ کارڈ کے …کر ان کو قینچی سے کاٹ کر دو انچ …$\frac{1}{2}$ انچ چوڑی پٹیاں بنا لیں۔ اس …نیچے ایک پتی تانبا کی اور اُوپر جست …کو سیاہ مخمل میں لپیٹ کر سیاہ ریشمی …سی دیں۔ اور دونو طرف گلے باندھنے …سیاہ تسمہ (فیتہ) لگا دیں۔ یہی برقی …کے نام سے بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔

سلولائیڈ

…ایک نہایت مفید مصالحہ ہے۔ جس …سیاہ سفید اور دوسرے رنگوں کے کھلونے …چوڑیاں، چھتریوں کی مٹھیں اور کئی …کی چیزیں ولائت سے آتی ہیں۔ اس کے …کی ترکیب یہ ہے:۔ …پہلے ایسنگ گراس (چینا گھاس) کو برانڈی …میں خوب حل کر کے لئی سی بنا لیں۔ اس …سفید مرغ کے اُوپر والے چھلکے نہایت …کر اس میں خوب ملا کر ہلکی آگ پر …گرم کریں۔ اور ساتھ ہی جو رنگ منظور ہو …اس میں شامل کریں۔ اور سانچوں میں …ڈھال لیں۔ اگر کوئی شخص ہمت کرے۔ تو …معقول کاروبار ہو سکتا ہے۔

…چہرہ کو خوبصورت بنانے والا پوڈر

…تمدن کے اثر نے عورتوں کی معاشرتی …میں چہرہ کا پوڈر بھی شامل کر دیا ہے …جو بازاری پوڈر آ رہے ہیں۔ وہ …خراب کر دیتے ہیں۔ بازاری پوڈروں …پوڈر خود تیار کر کے اپنے حلقہ …میں اسے رائج کریں۔ اور اس سے …حاصل کریں۔ نسخہ یہ ہے:۔

*

اسٹارچ	کارمائن	آٹو آف خس
ایک ہزار حصہ	۲۰ حصہ	۱۵ حصہ

صندل ۱۵ حصہ آٹو آف روز ۱۵ حصہ

ان تمام اشیاء کو ایک جگہ کر کے نہایت باریک پوڈر تیار کریں۔ اور خوبصورت ڈبیوں میں بند کر کے فائدہ اُٹھائیں۔

اپنے دیش کی بات

ہندو سماج میں چھوٹی عمر کی بدھوائیں

ہندو سماج میں آج کے دن سال بھر کی عمر کی لڑکیاں تک بدھوا ہو جاتی ہیں۔ لڑکی کو علم نہیں ہوتا۔ کہ اس کے لئے ساری چیزیں کھلونے کی طرح پر رہتی ہیں۔ اور اس کی قسمت کا آفتاب ہمیشہ کے لئے غروب ہو جاتا ہے۔

سر گنگا رام مردم شماری کی رپورٹ کے مطابق ہندو بیواؤں کی تعداد اس طرح پر ہے:۔

۵ سال تک کی بیوائیں ۱۱۸۹۲

۵ سال سے ۱۰ برس تک کی ۸۵۰۳۷

۱۰ سے پندرہ برس تک کی ۲۳۲۱۴۷

میزان ۳۳۹۰۷۶

مہاتما گاندھی اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ بال بدھواؤں کے رُوپ میں ان انسانی گمڈوں کی رکشا سے ہم انکار کرتے ہیں۔ ہم نے دھرم کے نام پر تین لاکھ کنیاؤں کے اُوپر زبردستی بدھواپن کا بوجھ لاد دیا ہے۔ اور ایسی کنیاؤں پر جنہوں نے بواہ سنسکار کا کوئی ارتھ ہی نہیں سمجھا۔

آگے چل کر مہاتما جی لکھتے ہیں: "مذہب اور رواج کے ذریعہ سر پر منڈھا ہوا بدھواپن کا ناقابل برداشت بندھن ہے۔ جو گرہستی کو گپت پاپوں کے ذریعہ بھرشٹ کر دیتا ہے۔ اور دھرم کو رساتل میں پہنچا دیتا ہے۔"

ہندوؤں میں بدھوا خاوند کی وفات کے بعد دھن کی وارث بھی نہیں ہو سکتی۔ اُسے زیادہ سے زیادہ اپنی گذر اوقات کا سہارا ہی مل سکتا ہے۔ اوپر کے اعداد و شمار اس امر کا بین ثبوت ہیں۔ کہ کمسنی کی شادی نے ہندو قوم کو کس قدر نقصان پہنچایا ہے۔ کیا ان حالات کی موجودگی میں کمسنی کی شادی کو بند کرنے اور بدھوا بواہ کو جاری کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی؟

۴ بستر کے نزدیک جو بجلی کا پنکھا رکھا جاتا ہے وہ گرم ہوا کو ٹھنڈا نہیں بنا سکتا۔ اب ایک موجد نے ایک ایسا عجیب طریق ایجاد کیا ہے۔ جس سے بستر سونے کیلئے ہوادار بن سکتا ہے۔ اور دہ یوں کی چارپائی پر ٹاٹ کی دیواریں کھڑی کی جاتی ہیں۔ اور اوپر سے ہر جگہ کھلی چھوڑ دی جاتی ہے۔ کہ اس سے سونے والے کیلئے اندر ہوا داخل ہو سکے۔ اس قسم کا ہوا پہنچانے والا طریق ہر ایک ٹمپریچر میں ٹھنڈی ہوا بہم پہنچا سکتا ہے۔ اور مطلوبہ ٹھنڈک حاصل ہو سکتی ہے۔

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ اور ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گرینٹیڈ افسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

SuLeman Umar and Company, Karachi.

کنیا کی ضرورت

ایک یوگیہ اعلیٰ کھتری خاندان کے یووک جس کی عمر تقریباً پچیس سال ہے۔ اور جو بڑے اعلیٰ پیمانے پر صرافی کا کام کر رہے ہیں۔ جس سے ان کو بڑی معقول ماہواری آمدنی ہے۔ صاحب جائیداد بھی ہیں۔ اس لئے ایک سوشیل اور گھر کے کاروبار سے ہوشیار کنیا کی ضرورت ہے۔ آپ کا پہلی استری سے بہ رضامندی طرفین قطع تعلق ہو چکا ہوا ہے۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں۔ پی۔ اے کھنہ معرفت لالہ دوت رام ڈیڈ لیٹر آفس لاہور

سنسار اُنتی کی اور

۵۰ میل کی دُوری سے دیکھنے والی بجلی کی "آنکھیں"

ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے بجلی کی "آنکھیں" تیار کی گئی ہیں۔ جو کہر میں اور دھوئیں کے بادلوں میں دیکھ سکتی ہیں۔ اور ہوائی جہازوں کو دُور آسمان میں دیکھ کر اُن پر بندوقیں چلانے میں امداد دے سکتی ہیں۔ ان "آنکھوں" کے تیار ہو جانے سے زبردست سرچ لائٹ کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔ اور یہ پچاس میل کے فاصلے سے سب کچھ دیکھ سکیں گی۔ یہ "آنکھیں" شکاگو کے ایک فوجی سپاہی اے۔ اے آرنہم نے جو مشہور سائنسدان بھی ہے بنائی ہیں۔ جو نہیں دشمن کا ہوائی جہاز انہیں نظر آئے گا۔ مشین گن خود بخود چلنی شروع ہو جائے گی۔ کسی توپچی کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔ یہ مشین گن ہوائی جہاز کو دکھائی نہیں دے سکے گی۔ یہ توپ فولاد کے ایک کیس میں رکھ کر زمین میں گاڑ دی جائے گی۔ گولیوں کا ذخیرہ بھی اس کیس میں ہوگا۔

ایک عجیب قسم کے ٹیلیفون کی ایجاد

شکاگو کے اسی سائنسدان نے ایک حیرت انگیز ٹیلیفون بھی ایجاد کیا ہے۔ اس کے ذریعے جو پیغام بھیجے جائیں گے۔ انہیں دشمن کا ریڈیو راہ میں کاٹ نہیں سکے گا۔ یہ ریڈیو لائٹ ٹیلیفون ہے۔ اس کا آلہ بالکل چھوٹا سا ہے۔ جس کا وزن بمشکل ۵ سیر ہے۔ اور اسے ایک تھیلے میں رکھا جا سکتا ہے۔ ساتھ ہی ایک چھوٹی سی بیٹری ہوتی ہے۔ جس کے ذریعے اُسے بجلی کی تمام طاقت ملتی ہے۔

آرنہم کا مصنوعی آدمی

آرنہم کی ایک اور ایجاد یہ ہے۔ کہ وہ ایک بیلون میں جس میں کہ کوئی آدمی نہیں ہوگا۔ ایک چھوٹا سا مصنوعی آدمی ہوا میں بھیجے گا۔ یہ "آدمی" کئی میلوں کے فاصلہ پر دشمن کے ہوائی جہازوں کا پتہ لگا کر ان کی مکمل تصویر ٹیلی ویژن کے ذریعے اپنی فوج کے جرنیل کو بھیجے گا۔ آرنہم ۹ سال سے متواتر اس کوشش میں ہے۔ کہ ٹیلی ویژن کے ذریعے رنگدار تصویریں بھیجی جا سکیں۔

گرم راتوں میں بستر کو کیسے ہوادار بنایا جا سکتا ہے

جب رات گرم اور خشک ہو۔ تو انسان کے لئے بستر پر سونا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے موقعہ پر ہو…

Digitized by eGangotri

سوا ستھ رکھشا

پان کھانے سے نقصان

لیکھک :۔ شری بنواری لال "سیوک"

پان بھی ایک وچتر وستو ہے۔ اس کے کارن منش کو جو ہانی اُٹھانی پڑ رہی ہے۔ وہ ورنا تیت ہے۔ پان کے ساتھ تمباکو کا سیون کیا جاتا ہے جو اور بھی ادھک ہانی کارک ہے۔ اس تمباکو کے کارن بار بار تھوکنا پڑتا ہے۔ رہا کتھا چونا اور چھالیوں کے وشے ہیں۔ یہ تو پان کے ساتھی ہیں اور بنا ان کے پان مٹی کے سمان ہے +

چونا اور دانت

چونا دانتوں کے ساتھ جو برتاؤ کرتا ہے اس کے ورنن کرنے کی کوئی آوشکتا نہیں ہے۔ آپ کو دانت سوئم ہی بتا دیں گے۔ آپ اپنے سندر چمکیلے مضبوط دانتوں کے ایک ٹکڑے کو لیجئے اور اُسے چونے میں ڈال دیجئے۔ چار مہینے کے بعد نکالیئے۔ تو دانت کا ٹکڑا بھی چونا ہو جائے گا۔ یہی دشا پان کھانے والوں کی ہے۔ چونا پان کھانے والوں کے دانتوں کی جڑوں کو کھوکھلا بنا دیتا ہے +

چھالیاں اور کتھا

چھالیاں اور کتھا بھی رکت کو نچوڑ ڈالتے ہیں۔ ان کے کھانے سے جو پدارتھ نکلتا ہے۔ وہ دانتوں اور مسوڑھوں سے نکلنے والے رس سے مل جاتا ہے۔ اور تھوکنے کے کارن وہ باہر نکل جاتا ہے۔ جب یہ رس ادھک نکل جاتا ہے۔ تو داڑھیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔ اور ان میں روٹی آدی کے ٹکڑے بھر جاتے ہیں۔ اور دانتوں میں کیڑا لگ جاتا ہے۔ پاچک رس نکل جانے سے بھوجن بھی بھلی بھانتی نہیں پچتا۔ کیونکہ پیٹ میں سوکھا بھوجن ہی پہنچتا ہے۔ جس میں پاچک رس کا نتانت ابھاو رہتا ہے +

تمباکو

اب رہی تمباکو۔ اس سے تھوکا ئی کی حد نہیں ہے۔ ادھر پان کھایا۔ اُدھر تھوک کے پُل ٹوٹ بیٹھے۔ امیر لوگ تو پیک دانوں پر پیک دان بھرتے ہیں۔ اور غریب لوگ دیواروں اور فرش کو رنگ برنگا کرتے رہتے ہیں +

مستشک بچارے کا حال نہ پوچھیئے جب پہلے پہل تمباکو کا سیون کیا جاتا ہے۔ تو بچارا تڑپ تڑپ کر رہ جاتا ہے۔ پرنتو سنتا کون ہے؟ انت میں یہ بھی تمباکو کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور یہاں تک ہوتا ہے۔ کہ سے کو نہیں بھولتا۔ پری سے نکل جاتا ہے۔ تو پچھلے لگتا ہے +

کوئی بھی زہر ہو۔ جب انسان اس کے سیون کا ابھیاسی ہو جاتا ہے۔ تو اس سے تک اُسے یہ گیات نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ اپنا پورا پربھاو نہیں دکھلا دیتا ہے +

ایک اور تماشہ دیکھیئے! تمباکو تو دور رہی۔ اب تو شوقین پان کے ساتھ کوکین کا بھی پریوگ کرنے لگ گئے ہیں۔ کوکین کیا ہے؟ یہ ایک پرکار کا وش ہے۔ اس کا پریوگ آنکھ میں کیا جاتا ہے۔ جس سے آنکھ کا میل آدی بنا کسی کشٹ کے دور ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت کہاں سے منشوں کی بھلائی کے لئے آئی تھی؟ پرنتو اس کوکین نے خاندانوں کے خاندان نشٹ کر دئے ہیں ۔۔۔ گھر کے گھر صاف کر دئے ہیں ۔۔۔ لاکھوں بھارت کے لال اسکی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ افسوس! اگر کوئی اکھاویہ پدارتھ بھی اس دیش میں آوے۔ تو وہ اس دیش واسیوں کی آدر کی سامگری بن جاتا ہے۔ یہ اس دیش کے لئے ایشور یہ کوپ ہے۔ اب پانوں کی ڈبیہ اور تمباکو کے بٹوے کے ساتھ سگار کیس بھی فیشن میں آ گیا ہے۔ جسے دیکھئے جیب میں ڈالے پھرتا ہے +

کسی پان کھانے والے کے گھر کو دیکھیئے ان کو یہ بھی دھیان نہیں رہتا۔ کہ کہاں تھوکنا چاہیئے۔ اور کہاں نہیں؟ بدن کے کپڑوں پر پیک کے دھبے۔ داڑھی مونچھیں پیک سے رنگی ہوئیں۔ گھر دروازہ اور کھڑکیاں پیک سے رنگی ہوئیں۔ جدھر دیکھیئے اُدھر پیک ہی پیک دکھائی دیتا ہے +

ہنسی آتی ہے۔ جب پان کھانے والوں کے منہ کو دیکھا جاتا ہے۔ چکی کی طرح ہر سمے چلتا رہتا ہے۔ بات کرتے ہیں۔ تو منہ چل رہا ہے۔ ایکانت میں بیٹھے ہیں۔ تو دانت پیس رہے ہیں۔ کوئی پوچھے۔ کہ بچارے دانتوں نے ایسا کون سا اپرادھ کیا ہے۔ کہ اُنہیں بالکل ہی چین نہیں ملتا؟ تو ہنس جائیں گے۔ انت میں اس کا پھل یہ ہوتا ہے۔ کہ بچارے پرلشرم کرتے کرتے۔ چکی پیستے پیستے گر جاتے ہیں۔ اور کھانے پینے کا آنند دھول میں مل گیا ہے۔

پان اور اس کے ساتھی تمباکو کو شترو سمجھنا چاہیئے۔ اب تو جس گھر پر جائیے پان، تمباکو اور حقہ ہی کی آؤ بھگت رہ گئی ہے +

اگیانتا ہمیں سوچنے کا اوسر نہیں دیتی۔ اس دیش میں بھیڑ چال ہے ۔۔۔ کیا ہمیں اس بات کا پتہ نہیں ہے۔ کہ اس دیش کو تمباکو اور پان نے کسی کام کا نہیں رکھا؟ کتنا روپیہ پرورش برباد ہو جاتا ہے۔ اور ان پدارتھوں کا سواستھ پر کیا پربھاو پڑتا ہے؟ ان باتوں کو دیکھتے ہوئے ان کا سیون بند کر دینا چاہیئے +

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین

افسانوں کے مجموعے

نگارستان ۲ جمالستان ۱ للعہ

محصول ڈاک علاوہ

دونو یکجائی لینے پر چھ روپیہ مع محصول

مینیجر "نگار" لکھنؤ

ڈاکٹر ڈی کے آر اینڈ برمن کے بیوپار

صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور لاثانی دیسی پیٹنٹ دوائیوں کا وسیع ہندوستانی کارخانہ

STAR TRADE MARK (REGD)

رنگ رنگ

داد کا مرہم

ایک بار لگاتے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی چار آنے۔ محصول ڈاک ۴/۔ نمونہ ڈیڑھ آنہ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے +

دوا کھانے سے پہلے

دوا کھانے کے بعد

جوڑی تاپ Regd

تپ لرزہ و طحال کی دوا

ہر گھر میں آج کل ملیریا پھیلا ہوا ہے۔ لہذا ملیریا اور فصلی بخار کے مریض کو جوڑی تاپ ضرور بلانا چاہیئے۔ اس سے بڑھ کر بخار کو جلد بھگانے والی دوسری دوا نہیں ہے۔ ہر سال لاکھوں مریض اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے خون گاڑھا ہوتا ہے۔ اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی ۱۵ ڈاک محصول دس آنہ۔ چھوٹی شیشی ۸/ ڈاک محصول ۷/ +

ایجنٹ

ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے۔ وہ خریدتے وقت "استا" ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں +

لاہور کے ایجنٹ :۔ مینیجر پیسہ اخبار

امرتسر کے ایجنٹ :۔ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

کرنونتو وشوم آریم

PRAKASH LAHORE

سالانہ چندہ للعہ

مالک غیر سے

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ، نرکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، انت، انادی، انوپم، نرکار، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سدا اُدیت رہنا چاہیئے۔

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کرکے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پورو دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے۔

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

جلد ۳۲ | اتوار ۱۹ اسوج سمت ۱۹۹۳ مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۹

گیت

میں بھولی

(تارا دیوی پانڈے)

میں نے کچھ نہ پہچانا
سکھی جگ کے دُھند پرکاش ہیں اپنا ہی سب جلنا

(۱)
پربھو کو بھولی کرتو یہ بھولی
بُدھی، وویک سبھی ہیں بھولی
مایا موہ نہیں ایک بھولی۔ بندھن ہیں ہی جھولی

(۲)
میں تھی کون کہاں سے آئی
اس پر میں نے نہیں وچارا
جھوٹے جگ میں کیوں اپنا ممتا کا ہی پاش پسارا

(۳)
یہ میرا ہے وہ تیرا ہے
اس بھرم میں ہی اب تک بھولی
سچا پتھ بتا دوالی۔ اپنے کو بھی جاتی بھولی

Digitized by eGangotri

اُپنشد گاتھا
تیتریہ اُپنشد
(شکشاولی)

ویدامرت
سام وید — یجروید

چھپے ہوئے پھول

چھٹا انوواک ہردے کے بھیتر جو آکاش ہے۔ اُس میں وہ منومے شیل آتما نواس کرتا ہے۔ وہ آتما امرت اور پرکاش سوروپ ہے۔ تالو کے مدھیہ میں جو ستن کی بھانتی مانس نکلتا ہے۔ اس کے سمیپ ہی سشمنا ناڑی کا مارگ ہے۔ جہاں پر کیشوں کی جڑ ہے۔ اس بھاگ کو بھید کرکے سر کے ہڈیاں میں ایک ناڑی نکلی ہوئی ہے۔ وہی جیوآتما کی مکتی کا دوار ہے۔ جب جیو مکت ہوتا ہے تب "بھو" نامک اگنی میں ٹھہرتا ہے۔ وہاں سے "بھوا" نامک والیو ابھوا انترکش میں ٹھہرتا ہے۔ اور "سوا" نامک ادتیہ لوک کو پراپت کرتا ہے۔ اور "مہا" نامک برہم لوک کو پراپت کرکے سوراجیہ تتھا پورن سوتنترتا کو پراپت کرلیتا ہے۔ تب جیو من کا سوامی اور بانی۔ چکشو۔ آنکھ۔ کان اور بُدھی کا سوامی بھی ہو جاتا ہے۔ اُس کا شریر نہیں رہتا۔ وہ برہم کو پراپت کرلیتا ہے۔ اپنا من ہی آنند روپ مانتا ہے۔ شانتی سے بھرپور اور امرت ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہے پیارے شِشیہ! تو اس دشا کی پراپتی کے لئے نراکار ستیہ سوروپ پرانوں کے داتا من کو پرسن کرنے والے شانت اور ناشی برہم کی اُپاسنا کر +

ساتواں انوواک اس انوواک میں اُپنشدکار پانکت اُپاسنا کا ورنن کرتا ہے۔ یہ سب ورشیہ مان جگت پانچ پانچ کی پنکت میں وبھکت ہے۔ ان پانچ پانچ کی پنکتیوں کو بُدھی سے جان کر منش آتمک گیان پراپت کرلیتا ہے۔ اس پانکت اُپاسنا کا ورنن نیچے کیا جاتا ہے:-

پرتھوی۔ انترکش۔ دیو۔ دشائیں تتھا اوانتر دشائیں یہ پانچ لوکوں کا سموہ ہے +

جل۔ اوشدھیاں۔ ونسپتیاں۔ آکاش اور آتما یہ پانچ بھوتوں کا سموہ ہے۔ یہ آدھیہ کے پانکت بھوتوں کے سمبندھ میں ہے +

اب ادھیاتمک پانکت ورنن کئے جاتے ہیں:-

پران۔ ویان۔ اپان۔ اُدان۔ اور سمان یہ پران پانکت ہیں۔ آنکھ۔ کان۔ من۔ بانی تتھا توچا یہ اندریہ پانکت ہیں۔ چرم۔ مانس۔ ناڑی۔ استھی تتھا مجا۔ یہ دھاتو پانکت ہیں۔ یہ سارا درشیہ مان جگت پانکت ہے +

آٹھواں انوواک۔ اس انوواک میں اوم...

गायत्रेण त्वा छन्दसा परिगृह्णामि त्रैष्टुभेन त्वा
छन्दसा परिगृह्णामि जागतेन त्वा छन्दसा परिगृह्णामि
सुक्ष्मा चासि शिवा चासि स्योना चासि सुषदा चास्यूर्जस्वती
चासि पयस्वती च ॥ ۲۷ ॥ یجروید۔ پہلا ادھیائے

لفظی ترجمہ (چھندسا) چت کو خوش کرنے والی (گائیتریں) گایتری سے (توا) یگیہ کو (پری گرہنامی) سب طرح سے سدھ کرتا ہوں + (چھندسا) آنادی روپ آنند کو دینے والے (ترشٹوبھین) ترشٹوپھ سے (توا) اشیا کو (پری گرہنامی) سب طرح سے اکٹھا کرتا ہوں + (چھندسا) بہت راحت دینے والے (جاگتین) جگتی سے (توا) اگنی کو (پری گرہنامی) اچھی طرح سے منظور کرتا ہوں۔ (یگیہ سے) + (سوکشما) یہ زمین شوبھایمان (اسی) ہے (چہ) اور (یگیہ سے) (رشوا) (یہ زمین) منگل یعنی خوشی دینے والی (اسی) ہے + (چہ) اور (یگیہ سے) (سیونا) (یہ زمین) سکھ دینے والی (اسی) ہے۔ (چہ) اور (یگیہ سے) (سُشدا) (یہ زمین) آرام کرنے کا استھان (اسی) ہے۔ (چہ) اور (یگیہ سے) (اُورجسوتی) (یہ زمین) اناج پیدا کرنے والی ہوتی (اسی) ہے۔ (چہ) اور (یگیہ سے) (یہ زمین) (پیوسی) قابل تعریف رس کو پیدا کرنے والی ہوتی (اسی) ہے +

تشریح اس منتر میں پرماتمانے وید کے چھندوں کا پرکاش کرتے ہوئے بتلایا ہے۔ کہ منتروں کے بنا پڑھے۔ اور ان کے ارتھوں کو بنا جانے یگیہ میں پوری پوری کامیابی نہیں ہوسکتی۔ اس واسطے اگر من کو آنند دینا چاہتے ہو۔ اور آزادی کے دلدادہ ہو۔ تو یگیہ کے سامانوں کو اکٹھا کرکے سنسار کا اُپکار کیا کرو۔ یگیہ کی تعریف جتنی بھی کی جائے اتنی تھوڑی ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے انسان سدھرتے ہیں۔ اور نیک عالم لوگوں کی موجودگی سے ہی یہ زمین شوبھایمان اور سکھ کا استھان بن جاتی ہے۔ اور اگر لوگ جاہل اور ظالم ہوں۔ تو یہی دکھ کا کارن بن جاتی ہے۔ اگر انسان ہون یگیہ باقاعدہ کریں۔ تو نہ کبھی قحط پڑ سکتا ہے۔ اور نہ کبھی پلیگ وغیرہ مہلک بیماریاں رعایا کو ستا سکتی ہیں۔ بلکہ زمین طاقت ور اناج اور بیماریوں کو دور کردینے والی اوشدھیوں اور میٹھے میٹھے رسوں کو پیدا کرنے کے قابل ہی رہتی ہے +

کا ورنن ہے ——"اوم" ہی پرمیشور ہے۔ کیونکہ "اوم" اس کا مکھیہ نام ہے۔ یہ سب کچھ "اوم" ہے۔ "اوم" برہم کا انوکرن ہے۔ جب کسی کو کہا جاوے۔ کہ آپ اُپدیش کیجئے۔ تو "اوم" کہہ کر ہی وہ اُپدیش آرمبھ کرتا ہے۔ "اوم" کہہ کر ہی سام وید کے منتر گانے جاتے ہیں۔ یگیک لوگ "اوم شم" ایسا بول کر یگیہ سادھنوں کی پرشنسا کرتے ہیں +

"اوم" اُچارن کرکے ہی ادھوریو منتر پاٹھ کرتے ہیں۔ "اوم" بول کر برہم کرم کرنے کی آگیا دیتا ہے۔ "اوم" اُچارن کرکے اگنی ہوتر کہا جاتا ہے۔ جو براہمن "اوم" اُچارن کرکے برہم پراپتی کی اچھا سے کاریہ آرمبھ کرتا ہے۔ وہ اوشیہ برہم کو پراپت کرلیتا ہے +

—— (۱) ——

سرتا بنا کوئی بھی انسان شُدھ نہیں ہوسکتا۔ اشُدھ جیو دھرم نہیں کرسکتا۔ دھرم بنا پرکشش نہیں ہوتا۔ اور پرکشش بنا آنند کی پراپتی نا ممکن ہے +

—— (۲) ——

جس طرح درخت، پانی سینچنے اور پھل پھول توڑنے والے دونوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرتے ہیں۔ اسی طرح سادھو پُرش بھی اپنی بھلائی کرنے والے اور بُرائی کرنے والے دونوں کے ساتھ ایک سا ووہار کرتے ہیں +

—— (۳) ——

اپنے من کے واسطے آپ سب سے قابل جج ہیں۔ ایکانت میں یا شانت کوٹھڑی میں جاکر ایک گھنٹہ اندرونی خیالات پر نظر ڈالیئے۔ تب آپ کو اپنے من کے عیب اور کمزوریاں صاف صاف نظر آئیں گی +

—— (۴) ——

جیسا پریم اپنے پریوار سے ہے۔ اگر ویسا پریم بھگوان سے ہو جائے۔ تو اس پُرش کا موکش مارگ میں جانے کوئی پلا نہیں پکڑ سکتا +

—— (۵) ——

گائیں بہت قسم کی ہوتی ہیں۔ ان کے رنگ اور شکل میں فرق ہوتا ہے۔ مگر دودھ سب کا ایک جیسا ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح انسانوں کا رسم و رواج۔ رہن سہن۔ کھان پان وغیرہ میں فرق ہوتا ہے۔ مگر اُن کے جذبات اور کمزوریاں ایک جیسی ہی ہوتی ہیں +

—— (۶) ——

شکتی شالی منش کا زبردست من پرنا اثر پڑتا ہے۔ ایک بلوان من کا ہپناٹسٹ کمزور من کے دس رنگوں پر غلبہ پا جاتا ہے۔ مہاتما گاندھی نے اپنی مانسک شکتی کے بل سے کروڑوں انسانوں کو کھدر پہننے اور اپنا انریائی بنانے کے لئے متاثر کر ہی لیا +

(گنیش دت آریہ سیوک۔ جام پور)

مہابھارت

سمپورن سچتر اٹھارہ پرب بھاشا بھاشیہ سمیت
قیمت مجلد ۶۵ روپے
نوٹ:- خط و کتابت اُردو میں نہ صرف ہندی میں کیجئے
سستے میں پراپت کرنے کی یُکتی پوچھئے
سوادھیائے منڈل اوندھ (ضلع ستارہ)

CCO. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

فلسطین میں مارشل لاء

لنڈن ۲۹ - ستمبر - آج رات برطانوی کونسل نے ایک آرڈر ان کونسل نافذ کیا ہے - اس کا عنوان ہے فلسطین میں مارشل لاء کا نفاذ - اس کی رو سے ہائی کمشنر فلسطین کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جنرل افسر کو اس قسم کے اختیارات تفویض کر دیں - جن کی رو سے وہ فلسطین میں حفاظت عامہ اور ڈیفنس کی خاطر قانون وضع کر سکیں - اغلباً جلد ہی اس نئے حکم کو بذریعہ اعلان اور منادی نافذ العمل کیا جائے گا :

—— کلکتہ ۲۹ - ستمبر - حال ہی میں ای - بی ریلوے نے تیس روپے ماہوار کی تیس اسامیوں کے لئے اشتہار دیا - ڈیپارٹمنٹ کو آسامیوں کے لئے ۹۰۰۰ نوجوانوں کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں +

—— کلکتہ ۳۰ - ستمبر - مسٹر اے - الیس خاں سپیشل مجسٹریٹ نے چیباسہ کے سرکاری خزانہ میں سے ۲ لاکھ چھ ہزار روپے کے غبن کے مقدمہ کے چاروں ملزمان کو سازش - حسابات میں خورد برد

خفیہ لیڈر ڈاکٹر کھتیل کی "لیڈری" کی حقیقت

لاہور ۳۰ - ستمبر - پچھلے دنوں ڈاکٹر کھتیل کے قبول اسلام کے متعلق مسلم اخبارات میں بہت چرچا ہوئی تھی - انہیں خفیہ قوم کا مسلمہ اور سب سے بڑا لیڈر بتا کر ان کے قبول اسلام کو بہت اہمیت دی تھی - لیکن بھگت جسونت سنگھ ایم اے سیکرٹری سٹار آف انڈیا انشورنس کمپنی جو ان دنوں مدراس کا دورہ کر رہے ہیں نے ڈاکٹر کھتیل کی مجلسی پوزیشن اور ان کی لیڈری کی حقیقت کو یوں آشکارا کیا ہے کہ انہوں نے کسی یونیورسٹی سے امتحان پاس نہیں کیا - بلکہ کلکتہ کے کسی ہومیوپیتھک کالج سے ڈگری خریدی ہوئی ہے - پریکٹس کا یہ عالم ہے - کہ کئی مہینوں سے وہ مکان کا کرایہ بھی ادا نہیں کر سکے - قبول اسلام کے روز مالک مکان ان پر قرقی کے وارنٹ کی تعمیل کرانے آیا ہوا تھا - آخر ایک مسلمان سوداگر نے کرایہ ادا کر کے مصیبت سے چھڑایا - ان کے خلاف اور بھی ڈگریاں ہیں - ایک سال ہوا - ان کی بیوی بچے ان سے علیحدہ ہو گئے تھے - کیونکہ وہ ان کے گذارے کا انتظام نہ کر سکتے تھے - وہ لیڈر ہیں - لیکن ان کا کوئی پیرو نہیں - وہ خفیہ قوم کی کسی سبھا یا سوسائٹی کے ممبر نہیں - خفیہ بحیثیت مجموعی اسلام قبول کرنے کے سخت خلاف ہیں -

اور جعلسازی وغیرہ کے الزامات میں سیشن سپرد کر دیا ہے :

—— جھریا ۲۹ - ستمبر - معلوم ہوا ہے - کہ نیلوری ہمقرا کی کوئلے کی کان کے ایک بڑے حصہ کے بیٹھ جانے سے اڑھائی سو کان کن دب گئے ہیں - کان کے ہندوستانی منیجر کو بھی چوٹیں آئیں - مزدوروں کے چار کوارٹر بھی گر گئے - تازہ ترین اطلاع مظہر ہے - کہ تمام مزدور بچا لئے گئے ہیں :

—— شملہ ۲۹ - ستمبر معلوم ہوا ہے - کہ سردیوں میں وائسرائے بنگال کا دورہ کرنے کے بعد برہما بھی مختصر سے عرصہ کے لئے جائیں گے +

—— کلکتہ ۲۹ - ستمبر - پنڈت رامچند شرما جنہوں نے کالی کے مندر میں جانوروں کی قربانی کو رد کئے کے لئے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے - نازک حالت میں ہیں - آج ان کے برت کو ۱۳ واں دن تھا - معلوم ہوا ہے - ان کے وزن میں ۲۲ پونڈ کی کمی ہو گئی ہے - آج وہ سارا دن بے ہوش رہے - مگر بعد میں ہوش میں آ گئے :

—— کراچی ۲۸ - ستمبر - کراچی کارپوریشن نے اپنی میٹنگ میں فیصلہ کیا ہے - کہ تپ دق کے غریب مریضوں کو دودھ - مکھن اور انڈے مفت مہیا کئے جائیں :

—— پٹنہ ۲۹ - ستمبر معلوم ہوا ہے - کہ بہار گورنمنٹ نے کمارا نند ٹیگور کو آئندہ مارچ تک سمتی پورہ جیل میں نظر بند کر دیا ہے :

—— ناگپور ۳۰ - ستمبر - اندور سے مہاراشٹر کا

مسٹر گابا کو نوٹس

مسٹر کے - ایل گابا نے ہائی کورٹ میں مسٹر البنز ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے مقدمہ منتقل کرانے کے لئے درخواست دے رکھی تھی - انتقال مقدمہ کی وجوہ میں سے ایک وجہ انہوں نے یہ دی تھی - کہ جب مجسٹریٹ درخواست ضمانت کا فیصلہ لکھ رہا تھا - تو اس نے گورنمنٹ ایڈووکیٹ اور لیفٹیننٹ ہاس کورٹ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سے مشورہ کیا - عدالت نے اس الزام کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے مسٹر گابا کو نوٹس دیا ہے - کہ وہ وجہ بیان کریں - کہ حلف دروغی کے الزام میں ان کے خلاف مقدمہ کیوں نہ چلایا جائے :

نامہ نگار اطلاع دیتا ہے - کہ اندور کے سابق جہاراجہ تکوجی رائے کو ہلاک کرنے کی کوشش کا علم ملا ہے +

—— لکھنؤ - بذریعہ ہوائی ڈاک تیرانا سے کل جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے - کہ البانیہ کے شاہ زوگ کو قتل کرنے کی سازش پکڑی گئی ہے - اس سلسلہ میں بہت سی گرفتاریاں ہو چکی ہیں اور بہت سی ہونے والی ہیں +

دودھریوں کے اعتراضات کا منہ توڑ جواب دینے - اور وید درودھ مت متانتروں کی جڑوں میں کھنڈن کا کلہاڑا چلانے والا آریہ سماج کا صرف ایک ہی رسالہ ویدک میگزین

مفت

بھیجئے (۱) دو سال کا چندہ ۶ روپیہ بھیجکر تبسرے سال مفت (۲) دو گراہکوں کا چندہ ۶ روپیہ بھیجکر آپ مفت لے سکتے ہیں - اگر ایسا نہ کر سکیں تو تین روپیہ چندہ اور ۳ آنے ڈاک خرچ بھیجکر شری پنڈت جی لکھنؤ ... (۱) دارسست (۲) مشعل ہدایت (۳) اونکار ستوتر (۴) جام محبت (۵) ایریم مرلی مفت لیجئے - رسالہ جنوری ... جی علاولیوری کی ادارت میں باقاعدہ نکل رہا ہے - اور اس کے ایک ایک نمبر نے مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی ہے آج ہی اس رعایت سے فائدہ اٹھا دیں - ۱۵ دن کے بعد کوئی رعایت نہ ملے گی - نمونہ کے لئے ۳ کے ٹکٹ سوا تین روپے منیجر کھنڈن سیریز کچی نسبت روڈ کے نام آج ہی ارسال کر کے گراہک بن جاویں - اپنشد نمبر اور قرآن الہام کی کسوٹی پر ابھی نکلے ہیں - جین مت درپن چھپ رہا ہے - وید انک رسالہ کی صورت میں نہایت شان کیساتھ ۴۰۰ صفحات پر مشتمل ہوگا - جو اپنی نظیر آپ ہی ہوگا

بیماری کی جڑ مچھر ہے - اور مچھر بد بودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سنگند دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں اس کا روزانہ استعمال کریں - ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں - آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بھائیوں نے اسے از حد پسند کیا ہے - بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے

پنجاب بھر میں یہ سب سے پہلا کارخانہ ہے - جس کی یہ ایجاد ہے - اس لئے دھوکہ سے بچنے کیلئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں -

میسرز بھگت رام لپوری اینڈ سنز مالک وسنتو ایجنسی سوتر منڈی - لاہور

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دینگے اور ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد - گورنیٹڈ گراں قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں - فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے :

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

SuLeman Umar and Company, Karachi

نگارستان و جمالستان

حضرت نیاز فتحپوری کے بہترین افسانوں کے مجموعے

نگارستان ۸/ جمالستان للعمر

محصولڈاک علاوہ

دونوں کتابیں لینے پر چھ روپیہ معہ محصولڈاک

منیجر "نگار" لکھنؤ

Digitized by eGangotri

ودیشوں میں ہلچل

سونے کی برآمد کی ممانعت

پیرس ۲۹ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سونے یا سونے کے سکوں کی برآمد عارضی طور پر ممنوع قرار دی گئی ہے۔ اس حکم پر فوراً عمل شروع ہو جائے گا +

اٹلی پر مالی معاہدہ کا اثر

روم ۔ ۲۹ ۔ ستمبر۔ یورپ کے مختلف ممالک کے مالی معاہدہ کے پیش نظر اٹلی بھی اپنے سکوں کے متعلق کوئی اہم قدم اٹھانے والا ہے چنانچہ آج صبح کیبنٹ کی ایک ضروری میٹنگ ہو رہی ہے +

فرنچ سینٹ نے گولڈ بل پاس کر دیا

پیرس ۔ ۲۹ ۔ ستمبر۔ آج چیمبر نے ۳۵۵ / ۲۲۱ ووٹوں سے گولڈ بل پاس کر دیا۔ ساڑھے گیارہ بجے سینٹ کی میٹنگ ہوئی۔ جو بل کی دفعات کا مطالعہ کرنے کے لئے کل پر ملتوی ہو گئی +

گورنمنٹ فرانس کا مالی بل

پیرس ۔ ۲۸ ۔ ستمبر۔ یونین ہبلک گروپ کے ۶۰ سینیٹروں نے اتفاق رائے سے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ٹیکسوں کے متعلق سرکاری بل کے خلاف ہیں۔ انتہا پسند پارٹیوں کے ڈیلی گیشن نے ایم۔ بلوم وزیر اعظم سے ملاقات کرنے کے بعد یہ تجویز پیش کی۔ کہ بل میں اس طرح ترمیم کی جائے +

قلعہ الکزر پر بم باری

پیرس ۲۸ ستمبر۔ شہر ٹالیڈو تقریباً محفوظ ہے۔ صرف قلعہ الکزر کے شمالی حصہ کو نقصان پہنچا ہے۔ جب باغی شہر میں داخل ہونے لگے تو سرکاری فوج نے گولی چلا دی۔ انہوں نے بھی جواب میں ایسا ہی کیا۔ ایک افسر اور بیس سپاہی شہر میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد امدادی فوج کے ۳۰۰ آدمی داخل ہوئے سرکاری توپخانہ نے قلعہ پر بمباری جاری رکھی۔ اور ہوائی جہاز منڈلاتے رہے +

ہسپانوی معاملات میں عدم مداخلت

لنڈن ۲۸ ۔ ستمبر۔ پرتگال کی طرف سے سپین کے معاملہ میں عدم مداخلت کی کمیٹی کے اجلاسوں میں اب تک شریک نہیں ہوا تھا۔ اس کا سفیر مقیم لنڈن شریک ہوا۔ پہلے یہ تجویز کی گئی تھی کہ صرف سب کمیٹی کا اجلاس آج منعقد ہو۔ مگر پرتگال کے نمائندہ کی شرکت کو مدنظر رکھتے ہوئے مکمل کمیٹی کا اجلاس بلانے کا انتظام کر دیا گیا +

الکزر کے محصورین کو مبارکباد

برلن ۔ ۲۶ ۔ ستمبر۔ ہر ہٹلر کے ڈپٹی نے الکزر کے محصورین کو تار بھیجا ہے۔ کہ جرمنی سوشلسٹ پارٹی الکزر کے بہادروں اور ان کے بچانے والوں کو مبارکباد دیتی ہے +

۵۸۵ امراض

میں سے کسی ایک کے لئے آپ قسم سے سینہ بسینہ چلے آئے نیز بہدف بارہا آزمودہ مجرب زود اثر جادو کے مشابہہ نسخہ طلب کریں۔ جو نہایت آسانی اور کم قیمت میں تیار ہو جائے۔ پہلی ہی خوراک سے حکماً مستفید ہوں گے۔ قیمت ایک نسخہ ایک روپیہ۔ دو مختلف امراض کے دو نسخے ایک روپیہ ۸ر۔ قیمت پیشگی۔ وی۔ پی نہیں ہو گا۔ خط و کتابت جوابی۔ نسخہ غلط ہو۔ تو ہرجانہ بھی دیا جائے گا۔ ملنے کا پتہ

پتہ:- پنڈت رتن چند حکیم شاہی سربی دواساز لاہوری گیٹ چکوال

اچنبا ٹوتھ پاؤڈر

... دانت صاف کرنے سے مرض پائیریا ہرگز نہیں ہوتا۔ اگر ہو گیا ہو تو یقیناً دور ہو جاتا ہے پیپ خون بہنا بند ہو جاتا۔ پانی سے ٹیس لگنا مسوڑوں کا پھولنا قطعی بند ہو جاتا ہے اور میلے دانت جواہرات کی طرح چمکنے لگتے ہیں دانتوں کے زہریلے مواد سے گلے بند ہونے بھی موقوف ہو جاتے ہیں اچنبا کی ایک روپیہ والی ایک شیشی اپنے شہر کے ... دوا فروشوں سے خریدیں یا براہ راست ... فارمیسی۔ شاہی محلہ لاہور سے منگائیں +

آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی کی مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ کھجلی۔ ککرے۔ سرخی جالا۔ پھولا وغیرہ کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت تین روپیہ تولہ +

چیون پراش

ہم موسم کے لائق بڑھیا لذیذ ٹانک قیمت چار روپے فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے خون پیپ آنا روکتا ہے

قیمت فی شیشی آٹھ آنے

برہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ اور طاقت دیتا ہے۔ قیمت ۱۲ر شیشی

برہمی بوٹی ۱۲ر سیر

فہرست ادویات مفت

مینجر آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور:- برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ
راولپنڈی:- چمپا فارمیسی جیپ روڈ
پشاور:- میسرز برج لال اینڈ سنز چوک ریشم گراں
شملہ:- میسرز ٹھاکر برادرس لوئر بازار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۱۹۔ اسوج سمت ۱۹۹۳

آریہ وواہ بل

آریہ سماج جنم سے ذات نہیں مانتا۔ گن کرم سوبھاؤ سے ورن مانتا ہے۔ لیکن دواہ کے متعلق موجودہ انگریزی قانون ہے۔ وہ گن کرم سوبھاؤ سے ورن کا قائل نہیں۔ سارا قانون اس بنیاد پر قائم ہے کہ ہندوؤں کی ذات جنم سے ہے۔ اس لئے موجودہ ذات پات کو توڑ کر جو سمبندھ کئے جاتے ہیں۔ وہ قانون کی نگاہ سے ناجائز ہیں۔ اور ان کی سنتان حرام مجھی جاتی ہے۔ اور اسے وراثت کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ بمبئی کی ایک مثال ہے۔ کہ ایک جوڑا چالیس برس تک قریب ایک دوسرے کے ساتھ رہتا رہا استری اور پُرش کی حیثیت سے۔ ان کے لڑکے بھی ہوئے اور پوتے بھی۔ لیکن جس وقت اس شخص کی مرتیو ہوئی۔ تو اس کے وارثان ...ثت نے جائیداد کے متعلق دعوےٰ کر دیا۔ ...ہائی کورٹ تک گیا۔ اور آخری فیصلہ یہ ہوا۔ ...ئی وہ وواہ خلافِ قانون ہے۔ اس لئے وہ ...واہ ناجائز ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہ بچے قانون کی ...ات جائیداد کے وارث نہ رہے۔ بلکہ ویسے ...ان پر بٹہ لگ گیا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ بعض ...کورٹوں کے یہ فیصلے موجود ہیں۔ کہ اگر اعلےٰ ...ت کا پُرش اپنے سے چھوٹی ذات کی استری ...سے شادی کرے۔ تو جائز ہے۔ شاستروکت شبدوں ...انولوم دواہ ہائی کورٹ کے فیصلہ کی رو سے ...جائز ہو گئے ہیں۔ لیکن پرتی لوم وواہ جن میں ...ہو۔ اور در کھشتری ہو۔ وہ بدستور ناجائز ...ہائی کورٹوں کے فیصلوں کے باوجود حقیقی مشکل ...ت تک دور نہیں ہوتی۔ موجودہ انگریزی ...نہ صرف آریہ سماج کے رستہ میں ہی ایک ...کاوٹ ہے۔ بلکہ تمام سدھارک جماعتوں ...ستہ میں ایک بھاری پتھر ہے۔ آریہ جاتی کا ...طبقہ یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ ورتمان ذات ...کے بندھن ڈھیلے ہونے چاہئیں۔ اور ...ہوں گے۔ تب تک ہندوؤں کا ...گا۔ ان بندھنوں کو ڈھیلا کرنے کے ...برہم سماج بھی ورتمان ذات ...اگرچہ وہ گن کرم سوبھاؤ سے ...قائل بھی نہیں۔ برہم سماج نے ...اس وقت کی امپیریل لیجسلیٹو کونسل سے برہمو دواہ ایکٹ پاس کروانا چاہا۔ لیکن یہ بل ایک نہایت بھیانک روپ دھارن کر کے کونسل سے نکلا۔ بجائے اس کے کہ قانون یہ بنایا جاتا۔ کہ جو بھی اپنے تئیں برہمو کہے۔ وہ اس سے فائدہ اُٹھا سکے۔ قانون کو یہ شکل دی گئی۔ کہ جو بھی شخص اس سے فائدہ اُٹھانا چاہے۔ وہ یہ اعلان کرے۔ کہ میں نہ ہندو ہوں۔ نہ مسلمان نہ عیسائی نہ پارسی وغیرہ۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہ ہر ایک شخص کو اس قانون سے فائدہ اُٹھانے کے لئے اپنے مذہب کو جواب دینا پڑتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بہت سے لوگ اس سے فائدہ نہ اُٹھا سکے۔ کہ اگر ایک یا دو کوئی شخص یہ بیان دے دے۔ کہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق نہیں رکھتا۔ تو اس کے راستہ میں کئی قسم کی پیچیدگیاں نمودار ہو جاتی ہیں۔

پس یہ قانون تو بن گیا۔ اور کسی کسی نے اس سے فائدہ بھی اُٹھایا۔ لیکن زیادہ تر نہیں۔ اس کے بعد اس میں مناسب ترمیم کرنے کی کوشش ہوتی رہی۔ لیجسلیٹو اسمبلی کے سورگباسی پردھان مسٹر وٹھل بھائی پٹیل نے بھی ۱۹۱۸ء میں ایک بل اس وقت کی امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں پیش کیا تھا۔ جس کا منشا یہ تھا۔ کہ دواہ کے متعلق ذات پات کی رکاوٹ کسی قدر کم ہو جائے۔ لیکن انہیں سپھلتا نہ ہوئی۔ اس کے چند سال بعد ڈاکٹر سر ہری سنگھ گوڑ نے سول میرج کی قسم کا ایک بل پیش کیا۔ یہ پُرانے سول میرج ایکٹ سے اس لحاظ سے اچھا ہے۔ کہ دواہ کرتے ہوئے کسی کو یہ اعلان نہیں کرنا پڑتا۔ کہ وہ موجودہ مذاہب میں سے کسی سے بھی تعلق نہیں رکھتا۔ لیکن اس میں طلاق کی اجازت ہے۔ جس کے لئے ہندو سوسائٹی اس وقت تک تیار نہیں ہوئی۔ ایک دو نقص اور بھی ہیں۔ پچھلے دنوں سے اچھوتوں کا مسئلہ بڑے زور سے ہمارے سامنے آیا ہے۔ اس نے اس بات کی ضرورت کو اور بھی واضح کر دیا ہے۔ کہ وواہ کے سمبندھ میں ذات پات کا شیرازہ ڈھیلا ہونا چاہئے۔ چنانچہ بنارس کے ڈاکٹر بھگوان داس ایم۔ ایل۔ اے نے ان دنوں لیجسلیٹو اسمبلی میں ایک بل پیش کر رکھا ہے۔ جس کا منشا یہی ہے۔ کہ ورتمان ذات پات کو توڑ کر جو دواہ کیا جائے۔ وہ قانون کی رو سے جائز سمجھا جائے۔ آریہ سماج بھی عرصہ سے ایک ایسے قانون کی ضرورت محسوس کر رہا تھا۔ چنانچہ کئی سمیلنوں میں اس قسم کے پرستاو بھی سویکار ہوئے۔ کہ ایسا قانون پاس کروایا جائے۔ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور اس کی پریرنا پر شری یت گھنشام سنگھ گپت ایم۔ ایل۔ اے نے یہ بل اسمبلی میں پیش کرنے کا نوٹس دیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس دن یہ بل پیش ہونا تھا۔ اس دن گپت جی کسی وشیش ہیتو سے اسمبلی میں نہ آ سکے۔ اس لئے ان کی جگہ یہ بل ڈاکٹر کھارے نے پیش کیا۔ اور اس لئے ان کے نام سے ہی چلا آ رہا ہے۔ یہ بل نہایت مختصر ہے۔ اس کی صرف تین دفعات ہیں۔ اور اس کا منشا صرف یہ ہے۔ کہ جو شخص اپنے تئیں آریہ سماجی کہتا ہو۔ اگر وہ ذات پات توڑ کر دواہ کرے۔ تو وہ دواہ خلاف قانون نہ سمجھا جائے۔

یہ قانون صرف آریہ سماجیوں کے لئے ہے۔ کوئی اس سے فائدہ اُٹھانا چاہے۔ تو اُٹھائے نہ اُٹھانا چاہے۔ تو نہ اُٹھائے۔ اس سے کوئی شخص اپنے تئیں مجبور نہیں پاتا۔ یہاں تک کہ اگر آریہ سماجی بھی اس سے فائدہ نہ اُٹھانا چاہیں۔ تو ان پر کوئی پابندی نہیں۔ اندریں حالات اس قانون کی کسی بھی جماعت کی طرف سے مخالفت کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن باوجود اس کے مخالفت ہوئی۔ سناتن دھرمیوں کی مخالفت تو پھر بھی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ تعجب یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے بھی مخالفت کی۔ اور اللہ مخالفت کی۔ اُنہوں نے سناتن دھرمیوں کے ساتھ مل کر یہ کوشش کی۔ کہ اگر یہ بل نامنظور نہیں ہو سکتا۔ تو کم از کم ملتوی تو ہو جائے۔ مسٹر بجوریا۔ مسٹر اینے۔ سر محمد یعقوب۔ ڈاکٹر ضیاالدین احمد۔ اور مسٹر کبیرالدین نے اس بل کی بحث میں حصہ لیا۔ اور اس لئے حصہ لیا۔ کہ اس کا گلا گھونٹ دیا جائے۔ انہوں نے بحث کو غیر ضروری طوالت دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس تین دفعات والے بل کا چوتھا حصہ بھی ختم نہ ہو سکا۔ کچھ حرارت بھی پیدا ہوئی۔ سناتنی اور مسلم ممبروں کی نظر میں یہ بل سوسائٹی کے لئے ایک خطرۂ عظیم ہے۔ مسلم ممبروں نے اس بات پر بھی زور دیا۔ کہ اگر یہ قانون پاس ہو گیا۔ تو بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی۔ مسٹر بجوریا نے دو ترمیمیں پیش کیں۔ پہلی ترمیم یہ تھی۔ کہ اس قانون سے صرف وہی لوگ فائدہ اُٹھا سکیں۔ جو دواہ سے کم از کم ایک برس پہلے آریہ سماج کے باقاعدہ ممبر رہے ہوں۔ دوسری ترمیم یہ تھی۔ کہ قانون کا نفاذ جب سے ہو تب سے اس کا اثر سمجھا جائے۔ پچھلے وواہوں پر حاوی نہ ہو۔ جہاں کچھ سناتن دھرمیوں نے اس بل کی مخالفت کی۔ وہاں ڈاکٹر بھگوانداس پنڈت کرشن کانت مالویہ مسٹر آئینگر جیسے سناتن دھرمیوں نے بجوریا کی پہلی ترمیم کی مخالفت کر کے بل سے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا۔ جب مسٹر بجوریا کی پہلی ترمیم پیش ہوئی۔ تو ڈاکٹر کھارے نے پوچھا۔ کہ جب دوسری جماعتوں کے متعلق بے شمار قانون پاس کئے گئے۔ اور ان سے یہ مطالبہ نہ کیا گیا۔ کہ وہ اپنے رجسٹر رکھیں۔ تو آریہ سماج سے کیوں کیا جاتا ہے۔ مسٹر اینے نے کہا۔ کہ اگر قانون میں آریہ سماجی کی تعریف نہ کی گئی۔ تو بہت سی مشکلات رونما ہوں گی۔ انہیں اعتراض نہ ہوگا۔ اگر یہ لکھ دیا جائے۔ کہ اس قانون کے اغراض کے لئے آریہ سماجی وہ سمجھا جائے گا۔ جس کا نام وواہ سے ایک دن پہلے آریہ سماج کے رجسٹروں میں درج ہو۔ سر محمد یعقوب نے اس ترمیم کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ کہ آریہ سماجی کی تعریف کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر ضیاالدین نے بھی آریہ سماجی کی تعریف کی ضرورت محسوس کی۔ ایک صاحب مسٹر عمر علی شاہ نے ترمیم کی حمایت میں کچھ سنسکرت کے اشلوک پیش کئے۔ لیکن ان کی لیاقت کا یہ حال ہے۔ کہ وہ اشلوک کی جگہ "فرلوک" کہتے تھے۔ ڈاکٹر بھگوانداس نے انہیں چیلنج کیا۔ کہ وہ اشلوک پڑھ کر سنائیں۔ اور ان سے یہ ثابت کریں۔ کہ ان کی رو سے اپنی جاتی سے باہر کے وواہ ناجائز ہیں۔ ان کے خیال میں یہ کافی ہے۔ کہ وواہ سے پہلے کوئی شخص اپنے آریہ سماجی ہونے کا اعلان کر دے۔ مسٹر گیدڑگل نے ہاؤس کو بتایا۔ کہ پچھلے دنوں اخبار "لیڈر" نے ہندو لفظ کی تعریف کرنے کی کوشش کی تھی۔ آخرکار وہ یہ تعریف کر پایا تھا۔ کہ "ہندو ایک ہندو ہے۔ جو اپنے تئیں ہندو کہتا ہے"۔ مسلمانوں اور پارسیوں کی بھی یہی تعریف ہو سکتی ہے۔ اس لئے آریہ سماجی کی کیسے تعریف ہو۔

مسلمان ممبران کی مخالفت کی وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ کہیں مسلمان عورتیں اس قانون سے فائدہ اُٹھا کر غیر مسلم نہ ہو جائیں۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں۔ کہ یہ قانون پاس نہ ہو۔ سر کاؤس جی جہانگیر نے بھی اپنی تقریر میں اس طرف اشارہ کیا۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ قانون میں اس بات کا انتظام ہونا چاہئے۔ کہ محض وواہ کی خاطر لوگ اپنا مذہب تبدیل نہ کریں۔ اس قانون کے ماتحت یہ ممکن ہے۔ کہ کسی بھی جماعت کا ایک مرد اور ایک عورت یہ اعلان کر کے کہ وہ آریہ سماجی ہو گئے ہیں باقاعدہ دواہ کر لیں۔ گورنمنٹ ہند کے دو ممبر سر این۔ این سرکار نے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ قانون کے غلط

Digitized by eGangotri

ماتا کی تڑپ

باوجودیکہ سنتان ماتا اور پتا دونوں کی مشترکہ ہوتی ہے۔ اس کے ماتا اور پتا کے جذبات میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ ماتا پریم اور دیا کی مورتی ہے۔ اور پتا دنڈ کا پرتی ندھی۔ ماتا اپنی سنتان کو کبھی سزا نہیں دے سکتی۔ چاہے اس سے کتنے ہی قصور کیوں نہ سرزد ہوں۔ پتا کی حالت مختلف ہے۔

جب ہیرا لال گاندھی مسلمان ہوا۔ تو مہاتما گاندھی نے ایک اعلان کے ذریعہ دُنیا کو بتا دیا۔ کہ وہ کیا ہے۔ اور کہ اس کے قبول اسلام کی کیا حقیقت ہے۔ مسلمانوں سے انہوں نے کہہ دیا۔ کہ ہیرا لال کے مسلمان ہونے پر تمہارا خوش ہونا مناسب نہیں۔ کیونکہ یہ شخص کریکٹر کے لحاظ سے بہت گرا ہوا ہے۔ اور باوجود میری تمام کوششوں کے سدھرنے میں نہیں آیا۔ اس کے بعد انہوں نے اسے دل سے اُتار دیا۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ وہ اسے اسی وقت سے اتار چکے ہوئے ہیں۔ جب اس کا چلن بگڑا تھا۔ لیکن ماتا اپنے پتر کو چاہے وہ بدچلن اور عیبی ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے من سے نہیں اُتار سکتی۔ اس لئے ماتا کستورا بائی کو سخت رنج ہوا۔ جب اُنہوں نے سنا۔ کہ ان کا سب سے بڑا لڑکا مسلمان ہو گیا ہے۔ اس رنج کا اُنہوں نے اظہار نہ کیا۔ لیکن جب انہوں نے یہ سنا۔ کہ ان کا لڑکا نشہ کی حالت میں گرفتار ہو کر سزایاب ہو چکا ہے۔ تو انہیں سخت تکلیف ہوئی۔ اور اس تکلیف کا اظہار کرنے سے رُک نہ سکیں۔ انہیں نہ صرف اس بات کا رنج ہے۔ کہ ان کے لڑکے کی یہ حالت ہے۔ بلکہ اس بات کا بھی کہ لڑکے کے کرتوں کے سلسلہ میں ان کے پتی جیسے پوتر آچرن والے شخص کا بھی ذکر آتا رہتا ہے۔ ماتا کستورا بائی کو اپنے لڑکے کے ساتھ محبت ہے۔ لیکن اپنے پتی کے لئے پریم بھی ہے۔ اور شردھا بھی۔ وہ جانتی ہیں۔ کہ ان کا پتی نہ صرف بھارت ورش بلکہ سنسار بھر کا سب سے اُتم پُرش ہے۔ وہ نہیں چاہتیں۔ کہ ان کے لڑکے کے بد اعمال کے سلسلہ میں ان کے پتی کا نام لوگوں کی زبان پر آئے۔ مگر مسلمانوں نے ہیرا لال کو سر پر چڑھایا۔ تو اس لئے۔ کہ وہ مہاتما گاندھی کا لڑکا ہے۔ اگر آج اخبارات میں اس کا چرچا ہو رہا ہے تو ایک مشہور باپ کا بیٹا ہونے کی وجہ سے۔ ورنہ ہر روز بیسیوں لوگ شراب نوشی کی وجہ سے حوالات میں ڈالے جاتے اور سزایاب ہوتے ہیں۔

ماتا نے اپنے خط میں جو اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اپنے لڑکے سے اس بات کا گلہ کیا ہے۔ کہ مسلمان ہونے کے بعد بھی اس کا چلن نہیں سدھرا۔ اس کی وجہ سے نہ صرف اس کا پوتر پتا جس کی ساری دنیا عزت کرتی ہے۔ دکھی ہو رہا ہے۔ بلکہ اس کے داماد اور لڑکوں کو بھی سخت رنج ہو رہا ہے۔ اس لئے وہ اس سے اپیل کرتی ہیں۔ کہ سیدھے راستے پر آئے۔ کسی اور کی خاطر نہیں۔ تو اپنی بوڑھی ماتا کی خاطر۔ ماتا نے مسلمانوں سے بھی اپیل کی ہے۔ اگرچہ اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کے مسلمان دوست ہیرا لال کے اطوار سے واقف ہیں۔ اگر ڈاکٹر انصاری زندہ ہوتے۔ تو وہ مسلمانوں کو بتاتے۔ کہ اُنہوں نے کس شخص کو سر پر چڑھا رکھا ہے۔ اب بھی سمجھدار مسلمان ہیرا لال کے قبول اسلام کو کوئی وقعت نہیں دیتے۔ لیکن پھر بھی مسلمان اس لئے پھیر رہے ہیں۔ کہ وہ مہاتما گاندھی کا لڑکا ہے۔ اسے اُنہوں نے "مولوی" بنا دیا ہے۔ حالانکہ اس غریب کو کیا معلوم کہ مذہب کیا ہے؟ اور اسلام کیا ہے؟

(کرشن)

کیا سوامی دیانند ایک "متعصب ہندو" تھے؟

ہمعصر "مدینہ" نے اپنی ۲۵۔ستمبر کی اشاعت میں "آریہ سماج اور سوامی دیانند" کی سُرخی سے ایک نوٹ درج کیا ہے۔ جس میں آریہ سماج اور اس کے بانی رشی دیانند کے متعلق غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ سوامی دیانند ایک "متعصب ہندو" تھے۔ اخبار "مدینہ" کا یہ نازیبا حملہ اس کی کم فہمی اور احسان فراموشی کا ثبوت ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ سوامی دیانند دنیا کی ان برگزیدہ ہستیوں میں سے تھے۔ جن کے دل میں بنی نوع انسان کے لئے یکساں محبت اور بھلائی کا جذبہ رہتا تھا۔ اور جن کا مشن عوام کو توہمات اور باطل پرستی کے راستوں سے ہٹا کر صداقت اور امن و امان کی شاہراہ پر چلانا ہے۔

ہر ہٹلر کی بائیبل میں تحریف

"سنڈے کرانیکل کے نامہ نگار" کا بیان ہے۔ کہ جرمن ڈکٹیٹر ہر ہٹلر بائیبل میں ترمیم و تنسیخ کر رہا ہے۔ بشپ لڈوگ مولر کے ذمہ نازی آدرشوں کے مطابق اس میں تبدیلیاں کرنے کا کام سونپا گیا ہے۔ نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ:-

"آج مجھے ہر ہٹلر کی ترمیم شدہ بائیبل کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ بعض ترمیمیں تو سنسنی خیز ہیں۔ مثال کے طور پر انگریزی نسخہ میں لیبورج کے ان الفاظ کو۔ کہ "Thou shall not kill" نکال کر ان کی جگہ یہ الفاظ درج کر دئے ہیں:-

"You shall not commit assassination such a murderer shall be, condemned to death"

یعنی تم نہ مارو گے کی جگہ "تم قتل نہیں کرو گے۔ ایسا قاتل سزائے موت کا مستوجب ہوگا"۔ کر دیا گیا ہے۔

ایک جگہ اصل نسخہ میں لکھا ہے۔ کہ:-

"Blessed are the peace makers for they shall be called the children of God."

"یعنی شانتی ستھاپت کرنے والے مبارک ہیں۔ کیونکہ وہ پرماتما کے پتر کہلائیں گے"۔ نازی نسخہ میں اس کی بجائے یوں کر دیا گیا ہے:-

"Blessed are they who keep peace with their compatriots, they fulfil the word of God."

مبارک ہیں وہ لوگ جو شانتی قائم رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ پرماتما کے حکم کو بجا لاتے ہیں۔

ان تراجم کی وضاحت کرتے ہوئے بشپ نے لکھا ہے۔ کہ:-

"جو نیشنل سوشلسٹ جاگرتی ان دنوں دیکھنے میں آتی ہے۔ اس نے قدرت و فطرت کے منافی بیانات کو تبدیل کر دینے پر مجبور کر دیا ہے کیونکہ ہم اب ان سے زیادہ دیر چپٹے نہیں رہ سکتے"۔

کیا عیسائی علماء بتائیں گے کہ اس تحریف کے باوجود ان کا یہ دعوے کہ بائیبل الہامی ہے۔ قائم رہے گا۔ اور کیا یہ تحریف اس بات کا یقین نہیں دلاتی۔ کہ اس سے پہلے بھی بائیبل میں تحریف ہوتی آئی ہے۔

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اُٹھائیں۔

استعمال کا کوئی علاج نہیں۔ ایک ہندو عورت اپنے پتی سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی تھی۔ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ لیکن چونکہ اس کا پتی مسلمان ہونے کو تیار نہ تھا۔ اس کا وواہ ٹوٹ گیا۔ اس کے بعد اس عورت کو شدھ کر کے ہندو بنایا گیا۔ اور اس نے ایک اور ہندو سے وواہ کر لیا۔ عدالت نے اس کو اجائز ٹھیرایا۔ کہہ نہیں سکتے۔ کہ ہائیکورٹ کا فیصلہ کیا ہوگا۔ وواہ سے ایک دو گھنٹے پہلے بھی کوئی شخص اسلام قبول کر لے۔ تو قانون کے مطابق اس کا وواہ کو بھی جائز مسلم وواہ سمجھا جاتا ہے۔ اگر مسٹر بجوریا کی ترمیم منظور کی جائے۔ تو ایک ایسے آریہ سماجی کا وواہ بھی ناجائز ہو سکتا ہے۔ جو دس برس تک اچھا آریہ سماجی رہا ہو۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ کسی بھی قانون میں لفظ "مسلم" کی تعریف نہیں کی گئی۔ اس پر سر محمد یعقوب نے کہا۔ "ہر ایک شخص جانتا ہے۔ کہ مسلمان کون ہے"۔ اس پر سرکار نے مزے کی چوٹ کی۔ اور کہا بیشک ہر ایک شخص جانتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ پنجاب کے اخبارات کے کالم اس قسم کے مضامین سے پُر نظر آتے ہیں۔ جن میں ایک پارٹی دوسری پارٹی کو غیر مسلم ثابت کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ووٹ لینے پر یہ ترمیم گر گئی۔ اور کسی کو اس کے حق میں ہاتھ اُٹھانے کی جرأت نہ ہوئی۔ اس کے بعد مسٹر بجوریا کی دوسری ترمیم پیش ہوئی۔ وہ یہ کہ یہ قانون پہلے وواہوں پر عادی نہ ہو۔ اُنہوں نے اندیشہ ظاہر کیا۔ کہ ایسا کرنے سے ناجائز ہمبندھ کی سنتان بھی جائز وارث ہو جائے گی۔ مسٹر ہری پرکاش نے اس پر سوال کیا۔ کیا سناتن دھرم میں اس قسم کی عورتیں رکھنے کی اجازت ہے؟ اس ترمیم پر بحث جاری ہے۔ مخالف بل کا گلا گھونٹنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہاں اسے ملتوی کرانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ خیال ہے۔ کہ یہ بل اس اجلاس میں پاس ہو جائے گا اور اگر کسی وجہ سے اس اجلاس میں نہ ہو سکا۔ تو اگلے اجلاس میں ہو جائے گا۔ اس کے پاس ہونے پر آریہ سماجیوں کی بہت سی مشکلات دور ہو جائیں گی۔ جنم کی ذات پات کے خراب اثرات کا کسی حد تک سدباب ہو جائے گا۔ اور شدھی کی لہر تیز تر ہو جائے گی۔ ہمیں اس قانون کے سواگت کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

(کرشن)

سوچنا

ان کاموں میں "پرکاش" کے ناظرین کو ہم سرچنا دے چکے ہیں۔ کہ سوامی سر تنترانند جی برہما جا لیں گے لیکن اب معلوم ہوا ہے۔ وہ برہما نہیں جا رہے۔ ناظرین نوٹ کر لیں۔

ایڈیٹر

اچھوتوں کو عیسائی بنانیکے منصوبے

اچھوتوں کو نگل جانے کے لئے آج تین
... سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں ؛-
مذہب (۱) اسلام (۲) عیسائیت۔
سکھوں کو تو ڈاکٹر امبیدکر کے سکھ مت
... کرنے کے کورے اعلان نے ہی لقمہ
... دیا ہے۔ اور وہ خوشی سے ناچ رہے ہیں۔
... امبیدکر کے گیت گا رہے ہیں۔ سکھوں
... کرنے کے لئے اُبھارا جا رہا ہے "شیر
... نے تو سکھوں کو اپنی جائیدادیں اور
... کے زیور تک بیچ دینے کا اُپدیش دیا
... اچھوتوں کی امداد کے لئے تین لاکھ روپیہ
... کا ایک وفد مصر سے آ رہا ہے :-

... اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ برطانیہ کی
... مشنری سوسائٹیوں کی ایک کانفرنس ۸ راکتوبر
... بشپ آف کنٹربری کے ماتحت ہوگی۔
... ہندوستان کے اچھوتوں کو عیسائی
... کے سوال پر غور کیا جاوے گا۔ چرچ
... سوسائٹی نے ہندوستان کے دیہات
... عیسائی پرچار بھیجنے کے لئے ۲۵ ہزار پونڈ
... کی ہے۔ تاکہ اچھوت کے اندر عیسائیت
... جو رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ اس کو تقویت
... جائے :-

ان حالات میں ہندوؤں اور خاص کر آریہ
... کو سوچنا چاہئے۔ کہ اچھوتوں کو بچانے کے لئے
... سوسائٹیوں کی زور شور کی سرگرمیوں کا
... کرنے کے لئے کیا کرنا ہے؟ سوچنا بھی نہیں
... عمل میں فوراً کود پڑنا چاہئے۔ ورنہ
... پچھتانا ہوگا :-

عبداللہ اپنی صفائی میں

... عبداللہ نے مدراس میں تبلیغ کرتے کرتے
... سے مجبور ہو کر جو کھیل کھیلا۔
... سے سزا پا کر جو نیک نامی بطور
... ناز لیڈر کے حاصل کی۔ اس
... شہرت کو چار چاند لگا دیئے۔ اس
... اسلام کی کامیابی جنوبی ہند میں
... ہے۔ مسلمانوں کے اس "مایہ ناز
... کا رخ الٹی سمت کو دیکھ کر اپنی
... بیان اخبارات میں شائع کرایا۔
... نے شراب پی کر برسر عام گالیاں
... انکار کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ
... ہے۔ کہ میرے دو پرانے دوست
... انہوں نے کھانے میں کوئی
... ہے اس فعل کا مرتکب
... ہے۔ کہ میں ان دوستوں

کا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتا۔ اس لئے امید
ہے۔ مجھے ایسا کرنے پر مجبور نہیں کیا جاویگا"

ہمیں آپ کا آخری فقرہ پڑھ کر بے اختیار
ہنسی آ رہی ہے۔ آپ دوستوں کا نام کیوں
ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ کیا پاس دوستی کی وجہ
سے؟ لیکن آپ جیسے پست اخلاق سے ایسی
کہاں امید؟ جس شخص نے خود غرضی سے اندھے
ہو کر اپنے پوجیہ مہاتما پتا کے متعلق بے بنیاد
باتیں کہنے سے گریز نہ کیا۔ وہ اپنے دوستوں
کی دوستی کا پاس کہاں سے کریگا؟ اور خاص کر
اس حالت میں جبکہ اس کے دوست اس کی
رہی سہی عزت کو ختم کر دینے کا باعث ہوئے
ہوں :-

صاف ظاہر ہے۔ کہ صفائی کے طور پر یہ
فرضی قصہ گھڑا گیا ہے۔ اور کہ اس میں کوئی
صداقت نہیں۔ آپ کی یہ صفائی تو "عذرِ گناہ
بدتر از گناہ" کے مصداق ہے :-

ہیرالال (عبداللہ گاندھی) کے نام ماتا کستوربائی کا پتر

ہیرالال گاندھی نے اسلام قبول کرتے وقت
کہا تھا۔ کہ وہ اسلام میں داخل ہی اپنے سدھار
کے لئے ہوئے ہیں۔ مگر مندرجہ بالا واقعہ نے
ان کی "توبہ" کی قلعی کھولدی۔ یہ ایسا واقعہ
ہے۔ جس نے نہ صرف ان کی وہ پوزیشن
جو مسلمان نے انہیں بطور اپنے لیڈر کے
دی تھی خاک میں ملا دیا۔ بلکہ مہاتما گاندھی کے
اس بیان کو جو انہوں نے ان کے قبول اسلام
کے وقت دیا تھا۔ تصدیق کر دی۔ کہ وہ
واقعی ایک گرے ہوئے اخلاق کے مالک
ہیں۔ اس واقعہ نے ان کی بوڑھی ماتا پر جو
اثر ڈالا ہے۔ وہ ان کے الفاظ میں ہی پڑھنے
کے قابل ہے۔ آپ نے اس واقعہ سے
متاثر ہو کر اپنے پتت بیٹے کو ایک خط لکھا
ہے۔ جو "پرکاش" میں کسی دوسری جگہ درج
ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوگا۔ کہ
ہیرالال کی بوڑھی ماتا نے کس طرح ان کے
اخلاق۔ اسلام قبول کرنے کی غرض۔ ان کی
موجودہ پوزیشن اور اشاعت اسلام کے متعلق
کھری کھری سنائی ہیں۔ اس درد بھرے پتر
کو پڑھ کر بھی امید نہیں۔ کہ گمراہ بیٹا راہِ
راست پر آ سکے۔ اور اپنے پچھلے گناہوں
سے توبہ کر کے اپنے اخلاق کو بہتر بنانے
کی کوشش کرے۔ مسلمانوں کو بھی اپنے "مایہ ناز
لیڈر" کے متعلق ان کی ماتا کی رائے کو غور
سے پڑھنا چاہئے۔ اور سوچنا چاہئے۔ کہ
کیا وہ اس قماش کے انسان کو وہ پوزیشن
جو انہوں نے ہیرالال کو اس وقت دی ہوئی

ہے۔ دینے میں حق بجانب ہیں؟

"شیر پنجاب" اور "سوامی کلچگانند"

سکھوں کے ہفتہ وار اخبار "شیر پنجاب"
میں سوامی کلچگانند کی فوٹو اور اس کے نام
سے ایک بیان شائع ہوا ہے۔ اس بیان
میں مولوی "قدرت اللہ" نے جو فریب کا برقعہ
اوڑھ کر سوامی "کلچگانند" اور بقول "شیر پنجاب"
"اچھوتوں کے مشہور لیڈر" بنے ہوئے ہیں۔ لکھا
ہے۔ کہ آریہ سماج اچھوتوں کو شدھ کرنے
میں فیل ہوگیا ہے۔ اس نے سکھوں کو مشورہ
دیا ہے۔ کہ چونکہ آریہ سماجی ہریجنوں کے
سکھ دھرم کو قبول کرنے میں ایک راستہ میں
رکاوٹ ہیں۔ اس لئے آریہ سماجی خیالات کو
ہی ہندوؤں کے دماغ سے نکال دینا چاہئے
ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ ہریجن سکھ دھرم
قبول کرنے کے لئے بے قرار ہیں :-

حیرت ہے۔ کہ "شیر پنجاب" "سوامی کلچگانند" کی
کی حقیقت اور اچھوتوں کے اس خود ساختہ
مشہور لیڈر کی "لیڈری" سے آگاہ ہوتے ہوئے
بھی یہ بیان اپنے اخبار میں شائع کرنے کی جرأت
کیسے کی ہے؟ ہم اس کی اس حرکت کو اس کی
خود غرضی سے منسوب کرنے کے سوا اور کیا کر سکتے
ہیں۔ "قدرت اللہ" کا یہ بیان حقیقت سے کوسوں
دور ہے۔ اور اس کے ایک ایک الفاظ سے
شرارت کی بو آتی ہے۔ کس چالاکی سے اُس
نے "شیر پنجاب" کو انگلیوں پر نچایا ہے۔ اور
"شیر پنجاب" بھی محض ایک فقرہ پر کہ "اچھوت سکھ
مت کو قبول کرنے کے لئے بے قرار بیٹھے ہیں"
لٹو ہوگیا ہے۔ حالانکہ یہ بیان شائع کرنے
سے پہلے اگر اس سے قدرت اللہ سے یہ سوال
کیا ہوتا۔ کہ اگر تم سچ کہتے ہو۔ تو پہلے تم ہی
کیوں نہیں سکھ بن جاتے۔ تو اس سے اس
کے بیان کی حقیقت معلوم ہو جاتی۔ لیکن قدرت اللہ
کا مقصد سکھوں کو آریہ سماجیوں کے خلاف
بھڑکانا تھا۔ اور وہ اپنی چال چل گیا۔ اور
"شیر پنجاب" بھی اس کی چال میں آگیا۔ اگر آریہ
سماج اچھوتوں کو شدھ کرنے میں فیل ہوگیا ہے۔
تو سکھوں کو آریہ سماجی خیالات کو ہندوؤں کے
دماغوں سے نکالنے کی کیا ضرورت ہے؟

بمبئی کے ہریجنوں کا فیصلہ

بمبئی کے اچھوتوں کی ایک کانفرنس ۲۶ تاریخ
کو ہوئی۔ جس میں ڈاکٹر امبیدکر کی تبدیلیٔ مذہب
کی تجویز کی مذمت کی گئی۔ اور اس بات کا اعلان
کیا گیا۔ کہ ہریجن ہندو دھرم سے ہرگز علیحدہ نہ
ہوں گے۔ چونکہ ہندوؤں نے انہیں جائز حقوق
دینے میں کبھی تامل نہیں کیا۔ ڈاکٹر امبیدکر کے
اثر و رسوخ کے علاقہ کے ہریجنوں کا یہ فیصلہ
اور ڈاکٹر صاحب کی تبدیلیٔ مذہب کی تجویز
کی مذمت یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ہریجنوں کی
اکثریت ہندو دھرم سے پیار کرتی ہے۔ اور
ہندو ہی رہنا چاہتی ہے۔ اگر ڈاکٹر امبیدکر کے
اثر و رسوخ کے علاقہ کے ہریجن ہی ڈاکٹر امبیدکر
کی تجویز سے متفق نہیں۔ تو دوسرے علاقوں کے
کب ہوں گے۔ مختلف مقامات پر ہریجنوں کی
کانفرنسوں میں اس امر کا فیصلہ کیا جا چکا ہے۔
کہ انہیں ہندو دھرم کو چھوڑنا منظور نہیں۔ بمبئی
کے ہریجنوں کا یہ فیصلہ مبارک ہے۔ لیکن اس امر
سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ بعض ہریجن
ایسے بھی ہیں۔ جنہیں کسی بھی دھرم سے کوئی دلچسپی
نہیں۔ وہ محض دنیوی منافع یا لالچ کی وجہ سے
ہندو دھرم کو تیاگ دینے پر آمادہ ہو رہے ہیں یا
مسلمانوں یا عیسائیوں کے پروپیگنڈا سے آمادہ
کئے جا رہے ہیں۔ بے شک ایسے ہریجنوں میں
پرچار کی ضرورت ہے۔ اور انہیں بچانا چاہئے۔
اور جہاں بھی ہریجنوں کو تکلیف ہے۔ یا انہیں
ہندوؤں کے برخلاف کوئی شکایات ہیں تو انہیں
دور کرنا چاہئے :-

ضروری اطلاع

"پرکاش" کے جن پریمیوں کا سالانہ چندہ
ماہ اکتوبر میں ختم ہوتا ہے۔ ان کی سیوا میں اطلاعی
چٹھیاں ارسال کی جا رہی ہیں۔ ان بھائیوں کو چاہئے
کہ وہ ۲۸-اکتوبر تک چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال
کر دیں۔ اگر چندہ بھیجنے کے لئے مہلت درکار
ہو۔ یا خریداری جاری رکھنا منظور نہ ہو۔ تو بذریعہ
خط تاریخ مذکور تک اطلاع دے دیں۔ تاکہ ان
کی سیوا میں وی۔پی نہ بھیجا جائے۔ اگر چندہ یا
اطلاع کسی بھائی کی طرف سے ۲۸-اکتوبر تک
موصول نہ ہوئی۔ تو مجبوراً ان کی سیوا میں وی۔پی
ارسال ہوگا۔ جس کو وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض
ہوگا :-

وی۔پی ماہ ستمبر میں جن کا چندہ ختم ہو گیا تھا۔
ان کی سیوا میں اطلاعی چٹھیوں کے
ذریعہ چندہ بھیجنے کی درخواست کی گئی تھی۔ جن
کی طرف سے نہ چندہ آیا ہے۔ اور نہ کوئی اطلاع
ہی۔ ان کی سیوا میں وی۔پی ارسال کئے گئے
ہیں۔ ان بھائیوں کو چاہئے۔ کہ جب وی۔پی
آئے وصول کر کے مشکور فرماویں :-

سمندر پار کے بھائی بھی اپنا اپنا بقایہ
چندہ بھیج دینے کی

Digitized by eGangotri

منکرین حدیث اسلام کی بیخ کنی پر

احمدیوں کو شکایت رہی ہے۔ کہ آریہ سماجی اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ اور قرآن و اسلام کی بیخ کنی کے لئے ہمیشہ آمادہ نظر آتے ہیں۔ اس شکایت کے باوجود ان میں اتنی ہمت نہیں۔ کہ وہ آریہ سماجیوں کے اعتراضات کا جواب دے سکیں۔ لیکن انہیں آریہ سماجیوں سے گلہ کرنے سے بیشتر ان مسلمانوں سے باز پرس کرنا لازم ہے۔ جو مسلمان ہوتے ہوئے اسلام کی بیخ کنی کے لئے مختلف تدبیریں کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ "اہلحدیث" اپنی ۲۱ دسمبر کی تازہ اشاعت میں رقمطراز ہے۔ کہ :-

"منکرین حدیث کے سلسلہ میں ایسے افراد بھی کام کر رہے ہیں۔ جن کو بانی اسلام اور آپ کے اسوہ حسنہ سے ہمیشہ کی عداوت اور جلن ہے۔ اور جو اسلام کی بیخ کنی کے لئے مختلف تدبیریں کرتے رہتے ہیں۔ اب بظاہر ایسے دشمنان اسلام نے اسلامی لباس میں ہی نہیں۔ علمائے اسلام کا لباس زیب تن کر کے سیدھے سادے مسلمانوں کے لئے گمراہی کا سامان فراہم کرنا چاہا ہے۔ اور الحاد و دہریت کی امداد سے وہ اپنے مقصد میں بظاہر کامیاب بھی نظر آ رہے ہیں"۔

جب بہار عارف مسلمان ہی نہیں۔ بلکہ علماء بھی جن کو بانی اسلام اور ان کے اسوہ حسنہ سے ہمیشہ کی عداوت اور جلن ہے۔ اسلام کی بیخ کنی کے لئے مختلف تدبیریں کرتے رہتے ہیں۔ اور مسلمان کہلاتے اور علماء میں شمار کئے جاتے ہیں۔ تو مسلمانوں کو آریہ سماجیوں کو کیا حق ہے۔ کہ وہ غیر مسلموں کو ایسا کرنے سے منع کریں۔ در حقیقت اسلام ہے ہی اس سلوک کا مستحق ۔

شراب طہور یا زہر کا پیالہ؟

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ مسلمان قرآن کی تعلیم کو عالمگیر روپ میں پیش کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اور غیر عالمگیر تعلیم یا اصول مقبولیت حاصل نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآنی تفسیروں میں اکثر اختلافات موجود ہیں۔ اور آئے دن ان میں تحریف و تنسیخ ہوتی رہتی ہے۔ اس بات سے متاثر ہو کر اہلحدیث لکھتا ہے :-

"قرآن پاک ایک ایسی چیز ہے۔ جس کا نام ہر مسلمان کے ضمیر کو اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے۔ مگر منکرین حدیث کا قرآنی کفایت و حمایت کا دعوےٰ ایک زہر کا پیالہ ہے۔ جس کو شراب طہور بنا کر اسلام و قرآن کی بیخ کنی کے لئے اُمت کو پلانے کی کوشش کی جا رہی ہے"۔

راسخ الاعتقاد اہلحدیث بے شک منکرین حدیث کی ان کوششوں کو جن سے وہ قرآنی تعلیم کو عالمگیر روپ میں پیش کرنے کی مساعی کرتے ہیں۔ اُمت کو شراب طہور بنا کر زہر کا پیالہ پلانے کے لئے استعمال کرنے کا الزام دیں۔ لیکن اس سے کیسے انکار ممکن ہے کہ خود مسلمان بھاری تعداد میں ایسے ہیں۔ جن کی تسلی قرآنی تعلیم سے ہونی ناممکنات ہے۔ اسے شراب طہور سمجھئے یا زہر کا پیالہ۔

قرآن کے طفیل چاہ ضلالت میں

ایک محقق کے لئے قرآن اور اس کی تعلیم مشعل ہدایت کا کام نہیں دے سکتے۔ اور نہ ہی اسے مقصد زندگی کو پورا کرنے میں قرآن کوئی مدد دے سکتا ہے۔ قرآن حضرت محمدؐ صاحب کی زندگی کے ذاتی واقعات کا ذخیرہ ہے۔ اس میں روحانی تعلیم یا زندگی کے فلسفہ کی باتیں کہاں سے آئیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو بھی اس حقیقت کا اعتراف ہے۔ کہ اکثر قرآن کے طفیل چاہ ضلالت میں گر جاتے ہیں۔ جیسا کہ "اہلحدیث" اپنی ۲۱ دسمبر کی تازہ اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ "اسی کے ذریعے سے بعض لوگ راہ ہدایت پا لیتے ہیں۔ اور اسی کے طفیل بہت سے چاہ ضلالت میں ڈوب جاتے ہیں"۔

یہ نامہ نگار کا ذاتی اعتراف نہیں۔ بلکہ خود قرآن کی پکار بدیں الفاظ ہے۔ کہ :-

"یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا"

"یعنی اسی کے ذریعے بعض لوگ راہ ہدایت پا لیتے ہیں۔ اور اسی کے طفیل بہت سے چاہ ضلالت میں ڈوب جاتے ہیں"۔ قرآن اس بات کو تسلیم کرتا ہے۔ کہ راہ ہدایت پانے والے "بعض لوگ" ہوتے ہیں۔ لیکن گمراہ ہونے والے "بہت سے"۔

راقم مضمون چاہ ضلالت میں گرنے والوں کے لئے بتاتا ہے۔ کہ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنی رائے سے قرآن کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ اور رسول کے بیان کو فضول قرار دیتے ہیں۔ قرآن پاک سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے بیان رسول جس کا دوسرا نام حدیث ہے کا مطالعہ ضروری ہے۔

اگر یہ تسلیم کر لیا جائے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ قرآن بذات خود مکمل گیان نہیں۔ اور کہ جس کے نزدیک حدیث ناقابل قبول و عمل ہے۔ وہ قرآن سے کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اگر وہ اسے مطالعہ میں لاتے ہیں۔ تو چاہ ضلالت میں گرتے ہیں۔ اس کا اعتراف خود قرآن کو ہے ۔

قرآن محض ایک معمہ ہے!

"اہل حدیث" کا کہنا ہے۔ کہ قرآن کو سمجھنے کے لئے احادیث کی امداد ضروری ہے۔ اور بغیر حدیثوں کے قرآن محض ایک معمہ رہ جاتا ہے۔ اس بات کو واضح کرنے کے لئے "اہلحدیث" کے یہ الفاظ قابل غور ہیں۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ "وہ تعامل رسول تمہارے لئے قابل اتباع نمونہ ہے۔ رسول کو جس طرح قرآن پر عمل درآمد کرتے ہوئے دیکھو۔ اسی طرح اپنے لئے شاہراہ عمل قرار دے لو۔ حدیث کو علیحدہ کر دینے کے بعد قرآن مجید محض ایک معمہ رہ جاتا ہے"۔

یہ مزید ثبوت ہے۔ اس بات کا کہ قرآن نامکمل گیان ہے۔ اور نامکمل ثابت ہو جانے پر غیر الہامی خود بخود ثابت ہو جاتا ہے کیونکہ خدائی کلام نامکمل نہیں ہوتا ۔

کیا نماز بشکل موجودہ کوئی چیز ہے؟

اوّل تو "نماز" لفظ ہی سارے قرآن سے ڈھونڈے نہ ملے گا۔ کچھ مسلمانوں کو دوسری کتب مقدسہ میں نماز کے متعلق احکام پائے بھی جاتے ہیں۔ تو کہیں دو وقتہ نماز کا حکم ہے۔ کہیں تین وقت کی نماز کا۔ ایک جگہ تو یہ لکھا ہے۔ کہ دو وقت کی نماز سے ہی مقصد پورا ہو جاتا ہے"۔ کچھ بھی ہو وہ دو وقتہ ہو۔ تین وقتہ ہو یا پنجوقتہ یہ تو ماننا ہی پڑے گا۔ کہ یہ یکسوئی دل کا کوئی ذریعہ نہیں۔ اور دل کی یکسوئی کے بغیر وصل الٰہی کی امید بھی موہوم سمجھنی چاہئے ۔

اب مسلمان خود اس بات کو ماننے لگ گئے ہیں۔ کہ نماز بشکل موجودہ کوئی چیز نہیں۔ اور یہ بہت حد تک درست بھی ہے۔ نماز ادا کرتے وقت جو ہاتھ پاؤں کی حرکات سرزد ہوتی ہیں۔ وہ دل کی یکسوئی میں مانع ہوتی ہیں۔ کسی زمانہ میں یہ نہ ہوگا تبھی تو شاید اہلحدیث کا نامہ نگار اس کی ۲۵ دسمبر کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ :-

"صدہا اختلافات پیدا ہو چکے ہیں۔ اور مختلف پارٹیاں ظہور پذیر ہو رہی ہیں۔ ایک فریق پنجوقتہ نماز کا قائل ہے۔ دوسرا فریق صرف تین وقت کی نماز فرض بتلاتا ہے۔ ایک پارٹی نے ان سارے جھگڑوں سے تنگ آ کر یہی نکتہ مارا۔ کہ نماز بشکل موجودہ کوئی چیز نہیں"۔

کیا ان حالات میں نماز جو مسلمانوں کا طریقہ عبادت ہے۔ وصل الٰہی کا ذریعہ ہو سکتی ہے؟

روزہ کے عقیدہ میں تبدیلی

"بہائی فرقہ" نے جو مسلمانوں کے بے شمار فرقوں میں سے ایک ہے۔ بہت سے اسلامی احکام کو منسوخ کر کے نئے احکام اپنی مرضی سے جاری کر دئے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اس نے عقاید اسلامی میں ترمیم و تنسیخ سے کام لے کر اس کو زمانہ کے مطابق "یا عالمگیر" بنانے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ اس کے خلاف مسلمان جہاد کرنے میں مصروف ہیں۔ اسے خارج از اسلام بتایا جا رہا ہے۔ لیکن مسلمان کس کس کا بائیکاٹ کرتے رہیں گے۔ اور کس کس کو خارج از اسلام قرار دیں گے۔ یہاں تو ہر کوئی اس کام میں مشغول ہے۔ اور یہ بجا طور پر ہے۔ کیونکہ اسلام موجودہ غیر عالمگیر، خالی از کشش اور بوسیدہ شکل میں کسی کے لئے قابل قبول کیونکر ہو سکتا ہے؟ اس کے عقاید عقل اور سائنس کے سراسر منافی ہیں۔ اس لئے ان میں ترمیم و تنسیخ کئے بنا اس کی دال گلنی مشکل ہے ۔

اسلام کے دیگر اصولوں و عقاید کے متعلق اختلافات کا ذکر تو اکثر ان کالموں میں ہو چکا ہے۔ اب روزہ کے متعلق تبدیلی بھی ملاحظہ ہو۔

"ایک فریق کی رائے یہ ہے۔ کہ قرآن مجید نے رمضان میں روزہ رکھنے کے متعلق جو حکم دیا ہے۔ اس سے سارے ماہ کے روزے مراد ہیں۔ دوسرا فریق کہتا ہے۔ کہ صرف تین روزہ ماہ رمضان میں رکھنے سے فریضہ صیام ادا ہو جاتا ہے"۔

جس طرح نماز کے متعلق اختلاف ہے۔ اسی طرح روزہ کے متعلق بھی۔ یہاں تک کہ دوسرے عقاید بھی اختلافات سے بچے ہوئے نہیں۔ ان حالات میں ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ موجودہ اسلام زیادہ دیر کا مہمان نہیں۔ یا تو اسے اپنی موت آپ مرنا ہوگا۔ یا نیا جنم لینا ہوگا ۔

رسالہ "شانتی جوتی" لاہور

دینی دیوی روحانی مضامین سے لبریز ہوتا ہے
مہاپرش ویدک معلومات کا خزانہ ہے ... زندگی ...
... ماسے درج ہوتے ... سال سے ...
وقت کے ساتھ زیر ایڈیٹری شریمتی ... شائع ...
ہوتا ہے۔ سالانہ چندہ صرف ... روپے ...
... مطالعہ کے بغیر آپ معلومات ... نہیں ...
... ماہوار ... طلب کریں ۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سدرشن چکر

سکھ اخبارات "ڈاکٹر امبیدکر گورو نانک دیو کا روحانی فرزند" بنا کر اس کے گیت تو گا ہی رہے ہیں۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ وہ مولوی قدرت اللہ کو جو غریب کا برقعہ اوڑھے سر بکنوں میں گمراہ کن پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ حقیقت سے آگاہ ہوتے ہوئے بھی سر پہ چڑھا رہے ہیں۔ لکھا جا رہا ہے کہ اچھوتوں کے "مشہور لیڈر" کا نعرہ مستانہ سوامی جی مہاراج کے ارشادات" وغیرہ وغیرہ۔ اس اچھوتوں کے "مشہور لیڈر" کی لیڈری کی قلعی اخبارات میں خوب کھل چکی ہے۔ لیکن سکھ اخبارات ہیں۔ جو اس خطرناک سانپ کو آستین میں پالنے اور دودھ پلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ "شیر پنجاب" نے اس "مشہور لیڈر" کی تصویر بھی ۲۷۔ ستمبر کے پرچہ میں شائع کی ہے۔

حقیقت سے آگاہ ہوتے ہوئے بھی وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ اس سوال کا جواب ہر کوئی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ خود غرضی ہے۔ جو انہیں حقیقت پر پردہ ڈالنے اور دشمن کو دوست سمجھنے پر مجبور کر رہی ہے۔ "شیر پنجاب" اس زہریلے سانپ کو بین بجا کر سکھ دھرم پر موہت کرنا چاہتا ہے۔ اس کے گن گا کر اپنے قابو میں لانا چاہتا ہے۔ فوٹو شائع کر کے اس کو مشتہر کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ وہ اچھوتوں کا "مشہور لیڈر" بن سکے۔ اس نے ایک بیان "شیر پنجاب" میں شائع کرایا ہے۔ کہ اچھوت سکھ بننے کے لئے بے قرار ہیں۔ بس اسی پر "شیر پنجاب" نے اسے "اچھوتوں کا مشہور لیڈر"۔ "سوامی جی مہاراج" کے القاب وغیرہ کے دربار سے دلا دئے ہیں۔

امبیدکر تو اچھوتوں کے سب سے بڑے اور مسلمہ لیڈر ہیں ہی۔ اس میں "شیر پنجاب" کو ذرا بھی شک نہیں۔ اسی لئے وہ اس زمانہ کا سب سے "بڑی آتما" ہیں۔ اور شاید "بڑی آتما" کا رجحان سکھ دھرم کی طرف ہونا ان کے گورو نانک دیو کے "روحانی فرزند" ہونے کی دلیل ہے۔ لیکن سکھ دھرم کے اس نئے شیدائی بلکہ سکھوں کے بھی خواہ اور اچھوتوں کے مشہور لیڈر سوامی کلجگانند" کے متعلق ان کا کیا ارشاد ہے۔ ہمارے خیال میں "شیر پنجاب" کو چاہیئے۔ کہ جس طرح اس نے امبیدکر کے لئے گورو نانک دیو کے "روحانی فرزند" کا خطاب تجویز کیا ہے۔ اسی طرح وہ اچھوتوں کے اس "مشہور لیڈر" اور سکھ دھرم کے پروانے کو "کلجگی گورو" کا خطاب دیدے۔ خواہ اسے اپنے گوروؤں میں شمار کرے یا نہ۔ یہ اس کی مرضی ہی سہی۔

"شیر پنجاب" کے یہ "مشہور لیڈر" آریہ سماج کے متعلق گوہر افشانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ "آریہ سماج اچھوتوں کو شدھ کرنے میں فیل ہو گیا ہے۔ اچھوت سکھ دھرم قبول کرنے کے لئے بے چین ہیں"۔ اگر "شیر پنجاب" کے یہ مشہور لیڈر سچ فرماتے ہیں۔ تو پھر دیر کیا ہے؟ سکھ بھی بے قرار ہیں۔ کہ اچھوتوں کو سنگھ بنا لیں۔ اور ہندوستان پر چھا جائیں۔ اور بقول "مشہور لیڈر" کے اچھوت بھی بے چین ہیں۔ کہ وہ سنگھ بن جائیں۔ تو روڑا کیا اٹکا ہوا ہے۔ جب دونوں طرف اس قدر بے قراری ہے۔ تو مقصد محبت کے حصول میں حارج کیا ہے؟ کہا کسی نے نہیں کہا کہ

عشق میں لذت تبھی ہے جب ہوں دونوں بے قرار
دونو طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

شاید انتظار کے مزے لے رہے ہیں۔ لیکن بلا وجہ؟

"مشہور لیڈر" صاحب فرماتے ہیں۔ کہ آریہ سماج اچھوتوں کو شدھ کرنے میں فیل ہو گیا ہے۔ لیکن کیوں اور کیسے؟ یہ بھی تو بتا دیا ہوتا۔ شاید ان کے دماغ میں یہ "الہام" اس لئے گھس آیا ہو۔ کہ ان کی "لیڈری" اور "سوامی پن" کی قلعی آریہ سماج نے کھول کر رکھ دی ہے۔ سکھ دھرم کیوں انہیں اچھا نہ لگے۔ اور سکھ کیوں پیارے نہ لگیں۔ جبکہ آپ کا "شبیہ مبارک" ان کے اخباروں کے صفحات کو زینت بخشتا ہے۔ اور آپ ان کی مہربانی سے "مشہور لیڈر" بنے ہوئے ہیں۔ لیکن اس میں کوئی راز مخفی نہیں۔ سوائے اس کے کہ ع من ترا حاجی بگویم تو مرا ملاں بگو

آپ مزید فرماتے ہیں۔ کہ "اچھوت سکھ دھرم قبول کرنے کے لئے بے چین ہیں۔ خواہ ان کو کسی طرح سے ورغلایا جائے۔ لیکن آریہ سماجی اور ہندو دائرہ میں ان کا رہنا قطعی محال ہے۔ اور اس مسئلہ میں ہزار ہا ہر صوبہ میں ڈاکٹر امبیدکر جیسے لیڈر اچھوتوں میں پیدا ہو گئے۔ سکھ لیڈران کو چاہیئے۔ کہ وہ بہت جلد جو سکھ دھرم قبول کرنے میں اچھوتوں کے راستہ میں روڑا بن رہے ہیں۔ ان کو شکست فاش دے کر سکھ مت کے دائرہ کو وسعت دیں۔ اور آریہ سماجی خیالات کو ہندوؤں کے دماغ سے خارج کرا دیں۔ کیونکہ آریہ سماج اچھوتوں کی شدھی کرنے میں فیل ہو گیا ہے۔ جس کا اعتراف خود آریہ نیتا بھی کرنے لگے ہیں"۔

اگر سال کے خیال شریف کے مطابق اچھوتوں کا سکھ دھرم میں پرویش کرنے کا ارادہ اٹل ہے۔ اور وہ اس کی آغوش میں آنے کے لئے بے قرار ہیں۔ تو انہیں اب رکاوٹ کیا ہے؟ "شیر پنجاب" نے اچھوتوں کے اس "مشہور لیڈر" کا "نعرہ مستانہ" شائع کرتے وقت اس "مشہور لیڈر" سے کہا ہوتا۔ کہ سوامی جی مہاراج آئیے! ست گورو کے چرنوں میں پہلے آپ ہی سر بھینٹ کیجئے۔ تاکہ اچھوتوں کو اس بے قراری کا جس کا آپ اظہار کرتے ہیں عملی ثبوت مل جائے۔ لیکن گرمیوں کے ان دنوں میں سکھوں کی ہوش کہاں ٹھکانے رہ سکتی ہے؟ ابھی انہیں تو یہ الفاظ ہی نشہ چڑھائے ہوئے ہیں کہ "اچھوت سکھ دھرم قبول کرنے کو بے تاب ہیں"۔ ذرا ان اچھوتوں کے متعلق ہی پوچھ لیا ہوتا۔ کہ وہ کون ہیں؟ کہاں ہیں؟

"مشہور لیڈر" نے سکھوں کو مشورہ دیا ہے۔ چونکہ سکھ دھرم قبول کرنے میں اچھوتوں کے راستہ میں آریہ سماجی خیالات کے لوگ روڑا بن کر رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔ اس لئے آریہ سماجک خیالات کو لوگوں کے دلوں سے نکال دینا چاہیئے۔ جب آپ نے یہ زود اثر اور مجرب نسخہ اچھوتوں کو سکھ دھرم میں لانے کا سکھوں کو بتا دیا۔ تو پھر کیا دیر ہے۔ خالصہ جی! واہگورو کا نام لے کر داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے میدان میں نکلئے۔ پہلے آریہ سماج سے مورچہ لگایئے۔ پھر "بے قرار" اچھوتوں کو سکھ دھرم میں پرویش کیجئے گا۔ لیکن وہ لوگوں کے دلوں سے آریہ سماجی خیالات نکالیں کیسے؟ یہ "مشہور لیڈر" نے سکھوں کو نہیں بتایا۔ بیچارے سکھ کریں۔ تو کیا کریں؟

"مشہور لیڈر" نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ آریہ سماج کے بانی رشی دیانند نے تو گورو نانک صاحب پر حملے کئے تھے۔ کیونکہ آپ نے دنیا کو متحد کرنے کا پیغام دینے کے لئے جنم لیا تھا۔ اور گورو گوبند سنگھ جی نے تو خاص ہندوؤں کی رکھشا کے لئے اپنے صاحبزادوں کو دیواروں میں چنوا کر شہید کرا دیا۔ لیکن افسوس! اس زمانہ میں ہندوؤں کے مہاتما گاندھی جی نے آپ کی شان میں نہایت ہی رکیک حملہ کر کے نہ صرف سکھوں کے دلوں کو مجروح کیا۔ بلکہ بہت سے عیسائی اور مسلمانوں کو بھی مہاتما جی کے ان خیالات سے افسوس ہوا"۔

"شیر پنجاب" کے ایڈیٹر جی پنجاب کے سکھ ہیں۔ اور خود غرض سکھ لیڈر ہیں اندھے ہو کر دوسروں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔ اس کا مقصد سکھوں کی تعریف کر کے سکھوں اور ہندوؤں میں پھوٹ ڈالنا ہے۔ سوامی دیانند پر گورو نانک دیو پر حملے کرنے اور مہاتما گاندھی پر اس طرح کے الزام لگانے کے اور کیا معنی ہو سکتے ہیں۔ کہ سکھوں کو ہندوؤں کے خلاف اشتعال دلایا جائے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ "شیر پنجاب" کے ایڈیٹر صاحب اسے "نعرہ مستانہ" سمجھ کر غلط راستہ پر جا رہے ہیں۔ لیکن خود غرضی جو پر سوار نہ ہو۔ تو اسے مولوی قدرت اللہ۔ اچھوتوں کا "مشہور لیڈر" اور "سوامی جی مہاراج" نظر نہ آتے۔ بلکہ ایک زہریلا سانپ۔ لیکن اس بیچارے کا کیا قصور۔ کسی شاعر نے یوں ہی نہیں کہا ہے ؎

خود غرضی اسے کچھ کرنے نہیں دیتی
ورنہ آساں ہے بندے کا خدا ہو جانا

(درگا نند)

ہم آپکو پرکاش میں لانا چاہتے ہیں!

اور بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ مقویات کی سرتاج عالم آتنگ نگرہ گولیاں آپ کو قبض۔ بدہضمی۔ خون وغیرہ کی خرابی دکھی جریان۔ احتلام و انزال رقت منی وغیرہ شکایتوں سے بآسانی نجات دلا دیگی۔ صرف ایکدفعہ آزمائیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیہ چار روپیہ۔

آتنگ نگرہ فارمیسی۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

بواسیر کی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد۔ کھجلی۔ خون کا نائل ہونا۔ تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ قیمت عہ۔ محصولڈاک ۸ر۔

کیلاش انجن (رجسٹرڈ) یہ بے نظیر سرمہ۔ محافظ چشم جملہ امراض چشم کو دور کرنے میں جادو کا اثر رکھتا ہے۔ تین ہفتہ کے باقاعدہ استعمال سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا نئی بصارت آگئی ہے۔ فی شیشی فی تولہ عہ (ایک روپیہ) محصولڈاک ۸ر۔ تین شیشی معہ محصولڈاک ۲ روپے ۱۴ آنے۔

مینیجر۔ کیلاش فارمیسی۔ فتح گڑھ
پنجتور۔ ضلع فیروزپور (پنجاب)

Digitized by eGangotri

وید اور قرآن

(لیکھک :- مہاشہ لکشمن جی آریہ اُپدیشک)

ادب وشوق سے ہم وید مقدس پڑھتے
ربط قرآن سے شریفانہ تمہارا ہوتا
("بلاغ" امرتسر)

ہر انسان اپنے مذاق اپنے حالات۔ اپنے خیالات اور معلومات کے پیمانے سے ہی واقعات کو ناپتا ہے۔ اسی اصول کے مطابق قرآن اور اسلام کے متعلق ہمارے تبدیل رائے کے اعلان کو اکثر آریہ اور مسلمان بھائیوں نے ایک عجوبہ سا سمجھا ہے۔ حتیٰ کہ "پرکاش" لاہور کے بغیر ہمارے پہلے مختصر سے مضمون کو بھی دیگر آریہ اخباروں نے ابھی تک شائع نہیں کیا۔ اور سوائے "بلاغ" امرتسر کے کسی نے اس کا نوٹس نہیں لیا۔ ہاں۔ "ہریجن سیوک" دہلی۔ اور "ہندوستان" دہلی میں شری سیٹھ برلا جی کے سیکرٹری اور ہماری سماج کے پریذیڈنٹ ماسٹر شری رام کا وہ مضمون ضرور شائع ہوا ہے۔ جو انہوں نے "بلاغ" میں شائع شدہ "ویدک دھرم اور دین اسلام" کے مضمون کے متعلق لکھا تھا۔ ممکن ہے۔ کسی اور اخبار میں بھی کچھ نکلا ہو۔ جس کا ہمیں علم نہیں تاہم یہ تبدیل رائے ہمارے واقف کاروں کے لئے ایک اچنبھا ہے۔ اس کا ثبوت بہت ملتا ہے۔ دوسری طرف ہمیں سابقہ خیال کے خلاف موجودہ معلومات کی بنا پر کل عجائبات عالم میں سب سے بڑا عجوبہ وہ دھڑا بندی اور فرقہ وارانہ مکدر فضا معلوم ہوتی ہے۔ جو انسانی جماعت کے دو گروہوں میں وید اور قرآن کے ورناموں کی آڑ میں قائم ہو رہی ہے۔ کہاں وید اور قرآن کے مدعا کی کامل وحدت۔ اصولوں کی یکسانیت۔ تعلیمات کی مطابقت اور اعتقادات کی مماثلت۔ اور کہاں ہم پیروؤں کی جہالت پر مبنی امن سوز منافرت اور لڑائی۔ کاش کہ ہمیں موقعہ اور توفیق عطا ہو۔ اور ہم تمام انصاف پسند علم دوست اصحاب کو اپنے ساتھ اس رائے میں متفق کر سکیں۔ کہ ہمارے باہمی موجودہ تعلقات بھی جہالت کا ہی عجیب وغریب کرشمہ ہیں ۔

علم اور عقل کی روشنی کی جگہ جذبات کی غلامی کی موجودہ عادت ہماری تحریر پر انصاف ہونے میں مانع ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر نیک نیت اور حق پسند اصحاب وید اور قرآن کے بنیادی اصول کی وحدانیت کا ہی احساس کرتے۔ تو جذبات کی مرض کا دفعیہ آپ سے آپ ہو جائیگا۔ اس لئے ہم سب سے اول اسی بنیادی اصول کو لیتے ہیں ۔

ترک باطل وقبول حق

بجروید انسان کو اعمال حسنہ کی ہدایت دیتا ہے۔ اور ہر انسان کا خدا سے ایک پختہ عہد منسوب کرتا ہے۔ جو اس معاکی صورت میں ہے :- (یجر ادھیائے ۱- منتر ۵)

अग्ने व्रतपते व्रतं चरिष्यामि तच्छकेयं तन्मे राध्यताम्।
इदमहमनृतात्सत्यमुपैमि

(۱) ہر جا موجود ذات پاک میں برت دھارن کرتا ہوں مجھے ایسی شکتی دو۔ کہ اس کو پورا نباہ سکوں۔ وہ عہد کیا ہے۔ کہ میں جھوٹ سے کنارہ کش اور سچ سے بغلگیر رہوں گا۔" چھٹے منتر میں بڑے زور سے واضح کیا ہے۔ کہ "تم انسان استاد شاگرد۔ راجا رعیت۔ خاوند عورت کسی بھی شکل میں مل کر کام کرو۔ تم خدا کی طرف سے اس کام پر تعینات کئے جا رہے ہو۔ کہ اس برت کو پورا کرو۔ قرآن میں اس عہد کی طرف بہت جگہ اشارہ موجود ہے۔ سورۃ بقر آیت ۲۷۔ میں فاسق کی بابت یوں کہہ کر توضیح کی گئی ہے :-

اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ

(فاسق) وہ لوگ ہیں۔ جو پختہ ہو جانے کے بعد اللہ والے عہد کو توڑتے اور جس کے حاصل کرنے کے لئے اللہ کا حکم ہے۔ اس سے قطع تعلق کرتے ہیں" گویا حق کو قبول نہ کرنا یا اس سے قطع تعلق کرنا خدا کی نافرمانی اور نجات سے محرومی کی نشانی ہے۔

سورۃ بقر آیت نمبر ۴۰۔ میں مطالبہ ہے۔ " اَوْفُوْا بِعَهْدِىْٓ " "ہمارے والے عہد کو پورا کرو"

سورۃ اعراف آیت ۱۶۹ میں عہد کو یوں واضح کیا ہے :-

اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ

"کیا ان سے کتاب الہی والا عہد نہ لیا گیا تھا۔ کہ ہم اللہ پر سوائے حق کے کچھ نہ کہیں گے۔ اور جو کچھ اس میں ہے پڑھتے رہیں گے"

یقیناً اس آیت میں وہی برت مقصود ہے۔ جو یجروید میں مذکور ہے۔ اس کی آیت میں بتایا ہے۔ کہ پہلے لوگ جو صالح تھے۔ ان کے ناخلف جانشین کتاب الہی کے مالک ہی بن بیٹھے۔ اور اس کی بدولت ناچیز دنیوی دولت کمانے لگے۔ اس کے عہد کو نظر انداز کر کے جھوٹ کی اشاعت کرنے لگے۔ اور مطالعہ کتاب سے غافل ہو گئے۔ یہ وید کے مذکورہ بالا عہد۔ برہمنوں میں نااہلیت آنے۔ ان کے سب کو وید سے محروم کرنے۔ اور خود وید کو سمجھنا چھوڑ کر جھوٹ سے ٹکے کمانے کی وہ صاف شکایت ہے۔ جو آریہ لوگ کر رہے ہیں۔ وید کے علاوہ منوسمرتی وغیرہ کا بھی یہ مسلمہ اصول ہے۔ کہ "سچ سے بڑھ کر کوئی دھرم نہیں۔ اور جھوٹ سے بڑا کوئی پاپ نہیں"۔ اور آریہ سماج کا چوتھا اصول بھی یہی ہے۔ کہ سچ کے قبول کرنے اور جھوٹ کے چھوڑنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہیئے"۔ لیکن حضرت محمد صاحب ہم سے چودہ سو سال پہلے سچائی کی اس عظمت کا پُر زور احساس کرا گئے ہیں۔ چنانچہ سورۃ انفال آیت ۷-۸ کے الفاظ قابل غور ہیں :-

وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۔ ۷ ۔ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۔ ۸ ۔

" اللہ اپنے کلام سے حق کو حق کر دکھانا چاہتا ہے۔ اور کافروں کی جڑ کاٹنا۔ تاکہ حق کا حق اور باطل کا باطل ہونا ظاہر ہو جائے۔ خواہ مجرموں کو برا ہی لگے "

وید کے دیو اور راکھشس شبدوں کی جگہ قرآن میں کافر اور مجرم وغیرہ الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ آیت مذکورہ میں ایک تو وہ اصول صاف ہے۔ جو وید اور سوامی دیانند علم اور سچائی کے متعلق بیان کرتے ہیں۔ کہ جو چیز جیسی ہو۔ اس کو ویسا ہی جاننا اور ماننا منوانا ہی سچائی ہے۔ دوسرا کافروں کی جڑ کاٹنا بھی وید کے عین مطابق ہے۔ کسی طرح اس کے خلاف نہیں۔ چنانچہ یجروید ادھیائے ۱۔ منتر ۷۔ قابل غور ہے :-

प्रत्युष्टं रक्षः प्रत्युष्टा अरातयो निष्टप्तं रक्षो निष्टप्ता अरातयः। उर्वन्तरिक्षमन्वेमि॥

" یعنی دنیا میں امن وراحت کا کمرہ پیدا کرنے کے لئے اے نیک انسانوں راکھشس لوگوں کی بیخ کنی کرو۔ دھرم یا نیکی سے محروم لوگوں کا قلع قمع کرو۔ سب دشمن پاپی لوگ پچھتاتے یا دکھ پاتے ہی نظر آویں"۔ اسی طرح کئی منتروں میں حکم ہے۔ دسیو وغیرہ کو جڑ سے اکھاڑ دو ۔

ہمارا یہ مطلب نہیں۔ کہ محض یہی ایک عہد وید اور قرآن میں مذکور ہے۔ نہیں اور بھی بہت سے مشہور عہد ہیں۔ جیسے اہنسا برت۔ (ترک ایذا کا عہد) برہمچریہ برت (رضائے الہی کے مطابق عمل کرنے یا نیک چلنی کا عہد) پتی برت (خاوند کے متعلق بیوی کا عہد) پتنی برت (بیوی کے متعلق خاوند کا عہد) وید اور قرآن میں ان کا بھی ذکر ہے۔ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ (سوائے خدا کے کسی کی عبادت نہ کرنا) اُپاسنا برت ہے۔ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ (اپنے خون نہ بہانا) اہنسا برت ہے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ قبول حق کا عہد تمام عہدوں سے بڑا عہد ہے ۔

وید ہدایت دیتا ہے۔ کہ سچائی کا عہد کسی بھی حالت میں نہ ٹوٹے۔ خواہ جان تک بھی جاتی رہے۔ گورو اپنے شاگرد کے ذہن میں یہ نقش کرانے کا ذمہ وار ہے۔ کہ میں گورو اور تمہارے ماں باپ بھی کوئی بات سچائی کے خلاف کہیں۔ تو ہرگز ہرگز نہ مانو۔ تیتری اُپنشد میں صاف ہدایت ہے۔ کہ محض ہمارے اچھے کام اور سچی بات کو پکڑو۔ ان کے علاوہ نہیں۔ بھرتری کا قول ہے۔ کہ دانا لوگ خواہ تعریف کریں۔ یا مذمت۔ دولت آئے یا چلی جائے۔ ابھی گلا کٹتا ہو۔ یا لاکھوں سال کی عمر ملتی ہو۔ مستقل مزاج کا قدم راہ حق سے کسی بھی ترغیب یا اذیت سے نہیں ڈولتا۔ وید چٹان یا دھرو ستارہ وغیرہ کی مثالوں سے سچ پر قائم رہنے کی ہدایت دیتا ہے۔ اور قرآن میں بھی اسی موضوع کی آیات موجود ہیں :-

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۗ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۔ انعام ۱۵۲

" جب بات کہو۔ سچی یا انصاف کی کہو۔ خواہ کوئی قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ اور اللہ والے عہد کو پورا کرو۔ جس کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے۔ تاکہ تم نصیحت پکڑو"

سورۃ نسا۔ آیت ۱۳۵ میں خاص طور پر سچائی کی سپرٹ کا احساس کرایا گیا ہے :-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۗ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا

" اے حق پرست لوگو! سچائی یا انصاف پر مضبوطی سے قائم رہو۔ (کبھی انسان کی خاطر نہیں) حق کو پاک امانت الہی سمجھ کر) خدا کے لئے گواہی دو۔ خواہ تمہاری اپنی ذات۔ تمہارے اپنے ماں باپ یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ غریبی یا امیری کا خیال نہ کرو۔ اللہ ان کا تمہاری نسبت بہتر کارساز ہے لہٰذا اگر انصاف چاہو تو نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو۔ اگر پیچدار شہادت دوگے۔ (بقیہ دیکھو صفحہ ۱۸)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آریہ سماج کے سنگٹھن کے سادھن

(از لالہ دیوی چند جی ایم اے پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور)

چرچ کے چلانے کے مختلف طریقے

ہیں۔ ان میں سے ایک (Dictatorship) گورو ڈم ہے+

گورو ڈم کی خوبیاں کچھ سمے کے لئے اندھ وشواس ڈسپلن ہو جاتا ہے۔ مگر گیان کی ورِدھی سے نظام سارا بگڑ جاتا ہے+ تقلید کرنے کی عادت بڑھ جاتی

نقصان ۔ آزادانہ طور پر وچار کرنا انسان چھوڑ دیتا ہے۔ ضمیر و خیالات کی آزادی کا خون ہو جاتا ہے۔ قومیں ایک انسان کے پیچھے چلنے سے نشٹ بھرشٹ ہو جاتی ہیں۔ Periods جب اپنے ملک میں سب لوگوں کو آزادانہ طور پر سوچنے سے روکا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ ملک غیروں کے مطیع ہو گیا۔ نپولین و کیسر نے بھی ایسا ہی کیا۔ جہاں گورو ڈم بڑھ جاتی ہے جنتا کمزور ہو جاتی ہے۔ گیان و علم کی ترقی رک جاتی ہے+

(۲) دوسرا طریقہ مہاتما بدھ کا ہے۔ اُنہوں نے جمہوریت کے اصول کو دھیمے چرچ میں داخل کیا۔ اور بھکشوؤں کی کونسل بنا کر سب کام ان کے سپرد کر دئے۔ یہ گورو ڈم کی نسبت زیادہ کامیاب ہوئی۔ مگر مہاتما بدھ کی سنگھا میں یہ کمزوری رہ گئی۔ کہ مہاتما بدھ نے اُپاسکوں کی سنگھا کو ٹھیک اصول پر قائم کر دیا۔ مگر اُپاسکوں کو جن کے اندر ان کے دھرم سیوکوں نے پرچار کرنا تھا کسی نیم میں نہیں باندھا۔ اور بھکشوؤں پر نگرانی رکھنے کا جنتا کو کوئی ادھیکار نہیں دیا۔ سچ پوچھو تو ان کے دھرم کے زوال کا بڑا بھاری کارن یہ ہے کہ جنتا کو ان کے دھرم سنگھا کے پربندھ میں کوئی دخل نہیں تھا۔ اپدیشک آلسیہ اور لالچ میں پڑ کر اپنے کام کو بھول گئے۔ اور گرہستیوں نے ان کے حالات کو دیکھ کر یہ محسوس کیا کہ سنگھ کے بوجھ بڑے پھینکنے کو بدھ دھرم سے ہی کنارہ کشی ایک مات سکھ کا اُپائے ہے۔ اس کنارہ کشی سے بدھ دھرم گر گیا۔ باوجود اس کے کہ ان کے انویائیوں کے پاس بڑے بڑے مندر موجود تھے۔ اور اس کے سادھوؤں نے بڑے بڑے آڈمبر رچے ہوئے تھے۔ بھکشو آڈمبر میں پھنس گئے۔ مٹھ بنا لئے۔ مٹھ آدھیش بن گئے+

(۳) تیسرا طریقہ یہ تھا کہ گرہستیوں اور ان کی کمائی کو چرچ کے انتظام میں اختیارات دئے جائیں۔ اور اُپدیشک منڈلی کا انتظام گرہستوں کے ہاتھ میں ہو۔ اُپدیشک بھی سماج کے ممبر ہوں۔ اور ان کو سماج کے انتظام میں رائے دینے کا اختیار بھی ہو۔ مگر اس ادھیکار میں کوئی خصوصیت نہ ہو۔ گویا چرچ کو جنتا کی پارلیمنٹ کے ماتحت کر دیا جائے۔ یہ طریقہ مہرشی دیانند سرسوتی نے اختیار کیا۔ یہ طریقہ آریہ سماج کا ہے۔ آریہ سماج کے ایک معمولی ممبر کا چرچ کے انتظام میں اتنا ہی حق ہے۔ جتنا کہ ایک نہایت تجربہ کار بزرگ ہستی یا کسی مہاتما یا سنیاسی کا ہے+

دنیا میں Deomocracy یا جمہوری تنتر راجیہ کی یہ بڑی فراخ مثال ہے۔ یہ طریقہ پہلے دونوں طریقوں سے بہتر ہے۔

Johan Stuart Mill کا قول ہے:-

"Democracy is the best as well as the worst form of Government."

"جمہوریت بہترین و بدترین طرز حکومت ہے" پرجاتنتر پربندھ کی یہ خوبی ہے۔ کہ اگر رائے دہندگان اپنی ذمہ واری کو ٹھیک طور پر محسوس کریں۔ تو وہ بہت زبردست۔ نہایت مفید اور سچے اُتساہ کو پیدا کرنے والا بن جاتا ہے۔ اگر رائے دہندگان بے سمجھ۔ دلیش بھگتی۔ اور دھرم سے شونیہ۔ اپنے مفاد کو سوسائٹی پر ترجیح دینے والے۔ اخلاقی طور پر بزدل۔ مل کر کام کرنے کی عادت سے بے بہرہ ہوں۔ تو پربندھ نہایت ناقص اور ہانی کارک ہوگا۔ انگلینڈ۔ فرانس۔ جاپان و امریکہ میں پرجاتنتر راجیہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اعلیٰ شکتی۔ اُتم پربندھ کی بیرونی آڈمبر میں نہیں ہے۔ بلکہ اس بات میں ہے۔ کہ جن کو رائے دینے کا ادھیکار ہے۔ وہ کیسے ہیں؟ اور جن کو منتخب کیا جاتا ہے۔ وہ کیسے ہیں؟ جو اُچیہ ادھیکار منتری سوامی دیانند جی نے آریہ سماج کے ممبروں کو دیا ہے۔ اس کے ٹھیک استعمال کے لئے آریہ سماجیوں کی قابلیت کو بڑھانا ضروری ہے+

ادھیکاری ایسا ہونا چاہئے۔ جو وقت کو سنبھال سکے۔ اپنے عہدہ کے فرائض کو اچھی طرح ادا کر سکے۔ وہ خوش خلق ہونا چاہئے۔ اس کے اندر سیوا کا بھاؤ موجود ہو۔ نہ کہ حکومت کا۔ اُسے دوسروں کو خواہ مخواہ اپنا دشمن نہ بنانا چاہئے۔ اس میں شانتی۔ بردباری۔ حوصلہ۔ قربانی تیاگ۔ جرأت و اخلاقی دلیری ہونی چاہئے۔ اور اُسے تنگ و زود رنج نہ ہونا چاہئے۔ وہ برائی کا مقابلہ کر سکے۔ اور سوسائٹی کو گرنے نہ دے۔ ادھیکاری سمجھے۔ کہ وہ جنتا کا نوکر ہے۔ جب تک جنتا کام لینا چاہے۔ اُس سے کام لے لیوے۔ اگر جنتا اُسے الگ کرے۔ تو اُسے خفا ہو کر سوسائٹی کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔ انسان کی قدر سوسائٹی کا پُرزا بنے رہنے میں ہے۔ جن لوگوں نے سماج کو چھوڑا ہے۔ اُن کی کوئی قدر و منزلت نہیں رہی۔ حالانکہ وہ بڑے ودوان اور بلوان تھے۔ ادھیکاری کو چاہئے۔ کہ وہ سماج کو خود ذاتی مفاد کے لئے استعمال نہ کرے۔ نہ ہی کسی کو ایسا کرنے دے۔ کسی پُرش کو کسی ادھیکار پر چند سالوں سے زائد نہیں رہنے دینا چاہئے۔ ورنہ وہ اس عہدہ کو موروثی سمجھنے لگ جاتا ہے۔ مگر یہ سماج ہوشیارپور میں ہم نے یہ نیم بنایا ہوا ہے۔ کہ کوئی آدمی کسی ادھیکار پر لگاتار تین سال سے زائد عرصہ کیلئے نہیں رہ سکتا۔ یہ Bye-Law اُپ نیم ہر ایک سماج کو بنانا چاہئے۔ سارودیشک سبھا نے جو سوامی جی کے اُپ نیموں میں سنشودھن کیا ہے۔ اُس میں اس بات کو درج کیا ہے+

امریکہ میں ۴ برس کے بعد پریذیڈنٹ ریٹائر ہو کر ججوں کے سامنے جن جن کو اس نے مقرر کیا تھا۔ وکالت شروع کر دیتا ہے۔ فرانس میں پریذیڈنٹ ریٹائر ہو کر نئے پریذیڈنٹ کا وزیر بن جاتا ہے۔ Hoover روزویلٹ کو مبارکباد دیتا ہے۔ کہ وہ کامیاب ہوا ہے۔ ریمزے میکڈانلڈ وزیراعظم کی پدوی تیاگ کر بالڈون کے ماتحت کام کرنے لگ جاتا ہے۔ کوئی آج پردھان ہے۔ تو کل اُپ پردھان و سیکرٹری بن سکتا ہے۔ اس میں کوئی ہتک نہیں۔ کسی کی شان میں فرق نہیں آتا۔ مدعا آریہ سماج کی سیوا کرنے کا ہے نہ کہ حکومت کے نشے میں سرشار ہو کر من مانی کارروائی کرنا۔ اور عہدہ کو موروثی گدی بنا لینا+

ادھیکاری کو (Constitution) نظام کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ چرچ کی گورنمنٹ کے نیموں کو پالن کرنا چاہئے۔ اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ کبھی نہیں اُٹھانا چاہئے۔ اگر وہ ایسا کرے گا۔ تو چرچ کی گورنمنٹ کمزور ہو جاویگی۔ اور سماج کو ہانی ہوگی+

اصولوں پر اختلاف رائے ممبران میں ہو سکتا ہے۔ اس میں اندیشہ نہیں۔ اس میں سماجی ہیں (Split) تقسیم نہیں ہوتی۔ مگر جب ذاتیات پر اختلافات کو چرچ میں جگہ دی جاتی ہے۔ جب خودی کا شکار خاص خاص پرسدھ ہستیاں ہو جاتی ہیں۔ اور ان کے حواری آپس میں لڑنے لگ جاتے ہیں۔ تب سماج میں تقسیم یا Split پیدا ہوتی ہے۔ کانگریس کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ اصولوں پر اختلاف رائے موجود ہے۔ کوئی عہدہ قبول کرنے کے حق میں ہیں۔ اور کوئی برخلاف۔ کوئی کمیونل وارڈ کے برخلاف ایجی ٹیشن کرنے کے حق میں ہیں۔ اور کوئی نہیں۔ مگر یہ اختلاف ذاتی نہیں۔ اس لئے کانگرس میں Split نہیں ہوتی۔ سماج کے ادھیکاریوں کو عقل فہم و فراست سے کام لے کر سماج میں تقسیم نہیں ہونے دینی چاہئے جو ادھیکاری لڑاکے۔ جھگڑالو۔ ضدی۔ کم عقل اور غیر معاملہ شناس ہوتے ہیں۔ وہ (Split) کو روک نہیں سکتے۔ بلکہ بعض اوقات پیدا کر دیتے ہیں۔

ممبران سماج کو چرچ ڈسپلن کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ مجھے یہ دیکھ کر دُکھ ہو رہا ہے۔ کہ ہمارے چرچ کی ڈسپلن کم ہو رہی ہے۔ اور ڈسپلن کی کمزوری سے سماج کا کمزور ہونا ضروری ہے۔ جس کو ہم پردھان یا منتری بناتے ہیں۔ اس کا حکم ماننا ہمارا فرض ہے۔ اس کی بے عزتی سماج کی بے عزتی ہے۔ ہم اُسے برطرف کر سکتے ہیں۔ ہم اس پر عدم اعتماد کا ووٹ پاس کر سکتے ہیں۔ مگر اُسے بے عزت نہیں کر سکتے۔ پردھان یا منتری کا پد کوئی موروثی عہدہ نہیں بن جانا چاہئے۔ اگر جنتا مخالف ہو۔ اگر انترنگ سبھا میں اس کی میجارٹی نہ ہو۔ اور ہر معاملہ پر اس کو شکست ہو۔ تو ادھیکاری کو استعفیٰ دے دینا چاہئے۔ اگر ادھیکاری پر ممبران کو وشواس نہ رہے۔ تو ادھیکاری کام نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی ریفارم و کام کی سکیم کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتا۔ ایسی صورت میں عہدہ سے علیحدگی ہی ٹھیک ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ بہت ساری سماجوں میں غلط فہمی۔ لاعلمی و جہالت کے کارن بہت جھگڑے و فساد پیدا ہو گئے ہیں۔ اور ممبران اپنی طاقت رشی کے مشن کو پھیلانے میں خرچ کرنے کی بجائے آپس میں لڑائی جھگڑے پر خرچ کر رہے ہیں۔ یہ جھگڑے خاص کر ان سماجوں میں ہیں جن کے ماتحت انسٹی ٹیوشنز ہیں۔ یا جن کے پاس دھن زیادہ ہے۔ آریہ سماج کے اندر جب تک سچی جمہوریت کی سپرٹ نہیں ہوتی۔ موجودہ آرگنائزیشن فساد و جھگڑے کا کارن بنی رہے گی۔ یہ سپرٹ اس طرح سے پیدا ہو سکتی ہے:-

(۱) ممبران میں فرمانبرداری کی سپرٹ پیدا کی جائے+

(۲) ذاتی مفاد کو سماج کے مفاد پر ترجیح نہ دی جائے۔ بلکہ اُسے مطیع کیا جائے+

(۳) ذاتی رائے کو کثرت رائے (بقیہ دیکھو صفحہ ۱۹)

چلو کنیا گورُوکل دہرہ دُون

لیکھکہ: ۔ کماری وِدّیا وتی جی سیٹھ بی۔ اے۔ آچاریہ کنیا گورُوکل دہرہ دون

آریہ پرشوں اور دیویوں کو یہ بھلی بھانتی گیات ہے۔ کہ جب سے ۱۹۰۲ء میں کانگڑی گورُوکل کی ستھاپنا ہوئی تھی۔ تبھی سے آریہ جنتا کے منوں میں کنیا گورُوکل کے ستھاپت کرنے کی بھی چاہ تھی۔ پرنتو انکول سادھن نہ ملنے سے یہ اچھا شیگھر پُورن نہ ہو سکی تھی۔ کنتو بھگوان کی دیا سے ۱۹۲۳ء میں آج سے ستّرہ ورش پُورو سورگ واسی شری پُوجیہ سوامی شردھانند جی مہاراج تتھا سورگیہ واسی دانویر شری سیٹھ رگھومل جی کے من میں یہ وچار آیا۔ کہ لڑکوں کے گورُوکل تو کئی پرانتوں میں بن چکے ہیں۔ اور وشال کانگڑی وشو ودیالیہ ہردوار میں ستھاپت ہو چکا ہے۔ اب کنیا گورُوکل بھی اوشیہ بنانا چاہیئے۔ سوامی جی نے یہ وچار پنجاب پرتی ندھی سبھا کے سامنے رکھا۔ اسی سمے شری سیٹھ جی نے ایک لاکھ روپیہ دان کی پرتگیا کر لی۔ اور نومبر ۱۹۲۳ء میں دیوالی کے دن دہلی کے دریا گنج میں انہوں نے کوٹھی کرائے پر لے کر یہ گورُوکل ستھاپت ہوا۔ ابھی دو ہی ورش ہوئے ہوں گے۔ کہ دُربھاگیہ سے شری سیٹھ جی کا سورگ واس ہو گیا۔ اس سے پُورو ہی سادھن کی بہت تھوڑی راشی ہی پراپت ہوئی تھی۔ اور یدپی شری سیٹھ جی کی اچھا تھی۔ کہ ایک پُشکل دھن راشی دے کر اس سنستھا کو سدیو کے لیئے پُشٹ کر دیں گے۔ پرنتو وہ اچھا پوری نہیں ہوئی۔ اور انتر ادھیکاریوں نے بھی اس اچھا کو پورا کرنے کی اور وشیش دھیان نہ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یہ سنستھا پنجاب پرتی ندھی سبھا کے اوپر بھار سروپ ہونے لگی۔ اور یہ تو سبھی انوبھوی لوگ جانتے ہی ہیں۔ کہ جب کوئی کسی پر بھار سروپ بن جاوے۔ تو اس کا مان گھٹ جاتا ہے۔ اسی کہاوت کے انوسار بیچارا کنیا گورُوکل بھی ہر سمے ابھی شپت ہوتا رہا۔ اب بند کرو۔ اب بند کرو۔ یہ آواز دیر تک آتی رہی۔ اسی بیچ دو چار ورش اور گذر گئے۔ آخر جنتا کو دیا آئی۔ اور سمے نے کروٹ بدلی۔ اور ساتھ ہی لوگوں کو اپنی کنیاؤں کے لیئے رشی دیانند کی بنائی ہوئی پاٹھ ودھی کے انوسار شکشا دلانا اوشیک پرتیت ہونے لگا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انت میں پنجاب پرتی ندھی سبھا نے نشچے کیا۔ کہ اس سنستھا کو دہرہ دُون کی سواستھ پرد بھومی میں رکھ کر اُنّت کیا جائے۔ اور کنیاؤں کی اُچ شکشا کا کیندر بنایا جائے۔ اور اس کو دھن سے پُشٹ کرنے تتھا اس کی ریتی نیتی پاٹھ ودھی آدی نردھارت کرنے کا سارا بھار پرایہ اکیلے ہی شری آچاریہ رامدیو جی کے کندھوں پر پڑا۔ ان کے اوپر گانگڑی گورُوکل کا یہ بھار پہلے ہی بہت تھا۔ تتھاپی انہوں نے پنجاب پرتی ندھی سبھا کے ساتھ سہیوگ کرتے اس سنستھا کو بنانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔

اور یہ ان کے ہی انتھک پریتن کا پھل ہے۔ کہ اس سمے کنیا گورُوکل دہرہ دُون کے پاس لگ بھگ ایک لاکھ روپے کے قریب کا اپنی عمارت اور زمین ہے۔ زمین کے ساتھ ہی ایک سُندر باغ بھی ہے۔ جس میں پھلوں کے پیڑ ہیں۔ جگہ جگہ پھولوں کی کیاریاں بھی ہیں۔ جن کا درشیہ بہت ہی سُندر ہے۔ سامنے منصوری پہاڑ ہے۔ وہاں کی سوچھ سواستھیہ پرد وایو سدیو سُوربھ بکھیرتی رہتی ہے۔ آس پاس کی بھینی بھینی پھولوں سے لدی ہے۔ چاروں طرف اجول لتا اینگ لتا سے سُوبھا ہوتا ورن ہے۔ بیچ میں یہ گورُوکل وراجتا ہے۔ بھارت میں یہ اپنے ڈھنگ کا ایک انوکھا ہی استری شکشا کا کیندر ہے۔ اس میں وید، اُپنشد، گیتا، سنسکرت اور ہندی ساہتیہ۔ بھارتیہ اتہاس، ایشیائی اور یورپیہ اتہاس۔ ارتھ شاستر، ناگرک گیان، منووگیان، سائینٹفک دھرم گیان۔ پرسوتی تنتر، رنگی ہری چترکاری۔ گرہ پربندھ۔ اُچیہ کوٹی کی سلائی، آلیکھیہ، سنگیت، بنگلا، انگریزی۔ کھیلیں۔ تتھا انیہ استری اپیوگی وشیوں کی شکشا دی جاتی ہے۔

چاہے لڑکی کسی جاتی کی۔ کسی دیش کسی ورن کی ہو۔ کرنڈی ہی۔ اتھوا سادھارن دھنی کے ونش کی ہو۔ سب کے ساتھ بھوجن تتھا وستر اتیادی میں سمانتا کا ویوہار کیا جاتا ہے۔ یہاں نیتیترن کا آدھار پریم ہے۔ بھوجن مہاشی اور سادا کنتو سواستھ پرد اور بلکارک دیا جاتا ہے۔ ویایام سب کے لیئے انیواریہ ہے۔ شلپ کلا میں کنیاؤں نے آشاتیت اُنّتی کی ہے۔ یہاں کی شکشا پرنالی مولک ہے۔ اور اس کے نرمان میں شکشن کلا کے نوینتم سدھانتوں کی سہایتا لی گئی ہے۔ ودیالیہ وبھاگ میں پاٹھ کرم آٹھ ورش کا ہے۔ یہاں کی آٹھویں شرینی کی پریکشا "ادھیکاری پریکشا" کہی جاتی ہے۔ یہ پریکشا گورُوکل وشو ودیالیہ کے شکشا پٹل دوارا لی جاتی ہے۔ ادھیکاری پاس لڑکی ہندی اور سنسکرت کی اُچ شکشا کے اتیرکت گجراتی مرہٹی۔ بنگلا میں سے ایک بھاشا سیکھ لیتی ہے۔ گنت۔ بھوگول میٹرک تک پڑھ لیتی ہے۔ اس کے اتیرکت اتہاس۔ ارتھ شاستر۔ دھرم شکشا کا گیان اُچ کوٹی کا ہو جاتا ہے۔ پاک ودیا۔ گرہ پربندھ۔ رنگی ہری چترکاری۔ سلائی۔ سنگیت۔ چرخہ۔ کھڈی چلانا اتیادی اپیوگی وشے بھی سیکھ لیتی ہے۔

اس کے بعد تین ورش کی پڑھائی مہا ودیالیہ وبھاگ کی ہے۔ جس میں اتہاس۔ دھرم شکشا۔ سنسکرت و ہندی ساہتیہ۔ منووگیان۔ سائینٹفک دھرم گیان۔ اتیادی اُپروکت ورن سبھی وشیوں کی شکشا بی۔ اے و ایف۔ اے ودیالنکاری کے سٹینڈرڈ تک کی دی جاتی ہے۔

سناتکا بننے پر ودیالنکرتا کی اپادھی ملتی ہے۔ اور یہ وارشک اُتسو کے سمے دیکشانت سنسکار پر پردان کی جاتی ہے۔ اس اپیوگی سنستھا کے وشے میں ہمارے آریہ نیتاؤں کی سمتی سُنیئے:۔

اس سنستھا کے وشے میں کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کے سنستھاپک سورگیہ لالہ دیوراج جی لکھ گئے ہیں:۔

"اس سنستھا کے سنچالک دھنیہ واد کے یوگیہ ہیں۔ کہ انہوں نے کنیا شکشا کی جٹل سمسیا کو سلجھایا ہے"۔

آریہ سماج کی دونوں پارٹیوں کے نیتا لاہور کے شری بھگت مہاتما ہنسراج جی بھی بہت پربھاوت ہوئے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے:۔

"یہاں کی لڑکیوں کو گیان کی اُپلبدھی میں بہت کم سمے خرچ کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ شکشا کا مادھیم ہندی ہے"۔ راشٹر بھاشا کے ناطے سے سروتکرشٹ نیتا تتھا راشٹر بھاشا ہندی کے انیہ پریمی شری پرشوتم داس جی ٹنڈن لکھ گئے ہیں۔ کہ:۔

"انیہ کنیا پاٹھشالاؤں کے پربندھکوں کو یہاں آ کر دیکھنا چاہیئے۔ کہ کن سادھنوں سے یہاں کے سنچالک اتنے تھوڑے کال میں اتنا گیان اُپارجن کروا دیتے ہیں"۔

شری ستیہ مورتی جی نے لکھا ہے:۔

"یہ سنستھا سروتو مکھی درشٹی سے راشٹر کا نرمان کر رہی ہے۔ میں اس بات سے بڑا پربھاوت ہوا ہوں۔ کہ اس سنستھا میں پورویہ اور پشچمیہ سنسکرتیوں کے سروتّم انشوں کا سمنویہ ہے اور سمیشرن ہے"۔

شری پُوجیہ مہاتما گاندھی جی کو اس سنستھا کی بڑی چاہنا رہتی ہے۔ شری مہاتما جی یہاں پر تین بار پدھار چکے ہیں۔ اور سروجنی جی بھی پدھارے تھے۔ اور سماروہ جنک بھاشن کرتے ہوئے اس سنستھا کی مکت کنٹھ سے پرشنسا کر گئے ہیں۔

شری راشٹر پتی جواہر لال جی یہاں پدھار کر چکے ہیں۔ اور وے بھی اس کے بھگت ہیں۔ سکل بھارتیہ چرخہ سنگھ نے کھادی کیندر کو اس سنستھا کے لیئے نرسری بھیجا ہے۔ کہ کھادی لاگت ریٹ پر ہی اسے دی جاوے۔

جب اس سنستھا میں اُپروکت اتنے گُن ہیں تو اس میں آشچریہ کی کون سی بات ہے۔ کہ بھارت کے بڑے بڑے نیتا اس کے گُنوں پر مُگدھ ہیں۔ رشی دیانند کے اننیہ بھکتوں یتھا راشٹریہ شکشا کے پکشپاتی اور ہر کار کے لوگوں کی کنیائیں یہاں پڑھ رہی ہیں۔ کنیا گورُوکل میں اس سمے ۲۱۱ سے اوپر کنیائیں شکشا پا رہی ہیں۔ یہ سب بھارت ورش کے سبھی پرانتوں کے علاوہ برما۔ پوروی و دکشنی افریقہ تتھا نیپال اتیادی ستھانوں سے آئی ہیں۔ یہاں سبھی شدھ کھادی کا ہی پریوگ کرتی ہیں۔

اس سنستھا کا اُتسو ابھی اکتوبر ۲۳۔۲۴۔۲۵ دسمبر کے اوسر پر ہوگا۔ ہزاروں نر ناریوں کو اس اوسر پر پدھار کر اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہیئے۔ کہ سترہ اٹھارہ ورش کی لڑکیاں کس پرکار انیہ وشو ودیالیوں سے شکشت دیویوں کو مات کرتی ہیں۔ اس اُتسو پر ایک برہمچارنی سام واد پر میہندہ پڑھیگی۔ اور اس پر کھلا وواد ہوگا۔ سبھی لڑکیوں کے کالجوں کو نمنترن کیا گیا ہے۔ کہ یہاں آ کر وواد کریں۔ کہ کانگرس پارٹی کو پرانتیہ اسمبلیوں میں پد گرہن کرنے چاہیئیں اتھوا نہیں۔ سنسکرت میں اس وشے پر کھلا وواد ہوگا۔ کہ ویدوں میں اتہاس ہے یا نہیں۔ ایک وید سمیلن بھی ہوگا۔ جس میں سناتکائیں اور برہمچارنیاں وید پر سُندر بھاشن دینگی۔ کیول مہلاؤں کیلئے ایک مہلا سمیلن بھی ہوگا۔ اس میں بھاشنوں کے اتیرکت بیچم۔ لاٹھی۔ مگدر۔ ٹیفری۔ گتکا آدی کے منورنجک الوم، دیرتاپورن کھیل بھی دکھائیں گی۔ دیکشانت سنسکار بھی اس ورش سونہ سناتکاؤں کو اپادھی دی جاویگی۔ کنتو کھید ہے۔ کہ اتنی اپیوگی سنستھا کو آریہ جنتا نے ابھی تک اپیکشا کی درشٹی سے دیکھا ہے۔ بہتوں کو تو اس کے نام کا بھی ابھی تک پتہ نہیں ہے۔ اس ورش سنستھا کو دھن کی بڑی آوشیکتا ہے۔ پرکار

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۴)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تمہارے آچرن سے میرے لئے جیون بھاری ہو گیا ہے

ماتا کستوربائی کا ہیرالال گاندھی (شیخ عبداللہ) کو درد بھرا پتر

ماتا کستوربائی گاندھی نے اپنے پتھ بھرشٹ پتر ہیرالال گاندھی کے نام نمن پتر بھیجا ہے۔ ان کی اچھا ہے یہ پتر پرکاشت کیا جا رہا ہے۔

میرے پیارے پتر ہیرالال

میں نے سنا ہے۔ کہ تم کو مدراس میں آدھی رات میں پولیس کے سپاہی نے شراب کے نشے میں اسبھیہ آچرن کرتے دیکھا۔ اور گرفتار کر لیا۔ دوسرے دن تم کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ ... بھلے آدمی تھے۔ ... نے تمہارے ساتھ بہت نرمائی کا دوہار کیا۔ تم کو بہت سادھارن سزا دیتے ہوئے مجسٹریٹ نے تمہارے پتا کے پرتی آدر کا بھاو ظاہر کیا۔ جب سے میں نے اس گھٹنا کا سماچار سنا ہے۔ میرا دل بہت دکھی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ تم اس رات کو اکیلے تھے۔ یا تمہارے کچھ ساتھی بھی تمہارے ساتھ تھے۔ پر کچھ بھی ہو۔ تم نے ٹھیک نہیں کیا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں تمہیں۔ اس بارے میں کیا کہوں۔ میں برسوں سے تم کو سمجھاتی آ رہی ہوں۔ کہ تم کو اپنے پر کچھ قابو رکھنا چاہیئے۔ پر تم دن بدن بگڑتے ہی جاتے ہو۔ اب تو میرے لئے تمہارا آچرن اتنا اسہیہ ہو گیا ہے۔ کہ مجھے اپنا جیون ہی بھاری معلوم ہونے لگا ہے۔ ذرا سوچو تو تم اپنے ماتا پتا کو اس بڑھاپے میں کتنا کشٹ پہنچا رہے ہو۔ تمہارے پتا کسی کو کچھ بھی نہیں کہتے۔ پر میں جانتی ہوں۔ کہ تمہارے آچرن سے ان کے ہردے پر کیسی چوٹ لگ رہی ہے۔ ان کا ہردہ ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔ تم ہماری بھاوناؤں کو چوٹ پہنچا کر بہت بڑا پاپ کر رہے ہو۔ ہمارے پتر ہو کر بھی تم دشمن کا سا دوہار کر رہے ہو۔ تم نے تو حیا شرم سب کو تلانجلی دے دی ہے۔ میں نے سنا ہے۔ کہ ادھر اپنی آوارہ گردی میں تم اپنے مہان پتا کا مذاق بھی اڑانے لگ گئے ہو۔ تم جیسے عقلمند لڑکے سے یہ امید نہیں تھی۔ تم محسوس نہیں کرتے۔ کہ اپنے پتا کا اپمان کرتے ہوئے تم اپنے آپ ہی ذلیل ہوتے ہو۔ ان کے دل میں تمہارے لئے سوائے پریم کے اور کچھ نہیں ہے۔ تمہیں پتہ ہے۔ کہ وہ چرتر کی شدھی پر کتنا زور دیتے ہیں۔ لیکن تم نے ان کی صلاح پر کبھی دھیان نہیں دیا۔ پھر بھی انہوں نے تمہیں اپنے پاس رہنے۔ پالن پوشن کرنے یہاں تک کہ تمہاری سیوا تک کرنے کے لئے رضامندی پرگٹ کی۔ لیکن تم ہمیشہ کرتگھنی بنے رہے۔ انہیں دنیا میں اور بھی بہت سے کام کرنے ہیں ... اس سے زیادہ وہ اور تمہارے لئے کیا کریں؟ وہ اپنے بھاگیہ کو کوس لیتے ہیں ... پرماتما ... اچھا ... دی ہے۔ اور پرماتما ... اپنے مشن کو پورا کر سکیں۔

لیکن میں تو ایک کمزور بوڑھی عورت ہوں۔ اور مجھ سے یہ مانسک ویتھا برداشت نہیں ہوتی۔ تمہارے پتا کے پاس روزانہ تمہارے دوہار کی شکائتیں آ رہی ہیں۔ انہیں یہ سب کڑوی گھونٹ پینی پڑتی ہیں۔ لیکن تم نے میرے منہ چھپانے تک کو کہیں جگہ نہیں چھوڑی ہے۔ شرم کے مارے میں پرچتوں اور اپرچتوں میں اٹھنے بیٹھنے لائق بھی نہیں رہی ہوں۔ تمہارے پتا تمہیں ہمیشہ چھما کر دیتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو۔ پرمیشور تمہیں کبھی چھما نہیں کریں گے۔

مدراس میں تم ایک پرتشٹھت وکیل کے مہمان تھے۔ لیکن تم نے ان کے اتتھیہ کا ناجائز فائدہ اٹھایا۔ اور بڑے بیہودہ دوہار کئے۔ اس سے تمہارے میزبان کو کتنا کشٹ ہوا ہوگا؟ ہر دن صبح اٹھتے ہی میں کانپ جاتی ہوں۔ کہ پتہ نہیں آج کے اخبار میں کیا نئی خبر آئیگی۔ کئی بار میں سوچتی ہوں۔ تم کہاں رہتے ہو۔ کہاں سوتے ہو۔ اور کیا کھاتے ہو؟ شاید اتم لشدھ بھوجن بھی کھاتے ہو۔ اس سب کو سوچتے ہوئے میں بے چینی میں پلکوں پر راتیں کاٹ دیتی ہوں۔ کئی بار میری اچھا تم سے ملنے کی ہوتی ہے۔ لیکن مجھے نہیں سوجھتا۔ کہ میں تمہیں کہاں ملوں؟ تم میرے سب سے بڑے لڑکے ہو۔ اور اب پچاس برس پر پہنچ رہے ہو۔ مجھے یہ بھی ڈر لگتا رہتا ہے۔ کہ ملنے پر کہیں تم میری بے عزتی نہ کر دو۔

مجھے معلوم نہیں۔ کہ تم نے اپنے پوروجوں کے دھرم کو چھوڑ دیا ہے۔ لیکن سنا ہے۔ کہ تم دوسرے بھولے بھالے آدمیوں کو اپنا انوسرن کرنے کو بہکاتے پھرتے ہو؟ کیا تمہیں اپنی کمیاں نہیں معلوم؟ تم دھرم کے وشئے میں جانتے ہی کیا ہو؟

تم اپنی مانسک اوستھا پر کیا نرنے دے سکتے ہو۔ لوگوں کو اس کارن دھوکا ہو جاتا ہے کیونکہ تم ایک مہان پتا کے پتر ہو۔ تمہیں دھرم اپدیش کا ادھیکار ہی نہیں۔ جو تمہیں پیسہ دیتا ہو۔ تم اسی کے ہو رہتے ہو۔ تم اس پیسے سے شراب پیتے ہو۔ اور پھر پلیٹ فارموں پر چڑھ کر لیکچر پھٹکارتے ہو۔ تم اپنے اور اپنی آتما کو تباہ کر رہے ہو۔ بھوشیہ میں اگر تمہاری یہی کرتوتیں رہیں۔ تو تمہیں کوئی کوڑی کے مول بھی نہیں پوچھیگا؟ اس لئے میں تمہیں صلاح دیتی ہوں۔ کہ ذرا ٹھکر وچار کرو۔ اور اپنی بیوقوفی سے باز آؤ؟

مجھے تمہارا دھرم پریورتن بالکل پسند نہیں ہے۔ لیکن جب میں نے پتروں میں تمہارا وکتویہ پڑھا۔ کہ تم سدھار کرنا چاہتے ہو۔ تو میرا انتہ کرن اس بات سے اللہدت ہو گیا۔ کہ اب تم ٹھیک زندگی بسر کرو گے۔ لیکن تم نے تو ان ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ ابھی یہ تمہارے کچھ پرانے متروں اور شبھ اچھکوں نے تمہیں پہلے سے بھی بدتر حالت میں دیکھا ہے۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہے۔ کہ تمہاری ان کارستانیوں سے تمہارے پتر کو کتنا کشٹ پہنچ رہا ہے۔ تمہاری لڑکیاں اور تمہارا داماد سبھی اس دکھ بھار کو سہتے ہیں اسمرتھ ہو رہے ہیں۔ جو تمہاری کرتوتوں سے انہیں ہوتا ہے۔

جن مسلمانوں نے ہیرالال کے مسلمان بننے اور اس کی بعد کی ہلچلوں میں رچی دکھلائی ہے۔ ان کو سمبودھن کرتے ہوئے شری متی گاندھی لکھتی ہیں:۔

”آپ لوگوں کے دوہار کو میں سمجھ نہیں سکی۔ میرے لڑکے کو سدھارنے کی اپیکشا میں دیکھتی ہو۔ کہ تمہارا اس نام ماتر کے دھرم پریورتن سے اس کی بری عادتیں بد سے بدتر ہو گئی ہیں۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ آپ اس کو اس کی بری عادتوں کے لئے ڈانٹیں۔ اور اس کو الٹے راستے سے الگ کریں۔ پرنتو مجھے یہ بتایا گیا ہے۔ کہ آپ اسے اسی الٹے مارگ پر چلانے کے لئے بڑھاوا دیتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے میرے لڑکے کو ”مولوی“ تک کہنا شروع کر دیا ہے۔ کیا یہ اچت ہے؟ کیا آپ کا دھرم ایک شرابی کو ”مولوی“ کہنے کا سمرتھن کرتا ہے؟ مدراس میں اس کے اس آچرن کے بعد بھی سٹیشن پر کچھ مسلمان اس کو ہاردک ودائی دینے آئے۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس کو اس پرکار بڑھاوا دینے میں آپ کیا خوشی محسوس کرتے ہیں؟ یدی واستو میں آپ اسے اپنا بھائی مانتے ہیں۔ تو آپ کبھی بھی ایسا نہیں کریں گے۔ جیسا کہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ آپ جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ اس کے لئے فائدے مند نہیں ہے۔ یدی آپ کیول ہمارا مذاق اڑانا چاہتے ہو۔ تو مجھے آپ لوگوں کو کچھ بھی نہیں کہنا ہے۔ آپ جتنی بھی برائی کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک گھائل اور بوڑھی ماتا کی کمزور آواز شاید آپ میں سے کچھ ایک کی انترآتما کو جگا دے۔ میرا یہ فرض ہے۔ کہ میں وہ بات آپ سے بھی کہہ دوں۔ جو میں اپنے پتر سے کہتی رہتی ہوں۔ وہ یہ کہ پرماتما کی نظروں میں تم کوئی بھلا کام نہیں کر رہے ہو۔“

بقیہ صفحہ ۵ ہندوؤں کے روپیہ سے اشاعت اسلام

(۵) مدرسہ اسلامیہ بریلی ۷۰۰ روپے۔
(۶) مدرسہ مطلع العلوم رام پور ۷۰۰ روپے
(۷) مسلم ہائی سکول انبالہ ۲۷۰۰ روپے۔
(۸) اسلامیہ ہائی سکول کٹک ۷۰۰ روپے
(۹) مدرسہ تقریظ الاسلام فرخ آباد ۷۰۰ روپے
(۱۰) انجمن روشنیہ پنجاب ۱۴۰۰ روپے
(۱۱) مدرسہ اسلامیہ کرنال ۷۰۰ روپے
(۱۲) مدرسہ اسلامیہ ایلچ پور ۷۰۰ روپے
(۱۳) مدرسہ شیب محمدیہ اسلامیہ آگرہ ۱۷۵۰ روپے
(۱۴) مدرسۃ الجماعت ۲۸۰۰ روپے
(۱۵) واقعات الاسارلیات مدراس ۷۰۰ روپے
(۱۶) خواتین اسلام مدراس ۷۰۰ روپے
(۱۷) دائرۃ المعارف ڈاکٹر اقبال ۲۳۰۴ روپیہ
(۱۸) حلیم مسلم ہائی سکول۔ کانپور ۷۰۰ روپے۔
(۱۹) ہائی سکول ناگپور ۳۵۰۰ روپے۔
(۲۰) اسلامیہ ہائی سکول سہانپور ۱۵۰۰ روپے
(۲۱) مدرسہ نور پور کانگڑہ ۷۰۰ روپے
(۲۲) انجمن اسلامیہ رام داس امرتسر ۱۴۰۰ روپے
(۲۳) مدرسہ عثمانیہ مدراس ۷۰۰ روپے
(۲۴) اسلامیہ سکول مدراس ۱۴۰۰ روپے
(۲۵) پرشین بھاشا کا کوش پورن کرنے کے لئے سرگنست ۱۰۰۰۰ روپے
(۲۶) پرشین کا کوش ۱۴۷ روپے
(۲۷) مدراس ودیاپیٹھ کو ہاریشرک ۷۰۰ روپے
(۲۸) مسلم ہائی سکول ہاپی بہت ۳۰۰۰ روپے

ان اٹھائیس ۲۸ سنستھاؤں میں ہندوؤں کی ایک بھی پرتیت نہیں ہوتی۔ پر ایسی سنستھاؤں کے پیچھے اسلامیہ کے وشیشتوں کا بچھلا لگا ہوا سپشٹ دکھائی دیتا ہے۔

اس سہائتا کا ادیش یدی اسلامی سنسکرتی کا پرسار نہیں ہے۔ تو کیا ہے؟ ریاست کے ہندوؤں کی شکشا کی اچت ویوستھا تو درکنار رہی۔ اچھوت ہندو اپنے خرچ سے سنستھائیں استھاپت کریں۔ بھی تو انہیں کہا جاتا ہے۔ کہ اس کی عمارت ہی ٹھیک نہیں ہے۔ وہاں اردو کی سویدھا نہیں ہے۔ ادھیاپک ٹرینڈ نہیں ہیں۔ اتیادی انیک دکھنوں کی سرشٹی کر ان کی ناکوں دم کرنے والا ...

ایک دلچسپ کہانی

سنسار چکر

لیکھکا: شری کماری ونیتی پربھاکر

اُن کا نام تھا ونے سنگھ۔ پرنتو ونے کا ان میں لیش بھی نہ تھا۔ وہ کوی تھے۔ لیکھک تھے۔ اور تھے سماج سُدھارک بھی۔ "ندا، رے حیا، لجّا سُشوبھے راز گھر میں بیری جھوٹکے بھاڑ" والی کہاوت اُن میں پُورنتیا چریتارتھ ہوتی تھی۔ باہر ناری اُدھار، مرم سپرشی ویاکھیان دیتے ہوئے ان کے نیتروں سے سلیل پرواہت ہونے لگتا تھا۔ پرنتو گھر پر آتے ہی ان کا پارہ ۱۰۱ ڈگری پر پہنچ جاتا تھا۔ وہ سُوندریہ اُپاسک کہے جا سکتے تھے۔ پرنتو دُربھاگیہ سے سُندرتا ان کے اور ان کی استری دونوں ہی کے بھاگوں میں نہیں تھی۔ اپنے اُوپر تو کچھ وش نہ تھا۔ جیسے پرمیشور نے بنا دیا تھا ویسے تھے۔ پرنتو استری اوشیہ شوبھا شالنی کو پراپت ہو سکتی تھی۔ کیونکہ بھارت ورش میں ور کے پرکھنے والوں کی سنکھیا بہت کم ہے۔ پر دواہ کے سمے ان کی اوستھا کیول ۱۷ ورش کی تھی۔ پتا کا دیہانت شیشو میں ہی ہو چکا تھا۔ وہ اپنے چاچا جی کی چھتری آ گیا پالن کرتے تھے۔ ان کے چاچا مہیندر کمار بھی انکو دنشلیہ پُرن درشٹی سے دیکھتے تھے۔ وہ پراچین رُوڑھیوں سے گرست وکیل تھے۔ اور بال وواہ کے پکشپاتی بھی۔ سماج میں ان کا استھان اُونچا تھا۔ پھر بھی وہ اپنے بھائی کے پتر کا وواہ شیگھر نہ کر دیتے۔ تو سماج میں نکو بنتے۔ اتہ اُنہوں نے ونے کی اوستھا سولہ ورش کی ہوتے ہی وواہ کی تیاری شروع کر دی۔ استھان استھان سے ونے کی منگنیاں آنے لگیں۔ مہیندر کو ایک سمبندھ پسند آیا۔ کنیا کے پتا میرٹھ نگر کے ایک پرتشٹھت رئیس تھے۔ کنیا کی آیو چودہ ورش تھی۔ مہیندر کو منہ مانگی مراد مل گئی۔ وہ دھنی گھر سمبندھ کرنا چاہتے تھے۔ جس سے ان کی پرتشٹھا بڑھے۔ اور جہیز میں بھی پریاپت دھن ملے۔

جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے۔ ونے سنگھ کی ابھلاشا تھی۔ کہ ان کی پتنی ادویتیہ سُندری ہو۔ نہ وہ سوشکشت ہی اور نہ پڑھے لکھے تھے۔ نہ ان کی یہ آکانکشا تھی۔ کہ ان کی پتنی وِدُوشی ہو۔ ان کو ایک ماتر ابھلاشا تھی سُندرتا۔ اب جب ان کا وواہ سمبندھ نشچے ہوا۔ تو انہیں اپنی بھاوی پتنی کے وشے میں جاننے کی ابھلاشا بلوتی ہو اُٹھی۔ میرٹھ نگر میں ان کے بڑے بھائی رہتے تھے۔ ان کے دو کنیائیں تھیں۔ بڑی کنیا کا نام تھا اُما۔ اس کی اوستھا دس ورش کے لگ بھگ تھی۔ ونے سنگھ جانتے تھے۔ کہ اُما نے ان کی بھاوی پتنی ارونا کو آریہ سماج کے وارشک اُتسو کے اوسر پر دیکھا تھا۔ اتہ اُنہوں نے اُما کو ایکانت میں بلا کر اس سے ارونا کے وشے میں پوچھا۔ اُما نے بڑے ہرش سے کہا۔

"وہی نہ ہماری نئی چاچی جی کے وشے میں پوچھتے ہو؟ بڑی اچھی ہے۔ ہم سے بڑے پریم سے باتیں کرتی تھی۔"

"دیکھنے میں کیسی لگتی ہیں۔ خوب سُندر ہونگی؟" "کیوں؟" چنچل کپٹ رہتا سرل بالکا نے کہہ دیا —

"سُندر تو نہیں ہیں۔ ان کا رنگ کالا ہے ہونٹ موٹے ہیں۔ منہ پر بہت بڑے بڑے چیچک کے داغ ہیں۔"

ونے سنگھ کو بڑی نراشا ہوئی۔ اُنہوں نے اُما کو اور پاس بٹھاتے ہوئے کہا:۔

"تم نے بھابی سے کیوں نہیں کہا؟"

"مَیں نے تو کہا تھا۔ وہ اُلٹے مجھ پر ہی ناراض ہونے لگیں۔"

"کیوں؟ تم سے کیا کہا؟"

"کسی سے کہا۔ تو مارونگی۔ ابھی شکل تو دیکھی۔"

"تمہارے بھیّا جی ہیں؟"

"یہ تو وہی جانیں۔ بھلا میں کیوں ہوتی ویسی۔" اُما کو اپنی سُندرتا کا بڑا گرب تھا۔

اچھا۔ اب جاؤ کھیلو۔

اُما چلی گئی۔ ونے سنگھ نے بڑی آشا اور اُلاس سے ارونا کے وشے میں پوچھا تھا۔ اُنہوں نے کلپنا سے اپنے ہردے میں اس کی جو پرتیما سفاپت کی تھی۔ وہ مرگ ترشنا سدھ ہوئی۔ ان کے ہردے کو بڑی چوٹ پہنچی۔ ایک دن اپنے بڑے بھائی سے اُنہوں نے کہہ ہی دیا۔ کہ میں ارونا سے وواہ نہیں کروں گا۔"

"کیوں؟ اس میں کیا دوش ہے؟"

"وہ کُروپا ہے۔"

"تم تو پاگل ہو گئے ہو۔ کس نے تم سے یہ کہا؟"

"اُما کہتی ہے۔"

"ویسے ہی جس نے جو کہہ دیا۔ وہ مان لیا۔ اُما کو کیا معلوم؟"

"اُس نے جلسے میں دیکھا تھا۔"

"تم بچّوں سے بھی ادھک بچے ہو گئے۔ وہ کیا جانے سُندرتا کس چڑیا کا نام ہے۔ وہ اگیان نہیں ہے۔"

"آج کل کے لڑکے بڑے ہی نرلج ہوتے ہیں۔ تمہیں مجھ سے ایسی باتیں کرتے لاج نہیں آتی۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ جس نے جو کر دیا۔ سو ٹھیک ہے۔ بڑوں کے آگے بچوں تک نہیں کرتے تھے۔ دیکھنے میں چاچا جی کتنے سُندر ہیں۔ پر چاچی جی ذرا بھی سُندر نہیں ہیں۔ پھر بھی انہوں نے کچھ نہ کہا۔ چاچی جی کا کتنا آدر کرتے ہیں۔ تم ویسے ہی اُڑے جاتے ہو۔ ہم نے تو پتہ لگا لیا ہے۔ کہ وہ سُندر ہے۔ ذرا سی لڑکی کی بات تو مان لی۔ اور ہم سب مانو جھوٹے ہی ہیں۔ دھنوان آدمی ہیں۔ موٹر دیں گے اور کیا چاہیئے۔

مَیں موٹر کے بدلے اپنے آپ بیچ نہیں دُوں گا بھائی جی۔ کیا آپ لوگ موٹر سے میری شادی کرنے جا رہے ہیں؟"

چاچا جی نے کنیا کے پتا کو وچن دے دیا ہے۔ ان کی بات ٹوٹ نہیں سکتی۔ جبکہ لڑکی میں کوئی اوگن نہ ہو۔ اُنہوں نے پتہ لگا لیا ہے۔ لڑکی خوبصورت ہے۔ اُما بڑی دھرشٹ ہو گئی ہے۔ اُما۔ آ۔ اُما!"

اُنہوں نے اُما کو زور سے آواز دی۔ وہ کچھ دُور پر اپنی ہم ولیکاؤں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ پتا کی آواز سنکر دوڑی چلی آئی۔ اس کے آتے ہی انہوں نے پوچھا۔

کیوں اُما۔ تم نے ان سے آج کیا کہا ہے؟ بڑی ہی ڈھیٹ ہوتی جاتی ہے۔ بولنے تک کی عقل نہیں رہی۔ تم نے ارونا کو کہاں دیکھا؟"

اُما کے ہوش گم ہو گئے۔ اس نے نیتروں میں جل بھر کر ونے سنگھ کی اور دیکھا۔ ونے نے اُما کی اُنگلی پکڑ کر چلتے ہوئے کہا۔

(باقی آئندہ)

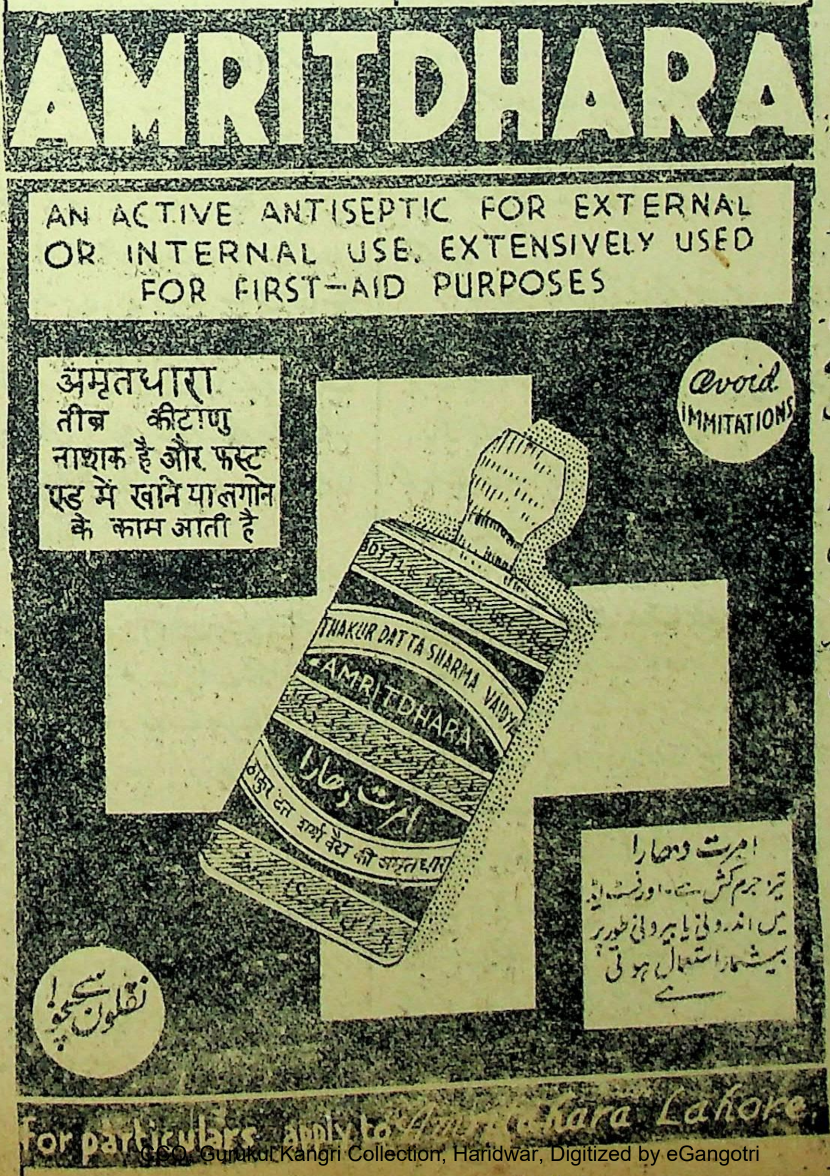

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

قرآن پر نظر ناقد

نمبر ۱

(از شری متھرا داس جی بھٹناگر الہ آباد)

تہذیب الاخلاق جلد اوّل نمبر سوئم میں سر سید احمد خاں صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ہیئت ارطبیعات وغیرہ جدید علم اس قسم کے ہیں کہ جن کی تعلیم کے واسطے نہ آج تک کوئی نبی مبعوث ہؤا۔ اور نہ کوئی کتاب اس فن میں خدا تعالےٰ نے اس وقت تک کسی نبی پر نازل کی۔ قرآن اور حدیث میں ہیئت اور طبیعات کے متعلق کہیں کسی چیز کا نام آگیا۔ کہیں پر سبیل تذکرہ اور کہیں عام لوگوں کے فہم کے لائق کسی چیز کا مختصر بیان ہوگیا۔ کہیں کوئی مجمل اشارہ کسی چیز کی طرف ہؤا۔ مگر حاشا کہ کسی مقام پر بھی بیانات سے یہ بات مقصود بالذات مدّ نظر نہیں ہوئی۔ کہ ان کے ذریعے عامۂ خلایق کو ہیئت اور طبیعات کی .. دی جاوے۔ قرآن شریف میں ایک آیت ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اے محمدؐ تجھ سے لوگ مہینوں کی حقیقت پوچھتے ہیں۔ اور اس کے جواب میں خدا فرماتا ہے۔ "کہدے مہینوں کے ذریعہ سے لوگ اپنے وقتوں کا حساب ٹھیک کر لیتے ہیں"۔ آج کسی ہیئت دان سے اہلہ کی کیفیت بیان کیجئے اور پھر دیکھیے کہ وہ کیسے زمین اور آسمان کے قلابے ملاتا ہے۔ حساب کے معاملہ میں پیغمبر خدا نے فرمایا۔ اور اس وقت اس پر فخر کیا۔ کہ ہم گنتی کو انگلیوں پر ٹھیک کر لیتے ہیں۔ حاصل یہ کہ اس وقت میں حساب و ریاضی اور طبیعات وغیرہ کی طرف کسی کو التفات نہ تھا۔

"سید جیسے قابل شخص نے بات تو پاؤ تولہ پا ماشہ رتی کہی۔ لیکن پھر بھی وضع داری برتی۔ اس بات کو بالکل فراموش کر دیا۔ کہ جناب پیغمبر صاحب کو جبکہ عالم شباب میں خدیجہ نے نوکر رکھا۔ اور وہ اس کی جانب سے کاروبار تجارت کو دور و دراز ملکوں میں جاتے تھے۔ تو اگر وہ اپنی تنخواہ کو انگلیوں پر گن کر ٹھیک کر لیتے تھے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں تھا۔ لیکن خرید و فروخت اور کاروبار تجارت کے لحاظ سے انگلیوں پر گن لینے والی نہیں۔ بلکہ معقول اور کثیر رقم کا کاروبار ہونا لازمی تھا۔ اس کا حساب و کتاب۔ لینا۔ دینا۔ اندراج وغیرہ یہ انگلیوں کا کھیل نہیں تھا۔ بلکہ اس کے واسطے علم حساب کا جاننا

اور پڑھا لکھا ہونا ضروری تھا۔ یہ کام ۲۵ سال کی عمر سے ۴۰ سال کی عمر تک برابر کیا جاتا رہا۔ اس کو بدھو اور اُمّی نہیں کر سکتا تھا۔ پیغمبری کے پلیٹ فارم پر آنے کے بعد بھی علم حساب کے کام سے واسطہ رہا۔ مال غنیمت آخر کار کس طرح شمار کیا جاتا تھا۔ اور حصّوں کی تقسیم کیا انگلیوں پر ہی گن کر ہؤا کرتی تھی۔ عرب جیسے ملک میں جب اُمّیوں کے لئے اُمّی پیغمبر میں فرق نہیں آیا۔ تو عرب والے خدا کو بھی اُمّیوں کا خدا کہنا چاہیئے۔ خدا کا خدائی دعوےٰ اور مہینوں کی حقیقت والے سوال کا جواب خدا کی قابلیت کو جب کچھ ظاہر کرتا ہے۔ ہمارے ناظرین اس کا پورا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ایسے خدا کے مقابلہ میں تو آج کسی سکول کا چھوٹی جماعت کا طالبعلم بھی بہتر لیاقت رکھنے والا ہو سکتا ہے۔ جب خدا مہینوں کی حقیقت نہیں بتلا سکتا۔ اور اس کا پیغمبر انگلیوں پر گننے سے زیادہ نہیں جانتا۔ تو دعوےٰ خدائی و پیغمبری چہ معنی دارد۔ بہر حال سمجھ دار لوگ اس ڈپلومیسی۔ پالیسی اور شطرنجی کھیل کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

حضرت محمد صاحب کا اُمّی ہونا دروغ محض ہے۔ وہ اچھے خاصے پڑھے لکھے آدمی تھے۔ جب کہ مکّہ میں قریشیوں کے ساتھ معاہدہ ہؤا۔ اور حضرت علی نے تحریر کرتے وقت قریشیوں کی موافقت میں ایک بات لکھنے سے انکار کیا۔ اور ضد کو برابر جاری رکھا۔ تو اس کاغذ کو علی کے ہاتھ سے لے کر محمد صاحب نے اپنے دست مبارک اور قلم مبارک سے خود وہ بات لکھی۔ اور معاہدہ نامہ کی تکمیل کی۔

اور نیز الاحباب میں لکھا ہے۔ کہ بڑی دلیل محمد صاحب کی کوتہ نظری اور کم فہمی کی یہ ہے۔ کہ قبل از وفات خلافت کی بابت کچھ حکم نہ فرمایا۔ اور اپنے یاروں کی گردن پر آرہ چلایا اور پھر جبکہ وقت نزع انہوں نے اپنے داماد اور عم زاد علی کو ارادۂ تفویض خلافت کیا۔ اور اس لئے قلم و قرطاس چاہا۔ عمر بولا کہ پیغمبر نامناسب کہتا ہے۔ اب اس کا قول قابل تسلیم نہیں ہے۔

(باقی آئندہ)

ہندوؤں کے روپیہ سے اشاعت اسلام

ریاست حیدرآباد کے انیائیوں کی اکتھ کہانی

شری سدرشن

مسلمانی ریاستوں میں سب سے بڑی حیدرآباد کی ریاست ہے۔ اس کے سردے سروا نظام صاحب اور ان کی سرکار ہے۔ اس ریاست میں ہندو پچھتر پرتی شت اور مسلمان دس پرتی شت ہیں۔ اس ریاست میں مسلمانوں کی راج نیتک۔ دھارمک۔ سماجک تتھا آرتھک آدی سبھی پرکار کی اُنتی کیلئے جس ان ادھیک ڈھنگ سے دھن لٹایا جاتا ہے۔ اُسے جان کر سوابھیمانی ہندو کی بات تو دور کنار رہی کسی بھی نیائے پریہ منش کو سنتاپ ہوئے بنا نہ رہے گی۔ نظام صاحب کی سرکار بہدا یہ اس بات کا ڈھنڈورہ پیٹا کرتی ہے۔ کہ ریاست میں سب دھرموں کی پرجا کے ساتھ سمانتا کا ووہار کیا جاتا ہے۔ لیکن ہندوؤں کی اوستھا تو دیکھئے۔ جن ہندوؤں کے لئے ریاستی تجوری سے ان کی سنکھیا کے انوسار اُن کی اُنتی کے لئے پونجی خرچ کی جانی چاہیئے۔ اور جس کے لئے وہ پورنتیا ادھیکاری ہیں۔ وہاں ہندوؤں کو ریاستی تجوری سے کانی کوڑی ملنے سے رہی۔ اپتو ہندو کہیں گانٹھ ڈھیلی کر اُنتی کے لئے پریتن کرتے ہوئے پرتیت ہوں۔ تو ان کے پیچھے خفیہ و بھاگ کے کتّے لگے ہی سمجھئے۔ سبھا کرنی ہو۔ تو حکم لیجئے۔ پاٹھشالہ کھولنی ہو۔ تو حکم لیجئے۔ اکھاڑا کھولنا ہو۔ اتھوا کوئی دھارمک سماروہ کرنا ہو۔ تو حکم لیجئے۔ اس پرکار دن بدن حکم ناموں کی دُم بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ اور ان حکموں کا پالن کرنا کیول ہندوؤں کے لئے ہی آوشیک ہے۔ یدی کوئی دوسرے ان حکموں کے پالے پڑ جاتے ہیں۔ تو وہ کیول نام ماتر کے لئے ہی سمجھئے۔ ان باتوں کی وِچار دھارا جانچنے کے لئے نمن لکھت پنکتیوں میں نظام سرکار دوارا پرکاشت کاغذوں سے ہی کچھ آنکڑے نیچے دئے جاتے ہیں۔ یہ آنکڑے سرکار دوارا اُردو میں پرکاشت ۱۳۴۴ فصلی کے بجٹ سے دئے جا رہے ہیں۔ دیکھئے ان آنکڑوں کو کس پرکار نظام کی سرکار ہندا دھار تتھا نِربھر ہو انیائیک بتانے کا ساہس کرتی ہے۔

ریاست کے باہر کے مسلمانی ودیالیوں کو چندہ

ریاست کے باہر نظام سرکار دوارا جن شکشا سنستھاؤں کو سہائتا دی جاتی ہے۔ ان کی کل رقم کے پرتی شت ۴۰۳ پرتہا دی گئی ہے۔ اس میں عثمانیہ ودیا پیٹھ کے ادھکار کے انترگت نمن لکھت سہائتا بتائی گئی ہے:-

(۱) مہلا ودیا پیٹھ پونا ۷۰۰ روپے (۲) یونیورسٹی بیورو آف برٹش ایمپائر ۴۷۷ روپے (۳) انٹر یونیورسٹی بورڈ ۱۸۶۷ روپے (۴) مہا بھارت کا پرکاشن (۱۳۵۱ فصلی تک ۱۱۶۷ روپے۔ (۵) اسلامیہ کالج دہلی ۱۴۰۰۰ روپے (۶) جرنل آف انڈین ہسٹری ۲۲۴ روپے (۷) اُردو کوش نرمان کرنے کے لئے مولانا عبدالحق صاحب کو ۱۲۰۰۰ روپیہ (۸) یونیورسٹی کلب ۴۰۰ روپیہ (۹) آل انڈیا اورینٹل کانفرنس ۵۷۴ روپے۔ (۱۰) اوشیک پرکاشن کی پراپتی کیلئے ۵۰۰ روپیہ (۱۱) کرنٹ سائنس ماسک کے لئے ۳۰۰ روپیہ

کل رقم ۱۱۹۲۳۴ روپے۔

سمان ووہار جتانے کے لئے کچھ پرمان پیش کرنا چاہیئے۔ اتایو سرو پرتھم پونہ کے مہلا ودیا پیٹھ کے نام ۷۰۰ روپے دکھائے گئے ہیں۔ اور اسی آدھار پر دہلی کے اسلامیہ کالج کیلئے ۱۴۰۰۰ روپے اور اُردو کوش کیلئے ۱۲۰۰۰ روپے کی موٹی رقمیں صاف کی گئی ہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ عثمانیہ ودیا پیٹھ ادھیکار کے انترگت ریاست کے باہر اور دہلی جیسے دُور کے پردیش میں سنستھاؤں کو جو ہزاروں روپوں کی سہائتا کی گئی ہے۔ اُسے انو لکشیہ کو کیا یہ سمجھا جائے۔ کہ عثمانیہ ودیا پیٹھ وستوتہ ودیا پیٹھ نہ ہو کر بجائے اسلامی دھرم پرچار کرنے والی ایک سنستھا ہے جو ریاست کے باہر کی اسلامی سبھا ہے۔

سوسائیٹیوں کو علیحدہ

ریاست کے باہر کی اسلامی سنستھاؤں کو علیحدہ چلانے کے لئے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کے ادھیکار میں ۱۱۹۲۳۴ روپے سپرد کئے گئے ہیں۔ اس رقم کا نمن لکھت ویورا ہے:-

(۱) مسلم یونیورسٹی علیگڑھ ۷۰۰۰ روپے۔
(۲) مدرسہ نسواں اسلامیہ علیگڑھ ۲۱۰۰ روپے
(۳) مدرسہ ہدایت الاسلام (دھارمک وبھاگ دوارا ماریگاؤں ۷۰۰ روپے۔
(۴) مدرسہ مفید الاسلام کرتہ پا ۷۰۰ روپے۔

بقیہ دیکھو صہ ۱۳

بقیہ دہی کے فوائد (سراستہ کھشا صفحہ ۲۰)

ہونے کی کوئی سمبھاونا نہیں رہتی۔ پیدا ہو بھی گئے ہوں۔ تو دہی کا امل تتو (Acidity) سوئم ان کا ستیہ ناش کر ڈالتی ہے۔ آنتوں کے اکشون رہنے پر سواستھ اچھا رہے گا ہی۔ سوندر سواستھ دیرگھ جیون کی پہلی شرط ہے +

دہی کا اوشدھی روپ میں وہار

(۱) رکت کی کمی اور شاریرک دوربلیہ سے پیڑت دیکتیوں کے لئے دہی امرت ہے + (۲) دہی انتری شودھک۔ پروا ہک سنگراہی۔ سنا یودک دوربلیہ میں دہی رام بان۔ بھیانک جور میں بھی دہی کا ودہار شاریرک وِش کو بہت جلدی باہر کر دیتا ہے + (۳) دہی کو شریر پر مل کر اشنان کرنے سے تو چا کی کرملتا۔ اور اس کی رنگت میں کافی پریورتن ہو جاتا ہے + (۴) دانتوں کی بیماریوں میں بھی دہی کا سیون اتی اُتّم ہے + (۵) بھوجن کے انت میں نیم پُروک اس کا پریوگ کرنے سے اُدر وکاروں کا دمن ہوتا ہے +

پریوگ

دہی کی لسّی شُدھ مدھو ڈال کر دن میں دو بار پینے سے سواستھ الوم سوندریہ میں آشچریہ جنک وردھی ہوتی ہے۔ شکّر کے ساتھ ملا کر دہی کا سیون کرنے سے ترشنا۔ رکت پِت اور داہ دُور ہوتا ہے۔ گُڑھ ملا کر دہی کا پریوگ کرنا وات ناشک اور گراہی ہے +

روگیوں کو رات میں دہی کھانا ورجِت ہے۔ کیونکہ یہ کف پیدا کرتا ہے۔ بعض آدی انیہ پشوؤں کی اپیکشا گائے کا دہی اُتّم ہے +

ورتمان کال میں جبکہ دودھ سے شدھ دودھ بھارت میں دُرلبھ پرا پتیہ ہے۔ جن ساداھارن کو دہی کا سیون کرنا چاہئے۔ دہی واستو میں دنیا میں ایک امولیہ پدارتھ ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ ہندو دھرم گرنتھوں میں استھان استھان پر دہی کا ذکر آ جاتا ہے۔ دہی کے بنا بڑے سے بڑا یگیہ بھی سمپورن نہیں ہو سکتا۔ پشچاتیہ پرشنسا پراپت اس درویہ کا سیون پرتیک شخص کو سواستھ سوندریہ اور جیون کا پردان کرنے والا ہوتا ہے +

(آیورویہ سنسار)

بقیہ صفحہ ۱۱ آریہ سماج کے سنگٹھن کے سادھن

کے سلوک کیا جائے۔ اور ذاتی رائے نہ مانی جانے پر سماج کو چھوڑا یا کوسا نہ جائے +

(۴) ممبران میں پرسپر پریم و وشواس ہونا چاہئے۔ اور ادھیکاریان پر شردھا۔ اُن کے افعال کا فور سے مطالعہ کرنا چاہئے۔ اور [illegible] Attribute کرنے چاہئیں۔ جب تک

ان کے واسطے کافی مصالحہ و ثبوت نہ ہو +

(۵) ناجائز نقصان و نکتہ چینی سے پرہیز کرنا چاہئے۔ مگر جہاں خاموشی سے سماج کو نقصان پہنچے۔ وہاں اپنی آواز کو ضرور اُٹھانا چاہئے: پرماتما کرے۔ آریہ سماج کا سنگٹھن ہو۔ اور اس کے لئے ہم سادھنوں پر وچار کریں +

بقیہ صفحہ ۱ وید اور قران

یا اظہارِ حق سے پہلو تہی کرو گے۔ تو یاد رکھو۔ اللہ کو تمہاری ہر حرکت کی خبر ہے" +

واضح رہے۔ کہ شہادت سے مراد کچہری والی گواہی ہی نہیں۔ ہر وقت اور ہر کہیں کسی بھی امر کے متعلق جو ہم کہتے ہیں۔ شہادت میں داخل ہے۔ اور کسی بھی تعلق سے کسی کی طرفداری کرنا حتےٰ کہ والدین یا اپنے آپ کو کسی نقصان سے بچانے کے لئے جھوٹ کہنا حق کا اخفا کرنا۔ اظہارِ حق سے کترانا۔ پیچیدہ اور دو معنی الفاظ سے سچے بیان میں پالسی بازی کا دخل دینا۔ اس آیت کے مطابق ویسا ہی جرم ہے۔ جیسا وید اور منوسمرتی وغیرہ میں۔ ویدک رشی کہتا ہے۔ کہ سچائی یا دھرم کی حفاظت کرو گے۔ تو خود محفوظ ہو گے۔ اور اگر سچائی کا خون کرو گے۔ تو تمہارا اپنا ناش ہوگا۔ قران اس کی توضیح کرتا ہوا کتنی ہی امتوں اور بستیوں کی نظیریں پیش کرتا ہے۔ کہ تکذیبِ حق کی وجہ سے تم سے بھی بڑی بڑی شاندار قوموں کا نشان صفحۂ ہستی سے مٹ چکا ہے۔ وید اور قران دونوں کی تعلیم ہے۔ کہ سچ کو جھوٹ کے ساتھ آلودہ نہ ہونے دو۔ دونوں کا اصول ہے۔ کہ بلا لحاظ مذہب و ملت ہر شخص اسی درجہ تک سکھ اور دُکھ کا مکلف ہوگا۔ کہ جس درجے تک ان کے اعمال کا حق و باطل سے تعلق ہے۔ کاش کہ ہماری مذہبی جد و جہد کا نصب العین یہی ہو۔ کہ ہم باطل کو ترک اور حق کو قبول کریں +

نوٹ:۔ پرکاش کی کسی گذشتہ اشاعت میں لکشمن جی کا ایک مضمون ویدک دھرم اور اسلام کے متعلق چھپا تھا۔ اس مضمون کے متعلق اُمتِ مسلمہ امرتسر کے ماہوار رسالہ "بلاغ" نے ایک نوٹ لکھا تھا۔ جس میں جہاں لیکھک کے بھاوؤں کی پرشنسا کی تھی۔ وہاں "پرکاش" کی پالیسی کو بھی ہندو مسلم اتحاد کے لئے ہانیکر بتایا تھا۔ اس مضمون کی چرچا مہاتما گاندھی کے اخبار "ہریجن سیوک" میں ہوئی۔ وہاں سے وہ مضمون "ہندوستان" (روزانہ) دہلی نے نقل کیا۔ اب یہ دوسرا مضمون "پرکاش" کے پاٹھکوں کی بھینٹ ہے۔ اس مضمون کو پڑھتے وقت یہ دھیان میں رہنا چاہئے کہ ایڈیٹر کا نامہ نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ اگر کوئی ودوان اس مضمون کے متعلق اپنی رائے یا لیکھ بھیجنا چاہے۔ تو خوشی سے بھیج سکتا ہے + (ایڈیٹر)

بقیہ صفحہ ۱۲ چلو کنیا گورو کل دہرہ دون

آشرم کیول ۱۵۰ کنیاؤں کے لئے گت ورش بنایا گیا تھا۔ اس میں ۱۷۵ کنیائیں رہ رہی ہیں۔ ستھیش لگ بھگ چالیس کے ٹین شیڈوں میں ہیں۔ اُنسو پر بیس پچیس کے قدر پرونشٹ ہو جانے کی سمبھاونا ہے۔ تتھا آشرم کے دوسرے بلاک کے لئے پندرہ بیس ہزار روپے چاہئے۔ ادھیاپن تتھا پربندھ سمبندھی ماسک وَیے کے لئے بھی بیس پچیس ہزار روپے وارشک چاہئے +

اس کے اتیرکت سائینس پڑھانے کا بھی پربندھ اس ورش ہو رہا ہے۔ پڑھانے والی دیوی مدراس کی ایک گریجویٹ آ بھی گئی ہیں۔ پرنتو سائینس روم تتھا لیبارٹری بنانے کے لئے روپیہ ابھی تک نہیں ملا۔ اس کے لئے بھی کم از کم دو ہزار روپیہ چاہئے +

بھوجن بھنڈار تتھا بھوجنالیہ ابھی تک پکّی نہیں بن سکی ہیں ۳۰۰ اور ۴۰۰ کنیاؤں کے لئے بھوجن کھانے تتھا بیٹھ کر کھانا کھانے کے لئے بھی پریاپت ستھان نہیں ہے۔ دہرہ دون ایک ورشا پردھان دیش ہے۔ اتہ بھوجن بھنڈار تتھا بھوجنالیہ کے پکّا بنانے کے لئے بھی دو تین ہزار کی ضرورت ہے +

یہ ہیں ہماری بہت اوشیک تتھا بہت انوار یہ اوشکیتائیں۔ جن کے بنا اب ہمارا کام کسی پرکار بھی سوچاروُپ سے نہ چل سکے گا۔ ہمارے دیش میں پنڈوں پجاریوں کو چھوڑ کر بھی ساتوک دان بڑی بڑی ماترا میں ہو رہا ہے۔ ایک ودوانی ارشد ہالیہ کالج بھاتر وانی آدمی کے لئے لاکھوں روپے بھینٹ دے رہے ہیں۔ کانگرس کے نیتاؤں کو بھی تھیلیاں بھینٹ دی جا رہی ہیں۔ ایک کانگرس نگر بنانے کیلئے لاکھوں روپیہ پرتی ورش ویے ہوتا ہے۔ اور تو اور ہمارے آریہ سجنوں اور دیویوں نے لڑکوں کے لئے کانگڑی گورو کل پر تھم بار گنگا کی باڑھ میں بہہ جانے کے بعد دوسری بار بھی اُنہیں دنوں میں لاکھوں روپیہ کر کے اسے بنا کر کھڑا کر دیا۔ پرنتو اس کنیا گورو کل کی اور سے وہی سجن لوگ اتنے اداسین رہے ہیں یہ بڑے آشچریہ کی بات ہے مگر ہمیں اُمید ہے کہ سنستھاؤں کی بڑھتی دیکھ کر بڑی کا

پر سنبھا ہوتی ہے۔ پرنتو اس بات سے بڑا دُکھ ہوتا ہے۔ کہ جو جیبیں لڑکوں کی شکشا میں لاکھوں دے سکیں۔ کروڑوں روپے خرچ کر کے بڑے بڑے بلڈنگ بھی نرمان کرا سکیں۔ وہ جیبیں۔ اس سرواُپیوگی سنستھا کو بڑی سادھارن میں آنا کانی کریں۔ یہ کیسا پکشپات ہے۔ کیسی پرنتو اتینت اوشکیہ ضرورت کو پورا کرنے بڑھ بدنا ہے۔ یہ سبھی کو گیات ہے۔ کہ جب ایک لڑکا یدی شکشت ہوتا ہے۔ تو ایک وکتی سُشکشت ہوتا ہے۔ پرنتو جب ایک لڑکی شکشت ہوتی ہے۔ تو ایک پریوار شکشت ہوتا ہے۔ ماتاؤں کے سُدھارنے سے بھارت کی بھاوی سنتتی راشٹریہ کی سچّی سمپتّی کی ورِدھی ہوتی ہے۔ اس لئے لڑکوں سے ادھک لڑکیوں کی شکشا ہونی اُچت ہے +

ورتمان سمے میں اٹلی۔ جرمنی۔ فرانس آدی دیشی اپنی بھاوی سنتتی کی وردھی تتھا بالن پوشن شکشا پر ہی ادھک دھیان دے رہے ہیں۔ تو کیا بھارت کی سنتتی کی سرو تومکھی اُنتی کرنے والی استری شکشا کی ایک ماتر سنستھا۔ تتھا بھارت سنتتی کی ایک ماتر رکشکا۔ بھارت تتھا وشال بھارت کے پرتیک کونے کونے میں جاگرتی کا دیپک جلانے والی سنستھا یہ کنیا گورو کل دھن ابھاو سے اپنا دھیہ پورا کرنے میں اسمرتھ رہ جائے گی؟ کدا پی نہیں؟ آریہ پرتنو دیو یو بہت سنکھیا میں پدھارو۔ اور اس کے کاریہ کو دیکھو۔ جو سجن یا دیویاں نہ پدھار سکیں۔ وے اوسر ہونے پر اوشیہ پدھاریں۔ کنتو دھن کی سہایتا جتنی بھی کر سکیں اوشیہ بھیج دیں +

آشا ہے۔ کہ سب سجن اور دیویاں میری اس و نیتی پرارتھنا پر اوشیہ دھیان دینگے +

ضروری اطلاع

مردوں کی طرح عورتوں میں جریان رطوبت کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے۔ جسے سیلان الرحم یعنی لیکوریا کہتے ہیں۔ جس کی نہایت کی مجرب اور آزمودہ دوائی سنیاسی کا پاپلٹ موجود ہے جس سے بیشمار دکھی بہنیں لابھ اُٹھا چکی ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ سنیاسی اکسیر یا ہر قسم کے آتشک دوناک کا جادو نما اور آخری علاج ہے۔ جن کی چند خوراک ہی نامراد مرض کو جڑ بنیاد سے اکھاڑ دیتی ہے۔ جہاں ہر قسم کے علاج و انجکشن بھی فیل ہو چکے ہیں۔ وہاں پر کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے ڈاکٹر بھی منگا کر اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں +

قیمت اکسیر آتشک ڈھائی روپیہ۔ اکسیر سوزاک ایک روپیہ ۸ ر +

بابو رودی نندن اودھ سیر

ہمارہ براستہ موہ نندہ۔ ضلع انبالہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

...سکول نچھاریا ناہن ... کا سولھواں سالانہ جلسہ

...سکول ریاست سرمور ... ناہن کا سالانہ
...ایس سال دیانند ... امر پرکاش ... بڑی دھوم دھام
...مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ اگست تک بڑی دھوم دھام
...سے منایا گیا۔ جس میں پنڈت لشمبردت جی اپدیشک
...شاستری جی کے منوہر دیاکھیان
...ٹھاکر موہن لال جی اور مہاشہ سوہن پال
...جی کے بھجن ہوئے۔ پنڈت رام دت جی اپدیشک
...سبھا گوردت بھون لاہور کے میجک لالٹین
...بہت اچھے اپدیش ہوئے۔ جس کو لوگوں
...نے بہت ہی پسند کیا۔ نیز سکول کے لڑکوں کے
...ڈرامے ہوئے۔ جو کہ بہت ہی اچھی
...طرح ادا کئے۔ سکول کی جانب سے طلبا
...کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ جس میں اکیس چاندی کے
...تقسیم انعامات کی رسم شریمان ... صاحب
...گوبند سنگھ جی پنشنر لے اپنے کر کملوں سے
...آپ نے ایک مختصر سا ویاکھیان دیا۔ اور پنڈت
...سیکرٹری سکول سرماں نے سکول کے لئے
...جس پر مبلغ ۵۰۱ روپے کے قریب فنڈ
...ہوا۔ شریمان ٹھاکر گوبند سنگھ جی
...ناہن طرز ... پور ضلع میرٹھ جو کہ سکول ہذا کے
...ممبر ہیں نے سکول کی رپورٹ سنائی۔ اور
...بہت کامیابی سے سماپت ہوا۔

(بالکرشن منتری سکول ہذا)

...سرمور راجدھانی میں ویدک دھرم پرچار

جب سے کنور بہادر سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ ...
...دربار ناہن کا دیہانت ہوا۔ آریہ سماج ناہن کا کام
...ڈھیلا پڑ گیا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ کنور بہادر سنگھ
...ہی ایک ایسی ہستی تھی جس نے ناہن جیسی جگہ میں
...آریہ سماج کا مندر بنوا دیا تھا۔ اور جب تک آپ زندہ
...رہے آریہ سماج ناہن کو چلاتے ہی رہے۔ آپ کی
...مرتیو کے بعد مہاشہ کیدار ناتھ جی پنشنر ... کے
...آریہ سماج کا دروازہ ہفتہ میں ایک بار کھولتے رہے۔
...گذشتہ تین سال سے پرلوک سدھار گئے ہیں۔
...سے آریہ سماج مندر ناہن کا دروازہ بالکل بند
...ہے ... سرمور موٹر سروس کے قبضہ
...میں سماج اور آریہ سماج کے مکانات ہیں۔ اور مندر
...بابو ... رام جی سپرنٹنڈنٹ ضلع ناہن
...ہیں ... ہے۔ جو کہ نام ماتر آریہ سماج کے
...عرصہ سے آریہ سماج ناہن مردہ حالت میں
...ہے۔ سبھا کے اپدیشک آتے ہیں اور
...دو روز ... کر چلے جاتے ہیں۔ اس سماج کی
...عمارت کی رجسٹری آریہ سماج پرتی ندھی سبھا
...کے نام ہے۔ اس سماج کی لائبریری میں بہت
...تھیں۔ لیکن بہت بے پرواہی سے پڑی
...اس سال ٹھاکر گوبند سنگھ پرمار انسپکٹر ناہن طرز

اجینی دیپر دھان آریہ سماج ہاپوڑ ضلع میرٹھ کی کوشش
سے ناہن میں تین دن تک ویدک دھرم پرچار خوب
رہا۔ مورخہ ۲۲۔ اگست ۱۹۳۶ء کو مندر آریہ سماج
ناہن میں پنڈت لشمبردت جی اپدیشک، سوامی پورنانند
جی شاستری ٹھاکر موہن لال جی بھجن اپدیشک کے
منوہر بھجن و لیکچر ہوئے۔ رات کو پنڈت رام دت
جی گوتم اپدیشک دکت ادھار سبھا گوردت بھون لاہور
کا میجک لالٹین کے دوارا اپدیش ہوا۔ ۲۳۔ اگست
۱۹۳۶ء ہندر کالی استھان میں سوامی پورنانند جی شاستری
کا دیاکھیان۔ ٹھاکر موہن لال جی کے منوہر بھجن۔ اور
پنڈت جی کا میجک لالٹین کے ذریعے اپدیش ہوا۔ اس
وقت نر اور ناریاں کافی تعداد میں اپستھت تھیں۔
مندر کالی استھان کے مہنت شری ۱۰۸ امرتی ناتھ راج
گورو جی نے بہت مہربانی کر کے مندر کے احاطے
میں اپدیش کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ آپ
بال برہمچاری اور سنسکرت کے بڑے ودوان ہیں۔
آپ نے اپنے ادھیوگ سے ایک سنسکرت پاٹھ شالہ
مندر میں کھولی ہوئی ہے۔ جس میں سات کے قریب
ودیارتھی مفت تعلیم پاتے ہیں۔ آپ اس پرچار
سے بہت پرسن ہوئے۔ اور آریہ سماج پرچار جس
کے ادھین یہ پرچار ہو رہا تھا پانچ روپے دان
دئے۔ ۲۲۔ اگست کو مندر جگن ناتھ میں ویدک
دھرم پرچار ہوا۔ تمام مندر کا صحن نر اور ناریوں
سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مندر کے صحن اور
برآمدوں میں تل دھرنے کو جگہ نہ رہی۔ تو لوگ
مندر کے کوٹھوں کی چھت پر چڑھ گئے۔ ہزاروں
کی تعداد میں جنتا اپدیش سننے آئی ہوئی تھی۔

(نامہ نگار)

ہمالیہ کی چوٹیوں پر ویدک دھرم پرچار

دیانند ہندی پاٹھ شالہ لبھاں (جھنانگ)

ریاست سرمور ناہن کی استھاپنا یکم جون ۱۹۲۷ء
کو شریمتی ... ریم ... پی۔ جی (رانا) ٹھاکر گوبند سنگھ
جی پرمار انسپکٹر ناہن منڈا ایجنسی ہاپوڑ ضلع میرٹھ)
نے اپنے کر کملوں سے کی تھی۔ تب سے یہ پاٹھ شالہ
پانچویں کلاس تک مفت تعلیم دے رہی ہے۔ دھارمک
تعلیم کا خاص پربندھ ہے۔ اس وقت اس پاٹھ شالہ
میں تیس کے قریب ودیارتھی تعلیم پا رہے ہیں۔
اس سال پاٹھ شالہ مذکور کا اتسو ۳۱۔ اگست
سے ۲۔ ستمبر تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔

جس میں شریمان پنڈت لشمبردت جی اپدیشک
ٹھاکر موہن لال جی اور مہاشہ سوہن پال جی کے
منوہر اپدیش اور بھجن ہوئے۔ پنڈت رام دت
جی گوتم اپدیشک دکت ادھار سبھا لاہور نے تین
رات میجک لالٹین دوارا بہت اتم اپدیش کیا۔
جس کو پبلک نے بڑی شردھا اور پریم سے سنا۔
یکم ستمبر کو شریمان ٹھاکر گوبند سنگھ جی پرمار انسپکٹر
سنچالک سکول ہذا نے ایک وسیع پیمانہ پر یگیہ
ہون کیا۔ جو کہ صبح ۶ بجے سے پرارمبھ ہو کر ۹ بجے
سماپت ہوا۔ جس میں اٹھائی قسم کی آہوتیاں
دی گئیں۔ یگیہ کے پروہت کا آسن پنڈت
لشمبردت جی نے سشوبھت کیا۔ اور یگیہ سماپتی
پر یگیہ ہون پر منوہر دیاکھیان دیا۔ اور شریمان
ٹھاکر گوبند سنگھ جی نے مختلف فنڈوں کو مبلغ
لہ۸ عہ دان دیا۔ اس کے پشچات تقریباً ڈیڑھ
ہزار آدمیوں کو پریتی بھوج کرایا گیا۔ ۳ بجے
دنگل کشتیاں ہوئیں۔ جس میں کشتی جیتنے والے
پہلوانوں کو ایک درجن مرادآبادی لوٹے۔ اور
ہارنے والوں کو ایک درجن مرادآبادی گلاس شریمان
ٹھاکر گوبند سنگھ جی صاحب ممدوح کی جانب سے
انعام دئے گئے۔ کشتیاں ہونے کے بعد
پنڈت لشمبردت جی و ٹھاکر گوبند سنگھ جی کے
شکشا پر دیاکھیان ہوئے۔ پچھاد اور لبھاں
سکول کے طلبا نے ڈرامے دکھلائے۔ اور سکول
ہذا کی ایک لڑکی نے استری شکشا پر ایک
منوہر دیاکھیان دیا۔ جس سے جنتا پر بہت
اثر پڑا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ بڑے پریم
سے بھجن و اپدیش سن رہے تھے۔ اتنی بڑی
جن سنکھیا اس پہاڑی علاقہ میں قبل ازیں کبھی
جمع نہیں ہوئی۔ ۸۔ ستمبر کو سکول ہذا کے لڑکوں
کو ٹھاکر گوبند سنگھ جی صاحب پرمار سنچالک سکول
ہذا کی جانب سے بنڈھاری بانکا رام جی پربار
کی زیر صدارت میں انعامات اور مٹھائی تقسیم کی
گئی۔ غرضیکہ اس یگیہ اور پرچار کا اثر لوگوں
پر بہت زیادہ پڑا۔ سبھا کا دھنیہ باد کیا جاتا
ہے۔ جنہوں نے اپدیشک بھیج کر جلسہ اور یگیہ کو
سپھل بنایا۔ (دھنی رام شرما مکھیہ ادھیاپک)

آریہ کمار سبھا ابوہر کا ساتواں سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ ستمبر کو آریہ کمار سبھا ابوہر کا
سالانہ جلسہ آریہ پتری پاٹھ شالہ میں بڑی دھوم دھام
سے منایا گیا۔ جس میں آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کے
ودوان پنڈتوں اور بھجنیکوں کے علاوہ سوامی کیولانند
جی نے بھجنوں دوارا ہندو جاتی کو قبروں کو پوجنے
سے نقصان بتائے۔ اور بتایا کہ ہندو جاتی کے
لئے یہ ایک بھاری کمزوری کا کارن ہے۔ اور خاص
کر ابوہر میں ہندو جاتی جو ۵ پیروں کی قبروں کو پوجتی
ہے۔ جس کے پوجنے سے سلمانوں کے حوصلے بڑھتے
ہیں۔ اور ہندو قوم کا پیسہ ضائع جاتا ہے۔ اس
کے علاوہ مورخہ ۱۲۔ ستمبر کو شریمان پنڈت سیتارام
جی نے لیکچر دیا۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ شرادھ
بجائے مردوں کے زندوں کا کرنا چاہئے۔ اور اچھی
طرح اس کے متعلق پبلک کو کھول کر سمجھایا۔ جس کو
پبلک نے کافی حد تک مان لیا۔ کہ شرادھ دراصل
زندوں کا کرنا چاہئے۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی۔ مہاشہ
مکند رام جی۔ سوامی شمشیرانند جی سوامی کیولانند جی
کے بھجنوں کو پبلک نے بہت پسند کیا۔ اس کے
علاوہ پنڈت رام سروپ جی اور پنڈت ہردیال جی
کے منوہر دیاکھیان ہوئے۔ اور تقریباً چار فنڈ ٹریکٹ
آریہ کمار سبھا کی طرف سے بیرل پاٹھ شالہ کی لڑکیوں
میں تقسیم کئے گئے۔ مورخہ ۱۳۔ ستمبر شام کے سات
بجے آرتی و شانتی پاٹھ کے پشچات جلسہ کی کارروائی
ختم ہوئی۔ اور مورخہ ۱۴۔ ستمبر کو آریہ نگر میں آریہ کمار
سبھا کی طرف سے سوامی کیولانند جی۔ پنڈت ہردیالو
جی۔ مہاشہ مکند رام جی۔ سوامی شمشیرانند جی کے
منوہر دیاکھیان اور بھجن ہوئے۔

(منتری آریہ کمار سبھا ابوہر)

آریہ سماج گوجرہ کے سماچار

کالی کملی والے مہاتما جی کا آگمن۔ ۹۔ ستمبر کو مہاتما
سمیر یگیہ جی کالی کملی والے یہاں پدھارے۔ لگاتار تین
دن تک رات کے ۹ بجے سے گیارہ بجے تک گھاٹ
کے میدان میں مہاتما جی کے سندر و منوہر دیاکھیان
ہوئے۔ جنتا نے مہاتما جی کے دیاکھیانوں کو بڑی
رچی سے سنا۔ اور اچھا پربھاو رہا۔ اس کے علاوہ
شری پنڈت گنگا شرن جی کے سندر و سریلے بھجن سنکر
جنتا بڑی آنندت ہوئی۔

اچھوت ادھار۔ مہاشہ ہزاری لال۔ مہاشہ
کرپا رام جی پندرہ روز سے آس پاس کے گراموں
میں اچھوتوں میں پرچار کرتے رہے۔ پرتی روی وار
کو رات کے ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک آس پاس کے
گاؤں کے مہاشہ لوگ سماج مندر میں اپنی آتمک کے لئے
وچار کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ ان کی الگ الگ سبھا
بن گئی ہے۔ چناؤ ہو گیا ہے۔ آشا ہے۔ کہ سپھل ہوں گے۔
اس کے علاوہ سپتاہک ست سنگ میں بھی شامل ہوتے
ہیں۔ سماج سے ہر ایک مہاشہ بھائی کو ست سنگ
کے بعد ایک ایک صابن کی ٹکی دی جاتی ہے۔

Digitized by eGangotri

آریہ سماج میرپور ریاست جموں کے سماچار

شری مہاشہ تلک راج سپتر شریمان ماسٹر دیوانچند جی کی شبھ سگائی کے مبارک اوسر پر شریمان ماسٹر جی نے اپنے گرہ پر ہون کرایا۔ حاضرین کو بتاشے تقسیم کئے۔ اور آریہ سماج کے لئے ۵ روپیہ دان دیا۔

سپتاہک ستسنگ باقاعدہ اور پوری رونق سے ہوتے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش کی کتھا راتم کرتا ہے۔ اسی سپتاہ شری راجہ رام سنگھ جی منتری آریہ سماج میرپور نے آریہ سماج مندر بھگت پورہ کیلئے اپیل کی جس پر ۱۵ روپیہ اُگت مہاشہ جی کو دئے گئے۔ (کرپچند وکیل پردھان آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج گوجرہ کا پروٹسٹ

روی وار۔ مورخہ ۲۰۔ ستمبر ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج گوجرہ کے سپتاہک ستسنگ میں سرو سمتی سے نمن لکھت پرستاو پاس ہوا:۔

آریہ سماج گوجرہ پنڈت مادھو آچاریہ کے غیر مہذب اور سخت قابلِ نفرت رویہ پر جو کہ اس نے "پنڈت بدھ دیو کا جوتا رشی دیانند کے سر پر" اس ہیڈنگ کا جو چیتر تھا کتاب چھپائی ہے۔ نیز اس کا اشتہار عام جنتا میں تقسیم کرا کر بھولے بھالے لوگوں کو دھوکہ دے کر اپنی کرتگھنتا اور اسبھیتا کا جو ثبوت دیا ہے۔ اُسے آریہ سماج گوجرہ برداشت نہیں کر سکتا۔ اور سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور آریہ ہندو جاتی سے اپیل کرتا ہے۔ کہ مہرشی پر کئے گئے اس کمینہ اور بازاری حملے کا گھور ورودھ کرے۔ ساتھ ہی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور اور سارودیشک سبھا کا دھیان اس طرف دلائے۔ (اس لیکھک کو گورنمنٹ دوارہ ضبط کرا کر اس طبع ہرزہ کو دنڈ دلانے کی مناسب کارروائی کرے۔ (لچھمن داس رام منتری آریہ سماج گوجرہ)

آریہ سماج نرائن گڑھ ضلع انبالہ کا پرستاو

آریہ سماج نرائن گڑھ ضلع انبالہ نے ذیل کے ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس کئے:۔

(۱) آریہ سماج نرائن گڑھ ضلع انبالہ کی یہ سبھا گورنمنٹ آف انڈیا اور اس کے متعلق عہدہ داران نیز لیجسلیٹو اسمبلی کے قابلِ تعظیم ممبران کو اس امداد کیلئے دھنیہ واد دیتی ہے۔ جو اُنہوں نے "آریہ ووا ہ بل" کو اس کے ابتدائی منازل میں عطا فرمائی ہے۔ اور جو سلیکٹ کمیٹی سے گذر چکا ہے۔ اور اسمبلی کے سامنے اس کے شملہ کے اجلاس میں آنے والا ہے۔

(ب) اس سبھا کو یہ جان کر اطمینان ہے۔ کہ بل کی دوارہ سمبندھی) دھارا (۲) سلیکٹ کمیٹی دوارا منظور ہو چکی ہے۔

(ح) یہ سبھا سرکار اور سنٹرل لیجسلیٹو کے قابلِ تعظیم ممبران کو یہ یاد کرا دینا چاہتی ہے۔ کہ شری بابو گھنشیام سنگھ جی ایم۔ ایل۔ اے کے بنائے ہوئے "آریہ میرج بل" کی مختلف شاخیں ملک بھر کے تمام آریہ سماجوں کو مکمل طور پر منظور تھیں۔ اور سرکار کو اس بات کی اطلاع بھی دے دی گئی تھی۔

(د) سلیکٹ کمیٹی نے "آریہ سماجی" کی پری بھاشا کے نکال دینے کا جو ریزولیوشن پیش کیا ہے۔ یہ سبھا اس کو ناپسند کرتی ہے۔

(س) وراثت سمبندھی دھارا نمبر ۲ کے متعلق سلیکٹ کمیٹی نے (کثرت رائے سے) جو سفارش کی ہے اس کا یہ سبھا گھور ورودھ کرتی ہے۔ کیونکہ وہ سفارش اور دیگر طریقوں پر تکلیف دہ ہونے کے علاوہ آریہ سماجیوں کے لئے ان پوتر شاستروں کا نشیدھ کرتی ہے جن پر وہ وشواس رکھتے ہیں۔

(س) یہ سبھا اس لئے سرکار اور سنٹرل لیجسلیٹو کے قابلِ تعظیم ممبران سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ "آریہ ووا ہ بل" کو جس شکل میں کہ شری بابو گھنشیام سنگھ جی گپتا ایم۔ ایل۔ اے نے پیش فرمایا ہے اسی شکل میں پاس فرما کر تمام آریہ سنسار کو ممنون احسان فرماویں۔ (منتری آریہ سماج نرائن گڑھ)

نوٹ اس قسم کے ریزولیوشن اس سپتاہ ہمیں مندرجہ ذیل سماجوں نے ہندی اُردو اور انگریزی میں لکھ کر بغرض اشاعت بھیجے ہیں۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے صرف آریہ سماجوں کے نام لکھے جاتے ہیں:۔

(۱) آریہ سماج گورو کل سکیشن لائل پور (۲) سیکرٹری آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی (۳) آریہ سماج رائے کوٹ ضلع لدھیانہ (۴) آریہ سماج شیلانگ (آسام)۔ (۵) آریہ سماج بیکانیر (۶) آریہ سماج احمد پور شرقیہ۔

دوسری آریہ سماجوں کو بھی میٹنگ کر کے "آریہ میرج بل" کے سمرتھن میں مندرجہ بالا مضمون کا ریزولیوشن پاس کر کے ایک کاپی گورنمنٹ آف انڈیا کے اخبارات اور شری بابو گھنشیام سنگھ جی گپتا ایم۔ ایل۔ اے کو ارسال کرنی چاہئیں۔

آریہ سماج ظفروال کا سالانہ چناؤ

۱۳ ؁ $\frac{9}{36}$ کو اس سماج کے ادھیکاریوں کا چناؤ ہوا۔ حاضری سنتوش جنک تھی۔

پردھان ڈاکٹر مہاراج کرشن جی۔ اُپ پردھان لالہ لکھپت رائے جی۔ منتری ماسٹر گردھاری لال جی۔ اُپ منتری ماسٹر سیتا رام جی۔ خزانچی مہاشہ دیویندر ناتھ جی۔ لائبریرین مہاشہ خوشی رام جی۔ پرتشٹت سبھاسد۔ مہاشہ سنت رام جی و مہاشہ کرم چند جی۔

۲۲ $\frac{9}{36}$ کو مہاشہ جیمنی جی پرچارارتھ آ رہے ہیں۔

رشی کی توہین اور آریہ سماجوں کا ریتو

"آنند" لاہور کے شر انگیز مضمون کے خلاف پروٹسٹ

آریہ سماج انبالہ کا پرستاو:۔ نمن لکھت پرستاو مورخہ ۱۳۔ ستمبر ۱۹۳۶ء بروز روی وار بہ پردھانتا ۔۔۔ ادھی ویشن کے پشچات جنرل اجلاس میں اتفاق رائے سے پاس ہوا:۔ "آریہ سماج انبالہ چھاؤنی (گورو کل وبھاگ) کا یہ جنرل اجلاس پرتاپ اخبار "آنند" لاہور کے کرشن نمبر میں اس لیکھ کی سخت مذمت کرتا ہے۔ جو کہ ایک شخص مسمی گوپال مصر کی طرف سے چھپا ہے۔ اور گورنمنٹ سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہے کہ وہ اخبار اور مسمی مذکور کے خلاف تعزیری عمل میں لا کر ہندوستان کے آریوں کے ساتھ اپنے انصاف کی داد دے۔ کیونکہ مضمون ہذا میں آریہ سماج کے پرورتک کی عمداً ہتک کر کے آریوں کے دلوں کو دکھایا گیا ہے۔ (منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی کا پرستاو:۔ آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی کا یہ اجلاس پنڈت ... اخبار "آنند" لاہور کے کرشن نمبر میں پرکاشت گوپال مصر نامک کسی دکتی کے اس شرارت انگیز و منافرت پھیلانے والے مضمون کی جس سے رشی دیانند کی حد درجہ توہین ہوتی ہے پُرزور مذمت کرتا ہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور سے نیز گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ مضمون کے لکھنے والے اور "آنند" اخبار کے خلاف فوری کارروائی کر کے مقدمہ چلایا جاوے۔ (منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کے پرستاو:۔ (۱) آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ عام جلسہ منعقدہ ۱۳ $\frac{9}{36}$ پنڈت مادھو آچاریہ کی غیر مہذب فحش کتاب و تصویر جو اُس نے آریہ سماج کے پرورتک "مہرشی دیانند سرسوتی کے سر پر بدھ دیو کا جوتا" کے عنوان سے شائع کی ہے کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اسے ضبط قرار دے کر آریہ سماجیوں کے اشانت ہردیوں کو شانت کرے۔ نیز آریہ سارودیشک سبھا۔ اور دیگر پرانتیہ سبھاؤں سے بزور التماس کرتا ہے کہ وہ اس کاریہ کو ہاتھ میں لے کر اس کا قرار واقعی تدارک کرنے کا تہیہ کریں۔ تاکہ آئندہ مہرشی دیانند سرسوتی کی شان کو تہذیب سے گرا ہوا دلآزار پروپیگنڈا پھیلانے کی جرأت نہ ہو۔

(۲) آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ عام جلسہ منعقدہ ۱۳ $\frac{9}{36}$ ۔ اخبار "آنند" (جو کہ سناتن دھرمیوں کا ہے) کے کرشن نمبر میں گوپال مصر کے لیکھ میں مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کے پوتر اور نشکلنک جیون پر کئے گئے آکشیپوں کو گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اس لیکھ کو نفاق اور اپرشانتی پھیلانے والا سمجھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے کہ اس لیکھ کے لیکھک اور اخبار کے ایڈیٹر کو تدارک و نیز آریوں کی بھڑکی جوالا کو شانت کرے۔ اور سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے لیکھکوں کو ایسے غیر مہذبانہ تحریرات سے باز رہنے کی ہدایت کرے۔

(۳) آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا یہ عام جلسہ منعقدہ ۱۳ $\frac{9}{36}$ شری یت گھنشیام سنگھ جی گپت ایم۔ ایل۔ اے کے پیش کردہ آریہ وواہ بل میں سلیکٹ کمیٹی نے جو ترامیم کی ہیں کے خلاف زور پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور ممبران لیجسلیٹو اسمبلی و حکومت سے التماس کرتا ہے۔ کہ وہ مجوزہ بل کو اس کی شکل میں پاس کرنے میں تعاون فرمائیں گے۔ (منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج میرپور ریاست جموں کے پرستاو:۔ (۱) آریہ سماج میرپور کے جنرل اجلاس میں نشچے ہوا۔ کہ اخبار "آنند" لاہور کے لیکھ میں جو گوپال مصر کی طرف سے کرشن نمبر میں پرکاشت ہوا ہے۔ جس میں پنڈت مادھو آچاریہ کی پستک میں جو اُنہوں نے "پنڈت بدھ دیو کا جوتا دیانند کے سر پر" پرکاشت کی ہے۔ نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ہر دو لیکھک صاحبان و اخبار "آنند" کے خلاف مقدمہ چلا کر ان کو اُچت دنڈ دے۔ کہ آریہ جگت میں شانتی ستھاپت کی جاوے۔

(۲) آریہ سماج میرپور کا جنرل اجلاس میرپور اسمبلی سے زمین کرتا ہے۔ کہ وہ کمپا کر کے آریہ وواہ بل میں سلیکٹ کمیٹی کی ترمیم کو نامنظور کرانے اور قانون شادی صغیر سنی کی ترمیم کو منظور کرانے میں پوری سہائتا کر کے آریہ جاتی سے یش پراپت کرے۔ کیونکہ آریہ وواہ بل سلیکٹ کمیٹی کی ترمیم سے ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت — ودیش کی بات — سنسار کی اور

بن تلسی کا نمک
(کھار) بنانے کی ترکیب

جنگلی تلسی کو جڑ سمیت اُکھاڑ کر مٹی وغیرہ دور کر کے سایہ میں خشک کریں۔ اور پھر جلا کر راکھ بنائیں۔ اس راکھ کو چار گنا پانی میں گھول کر چھوڑ دیں۔ اور اس پانی کو ۲۴ گھنٹہ بعد نتھار کر کڑاہی میں ڈال کر پکائیں۔ جب سب پانی خشک ہو جائے۔ تو کڑاہی سے پیندے میں جو چیز لگی ہو۔ کھرچ کر باریک کر لیں۔ اور شیشی میں رکھیں۔ پس یہ ہے تلسی کا نمک ۔

پرانے فرسودہ گوٹا لیس کناری سے سونا چاندی نکالنا

اوّل اس گوٹا وغیرہ کو کسی مٹی کے برتن میں آگ پر رکھ دیں۔ پھر اس خاکستر میں تھوڑا سا شہد سہاگہ در گھی ملا کر کٹھالی میں گلا لیں۔ اگر یہ خالص سونا یا چاندی برآمد ہوا۔ تو خیر۔ ورنہ چاندی میں تانبہ وغیرہ ملا ہو۔ تو مرکب کے ہموزن سیسہ شامل کر کے آنچ پر کٹھالی میں رکھ کر اتنی دیر تک چرخ دیں۔ کہ سب سیسہ جل جائے۔ اس سے تمام کھوٹ نکل کر خالص چاندی رہ جائیگی۔ اگر سونا میں کچھ ملاوٹ ہو۔ تو اس ڈلی کو شورہ کے تیزاب میں کسی چینی کے پیالہ میں نرم آنچ پر رکھیں۔ اس سے سوائے سونے کے تیزاب میں سب دھاتیں محلول ہو کر خالص سونا تہ نشین برنگ سیاہ ہوتا جاتا ہے۔ جس کو گلانے پر ٹکیہ بنا جائے گی ۔

کانچ کے برتن جوڑنے کا مصالحہ

ایک اونس سریش ماہی کو نصف پائنٹ اسپرٹ وائن میں ۲۴ گھنٹے تک تر رکھیں۔ اس کے بعد نرم آگ پر برتن کا منہ بند کر کے گلائیں۔ مصالحہ تیار ہے۔ چینی اور شیشہ کے برتنوں کو اس سے جوڑ دیں۔ تو جوڑ بالکل معلوم نہ ہوگا ۔

حرکات و سکنات کی اس کو خبر ہوئے بغیر نگرانی کی جا سکتی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس دریافت کی امداد سے کہر اور دھند میں سے دیکھا جا سکیگا۔ اور سگنلوں سے بھی کام لیا جا سکیگا۔ اور نظر نہ آنیوالی شعاعیں جنگ کے وقت جنرل گرافی میں بے حد مفید ثابت ہونگی ۔

خوبصورتی کے لئے

آج کل تو حسن کی چاہ اتنی بڑھ گئی ہے۔ کہ اس تعلق میں گوری عورتوں کے اخراجات دیکھ کر حیران رہ جانا پڑتا ہے۔ زیورات اور کپڑوں کی بات تو الگ رہی۔ آج کل عورتوں کی زیبائشی چیزوں کی تعداد ہی سات ہزار سے کم نہیں بتائی جاتی۔ انگلینڈ کے بازاروں میں ہر سال پانچ کروڑ پونڈ قیمت کا زیبائشی سامان بکتا ہے۔ ۱۵ سال سے لے کر ساٹھ سال کی عورتوں کی تعداد انگلینڈ میں ایک کروڑ ۳۰ لاکھ ہے۔ اور یہ سال میں ۶ کروڑ کی لپ سٹک (ہونٹ رنگنے کی شیشی) خریدتی ہیں۔ لیکن امریکہ کا نمبر اور بھی آگے بڑھا ہوا ہے۔ ۲۱ برس سے زیادہ عمر کی تین کروڑ امریکن سندریاں جسم کی زیبائش کے لئے روز ۵ کروڑ ڈالر یا ۱۵ کروڑ روپے خرچ کرتی ہیں۔ آجکل شوقین مزاج نازنینوں کے بالوں کی سجاوٹ کے لئے سال میں نو کروڑ روپے خرچ ہوتے ہیں ۔

ایک طرف جہاں انگلینڈ اور امریکہ کا یہ حال ہے۔ وہاں اس کے برعکس جرمنی میں ہٹلر نے لپ سٹک اور روز کا استعمال ممنوع قرار دے دیا ہے۔ مسولینی بھی اس کے برخلاف ہے۔ اُدھر روس کی کمیونسٹ سرکار بھی عورتوں کے سیدھے سادے غیر مصنوعی حسن کے حق میں ہے ۔

جاپان میں بھی حسن کی چاہ بہت بڑھ رہی ہے۔ کیونکہ جاپان کے مرد۔ عورتیں یورپ اور امریکہ کی تقلید میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں ۔

چین میں بھی یہ شوق تھوڑا بہت پھیل رہا ہے۔ مگر چین کے افسران اس کے برخلاف ہیں۔ کئی جگہ تو دیہاتی عورتوں کیلئے روز، شارٹ سگریٹ اور لپ سٹک کا استعمال روک دیا گیا ہے ۔

سوادھیائے کے لئے نادر موقعہ

ویدک ونہ لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار۔ اس پستک میں ہر روز کی پرارتھناؤں کے منتروں کی سندر سرل اور مدھر دیا کھیا کی گئی ہے۔ اس طرح ورش بھر کیلئے ۳۶۵ پرارتھنائیں اس پستک میں سنگرہ کی گئی ہیں۔ پستک تین بھاگوں میں چھپی ہے۔ ایک بھاگ کا مولیہ عمر ایک روپیہ تینوں بھاگوں کا مولیہ تین روپیہ

برہمن کی گئو لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار۔ بچے براہمن کی ہانی میں کیا جادو بھرا رہتا ہے۔ اس پستک میں اس سوکت کا سندر انوواد کیا گیا ہے ۔

سوم سرور لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ اس پستک میں سام وید پومان سوکت کی سندر دیاکھیا ہے سوم شبد سے وید میں کیا مطلب ہے۔ یہ پستک میں اچھی طرح دکھایا گیا ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ ۸ر سادہ ایک روپیہ ۴ر ۔

یوگیشور کرشن لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ کرشن کا سرس پرمانک اور پورن جیون چرتر پڑھنے کے لئے اس پستک کو منگوائیے۔ بھاشا سرل اور محاورے دار ہے۔ چھپائی سندر ہے۔ مولیہ ایک روپیہ آٹھ آنے ۔

ہماری دیگر پستکیں

بھارت ورش کا اتہاس۔ تین کھنڈوں میں لیکھک آچاریہ رامدیو جی۔ مولیہ تین بھاگوں کا پانچ روپیہ چار آنے۔ **پران من پریا لوچن**۔ بھاشیہ کار آتما نند جی۔ قیمت تین روپیہ۔ **دھرم اپدیش**۔ سوامی شردھا نند جی کے اپدیشوں کا سنگرہ دو بھاگوں میں قیمت ایک روپیہ ۸ر **سنسکرت پر دیشکا**۔ دو بھاگ سنسکرت سیکھنے کی ریڈریں قیمت ۱۲ر **برہمچریہ سندیش**۔ اس وقت پر ابتک لکھی گئی پستکوں میں سب سے یہ اُتم ہے۔ قیمت عار **استریوں کی سکھشا**۔ دیویوں کے ہاتھ میں دیجئے۔ اور کنیا پاٹھشالاؤں میں انعام بانٹنے کے لئے اس سے اچھی پستک نہیں مل سکتی۔ اس پر پانچ سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ **منو شکشا دگیان**۔ چھوٹے بچوں کو سکھشا کیسے دی جائے۔ اس پر یہ پرمانک پستک ہے۔ اس پر چودہ سو روپیہ انعام مل چکا ہے قیمت ۴ر مفصل سوچی پتر مفت ۔

منیجر پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور | برانچ منیجر ویدیک اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

ایک ہزار ٹن وزنی ٹینس کا گیند

ایک عرصہ سے سائنسدان یہ کہہ رہے ہیں کہ مادہ کی تین شکلیں ہیں۔ یعنی ٹھوس مگر اب سائنس اس سے بہت آگے نکل گئی ہے۔ اور سائنسدانوں نے حال ہی میں یہ دریافتیں کی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک چوتھی شکل ہے۔ اس کا نام (Powdered) رکھا گیا ہے۔ بیشمار ایسے ستارے ہیں۔ جو اسی شکل میں ہیں۔ اور چونکہ یہ اتنے گرم ہیں۔ کہ سفید ہو گئے ہیں۔ اسلئے ان ستاروں کو سفید ٹھینگنے کہا جاتا ہے۔ ٹھینگنے اس لئے کہ ان کا سائز ستاروں سے بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ ان میں غضب کی گرمی ہے۔ ایک ستارے کا درجہ حرارت گیارہ ہزار ہے۔ یعنی سورج سے دگنا۔ پچھلے سال اسی قسم کا ایک ستارہ امریکن سائنسدان جی۔ پی کوپر نے دریافت کیا تھا۔ اس کا سائز سورج کے سائز کا $\frac{1}{800,000}$ ہے۔ مگر یہ اتنا بھاری ہے۔ کہ اس کا وزن سورج سے تین گنا ہے۔ اس ستارے کا مکعب انچ پانی کسی ایک مکعب انچ پانی سے ۳۶ کروڑ گنا وزنی ہے۔ (پورنا پان سے ۱۹ گنا وزنی ہے۔ اس ستارہ سے جو گیس نکلتی ہے۔ وہ دنیا میں تمام چیزوں سے زیادہ وزنی ہے۔ اس گیس سے اگر ٹینس کا گیند بھر دیا جائے۔ تو اس گیس کا وزن ایک ہزار ٹن ہوگا۔ صرف یہی نہیں۔ اگر ایک شخص کا وزن زمین پر دو من کے قریب ہو۔ تو اس ستارے میں اس کا وزن ۳۵۴۶۲۵ ٹن ہوگا ۔

سُورج سے چھ گنا زیادہ طاقت

سُورج کے ہر ایک مربع انچ سے ۵۰ گھوڑوں کی طاقت نکلتی ہے۔ مگر اس ستارے کے ایک مربع انچ سے ۳۰ ہزار گھوڑوں کی طاقت نکلتی جس سے کئی تیز رفتار ٹرینیں چل سکتی ہیں ۔

نظر نہ آنے والی سرچ لائیٹ

ایک جرمن سائنسدان نے حال ہی میں ایک ایسی سرچ لائیٹ دریافت کی ہے۔ جس کی امداد سے اندھیرے میں دیکھنے کا کام لیا جائیگا۔ مگر وہ سرچ لائیٹ خود نظر نہ آئے گی۔ یہ سرچ لائیٹ ایک شیشے کی سکرین پر فٹ کی گئی ہے۔ اور اس میں سے صرف گہرے سرخ رنگ کی شعاعیں ہی گذر سکتی ہیں۔ اور کسی شخص پر بھی (اس کو اس کا علم ہوئے بغیر) اس کا عکس ڈالا جا سکتا ہے۔ اور اس شخص کی

سوا ستھ رکھشا

دہی کے فوائد

لیکھک :- پروفیسر شری اودھ نارائن لال ایم۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی

سبھیتا اور کرزمتا کے اس یگ نے مانو شریر کو کچھ ایسا ویادھیوں میں جکڑ دیا ہے۔ جنہوں نے جیون کو روگوں کا مندر بنا دیا ہے۔ آج کل ستر پرتی شت لوگ آنتوں کی خرابیوں کا شکار بنے ہوئے ہیں۔ ایسی دشا میں کسی ایسے تتو کو آہار میں شامل کرنے کی نہایت آوشکتا پرتیت ہوتی ہے۔ جو انہیں ہضم کرنے میں فائدہ دلا سکے۔ بہت گمبھیر گولیشن کے پشچات دنیا میں دہی ایک ایسا پدارتھ نشچت ہوتا ہے۔ جسے پریوگ کر لوگ سوستھ رہ سکتے ہیں۔ آسام پرانت میں ایک بڑے زمیندار کی استری گت پندرہ برسوں سے کیول دہی کھا کر رہتی ہے۔ پھر بھی ان کا سواستھ اچھا ہے۔ اور ان کے بچوں کا جیون بلغیریا نواسیوں نے دہی کو دوہارا کر دیرگھ جیوی بننے میں دنیا کا ریکارڈ ہی توڑ دیا ہے۔ ادھر کچھ دنوں سے فرانسیسی وگیانک دہی کا پتھ روپ میں دوہارا کر وگشن لابھ پراپت کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر میکنی کاف نے کئی بڑے پریکشنوں کے پشچات اسے دنیا کا امرت بتلایا ہے۔ ادھونک وگیان کے اس یگ میں دہی نے سنسار میں ہل چل پیدا کر دی ہے۔ اب ذرا اپنے پرانے مہرشی سشرت کا بھی انوبھو دیکھئے۔ آپ کہتے ہیں :-

"دہی سوادشٹ مدھر اور کھٹا ہوتا ہے۔ کشائے اس کا انو رس ہے گن رس ہے۔ یہ شکتی اور گن ہوتا ہے۔ چکنا، وشم جور، اتی سار، اروچی، موتر کرچھ اور کرشتا کو دور کرتا ہے۔ یہ ویریہ کو بڑھانے والا بل کارک اور منگل دروبیہ ہے"۔

دودھ میں کئی پرکار کے کیٹانو پائے جاتے ہیں۔ کچھ دودھ کی سگندھتا کو ہر لیا کرتے ہیں۔ اور کچھ دودھ کی شکر کو کھٹائی میں بدلتے ہیں۔ امل اتپن کرنے والے جیوانو بھی کئی پرکار کے ہوتے ہیں۔ کچھ سرکہ۔ کچھ لیکٹک ایسڈ۔ کچھ ایسیٹک ایسڈ اور کچھ ہائیڈروکلورک ایسڈ تیار کرتے ہیں۔ پس دودھ کی شکر پر کھٹائی آکرمن کر کے کچھ امل تتو اتپن کر دیتے ہیں۔ اور وہ جم جاتا ہے۔

دودھ سے دہی اچھا ہے۔ دودھ کٹانو سے بہت شیگھر آکرنت ہو جاتا ہے۔ دہی میں ہائیڈروکلورک اور لیکٹک ایسڈ آدی کے کارن کٹانوؤں کے آکرمن کا کوئی پربھاو نہیں پڑتا۔ بلکہ بانی آدی کے ساتھ مل کر جو کٹانو دہی میں پہنچتے ہیں وہ سوتا ان کے امل (Acidity) میں نشٹ ہو جاتے ہیں۔ یہی کارن ہے کہ ہندو دھرم شاستروں میں دودھ پی کر یاترا کرنا نشیدھ ہے۔ اور دہی کھا کر چلنا شبھ بتلایا گیا ہے۔ آدمشاریک انتریوں کے انتری روگ گرست ویکتیوں کے پیٹ میں پہنچ کر دودھ کا پاچن بھلی پرکار نہیں ہو پاتا کیونکہ بھوجن کو پچانے کے لئے جس مانترا میں ہائیڈرو کلورک ایسڈ کی آوشکتا ہوتی ہے۔ وہ ان کے اندر نہیں پائی جاتی۔ اور وہ پیٹ میں گڑگڑ کیا کرتا ہے۔ دہی میں امل اور مدھر تتو دونوں ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ بڑی سرلتا سے پچ جاتا ہے۔ اس سمبندھ میں یہ بات سمرنیہ ہے۔ کہ امل تتو (Acidity) کا بھوجن اور دونوں ہی پاچن کرانے میں اپیوگی ہیں۔ دوسرے امل تتو شکر کٹانوؤں کو نشٹ کرتا ہے۔ دہی کھٹا اور مدھر دونوں ہی گن یکت ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کٹانوؤں کو ہانی پہنچانے کے استھان پر پشٹ کرتا ہے۔ آدھ سیر دودھ یدی شریر میں بھلی بھانتی پچ کر رس آدی میں پرورتت ہو جائے۔ تو پون اونس گوشت بنتا ہے۔ کنتو اس کا پچانا دھی بھی اتنا سرل نہیں جتنا کہ دہی کا ہے۔ دودھ میں دہی سے دگنے اپیوگی تتو پائے جاتے ہیں۔ یہ ڈاکٹر میکنی کاف کی لمبی گوشنا کا پرنام ہے۔ دودھ یدی وشدھ نہ ہوا۔ تو آنتوں میں کٹانوؤں کی ورشٹی کرتا ہے۔ اور دہی کرتا ہے ان کا دوونس۔ وشدھ دودھ پراپت کرنا۔ اور اس کا یتھا ودھی سیون کرنا کم سے کم آج سادھارن ستھتی کے لوگوں کے لئے اسمبھو نہیں۔ تو کٹھن اوشیہ ہے۔ ایڈنبرا کے ڈاکٹر ہمبد یہ بھی دہی شکایت کرتے ہیں :-

"It is very rare to find genuine and healthy milk."

اس کے وپریت دہی سرلتا سے مل سکتا ہے۔ اشدھ دودھ اکثر جیسی گھاتک ویادھیوں کو اتپن کر دیتا ہے۔ کنتو دہی سے ایسا کوئی بھے نہیں ابھی اوستھا میں بھارتیہ کے لئے دہی کا سیون ہی اپیوگی ہے۔

آیوروید کے انوسار دہی کے چار بھید ہوتے ہیں :-

مند سواد۔ سواد و امل۔ اتی امل۔ ان میں سوادو دہی کا ہی ویوہار کرنا چاہئے۔ یہ دودھ میں تین ابال آ جانے کے پشچات بھلی بھانتی جمے۔ سوادو اور مدھر دہی کو ہی سوادو دہی کہتے ہیں۔ بھلی پرکار نہ جما ہوا بہت کھٹا دہی ہانی کارک ہے۔

دہی اور دیرگھ جیون ڈاکٹروں کے متانوسار شریر پوشن کے لئے تین

پرکار کے آہار کی آوشکتا ہے۔ شریر کو بنانے اور مرمت کرنے والا۔ تاپ کرم کو اتپن پر سقرر رکھنے والا۔ شریر میں نگنج دروبیہ کے روپ میں رسائنک پرورتن کرنے والا۔ یہ تینوں ہی تتو دہی کے اندر پرچر پرمان میں پائے جاتے ہیں۔

دہی شریر کی سواستھ کی ہی رکشا نہیں کرتا۔ اپتو کئی ویادھیوں میں اوشدھی بن کر ان کا ناش بھی کرتا ہے۔ ادھونک پاشچاتیہ ڈاکٹروں اور وگیانکوں نے اپنے پریکشنوں دوارا ودت پورو یہ سدھ کر رہا ہے۔ کہ بڑی آنت کے ویادھی گرست ہوتے ہی منش کا سواستھ بگڑنے اور جیون کے دن کم ہونے لگتے ہیں جن جانوروں میں یہ آنت نہیں ہوتی۔ وہ دیرگھ جیوی ہوتے ہیں۔ جیسے گھڑیال۔ مگر کچھوا اور کچھ پنچھی۔

سواستھ اور اردگیہ پروفیسر میکنی کاف لکھتے ہیں۔ کہ بڑی آنت میں تیج کرم اور ہانی سے ورشکت کٹانو اتپن ہو جاتے ہیں۔ وے رست۔ انتڑی۔ اجیرن۔ کلیجے میں جلن۔ زردی۔ آلسیہ آدی بیماریاں پیدا کر بڑھاپا کو جلدی آمنترت کیا کرتے ہیں۔ اس کے لئے ایک اترا اوشدھی دہی ہے۔ اس میں کٹانوؤں کا آکرمن (بقیہ دیکھو صفحہ)

ٹاربرزی اکٹرائیں۔ کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس نمبر ۵۵ب۔ کلکتہ

پچاس برس سے مشہور ولائتی و دیسی پیٹنٹ دواؤں کا وسیع ہندوستانی کارخانہ

STAR TRADE MARK (REGD)

ٹریڈ مارک

ہر گھر میں رکھیئے

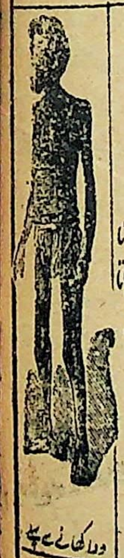

رنگ ٹپ ٹپ

داد کا مرہم

ایک بار لگاتے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار کے لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی چار آنے۔ معہ محصول ٹاک ۷ر۔ نمونہ ڈیڑھ آنہ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

جوڑی تاپ رجسٹرڈ

تپ لرزہ اور طحال کی دوا

ہر گھر میں آجکل ملیریا پھیلا ہوا ہے۔ لہذا ملیریا اور فصلی بخار کے مریض کو جوڑی تاپ ضرور دینا چاہئے۔ اس سے بڑھ کر بخار کو جلد بھگانے والی دوسری دوا نہیں ہے۔ ہر سال لاکھوں مریض اس سے صحتیاب ہوتے ہیں۔ اس کے استعمال سے خون گاڑھا ہوتا ہے۔ اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی ۱۵ر۔ ڈاک محصول ۱۰ر۔ چھوٹی شیشی ۸ر ڈاک محصول ۷ر

نوٹ :- ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا خانوں میں ملتی ہے۔ وہ خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

لاہور کے ایجنٹ : مینیجر بندے ماترم اخبار

امرتسر کے ایجنٹ :- ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

PRAKASH LAHORE

کرنونتو وشوم آریم

[illegible]

سالانہ چندہ [illegible]

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سوروپ نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروداا آمادہ رہنا چاہئے۔

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہیے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیے۔

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

प्रकाश
پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۳ | اتوار ۲۴ اسوج سمت ۱۹۹۳ مطابق ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ | نمبر ۴۰

دعوتِ عمل

کیجئے کیجئے دنیا کے بھی کام اچھا ہے
دھرم سیوا میں بھی حاصل ہو تو نام اچھا ہے

دھرم تک دے کے کریں غیر کے دل کو راضی
دور سے ایسے ارادے کو سلام اچھا ہے

گر سنانا ہے سنا وید کی امرت بانی
تجھے کرنا ہے تو کر دھرم کا کام اچھا ہے

زندگی قوم کی خدمت میں جو گذرے اچھی
عمر ہو دھرم کی سیوا میں تمام اچھا ہے

تشنہ کانوں کو سنا یاس دھرم کی باتیں
لوگ کہتے ہیں ترا طرزِ کلام اچھا ہے

(از [illegible] بی۔ اے)

اپنشد گاتھا
تیترے اپنشد
(شکشا ولی)

ओ३म्
ویدامرت
یجروید

ہونہار چھپے پھول

نواں انوواک

ہتھیار تھ آچرن سے پڑھیں اور پڑھاویں۔ ستیہ آچار سے ستیہ ودیاؤں کو پڑھیں پڑھاویں۔ تپسوی بچار دھرم انوشٹھان کرتے ہوئے وید آدی ستیہ شاستروں کو پڑھیں پڑھاویں۔

برہم اندریوں کو برے آچرنوں سے روک کر پڑھیں پڑھاویں۔ من کی ورتی کو سب پرکار کے دوشوں سے ہٹا کر پڑھتے پڑھاتے جاویں۔ آہونیہ آدی اگنی اور بدیوت آدی کو جان کر پڑھتے پڑھاتے جاویں۔ اگنی ہوتر کرتے ہوئے پٹھن یا گیان کرتے جاویں۔ اتتھیوں کی سیوا کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔ منش سمبندھی ویوہاروں کو یتھا یوگیہ کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔ سنتان اور راجیہ کا پالن کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔ اپنی سنتان اور شِشیہ کا پالن کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں۔

ستیہ۔ تپ اور سوادھیائے دھرم ہے۔ یہ رشیوں کا مت ہے۔

دسواں انوواک

"منش کو سدا ایسے اُتم وچار رکھنے چاہئیں"۔ اسی کا ورنن ترشنکو رشی نے اس پرکار کیا ہے:۔

"میں اس پاپ یکت سنسار روپ ورکش کا ناش کرنے والا ہوں۔ میری کیرتی پربت کی اُنچائی کی بھانتی اچل ہے۔ میں سوریہ کے سمان اُونچا پوتر اور امرت ہوں۔ مجھے دھن۔ اُتم تیج اور اُتم بدھی پراپت ہو۔ میں اوناشی اور اکھنڈ ہوں"۔

گیارھواں انوواک

آچاریہ وید پڑھا کر اپنے شِشیہ کو اُپدیش دیتا ہے:۔

تو سدا ستیہ بول۔ دھرم آچرن کر۔ سوادھیائے میں کبھی سستی نہ کر۔ پورن برہمچریہ سے سمست ودیاؤں کو گرہن کر کے اور آچاریہ کو پریہ دھن دے کر وواہ کر کے سنتان اُتپتی کر۔ پرماد سے ستیہ کو کبھی مت چھوڑ۔ پرماد سے دھرم کا تیاگ مت کر۔ اور وگیہ اور چتُرائی کو پرماد سے مت چھوڑ۔ ایشوریہ پراپتی میں کبھی پرماد نہ کر۔ پرماد سے پڑھنے پڑھانے کو کبھی مت چھوڑ۔ [illegible] (دیو دان)! ورماتا پتا آدی کی سیوا میں کبھی پرماد مت کر۔ جیسے دیوتاؤں کا ستکار کرے۔ اسی پرکار ماتا پتا آچاریہ اور اتتھی کی سیوا کیا کر۔ جو ستیہ بھاشا آدی انندیت [illegible]

पुराक्रूरस्य विसृपो विरप्सिन्नुदादाय पृथ्वीं जीवदानुम् । यामैरयंश्चन्द्रमसि स्वधाभिस्तामु धीरासो अनुदिश्य यजन्ते । प्रोक्षणी रासाद यद्विषतो बधोसि ॥ २८ یجروید ادھیائے ۱ منتر ۲۸

لفظی ترجمہ (ورپ شن) اے مہاشے مہاتمن جگدیشور (یام) جس (سودھابھی) اناج وغیرہ اشیاء کو پیدا کرنے والی (جیوادانم) پرانیوں کو زندگی دینے والی (پرتھویم) بہت سی برجاسے بھری ہوئی زمین کو (آپ نے) (اُد وداسے) آکاش میں سب طرف سے گرہن کر کے (چندرمسی) چاند کے نزدیک (سنتاپن کیا ہے) (تام) اس زمین پر (دھیراسہ) سیدھا دی یعنی اعلے درجے کی عقل رکھنے والے انسان (انودِشیہ) آپ کی ہدایت کے مطابق چل کر (یجنتے) بہادری دکھلانے کا موقعہ دینے والے (کروریسیہ) جنگ کو (جیت کر) (ابرین) راجیہ حاصل کرتے ہیں۔ (پرا) اناد کال سے (دھرما نما لوگ) (پرکشنی) اچھی طرح سے پیار کھوں کو (آسادیہ) پراپت کرتے ہیں۔ (تاکہ) (دوِشتہ) دُشٹ پاپی لوگوں کو (بدھ) ناش (اسی) ہو۔

تشریح مہاگنوں کے بھنڈار جگدیشور جیودوں کو اُپدیش کرتے ہیں۔ کہ میں نے زمین کے نزدیک چندر لوک کو سنتاپن کیا ہے۔ تاکہ وہ تمہاری مانسک خوشی کا باعث ہو۔ سب دھرماتما اور شریشٹھ جن پُرشوں کو چاہئے۔ کہ وہ میری ہدایت پر عمل کرتے ہوئے۔ اور یُدھوں میں اپنی بہادری دکھلاتے ہوئے شانتی کا راجیہ سارے سنسار میں پھیلاویں۔ سب رشی منی دھرماتما راجا اور پرجا اناد کال سے شبھ گنوں والی شئے کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے آ رہے ہیں۔ اس لئے تم بھی پرشارتھ کرو۔ کہ کوئی دُشٹ جیو تمہارے راجیہ میں آزاد نہ پھرے۔ بلکہ تمہارے راجیہ میں کوئی پاپی اور چور پیدا ہی نہ ہونے پاوے۔

دھرم ہت کرم ہیں۔ ان کو کیا کر۔ اُن سے بھن منشیہ بھاشن آدی کرم مت کر۔ جو ہمارے سچرتر ارتھات دھرم یکت کرم ہوں۔ ان کا گرہن کر۔ اور جو ہمارے پاپ آچرن ہوں۔ اُن کو کبھی مت کر۔ جو کوئی ہمارے مدھیہ میں اُتم ودوان دھرماتما براہمن ہیں۔ انہیں کے سمیپ بیٹھ اور انہیں کا وشواس کیا کر۔ شردھا سے دینا چاہئے۔ اشردھا سے دینا چاہئے۔ لجا سے دینا۔ بھے سے دینا۔ اور پرتگیا سے بھی دینا چاہئے۔

جب تمہیں کبھی کرم سمبندھی تتھا اُپاسنا گیان میں کسی پرکار کا سنشے اُتپن ہو۔ تو جو وچار شیل پکشپات رہت دھرمشیل آچاریہ کیت دھرماتما جن ہوں۔ جیسے وہ دھرم مارگ میں برتیں۔ ویسے تو بھی اس میں برتا کر۔ یہی آدیش۔ یہی آگیا۔ یہی اُپدیش اور یہی وید اور اُپنشد کی شکشا ہے۔ اسی پرکار ورتنا اور اپنا چال چلن سدھارنا چاہئے۔

---

(۱)

انسان اور اُس کا کام یہ دو الگ چیزیں ہیں۔ اچھے کام سے سُرکشا اور برے کام سے ترسکار ہونا ہی چاہئے۔ جبکہ ہمیں کام کرنے والے کے متعلق ہمیشہ آدر یا دیا کا بھاؤ ہونا ہی چاہئے۔ سارا جگت شانتی کا گھر ہی ہے۔

(۲)

دھرم کا امتحان تو مرتے وقت ہی ہے۔ جو دروغ لاپ کرتا ہے جیتا ہوا مرتا ہے۔ مرنا ہی نہیں جانتا۔ وہ مر کر بھی مُکتی کو پاتا ہے۔

(۳)

اگر اس سے بچے ہوئے ہیں۔ اس سے اپنا فرق ہی نہیں جانتے۔ تو ہم کو اپنے عیب نظر نہیں آئیں گے۔ اگر ہم شانت بدھی کی حرکتوں کے گواہ ہیں۔ اور آزادی سے اپنے اندر دیکھ سکتے ہیں۔ تو اپنے ہزاروں عیب سمجھ سکیں گے۔ سمجھ سکنے کے بعد ہی دور کرنے کی نوبت آ سکتا ہے۔

(۴)

دونوں ہی خوفناک ہیں۔ انسان دانستہ طور پر عیب پوشی کرے یا اپنا عیب دیکھ ہی نہ سکے۔ اور اپنے آپ کو بے عیب سمجھے۔ اس غلط فہمی میں پڑا رہے۔ یہ دونوں دوش ہی خوفناک ہیں۔

(۵)

جو ایشوری گیان کو سنتے اور اس کے مطابق چلتے ہیں۔ انہیں کا جیون دھنیہ ہے۔ اس پرم ستیہ واکیہ کے انوسار ہمارا جیون جتنا پرکاشت ہوگا۔ اُتنی ہی ہمارے گیان اور آنند کی ترقی ہوگی۔

(۶)

اکشر گیان دینے والے اور دوسرے استاد سے کام چلایا جا سکتا ہے۔ مگر آتم درشن کرانے والے ادھیاتم گورو سے نہیں چلایا جا سکتا۔ گورو پد تو پورن گیانی کو دیا جا سکتا ہے۔

(۷)

ایشور۔ وشواس کے معنی تو یہ ہیں۔ کہ جب اپنی دولت لوٹی جائے۔ تب بھی پرمے دھنیہ واد دیں۔ جو دولت نہ لوٹنے کی شرط پر دھنیہ واد دیں۔ تب تو یہ سودا ہوا۔ ایشور سودے کا بھوکا نہیں۔ اسے بھگتی چاہئے۔ اور وہ بھگتوں کی سختی سے جانچ کرتا ہے۔ گیتی ونت آپ بیک جانی [illegible]

ویدک دھرم
(ہندی)

یہ ایک ماہوار مانسک پتر ہے۔ جس میں ویدک سبھیتا کے لیکھ پرکاشت ہوتے ہیں۔ اور سبودھ وید بھاشیہ بھی گراہکوں کو ملتا ہے

نمونہ مفت

لوٹ:۔ خط و کتابت صرف ہندی میں کریں۔ اردو میں نہ کریں۔

پتہ:۔ سوادھیائے منڈل اوندھ (ضلع ستارہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سنسنی گپتی

گورنمنٹ ہند کی جنگی تیاریاں

نیو دہلی ۵-۱۰ اکتوبر - ملٹری سٹور رکھنے کیلئے عنقریب ہی چند کرلنا سٹورز کے ڈپو کھولے جائیں گے - ان میں چند دیگر صوبہ سرحد پنجاب میں اور ایک دہلی میں ہوگا - اس سلسلہ میں ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ نے سپیرز وور ہیڈ ایرز سے ٹھیکہ کیا ہے - جو سٹوروں کا انتظام کریں گے - ان سٹورز میں ملٹری کے علاوہ سول سٹورز بھی ہوں گے ◆

جن میں سے ایک لڑکا ہے - اور دو لڑکیاں ◆

——— کلکتہ ۵-۱۰ اکتوبر - پنڈت رام چندر شرما کی بھوک ہڑتال کا آج ۳۶ واں دن ہے - آج ایک ہندو نے ایڈیشنل چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو ایک درخواست دی ہے - کہ پنڈت رام چندر کا خودکشی کرنے کی کوشش کے الزام میں چالان کیا جائے ◆

——— کلکتہ ۵-۱۰ اکتوبر - یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے - کہ بھوپال ریاست نے صوبہ میں سائنٹیفک ترقی کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی رقم دینے کا فیصلہ کیا ہے ◆

برخوردار حمید کے نام آخری کھلی چٹھی - جب کہ ۵ دسمبر ۱۹۳۲ء سے آپ کا کوئی پتہ نہیں - اشتہار بازی کی کشمکش تک آپ کو ڈھونڈ چکے ہیں - کئی کھلی چٹھیاں آپ کے نام چھپوا چکے ہیں - اب میں آپ کو یہ بھی صاف صاف بتلا دیتا ہوں - کہ اگر آپ اس آخری چٹھی پر بھی نہ آئے - تو مجھے ۱۵ دسمبر ۱۹۳۶ء کو آپ کی نسبت ہماری وصیت کو بہتر بناؤ گی لسلام

سات سالہ ہندو لڑکا جسے تمام قرآن زبانی یاد ہے

مسئلہ تناسخ کی صداقت کا ایک تازہ ثبوت

فرید پور (بنگال) بذریعہ ڈاک یہاں ایک ہوٹل کے مالک کا سات سالہ لڑکا ہے - جس کا بیان ہے - کہ وہ پچھلے جنم میں ایک مسلمان زمیندار تھا - اس کا نام شیخ نور الدین تھا - جسے مرے ہوئے ۱۲ سال گذر گئے ◆

لڑکے کے بیان پر شیخ نور الدین کی بے شمار دولت کا جو اس نے اپنی زندگی میں زمین کے نیچے دبا رکھی تھی - پتہ لگ گیا ہے - اس کے علاوہ اس بیان پر ہندو مسلم فساد کا سخت اندیشہ پیدا ہو گیا ہے - اور حکام احتیاطی تدابیر اختیار کر رہے ہیں - کیونکہ ہندوؤں کا دعویٰ ہے - کہ لڑکا کوئی بڑا سنت ہوتا ہے - اور مسلمانوں کا بیان ہے - کہ وہ ان کا لیڈر ہے - لڑکے نے جس کا نام سندر ہے شیخ نور الدین کی زندگی کے تمام اہم واقعات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا - اور کہا - کہ نور الدین کی موت ملیریا سے ہوئی - ان تمام واقعات کو سننے کے بعد لڑکے کے والدین اسے اس گاؤں میں لے گئے - جہاں شیخ رہتا تھا - لڑکا وہاں آج تک کبھی نہیں گیا تھا - وہاں پہنچتے ہی اس نے شیخ کے خاندان کے تمام ممبروں کو پہچان لیا - اور ان کے نام لے کر اس نے بات چیت کی - لوگ حیران رہ گئے - سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ تھی - کہ لڑکا شیخ کے مکان میں داخل ہوتے ہی فوراً اس جگہ گیا - جہاں شیخ کی دولت دبی پڑی تھی - وہاں اس نے سونے اور چاندی کے سکے زمین میں سے نکالنے شروع کر دئے - اور کہا - کہ میں اپنی موت سے پہلے اپنی بیوی کو اس دولت کے متعلق کچھ بتا نہ سکا - اس نے ۵۵ سالہ "بیوی" اور "بچوں" کو بھی نام اور گھریلو نوعیت کے کئی سوال کئے - سندر ہندو گھرانے میں پیدا ہوا ہے - اسے کسی نے آج تک عربی کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھایا - مگر اس کے باوجود قرآن شریف اسے زبانی یاد ہے ◆

میں مصری سفارت خانہ کھل جائے - مگر آج تک مصری حکومت کو تامل تھا - لیکن جب سے اینگلو مصری معاہدہ ہوا ہے - تب سے حکومت مصر کو چنداں انکار کی گنجائش نہیں رہی ◆

——— ایبٹ آباد - ۵-۱۰ اکتوبر ضلع ہزارہ میں دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے ◆

——— کاہنہ - ضلع لاہور سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ وہاں کے ایک مسلمان جولاہے کی بیوی نے ایک وقت تین بچوں کو جنم دیا ہے ◆

ہندو امیدواروں کو ملازمت سے جواب

(راولپنڈی - ۷-۱۰ اکتوبر) ناردرن کمانڈ راولپنڈی کے چیف رائل انجینئر نے اپنے ماتحت تمام فوجی انجینئروں کے نام سرکلر جاری کیا ہے - کہ ان کی ملازمت کی موجودہ میعاد ختم ہونے پر تمام غیر مسلم امیدواروں کو علیحدہ کر دیا جائے گا - ان لوگوں کو کسی حالت میں بھی مزید توسیع نہیں دی جائیگی - ایک اور سرکلر جاری کیا گیا ہے - جس میں انہوں نے لکھا ہے - کہ ڈیپارٹمنٹ میں بہت سے ہندو امیدوار ملٹری انجینئرنگ سروس میں ملازمت حاصل کرنے کے لئے اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں - بہتر ہے کہ انہیں ملٹری انجینئرنگ سروس کے متعلق گورنمنٹ کی پالیسی سے آگاہ کر دیں - اور انہیں مشورہ دیں - کہ جب تک پالیسی تبدیل نہیں ہوتی - وہ کسی اور جگہ کوشش کریں ◆

ان ہندو امیدواروں کی جگہ مسلمان امیدوار رکھے جائیں - اگر ضلع میں کوئی عارضی آسامی خالی ہو - تو یہ ہندو امیدواروں کو نہیں دی جا سکتی - بلکہ یہ جگہ چیف انجینئر کی طرف سے نامزد شدہ کسی مسلمان کو دی جانی چاہئے ◆

——— پٹنہ ۹-۱۰ اکتوبر - کل بعد دوپہر پٹنہ کے چیف جسٹس کے کمرہ عدالت میں بم پھٹ گیا تھا - اور آج صبح ۷ بجکر ۱۰ منٹ پر پٹنہ جنکشن ریلوے سٹیشن پر پراسرار طریقہ سے ایک اور بم پھٹ گیا ◆

——— کابل ۱۰-۱۰ اکتوبر - حکومت افغانستان عرصہ سے اس امر کی کوشش کر رہی تھی - کہ کابل

۵۸۵ امراض

میں سے کسی ایک کے لئے آپ ہم سے بہت سینہ بسینہ چلے آئے تیر بہدف بارہا آزمودہ تجربہ و زود اثر جادو کے مشابہ نسخہ طلب کریں - جو نہایت آسانی اور کم قیمت میں تیار ہو جائے - پہلی ہی خوراک سے حکما مستفید ہوں گے - قیمت ایک نسخہ ایک روپیہ - دو مختلف امراض کے دو نسخے ایک روپیہ ۸ - قیمت پیشگی - وی - پی نہیں ہوگا - خط و کتابت جوابی - نسخہ غلط ہو - تو ہرجانہ بھی دیا جائیگا - ملنے کا پتہ:-

پنڈت رتن چند صاحب شاہی طبی دواساز لاہوری کھیری تیلیاں - ملتان شہر

ور کی ضرورت

ہندی رتن پاس ایک کھتری کل اتین کنیا کے لئے ایک آریہ ور کی ضرورت ہے - جو تعلیمیافتہ اور برسر روزگار ہو - خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں:-

رائے شمبو پرشاد آریہ ہاؤ زنگار بھون - معظم جاہی روڈ - حیدرآباد - دکن

پتہ کاش "ہمیں اشتہار دیکھ کر فائدہ اٹھا ہیں"

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کی اکسیر دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے - چند روز کے استعمال سے مسوں کا درد - کھجلی - خون کا ضائع ہونا تمام ایسا غائب ہو کر کمال شفا ہو جاتی ہے - کوئی مشرقی مغربی دوائی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی - قیمت ۱۲ محصولڈاک ۸

گارنٹی دوائی استعمال کرنے کے دس سال کے اندر اندر اگر دوبارہ مرض ہو جائے - تو یہ دوائی مفت ارسال ہوگی - اگر اس سے بہتر دوائی بتلانے والے کو ۲۰۰ روپیہ انعام

مینیجر کیمیائی شاہ فارمیسی - پنجکوتہ - ضلع فیروزپور - پنجاب

اچھا ٹوتھ پاؤڈر

دانت صاف کرنے سے مرض پائیوریا ہرگز نہ ہو - اگر ہو گیا ہو تو یقیناً دور ہو جاتا ہے - پیپ آنا - پانی سے ٹیس لگنا - مسوڑوں کا پھولنا - میلے دانت جواہرات کی طرح چمکنے لگتے ہیں - زہریلے مواد سے گلا گھٹنے سے بھی موقوف - ایک شیشی اپنے شہر کے دکانداروں سے خریدیں یا براہ راست ... لاہور سے منگائیں ◆

ودیشوں میں ہلچل

پولینڈ کی مالی پالیسی میں تبدیلی نہیں ہوگی

وارسا ۔ ۵ ۔ اکتوبر ۔ آج کیبنٹ کے اجلاس کے بعد اعلان کیا گیا ۔ کہ گورنمنٹ کوئی وجہ نہیں دیکھتی ۔ کہ وہ پولینڈ کی پالیسی میں تبدیلی کرے ✤

ڈچیز آف کینٹ کا پروگرام منسوخ

لنڈن ۔ ۵ ۔ اکتوبر ۔ سرکاری طور پر یہ اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ ڈچیز آف کینٹ نے اپنی آئیندہ مصروفیتوں کو منسوخ کر دیا ہے ۔ اور وہ موسم خزاں میں کسی تقریب میں حصہ نہیں لے رہے ✤

ہنگری کے قائمقام وزیراعظم کا استعفےٰ

بوڈاپیسٹ ۔ ۵ ۔ اکتوبر ۔ خرابی صحت کی وجہ سے گومبیر ۔ نے جو قائمقام وزیراعظم ہیں ۔ اپنے عہدہ سے استعفےٰ دے دیا ہے ۔ اب چند ہی دنوں میں نئی وزارت قائم ہونے والی ہے ۔ جن میں کئی موجودہ وزرا کو بھی شامل ہونے کی دعوت دی گئی ہے ✤

شاہ مصر کی انگلستان کو روانگی

قاہرہ ۔ ۵ ۔ اکتوبر ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گذشتہ فاروق والئے مصر لنڈن جا کر ہز میجسٹی بادشاہ ایڈورڈ کی تاجپوشی میں شامل ہوں گے ۔ اور پھر آئیندہ ماہ جولائی تک یورپ کا سفر ختم کر کے قاہرہ واپس آ جائیں گے ۔ عین ممکن ہے ۔ کہ ملکۂ مصر بھی اپنے بیٹے کے ساتھ بہ نفس نفیس انگلستان جانے کی ضرورت محسوس کریں ✤

روس کے ڈکٹیٹر سٹیلن کی حالت نازک ہو گئی

کلکتہ ۵ ۔ اکتوبر ۔ جرمنی کے قونصل جنرل مقیم کلکتہ کو برلن سے مندرجہ ذیل تار موصول ہوا ہے :-
ایم سٹین دل کی بیماری میں مبتلا ہے ۔ اور اس کی حالت نہایت نازک ہے ۔ کیمبن (جہاں سٹیلن رہتا ہے) کے حلقوں میں سٹیلن کے جانشینوں کے متعلق کئی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں ۔ اور عام خیال یہ پایا جاتا ہے ۔ کہ موجودہ وزیر جنگ ایم ووروشلوف سٹیلن کا جانشین مقرر کیا جائے گا ۔ اور توقع کی جاتی ہے ۔ کہ ایم ووروشلوف کے برسر عہدہ آنے سے سوویٹ گورنمنٹ کی گھریلو پالیسی کئی بھاری تبدیلیاں رونما ہو جائیں گی ✤

باغی فوجوں کی طاقت

جنرل فرانسکو میڈرڈ پر حملہ کرنے سے پیشتر ٹولیڈو میں فوج جمع کر رہا ہے ۔ باغیوں کی طاقت کے روبرو میڈرڈ زیادہ دیر نہیں ٹھیر سکیگا ۔ اور بہت جلد دارالخلافہ پر باغیوں کا قبضہ ہو جائیگا ✤

بم فیکٹری اڑا دی گئی

باغیوں کے وائرلیس سٹیشن کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ شکروار کو باغی جہازوں نے میڈرڈ پر پرواز کر کے جو بمباری کی تھی ۔ اس سے گورنمنٹ کی ایک بم فیکٹری بھی اڑ گئی تھی ۔ اور اس میں کام کرنے والے ایک سو مزدور بھی ہلاک ہو گئے تھے ✤

گیارہ ہزار اشخاص کا قتل

میڈرڈ کے وکلا کے کالج نے ایک طویل وستاویز شائع کی ہے ۔ جس میں باغیوں پر سنگین الزام لگائے ہیں ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ باغیوں نے میورقہ میں نو ہزار اور سانا گوسا میں دو ہزار اشخاص کو قتل کیا ۔ پندرہ سو کو ایک دائرہ میں بند کیا گیا ۔ اور بعد ازاں بمباری کی گئی ۔ مجبوروں کو بھی حقوق کے ساتھ مرنے کو رہنے دیا گیا ۔ ہسپتال پر باغی سپاہی سزا یافتہ مردوں کے مکانوں میں گھسگئے کے رستہ سے بم پھینکے گئے ۔ اور مردوں عورتوں بچوں کے پرزے اڑا دئے جاتے ہیں ✤

میڈرڈ خالی ہونا شروع ہو گیا

پیرس ۔ ۵ ۔ اکتوبر ۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع مشہور ہے ۔ کہ میڈرڈ کو خالی کرنا شروع کر دیا گیا ہے ۔ اور بچوں اور زخمی لوگوں کو سب سے پہلے شہر سے نکال کر نواحی دیہات میں بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے ✤

سپین سے سونے چاندی کی برآمد کی ممانعت

میڈرڈ ۔ ۵ ۔ اکتوبر ۔ حکومت سپین نے حکم دیا ہے کہ ملک میں سے سونا اور چاندی باہر بھیجنا بند کر دیا جائے ۔ اور جن لوگوں کے پاس سونا اور چاندی یا غیر ملکی کمپنیوں کے حصے ہوں ۔ ایک ہفتے کے اندر بنک آف سپین میں جمع کرا دیں ✤

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیں

ودھرمیوں کے اعتراضات کا منہ توڑ جواب دینے اور ویدک دھرم کے مخالفوں کی جڑوں میں کھنڈن کا کلہاڑا چلانے والا آریہ سماج کا صرف ایک ہی رسالہ

ویدک میگزین

مفت لیجئے

دو سال کا چندہ ۶ روپیہ بھیج کر تیسرے سال مفت یا دو گراہکوں کا چندہ ۶ روپیہ بھیج آپ مفت لے سکتے ہیں ۔ اگر ایسا نہ کر سکیں ۔ تو تین روپیہ چندہ اور سہ ماہی ڈاک خرچ بھیج کر شری پنڈت جی لکھت ۵ پستکیں (۱) راز مسرت (۲) مشعل ہدایت (۳) اونکار ستوتر (۴) جام محبت (۵) پریم مرلی مفت لیجئے ۔ رسالہ جوری سے شری پنڈت جی علاو لپوری کی ادارت میں نکل رہا ہے ۔ اور اس کے ایک ایک نمبر نے مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی ہے ۔ آج ہی اس رعایت سے فائدہ اٹھاویں ۔ ۱۵ دن کے بعد کوئی رعایت نہ ملے گی ۔ نمونہ کے لئے سہ ماہی ٹکٹ سوا آنہ کے روپے منیجر کھنڈن سیریز کو بھیجیں اردو کے نام آج ہی ارسال کر کے گراہک بن جاویں ۔ آئیندہ نمبر اسد قرآن الہام کی کسوٹی پر اعلیٰ شان کی صورت میں نہایت شاندار چھپ رہا ہے ۔ جین مت درپن ۔ ۲۰۰ صفحات

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور کی موسم سرما کی ضروریات

(از قلم لالہ بوسہ رام جی آنریری سیکرٹری)

اس اناتھ آلیہ میں پچھلے سال جاڑے کے موسم میں سو لڑکے لڑکیاں تھے ۔ لیکن آجکل ان کی تعداد ۱۷۵ تک پہنچ گئی ہے ۔ محکمہ پولیس کی طرف سے تمام اغوا شدہ بچے مختلف مقامات سے پکڑے گئے ہیں ۔ اور جن کی تعداد اس وقت ۴۲ ہے ہمارے پاس ہیں ۔ ان تمام بچوں کے لئے گرم پارچات مثلاً رضائی کمبل ۔ قمیض ۔ ہنڈی وغیرہ کی سخت ضرورت ہے ۔ دانی و پرا پکاری سجنوں سے اپیل کی جاتی ہے ۔ کہ یتھا شکتی ہماری امداد فرماویں ۔ اور مندرجہ بالا گرم کپڑے ، یا ان کو خریدنے کے لئے نقدی بھیجکر اناتھ بچوں کی دعائیں لیں ۔ اس کے علاوہ ہر قسم کی امداد مثلاً ۔ آٹا ۔ دال ۔ گھی وغیرہ خوشی اور دھنیا د پور روک قبول کی جاویں گی ۔ اناتھ آلیہ کی سالانہ رپورٹ **مفت** منگوا کر پڑھیں ✤

دی پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا ۔ راوی روڈ لاہور

کنیا کی ضرورت

ایک ۲۴ سالہ کھتری نوجوان ہومیوپیتھک ڈاکٹر کے لئے جو کہ ایک اعلےٰ کھتری خاندان سے تعلق رکھتا ہے ۔ نیشنل خیالات کا ہے اور صاحب جائیداد ہے ۔ کے لئے ایک یوگیہ کنیا کی ضرورت ہے ✤

انچارج معرفت "پرکاش" ۔ لاہور

رسالہ مستانہ جوگی لاہور

دینی ۔ دنیوی ۔ روحانی مضامین سے لبریز ہوتا ہے ۔ خصوصاً قیمتی معلومات کا خزانہ ہے ۔ اسمیں روزی کمانے کے عملی اور قیمتی فارمولے درج ہوتے رہتے ہیں ۔ عرصہ پچیس سال سے پابندیٔ وقت کے ساتھ زیر ایڈیٹری شری یوگی منی لچھمن پرشاد جی چھپ رہا ہے ۔ سالانہ چندہ صرف تین روپیہ ۔ اس کے مطالعہ کے بغیر آپ کی معلومات غیر مکمل ہیں ۔ آج ہی مندرجہ بالا پتہ سے طلب کریں ✤

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۲۶- اسوج سمت ۱۹۹۳

کنیا گوروکل کا وارشک اُتسو

صحت کے لحاظ سے آج میں اس قابل نہیں کہ مضمون لکھوا سکوں۔ لیکن چونکہ میں نے بہن ودیاوتی جی سیٹھ سے پرتگیا کر رکھی ہے۔ کہ ان کے گوروکل کے سمبندھ میں کچھ لکھوں گا۔ اس لئے آج بخار کی حالت میں بھی میں بہکھ اپنے پاٹھکوں کے سمرپت کرتا ہوں۔ کنیا گوروکل سے مجھے دلچسپی ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ وہ آریہ سماج کا انسٹی ٹیوشن ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ اس کی آچاریا شریمتی ودیاوتی جی سیٹھ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کنیاؤں کو ان سے بہتر سنرکشک کے ‍ نہیں کیا جاسکتا وہ کنیاؤں کی شکشا سمبندھی اور دھرم سمبندھی تمام آدشکتاؤں کی طرف پورا پورا دھیان دے سکتی ہیں۔ وہ نہ صرف الہ آباد یونیورسٹی کی گریجوایٹ ہیں۔ بلکہ سنسکرت میں بھی انہیں بڑی اچھی یوگیتا پراپت ہے۔ اس طرح کہا جاسکتا ہے۔ کہ ان میں مشرق و مغرب یا پراچین و ارواچین کی لطیف آمیزش ہے۔ ان کی ودیا ہی انہیں اس یوگیہ نہیں بناتی۔ کہ وہ کنیا گوروکل جیسی سنستھا کی آچاریا بن سکیں۔ بلکہ ان کا آچار بھی۔ وہ بال برہمچارنی ہیں۔ نہ انہوں نے وواہ کرنے کا کبھی وچار کیا۔ اور نہ انہوں نے وواہ کیا۔ چھوٹی عمر سے ہی انہوں نے اپنے تئیں آریہ سماج کی سیوا کے لئے ارپن کر رکھا تھا۔ ان کا جیون ایک تپسوی کا جیون ہے۔ جس وقت آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سورگباشی سیٹھ رگھومل جی کے کہنے پر کنیا گوروکل کھولنے کا نشچے لیا۔ اس وقت سب سے پہلا خیال اسے یہی آیا۔ کہ یہ سنستھا کماری ودیاوتی جی کے حوالے کرنی چاہئے۔ اس پر سب سہمت تھے۔ اور اس فیصلہ پر آج تک کسی کو افسوس نہیں ہوا۔ کنیا گوروکل کے جنم دن سے لے کر میری بہن اسے اپنے سواستھ کے کمزور ہونے کے باوجود چلاتی آرہی ہیں۔ وہ کنیا گوروکل سے ایک پائی تک کی روادار نہیں۔ ان کی سیوا سروتھا نشکام سیوا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا واقعی خوش قسمت ہے۔ جو اسے اپنے کنیا گوروکل کے لئے ایسی بے لوث ایکا دیوی کی سیوائیں ملی ہوئی ہیں ؛

کنیاؤں کی شکشا اس سمے ایک بڑی کٹھن منزل سے گذر رہی ہے۔ اس منزل کو ہم Period of Transition کہہ سکتے ہیں ؛

پرانے وچار ختم ہو رہے ہیں۔ نئے وچار ان کی جگہ لے رہے ہیں۔ درست تھے یا غلط۔ اچھے تھے یا برے۔ کنیاؤں کے آچار بیوہار اور رہن سہن کے سمبندھ میں پرانے سب وچار جارہے ہیں۔ اور ان کی جگہ نئے وچار لے رہے ہیں۔ نئے وچار اچھے ہیں یا برے اس کے متعلق دو رائیں ہیں۔ تعلیم کے ساتھ کنیاؤں کے وچاروں میں پریورتن کا ہونا لازمی تھا۔ اس سے کسی کو انکار نہیں۔ پرشن کیول اتنا ہے۔ کہ وہ پریورتن اچھا ہے یا برا۔ شکشا کے ساتھ آتما، من اور شریر کا وکاس ادشیک ہے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اگر کسی کا آتما اُنت نہیں ہوتا۔ اس کا آچار اُچیہ نہیں ہوتا۔ اس کے بھاو شدھ نہیں ہوتے۔ تو سمجھو وہ تعلیم نکمی ہے۔ جو تعلیم اس وقت ہماری کنیاؤں کو مل رہی ہے۔ کیا اس سے یہ باتیں پوری ہو رہی ہیں؟ ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو سمجھتے ہیں۔ کہ گنگا کا پرواہ اُلٹا بہنے لگا ہے۔ اس لئے اندر ہی اندر غم کھاتے رہتے ہیں۔ جو نیا پرواہ چل پڑا ہے۔ اسے وہ روک نہیں سکتے۔ کنیاؤں کو شکشا دلانی ادشیک ہے۔ کوئی بھی سمجھدار پتا یہ گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ اس کی کنیا اشکشت رہے۔ لیکن اسے یہ بھی پسند نہیں۔ کہ کنیا شکشا کے نام پر اشکشا گرہن کرے۔ وشے بڑا نازک ہے۔ اس لئے اس پر قلم کو کھلا چھوڑنا آسان نہیں۔ صرف اتنا لکھا جاسکتا ہے۔ کہ جو شکشا اس وقت ہماری کنیاؤں کو دی جارہی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ ہماری پتریاں اور بہنیں مغربی تقلید کے میدان میں سرپٹ دوڑ رہی ہیں۔ پرش جہاں پچاس برس کی تقلید کے بعد نہیں پہنچے۔ وہ چند ہی برسوں میں وہاں جا پہنچی ہیں۔ عام طور پر لڑکیوں کی یہ خواہش اور کوشش اپنا ہے۔ کہ فیشن کے لحاظ سے وہ مغرب کی تقلید کریں۔ چنانچہ ان کی ضروریات بہت بڑھ گئی ہیں۔ بالکاؤں کی شکشا بالکوں کی شکشا سے زیادہ مہنگی ہو رہی ہے۔ پہلے صرف بالکوں کو تعلیم دی جاتی تھی۔ بالکائیں گھر کا کام کاج کرتی تھیں اس لئے گذارہ چل جاتا تھا۔ لیکن اب بالک اور بالکاؤں کی تعلیم کے دگنے بوجھ سے گرہستیوں کا کچومر نکل رہا ہے۔ آمدنی کم ہو رہی ہے۔ اور اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ جس سے گرہستھ دکھ مئے ہو رہا ہے۔ پریوار کا بوجھ لوگوں کے لئے ناقابل برداشت ہو رہا ہے۔ تعلیم کا یہ اثر تو لازمی تھا۔ کہ کنیائیں صاف ستھرا رہنا پسند کریں۔ اور اگر یہ اثر نہ ہو۔ تو تعلیم ویرتھ ہے۔ لیکن صاف ستھرا رہنا فیشن پرستی کا مترادف نہیں۔ مصیبت یہ ہے کہ پنجاب کی کنیائیں عام طور پر فیشن کی لہر میں اندھا دھند بہی چلی جارہی ہیں۔ اس میں ان کا قصور نہیں۔ بلکہ قصور ان کا ہے۔ جو شکشا دیتے ہیں۔ اور وہ شکشا دیتے ہیں ایک فیشنی اُپدیش ہے۔ مغرب کے لوگ ہندوستانیوں کے رہن سہن اور خورد و نوش کا معیار بلند کرکے اپنی تجارت بڑھانا چاہتے ہیں۔ اور وہ اس میں دن بدن کامیاب ہو رہے ہیں۔ کیا یہ بات کم شوک جنک ہے۔ کہ پچھلے سال لڑکے اور لڑکیوں کی سجاوٹ پر ہندوستان کا سولہ کروڑ روپیہ ممالکِ غیر میں گیا۔ اس میں زیادہ تر کریم پوڈر اور اس قسم کی دوسری سجاوٹ کی چیزیں ہیں۔ آواز فیشن کے خلاف اٹھ رہی ہے لیکن اس کی کوئی شنوائی نہیں۔ اور گورنمنٹ کے حالات اس کی جلد شنوائی کی اجازت بھی نہیں دیتے ؛

مجھے کنیا گوروکل میں سب سے بڑی خوبی یہ نظر آتی ہے۔ کہ وہاں رہتے ہوئے کنیائیں اپنی عمر کے نازک ترین حصہ میں ان باتوں سے سو گنشت رہتی ہیں۔ جو بڑے بڑے شہروں میں ہماری بہنوں اور پتریوں کے راستہ میں آتے رہتے ہیں۔ وہ دنیا سے الگ بھی اور دنیا کے اندر بھی ہیں۔ الگ تو اس لئے کہ ہمارے شہروں کے برے سنسکار ان پر کوئی اثر نہیں کر سکتے۔ اور دنیا میں اس لئے کہ جو کچھ سنسار میں ہو رہا ہے۔ وشیشتیا جو کچھ بھارت میں ہو رہا ہے۔ اس سے وہ بے خبر نہیں۔ وہ صاف ستھرا رہتی ہیں۔ لیکن فیشن ان کے پاس تک نہیں پھٹک سکتا۔ پھر ان کا سب سے بڑا گن یہ اس بات میں ہے۔ کہ انہیں ایک بال برہمچارنی اور تپسوی آچاریا کے چرنوں میں بیٹھ کر شکشا پراپت کرنے کا اوسر ملتا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کنیا گوروکل کی سناتکائیں سنسار کشیتر میں پرویش کرنے کے بعد ان پرلوبھنوں کا جو چاروں طرف سے انہیں گھیرنے کی کوشش کریں گے کہاں تک مقابلہ کر سکیں گی۔ لیکن یہ تو بلا خوف تردید کہا جاسکتا ہے۔ کہ ان میں سے کئی ضرور مقابلہ کر سکیں گی۔ اگر انہوں نے اپنے آچار کی دڑھتا سے اپنے محدود دائرہ میں نئی نہر چلا دی۔ تو بھی سمجھو کہ مبارک ہے۔ لیکن اگر یہ بھی فرض کر لیا جائے۔ کہ کنیا گوروکل کی سناتکائیں سنسار کشیتر میں آکر بھوگ کی لالسا ؤں کا مقابلہ نہ کر سکیں گی۔ تو بھی یہ تو کہا ہی جاسکتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے جیون کے پہلے آٹھ دس برس ایک ایسے واتاورن میں گذارے ہیں۔ جو بھوگ کا نہیں بلکہ تیاگ کا ہے۔ ادھیکار کا نہیں۔ بلکہ کرتویہ کا ہے۔ ان کنیاؤں کا کنیا گوروکل کی برہمچارنیوں سے کیا مقابلہ جو پہلے دن سے ہی فیشن کے دریا کے ریگ میں بہی چلی جارہی ہیں۔ جن کی ناناجیں خود انہیں اپ ٹو ڈیٹ ہونے کی شکشا دیتی رہتی ہیں۔ نہ آچار کو نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔ اور نہ شکشا کو۔ آچار شکشا کا ایک انگ ہے۔ اور شکشا آچار کا۔ اگر ایک بھی نہ ہو۔ تو شکشا ادھوری ہے۔ لیکن اگر دونوں میں تمیز کرنی ہو۔ تو میں کہوں گا۔ کہ آچار کے مقابلہ میں شکشا کی کوئی قیمت نہیں۔ شکشا کا درجہ بھلے ہی اونچا ہو۔ لیکن آچار کا درجہ ہمیشہ اونچا ہونا چاہئے۔ آچاریا ودیاوتی جی اس بات کو اچھی طرح سمجھتی ہیں۔ انہیں یہ پسند نہیں۔ کہ ان کی سناتکائیں تعلیم کے لحاظ سے کوری نکلیں۔ اس لئے ان کی کوشش ہمیشہ یہ رہتی ہے۔ کہ کنیا گوروکل کی شکشا کا معیار بلند رہے۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ ان کی سناتکائیں آچرن کے لحاظ سے بھی اُچیہ ہوں۔ دیوی ودیاوتی جی آچرن کو شکشا پر قربان نہیں ہونے دیتیں۔ وہ کنیاؤں کا دماغی اور اخلاقی دونوں قسم کی ضروریات کو پورا کرنے کا یتن کرتی ہیں۔ لوگ بھی اس بات کو محسوس کرتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ کنیا گوروکل کی چھاتراؤں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا۔ تو ان کی تعداد دو سو سے اوپر ہے۔ اور وہ ہندوستان کے تقریباً تمام پرانتوں سے آئی ہیں۔ کنیاؤں کی یہ بڑھتی ہوئی تعداد دیوی ودیاوتی پر آریہ جگت کے بڑھتے ہوئے اعتماد کا اظہار ہے ؛

لیکن جہاں کنیا گوروکل اور سب پرکار سے اچھا چل رہا ہے۔ وہاں اس کے راستہ میں دھن کی بڑی کٹھنائی ہے۔ درحقیقت یہ گوروکل سیٹھ رگھومل کے ایک لاکھ کے دان سے کھولا گیا تھا۔ لیکن وہ صرف اکیس ۲۱ ہزار ہی ادا کر پائے تھے۔ کہ ان کا اکسمک دیہانت ہو گیا۔ باقی اناسی ہزار روپیہ ان کے وارث (بقیہ دیکھو صفحہ ۶)

آریہ میگھ اُدھار سبھا

آریہ سماج نے دلت ادھار کے لئے جو کام کیا ہے۔ اس کا جوبنت پرمان آریہ میگھ اُدھار سبھا سیالکوٹ ہے۔ جب آریہ سماج نے پہلے پہل دلت ادھار کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ تو لالہ گنگارام جی ایڈووکیٹ سیالکوٹ جن کے سینہ میں آریہ سماج کے پریم کی آگ پورے طور پر دھدک رہی تھی۔ اپنے تئیں اس کام میں ڈال دیا۔ پہلے تو یہ کام آریہ سماج سیالکوٹ کی طرف سے ہوتا رہا۔ لیکن بعد ازاں اُنہوں نے اسے ایک رجسٹرڈ سوسائٹی کے حوالے کر دیا۔ اور اس سوسائٹی کا نام آریہ میگھ اُدھار سبھا رکھا۔ آریہ سماج سیالکوٹ کے ہاتھ سے نکال کر یہ کام آریہ میگھ اُدھار سبھا کے ہاتھ میں دینا مناسب تھا یا نہیں۔ اس کے متعلق اختلاف تھا۔ یہ اختلاف برسوں تک بنا رہا۔ اور اس کی وجہ سے کچھ بدمزگی بھی ہوئی۔ لیکن اب یہ سوال کوئی قیمت نہیں رکھتا برسوں سے میگھ اُدھار سبھا کام کر رہی ہے۔ اسے توڑا نہیں جا سکتا۔ اب اگر ضرورت ہے۔ تو اس بات کی۔ کہ اس کا سمبندھ آریہ سماج سے بنا رہے۔ مجھے سنتوش ہے۔ کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں اس وقت اس کی باگ ڈور ہے۔ وہ اسے آریہ سماج کی سنستھا سمجھتے ہیں۔ اور بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔ میگھ اُدھار سبھا کے پہلے پردھان اور منتری رائے بہادر ٹھاکر دت دھون اور لالہ گنگارام تھے۔ اُن کے وقت میں آریہ نگر لیا۔ اور ان کے وقت میں خوشحال چند آریہ ہائی سکول سیالکوٹ میں قائم ہؤا۔ اس سبھا کو جو درجہ اس وقت حاصل ہے۔ وہ زیادہ تر ان دونوں مہانوبھاووں کی کوششوں کا ہی پھل ہے۔ جب رائے بہادر ٹھاکر دت کا دیہانت ہؤا۔ تو لالہ گنگارام میگھ اُدھار سبھا کے پردھان بنائے گئے۔ اور لالہ چندداس پوری ایڈووکیٹ سیکرٹری۔ لیکن جب لالہ گنگارام کا دیہانت ہؤا۔ تو سوال پیدا ہؤا۔ کہ میگھ اُدھار سبھا کا پردھان کون ہو۔ سیالکوٹ کے آریہ پُرشوں کی یہ خواہش تھی۔ کہ اس کا پردھان کوئی ایسا وِیکتی ہو۔ جو پراونشل شہرت کا مالک ہو۔ اسی لئے میں نے رائے بہادر بدری داس ایڈووکیٹ ہائی کورٹ سے جو ان دنوں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان بھی تھے۔ درخواست کی۔ کہ وہ اس پد کو سویکار کریں۔ اپنی بے شمار مصروفیتوں کی وجہ سے وہ اس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ لیکن آخر کار میرے بہت ترود دینے پر انہوں نے اس وقت تک کے لئے پردھان بننا سویکار کر لیا۔ جب تک کوئی مستقل پربندھ نہ ہو جائے۔ آریہ میگھ اُدھار سبھا کا چناؤ ہر تیسرے سال ہوتا ہے۔ لالہ گنگارام جی کے دیہانت کے بعد پہلا چناؤ ۴ اکتوبر کو ہؤا۔ رائے بہادر بدری داس جی مزید بوجھ اپنے اُوپر لینے کو تیار نہ تھے۔ اس لئے ؎

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

یہ بوجھ میرے کمزور کندھوں پر رکھ دیا گیا۔ میں کئی کارنوں سے اس کے لئے تیار نہ تھا۔ ویسے بھی بہتر انتظام یہ تھا۔ کہ پنڈت وشمبرناتھ جی اس پد کو سشوبھت کرتے۔ لیکن چونکہ وہ کچھ مہینوں سے اسوستھ چلے آتے ہیں۔ اور اسی کارن پچھلے چار مہینوں سے لاہور سے باہر ہیں۔ اس لئے پردھان پد کے لئے میرا ہی نام تجویز ہؤا۔ میں تو شاید پھر بھی نہ مانتا۔ لیکن کچھ ایسے کارن ہو گئے۔ جن سے میرا خاموش رہنا لازمی ہو گیا۔ ۴ اکتوبر کو سبھا کا اجلاس تھا۔ لاہور سے پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ لالہ نوتن داس کوشادھیکش آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور میں سیالکوٹ پہنچے۔ خانیوال سے لالہ پنڈی داس وکیل گئے تھے۔ انبالہ سے رائے امرت لال جی اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور دہلی سے لالہ ہنسراج جی ٹھیکیدار آئے۔ میگھوں کے پرتی ندھی بھی آئے ہوئے تھے۔ رائے امرت رائے جی کی صدارت میں کارروائی ہوئی۔ سب ادھیکاری سروسمتی سے چنے گئے۔ لالہ چندداس جی پوری سینئر اور بابو برج لال جی سابق منتری جونیئر اُپ پردھان چنے گئے۔ سورگباشی لالہ گنگارام جی کے سپوتر مسٹر منوہر لال جی بیرسٹرایٹ۔ لاء منتری منتخب ہوئے۔ اسی طرح باقی ادھیکاری چنے گئے۔ سات ادھیکاریوں کے علاوہ انترنگ سبھا کے آٹھ اور ممبر منتخب ہوئے۔ جن میں پانچ میگھوں کے پرتی ندھی لئے گئے۔ انترنگ سبھا کے باقی تین سدسیہ لالہ جمعیت رائے جی ساہوکار۔ پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ اور لالہ ہری رام جی ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول منتخب ہوئے۔ میگھ اُدھار سبھا کے ماتحت دو اسٹی ٹیوشنز ہیں۔ ایک آریہ نگر اور دوسرا آریہ ہائی سکول سیالکوٹ دونوں کا بجٹ پیش ہو کر منظور ہؤا۔ میں آریہ نگر میں ایک ہی بار گیا ہوں۔ وہ دسمبر ۱۹۳۳ء میں ان دنوں رائے ٹھاکر دت بھی زندہ تھے۔ اور لالہ گنگارام بھی۔ آریہ نگر کو دیکھ کر میرے من پر وشیش پربھاو پڑا۔ اور میں نے محسوس کیا۔ کہ رائے بہادر ٹھاکر دت اور لالہ گنگارام جی کے کام کا کسی نے اندازہ لگانا ہو۔ تو وہ آریہ نگر کو دیکھے۔ یہ ایک میگھوں کی بستی ہے۔ گورنمنٹ کی زمین پر اور بھی سوسائٹیوں نے اپنی بستیاں بسا رکھی ہیں۔ اور وہ بستیاں زیادہ تر جرائم پیشہ اقوام کی ہیں۔ آریہ نگر کے پاس ہی شانتی نگر کے نام سے عیسائیوں نے ایک بستی بسا رکھی ہے۔ لیکن جس شخص نے دوسری بستیوں کو بھی دیکھا ہے۔ اور آریہ نگر کو بھی۔ وہ بے اختیار کہہ دیگا۔ ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

لالہ گنگارام کے کام کو سمپورن کرنے اور اگر ہو سکے۔ تو آگے لے جانے کے لئے میں نے اس سبھا کا پردھان بننا سویکار کر لیا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں اس وقت آریہ میگھ سبھا کا کام ہے۔ وہ مجھ سے بہتر آریہ سماجی ہیں۔ اور وہ آریہ میگھ اُدھار سبھا کا آریہ سماج سے سمبندھ بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔ پھر بھی اگر کسی کو شبہ ہو۔ تو میرے آنے سے دُور ہو جانا چاہیئے۔ مجھے افسوس ہے۔ تو اس بات کا۔ کہ میں نے میگھ اُدھار سبھا کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ تو اس وقت جبکہ میری شکتیاں شتھل ہو رہی ہیں۔ میں تو اپنی سب شکتی آریہ پرتی ندھی کی سیوا میں لگا چکا ہوں۔ اب کسی دوسرے کو دینے کے لئے میرے پاس زیادہ شکتی نہیں۔ پھر بھی جو کچھ ہے۔ میگھ اُدھار سبھا کے ارپن کروں گا۔ مجھے سنتوش ہے۔ کہ اس طرح کرتے ہوئے میں سورگباشی لالہ گنگارام جی کی اچھا کو پورن کروں گا۔ کیونکہ اپنی زندگی کے آخری دنوں میں ان کی یہ پربل اچھا ہو گئی تھی۔ کہ آریہ میگھ اُدھار سبھا کا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمبندھ دردھ کر دیا جائے۔ ان کی عمر نے وفا نہ کی۔ اس لئے ان کی عمر میں یہ کام نہ ہو سکا۔ لیکن جو کچھ وہ اپنی عمر میں نہ کر سکے۔ اب ہو رہا ہے گا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا بھوت پورو منتری اس سمے آریہ میگھ اُدھار سبھا کا پردھان ہے۔ اسی سبھا کے ایک اُپ پردھان لالہ چندداس پوری میگھ اُدھار سبھا کے اُپ پردھان ہیں۔ دوسرے اُپ پردھان رائے امرت رائے جی اس کے لائف ممبر ہیں۔ اور ان کی صدارت میں ہی چناؤ کی کارروائی ہوئی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ورتمان کوشادھیکش لالہ نوتن داس جی آریہ میگھ اُدھار سبھا کے لائف ممبر ہیں۔ اسی طرح آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے لائف ممبر پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے آریہ میگھ اُدھار سبھا کے لائف ممبر ہیں۔ اور اس کی انترنگ سبھا کے سدسیہ بھی ہیں۔ اس سے بڑھ کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور میگھ اُدھار سبھا کے درڑھ سمبندھ کیا کیا پرمان ہو سکتا ہے؟ پرماتما کریں یہ سمبندھ اور بھی درڑھ ہو۔ اور آریہ میگھ اُدھار سبھا آریہ سماج کے لئے اور بھی اُپیوگی ستھ ہو۔

(کرشن)

بقیہ صفحہ ۵ کنیا گوروکل کا وارشک اُتسو

دینے کو تیار نہ ہوئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ اس گوروکل کو آرتھک کٹھنائیوں کا سامنا پڑ رہا ہے۔ لیکن آچاریہ رام دیو جی کا پرشارتھ سراہنیہ ہے۔ جن کی کوششوں سے اس قدر دھن جمع ہؤا کہ جس سے نہ صرف اس کی وقتی ضروریات ہی پوری ہوتی رہیں۔ بلکہ سو کنیاؤں کے رہنے کو گیہ آشرم بھی تیار ہو گیا۔ لیکن باوجود اس کے گوروکل کو آرتھک کٹھنتا دُور نہیں ہؤا۔ اس پر کئی ہزار کا قرضہ ہے۔ جس کا اُترنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ اگلے سال کے اخراجات کے لئے کئی ہزار روپیہ درکار ہے۔ آچاریہ رام دیو کا جو لیکھ "پرکاش" میں پچھلے دنوں شائع ہؤا تھا۔ وہ پاٹھکوں کی درشٹی سے گذرا ہو گا۔ اس میں اُنہوں نے کنیا گوروکل کی آوشیکتائیں بتلائی تھیں۔ اسی طرح آچاریا ودیاوتی کے لیکھ میں بھی گوروکل کی آوشیکتائیں درشائی گئی ہیں۔ آریہ بھائیوں اور وشیشتیا آریہ بہنوں کا کرتویہ ہے۔ کہ اپنی شکتی انوسار کنیا گوروکل کی جس جس آوشیکتا کو وہ پورا کر سکیں۔ کریں۔ گوروکل کا وارشک اُتسو ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵ اکتوبر کو ہے۔ اس سے تک پریاپت دھن کنیا گوروکل کے کوش میں پہنچ جانا چاہئے آچاریہ رام دیو جی دھن اکتر کرنے کو نکلے ہوئے ہیں۔ ۱۵ اگست سے وہ کئی ساتھیوں کو ساتھ لے کر بمبئی پرانت میں گئے ہوئے ہیں۔ ابھی تک واپس نہیں آئے۔ اس لئے کہہ نہیں سکتے۔ کہ وہ پنجاب سے بھکشا کر سکیں گے یا نہیں۔ اگر انہوں نے پنجاب کے لئے کچھ دن نکال بھی لئے۔ تو ظاہر ہے کہ وہ دن زیادہ نہ ہونگے۔ اس لئے کنیا گوروکل کے پریمیوں سے میرا یہ نویدن ہے۔ کہ اب وہ بھکشا منڈلی کے آنے کی پرتیکشا نہ کریں۔ بلکہ خود بخود دھن اکتر کرنا شروع کر دیں۔ اور جتنا جمع ہو۔ آچاریا ودیاوتی کے نام بھیج دیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم میں سے ایک ایک آریہ کا فرض ہے۔ کہ اس یگیہ میں جو بھی آہوتی ہم دیں۔ پکی دیں۔ اور اس سے کیول دھن کے لئے ہی اپیل کی جا رہی ہے۔ اس لئے کسی کا بھی اس یگیہ میں بھاگ لینا مشکل نہیں۔ اُتسو تک اس قدر دھن آچاریا جی کے پاس پہنچ جانا چاہیئے۔ جس سے نہ صرف پچھلا قرضہ ہی ادا ہو جائے۔ بلکہ گوروکل کی اگلے سال کی آوشیکتائیں پوری ہو جائیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہندوؤں کی تقدلیس پر حملہ

[illegible] دنوں نواب اکبر یار جنگ بہادر دکن
[illegible] ریاست حیدرآباد دکن نے ایک
[illegible] کرشن کی تعریف ہیں کی تھی۔ اس پر
[illegible] ان پر کفر کا فتوےٰ دے دیا۔ اور
[illegible] کرشن کا محمد صاحب سے مماثل کرنے
[illegible] کوئی مسلمان ایسی حرکت نہیں
[illegible] کرشن کو اس سے بہت کم فضیلت
[illegible] جتنی کہ پیغمبر اسلام کو۔ صرف یہی نہیں
[illegible] نظام کے پرائیویٹ سیکرٹری تو اس قدر
[illegible] کہ انہوں نے نواب صاحب کے
[illegible] اٹھاتے ہوئے، جہاں ہندوؤں کو
[illegible] سے گریز نہیں کیا۔ وہاں [illegible]
[illegible] پر بھی بے جا حملے کئے۔ اور یہاں تک
[illegible] کتاب الہامی تو کیا تاریخی حیثیت بھی نہیں

[illegible] شور و شر اور گرم بازاریٔ ہنگامہ کا نتیجہ یہ
[illegible] نواب صاحب نے اپنی تقریر خود لکھ
[illegible] میں شائع کرائی۔ اور اپنی صفائی پیش
[illegible] کے بعد انہوں نے تحریری معذرت نامہ
[illegible] نظام کی خدمت میں پیش کیا۔ کہا جاتا ہے۔
[illegible] دکن کے بھی کان اچھی طرح بھرے
[illegible] چنانچہ انہوں نے بھی اس معذرت
[illegible] خاص سے چند سطور لکھ دیں۔ جن
[illegible] تھا۔ کہ مقرر نے معافی مانگ لی ہے۔
[illegible] کرنے پر کہ حکومت کے عہدیدار
[illegible] سمجھ کر تقریر کیا کریں؟

[illegible] حیران ہیں۔ کہ حضور نظام سے تو امید
[illegible] کہ اس قدر ابتدائی [illegible] کہ
[illegible] فیصلہ کرنا ضروری سمجھا لیکن
[illegible] انہوں نے جناب ہوش بلگرامی صاحب کو چھوڑ
[illegible] ہے دیا حملہ کرکے ریاست
[illegible] آبادی کے دلوں میں بے چینی کی
[illegible] برسر کرنا ضروری نہیں
[illegible] ناانصافی منسوب ہے۔ اور
[illegible] کے نام پر سرکار نظام سے اپیل
[illegible] وہ اس ناانصافی کا تدارک کریں۔
[illegible] کی بے چینی دور ہو؟

بھارت کا سونا

[illegible] نے "سورن دان" چھوڑا
[illegible] کھوں روپیہ کا سونا ودیشوں
[illegible] کو ختم کرنے والے
[illegible] ۲۵۱۵۰۰۰ روپیہ کا سونا بھی
[illegible] ابتک ۲۸۲۹۲۹۱۲۳۸ روپیہ
[illegible] چکا ہے۔ اگر یہی رفتار جاری
[illegible] ہے۔ بھارت میں سونے کا
[illegible]

کنفرڈ ڈویژن میں پاس ہونیوالے میٹرک [illegible]

بھجنہ سے یہ سماچار آیا ہے۔ کہ بھارت سرکار
دکھشن پرانتیہ سرکاروں کے ذریعہ دیش کے
دکھشن وشو دیالیوں سے پرامرش کر رہی ہے
کہ جو ودیارتھی کنفرڈ ڈویژن میں میٹرک پاس
کریں۔ وہ اعلےٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے کسی کالج
میں داخل نہ کئے جائیں۔ سنا گیا ہے۔ کہ "سپرو
رپورٹ" میں کی گئی سفارشوں کے آدھار پر
ہی یہ مت سنگرہ کیا جا رہا ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے۔
کہ یہ قانون بن سکیگا یا نہیں۔ اگر بن گیا۔ تو اس
صورت میں یہ کہنا اوشیک ہے۔ کہ بعض طالبعلم
جنہوں نے کنفرڈ ڈویژن میں میٹرک پاس کیا ہو۔
کالج میں جا کر "Shine" کر جاتے ہیں۔ اس لئے
ہر ایسے طالب علم کے بارہ میں یہی خیال کر لینا
کہ وہ نالائق ہے۔ سراسر ناانصافی ہے۔ اس میں بھی
شک نہیں۔ کہ کمزور طلبا کا اعلےٰ تعلیم حاصل کرنے
کے لئے کالجوں میں داخل ہونا بے سود ہے۔ نہ
صرف والدین کے روپیہ کو ضائع کرنا ہے۔
بلکہ اپنے جیون کے ایک قیمتی [illegible] کو نشٹ کرنا
ہے۔ قانون ایسا ہو جس سے ان طلبا پر جو باوجود
اس کے کہ کنفرڈ ڈویژن میں پاس ہوئے ہوں۔
لیکن درحقیقت وہ آگے جا کر ترقی کر سکتے ہوں۔
یہ پابندی عائد نہ کی جاسکے؟

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

تناسخ کا ایک اور ثبوت

اگرچہ مسلمان مذہبی تعصب اور ضد کی
[illegible] کرنے اور حق کو قبول کرنے کے
تیار نہیں ہوتے۔ تاہم قدرت کے اصولوں کی تائید
بعض واقعات سے ہوتی رہتی ہے۔ پچھلے دنوں
شانتی دیوی کے واقعہ نے ہلچل مچا دی اور تناسخ
کے مسئلہ کی صداقت پر مہر حق ثبت کر دی۔ لیکن
مسلمان پھر بھی اسے بناوٹی شہادت کہہ کر دل
کو ڈھارس دیتے رہے۔ اس مسئلہ بیان کی طرف
سے مسلمانوں کے دلوں کو متزلزل ہونے سے بچانے
کے لئے ٹریکٹ بھی لکھے گئے۔ اور لغو پروپیگنڈا
کیا گیا۔ جس کا جواب ایک مولوی کی قلم سے "پرکاش
کی گذشتہ چند اشاعتوں میں دیا جا چکا ہے۔
اب ایک نئے واقعہ نے اور بھی ہلچل مچا دی ہے۔
کسر پور (بنگال) کا واقعہ ہے۔ کہ وہاں کے
ایک ہوٹل کے ہندو مالک کا ۶ سالہ لڑکا ہے۔
جسے قرآن زبانی یاد ہے۔ اس کا یہ کہنا ہے۔ کہ
پچھلے جنم میں اس کا نام شیخ نورالدین تھا۔ جسے
مرے ہوئے ۱۷ سال ہو چکے ہیں۔ اس کے بیان
کی صداقت تحقیق پر ثابت ہو گئی ہے؟
تناسخ کے اس زندہ ثبوت کو جو ایک ہندو
کی زبان سے نہیں۔ بلکہ پچھلے جنم کے ایک مسلمان
کی زبان سے سن کر مسلمان جو چاہیں کہیں۔ لیکن
ہم تو یہی کہینگے۔ کہ:۔
جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے۔

بائیبل میں تحریف کے مزید ثبوت

انگریزی بائیبل کے ترجمے ہوئے تو متعدد
اور بڑی بڑی شخصیتوں نے کئے۔ لیکن ایک انگریزی
ترجمہ جو غیر معمولی اہتمام اور شاہانہ انتظام کے ساتھ
بیسیوں مشاہیر فن کی شرکت و معاونت سے ۱۶۱۱ء
میں ہوا تھا۔ وہ آج تک فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہاں
مستند چلا آتا ہے۔ اور ان کی اصطلاح میں ان
کا نام بھی ترجمہ مستند (Authorised
Version) پڑ گیا ہے۔ یہ مستند ترجمہ
اول تو مسیحیوں کے سواد اعظم یعنی فرقہ کیتھولک
کے نزدیک سرے سے مستند ہی نہیں۔ چنانچہ
وہ اسے محرّف تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن جس فرقہ
کے نزدیک مستند ہے۔ اس کے ہاں کے بھی
اسنادسن لیجئے۔ ڈکشنری آف دی بائیبل۔ جو
فرقہ پروٹسٹنٹ کی مسلّم کتاب ہے۔ اس میں ہے:۔
"اس ترجمہ مستند کے ان تمام فضائل کثیرہ
کے باوجود یہ کہنا مہمل ہوگا۔ کہ اب اس میں اصلاح
کی گنجائش نہیں۔ یا جس طرح تمام ترجموں پر نظر
ثانی ہوتے ہوتے اس کی نوبت آئی۔ خود اس کی نظر
ثانی نہیں ہو سکتی۔ اور حقیقت بھی یہ ہے۔ کہ ہم
جسے شاہ جیمس کے زمانہ کا ترجمہ قرار دئے ہوئے
ہیں۔ اس میں اتنے زمانہ میں اس سے کہیں زیادہ
نظر ثانی ہوتی رہی ہے۔ جتنی اس کے اکثر ناظرین
سمجھ رہے ہیں۔ اس لئے کہ نہ صرف طباعی اور
دوسری غلطیوں کی جو اتنے عظیم الشان کام میں
ناگزیر ہیں۔ تصحیح ہو چکی ہے۔ بلکہ وقتاً فوقتاً اور
بھی بہت ترمیمات ارادتاً نفس عبارت میں ہو چکی
ہیں۔ خاموشی کے ساتھ اور غیر مجاز اشخاص کے
ہاتھوں۔ جن کے نام تک اکثر نامعلوم ہیں"
(جلد ۳۔ صفحہ ۸۵۹ و صفحہ ۸۶۰)
توریت اور انجیل کے جو اصل نسخے اصل
زبانوں میں نا پید ہیں۔ اس قصہ کو تو چھوڑ یئے۔
اب جو ترجمہ در ترجمہ چل رہے ہیں۔ ان میں سے
وہ ترجمہ جس پر کروڑوں انگریزی خوانوں کا دارومدار
ہے۔ اس کا یہ حال ہے۔ کہ اتفاقی وچھپائی کی
فروگذاشتوں سے قطع نظر محض نقل کے دوران
میں غیر ذمہ دار اور مجہول، نامعلوم اشخاص نے
قصد و ارادہ سے جو ترمیمات نفس عبارت میں کر دی
ہیں۔ ان کی تعداد کثیر ہے۔ اصل انگریزی الفاظ
ہیں (A Large number of
Changes)
اس ترجمہ کا مستند نیا ایڈیشن نظر ثانی کے
بعد ۱۸۸۱ء میں شائع ہوا۔ بائیبل کا بڑا حصہ
عتیق پر شامل ہے۔ (جسے غلط العوام میں توریت
کہتے ہیں) عہد جدید (غلط العوام میں انجیل) کا
حصہ نسبتاً بہت ہی مختصر ہے۔ اس مختصر عہد جدید
کے اندر جتنی ترمیمات سابق ترجمہ میں ہوئیں۔ ان کی
تعداد بھی سن لیجئے۔ پانچ ہزار سات سو اٹھاسی ہو

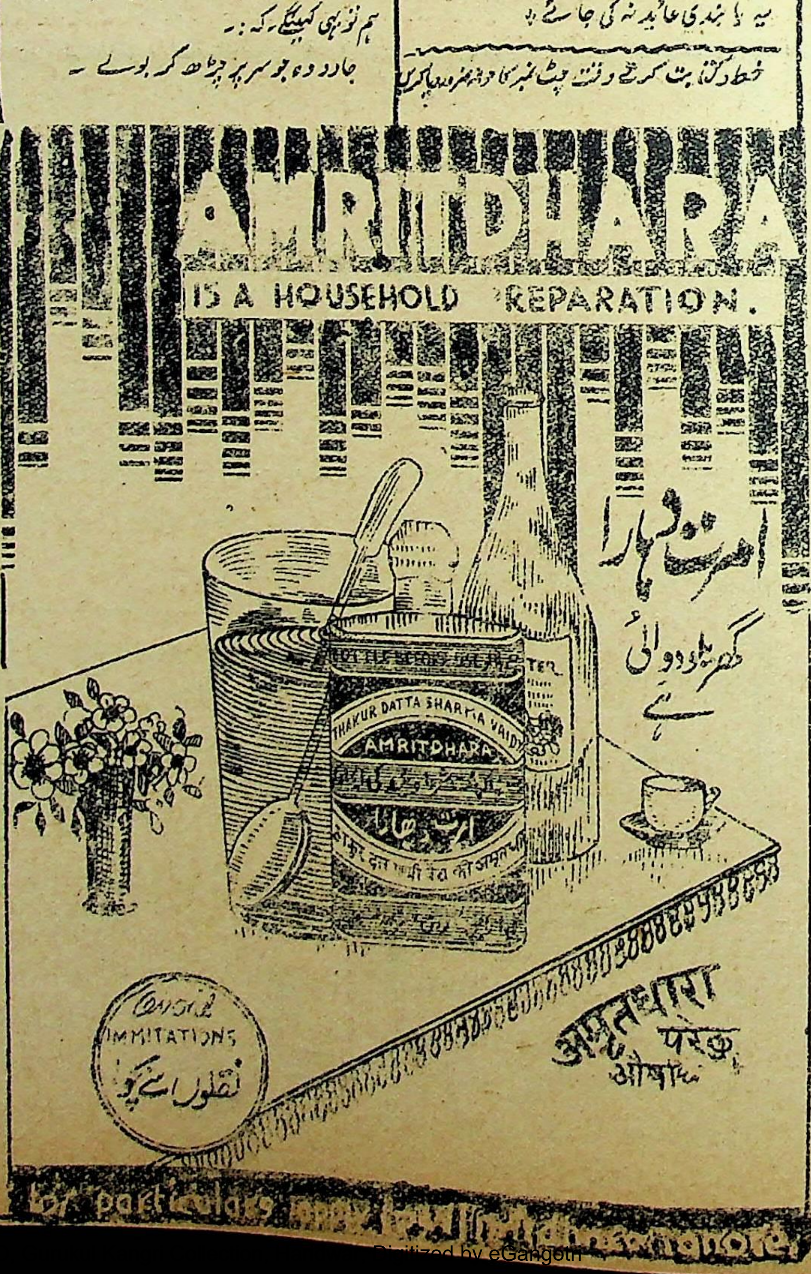

Digitized by eGangotri

اسلام کی رو سے شہید کی تعریف

"اہلحدیث" کے ۲۔ اکتوبر کے پرچہ میں سانڈرس کے قتل اور بھگت سنگھ کی پھانسی کا ذکر کرتے ہوئے نامہ نگار صاحب شہید کی تعریف یوں کرتے ہیں۔ کہ:-

"ہاں یاد رہے۔ کہ ہمارے ہاں شہید اُسے کہتے ہیں۔ جو اسلام کی خاطر مارا جائے نہ کہ وطن کی خاطر"۔

اس نئی انوکھی لیکن واضح تعریف کے پیش نظر تو ہم یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ اسلام حب الوطنی کی تعلیم سے بالکل کورا ہے۔ اور کہ اس کے پیرو دائمی غلامی میں جکڑے رہنا چاہتے ہیں۔ جس قوم کی ذہینت اور اس کے مذہب کی تعلیم یہ ہو۔ وہ اپنے وطن کی آزادی کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

حلال و حرام کی آڑ میں چھوت چھات

بقول "اہلحدیث" قران کی ایک آیت اس مطلب کی ہے۔ کہ کتاب والوں کا کھانا مسلمانوں کے لئے حلال ہے۔ یعنی کتاب والے جو جائز کھانا اپنے ہاتھ سے پکا کر یا اپنے ہاتھ سے ذبح کر کے تم کو کھلائیں۔ تو اس کو کھا لیا کرو۔ کیونکہ چھوت چھات ٹھیک نہیں۔ اگر یہ آیت نہ ہوتی۔ تو اس کتاب کے کھانے کے متعلق مسلمان شک میں پڑے رہتے۔ مگر اس سے ملحق آیت (مسلمانوں کا کھانا اہل کتاب کے لئے حلال ہے) کا مطلب کیا ہے؟ اس کا مطلب اگر یہ لیا جاوے گا۔ کہ مسلمانوں کے ہاتھ کے پکے ہوئے کھانے یا مسلمانوں کے ذبیحہ کو اہل کتاب بھی حلال سمجھیں تو کس طرح صحیح ہوگا۔ جبکہ اہل کتاب قران کے احکام کو نہیں مانتے۔ اس لئے ہم پوچھتے ہیں۔ کہ یہ حکم قران میں کس لئے ہے؟ اگر محض مسلمانوں کے لئے ہے۔ تو یہ بھی خبر تحصیل حاصل ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کو یہ بات ان کے طرز عمل سے ہی معلوم ہو سکتی ہے کہ جیسے کوئی اہل کتاب مسلمان کے گھر آوے۔ اور مسلمان اس سے کھانے کے لئے کہے۔ تو وہ مسلمان اگر کھانے کو حلال سمجھتا ہے۔ تو کھا لے گا۔ لیکن اگر حلال نہیں سمجھتا۔ تو جواب دے گا۔ کہ ہمارے مذہب میں آپ کے ہاتھ کا کھانا جائز نہیں"۔

ہم پوچھتے ہیں۔ کہ یہ حلال و حرام کا جھگڑا کیا ہے؟ اگر یہ چھوت چھات نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ اپنے گھر میں چھوت چھات ہوتے ہوئے ذات پات کی تمیز ہوتے ہوتے ہوئے مسلمان کس منہ سے ہندوؤں کی مجلسی کمزوریوں کا مذاق اڑایا کرتے ہیں؟

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

"اہلحدیث" کی ۲۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء کی اشاعت میں سید محمد امین مدراسی مولانا (.....) الکوٹی کے خطبہ بعنوان "پلوں کے گدھے والے ساوتری کا انجام" کو درج کرتے ہوئے اس میں ایک جگہ لکھتے ہیں۔ کہ:-

"آنحضرت صلعم کے ظہور قدسی سے پہلے دنیا میں اندھیر گردی تھی۔ کسی قوم و ملک میں عدل و انصاف نہیں تھا۔ آج دنیا میں جس قدر بھی اور جہاں بھی عدل و انصاف نظر آتا ہے۔ وہ محض اسی رحمۃ العالمین کی برکت سے ہے۔ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم"۔

بڑے ہانکتے وقت مولانا نے اپنے آپ کو ہندوستان کی سرزمین سے بہت دور سے جاکر عرب کے ریگستانوں اور جہالت کے مرکز میں جا کھڑا کیا۔ اور کنوئیں کے مینڈک کی طرح اپنے ارد گرد کے جاہل ممالک کی جہالت و عدل انصاف سے بعید روئیہ کو دیکھ کر یہ فرمایا۔ کہ حضور صلعم

کے ظہور سے پہلے دنیا میں اندھیر گردی تھی۔ اور کسی قوم و ملک میں انصاف نہیں تھا"۔ کیا کہنے ہیں اس واقفیت کے۔ ہم تو آپ کی اس بے نظیر تحقیق کے متعلق یہی کہیں گے۔ کہ ؎

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی!

کیا قران مکمل ہے؟

مسلمان چاہے قران کو مکمل اور تحریف

سے مبرا الہامی کتاب مانیں۔ لیکن حقائق و حوالجات کی بنا پر یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ قران نہ تو الہامی ہے۔ اور نہ مکمل کتاب۔ بلکہ موجودہ وہ اصل کتاب ہی نہیں۔ جس قران کے متعلق نہ مسلمانوں کا عقیدہ الہامی ہونے کا ہے۔ اور بانوں کو جانے دیجئے خود شیعہ اصحاب کو ماننے ہیں کہ دس

ابواب قران سے غائب ہیں۔ اس لئے وہ نامکمل ہے۔ اس کے لئے اگر ثبوت کی ضرورت ہو۔ تو "ٹائمس" اخبار کی ۲۴۔ ستمبر کی اشاعت میں ایڈیٹر کے الفاظ پڑھ لیجئے۔ کہ

"Shias believe that ten chapters of Quran are missing and hence the Quran is not complete."

خیر یہ تو ایک غیر شیعہ کے الفاظ ہیں۔ اب شیعوں کے مشہور مجاہد مولانا علی الحری کی اپنی قران کی تفسیر میں اس موقعہ پر جہاں کہ خدا قران کی حفاظت کا ذمہ اپنے اوپر لیتا ہے۔ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ بعض شیعہ سکالروں کی رائے کے مطابق یہ صحیح ہے۔ کہ بعض ابواب موجودہ قران میں موجود نہیں ہیں۔ وہ عثمان نے ہٹا دئے تھے۔ ان کی تفسیر بنام (Lawami-ut Tanzil) میں صفحہ ۱۵ پر لکھا ہے:-

"اصل آنست کہ مسئلہ تحریف قران مختلف فیہا است میانہ طائفۂ امامیہ۔ نیز بوجہ اختلاف احادیث علماء را در یں مسئلہ اختلاف شدہ است۔ بعضے بہ تحریف قائل شدہ اند و جماعتے از تحریف محض منکر اند"۔

یعنی اسلامی فلاسفی میں تحریف قرآن کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کا نقطہ نگاہ یہ ہے۔ کہ قران میں تحریف ہوئی ہے۔ اور بعض اس سے بالکل انکاری ہیں"۔

تب مولانا صاحب "دبستان المذاہب" کا حوالہ دیتے ہوئے مکمل ایک باب درج کرتے ہیں۔ کہ عثمان کے قران میں سے یہ باب حذف کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں علی اور اس کے اہل بیعت کا ذکر ہے۔ اس باب کا عنوان ہے "نورین" چونکہ وہ طویل ہے۔ اس لئے ناظرین کی تفریح طبع کے لئے کچھ اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں:

یا ایہا الذین امنوا امنوا بالنورین الذین انزلنا هما یتلوان علیکم ایاتی و یحذ رانکم عذاب یوم عظیم .... ان الذین کفروا من بعد ما امنوا بنقضهم میثاقهم وما عاهدهم الرسول علیه یقذفون فی الجحیم ظلموا انفسهم و عصوا الوصی الرسول اولئک یسقون من حمیم ..... وان علیا من المتقین وانا لنوفیه حقه یوم الدین .... فاز ته ون رہیم لعا یعدون

ان حوالجات سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ خود مسلمانوں کے بعض فرقوں کو اس امر کا اعتراف ہے۔ کہ قران بشکل موجودہ غیر مکمل ہے۔ اور اس میں تحریف

مختصر افسانہ

خدا اور شیطان

ایک دن خدا نے شیطان کو اپنے دربار میں بلایا۔ پوچھا۔ "دیکھ بیوقوف! میں نے تمہیں پیدا کیا تھا اس لئے کہ دنیا کی گاڑی چلانے میں تو میرا ساتھ دے۔ مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ تو میرے ہر کام میں نہ صرف دخل انداز ہوتا ہے۔ بلکہ مخالفت کرتا ہے۔ میں جس کسی کو اپنی عبادت کی ترغیب دیتا ہوں۔ تو اُسے مجھ سے بے رُخ کرنے کی کوشش شروع کر دیتا ہے۔ دیکھ سمجھ جا اپنی بدکرداری اور بد اطواری سے باز آجا ورنہ میں تجھے وہاں پھینکوں گا۔ جہاں سے پھر باہر نہیں نکل سکے گا"۔

شیطان گردن اُٹھائے آنکھیں کھولے پیشانی پر تیوڑی ڈالے سامنے کھڑا سب کچھ سُنتا رہا جب خدا اپنی بات ختم کر چکا۔ تو اس نے جواب دیا۔ "آپ یہ دھمکیاں دے کر مجھے کیوں ڈراتے ہیں۔ کیا آپ نہیں جانتے۔ کہ میں پرانا باغی ہوں۔ اس دن سے آزاد خیالی کا علمبردار بنا ہوں۔ جب آپ نے مجھے خاک کے بنے انسان کے سامنے جھکنے کے لئے فرمایا تھا۔ میں تو اسی دن سے سمجھ گیا تھا۔ کہ آپ کے انصاف کی حقیقت کیا ہے"۔

"میں نے تجھے اس لئے جھکنے کا حکم دیا تھا کہ میں نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا تھا"

"مگر جہاں پناہ! میں آپ کے اس خیال سے متفق نہیں۔ آپ تو آزادی کے ہمدرد و گار ہیں۔ جب میرا دماغ یہ تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے۔ کہ "انسان اشرف المخلوقات ہے"۔ کیونکہ کون سا گناہ ہے۔ جو وہ دنیا میں نہیں کرتا۔ تو آپ مجھے مجبور کیوں کرتے ہیں۔ کہ اسے ضرور ہی تسلیم کروں۔ اگر کرتے ہیں۔ تو اس کے معنے یہ ہوئے۔ کہ آپ مجھے دماغی غلام بنانا چاہتے ہیں۔ یہ تو خدا کی صفات سے بعید ہے عالیجاہ!"

خدا کو کچھ سوچتا دیکھ کر شیطان نے پھر کہا۔ "انسان جو دنیا میں سارے گناہوں کا موجب ہے۔ اگر وہ ختم ہو جائے۔ تو ایک بھی گناہ نہ رہے۔ مجھ سے کس طرح برتر ہو سکتا ہے؟ میں نے ابھی تک ایک بھی ایسا گناہ نہیں کیا۔ اگر کیا ہے۔ تو صرف یہ کہ آپ کے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ اس حکم کی جس کی اطاعت کے لئے میرا دماغ تیار نہ تھا"۔

یہ واقعہ اس وقت کا ہے۔ جب خدا انسان کو پیدا کر کے اس کا تماشا دیکھنے ہی لگا تھا۔ لیکن شیطان کی دیدہ دلیری نے اُسے تشویش میں ڈال دیا تھا۔

(ناز)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سدرشن چکر

ایک بار مولانا ظفر علی خاں نے لکھا تھا۔ کہ یہ بات قابل رشک شرف پنجاب کی قسمت میں لکھا تھا۔ کہ اس کی الحاد پرور خاک سے ایک متنفس جس کا نام مرزا غلام احمد ہے۔ اُٹھے اور ازراہِ غایت شوخ چشمی یہ دعوے کر دے۔ کہ نبوت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ بدستور جاری ہے۔ اور میں اس زمانہ کا نبی ہوں۔ جس پر وحی آتی ہے۔ اور جس کا کلام قرآن کی طرح خطا سے پاک اور لغزشوں سے منزہ ہے۔ اور جو مجھ پر ایمان نہ لائے۔ وہ صحیح معنوں میں مسلمان نہیں ہو سکتا۔

لیکن مولانا کو یہ سن کر شاید تعجب ہو۔ کہ مرزا صاحب نے نبوت کا بیج کچھ ایسا بویا۔ کہ اب اس کا پھل خوب پھلنے کو مل رہا ہے۔ سرزمین ہند ہی نہیں۔ بلکہ دیگر غیر ممالک میں بھی "نبوت کے سودائی" انہی کے کرم اور مسیح موعود کی مہربانی سے ظہور پذیر ہو کر آقائے نامدار رسول پاک کی رسالت کی شان بے مثل کو چار چاند لگا رہے ہیں۔

یہ شاید مسیح موعود کی ہی مہربانی کا نتیجہ ہے کہ اب کوئی کوئی منچلے مسلمان دعوے نبوت کرنے میں اپنے مرشد و پیر مرزا صاحب کو بھی پیچھے چھوڑے جا رہے ہیں۔ چنانچہ بغداد کی ایک خبر "سرفراز" لکھنؤ اپنی ایک اشاعت میں درج کرتا ہوا بتاتا ہے۔ کہ:۔

اخبارات مظہر ہیں۔ کہ شیخ طاہر التفظی نے تین سال ہوئے یہ دعوے کیا تھا۔ کہ وہ رسول اور نبی ہے۔ اور اپنے مریدوں کو جنت میں داخل کریگا۔ جس کا نظارہ وہ مرید کرتے وقت دکھا دیتا تھا۔ اس کا طریق عمل یہ تھا۔ کہ وہ مرید کرتے وقت مرید کے سر پر ہاتھ رکھ کر آنکھ بند کرنے کا حکم دیتا تھا۔ اور مرید کو ایک ایسی جنت دکھائی دیتی تھی۔ جس کو دیکھ کر وہ دیوانہ وار شیدا ہو جاتا تھا۔ اس طرح اس نے ہزارہا انسانوں کو مرید کیا۔

ذرا غور فرمائیے۔ کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں کچے تھے یا یہ شیخ؟ مسلمانوں کے لئے اسلام میں اگر کوئی چیز دکھائی دیتی ہے۔ تو وہ ہے جنت۔ مرزا صاحب خود تو بے شک جنت کا لطف اُٹھا رہے ہوں گے۔ لیکن اس زمین پر اپنی حیات میں مریدوں کو جنت کے نظارے کرتے ہوں گے۔ لیکن اس سے کیا ہوتا ہے۔ کسی چیز کی صداقت تو تب ثابت ہوتی ہے۔ جب ہاتھ پر سرسوں جما کر دکھائی جائے۔ اور اسے کر دکھایا شیخ طاہر التفظی نے۔ پھر ان کے پیغمبر ہونے میں کیا شک ہو سکتا تھا۔ اگر انہوں نے کامیابی سے ہزارہا مرید کر لئے تو حیرت کیا ہے۔ اس پیغمبر کے تو کروڑوں مرید ہو جانے چاہئے۔

لیکن جب اس پیغمبر نے وہ کچھ کر دکھایا۔ جسے نہ خدا کے رسول اور مسیح موعود کر سکے۔

لیکن ہر پیغمبر نبی یا مہاتما کو اپنے وقت میں مصیبتیں۔ بے عزتی اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جو اس آزمائش کی بھٹی میں پڑ کر گھبراتا نہیں۔ وہ پیتل لوہا کندن ہو کر نکلتا ہے۔ لیکن جو گھبرا گیا۔

ہے۔ کہ گذشتہ ہفتہ سوریہ کے چند طلبا نے اس کی کوٹھڑی میں دوپہر کو اس کو اس قدر مارا۔ کہ وہ بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے توبہ نامہ لکھ دیا۔ جس میں اس نے لکھ دیا۔ کہ وہ اپنے مریدوں پر مسمریزم کا عمل کرتا تھا۔ اور اس کی آمدنی پر اس کا گذارا ہے۔ تائب ہونے کے بعد شیخ طاہر حمص چلا گیا۔ اور وہاں کارخانہ لوہاری میں کام کرتا

مہاتما منشی رام جی مہاراج کے بچن

دیواسر سنگرام

اور استیہ کا یدھ جس کا نام دیواسر سنگرام بھی ہے۔ سدیو سے چلا آتا ہے۔ کارن یہ ہے کہ دونوں کا سوبھاؤ سے بھی پرسپر بھید ہے۔ ستیہ دلیر ہے۔ استیہ کایر ہے۔ ستیہ نڈر ہے استیہ اندیہ ہے۔ ستیہ مردِ میدان بن کر کام کرتا ہے۔ اور استیہ گھات میں لگا تا ہے۔ ستیہ کا شستر تو کیول ستیہ ہی ہے۔ استیہ دغا فریب اور چالبازیوں سے کام لیتا ہے۔ ستیہ پرکاش ہے۔ استیہ اندھیرا ہے۔ پس ستیہ اور استیہ میں موافقت ہو تو کیونکر ہو؟ آریہ پرشو! یدی آپ ستیہ کو قائم رکھنا چاہتے ہو۔ تو خبردار ہو جاؤ۔ کیونکہ استیہ کے غلام آپ کے دبا دینے کی تدبیریں عمل میں لا رہے ہیں۔ شام۔ دام۔ ڈنڈ۔ بھید آدی اپنے تمام شستروں سے آپ کو ڈراتے اور دھمکاتے ہیں۔ اس لئے یدی آپ چوک گئے۔ یدی آپ نے استیہ کی کسی چال میں آ کر ستیہ کو لیش ماتر بھی چھوڑ دیا۔ تو آپ کو سخت پچھتانا پڑے گا۔ ستیہ کی تو سدیو جے ہی ہو گی۔ کنتو استیہ مارگ ڈگمگانے والا اوشیہ مارا جاوے گا۔

تم ہی اس کٹھن جھگڑے کے بھاوؤں کو سمجھ سکتے ہو۔ اور تمہاری ہی کرپا سے اس کا اُدھار ہو سکتا ہے۔ جس سے تمہاری ہستی کو ثابت کر کے آیا تھا۔ اس وقت انتہ کرن تمہارے درشنوں کو بہت ہی للچا رہا تھا۔ میرے سرد بھاؤں کے سوامی جگدیشور! دلیل اور کتابیں مجھے مکار بنا رہی ہیں۔ وہ دلیل کس کام کی جس کی بنیاد امر واقعہ پر ہو۔ اور وہ کتاب کس کام کی جس کے سمجھنے کے لئے ہردے کے اندر جیون موجود نہ ہو۔

(بھورام منیجر۔ آنند آشرم لدھیانہ)

یا جس کے پاؤں تکالیف۔ مصیبتوں اور رسوائیوں کی آندھی سے جمے نہ رہ سکے۔ وہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو گیا۔ یہی بات آپ مرزا صاحب اور اس شیخ کی حالت میں سوچئے۔ ایک جھوٹا نبی تو کندن بن گیا۔ اور ہزاروں نہیں شاید لاکھوں پروانوں کی شمع بن گیا۔ لیکن شیخ پیغمبر جو درحقیقت ماسٹی پر تھا۔ آزمائش کے وقت ڈگمگا جانے کی وجہ سے نیست و نابود ہو گیا۔

چنانچہ اسی "ہمعصر" نے مزید اطلاع دی

ہے۔

بتائیے پیغمبر صاحب طلبا کی مار پیٹ سے گھبرا کر توبہ کر بیٹھے۔ کیا مرزا صاحب کو کم تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن نہیں وہ ثابت قدم رہے۔ اور آج آسمانِ رسالت پر "عید کے چاند" ہو کر اپنی جلوہ ریزیوں سے لاکھوں مسلمانوں کو اپنے نور سے منور کر رہے ہیں۔ جس سے ان کی مسلمانی درحقیقت مسلمانی بنی ہوئی ہے۔

ہمعصر "اسد" نے ایک مضمون بعنوان ایران میں پردہ شکنی کے متعلق ایک جدید قانون غیر ملکی زائرین عورتوں کا بے نقاب ہونا لازمی ہے شائع کیا تھا۔ اس کی تردید میں ایک خط قونصل جنرل ایران کا سرفراز میں شائع ہوا ہے۔ کہ جو اخبار مذکور نے یہ لکھا ہے۔ کہ پردہ شکنی کا حکم پہلے تو محض ایرانی عورتوں تک محدود تھا۔ لیکن اب ان دیگر ممالک کی عورتوں کے لئے بھی جو روضہ امام رضا کی زیارت کے لئے مشہد مقدس جاتی ہیں۔ اب یہ پابندی عاید کر دی گئی ہے۔ کہ خواہ وہ اپنا ملکی لباس ہی کیوں نہ پہنیں۔ لیکن انہیں اپنے منہ کو سرزمین ایران پر پہنچنے کے بعد کھلا رکھنا ہو گا غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ غیر ملکی عورت کے لئے غیر ملکی لباس اور برقعہ کا استعمال ممنوع نہیں ہے۔

مدیر "حاسد" اور ان تمام مسلمانانِ ہند کے لئے یہ چٹھی باعث اطمینان ہوئی ہے۔ اور وہ چین کا سانس لینے کے قابل ہو گئے ہیں۔ لیکن ہم پوچھنے پر مجبور ہیں۔ کہ انہوں نے اتنا شور مچایا ہی کس بات پر تھا؟ غیر ملکی عورتوں کے لئے برقعہ کا استعمال جائز کروانے کے لئے اتنی ضرورت ہوئی تھی۔ جبکہ ایران میں اسلامی تہذیب و عقاید کی گردن بے رحمی سے چلتی ہوئی چھری کو روکنے کی! خیر جان بچی لاکھوں پائے کہہ کر تو آپ نے دل کو ڈھارس دے لی۔ اب ذرا علماء مصر کے اس فتوے کا کہ جس میں انہوں نے ہاتھ اور منہ کو کھلا رکھنے کی اجازت دیتے ہوئے پردہ کی دھجیاں بکھیر دی ہیں۔ ماتم کیجئے اور لیڈران سے کہیے۔ کہ "اسلام شکن" علما کا وفد ہندوستان میں رسول پاک کے صدقہ نہ آنے نہ آئے نہ آئے!!

(رگھ شدا)

معجزہ

آپ کی آنکھوں کی بینائی کتنی ہی کمزور کیوں نہ ہو گئی ہو۔ آپ "معجزہ" کا استعمال کر کے معجزہ دیکھیں۔ یہ کھانے کی دوا ہے۔ اس سے برسوں کے عینک کے عادی عینک سے نجات پا چکے ہیں۔ تقریباً تقریباً اندھے بھی سجاکھے ہو گئے ہیں۔ ایک بار استعمال کر کے ہماری صداقت کا امتحان کریں۔ قیمت ٥ (مکمل خوراک) "سرمہ نین جیوتی" کا استعمال سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ "کرشمہ" بادی۔ بد ہضمی۔ پیٹ درد۔ کمی بھوک وغیرہ کے لئے واقعی کرشمہ کا اثر رکھتی ہے۔ قیمت ۸ فی شیشی۔ تینوں تحفے اکٹھے منگوانے پر اڑھائی روپے۔

پتہ ملنے کا {امر چند ویدیہ پڑی گوراں گیٹ ہوشیارپور

Digitized by eGangotri

یہ کتاب الہامی تو کیا تاریخی حیثیت بھی نہیں رکھتی؟

ریاست حیدرآباد کے پرائیویٹ سیکرٹری کے ویدوں پر حملے سے ریاست کے ہندوؤں میں بے چینی

(از پنڈت نریندر جی آریہ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ)

نوٹ:۔ کچھ دن ہوئے نواب اکبر یار جنگ نے بھگوان کرشن کی تعریف میں ایک تقریر کی تھی۔ مفتیوں نے نواب صاحب کے خلاف کفر کا فتویٰ دے دیا تھا۔ ہوش بلگرامی صاحب نے جو نظام حیدرآباد کے پرائیویٹ سیکرٹری ہیں۔ ایک مضمون ان کے خلاف ایک مقامی اخبار میں لکھا۔ جس میں انہوں نے یہ اعلان کیا۔ کہ کرشن کا محمد صاحب سے مماثل کرنے والا شخص کافر ہے۔ اور کوئی مسلمان ایسی حرکت نہیں کر سکتا۔ نیز کرشن کو ان سے بہت کم فضیلت حاصل ہے۔ وہاں ویدوں کے متعلق یہ بھی فرمایا کہ "یہ کتاب الہامی تو کیا تاریخی حیثیت بھی نہیں رکھتی"۔ ویدوں کی تقدیس پر کئے گئے اس حملہ سے ریاست کے ہندوؤں میں بے چینی پھیل گئی ہے۔ اس مضمون کے جواب میں یہ مضمون لکھا گیا ہے ✣

(ایڈیٹر)

اس وقت ملک کی فضا جس خوفناک طریقہ پر مکدر ہو رہی ہے۔ اور جو خطرے امن و امان کے قیام میں محض بے سمجھیوں کی وجہ سے اور تہذیب و تمدن کی رو کو توڑنے والی ان وحشیانہ جذبات کی سیری کے میلان کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہیں۔ جو انسان کو ترقی پر مائل اور فطرۃ امتیاز کی جستجو میں دیوانہ کر دیتی ہیں۔ غالباً ان کے ارتفاع ہی کے لئے نواب امین جنگ بہادر و نواب مزار یار جنگ بہادر نے حال ہی میں ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن میں اپنی عالمانہ و مدبرانہ تقاریر کے ذریعے وہ مستحسن کوششیں کی تھیں۔ جس نے جناب ہوش بلگرامی صاحب کی قلم سے "رہبر" دکن مورخہ ۲۳-۵-۳۵ء کی اشاعت میں وہ مضمون نکلوا دیا۔ جس نے امن و امان کے ہر پرستار اور ہر صاحب فکر و تدبر محب ملک کو انتہا درجہ مایوس کیا ہے۔ اور ان مذاہب کے پیروؤں میں جن کے متعلق صاحب موصوف نے اپنے مضمون میں "تعصب و تنگ نظری" سے انکار کے باوجود محض اسی افسوسناک جذبہ کا اظہار فرمایا ہے۔ جو سخت بے چینی پھیل گئی ہے۔ اس کا اظہار مشکل ہے۔ ہر طبقہ کے لوگ امراء و عوام امیر و غریب بے انتہا متاثر ہوئے ہیں۔ اور حیران ہیں۔ کہ گورنمنٹ جو اس امر کا بارہا اعلان کرتی رہی ہے۔ کہ مذہبی رواداری اس کا مسلک ہے۔ اور جرائد و دیگر ادارہ جات کو تنبیہ کرتی رہی ہے۔ کہ وہ کسی کی جانب سے کسی ایسی حرکت کو بلا تنبیہ نہ جانے دیگی۔ جس سے رعایا سرکار کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچے۔ اور فرقہ داری کی فضا پیدا ہو جائے۔ اور جس نے بظاہر اس اصول کے بہانہ محض غلط و بے بنیاد افواہ پر مشہور عالم منتری پنڈت رامچندر جی دہلوی کا داخلہ بغیر اس امر کی باضابطہ تحقیق کے کہ منسوبہ الزام کہاں تک بجا ہے۔ ممنوع قرار دیا۔ اور اخبار "ویدک آدرش" کا اجرا بند کر دیا۔ وہ (گورنمنٹ) صاحب موصوف کے اس مضمون کے متعلق کیا کارروائی عمل میں لاتی ہے ✣

ہمیں یہاں کوئی مذہبی مقابلہ مقصود نہیں۔ ہمیں عرض صرف یہ کرنا ہے۔ کہ جہاں دوسرے مذاہب پر تنقید و تبصرہ مقصود ہو۔ جیسا کہ مضمون زیر بحث میں ہے۔ تو یہ کافی مطالعہ یا تجسس کے بعد ہونا چاہیئے تاکہ یہ شکایت کا موقعہ تو نہ ہو۔ کہ ان مذاہب کے بارے میں بالکل غلط اور بے بنیاد باتیں لکھ دی گئی ہیں۔ جیسا کہ ویدک دھرم کے بارے میں مضمون زیر بحث میں ہوا ہے۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ ویدک دھرم کی حد تک صاحب موصوف نے اپنے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ حقیقت سے اس قدر دور ہیں۔ کہ ہر صحیح معلومات رکھنے والے کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگا۔ کہ یہ "شوق و تلاش کی پیاس" کا نتیجہ ہیں۔ یا تعصب و تنگ نظری کا۔ کہ جس نے اس امر کی اجازت تک نہ دی۔ کہ عقل کی صحیح رہبری کی روشنی میں غیر مسلم مذاہب کی اصلی تعلیم کے معلوم کرنے کی جستجو کی جائے ✣

لہٰذا ہم اس وقت صرف وید پاک کی تعلیم اور اس پر مبنی فلسفہ کے متعلق صاحب موصوف نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ ان کے متعلق غلط فہمیوں کے ارتفاع کی غرض سے کچھ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں ✣

وید پاک کے متعلق بحث کرتے ہوئے جناب ہوش بلگرامی صاحب نے اس مسئلہ کو معرض بحث میں لایا ہے۔ کہ "الہام کب ہونا چاہیئے" اور چونکہ وید پاک کا تعلق ابتدائے آفرینش سے ہے۔ لہٰذا صاحب موصوف کی عقل اس کو تسلیم کرنے سے قاصر ہے۔ کہ ایسے ابتدائی زمانہ میں کوئی مکمل چیز معرض وجود میں آ بھی سکتی ہے۔ شاید ان کے خیال میں اس خداوند کریم نے جو اپنی مخلوق کی حاجات کی تکمیل کا انتظام اپنے علم کامل اور بے انتہا رحم سے ان کی تخلیق سے قبل فرما دیا کرتا ہے۔ (جیسے ماں کی چھاتی میں دودھ) اس معصوم انسان کا (جو صاحب موصوف کے الفاظ میں عیب و صواب کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا) اس شدید روحانی ضرورت کو محسوس نہیں فرمایا۔ اور گویا یہ محسوس کرنے کے لئے کہ انسان کو اس راستہ میں کیا کیا ضرورتیں ہو سکتی ہیں۔ خود اس علیم کل کو ارتقائی مراحل طے کرنے پڑے (توبہ اور ہزار بار توبہ) ✣

خیر اگر بالفرض محال الہام کے لئے ارتقائی منازل ہی کی ضرورت تسلیم کر لی جائے۔ تو عقل کا تقاضا تو یہ ہے۔ کہ ہدایت ربانی میں ترمیم و تجدید کا سلسلہ انتہائے کائنات تک برابر جاری رہنا چاہیئے۔ تیرہ سو سال قبل یہ رک کیونکر گیا؟ "عقل کی صحیح رہبری کی روشنی" تو یہ بتلاتی ہے۔ کہ اس خالق اکمل علیم کل کی جانب جس نے اپنی مخلوق کی مادی ممکنہ ضروریات کی تکمیل ابتدائے آفرینش میں ہی کر دی تھی۔ اور ان کے متعلقہ قوانین قدرت میں کسی تبدیلی کا امکان باقی نہیں رکھا۔ جو اس کے بے نقص اور مکمل علم کا قدرتی نتیجہ ہے۔ انسان کی روحانی ممکنہ حاجات کی تکمیل کے لئے ہدایت ربانی بھی مکمل صورت میں ابتدا ہی میں نازل ہونی چاہیئے۔ اور اگر انسداد زمانہ کیساتھ رد و بدل اور ترمیم و تنسیخ کی ضروریات تسلیم کی جاتی ہیں۔ تو تمام کائنات تک اس کا سلسلہ برابر رہنا چاہیئے۔ کیا تیرہ سو سال قبل انسان نے "تمدن" کے انتہائی منازل طے کر لئے تھے۔ اور منزلیں طے کرنے کو باقی نہ تھیں۔ اور اس کی "دماغی صلاحیتیں" پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی تھیں؟ اس خصوص میں تبصرہ صاحب موصوف اور ان کے ہم خیالی و ہم مسلک ارباب کی پیدا کردہ فضا کے مدنظر نہایت ناخوشگوار بلکہ تلخ ہوگا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارا تجربہ اور تاریخ کی شہادت ہر دو اس پر متفق ہیں۔ کہ علم مذہبت کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ اپنے سے مختلف رائے کے اظہار کو روا نہیں رکھا جاتا۔ ایمان اور رائے کی آزادی کی علم تمدن میں جگہ ہی نہیں ✣

خیر۔ دوسری چیز مسئلہ توحید ہے۔ جس پر صاحب موصوف کے الفاظ میں ہم اس امر کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ مذہب کا درجہ کتنا بلند ہے۔ "انہیں ویدوں میں توحید نظر نہیں آتی۔ اس میں کسی نے ان کو بظاہر فطرت کی پرستش سکھائی ہے۔" ہم اس لئے کہتے ہیں۔ کہ ان کا مضمون یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ انہوں نے ویدوں کا بذات خود مطالعہ تو کجا بلکہ غیر قوم کے مسلمہ اور مستند حکماء نے بھی اس خصوص میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا بھی مطالعہ نہیں فرمایا۔ لہٰذا ان کے اور ان کے ہم خیال احباب کی اطلاع کے لئے ہم مشتے نمونہ از خروارے چند منتر توحید ذات باری تعالیٰ کے اوصاف اور اس کی ہدایت کے متعلق یہاں پیش کرتے ہیں ✣

مطلب "نہ دو۔ نہ تین۔ نہ چار۔ نہ پانچ نہ چھ۔ نہ سات۔ نہ آٹھ۔ نہ نو۔ بلکہ وہ ایک ہے۔ وہ ایک ہے" ✣

(اتھرو وید منتر ۱۸۔۱۶)

(اس تکرار کو ملاحظہ فرمایا جائے)

مطلب "وہ پرماتما ایک ہے۔ اور سب میں چھپا ہوا ہے" ✣

(اُپنشد)

مطلب "وہ محیط کل۔ بے نقص۔ غیر مجسم۔ ناڑی نس وغیرہ بندھنوں سے بری۔ علیم کل۔ سروانتریامی (سب کی دلی کیفیت جاننے والا) برتر و بالا۔ سویم بھو (جو بذات خود ہے) یا تقاتتھیہ (جیسا کا تیسا یعنی لا تغیر) اناوی (ازلی) پرجا کے لئے پدارتھوں (چیزوں) کا رچنے والا ہے" ✣

(یجر وید ادھیائے ۴۰ منتر ۸)

مطلب "جگت کو نیم پوروک (قانون اور ضابطہ کے تحت) چلاتا ہے۔ اور خود لا تغیر ہے۔ وہ دور سے دور ہے۔ اور نزدیک سے نزدیک بھی ہے۔ وہ سب کے اندر اور باہر۔ سب جگہ ویاپک (محیط) ہے" ✣

(یجر وید ادھیائے ۴۰ منتر ۵)

مطلب "ایشور سے ڈھکی ہوئی اس دنیا میں جو کچھ پیدا اور فنا ہونے والا ہے۔ اس کو بھوگو (استعمال میں لاؤ) مگر کسی کا حق یا حصہ مت لوٹو" ✣

(یجر وید ادھیائے ۴۰ منتر ۱)

توحید کے ان نکات کی باریکی۔ اور اسی پاک تعلیم کی اہمیت اور عظمت اظہر من الشمس ہے۔ اور اہل نظر اس کو بخوبی دیکھیں گے۔ ہمیں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے ✣ ممکن ہے۔ کہ صاحب موصوف اور ان کے ہم خیال یہ فرمائیں۔ کہ یہ جو دیدیں تا ریخیں ہیں۔ لہٰذا آج سے لگ بھگ چار سو سال قبل خود ایک مسلمان شہزادہ نے (بقیہ دیکھو صفحہ ۱۵)

ویدک دھرم اور اسلام

لیکھک: مہاشے .... نانک سنہ جعبندر نامند جی سدھانت شرومنی

سے ہیں دلیش و دیش دھرموں سے
در تماں گرست ہے ۔۔۔۔ ایسی سمتھی ہیں
کیا دھرم ہے۔ اور کیا ادھرم ہے ۔۔۔ اس کے
برنے میں ہماری مانو بدھی موہ میں پڑ جاتی ہے۔
۔ انہ اس سمبندھ میں منیشی ودوانوں نے
وودھ پرکار سے اس کا نروپن کیا ہے ۔۔۔ ان
ہی سب سے پرمکھ دو وچارک ہیں۔ جو کہ کیول
کسی ویشش دھرم کو ہی دھرم انگیکار کرنے
ہیں۔ انیوں کو نہیں ۔۔۔۔ اس پرکار کے ماننے
وچارکوں کا کہنا ہے ۔ کہ :۔
"یدی ہم پرچلت متوں کی چھان بین کریں۔
تو انہیں ہم استھان ۔ سے اور ویکلپوں کی دشیشتاؤں
سے بھرا ہوا پائیں گے۔ ان کا نام ہم اپنی شٹشٹ
جاتا ہیں دھرم رکھنا چاہتے ہیں۔ یدی ایک میلے
کچیلے چیتھڑے کو کھینت کی وشدھ ردی کہا جا سکتا
ہے۔ تو ورتمان متوں کو بھی دھرم نام سے پکارا
جا سکتا ہے"+

دوسرے پرکار کے وچارک کچھ شانت وچار
کے ہیں۔ ان میں سادھو ٹی۔ ایل وسوانی آدی
وہار بعاد پرمکھ ہیں۔ ان کے وچار میں سنسار
کے سارے دھرم اور مت متا نتر دشو کے
مارودھیان میں شوریہ مکھی کی پنکھڑیوں کی بھانتی ہیں۔
جیسے سوریہ مکھی کے سب لنپپ سوریہ کی اور
لگے رہتے ہیں۔ ٹھیک یہی حال سمست
دھرموں کا ہے۔ وے سب اس کی اور درشٹی
لگائے ہوئے ہیں۔ جس سے کہ شور بہ بھگوان سر شٹم
پرکاشمان ہیں۔ ارتھات پرماتما سب ہی
سب کا دھیئے ہے۔ اس کے اتیرکت ایک انیہ
پرکار کے بھی وچارک ہیں ۔۔۔ جن کا کہ وچار
پوروکت دونوں وچاروں سے سامنجسیہ رکھتا
ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے۔ کہ وستوتا دھرم ایک
ہی ہے۔ اور سب پرچلت متوں نے اپنی اپنی بدھی
اور سمجھ کے انوسار اسی کے وچاروں کو اپنانے
کا پریتن کیا ہے۔ انہ مول کے ایک ہی ہونے
سے سچائی کسی نہ کسی انش میں سروتر سمست دھرموں
میں سمان روپ میں ودیمان ہے۔ اس پرکار
کے سمبندھ میں ادھونک ودوانوں کے تین پرکار
کے وچار ہیں+

ہمارے وچار میں تیسرا وچار ہی شریشٹ:
بھارتی پاڈت شاستر انوسار ایوم یکتی یکت ہے۔
آدی میں ایک ہی دھرم تھا۔ اور وہ ویدک
دھرم تھا۔ وہی دھرم کا آدی سروت ہے۔ اسی
سے سب دھرموں نے اپنے اپنے وچاروں کو گرہن
کیا ہے۔ اور یہی کارن ہے۔ کہ اس سے اندیمست
دھرم ولین ہو جاتے ہیں۔ آج سے کچھ کال پورو
اسلام سنسکرتی کی منقبتا کو ہردیہ انگم کر کے شری
یت الطاف حسین حالی مہودیہ نے اپنی رچنا میں
اس کا اکلیکھ اسی روپ میں کیا تھا۔ ان کی سندر
رچنا یہ ہے :۔

"وہ دینِ حجازی کا بے باک بیڑا!
نشاں جس کا اقصائے عالم میں پہنچا
نہ جیحوں میں اٹکا نہ قلزم میں جھجکا
مقابل ہوا کوئی خطرہ نہ جس کا
کئے پے سپر جس نے ساتوں سمندر
وہ ڈوبا دہانے میں گنگا کے آکر"

ارتھ سپشٹ ہے۔ کہ اسلام نے تلوار کے
زور سے ساتوں سمندروں کو فتح کر لیا۔ پر وہ اسلام
کا بیڑا گنگا کے کنارے میں آکر ڈوب گیا۔ ایسا
کیوں ہوا؟ کارن سپشٹ ہے۔ کہ انہیں یہاں آکر
معلوم ہوا۔ کہ وے بھرم میں ہیں۔ انہیں یہ بھان
ہوا۔ کہ اسلام سروانش میں پورن نہیں ہے۔ اس
لئے وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے۔ اور وہ
(اسلام دھرم) اس پونیت بھومی میں آکر ولین
ہو گیا۔ یہاں سے لوٹ کر جب اسلامی یودھا
چنہ سودیش کو گئے۔ تو یہاں کے پوتر وچاروں
کو بھی اپنے ساتھ لیتے گئے۔ یہی کارن ہے۔ کہ
ورتمان سے بہت جتنی سنکیرنتا ایوم اندھ
کٹرتا یہاں کے مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ اتنی
ودیشیہ جاوا۔ سماٹرا وغیرہ کی آدی دیشوں کے
نواسی مسلمانوں میں نہیں۔ آج جاوا نواسی مسلمان
سمان روپ سے مہابھارت اور قرآن کا پاٹھ کیا
کرتے ہیں۔ یدا پی وہ قرآن کو اپنی دھرم پستک مانتے
ہیں۔ پر اس کے ساتھ ہی ساتھ رامائن اور مہابھارت
کو بھی اپنی ہی پستک سمجھتے ہیں۔ اپنے وشے پر
کچھ پرکاش ڈالنے سے پورو یہ آوشیک ہے۔
کہ دونوں ہی دھرموں کے سار روپ سدھانتوں
کو سمجھ لیا جائے۔ ہم سنکشیپ سے دونوں دھرموں
کے سار بھوت سدھانتوں کو درشاتے ہیں :۔

ویدک دھرم کے سار بھوت سدھانت

"(۱) ایشور، جیو، پرکرتی ان تینوں
کی ہی انادی ستا سویکار کرتے
ہیں+
(۲) وید ایشوری گیان ہے ۔۔۔ ایشوری گیان
ہونے سے وید نتیہ ہے+
(۳) جیو کرم کرنے میں سوتنتر ہے+
(۴) یہ سنسار پرواہ سے انادی ہے+
(۵) جیون کا ادیشیہ اتینت دکھ نورتی اور
پرماتما کی پراپتی ہے+

اسلام دھرم کے سار بھوت سدھانت

(۱) یہ ایمان
(Faith)
تتھا دین ارتھات (Practice or Religion)
کے ماننے والے ہیں جو (۱) اللہ میں وشواس۔
(۲) دیوِ دوتوں میں وشواس (۳) دھرم پستکوں میں
وشواس (۴) پیغمبروں میں وشواس (۵) قیامت
کے دن میں وشواس (۶) اچھے اور برے
کرموں کے سمبندھ میں پورو نشچت سدھانتوں
میں وشواس۔ یہ چھ باتیں ایمان (Faith)
کے انترگت آتی ہیں۔ اور Practice
کے انترگت (۱) نماز پڑھنا (۲) دان دینا۔
(۳) روزہ رکھنا (۴) حج کرنا۔ یہ چار باتیں
آتی ہیں+
(۲) قرآن کو ایشوری گیان مانتے ہیں+
(۳) اس سنسار کو ہی پرتھم اور انتم سویکار
کرتے ہیں+
(۴) اپنے کو بت پرست (مورتی پوجک)
نہیں مانتے+
(۵) بہشت پراپت کرنا ہی جیون اُدیشیہ
ہے+
سنکشیپ سے یہی دونوں دھرموں کے سار
روپ سدھانت ہیں+
اوپر کی پنکتیوں میں ہم نے یہ پرتگیا کی تھی۔
کہ ویدک دھرم ہی سمست دھرموں کا آدی سروت
ہے۔ انہ اسلام دھرم کا بھی آدی استھان
ویدک دھرم ہی ٹھہرتا ہے۔ ایسی ستھتی میں
دونوں دھرموں کی سمانتاؤں کا درشانا ہمارا
آوشیک کرتویہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ سرو
جنین لوک پرسدھ سدھانت ہے۔ کہ جو وستو
جس سے اتپن ہوتی ہے۔ اس میں اتپادک
کے گن اوشیہ آتے ہیں۔ جیسے کہ پتا اور ماتا
کے گن پتر میں۔ انہ اسلام دھرم میں بھی ویدک
دھرم گت گنوں کا اتھوا سدھانتوں کا سماویش
اوشیہ ہی ہونا چاہئے۔ ہم ادھو لکھت پنکتیوں
دوارا اسی بات کو دکھائیں گے۔ کہ اسلام دھرم
میں ویدک دھرم گت سدھانت کس پرکار سے
ملتے ہیں۔ اور کس پرکار ان دونوں دھرموں
میں سامنجسیہ ہے+

سادھارن سمانتائیں

چوری نہ کرنا، جھوٹ نہ بولنا۔ شراب نہ
پینا۔ دان دینا اتیادی سرو سادھارن باتوں کو
ویدک دھرم جس روپ میں سویکار کرتا ہے۔
ٹھیک اسی روپ میں اسلام مذہب بھی۔ جو کچھ
تھوڑا سا بھید اسلام کے اندر اہنسا آدی وچاروں
کے سماویش کا ہے۔ وہ نا سمجھی کے کارن ہے۔
جس کا کہ اکلیکھ یتھا استھان کیا جاوے گا+

کچھ وششٹ سمانتائیں

وشیش سمانتائیں میں سب سے پرتھم
ایشور وشیک وچار ہیں۔ یدا پی ویدک دھرم
کے سمان اسلام دھرم میں ایشور کا وشدھ سروپ
دکھائی نہیں دیتا۔ پرنتو پھر بھی انیہ مت والوں
کی اپیکشا اسلام کا ایشور وشیک وچار ویدک
دھرم کے اتی ادھک سن نکٹ ہے+
(۲) نوح کے طوفان کا ورنن جو اسلام دھرم میں
اُپلبدھ ہوتا ہے۔ شت پتھ براہمن میں آئے
ہوئے منو کے ورنن سے ۹۰ فیصدی سامنجسیہ
رکھتا ہے+
(۳) مسلمان مرنے کے تین دن بعد قبر پر جاتے
ہیں۔ ویدک دھرم میں بھی کٹھ اپنشد کے اندر
نچکیتا کا یم کے دروازے میں تین دن یاوت
پرویشٹ نہ ہونے کا ورنن پایا جاتا ہے۔ اس
پرکار دونوں ہی دھرموں میں مرتیو کے بعد تین
دن تک آتما کا بھرانت اوستھا میں رہنے کا
وچار سمان روپ سے اُپلبدھ ہوتا ہے+
(۴) ناموں کی سمانتا ہے۔ "نماز" شبد سنسکرت "نما"
سے بنا ہے۔ اور یہ فارسی کا شبد ہے۔ اس
کے اتیرکت منشوں کے ناموں میں بھی بھاشا
کے بھِن ہونے سے برتنے میں بھید پرتیت
ہوتا ہے۔ پر ارتھوں میں پورن سمانتا ہے۔
جیسے کہ عبد القادر ۔۔۔ بھگوان داس ۔۔۔
ارتھ دونوں کا ایک ہی ہے+
(۵) کرم کا سدھانت بھی دونوں میں سمان روپ
سے پایا جاتا ہے۔ ویدک دھرم کا سدھانت
ہے۔ کہ جو کیا ہے۔ وہ اوشیہ ہی بھوگنا پڑیگا۔
اسلام میں بھی یہی بات ہے ۔۔۔ ان کے ہاں
دو فرشتے ہر ایک آدمی پر تعینات رہتے ہیں۔
اور وہ منش کے پرتیک کاریہ کو لکھتے ہیں+
شرمد بھاگوت میں لکھا ہے۔ کہ قیامت
کے دن جیسا تم نے کیا ہے۔ ویسا بھوگو گے۔
اس کے اتیرکت پنر جنم کا سدھانت بھی دونوں
دھرموں میں اُپلبدھ ہوتا ہے۔ صوفی سمپردائے
کے گرنتھوں میں اس کا وشیش روپ سے اُلیکھ
پایا جاتا ہے+
اس کے اتیرکت اور بھی بہت سی سمانتائیں
ودیمان ہیں۔ جو کہ ہمیں تلناتمک دھرم وگیان کے
ادھین سے سپشٹ ہی پرتیت ہوتی ہیں۔
پرنتو استھانابھاؤ سے ان کا یہاں ورنن کرنا ابھیشٹ
نہیں۔ اس پرکار یہ سپشٹ ہے۔ کہ سب دھرموں
کے سمان اسلام دھرم کا بھی وچار داتا ویدک
دھرم ہی ہے۔ اور ویدک دھرم ہی دھرموں کا
آدی سروت ہے۔ یدا پی (بقیہ دیکھو صفحہ ۱۶)

دلچسپ کہانی

سنسار چکر

گذشتہ سے پیوستہ

لیکھک: شری کماری دمینتی پربھاکر

اس کا کیا دوش ہے، بھائی جی! آپ اُسے کیوں ڈانٹتے ہیں۔ اس نے جیسا دیکھا ولیسا کہہ دیا۔ بچپن میں وہ بڑے سشیل تھے۔ اس لئے چپ چاپ اُٹھ کر چلے آئے۔ اپنے کمرے میں آئے۔ تو اُما نے روتے ہوئے کہا:-

"چاچا جی۔ اب ہم آپ سے نہیں بولینگے۔ آپ نے پتا جی سے کیوں کہا؟"

رو دُمت اُما۔ مجھے پتہ نہیں تھا۔ کہ وہ تم پر بھی ناراض ہوں گے۔ اُنہوں نے اُما کو چھاتی سے لگا لیا۔ نہ جانے کب تک وہ اپنی دین دشا پر آنسو بہاتے رہے۔ سورگیہ پتا کی سمرتی آج انہیں اور بھی وِہول بنا رہی تھی۔ بہت دیر وہ شوک ساگر میں ڈوبے رہے۔ انت میں اُنہوں نے یہ وچار کر دھیریہ دھارن کر لیا۔ کہ اُما نے کسی دوسری کنیا کو اروُنا سمجھ لیا ہوگا۔ وہ کچھ شانت ہو گئے +

(۲)

آج ہی سوہاگ رات ہے۔ تو اُلاس اور اُمنگوں کے ساتھ اروُنا نے پتی کے شین گرہ میں پرویش کیا۔ لجا دنت مکھی لتا کے سمان وہ دوار پر ٹھٹھک گئی۔ ونے سنگھ نے ایک اُڑتی ہوئی درشٹی اس کے مکھ پر ڈالی۔ ان کا ہردے کشٹ اور گھرنا سے بھر اُٹھا۔ ان کی ساری آشاؤں پر پانی پھر گیا۔ وہ اُٹھ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔ اروُنا کے ہردے پر تیبر پرہار ہوا۔ وہ جانتی تھی۔ کہ وہ کُروپا ہے۔ پرنتو وہ اُس کے دوش کی بات نہ تھی۔ وہ تن من سے اُن کی سیوا کرتی تھی۔ اور اُس پر پرتیکشن وینگ وچنوں کا بھیشن پرہار ہوتا رہتا تھا۔ سب اُسے اپیکشا کی درشٹی سے دیکھتے تھے۔ وہ اپمان پرتیا کی بھانتی سب کچھ سہا کرتی تھی۔ مانو سہن شیلتا نے سوئیم اوتار دھارن کیا ہو +

ونے سنگھ کی وِنئے شیلتا غائب ہو گئی۔ ان کا ہردے بڑا دکھی ہوا۔ اب انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ سنسار میں ونئے سے ہی کام نہیں چلتا۔ رامائن کی یہ چوپائی ہے

ٹیڑھ جانی شنکا سب کاہو
وکر چندرمہی گرسہ نہ راہو

اب ان کے جیون کا لکش تھی، پدی وواہ نہ کرتے۔ تو کوئی کیا کر سکتا تھا۔ اُنہیں انو بھو ہوتا تھا۔ کہ ایک نِسہائے بالکا پران کا اتیاچار ہے۔ پرنتو ان میں اتنی کشمتا نہ تھی۔ کہ اس سے پریم کر سکتے۔ اپنا سارا کرودھ وہ اروُنا پر اُتارتے تھے۔

اروُنا کے بھاگیہ میں تو دھاتا نے مانو سُکھ لکھا ہی نہ تھا۔ ایک ورش اُپرانت اس کے پتا کا دیہانت ہو گیا۔ کوئی بھائی نہ تھا۔ اس کا بھاگیہ اماوسیہ کی رات کی بھانتی اندھیارا تھا۔ وہ رو رہی تھی اپنے بھاگیہ پر۔ ودھاتا کی کٹھورتا پر! آہ پرمیشور نے اس کے ساتھ دیا کرنے میں کتنی کرپانتا کی تھی۔ اُسے دھیریہ بندھوانے والا۔ اس کے ساتھ رونے والا اس کے سمیپ کوئی نہ تھا +

باہر باجے بج رہے تھے۔ ویشیاؤں کا نرتیہ ہو رہا تھا۔ ونے سنگھ سا تھیوں سہت مدما پان میں لولین تھے۔ اروُنا کو یہ وادیہ سنگیت دھونی ایسی پرتیت ہوتی ہوتی تھی۔ مانو کوئی اس کے کانوں میں سوئیاں چھید رہا ہے اُسی سمے ونئے نے پرویش کر کے کہا:-

"ذرا ستار نکال دو۔ سنگیت کا کروں۔" جلے پر نمک پڑا۔ اروُنا چپ بیٹھی رہی۔ ونے کے کرودھ کا پارا پار نہ رہا۔ کرودھ کمپت سور میں بولے :-

"اُٹھتی ہے۔ کہ نہیں؟ میں کیا تیرا غلام ہوں۔ جو رانی جی کی حاضری میں کھڑا رہوں۔ ایسے نخرے اپنے باپ کو دکھانے تھے۔"

اروُنا نہ اُٹھی۔ اس کے آرت ہردے پر دو ہتھوڑے اور پڑ گئے۔ پر اب وہ چپ نہ رہ سکی۔ بول ہی پڑی:-

"یہ اپمان مجھ سے نہ سہا جائے گا۔ کیا میرا اس گھر پر کوئی ادھکار نہیں ہے۔ پتا جی جب تک رہے۔ اُنہوں نے جو کچھ وہ کر سکتے تھے کیا۔ اب انہیں سورگ سے کیسے بُلاؤں؟"

"اپمان نہیں سہا جائے گا۔ تو جہاں تیرا من کرے چلی جا۔ میں کب کہتا ہوں۔ کہ نہ۔ مجھے تجھ سے کوئی لابھ نہیں ہے۔ کل ہی میرٹھ بھیج دوں گا۔" وہ چلے گئے۔

دوسرے دن پراتہ کال ہی ونے سنگھ نے اروُنا کو ایک منشی کے ساتھ میرٹھ کے لئے روانہ کر دیا۔ وہ سوابھیمانی بالکا اس پرکار پتی سے اپمانت ہو کر کیسے کسی کے پاس جاتی۔ آتم گلانی سے اس کا ہردے پیڑت ہو گیا۔ اب وہ کیا منہ لے کر وہاں جاتی۔ نہ پتا تھے نہ بھائی۔ ابھاگنی دُکھیا ماں کے ہردے کو وہ اسلامک دُکھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ آتم گھات کو وہ کاپرتا سمجھتی تھی۔ انیہ کوئی مارگ درشٹی گوچر نہ ہوتا تھا۔ انت میں وہ چپ چاپ انبالہ کے سٹیشن پر اُتر کر نہ جانے کہاں چلی گئی۔ منشی جی مردانے ڈبے میں تھے۔ اگلے سٹیشن پر انہوں نے کمپارٹمنٹ میں اروُنا کو نہ دیکھ کر اواک رہ گئے۔ بہت کھوج کی۔ پرنتو کچھ پتہ نہ چلا۔ ہتاش لوٹ آئے۔ ونے سنگھ کو یہ ورتانت کہہ پرنتو ہرش ہوا نہ شوک۔ ہاں۔ اب وہ پُنہ وواہ کرنے کے لئے سوتنتر تھے۔ ان کی اُدھنتا یہاں تک بڑھ گئی تھی۔ کہ وہ چاچا تو کیا ایشور تک سے نہ ڈرتے تھے۔ سوبھاگیہ (؟) سے اُنہیں یہ سورن سنجوگ پراپت ہوا۔ کہ اچھا انوسار وواہ کر سکیں۔ لڑکی دیا سے تو مانو اس شبھ اوسر (؟) کی باٹ ہی جوہ رہے تھے۔ دیا دیں وواہ کے سندیش آنے لگے۔ اور ایک سندر پرپوار کی سُندر کنیا سے ان کا وواہ ہو گیا +

دوسری پتنی سُندر تھی۔ کنتو اس کا سوبھاؤ اتنا ہی کٹھور تھا۔ جتنا کہ اروُنا کا کومل تھا۔ ونے سنگھ ایک بات کہتے۔ تو وہ چار سناتی تھی۔ گرہیہ کلا کی لیلا بھومی بن گیا۔ ونے اب گھر میں بہت کم آتے۔ مِتر منڈلی اکٹھی ہو ہی چکی تھی۔ مدیرا کے ساتھ ویشیا بھی آ ملی۔ اس پرکار دونوں ہاتھوں روپے کا سروناش ہونے لگا۔

گاؤں میں مہاماری کا بڑا پرکوپ ہوا۔ سہسروں کی سنکھیا میں لوگ کال کے گراس ہونے لگے۔ گاؤں خالی ہونا شروع ہو گیا۔ لوگ گھر چھوڑ چھوڑ کر دوسرے ستھانوں کو چلے گئے۔ ونے سنگھ کے گھر پر بھی اس بھینکر کال کا نے اپنا پربھاو دکھلایا۔ اُنہیں اور ان کے پتر کو روگ نے دھر دبایا۔ وہ بڑے روگ ہوئے۔ اور شدھی ایرم پرچیا کا بھی کوئی پربندھ نہ تھا۔ دھن وغیرہ سب مدیرا اور ویشیاؤں کی بھینٹ ہو چکا تھا۔ پتنی تو دھول میں مل چکی تھی۔ محلوں کے تلیہ سُندر اٹالکائیں کھنڈر ہو کر کھڑی آکاش میں رنشواسیں چھوڑ رہی تھیں۔ داس داسی کا نام کبھی نہ تھا۔ کوئی اُن کی دیکھ بھال کرنے والا نہ تھا۔ کیونکہ اُنہوں نے کبھی کسی پر کرونا نہ کی تھی۔ اس وِپتی میں اب وہ پُرانی بیماری کے کارن سو کھا اور چڑچڑا ہو گیا تھا۔ بات بات پر جھلّا اُٹھتے۔ اُن کی پتنی اُن کے پاس بیٹھنا چھوڑ دیا۔ اپیکشا کر دیتی تھی۔ لیکن روگی کو جس پرکار پریم کی اوشیکتا ہوتی ہے۔ وہ اُنہیں کسی سے بھی پراپت نہ تھا۔ انیت کی سمرتی ان کے ہردے کو وِیاکل بنانے لگی۔ اُنہیں اروُنا کی یاد آئی۔ ایک بار جب اُنہیں اس کے مکھ تیز جور آیا تھا۔ تو اس نے ان کی سیوا میں رات دن ایک کر دیا تھا۔ وہ کتنا ناراض ہوتے۔ اور بھلی بُری سناتے تھے۔ پر وہ سہن شیلتا کی پرتما شانت روپ سے سیوا میں لین رہتی۔ اس کے پرتی اُنہوں نے ایک دن بھی پریم نہ پرکٹ کیا۔ پرنتو وہ اس کے پریم پر پران نچھاور کرنے پر اُدیت رہتی۔ انہیں پاپوں کا پھل ہے۔ آج اروُنا کی مورتی اُنہیں اتنی سُندر۔ اتنی سدیہ۔ اتنی پریم سے پرتیت ہوئی۔ کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ آج یدی اروُنا ہوتی۔ تو وہ اُسے آنکھوں میں اسثقلال دیتے۔ اس کی دُردشا کا بھینکر چتر ان کی آنکھوں میں برابر رہا تھا +

اسی کیبیانک سمے میں ایک ترون پینونی گھر گھر میں جا کر روگیوں کی سیوا کر رہی تھی۔ برقی شروہت ساڑھی۔ اُلجھے ہوئے رُوکھے کیش۔ کشین شریر کنتو آبھا پورن مکھ۔ یہ اس کی روپ ریکھا تھی۔ وہ کسی کو پانی پلاتی۔ کسی کا شریر دباتی۔ وہ ماتر ہینوں کی ماتا۔ اسہائیوں کی سہائے۔ اور سنتان ہینوں کی کنیا تھی۔ وہ ونے سنگھ کے ہاں بھی اوشدھی لے کر آئی۔ دوار پر پرویش کرتے ہی اس کے پیر کانپنے لگے۔ ہردے دھڑکنے لگا۔ اس نے بڑے ہی پریم سے اُن کی سیوا کی۔ اُسے تھکان تو معلوم ہی نہ ہوتی تھی۔ اُن کے پتر کو گود ہی لئے بیٹھی رہتی تھی۔ وہ تو اردھ مور چھت ہی تھے۔ جب وہ کچھ اچھے ہو گئے۔ تو اس نے ان کے ہاں آنا کم کر دیا۔ روگیوں

پری چریا نے اُسے بھی بیمار ڈال دیا۔ وہ سب کے کام آتی تھی۔ اس لئے اس سے بھی پریم کرتے تھے۔ اُسے ہسپتال پہنچایا گیا۔ ونے نے جب یہ سماچار سنا۔ تو وہ بھی اپنی اُپکار کی کرتگیتا کو درشن کے لئے پہنچے۔ اُنہوں نے دیکھا۔ وہ اچیت پڑی ہے۔ اُنہوں نے آج اُس کے مکھ پر دھیان پُوروک درشٹی ڈالی۔ اُن کے منہ سے سہسا ایک آہ نکل گئی۔ کیا وہ اروُنا تو نہیں ہے (باقیہ دیکھو صفحہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ایک یوگیہ پنجابی سناتن کا دیوی کا پورب پکش

(از راجیہ رتن ماسٹر آتما رام جی امرتسری)

گت ماس میں ایک پنجابی ودشی آریہ سناتن کا دیوی جی نے اپنے منوہر ہندی بھاشن میں بطور ویدک سدھانت نمن پورب پکش پر زور دیا ہے تو ہم آدھا ستیہ ویدک سدھانت کہہ ہیں۔ اس لئے نمن پورب پکش کا نام دے کر ہم اپنا سدھانت روپی اُتر پکش دیں گے :

پورب پکش "پراچین آرش کال میں کمار گوروکلوں میں بان پرستھی ہی ٹیچر آچاریہ آدی ہمیشہ ہوتے تھے۔ گرہستھی قابل نہیں :

اُتر پکش یہ آدھی سچائی ہے۔ کارن کہ پراچین آرش کال میں براہمن بان پرستھی جن کے ساتھ گرہستھی براہمن ضرور پروفیسر ٹیچر آچاریہ آدی ہوتے تھے۔ اس کے مندرجہ ذیل کارن ہیں :-

(۱) مہرشی منو اور رشی دیانند جی بھی اس بات کو مانتے ہیں۔ یعنی منو جی نے جہاں چھ کرموں میں وید کا پڑھانا گرہستی براہمن کا روزانہ کرم کہا۔ وہاں رشی دیانند نے سنسکار ودھی میں اس کی تاکید کی ہے۔ اور روزگار کا سادھن بھی اسے کہا ہے۔ مہرشی ویاس نے جب ویدک نرگ کیا تھا۔ تب وہ گرہستی تھے پھر وہ بان پرستھی آدی ہوئے۔ پر گرہستی ہونے پر وہ وید پڑھاتے رہے :

مہرشی یاگ ولک جی جن کی دو استریاں تھیں۔ وہ جبکہ گرہستی رشی کہلائے۔ ساتھ ہی وہ وید پڑھاتے رہے۔ پھر وہ بان پرستھی اور سنیاسی ہو گئے :

(۲) آریہ ویدک سنسکرتی میں دھرم۔ ارتھ کام اور موکش یہ ہر ایک براہمن کے لئے تو ضروری ہیں۔ اور ارتھ یعنی دھن کی پراپتی تو گرہستی براہمن بھی یگیہ کرا کر اور پڑھا کر دکشنا آدی سے کیا کرتے تھے۔ یہ امر مسلمہ ہے :

(۳) آج بھی تمام امریکہ اور یورپ میں نوجوان بی۔ اے، ایم۔ اے جو گرہستی ہوتے ہیں۔ وہی ٹیچر پروفیسر یا پرنسپل تک بنا کرتے ہیں۔ اور برُدھ ہونے پر پنشن پا جاتے ہیں۔ یہ نقل بھی پراچین آرش طریق کی ہے۔ جس میں گرہستی براہمن آچاریہ ہوا کرتے تھے :

(۴) چونکہ بان پرستھی کے لئے منو جی نے پنچ مہا یگیہ قائم رکھے ہیں۔ اور رشی دیانند بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ لہٰذا بان پرستھی کرم سے براہمن بھی استاد گوروکلوں میں ہوا کرتے تھے۔ اس میں بھی شک نہیں :

پس سدھانت یہ ہوا کہ گرہستی تو بہت زیادہ تعداد میں اور بان پرستھی کم تعداد میں ویدک براہمن ہونے پر گوروکلوں میں استاد یا پروفیسر آدی ہوا کرتے تھے :

جنوبی ہندوستان کے دلتوں میں اسلامی تبلیغ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میدانِ عمل میں

جب سے ڈاکٹر امبیدکر نے ہندو دھرم کے چھوڑنے کے ارادہ کا اعلان کیا ہے۔ تب سے دلت جاتیوں کے کچھ حصوں میں ہلچل سی مچ گئی ہے۔ اور وہ سوشل اور پولیٹیکل حقوق کی پراپتی کے لئے اپنے دھرم کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ مسلمان۔ عیسائی۔ اور سکھ ان کو اپنے دائرہ میں لانے کے لئے دعوت دے رہے ہیں۔ آئے دن اخباروں میں اس قسم کی دھمکی آمیز خبریں چھپتی رہتی ہیں۔ کہ ملک کے مختلف حصوں میں دلت لوگ ہندو دھرم کو چھوڑنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ جنوبی ہندوستان میں صورتِ حالات نازک بتائی جاتی ہے۔ عیسائی لوگ اس علاقہ میں بڑے کافی عرصہ سے کام کر رہے ہیں۔ اور وہ اب تک کئی لاکھ اچھوتوں کو عیسائی بنانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور اب مسلمان بھی بڑے زور شور سے میدانِ عمل میں کود پڑے ہیں۔ اور ان کی سرگرمیاں برٹش مالابار۔ ٹراونکور۔ اور کوچین کے علاقہ میں جاری ہیں۔ یہاں اچھوتوں کی تعداد ایک کروڑ کے قریب ہے۔ بمبئی۔ حیدرآباد۔ دکن۔ مدراس۔ انبالہ اور لاہور کی ایک درجن کے قریب مسلم سوسائٹیوں نے اپنے کارکن وہاں بھیجے ہیں۔ جو بڑے زور سے تبلیغی پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ نو مسلم مسٹر کے۔ ایل گابا۔ مسٹر محمد امین۔ اور مسٹر عبداللہ گاندھی وغیرہ نے مشہور مقامات کا دورہ کیا ہے۔ جہاں کہ مسلمانوں نے بڑے بڑے جلوسوں کی شکل میں ان کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور جلسے منعقد کر کے ان کو ایڈریس وغیرہ پیش کئے ہیں۔ یہ سب کچھ اسلام کی بڑائی دکھلا کر اچھوتوں کو جال میں پھنسانے کے لئے کیا گیا ہے۔ ایک دو جگہوں پر اس قسم کے مظاہروں سے متاثر ہو کر چند ایک اچھوت مسلمان بن گئے ہیں۔ مگر یہ آغاز ہے۔ کارروائی جاری ہے۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہو گا۔ چند دن ہوئے کہ ڈاکٹر اقبال اور مصر کے چند ایک علماء کی خط و کتابت کا پتہ چلا ہے۔ جس میں ہندوستان کے اچھوتوں کی موجودہ حالت کو مسلمانوں کے لئے سنہری موقعہ بتا کر مصری علماء نے پیش کش کی ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں اچھوتوں میں تبلیغی کام کے لئے علماء کا ایک وفد بھیجیں گے۔ سنا گیا ہے۔ کہ کچھ مسلم ریاستیں بھی اس تبلیغی کام میں روپیہ وغیرہ سے امداد کر رہی ہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا جنوبی ہندوستان کے اچھوت اس اسلامی حملہ کا شکار بن ہندو دھرم سے جدا ہو جاویں گے؟ کیا روپیہ اور مظاہرے وہ کام کر دکھائیں گے جو کہ اسلام کی تلوار نہیں کر سکی؟ کیا کوئی بھی مسلمانوں کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے میدان میں نہیں آئے گا؟ ان سب سوالوں کا جواب کون دے گا؟ تمام ہندو سوسائٹیوں میں سے صرف آریہ سماج ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو ان خوفناک حالات کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ اور مسلمانوں کے تبلیغی کام کی روک تھام ہو کر سکتی ہے۔ آریہ سماج نے شمالی ہندوستان میں اچھوت اُدھار کے متعلق جو شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ وہ اس بات کا یقینی ثبوت ہے۔ کہ جنوبی ہند میں پیدا شدہ خطرناک صورت حالات کا مقابلہ کر کے کامیابی حاصل کرنا بھی آریہ سماج کا ہی کام ہے۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جنوبی ہند کی مسلم تبلیغ کے پروپیگنڈہ کے مقابلے کے لئے عملی کارروائی کی جائے۔ مشہور اور لائق اپدیشکوں اور ڈاکٹروں کی ایک پارٹی منظم کی جا رہی (بقیہ دیکھو صفحہ ۱۸)

اصل وہی ہے جو سرکار سے رجسٹرڈ ہے

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر روگ کو دور کر کے نظر کو نکشتر کے سمان چمکاتا ہے۔ سرخی۔ کھلی۔ روہیں۔ پھولا۔ پڑوال۔ کم نظر سب کیلئے رام بان ہے۔ مولیہ ۱ تولہ ہر فی شیشی

اصلی نسخہ: بھیم سینی سرمہ کا اصلی نسخہ ہمارے سوائے کوئی نہیں جانتا نقل سے بچیں

اصلی برہمی بوٹی

دماغ کی طراوت تقاسمرن شکتی کی اوبہت دوا ہے مولیہ۔ ۸ ر سیر برہمی تیل ۸ ر شیشی

جیون پراش

ہر موسم میں سیون یوگیہ بڑھیا ٹانک قیمت ۳ روپے سیر

دنت دلاس

دانتوں کا منجن مولیہ ۶ ر

ایجنسی کے لئے لکھئے۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔
سوچی پتر مفت

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۱

کنیا گوروکل دہرہ دون کی سہایتا کرو

(لیکھک: شری پنڈت دھرم دیو شاستری)

آریہ سماج کے اور کاموں میں ایک کام استری شکشا کا پرچار بھی ہے۔ پرانے وچار کے ہندوؤں نے جس طرح اس کو اپنایا ہے، اس طرح آریہ سماج کی اور اپیوگی باتوں کو کم ہی اپنے دوہار میں لانے کا پریتن کیا ہے۔ پہلے چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی استری شکشا کے سمبندھ میں آریہ سماجیوں کو کافی بادھائیں اُٹھانی پڑتی تھیں۔ لوگ کچھ کا کچھ کہتے تھے۔ رشی کے چیلوں کو عیسائیوں سے پیسہ لیکر ہندوؤں کو ورغلانے والا کہا جاتا تھا۔ وہاں آج کاشی جیسے پرانے لوگوں کے گڑھ میں بھی ایسا کرنا اپرش نہیں۔ جو استری شکشا کا ورودھ کرتا ہو۔ کاشی کے پرانے وچار کے ہندوؤں تک نے بھی لڑکیوں کو پڑھانا شروع کر دیا ہے۔ کبھی وقت تھا۔ جب "استری شکشا ضروری ہے یا نہیں"۔ اس سمبندھ میں بھی شاستر ارتھ ہوتے تھے۔ ان دنوں جہاں اشکشا کی اتی تھی۔ وہاں آج استری شکشا کے کشیتر میں دوسرے پرکار کی اتی ہو رہی ہے۔ استریوں اور پرشوں کے کاریہ کشیتر کو الگ الگ نہ سمجھ کر ان کو ایک ہی رتی میں باندھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یعنی اس پرکار بھاجک کشیتر میں استری اور پرشوں کے کاریہ کشیتر کو ایک تسلیم کیا جا رہا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ استریوں کو شکشا دی جانی چاہئے۔ جس پرکار کے پرشوں کو۔ پرنتو شکشا بھی تو سادھن ہے سادھیہ نہیں۔ شکشا کا مقصد یہی ہے کہ منش سنسار میں ادھک سے ادھک اپنا اور سوسائٹی کا بھلا اور رکشا کی سیوا کر سکے۔ شکشا کا جیون جس کو بر ہمچریہ کال کہتے ہیں اس کی تیاری کا کال ہے۔ اسی میں ہی پرش اور استری تپسیا اور سادگی کے جیون میں رہ کر آگے کے لئے مسبیک شکتی کی یوگیتا پراپت کر سکتے ہیں۔ بھارتیہ سنسکرتی اور اس کا پراچین اتہاس اس بات کے ساکشی ہیں کہ پرش کا کاریہ کشیتر گھر سے باہر اور استری کا گھر میں ہے۔ پرماتما نے ہی ایک دماغ اور دوسرے کو ہردے کی شکتی دی ہے۔ ناری کی جیون سپھلتا ماتا کے روپ میں ہوتی ہے۔ تو اسی لئے استری کو تو اس پرکار کی شکشا دی جانی چاہئے۔ جو اسے یوگیہ ماتا بنا سکے۔ سنسکرت بھاشا میں شکشا کا ارتھ

ہے۔ جو نرمان کرے"۔ واستو میں ماتا ہی بچے کا نرمان کرتی ہے۔ اگر ماتا بچے کو پیدا کرنے پر بھی دن میں دودھ پلانے کے علاوہ سارا سمے بچے کو نوکروں اور دائیوں کے سپرد کر کے دفتر کا کام کرنے چلی جایا کرے۔ تو بچے کا زمان زیادہ تر نوکروں اور دائیوں پر ہی اولمبت رہے گا۔ ایک اور بھی بات ہے۔ آج کل پڑھی لکھی استریاں سنتان اُتپتی سے گھبراتی ہیں۔ ورتمان شکشا بھی ایک اتی ہے۔ اور آج سے پچاس سال پہلے شکشا کا نہ دیا جانا بھی اتی تھا۔ یہ دونو اتیاں ٹھیک نہیں۔ رشی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں صاف لکھا ہے کہ استریوں اور پرشوں کی شکشا میں ان کے آگے کے جیون کے آدھار پر بھید رکھنا اوشیک ہے۔ رشی دیانند نے جس آدرش کو وچار روپ میں بتلایا۔ اسی کو امر شہید سوامی شردھانند نے کاریہ روپ میں بدلا۔ اصل میں اگر سوامی شردھانند جی مہاراج کانگڑی گاؤں میں لڑکوں کیلئے گوروکل کھولنے پر بھی کنیاؤں کے لئے اس پرکار کے آدرش گوروکل کی استھاپنا نہ کرتے۔ تو ان کا جیون ایکانگی سا رہ جاتا۔ لیکن مہاپرشوں کا جیون ہر ایک اوشیک بات پر درشٹی رکھ کر چلا کرتا ہے۔ دیو یوگ سے سوامی شردھانند جی کو کنیا گوروکل کے لئے ایک یوگیہ دوشی کاریہ کشل برہمچارنی استری بھی مل گئی۔ جو اپنی تپسیا دویا اور یوگیتا کے آدھار پر کنیا گوروکل کو اسی پرکار ورتمان روپ میں جیوت و جاگرت کر سکی ہے۔ شری ودیاوتی سیٹھ ام۔ اے۔ مکھیہ ادھشٹاتری اور آچاریا کنیا گوروکل جیسی سادھوی اور یوگیہ بہلا پر بھارتیہ بہلا سماج کو گرب کرنا چاہئے۔ بڑے آدمی بہت ہو سکتے ہیں۔ اور ہیں۔ پرنتو کوئی سنستھا اتھوا سماج تبھی ٹھیک چل سکتا ہے۔ جب کچھ یوگی اُس کے لئے اپنے آپ کو سپرد کر دیں۔

کنیا گوروکل دہرہ دون کو ٹھیک اسی پرکار کی ایک ودوشی آچاریا پراپت ہوئی ہے۔ جس سنستھا کو اس پرکار کا جیون سمرپن کرنے والا دیکھنی مل جائے۔ اس کا بھوشیہ سدا اجول ہی ہے۔ تھوڑے دن ہوئے وردھا سے ایک مترمیرے پاس دہرہ دون آئے تھے۔ انہوں نے کنیا گوروکل اور اس کی سنچالکا آچاریا ۔۔۔ نی جی کے سمبندھ میں یہ کہا تھا کہ گوروکل اور آچاریا جی دونوں ایک ہیں۔ کنیا گوروکل کی شکشا بھی ایک ودوشی سے استری ہو گئی سے۔ بہاں کی لڑکیوں کو شردھا کی انیوارییہ ۔۔۔

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی

مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگانے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ کھجلی۔ ککرے۔ سُرخی۔ جالا۔ پھولا وغیرہ کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت ۲ روپیہ تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا لذیذ ٹانک۔ قیمت ۴ روپے فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے پیپ آنا روکتا ہے

قیمت فی شیشی آٹھ آنے

برہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ اور طاقت دیتا ہے۔ قیمت ۱۲؍ شیشی

برہمی بوٹی ۱۲؍ سیر

فہرست ادویات مفت

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور:- برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ

پشاور:- میسرز برج لال اینڈ سنز چوک ریشم گراں   راولپنڈی:- چھپا فارمیسی رجسٹرڈ

شملہ:- میسرز ٹھاکر برادرس۔ لوئر بازار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ریاست حیدرآباد میں پرچار

...شری پرلہاد جی بھجنیک اپدیشک آریہ
...پرتی ندھی سبھا نظام ساجیہ ۱۹۔ جون ۱۹۳۶ء کو
...سماج دارون گاؤں میں جاکر دو دن شری کرشن
...چندر جی وگرکشا دشٹھ پر بھاشن کیا۔ سپرسشٹ
...پرش دتّے پر شنکا سمادھان کیا۔ ۲۱۔ جون
...ادارا جاکر بھجن دوارا پرچار کیا۔ پشچات سری
...دہار پر شنکا سمادھان کیا۔ ۲۲۔ جون کو کرڈ کھیڑ
...میں جاکر ایک ودیا سنسکار و سات ہاپ نین سنسکار
...کرائے اور بھجن دوارا پرچار کیا۔ ۲۳۔ جون کو ستالہ
...کی جنتا سے جات پات پر چرچا کر کے ۲۴۔ جون
...اردلی میں جاکر ایشور پراپتی پر اپدیش کیا۔ یہاں
...آریہ سپتاہ رہنے کا آگرہ تھا۔ پرنتو شنکا سمادھان
...کر کے ورنہ ۲۵۔ جون کو ساکول میں دو دن بھجن
دوارا دھرم پرچار کیا۔ ۲۷۔ جون کو جولگا میں
...شنکا سمادھان کیا۔ ۲۸۔ جون کو میٹی گرگھی جاکر
...ایشور پراپتی پر بھاشن دیا۔ اور ہن ودیا تھیوں کی
...شنکاؤں کا سمادھان کر کے ۲۹ جون کو والنڈی
...جاکر دو دن پرچار کیا۔ یکم اگست کو اور وشنا جھانی
...آریہ سماج میں پرچار کر کے ۲۔ اگست کو کونگاؤں
...میں بھجن دوارا پرچار کیا۔ اور آریہ سماج اور راؤ
...کے سبھا ہک ادھیویشن میں شریک ہوئے۔
...یہاں مسلمان لوگ لڑائی کی تیاری کرنے لگے۔
...معلوم ہوا۔ کہ سپاہک پولیس سبھا ٹھیک ہے۔
...باہر سے بھی مسلمان آگئے۔ اور پہلے ایک جلوس
...نکالا۔ جس کا نام سندل تھا۔ اور آریہ سماج کے
...سامنے ننگی تلواریں کر کے دن۔ دن بول کر نعرے
...لگانے لگے۔ اور گھنٹوں تک کھڑے رہے۔
...باہر سے ادھیویشن میں آنا۔ پولیس دوارا
...روک دیا جاتا۔ اس سے آریہ سماج نے بڑی
...شانتی کا پرچے دیا۔ ورنہ انیتھا دنگا ہو جاتا۔
...اس کے پشچات دھرم اتہاس پر بھجن ہوئے۔
...۔ جون کو عمر گا میں ورتمان دشا پر بھجن
...مرم کو جاکر دو دن پرچار کر کے کلبانی
...وہاں تین دن پرچار کر دو دن آرام
...۔ جون کو مالیگاؤں میں ایشور پراپتی
...بھاشن دے کر سبھنگی گئے۔ وہاں راتری
...بھجن دوارا پرچار کیا۔ اور شنکا سمادھان کیا۔
...اگست تک جام کھنڈی تونگاؤں
...پرچار کر کے ا ودگیر آئے۔ پھر یہاں سے
...اور دھگرنی میں جاکر پرچار کر کے نرلونی
...سپتاہ میں اودگیر آریہ سماج میں بھجن
...پرچار کیا۔
...شری کرم دیر جی اپدیشک آریہ پرتی ندھی

سبھا نظام راجیہ نے پہلے ۶ کو اوسہ جاکر پرچار
آرمبھ کئے۔ ساتھ پرلہاد بھجنیک بھی تھے۔
مسلمان لوگ سڑکوں پر گالیاں دیتے پھرنے
لگے۔ پولیس کو سرچا دی گئی۔ تین دن پرچار
ہوا۔ پر جناب سرکلر انسپکٹر نے مجھ کو
کہ ایک ردی بیان لیا۔ اور گرم دبرت سے کہا۔
کہ پرچار کی آگیا ضلع سے لاؤ۔ انیتھا ہم پرچار
نہیں کرنے دیں گے۔ اور آج کا پرچار بند کرنے
کو کہا گیا۔ اونتر دبا گیا۔ کہ لیکھک آگیا دی جائے۔
تو ہیکھک آگیا دینے سے انکار کیا گیا۔ اتہ پرچار
نہیں بند کیا گیا۔ پرچار آرمبھ ہوا۔ سب انسپکٹر
پولیس آکر پرچار بند کرنے لگے۔ لیکن آگیا
دینے کے لئے تیار نہ تھے۔ اور نہ ہمارے زبانی
حکم پر چپنے کو تیار تھے۔ انت میں پرچار ہوا۔
انت میں ایک مسلمان لڑکا درکش پر چڑھا تھا
اس نے زور سے کہا۔ کہ دیکھو جی مسلمان لوگ
تم کو مارنے کے لئے پتھر جمع کر رہے ہیں۔
پولیس نے جاکر اس لڑکے کو ڈانٹا۔ اتنے
میں سینکڑوں مسلمان گالی دیتے ہوئے جمع ہو
گئے۔ پولیس تماشا دیکھنے لگی۔ ہمارے آدمی
پرچار سن کر گالی سنتے ہوئے گھر لوٹ چلے گئے
یہاں پر آریہ سماج ستھاپت ہو گیا۔

(۳) یہیں آرام لیے گلبرگہ گیا۔ پرنتو سوبھاگیہ
ایسا ہو گیا ہے۔ کہ آرام سے نہیں سکتا۔ وہاں
پر ایک دو سنسکار کئے۔ اور رتبہ ایک آریہ
سبھا سد کے گھر پر تمام آریہ بھائی اکٹھے
ہوتے تھے۔ پرانہ ہون ہونے کے پشچات
ایک گھنٹہ گرہستھ آشرم پر میرا اپدیش دیا کھیان
ہوتا رہا۔ انت میں ایک سپتاہ شری لکشمی نارائن
جی کے گھر پر اپدیش ہوا۔ جو پرتشٹھت لوگ
آریہ سماج سے کوسوں دور رہتے تھے۔ اپدیش
سن کر آریہ سماج میں آنے لگے۔ پھر میں اکیلی
کو سپیشل مجسٹریٹ کے اجلاس میں مانک نگر کی
پیشی کے لئے گیا۔ پولیس کے گواہ سماپت ہو
گئے۔ اب کیول دو بیان اور بحث کے لئے
گلبرگہ پر تاریخ ۲۹۔ اگست کی پیشی رکھی
گئی۔ یہاں سے اودگر گیا۔ وہاں وید سپتاہ
میں یجروید کے چالیسویں ادھیائے کی کتھا
ایک سپتاہ کی۔ اور اشٹمی کے دن شری کرشن
چندر جی کی جیونی پر بھاشن دیا۔ اور انیہ اپدیشکوں
نے کیا کیا کام و پرچار کئے ہیں۔ وہ اگلی رپورٹ
میں بھیجوں گا۔ پرنتو یہ اوشیہ سوچنا کرنا چاہتا
ہوں۔ کہ کاریہ کشیتر وستیرت ہے۔ دانی سجن

بقیہ صفحہ ۵ کیا آسمانی کتاب تو کیا تاریخی حیثیت بھی نہیں رکھتی

اپنی تصنیف "دبیر اکبر" میں اس خصوص میں
کیا لکھا ہے۔ اس کو یہاں درج کرتے ہیں۔
"طائفہ نذیم ہند را بہ وحدت
انکارے و موحدان گفتارے نیست
بلکہ پایۂ اعتبارے است برخلاف
جہلائے انبوخت کہ خود علم پارا
قرار وردہ در پے قتل و ازاد
تکفیر و انکار خدا شناساں و
موحدان افتادہ اند و جمیع سخنانِ
توحید را اولیٰ نمایند"
یہ کلام آج بھی کس قدر صادق آتا
ہے۔ اس خصوص میں البیرونی وغیرہ دیگر
مسلمان علماء کی رائے اہلِ ہنود کے مسلمہ
و رائجہ اعتقادات جو ان کی مقدس کتابوں
کو فلسفہ پر مبنی ہیں۔ ملاحظہ فرمائے جائیں۔
ان تمام انصاف پسند غیر متعصب اہل
نظر کے آزاد اقتباسات بھی اگر یہاں
دئیے جائیں۔ تو ایک ضخیم کتاب ہو جاویگی۔
اپنے مضمون میں جناب ہوش بلگرامی
نے فلسفہ سانکھ کے متعلق بھی یہ خیال
آرائی فرمائی ہے۔ کہ اس فلسفہ میں تکوین
عالم کے نظام سے بحث کی گئی ہے۔ جس
میں یہ موجود ہے۔ کہ مادہ ہی دنیا کی علت
ہے۔ اور پرماتما یا ایشور کا کوئی وجود نہیں۔
ہم کو حیرت ہے۔ کہ یہ امر کو کس نے باور
کرایا۔ سانکھ کا ایک سوتر ملاحظہ ہو:۔
"اس پرکار سے ایشور کی سدّھی
مطلب سدھ ہے۔ یعنی خدا کا وجود ثابت
ہے"
کیا یہ دہریت کا اصول و استدلال
ہے؟ سانکھ تکوینِ عالم میں مادہ کو لازمی
جزو ضرور مانتا ہے۔ لیکن ذات باری تعالے
سے منکر نہیں۔ جو مادہ کو صورت بخشتا ہے۔
و مکمل نظام میں چلاتا ہے۔
غرضیکہ از سرتا پا ہندو مذہب کے
متعلق غلط اور بے بنیاد باتیں جناب ہوش
بلگرامی صاحب نے اپنے مضمون میں درج
فرما کر جہاں ایک طرف اعلیٰحضرت بندگانعالے
کی عزیز رعایا کے دلوں کو بے حد صدمہ
پہنچایا ہے۔ وہاں اس سرکار ابد قرار کی ہتک
نامی کے بھی درپے ثابت ہوئے ہیں۔ اور
م سرکار نصفت شعار سے ادبا گذارش چاہتے
ہیں۔ کہ مذہبی پابندیاں کیا صرف غیر مسلموں
کے لئے ہیں۔ اور سرکار اپنی رعایا کے مذہبی
جذبات کو ایسے سخت مجروح کئے جانے
کو اپنی رواداری و انصاف پروری وغیرہ کا اعلان

کے باوجود خاموشی سے دیکھتی رہے گی۔
اگر ایسے مضامین لکھنے اور اس قسم
کی بحث مباحث میں پڑنے کی بعض حضرات
کو اجازت ہو سکتی ہے۔ تو مساوات اور انصاف
کا تقاضہ یہ ہے۔ کہ دوسروں کو بھی ایسی
اجازت ہو۔ کہ وہ کم از کم اپنے بچاؤ ہی
میں کچھ کہہ سن سکیں۔ اس وقت تو ہماری
یعنی ویدک دھرمیوں کی حالت بعینہٖ ایسی
ہے۔ جیسے کسی کے ہاتھ پیر باندھ دیئے
جائیں۔ اور اس پر ضرب پہ ضرب لگائے
جائیں۔ اور اپنی قوت و برتری پر زعم کیا
جائے۔ کیونکہ اس وقت ہم منجملہ اور قدرتی
حقوق کے اپنے تنہا اخبار "ویدک آدرش"
کے اجراء سے بھی محروم ہو گئے ہیں۔ جس
کے ذریعہ ہم کچھ غلط فہمیوں کو بھی دور کر
سکتے تھے۔ اور کچھ اپنے دکھ درد کی باتیں
حکام تک پہنچا سکتے تھے۔ اور اپنے خیالات
کا اظہار کر سکتے تھے۔
اس وقت جتنے جرائد حیدرآباد فرخندہ
بنیاد میں جاری ہیں۔ وہ تقریباً تمام کے تمام
مسلم جرائد ہیں۔ جو اگر صرف اپنے مذہبی
پیغامات ہی کی اشاعت میں کوشاں رہتے۔
تو مضائقہ نہ تھا۔ لیکن جو آئے دن برابر
دوسرے مذاہب اور ان کے پیروؤں پر
پے در پے نہایت دلآزار حملے کئے جاتے
ہیں۔ اور بے بنیاد و غلط خبریں غیر مسلموں
کے بارے میں شائع کرتے رہتے ہیں۔
جیسا کہ "رہبر" وکن وغیرہ کا وطیرہ ہے۔
اور ہمیں اتنا موقعہ بھی نہیں۔ کہ ہم جواب
تک دے سکیں۔ ہم نہایت ادب سے
عرض کریں گے۔ کہ سرکار کے انصاف کا تقاضا
یہ ہونا چاہئے۔ کہ تبلیغ مذہب کے متعلق
سہولتیں کسی خاص مذہب کے پیروؤں کو
اگر ہیں۔ تو وہ تمام دوسرے مذاہب کے
پیروؤں کے لئے بھی مرعی رکھی جائیں۔
بخوف طوالت ہم اتنے پر ہی کفایت کرتے
ہیں۔ اگر موقع ملے گا۔ تو ویدک دھرم کے
متعلق زیادہ سربرآوردہ سائنس دان و
فلسفوں نے کیا خیال ظاہر فرمایا ہے۔ اس
کو پیش کریں گے۔ جس سے ظاہر ہوگا۔
کہ حقیقی معنوں میں فطرت سے لگاؤ ویدک
دھرم کو کس طرح حاصل ہے۔

...صورت میں پہنی پڑتی ہے۔ چرخہ کاتنا۔ روٹی
پکانا۔ تھا انیہ شلپ تھا سنگیت جن کا گیان
استریوں کے لئے بہت ضروری ہے۔ ان سب کا
پربندھ کیا گورو کل میں یتھیشٹ ہے۔ سنسکرت
بھاشا میں لڑکیاں بہت ستمہ (بقیہ صفحہ ... پر)

بقیہ صفحہ ۱۲ سنسار چکر

کئی ورش وتیت ہو چکے۔ تپسیا سے شریر کرش ہوگیا تھا۔ وہ کچھ نشچے نہ کر پاتے تھے۔ اُنہوں نے اس کی سیوا میں تن من لگا دیا۔ وہ چیتنیہ ہوئی۔ اس نے دیکھا کہ ونئے سنگھ اس کے سمیپ بیٹھے ہیں۔ اور ان کی آنکھوں میں آشرو بند دجھلک رہے ہیں۔ اس کے نیتروں میں بھی آنسو اُمنڈھ آئے۔ ونئے نے کانپتی ہوئی آواز میں پُوچھا:۔

"کیا تم ارُونا ہو؟"

ہاں شریمان! اس نے سہج بھاؤ سے اُتر دیا۔ ونئے کی آنکھیں برساتی ندی بن گئیں۔ یہ ششنگ سمبودھن۔ ہاں وہ اسی یوگیہ ہیں۔

انہوں نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا:۔

ارُونا وہ دُشٹ ونئے مر چکا ہے۔ اب یہ تمہارا ہی ونئے ہے۔ تم نے ہی مجھے دوبارہ جیون دان دیا ہے۔ کیا تم مجھے سویکار کرو گی؟ ایک بار پھر اُسی پریہ سمبودھن سے پکارو گی؟"

"پریہ تم! ان دس ورشوں میں لگاتار جس کے پریہ نام کی مالا جپتی رہی ہوں۔ مجھے چاہے شرن دو یا نہ دو۔ میں تمہاری ہی ہوں"۔

ونئے ہرشت ہو اُٹھے۔ جیون میں آج ہی اُنہوں نے سچا سُکھ پایا۔ ایکا ایک گھورا ندھکار چھا گیا۔ پرتھوی۔ گھر آدمی سب ہلنے لگے۔ زمین پھٹ گئی۔ بھوکمپ! بھوکمپ کے بھیانک شبد سے آکاش دہل گیا۔ دو منٹ میں ہی سب نشٹ ہو گیا۔ ہسپتال کی عمارت گر گئی تھی۔ ارُونا جو گربھ میں سما چکی تھی۔ ونئے ایک تھمبن کی آڑ میں بچ رہے تھے۔ شردھا کا پیالہ ہونٹوں سے چھو کر گر پڑا۔ اور چکنا چور ہو گیا۔ سنسار چکر وچتر ہے +

بقیہ صفحہ ۲ تپدق کے لئے یگیہ چکتسا

جٹا ماسی۔ پراڈری۔ گوکھرو۔ تال مکھانا۔ پستہ۔ بادام۔ شنکھ۔ جائفل۔ لونگ۔ الائچی۔ بڑی ہرڑ۔ آنولہ۔ جیونتی۔ پونرنوا۔ اگندھ دارڑی۔ چیڑ کا بُرادا۔ خوب کلاں۔ ان سب اوشدھیوں کو سم بھاگ کے کر کوٹ چھان کرنا چاہئے۔ گلو اور گوگل کو چار بھاگ لینا چاہئے۔ کیسر، کپور، اور دیسی شہد کو چوتھائی بھاگ لینا چاہئے۔ شکر دش بھاگ۔ ان سب کو خوب باریک کُوٹ کر شُدھ گائے کا گھی اتنا ملانا چاہئے۔ کہ گھی کے ساتھ سب سامگری کے لڈو بن سکیں۔ اس بات کا اوشیہ دھیان رکھنا چاہئے کہ سامگری خشک نہ رہ جائے۔ یدی سامگری خشک رہ جاوے گی۔ تو روگی کی کھانسی بڑھ جانے کا وشیش اندیشہ ہے۔

جتنی اوشکیتا ہو۔ آمتی ساگھٹی کے چاولوں کی کھیر۔ نتیہ تازی بنانی چاہئے۔ یگیہ میں نتیہ پرتی آہوتیاں پڑنی چاہئیں۔ ایک سامگری کی دوسری ساٹھی کے چاولوں کی۔ تیسری گھی کی۔ اس پرکار سے روگ ناشک اوشدھیوں کو ودھی وت کوٹ چھان کر وشیش گھی ملا کر ہون کرنے سے روگی کو اوشیہ آرام ہوتا ہے۔ کیونکہ ان روگ وناشک اوشدھیوں کے ان چھن بھن سے سوکشم پرمانوؤں سے مشرت وایو کو روگی کے شواس دوارا تتھا انیہ لوم چھدروں دوارا روگی کے شریر میں پرویش کرانے سے اوشیہ ہی تپدق کے کرٹانو مر جاویں گے۔ اور روگی کو آرام ہو جاوے گا +

روگی کو رکھنے تتھا یگیہ کرانے کے لئے شاستروکت ودھی کے انوسار جیل کا جنگل تتھا بانس کے گھنے جنگل میں بیٹھ کر یگیہ کرانا چاہئے۔ ایسے کرنے سے ہی وشیش ہت کر ہو سکتا ہے۔ شرد بسنت تتھا شرد رُتو سے پُورو دونوں میں یگیہ کرنا چاہئے۔ شبت کال میں پراتہ کال کی اپیکشا اگ بھگ دس بجے ہی کرنا مناسب ہے۔ سمیدھائیں آم تتھا ڈھاک کی خوب سوکھی ہونی چاہئیں۔ جس سے کہ دھواں نہ ہونے پائے۔ یگیہ کی اگنی خوب پردیپت ہونی چاہئے۔ یگیہ کے سمے روگی سادھارن وستر پہن کر خوب اونچے سور سے وید منتر اُچارن کرے۔ اور جہاں تک ہو سکے بہت ہلکا بھوجن کرے یہی نہیں۔ جو منشیہ ڈربل اندریہ ہیں۔ ان کو یدی کسی بھی پرکار کا روگ نہیں ہے۔ تو بھی سرسنتھ اوستھا میں اس سامگری سے ہون کرنا وشیش لابھدائک ہے۔ کوی راج پنڈت سیتا رام جی شاستری آیور وید آچاریہ نے اپنی پستک میں لکھا ہے۔ کہ میں نے اپنے کئی ورشوں کے انوبھو کے پشچات یہ نشچے کیا ہے۔ کہ جو جہاں روگ اوشدھی بھکشن کرنے سے دُور نہیں ہوتے۔ وہ وید وکت رِدو بدھ یگیوں کے دوارا ہو جاتے ہیں +

بقیہ صفحہ ۱۱ ویدک دھرم اور اسلام

دونوں متوں میں بہت سی باتوں میں سامیہ ہے پر پھر بھی سدھانتوں کا جتنا شدھ چرن ایوم وشدھ پرتی پادن ویدک دھرم میں ہوا ہے۔ اتنا اسلام دھرم میں نہیں +

اسلام دھرم کے کچھ سدھانت ایسے ہیں۔ جو (Misunderstanding) غلطی کے کارن دوسرے ہی روپ میں پرچلت ہو گئے ہیں۔ جیسے کہ سورگ کا ورنن۔ گئو کشی۔ بکر عید آدی آدی۔ وید میں ورنت گرہستھ روپی سورگ کا ورنن اسلام میں اُپاربھوگ سورگ کے روپ میں کلپت ہوا ہے۔ اسی پرکار گئو کشی اور بکر عید کے سمبندھ میں بھی ان کو بھرم ہوا ہے۔ اوہین سے پتہ چلتا ہے۔ کہ محمد صاحب کے دل میں یہ خیال تھا۔ کہ گئو کشی کے سمبندھ میں کہیں نہ کہیں غلطی اوشیہ ہوئی ہے۔ انہوں نے اس کو جنم بھی نہیں دیا تھا۔ اس کے جنم داتا تو یہودی تھے۔ انہوں نے یہ وچار اسلام دھرم میں گرہن کیا ہے۔ محمد صاحب نے تو سپشٹ لکھا ہے۔ کہ:۔

"خون کے دوارا مارے گئے پشو کا کھانا حرام تھا۔ جیت ہے"۔

اتہ گئو کشی کا وچار تو اسلام دھرم میں نہیں ہے۔ اس کا تو سرونگھر ہی لوپ ہونا چاہئے +

پھلتا ہم اس پرنام پر پہنچتے ہیں۔ کہ اسلام دھرم نے ویدک دھرم کے سرونیہ سدھانتوں کو گرہن تو کیا۔ پر کہیں کہیں بھرم ہو جانے سے ویدک دھرم کے وشدھ سروروپ کو نہ پا سکا۔ جو بھرم یا غلطی اس سے کسی کارن وشیش سے ہو گئی تھی۔ وہ ابھی تک اپنے اسی روپ میں ودھمان ہے۔ جس کا بھیانک پرنام ہم آئے دن سرو تھا بھوگتے رہتے ہیں۔ اتہ ہمارے لئے اُچت یہی ہے۔ کہ ہم چیتنیہ ہو کر اس کرانتی کے یُگ میں ان کا سنشودھن کر لیں۔ اس سنشودھن کا ایک ماتر اُپائے ہماری سمتی میں تلناتمک دھرم وگیان کا ادھین ہی ہے۔ اب سمے آ گیا ہے۔ کہ ہم اس شو پرد سنیہ کو سنگھرتا سے ہردئے انگم کریں۔ یدی ہم ایسا کریں گے۔ تو نشچے رکھئے کہ ہم شیگھر ہی دھرم کے وشدھ سوروپ کو جاننے میں سمرتھ ہو سکیں گے۔ انیتھا

इद च वेदीदय
सत्यमस्ति न चेदिहावे
दीनमहती विनष्टिः॥

شرتی کا یہ واکیہ چرتارتھ ہو گا ہی +

بقیہ صفحہ کنیا گورو کل دیہرہ دُون کی سہائتا کرو

پڑھ لکھتی ہیں۔ بول سکتی ہیں۔ اور کسی بھی اوشیک درشئے پر واد وِواد کر سکتی ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ یہاں کی کنیاؤں کو ویدک دھرم اور رشی دیانند میں اگادھ شردھا ہے۔ کل گیارہ سال کے کورس میں یہاں کی کنیاؤں کو اونچے سے اونچے وشیاؤں کا گیان کرا دیا جاتا ہے۔ یہاں کے پرکشکوں کو یہ شکایت نہیں ہوتی۔ کہ لڑکیاں نہیں لکھتیں الٹا کم لکھتی ہیں۔ سب یہی شکایت کرتے ہیں۔ کہ لڑکیاں بہت لکھتی ہیں۔ آریہ سماج کو ہی یہ گورو پراپت ہے۔ کہ اس کے آدھین اس پرکار اُنت کنیا شکشا سنستھا بخوبی چل رہی ہے۔ آریہ سماجوں میں دان کی پرورتی اور سب سنستھاؤں کی اپیکشا بہت ہے۔ آریہ سماجی پرایہ دھرم پرمی سکے ہی لوگ ہیں۔ پرنتو سب سے اُدھک سماج کی سنستھائیں بھارت میں آریہ سماج کے ادھین ہی چل رہی ہیں۔ یدی آریہ سماجیوں کو یہ منظور ہے کہ آریہ دھرم کا سروتر پرچار ہو۔ تو انہیں استری شکشا کی طرف خاص کر دھیان دینا ہو گا کیونکہ کسی بھی قوم کو بنانے میں سب سے بڑا ہاتھ ماتاؤں کا ہوتا ہے +

آچاریہ ودیاوتی جی جیسی تپسوی اور تیاگی پراپت کر کے بھی آریہ سماج ان کو یتھیشٹ سہائتا نہ دے۔ اور آرتھک کشٹ کے کارن ان کی یہ سنستھا ٹھیک ٹھیک نہ چلے۔ نقصان کی شکل تو ان کے چرتر سمان ہو۔ نہ لگ کر یدی دھن اکٹھا کرنے بیٹھ لگے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماجیوں کے سر پر کلنک ہو گا۔ یہ نشچت ہے۔ کہ آریہ سماج کے آدھین بہت ساری سنستھائیں ہیں۔ پرنتو یدی آریہ جگت اتنا جاگرت ہو جائے۔ کہ وہ خود سمجھ سکے کہ کس سنستھا کی سہائتا کرنی چاہئے اور آریہ سماجی کسی کے آنے اور سمجھانے بجھانے پر نہ تو یہ کا دھیان رکھ کر اس کی سہائتا کریں۔ تو آریہ سماج کی بہت ساری شکتی بچ سکتی ہے اور اپیوگی سنستھائیں بھی اچھے پرکار سے چل سکتی ہیں۔

بھارت ورش میں دان دینے والے رکتیوں انیہ دیشوں کی اپیکشا ادھک ہیں۔ پرنتو دان دینے والے پرایہ لوگ ابھی تک شکشا جیسے اپیوگی کام کے لئے کم ہی دان دیتے ہیں۔ آریہ سماجی تتھا ٹنکاروی بھی وچار کے ہندوؤں اور اپنے پنجاب کے بھائیوں سے خاص طور پر پرارتھنا کروں گا۔ کہ وہ اس سنستھا کی پوری پوری سہائتا کریں۔ یہ سنستھا ہندو سبھیتا اور ہندو قوم کی رکشا کرنے والی ہے۔ اگر کسی طرح یہاں کی سنچالکا آچاریہ ودیاوتی جی کو آرتھک سنکٹوں سے مکت کر دیا جائے۔ تو یہ سنستھا جلدی ہی بھارتیہ استریوں میں آریہ سنسکرتی کا سپھل پرچار کر سکتی ہے۔

کنیا گورو کل کا وارشکوتسو ۲۳۔۲۴۔۲۵ اکتوبر ۱۹۳٦ء کو منایا جا رہا ہے۔ اس میں سبھی دھرمی بھائی کے ہندوؤں کو سملت ہونا چاہئے۔ اور اپنا کرتویہ سمجھ کر تھوڑی بہت سہائتا اس سنستھا کی کرنی چاہئے۔ مجھے پنجاب کی جنتا پر وشواس ہے کہ وہ آرتھک سہائتا کے دوارا اس سنستھا کو پورا پوری سہائتا دیں گے۔ لہذا یہاں کی آچاریہ جی کو اس بات کا وشواس دلائیں گے۔ کہ آپ خوب کام کرتے چلئے۔ اور باقی کمیوں کو ہم پورا کرتے چلیں گے۔ دھن بھیجنے والے پُرشوں اور استریوں کو کنیا گورو کل ۱۸۔ ر، چیور روڈ دہرہ دون یا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورو دت بھون۔ لاہور کے پتہ پر دھن بھیجنا چاہئے +

پرکاش میں اشتہار دیکر لابھ اُٹھائیں

سماجک سماچار

آریہ سماج ظفروال کے سماچار

(۱) پرچار مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۶ء کو مہتہ جی ویدک مشنری معہ اپنے سیکرٹری مہاشہ روشن لال کے سال بھر کی انتظار کے بعد تشریف لائے۔ اسی رات ان کے لیکچر بسنت ہال میں شروع ہو گئے۔ پہلے مہاشہ لیشیا پال کے بھجن ۸ سے ۸½ بجے تک ہوتے تھے۔ پھر ۸½ سے ۹ بجے تک مہاشہ روشن لال کا ویاکھیان ہوتا تھا۔ اور بعد ازاں شری مہتہ جی اپنا دلچسپ اور نئی واقفیت سے بھرا ہوا لیکچر دیتے تھے۔ ان کے لیکچروں میں حاضری بہت ہوتی تھی۔ سارا میدان بھر جاتا تھا۔ لوگ بہت پرسن تھے۔

(۲) منڈن سنسکار۔ آریہ سماج ننگل لوکاں کے پردھان پنڈت تلسی رام کے دو بیٹے کا منڈن سنسکار مہتہ ساون مل دت جی نے ویدک ریتی سے کرایا۔ مہاشہ گنگا سہائے جی کے بھجن اس موقعہ پر ہوئے۔ بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ بعد ازاں تمغونت بھائیوں کا پریتی بھوجن ہوا۔

(۳) ۲۶-۹ کو بسنت ہال میں پرچار ہوا۔ پہلے مہاشہ ہنسراج و گنگا سہائے جی کے بھجن ہوئے۔ پھر مہتہ ساون مل دت جی نے گیتا کی تعلیم پر بڑا ابھاسٹیک لیکچر دیا۔ حاضری کافی تھی۔ پرچار اثر پڑا۔

(۴) ۱۳-۹ کو سالانہ چناؤ ہوا۔ اس میں مہاشہ گرداری لال منتری کے چونکہ تبدیل ہو جانے پر ۲۸-۹ کو اس پر کار پریورتن کیا گیا۔ ماسٹر جی کے استھان پر مہاشہ دیو بندر ناتھ جی منتری بنائے گئے۔ اور مہاشہ سیتا رام جی اُپ منتری کی جگہ مہاشہ برہم دت جی جائنٹ منتری نیت ہوئے۔ اور ماسٹر سیتا رام جی خزانچی چنے گئے۔

(گرداری لال سابق منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

(۱) مورخہ ۵ ستمبر کے جنرل اجلاس میں شری گھنشیام سنگھ جی گپتا کے پیش کردہ آریہ پرواد بل سے متعلق اتفاق سے یہ پرستاؤ پاس ہوا۔ کہ بل ہذا کو اسی روپ میں پاس کیا جائے۔ جس روپ میں کہ بل پیش کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ کی توجہ دلائی گئی۔

(۲) مورخہ ۳ ستمبر کی جنرل میٹنگ میں بابو نند لال جی وہاں جا رہے تھے۔ ان کے پیچھے بالبو و دیہ پرکاش جی گئے۔ قاتلانہ حملے کے کارن ان کے پھیپھڑے ناکارہ ہو کر بار بار بہت زخمی ہونے کے بال بال بچ جانے پر مبارکباد دی گئی۔ حملہ آور ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکا۔ پولیس کو توجہ دینی چاہئے۔

(۳) مورخہ ۱۳ ستمبر کو ایک جنم کے عیسائی کو شدھ کر کے گائیتری کا جاپ کرا کر یگوپویت دیا گیا۔

(۴) مورخہ ۲۰ ستمبر کو ایک جنم کی مسلمان دیوی رستمی نامی کو شدھ کر کے دیا وتی بنایا گیا۔

(۵) مورخہ ۲۱ ستمبر کو موضع مانک پور (پٹیالہ سٹیٹ) کے لالہ شری رام جی پنشنر گوروارہ کی کنیا کا ویواہ ویدک ریتی انوسار پنڈت ونکٹ دت جی شاستری نے کروایا۔

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

گورو کل کورو کشیتر کے سماچار

دو ماہ کی لمبی چھٹیوں کے بعد سب کل واسی گوروکل میں پہنچ گئے ہیں۔ اور دوسری ششماہی کی پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔

گوروکل کی چھوٹی جماعتوں کے تقریباً ۵۵ برہمچاری تین ماسٹروں اور ڈاکٹر جی کے ساتھ سیالہ جا کر رہے۔ اور رہتے ہوئے انہوں نے کسولی۔ دھرم پورہ۔ ڈگشائی وغیرہ آس پاس کے مقامات کی بھی سیر کی۔ برہمچاریوں کی صحت عام طور پر اچھی رہی۔ راستہ میں کالکا پہنچے۔ گوار وغیرہ مقامات کی سیر کرتے ہوئے ۲۱ ستمبر کو یہ پارٹی گوروکل پہنچ گئی۔

بڑی جماعتوں کے تقریباً ۳۰ برہمچاری شری پنڈت سومدت جی مکھیہ ادھشٹاتا اور دیگر ماسٹروں کے ساتھ کشمیر یاترا کے لئے گئے تھے۔ ۵ اگست کو وہ سری نگر پہنچ گئے۔ گوروکل کے برہمچاری اور ماسٹروں نے مقامی آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں میں کافی حصہ لیا۔ برہمچاریوں کے بیوہارک گیان کو بڑھانے کے لئے اس یاترا میں خاص کوشش کی گئی۔ سری نگر کے مشہور ماہر علم موسیقی شری پنڈت جیا لال جی بسنت سنگیت وِدیشیش برہمچاریوں کو گانے کی تعلیم بڑے پریم سے دیتے رہے۔ انہوں نے برہمچاریوں کو ستار اور ہارمونیم کی بھی واقفیت کرائی۔ یکم ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک اندازاً برہمچاری کچھ سری نگر کے محلوں میں پربھات پھیری اور پرچار کرتے رہے۔ ان دنوں آریہ سماج مندر میں شری سوامی وگیانانند جی کی کتھا ہوتی رہی۔ برہمچاریوں کے سنگیت اور بھجنوں کو آریہ نر ناری بڑے پریم سے سنتے رہے۔ برہمچاری تقریباً ڈیڑھ ماہ سری نگر میں رہ کر آس پاس کے درشنیہ مقامات کو دیکھتے رہے۔ ۱۶ ستمبر کو سری نگر سے جموں پیدل یاترا کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں مٹن۔ اچھا بل۔ ویری ناگ وغیرہ درشنیہ مقامات پر ٹھہرتے ہوئے ۲۱ ستمبر کو ادھم پور پہنچ گئے۔ وہاں دو دن تک سماج مندر میں برہمچاریوں کے بھجن اور پرچار ہوتا رہا۔ ۲۳ ستمبر کو جموں پہنچ کر ۲۵ ستمبر کو ریل گاڑی سے گوروکل کے لئے روانہ ہو گئے۔

ان دونوں یاتراؤں میں جن آریہ سجنوں نے سہائتا اور سہیوگ پردان کیا۔ ان کا ہم بہت بہت دھنیہ واد کرتے ہیں۔ اس طرح اس سال کی دونوں سرسوتی یاترائیں نردگھن سماپت ہو گئیں۔

۲۷ ستمبر سے پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ ۱۶ اکتوبر سے برہمچاریوں کے ششماہی امتحانات ہوں گے۔ اور پھر ۴ دن وجے دشمی کی چھٹی کے بعد ۲۶ اکتوبر سے دوسری ششماہی کی پڑھائی شروع ہو جاوے گی۔

(پربندھ کرتا گوروکل کورو کشیتر)

آریہ سماج نیروبی کا چناؤ

آریہ سماج کا سالانہ اجلاس ۱۶ اگست کو منعقد ہوا۔ اس میں مندرجہ ذیل چناؤ عمل میں آیا:-

(۱) پریذیڈنٹ مہاشہ بدری ناتھ آریہ
(۲) وائس پریذیڈنٹ اننت رام
(۳) جنرل سیکرٹری۔ دولت رام شرما۔
(۴) ڈپٹی سیکرٹری بنسی لال سوفات۔
(۵) اسسٹنٹ سیکرٹری۔ بلدیو کپلا۔
(۶) خزانچی۔ کرم چند چوپڑا
(۷) اسسٹنٹ خزانچی ہنسراج شرما۔
(۸) لائبریرین۔ دھرت رام
(۹) اسسٹنٹ لائبریرین۔ فقیر چند
(۱۰) سٹور کیپر اینڈ بلڈنگ سپرنٹنڈنٹ کرم چند بھاکڑ۔

مینیجنگ کمیٹی پربھو دیال آریہ۔ سری رام بھاردواج رام پرشاد۔ سومناتھ اچیہ ہنسراج شرما۔

ایگزیکٹو بورڈ (۱) بدری ناتھ آریہ (۲) اننت رام (۳) دولت رام شرما (۴) کرم چند چوپڑا (۵) پربھو دیال آریہ (۶) دھرت رام (۷) ہنسراج شرما (۸) گورداس رام بھنڈاری۔

آڈیٹر۔ مہاشہ لاہوری رام

آریہ سماج جیند کا جلسہ

آریہ سماج جیند کا وارشک اُتسو تاریخ ۲۲-۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء تدانوسار اسوج شدی ۷-۸-۹ سمت ۱۹۹۳ بکرمی وبروار شکروار شنی وار کو بڑی دھوم دھام سے آریہ سماج مندر میں منایا جائیگا۔ جس میں بڑے بڑے ودوان تتھا بھجنوپدیشک پدھاریں گے۔ انہ سب آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ سمے پر پہنچ کر لابھ اُٹھاویں۔

(جیتا رام دھن شرما منتری آریہ سماج)

آریہ سماج دولتانگر کا سالانہ جلسہ

ایشور انتریامی کا دھنیہ واد ہے۔ کہ جلسہ نروگھن سماپت ہوا۔ اور کیسے ہوا؟ کامیاب ہوا یا ناکامیاب۔ اس کی بابت میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ لوگ خود کہہ رہے ہیں۔ کہ کامیاب ہوا۔ اس جلسہ میں دو باتیں ایسی تھیں۔ جنہوں نے میرے من کے اُوپر اپنا پورا پربھاؤ ڈالا۔ پہلی بات یہ کہ چھوٹی چھوٹی تین کنیائیں۔ کہ جن کی عمر آٹھ آٹھ سال کے قریب ہو گی۔ چار میل کے فاصلہ سے فقط جلسہ دیکھنے کی خاطر پیدل چلکر آئیں۔ دوسری بات یہ کہ دو دن پراتہ کال چار بجے سے لے کر چھ بجے تک پنڈت دلبیراج جی بھجنوپدیشک کے منوہر اور دلکش بھجنوں سے آریہ دیویوں اور سجنوں نے پورا پورا لابھ اُٹھایا۔ اس وقعہ یکم ستمبر سے شروع ہو کر آخر جلسہ تک پربھات پھیری ہوتی رہی۔ اور ہون یگیہ بھی۔ علاوہ اس کے یجروید کے چالیس ادھیاؤں سے کتھا بھی پنڈت ہیمراج جی پروہت آریہ سماج کرتے رہے۔ لڑکوں کی کھیلیں ہوئیں اور ان کو انعام دیا گیا۔ اور کنیائیں جو ہندی بھاشا جاننے والی تھیں ان کو بھی انعام دیا گیا۔ نیز اٹھارہ کے قریب بھجن گانے والوں کو آریہ سماج کی طرف سے ان کی حوصلہ افزائی کے لئے انہیں ٹی پارٹی دی گئی۔ دونوں سبھاؤں کی طرف سے پنڈت بدھ دیو جی میرپوری۔ پنڈت گنگا سہائے جی۔ جیتا بھجن منڈلی۔ مہاشہ موہن لال بھجنوپدیشک

بقیہ صفحہ ۵ حیدرآباد میں وید پرچار

جب تک کہ دل کھول کر دان نہ دیں گے تو یہ کام نہ بڑھ سکتا ہے۔ اور نہ چل سکتا ہے۔ (۴) لاتور کے دنگے کے مقدمہ کا فیصلہ ۲۷۔ اگست کو سماچار ملا۔ کہ لاتور آریہ سماج کے پرانی اتسو پر مسلمانوں نے جو دنگا کر دیا تھا۔ پولیس نے ان پر مقدمہ چلا دیا۔ جس میں ان کو چھ چھ ماس کی سزا سنائی گئی ہے ۔ (نیتی لال)

بقیہ صفحہ ۱۳ جنوبی ہندوستان کے دلتوں میں اسلامی تبلیغ

ہے۔ جو کہ بہت جلد جنوبی ہندوستان کی طرف روانہ کی جائے گی۔ ایک لائق اپدیشک جو کہ وہاں کے حالات سے واقفیت رکھتا ہے ٹراونکور کے لئے روانہ ہو چکا ہے۔ یہ کام کافی عرصہ کے لئے جاری رکھنا پڑے گا۔ اور مطلب یہ ہے۔ کہ وہاں کے لئے ایک مستقل مشن بنانا پڑے۔ سیوکوں اور دھن دونوں کی ضرورت ہے۔ جب کبھی بھی ہندوؤں پر کوئی آپتی آئی ہے۔ آریہ سماج ہمیشہ اسکے مقابلے کے لئے میدان عمل میں اُتر کر رکھشا کا کام کرتا رہا ہے۔ اس لئے میں تمام ہندو جنتا سے جنہیں ہندو دھرم پیارا ہے۔ اور خاص کر آریہ سماجی بھائیوں سے نویدن کروں گا۔ کہ وہ ویدک دھرم کے جھنڈے کے نیچے اکٹھے ہوں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی تن من دھن سے سہائتا کریں۔ پروپیگنڈہ کے کام کے لئے سینکڑوں نوجوانوں کی ضرورت ہوگی۔ اور ہزاروں روپے اس پوتر مشن کو چلانے کے لئے چاہئیں ۔

دانی اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر دھن بھیجنے کی کرپا کریں ۔

جنرل سیکرٹری۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون۔ لاہور

سندھ پرانت کے آریوں سے اپیل

ہمارا چندہ کلکٹر مہاشہ بھوجراج سندھ پرانت میں چندے کے لئے دورہ کر رہا ہے۔ کراچی وغیرہ نگروں کے دانی پرش ضرور مہاشہ بھوجراج کو اس گورکل کے لئے دان دیں گے۔ یہ گورکل دان کا پاتر ہے۔ کیونکہ یہاں پر غریب آریہ بالکوں کو ادرانا تھ بالکوں کو شاستری تک تعلیم بالکل مفت..... دی جاتی ہے۔ دولتمند سندوں یا ساد ہارن پرشوں سے بھی صرف پانچ روپیہ ماہوار بھوجن خرچ لیا جاتا ہے۔ کتابیں کپڑے وغیرہ سب کچھ مفت دیا جاتا ہے۔ اس سے ادھک شاید ہی کوئی سنستھا ماتری بھاشا اور دلیش کی سیوا کر رہی ہو۔ اس لئے یہ گورکل مہاودیالیہ آپ کے دان کا مستحق ہے۔ سندھ کے دانی سجن اپنی اُدارتا کا ثبوت ضرور دیں گے۔ ہم نے اس سے پیشتر کبھی بھی اپنا چندہ کلکٹر نہیں بھیجا۔ اور آئندہ بھی نہیں بھیجیں گے۔ کیونکہ ایک سال تک ہماری جائیداد کی آمدنی کافی ہو جانے کی سمبھاونا ہے ۔

پبلک کا سیوک رودرانند آچاریہ۔ گورکل بیٹ سوہنی ایبی۔ گجرات ضلع مظفر گڑھ

آریہ سماجوں کے لئے

شریمتی بہن شکیل کماری جی نے اپنی آنریری سیوا پرچارارتھ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سپرد کر رکھی ہے۔ انہیں اس پرکار سے کاریہ کرتے ایک ورش سے زائد عرصہ ہو گیا ہے۔ اس عرصہ کے دوران میں جہاں جہاں آپ نے پدھار کر پرچار کاریہ کیا ہے۔ وہاں کی جنتا بخوبی جانتی ہے۔ کہ بہن جی کس لگن اور سچائی کے ساتھ آریہ مہیلاؤں میں پرچار کرتی ہیں۔ کئی آریہ سماجیں انہیں اپنے ہاں پدھارنے کا نمنترن دیتی ہیں۔ مگر چونکہ بہن جی کا پروگرام سبھا کے آدھین ہے۔ اس لئے عام طور پر انہیں ایسے نمنترنوں کے جواب میں سماجوں کو بھی لکھنا پڑتا ہے۔ کہ سبھا سے پتر دوار کیا جائے۔ اس طرح خواہ مخواہ وقت اور دھن کا ناش ہوتا ہے۔

رشی کی توہین اور آریہ سماجوں کا کرتویہ

"آنند" لاہور کے شرانگیز مضمون کے خلاف پروٹسٹ

آریہ سماج چنڈیالہ کا پرستاؤ یہ عام جلسہ پنڈت گوپال مشر کی اس گندی فحش تحریر کے خلاف جو کہ انہوں نے "آنند" لاہور میں مہرشی دیانند سرسوتی کے خلاف سخت بکواس کی ہے۔ پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس مضمون پر فوری قدم اُٹھا کر ہندوؤں کے دُکھی ہردیوں کو شانت کرے ۔ (منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سنگرور کا پرستاؤ یہ ادھیویشن گوپال مشر کے اس اشلیل لیکھ کے ورودھ جس میں اس نے رشی دیانند کے ورودھ اتیانت بکواس کی ہے۔ اتی کرودھ سے پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس کے ورودھ شیگھر کارروائی کرے ۔ (منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج مکتسر کا پروٹسٹ آریہ سماج مکتسر کا مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۶ء کا یہ مہا ادھیویشن پرانک ہے غیرت اخبار "آنند" لاہور میں چھپے ہوئے گوپال مشر نامی ایک گمنام منش کے قابل نفرین مضمون پر جس میں اس نے آریہ سماج کے واجب التعظیم آچاریہ مہرشی دیانند سرسوتی کے پوتر جیون پر شرمناک جھوٹے لانچھن لگائے ہیں لعنت بھیجتا ہے۔ کس قدر شرم کی بات ہے کہ یہ اخبار نویس اپنے آپ کو پشکرنا براہمن اور اپنی جاتی کے اگوا کہنے والے پُرانوں کی حیا سوز اور وام مارگی تعلیم کی وجہ سے اس قدر ڈھیٹ ہو گئے ہیں۔ کہ رشی دیانند جیسے آریہ جاتی کے سچے ہتیشی پر جس کے گن آج دُنیا بھر کی ممتاز ہستیاں گا رہی ہیں۔ بعض پاپی پیٹ کی خاطر اپنے چیلوں کو خوش کرنے کے لئے کیچڑ پھینک کر عظیم پاپ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور ذرا نہیں شرماتے۔ یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ایسے بدتہذیب اخبار کے خلاف فوری کارروائی کی جائے ۔ (کوڑہ رام منتری۔ آریہ سماج مکتسر)

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی کا پروٹسٹ آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور شہر پرانک اخبار "آنند" لاہور کے کرشن نمبر میں پرکاشت گوپال مشر نامک کسی وکیتی کے اس شرانگیز و منافرت انگیز مضمون کی جس سے رشی دیانند کی توہین ہوتی ہے پُرزور مذمت کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ مضمون کے لیکھک و اخبار کے سمپادک کے خلاف فوری کارروائی کرے ۔ (منتری آریہ سماج ہذا)

مشہور جہاں طاقت بخش

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون۔ قبض معدہ۔ دست و پا کی سوزش۔ احتلام۔ بے خوابی۔ بے چینی وغیرہ تمام امراض دُور ہو کر بدن تندرست اور طاقتور بنتا ہے۔ قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ۔

نیہو پلپک واری روغن مخصوص ہیں آئی ہوئی کسی بھی وجہ سے عضو کمزوری۔ کجی۔ لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے دُور ہو کر از سرِ نو بدن میں طاقت آتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ۔

مدن منجری فارمیسی۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ

کے بارہ میں سر پی۔ سی رائے کی رائے

میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا۔ تمام دوائیاں اعلیٰ پیمانہ پر آیورویدک طریقوں پر بنائی جاتی ہیں۔ اور دوائیوں کو ہندوستان کے ہر صوبہ میں ہی نہیں۔ بلکہ ہندوستان سے باہر بھی مقبولیت حاصل ہے۔

ادھیکش جوگیش چندر گھوش آیوروید آچاریہ

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

بندوقیں، رفلیں، ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے اور ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ افسران آسان قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

SuLeman Umar

and Co, Karachi

ہم آپ کو پرکاش میں لانا چاہتے ہیں

اور بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ مقویات کی سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں آپ کو قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی دکھمی۔ جریان۔ احتلام۔ انزال۔ رقت منی وغیرہ شکایتوں سے بآسانی نجات دلائیں گی۔ صرف ایک دفعہ آزمائیں۔

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ پانچ ڈبیہ ۴ روپے۔

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

صنعت و حرفت

اپنے دیش کی بات

وِدھاتا وِشو کا

افیون کی کھیت

لیگ اقوام کے اہم ذ ہیار[illegible] وقت دنیا کے مختلف حصوں میں ۲۰ لاکھ سے بھی زیادہ افیونی ہیں جن میں سے ۳۰ ہزار تو صرف انگلینڈ میں ہیں۔ سب سے زیادہ افیونی چین میں ہیں۔

۱۹۳۴ء میں ہندوستان کے مختلف صوبوں میں کتنی افیون خرچ ہوئی اس کا حساب اس طرح ہے:-

صوبہ	وزن	صوبہ	وزن
مدراس	۲۸۵۸۹ سیر	بہار اڑیسہ	۲۰۰۸۶ سیر
بمبئی	۱۴۲۲۸ "	سی۔ پی	۱۱۶۹۱ "
سندھ	۴۷۱۹ "	آسام	۱۱۷۵۳ "
بنگال	۲۷۱۰۴ "	صوبہ سرحد	۱۰۶۷ "
برما	۲۲۷۴۰ "	دہلی	۱۴۱۵ "
یو۔ پی	۱۱۴۸۷ "	اجمیر مارواڑ	۳۲۲۱ "
پنجاب	۳۰۳۳۰ "	بلوچستان	۴۷۷ "

پوست کی کاشت کو آہستہ آہستہ بند کر دینے کی تجویز کو گورنمنٹ آف انڈیا نے نامنظور کر دیا ہے۔

سوادھیائے کے لئے نادر موقعہ

ویدک گٹکا لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار اس پستک میں ہر روز کی پرارتھناؤں کے منتروں کی سندر سرل وی اور مدھر ویاکھیا کی گئی ہے۔ اس طرح ورش بھر کے لئے ۳۶۵ پرارتھنائیں اس پستک میں سنگرہ کی گئی ہیں۔ پستک تین بھاگوں میں چھپی ہے۔ ایک بھاگ کا مولیہ ایک روپیہ اور تین بھاگوں کا تین روپیہ ہے +

برہمن کی گئو لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار۔ بیچے براہمن کی پانی میں گیا جادر بھرا رہتا ہے اس پستک میں اس سوکت کا سندر انوواد کیا گیا ہے +

سوم سرور لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے اس پستک میں سام وید پومان سوکت کی سندر ویاکھیا ہے۔ دم شبد سے وید میں کیا مطلب ہے یہ پستک میں اچھی طرح دکھایا گیا ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ ۸ر سادہ ایک روپیہ ۴ر +

یوگیشور کرشن لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کرشن کا سرس پر مالک اور پورن جیون چرتر پڑھنے کے لئے اس پستک کو منگوائیے۔ بھاشا سرل اور محاورے دار ہے۔ چھپائی سندر ہے۔ مولیہ ایک روپیہ ۸ر +

ہماری دیگر پستکیں

بھارت ورش کا اتہاس۔ تین کھنڈوں میں۔ لیکھک آچاریہ رامدیو جی مولیہ تین بھاگوں کا پانچ روپیہ ۴ر +
پران پریالوچن۔ پرانوں پر آلوچنا تمک گرنتھ ہے۔ قیمت تین روپیہ۔ **دھرم اپدیش**۔ سوامی شردھانند جی کے اپدیشوں کا سنگرہ دو بھاگوں میں۔ قیمت ایک روپیہ ۸ر **سنسکرت پرویشکا**۔ دو بھاگ سنسکرت سیکھنے کی ریڈریں۔ قیمت ۱۲ر ۸ر **ہمچریہ سندیش**۔ اس وشے پر اب تک لکھی گئی پستکوں میں سب سے یہ اتم ہے۔ قیمت ۸ر ۸ر **استریوں کی شکتی**۔ دیویوں کے ہاتھ میں دینے اور کنیا پاٹھشالاؤں میں انعام بانٹنے کے لئے اس سے اچھی پستک نہیں مل سکتی۔ اس پر پانچ سو روپیہ انعام مل چکا ہے +
منوشتا وگیان۔ شری کرشن کیسے ہو جائے۔ اس پر یہ ہماتک پستک ہے۔ اس پر چودہ سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ قیمت تین روپے ۸ر مفصل سوچی پتر مفت منگائیے

منیجر۔ پستک بھنڈار گورو کل کانگڑی (ضلع سہارنپور) | **برانچ منیجر۔ ویدک ہندو ایجنڈ کمپنی ہسپتال روڈ۔ لاہور**

زمانہ حال کی سب سے بڑی دریافت

تجربے دکھلانے والے ہیں۔ جو سورج کی گرمی سے پیدا ہوں کامیاب ہے۔ کہ اگر تیل یا کوئلہ کم ہو گیا۔ تو یہ انجن سورج کی گرمی کو اکٹھا کر سکے گا۔ اور اس میں مکمل طور پر کامیابی ہو گئی۔ تو یہ زمانہ حال کی سب سے بڑی ایجاد ہو گی۔ چند دنوں میں ڈاکٹر ایبٹ اس انجن کو چلا کر دکھلائیں گے۔ اس انجن کی خوبی یہ ہے۔ کہ اس کے چلانے میں خرچ بہت کم ہو گا۔ دھات کی تین چادروں پر سورج کی شعاعیں پڑیں گی۔ اور وہاں سے ایک لائن میں اکٹھی ہوں گی۔ اور پانی کی مانند ایک کیمیائی مادہ پر عمل کریں گی۔ جس سے اس مایہ کا درجہ حرارت ۴۰۰ درجے فارن ہیٹ تک پہنچ جائیگا۔ اس مادہ کی بھری ہوئی نالیاں بائیلر میں جائیگی۔ اور وہاں پانی کو بھاپ بنائیں گی۔ ڈاکٹر ایبٹ پہلے پہل ایک چھوٹا سا انجن چلائیں گے۔ لیکن اس طرح سے بڑے سے بڑے انجن بھی چلائے جا سکتے ہیں +

۴۴۰ دن متواتر سویا رہا!

ایک امریکن نے جس کی عمر ۲۳ سال ہے۔ حال ہی میں ۴۴۰ دن کی نیند کے بعد آنکھیں کھولی ہیں۔ اس دوران میں اس کے وزن میں بھاری کمی ہو گئی ہے۔ ڈاکٹروں نے اس کا معائنہ کیا ہے۔ اور ان کی رائے ہے۔ کہ اس کے جسم میں کوئی ایسی پیچیدگی رونما نہیں ہوئی۔ جس سے اس کی صحت کے تباہ ہونے کا خطرہ ہو۔ آج کل اُسے بہت ہلکی اور زود ہضم غذا دی جا رہی ہے +

پانچویں منزل سے گر کر صحیح سلامت

نیویارک میں ایک چودہ سالہ لڑکا پانچویں منزل پر پتنگ اڑا رہا تھا کہ اتفاقاً گر پڑا۔ لیکن لڑکے کی قسمت دیکھیے۔ کہ جب وہ نیچے زمین پر آیا۔ تو فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اُسے کہیں کوئی چوٹ نہ آئی +

"پرکاش" میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں

...ی کا دیسی صابن بنانا

...ک پاؤ
...ن ۲ پاؤ ۵ پاؤ
...ا ۲ تولہ

...ی سوڈا کاسٹک کو پانی میں ...رے برتن میں میدہ کو تیل میں ...ی۔ سوڈا کاسٹک والا پانی تھوڑا ...ی تھوڑا تھوڑا ڈال کر لکڑی سے ...ی۔ بعد از اں سانچوں میں بھر دیں۔ ...کے بعد عمدہ کپڑے دھونے کا صابن ...ئے گا +

...ونے کی اعلےٰ ترکیب

...ر پانی میں اچھی طرح حل کریں۔ اور ...را سا شورہ ملا کر جو کپڑا دھونا ہو۔ اُبال کر ...کپڑا بالکل صاف ہو جائے گا +

...کے پاپڑ بنانا

...کر چھیل لیں۔ اور پھر گھی یا تیل ...کر لیں۔ جب اچھی طرح گھٹ ...نمک۔ مرچ سرخ۔ زیرہ۔ ہینگ ...ٹ کا۔ یہ سب چیزیں اندازہ سے ...بہت کم ملانا چاہیے۔ پھر چھوٹی ...بنا کر ان کو بیل لیں۔ اور دھوپ ...جب وہ کچھ خشک ہو جاویں۔ تو ...رکھ لیں۔ اور پھر خشک کر کے رکھ ...گھی میں پوری طرح پکا لیں۔ کھانے ...لذیذ ہوں گے +

...ساگو دانہ کے پاپڑ بنانا

...ساگو دانہ پاؤ بھر کو قریب آدھ سیر ...پانی میں دو ماشہ سوڈا کھانے ...پانچ ماشہ نمک ڈال دیں جب ...ل جائے۔ اور پتلی لئی کی شکل ...اس میں زیرہ سفید۔ مرچ سیاہ ...ملا دیں۔ اور آگ سے نیچے ...کچھ ٹھنڈا ہو جائے۔ تو کسی کپڑے ...پر پتلی کی طرح ٹھنڈا ...نکالیں۔ اور اس کو ذرا پھیلا ...دھوپ میں رکھ دیں۔ اور خشک ...گھی میں بھون لیں۔ بہت لذیذ ہوتے ہیں

سواستھیہ رکشا

تپدق کے لئے یگیہ چکتسا

(لیکھک:- شری درگا پرشاد جی آیوروید شاستری اجمیر)

मुञ्चामि त्वा हविषा

यद्येत देव तस्या इन्द्राग्नी प्रमुक्तमेनम् ॥

अ० कां० ३ सू० ११ मं० १

ارتھ:- اے ویادھی گرست (توا) تجھ کو (کم) سُکھ کے ساتھ (جیونائے) چرکال جینے کے لئے (اگیات یکشمات) گپت کشایا روگ سے سمپورن ہرگٹ راج یکشما روگ سے (ہوشا) آہوتی دوارا (منچامی) چھڑاتا ہوں۔ (یدی) جو (ایتت) اس کے ہیں (ایتم) اس جانی کو (گراہی) پیڑا نے یا پرانے روگ نے (جگراہ) گرہن کیا ہے۔ (تسیا) اس سے (اندراگنی) وایو تتھا اگنی دیوتا اس کو اوشیہ ہی چھڑا دیں +

اس منتر دوارا سپشٹ ودت ہوتا ہے۔ کہ وید بھگوان پرتیک پرکار کے تپدق کی چکتسا وایو اور اگنی دوارا بتلاتے ہیں۔ اور آہوتی دوارا روگ سے مکت ہونے کا آدیش کرتے ہیں +

یوروپ کے کئی ودوان اور ڈاکٹروں نے اس بات کی پُشٹی انیک پرمان اور تجربوں دوارا کی ہے کہ اوشدھی کو ہوا پر رکھ کر کھلانے کے استھان میں اوشدھی کو کیول سونگھانے کا یدی اپیوگ کیا جائے۔ تو وشیش لابھ دایک ہوگا۔ انہوں نے شریر شاستر کے ایسے انیک پرمانوں سے پرمانت کیا ہے کہ معدہ کے اتیرکت پھیپھڑا اور منہ میں ایسے انیک بھاگ ہیں۔ جو اوشدھی کے پربھاو کو اتی شیگھر گرہن کر لیتے ہیں۔ اور ناک کا بھیتری بھاگ بھی شیگھرتا سے ساتھ پربھاو دار ہو جاتا ہے۔ اوشدھی کا سب سے ادھک پربھاو سونگھنے اور شواس لینے سے ہوتا ہے۔ بدھیمان پُرش اس بات کو بھلی پرکار سے جانتے ہیں کہ سوکشم وستو تو ستھول میں پرویش کرتی ہے۔ پرنتو ستھول سوکشم میں نہیں گھس سکتی۔ جیسے آٹے میں ملی ہوئی شکر کے سوکشم پرمانوؤں کو چیونٹی ہی پرتھک پرتھک کر سکتی ہے پرنتو ہاتھی کا سوکشم سے اس کو پرتھک پرتھک کرنے میں سمرتھ نہیں ہے۔ اوشدھیوں کا وہ سوکشم ترو بھاگ جو یہ اگنی دوارا چھن بھن ہو سوکشم سے

بھی سوکشم اوشدھیوں کے پرمانو تیار کر چکا ہے۔ ... سکتا ہے +

تپدق کے سے روگی کے پھیپھڑے دشت یا "آکرانت" ہو جاتے ہیں۔ ایسی دشا میں جو اوشدھی منہ دوارا کھائی جاتی ہے۔ وہ ہضم ہونے پر رس رکت بننے کے پشچات پھیپھڑوں تک پہنچتی ہے۔ پرنتو اگنی میں جلائی ہوئی اوشدھی سوکشم پرمانوؤں کے روپ میں شواس دوارا سیدھی پھیپھڑوں پر پہنچ کر اسے اپنا پربھاو کرنے میں سمرتھ ہو جاتی ہے۔ کسی دوسرے طریقے سے اتنی شکتی کے ساتھ شیگھر اوشدھی پھیپھڑوں تک نہیں پہنچ سکتی۔ اس لئے ہر رونیہ ... سے "یگیہ چکتسا" سے تپدق کے مریض کو ادھک آرام ہو سکتا ہے۔ پراچین آریہ گرنتھوں میں بھی اس "یگیہ چکتسا" کے انیکوں پرمان پائے جاتے ہیں۔ لکھا ہے:-

यया प्रयुक्तया चेष्टया—
राजयक्ष्मा पुराजितः ।
तां वेद विहितां मिष्टमारोग्यार्थी
प्रयोजयेत् ॥

چرک چکتسا استھان ادھیائے ۹ شلوک ۱۴۴

ارتھ:- جس یگیہ کے پریوگ سے پراچین کال میں راج یکشما روگ نشٹ کیا جاتا تھا۔ اس وید وہت یگیہ کو روگ دور کرنے کے لئے اوشیہ کرنا چاہئے +

اسی پرکار ستپتھ براہمن میں بھی آیا ہے۔ کہ ہر پرکار کے روگوں کی نیورتی اوشدھی ودت یگیہ کرنے سے ہوتی ہے۔ ہوم کرنے کے جو دروبیہ اگنی میں ڈالے جاتے ہیں۔ ان سے دھواں اور بھاپ اُٹھتا ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگنی کا یہی سوبھاو ہے۔ کہ پدارتھوں میں پرویش کر کے ان کو چھن بھن کر دیتا ہے۔ اگنی دوارا سوکشم کئے ہوئے پرمانو وایو کے سنیوگ سے پربت میں پہنچ کر شیگھر اپنا پربھاو کرتے ہیں +

تپدق کا کیڑا اتنا سوکشم ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹروں کے مت سے ۲۵ ہزار کیڑوں کے ایک انچ استھان پر اپنا ہوتا ہے۔ ... کہتے ہیں کہ ایک تھوک کے نشان میں کروڑوں کیڑے ... سوکشم ... سوکشم

کیڑوں کو مارنے یا دور کرنے کے لئے سفول کرن والی اوشدھیوں کا پہنچانا کٹھن کار ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ تپدق روگیوں کو پرایہ ودید ڈاکٹر لاعلاج "اسادھیہ" روگ کہہ کر پری تیاگ کر دیتے ہیں +

تپدق کے روگی کا علاج

تپدق کے روگی کو سروتھا ایکانت استھان میں جہاں کی وایو جل اس کے انوکول ہو۔ رکھنا چاہئے۔ کھانے کے دستروں وغیرہ چھاون کرنے والے برتنوں کو نتیہ صبح سے شام تک دھوپ میں سکھانا چاہئے۔ اور جہاں تک ہو سکے پرتی پندرھویں دن روگی کا پرتیک سامان بدل دینا چاہئے۔ پُرش روگی کی تیمارداری کا کام پُرش کرے۔ اور استری روگی کی سیوا سُشروشا کا کام استری ہی کرے۔ کبھی بھول کر بھی ایکانت

ہاکر پرشوں کے کمروں میں استریاں ... استریوں کے کمروں میں قبول کریں ... سب ہمارا اپنا نج کا انوبھو ہے کہ اس ... قبول کرنے سے سینکڑوں روگی ... بن چکے ہیں۔ ورتمان میں جو ... کے سمبندھ میں ہم کچھ لکھنا مناسب نہیں ... کیونکہ ہمارا یہ وشے نہیں ہے ... ایسے انوسار و چار کر ... پڑھا جاتا ہے۔ کہ دھواں ... ہر قسم ہی جن کی اسادھیہ ... سے ہے +

چکتسا

منڈوک پرنی۔ برہمی ... بائز ڈی۔ ... نیبر دالا۔ ... شالی پرنی ... آڑوسا۔ گلاب کے پھول۔ ... ... سفید الائچی۔ کشیرہ ...

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹڈ

پوسٹ بکس ۵۵۴۔ کلکتہ

پچاس برس سے زیادہ کا مشہور لاثانی پیٹنٹ دوائیوں کا ہندوستانی دواخانہ

ہر گھر میں رکھئے

STAR TRADE MARK (REGD.)

اسٹار ٹریڈ مارک

Rgd. جوڑی تاپ

دوا کھانے سے پہلے

تپ و لرزہ اور طحال کی دوا

ملیریا اور باری کے بخار کے لئے یہ اکسیر ہے تین چار خوراک کے پینے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اس کے استعمال سے خون گاڑھا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ ملیریا کے لئے اس کے مقابلہ میں کوئی دوسری دوا مفید نہیں نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی پندرہ آنہ ڈاک محصول دس آنہ چھوٹی شیشی آٹھ آنہ ڈاک محصول سات آنہ +

داد کا Rgd. رنگ مرہم

ایک بار لگانے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو اس کے دو تین بار لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی چار آنہ مع محصول ڈاک۔ چھ ڈبی تک سات آنہ۔

نمونہ ڈیڑھ آنہ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے

دوا کھانے کے بعد

نوٹ:- ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں۔ اور دواخانوں میں ملتی ہے + دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں +

ایجنٹ:- لاہور میں۔ منیجر پربھا اخبار۔ امرتسر میں۔ ڈاکٹر مدن لال اینڈ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم
कृण्वन्तो विश्वमार्यम्
کرنوتو وشوم آریم
PRAKASH LAHORE
ممالک غیر سے
سالانہ چندہ للعہ

प्रकाश
پرکاش لاہور
ہفتہ وار
قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے
۲- ایشور ستچدانند سروپ نراکار سروشکتیمان نیائے کاری دیالو اجنما اننت نروکار انادی انوپم سرو دھار سرویشور سرو ویاپک سرو انترجامی اجر امر ابھے نتیہ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے - اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے
۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے
۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے
۵- سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں
۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے یعنی شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا
۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے
۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے
۹- ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے بلکہ سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے
۱۰- سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے - اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں

جلد ۳۲ | اتوار ۳ - کارتک سمت ۱۹۹۳ | مطابق ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۴۱

رشی راج

(نو بین لال دیو - وشید)

ویدکا تتو ستیہ دھرم بتلائے دیا ۔ دیش میں چلایا پھر شدّھی کے رواج کو
دلت اناتھ اور گئووں کا اُدّھار کیا ۔ رکھا ہندو دھرم اور ودھوا کی لاج کو
دیش کو جگائے سوَرگ آپ تو سدھار گئے ۔ پرتی ندھی چھوڑا تج آریہ سماج کو
بال برہمچاری سروتیاگی ستیہ برت دھاری ۔ کوٹی دھنیہ باد دیانند رشی راج کو

Digitized by eGangotri

اُپنشد گاتھا
تیتریہ اُپنشد
(برہم آنند ولی)

پہلا انوواک پرمیشور ہم دونوں کی رکھشا کریں۔ ہم دونوں سنتیہ کا پالن کریں۔ ہم دونوں مل کر شکتی کو بڑھاویں۔ ہم دونوں کا پڑھا پڑھایا تیج والا ہو۔ ہم کبھی دلیش نہ کریں۔ برہم کو جاننے والا پرم کلیان کو پراپت ہوتا ہے۔ اسی پر یہ رچا کہی گئی ہے۔

جو برہم کو ستیہ سورُوپ اور اننت جانتا ہے۔ اور اپنے ہردے کی گپھا کو۔ پرم سوکشم آکاش میں چھپا ہوا جانتا ہے۔ وہ سارے منورتھوں کو پراپت کر لیتا ہے۔ اور سب اننت پھلوں کو پا لیتا ہے۔

اس ستیہ سورُوپ پرماتما کی اِچھا سے سب سے پہلے آکاش پرکٹ ہُوا۔ آکاش سے وایو۔ وایو سے اگنی۔ اگنی سے جل۔ جل سے پرتھوی۔ پرتھوی سے اوشدھیاں۔ اوشدھیوں سے انّ۔ انّ سے ویریہ اور ویریہ سے شریر اُتپن ہوتا ہے۔ اس کارن منش کا شریر انّ کے رس سے بنا ہے۔

منش شریر کے انگ۔ سر۔ نابھی آدی کرم شکتی کے کوش ہیں۔

دوسرا انوواک پرتھوی پر رہنے والی پرجائیں انّ سے ہی اُتپن ہوتی ہیں اور انّ سے ہی جیتی ہیں۔ اور دیہہ ناش ہونے پر ان کے شریر پرتھوی میں ہی لین ہو جاتے ہیں۔ سب پدارتھوں میں انّ ہی سب سے بڑا ہے۔ اور یہی سب کی اوشدھ کہا گیا ہے۔ جو منش انّ کو سب سے بڑا اُپکارک سمجھ کر اس کا سیون کرتے ہیں۔ ان کو سکل بھوجیہ پدارتھ پیدا ہوتے ہیں۔ نشچے سے انّ جیون کا آدھار ہے۔ اس کارن اس کو سب کی اوشدھ کہا گیا ہے۔ ان سے ہی جیو جنم لیتا ہے۔ اور پیدا ہو کر انّ سے ہی بڑھتا ہے۔ انّ کے رس سے بنے ہوئے اس ستھول شریر سے بھِنّ اس کے اندر آتما ہے۔ جو سوکشم شریر میں رہتا ہے۔ اور یہ سوکشم شریر اس ستھول شریر میں رہتا ہے۔

اس سوکشم شریر کا سر پران ہے۔ دیان اس کا دکشن پکش ہے۔ اپان اُتر پکش ہے۔ سمان وایو اس کا آتما ہے۔ ادان اس کی پونچھ ہے۔ سوکشم شریر انہیں وایوؤں کے ساتھ شریر میں رہتا ہے۔ اور مرنے سمے ان کے ساتھ ہی نکل جاتا ہے۔

ویدامرت
اوم
رگ وید — سام وید — یجروید — اتھروید

प्रत्युष्टं रक्षः प्रत्युष्टा अरातयो निष्टप्तं रक्षो निष्टप्ता अरातयः। अनिशितोऽसि सपत्नक्षिद्वाजिनं त्वा वाजेध्यायै सम्मार्ज्मि। प्रत्युष्टं रक्षः प्रत्युष्टा अरातयो निष्टप्तं रक्षो निष्टप्ता अरातयः। अनिशितासि सपत्नक्षिद्वाजिनीं त्वा वाजेध्यायै सम्मार्ज्मि॥

(یجروید۔ پہلا ادھیائے۔ منتر ۲۹)

لفظی ترجمہ (انی شِتہ) بڑی ترکیبوں سے (سپتن کشت) دُشمن کا ناش کرنے والے۔ اور (واجی تم) ویگ (یعنی پھرتی وغیرہ) گنوں والے جس جنگ سے (رکشہ) رُکاوٹ ڈالنے والے پاپی کا (پرتیوشٹم) ناش (اور) (آراتیہ) سچائی کی مخالفت کرنے والے کو (پرتیوشٹا) سزا (اور) (رکشہ) باندھنے لائق کو (نشٹپتم) دُکھ (اور) (اراتیہ) علم کی مخالفت کرنے والے کو (نشٹپتات) سنتاپ (ہوتا ہے) (توا) اس جنگ کو (واجے دھیائے) اعلیٰ خوراک سے مضبوط کرنے کے لائق فوج کے لئے (لڑائی کے سامانوں کو) (سم مارجمی) اچھی طرح شُدھ کرتا ہوں۔ (یعنی ان کے نقصوں کو دُور کرتا ہوں)۔

(سپتن کشت) شترووں کا ناش کرنے والی (انی شِتا) بے شمار انسانوں کی فوج سے۔ (رکشہ) غیر کے سکھ کو نہ سہنے والے کا (پرتیوشٹم) ناش (اور) (اراتیہ) کنجوسوں کا (پرتیوشٹا) لاقعبہ (رکشہ) جوا کھیلنے والے اور بدکاروں کا (نشٹپتم) بندھن (اور) (اراتیہ) خودغرضوں کا (نشٹپتا) راجیہ سے نکالا جانا (ممکن ہوتا ہے) (توا) اس (واجی نیم) طاقت اور پھرتی وغیرہ گنوں والی فوج کو (واجے دھیائے) بہت طریقوں سے آراستہ کرنے کیلئے (سم مارجمی) اعلیٰ قواعد سے پھرتیلا اور بہادر بناتا ہوں۔

تشریح ایشور نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ سب انسانوں کو چاہئے۔ کہ علم اور شُبھ گنوں کے ظہور کے لئے دُشٹ۔ پاپی۔ ناراستی پسند دُشمنوں کا ہمیشہ نوارن کیا کریں۔ تاکہ سنسار میں ہمیشہ امن قائم رہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ بہت تعداد میں انسان فوج میں بھرتی ہوں۔ اپنے اندر بہادری کے گنوں کو دھارن کریں۔ اور اعلیٰ اعلیٰ قواعد اور شستر استر ودیا کو سیکھ کر اپنے جسموں کو مضبوط بنا دیں۔ راجہ کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ ایسا انتظام کرے۔ کہ اس کی رعایا کمزور۔ بزدل اور کمینہ نہ ہونے پاوے۔ اور نہ ہی اس کے راجیہ میں کسی قسم کا دُکھ شریشٹ۔ مہاتما۔ سادھو۔ سنیاسی خدا کے بھگت لوگوں کو ہو۔

چُنے ہوئے پھول
(از مہاشہ بھیم رام جی ... لدھیانہ)

(۱)

ایک منش ہمیشہ گردن جھکائے رکھتا تھا۔ کسی نے اس کا کارن پوچھا۔ تو اُس نے اس کا اُتر دیا۔ کہ پاپوں کا سر پر اتنا بوجھ ہے۔ کہ گردن سیدھی نہیں ہو سکتی۔

(۲)

ایک دوسرا منش اسی طرح گردن جھکائے رکھتا تھا۔ جواب سنا۔ اس نے بتایا۔ کہ اچھیان کرتے کرتے گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اس لئے اب سیدھی نہیں ہو سکتی۔

(۳)

تیسرا منش اسی طرح گردن جھکائے ہوئے تھا۔ دریافت کرنے پر اس نے یہ کہا۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ پرمیشور آسمان پر رہتا ہے۔ مگر مجھے بھومی۔ مخلوقات۔ پھول پتیوں میں دیکھ رہا ہے۔ اس لئے اس طرف دیکھ رہا ہوں۔

(۴)

ایک شخص گردن اکڑائے رکھتا تھا۔ کسی نے کہا۔ کہ تُو بڑا مغرور ہے۔ جواب دیا کہ نہیں میری جھکی گردن اور بہت نرم طبیعت کو دیکھ کر گناہ باغی اور سرکش ہو کر گردن پر سوار ہو جاتے ہیں۔ میں ان کو غضب آلودہ آنکھیں دکھلا کر اور دھکا کر دُور پھینک رہا ہوں۔

(۵)

ایک دوسرا گردن بلند رکھتا تھا۔ تو پوچھنے پر اُس نے بتلایا۔ کہ میں نے سُنا ہے۔ کہ پرمیشور سمندر کے نیچے سویا ہوا ہے۔ مگر مجھ کو پہاڑ۔ ستاروں۔ سورج۔ چندرما آکاش میں پرنیکش دکھلائی دیتا ہے۔ اس لئے اُوپر کو ٹکٹکی لگا رہا ہوں۔

(۶)

تیسرے منش اُونچی گردن والے نے اُتر دیا۔ کہ چونکہ میں پاپ کو دُشمن اور دھرم کو مِتر سمجھتا ہوں۔ اس لئے اس خوشی میں اس جہان پربھو کو جو کہ سورج سے بھی کروڑوں گُنا روشن اور سکھ دینے والا ہے۔ دھنیاد دے رہا ہوں۔

(۷)

جہاں کوئی مِتر نہ ہو۔ وہاں تنہائی اور جنگل پہاڑوں میں ستسنگ۔ رِشی سچے مِتر ہے۔

(۸)

جس کو ستسنگ کی مِترتا کا آنند آ گیا ہے وہ دوسرے مِتر کی بہت کم پرواہ کرتا ہے۔

(۹)

نیک اور بد پہچاننے کے لئے مختصر ہدایت۔ یہ ہے۔ کہ جس کام کے کرنے سے آنند۔ اُتساہ اور پریم بڑھے وہ نیک اور جس کے کرنے سے طبیعت بیٹھے اور شوک ہو وہ بد اس کو مت کرو۔

سنسکرت پاٹھ مالا

کے چار بھاگ منگوا لیجے اور پرتی دن آدھ گھنٹہ پڑھ کر ایک ورش میں دیا بھارت سمجھنے کی یوگیتا پراپت کر لیجئے۔ ۲۴ بھاگوں کا مولیہ ۶ روپے ۱۲؍ بارہ بھاگوں کا مولیہ ۴ روپے ۸؍۔ چھ بھاگوں کا مولیہ ۲ روپے۔ تین بھاگوں کا مولیہ ایک روپیہ۔

نوٹ:۔ خط وکتابت اُردو میں نہ کریں۔ صرف ہندی میں کریں۔

سوادھیائے منڈل اوندھ (ضلع ستارا)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

آریہ سماج کے اکسو پر دفعہ ۱۴۴

دو سو دکانیں اور مکان جل گئے

تخت انگلستان کا ایک نیا دعویدار

(لنڈن - ۱۳ - اکتوبر) وسطی لنڈن میں آج کل ایک نیا لمبا مضبوط شخص پایا جاتا ہے۔ جو کہ اپنے آپ کو انگلستان کا جائز بادشاہ بتلاتا ہے۔ وہ اپنا نام انتھونی ٹیوڈر بتلاتا ہے۔ اور شہنشاہ ہنری ہشتم اور ملکہ این بولین کا ڈائرکٹ جانشین قرار دیتا ہے۔ نیز وہ بروقت شاہ ایڈورڈ کی دربار میں تاجپوشی پر اعتراض کرے گا۔ اور مارشل اور دیگر شاہی افسران کو باقاعدہ درخواستیں بھی کرے گا ۔

ڈی اے وی کالج لاہور کی گولڈن جوبلی

(لاہور - ۱۲ - اکتوبر) سیکرٹری دیانند کالج گولڈن جوبلی اطلاع دیتے ہیں۔ دیانند اینگلو ورنیکلر ویدک کالج لاہور کی گولڈن جوبلی ۱۷ - اکتوبر سے شروع ہو کر ۲۵ - اکتوبر کو ختم ہوگی۔ اس موقعہ پر دیانند ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کا بنیادی پتھر رکھا جائے گا۔ استری پرشوں کے لئے سائینٹیفک تجربات کئے جائیں گے۔ تعلیمی نمائش کے علاوہ ملٹری مظاہرہ اور اجتماعی ڈرل ہوگی۔ ودوان سکالروں۔ لیڈروں اور سماجک پرشوں کے لیکچر ہوں گے۔ اور ایک بڑا ڈنر دیا جائے گا۔ جس میں صدہا اشخاص شامل ہوں گے۔ سام ویدی اور اتھرو ویدی پنڈت صاحبان دوارا بڑا یگیہ ہوگا۔ مختلف آریہ انسٹی ٹیوشنوں کا ٹورنامنٹ ہوگا۔ ۲۲ - اکتوبر کو لاہور کے بازاروں سے ایک بڑا جلوس گذریگا۔ جملہ آریہ سماج مندر اور آریہ سماجیوں کے مکانوں پر دیپ مالا ہوگی۔ تعلیمی نمائش ۲۱ - اکتوبر کو ۲½ بجے بعد دوپہر ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کریں گے۔ نمائش میں ٹکٹ داخلہ ایک آنہ فی کس ہوگا ۔

—— لاہور ۱۴ - اکتوبر - آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں کانگریس کی طرف سے انتخابی پروپیگنڈا کی غرض سے ڈاکٹر ستیہ پال سرحد کے لئے تیار بیٹھے تھے کہ گورنمنٹ نے صوبہ میں ان کے داخلہ کی ممانعت کر دی ہے ۔

—— نئی دہلی ۱۳ - اکتوبر - معلوم ہوا ہے۔ کہ چودھری چھوٹو رام ایم - ایل - سی - نے پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی صدارت کے لئے کھڑے ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔

کیا آریہ سماجی ستیہ گرہ کریں گے

سنبھل - ۱۴ - اکتوبر - سنبھل کا جو ریلوے سے ۴۴ میل کے فاصلے پر ہے۔ حکام نے آریہ سماج کے سالانہ اتسو پر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر کے نگر کیرتن کی ممانعت کر دی۔ مشہور آریہ سماجی لالہ کھیم چند رئیس پانی پت نے اس حکم کی خلاف ورزی میں جھنڈے کے ساتھ جلوس نکالا۔ جس پر لالہ کھیم چند اور تین مقامی آریہ سماجیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ آچاریہ رام دیو پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سوامی سوتنترانند اور لالہ دیش بندھو گپتا سیکرٹری انٹرنیشنل آرین لیگ موقعہ پر پہنچ گئے۔ مسٹر عبدالمجید ڈپٹی کمشنر کرنال اور مسٹر کنور بہان ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور دوسرے افسر صورت حالات کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ چونکہ پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ آریہ سماجی اس حکم کے خلاف ستیہ گرہ کرنے کے متعلق سوچ رہے ہیں ۔

دنیا میں صرف ہندو دھرم ہی سچا مذہب ہے

لنڈن - ۱۱ - اکتوبر - حال ہی میں انگلستان کے شہرہ آفاق مصنف مسٹر ہربرٹ ڈائر نے اپنے ایک لیکچر میں ارشاد فرمایا ہے کہ وہ جملہ مذاہب جو مسئلہ تناسخ کو تسلیم نہیں کرتے۔ غلط اور باطل ہیں۔ صرف ہندو دھرم ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو کہ برحق ہے ۔

(راولپنڈی - ۱۴ - اکتوبر) موضع بالاکوٹ ضلع ہزارہ (صوبہ سرحد) سے ہولناک آتشزدگی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس سے دو سو دکانیں اور مکان جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ آدھی رات کے وقت دکانوں سے دھواں نکلنا شروع ہوا۔ اور پیشتر اس کے کہ کوئی امداد بہم پہنچتی۔ آگ تمام بازار میں پھیل گئی۔ اور بازار بالکل راکھ ہو گیا ۔

—— سرینگر ۱۴ - اکتوبر - مہاراجہ اور مہارانی صاحبہ جموں کل شام یہاں پہنچے۔ استقبال کیا گیا ۔

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۵)

نمبر مقدمہ ۴۶۷ - ۱۹۳۶ء

بعدالت حفیفہ منصفی اول بلند شہر ضلع بلند شہر

محمد صدیق ولد اللہ داد خاں قوم راجپوت مسلمان ساکن موضع ٹھکروی پرگنہ درن ضلع بلند شہر

بنام

بدلو ولد ... قوم چمار ساکن ٹھکروی پرگنہ درن حال ساکن سرگودھا علاقہ پنجاب فرزند علی کنسٹرکشن بلاک ...

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ... اکتوبر ۱۹۳۶ء بوقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے۔ حاضر ہوں۔ اور جواب دعوے کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو پیش کریں۔ نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جواب کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکورہ آپ حاضر نہ ہونگے۔ تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

یہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ - ماہ ستمبر ۱۹۳۶ء

بیماری کی جڑ مچھر ہے اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھ دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں اس کو روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ویدک ریتی سے پرانے رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بھائیوں نے اسے از حد پسند کیا ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔

پنجاب بھر میں یہ سب سے پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس کے دھوکہ سے بچنے کیلئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں۔

میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز - مالکہ ودستو ایجنسی - سوتر منڈی - لاہور

اجنبا ٹوتھ پاؤڈر

کے روزانہ دانت صاف کرنے سے مرض پائیوریا ہرگز نہیں ہوتا اور اگر ہو گیا ہو تو یقیناً دور ہو جاتا ہے۔ پیپ کا آنا بند ہو جاتا۔ پانی سے چیس لگنا۔ مسوڑوں کا پھولنا بھی بند ہو جاتا ہے اور میلے دانت جواہرات کی طرح چمکنے لگتے ہیں۔ دانتوں کے زہریلے مواد سے گلے پڑنے بھی موقوف ہو جاتے ہیں۔ اجنبا کی ... اپنے شہر کے دوا فروشوں سے منگوائیں یا براہ راست کارخانہ ہری شاہی محلہ لاہور سے منگوائیں ۔

Digitized by eGangotri

ودیشوں میں ہلچل

میڈرڈ میں خونریز جنگ

میڈرڈ سے مغرب کی طرف ۴۰ میل کے فاصلہ پر خونریز جنگ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے۔ کہ سیرس اور سان مارٹن کی فتح کا ڈھنڈورا پیٹ کر لوگوں کو بغاوت پر آمادہ نہ کر سکیں۔ میڈرڈ گورنمنٹ کا دعوےٰ ہے۔ میڈرڈ گورنمنٹ کا دعوےٰ ہے۔ کہ اس رقبہ کی ایک ایک انچ پر اس کا قبضہ ہے۔ برعکس اس کے باغیوں کا بیان ہے۔ کہ سرکاری فوج نے آج صبح سان مارٹن پر جوابی حملہ کیا۔ لیکن پانچ اشخاص کے ہلاک اور زخمی ہونے کے بعد اسے واپس ہٹنا پڑا۔ گورنمنٹ کی فوجوں نے ٹولیڈو کے نزدیک باغی فوجوں کی پوزیشنوں پر حملہ کیا۔ اور انہیں پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔

فلپائن میں قیامت خیز سیلاب

منیلا (جزائر فلپائن) ۱۲۔اکتوبر۔ جزائر فلپائن میں قیامت خیز طوفان سے کم از کم تین سو اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ سینکڑوں اشخاص گم ہیں۔ بے شمار درخت جڑھ سے اکھڑ گئے ہیں۔ فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ اور لوگ بے خانماں برباد ہو گئے ہیں۔

فلسطین میں دہشت انگیزی کے واقعات

یروشلم ۱۲۔اکتوبر۔ اگرچہ ہڑتال کھل گئی ہے لیکن دہشت انگیزی کے واقعات ختم نہیں ہوئے۔ آج پھر فوجی سپاہیوں پر گولی چلائی گئی۔ فوج نے گولی کا جواب گولی سے دیا۔ جس سے حملہ آوروں کے دو اشخاص ہلاک ہو گئے۔

ہسپانوی گورنمنٹ اور باغیوں کا سمجھوتہ

لنڈن ۱۲۔اکتوبر۔ انٹرنیشنل ریڈ کراس کی معرفت فیصلہ ہوا ہے۔ کہ ہسپانوی گورنمنٹ اور باغیوں کے پاس جو یرغمال ہیں۔ انہیں آپس میں تبدیل کر لیا جائے۔ دونوں گورنمنٹوں نے منظوری دے دی ہے۔ اور امید ہے۔ کہ اس پر بہت جلدی عمل درآمد ہو جائیگا۔

جاپان اور روس میں جنگ کا خطرہ

ٹوکیو ۱۲۔اکتوبر۔ جاپان اور چین میں سمجھوتہ کی کوششیں ہو رہی تھیں۔ کہ جاپان اور روس میں جنگ کا فوری خطرہ پیدا ہو گیا۔ کل مانچوکیو کی مشرقی حد کے قریب مانچوکو اور سوویٹ کے فوجی دستوں میں تصادم ہو گیا۔ جس میں چار منچوکین ہلاک اور پانچ مجروح ہو گئے۔ کل شام مانچوکیو کے ایک فوجی دستے پر ٹیومن دریا کے دہانے پر سوویٹ فوجیوں نے فائر کئے۔ جس سے ایک سپاہی مجروح ہو گیا۔ جاپانی اور روسی فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ دونو فوجوں کا فاصلہ صرف سو گز ہے۔

فلسطین میں ہڑتال کھل گئی

یروشلم ۱۲۔اکتوبر۔ چھ ماہ ہڑتال رہنے کے بعد آج فلسطین کے عربوں نے ہڑتال کھول دی۔ موسم بہار کے بعد آج پہلی مرتبہ مکانوں کی کھڑکیاں کھلی ہوئی دیکھی گئیں۔ عرب لوگوں کی بسیں بھی چلنی شروع ہو گئی ہیں۔ مگر دہشت انگیزانہ سرگرمیاں ابھی تک جاری ہیں۔

۸۰ ہسپانوی باغی ہلاک

ملاگا۔ یکم۔اکتوبر۔ گورنمنٹ کا بیان ہے۔ کہ زبردست جوابی حملہ نے صوبہ شمالی ملاگا میں باغیوں کی پیش قدمی کو روک دیا ہے۔ ۸۰ باغی ہلاک ہوئے۔ اور ۳۰۰ سو قید کر لئے گئے۔ ملاگا پر جو ہوائی جہاز پرواز کر رہے تھے۔ انہوں نے بم گرائے۔

مانچوکیو کی سرحد پر ایک لاکھ روسی سپاہی

ماسکو ۱۲۔اکتوبر۔ چونکہ حکومت جاپان نے اپنی مانچوکیو کی فوج میں بھاری اضافہ کر دیا ہے۔ اس لئے جمہوریہ روس کے وزیر جنگ وارشیلوف نے اس کارروائی کا عملی جواب دینے کے لئے ایک لاکھ تربیت یافتہ اور جدید ہتھیاروں سے سپاہیوں کو مانچوکیو کی سرحد پر جمع کر دیا ہے۔

حسب معمول امسال بھی دیوالی کے موقعہ پر رشی نروان دوس بھینٹ سوروپ

"پرکاش" کا رشی نمبر بہت شان و شوکت سے شائع ہوگا!

اس ورش رشی نروان دوس ۱۳۔نومبر کو ہے۔ "پرکاش" ہر سال اس اوسر پر اپنا رشی نمبر نکالا کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ "پرکاش" نے ہی رشی نمبر نکالنے کی ابتدا کی تھی۔ اس کے دیکھا دیکھی دوسرے اخباروں نے بھی اپنے نمبر نکالنے شروع کئے۔ لیکن آریہ جگت بخوبی جانتا ہے۔ کہ کوئی اخبار "پرکاش" کے پایہ کا رشی نمبر نہیں نکال سکا۔ رشی نمبر پرچار کا بہترین سادھن ہے۔

آریہ سماجوں سے

رشی کے نروان دوس پر "پرکاش" اپنی شردھانجلی اس ورش بھی پیش کرے گا۔ سماجوں کی موجودہ حالت اور کساد بازاری کے پیش نظر اس نمبر کی قیمت ۳ کی بجائے ۲ رکھی گئی ہے۔ دیوالی کے موقعہ پر ایک نادر تحفہ ہوگا۔ مضامین نظموں کے لحاظ سے۔ کاغذ، لکھائی اور چھپائی کے لحاظ سے یہ نمبر پہلے نمبروں سے بڑھ چڑھ کر ہوگا۔ زیادہ تر ویدک سدھانت سمبندھی ہوں گے۔ جس سے یہ پرچار کا بہترین سادھن بن سکے۔

آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے آرڈر ابھی سے معہ قیمت پیشگی ارسال کر دیں۔

لیکھکوں اور کویوں سے

چونکہ رشی نمبر دیوالی سے ایک سپتاہ پہلے شائع ہو جاوے گا۔ اس لئے لیکھکوں اور کویوں سے لیکھ اور کویتائیں جلد از جلد ارسال کر دینی چاہئیں۔ وقت بہت تھوڑا ہے اس لئے ۲۰ تاریخ تک پہنچ جانی چاہئیں۔

مشتہرین سے

چونکہ یہ نمبر بھاری تعداد میں شائع ہوگا۔ اور ہزاروں آریہ بھائیوں کے مطالعہ میں آئے گا۔ اس لئے اس نمبر میں اشتہار دینا یقیناً لابھدائیک ہے۔ اپنا اشتہار اور اجرت پیشگی بھیج کر جگہ ریزرو کرا لیں۔

شرح اجرت اشتہار

ایک صفحہ ۴۰ روپے۔ ½ صفحہ ۲۵ روپے۔ ایک کالم ۱۳ روپے۔
ٹائیٹل کا آخری صفحہ ۵۰ روپے۔ ٹائیٹل اندرونی صفحہ ۴۵ روپے

ایجنٹ صاحبان۔

آج ہی جتنی کاپیاں درکار ہوں، دو آنے کاپی کے حساب سے قیمت منی آرڈر سے بذریعہ پیشگی بذریعہ "پرتاپ" یا براہ راست بھیجکر آرڈر دے دیں۔ کمیشن ۲۵ فیصدی

مینیجر "پرکاش"۔ نسبت روڈ۔ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور
۳ - کاتک

دکشن بھارت میں پرچار کے سادھن

دکشن بھارت میں ہریجنوں کی جہاں سنکھیا ادھک ہے۔ وہاں پرچار کی بھی کمی ہے۔ حیدرآباد ریاست میں ہندوؤں کی ۸۵ فیصدی آبادی ہوتے ہوئے بھی وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ چونکہ مسلمان ریاست ہونے سے ان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ بخلاف اس کے مسلمان پوری سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ نہ صرف ریاست حیدرآباد کے شاہی خزانہ سے جس کو ہندو بھرتے ہیں اسلام کی اشاعت ہوتی ہے۔ بلکہ جاگیردار اور دوسری مسلم ریاستیں بھی اس کام میں پوری سہایتا کر رہی ہیں۔ لیکن ہندو ریاستوں کی یہ حالت ہے۔ کہ اس کام کو کچھ بھی اہمیت نہیں دیتیں۔ امداد تو دور رہی اچھوتوں پر لگی ہوئی مجلسی اور قانونی پابندیوں کو دور کرنے میں بھی فیاضی نہیں دکھلاتیں۔ باوجودیکہ مسلمان حد درجہ کوشش کر رہے ہیں۔ وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ وہ اسلام کی خوبیوں یا اعلےٰ تعلیم کے نام پر کامیابی کی امید نہیں کر سکتے۔ اس کیلئے وہ خود کو ناقابل پاتے ہیں۔ مجبوراً انہیں [illegible] فریب، دھوکہ اور لالچ سے کام نکالنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اور کون کہہ سکتا ہے، کہ ہندوآنہ ناموں سے ان کے مشنری اچھوتوں کو نہیں ورغلا رہے +

شیخ عبداللہ گاندھی کے قبول اسلام کو صداقت اسلام کا ایک کرشمہ بتا کر لوگوں کو بہکانے کی کوشش بے شک کی جا رہی ہے۔ لیکن اگر کوئی جوابی کام کرنے والا ہو۔ تو ان ہتھیاروں کو ناکارہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ باوجودیکہ ہیرالال مہاتما گاندھی کا بیٹا ہے۔ لیکن وہ اس درجہ اخلاقی طور پر گرا ہوا ہے۔ کہ اس سے ایک معمولی ہریجن بھی اچھا ہے۔ اگر مسلمان اُسے اسقدر بانس پر چڑھا رہے ہیں۔ تو اس لیئے کہ اس کے نام کے ساتھ ہندوستان کی سب سے بڑی شخصیت کا پتر ہونے کا رشتہ لگا ہوا ہے۔ مہاتما گاندھی کے بیان۔ ماتا کستوربائی کے پتر اور ہیرالال کا شراب پی کر بدمعاشیاں کرنے کے جرم میں گرفتار ہونے کے واقعہ سے اگر فائدہ اُٹھایا جائے۔ تو اسلام کی کوششوں کا وہاں خاتمہ ہو سکتا ہے۔ لیکن کوئی کرنے والا ہو تب نہ ؟

آج دھارمک کہی جانے والی سبھی سوسائٹیوں میں حرکت آ رہی ہے۔ لیکن آریہ سماج خاموش ہے۔ وہ سوسائٹیاں بھی جو برسوں سے سو رہی تھیں سرگرمی کا اظہار کر رہی ہیں۔ سب کی کوشش یہ ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح اچھوتوں کو اپنے ساتھ ملا لیں۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے وہ سوسائٹیاں بھی موجود تھیں۔ اور اچھوت بھی۔ لیکن ان کے لئے اس قدر جدوجہد و سرگرمی کا اظہار کسی نے نہ کیا تھا۔ جونہی ڈاکٹر امبیدکر نے تبدیلی مذہب کا اعلان کیا۔ سب میں حرکت آ گئی۔ تبدیلی مذہب کوئی نئی چیز نہیں۔ لیکن اس کا سروپ نیا ہے۔ اس شور و شر سے پہلے آریہ سماج شدھی کرتا تھا۔ مسلمان تبلیغ میں کوشاں تھے۔ عیسائی اپنے مشن کا پرچار کر رہے تھے۔ اکثر ایسے تبدیلی مذہب کے واقعات ہوتے رہتے تھے۔ جن میں کسی حق پسند نے اپنے آبائی مذہب کو خیرباد کہہ کر ایک صحیح راستہ اختیار کر لیا ہو۔ لیکن اسوقت کے تبدیلی مذہب اور آج کے تبدیلی مذہب میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اس وقت کوئی یا تو مذہب چھوڑتا تھا حق کی تلاش میں یا پسماندہ اقوام کے وہ افراد جو عیسائی اور مسلم مشنریوں کے لالچ دئے جانے پر اپنی دنیوی اغراض کو پورا ہوتا دیکھ پاتے تھے۔ مذہب کی تبدیلی کی وجوہات دو ہی ہو سکتی ہیں۔ ایک قبول حق۔ اور دوسری دنیوی اغراض۔ قبول حق کے لئے اگر کوئی مذہب تبدیل کرتا ہے۔ تو کسی کے نزدیک قابل اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی کوئی یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ اسلام اپنے عقائد و تعلیم کا پرچار نہ کرے۔ یا عیسائی اپنے مشن کی اشاعت نہ کریں۔ وہ بصد شوق کریں۔ سب کو یکساں آزادی ہونی چاہیئے۔ ایک شخص سچے دل سے سوچ وچار اور مطالعہ و غور کے بعد اگر کسی نئے راستہ کو صحیح سمجھ کر اختیار کر لیتا ہے۔ تو وہ معیوب نہیں۔ لیکن اگر کوئی دنیوی اغراض کے لئے مذہب کی آڑ لیتا ہے۔ تو وہ حد درجہ کا گرا ہوا آدمی ہے۔ اگر ڈاکٹر امبیدکر تبدیلی مذہب کے اعلان کو اپنی ذات تک محدود رکھتے۔ تو چنداں مضائقہ نہ تھا۔ کیونکہ اگر ان کے اس جذبہ کی تہ میں خود غرضی بھی ہوتی۔ تو لوگ اسے ان کی پوزیشن کے مدنظر نظرانداز کر دیتے۔ یا اس خود غرضی پر پردہ پڑ جاتا۔ لیکن ان کا ساری کی ساری قوم کی جانب سے ایسا اعلان کرنا نہ صرف دوسری سوسائٹیوں کو حرکت میں لانے کا باعث ہوا۔ بلکہ ان چالاک اور خود غرض اچھوتوں کو بھی جنہیں دھرم کرم سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس موقعہ پر ناجائز فائدہ اُٹھانے کا یہ ایک ذریعہ مل گیا ہے۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر نقیل کا نام لیا جا سکتا ہے۔ ان کے قبول اسلام کو مسلم اخبارات نے بہت اہمیت دی۔ اس قدر پروپیگنڈا کیا گیا۔ اور ان کی شخصیت کو اس قدر بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا۔ کہ ہندوؤں کو مستقبل قریب میں خطرہ نظر آنے لگا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جانے لگا۔ کہ ساری تھیہ قوم ہی مسلمان ہو جائے گی۔ جبکہ تھیہ قوم کا واحد مسلمہ اور بہت بڑا لیڈر کہہ کر مسلمانوں نے انہیں سر پر چڑھانے کی غلط سعی کی۔ لیکن اس لغو اور مکروہ پروپیگنڈا کی حقیقت جب کھلی تو وہی ڈھاک کے تین پات والی بات صحیح نکلی۔ ان کی لیڈری اور ڈاکٹری کی قلعی کھل گئی۔ اس کے ساتھ ہی مسلم اخبارات کے بے معنی اور جھوٹے پروپیگنڈا کا علم بھی لوگوں کو ہو گیا۔ یہ مشہور لیڈر وہی ہیں۔ جو اپنے بال بچوں کے اخراجات کو برداشت نہ کر سکنے سے انہیں علیحدہ کر چکے تھے۔ ان کی ڈاکٹری کی حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ کسی یونیورسٹی میڈیکل کالج یا سکول کے ڈگری یافتہ یا سرٹیفکیٹ یافتہ پریکٹیشنر نہ تھے۔ بلکہ ایک پرائیویٹ کالج سے ہومیوپیتھک ڈگری مول لے رکھی تھی۔ پریکٹس کی یہ حالت تھی۔ کہ کئی مہینوں کا مکان و دکان کا کرایہ تک ادا نہ کر پائے تھے۔ سر پر کئی ڈگریاں تھیں۔ انہیں جو دھندہ کی سوجھی۔ فوراً قبول اسلام کا اعلان کر دیا۔ نہ صرف ڈگریوں کا روپیہ اس سے ادا ہو گیا۔ بلکہ مسلمانوں کے لیڈر بھی بن گئے۔ مفت میں روپیہ اور عزت مل گئی۔ یہ ہے راز ان کے قبول اسلام کا۔ جسے مسلمانوں نے اسلام کی مقناطیسی کشش کا نام دے کر اسلام کی صداقت کا ڈھول پیٹا۔ اور یہ غلط طور پر مشہور کیا۔ کہ تھیہ جماعت اسلام قبول کرنے کو تیار ہے۔ حالانکہ تھیہ صاحب نہ کسی تھیہ سوسائٹی کے ادھیکاری تھے نہ ہی ممبر۔ تحقیقات نے واضح کر دیا۔ کہ تھیہ لوگ ہرگز اسلام کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں۔ چونکہ صرف مسلمان اور عیسائی مشنری ہی اس علاقہ میں اپنا کام کر رہے ہیں۔ ہندو جاتی یا آریہ سماج کی طرف سے کوئی خاص انتظام نہیں۔ اس لیئے اس غلط پراپیگنڈا کی تردید اس وقت نہ ہو سکی۔ اور مسلمان اس کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے رہے۔ عیسائی بڑی خاموشی سے کام کر رہے ہیں۔ اس لیئے ان کے متعلق کوئی کچھ نہیں جانتا۔ لیکن یہ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے، کہ مسلمانوں کی نسبت انہیں کامیابی کی امید زیادہ ہو سکتی ہے +

اس میں شک نہیں۔ کہ مسلمانوں کو اپنے مشن میں اس قدر کامیابی نہیں ہو رہی۔ لیکن عیسائیوں اور سکھوں کی کوششوں کا بھی تو کچھ نتیجہ ہوگا ہی۔ اگر تینوں کی کوششوں سے اچھوت تھوڑی تھوڑی تعداد میں بھی ہندو دھرم سے علیحدہ ہوتے جائیں۔ تو ایک بھاری تعداد ہم سے علیحدہ ہو جائے گی۔ اس لیئے ضرورت ہے۔ کہ دکشن بھارت میں پرچار کاریہ کو آرمبھ کیا جائے۔ سناتن دھرمی تو آج کل آریہ سماج کی مخالفت میں اپنی شکتی خرچ کر رہے ہیں۔ انہیں تو اس کے سوا دوسرا کوئی کام نہیں۔ اور آریہ سماجی سنگٹھنوں کے بوجھ تلے دبے جا رہے ہیں۔ انہیں اس ضروری کام کی طرف متوجہ ہونے [illegible] نظر آ رہی ہے۔ کچھ ہو۔ آریہ سماج قوم کی ہر موقعہ پر سہایتا کرتا رہا ہے۔ اسے اس ضروری کام کی طرف بھی متوجہ ہونا پڑے گا۔ اور بغیر اسباب کا انتظار کئے کہ اس کی کوئی سہایتا کرتا ہے یا نہیں اس کام کو تندہی سے شروع کرنا ہوگا +

سکھ۔ عیسائی اور مسلمان [illegible] کے مقابلے میں آریہ سماج کو کامیابی کی زیادہ امید ہو سکتی ہے۔ ایک تو اس لیئے کہ سب سے پہلے اسی نے اچھوتوں کے ہت کے پرشن پر غور کیا۔ جب نہ مہاتما گاندھی کے دماغ میں یہ سوال آیا تھا۔ اور نہ اس وقت دوسری سوسائٹیوں کو اس کے متعلق سوچنے کی چنتا ہوئی تھی۔ اور سب سے بڑھ کر اس لئے کہ آریہ سماج انہیں وہ کچھ دے سکتا ہے جو دوسرے نہیں۔ بطور دھرم کے انہیں ویدک دھرم جیسی کھری اور اعلےٰ چیز ملتی ہے۔ مساوات کی جیسی نظیر ویدک دھرم میں ملتی ہے۔ اسلام، عیسائیت یا سکھ مت میں انہیں ڈھونڈے سے بھی نہیں مل سکتی۔ جو پولیٹیکل حقوق پونہ پیکٹ کی رو سے انہیں پراپت ہیں۔ اگر وہ ہندو دھرم کو تیاگ دیں گے۔ تو وہ ان سے نہ صرف محروم ہو جائیں گے۔ بلکہ ایک اقلیت کا انگ بن رہ جائیں گے۔ لیکن اگر وہ

Digitized by eGangotri

اپنے آبائی دھرم کا انگ بنے رہیں گے۔ تو وہ اکثریت کا ایک انگ ہوں گے۔ ایک دوسرے کے سہیوگ اور امداد سے دینوی اور پولٹیکل مفاد کو بھی حاصل کر سکیں گے۔

اگر آریہ سماج نے بروقت اس طرف توجہ نہ دی۔ تو یقیناً اس کی ہستی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ آریہ سماج کو وہاں سپھل کاریہ کرنے کے لئے یہ سادھن اختیار کرنے چاہئیں:۔

اول یہ کہ جنوبی ہند کے بڑے بڑے سنٹروں میں اچھوت ادھار کے سنٹر کھولے جائیں۔ جہاں نہ صرف وہاں کے باشندوں کو آریہ سماج کے پرچار کے لئے چار چھ ماہ ٹرینڈ کرنے کے بعد پرچار پر لگایا جائے بلکہ وہاں کی زبانوں میں ویدک لٹریچر کا ترجمہ کر کے مفت تقسیم کیا جائے۔

اپنی بھاشا میں جنوبی ہند کے نوجوانوں کو جو آریہ سماج کے پرچار کی ٹریننگ لے کر اپنی جاتی میں پرچار کریں گے بھاری سپھلتا ہمارے اُپدیشکوں کے مقابلہ میں مل سکتی ہے۔

اگر کوئی یہ کہے۔ کہ جو دینوی اغراض کی وجہ سے دھرم تبدیل کرتے ہیں۔ ان کو کون روک سکتا ہے۔ لیکن اگر ان دھرم تبدیل کرنے والے ہریجنوں کو واقف کیا جائے گا۔ دھرم کی غرض و غایت قدر و منزلت سے جب وہ واقف ہوں گے۔ تو وہ دینوی اغراض پر دھرم کو قربان نہ کریں گے۔ دھرم کا سچا گیان کرانے کے لئے ہی پرچار کی اوشکتا ہے۔ ورنہ وقت گذر جانے پر جب سر سے پانی گذر جائے گا۔ پچھتانے سے کچھ نہ بنے گا۔ اس لئے آریہ سماج کو اپنا فرض پہچان کر فوری قدم اٹھانا چاہئے۔ آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کو چاہئے۔ کہ وہ پرتی ندھی سبھاؤں پر زور ڈالیں۔ کہ وہ اس کام کو جلد از جلد اپنے ہاتھ میں لیں۔ تاکہ مستقبل قریب میں ہریجنوں کے متعلق جو خطرہ نظر آ رہا ہے۔ اس کا امکان نہ رہے۔ میں آریہ سماج کو سب سے آگے دیکھنا چاہتا ہوں۔

سناتن دھرمی سماج کی نئی اختراع

آج کل پورانکوں کی یہ حالت ہے۔ کہ جو کوئی اٹھتا ہے۔ آریہ سماج کے پنڈتوں کو چیلنج دے کر اپنی ودوتا کا مظاہرہ کرنے لگ جاتا ہے۔ حالانکہ ایسے لوگ سنسکرت تو کیا ہندی کی بھی ٹھیک طرح قابلیت کے نہیں ہوتے۔ ان کی قابلیت سے واقف ہوتے ہوئے بھی پورانک اخباران کے اعلان اور چیلنج جلی سرخیوں سے شائع کرتے ہیں۔ اور ان کو بانس پر چڑھانے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔ ابھی گوپال مصر صاحب اپنی ناقابلیت کا اعتراف کرتے ہوئے بھی چیلنج دے رہے ہیں۔ اور رشی دیانند کے پوتر جیون پر بے بنیاد لانچھن لگا کر پورانک جگت میں زندناتے پھر رہے ہیں۔ کہ ایک اور صاحب نئی اختراع کے ساتھ میدان میں کود رہے ہیں۔ آپ کی نئی سوجھ یہ ہے:۔

(۱) پوران الیشور کرت ہیں (۲) وید انکول ہیں (۳) سوامی دیانند پورانوں کو مانتے تھے۔ چاہے وہ چار ہوں یا اشٹادش۔ جیسے اشلیل چار وید اشٹادش۔ یدی ان میں النکار ہیں۔ تو ان میں بھی وہی النکار ہوں گے۔

آپ نے ان باتوں کو سدھ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور "آنند" کی ۷۔ اکتوبر کی اشاعت میں آریہ سماجیوں کو شاستر ارتھ کے لئے چیلنج دیا ہے۔

آج تک تو پورانکوں سے ہم یہی سنتے آئے ہیں۔ کہ پوران وید انکول ہیں نہ کہ الیشور کرت! نہ جانے نئے مہارشی گورانندنہ مل جی کے ہوش و حواس ٹھکانے ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں۔ تو پھر شاستر ارتھ کے لئے تیار کون نہیں۔ وہ آئیں میدان میں۔ ہم ہمیشہ تیار ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ہم سناتن دھرمی سماج کی اس نئی اختراع کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

بے کار مباحث کچھ کیا کرے کے مصداق اور نہیں تو انہیں بھی لیڈری اور پنڈتائی کی سند اس طرح حاصل کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔

لالہ پوسہ رام جی کو صدمہ

کھیدسے لکھا جا رہا ہے۔ کہ لالہ پوسہ رام جی منتری آریہ کیندری انا تھالیہ و آریہ سماج دھچھووالی کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ جبکہ آپ گھر پر موجود نہ تھے۔ اس اچانک اور شوک جنک سماچار سے لالہ جی کو ایک ناقابل تلافی صدمہ پہنچا ہے۔ لالہ جی ایک انتہیہ پریمی اور لگن کے آریہ سماجی ہیں۔ جن دنوں آپ ریلوے میں سٹور کیپر تھے۔ تب بھی آپ آریہ سماج کی سیوا کرتے تھے۔ اب تو ریٹائر ہونے کے بعد اپنا سارا سمیہ آریہ سماج کی سیوا میں ہی لگا رہے ہیں۔ ہمیں لالہ جی سے پوری ہمدردی ہے۔ پرماتما انہیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی شکتی دے۔ اور مرحوم کی آتما کو صدگتی پردان کرے۔

کچھ "پرکاش" کے رشی نمبر کے متعلق

چند ماہ پہلے ہی "پرکاش" کے پاٹھکوں اور آریہ جگت کو رشی نمبر کے متعلق ان کے فرض سے آگاہ کر دیا گیا تھا۔ لیکن باوجود بار بار اپیل کرنے اور یاد دلوانے کے کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ دو ایک پریمیوں کے پریم بھرے پتر ملے جن میں رشی نمبر کو خوب شان کے ساتھ نکالنے پر زور دیا گیا تھا۔ لیکن وہ ایک بھائی کیا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے تو آشا کی تھی۔ کہ یہ انک ہندی میں بھی نکلے۔ لیکن موجودہ مایوس کن حالات میں ہمارا اردو میں ہی شان سے نمبر نکالنا مشکل دکھائی دے رہا ہے۔ تاہم پرماتما پر آشا رکھ نشچے کیا گیا ہے۔ کہ رشی بھگتی کا ثبوت دینے کے لئے حسب معمول اس ورش بھی "پرکاش" رشی نروان اُتسو کے اُپلکش میں اپنی شردھانجلی پیش کرے۔ اگرچہ وقت تھوڑا ہے۔ تاہم ہم ہمہ تن مصروف ہیں۔ جہاں ہم اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں۔ کہ رشی نمبر کے ذریعہ آریہ سماج کی زیادہ سے زیادہ سیوا کریں۔ وہاں آریہ جگت کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ رشی بھگتی کا ثبوت دیتے ہوئے ہمیں سہیوگ دے۔ تاکہ یہ یگیہ سپھل ہو۔

اس ورش حالات ناموافق پا کر اور آریہ سماجیوں کی تنگدستی اور کساد بازاری کو مدنظر رکھتے ہوئے قیمت صرف دو آنے رکھی گئی ہے۔ تاکہ یہ انک زیادہ تعداد میں چھپ سکے۔ اور آریہ بھائی بھاری تعداد میں منگوا کر بانٹ سکیں۔ چونکہ سمیہ تھوڑا ہے۔ اس لئے لیکھکوں کو اپنے لیکھوں سے اور کوییوں کو کویتا آدی سے ہماری سہائتا کرنی چاہئے۔ آریہ سماجوں کو یہ انک بھاری تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنا چاہئے۔ یہ انک مضامین کے لحاظ سے نہایت شاندار ہو گا۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ کی بہتری کی طرف بھی پورا دھیان دیا جاوے گا۔ ہم اپنی طرف سے اسے بہتر اور پرچار کا ایک اعلےٰ سادھن بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔ اب فرض آریہ جگت کا ہے۔ کہ ہماری محنت اور کوشش کی قدر کرتے ہوئے اس انک کو اپنائے۔ تاکہ ہم رشی کے نروان اُتسو کو سچے معنوں میں منا سکیں۔

سرکاری ہسپتالوں میں عیسائیت کا پرچار

ہمیں "پرکاش" کے ایک پریمی کا درد بھرا پتر پراپت ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر بتایا ہے۔ کہ کس طرح سرکاری ہسپتالوں میں عیسائیت کا پرچار کیا جاتا ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ ان کی دھرم پتنی فیروزپور کے سرکاری ہسپتال میں زیر علاج تھی۔ سیوا کرنے والی نرسیں جہاں اپنا کام کرتی تھیں۔ وہاں مریضوں کو یسوع مسیح کی زندگی کے واقعات جو عیسائیوں کے نزدیک معجزہ ہیں سنا سنا کر یسوع مسیح کا جاپ کرنے کی تلقین کرتی تھیں۔ انہیں بھجن سکھاتی اور ٹریکٹ دیتی تھیں۔ یہ قدرتی ہے۔ کہ مصیبت کے وقت ڈھارس دلانے والے کے پرتی دکھی کو ہمدردی ضرور ہو جاتی ہے۔ اور جب ڈھارس دینے والا اس کے دکھ کو دور کرنے کا ذریعہ عیسائیت قبول کرنے اور یسوع مسیح کا جاپ کرنے میں بتائے۔ تو مجبوراً اگر وہ اپنے دھرم کو تیاگ کر عیسائیت کے پنجے میں پھنس جائے۔ تو غیر اغلب نہیں۔ سینکڑوں مریض روزانہ ہسپتالوں میں جاتے ہیں۔ اور وہ اس مکروہ پروپیگنڈا کے اثر سے بچ نہیں سکتے۔ جو بھولے بھالے اس جال میں پھنس جاتے ہیں۔ ان کو واپس لانا نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں آریہ بھائیوں کا کرتویہ ہے۔ کہ اپنے سقاتیہ سرکاری ہسپتالوں میں اس پروپیگنڈا کو بند کرانے کے اُپائے سوچیں۔ اور بھولے بھالے ہندوؤں کو گمراہ ہونے سے بچائیں۔

اطلاع

جن بھائیوں کا چندہ ماہ اکتوبر میں ختم ہوتا ہے۔ ان کو اطلاعی چٹھیاں بھیجی گئی ہیں۔ انہیں اپنا چندہ ۲۲۔ تاریخ تک بھیج دینا چاہئے۔ ورنہ تاریخ مذکور کے بعد وی۔ پی جاری کئے جائیں گے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دیانند کالج لاہور کی گولڈن جوبلی

ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کو قائم ہوئے پچاس برس ہو چکے ہیں۔ چنانچہ مینجنگ کمیٹی کے فیصلے کے مطابق اس کی گولڈن جوبلی ۱۷ سے ۲۵۔ اکتوبر تک منائی جائے گی۔ اس کالج کو اس موجودہ ترقی یافتہ حالت تک پہنچانے کے لئے مہاتما ہنسراج جی۔ سورگیہ رائے بہادر لال چند جی۔ سورگیہ لالہ لاجپت رائے جی اور لالہ دوارکا داس جی کا خاص حصہ ہے۔ انہی مہانو بھاوؤں کی قربانیوں کا یہ پھل ہے۔ کہ آج یہ کالج ہندوستان کا ایک ممتاز ترین کالج سمجھا جاتا ہے۔

آریہ سماج نے تعلیم کے میدان میں قابل تعریف کام کیا ہے۔ اس کے تعلیمی انسٹی ٹیوشن ہندوستان بھر میں نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں۔ یہ اس کیلئے فخر کا باعث ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ان کا وجود زیر بار ہو جانے کا نہ کو کسی حد تک نقصان بھی پہنچا رہا ہے۔ کارن یہ کہ آریہ سماج کی ساری شکتی اور دھن انسٹی ٹیوشنوں پر خرچ ہو رہا ہے۔ پرانے انسٹی ٹیوشنوں کو چلانے کے لئے اس بیکاری اور کساد بازاری کے زمانہ میں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود نئے انسٹی ٹیوشن کھلتے چلے جا رہے ہیں۔

اس میں شک نہیں۔ کہ سکولوں اور کالجوں نے آریہ سماج کے لئے مفید کام کیا ہے۔ لیکن اب اس امر کا اعتراف سب کر رہے ہیں۔ کہ یہ تعلیم ناقص ہے پڑھے لکھے بیکار کسی کام کے نہیں بیکار ہوتے ہوئے وہ فیشن پرستی اور رہن سہن کے اعلیٰ معیار کی وجہ سے والدین پر بھاری بوجھ ثابت ہوتے ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر انڈسٹریل ایجوکیشن کی ضرورت کو محسوس کیا جا رہا ہے۔ اس پچاس سالہ جشن کے سلسلہ میں مینجنگ کمیٹی کالج مذکور نے ایک انڈسٹریل انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کے لئے ایک لاکھ کی اپیل کی تھی۔ جس کے لئے کوشش بھی ہو رہی ہے۔ اگر منتظمان اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو گئے۔ تو ہم سمجھیں گے۔ کہ جوبلی منانے کا حقیقی معنوں میں کچھ فائدہ ہوا ہے۔ ورنہ جلوس جلسوں اور روشنی کی واہ واہی کو ہی کامیابی نہ سمجھ لینا چاہیئے یہ سب عملی کام کرنے اور وقت کی ضرورت کو پورا کرنے کا شاسد ہے۔ منتظمان اور اس میں شامل ہونے والے آریہ بھائی اس حقیقت کو مدنظر رکھیں گے۔

ہم منتظمان کو وہ دھائی دیتے ہیں۔ اور صحیح معنوں میں وہ دھائی کے پاتر اسی وقت ہوں گے جب وہ انڈسٹریل انسٹی ٹیوٹ کھول کر آریہ سماج کی ایک بھاری ضرورت کو پورا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

منشی پریم چند جی کا دیہانت

پچھلے دنوں ہردل عزیز ہندی اور اردو کے مشہور افسانہ نویس منشی پریم چند جی کا دیہانت ہو گیا۔ آپ کچھ روز سے بیمار تھے۔ وہ بیماری ہی آپ کی موت کا باعث ہوئی۔ آپ کا جنم سنہ ۱۸۹۰ء میں ہوا تھا۔ اور آپ ابھی صرف ۴۶ برس کے تھے۔ آپ کا اصلی نام دھنپت رائے تھا۔ لیکن جب آپ نے پہلے پہل افسانہ نویسی کے میدان میں قدم رکھا۔ تو آپ نے نواب رائے کے نام سے افسانے لکھنے اور چھپوانے شروع کئے۔ اس کے بعد آپ نے پریم چند نام اختیار کر لیا۔ اور اسی نام سے لکھتے رہے۔ آپ نے تقریباً تین سو کہانیاں لکھی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک درجن کے قریب طویل ناول بھی لکھے ہیں۔ جنہیں ادب و لٹریچر میں نمایاں درجہ حاصل ہے۔ آپ جہاں اردو کے اعلےٰ پایہ کے ادیب تھے۔ وہاں ہندی کے بھی اُدوتیہ لیکھک تھے۔ آپ "مادھوری" کے سمپادک رہ چکے تھے۔ اور اب "جاگرن" اور "ہنس" کے سمپادک تھے۔ آپ کی کہانیوں اور ناولوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے قدرت اور فطرت کا بہت گہرا مطالعہ کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی کہانی پڑھتے وقت پاٹھک خود کو اس قدر محو پاتا ہے۔ کہ وہ اپنی دنیا کی بجائے تخیل کی نئی دنیا میں پہنچا ہوا محسوس کرتا ہے۔

آپ کی موت سے ایک ایسا افسانہ نویس اٹھ گیا ہے۔ جس کا ثانی مشکل سے پیدا ہوگا۔ اگر آپ کی عمر نے وفا کی ہوتی۔ تو یقیناً آپ لٹریچر کی قابل قدر اور بے بہا خدمت سرانجام دیتے۔ ہمیں ان کی اکسمک اور بے وقت موت پر ان کی دھرم پتنی اور دوسرے پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے نیز پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ مرحوم کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔

شہرہ آفاق انگریز فلاسفر کا نعرہ حق

یورپین وِدوان ویدک دھرم کے عالمگیر اور سائنٹیفک اصولوں کی صداقت کا آئے دن اعتراف کرتے رہتے ہیں۔ پچھلے دنوں مردہ کے جلانے کے متعلق ڈاکٹر ڈیوڈ بشپ آف لورپول نے حقیقت کا اظہار کر کے ویدک دھرم کے سنہری اصول پر مہر صداقت ثبت کر کے یہ ثابت کر دیا تھا۔ کہ صرف ویدک تہذیب اور ویدوں کے اصول ہی دنیا کے لئے یکساں طور پر مفید اور قابل قبول ثابت ہو سکتے ہیں۔ اب یہ سن کر ہمارے ناظرین کو اور بھی مسرت ہوگی۔ کہ انگلستان کے شہرہ آفاق مصنف مسٹر ہوک وارڈ نے اپنے ایک لیکچر میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ یہ جملہ مذاہب جو مسئلہ تناسخ کو تسلیم نہیں کرتے۔ غلط اور باطل ہیں۔ اور دنیا میں صرف ہندو دھرم ہی ایک ایسا دھرم ہے جو برحق ہے۔" اس نعرہ حق کی تائید قدرت کی طرف سے بھی ہوتی رہتی ہے۔ شانتی دیوی کے واقعہ نے ہلچل مچا دی تھی اب ایک سات سالہ ہندو لڑکے نے پچھلے جنم کے حالات بتا کر اور قرآن زبانی سنا کر ایک بار پھر مسئلہ تناسخ کے منکرین کو چیلنج دیا ہے۔ کہ وہ مسئلہ تناسخ کی تردید کر کے دکھائیں۔

یہ ویدک دھرم کے عالمگیر سدھانتوں کی اپورو وجے ہے۔

"آنند" کی بڑھتی ہوئی شرارتیں

پورانک اخبار "آنند" شرارتیں دن بدن بڑھ رہی ہیں۔ کوئی ہفتہ خالی نہیں جاتا جس میں کہ رشی دیانند اور آریہ سماج کے متعلق ہرزہ سرائی نہ کی گئی ہو۔ پچھلے دنوں اس نے ایک منافرت اور شر انگیز مضمون شائع کر کے لاکھوں آریہ سماجیوں کے دلوں کو مجروح کیا تھا۔ جس کی وجہ سے آریہ جگت میں ناراضگی اور نفرت کا جذبہ پھیل گیا تھا۔ جو اب تک پروٹسٹ کے ریزولیوشنوں کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اس امر کے باوجود ہم حیران ہیں کہ گورنمنٹ کیوں خاموش ہے۔ اس خاموشی کا فائدہ اٹھا کر "آنند" اپنی شرارتوں کو اور بڑھائے جا رہا ہے۔ اور ہر اشاعت میں آریہ سماج اور رشی دیانند کے خلاف بے بنیاد الزام اور ناپاک حملے کر کے اپنی گندہ ذہنیت کا ثبوت دیتا ہے۔ گورنمنٹ کی خاموشی پر تو ہمیں تعجب آتا ہی ہے۔ لیکن زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ سارے آریہ جگت کے مطالبہ کے باوجود آریہ پرتی ندھی سبھا اور سارودیشک سبھا بھی چپ ہیں۔ کیا ان سبھاؤں کے نزدیک رشی کی توہین ایک ایسی حرکت ہے۔ جسے آسانی سے نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ تازہ انک ہی "آنند" کا اگر کوئی پڑھ کر دیکھے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اس کو سبھاؤں اور گورنمنٹ کی خاموشی سے فائدہ اٹھا کر اپنا الو سیدھا کرنے کا اچھا موقعہ ہاتھ لگا ہے۔ اگر آریہ جگت نے اس کی شرارتوں کو نظر انداز کر دیا۔ تو یاد رہے آریہ سماج کی یہ اخلاقی موت ہوگی۔ کیونکہ جو شخص اپنی توہین اور بے عزتی اپنے کانوں سن کر اور آنکھوں دیکھ کر چپ رہتا ہے۔ وہ اگر زندہ ہے۔ تو مردہ سے بدتر۔ کیا آریہ سماج کی یہ پرتی ندھی سبھائیں رشی کی توہین کو آریہ سماج کی توہین نہیں ... سمجھتیں؟ کیا ہم امید کریں۔ کہ گورنمنٹ اور آریہ پرتی ندھی سبھائیں اپنے فرض سے کوتاہی نہ کر کے کوئی فوری قدم اٹھاویں گی۔

پرکاش میں اشتہار دیکر لابھ اٹھاویں

۵۸۵ امراض

میں سے کسی ایک کے لئے آپ ہم سے سینہ بسینہ چلے آئے تیر بہدف بارہا آزمودہ مجرب و زود اثر جادو کے مشابہہ نسخہ طلب کریں۔ جو نہایت آسانی اور کم قیمت میں تیار ہو جائے۔ پہلی ہی خوراک سے حکماً مستفید ہونگے قیمت ایک نسخہ ایک روپیہ۔ دو مختلف امراض کے دو نسخے ایک روپیہ ۸/۔ قیمت پیشگی۔ وی۔ پی نہیں ہوگا۔ خط و کتابت جوابی۔ نسخہ غلط ہو تو ہرجانہ دیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ

پنڈت رتن چند صاحب شاہی مہرلی دواسانہ لاہوری کپری تیلیاں۔ ملتان شہر

معجزہ

آپکی آنکھوں کی بینائی کتنی ہی کمزور کیوں نہ ہو گئی ہو۔ آپ "معجزہ" کا استعمال کر کے معجزہ دیکھیں۔ یہ دکھانے کی دوا ہے۔ اس سے برسوں کے عینک کے عادی عینک سے نجات پا چکے ہیں۔ تقریباً تقریباً اندھے بھی سجاکھے ہو گئے ہیں۔ ایک بار استعمال کر کے ہماری صداقت کا امتحان کریں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

(مکمل خوراک) "سرمہ نین جیوتی" کا استعمال سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ۔

"کرشمہ" بادی۔ بدہضمی۔ پیٹ درد۔ کمی بھوک وغیرہ کیلئے واقعی کرشمہ کا اثر رکھتی ہے۔ قیمت ۸/ فی شیشی۔ نہایت تحفہ اکھٹے منگوانے پر اڑھائی روپے۔

ملنے کا پتہ } امر چند بگیہ دت پوری گوراں گیٹ ہوشیارپور

Haridwar. Digitized by eGangotri

ایک پیغمبر کی توبہ

حضرت مسیح موعود نے دعوئے نبوت کا بیج کچھ ایسا بویا ہے۔ کہ جا بجا نبوت اور پیغمبری کے مدعی پیدا ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں ایک نئے پیغمبر کے ظہور۔ ان کے کرشموں کے تذکروں کے ساتھ ساتھ اُن کی توبہ کا قصہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں شیعہ اخبار "سرفراز" رقمطراز ہے۔ کہ:-

"اخبارات مظہر ہیں۔ شیخ طاہر النقطی نے تین سال ہوئے یہ دعوےٰ کیا تھا کہ وہ رسول اور نبی ہے۔ اور اپنے مریدوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ جس کا نظارہ مرید کرتے وقت دکھا دیتا تھا۔ اس کا طریق عمل یہ تھا۔ کہ وہ مرید کرتے وقت مرید کے سر پر ہاتھ رکھ کر آنکھ کے بند کرنے کا حکم دیتا تھا۔ اور مرید کو ایک جنت دکھائی دیتی تھی۔ جس کو دیکھ کر وہ دیوانہ وار شیدا ہو جاتا تھا۔ اس طرح اس نے ہزاروں کسانوں کو مرید کیا۔ گذشتہ ہفتہ مورہیہ کے چند طلباء نے اس کی کوٹھڑی میں دوپہر کو اسے اس قدر پیٹا۔ کہ وہ بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے توبہ نامہ لکھ دیا۔ اور بیان دیا۔ کہ وہ اپنے مریدوں پر مسمریزم کا عمل کیا کرتا تھا۔ اور اس کی آمدنی پر اس کا گذارہ تھا۔ تائب ہونے کے بعد طاہر مصر چلا گیا۔ اب وہ کارخانہ لوہاری میں کام کرتا ہے"

ہم حیران ہیں۔ کہ اس نبی کو طلباء نے کیوں پیٹا؟ اور ساتھ ہی اس نے اس قدر جلد توبہ کیوں کر لی؟ ذرا غور فرمائیے جنت کے مسئلہ پر تو اس نے وہ کام کر دکھایا۔ جسے نہ مرزا صاحب کر پائے۔ نہ رسول پاک! کون جانتا ہے۔ کہ جنت نصیب ہو گی یا نہیں۔ لیکن اس پیغمبر کی صداقت کا کیا یہ کم ثبوت ہے۔ کہ وہ ہاتھ پر سرسوں جما کر دکھا دے۔ افسوس! مسلمانوں کی اس ناقدری کا ماتم کرنے والا کوئی نہیں۔

سید اور غیر سید

پچھلے دنوں خواجہ حسن نظامی مخدوم صاحب کی تیمارداری کی غرض سے بہت پور تشریف لے گئے۔ خواجہ صاحب کے ممدوح ... مخدوم صاحب عرصہ سے نہال پنجاب ... کی ممبری پر قابض ہیں۔ اور بقول "الوعظ" ... عرصہ میں آپ نے مسلمانوں کی کوئی خدمت ... نہیں دی۔ اور نہ کسی اسلامی مفاد کی حمایت میں مسلمانوں کا ساتھ دیا ہے۔ وہ ہمیشہ سے اسلامی دنیا اور پبلک کاموں سے علیحدہ رہے ہیں۔ اس لئے مخصیل علی پور کے سرکردہ مسلمان مل کر مخدوم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کہ اس مرتبہ ہمیں (کسی) آزاد خیال اور قوم پرست مسلمان کو اسمبلی میں اپنی ترجمانی کے لئے بھیجنے کی اجازت دیجئے۔ امید تھی۔ کہ خواجہ صاحب ایک آزاد سیاستدان ہونے کی وجہ سے ان کی حمایت کریں گے۔ لیکن آپ نے سچائی کا حق ادا کرنے کے لئے فرمایا۔ کہ سید کے مقابلے میں غیر سید کا کوئی حق نہیں۔ کہ وہ مشترکہ اسلامی حقوق و برادری میں حصہ لے سکے۔ اور میں سید کو غیر سید پر ہر لحاظ سے فوقیت دیتا ہوں"۔

غیر سید پر سید کو ہر لحاظ سے فوقیت دینے کے کیا معنی ہیں؟ کیا یہ چھوت چھات نہیں؟ کیا اسلامی مساوات یہی ہے جس کا ڈھنڈورہ روز پیٹا جاتا ہے۔

اسلام میں حضرت محمد صاحب اور علی کا درجہ

اگرچہ مسلمانوں کا توحید کا دعوےٰ تو بلند بانگ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ حضرت محمد صاحب اور ان کے داماد علی کو خدا کے پہلو بہ پہلو بٹھا کر شرک کا ثبوت قول و فعل سے اکثر دیا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر بقول سید معجز حسین صاحب ایڈووکیٹ ریاست حیدرآباد کے لوگ (مسلمان) اپنے تئیں دو طبقوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ایک طبقہ مساواتیوں کا ہے۔ اور دوسرا غیر مساواتیوں کا۔ اس کی وضاحت کی ضرورت ہے۔ مساواتی وہ لوگ ہیں۔ جو جناب امیر علیہ السلام کو حضرت رسالتمآب صلعم کا ہم پلہ مانتے ہیں۔ غیر مساواتی وہ لوگ ہیں۔ جو مدارج میں امتیاز کرتے ہیں۔ یہ تقسیم اس قدر عام ہے۔ کہ علماء بھی اس سے نہیں بچے۔ ان میں بھی دو طبقات ہیں"۔ آپ مزید فرماتے ہیں۔ کہ "اس صورت حال سے تعجب ضرور ہوتا ہے۔ مگر ہمیں یہ بھی یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ کہ آخر وہ بھی انسان ہی تھے۔ جنہوں نے اپنے علما میں علی کو اللہ مان لیا۔ یہ ذات ہی عجیب ذات ہے۔ ہمارے خیال میں یہ سرگوشیاں کرنا بے کار ہے۔ اس کا فیصلہ تو شاعر نے عرصہ ہوا کر دیا ہے۔ یہ کہہ کر کہ:-

محمد پر علی کو میں شرف دے نہیں سکتا
مگر اپنے سے بہتر دیکھ کر داماد کرتے ہیں

کیا اس سے بڑھ کر توحید کی مٹی کوئی پلید کر سکتا ہے؟ کیا مسلمانوں کی یہی توحید ہے۔ جس پر انہیں ناز ہے۔

مرزا صاحب کے "بے وفا" مرید

مرزا صاحب قادیانی اور ان کے مرید خاص لاہوری احمدیہ انجمن کے امیر مولوی محمد علی کے اقوال میں بھاری تضاد ہے۔ اس تضاد کو "اہلحدیث" کے نامہ نگار نے مولوی صاحب کی مرزا صاحب سے بے وفائی پر محمول کرتے ہوئے انہیں "مرزا صاحب کے بے وفا مرید" کا خطاب عنایت کیا ہے۔ لہذا ہم الفاظ بالا ان کی سپے وفائی کا ایک نمونہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ مرزا صاحب حقیقتہ الوحی کے صفحہ ۵۱ پر فرماتے ہیں۔ کہ:-

"ابراہیم علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ تھا۔ اس لئے ہر ایک ابتلا کے وقت خدا نے اس کی مدد کی۔ جبکہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا۔ خدا نے آگ کو اس کے لئے سرد کر دیا۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب اپنے ترجمہ قرآن شریف بزبان انگریزی صفحہ ۶۷۷ مطبوعہ ۱۹۱۰ء پر لکھتے ہیں۔ کہ:-

"کسی طرح ثابت نہیں ہوتا۔ کہ ابراہیم درحقیقت آگ میں ڈالا گیا تھا۔ ایک طرف تو یہ مذکور ہے۔ کہ اللہ نے اس کو آگ سے نجات دے دی۔ دوسری طرف یوں لکھا ہے۔ کہ انہوں نے اس کو قتل کرنے یا جلانے کا ارادہ کیا۔ لہذا آگ کا مفہوم وہ مقابلہ ہے۔ جو ان کی تدابیر میں مدنظر تھا۔ اور ...... قال انی مهاجر الی ربی سے مزید ثبوت ملتا ہے۔ کہ آگ نجات کا مفہوم ابراہیم کی ہجرت ہے"۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مرزا صاحب کے مرید تک ان کے اقوال کی صداقت کے منکر ہیں۔ اس لئے اگر "اہلحدیث" ان کے ایسے مریدوں میں سے ایک مولوی محمد علی صاحب کو جو انجمن کے امیر ہیں۔ بے وفا مرید کا خطاب دیتا ہے تو ...

تلوار مارکہ

کیا آپ کا معدہ کمزور ہے؟

GUPTA AUSHDHALAYA
THANAES.R.

اگر آپ کا معدہ کمزور ہے۔ جگر میں خرابی ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا ٹھیک ہضم نہیں ہوتا۔ یا آپکے جسم میں خون کی کمی ہے۔ چہرے کی رنگت زرد پڑ گئی ہے۔ تھوڑی دیر چلنے سے دم چڑھ جاتا ہو۔ یا اگر آپکو جریان احتلام یا سرعت انزال کی شکایت ہو۔ تو آپ فوراً

تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱۰۰

کا استعمال شروع کر دیں۔ جو ہر قسم کی جسمانی کمزوری کا شرطیہ علاج ہے اور نیا خون و نئی طاقت اور نئی جوانی پیدا کرتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ اپنے شہر کے دوا فروشوں سے تلوار مارکہ دیکھکر خریدیں

ایجنسی کیلئے: چندر گپت اوشدھالیہ ٹوہانہ (ایس۔پی۔ریلوے کو لکھیں)

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد۔ کھجلی۔ خون کا خارج ہونا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ کوئی مشرقی مغربی دوائی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) محصولڈاک ۸ر

گارنٹی دوائی استعمال کر لے کے دس سال کے اندر اندر اگر دوبارہ مرض ہو جائے۔ تو مزید دوائی مفت ارسال ہو گی۔ اس سے بہتر دوائی بتلانے والے کو ۲۰۰ روپیہ انعام

ملنے کا پتہ:- منیجر۔ کیلاش فارمیسی۔ فتح گڑھ پنجتور۔ ضلع ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سدرشن چکر

ہم نے تیر کاش "ہمیں ایک بار لکھا تھا کہ اسلام خود کو اس قابل نہیں پاتا۔ کہ کسی کو خوبیوں اور اعلیٰ تعلیم سے متاثر کر سکے۔ بلکہ وہ جبر سے۔ لالچ سے اور خوف سے اپنے جال میں پھنسانا چاہتا ہے۔" ان الفاظ نے شیخ محمد عالم صاحب کو بے چین و بیا کر دیا ہے۔ وہ اس معقول اعتراض کا جواب تو کیا دے سکتے تھے۔ ہاں یہ کہہ کر دل کو تسلی دے لی ہے۔ کہ اسلام اپنی خوبیوں کی کشش سے عبداللہ گاندھی اور ڈاکٹر کمال یاشا تقبیل کو محمد رسول اللہ صلعم کی غلامی میں لا چکا ہے۔ اور اس کی مقناطیسی کشش، اچھوتوں کو بھی رفتہ رفتہ اپنی طرف مائل کر رہی ہے"۔

بھولے شیخ صاحب! ذرا شیخ عبداللہ گاندھی اور ڈاکٹر تقبیل کی اخلاقی اور مالی پوزیشن پر بھی نظر دوڑائیے۔ اور ان کے دلوں کو ٹٹول کر دیکھئے۔ کہ آیا وہ کششِ اسلام سے کھچے چلے آئے ہیں۔ یا روپیہ کی جھنکار کو سن کر اور پاپی پیٹ کی آگ سے مجبور ہو کر خود غرضی پر صداقت اسلام کا ملمع کر کے اسلام کے چہرہ کو منور کرنے کے لئے آئے ہیں؟ کیا بھول گئے کنانور کے واقعہ کو۔ اپنے لیڈر کی کرتوت کو اتنی جلدی فراموش کر بیٹھے یا کیا نہیں بڑھاپا تاکستوری بائی کا ہجر؟ کیا جہاتما گاندھی کا بیان نظر سے نہیں گذرا؟ اس قماش کے انسانوں کا اسلام کی کشش سے مشرف بہ اسلام ہونا اسلام کے لئے باعث صد افتخار ہے؟ آمین!!

آپ نے اسلام کی مقناطیسی کشش کا ثبوت یہ دیا ہے۔ کہ ڈاکٹر تقبیل اور عبداللہ گاندھی اسلام کی خوبیوں سے متاثر ہو کر کھچے چلے آئے۔ اس سے بڑھ کر اسلام کی کشش کا اور بہترین ثبوت ہو بھی کیا سکتا ہے؟ آپ کے عبداللہ گاندھی تو بیسیوں بار کلکتہ میں حوالات کی ہوا کھا چکے ہیں۔ آخر کار پیسہ پیسہ سے لاچار ہو کر اسلام کی شرن میں آ پڑے۔ بقول اُن کی والدہ کے اسے کیا معلوم کہ اسلام کیا ہے؟ اور دھرم کس چیز کا نام ہے؟ باقی رہے آپ کے دوسرے "مایہ ناز لیڈر" ڈاکٹر تقبیل۔ ان کی لیڈری کی حقیقت بھی کھل چکی ہے۔ یہ لیڈر وہ ہیں جنہوں نے اپنے بال بچوں کو عرصہ دو سال سے اس لئے علیحدہ کر رکھا ہے کہ وہ ان کی پرورش کرنے سے لاچار ہیں۔ ان کی ڈاکٹری کی حقیقت یہ ہے کہ کسی ہومیوپیتھک پرائیویٹ کالج کلکتہ سے "ڈگری" مول لے رکھی ہے۔ اور ان کا یہ عالم ہے کہ قبول اسلام کے وقت

کئی مہینوں کا کرایہ ان کے سر پر تھا۔ قرقی کا وارنٹ ہی اس وقت آیا تھا۔ جبکہ آپ "اسلام کی کشش" سے متاثر ہو کر اسلام کو قبول کرنے جا رہے تھے۔ ان پر اور بھی ڈگریاں تھیں۔ جواب تک ان کے "میزبانوں" یعنی اسلام کے شیدائیوں نے ادا کر دی ہوں گی؟ یہ ہے

ستیاگرہ کو سب اخبار یں اس قدر اہمیت دے رہی ہیں؟ پورانک نہ جانے عقل کے دشمن کیوں ہیں۔ ارے بابا! ذرا دماغ سے سوچتے تو معلوم ہو جاتا۔ پنڈت رامچندر جی کی بھوک ہڑتال "پنڈ بلی" کو بند کرانے کیلئے ہے۔ پنڈ بلی ایک انسانیت سے گرا ہوا رواج

مختصر افسانہ

شاہ وگدا

میں بھیک مانگنے کے ارادہ سے گاؤں کی سڑک پر در بدر پھر رہا تھا۔ گداؤں کی طرح ــــــ کسی کے دل میں دیا آئی۔ تو کسی نے میری جھولی میں اناج کے چار دانے ڈال دئے۔ ورنہ گداؤں کی غربت پر سوچنے کی کسے فرصت تھی؟ کون تیرنگیٔ دُنیا کی تصویر پر اپنا دماغ چاٹنے پر مجبور ہونے لگا تھا؟ ــــــ سبھی اپنے اپنے کاموں میں مشغول تھے ــــــ +

میں نے دُور سے اس کی سواری کو آتے دیکھا۔ اور ایک دلکش خواب کی طرح محسوس کیا۔ اس کا شاہانہ جلوس دیکھ کر دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ یہ تو کسی راجوں کے بھی راجہ کی سواری ہے۔ اب ضرور میری غربت کا آخری لمحہ آجائے گا ــــــ میں ایسا فقیر سے امیر بن جاؤں گا ــــــ اس میں کیا شک ہے؟ ــــــ +

اس کی سواری بالکل قریب آگئی۔ میں نے اس کے استقبال کے لئے آگے قدم بڑھایا۔ "وہ" خود سواری سے اُتر پڑے۔ میں نے ڈرتے ڈرتے اپنے اس خیال سے کہ اب ضرور میری جھولی دولت سے بھر دی جائے گی۔ اپنی جھولی کا منہ کھول دیا۔ اور بڑی حلیمی سے اُس کے رخِ انور کی طرف دیکھنے لگا۔ ــــــ +

اس نے دونوں ہاتھ میرے آگے پھیلا دئے ــــــ حیرانی سے میں نے سوچا۔ یہ راجہ مجھ فقیر سے کیا چاہتا ہے؟ میں نے جھولی سے اناج کا ایک دانہ نکال کر اس کے ہاتھ پر دھر دیا۔ ــــــ +

جب میں واپس جھونپڑی میں لوٹا۔ تو میں نے اپنی جھولی کو خالی کیا۔ اناج کے دانوں میں سونے کا ایک دانہ دیکھا +

میں نے سوچا۔ کیوں نہ میں نے تمام اناج کے دانے اس "فقیر" کو دے دئے؟

میں پھر اُسی جگہ آیا ــــــ لیکن اب وہ سواری وہاں نہ تھی ــــــ +

(مترجمہ ہنٹنی)

اسلام کی کشش اور ان کے اسلام قبول کرنے کا راز ــــــ سمجھے شیخ صاحب +

پورانک اخبار "آنند" نے پنڈت رام چندر جی شرما کی بھوک ہڑتال کو شہرت کے لئے اشتہار بازی کا نام دیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ جین بھی ۴۵ - ۴۵ اور ۶۰ - ۶۰ دن تک برت رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے برت کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی۔ لیکن پنڈت رام چندر کے اس

ہے۔ اور ہندو دھرم پر کلنک ہے۔ چونکہ ان کی بھوک ہڑتال ایک نیک مقصد کے لئے ہے۔ اسی لئے اس کو اہمیت بھی دی گئی ہے جین منی اپنے مذہبی اعتقادات کی وجہ سے برت رکھتے ہیں کسی پبلک مفاد کے لئے نہیں۔ اس لئے اسے لوگ اہمیت کیوں دیں؟ یہ اشتہار بازی نہیں۔ یہ تیاگ کا اثر ہے۔ کہ ہر ایک اخبار میں ان کے برت کا چرچا ہے۔ کچھ آیا سمجھ میں +

"آنند" کے ہی کسی بھائی نے عدالت میں درخواست دی تھی۔ کہ پنڈت رامچندر شرما کا خودکشی کی کوشش کے جرم میں چالان کیا جائے پورانکوں کی اس "سادگی اور دُور اندیشی" پر تو ہم فدا ہیں۔ وہ پنڈت رام چندر کا چالان کروانے کے سوا اور کر بھی کیا سکتے ہیں؟ یہ زبان اور ترا پرادھ پشوؤں کی بلی کو روکنے کی بجائے اور ایک نیک آتما کی اس نیک کوشش کی تعریف کرنے کی بجائے اس کا چالان کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہی شاید سناتن دھرم کی بہترین خدمت ہے +

لیکن وہ اور دوسرے بھائی شاید یہ سن کر دکھی ہوں گے۔ کہ پنڈت مدن موہن مالویہ اور سیٹھ جگل کشور جی برلا کی کوششوں سے ۳۴ دنوں کے بعد بھوک ہڑتال ختم کرا دی گئی ہے +

لیکن صاحب! اگر یہ محض اشتہار بازی ہی ہے۔ تو کیوں مالویہ اور سیٹھ جگل کشور جیسی ہستیاں بھی اس کو اس قدر اہمیت دے رہی ہیں۔ لیکن وہ تو شاید آپ کے خیال میں سناتن دھرم کے "غدار" ہیں +

حال ہی میں فریدپور (بنگال) کے ایک پٹوی کے ہندو مالک کے سات سالہ بیٹے نے پچھلے جنم کے حالات بتا کر ایک بار پھر ویدک دھرم کے اصولوں کی صداقت پر مہر حقیقت ثبت کر دی ہے۔ وہ مسلمان بھی، جو شانتی دیوی کے واقعہ کو بناوٹی شہادت کہہ کر بعض لوگوں کے متزلزل دلوں کو ڈھارس بندھوانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اب چپ ہو گئے ہیں۔ جب اس واقعہ کو کچھ عرصہ ہو جائے گا۔ تو پھر یہ کچھ بولیں گے۔ اور بناوٹی باتیں اخبارات میں شائع کر کے اسلام کی صداقت کا ثبوت دیں گے۔ اب بھلا وہ تناسخ کی صداقت سے کیسے منکر ہو سکتے ہیں۔ جبکہ اس سات سالہ لڑکے کو جس نے عربی کا ایک لفظ تک نہیں پڑھا۔ لیکن قرآن زبانی یاد ہے۔ اور واقعات کو نظر انداز کر بھی دیا جائے۔ لیکن اسے طوطے کی طرح رٹا کر تعبیر کے واقعہ کو نگھڑنے پر محمول نہیں کیا جا سکتا؟ کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام اس ناقابلِ انکار صداقت پر؟

(درگرہا تند)

مفت مفت

از سرِ نو زندگی حاصل کرنے کا آسان راستہ بتلانے والی نصیحت آمیز بڑی کتاب "وید و دیا" بغیر ڈاک محصول بالکل مفت منگائیں +
مدن منجری فارمیسی۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

Digitized by eGangotri

کیا قرآن اور وید کی تعلیم ایک سی ہے؟

(لیکھک:- مہاشہ شری رام جی آریہ دہلی)

پترکاش کے کسی گت انک میں مہاشہ لکشمن جی آریہ اُپدیشک دہلی کا ایک لیکھ پرکاشت ہوا تھا۔ جس میں یہ لکھا گیا تھا۔ کہ میں نے اب اپنے جیون کے لمبے انوبھو کے بعد یہ نشچے کیا ہے۔ کہ واستو میں قرآن اور وید کے سدھانتوں میں کوئی بھید نہیں ہے۔ قرآن سروتھا وید انکول ہے۔ اتہ اس کے سدھانتوں کا کھنڈن کرنا انوچت ہے تیہ ہندستان میں چھپا تھا کہ مہاشہ لکشمن جی قرآن کا ویدک بھاشیہ لکھ رہے ہیں .... کداچت سمپادک جی نے جو کہ گوروکل کانگڑی کے ودیا النکار ہیں۔ یہ بھی لکھا تھا۔ کہ بہت سے آریہ سماجی سدھانت قرآن کو دھیان پوروک پڑھیں گے۔ تو وے بھی لکشمن جی کے وچاروں سے سہمت ہوں گے۔

ہمیں اس لیکھ کو پڑھ کر یہ کلم تو آشچریہ ہوا۔ کہ مہاشہ لکشمن جی کے وچاروں میں ایسی گڑبڑ کیسے پیدا ہو گئی۔ پرنتو پھر یہ سوچا۔ کہ شاید ہندو مسلم سنگٹھن کے سوپن کی لہر میں وہ بہہ گئے ہوں گے۔ جس سے مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے الیوم اُن کے پرتی اپنی ہمدردی پرکٹ کرنے کے لئے ایسا لکھ دیا ہو۔ تو آشچریہ نہیں۔ پرنتو آگے جب یہ دیکھا گیا کہ وہ قرآن کا ویدک بھاشیہ لکھ رہے ہیں۔ تو اپنا کرتویہ سمجھا کہ قرآن کی تھوڑی سی پول ارتھات مہاشہ جی کی کلپت ویدکتا کا دگدرشن ان کو کرا دیویں۔ جسے اپنے بھاشیہ میں وہ دھیان رکھیں۔ اب ہم پاٹھکوں کے سمکش میں اپنے وچار کر سمہ رکھیں گے۔ پاٹھک ان پر وچار کریں۔

(۲)

قرآن شریف پارہ ۳۔ سورۃ آل عمران آیت ۲۷۔

"مسلمانوں کو چاہیئے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنا دیں۔ اور جو ایسا کرے گا۔ تو اس سے اور اللہ سے کچھ سروکار نہیں۔"

سمیکشا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کے ماننے والے مسلمان لوگ ہندوؤں کے کبھی سچے دوست نہیں بنے۔ لیکن دشمن ہی بنے رہتے ہیں۔ جن مسلمان لیڈروں کو ہندو اپنا پرم مترسمجھتے ہیں۔ وے ہی سمے آنے پر اُن کے دشمن ثابت ہوتے ہیں۔ اسی قرآنی شکشا کا یہ اثر ہے۔ کہ مولانا شوکت علی جی ۱۹۲۱ء کے اندولن میں کٹر راشٹر یہ وادی بنے ہوئے تھے۔ ترکی کا جھگڑا سماپت ہو جانے پر کٹیٹ سامپردائک مسلم ہو گئے۔ دور کہاں جاویں۔ ڈاکٹر عالم کا تازہ درشٹانت سامنے ہے۔ یہ کانگرس کی انفرنگ سبھا کے سدسیہ تھے۔ شہید گنج والے معاملے کے اٹھتے ہی وہ سارے ہندو مسلم سنگٹھن کو بھول کر مسلم ہٹوں پر ہندو ہتوں کو بلیدان کرنے کھڑے ہو پڑے۔ مسلم نیتا کہیں۔ تو کیا کریں۔ اُن کا قرآن اُنہیں اُپدیش دیتا ہے۔ کہ "اے مسلمانوں کبھی بھول کر بھی ان لوگوں کو اپنا دوست نہ بنانا۔ جو مسلمان نہیں ہیں۔ ورنہ یاد رکھنا تمہارا خدا سے کوئی سروکار نہیں رہے گا۔"

(۲)

قرآن پارہ ۱۰۔ سورۃ توبہ۔ آیت ۷۳۔

"اے پیغمبر! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو۔ اور ان پر سختی کرو۔ اور ان کا ٹھکانا نرک ہے۔ اور وہ بُری جگہ ہے۔"

سمیکشا۔ ٹھیٹھ راشٹرواد کی لہر میں بہنے والے الیوم ہندو مسلم سنگٹھن کا سوپن دیکھنے والے ہندوؤں کو اس آیت پر دھیان دینا چاہیئے۔ ہم تو درڑھتا پوروک یہی کہینگے۔ کہ جب تک یہ قرآن رہے گا ہندو مسلم سنگٹھن ایک سوپن ہے۔ راشٹرودادی مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ یا تو قرآن میں سے یہ دولیش پھیلانے والی آیتیں نکال ڈالیں۔ یا قرآن کو تیاگ دیں۔ یہ قرآن ہی تو ہندو مسلم جھگڑوں کی جڑھ ہے۔

(۳)

قرآن پارہ ۷۔ سورۃ الانعام۔ آیت ۹۳۔

"اور وہ کتاب (قرآن) آسمانی ہے۔ جس کو ہم نے اُتارا ہے۔ برکت والی ہے۔ اور جو کتابیں اس سے پہلے کی ہیں۔ ان کی تصدیق کرتی ہے۔ اور اے پیغمبر ہم نے اس کو اس لئے اُتارا ہے۔ کہ تم مکہ والوں کو اور جو لوگ اس کے آس پاس رہتے ہیں۔ ان کو ڈراؤ۔"

سمیکشا۔ کیا کوئی بھی سچا مسلمان اب بھی یہ کہنے کا ساہس کر سکتا ہے۔ کہ قرآن دنیا کے لوگوں کے لئے ہے۔ قرآن تو بقول قرآن کے صرف مکہ کے رہنے والوں اور اس کے آس پاس کے رہنے والوں کو کیول ڈرانے کے لئے ہی بنایا گیا تھا۔ پھر کیوں مسلمان لوگ اس کا پرچار بھارت میں کر کے قرآن ورودھی بنتے ہیں؟ بھارتیہ مسلمانو! یدی تم سچے مسلمان ہو۔ تو یا تو اس قرآن کا ماننا چھوڑ دو۔ ورنہ آج ہی اپنے لبستر باندھ کر عرب کے ریگستان کی ہجرت کر جاؤ۔ مسلمان قرآن کو۔ یہودی توریت کو۔ عیسائی بائیبل کو۔ ہندو ویدوں کو خدائی پستک مانتے ہیں۔ چونکہ قرآن نے کوئی پستکوں کی سوچی پیش نہیں کی ہیں۔ اتہ ایہ وکت آیت میں قرآن نے ان سبھی گرنتھوں کو ایشوریہ مانا ہے۔ تب تو بھارتیہ مسلمانوں کو وید کو ہی ماننا چاہیئے اسی لئے آریہ سماج شدھی کا پرچار کرتا ہے۔

(۴)

قرآن پارہ ۲۶۔ سورۃ حجرات۔ آیت ۱۵۔

"مسلمان وہ ہیں۔ جو اللہ اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاویں۔"

یہ تو ہوئی سچے مسلمان کی پریبھاشا۔ اب دیکھئے کافر کی تعریف:-

قرآن پارہ ۶۔ سورت نسا آیت ۱۵۰:-

جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبروں میں جُدائی ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہم کسی کو مانتے ہیں۔ کسی کو نہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ انکار اور ایمان کے بیچ کوئی راہ نکالیں۔ تو ایسے لوگ نشچے کافر ہیں۔" ۱۵۱

سمیکشا۔ جو لوگ خدا کو لاشریک مانتے ہیں۔ قرآن اتھوا پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے۔ وے سب قرآن کے انوسار نشچے کافر ہیں۔

(۵)

قرآن پارہ ۷۔ سورۃ انعام۔ آیت ۱۰۸:-

"اور اگر خدا چاہتا۔ تو شریک نہ ٹھیراتا۔"

سمیکشا۔ اس سے سدھ ہے۔ کہ خدا کی اچھا سے بھی شرکت باری چلتی ہے۔ اب آگے دیکھئے:-

قرآن پارہ ۸۔ سورۃ انعام۔ آیت ۱۶۴۔

"کوئی اس کا (خدا کا) شریک نہیں مجھ کو ایسا ہی حکم ملا ہے۔ اور میں اس کے آگیا کاریوں میں پہلا ہوں۔"

سمیکشا۔ اس آیت میں خدا شرکت باری سے انکار کرتا ہے کیسا گول مال ہے۔ کبھی کچھ کہتا ہے۔ کبھی کچھ۔ اس آیت میں محمد صاحب کہتے ہیں۔ کہ میں ہی خدا کا سب سے پہلا آگیا کاری ہوں۔ تو کیا ان کے پہلے کے سوا لاکھ پیغمبر ان آگیا کاری (کافر) تھے؟

قرآن پارہ ۹۔ سورۃ .... آیت ... میں لکھا ہے کہ:-

پھر جب اس کا (موسےٰ کا) پالن کرتا پہاڑ پر پرکاشت ہوا۔ تو اس (پہاڑ کو) چکنا چور کر دیا۔ اور موسےٰ مورچھا کھا کر گر پڑا۔ پھر جب ہوش میں آیا۔ تو بول اٹھا۔ تیری ذات پاک ہے۔ میں تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ اور تجھ پر ایمان لانیوالوں میں میں سب سے پہلا ہوں۔

سمیکشا۔ پتہ نہیں۔ ان دونوں پیغمبروں میں سچا خدا کا آگیا کاری مسلمان کون تھا۔ مسلمان بھائی بتا دیں۔

(۶)

قرآن پارہ ۱۱۔ سورۃ یونس۔ آیت ۳۸۔

"کیا وہ کہتے ہیں۔ کہ اسے (قرآن کو) تو (محمد نے) بنا لیا ہے۔ (تو کہہ دے۔ کہ اگر تم) سچے ہو۔ تو ایک ایسی ہی سورۃ تم بھی بنا لاؤ۔ اور خدا کے سوائے جسے چاہو بُلا لو۔"

سمیکشا۔ قرآن کو خدائی نہ ماننے والوں کے سامنے اس گیارھویں پارے میں ایک شرط رکھی گئی ہے۔ جو لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے وہ ایک ایسی سورت ہی بنا کر پیش کریں۔ اب آگے کی آیت دیکھیئے:-

قرآن۔ پارہ ۱۲۔ سورت ہود آیت ۱۳۔

"اے پیغمبر! کیا کافر کہتے ہیں۔ کہ اس نے قرآن کو اپنے دل سے بنا لیا ہے۔ تو ان سے کہو۔ کہ اگر تم سچے ہو۔ تو تم اسی طرح کی بنائی ہوئی ۱۰۔ سورتیں لے آؤ۔ اور خدا کے سوائے جسے تم سے بُلاتے بن پڑے۔ تم بُلا لو۔ یدی تم سچے ہو۔"

سمیکشا۔ اس آیت میں خدا بات پلٹ گیا۔ اور ایک دم ایک سورت کی جگہ دس سورتیں مانگنے لگا۔ خدا کی الپگیتا اسی سے سدھ ہے۔ کہ ذرا ذرا سی دیر میں اپنی شرط بدلا کرتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی کوی نے ایک سورۃ بنا کر پیش کی ہوگی۔ تو جھٹ شرط میں دس کی مانگ محمد صاحب نے پیش کر دی ہوگی۔

(۷)

قرآن پارہ ۲۱۔ سورت سبا۔ آیت ۲۹ و ۳۰۔

"اور پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو۔ تو (بتاؤ) یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟"

"اے پیغمبر! کہہ۔ کہ تمہارے ساتھ ایک دن کا وعدہ ہے۔ تم نہ اس سے ایک گھڑی پیچھے رہ سکو گے نہ آگے بڑھ سکو گے۔"

سمیکشا۔ سوال کچھ اور جواب کچھ۔ کیا اسی پر مسلمان لوگ خدا کو سروگیہ مانتے ہیں؟ جسے اتنی بھی تمیز نہیں۔ کہ قیامت کب ہوگی۔ اس سے تو جواب نہ دیتا۔ (بقیہ کیلئے دیکھ صفحہ ۱۲)

ویدک دھرم اور مساوات

(از پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی)

پتا پرماتما نے منش ماتر کے کلیان کے لئے پرم سرشٹی کے پرارمبھ میں ویدوں کے دوارا جس سارو بھوم دھرم کا اُپدیش کیا - اسی کو ویدک دھرم اتھوا سنیہ سناتن دھرم کے نام سے کہا جاتا ہے - وید شبد کا ارتھ ہی گیان ہے - اس لئے وید اس گیان کے بھنڈار ہیں - جو منش ماتر کی شاریرک اتمک اور آتم شکتیوں کے وکاس کے لئے ضروری ہے - اور ساتھ ہی اس میں منش کے ویکتیک - پریوارک - سماجک (Social) اور راشٹریہ (National) کرتویوں کا بھلی بھانتی پرتی پادن کیا گیا ہے - پرمیشور پرانی ماتر کے پتا ہیں - اور سب کی بھلائی کے لئے ہی انہوں نے سرشٹی کے شروع میں یہ وید گیان رشیوں کے پوتر ہردیوں میں پرکاشت کیا - کیونکہ اس دیویہ گیان کے بنا منش اپنے کرتویہ آدی کا گیان کسی پرکار بھی نہ کر سکتے تھے - جب تک بالک کو کوئی سکھانے والا نہ ہو - وہ شکشت نہیں ہو سکتا - سرشٹی کے پرارمبھ میں پرمیشور نے گورو روپ (بھیر) رشیوں کے ہردیوں میں پریرنا دوارا اُپدیش دیا - اسی لئے اُسے پرم گورو کہا گیا ہے ۔

یہ وید منش ماتر کے لئے ہیں - نہ کہ کسی خاص جاتی و دیش کے منشوں کے لئے - کیونکہ پرماتما سمان روپ سے سب پرانیوں کا پتا ہے - اس بات کو یجروید ۲۶ - ۲ میں اس پرکار بتایا گیا ہے :-

यथेमां वाचं कल्याणी
मावदानि जनेभ्यः।
ब्रह्मराजन्याभ्यां शूद्राय
चार्याय चारणाय चस्वाय॥

اس منتر میں بھگوان نے اُپدیش کیا ہے - کہ جس پرکار میں نے براہمن کشتری - ویش - شودر - اتی شودر آدی سب منشوں کے لئے اس کلیان کارنی وید بانی کا اُپدیش کیا ہے - اسی پرکار تم بھی کیا کرو - اسی وید منتر کے بھاو کو لیکر مہرشی وید ویاس نے مہابھارت میں اپنے شششوں کو اُپدیش کیا تھا کہ :-

श्रावयेच्चतुरो वर्णान्
कृत्वा ब्राह्मणमग्रतः। वेदस्य
अध्ययनं हीदं, तच्च पुण्यं
महत्स्मृतम्॥ सर्वो
सर्वस्तरतु दुर्गाणि सर्वो
भद्राणि पश्यतु॥

شانتی پرب ادھیائے ۳۲۷ صفحہ ۴۸ - ۴۹

ارتھات سب منشوں کی بھلائی کے لئے وچار کو دھیان میں رکھتے ہوئے ودوانوں کو چاہئے - کہ سب ورنوں کے لوگوں کو وید کا اُپدیش کریں - کیونکہ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا بڑے پُن کا کام ہے ۔

ویدوں کی سب سے بڑی شکشا یہ ہے - کہ سب منشیہ ایک ہی پرماتما کے پُتر اور اس لئے بھائی ہیں - سب کو بھائی اور متر سمجھ کر پریم پُوروک برتاؤ کرنا چاہئے - جنم سے کوئی چھوٹا اور بڑا نہیں ہے - اس بات کا اُپدیش ویدوں میں سینکڑوں استھانوں پر دیا گیا ہے - اداہرنارتھ رگوید ۵ - ۶۰ - ۵ میں کہا ہے :-

"अज्येष्ठासो अकनिष्ठास
एते संभ्रातरो वावृधुः
सौभगाय।
युवा पिता स्वपा रुद्र
एषां पृश्निमाता सुदिना
मरुद्भ्यः॥"

اس منتر کا سپشٹ ارتھ یہ ہے - کہ سب منش (بھراترا) بھائی ہیں - ان میں جنم سے کوئی اُونچا و نیچا نہیں ہے - اس بھاو کو دھارن کرنے سے ہی منش سماج کی سچی اُنتی ہو سکتی ہے - نیائے کاری پرماتما سب کا پتا ہے - اور پرتھوی سب کی ماتا ہے - اس سے اُتم سمانتا و (Equality) اور سارو بھومک بھراترتو .... (Brother-hood of man) کا کیا اُپدیش ہو سکتا ہے :-

"शृण्वन्तु विश्वे अमृतस्य
पुत्राः॥" یجروید - ۱۱ - ۵

آدی منتروں میں بھی سب منشوں کو ایک ہی اویناشی پرماتما کا پُتر بتاتے ہوئے وید کے اُپدیش کو سننے کی آگیا دی گئی ہے - یجروید - ادھیائے ۳۶ - ۱۷ میں کہا گیا ہے :-

दृते दृंह मा मित्रस्य
मा चक्षुषा सर्वाणि भूतानि
समीक्षन्ताम्। मित्रस्याहं
चक्षुषा सर्वाणि भूतानि
समीक्षे मित्रस्य चक्षुषा
समीक्षामहे॥

اس منتر میں کیول منشیوں کو ہی نہیں - بلکہ سب پرانیوں کو متر کی درشٹی سے دیکھنے کا اُپدیش دیا گیا ہے - یہ اُپدیش کتنا عمدہ ہے - یہ بتانے کی آوشکتا نہیں - یہ سمانتا اور منتر درشٹی ہی وید کی ساری شکشاؤں کا نچوڑ ہے اس بات کو رگوید کے دسویں منڈل کے انتم سوکت ۱۹۰ میں بڑے ہی سپشٹ شبدوں میں بتایا گیا ہے :-

संगच्छध्वं संवदध्वं सं वो
मनांसि जानताम्।
देवा भागं यथा पूर्वे
संजानाना उपासते॥
समानो मंत्रः समितिः
समानी, समानं मनः सह
चित्तमेषाम्। समानं
मन्त्रमभिमन्त्रये वः, समानेन
वो हविषा जुहोमि॥
समानी व आकूतिः
समाना हृदयानि वः।
समानमस्तु वो मनो
यथा वः सुसहासति॥

ان منتروں کا بھاوارتھ یہ ہے - کہ ہے منشیو! تم سب مل کر پریم سے دھرم مارگ پر چلو - مل کر پریم سے بھاشن کرو - اور اپنے منوں کو گیان یکت بناؤ - تمہارے لئے یہ وید منتر سمان روپ سے دئے گئے ہیں - تمہارا من وچت سمانتا و برابری (Equality) کے ان بھاووں سے سدا بھرا رہے - تمہاری سبھاؤں میں پرویش کا سب کو سمان ادھیکار رہے - تمہارے من کے سنکلپ بھی ایک جیسے پوتر ہوں - من اور ہردے سمان ہوں - جس سے تم مل کر سب اچھے کاموں کو کر سکو - کوئی بھی ویدوں کا نشپکش وچارک ان منتروں کو پڑھتے ہوئے یہ مانے بنا نہیں رہ سکتا - کہ سمانتا کی شکشا ویدوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے - اتھروید ۳ - ۳۰ میں بھی اسی پرکار کے اتیکت اُتم اُپدیش ہیں - جن میں سے ستار کے لئے پرتھم منتر کا اُلیکھ ہی کافی ہے - جس میں بھگوان کا منشیوں کو اُپدیش ہے - کہ :-

"सहृदयं सांमनस्यमविद्वेषं
कृणोमि वः। अन्यो
अन्यमभिहर्यत, वत्सं
जातमिवाघ्न्या॥"

ارتھات ہے منشیو! میں تمہارے اندر سہردیتا .... اور پریم (Concord) (Harmony) کو ستھاپت کرتا - اور شتروتا و دویش کے بھاو کو دُور بھگاتا ہوں - تم آپس میں ایسے پریم کرو - جیسے گؤ نئے اپنے بچھڑے کے ساتھ کرتی ہے - اس سے بڑھ کر بیچے پریم اور سمانتا کا اُپدیش کیا ہو سکتا ہے؟

اس پرکار یہ سپشٹ ہے - کہ وید میں سمانتا اور وشو پریم (Universal Love) کا اُپدیش ہے - اس میں جنم سدھ جاتی بھید (Hereditary Caste System) اور اچھوت پن (Untouchability) کے لئے کہیں استھان نہیں ہو سکتا - یہ وید کی پوتر شکشاؤں کے سروتھا ورودھ ہے - جن کا سمول ناش کرنا ہا جڑ سے اُکھاڑ پھینکنا ہر ایک سچے ویدک دھرمی کا مکھیہ کرتویہ ہے - اس بات کو کہ ویدوں میں جنم سدھ جاتی بھید و جات پات کا کہیں پرتی پادن نہیں - یورپ کے بڑے بڑے دھرندھر ودوانوں نے بھی ایک سُور سے سویکار کیا ہے - اداہرنارتھ پروفیسر میکسمولر نے

ips from a German

"Work-shop" میں کہا ہے :-

If then with all the documents before us, We ask the question, does caste, as we find it at the present day, form part of the most ancient religious teachings of the Vedas? We can answer with decided "no".

ارتھات یدی یہ پوچھا جائے - کہ کیا آج کل کی جات پات کا ویدوں کی پرانی شکشاؤں میں کہیں پرتی پادن ہے - تو اس کا اُتر "نو سندیہ نہیں" میں دینا پڑے گا"۔

پروفیسر ویبر نے .... History of Indian Literature" میں ویدک کال کے وشے میں کہا ہے - کہ :-

There are no castes yet the people are still one united whole and bear out one name".

ارتھات "ویدک کال - میں کوئی جاتی نہ تھی سب لوگ ایک ارتھات ملے ہوئے تھے - اور ایک ہی نام (وِشہ) سے انہیں پکارا جاتا تھا - اتیادی" + (باقی آئندہ)

Digitized by eGangotri

سنسکرتی

(لیکھک :- شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج)

سنسکرتی (Culture) کا بھاو سنسکرتی شبدوں اور سربادہ کو کاریہ میں پرنت کر کے اس سے آچارک اور مانسک جیون کو اُنت کرنا ہے۔ بھارتیہ اور پشچمی سنسکرتی میں کچھ انتر یہ ہیں۔ کہ بھارتیہ سنسکرتی آچارک اور مانسک اُنتی کے سادھنوں سے آتم اُتکرش چاہتی ہے۔ جب کہ پشچمی سنسکرتی اپنے اندر آتما کو کوئی استھان نہیں دیتی۔ دوسرے شبدوں میں یوں کہئے۔ کہ بھارتیہ سنسکرتی انتر مکھی۔ اور پشچمی سنسکرتی باہر مکھی ہے۔

دوسرا انتر یہ ہے۔ کہ بھارتیہ سنسکرتی وشو بھاو دلاتی ہے۔ جبکہ پشچمی سنسکرتی اس وشو بھاو (Cosmic Sense) سے رہت اور سنکیرن جاتیہ بھاونا سے لپت ہے۔ دونوں سنسکرتیوں کے بھاو دونوں اور کے انہیں میں سے پرکٹ ہوتے ہیں۔ بھارتیہ سنسکرتی نے بدھ گوتم۔ کناد وغیرہ آدمی کو اُتپن اور اُنت کیا۔ تو دوسری اور رام۔ کرشن۔ گوتم بدھ آدمی کے جنم کا کارن بنا۔ انہی بھاونوں سے اپنا کاریہ کشیتر وشو کو بنایا۔ اور تو کیا سنسار کے کئی بھاگوں میں اُن کی سمرتی موجود ہے۔ اور اس نے سبھی پرانی جاتیوں مریم اور دیا کے پاٹھ ہیں۔ پرنتو پشچمی سنسکرتی نے بدھی ایک اور نطشے۔ ہیگل۔ جیسے آدمی کو پیدا کیا۔ تو دوسری اور جولیس سیزر۔ نپولین اور مسولینی آدمی کو جنم دیا۔ جنہوں نے وشو بھاونا کی تو کتھا ہی کیا سنسار کو بھی ایک دشٹی سے نہیں دیکھا۔ جہاں

یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ یہ بات اُن اُپیوگی نہ ہو گی۔ کہ کرائسٹ کو ہم پشچمی سنسکرتی کی اُپج نہیں مانتے۔ وہ ایشیائی ہونے کے کارن ایشیا ہی میں پلا۔ اور ایشیا ہی کی سنسکرتی سے پربھاوت ہوا۔ اور پرایہ دیسی ہی اس نے شکشا بھی دی۔ یدی آج کرائسٹ ہوتے۔ تو وکٹوریا افریقہ کے ہوٹلوں اور گرجوں میں نہیں گھس سکتے تھے۔ نہ مسولینی آدمی کے کیا پاتر ہی بن سکتے تھے۔ پرنتو رنگین جاتی کے دیکھی ہوئے سے انیک پرکار سے اپمان ہی کئے جاتے۔ استری۔ سنسار کی ورتمان اشانتی۔ پاپ پنگ۔ گھرنا۔ ایرشیا اور دولیشی۔ انیک پرکار کی پرانی ناشک گیسیں اور استر شستروں کی ایجاد یہ سب اشانتی وشو بھاونا شونیہ آکار پرہت پشچمی سنسکرتی کے کئے ہوئے کارنامے ہیں۔ اس کے وپریت بھارتیہ سنسکرتی کی گھوشنا یہ ہے کہ سنسار میں جب منش جنم لیتا۔ یا کوئی بھی پرانی اُتپن ہوتا ہے۔ تو ماتر سنسکرتی نے اپنے ذریعہ یا تقوں اور الوکک شکتیوں سے سنسار میں ایک نیا ایشور کا مندر بنا دیا ہے۔ جس میں ایشور اسی پرکار پربھو پورن ہے۔ جس پرکار مندر کے اندر۔ آتم اُتکرش چاہتا ہے کہ آتما ایشور کی اور چلے۔ یدی منش کو اسی ایشور کے مندر سنسار میں پرانیوں کے روپ میں دکھلائی دے۔ تو جب (ویدک) سنسکرتی میں پلا ہوا منش کیسے سمجھ ہے۔ کہ اس سے پریم نہ کرے۔ الٹا اسے اپنا کر پاتر نہ سمجھے۔ بھارتیہ سنسکرتی کی درشٹی سے سنسار ایک وشال پریوار ہے۔ جس کا پتا ایشور۔ اور جس کی ماتا پرکرتی ہے۔ سنسار کے سبھی پرانی بھائی بھائی ہیں۔ اُن میں کوئی نہ چھوٹا نہ بڑا ہے۔ اس سمتا کے بھاو کی جنم داتری بھارتیہ سنسکرتی ہی ہے۔ اسی سمتا کے بھاو نے سنسار میں بلندیوں کے اُنتی کال سے پشچمی سنسکرتی کے جنم کال تک شانتی اور بھراتری بھاو کو ستھر رکھا۔ پرنتو پشچمی سنسکرتی نے جس کا اُنتی کال کرائسٹ کے جنم سے کچھ پہلے ہے۔ اس تھوڑے ہی کال میں جاتی جاتی دلیش دلیش اور منش منش کو لڑا رکھا ہے۔ اور یہ آشچریہ ہے کہ آج یورپ میں یہ سب کرائسٹ کے نام سے کیا جاتا ہے کہ کسی کی ...

بیشقیمت رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن پر پہنچا دیا گا۔ اقساط کا کرایہ نہایت کم۔ وزن ہلکا۔ گارنٹیڈ اقساط قیمت قسطوں ادا کر سکتے ہیں۔ فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar Company, Karachi

شردھانند دس ورشی منائیے

(لیکھک :- پنڈت وشو شرما جی ابھے آچاریہ گوروکل کانگڑی)

۳۱۔ دسمبر گوروار کو سوامی شردھانند جی **اگامی** مہاراج کی دسویں برسی ہے۔ اس دن انہیں بلیدان ہوئے دس برس گذر جائیں گے۔ کچھ بھگتوں کا کئی برسوں سے خیال رہا ہے کہ دس برس بعد سوامی جی مہاراج کی جنم سی ویشیش روپ سے منائی جاوے۔ چنانچہ تین برس ہوئے ۱۹۳۳ء میں گوروکل کانگڑی کے اُتسو پر شردھانند دل سمیلن میں ہزاروں آریہ نر ناریوں نے اس آشیہ کا پرستاو سویکرت کیا تھا کہ ۱۹۳۶ء کے دسمبر ماس کے انتم سپتاہ شردھانند برسی منائی جاوے۔ اور اس کے لئے ان تین برسوں میں کم سے کم تین ہزار ویکتی شردھانند کی ٹمن نکھت پر تگیائیں کر لینے والے بنائے جائیں :-

(۱) میں پرتی دن سندھیا وسوادھیائے کرونگا۔

(۲) میں جنم مولک جات پات نہیں مانوں گا۔

(۳) میں شدھ کھادی کے وستر پہنوں گا۔

میں تو کیول آریہ بھائیوں کا اسی نقطہ کی طرف دھیان کھینچتا رہتا ہوں۔ سرو جہ سوامی جی مہاراج کی اس وِشش وارشک سمرتی کے اوسر پر ادھک جو کچھ آپ کر سکتے ہوں۔ کریں۔ گوروکل پتر میں ایک مجن سلئے اس اوسر پر گوروکل کانگڑی کے سہائے کئی پرکار کی اپیل کی اور جنا رکھی ہے۔ آپ بھی آپ جہاں تک ہو سکے پورا کریں۔ پر ان تین پرتگیاؤں کے کرنے والے لوگ جتنے بھی بن سکیں اتنے تھوڑے ہیں۔ ایسا کہ جینے کے لئے ایک سچائی اور عملی کام کرنا ہو گا۔ ایسا کرنے سے ہم نسندیہ اُنت ہو جائیں گے۔ آریہ سماج سوامی جی کی سمرتی کر کے اُدھار ہو جائے گا۔ اس لئے میں تو آپ سے کوئی دھن کی اپیل نہیں کرتا۔ کسی ایک مہوتسو میں اکٹھا ہونے کو نہیں کہتا۔ پر آپ کی اپنی اُنتی کرنے کے لئے ان تین پرتگیاؤں کو سوامی جی مہاراج کی سمرتی میں لے لینے کی اپیل کرتا ہوں۔ یدی ان دو تین مہینوں میں ۳۱۔ دسمبر تک ایک دو ہزار آریہ بھی سارے بھارت ورش میں ان تین پرتگیاؤں کو کر لیویں۔ تو سوامی جی مہاراج کی سمرتی سچے ارتھوں میں منائی جائے گی۔ ان کا بلیدان ہمارے لئے دس برس بعد ہی سہی کچھ وشیش پھل لانے والا ہو جائے گا۔

یہ تین باتیں ایسی ہیں کہ یہ ویسے ہی پرنتو آریہ سماجی کو کرنی چاہئیں۔ تو ہم کو کرنے میں کیول مشکل ہونی چاہئے۔ میں آشا کرتا ہوں کہ پرتیک آریہ سماج میں ان تین پرتگیاؤں کو لینے والے ادھک سے ادھک سنکھیا میں ہو سکیں۔ ایسا یتن کیا جائے گا۔ جو بھائی ان پرتگیاؤں کو لے لیویں۔ وہ ان پرتگیاؤں پر ہست اکشر کر کے ٹمن نکھت پتہ پر شردھانند دل کے منتری کے پاس بھیج دینے کی کرپا کریں۔ جس سے کہ پتہ لگ جاوے کہ کتنے بھائیوں نے اس نیم پدھتی سے شردھانند دس ورشی منائی ہے۔ ان پرتگیاؤں کے چھپے ہوئے فارم بھی انہیں سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

شری پنڈت دھرم دیو جی شاستری
کنیا گوروکل دہرہ دون۔ راجپور روڈ۔
(دہرہ دون)

یدی کوئی میرے پاس گوروکل کانگڑی کے پتہ سے مجھے اپنا پرتگیا پتر بھیجنے میں سہولیت سمجھے۔ تو گوروکل کانگڑی میں بھی اس کی ویوستھا رہے گی۔

اس کے اتیرکت ۳۱۔ دسمبر گوروار کو سب سبھائیں اپنی اپنی جگہ ادھیشیشن منائیں۔ اس دن کا کاریہ کرم پرتی ندھی سبھائیں نشچت کر دیں گی تتھا پرکاشت کر دیں گی۔ ایسا نشچیہ ہو چکا ہے۔ آشا ہے کہ اس پرکار سارے دیش میں یہ دن منایا جا سکے گا۔

پرماتما کرے کہ یہ بلیدان دس ہم سب کو سمجھ نہ کچھ اُدھار کر جائے۔

ہم آپکو پرکاش میں لانا چاہتے ہیں

اور بتلانا چاہتے ہیں کہ مفیدیات کی سرتاج عالم آتشک نگرہ گولیاں آپکو قبض بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی وکمی۔ جریان۔ احتلام۔ انزال۔ رقت منی وغیرہ شکایتوں سے بآسانی نجات دلائینگی۔

صرف ایک دفعہ آزمائیں۔

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ

پانچ ڈبیہ ۴ روپے

آتشک نگرہ فارمیسی۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یورپ اور امریکہ کے لوگوں کی ویدک دھرم میں دلچسپی

لندن میں آریہ سارودیشک سبھا کے دفتر کے قیام کی تجویز

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سندھ بلوچستان کی طرف سے پنڈت رشی رام جی بی اے مشنری آج کل یورپ میں ویدک دھرم کا پرچار کر رہے ہیں۔ آپ کی جو چٹھیاں موصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یورپ کے لوگ ویدک دھرم کے اصولوں کو سن کر بڑی دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور جب ایشور جیو اور آتما کے راز ان پر کھولے جاتے ہیں۔ تو بے حد محظوظ ہوتے ہیں۔

آریہ سارودیشک سبھا دہلی کی طرف سے پنڈت ایودھیا پرشاد جی امریکہ اور یورپ میں پرچار کے لئے گئے ہوئے تھے۔ اور وہاں سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ بتلاتے ہیں۔ کہ :-

مجھے امریکہ میں حبشی اور گوری اقوام اور ہندوستانیوں میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے کا موقعہ ملا۔ موجودہ پولیٹکل ہلچل اور بیکاری کی وجہ سے وہاں کے لوگوں میں عیسائی مذہب کے خلاف بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے۔ ان گرجا گھروں میں جہاں چار چار ہزار آدمیوں کے بیٹھنے کا بندوبست ہے۔ مشکل سے تیس چالیس آدمی آتے ہیں۔ امریکہ میں ایسے لوگ ہیں جو یہ محسوس کرتے ہیں کہ مشرقی لوگ ایسا مذہب پیش کر سکتے ہیں۔ جو دنیا میں موجودہ بد امنی کا فیصلہ کر سکے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سوامی وویکانند کو امریکہ میں اتنی نمایاں کامیابی ہوئی۔ لیکن سوامی جی کے مشن سے امریکہ کی جنتا کو زیادہ اطمینان نہیں ہوا۔ میں نے بین الاقوامی مذہبی کانفرنس میں اپنی تقریر کے ذریعہ اور دیگر لیکچروں سے وہاں کے تعلیم یافتہ طبقہ میں ویدک دھرم کی گہری دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ چنانچہ ایک ... مسٹر ولیم آج کل ہندوستان میں ویدک دھرم کا مطالعہ کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ وہ کلکتہ میں ہندی اور سنسکرت کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ امریکہ میں آریہ سماج کے لئے ... میدان ہے۔ اگر سارودیشک سبھا نے اس جانب توجہ دی۔ تو اس کام میں بہت جلد کامیابی ہو سکتی ہے۔ اگر امریکہ میں آریہ سماج کی بنیاد مضبوط ہو جائے۔ تو اس سے آریہ سماج کے ... مشن کی تکمیل میں بہت امداد مل سکتی ہے۔

پنڈت جی نے مزید فرمایا۔ میں دوبارہ انگلستان میں بھی جا رہا ہوں۔ میرا خیال ہے۔ کہ لنڈن میں آریہ سماج کا مرکزی مشن قائم ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہاں سے افریقہ۔ جنوبی افریقہ۔ برازیل وغیرہ میں بخوبی آریہ سماج کا کام ہو سکتا ہے۔ اگر ہم لنڈن میں سارودیشک سبھا کا دفتر قائم کر دیں۔ تو یہ حقیقی معنوں میں سارودیشک سبھا کہلا سکتی ہے۔ میں لنڈن میں بہت جلد ایک سنٹر کھولنے کی تجویز کر رہا ہوں۔ اس کے علاوہ میں پیرس میں بھی گیا تھا۔ ان ملکوں میں کوئی سوشل خرابیاں نہیں ہیں۔ اس لئے وہاں آریہ سماج کو اس کسوٹی پر رکھا جائے گا۔ کہ آریہ سماج دنیا کو موجودہ بے اطمینانی اور بد امنی سے نجات دلانے کے لئے کیا حل پیش کرتی ہے۔

آج یورپ کی تہذیب خطرہ میں ہے۔ اگر آریہ سماج نے موجودہ بین الاقوامی مسئلہ کا حل پیش کر دیا۔ تو لوگ اس کے دائرے میں آ جائیں گے۔ اس کام کے لئے ایسے مشنریوں کی ضرورت ہے۔ جو موجودہ زمانہ کے مسائل سے بخوبی واقف ہوں۔ پنڈت جی نے جنوبی امریکہ کے جزائر برٹش گی آنا۔ ڈچ گی آنا۔ وغیرہ میں آباد ہندوستانیوں کی تمدنی اور معاشرتی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ کہ ان میں سے اکثر لوگوں کی مادری زبان ہندی نہیں ہے۔ لیکن ان جزیروں میں اور بالخصوص ڈچ گی آنا میں ویدک دھرم کے مشن کی کامیابی کے بہت زبردست امکانات ہیں۔ پنڈت جی نے بتلایا۔ کہ ڈچ گی آنا میں گورنمنٹ نے بھی مالی امداد کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون قبض معدہ دست و پاکی سوزش احتلام بخوابی بیچینی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن توانا تندرست بنتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ...

راج وید نرائن جی کیشو جی۔ ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاواڑ

جالندھر ایجنٹ: ڈاکٹر مہر بنس لعل۔ نزد تحصیل ...

"پرکاش" کے رشی نمبر کیلئے مضمون بھیجنے کی کرپا کریں

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی

مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگانے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ ککرے۔ سرخی۔ جالا۔ پھولا وغیرہ کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت ۴ روپے تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لحاظ بڑھیا لذیذ ٹانک۔ قیمت ۴ روپے فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے پیپ آنا روکتا ہے
قیمت فی شیشی آٹھ آنے

برہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ اور طاقت دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍

برہمی بوٹی ۱۲؍ سیر

فہرست ادویات مفت

پتہ: آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور۔ برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ۔
پشاور۔ میسرز برج لال اینڈ سنز۔ چوک ریشم گراں۔
راولپنڈی۔ چمپا فارمیسی رجسٹرڈ
شملہ: میسرز ٹھاکر برادرس۔ لوئر بازار۔

Haridwar. Digitized by eGangotri

بقیہ صفحہ ۱ کیا قرآن اور وید کی تعلیم ایک سی ہے؟

تو اس کی اگیانتا کا پردہ ترنہ فاش ہوتا +

(۸)

قرآن پارہ ۲۹ - سورۃ ۱ - جن - آیت ۲۰ :-

"اے پیغمبر! کہہ کہ مَیں تو اپنے پالن کرتا کو پکارتا ہوں - اور کسی کو اس کا شریک نہیں کرتا ۔"

سمیکشا - اس آیت سے سپشٹ ہے - کہ حضرت محمد صاحب سوائے خدا کے کسی کو نماز کے وقت نہیں پکارتے تھے - تو کیوں آج کل کے مسلمان محمد صاحب کو پکارتے ہیں ؟ دیکھئے مسلمانوں کا کلمہ قرآن کے سرو تھا درودھ ہے +

(باقی آئندہ)

بقیہ صفحہ قسمت کا کھیل

مَیں ہزاروں روپے جیت کر لا سکتا ہوں - آپ کے پاس کیا دس روپے بھی نہیں ہیں ۔ اگر آپ دس روپے مجھے اور دے دیں - تو ایک مرتبہ مَیں آپ کے روپے واپس لانے کی کوشش کر سکتا ہوں "

عورت نے کہا :-

" لات پر گھونسا - نو سو روپیہ ضائع کرنے کے بعد دس روپیہ اور لینا چاہتے ہو - تمہیں شرم نہیں آتی !"

جان نے جواب دیا :-

" دیکھئے ! مَیں چور نہیں ہوں - مجھے اب دس روپے قرض دیجئے - صرف ایک گھنٹہ کے لئے آپ یہیں پر کھڑی رہیں - مَیں ابھی آپ کے سو روپے جیت کر واپس لا دیتا ہوں - اس مرتبہ مَیں یقینی طور پر جیتوں گا "

عورت نے کہا :-

" تم میرے پاس واپس آؤ گے ؟ "

جان نے جواب دیا " ضرور ! بھلے آدمی کی ایک ہی زبان ہوتی ہے "

عورت نے دس روپے کا نوٹ جیب سے نکال کر جان کے ہاتھ میں دیا - اور کہا :

" بس یہی ایک نوٹ میرے پاس باقی رہ گیا ہے "

جان نوٹ لے کر پھر خوشی خوشی قمار خانہ کی جانب روانہ ہو گیا -

ایک دو تین ! جان لگاتار دس مرتبہ جیتا - چشم زدن میں اس کے پاس آٹھ سو روپے ہو گئے - سب کھلاڑی اس کی پیٹھ ٹھونک کر کہنے لگے :-

شاباش ! جان - شاباش !!

جان اُٹھ کھڑا ہوا - اس وقت جیت کر چل دینا ہی عقلمندی کا کام تھا - نا معلوم کب پانسہ پلٹ جائے +

(۲)

عورت نہایت اضطراب اور بے چینی کے ساتھ جان کا انتظار کر رہی تھی - دفعتاً جان نے آ کر کہا :-

" یہ لیجئے ! روپے جیت لایا "

عورت نے حیرت سے پوچھا -

" جیت لائے - ابھی میرا دل بُری طرح دھڑک رہا تھا "

یہ کہہ کر اُس نے روپوں کے لئے ہاتھ بڑھایا -

جان نے کہا :-

" نا نا - سڑک پر روپیہ شمار کرنا ٹھیک نہیں - اُدھر آڑ میں چلئے "

ایک درخت کے نیچے جا کر عورت نے روپے گنے - پورے آٹھ سو کے نوٹ تھے -

جان - "آپ کو مَیں نے بہت تکلیف دی ہے - اس لئے معافی کا خواستگار ہوں - یہ سب روپے آپ ہی کے ہیں "

عورت :- "سب میرے ہیں" - وہ حیرت سے جان کا منہ تاکنے لگی -

جان :- جی ہاں - یہ سب آپ ہی کے ہیں "

عورت :- واہ جناب ! شکریہ ! مَیں کس زبان سے آپ کا شکریہ ادا کروں - آپ اتنے بھلے آدمی ہیں یہ مجھے معلوم نہیں تھا - مَیں نے پیشتر جو آپ سے سخت کلامی کی ہے - اس کے لئے مجھ کو معاف فرمایئے - دس روپے سے آٹھ سو بن گئے تعجب ہے ؟

جان - جی ہاں - یہ تو کھیل کا لطف ہے ایک لمحہ میں بادشاہ فقیر بن جاتا ہے - اسی کو تقدیر کی گردش کہتے ہیں "

عورت نے خوشی سے دیوانی ہو کر کہا :-

" دس روپے سے آٹھ سو روپے ! ایں - دس میں آٹھ سو - ایک دم اسی گنے :-

اچھا ! تو لیجئے یہ روپے - پھر جا کر کھیلئے ان میں سے ہزار میرے اور باقی آپ کے :- ...... سمجھے "

جان نے جوش میں آ کر کہا :-

" پھر کھیلوں ؟

تیرتھا یہ کیا ہے !"

" اچھی بات ہے - دیجئے -

نوٹ جیب میں رکھ کر جان پھر قمار خانہ آیا - عورت سڑک پر ایک لالٹین کے کھمبے کے قریب جان کا انتظار کرنے لگی -

وقت کسی طرح کاٹے نہیں کٹتا - منٹ منٹ پر ٹر ہو گیا - لمحہ لمحہ بے صبری بڑھنے لگی - اب جان آتا ہو گا - کئی ہزار روپے لاتا ہو گا - اس مرتبہ کئی ہزار ملیں گے - دس روپے سے اگر آٹھ سو ملے - تو آٹھ سو سے ...... ہزار ملیں گے - آج کی شام بھی کیسی اچھی بے راس فائدہ ہو گا - وہ عورت انہی خیالات میں مستغرق تھی - دفعتاً ایک لڑکے نے آ کر کہا :-

" یہی تو ۱۰۳ نمبر کی لالٹین ہے - کیا آپ مسٹر جان کا راستہ دیکھ رہی ہیں ؟

عورت نے بے صبری سے کہا :-

" ہاں - کیا خبر ہے ؟

لڑکے نے کہا " لیجئے یہ خط "

عورت نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا :-

" کہاں ہے ؟ ...... "

لڑکے نے " یہ لیجئے " کہہ کر لفافہ اس کے ہاتھ میں دے دیا -

ہیجان و اضطراب کے عالم میں عورت نے لفافہ چاک کیا - اور تحریر کا رخ روشنی کی طرف کیا - کاغذ پر جلی قلم سے صرف یہی لکھا ہوا تھا .... بازی ہار گیا +

بقیہ صفحہ ۱۱ "پیغام صلح" کے چیلنج کا جواب

سے دس برس پہلے کے اس خیال کو کہ ہندوؤں میں اتنی جرأت نہیں - کہ مسلمان استریوں کو اپنے گھروں میں بسا سکیں " سے یہ ثابت ہوتا ہے - کہ ویدک اخوت اتحاد اور مساوات تو ایک خواب بے تعبیر ہے - لیکن حضرت یہ بھول گئے - کہ یہ زمانہ ہندوؤں کو جوش دلانے کے لئے اور انہیں اپنے فرض سے آگاہ کرنے کے لئے کہے گئے تھے - ان سے ویدک اخوت - اتحاد اور مساوات کے ڈھول کی پول کا نتیجہ کیسے اخذ کر لیا - آپ کی اس جرأت پر داد دئے بغیر نہیں رہا جاتا - لیکن آپ دوسرے احمدی حضرات کی طرح مجبور عادت ہیں - اس پر کسی کو اختیار نہیں +

دس سال پہلے جو ہندو سوسائٹی کی حالت تھی - وہ اب نہیں - لیکن ہندو سوسائٹی کا مسلم عورتوں کو ہندو بنا کر جذب نہ کر سکنے کو ویدک اخوت و مساوات کے ڈھول کی پول کہنا آپ جیسے دماغ والے کا ہی کام ہے - اس موقعہ پر مساوات اور اخوت کا سوال ہی کیا ہے - آپ کو اگر یہی معیار دکھائی دیتا ہے تو تجربہ کر دیکھئے - کہ آیا عمل سے اب آریہ سماج یہ ثابت کرنے کو تیار ہے یا نہیں - کہ ایک تو کیا ایک ہزار مسلم عورتیں بھی اگر ویدک دھرم کی مساوات اخوت اور شانتی دکھا ... ہندو دھرم کے ... چاہیں - تو ہندو دھرم

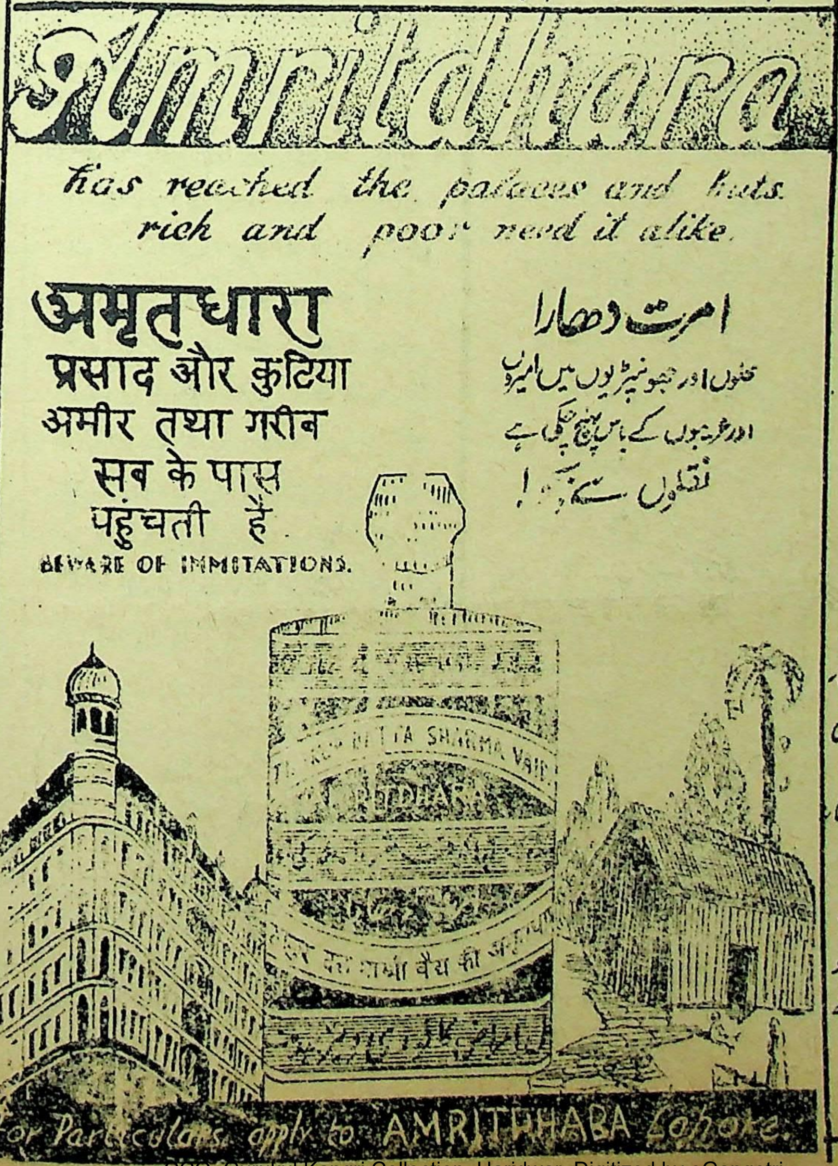

۔۔۔ نے "پرکاش" کی کسی اشاعت میں ویدک
۔۔۔ت ومساوات کی حمایت میں ایک وید
۔۔۔ت پیش کیا تھا۔ شیخ محبوب عالم نامہ نگار
۔۔۔ صلح کی اس سے تسلی نہیں ہوئی۔ چنانچہ
۔۔۔ منتر کا موقعہ و محل پوچھتے ہیں۔
۔۔۔ ویدک مساوات کے متعلق ایک علیحدہ مضمون
۔۔۔ میں شائع ہو رہا ہے۔ میں ان کی خواہش
۔۔۔ ایک نہیں تین منتر پیش کرتا ہوں۔

(१) संगच्छध्वं संवदध्वं सं
मनांसि जानताम्।
देवा भागं यथा पूर्वे
संजानाना उपासते॥
(२) समानो मंत्रः समितिः
समानी समानं सह
चित्तमेषाम् समानं मंत्रम्
मंत्रये वः मनः समानेन
न वो हविषा जुहोमि॥
(३) समानी न आकूतिः
समाना हृदयानि वः
समानमस्तु वो मनो यथा
वः सुसहासति॥

(رگوید منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۹۱)

۔۔۔ ہے منشو! تم سب مل کر پریم سے
۔۔۔ کی دھرم مارگ پر چلو۔ مل کر پریم سے
۔۔۔ بات کرو۔ اور اپنے منوں کو گیان یکت
۔۔۔ تمہارے لئے یہ وید منتر سمان روپ
۔۔۔ دئے گئے ہیں۔ تمہارا من اور چت
۔۔۔ اتحاد اور برابری (Equality)
۔۔۔ کے بھاوؤں سے سدا بھرا رہے۔ تمہاری
۔۔۔ سبھاؤں میں پردیش کا سب کو سمان ادھیکار
۔۔۔ رہے۔ تمہارے من کے سنکلپ بھی
۔۔۔ ہوں۔ تمہارا من اور ہردہ سمان
۔۔۔ جس سے تم سب مل کر اچھے کاموں
۔۔۔ کرو۔"

شیخ صاحب! یہ ہے ویدک اخوت۔
۔۔۔ اتحاد، اور مساوات کی بے نظیر تعلیم۔
۔۔۔ اسلام میں چراغ لے کر ڈھونڈنے سے
۔۔۔ ایک محقق کو نہ ملے گی۔ وید انسان کو
۔۔۔ انسان سے اس طرح پریم کرنے کا اپدیش
۔۔۔ دیتا ہے۔ جس طرح ایک گائے اپنے نئے
۔۔۔ بچھڑے کو پیار کرتی ہے۔ اس سے بڑھ کر
۔۔۔ اتحاد، مساوات اور اخوت کی تعلیم اور
۔۔۔ ہو سکتی ہے۔ یہاں ہندو۔ غیر ہندو۔
۔۔۔ کی تمیز نہیں۔ وید تو منش ماتر کو
۔۔۔ اپدیش دیتا ہے۔
۔۔۔ حضرت محمد صاحب کی آخری
۔۔۔ کام کرنے والے جذبہ پر
۔۔۔ تھا۔ اور وہ معقول بھی تھا۔ لیکن

"پیغام صلح" کے چیلنج کا جواب

میرے اعتراضات کا جواب اور اس کی پڑتال

(از ستیشی علاولپوری)

شیخ صاحب اپنی صفائی میں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان کی آخری وصیت کی غرض و غایت کیا تھی۔ اور کہ انہیں اس وصیت کو مسلمانوں پر فرض کرنے میں کیا مصلحت مقصود تھی لیکن آپ اس مقصد میں بُری طرح فیل ہوئے ہیں۔ میں تو یہ پوچھتا ہوں۔ کہ عرب میں دو مذہب نہ رہنے پائیں گے۔ نصیحت کرنے کی تہہ میں جذبہ کون سا کام کر رہا ہے۔ کیا ہندو مسلمان ہندوستان میں نہیں لڑتے؟ کیا اس سے یہ لازم ہو سکتا ہے۔ کہ جس طرح مدینہ میں اتحاد کے قیام کے لئے حضرت صاحب نے یہودیوں کی جلاوطنی کی نصیحت فرمائی۔ اسی طرح یہاں سے مسلمانوں کے اخراج کی کوئی نصیحت فرمایا۔ یا یہ کہ ہندو اتحاد۔ امن اور ہندوستان کی بہتری کے لئے مسلمانوں کو خارج از ہندوستان کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ نہیں۔ یہ طریقہ کسی صورت میں بھی درست نہیں۔ اگر یہودی ہی امن عامہ اور اتحاد باہمی میں مخل ہو رہے تھے۔ تو کیا ہندوستان کے مسلمانوں میں اتحاد ہے؟ جب مسلمانوں کے مختلف فرقے ہی ایک ملک میں اتحاد اور امن سے نہیں رہ سکتے۔ تو یہودیوں پر امن اور اتحاد میں مخل ہونے کا الزام لگا کر انہیں ان کے وطن سے جلاوطن کر دینے کی نصیحت کس طرح قرین انصاف کہی جا سکتی ہے؟

شیخ صاحب! یہ دلیل بودی اور ناقابل تسلیم ہے۔ کیونکہ عقل کی کسوٹی پر پوری نہیں اترتی۔ درست طریقہ یہ تھا۔ کہ یہودیوں کو اسلام اپنی خوبیوں اور اعلیٰ تعلیم سے متاثر کر کے اپنے زیر کرتا۔ نہ کہ دھکے دے کر عرب سے ہی نکال دینے کی سعی کرتا۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ "رسول کریم نے اگرچہ یہ وصیت کیا کہ یہود کو عرب سے خارج کر دینا چاہیے۔ تو یہ کوئی جبر نہیں کیا کیونکہ ملک کے اتحاد و امن اتحاد کے لئے یہ از بس لازمی تھا۔ کہ اتحاد سوز عنصر کو وہاں سے خارج کر دیا جاتا"۔ سبحان اللہ! کیا ہی اسلام کی اخوت اور امن و صلح کن پالیسی کا اثر ہے۔ جس سے متاثر ہو کر شیخ صاحب نے مندرجہ بالا الفاظ لکھے ہیں۔ آج ہندوستان میں شانتی کو تباہ کرنے والی کسی قوم کو اگر گورنمنٹ انگلشیہ خارج از وطن کر دے۔ تو کیا اسے قرین انصاف سمجھا جائے گا۔ آج مسلمان حلفیہ اس امر کا اعلان کر رہے ہیں۔ کہ احمدیت اسلام کی جڑوں پر کلہاڑا ہے۔ تو کیا انہیں احمدیوں کو جو ان کے نقطۂ نگاہ سے ایک شرارتی۔ اور اتحاد سوز عنصر ہے خارج از وطن کر دینے کی تحریک کرنی چاہیئے؟ شیخ صاحب ذرا خدا لگتی کہیئے گا؟ تعصب کی عینک اُتار کر آپ مجھے چیلنج کرتے ہیں۔ کہ اپنی تواریخ سے ایسا نمونہ پیش کروں۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ ہمارے بزرگوں نے اپنے دشمن سے نیک سلوک کیا ہو۔ اور کہ آپ کا دعوےٰ ہے۔ کہ حضرت صلعم نے جبر سے کام نہیں لیا!

شیخ صاحب! پرتھوی راج نے کتنی بار محمد غوری کو معاف کیا۔ یاد ہے؟ لیکن اس نے اس نیکی کا عوض کیا دیا۔ فریب۔ دھوکا اور بس!

دُور کیوں جاتے ہو۔ رشی دیانند نے اپنے قاتل کو کشما کر کے وہ مثال قائم کر دی ہے۔ جس کی نظیر دنیا بھر کی تواریخ میں کہیں ملنی مشکل ہے۔ کیوں شیخ صاحب ہے کوئی اگر آپ دکھا سکیں۔ تو چیلنج منظور کریں۔ آپ نے مجھے حضرت محمد صاحب کی زندگی سے کسی ایسے واقعہ کو درج کرنے کا چیلنج دیا ہے۔ جس سے جبر ثابت ہو۔ بطور نمونہ کے طور پر صرف ایک واقعہ ہی درج کرتا ہوں۔ ضرورت پڑی تو اور بھی خدمت کروں گا۔ ملاحظہ ہو۔ تجرید بخاری جلد اول کتاب الوضو صفحہ ۷۵۔ حدیث ۱۶۳۔

انس رضی اللہ سے روایت ہے۔

عرینہ کے کچھ لوگ۔ مدینہ میں آئے۔ مگر یہاں آکر بیمار ہو گئے۔ تو آپ نے انہیں چند اونٹنیوں کے دینے کا حکم دیا۔ تاکہ وہ لوگ ان کا (پیشاب اور) دودھ پئیں۔ چنانچہ وہ جنگل میں چلے گئے۔ اور جب اچھے ہو گئے۔ تو نبی صلعم کے چرواہے کو قتل کر ڈالا۔ اور جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ یہ خبر دن کے اوّل وقت رسول خدا کو پہنچی۔ تو آپ نے ان کے تعاقب میں آدمی دوڑائے۔ جب دن چڑھے وہ گرفتار کر کے لائے گئے۔ تو حضور کے حکم پر ان کے ہاتھ اور پیر کاٹ ڈالے گئے۔ اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں۔ اور گرم پتھروں پر ڈالے گئے۔ وہ پانی مانگتے تھے۔ تو انہیں پانی نہ پلایا جاتا تھا۔ (مترجم نے اپنی طرف سے بریکٹ میں نوٹ لکھا ہے۔ کہ:۔

"یہ سزا انہیں اس لئے دی گئی کہ ان لوگوں نے چوری کی۔ قتل کیا۔ اور بعد ایمان لانے کے کافر ہو گئے۔ اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے) +

بتائیے! یہی اخوت۔ اتحاد اور مساوات کا نمونہ ہے؟ اسلام زبان سے کچھ دعوےٰ کرے۔ لیکن حقیقت اور اس کا عمل تو اس کے عین برعکس ہے +

ڈاکٹر تھبل اور ڈاکٹر عبداللہ گاندھی کے قبول اسلام کو آپ اسلام کی مقناطیسی کشش کہہ رہے ہیں۔ چہ خوب! آپ کو شاید ڈاکٹر تھبل کی ڈاکٹری اور لیڈری کی حقیقت معلوم نہیں۔ جو اخباروں کے ذریعہ عوام پر اچھی طرح کھل چکی ہے۔ یہ وہی ڈاکٹر تھبل ہیں۔ مالی مشکلات نے جن کے سر پر مہینوں کا مکان اور دکان کے کرایہ کا بوجھ لاد رکھا تھا۔ اور قبول اسلام کی وجہ سے ہی اس بوجھ کو آپ اُتارنے کے قابل ہوئے۔ کئی ڈگریاں ان کے ذمہ تھیں۔ جو اب اسلام میں آ جانے کے بعد شاید ادا کی جا چکی ہونگی۔ قرقی کے وارنٹوں سے نجات پانے والے "لیڈر" اور "ڈاکٹر" تھبل کے قبول اسلام کو "اسلام کی مقناطیسی کشش" کہہ کر آپ نے کمال ہی کر دیا۔ کس منہ سے تعریف ہو۔ شیخ عبداللہ کی حالت اس سے کم نہیں۔ کئی مرتبہ کلکتہ کی حوالات کو رونق بخش چکے ہیں۔ وجہ کیوں جانیں۔ اسلام کی بے مثل تعلیم سے متاثر ہو کر قبول اسلام کے بعد بھی شراب کے نشہ میں آکر گرفتاری اور سزایابی کے پرانے کھیل کو کھیل کر اپنی پرانی عادت کا اچھا خاصہ مظاہرہ کر چکے ہیں۔ کیوں شیخ صاحب! انہی حضرات کے قبول اسلام پر ناز ہے نہ!! ہونا چاہیئے اور کیا کیجئے!!

شیخ صاحب نے "پرکاش" رشی نمبر ۱۹۲۶ء میں سے بھائی پرمانند کے ایک مضمون کا اقتباس دے کر یہ بتانے کی کوشش کی ہے۔ کہ بھائی صاحب کے آج (بقیہ دیکھو صفحہ ۱۶)

ایک انگریزی شاہکار کا ترجمہ

قسمت کا کھیل

نوٹوں کا بنڈل زمین پر پڑا ہوا تھا۔ جان نے آہستہ آہستہ اُسے پیر کے نیچے دبا لیا۔ پھر چاروں طرف دیکھ بھال کر آہستہ سے جھک کر اس کو اُٹھایا۔ اور جیب میں رکھ کر تیزی کے ساتھ آگے کو بڑھ گیا۔ اس وقت شام ہو چکی تھی سامنے والا بنک بند ہو چکا تھا۔ اسی طرح کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد اس نے سڑک کے کنارے کی لالٹین کی روشنی میں وہ بنڈل کھولا۔ وہ دس روپیہ کے دس نوٹ تھے۔ جان نے مسکرا کر نوٹ جیب کے حوالے کئے۔ اور پھر تیزی کے ساتھ آگے چل دیا +

۱۸۔ نمبر کے مکان کے سامنے وہ آکر ٹھیرا۔ اس مکان کی ساخت بھی قریب کے مکانات کی مانند تھی خصوصیت محض اس قدر تھی کہ اس کے سامنے ایک سُرخ لالٹین جل رہی تھی +

زینہ پر چڑھ کر جان نے دروازہ پر دستک دی کسی نے اندر سے آکر دروازہ کھول دیا +

یہاں فلاس کا کھیل ہو رہا تھا یہ ایک مشہور قمار خانہ تھا۔ کسی کے چہرے پر مسرت کی سُرخی اور کسی کے چہرے پر مایوسی کی زردی نظر آتی تھی۔ کل روپیہ ہار جانے کے بعد جان ایک سرد آہ کھینچ کر باہر چلا آیا۔

چلتے چلتے وہ اسی جگہ بنک کے سامنے جہاں تھوڑی دیر پیشتر اس کو نوٹ ملے تھے۔ جا پہنچا۔ یہی اس کے مکان کا راستہ تھا۔ وہ اس وقت نہایت غمگین تھا۔ ذرا سی دیر میں سو روپے کھو بیٹھا۔ مال حرام بود بجا۔ حرام رفت کا پلیہ کہیں رہ سکتا ہے +

اُس نے دیکھا کہ بنک کے سامنے ایک اُدھیڑ عمر کی عورت نہایت بے صبری کیساتھ چاروں طرف زمین پر نظر دوڑا رہی ہے۔ اس کے چہرے سے انتہائی مایوسی ٹپک رہی تھی معلوم ہوتا تھا۔ وہ اپنی پوری قوت سے کوئی گم شدہ چیز تلاش کر رہی ہے +

آپ اس وقت کیا تلاش کر رہی ہیں؟ کیا کوئی چیز گم ہو گئی ہے؟ جان نے سوال کیا۔

"ہاں جناب!"

عورت نے جواب دیا۔ میرا نوکر چیک بھنانے آیا تھا۔ اس کے ہاتھ سے نوٹ کہیں گر پڑے۔ وہ روتا ہوا میرے پاس واپس گیا۔ میں اس وقت انہی نوٹوں کی تلاش میں ہوں"

جان نے ایک مرتبہ پھر چاروں طرف نظر دوڑائی۔ اس کے آس پاس کوئی شخص موجود نہ تھا۔

جان نے پھر سوال کیا۔ "کتنے روپے کے نوٹ تھے؟"

"سو روپے کے"

عورت نے جواب دیا۔ "اگر کسی کے ہاتھ پڑ گئے ہوں گے۔ تو اب کہاں ملیں گے۔ پھر بھی اس امید میں کہ شاید مل ہی جائیں دل تلاش کئے بغیر نہیں مانتا۔"

جان نے کہا۔ "آپ فضول تلاش کر رہی ہیں۔ وہ نوٹ مجھ کو ملے تھے۔"

عورت نے خوش ہو کر کہا:۔

"آپ کو ملے ہیں؟ اوہ۔ لائیے! لائیے! آپ کا شکریہ! میں انعام دوں گی۔ نوٹ کہاں ہیں؟"

جان:۔ "اب میرے پاس کہاں ہیں؟"

عورت:۔ "کیا کہا؟"

جان:۔ "اب میرے پاس نہیں ہیں"۔

عورت:۔ "نہیں ہیں؟ کیوں؟ کہاں گئے؟"

جان:۔ "میں ہار گیا"۔

عورت:۔ ہار گئے؟ آپ کہتے کیا ہیں؟ کس طرح ہار گئے؟ کہاں ہار گئے؟"

جان نے جواب دیا:۔

"معاف فرمائیے گا۔ زندگی میں ہار جیت لگی ہی رہتی ہے۔ یہ مقدر کا نشیب و فراز ہے۔ کل کیا ہوگا۔ یہ کون بتا سکتا ہے؟"

عورت نے کہا:۔

"آپ کیا بک رہے ہیں؟ یہ باتیں رہنے دیجئے۔ نوٹوں کا بنڈل اِدھر لائیے۔ ورنہ میں ابھی کانسٹیبل کو آواز دیتی ہوں"۔

جان نے جواب دیا:۔

لیکن ایسا کرنے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ جو میں کہتا ہوں پہلے وہ سن لیجئے"۔ ....

عورت نے قطع کلام کرتے ہوئے "فرمائیے! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ لیکن میں اس معاملہ میں آپ کی کسی قسم کی صفائی نہ سنوں گی"۔

جان نے کہا۔ "میں ایک بھلے آدمی کا لڑکا ہوں۔ میرے پاس ابھی تک تھوڑی سی جائیداد موجود ہے۔ بالکل فقیر نہیں ہوں"۔

"سنئے! انسان کی زندگی سراسر جوا ہے۔ روزگار بھی ایک قسم کی قمار بازی ہے۔ گھنٹہ بھر پیشتر میں فلاس کے نشے میں چور تھا جیتنے کی پوری اُمید تھی لیکن بدقسمتی سے ایک کھیل لڑ گیا۔ اور میں ہار گیا۔ میرا مقدر ہی خراب ہے۔ آپ کے سَو روپے اور پاس کے بھی دس روپے کھو بیٹھا"۔

عورت:۔ بدمعاش! .... جواباز۔ ...... چور"........

عورت غصہ افسوس اور مایوسی سے کانپنے لگی۔ جان کا دل ہمدردی سے بھر آیا۔ اُس نے رقت آمیز آواز میں کہا:۔

"دیکھئے! مجھے اس بات کا سخت افسوس ہے۔ اب اس کا صرف ایک ہی علاج ہے۔ یہ ایک یقینی امر تھا۔ کہ اگر میں جیت کر آتا تو اس میں سے آپ کو بھی حصہ دیتا۔ لیکن کیا کروں سارا قصور میری تقدیر کا ہے۔ غور فرمائیے! اگر اور کسی کو آپ کے نوٹ ملتے تو وہ آپ کو اس بات کی خبر تک نہ دیتا۔ اب آپ ہی بتلائیے میں آپ کے لئے کیا کر سکتا ہوں۔ میری جیب میں یا گھر پر نقد ایک پیسہ بھی نہیں ہے۔ اگر آپ مجھ سے کوئی اور خدمت لینا چاہیں۔ تو میں بسر و چشم بجا لانے کو تیار ہوں"۔

غصہ اور رنج سے عورت بے تاب ہو گئی اُس نے کہا:۔

"تو میری مدد کرے گا۔ چور کہیں کا"....

جان نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "جو چاہئے کہئے! لیکن میں جوا کھیلنا ترک نہیں کر سکتا۔ مجھے اس کا شوق ہے۔ قسمت کا کھیل، مقدر کی آزمائش اسی کو کہتے ہیں۔ میرے پاس اگر روپیہ ہوتا۔ تو میں اسی وقت جا کر پھر کھیلتا۔ اور آپ کا روپیہ جیت لاتا"۔

عورت نے کہا:۔

"اس کے کیا معنی؟"

جان نے جواب دیا:۔ "جوئے کے کھیل میں آدمی کبھی ہارتا ہے اور کبھی جیتتا ہے۔ ہر مرتبہ ہار ہی ہار یا ہر دم جیت ہی نہیں ہوتی۔ ابھی ہار گیا۔ ابھی دو منٹ میں جیت گیا۔ (باقی صفحہ ۱۴ پر)

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ کی موسم سرما کی ضروریات

(از قلم لالہ بسمہ رام جی آنریری سیکرٹری)

اس اناتھ آلیہ میں پچھلے سال جاڑے کے موسم میں سو لڑکے لڑکیاں تھے لیکن آجکل انکی تعداد ۱۷۵ کو پہنچ گئی ہے محکمہ پولیس کی طرف سے تمام اغوا شدہ بچے مختلف مقامات سے پکڑے گئے ہیں اور جنکی تعداد اس وقت ۶۳ ہے ہمارے پاس ہیں۔ ان تمام بچوں کیلئے گرم پارچات مثلاً رضائی۔ کمبل۔ قمیض بنڈی وغیرہ کی سخت ضرورت ہے دانی پراُپکاری سجنوں سے اپیل کی جاتی ہے۔ کہ بخوشی ہماری امداد فرما دیں۔ اور مندرجہ بالا گرم کپڑے یا اُن کو خریدنے کیلئے نقدی بھیجکر اناتھ بچوں کی دعائیں لیں اس کے علاوہ ہر قسم کی امداد مثلاً آٹا۔ دال۔ گھی وغیرہ خوشی اور دھنیہ باد پوروک قبول کی جاویگی اناتھ آلیہ کی سالانہ رپورٹ مفت منگوا کر پڑھیں

دی پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا۔ راوی روڈ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

...ج طفروال کے سماچار

...شی ہون یگیہ اور دان ۳۰ ۹/۲۶ ...
...یت رائے جی آپ پردہان کے ...
...شیش ہون یگیہ کیا گیا۔ اس ...
...لالہ جی نے مبلغ ۳۰ روپیہ ...
...فنڈوں میں دان دیے:- ...
...ار فنڈ ۸ روپے۔ (۲) یتیم خانہ ...
...لاہور ۸ روپے۔ (۳) یتیم خانہ ...
...روپے۔ (۴) آریہ سماج طفروال ...
...(۵) آریہ سماج ننگل سونکان ایک ...
...رکشا ایک روپیہ اور سب ...
...بزرگوں سے ستکار کیا +
...آریہ سماج مندر میں نگر نو اسیوں ...
...سماج کی طرف سے ماسٹر گردہاری لال ...
...کے اعزاز میں ایک پارٹی دی ...
...طفروال میں سرا پا پانچ سال رہے۔ ...
...وہ آریہ سماج کی تن من دھن سے ...
...سیوا کرتے رہے۔ انہوں نے کوشش ...
...سماج کا عالیشان مندر بنوایا۔ اور ...
...۱۲۰ سو اشخاص کی شدھی اپنی ...
...کروائی۔ تقریباً ۵۰ اسنسکار ...
...دریہاں کی سماج کو ایک ادنےٰ ...
...اعلیٰ حالت تک پہنچایا۔ اس ...
...ہٰذا کے تقریباً تیس ممبر ہیں۔ ...
...پاس سب سامان باجہ۔ دریاں ...
...بھرپور ہے۔ اور لائبریری میں ...
...کتابیں ہیں +
...شمبر داس جی نے ایک لیکچر ...
...مہاشہ برہم دت اور کنور سین ...
...ریں کیں۔ اور اُن کے گُن ورنن ...
...طفروال کی طرف سے ان کے ...
...کا شکریہ ادا کیا گیا۔ پھر مٹھائی ...
...حاضری یکصد سے زیادہ تھی۔ ...
...آریہ سماج کی طرف سے ایک ...
...ریشمی رومال ماسٹر جی کی نذر ...
...منتری آریہ سماج ہٰذا)

...ج نابھہ ریاست کا وارشک اُتسو

...سماج نابھہ کا آٹھواں وارشک اُتسو ...
...اکتوبر تا ۵ اکتوبر بروز بدھوار ...
...آریہ بھون میں ازحد ...
...بڑی دھوم دھام سے ...
...جس میں اچھے اچھے ودوان ...
...آپدیشک تھا جھنجیک ...
...ہر روز بوقت ۷ بجے شام نگر کیرتن ...

کا بھاری جلوس چوک آریہ سماج آریہ سماج مندر سے بڑی شان و شوکت سے روانہ ہوگا۔ جس کا نظارہ قابلِ دید ہوگا +

۲۵- اکتوبر کو استری سماج کا اُتسو اسی پنڈال میں منایا جائے گا۔ جس میں صرف استریاں ہی شامل ہو سکیں گی +

اُتسو کی تیاریاں زور شور سے ہو رہی ہیں۔ اس لئے دھرم پریمی سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ یہ پوتر سمے پدھار کر ضرور ہی لابھ اُٹھائیں کرپا کر کے بستر ساتھ لاویں۔ رہائش اور بھوجن کا معقول انتظام آریہ سماج کی طرف سے ہوگا +

(منوہر لال منتری آریہ سماج ریاست نابھہ)

آریہ سماج گنگوہ کا سالانہ جلسہ

(۱) آریہ سماج گنگوہ کا سالانہ جلسہ ۲-۳-۴ نومبر ۱۹۳۶ء کو منایا جائیگا +

انترواچن
(۱) پردھان مہاشہ سمبر چند۔
(۲) منتری مہاشہ مہری لال۔
(۳) کوشادھیکش۔ مہاشہ اوم پرکاش۔
(۴) پستکادھیکش مہاشہ شیو کمار +

(منتری آریہ سماج ہٰذا)

آل انڈیا چھٹی سودیشی نمائش بریلی

بریلی میں سرسوتی ہائی سکول کی زمین میں ہر سال کی طرح امسال ۱۶- اکتوبر سے ۲۳- اکتوبر ۱۹۳۶ء تک دسہرہ کے سنہری موقعہ پر نہایت شان و شوکت کے ساتھ ہوگی۔ نمائش کمیٹی نے ابھی سے بڑے زور و خروش کے ساتھ کام شروع کر دیا ہے +

ادشیک سوچنا

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی پچھلے ۲-۳ ورشوں سے مدراس پرانت میں پرچار کا یہ کر رہی ہے کہ آریہ جنتا کو ودت ہی ہے۔ یہ پرچار پچھلے ورش تک مدراس پرانت اور بھاگوں تک ہی سیمت رہا تھا۔ پچھلے ورش سبھا نے مالابار پرانت میں سفر پرچار کی ویوستھا کی تھی۔ وہاں "ایک اپدیشک سفر" روپ سے پرچار کر رہے ہیں۔ بقیہ لوگوں میں پرچار کی اوشکتا کو سامنے رکھتے ہوئے ابھی حال میں سبھا نے پنڈت دھرم دیو جی ودیاواچسپتی پرچارک سبھا کی ادھیکشتا میں ایک پرچار مشن مالابار میں بھیجا ہوا ہے۔ جو وہاں سچلتا پوروک کام کر رہا ہے۔ مالابار میں سبھا کی اور سے جو کاریہ ہو رہا ہے۔ اُسے جنتا کے سنمکھ رکھتے ہوئے اُس میں سہیوگ کی پرارتھنا کی جاتی ہے +

(منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی)

آریہ سماج مظفر نگر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج مظفر نگر یو۔ پی کا سالانہ جلسہ ۱۱/۴ سے ۵/۱۱ ۳۶ تک منایا جاویگا +

(کشوری لال منتری آریہ سماج ہٰذا)

شاستراتھ گیشاپور (نظام راجیہ)

تقریباً ڈیڑھ سال پہلے سری ٹی۔ کرشنا ریڈی جی ساکن گیشاپور نے ایک شادی کے موقعہ پر سری سیتارام جی ریڈی ساکن چیکٹ ماسٹری (نظام راجیہ) سے (جو ایک آریہ سماجی ہیں) "جیو ہی پرمیشور ہے" کے عنوان پر بحث کی۔ اور اس کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔ جس پر سیتارام ریڈی جی نے اعتراض کیا۔ اس کی مجھے بعد میں سیتارام ریڈی جی سے اطلاع ملی۔ اور میں نے ٹی کرشنا ریڈی جی یہ بات ستیہ شاستر انکول سدّھ کرنے کا چیلنج دیا +

جس کے جواب میں انہوں نے ۳۱- فروری ۱۳۴۴ف کو مناظرہ کے متعلق چند شرائط لکھتے ہوئے اس کے لئے ایک مقام مقرر کیا۔ چونکہ ان کے مقررہ مقام پر شاستراتھ کرنے کے لئے محکمہ صدر نظامت کوتوالی سے اجازت کا حاصل کرنا لازمی امر تھا۔ اس لئے آئی کو یالا رم (کنڈیمنٹ) تشریف لانے کے لئے کہا گیا۔ اور یہ بھی معلوم کیا گیا۔ "آپ کے مقررہ مقام پر ہی چاہتے ہیں۔ تو اجازت کا حاصل کرنا آپ کے ذمہ ہوگا" +

لیکن انہوں نے ان دونوں میں سے کسی طریقہ کو قبول نہیں کیا۔ اور بذریعہ تحریر شاستراتھ کرنے کا خیال ظاہر فرمایا۔ جس پر ہم نے رضامندی ظاہر کی۔ ہماری رضامندی پر انہوں نے اُپنشدوں سے (۷۲) منتر جن سے کہ انہیں "ادویت" ثابت ہونے کی بڑی امید تھی لکھ بھیجا۔ اور ۱۳ سوالات بھی کئے۔ اور منتروں کا ترجمہ اور سوالات کا جواب لکھنے کو کہا +

ان کے حسب منشاء سوالوں کا جواب اور منتروں کا صحیح ارتھ لکھ کر بھیجا گیا۔ جس سے "ادویت" سدّھ ہونے کی بات تو رہی۔ بلکہ ویدک "تریت واد" بھی سدّھ ہوا۔ ان کو جیو السپور پرکرتی (مادہ) کے ابدی و ازلی ہونے کی کھوشنا کرنے والی وید اور ستیہ شاستروں کے ان گنت منتروں میں سے ۲۵ منتر اور ۲۵ ضروری سوالات لکھ کر بتاریخ ۱۹- خورداد ۱۳۴۴ف بھیجے گئے مگر ریڈی جی نے کسی قسم کا خیال ظاہر نہ کر کے خاموشی اختیار کر لی۔ اس لئے میں نے دو ماہ کے بعد خط کے ذریعے نروِدن کرتے ہوئے چپ سادھنے کی وجہ دریافت کی۔ اور لکھا کہ اگر چپ ہونا "ویدک دھرم" کی فضیلت کا اعتراف کرنا ہے۔ تو درخواست کا فارم بھر کر بھیج دو۔ نہیں تو میدان میں آؤ۔ اور ثابت کر دو کہ جو ترجمہ میں نے آپ کے بھیجے ہوئے منتروں کا کیا ہے۔ وہ غلط ہے۔ اور میرے کئے ہوئے سوالات کا جواب اور منتروں کا ارتھ لکھ بھیجو۔ ختم ماہ امرداد ۱۳۴۴ف تک آپ کے جواب کا انتظار کروں گا۔ اگر اس مدت میں جواب نہ آئے گا۔ تو آریہ سماج دگوجے کی خبر سماچار پتروں کو اشاعت کے لئے بھیج دونگا۔ یہ میں نے ۱۱- امرداد ۱۳۴۴ف کو لکھ بھیجا۔ جس کے جواب میں ریڈی جی نے جواب دینے کے لئے دو ماہ کی مدت اور چاہی۔ مگر آج جبکہ سوا سال ہوتا ہے جواب نہ دے سکے +

اس سے "ادویت" کی ہار اور "آریہ سماج" کی جیت از خود ظاہر ہے۔ شاستراتھ کے متعلق پوری مثل چھپوانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ چند ہی دنوں تک یہ طبع شدہ جلدوں سے طالب حق اور اصحاب بصیرت کی خدمت کر سکیں گے +

(سی۔ آر۔ رام کرشنا ریڈی ورما سمہ ...ت راجیہ۔ سیکرٹری آریہ سماج ہٰذا ...)

دوکانداران ... اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دو

آریہ سماج سیالکوٹ کے سماچار

شوک سماچار مورخہ ۱۳ ستمبر بروز اتوار کو سیالکوٹ کے مشہور دانی آریہ سماج کے ہتیشی لالہ جمعیت رام جی رئیس اعظم کے بڑے بھائی لالہ گورپیارا جی موضع بٹی میں سرگباش ہو گئے ہیں۔ مرحوم اپنے علاقہ میں بڑے بلنسار۔ دانی۔ اور شرافت کے پتلے تھے۔ اس گہرے صدمے میں لالہ جمعیت رام جی اور ان کے رشتہ داروں سے اظہار ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ آریہ سماج کی مختلف سنستھاؤں کی طرف سے شوک پرستاو پاس کئے جا رہے ہیں۔ پربھو سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ مرحوم کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور رشتہ داروں کو شانتی عطا کریں ۔

مونڈن سنسکار پچھلے مہینہ لالہ منوہر لال جی کے پوتے کا مونڈن سنسکار ویدک ریتی سے ہوا۔ ۱۰ روپے آریہ سماج کو دان ملا۔ لالہ گیان چند جی آر۔ ایم۔ ایس وائے کے پوتے کا نام کرن سنسکار ہوا۔ ۱۰ روپے سماج کو دان ملا۔ لالہ امر ناتھ جی اگرواں منتری آریہ یووک سماج کے لڑکے کا مونڈن سنسکار ہوا۔ ۱۰ روپے آریہ سماج کو دان ملا ۔

شبھ شادی لالہ پیارے لال جی سوری برادر۔ لالہ نند لال جی سوری کی سپتری سیتا دیوی کی شادی ڈاکٹر دلبیراج جی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس سپتر لالہ کرپارام آف گوجرانوالہ کے ساتھ پورن ویدک ریتی انوسار ہوئی۔ دونوں پکشوں کی طرف سے ۹۰ روپے مختلف آریہ سنستھاؤں کو دان دیا گیا۔ پربھو اس جوڑے کو چرنجیو رکھے ۔

(رام لال شرما کوشادھیکش آریہ سماج سیالکوٹ)

گوروکل جھجر کا پرستاؤ

برہمچاری دیاورتن جی سدھانت بھوشن کے پرستاو پر برہمچاری برہم پتی جی کے انوموذن اور برہمچاری جگجیون جی ویدشاستری کی سپشٹی اور سروسمتی سے پاس ہوا۔ کہ گوروکل جھجر روہتک کے کرمچاریوں، شکشکوں اور برہمچاریوں کی آج ۱۲ ستمبر ۱۹۳۶ء کی سبھا شری سوامی آتما نند جی سرسوتی ادھشٹاتا جی گوروکل جھجر کے پرلوک باس پر جو کہ ۵ ستمبر ۱۹۳۶ء کو ہوا تھا بہت ہی غم ظاہر کرتی ہے۔ شری سوامی جی نے لگ بھگ ۱۲ سال تک نشکام بھاؤ سے گوروکل کی جو کہ بغیر تنخواہ ... کی سیوا کی ...

ہے۔ شری سوامی جی کے گورو شری سوامی برہمانند سرسوتی جی مہاراج آچاریہ گوروکل جھجر اور شری آتما نند سرسوتی جی کے سپتر برہمچاری ستیہ دیو جی کے دکھوں کے ساتھ یہ سبھا ہمدردی ظاہر کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ گئی ہوئی روح کو اچھی گتی بخشے ۔

ایک ویدک وواہ

بتاریخ ۲۴ برقت رات شریمان لالہ گوجرمل جی پروپرائٹر پال برادرس آریہ بھون دہلی گیٹ فیروزپور شہر کی پوتری شانتا کماری کا بواہ سنسکار شریمان لالہ برج لال جی بنگہ گڑھ دیوالہ کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ اس موقعہ پر لالہ گوجرمل جی نے پانچصد روپے فنڈات کے واسطے دان کئے۔ اور ور کی طرف سے یکصد روپیہ دان کیا گیا ۔

(مہنت رام آریہ سبھاسد۔ آریہ بھون دہلی گیٹ)

بِدھوا وواہ

ستمبر ۱۹۳۶ء کو بی۔ بی ساوتری دیوی جی کا جو کہ پچھلے سات ماہ سے آشرم میں قیام رکھتی تھیں براہ ویدک ریتی سے لالہ بابورام جی سود سپتر لالہ میلا مل شیو دیال سے بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ آریہ سماج کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس دیوی کو عیسائیوں کے پنجہ سے جبکہ اس کے خاوند نے اسے ترک کر دیا تھا دیانند سالویشن مشن کے کارکنوں نے بچایا تھا۔ ہندو جاتی کی یہ آشرم ایک سال سے سیوا کر رہا ہے۔ تقریباً ۱۲۵ لڑکیاں اس آشرم میں اس عرصہ میں پناہ لے چکی ہیں۔ آشرم میں کھان پان بستر وغیرہ مفت ہر ایک لڑکی کو دیا جاتا ہے ۔

(شودت چند شرما سیکرٹری ہندو وِدھوا وشرام آشرم (رجسٹرڈ) پنجاب ہوشیارپور)

اوشیک سوچنا

سبھا نے نشچے کیا ہے۔ کہ جو سجن سبھا کی دس روپے کی یکا ڈلیٹکیں خریدیں گے۔ انہیں ستیارتھ پرکاش کا ٹریکٹ ایک ورش کے لئے مفت دیا جائے گا۔ آریہ جنتا کو اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیے ۔

ان دنوں مسلمان لوگ اچھوتوں میں آریہ اور ہندوؤں کے وِرُدھ گندا ساہتیہ کا پرچار کر رہے ہیں۔ جن بھائیوں کو ایسا ساہتیہ

رشی کی توہین اور آریہ سماجوں کا گروہ

"آنند" لاہور کے شر انگیز مضمون کیخلاف پروٹسٹ

آریہ کمار سبھا سوسائٹی کا پروٹسٹ

۹ بھادوں ۱۹۹۳ کو آریہ کمار سبھا سوسائٹی کا اجلاس زیر صدارت مہاشہ جاگے رام پردھان آریہ کمار سبھا منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

آریہ کمار سبھا سوسائٹی کا یہ اجلاس پرانک اخبار "آنند" لاہور میں چھپے ہوئے گوپال مصر نامی کسی گمنام شخص کے منافرت انگیز مضمون پر جس میں کہ آریہ سماج کے قابل تعظیم آچاریہ شری سوامی دیانند جی سرسوتی پر شرمناک حملے کئے گئے ہیں نفرت بھیجتا ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پرارتھنا کرتا ہے کہ نامہ نگار کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔ نیز پاس ہوا ہے کہ اس کی ایک کاپی گورنمنٹ پنجاب کے پاس بھیجی جائے۔ جو کہ بھیج دی گئی ہے۔ مہاشہ جاگے رام جی پردھان ضلع روہتک کی آریہ سماجوں میں دورہ کر رہے ہیں۔ تاکہ زبردست پروٹسٹ کیا جا سکے ۔

(منتری آریہ کمار سبھا سوسائٹی ضلع رہتک)

آریہ سماج سیالکوٹ کا پرستاو

آریہ سماج سیالکوٹ کے اجلاس میں نمن لکھت پرستاو سروسمتی سے پاس ہوا۔ یہ ادھیویشن پرانک سماچار پتر "آنند" لاہور کے کرشن نمبر میں گوپال مصر نامک کسی دکیتی کے اس اشانتی اور گھرنا پھیلانے والے لیکھ کا جس سے مہرشی دیانند کا اپمان ہوتا ہے۔ بل پوروک ورودھ کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس لیکھ کے لیکھک اور سماچار پتر "آنند" کے ورودھ شیگھر اُچت کارروائی کرے ۔ (رام لال شرما۔ کوشادھیکش آریہ سماج سیالکوٹ)

پراپت ہو۔ وہ کرپیا اُسے اس سبھا میں بھیج دیویں۔ تتھا عیسائیوں اور مسلمانوں دوارا ہندوؤں کے ورُدھ لکھا ہوا ساہتیہ بھی جو انہیں ملے۔ وہ بھی بھیج دیا کریں ۔

(سو تنترانند اُپ پردھان آدیہ اودیشک سبھا دہلی)

شبھ بِواہ

شری لالہ فتح چند صاحب دوساجیہ رئیس لدھیانہ کے سوگیہ سپتر چرنجیو رامیشور جی کا شبھ بواہ بابو بوٹی رام جی ہیڈ کلرک الیکٹرک آفس امرتسر کی سوگ پتری سے شری پنڈت شادی لال پنڈت ہنس راج شاستری آدی پنڈتوں نے ودھی پوروک کرایا۔ شری لالہ فتح چند صاحب نے اس موقعہ پر جہاں نہایت اتساہ اور اُداریتا سے برات کا آدر بھاؤ کیا۔ وہاں بدھو پکش والوں نے برات کی خاطر تواضع میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ ایشور جوڑی کو چرنجیو رکھیں ۔ (نامہ نگار)

برکاش کے رشی نمبر کے لئے آرڈر جلد بھیجیں

ہارڈک دھنیہ واد

میں ان تمام سجنوں بہنوں اور بھائیوں کا اور رنگون سماج کے ممبروں کا ہارڈک دھنیہ واد کرتا ہوں جنہوں نے میرے بھائی ڈاکٹر بہاری لال کی دھرم پتنی اور ہماری پوجنیہ ماتا جی کے سورگباس ہونے پر مجھ سے سہانوبھوتی پرکٹ کرتے ہوئے میرے ساتھ پریم کا پرچے دیا۔ خاص کر آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان دیمبوں اور ڈاکٹر درگا داس جی۔ مانڈلے شہر کی ...

رسالہ مستانہ جوگی لاہور

دینی دنیوی۔ روحانی مضامین سے لبریز ہوتا ہے ٹھوس اور قیمتی معلومات کا خزانہ ہے۔ ... قیمتی فارمولے درج ہوتے رہتے ہیں ... وقت کے ساتھ زیر ایڈیٹری شری ... چھپتا ہے۔ سالانہ چندہ ... کے مطالعہ کے بغیر آپ کی معلومات نامکمل ہیں ... مندرجہ بالا پتہ سے طلب کریں ۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

حرفت و صنعت

[لکڑی] اور لوہے کے لئے وارنش

...بروزہ خشک ۶۰ سیر - رال سفید ۲۰ سیر ...وزن کر باریک پیس لیں - اور ہانڈی میں ...کر نرم آنچ پر گلائیں - جب پگھل جائے ...نیچے اُتار کر مٹی کا تیل ۱/۲ ۱ سیر یا روغن ...میں سا سیر داخل کریں - اور لکڑی سے ...ئیں - بعد ازاں آگ پر رکھ کر پکائیں - اور ...ڈی چاشنی کی طرح دیکھ لیں - جب ...چکنے لگے یا تار چھوٹنے لگے - تو نیچے ...ریں اور باریک کپڑے میں کسی دوسرے ...ظروف میں چھان لیں - تاکہ رال وغیرہ ...کے اندر کا میل صاف ہو جائے - یہ روغن ...رنش ہو گیا ہے +

... اگر رنگ شربتی کرنا ہو - تو سریش کے ...پانی میں گیرو رگڑ کر اس کی تہ پہلے لکڑی پر ...اور جب خشک ہو جائے - تو وارنش کر ...یں - اگر سریش سے پرہیز ہو - تو گوند کا پانی ...کام میں لائیں +

(۱) اگر فیروزی ہلکا نیلا رنگ کرنا ہو - تو ...پہلے سفیدہ روغنی یا چاک کھڑیا بہت باریک ...کر اس روغن میں گھول کر پہلے اس کی تہ ...رسا دیں - اس کے بعد سفیدہ روغنی کو وارنش ...مذکور میں گھول لیں - اور نیل انگریزی کو باریک ...کر مٹی کے تیل میں ذرا گھول کر روغن ...میں ملا دیں - اور لکڑی پر لگا کر دیکھ لیں - کہ ...رنگ ٹھیک ہو گیا ہے یا نہیں - اکثر گھولتے ...ہوئے رنگ معلوم نہیں ہوتا - بلکہ سفیدی ...ہی معلوم ہوتی ہے - جب لکڑی وغیرہ پر ...لگایا جاتا ہے - تب رنگ نکلتا ہے - اس ...لئے کسی چیز پر لگا کر دیکھ لیں - اگر رنگ ...ہلکا ہو - تو نیل اور شامل کر دیں +

(۱) اگر روغن سخت ہو جائے - اور وارنش ...روغن بھی سخت ہو - تو قدرے مٹی کا تیل ...میں ملا کر ٹھیک کر لیں +

... زرد رنگ کرنا ہو - تو سفیدہ روغن کو ...وارنش مذکور میں گھول کر زرد رنگ کے لئے ...ہلدی خوب باریک پیس کر ملا دیں - اور ...دیکھ لیں - کہ رنگ ٹھیک ہو گیا ہے +

... سبز رنگ کے لئے روغن سفیدہ کو وارنش ...میں گھول لیں - اور اس میں نیل انگریزی ...اور دو یا تین حصہ زیادہ پیوڑی باریک ...کر ملا دیں - اور لکڑی وغیرہ پر پہلے لگا کر دیکھ

اپنے دیس کی بات

قرضۂ دیہات

دنیا کی تمام قومیں اپنے کسانوں کو خوشحال بنانے کے سلسلہ میں عملی کارروائی کر چکی ہیں - اور کر رہی ہیں - لیکن یہ نہایت افسوسناک امر ہے - کہ بیچارے ہندوستان کے غریب اور مفلس کسان ـــ وہ کسان جن کی حالت کے متعلق یہ امر پایۂ ثبوت تک پہنچ گیا ہے - کہ وہ دنیا کا غریب ترین کسان ہے - اس کے متعلق اور اس کی خوشحالی کیلئے حکومت ہند نے کوئی مؤثر قدم نہیں اُٹھایا +

اس مقالہ میں صرف قرضۂ دیہات پر کچھ روشنی ڈالی جائے گی - اور بعد میں اس کو دور کرنے کی چند تجویزوں سے قارئین کو آشنا کیا جائے گا +

سنہ ۱۹۲۹ء میں سنٹرل بنکنگ انکوائری کمیٹی کے اندازہ کے مطابق برطانوی ہند کے کسانوں کا قرضہ نو ارب ہے - سنہ ۱۹۲۹ء سے سنہ ۱۹۳۶ء تک سات سال ہو گئے ہیں - اور اس عرصہ میں دنیا کو جس اقتصادی بدحالی کا سامنا کرنا پڑا ہے - اس کو نظر انداز رکھتے ہوئے ماہرین اقتصادیات کا خیال ہے - کہ یہ قرضہ اس وقت تک کم از کم سولہ ارب ہو چکا ہے - اس زیادتی کے اسباب و علل کیا ہیں ؟ اس کا جواب مندرجہ ذیل سطور دیں گی :-

شود در شود اور شرح سود کی زیادتی اس قرضہ کی سب سے بڑی ذمہ وار ہے - بنگال کے ساہوکار تین سو فیصدی شرح سود پر بھی قرضہ دیتے ہیں - اور سو یا ڈیڑھ سو فیصدی شرح سود تو پنجاب اور دیگر صوبجات میں عام ہے +

سوادھیائے کے لئے نادر موقعہ

ویدک ونہ لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار اس پستک میں ہر روز کی پرارتھناؤں کے منتروں کی شرح سرل اور مدھر ودیا کھیا کی گئی ہے - اس طرح ورش بھر کیلئے ۳۶۵ پرارتھنائیں اس پستک میں سنگرہ کی گئی ہیں - پستک تین بھاگوں میں چھپا ہے - ایک بھاگ کا مولیہ ایک روپیہ اور تین بھاگوں کا تین روپیہ ہے +

براہمن کی گئو لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار - پتھے براہمن کی باتی میں کیا جادو بھرا رہتا ہے - اس پستک میں اس سوکت کا سندر انوواد کیا گیا ہے +

سوم سرودر لیکھک پنڈت چمو پتی جی ایم - اے - اس پستک میں سام وید پرمان سوکت کی سندر ویاکھیا ہے - سوم شبد سے ویدوں میں کیا مطلب ہے - یہ پستک میں اچھی طرح دکھایا گیا ہے - قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے - سادہ ایک روپیہ چار آنے +

یوگیشور کرشن لیکھک پنڈت چمو پتی جی ایم - اے - کرشن کا سرل پرمانک اور پورن جیون چرتر پڑھنے کیلئے اس پستک کو منگوائیے - بھاشا سرل اور بھاوپورن ہے - چھپائی سندر ہے - مولیہ ایک روپیہ ۸/ +

ہماری دیگر پستکیں

بھارت ورش کا اتہاس - تین کھنڈوں میں لیکھک آچاریہ رامدیو جی - مولیہ تین بھاگوں کا پانچ روپیہ چار آنے +

چیان پریا لوچن - پہاڑوں پر اونچا نمک گرنتھ ہے - قیمت ۱۲ آنہ

دھرم اُپدیش - سوامی شردھانند جی کے اُپدیشوں کا سنگرہ دو بھاگوں میں قیمت ایک روپیہ ۸/ +

سنسکرت پر ویشکا - دو بھاگ - سنسکرت سیکھنے کی ریڈریں - قیمت بارہ آنے +

برہمچریہ سندیش - اس وشے پر اب تک لکھی گئی پستکوں میں سے سب سے یہ اُتم ہے - قیمت ۱۲/ +

استریوں کی سبھنتی :- دیویوں کے ہاتھ میں دیئے اور کنیا پاٹھ شالاؤں میں انعام بانٹنے کے لئے اس سے اچھی پستک نہیں مل سکتی - اس پر پانچ سو روپیہ انعام مل چکا ہے +

منو شکشا وگیان :- چھوٹے بچوں کو شکشا کیسے دی جائے - اس پر پرمانک پستک ہے - اس پر چودہ سو روپیہ انعام مل چکا ہے - قیمت تین روپے آٹھ آنے - مفصل سوچی پتر مفت +

منیجر پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ہرد وار | **برانچ منیجر** ویدک گرنتھ کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

سنسار انتی کی اور

ہوا ناپنے کے گیس راکٹ

آہستہ آہستہ بالائی فضا کے راز ان سائنسدانوں کو معلوم ہو رہے ہیں - جو کہ بیلونوں اور راکٹوں کے ذریعہ کرۂ ہوائی کے بالائی کُرہ جات کی دیکھ بھال کر رہے ہیں - حال ہی میں کیلیفورنیا کے ایک جوہری مسٹر مور لیس پوائنٹر نے ایک گیس راکٹ تیار کیا ہے - جس میں تازہ ترین ایجاد شدہ چیزیں لگائی گئی ہیں - یہ راکٹ ۱۲ فٹ لمبا ہے - اور اس کا وزن ۱۷۵ پونڈ ہے - موجد کا دعوے ہے - کہ یہ ۲۰۰ میل کی بلندی تک جا سکتا ہے - اور فی منٹ ۲۵ میل کی رفتار سے پرواز کر سکتا ہے - راکٹ کو چلانے کیلئے جو گیس تیار کیا جاتا ہے - اس کو بنانے کے لئے دو اور گیسوں کی باہم آمیزش کی جاتی ہے - موجد کا یہ دعوے ہے - کہ گیس کے ۸۵ مکعب انچ کے جلنے سے ہوا پر دس ہزار پونڈ فی مربع انچ کا دباؤ پڑتا ہے +

انسانی خیالات کو جاننے والا آلہ

سنہ ۱۷۹۱ء میں جبکہ مسٹر گالونی نے اس امر کا اعلان کیا - کہ میں نے مینڈکوں کی ٹانگوں پر کئی غیر معمولی تجربات کئے ہیں - اور ان سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں - کہ رانوں کے پٹھے دھاتوں کے ساتھ لگنے سے جلدی سے سکڑ جاتے ہیں - اور بجلی کا انسانی جسم خاص کر رگوں اور پٹھوں سے اور ان کے پیغامات سے گہرا تعلق ہے + مسٹر گالونی نے نادانستہ تانبا - جست - نمک اور مینڈک کی ٹانگ کی رطوبت سے بجلی کا ایک آلہ بنایا - اور اس سے حسب پسند جواب حاصل کیا - اس سے پہلے تو حیوانی جسم میں بجلی کی لہروں کو تاڑنے کی ساری کوششیں یا تو منفی جواب دیتی رہیں یا بڑے ہی فرضی جوابات - لیکن اب ریڈیو کی قسم کے آلہ جات کے تیار ہونے سے یہ روشن اور واضح ہو گیا ہے - کہ بجلی کا انسانی جسم کے پٹھوں - رگوں اور خیالات سے بڑا بھاری تعلق ہے - اور اب نو جوا ری مقدمات میں بجلی کے ان آلات سے بڑی بھاری مدد مل رہی ہے +

لیں +

اگر خالص وارنش کرنا ہو - تو برش سے کریں - اور اگر سفیدہ روغن ملے ہوئے روغن کو کرنا ہو تو

سواستھ رکھشا

نزلہ اور زکام

(از جناب حکیم محمد عبدالواحد صاحب۔ قرول باغ۔ دہلی)

نزلہ اور زکام کا سب سے زیادہ اثر معدہ اور آنتوں پر ہوتا ہے۔ بعض کی بھوک جاتی رہتی ہے۔ بعض کا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ بعد کو قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ غذا کے ٹھیک ہضم نہ ہونے اور قبض کی شکایت رہنے کے باعث ایسا خون پیدا ہوتا ہے۔ جس میں خاص قسم کی ترش رطوبت شامل ہوتی ہے۔ جب یہ خون دوران خون کے ذریعہ ناک اور حلق کی جھلیوں تک پہنچتا ہے۔ تو ان میں اپنی ترشی کے سبب ورم اور خراش پیدا کر دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان جھلیوں سے رطوبت رسنے لگتی ہے۔ اگر طبیعت قوی ہوتی ہے یا سبب کمزور ہوتا ہے۔ تو صرف ناک کے آخری حصے تک اس کا اثر ہوتا ہے۔ اور اس صورت میں رطوبتیں ٹپک کر ورم اور سوزش ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر طبیعت کمزور ہو یا سبب قوی ہو۔ تو ناک کی جھلی کے علاوہ حلق۔ نرخرہ اور پھیپھڑوں کی باریک باریک ہوائی نالیوں تک یہ مرض پھیل جاتا ہے +

نزلہ اور زکام کی حالت میں جسم میں کیا اثرات پیدا ہوتے ہیں

نزلہ اور زکام شروع ہونے سے پہلے ہی طبیعت سست اور حواس پراگندہ ہوتے ہیں۔ کام کاج کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ سر میں خفیف درد پیدا ہوتا ہے۔ پیشانی پر جکڑن اور کنپٹیوں میں بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ ناک گھٹی ہوئی ہوتی ہے۔ یا حلق میں خراش ہوتا ہے۔ جس سے مریض بے چینی اور تکان محسوس کرتا ہے۔ لیکن یہ حالت ایک دو روز یا چند گھنٹے رہنے کے بعد متواتر چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ اور مندرجہ ذیل اعضا میں مفصلہ ذیل علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں:۔

سر میں درد اور بے چینی ہوتی ہے۔ اگرچہ چھینکیں آنے کے بعد درد سر میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ لیکن بے چینی بدستور موجود رہتی ہے +

آنکھ ناک کی جھلی کے متورم ہو جانے سے آنسوؤں کی نالی بھی متورم ہو جاتی ہے۔ اس سے آنکھوں میں پانی آتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات وہ سرخ ہو جاتی ہیں۔ اور چہرے میں گرمی جاتی ہیں +

ناک جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ کہ ابتدا میں ناک بند اور گھٹی ہوئی معلوم ہوتی ہے

لیکن اس کے بعد چھینکوں کا تانتا بندھ جاتا ہے رقیق خراش دار رطوبت بہنے لگتی ہے۔ جو بعض اوقات اس قدر شدت سے بہتی ہے۔ کہ مریض اس کے روکنے پر قادر نہیں ہوتا۔ اور رطوبت بے اختیار قطرات کی صورت میں ٹپکنے لگتی ہے۔ سونگھنے کی قوت میں خلل پڑ جاتا ہے۔ اور مریض خوشبو اور بدبو میں باآسانی تمیز نہیں کر سکتا۔ اور ناک سے سانس نہیں لے سکتا +

علاوہ ازیں ناک کے نتھنے سرخ ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں سوزش ہونے لگتی ہے۔ اور گاہے نتھنوں پر دانے بھی نکل آتے ہیں +

کان بھی نزلہ و زکام سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ بعض مریضوں کو زکام کی حالت میں اونچا سنائی دینے لگتا ہے +

منہ اور حلق نزلہ و زکام کی حالت میں چکھنے کی قوت میں بھی خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات لبوں پر دانے نکل آتے ہیں +

حلق بھی اندر سے سرخ اور متورم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا گلے میں درد ہونے لگتا ہے۔ پانی پینے اور لقمہ نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات گردن اکڑ جاتی ہے +

نرخرہ جب جھلی کا ورم حلق سے نرخرہ تک پہنچ جاتا ہے۔ تو آواز بھاری ہو جاتی ہے۔ یا بالکل بیٹھ جاتی ہے۔ اور جب باریک باریک ہوائی نالیوں تک ورم پہنچ جاتا ہے۔ تو بار بار خشک کھانسی اٹھتی ہے۔ مریض کو گفتگو کرنے میں تکلیف اور دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ شدت مرض کی وجہ سے بخار بھی ہو جاتا ہے +

جسمانی حرارت جب یہ مرض زیادہ شدید ہوتا ہے۔ تو خفیف سا بخار بھی ہو جاتا ہے۔ جس کی حرارت ۱۰۱ یا ۱۰۲ درجہ تک ہوتی ہے +

جب نزلہ اور زکام اس قدر شدید ہو۔ کہ اس سے بخار ہو جائے۔ تو اس وقت نبض تیز چلتی ہے۔ بدن کی جلد خشک ہو جاتی ہے زبان میلی ہوتی ہے۔ بھوک بالکل نہیں لگتی۔ البتہ پیاس زیادہ لگتی ہے۔ قبض ہوتی ہے۔ پیشاب سرخ رنگ کا تھوڑی مقدار میں خارج ہوتا ہے +

اگر نزلہ و زکام میں باریک ہوائی نالیوں

تک ورم نہ پہنچے۔ تو مناسب علاج و احتیاط سے بالعموم ۳۶ گھنٹہ سے ۷۲ گھنٹہ تک ناک کی رطوبت گاڑھی ہو جاتی ہے۔ اور اس کے خارج ہونے کے بعد جھلیوں کا ورم دور ہو جاتا ہے۔ اور تین چار روز میں طبیعت بالکل درست ہو جاتی ہے +

نزلہ و زکام سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں؟

نزلہ و زکام سے محفوظ رہنے کے لئے موسم کی تبدیلی کے وقت (فروری مارچ یا اکتوبر اور نومبر) میں صبح و شام کی سردی سے اپنے آپ کو بچائیں۔ سرد ہوا میں زیادہ دیر تک ننگے سر نہ رہیں۔ بارش میں بھیگنے یا دیر تک نہانے رہنے سے پرہیز کریں۔ دیر تک گیلے کپڑے نہ پہنے رہیں۔ زیادہ گرم کھانا کھا کر فوراً سرد پانی نہ پئیں۔ زیادہ ٹھنڈا پانی خصوصاً برف کا پانی پینے سے پرہیز کریں۔ ترش چیزیں مثلاً۔ اچار۔ سرکہ اور چٹنیاں زیادہ استعمال نہ کریں۔ ورزش یا کوئی سخت کام کر کے فوراً غسل نہ کریں۔ اور نہ سرد پانی پئیں۔ مباشرت ...

ور کی ضرورت

ہندی رتن پاس ایک کھتری کلما اپنی کنیا کے لئے ایک آریہ ور کی ضرورت ہے جو تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں۔

رائے شو پرشاد آریہ۔ اوکلر
معظم جاہی روڈ۔ حیدرآباد۔ دکن

ڈبر۔ ڈبر۔ آر۔ ایس۔ کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸ — پوسٹ بکس ۵۵۴۔ کلکتہ

پچاس برس سے زیادہ کا مشہور ولاتی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی و سیع کارخانہ

STAR TRADE MARK (REGD.) — ٹریڈ مارک

ہر گھر میں رکھئے

جوڑی تاپ Red.,

دوا کھانے سے پہلے

تپ ولرزہ اور اطحال کی دوا

ملیریا اور باری کے بخار کے لئے یہ اکسیر ہے۔ تین چار خوراک کے پیتے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے خون گاڑھا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ ملیریا کے لئے اس کے مقابلہ میں کوئی دوا مفید نہیں۔ نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی پندرہ آنہ۔ ڈاک محصول دس آنہ۔ چھوٹی شیشی ۷ ڈاک محصول ۷

دوا کھانے کے بعد

داد کا مرہم رنگ رنگ

ایک بار لگاتے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی چار آنے ۴ محصول ڈاک۔ چھ ڈبی تک سات آنہ
نمونہ ڈیڑھ آنہ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

لوٹ:۔ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا خانوں میں ملتی ہے + دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں +

ایجنٹ۔ لاہور میں منیجر پیسہ اخبار۔ امرتسر میں: ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو +

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

کرنونتو وشوم آریم

PRAKASH LAHORE

سالانہ چندہ للعہ

آریہ سماج کے نیم

آریہ سماج کے نیم

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۲ | اتوار ۱۰ کارتک سمت ۱۹۹۳ مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۴۲

ہندوؤں سے خطاب

ہاتھ کیوں جور و تعدی پہ اُٹھا رکھا ہے
کچھ بتاؤ بھی کہ ان باتوں میں کیا رکھا ہے

اس قدر چرخ ستمگار جفائیں بس کر
کسی مظلوم نے آہوں کو دبا رکھا ہے

دھرم کی راہ میں آئے نہ مصیبت کیونکر
عیش و آرام کو جب شیوہ بنا رکھا ہے

دھرم پہ دیتے ہیں جان اُکا مر بنتے ہیں
ہمیں امرت وہ رشی ورنے پلا رکھا ہے

ہندوؤ اس کی تباہی کے فسانے ہیں یہ
شور کیا سارے زمانے میں مچا رکھا ہے

آپ کے دل سے گئی پاس نہ دنیا کی طلب
آپ کی جانے بلا دھرم میں کیا رکھا ہے

زیب دھیان آبیر

اُپنشد گاتھا
تبرتے اُپ نشد
(برہم آنند ولی)

ودامرت
ॐ
یجروید · رگ وید · سام وید · اتھروید

چُنے ہوئے پھول

تیسرا انوواک

آنکھ کان آدی اندریاں پران کے آشرے سے ہی چیشٹا کرتے ہیں۔ اور منش تتھا پشو بھی پران کے سہارے سے ہی سانس لیتے ہیں۔ واستو میں سانس ہی پرانیوں کی آیو ہے۔ اسی کارن سانس کو سب پرانیوں کی آیو کہا جاتا ہے۔ جو منش سب پرکار سے پرانوں کو وش میں کرتے ہیں۔ وہی پوری آیو بھوگتے ہیں۔ کیونکہ پران ہی سب کی آیو ہے۔ اس پران سے سوکشم شریر سے بھِن بھیتر ایک آتما ہے۔ جو منومے ہے۔ اس سے یہ سوکشم شریر پری پورن ہے۔ سوکشم شریر میں جو چیشٹا ہوتی ہے۔ اور نانا پرکار کے بیوہار ہوتے ہیں۔ اور جو انگ پرتی انگ میں سپھورتی ہوتی ہے۔ وہ منومے ہی سے ہوتی ہے۔

چوتھا انوواک

جس برہم کے پاس بانیاں نہ پہنچ کر لوٹ آتی ہیں۔ اس برہم کے آنند کو جانتا ہوا ودوان مرن آدی دکھ سے کبھی نہیں ڈرتا۔ اس منومے کا شریر میں رہنے والا ہی جیو آتما ہے۔ اور یہی ستھول آدی شریر کا آتما ہے۔ اس منومے سے بھِن انتر آتما ہے۔ جو وگیان مے ہے۔ اس وگیان مے سے ہی یہ منومے بھی پورن ہے۔ منومے کوش کے سدرش ہی وگیان مے کوش ہے۔ جس کے انگ شردھا ستیہ میں دھارن آستک بھاو سر ہے۔ گیان اس کا دایاں انگ ہے۔ ستیہ اس کا بایاں انگ ہے۔ یوگ ارتھات برتی نرودھ اس کا آتما ہے۔ تتھ ارتھات پرکاش اس کی پونچھ ہے۔

پانچواں انوواک

بدھی تتھا وچار ہی یگیہ کا وستار کرتا ہے۔ اور بدھی سے ہی سارے کرم کئے جاتے ہیں۔ سب ودوان بدھی کو ہی بڑا مانتے ہیں۔ جو کوئی منش وگیان کو برہم ارادھنا کا سادھن سمجھتا ہے۔ اور اس برہم ارادھن سے کبھی پرماد نہیں کرتا۔ تو وہ منش اس شریر میں ہی پاپ رہت ہو کر سارے سکھوں کو انوبھو کرتا ہے۔ اس وگیان مے کوش کا بھی شریر میں رہنے والا جیو آتما ہے۔ جو منومے کوش کا ہے۔

اس وگیان مے سے بھِن دوسرا انتر آتما ہے۔ جو آنند مے ہے۔ اس آنند مے سے یہ وگیان مے بھی پورن ہے۔ یہ آنند مے کوش وگیان مے

* کوش کی طرح پُرش آکار ہے۔ اُس آنند مے کے انگ یہ ہیں:

پریم اس کا سر ہے۔ پرسنتا اس کا دایاں بھاگ ہے۔ اور وشیش پرسنتا اس کا بایاں بھاگ ہے۔ آنند پرم شانتی اس کا سوروپ ہے۔ برہم اس کا پرتشٹھا ستھان ہے۔

अदित्यैरास्नासि विष्णोर्वेष्पोस्यूर्ज्जे
त्वादब्धेन त्वा चक्षुषाव पश्यामि ।
अग्नेर्जिह्वासि सुहूर्देवेभ्यो धाम्ने
धाम्ने मे भव यजुषे यजुषे ॥३०

یجروید۔ پہلا ادھیائے منتر ۳۰

لفظی ترجمہ (ادیتئے) ہے جگدیشور! آپ زمین میں (راسنا) رس وغیرہ اشیا پیدا کرنے والے (اسی) ہو۔ (وشنو) آپ وشنو (وے شنپ) پرتھوی وغیرہ سب میں موجود (اسی) ہو۔ (توا ادھبدین) آپ کو سکھ دینے والی (چکشوشا) وگیان روپ آنکھ سے (اوپشیامی) دیکھتا ہوں۔ (آپ) (اگنے) بھوتک اگنی کی (جہوا) جیبھ کے سمان (اسی) ہو۔ (دیوے بھیہ) اُتم اُتم گُنوں کے لئے (دھامنے دھامنے) کیرتی ستھان اور جنم ان کی پراپتی کے لئے اور (یجوشے یجوشے) یجروید منتروں کا مطلب جاننے کے لئے (سُہو) آپ تعریف کے قابل (بھو) ہو۔

تشریح اس منتر میں پرماتما کے گُنوں کا پرکاش کیا گیا ہے۔ وہ جگدیشور سب کو پیدا کرنے والے ہیں۔ ہر ایک ستھان میں اندر باہر موجود ہیں۔ وہ جسمانی آنکھوں سے درشن نہیں دیتے۔ بلکہ اُن کا دیدار صرف گیان کی آنکھوں سے ہوتا ہے۔ پرماتما کو اگنی کی جیبھ اس وجہ سے کہا گیا ہے۔ کہ جس طرح اگنی سب چیزوں کے تتووں کو شدھ کرتی ہے۔ ویسے بھگوان سب منشوں کو اُن کے اچھے اور بُرے اعمالوں کے مطابق پھل دے کر پاک بنا دیتے ہیں۔ پرماتما کی ستوتی پرارتھنا اور اُپاسنا کرنے کی ضرورت اس وجہ سے ہے۔ کہ وہ پاکیزہ گُنوں کو دینے والے ہیں۔ اور ہمیشہ سے ہم کو اعلیٰ اعلیٰ موقع دیتے رہتے ہیں۔ کہ ہم ایشور کو حاصل کریں۔ اچھے اچھے کرموں سے رشی منی مہاتما لوگوں کے جنموں کو پا کر وید کے گیان کو سمجھیں۔ اور اس پر عمل کر کے نجات کو پا دیں۔

ادھرم کر کے مت چھپاؤ

کیونکہ چھپانے سے ادھرم زیادہ بلوان ہو کر تم کو ہمیشہ کے لئے دبا لے گا۔ جیسا کہ منوسمرتی میں لکھا ہے:۔

"جیسے جیسے منش ادھرم کر کے ظاہر کر دیتا ہے۔ ویسے ویسے اس ادھرم سے چھوٹتا ہے جیسے سانپ کینچلی سے"۔

منو کے اس واکیہ کی مہمان گوذی لوگ سمجھ چکے ہیں۔ جنہوں نے کہ اس پر آچرن کر کے اس کے نیک پرنام کو انوبھو کیا ہے۔ ہر ایک ادھرم کا کام بذات خود پاپ ہے۔ اور اس کو چھپانا یعنی جھوٹا عمل کرنا دوسرا پاپ ہے۔ لیکن اس پوشیدگی کے قیام کے لئے کتنی مرتبہ جھوٹ بولنا اور کرنا پڑتا ہے۔ اس کا انومان کون لگا سکتا ہے۔ اس لئے سب سے پہلی کوشش انسان کی یہ ہونی چاہئے۔ کہ اس سے کوئی بھی ادھرم کا کام سرزد نہ ہو۔ اس کے لئے بڑے بڑے سادھنوں کی آوشکتا ہے۔ لیکن اگر اس عمل میں انسان کامیاب نہ ہو سکے۔ اور اپنی کمزوری کے کارن ادھرم سے نہ بچ سکے۔ تو ادھرم کو کر کے چھپا دے نہیں۔ کیونکہ چھپانے سے جہاں دوسرا پاپ ہوتا ہے۔ وہاں ساتھ ہی آئندہ ادھرم کرنے کے لئے حوصلہ بھی بڑھ جاتا ہے۔

پرنتو منو جی کی اس ہدایت کے یہ معنی بھی نہیں ہیں۔ کہ ادھرم کر کے اس کی نمائش ہی کرو۔ اس اصول کو پورانوں میں یہاں تک بگاڑا گیا ہے۔ کہ ہر ایک پاپ کی نورتی کیول اس کے پبلک اقبال سے سمجھی گئی ہے۔ اور اس پتا پور کھی رواج پر عمل کرنے ہوئے آج یہ ورتی دکھائی دیتا ہے۔ کہ پاپ کرم کیول اس لئے کئے جاتے ہیں۔ کہ اُن کی نمائش سے اپنے آپ کو قابل قدر آزاد طبع انسان ثابت کریں۔ بہت بڑے شرابی اور چاری کو فخر سے کہتے سنا ہے۔

"ہم خواہ ہزار عیب کرتے ہیں۔ لیکن چھپاتے تو نہیں"۔

اس قسم کی نمائش رفتہ رفتہ منش کو بے شرم بنا دیتی ہے۔ اور ... کار اس کی اوستھا اس فالج کے بیمار کی سی ہو جاتی ہے۔ جس کو سوئی کا چبھنا تو درکنار نشتر لگانے کا زخم بھی محسوس نہیں ہوتا۔ پس ادھرم کر کے چھپانے کی ہدایت دینے ...

گرشی منو کا ابھپرائے یہ ہے۔ کہ جب تم اپنی زندگی کو ایک کھُلی آزاد زندگی بنا لو گے۔ تو پاپ کرم کی طرف رُچی جاتے ہی تمہیں خیال ہو گا کہ ایسا کرنے سے کبھی منشوں میں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ اس شرم کا خیال تمہیں پاپ کرموں سے علیحدہ رکھے گا۔ اس جیون کے دوسرے معنے یہ ہیں۔ کہ منش کو سچائی کا جیون دتیت کرنا چاہئے۔ اس کا اندر اور باہر یکساں ہونا چاہئے۔ جس نے ستیہ کے ساتھ برہم کیا۔ وہ دوسرا پاپ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے پیارے ناظرین! سب پرماتما کو ساکشی جان کر برت دھارن کرو۔ کہ ہم کبھی بھی لالچ سے۔ موہ سے۔ دویش سے غرضیکہ کسی خود غرضی سے بھی پریرت ہو کر اپنے ادھرم کو چھپانے کی کوشش نہ کریں گے۔ کیونکہ اسی مارگ پر چل کر منش اپنے جیون کے اُدیشیہ کو پورن کر سکتا ہے۔

(للبھو رام سنیہی۔ آنند آشرم۔ لدھیانہ)

پرکاش کے رشی نمبر میں اشتہار دیکر لابھ اُٹھاویں

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ

کے بارہ میں سروجنی سی راے کی رائے

میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا۔ تمام دوائیاں اعلیٰ پیمانہ پر آیورویدک طریقوں پر بنائی جاتی ہیں۔ اور دوائیوں کو دن بدن ہندوستان کے ہر صوبے میں ہی نہیں۔ بلکہ ہندوستان سے باہر بھی مقبولیت حاصل ہے۔

ملنے کا پتہ

ادھکیش جوگیش چندر گھوش آیوروید آچاریہ
سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

پرکاش کے رشی نمبر کیلئے جلد آرڈر بھیجیں!

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتھی

ہندو مہاسبھا کے اجلاس میں ہنگامہ

(لاہور ۲۱ - اکتوبر) آج ساڑھے ۵ بجے پٹیالہ ہاؤس کے آراستہ پنڈال میں ہندو مہاسبھا کا اٹھارہواں اجلاس شروع ہؤا - چند نوجوانوں نے مالویہ جی کی جے کے نعرے لگائے - دوسرے فریق کے چند نوجوانوں نے ان پر حملہ کر دیا - کرسیاں اور ڈنڈے استعمال کئے گئے - تین چار نوجوان زخمی ہوئے - پولیس نے تین نوجوانوں کو گرفتار کیا - جنہیں بعد میں رہا کر دیا گیا +

نے اس درخواست کو نامنظور کر دیا ہے - اور مقدمہ باقاعدہ شروع ہو گیا ہے +

(لاہور ۲۲ - اکتوبر) لالہ ہرکشن لال

۱۵ - نومبر کو رہا ہو جائیں گے +

ریاست حیدرآباد کے خرچ پر تبلیغ

(قصور ۱۹ - اکتوبر) دو تین روز سے مولوی بشیر احمد قصور میں آیا ہؤا ہے - جس کو ریاست حیدرآباد کی حکومت نے تمام مقامات پر تبلیغ کرنے کے لئے بھیجا ہؤا ہے - اس نے نظام حیدرآباد کی جوبلی کے متعلق ادھر ہریجنوں کو مسلمان بنانے کے موضوع پر مقامی مساجد میں کئی تقاریر بھی کی ہیں - تحقیقات کرنے سے معلوم ہؤا ہے - کہ حکومت کی طرف سے ایک صد روپیہ ماہوار تنخواہ لیتا ہے - نیز دس آنے یومیہ خوراک خرچ لیتا ہے +

پانچ آسامیوں کیلئے ۱۴۰۰ امیدوار

(کیمبلپور ۱۸ - اکتوبر) موضع شادی خاں میں جہازوں کے لئے بھرتی ہوئی تھی جس میں تقریباً ۱۴۰۰ کے قریب تعلیم یافتہ اشخاص جمع ہو گئے - صرف پانچ نوجوانوں کو بھرتی کیا گیا - باقی تمام لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے +

چار فٹ ۵ - انچ لمبی داڑھی!

(بنگہ ۱۸ - اکتوبر) کل شام کو نیا بازار میں ایک فوٹوگرافر کی دکان پر ایک چالیس سالہ سکھ کے ارد گرد لوگوں کا جمگھٹا ہو گیا - جبکہ اس نے اپنی داڑھی کی نمائش کی پیمائش پر داڑھی ۴ فٹ ۵ - انچ ہوئی - سکھ کا نام بطن سنگھ ہے - [illegible]

بمبئی میں ہندو مسلم فسادات ۱۶ اشخاص ہلاک اور ۵۰۶ مجروح

(بمبئی ۲۱ - اکتوبر) پولیس نے نہایت سرگرمی سے بدمعاشوں کی گرفتاریاں شروع کر دی ہیں - اس وقت تک گیارہ سو بلوائی گرفتار ہو چکے ہیں - فسادات میں کل ۱۶ آدمی ہلاک اور ۵۰۶ زخمی ہوئے - آج ہسپتال میں ایک سابقہ زخمیوں میں سے ایک زخمی چل بسا - اور چھ نئے اشخاص مجروح ہوئے - فسادات کی بنا یہ بتائی جاتی ہے - کہ ہندو اپنے مندر کے قریب ایک سبھا منڈپ تعمیر کرنا چاہتے تھے - جس کے لئے انہوں نے بمبئی کارپوریشن سے باقاعدہ اجازت بھی حاصل کر لی تھی مسلمان سبھا منڈپ کی تعمیر پر اس لئے معترض ہیں - کہ مسجد قریب ہونے سے ان کی نماز میں خلل پڑیگا - شرارتی خود غرض اور غنڈے مسلمانوں کی شرارت سے فسادات شروع ہوئے ہیں - جن کو چھ سات روز ہو چکے ہیں +

پرائشچت کے طور پر برت

(لاہور ۲۱ - اکتوبر) پنڈت نرسنگھ لال ہیڈ ماسٹر سناتن دھرم ہائی سکول نے سکول کے سکاؤٹ ماسٹر اور ہیڈ ماسٹر کے ساتھ پرائشچت کے طور پر دو دن کا برت رکھنے کا فیصلہ کیا ہے - تاکہ ڈاکٹر کرتکوٹی کے جلوس میں شامل ہونے کا پاپ دور ہو جائے +

سپین کے باغیوں کی جنگی امداد

(لنڈن ۲۰ - اکتوبر) اطلاع ملی ہے - کہ اٹلی سے ۱۳ - اکتوبر کو کیڈیز کی بندرگاہ میں بہت سے ٹینک اور سینکڑوں توپیں آ گئیں - اور ایک جرمن جہاز بھی - جس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے - کہ وہ تباہ کن تھا - سپین میں بھیجا گیا -

اور بندرگاہ الجزائر کی طرف سے ہوائی جہازوں پر مار کرنے والی توپیں بھی یہاں لائی گئیں +

برطانیہ میں جنگی ہوائی جہازوں کی تعمیر

(لنڈن ۲۰ - اکتوبر) برطانیہ کے وزیر انچارج محکمہ ہوائی فوج نے شاہی ہوائی فوج کے لئے مزید ہوائی انجن بنانے کے لئے سرکاری کارخانے بنانے کا بندوبست پایۂ تکمیل تک پہنچا لیا ہے +

ڈاکٹر رام گوپال کا مقدمہ قتل

(کرنال ۲۰ - اکتوبر) نارنوند ہسپتال کے ڈاکٹر رام گوپال کے قتل کے مقدمہ میں جو پنڈت لکشمی دت کی عدالت میں چل رہا ہے - ملزم کی طرف سے ہائیکورٹ میں درخواست دی گئی تھی - کہ مقدمہ کسی دوسرے ضلع میں تبدیل کیا جائے - ہائیکورٹ

سرکردہ گھرانوں کی ایک ہزار خواتین گرفتار

(لنڈن ۲۱ - اکتوبر) ویلینشیا سے "ٹائمز" کا نامہ نگار لکھتا ہے - کہ حکومت سپین نے میڈرڈ کی ایک ہزار عورتوں کو جو امیر گھرانوں کی ہیں گرفتار کر لیا ہے - حکومت کو شبہ ہے - کہ یہ عورتیں باغیوں سے سازباز رکھتی ہیں - پچھلے دنوں باغی لیڈر جنرل فرینکو نے ایک تقریر میں کہا تھا - کہ اس کی ایک فوج میڈرڈ کی فصیل کے اندر بھی ہے - اس تقریر کا نتیجہ ان گرفتاریوں کی صورت میں نکلا ہے +

یہودیوں کے بائیکاٹ کی تحریک

(یروشلم ۲۰ - اکتوبر) فلسطین کے فسادات نے اب ایک نئی شکل اختیار کر لی ہے - عربوں نے یہودیوں کے بائیکاٹ کی تحریک شروع کر دی ہے +

وائسرائے کے بنگلہ میں چوری

(نئی دہلی ۲۰ - اکتوبر) وائسرائے کے بنگلہ سے ۱۲ سو روپے کے نوٹوں کی چوری کی اطلاع آئی ہے +

جیل سے قیدی کا فرار

(گجرات ۱۹ - اکتوبر) کل گجرات سنٹرل جیل میں بھاری سنسنی پھیل گئی - جب کہ اچانک جیل کا الارم بجنا شروع ہو گیا - اور معلوم ہؤا ہے - کہ جیل کے سول وارڈ سے ایک مسلمان قیدی بھاگ گیا ہے +

کوہ ہمالیہ کو سر کرنیکے لئے جاپانی مہم

(کلکتہ ۲۱ - اکتوبر) معلوم ہؤا ہے - کہ کوہ قراقرم کی تیسری بڑی چوٹی پر چڑھنے کے لئے جو مہم آئندہ سال کے آغاز میں آ رہی ہے اس میں دس یا پندرہ ممبر شامل ہوں گے - اور سرکردگی ہر ڈلیبر کیکی ہارا پریزیڈنٹ الپائن کلب کریں گے +

ڈنگہ میں ہندوؤں کی ہڑتال

(گجرات ۱۹ - اکتوبر) ڈنگہ سے اطلاع ملی ہے - کہ وہاں دسہرہ پر پابندیوں کے سلسلہ میں ہندوؤں نے مکمل ہڑتال کی ہوئی ہے +

بھگوت گیتا

نوٹ: خط و کتابت صرف ہندی میں کیجیئے - اردو میں نہ کیجیئے -

(پُرشارتھ بودھنی بھاشا ٹیکہ)

ہر ادھیائے کی قیمت آٹھ آنے (۸/)

۱۳ ادھیائے چھپ چکے ہیں چھ روپیہ ۶ بھیجکر گراہک بنجائیں

سوادھیائے منڈل اوندھ - (ضلع ستارہ)

ودیشوں میں ہلچل

شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کی رسم تاجپوشی

(بلیوم - ٹونٹین ۱۹ - اکتوبر) ارل آف کلیر بیڈن نے آج یہاں تقریر کرتے ہوئے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ یہ عین ممکن ہے کہ انگلستان میں آپ کی تاجپوشی ہو جانے کے بعد کسی مناسب موقعہ پر شہنشاہ انگلستان ہندوستان تشریف لے جائیں گے تاکہ وہاں اُن کی ہندوستان کے شہنشاہ کی حیثیت سے رسم تاجپوشی ادا کی جائے۔

روس کے مزدوروں کا مطالبہ

(ماسکو ۱۹ - اکتوبر) یہاں مزدوروں کے ایک بھاری جلسے میں گورنمنٹ پر اس بات کے لئے زور دیا گیا ہے کہ اگر وہ سپین کے معاملات کے متعلق کامل غیر جانبداری قائم نہ کر سکے تو سپین کی گورنمنٹ کو فوجی امداد دے۔ مزدوروں نے اس مطالبہ کو خاص اہمیت دی جا رہی ہے۔

لنڈن کے بحری معاہدہ کی توسیع

(لنڈن ۱۹ - اکتوبر) ۱۹۳۰ء میں لنڈن میں جو بحری معاہدہ مرتب ہوا تھا اس کے

حصہ چہارم میں یہ دفعہ بھی ہے کہ زمانہ جنگ میں سرنگ لگانے والے جہاز دوں کے حملہ پر جو قواعد حاوی ہوں گے۔ ان میں یہ شرط بھی ہے کہ وہ کسی تجارتی جہاز پر اس کے مسافروں کو کسی محفوظ جگہ پہنچائے بغیر نہیں ڈبائیں گے۔ ان قواعد کا اطلاق امریکہ برطانیہ اور جاپان پر ہوتا ہے۔ اب فرانس اور اٹلی نے بھی ان قواعد کی پابندی کو منظور کر لیا ہے۔

فلسطین میں برطانوی گشتی دستوں پر گولیوں کی بارش

(یروشلم ۱۹ - اکتوبر) مسلح اشخاص ابھی تک شمالی کوہستانی علاقہ پر منڈلا رہے ہیں ہفتہ رواں کے خاتمہ پر کرہ سفید کے پاس برطانوی پہرہ داروں پر گولیاں چلائی گئیں۔ لیکن ان سے کسی قسم کا اتلاف جان نہیں ہوا۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد اس علاقہ میں ایک اور گشتی پہرہ پر بھی کئی گولیاں چلائی گئیں۔

باغیوں کی امدادی فوج پر حملہ

(بارسیلونا - ۱۹ - اکتوبر) میڈرڈ کا ایک تار مظہر ہے کہ اطلاع ملی ہے کہ علاقہ آسٹوریا کے کانکن جوانوں نے اوویڈو کی طرف پیشقدمی کرنے والے امدادی کالم پر زور دار حملہ کیا۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ باغی فوج کے ایک حصہ پر دونوں اطراف سے گولیوں کی بارش ہوئی جس سے اس کے لئے پسپا ہونے کا راستہ منقطع ہو گیا۔

آسٹریلیا میں ہوائی جہاز سازی کا کارخانہ

(ملبورن - ۱۹ - اکتوبر) یہاں کامن ویلتھ گورنمنٹ کی درخواست پر کامن ویلتھ ایئر کرافٹ کے نام سے ایک فیکٹری رجسٹرڈ کی گئی ہے۔ فیکٹری کا قیام ڈیفنس کے لئے عمل میں لایا گیا ہے۔ ایک لاکھ سٹرلنگ پونڈ کے سرمایہ سے کام شروع کیا گیا ہے جو امپیریل کیمیکل انڈسٹریز آسٹریلیا، نیوزی لینڈ لمیٹڈ اور بروکن ہل اور جنرل موٹرز کی طرف سے لگایا گیا ہے۔

وینس میں ہولناک زلزلہ

(وینس ۱۹ - اکتوبر) پچھلے دنوں یہاں جو زلزلہ آیا تھا اس کے متعلق یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس سے لاکھوں لیرا کی مالیت کا نقصان ہوا ہے۔ تاریخی یادگاروں کو جو نقصان پہنچا ہے اس کا اندازہ آسانی سے نہیں لگایا جا سکتا۔

میڈرڈ پر حملہ کرنے کے لئے سرکاری فوج کی پیشقدمی

(لنڈن ۱۷ - اکتوبر) اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میڈرڈ پر چڑھائی کرنے والی باغی فوجیں استحکام سے پیشقدمی کر رہی ہیں۔ میڈرڈ کی حفاظت کے لئے گورنمنٹ نے جو بیرونی مورچہ بندی کی ہوئی ہے۔ اس کے آخری گڑھ ہنوز کرنا ر کے گرد ہر جانے کی ہر لمحہ توقع ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل وار بلاس کا دستہ اب میڈرڈ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ سرکاری فوجیں باغیوں کے حملہ کی تاب نہ لا سکیں گی۔

پرچار کیلئے نئی بہترین ویدک دھرم کی کتابیں

قرآن الہام کی کسوٹی پر — اس میں حدیث اور قرآن کے ہی حوالجات سے قرآن کو غیر الہامی ثابت کیا گیا ہے جس کا جواب آج تک کوئی مسلمان نہیں دے سکا۔

پوران پول پرکاش — اس میں پرانوں کی گندی تعلیم پر ایک ایک اور ان کی تلعی کھولی گئی ہے نیز پرانوں کے ہی حوالجات سے ویدک سدھانتوں کا منڈن کیا گیا ہے۔ پرانوں کے متعلق ایسی لاجواب معرکۃ الآرا کتاب آج تک نہیں چھپی۔ پوراکنوں میں اس پستک سے ہلچل مچ گئی ہے اور وہ اسے ضبط کرانے کے لئے کوشاں ہیں۔ ایک جلد منگا کر دیکھئے۔ قیمت ۸/ا

احمدیہ پاکٹ بک — اگر آپ سکھ اور دلائل کی شکتی کے خواہشمند ہیں تو ایڈیشن دوسرا اس پستک میں دیا گیا ہے۔ اس پستک کو پڑھیئے۔ مخالفین کے آگے ہر سوال کا جواب دے سکیں گے۔ قیمت ۱/

آریہ سماج کیا ہے؟ — غیر آریوں کو سمجھانے کے لئے پرچار کا بہترین ذریعہ ہے۔ نہایت عمدہ اور سوال جواب کے طریقہ سے لکھی گئی زبردست تصنیف ہے۔ قیمت ۲/

ویدک دھرم کی فضیلت — اس میں دوسرے مذاہب پر ویدک دھرم کی فضیلت کو پڑھئے۔ عمدہ پیرایہ میں مختلف مذاہب کی کتب اور دلائل سے ظاہر کیا گیا ہے۔ نہایت عمدہ چیز ہے۔ قیمت ۳/

اوتار فلاسفی کی دھجیاں — اردو میں اس مضمون پر یہ پہلی زبردست تصنیف ہے۔ اس نے پورانک کیمپ میں ہلچل مچا دی ہے۔ اور پہلا ایڈیشن تقریباً ختم ہو چلا ہے۔ قیمت ۸/

مورتی پوجا کی حقیقت — اس مضمون پر جامع مکمل اور مختصر کتاب ہے۔ دلائل، حوالجات اور آریہ سماج کے چوٹی کے دو دو ودوانوں کے مدلل اور پُر مغز مضامین سے پُر ہے۔ قیمت ۴/

نیوگ فلاسفی — مرتکب شہزادہ فلاسفی کی دھجیاں۔ قرآن میں قربانی۔ رادھا سوامی پاکھنڈ کھنڈن۔ قیمت ۲/ جین مت درپن قیمت ۸/ انجیل الہام کی کسوٹی پر۔ ستیارتھ پرکاش جیب میں چھپ رہا ہے۔

آریوں کی حرمن ستیارتھ ویدک بنگلہ سین ... گیارہ روپیہ بھیج کر حاصل کر سکتے ہیں ... رعایتی قیمت میں ملیں گی۔

پتہ: منیجر ... لاہور

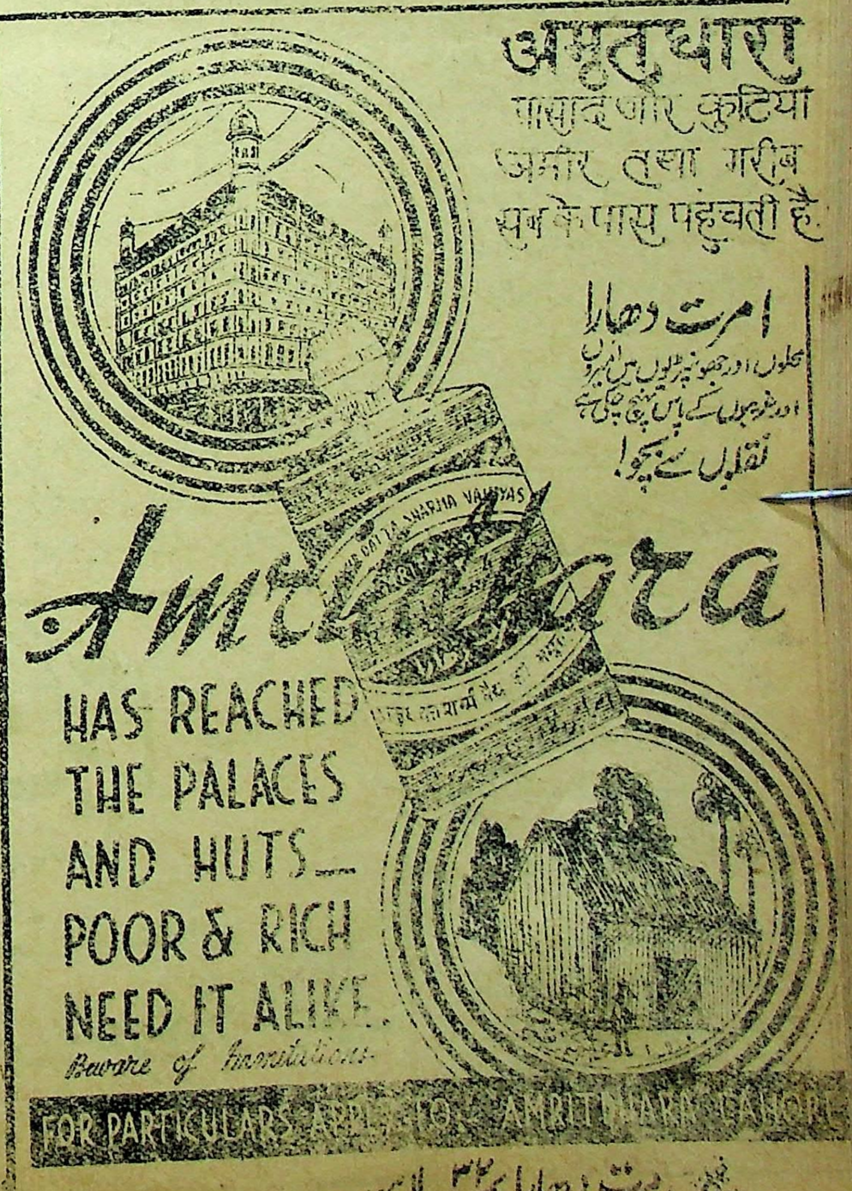

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۱۰ کارتک سمت ۱۹۹۳

"پرکاش" کارشی انک

میرا سواستھ ابھی تک ٹھیک نہیں ہوا۔ اس حالت میں بھی چند شبد "پرکاش" کے پاٹھکوں کی سیوا میں سمرپت کرتا ہوں۔ غالباً اٹھارہ برس ہوئے جب "پرکاش" نے پہلے پہل رشی انک نکالا۔ ان دنوں خاص نمبر نکالنے کی پرتھا نہ تھی۔ ان دنوں روزانہ اخبار بھی نہ تھے۔ اُردو دان پبلک کے لئے پالیٹکس نے یہ دلچسپی اختیار نہ کی تھی۔ جو ان دنوں ہے۔ اس لئے "پرکاش" کا رشی نمبر بہت مقبول ہوا۔ اور سال بہ سال ترقی کرتا گیا۔ بلاک کی تصویر دینے کی پرتھا بھی سب سے پہلے رشی انک کے ساتھ ہی شروع ہوئی۔ لیکن اب حالات میں حیرت انگیز انقلاب آ چکا ہے۔ پولٹیکل اخبارات کا دور دورہ ہے۔ اور مذہبی اخبارات کس مپرسی کی حالت میں پڑے ہیں۔ آریہ سماج ہے تو ایک زندہ جماعت۔ لیکن اس کے اخبارات بھی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں۔ پولیٹکل اخبارات اپنے خاص پرچے بھی نکالتے ہیں۔ اور ان کے خاص پرچوں کی تعداد لاتعداد ہو گئی ہے۔ عام طور پر اخبارات اشتہارات کے سر پر چلتے ہیں۔ پولٹیکل اخبارات کو اشتہار زیادہ ملتے ہیں۔ اور چونکہ ان کی اشاعت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے وہ خاص پرچے مقابلتاً سستے داموں فروخت کر سکتے ہیں۔ لاہور کے روزانہ "پرتاپ" نے ۲۰ صفحہ کا ایک خاص پرچہ ایک آنہ پر فروخت کیا تھا۔ مذہبی اخبارات کی حالت میں یہ ممکن نہیں۔ خسارہ اُٹھائے بنا وہ خاص پرچے سستے داموں نہیں بیچ سکتے۔ "پرکاش" کے سامنے بھی یہ سوال رہا ہے۔ رشی نمبر کی گراہک زیادہ تر آریہ سماجیں ہوتی ہیں۔ وہ ایک خاص تعداد میں پرچے منگوا لیتی ہیں۔ اور فروخت کر لیتی ہیں۔ جو کمیشن انہیں ملتا ہے۔ اُن کے پرچے مفت بانٹ دیتی ہیں۔ اگر اُن کے پرچے نہ فروخت ہوں۔ تو بھی انہیں پرواہ نہیں ہوتی۔ وہ سمجھ لیتی ہیں۔ کہ ہم نے پرچار کی خاطر پرچے مفت بانٹ دئے۔ لیکن ان دنوں آریہ سماجوں کے مالی ذرائع بھی محدود ہو رہے ہیں۔ اپنا اندر اپنے انسٹی ٹیوشنوں کا خرچ پیدا کرنا بھی ان کے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ ایسی حالت میں وہ آریہ سماج کے خاص پرچوں کے لئے روپیہ کہاں سے نکالیں۔ اس کا اثر آریہ سماج کے تمام پرچوں پر پڑ رہا ہے۔ "پرکاش" بھی اس اثر سے متاثر ہوئے بنا نہیں رہا۔

اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اس کی ترقی رُک گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی رشی انک کی بھی۔ رشی انک کو زندہ رکھنے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اسے زیادہ شاندار بنایا جائے۔ اور اس کی قیمت کسی قدر بڑھا دی جائے۔ اور دوسری یہ کہ اس کی قیمت کسی قدر گھٹا دی جائے۔ کچھ ہفتے ہوئے میں نے "پرکاش" کے پاٹھکوں کے سامنے سپشٹ شبدوں میں یہ سوال رکھا تھا۔ لیکن اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔ جس سے میں افسوس کے ساتھ اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ آریہ سماجوں اور آریہ سماجسٹ پُرشوں کی دلچسپی میں فرق آ گیا ہے۔ ایسی حالت میں مَیں نے رشی انک کی قیمت بڑھا کر اسے زیادہ شاندار بنانا مناسب نہ سمجھا۔ مَیں نے دوسری آسان راہ اختیار کی ہے۔ جہاں پہلے "پرکاش" کا رشی انک چار آنے پر فروخت ہوا کرتا تھا۔ اور اس کے بعد تین آنے پر۔ اس بار اس کی قیمت دو آنے کر دی گئی ہے۔ تاکہ اس کی اشاعت و تبلیغ ہو سکے۔ اس پرچہ سے نفع کمانے کا کبھی بھی خیال پیدا نہیں ہوا۔ اور نہ ہی اس سے نفع ہوتا ہے۔ دو آنے میں بھی زیادہ سے زیادہ مضمون دینے کی کوشش کی جائے گی۔ کچھ خسارہ بھی اُٹھانا پڑا۔ تو اُٹھا لیا جائے گا۔ کوشش یہی ہو گی۔ کہ قیمت کی کمی کے باوجود رشی انک کی شان میں کوئی فرق نہ آئے۔ لیکن یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب آریہ سماجیں اور آریہ پُرش اس طرف توجہ دیں۔ رشی انک کو لوگوں تک پہنچانا میرا کام نہیں۔ یہ کام آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کا ہے۔

آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ جتنے پرچے وہ پچھلے سالوں میں منگواتی رہی ہیں۔ اس سے ڈیوڑھا آرڈر اس بار بھیجیں۔ کیونکہ قیمت کم ہو گئی ہے۔ اگر کوئی آریہ سماج اس سے بھی زیادہ منگوائے۔ تو شکریہ کی پاتر ہو گی۔ اس کے ساتھ ہی آریہ پرشوں کو چاہیئے۔ کہ وہ کم از کم دو دو روپے کے پرچے منگوا کر مفت بانٹ دیں۔ امید ہے۔ کہ آریہ سماجیں اور آریہ پُرش میرے اس نویدن پر دھیان دیں گے۔ وقت بہت تنگ ہے۔ اس برس دیپ مالا ۱۳۔ نومبر کو ہے۔ اور "پرکاش" کا رشی انک دو چار روز پہلے نکلے گا۔ اس لئے جس قدر جلد ممکن ہو۔ "پرکاش" کے دفتر میں آرڈر پہنچ جائیں۔

اس کے ساتھ ہی آریہ سماج کے وِدوانوں سے بھی میرا یہ نویدن ہے۔ کہ وہ "پرکاش" کے رشی انک کے لئے اچھے اچھے لیکھ لکھ کر بھیجنے کی کرپا کریں۔ بہتر دوارا تو ان کی سیوا میں پرارتھنا کی ہی گئی ہے میں "پرکاش" دوارا بھی ان کی سیوا میں پرارتھنا کرتا ہوں۔ لیکن ضروری نہیں۔ کہ لیکھ رشی دیانند کی جیونی پر ہی ہوں۔ اس کثیر کو دستر کر نیکی اونکیتا ہے۔ لیکھ چاہے رشی دیانند کے جیون کے سمبندھ میں ہوں۔ چاہے ان کے مشن کے آریہ سماج کے سدھانتوں کے متعلق ہوں۔ تو اور بھی اچھا ہے۔ اس کے علاوہ اس قسم کے لیکھ بھی ہو سکتے ہیں۔ جن میں یہ بتایا جائے۔ کہ جو مسائل اس وقت دنیا بھر کے دماغوں کو چکر دے رہے ہیں۔ ان کا حل ویدک دھرم کیا بتاتا ہے ساتھ ہی سک لیکھ بھی اُپیوگی سدھ ہوں گے۔ غرض یہ کہ جس سڑک پر اس وقت تک ہم چلتے آ رہے ہیں۔ اس سے مختلف کوئی سڑک بنانے کی اب ضرورت ہے۔ ہمیں صرف رشی کے جیون تک ہی محدود نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ اب ایسے طریق سے لیکھ لکھنے چاہئیں۔ جو جیون کی اپیکشا رشی کی شکشا اور اُپدیش پر پرکاش ڈالنے والے ہوں۔ اس کے لئے پریشرم کی ضرورت ہے۔ لیکن اس پریشرم کا پھل بہت میٹھا ہو گا۔ رشی نمبر ایک ایسا تحفہ ہونا چاہیئے۔ جو غیر آریہ سماجیوں کے ہاتھوں میں دیا جا سکے۔ اور جسے پڑھ کر وہ آریہ سماج کی طرف آکرشت ہوں۔ یہ تبھی ممکن ہے۔ جب آریہ سماج کے وِدوان اپنا دماغ لڑا کر اپنی تحقیقات کا نچوڑ پبلک کے سامنے پیش کریں۔ رشی نمبر باہمی جھگڑوں سے پاک ہونا چاہیئے۔ اس میں ایسے مضامین پر بحث کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ جو آریہ سماج کی عام روش سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی یہ لکھے مرے آریہ سماج کی ترقی رُک گئی ہے۔ آریہ سماجوں میں اب پریم نہیں رہا۔" اور اس قسم کی دوسری باتیں جو مضمون کی صورت میں ہم لکھ دینے کے عادی ہیں۔ اس سے آریہ سماج کو کیا لابھ؟ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ اس سے وہ غیر آریہ سماجیوں کی نظروں سے گر جائے۔ لیکن اس سے دوسرے لابھ ہو سکتا ہے نہ پڑھنے والے کو۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ مضامین کے انتخاب میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر بے احتیاطی کی جائے۔ تو بجائے فائدہ کے نقصان ہو سکتا ہے۔

غرض یہ کہ اگر آریہ پُرش چاہتے ہیں۔ کہ رشی نمبر قائم رہے۔ اور انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ ایک پرچہ نہیں رہا۔ بلکہ ایک انسٹی ٹیوشن بن گیا ہے۔ تو انہیں اس کی کامیابی میں پورا پورا حصہ لینا چاہیئے۔ اس کام کے لئے ان سے کسی بھاری قربانی کا مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ چند روپے کا معمولی خرچ ہے۔ یا زیادہ سے زیادہ کسی کو یہ پریرنا کرنی ہو گی۔ کہ وہ "پرکاش" کا رشی نمبر پڑھے۔ اگر اس معمولی کام کے لئے بھی آریہ پُرش تیار نہیں ہو سکتے۔ تو وہ بڑا کام کیا کر دکھائیں گے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وقت کی تنگی کو مدِنظر رکھ کر جو کچھ بھی وہ کر سکتے ہیں۔ یا کرنا چاہتے ہیں۔ جلد کریں گے۔

(کرشن)

بمبئی میں ہندو مسلم فسادات

کچھ دنوں سے بمبئی سے ہندو مسلم فسادات کی خبریں آ رہی ہیں۔ ان فسادات میں ۵۸ کے لگ بھگ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ زخمیوں کی تعداد تو بے شمار ہے۔ ان فسادات کی بنا یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ ہندو اپنے مندر کے پاس ایک سبھا منڈپ بنانا چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق اُنہوں نے بمبئی کارپوریشن سے اجازت بھی حاصل کی ہوئی ہے۔ مسلمان اس منڈپ کی تعمیر کے خلاف ہیں۔ کہ اگر منڈپ بن گیا۔ تو ان کی نماز میں خلل پڑے گا۔ ہندو مسلم لیڈروں نے باہمی سمجھوتہ کی کوشش کی۔ لیکن بے سود۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خدا اور مذہب کے نام پر بندگانِ خدا نے کشت و خون کی ندی بہا دی۔ ان فسادات کی پُرزور مذمت کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نے فرمایا ہے۔ کہ "مجھے شرم محسوس ہو رہی ہے۔ کہ میرے ہموطن غنڈہ پن کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اور لوٹ مار اور غارت گری میں مصروف ہیں"۔

دیانند کالج کی جوبلی

۱۸۸۳ء میں آریہ سماج کے پرورتک رشی دیانند کا پرلوک گمن ہؤا۔ اور ۱۸۸۶ء میں پنجاب کے آریہ پُرشوں نے ان کی یادگار قائم کرنے کے لئے لاہور میں دیانند اینگلو ویدک کالج کی سنتھا بنا کی۔ دیانند کالج آریہ سماج کا پہلا بچہ تھا۔ اس لئے نہایت لاڈلا تھا۔ اور آریہ پُرشوں نے اسے بڑے لاڈ سے پالا۔ لیکن چندہی سالوں کے اندر اندر ان میں اس بات پر اختلاف ہو گیا کہ یہ کالج کس آدرش سے قائم کیا گیا ہے۔ یہ اختلاف یہاں تک بڑھا۔ کہ آخر کار آریہ سماج کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ دونوں فریق ایک دوسرے کی سر توڑ مخالفت کرتے رہے۔ اُنہوں نے ایک دوسرے کو اور آریہ سماج کو نقصان پہنچایا۔ لیکن شکر یہ ہے کہ کام کے میدان میں بھی ایک دوسرے کو مات دینے کی کوشش کرتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ باوجود خانہ جنگی کے آریہ سماج کا کام نہ رکا۔ اور بڑھتا گیا۔

میرا اس پارٹی سے تعلق ہے۔ جسے عام لوگوں کی زبان میں گوروکل پارٹی کہا جاتا ہے۔ اس لئے یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ میرا ان بھائیوں سے اختلاف رہا ہے۔ جنہیں کالج پارٹی کا نام دیا گیا ہے۔ لیکن آج جبکہ دیانند کالج کی پچاس سالہ جوبلی منائی جا رہی ہے۔ میں گڑھے مُردے اُکھیڑنا نہیں چاہتا نہ پرانے اختلافات کی یاد کو تازہ کرنا چاہتا ہوں برسوں تک لڑنے کے بعد ہم نے بغیر فیصلہ کرنے کے فیصلہ کر لیا۔ کہ ہماری طاقت ایک دوسرے کے خلاف خرچ نہ ہوگی۔ اور جہاں تک ہم ایک دوسرے سے تعاون کر سکیں گے کریں گے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ورتمان ادھیکاریوں نے اس برس سبھا کی گولڈن جوبلی کے اوسر پر کالج پارٹی کے پرتشٹھت پُرشوں کو جس پرکار مان دیا۔ اُنہیں مختلف اجلاس کا پردھان بنایا۔ اور ان کے دیاکھیان کرائے۔ یہ اس بات کا زبردست پرمان ہے۔ کہ وہ پُرانے اختلافات کو قائم رکھنا نہیں چاہتے۔ اور اس سے انکار بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ حالات بہت کچھ بدل چکے ہیں۔ خیالات میں عظیم تغیر آ چکا ہے۔ گوروکل پارٹی میں ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں۔ جنہیں کالج پارٹی میں ہونا چاہیئے۔ اور کالج پارٹی میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جن کی جگہ گوروکل پارٹی میں ہے۔ عمل کے لحاظ سے کوئی فرق ہو تو ہو۔ لیکن جہاں تک عقیدہ کا تعلق ہے۔ اب دونوں پارٹیوں میں کوئی فرق نہیں۔ دیانند کالج جس اُدّیش سے سنستھاپت کیا گیا تھا۔ وہ پورن ہؤا یا نہ اس بحث میں پڑنا اب لاحاصل ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ کالج ہمارے سامنے موجود ہے۔ اور پچاس سال سے موجود ہے۔ جو انسٹی ٹیوشن پچاس سال تک اپنی ہستی کو برقرار رکھ سکا ہے۔ وہ بھی اچھی حالت میں پیچھے جاتے ہوئے نہیں۔ بلکہ آگے بڑھتے ہوئے۔ اس کے متعلق چالیس سال پہلے کے الزامات دہرانے سے کیا حاصل؟ دیکھا جائے۔ تو کوئی بھی انسٹی ٹیوشن لوگوں کو سنتشٹ نہیں کر سکتا۔ آخر گوروکل کے متعلق بھی تو یہی سوال اُٹھایا جا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے اُدّیش میں سپھل ہؤا ہے یا نہیں۔ لاکھوں لوگ ہیں۔ جو اسے سپھل سمجھتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کی تعداد بھی کم نہیں جو اسے سپھل نہیں سمجھتے۔ اس لئے یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ کوئی بھی انسٹی ٹیوشن سب لوگوں کو سنتشٹ نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس اصول کو مدِنظر رکھتے ہوئے۔ آج ان مہانو بھاووں کی سیوا میں جنہوں نے دیانند کالج کو اس شان تک پہنچایا ہے۔ اپنا ہدیہ تہنیت پیش کرتا ہوں۔ بے شک یہ ان لوگوں کا ایثار ہی ہے۔ جس سے کالج کو اس قدر کامیابی ہوئی ہے۔ سب سے پہلے مہاتما ہنسراج نے اس یگیہ میں اپنی آہوتی ڈالی۔ اس کے بعد بیسیوں نوجوانوں نے اپنے جیون کالج کے ارپن کر دئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ جو کالج ۱۸۸۶ء میں ۳۲ ہزار روپیہ سے شروع کیا گیا تھا۔ اپنے سالانہ اخراجات پورا کرنے کے بعد آج ۲۲ لاکھ کی جائیداد کا مالک ہے۔ جس میں دس لاکھ نقد ہے۔ اس کے ساتھ ہی جالندھر میں ایک اعلےٰ درجہ کا ڈگری کالج ہے۔ جو اپنی کامیابی کے لئے پنڈت مہر چند جی کے ایثار کا رہین منت ہے۔

راولپنڈی میں بھی دیانند کالج ہے۔ جو اس سال سے ڈگری کالج بنا دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے ماتحت ہائی سکول اور مڈل سکول ہیں۔ ہزاروں طلباء ان سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں۔ اور ہزاروں ہی طلباء اس کالج سے تعلیم حاصل کر کے گریجویٹ بن چکے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے۔ اگر یہ کہا جائے کہ پنجاب کے ہندوؤں میں تعلیم کا پائنیر دیانند کالج لاہور ہے۔ تو کسی کو اختلاف نہ ہوگا خاص صوبہ کے ہندوؤں میں جو تعلیم پائی جاتی ہے۔ اس کا سہرا اس کالج کے سر پر ہے۔ اب تو سناتن دھرم سبھا کا بھی ایک کالج ہے۔ اور اس کے ماتحت کئی ہائی سکول ہیں۔ سکھ بھائیوں کا بھی کالج اور سکول ہیں۔ لیکن جس وقت آریہ سماج نے تعلیم کا کام اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔ اس وقت دوسری جماعتوں کا دھیان اس طرف نہیں تھا۔ اور ان کی توہین کا مرتکب نہ ہوتے ہوئے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ تعلیم کی اشاعت کا سبق اُنہوں نے آریہ سماج سے لیا۔

اس وقت تک دیانند کالج زیادہ تر آرٹس کی تعلیم دیتا رہا ہے۔ لیکن اب، پچاس سالہ جوبلی کے موقعہ پر وہ ایک نیا اور اہم قدم اُٹھانے لگا ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ میں بیکاری بڑھ رہی ہے۔ خاص کر تعلیم یافتہ ہندوؤں میں۔ کیونکہ سرکاری ملازمت کا دروازہ دن بدن ان کے لئے بند ہوتا جا رہا ہے۔ قانون انتقال اراضیات کے ساتھ زراعت کا دروازہ بھی ان کے لئے بند ہو گیا ہے۔ اب اگر ان کے لئے کوئی میدان ہے تو صنعت و حرفت کا۔ ہندو نوجوان دستکاری سیکھ کر اپنے گذارہ کی کوئی صورت نکالیں تو نکالیں ورنہ ان کے لئے بھوک کے مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ چند سال ہوئے دیانند کالج کی مینجنگ کمیٹی نے ایک انڈسٹریل سکول کھولا تھا۔ اب اس میدان میں اس نے ایک اور قدم بڑھایا ہے۔ اس نے ایک ٹیکنیکل سکول کھولنے کا نشچہ کیا ہے۔ جس میں ہندو نوجوانوں کو دستکاری وغیرہ کی تعلیم دے کر روٹی کمانے کے قابل بنایا جائے گا۔ اس کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی اپیل کی گئی ہے۔ امید ہے۔ کہ ایک لاکھ نقد جمع ہو جائے گا۔ اگرچہ وعدے ایک لاکھ سے اوپر کے ہو چکے ہیں۔ جوبلی کے دنوں میں ٹیکنیکل سکول کی بنیاد رکھ دی جائے گی۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ یہ سکول ابھی سے اپنا کام شروع کر دیگا۔ دیانند کالج کے دو صیغہ جات اور بھی ہیں۔ اس کے ماتحت ایک آیورویدک کالج ہے۔ اور ایک برہم مہا ودیالیہ۔ آیوروید کالج میں ودیارتھی آیوروید کی تعلیم حاصل کر کے جہاں ایک طرف وہ پراچین سائنس کا پرچار کرتے ہیں۔ وہاں اس کے ساتھ ہی اپنے نرواہ کا پربندھ بھی کرتے ہیں۔ ودیانند برہم ودیالیہ ایک طرح سے کالج کا سنسکرت ڈیپارٹمنٹ ہے۔ کالج میں وشیشے تو ایم۔ اے تک سنسکرت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ لیکن برہم مہا ودیالیہ میں لڑکوں کو شاستری اور وشارد کی پریکشائیں دلائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ جو ودیارتھی آریہ سماج کے اُپدیشک بننا چاہیں ان کی پڑھائی کا بھی انتظام ہے۔ دیانند کالج کے ساتھ ہی ایک ریسرچ ڈیپارٹمنٹ بھی ہے۔ جس کی طرف سے سنسکرت کے اعلےٰ گرنتھ پرکاشت کئے جاتے ہیں۔ غرض یہ کہ اس کالج کے مختلف صیغہ جات ہیں۔ اور اس کی سرگرمیاں اس قدر وسیع ہیں۔ کہ کوئی نہ کوئی سرگرمی ہر ایک شخص کو اپنی طرف ضرور آکرشت کرے گی۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہو۔ کہ چونکہ موجودہ حکومت کے ماتحت ہندو لڑکوں کا یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور اپنی تعلیم حاصل کرتے ہوئے جہاں تک ممکن ہو انہیں اپنے سنسکاروں کے زیر اثر رہنا چاہیئے۔ ان کے لئے دیانند کالج اور دیانند ہائی سکول ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہو۔ کہ عام تعلیم پھیلانا گورنمنٹ کا کام ہے۔ یا یہ کہ عام تعلیم کی اب چنداں ضرورت نہیں۔ جتنی یہ بڑھے گی۔ اُتنی ہی بیکاری بڑھے گی۔ تو اس کے لئے ٹیکنیکل اور انڈسٹریل سکول ہیں۔ آیورویدک کالج بھی ضرور ان کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص پراچین سنسکرت ودیا کا شردھالو ہو۔ تو اس کے لئے دیانند برہم مہا ودیالیہ ہے۔ ان حالات میں کون شخص ہے۔ جو دیانند کالج کے قائم کرنے والوں کے پرتی اپنی شردھا کی بھینٹ پیش نہ کرے گا۔ اور اس کی پچاس سالہ جوبلی کے موقعہ پر انہیں ودھائی نہ دیگا۔ میری ہاردک اچھا ہے۔ کہ کالج کی اور دھ سنستا بدی سپھل ہو۔ اور وہ پنجاب کے ہندو نوجوانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ اُپیوگی بنے۔

(کرشن)

ہندو ودھواؤں کو اُترادھیکار

ڈاکٹر دلیش مکھ کا ہندو ودھواؤں کے اُترادھیکار سمبندھی بل اسمبلی کے پرتھم واچن میں سویکار ہو چکا ہے۔ بھارت سرکار کے لامیمبر سر نرپیندر سرکار کا یہ سنشودھن۔ کہ ہندو کنیاؤں کو نہیں بلکہ ہندو ودھواؤں کو اُترادھیکار ملنا چاہیئے۔ ڈاکٹر صاحب نے سویکار کر لیا ہے۔ اب اس بل کے پاس ہو جانے کی آشا ادھک ہو گئی ہے۔ اگر ودھوا کے سمبندھ میں کنیا ہی رہتا۔ تو بہت سی اُلجھنوں کے پیدا ہونے کا احتمال تھا۔ اس لئے کنیا کی بجائے ودھوا ہی ہونا چاہیئے تھا۔ اس سنشے بھی کہ ودھواؤں کو ہی ادھیکار ملنے کی ادھک آوشیکتا ہے۔ کیونکہ پتی کی مرتیو کے بعد ودھوا بالکل انتہائے ہو جاتی

ریاست بیکانیر کے ہریجن

ریاست بیکانیر کے ایک ہریجن نے ہمیں ریاست بیکانیر کے ہریجنوں کی ناگفتہ بہ حالت کے متعلق ایک پتر لکھا ہے۔ اس میں آپ نے بتایا ہے۔ کہ وہاں کے ہریجن کمالی طور پر نہایت تباہ و خستہ حال میں ہیں۔ اس لئے غیر ہندو اقوام یعنی مسلمان عیسائی وغیرہ ان کی اس کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ان کی بہنوں اور بیٹیوں کو اغوا کر کے ریاست بہاولپور لے آتے ہیں۔ وہاں مولوی انہیں مسلمان بنا لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہکا نے اور پھسلانے سے کئی ہریجن بھی ریاست بہاولپور میں آ کر مسلمان ہو جاتے ہیں۔ کچھ تو وہیں رہ جاتے ہیں۔ اور جو اپنے آبائی وطن کو چلے جاتے ہیں۔ وہ مذہب تبدیل کر لینے کے بعد بھی جدی جائیداد پر قبضہ جما لیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں کے ہریجن مجلسی اخلاقی اور مالی طور پر کس قدر کمزور ہیں۔ اور ان کی اس کمزوری کا دوسری کس طرح ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ مشکل دور ہونی چاہیئے۔ اور تبھی دور ہو سکتی ہے۔ جب وہاں کی بڑی ذات کے آسودہ حال ہندو ان کی امداد کریں۔ اور ان کی تکالیف۔ ضروریات اور مشکلات کی طرف توجہ دیں۔

ریاست بہاولپور کے ہندوؤں کی مشکلات

ریاست بہاولپور میں نئی آبادی میں زمین کی فروخت کے متعلق دو صیغے ہیں۔ ایک صیغہ نیلامی ہے۔ اور دوسرا آبادکاری۔ نیلامی میں قیمت چھ ہزار روپیہ قسطوں میں۔ اور چار ہزار روپیہ یکمشت پیشگی دے کر ایک مربع ۲۵۔ ایکڑ کا خریدا جا سکتا ہے۔

دوسرے صیغہ میں اسی طرح کی اتنی زمین کی قیمت ۳۷۵۰ روپے قسطوں میں ہے۔ لیکن اس صیغہ میں صرف مسلمان ہی زمین خریدنے کے حقدار ہیں۔ ہندو یا سکھ [illegible] زمین خریدنا چاہیں تو وہ صیغہ نیلامی میں خرید کریں۔ ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں کو خاص مراعات حاصل ہیں۔ ہندوؤں اور سکھوں سے تو عیسائی ہی اچھے ہیں۔ کہ ۵۔۶ چک صرف ان کے لئے بصیغہ آبادکاری مخصوص ہیں۔ وہ صرف ۲۵۰ روپے پیشگی دے کر کاشتکاری شروع کر سکتے ہیں۔ یہ انگریز افسروں کی مہربانی کا نتیجہ ہے۔ لیکن ہندوؤں اور سکھوں کے حقوق کا نگہبان کون؟ ان کی مشکلات کی طرف توجہ کوئی نہیں دیتا۔ کیا ہندو لیڈر اس طرف توجہ دیں گے۔

آریہ سماج سنبھالکا کے اُتسو پر دفعہ ۱۴۴

اطلاع ملی ہے۔ کہ دہلی سے تقریباً ۴۲ میل کے فاصلہ پر قصبہ سنبھالکا میں حکام نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے آریہ سماج کے اُتسو پر پابندی عائد کر دی ہے۔ لیکن آریہ سماجیوں نے نگر کیرتن کا جلوس نکالا۔ اس حکم کی خلاف ورزی کے جرم میں وہاں کی آریہ سماج کے کچھ سرکردہ کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اُتسو پر بلا وجہ لگائی گئی یہ پابندی آریہ سماجیوں کو دکھی کرنے کا موجب ہوئی۔ اور یہ ہے بھی قدرتی۔ جب فرقہ وارانہ فساد کا خدشہ نہ تھا۔ اور کوئی دوسری معقول وجہ نہ تھی۔ تو نہ جانے حکام نے یہ قدم کیوں اٹھایا۔ ضروری تھا۔ کہ آریہ سماجی اس حکم کی خلاف ورزی کرتے۔

آئے دن آریہ سماجوں کے اُتسووں پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ لیکن کیوں! اس کی وجہ اب تک ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ کیونکہ زمانہ جانتا ہے۔ کہ آریہ سماج ہمیشہ پُرامن رہا ہے۔ امن سوز حرکات نہ اسے پسند ہیں۔ اور نہ اس کی تعلیم آریہ سماجیوں کو ایسا کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ جہاں گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے پُرامن طریقہ پرچار پر کسی قسم کی پابندیاں عائد نہ کرے۔ وہاں آریہ سماجیوں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ ایسی مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کی اہلیت پیدا کریں۔ تاکہ آئندہ ایسی پابندیاں گورنمنٹ کو کسی آریہ سماج کے اُتسو پر لگانے کا موقعہ ہی نہ ملے۔

بیکار گریجویٹوں کی امداد

بیکاری یوں تو عالمگیر ہے۔ لیکن پنجاب کے نوجوان جہاں اس مرض میں مبتلا ہیں۔ وہاں وہ ہندوستان کے دوسرے صوبوں سے زیادہ فضول خرچ اور فیشن پرست واقع ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ زیادہ ہمدردی اور امداد کے مستحق ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے سوسائٹی اور گورنمنٹ دونوں نے ہی اس طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ حالانکہ یہ فرض ہی ان دونوں کا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ جان کر خوشی ہوئی ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب نے گریجویٹ بیکاروں کی امداد کے لئے ایک مفید قدم اٹھایا ہے

وہ یہ ہے۔ کہ بیکار گریجویٹوں کو زمین کاشت کے لئے دی گئی ہے۔ اور فی الحال ۲۰ گریجویٹوں کو دو دو مربعے زمین جس کی قیمت سات لاکھ روپے کے قریب ہوتی ہے دی گئی ہے۔ اگرچہ یہ کام ابھی معمولی پیمانہ پر شروع کیا گیا ہے۔ مگر یہ امر باعث اطمینان ہے۔ کہ زمین دیتے وقت گورنمنٹ نے فرقہ داری کے سوال کو دخل انداز ہونے نہیں دیا۔ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ گورنمنٹ اس امداد کو اور بھی وسیع پیمانہ پر شروع کر دیگی۔

وجے دشمی کا سندیش

وجے دشمی ہر سال آتی ہے۔ اور چلی جاتی ہے۔ آتی تو ہندوؤں کو اس ویر کے آدرش جیون سے سبق سکھانے کے لئے ہے۔ لیکن ہندوؤں کا ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو اس مہاپرش کو درجہ تو خدا کے برابر دیتا ہے۔ لیکن اس کے جیون کی معمولی معمولی شکشاؤں کو بھی گرہن کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اُلٹا اس کے جیون پر لانچھن لگا کر اس کی شخصیت کو بہت گھناؤنے روپ میں پیش کیا جاتا ہے۔

ہندو اگر جینا چاہتے ہیں۔ اگر اس جدوجہد کے زمانے میں دوسری اقوام کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنا ہوگا۔ تہوار منانے ہی اس غرض سے جاتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ تہواروں کا سوروپ دن بدن بگڑتا جا رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ غیر "ہنستے" ہیں۔ اور ہر سال ہزاروں روپے ناحق ضائع کر دئے جاتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم ان تہواروں سے شکشا گرہن کر کے اپنی سنتان کو ویر بناتے۔ اس پر الٹا اثر ڈالنے کا گناہ کر رہے ہیں۔ اے ہندوؤ! تہواروں کو کسی اُچیہ اُودیش سے بناؤ۔ اور ان کے واتسوک روپ میں مناؤ۔ وجے دشمی آئی ہے۔ نوجوانوں کو کشاتر دھرم کا اُپدیش دینے۔ استریوں کو پتی ورت دھرم کا اُپدیش دینے۔ نوجوانوں کو آدرش بھائی بننے کا اُپدیش دینے۔ اور بھی بے شمار سبق حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن کوئی سُنے تب نہ؟ کیا اس ورش بھی وجے دشمی کے سندیش کو ہندو نہ سنیں گے۔

ہندوؤں کی حق تلفی

کچھ عرصہ سے طلبا کو ممالک غیر میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے دربار کشمیر کی طرف سے وظائف دئے جاتے ہیں۔ لیکن پرجا سبھا کشمیر میں ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم کے یہ الفاظ سن کر بھی حیرت ہوئی۔ کہ سنہ ۱۹۳۲ء سے ریاست میں دس طلبا کو غیر ممالک میں حصول تعلیم کے لئے وظائف دئے گئے۔ مگر ان میں سے کوئی بھی ہندو نہ تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ تمام وظائف غیر ہندوؤں کے حصّہ میں آئے۔ یہ یقیناً ہندوؤں کی حق تلفی کی ایک ادنےٰ مثال ہے۔ کیونکہ یہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ اس عرصہ میں دربار کے نزدیک کوئی ایسا ہندو طالب علم نہ تھا۔ جسے وظیفہ کا حقدار سمجھا جاتا۔ لیکن بخلاف اس کے اگر وظائف کو حاصل کرنیکے لئے امتحان مقابلہ ہوتا۔ تو بلاشبہ ہندو طلبا بھی وظائف حاصل کر لیتے۔ اس سے جہاں ہندوؤں کو

"رشی نمبر" کیلئے لیکھ اور آرڈر جلد بھیجیے!

صرف دو ہفتے رہ گئے۔ وقت بہت کم ہے۔ لیکھکوں اور کویوں کو جلد از جلد لیکھ اور کویتا دوارا ہمیں سہیوگ دینا چاہئے۔ انہیں ریمائنڈر کا انتظار نہ کر کے اپنی پہلی فرصت میں یہ کام کرنا اپنا کرتویہ سمجھنا چاہئے۔ تاکہ جہاں ان کے لیکھ اور کویتائیں موزوں جگہ پر لگ سکیں۔ وہاں نمبر بھی وقت پر شائع ہو سکے۔ لیکھ آدی بھیجنے کی آخری تاریخ ۳۱۔ اکتوبر ہے۔

آریہ سماجیوں اور آریہ بھائیوں کو دھڑا دھڑ مفت پرچار کے لئے "رشی نمبر" بھاری تعداد میں منگوانا چاہئے۔ اس لئے بھی کہ اچھوتوں کے متعلق ایک بھاری خطرہ مستقبل قریب میں دکھائی دے رہا ہے۔ اس نمبر میں اس سمسیا کا حل ہوگا۔ یہ نمبر اچھوتوں میں اوشیہ بانٹا جانا چاہئے۔ قیمت بھی آگے سے بہت کم رکھی گئی ہے۔ ۲ ر فی کاپی کے حساب سے جتنی کاپیاں درکار ہوں۔ آرڈر کے ساتھ قیمت ارسال کر دیں۔ اب دیر کرنے اور سوچنے کا وقت نہیں۔ کیونکہ نمبر کی لکھائی شروع ہے۔ پچھلے سال کئی ایجنٹوں اور سماجوں کے آرڈروں کی تعمیل نہ ہو سکی تھی۔ کیونکہ آرڈر وقت پر نہ آئے تھے۔ اب اس مایوسی سے بچنے کے لئے جلد از جلد آرڈر ارسال کر دینے چاہئیں۔

(مینیجر)

مرزا صاحب کا ایک "جھوٹ"

مرزا صاحب ایک پیشن گوئی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ:۔

بخاری و مسلم میں درج ہے۔ کہ آنحضرت کی بیویوں سے پہلے وہ فوت ہوگی۔ جس کے لمبے ہاتھ ہوں گے۔ انہوں نے (یعنی صحابہ کرام نے بعد وفات نبی صلعم کے) زینب کی وفات کے وقت یقین کر لیا۔ کہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ حالانکہ یہ بات اجتماعی طور پر تسلیم ہو چکی تھی۔ کہ سودہ رضؓ کے لمبے ہاتھ ہیں۔ وہی پہلے فوت ہوگی۔ آنحضرت نے ہاتھوں کو ناپتے دیکھ کر بھی منع نہیں فرمایا۔ ثابت ہوا۔ کہ اصل حقیقت آنحضرت صلعم کو بھی معلوم نہ تھی۔ (ملخص ازالہ اوہام) صفحہ ۴۳۴ تا ۴۳۶ ط ۱ صفحہ ۲۹۹ تا ۳۰۰ ط ۲۔

"اہلحدیث" لکھتا ہے۔ کہ:۔

"علماء اسلام کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے یہ جھوٹ بولا ہے۔ کہ آپ کے سامنے ہاتھ ناپے گئے۔ اور آپ یہ دیکھ کر خاموش رہے۔ اور ام المومنین سودہ رضؓ کا پہلے وفات پانا اجتماعی طور پر تسلیم کیا گیا تھا۔ حالانکہ سوائے چند ایک امہات المومنین کے اور کسی کا یہ خیال نہ تھا۔ آنحضرت کی ازواج مطہرات کا ایسا خیال ابھی استنباطاً سمجھا جاتا ہے۔ ورنہ اس بارہ میں کوئی شہادت لفظی موجود نہیں۔ (منقول از پاکٹ بک محمدیہ صفحہ ۸۲ و ۸۳) کیا فرماتے ہیں احمدی علماء اس معاملہ میں؟

مرزا صاحب کو اللہ تعالےٰ کا حکم

کیا احمدی مسلمان ہیں؟ اس سوال کا جواب اگرچہ اس امر سے مل سکتا ہے۔ کہ مسلمان انہیں خارج از اسلام بتاتے ہیں۔ اور احمدیت کو اسلام کے لئے ایک بھاری خطرہ تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن ہم یہاں مرزا صاحب کی ایک ایسی شہادت پیش کرتے ہیں۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ خود مرزا صاحب احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ رکھنا چاہتے تھے۔ اور مسلمانوں کا ان کے متعلق کیا خیال تھا۔ یہ جاننا ہو۔ تو "الحکم" کی ۱۴-اکتوبر کی اشاعت میں یہ الفاظ پڑھ لیجئے:

"میر فضل حسین وغیرہ نے یہ سوال حضرت کے حضور پیش کر دیا۔ کہ اپنی جماعت کو یہ کہیں۔ کہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر کام کریں۔ اور نمازیں وغیرہ ان کے ساتھ پڑھیں۔ آپ نے فرمایا۔ ان لوگوں نے میرے پر کفر کے فتوے لگائے۔ مجھے ہدف از خلق بنایا۔ پھر یہ بھی انہوں نے لکھا۔ کہ ان کا مال کسی رنگ میں بھی لے لینا جائز ہے۔ اور ان کی عورتوں کو جبراً نکاح میں لے آنا حلال ہے۔ اور جب یہاں تک انہوں نے کفر کے فتوے لگائے۔ اور پھر جہاں تک وہ کر سکتے تھے۔ انہوں نے اس پر عمل بھی کیا۔ تو مجھے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ یہ ہلاک شدہ قوم ہے۔ انہی کے مولویوں سے جا کر دریافت کر لو۔ کہ جو شخص مومن کو کافر کہہ دے۔ وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ اور یہ حدیث ہے۔ پھر میں ان کے پیچھے کس طرح نماز پڑھنے کی اجازت دے سکتا ہوں"۔

ٹھیک ہی تو ہے۔ جب خود اللہ تعالےٰ نے انہیں احمدیوں کو مسلمانوں کے ساتھ اتحاد کرنے سے منع کر دیا۔ تو مرزا صاحب کیا کر سکتے تھے۔ سوائے اس کے کہ احمدیوں کی مسلمانوں سے جدا ایک اقلیت بنانے کا بیج بو دیتے۔ ان کی اس کوششِ نیک کی کون مسلمان داد نہ دے گا؟ آمین۔

ایک مزیدار فتوےٰ

ایک میاں صاحب نے مزیدار فتوےٰ دیا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ جس کتاب وغیرہ میں تصویر زندہ چیزوں کی ہوگی۔ میں اس کو نہ پڑھوں گا۔ کیونکہ میں تصویر کو قرآن و حدیث کے دلائل سے حرام سمجھتا ہوں۔ اس فتوے نے مولوی یوسف ابراہیم صاحب پٹیل کو بے چین کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ اس فکر میں ہیں۔ کہ ان کی روزی حرام ہے یا حلال؟ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہاں فتوے دینے والے میاں صاحب روپیہ نوٹ ڈاکخانے کے خطوط وغیرہ کا لین دین اور گھر میں نہ رکھتے ہوں۔ مگر دنیا میں عام رواج ہے کہ سرکاری روپیہ جس میں خنزیر کی پوری تصویر رکھتی اب ہاتھی کی ہے۔ اور مردوں کی تصویر بھی عام طور ہوتی ہے۔ اس طرح نوٹ۔ ڈاکخانوں کے ٹکٹ لفافہ۔ کارڈ۔ تانبا۔ پیتل کے جرمنی برتن۔ چینی کے جاپانی ولائتی برتن ہمارے گھروں میں بھرے پڑے ہیں۔ اور روپیہ پیسہ نوٹ وغیرہ سے کوئی جیب خالی نہ ہوگی۔ اور واعظوں کو بھی یہی نذرانے پیش ہوتے ہیں"۔

مولوی صاحب کی بے چینی تو اسلام کو "عالمگیر" اور "دینِ فطرت" کہنے والے اصحاب ہی دور کر سکتے ہیں۔ البتہ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا یہی اسلام ہے۔ جسے دینِ فطرت کہا جاتا ہے؟ بالقول قرآن یہ تو عرب اور ان کے ارد گرد کے کچھ جاہل ممالک کے لئے تھا۔ نہ کہ دنیا کے مہذب لوگوں کے لئے۔ جس مذہب کی رو سے تصویر والی چیزیں حرام ہیں۔ اس کا اس ترقی یافتہ بیسویں صدی میں کیا کام ہے؟ اسے تو عرب کے ریگستانوں میں کہیں جا کر چھپنا چاہئے۔

ہجرت کے لئے عرب ہی موزوں ہے

چنانچہ وہی بے چینی مولوی صاحب عالمگیر اسلام کے رنگ میں اس قدر رنگے ہوئے ہیں۔ کہ وہ ہندوستان میں رہنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ انہیں قدم قدم پر اور منٹ منٹ پر قرآن اور حدیث کے اصولوں کا خون اپنے ہاتھوں کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ کسی ایسے ملک کو چلے جائیں۔ جہاں یہ مصیبتیں نہ ہوں۔ آپ کا درد دیکھا نہیں جاتا۔ فرماتے ہیں:

"لہٰذا حلت و حرمت سے میری تسلی فرما دیں۔ اور اگر حلال اور جائز ہے۔ تو بہتر ورنہ ہجرت کر کے چلے جانے کے لئے کوئی ملک بھی بتا دیں۔ جہاں دنیوی علوم نہ ہوں۔ اور فقط قرآن و حدیث ہی ہوں۔ مگر پاسپورٹ بغیر جس میں تصویر اتروانا لازمی امر ہے جانے نہیں دیتے۔ خلاصہ فرما دیں"۔

سچ ہے! یہی کیا کم مصیبت ہے۔ کہ ہجرت کے لئے ایسا کوئی ملک ہی نہیں رہا۔ جہاں اسلام محفوظ رہ سکے۔ لیکن ایک آفت یہ ہے کہ ہجرت کرتے ہیں۔ تو جاتے وقت بھی اسلامی اصول کی جڑوں پر کلہاڑا چلا کر جانے کی اجازت مل سکتی ہے۔ یہ تو وہی مثال ہوگی۔ کہ "نو سو چوہے کھا کر بلی حج کو چلی"۔ تا ہم مولوی صاحب چونکہ بہت بے چین ہیں۔ اس لئے لگے ہاتھوں ہم ہی انہیں بتاتے ہیں۔ کہ ہجرت کے لئے سب سے موزوں جگہ عرب ہی ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ یہ سرزمین اللہ اور اس کے رسول کو پیاری تھی۔ بلکہ اس لئے بھی شاید یہی ایک خطہ زمین ایسا ہے۔ جہاں کہ دنیوی علوم نہیں پہنچے۔ لیکن خدا را اپنے ساتھ ہندوستان کے سارے مسلمانوں کو لیتے جائیے۔ تاکہ یہ عالمگیر اسلام جو سرزمین عرب کی امانت ہے۔ اپنا جائے مقصود پر پہنچ جائے۔

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور کی موسم سرما کی ضروریات

(از قلم لالہ بودھ رام جی آنریری سیکرٹری)

اس اناتھالیہ میں پچھلے سال جاڑے کے موسم میں ۱۲۶ لڑکے لڑکیاں تھے لیکن آج کل انکی تعداد ۱۷۵ کو پہنچ گئی ہے محکمہ پولیس کی طرف سے تمام اغواشدہ بچے مختلف مقامات سے پکڑے گئے ہیں اور جنکی تعداد اس وقت ۴۲ ہے ہمارے پاس ہیں ان تمام بچوں کیلئے گرم پارچات مثلاً رضائی کمبل قمیض بنڈی وغیرہ کی سخت ضرورت ہے۔ دانی پراپکاری سجنوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ حسب استطاعت ہماری امداد فرماویں۔ اور مندرجہ بالا گرم کپڑے یا انکو خریدنے کیلئے نقدی بھیجکر اناتھ بچوں کی دعا لیں اس کے علاوہ ہر قسم کی امداد مثلاً آٹا۔ دال گھی وغیرہ خوشی اور دھنیہ واد پورک قبول کی جاویں گی اناتھالیہ کی سالانہ رپورٹ مفت منگوا کر پڑھیں۔

دی پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا راوی روڈ۔ لاہور

ضروری

وی۔ پی کی اطلاع

ماہ اکتوبر میں جن بھائیوں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ ان کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں ارسال کی گئی تھیں۔ ان بھائیوں کا کرتویہ تھا۔ کہ ۲۳۔ تاریخ تک بموجب اطلاع چندہ ارسال کر دیتے۔ لیکن جن بھائیوں نے ایسا نہیں کیا۔ ان کی سیوا میں ۲۳۔ تاریخ کے بعد وی۔ پی بھیجے گئے ہیں۔ اب انہیں وی پی ضرور وصول کر لینے چاہئیں اور کسی صورت میں بھی واپس نہیں آنے چاہئیں یہ ان کا اخلاقی فرض ہے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سدرشن چکر

"سناتن دھرم پرچارک" کے تازہ پرچہ میں شاستراتھ کی رپورٹیں چھپی ہیں۔ ان کے ... سناتن دھرم سبھا امرتسر کی سرگرمیاں۔ ... "سناتن دھرم سبھا امرتسر کی سرگرمیاں۔ "ڈیپال پور میں ... پنڈت بدھ دیو کو شکست فاش"۔ حاجی پور میں سناتن ... سماج کو شکست فاش"۔ ... شاندار فتح"۔ منڈی بڈھلاڈہ میں زبردست ... دھرم کی شاندار فتح ... شاستراتھ میں سناتن دھرمیوں کی زبردست فتح آریہ ... سماج کو شکست فاش"۔

جس طرح سناتن دھرمی سدھانتوں کی صداقت میں شک نہیں۔ اسی طرح سناتن دھرمیوں کی کامیابی میں بھی شک نہیں ہونا چاہیئے۔ لہٰذا ہم آج پیشگوئی کرتے ہیں۔ کہ جو بھی شاستراتھ آریہ سماجیوں کے ساتھ سناتن دھرمیوں کی طرف سے ہونگے ان میں سناتن دھرمیوں کو چاہے شکست ہو۔ لیکن اُن کے اخباروں میں چھپے گا یہی کہ سناتن دھرمیوں کی شاندار فتح"۔ "آریہ سماج کو شکست فاش"۔ "آریہ سماجی پنڈت سناتن دھرمی پنڈت کے آگے نہ ٹھہر سکا"۔ ہے کسی میں ہمت جو اس پیشگوئی کو غلط ثابت کر سکے؟

"کاڈیٹ" میں ڈاکٹر تھیل کے نام کھلا مبارکبادی خط دانیا کے ایک نومسلم انگریزہ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس میں اس نے ڈاکٹر تھیل کو قبول اسلام پر مبارکباد دیتے ہوئے لکھا ہے۔ ہم خوش ہیں۔ کہ آپ نے راہِ حق کو اختیار کر کے عالمگیر اخوت کو لبیک کہا ہے۔ لیکن ہم مبارکباد ڈاکٹر تھیل کو اس لئے دیتے ہیں۔ کہ وہ قبول اسلام کی وجہ سے اپنے مکان اور دکان کا جہاں کرایہ ادا کر چکے ہیں۔ وہاں سر پر چڑھا ہوا قرضہ بھی اُتر چکا ہو گا۔ راہِ حق نہ سہی تو راہِ منافع تو ہے ہی۔ کچھ ہو مبارکباد کے تو وہ مستحق ہر صورت میں ہیں۔

اٹلی میں انسانوں کی اُپج کی ایک انوکھی سوجھ اس کے ڈکٹیٹر کو سوجھی ہے۔ اس نے اعلان کیا ہے۔ کہ ملازمت [illegible] شدہ لوگوں کو ترجیح دی جاوے گی۔ اور کہ ایک سے زیادہ بچے ایک وقت جننے والی استری کو انعام دیا جائے گا۔ لیکن بھارت میں اگرچہ یہ تمیز تو نہیں۔ البتہ ہندو مسلم کا امتیاز ضرور ہے۔ شاید اس پالیسی کی تہہ میں بھی یہی اصول کام کر رہا ہو۔ کیونکہ مسلمان جہاں بہت جلد کنوارہ پن کا قصہ چکا دیتے ہیں۔ وہاں ایک مرد کئی کئی شادیاں کر کے ایک بیوی سے نہیں۔ تو اپنی دو تین یا چار بیویوں سے ایک ہندو سے زیادہ اولاد پیدا کر لیتا ہے۔ لیکن ہندو لیڈر ہیں۔ جو خواہ مخواہ گورنمنٹ کی اس پالیسی کے شاکی رہتے ہیں۔

مغربی تہذیب جو بھی کرے ممکن ہے۔ حیرت انگیز نہیں۔ حال ہی کی اطلاع ہے کہ سلیکٹ راشٹر کے نیمز کس راجہ میں ایک پتا پتر نے دو سگی بہنوں سے شادی کر کے ایک نئی مثال قائم کر دی ہے۔ واقعہ یوں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایک ساٹھ سالہ شخص نے ایک ۲۲ سالہ یوتی سے شادی کی۔ چونکہ وہ کسان ہے۔ اس لئے اس کے کام میں جہاں اس کی بیوی اس کا ہاتھ بٹاتی وہاں اس کی اٹھارہ سالہ چھوٹی بہن بھی امداد دینے لگی۔ لیکن اس کے بیٹے کو یہ لڑکی پسند آگئی۔ اس نے اس سے شادی کر لی۔ آپ حیرت کرینگے۔ لیکن ہم تو مغربی تہذیب کے جنم داتا کے ان بہنوں بھائی یعنی باپ بیٹے کو ان کی اس دور اندیشانہ شادی پر مبارکباد دئے بنا نہیں رہ سکتے۔

مس کجن کو میڈن تھیٹرز کے منتظمان نے اس کی بدچلنی کی وجہ سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اس سے فلمی دُنیا میں تہلکہ مچ گیا ہے۔ اور اس کے کیریکٹر کے متعلق چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ ہم مس کجن کی علیحدگی کے متعلق دی گئی وجہ پر حیران ہیں۔ اور یہ پوچھنے کی مالکان فلم کمپنی سے جرأت کرتے ہیں۔ کہ فلمی لائن میں کام کرنے والی ایکٹریس نیک چلن کون ہے؟

شملہ ۱۰۔ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ وائسرائے نے جہیز کی بندش کے متعلق ڈاکٹر کھارے کے بل کی اجازت دے دی ہے۔ جہیز کے لوبھی والدین کو اگر اپنے بیٹوں کی جو کالج میں پڑھ رہے ہیں۔ شادی نہیں کی۔ تو جلد از جلد ان کی شادی کر کے ان کی پڑھائی کی قیمت وصول کر لینی چاہیئے۔ ورنہ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ..

اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ

مہاتما منشی رام جی انمول بچن

بے اصول منش نہ سنسار کا بھلا کر سکتا ہے نہ اپنا

جس منش کا کوئی آدرش نہیں۔ اسے کبھی بھی سلن شیل نہیں کہہ سکتے۔ آدرش ہین منشیہ نے آج تک کوئی اوچیہ سپھلتا پراپت نہیں کی۔ اور اس کی وجہ سپشٹ ہے۔ جس منش کا کوئی آدرش ہی نہیں۔ اس کے لئے کام کرنے کا کوئی مرکز نہیں ہے۔ تیر ہمیشہ نشانہ پر لگتا ہے۔ جب کوئی نشانہ ہی موجود نہ ہو۔ تو تیر بے طرح کسی اور طرف گر پڑتا ہے۔ اسلئے منش کو کوئی نہ کوئی اپنا خاص آدرش ضرور قرار دینا چاہیئے۔ تاکہ اس کے ہاتھ پیر ہلانے کا کوئی پرنام اُتپن ہو۔

آدرش کس پرکار کا ہونا چاہیئے۔ ہم اُن سب پُرشوں کو اصول کے پابند سمجھتے ہیں۔ جن کا کچھ نہ کچھ آدرش ہو۔ جو لوگ کوئی بھی آدرش نہیں رکھتے۔ وہ بے اصولے منش کہے جا سکتے ہیں۔ پرنتو سوال پھر وہی رہتا ہے۔ کہ آدرش کس پرکار کا ہونا چاہیئے۔ بے اصولا پن کی زیادہ کھوج کرنے کی اس لئے آوشکتا نہیں ہے۔ کہ بے اصولے آدمی نے سنسار کا اپنے ارادہ سے کوئی فائدہ کر سکتے ہیں نہ اپنا۔ لیکن جو لوگ کہ کسی نہ کسی آدرش کو اپنا نشانہ بناتے ہیں۔ وہ لوگ ضرور اپنے کرموں کا نقش سنسار کے اتہاس میں چھوڑ جاتے ہیں۔ اس لئے منش کو کسی آدرش کو نشانہ بنانے سے پہلے اوشیہ یہ نشچے کرنا چاہیئے۔ کہ آیا اس کا موجودہ آدرش سنسار کے لئے لابھ دائیک ثابت ہوگا۔ یا کہ اُلٹا ہانی کارک ہوگا۔ اس فیصلہ کے لئے ہمارا رہبر کون ہے؟ نسندیہ الشور یہ نیم اور ان کی دیا کھیا کرنے والے وید ہی اس موقع پر ہمارے رہبر ہو سکتے ہیں۔ پس آریہ پُرشو قبل اس کے کہ تم اپنا کوئی آدرش بناؤ۔ ویدوں اور پرتیکش آدی پرمانوں سے اس کو سچا اور نیکی کی طرف لے جانے والا سدھ کر لو۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کرو گے۔ تو ممکن ہے۔ کہ تمہارا اسن مانا آدرش کہیں بجائے تم کو اُنتی کی سیڑھی پر چڑھانے کے تنزل کی غار میں جھونک دے۔

(سنگرہ کرتا:۔ سبھو رام ملیٹر۔ آنند آشرم۔ لدھیانہ)

شاردا ایکٹ کی طرح یہ نئی مصیبت سناتن دھرم کا گلا گھونٹنے کے لئے آموجود نہ ہو گی۔

امریکہ کی ایک اطلاع ہے۔ کہ ایک بتالیس سالہ سپاہی سیمئول فرانک نے اخباروں میں اپنی شادی کا اشتہار دیا۔ اس کے جواب میں اُسے تیرہ ہزار شادی کی خواہشمند لڑکیوں کی درخواستیں موصول ہوئیں۔ ان میں سکول کی مسٹرلیسیں۔ نرسیں اور بیکار لڑکیاں شامل ہیں۔ چٹھیاں لکھنے والی عورتوں کی عمر تیرہ سال سے لے کر تیس سال کی ہے۔

یہ مس میو کے مہذب ملک کی تہذیب کا ننگا ناچ ہے۔

ایک سپاہی سے شادی کرنے کے لئے تیرہ ہزار لڑکیاں تو اس ملک میں بے تاب ہیں۔ جسے دنیا کا سب سے آسودہ حال اور مہذب ملک کہا جاتا ہے۔ اب اپنے دیس کی حالت سُنئے خبر شائع ہوئی ہے۔

ای۔ جی ریلوے کی طرف سے تیس کلرکوں کی ضرورت کا اشتہار دیا گیا۔ لیکن نو ہزار امیدواروں کی نظریں آنسوؤں کے ساتھ ان جگہوں پر ٹکٹکی لگائے دیکھنے لگیں۔ ان نو ہزار درخواستوں کو سنبھالنے اور ترتیب دینے کے لئے چار کلرک لگائے گئے۔ کہا جاتا ہے۔ ان امیدواروں میں کئی ایم۔ اے بھی تھے۔

لیکن حیرانی کی بات کیا ہے۔ ابھی تو پانچ فیصدی انگریزی پڑھے لکھے پائے جاتے ہیں۔ جب ۵۰ فیصدی یا زیادہ ہوں گے۔ تو مغربی تعلیم کا رنگ چڑھتا دیکھنے بنے گا۔

سُنا ہے مولانا شوکت علی نے فرمایا ہے۔ کہ ہیرا لال گاندھی دنیوی اغراض کے لئے مسلمانوں کو لوٹنے کے لئے مشرف بہ اسلام ہوا ہے۔

توبہ توبہ! یہ مولانا نے کیا کہہ دیا۔...... شیدائیان اسلام کے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ ان کے اس قابل فخر لیڈر کی نیت پر شک کر کے ہزارہا مجاہدان ملت کے دلوں اور تبلیغی جوش کو ٹھنڈا کر دیا۔ مسلمان اس کا نوٹس نہ لیں۔ ہم تو مولانا سے ضرور پوچھیں گے۔ کہ کیا مولانا بڑھاپے میں کافر بنیں گے؟

(رگھوانند)

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون۔ قبض۔ سوء ہضم۔ دست۔ ہاتھ پاؤں کی سوزش۔ احتلام۔ دھات۔ بے چینی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن توانا تندرست بنتا ہے۔ قیمت فی ڈبی ایک روپیہ
راج وید نرائن جی کیشو جی۔ ہیڈ آفس جام نگر۔ کاٹھیاواڑ
جالندھر ایجنٹ:۔ ڈاکٹر ہربنس لال۔ نزد پنج پیر گیٹ

Gangotri

آفتاب وید کی ضیاباریاں

گورمت اور وید

(از وید کویراج مہاشہ کندن لال۔ دیانند آیورویدک کالج لاہور)

جہاں بھگوان رام کو کمان والا۔ اور سری کرشن کو بنسی والا۔ اور گورو گوبند سنگھ جی کو کلغی والا کہتے ہیں۔ وہاں رشی دیانند جی کا نام ویدوں والا ہے۔ بھگوان رام کی شان کمان ہیں ہے۔ تو سری کرشن کی بنسری ہیں۔ گورو گوبند سنگھ جی کی شان کلغی ہیں ہے۔ تو رشی دیانند کی وید ہیں۔ کیونکہ رشی ویدوں کے لئے ہی جئے اور انہی کے لئے مرے۔ رشی کا ایک ایک سانس ویدوں کے پرچار ہیں صرف ہوا۔ اور انہی کے نقش قدم پر چلتا ہوا آریہ سماج بھی کروڑہا روپیہ وید پرچار ہیں صرف کر چکا ہے۔ اور کرے گا۔ وید آریہ سماج کی جان ہیں۔ اور وید ہی اس کا دھرم ہے۔ جیسا کہ رشی دیانند جی مہاراج نے "ستیارتھ پرکاش" میں لکھا ہے:۔

سوال:۔ تمہارا مت کیا ہے؟

جواب:۔ وید۔ ارتھات وید ہیں جو جو کرنے اور چھوڑنے کی شکشا کی ہے۔ اس اس کو ہم یتھاوت کرنا اور چھوڑنا مانتے ہیں۔ اس لئے وید ہم کو ماننیہ ہے۔ ایسا ہی مان کر سب منشوں کو وشیش کر آریوں کو ایک مت ہو کر رہنا چاہئے۔

سوامی جی سنتویہ امنتویہ پرکاش ہیں لکھتے ہیں۔ چاروں ویدوں ودیا دھرم یکت۔ ایشور پریت سنگھتا منتر بھاگ کو نربھرانت سوتہ پرمان مانتا ہوں۔ وہ سوئم پرمان روپ ہیں۔ کہ جن ہیں پرمان ہونے کی کسی انیہ گرنتھ کی ضرورت نہیں۔ جیسے سوریہ و پردیپ اپنے سروپ کے سوتا پرکاشک اور پرتھوی آدی کے بھی پرکاشک ہوتے ہیں۔ ویسے چاروں وید ہیں۔

مندرجہ بالا تحریر ہیں آریہ سماج کے وید سمبندھی وچار ظاہر کئے گئے ہیں۔ بعینہ یہی وچار ویدوں کے سمبندھ ہیں سکھ گورو صاحبان کے تھے۔ گورو تیغ بہادر جی سے جب اورنگ زیب نے پوچھا۔ کہ آپ کس دھرم کو مانتے ہیں؟ تو آپ نے جواب ہیں فرمایا:۔

"آکھیا جو کرتار کی چار وید اچیار
دھرم تاس کو خاص لکھ ہم نہ کرت بچار
وید دردھ ادھرم جو ہم نا ہیں کرت پسند
ویدا گت گورو دھرم سو تیں رکھ ہیں چہند"
(دھرم دھجا)

اس جواب سے وہی بات صاف طور پر عیاں ہوتی ہے۔ جو رشی دیانند جی نے "تمہارا مت کیا ہے؟" کے جواب ہیں فرمائی ہے۔ رشی اپنا دھرم وید بتاتے ہیں۔ تو گورو تیغ بہادر جی بھی اپنا دھرم وید ہی بتاتے ہیں۔ اس بات ہیں رشی دیانند جی اور گورو جی دونوں متفق اور ہم آواز ہیں۔ ایشور کرے۔ کہ ان کے پیرو ان کی طرح ہی اس بات ہیں ہم آہنگ ہوں۔ اس رشتے ہیں گورو گوبند سنگھ جی کا بھی یہی مت ہے۔ آپ ایشور سے پرارتھنا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ڈ بجئے موہے یہی وردان۔
کروں ترکن ناس۔ جانتے بڑھے دھرم ندانا۔
ہوئے جہاں تے جگ پوجا۔ بڑھے ویدک ریت۔
ہرئے جہاں تے دلیش آرج۔ پھیر دھرم پنیت"۔

گورو جی کی اس پرارتھنا ہیں وہی ایک آواز پائی جاتی ہے۔ جو رشی دیانند جی کے اور گورو گوبند سنگھ جی کے خیالات اوساں کے جوابات ہیں ہے۔ ایک اور جگہ گورو جی فرماتے ہیں:۔

"آرج رکشک پرگیٹیو ہے اب تم ڈرو نہ رائی
دھرم کلپ ترو سریز رکھیں ہم اپنا کٹ سچائی"

اس کے علاوہ اور دیکھئے:۔

چھیویں گورو کو جب دستار باندھنے کے وقت منددوں نے پچھلی ریتی کے انوسار جنجی سیلی۔ ٹوپی آگے لائے رکھی۔ تو انہوں نے فرمایا:۔

سیلی ویدیوں کو۔ ٹوپی سادھوؤں کو دو۔ ہم ہیں وید دھرم دی رکشا واسطے آئے ہیں۔ پچھے شستر پہناؤ"۔ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۱۵

گورو گرنتھ صاحب تو وید کی تعریف کرتے کرتے تھکتا ہی نہیں۔ وہاں تو وید کی بہت ہی صفت کی گئی ہے۔ آدگرنتھ۔ ماگ رام کلی۔ محلہ پہلا۔ پوڑی پہلی ہیں لکھا ہے:۔

"ایک اونکار فر وید نرمیئے"

ارتھات ویدوں کا پرکاش کرنے والا ایک ایشور ہے۔ یہاں گورو گرنتھ صاحب نے ویدوں کے علاوہ کسی اور کتاب کو الہامی نہ مان کر صرف ویدوں کو ہی ایشوری گیان مانا ہے۔

اسی طرح آدگرنتھ۔ راگ مارو۔ محلا ۵ ہیں لکھا ہے:۔

"ہری آگیا ہوئے وید پُن پاپ وچار ہے"

ارتھات:۔ ہے پرماتما تیری آگیا سے ہی وید پرکٹ ہوئے ہیں۔ اور اُن ہیں پُن اور پاپ کا وچار کیا ہوا ہے۔

"اسنکھ گرنتھ مکھ پاٹھ وید"

ارتھات لاتعداد گرنتھوں ہیں سے مقدم پاٹھ وید کا ہی ہے۔

آدگرنتھ راگ سوہٹی:۔

"دیا ہے اندھیر جائے
وید پاٹھ متی پاپاں کھائے"

یعنی جیسے چراغ کے جلنے سے اندھیرا دور ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی وید پاٹھ بھی بُدھی کے پاپ کو دور کر دیتا ہے۔

وید کے پٹھن پاٹھن اور سوادھیائے کے سمبندھ ہیں گورو گرنتھ صاحب نے کتنی زبردست تاکید کی ہے۔

"وید کی ریت کو تیاگ کرے نہ۔
کریا کرہاں سو سکھ سدا رے"

یعنی جو ویدک کرم کانڈ کے مطابق اپنی زندگی کو بسر کرتا ہے۔ وہ سکھ کہلاتا ہے۔

سکھ بھائیوں کو اس ماکیہ پر وچار کرتے ہوئے ویدک کرم کانڈ کے انویائی بن کر اپنے آپ کو پورا پورا گورو کا سکھ ثابت کرنا چاہئے۔

"سمرت شاستر وید بکھانے
یوگ گیان سدا سکھ جانے"

سمرتیوں شاستروں اور ویدوں کے سوادھیائے سے یوگ کی سدھیوں اور گیان سے سکھ کی پراپتی ہوتی ہے۔

"وید دیا کھیان کرت سادھو جن
بھاگ ہین سمجھت نہیں کھل"

جو اچھے پُرش ہیں۔ وہ تو ویدوں کا دیاکھیان کرتے ہیں۔ پرنتو یہ مورکھ جو بھاگ ہین ہوتے ہیں سمجھتے نہیں ہیں۔

"ہر سمرن کر بھگت پرگٹا ئے
[illegible] وید اُپاسے"

یعنی پرماتما کا سمرن کرنے کے لئے وید بنائے گئے ہیں۔ اور ہری کا سمرن کرنے سے ہی آدمی بھگت بنتے ہیں۔

"وید شاستر جنہیں پکارے سُنت نہیں ڈورا
نپٹ بازی ہار مکا پچھتا یو من مجورا"

ارتھات:۔ وید شاستر جن گرموں کے کرنے کے لئے کہتے ہیں۔ وہ تو بہرہ سُنتا نہیں ہے۔ اور آخر کو جب بازی ختم ہو جاوے گی۔ تو اس وقت پچھتانا فضول ہوگا۔

تت خالصہ صاحبان کو اس گورو واکیہ پر خود کرنا چاہئے:۔

"وید پکارے بھگت سردت
سن سن مانے ریکھے جوت"

(بقیہ صفحہ ۱۷)

سوادھیائے کے لئے نادر موقعہ

ویدک ونہ لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار۔ اس پستک ہیں ہر روز کی پرارتھنا کے منتروں کی سندر سرل اور مدھر دیاکھیا کی گئی ہے۔ اس طرح ورش بھر کے لئے ۳۶۵ پرارتھنائیں اس پستک ہیں سنگرہ کی گئی ہیں۔ پستک تین بھاگوں ہیں چھپی ہے۔ ہر ایک بھاگ کا مولیہ ایک روپیہ اور تینوں بھاگوں کا تین روپے ہے۔

براہمن کی گئو لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار۔ پچھے براہمن کی بانی ہیں کیا جادو بھرا ہوتا ہے۔ اس پستک ہیں اس سوکت کا سندر انوواد کیا گیا ہے۔

سوم سروور لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے اس پستک ہیں سام وید پرمان سوکت کی سندر دیاکھیا ہے۔ سوم شبد سے وید ہیں کیا مطلب ہے۔ یہ پستک ہیں اچھی طرح دکھایا گیا ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے۔ سادہ ایک روپیہ چار آنے۔

یوگیشور کرشن لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ کرشن کا سرل پرمانک اور پورن جیون چرتر پڑھنے کے لئے اس پستک کو منگوائیے۔ بھاشا سرل اور محاورے دار ہے۔ چھپائی سندر ہے۔ مولیہ ایک روپیہ آٹھ آنے۔

ہماری دیگر پستکیں بھارت ورش کا اتہاس۔ تین کھنڈوں ہیں۔ لیکھک آچاریہ رامدیو جی مولیہ تینوں بھاگوں کا پانچ روپے ۱۲ آنے۔ **پران پریہ لوچن**۔ پرانوں پر آلوچنا تمک گرنتھ ہے۔ قیمت تین روپے۔ **دھرم اُپدیش**۔ سوامی شردھانند جی کے اُپدیشوں کا سنگرہ دو بھاگوں ہیں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ **سنسکرت پرویشکا**۔ دو بھاگ سنسکرت سیکھنے کی ریڈریں قیمت ۱۲ آنے۔ **براہمچریہ سندیش**۔ اس وشے پر اب تک لکھی گئی پستکوں ہیں سے سب سے یہ اُتم ہے۔ قیمت ۱۲ آنے۔ **استریوں کی سکھشا**۔ دیویوں کے ہاتھ ہیں دینے اور کنیا پاٹھشالاؤں ہیں انعام بانٹنے کے لئے اس سے اچھی پستک نہیں مل سکتی۔ اس پر پانچ سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ **منوشکشا وگیان**۔ چھوٹے بچوں کو شکشا کیسے دی جائے اس پر پرامانک پستک ہے۔ اس پر چودہ سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ قیمت ۳ روپے ۸ آنے۔ مفصل سوچی پتر مفت۔

مینیجر:۔ پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ہردوار ضلع سہارنپور

برانچ:۔ مینیجر۔ دیریندر اینڈ کمپنی۔ ہسپتال روڈ۔ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ویدک دھرم اور مساوات

گذشتہ سے پیوستہ

(از پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی)

سمجھنے کی بات پر یہ ہے کہ جس جات پات نے
ہندو سماج کو آج ہزاروں جاتیوں اپ جاتیوں میں
بانٹ رکھا ہے۔ جو جات پات ہندوؤں کی گراوٹ
کا سب سے مکھیہ کارن ہے۔ جو جات پات ہندو
سماج کے سنگٹھن اور پریم کا سب سے بربل شترو
ہے۔ اور جو اس اچھوت پن کے کلنک کا مول کارن
ہے۔ اس کا ویدوں میں نہ صرف کہیں پرتی پادن نہیں
بلکہ وہ ویدوں کی سارو بھوم شکشاؤں کے بالکل ہی
ورُدھ ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ ویدک دھرم کا پرچارک
آریہ سماج جات پات کا گھور ورودھ شروع سے
کرتا رہا ہے۔ اور اچھوت پن کے گھور پاپ کو جڑھ
سے اُکھاڑنے کا شروع سے ہی پریتن کرتا رہا
ہے۔ آریہ سماج کے پروَرتک رشی دیانند کے
وشے میں یورپ کے اس سمے کے سب سے بڑے
وچارک شری ہیت رو مورولا نے بہت ٹھیک کہا
ہے کہ:۔

Dayanand would not tolerate the abominable injustice of the existence of Untouchabes and <u>no body has been a more ardent Champion of their rights.</u>

"They were admitted to the Arya Smaj on a basis of equality, for the Aryas are not a caste."

(Gospel of Rama Krishna).

بھاوارتھ یہ ہے۔ کہ "رشی دیانند نے اچھوت
پن کے اس گھور انیائے کو سہن نہیں کیا۔ اور
اُن سے بڑھ کر ان لوگوں کے جنہیں اچھوت کہا جاتا
[illegible] رہا ست بھیے ہندو [illegible] نہیں
[illegible] کے
آدھار پر داخل کیا گیا۔ کیونکہ [illegible] الگ جاتی
نہیں" +

آریہ سماج کے مانیہ نیتا سورگیہ سوامی شردھانند
جی مہاراج۔ لالہ لاجپت رائے۔ چودھری رام بھج دت
لالہ گنگارام (سیالکوٹ نواسی) آدی نے اس اچھوت
پن کو جڑھ سے اُکھاڑنے کے لئے اور ہریجن بھائی
بہنوں کو سب طرح سے اُنت کرنے کے لئے سب
پرکار کا پریتن کیا۔ آریہ سماج کے پربھاو سے ان
ہریجنوں میں سے لاکھوں نے ویدک دھرم کی دیکشا لے کر
اپنے جیونوں کو اُنت کیا۔ کتنوں نے گوروکل کے
سناتک بن کر ودیا النکار۔ وید النکار آدی کی
اُپادھیاں پراپت کر کے سماج میں اُنت استھان پراپت
کیا۔ اور پراپت کر رہے ہیں۔ انتر جاتیہ بھوج
(Inter Caste dinners)
اور انتر جاتیہ وواہ ....
(Inter Caste marriages)
ہزاروں کی سنکھیا میں ہو چکے ہیں۔ اور اس بات
کا زور شور سے کریا تمک پرچار آریہ سماج دوارا کیا
جا رہا ہے +

ویدک دھرم اور آریہ سماج جس ورن ویوستھا
کے سدھانتوں کا پرچار کرتے ہیں۔ ان کا ورتمان جات
پات کے ساتھ کسی پرکار کا سمبندھ نہیں۔ کیونکہ وہ جنم
پر نہیں کیول گن کرم سوبھاو پر آشرت ہے۔ جس
کے اندر ستیہ وادن کشما شیل آدی اُتم گن پائے
جاتے ہیں +

न कुलेन न जात्या वा,
क्रियाभिर्ब्राह्मणो भवेत।
चाण्डालोऽपि हि वृत्तस्थो
ब्राह्मणो यत्र पुंगव ॥

ارتھات براہمن کل میں جنم لینے سے کوئی براہمن
نہیں بن جاتا۔ کنتو براہمنوچت کرموں سے ہی منش
براہمن بن سکتا ہے۔ جو چنڈال کل میں اُتپن ہو کر
بھی سداچاری اتھوا دھرماتما ہو۔ وہ براہمن ہی ہے۔
اس پرکار ویدک دھرم اچھوت پن کی جڑھ پر کٹھار
گھات کرتا اور کلہاڑا چلاتا ہے۔ متنگ رشی
چنڈال کے گھر اُتپن ہو کر بھی مہرشی کہلائے۔ پراشر
چنڈالی سے پُتر ہو کر بھی سرو مانیہ رشی پدوی کو پراپت
ہوئے۔ (श्वपाक्यास्तु पराशरः)
وید ویاس ملاح کی لڑکی ستیہ وتی کے پُتر
ہو کر بھی سرب مانیہ مہرشی بنے۔ ویسے ہی
وششٹھ منڈپال آدی کے سینکڑوں اُداہرن
ورن پریورتن کے پرانے اتہاس مہابھارت
پوران آدی کے انوسار دئے جا سکتے ہیں۔
بھوشیہ پوران پرتی سرگ میں سے ایک گھٹنا
کا اُلیکھ کرنا یہاں انوچت نہ ہو گا۔ جس میں
بتایا گیا ہے۔ کہ کنوکشیپ آدی منی سرسوتی
کی آگیا سے مصر (Egypt) میں
گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے دس ہزار ملیچھوں
کو شُدھ کیا۔ اور ان میں سے کچھ کو شودر۔ ویشیہ
اور کشتری ورن۔ گن کرم انوسار۔ دیکر ایک ہزار
کو براہمن بنایا۔ ان کے بارے میں وہاں لکھا
ہے +

मिश्रदेशोद्भवा म्लेच्छाः
काश्यपेनैव शासिताः।
संस्कृताः शूद्रवर्णेन,
ब्रह्मवर्णमुपागताः ॥
शिखां सूत्रं समाधाय
पठित्वा, वेदमुत्तमम्।
यज्ञैश्च पूजयामासुः देव
देवं शचीपतिम् ॥

ارتھات ان ایک ہزار ملیچھوں نے
براہمن بن کر چوٹی جنیو وغیرہ چنہوں کو دھارن
کیا۔ اُتم ویدوں کو پڑھا۔ اور یگیہ کرنے
شروع کئے۔ جب جنم کے ملیچھوں کو بھی
ہمارے پُوروج براہمن تک بنانے کو تیار
تھے۔ تو اپنے ہی بھائیوں کو اُچیہ سے
اُچیہ براہمن بنانے اور ماننے میں آکشیپ
ہی کیا ہو سکتا ہے؟

ویدک دھرم کی وششٹتائیں

سمے سنکوچ کے کارن ویدک دھرم کی سب
شکشاؤں پر میں اس سمے پرکاش نہیں ڈال
سکتا۔ اس کی وششٹتاؤں کو اس پرکار سنکشیپ
سے نردیش کیا جا سکتا ہے +

(۱) ویدک دھرم دیوی دیوتاؤں کی نہیں۔ بلکہ
ایک ہی سرو شکتیمان۔ سرو گیہ۔ سرو ویاپک۔
نراکار نروکار پرماتما کی شُدھ ہردے دوارا
مانسک پوجا کا اُپدیش دیتا ہے۔ جیسا کہ:۔

"य एक इत् तमुष्टुहि"
"एक एव नमस्यो
विक्ष्वीड्यः"

اتیادی سینکڑوں منتروں سے سدھ کیا جا سکتا
ہے۔

एकं सद् विप्रा बहुधा
वदन्त्यग्निं यमं मातरिश्वा-
नमाहुः"

(رگ وید ۱ ۔ ۱۶۴ ۔ ۴۶ ۔)

یو دیوانام نامدھا ایک ایو اتیادی منتروں میں
صاف بتایا گیا ہے۔ کہ اندر۔ متر۔ ورن۔ اگنی۔
یم۔ براہمن۔ وشنو۔ شو۔ شنکر آدی اس
ایک ہی پرمیشور کے انیک گن سوچک نام ہیں۔
پرنتو دیوی دیوتاؤں کے نہیں۔ شلیگل۔ چارلس
کرل مین۔ جان سرجنی۔ کول بروک۔ تھورلیو۔
ارنسٹ ووڈ۔ پروفیسر میکسمولر۔ آدی پاشچاتیہ
انیک ودوانوں نے بھی اس ویدک ایک ایشورواد
(Vedic Monotheism)
کو سویکار کیا ہے۔ ویدک دھرم سرو تی پوجا اتھوا
ایشور کے ستھان میں منش پوجا کا کسی روپ میں سمرتھن
نہیں کرتا +

(۲) ویدک دھرم بھوگ اور تیاگ
(Enjoyment and renunciation)
شردھا اور ترک
(Faith and reason)
گیان اور کرم آدی میں سمتا یا ....
(harmoney) کو ستھاپت کر کے
(Middle path) مدھیہ مارگ
کا اُپدیش دیتا ہے۔ وہ سنسار کو مِتھیا اور
جھوٹھا مان کر تیاگ کرنے کا اُپدیش نہیں دیتا۔
بلکہ:۔

तेन त्यक्तेन भुंजीथा मागृधः
कस्य स्विद्धनम्"

(یجروید ۔ ۴۰ ۔ ۱)

کے انوسار تیاگ بھاو پورو ک جگت کی وستوؤں
کے ٹھیک اُپ بھوگ کرنے کا اُپدیش دیتا ہے۔
یہی کریاتمک آدرش شکشا ہے۔ ویدک دھرم
اندھ وشواس و ۔۔ (Blind fait)
گھور ورودھی (Superstition)
ہے۔ وہ سمیعا ارتھات وچار شکتی کو سدا کام
میں لانے اور اس کے بڑھی کے لئے پریتن
کرنے کا اُپدیش ....

मेधां सायं मेधां प्रातर्मेधां
मध्यन्दिनं परि"

آدی منتروں دوارا دیتا ہے۔ ورتمان ہندو
مت میں جتنی باتیں وشواس بدھی ورُدھ آ
گئی ہیں۔ وہ اویدک ہیں۔ اس لئے آریہ سماج
ان کو کبھی سویکار نہیں کرتا۔ جیسے مرت پتروں
کو ترپت کرنے کے اُدیش سے براہمنوں کو
شرادھ کھلانا۔ گنگا جمنا آدی ندیوں میں اشنان
کرنے یا تیرتھ یاترا سے پاپ نرورتی۔ مورتی
پوجا۔ پشو بلی آدی +

(۳) ویدک دھرم پورنتیا ویگیانک ......
(Scientific)... اور بُدھی سنگت
(Rational) دھرم ہے۔ اس کی
کوئی شکشا وگیان اور ترک کے ورُدھ نہیں۔
وستوتا وید میں نہ کیول آتمک ....
(Spiritual) شکشا نہیں بلکہ پرتھوی کا
گول ہونا۔ سوریہ کے چاروں (بقیہ دیکھو ص ۳۰)

دکشن بھارت کے ہریجن

ریاست ٹراونکور

(لیکھک کویراج پنڈت شری رام شرما)

مالائیلم بھاشا میں ٹراونکور کا ارتھ "شری نکیت جنپد" ہوتا ہے۔ (ترد = شری نکیت، انکور = جنپد ارتھات دیش) +

ریاست ٹراونکور کشیتر پھل کی درشٹی سے بھارت ورش کی بڑی بڑی ریاستوں میں انیسواں ستھان رکھتی ہے۔ پرنتو جن سنکھیا کی درشٹی سے اس کا تیسرا ستھان ہے۔ یہ ریاست اتنی ہی چھوٹی ہے۔ جتنی کہ بڑودہ۔ منی پور۔ بھوپال۔ تتھا خیرپور کی ریاستیں ہیں۔ بھارت ورش کی پرسدھ پرسدھ ریاستیں اس پرکار ہیں:-

نام ریاست	کشیتر پھل کی درشٹی سے کرم سنکھیا	کشیتر پھل ورگ میل
جموں کشمیر	۱	۸۴۵۱۶
حیدرآباد	۲	۸۲۶۹۸
قلات	۳	۷۳۲۷۸
جودھپور	۴	۳۵۰۱۶
میسور	۵	۲۹۳۲۶
گوالیار	۶	۲۶۳۶۷
بیکانیر	۷	۲۳۳۱۷
مکران	۸	۲۲۲۶۹
کلوان	۹	۲۰۷۹۵
رکاران	۱۰	۱۸۵۶۵
جے پور	۱۱	۱۶۶۸۲
جیسلمیر	۱۲	۱۶۰۶۲
بہاولپور	۱۳	۱۵۰۰۰
ریواں	۱۴	۱۳۰۰۰
اودے پور	۱۵	۱۲۶۹۴
اندور	۱۶	۹۵۱۸
منی پور	۱۷	۸۶۲۰
بڑودہ	۱۸	۸۱۶۴
ٹراونکور	۱۹	۷۶۲۵
بھوپال	۲۰	۶۹۰۲
خیرپور	۲۱	۶۰۵۰
پٹیالہ	۲۲	۵۹۳۴
کوٹاہ	۲۳	۵۶۸۴
جلور	۲۴	۳۲۱۷
بھاونگر	۲۵	۲۹۶۱
کوچین	۲۶	۱۴۸۰

ریاست ٹراونکور کا کشیتر پھل ۷۶۲۵ ورگ میل ہے۔ اس کو سوشاسن کی درشٹی سے چار بھاگوں میں بانٹا گیا ہے۔ جن میں کل تیس تعلقے ہیں۔ آخری بھاگ میں نو تعلقے ہیں:-

پارسالہ۔ سودت پرل۔ کنیا کماری۔ تھوڈوپول۔ شیر تعلقہ۔ بے کوم۔ منچل۔ کوہائن اور امبل ٹیلا۔ مدھیہ بھاگ میں ۱۱ تعلقے ہیں:-

چانگمن چیری۔ تھرووبلا۔ کارتھکاپتی۔ موبلی کارا۔ پتھن نام تھٹا۔ کنٹ نتھر۔ کاروناگ

نام ریاست	جن سنکھیا کی درشٹی سے کرم سنکھیا	جن سنکھیا
حیدرآباد	۱	۱۴۴۳۶۱۴۸
میسور	۲	۶۵۵۷۳۰۲
ٹراونکور	۳	۹۵۵۵۱۷۳
جموں کشمیر	۴	۳۶۴۶۲۴۳
گوالیار	۵	۳۵۲۳۰۷۰
جے پور	۶	۲۶۳۱۷۷۵
بڑودہ	۷	۲۴۴۳۰۱۷
جودھپور	۸	۲۱۲۵۹۸۲
پٹیالہ	۹	۱۶۲۵۵۲۰
ریوا	۱۰	۱۵۸۷۴۴۵
اودے پور	۱۱	۱۵۶۶۹۱۰
اندور	۱۲	۱۳۱۸۲۳۷
کوچین	۱۳	۱۲۰۵۰۱۶
بہاولپور	۱۴	۱۸۴۶۱۲
بیکانیر	۱۵	۱۳۶۲۱۸
الور	۱۶	۷۴۹۷۵۱
بھوپال	۱۷	۷۲۹۹۵۳
کوٹاہ	۱۸	۶۸۵۸۰۴
بھاونگر	۱۹	۵۰۰۲۷۴
منی پور	۲۰	۴۴۵۶۰۶
کرتھل	۲۱	۳۴۲۱۰۱
خیرپور	۲۲	۲۲۷۱۸۳
کھیلوان	۲۳	۸۸۹۷۸
جیسلمیر	۲۴	۷۶۲۷۵
مکران	۲۵	۶۸۴۳۲
رکاران	۲۶	۳۳۳۵۸

دکشنی بھاگ میں ۸ تعلقے ہیں:-

چرنکل۔ نیدومنگاڈ۔ تروندرم۔ نیت تن کارا۔ کائی کلم۔ تھوولا۔ اگستیشورم۔ وِلا ونکوڈ۔

پہاڑی علاقے کے یہ تعلقے ہیں:-

پیرمیڈے۔ اور دیوی کلم +

کھیتی کی پیداوار۔ پردھانتیہ تروندھان ہی آئیتن کہا جاتا ہے۔ کوشارکارا۔ تعلقے میں ۸۹ لاکھ روپے کی لاگت سے کھیتوں کی

ہزار ایکڑ زمین کی سینچائی اس کے دوارا کی جاتی ہے۔ کھجور۔ ناریل تتھا ٹیپی اوکا کی کھیتی بھی بہتایت سے کی جاتی ہے۔ ان کے لئے پانی کی بہتایت ہوتی ہے۔ کئی ستھانوں پر کالی مرچ۔ ربڑ۔ سونٹھ پیدا ہوتی ہے۔ ایک لاکھ سے ادھک منش چائے کی کھیتی میں لگے ہوئے ہیں۔ جنگلوں میں جہاں پہلے شیر۔ ہاتھی آدی جنگلی جانور رہتے تھے۔ وہاں پر اب سڑکیں بن گئی ہیں۔ بجلی کی روشنیاں ہو گئی ہیں۔ چاروں طرف موٹر تتھا لاریاں گھومتی ہیں +

ویوسائے کچھ لوگ گڑ بناتے تتھا کپڑا بنانے کے ویوسائے میں لگے ہوئے ہیں۔ ناریل کی جٹا کے رسے تتھا چٹائیاں بناتے ہیں۔ آج کل مدھو مکھیوں کے پالنے کا ویوپار بھی خوب بڑھ رہا ہے۔ ابھی حال ہی میں ٹراونکور سرکار نے ایک وشیشگیہ کو انگلینڈ سے بلا کر اسی کام پر رکھا ہے۔ جو ۱۸ مہینے تک اسی وشے کا انوسندھان کرے گا۔ اب تک کل ریاست میں انومانتا دو ہزار چھتے لوگوں نے نجی طور پر بنا رکھے ہیں۔ ان سے کرشکوں کو دو لابھ ہوتے ہیں۔ ایک تو مدھو کی آمدنی ہو جاتی ہے۔ دوسرے مکھیوں دوارا ایک پھول سے دوسرے پھول تک پودوں کی نسل بڑھانے والی پھلکا پہنچائی جاتی ہے +

مدھو پراپتی کے انوسندھان کے لئے ایک کاریالیہ تو پرمیدے پہاڑی علاقہ میں کھولا جائے گا دوسرا کاریالیہ تروندرم میں کھولا

ودھوا کی ضرورت

ایک نوجوان تندرست ذی جائیداد۔ اعلیٰ خاندان دیوان۔ عمر ۳۰ سال۔ گورنمنٹ سروس جوڈیشل میں مستقل ملازم ہے۔ آمدنی ماہواری اسّی روپیہ ہے۔ جن کی استری کا دیہانت حال ہی میں ہوا ہے کیلئے ایک شریف گھرانے کی لڑکی یا بال ودھوا سوشیل (ذات کا بندھن نہیں) کی ضرورت ہے۔ ضرورتمند اصحاب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ پنڈت دھرم دیو آریہ منتری آریہ سماج احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور

جائے گا۔ مکھیاں تین پرکار کی ہوتی ہیں۔ ایک تو خاص مدھو کو ہی دینے والی .... (Apis Mellifica) ...... ہوتی ہیں۔ دوسری جنگلی پہاڑی مکھیاں ...... (Apis Dorsota) ...... تیسری سادھارن پرکار کی چھوٹی مکھیاں ..... (Apis Indica) ہوتی ہیں۔ ٹراونکور ریاست نے اس سمے اٹلی دیش کی خاص مکھیاں اپنے راجیہ میں منگائی ہیں۔ جن کو رکھ کر ان کی نسل بڑھائی جائے گی۔ اس ریاست میں مدھو پراپتی کا ادیوگ پچھلے ۲۰ برس سے ہو رہا ہے۔

جن سنکھیا ۱۹۳۱ء کی منش گننا کے انوسار ٹراونکور کی سمست جن سنکھیا ۵۰۹۵۹۷۳ تھی۔ جس میں ۳۱۳۴۸۸۸ ہندو تھے۔ ۱۶۰۴۴۷۵ عیسائی تھے۔ اور ۳۵۳۲۷۴ مسلمان۔ یہودی ۲۹۸۔ بودھ ۶۴۔ جین ۱۴۱۔ پارسی ۱۲۔ سکھ ۱۲۔ آدی نواسی ۹۵۰ تھے +

نوٹ اب ہندو مہاسبھا کے ادیوگ سے بدھ۔ جین۔ سکھ ہندوؤں میں ہی شمار کئے جائیں ایسا اندولن ہو رہا ہے +

یہ دیکھ کر آشچریہ ہوگا کہ ہندوؤں کی کل مردم شماری میں سے ۵۷ پرتی شت وہ لوگ ہیں "جنہیں اچھوت و ہریجن کہا جاتا ہے"۔ سمست جن سنکھیا میں سے ان لوگوں کی جن سنکھیا ... ۱۷۸۷۳۸۰ تھی +

شکشا پرچار سرکار کی طرف سے ۱۹۳۱ء میں انگریزی بھاشا تتھا پشچمی ودیاؤں کی شکشا دینے کے لئے سات کالج۔ انگریزی ادھیاپک تیار کرنے کو ایک کالج۔ انگریزی کے ہائی سکول کے لڑکوں کے لئے ۵۵ اور لڑکیوں کے لئے ۲۱۔ سودیشی بھاشا کی شکشا دینے کے لئے لڑکوں کے لئے ۲۴۳۔ [illegible] اور لڑکیوں [illegible] تتھا لڑکیوں کیلئے ملا کر ۴۶۳ تھے۔ شلپ شکشا کے لئے تتھا انیہ پرکار کی شکشا کے لئے ادھیاپک تیار کرنے کے لئے ۳۶ ودیالیہ اور [illegible] ۱۸ ودیالیہ تھے۔ ریاست میں تین بڑے پرچلت دھارمک سمپردائے ہندو۔ عیسائی تتھا مسلمان ہیں۔ پرنتو شکشا کی درشٹی سے سب سے پرتھم ستھان عیسائیوں کا ہے۔ دوسرا ستھان ہندوؤں کا + [illegible]

ہندو دھرم ٹراونکور میں اس سے [illegible] ۱۳ پرکار کی ہندوؤں کی جن بھن جاتیاں ہیں:- (۱) امبل واسی (۲) [illegible] (۳) نامبوتری براہمن (۴) پوٹی براہمن (۵) [illegible] براہمن (بقیہ صفحہ [illegible])

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

جنوبی ہند میں پرچار کے سادھن

ٹراونکور کی چٹھی

نوٹ یہ خط لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کو ٹراونکور سے پنڈت نارائن دت جی آریہ مشنری نے لکھا ہے۔ لالہ جی نے اسے بغرض اشاعت ہمارے پاس بھیجا ہے۔ آریہ سماجیوں کو جنوبی ہند میں مسلم اور عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں سے واقفیت دلانے اور آریہ سماج کے پرچار کی کامیابی کے سادھن بتانے کی غرض سے شائع کیا جا رہا ہے +

ایڈیٹر

شریمن نمستے!

آپ کا پتر مورخہ ۱/۱۴ کا ملا۔ جواب میں نویدن ہے۔ کہ آپ لوگ جو کچھ ہریجنوں کے دھرم پریورتن (ہندو دھرم تیاگ) کے بارے میں سن رہے ہیں۔ بہت کچھ سچ ہے۔ ان کے اس دھرم تیاگ کے انیک کارن ہیں:۔

ایک تو یہاں کے لوگ ادھکتیا نردھن ہیں۔ وشیش کر ہریجن اتنے غریب ہیں۔ کہ ان میں بہت کم آدمی ایسے ہوں گے۔ جن کے پاس ایک مکان رکھنے کے لئے بھی اپنی بھومی ہو۔ قسیپ جاتی میں غریب کچھ کم ہیں۔ ایسے لوگوں کو عیسائی اور مسلمان آرتھک سہائتا دیتے ہیں۔ اس طرح اپنے پیٹ کی جوالا بجھانے اور قرضہ چکانے کے لئے دھرم پریورتن کو اُتم اُپائے سمجھ کر بہت سے ملنشیہ عیسائی اور مسلمان بن رہے ہیں +

دوسرا کارن ہندو جاتی کے اندھ وشواس ہیں۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ وکشن بھارت وشیش کر کیرل پرانت میں پورا چھوا چھوت کا سامراجیہ ہے۔ جب تک ایک ہریجن رام اور کرشن کا نام آدر سے لیتا رہتا اور اپنا نام بھی ہندو شاستروں کے انوسار رکھتا رہے۔ تب تک اُچیہ ذات والے اپنے پاس بھی نہیں آنے دیتے۔ کل جب وہ مسجد [illegible] رہا ست بچہ سے ہندو [illegible] دور ہو جاتے ہیں۔ [illegible] بھی شامل ہوئے تھے۔ لیکن ان کی درسنشی میں وہ اگر اچھوت کے اچھوت ہی رہتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا ہے۔ کہ ہندوؤں کے ساتھ رہنے پر ہمیں اُٹھنے کا موقعہ نہیں ملے گا +

اُدھر اُدھر سے لوگوں کے عیسائی اور مسلمان ہونے کی خبریں آ رہی ہیں۔ جنہیں سن کر ہر وہ [illegible] رہا ہے۔ گرتو بہ ھڑھ سا ہو رہا ہوں کہ یہاں ہر کورے ویدانت وادی سے [illegible] [illegible] کے سمرتھن سے کام نہیں چلے گا۔ عیسائی اور مسلمانوں کے ساتھ خوب مقابلہ کرنا [illegible] ابھی حال ہی میں میں نے اور پنڈت دھرم دیو

جی نے سارے کیرل کی یاترا کی اور ہری سمتھنی کا گیان پراپت کیا۔ اس سے ہم دونوں اس نتیجے پر پہنچے ہیں۔ کہ دھن خوب خرچ کریں۔ تو یہاں کے لوگوں کی سہائتا کو پراپت کر سکیں گے۔

کاریہ کا پروگرام آگے لکھتا ہوں:۔

(۱) یہاں جو بھی پرچارک آویں۔ انہیں انگریزی تتھا سنسکرت (ویدک) ساہتیہ کی پوری یوگیتا ہونی چاہیئے۔ موقعہ پڑے۔ تو عیسائیوں اور مسلمانوں کے ساتھ شاستراتھ کرنے کی پوری شکتی ہونی چاہیئے۔ گورو کل اور کانچ کا بھید بھاؤ جس کے ہردے میں رنچک بھی نہ ہونا چاہیئے۔ کرپیہ سوامی چندر ورما جیسے ویکتی کو بھول کر بھی نہ بھیجیں +

یہاں کی بھاشا پڑھنا اُتر بھارتیوں کے لئے کچھ کٹھن ہے۔ پھر بھی میرا وچار ہے۔ کہ پورا پریتن کریں۔ کہ چھ ماس کے اندر ایک سنسکرت کے ودوان بہت کچھ پڑھ سکیں گے۔ سادھارن بات چیت آدمی آرام سے کر سکیں گے +

میں یہاں کی جو ہندو سنستھا ہے۔ اُن کے کاریہ کرتاؤں سے مل کر اسے درد کرنے کا پریتن کر رہا ہوں۔ ویاکھیان بھی دیتا ہوں۔ اس سلسلے میں ۸۔ستمبر سے ۲۔اکتوبر تک دورہ کر رہا تھا۔ پنڈت دھرم دیو جی بنگلور سے کیرل میں اسلئے آئے تھے۔ یہاں کے کئی نیتاؤں سے ہم دونوں ملے۔ اُن کی رپورٹ بھی سارودیشک سبھا کو بھیجی ہے۔

تینوں بھاشائیں (ملائیلم۔ تامل۔ تیلگو) جاننے والے لوگ یہاں نہیں مل سکیں گے۔ ایک ایک بھاشا کے گیاتا ادشیہ ملیں گے۔

یہاں کی بھاشا ملیالم ہے۔ اس لئے ملیالم جاننے والے ہریجن کاریہ کرتا بہر دھا مل سکتے ہیں۔ تامل تیلگو جاننے والوں کے بارے میں جاننا ہو۔ تو پنڈت کیشو دیو گیانی آریہ سماج ۱۷۰۔ چارٹا بازار روڈ مدراس سے پتر ویوہار کیجئے گا۔ ایسے کاریہ کرتاؤں کو ۵۰ روپے ماسک اور آنے جانے کا مارگ ویہ دینا پڑے گا۔ ایسا کریں۔ تو وہ اچھی طرح کام کر سکیں گے۔ پرنتو اس سے آپ ہریجنوں کے بیچ میں ہی کام کر سکیں گے۔ ان کی تکلیفیں دور نہیں ہوں گی +

میرے وچار میں نمن لکھت ڈھنگ سے کام کریں۔ تو آریہ سماجی یہاں سپھل ہو سکیں گے +

ایک اناتھ آلیہ چلایا جائے۔ اس کے آرتھک بوجھ دو تین ورش تک آپ کو ہی ادھر سے بھیجنا پڑے گا۔ اتنے میں یہاں سے بھی سہائتا ملنے کی آشا ہے۔ اب انیک ویکتی اناتھ آلیہ یا پاٹھشالہ آدی کے لئے بھومی دینے کو تیار ہیں۔ تین چار ویکتیوں نے مجھ سے کہا ہے۔ کل بھی ایک ویکتی نے کہا ہے۔ کہ اگر آپ کوئی پاٹھشالہ و اناتھ آلیہ آدی چلا دیں۔ تو آپ کو زمین میں دے دوں گا۔ یہ استھان عیسائیوں کے کیندر کے پاس ہے +

(۲) ہر سال پرشک آریہ سنستھا در نین نردھن [illegible] ودیارتھیوں کو چھاتر ورتی دے کر پڑھا دیں۔ اپدیشک شکشا انہیں دی جائے۔

(۳) کچھ ملائیلم کیلئے ایک ٹریننگ سکول کیرل میں ہی کھولا جائے۔ ملائیلم بھاشا میں ہی انہیں پرچار کا طریقہ اور سدھانت آدی بتایا جائے۔ اس کے پشچات ان پرچارکوں کو پرتیک ضلع میں بھیجا جاوے +

(۴) مکھیہ مکھیہ شہروں میں ایک ایک آریہ مندر کھولا جائے۔ یہ پہلے پہل کرایہ پر مکان لینا کافی ہے۔ ان کے ساتھ ایک ایک پستکالیہ بھی ہو۔ اس میں انگریزی۔ ہندی اور کیرل بھاشا میں آریہ ساہتیہ رکھی ہونا چاہیئے +

انگریزی اور ملیالم کی آریہ سماج سدھانت سمبندھی پستکیں سادھارن جنتا میں مفت بانٹی جائیں +

سب کو مندر پرویش کا حق دلانے کیلئے یہاں اندولن کیا جائے۔ اُتر بھارت کے لوگ اپنی سبھا میں پرستاو پاس کر کے ٹراونکور اور کوچین کی سرکاروں کے پاس لگاتار بھیجتے رہیں +

(۵) شکشتوں کو مدشکشت بنانے کے لئے رات کی پاٹھشالہ آدی سنستھائیں بھی چلائی جائیں۔ ٹراونکور۔ مالابار۔ کوچین۔ ان تینوں استھانوں میں تین چار ایسے پرچارک اچھے (بقیہ صفحہ ۱۶)

تلوار مارکہ

کیا آپ کا معدہ کمزور ہے؟

اگر آپ کا معدہ کمزور ہے۔ جگر میں خرابی ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا ٹھیک ہضم نہیں ہوتا۔ یا آپ کے جسم میں خون کی کمی ہے۔ چہرے کی رنگت زرد پڑ گئی ہے۔ تھوڑی دیر چلنے سے دم چڑھ جاتا ہو۔ یا اگر آپکو جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال کی شکایت ہو۔ تو آپ فوراً

تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ا

کا استعمال شروع کر دیں۔ جو ہر قسم کی جسمانی کمزوری کا شرطیہ علاج ہے۔ اور نیا خون و نئی طاقت اور نئی جوانی پیدا کرتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ اپنے شہر کے دوا فروشوں سے تلوار مارکہ دیکھکر خریدیں

ایجنسی کیلئے:۔ چندر گپت اوشدھالیہ لوہاٹہ (ایس۔پی۔ریلوے) کو لکھیں

ایک دلچسپ کہانی

خودکشی

رمیش نے ہائی سکول پاس کر لیا۔ گزٹ میں نام بھی نکل گیا۔ سیکنڈ ڈویژن کوئی بُرا نہیں ہے۔ بیاہ ہے ہوگیہ کنہاؤں کے پتاؤں نے اپنے اپنے نت نے سہابتھنے آرمبھ کر دئے۔ لڑکا سندر ہے۔ گٹھیلی دیہہ۔ گورا بدن۔ پڑھا لکھا۔ ماتا پتا بھی پرتشٹھت و یکتی ہیں۔ اور کیا چاہیئے +

رمیش کے پتا دامودر داس اپنے گرام کے ایک ہی ہردعد سجّن ہیں۔ سبھی اُن کا آدر کرتے ہیں۔ گرام کے مانیہ پنچ بھی ہیں۔ کچھ دمیڈک کا بھی انوبھو رکھتے ہیں۔ ات ایو بچّوں سے لے کر بوڑھے تک سبھی ان کو جانتے ہیں +

اپنے پُتر کا پریکشا میں سپھل ہو جانا سُن کر اُن کا پتر ہردے بھی رہ سکے نہ رُکا سوچا۔ اب نہ معلوم کب بلاوا آ جائے۔ اپنی آنکھوں سامنے رمیش کی بہو آتی دیکھ جائیں۔ تو اچھا ہی ہے۔ پُورن سپھلتا کے پرسکار سوروپ وانسلیتا کا اپورو اُپہار وواہ کے سوروپ میں رمیش کو دئے جانے کا پُورن سنکلپ کئے بنا سیٹھ دامودر داس جی نہ رہ سکے +

اُدھر پڑھنے کا ولیسی رمیش اپنی دھن میں مست گرلیشم اوکاش سماپت ہوتے ہی چل پڑا۔ اور اُس نے کالج میں پرولیش بھی کر لیا۔ پڑھائی آرمبھ ہو گئی +

دامودر داس کا جیشٹھ پُتر دِینن بھی ڈی۔ اے۔ وی کالج کانپور میں بی۔ اے میں تعلیم پا رہا تھا۔ گھر کا سارا بھار بڑھ پتا سے نہ چلتے دیکھ کر اس نے اس کاریہ کو بھی سنبھالنے کا نشچے کر لیا تھا۔ رمیش نے جب کالج میں پرولیش کر لیا۔ تو دِینن کو چنتا ہوئی کہ دو دو بار تھیوں کا آج کل کالج کا خرچ تو کوئی بڑے پیٹ والے ہی سنبھال سکتے ہیں۔ کوئی مارگ نہ دیکھ نراش ہو کر اُسے لکھنا پڑا۔ کہ رمیش تمہیں اپنے پیروں پر کھڑا ہونا پڑے گا“

رمیش کے سامنے یہ ایک بالکل ہی نئی سمسیا تھی۔ اپنے پیروں کھڑا ہونا۔ ”تو کیا“ وہ سوچنے لگا۔ ”وہ اب تک اپنے پیروں نہیں کھڑا تھا؟“ انتر آتما نے کہا۔ ”نہیں“۔ ہر مہینے تیس روپے کا منی آرڈر مہینے کی پہلی تاریخ کو ہی آ جاتا تھا۔ اُسے کچھ چنتا نہ تھی۔ روپے آئے۔ کالج: فیس بورڈنگ۔ دھوبی۔ نائی۔ کھومچے والے۔ دودھ والے سب کے بِل چکتا کر دئے۔ دو چار روپے اس کے پاکٹ خرچ کو شیش بچ رہے۔ لیکن اب نہ تیس روپے ہر مہینے کہاں سے آئیں گے۔ کل ہی باہر آ کر کہے گا۔ ”بابو جی! پنج کا دن ہے۔ میلہ دیکھنے جائیں گے۔ پھر اناپاس ہی ایک چونی نکال کر دے دینا۔ تو نانت اسمبھو ہو جائے گا۔ سہہ درگیوں کے سامنے اُنت مستک چلنا کیول بل ایک پہیلی مانو

رہ جائے گی۔ بورڈنگ میں رہنا کٹھن ہی نہیں۔ اپتو اسمبھو ہو جائے گا۔ پھر ہاں“! اس کے سامنے رہ کر“ رمیش تمہیں اپنے پیروں کھڑا ہونا پڑے گا“۔ ایک چل چتر کی بھانتی گھومنے لگے۔ پھر اس کا بھوشیہ پرنام سنکشا کا تیاگ اور انت میں نوکری۔ چتر سماپت ہو گیا تھا۔ کیول نوکری کے تین سنبد اس کی آنکھوں کے سامنے انگاروں کی بھانتی جل رہے تھے۔ اُسے سنکشا سے ودائع لینے پڑے گی۔ اُس کا ہردہ دُکھ اگنی سے جلنے لگا +

کسی بھانتی بھی سمسیا سُلجھتی نہ دیکھ کر وہ چُپ چاپ اپنے کمرے میں بیٹھا بھانتی بھانتی کے وچاروں میں تیتیں اپنے بھوشیہ کا کلپت چتر کھینچ رہا تھا کہ اچانک ایک بوڑھے اپرچت ویکتی نے سامنے سے آ کر اس کی وچار شنرکھلا کو توڑ دیا۔ بوڑھا کہہ رہا تھا۔

”آپ ہی کا نام شری رمیش چندر جی ہے؟“

”ہاں“! سہسا رمیش کے منہ سے نکل پڑا۔

”آپ سیٹھ دامودر داس جی کے......“

”کہیئے! آپ کہاں سے آ رہے ہیں“۔ رمیش نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہنا آرمبھ کیا۔

میں بلگرام سے سیٹھ کالو مل کے یہاں سے آپ کا وواہ سمبندھ سفر کرنے کے لئے آپ کے گاؤں جا رہا ہوں۔ مارگ میں درشنار تھ اُتر پڑا۔ کیا آپ بھی گاؤں چلیں گے؟ دو سو روپے اور ایک انگوٹھی ساتھ ہے۔ کچھ بھینٹ بھی ہے“۔

”اچھا۔ میں تو اس سے نہ جا سکوں گا۔ کہہ دینا ملا تھا پڑھائی کے کارن نہ آ سکا“۔

بوڑھا پروہت چلا گیا۔ کنتو رمیش وہیں بیٹھا رہا۔ وہ سوچنے لگا۔

”دو سو روپے اور ایک انگوٹھی۔ انگوٹھی تو کچھ دشیش کاریہ کی وستو نہیں۔ کنتو دو سو روپے اوشیہ میری کچھ سہایتا کر سکیں گے۔ پھر تین اور لوکل بارہ مہینے کے لئے خرچ کی اوشکتا ہے۔ لگ بھگ ۱۶ ماس تو خرچ آدھا کرنا پڑے گا۔ رمیش کے چہرے پر کچھ آشا کی سی جھلک دکھائی دی۔ اس نے سوچا بورڈنگ چھوڑ دوں گا۔ کسی ہوٹل میں ہی اپنا پربندھ کر لوں گا۔ ایف۔ اے تک تو کاریہ چل ہی جائے گا۔ پھر دیکھا جائے گا کنتو بورڈنگ کے لڑکے کیا کہیں گے۔ وہ دیکھیں گے۔ کہ ایک ہوٹل میں پڑا......“

”ارے بھائی کیا سوچ رہے ہو؟ کھانا کھانے نہیں چلنے“۔ کہتے ہوئے رمیش کے ایک سہپاٹھی نے آ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ اس کی وچار دھارا ٹوٹ گئی۔ وہ کچھ اپرتبھ سا ہو کر کنگ کی اور دیکھنے لگا +

(۲)

رمیش کے وواہ کی چرچا چلی۔ اور خوب چلی۔ بڑے بھائی دِینن کی بنا سرگرمی کے بھی برِدھ پتا اپنی پُتر بدھو کو دیکھنے کی اتسُکتا کو نہ دبا سکے۔ لڑکی کے پتا نے لگ بھگ دونوں پکشوں کا خرچ کا بھار سوئم اُٹھانے کا بیڑا اُٹھایا۔ تو دِینن بابو بھی چُپ سادھ گئے۔ ماتا پتا وچنیہ بھرا کو وواہ کچھ مہنگا نہ پڑا۔ وواہ ہو گیا۔ ایک پھول سی سندر چلتی پھرتی گڑیا نے رمیش کے کٹمب کو اُلّاس سے بھر دیا۔ اور رمیش۔ نو یوک رمیش جس پر اپنا پیٹ پالنے کی چنتا کا بھوت اتنا شیگھر سوار ہوا تھا۔ اپنی نو پتنی کو پا کر سب بھول گیا۔ دن رات پتنی کے سوندریہ پان کا آنند لیتا ہی اس کا ایک مانو کرتویہ بن گیا۔ کنتو دا ستا کے شنیل وایو منڈل میں لہلہاتے دو نو انکرت پَودوں کی جڑ میں ایک گھاتک کیڑے نے اپنا سفان بنانا آرمبھ کر دیا۔ اور یہ سب سوئم بھی چکھنے کی اُتکٹ اچھا رکھنے والے انوبھو ہین ماں کی کرپا سے کالج سے ایک دو ورش کا اوکاش لے کر ایک سپتاہ گھر پر لگا دینا اس کے لئے سادھارن [illegible]

[illegible]

ادھ سے ... پیا ماں کا سمودھ ... ہی دیکھتے ہوئے دکا بھولے بھالے ماتا پتا اس کا یہ کاریہ کرم کالج کی پڑھائی کا اثر واذھ نیم سمجھ کر کچھ نہ کہتے۔ پرینام وہی ہوا جو ہونا تھا۔ رمیش پریکشا میں اسپھل رہا + پرشن اُٹھا وہی ”نوکری“ کنتو نوکری کہاں! اکیلے سنیکت پرانت سے چکر ورتی بیاز کی طرح لگ بھگ بیس ہزار نوجوان پرتی ورش ڈگری ودھا لیاؤں سے نوکری کی تلاش میں دوڑے لگانے کے لئے تیار کر دئے جاتے ہیں۔ بھلا۔ اتنی نوکریاں؟ کوئی خدا کا گھر تھوڑا تو ہے ہی نہیں؟ پھر نوکری بھی کبھی ڈھنگ سمبندھ سفارش (بقیہ دیکھو صفحہ)

اصل وہی ہے جو سرکار سے رجسٹرڈ ہے

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر روگ کو دُور کر کے نظر کو نکشتر کے سمان چمکاتا ہے۔ سرخی۔ کھجلی۔ رد ہیں۔ پھولا پڑوال۔ کم نظر سب کے لئے رام بان ہے۔ مولیہ ۱ فی شیشی

اصلی نسخہ: بھیم سینی سرمہ کا اصلی نسخہ ہمارے کوئی نہیں جانتا۔ نقل سے ہوشیار رہیں

اصلی برہمی بوٹی

دماغ کو طراوت تتھا سمرتی شکتی کی ادبھت دوا ہے۔ مولیہ ۱۰ ار سیر برہمی تیل ۱ فی شیشی

جیون پراش

ہر موسم میں سیون یوگیہ۔ بڑھیا ٹانک۔ قیمت ۳ روپے سیر

دنت ولاس

دانتوں کا منجن مولیہ چھ آنے

ایجنسی کے لئے لکھیئے۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

سوچی پتر مفت

گورو کل سناتک فارمیسی۔ دہلی نمبرا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بقیہ صفحہ ۱۴ خودکشی

...رمیش کے پاس کیا دھرا تھا۔ گاؤں کے پٹواری کے اتیرکت اور تو سمجھو ناکوئی ہی دیکھی ...جو اُسے جانتا بھی ہو۔ اور سرکاری دفتر کی دفتر کا بابو بھی ہو ۔

اس کے ہردے میں طوفان اُٹھتا تھا کہ ... جائے ... دُور جہاں اُسے کوئی جانتا ... اور کسی پرکاس پتا اور پوشش کرے۔ کنتو! ... اکیلا ہوتا تب نہ۔ گھر آتے ہی مانو اُسے کوئی ... ڈٹا ہے۔ سبھی کہتے ہیں۔ کمانے کھانے ... ہے۔ اب دو دو آدمیوں کو کون گھر بیٹھا ... کھلائے۔ پھر استریوں کا کہنا ہی کیا؟ ایسی ... وک ہاں شاید مہا دھنش دھاری ارجن کے ترکش میں بھی کبھی ڈھونڈے سے نہ ملیں گے ۔

بیچارے نادن بدن سوا سستہ گرتا ہی گیا۔ اُسے ... (Pthisis) کے بھینکر روگ نے اپنا شکار بنا لیا۔ اس پر آئے دن گھر کی ہائے۔ ہائے ... اور ... وبکنی کے کٹھن ... نے اس کے شریر میں اسکتی ... اور چرم کے اتیرکت کچھ ... نامعلوم ... ہاں شریر کے ... کونے میں ... بچا تھا ۔

ایک دن رات کے نو بج رہے تھے۔ ماگھ ... کی کٹھن ... ہوئی ... سر پر کا سے کالے ... جہارت الکاش سے نکلا ہوا گھور اندھکار ... بجلی کی ... چمک کے ساتھ دل ... دالی گرجن کو سن کر اچھے اچھے ساہسی پُرشوں کے ہردے بھی کمپائمان ہو جاتے ہیں۔ رمیش تو ... روگ گرست ... تھا۔ کسی بھانتی نگر ... کا ایک سنسان بستی سے گھر کی اور آ رہا تھا ۔

رمیش کی پتنی کملا کھڑکی کا سہارا لئے سڑک کی ... اندھکار میں کسی ... تھا کھو جانے کا اسچل پرتین کر ... تھی۔ رمیش ابھی تک نوکری کی تلاش سے واپس ... آیا تھا۔ ... لوگ کھانا کھا پی کر سو رہے ... رہا ... سے ... دھ ...

... کی ... نشانا کے بھار سے ... رہا تھا۔ کھڑکی ... آواز دی اور ساتھ ہی باہر کی کنڈی کھٹکی۔ ... ہردے ... آشا کا انکر لہرا اُٹھا۔ دوڑی ہوئی گئی۔ ... کچھ پرسن تھا۔ پرنتو ہردے میں چھپی ہوئی ... کا ... سور دب نہ تھی۔ ایک کٹھین ریکھا ... مسکان ... ہر سپشٹ دکھائی ... رہی تھی۔ کملا سے نہ رہا گیا۔ پوچھ بیٹھی ... آئے؟

... رمیش ... ہوئے اوپر چڑھ گئے ...

... آئے؟

... کی نوکری لگے گی۔ اس دیر تک کی

کملا سے ہم دونوں کہیں دُور پہنچ جائیں گے"۔

"تمہا سمجھ نہ سکی ناتھ"۔

اور ہمارا سہارا ٹھیک وہ ہوگا۔ رمیش کہتا ہی گیا۔ تتھا ساتھ ہی ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر کھڑکی پر رکھنے لگا۔ شیشی کو دیکھ کر کملا سن رہ گئی۔ اُس کے منہ سے شواس کے ساتھ ہی نکل پڑا......

........"آتم گھات"۔

"اور کوئی اُپائے اب شیش نہیں رہ گیا"۔

کنتو اسنسار رہا ج۔ پاس پڑوسی کیا کہیں گے کملا کی آنکھوں سے آنسو دھارا بہہ رہی تھی۔ وہ سوچنے لگی۔

"میں ہی اس سب کا مول کارن ہوں۔ میرے ہی کارن انہیں نوکری کی تلاش میں دن رات بیر بوڑنے پڑتے ہیں۔ گھر میں اُلٹی سیدھی باتیں سُننی پڑتی ہیں۔ میرے ہی کارن آج انہیں وہ جلد ھنیہ کاریہ کرنے کو وادھیہ ہونا پڑ رہا ہے۔ کیا میں انہیں اس دشیہ چنتا سے مکت نہیں کر سکتی"؟

کملا کی آنکھیں چمک اُٹھیں۔ اس نے شیشی کی اور دیکھا۔ اور جھٹ پٹ ڈاٹ کھول کر منہ سے لگا لیا۔ رمیش کو کملا سے اتنی شیگھرتا کی آشا نہ تھی۔ اب جب تک وہ شیشی چھیننے کے لئے آگے بڑھا۔ شیشی خالی ہو چکی تھی۔ کملا کہہ رہی تھی:-

"ناتھ! اب میری انتم بات رکھنا۔ اپنے شریر کی رکھشا نوادشیہ ہی کرنا۔ مجھے کشما......

ک......ر........نا ۔

پرنتو رمیش کا ہردہ اتینت نربل ہو چکا تھا۔ اس دھکے کو نہ سہہ سکا۔ وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ دیوار کے سہارے بیٹھا وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔ کہ اُسے ایک ہچکی آئی۔ اور ایک خون کی قے۔ اور وہ پرتھوی پر لڑھک پڑا۔ نامعلوم کب اس کے پران بھی اس شریر کو چھوڑ کر چلے گئے ۔

اس اردھ راتری کے گھور اندھکار میں بھکاری کے شکار ... یودک یوونی انت کال کی مہان نِدرا میں پڑے سو رہے تھے۔ برددھ ماتا پتا کی پتر بدھو کا ... سندر مکھ شیگھر دیکھنے کی لالسا کا دُکھد انت ... ماز بادلوں سے بھی نہ دیکھا گیا۔ وہ برس رو پڑے۔ ہاں روا ہ کا دُش پرنام نامعلوم کتنے یودک یودتیوں کو اسی پرکار اکال مرتیو کی گود میں سُلا دیتا ہے ۔

مفت مفت

از سر نو زندگی حاصل کرنیکا آسان راستہ بتلانے والی نصیحت آمیز بڑی کتاب وید ودیا بغیر ڈاک محصول بالکل مفت منگائیں ۔

مدن منجری فارمیسی جام نگر۔ کاٹھیا واڑ

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی

مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ کھجلی۔ ککرے۔ سرخی۔ جالا۔ پھولا وغیرہ کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت ۳ روپیہ تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا لذیذ ٹانک۔ قیمت ۴ روپے

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے پیپ آنا روکتا ہے
قیمت فی شیشی آٹھ آنے

براہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ اور طاقت دیتا ہے۔ قیمت ۱۲ر شیشی

براہمی بوٹی ۱۲ر سیر

فہرست ادویات مفت

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور۔ برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ شملہ میسرز ٹھاکر اینڈ سنز۔ لوئر بازار

پشاور میسرز برج لال اینڈ سنز چوک یادگار راولپنڈی اچھیا فارمیسی رجسٹرڈ

بقیہ صلا ویدک دھرم اور مساوات

اور اس کا گھومنا۔ چندر کا سورج کے دوارا پرکاشت ہونا۔ ومان (ہوائی جہاز) و دیا آدی کا سپشٹ نردیش کیا گیا ہے۔ ویدک دھرم کی سرشٹی کی اُتپتی وشئیک کلپنا اتنی ادھک وگیانک ہے۔ کہ پرسدھ فرانسیسی ودوان مسٹر جیکولیٹ نے "Bible in India" میں بڑے آشچریہ کے ساتھ لکھا ہے:۔

"Astonishing fact! The Hindu revelation (Veda) is of all revelations the only one, whose ideas are in perfect harmony with modern Science, as it proclaims the slow and gradual formation of the World."

اس وشے میں اتنا لکھ دینا آوشیک ہے۔ کہ ویدک دھرم ابھار سے بھاو کی اُنتی نہیں مانتا۔ اور یہی آج کل کا سروسمپن وگیانک سدھانت ہے +

مسٹر براؤن (W.D. Brown) نے "Superiority of the Vedic Religion." میں اس وشے میں ٹھیک لکھا ہے:۔

"It (Vedic Religion) recognises but one God. It is thoroughly Scientific religion where relegion and science meet hand in hand. Here theology is based upon Science and philosophy."

ارتھات ویدک دھرم پورنتیا وگیانک دھرم ہے۔ جہاں دھرم اور وگیان ہاتھ میں ہاتھ ملا کر چلتے ہیں۔ اس کے سدھانت وگیان اور تتو گیان (philosophy) پر آشرت ہیں +

(۳) انیہ دھرموں کی سب اُتم شکشائیں ویدک دھرم میں پائی جاتی ہیں۔ اداہرن ارتھ عیسائیت کا ساروبھوم بھراترتو .... Father-hood of God and brother-hood of man ویدوں میں سپشٹیا پائی جاتی ہے۔ جب کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ بُدھ دھرم کی اہنسا پرتر آدی وشئیک اُچ نیتک (Ethical)

وشیوں کا مول ویدک دھرم ہی ہے کیونکہ بُدھ بھگوان نے اس سمے کے سماج میں اگیان سے پرچلت جاتی بھید۔ پشو اہنسا آدی کے وردھ آواز اُٹھا کر شُدھ پراچین دھرم کا اُدھار کیا۔ جیسے کہ براہمن دھارمک سوکت۔ دھرم پد آدی کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ جہاں اُنہوں نے بتایا ہے۔ کہ پراچین براہمن پشو یگیہ نہ کرتے تھے۔ اسلام کی سمانتا۔ ایک ایشور پوجا بھراترتو آدی آدی کی شکشائیں بھی ویدک دھرم میں پائی جاتی ہیں۔ یہ دکھایا جا چکا ہے۔ کہ سکھ دھرم کے بھی اُس سمے ہندو سماج میں پرچلت برائیوں اور اندھ وشواسوں کا وردھ کر کے شُدھ روپ میں آریہ دھرم کے کئی تتوں کے ہی پرچار کا یتن کیا۔ کس پرکار سنوتا ویدک دھرم سے ہی انیہ سب دھرموں کی اُتپتی کرمشا ہوئی ہے ....

"Fountain head of Religion" نامک پستک میں گنگا پرشاد جی ایم۔ اے ایم۔ آر۔ اے۔ ایس چیف جج ٹہری سٹیٹ نے بہت اچھی طرح سدھ کیا ہے چسے پرتیک ستیہ پریمی کو اوشیہ پڑھنا چاہئے۔

رشی دیانند نے کسی نوین مت کی ستھاپنا نہ کرتے ہوئے اسی ویدک دھرم کا وشُدھ روپ میں آریہ سماج دوارا پرچار کیا۔ اور مورتی پوجا بال وواہ۔ استریوں کے برتی گھرنا۔ جات پات۔ اچھوت پن آدی سب بُرے وشواسوں اور ریتی رواجوں کو ہٹایا۔ آریہ سماج بنش مانر کو اس پوتر ویدک دھرم کی دیکشا گرہن کر کے لابھ اُٹھانے کا نمنترن دیتا ہے۔ وہ منشوں میں جنم ولشیش کرت کسی کلپت بھید کے اُونچ نیچ کے بھاو کو سویکار نہ کرتے ہوئے سمانتا کا پورنتیا سمرتھک ہے۔ وہ کسی اندھ وشواس کا سمرتھن نہیں کرتا۔ اور سب کو اپنی بدھی کو کام میں لا کر ستیہ نرنے کرنے کی شکشا دیتا ہے۔ ایسے ساروبھوم ویدک دھرم کی شرن میں آ کر سب بھائی بہن اپنے جیونوں کو آنند رس اور شانتی سکھ سے بھری پورن کریں۔ یہی آریہ سماج کی ایک مانر اچھا اور پریم پورن نمنترن ہے +

بقیہ صنا آفتاب وید کی ضیاباریاں

یعنی وید کہتا ہے سادھ بھگت جن اس کو سنتے ہیں۔ وہ جو سن کر مانتا ہے۔ وہ پرماتما کی دویہ جیوتی کا پرکاش دیکھتا ہے ؎

"شاستر وید نہ مانے کوئی
آپو آپے پوجا ہوئی"

گورو جی بہت سے فرقوں کے بننے کا کارن بتاتے ہیں کہ جب لوگ شاستر اور وید کو ماننا چھوڑ دیتے ہیں۔ تو "آپا پنتھی" ہو جاتے ہیں +

وید اور شاستر سے بےمکھ ہونے والے خالصہ بھائیو! دیکھو گورو جی مہاراج کیا کہتے ہیں۔ وید ماتا کی شرن میں آؤ۔ اور "آپا پنتھی" کے قابلِ نفرت خطاب سے بچو +

(رام کلی آنند محلہ تیسرا)

"ویداں میں نام اُتم سو سُنتے ناہیں
پھرہیں جیوں بےتالیاں
کہے نانک جن سچ تجیا کوڑے لاگے
تنہیں جنم جوئے ہاریا۔"

گورو جی کہتے ہیں۔ کہ ویدوں میں پرماتما کا نام اُتم ہے۔ تو اس کو تو مُورکھ سنتا نہیں۔ اور ادھر اُدھر سرگرداں پھرتا رہتا ہے۔ جس نے سچے گرنتھ وید کو چھوڑ دیا ہے۔ اور جھوٹے گرنتھوں کے پڑھنے میں لگا ہوا ہے۔ اس نے اپنا جنم جوئے میں ہار دیا ہے +

"گورو مکھ ناد وید پرچار"

اور ؎

"وید کتیب کہو مت جھوٹے
جھوٹا جو نہ وچارے"

وغیرہ سینکڑوں پرمان گورو گرنتھ صاحب میں ہمارے دعوے کے ثبوت میں ملتے ہیں۔ لیکن

"عاقلاں را اشارہ کافی است"

کے مصداق ہم انہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ ان سے صاف طور پر عیاں ہوتا ہے۔ کہ گورو صاحبان ویدوں کے پرم شردھالو بھگت تھے۔ اُنہوں نے تو ویدوں کو گیان کا بھنڈار۔ بُدھی کے پاپوں کا ناشک۔ سورن پرماز۔ دویہ جیوتی کا پرکاشک۔ گیان کرم اور اُپاسنا کے متعلق بھارا شکشاؤں کا داتا۔ ستیہ و دیاؤں کا پُستک۔ ایشوری گیان۔ گورمکھوں اور سنتوں کے پڑھنے یوگیہ اور سننے سنانے یوگیہ پستک وغیرہ وغیرہ خطابات سے یاد کیا ہے۔ کیا ان حالات میں بھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ سکھ گورو صاحبان ویدک دھرمی تھے؟ اُن خالصہ بھائیوں کو جو وید سے وِمکھ ہو رہے ہیں گورو صاحبان کے واکیوں پر غور کرنا چاہئے۔ اور ویدک دھرمی بن کر اپنے آپ کو "آپا پنتھی" ہونے کے کلنک سے بچانا چاہئے۔ یہ چند سطور محض اس لئے حوالۂ قلم کی گئی ہیں۔ کہ ؎

"گورو سکھ مت چلو گورو چال"

بقیہ صلا دکشن بھارت کے ہریجن

(۶) چیپٹی (۷) زالادا (۸) کمالن (وشنوکرما) (۹) سکار کارن (۱۰) مالی دیبن (۱۱) کمانی بان (۱۲) کرشتچان وانک (۱۳) کشنزیہ (۱۴) تیرڈ می (۱۵) بروان (۱۶) مانس بروان (۱۷) مہیہ دیار (۱۸) مالا بیترن (۱۹) مالا [illegible] (۲۰) مالا آسیالی ملیہ رائن

(۲۱) نادار (چیٹان) (۲۲) نیٹر / بپورپر کا سکے ہیں (۱) را را نار (۲) چیگالا) (۲۳) پالان (۲۴) پارادان (۲۵) پارائین (۲۶) پلیار (۲۷) سالی یان (۲۸) نغنٹان (۲۹) والان (۳۰) دنگ ولیشیان (۳۱) بنان (۳۲) ولاکی تھلانلیر (۳۳) ولان (۳۴) لساوان (۳۵) پنارام (۳۶) بیلالان (۳۷) ٹیلوا ناٹیر (۳۸) بنان (۳۹) منتان (۴۰) پالی یان (۴۱) ویتان (۴۲) ویراسائور (۴۳) راریار (۴۴) یاوران (۴۵) ملیا رائین (۴۶) ستان (۴۷) ماروان (۴۸) منھقو وان (۴۹) پالی یان (۵۰) سارور (۵۱) پٹاربان (۵۲) تھنشا پلیان (۵۳) پٹھیان

اب ان جاتیوں کا تھوڑا تھوڑا ورنن کیا جائے گا۔ یہ ہمارے ہی بھائی ہیں۔ اس لئے ان کے سمبندھ میں جان کاری پراپت کرنا بہت ضروری ہے +

(باقی پھر)

بقیہ صلا جنوبی ہند میں پرچار کے سادھن

سینن ادسار گیا وئے دے کر رکھے جائیں۔ ملیالم تھا ہندی آدی اچھی جانتے ہوں۔ اور اُتر بھارت کی کسی سنستھا میں ٹریننگ پا آئے ہوں۔ وہ اُسی سمے پر اس کی سیوا کے انتر گت چھوٹے چھوٹے پرچارکوں کا نرکشن تھا آریہ سماج کے پرچار کا خوب آندولن کریں۔ او شکینا انوسار وہ اپنے ان دھارمک کلاس تھا انیہ کلاس بھی [illegible] سہت سنگ میں چلایا کریں +

جہاں لوگوں سے ملے۔ سب نے اسی طرح کوئی نہ کوئی اچھا پرکٹ کی۔ ابھی ۱۹ کو ڈاکٹر مدگل (لدھیانہ) سے ملا۔ وہ ٹرونیڈم کے سائنس کالج کے پرنسپل ہیں۔ اُنہوں نے سپشٹ شبدوں میں کہا۔ کہ یدی خوب پلیہ [illegible] پا [illegible] راہندر [illegible] ہی اپچ [illegible] کا سیہا [illegible]

یہاں کے مکھیہ کیندر ناگر کوئل۔ ٹرونیڈم کوئلون۔ آلپی۔ کوہ یم۔ کوچین۔ تریچور۔ پال گھاٹ۔ کلیکٹ کنور ہیں۔ ان کیندروں میں ایک ایک مکھیہ پرچارک کو رکھیں۔ ان کیندر کا خرچ پرانتیہ پرتی ندھی سبھائیں۔ بڑی سماجیں وکوئی دانی اپنے اُوپر لیں۔ اس کے ادھین کام کرنے والے چھوٹے پرچارکوں کا بھی خرچ جنرل کلاس کی سماجیں اُٹھائیں۔ تو بہت آرام سے کام ہو سکے گا +

ہر ایک کیندر میں ایک ایک چھوٹا آریہ سماج مندر بنوایا جائے۔ زمین تکڑی مفت مل سکے گی۔ دوسرا شروع آپ لوگوں کو اُٹھانا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

آریہ سماج جھجّر کا چناؤ

جھجّر ۱۱-اکتوبر- آریہ سماج جھجّر کی جنرل ... کا اجلاس صبح ۹ بجے سندر آریہ سماج میں ... جس میں آریہ سکول جھجّر کے متعلق چند ... باتوں پر غور کے بعد حسب ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے :-

بابو نیادر سنگھ صاحب وکیل پریزیڈنٹ۔ ... بیرام سیکرٹری۔ لالہ نبی چند اسسٹنٹ سیکرٹری۔ لالہ دلیس راج سینٹری انسپکٹر میونسپل ... جھجّر خزانچی۔ ماسٹر طوطا رام مدرس آریہ سکول ... لائبریرین۔

مندرجہ بالا عہدیداران کے علاوہ حسب ذیل ... ممبران مینجنگ کمیٹی مقرر ہوئے:- ... رام جیون لال۔ ماسٹر تکلی رام وید۔ لالہ ... رام۔ لالہ رام سرتی داس۔ پنڈت دین دیال ... بوندی ۔

(بیرام سیکرٹری آریہ سماج)

شبھ وِواہ سنسکار

۲۰ اکتوبر کو لاہور میں شریمان ماسٹر گوردتہ ... وکیل لائل پور کے سپتر شری دیا ساگر بی۔اے ... کا وِواہ سنسکار کماری لیشودیا رانی سپتری ... شریمان لالہ گوبند رام کھتہ سے ... ویدک ریتی سے بڑا سبہ ہوا۔ اس بات ... خوشی تھا کہ موجودہ ذات پات کا خیال نہ ... کل رسوم سرجھاؤ کے وچار سے ہوا۔ ... بہن اور بھائی شامل ہوئے۔ وہ ... ہوئی ور ودھو کی انگول جوڑی کر دیکھ ... ہو گئے۔ پنڈت وشوناتھ جی آریہ ... نے بڑی اُتم دیا کھیا کی۔

(منتری آریہ سماج لائل پور)

... ریاست چہ سے ہندو ...

... آریہ سماج ... سالانہ ... سماجیہ ... پنچہ۔ اتوار کو ہونا قرار پایا ہے ... آریہ سماج کے اُپدیشک ... سنیاسی۔ ... اُپدیشک۔ اور پرسدھ بھجنیک ... دھرم پریمی سجنوں سے پرارتھنا ... پدھار کر اُتسو کی شوبھا کو بڑھائیں ... دیدک دھرم کی گورکھ ... لبھر چند جی پدھارے۔ ۸-۷ ... حاضری کافی ہوتی ... کی۔

... گیہوں ... جھجّر

آریہ سماج کوئٹہ کے سماچار

(۱) ۲۰ ستمبر کو آریہ سماج کا سپتاہک ست سنگ اپنے نئے مندر ریلوے کالونی میں ہوا۔ شری برہمچاری چندر سین و شری پنڈت امرناتھ جی کے ویاکھیان ہوئے۔ اُپستھتی ۲۰۰ کے لگ بھگ تھی۔

(۲) آریہ سماج کوئٹہ گوروکل وبھاگ دارشنامہ اُتسو ۱۵ تا ۱۹ اکتوبر کو بڑی دھوم دھام سے ہوا۔

گوروکل اندر پرستھ کے سماچار

لالہ ہردیال جی بی۔اے۔ بی۔ای۔ایس ڈپٹی ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز نے پچھلے ہفتہ اچانک گوروکل کا بغور معائنہ کیا۔ اپنی بڑی قیمتی رائے مندرجہ ذیل الفاظ میں لاگ بک میں درج کی ہے:-

گوروکل اندر پرستھ ہر طرح سے مکمل درسگاہ ہے۔ نئے کمرے بن جانے سے تمام جماعتوں کی رہائش اور پڑھائی کے لئے کافی جگہ ہو گئی ہے۔ بلکہ وِدیارتھیوں کی لائبریری کے لئے ایک علیحدہ کمرہ بن گیا ہے۔

چھٹی سے دسویں تک پانچ جماعتوں کو پڑھانے کے لئے دس اُدھیاپک ہیں۔ سٹاف اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے۔ اور بہت سے ہندوستانی یونیورسٹی یا گوروکل یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں۔

گوروکل کے برہمچاری کھیلوں میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ خاص کر ان کو ہاکی اور والی بال کا نہایت شوق ہے۔ عام طور پر ودیارتھی آگیا کاری اور برتاؤ میں اعلیٰ ہیں۔

ہوسٹل میں رہائش کے لئے جگہ کافی ہے۔ ودیالیہ اور آشرم کے درمیان میدان برہمچاریوں کے ہاتھوں کی محنت کی برکت کنٹھ سے تعریف کرتا ہے۔

برہمچاریوں کی خاص طور پر نگہبانی کی جاتی ہے۔ شری سہائی رام جی آشرم کے انچارج ہیں۔ ذمہ داری کو خوب محسوس کرتے ہیں۔

خوراک کا انتظام ٹھیک ہے۔ اور کھانا اچھی طرح پکا ہوا اور مقوی دیا جاتا ہے۔ آج کل یہاں دودھ خوب ملتا ہے۔ اور کئی طریقوں سے دودھ کی اشیاء دی جاتی ہیں۔

مجھے گوروکل کے حسن انتظام اور اعلیٰ صفائی نے بہت پر بھاوت کیا ہے۔ جو ادھیکاریوں کے لئے باعث فخر ہے۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار

ان دو ہفتوں میں مندرجہ ذیل سنسکار ویدک ریتی سے آریہ سماج بھیرہ نے کرائے۔ اور دان پراپت ہوا:-

مہاشہ اندر سین آنند کے پتر کا مونڈن سنسکار آریہ سماج بھیرہ کو ۵ روپے دان پراپت ہوا۔

لالہ رام پیارا مل آنند کے پوتے کا مونڈن سنسکار۔ آریہ سماج بھیرہ کو دان ۳ روپے پراپت ہوئے۔

ملک مہا داس صاحب کے پوتے کے مونڈن سنسکار پر آریہ سماج بھیرہ کو دان ۲ روپے پراپت ہوئے۔

ڈاکٹر رام جی داس صاحب کے پوتے کے مونڈن سنسکار پر آریہ سماج بھیرہ کو دان ۵ روپے۔

لالہ رام جیا مل آنند نے اپنے پتر کی شادی پر آریہ سماج بھیرہ کو ۵ روپے دان دیا۔

(۲) ۴-۵-۱۰ اکتوبر کو شریمان ۱۵-۳ کا کسلی گوروکل برداسی ضلع مظفر نگر بجیٹھ پنڈت گنگا شرما جی بھجنیک کا آریہ سماج بھیرہ میں پرچار ہوا۔ حاضری سے آریہ سماج کا ہال بھرا رہتا تھا۔ اپیل پر ۳۴ روپے پراپت ہوئے۔ اب سرائے ... میانوالی تشریف لے گئے ہیں۔

(۳) انترنگ سبھا نے پاس کیا ہے کہ دوسہرے کے موقعہ پر دس پندرہ یوم تک دونوں بھجن دوارا آریہ سماج مندر میں پرچار کرایا جائے۔ شریمان پنڈت ماسٹر شرما جی نے آنا سویکار کر لیا ہے۔ آشا ہے پنڈت جی ۱۵ اکتوبر کو پرچار شروع کر دیں گے۔

(رام پیارا منتری آریہ سماج بھیرہ)

شوک سبھا

پنجاب کیسری آنانابیہ کی کمار سبھا ... کرمچاری انابیہ ہذا کے منتری شری لالہ پوسہ رام جی ... مرم ... بڑی ... برتا ...

اور دھرم پرائن ڈینیں کے سورگ باش ہونے پر ہارڈک شوک پرکٹ کرتی ہے۔ اور پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے کہ ان کی آتما کو سد گتی اور ان کے سمبندھیوں کو شانتی پردان کریں۔

(رام چند منتری آریہ کمار سبھا راوی روڈ لاہور)

آریہ سماج جگادھری کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج جگادھری ضلع انبالہ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۰-۲۱-۲۲-۲۳ نومبر ۱۹۲۶ء بروز شکر- سنیچر و اتوار کو منایا جانا نشچت ہوا ہے۔

(سیکرٹری آریہ سماج جگادھری)

آریہ سماج بہادر گڑھ کا مندر پرویش سنسکار

آریہ سماج بہادر گڑھ کا مندر بن کر تیار ہو گیا ہے۔ ریلوے سٹیشن سے صرف ایک سو گز کے فاصلے پر ہے۔ مندر پرویش سنسکار دسہرہ کے پوتر تہوار مورخہ ۲۵ اکتوبر بروز اتوار منانا قرار پایا ہے۔ بڑے بڑے سنیاسی مہاتماؤں اور اُپدیشکوں کے پدھارنے کی پوری آشا ہے۔ بہادر گڑھ نواسی سجن اس موقعہ پر پدھارنے کی کرپا کریں۔ اور اس مہان یگیہ میں آہوتی ڈالیں۔ لالہ مراری لال صاحب و پنڈت روی دت جی پرویش سنسکار کے لئے خوب زور شور سے تیاریاں کر رہے ہیں۔

(منتری آریہ سماج بہادر گڑھ)

اتھرو وید بھاشیہ

اردھ شتابدی مہوتسو کے موقعہ پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے وید بھاشیہ کی ایک یوجنا کی تھی۔ اس کے انوسار اتھرو وید کا ایک وستریت بھاشیہ لکھا جانا پرارمبھ ہو گیا ہے۔ یہ بھاشیہ ہندی اور سنسکرت دونوں میں ہو رہا ہے۔ بھاشیہ ستمبر سے سبھا کے ماسک پتر "آریہ" میں ہر ماہ نکلتا رہے گا۔ آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کو اس سے لابھ اٹھانا چاہئے۔ جو سجن تین روپے بھیجکر "آریہ" کے گراہک بن جائیں گے۔ انہیں یہ بھاشیہ بھی ملتا رہیگا۔ اس کے علاوہ شتپتھ بھاشیہ۔ ویدوں کا وائج نینک سدھانت آدی اور بھی لیکھ مالائیں "آریہ" کے پاٹھکوں کو پڑھنے کے لئے ملیں گی۔ وید سمبندھی جتنی سامگری "آریہ" میں رہتی ہے کہیں نہیں ملے گی۔

(پرمیشور دت وید واچسپتی ایڈیٹر "آریہ" لاہور)

"پرکاش" کے رشی نمبر کا انتظار کیجئے

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر لاہور کا پروٹسٹ

آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر لاہور کے ریزولیوشن جو ہفتہ داری ست سنگ میں سرو سمتی سے پاس ہوا:-

(۱) آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر لاہور کا ہفتہ وار ست سنگ کا اجلاس مدراس پرانت میں اچھوتوں کے اندر غیر ہندوؤں کے پراپیگنڈا کو تشویش سے دیکھتا ہوا تمام ہندو سبھاؤں سے عموماً- اور آریہ پرادیشک سبھا- پرتی ندھی سبھا لاہور اور آریہ سوراجیہ سبھا سے خصوصاً پرزور اپیل کرتا ہے- کہ وہ اپنا سنٹر مالابار مدراس آدی پرانتوں کے مختلف حصوں میں جا کر اور اپنے زبردست منتری بھیج کر اچھوتوں کو غیر ہندوؤں سے بچائے- اور غیر ہندو پروپیگنڈا کی اس لہر کو اس وقت نہ روکا گیا- تو اندیشہ ہے- کہ یہ بھارت ورش کے دوسرے پرانتوں میں بھی اپنا برا اثر پھیلائے گی- جس سے ہندوؤں کو سخت نقصان پہنچے گا-

(۲) یہ اجلاس مادھو آچاریہ کی رنگا رنگ کتاب موسومہ "پنڈت بدھ دیو کا جوتا سوامی دیانند کے سر پر" جس نے لاکھوں آریوں کے دل کو سخت مجروح کیا ہے- حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے- اور گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے- کہ وہ اس کتاب کو فوراً ضبط کر کے اس کے مصنف کے خلاف قانونی کارروائی کرے- اور آریوں کے دکھی دلوں کو شانت کرے-

(۳) یہ اجلاس شری بت گھنشام داس گپت ایم- ایل- اے کے پیش کردہ آریہ بواہ بل میں سلیکٹ کمیٹی کی ترمیم کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتا ہوا گورنمنٹ اور معزز ممبران اسمبلی سے پرارتھنا کرتا ہے- کہ وہ آریہ بواہ بل کو اسی صورت میں جس میں کہ وہ محرک نے پیش کیا ہے پاس کر کے آریہ جگت کو مشکور فرما دیں-

(۴) یہ اجلاس ہز ہائی نس گورنمنٹ جموں و کشمیر دوارا کئے گئے اس فیصلے کو جس کے انوسار متن جیسے پوتر ہندو تیرتھ پر مسلمانوں کو ناجائز قبضہ دیا ہے تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے- اور گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے- کہ وہ اس فیصلہ کو فوراً بدل کر ۲۲ کروڑ ہندوؤں کے دکھی دلوں کو شانت کر کے مشکور فرما دیں-

(۵) اور یہ اجلاس سناتن دھرمی اخبار "آنند" لاہور کے کرشن نمبر میں کسی گوپال مصر کے آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند جی مہاراج کے خلاف [illegible]

مضمون کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے- اور گورنمنٹ پنجاب سے پرارتھنا کرتا ہے- کہ وہ اس شر انگیز مضمون لکھنے والے- سنچالک اور ایڈیٹر اخبار کے خلاف قانونی کارروائی کرے- جس سے ایسے لوگوں کو مہرشی دیانند یا کسی ایسے بزرگ کی توہین کرنے کا حوصلہ نہ ہو-

سماج مندر میں لگاتار تین دن تک پنڈت سکھانند جی اپدیشک اور مہاشہ بھدر پال جی بھجن اپدیشک کا پرچار کرایا- جنتا پر پرچار کا پربھاو اچھا رہا- حاضری کافی تھی- (منتری)

آریہ کنیا پاٹھشالہ کلاچی

یہ سنستھا یکم جنوری ۱۹۱۴ء سے کھولی گئی ہے- کئی سال تو سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا- اب تک بھی مشکلات پیش آ رہی ہیں- اس پاٹھشالہ سے استری جاتی میں ہندی کا اس قدر زبردست پرچار ہوا ہے کہ اب کوئی گھر ہندی سے خالی نہیں- حالانکہ پاٹھشالہ سے پہلے ہندی کا نام و نشان بھی نہ تھا- ایک ہزار سے زیادہ دیویاں ہندی لکھنا پڑھنا اچھی طرح سیکھ چکی ہیں- تقریباً ایک صد لڑکیاں مڈل پاس کر چکی ہیں- اور کئی لڑکیاں جے- وی اور ایس- وی کے امتحانات پاس کر چکی ہیں- اور سنسکرت میں پراگیہ کا امتحان بھی دے چکی ہیں- ہون یگیہ کا پرچار بھی اس قدر ہو گیا ہے- کہ تقریباً کلاچی کے ہر ایک ہندو گھرانے میں خوشیوں کے موقعہ پر پاٹھشالہ کی دیویاں ہون یگیہ کراتی ہیں- اور ویدک دھرم پرچار اور جاتی سدھار کے گیت گائے جاتے ہیں- ودھواؤں کی خاص سہائتا کی جاتی ہے- کھانا پکانا- دھلائی- سلائی- بیماروں کی تیمارداری وغیرہ سکھائے جاتے ہیں- ورزش کا بھی انتظام ہے- استری جاتی میں ملاپ و سنگٹھن پیدا کرنے کے لئے ایک استری سماج بھی قائم ہے- جن کے دوارہ خوب پرچار ہوتا ہے- (منتری)

آریہ سماج کوٹلی میں شدھی

آریہ سماج کوٹلی نے ۲۶-۹-۳۶ کو آریہ سماج مندر میں مسٹر محمد انور پوسٹل کلرک ڈاکخانہ کوٹلی کو جو جنم کے مسلمان ہیں- حسب درخواست ان کے شدھ کر کے ویدک دھرم میں پرویش کر کے رام پرکاش نام رکھا ہے- پرنت شدھی [illegible]

سناتنی بھائی بھی شامل تھے- جن کا آریہ سماج کی طرف سے دھنیہ واد کیا گیا- شدھی کی کارروائی پروہت آریہ سماج کوٹلی نے کرائی- اور منتری ۱۰۸ سوامی شانتا نند جی مہاراج نے گایتری منتر کا جاپ کرا کر اپدیش کیا تھا- اور بعد میں موہن بھوگ تقسیم کیا گیا-

آج یکم کارتک کو مہاشہ اوم پرکاش نے اپنے مکان پر ہون یگیہ کرایا- اور خاتمہ پر موہن بھوگ تقسیم کیا-

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج لائلپور کا پرستاو

(۱) پورانک اخبار آنند میں ایک پورانک پنڈت نے مہرشی دیانند سرسوتی کی شان میں گستاخانہ لہجہ میں جو بدزبانی کی ہے- اس سے ہمیں سخت رنج پہنچا ہے-

(۲) پنڈت مادھو آچاریہ نے آریہ سماج کے خلاف ایک کتاب شائع کرتے ہوئے اس کے سرورق پر جو تصویر شائع کی ہے- اور سرخی جمائی ہے- وہ نہایت شر انگیز اور مہرشی دیانند کی شان میں توہین کی گئی ہے- اس سے ہمیں سخت بیزاری ہوئی ہے-

(۳) پورانک اخباروں کا یہ لکھنا- کہ آریہ سماج رشی منیوں کی توہین کرتا ہے یہ بالکل غلط ہے ہم رشی دیانند کی طرح رام- کرشن- دیاس- وسشٹ آدی رشیوں کی توہین کو بھی ہرگز برداشت نہیں کر سکتے- مہرشی دیانند نے تو پورانوں کے غیر مستند ہونے میں پورانوں کی طرف سے کی گئی رشی منیوں کی توہین کا بطور پرمان کے اظہار کیا ہے- لیکن آج کل کے پورانک پنڈت یہ کہہ کر کے کہ پرانوں نے حقیقت کا اظہار کیا ہے- رشی منیوں کی بھی توہین کر رہے ہیں- اس لئے گورنمنٹ سے پرارتھنا ہے- کہ ایسی تحریروں کو ضبط کر کے آریہ سماج کے غم و غصہ کو شانت کر کے انصاف کا اظہار فرماوے-

منتری آریہ سماج ہذا

نگھیانہ میں ویدک دھرم پرچار

۲۸-۲۹-۳۰- ستمبر ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج نگھیانہ گورو کل ویبھاگ میں شریمان مہاشہ چرنجی لال پریم کے تین لیکچر ہوئے- پہلے روز آواگون کے مضمون پر- دوسرے روز مانس نشیدھ- اور تیسرے دن مرنا اور اس کی تعلیم ہر روز مندر حاضرین سے کھچا کھچ بھرا رہتا تھا- مہاشہ پریم جی کے ہمراہ مہاشہ [illegible]

بھدر پال جی بھجنیک بھی تھے- ان کے بھجن بھی ہم سنتے رہے-

(۲) مورخہ ۳-اکتوبر ۱۹۳۶ء کو آچاریہ دیو شرما جی ایم- اے- پرنسپل گورو کل کانگڑی یہاں تشریف لائے- ۴ اکتوبر بروز اتوار اس بہار سپتاہک ست سنگ میں ان کا منوہر اپدیش ہوا- سپتاہک کے انت میں آچاریہ جی کے آدیش انوسار اس آریہ سماج کے تیرہ سبھاسدوں نے

(۱) شکر کھانڈ

(۲) ملتبہ پہر تی سندھیا اور سوادھیائے کرنا

(۳) دو بار میں جنم امولک جات پات توڑنا ہمیشہ کے لئے یہ تین برت لئے-

اتوار کو مذکورہ بالا تینوں برتوں کے کمبندھ میں آچاریہ کا ویاکھیان ہوا- جس کا جنتا پر بہت اچھا پربھاو ہوا-

دوسرے دن یعنی سوموار کو رات کے وقت آچاریہ جی کا ویاکھیان سبزی منڈی نگھیانہ میں مہاتما گاندھی جی کے جیون پر ہوا- آچاریہ جی کی نگھیانہ نواسیوں پر بہت کرپا ہوئی ہے- ہم اُن کا بہت دھنیہ واد کرتے ہیں-

(انچی مندراس بلیڈر منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سولن کا چناؤ

پردھان لالہ متن لال کپور- گرنمنٹ انسپکٹر ٹیلیگراف- اپ پردھان ماسٹر پرسرام- منتری پنڈت سوم دت شرما- وید شاستری- اپ منتری- لالہ جے لال جی وکیل بی- اے ایل- ایل- بی- خزانچی لالہ رام سرن داس- لائبریرین- لالہ نند کشور-

(سوم دت شرما منتری آریہ سماج ہذا)

پرکاش کے [illegible] نمبر میں اشتہار دیکر [illegible]

[illegible] پاسے [illegible]

ہم آپکو پرکاش میں لانا چاہتے ہیں

اور بتانا چاہتے ہیں- کہ مقویات کی [illegible] آتشک نگرہ گولیاں آپ کو قبض- بدہضمی- [illegible] اور منی کی خرابی و کمی- جریان- احتلام- انزال- رکت منی وغیرہ شکایتوں سے باآسانی نجات دلاتی ہیں- صرف ایک دفعہ آزمائیں- قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں- صرف ایک روپیہ- ۵ ڈبیہ ۴ روپے-

آتشک نگرہ فارمیسی- جام نگر- کاٹھیاواڑ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

"پرکاش" کے رشی نمبر کو اپنائیے!

(از مہاشہ جاگا رام جی پردھان آریہ کمار سبھا سوہٹی)

"پرکاش" کا رشی انک کس شان نکلے گا۔ یہ تو دیکھنے سے ہی پتہ لگے گا۔ لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ اگست کے مہینے سے برابر "پرکاش" میں رشی انک کی طرف آریہ سنسار کی توجہ دلائی جا رہی ہے۔ جواب بالکل نراشا جنک ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماجیں بالکل مردہ ہو گئی ہیں۔ اگر ہمارے جیسے غریب دیہاتی بچے اس قسم کی سرد دلی دکھاتے۔ تو کوئی تعجب کی بات نہ تھی کیونکہ نہ ہمارے پاس سوادھیائے کیلئے پستکیں ہیں۔ نہ ٹکٹ ہی پڑھنے کو ملتے ہیں۔ اخبارات کا یہ حال ہے۔ کہ ایک پرچہ صرف "پرکاش" کا ہفتہ میں مل جاتا ہے۔ وہ بھی ہم نے بڑی مشکل سے ۲۰ یا ۲۵ نوجوانوں کو کمار سبھا کے ممبر بنا کر کچھ تھوڑے تھوڑے پیسے اکٹھے کر کے جاری کروایا تھا۔ اس میں بھی ایڈیٹر صاحب نے ہم دیہاتی بچوں کا خیال کر کے ایک روپیہ کی رعایت دے دی تھی۔ جس کے لئے ایڈیٹر صاحب کو ہم سب بچے ہردے سے دھنیہ باد دیتے ہیں +

مجھے "پرکاش" سے بچپن سے پریم ہے۔ سنہ ۱۹۲۷ء میں جبکہ میں جماعت ششم میں پڑھتا تھا۔ اس وقت بھی میں "پرکاش" کا خریدار تھا۔ اور سنہ ۱۹۰ء تک "پرکاش" کا مطالعہ کرتا رہا۔ بعد میں ڈاک کا انتظام ٹھیک نہ ہونے کے کارن بند کرنا پڑا۔ اب پھر جبکہ میں گھر پر آ گیا ہوں۔ تو میں نے پھر اپنے ہم عمر نوجوانوں کے اندر سماج کے پرتی پریم پیدا کر کے انہیں باقاعدہ آریہ کمار سبھا ممبر بنایا۔ اور انہیں "پرکاش" خریدنے کے لئے تیار کیا۔ جس سے ان دیہاتی بچوں کے اندر دھرم پریم بڑھ رہا ہے۔ اور انہیں "پرکاش" کے مطالعہ کے لئے اتنا متاثر کر دیا۔ کہ مجھے "پرکاش" کے رشی انک کی ۲۰ کاپیاں خریدنے کا آرڈر دینے کے لئے کہا گیا ہے۔ چنانچہ میں ایڈیٹر صاحب سے نہایت عاجزانہ طور سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ اس تحریر کو پختہ آرڈر سمجھ کر ہماری سماج کی بیس کاپیاں رعایتی قیمت پر ارسال کر کے مشکور فرما دیں +

رشی انک کے متعلق ہم جیسے دیہاتی بچوں کی لاپرواہی تو کچھ معنی رکھتی ہے۔ مگر شہروں کی بڑی بڑی سماجوں کی لاپرواہی کا کیا مطلب؟ جہاں کہ ہر قسم کے سادھن موجود ہیں +

معجزہ

آپکی آنکھوں کی بینائی کتنی ہی کمزور کیوں نہ ہو گئی ہو۔ آپ "معجزہ" کا استعمال کر کے معجزہ دیکھیں۔ نیہ کھانے کی دوا ہے۔ اس سے برسوں کے عینک کے عادی عینک سے نجات پا چکے ہیں۔ تقریباً تقریباً اندھے بھی سجا کھے ہو گئے ہیں۔ ایک بار استعمال کر کے ہماری صداقت کا امتحان کریں۔ قیمت ایک روپیہ ۴ر +

(مکمل خوراک) "سر تر نین جیوتی" کا استعمال سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ +

"کرشمہ"، بادی۔ بدہضمی۔ پیٹ درد۔ کمی بھوک وغیرہ کے لئے واقعی کرشمہ کا اثر رکھتی ہے۔ قیمت ۸ر

تینوں تحفے اکٹھے منگوانے پر اڑھائی روپے +

ملنے کا پتہ: امر چند نگینہ دت پوری۔ گوراں گیٹ ہوشیار پور

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچ سکتے ہیں۔ اور ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔

فہرست: درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar and Co.
Karachi

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد۔ کھجلی۔ خون کا خارج ہونا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ کوئی مشرقی مغربی دوائی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲ر۸)، محصول ڈاک ۱۰ر +

گارنٹی: دوائی استعمال کرنے کے دس سال کے اندر اندر اگر دوبارہ مرض ہو جائے۔ تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی۔ اس سے بہتر دوائی بتلانے والے کو ۲۰۰ روپیہ انعام

ملنے کا پتہ:

منیجر کیلاش فارمیسی۔ فتح گڑھ پنجتور ضلع فیروزپور (پنجاب)

حسب معمول امسال بھی دیوالی کے موقعہ پر رشی نروان دوس پھینٹ سوروپ

"پرکاش" کا رشی نمبر نہایت شان و شوکت سے شائع ہوگا

اس درش نروان دوس ۱۳۔ نومبر کو ہے۔ "پرکاش" ہر سال اس اوسر پر اپنا رشی نمبر نکالا کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ "پرکاش" نے ہی رشی نمبر نکالنے کی ابتدا کی تھی۔ اس کے دیکھا دیکھی دوسرے اخباروں نے بھی اپنے نمبر نکالنے شروع کئے۔ لیکن آریہ جگت بخوبی جانتا ہے۔ کہ کوئی اخبار "پرکاش" کے پایہ کا رشی نمبر نہیں نکال سکا۔ رشی نمبر پرچار کا بہترین سادھن ہے +

رشی کے نروان دوس پر "پرکاش" اپنی شردھانجلی اس درش بھی پیش کرے گا۔ سماجوں کی موجودہ حالت اور کساد بازاری کے پیش نظر اس نمبر کی قیمت ۴ر کی بجائے ۲ر رکھی گئی ہے۔ ... آریہ سماج ... ایک نادر تحفہ ہوگا۔ مضامین نظموں کے لحاظ سے۔ کاغذ لکھائی اور چھپائی کے لحاظ سے یہ نمبر پہلے نمبروں سے بڑھ چڑھ کر ہوگا۔ زیادہ تر ... سدھانت سمبندھی ہونگے۔ ... مہاشہ ... ہندو ...

آریہ بھائیوں ... چوں کا کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے آرڈر ابھی سے معہ قیمت پیشگی ارسال کر دیں +

لیکھکوں اور کویوں سے چونکہ رشی نمبر دیوالی سے ایک سپتاہ پہلے شائع ہو جاوے گا۔ اس لئے لیکھکوں اور کویوں سے نیویدن ہے کہ اپنے لیکھ اور کویتائیں جلد از جلد ارسال کر دینی چاہئیں۔ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے ۲۵۔ تاریخ تک پہنچ جانی چاہئیں +

مشتہرین سے چونکہ یہ نمبر بھاری تعداد میں شائع ہوگا۔ اور ہزاروں آریہ بھائیوں کے مطالعہ میں آئیگا۔ اس لئے اس نمبر میں اشتہار دینا یقیناً لابھ دائیک ہے۔ اپنا اشتہار اجرت پیشگی بھیجکر ریزرو کرا لیں +

شرح اجرت اشتہار ایک صفحہ ۴۰ روپے۔ ½ صفحہ ۲۵ روپے۔ ایک کالم ۱۵ روپے۔ ٹائیٹل کا آخری صفحہ ۵۰ روپے۔ ٹائیٹل اندرونی صفحہ ۴۵ روپے۔

ایجنٹ صاحبان آج ہی جتنی کاپیاں درکار ہوں۔ دو آنے فی کاپی کے حساب سے (۲۵ فیصدی کمیشن کاٹ کر) قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بذریعہ "پرتاپ" یا براہ راست بھیجکر آرڈر دے دیویں +

منیجر "پرکاش" نسبت روڈ۔ لاہور

صنعت و حرفت | اپنے دیش کی بات | سنسار اُنتی کی اور

سینٹڈ ہیر آئیل

فی زمانہ تمام دنیا میں تیلوں کی بڑی مانگ ہے۔ کیونکہ جتنے بھی خوشبودار تیل صابن۔ اور گلیسرین وغیرہ وغیرہ چیزیں ہیں سب تیل ہی سے بنائی جاتی ہیں۔

عام طور پر ہیر آئیل بنانے کے لئے دو قسم کے تیل استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک زمینی آئیل (Mineral oils) کہلاتے ہیں۔ اور دوسرے نباتاتی تیلوں کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں۔

ا۔ نباتاتی تیل مثلاً روغن نارجیل۔ مہوہ۔ سرسوں۔ مثلاً (میٹھا تیل)۔ کیسٹر آئیل یعنی روغن ارنڈی۔ مونگ پھلی۔ بادام روغن۔ نیم آئیل۔ روغن کمدہ۔ روغن کاہو۔ روغن زیتون وغیرہ۔

ب۔ منرل آئیل مٹی کا تیل۔ وائیٹ آئیل۔ اور پرافین لیکوڈ وغیرہ وغیرہ

فوائد و نقصان

روغن ناریل بالوں کو لمبا سیاہ اور چمکدار کرنے میں از حد مفید ہے۔ لیکن یہ تیل چونکہ سردی میں اور کبھی کبھی گرمی کے موسم میں بھی بالکل گھی کی طرح جم جاتا ہے۔ اس لئے اس سے ہیر آئیل نہیں بنائے جاتے۔ البتہ دوسرے تیلوں کی ملاوٹ سے جو اسے سردی میں جمنے نہیں دیتے۔ خوشبودار تیل تیار کئے جا سکتے ہیں۔

روغن مہوہ یہ تیل عموماً صابن بنانے کے کام میں آتا ہے۔ کہیں کہیں اسے بجائے گھی کے کھانے کے کام میں بھی لاتے ہیں۔ ... [illegible] ... (باقی آئندہ)

برطانی ایمپائر میں ہندوستانیوں کی اکثریت

برطانی ایمپائر کی مجموعی آبادی ۴۹۴٫۷۷۰٫۰۰۰ بتلائی جاتی ہے۔ اور اس کی تقسیم مندرجہ ذیل ہے:۔

یورپ میں	۴۸٬۰۰۰٬۰۰۰	جنوبی امریکہ میں	۲۲۰٬۰۰۰
ایشیا میں	۳۶۵٬۰۰۰٬۰۰۰	اوشنیا میں	۹٬۰۰۰٬۰۰۰
افریقہ میں	۶۰٬۰۰۰٬۰۰۰	میزان	۴۹۴٬۷۷۰٬۰۰۰
شمالی امریکہ میں	۱۰٬۳۰۰٬۰۰۰		
وسطی امریکہ میں	۵۰٬۰۰۰		
مغربی جزائر الہند میں	۲٬۰۰۰٬۰۰۰		

اس مجموعی آبادی میں ۳۵ کروڑ آدمی صرف ہندوستان میں رہتے ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ برطانی ایمپائر میں ہندوستانیوں ہی کی اکثریت ہے۔

... ڈاکٹر ... کے ... لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ — پوسٹ بکس ۳۵۵ – کلکتہ

پچاس برس سے زیادہ کا مشہور لاثانی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

ہر گھر میں رکھئے

STAR TRADE MARK (REGD)

Rgd. جوڑی تاپ

تپ لرزہ اور اطحال کی دوا

دوا کھانے سے پہلے

ملیریا اور باری کے بخار کے لئے یہ اکسیر ہے۔ تین چار خوراک کے پیتے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے خون کا بڑھنا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ ملیریا کے لئے اس کے کوئی دوا مفید نہیں۔ نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی پندرہ آنے۔ ڈاک محصول دس آنے۔ چھوٹی شیشی آٹھ آنے۔ ڈاک محصول سات آنے۔

دوا کھانے کے بعد

داد کا مرہم — رنگ رنگ

ایک بار لگاتے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے

نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی چار آنے۔ چار آنے محصول ڈاک۔ چھ ڈبی تک سات آنے

نمونہ ڈیڑھ آنہ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے

نوٹ:۔ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا خانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت سٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر ... کا نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

ایجنٹ:۔ لاہور میں منیجر پیسہ اخبار۔ امرتسر میں ڈاکٹر ... ہال بائینڈ کو

کوہ ایلپس کیسے بنا؟

کوہ ایلپس آج ایک بہت بلند پہاڑ کہلاتا ہے۔ مگر یہ سب برف اور بارش کی وجہ سے ہے۔ ورنہ وہ پہلے پہل صرف ۴۰۰۰ فٹ بلند تھا۔ بارش اور برف کی وجہ سے اس میں گھاٹیاں بن گئیں۔ اور آج اس کی سر بفلک چوٹیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ قدرت ہر وقت چیزوں کی حالت میں تغیر و تبدل کرتی رہتی ہے۔ چودہ ہزار سال پیشتر سکنڈے نیویا برف سے ڈھکا ہوا تھا۔ اور وہ برف سات ہزار سال قبل مسیح پگھل گئی تھی۔

انسانی جسم بطور ریڈیو سیٹ

انٹرنیشنل ہومیوپیتھک کانگرس شکاگو میں ڈاکٹر ڈبلیو۔ ڈی۔ ہائمبڈ نے ڈیلیگیٹوں کے سامنے سائنٹفک مظاہرہ کے ذریعے بتایا۔ کہ انسانی جسم وائرلیس سیٹ کی طرح کام کرتا ہے۔ اور جب کبھی دماغ کام کرتا ہے۔ ایک الیکٹریکل تبدیلی واقع ہوتی رہتی ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے اپنے وائرلیس کو ایک میز پر رکھا۔ اور ساتھ ہی ایک سکرین (پردہ) بھی لگا دیا۔ جس سے مختلف کیفیتیں ظاہر ہوتی تھیں۔ تجربات ایک لڑکے پر کئے گئے۔ جس کے جسم میں ڈاکٹر موصوف نے بجلی کی رو گزار دی۔ اور لڑکے کا جسم بیٹری کی طرح کام کرنے لگ گیا۔ جس سے ایک کرنٹ پیدا ہو کر سکرین پر ظاہر ہو گئی۔ روشنی کا ایک گول سا نشان سکرین پر ناچتا ہوا نظر آیا۔ اس کے بعد ایک ... [illegible] ... اپنا سر اپر ... سے مشابہ ہیں۔

ور کی ضرورت

ہندی رتن پاس ایک کھتری کل اُتپن کنیا کے لئے ایک آریہ ور کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں:۔

رائے وشو پرشاد آریہ
اونکار بھون۔ معظم جاہی روڈ
حیدرآباد دکن

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

PRAKASH LAHORE

کرنو تو وشوم آریم

سالانہ چندہ ۵ للعہ

مالک عیرے ہے

پرکاش لاہور

प्रकाश

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۲ | اتوار ۷ اکارتک سمت ۱۹۹۳ | مطابق یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۴۳

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا اودیت رہنا چاہئے۔

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیش ہے۔ یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک انتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے۔

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

مُورتی پُوجکوں سے

بُت خانہ میں کیا یار بھلا ڈھونڈ رہے ہیں
نادان ہیں جو پتھر میں خدا ڈھونڈ رہے ہیں

دیتے ثبوت اپنی جہالت کا سراسر
مجہول ہیں بے جاں میں وفا ڈھونڈ رہے ہیں

ب[illegible]ی رکھتے ہیں توقع
اور کھیت میں حرمل کے حنا ڈھونڈ رہے ہیں

ان عقل کے اندھوں سے میں کہتا ہوں سرِعام
دوزخ میں جو جنت کی ہوا ڈھونڈ رہے ہیں

جو آنکھ ہو پتھر کی بھلا اس میں کہاں نور
کیوں وادیٔ ظلمت میں ضیا ڈھونڈ رہے ہیں

کھو بیٹھے ہیں وہ لعل یمن خاک میں کیفا
اندھوں کی طرح روزہ و مسا ڈھونڈ رہے ہیں

(کیفا)

اُپنشد گاتھا

تیترے اُپ نشد

(برہم آنند ولی)

ویدامرت

بکھرے ہوئے پھول

چھٹا انوواک

جو منش یہ مانتا ہے۔ کہ "برہم نہیں ہے" تو وہ ناستکتا کے کارن نشٹ ہو جاتا ہے۔ اور جو مانتا ہے۔ کہ "برہم ہے"۔ اُسے گیانی لوگ سنت اور سرلبشٹھ کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس آنند مے کا آتما بھی شریر میں رہنے والا جیو ہے۔ جو کہ پوروکہے ہوئے کوشوں کا آتما ہے۔

اب پرشن یہ ہے۔ کہ جو منش ایشور کو نہیں مانتا۔ کیا وہ برہم کو نہیں جانتا۔ اور کیا برہم کو جاننے والا منش ہرگز برہم لوک کو بھوگتا ہے۔

اس کا اُتر یہ ہے۔ کہ:۔

"کہ ناستک پرماتما کو نہیں پاسکتا۔ اور آستک ہی برہم آنند کو پاسکتا ہے"۔

سرشٹی کے آرمبھ میں پرماتما نے اچھا کی۔ کہ میں بہت ہو جاؤں۔ ارتھات اپنی شکتی کو بھنت بھنت روپوں میں پرکٹ کردوں۔ تب اس نے تپ تپا۔ ارتھات سرشٹی رچنے کا سنکلپ کیا۔ پھر پرماتما نے اس سرشٹی میں، جو کچھ بھی ہے۔ اُس کو رچا۔ اور اس کو رچ کر سرشٹی میں ویاپک ہو گیا۔ اُس میں پروشٹ ہو کر وہ الیشور ویکت اور اویکت دونوں روپوں میں ہو گیا۔ ارتھات اُس کی رچنا تو پرکٹ ہو گئی۔ پرنتو اس کا سوروپ گُپت ہی رہا۔ ندنتر جو پدارتھ ورنن کرنے کے یوگیہ ہے۔ اور جو ورنن کرنے کے یوگیہ نہیں۔ جو پدارتھ آدھار روپ ہیں۔ جو آدھار روپ نہیں۔ جو وگیان روپ چیتن اور اوگیان روپ جڑ ہیں۔ اور جو ادناشی ہیں۔ اور جو ناشوان ہیں۔ اُن سب میں پرماتما کی شکتی پرکٹ ہوئی۔ اس لئے یہ جو کچھ ہے۔ وہ ستیہ ہے۔

ساتواں انوواک

یہ درشیہ مان جگت پہلے پرکٹ نہیں تھا۔ جب یہ الیشور کی اچھا سے ستھول روپ میں آیا۔ تب یہ ستیہ ہوا۔ بھگوان نے سنسار رچ کر اپنے آپ کو سوئم پرکٹ کیا۔ اس لئے اس کو سُکرت یعنی سُروپ کہتے ہیں۔ پرم پوتر پرماتما سار سوروپ ہے۔ منش اس سکھ سوروپ پرماتما کو پاکر ہی آنندوان ہوتا ہے۔ جو یہ سرو آدھار آنند سکھ سوروپ نہ ہو۔ تو پران لینا اور جینا بھی اسمبھو ہو جائے۔ ایشور ہی سب کو سکھی اور آنند دینا ہے۔ جب یہ جیو آتما اس آدرشیہ ۔۔۔ نربھیہ ہو رہتا۔ ان ورچنیہ۔ برہم آشرے۔

सवितुस्त्वा प्रसव उत्पुनाम्यच्छिद्रेण पवित्रेण सूर्यस्य रश्मिभिः सवितुर्वः प्रसव उत्पुनाम्यच्छिद्रेण पवित्रेण सूर्यस्य रश्मिभिः। तेजोसि शुक्रमस्यमृतमसि धाम नामासि प्रियन्देवानामनाधृष्टं देवयजनमसि ॥ (یجروید ادھیائے پہلا منتر ۳۱)

لفظی ترجمہ (سوی تُوہ) پرمیشور کی (پرسوے) پیدا شدہ دنیا میں (سوریسیہ) سورج کی (اچھدرین) خالی از نقص (پوترین) پاک (رشمی بھی) کرنوں سے (میں) (توا) یگیہ کو (اُت پُنامی) پاک کرتا ہوں ٭

(سوی توہ) جگدیشور کی (پرسوے) پیدا کی ہوئی دنیا میں (سوریسیہ) پرماتما کے (اچھدرینا) خالی از نقص (پوترین) پاک (رشمی بھی) روشنی دینے والے گیان سے (وہ) آپ لوگوں کو (اُت پنامی) میں پاک کرتا ہوں ٭

(اے جگدیشور آپ) (تے جہ) پرکاشمان (اسی) ہو۔ (شکرم) پاک اور طاقتور (اسی) ہو۔ (امرتم) آپ ناش سے علیحدہ اور نجات کا آنند دینے والے (اسی) ہو (دھام) آپ سب کا آدھار (اور) (نام) سب سے نمسکار کرنے لائق (اسی) ہو۔ (دیونام) عالموں کے (پریم) پیارے (اناد ھرشٹم) بے خوف اور (دیو یجنم) عالموں کے واسطے قابل پرستش (اسی) ہو ٭

تشریح اس جگہ پرماتما اپنی صفات اور یگیہ ودیا کے پھل کو بتلاتے ہیں ٭ جو یگیہ کیا جاتا ہے۔ وہ سُورج کی کرنوں کی مدد سے مختلف مقامات، پرتھوی پانی پرتھوی وغیرہ لاتعداد اشیاء کو پاک کرتا ہے۔ سورج کی کرنیں جو خود بے نقص ہیں۔ وہ خوشبودار چیزوں کے ذرات کو ساتھ لے جاکر جگہ بجگہ صفائی کرتی رہتی ہے۔ اس واسطے ہر ایک منش کا فرض ہے۔ کہ اگر وہ بڑا بھاری یگیہ کرنے کے ناقابل ہے۔ تو کم از کم ہوان تو ضرور کیا کرے۔ کیونکہ جب روزمرہ انسان اپنے جسم کی غلاظت سے ہوا پانی پرتھوی کو گندہ کرتا ہے۔ تو کیا اس کو واجب نہیں۔ کہ اگر زیادہ نہیں۔ تو کم از کم اتنی صفائی تو ضرور کرے۔ جتنی گندگی اُس نے دنیا میں پھیلائی ہے۔ بے تعصب عالموں اور سائنسدانوں کی نظر میں یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ آگ سے بڑھ کر دُنیا میں صفائی کرنے والی کوئی شے نہیں۔ اور نیز جو اشیاء اس میں ڈالی جاتی ہیں ان کا اثر زیادہ اور بہت دُور تک ہوتا ہے۔ اس لئے آگ میں خوشبودار اور طاقت دینے والی چیزوں کو ڈال کر سنسار کا اُپکار کرنا ویدک دھرم میں ضروری فرض گردانا گیا ہے۔ بیرونی صفائی کرنے کے پشچات اندرونی صفائی بھی ضرور کرنی چاہئے۔ یعنی آتما کو گیان دینا چاہئے۔ اس کے لئے پرماتما نے اپنی اپار دیا سے وید کو سرشٹی کے آغاز میں اگنی۔ وایو۔ ادتیہ اور انگرہ ان چار رشیوں کے ہردے میں پرکاش کیا۔ اور اُنہوں نے دیگر لوگوں کو سکھلایا۔ یہ گیان آتما کو شانتی دینے والا ہے۔ اور بتلاتا ہے۔ کہ پرماتما خود پرکاشمان اور دوسروں کو پرکاش دینے والا ہے۔ خود طاقت ور اور پاکیزہ اور دوسروں کو طاقت اور پاکیزگی دینے والا سارے سنسار کا آدھار یعنی سہارا اعظم۔ عالموں سے نمسکار کئے جانے کے لائق۔ دھرماتما پرشوں کا پیارا۔ اور عالم لوگوں سے ہی ٹھیک ٹھیک پرستش کئے جانے کے قابل ہے ٭

سرو آدھار برہم میں نربھے ہو کر برہم کو پراپت کرتا ہے۔ تبھی وہ ابھے ہو جاتا ہے ٭

جب منش پرماتما کے سوروپ میں تھوڑا سا بھی سنشے کرتا ہے۔ تب اُس کو بھے پراپت ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو گیانی ماننے والے کو بھی مرتیو کا بھے پراپت ہوتا ہے ٭

جس طرح ایشور کو حاصل کر لینے پر ہزاروں سنساری جیووں کے سنگ رہتے ہوئے بھی وہ بھوبندھن میں نہیں گرتا ۔ (گنیشدت)

پرکاش کے رشی نمبر کیلئے جلد لیکھ بھیجیں

---

(۱)

من کی سولہ ورتیاں ہیں۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار۔ ماتسریہ۔ درپ۔ دمبھ۔ اسویا۔ ابھیمان۔ راگ۔ دویش۔ اچھا۔ شردھا۔ اور بھگتی۔ ان میں سے پہلی تیرہ سنسار کو بندھن میں ڈالتی ہیں۔ آخری دو بندھن سے آزاد کراتی ہیں۔ کھانے پینے کی اچھا شریر کے انت تک بنی رہتی ہے ٭

(۲)

تین گنوں سے من میں تین ورتیاں ہوتی ہیں۔ ستوگن سے شانت ورتی۔ اور رتوگن سے مُوڑھ ورتی پیدا ہوتی ہے۔ سما شانت ورتی ہے۔ غصہ گھور ورتی ہے۔ آلسیہ اور غفلت مُوڑھ ورتی ہے ٭

(۳)

من ایک ایڈووکیٹ ہے۔ جو ساری شکلوں کو چیف جج بُدھی کے سامنے فیصلے کے لئے رکھتا ہے۔ بُدھی سے حکم پاکر کرم اندریوں کے پاس سندیشہ بھیجتا ہے۔ من اندھیرے میں ٹٹولتا پھرتا ہے۔ صرف بُدھی ہی وچار کرتی ہے ٭

(۴)

رات کو آکاش میں بے تارے دکھائی دیتے ہیں۔ مگر سورج کے نکلتے ہی کسی کا پتہ نہیں چلتا۔ اس سے کیا کہیں گے۔ کہ تارے ہیں ہی نہیں؟ اُسی طرح اپنی اگیان اوستھا میں ایشور نہ دیکھ کر کیا یہ کہنے کا حق ہے۔ کہ ایشور نہیں ہے؟

[illegible] ہوتا ہے [illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] پاتے [illegible]

جل ایسا ہی ماکا [illegible] ایک ہی سچدانند کو کوئی اللہ۔ کوئی ہری۔ کوئی برہم اور کوئی (God) کہہ کر پکارتے ہیں۔ نام کا فرق ہے۔ نامی کا نہیں ٭

(۶)

گیس کی روشنی ایک ہی منبع سے آکر مختلف شکلوں میں جلتی ہے۔ مگر اُس کا مخزن ایک ہی ہے۔ ہر جاتی اور ہر دیش کے دھارمک لوگ بھی اُسی ایک پرماتما سے روشنی لے کر ہی آئے ہیں ٭

(۷)

ڈلہ جو کہ پانی کے ساتھ ملا رہنے پر وہ اس میں مل جائے گا۔ لیکن مکھن بنا لینے پر وہ کسی طرح بھی پانی میں نہیں گھل سکتا۔ اسی پ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

لاہور میونسپل کمیٹی توڑ دی گئی

(لاہور ۲۷ - اکتوبر) آج پنجاب گورنمنٹ محکمہ متعلقہ کے سیکرٹری اور ڈائرکٹر سرگوکل چند نارنگ منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ کے دستخطوں سے ایک غیر معمولی گزٹ کے ذریعے لاہور میونسپل کمیٹی کو توڑ دئے جانے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ قانون نے لاہور میونسپل کمیٹی پر جو فرائض عائد کئے تھے۔ انہیں سرانجام دینے میں کمیٹی قطعی طور پر ناقابل ثابت ہوئی ہے۔ اور جب تک یہ دوبارہ قائم نہ کی جائے۔ اس کمیٹی کے تمام فرائض اور اختیارات مسٹر آئی سی جونز آئی۔ سی۔ ایس میں بطور ایڈمنسٹریٹر تفویض ہونگے ٭

چاول ریاست پٹیالہ سے چھینا جائیگا

(شملہ ۲۶ - اکتوبر) بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ریاست کے ذمہ گورنمنٹ ہند کا جو قرضہ ہے۔ اس کی ادائیگی پر زور دیا جا رہا ہے۔ اور دربار پٹیالہ سے یہ کہا گیا ہے۔ کہ اگر قرضہ کی ادائیگی جلد نہیں ہو سکتی۔ تو علاقہ چاول گورنمنٹ کے حوالے کر دیا جائے ٭

دان ویر سیٹھ برلا کا دان

(لاہور - ۲۶ - اکتوبر) دان ویر سیٹھ جگل کشور برلا نے جو ہندو سبھا کے اجلاس میں شرکت کے لئے لاہور آئے تھے۔ لاہور میں کل تین ہزار روپیہ دان کیا ہے ... دان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-
... ریاست ... نے ہندو ... از ... پنجاب ... مجھے ...

مسلمانوں نے ہندوؤں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا

(کیمبلپور ۲۷ - اکتوبر) حضرو میں کئی دنوں سے مسلمانوں نے مولویوں کی انگیخت پر ہندوؤں کو تنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔ بازاروں اور شہروں کے چاروں طرف پکٹنگ لگا رکھی ہے۔ کوئی مسلمان عورت کسی ہندو دکان سے سودا خریدنے آئی ہے۔ تو اسے سخت بے عزت کر کے واپس کر دیا جاتا ہے۔ سینکڑوں مسلمان عورتوں کو بھی جو شہر میں نسوار کے کارخانوں میں نوکر تھیں۔ اور مزدوری کر کے بال بچوں کا پیٹ پالتی تھیں۔ شہر میں داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ نسوار کے کارخانہ داروں نے ہفتہ سے کام بند کر رکھا ہے۔ کوئی مسلمان ہندو دکاندار سے سودا نہیں لیتا۔ ہندو دکاندار ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ ہندو خوفزدہ ہو رہے ہیں۔ اور ہڑتال کرنے کا خیال کر رہے ہیں ٭ (نامہ نگار)

روپیہ۔ مالا ہاسا ور ٹراونکور میں ہریجن سدھار کیلئے آریہ پرتی ندھی سبھا کو ۱۲ سو روپیہ۔ جات پات توڑک منڈل ایک ہزار روپیہ۔ آریہ پتری پاٹھ شالہ سدرشن نگر ایک سو روپیہ۔ ہندو یووک سماج ۲۵۰۰ روپیہ (ہندو نوجوانوں کو دستکاری کی تعلیم دینے اور ہریجن ادھار کے لئے) سناتن دھرم کالج ۴۰۰۰ روپیہ۔ سناتن دھرم مہابیر دل ۵۰۰ روپیہ۔ ہندو ودیا پاٹھ شالہ ۵۰۰ روپیہ ٭

صوبہ ہوپائی کے چینی گورنر کا قتل

(سنگھائی ۲۵ - اکتوبر) صوبہ ہوپائی کے چینی گورنر جرنیل ہانیوشائی کو جو مارشل چیانگ کائی شیک صدر جمہوریہ چین کے سرگرم حامی تھے۔ ہانگو کے ایک چینی نوجوان نے سہ پہر کے وقت قتل کر دیا۔ قاتل کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ لنڈن کی چینی سفارتگاہ کے نمائندے نے بیان کیا۔ کہ جرنیل ہانیوشائی ایک بڑا ہی قابل شخص تھا۔ اس کی موت پر بڑے افسوس کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اور اسے جمہوریہ چین پر ایک کاری ضرب خیال کیا جاتا ہے ٭

سپین میں باغیوں کی حکومت

(برلن ۲۵ - اکتوبر) جرمنی اور اٹلی دونوں اس بات پر متفق ہیں۔ کہ سپین کے باغی لیڈر جنرل فرانکو کی گورنمنٹ ملک کے بیشتر حصہ میں ہے۔ اور لوگ اس کے ساتھ ہیں۔ دوسرے جنرل فرانکو کی گورنمنٹ نے ملک طوائف الملوکی کے مقابلہ میں امن بحال کر دیا ہے ٭

دوسہرے کے جلوس پر مسجد سے پتھر

(پٹنہ - ۲۸ - اکتوبر) بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مورتی کے ساتھ دسہرہ کا جلوس ایک مسجد کے آگے سے گذر رہا تھا۔ کہ مسجد میں سے جلوس پر پتھر پھینکے گئے۔ جس سے مورتی کا ایک بازو ٹوٹ گیا ٭

بڑودہ میں تین کارخانے بند ہو گئے

(بڑودہ ۲۷ - اکتوبر) یہاں تین کاٹن ملوں کے بند ہونے سے ۲۵۰۰ سے زائد مزدور بیکار ہو گئے ہیں۔ مزدوروں کا مطالبہ ہے۔ کہ ان کی اُجرتوں میں جو تخفیف کی گئی ہے۔ وہ بحال کر دی جائے۔ مگر کارخانہ دار مصر ہیں۔ کہ تخفیف جاری رہے گی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک اور کاٹن مل بھی اس مہینہ کے آخر تک بند کر دی جائے گی ٭

ایک مہاجن کا لرزہ خیز قتل

(پٹیالہ ۲۷ - اکتوبر) موضع ڈسکہ۔ تھانہ سنام ریاست پٹیالہ سے ایک مہاجن کے قتل کی اطلاع موصول ہوئی ہے ٭

مہاراجہ کی تصویر استعمال نہ کی جائے

(نوساری ۲۷ - اکتوبر) حکومت بڑودہ نے ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں حکم دیا گیا ہے۔ کہ ریاست کے مختلف کارخانوں میں تیار کی ہوئی مصنوعات پر مہاراجہ یا شاہی خاندان کے کسی ممبر کی تصویر بطور ٹریڈ مارک استعمال نہ کی جائے ٭

(امرتسر ۲۸ - اکتوبر) ہندوؤں کے ایک بھاری جلسہ میں ڈاکٹر راج بھوج نے ڈاکٹر گوکل کی اس مشورہ کی مذمت کی۔ کہ ہریجنوں کو سکھ بن جانا چاہیئے ٭

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبو دار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے۔

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتا

آپ بھی اپنے گھر میں اس کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بھائیوں نے اسے از حد پسند کیا ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے ٭ پنجاب بھر میں یہ سب سے پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اس لئے دھوکہ سے بچنے کیلئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں ٭

منیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز۔ مالک وسنتو ایجنسی سوتر منڈی۔ لاہور

ویدک دھرم (ہندی)

خط و کتابت صرف ہندی میں کریں

اردو میں نہیں ...

یہ ایک ماہوار ماسک ہے۔ جس میں ویدک سبھیتا کے لیکھ پرکاشت ہوتے ہیں۔ ودیا سیلوردھ وید بھاشیہ بھی گراہکوں کو ملتا ہے ٭

نمونہ مفت

پتہ:- سوادھیائے منڈل اوندھ (ضلع ستارا)

ودیشوں میں ہلچل

حکومت فرانس کا تختہ اُلٹنے کا کھلم کھلا اعلان

پیرس ۲۶۔ اکتوبر مسلسل ہڑتالوں اور کمیونسٹ مظاہروں کے بعد پیرس میں اس بات کا زبردست اندیشہ پیدا ہو رہا ہے۔ کہ فرانس بھی عنقریب ہی اس بھونتاک اور خونی راہ پر چلنے والا ہے۔ جس پر آج کل سپین گامزن ہے۔ پچھلے دنوں لفٹننٹ کرنل ہیلی گیبٹ نے فرانسیسی مراکو میں اپنے فوجی سپاہیوں کے روبرو ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج ہم اپنی بدعنوان حکومت کے خلاف جہاد کرنے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں۔ آپ کے سردار کی حیثیت سے میں آپ لوگوں سے اس حکومت کے خلاف لڑنے کی دعوت دیتا ہوں۔ آپ کو آخری دم تک لڑنا ہوگا ٭

باغی افواج کی پسپائی

میڈرڈ ۲۱۔ اکتوبر۔ حکومت سپین کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ سرکاری افواج نے اراگون کے محاذ پر تین نئی کار پوزیشنوں کو سر کر لیا ہے۔ اور سانتا ففی دی دیگورا کی ایک مضبوط پوزیشن کو بھی فتح کر لیا ہے۔ اور یہاں سے باغی فوجوں پر زبردست گولہ باری ہو رہی ہے۔ اعلان میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ سرکاری افواج کو دوسرے محاذوں پر بھی جزوی فتوحات حاصل ہوئی ہیں ٭

اٹلی اور جرمن کے درمیان معاہدہ

لنڈن ۲۶۔ اکتوبر لنڈن کے ڈپلومیٹک حلقوں میں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اٹلی اور جرمن کے درمیان معاہدہ پر دستخط ہونے کی خبر درست ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے مغربی بحیرہ روم کے جزائر بیلی آرک میں سپین کی حکومت برقرار رہے گی ٭

سرکاری اور باغی افواج کے خونریز معرکے

...۲۶۔ اکتوبر۔ میڈرڈ سے آمدہ ریڈیو کی اطلاعات سے ظاہر ہے۔ کہ سپین کی سرکاری افواج ... اور ... ریزد پر جو حملے کئے گئے تھے۔ ان کو باغی افواج نے پسپا کر دیا ہے۔ اور سانتا فی ... کے محاذ پر جو ہوائی حملہ ... ہے۔ اور وہاں سرکاری ... ہیں۔

ابی سینیا پر اٹلی کا قبضہ

بغداد ۲۶۔ اکتوبر۔ واقفکار حلقے بیان کرتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ جلد اس بات کا اعلان کرے گی۔ کہ وہ ابی سینیا پر اٹلی کے قبضہ کو تسلیم کرتی ہے۔ گویا دوسرے الفاظ میں اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حکومت یوگوسلاویا بھی اسی زمرہ میں شامل ہو گئی ہے۔ جس میں اٹلی اور جرمنی ہیں ٭

بادشاہ پر حملہ آور کی درخواست مسترد

لنڈن ۲۴۔ اکتوبر۔ شاہ ایڈورڈ ہشتم پر حملہ کرنے کے الزام میں جس شخص کو سزا ہوئی تھی۔ اس نے اپیل کرنے کیلئے درخواست دی تھی۔ لیکن یہ درخواست مسترد کر دی گئی ہے ٭

گورنمنٹ سپین کا اعلان

گورنمنٹ ۲۶۔ اکتوبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ کی فوجوں نے تین مقامات پر باغیوں کو شکست دی۔ انگورا کی پوزیشن پر بھاری بمباری کئے جانے کے بعد سپین کی سرکاری فوجوں نے قبضہ کر لیا ٭

گورنمنٹ سپین کے بتیس ہزار سپاہی ہلاک

لزبن ۲۶۔ اکتوبر۔ باغی لیڈروں کا دعویٰ ہے۔ کہ گذشتہ اگست اور ستمبر میں گورنمنٹ کے بتیس ہزار سپاہی ہلاک اور پچاس ہزار زخمی ہو چکے ہیں ٭

روس اور جاپان میں جنگ چھڑنے والی ہے

شنگھائی کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ روسی افواج منگولیا کی سرحد پر جمع ہو رہی ہے۔ دوسری طرح جاپانی افواج بھی مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔ دونوں طرف سے چیلنج کیا جا رہا ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ روس اور جاپان میں عنقریب جنگ شروع ہو جائیگی ٭

حکومت سپین آخری لمحوں پر

میڈرڈ ۲۸۔ اکتوبر کیبنٹ نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ ۲۰ سال سے ۴۵ سال تک ہر نوجوان کو مسلح ہو جانا چاہئے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ باغیوں کے ... منظر ... میڈرڈ ... کیا ...

رجسٹر

سپریم کے موقعہ پر رشی نروان دوس کے اُپلکش میں "پرکاش" کا سپیشل

"پرکاش" کا "رشی نمبر"

جو آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں سنیاسیوں۔ مہاتماؤں اور پنڈتوں کے لیکھوں۔ کویوں کی نظموں کا شاندار مرقع ہوگا۔ اس میں ودھرمیوں کی طرف سے کئے جانے والے رشی دیانند کی ذات پر کمینے حملوں کا منہ توڑ جواب ہوگا۔ آریہ سماج اور رشی دیانند کے مہان کاریہ کا دلچسپ اور مدلل پیرایہ میں بیان ہوگا۔ اچھوتوں کی سمسیا کا حل ہوگا۔ ویدوں اور ویدک دھرم کی فضیلت واضح کی جائے گی ٭

ان تمام خوبیوں اور سہ رنگی تصویر کے باوجود قیمت صرف دو آنہ

رکھی گئی ہے۔ جو بلاشبہ غضب کی رعایت ہے تو پچھلے نمبروں سے کیا۔ بلحاظ لکھائی چھپائی و کاغذ کیا بلحاظ مضامین اور نظموں کے یہ نمبر بڑھ چڑھ کر ہوگا ٭

ہمارا دعوےٰ ہے کہ

دوسری اخباروں کے نمبر "پرکاش" کی شان کو نہ پہنچ سکیں گے

"پرکاش" ۱۸۔ سال سے اپنا رشی نمبر نکال رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ خاص نمبر نکالنے کی ابتدا پنجاب میں "پرکاش" نے ہی کی۔ بلاک کی تصویر دینے کا رواج بھی "پرکاش" نے ہی چلایا۔ اس خاص نمبر کے ذریعے اور ۳۲ سال سے سادھارن پرچوں کے ذریعے جو خدمت اس نے آریہ سماج کی کی ہے۔ وہ کسی سے بھولی نہیں۔ دوسری اخباروں نے بھی "پرکاش" کی دیکھا دیکھی "رشی نمبر" نکالے۔ لیکن اس کی شان کو نہ پہنچ سکے۔ اور نہ امسال پہنچ سکیں گے۔ اس لئے :-

اس ہزاروں کی تعداد میں چھپنے والے اس خاص نمبر میں اشتہار دیجئے اور

فائدہ اُٹھائیے۔ آریہ سماجوں اور ایجنٹوں کے آرڈر امسال گذشتہ سالوں کے آرڈروں سے دُگنے آ رہے ہیں۔ اس کے باوجود اُجرت اشتہار وہی ... [illegible]

ایک صفحہ ۴۰ روپے ½ صفحہ ۲۵ ... [illegible]

ٹائٹیل کا صفحہ ۵۰ روپے ... [illegible]

نوٹ:- ایک کاپی کے لئے ۲/ کے ٹکٹ ارسال کریں ٭

آریہ سماجیں اور ایجنٹ جلد از جلد اپنے آرڈر بھاری تعداد میں بھیجدیں

کیونکہ

پچھلے سال کئی آرڈروں کی تعمیل نہ ہو سکی تھی۔ اب کے تو قیمت بھی ۳/ کی بجائے ۲/ ہے۔ اس لئے اپنے اپنے پرچے ابھی سے محفوظ کرا لیں ٭

اشتہار دہندگان فوراً اپنا اشتہار اور اُجرت پیشگی ارسال کر دیں۔ اور جگہ ریزرو کرائیں جو اشتہار پہلے آئے گا۔ وہ اچھی جگہ پر لگ سکے گا ٭

مینیجر "پرکاش" لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۱۷ - کارتک سمت ۱۹۹۳

"پرکاش کا رشی نمبر"

رشی نمبر" کے متعلق اعلان ہو چکا ہے۔ یہ حسب معمول نکلے گا۔ اس کی وہی شان ہوگی۔ جو پرانے پرچوں کی تھی۔ فرق ہوگا۔ تو یہ کہ اسکی قیمت تین آنے کی بجائے دو آنے ہوگی۔ آریہ پُرشوں کو قیمت کی کمی سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھانا چاہئے۔ برس کے بعد رشی کا سندیش لوگوں تک پہنچانے کے لئے چند روپے خرچ کرنے پڑیں۔ تو اُنہیں سنکوچ نہ ہونا چاہئے۔ قیمت کی کمی سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ لیکن اپنے پیسے بچانے کے لئے نہیں۔ بلکہ رشی نمبر کی اشاعت کو بڑھانے کے لئے۔ یہ پرچہ جتنا زیادہ لوگوں کے ہاتھوں میں جائے گا۔ اتنا ہی فائدہ ہوگا۔ اگر ایک آریہ آٹھ پرچے خرید کرے۔ تو اُسے صرف ایک روپیہ خرچ کرنا ہوگا۔ لیکن وہ آٹھ پرچے آٹھ سجنوں کی نظر سے گزر کر نامعلوم کیا انقلاب پیدا کر دیں۔ اگر ان میں سے ایک سجن بھی آریہ سماج کی طرف جھک جائے۔ تو اندازہ لگاؤ کہ اس سے آریہ سماج کو کتنا فائدہ ہوگا۔ ہمیں تو یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ ہمارا فرض صرف یہ ہے۔ کہ بیج ڈالتے جائیں۔ کبھی نہ کبھی پودا اگے گا۔ اور وہ بڑھ کر درخت بنے گا۔ کرم کرتے جاؤ۔ اور اس کا پھل پرماتما پر چھوڑ دو۔ اس لئے میں ایک بار پھر آریہ سماجوں تھا آریہ پُرشوں سے اگرہ پورک پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ رشی نمبر کے دائرہ اشاعت [illegible] ریاست بھی نے ہندو [illegible] سارہ پرس [illegible] کبھی نکالا گیا۔ اور نہ کبھی اس سے نفع اُٹھانے کی کوشش کی گئی۔ ان دنوں تو نفع کیا ہوگا۔ اگر خرچ پورا ہو جائے۔ تو بھی غنیمت ہے۔ لیکن ان باتوں کے لئے میں آریہ پُرشوں کو کشٹ دینا نہیں چاہتا۔ "پرکاش" کے مالی پہلو کی طرف سے وہ بے فکر رہیں۔ اس کا انتظام ہوتا رہے گا۔ وہ یہ دیکھیں۔ کہ یہ پرچہ جس اُدیش سے نکالا گیا ہے۔ وہ پورا ہو رہا ہے یا نہیں۔ میں زیادہ سے زیادہ خسارہ کے لئے تیار ہوں۔ لیکن ایک شرط ہو کہ اس سے آریہ سماج کا پرچار ہو۔ اگر اصلی اُدیش ہی پورا نہ ہو۔ تو خسارہ اُٹھانے سے کیا حاصل؟ اس صورت میں کیوں نہ وہ روپیہ جو اس کام پر لگایا جاتا ہے۔ کسی ایسے کام پر لگایا جائے۔ جس سے آریہ سماج کو لابھ ہو۔ اس لئے میں بار بار اپنے بھائیوں سے بنتی کرتا ہوں۔ کہ وہ "رشی نمبر" کی اشاعت کو بڑھانے کا یتن کریں۔ تاکہ رشی کا سندیش زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکے۔

مضامین کافی تعداد میں پہنچ چکے ہیں۔ جن مہانو بھاوؤں کے لیکھ آ چکے ہیں۔ ان کا میں دھنیہ واد کرتا ہوں۔ اور آشا کرتا ہوں کہ جن سجنوں سے درخواست کی گئی ہے۔ اور وہ اس سمے تک اپنے لیکھ نہیں بھیج سکے۔ وہ جلد بھیجنے کی کرپا کریں گے۔ لیکھوں کے سمبندھ میں میں نویدن کر چکا ہوں۔ کہ ان کا کشیتر وستر‌ت ہونا چاہئے۔ رشی کے جیون کے متعلق بہت سے لیکھ نکل چکے ہیں۔ اب بھی نکلیں گے۔ لیکن ضرورت یہ ہے۔ کہ رشی کی تعلیم اور ان کے کام کے متعلق زیادہ لیکھ ہوں۔ لیکھوں کو نئے سانچے میں ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ دن بدن نئے وشے ہمارے سامنے آ رہے ہیں۔ اور اس سمے بھی آ رہے ہیں۔ تین سال ہوئے امریکہ میں مذاہب کی کانفرنس ہوئی تھی۔ اور امسال لنڈن میں ہوئی ہے۔ مذاہب کی ان کانفرنسوں کے سامنے جو مضامین رکھے گئے ان کی فہرست کو پڑھ کر ہم اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ان دنوں کس قسم کے مضامین کے متعلق آریہ سماج کا درشٹی بندو پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر ایک مضمون "بیکاری" ہے۔ یہ سوال کسی ایک جاتی۔ ایک دیش یا پردیش تک محدود نہیں۔ بلکہ تمام جاتیوں اور دیشوں پر حاوی ہے۔ جو ملک جتنا زیادہ مہذب ہے۔ اتنی ہی زیادہ وہاں بیکاری ہے۔ انگلستان۔ فرانس اور جرمنی جیسے یورپ کے ممالک بیکاری سے تنگ آ رہے ہیں۔ ان ممالک کی گورنمنٹیں اپنی ساری طاقت بیکاری کو دور کرنے کے لئے خرچ کر رہی ہیں۔ وسائل سوچے جا رہے ہیں۔ اور ان کو عمل میں لایا جا رہا ہے۔ درحقیقت ہر ایک گورنمنٹ کی کامیابی اور ناکامی کا معیار یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ بیکاری کو کس حد تک دور کر رہی ہے۔ ممالک متحدہ امریکہ کی گورنمنٹ بھی اس کام میں لگی ہوئی ہے۔

جب سے پریزیڈنٹ روزویلٹ نے امریکہ کی عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لی ہے۔ تب سے وہ اسی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ کسی طرح بیکاری دور ہو۔ اُنہوں نے ملک کے سامنے نیا پروگرام رکھا ہے۔ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کا پروگرام سوشلزم کا پہلو لئے ہوئے ہے۔ آج تو یہ حالت ہو گئی ہے کہ کوئی کسی کی بات کو مانتا ہو یا نہ مانتا ہو۔ لیکن اگر وہ اپنے دیش کی سیوا کرنا چاہتا ہے۔ تو اُسے بتانا ہوگا۔ کہ بیکاری اور غریبوں کی تکالیف دور کرنے کیلئے وہ کیا پروگرام پیش کرتا ہے۔ بیکاری کے سوال کے ساتھ سوسائٹی کے نظام کا سوال بھی وابستہ ہے۔ اسے کوئی سوشلزم کا نام دے یا فیسزم کا۔ بہرحال یہ سوال ہمارے سامنے ہے۔ کہ سوسائٹی کا نیا نظام کیا ہوگا۔ کیا یہ اسی طرح چلتا رہے گا۔ جس طرح کہ آجکل یا اس میں کوئی تبدیلی واقع ہوگی۔ ہوگی تو کیا؟

یہ سوالات ہیں۔ جن پر آریہ سماج کے ودوانوں کو ویدک دھرم کی درشٹی سے روشنی ڈالنی چاہئے۔ انہیں بتانا چاہئے۔ کہ ویدک دھرم ان مشکلات کا کیا حل پیش کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں لازمی طور پر ورن ویوستھا کا ذکر آئیگا۔ ویدک ورن ویوستھا کیا ہے؟ آج کل کی سوشلزم سے اس کا کیا تعلق ہے۔ وہ سوشلزم کی نسبت مجلسی تکالیف کا کوئی بہتر حل پیش کرتی ہے۔ یا نہیں۔ یہ باتیں ہیں جن کے متعلق آریہ ودوانوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہئے۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ ویدک ورن ویوستھا آج کل کی مجلسی مشکلات کا بہترین حل ہے۔ لیکن صرف ہمارے کہنے سے کون مانے گا؟ اسے ثابت کرنے کی ضرورت ہے۔ میں آریہ سماج کے ودوانوں سے آشا رکھتا ہوں۔ کہ وہ اس قسم کے وشیوں پر پرکاش ڈالیں گے۔ شکاگو کی کانفرنس اور لنڈن کی کانفرنس میں اسی قسم کے وشیوں پر نبندھ پڑھے گئے تھے۔ آتما اور پرماتما کا کیا سمبندھ ہے۔ یہ بھی ایک آوشیک وشے ہے۔ اس کے متعلق بھی لوگوں کو گیان دینا چاہئے۔ لیکن خیالات کا جو مد ان دنوں چل رہا ہے۔ وہ آتما اور پرماتما کے سمبندھ کی نسبت اس قسم کے وشیوں کو زیادہ ضروری سمجھ رہا ہے۔ جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ پرماتما کو خوش کرنے کا بہترین ڈھنگ یہ ہے۔ کہ اس کے بچوں اور پتریوں کی سیوا کی جائے۔ جبکہ سارے سنسار میں ہاہاکار مچ رہا ہو۔ ایک طرف لوگ بھوک سے مر رہے ہیں۔ دوسری طرف توپوں کا بارود ہزاروں اور لاکھوں کو اپنا گراس بنا رہا ہو۔ ایسی اوستھا میں آتما اور پرماتما کے سمبندھ وچار گوشٹی کس کو رُچی کر

پرتیت ہو سکتا ہے۔ نوجوانوں کی شکل بطور خود ایک سوال بن گئی ہے۔ اگر میں یہ کہدوں کہ نوجوانوں کا حال و مستقبل ایک بھیانک روپ دھارن کر رہا ہے۔ تو مبالغہ نہ ہوگا۔ جو تعلیم انہیں ان دنوں دی جا رہی ہے۔ کیا ان کے لئے ہتکر ہے؟ یا اس میں کسی پریورتن کی آوشکتا ہے؟ یہ ایک ایسا وشے ہے۔ جس کے مہتو سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ غرض یہ کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ پرانی سڑک کو چھوڑ کر آریہ ودوان نئی سڑک اختیار کریں۔ نئے وشیوں پر لیکھ لکھیں۔ تاکہ لوگوں کو ان سوالات کے متعلق ویدک دھرم کا درشٹی کون معلوم ہو۔ جو اس وقت ان کے دماغوں کو چکر دے رہے ہیں۔

"پرکاش" کا یہ پرچہ یکم نومبر کا پرچہ ہوگا۔ اور دیپ مالکا ۱۳۔ نومبر کو ہے۔ اس لئے یا تو ۸۔ نومبر کا پرچہ رشی انک ہو سکتا ہے۔ یا ۱۵۔ نومبر کا۔ ہمارا نشچے یہ ہے۔ کہ ۱۵۔ نومبر کا ہو۔ لیکن وہ دیوالی سے کئی دن پہلے نکل جائیگا۔ ایسے وقت پر نکلے گا جبکہ ہر ایک استھان پر وقت پر پہنچ جائے۔

(کرشن)

کنیا گوروکل کا کامیاب جلسہ

جن دنوں لاہور میں دیانند کالج کی اردھ شتابدی منائی جا رہی تھی۔ انہی دنوں دہرہ دون میں کنیا گوروکل کا جلسہ ہو رہا تھا۔ شوک ہے۔ کہ وسشیش کارنوں سے میں اس میں شامل نہ ہو سکا۔ لیکن مجھے یہ جان کر ہرش ہوا ہے۔ کہ یہ اُتسو بڑا سپھل رہا ہے۔ جو تار وہاں سے آیا ہے۔ اس کے رو سے ۱۵ ہزار روپیہ چندہ ہوا ہے۔ اور اٹھاسی برہمچاریوں کا پرویش ہوا ہے۔ میں اُتسو کی سپھلتا کے لئے اپنی بہن شریمتی ودیاوتی جی سیٹھ اور آچاریہ راملا جی کو ودھائی دیتا ہوں۔ جن کی کوششوں سے یہ اُتسو سپھل رہا ہے۔

(کرشن)

وی پی وصول کیجئے

"پرکاش" کے جن پریمیوں نے باوجود ختم چندہ کی اطلاع پانے کے تاریخ مقررہ تک نہ تو چندہ ہی ارسال کیا ہے۔ اور نہ ہی کوئی اطلاع دی ہے۔ ان کی سیوا میں حسب اطلاع وی پی بھیجے گئے ہیں۔ اُن پریمیوں کو چاہئے کہ وی۔ پی وصول کر کے مشکور فرما دیں۔ اور جن کا چندہ ماہ نومبر میں ختم ہوتا ہے۔ ان کو اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا رہی ہیں۔ انہیں بھی اپنا چندہ جلد از جلد بھیج دینا چاہئے۔ (مینیجر)

دیانند کالج کی اردھ شتابدی

دیانند اینگلو ویدک کالج کی اردھ شتابدی جو ایک ہفتہ تک لاہور میں منائی گئی سپھلتا پوروک سماپت ہوئی۔ اس اردھ شتابدی کے سمبندھ میں تین باتوں کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ ایک یہ کہ سارے کا سارا پروگرام کامیاب رہا۔ لوگ ہزاروں کی تعداد میں ہر ایک جلسہ میں شریک ہوئے۔ تمام جماعتوں نے اپنی عملی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ ان دنوں تو یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ لاہور کی پبلک کے لئے صرف ایک ہی مضمون ہے۔ اور وہ ہے دیانند کالج کی جوبلی۔ اردھ شتابدی کے سمبندھ میں ایک جلوس نکالا گیا۔ جو آریہ سماج اور دیانند کالج دونوں کی شکتی کا پرمان تھا۔ آریہ سماج کی نسبت کالج کی شکتی کا زیادہ پرمان تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں ودیارتھی شامل ہوئے۔ اور لوگوں نے اپنی آنکھوں دیکھ لیا۔ کہ رشی دیانند کی پنیہ سمرتی میں جو پودا ۱۸۸۶ء میں لگایا گیا تھا۔ وہ پچھلے پچاس برسوں میں کس طرح ایک شاندار برکش کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ یہ جلوس اتنا آریہ چرتشوں کا نہ تھا۔ جتنا دیانند کالج اور سکولوں کے ودیارتھیوں کا تھا۔ کچھ ہو اس بات سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ جلوس نہایت شاندار تھا۔ سب سے آگے ایک ہاتھی تھا جس پر پنڈتوں کو بٹھایا گیا تھا۔ جو وید منتروں کا اچارن کرتے جاتے تھے۔ تیسری قابل ذکر بات چندہ ہے۔ جو اس موقعہ پر جمع ہوا۔ دیانند کالج کے ادھیکاریوں نے صوبہ کی نبض کو پہچان کر ٹیکنیکل سکول کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی اپیل کی۔ اس وقت ہندو نوجوانوں میں بیکاری نے غضب ڈھا رکھا ہے۔ ان کے لئے کوئی صیغہ نہیں رہا۔ سرکاری ملازمتوں سے وہ دھکیلے جا رہے ہیں۔ قانون انتقال اراضیات کی وجہ سے زراعت کا دروازہ ان کے لئے بند ہو چکا ہے۔ رہ گئی تجارت وہ ان دنوں نہایت ہی متنزلی حالت میں ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ان دنوں تجارت میں پڑنا مناسب ہے یا نہیں۔ ایسی حالت میں ہندو نوجوان کیا کریں۔ چاروں طرف سے آواز اٹھ رہی ہے۔ کہ موجودہ تعلیم سے کوئی فائدہ نہیں۔ ایسی تعلیم کا انتظام کرنا چاہیئے۔ جس سے ہندو نوجوانوں کی روزی کا سوال حل ہو۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ تمام سکول بند کر دئے جائیں۔ یا یہ کہ عام تعلیم سے کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن یہ ضرور سمجھتا ہوں۔ کہ جس طرح نوجوان اندھا دھند اعلےٰ تعلیم حاصل کئے جا رہے ہیں۔ اس سے چنداں فائدہ نہیں۔ اعلےٰ تعلیم صرف چند نوجوانوں کے لئے ہے۔ اب تعلیم کا ایسا انتظام ہونا چاہیئے۔ کہ یونیورسٹی کے مندر میں قدم رکھنے سے پہلے جو نوجوان اس کام کے قابل ہوں اس میں انہیں ڈال دیا جائے۔ ان دنوں یہ آواز اٹھ رہی ہے۔ اور بجا طور پر کہ ہندو نوجوانوں کے لئے دستکاری کا انتظام ہونا چاہیئے۔ دیانند کالج کے ادھیکاریوں نے موقع شناسی سے کام لے کر یہ نشچے کیا۔ کہ انڈسٹریل سکول کے ساتھ ٹیکنیکل سکول قائم کیا جائے۔ اور اس کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی اپیل کی جائے۔ اس لحاظ سے انہیں آشاتیت سپھلتا پراپت ہوئی ہے۔ کیونکہ جہاں کل چندہ کی رقم ڈیڑھ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ وہاں نقد چندہ بھی ایک لاکھ پندرہ ہزار ہو گیا ہے۔ گویا جتنا انہوں نے مانگا تھا اس سے زیادہ انہیں نقد مل گیا۔ تاکہ روپیہ کی قلت کی وجہ سے سکول کے کھلنے میں دیر نہ ہو۔ ٹیکنیکل سکول کے لئے بڑی بڑی رقمیں دان میں ملی ہیں۔ چودہ ہزار روپیہ کا گپت دان ہے۔ دان ویر سیٹھ جگل کشور جی برلا نے دس ہزار روپیہ دیا ہے۔ اسی طرح پانچ پانچ ہزار کی کئی رقمیں ہیں۔ دیانند کالج کے ڈیپوٹیشن پنجاب سے بھی باہر گئے۔ اور بمبئی کلکتہ۔ کانپور اور دہلی وغیرہ مقامات سے بھی چندہ لائے۔ اردھ شتابدی کی سپھلتا پر میں کالج کے ادھیکاریوں کو ودھائی دیتا ہوں۔ سب سے بڑھ کر ودھائی کے پاتر مہاتما ہنسراج جی ہیں۔ جنہوں نے اس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگایا۔ اور پچاس برس کے پشچات آج اسے اس سرسبز حالت میں دیکھا وہ اپنی خوش قسمتی پر جتنا بھی ناز کریں کم ہے۔ کیونکہ بہت کم ایسا اتفاق ہوتا ہے۔ کہ کوئی پودا لگائے اور اسے اس طرح پودے کو برکش بنا ہوا دیکھنے کا اوسر ملے۔ جس طرح مہاتما ہنسراج نے دیانند کالج کو دیکھا ہے۔ اس کالج کو قائم کرنے والوں میں سورگباشی پنڈت گورودت جی بھی کسی سے پیچھے نہ تھے۔ انہوں نے کالج کے لئے کم تیاگ نہیں کیا۔ اسی طرح لالہ لاجپت رائے جی رائے بہادر لالہ لال چند جی اور کئی اور سجنوں نے اپنے اپنے طریق پر کالج کی شاندار خدمات سرانجام دیں۔ لیکن کالج کی اردھ شتابدی دیکھنے کا سَوبھاگیہ صرف مہاتما ہنسراج جی کو ہی پراپت ہوا۔ اس کالج کے ساتھ رشی دیانند کا نام وابستہ ہے۔

جگت گورو شنکر آچاریہ اور سناتن دھرمی

ہندو مہاسبھا کی صدارت کے سلسلہ میں پچھلے ہفتہ جگت گورو شنکر آچاریہ جی لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں کئی ایک ایسی باتیں کہیں۔ جن سے سناتن دھرمیوں کو اختلاف ہے۔ انہوں نے ہریجنوں کو سکھ ہو جانے کا مشورہ دیتے ہوئے ہندوؤں سے اپیل کی۔ کہ وہ اچھوتوں کو پونا پیکٹ کی رو سے دئے گئے حقوق ان سے نہ چھینیں۔ بے شک سناتن دھرمیوں کا یہ پروٹسٹ قابل تعریف ہے۔ لیکن یہ امر بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اگر سناتن دھرمی کہے جانے والے قدامت پسند ہندو ہریجنوں کے پرتی اپنے رویہ کو بدل ڈالتے اور ان سے ہریجنوں کو جو شکایات ہیں ان کو دور کر دیا ہوتا یا ایسا کرنے میں آریہ سماجیوں کا ساتھ دیا ہوتا۔ تو آج نہ جگت گورو شنکر آچاریہ جی کو مہاتما گاندھی کے الفاظ میں یہ خطرناک سکیم ہندو مہاسبھا کے اجلاس میں پیش کرنے کا موقعہ ملتا۔ اور نہ انہیں اس کے خلاف پروٹسٹ کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی۔ اب بھی کچھ ہو سکتا ہے۔ پروٹسٹ کے ساتھ ساتھ اگر وہ ہریجنوں کے ادھار کے لئے عملی قدم اٹھا دیں۔ یا آریہ سماج کا ساتھ دیں۔ تو بگڑی بات بن سکتی ہے۔

سناتن دھرمی اور آریہ سماج

آج کل سناتن دھرمی اخبارات میں آریہ سماج اور رشی دیانند کے خلاف زہر اگلا جا رہا ہے۔ رشی دیانند کی ذات ستودہ صفات پر بے بنیاد لانچھن لگائے جا رہے ہیں۔ اور کئی گندی کتابوں کی اشاعت کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ افسوس ہے کہ یہ سب کچھ منتیہ استیہ کے نرنے کے لئے نہیں۔ حقیقت کی تلاش کے لئے نہیں۔ بلکہ خود غرضی کے لئے کیا جا رہا ہے۔ اخبارات اشتعال انگیز مضامین لکھ کر سیدھے سادے سناتن دھرمیوں کو اُلّو بنا کر ان کی جیبیں کاٹ رہے ہیں۔ اور ایسے اخلاق سے گرے ہوئے مضامین لکھنے والے بھولی بھالی سناتن دھرمی جنتا کی آنکھوں میں دھول ڈال کر شہرت اور دولت کما رہے ہیں۔ کاش سچے سناتن دھرمی دیکھیں اور سوچیں۔ کہ کس طرح انہیں دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ اور ہندو جاتی کے رکھشک۔ مجسم رہنما اور انیسویں صدی کی سب سے بڑی آتما کو بدنام کر کے ایک بھاری گناہ کیا جا رہا ہے۔

ہم سناتن دھرمی بھائیوں کو ان الفاظ کے ساتھ دیانند کالج کی گولڈن جوبلی پر دئے گئے پنڈت مدن موہن مالویہ اور ڈاکٹر کرتکوٹی جگت گورو شنکر آچاریہ کے لیکچروں کے الفاظ کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ مالویہ جی نے فرمایا تھا:۔

”رشی دیانند کے آگمن سے پہلے حالات بہت خراب تھے۔ لوگ دھرم سے منحرف اور آریہ سنسکرتی سے لاپرواہ ہوتے جاتے تھے۔ جہالت بہت زیادہ تھی۔ مہرشی دیانند نے جاتی کو بیدار کیا۔ کسی کے پرادھین ہونا پاپ ہے۔ کوئی دیش دوسرے دیش کے ادھین ہوتا ہے۔ تو اس کا دھن سمپتی تتھا سنسکرتی نشٹ ہو جاتی ہے۔ اس وقت دیش کی یہی حالت تھی۔ لیکن سوامی دیانند کی کرپا سے سادھک خیالات کا پرچار ہوا۔ اس وقت جو ہندو سبھیتا پر چوٹ ہو رہی ہے۔ اگر تمام بھائی مہرشی کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں۔ تو حالات سدھر سکتے ہیں“

اسی طرح ڈاکٹر کرتکوٹی نے آریہ سماج اور رشی دیانند کے پرتی اپنی اگادھ شردھا کا اظہار کرتے ہوئے رشی اور آریہ سماج کے کام اور اس کے مہتو کو ورنن کیا۔

ان حالات میں سناتن دھرمی بھائیوں کو وقت کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے جاتی کے بھلے کی خاطر اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اچھوتوں کی سمسیا کو حل کرنے کی طرف اپنی شکتی خرچ کرنی چاہیئے۔ ورنہ مستقبل قریب میں جو خطرہ دکھائی دے رہا ہے۔ وہ ہندو قوم کو لے ڈوبے گا۔

گوپال کرشن کی نگری میں بوچڑ خانہ

اس خبر سے ہندوؤں میں بے چینی پھیل گئی ہے۔ کہ متھرا کے قریب بوچڑ خانہ کھولنے کی اجازت دی گئی [illegible] [illegible] [illegible] گئو رکشا کا [illegible] ہے۔ اس میں بوچڑ خانہ کھولا جائے۔ اگر بوچڑ خانہ کھل گیا۔ تو اس کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ ہندوؤں کے جذبات کو پیروں تلے روندنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی گئی۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے اجلاس نے جو لاہور میں منعقد ہوا ہے۔ یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس کے خلاف ستیہ گرہ کیا جائے۔ لیکن پیشتر اس کے کہ ہندو اس ناقابل برداشت اور توہین آمیز حکم کے خلاف پروٹسٹ اور ستیہ گرہ کریں۔ کیا ہم حکام متعلقہ سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ جب آج تک وہاں بوچڑ خانہ نہیں تھا۔ تو انہیں اب کیوں ایسا قدم اٹھانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ جس سے ہندوؤں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ویدکے نام پر مکروہ پروپیگنڈا

مسلمانوں کا دعوےٰ تو اسلام کے عالمگیر اور تمام مذاہب سے افضل ہونے کا ہے لیکن ان کا طریقہ پرچار کس قدر مکروہ ہے۔ یہ جان کر حیرت ہوتی ہے۔ ان کے واعظین ہندو لباس اور ہندوانہ نام دھارن کر کے ہندو سجنوں کو دھوکے میں پھنساتے پھرتے ہیں۔ اسی قدر نہیں بلکہ ہندوؤں کے دھارمک گرنتھوں کو بدنام کرنے کے لئے بلا حوالہ ایسے الفاظ منسوب کئے جاتے ہیں۔ جن سے ان کا مطلب حل ہو سکے۔ نیز ہندوؤں کے بزرگوں کو بدنام کر کے ہندو سجنوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایسی کتابیں اور پمفلٹ مسلمانوں کی طرف سے آئے دن شائع کئے جاتے ہیں۔ مجبوراً مہاتما گاندھی جی کو بھی ایک بار ان کے اس مکروہ پروپیگنڈا کے خلاف پروٹسٹ کرنا پڑا تھا۔ اس کے لئے انہوں نے اپنے اخبار "ہریجن" میں ایک لیکھ بھی لکھا تھا۔ اخبارات میں بھی بہت کچھ لکھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر "الواعظ" لکھنؤ کے بعثت نمبر میں ایک مضمون بعنوان "نبوت اسلام از فطرت انسان" شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک جگہ لکھا ہے :۔

"اسلام، در بانیٔ اسلام کی صداقت اگلی تمام کتابوں سے ثابت ہوتی ہے۔ توریت و انجیل و زبور کے علاوہ اہل ہنود کے وید و گیتا سے بھی دین اسلام کا حق ہونا ثابت ہے۔ چنانچہ "شام" وید میں حسب ذیل عبارت موجود ہے :۔

مادہ بکو نیتا دہیاو کرٹ آنت چرواکرت
ہرشنگ بیکشائیت شنداوید و شاستر چہ
مرینا +

یعنی جس کے نام کا اول حرف میم ہو۔ آخری مال ہو۔ اور اس کے دین میں گوشت کھانے کا رواج ... رہا ست ... نے ہندو ...

اسلام حضرت محمد ... مجھ ... ہے۔ اس لئے کہ اس نام کے سوائے آنحضرت کے نہ پیغمبروں میں کوئی پایا جاتا ہے۔ نہ اہل ہنود کے دیوتاؤں میں سے کسی کا ایسا نام تھا۔ لہٰذا اس عبارت سے آنحضرت کی رسالت و دین اسلام کا حق ہونا ثابت ہوتا ہے"۔

دیکھئے روز روشن میں کس طرح آنکھوں میں دھول ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جس نامہ نگار کو اتنا معلوم نہیں۔ کہ وید کا نام کیا ہے۔ وہ نام وید ہے یا شام وید۔ وہ منتر کو پڑھ سکتا ہے؟ من گھڑت شلوک اردو میں لکھ کر سیدھے سادے مسلمانوں کو یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ وید میں بھی اسلام اور حضرت محمد صاحب کی صداقت کی تائید کی گئی ہے۔ اس قدر دھوکہ اور فریب کاری ہے۔ اور نامہ نگار کی یہ جرأت دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ہم "الواعظ" کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ منتر جو اس نے سام وید سے منسوب کیا ہے۔ سام وید سے نکال کر دکھائے +

بلا حوالہ من گھڑت باتوں کو وید سے منسوب کر کے ہندوؤں کی آنکھوں میں دھول ڈال کر فریب اور دھوکہ سے ہندو سجنوں میں مکروہ پروپیگنڈا کرنا صرف مسلمانوں کو ہی زیب دیتا ہے۔ اور شاید یہی راز ہے اسلام کی ترقی کا۔ اسلام اپنے اقتدار کے زمانہ میں تلوار کے زور سے پھیلا۔ اور فی زمانہ دھوکہ۔ لالچ اور فریب سے اس کی اشاعت ہو رہی ہے +

اس لحاظ سے یہ ترجمہ ۱۶۸۰ء مطابق ۱۶۲۳ء میں ختم ہوا۔ تلسی داس نے اپنا رام چرت جسے تلسی رامائن کہا جاتا ہے۔ عہد اکبری کے آخیر میں لکھا تھا۔ اور تلسی داس کی رامائن کی شہرت کے لئے یہ بات سب سے بڑا ثبوت ہوئی۔ کہ تیس چالیس سال کے اندر ہی اس کا فارسی ترجمہ نظم میں ہو کر جہانگیر کی نذر کیا گیا۔ تلسی رامائن اور بالمیکی رامائن کا مقابلہ کرنے پر یہ بھید کھلا۔ کہ یہ بالمیکی رامائن کا ترجمہ ہے۔ کاتب کی غلطی سے تلسی رامائن کا نام دیا گیا ہے۔ بات دراصل یہ تھی۔ کہ جس وقت یہ ترجمہ لکھا گیا۔ اس وقت (۱۶۲۳) میں عام لوگ جس رامائن سے واقف تھے۔ وہ تلسی رامائن ہی تھی۔ تلسی رامائن کی ہردلعزیزی نے بالمیکی رامائن کا نام ہی لوگوں کے دلوں سے بھلا دیا تھا۔ رامائن سے اس وقت مطلب تلسی رامائن ہی تھا۔ گردھر داس کا یہ ترجمہ کئی معنوں میں ایک معرکہ کی چیز ہے۔ بالمیکی رامائن سی کتاب اور اس کا فارسی ترجمہ کرنا۔ اور وہ بھی نظم میں اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ٹوڈرمل نے جو نسخہ ہندوؤں کو عہد اکبری میں عطا کیا تھا۔ اس پر انہوں نے باقاعدہ عمل شروع کر دیا تھا۔ گردھر داس کا یہ ترجمہ جہاں

اس کی قابلیت کی نشانی ہے۔ وہاں اس بات کا بھی بدیہی ثبوت ہے۔ کہ مسلمانوں میں اسوقت سنسکرت علم و ادب کے لئے جو شوق اکبر نے پیدا کیا تھا۔ وہ معدوم نہیں ہو گیا تھا۔ بلکہ اور بھی ترقی پر تھا +

عراق میں ہندو تہذیب کے نشان

یہ بات وشواس روپ میں مانی جاتی تھی۔ کہ عراق اور بھارت کا پرسپر گھنگر تک روپ میں سمبندھ تھا۔ لیکن اب تک اس کا کوئی پرمان نہ ملا تھا۔ اب اس بات کا ثبوت بھی مل گیا ہے۔ چنانچہ حال میں مسٹر سٹان لائیڈ اور ڈاکٹر ہنری فرینک فورٹ کی ادھیکشتا میں عراق میں "ٹیل اگرم" استھان پر جو کھدائی ہوئی ہے۔ اس میں کئی مہتو پورن وستوئیں پراپت ہوئی ہیں۔ عراق میں ہندو تہذیب کے ان نشانوں کی موجودگی یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ کسی زمانہ میں ہندو عراق پر حکمران تھے۔ اس کی کھدائی میں ایک پرانی عمارت کے کھنڈر موہنجوداڑو کی کھدائی میں نکلنے والے مندروں کے کھنڈرات کے مشابہ ہیں۔ اور بھی کئی ایک ایسی چیزیں نکلی ہیں۔ جو اس نتیجہ پر پہنچنے کو مجبور کرتی ہیں۔ کہ یہ بھارتیہ سبھیتا کے چنہ ہیں۔ کبھی ویدک دھرم عالمگیر اور آریوں کا سارو بھومک راجیہ رہا ہے۔ اگر آریہ سماج اپنی ساری طاقت اس طرف لگا سکے۔ تو امید کی جا سکتی ہے۔ کہ ایک دن پھر ویدک دھرم دنیا بھر میں مقبول ہو جائے گا +

"رشی نمبر" کے لئے آرڈروں کی رفتار

"رشی نمبر" کے لئے آرڈر آ رہے ہیں۔ لیکن ان کی رفتار ذرا سست ہے۔ تاہم جن جن سماجوں نے آرڈر بھیجے ہیں۔ ان کی تعداد دیکھ کر سنتوش ہے۔ لدھیانہ سماج کا چار سو کاپی کا آرڈر ... ہے۔ آریہ سماج کوئٹہ نے ایک سو کاپی کا۔ آریہ سماج دہلی نے ۵۰ کاپی کا۔ آریہ سماج رائے کوٹ نے پچاس کاپی کا۔ اسی طرح اور بھی چھوٹے بڑے آرڈر ہیں۔ انبالہ چھاؤنی سے ڈاکٹر لال چند جی نے ایک سو کاپی آرڈر بھیجا ہے۔ مفت بانٹنے کے لئے بھی کئی پریمیوں کے آرڈر آئے ہیں۔ جن میں "پرکاش" کے انیہ پریمی مہاشہ شانتی سروپ جی اوورسیر بالا گھاٹ کا ۵۰ کاپی کا ہے۔ ساہو لالہ دولت رام جی حیدرآباد نظام ریاست نے بھی ۱۲ کاپی کا آرڈر بھیجا ہے۔ دوسری آریہ سماجوں کو بھی ان سماجوں اور پرکاش کے پریمیوں کو ان پریمیوں کی اس معاملہ میں تقلید کرنی چاہئے۔ ہم ان مہانو بھاوں کا جنہوں نے آرڈر بھیجے ہیں۔ دھنیہ واد کرتے ہیں۔ اور جن سماجوں اور آریہ پرشوں ...

"رشی نمبر" کیلئے آرڈر جلد بھیجئے

صرف ایک ہفتہ رہ گیا ہے۔ اب دیر کرنے کا وقت نہیں۔ آریہ سماجوں کو ایک ایک پوسٹر اور ایک ایک آرڈر کارڈ ارسال کیا جا چکا ہے۔ انہیں جلد از جلد کارڈ میں پرتیوں کی تعداد اور دوسرے امور بھر کر ارسال کر دینے چاہئیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ "پرکاش" کا رشی نمبر ہر لحاظ سے دوسری اخبارات کے نمبروں سے بڑھ چڑھ کر ہوگا۔ دوسری اخبارات کے نمبر نہ "پرکاش" کی شان کو کبھی پہنچ سکے ہیں نہ اب پہنچیں گے۔ اشتہار میں جن لیکھکوں اور کویوں کے نام دئے گئے ہیں۔ ان میں سے بہتوں کے لیکھ اور کوتائیں موصول ہو چکی ہیں۔ اس بار سدھانت سمبندھی لیکھ زیادہ ہوں گے۔ رشی دیانند کی ذات ستودہ صفات پر کئے جانے والے ودھرمیوں کے اعتراضات کا منہ توڑ جواب ہوگا۔ ویدوں کی فضیلت اور رشی اور آریہ سماج کے کام کی اہمیت کو درشایا جائے گا۔ آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں۔ پنڈتوں۔ لیڈروں اور کویوں کے لیکھوں اور نظموں کا شاندار مرقع صرف ۲ر کو پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک سہ رنگی دلکش تصویر بھی دی جا رہی ہے۔ فوراً زیادہ سے زیادہ تعداد میں آرڈر بھیج دیں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر ۲ر کے حساب سے ارسال کر دینی چاہئے +

(مینیجر)

جہانگیر کے عہد میں رامائن کا فارسی ترجمہ

ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کے ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کی لائبریری میں گردھر داس کی تصنیف کردہ فارسی رامائن کا قلمی نسخہ موجود ہے۔ اس کے آخیر میں لکھا ہوا ہے "نسخہ تلسی رامائن ترجمہ ۱۸۹۳ء بتاریخ بست و ہفتم ماہ چیت" کے خاتمہ کے ایک شعر میں ترجمہ کی تاریخ دی ہوئی ہے۔ یعنی ہزار و ششصد و ہشتاد و یکبرا چیت

جماعت احمدیہ اور مسٹر گابا

احرار کی کوششوں سے مسٹر گابا اسمبلی میں گئے۔ اور وہاں جاکر مرزا صاحب کی کچھ کتب کو ضبط قرار دئے جانے کے متعلق تحریک کی۔ لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوئے۔ اس کو احمدی حضرات احمدیت کی صداقت قرار دیتے ہیں۔ اور انہیں اب بھی توبہ کرکے احمدیت قبول کرنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ چنانچہ "فاروق" لکھتا ہے۔ کہ:۔

"مخالفین کی ناکامی اور احمدیت کی ترقی کا نظارہ آج انی مھین من اراد ک اھانتک کے الفاظ میں پورا ہو رہا ہے۔ کاش کہ مسٹر گابا اب بھی توبہ کرکے جماعت احمدیہ کے پاک گروہ میں داخل ہوکر خدا تعالے کے اس عذاب سے رہائی پائیں"۔

بے شک پنجاب کے مسلمانوں کی تمام کوششوں کے باوجود مسٹر گابا رہا نہ ہوئے۔ اور وہ محض اس لئے کہ پنجاب کے مسلمان اپنے محبوب لیڈر کے لئے ڈیڑھ لاکھ کی ضمانت کا انتظام نہ کر سکے۔ احمدیوں کو اس طرح کوری دعوت دینے کی بجائے میدانِ عمل میں آنا چاہئے تھا۔ لطف تب تھا۔ جب احمدی حضرات ضمانت کا انتظام کرکے انہیں آزاد کرا دیتے۔ اس سے نہ صرف مسٹر گابا "راہ حق" پر آ جاتے۔ بلکہ مسلمانانِ پنجاب کو بھی احمدیت کی حقیقت کا احساس ہو جاتا۔ سُنا گیا ہے۔ کہ تین ضمانتیں تو تیار ہو گئے۔ اب کسر صرف ایک کی ہے۔ اس نازک موقعہ پر اگر احمدی چاہیں۔ تو چین اور پھلیاں دونوں کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ کوری دعوت اور توبہ کر لینے کی نصیحت سے کیا فائدہ؟

مسنر اے لطیفی کا مسلم خواتین کو اپدیش

مسنر اے لطیفی نے اپنی ایک براڈ کاسٹ تقریر کے ذریعے مسلم خواتین کو نصیحت کی ہے۔ کہ "وہ اسلامی عقائد کی پورے طور پر پابند رہ سکیں"۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس ترقی کے زمانہ میں اسلامی عقائد و اصول چل سکتے ہیں؟ اسلام تو کثرت ازدواج۔ طلاق۔ حلالہ اور پردہ جیسی لعنتیں مسلم خواتین کے لئے عقائد کی شکل میں پیش کرتا ہے۔ لیکن وہ ان لعنتوں سے بچنے کے لئے پوری جدوجہد کر رہی ہیں۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ اُن کی جو پوزیشن اسلام میں ہے۔ اس سے وہ سنتشٹ نہیں۔ وہ زمانہ کے ساتھ ساتھ چلنا چاہتی ہیں۔ لیکن یہ اسلامی عقائد جن کی پابندی کا وہ اپدیش کرتی ہیں۔ اُن کے راستہ میں کانٹے بن آتے ہیں۔ اس لئے مسنر اے لطیفی کا یہ اپدیش کیا معنی رکھتا ہے۔ جبکہ مسلم عورتوں کی بھی یہ قدرتی خواہش ہے۔ کہ زمانہ کے ساتھ ساتھ وہ بھی ترقی کریں۔ اور دو باتوں میں ایک ہی ممکن ہے۔ یا اسلامی عقائد کی پابندی یا دنیوی ترقی!

مسلمانوں کی ازدواجی زندگی کا تلخ تجربہ

مسلمانوں کے جہاں مذہبی عقائد نقائص سے پُر ہیں۔ وہاں رسم و رواج بھی خلافِ فطرت اور ناقابلِ عمل و بد نتائج پیدا کرنے والے ہیں۔ مسلمانوں کی ازدواجی زندگی کس قدر مصائب اور باہمی رنجشوں سے پُر ہے۔ اس کا تلخ تجربہ بھی مسلم خواتین کو ہے۔ شادی کے بارہ میں ان کے رواج بھی کیسے ہیں۔ کہ بھائی۔ چچا۔ اور ماموں کے لڑکے لڑکیوں میں باہم شادی ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے گھروں میں بد اخلاقی عام ہے۔ اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے نواب زادی شوکت بیگم "دیر بھارت" کی ایک اشاعت میں لکھتی ہیں:۔

"ذرا غور تو کیجئے۔ ۱۳-۱۴ برس کی لڑکی جس کو نہ زمانہ نہ تعلیم ہوتی ہے۔ نہ تربیت کیسی معصوم ...... ہوتی ہے۔ غریب کو اونچ نیچ یا مکر و فریب کی کوئی خبر نہیں ہوتی ...... ایسی معصوم لڑکی کو بدچلن لڑکے و لڑکیوں کے نرغے میں چھوڑ دینا کس قدر ظلم ہے۔ بُری صحبت میں پھنس کر جب وہ اپنے سب سے قیمتی زیور کو کھو بیٹھتی ہے۔ تو اُسے ساری عمر رونا پڑتا ہے۔ یہ ماموں خالہ یا چچا کے نام سے نوعمر لڑکے جو کہ بے تکلف ملتے جلتے ہیں۔ اس کے لئے سانپ بچھو ہوتے ہیں۔ بہنو! غور کرو کتنے گھرانے ہیں۔ جن کی لڑکیاں ان سانپ بچھوؤں سے محفوظ ہیں۔ تم کو معلوم نہ ہو۔ کیونکہ تمہاری آنکھوں پر قرابت کے پردے پڑے ہوئے ہیں۔ کہ گھر کے نوجوان لڑکے معصوم لڑکیوں پر کیا ظلم ڈھاتے ہیں"۔

لیکن اس میں قصور کس کا ہے؟ بلاشبہ اس کی ذمہ داری اسلامی عقائد اور ان رسم و رواج پر عائد ہوتی ہے۔ جن کی وجہ سے انہیں بد اخلاقی کرنے کی جرأت ہوتی ہے۔ یہ فرق ہے ویدک سورگ مئے گرہستھ اور اسلامی ازدواجی زندگی میں۔

کون حق پر ہے؟

مسلمانوں کا کہنا ہے۔ کہ نبوت حضرت محمدؐ صاحب پر ختم ہے۔ لیکن احمدی مرزا غلام احمد کو بھی نبی، مانتے ہیں۔ اس لئے علماء اسلام کے فتوے کے مطابق مرزا صاحب پر کفر ڈالا گیا ہے۔ بخلاف اس کے احمدی یہ کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کو نبی نہ ماننے والے کافر ہیں۔ چنانچہ "فاروق" اپنی ۲۸ اکتوبر کی اشاعت میں رقمطراز ہے۔ کہ:۔

"منکرین نبوت کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کو حقیقی معنوں میں نبی ماننے سے حضرت نبی کریم صلعم کی ہتک لازم آتی ہے۔ مگر میں علی وجہ البصیرۃ کہتا ہوں کہ مسیح موعود کو حقیقی معنوں میں نبی اللہ اور رسول اللہ نہ ماننا صریح طور سے کفر کا ارتکاب کرنا ہے۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایک خطرناک حملہ کرنا ہے"۔

مسلمان احمدیوں کو کافر کہتے ہیں۔ اور احمدی مسلمانوں کو۔ اس صورت میں سچائی پر کون ہے۔ یہ فیصلہ کرنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔ خدارا کیا مسلمان بتائیں گے۔ کہ کفر یہ ہے۔ کہ وہ؟

مسلمانوں کی حالت ایک مسلم کی نظر میں

مسلمانوں کے سماجک جیون میں بے شمار نقائص ہیں۔ بد رسوم۔ خلافِ فطرت اصول اور رواجوں کی وجہ سے بد اخلاقی تو عام ہے۔ اگر مسلمانوں کی حالتِ زار کا مطالعہ کرنا ہو۔ تو روپڑ کے غیر مقلد وہابی اخبار "تنظیم" مجریہ ۲۸ اگست کے ذیل کا اقتباس کافی ہوگا۔ وہ لکھتا ہے:۔

"اے ربِ جلیل اب تیری زمین میں ایسے لوگ آباد ہیں۔ جن میں سے اکثر نمرود و فرعون مقدار ہیں۔ تو دیکھتا ہے کہ یہ کس طرح زیردستوں۔ عاجزوں اور غریبوں پر ظلم کرتے ہیں۔ سردی دبدبہ چلاتے ہیں۔ دولت کے ناپائیدار اور بے بنیاد ابلق پر سوار نہایت کبر و ناز سے اُڑاتے پھرتے ہیں۔ نوخیز لڑکوں [illegible] پاس [illegible] کرتے ہیں [illegible] خدائے بزرگ و برتر! تو دیکھتا ہے۔ کہ تیری عطا کی ہوئی دولت کے ذریعے یہ لوگ کن شرمناک اور بیہودہ افعال کے مرتکب ہوتے ہیں"۔

عالمگیر اسلام کے پیروؤں کی یہ حالت ہے۔ تو وہ دوسروں کے لئے آدرش کہاں سے پیش کر سکتے ہیں؟

پرچار کیلئے نئی بہترین و معرکہ کی کتابیں

قرآن الہام کی کسوٹی پر اس میں حدیث اور قرآن کے ہی حوالجات سے قرآن کو غیر الہامی ثابت کیا گیا ہے۔ لاجواب تصنیف ہے مسلمان اس کا جواب مرتے دم تک نہیں دے سکتے۔ قیمت ۴ر۔

پوران پول پرکاش اس میں پوران کی گندی تعلیم۔ پرانک اوتاروں رشیوں منیوں کی کرتوتوں کی بھانڈہ پھوٹ گیا ہے۔ نیز پرانوں کے ہی حوالجات سے ویدک سدھانتوں کا سمرتھن اور پرانک سدھانتوں کا کھنڈن کیا گیا ہے۔ پرانوں کے متعلق ایسی لاجواب معرکہ کی کتاب آج تک نہیں چھپی۔ پرانکوں میں اس پستک سے ہلچل مچ گئی ہے۔ اور وہ اسے ضبط کرانے کیلئے واویلا کر رہے ہیں۔ ایک جلد ہر ایک آریہ کو خریدنی چاہئے قیمت ۱ر۔

آنند پنتھ اگر سچے سکھ اندرل کی شانتی کے خواہشمند ہیں۔ تو اُپنشدوں کا اُردو ترجمہ اس پستک میں دیا گیا ہے۔ اس پستک کو پڑھیے۔ بھٹکنے والے مکتی کے مارگ پر اس کے مطالعہ سے ضرور ہی لگ جائیں گے قیمت ۴ر۔

آریہ سماج کیا ہے؟ غیر آریہ سماجیوں میں بانٹنے کے لئے پرچار کا بہترین ذریعہ ہے۔ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کی زبردست تصنیف ہے۔ قیمت ۴ر۔

ویدک دھرم کی فضیلت اس میں دوسرے مذاہب پر ویدک دھرم کی فضیلت کو بڑے عمدہ پیرایہ میں مغربی ودوانوں کی کتب اور دلائل سے ظاہر کیا گیا ہے۔ نہایت عمدہ چیز ہے۔ قیمت چار آنے۔

اوتار فلاسفی کی دھجیاں اردو میں اس وشئے پر یہ پہلی زبردست تصنیف ہے۔ اس نے پرانک کیمپ میں ہلچل مچا دی ہے۔ اور پہلا ایڈیشن تقریباً ختم ہونے والا ہے۔ قیمت ۴ر۔

مورتی پوجا کی حقیقت اس وشئے پر جامع۔ مکمل اور ضخیم کتاب ہے۔ دلائل۔ حوالجات اور آریہ سماج کے چوٹی کے ودوانوں کے مدلل اور معرکہ کے مضامین سے پُر ہے۔ قیمت ۴ر۔

نیوگ فلاسفی مرتک شرادھ فلاسفی کی دھجیاں۔ قرآن میں قربانی۔ رادھا سوامی پاکھنڈ کھنڈن۔ قیمت ۴ر۔ جیون ست درپن قیمت ۸ر۔ بائیبل الہام کی کسوٹی پر ۱۲ر۔ وید سمپتی ۱۲ر (چھپ رہی ہے)

اُوپر کی تمام کتابیں آپ ویدک میگزین (کھنڈن سیریز) کا سالانہ چندہ تین روپیہ بھیج کر حاصل کر سکتے ہیں۔ تمام کتابوں کے سیٹ کی قیمت دو روپے چار آنے ہے۔ محصولڈاک معاف (۲) مفت بانٹنے کے لئے کم از کم پچاس کا پہاں منگانے پر آدھی قیمت میں ملیں گی۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر کھنڈن سیریز کچا انسپٹ روڈ۔ لاہور

پرکاش کے "رِشی نمبر" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

احمدیت اپنے اصلی رُوپ میں

(از مولینا سید محمد داؤد صاحب غزنوی)

اسلام اور قادیانیت کا مسئلہ اسلامی دنیا میں اپنی قسم کا بالکل نیا مسئلہ ہے۔ یہ بھی ایک فتنہ ہے۔ لیکن یہ فتنہ ہر اعتبار سے پہلے فتنوں سے زیادہ اہم، زیادہ وسیع، زیادہ منظم اور حکومت وقت کی پشت پناہی کے ساتھ خود کاشتہ پودے کی طرح پرورش پا رہا ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ اسلام سیزدہ صد سالہ زندگی میں اس سے قبل کبھی بھی اُمت مسلمہ کو اس قسم کے فتنہ سے واسطہ نہیں پڑا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نئے مذہب کی بنیاد اس غلام آباد میں اس وقت رکھی۔ جبکہ ہندوستان کے مسلمان اپنی محکومی اور غلامی کی وجہ سے مذہبی اور سیاسی پستی کے انتہا کو پہنچ چکے تھے۔ اور بظاہر اس رقابت اور تعبد سے نکلنے اور حریت و آزادی کے لئے سر اُٹھانے کی کوئی اُمید نہ رہی تھی۔ اس وقت بانی فرقہ نے مسلمانوں کی درماندگی اور ذلت کا یقین رکھتے ہوئے۔ اور مسلمانوں کی پستی کو ایک ابدی زوال خیال کرتے ہوئے مجددیت مسیحیت اور نبوت کے دعاوی کو بتدریج پیش کیا۔ جوں جوں حکومت وقت کی آہنی گرفت اس بدقسمت ملک کے رہنے والوں پر قوی تر ہوتی گئی بانی فرقہ اپنی دعاوی کو پستی سے بلند اور ارفع کرتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ وہ وقت آگیا۔ جب بانی فرقہ کو یقین آگیا کہ حکومت کا دیا ہوا امن امان جہاں اس کے دعاوی کی بلا خطر اشاعت اور آزادانہ تبلیغ کا ضامن ہے۔ وہاں حکومت کی قوت و سطوت ملک پر وہ سکہ بٹھا چکی ہے۔ کہ دعاوی کو اگر انتہائی منزل تک پہنچا کر بالکل نئے مذہب اور نئی اُمت کی بنیاد رکھ دی جائے۔ تو مسلمانوں کی کوئی قوت مزاحم نہ ہو سکے گی۔ بلکہ بہت ممکن اور قرین قیاس ہے۔ کہ یہ نئی اُمت کی تجویز حکومت وقت کے منشا کے مطابق ہو۔ اور اس کے حاکمانہ اغراض کو زیادہ مستحکم کرنے والی ثابت ہو۔

[illegible] جو اس [illegible] ریاست نے ہندوؤں [illegible] و بنگلا

[illegible] نبی اللہ قادیانی [illegible] مجھے [illegible]

اور اسے اسلام اور اُمت مسلمہ سے الگ ایک نیا فرقہ یا نئی اُمت سمجھ کر اور اس کے خلاف کفر کا فتوے صادر کرنے کو تنگ خیالی اور اتحاد اسلام کے منافی سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے اس سلسلہ میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ بانی فرقہ اور اس کے خلفاء اور جانشینوں کے اقوال کا بیان مختصر ذکر کروں۔ تاکہ یہ واضح ہو سکے۔ کہ میرزا غلام احمد قادیانی نے جب تبلیغ اسلام کی آڑ میں اپنی پیری مریدی کا حلقہ کافی وسیع کر لیا۔ اور مختلف پیش گوئیوں اور ان کی عجیب و غریب تشریحات کو شائع کر کے مریدوں کی عقیدت مندی کو وقتاً فوقتاً امتحان کی کسوٹی پر پرکھ کر مجددیت، مہدویت، مسیحیت اور نبوت کی منزلیں

جب بتدریج طے کر لیں۔ تو کس طرح اس نے ایک نئے مذہب اور نئی اُمت کے قیام کا اعلان کیا۔ اور اپنے ماننے والوں کے سوا تمام مسلمانوں کے خلاف کفر کا فتوے صادر کیا۔ اور اس کے سوا اس کے لئے کوئی چارہ کار نہ تھا۔ کہ اپنی جماعت کو ایک علیحدہ قوم اور الگ اُمت بنانے کے لئے ہر اس فرد بشر کو جو اس کی نبوت کا قائل نہ ہو کافر قرار دے۔ اور ان سے ہر طرح قطع تعلق کا اعلان کرے۔

دعوئ نبوت بدرجۂ کمال

مختلف دعاوی بتدریج اپنے مریدوں سے منوانے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوئے نبوت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور ایک نبی اور اس کی ایک اُمت اور اس کی شریعت اور اس کی کتاب اور اس کی ارض حرم غرض وہی لوازمات کے واسطے یہ اعلانات وقتاً فوقتاً کرتا رہا۔

"اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اُس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔ اور اُس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے۔ جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں"۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸)

خدا نے میرے ہزارہا نشانوں سے میری وہ تائید کی ہے۔ کہ بہت ہی کم نبی گذرے ہیں۔ جن کی یہ تائید کی گئی۔ لیکن پھر بھی جن کے دلوں پر مہر ہے۔ وہ خدا کے نشانوں سے کچھ بھی فائدہ نہیں اُٹھاتے"۔ تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۳۸

نبوت کی تشریح

مرزا غلام احمد کی نبوت کے متعلق تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے۔ اس کے خلیفہ دوم اور اس کے بیٹے میاں محمود کی بعض عبارات نقل کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ لوگ مرزا کو دوسرے انبیاء کی طرح حقیقی نبی مانتے ہیں۔

"میں حضرت مرزا صاحب کی نبوت کے متعلق لکھ آیا ہوں۔ کہ نبوت کے حقوق کے لحاظ سے وہ ایسی ہی نبوت ہے۔ جیسے اور نبیوں کی۔ صرف نبوت کے حاصل کرنے کے طریقوں میں فرق

ہے"۔ (القول الفصل ص۳۴)

پس شریعت اسلامی نبی کے جو معنی کرتی ہے۔ اس معنی سے حضرت مرزا صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں۔

صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ

صرف دعوئے نبوت پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ دیکھیے:۔

"یہ بھی تو سمجھو۔ کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے۔ اور اپنی اُمت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ میری وحی میں امر بھی ہے۔ اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے۔ جس میں نئے احکام ہوں۔ یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے۔ جو خدائے تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدید کو لاتے ہیں۔ لیکن صاحب شریعت کے سوا اور جس قدر محدث ہیں۔ گو وہ کیسے ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں۔ اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں۔ ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا"۔

(تریاق القلوب ص۱۳۰)

مرزا غلام احمد کا یہ اعلان لاہوری جماعت کی ان تمام تاویلات کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔ جس سے وہ عوام مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور فریب کارانہ طریق پر مرزا کے دعاوی کو پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ تو الم نشرح ہے۔ کہ مرزا نے اپنے منکرین کو جہنمی اور کافر بارہا کہا ہے۔

فتوئ کفر کی تدریجی رفتار

"جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے۔ گو وہ مسلمان ہے۔ مگر مجھے اپنا حکم نہیں ٹھہراتا۔ اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے۔ اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے۔ وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے"۔ (تحفۃ الندوہ ص۴)

یہاں تو صرف اتنا ہی کہا۔ کہ وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے۔ اس کے بعد فتوے فسق ملتا ہے۔

"جس طرح اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے قرآن شریف میں اور احکام دئے ہیں۔ اسی طرح آخری زمانہ میں ایک آخری خلیفہ کے آنے کی پیش گوئی بھی بڑے زور سے بیان فرمائی ہے۔ اور اس کے نہ ماننے والوں اور اس سے انحراف کرنے والوں کا نام فاسق رکھا ہے"۔ (حجۃ اللہ تقریر لاہور)

فتوے فسق کے بعد ترقی کرتے ہوئے اسلام سے محرومی کا فتوے دیا جاتا ہے:۔

"خدا تعالے نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے"۔

(اخبار "الفضل" قادیان ۱۵۔ جنوری ۱۹۳۵ء)

اس طرح میدان تیار کر لینے کے بعد صاف و صریح طور پر کفر کا فتویٰ صادر کیا:۔

"کفر دو قسم پر ہے۔ ایک کفر یہ کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں"۔

(حقیقۃ الوحی ص۱۷۹)

فتویٰ کفر صادر کر دینے کے بعد جہنم کے ٹھیکیدار بن کر تمام مسلمانوں کو جہنمی قرار دیتے ہوئے ایک اشتہار بعنوان معیار الاخیار میں اعلان کرتا ہے۔

"مجھے الہام ہوا۔ جو شخص میری پیروی نہیں کرے گا۔ اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہو گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے"۔

(تبلیغ رسالت جلد نہم ص۲۷)

قادیانیوں کا شوق تکفیر جس کے لئے وہ علماء اسلام کو مطعون کرتے ہیں یہیں پر ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ ترقی کرتے ہوئے اس درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔

"خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود نے آنحضرت کی بعثت اوّل ثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے۔ جس سے لازم آتا ہے۔ کہ بعثت ثانی کے کافر کفر میں بعثت اوّل کے کافروں سے بہت بڑھ کر ہیں"۔

("الفضل" ۱۵۔ جولائی ۱۹۱۵ء)

اب اس امر میں کیا شبہ باقی رہ گیا۔ کہ مرزا غلام احمد کو نبی اللہ نہ ماننے والے تمام دُنیا کے مسلمان مرزائیوں کے نزدیک ابوجہل، ابولہب اور دوسرے معاندین اسلام سے کفر میں کہیں بڑھ کر ہیں۔ اور اس ملک میں بسنے والی غیر مسلم اقوام جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی منکر ہیں۔ ان کے کفر کے مقابلے میں مرزا غلام احمد کی نبوت کے منکر یعنی ہندوستانی مسلمان (بقیہ دیکھو ص۱۸)

پرنشو | مہرشی دیانند کے مہان منتویوں

بقیہ

اور سدھانتوں کو دیا پک روپ میں کریا روپ میں پرنت کرنے میں جو آلسیہ اور پرماد ہم کر رہے ہیں۔ وہ اتینت وکنتوبھ کاری ہے۔ اُس کو دیکھ کر پرتیک پرینام ورشتی آریہ پُرش کا ہردہ ودیرن ہوئے بنا نہ رہے گا۔ آج ہمارے جیون سنگرام کی وشانتانت نراش کاری ہے۔ ہمارا جیوناکاش آلوک شونیہ ہو گیا ہے۔ پد پد پر ہمیں بھینکر کٹھنائیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے سلودیا، رُوپنی لپشاچی جاتی کے ہردے رکت کا پان کر رہی ہے۔ اندھ وشواس اور آتمک دُربلتا کے گھُن نے ہمارے جیون کو سارہین سا بنا دیا ہے۔ سوابھیمان اور کرتویہ نشٹھا سے مشتے شنے ونچت ہو چلے ہیں۔ ہمارے جیتے ہوئے جاتی کے لال لٹ رہے ہیں۔ ہماری پرتشٹھا کی ندھی پر کٹھار گھات ہو رہا ہے۔ اور ہم مرتک کے سمان انمیشن درشٹی سے ایسے دراوک درشیہ کو دیکھتے رہتے ہیں۔ پھر بھی ہمارا ہردے دروت نہیں ہوتا۔ کہنے کو تو ہم سامیہ مولک ویدک دھرم کا ابھیمان کرتے ہیں۔ اور گھوشنا کرتے ہیں۔ کہ ہمارا آریہ دھرم پرانی ماتر کی سمانتا کا ادھیکار پردان کرتا ہے۔ اور ویدی سوکشم درشٹی سے دیکھا جائے تو بات بھی ایسی ہی ہے۔ کیونکہ جو دھرم

श्राम्है वेद: सवम। श्राश्वा,
शुनिचैवश्वपाकेच पंडिता:
सम दर्शिन:

انیادی مہاواکیوں کو پرمان بھوت سمجھتا ہے۔ وہ بھلا کیسے ورن بھید ادھ سنتنی بھید ماتر کو آدھار مان کر وشمتا روپی وش ڈال سکتا ہے۔ یہ سارا دوش شاستروں اور سدھانتوں کا نہیں ہے۔ دُربھاونا کا کارن ایک ماتر ہماری دُوشت منوورتی ہی ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ شاستر پرانی ماتر کو بندھو تا کا سبق سکھاتے ہیں۔ ہم مدھیہ کال اندھی بھرانتیوں سے بھرانت ہو کر جاتی بھید کر کاریہ دو بین گہرے۔ دولیش کا سادھک بتا رہے ہیں۔ ساماجک برائیوں کا دلیش میں ہونا یہ سدھ کرتا ہے۔ کہ بھارت واسی آریہ اُنتی اور جاتی سنگٹھن کے آشیہ کو سرو تھا نہیں سمجھتے۔ چھوا چھوت کا ہتیا ابھی اپنے کھوکھلے آتنک سے رہت نہیں ہوا ہے۔ ہت بھاگنی ودھواؤں کی کروناپکار ابھی سرو تھا شانت نہیں ہوئی ہے۔ بال وواہ اور برِدھ وواہ بھارتیہ بھاگیہ کا لکا پر تشار پات کرنے سے ردرت نہیں ہوئے ہیں۔ اناوشیک وِیَے۔ بھڑکیلی دعوتوں کا کرکش بوجھ سماج کی شکتی اور پرمود کا انت کئے ڈالتا ہے۔ سب سے بڑھ کر دوشن جو ہم میں پیدا ہو گیا ہے۔ وہ ہے جاتی کے اندر بندھو پریم کا ابھاو۔ بھراتری بھاؤ کی یہ کمی اسنسکرت سماجوں میں

وشو ویاپی ویدک دھرم کی وشیکیتا

لیکھک:۔ شری پنڈت بھدر دت پاٹھک۔ نرک رتن۔ مراد آباد

تو پائی ہی جاتی ہے۔ "کرونتو وشماریم" کے بگل سے سنگٹھن اور ایکتا کے ننادسے وڑمکھوں کو مکھارت کرنے والے آریوں میں بھی بھراتری بھاؤ کی کمی دیکھی جاتی ہے۔ سنسار کا پرایہ یہ نیم ہوتا ہے۔ کہ جو جاتی الپ سنکھیک ہوتی ہے۔ اس میں فولادی بھراتری پریم کی دوبیہ جھانکی دیکھنے کو ملتی ہے۔ اس جاتی کا جیون بھی ایک سنیہ ہی ہوتا ہے۔ اُداہرن کے لئے جاپان یا جرمنی کسی بھی راشٹر کو لے سکتے ہیں۔ پرتیک جاپانی اتھوا جرمن کا ہردے ایک سوجاتیہ پُرش کو دیکھ کر کتنا پرستن ہوتا ہے۔ اس کی یہ اچھا ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے بندھو کے لئے اوسر اُپستھت ہونے پر سرو سیہ تک نچھاور کر دے۔ یہی دشا انگریزوں اور فرانسیسیوں آدی کی ہے۔ اُن کو اپنے بندھو کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے اور انلاپ سنلاپ کرنے میں سوہ گیہ سکھ انوبھو

ہوتا ہے۔ اپنے سوجاتیہ پر وپتی آنے پر وہ اپنا جیون سواہا کر دیتے ہیں اپور وسکھ پاتے ہیں۔ سیہاسو ساتھیوں اور پرمود بھولوں آدی ہیں جہاں بھی آپ اُن پر درشٹی ڈالیئے وہ بندھو پریم کے کارن ہرشونمت دکھائی پڑتے ہیں۔ ان کی درشٹی میں گھرنا اور تر سکار کا سرلیپ بھی الستش نہ ملیگا۔ بندھو ورودھ کو وہ مہاپاتک سمجھتے ہیں۔ چاہے وہ شاستر کار کوی یا ادھنکارک کیوں نہ ہو۔ وہ اپنی جاتی کے ایک کلی سے اُٹھا موٹور وکر ہسمبھاشن کرنے میں کدا پی نہ ہچکچائیگا۔ سوچنے کی بات یہ ہے۔ ایک تو وہ ہیں۔ جو پریم اور سمویدنا کو ہی پرم دھرم سمجھتے ہیں۔ ایک ہم ہیں۔ جو ویدک سامیہ واد کو اکاٹیہ یکتیوں کو ٹلوٹے کی بھانتی کنٹھا گر کر کے بھی کریا روپ میں ایک۔ دوسرے پر سدبھو ز ہر پینے بان چھوڑتے رہتے ہیں۔ سماج کے بڑے بڑے آتر داتا لوگ بھی زر لیے بھانڈوں کی طرح ایک دوسرے

سکے لئے بھیڑ بھانڈوں کی طرح ایک دوسرے پر کیچڑ پھینک کر بلند دوں کا پریوگ کرتے رہتے ہیں۔ یہ جو بڑا ادھیکاری ہیں ان کی تو بات ہی نرالی ہے۔ کئی بچارے سماج کے چپڑاسی کے گی پرشاؤں کا شرادھ کرتے ہیں۔ تو کبھی بچارے الپ سنکھیا سدسیوں پر اپنا رُعب داب غالب کر ایم سنترش انو بھو کرتے ہیں۔ پریم کی کمی ہی کے کارن سماج کے سا پتاہک ادھیویشنوں میں اُپستھتی اتنی کم ہوا کرتی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے۔ جو دُشمنا ہندوؤں میں دیکھی جاتی ہے۔ آریہ بننے پر بھی اُس نے ان کا پیچھا نہیں چھوڑا ہے۔ وہی متھیا ابھیمان۔ وہی ورگ بھید ویسی ہی سنورتی آریہ دھرم کی دیکشا لینے پر بھی ہم دھارن کئے ہوئے ہیں۔ یہی کارن ہے۔ کہ وشال سنکھیا میں اتر جن ہمارے دھرم میں پرویشٹ نہیں ہوتے۔ وہ خوب سمجھتے ہیں کہ آریہ بن کر کیا کر پاسکیں گے۔ سندیو گھرنا کی درشٹی سے دیکھے جائیں گے۔ سماج میں سمانتا کے ادھیکار آج بھی نہ ملیں گے۔ آریہ ہونے سے تو عیسائی یا مسلمان ہونا اچھا۔ جہاں ہمیں روٹی بیٹی کے سمبندھ میں کوئی اڑچن تو نہ ہو گی۔ آریو! سوچو تو تمہاری وشا کتنی شوچنیہ ہے؟ کیا اسی وشمتا کی پشٹی کے لئے رشی دیانند نے سماجیں سنتھاپت کرائی تھیں۔ نہیں کدا پی نہیں۔ وہ تو سچے ارتھوں میں کروونتو وشوم آریم کے سچے پجاری تھا۔ وہ سرودا یہی چاہتا تھا۔ کہ سارے سماج جگت اگادھ پریم سے سنگٹھت ہوں۔ بُرائی کو بُرائی سمجھ کر تیاگ دیں۔ دوش کے دویشی ہوں نہ کہ دوشی کے۔ یدی اپنے کسی بھائی میں دوش بھی ہوں۔ تو اُسے پریم پُوروک سمجھا کر سُمارگ پر لانے کا پریاس کریں۔ اُس کو اُپدیش کا پی یُش پلا کر شدھ تھا سوسنسکرت بنا لیں نہ کہ گھرنا کی بوچھار سے اُسے دھرم کی بھاؤنا کو اُتیجت کر دیں۔ سوامی دیانند نے کبھی یہ انومان بھی نہ کیا ہو گا۔ کہ اُن کے چھینا انوگامی چھوٹ کی وار ورزی کر کے پرتی ساتے ہوں [illegible] ... [illegible] سماج کا سمرد [illegible] کا سیھاوت [illegible] صرف اتنا ہی آریہ بننے کیلئے کافی نہیں ہے۔ کہ سا پتاہک ادھیویشن میں کبھی سماج مندر میں جا کر اُپدیش من سے سُن لیا کریں۔ یدی ہم ایکانت میں ہم پرکاش کو سن لیا کریں۔ تو ہمیں پُوروک رشی کے گرنتھوں کا منن کریں۔ کہ رشی کے اُپدیشوں انا یاس یہ گیات ہو جائے گا۔ کو گرہن کرنے سے۔ مانو جاتی کا بھلا ہو سکتا ہے۔ پنت بھارت کی بجائے یہ ہپتا کا ہرا کرن کرانے غمری سمپن بنانے کا یدی اُپائے بتا سکتا ہے۔ تو آریہ سماج ہی۔ انیہ مت متانتر نہیں + وشیکیتا ہے۔ کہ ہم سوکشم درشٹی سے سوامی جی کے ہر دیس سپندن کا کام

پنجاب امرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور کی موسم سرما کی ضروریات

(از قلم لالہ بوسا رام جی آنریری سیکرٹری)

اس اناتھالیہ میں پچھلے سال جاڑے کے موسم میں سو لڑکے لڑکیاں تھے لیکن آجکل ان کی تعداد ۱۵۷ تک پہنچ گئی ہے۔ محکمہ پولیس کی طرف سے تمام اغوا شدہ بچے مختلف مقامات سے پکڑے گئے ہیں۔ اور جنکی تعداد اس وقت ۴۲ ہے ہمارے پاس ہیں۔ ان تمام بچوں کیلئے گرم پارچات شلا رضائی کمبل قمیض بنڈی وغیرہ کی سخت ضرورت ہے۔ دانی پروپکاری سجنوں سے اپیل کی جاتی ہے۔ کہ یتھا شکتی ہماری امداد فرماویں۔ اور مندرجہ بالا گرم کپڑے یا اُن کو خریدنے کیلئے نقدی بھیجکر اناتھ بچوں کی دُعا لیں۔ اس کے علاوہ ہر قسم کی امداد مثلاً۔ آٹا۔ دال۔ گھی وغیرہ خوشی اور دھنیہ واد پُوروک قبول کی جاویں گی۔ اناتھالیہ کی سالانہ رپورٹ مفت منگوا کر پڑھیں +

دی پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا۔ راوی روڈ۔ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پاشچاتیہ ودّوان وید کی شرن میں

(لیکھک: شری دیوبرت شاستری - ساہتیہ بھاسکر)

"तस्मात् यज्ञात्सर्वहुत ऋचः सामानि जज्ञिरे ।
छन्दांसि जज्ञिरे तस्मात् यजुस्तस्मादजायत ॥"
(یجروید)

[illegible] جگت اُدھارک شُدھ بُدھ مکت سوبھاؤ [illegible] پرم پوجنیہ پاون پرمیشور نے رگ، یجو، سام اور اتھروید کو اکھل مانو جاتی [illegible] اس اکھنڈ بھومنڈل پر سو پرکاش [illegible] دیا ہے۔ پرم پنیت مہرشی وردوں کے [illegible] میں پرگٹ کیا۔ اس منتر کے ارتھ کرنے [illegible] سپشٹ تتھا پرتیت ہوتا ہے کہ وید ہی [illegible] ایک ہے۔ جو سرشٹی کے آدی سے اس [illegible] دیش کو پوتر کر رہی ہے۔ اسی کو سرو سنسار [illegible] ودوان کا بھنڈار کہتے ہیں۔ جس [illegible] گیان [illegible] ہونے پر یہ آریہ جاتی سرو دیشوں کا گورو بن [illegible] ہے [illegible] پردھیان نہ دینے [illegible] کے [illegible] پانچ سہسر ورش پورو سے کر [illegible] ویدک پرورتی کا ہراس ہوتا گیا اور گزشتہ [illegible] آریہ جاتی رساتل کو پہنچ گئی۔ اس [illegible] میں [illegible] گیان کے ابھاو کے کارن ہم اپنا سروسو [illegible] بیٹھے۔

کنتو اس اننت شکتی جگت پرمیشور کی لیلا [illegible] ہے۔ ایک بار پھر سے اس دیرگھ نِدرا [illegible] دیش میں ایک ویدک سبھیتا کے [illegible] سے "مہان آتما" پرگٹ ہوئی اور [illegible] جیوتی کو سارے سنسار کے سامنے رکھا۔ یہ مہرشی دیانند کی ہی کرپا ہے۔ آج ہماری پراچین سبھیتا کی دھاک پھر ایک [illegible] کر چمکت کر رہی ہے۔ آج ہم دوسروں کے سامنے سر اونچا کر کے چلنے میں سمرتھ ہیں۔ [illegible] لیکھ کے لکھنے کا مکھیہ اُدیش یہ ہے۔ کہ پاشچاتیہ ودوان اس اور آکرشت ہو رہے [illegible] رہا ست [illegible] نے ہندو [illegible]

[illegible] ادھر جگت کے [illegible] ودوانوں کی دو [illegible] درشٹی گوچر ہو رہی ہیں۔ پرنتو وہ [illegible] کے جھگڑوں میں پھنس [illegible] "سروائیول آف دی فٹسٹ" والی لوکوکتی کے انوسار [illegible] سے سنچت وِدیا بل کر اپنے [illegible] مانے ہوئے سدھانتوں کی [illegible] لگا دیتے ہیں۔ چاہے ان کا انتہ کرن [illegible] کی ساکشی نہ دیتا ہو۔ اُن کے وچار [illegible] یہ بات نہیں آتی کہ وید ہی ایک ایسی [illegible] ہے جو گیان کے بھنڈار کا ابھاو کرنے کے [illegible] کی گئی ہے۔

[illegible] شری ان ودوانوں کی ہے۔ جو ستیہ کا گرہن اور استیہ کا تیاگ کرنے میں سدا اُدیت رہتے ہیں۔ چاہے اُن کا جنم کسی پرکار کے سنانویائی کے گروہ میں ہوا ہو۔ جہاں ستیہ پاتے ہیں۔ اُسے وہ گرہن کرتے ہیں۔ اور مِتھیا کو کیچڑ کی نیائی دور کر دیتے ہیں۔ اس لیکھ کا سمبندھ سامانیہ ودوانوں کو چھوڑ کر اُن پاشچاتیہ ودوانوں کے ساتھ ہے۔ جو ستیہ کو گرہن کر رہے ہیں۔ آج میں اُنہی میں سے ایک بڑے ودوان کے وچار "جیو آتما" کے وشے میں پاٹھکوں کے سمکھ پرگٹ کر رہا ہوں۔ وہ کس پرکار سے وید میں کی گئی ویاکھیا کو اپنے انتہ کرن سے سویکار کر رہا ہے۔

"द्वा सुपर्णा सयुजा सखाया समानं वृक्षं परिषस्वजाते ।
तयोरन्यः पिप्पलं स्वाद्वत्त्यनश्नन्नन्यो अभिचाकशीति ॥"
ऋग् म०१ सू०१६४ म०२०

اس منتر کا سپشٹ ارتھ ہے۔ کہ برہم اور جیو روپی دو پکشی پرکرتی روپی برکش پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ پرنتو جو جیو ہے۔ وہ پاپ پُنیہ روپی پھلوں کو اچھی طرح سے بھوگتا ہے۔ اور جن میں لپٹ رہتا ہے۔ کنتو دوتیہ برہم ان کو نہ بھوگتا ہوا اندر اور باہر سب ستھانوں پر پرکاشمان ہے۔ اس منتر کا ارتھ کرنے سے سپشٹ ہو گیا۔ کہ برہم کے اتیرکت جیو اور پرکرتی بھی سدا رہنے والے ہیں۔ کنتو یہاں جیو آتما کا پرکرن ہے [illegible] کے وشے میں ادھک پرکاش ڈالا جائے گا۔

اب آپ اُن انگریز ودوانوں کا "جیو" کے وشے میں وچار دیکھئے گا:-

Life is real Life is earnest!
and the grave is not its goal;
Dust thou art, to dust returnest;
Was not spoken of the soul.

اس کویتا کا شبدارتھ تو سرل ہی ہے پرنتو ہوتا ہے۔ کنتو بھاو گمبھیرتا سے پری پورن ہے۔

شبدارتھ جیو آتما ایک ایسی وستو ہے۔ جس کی سماپتی شریر سے ویوگ ہونے پر نشچت نہیں ہے۔ کنتو پُنرپی دوتیہ جنم دھارن کرتا ہے۔ شریر پنچ مہابھوتوں سے بنا ہوا ہے۔ اور انہیں میں [illegible] ہونے پر لے ہو جاتا ہے۔ کنتو جیو اجر امر اور اننت ہے۔ اتہ پنچ مہابھوتوں سے نہیں مل سکتا۔ اسی وشے میں شری کرشن بھگوان گیتا میں لکھتے ہیں:-

"वासांसि जीर्णानि यथा विहाय नवानि गृह्णाति नरोऽपराणि ।
तथा शरीराणि विहाय जीर्णान्यन्यानि संयाति नवानि देही ॥"

جس طرح منشیہ پھٹے پرانے وستروں کا تیاگ کر سوچھ اور نئے وستر دھارن کر لیتا ہے۔ اسی طرح یہ جیو آتما بردھ ہوئے شریر کا پری تیاگ کر کے پنہ دوتیہ جنم لے کر نیا شریر دھارن کرتا ہے۔ ارتھات آتما کی پری سماپتی دیہہ کے ناش کے ساتھ نہیں ہو جاتی ہے۔ وہ انادی اور اننت ہے۔ اس بھاو کو دوتیہ شلوک میں بھلے پرکار درشایا گیا ہے۔

"नैनं छिन्दन्ति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः ।
न चैनं क्लेदयन्त्यापो न शोषयति मारुतः ॥"

اس جیو کو نہ شستر کاٹ سکتا ہے۔ اور نہ اگنی جلانے کی شکتی رکھتی ہے۔ نہ جل اپنے شیت گن سے شیتل کر سکتا ہے۔ اور نہ وایو اپنی پرکھر اوشنتا سے شُشک کر سکتا ہے۔ پاٹھک بھلی بھانتی اس آتمک وشیک وچار کو سمجھ گئے ہوں گے کہ کس پرکار سے Mr. H. W. Longfellow نے وید کے اور گیتا کے اس سرومانیہ سدھانت کو اپنی کویتا میں درشایا ہے۔ یدی اس پرکار سے انیہ ودوان بھی آپ گر آدرش روپ میں رکھتے ہوئے ویدوں کی اس [illegible] ودیا کو پُنرپی پراپت کر سکتے ہیں۔ اور چاروں اور سے تھک کر وید کی شرن میں آ کر اپنے سنشیاتمک من کو سنتشٹ کر سکتے ہیں۔ اب آگے پورو لیکھک کی ایک کویتا اور دے کر میں اپنے لیکھ کو سماپت کروں گا۔

Not enjoyment and not sorrow,
Is our destined end or way,
But to act, that each to-morrow,
Find us farther than to-day.

ارتھ ہمارے اس مانو جیون کا اُدیشیہ اُپبھوگ اور دُکھ ہی نہیں ہونا چاہیے۔ اپتو ہمیں اپنے امولیہ جیون کو انہی باتوں میں نہیں کھونا چاہیے۔ کنتو شبھ کاریہ کرنا اور اپنے آپ کو پرتی دن پوروا دن کی اپیکشا اُنتی پتھ پر آروڑھ کرتے دیکھنا چاہیے۔ ہم اُنتی پتھ پر اُنتی کرتے ہوئے اُس پتت پاون مہیش کی اور اپنی سدگتی کا سنچار کریں۔ اس کویتا میں بھی اُکت لیکھک نے بھلی بھانتی بھاو گمبھیرتا کو مکھیہ ستھان دیا ہے۔ یہ وچار بھی وید کے اُپدیشٹ اس نمن لکھت منتر سے پُورنتیا سنگت ہے۔

"दूष्या दूषिरसि हेत्या हेतिरसि मेन्या मेनिरसि ।
आप्नुहि श्रेयांसमति समं क्राम ॥" (اتھروید)

اس منتر میں بھگوان جیو کو اپدیش دیتے ہیں کہ ہے جیو تو [illegible] کرموں کا نوارک ہے۔ اور اپنی الوکک پرتی بھا سے شاستروں کا بھی پرشاسک ہے۔ تتھا وجر روپی وپتیوں کا ودارک ہے۔ اتہ کلیان کو پراپت ہونے کے لئے اہرنش اُنتی کا پرچارک بن۔ کیا اس منتر سے ہمیں پورووکت کے وچار بھلے پرکار [illegible] معلوم نہیں پڑتے۔ ہماری آریہ جاتی اپنے اودیا بھرم سے ویدک گیان کو [illegible] سمجھ کر آج اس گاڑھ اندھکار میں ٹٹولتی پھر رہی ہے۔

ان وِبھِنّ وید کے وششٹ پرمانوں سے پاشچاتیہ ودوانوں کے وچار ویدک وگیان سے کس پرکار سنگٹھت اور سمبندھ ہیں۔ اس کا نرنے پاٹھک گن سوئم کر سکتے ہیں۔ اتہ یہ کہنا انوچت نہ ہوگا۔ کہ جیوں جیوں وگیان کی بڑھتی ہوتی جائے گی۔ تیوں تیوں پُشٹ ویدک سبھیتا کا آدرش سنسار میں ادھکا ادھک اُنتی شیل ہوتا جائے گا۔ کیونکہ جیو آتما کے [illegible] کا [illegible] کرنے والے پاشچاتیہ ودوان پوتر وید کے سامنے اپنی ترٹی سویکار کر کے پُنہ اس بات کو مان رہے ہیں۔ تتھا اپنے ویدک دھرم انوگامی ہونے کا پربل پرمان دے رہے ہیں۔

پرکاش کے رشی نمبر میں اشتہار دے کر لابھ اُٹھائیں

Gangotri

حرفت و صنعت میں امریکہ کی ترقی

(از جناب رام سروپ بھٹناگر - حسن پور - ضلع مراد آباد)

اگر غور و خوض سے دیکھا جائے۔ تو موجودہ زمانہ میں صنعت و حرفت سے بڑھ کر کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو جوتا۔ ٹوپی۔ کپڑا وغیرہ درکار ہے۔ ان کے علاوہ ہزاروں اشیاء ایسی ہیں جن کی ضرورت ہم کو شب و روز ہے۔ اور جن کے واسطے ہم دوسروں کے محتاج ہیں۔ اگرچہ زراعت بھی روزی کمانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ مگر اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ذاتی محنت و مشقت کے علاوہ ہم کو قدرتی امداد کی بے حد ضرورت ہوتی ہے۔ جو ممالک آج کل ترقی کے میدان میں سب سے آگے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں صنعت کی مشعل موجود ہے۔ جس سے وہ زمانہ کی دشوار گذار گھاٹیوں میں زندگی کے منازل طے کر رہے ہیں۔ اور دوسرے ممالک خاص طور پر ہندوستان کو سبق دے رہے ہیں۔ کہ بغیر صنعت و حرفت زراعت بھی بیکار ہے۔ بلکہ زراعت ہر پہلو سے صنعت کی محتاج ہے۔ ہندوستان بھی اس امر سے غافل نہیں ہے۔ مگر وہ تاج محل جیسی عالیشان عمارتیں ڈھاکہ کی بوسیدہ ململ کا تھان انگوٹھی میں دبائے ہوئے بزرگان سلف کے گذشتہ کارناموں کا اعادہ کر رہا ہے۔ لیکن جب ترقی کے میدان میں زمانہ ہر ایک ملک کی ترقیات کی جانچ کرتا ہے۔ تو امریکہ کے موٹر سب سے آگے بڑھ کر نہ صرف زمانہ کو اپنی جانب گرویدہ کر لیتے ہیں۔ بلکہ اس کو اپنے اندر بٹھا کر اس کے معائنہ میں سہولیت پیدا کرتے ہیں۔ اس وقت جاپان کپڑے اور بچوں کے کھلونے۔ چینی ریشمی تھان۔ انڈو چین ہاتھی دانت۔ جاوا شکر لے کر حاضر ہوتا ہے۔ جاپان کے پاس کھلونوں کے علاوہ دیگر اشیاء بھی ہیں۔ لیکن ظاہر و باطن میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ زمانہ ان کو پسندیدہ نگاہوں سے نہیں دیکھتا۔ مگر کوشش کی داد ضرور دیتا ہے۔ جرمنی بھی دیا سلائیوں کے بکس اور لوہے کے مختلف سامان بھیجتا ہے۔ اور کوشش پاتا ہے۔ سوئیٹزرلینڈ گھڑیاں دکھلا کر وقت کی جانچ کراتا ہے۔ اور خراج تحسین پاتا ہے۔ برطانیہ بھی اونی اور سوتی کپڑے کے نمونے کثرت سے بھیجتا ہے۔ اور مصر اپنے ساتھ کچھ پرانی اسناد لے کر گندم اور کپاس کے نمونے لاتا ہے۔ اور دکھلاتا ہے۔ کہ ریگستان کو چمنستان بنانا معمولی بات نہیں ہے۔ ابھی ہندوستان سابقہ نمونہ جات سے مزین ہی ہو رہا ہے۔ کہ زمانہ یکایک اس کو یاد کرتا ہے۔ ہندوستان جب اس کی نگاہ پڑتی نمونہ جات کو دیکھ کر آنکھوں میں چکا چوند پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر یہ تمام نمونے نمایاں ہونے [illegible] کے وقت نکلے ہیں۔ سرطاس

نام معدنیات	تمام دنیا کی پیداوار	امریکہ کی پیداوار دنیا کی پیداوار کے مقابلہ میں	ہندوستان کی پیداوار
(شمالی امریکہ)			
ایلومونیم	پچاس کروڑ پونڈ	۵۰ فیصدی	×
جست	۵ لاکھ اسی ہزار ٹن	۴۳ "	اسی ہزار دو سو ۳۳ ٹن
رانگا	۱۱۵۵۸۹ ٹن	۵۰ "	×
پارہ	۲۴۰۰ ٹن	۴۰ "	×
جست	۸ لاکھ اسی ہزار ٹن	۳۰ "	×
سونا	دو کروڑ تیس لاکھ اونس	۲۰ "	۳۶۳۷۶۹ اونس
چاندی	۱۷ کروڑ اونس	۷۰ "	×
(جنوبی امریکہ)			
تانبہ	دس لاکھ ٹن	۵۰ "	×
لوہا	۷ کروڑ بیس لاکھ ٹن	۴۲ "	۱۷۷۱۵۸۱ ٹن
پٹرولیم	۵۵ کروڑ ۵۵ لاکھ بیرل	۳۳ "	اسی لاکھ بیرل

انتخاب از رسالہ [illegible]

نہایت تحفہ منفعت ہے۔ مگر زمانہ پرچہ بیاں صنایع کی ... نہایت چاہتا ہے۔ ہندوستان اس کو خیال ... کی سیر کراتا ہے۔ اس کو دیکھ کر ششدر ... ہے۔ اور بیاعظم مذکور نہ صرف ... ہمیشہ دوسرے ممالک کے لوگوں ... آ گئے ہے۔ بلکہ روزانہ زندگی کی ضروریات ... اشیاء کو نہایت عمدگی سے تیار کرتا ہے ... ان کے تیار کرنے کو بڑے بڑے کارخانے ... ہیں۔ ان کا نمونہ ہیں کام کی ترتیب۔ صفائی ... مشغول انتظام دیکھ کر تعجب ہوتا ہے ... میں ایک کارخانہ کا بیان سناؤں کہ ... انداز سے معلوم ہو جائے گا کہ اس ... صنعت و حرفت میں دیگر ممالک کو کیوں پیچھے چھوڑ گئے ہیں ۔

ہنری فورڈ کے نام سے تمام دنیا واقف ہے۔ ان کا موٹر کا سب سے بڑا کارخانہ ... کے شہر ڈیٹرائٹ میں موجود ہے۔ اس کارخانہ ... میں سب سے کم تنخواہ پانے والے مزدور کو ... روپے روز ملتے ہیں۔ اگرچہ فورڈ صاحب ... کو کافی مزدوری دیتے ہیں۔ مگر سب سے ... انہیں کے کارخانہ سے ملتا ہے۔ ڈیٹرائٹ کے ... میں ہر آٹھ گھنٹے کے بعد ۹۰۰ گاڑیاں تیار ہوتی ... کارخانہ میں چوبیس گھنٹے کام ہوتا ہے۔ ... آدمی عورتیں کام میں مصروف رہتے ہیں۔ ... کا محکمہ جداگانہ ہے۔ یعنی گاڑی کا پہیہ ... انجن غرض ہر ایک چیز کا کام الگ الگ محکموں ... کیا گیا ہے۔ ہر چیز اور ہر پرزہ الگ الگ تیار ہو کر ... جگہ جمع کی جاتی ہے۔ جس کو اسمبلی ہال کہتے ہیں۔ ایک حصہ سے موٹر کا فٹ کرنا شروع کیا جاتا ہے۔ اور دوسرے حصہ پر تیار گاڑی چلا کر خریدار کے سپرد کر دی جاتی ہے۔ دونوں حصوں کے درمیان میں ایک چلتا ہوا پلیٹ فارم ہے۔ گاڑی بنتی جاتی ہے۔ اور آگے کو بڑھتی جاتی ہے۔ جگہ جگہ کاریگر کھڑے ...

... ہندوستان پیدا پاتے ...

... پہنا کا ... کاریگر اپنا کام کرتے جاتے آگے ... ہے۔ ایک گاڑی فٹ کرنے میں صرف ایک ... لگتا ہے۔ امریکہ کے تمام کارخانوں کا معائنہ کرنے کے بعد مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:-

(۱) فیکٹری کا ادنیٰ سے ادنیٰ مزدور اپنے کام کو اچھا خیال کر کے تن دہی سے کام کرتا ہے۔

(۲) کارخانہ میں صفائی کا خاص انتظام ہے۔

(۳) ہر ایک کاریگر کے آرام علاج۔ زندگی کا بیمہ وغیرہ کا انتظام نیز دیگر سہولتیں بخوبی فراہم کی جاتی ہیں۔ جس سے ان لوگوں کا حوصلہ بلند رہتا ہے۔

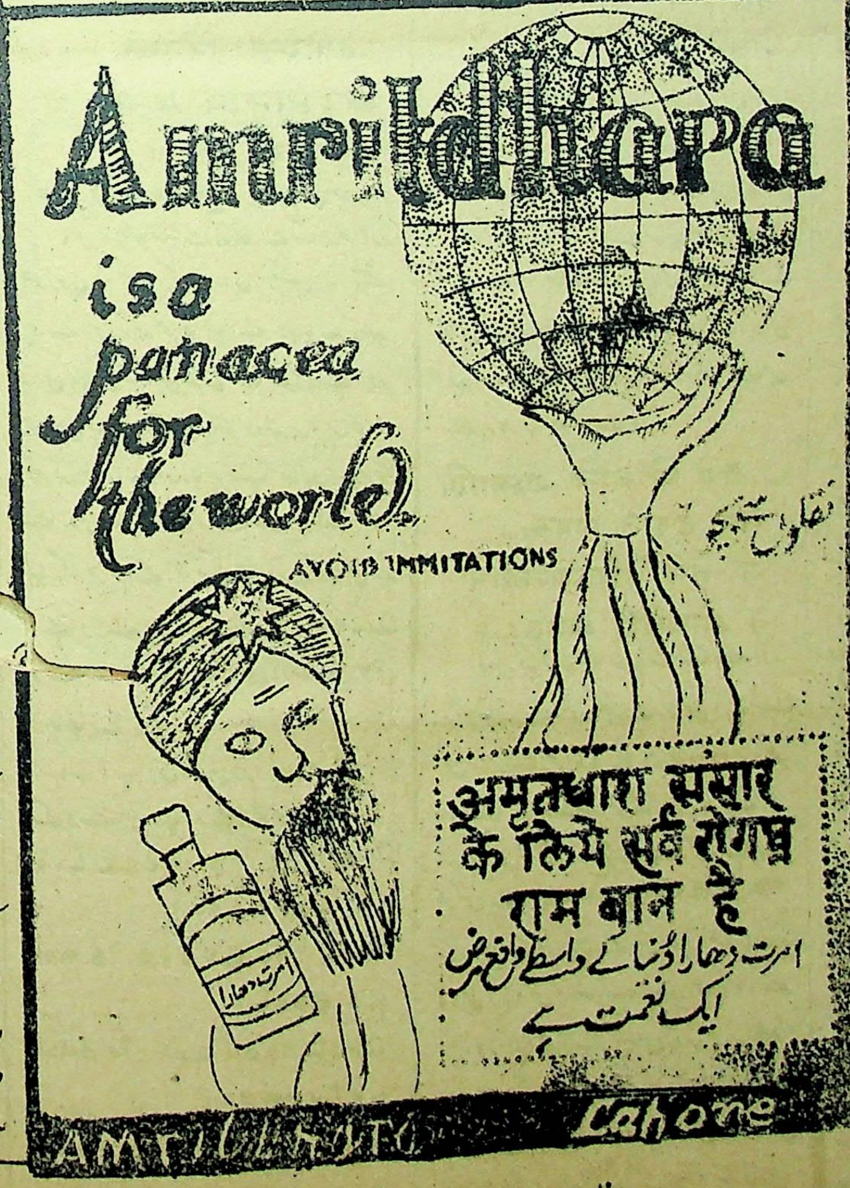

پتہ - امرت دھارا نمبر ۳۲ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ویدک دھرم ہی میں سنسار شانتی بحال کرسکتا ہے

(از پنڈت گھسیالال جی آریہ اُپدیشک ناسک)

دنیا میں جدھر نظر ڈالیے اُدھر ہی دکھی ۔ لوگ نردھن ۔ راجہ رئیس اور مہاراجہ اشانت ۔ یہاں تک کہ بڑے بڑے راشٹروں میں ۔ اشانتی موجود ہے ۔ یورپ اور امریکہ دنیا کے مذہب کے پیمانے میں پہنچ چکے ہیں ۔ لیکن خیال ہے ۔ مگر ان دیشوں کے حالات پر نظر کرنے سے پتہ چلتا ہے ۔ کہ وہاں دوسرے سے زیادہ اشانتی ہے ۔ کہیں آئرلینڈ اور انگلینڈ میں جھگڑا مچا ہے ۔ کہیں جرمنی اور فرانس میں ۔ کہیں یہاں من موٹاؤ ہے ۔ کہیں جرمنی کے دارالخلافہ میں گھریلو جھگڑے مچے ہیں ۔ کہیں امریکہ میں مالکوں اور مزدوروں میں مخالفت ہے ۔ کہیں عورتیں اپنے خاوندوں کو معمولی سی باتوں میں طلاق دے رہی ہیں ۔ غرضیکہ اشانتی دیوی نے اپنا پورا سکہ جما رکھا ہے ۔ نہ صرف یورپ اور امریکہ بلکہ دنیا کے ہر حصہ میں اشانتی کے نشانات پائے جاتے ہیں ۔ ان حالات پر گہری نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے ۔ کہ لوگوں کے دلی جذبات دھارمکتا سے علیحدہ ہوتے جا رہے ہیں ۔ کیونکہ جن لوگوں کا سنسار میں جہاں تہاں پرچار ہے ۔ ان کی دھارمک کتب شانتی کا راستہ بتانے سے قاصر ہیں ۔ اور ودوانوں کا مت ہے کہ ویدک دھرم ہی ایک ایسا دھرم ہے ۔ جس کے پرچار سے دنیا میں شانتی قائم ہو سکتی ہے ۔ یہ لیکھک کا من گھڑت خیال نہیں ۔ بلکہ ہندوستان سے باہر کے ودوانوں کا بھی یہی خیال ہے ۔ کچھ ودیشی ودوانوں کے وچار آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ جس وقت میں جاپان میں ویدک دھرم کا پرچار کر رہا تھا ۔ تاریخ ۲۴ ۔ جون ۱۹۳۱ء کو یوکوہاما شہر میں سندھی مرچنٹ ایسوسی ایشن میں میرے لیکچر ... سن کر بہت سے ... جو ایک اٹیلین سجن ... اپنے خیالات اس طرح پر ظاہر کئے ۔

... ریاست ... نے ہندو ...

... یہی سبب ہے ...

... میری پیدائش ... مذہب ہوئی ۔ میں نے جن سکولوں میں تعلیم پائی ۔ وہ سب عیسائی تھے ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ میری تعلیم و تربیت عیسائی مذہب کے مطابق ہوئی ۔ جس سے میں پکا اور سچا عیسائی بننے کی کوشش کرنے لگا ۔ میں نے بائیبل بغور پڑھی ۔ لیکن میری آتما کو شانتی نہ ملی ۔ میں ہمیشہ متفکر رہتا تھا ۔ کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا دھرم نہیں ہے ۔ کہ جس سے انسان کو شانتی مل سکتی ہے ۔ خوش قسمتی سے سوامی وویکانند کی ایک کتاب مجھے ملی ۔ جس کو پڑھ کر میں نے سمجھ لیا ۔ کہ بھارت ورش میں یوگ ودیا جانی جاتی ہے ۔ اور اس سے شانتی مل سکے گی ۔

اس وقت میری عمر ۲۶ ورش کی تھی ۔ میں نے اپنا بیاہ نہ کیا تھا ۔ اتفاق سے میرے ماتا پتا کا انتقال ہو گیا ۔ بہن نے اپنے ماں باپ کی ساری جائیداد بکری کر دی ۔ میرے پاس بھی کچھ روپیہ جمع تھا ۔ میں یوگ ودیا کی تلاش میں نکل پڑا ۔ میں ۱۷ سال سے مسافت کر رہا ہوں ۔ میں بھارت ورش میں گیا ۔ کاشی میں برہم تال اور دشاشومیدھ گھاٹ میں پنڈتوں کے چرنوں میں بیٹھ کر دو سال تک یوگ درشن پڑھا ۔ وہاں سے چلکر ندیا شانتی پور میں بنگال کے پنڈتوں سے مل کر فائدہ اُٹھایا ۔ دراصل مجھے بھارت ورش پہنچ کر بہت انند ملا ۔ میں جس تلاش میں تھا مجھے حاصل ہوا ۔ اور میری آتما کو شانتی ملی ۔ اس وجہ سے میں ویدک دھرم کو اُتم شانتی داتا مانتا ہوں ۔ وغیرہ وغیرہ " +

اس اٹیلین سجن نے اپنے خیالات بہت وسیع پیمانے پر اظہار کئے تھے ۔ لیکن میں نے بہت مختصر طور پر لکھا ہے +

فرانس کے پادری ڈیوپارن نے بھارت ورش میں رہ کر ۹ ورش تک سنسکرت اور فارسی پڑھی ۔ اور دارا شکوہ کی ۵۲ اُپنشدوں کا ترجمہ لاطینی زبان میں کیا ۔ اُپنشدوں کا اثر فرانس میں زیادہ پڑا ۔ کیونکہ اس کے بعد فرانس والوں نے بھارت فلاسفی اور سنسکرت ودیا کے پڑھانے کا انتظام کیا ۔ جب جرمنی کے لوگوں نے بھارت کے ویدک گیان کی تعریف ... تو فرانس سے لیکچرار بلوائے ۔ اور جرمنی ... سکولوں میں اُپنشدوں پر ویاکھیان دلوائے ۔ اور ویدک تہذیب پھیلانے کا پورا اُدیوگ کیا ۔ اس وقت جرمنی میں ایک نوجوان شوپن ہار تھا ۔ جس کو بائیبل بار بار پڑھنے پر بھی شانتی نہ ملی تھی ۔ اور اس وجہ سے وہ بڑا بھاری ناستک بن گیا تھا ۔ پس سنسار کو دُکھ ساگر سمجھ خودکشی کرنے پر آمادہ تھا ۔ لیکن جونہی اُس نے پادری ڈیوپارن کے اُپنشدوں کے لیکچر سُنے ۔ اور اُپنشدوں کا لاطینی زبان میں ترجمہ پڑھا ۔ تو اُس کے نیتر کھل گئے اور خیالات تبدیل ہو گئے ۔ وہ اُپنشدوں پر ایسا موہت ہوا ۔ کہ اس نے اُپنشدوں کے آدھار پر ایک نئی فلاسفی ایجاد کی ۔ اور اُپنشدوں کا ترجمہ جرمن بھاشا میں کیا ۔ جس کی پرستاونا میں یہ لکھا : ۔

" ان اُپنشدوں کو پرماتما کے خاص بھگتوں اور اُونچے خیالات والوں نے لکھا ہے ۔ جو انسانی طاقت سے باہر ہیں ۔ یعنی تپسویوں ۔ رشیوں اور منیوں کے دماغ سے نکلا ہوا مقدس گیان ہے ۔ اُپنشدوں سے ہمیں شانتی دینے والے اور اُونچے درجہ کے خیالات ملتے ملتے ہیں ۔ بچوں کے سے کھیل ۔ تو خیالات اور اندھ وشواس کے گڑھے سے نکل کر اُپنشدوں کی تعلیم سے صاف اور پوتر بھاؤ پائے جاتے ہیں ۔ بھارت میں عیسائی مت کبھی جڑ نہیں پکڑ سکتا ۔ کیونکہ پرماتما نے جو گیان آدی سرشٹی میں دیا ہے ۔ وہ بائیبل کی تچھ کہانیوں سے مٹ نہیں سکتا ۔ میرا وشواس ہے ۔ کہ بھارت کا سچا ویدک دھرم ایک دن سارے یورپ میں پھیلے گا ۔ اور ہمارے خیالات تبدیل کرے گا ۔ میں اُپنشدوں کے برابر کوئی ایسی کتاب نہیں دیکھتا ۔ جو انسان کے من اور دماغ کو ترقی دینے والی اور آتما کو شانتی دینے والی ہو ۔ مجھے اُپنشدوں کی تعلیم نے موجودہ حالت میں شانتی پردان کی ہے ۔ اور مرنے پر بھی مجھے شانتی ان سے ہی ملے گی " +

جب انگلینڈ کے لوگ سترھویں صدی میں بھارت میں تجارت کرنے آئے ۔ تو پادری لوگ بھی بھارت میں بائیبل کی تعلیم دینے کے خیال سے آئے ۔ لیکن جب ان سب کو یہ پتہ لگا ۔ کہ بھارت ورش بذات خود گیان کا بھنڈار ہے ۔ تو پادری لوگوں نے یہاں سنسکرت پڑھنی شروع کی ۔ سب سے پہلے پادری ڈلکنس نے بھاگوت کا ترجمہ کیا ۔ جب انگلستان والوں نے اسے پڑھا ۔ تو وہاں کے پادریوں میں دو دل بن گئے ۔ ایک دل کہتا ۔ کہ یہ گیان بھارت ورش کا ہی ہے ۔ اور دوسرا کہتا تھا ۔ کہ بھارت کے براہمنوں نے یونانی کتب زبور اور انجیل کے اُونچے خیالات چوری کر اس شکل میں چھاپے ہیں ۔ یہاں تک کہ پادری ڈیوگلڈ سٹورٹ نے براہمنوں کی چلسازیاں نامک کتاب بھی لکھ ڈالی ۔ اس وقت بھارت میں ایسٹ انڈیا کمپنی کا راج ہو چکا تھا ۔ اس لئے اس کے ڈائرکٹروں نے لارڈ وارن ہیسٹنگز کو جو اس وقت یہاں گورنر جنرل تھا ۔ خط لکھا ۔ کہ وہ اس بات کا پتہ لگائے ۔ کہ کیا دراصل بھارت گیان کا بھنڈار ہے ۔ اس پر لارڈ وارڈ ہیسٹنگز نے اس کی کھوج کی ۔ اور ایسٹ انڈیا کمپنی کو جو خط لنڈن لکھا ۔ اس کا کچھ حصہ نیچے لکھا جاتا ہے : ۔

" بھارت گیان کا بھنڈار ہے ۔ یہاں کی تہذیب اور دھرم نہایت پُرانا ہے ۔ منوسمرتی پوروبی نیتی اور جسٹی نینی سے بھی پہلے کی ہے ۔ اور ہمارا قانون جو رومن قانون کے سہارے پر ہے ۔ یہ قانون منوسمرتی سے ہی لئے گئے جان پڑتے ہیں ۔ مجھے تو ایسا جان پڑتا ہے ۔ کہ شروع کی قانونی کتاب منوسمرتی ہی ہے ۔ وغیرہ وغیرہ " +

جس کا نتیجہ یہ ہوا ۔ کہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے ۱۷۷۹ء میں ہاول کمپٹن ہارل صاحب کی ادھیکشتا میں بھارت کے وگیان شاستر کی جانچ کرنے کو بھیجی ۔ اس نے بڑی لمبی رپورٹ تیار کی ۔ جس کا کچھ انش میں نیچے لکھتا ہوں : ۔

" ویدک دھرم پرماتما کے دئے ہوئے سب سے شروع کا نہایت مقدس گیان کا بھنڈار ہے ۔ ویدک دھرم کی کتابوں میں بیش قیمت نصیحتیں اور الہامی مضامین بھرے پڑے ہیں ۔ جس کو پرماتما نے برہما کے مکھ سے انسانوں کو بخشش کر موکش کا راستہ بنایا ہے " +

اس رپورٹ کو پا کر کمپنی نے رائل ایشیاٹک سوسائٹی نام کی سنستھا قائم کی ۔ جس کا کام سنسکرت لٹریچر اور ویدک تہذیب کے کتب کا انگریزی میں ترجمہ کرنا ہے +

سب سے زیادہ اُپنشدوں کی تعریف مسٹر عمر الرشید کونسل ٹرکی ہوئے ہیں ۔ انہوں نے جرمنی میں رہ کر سان کا انگریزی میں ترجمہ کیا ۔ اور مسلم ریویو میں اپنے خیالات کا اظہار اُپنشدوں کے متعلق اس قسم کا کیا ہے : ۔

" بھارت ہی اسلام کو پھر زندہ رکھنے اور ترقی دینے میں ایسے سامان رکھتا ہے ۔ جو کسی دوسرے اسلامی ملکوں میں کبھی بھی نصیب نہیں ہو سکتے ۔ بھارت کے مسلمانوں کو لازم ہے ۔ کہ ہندوؤں سے آتم درشن کا علم سیکھیں ۔ اور ان کے درشن شاستروں کو اعتقاد کے ساتھ پڑھ کر فائدہ اُٹھا دیں ۔ اور بھارتی بدھی کے ذریعے وچار کریں ۔ یہ نہایت ضروری ہے ۔ کہ اُنہیں بھارت کا آتم گیان فلاسفی اور پرماتما کے پہچاننے کی ودیا سے کافی جانکاری حاصل کر لیں ۔ بس اسی راستہ سے ہم اسلام کو آنے والے زمانہ میں اُونچے درجے کی ترقی دے سکتے ہیں " +

ناظرین ۔ میں نے آپ کے سامنے بہت اختصار سے

کہانی

دو پہلو

رامیشور نے "ٹیڈر" کھولا۔ اور ریزلٹ شیٹ پر اس نے اپنی نظر دوڑائی۔ ایم۔ اے' کے اُتیرن ودیارتھیوں میں اس کا نام چھپا تھا۔ اور اس کے نام کے آگے لکھا تھا فسٹ ڈویژن۔

اپنے انیہ ساتھیوں کا پریکشا پھل دیکھ کر اس نے "ٹیڈر" بند کر دیا۔ پھر اس نے ایک کشن کے لئے مسکراتے ہوئے اپنے چاروں اور دیکھا۔ اور اُس نے دیکھا کہ ساری پرکرتی اس کی پرسنتا سے ہنس رہی ہے۔ چڑیاں چہک رہی تھیں۔ اور موگرا مہک رہا تھا۔ صبح کی ٹھنڈی ہوا اپنی مستی کے ساتھ سوربھ سے اٹھکیلیاں کر رہی تھی۔ اور آم کے بوروں پر بورائی ہوئی کوئل پنجم کی الاپ بھرنے میں بے سُدھ تھی۔

اپنی امنگ کی مادکتا میں چکرت اور پلکت رامیشور ایک عجیب تن مینتا کے ساتھ یہ سب دیکھ رہا تھا۔ اور پھر اس کا ہاتھ اپنے آپ بنا اُس کے جانے ہوئے اُس کی جیب میں چلا گیا۔ اس نے شانتا کا پتر نکالا۔ اور پچھلے دن کئی بار پڑھ چکنے کے بعد بھی اس نے اُس پتر کو پھر پڑھا۔ شانتا نے اُسے منصوری بلایا تھا ـــــ اور بھی اس نے بہت کچھ لکھا تھا۔ اور اس سے بھی ادھک اس نے بنا لکھے چھوڑ دیا تھا۔ موتی کے سے سندر اور چھوٹے چھوٹے اکشر تمغا لیٹر پیپر سے نکلتی ہوئی بھینی بھینی خوشبو ـــــ اور پھر اُس کے ساتھ شانتا کا پوتر پریم! شانتا اپورو سندری تھی۔ یونیورسٹی کے سب لڑکے رس کے لوبھی بھونروں کی بھانتی شانتا کے پیچھے منڈلایا کرتے تھے۔ پر رامیشور ان سب لڑکوں سے ادھک بھاگیہ وان تھا کیونکہ شانتا اس سے پریم کرتی تھی۔ پتر کو آدی سے انت تک اس نے ایک بار پڑھا۔ دو بار پڑھا۔ اور تین بار پڑھا۔ پھر اُس نے پتر کا چمبن کر کے اپنی جیب میں رکھ لیا۔

اس کے بعد اُس نے اپنے پتا کا پتر کھولا۔ اس کے پتا نے اُسے ولایت جا کر آئی۔ سی۔ ایس کی پریکشا میں سملت ہونے کی صلاح دی تھی۔

رامیشور اُٹھ کھڑا ہوا۔ بھیروی کے سُر بھرتے ہوئے وہ اپنے بنگلے سے نکل پڑا ـــ گھومنے کے لئے۔

بائیس برس کا لمبا سا سندر نوجوان رامیشور اپنی سپھلتا پر پرسن دھیرے دھیرے چلا جا رہا تھا۔ اُس کے شریر میں بل تھا۔ اُس کے ہردے میں اُمنگ تھی۔ اس کی دھمنیوں میں گرم رکت پرواہت ہو رہا تھا۔ اس کے وچاروں میں سپھورتی تھی۔ اُس کا مستک اُونچا تھا۔ استتو کی سارتھکتا کا اس میں پُورن ہرتی بمب تھا۔

اُس کے کانوں میں ایکا ایک کولاہل کا ایک کٹھن پرہار پڑا۔ جس نے اُس کی تن مینتا کو بھنگ کر دیا۔ وہ چونک اُٹھا۔ سامنے آزادی کے دیوانوں کا ایک جلوس چلا آ رہا تھا۔ وہ کھڑا ہو گیا ـــــ جلوس دھیرے دھیرے اس کی اور بڑھا آ رہا تھا۔

اس نے پیچھے دیکھا۔ اور وہاں اس نے دیکھا ایک دوسرا جلوس شاسن کو قائم رکھنے والوں کا۔ پولیس والوں کے ہاتھ میں لاٹھیاں تھیں۔ اور کندھے پر بندوقیں۔ رامیشور نے نہ جانے کیوں اپنے انتر میں پیڑا سے بھری ہوئی ایک پرکار کی ہلچل کا انوبھو کیا۔

دونوں اور سے دونوں جلوس ایک دوسرے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اور بیچ میں رامیشور کھڑا ہوا تماشا دیکھ رہا تھا۔

اور پھر دونوں دل اچانک رُک گئے۔ ٹھیک جہاں رامیشور کھڑا تھا۔ جلوس والوں میں اور پولیس والوں میں کچھ کہا سنی ہوئی۔ رامیشور ٹھیک دیکھ نہیں سکا۔ کہ کیا ہوا۔ پر اُسے یہ آرڈر سپشٹ سنائی پڑا ـــــ "جلوس غیر قانونی قرار دیا جاتا ہے۔ اگر دومنٹ کے اندر یہ بھنگ نہیں ہو جاتا۔ تو بل پریوگ سے بھنگ کر دیا جائے گا"۔ اور دوسری اور سے نعرے لگے۔ "بھارت ماتا کی جے"۔ "مہاتما گاندھی کی جے"۔ "سوتنترتا کی جے"۔

لاٹھیاں چلیں اور اُس کے بعد گولیاں چلیں۔ اور اُن نوجوانوں میں جو چھاتی کھول کر گولیاں کھانے کو آگے بڑھ آئے تھے رامیشور بھی تھا۔ رامیشور کی چھاتی میں گولی لگی۔ "بھارت ماتا کی جے" کہہ کر وہ زمین پر گر پڑا۔

سوادھیائے کے لئے نادر موقعہ

ویدک ونے لیکھک آچاریہ دیوشرما جی ودیا النکار۔ اس پستک میں ہر روز کی پرارتھنا منتروں کی سندر سرل اور مدھر ویاکھیا کی گئی ہے۔ اس طرح ورش بھر کے لئے ۳۶۵ پرارتھنائیں اس پستک میں سنگرہ کی گئی ہیں۔ پستک تین بھاگوں میں چھپی ہے۔ ایک بھاگ کا مولیہ ایک روپیہ اور تین بھاگوں کا تین روپے ہے۔

برہمن کی گئو لیکھک آچاریہ دیوشرما جی ودیا النکار۔ سچے براہمن کی بانی میں کیا جادو بھرا رہتا ہے۔ اس پستک میں اس سوکت کا سندر انوواد کیا گیا ہے۔

سوم سرور لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ اس پستک میں سام وید پومان سوکت کی سندر ویاکھیا ہے۔ سوم شبد سے وید میں کیا مطلب ہے۔ یہ پستک میں اچھی طرح دکھایا گیا ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے۔ سادہ ایک روپیہ چار آنے۔

یوگیشور کرشن لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کرشن کا سرل پرمانک اور پورن [illegible] کیلئے اس پستک کو منگائیے۔ بھاشا سرل اور محاورے دار ہے۔ چھپائی سندر ہے۔ مولیہ ایک روپیہ آٹھ آنے۔

ہماری دیگر پستکیں بھارت ورش کا اتہاس۔ تین کھنڈوں میں لیکھک آچاریہ رام دیو جی۔ مولیہ تین بھاگوں کا ۵ روپے ۴ ر۔ پران پریہ لوچن۔ پرانوں میں الوچنا تمک گرنتھ ہے۔ قیمت ۲ روپے۔ دھرم اُپدیش۔ سوامی شردھانند جی کے اُپدیشوں کا سنگرہ دو بھاگوں میں قیمت ایک روپیہ ۸ ر۔ سنسکرت پرویشکا۔ دو بھاگ سنسکرت سیکھنے کی ریڈریں۔ قیمت ۱۲ ر۔ برہمچریہ سندیش۔ اس وشے پر ابتک لکھی گئی پستکوں میں سے یہ اُتم ہے۔ قیمت عگ ر۔ استریوں کی سیتھتی۔ دیویوں کے ہاتھ میں دینے اور کنیا پاٹھشالاؤں میں انعام بانٹنے کیلئے اس سے اچھی پستک نہیں مل سکتی۔ اس پر پانچ سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ منو شکشا وگیان۔ چھوٹے بچوں کو شکشا کیسے دی جائے۔ اس پر پرمانک پستک ہے۔ اس پر چودہ سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ قیمت ۲ روپے ۸ ر۔ مفصل سوچی پتر مفت۔

منیجر پستک بھنڈار گورکل کانگڑی سہارنپور
برانچ منیجر ورید اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ۔ لاہور

اور میں پوچھ رہا ہوں ہے ـــ کپلنگ کی سوُرگ کو پانے کے لئے وہ نوجوان اپنے جیون کی سوُرگ کو ٹھکرا کر چلا گیا؟

(۲)

چیتھڑوں سے ڈھکے ہوئے اور مکھیوں سے گھرے ہوئے اس بڑھے بھکاری نے کرون سور میں پکارا ـــ "ایک ستی ان"

تیرتھ راج پریاگ میں ماگھ میلے کے پرسنگھم کے کنارے وہ بڑھا بھیک مانگ رہا تھا۔ اُس کی عمر ساٹھ کے اُوپر رہی ہوگی۔ اس کے بال سفید تھے۔ اور اُس کا مکھ وکرت تھا۔ اس کی آنکھیں پتھرائی ہوئی سی تھیں۔ شونیہ اور اس کا سوُر رُوکھا۔ کوڑھ اور کا ہوا۔ اس کے ہاتھ پیر کی اُنگلیاں کٹ کٹ کر گر گئی تھیں۔ اور اُس کے شریر سے ایک بھیانک دُرگندھ نکل رہی تھی۔ جو اُس کے پاس سے نکلنے والے کو اپنی ناک دبانے کو وِوش کرتی تھی۔

ایک عورت نے اس کے سامنے اپنی پوٹلی کی پُوری کا ایک ٹکڑا پھینکا۔ اور اس کے ساتھ اُس ٹکڑے کے گرتے ہی اُس ٹکڑے کا اوپر ایک کتا جھپٹا۔ پوری کے اُس ٹکڑے کو بھکاری نے اور اُس کتے نے ساتھ ساتھ پکڑا۔ دو سکینڈ تک نرمیں اور پشو میں چھینا جھپٹی ہوئی اور انت میں کتے پر بھکاری نے ایک ڈنڈے کے سہارے وجے پائی۔

ماگھ میلہ کی اس بھیڑ میں کسی کسی نے اس بھکاری کی دُرگتی پر آپتی بھی کی۔ پر وہ میلہ تھا۔ پنیہ کا ستھان تھا۔ اور پنیہ کمانے کا موقعہ بڑے سب کو سمان ادھیکار پراپت ہے۔ اس مُنشیہ سوئم اپنے کو اُس بھکاری سے دور رکھ تھا۔

اور پھر وہاں پر اس بھکاری کے [illegible]

[illegible]

ساما کا [illegible] کے [illegible] ساتھ میں تھے۔ ہاتھیوں پر مخمل کی جھولیں لٹک رہی تھیں۔ اور چاندی کے ہودوں پر بھکاری لوگ راجاؤں کو چنا دیتے رہے تھے۔ گھوڑے سونے چاندی کے گہنوں سے لدے تھے۔ اور اُونٹوں پر بھکاری لوگ اپنا سامان ٹھیرا رہے تھے۔

قرض کاڑھ کر اور پیٹ کاٹ کر اکٹھا کیا [illegible] کا اُپیوگ کر کے پنیہ کمانے کے لئے آئے ہوئے بھگتوں کا سموہ ان بھکاریوں کے درشن کرنے کے کارن [illegible] کا دھکا دھکی چلنے کے لئے اُمنڈا پڑ رہا تھا۔ اس بھیڑ میں بوڑھے تھے۔ جوان تھے۔ استریاں تھیں۔ بچے تھے۔ (باقی [illegible])

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وہ کیا کہتے ہیں؟

...کاش" کے "رشی نمبر" نین سپنا ہیں۔ نے "پرکاش" کو اپنائیے۔ ودوا آریہ بھائیوں سے ...یلی کی تھی کہ "پرکاش" کا رشی انک ہندی ...بھی چھپوانے کا یتن کیا جائے۔ لیکن وہی ...کے یتن پاٹ۔ ہوا وہی جس کی آریہ ...یوں سے اُمید تھی۔ ۱۸۔ اکتوبر کے "پرکاش" ...اشارہ سے مجھے گیات ہوگیا۔ کہ پرکاش ...رشی انک ہندی میں نہیں شائع ہوگا۔

"پرکاش" وید پرچار کا اُتم سادھن ہے۔ ...آریہ بھائی سچ مچ وید پرچار کے لئے اُتسک ...تو انہیں اسے اپنانا چاہئے۔ اور ...رشی رن سے اُرن ہونے کا یتن کرنا چاہئے ...والی نزدیک آرہی ہے۔ آریو! یہ وہ دن ...جس دن رشی دیانند نے اپنی اور ...تاکی اچھیا پورتی رُوپی یگیہ میں اپنے ...کی آہوتی دی تھی۔ لیکن آج ہم اُن ...کی سگندھی سے کس طرح منہ موڑ رہے ...کیا یہ کھید کا مقام نہیں ہے۔ میں نے ...آریہ بھائیوں سے کچھ مانگنے کے لئے ہاتھ ...پھیلایا تھا۔ انہوں نے میری معمولی ...کا بھی اُتساہ جنک اُتر نہیں دیا۔ ...نے کئی ایک سجنوں کو رشی انک ...پرچار بانٹنے کی دعوت بھی دے رکھی ...لیکن آج جس پوزیشن میں میں ہوں۔ ...ہی جانتا ہوں۔ خیر یہ تو جو ہونا تھا۔ ...ہو گیا۔ اس کے لئے پشچاتاپ کرنا ...اب بھی تو شردھا نند انک۔ ...

...ریاست حیدر آباد میں ہندو...

...کر ...ہوں گے۔ ان انکوں کے لئے ...وقت بھی کافی ہے۔ اور آسانی سے ...کام ہوسکتا ہے۔ مینیجر بھان ایڈ سنز جی کی ...میں تو پچاس رشی ...رشی انک ...رجسٹر دے چکا ہوں۔ اگر ...میں نہیں چھپے۔ تو آپ مجھے پچاس ...انک اُردو میں ہی بھیج دیں گے۔

...گھاٹ B.N.R. ریلوے سٹیشن ...اگر آپ بذریعہ ریل بھیجنا چاہیں۔ ...گھاٹ B.N.R ریلوے سٹیشن ...بھیج دیں گے۔ پچاس رشی ...قیمت بمعہ محصول وغیرہ کے مجھے

لکھیں گے۔ تو میں روپیہ پیشگی بھیجدوں گا۔ آہا۔ کیا ہی عجب لطف نظارہ ہوگا۔ کہاں تو آریہ بھائیوں کی ہندی پرچار کے لئے تڑپ۔ اور کہاں ہمارا اُردو پڑھتے ہوؤں کی فہرست تیار کرنا۔ "پرکاش" کا رشی انک تو ضرور بانٹنا ہے۔ اُردو پڑھے ہوئے ڈھونڈیں گے۔ اور ان کو بھینٹ کریں گے۔

آریہ سیوک شانتی سروپ اور سیر...

ریاست حیدرآباد میں پرچار کے سادھن

مجھے تو آریہ سماج کے سامنے ایک سوال نظر آتا ہے۔ وہ سوال یہ ہے۔ کہ ہر جگہ پرچار کس طرح ہو۔ جیسا نظام راجیہ میں تینوں زبان کی بول چال ہے۔ جیسا کہ مرہٹی دیش میں مرہٹی زبان۔ کرنک میں کرناٹکی زبان کی بول چال ہے۔ آندھرا دیش میں تیلگو زبان کی بول چال ہے۔ ان دیشوں میں وہاں کی بھاشاؤں میں پرچار کریں۔ تو آریہ اُپدیشک سپھل ہوسکتے ہیں۔ اور رشی کا سندیش ہر جگہ پہنچا سکتے ہیں۔ اور جب تک ہمارے اُپدیشک ان بھاشاؤں میں پرچار نہ کریں گے۔ کامیابی کی صورت نظر نہیں آئے گی۔ مسلمانوں کی زبان اُردو ہوتے ہوئے بھی انہوں نے یہ بھاشائیں سیکھ لی ہیں۔ اور ان کے اس دیش میں کئی وعظ تبلیغ کر رہے ہیں۔ جیسا کہ اندھرا دیش میں پرچار کر کے ورنگل میں سات سو (۷۰۰) ہریجنوں کو مسلمان بنالیا ہے۔ مردم شماری کے لحاظ سے دس سال میں نظام ریاست میں دو لاکھ ہندوؤں کو مسلمان بنایا جاچکا ہے۔ نظام ...کی کل آبادی ایک کروڑ اسی لاکھ (۱۸۰۰۰۰۰۰) ہے۔ جب دس سال میں دس لاکھ ہندوؤں کو مسلمان بنانے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ تو ۱۸۰ برس میں کل ہندوؤں کو مسلمان بنا لینا مشکل نہیں۔ نظام راجیہ میں ہریجنوں کو مسلمان بنانے کا کام پوری کوشش سے ہو رہا ہے۔ آریہ سماج کے قیام کو پندرہ۔ بیس سال کا عرصہ ہوا۔ مگر تیلگو میں پرچارک ایک سے زیادہ نہیں ہے۔ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کو چاہئے۔ کہ تیلگو میں پرچارک تیار کر کے پرچار کرائے۔ یہاں تیلگو میں پرچار ہوتا۔ تو سرپایٹھ کے قریب ناگم پیلی جو لوگ ریڈیوں کے دو من کینفانک ہوتے ہیں۔ وہ ہندو بنائے جاسکتے ہیں۔ آدی ہی ذاتوں کا یہ حال ہے۔

بقیہ دیکھو صفحہ ۱۶

عراق میں ہندو تہذیب کے نشان

بھارت اور عراق کے بیچ پراچین کال میں سانسکرتک سمبندھ سفایت تھا۔ یہ بات اب تک سدھانت روپ سے تو مانی جاتی تھی۔ لیکن اس کی ستیتا کو پرمانت کرنے کا کوئی سموچت سادھن نہیں تھا۔ ابھی حال میں شری سیٹان لائیڈ تھا ڈاکٹر ہنری فرینک فورڈ کی ادھیکشتا میں عراق کے اندر ٹیپ اگرم ستھان پر جو کھدائی ہوئی ہے۔ اس میں بہت پُرن وستوئیں پراپت ہوئی ہیں۔ اس کھدائی کا سب سے ادھک مہتو اس لئے ہے۔ کہ اس کے آدھار پر اب بھارت اور عراق کے سمبندھ کی بات اچھی طرح سے پرمانت کی جاسکتی ہے۔

پُراتتو انویشک دل کے ٹیپ اگرم نامک ستھان میں جو کھدائی کی ہے۔ اس میں ایک پراچین مندر پایا گیا ہے۔ پراتتو اتولیشکوں نے پرتھوی کی اوپری سطح کو دیکھ کر یہ انومان کر لیا تھا۔ کہ اس ستھان پر زمین کے اندر کوئی پراچین عمارت ہے۔ اس کے تین طرف بھگنا وشیش تھے۔ اور ایک طرف پراچین نگر کی دیوار تھی۔ یہ دیوار اور مندر چندر کار اینٹوں کے بنے ہوئے ہیں۔ بیچ بیچ میں ایک نشچت دُوری پر اردھ گولاکار بُرج بنے ہوئے ہیں۔ اس مندر کے دو کمرے والے ایک بھون میں انیک مہتو پُرن وستوئیں پراپت ہوئی ہیں۔ اس سے اس کھنڈن کے لئے ایک نیا پرمان ملتا ہے۔ کہ پانچ ہزار برس پہلے بھارت اور عراق کے بیچ سانسکرتک سمبندھ تھا۔

ہرے پتھر کے ایک برتن کے دو ٹکڑے ملے ہیں۔ اس طرح کے برتنوں کے کئی نمونے پہلے بھی مل چکے ہیں۔ آلوچنیہ بات یہ ہے۔ کہ انویشک جیسے کو سندھ کی گھاٹی میں مہنجو دارو کی کھدائی میں بھی اس طرح کے برتن کا ایک ٹکڑا پراپت ہوا ہے۔ عراق میں جو دو ٹکڑے پائے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک پر ایک آدمی کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ ناک لمبی اور ٹیڑھی ہے۔ دوسرے ٹکڑے پر ایک عمارت کی جس کے سامنے دو آدمی بیٹھا ہوا ہے۔

ان دونوں ٹکڑوں کو جوڑنے والا جو مصالح تھا۔ وہ قریب قریب نشٹ ہو چکا ہے۔ لیکن دونوں کو پھر سے جوڑنا اسمبھو نہیں ہے۔ برتن کے ایک ٹکڑے پر جو عمارت بنی ہوئی ہے۔ اس کے بھیتر اور ایک کنگرہ دار بُرج سے سانڈ کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ اس کے سامنے ایک ناند ہے۔ مہنجو دارو میں پراپت ایک مہر پر بھی بالکل اسی پرکار سانڈ اور ناند کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ ان دونوں چیزوں میں سامانتا کے ساتھ ساتھ ایک وچتر تا بھی ہے۔ عراق کی چیزوں میں جو کنگرہ دار سانڈ ہے وہ عراق دیش کا نہیں ہے۔ لیکن مہنجو دارو والے چیز کا سانڈ سندھ پردیش ہی کا ہے۔ اس کے علاوہ ایک بات اور ہے۔ عراق میں پشو پوجا کی ریتی کے پرچلن کا ابھی تک کوئی پرمان نہیں ملا ہے۔ کوئی ایسے درشیہ وہاں نہیں پائے گئے ہیں۔ جن میں پشو پوجا کے ارتھ کا آبھاس ملتا ہو۔ اس کے ویپریت مہنجو دارو میں پراپت گوہر کے پتھروں پر ایسے درشیہ سادھارنتا اکثر دیکھے جاتے ہیں۔

اس نئی کھدائی کے پہلے بھی کبھی کبھی بھارت اور ایران کے سمپرک کے چنہہ ملے ہیں۔ لیکن یہ انومان کیا جاتا تھا۔ کہ فارس کی کھاڑی کے سمندری مارگ سے ہو کر ان دونوں دیشوں میں جو واپارک سمبندھ قائم تھا۔ اسی کے یہ چنہہ ہیں۔ اب نئی کھدائی میں اوپر بتائی گئی جو چیزیں ملی ہیں۔ ان سے یہ نشچاتمک روپ سے پرمانت ہوتا ہے کہ عراق کے ایک نگر میں پراچین کال میں بھارتیہ سبھیتا سنسکرتی کا پربھاؤ تھا۔ اس کھنڈن کی پشٹی مسٹر آریل سٹین کی کھوجوں سے بھی ہوتی ہے۔ انہیں بلوچستان تھا دکشنی ایران میں جو چیزیں پراپت ہوئی ہیں۔ وہ پرکٹ کرتی ہیں۔ کہ بھارت تھا سومیریا (ادھونک ایران) کے بیچ کسی پرکار کا سمبندھ تھا۔

ابھی تک اس بات کا پتہ نہیں لگ سکا ہے۔ کہ وہ سمبندھ کب ٹوٹا۔

پرکاش کے رشی نمبر میں اشتہار دیکر لابھ اُٹھائیں

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون۔ بعض سو ...
دست دماغ کی سوزش۔ اختلاج قلب۔ بیخوابی۔ سر چکرانا وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن تندرست بنتا ہے۔ قیمت فی ڈبی ...
راج وید نرائن جی کیشو جی بیٹھا نہام نگر ...
جالندھر ایجنٹ۔ ڈاکٹر ہربنس لعل ... پرکیٹ

اسلامی دُنیا کی سیر

"الفضل" کی خرافات

مرزائیوں میں بھی کیسے کیسے لوگ ہیں۔ جو "الفضل" کی خرافات پڑھتے اور اس قسم کے مُبالغات کو سچ مچ آسمانی نشان ہیں ..... ہاں خوب یاد آیا "الفضل" کو عذاب الٰہی یاد نہ رہا جو بڑے مرزا جی پر نازل ہوا تھا۔ یعنی مراق۔ مالیخولیا۔ مرگی۔ ذیابیطس اور سب سے آخر ہیضہ سے موت۔ اس کے متعلق میاں الفضل کا خیال ہے؟

("احسان" ۱۵ اکتوبر)

ایک صریح کفر

پس اے مسیح کو خدا کا نبی نہ یقین کرنے والو! خدارا سوچو۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بغیر فرق ایک ذرہ کے رُوحانی حقیقت کی رو سے خود محمد رسول اللہ صلعم ہی ہیں۔ تو ایک منٹ کے لئے بھی حضرت نبی کریم کو غیر نبی مقرر کرنا۔ اور آپ سے نبوت کو منفک شدہ ماننا ایک صریح کفر نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ اور اگر حضرت مسیح موعود نبی کریم کی بعثت ثانی کے مورد ہیں۔ اور یقیناً ہیں۔ اور اگر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی ہیں۔ اور آپ کی نبوت کا دامن قیامت تک وسیع ہے۔ اور یقیناً ہے۔ تو یقیناً مسیح موعود کا نبی اور رسول ہونا بھی مستحق ہے۔ منکران نبوت کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کو حقیقی معنوں میں نبی ماننے سے حضرت نبی کریم صلعم کی ہتک لازم آتی ہے۔ مگر میں علی وجہ البصیرۃ کہتا ہوں۔ کہ مسیح موعود کو حقیقی معنوں میں نبی اللہ اور رسول نہ ماننا صریح طور سے کفر کا ارتکاب کرنا ہے۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایک خطرناک حملہ کرنا ہے۔

(الفضل ١٨ اکتوبر)

جھوٹے کی رسّی دراز

ہمارے مخالف کہا کرتے ہیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ کی عمر لمبی ہے۔ اس لئے مولوی صاحب حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ میں پہنچے ہیں۔ حالانکہ مولوی صاحب اس کا خود اقرار کرتے ہیں۔ کہ صادق پہلے فوت ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ جھوٹے۔ دغاباز۔ مفسد۔ نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔

(اہلحدیث ۲٦ اپریل ۱۹۰۷ء)

(مولوی ظفر علی صاحب لکھتے ہیں:)

"میاں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حق تعالیٰ نے عذاب دشمنان حق و صداقت پر بند کر دیا ہے۔ جبکہ رحمٰن و رحیم خدا ان کو مہلت دے دیتا ہے اور بے حیا کی عمر کی رسّی دراز کرتا ہے۔"

(زمیندار ١٣ جون ۱۹۳٦ء صفحہ ١)

اسی قانون الٰہی کے مطابق مولوی صاحب کی رسی دراز ہو رہی ہے۔

("فاروق")

علماء اسلام دائرہ انسانیت سے خارج

ہمارے مخالف یہ بھی کہا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے علماء نے حضرت مرزا صاحب کو کافر کہا ہے۔ اس لئے ہم حضرت مرزا صاحب کو نہیں مانتے۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ ان نام نہاد علماء کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو انسانیت کے دائرہ سے خارج قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ "یہ علماء بدترین مخلوق ہیں"۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم)

مسٹر گابا اب بھی توبہ کر لیں

مسٹر گابا جب اسمبلی کے ممبر ہوئے۔ تو احرار کی تعمیل کرتے ہوئے اسمبلی میں یہ پیش کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فلاں فلاں کتاب ضبط کی جائے۔ پہلی شکست تو گابا صاحب کو اس وقت ہوئی جبکہ صدر اسمبلی نے اس بات کو پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔ اور دوسری ذلت و رسوائی اس طرح ہوئی۔ کہ پہلے ان کا باپ۔ پھر بھائی۔ اور آخر میں خود مسٹر گابا بھی آج جیل کی تاریک اندھیری کوٹھڑی میں بند ہیں۔ گھر نیلام ہو چکے ہیں۔ مخالفین کی ناکامی اور احمدیت کی ترقی کا نظارہ آج انی مھین من اراد اھانتک کے الفاظ میں پورا ہو رہا ہے۔ کاش کہ مسٹر گابا آج بھی توبہ کر کے جماعت احمدیہ کے پاک گروہ میں داخل ہو کر خدا تعالیٰ کے اس عذاب سے رہائی پائیں۔

(فاروق ١٤۔ اکتوبر ۱۹۳٦ء)

قادیان میں جعلسازی

مرزا صاحب متوفی کی وفات کے بعد حسب دستور دنیا داروں کے آپ کی قبر پر ایک کتبہ لکھا گیا تھا۔ جس پر بقول مولوی محمد علی لاہوری مرزا صاحب کو مجدد لکھا تھا۔ آج کل نیا کتبہ لکھا جانا تجویز ہوا ہے۔ اس کی عبارت یوں ہے:

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی سلطان القلم جری اللہ فی حلل الانبیا مسیح موعود، مہدی موعود، کرشن اوتار،
پیدائش ١٣۔ فروری ۱۸۳۵ء
وفات لاہور ٢٦ مئی ۱۹۰۸ء

مولوی محمد علی کہتے ہیں۔ کہ کتبہ سابقہ سب کے اتفاق سے لکھا گیا تھا۔

اس کو تبدیل کرنا جعلسازی ہے۔

ہم آپ دونوں فریقوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ حکیم نور الدین کی کتاب "نور الدین" مرزا صاحب کی زندگی میں شائع ہو چکی تھی۔ اس میں مرزا صاحب کے بیان کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۸۳۹ء لکھ کر ساری عمر ٦٩ سال بتائی گئی ہے۔ اب آپ کے سنہ پیدائش کو بجائے ۱۸۳۹ء کے ۱۸۳۵ء قرار دینا ڈبل جعلسازی نہیں تو اور کیا ہے؟

(اہلحدیث امرتسر ٢٣۔ اکتوبر ۱۹۳٦ء)

ہندی مسلمانوں کی تنگ دلی کا نتیجہ

اخبار "اہلحدیث" میں کسی وہابی مقیم خلیج فارس نے مضمون شائع کیا تھا۔ کہ مٹی کے تیل کی کمپنی ایک جزیرہ مغرب میں کام شروع کرنے والی ہے۔ جہاں کے لئے انہیں خالص مسلمانوں کی ضرورت ہے۔ یعنی دوسرے معنوں میں وہابی صاحبان اور پھر سنی وغیرہ کے کوئی شیعہ و احمدی وہاں نہیں جا سکتا۔ لیکن ان تنگدلوں کو غالباً ابھی تک علم نہیں۔ کہ وہاں ان سے پہلے بہت ہی مخلص مسلمان پہنچے ہوئے ہیں [illegible] سے کم [illegible] خالص مسلمانوں یعنی وہابیوں اور سنیوں کی گنجائش ہی نہ رہے گی۔

(پیغام صلح ١٩۔ اکتوبر ۱۹۳٦ء)

خارجیت اور ناصبیت کے گھناؤنے مظاہر

ہم نے اس رسالے کے متعدد نمبر دیکھے اور ہمیں ان کے مطالعہ سے یہ عبرت حاصل ہوئی۔ کہ خود مسلمانوں ہی میں راجپال اور شردھانند سے بھی زیادہ ناگوار انسانیت سوز تحریریں لکھنے والے موجود ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ [illegible] کے ایک ایک صفحہ پر مذہب شیعہ۔ پیشوایان مذہب شیعہ۔ اور پیروان مذہب شیعہ کو جس جس طرح گالیاں دی گئی ہیں۔ اسے خارجیت و ناصبیت کے گھناؤنے مظاہرے کے سوا کیا کہا جائے۔

("سرفراز" ١٣۔ اکتوبر ۱۹۳٦ء)

تلنگانہ ریاست حیدر آباد میں پرچار کے سادھن

تو اوروں کی بات ہی کیا ہے سریا میٹھ میں آریہ سماج کا مندر ہوتے ہوئے بھی وہاں کوئی پرچار نہیں۔ اندھرا دیش میں آریہ سماج کے پریمی بہت ہیں۔ مگر آریہ سماج کا پرچار تیلگو میں نہیں ہے۔ سناتنی بھائی آریہ سماج کے ساتھ دشمنی بہت رکھتے ہیں۔ اب جبکہ ہریجنوں کو عیسائی و مسلمان بنانے کی سر توڑ کوشش ہو رہی ہے۔ اب سناتن دھرمیوں کو اپنا رویہ اور ذہنیت بدلنی چاہئے۔ میں آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاریوں سے نمرتا پوروک نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ ورنگل، اندھرا دیش۔ ورنگل۔ سٹر پیٹ۔ بلند و جھم۔ جلی مرا۔ گورنم پہاڑ۔ جملہ اندھرا دیش میں تیلگو میں پرچار کا پربندھ کریں۔ تو آریہ سماج کو شاندار کامیابی ہو گی۔

(ایک آریہ پریمی)

ورکی ضرورت

ہندی رتن پاس ایک کھتری کل اُتپن کنیا کے لئے ایک آریہ ور کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں:-

رائے شور شیام [illegible]

حیدرآباد دکن۔

مفت

از سر نو زندگی حاصل کرنے کا آسان راستہ بتلانے والی نصیحت آمیز بڑی کتاب وید و دیا بغیر ڈاک محصول مفت منگائیں۔

مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

"پرکاش" کے رشی نمبر کیلئے آرڈر جلد بھیجدیں

ساماجک سماچار

آریہ سماج سولن کے سماچار

سولن آریہ سماج ۱۹۳۳ء میں ۱۲۰۰ روپیہ کا قرضدار تھا۔ اور اس سماج نے روپیہ کی ادائیگی کی نسبت بہت کوشش کی۔ مگر کوئی صورت ظاہر نہ ہوئی۔ اور سالانہ اُتسو بھی مالی حالت اچھی نہ ہونے کے سبب سے بند ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے لالہ مٹن لال جی کپور سپروائزر گورنمنٹ ٹیلیگراف یہاں تشریف لے آئے۔ جن کی لگاتار چار سال کی کوششوں سے ہمارا اُتساہ بڑھا۔ اور ہمدردان مانگ کر قرضہ ادا کر دیا۔ اور جو تبدیلی سماج مندر میں ضروری تھی۔ وہ بھی کرا دی گئی۔ اور مٹن لال جی نے یتھا شکتی دان بھی اپنے پاس سے دیا ہے۔ اور آپ ہماری سماج کے پردھان بھی ہیں۔ اور جلسے بڑی دھوم دھام سے ہو رہے ہیں۔ اور آپ نے اب کی دفعہ اپنے بڑے بھائی صاحب مہاشہ بلاقی داس جی کپور جو انبالہ چھاؤنی میں ادھیکاری ہیں۔ سے چھ سو روپے کا دان ایک دکان بنوانے کے لئے دلوا رہا ہے۔ اور مہاشہ بلاقی داس جی نے کافی رقم وید پرچار فنڈ لاہور میں دی ہے۔ اور مختلف سنستھاؤں مثلاً گوروکل کانگڑی۔ کنیا گوروکل ڈیرہ دون۔ سیتری پاٹھ شالہ انبالہ چھاؤنی وغیرہ میں کمرے بنوا دئے ہیں۔ چونکہ دکان کی لاگت بہت زیادہ ہے گی۔ اس لئے دانی پُرشوں سے نویدن ہے۔ کہ یتھا شکتی دان دے کر اس سماج کی مدد کریں۔ اور اس دکان کی آمدنی سے ایک بھجنیک، اپدیشک ہر ایک سال آریہ سماج سولن میں پرچار کے لئے آیا کرے گا۔ دان سیکرٹری آریہ سماج سولن ضلع شملہ کے نام منی آرڈر کرا دیں۔

(امر دت شرما منتری آریہ سماج سولن ضلع شملہ)

ے ریاست چمبہ نے ہندو ... (...)

آریہ ہندوا ... سمجھے ... و چھپا دی جاتی ہے۔ کہ آریہ سماج کے مشہور ... گرنتھ ستیارتھ پرکاش شری پنڈت دیو سنگھ ... جی نے نیپالی بھاشا میں ترجمہ کر کے چھپوا دیا ہے۔ یہ ترجمہ آریہ سماج دارجلنگ صوبہ آسام سے مل سکتا ہے۔ نیپال پرانت تتھا نیپالی بھاشا بولنے والی جنتا میں پرچار کرنے کے لئے ایک بڑا بھاری سادھن اُپسمت ہو گیا ہے۔ جن پرچارکوں۔ آریہ سنستھاؤں یا آریہ سماجیوں کو اس کی ضرورت ہو وہ مندرجہ بالا پتہ سے منگوا سکتے ہیں۔

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

آریہ سماج منڈی بہاؤالدین کا شوک سماچار

آج رات کے آٹھ بجے آریہ سماج مندر میں بوجہ مہاشہ لال چند جی پردھان آریہ سماج جی کی دھرم پتنی کی بے وقت مرتیو پر شوک پرکٹ کرنے کے لئے میٹنگ ہوئی۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس ہوا۔

ممبران آریہ سماج و آریہ یووک سماج منڈی بہاؤالدین مہاشہ لال چند جی پردھان آریہ سماج کی دھرم پتنی کی بیوقت مرتیو پر اپنی شوک پرکٹ کرتے ہیں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا ہے کہ مرتک کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ نیز ان کے لواحقین کو شانتی بخشیں۔

(مہاشہ چندر بھان اُپ منتری آریہ سماج ہذا)

مظفر پور آریہ کمار سبھا کی اپیل

چھاترواس کی یوراج گورو پنڈت دھریندر شاستری نیائے بھوشن کے کر کملوں سے مورخہ ۵۔ مئی ۱۹۳۶ء کو پڑی۔ چھاترواس کا ابھی تھوڑا سا حصہ تیار ہو سکا ہے۔ جو پانچسو روپیہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پراپت ہوا تھا۔ جس میں ابھی پانچ نردن ودیارتھی ستھان پا سکے ہیں۔ ابھی دو ہزار پانچسو (اڑھائی ہزار) روپے کی آوشکیتا ہے۔ دانی ویروں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اکت کمی کو پورا کر دین ودیارتھیوں کے دکھ میں ہاتھ بٹائیں ساس میں ودیارتھیوں کو نشلک شکشا دی جاتی ہے۔

(نوٹ:۔ برہم دیو نارائن منتری آریہ کمار سبھا مظفر پور)

آریہ سماج سدرشن نگر بھارت نگر کے شوک پرستاؤ

(۱) آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر لاہور کے ہفتہ وار ستسنگ کا یہ اجلاس منشی پریم چندر بی۔ اے کی اکال مرتیو پر اظہار افسوس کرتا ہے اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ پرانی کو شانتی پردان کریں۔ اور ان کے سمبندھیوں کو دھیرج دیں۔ ان کی مرتیو سے ہندی جگت تتھا ہندی ساہتیہ پر وشیش اگھات ہوا ہے۔

(۲) آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر لاہور کا یہ ہفتہ وار ستسنگ کا اجلاس بابو ہرنام سنگھ مہاشہ آریہ سماج ہذا کی بھاوجہ کی بے وقت موت پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ اور بابو ہرنام سنگھ اور اُن کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ایشور پرانی کو شانتی پردان کریں۔ اور ان کے سمبندھیوں کو دھیرج دیں۔

(۳) آریہ سماج بھارت نگر سدرشن نگر لاہور کے ہفتہ وار ستسنگ کا یہ اجلاس بابو ٹھاکر دت کوشادھیکش آریہ سماج ہذا کی دھرم ماتا کی مرتیو پر شوک پرکٹ کرتا ہے۔ اور بابو ٹھاکر دت اور ان کی دھرم پتنی اور ماتا جی کے سپتر لالہ لچھمنداس اور ان کے سمبندھیوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ وہ پرانی کو شانتی پردان کریں۔ اور ماتا جی کے سمبندھیوں کو دھیرج دیں۔ ماتا جی کا انتم سنسکار پورن ویدک ریتی سے کرایا گیا۔

(ڈاکٹر رام دھن منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج مہت پور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج مہت پور ضلع جالندھر کا چوبیسواں سالانہ جلسہ ۲۱-۲۲-۲۳۔ نومبر ۱۹۳۶ء مطابق ۷ تا ۹ مگھر بروز سنیچروار تا سوموار آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا جائیگا۔ جس میں بڑے بڑے اپدیشک سنیاسی مہاتما تتھا بھجنیک پدھاریں گے۔

دھرم پریمی سجنوں اور مہت پور نواسی ملازم بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ پریوار سہت پدھار کر اُتسو کی شوبھا کو بڑھا کر لابھ اُٹھائیں۔

(مہری چند پردھان آریہ سماج مہت پور)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

(۱) مورخہ ۴ ۱۰/۳۶ کو آریہ سماج کی جنرل میٹنگ میں سرو سمتی سے پاس ہوا۔ کہ آریہ سماج کے اُپ نیموں میں سبھاسد بنائے جانے کی دھارا شکشا جس میں ۲۵۰ روپے دینے والے دیکشا کو سبھاسد بنایا جا سکتا ہے کو قائم رکھا جائے۔ سارودیشک سبھا کو لکھا جاوے۔

(۲) مورخہ ۵ ۱۰/۳۶ کو لالہ ادھو رام جی پنشنر سہایک منتری سماج کے پوتے نغز پرشنکر دیو جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار ہوا۔ بالک کا نام نریندر دیو رکھا گیا۔ لالہ جی نے سماج کو دان دیا۔ اور آئے ہوئے سجنوں کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ اپنے متروں کو سہبھوج دیا۔ لالہ جی کو مبارک باد ہو۔

(۳) مورخہ ۵ ۱۰/۳۶ کو آریہ سماج مندر میں یووک سماج کے ادھیویشن اور مورخہ ۶ ۱۰/۳۶ کو استری سماج میں سوامی برہمانند جی کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔

(۴) مہتہ جیمنی جی بی۔ اے ویدک مشنری یہاں ۷۔ اکتوبر کو پدھارے۔ ۷-۸-۹۔ اکتوبر تینوں دن برابر ہر روز رات کے سمے آریہ سماج مندر میں مہتہ جی کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ اور ۸۔ اور ۹ تاریخ کو دوپہر کے وقت آریہ ہائی سکول کے ہال میں ویاکھیان ہوئے۔ کل ۵ ویاکھیان مہتہ جی کے یہاں ہوئے۔ پربھاو اچھا رہا۔

(۵) مورخہ ۱۱ ۱۰/۳۶ کو مہاشہ حکم چند ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر آریہ کی مرتیو ہو جانے پر ان کے سمبندھیوں نے انتیشٹی سنسکار سماج ہذا کی معرفت ویدک ریتی کے انوسار کروایا۔

(۶) مورخہ ۱۷ ۱۰/۳۶۔ پنڈت لچھمنداس جی کے پوتے کا مونڈن سنسکار ہوا۔ آئے ہوئے سجنوں کا مصری الائچی سے ستکار ہوا۔

(۷) ۱۸ ۱۰/۳۶ کو سوامی کیشوانند جی ساہتیہ سدن ابوہر والوں کا ویاکھیان "ہندی ہی ہماری راشٹر بھاشا ہے" وشے پر سماج مندر میں ہوا۔ منتری سماج نے اعلان کیا ہے کہ جو بھائی ہندی سیکھنا چاہیں اُن کو آریہ سماج کی طرف سے لکھائی پڑھائی کا سامان بے دام دیا جائے گا۔ راتری پاٹھشالہ کے لئے نام لکھوائیں۔ تجویز ہے۔ کہ جلد ہی ایک راتری پاٹھ شالہ جاری کی جاوے۔

(۸) مورخہ ۱۸ ۱۰/۳۶ کو مہاشہ نورات رام جی پارسل کلرک انبالہ چھاؤنی کے سپتر کا مونڈن سنسکار ہوا۔ ۔ روپے سماج کو دان دئے سنسکار کرتا پنڈت وشو منترجی سناتک تھے۔

(۹) مورخہ ۱۸ ۱۰/۳۶ کو آریہ سماج ہذا کی طرف سے پنڈت وشنودت جی سناتک کو کھنہ ضلع لدھیانہ میں مہاشہ جگل کشور جی کی پتری کا بواہ سنسکار کرانے کے لئے بھیجا گیا۔ سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوا۔

(۱۰) مورخہ ۱۸ ۱۰/۳۶ کو آریہ کنیا پاٹھ شالہ میں آریہ یووک سماج کی دسہرہ ٹورنامنٹ کمیٹی نے دوپہر کے وقت "بال پرورشی" کی سوسنکہ بچوں کو لوکل لیڈی ڈاکٹر دوارا انعام تقسیم کرایا گیا۔

(۱۱) مورخہ ۲۰ ۱۰/۳۶ کو مہاشہ چرنجی لال جی چڈھہ کی دھرم پتنی کا دیہانت ہونے پر انتیشٹی سنسکار ویدک ریتی سے پنڈت وشو منترجی نے کروایا۔ منتری نے پرارتھنا کی۔

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کوئٹہ کے سماچار

آریہ سماج کے ادھیکاریوں نے مندر کی جگہ صاف کرائی۔ اور ٩۔ اکتوبر سے یجروید کا یگیہ ارمبھ کرایا۔ شری سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج یگیہ کے برہما تھے۔ شری پنڈت سداشو جی اور شری پنڈت ونے کمار جی ایم۔ وید النکار اور شری پنڈت ستیہ پال جی ہوتا وغیرہ تھے۔ یگیہ دونو وقت ہوتا تھا۔ پرتی دن راتری کو یگیہ کے بعد شری پنڈت سداشو جی ویدکتھا کرتے تھے۔ ١٥۔ اکتوبر کو پراتہ کال اس مہان یگیہ کی پورن آہوتی دی گئی۔ اسی دن شام کو پانچ بجے نگر کیرتن ہوا۔ کوئٹہ کی ورتمان حالت کو دیکھتے ہوئے نگر کیرتن بہت کامیاب رہا۔ ١٦۔١٧۔١٨۔ اکتوبر کو شری نارائن سوامی جی مہاراج۔ شری سوامی ویدانند تیرتھ جی مہاراج۔ شری پنڈت سداشو جی اور شری لالہ چرنجیت لال جی کے ویاکھیان اور اپدیش ہوتے رہے۔ ساتھ ہی مہاشے ہری چندر اور ٹھاکر اودے سنگھ جی کے مدھر بھجن ہوتے رہے۔ حاضری وغیرہ کے وچار سے جلسہ نہایت ہی کامیاب رہا۔ راتری کو پنڈال کھچا کھچ بھرا رہتا تھا اس کے لئے پرماتما کا انیک بار دھنیہ باد ہے۔

٩۔ اکتوبر سے پہلے دس دن ریلوے کالونی (Railway Colony.) آریہ سماج میں پنڈت سداشو جی کتھا کرتے رہے۔ مہاشہ ہری چندر جی کے مدھر بھجن بھی ہوتے رہے تھے۔

١٨۔ اکتوبر کو گیارہ بجے دن کو شوک سبھا کی گئی۔ اور ان آریہ پریواروں کے ساتھ جن کے سمبندھی بھونچال کی بھینٹ ہو گئے تھے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

٢٠۔ اور ٢١۔ اکتوبر شری سوامی ویدانند تیرتھ جی کے لیکچر سناتن دھرم سبھا میں ہوئے۔

آریہ سماج نظام پور صوبہ دہلی کا پرستاؤ

اس گرام کے آریہ گوپال مصر کے لیکھ کو جو کہ اخبار "آنند" لاہور کے کرشن نمبر میں شائع ہوا ہے۔ پڑھ کر بڑے دکھی ہیں۔ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس لیکھ پر اپرو کت مصر سے قانونی چارہ جوئی کر کے آریہ لوگوں کو شانت کیا جاوے۔

(ہری سنگھ پردھان آریہ سماج نظام پور۔ دہلی)

امید ہے۔ ماہ۔ مارچ ١٩٣٦ء میں ہمیں اپنا مندر بنانے کی اجازت مل جائے گی۔ اب کے ہمیں بھونچال پروف عمارت بنانی پڑے گی۔ آریہ سماج مندر اور پاٹھ شالا کی عمارت اور اس کے ملحقہ دکانات اور مکانات کے بنانے میں لگ بھگ ایک لاکھ روپیہ کا خرچ آئیگا۔ آریہ سماج کوئٹہ کے بہت سے سبھاسد بھونچال کا شکار ہو گئے۔ کچھ تبدیل ہو گئے۔ پرانے ممبروں میں سے بہت تھوڑے بچے ہیں۔ جو بچے بھی ہیں۔ وہ بھی خستہ حال ہیں۔

آج تک آریہ سماج کوئٹہ بھارت ورش بھر کی سبھی آریہ سنستھاؤں کی مالی امداد کرتا آیا ہے۔ آج بدقسمتی سے اسے دست سوال دراز کرنا پڑا ہے۔ آشا ہے۔ کہ آریہ سماج کے دانی سجن ہماری ضرور امداد کریں گے۔

(منتری آریہ سماج کوئٹہ)

گوروکل مہاودیالیہ رائیکوٹ کا جنم اتسو

١٢۔ اکتوبر ١٩٣٦ء کو بڑے سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔ جنم اتسو پر جگراؤں تھما رائیکوٹ سے نمترت گوروکل پریمی سجن سبھی پدھارے تھے۔ شری بھائی لالہ امر چند جی گپتا جگراؤں نواسی نے سبھا پتی کا آسن گرہن کیا۔ جس میں کوی سمیلن تھا واک وردھنی سبھاؤں کے برہد ادھیویشن ہوئے۔ جس میں برہمچاری تھا ادھیاپک ورگ نے چت آکرشک کویتاؤں تھا ویاکھیانوں دوارا گوروکل پدھتی ہی آج کل کی دنیا میں اپیوگی ہو سکتی ہے پر پورن پرکاش ڈالا۔ تت پشچات پریکشا میں سپھل چھاتروں کو پری توشک دینے کے بعد سبھا پتی مہودیہ کا سادگر بھت بھاشن ہوا اور انہوں نے ٢٥ برہمچاریوں کے لئے مٹھائی کا پردان کیا۔ انت میں شری پوجیہ آچاریہ شری سوامی گنگا گر جی مہاراج نے گوروکل شکشا پرنالی پر اچیہ آدرش اور بڑے کرون تھا پربھاوشالی شبدوں دوارا دھیان دلایا۔ ندانتر اپستھت سجنوں کو دھنیہ باد دے کر شانتی پاٹھ کر کے سبھا کو وسرجت کیا گیا۔ اور گوروکل نواسی اور نمترت سجنوں کو گوروکل کی اور سے سہ بھوج دیا گیا۔

آج کل موسم اتی سہاونا ہے۔ برہمچاریوں کے سواستھ اتی اتم ہیں۔ ششماہی پریکشا کے بعد پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ موگہ نواسی لالہ گورشرنداس جی سود کی دھرم پتنی شریمتی مایا دیوی نے باغ میں کنوئیں کے پاس ایک عمدہ تالاب بنوا کر برہمچاریوں کی تیرنے کی کمی کو پورا کر دیا ہے۔

(آتمانند گوشادھیکش مہاودیالیہ رائیکوٹ)

آریہ سماج بھیرہ کا سالانہ چناؤ

١٨۔ اکتوبر ١٩٣٦ء کے ہفتہ واری ست سنگ کے بعد آریہ سماج بھیرہ کا سالانہ چناؤ ہوا۔ مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے :۔

پردھان :۔ لالہ ہری ونش لال صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر کرپارام ہائی سکول بھیرہ۔ اپ پردھان لالہ کھیائی رام صاحب بھسین منتری :۔ رام پیارا سوری اٹھرحصی۔ اپ منتری، لالہ دھرم متر صاحب۔ کوشادھیکش۔ لالہ تیرتھ رام جی۔ پستکادھیکش لالہ منوہر لال صاحب سوری، ممبران انترنگ سبھا :۔ لالہ کندن لال صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی۔ لالہ منوہر لال صاحب سیٹھی، لالہ پنڈی لال صاحب چنڈوک۔

(رام پیارا سوری منتری آریہ سماج بھیرہ)

بقیہ صفحہ ٩ احمدیت اپنے اصلی رنگ میں

مرزائیوں کے نزدیک بہت بڑے کافر ہیں۔ معاذ اللہ۔

پس ایسی حالت میں اگر مسلمان حکومت سے یہ مطالبہ کریں۔ کہ مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دیا جائے۔ تو یہ کون سی غلط بات ہے۔ بلکہ یہ تو مرزا غلام احمد کی تعلیمات کے مطابق ان کی عین منشا کے موافق ہے۔ اور اسی مقصد کی تکمیل کے لئے تو اس نے اپنی "وحی" کو قرآن کریم کی طرح قطعی یقینی اور لاریب بیان کیا۔ اور [illegible] صاحب کتاب، صاحب شریعت اور صاحب امت [illegible]

[illegible]

بقیہ صفحہ ١٤ دو پہلو

اسی سے ایک درگھٹنا ہو گئی۔ مہنت جی کا ہاتھی اس میلے کی بھیڑ میں اچانک بگڑ کھڑا ہوا۔ اکثر جن سمودہ اپنے اپنے پران لے کر بھاگا۔ اور اس بھاگتی ہوئی بھیڑ میں استریوں اور بچوں کو دھکا دے کر بھاگتا ہوا وہ بوڑھا اور کوڑھی بھکاری اپنے پران بچانے کے لئے سب سے آگے تھا۔

اور میں پوچھ رہا ہوں ۔۔۔ کہنا ہے کس نرک سے نکلنے کے لئے وہ بوڑھا اور کوڑھی بھکاری اپنے جیون کے نرک سے بری طرح چپٹا ہوا تھا؟

تلوار مارکہ

CHANDRA GUPTA AUSHDHALAYA TOHANA S. P. R. TRADE MARK

کیا آپ کا معدہ کمزور ہے؟

اگر آپ کا معدہ کمزور ہے۔ جگر میں خرابی ہے۔ بھوک کم لگتی ہے کھانا ٹھیک ہضم نہیں ہوتا۔ یا آپ کے جسم میں خون کی کمی سے چہرے کی رنگت زرد پڑ گئی ہے۔ تھوڑی دیر چلنے سے دم چڑھ جاتا ہو۔ یا اگر آپ کو جریان، احتلام، سرعت انزال کی شکایت ہو تو آپ فوراً

تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ١

کا استعمال شروع کر دیں۔ جو ہر قسم کی جسمانی کمزوری کا شرطیہ علاج ہے۔ اور نیا خون و نئی طاقت اور نئی جوانی پیدا کرتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ اپنے شہر کے دوا فروشوں سے تلوار مارکہ دیکھ کر خریدیں۔

ایجنسی کیلئے۔ چندر گپت اوشدھالیہ ٹوہانہ (ڈاکخانہ) سے خط و کتابت کریں

پرکاش کے دیپمالا نمبر کیلئے جلد آرڈر بھیجیں

دلت اُدھار کانفرنس جھوک اُترا کے سماچار

آریہ سماج جھوک اُترا کا سالانہ جلسہ میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اچھوت اُدھار کانفرنس بڑے وسیع پیمانہ پر ہوئی۔ جس میں ایک صد کے قریب اچھوت شامل ہوئے۔ ضلع کے نمائندے بھی شامل تھے۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں میں چار ماہ سے پنڈت رام دیو جی پرچارک دیانند دلت اُدھار سبھا کام کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ ان کے پرچار کا نتیجہ ہے۔ اوڈ قوم و ہندوؤں میں بڑی بھاری تبدیلی آ رہی ہے۔ اس کانفرنس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ اور قرار پایا۔ کہ ان ریزولیوشنوں کی ایک ایک کاپی وائسرائے ہند۔ گورنر پنجاب۔ کمشنر صاحب ملتان راولپنڈی وزیر تعلیم و ڈپٹی کمشنر صاحب ڈیرہ غازیخاں و روزانہ اخبارات و ہفتہ واری اخبارات کو بھیجی جائے:۔

ریزولیوشن (۱) یہ کانفرنس گورنمنٹ ہند کی توجہ اوڈ قوم کی خانہ بدوشی کی طرف دلاتی ہے۔ کہ یہ قوم اوڈ پنجاب کے کافی اضلاع مثلاً۔ میانوالی۔ ڈیرہ اسمعیل خاں۔ ڈیرہ غازیخاں۔ مظفر گڑھ۔ ملتان۔ سرگودھا۔ لائل پور۔ وغیرہ میں خانہ بدوشی کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ یہ ایک جرم ہے۔ اور کوئی گورنمنٹ اس کو جائز قرار نہیں دیتی۔ لہذا گورنمنٹ کے پاس کافی اراضیات آباد و غیر آباد ہیں۔ جو کہ ٹھیکوں پر دی جاتی ہیں۔ اگر یہ اوڈ قوم کے لئے وقف کر دی جاویں۔ تو یہ مفلس اوڈ قوم آسودہ ہو کر بہت جرائم سے بچ سکتی ہے۔

(۲) گورنمنٹ اس وقت پنجاب میں تعلیم پر کافی روپیہ خرچ کر رہی ہے۔ عام قومیں اس سے ... ریاست ... ہندو ... لہذا یہ کانفرنس ... سمجھ ... قوم کی بڑھتی ہوئی تباہی و جہالت کی طرف دلاتی ہوئی پُرزور اپیل کرتی ہے۔ کہ اس قوم میں تعلیمی شوق پیدا کر کے حسب ذیل رعائتیں دی جاویں:۔

(الف) ہر ایک ضلع کی ڈسٹرکٹ بورڈ کمیٹیوں و گورنمنٹ کی طرف سے رعایتی وظائف جاری کئے جاویں۔

(ب) ان اوڈ اقوام کے بچوں کی فیس معاف کر دی جانی چاہئے۔

(ج) ان اوڈ اقوام کے مڈل پاس یا میٹرک پاس طلباء کو ہر ایک محکمہ میں ملازمتیں دی جاویں۔

(د) اور جہاں کہیں اوڈ قوم کا فرد ملازم ہو اس کی ترقی کا خاص خیال رکھا جائے۔

(۳) یہ قوم ڈیرہ غازیخاں خصوصاً جام پور اور کوٹ چھٹہ کے اُن مسلمانوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ جنہوں نے اپنی غریب اور بےبس اوڈ قوم کی دس عورتوں کو یکے بعد دیگرے اغوا کر کے ان کو اپنے آبائی علاقہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔ گورنمنٹ پنجاب و کمشنر صاحب ملتان و ڈپٹی کمشنر صاحب ڈیرہ غازیخاں سے اپیل کرتی ہے۔ کہ اس ضلع کی اس مٹھی بھر اوڈ قوم پر رحم کر کے توجہ کرے۔ ان روتے ہوئے بچوں کی ماتاؤں کو مسلمانوں سے واپس کرا دینے میں اپنا رسوخ و رعب استعمال کرے۔ اور تمام ہندو سوسائیٹیوں کی توجہ اس مظلوم اوڈ قوم کی طرف دلاتی ہے۔ وہ اپنے زبردست ایجی ٹیشن سے گورنمنٹ کو اوڈ قوم کی عورتوں کی حفاظت کے لئے مجبور کرے۔

(۴) یہ کانفرنس پنجاب خاص کر ڈیرہ غازیخاں کی ہندو سوسائیٹیوں سے اپیل کرتی ہے۔ کہ اوڈ قوم سے حقہ پانی کی بندش کو دُور کر دیں۔ اور ہندوؤں جیسا سلوک روا رکھیں۔ کیونکہ یہ قوم ہندو جاتی کے زیادہ نزدیک ہے۔ اور پنجاب کی باقی اچھوت اقوام سے اس کی تعداد بھی زیادہ ہے۔

سناتن دھرمی بھائیوں کو ان کے برتاؤ میں فیاضی کا ثبوت دیتے ہوئے جاتی اور دیش کا بھلا کرنا چاہئے۔ اس شبھ موقعہ پر رشی لنگر میں کانفرنس میں شامل شدہ تمام اوڈ بھائیوں کو رشی لنگر میں سے جمایا گیا۔ وہاں تمام علاقہ کے ہندوؤں نے اپنے ان پس ماندہ اوڈ بھائیوں کے ہاتھوں سے بھوجن کھایا۔ ہندوؤں میں ہمدردی کا کافی جذبہ پایا گیا۔ آشا ہے کہ تمام ...

آریہ سماج منڈی بہاؤالدین کا آٹھواں سالانہ جلسہ

آریہ سماج منڈی بہاؤالدین کا آٹھواں سالانہ جلسہ اس سال ۹، ۱۰، ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو بڑی دھوم دھام اور خوش اسلوبی اور کامیابی سے منایا گیا۔ جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے شری پنڈت ودیادھر جی نے یجروید کے منتروں سے ہون یگیہ کرایا۔ اور رات کو روزانہ شری سوامی آتمانند جی مہاراج کتھا کرتے رہے۔ جس میں تمام منڈی کے نرناری شامل ہوتے تھے۔ گویا کہ ایک ہفتہ تک میلا لگا رہا۔ مہاشہ میلا رام جی بھجنیک کے بھجنوں سے بھی جنتا لابھ اُٹھاتی رہی۔ پربھات کال ۴ بجے سے ۶ بجے تک ہر روز سنکیرتن گلی محلوں میں استری سماج کی طرف سے اور آریہ سماج کی طرف سے دونوں بھجن منڈلیاں ایشور گن گائن کرتی رہیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ آریہ نگر میں سورگ بھومی بن گئی ہے۔

نگر کیرتن کا جلوس نگر کیرتن کی ایک نرالی شان تھی۔ جس میں باہر کی آریہ سماجیں اپنی اپنی بھجن منڈلیاں لے کر آئی تھیں۔ ڈنگہ۔ ہیاں۔ جلالپور کیکناں۔ اور پنڈی سید پور کا نام خاص کر قابل ذکر ہے۔ جو کہ جلوس کی رونق کو دوبالا کر رہی تھیں شمشیر سنگھ جی۔ مہاشہ فقیر چند جی۔ مہاشہ گنگا سرن جی مہاشہ ہنسراج جی اور مہاشہ سوہن لال جی اپنے بھجنوں دوارہ لوگوں کو آنند کرتے رہے۔ اور کنیا پاٹھ شالا کی لڑکیاں اور استری سماج کی بھجن منڈلی خوب ایشور اور رشی دیانند کے گن گان کر رہی تھیں۔ تمام آریہ بھائیوں کے سر پر کیسری پگڑیاں اور آریہ بہنوں کے کیسری دوپٹے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ کیسری رنگ کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے اس مرتبہ بڑا لمبا جلوس تھا۔ جو کہ لاہور کی ارد چہ شتابدی کی نگر کیرتن کی یاد کو تازہ کر رہا تھا۔

جلسہ کی کارروائی جلسہ میں پنڈت لیکھپال جی۔ پنڈت بدھ دیو جی میرپوری شاستر ارتھ مہارتھی۔ ٹھاکر امر سنگھ جی آریہ مسافر۔ کنور سکھ لال جی۔ بہن شکیل کماری۔ مہتہ رامچندر جی شاستری۔ سوامی چیتانند جی۔ سوامی دیانند جی بی۔ اے۔ سوامی سوبھانند جی اور ماسٹر میلا رام جی برقی بی۔ اے جلسہ میں شامل ہوئے۔ اور اپنے منوہر اپدیشوں سے جنتا کو آنندت کرتے رہے۔ اور خاص کر کنور سکھ لال اور بہن شکیل کماری کے لیکچروں میں جنتا اُٹھنے تک کا نام نہ لیتی تھی۔ اور پنڈال میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ جس کا لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔

رشی لنگر میں ایک وقت کی حاضری میں ہزاروں کے قریب لوگ کھانا کھاتے رہے۔ انتظام تسلی بخش تھا۔

اپیل جلسہ کی سماپتی پر اپیل جو کہ ٹھاکر امر سنگھ جی آریہ مسافر نے کی۔ جس پر کہ تقریباً بائیس ہزار روپیہ اکٹھا ہوا۔

اس جلسہ پر خاص کر مہاشہ لال چند جی پردھان آریہ سماج جو کہ منڈی میں ایک اُچہ شخصیت رکھتے ہیں۔ اور مہاشہ گوردھن جی منتری آریہ سماج جو کہ ایک سچے رشی بھگت ہیں۔ اور آریہ یووکوں نے بھی قابل تعریف کام کیا۔ خاص کر مہاشہ گھمبیر چند جی اور مہاشہ نانک چند جی اور کرمچاری لیودھ راج جی نے بڑے پریم اور اُتساہ سے کام کیا۔ اور استری سماج کی طرف سے بہن کرشنا دیوی اور بہن رام رکھی کا کام قابل تعریف رہا۔ ان سب کا میں تہ دل سے دھنیہ واد کرتا ہوں۔ جنہوں نے بڑے اُتساہ اور لگن سے کام کیا۔ جلسہ کے دو دن بعد بھی بہن شکیل کماری جی نے استریوں میں لیکچر دئے۔ جس میں ہندو۔ سکھ ہر خیال کی استریوں کی حاضری سینکڑوں کی تعداد میں ہوتی رہی۔ میں ایشور سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ پرماتما ہمیں بل دیں۔ تاکہ ہم اس سے بھی بڑھ کر آئے سال کام کرنے کے لائق ہوں۔

ہزاروں کی تعداد میں ٹریکٹ پرشاد کے روپ میں باہر کی جنتا میں تقسیم کئے گئے۔ اور ان میں خاص کر چکوری پنتھ کا جال تھا۔ جس کے ٹاقم ٹکٹ تھے۔ آریہ جنتا اور عام پبلک نے بہت پسند کیا۔

(چندربھان اُپ منتری آریہ سماج منڈی بہاؤالدین)

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر رجسٹرڈ

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد کھجلی۔ خون کا ضائع ہونا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ کوئی مشرقی مغربی دوائی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ قیمت دو روپے ۸ (۲/۸) محصولڈاک ۸ ۔

گارنٹی دوائی استعمال کرنے کے دس سال کے اندر اندر اگر دوبارہ مرض ہو جائے تو مزید دوائی مفت ارسال ہو گی۔

اس سے بہتر دوائی بتلانے والے کو ۲۰۰ روپیہ انعام۔

مینیجر کیلاش فارمیسی۔ فتح گڑھ بگھتور ضلع فیروزپور (پنجاب)

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچا دیں گے۔ اور ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔

فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

SuLeman Umar and. Co, Karachi

"پرکاش" کے رشی نمبر میں اشتہار دیکر لابھ اُٹھائیں

معجزہ

آپکی آنکھوں کی بینائی کتنی ہی کمزور کیوں نہ ہوگئی ہو۔ آپ معجزہ کا استعمال کرکے معجزہ دیکھیں۔ یہ کھانے کی دوا ہے۔ اس سے بیس برس کے عینک کے عادی عینک سے نجات پا چکے ہیں۔ تقریباً اندھے بھی سجاکھے ہو گئے ہیں۔ ایک بار استعمال کرکے ہماری صداقت کا امتحان کریں۔ قیمت عہ

(مکمل خوراک سرمہ نین جیوتی" کا استعمال سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ

کرشمہ: بادی۔ بدہضمی۔ پیٹ درد کمی بھوک وغیرہ کے لئے واقعی کرشمہ کا اثر رکھتی ہے۔ قیمت ۸ر فی شیشی۔ تینوں نسخے اکٹھے منگوانے پر اڑھائی روپے +

ملنے کا پتہ

امر چند بگھیہ دت پوری۔ گوراں گیٹ ہوشیارپور

ہم آپکو پرکاش میں لانا چاہتے ہیں

اور بتلانا چاہتے ہیں کہ مقویات کی سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں آپ کو قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی و کمی۔ جریان و احتلام۔ انزال۔ رکت منی وغیرہ شکایتوں سے بآسانی نجات دلائے گی۔ صرف ایک دفعہ آزمائیں +

قیمت فی ڈبیہ ۳۲۔ گولیاں۔ صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ ۴ روپے +

ملنے کا پتہ

آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ — پوسٹ بکس ۵۵۴ کلکتہ

پچاس ۵۰ برس سے یاد کا مشہور لاثانی پیٹینٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

ہر گھر میں رکھئے

STAR TRADE S.K.B. MARK (REGD.) — ٹریڈ مارک — Reg. — جوہر ٹیکی قاب

دوا کھانے سے پہلے

تپ ولرزہ اور اطحال کی دوا

ملیریا اور باری کے بخار کے لئے یہ اکسیر ہے۔ تین چار خوراک کے پینے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے خون گاڑھا اور اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔ ملیریا کیلئے اس کے مقابلہ میں کوئی دوا مفید نہیں۔ نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی پندرہ آنہ۔ ڈاک محصول دس آنہ + چھوٹی شیشی ۸ر محصول ڈاک سات آنے +

دوا کھانے کے بعد

داد کا مرہم رنگ رنگ

ایک بار لگانے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار لگانے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی چار آنے۔ ہم محصول ڈاک۔ چھوٹی ڈبی تک سات آنے نمونہ ڈیڑھ آنہ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے

نوٹ:۔ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دواخانوں میں ملتی ہے + دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں +

ایجنٹ:۔ لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار + امرتسر میں۔ ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو +

آیورویدک فارمیسی گورکل کانگڑی کی

مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ کھجلی۔ ککرے۔ سرخی۔ جالا۔ پھولا وغیرہ کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت ۳ روپے تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لحاظ بڑھیا لذیذ ٹانک قیمت ۲ روپے فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے پیپ آنا روکتا ہے

قیمت فی شیشی آٹھ آنے

براہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور طاقت دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

براہمی بوٹی ۱۲ر سیر

فہرست ادویہ [illegible]

پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی گورکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور:۔ برانچ گورکل فارمیسی ہسپتال روڈ — شملہ:۔ میسرز ٹھاکر داس۔ لوئر بازار — پشاور:۔ میسرز برج لال اینڈ سنز چوک ریشم گراں — راولپنڈی:۔ چمپا فارمیسی رجسٹرڈ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ओ३म्
कृण्वन्तो विश्वमार्यम्
کرنوتو وشوم آریم
PRAKASH LAHORE
ممالک غیر سے
سالانہ چندہ ۵ للعہ
प्रकाश
پرکاش لاہور
ہفتہ وار
قیمت فی پرچہ ایک آنہ
جلد ۳۲ | اتوار ۲۴ کارتک سمت ۱۹۹۳ | مطابق ۸ نومبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۴۴

آریہ سماج کے نیم

۱- سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں ان سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲- ایشور ستچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳- وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴- ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروا اُدیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵- سب کام دھرم انوسار ارتھات ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶- سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک انتی کرنا۔

۷- سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

۸- اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے۔

۹- ہر ایک کو اپنی ہی انتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے کنتو سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰- سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

جلنے دو ہمیں ہم پروانے ہیں

(۱)

آزادی کی بلی ویدی پر
لکھو دیپک ہے ٹمٹما رہا
[illegible]
[illegible]

(۲)

اس چھوٹی سی ہلتی لو میں
ہے سکھ شانتی بھی دیکھ رہی
مت سو جلدی کر دیوانے
انتر کی کوئل کوک رہی

(۳)

ہے اچل شانتی کا دوار کھلا
یہ جیون سپھل بنا لینا
جیون مٹتا مٹ جانے سے
مٹ کر وہ جیون پا لینا

(۴)

دیکھو اس اُجول ویدی پر
ویروں کی ٹولی گاتی ہے
یہ ہی سنگیت سدھا سرتا
بس اور بہتی آتی ہے

(۵)

آزادی ہت مٹ جائینگے
آزادی کے دیوانے ہیں
ہم کو سکھ ملتا جلنے میں
جلنے دو ہم پروانے ہیں

[illegible]

اُپنشد گاتھا

(تیترے اُپنشد)

(برہم آنند ولی)

परमेश्वर کے بھئے ارتھات

آٹھواں انوواک اٹل نیم سے ہی وایو چلتی ہے۔ اس کے بھئے سے ہی سورج اُدے ہوتا ہے۔ اُسی کے بھئے سے اگنی اور بادل اپنا کام کرتے ہیں۔ اُسی کے بھئے سے مرتیو آتی ہے۔

اب جگت کے آنند کی اور برہم کے آنند کی آگے تُلنا کی گئی ہے:۔

منش یُوا ہو۔ شریشٹھ ہو ودوان ہو۔ پرشاسک۔ سدرڑھ اور اتی بلوان ہو۔ اور اس کا پرتھوی کا سب دھن دھانیہ مل جاوے۔ اس کا یہ ایک منش سمبندھی سکھ ہے۔ ایسے شت مانشی سکھ اکٹھے کئے جاویں۔ تو ایک گان ودیا پروین منشیہ گندھرووں کا آنند ہوتا ہے۔ پرنتو وہ منشیہ ودوان اور کام شکتی سے رہت ہونا چاہئے۔

ایسے شت منشیہ گندھرووں کے آنند کے برابر ایک دیو گندھرو کا آنند ہوتا ہے۔ پرنتو دیو گندھرو بھی وید کا ودوان اور کامنا رہت ہو۔

ایسے شت دیو گندھرووں کا آنند ایک سمادھی میں رہنے والے پتر کہلانے والے ودوان کے آنند کے برابر ہے۔

ایسے شت پتروں کا آنند ایک آجان دیو کے آنند کے برابر ہے۔ آجان دیو اُس کو کہتے ہیں جو سنسار میں وشیش گیان کے کارن وشیش کھیاتی پراپت کرتے ہیں۔ ایسے آجان دیووں کے شت آنندوں کے برابر ایک کرم دیو کا آنند ہوتا ہے۔ کرم دیو کے شت آنند کے برابر ایک گیانی اور کامنا رہت دیو کے آنند کے برابر ہے۔ دیووں کے شت آنند کے برابر اندر کا ایک آنند ہے۔ اندر کے شت آنندوں کے برابر برہسپتی کا ایک آنند ہے۔ برہسپتی کے سو آنند کے برابر پرجاپتی کا ایک آنند ہے۔ پرجاپتی کے شت آنندوں کے برابر برہم کا ایک آنند ہے۔ یہ آنند سب سے اُونچا کوٹی کا آنند ہے۔ اس سے پرے اور کوئی آنند نہیں رہتا۔ برہم لین اُرشی برہم کا پورن آنند انوبھو کرتا ہے۔ جو پورن یوگی ...

وید امرت

ओं

"ویدک سوم پان"

गोभिर्न सोममश्विना मासरेण परिस्रुता ।
समधातꣳ सरस्वत्या स्वाहेन्द्रे सुतं मधु ॥

(یجروید - ادھیائے ۲۰ - منتر ۶۶)

अन्वयः — अश्विना, परिस्रुता मासरेण, स्वाहा सरस्वत्या, इन्द्रे मधुसुतं सोमं, गोभिर्न, समधातम् ॥

ویدک اندر پرانک اندر کی بھانتی سوم پریہ ہے۔ پرانک اندر کو جب کبھی اسروں دانووں سے یُدھ کرنا ہوتا ہے۔ وہ اوشیہ سوم پان کرتا ہے۔ دیوگن اس کے لئے سوم یاگ کرتے ہیں۔ اور اُس کا ہگیہ شیش سوم رس پلا کر کہتے ہیں:۔ "जहि शत्रून्दुरासदम्" اب تو اس دُریے شترو کا ہنن کر۔ پرانوں میں اس اندر اور وترا سر یُدھ کے وشے میں ویتر ویتر کتھاؤں کی کلپنا ہوئی ہے۔ کنتو ان کا اُلیکھ کرنا اس لیکھ کا وشے نہیں۔ ہمیں یہاں کیول یہ دکھانا ہے۔ کہ وید بھگوان کی درشٹی میں "سوم" کیا وستو ہے۔ اور اُس کا پان کس پرکار کیا جاتا ہے۔

اُپریکت منتر میں بھی اندر کے لئے "مدھوشت سوم" مادھریہ گن یکت سوم تیار کیا گیا ہے۔ مدہوش اور پاگل بنا دینے والی پشچمی ودوانوں والی مدرا نہیں۔ اس سوم کو دویہ شکتیوں سے یکت اشونا دیووں نے تیار کیا ہے۔ یہ پرانوں والے یمج اشونی کمار نہیں۔ کنتو مہرشی دیانند "دیاوا پرتھیویو" ارتھات پرتھوی اور آکاش تتھا سوریہ چندر آدی ہیں۔ یہی دویہ شکتی یکت "اشونا" "سوا سرسوتیا" ستیہ کربیہ یکت بُدھی جا تربیہ کے دوارا جو جگن نیتا پرمیشور نے اُن کو پردان کی ہے۔ ہمارے "مدھو سوم" کو "سم دھاتم" اُتپن کرتے ہیں۔ کیسے؟ وید منتر اُداہرن بھی بڑا (Convincing) ستیہ گھر ہی اپنی ستیتا منوا دینے والا دیتا ہے۔ وہ کہا "ماسرین گوبھرن" ارتھات جیسے چاولوں سے مانڈ اور گئووں سے دودھ۔ کیسی سندر اپما ہے۔ جو رتمبھرا دیوی شکتی رسا دیہ پدارتھوں میں بھوجیہ رس اور گئووں میں دُگدھ روپ امرت دھارن کرتی ہے۔ وہی انور جنیہ شکتی ہمارے "اشونا" کے اندر "سوریہ چندرمسو" کے اندر "دیاوا پرتھویو" کے اندر بھی ویدک "سوم" کو "سم دھاتم" بجلی پرکار دھارن کرتی ہے۔ یہی سوم رس "آہرنش" "رتو تھا کیلام" ہماری جڑی بوٹیوں میں۔ نانا ادشدھیوں میں پیسی سرُوت" ہوتا رہتا ہے ــــ اچک دیوی نیموں دوارا چھوں اندسے برساتا رہتا ہے۔ شرمد بھگوت گیتا والا سوم بھی یہی سوم ہے۔

چھوٹے چھوٹے پھول

ایک وچتر ناٹک گرہ ہے۔

سنسار سادھارن درشٹی سے دیکھنے پر چاروں اور کولاہل اُٹھ رہا ہے۔ کہیں پرانی مانتر کے لئے دُکھ اور ناش کا کارن بن رہے ہیں۔ کہیں آپس میں ایک دوسرے کی جان کے دُشمن نظر آ رہے ہیں۔ اور ایرشا دویش پھیلا رہے ہیں۔ کہیں ادوِیا کے کارن نتیہ کو انتیہ۔ اپوتر کو پوتر۔ دُکھ کو سکھ اور جڑ وستو میں چیتن کی وھلرنا کر رہے ہیں۔ جس سے چھوں اور اشانتی اور دُکھ پرتیت ہو رہا ہے۔ ایسے اشانت سنسار میں ہم درن ہو کر پرماتما کی شرن آنے والا بھگت۔ اُچیہ بھاووں اور وچاروں کو دھارن کئے ہوئے آتما بھی گھبرا جاتا ہے۔ اور تیرا ہیمان تراہیمان کرتا ہوا اپنے سے شدھ اور پوتر مہا پرتھوی کی فریاد کرتا ہے۔ اور سوبھاوک کہہ اُٹھتا ہے۔ کہ ہے پرماتمن! میں اس اشانت جگت میں سکھ کا بھاگی بنوں۔ اور جن کرموں اور سنسکاروں نے آتما کو لپیٹ کر رکھا ہے۔ اُن سے مکت ہو شدھ اور پوتر بھاووں کو دھارن کروں۔ آپ ایک ماتر اس سنسار کے رکھشک اور دھارن کرنے والے ہو۔ اپنی الپگیتا سے ہم کشٹ پر کشٹ اُٹھاتے دُکھ سے بن رہے ہیں۔ آپ اس سنسار کے کلیان کاری ہو۔ آپ کی ... [illegible] ... اور ہمیں بُدھی ... جس سے ہم اس چنچل من کو شدھ سنکلپ والا بنا سکیں۔

(لچھو رام نیتر آنند آشرم۔ لدھیانہ)

... لوک سے مکت ہو کر اس آنند مئے۔ پران مئے۔ منو مئے۔ وگیان مئے۔ آنند مئے آتما کا ساکشات انوبھو کر لینا ہے۔

مفت

از سر نو زندگی حاصل کرنیکا آسان راستہ بتانیوالی نصیحت آمیز بڑی کتاب نادو قیا بغیر ٹکٹ محصول بالکل مفت منگائیں۔

مدن منجری فارمیسی۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

مفت آیورویدک گیان ذوق طلب معلومات ڈاکٹری رکھنے والو! مفت

گھر بیٹھے آیورویدک۔ یونانی۔ حکمت۔ ہومیوپیتھک۔ بایوکیمک ڈاکٹری کی سندات حاصل کرنیکے قواعد مفت طلب کریں۔

منیجر۔ اولڈ انڈین میڈیکل کالج۔ کوٹ گڑھ۔ شملہ

ودھوا کی ضرورت

ایک نوجوان تندرست ذی جائیداد اعلےٰ خاندان دلیوان عمر ۳۰ سال۔ گورنمنٹ سروس جوڈیشل میں مستقل ملازم ہے۔ آمدنی ماہواری اسی روپیہ ہے۔ جن کی استری کا دیہانت حال ہی میں ہوا ہے۔ کیلئے ایک شریف گھرانے کی لڑکی یا بال ودھوا سوشیل (ذات پات کا بندھن نہیں) کی ضرورت ہے۔ ضرورتمند اصحاب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:۔

پنڈت دھرم دیو آریہ منتری آریہ سماج احمد پور ...

معجزہ

آپکی آنکھوں کی بینائی کتنی ہی کمزور کیوں نہ ہو گئی ہو۔ آپ "معجزہ" کا استعمال کرکے معجزہ دیکھیں۔ یہ کھانیکی دوا ہے اس سے برسوں کے عینک کے عادی عینک سے نجات پا چکے ہیں۔ تقریباً تقریباً اندھے بھی سجاکھے ہو گئے ہیں۔ ایکبار استعمال کرکے ہماری صداقت کا امتحان کریں۔ قیمت ایک روپیہ ۸؍

(مکمل خوراک) "سرتن جیوتی" کا استعمال مردنے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ "کرشمہ" بادی۔ بد ہضمی۔ پیٹ درد۔ کمی بھوک وغیرہ کیلئے واقعی کرشمہ کا اثر رکھتی ہے۔ قیمت ۱۰ رتی۔ تینوں تحفے اکٹھے منگوانے پر ڈھائی روپے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

(۹۱)

آریہ سماج کے پوجنیہ پیشوا مہرشی دیانند سرسوتی کے نروان و دیوالی کے موقعہ پر شائع ہوگا

ہفتہ وار اخبار "پرکاش" کا رشی نمبر باتصویر

ایک کاپی کیلئے ۲ کے ٹکٹ ارسال کریں

سہ رنگی دلکش تصویر کے باوجود قیمت صرف ۲/

رشی دیانند کے نام پر مر مٹنے والے پروانوں! پرکاش کا اگلا انک رشی نمبر ہوگا۔ جو اچھے کوٹی کے مضامین و نظموں کے لحاظ سے یہ خاص نمبر اپنی نظیر آپ ہوگا اور اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے دوسرے اخباروں پر ہر لحاظ سے بازی لے جائے گا۔ "پرکاش" ۱۸ سال سے یہ خاص نمبر نکال رہا ہے۔ اگرچہ اس کی دیکھا دیکھی اور اخباروں نے بھی اپنے نمبر نکالے لیکن پرکاش کی شان کو نہ پہنچ سکے اور نہ امسال پہنچ سکیں گے لکھائی چھپائی اور کاغذ کے لحاظ سے یہ نمبر اعلیٰ ہوگا۔ مضامین نظموں اور کہانیوں کا شاندار مرقع ہوگا۔ ایک سہ رنگی دلکش تصویر بھی دی جا رہی ہے۔ جسے فریم کرا کے آپ پھڑک اٹھینگے۔ اور اسے اپنے گھر کی زینت بنائینگے۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت ۲/ رکھی گئی ہے آرڈر جلد بھیجیں۔ آرڈر کے ساتھ قیمت بذریعہ منی آرڈر آنی چاہئے۔ وی پی منگوانے سے یہاں خرچ زیادہ آتا ہے۔ وہاں پرچہ دیر سے ملتا ہے۔

جلد آرڈر بھیجئے!	**فہرست مضامین**	آرڈر کیساتھ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں

(۱) مہاتما سوامی سراتما نند جی مہاراج پردھان آریہ سارودیشک سبھا دہلی۔ "آتم نرکلپ اور سواد ھیائے کی آوشکتا"۔

(۲) سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ "پرچارک دیانند"

(۳) سوامی گنگا گری جی۔ "آریوں کو رشی کی سندیش"

(۴) سوامی نتیانند جی سرسوتی۔ "سچا راستہ کون سا ہے"۔

(۵) ... ریاست ... نے ہندو ... جراغ ...

(۶) پنڈت ... مجھ ... جی دیانند کے شاستر ارکھشا"۔

(۷) آچاریہ رام دیو جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ "بھارت ورش میں سوشلزم"۔

(۸) پروفیسر گلشن رائے جی ایم اے پنشنر سناتن دھرم کالج لاہور "ہندوستان میں آریوں کی ابتدائی بستیاں"۔

(۹) راؤ بہادر ماسٹر آتما رام جی ودیوپشکر۔ بڑودہ "گیکواڑ صاحب کا وید بھاشیہ کیوں غلط ہے"۔

(۱۰) شریمتی ... گھنشام ... جی ... ایم اے ایل ٹی "رشی بھکتی"

(۱۱) پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے ایم اے الہ آباد۔ "مذہبی دنیا کے تین روگ"

(۱۲) بابو پورن چند جی ایڈووکیٹ۔ سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یوپی (آگرہ) "سنسارک سمسیاؤں کا ویدک حل"

(۱۳) پرنسپل دیوی چند جی ایم اے۔ پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور۔ "شدھی کے راستہ میں رکاوٹیں"

(۱۴) پروفیسر گوپال جی آچاریہ گورو کل اندرپرستھ "آریہ سماج اور مسلمان"۔

(۱۵) مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری۔ "آریہ سماج کے بہان کاریہ کی سمبھلتا"

(۱۶) پنڈت نردیو جی شاستری۔ پرنسپل گوروکل مہا ودیالیہ جوالاپور۔ "آریہ سماج کا آدرلیش"

(۱۷) مہاشہ جگت بھوشن جی پلیڈر۔ پسرور "مسلمانوں کو دعوت دید"

(۱۸) پنڈت کیشو دیو جی گیانی۔ مدراس "دکشن کے ہریجنوں کو کون بچائے گا"

(۱۹) پنڈت جگت دیو جی شاستری کرنال "نیائے درشن اور لکی بہا سکھ"

(۲۰) پنڈت دھرم دیو جی شاستری ... دہرہ دون

"کہانی کے ددوان اور رشی دیانند"

(۲۱) کنور چاند کرن جی شاردا۔ اجمیر۔ "استری جاتی پر رشی دیانند کے اپکار"۔

(۲۲) پرنسپل چھبیلداس جی۔ "رشی دیانند کے کام کی اہمیت"۔

(۲۳) پنڈت نریندر جی آریہ مشنری "محسن اعظم"

(۲۴) پنڈت وشوناتھ جی آریہ اپدیشک۔ "رشی دیانند کے پرادربھاؤ کی ویدکتا"۔

(۲۵) پنڈت برہم دت جی جگیاسو۔ "ہماری شکشا پرنالی"

(۲۶) لالہ بابو رام جی گپتا۔ لدھیانہ۔ "مہرشی رام راجیہ لانا چاہتے تھے"

(۲۷) لالہ بھگو رام جی نیتر۔ لدھیانہ "آریہ بھومی پر مہا ہکس کلپ ... لگا ... "

(۲۸) پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ مناظر۔ "مذہبی دنیا میں انقلاب پیدا کرنے والا دیانند"

(۲۹) لالہ اندرسین جی وکیل۔ انبالہ "اچھوتوں سے خطاب"

(۳۰) لالہ دیوان چند جی وکیل پشاور۔ "آریہ جاتی کا پاسبان"

(۳۱) پنڈت ... جی اپادھیائے۔ "رشی سے پوری آریں ہوسکے کے ساتھ ..."

(۳۲) پنڈت ترلوک چند جی شاستری۔ "ویدک کی ... اور دیانند"۔ (۳۳) پنڈت پرشورام جی شاستری۔ "پرجھ تیری اچھا پورن ہو"۔ (۳۴) ڈاکٹر ... لدھیانہ۔ "جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے"

(۳۵) کماری ... جی ... "رشی کے استری جاتی پر اپکار"۔

نظمیں

(۱) فخر الشعراء منشی ترلوک چند جی محروم بی۔ اے (۲) لالہ انوپ چند آفتاب (۳) پنڈت اندرجیت شرما۔ ناچیز (۴) لالہ لوگ دھیان باس بی اے (۵) جناب عرش ملسیانی بی اے (۶) جناب شہر ... لال شاد (۷) ابوالاعجاز صدیق۔ اکبرآبادی

(۸) مہاشہ ٹیک چند تخلص (۹) مہاشہ اتم چند شرر (۱۰) طالب چکوالی (۱۱) مسٹر ... (۱۲) کرتی رتناسی (۱۳) مہاشہ دیپک دیال ... نغیر ... وغیرہ وغیرہ۔ **کہانی:** "فرشتہ رحمت" از مہاشہ ددھا رام بی اے۔ لاہور (۲) ... ہستی علاء پوری

مینیجر "پرکاش" لاہور

تازہ خبریں

نئی اصلاحات کے نفاذ کے دن ہڑتال

(الہ آباد ۳۔نومبر) آل انڈیا سوشلسٹ پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی نے جس کا اجلاس آج ختم ہوا کانگرس سے اپیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ یکم اپریل کو جب نئی اصلاحات کا نفاذ ہوگا۔ ملک بھر میں پروٹسٹ کے طور پر ہڑتال کی جائے +

سپین گورنمنٹ میں تبدیلیاں

(بارسلونہ ۳۔نومبر) پبلسر کنفیڈریشن میں چار فوجی ممبروں کو شامل کرنے کے لئے گورنمنٹ کے کیبنٹ میں تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ نئے کیبنٹ کا نام کونسل فار ڈیفنس ری پبلک ہوگا +

ہندوستان میں فیڈرل کورٹ

(نیو دہلی ۳۔نومبر) نو آرڈر ان کونسل جو پارلیمنٹ کے روبرو رکھے گئے ہیں شائع کردئے گئے ہیں۔ فیڈرل کورٹ کے متعلق آرڈر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء کو فیڈرل کورٹ قائم ہو جائے گا +

فیض پور کانگرس کی تاریخیں

(الہ آباد ۳۔نومبر) آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ فیض پور کانگرس کمیٹی کا کھلا اجلاس ۲۸۔دسمبر سے پہلے۔ اور سبجیکٹس کمیٹی کا اجلاس ۲۵۔دسمبر سے پہلے نہ ہو سکیگا استقبالیہ کمیٹی نے اجلاس کے لئے ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر کی تاریخوں کی سفارش کی تھی۔ لیکن یہ تاریخیں موزوں نہیں +

مزدوروں کی طرف سے ہڑتال کی دھمکی

(احمد آباد ۴۔نومبر) کارخانہ داروں اور مہاتما گاندھی میں مزدوروں کی اُجرتوں میں تخفیف کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ فیل ہوگئی ہے۔ اب نہایت نازک صورت حالات پیدا ہوگئی ہے۔ اور اگر کوئی فوری کارروائی نہ کی گئی۔ تو مزدور مکمل ہڑتال کر دیں گے +

رشی نمبر کے لئے آرڈر جلد بھیجیں

آیورویدک کالج کے طلبا پر بجلی

(لاہور ۴۔نومبر) دیانند آیورویدک کالج کے طلبا کا ایک گروہ علم نباتات کا مطالعہ کرنے کے لئے جموں گیا ہوا تھا۔ وہاں طوفان باد و باراں کے دوران میں وہ ایک خیمے میں پناہ لے رہے تھے۔ کہ ان پر بجلی گری۔ جس سے ایک طالب علم ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے +

ضلع کانگڑہ میں دو ہزار بٹوالوں کی شدھی

(دھرم سالہ ۴۔نومبر) عرصہ سے مشنری سوسائٹی کانگڑہ اور مسلم مبلغین بٹالوں کو جو کہ ہریجن اس ضلع میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اور جن کی تعداد تقریباً ۱۶ ہزار ہے۔ عیسائی اور مسلم طرح طرح کے دام فریب پھیلا کر اپنے اپنے دائرہ میں لانے کے لئے کوشاں تھے۔ دیانند دلت

اُدھار منڈل ہوشیارپور اور آریہ سماج بالمپور نے اپنے خاص کارکنوں کے ذریعہ شدھی کا کام وسیع پیمانے پر جاری کر دیا۔ نتیجہ کے طور پر اس وقت تک چند ماہ کے عرصہ میں دو ہزار کے قریب بٹوال مختلف مواضعات تحصیل پالم پور میں شدھ کئے جا چکے ہیں +

"آریہ مسافر" لاہور کا رشی نمبر

دیوالی کے شبھ اوسر پر "آریہ مسافر" لاہور کا رشی نمبر بڑی سج دھج سے پرکاشت ہو رہا ہے۔ اس میں آریہ سماج کے ودوانوں اور سنیاسی مہاتماؤں کے گرانقدر معلومات لیکھ پرکاشت ہوں گے۔ نمبر بامصور ہوگا۔ شعرا کی پرجوش نظموں سے لبریز دوسرے اخباروں کے نمبروں سے کم نہیں ہوگا۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف ایک آنہ ہوگی۔ ہزاروں کی تعداد میں چھپنے والے اس خاص نمبر میں آپ بھی اپنا اشتہار دیجئے۔ اور

اس ہفتہ کا پرچہ

"پرکاش" کا سٹاف رشی انک کی تیاری میں مصروف ہے۔ اس لئے اس ہفتہ کا انک ۲۰ صفحوں کی بجائے سولہ صفحات پر شائع ہو رہا ہے۔ اگلا انک رشی انک ہوگا + (مینیجر)

اصل وہی ہے جو سرکار سے رجسٹرڈ ہے

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر روگ کو دور کرکے نظر کو نشتر کے سمان چمکاتا ہے۔ سرخی۔ کھجلی۔ رو ہے۔ پھولا۔ پڑوال کم نظر سب کے لئے رام بان ہے۔ مول فی تولہ ایک روپیہ مع شیشی

اصلی نسخہ! بھیم سینی سرمہ کا اصلی نسخہ ہمارے سوا کوئی نہیں جانتا نقل سے ہوشیار

اصلی برہمی بوٹی

دماغ کو تراوت اور خشکی کی ادبھت دوا ... مہا کا ... [illegible]

جیون پراش

ہر موسم میں سیون یوگیہ بڑھیا ٹانک۔ قیمت ۳ روپے سیر

دنت ولاس

دانتوں کا منجن مول چھ آنے

ایجنسی کیلئے لکھئے ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

سوچی پتر مفت

گورو کل سناتک فارمیسی۔ دہلی نمبر ۱

کیا آپ کا معدہ کمزور ہے؟

تلوار مارکہ

CHANDRA GUPTA AUSHDHALAYA TOHANA S.P.R.

اگر آپ کا معدہ کمزور ہے۔ جگر میں خرابی ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا ٹھیک ہضم نہیں ہوتا۔ یا آپ کے جسم میں خون کی کمی ہے۔ چہرے کی رنگت زرد پڑ گئی ہے۔ تھوڑی دیر چلنے سے دم چڑھ جاتا ہو۔ یا اگر آپ کو جریان۔ احتلام یا سرعت انزال کی شکایت ہو۔ تو آپ فوراً

تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱

کا استعمال شروع کر دیں۔ جو ہر قسم کی جسمانی کمزوری کا شرطیہ علاج ہے۔ اور نیا خون نئی طاقت اور نئی جوانی پیدا کرتا ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ اپنے شہر کے دوا فروشوں سے تلوار مارکہ دیکھ کر خریدیں +

ایجنسی کیلئے۔ چندر گپت اوشدھالیہ ٹوہانہ (ایس۔پی۔ریلوے) کو لکھیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۱۹۹۳ کارتک سمت — پرکاش لاہور — ۸ - نومبر سنہ ۱۹۳۶ء

"رشی نمبر"

...نمبر سے پہلے "پرکاش" کا یہ آخری پرچہ
...پرچہ رشی نمبر ہوگا۔ یہ دیوالی سے بہت
...لوگوں کے پاس پہنچ جائے گا۔ اس لئے جو
...جا سکتا ہے۔ اسی پرچہ میں۔ لیکن سوچنا
...لکھوں کیا؟ جو کچھ بھی لکھا جا سکتا تھا لکھا گیا۔
...کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جو قیمت ہم اپنی چیز کی
...دوسرے لوگ قبول کر لیتے ہیں۔ اگر
...دیکھیں۔ کہ آپ کوئی کام اُتساہ سے کر رہے
...نہیں بھی اس میں اُتساہ پیدا ہو جاتا ہے۔
...نہیں یہ معلوم ہو۔ کہ کام کرنے والوں ہی
...نہیں۔ تو وہ بھی دلچسپی نہیں لیتے۔ چھوٹی
...لیکن اس کا اثر بہت ہے۔ آریہ
...باہر جب کسی سوسائٹی کا کوئی لیڈر کسی
...تو اُس کے سواگت کے لئے بہت
...اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ جس کا اثر یہ ہوتا
...لوگوں کا اس سوسائٹی سے تعلق نہیں۔ اور
...اس نظرے نہیں دیکھتے۔ جب سے کہ اس
...لوگ دیکھتے ہیں۔ وہ بھی اس کی
...بہ عادت ہو جاتے ہیں۔ اور بڑا
...لگتے ہیں۔ آریہ سماجی ایک طرف تو یہ
...ہمارا ایک بڑا آدمی آ رہا ہے۔ اور دوسری
...کے سواگت کے لئے چار اشخاص بھی جمع
...دوسرے لوگ اسے بڑا کیسے مانیں۔
...محسوس کریں۔ کہ کسی آریہ سماج کے
...اس کے وارشک اُتسو کے سمبندھ
...ہیں۔ تو آپ کو اس کے
... ریاست ... سے ہندو ...
... اور ...
...اُتساہ نہ ہو۔ تو دوسروں پر اس کا
...نہیں ہوتا۔
...میں کہتا ہوں۔ کہ آریہ سماجسٹ پرشوں
...کام اُتساہ سے کرنا چاہئے۔ انہیں
...اُتساہ سے منانے چاہئیں۔ اور ان کے
...نکلتے ہیں۔ اُن کے متعلق ان کے
...اُتساہ ہونا چاہئے۔ انہیں سمجھنا چاہئے
...(Infectious) چیز ہے
...کے اُتساہ کو دیکھ کر لوگ اُتساہت
...دوسروں میں اُتساہ دیکھ کر
...ہو جاتے ہیں۔ آپ میں اگر اُتساہ ہو۔

تو آپ سینکڑوں لوگوں کو اُتساہ دے سکتے ہیں۔ اس وقت آپ کے سامنے دو کام ہیں۔ ہمارے آچاریہ کا پرلوک گمن دوس ۱۰۔ نومبر کو ہے۔ ہم یہ اُتسو ہر سال ورش مناتے ہیں۔ لیکن یہ ماننے میں ہمیں سنکوچ نہ ہونا چاہئے۔ کہ اس کے سمبندھ میں اُتساہ کم ہو رہا ہے۔ اس میں دوسروں کا دوش نہیں بلکہ ہمارا اپنا ہے۔ جب دوسرے محسوس کریں۔ کہ ہمیں اس اُتسو کے لئے اُتساہ نہیں۔ تو وہ اُتساہ کیوں دکھلائیں۔ اس لئے میں آریہ سماجسٹ پرشوں سے انورودھ پوروک نویدن کرتا ہوں۔ کہ وہ رشی نروان دوس اُتساہ پوروک منائیں۔ اور ایسے طریق سے منائیں جس سے دوسروں کو معلوم ہو جائے۔ کہ آریہ جگت میں اس اُتسو کے لئے اُتساہ ہے۔ اگر آپ اس اُتسو کو سپھل بنا دیں۔ تو اس کا لابھ سارے آریہ سماج کو ہوگا۔ اس کا اثر آپ کے دوسرے اُتسووں پر ہوگا۔ ایک سپھلتا دوسری سپھلتا کا پیش خیمہ ہوگی۔ اور اس طرح سپھلتا کا چکر چل پڑے گا۔ رشی اُتسو کے متعلق پہلے آپ پروگرام بنائیں۔ اور پھر اس پروگرام کو سپھل بنانے کا یتن کریں۔ نہ صرف یہ کہ آریہ سماجوں کی طرف سے اشتہار دے دئے جائیں۔ بلکہ ہر ایک آریہ پرش اپنے سمبندھیوں۔ متروں اور واقفوں کو پریرنا کرے۔ کہ وہ اس اُتسو میں سمت ہوں۔ کبھی یہ سمجھا جاتا تھا۔ اور تھا بھی درست کہ آریہ سماجسٹ پرش سب سے زیادہ پروپیگنڈہ کرنا جانتے ہیں۔ لیکن آج وہ بات نہیں۔ سب دوسری سوسائٹیاں آریہ سماج سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ جن ہتھیاروں سے ہم کسی وقت کام لیا کرتے تھے آج دوسروں کے کام آ رہے ہیں۔ اور ان کا پرچار ہمارے پرچار سے زیادہ ہو رہا ہے۔

رشی اُتسو کے سلسلہ میں ہی "پرکاش" ہمیشہ رشی نمبر نکالا جاتا ہے۔ رشی نمبر کی سپھلتا رشی اُتسو کی سپھلتا کا ایک چنہ ہے۔ اگر رشی نمبر سپھل ہوگا۔ تو اس کے ساتھ ہی رشی اُتسو بھی سپھل ہوگا۔ اس لئے آریہ سماجوں کا یہ بھی کرتویہ ہے۔ کہ "پرکاش" کے رشی نمبر کو سپھل بنائیں۔ جیسا کہ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں۔ یہ کام مشکل نہیں۔ "پرکاش" کا رشی نمبر جس ایثار کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ کوئی بڑا بھاری نہیں۔ آریہ سماجیں جتنے پرچے منگاتی ہیں وہ عام طور پر لگ جاتے ہیں۔ لیکن اگر نہ بھی لگیں اور دو چار روپے کا بوجھ کسی آریہ سماج پر پڑ بھی جائے۔ تو کون سا بڑا بوجھ ہے۔ ہمارے سامنے ہمارے پرشارتھی بھائی لالہ بھجو رام جی۔ نبٹر لدھیانہ نواسی کی مثال ہے۔ وہ ہر سال رشی نمبر کے چار سو پرچے منگاتے ہیں۔ اور اپنے پریشرم سے اس کا بڑا حصہ فروخت کرتے ہیں۔ اور ایک حصہ لوگوں تک مفت پہنچاتے ہیں۔ یہ کام ایک دو ورش نہیں کئی ورشوں سے ہو رہا ہے۔ اور ابھی تک ان کے اُتساہ میں کوئی فرق نہیں آیا۔ حالانکہ ان کی عمر زیادہ ہو گئی ہے۔ اور صحت بھی کمزور ہے۔ یہ نہیں۔ کہ صرف "پرکاش" کے رشی نمبر کے متعلق ہی اپنے پرشارتھ کا پرچے دیتے ہوں۔ بلکہ ہر ورش اپنے پریشرم سے گورو کل کے لئے ہزار بارہ سو روپے جمع کرتے ہیں۔ اور کئی اور انسٹی ٹیوشنوں کے لئے بھی دھن اکٹھا کرتے ہیں۔ اگر آریہ سماج میں دس بھی بھجو رام ہو جائیں۔ تو رشی نمبر کی سپھلتا میں کوئی شک نہیں رہتا۔ لیکن ہر ایک آریہ بھائی لالہ بھجو رام جتنا پریشرم نہیں کر سکتا۔ تو نہ کرے۔ لیکن کچھ نہ کچھ تو کر سکتا ہے۔ جتنا وہ کر سکتا ہے اتنا ہی کرے۔ میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ ہر ایک آریہ پریشرم کرے۔ وہ کہہ سکے۔ کہ اُس نے پریشرم کیا ہے۔ اور میں بھی کہہ سکوں۔ کہ اُس نے کیا ہے۔ اور ہر ایک آریہ سماج کو اپنی حیثیت کے مطابق رشی نمبر کے پرچے منگوانے چاہئیں۔ اور ہر ایک آریہ پرش کو کچھ نہ کچھ رشی نمبر کے لئے خرچ کرنا چاہئے۔ جو لوگ زیادہ خرچ نہیں کر سکتے وہ صرف ایک پرچہ خرید لیں۔ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔ دوسرے اگر سارے کا سارا پرچہ نہیں پڑھ سکتے۔ تو نشان لگا دئے جائیں۔ جس سے وہ لوگ خاص خاص مضامین کا مطالعہ کر لیں۔ جو لوگ ایک دو روپیہ خرچ کر سکتے ہیں۔ وہ پرچے خرید کر مفت بانٹ دیں۔ غرض یہ کہ یہ جو چھوٹا سا یگیہ ہر سال رچا جاتا ہے۔ اس میں ہر ایک کو کچھ نہ کچھ آہوتی ڈالنی چاہئے۔ اس سمبندھ میں ایک نویدن اور ہے۔ وہ یہ کہ آریہ سماجیں جتنے بھی پرچے منگوانا چاہیں منگوائیں۔ لیکن آرڈر جلد بھیج دیں۔ آرڈر کے وقت پر نہ آنے کی وجہ سے سخت تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ رشی نمبر کی لکھائی و چھپائی میں کافی وقت لگتا ہے۔ اگر فرمائشیں وقت پر نہ آئیں۔ تو فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ کہ کتنا چھپوایا جائے۔ اور آخری وقت پر چھپوانے کی کوشش بھی کی جائے۔ تو نہیں چھپ سکتا۔ اس لئے یہ بھی آریہ سماجوں کا اُپکار ہے۔ اگر وہ وقت پر آرڈر بھیج دیں۔ "پرکاش" کا یہ پرچہ سب جگہ شکروار پہنچ جائیگا۔ جس جس آریہ سماج نے اس وقت تک اپنا آرڈر نہیں بھیجا۔ وہ اس پرچہ کو دیکھتے ہی بھیج دیں۔ تاکہ صحیح اندازہ لگایا جا سکے۔ کہ کتنا پرچہ چھپوایا جائے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی بھائی خاص خاص اشخاص کے نام پرچہ بھجوانا چاہیں۔ تو اُن کے نام پہلے لکھ کر بھیج دیں۔ تاکہ ان کے پاس پرچہ وقت پر پہنچ جائے۔ بعض بھائی رشی نمبر کے پرچار میں اس طرح بھی سہائتا دے سکتے ہیں۔ کہ وہ اپنے شہر کے ایسے لوگوں کے نام لکھ کر بھیج دیں۔ جن کے پاس رشی نمبر جانا چاہئے۔ رشی نمبر کو سپھل بنانے کے لئے مختلف لوگ مختلف طریقوں سے کام کر سکتے ہیں۔ میں صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ جو بھائی جس طریقہ سے سہائتا کر سکیں کریں۔ کیونکہ یہ کام میرا نہیں۔ ان کا بھی ہے۔ اور جس حد تک کسی کو آریہ سماج سے زیادہ پریم ہے۔ اسی حد تک یہ اس کا زیادہ ہے۔

(کرشن)

ہندو بزرگوں پر ناواجب حملے

مسلمانوں کی ذہنیت بھی نہ جانے کیسی ہے۔ کہ وہ اپنے بزرگوں کے متعلق تو کڑوا سچ بھی سننے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن ہندوؤں کی مذہبی کتب اور قابل احترام بزرگوں پر آئے دن ناواجب حملے کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ پچھلے دنوں اس ذہنیت کا مظاہرہ نظام حیدر آباد کے پرائیویٹ سیکرٹری کر چکے ہیں۔ نواب اکبر یار جنگ نے بھگوان کرشن کی تعریف کر دی۔ تو اُس کے لئے انہیں معافی مانگنی پڑی۔ لیکن جناب ہوش بلگرامی نے ویدوں کی تقدیس پر حملہ کیا۔ تو ان سے کوئی باز پرس نہ کی گئی۔ یہ خطرناک ذہنیت ہی ہے۔ جو ہندو مسلم کشیدگی کا باعث ہے۔ اور دونوں کو باہمی اتحاد سے دُور رکھتی ہے۔ آئے دن اخبارات میں بھی مکروہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے اور ہندو بزرگوں کی شان میں گستاخانہ اور توہین آمیز کلمات استعمال کئے جاتے ہیں۔ لیکن ان کو پوچھنے والا کوئی نہیں۔ مثال کے طور پر "الواعظ" لکھنؤ کے بعثت نمبر میں صفحہ ۲۵ پر ایک مضمون میں لکھا گیا ہے :-

(۱) "رامچندر میں خود غرضی تھی جس کے باعث اُنہوں نے صرف بد طینت و ملیچھ راون کو ہی نہ تیغ نہیں کیا۔ بلکہ ہزاروں بندگانِ خدا کو بلا قصور کے ایک جانور کے ہاتھوں نذر آتش کر دیا"۔

(۲) "شری کرشن جی مہاراج غرور و تکبر کی اس منزل تک پہنچے ہوئے تھے۔ کہ صاف طریقہ پر انہوں نے دعوےٰ الوہیت کر دیا"۔

(۳) "گوتم بدھ احمقانہ انداز کیساتھ نصیحت و اُپدیش دینے والا رہنما حشرات الارض سے اجتناب اور گداگری سے رغبت کی تعلیم دے گیا"۔

اس پر ہم مزید حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

پورانوں میں حضرت محمد صاحب کا فرضی قصہ

گت انک میں، ویدوں کے نام پر مکروہ پروپیگنڈہ کی ایک مثال دے چکے ہیں۔ اس اشاعت میں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ کس طرح مسلم اخبارات اسلام، اور اپنے رسول کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے فرضی قصے گھڑ کر پورانوں سے منسوب کرتے ہیں۔ اور کئی قسم کی غلط فہمیاں پیدا کرتے ہیں +

"الواعظ" کے بعثت نمبر میں شوجی اور پاربتی کے مابین ایک فرضی مکالمہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ :-

"آپ کی رسالت و جناب خامس آل عبا... سید الشہدہ علیہ السلام کی شہادت دُنیا کے ان عظیم الشان واقعات میں سے ہے۔ جن کی صفت وثنا برہما۔ وشنو مہیش (مہادیو) میں سے مہادیو جی نے پاربتی جی سے چھ ہزار برس قبل کی ہے۔ جے سنگ دسانگ راجہ نے دششٹ منی سے اُترا کھنڈ میں اور بیاس جی نے بھونگ اُتر پران میں درج کیا ہے" +

یہ فرضی قصہ بہت لمبا ہے۔ لیکن اس کا ایک ضروری حصہ درج ذیل کرتے ہیں۔ لکھا ہے :-

"پاربتی جی :- میں چاہتی ہوں۔ کہ آپ اس کا نام اور کچھ حال بتائیں

مہادیو :- اے پاربتی کلجگ (کالیگ) میں مہاتما پیدا ہوں گے۔ مہاتما کو لوگ محمد کہیں گے۔ ان کی پہچان یہ ہوگی۔ کہ ان کے سر پر بدلی سایہ کرے گی۔ ان کے جسم میں سایہ نہ ہوگا۔ مکھی جسم پر نہ بیٹھے گی۔ وہ دُنیا کے لئے کچھ تلاش نہ کریں گے سب دین کے لئے تلاش کرتے گئے" +

ہم نامہ نگار اور ایڈیٹر "الواعظ" سے پوچھتے ہیں۔ [illegible] نہیں بتائیں کہ یہ قصہ کس پران میں درج ہے جو نامہ نگار نے اسے اُترا کھنڈ اور بھونگ اُتر پران سے منسوب کیا ہے۔ لیکن ان دونوں ناموں کے پوران ہے ہی نہیں۔ پھر اس قصہ کا تو ہونا ہی [illegible] قیاس ہے۔ لیکن ان کی جرات ملاحظہ [illegible] حیران ہیں۔ کہ وہ کس قدر مکروہ چالوں سے اسلام کی سچائی کا اظہار کر رہے ہیں لیکن ان ہتھکنڈوں سے اسلام کی صداقت ثابت نہیں ہو سکتی !

تناسخ محض وہم ہے؟

شانتی دیوی کے بعد بنگال کے ایک واقعہ نے تناسخ کی صداقت پر مہر ثبت کر کے ویدک دھرم کے اصول کی سچائی دنیا پر ظاہر کر دی۔

یورپ کے مشہور فلاسفر مسٹر بروک وائبر نے تناسخ کے حق میں اپنی زبردست رائے دے کر یہ بتا دیا۔ کہ جو مذاہب تناسخ کے مسئلہ کو نہیں مانتے وہ حق وصداقت سے کوسوں دُور ہیں۔ اس کڑوے سچ پر مسلم پریس تلملا اُٹھا ہے۔ اور اس امر کے باوجود کہ قرآن میں متعدد آیات ایسی ہیں جو پکار پکار کر تناسخ کی تائید کر رہی ہیں۔ اور یہ تناسخ کو "محض وہم" کہہ رہا ہے۔ جب بیس سچے آدمیوں میں ایک جھوٹا شخص اپنا پکش، پیش کرتا ہے۔ تو وہ حواس باختگی میں کئی جائز و ناجائز باتیں کہہ جاتا ہے۔ کیونکہ ضد اور ہٹ دھرمی اسے صداقت کا اعتراف کرنے نہیں دیتی۔ یہی حالت مسلم پریس کی ہے۔ "نور" کی ۱۷۔ اکتوبر کی اشاعت میں بھی تناسخ کو وہم ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

حالانکہ یورپ کے غیر جانبدار علماء ہی نہیں۔ بلکہ قدرت اور خود قرآن اس مسئلہ کی تائید میں رطب اللسان ہیں +

کانج کی گولڈن جوبلی پر کی ہے برافروختہ ہو اُٹھا ہے۔ اور لکھا ہے :-

"آریہ سماج نوان کے دھارمک فلسفے پر گولہ باری کرتا ہوا نوجوانوں کے دل و دماغ کو گمراہ کر کے ایک عارضی نمائش و رونق دکھلا رہا ہے۔ اور پنڈت مالویہ جی ان کے جلسوں میں جا کر سناتن دھرم کے زخمی دلوں پر تیل چھڑک رہے ہیں۔ اور سادہ دل سناتن دھرمی ہیں۔ کہ پھر انہیں اپنا لیڈر سمجھنا چاہتے ہیں" +

شاید مالویہ جی کے خلاف لگائے گئے کفر کے فتویٰ کی کوئی قیمت نہ ... بلکہ کر ہی شرما جی گھبرا اُٹھے ہیں۔ ورنہ یہ تو مالویہ جی کا کڑوا سچ ہے۔ اس پر گھبرانے کی چنداں ضرورت نہ تھی +

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا سالانہ جلسہ

امسال آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۴ سے ۲۹۔ نومبر تک گورودت بھون لاہور میں منایا جانا نشچت ہوا ہے۔ وچھووالی آریہ سماج پنجاب کی ایک شرومنی سماج ہے اس کا جلسہ اپنی نظیر آپ ہوا ہے۔ پنجاب کی سماجوں کے بہت بھی آریہ بھائی اس میں سملت ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ جلسہ پر رونق ہوتا ہے۔ اگر اسے پنجاب کے آریوں کا دھارمک میلہ کہہ دیا جائے۔ تو غیر موزوں نہ ہوگا۔ ابھی ابھی دیانند کالج گولڈن جوبلی ہو چکی ہے۔ آریہ بھائی اس میں بھاری سنکھیا میں سملت ہوئے تھے۔ اس خیال سے ممکن ہے۔ کہ اس بار رونق کم ہو۔ لیکن امید کرنی چاہئے۔ کہ امسال بھی باہر کی آریہ سماجوں کے آریہ بھائی کافی سنکھیا میں اُتسو میں سملت ہو کر رونق کو بڑھائیں گے +

رشی نمبر کیلئے آرڈر آج ہی بھیجئے!

اگلا پرچہ رشی نمبر ہوگا۔ جو دیوالی سے کچھ روز پہلے شائع ہو جائیگا۔ وہ کتنا شاندار ہوگا۔ اس کا اندازہ صفحہ ۱۶ پر دی گئی مضامین کی فہرست سے بخوبی لگ سکتا ہے ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ دوسرے اخباروں کے رشی نمبر پرکاش کی شان کو ہرگز نہ پہنچ سکیں گے۔ وقت بہت تنگ ہے، لہذا جن سماجوں نے اپنے آرڈر ابھی تک نہیں بھیجے وہ آج ہی آرڈر معہ قیمت بحساب ۲ فی کاپی بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں تاکہ انہیں رشی نمبر بروقت پر مل جائے + (مینیجر)

مالویہ جی کا کڑوا سچ

یوں تو پنڈت مدن موہن مالویہ جی "امرتسری پرچارک" جیسے بزعم خود سناتن دھرم کا واحد ٹھیکہ دار ہونے کا دعویٰ ہے، مالویہ جی کو سناتن دھرم سے خارج قرار دیتا ہے۔ اور مدت سے اُن پر کفر کا فتویٰ صادر کر چکا ہے لیکن اس غریب کی ایک نہیں چلتی۔ اس فتوے کے باوجود سناتن دھرمی مالویہ جی کو اپنا لیڈر مانتے ہیں۔ اب وہی پرچارک پنڈت مالویہ جی کی اس تقریر پر جو انہوں نے دیانند

ہندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ اور ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ ہوگا۔ نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں +

فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Umar and Co.
Karachi

ہم آپکو پرکاش میں لانا چاہتے ہیں

اور بتلانا چاہتے ہیں، کہ مقویات کی سرتاج عالم آتشک نگرہ گولیاں آپ کو قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی دکمی۔ جریان، احتلام۔ انزال۔ رکت منی وغیرہ شکایتوں سے باآسانی نجات دلائیں گی۔

صرف ایک دفعہ آزمائیں +

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیہ ۴ روپے +

آتنک نگرہ فارمیسی۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ

[illegible] ہندوستان ... پائے ... مہاتما کا سمرن ... [illegible] دوائیاں اپنے پیمانہ پر آیورویدک طریقوں پر بنائی جاتی ہیں۔ اور دوائیوں کو دن بدن ہندوستان کے ہر صوبے میں ہی نہیں۔ بلکہ ہندوستان کے باہر بھی مقبولیت حاصل ہے +

ملنے کا پتہ:-
ادھیکش جوگیش چندر گھوش آیوروید آچاریہ
سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ (بنگال)

اطلاع جن کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا چکی ہیں۔ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر کرتارتھ کریں۔ دی۔ پی منگوانے سے ۳ زائد خرچ آتا ہے +

قرآن پر نظر ناقد

نمبر ۲

(لیکھک:- شری متھرا پرشاد بھٹناگر الہ آبادی)

مولوی نورالدین صاحب کی مذہبی مباحثہ کی
حکیم کتاب الموسوم بہ "تصدیق براہین ہیں حضرت
آدم اور ان سے پہلے کی مخلوقات کے متعلق
دیکھ گوہر افشانی انہوں نے کی ہے۔ اس کا
بیان انہی کے الفاظ میں یہ ہے:-
"اسی طرح اللہ تعالےٰ نے ارض شام
کے صلحا اور عارفین کو الہاماً خوش خبری
دی کہ میں ایک ایسا آدمی مبعوث کیا
چاہتا ہوں۔ جو علاوہ صلاح و تقوےٰ
کی حفاظت کے امور دنیوی کی باگ ہاتھ
میں لینے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔ وہ
سادہ اور پاک لوگ بولے وہ بھی کوئی
خونریز اور بے رحم ہوگا۔ جیسے عملی نمونہ
آگے کے موجود ہیں"۔
"بزرگوں دیوتاؤں کا کام تو یہی تسبیحات
اور تمجید الٰہی اور باری تعالےٰ کی عبادت
ہوتی ہے۔ اور بس وہ بچارے اللہ تعالےٰ
کے علم حکمت اور اس کے کاموں کے
اسرار سے کیا واقف کہ فقط لسانی تحمید
دلفدلیں سے دنیوی انتظام اور دینی کام
اس دار ناپائیدار کے نہیں چلتے۔ میرا یہ
کہنا کہ آدم سے پہلے اور قومیں دنیا میں
آباد تھیں۔ اوّل قرآن کی اس آیت وکان
من الکافرین سے ظاہر ہے۔ اور اخبار
الاول اور اثار الاول کی چوتھی فصل اور فتوحات
مکیہ وغیرہ کتابوں سے ظاہر ہے کہ اس
آدم سے پہلے لاکھ آدم ہو چکے ہیں"۔
مولوی صاحب موصوف یہ بھی فرماتے ہیں کہ
ملائکہ بھی ایسے ہی محدود العلم اور محدود تجربہ مخلوق
تھے اپنی کم علمی اور غیب نہ جاننے کے باعث
اور کچھ خلیفہ کے لفظ سے جس کے معنی نائب اور
قائمقام کے ہیں غلطی سے سمجھ بیٹھے کہ یہ آدم بھی
آدم ہے پہلی قوموں کی طرح فساد قتل اور سفک
[illegible]
[illegible] یہ
[illegible] ہے کہ
دنیا آباد ہے۔ آدمی موجود ہیں۔ مگر وہ شیطانی
خاصیت والے ہیں۔ صلح کل پالیسی والے اور
مہورت کرنے والے لوگ ہیں۔ خوش خبری جو ان
لوگوں کو دی گئی۔ وہ کیونکر اور کس ذریعہ سے دی گئی۔
اس کا پتہ نہیں۔ مگر اس کا مدعا یہ معلوم ہوتا ہے۔
کہ اللہ میاں نے بمصداق "مان نہ مان میں تیرا
مہمان" ان کے سر پر ایک نائب خدا بالکل
بادشاہ یا گورنر کے بٹھلانا چاہا۔ باوجودیکہ لاکھ آدم
اُنہوں نے آنے والے آدم سے پیشتر ہو چکے ہیں۔
اُن میں کے قاتل خونریز عملی نمونے موجود بھی
تھے اور اسی باعث اُن پاک لوگوں نے دہائی تہائی
کی اور پناہ مانگی۔ مگر سماعت مطلق نہیں ہوئی۔

یہ سب فرشتے زمین شام یعنی ملک روم کے باشندے
تھے۔ اور آدمی تھے نہ کہ مسلمانوں کے مفروضہ آسمانوں
کے رہنے والے اور خدائی فوج کے سپاہی
یا حامل عرش وزمین اور محمد صاحب کی میدان جنگ
میں مدد کرنے والے۔
لاکھ آدم بنا چکنے کے بعد اللہ میاں کو اتنی نہ
سوجھی۔ کہ آدم بناتے وقت کیچڑ سے ساتھ ہی
ساتھ حوا بھی بنا دیں۔ تاکہ بمصداق کار امروز بہ فردا
گلزار ادم پسلی اکھاڑ کر پیوند لگانے اور حوا بنانے
کی زحمت نہ اُٹھانا پڑے۔ خیر ہو کیسے مصلحتے
خویش نکو میداند۔
اصل میں ساری اسلامی دنیا کی طلسمی اور
عجیب وغریب عمارت کی بنیاد یہ ہے اور اس
مضحکہ خیز بنیاد پر مفروضہ الہامی کتابوں کے نچوڑ
کے مطابق قرآن شریف نے جو قلعہ تعمیر کیا
ہے۔ وہ گردھجّی کا سانپ بلکہ دو مونہا سانپ
کہنا چاہیے۔ وہ ناظرین کے ملاحظہ کے لئے
پیش کیا جاتا ہے۔
سورہ بقر (ترجمہ)
"اور جب تیرے رب نے فرشتوں کو کہا
کہ میں پیدا کرنے والا ہوں زمین میں
نائب۔ فرشتوں نے کہا۔ تو رکھے
گا اس میں اس آدمی کو جو فساد اور خون
کرے۔ اور ہم تیری مالا پھیرتے ہیں۔
اور یاد کرتے ہیں تیری ذات پاک کو۔
خدا نے کہا مجھ کو معلوم ہے جو تم نہیں
جانتے۔ خدا نے آدم کو نام تمام مخلوقات
کے سکھلائے۔ پھر فرشتوں کو خدا نے
کہا۔ بتاؤ مجھ کو نام ان کے اگر تم سچے ہو۔
فرشتوں نے کہا۔ تو سب سے نرالا ہے۔
ہم کو کچھ عقل نہیں۔ مگر جو کچھ تُو نے سکھلایا
ہے۔ حقیقتاً تُو دانا حکمت والا ہے۔ خدا
نے کہا۔ کہ اے آدم بتا دے ان کو نام
ان کے۔ پھر جب اُس نے بتائے نام
ان کے کہا خدا نے میں نے نہ کہا تھا۔ کہ
مجھ کو معلوم نہیں پردے زمین و آسمان
کے اور معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو
اور چھپاتے ہو۔ اور پھر جب میں نے
کہا فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو وہ سجدہ

میں گر پڑے۔ مگر ابلیس نے قبول نہ کیا۔
اور تکبر کیا۔ اور وہ تھا کافروں میں اور
کہا ہم نے آدم کو تو اور تیری زوجہ بہشت
میں اور کھاؤ بہت سے بہت کھانے
جہاں سے چاہو۔ اور نزدیک مت جاؤ
اس درخت کے جو ظالموں اور گنہگاروں
سے ہو جاؤ گے۔ پس پھسلایا ہر دو کو
شیطان نے اس جگہ میں اور ان نعمتوں
میں گئے"۔
یہ کلام اللہ میاں کا ہے۔ مگر جانچ و پڑتال
اور جرح کے قابل۔ اور اس لئے ہم نہایت ادب
کے ساتھ ان لوگوں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے
ہیں۔ کہ کیوں صاحب پروگرام مبارک تو "" اور
"یہ" سے "جو تم نہیں جانتے" والے الفاظ
ظاہر کرتے ہیں یعنی یہ کہ آپ نائب بنا تو اسے
ہیں۔ ... کے آگے آپ وہ کہنا بھول گئے جو
... کی ابتدا میں بیان ہوا ہے۔ اور
ہم آگے چلکر لکھیں گے۔ جب آپ زمین میں
اپنا نائب پیدا کر کے انتظام کی لگام اُس
کے ہاتھ میں دینا چاہتے تھے۔ تو آسمان میں
اُس کو کیوں پیدا کیا۔ اور ارادہ کے خلاف
اس کو بہشت میں کیوں رکھا۔ اور کیوں خواہ مخواہ
ایسا درخت پیدا کیا۔ جس کو کھا کر آدم گنہگار
اور ظالم بنے۔ اور شیطان آپ سے اکھاڑہ بازی
کرے۔ اور آپ کو ترا خ پڑاخ جواب دے منہ
"تو" کہہ نہ "تیں" کہلا۔ اگر آپ اپنے فرمودہ
الفاظ کو بھی پورا کرتے اور آدم و حوا کو پیدا
کر کے ڈائرکٹ (براہ راست) ارض شام یا
ملک روم میں بٹھلا دیتے۔ تو بساط شطرنج پر
آپ شیطان علیہ اللعن سے مات کیوں کھاتے۔
دیکھئے وہ نہیں ہوا۔ جو آپ نے عارفوں اور
فرشتوں سے کہا۔ بلکہ ٹھیک ہوا وہ جو عارفوں
اور فرشتوں نے آپ سے کہا ان کے قول کے
موافق فسادی اور خونی آدم جہادی سپرٹ اپنے
ساتھ لایا اور دنیا میں قتل وغارت۔ لوٹ مار۔
اور نااتفاقی اور جھگڑہ بازی کا جھنڈا بلند کر کے
چھوڑا۔ بس بس ہم سمجھ گئے۔
یہ انمیل بے جوڑ قصے کہانیاں شطرون ٹومن
لیاقت رکھنے والے ڈپلومیٹک پالیسی باز

انسانوں کی ایجاد دہندہ ہیں۔ اور خدا سے
منسوب کر دی گئی ہیں۔
اب سورہ اعراف ملاحظہ ہو (ترجمہ)
تحقیق (کلام خدا ہونے کی حالت میں ذرا کوئی
بتا دے۔ اس لفظ کے ہونے کی ضرورت کیا
تھی) پیدا کیا ہم نے پھر صورت دی تم کو۔ پھر
کہا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم کو سب نے سجدہ
کیا۔ مگر شیطان نہ تھا۔ سجدہ کرنے والوں سے
کہا (خدا نے) تم کو کس چیز نے منع کیا کہ سجدہ
نہ کیا۔ اور جب میں نے حکم دیا۔ شیطان نے کہا۔
کہ میں اس سے بہتر ہوں۔ مجھ کو بنایا تو نے آگ
سے اور اس کو بنایا کیچڑ سے۔ کہا نیچے اُتر جا آسمان
سے کہ تجھے لائق نہیں۔ کہ سرکشی کرے اس میں۔
بس باہر جا۔ تحقیقاً تُو خوار ہے۔ کہا اے خدا مجھے
فرصت دے۔ جس دن تک جی اُٹھیں۔ (یعنی
قیامت تک) کہا خدا نے تحقیقاً تجھے فرصت
دی گئی۔ شیطان نے کہا۔ اس سبب سے کہ تو نے
مجھے گمراہ کیا ہے۔ میں آدمیوں کے سیدھے
راستے میں بیٹھوں گا۔ ان پر آؤں گا آگے سے
پیچھے سے۔ دائیں سے۔ بائیں سے اور نہ پاویگا تو
ان میں اکثر کو شکر گذار۔ نکل جا یہاں سے مردود
راندہ ہوا۔ جو کوئی ان میں سے تیری راہ چلا۔ بھروں
گا دوزخ میں تم سب کو یکجا۔ اے آدم بس تو اور
زوجہ تیری جنت میں رہو۔ پھر کھاؤ جہاں سے
چاہو اور نہ پاس جاؤ اس درخت کے پھر ہو گے
تم گنہگاروں میں سے۔ پھر بہکایا اُن کو شیطان
نے تاکہ کھولے ان پر جو پوشیدہ ہے ان سے
ان کے عیب اور وہ تم کو جو منع کیا ہے رب
تمہارے نے اس درخت سے مگر اس واسطے
کہ کبھی ہو جاؤ فرشتہ یا ہو جاؤ ہمیشہ جینے
والے اور قسم کھائی۔ کہ میں تمہارا نصیحت کرنے
والا ہوں۔ پھر گرایا ان کو فریب سے۔ پھر چکھا
دونوں نے درخت۔ کھل گئے ان پر عیب
اُن کے اور لگے جوڑنے اپنے اُوپر برگ درختوں
کے۔ اور پکارا اُن کو اُن کے رب نے۔ کہ میں
نے منع نہ کیا تھا تم کو اس درخت سے۔ کہ کہا
تھا۔ کہ شیطان دشمن تمہارا صاف ہے"۔
اللہ میاں کا یہ بیان "کہا تھا کہ شیطان دشمن
تمہارا صاف ہے" تصدیق طلب ہے۔ یہ ہی
داستان سورہ اسرائیل میں ہے۔ وہی الفاظ
وہی معنے۔ وہی مطلب اور اسی پہلے ہوئے کو
چہارم بار سورہ کہف میں پیس گیا۔ پانچوں نمبر
سورہ ص کا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے:-
"خدا نے فرشتوں کو کہا۔ کہ تحقیق میں نے
پیدا کیا آدمی کو کیچڑ سے (فصیح و بلیغ انشا پرداز
کثرت کار کی وجہ سے چوک گیا۔ ورنہ کہنا یہ لازم
تھا۔ کہ دیکھو میں بنا رہا ہوں آدمی کو کیچڑ سے)
بس جب میں سیدھا کروں اور پھونکوں اس میں

کے سبھی دمپتیوں کی نہ تو سنتُشٹی
سنسار سمان ہے۔ اور نہ ان کی پرکرتیں
ہی۔ پھر یہ کیسے سمبھو ہے۔ کہ سرو دمپتی سموہوں کی بھانتی بھانتی کے کلیش کارنوں کو ایک ہی لیکھ میں سمنشٹھی روپ میں ورنن کر دیا جائے۔ اس لئے میں اس لیکھ میں تو کیول انہی موٹے موٹے کارنوں کا اُلیکھ کروں گی۔ جو ہمارے اوس پڑوس میں گھٹت ہؤا کرتے ہیں۔ ساتھ یا یووتی بالکا کو ننھے بالک کے ساتھ اودھ کرنا یا ننھی یا یووتی بالکا کو برِدھ پُرش کے ساتھ بواہ سوتر میں باندھ دینا ان کے دونوں کے مارگ میں کانٹے بچھا دینے کے سمان ہے۔ ان کی پرسپر پرکرتی کبھی نہیں مل سکتی نہ وہ کبھی سکھی ہو سکتے ہیں۔

دھنی دچار کے یا پرنی کول پرکرتی والے دمپتیوں کو بھی شانتی نہیں مل سکتی۔ نہ ان کی پرکرتی الوم وچار ایک دوسرے سے ملینگے۔ نہ وہ شانتی پراپت کر سکیں گے۔ ایسوں کا سارا جیون کٹ کٹ میں ہی بیتے گا۔ اس میں رتی بھر بھی سندیہہ نہیں۔

اچھا ورِدھ بیاہے ہوئے دمپتیوں کو بھی چین نہیں ملتا۔ اُدا ہرن ارتھ جیسے کنیا میں کسی انیہ ور کو منونیت کر رکھا ۔ اور ماتا پتاؤں نے کسی دوسرے ہی ور کو اُسے سمپت کر دیا۔ تو وہ بھی جنم بھر نرکیہ جیون ہی وتیت کرینگے۔ ان کا وارتالاپ ہی کلیش سے سمجھئے۔

استری کا وِنئے شیل ہونا۔ شاستر کہتے ہیں:-

सा भार्या या प्रिय वादिनी

ارتھات میٹھا بولنے والی پتنی ہے۔ پرنتو سنسار میں الیکوں بہنیں ایسی اگر پرکرتی والی دیکھنی ہیں۔ کہ وہ سادھارن بات کرنے میں بھی لکڑی سی توڑتی ہیں۔ ہم نے یہاں تک دیکھا ہے۔ کہ کئی بہنیں ایسی ہیں جو کچھ مانگنے سے بھی نمر ہو کر نہیں بولتیں۔ پھر بھلا ایسی کٹھور استریوں سے کون سا کٹمب پرسن رہ سکتا ہے۔ اُن کی تو پرچھائی بن کر کلیش ساتھ رہتی ہے۔

کروپتا — خاص کر ایسی پتنی جس کا پتی نَوجوان ہے یا سوندریہ اُپاسک وہ اپنی کروپ پتنی سے لڑنے کے لئے پرتی کرشن ادھر اُدھر کھوجا کرتا ہے۔ ایسی بہنوں کے ماتا پتا کا سردوپری کرتویہ ہے۔ کہ وہ اپنی کروپ کنیاؤں کے سرو گن کو گن النکرت بنائیں۔ جس سے وہ اپنے روپ کے لئے نہ سہی تو گن کے کارن تو آدر پا سکیں۔

استری یا پرش کی چرتر ہینتا — یدی استری سوشیلا اور دھرمی ہوگا ہے۔ تو اسے اپنے چرتر ہین پتی کی بنیچنا پر ادھیشیہ کھید اور دکھ

گرہستھ میں اشانتی کیوں؟

(ایک دیوی کے انوبھو)

ہو گا۔ اس لئے وہ اپنے چرتر شودھ کے لئے ضرور کیہ سنے گی۔ پتی اپنی اُدنڈ پرکرتی سے اپنا دوش سمجھانے میں تو سمرتھ نہ ہونگے۔ اُلٹے پتنی جی کو ہی ڈنڈے گھونسے روپی پشپوں سے پوجا کریں گے۔ اس دیر پوجا کا نام ہی تو کلیش ہے۔ اس کے درودھ یدی پتنی چرتر ہین ہوئی۔ تو اس کا پرنیام لکھنے میں میری لیکھنی کا نپتی ہے۔ اچھا ہو وہ بھو بھار سروُوپی سنسار سے اُٹھ جائے۔ ہمیں اس کی چنتا نہیں۔

استری کا سوارتھ پن — یدی استری سوارتھنی ہوئی۔ تو وہ سسرال پہنچتے ہی چولہا الگ کر دے گی۔ اسے اپنے یا اپنے پتی کے آرام کا ہی دھیان ہو گا۔ دوسروں کی وہ رتی بھر پرواہ نہ کرے گی۔ جس کا پرنیام آٹھ پہر کی کلیش میں پرنی پہنچت

ہو گا۔ کیا ایسی پتنی پا کر کوئی سہردے پرسن رہ سکتا ہے؟ پتی کے انیت پیارے تتھا پرم پوجیہ آتمیہ جن پتنی کے کارن دلگ ہو جائیں تو کیا وہ اسے سُکھ پوروک سہہ لے گا؟ اوشیہ اس کی آتما اس انیائے کے پرتی ودروہ مچائے گی۔ جس سے کلیش کی پورن روپ سے اوتارنا ہو گی۔

سوتنترتا کی انوچت لالسا — یہ آج کل کا فیشن ہے۔ یہ نازہ ولائت پبلک پارسل ہے۔ بھارت میں اس کی چرچا تک نہ تھی۔ کیونکہ یہاں تو رشی لوگ لکھ گئے ہیں۔ کہ

न स्त्री स्वातंत्र्य मर्हति

پرنتو ولائتی لیڈیوں کو دیکھ کر یہاں کی کوئی کوئی بہنیں سینما آدی دیکھنے جانا سیکھ چلی ہیں۔ اور پرشوں کے سمپرک میں ادھکا دھک

سوادھیائے کیلئے نادر موقعہ

ویدک منہ لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار اس پستک میں ہر روز کی پرارتھنا منتروں کی سندر سرل اور مدھر ویاکھیا کی گئی ہے۔ اس طرح ورش بھر کیلئے ۳۶۵ پرارتھنائیں اس پستک میں سنگرہ کی گئی ہیں۔ پستک تین بھاگوں میں چھپی ہے۔ ایک بھاگ کا مولیہ ایک روپیہ اور تین بھاگوں کا تین روپے ہے۔

براہمن کی گئو لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار۔ پہلے براہمن کی بانی میں کیا جادو بھرا رہتا ہے۔ اس پستک میں اس سوکت کا سندر انواد کیا گیا ہے۔

سوم سروور لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ اس پستک میں سام وید پومان سوکت کی سندر ویاکھیا ہے۔ سوم شبد سے وید میں کیا مطلب ہے۔ یہ پستک میں اچھی طرح دکھایا گیا ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے۔ سادہ ایک روپیہ ۴ر

یوگیشور کرشن لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ کرشن کا سرل پرمانک اور پورن جیون چرتر پڑھنے کیلئے اس پستک کو منگوائیے۔ بھاشا سرل اور محاورے دار ہے۔ چھپائی سندر ہے۔ مولیہ ایک روپیہ ۸ر

ہماری دیگر پستکیں **بھارت ورش کا اتہاس**۔ تین کھنڈوں میں۔ لیکھک آچاریہ رامدیو جی۔ مولیہ تینوں بھاگوں کا پانچ روپے چار آنے۔ **پران پریہ لوچن**۔ پرانوں پر اور چنا تمک گرنتھ ہے۔ قیمت ۳ روپے۔ **دھرم اُپدیش**۔ سوامی شردھانند جی کے اُپدیشوں کا سنگرہ دو بھاگوں میں۔ قیمت ایک روپیہ ۸ر۔ **سنسکرت پرویشکا**۔ دو بھاگ۔ سنسکرت سیکھنے کی ریڈریں قیمت ۱۲ر۔ **براہمچریہ سندیش**۔ اس وشے پر اب تک لکھی گئی پستکوں میں سے سب سے اتم ہے۔ قیمت ۱۲ر۔ **استریوں کی ہتھتی**۔ دیویوں کے ہاتھ میں یہ دیجئے اور کنیا پاٹھشالاؤں میں انعام بانٹنے کیلئے اس سے اچھی پستک نہیں مل سکتی۔ اس پر پانچسو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ **منو شکشا و گیان**۔ چھوٹے بچوں کو شکشا کیسے دی جائے۔ اس پر پرمانک پستک ہے۔ اس پر چودہ سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ قیمت ۳ روپے ۸ر

سوچی پتر مفت

منیجر۔ پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی سہارنپور | برانچ: منیجر ویدک بُک ڈپو ہسپتال روڈ لاہور

رہنے کی سوتنترتا چاہنے لگی ہیں۔ ان کی لڑکیاں پراچین پرکرتی کے ماننے والے پتی کے ساتھ رو واہنت ہو جاتی ہیں۔ تو ان کو پتی کے ساتھ اس وشئے پر لڑنے جھگڑنے کی خوب ہی اچھا رہتی ہے۔

استری کی فضول خرچی — دھن کتنے پریشرم سے اُپارجن کیا جاتا ہے۔ یہ پرش کا ہردے ہی جانتا ہے۔ نہ جانے بھوگی دیکتیوں کو ویتن کے مولیہ پر اپنا شریر اپنی آتما بھی بیچ ڈالنی پڑتی ہے۔ سرو پرکار اپنی ڈیوٹی پر سا ودھان رہنے پر بھی مالک یا افسر کا ترجن گرجن سہن کرنا پڑتا ہے۔ اُس سمے کتنا آتما کو دبانا پڑتا ہے۔ ہائے! سب اپمان وہ اس لئے سہن کرتا ہے۔ کہ جیہبنہ پورا ہو۔ اور وہ ویتن کے روپے پراپت کر کے دھرم پتنی جی کی کریا درشٹی پراپت کرنے کیلئے ان کے حوالے کر دیں۔ کھید ہے کوئی کوئی بہنیں اس بات کو بھول جاتی ہیں۔ کہ وہ چاندی کے ٹکڑے رجت کھنڈ اس کے جیون سروسیہ سوامی کے رکت بندو کے روپانتر ہیں۔ انہیں اسے بڑی ساودھانی سے خرچ کرنا چاہئے۔ ایسی بہنیں دیر تک ولائتی چمکیلی بھڑکیلی چیزیں کے خریدنے میں اُس گاڑھی کمائی کو دیر تک ہی نشٹ کرتی ہیں۔ جسے جان کر ان کے پتی کو اتینت کھید ہوتا ہے۔ اس کا پرنیام یہ ہوتا ہے۔ کہ اوشیک وستوؤں کے لئے پیسہ نہیں بچتا۔ اور سارے پریوار کو کشٹ بھوگنا پڑتا ہے۔ پتی کبھی ایسی فضول خرچی سے استری سے پرسن نہیں رہ سکتا۔ اسلئے اُن میں پرسپر کلیش ہوتا۔ اور رہنا انواریہ ہے۔ یہ دوش پرایہ سروں میں ہے

النکار [illegible]
[illegible] پا [illegible]
[illegible] کا سمبند [illegible] گنتے ہی پہنتیو [illegible] رتی ہیں۔ بیچارے جو اپنی سامرتھیہ لگانے کے بعد بھی پتنی جی کی ساودھ نہیں پوُرن کر سکے۔ وہ اپنے کو ابھاگی سمجھ کر گھر چھوڑ کر نکل گئے ہیں۔ کوئی کوئی تو پتنی کے طعنے بازی سے مرماہت ہو کر پران تک گنوا بیٹھتے ہیں۔ ہمارے پڑوس میں بھی ایک میاں صاحب رہتے ہیں۔ اُن کی بیوی صاحبہ پر تیک ویتن ملنے کے دن روپے پیسے گننے آدمی کے لئے روتی ہے میاں صاحب سوئیم کیول کلیش بچنے کے کارن گھر پر نہیں رہتے۔ صبح ہی وقت سے پہلے آفس چلے جاتے ہیں۔ (بقیہ دیکھو صہ ۱۲)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اچھوت اور سناتن دھرم

لیکھک: شری پنڈت رام بہاری لال شاستری ۔ ویدتیرتھ ایم ۔اے

کچھ منشیوں کو یہ بھرم ہے ۔ کہ ورتمان اچھوت اُدھار اندولن دھرم وِرُدھ ہے ۔ اس بھرم کو دُور کرنے کے لیے ورتمان اچھوت اُدھار اندولن کا یتھارتھ سوروپ اور اس سمبندھ میں سناتن دھرم کی سپشٹ آگیا میں ۔ وید شاستر ۔ سمرتی پرانوں آدی کے سپشٹ پرمان دے کر رکھی جاتی ہیں ۔ تاکہ جنتا اچھی طرح جان سکے ۔ کہ ستو میں اس سمبندھ میں سپشٹ شبدوں میں دھرم کہاں تک آگیا دیتا ہے ۔ اور بھرم پھیلانے والے کہاں تک دھرم کے وِرُدھ جا رہے ہیں ۔ اور ان کے پاس ان سپشٹ پرمانوں کا کیا اُتر ہے ✤

ورتمان اچھوت اُدھار اندولن ہندوؤں سے کیول اتنا چاہتا ہے ۔ کہ وہ اچھوت کہلانے والی جاتیوں جیسے بھنگی ۔ چمار ۔ دھانک ۔ دھوبی ۔ کوری سنکشیپ میں جن جاتیوں کو ہندو اپنے برتن نہیں چھونے دیتے اُن سے وہ کم سے کم ایسا برتاؤ کریں جیسا ہندو اپنے کتوں کے ساتھ کرتے ہیں ۔ ارتھات اپنے برتنوں میں کتوں کو بھوجن کرا اُن کو مانج کر ٹھیک سمجھ کر سویم اپنے اُپیوگ میں لاتے ہیں ۔ کتے میلا کھاتے ہیں ۔ ان سے تو بڑھ کر ہر حالت میں اچھوت ہیں ۔ جب ہندو کتوں کو چھوتے ہیں ۔ تو کوئی کارن نہیں ۔ کہ وہ بھنگیوں کو کیوں نہ چھوئیں ۔ اُن ہندوؤں کی بدھی کو کیا کہا جاوے ۔ جو یدی ایک بھنگی مسلمان یا عیسائی ہو جائے ۔ تو اُس کو چھوتے ۔ اُس کے پاس بیٹھتے ۔ اور کنوؤں سے اس کے ساتھ پانی بھرتے ہیں ۔ پرنتو جب تک وہ ہندو رہتا ہے اُس کو نہیں چھوتے ۔ اور کتوں کی طرح بھی اس سے برتاؤ نہیں کرتے ۔ مہاتما جی پانی کے نل سے جس میں چمڑا لگا ہے ۔ اور جس کو بھنگی مسلمان آدی سب استعمال کرتے ہیں ہندو پانی پی سکتے ہیں ۔ پرنتو اچھوت ہندو جاتیوں کو اپنا برتن دے کر اس کو مانج ... سے رہا ست ... سے ہندو ... دیو مندروں ... مورتی اچھوت ہو جاوے گی ... وہ سمجھتے ... نے یہ نہیں جانتے ۔ کہ وہ بھگوان کو نیچا کر رہے ہیں بھگوان تو پتت پاون ہیں ۔ نیچ سے نیچ کو پوتر کر دیتے ہیں ۔ جیسے اگنی کے سمپرک سے چیز پوتر ہو جاتی ہے نہ کہ اگنی چھوت ہو جاتی ہے ۔ جو گنگا میں شردھا رکھتے ہیں ان کے وچار میں جیسے اچھوتوں کے نہانے سے گنگا چھوت نہیں ہو جاتی ۔ بلکہ اچھوت پاک ہو جاتا ہے ۔ ٹھیک اسی طرح یدی آپ مورتی کو سچ مچ بھگوان مانتے ہیں ۔ تو مورتی بھگوان چھوت نہیں ہو سکتا ۔ بلکہ جو شردھا سے بھگوان کو پراپت ہوتا ہے ۔ وہ پوتر ہو جاتا ہے مسلمان اپنے دھرم کے بھائی مسلمانوں کو اپنے برتن دیتے ہیں ۔ سب نیچ سے نیچ مل کر اُونچوں کے ساتھ مسجد میں خدا کی پوجا کرتے ہیں ۔ ایسے ہی سب عیسائی مل کر گرجا میں جا کر بھگتی سے پوجا کرتے ہیں ۔ کوئی وجہ نہیں ہے ۔ کہ سب ہندو اچھوت اور بڑے سب مل کر کیوں نہ مندر میں جا کر بھگتی سے پوجا کریں ✤

بھارت ورش میں لگ بھگ ۲۴ کروڑ ہندو ہیں ۔ اُن میں لگ بھگ ۶ کروڑ اچھوت ہیں ۔ جو ویدوں کے انوسار شودر کہلانے والے پیروں کے سمان ہیں ۔ جس شریر کے پیر کٹ کر الگ پڑے ہوں ۔ اور شریر اُنھیں نہ چھوتا ہو ۔ اُس شریر کی اوشیہ مرتیو ہو جاتی ہے ۔ اسی طرح ہندو جاتی رُوپی شریر نے سویم اچھوت رُوپی اپنے پیروں کو کاٹ ڈالا ہے ۔ کتوں کے سمان بھی اپنے سویم انگ پیروں ارتھات اچھوتوں سے ہندو برتاؤ نہیں کرتے ۔ یدی یہ دشا نہ سنبھلی ۔ تو ہندو قوم کا ناش اوشیم ہو جاوے گا ۔ کبھی کل سنسار میں کیول سناتن دھرم اور ہندو ہی تھے ۔ وہ گھٹ کر ہندوستان بھر میں بھی نہ رہے ۔ اور اب اچھوت بھی نکل گئے تو سناتن دھرم کا سروناش ہو جاویگا ۔ اور ہندو قوم دُربل اور نیچی ہو کر بالکل نشٹ ہو جاوے گی ۔ جس طرح پیر کٹ جانے سے شریر نشٹ ہو جاتا ہے ✤

مہاتما گاندھی ہندو قوم کو اس طرح سویم نشٹ ہوتے نہیں دیکھ سکتے ۔ اس لیے اُنھوں نے ۲۱ دن کے انشن کی بھیشن پرتگیا کی ۔ اور اپنے جیون کی بازی لگائی تاکہ ہندوؤں کے کٹھور ہردے اُن کے بلیدان سے پسیجیں ۔ اور وہ اپنے دھرم کے بھائی ، چھوتوں کو جو ان کے سویم انگ پیر ہیں اُن سے منشیتا کا برتاؤ کریں ۔ کم از کم ودھرمیوں کی طرح جن کو ہندو چھوتے ہیں یا اپنے کتوں کی طرح تو ان سے برتاؤ کریں ۔ مہاتما گاندھی نے اپنے گھر میں ایک مہتر کی لڑکی کو گود میں لے کر رکھا ۔ یدی ہندو اتنا نہیں بڑھ سکتے ۔ تو کم سے کم سادھو جنک سبھاؤں ۔ آشوؤں ۔ مندروں ۔ سڑکوں ۔ کنوؤں ۔ سکولوں آدی میں اچھوتوں کے ساتھ برابر چھو کر مل کر ۔ بیٹھ کر اس بات کا ثبوت دیں ۔ کہ اچھوت اُن کے سویم انگ ہیں ۔ اور دھرم کے بھائی ہیں ✤

سناتن دھرم کے آدھار ویدوں کے بہت منتروں کے درشٹا رشی (منتروں کے بنانے والے) شودر ارتھات اچھوت ہوئے ہیں ۔ دیکھو :۔

(۱) (۱) رگ وید ۔ منڈل ۱ ۔ سوکت ۱۱۶ ۔ ۱۲۶ کا درشٹا رشی ککشی وان ہے ۔ اُس کو اُکت منتروں کے بھاشیہ میں سناتن دھرم کے آچاریہ سائنا آچاریہ لکھتے ہیں ۔ کہ ککشی وان اوشک شودرا کا پتر تھا ✤

(۲) گھوشا کو ککشی وان کی پتری سائنا چاریہ لکھتے ہیں ۔ اور گھوشا رگ وید ۔ منڈل ۱۰ ۔ سوکت ۳۹ ۔ ۴۰ کی درشٹا استری رشی ہے نہ کیول شودر پُرش ۔ شودر استریاں بھی وید بھگوان کی درشٹا و بنانے والی تھیں ✤

(۳) کوش ایلوش ۔ رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۳۰ ۔ ۳۴ کا درشٹا ہے ۔ اور ایترے براہمن ۲ ۔ پنچکا ادھیائے ۳ ۔ کھنڈ ۱ ۔ میں کوش ایلوش کو لکھا ہے ۔ کہ وہ داسی پتر تھا ✤

(۲) سناتن دھرم میں چنڈالی ۔ گنکا ۔ مچھیاری ۔ آدی اچھوت استریوں کے گربھ سے پیدا ہوئے اچھوت براہمن بن گئے ۔ دیکھو بھوشیہ پُران براہمن پرب ۱ ۔ ادھیائے ۴۲ (پترا پرشٹھ ۵۱)

श्वपाकी गर्भसंभूता पिता व्यासस्य पार्थिव । तपसा ब्राह्मणो जातः संस्कारस्तेन कारणम् ॥ (شلوک ۲۸)

गणिका गर्भसंभूतो वसिष्ठश्च महामुनिः तपसा ब्राह्मणो जातः संस्कारस्तेन कारणम् (شلوک ۲۹)

नाविकागर्भ संभूतो मन्दपालो महामुनिः । तपसा ब्राह्मणो जातः संस्कारस्तेन कारणम् ॥ (شلوک ۳۰)

जातो व्यासस्तु कैवर्त्याः श्वपाक्यास्तु पराशरः — (اتیادی شلوک ۲۲)

ارتھ چنڈال کے گربھ سے پیدا ہوئے ویاس کے پتا ۔ اور رنڈی کے گربھ سے پیدا ہوئے مہامنی وسشٹھ اور ملاح کے گربھ سے گربھ سے پیدا ہوئے مہامنی مندپال یہ سب تپ سے براہمن ہو گئے ۔ اس سے سنسکار کارن ہے ۔ (جنم نہیں) ویاس مچھیاری کے گربھ سے اور پراشر چنڈالی سے پیدا ہوئے ۔ وسشٹھ سے براہمنوں کا گوتر چلا ۔ یدی جنم سے کوئی اچھوت ہوتا ۔ تو وسشٹھ گوتر کے براہمن بھی اچھوت ہوتے ۔ پرنتو ایسا نہیں ہے ۔ واستو میں جنم سے کوئی اچھوت نہیں ✤

(۳) سناتن دھرم کے آچاریہ اور رشیوں منیوں نے اچھوت کنیاؤں سے وِواہ کیے ۔ دیکھو مانو دھرم شاستر

(۱) अक्षमाला वसिष्ठेन संयुक्ताऽधमयोनिजा । शारङ्गी मन्दपालेन जगामाभ्यर्हणीयताम (منوسمرتی ۔ ادھیائے ۹ ۔ شلوک ۲۳)

ارتھ سناتن دھرم کے آچاریہ کلوک بھٹ اس کی ٹیکا میں لکھتے ہیں :۔ "وسشٹھین پرنیتا" ارتھات وسشٹھ کی بیاہی ہوئی اکشمالا جو ادھم یونی سے تھی اُنھیں ہوئی ارتھات اچھوت کنیا تھی ۔ تتھا مندپال کی بیاہی ہوئی شارنگی (اچھوت ہوتے ہوئے) پوجیہ بن گئیں ✤

(2) एताश्चान्याश्च लोकेऽस्मिन्नपकृष्टप्रसूतयः । उत्कर्षं योषितः प्राप्ताः स्वैः स्वैर्भर्तृगुणैः शुभैः ॥ (منوسمرتی ادھیائے ۹ ۔ شلوک ۲۴)

ارتھ یہ اور اور اچھوت جاتیوں میں پیدا ہوئی استریاں ، اپنے اپنے پتیوں کے اُتم گنوں کے کارن اُونچی ہو گئیں ✤

سناتن دھرم شاستر سب ورنوں کو سپشٹ آگیا دیتے ہیں ۔ کہ یدی اُن کی اچھا ہو ۔ تو وہ اچھوت کنیاؤں سے وواہ کر سکتے ہیں ۔ اور وہ وواہ دھارمک ہوگا ۔ اور اچھوت کنیا سے اُتپن ہوا پتر اپنے باپ براہمن کی جائیداد میں حصہ پاویگا ۔ دیکھو مانو دھرم شاستر :۔

(3) शूद्रैव भार्या शूद्रस्य सा च स्वा च विशः स्मृते । ते च स्वा चैव राज्ञश्च ताश्च स्वा चाग्रजन्मनः ॥ (منوسمرتی ادھیائے ۳ ۔ شلوک ۱۳)

ارتھ شودرا ہی شودر کی استری ہووے ۔ اور شودرا اور ویشیہ ویشیہ کی استری ہووے ۔ شودر ، ویشیہ ، کشتریا کشتریہ کی استری ہوں ۔ اور شودر ، ویشیا ، کشتریا اور براہمی براہمن کی استریاں ہوں ۔ یہ منوسمرتی کی آگیا ہے ✤

(۴) ब्राह्मणस्यानुपूर्व्येण चतस्रस्तु यदि स्त्रियः । तासां पुत्रेषु जातेषु विभागोऽयं विधिः स्मृतः ॥ (منوسمرتی ۔ ادھیائے ۹ ۔ شلوک ۱۴۹)

(بقیہ دیکھو صلا پر)

ایک کہانی

پاپ یا پنیہ

(از شری دشنو دت مِشٹر ترنگی)

تین دن ہو گئے۔ وہ نہیں آئے۔ عائشہ پلنگ پر اپنی چارپائی پر بے چینی سے تڑپ رہی تھی۔ زندگی میں پہلا موقعہ نہیں تھا۔ کہ رحیم اس طرح غیر حاضر رہا ہو۔ لیکن استری کا ہردے تو ٹھہرا۔ وہ کب شانت رہ سکتا ہے۔ ایک ——— دو ——— اور اُس کے بعد تین بھی بج گئے۔ کلکتے کی سُونی گلیوں میں دھیرے دھیرے آمد و رفت ہونے لگی۔ تھوڑا سا پانی بھی برسنے لگا۔ عائشہ کی پرتیکشا بھری آنکھیں ٹھنڈی ہوا کے جھکوروں نے بند کر دیں۔ جیون کے چڑھاؤ اُتار سے شانتی کی اور لے جانے والا مارگ اُسے مل گیا۔ عائشہ گہری نیند میں سو رہی تھی۔

پھر اُسے پتہ نہیں۔ کہ کب گاڑی آئی۔ اور کب رحیم اُس سے اُترا۔ اُس کا سپن تو تبھی بھنگ ہوا۔ جب دروازے پر کسی کے کھٹکھٹانے کی آواز اُس نے سُنی۔ ورہنی کی نِدرا اِشوان نِدرا ہوتی ہے۔ بھیتر سے کُنڈی کے کھلنے کی آہٹ پا دروازہ کھولتے ہوئے رحیم نے کہا۔ "نیند ٹوٹ گئی عائشہ۔ بڑی تکلیف ہوئی"۔

عائشہ لجا سے زمین کی اور تکتے ہوئے بولی۔ "نہیں کچھ نہیں۔ اب تو تکلیف مٹ گئی۔ جو تمہیں دیکھ لیا۔ تین مہینے میں جس کا سوامی تین دن بھی گھر نہ رہے۔ اُس کی تکلیف کو تم کیا سمجھو گے"۔

رحیم کے اٹہاس سے کمرہ گونج اُٹھا۔ پھر اُس نے کہا۔ "اچھا۔ چائے پانی کا بندوبست کرو۔ تب تک نیچے سے میں سامان اُٹھا لاؤں"۔

(۲)

اور آگ کے بھرے ہوئے کمرے میں چائے بناتے ہوئے عائشہ کے کانوں میں سِسکیوں کی آواز سُن پڑی ——— وہی سِسکیاں جو اُس نے پِتا کے سنیہہ بندھن کو سوامی کے لئے توڑتے سمے اور ماتا کی گود کو پریہ کی گود کے لئے بلیدان کرنے کے وقت اور وِیوگ کی گھڑیوں میں سوامی کی درد بھری پرتیکشا میں اُس نے انوبھو کی تھی۔

عائشہ کا ہردے کانپ اُٹھا۔ اُس نے چائے کی کیتلی کو چڑھا دیا۔ لیکن اُس کا ہردے پہلے ہی سے اُبل رہا تھا۔ اور سہما اُس نے رحیم کی بھرائی ہوئی آواز سُنی۔ جو آنگن کے کنارے کی کوٹھڑی سے آ رہی تھی۔ اور اُس نے سُنا ——— "تجھے آج اپنی عصمت اور تمام زیورات دے دینے پڑیں گے"۔

اور ہچکیوں سے کٹھن آواز نے اُتر دیا۔ "زیور لے لو لیکن مجھے چھوڑ دو۔ میں تیرے پاؤں پڑتی ہوں"۔

عائشہ کو رومانچ ہو آیا۔ اب چائے اُبل رہی تھی۔ لیکن اُس کی سبھی نِشکنیاں اس کوٹھڑی کی آواز کی اور تھیں۔ پھر اُس نے سُنا۔ "عصمت اور زیور دو نور راضی سے۔ تین دن رات میں نے اسی کے لئے خرچ کئے۔ اُف! کتنی پریشانی! گھر کی چھت کو کاٹنا۔ سب سوئے ہوئے تھے۔ جنگل میں سارا دن بِتانا۔ یہ بھوک پیاس میں نے کس لئے برداشت کی"۔

"بھیا"۔ اور اُس نے زور سے رونے کی آواز سُنی۔

عائشہ کمرے سے تیر کی طرح نکل آئی۔ کوٹھڑی کے دروازے پر تیکھی چھری لئے رحیم کھڑا تھا۔ اور بھیتر زیوروں سے لدی ہوئی ایک عورت ——— جس کی ہلدی ہاتھوں سے چھوٹی بھی نہ تھی۔ عائشہ نے رحیم کو ہٹاتے ہوئے کہا۔ "میں نہیں جانتی تھی۔ کہ تم اس قدر گرے ہوئے ہو۔ تمہاری شراب۔ تمہاری ویشیا گمن کی عادت میں سب برداشت کر رہی ہوں۔ لیکن یہ کیا؟"

دھکا دیتے ہوئے رحیم نے کہا۔ "ہٹ جاؤ عائشہ۔ نہیں تو یہ چھری پہلے تیرے کلیجے سے پار ہو گی۔ اُف! کتنی مصیبتوں کے بعد شکار ہاتھ آیا"۔

"عائشہ!" رحیم نے زور سے چلّا کر کہا۔ "میں بحث سُننا نہیں چاہتا۔ ہٹ جاؤ۔ چلی جاؤ۔ نہیں تو"........

"نہیں تو۔ جو کرنا ہو کر ڈالو"۔ عائشہ کے نتھنے کرودھ سے پھول گئے۔ بھویں تن گئیں۔ رحیم کے چہرے کی اور اُس نے سِینہ اُٹھاتے ہوئے کہا۔ "آج فیصلہ ہو جائے گا۔ تم بالکا کے سامنے نہیں۔ پاپ کر سکتے ہو۔ لیکن میری آنکھوں ……… عصمت لینے پر آمادہ ہو رہے ہو۔ میں اسے جانے دو"۔

گھونگھٹ سے ایک ساتھ کرنے سے ناتی ہوئی آنکھوں میں عائشہ نے دیکھا۔ "دُکھ کا بہتا ہوا دریا۔ اُس کی سہاگ بھری مانگ کی ایک جھلک اور ہاتھوں میں لگی ہوئی ہلدی۔

عائشہ کرودھ سے اُمنت ہو اُٹھی۔ اور کڑک کر بولی۔ "رحیم ہو چکا۔ اللہ کی اور بھی دیکھو۔ آج اس کی جگہ عائشہ ہوتی۔ تو تم پہچانتے کہ کیسا درد ہوتا ہے۔ کیسے کشٹ ہوتا ہے؟ دُنیا کی سب سے قیمتی چیز عصمت۔ اسے قتل کر ڈالو رحیم۔ میں گناہ اپنے اُوپر اوڑھ کر تیار ہوں۔ لیکن اس کی عصمت بخش دو۔ میں نے تم سے وِواہ کے دن سے ایک بھی حسرت نہیں مانگی۔ یہ میری پہلی اور آخری آرزو ہے"۔

ایک ہی سانس میں وہ سب کہہ گئی۔ کرودھ کی آگ کرونا کے ساگر میں لُپت ہو گئی۔ عائشہ نے رحیم کے پاؤں پکڑ لئے۔

رحیم کا اپرادھی چہرہ لال ہو گیا۔ اُس کی آنکھوں میں سے پاپ کے شعلے برسنے لگے۔ پیر دونوں کو زور سے کھینچ کر عائشہ کو چھاتی سے ٹھکراتے ہوئے وہ گرج کر بولا۔ "ہٹ جا۔ آنکھوں کے سامنے سے دُور ہو جا۔ اب روک کون روکتا ہے۔ تیرے ہی سامنے عصمت اور زیور دونوں ......"

گھونگھٹ میں سے چیخ اُٹھی۔ جب رحیم کا ہاتھ آگے بڑھا۔ چھری ہاتھ میں آ گئی۔ عائشہ نے بجلی کی تیزی ……… میں کھڑ ……… کی دوری ……… بولی لڑکی۔ عائشہ نے کڑک کر کہا۔ "میں اپنے ہاتھوں ہی خود دھوا ہونے کو تیار ہوں۔ رحیم عصمت کیلئے ہٹ جاؤ"۔ رحیم نے زور سے دھکا مار کر عائشہ کو کھینچ لیا۔ آنگن میں مٹھ بھیڑ ہو رہی تھی۔ رحیم آگے بڑھا ——— تیزی میں تھا۔ لیکن عائشہ بھی اتنی تیزی سے مقابلے پر تھی۔ عائشہ کا دھکا لگا۔ رحیم پیچھے کو ہٹا۔ اور ریلنگ پر سنبھلتے سنبھلتے بھی نہ سنبھلا۔ عائشہ چیخ اُٹھی۔ تمنزلے سے اُس نے دیکھا سڑک پر رحیم کی دیہہ پڑی تھی۔

عائشہ نے چھری پھینک دی۔ اُس نے گھونگھٹ کو اُٹھاتے ہوئے کہا "بہن! ایک فرض ادا ہو گیا۔ استری ہو کر بھی میں نے استری کی عصمت

...akur Ranjit Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بقیہ صفحہ ۹ اچھوت اور سناتن دھرم

चतुरोऽशान्हरे द्विप्रस्त्रीन
शान् क्षत्रियासुतः।
वैश्यापुत्रो हरेद्द्व्यंशमंशं
शूद्रा सुतो हरेत ॥
(منوسمرتی ادھیائے ۹ اشلوک ۱۵۳)

ارتھ یدی براہمن کی چار استریاں براہمنی کشتریا۔ ویشیا۔ اور شودرا ہوں۔ اور سب سے پتر پیدا ہوں۔ تو ان پتروں میں جائداد کی بانٹ اس پرکار ہوگی۔ کہ براہمنی سے اُتپن پتر کو چار حصے۔ کشتریا سے اُتپن پتر کو تین حصے۔ ویشیا سے اُتپن پتر کو دو حصے اور شودرا سے اُتپن پتر کو ایک حصہ ملے۔

(۵) سناتن دھرم بہا تو ملیچھوں ارتھات مسلمان عیسائیوں کو بھی شودر اور ویشیہ بنایا جا سکتا ہے۔ دیکھو بھوشیہ پوران۔ ترتیبہ پرتی۔ سرگ پرب۔ کلیوگیبہ اتہاس۔ سمچہ چتر نگب۔ کھنڈ ادھیائے ۲۱۔ (پنا پرشٹھ ۳۵۱)

सरस्वत्याज्ञया कण्वो
मिश्र देशमुपाययौ।
म्लेच्छान्संस्कृतमाभाष्य
तदा दश सहस्रकान ॥
वशीकृत्य स्वयं प्राप्तो
ब्रह्मावर्ते महोत्तमे ॥
(شلوک ۱۵)

ते सर्वे तपसा देवीं
तुष्टुवुश्च सरस्वतीम।
पञ्चवर्षान्तरे देवी प्रादुर्भूता
सरस्वती ॥ सपत्नीकांश्च
तान म्लेच्छान्शूद्रवर्णाय
चाकरोत ॥ (شلوک ۱۶)
कारु वृत्ति कराः सर्वे बभू
वुर्बहु पुत्रकाः। द्विसहस्रास्तदा
तेषां [illegible]

ارتھ سرسوتی کی آگیا [illegible] کنو مُنی مصر [illegible] دیش میں ارتھات ورتمان راجپیٹ دیش کو گئے۔ اور سنسکرت بول کر دس ہزار ملیچھوں ارتھات مسلمانوں کو وش میں کر کے اُتم برہماورت دیش (جس میں کانپور ہے) کو لائے۔ اُن سب نے تپ سے سرسوتی (ارتھات ودیا) کی آرادھنا کی۔ پانچ برس بعد سرسوتی دیوی (ارتھات ودیا) پرکٹ ہوئی۔ (ارتھات ۵ برس میں اُن ملیچھوں کو ودیا آگئی۔ اور سرسوتی ارتھات ودیا دیوی نے استریوں سمیت اُن ملیچھوں کو شودر ورن کا کر دیا۔ اور کاریگری جاننے والے (کارو ورتی کرا) جو کاریگری سے اپنی جیوکا اپارجن کرتے تھے۔ وہ ملیچھ جن کے بہت پتر تھے۔

دو ہزار ملیچھ اُن ملیچھوں میں سے ویشیہ بن گئے۔

بھگوان کرشن نے گیتا میں کہا ہے:۔

समोऽहं सर्वभूतेषु न मे
द्वेष्योऽस्ति न प्रियः। ये
भजन्ति तु मां भक्त्या
मयि ते तेषु चाप्यहम ॥

ارتھ میں سب پرانیوں کے لئے سمان ہوں۔ نہ کوئی میرے پریہ و دویشی کرنے یوگیہ ہے۔ کنتو جو بھگتی سے میرا بھجن کرتے ہیں وہ مجھ میں اور میں اُن میں ارتھات وہ مجھ میں مل جاتے ہیں۔

سناتن دھرم تو ملیچھوں تک کو جو بھگتی سے سرسوتی دیوی کی پوجا کریں پوجا کرنے کی آگیا دیتا ہے۔ اور ویشیہ بنا دیتا ہے۔ اگر اپنے میں ہضم کرنے کی شکتی نہ ہوتی تو سناتن دھرم کیا سنسار بھر میں کیسے پھیل سکتا۔ جو سناتن دھرم اچھوت ملیچھوں کو ہندو بنا کر بواہ تک کرنے کی آگیا دیتا ہے۔ اُس سناتن دھرم کے لئے یہ کہنا۔ کہ وہ اچھوت اُدھار کے ورُودھ ہے سراسر آنکھوں میں دھول ڈالنا ہے۔ صرف گھرنت رواج اور ان میں اندھ وشواس ہی چھوا چھوت کا کارن ہے۔

(۵) وید سپشٹ آگیا دے رہے ہیں۔ کہ سہ بھوج کرو۔ اور ساتھ ساتھ بیٹھ کر کھاؤ پیو۔

(۱) دیکھو اتھرو وید کانڈ ۱۸۔ سوکت ۴۷۔ منتر ۱۔

"आयुष्मन्तः सहभक्षाः स्याम"

ارتھ منشیہ ایشور سے پرارتھنا کریں۔ کہ ہم دیرگھ آیو والے ہوتے ہوئے سہ بھوج میں کھانے والے ہوں۔

(۲) اتھرو وید کانڈ ۳۔ سوکت ۳۰۔ منتر ۷۔

समानी प्रपा सह वो
ऽन्नभागः"

ارتھ ایشور آگیا دیتا ہے۔ کہ ہے ملشیو اُتم ساتھ ساتھ بیٹھ کر ارتھات سہ بھوج میں کھاؤ۔ اور ساتھ ساتھ پانی پیو۔

واستو میں ایشور نے ورن نہیں بنائے۔ ایشور نے کیول منشیہ جاتی بنائی۔ اور اُس جاتی میں سب اپنے گُن کرم سوبھاؤ سنسکار دوارا برہمن کشتریہ ویشیہ اور شودر بنے۔ اگر ایشور کے بنائے ہوئے ورن ہوتے۔ تو ان میں ایشوری چنیہ پائے جاتے۔ شودروں کی پونچھ ہوتی۔ کشتریوں کو سینگ اور براہمنوں کے چونچ۔ پرنتو ایسا نہیں ہے۔ شودر پیدا ہو کر رودواں رشی براہمن ہو گئے۔ اور ہو سکتے ہیں۔ اور براہمنوں کے پتر مورکھ شودر رہتے دیکھے گئے۔ اس سے سدھ ہے۔ کہ ایشور کی بنائی ہوئی ایک منشیہ جاتی کی سینکڑوں جاتیاں منشیوں نے بنا لیں۔ جو سرلوہ پر رہتے تھے وہ سرلوہاری۔ جو قنوج میں رہتے تھے وہ قنوجیہ۔ جو لوہے کا کام کرنے لگے

وہ لوہار۔ اسی طرح جو چام کا کام کرنے لگے وہ چمار ایسے ہی نہتر آدمی بن گئے۔ بے چار واچلا کے کارن چاروں ورنوں میں پرسپر روٹی بیٹی کا سمبندھ ٹوٹ گیا۔ جیسے کٹک بنگال میں جو کمہار کھڑے ہو کر بڑے برتن بناتے ہیں۔ وہ روٹی بیٹی کا سمبندھ ان کمہاروں سے نہیں کر سکتے۔ جو بیٹھ کر چھوٹے برتن بناتے ہیں۔ جو مچھیارے دائیں اور سے بائیں اور کو جال بنتے ہیں۔ وہ روٹی بیٹی کا سمبندھ ان مچھیاروں سے نہیں کر سکتے۔ جو جال بائیں اور سے دائیں اور کو بنتے ہیں۔ ایسے ہی وہ اہیر جو کچے دودھ سے مکھن نکالتے ہیں روٹی بیٹی کا سمبندھ ان اہیروں سے نہیں کر سکتے۔ جو پکے دودھ سے دہی بنا کر مکھن نکالتے ہیں۔ مردم شماری بتاتی ہے۔ کہ ہزاروں جاتیاں اس پرکار ہو گئیں۔ ایشور نے ورن نہیں بنائے۔ دیکھو مہا بھارت بن پرب ادھیائے ۱۸۰ اجگر سے یدھشٹر نے کہا:۔

जातिरत्र महासर्प
मनुष्यत्वे महामते।
संकरात सर्ववर्णानां
दुष्परीक्ष्येति मे मतिः ॥
(شلوک ۳۱)

सर्वे सर्वास्वपत्यानि
जनयन्ति सदा नराः।
वाङ् मैथुनमथजन्म मरणं
च समं नृणाम
(اشلوک ۳۲)

इदमार्षं प्रमाणं च ये
यजामहे इत्यपि।
तस्माच्छीलं प्रधानेष्टं
विदुर्ये तत्वदर्शिनः ॥
(اشلوک ۳۳)

ارتھ ہے بدھیمان اجگر جاتی یا ستسار ہیں منشیہ پن میں ہے۔ کیونکہ سرو ورن ورن سنکر ہیں۔ اور میرے وچار میں اس کارن جاتی جانی نہیں جا سکتی۔ سب منش استریوں میں اولاد پیدا کرتے ہیں۔ سدا سب منشیوں کے واک میتھن جنم مرن سمان ہوتے ہیں۔ اور یہ رشیوں ویدوں کا پرمان بھی ہے۔ کہ جو یگیہ کریں وہ براہمن۔ اس کارن جو اصلیت کو جانتے ہیں۔ وہ شیل کو ہی پردھان مانتے ہیں (جنم کو نہیں)۔

اُوپر لکھے انیکوں پرمانوں سے یہ سپشٹ سدھ ہے۔ کہ واستو میں سناتن دھرم کے انوسار جنم سے کوئی نیچ اُونچ نہیں اور سناتن دھرم تو روٹی بیٹی تک کا سمبندھ اچھوتوں سے کرنے کی سپشٹ آگیا دیتا ہے۔ اور اتہاس بتاتا ہے۔ کہ شک لوگ جن کے راجا کنشک نے شاکا سمت چلایا۔ وہ سیدیا دیش ارتھات روس کے رہنے والے تھے۔ اور پروفیسر میکڈانلڈ اپنی پستک سنسکرت ساہتیہ کے اتہاس میں لکھتے ہیں۔ کہ یہ شک لوگ ہندو بنائے گئے۔ اور اُنہوں نے اپنے نام بدل کر ہندو نام رکھے۔ اور وہ ہندو سنسکار کرنے لگے۔ یہ سن ۹۸ء میں ہوا۔

جو سناتن دھرم ملیچھوں اور روسیوں تک کو ہندو بنانے کا اتہاس رکھتا ہے۔ جس کے انیکوں آچاریہ اچھوت جاتی کی کنیاؤں کے گربھ سے پیدا ہوئے ہوں۔ جو اچھوتوں کے ساتھ بواہ سمبندھ تک کرنے کی سپشٹ آگیا دیتا ہو۔ اس کے لئے یہ کہنا۔ کہ سناتن دھرم ورتمان اچھوت اُدھار کے اندولن کے وردھ ہے سراسر اندھیر ہے۔ جنتا کو ان پرمانوں کا اُتر درودھیوں سے مانگنا چاہئے۔ اور ہندوؤں کو اپنا بھرم دُور کر کے تن من دھن سے ورتمان اچھوت اُدھار اندولن میں لگ جانا چاہئے۔ تاکہ اتہاس میں ہندوؤں کے سر کلنک کا ٹیکا نہ لگے۔ اور سدیو کیلئے چھوا چھوت کا کلنک ہندو قوم سے مٹا دینا چاہئے۔ تاکہ ہندو قوم اور سناتن دھرم جیوت

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا دکھلاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد کھجلی۔ خون کا خارج ہونا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ کوئی مشرقی دوائی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ قیمت عہ مع دو روپیہ ۸ محصولڈاک ۸ عہ گارنٹی۔ دوائی استعمال کرنیکے کے دس سال کے اندر اندر اگر دوبارہ مرض ہو جائے۔ تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی اس سے بہتر دوائی بتلا نیوالے کو دو صد روپیہ انعام۔ ملنے کا پتہ:۔
مینیجر۔ کیلاش فارمیسی۔ فتح گڑھ پنجمور۔ ضلع فیروزپور (پنجاب)

ور کی ضرورت

ہندی رتن مڈل پاس ایک کھتری کل اُتپن کنیا کے لئے ایک آریہ ور کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں:۔

رائے شو پرشاد آریہ
اونکار بھون۔ معظم جاہی روڈ۔ حیدرآباد (دکن)۔

قرآن پر نظرِ ناقد بقیہ صـ

روح ان کو پس گر پڑو اس کو سجدہ کرتے ہوئے پس تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔ لیکن شیطان نے سرکشی کی اور کافروں سے تھا۔ کہا خدا نے اے شیطان کس چیز نے منع کیا ہے تجھے اس چیز کے سجدہ کرنے سے جس کو ہیں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے۔ آیا تُو نے تکبر کیا۔ یا تُو تحقیقاً بلند قدروالا ہے۔ کہا میں بہتر ہوں اس لئے کہ مجھ کو آگ سے اور اس کو کیچڑ سے پیدا کیا۔ کہا باہر جا بہشت سے تحقیقاً تُو ہانکا گیا ہے۔ اور تیرے پر میری طرف سے لعنت ہووے قیامت تک۔ کہا مجھ کو مہلت دے قیامت تک۔ کہا تجھ کو مہلت دی گئی مقررہ وقت تک (یعنی قیامت تک) کہا مجھ کو تیری عزت کی قسم کہ بالضرور میں سب آدمیوں کو گمراہ کرونگا۔“

شریمان پنڈت لیکھرام شرما مرحوم و مغفور کے الفاظ میں یہ ہے۔ مباحثہ شیطانی اور رحمانی جو قرآنی خدا کے جلال اور بزرگی کی لاثانی نشانی ہے۔ اور اس گناہ اور مہلت اغوا پر بنیاد مسلمانی قائم ہے۔ ہمارے نقطہ خیال سے ”دروغگو را حافظ نباشد“ والی ضرب المثل بھی چسپاں ہونے والی ہے۔ اگر جبرئیل کی زبانی یہ سچا کلام ربانی ہے۔ اور خدا بھی سچ مچ ہی ہے۔ تو جب اُس نے خود فرما دیا۔ کہ تیرے پر میری طرف سے لعنت ہووے قیامت تک۔ تو پھر یہ الفاظ ”کہا کہ مجھ کو مہلت دے قیامت تک“ محض فضول ... اور بے ضرورت ادا کئے گئے۔ جائے غور ہے۔ کہ پیدائیش آدم سے ساڑھے تین ہزار سال بعد خدا نے آدم و حوّا کی کہانی توریت کی زبانی لوگوں کو یکمشت سنائی۔ لیکن جو صحیفہ ریگستان عرب کے لئے مخصوص ہؤا یعنی قران شریف کی انشاء پردازی کے وقت دماغ عالی یادداشت لیاقت اور قابلیت سے خالی ہونے کے باعث یہ ہی قصہ قسط در قسط اور بہ تکرار مذکرہ بالا نصف درجن کے قریب سورہ میں بیان ہؤا۔ اور طرفہ یہ کہ قران شریف میں حوّا کے نام کا ذکر کہیں نہیں آیا۔ اور نہ اُس درخت کے نام کا جس کو چکھ کر آدم کو بہشت بدر ہونا پڑا۔ سجدہ جو فرشتوں کو حکم دے کر خدا نے کرایا۔ اسی نے دُنیا میں ”مردم پرستی“ کا سکہ چلایا۔ اور ”عیسٰے پرستی“ اور محمد پرستی کا جلوہ دکھلایا۔

دُنیا کی موجودہ حالت پر جو نظر ہم ڈالتے ہیں۔ تو پتہ چلتا ہے۔ کہ آج دُنیا کے اندر بڑے بڑے فطرتی چالاک مکار اور چلتے پرزہ لوگ موجود ہیں۔ اس وقت اگر بہت زیادہ تعداد میں ہیں۔ تو چار پانچ ہزار سال پیشتر بھی ان کا وجود لازمی ہے۔ خواہ تعداد میں کم ہی ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ مختلف مذاہب کی کتابوں کے مضامین اور اعتقادات سے واقف کوئی شخص جبرئیل نام رکھنے والا ہو۔ اور یہ دیکھکر اور جان کر کہ حضرت عیسےٰ کے نام پر عیسوی یا عیسائی مذہب چل رہا ہے۔ اُس کو شوق یہ چرایا ہو۔ کہ ایک نئے مذہب کو وجود میں لایا جاوے۔ اس لئے اس نے اس کام کے لئے حضرت محمد صاحب کو ذریعہ بنایا۔ اور ”فرضی خدا“ کی جانب سے خدا کا فرستادہ بنکر وحی پر وحی اور ڈاک پر ڈاک بھیجکر ”قران شریف“ مرتب کرا دیا۔ اگر اُسی خدا کا کلام یہ ہوتا۔ جس کا کلام توریت ہے۔ تو آدم و حوّا کے قصہ کے بیان کے وقت خدا یا تو توریت کا حوالہ دے دیتا یا بجنسہ توریت والے بیان کی نقل عربی زبان میں بدست جبرئیل ارسال کرتا۔ یہ خدا کا کلام کیسا؟ ایک بات کو دُہرانا۔ تہرانا۔ چہرانا اور پھی تکمیل ندارد؟

اس خدائے مفروضہ کو آج کل کے انگریزی دفتروں کے ایک کلرک کے برابر بھی لیاقت اور سُوجھ بوجھ نہیں۔ اگر کسی دفتر میں دنیا کا فائیل جس کو لوح محفوظ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے ہوتا۔ تو جیسا اندھیر اور گڑبڑ گھٹالا مفروضہ خدائی دفتر میں ہے یہاں نہ ہوتا۔ اس فائیل پر ساری باتیں باضابطہ و باقاعدہ ہوتیں۔ اور ایک دفعہ کے پیسے ہوئے کو بار بار پیسا نہ جاتا۔ اس کا اندازہ تعلیمیافتہ اشخاص بخوبی کر سکتے ہیں۔ اور زیادہ روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں۔

اس خدا کے نائب حضرت آدم نے خدا کی نافرمانی کی اور اطاعت شیطانی۔ اس کے بعد خدا نے داؤد کو اپنا نائب بنایا۔ جنہوں نے اوریا پہلوان کی جورو سے عشق لگایا۔ اور اوریا کو ناحق قتل کرایا۔ حضرت داؤد کے بعد حضرت نوح اور اُس کے ہمراہی اس عہدہ پر ممتاز ہوئے۔ بعدہ قریش کا نمبر آیا۔ اور سب سے آخر میں محمد صاحب کا۔ محمد صاحب ان سب نائبوں کے سردار تھے۔ نائب سے جو درجہ بڑھا۔ تو خدا کے برابر اس کا ہونا لازم آیا۔

قلمِ اس ہی لحاظ سے حمیدالدین ناگوری

آیورویدک فارمیسی گورو کل کانگڑی کی مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

س کے لگانے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ کھلی۔ ککرے۔ سرخی۔ جالا۔ پھولا وغیرہ کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت ۳ روپے تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لائق بڑھیا لذیذ ٹانک قیمت ۴ روپے

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے پیپ آنا روکتا ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے

براہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ اور طاقت دیتا ہے۔ قیمت ۱۲/ شیشی

براہمی بوٹی ۱۲/ سیر

فہرست ادویات

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور: برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ
شملہ: میسرز ٹھاکر برادرس۔ لوئر بار
پشاور: میسرز برج لال اینڈ سنز چوک ریشم گراں
راولپنڈی: چھپا فارمیسی رجسٹرڈ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ساماجک سماچار

گورو شنکر آچاریہ جی دیانند اپدیشک ودیالیہ میں

جگت گورو شنکر آچاریہ جی (المعروف ڈاکٹر ...) ۲۵ - اکتوبر ۱۹۳۶ء بوقت ایک بجے دوپہر کو دیانند اپدیشک ودیالیہ گورودت بھون میں تشریف لائے۔ ودیالیہ کے آچاریہ شری ... سدھانت شرومنی کا دیہ تیرتھ شاستری ... نے انہیں ودیالیہ دکھلایا۔ جگت گورو ودیالیہ کے طریق کار اور انتظام سے نہایت محظوظ ہوئے۔ اُنہوں نے ودیالیہ کے ادھیاپکوں کی اس نیک کام کے لئے بہت تعریف کی۔ اپدیشک ودیالیہ کی ایک امتیازی خصوصیت ... یہ کہ اس میں ہندوستان کے تمام صوبوں کے ودیارتھی ہیں۔ بنگالی۔ آسامی۔ کرناٹکی۔ تامل۔ تلگو۔ مالاباری۔ مرہٹے۔ گجراتی وغیرہ وغیرہ۔ شنکر آچاریہ جی اس سے بہت خوش ہوئے۔ اور ان کی خوشی اور بھی بہت بڑھ گئی۔ جب اُنہوں نے اپنے علاقہ کرناٹک کے ودیارتھیوں کو ودیالیہ میں دیکھا۔ اُنہوں نے اُن سے اپنی مادری زبان میں بات چیت کی۔ اور اُنہیں آشیرواد دی ✤

اُنہوں نے ودیالیہ کے ودیارتھیوں کو سنسکرت میں ایک مختصر سا اُپدیش دیا۔ جس میں اُنہوں نے ودیارتھیوں کو چرتر بل پیدا کرنے۔ اور رشی دیانند کے پوتر مشن کو پھیلانے کی خاص پریرنا کی۔ شنکر آچاریہ جی نے ودیالیہ کے سٹاف کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ اور کہا جو لوگ اس زمانے میں آریہ تہذیب اور تمدن کو زندہ رکھنے میں کوشاں ہیں۔ میں ان کو نہایت عزت اور محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اُنہوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ میں پھر بھی آپ لوگوں میں آکر کافی وقت لگاؤنگا۔ شری ... جی سدھانت شرومنی کا دیہ تیرتھ ... [illegible] ... ریاست ... نے ہندو ... [illegible] ... کا دھنیہ ... [illegible] ... سنسکرت کی ایک جلد بھینٹ کی ✤

(سدھانت شرومنی سورلری فاضل ادھیاپک دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور)

آریہ سماج رانی کا تالاب کے سماچار

شری سوامی شردھانند جی یا ان پرسدھی مشہور ... نے آریہ سماج مندر میں ۵ دن تک ... ست سنگ میں ہر روز راتری کے سمے پرارتھنا منتروں کی عام فہم سرل ویاکھیا میں نئے سے نئے وچار پیش کئے۔ ... دھرم کے گورو کو بڑھانے والے تھے۔

اب دوپہر کے وقت مہلا پرچار کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ تاکہ ملکرامی جی مہاراج استریوں میں ویدک دھرم کا پرچار کر سکیں ✤

(۲) مورخہ ۶ - اکتوبر ۱۹۳۶ء شری سوامی الیشورانند جی مہاراج میرٹھ والے راتری کے سمے ۸½ سے ۹½ بجے تک اُپنشدوں کی شکشا پر کتھا کرتے رہے۔ یہ کتھا متواتر ایک ہفتہ تک جاری رہی ✤

(۳) مورخہ ۹ - اکتوبر ۱۹۳۶ء کو مہاشہ ودیا رتن جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار پنڈت آریہ منی جی اور مہاشہ مدن جیت جی آریہ نے ویدک ریتی سے کرایا۔ بالک کا نام دیویندر رکھا گیا۔ اس شبھ اوسر پر مہاشہ جی نے ۲ روپے وید پرچار ایک روپیہ آریہ سماج اور ۲ روپے دکشنا کل ۵ روپے دان دئے۔ پنڈت جی نے دکشنا کے دو روپے سماج فنڈ کو دان دے دئے۔ حاضرین کا حلوہ سے ستکار کیا گیا۔ پرماتما بالک کی آیو دیرگھ کریں ✤

(رامچندر عرائض نویس منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج منٹگمری (مٹھ ٹوانہ) کے سماچار

(۱) آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کے ہفتہ واری ست سنگ نیم پورو کی ہوتے رہتے ہیں۔ ایک ماہ سے سوامی ستیانند جی مہاراج کے ویاکھیانوں ارتھات ستیارتھ اپدیش مالا کی کتھا ماسٹر ہیمراج جی کر رہے ہیں۔ جس کا جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑ رہا ہے ✤

ویدک بواہ مورخہ ۲۱ - ستمبر ۱۹۳۶ء مطابق ۱۴ - اسوج سمت ۱۹۹۳ کو لالہ گوپی چند جی کی سپتری کا بواہ پورن ویدک ریتی سے پنڈت رودی دت آریہ اپدیشک نے بڑی اُتمتا سے کرایا۔ اس ویدک بواہ کا عام جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا ہے ✤

(۳) وجے دشمی کا تہوار آریہ سماج کی طرف سے مورخہ ۲۵ - اکتوبر ۱۹۳۶ء کو سماروہ پوروک منایا گیا۔ ہون یگیہ کے پشچات مریادہ پرشوتم رامچندر جی کے جیون کے متعلق بھجن اپدیش ہوئے۔ انت میں اُپستھت بھائیوں کا موہن بھوگ سے ستکار کیا گیا ✤

(موہن لال منوچہ اُپ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج سیالکوٹ کے سماچار

دیپ مالا ڈی۔ اے۔ وی کالج گولڈن جوبلی کی خوشی میں مورخہ ۲۳ - اکتوبر بروز شنکروار رات کے وقت آریہ سماج مندر۔ آریہ بھگتی کنیا پاٹھ شالہ۔ آریہ ہائی سکول و آریہ کنیا پاٹھ شالا کی پہلی عمارت پر دیپ مالا کی گئی۔ دیکھنے کے لئے ان عمارتوں کے آگے میلہ سا لگا رہا ✤

گولڈن جوبلی ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج گولڈن جوبلی پر یہاں سے بہت سے آریہ بھائی بہن بھائی اس مبارک جوبلی میں شامل ہونے کے لئے لاہور گئے تھے۔ وہاں آریہ ہائی سکول کے ودیارتھیوں کا ایک دستہ بھی یہاں سے گیا (انہملہ)

نے وہاں ہاکی میچ میں حصہ لیا۔ اور گنگ انند مرہٹی کے کھیلوں میں سکول ہذا کے ودیارتھیوں کو چاندی کے کپ انعام میں ملے۔ اور ایک کپ سکول ہذا کو بھی کمیٹی کی اور سے انعام میں ملا۔ سکول کا بینڈ جلوس میں شامل ہونے کے لئے گیا ہوا تھا ✤

آریہ سماج سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ آریہ سماج سیالکوٹ نے نشچے کیا ہے۔ کہ وہ اپنا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ - دسمبر ۱۹۳۶ء کو منعقد کرے۔ یہ جلسہ پنجاب پرانتیہ آریہ ویر سمیلن جو کہ یہاں کے ویر دل کی اور سے انہیں دنوں میں منایا جا رہا ہے کے ساتھ مل کر ہوگا ✤

ست سنگ تینوں ہفتہ واری ست سنگ جو کہ ہر بدھ وار، اتوار اور پرانہ کو ہوتے ہیں باقاعدہ ہو رہے ہیں۔ پرانہ ست سنگ میں لالہ گیان چند جی آر۔ ایس۔ ایس و اے کتھا کرتے ہیں۔ اور بدھ وار والے ست سنگ میں پنڈت بلاقی رام جی شاستری اور اتوار والے ست سنگ میں پنڈت دیوان چند جی ویدک دھرم کی کتھا کرتے ہیں ✤

آریہ سماج مندر بہادر گڑھ کے سماچار

مندر پرتشٹھا سنسکار ... ۲۵ ... کو کیا گیا۔ سوامی سوتنترانند جی ... پردھان سارودیشک پرتی ندھی سبھا دہلی۔ سوامی برہمانند جی گورو کل جھجر۔ پنڈت رامیشور جی پنڈت ... سنگھ جی اپدیشک پرتی ندھی سبھا۔ چودھری موہن لال جی بھٹنڈہ۔ و سوامی کیولانند جی اس موقعہ پر پدھارے ✤

پروگرام صبح ۷ بجے سے رات کے دس بجے تک رہا ✤

مندر پرتشٹھا کرتے ہوئے سوامی سوتنترانند جی نے کہا کہ مندر ... کے لئے ہوتے ہیں۔ انسان کی ... مندر میں ہی ... کر سکتی ہے۔ جس کا جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ سوامی سوتنترانند جی کے تین ویاکھیان ہوئے۔ پنڈت رامیشور جی و سوامی برہمانند جی کے عالمانہ ویاکھیانوں کا جنتا پر بہت اچھا اثر پڑا۔ مہاشہ موہن لال جی و سوامی کیولانند جی کے بھجنوں سے لوگ بہت خوش ہوئے۔ جنتا امید سے زیادہ تعداد میں کارروائی میں شامل ہوئی۔ تمام کارروائی نہایت ہی شان و شوکت سے ہوئی۔ اور تمام دن چہل پہل رہی۔ جس کے لئے ہم آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کے مشکور ہیں ✤

(منتری آریہ سماج بہادر گڑھ ضلع روہتک)

پرکاش کے رشی نمبر کیلئے آرڈر جلد بھیجیے

ویدک سمپتی

ایکبار یہ پستک آپ پڑھینگے۔ تو اسے آپ چھوڑ نہیں سکتے۔ آپکے ساتھ آجنم رہنے کو یہ ہے

ڈاک خرچ سمیت

اٹھ روپے منی آرڈر دوارا بھیجکر پستک منگا لیجیے

نوٹ:۔ خط و کتابت صرف ہندی میں کریں۔ اردو میں نہ کریں ✤

سوادھیائے منڈل اوندھ (ضلع ستارہ)

کشمیر صوبہ دہلی میں پروہت سنسکار

۲۲ ستمبر ۱۹۳۶ء کو بڑی اچھی طرح سے منایا گیا۔ ۲۲ مہاشیوں نے پروہت سنسکار کروایا اور ویدک دھرم میں دیکشا لی۔ جو لوگ اس سماج کو ویشیہ کا دھن دیتا ہے۔ ٹھاکر بھائی سنگھ اندراجی اپدیشک کو دھنیہ واد دیتا ہے۔ کہ ان کے برتاؤ و شکشا سے آریہ سماج کا کام بڑے اُتساہ سے کر رہے ہیں۔ ہم سب بھارت واسیوں کو اسی طرح ملک۔ قوم اور دھرم کے نمت اپنے جیون دان کرنے چاہئیں ۔

(منتری آریہ سماج ہڈا)

آریہ سماج نابھہ ریاست کا واشک اُتسو

آریہ سماج نابھہ کا آٹھواں واشک اُتسو بتاریخ ۱۹ اکتوبر تا ۲۵ اکتوبر بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پنڈال جلسہ موٹھ اور جھنڈیوں وغیرہ سے خوب سجایا گیا تھا۔ جو قابل دید تھا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے اپنے اچھے اچھے ودوان اپدیشک اور بھجنیک کافی تعداد میں بھیج کر اُتسو کو کامیاب بنا کر بڑی سہائتا کی ہے۔ جس کے لئے سبھا کا بہت بہت دھنیہ واد کیا جاتا ہے۔ اور شری سوامی اُپیشا نند جی مہاراج میرٹھ والے جو ہمیشہ نابھہ کا اُتسو کیا کرتے ہیں۔ چونکہ ان کا منتری نے بھی اپنے زبردست اپدیشوں سے بہت لوگوں میں آنند رہے۔ شری سوامی اُپیشا نند جی مہاراج اُتسو سے ایک ماہ پہلے ہی اپدیشوں کا کتھا کرتے رہے جس کا نتیجہ بہت اچھا ہوا۔ ہم بہت بہت دھنیہ واد کرتے ہیں ۔

۲۱ اکتوبر کو نگر کیرتن کا جلوس ۴ بجے کے قریب آریہ سماج مندر سے دو بینڈ باجوں کے ساتھ ایک نابھہ کا اور دوسرا پٹیالہ کا جب گزرا تو اتفاق سے آریہ ہی آریہ بینڈ تھا۔ خوب شان و شوکت کے ساتھ روانہ ہوا۔ جو نہی بازاروں گلی اور کوچوں میں ویدک دھرم کا ڈنکا بجاتا ہوا ۸ بجے رات کو دھوبی بیری آریہ سماج میں ختم ہوا۔ اور رات کو آٹھ بجے سے دس بجے تک پنڈال جلسہ میں پربھو کیرتن ہوا۔ جلوس کا نظارہ اور پربھو کیرتن بہت پربھاوشالی ثابت ہوا۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴ اکتوبر کو پنڈال میں خوب امرت ورشا ہوتی رہی۔ آریہ کنیا پاٹھ شالہ کی بالکاؤں کے بھجن اور مہر منتر ہوئے۔ اور آریہ مہلا سیوک منڈل کی لڑکیوں نے سب زبان رٹ لیا۔ اور اور تار کا دلچسپ آواز سے بخوبی گایا ۔

گائے اور انعام حاصل کیا۔ مہاشہ سیتا رام جی صادق نے ایک دلچسپ نظم پڑھی۔ جس کو بہت پسند کیا گیا ۔

۲۳ اکتوبر کو پاٹھ شالہ کی سب بالکاؤں کو انعام میں چیزیں وغیرہ تقسیم کی گئیں۔

۲۴۔ گیھ پرویش سنسکار ہوئے۔ رات کو ۱۰ بجے دھن کے لئے اپیل کی گئی۔ جس پر ۵۰ روپیہ سے زیادہ دھن پراپت ہوا۔ جو پچھلے سال کی نسبت کافی زیادہ رہا۔ اور منتری جی ساماچار پرشاد جی کے پُتر کا منڈن سنسکار پرانہ اُن کے مکان پر خوب دھوم دھام سے کیا گیا۔ اور حاضرین میں لڈو تقسیم کئے گئے۔ اس سنسکار کا مقصد خاندان کی خوشیاں پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا ۔

۲۵ اکتوبر کو پرانہ منتریان مہاشہ ابھت رام جی افسر خزانہ ریاست نابھہ کے گھر پر ویشیہ سنسکار کیا گیا۔ جو شریمان پنڈت رام سروپ جی آریہ اُپدیشک نے کرایا۔ حاضری کافی تھی۔ دوپہر کو بارہ بجے سے استری سماج کا اُتسو بڑے سمارہ سے جلسہ پنڈال میں منایا گیا۔ رات کو ۷ بجے سے ۸½ بجے تک شریمان مہاشہ امرت لعل جی بجلی والے نے اپنا میجک پنڈال جلسہ میں لگا کر تماشا دکھایا۔ اور ۸½ بجے سے ۱۰ بجے تک شریمان پنڈت رام سروپ جی آریہ اُپدیشک نے میجک لالٹین کے ذریعے بہت ہی پربھاوشالی دنیا دکھایا۔ جس کو جنتا نے بہت ہی پسند کیا ۔

۲۱ اکتوبر سے ۲۵ اکتوبر تک پنڈال جلسہ حاضرین سے ہر وقت کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔ جس کا سب قسم کا انتظام آریہ ویر دل نابھہ کے سپرد تھا۔ جو ہر طرح سے قابل دید تھا ۔

غرضیکہ اُتسو ہر طرح سے بہت کامیاب اور پربھاوشالی ثابت ہوا ۔

(منوہر لال منتری آریہ سماج نابھہ ریاست)

آریہ سماج وچھو والی لاہور کا ۵۹ واں سالانہ جلسہ

آریہ سماج وچھو والی لاہور کا سالانہ جلسہ امسال ۲۴ سے ۲۹ نومبر ۱۹۳۶ء تک گوردت بھون کے وسیع میدان میں بڑی دھوم دھام سے منایا جائیگا۔ آریوں کے اس جہان کو بھلا دھاریک میلہ کو کامیاب بنانے کے لئے پورے زور کے ساتھ تیاریاں ہو رہی ہیں۔ مفصل پروگرام اور دیگر ضروری سوچنائیں وقتاً فوقتاً اخبارات میں شائع کی جائیں گی ۔

(منتری آریہ سماج وچھو والی۔ لاہور)

پورانک اخبار "آنند" لاہور کے شرانگیز مضمون کیخلاف پروٹسٹ

مہاشہ جاگیرام پردھان آریہ کمار سبھا سونی پت نے اخبار "آنند" لاہور میں پرکاشت کرشن نمبر کے متعصبانہ مضمون کے خلاف پروٹسٹ کے لئے مختلف آریہ سماجوں کا دورہ کیا۔ ان کی تجویز علیحدہ علیحدہ کارروائی حسب ذیل ہے :-

آریہ سماج ٹیشر و جوہنی صوبہ دہلی کا پروٹسٹ :- یہ سماج گوپال مسر کے مضمون اخبار "آنند" لاہور کے کرشن نمبر کی مذمت کرتی ہے جو آریوں کے ایمان کو کھلم کھلا دُرشٹی سے دیکھتی ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کرتی ہے۔ کہ اس لیکھ پر قانونی بندش بندی کر کے آریہ جنتا کو شانتی دیجائے۔ (شری سنگھ پردھان آریہ سماج)

آریہ سماج باہنولی ضلع رہتک کا پروٹسٹ :- آنند لاہور کے کرشن نمبر میں چھپے ہوئے رشی دیانند کے ایمان کرنے والے لیکھ کو پڑھ کر اس سماج کے آریہ سمرو دُکھی ہیں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ پنجاب گورنمنٹ اس لیکھ کے لکھنے والے گوپال مسر سے جواب طلب کرے۔ اور اس لیکھ کو رد کر کے آریہ جنتا کو شانتی دے۔ اس سے آریہ سنسار کو بڑا دکھ ہے۔ (نرنجن سنگھ پردھان آریہ سماج)

آریہ سماج پڈھن پور ماجرہ صوبہ دہلی کا پروٹسٹ :- یہ سماج گوپال مسر کے رشی دیانند کے ایمان کرنے والے لیکھ کو جو کہ اخبار "آنند" لاہور کے کرشن نمبر میں نکلا ہے۔ پڑھ کر بڑی اشانت ہے۔ سرکار پنجاب کو قانونی چارہ جوئی کر کے آریہ جنتا کو شانت کرانا چاہئے۔ (منتری شیو پردھان آریہ سماج ہذا)

بقیہ صفحہ گرستھ میں اشانتی کیوں؟

اور شام کو آٹھ آٹھ بجے آتے ہیں۔ ا کھانا کھا کر پھر چلے جاتے ہیں۔ دکھ ہے کہ استریاں یہ جانتے ہوئے کہ وہ ادھوشن بہت کر جن کو پورتی کرنے کی ابھلاشا رکھتی ہیں۔ جب یہ ہی ادھوشن بنوانے کی چیشٹا میں اتینت دُکھی ہو رہے ہیں۔ تو اُس ادھوشن کا مولیہ ہی کیا رہے گا ؟ یہ نہیں سمجھتیں۔ اس کارن بھی رات دن استری پُرش میں کلیش چلا کرتی ہے ۔

انت میں ایک کارن دکھلا کر لیکھ اُپ سنہار کیا جاتا ہے۔ یہ بارہواں کارن استریوں کی بار بار بیمار ہو جانے کی ضد ہے۔ بہتیری بہنیں بنی برہم کا سوانگ رہتے ہوئے بھی جب دیکھو جب بیمار ہو جانے کی چنتا میں دبا کل رہا کرتی ہیں۔ کوئی پتی جو اپنی پتنی سے سچا پریم کرتا ہوگا۔ اُسے یہ اُپیکشت کارن کے پتنی کا بار بار بیمار ہو جانا کبھی اچھا نہیں لگ سکتا۔ اس لئے اس پر بھی کلیش ہوا کرتی ہے ۔

اُپر دکر بارہ مضمون میں جن کارنوں کا اُلیکھ کیا ہے۔ ان کو دور کرنے سے پتی اور پتنی میں سکھ شانتی اور پریم کا انکر جم سکتا ہے ۔

رشی نمبر کیلئے آرڈر بھیج دیجئے

بقیہ صفحہ ۸ پٹیالہ میں سناتن دھرمیوں کی شرارت

اور ان کا پروگرام لیکچر دینے کا ۴½ بجے شام تھا۔ لوگ سواگت کے لئے کافی تعداد میں ... پہنچ گئے۔ جونہی کار کو نکلا لوگ ... نعرے لگانے لگے۔ اور پنڈت جی کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ اور ان کو ویدک نعروں کے ساتھ سنکیرتن کرتے ہوئے کار ہی میں آریہ سماج مندر میں لایا گیا۔ لوگ پنڈال میں پہلے ہی موجود تھے۔ لیکن جونہی پنڈت جی کی کار آریہ سماج مندر میں پہنچی تمام پنڈال حاضری سے کھچا کھچ بھر گیا۔ اور ان کو ... بجے ... الٹی ... گیا ... پنڈت ... راہند ... بعد اُپا ...

جس ... کا ... سے بھی ہیں دیکھی۔ پھر ... بعد پنڈت جی کار میں بیٹھ کر پٹیالہ واپس چلے گئے۔ کیونکہ ان کا وہاں پروگرام تھا۔ آریہ سماج کی طرف سے ان کا بہت بہت دھنیہ واد کیا جاتا ہے ۔

ان لیکچروں کا بہتا اثر پڑا ہے۔ کہ اب لوگوں نے سناتن دھرم کے جو ڈھکوسلے تھے اُن سے منہ پھیر لیا ہے۔ اور ماہ اکتوبر میں آریہ سماج کو مندرجہ ذیل دان پراپت ہوا ہے :-

لالہ امر سنگھ رام جی عالم پور والا	7/-/-
" ہنس راج جی بزاز سامانہ	10/-/-
" ننگ رام جی ساہوکار سامانہ	5/-/-
" ... رام جی نگاہے باشی والا	2/-/-

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سامانہ میں سناتن دھرمیوں سے شاستراتھ

سماج مندر میں ہر اتوار کو ضبح یگیہ ہون۔ ستیہ پرار تھنا اور بھجن ہوتے ہیں حاضری کافی تعداد میں ہوتی ہے۔ سب لوگ خوشی خوشی آریہ سماج مندر میں آتے ہیں۔

۱۴۔اسوج سمت ۱۹۹۳ کو شری پوجیہ پنڈت منسارام جی "ویدک توپ" آریہ اُپدیشک پدھارے۔ پنڈت جی نے شرادھ وشئے پر لیکچر دیا۔ اور انہوں نے حوالجات دیتے دیتے یہ بھی بتلایا۔ شرادھ میں کئی پرکار کا مانس کھانا بتلایا ہے۔ کس کس مانس سے کتنے دن ترپتی رہتی ہے۔ اور گائے کے مانس کے متعلق یہ رائے ہے ایک سال تک گائے کے مانس سے پترون کی ترپتی رہتی ہے۔ اس پر سناتن دھرم کے ٹھیکدار گھبرا گئے۔ کہ ایسا نہیں لکھا۔ تو دوسرے مانس بالکل درست ہیں۔ لیکن گائے کے مانس کا ذکر نہیں ہے۔ اس پر پنڈت منسارام جی نے کہا کہ مہابھارت بن پرب ادھیائے ۲۰۸ شلوک ۸ تا ۱۸ میں رنتی دیو کے کچن کا ذکر ہے۔ وہاں گائے وغیرہ کئی پرکار کے مانس کا پکنا لکھا ہے۔

آخرکار ۱۵۔اسوج سمت ۱۹۹۳ کو یہ فیصلہ ہوا۔ کہ آپ ہماری (سناتن دھرم) مہابھارت میں یہ شلوک دکھا دیں۔ پھر ہم ماننے کو تیار ہیں۔ آخرکار پنڈت منسارام جی کو ایک سناتن دھرمی کے چوبارہ میں بلایا گیا۔ وہاں پر سناتن دھرم کے دو پنڈت کانشی رام اور جگدیش چندر جی شاستری اور امرناتھ جی مالک سوڈا واٹر فیکٹری ... [illegible] ... کر سناتن دھرمی ... [illegible] ... گھنٹہ ... [illegible] ...

سناتن دھرمیوں کی چالاکی

سناتن دھرمیوں نے مہابھارت کے اوراق الٹ پلٹ کر دیئے اور بے ایمانی یہ کہ ایک شلوک آریہ پنڈت ایک گھنٹہ تک ڈھونڈ نہ سکے۔ اس کے برعکس آریہ پنڈت "ویدک توپ" جنہوں نے کوئی کتاب بلا مطالعہ نہیں چھوڑی۔ بھلا ایسا کب کر سکتے تھے۔ سناتن دھرم کے لوگ خواہ مخواہ تالیاں بجا کر آپ کو بیوقوف اور پاگل بنا رہے تھے۔ آخرکار دس پندرہ منٹ کے بعد ہی واقعہ نکال لیا۔ اور امرناتھ جی سناتن دھرمی کو کہا۔ اب پہلے سے اچھے اچھے آدمیوں کو بلا کر دکھا دو۔ ابھی لوگ اُدھر گئے ہی نہیں تھے۔ کہ سناتن دھرم کے پنڈت نے "ویدک توپ" کے ہاتھ سے وہ اوراق جھپٹ لئے۔ اور کہا۔ کہ ہم ان کو پڑھنے نہیں دیتے۔ اتنا کہنے پر تمام پبلک میں گڑبڑ مچ گئی۔

آخرکار وہی سناتن دھرمی امرناتھ جی جو آریہ سماج سے کوسوں دور رہا کرتے تھے۔ چوبارہ کے نیچے اُتر کر تمام پبلک جس کی تعداد بہت زیادہ تھی گرج اٹھا کہ:-

"جو کچھ پنڈت منسارام جی نے کہا تھا۔ وہ انہوں نے نکال دیا ہے۔ اور بالکل درست ہے۔ کوئی بات غلط نہیں نکلی تم آپ واقعہ پڑھ سکتے ہیں۔ اور میں آج سے آریہ سماج کا ممبر بنتا ہوں۔ اور سناتن دھرم کو چھوڑتا ہوں"۔

اس کے بعد پنڈت منسارام جی نے بھی چوبارہ کے نیچے اُتر کر لیکچر دیا۔ تمام مسلمان بھائی اور دوسرے لوگ بھی مان گئے کہ درست ہے۔ آریہ سماج کبھی اپنے لیکچر میں بغیر حوالہ کے کوئی بات نہیں کہتا۔ آخر پنڈت منسارام جی کو ویدک نعروں کے ساتھ سنکیرتن کرتے ہوئے پھولوں کے ہار گلے میں ڈال کر خوشی خوشی باجہ گاجہ کے ساتھ آریہ سماج مندر میں لے جایا گیا۔

۱۵۔اسوج سمت ۱۹۹۳ کو پنڈت منسارام جی نے مورتی پوجا پر لیکچر دیا۔ اور آج بھی حاضری پہلے روز کی نسبت بہت زیادہ تھی۔

۱۶۔اسوج سمت ۱۹۹۳ کو ویدک توپ کا پرانوں پر لیکچر ہوا۔ جو جو پرانوں میں لکھا ہوا ہے تمام پنڈت جی نے لوگوں کے سامنے ظاہر کر دیا۔ اور جتلایا کہ یہ دھارمک پستکیں نہیں ہیں۔ بلکہ یہ تو آریہ جاتی کا ملیا میٹ کرنے والی پستک ہیں۔ آج اور بھی پنڈت جی نے پرانوں کے حوالے دیئے۔ جو کہ سناتن دھرمیوں نے نوٹ کئے۔ مگر پنڈت جی کے چیلنج دیتے ہوئے بھی کوئی سناتن دھرمی ان کے پاس حوالجات دیکھنے کے لئے نہیں آیا۔ جس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے مان لیا ہے کہ حوالجات بالکل درست ہیں۔ آخرکار ۱۷۔اسوج سمت ۱۹۹۳ کو پنڈت جی اپنے پروگرام پر چلے گئے۔

۲۳۔اسوج سمت ۱۹۹۳ کو شری پوجیہ پنڈت رام چندر جی دہلوی آریہ مناظر کو سامانہ لانے کیلئے منتری پٹیالہ کو روانہ ہوئے (بقیہ دیکھو ص ...)

آریہ سماج کمپالا (یوگینڈا) کے سماچار

یہ سماج کمپالا کی موجودہ اوستھا اُتساہ جنک ہے۔ ممبران خوب دلچسپی لیتے ہیں۔ اور ساپتاہک ادھیویشن باقاعدہ ہوتے ہیں۔ آرتھک بھاؤ سے سماج ترقی پر ہے۔ پچھلے چند ماہ سے آریہ سماج میں جو سنسکار ہوئے ان کی رپورٹ نمن پرکار ہے:-

(۱) مہاشہ نیرو بی لال جی کے

چوڑاکرم سنسکار سپتر کا چوڑاکرم سنسکار ہوا۔ اور دس شلنگ آریہ سماج کو دان ملا۔ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

(۲) دوسرا سنسکار مہاشہ حویلی رام جی کے سپتر کا ان کے گرہ پر ہوا۔ اور آریہ سماج کو گیارہ شلنگ دان پراپت ہوا۔

مہاشہ کشوری لال کپلا کے

نام کرن سنسکار سپتر کا نام کرن سنسکار آریہ سماج کی طرف سے کیا گیا۔ بالک کا نام بھوپیندر ناتھ رکھا گیا۔ اتھتیوں کا سنسکار چائے وغیرہ سے کیا گیا۔ آریہ سماج کو گیارہ شلنگ دان ملا۔

لالہ بالک رام جی پروپرائٹر

گرہ پرویش سنسکار چیپ سٹورز (Cheap Stores) کی نئی دکان کا گرہ پرویش سنسکار کیا گیا۔ ہون یگیہ کے بعد مہمانوں کا چائے مٹھائی سے ستکار ہوا۔ آریہ سماج کو ۵ شلنگ دان پراپت ہوا۔

آریہ سماج کمپالا میں یہ

یگیوپویت سنسکار سنسکار بڑے سماروہ سے ۲۶ ستمبر ۱۹۳۶ء کو شام کے $4\frac{3}{4}$ بجے شری یُت پنڈت ستیہ پال جی سدھانت النکار نے کرایا۔ اس شبھ اوسر پر آریہ سماج کو دس شلنگ دان اور پنڈت جی کو گیارہ شلنگ دکشنا کے پراپت ہوئے۔ سماج کی اور سے جنتا اور دانی مہاشہ کا دھنیہ واد کیا گیا۔ یہ سنسکار مہاشہ مسکے مہاراشٹری کے سپتر وجے کمار کا تھا۔ اس لئے ہال میں مہاراشٹری بہنوں اور بھائیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔

آریہ سماج کمپالا کی

انتر جاتیہ ویدک بواہ طرف سے دوسرا انتر جاتیہ بواہ یعنی Inter-caste marriage مہاشہ ڈی۔جے شکلے کی سپتری اندرا بائی مہاراشٹری اور مسٹر جاتی گجراتی براہمن کے ساتھ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۶ء بروز اتوار شری یُت پنڈت ستیہ پال جی سدھانت النکار نے پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ آریہ سماج مندر گجراتی مہاراشٹری اور دیگر بھائی بہنوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ سنسکار ۸ بجے صبح شروع ہو کر ۱۲ بجے دوپہر ختم ہوا۔ شری پنڈت جی نے بواہ کی مختلف سنسکارک پدھتیوں پر ویاکھیا کی جسے جنتا نے نہایت ہی شوق اور شانتی سے سنا۔ اہل کمپالا کے لئے یہ ویدک بواہ اپنی نوعیت کا پہلا ہی تھا۔ آریہ سماج کے لئے یہ گورو اور مان دینے والا تھا۔ حاضرین پر بہت ہی اچھا پربھاو پڑا۔ آریہ سماج کمپالا کو ایک سو ایک شلنگ اور دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کو ۲۱ شلنگ۔ اور شری پنڈت جی کو ۱۱ شلنگ علاوہ ایک دھوتی کے دان و دکشنا پراپت ہوئے۔ کاروائی شانتی پاٹھ کے ساتھ سماپت ہوئی۔ جنتا کا بادام مصری سے ستکار کیا گیا۔

آریہ سماج کمپالا کے

ویدک پرچار کی دھوم اوگنڈا میں آریہ پرتی ندھی سبھا نیروبی نے شری پنڈت ستیہ پال جی سدھانت النکار کو یہاں وید پرچار کیلئے بھیجا۔ اُن کے آنے پر ہی اُوپر کے دو سنسکار نیت ہوئے۔ پنڈت جی ۲۲ ستمبر ۱۹۳۶ء کو کمپالا پہنچے۔ اور اسٹیشن پر آریہ بھائیوں نے اُن کا ستکار کیا۔ پنڈت جی کے تین پبلک ویاکھیان سنٹرل سینما میں ہوئے۔ پہلا ویاکھیان "ہندوؤں کی ورتمان استھتی" پر ہوا۔ دوسرے ویاکھیان کا وشے "دھنی سندیش" اور "سماج سدھار" تھا۔

ان تینوں دنوں سینما ہال میں ہی شروتا گنوں نے بڑے سماروہ سے حصہ لیا۔ اور پربھاوت ہوئے۔ تینوں لیکچروں میں سبھاپتی کا آسن مہاشہ پیارے لال جی کپلا نے گرہن کیا۔ یہاں وید پرچار کے بعد پنڈت جی ایلڈورٹ چلے گئے۔ ان ویاکھیانوں کے اتیرکت شری پنڈت جی نے رات کے سمے متواتر ایک ہفتہ شریمد بھگوت گیتا کی مختلف پدیاوروں میں کتھا کی۔ جنتا نے خوب حصہ لیا۔ آریہ سماج کمپالا شری پنڈت جی اور ...

بیروزگاروں کیلئے

کاغذ بنانے کا طریقہ

(لیکھک: شری نلیش چندر)

دلیش میں کام نہیں ملتا۔ اور اگر کام ملے آج بھی تو اُس سے پیٹ پالنے لائق پیسے نہ ملنے کے کارن کتنے ہی شکشت نوجوان بے کار گھوم رہے ہیں۔ لیکن کاغذ بنا کر وہ آسانی سے اپنی اپنی جیب کا کما سکتے ہیں۔ دس پندرہ روپے کے مول دھن سے بھی اس کام کا پرارمبھ کیا جا سکتا ہے۔ دوسری کسی چیز کے بارے میں ادھک بننے کی درشٹی سے اُس چیز کی مانگ تھا اُسے چلانے کے اُپائے کی درشٹی سے ہانی بھی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ مانگ کی تلنا میں اگر مال ادھک ہو۔ تو پورے دام وصول نہیں ہو سکیں گے۔ لیکن کاغذ کے بارے میں ایسی سمسیا نہیں پیدا ہو سکتی۔ کیونکہ کاغذ کی سدا ہی ادھکتا رہتی ہے۔ ہمارے دیش میں ادھیکانش کاغذ ودیش سے آتا ہے۔ اور بہت ہی کم کاغذ دیش کے کارخانوں میں بنتا ہے۔ اس لئے کاغذ شلپ کو ایک گھریلو شلپ بنا لینے پر اس کی اُنتی کی نشچت آشا کی جا سکتی ہے۔ اس شلپ کو جیسا اچھن کے لئے سویکار کرنے کے لئے سینکڑوں نوجوان اپنی بیکاری کی اوستھا سے چھوٹ سکتے ہیں۔ ہم یہاں پر کاغذ بنانے کا طریقہ بتا دیتے ہیں۔

(الف) پہلے پاٹ (Jute) کو چونے کے جل میں بھگو کر نرم کر لینا ہوتا ہے۔ اور پھر اُسے دھوپ میں سکھانے پر پاٹ کمزور ہو کر کاغذ کا ایک پردھان اُپادان بن جاتا ہے۔

پاٹ کا مولیہ اس سے بہت کم ہے۔ اس لئے بازار میں بھی نہیں مل رہا ہے۔ اگر شکشت نوجوان اپنے ہاتھوں سے کاغذ بنا کر روزی کمانے کا پرن کر لیں۔ تو پاٹ کا بھی سدوپیوگ ہو۔ اور انیک یوکوں کا بھی کشٹ مٹ جائے۔ آبنوس سے بھی کاغذ بڑی آسانی سے بن سکتا ہے۔ کیونکہ یہ اُپائے تو جنتا کے ہی ہاتھ میں ہے۔ جنتا اس کی اُنتی کے لئے کوئی چیشٹا نہیں کر رہی ہے۔ اگر یہ کاغذ بنانے کا اُپائے سبھی جگہ کام میں لایا جائے۔ تو پاٹ کا مولیہ بھی بڑھ سکتا ہے۔ اور ساتھ ہی شکشت یوکوں کے روزی کمانے کا ایک اُپائے بھی بن جائے۔ اس میں دوسرے شلپوں کی نسبت مول دھن بھی بہت کم چاہئے۔ اور بازار بھی اس کا سب سے بڑا ہے۔ کاغذ کا بازار اتنا بڑا ہے۔ کہ اس کے بیچنے کے لئے زیادہ کشٹ نہیں اُٹھانا پڑتا۔ دیش میں سبھی طرح کے کاغذ استعمال کئے جاتے ہیں۔ کاغذ اگر خراب بھی ہو۔ تو بھی اس کا بازار سب جگہ ہی ہے۔

(ب) اُکت پرکار سے رکھے ہوئے پاٹ کو اوکھلی میں پیس کر پانی میں بھگو دینا چاہئے۔ ... چیزوں سے ملنے سے وہ پاٹ ... جاتا ہے۔

جو پاٹ اور کسی کام میں نہیں لگتا۔ وہ بھی کاغذ بنانے کے کام میں آتا ہے۔

(ج) پھر اوکھلی میں پیس کر پاٹ کو بے رنگ بنا دینا چاہئے۔ پھر اُسے بلیچنگ پوڈر سے اور پانی سے دھو کر چھلنی سے چھان لینا چاہئے۔

(د) بلیچنگ پوڈر سے دھو کر گملے میں دھونے سے اچھی طرح سے صاف نہیں ہوگا۔ کسی ندی یا تالاب میں کھلے استھان پر دھو لینا چاہئے۔

(ی) اُکت پرکار سے صاف کئے ہوئے گودے کو رجن پھٹکڑی اور چینی مٹی ملا کر کچھ سمے تک چھوڑ دینا چاہئے۔ اس سے سبھی چیزیں مل کر ایک سی ہو جاتی ہیں۔

(ٹ) پھر ایک بڑے گملے کے بیچ میں انہیں رکھ کر اور ذرا ملا کر کوشش کرنی ہوتی ہے۔

کہ بہت باریک جال کی طرح بانس کے بنے ہوئے پانی کے اوپر اس ڈھلی ہوئی چیز کا ایک چادر (Sheet) کی طرح ستر (Layer) پڑ جائے۔ ایک دو سیکنڈ میں جب وہ ستر جم جائے تو اُسے اُٹھا کر صاف جگہ پر ایک کے اوپر دوسرا سکھا لینا چاہئے۔ نیچے اوپر رکھنے سے بھی ایک کے ساتھ دوسرا نہیں چپکتا ہے۔ دس تھوڑی دیر کے بعد جب ان میں سے پانی نکل جاتا ہے۔ تب لگے ہوئے میدے کی طرح اُسے ایک ٹن کے دونوں اور لپٹا کر الگ سکھانا ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی ذرا میدا ملا دینے سے کاغذ گلیز (چکنا) بنتا ہے۔ اور دیکھنے میں بھی اچھا ہوتا ہے۔

(ش) کاغذ سوکھ جانے پر بھی بہت چکنا نہیں ہوگا۔ چکنا کرنے کے لئے بہت صاف اور پالش سفید پتھر کو اس پر رگڑنا ہوتا ہے۔ پالش ہو کر سوکھ جانے پر کاغذ ودھار کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

ایک ریم کاغذ کے لئے جو چیزیں تھا درکار پڑے گا۔ اس کا حساب اس پرکار ہے:-

	روپیہ	آنہ	پائی
پاٹ گیارہ سیر			
آدھا پاؤ رجن	۰	۰	۹
پھٹکڑی	۰	۰	۶
بلیچنگ پوڈر (پاؤ بھر)	۰	۱	۰
میدہ (ایک سیر)	۰	۰	۹
چینی مٹی (پاؤ بھر)	۰	۲	۰
کل میزان =	۱	۲	۰

گلیزڈ کاغذ بنانے میں چینی مٹی لگتی ہے۔ اس لئے اُس میں خرچ بھی ادھک پڑ جاتا ہے۔ لیکن سادھارن کاغذ بنانے میں چینی مٹی نہیں لگتی۔ اور خرچ بھی کم پڑتا ہے۔ اگر ایک آدمی سو ریم پر لیبر کے ساتھ ایک مزدور لے کر کاغذ بنانا آرمبھ کرے تو وہ آسانی سے ایک ریم کاغذ بنا کر ایک روپے سے ڈیڑھ روپے تک کما سکتا ہے۔ شکشت یووک اپنی ... [illegible] ... ہے ... مول بنا کا ... بیکار یووکوں کے لئے اس کام میں ... کوشش کرنی ... نہیں پڑے گی۔ چیشٹا کرنے پر تھوڑے ہی دنوں میں یہ شلپ سیکھی جا سکتی ہے۔

پرکاش "ترشی نمبر" میں اشتہار دیکر لابھ اُٹھائیں

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون۔ قبض ... دماغ کی سوزش۔ احتلام۔ بے خوابی۔ بے چینی ... امراض دُور ہو کر بدن توانا تندرست بنتا ہے۔ قیمت ...

راج وید نرائن جی کیشو جی۔ ...

جالندھر ایجنٹ:- ڈاکٹر ...

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸۰ پوسٹ بکس ۵۵۴۔ کلکتہ

پچاس برس سے زیادہ کا مشہور لاثانی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

ہر گھر میں رکھئے

ٹریڈ مارک

STAR TRADE MARK REGD

جوڑی تاپ

تپ لرزہ اور اطحال کی دوا

دوا کھانے سے پہلے

دوا کھانے کے بعد

ملیریا اور بخار کے لئے یہ اکسیر ہے۔ تین چار خوراک کے پیتے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار آنا بند ہو جاتا ہے اس نسخے کے استعمال سے خون گاڑھا اور اجابت خلاصہ آتی ہے۔ ملیریا کے لئے اس کے مقابلہ میں کوئی دوا مفید نہیں۔ نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی پندرہ آنے۔ ڈاک محصول دس آنے۔ چھوٹی شیشی ۸، ڈاک محصول ۷۔

داد کا مرہم رنگ برنگ

ایک بار لگاتے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار لگانے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی چار آنے۔ ۳ محصول ڈاک۔ قیمت چھ ڈبی تک سات آنے۔

نمونہ ڈیڑھ آنہ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے

نوٹ:- ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا خانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت سٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

ایجنٹ:- لاہور میں منیجر پیسہ اخبار۔ امرتسر میں ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम्

کرنوتو وشوم آریم

PRAKASH LAHORE

سالانہ چندہ للعہ

सालाना चन्दा — سالانہ غیر سے

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے ؛

۲۔ ایشور سچدانند سروپ نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نِروِکار، انادی، انوپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انترجامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوِتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ؛

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؛

۴۔ ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہیئے ؛

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہیئیں ؛

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے یعنی شارِیرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا ؛

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے۔

۸۔ اوِدیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہیئے ؛

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے ؛

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ؛

جلد ۳۳ | اتوار ۱۵ مگھر سمت ۱۹۹۳ | مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۴۷

بھجن بن آیو بیتو جات

(۱)

من سے ایشور نام بسارا
جھگڑوں میں بیتا دن سارا
نِندرا میں گئی رات
بھجن بن
آیو بیتو جات

(۲)

ہیرا مانش جنم گنوا کر
وِشیوں میں من کو پھنسا کر
ملتے ہیں پھر ہات
بھجن بن
آیو بیتو جات

(۳)

جب کچھ تیرے ہاتھ نہ ہوگا
کوئی بھی تیرے ساتھ نہ ہوگا
کون سُنے کا بات
بھجن بن
آیو بیتو جات

از ریکھ دھان باتیس بی۔اے

اُپنشد گاتھا

تیترے اُپنشد

(برہم آنند ولی)

نواں انوواک جب بانیاں من کے ساتھ برہم کے پاس نہ پہنچ کر واپس لوٹ آتی ہیں۔ تب ودوان اس برہم کے آنند کو پا کر پھر کسی سے نہیں ڈرتا۔ اور سرو کِھتا رہت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسے جیون مکت مَنشوں کو دھنے وکار کدا چت نہیں ستا سکتے۔ کیونکہ وہ سدیو وچار کرتا ہے۔ کہ میں نے سبھی شبھ کرم کئے ہیں۔ اور پاپ کرم کوئی نہیں کیا۔ اتہ میرے آنند میں کوئی وگھن نہیں ہو سکتا۔ اس پرکار یوگی پرش اپنی آتما کو پرسن رکھتا ہے۔ اور یہ جان لیتا ہے۔ کہ میں نے پاپ پُن دونوں کو وچار کر کے ہی کرم کئے ہیں۔ وہ پرماتما کا پورن گیان پراپت کرتا ہے۔ اور مکت ہو جاتا ہے۔ یہی اُپنشد کا سار ہے۔

(بھرگو ولی)

پہلا انوواک بھرگو اپنے پتا ورن کے پاس گیا۔ اور بولا:-

"ہے بھگون! مجھے برہم بتائیے"۔

گورو نے اُسے یہ کہا۔ "ان۔ پران۔ آنکھ کان من اور بانی یہ سب برہم پراپتی کے سادھن ہیں۔ اور برہم گیان کے دوار ہیں"۔

ورن نے پھر کہا کہ: "جس آتم ستا کی پریرنا سے یہ پران اُتپن ہوتے ہیں۔ جیتے ہیں۔ اور مر کر جس انتر میں جاتے ہیں۔ اس کے جاننے کی جگیاسا کر۔ وہ برہم ہے۔ اس لئے اس کے جاننے کے لئے تپ کر"۔

بھرگو نے تپ کیا۔ اور اس نے جانا۔ کہ ان برہم ہے۔ اس نے سمجھا۔ کہ ان سے ہی اُتپن ہوتے۔ اور ان سے ہی جیتے ہیں۔ پرنتو بھرگو کو پھر سنشے ہوا۔ اور وہ اپنے پتا کے پاس گیا۔ اور نمرتا سے پوچھا:-

"ہے بھگون مجھے برہم بتائیے"۔ ورن نے اُتر دیا۔ "تپ کا سادھن کر کے برہم جاننے کی اچھا کر"۔

ایسا آدیش پا کر بھرگو نے تپ کیا۔ اور اس نے جانا۔ کہ پران ہی برہم ہے۔ کیونکہ پران ہی سے جیو اُتپن ہوتے ہیں۔ اور پران ہی سے جیتے ہیں۔ پرنتو اسے پھر شنکا ہوئی۔ اور اپنے پتا سے جا کر پوچھا کہ "مجھے برہم بتائیے"۔

ورن نے پھر وہی اُتر اُسے دیا۔ کہ برہم کو جاننے کے لئے تپ کر۔ تپ سے ہی برہم جانا جاتا ہے۔

جاتا ہے۔

یہ آدیش پا کر بھرگو نے پھر تپ کیا۔ اور اس نے یہ جانا۔ کہ "من ہی برہم ہے"۔ پرنتو پھر سنشے وش بھرگو نے اپنے پتا سے وہی پرشن کیا۔ کہ "مجھے برہم بتائیے"۔ ورن نے بھی وہی پہلا اُتر دیا۔ کہ "تپ کر"۔

بھرگو نے اس بار پھر تپ کیا۔ اور وگیان کو برہم جانا۔ پرنتو پھر بھی سنشے نہ مٹا۔ اور اپنے گورو ورن کے پاس جانا پڑا۔ ورن نے اس کے بنا کچھ اُتر نہ دیا۔ کہ "تپ ہی برہم جاننے کا سادھن ہے"۔

پتا کے آدیش انوسار بھرگو نے تپ کر کے انت میں آنند کو برہم جانا۔ وہ سمجھا۔ کہ آنند سے ہی جیو اُتپن ہوتے ہیں۔ اور پرکرتی آنند

میں پرویش کرتے ہیں"۔

ورن نے بھرگو کو سمجھایا۔ کہ یہ برہم ودیا پرمیشور میں پرتشٹھت ہے۔ ان آدی میں برہم بھاو نہیں ہے۔ برہم بھاونا کیول پرمیشور میں ہی ہے۔ جو کوئی پرمیشور کو اُتپتی پالن اور پرلے کا کارن جانتا ہے۔ اور پرمیشور کو ہی کرتا ہرتا اور پالن کرتا سمجھتا ہے۔ وہ آتما میں مگن ہو جاتا ہے۔ وہ ان داتا اور بھوجیہ پدارتھوں کا بھوگتا ہو جاتا ہے۔ اور وہ پرجا سے پشوؤں سے اور برہم تیج سے مہان ہو جاتا ہے۔ اور مہان کیرتی کو پراپت کرتا ہے۔ (باقی آئندہ)

وید امرت

اوم

सर्वं पाप्मानं तरति। ... (seal lettering partly illegible)

ब्रह्मचारिणं पितरो देवजना: पृथग्देवा अनुसंयन्ति सर्वे।
गन्धर्वा एनमन्वायन्, त्रयस्त्रिंशता त्रिशताः षट्सहस्राः। सर्वान्त्स देवांस्तपसा पिपर्ति॥

لفظی ترجمہ (پترو دیو جنا) رکھشا کرنے والے "پتر" دیو جن (پرتھک سروے دیوا) پرتھک سب "دیو" لوگ (برہمچارنی انوسم ینتی) برہمچاری کے پیچھے چلتے ہیں۔ (گندھروا اینم انوایِن) جو (پرتھوی، دھن، بانی) کو دھارن کرنے والے دیو اس کے پیچھے چلتے ہیں۔ (ترے سترشت تر شتا شٹ سہسرا) تین تین، تین سو چھ ہزار یہ دیو ہیں (سرواس سا دیوان تپسا پیپرتی) ان سب دیوؤں کو برہمچاری اپنے تپ سے سنترپت کرتا ہے۔

تشریح برہمچاری جگت کو دھارن کرتا ہے۔ یہ بتلاتے ہوئے یہ اتم منتر ہیں اتنا تو کہا ہی ہے کہ سب دیوتا برہمچاری کے انوکول ہو جاتے ہیں۔ ارتھات دیوتا کی انوکولتا کے دوارا ہی لوک برہمچاری دھیانا پرتھوی کو دھارن کرتا ہے۔ پر اس منتر میں تو یہی بات کھتیا اور سپشٹتا کہی گئی ہے۔ کہ سب دیوتا کس پرکار برہمچاری کے پیچھے چلتے ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو۔ جو منشیہ برہم کے لئے چیشٹا کرنے لگتا ہے — چاہے کتنے کشٹ آویں اُنہیں سہرش جھیلتا ہوا بھی برہم کا انوسرن کرتا ہے۔ تو اس کا انوسرن سب دیوتا کیوں نہ کریں گے۔ جو مہاراج کا مہمان ہو گیا ہے۔ نثر ناگت ہوا ہے اُس کے لئے مہاراجہ کے سب نوکر چاکر کیوں نہ بن جاویں گے۔ ہم بھوگی لوگ وشیوں کی طرف دوڑتے ہوئے کتنا چاہتے رہتے ہیں کہ ہمارے اسی پریوجن کے لئے سنسار کی سب اوستھائیں انوکول ہو جائیں (جس کا ارتھ یہ ہوتا ہے۔ کہ سب دیوتا۔ دویہ شکتیاں انوکول ہو جائیں) پر وہ کبھی نہیں ہوتیں۔ ہم کبھی بھی پورن وگھن رہت سے بھوگ نہیں پراپت کر سکتے۔ ایک طرف کچھ سدھارتے ہیں۔ تو دوسری کوئی طرف بگاڑ ہو جاتا ہے۔ دیو ہمیں چین نہیں لینے دیتے۔ اس پرکار ہم اشانتی میں ہی جیون بتا دیتے ہیں۔ پر دوسری طرف جس میں اس برہم کو (اس مہان دیو دگیان روپ وسنیہ سوروپ کو) پا لینے کی سچی لگن لگ گئی ہے۔ اس کے لئے یہ دیو اپنے آپ راستہ صاف کر دیتے ہیں۔ سہائک ہو جاتے ہیں۔ ہاتھ باندھ کر اس کے انوچر ہو جاتے ہیں۔ برہمچریہ کا یہ بھاری پرتاپ ہے۔

م ساتھ محل میں بھگتی کو چھوڑ کر کسی کا دخل نہیں ہو سکتا۔

چُنے ہوئے پھول

(از گنیش دت آریہ سیوک۔ جام پور)

—(۱)—

ستدھ ہونے پر کیسی حالت ہوتی ہے؟ جس طرح آلو بینگن وغیرہ ستدھ ہونے پر نرم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح انسان بھی کمال حاصل کرنے پر جھک جاتا ہے۔ اور اُس کا اہنکار مٹ جاتا ہے۔

—(۲)—

گرہست استریاں یوں تو کئی قسم کے سنساری کام کرتی ہیں۔ مگر پرسوت کے وقت سب ہی کاموں کو چھوڑ دیتی ہیں۔ پھر وہ اپنا سارا وقت نوزائیدہ بچے کے کھلانے پلانے میں لگا کر آنند مناتی ہیں۔ اسی طرح انسان اپنے اگیان کی حالت میں بہت قسم کے کام کرتا ہے۔ مگر ایشور کے درشن پراپت کر لینے پر وہ کام اُسے پیارے نہیں لگتے۔ وہ دوسرے کاموں میں سکھ نہیں پاتا۔

—(۳)—

بازار سے دُور رہنے والے کو صرف ہو ہو شبد سنائی دیتا ہے۔ مگر جب وہ خود بازار میں جاتا ہے۔ تب اُسے پتہ لگتا ہے کہ کوئی آلو خرید رہا ہے۔ کوئی گوبھی کا دام پوچھ رہا ہے۔ اسی طرح ایشور سے دُور رہنے پر صرف منطق دلیل وغیرہ گول مال میں پڑے رہنا پڑتا ہے۔ مگر ایشور کے نزدیک جانے پر بحث وغیرہ کچھ نہیں رہ جاتا۔ اس وقت سب کچھ ظاہر ہو جاتا ہے۔

—(۴)—

... [illegible] ... کے ہیں۔ کسی کو چوسنی ... [illegible] ... دے کر وہ اپنے کسی کونے میں ... [illegible] ... اسی اثنا میں اگر کوئی بچہ کام میں لگی رہتی ہے۔ اسی اثنا میں اگر کوئی بچہ کھلونا وغیرہ پھینک کر صرف ماتا کے لئے رونے لگتا ہے۔ تب وہ اُسے گودی میں اٹھا کر شانت کرتی ہے۔ اسی طرح جب تک ہم لوگ دوسری چیزوں کو لے کر بھولے ہوئے ہیں۔ تب تک جگدمبا ماتا بھی بے فکر ہے۔ جب ان سے بے پرواہ ہو کر ایشور کے لئے رونے بلکنے لگیں گے۔ اسی وقت وہ گود میں اٹھا لیں گے۔

—(۵)—

بھگتی استری۔ ایشور کے گیان مرد ہے اور گیان باہری دروازہ تک تو جا سکتا ہے۔ لیکن م

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار کی گتی

لاہور میں سرخ قاتلوں کی سرگرمیاں

(لاہور ۲۵ - نومبر) پچھلے دنوں لاہور میں سرخ قاتلوں کی سوسائٹی کی طرف سے کوٹھیوں اور کارخانوں کو آگ لگانے کی کوششیں ہو رہی ہیں - کئی کاریں جلائی جا چکی ہیں - اور کئی کوٹھیوں کو آگ لگانے کی کوشش کی جا چکی ہے - اس سلسلہ میں شہر میں سنسنی پھیلی ہوئی ہے - پولیس سراغ لگا رہی ہے ؎

پنجاب اسمبلی کیلئے پانسو۵۰۰ امیدوار

لاہور ۲۴ - نومبر - معلوم ہوا ہے - کہ پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں تقریباً تمام حلقہ جات کے امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کر دیئے ہیں - جن کی تعداد پانسو کے قریب ہے - کل نشستیں ۱۷۵ ہیں - مسلم حلقہ جات میں زیادہ تر امیدوار احرار اور یونینسٹ پارٹی کے ہیں - مسلم لیگ کے پانچ اور اتحاد ملت کے ۸ امیدوار ہیں ؎

۱۹۳۵-۳۶ء کے نوبل پرائیز

اوسلو - ۲۴ - نومبر - نازی کیمپ میں تین سال کی نظر بندی کے بعد اوسٹکی کو رہا کر دیا گیا - انہیں ۱۹۳۵ء کا امن کا نوبل پرائیز دیا گیا ہے - اوسٹکی کی موجودہ رہائش کا کچھ پتہ نہیں ؎

ریاست حیدر آباد میں پولیس کی نازیبا حرکت

(حیدرآباد - دکن) بیان کیا جاتا ہے - کہ امرگہ (ریاست حیدر آباد دکن) کے مقام پر پولیس نے ایک آریہ سماجی کے مکان پر چھاپہ مارا - اور محمد خاں پولیس پٹیل نے اس آریہ سماجی کو ڈرایا - دھمکایا - مارا - اور پیٹا - اور اس سے ستیارتھ پرکاش جس کا وہ مطالعہ کر رہا تھا - چھین لیا گیا - ح

تین سال میں جنگ شروع ہو جائیگی

لنڈن ۲۴ - نومبر - لارڈ لوتھین نے نیوکیسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے - کہ یہ امر یقینی ہے کہ آئیندہ تین سال میں جنگ ہو جائیگی ؎

امتحان انٹرنس کا ذریعہ تعلیم ورنیکلر

پٹنہ ۲۴ - نومبر - پٹنہ یونیورسٹی کی سینٹ نے اپنی سالانہ میٹنگ میں آج ایک ریزولیوشن کے ذریعہ قرار دیا ہے - کہ آئیندہ امتحان انٹرنس کے لئے ذریعہ تعلیم ورنیکلر ہو - اس سکیم پر ۱۹۴۲ء سے پہلے عملدرامد نہیں ہوگا ؎

بمبئی میں ایک ہندو ہلاک تین زخمی

بمبئی ۲۳ - نومبر - آج اکا دکا حملے جاری ہیں - جن کے دوران میں ایک ہندو ہلاک اور تین زخمی ہو گئے ؎

ریزرو بنک کا آئیندہ ڈپٹی گورنر

(نئی دہلی ۲۳ - نومبر) سر جیمز اور نواب چھتاری کی وائسرائے ہند سے ملاقات کا یہ نتیجہ اخذ کیا جا رہا ہے - کہ نواب چھتاری کو ریزرو بنک کا ڈپٹی گورنر اور سر جیمز کو گورنر مقرر کیا جائے گا ؎

آئیندہ کانگریس کی صدارت

مدراس ۲۴ - نومبر - مسٹر ستیہ مورتی بہت دیر تک مسٹر سی - راجگوپال آچاریہ سے آئیندہ اجلاس کی صدارت کے متعلق بات چیت کرتے رہے - معلوم ہوا ہے - کہ مسٹر آچاریہ رضامند نہیں ہوتے - قطعی طور پر معلوم ہوا ہے - کہ آپ اپنا نام واپس لے لیں گے ؎

سپین کی صورت حالات پر غور

(لنڈن ۲۲ - نومبر) آج سہ پہر کے وقت سپین کی صورت حالات کے متعلق نمبر ۱۰ - ڈاؤننگ سٹریٹ میں وزرائے برطانیہ کا

ایک برقعہ پوش مسلمان دیانند گرلز سکول میں

(ملتان ۲۴ - نومبر) آج بعد دوپہر ایک مسلمان جس نے برقعہ پہنا ہوا تھا دیانند گرلز سکول کا یج سکشن میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا تھا کہ چند آدمیوں نے اس کو دیکھ کر روک دیا - اس کی بات چیت پر ان کو شک ہوا - اس پر اس کو پکڑ لیا گیا - دیکھنے پر معلوم ہوا - کہ وہ مسلمان ہے - اس نے برقعہ ح

باہمی تبادلۂ خیالات ہوا - اس موقع پر مسٹر بالڈون مسٹر چیمبرلین - مسٹر ایڈن - سر جان سائمن - سر ہیوبل ہور - اور سر ٹامس انسکیپ موجود تھے - امید کی جاتی ہے - کہ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ اب اس پوزیشن میں ہو سکیں - کہ کل ہاؤس آف کامنز میں ایک بیان دے سکیں ؎

جرمنی میں پھر شہنشاہیت

(برلن - ۲۱ - نومبر) معلوم ہوا ہے - کہ ہٹلر اس امر کی کوشش میں ہے - کہ اٹلی کی طرح جرمنی میں بھی شہنشاہیت قائم ہو جائے - اور وہ مسولینی کی طرح بادشاہ کی آڑ میں خود ملک پر حکومت کرے -

شاہ سپین کے بھائی کو گولی سے اڑا دیا گیا

(میڈرڈ ۲۲ - نومبر) سپین کی خانہ جنگی زوروں پر ہے - میڈرڈ اور اس کے نواحی علاقہ میں لڑائی بڑے زور سے ہو رہی ہے - شاہی افواج مقابلہ میں اب تک ڈٹی ہوئی ہیں - سپین کے بادشاہ الفانسو کے بھائی کو شاہی حکام نے گولی سے اڑا دیا ہے ؎

ح - اس واقعہ سے ریاست بھر کے ہندوؤں میں عموماً اور آریہ سماجیوں میں خصوصاً اشانتی پھیل گئی ہے ؎

بیماری کی جڑ مچھر ہے - اور مچھر بدبودار سیلاب سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ و ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں اس کا روزانہ استعمال کریں - ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ویدک ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں - آریہ سماجی اور سناتن دھرمی بھائیوں نے اسے از حد پسند کیا ہے - بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے ؎
پنجاب بھر میں یہ سب سے پہلا کارخانہ ہے - جس کی یہ ایجاد ہے - اسلئے دھوکہ سے بچنے کیلئے ہمارا نام دیکھ لیا کریں

مینیجر بھگت رام پوری اینڈ سنز - مالک دستو ایجنسی - سوتر منڈی - لاہور

خط و کتابت اردو میں نہ کریں صرف ہندی میں کریں

مہابھارت

سمپورن سچتر اٹھارہ پرب بھاشہ بھاشیہ سمیت

قیمت مجلد ۱۵ روپے

سستے میں پراپت کرنیکی ریتی پوچھئے

سوادھیائے منڈل اوندھ (ضلع ستارہ)

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ۵۹ واں سالانہ جلسہ

سرودھرم سمیلن کی کارروائی

لاہور ۲۴ نومبر۔ آریہ سماج وچھووالی لاہور کے ۵۹ ویں سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں گوردت بھون کے وسیع اور عزیز پنڈال میں تمام مذاہب کی کانفرنس ہوئی۔ صدر شری بیت کا نشی رام جی وید تھے۔ ہزاروں پرش اور دیویاں کانفرنس میں شامل ہوئیں۔ تمام مذاہب کے نمائندوں نے خدا کو ملنے کے ذریعے پر پر تقاریر کیں ✚

ریورنڈ برکت اللہ (عیسائی) نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ خدا کے پاس پہنچنے کیلئے مسیح کی تعلیم ہی واحد ذریعہ ہے۔ خداوند مسیح کو ہم خدا کو جاننے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سبھی لوگ خدا کا مذہب محبت سمجھتے ہیں۔ خدا کی محبت اس امر کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ گنہگار انسان تائب ہو کر بدی سے پشیمان ہو کر نئی زندگی بسر کرے۔

میری تقریر کا ماحصل یہ ہے۔ کہ محبت ہی انسانوں کو خدا کو جاننے کا ذریعہ ہے ✚

برہمو سماج کا نظریہ ڈاکٹر سر فیدر آریہ نے برہمو سماج کے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمارے سامنے سوال یہ ہے۔ کہ کیا خدا اور انسان کے درمیان کوئی ذریعہ ہے۔ برہمو سماج کا جواب یہ ہے۔ کہ برہمو سماج کے معنی یہ ہیں "خدا کا گھر" اور خدا کے گھر میں کسی ملانے والے ذریعہ کی ضرورت نہیں۔ انسان اور خدا کے درمیان براہ راست تعلق ہے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ انسان میں خدا کو جاننے کی بصیرت نہ ہو۔ اندھے کے سامنے ہزار بتیوں کی طاقت کا بلب بھی جلا دیا جائے۔ تو فضول ہے۔ کئی دفعہ ہمارے پاس آنکھیں ہوتی بھی ہیں۔ تو بھی ہم چیزوں کو دھندلے ہی دیکھتے ہیں۔ انسان اس بصیرت کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ تو کس کا قصور ہے۔ انسان کا قصور ہے۔ ہمیں اپنی طاقتوں کو حواس کو اس طرح تربیت دینی چاہیئے۔ کہ ہم خدا کو دیکھ سکیں۔ اسے مل سکیں ✚

فری تھنکر لالہ کانشی رام فری تھنکر نے کہا۔ کہ اگر پرماتما تک پہنچنے کیلئے کسی وسیلہ کی ضرورت ہے۔ تو میں ایسے خدا کو دور سے سلام کرتا ہوں۔ کسی ہمارے رشی نے نہیں کہا۔ کہ میں تمہاری نجات کا ذریعہ بنوں گا۔ جس طرح بچپن میں ماتا کی ضرورت رہتی ہے۔ اسی طرح رشی یگ میں ہمیں رشیوں کی ضرورت تھی۔ اب دنیا اور انسانیت نے ترقی کی ہے۔ ہمیں کسی رشی کی ضرورت نہیں۔ ہماری اندرونی روشنی ہی ہمیں خدا تک پہنچا سکتی ہے ✚

آریہ سماج کا نظریہ صاحب صدر نے کہا۔ کہ مسلمان بھائیوں کو دعوت دی گئی۔ لیکن وہ تشریف نہیں لائے۔ نہ ہی سکھ بھائی تشریف لائے ہیں ✚

شری جمونتی ایم نے آریہ سماج کا نظریہ پیش کیا۔ اور ایک منتر پڑھ کر بتایا۔ کہ الٹیمیٹ حقیقت کی پہلی تجلی کوئے آتما میں ہو رہا ہے۔ جب تک آتما جاگتی نہیں۔ تب تک خواہ گرو ہو یا کوئی اور حقیقی روشنی حاصل نہیں ہو سکتی۔ آتما کی جاگرتی ضروری ہے۔ جب یہ سوال سامنے آتا ہے۔ کہ انسان اور ایشور کے درمیان وسیلہ کی ضرورت ہے۔ تو اس وقت مراد یہ ہوتی ہے۔ کہ انسان اور ایشور ایک دوسرے سے دور ہو گئے ہیں انسان پاپی ہو گیا ہے۔ اس برائی کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس دوری کو دور کرنا ہے اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر گیان پراپت کرنا ہو۔ تو کیسے ہو۔ معمولی گیان حاصل کرنے کیلئے گورو کی ضرورت ہے۔ تو کیا اتنے بھاری گیان کو گورو کے بغیر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ گورو نے بھی گورو سے گیان لیا تھا۔ جب پہلے دنیا پیدا ہوئی تو اس وقت پرمیشور گورو تھا۔ کیا پرمیشور اس گوروپن کو بھول گیا ہے۔ وہ اپنے شِشیوں کیلئے تکلیف اٹھانا بھول گیا ہے۔ وید کے اندر ہم

مفت **آیورویدک گیان ذوق طلب معلومات ڈاکٹری رکھنے والو** مفت

گھر بیٹھے آیورویدک یونانی۔ حکمت۔ ہومیو پیتھک۔ بائیوکیمک ڈاکٹری کی سندات حاصل کرنے کے قواعد مفت طلب کرو

مینیجر:۔ اولڈ انڈین میڈیکل کالج۔ کوٹ گڑھ۔ شملہ

آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی کی

مشہور ادویات

بھیم سینی سرمہ

اس کے لگاتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ کھجلی ککرے جالا، پھولا وغیرہ کی اکسیر دوا ہے۔ قیمت ۳ روپے تولہ

چیون پراش

ہر موسم کے لحاظ بڑھیا لذیذ ٹانک۔ قیمت ۴ روپے فی سیر

بھیم سینی دانت منجن

دانتوں سے پیپ کا آنا
روکتا ہے
قیمت فی شیشی آٹھ آنے

براہمی تیل

سر پر لگانے سے دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ اور طاقت دیتا ہے۔
قیمت فی ۱۲ آنے فی شیشی

براہمی بوٹی ۱۲ ار سیر

فہرست ادویات مفت

پتہ:۔ آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور برانچ :۔ برانچ گوروکل کانگڑی ہسپتال روڈ شملہ:۔ میسرز ٹھاکر داس لوئر بار

پشاور:۔ میسرز برج لال اینڈ سنز چوک ریشم گراں راولپنڈی:۔ چھپا فارمیسی رجسٹرڈ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۱۵ مگھر سمت ۱۹۹۳

آشا کا سندیش

آریہ سماج ترقی کر رہا ہے یا تنزل یہ سوال ہے۔ جو آریہ سماج کے وچارشیل پرشوں کے دماغ کو حرکت دے رہا ہے۔ میں اس کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ ہر ایک شخص کا درشٹی کون مختلف ہوتا ہے۔ اسلئے جہاں کسی شخص کو یہ نظر آتا ہے۔ کہ آریہ سماج ترقی کر رہا ہے۔ وہاں دوسرا شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ پیچھے ہٹ رہا ہے۔ مجھے تو یہ معلوم ہے۔ کہ جو سندیش رشی دیانند نے دیا۔ وہ آشا کا سندیش ہے۔ صرف آریہ جاتی کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ سارے سنسار کے لئے۔ وہ ایک ایسا سندیش ہے۔ جو کبھی پرانا نہیں ہو سکتا۔ نہ مٹ سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ رشی نے اپنا کام جن لوگوں کو سونپا ہے۔ وہ اس کے یوگیہ ثابت نہ ہوں۔ وہ کمزور پڑ جائیں۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اس سندیش کی ضرورت نہ رہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اگر آج اس کے سندیش کو دوسرے کے کانوں تک پہنچانے والے نہیں رہے۔ تو کل اور پیدا ہو جائیں۔ لیکن جب تک وہ سندیش اچھا ہے۔ تب تک ہمیں حوصلہ ہارنے کی کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی۔

میں نے کہا۔ کہ رشی کا سندیش آشا کا سندیش ہے۔ اس کے کیا معنی؟ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ رشی کے پرادربھاو سے پہلے آریہ دھرم کے کچھ سدھانتوں کو ایسے غلط طریق سے سمجھا جاتا تھا۔ کہ وہ سدھانت جیون پردان کرنے کی بجائے لوگوں کو موت کی طرف لے جاتے تھے۔ ان سدھانتوں کی موجودگی میں کوئی شخص کسی پرکار کی آشا نہیں رکھ سکتا تھا۔ مثال کے طور پر ہندوؤں میں ودھوا بواہ کی ممانعت ہے۔ یہ پرتھا کب شروع ہوئی اور کیوں شروع ہوئی۔ اس کے متعلق کچھ کہنا مشکل ہے۔ لیکن یہ سپشٹ ہے۔ کہ اس کا اتنا غلط استعمال ہوا۔ کہ آریہ جاتی کے لئے یہ ایک خطرہ بن گئی۔ شاستروں میں اکشت یونی ودھواؤں کے پنر وواہ کا ودھان ہے۔ شاستروں کی اصطلاح میں وہ ہیں ہی کنواری۔ ہاں کشت یونی ودھواؤں کے وواہ کی ممانعت کی گئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی کوئی وواہ کرنا چاہے۔ تو اسے اجازت ہے صرف اس شرط کے ساتھ کہ اس کا یہ کرم سوسائٹی کی درشٹی میں گھٹیا سمجھا جائے گا۔ ودھوا وواہ کے نشیدھ کا پرنام یہ ہوا۔ کہ آریہ جاتی میں چھ چھ مہینے۔ اور ایک ایک برس کی ودھوائیں ہو گئیں۔ بچی کے پیدا ہوتے ہی اس کا ایک بچہ سے وواہ کر دیا گیا۔ بچہ مر گیا۔ اور بچی ساری عمر کے لئے ودھوا ہو گئی۔ برسوں کے بعد جب اسے ہوش آئی۔ تو اسے معلوم ہوا۔ کہ سوسائٹی کی درشٹی میں میں ایک ودھوا ہوں۔ اور میرے لئے وہ تمام باتیں بند ہیں۔ جن کی ایک وواہت استری کی حالت میں اجازت ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہ دنیا اس کے لئے ختم ہو گئی۔ اب تو اس کے لئے رونا ہی رونا ہے۔ اس کا مستقبل تاریک ہے۔ جب اسے کوئی آشا ہی نہ رہی۔ تو اُتساہ کس چیز کا ہوگا۔ اس پرتھا کے جو دُش پرنام ہوئے۔ ان کی تفصیل میں مجھے جانے کی ضرورت نہیں۔ سوسائٹی کے سداچار کا معیار گر گیا۔ گھور وبھچار پھیلنے لگا۔ اور سب سے بڑا نقصان یہ ہوا۔ کہ آریہ جاتی میں پیدائش کی شرح کم ہو گئی۔ جس سے اس کی تعداد کم ہونے لگی۔ اس روگ کا کوئی علاج پرانے پنڈتوں کے پاس نہ تھا۔ رشی دیانند آئے اور انہوں نے آریہ جاتی کو بتایا۔ کہ شاستروں کا وچار غلط سمجھا جا رہا ہے۔ ان میں ایسی ودھواؤں کے پنر وواہ کا نشیدھ نہیں کیا گیا۔ جنہوں نے اپنے پتی کی شکل تک نہیں دیکھی۔ اور جنہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ پتی کس چیز کا نام ہے۔ ودھوا وواہ کے ساتھ ہی انہوں نے نیوگ کی پرتھا بھی بتلائی۔ تاکہ جو ودھوائیں پنر وواہ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتیں۔ وہ نیوگ سے فائدہ اٹھائیں۔ تجربہ نے بتلایا ہے۔ کہ نیوگ اس سمے نہیں چل سکتا۔ اس کے لئے مہاجن شاسن کی سہایتا کی آوشکیتا ہے۔ لیکن ودھواؤں کا پنر وواہ تو ہے۔ آریہ سماج کے پرچار کی بدولت سینکڑوں ودھوائیں جن کا جیون نہ معلوم کتنا اندھکار مے ہوتا آنند سے گرہستھ بتیت کر رہی ہیں۔ رشی کا سندیش ودھواؤں کیلئے آشا کا سندیش ہے۔ اور ودھواؤں کے ذریعہ آریہ جاتی کے لئے۔

ایک اور بات کو لو۔ رشی کے پرادربھاو سے پہلے تمام ان لوگوں کے لئے جو کسی نہ کسی وجہ سے پتت ہو جائیں آریہ جاتی کا دروازہ بند تھا۔ اگر کوئی شخص خیالات کے اختلاف سے کسی دوسرے مذہب میں چلا جائے۔ تو چاہے اس کا وچار پریورتن ہو جائے۔ اور وہ واپس آنا چاہے۔ پھر بھی وہ آ نہیں سکتا تھا۔ اگر کوئی شخص کریکٹر کی کمزوری کی وجہ سے کسی غیر عورت کی محبت میں پھنس کر یا کسی اور کمزوری سے کسی دوسرے مذہب میں چلا جائے۔ تو اس کے لئے آریہ جاتی کا دروازہ بند تھا۔ اگر کوئی بدمعاش آریہ جاتی کی کسی لڑکی کو جبراً اٹھا کر لے جائے۔ اور اس کی پوترتا کا ناش کر دے۔ تو اس کے لئے آریہ جاتی میں کوئی استھان نہ تھا۔ غرضیکہ ایک طرف شدھی کا دروازہ بند تھا۔ اور دوسری طرف پرائشچت کا۔ کسی غیر مذہب سے تعلق رکھنے والا ایماندار سے ایماندار شخص بھی آریہ دھرم میں پرویش نہ کر سکتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جہاں آریہ جاتی میں نکاس تھا۔ وہاں کوئی داخلہ نہ تھا۔ اس کی حالت اس حوض کی سی ہو گئی۔ جس سے پانی نکلتا تو رہتا تھا۔ لیکن جس میں نیا پانی نہ آتا تھا۔ اس کا نتیجہ ہم اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں مسلمانوں اور عیسائیوں نے اس سے خوب فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ جہاں جموں اور کشمیر کی ہندو ریاست میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ وہاں ٹراونکور کی ہندو ریاست میں پچھلے تیس برسوں میں عیسائی نصف کے قریب ہو گئے ہیں۔ کشمیر کے مہاراجہ نے بھی محسوس کیا۔ اور ٹراونکور کے مہاراجہ نے بھی۔ اور ان دونوں نے اپنے مندروں کے دروازے اچھوتوں کیلئے کھول دئے۔ ان پر جو بھی بندشیں تھیں سب کی سب ہٹا لیں۔ اور انہیں وہ تمام شہری حقوق دے دئے۔ جو دوسرے ہندوؤں کو حاصل ہیں۔ رشی دیانند ایسے وقت میں آئے جبکہ آریہ جاتی گھور تم اندھکار میں پڑی تھی۔ غلط وچاروں کے پرواہ میں بہتی ہوئی اس میں نہ اُتساہ رہا تھا نہ ساہس۔ کسی کو غلط پرتھاؤں کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت نہ تھی۔ رشی پچھلے جنم کے شبھ کرموں کو لیکر اس سنسار میں آئے۔ ان میں اپورو اُتساہ بھی تھا۔ اور ساہس بھی۔ انہوں نے شیر کی طرح گرج کر کہا۔ کہ یہ سمے بچاری جنہوں نے آریہ جاتی کو رساتل کی اس سیما تک پہنچا دیا ہے ویدک دھرم کو بالکل نہیں سمجھتے۔ انہوں نے اسے صرف ان لوگوں تک محدود کر دیا ہے۔ جو ہندو پریواروں میں پیدا ہوئے ہیں۔ حالانکہ یہ تو منش ماتر کا دھرم ہے۔ انہوں نے اپنی دھرم شالا سے ایک بہتے ہوئے دریا ہی نہیں بلکہ سمندر کو بند پانی کا ایک جوہڑ بنا دیا ہے۔ وید میں صاف آ گیا ہے۔ کہ یہ کلیان بانی سارے سنسار کے لئے ہے۔ کسی دیش وشیش یا جاتی وشیش کے لئے نہیں۔ وید میں پرماتما سویم آ گیا دیتے ہیں۔ کہ:-

"میرا یہ آدیش منشیہ ماتر تک پہنچا دو۔ براہمن۔ شودر۔ چنڈال اور اتی چنڈال تک"۔

رشی کے اس سندیش کے ساتھ آریہ جاتی کی کایا پلٹ گئی۔ اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ جہاں پہلے اندھکار ہی اندھکار تھا وہاں اسے پرکاش نظر آنے لگا۔ جہاں پہلے نراشا ہی نراشا تھی۔ وہاں آشا دکھنے لگی۔ آریہ سماج کی بدولت سینکڑوں ہندو خاندانوں کے چشم و چراغ جو کسی پرلوبھن وش کسی غیر مذہب میں چلے گئے تھے۔ واپس لئے جا کر آریہ جاتی کے انگ بنائے جا چکے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اگر آریہ سماج نہ ہوتا۔ تو شاید مہاتما گاندھی کا لڑکا ہیرا لال گاندھی بھی آریہ دھرم میں واپس نہ آ سکتا۔ حالانکہ ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ اگر وہ مسلمان ہوا۔ تو اسلام کی عظمت کا قائل ہو کر نہیں۔ مسٹر ہیرا لال گاندھی جو چند مہینے ہوئے مسلمان ہو گئے تھے۔ آریہ سماج بمبئی کی بساطت سے اپنی ماتا کی گود میں واپس آ گئے ہیں۔ شدھی کے موقعہ پر جو بھاشن انہوں نے دیا۔ اسے پڑھ کر ہر ایک شخص کے دل میں بے اختیار یہ آواز اٹھی۔ کہ:-

"رشی دیانند دھنیہ ہو۔ جنہوں نے مرتے پرایہ آریہ جاتی کو سنجیونی بوٹی پلا کر پھر جیوت کیا ہے"۔

مسٹر ہیرا لال گاندھی نے کہا۔ کہ "میں نے ستیارتھ پرکاش۔ رگھو ہد آدی بھاشیہ بھومکا۔ اور رشی دیانند کے دوسرے گرنتھوں کا مطالعہ کیا۔ اور مجھے معلوم ہوا۔ کہ مجھے اپنا دھرم چھوڑ کر اسلام میں جانے کی ضرورت نہ تھی۔ میں رشی کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ کہ جن کی کرپا سے مجھے پھر اپنے دھرم میں آنے کا اوسر ملا ہے"۔

میں اور کیا لکھوں مجھے تو رشی کے ایک ایک سدھانت میں آشا کی ریکھا نظر آتی ہے۔ انہوں نے برسوں ہی نہیں۔ بلکہ صدیوں کے مانے ہوئے سدھانتوں کو ایسے طریق سے پیش کیا۔ کہ ان میں سب کو آشا نظر آنے لگی۔ جو یہ مانا جاتا تھا۔

”پرکاش“ کے رشی نمبر کی کامیابی

حسب معمول امسال بھی ”پرکاش“ کا رشی نمبر نکالا۔ اور اسے ہر لحاظ سے شاندار اور کامیاب بنانے کی کوشش کی گئی۔ ناظرین نے اندازہ لگا لیا ہوگا۔ کہ ہم اپنی اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں۔ اس ورش رشی نمبر پچھلے ورشوں کے نمبروں سے کسی صورت میں بھی کم شاندار نہ تھا۔ فرق صرف یہ تھا۔ کہ امسال پچھلے ورشوں سے قیمت کم رکھی گئی۔ اس کم قیمت پر اچھی سے اچھی چیز پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ رنگین تصویر بھی دی گئی۔ حجم میں بھی کوئی خاص کمی نہ تھی۔ ان تمام باتوں کے باوجود کم قیمت پر یہ خاص نمبر آریہ جگت کی خدمت میں اس لئے بھینٹ کیا گیا۔ تاکہ رشی کے سندیش کو اور آریہ سماج کے مشن کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک کم سے کم خرچ پر پہنچایا جا سکے۔ اگرچہ قیمت کم کر کے ایسا شاندار نمبر پیش کرنا ایک دھارمک اخبار کیلئے سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔ لیکن اس گھاٹے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ کیا نمبر کی لکھائی چھپائی اور کاغذ کے لحاظ سے اور کیا مضامین کے لحاظ سے

اُسے جتنے الوسع اعلےٰ بنانے کی کوشش کی گئی۔ اور محض اس لئے کہ آریہ جگت اس سے فائدہ اُٹھائے۔ آریہ سماجوں نے رشی نمبر کا اپنایا تو ضرور لیکن آرڈر وقت پر نہ بھیجے۔ جس کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ بیسیوں آرڈروں کی تعمیل ناممکن ہو گئی سہان (آریہ سماجوں) نے جنہیں رشی نمبر نہ بھیجا جا سکا بعد میں شکایت کی۔ لیکن اس میں ہمارا قصور نہیں۔ انہیں بار بار یہ بتا دیا گیا تھا۔ کہ اگر آرڈر نمبر چھپنے سے دس بارہ روز پہلے آئیں۔ تبھی ان کی تعمیل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ نمبر کئی روز پہلے چھپنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور جتنا چھپنا ہوتا ہے۔ اس کا فیصلہ کئی روز پہلے کرنا پڑتا ہے۔ کئی آریہ سماجوں کو اس تھوڑی سی غفلت سے نہ صرف اسپلیتا یعنی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ بلکہ ایک قسم کی بدمزگی بھی ہوئی۔ خیر ایک جو ہؤا سو ہؤا آئندہ کے لئے آریہ سماجوں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ آرڈر ہمیشہ نمبر چھپنے سے کئی روز پہلے بھیجنے چاہئیں۔ ہمیشہ وہ آریہ سماجیں سہولیت میں رہتی ہیں۔ جو قیمت منی آرڈر سے پیشگی ارسال کر دیتی ہیں۔ وی۔ پی کے ذریعہ جانے والے آرڈر جہاں دیر سے ملتے ہیں۔ وہاں دفتر کو کافی کام بے فائدہ کرنا پڑتا ہے۔ دیریوں نے آئندہ رشی نمبر کو ہندی میں بھی نکالنے کی مانگ پیش کی ہے۔ لیکن ہندی میں ایسا ہی شاندار نمبر نکالنا آسان نہیں۔ ایک تو ویسے ہی ہندی میں چھپوانے پر خرچ زیادہ آتا ہے۔ دوسرے اگر اس کی مانگ بہت زیادہ نہ ہو۔ تو اس کی کامیابی مشکل ہوتی ہے +

ہمیں خوشی ہے۔ کہ ہم اپنے کرتویہ کو بھلی بھانتی پالن کر سکے ہیں۔ اور امسال رشی نمبر بہت مقبول ہؤا ہے۔ دوسری انجمنوں نے بھی اپنے نمبر نکالے۔ لیکن ہمارے دعوے کے مطابق ”پرکاش“ کی شان کو نہ پہنچ سکے۔ یہ کامیابی ہمارے یوگیہ لیکھکوں اور آریہ سماجوں کے سہیوگ کی رہین منت ہے۔ جن بھائیوں نے اس کامیابی پر دھنباد کے پتر بھیجے ہیں۔ ان کا ہم ہاردک دھنیہ باد کرتے ہیں۔ اور آئندہ بھی ایسے ہی سہیوگ اور امداد کی اُن سے توقع رکھتے ہیں +

لگہ جبر کانی سے واپس نہیں آتا۔ لیکن رشی نے یہ کہہ کر کہ کمتی انت نہیں۔ اس کا بھی خاتمہ کر دیا۔ اور سنسار ماتر کے لئے جدوجہد کا ایک نیا دروازہ کھول دیا۔ ایسے اُتم سندیش کے ہوتے ہوئے آریہ سماج نراش کیوں ہو۔ اگر ہماری کمزوری کی وجہ سے اور اگر ہمیں یہ بھی کہہ دوں۔ کہ ہماری نالائقی کی وجہ سے رشی کے مشن کو کوئی دھکا لگتا ہے۔ تو اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ان کا مشن پھیلنے سے رُک جائے گا۔ وہ تو پھیلے گا۔ ہاں یہ بات ضرور رہے۔ کہ اس کے یش کے بھاگی ہم نہ ہونگے۔ اگر ہم اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں سادریہ مانتے ہیں۔ کہ رشی کا ہمارے اوپر کوئی رِن ہے۔ اور ہمیں اس سے اُرِن ہونا چاہیئے۔ تو ہمارا کرتویہ ہے۔ کہ ادھم کا جو جھنڈا رشی نے ہمارے ہاتھوں میں دیا تھا۔ اُسے سرنگوں نہ ہونے دیں۔ اسے ہمیشہ اُٹھائے رکھیں۔ چاہے اس کے لئے ہمیں کتنا بھی تیاگ کرنا پڑے۔ آریہ سماج سے سمبندھ رکھنے والے ایک ایک استری اور پرش بوڑھے اور جوان کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ یتھا شکتی اس کی سیوا کرے۔ جو لوگ اپنا دل اور دماغ رشی کے چرنوں میں ارپن کر چکے ہیں۔ انہیں رشی کے مشن کے پرچار کے لئے اپنا سروسو تک تیاگ دینے کو تیار رہنا چاہیئے +

(کرشن)

ریاست حیدرآباد میں پولیس کی افسوسناک حرکت

ریاست حیدرآباد میں آریہ سماجیوں کی مذہبی آزادی بہت حد تک سلب ہو چکی ہے۔ آئے دن طرح طرح کی پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ بغیر اجازت نہ جلسہ کیا جاتا ہے۔ اور نہ کسی دھارمک تقریب پر جلوس ہی نکالا جا سکتا ہے۔ وہاں کے آریہ سماجیوں کو شکایت ہے۔ کہ پولیس انہیں بعض اوقات بلا وجہ تنگ کرتی ہے۔ اور کئی جھوٹے مقدموں میں انہیں دھر لیا جاتا ہے۔ ریاست کی مسلم آبادی بالعموم ناجائز فائدہ اُٹھا کر بعض شریر مسلمان کئی قسم کے اپدرو کرتے رہتے ہیں۔ ہندو دیویوں کی عزت و عصمت پر حملے کئے جاتے ہیں۔ اسی قسم کی اور شکایات بھی ہیں۔ آریہ سماج کے پُرامن پرچار پر بھی کئی قسم کی پابندیاں لگائی جاتی ہیں۔ حکام سے شکایت کی جائے تو کوئی نہیں سنتا۔ اور نہ خود حضور نظام اس طرف توجہ دیتے ہیں۔ ان حالات میں آریہ سماجی کریں تو کیا کریں +

پچھلے دنوں نظام کے پرائیویٹ سیکرٹری جناب ہوش بلگرامی نے ویدوں کی تقدیس پر بے جا حملے کئے۔ جس سے ہندوؤں میں ایک عالمگیر بے چینی پھیل گئی۔ پروٹسٹ ہؤا۔ لیکن نتیجہ کچھ بھی نہ نکلا۔ حضور نظام نے ان سے باز پرس کرنا مناسب نہ سمجھا۔ لیکن جب نواب اکبر یار جنگ نے بھگوان کرشن کی تعریف میں ایک تقریر کی۔ تو اس ”جرم“ پر خود حضور نظام نے انہیں فہمائش کرنا ضروری خیال کیا۔ اگر نواب صاحب کا یہ فعل البیانہ تھا۔ جس کا نوٹس ضروری طور پر لیا جاتا۔ آج یہ افسوسناک خبر آئی ہے۔ کہ ”امرگہ“ کے مقام پر پولیس ایک آریہ سماجی سے ”ستیارتھ پرکاش“ چھین کر لے گئی۔ جبکہ وہ اس کا مطالعہ کر رہا تھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اسے محمد خاں نامی پولیس پٹیل نے ڈانٹا۔ دھمکایا۔ اور مارا پیٹا بھی۔ پولیس کی یہ افسوسناک حرکت ناقابل معافی ہے۔ کیونکہ ستیارتھ پرکاش آریوں کی ایک قابل احترام و مقدس کتاب ہے۔ جس طرح مسلمان یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی شخص ان کی مقدس احادیث یا قرآن کی بے حرمتی کرے۔ اسی طرح آریہ سماجی یہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں؟ خاص کر جبکہ یہ فعل ایک سادھارن غیر ہندو کا نہ ہو کر ریاست کی پولیس کا ہو۔ اس افسوسناک واقعہ سے آریہ جگت میں ایک سنسنی پھیل گئی ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ نے اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ آریہ جگت کو پولیس کی اس افسوسناک اور ناواجب حرکت کے خلاف پروٹسٹ کرنا چاہیئے۔ تاکہ حضور نظام حیدرآباد مجرموں کو مناسب سزا دے کر آئندہ کے لئے ایسے واقعہ کا اعادہ ناممکن بنا دیں +

مہاراجہ ٹراونکور کا سراہنیہ کاریہ

جنوبی ہند کی ہندو ریاستیں قدامت پسندی اور پرانے رسم و رواج کا گڑھ ہیں۔ اور بدقسمتی سے ہریجنوں کی بھاری تعداد بھی دکھن بھارت میں آباد ہے۔ قدامت پسندی اور پرانے رسم و رواج کی وجہ سے ان کے راستہ میں کئی قسم کی مشکلات ہیں۔ سورن ہندو ان سے انسانوں کا سا سلوک بھی نہیں کرتے۔ سوسائٹی میں ان کی کوئی پوزیشن نہیں۔ چھوت چھات نے ان کو حیوانوں سے بدتر بنا رکھا ہے۔ ڈاکٹر امبیدکر کی تبدیلیٔ مذہب کی تحریک نے وہاں ہریجنوں کے متعلق ایک بھاری خطرہ پیدا کر دیا تھا۔ مسلمان اور عیسائی انہیں اپنے اپنے مذہب میں لانے کے لئے اپنی تمام طاقت دھن اور سرگرمیاں خرچ کرنے لگے۔ لیکن وہاں کے قدامت پسند ہندوؤں کو پھر بھی ہوش نہ آئی۔ شری سیٹھ گھنشیام داس برلا۔ مہاتما گاندھی اور ہریجن سیوا سنگھ کی کوششوں سے دربار کی طرف سے ہریجنوں کو بہت سی سہولتیں دی گئیں۔ اور کئی قسم کی پابندیاں ان پر سے ہٹا دی گئیں۔ پبلک کنوئیں ان پر کھول دئے گئے +

اب یہ خبر نہایت مسرت سے سنی گئی۔ کہ مہاراجہ ٹراونکور نے راجیہ کے مندر بھی ہریجنوں پر کھول دئے ہیں۔ گورو ایک مبارک گھڑی ہے۔ اس ہریجنوں کے متعلق جو خطرہ دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بہت حد تک دور ہو جائے گا۔ اور دوسری سبھی شکایات بھی ہریجنوں کی دُور ہو جائیں گی۔ اور وہ ہندو دھرم کا انگ بنے رہیں گے۔ مہاراجہ ٹراونکور نے یہ سراہنیہ کاریہ کر کے جہاں ہریجنوں پر بڑا اُپکار کیا ہے۔ وہاں ہندو جاتی کو آنے والے خطرہ سے کسی قدر آزاد کر دیا گیا ہے +

عبداللہ گاندھی سے پھر ہیرالال

۱۴۔ نومبر کو آریہ سماج بمبئی میں مہاتما گاندھی کے سب سے بڑے لڑکے عبداللہ گاندھی نے شُدھ ہو کر پھر ہندو دھرم میں پرویش کر لیا ہے۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ اُنہوں نے صحیح راستہ پا لیا ہے۔ اُنہوں نے شُدھ ہو کر اپنے آپ کو گامزن کر لیا ہے۔ اُنہوں نے خارج ہونے کے بعد جو بیان اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ اس میں اُنہوں نے کئی باتیں کہی ہیں۔ ایک یہ کہ دوسرے مذاہب میں جو بھی اچھی باتیں ہیں۔ ان کا ماخذ ویدک دھرم ہی ہے

پرا بین ویدک دھرم کی سنسکرتی - بھاشا ساہتیہ دھاسک وسہا ماجاک اچار وچار دلیش میں پرچلت سب دھرموں سے شریشٹ ہیں - گویا اُنہوں نے جو تصور قبول اسلام کے وقت اسلام کے متعلق تھا - وہ غلط فہمی پر مبنی تھا - اور کہ اب انہیں اپنے پتر کے دھرم کی صداقت کا پورا پورا یقین ہوگیا ہے - ہیرا لال گاندھی نے اپنے پُنر اُدھار کے لئے آریہ سماج اور رشی دیانند کا کرتگیتا کا پرکاش کیا ہے - اور ہندوؤں سے کھشما کرنے دیا دکھانے اور رکھشا کرنے کی پرارتھنا کی ہے - ہندو سوبھاو سے ہی کھشما شیل اور دیاوان ہیں - وہ تو یہ کچھ کر تو یہ دش کریں گے ہی - لیکن یہ بات اُنہیں ذہن نشین کر لینی چاہیئے - کہ یدیہ ابی انہوں نے صحیح راستہ پر قدم رکھ کر اپنے ماتا پتا کے دکھی دلوں کو شانت کیا - اور ایک نیک کام کیا ہے - لیکن نہیں اب اپنا آچرن ایسا بنانا چاہیئے - جیسا کہ ایک سچے ہندو کا ہونا چاہیئے - تاکہ کسی ودھرمی کو اُنگلی اُٹھانے کا موقعہ نہ ملے - ہم شری ہیرا لال گاندھی کو مبارکباد دیتے ہیں - اور یہ کہہ کر ان کا سواگت کرتے ہیں - کہ صبح کا بھولا اگر شام کو واپس آجائے - تو اُسے بھولا نہیں کہہ سکتے۔

سناتن دھرمی اور شاستر ارتھ

سناتن دھرم پرچارک کی ۲۴- نومبر کی اشاعت میں ہریانہ پرانت سناتن دھرم منڈل ببیری ضلع رہتک کی طرف سے شائع ہوا ہے - کہ منڈل ہذا نے ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - دسمبر کو بھوانی کے مقام پر ہونے والی سناتن دھرم کانفرنس کے موقع پر شاستر ارتھ کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا اور آریہ پرادیشک سبھا لاہور کو بذریعہ رجسٹرڈ خط چیلنج دیا ہے۔

شاستر ارتھ آئے دن ہوتے ہیں - تقریباً ہر اس جگہ ہوتے ہیں - جہاں آریہ سماج قائم ہو - آریہ سماج کا کسی جگہ ہونا سناتن دھرم سبھا کے وجود کا باعث ہے - شاستر ارتھ ہوتے تو ہیں - لیکن نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلتا - سوائے اس کے کہ مقامی دو پارٹیوں میں عداوت و پھوٹ بڑھ جائے آج شاستر ارتھوں کا وقت نہیں - کام کا وقت ہے ہندو جاتی کو دشمنوں کے ہاتھ سے بچانے کا وقت ہے - ہندوؤں کے لئے ایک بھاری خطرہ مستقبل قریب میں دکھائی دے رہا ہے - لیکن سناتن دھرمی سب کچھ دیکھتے اور محسوس کرتے ہوئے بھی اس سے آنکھیں موندے ہوئے ہیں - نتیجہ کیا ہوگا - تباہی اور بعد میں پشچاتاپ! اگر واقعی سناتن دھرمی ستیہ استیہ کا نرنے کرنا چاہتے ہیں - اور یہ چیلنج بازی محض آئے دن کا ہو ہلّہ یعنی ایک خود غرض لوگوں کی شرارت کا نتیجہ نہیں - تو کیوں نہیں ایک وسیع پیمانہ پر اس کا انتظام کیا جاتا - بہتر ہو کہ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے دونوں کے مابین ایک فیصلہ کن شاستر ارتھ ان تمام وشیوں پر ہو جائے - جو عام طور پر زیر بحث آتے ہیں - پنڈتوں کا جو فیصلہ ہو وہ سب کے لئے قابلِ تسلیم ہو - اور روز روز کی جھک جھک کا خاتمہ کر دے۔

مولانا حبیب الرحمٰن کی گستاخی

کون ایسا آریہ سماجی ہوگا - جسے مجلس احرار اسلام کے صدر حبیب الرحمٰن کی تقریر جو انہوں نے پچھلے دنوں چونڈہ کی احرار کانفرنس کے موقعہ پر کی میں کہے گئے مندرجہ ذیل الفاظ کو سن کر رنج نہ ہوگا - آپ نے کہا :-

"سوامی دیانند گورنمنٹ کا پٹھو تھا - اس نے ہندوستان کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا - مرزا غلام احمد قادیانی اور سوامی دیانند نے پبلک میں فتنہ برپا کر دیا - اگر یہ دونوں نہ ہوتے - تو ہندوستان مدت کا آزاد ہو گیا ہوتا"

یہ الفاظ مولانا کے سفید جھوٹ اور گستاخی کے مظہر ہیں - ورنہ کون نہیں جانتا - کہ جب ابھی کانگریس نے جنم بھی نہیں لیا تھا - تو پہلا شخص جس نے بھارت ورش کے سامنے سوراجیہ شبد رکھا - وہ رشی دیانند ہی تھا - مرزا صاحب کے متعلق وہ جو کچھ کہیں - اس میں حق بجانب ہیں - لیکن رشی دیانند کے متعلق یہ اتہام تراشنا سراسر حماقت اور ناقابل معافی گستاخی ہے - جس کی ہم پُر زور مذمت کرتے ہیں - اور امید رکھتے ہیں - کہ مولانا اس کے لئے معذرت کا اظہار کریں گے۔

لاہور کی آریہ سماجوں کے جلسے

لاہور کی دونوں آریہ سماجوں (وچھووالی اور انار کلی) کے جلسے حسب معمول امسال بھی گورودت بھون اور ڈی - اے - وی مڈل سکول میں منائے جا رہے ہیں - پروگراموں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ امسال بھی جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی ہے - امید ہے - کہ جنتا بھاری سنکھیا اس دھارمک میلہ میں شامل ہو کر کامیاب بنائے گی اور اپنے دھرم پریم کا ثبوت دیگی۔

اپنے آپ کو کمزور نہ ہونے دو

ع ۵۱

ایک طرف زندگی کی کشمکش بڑھ گئی ہے - دوسری طرف بے اعتدالیوں کی طرف موجودہ زمانے کا انسان بڑھ رہا ہے - ایسی صورت میں کمزوری بڑھا پا بہت جلد حملہ آور ہوتا ہے - اگر عقلمندی سے ضائع شدہ خزانے کو پُر کرنے کا خیال نہ رکھا جائے اور نہیں تو کم از کم سردیوں میں کچھ ... کے واسطے تفکرات سے علیحدہ ہو کر تعطیل مناکر صرف صحت کے اصولوں سے اپنے جسم - دل و دماغ کو تازہ کرو - کوئی نہایت اچھی ٹانک دوائی کھا کر خالی خزانہ کو پُر کر دو تاکہ تم کو بہت جلد کفِ افسوس نہ ملنا پڑے۔

کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ کی تیار کردہ چند ادویہ یہاں لکھی جاتی ہیں - ان میں سے کسی کو منگوا کر ابھی کھانا شروع کر دو۔

اکسیر ۱۵ تمام اعضاء رئیسہ کو یکساں طاقت دینے والی عجیب دوائی ہے - دل و دماغ - جگر - گردہ - مثانہ سب کی کمزوری کو دور کرتی اور جریان - سرعت - کمزوری کا علاج ہے - شباب کی سب بیماریوں کو دور کرتی ہے - تیزی اس میں بالکل نہیں ہے قیمت ۸ گولی ع	اکسیر ۴۴ یہ ایک نہایت اعلیٰ یاقوتی ہے جو کہ سرعت کیواسطے خاص طور پر نافع ہے - اور جوانی کی اُمنگوں کے واسطے بینظیر ہے - دل میں خوشی - روح میں تازگی پیدا کرتی ہے خوراک ۱ ماشہ ہے قیمت ۲ تولہ دو روپیہ نمونہ آٹھ آنے ۸ /	اکسیر ۳۰ یہ سفوف ہے جو کہ دیرج کو پیدا کرتا - بڑھاتا - اور مضبوط قابل اولاد بناتا ہے - مغلظ کے ساتھ سستی بھی ہے - جریان و احتلام کو دور کرتا ہے - جسم کو موٹا کرتا ہے اور مضبوط بناتا ہے - قیمت ایک پاؤ صرف دو روپے (عہ) نمونہ ۸ /
اکسیر ۱ یہ مقوی باہ ہے - سستی - کمزوری کو دور کرتی ہے - بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو پہلوان بناتی ہے - قیمت ... دو روپیہ (للعہ) ۲ گولی دو روپے (عہ) ... روزانہ دودھ یا چائے کے ساتھ کھانا کافی ہیں	مکرودھوج بٹی ۳ سرعت مرض ہے جو کہ واسطے غلط ادویات استعمال کرنے ... مقوی بھی اور دافع سرعت بھی اعلیٰ ہے ... قیمت ۸ گولی ہم نمونہ ۲ گولی ...	طلاء ۱۴ بیرونی نقائص کو دور کرنے کیلئے بہتر طلاء ہے رگوں پٹھوں کو تقویت پہنچا کر بالکل نئی طاقت بخشتا ہے جو لوگ اپنے ہاتھ سے اپنا ستیاناس کر چکے ہیں ان کو مقویات کے ساتھ اس کو ضرور استعمال کرنا چاہئے قیمت فی شیشی ع روپیہ نصف شیشی تین روپے

خط و کتابت اور تار کے لئے پتہ - امرت دھارا ۳۲ لاہور

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

مفصل حالات کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت منگوا لیں

کیا موجودہ قرآن مکمل ہے؟

شیعہ حضرات مانتے ہیں۔ کہ قرآن بشکل موجودہ نامکمل ہے اور کہ کئی ابواب موجودہ قرآن میں نہیں ہیں۔ اس کی جمع و ترتیب کے متعلق "الواعظ" اپنی ۱۶۔ نومبر کی اشاعت میں رقمطراز ہے۔ کہ

" بخاری شریف سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ قرآن مجید پہلی اور دوسری خلافت میں ناقص تھا۔ تیسری خلافت میں بھی کچھ عرصہ تک نامکمل رہا۔ آخر کار جب لوگوں نے جناب خلیفہ ثالث کی توجہ دلائی۔ تو انہوں نے زید ابن ثابت کو دوبارہ زحمت جمع قرآن دی۔ اور زید ابن ثابت نے تلاش اور جستجو کر کے سورۂ احزاب کی ایک آیت جو اس وقت تک قرآن مجید میں موجود نہ تھی فراہم کی۔ اور اس آیت کو اس کے سورہ سے ملحق کر دیا۔"

ان حالات میں یہ یقین کر لینا قطعی ناممکن ہے کہ موجودہ قرآن مکمل ہے۔ جس طرح سورہ احزاب کی ایک آیت پہلے موجود نہ تھی۔ اس طرح کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اور بھی کئی آیتیں غیر موجود نہ ہوں گی۔ بہر حال اس بات کیساتھ کہ موجودہ قرآن نامکمل ہے۔ یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔ کہ قرآن میں تحریف ہوتی آئی ہے۔ ان ہر دو امور کی موجودگی میں قرآن کے متعلق یہ دعوے کرنا۔ کہ وہ الہامی صحیفہ ہے بالکل فضول ہے ×

پیغمبر خدا پر وحی بھول جانیکی تہمت

"بی بی عائشہ کہتی ہیں۔ پیغمبر خدا نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن شریف پڑھتے سنا۔ تو فرمایا۔ کہ خدا اس پر رحم کرے۔ اس نے مجھے فلاں فلاں آیت فلاں فلاں سورے کی یاد دلائی"۔ (صحیح بخاری جلد سوئم صفحہ ۱۴۵۔ مطبوعہ مصر×) "الواعظ" ۱۶۔ نومبر ۱۹۳۶ء

اس روایت سے ثابت ہے۔ کہ خود پیغمبر خدا کو آئیتیں بھول جایا کرتی تھیں۔ اور کسی کے یاد دلانے پر انہیں یاد آتی تھیں۔ اگر پیغمبر خدا پر لگائی گئی وحی کو بھول جانے کی اس تہمت کو صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ یقینی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جو قرآن جمع کیا گیا ہے۔ یا بشکل موجودہ عالم وجود میں ہے۔ وہ اصل قرآن ہے۔ غیر شیعہ حضرات اس بات سے انکار کرتے ہیں۔ کہ پیغمبر خدا وحی بھول جایا کرتے تھے۔ لیکن شیعوں کے نزدیک قرآن شریف بھول جانا سنت رسول ہے۔ اس کا ثبوت روایت مندرجہ بالا ہے۔ لیکن غیر شیعہ لوگ یہ عذر کیا کرتے ہیں۔ کہ یہ کتاب معتبر نہیں ہے۔ یا یہ کہ اس کتاب میں شیعوں نے ترمیم و تنسیخ کی ہوئی ہے۔ لیکن بخاری شریف کے بارہ میں یہ دونوں عذر کام نہیں کرتے۔ لہذا یہ ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ پیغمبر خدا بھی وحی بھول جاتے تھے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو یہ کہنا نامناسب نہ ہوگا۔ کہ قرآن موجودہ اصل قرآن نہیں ×

مسلمانوں کی دعائیں

کہنے کو تو مسلمان یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اور بنی نوع انسان کے لئے ہے۔ لیکن جب ہم قرآن کی تعلیم کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے وہ صرف مسلمانوں کے لئے ہے۔ خدائے پاک کی نظر کرم کا دائرہ بہت محدود ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ جس قدر بھی دعائیں مسلمان مانگتے ہیں وہ ایسی ہیں۔ جن کا تعلق محض مومنوں سے ہے۔ بنی نوع انسان سے ان کا دور کا تعلق بھی نہیں۔ مثال کے طور پر "پیغام صلح" کی ۱۱۔ نومبر کی اشاعت میں کچھ دعائیں درج ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ

"اے اللہ! تو اس شخص کو نصرت دے۔
جو دین محمد صلعم کی نصرت کرتا ہے۔
اور اس شخص کی نصرت کو چھوڑ دے
جو دین محمد صلعم کی نصرت کو چھوڑتا
ہے"۔

(مگر پہلے اپنے آپ کو ناصر دین محمد بنائی) اسلامی نقطہ نگاہ سے خدا کی نصرت حاصل کرنے کے لئے نیک، پارسا، بندۂ خدا ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ ناصر دین محمد ہونا ضروری ہے۔ گویا ایک گرا ہوا مسلمان بھی خدا کی نصرت کا حقدار ہے۔ لیکن ایک پارسا غیر مسلم نہیں۔ بس یہی فرق ہے وید اور قرآن کی تعلیم میں۔ وید بنی نوع انسان کی بھلائی چاہتا ہے۔ بخلاف اس کے قرآن صرف مسلمانوں تک خدائی نصرت کو محدود کرتا ہے ×

مسلمانوں کے افلاس کی وجوہات

بیکاری اور کساد بازاری عالمگیر ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مفلسی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ ہندو سکھ۔ مسلم۔ عیسائی۔ سب کو اس کی شکایت ہے۔ لیکن چودھری محمد علی صاحب مینیجر رسالہ "مسلم گوجر" کا کہنا ہے کہ:۔

"خصوصاً مسلم قوم کا تو افلاس و غربت نے ناک میں دم کر رکھا ہے اور حالت یہاں تک آ پہنچی ہے۔ کہ اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنا دوبھر ہو گیا ہے"×

اس کی وجہ کیا ہے؟ ماہر اقتصادیات کچھ بتائیں۔ لیکن صاحب موصوف اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"سب سے بڑی وجہ جو مسلمانوں کو غربت سے نکلنے نہیں دیتی۔ وہ یہ ہے۔ جو قرآن کریم بیان کرتا ہے (ترجمہ) اور جس شخص نے اعراض کیا میرے ذکر سے پس واسطے اس کے گذران اس کی تنگ ہے۔ اور دن قیامت کے اندھا کر کے اٹھایا جائے گا"۔

لیکن ہمارے خیال میں افلاس کی وجوہات قرآن میں سے ڈھونڈنے کی بجائے اگر حالات حاضرہ پر غور کیا ہوتا۔ تو زیادہ موزوں ہوتا۔ کیونکہ کئی ایسے بھی شخص دنیا میں موجود ہیں۔ جو پرلے درجہ کے ناستک ہونے کے باوجود دنیا کی تمام نعمتوں سے مالا مال ہیں۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ افلاس و غربت اس کے لئے ہے جو خدا کے ذکر سے اعراض کرتا ہے ×

مسئلہ حرام و حلال کی پیچیدگیاں

مسلمانوں کے مسئلہ حلال و حرام نے ان کی مذہبی و مجلسی زندگی میں کئی قسم کی پیچیدگیاں پیدا کر رکھی ہیں ایک سادھارن مسلمان کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ فلاں چیز اس کے لئے حرام ہے یا حلال۔ کوئی چیز حرام کیوں ہے۔ اس کے لئے کوئی دلیل یا وجہ نہیں۔ مفتی محض اتنا ہی جانتا ہے کہ چونکہ اس کے متعلق قرآن شریف یا حدیث شریف نے حرام ہونے کا فتوے دے رکھا ہے۔ اس لئے وہ حرام ہے۔ لیکن چونکہ وہ ایک قسم کا آرڈیننس ہے جسے بلا وجہ کوئی بھی خوشی سے قبول کرنے کو تیار نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود کئی چیزوں کے حرام ہونے کے مسلمانوں میں ان کا استعمال عام ہے۔ مثال کے طور پر فوٹوگرافی۔ گانا۔ کتے پالنا وغیرہ۔ کوئی مسلمان ہی ایسا ہوگا۔ جو ان چیزوں سے دور رہ سکتا ہو۔ ورنہ عام طور پر سبھی مسلمان ہی ان چیزوں کو اپنے استعمال میں لاتے ہیں ×

مذہبی زندگی میں بھی حرام و حلال کا جھگڑا موجود ہے۔ جیسے "اہلحدیث" کے ۱۳۔ نومبر کے پرچہ میں ایک سائل کے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے۔ کہ:

"قبر پر بیٹھ کر قرآن مجید پڑھنا ثابت نہیں۔ دفن کے وقت سورہ بقرہ کا اول و آخر پڑھنا آیا ہے"۔

کیا کوئی صحیح الدماغ ... شخص یہ آسانی سے مان لینے کو تیار ہوگا۔ کہ قبر پر بیٹھ کر قرآن پڑھنا حرام ہے۔ وہ جھٹ پوچھیگا کیوں؟ مسلم علما سوائے اس کے کہ چونکہ ہماری مذہبی کتب سے ایسا کرنا ثابت نہیں۔ اسلئے حرام ہے۔ اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ان حالات میں ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ اس سلسلہ میں مسلمان اپنے عقائد میں اصلاح کریں۔ اور اسلام کو ایک نئے سانچے میں ڈھالیں ×

شیخ بہاء اللہ کا درجہ

شیخ بہاء اللہ ایرانی مسلمانوں کے ایک فرقہ کے بانی ہو گذرے ہیں۔ وہ فرقہ بہائی فرقہ کہلاتا ہے۔ شیخ بہاء اللہ کے پیرو اپنے فرقہ کے بانی کو کیا درجہ دیتے ہیں۔ یہ "بہائی میگزین" بابت ماہ اکتوبر کی ذیل کی عبارت سے بخوبی معلوم ہو جائے گا۔ لکھا ہے:۔

"۱۲۔ نومبر ۱۸۱۲ء مطابق ۲۔ محرم ۱۲۳۳ھ

وہ مبارک دن تھا۔ جبکہ وہ نور مجسم دنیا میں آیا۔ جو نور خدا یعنی بہاء اللہ کے نام سے کون و مکان میں معروف ہے۔ وہ تمام ارواح انسانی کا محبوب ہے۔ وہ تمام پیغمبروں کا موعود ہے۔ خدا کا مظہر اعظم ہے۔ وہ عالم کا ہادی و رہنما ہے۔ اس کی آمد پر خدائی تمام کتابیں پکار اٹھیں کہ پاک نوشتے پورے ہو گئے۔ وقت آ گیا۔ امید بر آئی۔ مراد حاصل ہوئی۔ اس کا آنا خدا کی رحمت ہے۔ اس کا ظہور نور قدیم کا نیا جلوہ ہے۔ وہ خدائی امر کا نیا دور شروع کرے گا۔ وہ دنیا کو ظلم و ستم سے پاک کرنے آیا ہے۔ وہ اہل عالم کو متحد بنانے آیا ہے وہ مذاہب و اقوام کی لڑائیوں کو مٹانے آیا ہے۔ وہ پاک و پاکیزگی سے دنیا کو معمور کرنے آیا ہے۔ وہ موجودہ زمانے کی الجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھانے آیا ہے۔ وہ دور قیامت کا مالک ہے۔ وہ قوموں کا فیصلہ کریگا۔ وہ دنیا کو ایک نئی زندگی عطا فرمائے گا"×

اس عبارت میں شیخ بہاء اللہ کو موعود انبیا کہا گیا ہے۔ اس قسم کا دعوے مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا تھا۔ مگر جو درجہ اس عبارت میں انہیں دیا گیا ہے۔ وہ "موعود" سے بہت بلند تر ہے۔ قرآن میں یہ صفت خدا کی بیان کی گئی ہے۔ یعنی "دور قیامت کا مالک" "قوموں میں فیصلہ کرنے والا" وغیرہ ×

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

عبد اللہ گاندھی پھر ہیرا لال بن گئے۔ انہوں نے ۲۶/۱۱ کو آریہ سماج بمبئی میں اسلام کو آخری سلام کہہ کر ہندو دھرم میں پھر پرولیش کر لیا۔ ان کے الفاظ مسلمانان ہند کے لئے مشعل ہدایت ثابت ہوں گے۔ انہوں نے فرمایا۔ "سوامی دیانند کے پرکاش میں ہم بل پوروک کہہ سکتے ہیں۔ کہ سب دھرموں کی سچائی کا آدی سرورت ویدک دھرم ہی ہے میرا انوبھو یہ ہے۔ کہ پراچین ویدک دھرم کی سنسکرتی، بھاشا ساہتیہ، دھارمک اور ساماجک آچار وچار ولیش میں پرچلت سب دھرموں سے سرلشٹ ہیں"۔

انہوں نے اپنے اس خط کے آخر میں جو انہوں نے ترک اسلام کے بعد اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ ہندوؤں سے کشما کرنے دیا دکھلانے اور دکھشا کرنے کی پرارتھنا کی ہے۔ ہندو تو کشما اور دیا کی مورتی ہیں۔ وہ تو اپنی روایات کو قائم رکھیں گے۔ لیکن انہوں نے آریہ سماج اور مہرشی دیانند کے گن گان کر کے کتنے ہی سناتن دھرم کے ٹھیکیداروں کے زخموں پر نمک چھڑک دیا ہے۔ اور ان غریب مسلمانوں کا تو نہ جانے کیا حال ہو۔ جنہیں آپ کے قبول اسلام کی وجہ سے اسلام کی صداقت کا یقین ہو گیا تھا۔

بلاشبہ وہ مسلمان جنہوں نے ہیرا لال کے عبداللہ گاندھی بن جانے پر آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا۔ اور اسلام کی صداقت کے ڈھول پیٹ رہے تھے۔ اب ہیرا لال گاندھی کے دوبارہ ہندو ہو جانے پر سر دھن رہے ہونگے۔ انہیں جس طرح ہیرا لال کے قبول اسلام سے اسلام کی صداقت کا یقین ہو گیا تھا اسی طرح اب انکے ترک اسلام سے اسلام کے متعلق انکی وہی رائے ہو جانی چاہئیے۔ جو انکے ایک "لیڈر" کی تھی۔

جنوبی ہند میں اتنی ہندو ریاستیں ہیں سب کی سب قدامت اور رجعت پسند خیالات کا گڑھ ہیں۔ یا یوں کہنا چاہئیے۔ کہ اگر سناتن دھرم کہیں سانس لے رہا ہے تو وہیں۔ ہم ہرگز یہ نہیں چاہتے۔ کہ بیچارہ سناتن دھرم کہیں سانس نہ لے وہ لے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ جہاں اس کا باس ہوتا ہے۔ وہاں معقولیت پسندی، اور صحیح النظری اور انسانیت کا جذبہ نہیں رہ جاتا۔ لاچار پھر خدا کے بندوں کو "سناتن دھرم" کے خلاف بڑبڑ کرنا پڑتا ہے۔

ٹراونکور کے ہریجنوں پر بھی یہی بلا نازل ہے۔ سناتن دھرم ان کے راستہ میں حائل ہے۔ وہ بھی انسان ہونے کے ناطہ سے ترقی

سدرشن چکر

کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ لیکن جب وہ ترقی کی طرف قدم بڑھانا چاہتے ہیں تو یہ سناتن دھرم کانٹا بن کر راستہ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور ان غریبوں کو انسان سمجھنے اور ان سے انسانوں کا سا سلوک کرنے سے روکتا ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ وہ بیچارے یا تو اس کے خلاف یدھ کریں یا اس سے کنارہ کشی اختیار کریں۔

اس ایک حملہ سے غریب سناتن دھرم پرست ہو گیا۔ اور بیچارے سناتن دھرمی اب اس سوچ میں ہیں۔ کہ اسے کہاں بھیجا جائے۔ ایک بار ایک مسلمان نے بھی ہجرت کے لئے موزوں مقام "اہلحدیث" کے ذریعے پوچھا تھا۔ اور ہم نے ہمدردی کے اظہار کے ساتھ ساتھ عرب کو ہی اس نیک کام کے لئے موزوں بتایا تھا۔ اب

سماج کا فنکار

سہیلیاں اُسے تنگ کرتیں۔ کبھی تیس سال بہنیں اس کے بھاگیہ کو کوستیں اور وہ؟ وہ سوئم تو آنترک کلیش میں چاہے گھلی ہی جا رہی ہو۔ اس نے سوچا۔ خوب سوچا۔ کنتو بیچاری کو اپنا اُچت دوش یا اپرادھ سمجھ ہی نہ پڑا۔ یوں اس میں کوئی کمی نہیں ــــ وہ سوسنتھ ہے سندر ہے پڑھی لکھی اور چتر ہے۔ ہاں! ایک بات نسندیہہ ــــ وہ یووتی اوشیہ ہے۔

۵ - ۶ ورش پہلے کی بات ہے۔ نکیت ریاست کے ایک قصبے میں اس کا بیاہ ہوا۔ بڑی شان و شوکت، بڑی دھوم دھام ہوئی۔ ورکا سنبندھتا پدرسب نگر دھ تھے۔ اس کی یوگیتا کی سراہنا بھی کم نہیں ہوئی۔ واستو میں وہ ابھی تک سا فرسٹ ہی پاس ہوتا رہا ہے۔ کیا ایسی دشا میں کنیا اپنے بھاوی جیون کے سکھ سوپن کیوں نہ دیکھنے لگتی؟ وہ گورواننت ہو رہی۔ لیکن سنسکار کے سمے درشکوں نے دیکھا۔ لڑکا کچھ کچھ ہیٹا۔ لڑکی سے بھی چھوٹا ہے۔

بدھو نے اپنی پرتھم سسرال یاترا میں ہی انوبھو کیا۔ کہ پتی دیو نرے بدھو۔ کیول کاغذی کیڑے ہیں۔ گرنا ہؤا، چالا ہؤا۔ اب تو وہ کئی بار آ جا چکی ہے۔ پرپتی کے وہی لکشن۔ ان کی گرہستی میں کوئی دلچسپی تو جہاں تہاں۔ اب وہ بھی سنگ درشن تنگ سے گھبراتے پرتیت ہوتے ہیں۔ گھر کی بڑی بوڑھی کہتیں "للا بڑا سیدھا ہے۔ سچ سچ وہ ست مگی ہے"۔

ان میل وواہ کرنے والے وہ کمپشی تا پتا تو اپنی کرتوتوں پر پشچاتاپ کرنے لگے ہیں۔ لیکن یووتی؟ وہ تو آریہ "انظیر فانا پتی ہی سرو سیہ ہے"۔ اسی آدرش کے سہارے وہ سادھنا میں سنگن ہے۔ بھگوان بھی کیا اس کی پکاران سنی کر دیں گے۔

(جاسوس)

جب انہوں نے دیکھا کہ آسانی سے سناتن دھرم ان کا پیچھا نہ چھوڑے گا۔ تو وہ کنارہ کشی میں ہی اپنی بھلائی دیکھنے لگے۔ عیسائی اور مسلمان ہونے لگے جب دوسرے ہندو بھائیوں نے انہیں ہندو دھرم کی فضیلت اور دوسری خوبیاں بیان کیں۔ تو انہوں نے کہا اچھا۔ ہمیں ہندو رہن جانے کا حق دو۔ ہمیں انسان سمجھو اور انسانوں کا سا سلوک ہم سے کرو۔ بھلا ہو مہاراجہ ٹراونکور کا جنہوں نے "سناتن دھرم" پر ایک ہی بم گرا کر پاکھنڈ کے قلعے کو مسمار کر دیا ہے۔ انہوں نے ہریجنوں پر اپنی ریاست کے تمام مندر کھولدئے ہیں۔

جنوبی ہند سے "سناتن دھرم" کی سواری کسی آرام دہ اور محفوظ جگہ کے لئے پرستھان کیا چاہتی ہے۔ تو ہم اُسے جزائر انڈیمان کی طرف منہ کرنے کو کہیں گے۔ کیونکہ وہ نہ صرف ایک محفوظ جگہ ہے۔ بلکہ اندسپتھان اور سورگ بھی۔ اگر سناتن دھرم وہاں پہنچ جائے۔ تو ان کے کئی پریمی آئے سال انڈیمان کا "حج" کیا کریں گے۔ اور وہ جگہ بیچ بیچ ایک متبرک جگہ بن جائے گی۔ اور وہاں کے سورگباسی سناتن دھرمی خوش نصیب ہوں گے۔

آریہ میرج بل اسمبلی میں پیش ہے۔ اگرچہ اس بل کا تعلق محض آریہ سماجیوں سے ہے۔ پھر

بھی سناتن دھرمی اور مسلمان اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ سناتن دھرمیوں کی مخالفت کے تو کچھ معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی اپوزیشن ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ انہیں یہ خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔ کہ:-

"اس کا اندرونی مقصد یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمان عورتوں کو آریہ مذہب اختیار کرنے کی ترغیب اور سہولت دیدی جائے"۔

لیکن کیونکر! یہ سمجھ میں نہیں آیا۔ سردار محمد یعقوب صاحب ممبر اسمبلی مسلمانوں کو اس سلسلہ میں بیدار رہنے کی تلقین کر رہے ہیں۔

"پرکاش" کا "دشی نمبر" حسب معمول امسال بھی نکلا۔ اور پوری شان سے نکلا۔ دوسرے اخبارات نے بھی دیکھا دیکھی اپنے نمبر نکالے۔ لیکن جیسا کہ ہمارا دعوےٰ تھا۔ وہ "پرکاش" کی شان کو نہ پہنچ سکے۔ نہ مضامین کے لحاظ سے نہ لکھائی چھپائی اور کاغذ کے لحاظ سے۔ اس کے ایک حاسد نے تو قیمت بھی کم کر دی۔ کرتا بھی کیوں نہ۔ "پرکاش" کے شاندار رشی نمبر کے مقابلے میں زیادہ قیمت تو ایک طرف کم قیمت پر بھی اس کا نمبر مہنگا دکھائی دیتا ہے۔ دوسروں نمبروں میں بعض مضامین پرانے تھے۔ جو پہلے چھپ چکے تھے۔ لیکن رشی نمبر میں بھرتی کر دئے گئے۔ ہر لحاظ سے وہ اس دوڑ میں پیچھے رہے۔

جہاں "پرکاش" اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے شان سے نکلا ہے۔ وہاں آریہ سماجوں نے آرڈر بھی کافی تعداد میں بھیجے۔ لیکن وقت کے بعد تب کیا ہو سکتا تھا۔ یہ پرچہ جتنا چھپا تھا مجیب کر ہاتھوں ہاتھ بک گیا۔ بیسیوں آرڈروں کی تعمیل نہ ہو سکی۔ کئی منی آرڈر واپس کر دئے گئے۔ اور کئی ایسے آرڈروں کی تعمیل بھی نہ ہو سکی۔ جن کی قیمت موصول ہو چکی تھی۔ ہر طرف سے وودھائی کے پتر آ رہے ہیں۔

یہ سب کامیابی ہمارے وددان لیکھکوں اور آریہ بھائیوں کی کوشش اور سہیوگ کی وجہ سے ہے۔ امسال ایک سبق آریہ سماجوں کو ضرور سیکھ لینا چاہئیے۔ وہ یہ کہ آرڈر آئندہ وقت پر ارسال کیا کریں۔ ورنہ امسال کی طرح مایوسی کا سامنا کرنا ہوگا۔

اب ناظرین دوسرے خاص نمبروں کیلئے تیار رہیں۔

(ادگرٹ انند)

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھاویں

آئندہ مباحثوں اور شاستر ارتھوں سے ٹھوس لابھ

از راجیہ رتن رائے بہادر ماسٹر آتمارام جی امرتسری

(۱) پنجاب میں چند اردو دان سناتنی ایڈیٹروں کا منڈل گرڑ آدی پورانوں کو جن کی کتھا ہر ایک ہندو پریوار کسی بردھ کے مرنے پر سنتا ہے۔ یا کسی اور بھاگوت آدی پوران کو جس کی بھی کتھا کبھی کہیں کہی جاتی ہے سہا ہے۔ کہ وید بھگوان کی جگہ سوتہ پرمان آئندہ شاستر ارتھوں میں سدھ کرنے کے لئے تیار ہو رہا ہے۔ آج تک تو جب سمرتی گرنتھوں میں مت بھید ہوتا تھا۔ تب منوسمرتی کا پرمان سرکاری عدالت اور دیسی راجے قانون وکیل کے سامنے مانتے تھے۔ اور جب منوسمرتی کے کسی شلوک کا فیصلہ درکار ہوتا ہے۔ تب گورنمنٹ کی ہائی کورٹ اور پریوی کونسل وید کا پرمان طلب کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وید سوتہ پرمان گورنمنٹ کی عدالتوں میں بھی مانے جاتے ہیں۔ جیسے کہ پنجاب میں چیف کورٹ عدالتوں میں سوتہ پرمان یا انگلینڈ میں پریوی کونسل ہے۔ لیکن اب چند سنسکرت شاستروں اور سنسکرت بھاشا کے جاننے والے اردو دان سناتنی پنجابی سناتنی تمولی پنڈتان" اب گرڑ سے پورانوں کو ایشوری گیان وید کی جگہ یا سوتہ پرمان آئندہ مباحثوں میں جب سدھ کرنے کی تیاری میں ہیں۔ تو اس بات کا اچوک علاج یہ ہے۔ کہ اس وشے میں نمبر (۱) مورتی پوجا (۲) اوتار (۳) نیوگ اور (۴) مرتک شرادھ پرانے چار وشیوں میں آئندہ چاہے پنجاب یا بڑودہ کہیں بھی شاستر ارتھ ہوں وہ ہمیشہ اس مقام پر ہوں جہاں کہ ناگری بھاشا چھاپنے کا پرلیس ہو۔ اور شرط آئندہ اس تحریری شاستر ارتھ میں یہ رہے گی۔ کہ دونوں طرف کے مباحثہ کرنے والے ناگری بھاشا میں بھاشن کریں گے اور ناگری لپی میں وہ بھاشن کے ساتھ ساتھ اپنی تقریر کو خود لکھواتے جائیں گے۔ اور ایک ہفتہ تک وہ تحریری مباحثہ چھپ کر مفت یا مناسب قیمت پر لوگوں کو مل سکے گا۔ نیز سوتہ پرمان وید بھگوان کے پرمان سنسکرت میں جہاں شدھ چھپ سکیں وہاں ان کے ارتھوں کی ستدھی کے لئے جو بھی نیاکرن یا دیگر سنسکرت گرنتھوں کے پرمان دونوں جن میں وہ بھی سنسکرت میں ضرور چھپ سکیں۔ یہ پنجابی سناتنی ایڈیٹروں کے خبط کا ایک علاج ہے۔

ویدک مکتی واد اور رشی دیانند

از پنڈت ترلوک چند شاستری - پوران بھاسکر قادیان

سے مضمون غضب ہے مفہوم بے ڈھب ہے
کیا جانے کوئی قانون عجیب ہے

وید پرچارک دھرم وستارک اور پاکھنڈ نوارک مہرشی دیانند کے پدھارنے سے پہلے بھارت ورش کے لوگوں کی حالت بعینہٖ مذکورہ بالا شعر میں بند کی گئی ہے۔ "جتنے منہ اُتنی باتیں" اس مقولہ کے انوسار جتنے مذاہب موجود تھے سب کے لیڈر ہدایت کے راستے علیحدہ علیحدہ تھے۔ ایک دوسرے کے مفہوم میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ قانون بالکل متضاد تھا۔ اور اگر مختصر طور پر بیان کیا جائے تو سہ
منہ سے کہتے ہیں کہ بھگوان کا درشن مل جائے
اور ہے پیٹ کا فرمان کہ بھوجن مل جائے

یہ حالت تھی۔ کہ ویدک گرنتھوں میں ملاوٹ شروع ہو گئی۔ رشیوں کے پوتر چرتروں کو غلط پیرایہ میں بیان کیا گیا۔ یہاں تک ہی نہیں بلکہ ایک قدم اور آگے بڑھایا گیا۔ اور رشی مہاتماؤں کے نام پر اُپ نشدوں سمرتیوں اور پورانوں کی رچنا کی گئی۔ تغیر و تبدل کا دور شروع ہؤا۔ پیٹ پوجا کو پردھان مان کر دھرم کی حقیقت مخفی ہو گئی۔ پھر بھلا جبکہ دھارمک فضا ایسی مکدر ہو چکی ہو۔

دائمی مکتی کا سدھانت

تو یہ کیسے ممکن تھا۔ کہ مکتی واد کو اصلی معنوں میں رہنے دیا جاتا۔ اور اس میں کوئی تبدیلی نہ کی جاتی۔ لوگوں کی قلم اس طرف بھی اُٹھی اور کاغذوں کو سیاہ کرنے کے بعد دنیا کے لوگوں کو یہ خیال تھا۔ کہ

"مکتی کے بعد واپس نہیں آنا پڑتا۔ اور مکتی میں ہمیشہ کے لئے پرماننَد میں جیو آنند رہتا ہے۔ ایک دفعہ مکتی دام میں پہنچ کر ہمیشہ کے لئے جنم مرن کے بندھن سے چھوٹ جاتا ہے۔ یہ مکتی عارضی نہیں بلکہ دائمی ہے"۔

یہ گمبھیر سدھانت پھیلا اور اچھی طرح پھیلا اس وچار نے نہ صرف سادھارن ودوانوں کے دماغ کو چکرا دیا۔ بلکہ بڑے بڑے ودوانوں کو بھی اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کیلئے مجبور کر دیا۔ دھوکا لگا۔ غلطی ہوئی جبکہ سوامی شنکر آچاریہ جی نے بھی اسے اپنا لیا۔ تو ودھرمیوں کا کیا کہنا۔ شاستروں کے سوتروں کو دائمی مکتی واد کی کسوٹی پر گھسانے کی کوشش ہونے لگی۔

اور آخر کار اس سدھانت نے جانثہ کی طرح سب کے دلوں پر پورا پورا قبضہ کر لیا۔ دائمی مکتی کی چرچا ہوئی۔ بڑے بڑے گرنتھ لکھے گئے۔ بحث و تمحیص کا بازار گرم ہو گیا۔ بالآخر متفق الرائے طبقہ کے لوگ۔ اس فیصلہ پر پہنچے۔ کہ مکتی واد فی الحقیقت دائمی ہے۔ سوار تھیوں کی بر آئی۔ کوشش سپھل ہوئی۔ گھی کے دیپک جلائے۔ لیکن سہ

صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے

رشی دیانند کا پرچار

اس کے مطابق ایک یوگی جاگتا تھا۔ دنیا کی آنکھیں بند تھیں۔ مگر رشی کے نیتر سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ ایک ویدک وچاروں کا زبردست طوفان نمودار ہؤا۔ اشجارِ خیالات باطلہ کو جڑ سے اُکھیڑ کر زمین پر گرا دیا۔ ایک دفعہ دنیا کی آنکھوں نے پھر مہا بھارت کا منظر دیکھا۔ اس میں ہتھیاروں کی لڑائی تھی۔ اس میں وچاروں کا سنگھرش ہے۔ خیالات کا یُدھ ہؤا اور زبردست یُدھ ہؤا۔ ستیہ کی فتح ہوئی دھرم کا پھر سے راجیہ ہو گیا۔ رشی کے ویدک وچار مسلط ہو گئے۔ ورودھیوں کے خیالات کو اپنے کئے پر پچھتانا پڑا۔ بڑا بھاری انقلاب پیدا ہو گیا۔ مہرشی نے دنیا کے پنڈتوں کو للکار کر کھلا چیلنج دے کر اعلان کیا کہ:-

"وید مکتی سے واپس آنا بتلاتے ہیں"

کیسی سچائی ہے۔ کتنا عظیم تپ اور برہمچریہ ہے۔ دنیا میں کیا کمال کا چمتکار ہے۔ اکیلے ہی شیر کی طرح گرج کر پکارا۔ کہ شاستر یہ نہیں بتلاتے کہ جیو مکتی میں جا کر واپس نہیں لوٹتے۔ بلکہ ویدک دھرم کا یہ عالمگیر سدھانت ہے۔ کہ مکتی واد دراصل اس سچائی پر مبنی ہے۔ کہ مکتی کی معیاد مقرر ہے۔ اس کے بعد جیو کو پھر جنم لینا پڑتا ہے۔ ان کے سامنے ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں ودوانوں اور پنڈتوں کی طرف سے شاستروں و اُپ نشدوں سے دائمی مکتی واد کی ستدھی کے لئے پرمان پیش کئے گئے۔ اور پنڈتوں کی منڈلیاں بنا کر رشی کے وچاروں کو ملیامیٹ کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر پورن برہمچاری کے وچار چٹان کی طرح اٹل تھے۔ دنیا کی کوشش ان کو اس ... اصول سے ٹس سے مس نہ کر سکی۔ منڈلیوں سے ان کو کوئی خوف نہ ہؤا۔ بلکہ پنڈتوں نے پچھاڑ کھائی۔ آہاہا۔ رشی

ھم کا وہ دماغ کتنا بلند ہوگا۔ رشی کے وچاروں میں کیسا پربھاؤ ہے۔ یہ اسی بات سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ پانچ ہزار سال تک مہا بھارت کے بعد پنڈت منڈل بھی اس مکتی واد کے اننت کال کے پرواہ میں بہہ گیا۔ مگر رشی نے پرواہ کو روک لیا۔ نہ صرف خود پرواہ سے رُک گئے۔ بلکہ دھارا میں سرعت کے ساتھ بہتے لوگوں کو بھی پکڑ کر اُٹھایا۔ وچاروں کو سنکر اصلی خیالات کے جواہرات دئے۔

شاستروکت پرمان

آج "ستیارتھ پرکاش" ہمارے سامنے ہے۔ رشی کے مکتی واد کے پرمان بھی ہم اس میں بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ اور اس سے رشی کی اپورو ودیا کا پربھاؤ بھی بھلی پرکار معلوم ہو جاتا ہے۔ "ستیارتھ پرکاش" کے نویں سمولاس میں اس کے سمبندھ میں واد وواد کو ورنن کرتے ہوئے معترض کے سوالات کو بتلا کر انکا داسنوک جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

پرشن جیو مکتی کو پراپت ہو کر پھر جنم مرن روپ دُکھ میں کبھی آتے ہیں یا نہیں کیونکہ

न च पुनरा वर्तते न च
पुनरा वर्त्तते इति उपनिषद
वचनम॥ ...... چھاندوگیہ

अनावृत्तिः शब्दाद नावृत्ति
शब्दात॥ شاریرک سوتر ۴-۴-۲۳

यद गत्वा न निवर्तन्ते
तद्धाम परमं मम॥ بھگوت گیتا

ان اِدی وچنوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مکتی وہی ہے جس سے لوٹ کر پھر سنسار میں کبھی نہیں آتا۔ اسی طرح سے ......

پرشن نیائے درشن میں کہا ہے:-

तदत्यन्तविमोक्षोऽपवर्गः
दुःखजन्म प्रवृत्तिदोष
मिथ्या ज्ञानानामुत्तरोत्तरापाये
तदनन्तरापायादपवर्गः॥

جو دُکھ میں اتینت وچھید ہوتا ہے۔ وہی مکتی کہلاتی ہے۔ کیونکہ جب مِتھیا گیان اوِدیا لوبھ آدی دوش وشے (بھوگ) دشٹ ویسن (فعال بد) میں پرورتی جنم اور دُکھ کا اُتر اُتر کے چھوٹنے سے پرورتی ہو کے

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۴)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہرشی دیانند کے استری جاتی پر اپکار

لیکھکا:- کماری دمینتی جی پربھاکر

جس سے رشی دیانند نے ہندوستان میں جنم لیا۔ اس سے یہ شریر سے ہی نہیں۔ بلکہ دماغ سے بھی غلام بن چکا تھا۔ عورتوں کی حالت کا تو کہنا ہی کیا؟ اشکھشا اور غلامی کے ساتھ ساتھ ہی پرشوں میں خود غرضی کی مقدار بڑھ گئی۔ اس نے ناری کو صرف کھلونا سمجھ لیا۔ ماں بہن اور پتنی کے آدرش کے بھاؤ اس کے دل سے نکل گئے۔ اس نے استری کو کیول بھوگ کی وستو بنا دیا۔ استری اس کے اس برتاؤ سے اسنتشٹ ہوئی +

سمرتی کا زمانہ پرش پہلے سے ہی سادھن تھا۔ اس نے فوراً سمرتی کے ادا ہرن پیش کر دئیے۔ اس زمانے میں بہت سے دھرم گرنتھ رچے گئے۔ جن میں استری کو بہت ہی نیچا درجہ دیا گیا۔ انہوں نے اسے بتلایا۔ کہ استری کے لئے پتی ہی پرمیشور ہے۔ اسے کسی دوسرے ایشور کی پرستش کی ضرورت نہیں۔ پتی کے شبد ہی اس کے لئے وید واکیہ ہیں۔ اس کی ناواجب آگیاؤں کا پالن نہ کرنے سے بھی وہ برسوں نرک میں پڑی سڑے گی۔ پرش دلاسی بنے۔ ترنت ہی انہوں نے اشٹھ ورشا بھویت گوری آدی شلوک رچ ڈالے۔ دودھ پیتی بچیوں پر پتنیو کا بھار ڈالا گیا۔ بچیوں کے بچے ہوئے۔ دھرم پرائن ناری نے دھرم کے نام پر سب کچھ سہا۔ دس برس کی بالکا ستر برس کے بوڑھے کی پتنی بنی۔ بیاہ کے ارتھ سمجھنے سے پہلے ہی وہ ودھوا کہلائی۔ گوروجنوں سے سنا کہ وہ ودھوا ہے۔ اور اس پوتر ناری نے ویدھویہ کی کٹھور تپسیا شروع کر دی۔ پرش نے اسے پھر بھی چین نہ لینے دیا۔ اس کی راہ میں کانٹے بچھاتے ہوئے اسے ذرا ہچکچاہٹ نہ ہوئی۔ اسے بھرشٹ کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں اس نے کوئی کسر نہ کی۔ یہاں تک کہ اس سے دھرم گرنتھ پڑھنے کا ادھیکار بھی چھین لیا گیا۔ وہ پڑھنا بھول گئی۔ پرش نے اسے جو الٹا سیدھا بتایا اسے ہی دھرم سمجھا۔ جیوں جیوں استری دبتی گئی پرش دباتا ہی گیا۔ منو نے کہا۔ کہ استری کو کبھی آزاد نہیں رہنا چاہیئے۔ اسے بچپن میں ماں باپ کے بڑوں میں بتی کے اور بڑھاپے میں بیٹے کے ادھین رہنا چاہیئے۔ تلسی جی نے ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا ہے

جہاں ورشٹی چلی پھوٹی کسیاری
جمہیں سوتنتر ہوئے بگڑہیں ناری

عورتوں کا گھٹیا درجہ وہ سیتا جیسی دھارنی اچھا نکلی پر دیشہ پاکر رشی سے دلوپی تھی۔ ناری سے بڑھ کر نپیا کون کرے گا؟ کہتے ہیں پریم سے بن لپٹو بھی قابو آ جاتے ہیں۔ پشو وش میں آ جاتے ہیں سے گے پر پرش نہ آیا۔ کیونکہ ناری کرتویہ کو بھول گئی تھی۔ وہ سب کچھ بھول کر کیول پریم کرتی تھی۔ پریم موہ بن گیا تھا۔ ناری کی اس سہن شکتی اور پوجا سے پرش نے انوچت لابھ اٹھایا۔ اس نے سمجھا۔ کہ استری میں ضرور ہی کوئی کمی ہے۔ جس سے وہ اتنا سہتی ہے۔ ہم بڑے ہیں۔ وہ چھوٹی ہے۔ نہیں تو بھلا کیوں ہماری زیادتیوں کے آگے سر جھکاتی۔ ناری کی شردھا میں پوجا کے پرش نے الٹے معنے لگائے۔ اور وہ اس سے اور بھی ادھک گھرنا کرنے لگا۔ جوں جوں استری مانوی سے دیوی بنتی گئی پرش مانو سے دانو بنتا گیا +

مغربی تعلیم کا اثر ایسے بھیشن سمے میں مہرشی دیانند نے بھارت بھومی کو اپنے جنم سے پاون کیا۔ اور ویدک دھرم کے اپدھار کا بیڑا اٹھایا۔ اسی سمے بنگال میں راجہ رام موہن رائے نے برہم سماج کی ستھاپنا کی تھی۔ انہوں نے یدیپی رشی دیانند سے پہلے جنم گرہن کیا۔ اور ناری اندولن چلایا پر دیانند جی کے اور راجہ صاحب کے نقطۂ نظر میں بہت فرق تھا۔ راجہ صاحب نے پوری طرح مغرب کی نقل کی تھی۔ جس طرح یوروپین عورتوں نے پرشوں کا انوکرن کیا۔ اور امی ٹیشن پرش بننے میں اپنا گورو سمجھا۔ اسی طرح کچھ تھوڑی سی بھارتیہ استریاں بھی ان کے نقش قدم پر چل کر اپنی رہی سہی شان بھی کھو بیٹھیں۔ تھوڑی سی انگریزی بولنا۔ اور کلبوں۔ سبھا سوسائیٹیوں میں پرشوں سے سوتنترتا پوروک ملنا۔ پریم بواہ آدی اس شکھشا کے انگ تھے۔ کیول واہیہ چمک دمک تھی۔ شریر کی سجاوٹ تھی۔ آتما کی انتی کی اور کسی کا دھیان نہ تھا۔ ادھوری انتی ان کے لئے اور بھی ادھک ہانی کارک سدھ ہوئی۔ ان کے دل میں بدلے کی آگ تھی۔ اس لئے وہ پرش کے بھنی دندی کے روپ میں کھڑی ہوئی۔ اننہ ایو نہ تو اس میں اپنے سے پورو برتی ناری کے گن رہے اور نہ ہی وہ آدرش ناری ہی بن سکی۔ وہ نہ ادھر کی رہی نہ ادھر کی۔ چھربے بھی چلے بھے چھپتے ہوئے دو بیلے ہو کر رہ گئے۔ پر خوش نصیبی سے بھارت میں ایسی استریوں کی سنکھیا بہت ہی کم تھی۔ جنہوں نے انکا انوکرن کیا۔ یوروپ کی نقل کی۔ کیونکہ شیگھر ہی دیانند جی کا آگمن ہوا۔ استری کو ویدک کال کی ناری کا انوکرن کرنے کی صلاح دی۔ رام موہن رائے نے یوروپینوں کی نقل کرنے کا آدیش دیا تھا پر مہرشی نے بتایا۔ کہ جو رتن بھارت میں ہیں۔ وہ اور کسی جگہ ملنے ناممکن ہیں۔ زیدوں سے ادھک عورت کی عزت کبھی کسی نے نہیں کی۔ ویدک ناری ہی آدرش ناری ہے۔ وہ خدمت کرنے کے لئے کومل ہردے سیوکا ہے۔ اور علاج کرنے کے وقت ہوشیار ڈاکٹر۔ گھر کے جھگڑوں کو سلجھانے کے لئے وہ ایک جج کے سمان ہمارے سامنے آتی ہے۔ تو گھر سنبھالنے کے وقت یوگیہ مینیجر کے روپ میں اس کے درشن ہوتے ہیں +

بالیہ وواہ کو گھاتک بتلاتے ہوئے انہوں نے کماریوں کو شکھشا دی۔ کہ وہ ایوگیہ کی پتنی بننے سے صاف انکار کر دیں۔ انہوں نے ہی برہمچریہ کا مہتو ناری کو سمجھایا +

ودھوا وواہ رام موہن رائے نے ودھوا وواہ کا سمرتھن کرتے ہوئے یہ دلیل دی تھی۔ کہ پرش بھی تو دوسرا وواہ کراتے ہیں۔ پھر استریاں ہی کیوں نہ ایسا کریں۔ سوامی جی نے استریوں کو پنر وواہ کی شکھشا نہیں دی۔ انہوں نے کبھی اپنی ناک کٹے تو کٹے دوسرے کا کام تو بگڑے کی نیتی پر چلنے کی صلاح نہیں دی۔ بلکہ اس جگہ پرش نے پرشوں کو بھی برہمچریہ کی شکھشا دی۔ ایک پتنی برت پالن کا اپدیش دیا۔ اور انہیں پتنی کے پرتی سچا ہونا سکھایا +

استریوں کی انتی انہوں نے ناری کی انتی کے لئے ناریتو کو جاگرت کرنے کی ہی شکھشا دی۔ پرشتو بہاپتی کرنے کا ادھیوگ کرنے کی نہیں۔ انہوں نے ناریتو کا سمارو کیا +

انہوں نے استری کو جہاں شاسن پربندھ میں پرش کے سمان بھاگ لینے کا ادھیکار دیا۔ وہاں اجیوکا اپارجن کے لئے انہوں نے اسے کبھی پریرت نہیں کیا۔ یہ بھار انہوں نے پرش کے کندھوں پر ڈالا۔ اور استری کو سوگرہنی بننے کی شکھشا دی۔ پر اپکار ان کی شکھشا کی وشیشتا تھی وہ ویوہارک تھی +

ناری دشکھشا تھی۔ وہ چادر ڈونے، پنڈے بیچاریوں آدمی کے پھندے میں پھنسی ہوئی تھی۔ انہوں نے اسے پشو سے مانوی بنایا +

پاشچاتیہ شکھشا کی لہر میں وہ پرشوں کی پرتی دوندی بننے لگی تھی۔ اسکے ہردے میں بدلے کی آگ جل اٹھی تھی۔ وہ بھیانک ہو اٹھی انہوں نے اسے دانوی سے مانوی بنایا +

ناری پر مہرشی کا یہ سب سے بڑا اپکار ہے۔ کہ انہوں نے اسے دیوی دانوی کیول مانوی بنایا +

احسان شناسی یا کرتگیتا بھارتیہ ناریوں کو مہرشی کے اپکاروں کو نہ بھولنا چاہیئے۔ رشی کی شکھشائیں ان کے لئے پرکاش ستمبھ کا کام دیں گی۔ پرش سے کشبدھ ہوا اٹھتا ناری کی ڈربلتا کا سوچک ہے۔ یدی ناری سچی مانوی بنے گی۔ تو پرش کو اوشیہ ہی جھکنا پڑے گا۔ اسے ودش ہو کر مانو بننا پڑے گا +

مفت مفت

از سر نو زندگی حاصل کرنے کا آسان راستہ بتانے والی نصیحت امیز بڑی کتاب وید ودیا بغیر ڈاک محصول بالکل مفت منگائیں +

مدن منجری فارمیسی۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

معجزہ

آپ کی آنکھوں کی بینائی کتنی ہی کمزور کیوں نہ ہو گئی ہو۔ آپ معجزہ کا استعمال کر کے معجزہ دیکھیں۔ یہ کھانیکی دوا ہے۔ اس سے برسوں کے عینک کے عادی عینک سے نجات پا چکے ہیں۔ تقریباً تقریباً اندھے بھی سجاکھے ہو گئے ہیں۔ ایک بار استعمال کر کے ہماری صداقت کا امتحان کریں۔ قیمت عہ/ ۲ +

(مکمل توراک) سرمہ نین جیوتی کا استعمال سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ کرشمہ بادی بدہضمی۔ پیٹ درد کمی بھوک وغیرہ کیلئے واقعی کرشمہ کا اثر رکھتی ہے۔ قیمت ۸ فی شیشی۔ تینوں نسخے اکٹھے منگوانے پر اڑھائی روپے + ملنے کا پتہ:-

امر چند یگیہ دت پوری۔ گوراں گیٹ ہوشیارپور

ور کی ضرورت

ہندی رتن مڈل پاس ایک کھتری کل اتپن کنیا کیلئے ایک آریہ ور کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کریں:-

مائی شو پرشاد آریہ

اونکار بھون۔ معظم جاہی روڈ۔ حیدرآباد (دکن)

ایک راشٹریہ کہانی

پریم یوگی

لیکھکہ :- کماری امولیہ دیوی گپتا

"انقلاب" "زندہ باد" کرانتی چر جیوی" کے گگن بھیدی نعرے اسنکھیہ استری پرشوں کے گلے سے نکل کر انت اکاش کو پرتی دھونت کر رہے تھے۔ "گاندھی چوک" میں نمک قانون توڑا جا رہا تھا۔ بھٹیوں میں بھارت ماتا کی جے گھوش کے بیچ ایندھن جھونک رہا تھا۔ سویم سیوک گن دوگن اُتساہ سے کڑاہوں میں نمک کا پانی ڈال رہے تھے۔ دوسری اور ویر پرسو۔ رتن گربھی بھارت جننی کی پتریاں اپنے کومل پرنتو ہردے سپرشی "بھارت کے شیر جاگو بدلا ہے اب زمانہ" کے گائن سے ویروں کو اُتساہت کر رہی تھیں۔ جلتی ہوئی بھٹیوں پر چڑھے ہوئے کڑاہوں میں اُبلتا ہوا پانی... اُپستھت جنتا کے ہردے میں ویر تو اُبال رہا تھا۔

استے میں ہی ایک آواز آئی.......

"آ گئی..... آ گئی.... پولیس آ گئی.....!

یہ سن کر دیویاں اُچیہ سور سے "اساں نہیں ہارنا بھاویں ساڈی جان جاوے" گانا شروع کیا۔ سویم سیوکوں کے نیتا اندو بھوشن نے راشٹریہ پتاکا کو اور اونچا اُٹھا دیا۔ اور چلا کر کہا۔ "یہ راشٹر دھوجا دھن میرا جیون بلیدان کر دیں گے۔ سولی پر چڑھ جائیں گے پر جھنڈا نہیں جھکنے دیں گے۔ ویرو! کوئی بھاگ نہ پائے۔ بھارت ماں کے ان جل کا اپمان نہ ہونے پائے۔" پوجیہ مہاتما گاندھی کی جے قومی نعرہ ایک ساتھ ہزاروں کنٹھ پکار اُٹھے۔ "بندے ماترم"۔

ماتری بھومی پر مر مٹنے کے لئے تیار جننی کے سپوتوں کا یہ اُتساہ دیکھ کر ایک بار تو پولیس کے سپاہیوں کے نیرس ہردیوں میں بھی ایک کھشن کے لئے راشٹر کا بھاو جاگرت ہو اُٹھا۔ پرنتو انت میں اُنہیں نشستر جنتا پر لاٹھی چارج کرنا ہی پڑا۔ رکت پات آرمبھ ہو گیا۔ بیسیوں سروں سے خون کے فوارے چھوٹنے لگے۔ پرنتو دلیش پریم میں متوالے بھارت کے سپوت اور سپتریاں ایک پگ بھی پیچھے ہٹنے کا نام نہیں جانتے تھے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے آگے بڑھ کر اندو بھوشن کو گرفتار کر لیا۔ اپنے پیارے نیتا کو اس پرکار گرفتار ہوتے دیکھ کر جنتا کا خون اُبلنے لگا۔ اور وہ مرنے مارنے کے لئے تیار ہو گئی۔ پرنتو کنپی دیویانگنی کی دیر داشت پر نتو شانت لاٹھیاں درشانت رہ کر پولیس کی لاٹھیاں کھا کر کوئی چنتا نہیں۔ اگر اندو بھوشن چلے گئے تو آپ اپنے کو بنا نیتا کے سمجھ کر نراُتساہت نہ ہوئیے۔ اندو بھوشن کے چھوڑے ہوئے ادھورے کاریہ کو میں پورا کروں گی"۔

سن کر سبھی دُگنے اُتساہ سے کاریہ میں لگ گئے۔

پولیس اندو بھوشن کو انیہ سویم سیوکوں کے ساتھ جیل کی لاری میں ٹھونس کر لے گئی۔ جنتا کھائی سی۔ ٹھگی سی رہ گئی۔ پرنتو اندرا کی اُپیکت للکار سن کر سبھی دُگنے اُتساہ کر اپنے کاریہ میں لگ گئے۔ راست ولمبت ہوئے کڑاہوں کو اُٹھا کر بھٹیوں پر رکھ دیا۔ سائینگ کال میں جب نمک بن چکا۔ تو اُسے سونے کے مول خرید کر جنتا چلی گئی۔

(۲)

آج عدالت میں حد سے زیادہ بھیڑ تھی۔ جنتا ٹڈی دل کی بھانتی اُمڑی ہوئی چلی آتی تھی۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ عدالت وہ عدالت نہیں۔ بلکہ کرشن مندر ہے۔ جہاں لوگ اپنے دیوتا کی پوجا کرنے آئے ہیں۔ پرنتو اُس کے پٹ ابھی تک نہیں کھلے۔ سب کی آنکھیں عدالت کے پھاٹک پر لگی ہوئی تھیں۔ اتنے میں جیل کی لاری آکر رُکی۔ اور اندو بھوشن "بھارت ماتا کی جے"۔ اس جے گھوش کے ساتھ عدالت کے اپرادھی کٹہرہ..... میں لے جا کر کھڑے کر دئے گئے۔ اسنکھیہ آنکھیں اُس اور لگ گئیں۔ آج اُس کا فیصلہ تھا۔ سرکاری وکیل اپرادھی سدھ کرنے کی جی جان سے کوشش کر رہے تھے۔ انت میں ان کا پریتن سپھل ہو گیا۔ اور اُسے دو برس کی سادی قید کا حکم دیا گیا۔ جنتا کے اتینت اگرہ پر انہیں دو منٹ بولنے کے لئے سمے دیا گیا۔ انہوں نے اپنی بولنا برابر مبھ کیا ہی تھا۔ کہ ایک سترہ اٹھارہ ورش کی کھدر دھارنی تو ایک بجلی کے سمان تیبر گتی سے آ کر ترنگی کھادی کی منوہر مالا اندو بھوشن کے گلے میں ڈال اور اُسی کی پوتر پد دھولی لے اس بھیڑ کو چیرتی ہوئی اُسی بھیڑ میں لپٹ ہو گئی۔ وہ منٹ سماپت ہو چکے تھے۔ شانتی اور درڑھتا پوروک کاریہ کرنے کا آدیش دے کر اندو بھوشن لاری میں جا کر بیٹھ گئے۔ "بندے ماترم" کی دھونی کے بیچ لاری آنکھوں سے اوجھل ہو گئی۔ اُسے جیل میں اپنے ساتھیوں سے پتہ لگا۔ کہ وہ شہر کے رئیس سیٹھ رما شنکر مہیتل کی کنیا کماری اندو تھی۔

دوسرے دن سویم سیوک اندو کے نیترتو میں بہت بڑی سنکھیا میں ودیشی کپڑے کی دکانوں پر پکٹنگ لگانے گئے۔ بازار کے سب سے بڑے کپڑے کے بیوپاری سیٹھ کرپا رام چوکٹرات نے اپنی سہائتا کے لئے پولیس کو بلا لیا۔ پولیس نے آتے ہی لاٹھی چارج شروع کر دیا۔ رکت کے فوارے چھوٹنے لگے۔ پرنتو ویر سویم سیوک اٹل دھیرد کے سمان اپنے اپنے ستھانوں پر کھڑے رہے۔ آہاہا! کتنا مارمک ہردے تھا۔ نرشنسنا پورے جوش کے ساتھ اپنا تانڈو نرتیہ دکھا رہی تھی۔ دوسری طرف سہشنتا چرم سیما پر تھی۔ اہنسا ورتی ویر جننی کے کشٹ نوارن کے سمکھ اپنے کشٹ کو ترن سمان بھی نہیں سمجھ رہے تھے۔ اسی سمے اتی اندر جل کا مولیہ رکت سے چکایا جا رہا تھا۔ جنتا کوسوں دور کھڑی اپنے بھاگیہ کو کوس رہی تھی۔ جنتا پولیس کی لاٹھیوں کے ڈر سے استا ولمبت ہو گئی۔ اسی سمے کسی لاٹھی اندو کے سر میں لگی۔ پرنتو دھنیہ ہے اس کی ویرتا کو کہ اُس نے منہ سے اُف نہ کہہ "بندے ماترم" ہی کہا۔ پولیس اپنا کاریہ سماپت کر کے چلی گئی۔ سویم سیوک اندو کو اُس کی کوٹھی پر لے گئے۔ سیٹھ رما شنکر اپنی پیاری (پتری) کی یہ دشا دیکھ کر بلک اُٹھے۔

آہ! اندو سر درد سے کراہ اُٹھی۔ سرہانے بیٹھے ہوئے سیٹھ صاحب نے کہا:-

"کیوں بیٹی! کیا بہت درد ہے"؟

"نہیں پتا جی! کیا اندو بھوشن کی سزا کی اودھی ابھی سماپت نہیں ہوئی"؟ اندو نے کروٹ بدلتے ہوئے کہا۔

پتا نے کہا:-

"نہیں بیٹی!"

سیٹھ صاحب کی کوٹھڑی پر ہر سمے منشیوں کا جمگھٹا لگا رہتا ہے۔ سبھی کوئی اندو کی منگنی کے لئے بھگوان سے پرارتھنا کرتے تھے۔ سیٹھ صاحب ان کا تو کہنا (بقیہ دیکھو صفحہ ۱۹)

سوادھیائے کے لئے نادر موقعہ

ویدک وِنے لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار۔ اس پستک میں ہر روز کی پرارتھنا منتروں کی سندر سرل اور مدھر ویاکھیا کی گئی ہے۔ اس طرح ورش بھر کیلئے ۳۶۵ پرارتھنائیں اس پستک میں سنگرہ کی گئی ہیں۔ پستک تین بھاگوں میں چھپی ہے۔ ایک بھاگ کا مولیہ ایک روپیہ اور تین بھاگوں کا تین روپے ہے۔

براہمن کی گئو لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار۔ سچے براہمن کی بانی میں کیا جادو بھرا رہتا ہے۔ اس پستک میں اس سوکت کا سند سانو واد کیا گیا ہے۔

سوم سرُوور لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ اس پستک میں سام وید پومان سوکت کی سندر ویاکھیا ہے۔ سوم شبد سے وید میں کیا مطلب ہے۔ یہ پستک میں اچھی طرح دکھایا گیا ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ ۸/ سادہ ایک روپیہ ۴/

یوگیشور کرشن لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ کرشن کا سرل پرمانک اور پورن جیون چرتر پڑھنے کے لئے اس پستک کو منگائیے۔ بھاشا سرل اور محاورے دار ہے۔ چھپائی سندر ہے۔ مولیہ ایک روپیہ آٹھ آنے۔

ہماری دیگر پستکیں

بھارت ورش کا اتہاس۔ تین کھنڈوں میں۔ پرسدھ آچاریہ رام دیو جی۔ مولیہ تینوں بھاگوں کا ۵ روپے ۴/ **پران پریہ لوچن**۔ پرانوں میں اوچنا تمک گرنتھ ہے۔ قیمت ۳ روپے۔ **دھرم اُپدیش**۔ سوامی شردھانند جی کے اُپدیشوں کا سنگرہ دو بھاگوں میں قیمت ۸/ **سنسکرت پر دیپکا**۔ دو بھاگ۔ سنسکرت سیکھنے کی ریڈریں قیمت ۲/ **برہمچریہ سندیش**۔ اس وشے پر اب تک لکھی گئی پستکوں میں سب سے اُتم ہے۔ قیمت ۱۲/ **استریوں کی سنتتی**۔ دیویوں کے ہاتھ میں دینے اور کنیا پاٹھ شالاؤں میں انعام بانٹنے کیلئے اس سے اچھی پستک نہیں مل سکتی۔ اس پر پانچسو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ **منو شکشا دگیان**۔ چھوٹے بچوں کو شکشا دی جائے۔ اس پر پرمانک پستک ہے۔ اس پر چودہ سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ قیمت ۲/ ۸/ محصول سب جگہ مفت

منیجر پستک بھنڈار گورکل کانگڑی سہارنپور | برانچ منیجر پستک بھنڈار گورکل کانگڑی ہسپتال روڈ لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ریاست ٹراونکور کے مندر ہریجنوں پر کھول دئے گئے

مہاراجہ ٹراونکور کی سراہنیہ گھوشنا

دکشن ہندوستان کے ہندو دھارمک
[...] کے لئے پرسدھ ہے۔ یہی ہندو سموچے
ہندوستان کے ہندوؤں میں سردا و دھک روڑھی
[...] ہیں۔ اس کا ایک [...] اہرن ٹراونکور راجیہ
[...] ہے۔ یہاں تین ہزار راجیہ کے مندر
[...] ان مندروں کے پوجن ارچن میں پرتی
[...] دو لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔
[...] چھ بار پوجا کی جاتی ہے۔ ان مندروں
میں ہندو ماتر کو پرویش کرنے کا ادھیکار
[نہ] تھا۔ کیول سورن ہندو ہی مندر پرویش
کے ادھیکاری تھے۔ سورن ہندوؤں کی پرسدھ
[دھار]مک کٹرتا ایوم روڑھی گرستتا کا یہ پرنیام
[...] ہندو دھرم دروُدھیوں کا گھڑا سے
[...] کی پرکار کی بادھا کے پرچار ہونے لگا۔
[...] ابادھی میں ہی ستر لاکھ ہندو ہندو
دھرم سے دکھی ہو عیسائی مت انویائی ہو گئے۔
[...] کی اوستھا تو یہ ہے۔ کہ سورنوں نے نائیر
[...] کے اتیرکت پرایہ سبھی جاتیوں کو اسپرشتا
[میں] دھکیل دیا ہے۔ ان کنفت اسپرشیوں
[میں] آتم سمان کی بھاونا جاگرت ہوئی۔ ادشیہ
[...] اسپرشیوں میں آتم سمان کی بھاونا سمان
[...] کے لئے یہ ہندو مہا سبھا ایوم آریہ
[سماج] اتیادی سماجک سنستھاؤں کے اسپرشتا
[نوا]رن کے اندولن بھی۔ اتنک روپ میں ہی
[...] کاری ثبوت ہوئے ہیں۔ یہ آتم سمان کی
بھاونا کشمیر۔ بڑودہ۔ کولہاپور۔ جھالاواڑ۔
[...] دھاری۔ تنجاور اتیادی ہندو راجیوں
[میں] جاگرت ہوئی۔ وہاں کے ہندو راجیہ
ادھیکاریوں نے اسپرشیوں کے لئے جہاں
مندر کھولدئے وہاں کنواں جل آشیہ اتیادی
اسپرشیوں کے لئے نشدھ استھانوں کو بھی
اسپرشیوں کے لئے ابھیوگ نیمت و گھوشت
کر دیا ہے۔ یہی بھاونا ۱۹۱۱ء میں شری
[...] سبھا کے پندرھویں ادھیویشن میں
[...] پرسپھوٹت ہوئی۔ اسپرش کہے جانے والے
ہندوؤں کے لئے راجیہ کے مندروں کے پٹ
کھولا رہنے کے لئے راجیہ ادھیکاریوں سے
[انور]ودھ کیا گیا۔ اسی آشیہ کے پرستاو
۱۹۲۰ء و ۱۹۲۱ء میں بھی اُپسھت
[کئے] گئے۔ کنتو دھارمک کٹرتا کی درشٹی کو سنکھ
[...] تت کالین دیوان نے ان سبھی پرستاوں

کو انیمت و گھوشت کر دیا گیا۔ پھر بھی ان اندولنوں کا پرنام یہ رہا۔ کہ راجیہ کی پرجا میں درڑھتا گھر کرنے لگی اور وہاں تیجسوی لوک مت کی ستھاپنا ہو گئی۔ ٹراونکور نریش سوبھاو سے ہی سدھ بدھ، وچاروں کے نریش تھے۔ جب یہ دیکھا گیا۔ کہ مندر پرویش کے بارے میں راجیہ لوکمت انوکول ہوتا جا رہا ہے۔ تو راجیہ کی اور سے ۱۹۳۴ء میں مندر پرویش جانچ سمتی نیکت کی گئی۔ اس سے بھی ایکھنیہ وشیش لابھ نہ ہوا۔ پرگتی شیل ٹراونکور نریش اپنی پرجا کی پرگتی کا سوکھشم نریکشن کر رہے تھے۔ اس کے انوسار نریش نے اپنے راجیہ کے راج پتھ چھترم تتھا کنڈئیں اتیادی اسپرش کہے جانے والے ہندوؤں کے لئے کھول دئے۔ اور سدھار کی یہ گوتی وہاں کے سماج نے ہضم کر لی۔ تب دیپاولی ایوم مہاراج کی ۱۵ ویں ورش گانٹھ کا سمرنیہ سودن پراپت ہوا۔ جب کہ راجیہ بھر کے تین ہزار مندر اسپرشیوں کے لئے کھول کر ہندو دھرم کا گلا گھونٹنے والی کٹھور شرنکھلاؤں کو مہاراج نے چور چور کر دیا۔ یہ صحیح ہے۔ کہ اس سے پہلے بھی انیک ہندو راجیوں میں اسپرشیوں کے لئے مندر کے پٹ کھول دئے ہیں۔ پھر بھی ٹراونکور کے مندروں کے پٹ کھولنے کی گھٹنا وشیشتا پورن ہے۔ کارن؟ ٹراونکور کا ہندو راجیہ دکھشن ہندوستان میں کٹرتا کا گڑھ مانا جاتا تھا۔ اور جب کہ کٹرتا کے گڑھ میں ہی ایکمت کرانتی کاری سدھار کا سواگت کیا گیا۔ تب اب یہ کہنے میں ہچکچاہٹ نہ ہونی چاہئے۔ کہ ہندو جاتی نے مندر پرویش کا پرشن سدا کے لئے سنتوش جنک ریتی سے حل کر لیا ہے۔ اتا ایو وہ سورن اوشیہ ہی سمرنیہ، اتہاسک، ایوم ہندو دھرم کے نوین ادھیائے کے شری گنیش کا پرتھم پوتر دِوس ہے۔ پھر بھی ادوتیا ہے۔ میسور تتھا گوالیار اتیادی ہندو راجیوں کے پرگتی پریہ ادھی پتی ……

महाजनो येन गतः सा पन्थाः ॥

کے انوسار ہندو دھرم ہندو سنسکرتی۔ ہندو جاتی۔ ہندو دیش۔ ایوم ہندو بھاشا کو سنگٹھت بنانے والی آتم گھاتک روڑھیوں کا سدا کے لئے

مہاتما گاندھی کے پتر عبداللہ گاندھی پھر ہندو دھرم میں

شدھی کے بعد ہیرالال گاندھی کا بیان

شری ہیرالال گاندھی نے جو ۱۱/۴ ۳۶ کو شدھ ہو کر ویدک دھرم میں پرویش کیا ہے۔ انگریزی و گجراتی میں ایک پتر پرکاشن ارتھ بھیجا ہے۔ جس کا انوواد نمن پرکار ہے:۔

پوجیہ مہاشیو! بھائیو، اور بہنو! نمستے

کچھ لوگوں کو آشچریہ ہوگا۔ کہ میرا اُدھار کیسے ہوا۔ بہت سے مسلمان اور ہندو میرے وشے میں کئی پرکار سے سوچتے ہوں گے —— پرنتو میں اپنا دل کھول کر رکھتا ہوں۔ آج کل دھرم کیول سدھانتوں کا ہی نام نہیں ہے۔ اپتو اس کے انویائیوں کی سنسکرتی، اچار و سماجک جیون بھی اس میں سملت ہوتے ہیں۔ میرا پرتیکش انوبھو ہوا ہے۔ کہ پراچین ویدک دھرم کی سنسکرتی۔ بھاشا۔ ساہتیہ۔ دھارمک سماجک اچار وچار دیش میں پرچلت سب دھرموں سے شریشٹھ ہے۔

سوامی دیانند سرسوتی کے دکھائے پرکاش میں ہم بلپوروک کہہ سکتے ہیں۔ کہ سب دھرموں کی سچائی کا آدی سروت ویدک دھرم ہی ہے۔

پرنتو یہ سارو بھوم سچائیاں۔ بھن بھن مذہبوں کی سنکیرنتا کے میل سے وکرت ہو گئی ہیں۔ —— بھارتیہ مسلمانوں کے ساتھ سمپرک کے انوبھو سے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ محمد صاحب کے فرمانوں اور دھارمک سدھانتوں سے بہت دور ہیں۔ حضرت خلیفہ عمر نے دوسرے مذہب والوں کے دھارمک استھانوں اور سنستھاؤں کو جلانے کی میرے گیان میں کہیں آگیا نہیں دی۔

اب سب باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے میں نے نشچے کیا۔ کہ میں اب اور ادھک اسلام کی سیوا نہیں کر سکتا۔

رگرا منتھن چرچہ کر جیسے اپنے ستھان پراپت کرتا ہے۔ ویسے میں بھی مہرشی دیانند سرسوتی کے دکھائے پرکاش میں بچے ویدک دھرم کے سدھانتوں کو سمجھنے کا یتن کر رہا ہوں۔ سوریہ کی کرنوں کے سمان یہ سدھانت سچے اور سارو بھوم ہیں۔ مہرشی دیانند نے اپنی پستکوں ستیارتھ پرکاش۔ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا آدی میں ان کی ویاکھیا کی ہے۔ آریہ سماج کے پرنتو

سوامی دیانند کی شکشا کی کرپا سے میں اپنے پیتریک دھرم اور ماتری سنسکرتی کے چرنوں میں پُنہ آ رہا ہوں۔ یدی میرے ماتا۔ پتا۔ سمبندھی اس سماچار سے پرسن ہیں۔ تو میں ان کے آشیرواد کا بھکشک ہوں۔

انت میں میرا نویدن ہے۔ کہ میری رکھشا کیجئے۔ مجھ پر دیا رکھئے۔ اور مجھے کھشما کیجئے۔ میں بمبئی آریہ سماج کے کاریہ کرتا۔ اور سب اُپستھت مہانو بھاووں کا دھنیہ واد کرتا ہوں

ओं तमसो मा ज्योतिर्गमय ॥

(ہیرالال گاندھی)

ہم انت کرنے کے لئے ساہس پورن اگرسر ہوں جے ہو ہندو دھرم کی جے ہو

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دی گے۔ اور ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گر بٹھڈا فسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔

فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

SuLeman Umar + co., Karachi

---

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی پورا اثر دکھلاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے سر کا درد۔ کھجلی۔ خون کا ضائع ہونا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ کوئی مشرقی دوا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ قیمت عہ/ دو روپیہ ۸/ محصول ڈاک ۸/ + گارنٹی۔ دوائی استعمال کرنے کے دس سال کے اندر اندر اگر دوبارہ مرض ہو جائے۔ تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی اس سے بہتر دوائی بتانیوالے کو دو صد روپیہ انعام۔ ملنے کا پتہ:۔

مینیجر۔ کیلاش فارمیسی۔ فتح گڑھ۔ پنجتور۔ ضلع فیروزپور (پنجاب)

گرہستھ میں اشانتی

اُسے کیسے دُور کیا جا سکتا ہے؟

لیکھک: شری گنیش لال ویاس

ایک آریہ ہندو کٹمب میں اشانتی کا پرایہ ابھاؤ پایا جاتا ہے۔ کہیں پتی پتنی میں آپس میں ان بن ہے۔ تو کہیں ساس بہو آپس میں کٹ مر رہی ہیں۔ نند بھاوج کی لڑائی تو ہندوؤں میں بالکل سادھارن بات گنی جاتی ہے۔ سب سے وچتر بات تو یہ ہے۔ کہ ایسی ساسیں جنہوں نے اپنی یوا اوستھا میں ساسوں کے دوارا ادھک تکلیفیں سہی ہیں۔ اپنی بہوؤں پر ادھک اتیاچار کرتی دیکھی گئی ہیں۔ ادھر نند سوئم اپنے سسرال میں نندوں کے مارے تنگ رہتی ہوئی بھی اپنے پیہر میں بھابی کا جیون نرک بنانے سے نہیں چوکتیں۔ یہی حال ماتاؤں کا ہے۔ انہیں اپنی پتریوں کے ساتھ ان کی ساس نند کے دُرویوہار کی ہمیشہ شکایت رہتی ہے۔ لیکن سوئم اپنی بہوؤں کی جو مٹی پلید کرتی ہیں۔ اور ان کی لڑکیاں جو اپنی بھابیوں کا جینا حرام کر دیتی ہیں۔ اس کی انہیں پرواہ نہیں ہوتی۔ اور بیچارہ پتی؟ وہ یدی پتنی کی حمایت کرتا ہے۔ تو گگدو یا 'جورو کا غلام' کی اُپادھی پاتا ہے۔ اور یدی ماتا یا بہن کا کچھ پکش لے کر گرہنی سے کچھ کہتا ہے۔ تو سسرال میں راکھشس کے نام سے بدنام ہوتا ہے۔ عجیب سمسیا ہے۔

اُلٹی گنگا اس اوستھا میں جو واستو میں ہونا چاہیئے وہ نہ ہو کر اُلٹی ہی گنگا بہتی ہے۔ جس مہیلا نے اپنی یوا اوستھا میں ساس نند سے تکلیف اُٹھائی ہو۔ اُسے اپنی بہو سے ویوہار کرتے سمے اپنے اُن کڑوے انوبھووں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اور سوچنا چاہیئے۔ کہ جس پرکار ساس کے دُرویوہار سے اُنہیں دکھ ہوتا تھا۔ ویسے ہی اب سوئم ان کے دُرویوہار سے بہو کو بھی ہوتا ہوگا۔ ادھر نندوں کو یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ جس پرکار ان کی نندوں کے کڑوے بول اُنہیں چبھتے ہیں۔ ٹھیک ویسے ہی ان کے کٹھور شبد بھاوج کو بھی چبھتے ہوں گے۔ لیکن نہیں یہ دیویاں تو اس پرکار ویوہار کیا کرتی ہیں۔ مانو ایک اور کا بدلا دوسری اور چکا رہی ہوں۔

پتنی کی پہریداری بیچاری ہندو بہو تو دکھ بہیں سماپت ہو جاتے ہوں یہ بات بھی نہیں ہے۔ ہندو ناری سمبھوتا پتی کو اپنے جیون کا سہارا سمجھتی ہے۔ جس مہیلا کا پتی سمجھدار ہوتا ہے۔ وہ اُسے ایکانت میں سانتونا دیکر تتھا اس کی کٹھنائیوں کے پرتی سہانو بھوتی ہوتی ہے۔ تو وہ کسی بھی پرکار کی دینتا دیکھ پریہ ... سامنا کر لیتی ہے۔

پرنتو ہندو پتی دیروں میں سے ادھیکانش تو ایک سہچر کے بدلے پہریدار کا پارٹ ادا کرتے ہیں۔ دن بھر ساس نند کی جھڑکیاں سہتے سہتے تنگ آئی ہوئی بیچاری بہو جب جب راتری کے سمے کچھ شانتی کی آشا سے پتی دیو کی سیوا میں اُپستھت ہوتی ہے۔ تو دن بھر کی دُرگھٹناؤں کے وشئے میں ہمت (کراس اگزامی نیشن) آرمبھ ہو جاتا ہے۔ وہ ایک سمے ایک ستھان پر کیوں گئی تھی؟ ایک دیگی سے بات چیت کیوں کرتی تھی؟ ایک پرکار کا کپڑا کیوں پہنا تھا؟ آدی پرشنوں کی جھڑی لگ جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ استری کا جیون دوبھر ہو جاتا ہے۔ اس کی رچناتمک شکتیاں نشٹ ہو جاتی ہیں۔ اور سارا جیون ایک کڑوے پن ہی اور بیروت ہو جاتا ہے۔

ہندو مہیلا کا سروسیہ استریوں کے ساتھ ویوہار کرتے سمے

ہم پرش جو سب سے بھینکر بھول کرتے ہیں۔ وہ چرتر یا سداچار کے سمبندھ میں ان کا ارتھ کرنا ہے۔ ہم یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ سداچار کو ہندو ناریاں انت کال سے اپنا سروسیہ مانتی آئی ہیں۔ اوسط پرش کی اپیکشا اوسط ناری کا سداچار ادھک سرکشت تھا ہے اور رہے گا۔ استریوں میں آچرن ہینتا کے جتنے بھی اُداہرن پائے جاتے ہیں۔ ان کے مول کارنوں میں کوئی نہ کوئی انوچت سماجک روڑھیاں کسی نہ کسی پرش دوارا بہکایا جانا ادھیکانش میں سدھ ہونگے۔

ہمارے ورتمان سماجک (بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

دی گوروگھنٹال لمیٹڈ لاہور

کے حصے خریدیئے

لاہور میں ایک عظیم الشان اَپ ٹو ڈیٹ پریس لگانے کی تیاریاں زور شور سے ہو رہی ہیں جو بلاشبہ منافع دیگا اور آپ کا روپیہ جو برائے نام سُود پر بینکوں میں پڑا ہے۔ ایک پُر از منافع تجارت میں لگ جائے گا!

مفصل حالات کیلئے پراسپکٹس طلب کریں!

قیمت فی حصہ پانچ روپیہ ۵

قیمت خاص حصہ پچاس روپیہ ۵۰

المشتہر مینیجنگ ایجنٹس دی گوروگھنٹال لمیٹڈ ہسپتال روڈ لاہور

بھلوال میں سناتن دھرم سبھا اور آریہ سماج کے مابین شاستر ارتھ

بھلوال میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مہوا پدیشک پنڈت منسارام جی ویدک توپ پدھارے۔ انہوں نے سناتن دھرم سبھا کی طرف سے کئے گئے آریہ سماج پر اعتراضوں کے جواب میں اپنے لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا۔ پہلے دن لیکچر کے بعد شنکا سمادھان کے لئے وقت دیا گیا۔ لیکن کسی پورانک نے سامنے آکر اپنی شنکا کا اظہار نہیں کیا۔ دوسرے دن رات کے ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک سارا ہی وقت شنکا سمادھان کے لئے دیا گیا۔ جس میں پبلک کے بہت سے آدمیوں نے آریہ سماج کے سدھانتوں پر شنکائیں کیں۔ اور پنڈت جی نے جواب باصواب دے کر ان کی تسلی کر دی۔ اس سے پورانک دل میں کھلبلی مچ گئی۔ دوسرے دن چونکہ پنڈت منسارام جی نے جگادھری ضلع انبالہ کے جلسہ پر پہنچنا تھا۔ اس لئے شنکا سمادھان کا وقت نہیں رکھا گیا۔ صرف لیکچر ہی مشتہر کیا گیا۔ جب رات کو پنڈت جی کا لیکچر ہو رہا تھا۔ تو پورانک لوگ منشی بھیم سین جی لائل پوری کو ساتھ لے کر آریہ سماج مندر میں آدھمکے۔ اور لیکچر میں خلل ڈالنے کیلئے شنکا سمادھان کے لئے وقت مانگنے لگے۔

اس پر آریہ سماج کی طرف سے جواب دیا گیا۔ کہ اگر آپ نے شنکا سمادھان کرانا ہے۔ تو پنڈت جی کے لیکچر کو بیٹھ کر شانتی سے سنیئے۔ بعد میں اس لیکچر کے مضمون پر آپ شنکا کر سکتے ہیں۔ جس کا ہماری طرف سے جواب دیا جائے گا۔ لیکن اگر آپ کو شاستر ارتھ کرنا منظور ہو۔ تو سناتن دھرم کے ساتھ مضمون کا پہلے فیصلہ ہو چکا ہے۔ یہ شاستر ارتھ مرتک شرادھ پر ہو گا۔ باقی شرطیں طے کر لیجئے۔ یہ کہنے پر پورانک دل منشی جی کو ساتھ میں لے کر شور و شر کرتا ہوا آریہ سماج مندر سے چلا گیا۔ دوسرے دن ۹ بجے آریہ سماج کے ادھیکاری سناتن دھرم مندر میں شرائط مباحثہ طے کرنے کے لئے گئے۔ جس پر سناتن دھرم کے ادھیکاریوں نے کہا۔ کہ ہم منشی بھیم سین جی سے شاستر ارتھ کروانا نہیں چاہتے۔ اگر آپ ہم کو کچھ دن کی مہلت دیں۔ تو ہم کسی اور پنڈت کا انتظام کر لیں۔ غرضیکہ سناتن دھرمیوں نے شاستر ارتھ کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ نہ کیا۔ اس پر آریہ سماج نے شہر میں نوٹس چسپاں کر دئے۔ کہ آج رات کو ½۷ بجے سے ½۹ بجے تک مرتک شرادھ وشے میں آریہ سماج مندر میں سناتنیوں کے ساتھ مباحثہ ہو گا۔ اس اشتہار کے بموجب رات کو آریہ سماج کے وسیع میدان میں مباحثہ یعنی شاستر ارتھ کا انتظام کیا گیا۔ بڑی انتظار کے بعد پورانک منڈلی منشی بھیم سین جی کو ساتھ میں لے کر آریہ سماج مندر میں آئی۔ پولیس کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ جب پورانک منڈلی کو شاستر ارتھ شروع کرنے کے لئے کہا گیا۔ تو پورانکوں کی طرف سے جواب ملا۔ کہ ہم آج مرتک شرادھ پر اس شرط پر شاستر ارتھ کرنے کو تیار ہیں۔ کہ اگر کل کو سوامی دیانند کرت گرنتھوں پر آریہ سماج شاستر ارتھ کرنا منظور کرے۔ اس پر آریہ سماج نے کہا۔ کہ سوامی

(بقیہ صفحہ ۱۱ پر)

شکھشا اور بیکاری

لیکھک: پنڈت بہاری لال جی کاویہ تیرتھ

ورتمان شکھشا پر یہ ایک بڑا بھاری آکشیپ ہو رہا ہے۔ کہ اس کے دوارا روزی پیدا نہیں ہو سکتی۔ شکھشت بیکار پھرتے ہیں۔ ایک ایک استھان کے لئے ہزاروں عرضیاں پہنچ جاتی ہیں۔ اب یہ سب اور سے پکار ہے۔ کہ یہ شکھشا ویرتھ ہے۔ اس سے بیکاری بڑھتی ہے۔ کیول مانسک شکھشا نہ دے کر شلپ شکھشا بھی ساتھ ساتھ دینی چاہیئے۔ اسی وچار کو لے کر شلپ ودیالیوں کی یوجنا ہو رہی ہے۔ اب وچارنے کی بات ہے۔ کہ کیا شلپ سیکھے ہوئے شکھشت بیکاری کی بیماری سے بچ جائیں گے؟

ہمارے ہاں اب بھی ریگلیک وشے کہیں کہیں شلپ ہے۔ اور کسی کسی سکول میں انوارے (Compulsary) بھی۔ جن میں بڑھئی۔ درزی جلاہا آدی کے شلپ سکھائے جاتے ہیں۔ ان کے اتیرکت سوت کاتنا۔ کپڑا رنگنا۔ اور چھاپنا۔ برتن۔ کھلونے۔ اور کانچ کا سامان بنانا بھی سکھائے جانے چاہئیں۔ لگ بھگ آدی دو لیک جگہ سرکاری اور غیر سرکاری سکول ان شلپوں کو بھی سکھا رہے ہیں۔ ہندو وشو ودیالیہ میں صابن سازی۔ نیل بنانا۔ کھلونے رچنا ایسے کئی شلپ سکھائے جاتے ہیں۔ پر کیا ہمارے شکھشتوں کی بیکاری دور ہو جائے گی۔ ہمارے وچار میں تو اوس کی بوندوں سے پیاس نہیں بجھے گی۔ ہمارے ہاں اس سے بھی اچھے بڑھئی۔ لوہار جولاہے۔ معمار۔ کمہار۔ چھیپے۔ رنگریز۔ درزی۔ چمار اور ٹھٹھیرے ہیں۔ انہیں کیلئے جب کام نہیں ہے۔ تو پھر یہ سہسروں چھاتر شلپ آچاریہ ہو کر بھی کام کہاں سے پائیں گے؟ سکولوں سے کام سیکھے بڑھئی گھر کے بڑھیوں سے تیز پڑھتے ہیں۔ اور دبی اوزاروں سے کام نہیں کر پاتے۔ اور کسان ہی کام کر سکتے ہیں۔ یہی دشا درزی چھیپی اور بن کاروں کی دیکھی گئی ہے۔ گھروں میں سیکھے ہوئے تھا اسی جاتی کے لڑکے جتنے ہوشیار ہیں۔ اتنے سکولی نہیں۔ اور ورتمان تو گویا ٹک او شکاروں اور ان کے دوارا چلنے والی مشینوں سے لاکھوں منشوں کا کام ایک مشین کر دیتی ہے۔ منش کی ہنر بریک یوگیتا کلا کوشل ویرتھ ہو گئے۔ شلپ کلا کی یوگیتا سے بہت تھوڑے سے مزدور مشینوں کے دوارا بڑے بڑے کلاوندوں کے کوشل کا مقابلہ چھین رہے ہیں۔ وگیان کے اوشکار اور مشینوں نے ہی وشمیہ اتپن کر کے بیکاری کو اپجایا ہے + بس جب تک مشینوں اور وگیان کے اوشکاروں پر ماشتر یہ نینترن نہ ہو تب تک بیکاری کی سمسیا حل نہیں ہو سکتی +

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون۔ قبض معدہ دست و پا کی سوزش۔ احتلام۔ بے خوابی۔ بے چینی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن توانا تندرست بنتا ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

راج وید نرائن جی کیشو جی۔ ہیڈ آفس جام نگری کاٹھیاواڑ

جالندھر ایجنٹ:۔ ڈاکٹر ہربنس لال۔ نزد پنج پیر گیٹ

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیں

تلوار مارکہ

CHANDRA GUPTA AUSHDHALAYA TRADE MARK TOHANA S.P.R.

کیا آپ کا معدہ کمزور ہے؟

اگر آپ کا معدہ کمزور ہے۔ جگر میں خرابی ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا ٹھیک ہضم نہیں ہوتا۔ یا آپ کے جسم میں خون کی کمی ہے۔ چہرے کی رنگت زرد پڑ گئی ہے۔ تھوڑی دیر چلنے سے دم چڑھ جاتا ہو۔ یا اگر آپ کو جریان، احتلام، سرعت انزال کی شکایت ہو۔ تو آپ فوراً

تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱

کا استعمال شروع کر دیں۔ جو ہر قسم کی جسمانی کمزوری کا شرطیہ علاج ہے۔ اور نیا خون و نئی طاقت و نئی جوانی پیدا کرتا ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ اپنے شہر کے دوافروشوں سے تلوار مارکہ دیکھ کر خریدیں +

ایجنسی کے لئے:۔ چندر گپت اوشدھالیہ ٹوہانہ (ایس۔ پی۔ ریلوے) کو لکھیں

Digitized by eGangotri

بقیہ صلا ویدک مکتی واد اور رشی دیانند

نورت ہونے ہی سے مزکھش ہوتا ہے۔ چولا سدا بنا رہتا ہے"۔

رشی ان اعتراضات کو سن کر اور شاستروں کے پرمانوں کو پڑھ کر یہ نہیں کہتے۔ کہ ہاں مکتی سے جیو واپس نہیں آتا۔ بلکہ وہ ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں۔ کہ وید سوتہ پرمان ہیں۔ اور شاستر پرتہ پرمان۔ پہلے ہم کو وید کی آگیا دیکھنی چاہیئے۔ اس سدھانت کے سمبندھ میں وید کے ارشادات کیا ہیں۔ رشی فرماتے ہیں:۔

جواب یہ بات ٹھیک نہیں۔ کیونکہ وید میں اس بات کا کھنڈن کیا گیا ہے۔ رگوید منڈل ۱۔ سوکت ۲۴۔ منتر ۱-۲

ओं कस्यनूनं कतमस्यामृतानां मनामहे चारुदेवस्यनाम।
कोनो मह्या अदितये पुनर्दात् पितरं च दृशेयं मातरं च ॥ १॥
अग्नेर्वयं प्रथमस्यामृताना मनामहे चारु देवस्यनाम
स नो मह्या अदितये पुनर्दात् पितरं च दृशेयं मातरं च ॥ २॥
इदानीमिव सर्वत्रना त्यन्तोच्छेदः ॥ ३
سانکھیہ سوتر ۱۔ ۱۵۹

دوسرے سوال کا جواب دیتے ہوئے رشی ور فرماتے ہیں۔ کہ "یہ آوشیک نہیں ہے۔ کہ اتینت "अत्यन्त" شبد انینتا جاوے "अत्यन्ताभाव" ہی کا نام لیوے۔ جیسے "अत्यन्तं दुःखमत्यान्तं सुखं चास्य वर्तते ॥"

بہت دکھ اور سکھ اُس منش کو ہے۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کو بہت سکھ یا دُکھ ہے۔ اسی پرکار یہاں بھی اتینت شبد کا ارتھ جاننا چاہیئے۔

یہ ہیں وچار۔ جو مہرشی نے بھٹکے ہوئے ودوانوں کے سامنے رکھے۔ آہا ہا! اس پرکرن کو پڑھنے سے ایک ایک شبد رشی کے وچتر مستشک کو پرکٹ کرتا ہے۔ مہرشی کا ویدپریم کیسا بلند ہے۔ یہ بھلی پرکار معلوم ہو جاتا ہے۔ ان جوابات کو سن کر ودوانوں کی آنکھیں کھل گئیں۔ غلطی کا احساس ہؤا۔ رشی کے چرنوں پر دُنیا جھک گئی۔ اب مکتی واد ایک حقیقی مکتی واد بن گیا۔ وید اصلی گیان مانے جانے لگے۔ رشی کے وید پریم پر جیون تک بلیدان ہونے لگے۔ زبردست دلائل سے ودوانوں کے سر جھک گئے۔ اور پھر سے ویدوں کے حقیقی معنوں کو جاننے کے لئے رشی کی سبھا میں اُپستھت ہوئے۔ دیش میں پھر سے ویدوں کی ضیا باریاں شروع ہوئیں۔ اس لئے آؤ ہم بھی رشی کے وید پریم سے سبق سیکھیں اور رشی مشن میں جیون بلیدان کرنے کا پرن کریں۔

بقیہ صلا پریم یوگی

پینا حرام ہو رہا تھا۔ دن رات اپنی اکلوتی بیٹی کے سرہانے بیٹھے بیٹھے کاٹ دیتے تھے۔ اندو آنکھ کھلتے ہی اندو بھوشن کی بابت پوچھتی تھی۔

دن رات جیل کی کوٹھڑی میں بیٹھے بیٹھے اُوب گئے۔ آگیا ہوتے ہوئے بھی اُنہیں سماچار پتر آدی نہیں ملتے تھے۔ بس شہر سے جو آدمی گرفتار ہو کر آتا تھا۔ اُسی سے تھوڑی بہت خبر مل جایا کرتی تھی۔

وہ اندو کے لئے بہت ہی بے چین تھے۔ کبھی وہ سوچتے میں اُسے پیار کرتا ہوں۔ پرنتو کیوں؟ میرا تو اُس سے وشیش پرنیچے بھی نہیں تھا۔ اتنا ہی سنا ہے میرے بعد اُس نے میرا ادھورا کاریہ پورا کیا۔ پرنتو اتنے ہی پرنیچے سے کسی کو پیار کرنے لگنا کتنی مورکھتا ہے۔ ان سب باتوں کو جانتے ہوئے بھی میں کیوں اس کے لئے اتنا بے چین ہوں"۔

انہی باتوں کو سوچتے سوچتے وہ اس کے لئے بہت ہی بے چین ہو اُٹھے۔ اتنے آدمی روز گرفتار ہو کر آتے تھے۔ پرنتو اندو کا سماچار کوئی نہیں بتاتا تھا۔ تھوڑے دنوں کے بعد ایک آدمی آیا۔ اس سے معلوم ہؤا۔ کہ اندو تو موت کی انتم گھڑیاں گن رہی ہے۔ یہ سن کر ان کی اُسے دیکھنے کی اچھا دور بھی دیگ وتی ہو اُٹھی۔ پرنتو اب پرشن یہ تھا۔ کہ یہ بات سمبھو کیسے ہو۔ جیل سے چھوٹے بنا تو یہ ہو نہیں سکتا تھا۔ پرنتو ابھی تو آئے اُنہیں ایک ماس بھی نہیں ہؤا۔ سوائے کشما مانگ کر جانے کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ انت میں اُس نے یہی کیا۔

جیل سے باہر آ کر دیکھا۔ کہ کوئی بھی اس کا سواگت کرنے نہیں آیا۔ پھر اُسے دھیان آیا۔ کہ کوئی آتا کیسے؟ اُس کے کشما مانگنے کی خبر سرکار کی اور سے اُس کے جیل سے باہر آنے سے پہلے ہی اخباروں میں نکل گئی تھی۔ سنسار میں کایر کا سواگت کون کرتا ہے؟ سب کوئی دیر تا پرہی تو ہوتے ہیں۔ تھوڑی دیر پشچات وہ کچھ ٹھٹھکا سا۔ پرنتو اُبھلا شنت سا رماشنگر کے بنگلے کی اور چلا۔ پرنتو اس نے سامنے سے دیکھا۔ کہ کچھ آدمی ایک ارتھی کو اُٹھائے لا رہے ہیں۔ اور جنتا کا اپار سموہ اس کے پیچھے پیچھے آ رہا ہے۔ اندو بھوشن اردھ مورچھت اوستھا میں ہو کر وہیں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں جب اُسے ہوش آیا۔ تو سوچنے لگا۔ کہ آہ! جس کے کارن سمست دیش کی بدنامی سہی۔ اپنی آتما کا خون کیا۔ وہی مجھ سے اس پرکار ناطہ توڑ کر چل بسی۔ یہ سوچتا ہؤا شمشان کی اور چلا۔ اندو کا انتیشٹی سنسکار ہو رہا تھا۔ پرتیک کی آنکھوں میں آنسو کے کن دکھائی پڑ رہے تھے۔ سبھی اُداس تھے۔ اندو بھوشن سب کی آنکھوں سے اپنے کو بچاتا ہؤا ایک برکش کے تلے جا بیٹھا۔

(۳)

سب کہتے ہیں۔ کہ وہ کوئی یوگی ہے۔ ورنہ شمشان میں رہنا سادھارن آدمی کا کام نہیں ہے۔ پرنتو وہ واستو میں نہ یوگی ہے نہ سدھ۔ وہ تو ایک سادھارن منش ہے۔ اس کے شمشان میں رہنے کا کارن یہ ہے۔ کہ اُس کے جیون کی ندھی اس کی کٹیا کے پاس چر ندرا میں سوئی ہوئی ہے۔ اس کا پرتی دن کا کاریہ اس ستھان پر جا کر پرانہ سائینگ پریم کے دو آنسو بہانا اور اُس کے چیتھہ سوروپ دو پُشپ چڑھا آنا ہے۔ ہاں! پاٹھک ذرا وچارو تو سہی کہ یہ یوگی کون ہے؟

بقیہ صفہ بھاول پور سناتن دھرم سبھا اور آریہ سماج کے مابین شاستر ارتھ

دیانند کرت گرنتھوں میں ۵ مہا یگیہ۔ دس نیم۔ ۱۶ سنسکار۔ ۵۱ سدھانت۔ ایک سو اُپدیش کل ۱۸۲ مضمونوں کی مکمل تشریح کی گئی ہے۔ آپ ان میں سے کسی بھی ایک ایک کو لے کر اس پر ۱۸۲ دن تک بھی شاستر ارتھ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ کو کتابوں پر ہی شاستر ارتھ کرنا منظور ہے۔ تو منتر کہ مضمون ہوگا۔ تو سوامی دیانند کرت گرنتھ ویدوں کے برخلاف ہیں۔ یا اٹھارہ پوران۔ اس بارہ میں تبادلہ خیالات ہوتے ہوتے رات کے گیارہ بج گئے۔ لیکن پوپلانکوں نے کسی بات کا فیصلہ نہ کیا۔ معلوم یہ ہوتا تھا۔ کہ پورانک گھر سے ہی شاستر ارتھ نہ کرنے کا فیصلہ کر کے آئے ہوئے تھے۔ لیکن آریہ سماج نے بھی یہ قسم کھا رکھی تھی۔ کہ آج ان کو شاستر ارتھ کے بغیر نہیں جانے دیں گے۔ آخر کار پبلک کا وقت ضائع ہوتے ہوئے دیکھ کر طرفین کی طرف سے لکھے گئے ایک معاہدہ پر دستخط کر دئے۔ کہ آج ۲۱۔ نومبر کو مرتک شرادھ پر اور کل ۲۲۔ نومبر کو پورانوں پر اور پرسوں ۲۳۔ نومبر کو دیانند کرت گرنتھوں پر مباحثہ کیا جاوے۔

اس کے بعد مباحثہ شروع ہؤا۔ مباحثہ کے پریذیڈنٹ پنڈت منگل دت جی پوران مارتنڈ بنائے گئے۔ اور پنڈت منسا رام جی ویدک توپ نے مرتک شرادھ کے بارے میں ۶ سوال کئے:۔

(۱) چاروں ویدوں میں سے مرتک شرادھ لفظ دکھلایا جاوے۔

(۲) چاروں ویدوں میں سے کوئی ایسا منتر پیش کرو۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ مرتک شرادھ کرانے سے مرے ہوئے پتروں کی ترپتی ہوتی ہے۔

(۳) کوئی ایسا وید منتر پیش کرو۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ مرے ہوئے پتروں کی سیوا کرنی چاہیئے۔

(۴) پتر شبد جیتے ہوؤں پر عاید ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جیو کو پتر نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ وہ غیر پیدا شدہ ہے۔ اور شریر کو جلا دیا جاتا ہے۔ پھر بتاؤ پتر کون باقی رہ جاتا ہے۔

(۵) پرماتما منصف ہے۔ وہ بنا کرموں کے کسی کو پھل نہیں دیتا۔ اور کئے ہوئے کرموں کا پھل ضرور دیتا ہے۔ اور کسی کے کئے ہوئے کرم کا پھل کسی اور کو نہیں دیتا۔

(۶) پورانکوں کے گرنتھوں میں شرادھوں کے بارے میں پتروں کی ترپتی کرنے کے لئے برہمنوں کو مچھلی۔ ہرن۔ سؤر۔ بھینسے۔ اور جنگلی گائے کے مانس تک کھلانے کا ذکر موجود ہے۔ اور مانس کا کھانا وید کے برخلاف ہے۔

پنڈت جی نے چھ سوالوں کو وید کے منتروں جیسے تمام اُلجھانت پیش کر کے ثابت کیا۔ لیکن پورانک پنڈت نے آخری وقت تک بھی ان سوالوں کا جواب نہیں دیا۔ اور ادھر اُدھر کی باتوں میں وقت کو ضائع کرتے رہے۔

آریہ سماج کا پبلک پر بھاری اثر پڑا۔ مباحثہ کے خاتمہ پر پورانک لوگ منشی بھیم سین جی کو کندھوں پر اُٹھا کر باجہ بجاتے ہوئے سناتن دھرم مندر میں لے گئے۔ اس حالت کو دیکھ کر سینکڑوں مسلمان اور سکھ بھائی اور منصف مزاج ہندو کہتے ہوئے سنے جاتے تھے۔ کہ منشی بھیم سین نے ایک بھی سوال کا جواب نہیں دیا۔ تو یہ جنازہ کس خوشی میں نکالا جا رہا ہے۔ آج سارے شہر میں آریہ سماج کا

سماجک سماچار

آریہ سماج بھیرہ کے سماچار

(۱) ۱۳-۱۱-۳۶ بوقت ۴ بجے شام مندر آریہ سماج میں رشی اُتسو منایا گیا۔ جس میں کرپا رام ہائی سکول کے طلبا و لالہ ایشور دت صاحب نے نظمیں و لیکچر رشی کی جیونی پر دئے۔ چار آنہ اپیل و شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی ختم ہوئی +

(۲) ۱۵-۱۱-۳۶ آریہ سماج بھیرہ کے جنرل اجلاس میں لالہ رام لبھایا مل سبھروال و ڈاکٹر رتن چند سوڈھی انچارج سول ہسپتال بھیرہ کے پرتی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا +

(۳) آریہ سماج بھیرہ نے پنڈت ہر چند بھجن و اُپدیشک کو اپنی سماج کے واسطے رکھ لیا ہے +

(رام پیارا سودی منتری آریہ سماج)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کے سماچار

آریہ سماج گوروکل وبھاگ انبالہ چھاؤنی نے دیوالی کے دن سوامی دیانند جی کا نروان دوس بڑے سماروہ کے ساتھ منایا۔ آریہ سماج کے ممبران کافی سنکھیا میں شامل ہوئے۔ ۵½ بجے سے ۷ بجے تک کیرتن ہوا۔ رنڈ لیکچرات ۸ بجے سے ۹ بجے تک برہد ہون یگیہ ہوا + ۹ سے ۹½ بجے تک بھجن۔ ۹½ بجے سے ۱۰½ بجے تک مختلف مہانو بھاووں نے مہرشی کی جیونی پر اپنے اپنے وچار پرگٹ کئے۔ جن کا اثر جنتا پر بہت ہی اچھا پڑا۔ دیویاں بھی کافی تعداد میں شامل ہوئیں۔ جنتا میں پرکاش اخبار کے رشی انک بھی بہت ہی تھوڑی قیمت پر بانٹے گئے۔ اس اوسر پر چار آنہ فنڈ کے لئے تقریباً ۲۶ روپے بھی جمع ہوئے۔ پھر شام کو آریہ سماج مندر میں چراغوں کی روشنی کی گئی +

(سامدتہ مل منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج گورداسپور کے سماچار

اس ورش ادھیکاریوں کا سالانہ چناؤ نمن پرکار ہوا:۔

لالہ ملکھی رام جی ایڈووکیٹ پردھان۔ ماسٹر گوپی چند اُپ پردھان۔ لالہ چھجو لال گپتا وکیل منتری۔ لالہ ایشر داس اُپ منتری۔ لالہ کدار ناتھ مہوترا کوشادھیکش۔ لالہ سنتن داس جی پستکادھیکش۔ انترنگ سبھا کے سدسیہ لالہ اکھاڑی جی وکیل۔ لالہ بہاری لال۔ ماسٹر چھجو لال +

(۲) سپتاہک ست سنگ باقاعدہ لگتے ہیں۔ لالہ ہر نام داس جی محکمہ کے انسپکٹر پراچین کے دشٹے پر بڑے اُتم اپدیش ہوتے ہیں +

۷ نومبر کو ½۷ بجے پراتہ کال سے ۱۲ بجے تک رشی اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ شری لالہ ملکھی رام جی پردھان آریہ سماج کا بڑا پربھاوشالی ویاکھیان رشی جیون پر ہوا۔ اور لالہ ہر نام داس جی حکیم نے رشی کے نروان دوس کے سمبندھ میں کہ مرتیو پر کیسے وجے پراپت کی جا سکتی ہے بڑا منوہر اُپدیش دیا۔ حاضرین میں مٹھائی اور رشی انک تقسیم کئے گئے۔ دوپہر کو سہ بھوج اور شام کو کمار سبھا نے اپنا الگ اُتسو منایا۔ انہوں نے بھی رشی انک حاضرین میں بانٹے +

(ایشر داس اُپ منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج چونیاں کے سماچار

(۱) آریہ سماج چونیاں پنجاب کی اُنت سماجوں میں سے ایک ہے۔ اس کے ست سنگ کیا دینک کیا سپتاہک بڑے سماروہ سے لگتے ہیں۔ کارن یہ ہے۔ کہ اس سماج کے اُتساہی منتری مہاشہ کندن لال جی آریہ کماروں کے اندر سماجک جیونی جگائے رکھتے ہیں +

(۲) پرچار: پچھلے ماہ کارتک میں پنڈت وجے شنکر جی نے یہاں تین دن خوب پرچار کیا۔ پہلے یووکوں کے بھجن ہوتے تھے۔ پھر پنڈت جی ایک گھنٹہ لیکچر دیتے تھے۔ دوسرے دن مہاشہ کندن لعل نے دیپالپور کے شاستراتھ کے حالات سنائے +

(۳) سپتاہک ست سنگ بڑے سماروہ سے ہوتے ہیں۔ ہر ہفتے مہاشہ کندن لعل جی عام طور پر اور ان کی غیر حاضری میں ایک ہفتہ پنڈت وجے شنکر جی نے گائتری منتر کی سندر ویاکھیا کی۔ اور ایک سپتاہ راقم نے دو وید منتروں کی ویاکھیا کی +

(۴) آریہ یووک سبھا نے پچھلے دو سپتاہ سے اپنے سپتاہک ست سنگ علیحدہ ہر بدھوار کو لگانے شروع کر دئے ہیں۔ جس میں دو لڑکے ویاکھیان دیتے ہیں +

(۵) ریڈنگ روم۔ آریہ یووکوں نے ایک ریڈنگ روم بھی کھول دیا ہے۔ جس میں دس بارہ پرچے رکھے جاتے ہیں۔ لوگ شام کے ۴ بجے سے ۶ بجے تک پڑھنے کے لئے آتے ہیں +

(۶) آریہ یووکوں کے لئے ویایام کا سامان بھی مہیا کیا گیا ہے۔ جس سے پراتہ کال بہت سے نوجوان ورزش کرتے ہیں +

رشی اُتسو دیپاولی کے دن صبح ۸ بجے سے ½۱۱ بجے تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پہلے برہد ہون یگیہ کیا گیا۔ پھر مہاشہ کندن لال جی نے پرارتھنا کی۔ پھر آٹھ دس یووکوں نے اپنے اپنے مضمون نظمیں اور گیت گائے۔ پھر راقم نے آجکل کے شاستراتھوں کو پرانے زمانے کے مباحثوں سے مقابلہ کیا۔ اور انت میں پنڈت چمو پتی جی کا مضمون پرکاش کے رشی انک سے پڑھ کر سنایا۔ اور یہ اچھا حاضرین کے سامنے پرگٹ کی۔ کہ سوامی جی اس قسم کے مباحثوں سے پرہیز کرتے تھے۔ اور ہمیں بھی ایسی باتوں سے باز رہنا چاہئے۔ بعد میں مہاشہ کندن لال جی نے چار آنہ فنڈ کے لئے اپیل کی۔ حاضری ۸۰ کے قریب تھی +

(گردھاری لال ٹیچر انہ چونیاں)

چونی بائی ٹیک چند نانگیہ چھاترورتی

ڈیرہ غازیخاں نواسی بھائی ٹیک چند جی نانگیہ نے مبلغ ۲۵ ہزار روپیہ گوروکل کانگڑی کو اس لئے دان دیا ہوا ہے۔ کہ اس چھاترورتی پر غریب اور ہونہار بالک گوروکل کانگڑی میں داخل کئے جائیں:۔

(۱) آدھی چھاترورتی پراپت کرنے والے اصحاب ہی پرارتھنا پتر بھیجیں +

(۲) بالک اور اُس کے سنرکھشک کے یوگ ادھیکاری ثابت ہونے تک مہیشہ دی جائیگی ورنہ بند کر دی جائیگی +

(۳) سنرکھشک مہاشہ کو اپنے پرارتھنا پتر کے ساتھ چھاترورتی کا ادھیکاری ہونے کے سمبندھی اپنی کمزور آرتھک حالت کا ثبوت وہاں کی سماج کے پردھان مہاشہ کا بھیجنا ضروری ہے +

(۴) جواب کے لئے ڈاک خرچ پرارتھنا پتر کے ساتھ بھیجنا چاہئے +

(۵) پرارتھیوں کو اپنے پرارتھنا پتر و شری ٹیک چند جی نانگیہ بلاک "جے" ڈیرہ غازیخاں بھیجنے چاہئے +

(۶) گوروکل کی نیماولی اور داخلہ فارم دفتر گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی (سہارنپور) سے منگوائے جا سکتے ہیں +

(مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی)

آریہ سماج پونہ کا چناؤ

اتوار۔ تاریخ ۸-۱۱-۳۶ کو پونہ آریہ سماج کا چناؤ ہوا۔ جس میں نمن لکھت پد ادھیکاری اگامی ورش کے لئے چنے گئے:۔

پردھان:۔ مہاشہ یوگانند جی۔

اُپ پردھان:۔ ڈاکٹر ڈی۔ جی۔ ایس گورے جی۔

منتری:۔ مہاشہ کدار ناتھ جی۔ اُپ منتری مہاشہ ایک ناتھ و شوناتھ شدبکرا۔

کوشادھیکش:۔ مہاشہ ایشر داس جی

انترنگ سدسیہ:۔ مہاشہ لیلادھر جی۔ مہاشہ اندر ناتھ مدن جی۔ مہاشہ جانکی ناتھ شرما۔ مہاشہ دان سہائے جی۔ مہاشہ کنہیا لال جی +

(کدار ناتھ منتری آریہ سماج پونہ)

گوروکل کانگڑی کی شاندار فتح

شاہجہانپور میں ہونے والے اکھل بھارتیہ ٹورنامنٹ میں اس ورش گوروکل کی "اے" ٹیم شامل ہوئی تھی۔ اس ٹورنامنٹ میں ۱۹ پارٹیوں نے حصہ لیا۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ ۸-۱۱-۳۶ کو گوروکل پارٹی نے فائنل میں دو گولوں سے جیت کر لوٹ آئی ہے۔ برہمچاری ویرسین اور برہمچاری پرشوتم کی کھیل نہایت پسند کی گئی۔ اور انہیں خاص انعام بھی دیا گیا +

شام کو گوروکل کی اے اور بی پارٹی کا میچ ہوا۔ جس میں دونوں پارٹیاں برابر رہیں

(رندھیر منتری کھیل پارٹی)

دو ودھرمیوں کی شدھی

آریہ سوراجیہ سبھا لاہور کے شری ہانند ہندوستھن کے زیر اہتمام دو شدھیاں ہوئی ہیں:۔

(۱) ۵-۱۱-۳۶ کو میاں غلام محمد کشمیری جنم سے مسلمان کو اس کی شدھی پر شدھ کر کے گردھاری لعل نام رکھا گیا +

(۲) ۱۵-۱۱-۳۶ کو مسٹر عنایت مسیح ایک چکشو ہین (Blind) نوجوان کو شدھ کر کے اس کا جنم کا نام رام چرن ہی رکھا گیا ہے۔ یہ مہاشہ گانا بجانا اور باجہ ہارمونیم بھی بھلی پرکار جانتے ہیں +

(شانتی سوروپ)

Digitized by eGangotri

پتہ دیں

اگر کسی سجن کو برہمچاری لکشمن سروپ جی آریہ بھجنیک لائلپور نواسی کا پتہ ہو۔ تو مجھے شگھر سوچت کریں۔

(پرمیشری داس کھنہ پردھان آریہ سماج سنگرہ ضلع منٹگمری)

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ۵۹واں سالانہ جلسہ

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ۵۹واں سالانہ جلسہ امسال ۲۴-نومبر سے ۲۹-نومبر تک گورودت بھون کے وسیع میدان میں بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ آریوں کا یہ یگیہ پنجاب کی آریہ سماجوں کے لئے خصوصاً اور ہندو جنتا کے لئے عموماً خاص اہمیت رکھتا ہے۔ دور دور کے مقامات سے آریہ بہنیں اور بھائی اس میلہ میں جوق در جوق آیا کرتے ہیں۔ اور رشی لنگر میں ان کے اور انیہ یاتریوں کے بھوجن انیادی کا پربندھ بھی کیا جاتا ہے۔ سپیشل بازاروں میں دھارمک پستکوں کی بکری کا انتظام ہوتا ہے۔ کانفرنسوں اور لیکچروں دوارا لوگوں کو بڑے بڑے سنیاسی مہاتماؤں اُپدیشکوں اور بھجنیکوں کے مدھر ویچار سننے کا موقع ملتا ہے۔ اس ورش کی خصوصیات مفصلہ ذیل ہیں:-

کانفرنسیں ۲۴-نومبر ۱۹۳۶ء ۷-بجے شام سرودھرم سمیلن

مضمون کیا ایشور پراپتی کے لئے کسی ہادی یا پیغمبر کی ضرورت ہے۔

کوی دربار ۲۵-نومبر ۱۹۳۶ء ۷ بجے شام

مضامین (۱) رشی دیانند (۲) دلت اُدہار (۳) ویدک سندیش (۴) میرا پریم

۲۶-نومبر ۷ بجے۔ سمیلن

مضمون ویدک دھرم میں استری جاتی کا استھان۔ ...... شنکا سمادھان کے لئے سمے دیا جائے گا۔

برہد یگیہ ۲۷-نومبر۔ پراتہ کال برہد ہون یگیہ

جلوس شام کو ۴ بجے آریوں کا بھاری جلوس شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں چکر لگائے گا۔

دھارمک میلہ ۲۸-اور ۲۹-نومبر کو بڑے جلسے کی کارروائی ہوگی۔ جس میں سنیاسی مہاتماؤں اور چوٹی کے آریہ ودوانوں کے اُپدیشوں کے علاوہ ایک آریہ سمیلن بھی ہوگا۔ جس میں آریہ سماج میں یکجہتی اور سنگٹھن کیسے لائی جا سکتی ہے۔ اس

پر بڑا ضروری وچار کیا جائے گا۔

رشی لنگر رشی لنگر میں باہر سے آنے والے یاتریوں کے بھوجن کا خاطر خواہ پربندھ ہوگا۔ سب بھائی ایک پنکتی میں بیٹھ کر بھوجن کیا کریں گے۔

اُتارہ گورودت بھون اور اس کے آس پاس کے مکانوں میں یاتریوں کی رہائش کا پربندھ ہوگا۔

آریہ ویر دل جلسے کے پربندھ کے لئے آریہ ویر دل کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ آریہ یووک بھاری سنکھیا میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس پرچار جلسے کو ہر طرح کامیاب بنانے کے لئے ادھیکاری سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔

آریہ سماجوں میں رشی نروان اُتسو کی دھوم

آریہ سماج منڈی بہاؤالدین میں رشی نروان اُتسو منانے کے لئے تین دن پہلے صبح ۴ بجے سنکیرتن کرتے رہے۔ لوگوں کو جاگرت کیا۔ بھجنوں دوارا اُپدیش دیتے رہے۔ دیوالی کے روز صبح ہون یگیہ ہوا۔ جس کا انتظام مہاشہ لال چند جی پردھان نے کرایا۔ بھجن اور اُپدیش مہاشہ چندر بھان جی کا ہوا۔ لیکچر مہاشہ رام سرن داس وکیل و پنڈت دیوان چند جی کا ہوا۔ حاضری بہت تھی۔ اس کے بعد رشی نمبر جو کہ بھاری تعداد میں منگوائے ہوئے تھے پرساد کے طور پر مفت بانٹے گئے۔ اور رشی نمبر "آریہ ویر"۔ "پرکاش"۔ "آریہ مسافر" لوگوں نے بہت پسند کیا۔

سالانہ چناؤ رات کو جنرل اجلاس ہوا۔ جس میں پردھان مہاشہ لال چند جی آڑھتی۔ اُپ پردھان۔ پنڈت چندر داس جی ٹمبر مرچنٹ و مہاشہ رام سرن داس جی وکیل منتری مہاشہ سدا رنگ جی۔ اُپ منتری مہاشہ چندر بھان جی و مہاشہ گوبند داس مل جی۔ خزانچی مہاشہ گوڑ مل جی صراف۔

(نربدک مہاشہ چندر بھان آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج گوالمنڈی میں رشی اُتسو

مورخہ ۱۲ بروز شکروار ۲ بجے بعد دوپہر سے ۵ بجے شام تک آریہ سماج مندر میں رشی اُتسو زیر صدارت دیوان بہادر راجہ نریندر ناتھ منایا گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل مہانوبھاؤں نے اپنے وچاروں سے آریہ جنتا کو آنندت کیا۔ پنڈت بنواری لال جی۔ شری ستیاوتی جی شریمتی شنو دیوی۔ مہاشہ کرشن کانت مالوی جی ڈاکٹر گردھاری لال جی وغیرہ۔ مہاشہ اندر جیت جی بلیم خانہ راوی روڈ۔ بھارت اناتھ آشرم گوالمنڈی کی بھجن منڈلیوں کے بھجن ہوئے۔ شری نرائن سنگھ ویر۔ شری چیتن جی ستیا شری جگنناتھ جی بیدار کی کویتائیں ہوئیں۔ حاضری کافی تھی۔

(کوبیراج گوبند سہائے گپتا۔ سیکرٹری)

جنڈیالہ میں رشی نروان اُتسو

مورخہ ۱۳-نومبر ۱۹۳۶ء۔ بروز دیپ مالا۔ آریہ سماج مندر میں بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ دیپ مالا سے ایک ہفتہ پہلے شہر میں پراتہ ہر روز سنکیرتن ہوتا رہا۔ اور سماج مندر میں کتھا ہوتی رہی۔ دیپ مالا کے دن پراتہ کال بڑے پیمانہ میں یگیہ کیا گیا۔ اس کے بعد پرارتھنا اور بھجن ہو کر شیرینی بانٹا گیا۔ پھر راتری کو ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک رشی جیون کے متعلق عمدہ عمدہ مضامین اور دلکش نظمیں پڑھی گئیں۔ بہتر موثر تقریریں اور منوہر بھجن ہوئے۔ اس کے بعد چار آنہ مشن فنڈ کے لئے اپیل کی گئی۔ جو تقریباً ۲۵ روپے ہوئی۔ مندر حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ دیوان میلا رام صاحب اور مہاشہ جے دیو جی جنڈیالہ والے کے بھجنوں نے جنتا کو بہت محظوظ کیا۔

(خوشحال چند منتری آریہ سماج جنڈیالہ)

گوروکل وشو ودیالیہ برندابن کا ۳۲واں وارشک مہوتسو

گت ورشوں کی بھانتی اس ورش بھی تا ۲۶-دسمبر سے ۲۸-دسمبر ۱۹۳۶ء تک گوروکل بھومی میں بڑے سماروہ کے ساتھ ہونا نشچت ہوا ہے۔ زور دار تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ذہین سناتکوں کا دیکشانت، وید سمیلن، سرودھرم سمیلن، سنسکرت سمیلن، مہیلا سمیلن، کوی سمیلن انیکا انیک پرکار کے منورنجک ورزش و دیا کے کھیل، ہاکی ٹورنامنٹ تتھا انٹر راشٹر یہ وشو ودیالیہ بحث، پرتیوگیتا آدی کی دلچسپ یوجنائیں کی جا رہی ہیں۔ ویاکھیان دینے اور اُپدیشوں کے لئے آریہ سماج کے سبھی پرسدھ پرسدھ سادھو سنیاسیوں کو نمنترن بھیجا جا چکا ہے۔ ٹھہرنے کے لئے سرو سادھارن کے لئے سرو پرکار کا مفت پربندھ رہے گا۔ ... اور سب پربندھ برہمچاری ہی پورے کئے جائیں گے۔

(نارائن سوامی۔ کل پتی گوروکل برندابن)

بقیہ صـ۱۴ـ گرہستھ میں شانتی

سنگٹھن میں پرش کو استری کا رکھشک مانا گیا ہے۔ پہریدار نہیں۔ رکھشک کا کاریہ رکھشت کی مصیبتوں کو کم کرنا ہوتا ہے۔ بڑھانا نہیں۔ اور یہ مصیبتیں کم کرنے کے لئے کسی دھن۔ مال یا پورشی کی نہیں۔ کیول دو شبد سانتونا کی آوشیکتا ہوتی ہے۔ انہیں کے بدلے استری ہمارے سب کٹمب جنوں کی اُچت انوچت جھڑکیاں سنتی ہیں۔ اور اپنا تن من سرو سو بھی ہماری پرسنتا کے لئے بھینٹ چڑھا دیتی ہیں۔ مگر ہم ان سب کے بدلے وہ دو شبد بھی نہ کہہ سکیں۔ کیا یہ نیائے ہے؟

قدرتی پھل ان سب باتوں کا قدرتی دہی نتیجہ ہوتا ہے۔ جو ہونا چاہئے۔ ذرد یو بار سہن کرنے کی بھی کوئی سیما ہوتی ہے۔ ایک دو دس بیس دن کی جھک جھک ہو تو کوئی برداشت بھی کرے۔ لیکن ہمیشہ ذرد چین تو دہی برداشت کر سکے گا۔ جو یا تو بہو نچا ہوا یوگی ہو۔ یا بھاؤنا ہین جانور۔ سادھارن منش تو ان سنبھاوناؤں میں اُوب سی جائیگا۔ وہ یا تو خم ٹھوک کر لڑنے کو تیار ہو جائے گا یا کنارہ کرے گا۔ استری کے لئے گرہستھ سے کنارہ کر لینا اسمبھو ہے۔ اتہ اس کے لئے ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے ... رہ پڑنے کا اس کے پھل سوروپ گرہستھی میں ٹکونا یدھ آرمبھ ہو جاتا ہے۔ جب ساس ہورگ دھام سدھار جاتی ہے۔ اور نند ستھائی طور پر سسرال چلی جاتی ہے۔ تب بھی یہ یدھ شانت نہیں ہوتا۔ کیونکہ تب تک تو لڑنے کی پرورتی سوبھاؤ میں شریک ہو جاتی ہے۔ اتہ پھر پتی پتنی اور اس کے بعد نئی بہو سے جھگڑا رہتی ہے۔

تب پھر کریں کیا؟ اپنے اس جیون کو یاد کریں جب میری دنمر سائے میں مانا میں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنسار اُنتی کی اور

پانچہزار ایکڑ کا مان چتر

روس کی ماجدھانی لینن گراڈ میں روسی بالکوں کو شاکھشا کے لئے ایک بہت بڑا مان چتر بنایا جا رہا ہے۔ جس میں پرتھوی کے سب دلیش سمندر۔ پہاڑ۔ جنگل۔ جھیل آدی ہوں گے۔ اس مان چتر کے لئے ایک پرانے پارک کے پاس پانچہزار ایکڑ (ایک ایکڑ برابر ایکہزار بیگھہ کے) بھومی الگ کر دی گئی ہے۔ سنسار کا یہ سب سے بڑا مان چتر ہوگا +

سوٹ کیس میں ہوائی جہاز

روس میں ایک ایسا ہوائی جہاز بنایا گیا ہے۔ جو ایک سوٹ کیس میں بند کیا جا سکتا ہے۔ یہ ہوائی جہاز ربڑ کا بنا ہؤا ہے۔ اور جب ہوا میں اُڑتا ہے۔ تو پھیل جاتا ہے۔ اس کا وزن بہت کم ہونے سے یہ پانی میں نہیں ڈوبتا اور ادشکیتا پڑنے پر کشتی کی طرح کام میں لایا جا سکتا ہے +

موت پر وجے

ہارورڈ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کا مت ہے۔ کہ شریر کے کوشوں (CELLS) کی ایسی بناوٹ ہے کہ یدی اُن کا کام برابر ہوتا رہے تو منش کو کبھی نہیں مرنا چاہئے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ منش کے مرنے کا کارن یہ ہوتا ہے کہ کچھ سمے بعد وہ کوشش (CELLS) ٹھیک نہیں رکھے جاتے۔ انہوں نے کچھ جانوروں پر پریوگ کر کے ان کے کوشوں (CELLS) کو ٹھیک ٹھیک رکھ اُنہیں جلا دیا ہے۔ روس میں بھی ایک ویگیانک نے سائبیریا میں سے ایک ہزار ورش کے پرانے مرے ہوئے کیڑوں کو پرورت زندہ کر دیا ہے +

لچکدار کانچ

نیویارک میں ایک نئی طرح کا کانچ بنایا گیا ہے۔ جو ربڑ کی طرح نرم ہے۔ اور کپڑے کی

... مریض کمزوری سے کڑوی دوائی بھی پی سکے گا۔ بشرطیکہ ایسا کرنے کے لئے اسے ہمدردی حوصلہ افزائی اور اخلاص سے بھرے الفاظ میں کہا جائے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ ڈاکٹر کے ہاتھ میں ماں کی سی محبت مریض کو محسوس ہونی چاہئے +

صحت و صفائی

انفلوئنزا کا مکمل علاج نیویارک اور لیمپ سٹیڈ میں کام کرنے والے دو سائنسدانوں کا دعوےٰ ہے۔ کہ اُنہوں نے انفلوئنزا پر فتح حاصل کر لی ہے۔ اور اس کا مکمل علاج دریافت کر لیا ہے۔ اپنے تجربات اُنہوں نے حیرانات پر کئے ہیں۔ جن کے نتائج نہایت تسلی بخش اور نہایت کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اُنہوں نے ایک قسم کی دوائی دریافت کی ہے۔ جس کا ٹیکا کرنے سے انفلوئنزا کا مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔ ٹیکا اسی طرح کیا جاتا ہے۔ جس طرح کہ چیچک کا۔ اس کامیابی کو انفلوئنزا کے خلاف جنگ کی پہلی پیش قدمی خیال کیا جا رہا ہے۔ یہ چیز میڈیکل سائنس میں اہم اور مشکل ترین مسائل میں سے ایک چلی آتی ہے +

ڈاکٹر کا فرض مریض کی طرف لانڈ ہورڈر (شاہی حکیم) کے الفاظ میں ایک ڈاکٹر کا فرض صرف اسی قدر نہیں۔ کہ وہ زیر علاج مریض کو موت اور درد سے ہی بچائے۔ بلکہ اس کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ مریض کو اس کی ذاتی بدپرہیزیوں۔ لاپرواہی۔ دوستوں کی غیر ضروری مداخلت اور علاج میں مایوسی وغیرہ سے بھی محفوظ رکھے۔ مریض بادشاہ کی طرح مقدس ہستی خیال کیا جانا چاہیئے۔ اور مریض کو ڈاکٹر کی قابلیت اور تربیت کا زیادہ سے زیادہ حصہ ملنا چاہیئے۔ اور وہ ان چیزوں کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب سمجھا جانا چاہیئے۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر کے قیمتی اور مصروف وقت کا حسب ضرورت حصہ مریض کے آرام و اطمینان کی طرف خرچ ہونا چاہیئے +

ہمدردانہ رویہ کی ضرورت علاج معالجہ کے دوران میں ڈاکٹر کو مریض کی امیری غریبی کو بالائے طاق رکھ کر اس سے ہمدردانہ سلوک روا رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ڈاکٹر کی ہمدردی مریض کو اس کے علاج اور دوا سے کہیں زیادہ فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ ۲

آل انڈیا آیورویدک کانفرنس سے تصدیق شُدہ

گورُوکل کانگڑی کا

چیون پراش

پھیپھڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔
دل کو طاقت دیتا ہے۔
بدہضمی کو دُور کر کے بھوک کو بڑھاتا ہے۔
پرانی کھانسی و نزلہ کو دُور کرتا ہے۔
بچوں کو موٹا تازہ بناتا ہے۔
ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔

قیمت چار روپے فی سیر

پتہ:- آیورویدک فارمیسی ۵۳ گورُوکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور۔ برانچ گورُوکل فارمیسی ہسپتال روڈ
پشاور۔ میسرز برج لال نگر ...
چوک ریشم گراں
شملہ۔ میسرز ٹھاکر اینڈ سنس۔ لوئر بازار

ودھاتا کا وشو

گانے والی چٹان

وکٹوریہ (برٹش کولمبیا) میں ایک عجیب و غریب چٹان ہے۔ جب سورج نکلتا ہے۔ تو اس چٹان میں سے ایسی آوازیں آتی ہیں۔ جیسے کہ کوئی نہایت سریلی آواز سے گا رہا ہو۔ جب سورج چھپتا ہے۔ تو یہ آوازیں بھی بند ہو جاتی ہیں۔ کسی کو آج تک پتہ نہیں لگ سکا۔ کہ یہ سریں کیوں نکلتی ہیں +

چاول کے دانہ پر ۲۷۰ حروف لکھنے والا نوجوان

اُدے پور (میواڑ) کے ایک ہندو نوجوان مسٹر رُوپ چند نے اپنے فن میں کمال کر دیا ہے۔ وہ چاول کے صرف ایک دانہ پر ۲۷۰ حروف لکھ سکتا ہے۔ پیرس میں ایک شخص پن کے سر پر عیسائیوں کی دعا لکھ سکتا ہے۔ وہاں کے ایک گھڑی ساز ایم۔ مارس کرجن بلاٹ نے ایک عام پوسٹ کارڈ کی ٹکٹ پر ایک چھوٹی سی کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب کی ۲۷۵ سطریں ہیں۔ ۱۰۱۹۸ الفاظ اور ۵۰۹۵۷ حروف ہیں۔ کامے وغیرہ علیحدہ ہیں۔ اتنی بھاری محنت صرف کرنے میں دو ماہ خرچ ہوئے +

۵ میل لمبی نالی۔ وزن ایک پونڈ

نکل (جس کے آنے اور دونیاں بنتی ہیں) کے ایک ٹکڑے سے ایک لمبی نالی تیار کی گئی ہے۔ جس کا بیرونی قطر ۱/۱۰۰ انچ ہے۔ اور جس کی موٹائی ۱/۲۵۰۰ انچ ہے۔ ایک فٹ لمبی نالی کا وزن ... پونڈ ہے۔ ۵ میل لمبی نالی کا وزن تقریباً ۸ چھٹانک ہے +

گانے والا محل

گانے والی چٹان کے بعد گانے والے محل کا حال پڑھیئے۔ یہ محل جے پور میں ہے۔ اور اس کا نام ہوا محل ہے۔ آج سے دو سو سال پہلے یہ تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ ایک عالیشان عمارت ہے۔ اور شکل سے ایسی معلوم ہوتی ہے۔ جیسے کہ کوئی گانے بجانے کا ساز ہے۔ جب ہوا چلتی ہے۔ تو اس سے عجیب سریں نکلتی ہیں۔ اور نہایت دلکش معلوم ہوتی ہیں +

... طرح لپیٹا جا سکتا ہے۔ یہ کانچ اتنا نرم ہونے پر بھی جلدی ٹوٹتا نہیں۔ اس کانچ کو بنا کیر کے کاٹا جا سکتا ہے +

Digitized by eGangotri

صنعت وحرفت

نئی قسم کی خوشبوئیں اور عطریات بنانا

از صوفی لچھمن پرشاد ایڈیٹر رسالہ ستانہ جوگی لاہور

یورپ کی کامیابی کا راز یہ ہے ۔ کہ دوسرے ملکوں کی سستی پیداوار خرید کر اس سے قیمتی سے قیمتی چیزیں تیار کرتا ہے ۔ دنیا بھر میں سب سے زیادہ خام پیداوار ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے ۔ اس لئے اگر خود ہندوستانی اس خام پیداوار کو دوسرے ملکوں میں کوڑیوں کے مول بیچنے کی بجائے خود ان سے وہی چیزیں تیار کرنے لگ جائیں ۔ تو آج یہ دولت سے مالا مال ہو سکتے ہیں ۔ جاپان یورپ کی تقلید میں آج دنیا کی منڈیوں پر چھا رہا ہے ۔ لیکن ہندوستان تجارت میں اس سے بھی آگے نکل سکتا ہے ۔ کیونکہ یہ خام پیداوار کا مالک ہے ۔ میں ذیل میں چند بالکل نئی چیزیں بنانے کے طریقے درج کرتا ہوں ۔ کہ جن کی نہ صرف ہندوستان ہی میں مانگ ہے ۔ بلکہ نادر اشیاء ہونے کی صورت میں یورپ میں بھی ہم اس کی تجارت کر سکتے ہیں ۔

عطر دھنیا ہندوستان میں دھنیا اس افراط سے پیدا ہوتا ہے کہ سبز دھنیا بازار میں گھاس کے بھاؤ مل جاتا ہے ۔ کیونکہ ہندوستانی اس کو سبزیوں وغیرہ میں ڈالنے کے ہی کام میں لاتے ہیں ۔ اور دوسرا کوئی کام اس سے نہیں لیا جاتا ۔

سبز دھنیا کے وہ پودے کہ جن پر پھل پھول دونوں نمودار ہو گئے ہوں ۔ ان کو کاٹ کر اور کسی دیگ میں پانی کے ساتھ ملا کر عام طریقہ سے عرق کشید کیا جائے ۔ تو اس سے عرق دھنیا برآمد ہوگا ۔ جو کہ گرم مزاجوں کے لئے از حد مفید ہے ۔ اور بدہضمی کو دور کرتا ہے ۔ اگر اسی عرق میں بار بار سبز دھنیا ملا کر چھ سات دفعہ عرق کشید کیا جائے ۔ تو اس عرق کے اوپر چکنائی بکثرت آ جائے گی ۔ روئی یا کسی پرندے کے پر یا ہاتھ سے اس چکنائی کو عرق سے علیحدہ کر کے شیشی میں بند کر لیں ۔ یہ روح دھنیا بن گیا ۔ اگر سبزی یا ترکاری میں اس روح کی ایک بوند بھی ڈال دیں گے ۔ تو کھانا بے حد لذیذ بن جائے گا ۔ اور سبز دھنیے کی لپٹیں آنے لگیں گی ۔ اگر تل کے صاف کئے ہوئے تیل میں تیلوں کو رنگنے والا سبز رنگ ملا کر پھر روح دھنیا اس تیل میں ملا دیا جائے گا ۔ تب اس تیل میں بالکل تازہ دھنیے جیسی خوشبو آنے لگے گی ۔ اور سر پر یہ تیل لگانے سے ٹھنڈک محسوس ہوگی ۔ اور دھنیا کی خوشبو سے دماغ معطر اور تر و تازہ ہو جائے گا ۔ ملتان والے تل اور دھنیا کے بیج ملا کر کولہو کے ذریعہ تیل نکلواتے ہیں ۔ یا سرسوں کے ساتھ دھنیا کے بیج ملا کر تیل تیار کرتے ہیں ۔ مگر ان تیلوں کو سونگھ کر کوئی بھی نہیں کہہ سکتا ۔ کہ یہ دھنیا کا تیل ہے

اگر میرے بتائے ہوئے طریقہ سے دھنیا کا تیل تیار کیا جائے ۔ تو ہر شخص اس کو پسند کرے گا ۔ کیونکہ یہ تیل سر پر لگانے کے بعد تمام کمرہ دھنیے کی خوشبو سے مہک جائے گا ۔ گرمیوں کے دنوں میں تو یہ تیل ایک نعمت ثابت ہوگا ۔ نوجوانوں کو چاہیئے ۔ کہ اس تجارت سے فائدہ اٹھائیں ۔ اسی روح دھنیہ سے چار گنا خالص صندل کا تیل ملا کر اور شیشے کی بوتل میں بھر کر اور بوتل کا منہ مضبوط کارک سے بند کر کے اگر اس بوتل کو ایک گھنٹہ تک گرم پانی میں رکھیں گے ۔ تو یہ عطر دھنیا بن جائے گا ۔ گرمیوں کے موسم میں یہ عطر دل و دماغ کو بے حد فرحت دیتا ہے ۔ اور گرم ممالک اس کو شوق سے خریدیں گے ۔ میں پہلی دفعہ دنیا کو دھنیے کا تیل اور دھنیا کا عطر بنانے کا درست طریقہ بتا رہا ہوں ۔ آج تک اس پیداوار سے اس صورت میں فائدہ اٹھانے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی ۔ جو بھائی ابتدا میں اس کام کو ہاتھ میں لیں گے وہ مالا مال ہو سکتے ہیں ۔

عطر زعفران آج تک عطر زعفران نہ کسی نے دیکھا اور نہ سنا ہے ۔ لیکن عملی طور پر میں نے لیبارٹری میں عطر دھنیا اور تیل دھنیا بنا کر ایک نئی چیز پبلک کے روبرو پیش کی ہے ۔ اسی طرح آج میں عطر زعفران یعنی کیسر کا عطر بنانے کا طریقہ بھی لکھتا ہوں ۔ زعفران ایک چھٹانک لے کر اور کفوڑا سا عرق گلاب ملا کر کھرل کریں ۔ کہ چٹنی سی بن جائے ۔ اب اس میں دو چھٹانک خالص صندل کا تیل ملا کر اور بوتل کا منہ شیشے کے کارک سے بند کر کے ہر روز دھوپ میں رکھ دیا کریں ۔ اور پندرہ دن کے بعد صندل کے تیل کو کپڑے سے چھان کر مندرجہ بالا طریقہ سے اور زعفران ملا دیا کریں ۔ اور پھر مندرجہ بالا طریقہ سے دھوپ میں رکھیں ۔ جتنی دفعہ آپ زعفران زیادہ ملا دیں گے ۔ اسی قدر زیادہ قیمتی زعفران کا عطر بنے گا ۔ جو کہ زعفرانی رنگ کا ہوگا ۔ اس میں سے زعفران جیسی ہی بھینی بھینی خوشبو آئے گی ۔ گویا کہ آپ زعفران کے کھیت میں کھڑے ہیں ۔ زعفران کے عطر کے استعمال سے کام شکتی بہت بڑھ جاتی ہے ۔ اور سردی کے موسم میں اس کا استعمال روح کو فرحت دیتا ہے ۔ میں مندرجہ بالا طریقہ سے خود کئی دفعہ تیار کر چکا ہوں ۔ خالص ریکٹی فائیڈ سپرٹ میں زعفران ملا کر چند ہفتہ رکھنے کے بعد سپرٹ کو چھان کر پھر نیا زعفران ملا کر اور پھر چند ہفتوں کے بعد چھاننے سے زعفران کا روح تیار ہو جاتا ہے ۔ کہ جس میں عطر زعفران سے بھی زیادہ خوشبو ہوتی ہے ۔ اسی طرح سبز دھنیے کی روح بھی تیار ہو جاتی ہے ۔ اور یہ دونوں روحیں شربت یا مٹھائی میں ملائی جا سکتی ہیں ۔

ڈابر (ڈاکٹر ایس ۔ کے ۔ برمن لمیٹڈ)

صیغہ نمبر ۵ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے زیادہ کا مشہور لاثانی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

ہر گھر میں رکھیئے

جوڑی تاپ

تپ لرزہ اور اطحال کی دوا

دوا کھانے کے بعد

ملیریا اور باری کے بخار کیلئے یہ اکسیر ہے ۔ تین چار خوراک کے پہنچتے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے ۔ اس کے استعمال سے خون گاڑھا اور اجابت خلاصہ آتی ہے ۔ ملیریا کے لئے اس کے مقابلہ میں کوئی دوا نہیں ۔ نقلی دوا سے ہوشیار قیمت بڑی شیشی پندرہ آنہ ۔ ڈاک محصول ۱۰ ار چھوٹی شیشی ۸ر محصول ڈاک ۷ ر

دوا کھانے سے پہلے

داد کا مرہم رنگ رنگ

ایک بار لگاتے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے ۔ نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہوں ۔ اس کے دو تین بار لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے ۔ قیمت فی ڈبی چار آنے ۔ محصول ڈاک ۔ چھ ڈبی تک ۔ نمونہ ڈیڑھ آنہ جو صرف ایجنٹوں سے مل سکتا ہے

نوٹ :۔ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا خانوں میں ملتی ہے ۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں ۔

ایجنٹ :۔ لاہور میں منیجر پیسہ اخبار ۔ امرتسر میں ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

چندر کاش میں اشتہار دے کر لابھ اٹھائیں

قدرت نے ان میں نہ معلوم کیا بھر دیا ہے

یہ الفاظ ہیں ان صاحبان کے جو بے حد کوششوں کے بعد بھی مایوس ہی رہے ۔ آخر کار مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کیا ۔ الحمد للہ بفضل خدا چند ہی روز میں قبض ۔ بدہضمی ۔ خون اندرونی کی خرابی و کمی ۔ جریان ۔ احتلام ۔ سرعت انزال وغیرہ سے نجات حاصل کر کے مکمل صحت و تندرستی ۔ طاقت و توانائی اور مردمی حاصل کر کے عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں ۔ آپ بھی ایک دفعہ آزمائش کریں ۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۔ پانچ ڈبیہ چار روپے علاوہ محصول ڈاک ۔

ملنے کا پتہ منیجر ۔ ساہتیا داری آتنک نگرہ فارمیسی ۔ جام نگر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ٹیلیفون نمبر ۲۳۶۷

ओ३म्

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

PRAKASH LAHORE

کرنونتو وشوم آریم

سالانہ چندہ للعہ

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۲ | اتوار ۲۲ مگھر سمت ۱۹۹۳ مطابق ۶ دسمبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۴۸

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سروشکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، انت، نِروکار، انادی، انوپم، سروادھار، سروِیشور، سرو ویاپک، سروانتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سرودا اُدیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے۔

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

رشی کے احسان

کیوں نہ ہو جان و دل سے پیارا رشی
ہے امیدوں کا اپنی ستارا رشی

نورِ حق سے دلوں کو منوّر کیا
معرفت کا دکھا کے نظارہ رشی

کر کے ودھوا وواہ کی جاری رسم
کنٹ ودھوا کا تُو نے نوارا رشی

کیوں نہ گُن گائیں تیرے ہریجن سدا
تُو نے پستی سے اُن کو اُبھارا رشی

کشتیٔ دھرم ساحل پہ لے آیا تُو
نظر آتا نہ تھا جب کنارا رشی

کر کے پرکاش ستیارتھ پرکاش کا
کر دیا جھوٹ و سچ کا نتارا رشی

ہو گیا قلعہ قمع پرانوں کا سب
تیر وہ تُو نے اس گڑھ پہ مارا رشی

تیرے احسان قوم و وطن پہ جو ہیں
کب زباں کو بیاں کا ہے یارا رشی

(لبشنداس حسرت)

اُپنشد گاتھا

تیترے اُپنشد

(بھرگو ولی)

(گذشتہ سے آگے) برہم ودیا

پہلا انوواک درنن کرنے کے پشچات رشی سادھیہ پدارتھوں کا اُپدیش کیا۔ اور بھوگ تتھا بھوگتا کا اس پرکار کا درنن کیا ہے ؛-

بدھی مان پُرش ان کی کبھی نندا نہ کرے۔ اور اس برت کا پالن کرے۔ شریر ان کو کھانے والا ہے۔ اور شریر پران میں سنگت ہے۔ شریر سوادھیہ پدارتھوں کے آشرت ہے۔ شریر اور پران ایک دوسرے کے آشرت ہیں۔ ان کو نہ تیاگے۔ ان کو پھینکنا۔ اُچھشٹ (جھوٹا) چھوڑنا اتھوا ان کا نرادر کرنا اچھا نہیں ہے۔ جل بھی ان ہے۔ منشیہ کو چاہئے۔ کہ ان کی بردھی کرے۔ اور سوادیہ وستوؤں کو بڑھاوے۔ سوادیہ وستوئیں اتتھک اُنہیں کرنا دھرم ہے۔ گرہستھی کو چاہئے......

کہ کسی اتتھی کو بھی گھر سے نہ ہٹائے۔ بھوجن کے سمیہ آئے ہوئے اتتھی کا آدر ستکار کرے۔ اتتھی سیوا دھرم ہے۔ اس کارن گرہستھی کو چاہئے۔ کہ بہت ان پیدا کرے۔ جس سے اُس کے گھر میں اتتھی آدر ستکار پاتے رہیں۔ گیانی جن کہا کرتے ہیں۔ کہ یہ ان اتتھی کے لئے پکایا ہے ؛-

جو اتتھی کو اُتم مان کر ان پکاتے ہیں۔ ان کو اُتم بھوگ پراپت ہوتے ہیں۔ اور جو اتتھی کو گون مان کر ان پکاتے ہیں۔ ایسے داتاؤں کو پھل بھی گون ہی ملتا ہے۔ پرنتو جو اتتھی کو نہ گن کر ان پکاتے ہیں۔ وہ بھاگیہ ہین ہوتے ہیں۔ اور جو داتا دان اور ان کے مہاتمیہ کو اُکت پرکار سے سمجھتا ہے۔ اس کی بانی اوجسوی ہوتی ہے۔ اس کے شواس پرشواس میں یوگ کشیم ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھوں میں ادیوگ ہوتا ہے۔ اس کے پاؤں میں چلنے کی گتی بنی رہتی ہے۔ یہ منشیہ کے دھرم ادھرم کی اُتم آگیائیں ہیں۔ اب دیوی آگیائیں کہی جاتی ہیں :-

درشٹی میں ترپتی بجلی میں بل۔ پشوؤں میں یش۔ نکشتروں میں جیوتی۔ گرہستھی دھرم میں سنتان، سکھ اور آنند یہ دیوی کرم ہیں۔ ان میں دیوی شکتی کام کرتی ہے۔ جو بھگوان آکاش میں ادھشٹاتا سروتر ہتھان ہے۔ اسے سب کی ستتھی تتھا آشرے جان کر جو منشیہ اس کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ پرتشٹھا والا ہو

اوم

وید امرت

سام وید یجروید اتھروید رگ وید

رگ وید اُردو بھاشیہ

(ओं) अग्नि मीळे पुरोहितं यज्ञस्य देव मृत्विजम् होतारं रत्न धातमम् ॥

رگ وید۔ منڈل ۱۔ ادھیائے ۱۔ سوکت ۱۔ منتر ۱

اوم اگنی میڑے پروہتم یگیہ سیہ دیو مرتوجم ہوتارم رتن دھاتمم ؛-

یہاں پہلے منتر میں اگنی شبد کرکے ایشور نے اپنا اور بھوتک ارتھ کا اپدیش کیا ہے ؛-

لفظی ترجمہ (یجیہ) ہم لوگ ودوانوں کے ستکار سنگم مہما اور کرم کے (ہوتارم) دینے اور گرہن کرنے والے (پروہتم) پیدائش کے سمے سے پہلے پرمانوں وغیرہ سرشٹی کے دھارن کرتے اور (رتوجم) بار بار اُتپتی کے سمیہ میں ستھول سرشٹی کے رچنے والے اور رتو رتو میں اُپاسنا کرنے کے یوگیہ (رتن دھاتمم) اور نشچے کرکے منوہر پرتھوی وسورن آدی رتنوں کے دھارن کرنے (یا)

(دیوم) دینے اور سب پدارتھوں کے پرکاش کرنے والے پرمیشور کی (میڑے) ستتی کرتے ہیں۔ اور اُپکار کے لئے (یجیہ) ہم لوگ ودیا وغیرہ دان اور شلپ کریاؤں سے اُتپن کرنے یوگیہ پدارتھوں کے (ہوتارم) دینے ہارے اور (پروہتم) ان پدارتھوں کے اُتپن کرنے کے سمیہ سے پہلے بھی چھیدن دھارن اور آکرشن وغیرہ گنوں کے دھارن کرنے والے (رتوجم) شلپ ودیا سادھنوں کے ہیتو (رتن دھاتمم) اچھے اچھے سونا وغیرہ رتنوں کے دھارن کرانے تھا (دیوم) یدھ وغیرہ میں کلا یکت شستروں سے وجے کرانے ہارے بھوتک اگنی کی (ایڑے) بارم بار اچھا کرتے ہیں ؛-

بھاوارتھ (اس منتر میں شلیش النکار سے دو ارتھوں کا گرہن ہوتا ہے) پتا کے سمان کرپا کارک پرمیشور سب جیوں کے ہت اور سب ودیاؤں کی پراپتی کے لئے کلپ کلپ کے آدی میں وید کا اُپدیش کرتا ہے۔ جیسے پتا یا ادھیاپک اپنے شِشیہ یا پُتر کو شکشا دیتا ہے۔ کہ تو ایسا وچن کر یا ایسا وچن کہہ۔ ستیہ بچن بول وغیرہ شکشا کو سن کر شِشیہ بھی کہتا ہے۔ کہ ستیہ بولوں گا۔ پتا اور آچاریہ کی سیوا کروں گا۔ جھوٹ نہ بولوں گا۔ اس پرکار جیسے آپس میں شکشک لڑکوں یا شاگردوں کو اُپدیش کرتے ہیں۔ ویسے ہی اگنی میڑے آدی وید منتروں میں بھی جاننا چاہئے۔ کیونکہ ایشور نے وید سب جیووں کے اُتم سکھ کے لئے پرکٹ کیا ہے۔ اس اگنی میڑے وید کے اُپدیش کا پروپکار پھل ہونے سے اس منتر میں "ایڑے" یہ اُتم پُرش کا پریوگ بھی ہے۔ (اگنی میڑے) پرمارتھ اور بیوہار ودیا کی سدھی کے لئے اگنی شبد کرکے پرمیشور اور بھوتک یہ دونوں ارتھ لئے جاتے ہیں۔ جو پہلے سمیہ میں آریہ لوگوں نے اشو ودیا کے نام سے شیگھر گمن کے ہیتو شلپ ودیا اُتپن کی تھی۔ وہ اگنی ودیا کی ہی اُنتی تھی۔ آپ ہی آپ پرکاشمان سب کا پرکاشک اور اننت گیان وان آدی ہیتوؤں سے اگنی شبد کرکے پرمیشور اور روپ وہ پرکاش ویگ چھیدن آدی گن اور شلپ ودیا کے مکھیہ سادھک آدی ہیتوؤں سے پہلے منتر میں بھوتک ارتھ کا گرہن کیا ہے ؛-

---

چُنے ہوئے پھول

(از گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

(۱)

طبلہ کی آواز منہ سے کہنا جتنا آسان ہے۔ ہاتھ سے بجانا اتنا ہی مشکل ہے۔ اسی طرح دھرم کی باتیں کہنا بہت آسان ہے۔ مگر ویسا عمل کرنا ہی کٹھن ہے ؛-

(۲)

دوسروں میں سیوا کرنے کی زیادہ قابلیت دیکھ کر ایرشا نہیں کرنی چاہئے۔ ہاں یہ محسوس کرکے خوش ضرور ہونا چاہئے۔ کہ جہاں میری تھوڑی طاقت سیوا کے لئے کافی نہیں ہوتی۔ وہاں ہماری مدد کے لئے دوسری بھاری طاقت آجاتی ہے ؛-

(۳)

سیوا کے بدلے کی امید مت رکھنا۔ جس کی ہم سیوا کریں۔ اگر وہ شکریہ ادا نہ کرے۔ تو بھی بُرا نہ ماننا۔ بلکہ یہ خیال۔ کہ ہم نے شکریہ کی نہیں۔ بلکہ آتما کی سیوا کی ہے۔ اسی حالت میں اگر بدنامی ہی ہو۔ تو کیا۔ مگر آتما کی اُپکار پر سنتا تو دیکھ ہی پڑے گی ؛-

(۴)

یاد رکھنا۔ کہ جس آدمی نے اُتم سنیم کی سادھنا نہیں کی ہے۔ وہ سچی سیوا نہیں کر سکتا ؛-

(۵)

انسان کے اندر جو سروُتم گن ہوتا ہے۔ اسی کے ذریعے وہ سیوا کر سکتا ہے۔ سنسار میں جتنے آدمی آشرے کے حقدار ہیں۔ وہ سبھی سیوا کے بھی پاتر ہیں ؛-

(۶)

ہر ایک منٹ سیوا کرنے کا سمیہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اگرچہ ہمیشہ ہی پریم بھرے کام کرنے کا موقع زندگی میں نہیں ملتا۔ تو بھی ہردے کو ہمیشہ پریم سے بھرپور رکھنے کا وقت تو ملتا ہی ہے ؛-

(۷)

جس حد تک انسان اپنی خود غرضی کا کم کرتا ہے۔ وہ اُسی حد تک ضرور ہی ان کی طرف دھیان لگا سکتا ہے سیوا کے چھوٹے سے چھوٹے کام کا ۔۔ سیوا کرنے کی ہونی شکتی کے روپ میں واپس ملتا ہے

پرکاش میں اشتہار دے کر لابھ اُٹھاویں

ضمہوتا ہے۔ گیان۔ سروپ اور سانی شیل ہو جاتا ہے ؛-

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۲۲- مگھر سمت ۱۹۹۳

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ ہو چکا۔ یہ کیسا رہا اچھا یا بُرا۔ کسی چیز کو اچھا کہنا آسان ہے۔ لیکن بُرا کہنا مشکل ہے۔ پہلی صورت میں اختلاف رائے ہو۔ تو بھی مضائقہ نہیں۔ لیکن دوسری صورت میں اگر رائے درست نہ ہو۔ تو اس کا اظہار ہانی کارک ہو سکتا ہے۔ اس جلسہ پر ہر وہ بات ہوئی۔ جو پچھلے جلسوں پر ہوا کرتی تھی۔ پہلے تین دن کانفرنسیں بھی ہوئیں۔ اس کے بعد نگر کیرتن یا سنکیرتن بھی ہوا۔ اور دو دن بڑا اُتسو ہوا۔ جس میں کانفرنسیں بھی ہوئیں۔ اور ویاکھیان بھی ہوئے۔ باوجود اس کے یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ اُتسو سپھلتا پوروک سماپت ہوا۔ اس میں کسی چیز کی کمی تھی۔ جو ہمیں یہ کہنے سے روکتی ہے۔ کہ وہ سپھل تھا۔ جو چیز ہر ایک شخص نے محسوس کی وہ حاضری کی کمی تھی۔ پہلے تین دن کانفرنسوں میں حاضری تسلی بخش نہ تھی۔ شنکروار کو جس دن کہ جلسہ آرمبھ ہوتا ہے اس بار نگر کیرتن کی بجائے سنکیرتن کہا گیا۔ یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ اس سے پہلے بھی نگر کیرتن اور سنکیرتن ایک دوسرے کے ساتھ اپنی جگہ بدلتے رہے ہیں۔ دو تین برسوں کے بعد تبدیلی کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کبھی نگر کیرتن کو سنکیرتن میں بدل دیا جاتا ہے۔ کبھی سنکیرتن کو نگر کیرتن میں۔ اس بار ادھیکاریوں نے سنکیرتن کا فیصلہ کیا۔ لیکن سنکیرتن کی حالت میں جو مشکل محسوس ہوئی۔ وہ نئی نہیں۔ سنکیرتن میں ہر ایک سماجی سے آشا کی جاتی ہے۔ کہ وہ حصہ لے۔ لیکن آریہ سماجیوں کو ہر روز بھجن گانے کی عادت نہیں۔ درحقیقت سنکیرتن ہم نے سکھوں سے لیا ہے۔ لیکن انہیں روزانہ اپنے گھروں میں شبد گانے کی عادت ہے۔ اس لئے ان کا سنکیرتن بن جاتا ہے۔ ہمارا سنکیرتن نہیں بنتا۔ جس وقت ہم گاتے بھی ہیں۔ تو خداق کا شعور سنتے ہیں۔ کیونکہ کوئی وہ آریہ سماجیوں کا سُر نہیں ملتا۔ ہمارا سنکیرتن لوگوں کی کسی طرح بھی دلچسپی کا باعث نہیں بنتا۔ نگر کیرتن میں بھجنیک شامل ہوتے ہیں۔ اور وہ ہوتا ہی ان کے سر پر ہے کہ بھجنیک عوام کی دلچسپی کا باعث بنتے ہیں۔ اور اس لئے وہ نگر کیرتن کے ساتھ رہتے ہیں۔ سنکیرتن میں کوئی ایسی کشش نہیں ہوتی۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ ہم سنکیرتن کرتے ہوئے بازاروں سے نکلیں۔ اور لوگ ہمیں دیکھ لیں۔ لیکن ساتھ چلنے کی کوئی وجہ نہیں پاتے۔ اس سال کے نگر کیرتن کو لے لو۔ وہ دونو سماجوں کا مشترکہ نگر کیرتن تھا۔ ہمارے سنکیرتن میں کچھ منڈلیاں تھیں۔ لیکن کالج سماج کے سنکیرتن میں لڑکے ہی لڑکے تھے۔ اور وہ بھی تھوڑے۔ دو گتکا منڈلیاں تھیں۔ ان کے ساتھ کچھ لوگ تھے۔ لیکن کسی اور کے ساتھ نہیں۔ ہم شور مچاتے ہوئے بازار سے گزر رہے تھے۔ اور لبس نہ عوام کی دلچسپی کے لئے ہم نے کوئی مسالہ پیدا کیا۔ اور نہ عوام ہمارے ساتھ ہوئے۔ میں اس بات کو نظرانداز نہیں کرتا۔ کہ نگر کیرتن کی کامیابی کے راستہ میں بھی... کچھ حقیقی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ سب سے بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ آریہ سماج میں اچھے بھجنیک نہیں رہے۔ جو لوگوں کو اپنی طرف آکرشت کر سکیں۔ اچھے راگی کیرتن میں آنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ وہ پانچ چھ گھنٹے گلا نہیں پھاڑ سکتے۔ لیکن سنکیرتن بھی اس وقت تک نہیں چل سکتا۔ جب تک ہم لوگ ہر روز بھجن گانے کا ابھیاس نہ کریں۔ تنخواہ دار بھجنیکوں کے آنے سے پہلے مختلف آریہ سماجوں کی اپنی اپنی بھجن منڈلیاں تھیں۔ اور وہ جوش سے نگر کیرتن بھگتایا کرتی تھیں۔ لیکن جوں جوں آریہ سماج کے کاموں میں تنخواہ داروں کا پرویش ہوتا گیا۔ توں توں آنریری کام کرنے والے ہٹتے گئے۔ بھجنیکوں پر کیا موقوف ہے۔ آج آریہ سماج میں آنریری اُپدیشک کہاں ہیں۔ حالانکہ برسوں تک آریہ سماج کا کام یہی لوگ چلاتے رہے ہیں۔ غرض یہ کہ سنکیرتن اچھا نہ تھا۔ لیکن اس کے لئے آریہ سماج کے ادھیکاری کسی طرح بھی ذمہ وار نہیں۔ جو بھی ادھیکاری ہوتے یہی حال ہوتا۔ ہر ایک چیز کا اپنا اپنا وقت ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ نگر کیرتنوں کا وقت گزر رہا ہے۔ نگر کیرتن ہو یا سنکیرتن تب ہی سپھل سمجھا جا سکتا ہے۔ جب اس کے ساتھ بھیڑ بھاڑ ہو۔ مشکل یہ ہے۔ کہ آریہ سماج لاہور کے جلسہ میں شریک ہونے کے لئے آریہ پرُش باہر سے کم آتے ہیں۔ یہ کہنا بھی بے جا نہ ہوگا۔ کہ ان کی تعداد دن بدن کم ہو رہی ہے +

اس کا اثر نہ صرف نگر کیرتن پر ہے۔ بلکہ جلسہ پر بھی۔ سنیچر کی صبح سے لے کر اتوار کی دوپہر تک حاضری اچھی نہ تھی۔ اتوار کو بعد دوپہر حاضری پچھلے سالوں کی طرح اچھی تھی۔ اس لئے مرجھائی ہوئی طبیعتیں پھر سے ترو تازہ ہو گئیں۔ لیکن رات کے لیکچروں میں حاضری پھر کم تھی۔ اس سال پنڈال بھی ناقص تھا۔ ویدی دیہاتی تھی۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی کیلئے بنائی گئی تھی۔ وہ آریہ سماج لاہور کے سادھارن اُتسو کی ضروریات سے بہت زیادہ تھی۔ اس لئے بھرنے میں نہ آتی تھی۔ پنڈال کا باقی حصہ اس کے لحاظ سے چھوٹا تھا۔ اس لئے پنڈال بھرا بھرا نظر نہ آتا تھا۔ بہرحال یہ امر مسلّمہ ہے۔ کہ اس بار لوگ باہر سے کم آئے۔ آریہ سماج کے ادھیکاری بھی یہ محسوس کرتے تھے۔ کیا کارن ہے؟ اس وشے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ہو سکتا ہے۔ کوئی عارضی سبب ہو۔ جلسہ کے دنوں میں اس بار بہت سے ودواہ تھے۔ آریہ سماجسٹ پرشوں کے ہاں بھی تھے۔ اور ان کے سمبندھیوں کے بھی۔ اس لئے کئی آریہ سماجی مجبوراً غیر حاضر رہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اردھ شتابدی پچھلے اپریل میں منائی گئی تھی۔ اس لئے اس کا اثر تو اس اُتسو پر کیا ہو سکتا تھا۔ ہاں ہو سکتا ہے۔ کہ دیانند کالج کی اردھ شتابدی کا اثر ہو۔ کیونکہ وہ پچھلے ماہ ہی منائی گئی ہے۔ میں آریہ سماج لاہور کے اُتسو ۱۸۹۷ء سے دیکھ رہا ہوں۔ جب سے آریہ سماج وچھووالی کا اُتسو ننگے منڈی کے میدان میں ہونا شروع ہوا ہے۔ تب سے سوائے ایک ورش کے میں شریک ہوتا رہا ہوں۔ دُکھ سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ایسا پھیکا جلسہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اگر اس کی وجہ کوئی عارضی ہو۔ تو مضائقہ نہیں۔ کیونکہ اسے دُور کیا جا سکتا ہے۔ اس اُتسو کی اسپھلتا ہمارے لئے چیتاونی کا کام بھی دے سکتی ہے۔ اور اگر دی جا سکے۔ تو مبارک ہے۔ اگر وجہ مستقل ہو۔ تو ضرور سوچنے کا مقام ہے۔ اس سلسلہ میں میں ایک خیال آریہ سماج کے ذمہ دار اصحاب کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ وہ اس پر غور کر لیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ سبھائیں اور تحریکیں جوش کی حالت میں زندہ رہ سکتی ہیں۔ اگر کسی سبھا کے لئے اُتساہ نہ ہو۔ تو وہ بہت دیر جیوت نہیں رہ سکتی۔ اُتساہ پیدا کرنے والی ویکتیاں ہوتی ہیں۔ کسی مشن کے لئے بھی اُتساہ ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ اُتساہ عوام کو تبھی متاثر کر سکتا ہے۔ جب اس کا کوئی سنتھول روپ لوگوں کے سامنے آئے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہ جب تک کوئی ایسا لیڈر جو اُتساہ کا مورتی سمجھا جاتا ہو۔ اور جس کے لئے ان کے دلوں میں شردھا اور بھگتی ہو۔ ان کے سامنے رہے۔ تب تک تو جوش قائم رہتا ہے۔ ورنہ سرد پڑ جاتا ہے۔ مجھے یہ بھئے ہے۔ کہ آریہ سماج کے سرو سادھارن کا اُتساہ اور اس کی شردھا بوڑھی ہو رہی ہے۔ جن لوگوں کے لئے انہیں پہلے اُتساہ تھا۔ وہ یا تو چلے گئے یا بوڑھے ہو گئے۔ ان کے اُتساہ اور بھگتی کو جوان رکھنے کے لئے نئے آدمی میدان میں نہیں آ رہے۔ آریہ سماج میں اس وقت ایک بھی نوجوان ایسا نظر نہیں آتا۔ جس کے متعلق یہ کہا جا سکے۔ کہ وہ Coming-man ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہم کئی نوجوانوں کو اُٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں بڑا بنا کر پبلک میں پیش کرتے ہیں۔ لیکن عوام تو انہیں تب ہی بڑا سمجھیں گے۔ جب ان میں کوئی بڑاپن نظر آئے گا۔ بڑاپن کے لئے پبلک مانگتی ہے۔ پولیٹیکل میدان میں یہ کام مقابلتاً آسان ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ لیڈروں کو جیل میں ڈال کر انہیں نئی قربانی دینے کا موقعہ دیتی رہتی ہے۔ لیکن ایک مذہبی سوسائٹی میں یہ بات ممکن نہیں۔ جس طرح یگیہ کی اگنی کو پرچنڈ رکھنے کے لئے نئی آہوتیوں کی ضرورت ہے۔ اسی طرح سرو سادھارن کے اُتساہ کو قائم رکھنے کے لئے نئی بلی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ضروری نہیں کہ یہ بلی جیون کی ہی ہو۔ دھن کی بھی ہو سکتی ہے۔ سارانش یہ کہ آریہ پرشوں کے لئے نئی دلچسپی کا کوئی سامان نہیں رہا۔ اور اس لئے وہ بوڑھے ہو رہے ہیں۔ جوانی کا خاصہ ہے۔ کہ وہ نئی دلچسپیاں پیدا کر لیتی ہے۔ بڑھاپے کا یہ نقص ہے۔ کہ وہ نئی دلچسپیاں پیدا نہیں کر سکتا۔ اور نئی دلچسپی پیدا نہ ہونے کے کارن وہ اور بھی دوبھر ہو جاتا ہے۔ جس وقت آریہ سماج نیا نیا قائم ہوا تھا اس کے لئے بہت سی دلچسپیاں تھیں۔ سیر کرنے کو بہت سے میدان تھے۔ سنسار بھر کو ایک دھرمی بنانے کے خواب تھے۔ آریہ سماج کے اُدنتیں کو پورا کرنے کے لئے جوانی کی پوری شکتی لگا دی گئی۔ ان کے لئے اُتساہ تھا۔ آج ان کے لئے اُتساہ نہیں رہا۔ ہم یہ محسوس کرنے لگے ہیں۔ کہ کوئی غیر معمولی انقلاب ہی دنیا کا نقشہ بدل سکتا ہے۔

ہم جیسے معمولی انسان اتنے چند قدم ہی آگے سے جا سکتے ہیں۔ اور وہ بھی آہستہ آہستہ۔ اسی لئے ہماری بھی ہی اُمنگیں نہایاں رہیں۔ اور اس کا اثر ہماری ہر ایک چینٹھا پر ہے۔ جلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ تو شرق سے نہیں۔ بلکہ ایک رواج کو پورا کرنے کے لئے۔ اور جب ہم میں ہی اتساہ نہ ہو۔ تو دوسروں میں کیسے ہو۔ یہ وچار میں نے کسی قدر تفصیل کے ساتھ پیش کیا ہے۔ تاکہ وہ لوگ۔ جن کے ہاتھ میں اس وقت سماج کی باگ ڈور ہے۔ اس پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور اپنی سوسائٹی کو از سر نو ترقی کی شاہراہ پر ڈالیں۔ درحقیقت ویکتیوں کا سوال نہیں آریہ سماج کی باگ ڈور کسی کے ہاتھ میں بھی ہوتی۔ یہی مشکل پیش آتی۔ حالات ایسے ناموافق ہو رہے ہیں۔ کہ اگر آریہ سماج کی تمام شکتیاں متحد ہو کر کام کریں۔ تو بھی یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ وہ ان کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر سکے گا۔ چہ جائیکہ وہ آپس میں بٹی ہیں۔ اور پھر بھی مقابلہ کر سکیں۔ لوگوں کا عام رجحان مذہب سے ہٹ کر ناستکتا کی طرف ہو رہا ہے۔ وہ لوگ بھی جن کے لئے عوام کے دلوں میں شردھا ہے۔ اپنی مخصوص مصلحتوں سے مذہب کے خلاف پرچار کرتے رہتے ہیں۔ اگر اس پر وہ لوگ جو مذہب کے طرفدار ہیں خود ایسی حرکات کے مرتکب ہوں جو مذہب کو بدنام کرنے والی ہوں تو نتیجہ ظاہر ہے۔ آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر کانفرنسیں ہوتی رہیں۔ جن میں اس بات پر وچار ہوتا ہے۔ کہ اس کی ترقی کیوں رک گئی ہے۔ اس میں جھگڑے کیوں بڑھ رہے ہیں۔ درحقیقت یہ ونشہ کانفرنسوں کا نہیں۔ ان میں اگر کوئی صاف گوئی سے کام لے تو جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔ اور گول مول باتیں کرے۔ تو کوئی لابھ نہیں ہوتا۔ یہ ونشہ چند وچارشیل سجنوں کا ہے۔ جو ایکانت میں بیٹھ کر اس پر غور کریں۔ جس طرح دنیا کی ترقی کے حقیقی وسائل لیبارٹری میں سوچے جاتے ہیں۔ جہاں کر سائنٹسٹ کے شیدائی دنیا و مافیہا سے بے خبر دن رات ایک کر کے تجربے کرتے۔ اور دنیا کو فیض پہنچا رہے ہیں۔ اسی طرح آریہ ودوانوں کا یہ کرتویہ ہے۔ کہ وہ ایکانت میں بیٹھ کر آریہ سماج کی موجودہ اوستھا، اس کی گتی اور اس کی ورتمان سمسیاؤں پر نشپکش ہو کر غور کریں۔ لیکن اگر ودوان ہی دھڑے بندی میں پھنس جائیں۔ تو اس سوسائٹی کا کیا بنے؟

بات کدھر سے کدھر چلا گیا۔ میں تو آریہ سماج لاہور کے اُتسو کا ورنن کر رہا تھا۔ اور بڑھ گیا کسی آنکھوں میں۔ جلسہ کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی ہے۔ کہ سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی اتیشورانند جی۔ سوامی ... نند جی۔ آچاریہ رام دیو جی۔ پنڈت بہاری لال جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پرنسپل راجیندر کرشن کماری۔ پنڈت برہم درت جی جگیاسو۔ مہتہ جیمنی اور پنڈت بدھ دیو دت جی کے اُپدیش اور ویاکھیان ہوئے۔ میرا بھی ویاکھیان ہوا۔ میں عام طور پر لاہور کے آریہ سماج کے اُتسو پر ویاکھیان نہیں دیتا۔ کیونکہ میری حیثیت گھر کے جوگی کی ہے۔ لیکن چونکہ سماج کے ادھیکاریوں نے یہ کہا۔ کہ ویاکھیان دینے والوں کی کمی ہے۔ اس لئے میں رضامند ہو گیا۔ پنڈت چمو پتی جی کی اپیل پر جو دھن اکٹھا ہوا۔ اور اس سے پہلے آریہ سماج کے ادھیکاری جو کچھ اکٹھا کر چکے تھے۔ اس سب کا جوڑ ۶۴ ہزار سنایا گیا۔ سیٹھ جگل کشور برلا نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو جنوبی ہند کے اچھوتوں کی رکھشا کے لئے جو ۲ ہزار روپیہ دیا ہے۔ وہ اس کے علاوہ ہے۔ گویا چندہ کے لحاظ سے جلسہ برا نہیں رہا۔ جلسہ اچھا رہا یا نہ۔ لیکن سماج کے ادھیکاری دھنیہ واد کے پاتر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اُتسو کو سپھل بنانے کے لئے جو بھی یتن ہو سکتا تھا کیا۔ اور اس کام کے لئے انہوں نے دن رات ایک کر دیا۔ کرم کرنا منشیہ کا کرتویہ ہے۔ اور اس کا پھل دینا پرماتما کے آدھین ہے۔

(اکرشن)

پانچ روپے میں وواہ!

جہاں آریہ سماج نے وواہ سمبندھی فضول رسم و رواج کا قلع قمع کر کے ویدک سنسکاروں کو پھر جیوت کیا۔ وہاں اس نے وواہوں پر بڑھتے ہوئے فضول اخراجات جہیز وغیرہ کے خلاف بھی آواز اٹھائی۔ لیکن اس میں اسے پورن روپ سے سپھلتا نہیں ہوئی۔ ویدک سنسکاروں کو سرو سادھارن نے کیوں نہیں اپنایا۔ صرف اس لئے کہ ہم نے انہیں اس قدر مہنگا بنا دیا ہے۔ کہ معمولی حیثیت کا ایک آریہ اپنے میں شکتی نہ دیکھ کر ان کو نہ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ وہ بھی آریہ سماجی بھائی اگر سنسکاروں پر کم سے کم خرچ کریں۔ تو وہ کم حیثیت کے آریہ بھائیوں کے لئے ایک قابل تقلید مثال قائم کر سکتے ہیں۔ ویدک سنسکاروں پر اس قدر مبالغہ اور بیجا خرچ کا سوامی جی نے کہیں ودھان نہیں کیا۔ نہ اس کی ضرورت ہی ہے۔

آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی میں پچھلے ہفتہ ایک آدرش وواہ ہوا ہے۔ اس وواہ پر صرف پانچ روپے خرچ آئے۔ اور آچاریہ شیام جی پراشر ایم۔ اے۔ ریسرچ اسکالر نکودر نواسی تھے۔ اور بدھو لدھیانہ کی شریمتی پورن دیوی کی سپتری کماری شانتا دیوی تھیں۔ مہاتما نارائن سوامی جی نے سنسکار ودھی پورن کرائی۔ سماج مندر درشکوں سے بھرا ہوا تھا۔ اگرچہ دونوں پارٹیاں اعلیٰ

شردھانند بلیدان جینتی اُتساہ اور سماروہ پورک منائیے

امسال امر شہید سوامی شردھانند جی کا بلیدان دوس ۲۳۔ دسمبر کو ہے۔ چونکہ اس دن ان کی شہادت کو دس برس پورے ہو جائیں گے۔ اس لئے یہ پوتر دوس اس ورش "دس برسی" کے روپ میں وشیش روپ سے منایا جانا چاہیئے۔ شردھانند میموریل ٹرسٹ دہلی کی طرف سے دس برسی منانے کی تیاریاں وسیع پیمانہ پر ہو رہی ہیں۔ آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ وہ شردھانند بلیدان جینتی زور شور سے منائیں۔ اس جینتی کا پروگرام آریہ پرتی ندھی سبھا پرکاشت کرے گی۔ اس کے مطابق سماجوں کو اپنے ہاں یہ دوس اُتساہ اور سماروہ سے منانا چاہیئے۔ شردھانند دل کی طرف سے یہ تجویز آریہ جگت کے آگے رکھی گئی ہے۔ کہ اس دن ہر آریہ تین پرتگیائیں لے:۔

(۱) شدھ کھادی پہنوں گا (۲) ہر تی دن سندھیا و سوادھیائے کروں گا۔ (۳) جنم مولک ذات پات نہ مانوں گا۔

دل کی طرف سے ان پرتگیاؤں کو لینے کے لئے فارم چھپوائے گئے ہیں۔ جو منتری شردھانند دل دہرہ دون سے مل سکتے ہیں۔ اس دوس پر پرتگیائیں لی جائیں گی۔ اور فارم بھر کر منتری شردھانند دل کو دہرہ دون کے پتہ پر بھیج دئے جائیں۔ جہاں سماجک طور پر ہمیں یہ دوس اُتساہ اور سماروہ سے منا کر اپنے جیون اور سوامی جی کے پرتی شردھا اور پریم کا ثبوت دینا چاہیئے۔ وہاں آتم اُنتی کے لئے اس دن پرتگیائیں لے کر سوامی جی کے مشن کو پورا کرنے کا یتن کرنا چاہیئے۔

جہالت اور اچھے خاندانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ تاہم دونوں نے کمال جرأت سے کام لے کر وواہ کا یہ آدرش پیش کیا ہے۔ اگر سرو سادھارن اس پراہ سے کچھ سبق لے سکیں۔ اور ان کی تقلید کریں۔ تو ان کے تیاگ کا مولیہ کچھ ہو سکتا ہے۔

پرکاش کا شردھانند انک

گذشتہ ورشوں کی طرح اس ورش بھی "پرکاش" شردھانند بلیدان دوس کی بھینٹ سوروپ اپنا شردھانند انک نکالے گا۔ یہ انک ۲۰ دسمبر کا انک ہوگا۔ اور ۱۷۔ دسمبر کو شائع ہو جائے گا۔ ہمارے پریمیہ لیکھکوں اور کویوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس انک کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی شردھا اور پریم کا ثبوت دیں۔ لیکھ اور کویتائیں جلد بھیجدیں۔ نیز آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ وہ یہ انک زیادہ سنکھیا میں منگوا کر مفت بانٹیں۔ اس انک کی قیمت صرف ایک آنہ ہو گی۔ آرڈر جلد از جلد معہ قیمت پیشگی آجانے چاہئیں۔

بنگال میں ہندو مشن کی سرگرمیاں

بنگال اور بہار میں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں پسماندہ اقوام میں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ اور اچھوت سمجھے جانے والے ہندو لالچ اور ڈرانے دھمکانے سے عیسائی بن رہے ہیں۔ آریہ سماج یتھا شکتی وہاں کام کر رہا ہے۔ لیکن کئی حقیقی مشکلات ہیں۔ جو اس کی کامیابی کے راستہ میں حائل ہیں۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ ہندو مشن کی سرگرمیاں اب شدھی کے متعلق بڑھ رہی ہیں۔ اور اچھوت اُدھار کے متعلق پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ تازہ اطلاع ہے۔ کہ مشن کی کوششوں سے ۶ ہزار کے قریب عیسائی ہندو دھرم کی شرن میں آ چکے ہیں۔ اور ۵ ہزار شدھ ہونے سے بچا لئے جا چکے ہیں۔

چونکہ عیسائی مشنریوں کے وہاں بڑے بڑے گرجا ہیں۔ اور ان کے پاس جہاں وہ کرتے ہیں۔ وہاں روپیہ بھی ہے۔ جس کے بل پر وہ کامیاب ہو رہے ہیں۔ ایسے ان کا مقابلہ بھی ہو سکتا ہے۔ جب ہندو مشن اور آریہ سماج متحد ہو کر وہاں کام کریں۔ اور آریہ جگت خصوصاً پنجاب کے بھی خواہ ہندو ہر طرح سے ان کی امداد کرتے رہیں۔

عیسائی اور مسلمان مبلغین میں ہیجان

ریاست ٹراونکور کے جن مندروں کا انتظام ریاست کے ماتحت ہے۔ ان کی تعداد دو ہزار کے قریب ہے۔ مہاراجہ ٹراونکور نے اپنے جنم دن پر ان کے دروازے اچھوتوں پر کھول کر ایک ایسا سراہنیہ اور اتہاسک اُپیوگیتا کا کام کیا ہے۔ جس کی پرشنسا سب کر رہے ہیں۔ تازہ اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مندروں میں ہریجنوں نے پوجا بھی شروع کر دی ہے۔ نہ صرف سادھارن

مندروں میں بلکہ شاہی مندروں میں بھی پوجا کی گئی ہے۔ اس اعلان سے مسلمان اور عیسائی مبلغین میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ انہیں اب ہریجنوں کو ورغلانے میں کامیابی نصیب نہ ہوگی۔ سنا گیا ہے۔ کہ عیسائی مشنریوں نے متحد ہو کر اپنی سرگرمیوں کو اور بھی تیز کر کے کام کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ بعض قدامت پسند اور فرقہ انجیانی ہندو اب بھی جبکہ ہریجنوں کو دیو درشن کا قانوناً پورن ادھیکار دے دیا گیا ہے۔ ان کے راستہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ یقیناً ان کی یہ مخالفت دشمنوں کی مخالفت اور سرگرمیوں سے بھی خطرناک ہے۔ دلیش وجاتی کے یہ دشمن نہ جانے کب ہوش میں آئیں گے۔ اگر مہاراجہ کے واضح اعلان ہو جانے پر یہ لوگ اپنی مخالفت ترک کر کے ہریجنوں کے اُدھار میں لگ جائیں۔ تو جاتی کا بیڑا پار ہو سکتا ہے ٭

مولانا حبیب الرحمٰن کا بیان

پچھلے ہفتہ ہم نے مولانا حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار کی چونڈہ احرار کانفرنس پر کی گئی تقریر کے ان قابل اعتراض فقرات کی جو انہوں نے مہرشی سوامی دیانند کی ذات ستودہ صفات کے متعلق کہے تھے مذمت کی تھی۔ مولانا موصوف نے اس کے متعلق ایک خط اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنی پوزیشن کو واضح کیا ہے۔ آپ اس کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"اس تقریر کے متعلق میں یہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس تقریر کے مذکرہ الفاظ چونڈہ کے کسی مرزائی کے گھر میں بیٹھ کر بنائے گئے ہیں۔ دوسرے پیراگراف کا نوصاف مطلب یہی ہے۔ دراصل مرزائیوں کو احراری جماعت کی ان مسلسل اور متواتر کوششوں کے باعث جو چونڈہ میں ان کی مرزائیت توڑنے کے لئے کامیاب ہو چکی ہیں۔ ہم لوگوں سے سخت دشمنی ہو گئی ہے۔ اور وہ اب چونڈہ میں اپنے مستقبل کو تاریک کر رہے ہیں۔ خدا کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے میری تقریر کو مذکورہ الفاظ کے سانچہ میں ڈھالا" ٭

آپ نے مزید لکھا ہے۔ کہ میں نے چونڈہ کانفرنس میں یہ ضرور کہا تھا:۔

"سنہ ۵۷ کے بعد مسلمانوں ہی سے مرزائی اور ہندوؤں میں آریہ سماجی دو ایسے فرقے پیدا

ہوئے ہیں۔ کہ جن کا بنیادی اصول ایک دوسرے کے مذہب اور بانیانِ مذہب کی توہین کرنا ہے۔ جس کی وجہ سے انگریزی حکومت کو ہندوستان میں بہت زیادہ تقویت پہنچی۔ مرزا غلام احمد تو بقول خود انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہی ہے۔ اور سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب لکھ کر ہندو مسلمانوں میں تفرقہ کی خلیج حائل کر دی" ٭

ہمیں خوشی ہے۔ کہ مولانا صاحب نے نہایت دانشمندی سے کام لے کر اپنی پوزیشن کو صاف کر دیا۔ اور آریہ سماجیوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے ان کے دکھی دلوں کو شانت کرنے کا موقعہ دیا ہے ٭

مسلمانوں کی اندرونی حالت

وہ علما اسلام جو یہ کہتے نہیں تھکتے۔ کہ اسلام عالمگیر محبت کا پیغام دیتا ہے۔ اس لئے اچھوتوں کو اس کے دائرہ میں پناہ گزین ہونا چاہیئے۔ یہ کبھی تو دیکھیں۔ کہ مسلمانوں کی اندرونی حالت کیا ہے۔ خود ان میں کس قدر فرقے ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے کے خلاف کس قدر جہاد لڑائی و جھگڑوں میں مصروف ہیں۔ ہم اپنی زبانی نہیں بلکہ ایک احمدی اخبار سے نقل کرتے ہیں۔ "پیغام صلح" اپنی ۲۷۔ نومبر کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

"یہ سچ ہے۔ کہ مسلمان عقیدۃً ہم سے بالکل ... متفق نہیں۔ لیکن یہ بھی بالکل سچ ہے۔ کہ خود مسلمان خواہ وہ حنفی ہوں۔ یا وہابی شیعہ ہوں یا کوئی اور باہم بھی ایک دوسرے سے بالکل متفق نہیں۔ حنفی علما میں سے بریلوی اپنے حنفی بھائی دیوبندیوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اسی طرح وہابیوں کا گروہ رات دن ایک دوسرے کے عقائد کی تردید کرتا رہتا ہے۔ شیعہ خود کئی گروہوں میں منقسم ہیں۔ جب عقیدۃً ایک حنفی دوسرے حنفی سے متفق نہیں۔ تو ہمارے ساتھ اختلاف تو لازمی امر ہے" ٭

یہ ہے اسلامی اخوت اور عالمگیر محبت کا نقشہ جس پر مسلم علماء کو ناز ہے۔ اور جس کے گیت گاتے وہ نہیں تھکتے ٭

مسٹر ہیرالال گاندھی کی شدھی پر مسلم اخبارات

جب سے مسٹر ہیرالال گاندھی نے اسلام کو خیرباد کہہ کر پھر سے ویدک دھرم کی شرن پکڑی ہے۔ تب سے مسلم اخبارات "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" کے مصداق کئی قسم کی باتیں لکھنی شروع کر دی ہیں۔ کئی اخبارات میں یہ بھی چھپا ہے۔ کہ ہیرالال گاندھی کو شدھ ہونے پر تیار کرنے کے لئے ایک بھاری رقم دی گئی ہے۔ لیکن یہ بیہودہ جھوٹ اور غلط بیانی ہے۔ انہی بے بنیاد خبروں کو پڑھ کر آریہ سماج بمبئی نے منتری نے ایک تردیدی بیان جاری کیا ہے۔ جس میں انہوں نے تمام غلط فہمیوں کو دور کر دینے کی درخواست کرتے ہوئے واضح طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ:۔

"یہ غلط ہے۔ کہ ہیرالال گاندھی کو دوبارہ ہندو ہونے کے لئے کوئی رقم پیش کی گئی ہے۔ اور کہ آریہ سماجیوں نے مہرشی دیانند کی تعلیم کے مطابق اپنا فرض ادا کیا ہے۔ وہ تبدیلیِ مذہب کے لئے لالچ جبر یا دیگر نامناسب طریقوں میں یقین نہیں رکھتے" ٭

بمبئی میں صورت حالات

پچھلے دنوں بمبئی میں ایک مندر کے منڈپ کی تعمیر کے سلسلے میں ہندو مسلم فسادات ہو گئے تھے۔ تازہ اطلاع ہے۔ کہ اس کی تعمیر ختم ہو گئی ہے۔ اور میونسپلٹی ۳۰۔ نومبر کو منڈپ مندر کے ٹرسٹیوں کے حوالے کر دیگی۔ منڈپ کے حوالہ کئے جانے پر فساد کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے حکام نے اگرچہ احتیاطی تدابیر اختیار کرنی شروع کر دی ہیں۔ تاہم فسادات ابھی بند نہیں ہوئے۔ اکا دکا کے حملے ابھی جاری ہیں۔ اور کئی ایک حملوں کی خبر موصول ہوئی ہے۔ اب تک ان فسادات میں ۹۲۔ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں ٭

یہ سب خونریزی خدا کے بندوں نے خدا اور مذہب کے نام پر کی ہے۔ افسوس! بہت کم لوگوں نے مذہب کی غرض وغایت کو سمجھا ہے۔ اگر مذہبی دیوانے خدا اور مذہب کو اس کی اصلی صورت میں دیکھیں۔ تو آئے دن کے فسادات کا اعادہ ناممکن ہو جائے ٭

وی۔ پی آتے ہیں

جن بھائیوں کا چندہ ماہ نومبر و دسمبر میں ختم ہوتا ہے۔ ان کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں ارسال کی جا چکی ہیں۔ ان بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ اپنا چندہ ۲۳۔ دسمبر تک دفتر میں بھجوا دیں۔ یا اگر کسی وجہ سے خریداری جاری رکھنا نامنظور ہو (جس کی ہمیں قطعاً امید نہیں) تو اس کی اطلاع بھی تاریخ مقررہ تک آ جانی چاہیئے۔ ورنہ ۲۴۔ تاریخ کو ان ممبروں کی سیوا میں جن کا چندہ یا اطلاع تاریخ مذکور تک موصول نہ ہوگی۔ وی۔ پی بھیجے جاویں گے۔ لیکن چندہ ہمیشہ بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیئے۔ کیونکہ نہ صرف تین آنے کی بچت ہوتی ہے۔ بلکہ دفتر کو مزید کام کے بوجھ سے نجات بھی مل جاتی ہے ٭ (مینیجر)

مفت آیورویدک گیان ذوق طلب معلومات ڈاکٹری رکھنے والو مفت

گھر بیٹھے آیورویدک، یونانی، حکمت، ہومیوپیتھک۔ بایوکیمک ڈاکٹری کی سندات حاصل کرنے کے لئے اعلان مفت طلب کرو۔

مینیجر:۔ اولڈ انڈین میڈیکل کالج۔ کوٹ گڑھ شملہ

بھگوت گیتا

(پرشارتھ بودھنی بھاشا ٹیکہ)

نوٹ:۔ خط و کتابت ہندی میں کریں اردو میں نہ کریں

ہر ادھیائے کی قیمت آٹھ آنے

۱۳۔ ادھیائے چھپ چکے ہیں۔ چھ روپیہ ۸ر بھیج کر گراہک بن جائیں ٭

سوادھیائے منڈل اوندھ (ضلع ستارہ)

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیں

"حلالہ" اور نیوگ

اگرچہ مسلمانوں میں نیوگ بشکل حلالہ موجود ہے۔ تاہم وہ نیوگ پر اکثر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اور اس کا مذاق اُڑایا کرتے ہیں۔ حالانکہ نیوگ آپت کال کا دھرم مانا گیا ہے۔ اور اس کو رواج دینا یا اس پر عمل کرنا کسی کے لئے ضروری نہیں ہے۔ بخلاف اس کے ایک مسلمان کیلئے یہ ضروری ہے۔ کہ اگر وہ اپنی طلاق شدہ بیوی سے دوبارہ شادی کرنا چاہے۔ تو اس کی بیوی کی کسی تیسرے شخص سے شادی ہو۔ وہ نیا خاوند اسے طلاق دے تب کہیں وہ اپنی طلاق شدہ عورت کو دوبارہ حاصل کر سکتا ہے۔ اس صورت میں یہ بھی ممکن ہے۔ کہ نیا خاوند طلاق دے ہی نہ یا کہ وہ ہی نئے خاوند سے جُدا ہونا گوارا نہ کرے۔ تب حلالہ مرض کا صحیح علاج ثابت نہیں ہوتا۔ اہلحدیث کی ۲۷۔ نومبر کی تازہ اشاعت میں اخبار کے ایک خریدار ..... نے فتویٰ طلب کیا ہے۔ کہ ایک شخص اپنی بیوی کو تین بار طلاق دے چکا ہے۔ ایک بیماری کی حالت میں دوسرے غصہ کی حالت میں۔ تیسرے کسی جھگڑا ہو جانے کی حالت میں۔ لیکن اب بھی دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ کیا ان کا بحیثیت میاں بیوی اکٹھے رہنا ازروئے شریعت جائز ہے۔ تو جواب ملتا ہے۔ اس کی بیوی اس پر حرام ہو چکی ہے۔ کیونکہ اسے تین طلاقیں دی جا چکی ہیں ...... اور اگر اسے اس سے دوبارہ شادی کرنا ہے تو حلالہ پر عمل کرے!

دونوں میں فرق کیا ہے؟ نیوگ کی حالت میں ایک بیوہ صرف اولاد کے لئے ایک دوسرے مرد سے اس وقت تک کے لئے رجوع کرتی ہے۔ جب تک کہ مقصد پورا نہیں ہو جاتا۔ اس کے بعد دونوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں رہتا۔ لیکن حلالہ کی صورت میں ایک طلاق شدہ بیوی کو اپنے پہلے خاوند سے شادی کرنے کیلئے ضروری ہے۔ کہ وہ ایک تیسرے شخص سے شادی کرے۔ اور نیا خاوند طلاق دے تو وہ پہلے خاوند سے شادی کر سکتی ہے۔

پہلے کا دعوےٰ باطل ہے۔ اور وہ صداقت سے کوسوں دور ہے۔ اس قسم کی مخالفت تو ہمیشہ رہتی ہی ہے۔ لیکن اس جھگڑے کے دوران میں دلچسپ باتیں بھی اخباروں میں آتی رہتی ہیں۔ جن کی چند ایک مثالیں ہم نیچے درج کرتے ہیں۔ "اہلحدیث" اپنی ۱۳۔ نومبر کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

(۱) حافظ محمد الدین کلانوری کا رسالہ و پنجابی نظم میں "پیغام" نے پڑھا ہوگا۔ جس کا نام ہی اس کا مضمون ظاہر کرنے کو کافی ہے۔ یعنی "مرزا کا عشق مجازی اور بوسہ بازی"۔

(۲) اپنے بھائی "فاروق" قادیاں کا وہ فقرہ یاد کر لے ...... جو اس نے پیغامیوں کے ایک بڑے لیڈر کے حق میں لکھا تھا۔ کہ "وہ سالیوں سے رنگ رلیاں منایا کرتا ہے"۔

(۳) میاں محمد علی خاں کے صاحبزادے کا وہ فقرہ بھی یاد کریں۔ جو اس نے ہمارے ورکنگ مشن کے حق میں تحریر کیا تھا کہ "وہ ایک اچھا خاصہ زنا خانہ ہے"۔ ایک اور سند صداقت قبول کیجئے۔

(۴) پیغامیوں کے لئے صداقت کا نمونہ مت ہے۔ (فاروق قادیاں ۱۴۔ نومبر ۱۹۳۶ء) حق پسند اصحاب کے لئے یہ اچھا ہے۔

کہ دونوں جماعتوں کی وہ باتیں جن کے پردہ راز میں رہنے سے نہ جانے کیا نقصان ہو تاروشنی میں آتی رہتی ہیں۔

زنا حرام ہے یا حلال؟

زنا اور بدکاریوں کو ہر کوئی صحیح الدماغ شخص اگر وہ حق پسند ہے۔ تو حرام ہی کہے گا۔ لیکن "پیغام صلح" کی عبارت پڑھ کر حیرت کی انتہا نہیں رہتی۔ جبکہ وہ اپنی ۲۷۔ نومبر کی تازہ اشاعت میں یہ لکھتا ہے۔ کہ:۔

"جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے۔ وہ یہ ہی کہے گا۔ کہ قرآن نے زنا کو حرام کہا ہے۔ لیکن میں اسے حلال ٹھیراتا ہوں۔ اگر وہ قرآن پر ایمان نہیں لاتا یا اسے انسان کا کلام سمجھتا ہے۔ تو وہ دائرہ اسلام میں نہیں"۔

یہ جواب ہے اس سوال کا کہ بدکاریوں کو حلال ٹھہرانا کیا کفر ہے؟ کیا یہ دائرہ اسلام سے خارج کرتا ہے یا نہیں؟

گویا لاہوری احمدیوں کے نزدیک ایک زنا کار تو اسلام سے خارج نہیں۔ لیکن قرآن پر ایمان نہ لانے والا اسلام سے خارج ہے۔ کیا مرزا صاحب کا یہ نقطہ نگاہ کسی حق پسند کے نزدیک درست ہو سکتا ہے؟ زناکار خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان ہر حالت میں زناکار ہے۔ اور قابل مذمت ہے۔ لیکن مرزا صاحب نے زنا کو حلال ٹھہرا کر احمدیوں کے لئے زناکاری کا دروازہ کھول دیا ہے۔

احمدیوں کے برلن مشن کی سرگرمیاں

احمدی اپنے کام کا ڈھول پیٹنا خوب جانتے ہیں۔ ایک کو گیارہ کہہ دینا ان کیلئے ایک ادنےٰ سی بات ہے۔ اگرچہ مسلمانوں کی دوسری جماعتیں بھی اسلام کی اشاعت میں کوشاں ہیں۔ لیکن وہ اس قدر ڈھنڈورہ نہیں پیٹتیں۔ جس قدر کہ احمدی انجمنیں۔ ان کے اخبارات میں آئے دن غیر ملکی مشنوں کے متعلق بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ سرگرمیوں کی تفصیل شائع ہوا کرتی ہے۔ جسے پڑھ کر ایک ناواقف شخص متاثر ہوئے بنا نہیں رہ سکتا۔ لیکن یہ سب بد پیگنڈا ہی پروپیگنڈا ہوتا ہے۔ صداقت اور حقیقت کچھ اور ہوتی ہے۔ جس کا انکشاف غیر احمدی مسلم اخبارون میں ہوتا رہتا ہے۔

چنانچہ "احسان" کی ۱۹۔ نومبر کی اشاعت میں احمدیوں کے برلن مشن کی سرگرمیوں کے متعلق حقیقت کا انکشاف کیا گیا ہے۔ "پیغام صلح" کے الفاظ میں اس مضمون کا لب لباب یہ ہے:۔

(۱) مسجد کا احترام نہیں کیا جاتا۔

(۲) امام مسجد برلن نے حبیب الرحمٰن قریشی پر ہتک عزت کا دعوے کر دیا ہے۔ تاکہ ان کو سزا ہو جائے۔

(۳) احمدی مسجد پر قابض ہیں۔ اس کا انتظام وہی کرتے ہیں۔ دوسروں کو اس میں دخل نہیں دینے دیتے۔ اور دعوےٰ کیا گیا ہے کہ مسلمانان برلن مسجد کو احمدیوں کے قبضہ سے نکال لینا چاہتے ہیں۔ اس جدوجہد میں مسلمانوں نے امداد مانگی ہے۔ نیز یہ حبیب الرحمٰن کو نام [illegible] انجمن اسلامیہ برلن کے متعلق یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ وہ مسجد تعمیر ہونے سے پہلے سے قائم ہے۔ اور شاندار خدمات اسلامی سرانجام دے چکی ہے۔

ان اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ کہ

"برلن مشن کے نیک کام کی مخالفت بھی اس طریق پر ہو رہی ہے۔ لیکن کتوں کے بھونکنے سے قافلے نہیں رکا کرتے"۔

لیکن کیا اس سے اعتراضات کا جواب [illegible]

لاہوری احمدیوں کو سرٹیفکیٹ

جس قدر مسلمان احمدیوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ اندازاً ان میں جو آگ اور پانی کا سا بیر آپس میں ہے۔ اسی قدر مخالفت اور بیر لاہوری اور قادیانی تیموں میں ہے۔ ایک کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ حق پر ہے۔ دوسرا غلط [illegible] پر قائم ہے۔ لیکن دوسرا کہتا ہے۔ کہ

زکام کو معمولی نہ سمجھو!

جب سردی لگ کر چھینکیں آئیں ناک بہنے لگے تو غذا کو کم کر کے گرم پانی پیو اور امرت دھارا ناک پر لگاؤ۔ زیادہ دور ہو تو گل بنفشہ ۵ ماشہ گاؤزبان ۹ ماشہ گل نیلوفر ۳ ماشہ ملٹھی ۳ ماشہ منقیٰ ۷ دانہ کا جوشاندہ کر کے امرت دھارا ملا کر حل کر کے دو بار دن میں پیو تین دن میں آرام ہوگا کسی گرم خشک دوائی سے زبردستی بند نہ کرو!

اگر تین دن کے بعد رہے تو

پنج امرت رس ایک گولی صبح و شام چند دن کھانے سے آرام ہوگا یہ دوائی ہر قسم کے زکام و نزلہ کیواسطے اکسیر ہے ان دنوں میں منگوا کر رکھو زکام سے جو لوگ غافل ہوتے ہیں تو اس سے کھانسی اور اس کے بعد دمہ تک نوبت پہنچتی ہے۔ اور کبھی ساتھ بخار ظاہر ہو تو تپدق تک نوبت پہنچتی ہے۔ ورنہ سالہا سال دمہ و کھانسی ہی گھن کی طرح کھاتے رہتے ہیں۔ اگر کھانسی ہو تو

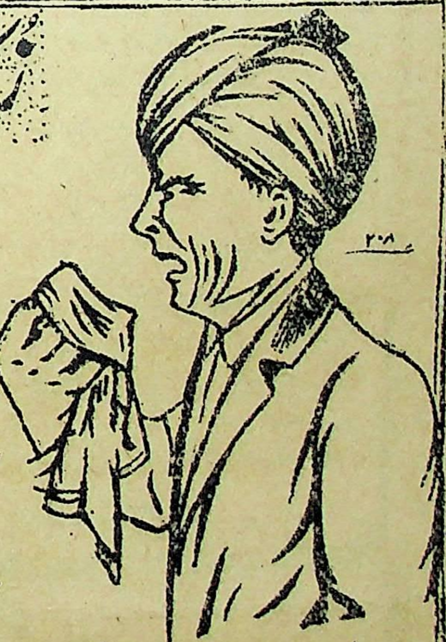

مندرجہ ذیل ادویات میں سے کوئی استعمال کرنی چاہیئے:۔

اکسیر نسائی مستعمل دوا ہے بلغمی خشک یا دونوں قسم کی کھانسی و دمہ کو بیخ و بُن سے اکھاڑتی ہے۔ آرام آہستہ آہستہ ہوتا ہے مگر مستقل اور طاقت جسم کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہے۔ تپدق تک اس سے دور ہوتا ہے ایک [illegible] نے لکھا کہ آپ گناہ کرتے ہیں جو نہایت سستی [illegible] دوائی کا بیچ [illegible] بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو دیجاتی ہے۔ ہر موسم و مزاج کے موافق آجاتی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ [illegible] نصف ۱۲ر

گولی کھانسی ہر قسم کی کھانسی کیواسطے جبکہ وہ خشک ہو اور گلے میں خراش ہو اکسیر ہے قیمت ۴۰ گولی ۸ر نمونہ ۴ر

گولی کھانسی رسنی ہر قسم کی کھانسی کے واسطے جبکہ تر ہو۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴ر

کف کینورس نزلہ یا زکام پرانا ہو یا کھانسی بلغمی کیواسطے بے نظیر ہے قیمت ۸ر نمونہ ۴ر اگر دمہ ہو جاوے تو مندرجہ ذیل ادویات استعمال کریں۔

جیا گنڈکا یہ دوائی بلغمی دمہ یا پرانی کھانسی کے واسطے خاص کر جبکہ قبض ساتھ ہو۔ ۴۰ سال کی عمر کے بعد تو اکسیر ہی ہے۔ یہ گولیاں گلو۔ اجوائن۔ روچی سنگرف۔ دو مقعد و درد شکم وغیرہ کو نفع ہے قیمت ۳۲ گولی دو روپے (۲ئ) نمونہ ۸ر

راحت کھانسی دمہ بلغمی و تر ہر دونوں کیواسطے یہ دوائی بڑے تجربوں کے بعد تیار ہوئی ہے اکثر دن کے اندر آرام آجاتا ہے۔ خوراک ایک رتی صبح و شام قیمت فی شیشی دو روپے (۲ئ) نمونہ ۸ر

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ "امرت دھارا" ۳۲ لاہور

المشتہر: مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سدرشن چکر

مسلمان نیوگ پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اور مذاق اڑایا کرتے ہیں۔ حالانکہ رشی دیانند نے اس سدھانت کا ورنن کرتے ہوئے صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ یہ آپت کال کا دھرم ہے۔ اور اس پر عمل کرنا ضروری نہیں۔ بخلاف اس کے مسلمانوں میں ایک رواج بنام "حلالہ" موجود ہے۔ جو نیوگ کی دوسری شکل ہے۔ صرف اتنے فرق کے ساتھ کہ ایک ودھوا ایک پُرش سے کسی خاص عرصہ کے لئے رجوع کرتی ہے۔ اور محض اولاد کے لئے لیکن عقیدہ حلالہ کی رُو سے ایک طلاق شدہ عورت کی طرف...... اس کے خاوند کو دوبارہ رجوع کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کی طلاق شدہ بیوی کی شادی ایک تیسرے شخص سے ہو۔ وہ طلاق دے۔ تب کہیں جا کر اس کا پہلا خاوند اس سے شادی کرنے کا مجاز ہو سکتا ہے۔ ورنہ طلاق شدہ بیوی اس کے خاوند کے لئے حرام ہے۔

لیجئے ایک تازہ مثال سامنے ہے۔ اہلحدیث مجریہ ۲۷۔ نومبر ۱۹۳۶ء میں ایک خریدار اخبار نے ذیل کا واقعہ درج کرتے ہوئے فتوے طلب کیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ:۔

عبدالصمد نامی ایک شخص نے اپنی بیوی رحیمہ کو طلاق دے دی۔ پھر چند روز بعد رجوع کر لیا۔ پھر ایک سال بعد اور ایک طلاق بیماری کی حالت میں دے دی (لیکن دوران دماغ یہ واقع ہوا تھا) پھر بھی کچھ روز کے بعد رجوع کر لیا۔ پھر ایک برس کے بعد ہی رحیمہ حمل والی ہو گئی۔ حمل سے فارغ ہونے کے ۱۸۔ روز بعد نفاس کی حالت میں اس کی بیوی رحیمہ نے کوئی ایسی بات کہی۔ جس میں اس کے خاوند کو یکایک غصہ آ گیا۔ کہ مارے غصہ کے نفاس کی حالت میں طلاق دے دی۔ اب جبکہ غصہ فرو ہوا۔ اور حالتِ اعتدال میں آیا۔ تو اس بات سے بہت پشیمان ہوا۔ اور ارادہ اس کا یا اس کی زوجہ کا ہرگز جُدا ہونے کا نہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے۔ کہ غصہ اور نفاس کی حالت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

اس بات کو ہم چھوڑتے ہیں۔ کہ یہ واقعہ اسلام میں عورت کی پوزیشن پر کیا روشنی ڈالتا ہے؟ عورت محض ایک جوتی۔ کے سمان ہے جسے خاوند جب چاہے۔ اتار پھینکے۔ ہمیں کہنا صرف یہ ہے۔ باوجود اس امر کے نہ ارادہ خاوند کا یا اس کی زوجہ کا جُدا ہونے کا نہیں۔ اسلامی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ کہ وہ آپس میں میاں بیوی کا سا رشتہ رکھیں۔ حکم ہوتا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر

اہلحدیث کا کہ:۔

"صورت مرقومہ میں یکے بعد دیگرے تین طلاقیں دی گئی ہیں۔ اس واسطے عبدالصمد پر اس کی بیوی رحیمہ حرام ہو چکی ہے۔ بقول تعالےٰ

فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ

رحیمہ مذکورہ دوسری جگہ خوشی سے نکاح ثانی کرے۔ پھر خاوند خود ہی اپنی مرضی سے طلاق دے۔ تو بعد گزرنے عدت کے پہلے خاوند کے ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔"

اب اعتراض یہ ہے۔ کہ جب خاوند اور بیوی کا ارادہ ایک دوسرے سے جُدا ہونے کا نہیں۔ تو شریعت کو کیا حق ہے۔ کہ عبدالصمد کی بیوی کو ایک غیر شخص سے نکاح کرنے پر مجبور کرے۔ بالفرض محال اگر دونوں کا ارادہ ایک دوسرے سے جُدا ہونے کا ہو۔ تو پھر بھلا وہ ایک دوسرے سے رجوع کیسے کر سکتے ہیں۔ جب دونوں راضی ہیں۔ تو ان کو "حلالہ" کو سر پر بیٹھنے کی حاجت ہی کیا ہے؟ تیسرے اگر عبدالصمد اپنی حرام شدہ بیوی حاصل کرنے کیلئے مولوی صاحب کے فتوے پر عمل کرے بھی۔ تو یہ کیسے معلوم ہے۔ کہ عبدالصمد کی زوجہ اپنے نئے خاوند سے بعد میں جُدا ہونا گوارا کریگی۔ اور نیا خاوند بھی اگر طلاق نہ دے۔ تو شریعت اس کا کیا بگاڑ سکتی ہے۔ جبکہ دونوں کی شادی بموجب شرح ہو چکی ہے۔ اس صورت میں عبدالصمد اپنی بیوی کو حاصل کرنے سے محروم ہی رہ جائے۔ اس کا کیا علاج؟

ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ یہ مسئلہ بالکل فضول ہے۔ اور جس مرض کا علاج سمجھ کر اس کی ایجاد کی گئی ہے۔ وہ بجائے مرض کا علاج ثابت ہونے کے ایک نئے مرض کا باعث ثابت ہوا۔ اب ناظرین تعصب کو بالائے طاق رکھ کر حق پسندانہ نقطہ نگاہ کے پیش نظر خود ہی اندازہ لگائیں۔ کہ "نیوگ" قابل اعتراض و مذاق ہے یا "حلالہ"؟ نیوگ کی صورت میں بیوہ ایک دوسرے مرد سے صرف اولاد کے لئے ایک خاص عرصہ تک رجوع کرتی ہے۔ وہ اس کی باقاعدہ شادی شدہ بیوی نہیں بنتی۔ مقصد پورا ہو جانے کے بعد ایک دوسرے کا تعلق نہیں رہتا۔ اس بات کے باوجود اسے آپت کال کا دھرم کہا گیا ہے لیکن اس میں پوتر اُدیش کام کر رہا ہے۔ لیکن حلالہ؟ کیا مسلمانوں کو حق حاصل ہے۔ کہ وہ نیوگ پر اعتراض کریں۔ اور اس کا مذاق اُڑائیں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں۔ تو پہلے انہیں "حلالہ" کو دھیان میں رکھ لینا چاہئے۔

مہاتما منشی رام جی کے بچن

اگر سکھ کی اچھّا ہے تو اودّیا کا ناش اور ودّیا کا پرکاش کرو

اودیا منش کو کیا کیا ناچ نہیں نچاتی۔ اودیا کا لکشن یہ ہے۔ کہ اس میں پھنس کر منش اسار کو سار اپوتر کو پوتر اور دکھ کو سکھ سمجھنے لگتا ہے۔ یہ اودیا ہی ہے۔ جس کی بدولت سنسار برہم دھام کا راستہ چھوڑ کر منش ادھک سے ادھک مادہ پرستی میں پھنسے چلے جاتے ہیں۔ چیتن پرماتما کی جگہ جڑ وستو اور پتھر کی مورتیاں اس نے پوجیں۔ مل مونتر آدی اپونتر ناڑوں کو سکھ کا ذریعہ ہم نے سمجھا۔ دکھ کے مُول وشئے بھوگ کو سکھ کا سادھن اس نے جتلایا۔ اسی اودیا کی بدولت اندریوں کی غلامی کو آج آزادی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ مکتی کے سادھنوں کو جو کہ منش ماتر کے لئے دکھ سے چھوٹنے کا ایک راستہ ہے۔ غلامی کا خطاب دیا جاتا ہے۔ سنسار میں دکھ کیوں اُلٹے وچار اور اُلٹے کرتویہ کی بدولت ہی آیا ہے۔ اسلئے اگر سکھ کی اچھّا ہے۔ تو اودّیا کا ناش اور ودّیا کا پرکاش کرو۔ اودیا کا ناش کرنے کے لئے بڑی بھاری بل شکتی کی آوشکیتا ہے۔ جو منش درڑھ برت دھارن کرنے کا بل نہیں رکھتے۔ وہ اودیا کو دُور نہیں سکتے۔ کارن یہ ہے کہ جب تک سنسار کی اصلیت یعنی اسارتا کو منش نہیں سمجھتا۔ تب تک سنسارک ڈر اس کے دل سے دُور نہیں ہوتا۔ اس لئے کسی نیم کا گیان رکھتے ہوئے بھی اس کے لئے اس نیم کی پیروی کٹھن ہو جاتی ہے۔

(بھگو رام منیجر۔ آنند آشرم۔ لدھیانہ)

"اہلحدیث" کا ایک خریدار ۲۷۔ نومبر کی اشاعت میں پوچھتا ہے۔ کہ نماز جنازہ جوتا پہنے ہوئے پڑھنی جائز ہے کہ نہیں۔ جواب ملتا ہے۔ کہ "نماز فریضہ جوتا پہنے ہوئے جائز ہے۔ بشرطیکہ جوتا پاک ہو"۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جوتا پاک کون سا ہوتا ہے۔ اور ناپاک کون سا؟

"پیغام صلح" کو شکایت ہے۔ کہ "احسان" کے کسی نقاب پوش نامہ نگار نے ۱۹۔ نومبر کی اشاعت میں برلن مشن کی تبلیغی سرگرمیوں۔ اور مسجد برلن کے انتظامات پر بے حقیقت اور بے معنی اعتراضات کئے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ احمدی مسجد پر قابض ہیں اس کا انتظام کرتے ہیں۔ دوسروں کو اس میں داخل نہیں ہونے دیتے"۔

وہ ہیں بھی اس میں حق بجانب خود کافر ہونے سے مومنوں کو اپنے خانۂ خدا میں کیوں آنے دیں؟

لیکن کہا گیا ہے۔ کہ مسلمانانِ برلن احمدیوں کے قبضہ سے مسجد کو نکال لینا چاہتے ہیں۔ ابھی یہ کوشش و نیک خواہش قابل صد ستائش ہے کیونکہ مسجد جو کہ ایک خالص اسلامی عبادت گاہ ہے۔ اس پر ان لوگوں کا قبضہ جو مسلمان نہیں ہیں۔ کیسے برداشت کیا جا سکتا ہے؟

(رگڑا نند)

سائیکل۔ گراموفون۔ ہارمونیم

صرف ایک روپیہ میں

قسط کی ادائیگی پر ہر شخص خواہ ہندوستان کے کسی گاؤں قصبہ یا شہر میں رہتا ہو۔ **مشہور و معروف** کنگ سائیکل۔ وکٹوریہ گراموفون۔ ایمپیریر ہارمونیم۔ گراؤنڈ واچ ہمارے ہاں سے حاصل کر سکتا ہے۔ قواعد و فارم داخلہ جوابی کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت حاصل کریں۔

منیجر کنگ سائیکل مارٹ۔ پھلور (پنجاب)

P/O Philour (Panjab)

مغربی تہذیب کی ناکامی

لیکھک: شری شنکر دیال ایم اے

آج کل دنیا میں زیادہ تر مغربی تہذیب کا دور دورہ ہے۔ مغربی تہذیب سے ہماری مراد وہ تہذیب ہے۔ جس کا جنم صنعتی انقلاب کے ساتھ ہوا ہے۔ اور جس کی جنم بھومی یورپ ہے۔ یورپ اور امریکہ کے لوگ اپنی تہذیب پر بڑا ناز کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ پچھلے سوڈیڑھ سو سالوں کے اندر جتنی ترقی ہم نے کی ہے۔ اتنی ترقی آغاز دنیا سے لیکر اب تک کسی قوم یا ملک سے نہیں کی ہے۔ اُن کا کہنا ہے۔ کہ ہم نے بھاپ (سٹیم) اور بجلی کی طاقتیں ایجاد کی ہیں۔ جن کی بدولت چھوٹی بڑی کئی قسم کی مشینیں چلائی جا رہی ہیں۔ روزانہ استعمال میں آنے والی بے شمار چیزوں کو زیادہ سے زیادہ مقدار میں پیدا کرنے کے لئے مشینیں ایجاد ہو چکی ہیں۔ اور کارخانے کھولے گئے ہیں۔ ریل، تار اور ڈاکخانے بنا کر دُور کے فاصلہ کو کم کر دیا ہے۔ یاترا اور تجارت کی سہولیت کے لئے اتھاہ سمندر میں بڑے بڑے جہاز چلا دئے ہیں۔ وسیع آسمان میں اُڑنے کے لئے ہوائی جہاز بنایا ہے۔ تمام دُنیا کو تجارتی مفاد کے ذریعے ایک نظام میں باندھ دیا ہے۔ کئی قسم کی گیسیں اور ہتھیارات وغیرہ تیار کر رکھے ہیں۔ قدرت کو بہت حد تک اپنے بس میں کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ لٹریچر۔ ریاضی، ارتھ شاستر، پالیٹکس، تواریخ، صنعت فلسفہ، جیوتش اور چکتسا شاستر وغیرہ مختلف علوم کی گہری ریسرچ کر کے ان کے بھنڈار کو سینکڑوں نادر کتابوں سے بھر دیا ہے۔ دنیا بھر میں ایک زبان انگریزی کا پرچار کر کے نئی جان ڈالی ہے۔ جہاں جہاں ہماری تہذیب پھیلی ہوئی ہے وہاں بڑے بڑے شہر بس گئے ہیں۔ بڑی لمبی چوڑی اور پکی سڑکیں بن گئی ہیں۔ ایک سے ایک عالیشان عمارتیں بن گئی ہیں۔ طرح طرح کی کار آمد اشیا سے آراستہ دکانیں کھُل گئی ہیں۔ شہری لوگوں کی سہولیت کے لئے پانی اور روشنی کا پورا انتظام کر دیا گیا ہے۔ سڑکوں پر سائیکل، موٹر سائیکل اور موٹریں دوڑ رہی ہیں۔ شہنشاہیت کا خاتمہ کر کے ہم نے دنیا کے بیشتر ملکوں میں جمہوریت قائم کر دی ہے۔ مختلف صوبوں اور ملکوں کی اہم تازہ خبروں کو دنیا بھر میں پھیلانے اور حالات حاضرہ پر بڑے بڑے عالموں کے خیالات کا لین دین کرنے کے لئے اخبارات جاری کئے ہیں۔ سہیوگ کے ساتھ کام کرنے کے لئے سماج میں کئی قسم کی سبھائیں انجمنیں اور پارٹیاں قائم کر دی ہیں۔ اقتصادی، دماغی اور روحانی ترقی کرنے کے لئے ایک نیا راستہ اختیار کر کے لوگوں میں تعلیم کا خوب پرچار کر دیا ہے۔ حفظ صحت اور تفریح طبع کی غرض سے طرح طرح کی ورزشیں اور کھیل تماشے نکال دئے ہیں۔

تہذیب کسے کہتے ہیں؟

یہ سب باتیں ٹھیک ہیں۔ واقعی مغربی تہذیب کے مداحوں کے دعوے مذکور کی سچائی میں کسی کو شک کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ یورپ اور امریکہ والوں نے زندگی کے کئی پہلوؤں میں بہت کچھ ترقی کی ہے۔ لیکن ہمارا سوال یہ ہے۔ کہ مغربی تہذیب دنیا کے لئے موزوں اور فائدہ مند ہے؟ کیا در حقیقت مغربی دنیا کے لوگ تہذیب میں بہت آگے بڑھ گئے ہیں؟ کیا ان کا یہ دعوےٰ ٹھیک ہے۔ کہ ہم تہذیب کے علمبردار ہیں؟ ان سوالات کی ٹھیک ٹھیک تحقیقات اُسی صورت میں کی جا سکتی ہے۔ جب ہم پہلے اچھی طرح یہ سمجھ لیں۔ کہ تہذیب کیا چیز ہے؟ دُنیا کی بہترین تہذیب کی شکل کیا ہونی چاہئے؟

تہذیب ایک بڑا وسیع لفظ ہے۔ اس کے معنی کو ایک چھوٹے سے لفظ یا فقرہ کے اندر محدود کرنا آسان نہیں ہے۔ لہٰذا اس جگہ ہم لفظ "تہذیب" کی تشریح لکھنے کی کوشش نہیں کریں گے؟ تہذیب کی پرکھ کسی ایک یا دو باتوں سے نہیں کی جا سکتی۔ اس کی پرکھ کرنے کے لئے ہمیں لوگوں کے رہن سہن رسم ورواج آچار و بہار مذہبی اقتصادی سوشل اور پولیٹکل زندگی اور جسمانی۔ دماغی اور روحانی نشوونما وغیرہ کئی باتوں پر دھیان دینا پڑتا ہے۔ جس قوم یا ملک نے ان سب باتوں میں ترقی کر کے اپنی مجموعی زندگی کو زیادہ پُر لُطف اور بامن بنا لیا ہے۔ اُسے ہم مہذب کہہ کر پکارتے ہیں۔ اس کے برعکس جس قوم یا سماج نے مذکورہ بالا سب باتوں میں ترقی نہیں کی ہے۔ جو ابھی جنگلی حالات میں پڑے ہیں۔ یا جنہوں نے بہت تھوڑی سی ترقی کی ہے۔ جن میں تعلیم کا خاطر خواہ پرچار نہیں ہے۔ جو سبھا سوسائٹیوں کو منظم کر کے ایک دوسرے کے سہیوگ سے کام کرنا نہیں جانتے۔ جن میں ہمدردی، برداشتگی اور دوستی کے جذبات نہیں ہیں۔ جن کا اچار وچار پوتر نہیں۔ جن کی زندگی جھگڑوں اور دکھوں سے بھری ہے۔ سماج میں لوگوں کی ترقی کے لئے کافی ذرائع میسر نہیں ہیں۔ جس سماج کے اندر خوبصورت حکومت اور ڈسپلن نہیں ہے۔ اور جن لوگوں کی اخلاقی زندگی گندی اور مذموم ہے۔ اس قوم، اس سماج اور اُن لوگوں کو ہم بد تہذیب یا جاہل کہتے ہیں۔

اچھی اور بری تہذیب

اب ناظرین کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ تہذیب کیا چیز ہے۔ عموماً سبھی ملکوں کی تہذیب میں کم و بیش فرق پایا جاتا ہے۔ اچھی تہذیب ہم اُسے کہیں گے۔ جس کے اندر زیادہ سے زیادہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ سکھ اور چین ملتا ہو۔ جو سب کیلئے یکساں طور پر فائدہ مند ہو۔ انگلینڈ کی تہذیب انگلینڈ کے لئے اسی حالت میں اچھی اور فائدہ مند مانی جائے گی۔ جب اس سے وہاں کے سب لوگوں کی یکساں طور پر بھلائی ہوتی ہو۔ اسی طرح یورپ کی تہذیب یورپ کے لئے اسی وقت قابل تقلید ثابت ہوگی۔ جب تمام یورپ کے عموماً سبھی لوگ سکھ اور چین سے اپنی زندگی گذارتے ہوں۔ اُن میں باہم ہمدردی ہو۔ حسد و بغض نہ ہو۔ اگر زیادہ تر لوگ خستہ حال ہوں۔ اور تھوڑے سے لوگ ان کے ساتھ بے انصافی اور انیائے کر کے تعلیم یافتہ اور دولتمند بن گئے ہوں۔ بڑے ٹھاٹ باٹ اور آرام کی زندگی گذارتے ہوں۔ تو ایسی حالت میں ہم انگلینڈ اور یورپ کو کبھی مہذب نہیں کہیں گے۔ ان کی تہذیب کو ہم اچھی تہذیب نہیں سمجھیں گے۔ ایک بات اور ہے۔ اگر یورپ یا مغربی دنیا کی تہذیب کے باہر کے ملکوں میں رہنے والے لوگ تکلیف پاتے ہوں۔ تب بھی ہم یورپ یا مغربی دُنیا کی تہذیب کو اچھا نہیں مانیں گے۔ وہ تہذیب ہی کس کام کی۔ جو تھوڑے سے لوگوں کے لئے آرام دہ اور زیادہ لوگوں کے لئے تکلیف دہ ہو۔ جو بہت سے لوگوں کو مفلس بنا کر کچھ لوگوں کو مالدار بنا دے۔ مطلب یہ کہ جو زیادہ سے زیادہ لوگوں کا بھلا کر سکے وہی تہذیب اچھی ہے۔ مغربی دنیا کے لوگوں کا یہ دعوےٰ کہ تمام انسانی سوسائٹی کے اندر ہم ہی سب سے زیادہ مہذب ہیں۔ اور ساری دنیا کو ہماری ہی تہذیب اختیار کرنی چاہئے۔ تب ہی ٹھیک مانا جا سکتا ہے۔ جبکہ ان کی تہذیب مذکورہ بالا کسوٹی پر کسنے سے ٹھیک اُترے۔ تمام دُنیا کی سامعان تہذیب وہی ہو سکتی ہے۔ جس کے اندر دُنیا کے سبھی لوگ آرام اور چین کے ساتھ اپنی زندگی گذار سکیں۔ جو عموماً سب کی یکساں طور پر بھلائی کر سکے۔ اگر تمام دُنیا میں کبھی ایک تہذیب کا پرچار ہو سکتا ہے۔ تو صرف اُسی حالت میں جبکہ اس تہذیب کے اندر گورے کالے اور چھوٹے بڑے کا فرق نہ رہ جائے گا۔ جب دنیا کی تمام قومیں ایک دوسرے سے پیار اور ہمدردی کے ساتھ برتاؤ کریں گی۔ اور تب سب میں World Brother-hood کا جذبہ جاگ اُٹھے گا۔

آج کل کی مغربی تہذیب

اب ہم آج کل کی مغربی تہذیب پر بالتفصیل بحث کریں گے۔ اور اس بات کی جانچ کریں گے۔ کہ کیا وہ قریب یا دُور مستقبل میں تمام دنیا کی سامعان Ideal تہذیب بن سکے گی۔ ناظرین کو دھیان سے اس بات سوچنا چاہئے۔ کہ مغربی تہذیب کا زیادہ سے زیادہ پرچار دُنیا کے لئے مفید ہے یا مُضر۔ اگر مغربی تہذیب کی زبردست لہر میں کسی طرح کی رکاوٹ پیدا نہ کی جائے۔ تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ دنیا زیادہ سکھی بن جائے گی۔ یا اس کی زندگی آج سے بھی زیادہ دکھ مئے بن جائے گی؟ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ مغربی تہذیب ساری دنیا کی بھلائی کرنے میں لاچار ہے۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس کی تقلید نہ کریں۔ اُس کے رنگ میں اپنے آپ کو نہ رنگیں۔ اس وقت ہمارے ملک کے اندر زندگی کے ہر پہلو میں بھاری تبدیلی ہو رہی ہے۔ سوشل اور پولیٹکل نظام میں ایک طرح کی کرانتی مچی ہوئی ہے۔ ملک کے اندر تبدیلی چاہنے والوں کی دو پارٹیاں ہو گئی ہیں۔ ایک پارٹی کا کہنا ہے۔ کہ ہمارا ملک اسی وقت ایک ترقی یافتہ نیشن بن سکتا ہے۔ جبکہ ہم لوگ آنکھ بند کر کے مغربی تہذیب کی تقلید کریں۔ ان کا پختہ یقین ہے۔ کہ آج کل مغربی تہذیب سے نفرت کر کے کوئی ملک اپنی ترقی نہیں کر سکتا۔ دوسری پارٹی کے لوگوں کا کہنا ہے۔ کہ ہمیں مغربی تہذیب کی چمک دمک پر فریفتہ نہ ہو جانا چاہئے۔ اُسے گرہن کرنے سے ہندوستان کا بھلا کبھی نہ ہو سکیگا۔ ہندوستانیوں کو اس کی اندھا دھند تقلید ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔ اپنی سوشل خرابیوں کو دُور کر کے ہمیں اپنی پرانی تہذیب اور کلچر کو از سر نو زندہ کرنا چاہئے۔ اور حسب ضرورت مغربی تہذیب سے بھی فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ ہر ایک سمجھدار ہندوستانی کا یہ ضروری فرض ہے۔ کہ وہ اپنے دل میں خوب سوچ سمجھ کر اس بات کا فیصلہ کرے۔

ویدہی ایشوری گیان ہیں
ویدوں کے ایشوری گیان ہونے میں وید کی ساکھشی

لیکھک:- پنڈت رام ناتھ جی گورو کل کانگڑی

اس پرشن کے نرنے کے لئے سب سے پرتھم ہمیں دیکھنا چاہئے۔ کہ سویم وید اس وشے میں کیا کہتے ہیں۔ وہ چپ ہیں یا کسی نشچت مت کو پرکاشت کرتے ہیں؟ یدی وید سویم ہی اپنے ایشوری گیان ہونے کا کھنڈن کرتے ہوں۔ تو اس وشے میں آگے وچار کی ضرورت ہی نہ ہوگی۔ پرواستو میں ایسی بات نہیں ہے۔ وید ستھان ستھان پر پرماتما کی مہما کا ورنن کرتے ہوئے ویدوں کو اس کی بانی کہتے ہیں۔ ویدوں کی مہما کے وشے میں کہا ہے:-

पश्य देवस्य काव्यं न
ममार न जीर्यति

اتھرو وید ۱۰-۸-

وہ پرماتم دیو کا ادبھت کاویہ ہے۔ جو نہ کبھی نشٹ ہوتا ہے نہ پرانا ہوتا ہے۔

कविः काव्येनासि विश्ववित

رگ وید ۱۰-۹۱

وہ کوی پرماتما اپنے اس وید روپی چمتکار مے کاویہ سے سمپورن وشو میں پرکھیات ہو رہا ہے۔

اتھرو وید میں کیسا سندر کاویہ سے النکارک ورنن ہے:

सावा ऋग्युयोऽजायत
तस्माद्यचोऽजायन्त।

اتھرو وید ۱۳-۴-۳۸

رچائیں اس پرماتما سے پرکٹ ہوئیں۔ اور وہ پرماتما رچاؤں سے پرکٹ ہوا۔

ایک دوسری جگہ کہا ہے:-

कालादृचः समभवन यजुः
कालादजायत

اتھرو وید ۱۹-۵۴-۳

'کال' کے دو ارتھ ہیں۔ ایک ایشور اور دوسرا سمے۔ ارتھات رگ، یجر آدی وید پرمیشور دوارا کال وشیش میں پرکٹ ہوئے۔

وید کے پرش سوکت میں چاروں وید ایشور سے پرکٹ ہوئے۔ اس کا سپشٹ ورنن ملتا ہے۔

तस्माद्यज्ञात सर्वहुत!
ऋचः सामानि जज्ञिरे
छन्दांसि जज्ञिरे तस्माद्यजु
स्तस्मादजायत ॥

رگ وید ۱۰-۹۰-۹۔ یجر وید ۳۱-۷۔

اتھرو وید ۱۹-۶-۱۳

یہ منتر رگ۔ یجر۔ اتھرو تینوں ویدوں میں ملتا ہے۔ اتھرو وید کے سکمبھ سوکت میں سکمبھ روپ پرماتما کو چاروں ویدوں کا آدی سروت کہا ہے۔

यस्मादृचो अपातक्षन
यजुर्यस्मादपाकषन।
सामानि यस्य लोमान्यथर्वा
ङ्गिरसो मुखम
स्कम्भं तं ब्रूहि कतमः
स्विदेव सः ॥

اتھرو وید ۱۰-۷-

اس پرکار ایشوری گیان ہونے کے سمبندھ میں وید کی انتہ ساکشی کیا ہے۔ یہ سپشٹ ہے۔ ویدک سدھانتوں کے انوسار نتیہ وید سرشٹی کے آرمبھ میں پرماتما سے آوربھوت ہوتے ہیں۔ اور پرلے کال میں ہی لین ہو جاتے ہیں۔ وید سروداستیہ۔ پورن ایشوری گیان ہے۔ اس لئے اس میں کبھی وردھی۔ پریورتن کی اوشکیتا نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ نتیہ ہے۔ اسی آشیہ کو اتھرو وید میں اس پرکار ورنن کیا ہے:-

अपूर्वेणेषिता वाचस्ता
वदन्ति यथायथम्।
वदन्तीर्यत्र गच्छन्ति
तदाहुर्ब्राह्मणं महत ॥

اتھرو وید ۱۰-۸-۳۳

ایوم وید سویم اپنے آپ کو ایشوری گیان کہہ رہے ہیں۔ لیکن یہاں یہ پرشن اپستھت ہوتا ہے۔ کہ کیا وید کی انتہ ساکشی پرمانک مانی بھی جا سکتی ہے۔ یدی کسی دھرم پستک کی انتہ ساکشی کے آدھار پر ہی اسے ایشوری گیان کہا جا سکتا ہو۔ تو بائیبل اور قران کو تو سب سے پہلے ایشوری گیان ماننا ہوگا۔ کیونکہ وہ ستھان ستھان پر زور شور سے دعوے کرتے ہیں۔ کہ وہ ایشوری گیان ہیں۔ انتہ ساکشی کے آدھار پر تو غلط سے غلط بات بھی ٹھیک ہو سکتی ہے۔ جھوٹے سے جھوٹا وکتی بھی اپنے وشے میں بری رائے دینا نہ چاہے گا۔ ایسا ہونے پر بھی ہماری سمتی میں انتہ ساکشی کی اس پرکار سے اپیکشا نہیں کی جا سکتی۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ کہ کیول انتہ ساکشی کے آدھار پر ہی کسی بات کو سچ مان لینا بدھی سنگت نہیں ہے۔ لیکن ساتھ ہی انتہ ساکشی کی اوشکیتا سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی بات کی پشٹی کے لئے اپنی ساکشی کے اتیرکت انیہ کوئی پرمان ہی نہ ہو۔ تب تو اس پر سندیہہ کیا جا سکتا ہے۔ پر وید کے وشے میں ایسی بات نہیں ہے۔ ہم ابھی دیکھیں گے۔ کہ کس پرکار انیک پرمان اور یکتیاں وید کو ایشور پرنیت سدھ کر رہی ہیں۔ ایسی اوستھا میں انتہ ساکشی اس ستیہ کو چمکانے میں شوبھا کا کام کرتی ہے۔ ویک کاویہ کی بھاشا بھاؤ اور شیلی آسے کالی داس کی کرتی ماننے کے لئے ہمیں کتنا ہی بادھیت کرتی ہو۔ اس میں سندیہہ بنا ہی رہتا ہے۔ پر یدی شیلی کے ساتھ ساتھ اسی گرنتھ میں کہیں اس کے کالیداس دوارا رچے ہونے کا سنکیت مل جائے تب تو اس میں سندیہہ کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ شیلی اور نام سنکیت دونوں مل کر پشٹ پرمان بن جاتے ہیں۔ یہی بات وید کی انتہ ساکشی کے سمبندھ میں بھی سمجھنی چاہئے۔

اس کے اتیرکت یدی دونوں کی رچنا ایشوری نہ ہو کر کسی پرش دوارا ہی ہوئی ہوتی۔ تو اس میں اس کے کرتا کا الیکھ ہی نہ ہو۔ یہ تو سمجھ میں آتا ہے۔ پرنتو کسی دوسرے وگوں نے سویم ویدوں کو بنا کر ان میں ہی ان کا کرتا ایشور کو لکھ دیا ہو۔ بدھی اس بات کو سویکار نہیں کرتی۔ کہا جا سکتا ہے کہ رشیوں نے یا جو بھی وید کے کرتا تھے۔ انہوں نے اس کا پرچار کرنے کے لئے اس کے ساتھ ایشور کا نام جوڑ دیا۔ پر یہ بات بھی بائیبل آدی کے وشے میں تو کہی جا سکتی ہے۔ وید کے سمبندھ میں نہیں۔ کیونکہ ان گرنتھوں میں کسی نہ کسی جاتی یا دھرم وشیش کا پکشپات کیا گیا ہے۔ اس لئے سمبھو ہے۔ کہ ان کے رچیتاؤں نے اپنے دھرم کے انویاؤں کی سنکھیا بڑھانے کے لئے انہیں ایشور پریرت کہہ دیا ہو۔ پر وید میں کسی جاتی وشیش کا پکشپات نہ ہو کر اس میں سب کے لئے سامانیہ ست سدھانتوں کا ہی ورنن ہے۔ اس لئے ان کے کرتا یدی اور کوئی سنتے۔ تو ان کو اسے ایشوری گیان کہنے کا پرلوبھن کیوں ہوتا۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ ساتھ ہی قران آدی میں ہم یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ یدیپی ان کا سمبندھ ایشور سے جوڑ تو دیا گیا ہے۔ پر پھر ان کے پرنیتا [illegible] سروتر اپنی چرچا کرتے ہوئے ہی دکھائی دیتے ہیں۔ اس کا سپشٹ تاتپریہ یہ ہے۔ کہ پیغمبر لوگ اپنے نام کو چھوڑ نہیں سکتے تھے۔ پر وید میں سروتر پرماتما۔ اور اس کے ستیہ نیموں کی ہی مہما گائی گئی ہے۔ اس سے یہی پرینام نکلتا ہے۔ کہ وید کی انتہ ساکشی کے وشے میں سندیہہ کرنا ویرتھ ہے۔ جو ابھی یکت جھوٹا ہوتا ہے۔ اس کی پوروا پر باتوں میں اسنگتی ہی اسے جھوٹا سدھ کر دیتی ہے۔ پرنتو سچا وکتی اپنی سچائی پرانت تک ٹکا رہتا ہے۔ اس کا آدھار درڑھ ہوتا ہے۔ اسی پرکار جبکہ انیہ دھرم پستکیں قران آدی اپنے ایشوری گیان ہونے کو ایک جگہ لکھ کر بھی دوسری جگہ اس کا سویم کھنڈن کرتی ہوئی پرتیت ہوتی ہیں۔ وہاں وید سوریہ کے پرکاش کی طرح اپنے ایشوری گیان ہونے کی سچائی کو سروتر ایک سا چمکا رہے ہیں۔

پراچین ویدک ساہتیہ کا پرمان

اس پرکار وید کی انتہ ساکھشی دیکھ چکنے کے پشچات ہم اس پرشن پر آتے ہیں۔ کہ اس سمبندھ میں وید کے پچھلے ساہتیہ کی کیا درشٹی ہے۔ ویدوں کے بعد کا سب سے پراچین ساہتیہ براہمن گرنتھ کہے جا سکتے ہیں۔ یجر وید کے شت پتھ رگ وید کے ایترے۔ سام وید کے چھاندوگیہ تتھا اتھرو وید کے گوپتھ براہمن میں ویدوں کی اتپتی لگ بھگ ایک سے ہی شبدوں میں ورنن کی ہے۔ پرماتما نے سرشٹی کو اتپن کرنے کی اچھا سے تپ کیا۔ اور اس نے بھن بھن لوکوں کا نرمان کیا۔ بھوتک سرشٹی رچنے کے بعد اس نے چار رشیوں کو اتپن کر کے انہیں چاروں ویدوں کا گیان دیا۔ ان براہمنوں میں یہ ورنن ایک النکارک ڈھنگ سے کیا ہے۔ ان سے یہ بھی پرکٹ ہوتا ہے۔ کہ بھوتک اگنی وایو آدی شکتیوں کے ساتھ بھی کرمش ویدوں کا سمبندھ ہے۔ دوسری جگہ شت پتھ براہمن میں:-

एवं वा अरेऽस्य महतो
भूतस्य निःश्वसितमे
तद्यदृग्वेदो यजुर्वेदः
सामवेदोऽथर्वाङ्गिरसः ॥

شت پتھ براہمن کانڈ ۱۴-ادھیائے ۵-

براہمن ۴- کنڈکا ۱۰- (باقی اگلے صفحے)

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ۵۹ واں سالانہ جلسہ
مفصّل کارروائی

(۲۴-نومبر) آج آریہ

یجروید پارائن یگیہ سماج وچھووالی لاہور کے سالانہ جلسہ کی تقریب میں ۲۴-نومبر بروز منگل وار صبح ۶ بجے دیانند اُپدیشک ودیالیہ کی یگیہ شالہ میں پربھو کیرتن ہؤا - جس میں شری چرنجیو لال جی سنگیت وشارد اور ان کی منڈلی نے بڑے منوہر اور میٹھے گائن دوارا آنند درشا کی - پھر سات بجے سے ۹ - بجے تک یجروید پارائن یگیہ شروع ہؤا - جس میں شری پروفیسر شو دیال جی یجمان اور شری پنڈت برہم دت جی جگیاسو برہما کے پد پر براجمان ہوئے - دیانند اُپدیشک ودیالیہ اور ورجانند آشرم کے چھاتر منتروں کا پاٹھ کرتے تھے۔ ۹ بجے کے بعد شری مہر سنگھ جی نے تلوہ تقسیم کیا - پھر شام کو ۳- بجے سے ۵ بجے تک یگیہ ہؤا +

سرو دھرم سمیلن شام کو جلسہ پنڈال واقعہ گوروت بھون میں سرو دھرم سمیلن ہؤا - جس کے پردھان شری کاشی رام جی کوپراج تھے - اس کی مفصّل رپورٹ ۲۹- نومبر کے اخبار میں چھپ چکی ہے +

(۲۵- نومبر)

کو صبح ۶ بجے سے سات بجے تک دیانند اُپدیشک ودیالیہ کی یگیہ شالا میں پربھو کیرتن ہؤا - پہلے آریہ کیندری اناتھالیہ کی بھجن منڈلی نے بھجن گائے - بعد میں وہاں کی اُپسنفست دیویوں نے بھجن کیرتن کیا - اس کے بعد شری چرنجیت لال جی و لالہ گوپال داس جی کے منوہر بھجن ہوئے - ۷ سے ۹ بجے تک یگیہ ہؤا - آج شری روشن لال جی یجمان پد پر براجمان تھے - شام کو ۳ بجے سے ۵ بجے تک پھر یگیہ ہؤا +

کوی سمیلن شام کو ۷ بجے سے ۱۰- بجے تک پنڈال میں کوی سمیلن زیر صدارت لالہ انوپ چند آفتاب پانی پتی منعقد ہؤا - اس سمیلن کے سنچالن کے لئے پنڈت ونستہ پرشاد صاحب فدا بی - اے بھی اُپستھت تھے +

مندرجہ ذیل کویوں نے حصّہ لیا :-

(۱) پنڈت جگناتھ جی نے سوامی دیانند پر سنسکرت میں کویتا پڑھی -

(۲) پنڈت مہر چند جی نے پنجابی میں سوامی دیانند پر

(۳) خوشتر جہابی سارود - سوامی دیانند -

(۴) بیگنت رام بی - اے وقت اُدھار

(۵) سردار امر سنگھ جی پنجابی - میرا پریتم -

(۶) کنول صاحب - سماج کے کام -

(۷) بلونت سنگھ جی پریمی - دیانند -

(۸) ہنسراج گوہر امرتسری - پنجابی - اچھوت کی آہ +

(۹) قمر جلال آبادی - بہادر ہندو -

(۱۰) احمد حسین صاحب سب جج (ریٹائرڈ) سوامی دیانند -

(۱۱) چرنجی لال پریم - اچھوت اُدھار -

(۱۲) من موہن - ہندی -

(۱۳) چرنجی لال جی فانی - شری سوامی دیانند جی

(۱۴) پنڈت بہاری لال صابر - ہندی - سوامی دیانند

(۱۵) پنڈت چمو پتی جی - ہندی -

(۱۶) پنڈت ونستہ صاحب فدا وغیرہ وغیرہ نے اپنی اپنی نظمیں سنائیں - سمیلن نہایت کامیاب رہا +

بانٹا گیا +

آدھ میل لمبا جلوس شام کو چار بجے سنکیرتن کا جلوس شروع ہؤا - آریہ سماج وچھووالی اور آریہ سماج انارکلی کے سالانہ جلسوں کے سلسلہ میں دونوں سماجوں کا مشترکہ جلوس نکالا گیا - جو تقریباً نصف میل لمبا تھا - بیس ہزار کے قریب استری پُرشوں نے جلوس میں حصّہ لیا - دیانند برہم مہاودیالیہ - ہندو یتیم خانہ - ڈی - اے وی سکول - گنگا کلب - آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور - ڈی - اے - وی سکاؤٹس - آریہ ویدک سماج - دیانند آیوویدک کالج - ڈی - اے وی ہائی سکول - گوروکل گوجرانوالہ - آریہ سماج

چندہ کتنا جمع ہُوا

انارکلی سماج ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ - آریہ سماج وچھووالی ۲۶ ہزار روپیہ

لاہور کی دونوں سماجوں کے سالانہ جلسے نہایت کامیابی سے ختم ہو گئے ہیں - تین چار روز شہر میں بہت رونق رہی - جلسوں میں حاضری ہزاروں کی تعداد میں ہوتی تھی - پنڈال عموماً بھرے رہتے تھے - تل دھرنے کو جگہ بھی نہ بچتی تھی - لاؤڈ سپیکروں کا انتظام کیا گیا تھا - آریہ سماج انارکلی کے جلسہ پر مہاتما ہنسراج کی اپیل پر ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ اور آریہ سماج وچھووالی کے جلسہ پر پنڈت چموپتی جی ایم کی اپیل پر چھبیس ہزار روپیہ جمع ہؤا - آریہ سماج وچھووالی کو دان دینے والوں میں سے مکھیہ مہانو بھاؤ یہ ہیں :-

(۱) پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا لاہور ۱۲۲۵ روپیہ اور چیری ٹیبل انڈسٹری کیلئے ۲۷۵ روپیہ کل ۱۵۰۰ روپیہ (۲) مہاشہ کرشن جی مالک اخبار "پرتاپ" و "پرکاش" تیرہ سو روپیہ - (۳) مہاشہ بوسہ رام جی منتری ۵۰۰ روپیہ (۴) میسرز کرپا رام اینڈ برادرس ساڑھے پانسو روپیہ (۵) دیوان بہادر بدری داس جی ۵۰۰ روپیہ (۶) راجہ نریندر ناتھ جی ۵۰۰ روپیہ (۷) لالہ روشن لال جی سپورٹس والے اڑھائی سو روپیہ - آنریبل جسٹس جے لال جی یکصد روپیہ +

(۲۷- نومبر شکروار)

صبح ہون یگیہ بھجن کیرتن ہؤا - شام کو گوروت بھون کے ہال میں استری سمیلن ہؤا - جس میں اس وشے پر کہ ویدک دھرم میں استری کا کیا ستھان ہے پر واد وِواد ہؤا - جس سے دیویوں نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا +

صبح ۷ بجے سے دس بجے تک یجروید پارائن یگیہ کی پُورن آہوتی دی گئی - اور یگیہ شیش

وچھووالی - اور دیانند اُپدیشک ودیالیہ کی منڈلیوں کے علاوہ بہت سی دیگر منڈلیاں بھی شامل تھیں - آریہ پتری پاٹھشالہ وچھووالی کی لڑکیاں سرخ رنگ کے لباس میں بھجن گا رہی تھیں - استریوں کی بھی کئی منڈلیاں تھیں - جلوس انارکلی بازار سے گذر کر لوہاری دروازہ میں داخل ہؤا - اور پھر شاہ عالمی دروازہ کے مختلف بازاروں سے ہوتا ہؤا - آریہ سماج انارکلی وانع گنپت روڈ پر سماپت ہؤا +

(۲۸- نومبر سنیچر وار)

پراتہ کال ۷½ بجے سے ۸¼ بجے تک وید پاٹھ اور ہون یگیہ ہؤا - ۸¼ بجے سے ۸¾ بجے تک بھجن - پونے ۹ سے پونے دس بجے تک ایک گھنٹہ سوامی البیلا نند جی مہاراج کا اپدیش ہؤا - پونے دس سے دس بجے تک بھجن - ۱۰ بجے سے گیارہ بجے تک پرنسپل راجندر کمار کا بھاشن ہؤا - جو کسی دوسری جگہ درج ہے +

بعد دوپہر کی کارروائی ایک بجے سے ۲ بجے تک مہاشہ ہربنس چندر و کیسر چند جی کے بھجن ہوئے (پنڈال میں) اور دو بجے سے پونے تین بجے تک شری مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری کا ویاکھیان ہؤا - جس کا اثر جنتا پر بہت اچھا پڑا - حاضری بہت زیادہ تھی +

۳ بجے سے ۴ بجے تک پنڈت برہم دت جی جگیاسو کا پربھاوشالی اور منوہر ویاکھیان "رشی دیانند کی ویدارتھ شیلی" وشے پر ہؤا - پھر سوا چار بجے سے سوا پانچ بجے تک پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی کا ویاکھیان ہؤا +

آریہ سمیلن گوروت بھون ہال میں ایک بجے سے تین بجے تک رائے بہادر بدری داس جی کی صدارت میں آریہ سمیلن ہؤا - جس میں پنڈت گیان چند جی مہاشہ چرنجیت لال جی - ماسٹر گوردتہ رام جی - مہاشہ چرنجی لال جی پریم - لالہ بھوج رام جی بیرسٹر - پنڈت بنواری لال جی - مہاشہ مہر سنگھ جی آدی مہانو بھاووں نے حصّہ لیا - وشے تھا آریہ سماجوں کے آنترک جھگڑے کیسے دور ہو سکتے ہیں - جس میں کئی تجویزیں پیش کی گئیں :-

(۱) سنسکاروں کو آریہ سماج کے پرچارکاریہ سے الگ کر دینا چاہئے (۲) آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پرادیشک سبھا کو مل کر وید پرچار کرنا چاہیئے (۳) اچھوتوں میں پرچار کاریہ کیونکر ہونا چاہیئے +

کئی مہانو بھاووں نے اپنے اپنے وچار پرکٹ کئے +

رات کی کارروائی سات بجے سے سوا سات بجے تک بھجن ہوئے - اس کے بعد گوروکل کانگڑی کے مکھیہ ادھشٹاتا پنڈت ستیہ ورت جی سدھانت النکار کا ویاکھیان "سوشل ازم اور ویدک یوگ" پر ہؤا - اس کے بعد ۸½ بجے سے ۹½ بجے تک شری مہاشہ کرشن جی مالک اخبار "پرتاپ" و "پرکاش" کا (بقیہ دیکھو صفحہ ۱۶)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

اچھوتوں کا مسئلہ تمام آریہ جاتی کا سوال ہے اور آریہ سماج ہی واحد سوسائٹی ہے جو ان کا اُدھار کر سکتی ہے

اچھوتوں کے مجلسی سُدھار کیلئے آریہ سماج کی قربانیاں

کانگریس اچھوت اُدھار کا کام کماحقہٗ نہیں کر سکتی

آریہ سماج وچھووالی کے جلسہ میں مہاشہ کرشن کی تقریر

(لاہور ۲۸ ۔ دسمبر) آریہ سماج وچھووالی لاہور کے ۵۹ ویں سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں ۹ ۔ ۱۰ ہزار کے قریب مرد اور دیویاں گوردت بھون کے وسیع اور مزیّن پنڈال میں جمع ہوئے ۔ رات کا اجلاس ۷ بجے شروع ہوا ۔ ساڑھے سات سے سوا سات بجے تک بھجن ہوئے ۔ اس کے بعد شری ستیہ ورت جی گورنر گوروکل کانگڑی نے سوشلزم پر لیکچر دیا ۔ ان کے لیکچر کے بعد شری مہاشہ کرشن جی نے ایک موثر اور جامع لیکچر دیا ۔

مہاشہ کرشن کا لیکچر مہاشہ کرشن جی نے اچھوت اُدھار کے موضوع پر لیکچر کا آغاز کرتے ہوئے کہا ۔ کہ اب ہمارے سامنے سوال یہ ہے ۔ کہ آریہ سماج جینا چاہتا ہے یا نہیں ۔ آپ سمجھیں گے ۔ کہ یہ عجیب سوال ہے ۔ دُنیا میں اس وقت ترقی کی طرف زبردست دوڑ لگ رہی ہے ۔ آریہ سماج کو دیکھنا ہے ۔ کہ وہ دُنیا کی طاقتوں کے ساتھ چل سکتا ہے یا نہیں ۔ دُنیا میں بہت سے مسائل پیدا ہو چکے ہیں ۔ آج سنسار آپ سے پوچھتا ہے ۔ کہ جاتی کو جیوت رکھنے کا سادھن کیا ہے ۔ اس وقت ہندوستان کے سامنے کیا پرسنن ہے ۔ آپ کہیں گے ۔ کہ اس وقت سوراجیہ کا پرشن ہے ۔ لیکن میں کہوں گا ۔ کہ اس سے بھی اہم ایک پرشن ہے ۔ جس کے لئے مہاتما گاندھی نے مرن برت دھارن کیا ۔ اچھوتوں کی وجہ سے ہندوؤں میں بہت کمی واقع ہوئی ۔ پونچھ کی ریاست ایک ہندو ریاست ہے ۔ لیکن وہاں ہندو صرف تین فیصدی ہیں ۔ اور مسلمان ۹۷ فیصدی ہیں ۔ یہی حال ٹراونکور اور ریاست جموں و کشمیر کا ہے ۔ ٹراونکور کے ۵۰ فیصدی سے زیادہ ہندو عیسائی ہو چکے ہیں ۔ ان حالات کو محسوس کرتے ہوئے ٹراونکور اور کشمیر کے کنوئیں اور مندر اچھوتوں کے لئے کھول دئے گئے ہیں ۔ ان ریاستوں میں ہندوؤں نے اچھوتوں پر اتیاچار کیا ۔ اور وہ آہستہ آہستہ ہندوؤں میں سے نکلتے گئے ۔ آریہ سماج ایک واحد سوسائٹی ہے ۔ جو اچھوتوں کا اُدھار کر سکتی ہے ۔

تین سبھائیں اس وقت تین سبھائیں ایسی ہیں ۔ جو اچھوت اُدھار کا کام کر رہی ہیں ۔ کانگریس سناتن دھرم سبھا اور آریہ سماج ۔

مہاتما گاندھی کے آنے سے پہلے کانگریس کی پالیٹکس اور تھی ۔ ان کے آنے سے پالٹکس بدل گئی ۔ جونہی اُنہوں نے اچھوت اُدھار کا سوال اُٹھایا ۔ شور مچ گیا ۔ ۱۹۲۳ء میں کوکناڈا میں کانگریس کا اجلاس ہوا ۔ مولانا محمد علی صدر تھے ۔ انہوں نے صدارتی تقریر میں کہا ۔ کہ "ہندو مسلم فساد کا سبب یہ ہے ۔ کہ اچھوتوں کو ہندو رہنے پر مجبور کیا جاتا ہے ۔ اس کا حل یہ ہے ۔ کہ اچھوتوں کو مسلمان ہونے سے نہ روکا جائے ۔ اس اعلان پر کانگریس میں کھلبلی مچ گئی ۔ اور بہت سے ہندوؤں نے کانگریس کی پالیسی پر اعتراض کیا ۔ مہاتما گاندھی اس وقت جیل میں تھے ۔ اُنہیں یہ بات معلوم ہوئی ۔ تو انہوں نے مولانا محمد علی سے دریافت کیا ۔ مولانا محمد علی نے بتایا ۔ کہ یہ تجویز دراصل سر آغا خاں کی ہے ۔ اور اُنہوں نے وعدہ کیا ہے ۔ کہ اگر یہ تین کروڑ اچھوت مسلمان ہو جائیں ۔ تو وہ روپیہ دینے کے لئے تیار ہیں ۔ اس لئے میں کہتا ہوں ۔ کہ کانگریس اس کام کو اچھی طرح نہیں کر سکتی ۔ کیونکہ کانگریس سب فرقوں کے لئے ہے ۔ اب مہاتما گاندھی نے اچھوت اُدھار کے کام کو اس طرح موڑا ہے ۔ کہ یہ کام ہندوؤں کے ہاتھ میں آگیا ہے ۔

سناتن دھرم سبھا اب رہی سناتن دھرم سبھا ۔ اس سبھا میں بھی اچھوت اُدھار کے سوال پر دو دھڑے بن گئے ہیں ۔ سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا اچھوت اُدھار کے حق میں ہے ۔ پرتی ندھی سبھا نے اچھوتوں کو دیو درشن کی اجازت دے دی ہے ۔ جس طریقہ سے وہ دیو درشن کی اجازت دیتے ہیں ۔ وہ کافی نہیں ہے ۔ لیکن پھر بھی سناتن دھرم سبھا اس میدان میں ترقی کر رہی ہے ۔ ڈاکٹر امبیدکر لاہور آئے ۔ سہ بھوج ہوا ۔ جس میں اُنہوں نے کہا ۔ کہ "ایک سو برس تک بھی اچھوتوں کو مندروں میں پرویش کرنے دیں ۔ تو غنیمت سمجھیں گے ۔ میں نے انہیں کہا ۔ کہ آپ چلئے آریہ سماج مندر میں ابھی چلئے ۔ ڈاکٹر امبیدکر نے کہا ۔ کہ میرا اشارہ سناتن دھرمیوں کی طرف ہے" ۔ اس پر میں نے سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کو لکھا ۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر چیلنج دیتے ہیں ۔ وہاں سے جواب آیا ۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے مندر میں ہر وقت پرویش کر سکتے ہیں ۔ میں نے ڈاکٹر امبیدکر کو چلنے کو کہا ۔ تو اُنہوں نے کہا ۔ کہ پھر کبھی سہی ۔ اب میں جا رہا ہوں ۔ پنڈت مالویہ جی ہر وقت اچھوتوں کے لئے بے قرار رہتے ہیں ۔ وہ بھی اچھوت اُدھار کے حق میں ہیں ۔ لیکن ان کی حد ہے ۔ مہاشہ جی نے ایک واقعہ بیان کیا ۔ جس میں پنڈت مالویہ جی نے بھنگیوں کو گنگا اشنان کرایا ۔ اور مندر میں لے گئے ۔ مقرر نے کہا ۔ کہ سناتن دھرمیوں کی حد ہے ۔ جو وہ پار نہیں کرنا چاہتے ۔ وہ سمجھتے ہیں ۔ کہ اگر وہ اس حد سے گذر گئے ۔ تو وہ آریہ بن جائیں گے ۔ آج اچھوت بھی پُرانے اچھوت نہیں ہیں ۔ پہلے ہم چاہتے تھے ۔ کہ ہمیں گورنمنٹ عہدے دے ۔ لیکن آج ہم کہتے ہیں ۔ کہ گورنمنٹ ہمیں وہ طاقت دے ۔ کہ ہم خود گورنر مقرر کر سکیں ۔ اور اپنی گورنمنٹ کر سکیں ۔ اسی طرح اچھوت اب یہ نہیں کہتے ۔ کہ ہمیں دریوں پر بیٹھنے دو ۔ یا کنوؤں سے پانی بھرنے دو ۔ بلکہ وہ کہتے ہیں ۔ کہ اگر انہیں ہندو سمجھا جاتا ہے ۔ تو ہندوؤں والے تمام ادھیکار انہیں دئے جائیں ۔ مالویہ جی کھانے کے لئے بہت محتاط ہیں ۔ وہ تو کسی غیر مالوی کے ہاتھ سے کھانے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ اچھوتوں کے ہاتھ سے کھانا کس طرح کھا سکتے ہیں ۔

اچھوتوں کا درجہ مقرر نے مزید کہا ۔ کہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں ۔ کہ اچھوت بھی وہ اچھوت نہیں ہیں ۔ کچھ سال کا ذکر ہے ۔ کنجروڑ میں اچھوت کانفرنس ہوئی ۔ جس کا مجھے صدر منتخب کیا گیا ۔ جب میں وہاں گیا ۔ تو سناتن دھرمیوں نے مجھے کہا ۔ کہ یہ چماروں کا جلسہ ہے ۔ تو میں نے کانفرنس میں سناتن دھرمیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا ۔ کہ وہ وقت آنے والا ہے ۔ کہ تمہیں اچھوتوں کے سامنے جھکنا پڑے گا ۔ چنانچہ وہی بات ہوئی ۔ آج ہم اچھوتوں کے ووٹوں کے بغیر اسمبلیوں میں نہیں جا سکتے ۔ سناتن دھرمیوں کے لئے اچھوتوں کے ساتھ کھانا پینا اور رشتہ ناطہ کا سوال کٹھن ہے ۔ چند سال ہوئے پنڈت مالویہ جی نے اچھوتوں کے جلسہ میں تقریر کی ۔ ایک بوڑھے ہریجن نے مالویہ جی سے پرارتھنا کی ۔ کہ آپ ہمارے گھر کھانا کھانے آئیں ۔ مالویہ جی نے مشکل سے جان چھڑائی ۔ تو بوڑھے ہریجن نے طعنہ دیا ۔ کہ آپ اپنے وطن جائیے ۔ آپ ہمارا دارو نہیں کر سکتے ۔ ہمارا علاج تو سوامی دیانند اور آریہ سماج ہی کر سکتا ہے ۔ (تالیاں) بوڑھے ہریجن نے بتایا ۔ کہ اسی طرح سوامی شردھانند جی ہمیں اپدیش دینے کے لئے آئے تھے ۔ اور پہلی دفعہ اُنہوں نے ہریجنوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا ۔ وہ پہلا موقعہ تھا ۔ کہ ایک اعلےٰ ذات کے ہندو نے اچھوتوں کے ساتھ کھانا کھایا ۔

آریہ سماج نے کیا کیا ۔ جس وقت مہاتما گاندھی ۱۸۹۹ء میں افریقہ میں کام کر رہے تھے ۔ اور کسی نے اچھوت اُدھار کا کام شروع نہیں کیا تھا ۔ اس وقت آریہ سماج اس کام میں لگ گیا ۔ مہاتما منشی رام جی نے ڈوم اور بٹوال شدھ کئے ۔ اس کے بعد وزیرآباد میں میگھ شدھ کئے گئے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ۔ کہ ہمارا بائیکاٹ کر دیا گیا ۔ برادری سے خارج کر دیا گیا ۔ کنوئیں بند کر دئے گئے ۔ لیکن ان کنوؤں میں ایک میرا کنواں تھا ۔ میں نے وہ بند نہ کرنے دیا ۔ جالندھر میں رہتیوں کی شدھی کے بعد آریہ سماجیوں کو بہت تکالیف کا سامنا ہوا ۔ انہیں بھی برادری سے خارج کر دیا گیا ۔ نارووال میں بھی کنوئیں بند کر دئے گئے ۔ آریہ ویر کر (بقیہ صفحہ دیکھو ۔)

Digitized by eGangotri

ماتری بھاشا کو بھلا دینے سے ہم سوراجیہ حاصل کر کے بھی اسے کافی دیر تک اپنے پاس نہیں رکھ سکیں گے

جو قومیں اپنی ماتری بھاشا کو بھول جاتی ہیں وہ تباہ ہو جاتی ہیں

ماتری بھاشا کانفرنس کے ریزولیوشن اور مختلف اصحاب کی تقاریر

(لاہور ۲۹۔ نومبر) آج گورودت بھون کے وسیع پنڈال میں ۲ بجے سے ۴ بجے تک ماتری بھاشا کانفرنس منعقد ہوئی۔ اور اس کی صدارت کے فرائض پنڈت گنگا پرشاد جی ایم۔ اے نے سرانجام دئے۔ آپ آریہ سماج کے پرانے پرچارک اور ریاست ٹیرھی واقع گڑھوال میں آج کل چیف جسٹس کے عہدہ پر مامور ہیں۔

صاحب صدر کے ابتدائی ریمارکس

پنڈت گنگا پرشاد جی نے اپنی مختصر صدارتی تقریر میں کہا۔ کہ مغربی ممالک میں پالٹکس یا سیاسیات کو مذہب سے الگ رکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ ہندوستان کی بدقسمتی ہے۔ کہ لوگ پالٹکس کو بھی مذہب ہی کا ایک جزو یا ضروری انگ خیال کئے بیٹھے ہیں۔ لیکن ویدک دھرم نے دنیا کو صحیح راستہ دکھا دیا ہے۔ پرانے رشی جنگلوں میں تپ یا وچار کیا کرتے تھے۔ وہی لوگ صحیح طور پر پالیٹکس وتشکر تھے۔ اور یہ رشی بھارت ورش کے بڑے پالٹکس میں نمایاں حصہ بنتے رہے ہیں۔ یہ رشی لوگوں کو راشٹریتا سکھاتے تھے۔ لوگوں کو سنگھٹت ہونے کی تلقین کیا کرتے تھے۔

جاپان کی عدیم المثال ترقی

ان رشیوں نے لوگوں کو یہ بتایا کہ سنگھٹن سے ہی راشٹریتا یا قومیت پیدا ہوتی ہے۔ اور قومیت سے پالیٹکس پر وجے پراپت کی جا سکتی ہے۔ ویدوں میں جہاں راشٹریتا کا سبق دیا گیا ہے۔ وہاں جاتی پریم کے جذبات بھی لوگوں میں بھرے گئے ہیں۔ رگ وید میں آیا ہے۔ کہ ماتری بھاشا۔ ماتری ودیا اور ماتری بھومی دنیا میں تین دیویاں ہیں۔ اور ان دیویوں کی تمام بھارت واسیوں کو سیوا کرنی چاہئے۔ جو لوگ اپنے وطن کی خاک پاک کی تعظیم کرتے ہیں۔ اس سے پیار کرتے ہیں۔ انہی کی دنیا میں کلیان اور شانتی ہوتا ہے۔ اور آج بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ رگ وید کے شلوک کے مطابق یہاں ماتری بھاشا کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے۔ وچاروں کا اثر بھاشا پر پڑا کرتا ہے۔ اور جب ہم اپنی بھاشا کو بھول جاتے ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم اپنی ماتری بھومی کے ایک اہم فرض کو بالکل بھلا چکے ہیں۔

ماتری بھاشا اور سوراجیہ

جب ہم اپنی راشٹریہ بھاشا کو بھلا بیٹھیں گے۔ تو ہم سوراجیہ حاصل کر کے بھی کافی دیر تک اسے اپنے پاس نہیں رکھ سکیں گے۔ ماتری بھاشا راشٹرنگ ترقی کے لئے ایک بھاری سادھن ہے۔ میں آپ سے یہ کہوں گا۔ کہ اگر آپ سوراجیہ چاہتے ہیں۔ تو آپ کو اپنی مادری زبان سے پریم کرنا سیکھنا چاہئے۔ تقریباً تمام وچارشیل آدمی یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ ملک میں ہندی کو ہی ماتری بھاشا مانا کیا جا سکتا ہے۔ گجراتی۔ بنگالی اور سندھی تمام زبانیں سنسکرت کی بیٹیاں ہیں۔ اور اس سے نکلی ہیں۔ اگر آپ ہندی جانتے ہوں۔ تو بمبئی مدراس پونا لہ بنگال اور سندھ غرضیکہ تمام صوبجات میں اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ ملائیلم تامل۔ اور تیلگو نامی بھاشائیں بے شک ہندی سے کچھ مختلف ہیں۔ لیکن ان صوبجات کے بڑے بڑے لیڈروں نے یہ بھی تسلیم کر لیا ہے۔ کہ ہندی زبان ہی کو ایک قومی اور راشٹریہ زبان کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔

ہندی اور اُردو کا جھگڑا

جس طرح فارسی فارس کی اور عربی عرب کی زبانیں ہیں۔ اسی طرح ہندی ... ہندوستان کی یا بھارت ورش کی حقیقی زبان ہے۔ بعض لوگ مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ ہندی میں سنسکرت کے مشکل الفاظ گھڑتے ہیں۔ وہ زبان کو پراگندہ کر رہے ہیں۔ لیکن مسلمان معترضین کا یہ اعتراض درست نہیں۔ کیونکہ سنسکرت میں پرانی بھاشا کی وجہ سے ذخیرۂ الفاظ بہت زیادہ ہے۔ اور جو الفاظ باقی زبانوں میں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتے۔ وہ سنسکرت میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔

ہندی کی دیاکرن گرامر کو بدلنا پڑیگا

بعض لوگ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ہندی میں Famimine Gender نہیں ہے۔ اور بنگالی لوگ بھی عورت کے متعلق یہی کہتے ہیں۔ کہ وہ چلا گیا۔ ہندی میں استری لنگ نہیں ہے۔ اس لئے میں یہ کہوں گا۔ کہ ہندی کی دیاکرن کو تبدیل کرنا ہوگا۔ گجراتی اور گورمکھی کی بھاشائیں ہندی سے ملتی جلتی ہیں۔ ملائیلم۔ گجراتی۔ اور دیگر زبانوں کے الفاظ آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ دوسرا پیچیدہ مسئلہ لپی یا رسم الخط یا (Script) کا ہے۔ اور اسے حل کرنا بھی ہمارے قومی لیڈروں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ فارسی میں ز۔ ذ۔ اور ض تین حروف ہیں۔ اسی طرح۔ س۔ ث۔ ص کی آوازوں میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہے۔

مسلمان ہمارے بھائی ہیں

مسلمان بھی اسی ماتری بھومی کے پتر ہیں۔ جس طرح کہ ہم ہندو لوگ ہیں۔ جو مسلمان بھائی اپنی جنم بھومی سے پریم کرتے ہیں۔ اور اپنی ماتری بھاشا سے بھی پریم کرنا چاہئے۔

ازاں بعد شریمتی سیتا دیوی جی نے اپنی تقریر میں کہا:۔

"یہاں تمام کانفرنسوں میں یہ رواج ہو گیا ہے۔ کہ جب کبھی کوئی سمیلن ہو۔ وہاں ہندی سمیلن بھی منعقد کئے جاتے ہیں۔ جب انگلستان میں کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں۔ تو کبھی انگلش کانفرنس منعقد نہیں کی جاتی۔ گذشتہ اردھ شتابدی کے موقع پر بھی ایک ہندی سمیلن منعقد کیا گیا تھا۔ اور میں نے اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا"۔

پہلا ریزولیوشن

فاضل لیڈی نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا:۔

"یہ ہندی سمیلن قرار دیتا ہے۔ کہ تمام آریہ سماجی بھائی اور بہنیں اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو کم از کم مڈل سٹینڈرڈ تک ہندی کی تعلیم ضرور دلوایا کریں"۔

آخیر میں آپ نے کہا۔ کہ بچوں کو (Rat, Cat) رٹوانے کی بجائے ہندی کی تعلیم دیں۔ اس ریزولیوشن کی لالہ لال چند نے تائید کی۔

چٹھیاں اور پتے ہندی میں لکھے جائیں

ازاں بعد مہاشہ اندرجیت نے حسب ذیل قرارداد پیش کی:۔

"یہ سمیلن سب بھائیوں اور بہنوں سے زبردست تلقین کرتا ہے۔ کہ وہ ہندی کو ہی پبلک یا پرائیویٹ یا دفتری زبان بنانے کا عزم کریں۔ اور خط و کتابت ہندی ہی میں کیا کریں"۔

آپ نے اپنے ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ:۔

"مجھے افسوس ہے۔ کہ آریہ سماج کی اردھ شتابدی پر بھی مجھے اس قسم کا ریزولیوشن پیش کرنے کی زحمت گوارا کرنی پڑی تھی۔ اور چھ ماہ بعد پھر بھی آپکو یہی تلقین کرتا ہوں۔ کہ آپ خط و کتابت ہندی میں کیا کریں۔ کیا آپ نے کبھی سنا ہے۔ کہ مسلم لیگ کے اجلاس میں اُردو کانفرنس منعقد کی گئی ہو؟"

بہن پاربتی دیوی جی

ازاں بعد پروفیسر شو دیال جی نے مندرجہ بالا قرارداد کی تائید کی۔ اور اس کے بعد بہن پاربتی دیوی جی پتری سورگیہ لالہ لاجپت رائے جی نے حسب ذیل تقریر کی:۔

عورتوں کو ہندی بھاشا پڑھنے میں پیش پیش ہونا چاہئے۔ جو عورتیں بنکوں میں اپنا روپیہ جمع کرواتی ہیں۔ ان کے روپیہ میں بہت سا روپیہ ان کے بھائی بند کھا جاتے ہیں۔ اور اس کی وجہ ہندی نہ جاننا ہوا کرتی ہے۔ دیہات میں عورتیں ایک ایک آنہ چٹھی رسانوں کو دے کر ان سے چٹھیاں پڑھوایا کرتی ہیں۔ لیکن اگر سب بھائی اپنی بہنوں اور بھانجوں کو چٹھیاں ہندی میں لکھیں۔ تو کسی بہن کو دوسرے کی امداد کا محتاج نہ بننا پڑے۔ کچہریوں۔ مدرسوں۔ کونسلوں اور اسمبلیوں سب میں ہندی

(بقیہ صفحہ 14 دیکھیں)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ویدتمام تعلیمات کا سرچشمہ ہیں

ستیارتھ پرکاش میں ایشور سوامی دیانند کی زبان سے بول رہا ہے

آریہ سماج وچھووالی کے جلسہ میں پنڈت چموپتی جی ایم۔اے کی تقریر

لاہور ۲۹۔ نومبر۔ آریہ سماج وچھووالی لاہور کے ۵۹ ویں سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں آج گوروودت بھون کے وسیع پنڈال میں .... شری سوامی سوتنترا نند جی کا پونے دس بجے لیکچر ہوا۔ آپ کا موضوع ایک ویدمنتر کی ویاکھیا کے سلسلے میں یہ تھا۔ کہ ہندوؤں یا آریہ سماجیوں چار گن ہونے چاہئیں آپ نے فرمایا۔ کہ سماجیوں کا پہلا گن یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ دوسروں کو اپنی طرف کھینچیں۔ اور دوسرا گن یہ ہونا چاہیئے۔ کہ کسی کو اپنے خیالات پر قائم رکھنے کی شکتی پیدا کرنی چاہیئے۔ تیسری شکتی... جو کہ آریہ سماجی میں ہونی چاہیئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ دوسروں کو اپنے دائرہ میں شامل رکھے۔ اور چوتھی شکتی جو کہ آریہ سماجی میں ہونی چاہیئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس میں طاقت دافع ہے۔ اور ہضم کرنے کی اتنی زبردست قوت ہو جانی چاہیئے۔ جس کا اغیار مقابلہ نہ کر سکیں +

شری چموپتی جی ایم۔اے کا لیکچر

اس کے بعد آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سبھاسد شری چموپتی جی ایم۔اے کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا:۔

میں ان دنوں رابرٹسن کی ایک پستک کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ یہ کتاب عیسائیت کے متعلق ہے۔ اس کتاب میں اس فاضل مصنف نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ اس سنسار میں عیسےٰ مسیح کا کوئی جنم نہیں ہوا۔ بلکہ یہ چیز اضافہ نرا نئی ہے +

نیویارک یونیورسٹی کے ایک جرمن پروفیسر ہو گذرے ہیں۔ آپ نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ انجیل کے صرف ۹ باب ایسے ہیں۔ جو صداقت پر مبنی ہیں۔ اور اس انجیل میں چند ایسی باتیں بھی لکھی گئی ہیں۔ جو کہ کسی انسان کے منہ سے ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ رابرٹسن نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ عیسائیوں کی اس کتاب مقدسہ میں بارہا گپ بازی سے کام لیا ہے +

حضرت عیسےٰ کی تعلیم کے دو پہلو

مسٹر رابرٹسن کہتے ہیں۔ کہ پہلے کے

Sermon on the mount

میں بھی کوئی نئی بات نہیں۔ کیونکہ یہ تعلیم ہمیں کوئی نیا سبق نہیں دیتی۔ بلکہ حضرت عیسےٰ کے متعلق کوئی نئی بات کہی جا سکتی ہے۔ تو وہ آپ کی کرامات کی شکتی ہے۔ لیکن کرامات دکھانے والے بھی کئی آدمی ہو چکے ہیں۔ اس لئے عیسےٰ کو (Super-human) کہنا واقعات کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ آج کل بھی ہندوستان میں کھونڈ نامی ایک قبیلہ ہے۔ جو کہ ہر سال ایک شخص کو تختہ دار پر لٹکا دیتے ہیں۔ اور عیسائیوں کو بڑا ناز ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ صلیب پر چڑھ گئے تھے۔ لیکن اس قبیلہ کے لوگ ہر سال اس لئے بلیدان دیتے ہیں۔ کہ ان کے علاقہ میں کافی فصلیں پیدا ہوں۔ اور سارے علاقہ میں سبزی اور شادابی رہے +

۱۵۰۰ افراد کی قربانی

رابرٹسن نے تواریخی واقعات سے ثابت کیا ہے۔ کہ ہندوستان میں ابھی گذشتہ چند برسوں میں ہر سال پندرہ پندرہ سو لڑکیوں اور لڑکوں کو دیوتاؤں کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ اور اگر قربانی ہی آدرش ہو۔ تو حضرت عیسےٰ ہندوستان میں ۱۵۰۰ بار جنم ہر سال لیا کرتا ہے۔ پنڈت جی نے کہا.... کہ رابرٹسن نے تو حضرت عیسےٰ کا خوب تمسخر اڑایا ہے۔ لیکن میں تو یہ سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت عیسےٰ کی زندگی اور سوامی دیانند کا جیون کئی باتوں میں مشابہ ہے۔ اور مجھے آج بھی نظر آ رہا ہے۔ کہ مشرق کا عیسےٰ مسیح مغرب کے یسوع مسیح سے ہاتھ ملا رہا ہے +

لاکھوں ہندوستانی عیسائی بن جائینگے

میکس مولر نے انجیل کے کئی تراجم کئے تھے۔ اور آپ نے مشرقی کتب مقدسہ کے بھی تراجم کئے۔ اور ان کتابوں کو

(Sacred Books of the East

کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ لیکن ان کتابوں سے عقیدت اور شردھا ٹپکتی ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں۔ کہ جو شخص ویدوں پر اعتقاد رکھتا ہے۔ اس کی عیسےٰ مسیح میں شردھا ہونی لازمی چیز ہے۔ میکسمولر کی چٹھیاں میرے پاس بھی آتی رہی ہیں۔ میکسمولر نے اپنی پتنی کو ۱۸۶۶ء میں ایک چٹھی لکھی تھی۔ کہ

"عیسائی ہندوستان میں جو سب سے بڑا کام کر سکتے تھے۔ وہ ویدوں کا ترجمہ ہے۔ اور میں نے یہ کام شروع کر دیا ہے۔ اس ترجمے کے نتیجہ کے طور پر ہندوستان کے مستقبل پر کیا اثر پڑے گا۔ یہ شاید میں خود تو نہ دیکھ سکوں۔ لیکن ہندوستان میں لاکھوں لوگ عیسائیت کی آغوش میں چلے جائیں گے" +

میکسمولر نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ

"وید کو جب اصلی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ تو ہندو خود اپنے دھرم سے متنفر ہو جائیں گے" +

عیسائیوں کی ریسرچ

رشی دیانند جی سمجھ گئے ہیں۔ کہ بعض فرقہ پرست اور جانبدار لوگ ہمیشہ دوسروں سے ناانصافی کر جاتے ہیں +

ستیارتھ پرکاش

میں نے ستیارتھ پرکاش کی بیسیوں کا ہزار بار مطالعہ کیا ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ایشور سوامی دیانند کی زبان سے بول رہا ہے۔ انجیل والے آج اسی طرح تعصب کی پٹی باندھ کر وید کو جنگلوں کے گیت کہتے ہیں۔ لیکن مجھے ان ویدوں سے الہٰی گیان حاصل ہو رہا ہے۔ اور تمام دنیا کے فلاسفروں اور علما نے وید سے تعلیم حاصل کی۔ وید تمام تعلیمات کا سرچشمہ ہیں۔ اور موجودہ ریسرچ بھی یہی کچھ بتا رہی ہے +

دگ وجے اور اشومیدھ یگیہ

جب میں سندھیا کا پاٹھ کرتا ہوں۔ تو مجھے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں دگ وجے کر رہا ہوں۔ اور اشومیدھ یگیہ سماپت کر رہا ہوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ رشی کی سکھیا پر عمل پیرا ہو کر میں اپنے من کے گھوڑے کو جیت رہا ہوں +

پرانے راجے ایک گھوڑا چھوڑ دیتے تھے۔ اور جو لوگ اس گھوڑے کو پکڑ لیا کرتے تھے۔ ان سے جنگ ٹھن جاتی تھی۔ اور آج رشی دیانند کا سندیش تمام دنیا میں پھیل رہا ہے۔ جب ہمارے بچے اپنی توتلی زبان سے ہمارے ادا کئے ہوئے الفاظ بولتے ہیں۔ تو وہ ہمارے الفاظ سے بھی زیادہ پیارے لگتے ہیں +

انجیل اور قرآن ویدوں سے نکلے ہیں

حضرت ابراہیم کے زمانے سے منشیہ کی قربانی رک گئی تھی۔ اور مولانا محمد علی نے اس بات کو ثابت کیا تھا۔ کہ دنیا حضرت ابراہیم سے قبل انسانی قربانی دیا کرتی تھی۔ اور پھر بھیڑ یا بکری اور جانور کی قربانی دی جانے لگی۔ مولانا ظفر علی خان مرحوم بھی فرما گئے ہیں۔ کہ

"خدا کے حضور میں فتوے اور پرہیزگاری قبول ہوتی ہے۔ اور گئو اور بھیڑ بکری کی قربانی کا لہو خدا کے پاس کبھی نہیں پہنچتا"

وید اس فلسفہ کی گتھی کو سلجھا گئے ہیں۔ اور یگیہ ہی پرہیزگاری اور فتوے کا دوسرا نام ہے۔ ہمارے ہاتھ پاؤں اور دوسری اندریاں پشو سوروپ ہیں۔ اور جب ہم ان اندریوں کو قابو کر لیتے ہیں۔ تو ہم "دیو" بن جاتے ہیں۔ دنیا ہمیں دیوتا کہنے لگ جاتی ہے۔ اور یہ دیوتا سورگ کو جاتے ہیں۔ میں ہون کرتے وقت کہا کرتا ہوں۔ کہ میرے نجل من کو اگنی کی آہوتی اپنے آپ میں شامل کر لے +

سنسکرت بھاشا

آج ان صداقتوں کو قرآن ثابت کر رہا ہے۔ انجیل بھی ان ہی سچائیوں کو دنیا کے سامنے رکھ رہی ہے۔ سوامی دیانند کی پیدا کی ہوئی آگ سے چنگاریاں پیدا ہوئیں۔ اور سنسکرت بھاشا کا اجالا آج ساری دنیا میں پھیل رہا ہے +

چند سال ہوئے میں بتوں گیا۔ وہاں مجھے آریہ سماج کے... سیکرٹری سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ یہ شخص کالا باغ سماج کا منتری تھا۔ اس نے مجھے کہا:۔

"میرے من میں اشانتی پیدا ہو گئی ہے۔ اور دل کو سکون حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ میری لڑکی مر گئی ہے" +

میں نے کہا:۔

"تو کوئی بات نہیں۔ یہ آنا جانا تو ہوتا ہی ہے" +

لیکن اس آریہ سماجی دوست نے کہا:۔

"مجھے ڈاکٹر نے بتایا تھا۔ کہ اگر لڑکی کو مانس کھلایا جائے۔ تو وہ بچ سکتی ہے"۔

میں نے پتنی سے صلاح لی۔ تو وہ کہنے لگی۔ کہ

"قصاب کی دکان سے مانس لے آؤ۔ کیونکہ اس طرح ہماری پیاری لڑکی کی جان بچتی ہے" +

چنانچہ میں مانس لے آیا۔ میں نے سوامی دیانند کو تلانجلی دے دی۔ ویدوں کی تعلیم سے منحرف ہو گیا۔ لیکن جب میں نے گوشت کا لقمہ اپنی لڑکی کے منہ میں دینا چاہا۔ تو اس نے مجھے دھتکار دیا۔ اور مجھے کہا۔ کہ "اس کی موت یقینی ہے۔ اور گوشت کی بوٹی اسے زندہ نہیں رکھ سکتی"۔ اس طرح میرا مرا ہوا دھرم جی اٹھا۔ میں نے اس بچی کی رکت انگیز بات سن کر اسے کہا۔

"میں اپنے دھنیہ بھاگیہ سمجھوں۔ اگر ایشور ..."

آریہ سماج وچھووالی کے ۵۹ ویں سالانہ جلسہ پر پرنسپل راجندر کرشن کمار کا بھاشن

معاشرتی ترقی کا پروگرام

ذیل میں وہ بھاشن درج کیا جاتا ہے۔ جو پرنسپل راجندر کرشن کمار جی موگہ نے آریہ سماج وچھووالی کے ۵۹ ویں سالانہ جلسہ پر گرورت بھون کے وسیع پنڈال میں ہزاروں کی حاضری میں دیا۔ (ایڈیٹر)

انسان کی طبیعت کا خاصہ ہے۔ کہ وہ دوسرے انسانوں کے ساتھ ملکر رہے۔ اس طرح سوشل یعنی معاشرتی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ اور انسان کی انفرادی ضروریات کے ساتھ ساتھ سوشل ضروریات بھی محسوس ہونے لگتی ہیں۔ انفرادی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تنظیم اور تعاون کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح سوشل ضروریات کو اچھی طرح انجام دینے کے لئے سوشل پروگرام کا ہونا ضروری ہے۔ ہر ایک ملک کو اپنی اقتصادی حالت، آدھیاتمک آدرش، ملکی فضا، تاریخی روایات، بزرگوں کے علمی اور ادبی کارناموں کو مد نظر رکھ کر ہی اپنا پروگرام بنانا پڑتا ہے۔ جب سے بالشویک روس نے اقتصادی، علمی اور ادبی شعبوں کی ترقی کے لئے پانچ سال کے پروگرام مرتب کرنے شروع کئے ہیں۔ تب سے ساری دنیا میں ہی پروگراموں کا چرچا ہو رہا ہے۔ یورپین ممالک نے بھی اپنی ضروریات کے مطابق پروگرام بنائے ہیں۔ ان ممالک میں بنائے ہوئے پروگرام ہمیں اپنے ملک کے لئے پروگرام بنانے میں کچھ مدد دے سکتے ہیں۔ کیونکہ انسانی فطرت ساری دنیا میں کئی باتوں میں باہم ملتی جلتی ہے۔ لیکن ہماری قومی ضروریات ان ممالک سے اتنی مختلف ہیں۔ کہ ہم بالکل ان کی نقل نہیں کر سکتے۔ ہندوستان کی معاشرتی زندگی میں تبدیلی ہو رہی ہے۔ اور گذشتہ چند سالوں سے اس تبدیلی کی رفتار بہت تیز ہو چکی ہے۔ جس سے ہمارا قومی شیرازہ کچھ بکھرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

ان باتوں کو ملحوظ رکھ کر ہمیں اپنے تہذیب اور تمدن کو بیرونی اور اندرونی حملوں سے بچانے اور اپنی قومی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ضروریات حاضرہ کو مدنظر رکھ کر ایک پروگرام بنانے کی ضرورت ہے۔

ایسے وقت میں جبکہ ہم دشمنوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ ہم خود اپنی حالت سے بیزار دکھلائی دیتے ہیں۔ اور اپنی طاقتوں پر انتشار کا شکار ہو رہے ہیں۔ ہمیں اپنی تمام کمزوریوں کو سمجھنا ہوگا۔ اور ان کے لئے مناسب علاج تجویز کرنا ہوگا۔

ہندوستان زمانۂ قدیم سے جگت گورو کہلاتا چلا آیا ہے۔ ہندوستانی بھکشو دوسرے ممالک میں جا کر علم، تہذیب اور تمدن پھیلاتے رہے ہیں۔ آج کل ہندوستانی تہذیب پر جو مغربی تہذیب و تمدن کے حملے ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حقیقی ہندوستانی تہذیب و تمدن درمیانی زمانہ میں اپنے بلند معیار سے گر گیا ہے۔ اور اس طرح آئی ہوئی کمزوریوں کا خیال کر کے ہمارے اپنے بھائی ہی اپنی پرانی تہذیب سے متنفر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور اندھا دھند مغرب کی تقلید کر رہے ہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہمیں مغربی تہذیب سے بالکل کنارہ کش ہو جانا چاہئے۔ بلکہ وہ سائنس کی ترقی جو مغرب نے خون پسینہ ایک کر کے کی ہے۔ اس کا اعتراف کریں۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ مغرب کی تاریخ کو پڑھ کر جہاں تک ہم سبق لے سکتے ہیں۔ وہ لیں۔ اور مغرب کے لٹریچر اور شاہکاروں سے دماغ کو منور کریں۔ مگر گویا ایں ہمہ پراچین فلسفہ، بزرگوں کی عملی سادہ زندگی اور ان کی ترقی اور تاریخی روایات کو نظرانداز نہ کر کے ہندوستانی ہی رہیں۔ بھارت کے پراچین رشیوں کی زندگی کا آدرش ایک ایسی زندہ جاوید شکتی ہے۔ جو مختلف حملوں اور فتوحات کے باوجود اس وقت تک زندہ اور ہندوستان میں ہی نہیں۔ بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں بے شمار اشانت اور دکھت دلوں کو شانتی پہنچاتی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم اپنے پراچین فلسفہ اور زندگی کی ضروریات کو زندہ رکھ کر مغربی سائنس وغیرہ سے پورا فائدہ اٹھائیں۔ اور اس طرح مشرقی اور مغربی خوبیوں کو ملا کر ایک ایسی نئی تہذیب کی بنیاد رکھیں۔ جو کہ بنی نوع انسان کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید ہو سکے۔ اس وقت اپنے بھائیوں کو مغرب کی تقلید کرتے دیکھ کر کچھ ہنسی آتی ہے۔ تو کچھ رونا آتا ہے۔ مغرب تو اپنی تہذیب سے خود بیزار دکھلائی دیتا ہے۔ روز افزوں جنگ و جدل، ملک ملک کے انقلابات اور بیکاروں اور بے کسوں کی تعداد میں اضافہ۔ مذہب اور روحانیت سے نفرت وغیرہ وغیرہ ایسے امور ہیں جن سے یوروپین تہذیب خستہ حال ہو رہی ہے۔ اور یہ چیزیں انہیں گھن کی طرح اندر ہی اندر کھائے جا رہی ہیں۔ مغربی تہذیب کے مداح ذرا ان باتوں کو آنکھیں کھول کر دیکھیں۔ اور اس کی سراب نما چمک سے بچ کر اپنی شخصیت اور اپنے ملک کی حفاظت کریں۔

اس آدرش کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں اپنی پراچین روایات سے واقفیت حاصل کرنی پڑے گی۔ آریہ سماج کو اس قسم کا سستا لٹریچر کافی تعداد میں پیدا کرنا ہوگا۔ جس سے نوجوانان ملک کے دلوں پر اپنے ملک کی عظمت اور بزرگی کا نقشہ جم جائے۔ اور وہ اس خیال میں سرشار نظر آئیں۔ کہ ہندوستان کی عظمت آج بھی مسلّم ہے۔ اور وہ آج بھی سارے سنسار کی رہنمائی کر سکتا ہے۔ جب تک اس قسم کا وشواس ہم میں سے ہر ایک کے دل میں گھر نہ کرے گا۔ تب تک ہمارا ملک ترقی نہیں کر سکے گا۔ اور نہ ہی کسی مرتب شدہ پروگرام پر عمل پیرا ہو سکیں گے۔

سوشل پروگرام مرتب کرتے ہوئے ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے۔ کہ ہر ایک قوم کی ترقی اس کے اپنے اندرونی حالات سے ہی ہو سکتی ہے۔ جس طرح ایک پودا جڑ کو سینچنے سے ہی ہرا رہ سکتا ہے۔ اور بڑھ کر ایک بڑا درخت بن سکتا ہے۔ دوسرے درختوں کی ٹہنیاں اس پودے پر باندھنے سے اس پودے کی ترقی میں رکاوٹ پیدا کر سکتی ہیں۔ اسے بڑھا نہیں سکتیں۔ اسی طرح ایک قوم اندرونی وسائل سے ہی نشوونما پا کر پروان چڑھ سکتی ہے۔ بیرونی طاقتیں امداد کے لئے کچھ سہارا دے سکتی ہیں۔ لیکن ترقی کرنے کی خواہش اور کمزوریوں کو دور کرنے کا جذبہ اندر ہی اندر پورے طور پر نشوونما پانا چاہئے۔ ہمارا سوشل سدھار اس وقت ہوگا۔ جب کہ بھارت واسیوں کے اندر روشنی ہوگی۔ اور وہ اپنے اندر سے ہی اس شکتی کو حاصل کریں گے۔ جو کہ نئی زندگی کیلئے ضروری ہے۔ اور کہ وہی ساماجک ادستھا آج بھی جا سکتی ہے۔ جس میں سوسائٹی کا ہر ایک فرد و بشر اعلےٰ سے اعلےٰ ترقی کر سکے۔ شودر بھی اتم سے اتم رشیوں کی پدوی حاصل کرتے رہے ہیں۔ گرام سدھار، اچھوت جاتیوں کو راہِ راست پر لانے کا مشن، کمزور اور دُربل یتیموں کی امداد، آدرش دلیش دلیش کی شکار برگ اوستھا میں اُنتی، مزدوروں اور کسانوں کے ضروری اور اہم سوالوں کا حل، بڑھتی ہوئی مفلسی کا انسداد اور بھارت ورش میں رہنے والی مختلف مذاہب کی باہمی رواداری، ادھرم کی بڑھتی ہوئی لہر کا انسداد، وید بھاشیہ وغیرہ ایسے اہم امور ہیں۔ جنہیں سوشل پروگرام بناتے وقت کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان نے ساری دنیا کو انسانی زندگی کے قیمتی ہونے کا سبق سکھایا ہے۔ اور ساری دنیا کو ایک بھائی بند کے ناطے میں جوڑنے کا اُپدیش دیا۔ اس مہان کام کے لئے ہمیں اپنے مانسک وچاروں میں تبدیلی کرنی ہوگی۔ حیرانی کی بات ہے۔ کہ ویدانت آپ کو برہم دیکھو ناستی کی تعلیم دینے والی قوم بھی جاتی کے ایک بہت بڑے حصے کو اچھوت سمجھنے لگی ہے۔ ویدانت کی تعلیم اور چھوت چھات ایک جگہ نہیں ٹھہر سکتے۔ جاتی کی جو تعلیم سامایک پریوار کی بہترین ترقی کے وچار سے کی گئی تھی۔ اس سے ہمیں اپنے بھائیوں کو اچھی طرح آگاہ کرنا ہوگا۔

Right and duties آریہ سماج کسی وقت اس میدان میں سب سے آگے دکھلائی دیتا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے آج کوئی آریہ وِدوان اس قابل دکھلائی نہیں دیتا جو کہ ڈاکٹر امبیدکر کو اپنی عظمت سمجھا سکے۔ اور اپنے گمراہ ہونے والے بھائیوں کو اپنے ساتھ رکھ سکے۔

لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک کی موجودہ فضا ہوا اس کے برعکس جا رہی ہے۔ وہی قوم دنیا میں بڑی کہلا سکتی ہے۔ جو مفلسوں کی مفلسی دور کر کے ان کو قومی زندگی کا ایک مفید عنصر بنا سکے۔ مہرشی سوامی دیانند نے سارے ملک کو ایک نئے رنگ میں رنگنے کا بیڑا اٹھایا۔ لیکن آج ہم اپنے نظریہ کو کچھ محدود سا کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور کچھ حد تک ہم رشی کے مشن سے پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں۔ اگر ہمارا آدرش اونچا ہو۔ تو ہمیں غلطیاں کرتے ہوئے بھی نہیں گھبرانا چاہئے۔ مستحکم ارادہ رکھتے ہوئے اور دھرم کے مارگ پر چلتے ہوئے ہم ناممکن کو ممکن بنا دیں گے۔ بلکہ باقی دنیا کو بھی روشنی پہنچا سکیں گے۔

آریہ جاتی کے سامنے اس وقت سب سے بڑا سدھار اچھوت اُدھار، مفلسی کا انسداد اور بے کاروں کو روزی مہیا کرنے کا ہے۔ یہ لوگ ہماری بے پرواہی سے کچھ ناسشتک ہوتے دکھلائی دیتے ہیں۔ اخباروں میں روز واقعات خودکشی کی بڑھتی ہوئی رفتار ظاہر کرتی ہے۔ کہ ہمارے سوشل جیون میں کہیں خامی ضرور موجود ہے۔ ڈاکٹر امبیدکر کی دھمکی بھی ہمیں آگاہ کرتی ہے۔ کہ ہمیں اپنے گھر کی پڑتال کرنی چاہئے۔ بے روزگاری کے سوال کا حل آرتھک سوال سے ہے۔ اس کی جانچ پڑتال اور مناسب حل کیلئے ابھی تک کوئی نیم پورک کوشش نہیں کی گئی۔

لالہ سومناتھ کی ماتا نہر کا پانی پینے سے سخت بیمار ہو گئیں۔ ڈاکٹر نے کہا۔ کہ اگر انہیں بچانا ہے۔ تو کنوئیں کا پانی پلاؤ۔ لالہ سومناتھ جی چوہدری کے پاس گئے۔ کہ مجھے میری ماتا کیلئے کنوئیں کا پانی لینے دو۔ چوہدری نے کہا۔ کہ پانی لے لو۔ مگر پہلے معافی مانگو۔ لالہ سومناتھ نے واپس آکر اپنی ماتا کو سب بات کہہ سنائی ٭

قابلِ فخر ماں۔ اس قابلِ فخر ماں نے جواب دیا۔ کہ میں تو تھوڑے دن جیوں گی۔ تم اپنا دھرم معافی مانگ کر خراب نہ کرو۔ میرپور میں راجپوتوں نے ان (؟) کو مارا۔ جنہیں آریہ سماج نے شدھ کیا تھا۔ میرپور میں ایک۔ اچھوت بھائی کو جسے شدھ کرکے یگیوپویت دیا تھا۔ پکڑ کر اس کے جسم کو گرم درانتی سے زخمی کیا۔ اس کے بعد مہاشہ رام چند کو اسی سلسلہ میں جموں میں شہید کیا گیا۔ اس شہادت کا اثر اچھا (؟) اور راستہ صاف ہوتا گیا۔ جموں میں آریہ سماج مندر میں میں دوسرے کارکنوں کے ہمراہ اچھوت بھائیوں کی شدھی کے لئے گیا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ آئے۔ بہت سی پولیس وہاں آگئی۔ میں نے سماج مندر میں کھڑے ہو کر دیا کہ (؟)

بقیہ صلا جلسہ میں مہاشہ کرشن کی تقریر

شروع کی۔ تو پولیس انسپکٹر میرے ساتھ ہتھکڑی لے کر کھڑا رہا۔ آریہ سماج نے دوسرے مقامات پر بھی کافی قربانی کی۔ اگر آریہ سماج نے میدان صاف کیا۔ تبھی مہاتما گاندھی نے اچھوتوں کے لئے مرن برت لیا۔ آریہ سماج تو سانپوں کو بھی دودھ پلاتا ہے ٭

سناتن دھرمیوں کے نزدیک ورن جنم پر منحصر ہے۔ مہاتما گاندھی کے پاس سناتن دھرمیوں کا ڈیپوٹیشن گیا۔ اور انہیں کہا۔ کہ اگر کوئی شخص جنم سے اچھوت ہے۔ تو اسے آپ براہمن کس طرح بنا سکتے ہیں۔ اور جو جنم سے براہمن ہے۔ اُسے شودر بنا دیا جاتا ہے۔ بڑے بڑے سناتن دھرمی اور دوسرے ودوان جمع ہوئے۔ مہاتما گاندھی بھی جنم کے ورن کو ماننے لگے۔ لیکن اس وقت بھی آریہ سماج نے مشکل حل کر دی۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ جنم سے نہیں۔ بلکہ گن اور کرم سے ورن بنتا ہے۔ تب مہاتما جی کا خیال بھی بدلا اور انہوں نے تسلیم کیا۔ کہ شودر بھی گن کرم سے براہمن بن سکتے ہیں ٭

ہریجن رکھشک سنگھ مہاشہ جی نے مزید کہا۔ کہ مہاتما گاندھی نے ہریجن سیوا سنگھ قائم کیا۔ لیکن یہ سنگھ حقیقی مقصد حل نہیں کر سکتا۔ وہ اچھوتوں کو مسلمان یا عیسائی بننے سے نہیں بچا سکتا۔ اس لئے ہمیں چاہئے۔ کہ ہریجن رکھشک سیوا سنگھ قائم کریں۔ اور اصلی مقصد کو پیش نظر رکھیں۔ اچھوتوں کا مسئلہ تمام آریہ جاتی کا سوال ہے۔ اگر اچھوت ہمارے درمیان سے نکل گئے۔ تو ہماری طاقت نصف رہ جائے گی۔ اس وقت آریہ سماج کی رفتار کم ہے۔ رشی دیانند نے جو آگ جلائی تھی اس میں آہوتی کی ضرورت ہے۔ اور وہ آگ بلی مانگتی ہے۔ اس آگ کے بجھنے کی ضرورت ہے۔ وہ آگ آریہ سماج کے شہیدوں نے آج تک پرجوت رکھی۔ اب اس میں اور آہوتی کی ضرورت ہے۔ آپ مایوس نہ ہوں۔ میرے سامنے جب تک سوامی دیانند کی مورتی ہے۔ میں آشا سے بھرا ہوں۔ آریہ سماج کا دم ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کے لڑکے کو عبداللہ گاندھی سے پھر ہیرالال بنایا۔ اور بوڑھی ماتا کی گود ہری کی ٭

آج ہزاروں خاندانوں کے چشم و چراغ جو اپنے خاندانوں سے چلے گئے تھے۔ ہندو سوسائٹی کے اہم انگ بنے ہوئے ہیں۔ وجیہ تک مہرشی کا سدھانت ہمارے سامنے ہے۔ نراشا کی ضرورت نہیں۔ مگر اس وقت دوڑ ہو رہی ہے۔ مقابلہ ہو رہا ہے۔ آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ وہ اس مقابلہ میں پیچھے نہ رہے۔ اور اس کا علاج یہ ہے۔ کہ آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں آریہ سماج کے جھنڈے تلے جمع ہوں۔ اور آریہ سماج کے جھنڈے کے تلے یہ شہری کام کریں ٭

مدن منجری گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے فساد خون۔ قبض معدہ۔ دست و پا کی سوزش۔ احتلام بےخوابی بےچینی وغیرہ تمام امراض دور ہو کر بدن توانا تندرست بنتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عشر اکرو پیہ
راج وید پنڈت جی کیشوجی ہیڈ آفس جام نگر کاٹھیاواڑ
جالندھر ایجنٹ: ڈاکٹر مہر بنس لال۔ نزد منج پیر ٹیبٹ

قدرت نے ان میں نہ معلوم کیا بھر دیا ہے

یہ الفاظ ان صاحبان کے ہیں۔ جو بے حد کوششوں کے بعد بھی مایوس ہی رہے۔ آخر کار مقویات سرتاج عالم آتشک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کیا۔ اور بفضل خدا چند ہی روز میں قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی و کمی جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ سے نجات حاصل کر کے مکمل صحت و تندرستی طاقت و توانائی اور مردمی حاصل کر کے عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آپ بھی ایک دفعہ آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ ۵ ڈبیہ ۴ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک ٭ ملنے کا پتہ

آتنگ نگرہ فارمیسی۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

ہند و قبیں رعلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دینگے۔ اور ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ، دام نقد۔ گرز بندوق قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں ٭

فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

اصلی وہی ہے جو سرکار سے رجسٹرڈ ہے

بھیم سینی سرمہ

آنکھ کے ہر روگ کو دور کر کے نظر کو نکشتر کے سمان چمکاتا ہے۔ سرخی، کھجلی، روہیں، پھولا، پڑوال، کم نظر سب کے لئے رام بان ہے۔ روپیہ عشر فی شیشی

اصلی نسخہ: بھیم سینی سرمہ کا اصلی نسخہ سوا ہمارے کوئی نہیں جانتا نقل سے ہوشیار رہیں

اصلی برہمی بوٹی

دماغ کو تراوت تتھا سمرن شکتی کی ادبھت دوا ہے۔ روپیہ۔ ار سیر۔ برہمی تیل ۸ر شیشی

جیون پراش

ہر موسم میں سیون یوگیہ بڑھیا ٹانک۔ قیمت ۳ روپے سیر

دنت ولاس

دانتوں کا منجن۔ روپیہ ۶ آنے

ایجنسی کے لئے لکھئے، ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

سوچی پتر مفت

گوروکل سناتک فارمیسی۔ دہلی نمبر ۱

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ

کے بارہ میں سر پی سی۔ رائے کی رائے

میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا تمام دوائیاں اعلےٰ پیمانہ پر آیورویدک طریقوں پر بنائی جاتی ہیں اور دوائیوں کو دن بدن ہندوستان کے ہر صوبے میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان سے باہر بھی مقبولیت حاصل ہے ٭

ملنے کا پتہ

ادھیکش جوگیش چندر گھوش آیوروید آچاریہ

(سادھنا اوشدھالیہ۔ ڈھاکہ (بنگال)

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

بہت خراب ہوا پرانا بواسیر کہلاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مسوں کا درد، کھجلی۔ خون کا ضائع ہونا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ کوئی مشرقی دوا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ قیمت ۱۲ (دو روپیہ ۸) محصول ڈاک ۸ر گارنٹی۔ دوائی استعمال کرنے کے دس سال کے اندر اندر اگر دوبارہ مرض ہو جائے تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی۔ اس سے بہتر دوائی بنانے والے کو ۲۰۰ روپیہ انعام

ملنے کا پتہ

مینیجر کیلاش فارمیسی۔ فتح گڑھ پنجتور۔ ضلع فیروزپور (پنجاب)

Digitized by eGangotri

بقیہ صفحہ ۱۰ جلسہ کی کارروائی

اچھوت ادھار وشے پر ایک پربھاوشالی ویاکھیان ہوا ٭

(اتوار ۲۹ - نومبر)

پرانہ ساڑھے سات بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک وید پاٹھ اور ہون یگیہ - ساڑھے آٹھ بجے سے پونے ۹ بجے تک بھجن ہوئے - پونے نو بجے سے ساڑھے نو بجے تک سری سوامی سوتنترانند جی کا ویاکھیان ہوا - جو دوسری جگہ درج ہے - ساڑھے نو بجے سے پونے دس بجے تک بھجن ہوئے - پونے دس بجے سے گیارہ بجے تک پنڈت چمو پتی جی کا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا - جو دوسری جگہ درج ہے - پنڈت جی نے اپیل کی - جس پر چھبیس ۲۶ ہزار روپیہ دان پراپت ہوا ٭

بعد دوپہر کی کارروائی ڈیڑھ بجے سے دو بجے تک بھجن ہوئے - اور ۲ بجے سے ۴ بجے تک آریہ بھاشا سمیلن ہوا - جس کی کارروائی کسی دوسری جگہ درج ہے - پھر چار بجے سے سوا چار بجے تک بھجن ہوئے - اور بعد میں ایک گھنٹہ تک پنڈت بدھ دیو جی کا ویدک رواہ وشے پر ویاکھیان ہوا ٭

رات کی کارروائی سات بجے کارروائی شروع ہوئی - ۱۵ منٹ بھجن ہوئے - سوا آٹھ بجے تک سوامی ویدانند جی مہاراج کا ویاکھیان ہوا - جس کا پربھاو اچھا پڑا - سوا آٹھ بجے سے ۹ بجے تک دھنیہ واد آرتی وغیرہ کے بعد کارروائی ختم ہوئی - اور جلسہ نہایت کامیابی سے سماپت ہوا ٭

مفت **مفت**

از سر نو زندگی حاصل کرنے کا آسان راستہ بتانے والی نصیحت آمیز بڑی کتاب وید ودیا بغیر ڈاک محصول مفت منگائیں ٭

مدن منجری فارمیسی - جام نگر - کاٹھیاواڑ

بقیہ صفحہ ۱۲ ماتری بھاشا کانفرنس

میں بات چیت کرنے اور لیکچر کی اجازت ہونی چاہئے - اور تمام مجالس آئین ساز کو بھی چاہئے - کہ وہ ہندی کو اپنائیں - کیونکہ ہم ہندوستانی ہیں - اور ہماری ماتری بھاشا بھی ہندی ہے - آج کل صرف ریزولیوشن بازی ہی زمانہ نہیں ہے - عملی کام کا زمانہ ہے - اس لئے منی آرڈروں اور پارسلوں پر ہندی میں ہی ایڈریس لکھنے چاہئیں - اور دوسرے پرستاؤ کو عملی جامہ پہنائیں - اور یہ قرارداد بھی سروسمتی سے پاس ہو گئی ٭

شریمتی شنو دیوی جی نے تیسرا پرستاؤ رکھا جس کا مطلب حسب ذیل ہے :-

یہ آریہ بھاشا سمیلن صوبہ سرحد کے اس تعلیمی سرکلر کی سخت مذمت کرتا ہے - جو کہ اس نے ہندی تعلیم کو صوبہ سے خارج کرنے کا کیا ہے - اور سرحدی بھائیوں سے اپیل کرتا ہے - کہ وہ اپنی ایجی ٹیشن اس وقت تک جاری رکھیں - جب تک کہ یہ سرکلر قطعی طور پر منسوخ نہ ہو جائے ٭

ازاں بعد پنڈت بھارت جی نے اس قرارداد کی تائید کی ٭

ایک کروڑ روپیہ صوبہ سرحد کو نہ دیا جائے

ازاں بعد چند معززین نے اس بات پر زور دیا - کہ صوبہ سرحد میں ہندوؤں پر مسلمان جو سلوک روا رکھ رہے ہیں - ہندوؤں کو اپنی اکثریت والے صوبوں میں ویسا ہی سلوک مسلمانوں سے کرنا چاہئے - اب عنقریب ہندوستان میں فیڈرل گورنمنٹ قائم ہونے والی ہے - اور ہمیں فیڈرل اسمبلی میں ایسے ہندو بھیجنے چاہئیں - جو کہ صوبہ سرحد کو فیڈرل گورنمنٹ یا مرکزی گورنمنٹ سے ایک کروڑ روپیہ کی امداد دی جاتی ہے - اور اسے یکسر بند کر دینے پر زور دیں ٭

اس کے بعد تیسری قرارداد بھی اتفاق رائے سے پاس ہو گئی - اور ہندی سمیلن کی کارروائی

آل انڈیا آیورویدک کانفرنس سے تصدیق شدہ

گورو کل کانگڑی کا

"چیون پراش"

پھیپھڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔
دل کو طاقت دیتا ہے
بدہضمی کو دور کر کے بھوک کو بڑھاتا ہے۔
پرانی کھانسی و نزلہ کو دور کرتا ہے۔
ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے۔

قیمت ۴ روپے فی سیر

پتہ :- آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳ - گورو کل کانگڑی - ضلع سہارنپور

ہمارے ایجنٹ

لاہور :- برانچ گورو کل فارمیسی - ہسپتال روڈ
پشاور :- میسرز برج لال گگر اینڈ سنز - چوک ریشم گران
شملہ :- میسرز ٹھاکر برادرس - لوئر بازار

تلوار مارکہ

کیا آپ کا معدہ کمزور ہے؟

اگر آپ کا معدہ کمزور ہے جگر میں خرابی ہے - بھوک کم لگتی ہے کھانا ٹھیک ہضم نہیں ہوتا - یا آپ کے جسم میں خون کی کمی ہے - چہرے کی رنگت زرد پڑ گئی ہے - تھوڑی دیر چلنے سے دم چڑھ جاتا ہو - یا آپ کو جریان احتلام، سرعت انزال کی شکایت ہو - تو آپ فوراً

تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱

کا استعمال شروع کر دیں - جو ہر قسم کی جسمانی کمزوری کا قطعیہ علاج ہے - اور نیا خون و نئی طاقت و نئی جوانی پیدا کرتا ہے - ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے - اپنے شہر کے دوافروشوں سے تلوار مارکہ دیکھ کر خریدیں

ایجنسی کیلئے :- جے چند گپت اوشدھالیہ ٹوہانہ (ایس - پی - ریلوے) کو لکھیں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ساماجک سماچار

شردھانند دِوس برسی

امر شہید سوامی شردھانند جی مہاراج کی بلیدان تِتھی ۲۳۔ دسمبر ۱۹۳۶ء کو منائی جائے گی۔ اس دِس شردھانند دس برسی کے سلسلے میں آل انڈیا سوامی شردھانند میموریل ٹرسٹ کی طرف سے وسیع پیمانے پر یہ انتظام کیا جا رہا ہے۔ کہ سارے دیش بھر میں یہ جینتی دھوم دھام سے منائی جائے۔

پنڈت دھرم دیو جی ودیا النکار اس جینتی کو دھوم دھام سے منوانے کے انتظامات میں لگے ہوئے ہیں۔

شردھانند دس برسی کا پروگرام جلد ہی شائع کیا جائے گا۔

(منتری شردھانند ٹرسٹ)

گورُوکل وشو ودیالیہ کانگڑی کا ڈیپوٹیشن

شری پروفیسر ستیہ ورت سدھانت النکار گورنر پرو وائیس چانسلر گورُوکل وشو ودیالیہ کانگڑی گورنار۔ شری پروفیسر وشوناتھ جی و پنڈت اندر گپت کے ساتھ گورُوکل کے لئے دھن سنگرہ کے لئے کلکتہ گئے تھے۔ تقریباً 12000/-/- اکٹھا ہوا جس میں سے 6000/-/- نقد وصول ہوا ہے۔ دانیوں کی سوچی نیچے درج ہے:۔

(۱) سیٹھ جے نارائن رام چند	1005/-/-
(۲) سیٹھ تُلسی داس کھیتان	702/-/-
(۳) سیٹھ مول چند	501/-/-
(۴) ” ” (انیا گورُوکل کمیٹی)	500/-/-
(۵) سیٹھ بی۔ ایم۔ بِڑلا	500/-/-
(۶) میسرز سورج مل ناگر مل	250/-/-
(۷) سیٹھ گھنشیام داس تارا چند	250/-/-
(۸) مسٹر وندرھیا واسنی پرشاد	200/-/-
(۹) مسٹر گھنشیام لال شاہ	200/-/-
(۱۰) کرنل آر۔ این۔ چوپڑہ	161/-/-
(۱۱) شری سیٹھ بھاگیرت جی گوئنکا	150/-/-
(۱۲) مسٹر رام کمار بھروالکا	120/-/-
(۱۳) میسرز کرم چند تھاپر	121/-/-
(۱۴) میسرز کنہیا لال جواہر پرشاد	101/-/-
(۱۵) شری بت شمبھوناتھ پنڈت	101/-/-
(۱۶) مسٹر رادھا کرشن جیند کا	101/-/-
(۱۷) مسٹر دینہ کرشن روہتگی	101/-/-
(۱۸) مسٹر جگن ناتھ گپتا	101/-/-
(۱۹) سیٹھ جس رام ہیرانند	61/-/-
(۲۰) میسرز رام گوپال گوراملا	61/-/-
(۲۱) شری بت گوپال داس جی	56/-/-
(۲۲) شری بت ہری گوبند گورمل	51/-/-
(۲۳) شری بی۔ ڈی داسیل	51/-/-
(۲۴) لکشمی نارائن جی	51/-/-
(۲۵) شری برجموہن لال بھت سنگھ	51/-/-
(۲۶) ” تُلسی بابو	50/-/-
(۲۷) چھنڈا رام ملک	25/-/-
(۲۸) مسٹر نند لال پوری	25/-/-

مندرجہ بالا رقموں کے علاوہ نیچے لکھی رقمیں گورُوکل وشو ودیالیہ کانگڑی کے چکتسالہ کے میڈیکل وارڈوں کے لئے دانیوں نے دینے کا وعدہ کیا ہے:۔

(۱) مسٹر لالا رام چوپڑہ	2000/-/-
(۲) مسٹر لکھا رام	1800/-/-
(۳) مسٹر مہر چند دھیان	1800/-/-
(۴) میسرز شیو پرشاد مرلی دھر	1800/-/-

گورُوکل کورو کشیتر ضلع کرنال میں نئے بالکوں کا داخلہ

گورُوکل کانگڑی کی سب سے بڑی شاخ گورُوکل کورو کشیتر کا سالانہ جلسہ ماہ فروری کے آخری ہفتہ میں بڑی دھوم دھام کے ساتھ منایا جائے گا۔ اس موقعہ پر ۲۵ نئے برہمچاری داخل کئے جائیں گے۔ جو سجن اپنے بالکوں کو گورُوکل میں داخل کرانا چاہیں۔ وہ فارم منگوا کر بھر کر بھیجدیں۔

گورُوکل کی نائکہ سبھا نے پہلی جماعت (شرینی) میں سے سنسکرت ہٹادی ہے۔ اس لئے اگر کسی مہاشہ کا بالک ہندی اچھی طرح سے جانتا ہو۔ اور حساب معمولی جانتا ہو۔ تو وہ بھی اُسے داخل کرا دیں۔ اس کو یہ فائدہ رہے گا۔ کہ چار ماہ فروری تک بالک دوسری شرینی میں چڑھ جائے گا۔ ان چار ماہ میں انہیں کی جو کمی ہوگی وہ پوری کرائی جاسکے گی۔

اس گورُوکل کے سب قاعدے وہی ہیں۔ جو گورُوکل کانگڑی کے ہیں۔ انتظام بھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ہے۔

اس علاقہ میں خوراک کا سامان سستا ہونے سے یہاں شلک بہت کم رکھا ہوا ہے۔ پہلی سے تیسری شرینی تک دس روپے ماہوار چوتھی پانچویں میں ۱۲ روپے ماہوار اور آگے آٹھویں شرینی تک ۱۶ روپے ماہوار لئے جاتے ہیں۔ بھوجن کپڑا سب اسی مقدار میں دئے جاتے ہیں۔ جو آریہ پرتی ندھی سبھا نے گورُوکل کانگڑی کے لئے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ یہاں کی آب و ہوا بہت اچھی ہے برہمچاریوں کے دودھ کے لئے اپنی گئو شالہ اور پھل و سبزی کے لئے اپنا تقریباً ۷ بیگھے کا باغ ہے۔ سب انتظام مکمل طور سے سنتوش جنک (قابلِ اطمینان) ہے۔

(پربندھ کرتا گورُوکل کورو کشیتر)

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی کا سالانہ چناؤ

مورخہ ۲۲۔ نومبر ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج (گورُوکل وبھاگ) ڈھکی نعلبندی شہر پشاور کا سالانہ انتخاب مندرجہ ذیل طریق سے ہوا:۔

پردھان:۔ لالہ تارا چند جی۔

اُپ پردھان:۔ لالہ ارجن دیو جی و لالہ تارا سنگھ جی۔

منتری۔ وشوناتھ جی۔ اُپ منتری:۔ لالہ دولت رام جی کانت۔

منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالہ:۔ پنڈت رام نارائن جی۔

خزانچی:۔ لالہ شولال جی۔

لائبریرین:۔ لالہ گیان چند جی دھون۔

پرتنِدھِی سبھا سد:۔ لالہ ہیرا سنگھ جی۔ لالہ سرجن مل جی۔ آڈیٹر نولسی و پنڈت برج لال جی۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج کراچی کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج کراچی کے عہدیداران کی سالانہ چناؤ بروز شکروار مورخہ پہلے ۳۰ کو مندرجہ ذیل ہوا:۔

پریزیڈنٹ:۔ سیٹھ روپ لال جی۔

وائیس پریزیڈنٹ:۔ سیٹھ چمن لال جی و ڈاکٹر پرمانند جی۔ سیکرٹری:۔ مہاشہ بالکرشن جی۔

جائنٹ سیکرٹری:۔ مہاشہ موہن لال جی و مہاشہ ٹھہل رام گاڈیہ۔ خزانچی:۔ مہاشہ بسنت لعل جی۔ لائبریرین مہاشہ دیوراج جی۔

سبھا سد انترنگ سبھا:۔ مہاشہ بابو رام جی۔ مہاشہ نعیم جی بھائی۔ مہاشہ جے رام جی۔ مہاشہ منشی رام جی۔ مہاشہ موہن لال جی ملال۔ ڈاکٹر سیتا رام جی۔ سیٹھ نند لال جی۔ پرنسپل رام چند جی۔ سیٹھ ہر پرکاش جی۔ مسٹر ڈی۔ ڈی چودھری جی۔ پنڈت کیشو دیو جی۔ مہاشہ بھولا رام جی۔ مہاشہ امرناتھ جی۔ مہاشہ مہر چند جی۔ سیٹھ دینا ناتھ جی۔ مہاشہ مول جی بھائی۔

(ٹھہل رام گاڈیہ اُپ منتری آریہ سماج کراچی)

چکوال میں ویدپرچار اور آریہ ویر دل کی قائمی

شری سوامی ویدانند جی بی۔ اے نے چکوال میں قریب ایک ماہ قیام فرمایا۔ اس عرصہ میں پراتہ و سائنکال دونوں وقت شری سوامی جی اپنے منوہر اُپدیش روپی امرت دوارا جنتا کے ترشت ہردوں کو ترپت کرتے رہے۔ آپ نے اس تھوڑے سے سمے میں چکوال نواسی آریہ پرشوں تتھا دیویوں میں کافی جاگرتی پیدا کر دی۔ اور ان کو سوادھیائے ستسنگ اور پراپکاری کاموں کے لئے اُتساہت کر دیا۔ آپ کی پریرنا سے دیاپاولی کے شبھ اوسر پر نوجوانوں نے ایک آریہ ویر دل ستھاپت کیا۔ اور آپ کی روانگی کے وقت چکوال کے پرتشٹھت آریہ پرشوں تتھا دیویوں نے آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ اور ایک جلوس کی شکل میں سنکیرتن کرتے ہوئے آپ کو ریلوے سٹیشن تک پہنچایا۔ اور سوامی جی کے چرنوں میں پرارتھنا کی۔ کہ وہ آئندہ بھی گاہ بگاہ تشریف لاکر چکوال نواسیوں کے جیون کو اُچ بنانے کی کرپا کرتے رہیں۔

(منتری آریہ سماج چکوال)

ایک آدرش ویدک وواہ

آریہ بھائیوں کو یہ جان کر بڑی خوشی ہوگی کہ آریہ ودوان شریمان پنڈت چمد سین جی آچاریہ ورجانند ودیالیہ اجمیر و پردھان آریہ سماج اجمیر کا شبھ وواہ ورتمان ذات پات توڑ کر ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو شریمان مہاشہ رگھوناتھ پرشاد جی آریہ ممبر دیا نند ناگر کی ودوشی پتری سوبھاگیہ وتی کے ساتھ بڑے سمارو پوروک ہوا۔ وواہ سنسکار کا سمپادن ویدوں کے اپور و ودوان شری پنڈت برہمدت جی جگیاسو آچاریہ ورجانند آشرم لاہور۔ شریمان شری دھرمیندر جی شاستری رام گوند شاہ پورہ۔ شریان پنڈت شنکر دیو جی آچاریہ گورُوکل چتوڑ۔ شریمان پنڈت جے دیو ودیا النکار۔ اجمیر اور شریان پنڈت یگیہ دت جی سنسکرت ادھیاپک ودھرم شکشک ڈی۔ اے۔ وی ہو

گوروکل کانگڑی کے چکتسالیہ (ہسپتال) کی نئی سکیم

گوروکل وشوودیالیہ کانگڑی گاؤں میں چکتسا کاریہ کو پھیلا کر گرام سدھار کی اپنی نئی سکیم شروع کرنے لگا ہے۔ گوروکل ابتدا سے ہی قرب و جوار کے گاؤں والوں کے فائدہ کے لئے ایک بڑے ہسپتال کو چلا رہا ہے۔ گوروکل کے چلائے ہوئے اس بڑے ہسپتال میں ہوشیار اور لائق وید ڈاکٹروں کے مشورہ اور دوائیاں ملتے۔ پندرہ بیس میل تک کے فاصلہ کے گاؤں کے مریض آتے ہیں۔ باہر کے مریضوں کی اوسط تعداد قریب ایک سو تک ہو جاتی ہے۔ ہر دوار کے دیگر کسی بھی ہسپتال میں اتنے مریض نہیں آتے۔ بدقسمتی سے اب تک ان مریضوں کے ٹھہرنے کے لئے آج کل کے طریقہ کے پختہ مکان ہمارے پاس نہیں تھے۔ نئی سکیم کے مطابق دو ہزار روپیہ میں بننے والے دس پختہ گھر بنوانے کا ارادہ ہے۔ جن میں سو مریض رہ سکیں گے۔ ایک مریض خانہ میں اکٹھے دس مریضوں کے ٹھہرنے کا انتظام ہوگا۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اپنے نام سے مریض خانہ بنوانے والے دانی اصحاب سے دان مل سکے۔ ساتھ ہی مریضوں کے لئے بستر کے لئے دس روپیہ ماہوار امداد کرنے والے دانیوں تک پہنچنے کی بھی تدبیر کی جا رہی ہے۔ یہ سکیم غریب دیہات کے باشندگان مریضوں کے سونے ٹھہرنے کے لئے کافی ہوگی۔ ہر ایک بستر و مریض کو پتھر پر لکھا ہوا داتا کا نام دکھایا جائے گا۔

ہماری خوش نصیبی سے ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے دیوان بہادر جگن ناتھ صاحب نے ایک مریض گھر بنوانے کے لئے دان دیا ہے۔ مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی ہوتی ہے۔ کہ روگی گھر عنقریب بن کر تیار ہو گیا ہے۔ مگر ابھی کام کا آغاز ہی ہے۔ ہمیں اس طرح کے ۹ اور پختہ مریض گھروں کی ضرورت ہے۔ فیاض طبیعت کے ۹ دولتمند اصحاب کے لئے کسی رشتہ دار کی یادگار میں یا اپنے نام سے دو ہزار روپیہ دے کر ایک ایک مریض گھر بنوا دینا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ ہر دوار جیسے مقام پر روپیہ میں اتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ میں بھی فیاض دلی سے امداد دینے والے اس کار خیر کے لئے سب کا خیال اس طرف کھینچنا چاہتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی مریضوں کے بستر (Bed) کے لئے بھی روپیہ کی فی الحال ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں لاہور کے پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا۔ متھرا سکھ سنچارک کمپنی کے مالک شری پنڈت چھتر پال جی شرما ... دری کے شہری مہر چند جی شرما۔ اور ببل گاؤں کے شری لالہ بہاری لال صاحب کو دھنیہ واد دیتا ہوں۔ جنہوں نے مریض خانہ میں اپنے نام سے ایک ایک بستر کے لئے ۱۲۰ روپیہ ... دان دے کر ہمیں امداد پہنچائی ہے۔ ہمیں اور بستروں (Beds) کے لئے بھی دان کی ضرورت ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ میری اس اپیل کا فراخ دلی سے سواگت ہوگا۔

علاج کے ذریعے اپنے آس پاس کے گاؤں کی سیوا کرنے کی اس خواہش کو پورا کرنے میں جو بھائی امداد دینا چاہتے ہیں۔ اور دوائی کی مدد کے بغیر بیماریوں سے مبتلا لاکھوں غریب باشندگان دیہات کے دلی دعا و آشیرباد کو حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ فوراً اس کے متعلق گورنر گوروکل سے خط و کتابت شروع کر دیں۔

(ستیہ ورت گورنر گوروکل کانگڑی)

شبھ بواہ

رائے صاحب لالہ امرناتھ صاحب سپرنٹنڈنٹ آف نیشنل بینک لدھیانہ کے سپوت رائے زادہ ودیا پرکاش سینڈل بی۔ اے کا شبھ بواہ ڈاکٹر بالمکند جی انچارج سول ہاسپٹل رائے کوٹ کی سپوتری سے بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ بواہ سنسکار ... پنڈت پرمانند جی ودیا لدھیانہ نے کرایا۔ برات میں رائے صاحب کے رشتہ داروں کے علاوہ آپ کے بہت سے معزز دوست بھی شامل ہوئے۔ ور و بدھو کو آشیرباد دی۔ بواہ کی خوشی میں رائے صاحب موصوف نے گوروکل رائے کوٹ۔ گوروکل کانگڑی آدی مختلف فنڈوں میں مبلغ ایک سو ایک روپیہ دان دیا۔ جہاں رائے صاحب نے براتیوں کی سیوا نہایت ہی پریم بھاؤ سے کی۔ وہاں لڑکی کے پتا نے برات کی خاطر تواضع میں کوئی کمی باقی نہیں رکھی۔ جس کے لئے ہم رائے صاحب لالہ امرناتھ جی کو مبارکباد دیتے ہیں۔

(نامہ نگار)

آریہ سماج میرپور ریاست جموں کے سماچار

میرپور میں رشی نروان دوس کی دھوم دھام

رشی نروان دوس سے ایک سپتاہ پہلے آریہ سماج مندر میں سمپورن یجروید کا یگیہ آرمبھ کیا گیا۔ پروہت کا آسن شریمان پنڈت واچسپتی وشاستری ادھیاپک گوروکل نے سشوبھت کیا۔ آریہ پرشوں اور آریہ دیویوں نے اس پوتر یگیہ میں ابھی دلی شردھا اور پریم کا پرتیچے دیا۔ تمام ہون یگیہ کی سامگری بغیر کسی بنتی و پرارتھنا کے آریہ پرشوں اور آریہ دیویوں نے بھینٹ کر کے اپنی وید بھگتی کا ثبوت دیا۔ پراتہ کال ۶ بجے یگیہ کا کاریہ آرمبھ کر دیا جاتا تھا۔ آریہ پرش اور آریہ دیویاں پراتہ کال ہی ٹھیک سمیہ پر یگیہ میں شامل ہونے کے لئے سماج مندر میں پہنچ جایا کرتے تھے۔ اور ہر روز ۹ بجے یگیہ سماپت کر دیا جاتا تھا۔ میرپور میں یہ پہلا یگیہ ہوا ہے۔ جب سے میرپور قائم ہوا ہے۔ یگیہ کا نظارہ نہایت قابل دید تھا۔ شریمان پنڈت جی کے شدھ وید منتر اچارن کا جنتا پر بہت اچھا پربھاؤ پڑتا تھا۔ پنڈت جی نے یگیہ کے تمام کاریہ کو نہایت شانتی اور پریم سے سماپت کیا۔ آپ کی آیو اگرچہ بہت چھوٹی ہے۔ لیکن آپ ایک گمبھیر اور وچارشیل اور نہایت سادگی پسند دکھتے ہیں۔

پرچار اور ویاکھیان پراتہ کال آریہ دیویاں گھر میں پربھو گنانواد گاتیں۔ اور میرپور کے نر اور ناریوں کو رشی سندیش پہنچا رہی ہیں۔ رات کو آریہ سماج مندر میں رشی جیون پر شری پنڈت واچسپتی وشارد کے منوہر ویاکھیان اور مہاشہ سالگرام جی بھجنیک کے بھجن ہوتے رہے۔

جلوس رشی نروان دوس کو راقم کے مکان سے آریہ پرشوں نے جلوس نکالا۔ جلوس کے آگے اوم کا جھنڈا لہراتا تھا۔ اس کے پیچھے آریہ پرش پربھو گنانواد اور رشی دیانند کی مہما اور اپکاروں کے گاین کرتے تھے۔ راستہ میں دو تین مقام پر مہاشہ سالگرام بھجنیک کے منوہر بھجن ہوئے۔ اور جلوس ۳½ بجے آریہ سماج مندر میں سماپت ہوا۔ ۲ بجے آریہ دیویوں کا جلوس آریہ کنیا پاٹھ شالہ سے آرمبھ ہو کر پربھو گنانواد گاتا ہوا ۳½ بجے آریہ سماج مندر میں سماپت ہوا۔ دونوں جلوسوں کے آریہ سماج مندر میں پہنچنے پر پورن آہوتی دی گئی۔ اور سمپورن یجروید کا یگیہ سماپت ہوا۔ اس دن مہاشہ چرنجی لال جی اور ان کی دھرم پتنی نے یجمان بن کر یگیہ میں حصہ لیا۔ یہ نظارہ بھی قابل دید تھا۔ اور رشی دیانند کی مہما اور اپکاروں کو یاد دلاتا تھا۔ کہاں وہ سمیہ کے چمار جاتی کے لوگ یگیہ کے نزدیک نہیں پھٹک سکتے تھے۔ اور کہاں یہ دن کہ چمار جاتی کے استری اور پرش دوسری جاتیوں کے پہلو بہ پہلو یگیہ میں یجمان بن کر یگیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ یگیہ کی سماپتی پر علاوہ شریمان پنڈت جی کو دکھشنا بھینٹ کی گئی۔

اوم کا جھنڈا لہرانے کی مبارک رسم لالہ کرم چند وکیل پردھان آریہ سماج میرپور نے کی۔ آریہ سماج مندر کی ڈیوڑھی پر مندر نما نہایت خوبصورت پختہ گنبد اس شبھ اوسر کے لئے تیار کر دیا گیا تھا۔ اس شبھ اوسر پر شریمان پنڈت واچسپتی جی نے پرارتھنا کرائی۔ پھر لالہ کرم چند وکیل پردھان آریہ سماج نے جھنڈا کی رسمیت پر ایک مختصر سی تقریر کی۔ اس کے بعد اوم کا نہایت خوبصورت جھنڈا جو کہ خاص طور پر تیار کرایا گیا تھا۔ اس گنبد پر شری پردھان جی کے ہاتھوں سے لہرایا گیا۔ اس کے پشچات شری پنڈت وشوناتھ جی سناتک نے جھنڈا کے متعلق ایک نہایت سندر گیت گایا گیا۔ شریمان لالہ دیوان چند جی وکیل کا ویدک

رشی جیون پر ویاکھیان اور سہر فنڈ کیلئے اپیل

سدھانتوں پر نہایت عالمانہ اور سارگربھت ویاکھیان ہوا۔ جو کہ نہایت پسند کیا گیا۔ اس کے پشچات شریمان لالہ موہن لال شاہ جی و شریمان پنڈت واچسپتی جی شاستری نے رشی جیون پر منوہر و چک ویاکھیان دئیے۔ مہاشہ جگدیش چندر جی کی رشی جیون پر نظم نہایت پسند کی گئی۔ اس کے پشچات اکت پردھان جی نے رشی کی مہما و اپکاروں کو درشاتے ہوئے سہر فنڈ کے لئے اپیل کی۔ جس پر ۲۵ روپیہ چندہ ہوا۔ علاوہ اس چندہ کے شری مہاشہ نبھر تھرام جی منیجر شوگر کمپنی نے علاوہ ریلیم مہاشہ لال چند جی نے ۵ روپیہ۔ شری مہاشہ چرنجی لال نبھر تھرام جی نے ایک مکمل بستر و چندہ دانی بہنوں نے گوروکل کے لئے نقدی و پارچات دئے۔ اس کے پشچات موہن بھوگ تقسیم کیا گیا۔ مدت کو دپ مالا کی ...

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دلچسپ اور حیرت انگیز

متواتر دس سال تک کھڑے رہے

کالی گھاٹ (کالی کٹ) پر رہنے والے دو سادھوؤں کے متعلق مشہور ہے۔ کہ وہ متواتر دس سال تک کھڑے رہے۔ اس طویل عرصہ کے دوران میں وہ ایک دفعہ بھی آرام کی خاطر نہیں بیٹھے۔ انہوں نے ایک کھمبا لکڑی کا زمین میں گاڑ رکھا تھا۔ جن پر ان کے بازو رکھے ہوئے تھے۔ اُن کا خیال تھا۔ کہ سمادھی لگانے کا یہ طریقہ بہترین اور مفید رہے گا۔

زبان سے ماتھے کو چھونے والا یوگی

مدت شہید کا ذکر ہے۔ کہ ہندوستان میں ایک سادھو ہری داس یوگی رام نام کا ہو گذرا ہے وہ اپنی زبان کو اس حد تک باہر نکال سکتا تھا۔ کہ اس سے وہ ماتھے کو چھو سکتا تھا۔ کئی سالوں کی متواتر مشق کے بعد وہ اس قابل ہوا تھا۔ دیکھنے والے حیران رہ جاتے تھے۔

کبھی کتاب نہ پڑھنے والا مصنف

مسٹر ہیری لوئی جس دفت فرنچ اکیڈمی کا ممبر بنا۔ تو اس نے اپنی پہلی تقریر میں ایک حیرت انگیز حقیقت کا انکشاف کیا۔ کہ اس نے آج تک کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ اور حاضرین سے کہا۔ کہ اس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں۔ بعد ازاں ایک اخباری نمائندہ کو بھی اس نے یہی کہا۔ لوگ سن کر حیران رہ گئے۔

مصنوعی خون تیار ہو گیا

راک فیلر انسٹی ٹیوٹ (میڈیکل ریسرچ ڈیپارٹمنٹ) نے مصنوعی خون تیار کر لیا ہے۔ جس کی مدد سے کئی اعضا کو زندہ رکھا جا سکتا ہے۔ مزید تجربات کئے جا رہے ہیں۔

اندھے لاء سٹوڈنٹ کی جسارت

کیلے فورنیا کے ایک اندھے لاء سٹوڈنٹ مسٹر رسل ڈاربو نے براعظم امریکہ کے گرد چکر کاٹنے کا ارادہ کر رکھا ہے۔ اب تک وہ ۴۰۰۰ میل کا سفر طے کر چکا ہے۔ جس کا کچھ حصہ اُس نے پیدل طے کیا ہے۔ اور کچھ موٹر والوں کی منت سماجت کر کے موٹروں میں مفت سفر کر کے وہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ

صحت کی باتیں

ہندوستانی مجرّبات

۱۲ عدد نیم کے تنکے، سیاہ مرچ سات ماشے چار رتی نمک کے ساتھ پیس چھان کر صبح و شام پانچ یوم تک پلانے سے فصلی بخار اور تپ لرزہ کو آرام ہوتا ہے۔ اور پشیانہ تلسی کی پتیوں کا کاڑھا مصری یا کھانڈ ڈال کر گرم چائے کی طرح تین یوم تک صبح و شام پلانا لرزہ اور بخار کی حکمی دوا ہے۔

نیم کی نرم و نازک کونپلیں متواتر تین ہفتوں تک پلانا بہترین مصفی خون دوا ہے۔ دُنیا بھر میں کوئی منجن۔ ٹوتھ پوڈر یا ٹوتھ کریم نیم کی تازہ مسواک کے مثل نفع بخش نہیں ہے۔ آم کا گاد (گوند) کا پھایہ مواد بھرے ہوئے زخم کو صاف کرنے اور مندمل کرنے کیلئے لاجواب چیز ہے۔ ڈھاک (مشہور جنگلی درخت) کے پتوں کا جوشاندہ اور دودھیا تھا ہموزن پانی کے ساتھ پیس کر باندھنے سے گہرا زخم چند ہی دنوں میں مندمل ہو جاتا ہے۔ خون کی سمیت کے سبب ہونے والے زخموں کے لئے دودھیا کتھا اور گولر کی چھال پیس کر باندھنا یا لیپ کرنا اکسیر ہے۔ قلمی شورہ گندھک اور روغن ناریل ہر سہ ہموزن کا اُبٹن جسم پر (علاوہ چہرہ) مل کر پسینہ نکل آنے کے بعد غسل کر لینے سے سخت سے سخت کھجلی کا خاتمہ ہوتا ہے۔ پانک جڑ ہی اور نرنگی ہر ہموزن پانی کے ساتھ پیس کر اور اس میں فی تولہ ایک ماشہ کے حساب سے افیون شامل کر کے اس کی گولیاں سائے میں خشک کی ہوئیں پتھر پر گھس کر لگانے سے پرانے سے پرانا داد چند یوم میں جاتا رہتا ہے۔

سوادھیائے کے لئے نادر موقعہ

ویدک وِنَہ لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار۔ اس پستک میں ویدوں کی پرارتھنا منتروں کی سندر سرل اور مدھر ویاکھیا کی گئی ہے۔ اس طرح ورش بھر کیلئے ۳۶۵ پرارتھنائیں اس پستک میں سنگرہ کی گئی ہیں۔ پستک تین بھاگوں میں چھپی ہے۔ ایک بھاگ کا مولیہ ایک روپیہ اور تینوں بھاگوں کا تین روپیہ ہے۔

براہمن کی گئو لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار۔ ویدوں میں براہمن کی بانی میں کیا جادو بھرا رہتا ہے۔ اس پستک میں اس سوکت کا سندر انوواد کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

سوم سرودور لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ اس پستک میں سام وید پومان سوکت کی سندر ویاکھیا ہے۔ سوم شبد سے ویدوں میں کیا مطلب ہے۔ یہ پستک میں اچھی طرح دکھایا گیا ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ ۸ر۔ سادہ ایک روپیہ ۴ر

یوگیشور کرشن لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے کرشن کا سرل پرمانک اور پورن جیون چرتر پڑھنے کیلئے اس پستک کو منگا لیجئے۔ بھاشا سرل اور مہاورے دار ہے۔ چھپائی سندر ہے۔ مولیہ ایک روپیہ ۸ر

ہماری دیگر پستکیں بھارت ورش کا اتہاس۔ تین کھنڈوں میں۔ لیکھک آچاریہ رام دیو جی۔ مولیہ تینوں بھاگوں کا ۵ روپے ۴ر۔ پران پریہ لوچن۔ پرانوں میں اوچنا مک گرنتھ ہے۔ قیمت ۳ روپے۔ دھرم اپدیش سوامی شردھانند جی کے اپدیشوں کا سنگرہ دو بھاگوں میں قیمت ۸ر۔ سنسکرت پربودھیکا۔ دو بھاگ سنسکرت سیکھنے کی ریڈریں قیمت ۱۲ر۔ برہمچریہ سندیش۔ اس وشے پر اب تک لکھی گئی پستکوں میں سے یہ اتم ہے۔ قیمت ۱۲ر۔ استریوں کی سنتھتی۔ دیویوں کے ہاتھ میں دیجئے۔ اور کنیا پاٹھ شالاؤں میں انعام بانٹنے کے لئے اس سے اچھی پستک نہیں مل سکتی۔ اس پر پانچ سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ مثنوی گیان۔ ہندو نوجوانوں کو شکشا کیسے دی جائے اس پر یہ پرمانک پستک ہے۔ اس پر چودہ سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ قیمت ۳ روپے ۸ر۔ مفصل سوچی پتر مفت۔

منیجر پستک بھنڈار گروکل کانگڑی ہردوار | برانچ منیجر ویدک بکڈپو اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

ودھاتا کا وِشو

پٹرول کی بجائے ایندھن

ہمارے ہاں تو موٹریں پٹرول سے چلتی ہیں۔ لیکن دن بدن Resourceful ہوتا جا رہا ہے۔ اور لوگ اسی بات میں نئی نئی سوچنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ سنا گیا ہے۔ کہ جرمنی میں لوگ اکثر پٹرول کی بجائے ایندھن سے کام لیتے ہیں۔ کیونکہ پٹرول ایک مہنگی چیز ہے۔ اور ایندھن اس کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ارزاں ہے۔ اور ہر جگہ مل سکتا ہے۔ اور جرمنی میں پٹرول ڈپو کی طرح ایندھن ڈپو بھی سڑکوں کے کناروں پر بنے ہوئے ہیں۔

آنکھ کے اندر عینک لگانے والے

اضلاع متحدہ امریکہ میں تقریباً ۱۳۰۰ اشخاص ایسے ہیں۔ جو اپنی عینک ناک کے دونوں طرف نہیں لگاتے۔ بلکہ آنکھ کے چھپر کے پیچھے لگاتے ہیں۔ اور آٹھ دس گھنٹہ تک بغیر کسی قسم کی رکاوٹ کے لگائے رکھتے ہیں۔ آنکھ کے اندر عینک لگانا بظاہر تکلیف دہ اور ناممکن العمل ہوتا ہے۔ بلکہ لگانے والوں کے بیان کے مطابق نہیں۔ بالکل تکلیف نہیں ہوتی۔ آنکھ کا شیشہ موٹائی میں ۱/۲۰" ہوتا ہے۔

دو الفاظ کی قیمت ۴ ۱/۲ کروڑ پونڈ سے زیادہ

پرتگال کے بادشاہ جان پنجم نے ۱۷۴۱ء میں اپنے خطاب میں دو الفاظ "وفادار بادشاہ" کی ایزادی کے لئے ۴ کروڑ ۶۸ لاکھ پونڈ ادا کئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب بادشاہ کی موت ہوئی۔ تو خزانہ میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ رہی۔ یہاں تک کہ لوگوں سے چندہ مانگ کر شاہی جنازہ کے اخراجات پورے کئے گئے۔

دُنیا میں سب سے چھوٹی ریاست

دُنیا میں سب سے چھوٹی ریاست برطانوی سلطنت میں ہے۔ یہ سورت میں واقع ہے۔ اس کا نام اوچر ہے۔ یہ ہندوستان کی ۵۶۲ ریاستوں میں سے سب سے چھوٹی ہے۔ اس کا رقبہ صرف ایک مربع میل ہے۔ اس کی آبادی ۳۲ اشخاص پر مشتمل ہے۔ اس کا سالانہ بجٹ ۷۵ روپیہ ہے۔ اور کسی قدیم شاہی خاندان کی اولاد ہے۔

Haridwar. Digitized by eGangotri

صنعت و حرفت — بیکاروں کیلئے

بلیو بلیک سیاہی کا آزمودہ نسخہ

از صوفی لچھمن پرشاد - ایڈیٹر رسالہ "جوگی" لاہور

رسالوں اور کتابوں میں جو نسخے درج ہیں - عملی طور پر درست ثابت نہیں ہوتے - اس لئے میں مندرجہ ذیل آزمودہ نسخہ لکھتا ہوں - آپ اس کو بنا کر اس کی تجارت کر سکتے ہیں :-

اصلی جرمنی رنگ، تین تولہ - ہیرا کسیس یعنی سلفیٹ آف آئرن ۳ - تولہ - پھٹکری یعنی ایلم ۶ ماشہ - پانی ایک سیر میں تمام چیزیں حل کر کے آگ پر خوب اچھی طرح سے پکائیں - جب پک چکیں - تب کپڑے میں سے چھان کر سرد ہونے پر بوتلوں میں بھر لیں - یہ سب سے ارزاں بلیو بلیک روشنائی کا نسخہ ہے - عرصہ تک پڑا رہنے پر بھی نہ اس میں سڑاند پیدا ہوتی ہے - اور نہ اس کو پھپھوندی لگتی ہے - اس کے بنانے کا طریقہ بھی کس قدر آسان ہے ؟

ولایتی سفید اور شفاف سرکہ بنانیکی ترکیب

یورپ اور امریکہ سے پانی جیسے شفاف سرکہ میں پیاز اور دیگر چیزیں بوتلوں میں محفوظ آتی ہیں - گو ہندوستان میں یہ چیزیں بکثرت ہیں لیکن ہندوستانی پانی جیسا شفاف سرکہ تیار نہیں کر سکتے - اس لئے یہ اس تجارت کا مقابلہ کرنے میں عاجز ہیں - گنے یا گڑ کا سرکہ ہمیشہ رنگدار ہوتا ہے - اس لئے اس سے شفاف سرکہ بنانے کا آسان طریقہ میں یہاں درج کرتا ہوں -

یو - پی - بنگال بہار اور سنٹرل انڈیا میں تاڑ کے بے شمار درخت ہیں - جو کہ کھجور کے درختوں کے مشابہ ہوتے ہیں - لیکن تاڑ کے پتے بہت بڑے اور گول ہوتے ہیں - اور تاڑ کا ہر پتہ بڑے پنکھے کا کام دیتا ہے - اس درخت پر پتوں کے نزدیک سوراخ کر کے گھڑے باندھ دیتے ہیں - جو کہ رس سے بھر جاتے ہیں - اس رس کو تاڑی کہتے ہیں - کہ جس میں شراب جیسا ہلکا نشہ ہوتا ہے - اور اس علاقہ کے لوگ نشہ کے لئے اس کو پیتے ہیں - جو کہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے - اس تاڑ کے رس کو جسے تاڑی کہا جاتا ہے - چند دن گھڑوں میں پڑا رہنے دیا جائے - تو یہ رس خود بخود ہی سفید شفاف پانی جیسا سرکہ بن جاتا ہے - جو کہ یورپ کے سرکہ سے بھی اعلےٰ ہوتا ہے - جس طرح تاڑ کے درخت سے رس نکالا جاتا ہے - اسی طرح کھجور کے درخت سے بھی رس حاصل ہوا کرتا ہے -

اور اس رس سے بھی مندرجہ بالا طریقہ سے اعلیٰ قسم کا صاف اور شفاف سرکہ تیار ہو سکتا ہے - اور اس سے کھانڈ بھی بن سکتی ہے - صوبہ پنجاب اور سندھ میں کھجور کے درخت بکثرت ہیں - اور یو - پی وغیرہ میں تاڑ کے درخت عام ہیں - اس [illegible] ہے - کہ اس پیداوار سے کام لیا جائے - تاکہ بیکار کام پر لگ سکیں - سفید سرکہ کی بجائے ایک سیر پانی میں ایک تولہ ست لیمو یعنی ٹارٹرک ایسڈ (جو کہ پھٹکری کی ڈلیوں کی شکل کا پنساریوں سے مل جاتا ہے - جو کہ دراصل املی سے تیار ہوتا ہے - لیکن ترشی کے باعث لیموں کا ست کہلاتا ہے) - پانی میں حل کر کے آگ پر پانی کو گرم کریں - جب دو چار جوش آ چکیں - اس پانی کو سرد کر کے اندر بوتلوں میں بھر کر اس میں بھی آپ پیاز لہسن کشمش - کرنجوہ - یا دیگر سبزیاں ڈال کر بطور اچار استعمال کر سکتے ہیں +

تھرمس بنانیکا طریقہ

تھرماس دوہرے شیشے کی بوتل ہوتی ہے - کہ جس کے درمیان سے ہوا خارج کر کے جوڑا ہوتا ہے - اور شیشہ پر آئینہ والا مصالحہ چڑھا ہوتا ہے - اور اس کو ٹین کے خول میں بند کیا ہوا ہوتا ہے - اس کا نام تھرماس ہے - اس میں جس ٹمپریچر کی چیز ڈالی جاتی ہے - وہ چوبیس گھنٹہ تک اس بوتل میں اسی ٹمپریچر پر رہتی ہے - اگر گرم دودھ یا گرم چائے بھر دیں گے - تو جب نکالیں گے ویسا ہی گرم نکلے گا - کہ جیسا گرم ڈالا تھا - اگر برف ملا کر پانی اس میں بھر دیں گے - جب نکالیں گے برف جیسا سرد نکلے گا - اس لئے تھرماس ضروریات زندگی کی چیز ہے - اور ہر سال لاکھوں روپے کے تھرماس ہندوستان میں آ کر فروخت ہوتے ہیں - اب تو اتنے اتنے بڑے تھرماس بن کر آنے لگے ہیں - کہ ان میں ٹفن کیریر سما جاتا ہے - اگر گرم گرم کھانا اس میں رکھ دیں - تو جب نکالیں گے گرم ہی رہے گا - اس لئے اس کا رواج ملک میں بڑھ رہا ہے - اس وقت تک ہندوستانیوں نے اس طرف توجہ نہیں دی - تھرماس کیا ہے - یہ دراصل دوہری بوتل ہے - کہ جس کے خلا میں سے ہوا خارج کر دی جاتی ہے - اس لئے باہر کی گرمی یا سردی اندروالی بوتل تک سرایت نہیں کر سکتی - اس لئے جس حالت میں جو چیز ڈالی جائے - اسی حالت میں رہتی ہے - تھرماس جو پانچ روپیہ میں بازار میں بکتا ہے - اس پر بمشکل ایک روپیہ لاگت آتی ہے - آپ کسی کباڑی کی دکان سے ٹوٹا ہوا تھرماس لے کر اس کا بخوبی امتحان کر سکتے ہیں - یہ نہایت سادہ اصول پر بنا ہے - ہندوستان کی گلاس فیکٹریاں ان کو نہایت آسانی کے ساتھ بنا سکتی ہیں - پہلے وہ دوہری بوتل تیار کریں - اور اوپر والی بوتل کا بیرونی منہ خالی رکھیں - پھر گرم کریں - گرمی سے ہوا خارج ہو جائے گی - پھر پگھلا کر بیرونی منہ بند کر دیں - بوتل تیار ہے - منہ بند کرنے سے پہلے وہ مسالہ جو آئینہ پر چڑھایا جاتا ہے - وہ اندر کی طرف چڑھا کر بوتل کا بیرونی منہ بند کرنا چاہیئے - اس کے بعد کسی ٹین گر یا بذریعہ مشین ٹین کے اوپر کے خول بنوا لینے چاہئیں - خول کے پیندے میں ایک سپرنگ ڈال کر اوپر بوتل رکھ کر تھرماس فٹ کرنا چاہیئے پھر بوتل کے منہ پر کارک لگا کر مارکیٹ میں برائے فروخت بھیج دینا چاہیئے - گلاس فیکٹریوں کو چاہیئے - کہ وہ تھرماس کی بوتلیں تیار کریں - اور ٹین ساز مختلف تھرماس کے خول تیار کریں - اور نوجوان ان کو فٹ کر کے ملک بھر میں اس کی تجارت کریں - کیا ضرورت ہے - کہ اس معمولی سی چیز کے لئے ہر سال لاکھوں روپیہ جاپان کی نذر کیا جائے - اور ہمارے تعلیمیافتہ نوجوان فاقوں مریں +

ڈاکٹر ایس - کے برمن لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۸

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے زیادہ کا مشہور لاثانی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

ہر گھر میں رکھیئے

جوڑی تاپ

دوا کھانے سے پہلے

تپ و لرزہ اور طحال کی دوا

ملیریا اور باری کے بخار کے لئے یہ اکسیر ہے - تین چار خوراک کے پینے سے ملیریا کے کیڑے مر کر بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے - اس کے استعمال سے خون گاڑھا اور اجابت خلاصہ آتی ہے - ملیریا کیلئے اس کے مقابلہ میں کوئی دوا نہیں - نقلی دوا سے ہوشیار - قیمت بڑی شیشی ۱۵ / ۱ر - ڈاک محصول ۱۰ / چھوٹی شیشی ۱۰ / محصول ڈاک ۷ / +

دوا کھانے کے بعد

داد رنگ رنگ کا مرہم

ایک بار لگانے ہی کھجلی مٹی اور جلن جاتی رہتی ہے - خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو - اس کے دو تین بار لگانے ہی آرام ہو جاتا ہے - قیمت فی ڈبی ۴ / محصول ڈاک ۴ / چھوٹے ڈبی تک سات آنے + نمونہ ڈیڑھ آنہ جو صرف ایجنٹوں سے ملسکتا ہے

نوٹ :- ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا خانوں میں ملتی ہے + دوا خریدتے وقت سٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر نام ضرور دیکھ لیا کریں +

ایجنٹ :- لاہور میں منیجر پیسہ اخبار + امرتسر میں ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

"پرکاش" میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھا دیں -

ओ३म

ٹیلیفون نمبر ۲۳۴۵

कृण्वन्तो विश्वमार्यम्

PRAKASH LAHORE

کرنونتو وشوم آریم

سالانہ چندہ للعہ

प्रकाश

پرکاش لاہور

ہفتہ وار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

آریہ سماج کے نیم

۱۔ سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔

۲۔ ایشور سچدانند سروپ، نراکار، سرو شکتیمان، نیائے کاری، دیالو، اجنما، اننت، نروکار، انادی، انپم، سرو آدھار، سرویشور، سرو ویاپک، سرو انتریامی، اجر، امر، ابھے، نتیہ، پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔

۳۔ وید سب ستیہ ودیاؤں کی پستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔

۴۔ ستیہ گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدیت رہنا چاہئے۔

آریہ سماج کے نیم

۵۔ سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کے کرنے چاہئیں۔

۶۔ سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اُدیش ہے یعنی شاریرک، آتمک اور سماجک اپکار کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوروک دھرم انوسار یتھا یوگیہ ورتنا چاہئے۔

۸۔ اودیا کا ناش اور ودیا کی ورِدھی کرنی چاہئے۔

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہئے۔

۱۰۔ سب منشیوں کو سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

جلد ۳۲ | اتوار ۲۹ مگھر سمت ۱۹۹۳ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۴۹

رشیوں کا سمیہ

کشتیٔ قوم بھنور میں ہے بچائے کوئی — ناخدا بن کے کنارے پہ لگائے کوئی
اپنا شیوہ ہے دعا اس کو بھی دیتے جانا — بن کے بدخواہ ہمیں لاکھ ستائے کوئی
جاگو جاگو کہ لٹی جاتی ہے قومی پونجی — لاج جاتی کے یہ جاتے ہیں بچائے کوئی
یوں تو مر جاتے ہیں سب دنیا میں پیدا ہو کر — دھرم کی راہ میں بھی مر کے دکھائے کوئی

اُن بہاروں کو ترستی ہیں نگاہیں اپنی
یاس رشیوں کا سمیہ ہند میں لائے کوئی

(یوگ دھیان یاس بی اے)

اُپنشد گاتھا

تیتریہ اُپنشد

(بھرگو ولی)

(گذشتہ سے آگے) جو منشیہ **پہلا انوواک** اس برہم کو سب سے پوجا اور ستکار کرنے یوگیہ جان کر اُپاسنا کرتا ہے۔ اُس کے سارے منورتھ پورے ہو جاتے ہیں۔ برہم گیانی پرش پرمیشور کے آنند کو پراپت کرتا ہے۔ جو اسی لوک سے مر کر ان سے کے آتما کو پا لیتا ہے۔ اور پران سے۔ منو سے۔ وگیان سے اور آنند مے کے آتما کو بھی پا لیتا ہے۔ اور مکتی پراپت کر لیتا ہے۔ وہ اس استھول سوکھشم میں ایک اکھنڈ آتما کو انوبھو کر کے اس لوکوں میں اچھت ان والا۔ بھوگ والا۔ سو بھچا سے رُوپ والا ہو کر وچرتا ہوا سام کا گاتا ہوا رہتا ہے۔ مکت جیو سو تنتر تا سے برہم آنند میں لین رہتا ہے۔ اور جیون مکت آتما پرا برہما کو سارسوتی سے وچرتا ہوا۔ بشور ہی مگن رہتا ہے۔ آتم گیانی سار کو جان کر کہتا ہے:۔

"میں ہی ان دکھانے والا ہوں۔ میں بھوگتا ہوں۔ میں ہی کیرتی کرنے والا ہوں۔ میں امرت ہوں۔ جو بھگوان مجھے ان دیتا ہے۔ وہی میری رکھشا کرتا ہے۔ میں جیوتی ہوں"۔

(بھرگو ولی سماپت)

ویدامرت

اوم

رگ وید — سام وید — یجروید — اتھروید

द्यावा चिदस्मै पृथिवी नमेते शुष्मा-च्चिदस्य पर्वता भयन्ते यः सोमपा निचितो वज्रबाहुर्यो वज्रहस्तः स जनास इन्द्रः ॥

رگ وید ۲-۱۲-۱۳

لفظی ترجمہ (دھیاوا پرتھوی) دیو لوک اور پرتھوی لوک (چت) بھی (اسمے) اس کے لئے (نمیتے) جھکتے ہیں۔ نمسکار کرتے ہیں (اسیہ) اس کے (ششمات) بل سے (پروتا) پہاڑ (چت) بھی (بھینتے) ڈرتے ہیں۔ (یاہ) جو (سومپاہ) شانتی دائیک آتمک آنند رُوپ رس کا رکھشا کرنے والا ہے۔ (نچتا) اپنے سوروپ میں پوری پورن ہے (یا) جو (وجرباہو) کرم ویوستھا انوسار پھل پردان رُوپ وجر اپنی بھجاؤں میں دھارن کئے ہوئے ہیں۔ (وجرہستہ) کرم پھل پردان رُوپ وجر جس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے۔ (جناساہ) ہے منشیو (ساہ) ایسی شکتیوں والا وہ (اندراہ) پرم ایشوریہ شالی بھگوان ہی ہے:۔

تشریح دیو لوک اور پرتھوی لوک بھگوان کے لئے جھکتے ہیں۔ مانو اُسے نمسکار کرتے ہوئے چلتے ہیں۔ ان لوکوں میں جتنے چھوٹے سے چھوٹے اور مہان سے مہان پدارتھ ہیں۔ وہ سب پربھو کے نردھارت نیم ویوستھا میں چلتے ہیں۔ اس نیم ویوستھا کا النگھن کر کے وہ ایک کھشن کے لئے بھی اپنی ستا نہیں رکھ سکتے۔ انہیں اپنی ستا رکھنے کیلئے پربھو کی نیم ویوستھا کے آگے جھکنا ہی ہوگا۔ اس کی آگیا کو سر جھکا کر ماننا ہی ہوگا۔ اسی میں اُن کا کلیان ہے۔

دیکھئے یہ پربت کتنے وشال کایہ۔ درڑھ اور بلشٹھ ہیں۔ اپنے اسیم بھار سے یہ کس پرکار پرتھوی کو دبائے پڑے ہیں۔ پر یہ بھی تو پربھو کی شکتی سے نردھارت نیم ویوستھا کا النگھن کرنے کا ساہس نہیں کر سکتے۔ انہیں اپنی مہتیک اور ساتھ ہی بھیم کایہ ستا کی رکھشا کے لئے ڈرتے ڈرتے اس بھگوان کے نردشٹ نیموں پر چلنا ہی پڑتا ہے۔ پربھو کی نیم رُوپ آگیا کا النگھن کون کر سکتا ہے۔

اس کی نیم ویوستھا کا بھنگ کرنے والوں کے لئے جہاں بھگوان بڑے بھیانک ہیں۔ بڑا کشٹ دینے والے ہیں۔ یہاں تک کہ نیم بھنگ کرنے والوں کی ستا بھی سندگدھ ہو جاتی ہے۔ وہاں وہ امرت رس کے کوش رکھشک بھی ہیں۔ وہ سومپا ہیں۔ ان کے پاس سوم پرم ترپتی اور شانتی دینے والا ادھیاتمک آنند ہے۔ وہ اس سوم کو سنبھال کر سرکھشت رکھنے والے سومپا ہیں۔ جو پربھو کی نیم ویوستھا پر چلتے ہوئے اپنے آپ کو۔ اپنے سروسیہ کو اُن کے چرنوں میں سمرپت کر دیتے ہیں۔ ان کے لئے وہ اپنے اس آنند سمندر کے گھاٹ دے دیتے ہیں۔ وہ لوگ آنند سوروپ بھگوان کے اس آنند سمندر میں ڈبکی لگا کر اپنے سب کلیشوں کو اُچھن کر سکتے ہیں۔ بھگوان کی گود میں پہنچنے پر اُنہیں وہ رس اور وہ ترپتی پراپت ہوتی ہے۔ جس کو لوگ شبدوں میں ورنن نہیں ہو سکتا۔

کرم پھل ویوستھا کے انوسار یتھوچت پھل پردان کرنا پربھو کا وجر ہے۔ ستھول وجر کو پکڑنے کے لئے ہاتھ کی آوشکتا ہوتی ہے۔ اور اسے پرتی پکشی پر پھینک کر مارنے کے لئے بھجا کی ضرورت رہتی ہے۔ یہاں کرم پھل پردان کرنے والی پربھو کی شکتی میں ہی ہست اور باہو کی کلپنا کر لی گئی ہے۔ پربھو کے ہست میں وجر دھارن کرنے کا بھاو یہ ہے کہ کرم پھل رُوپ وجر بھگوان نے مٹھی میں سنبھال کر درڑھتا سے پکڑا ہوا ہے۔ کرم کرتا کو وہ اوشیہ مل کر رہے گا۔ بھجا میں وجر دھارن کرنے کا بھاو یہ ہے کہ کرم کرتا کہیں اور کسی اوستھا میں بھی کیوں نہ ہو۔ سمے آنے پر اس کے کرموں کا پھل اُس کے پاس پہنچ کر رہے گا۔ پرتی پکشی سے شکتی شالی وجر ہاتھ میں پکڑ کر کھڑے ہوئے یودھا کا ہاتھ جیسے پر سرجت کرتا ہے کہ اس نے پہار کرنے کے لئے یہ وجر پکڑا ہوا ہے۔ اور اس کی بھجا یہ سوچت کرتی ہے کہ ... ۔

چھپے ہوئے پھول

(از گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

(۱)

کسی کی سیوا کرنے کے لئے ہم نے جو راستہ اختیار کیا ہوا ہے۔ اگر وہ راستہ اُسے پسند نہ ہو۔ تو ہم کوئی اور راستہ سوچ لیں۔ ہمارا لکشیہ سیوا ہونا چاہئے۔ زبردستی اس پر اپنی سیوا کا ڈھنگ لادنا درست نہیں ہے۔

(۲)

ہرگز اپنے من میں یہ نہ سوچیں۔ کہ آج ہم نے دوسروں کی بہت مدد کی ہے۔ ہاں اپنے دل کو ٹٹول کر ذرا دیکھ لیں۔ کہ ہم اس سے زیادہ مدد کر سکتے تھے۔ یا نہیں؟ اور اس بات پر بھی غور کر لیں۔ کہ دنیا کے دُکھ جنجال کو کم کرنے میں ہماری سیوا کتنی تھوڑی رہی ہے۔

(۳)

نیتاؤں کے جو سچے پیروکار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے سے کم گیان والوں کی برابر رہنمائی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جس شخص کو حکم بجا لانے کی تمیز نہیں۔ وہ ٹھیک طرح سے حکم دے بھی نہیں جانتا۔

(۴)

بے عزتی کی بنیاد ملکے سبھاؤ میں ہے۔ اونچے شیل سوبھاؤ پر اس کا اثر نہیں پڑ سکتا۔ لہذا انسان کی بے عزتی تبھی ہوتی ہے۔ جب وہ اُونچے پد کو چھوڑ کر اپمان پانے لائق گراوٹ تک نیچے اُتر آتا ہے۔

(۵)

دوسرے لوگ سیوا دھرم کی تعلیم نہیں لے رہے۔ اور ہم اس سے بھرپور ہو رہے ہیں۔ اس لئے اوروں کی نسبت ہم اچھے ہیں۔ یہ وچار جب ہمارے دل میں اُٹھے تب سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اسی پل ہم سیوا دھرم کا تیاگ کر رہے ہیں۔

مفت

مفت

اندیسر تو زندگی کا آسان راستہ بتانے والی نصیحت آمیز بڑی کتاب وید ودیا بذریعہ ڈاک محصول مفت منگائیں۔

منیجر ... فارمیسی۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

حاکہ وہ نروستھ ہرتی پکشی پر بھی وجر کو گھما کر مارے گا۔ ویسے ہی یہاں پربھو کے لئے پرکیت ہست اور باہو شبد یہ دھونت کرتے ہیں۔ کہ ان کا کرم پھل رُوپ وجر کرتا پر اوشیہ پہنچ کر رہے گا۔

اس منتر میں اور اس سے پورو کے منتروں میں ورنت سبھی پرکار کے کاریہ بھگوان اسلئے انایاس ہی اور بنا کسی کی اپیکشا کے کر لیتے ہیں۔ کہ وہ بچت ہیں اپنے سوروپ میں۔ اور ان کی شکتی میں کسی پرکار کی کمی نہیں ہے۔ جیسے کوئی سرواتگ پورن ویر اپنے پرتی پکشیوں پر انایاس اپنا پربھتو بٹھا لیتا ہے۔ ویسے ہی سرواتمک پورن بھگوان سارے وشو برہمانڈ کے پدارتھوں پر اپنا پربھتو رکھتے ہیں۔ انہیں کی انوسار وندت بھی کرتے ہیں۔ اور امرت رس بھی پلاتے ہیں۔

جنہ منشیو! ایسے ایشوریہ شالی بھگوان کے آگے تم بھی جھک کر چلو۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تازہ خبریں

کیا شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم تخت سے دستبردار ہو جائینگے

کلکتہ ۷ دسمبر "امرت بازار پتریکا" نے آج صبح ایک ضمیمہ شائع کیا ہے۔ جس میں نامہ نگار مقیم لندن سے آمدہ ایک خبر شائع کی ہے۔ کہ شاہ ایڈورڈ ہشتم نے ایک مسودہ کاغذ پر دستخط کر دئے ہیں۔ جس سے ان کا تخت سے دستبردار ہونا ایک قطعی فیصلہ کن بات ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اتوار کو کیبنٹ کی جو میٹنگ ہوئی۔ اس میں ڈیوک آف یارک کی تخت نشینی کے متعلق تمام ضابطہ کارروائی پر غور کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈیوک آف یارک کو جو پہلے ازیں ولیعہد سلطنت قرار دئے جا چکے ہیں۔ تخت پر بٹھایا جائے گا۔ اور ان کا لقب شاہ جارج ششم ہوگا۔ ڈچز آف یارک ملکہ الزبیتھ کا لقب اختیار کرے گی۔ اور ان کی لڑکی الزبیتھ کو ولیعہد سلطنت قرار دیا جائے گا +

مردان کی مغویہ ہندو لڑکی کا سراغ

(راولپنڈی ۸ دسمبر) تحصیل صوابی کی اغوا شدہ لڑکی رام چنبیلی کا اب سراغ مل گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مغویہ کے باپ نے حکام کو درخواست دی ہے۔ کہ ملزمان (اغوا کنندگان) اس کی لڑکی کو علاقہ گدون میں پناہ دے رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مغویہ رام چنبیلی کے باپ نے ان تمام اشخاص کے نام اور ان کا پتہ بھی درخواست میں لکھ دیا ہے۔ کہ جن کے ہاں لڑکی پناہ گزین ہے +

۸۱۵ اشخاص کا عدالت میں چالان

(بمبئی ۷ دسمبر) ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ سنیچر وار ۲۸ نومبر سے شکروار ۴ دسمبر تک ۸۱۵ اشخاص کو مسٹر روسکار اتیج براؤن پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں فسادات بمبئی کے سلسلہ میں پیش کیا گیا۔ ان میں سے ۳۲۵ اشخاص کو کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی ہتھیار لے کر چلنے اور لوٹ مار کے سلسلے میں چالان کیا گیا۔ جن میں سے ۳۴۰ اشخاص کا ریمانڈ لے لیا۔ اور ۱۵۰ اشخاص کو عدم ثبوت کی وجہ سے ڈسچارج کیا گیا +

لالہ ہنسداس سری گوبند پوری کی وفات

(سری گوبند پور ۷ دسمبر) شری بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کے پتا لالہ ہنسداس جی ساہوکار سری گوبند پور تحصیل بٹالہ ۵ دسمبر سنیچر وار بعد دوپہر سورگباش ہو گئے ہیں +

بلاسپور میں ہریجن کانفرنس

(بلاسپور ۵ دسمبر) مہلہ گوپال پربھن بلاسپور میں ایک بھاری ہریجن کانفرنس زیر صدارت چوہدری ہیر سنگھ ویدک مشنری منعقد ہوئی۔ جس میں ضلع انبالہ۔ سہارنپور۔ ضلع لدھیانہ۔ ضلع کرنال۔ ریاست کلسیہ۔ ریاست پٹیالہ وغیرہ کے ہریجن بھائی شامل ہوئے +

انڈین نیشنل کانگرس کے صدر

(لکھنو ۷ دسمبر) منتخب شدہ ڈیلیگیٹوں نے فیض پور کانگرس کی صدارت کے لئے پنڈت جواہر لال نہرو کو متفقہ طور پر منتخب کیا۔ اس کے بعد میٹنگ میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ۳۴ ممبران چنے گئے۔ یو۔ پی پراونشل کانگرس کمیٹی کے صدر آچاریہ نریندر دیو منتخب کئے گئے۔ پنڈت جواہر لال نے ڈیلیگیٹوں کی میٹنگ میں شامل ہوئے +

ایک سکھ کو قتل کرنیکی کوشش

(لاہور ۸ دسمبر) آج صبح علاقہ نولکھا دو موریا پل کے قریب سنسنی پھیل گئی۔ جب کہ ایک نوجوان مسلمان نے ایک سکھ ارجن سنگھ پر تلوار سے قاتلانہ حملہ کیا۔ ارجن سنگھ مضروب کو سخت زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا۔ واقعہ کی اطلاع پاکر چند پولیس افسران موقعہ پر پہنچ گئے +

جوتی چور نمازی کی گرفتاری

(لاہور ۸ دسمبر) پولیس نے ایک مسلمان عبداللہ نامی کو ماہ رمضان میں مسجدوں میں جا کر نمازیوں کی جوتیاں اور کمبل چوری کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ گرفتاری اس وقت عمل میں آئی۔ جبکہ وہ لنڈا بازار میں اشیا کو فروخت کر رہا تھا +

ناڑہ (کیمبل پور) میں ہندو مسلم کشیدگی

(کیمبل پور ۷ دسمبر) ناڑہ کے ہندوؤں کے ساختہ وفدی کے مسلمانوں کا شاہد کیا ہیر پیدا ہو گیا ہے۔ کہ کوئی سمجھوتہ نہیں ہوتا۔ پچھلے دنوں وفدی کے مسلمانوں نے ڈپٹی کمشنر افسر پنڈی گھیب کو درخواست دی۔ کہ ہمارا کوئی فیصلہ کیا جائے۔ ہندو مسلم کشیدگی میلہ لبا کھی کے متعلق پائی جاتی ہے جہاں کہ پیکٹروں سال سے ہندوؤں کا میلہ ہوتا آتا ہے۔ مگر مسلمان اب رکاوٹ ڈال رہے ہیں +

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں +

گوجرانوالہ میں گردن توڑ بخار

(گوجرانوالہ ۷ دسمبر) پچھلے چند دنوں میں گردن توڑ بخار سے متعدد اشخاص بیمار ہوئے ہیں۔ جس سے پبلک میں سنسنی پھیل گئی ہے +

۱۸ ماہ کے بچے کا سفاکانہ قتل

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک فقیر نے ایک چمار عورت کو ہدایت کی۔ کہ اگر وہ کسی بچے کو جنم دینا چاہتی ہے۔ تو اسے سات بچوں کا قتل کرنا چاہئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے ایک پڑوسی کے ۱۸ ماہ کے بچے کو اٹھا لیا۔ اور اس کا گلا گھونٹ دیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ گذشتہ سال اس خاندان کی ایک اور تین ماہ کی لڑکی مردہ پائی گئی۔ اس سے شک کیا جاتا ہے۔ کہ یہی چمار عورت اس لڑکی کی موت کی ذمہ وار ہے +

ٹرکی میں سیلاب سے بھاری تباہی

(استنبول ۸ دسمبر) جنوبی اناطولیہ کے مشہور مقام اوان میں سیلاب سے بھاری تباہی آئی۔ تین سو سے زیادہ اشخاص ڈوب گئے ہیں۔ اور پچاس ہزار خاندان برباد ہو گئے ہیں +

میڈرڈ کے نزدیک فرانسیسی ہوائی جہاز پر گولیاں

(میڈرڈ ۸ دسمبر) فرانسیسی سفارت خانہ کے ایک ہوائی جہاز میڈرڈ اور ٹولوز کے درمیان پیڈران کے قریب گر پڑا۔ اسے گولی لگنے سے

مجبوراً اترنا پڑا۔ دو اخباری نامہ نگار اور ریڈ کراس سوسائٹی کا نمائندہ زخمی ہو گئے +

ہندوستان برطانیہ کے ہاتھ سے نکل جائیگا

جب بادشاہ کی مجوزہ شادی .... سے پیدا شدہ نازک صورت حالات کا دنیا کو علم ہوا۔ تو تمام دنیا میں ہلچل مچ گئی۔ لندن اخبارات کے نامہ نگاروں نے ہندوستان سے انہیں جو پیغامات بھیجے ہیں۔ ان سے عجیب و غریب نتائج اخذ کئے ہیں۔ ان نامہ نگاروں نے لکھا ہے۔ کہ اگر بادشاہ نے مسز سمپسن سے شادی کر لی۔ اور پھر بھی بادشاہ رہے۔ تو ہندوستان برطانیہ کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ کیونکہ ہندوستان کے لوگ نہیں چاہتے۔ کہ ملکہ معظم مسز سمپسن ہے جو دو دفعہ طلاق حاصل کر چکی ہے۔ شادی کریں +

تعلیمی درسگاہوں میں مہاتما گاندھی کی تصویر

آج شام کے وقت مدراس کارپوریشن کے اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس ہوا ہے کہ کارپوریشن اپنے سٹاف کے استعمال کے لئے جتنا کپڑا خریدے وہ ہاتھ سے کاتے ہوئے اور بنے ہوئے کھدر کا بنا ہوا ہو۔ اس ریزولیوشن کے حق میں ۳۳ ووٹ تھے۔ اور خلاف ۱۰۔ ایک کانگریسی ممبر نے اس مطلب کا ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ کارپوریشن کی جملہ تعلیمی درسگاہوں میں مہاتما گاندھی کی تصویر نمایاں مقام پر رکھی جانی چاہئے +

آفریدیوں کے ساتھ سمجھوتہ نہیں ہوا

(پشاور ۸ دسمبر) بیان کیا جاتا ہے۔ کہ نزاعی پہاڑی چوکیوں و سڑکوں کی تعمیر اور کھجوری کے معاملہ کے متعلق ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ حکومت کی طرف سے عبدالقیوم خان وزیر اعلےٰ صوبہ سرحد اور ابتدائی آفریدیوں کی طرف سے ملک عبدالجبار خان کی وساطت سے گفت و شنید کا سلسلہ جاری ہے۔ ابھی تک آفریدیوں نے پہاڑی چوکیوں کو خالی نہیں کیا +

پنجاب اسمبلی کے انتخابات

(سرگودھا ۸ دسمبر) پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں اس مطلب کا ایک سرکلر آیا ہے۔ کہ کوئی مجسٹریٹ اور جج ۱۴ جنوری سے یکم فروری تک مقدمات کی تاریخ نہ رکھیں۔ جج اور مجسٹریٹ صاحبان

مورتی کو ہار پہنانا سدھانت ورودھ ہے

از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج

میں نے اخبار میں پڑھا تھا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے لالہ لاجپت رائے جی کے بُت پر پردھان سبھا نے پھولوں کا ہار چڑھایا ہے۔ مجھے اس پر وشواس نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ میں آچاریہ رام دیو جی کو برسوں سے جانتا ہوں۔ وہ میرے ساتھی ہیں۔ وہ بُت بنانے کے تو حق میں ہیں۔ لیکن اس پر ہار وغیرہ چڑھانے کے حق میں نہیں۔ لیکن بات سچی ہی نکلی۔

ضلع لائلپور میں مجھے کئی آریہ سماجیوں نے پوچھا۔ تب بھی میں نے ان کو کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔ میرا خیال تھا کہ میں پردھان جی سے مل کر بات چیت کر دوں۔ لیکن مجھے کوئی ایسا اوسر نہ ملا۔ اور میں باہر چلا گیا۔ دہلی میں آریہ ویر پڑھا۔ تو اس میں پردھان جی کا جواب چھپا ہوا ملا۔ جس سے نتیجہ ہو گیا۔ کہ پردھان جی نے یہ کام سبھا کی بغیر منظوری کے سبھا کے نام پر کیا ہے۔ یعنی اُنہوں نے اسے مناسب جان کر خود ہی کیا۔ لیکن جس وقت یہ کہا گیا۔ کہ ہار آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے چڑھایا گیا ہے۔ اور آچاریہ رام دیو جی نے خود ہی لکھ دیا ہے۔ کہ اس چھوٹی سی بات کو آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ میں پوچھنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔ اس لیئے اس وقت یہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا سوال نہیں ہے۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ یہ ٹھیک ہے یا نہیں۔ ٹھیک ہے۔ تو یہ کام بے شبہ ہی ہونا چاہیئے۔ اور اگر ٹھیک نہیں ہے۔ تو اسے آگے کو ختم ہی کرنا ہوگا۔ اس لیئے پاٹھک اس کو اسی درشٹی سے دیکھیں۔

میں اس بات میں آچاریہ رام دیو جی سے سہمت ہوں۔ کہ اگر کوئی چاہے۔ تو کسی کی مورتی بنا سکتا ہے۔ جس طرح لالہ لاجپت رائے جی کی مورتی بنی ہوئی ہے۔ لیکن اس مورتی پر ہار وغیرہ چڑھانا ٹھیک نہیں ہے۔ اس مورتی کو صاف رکھنا چاہیئے۔ اس مورتی کو خراب ہونے سے بھی بچانا چاہیئے۔ لیکن اس پر جو ہار چڑھاتا ہے۔ وہ اس وقت پتہ نہیں کیا سمجھ کر یہ کام کرتا ہے۔ کیونکہ اس مورتی کو وہ درجہ کوئی بھی نہیں دیتا۔ جو کہ مورتی والے کا ہے۔ مورتی والا جیسا جس وقت تھا۔ اس مورتی کو سب ہی پتھر یا جس دھات کی وہ بنی ہوئی ہے۔ اس کی مان پر مورتی ہی مانتے ہیں۔ جب یہ مورتی ہی ہے۔ تو اس کا اُچت پریوگ کیا ہے۔ یہ وچارنا چاہیئے۔ اس کا اُچت پریوگ یہی ہے کہ جو کوئی اس کو دیکھے۔ اگر وہ انکی خوبیوں سے واقف ہے۔ تو اس کا سمرن کرے۔ اگر واقف ہی نہیں۔ تو اس کو اس سے فائدہ نہ ہوگا۔ اس لیئے ہمیں اس مورتی والے کی خوبیوں کو دوسروں تک پہنچانا چاہیئے۔ کہ کر یا اپدیش دوارا تاکہ لوگوں میں وہ گُن آ سکیں۔ لیکن اگر ہم اس پر پھول چڑھاتے ہیں۔ تو ایسا کوئی کام نہیں کرتے ہیں۔ جس سے کسی کو فائدہ ہو۔ یا کسی کا جیون اُتم بن جائے۔

اگر آریہ سماجی صرف اس لحاظ سے کرنے لگیں۔ کہ ایسا کرنے سے لوگ خوش ہوتے ہیں۔ تو بہت ہی بری بات ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں کسی کا سدھار کرنا نا ممکن ہو جائیگا۔ ان سب باتوں کے علاوہ میرے اپنے وچار میں تو آریہ پرتی ندھی سبھا کو ایسے کاموں میں ایسا کرنے کا کوئی حق ہی نہیں ہے۔ اس کا ادیشہ آریہ سماج نکسا تک ہے۔ یہ وچارک سبھا ہے۔ اگر کوئی دھارمک کاریہ نیز اس میں شامل ہو کر یہ سبھا ٹھیک ہو سکتی ہے۔ یہ کام اسی درشٹی سے نہیں کیا گیا۔ اس لیئے سبھا کو اپنے کاموں میں شامل کرنا بالکل انُچت ہے۔

آریہ سماجی اپنے سدھانتوں کی درشٹی سے ایسا کرنے کے حق دار نہیں ہیں۔ ہاں وہ چاہیں۔ تو شامل ہو سکتے ہیں۔ نہ کہ مورتیوں پر ہار چڑھائیں۔ اچھا ہوا آچاریہ رام دیو جی نے اس کا نشیدھ سبھا کی طرف سے کر دیا۔ اور انہوں نے جو یہ کہا۔ کہ میرا ہار چڑھانا سبھا کے برابر تھا۔ یہ ایک ہاسیہ اسپد بات ہے۔

امراض مخصوصہ مردان کے متعلق خفیہ اکسیریں

جن کے استعمال سے آپ پھر سے تندرست جوان پھرتیلے جوشیلے ہو سکتے ہیں!

اکسیر الف ۳ روپیہ

جریان کی لاثانی دوائی ہے جبکہ زندگی ضائع ہوتے ہوئے رہنے سے انسان دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اس دوائی کو استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت ۲۰ گولی دو روپے ۱۰ گولی ...

اکسیر ع ۱ روپیہ

یہ قوت باہ سستی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ بوڑھوں کو جوان، جوانوں کو پہلوان بناتی ہے۔ قیمت ۴۰ گولی چار روپے ۱۰ گولی دو روپے نمونہ صرف ... ایک گولی روزانہ دودھ یا چائے کے ساتھ کھانی کافی ہیں۔

وٹ مکر معجون بی ۳

... مرض کے واسطے نہایت مجرب مرض ہے۔ لوگ اسکے واسطے خاطر رقم کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ مقوی بھی ہے اور دافع سرعت بھی ہے۔ ... کوئی نشہ آور چیز اسکے اندر نہیں۔ ... کام ہوتی ہے۔ قیمت ۸ گولی چار روپے نمونہ ۲ گولی ایک روپیہ

اکسیر ہ ۱ روپیہ

کثرت احتلام سے جب انسان تنگ آ جاوے، نا سمجھی یا بد علمی زیادتی اخراج سے جب کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت کرنے لگیں تو اس اکسیر کو استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ

رجسٹرڈ ۱ ... اگر بیرونی نقائص بھی ساتھ ہوں تو مالش کے واسطے طلاء کو بھی منگوا کر گولی پٹھوں کو طاقت پہنچاویں۔ قیمت فی شیشی پانچ روپے (ہ) نمونہ سوا روپیہ

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت منگواویں! خط و کتابت و تار کے لیئے پتہ :- امرت دھارا ۳۲ لاہور

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاک خانہ - لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرکاش لاہور

۲۹ مگھر سمت ۱۹۹۳

سدھانت کا ایک سوال

دو ورش کے قریب ہوئے پنڈت بُدھ دیو جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے سناتن دھرم سبھا کے اُپدیشک مادھو آچاریہ سے حیدرآباد دکن میں شاسترارتھ کرتے ہوئے اپنے مورتی پوجک نہ ہونے کا ثبوت رشی دیانند کی تصویر پر جوتا مار کر دیا۔ اس پر آریہ سماجک حلقوں میں غم و غصہ کی ایک زبردست لہر دوڑ گئی۔ لیکن اس وشے پر شانتی سے وچار نہ ہو سکا۔ کیونکہ اس سے دو ماہ پہلے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے وارشک نرواچن پر بہت کچھ مت بھید ہو چکا تھا۔ بجائے اس کے کہ یہ دیکھا جاتا۔ کہ پنڈت بُدھ دیو کا یہ فعل دھرم نیتی اور شِشٹاچار کے انوکول ہے۔ یا وِرُدھ۔ یہ سمجھا گیا۔ کہ پنڈت بُدھ دیو کو کسی بھی قیمت پر بچانا ضروری ہے۔ چنانچہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان نے ایک اعلان شائع کیا۔ جس میں اُنہوں نے پنڈت بدھ دیو کے اس فعل کو غیر ضروری اور بے محل قرار دیا۔ اس پر اعتراض کیا گیا۔ کہ جو چیز آج غیر ضروری ہے کل ضروری ہو سکتی ہے۔ اور جو اس وقت اسنگت ہے۔ کسی دوسرے وقت سنگت ہو سکتی ہے۔ اس پر اُنہوں نے کچھ دیر کے بعد پنڈت بدھ دیو کے فعل کو غیر مشروط طور پر نندنیہ قرار دیا۔ سارو دیشک سبھا کی انترنگ سبھا نے بھی اسے دھرم نیتی اور شِشٹاچار کے سروتھا وِرُدھ قرار دیا۔ اس پر وسمجھا کے ساتھ یہ وشے سماپت ہو گیا۔ لیکن آریہ سماج میں ایک گروہ ایسا تھا۔ جس نے پنڈت بدھ دیو کی اس حرکت کو نندنیہ نہیں بلکہ پرشنسنیہ سمجھا۔ پنڈت بدھ دیو نے خود بھی یہ اعلان کیا۔ کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے۔ وہ نہ دھرم، نہ نیتی اور نہ شِشٹاچار کے وِرُدھ ہے۔ پنڈت بُدھ دیو کے حامیوں کے دو حصے تھے۔ ایک حصہ وہ تھا۔ جو ان کی اس لئے حمایت کرتا تھا۔ کہ وہ اس دھڑے سے تعلق رکھتے تھے۔ جو اس سمے آریہ پرتی ندھی سبھا پر قابض تھا۔ اور دوسرا حصہ منطق کے پھیر میں مبتلا تھا۔ وہ کہتا تھا۔ کہ پنڈت بُدھ دیو نے رشی دیانند کی تصویر پر جوتا مار کر رشی کا اپمان نہیں کیا۔ رشی کی تصویر رشی سے ایک جدا چیز ہے۔ ان منطقیوں کے سامنے اب ایک حقیقی مشکل آن کھڑی ہوئی ہے۔ وہ یہ کہ پنڈت مادھو آچاریہ نے حیدرآباد کے شاسترارتھ کو کتابی صورت میں شائع کر دیا ہے۔ کتاب کے سرورق پر رشی دیانند کی تصویر ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی پنڈت بُدھ دیو کی بھی۔ جنہوں نے اپنا جوتا رشی کے سر پر رکھا ہوا ہے۔ ہم لوگ جو پنڈت بدھ دیو کی اس حرکت پر ناراض تھے۔ اس تصویر کے خلاف پروٹسٹ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ ہم اسے فتنہ انگیز اور دل آزار کہہ سکتے ہیں۔ اور سناتن دھرم سبھا کے ذمہ وار اصحاب سے مطالبہ کر سکتے ہیں۔ کہ وہ اس سرورق کو تلف کرا دیں۔ یا اس کتاب کی اشاعت کو روک دیں۔ لیکن وہ منطقی اصحاب کیا کریں گے۔ جن کے خیال میں تصویر کا اپمان رشی کا اپمان نہیں۔ اگر وہ اعتراض کریں۔ تو انہیں جواب دیا جا سکتا ہے۔ کہ پنڈت بُدھ دیو نے چمڑے کا حقیقی جوتا رشی کی تصویر پر لگایا۔ تو رشی کا اپمان نہ ہوا۔ اگر پنڈت مادھو آچاریہ نے رشی دیانند کی کاغذی تصویر پر کاغذی جوتا رکھ دیا۔ تو ان کا کیسے اپمان ہوا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ ان منطقی اصحاب کے پاس اس کا کیا جواب ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ وہ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ پنڈت بدھ دیو نے جو کچھ کیا وہ سدھانت پریم کے بس میں ہو کر۔ اور پنڈت مادھو آچاریہ جو کچھ کر رہے ہیں شرارت سے۔ لیکن دلوں کو جاننے والا بھگوان ہے۔ پنڈت مادھو آچاریہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو کچھ حیدرآباد میں ہوا۔ میں نے اس کی ہو بہو تصویر جنتا کے سامنے رکھ دی ہے۔ اس واقعہ کو ہوئے دو سال ہونے کو آئے ہیں۔ جذبات کی تلخی بہت کچھ دور ہو چکی ہے۔ اس لئے میرے وہ بھائی جنہوں نے پنڈت بُدھ دیو کی بے جا حمایت کی تھی۔ پنڈت مادھو آچاریہ کی اس کتاب کی روشنی میں سدھانت چیت ہو کر اس وشے پر غور کریں۔ اگر ان کی اہانت ہو۔ کہ پنڈت بدھ دیو کا وہ کرم نندنیہ تھا۔ تو اس کے پرتی کار کا کوئی سادھن سوچیں۔ آج اگر پنڈت مادھو آچاریہ نے آریہ جگت کی دلآزاری کی ہے۔ اور پنڈت بدھ دیو کی طفلانہ حرکت کی وجہ سے وہ اس کے خلاف پروٹسٹ نہیں کر سکتا۔ تو کل بھی وہ کسی ایسی حرکت کا منہ توڑ جواب نہ دے سکے گا۔

پنڈت مادھو آچاریہ کی اس کتاب کو شائع ہوئے کئی ماہ ہو چکے ہیں۔ کئی سماچار پتروں نے اس کے خلاف اور حق میں لکھا ہے۔ بعض آریہ سماجوں نے اس کے خلاف پروٹسٹ کے پرستاو پاس کئے ہیں۔ باوجود اس کے میں خاموش رہا۔ اور شاید اب بھی خاموش رہتا۔ اگر ایک اور واقعہ نے مجھے اس سوال پر قلم اُٹھانے کے لئے مجبور نہ کیا ہوتا۔ ۱۷ نومبر کو لالہ لاجپت رائے کی برسی منائی گئی۔ سرونٹس آف دی پیپل سوسائٹی نے اس ورش ایک جدّت کی وہ یہ کہ لالہ لاجپت رائے کے بُت پر جو گول باغ میں کھڑا ہے ہار چڑھانے کی رسم ادا کی۔ اس سوسائٹی کی طرف سے مختلف مذہبی سوسائٹیوں کو لکھا گیا۔ کہ وہ اس دن اپنی اپنی طرف سے ہار بھینٹ کریں۔ چنانچہ اخبارات میں شائع ہوا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے اس کے پردھان آچاریہ رام دیو اور آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کی طرف سے اس کے منتری لالہ خوشحال چند خورسند نے لالہ جی کے بُت کو ہار پہنائے۔ کچھ دن بعد پرادیشک سبھا کی طرف سے اخبارات میں یہ چھپا۔ کہ اس نے لالہ جی کے بُت کے لئے کوئی ہار نہیں بھیجا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لالہ خوشحال چند جی نے جو ہار پہنایا تھا وہ ان کی طرف سے سمجھا گیا۔ سبھا کی طرف سے نہ رہا۔ لیکن چونکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے کوئی اعلان نہ ہوا۔ اس لئے اس وقت تک سب کو یہی سمجھنے کا حق ہے۔ کہ وہ ہار سبھا کی طرف سے بھینٹ کیا گیا۔ اس پر آریہ سماج کے کئی حلقوں میں نکتہ چینی ہو رہی ہے۔ آریہ سماج لاہور وچھو والی کے سالانہ جلسے پر اس نکتہ چینی کا اظہار بھی ہوا۔ سوامی ودیانند نے اپنے ویاکھیان میں سبھا کے پردھان کے اس فعل پر نکتہ چینی کی۔ اور آچاریہ رام دیو نے اپنے ویاکھیان میں جو سوامی جی کے ویاکھیان کے عین بعد تھا۔ اس کا جواب دیا۔ آچاریہ رام دیو نے اپنے ویاکھیان میں پنڈت بُدھ دیو کے جوتے کے واقعہ کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ پنڈت بُدھ دیو نے جو کچھ کیا تھا۔ میں شروع سے اس کے خلاف تھا۔ لیکن چونکہ پنڈت بدھ دیو پر اتیاچار کیا جا رہا تھا۔ اس لئے مجھے ان کی حفاظت کرنی پڑی۔ اس پر مجھے صرف اتنا ہی کہنا ہے۔ کہ میرے بھائی کو پنڈت بدھ دیو پر جو اتیاچار ہو رہا تھا۔ وہ تو نظر آ گیا۔ لیکن وہ اتیاچار نظر نہ آیا۔ جو ان کے عزیز نے رشی دیانند اور آریہ سماج پر کیا تھا۔ اس کا ثمرہ آریہ سماج اس وقت بھگت رہا ہے۔ اور آئندہ بھگتے گا۔

رہا سوال لالہ جی کے بُت پر ہار چڑھانے کا اس کے دو پہلو ہیں۔ ایک شخصی اور دوسرا پبلک۔ آچاریہ رام دیو اپنی ذاتی حیثیت میں کسی بُت پر پھول چڑھا کر کسی سدھانت وِرُدھ فعل کے مرتکب ہوئے ہیں یا نہیں۔ یہ سوال اصول کا ہے۔ یہ سوال کہ آچاریہ رام دیو کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے لالہ جی کے بُت پر ہار چڑھانے کا ادھیکار تھا یا نہیں۔ ایک طرح سے ضابطہ کا سوال ہے۔ اور اس لئے اس کا حل مقابلتاً آسان ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان کے کچھ ادھیکار ہیں اور کچھ کرتویہ۔ لیکن ادھیکار سبھا بدھ ہیں۔ اس سیما کے اندر جو کچھ وہ کرے۔ وہ سبھا کی طرف سے سمجھا جائے گا۔ تاوقتیکہ سبھا کسی وشیش پرستاو سے اس کا کھنڈن نہ کرے۔ لیکن اگر وہ اس سیما کو اُلنگھن کر کے کوئی کام کرے۔ تو وہ سبھا کی طرف سے نہیں سمجھا جانا چاہئے۔ سبھا اس کی تردید کرے یا نہ۔ لالہ جی کے بُت پر ہار چڑھانے یا نہ چڑھانے سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کوئی سمبندھ نہیں۔ یہ کام ان سرگرمیوں کی ذیل میں نہیں آتا۔ جن کی سرانجام دہی کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا قائم کی گئی ہے۔ مجھے شک ہے۔ کہ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کسی وشیش پرستاو دوارا لالہ جی کے بُت کے لئے ہار بھینٹ کرتی۔ تو وہ پرستاو بھی نیم انوکول ہوتا۔

لیکن سبھا کے پردھان کا بطور خود ایسی کارروائی کرنا تو کسی طرح بھی نیم انوکول نہیں۔ اور وشیشتیا اس اوستھا میں جبکہ اس بات پر مت بھید ہو۔ کہ یہ کام ہونا بھی چاہئے یا نہیں۔ میری یہ رائے ہے۔ اور میں اس کا اظہار شری رام دیو جی سے بھی کر چکا ہوں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ہار بھینٹ کرنا مناسب نہ تھا۔ چنانچہ وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور اُنہوں نے مجھے بتایا۔ کہ اُنہوں نے اس مضمون کا کوئی بیان بھی شائع کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر وہ تسلیم کر لیں۔ کہ اُنہیں سبھا کی طرف سے ہار بھینٹ نہ کرنا چاہئے تھا۔ تو سوال کا یہ پہلو ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس پر بقیہ [illegible] ہم

آہ! لالہ بشنداس جی

۱۶ دسمبر کو میں ایک دواہ پر بھیرہ گیا۔ ۲۰ دسمبر کی شام کو واپس آیا۔ تو یہ سماچار ملا۔ کہ سری گوبندپور کے لالہ بشنداس جی چل بسے۔ کیا بتاؤں۔ کہ ان الفاظ کا میرے دل پر کیا اثر ہوا۔ دل بھر آیا۔ آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور پچھلے پینتیس ۳۵ برس آنکھوں کے سامنے سے گذر گئے۔ محسوس ہوا۔ کہ زمانۂ ماضی سے رشتہ ٹوٹ رہا ہے۔ مجھے پہلے پہل ۱۹۰۱ء میں سری گوبندپور جانے کا اتفاق ہوا۔ میں پنڈت بشمبرناتھ جی سے ملنے کے لئے گیا تھا۔ اس وقت میں نے پہلی بار لالہ بشنداس جی کے درشن کئے۔ اس وقت جو تعلق قایم ہوا۔ وہ اس لمبے عرصہ میں شتھل ہونے میں نہیں آیا۔ انہیں مجھ سے وہی محبت تھی۔ جو بزرگوں کو اپنے خوردوں سے ہوتی ہے۔ اور میرے دل میں ان کے لئے وہی عزت تھی۔ جو چھوٹوں کو بڑوں کے لئے ہونی چاہئے۔ میرا ان سے تعلق پنڈت بشمبرناتھ جی کی بدولت ہوا تھا۔ لیکن وہ مجھے ایسا ہی عزیز سمجھتے تھے جیسا کہ پنڈت بشمبرناتھ جی کو۔ اس کے بعد میں ان سے بیسیوں بار ملا۔ اور ان کے لب و لہجہ اور سلوک میں وہی محبت پائی۔ جو پہلے دن سے دیکھی تھی۔ مجھ سے وہ کس قدر محبت کرتے تھے۔ یہ دکھلانے کے لئے میں ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ ناظرین "پرکاش" کو یہ بتلانے کی ضرورت نہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ورتمان منتری پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار ان کے سپتر ہیں۔ کچھ ورش ہوئے وہ میرے مقابلہ پر سبھا کے منتری پد کے لئے امیدوار کھڑے ہوئے تھے۔ جب لالہ جی کو اس بات کی اطلاع ملی۔ تو انہوں نے مجھے ایک خط بھیجا۔ جس میں انہوں نے اس بات پر سخت رنج کا اظہار کیا۔ اور لکھا کہ میرا لڑکا میرے ایک عزیز کے خلاف کیوں کھڑا ہوا؟ انہوں نے یہ بھی لکھا۔ کہ میرے اس خط کو اخبار میں شائع کر دو۔ تاکہ میرا رنج ہلکا ہو جائے۔ میں نے وہ خط تو کیا شائع کرنا تھا۔ اور نہ کیا۔ ہاں شانت کرنے کے لئے انہیں لکھ دیا۔ کہ قصور پنڈت بھیم سین کا نہیں۔ بلکہ میرا ہے۔ کیونکہ میں ان کے مقابلہ پر کھڑا ہوا ہوں۔ وہ میرے مقابلہ پر کھڑے نہیں ہوئے۔ اس قسم کے کئی واقعات میں بیان کر سکتا ہوں۔ جن سے یہ ثابت ہو۔ کہ ان کا تعلق مجھ سے کس قدر گہرا تھا۔ ابھی پچھلے ہفتہ کی بات ہے۔ کہ ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط مجھے ملا۔ یہ میری اسمبلی کی امیدواری کے متعلق تھا۔ اس خط میں انہوں نے ایک نرالی بات لکھی۔ انہوں نے لکھا۔ کہ میں تمہاری دوراندیشی کا ہمیشہ قایل رہا ہوں۔ اس لئے مجھے تعجب ہوا۔ جب میں نے اخبارات میں پڑھا۔ کہ تم اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑے ہوئے ہو۔ لیکن جب میں نے یہ پڑھا۔ کہ تم ہٹ گئے ہو۔ تو میں تمہاری دوراندیشی کا پہلے سے بھی زیادہ قایل ہو گیا۔ جس وقت میں نے یہ خط پڑھا۔ اس وقت مجھے کیا معلوم تھا۔ کہ یہ خط ان کا آخری ہے۔ اور اب مجھے ان کے درشن نصیب نہ ہوں گے۔

لالہ بشنداس جی نہ معلوم کب آریہ سماجی بنے۔ کم از کم میری ہوش سے پہلے ہی وہ آریہ سماجی تھے۔ جب میں پہلی بار سری گوبندپور گیا۔ تو میں کانگڑہ کا ایک ودیارتھی تھا۔ اور وہ آریہ سماج کے پرسدھ کام کرنے والوں میں سے سمجھے جاتے تھے۔ پرماتما نے انہیں دھن دولت بہت دی تھی۔ اور وہ دل کھول کر دان بھی دیتے تھے۔ ان کے دان سے ہی سری گوبندپور میں ایک اوشدھالیہ چل رہا ہے۔ اور ان کے دان سے ہی آریہ پتری پاٹھ شالا۔ ان کے بیس یا پچیس ہزار روپیہ کے دان پر ہی ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول کو ہائی بنایا گیا۔ انہیں آریہ سماج سے گہری لگن تھی۔ آریہ سماج ان کی نس نس میں سمایا ہوا تھا۔ ان سے مل کر ایک شخص اندازہ لگا سکتا تھا۔ کہ پہلے وقتوں کے آریہ سماجی کس طرح کے ہوتے تھے۔ کچھ عرصہ سے ان کا سواستھ خراب ہو رہا تھا۔ شاریرک اوستھا شتھل ہو رہی تھی۔ لیکن ان کی سپرٹ میں کسی پرکار کا فرق نہ آیا تھا۔ کچھ عرصہ ہوا ان کی دھرم پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ اس وقت سے وہ شوک آتر رہنے لگے۔ اور اپنی پتنی کو یاد کر کے وہ کئی بار غمگین ہو جایا کرتے تھے۔ ان کی عمر ۷۵ برس تھی۔ ان کی صحت بھی کمزور تھی۔ لیکن باوجود اس کے کسی شخص کو یہ خیال نہ تھا۔ کہ ان کا انت آ گیا ہے۔ معمولی حرارت ہوئی۔ اور چل بسے۔ اس سے پہلے وہ کئی بار اس سے زیادہ بیمار رہ چکے تھے۔ ان کی موت سے ان کے علاقہ کا ایک پرسدھ پرش اٹھ گیا۔ آریہ سماج سے اس کا ایک سچا ہتیشی جدا ہو گیا۔ اس صدمہ میں مجھے ان کے پریوار سے گہری ہمدردی ہے۔ بلکہ میں تو یہ محسوس کرتا ہوں۔ کہ میرے سر سے ایک بزرگ کا سایہ اٹھ گیا ہے۔ کیونکہ وہ میرے ساتھ ہمیشہ بزرگوں کی طرح پیش آتے تھے۔

(کرشن)

کوئی وادوِواد نہ ہونا چاہئے۔ رہا یہ سوال کہ کوئی آریہ سماجی اپنی شخصی حیثیت میں کسی جڑ وستو پر پھولوں کا ہار چڑھا سکتا ہے۔ یا نہیں۔ اس وشے پر شانتی سے وچار ہونا چاہئے۔ آچاریہ رام دیو نے اپنے ویاکھیان میں اپنی سمتی پرگٹ کر دی ہے۔ وہ اس میں کوئی ہانی نہیں دیکھتے۔ بخلاف اس کے ایسے آریہ سماجیوں کی تعداد بھی کم نہیں۔ جو اسے سدھانت ورودھ اور نندنیہ قرار دیتے ہیں۔ اس لئے آریہ سماج کے ودوانوں کو اس پر وچار کرنا چاہئے۔ اگر اخبارات میں اس پر بحث چھڑی۔ تو ممکن ہے۔ کہ تحریرات میں ناواجب تلخی آ جائے۔ اصول سے ہٹ کر ذاتیات کی بحث چھڑ جائے۔ اور الجھن کا حل سوچتے سوچتے ہم کوئی نئی الجھن پیدا کر بیٹھیں۔ اس لئے میری سمتی یہ ہے۔ کہ اس بحث کو اخباری میدان سے ہٹا کر کسی ودوت پریشد کے حوالہ کر دیا جائے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین بھی ایک ودوت سبھا ہو گی۔ اس کے سامنے یہ وشے رکھ دیا جائے۔ اگر یہ محسوس ہو۔ کہ یہ وشے سارے بھارت ورش کی آریہ سماجوں کا ہے۔ تو ساروولیشک سبھا کی دھرم آریہ سبھا کے سامنے پیش کیا جائے۔ مناسب سمجھا جائے۔ تو کچھ اور ودوانوں کو بھی سمتی کیلئے بلا لیا جائے۔ بہرحال یہ وشے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا میں ووٹوں سے طے نہیں ہو سکتا۔ اس کا فیصلہ ودوانوں کی طرف سے ہونا چاہئے۔ ودوانوں کے سامنے یہ سوال صرف اصولی شکل میں آنا چاہئے۔ یعنی کیا کوئی آریہ پرش کسی جڑ وستو کی پوجا کر سکتا ہے؟ اس دھرم آریہ سبھا کو اس وشے پر بھی وچار کرنا ہوگا۔ کہ اگر چمڑے کے جوتے کو رشی دیانند کی کاغذی تصویر پر رکھنے سے رشی کا اپمان نہیں ہو سکتا۔ تو کیا ایک دھات کے بت پر پھولوں کے ہار چڑھانے سے لالہ لاجپت رائے کا مان ہو سکتا ہے؟ اگر اخبارات میں اس وشے پر وچار کرنا ضروری سمجھا جائے۔ تو یہ احتیاط ہونی چاہئے۔ کہ یہ بحث صرف اصولی رنگ میں ہو۔ لالہ نندلال جی اپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ایک لیکھ اس وشے پر "ریفارمر" کے گت انک میں نکلا ہے۔ میں اس مضمون کے لب و لہجہ کی پرشنسا کرتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ جو بھی بھائی اس وشے پر قلم اٹھائیں۔ چاہے وہ جڑ وستو کی پوجا کرنا معیوب سمجھتے ہوں یا مستحسن لالہ نندلال کی سپرٹ کی پیروی کریں۔ نہ بات میں تلخی نہ آنے دیں۔ اور نہ ہی بحث کو غلط رخ اختیار کرنے دیں۔

(کرشن)

"شردھانند انک" کا پرچار

پچھلے انک میں "پرکاش" کا شردھانند انک نکالنے کے متعلق لکھا گیا تھا۔ آریہ سماجوں کو جہاں شردھانند ونش ورشی نہایت اتساہ اور سماروہ پوروک منانی چاہئے۔ وہاں اس اوسر پر "پرکاش" کی بھینٹ یعنی شردھانند انک کو بھی بھاری تعداد میں منگوا کر بانٹنا چاہئے۔ لالہ لبھورام جی نیتر نے لدھیانہ سے اس وشیش انک کیلئے ایک سو کاپی کا آرڈر دیا ہے۔ دوسرے آریہ بھائیوں اور سماجوں کو بھی ان کی تقلید کرنی چاہئے۔

بو گیہ لیکھکوں اور کویوں کو بھی اپنی شردھا اور پریم کا ثبوت دیتے ہوئے جلد اپنے لیکھ اور کویتائیں بھیج دینی چاہئیں۔

ضروری اطلاع

جن بھائیوں کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ انہیں اطلاعی چٹھوں کے ذریعے اس امر کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ اور پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ اپنا اپنا چندہ ۲۳ دسمبر تک دفتر میں بھجوا دیں۔ چندہ ہمیشہ منی آرڈر دوارا ہی بھیجنا چاہئے۔ کیونکہ نہ صرف اس سے ۳ آنہ کی بچت ہی ہوتی ہے۔ بلکہ دفتر بھی منزہ کام سے بچ جاتا ہے۔ اگر کسی بھائی کو چندہ بھیجنے کے لئے مہلت درکار ہو۔ یا کسی وجہ سے خریدار رہنا منظور نہ ہو۔ (جس کی ہمیں آپ سے قطعی امید نہیں) تو اس امر کی اطلاع بھی بذریعہ خط تاریخ مقررہ تک ضرور آ جانی چاہئے۔ تاکہ انہیں وی۔پی نہ بھیجے جا دیں۔ جن خریداروں کا چندہ یا اطلاع ۲۳ دسمبر تک موصول نہ ہو گی۔ ان کی سیوا میں وی۔پی بھیجے جا دیں گے۔ جن کو وصول کرنا ان کا دھارمک اور اخلاقی فرض ہوگا۔

(مینیجر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہارانی لکشمی بائی کے چرتر پر لانچھن

حال ہی میں مسٹر ژاپ کو کس نے ایک ڈرامہ "جھانسی رانی" کے نام سے لکھا ہے۔ اس میں اس ویرانگنا پر مخفیا دوش اور لانچھن لگائے گئے ہیں۔ پہلے ایکٹ کے تیسرے نظارہ میں صفحہ ۲۹ پر مندرجہ ذیل فقرات مہارانی سے منسوب کئے گئے ہیں:-

Major Sahib! you are an un-married man. Pehaps the soft body of an un-defiled Hindu widow may tempt you if money can-not. I Live only to save my Jhansi now and for her I can sacrifice every-thing.

یعنی میجر صاحب! آپ ابھی تک کنوارے ہیں۔ آپ کو دھن کا لوبھ وچلت نہیں کر سکا۔ پرنتو ایک پوتر ہندو ودھوا کے کومل شریر کا سپرش کداچت آکرشت کرے گا۔ میں تو اب کیول اپنی جھانسی کو بچانے کے لئے ہی جی رہی ہوں۔ اور اس کے لئے سب کچھ نچھاور کر سکتی ہوں۔

اس چھوٹے سے واکیہ میں ہی مہارانی کے آدرش اور پوتر چرتر پر کلنک کا ٹیکا لگانے کی کچھ چیشٹا کی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی ہندوستانی اور انگریزی موبھاو کی تلنا کرتے ہوئے ہندوستانی بھاو کو نیچا ظاہر کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے۔

یوں تو مغربی ممالک میں ہندو تہذیب اور ہندوؤں کی دھارمک کتابوں کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈا ہو ہی رہا ہے۔ لیکن کس قدر افسوس اور دکھ کا وشے ہے۔ کہ ایک ایسی دیوی کے چرتر پر بھی بے بنیاد لانچھن لگایا جاتا ہے۔ جس کے چرتر پر ہندو تہذیب گرب کر سکتی ہے۔ ہندو ماتر آج بھی جس کا نام فخر سے لیتا۔ اور یہ کہتا ہے:-

"خوب لڑی مردانی وہ تو جھانسی والی رانی تھی"۔

ہندو بچہ بچہ کے دل میں جس پوتر آتما دیوی کے لئے جذبۂ عقیدت ہو۔ اس کے چرتر پر اس طرح بے بنیاد لانچھن لگا کر ہندوؤں کے جذبات کو پیروں تلے روندا گیا ہے۔ اس پستک کے خلاف جس قدر بھی پروٹسٹ کیا جاوے تھوڑا ہے۔ ہم لیکھک کی اس

افسوسناک حرکت کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔

ویدوں کو بدنام کرنے کی مذموم حرکت

اُمت مسلمہ امرت سر کے ماہوار رسالہ "بلاغ" کی ۱۰ دسمبر کی اشاعت میں ایک مضمون "وید اور قرآن میں مطابقت" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جسے ایک ہندو کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ لیکن مضمون کو پڑھنے کے بعد یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ یہ کبھی ہندو کا ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کسی ہندو کا ہے تو اور بھی قابل مذمت ہے۔ کیونکہ اس مضمون میں..... حضرت محمد صاحب اور بھگوان کرشن کی تعلیم کو ایک سی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ یہ ثابت کرنے کی بھی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ کہ ویدوں میں بکری بھیڑ وغیرہ کے علاوہ گائیوں کی بھی قربانی جائز ہے۔ اور قدیم ہندو تاریخ شاہد ہے۔ کہ قدیم زمانہ کے آریہ لوگ قربانی (بلیدان یگیہ) کیا کرتے تھے۔ اور ماس بھی کھاتے تھے۔

ہمیں افسوس ہے۔ کہ رسالہ کے مدیر نے بغیر تحقیق و حوالہ کے مندرجہ بالا بات وید کے نام سے شائع کر دی ہے۔ اسے ہم افسوسناک حرکت کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں؟ کیونکہ جو وید گئو اور گھوڑے کی اس قدر عزت اور رکھشا کا اپدیش دیتے ہوں۔ کہ جا بجا منتروں کو اس کی نصیحت کی گئی ہو۔ ان ویدوں کے متعلق یہ کہنا۔ کہ ان میں گائیوں کی قربانی کا حکم ہے۔ کس قدر شرمناک غلط بیانی ہے۔ مضمون نگار نے بلا حوالہ صرف اتنا لکھ دینے سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

ہم نہ صرف مضمون نگار کو بلکہ مدیر "بلاغ" کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وید کا کوئی منتر ایسا پیش کرے۔ جس سے گائے کی قربانی کا حکم ثابت ہو۔ ورنہ اسے چاہئے۔ کہ اس مذموم حرکت کے لئے معذرت کا اظہار کرے۔

بندوقیں۔ رفلیں۔ ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ اور ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں پر ادا کر سکتے ہیں۔

فہرست درخواست پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar and Co., Karachi

شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کی شادی کا سوال

آج کل اخبارات کا خاص موضوع جو پبلک کی دلچسپی کا باعث ہو رہا ہے۔ وہ شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کی شادی کا سوال ہے۔ برطانوی اخباروں میں اس کے متعلق رائے زنی ہو رہی ہے۔ اور یہ افواہ زوروں سے چکر لگا رہی ہے۔ کہ بادشاہ مسز سمپسن سے شادی کرنے کے لئے تخت سے دستبردار ہو جائیں گے۔ کیونکہ شاہی خاندان کا یہ قانون ہے۔ کہ بادشاہ کسی شاہی خاندان کی شہزادی سے ہی شادی کر سکتا ہے۔ لیکن دل کی آئی پر کسی کو کیا اختیار۔ بادشاہ نے بھی محبت کی خاطر تخت سے ہاتھ دھونا منظور کر لیا ہے۔ مسز سمپسن ایک امریکن عورت ہے۔ جس کی عمر اس وقت چالیس برس کی ہے۔ اور دو بار طلاق حاصل کر چکی ہے۔ دوسری طلاق تو اس نے صرف ایک ماہ ہوا ہی ہے۔ اگر بادشاہ نے مسز موصوف سے شادی کر لی۔ اور تخت سے دستبردار ہو گئے۔ تو ان کی جگہ ڈیوک آف یارک کو جو پیشتر ازیں ولیعہد سلطنت قرار دئے جا چکے ہیں۔ تخت پر بٹھایا جائے گا۔ اور ان کا لقب شاہ جارج ششم ہو گا۔ ڈچز آف یارک ملکہ الزبتھ کا لقب اختیار کریں گی۔ اور ان کی لڑکی الزبتھ کو ولیعہد سلطنت قرار دیا جاوے گا۔ نئے بادشاہ کی تاجپوشی کی رسم اسی تاریخ کو ادا کی جاوے گی۔ جس تاریخ کو شاہ ایڈورڈ ہشتم کی تاجپوشی کی رسم ادا کی جانی تھی۔ شاہ ایڈورڈ پھر ڈیوک آف کارنیوال کا لقب اختیار کریں گے۔ اور شادی کرنے کے لئے انگلستان سے باہر چلے جائیں گے۔ دیر صرف اس بات کی ہے۔ کہ مسز سمپسن نے اپنے خاوند سے جو طلاق حاصل کیا ہوا ہے۔ وہ ابھی تک پکا نہیں ہوا۔

سائیکل۔ گراموفون۔ ہارمونیم

صرف ایک روپیہ (عہ) ماہوار

قسط کی ادائیگی پر ہر شخص خواہ ہندوستان کے کسی گاؤں قصبہ یا شہر میں رہتا ہو۔ مشہور و معروف کنگ سائیکل۔ کولمبیا گراموفون۔ ایمپائر ہارمونیم۔ گولڈن وائس ہمارے ہاں سے حاصل کر سکتا ہے۔ قواعد فارم داخلہ جوابی کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں۔

مینیجر کنگ سائیکل مارٹ پھلور (پنجاب)

ہندوستان کا سات کروڑ روپیہ

یوں تو ہندوستان میں ممالک غیر سے روزانہ زندگی کی کروڑوں روپیہ کی چیزیں یہاں آ کر بکتی ہیں۔ لیکن اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ۲۸-۱۹۲۷ء میں ہندوستان میں تقریباً ۱۰۷۰ موٹر کاریں ممالک غیر سے آئیں۔ یعنی ۲۸ کے قریب فی یوم۔ ۲۳-۱۹۲۲ء میں چالیس موٹروں کی روزانہ اوسط درآمد ہوئی تھی۔ اور ۳۵-۱۹۳۴ء میں ۳۸ روزانہ اس طرح سے تقریباً سات کروڑ روپیہ سالانہ موٹروں پر ہندوستان خرچ کر دیتا ہے۔ اگر موٹروں کا کارخانہ ہندوستان میں کھل جائے۔ تو نہ صرف یہ کہ ہزاروں نوجوان بیکاری سے نجات پا سکتے ہیں۔ بلکہ سودیشی موٹریں سستی بھی تیار ہو سکتی ہیں۔ ہندوستان میں سرمایہ داروں کی کمی نہیں۔ اگر ان کی توجہ اس طرف ہو جائے۔ تو وہ ہندوستانی صنعت و حرفت کو فروغ دے کر ہندوستان کا سات کروڑ روپیہ سالانہ ہندوستان میں ہی رکھ کر بھوکے ہندوستانیوں کا پیٹ پال سکتے ہیں۔

ہندوستان میں امراض کے اعداد و شمار

کچھ عرصہ ہوا میجر جنرل سر جان میگا ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس نے ہندوستان کے مختلف صوبجات سے امراض کے متعلق اعداد و شمار فراہم کئے تھے۔ ان اعداد و شمار کے متعلق بہ وثوق سے کہنا مشکل ہے کہ وہ صحیح ہیں۔ لیکن انہیں قریب قریب درست خیال کیا جا سکتا ہے۔ جنرل میگا کے حساب کے مطابق مختلف امراض سے ذیل کی تعداد میں لوگ بیمار ہوتے ہیں:-

نام مرض	مریضوں کی تعداد
ملیریا	۵ کروڑ سے دس کروڑ تک
سوزاک	۷۵ لاکھ
آتشک	۵۵ "
شب کوری (رتوندا)	۳۶ لاکھ
کساح (ہڈیوں کی نرمی)	۲۳ "
اندھاپن	۲۰ "
سل (پھیپھڑوں کی)	۱۵ "
" (دیگر اعضا کی)	۶ لاکھ ۶۰ ہزار مریض

مرزا صاحب کی قرآن میں تحریف

قرآن کی بے شمار تفسیریں ہو چکی ہیں۔ اور آئے دن ہو رہی ہیں۔ اور سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ کون سی قابل تسلیم اور کون سی قابل انکار ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے موجودہ مسلم علماء کے نزدیک وہ تفسیریں جو بنا ہیر پھیر کے کی گئی ہیں۔ ان پر تحریف کا الزام عائد ہوتا ہے۔ سر سید احمد مرحوم نے بھی تفسیر کی تھی۔ لیکن اس کے متعلق مسلمانوں کی کیا رائے ہے۔ یہ جاننا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ "اہل حدیث" ۲۰۔ نومبر کی تازہ اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

"سر سید احمد سے بھی ایسی تحریفات ہوئی تھیں کہ ان کے مخلص دوست نواب محسن الملک مرحوم نے لکھا تھا۔ کہ آپ قرآن کے معنی وہ سمجھتے ہیں۔ جو خدا کے علم میں بھی نہیں ہوتے"۔

اسی طرح مرزا صاحب کی تفسیر کے متعلق بھی ان کا ایسا ہی خیال ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

"قادیانی تحریفات ان سے بھی بڑھی ہوئی ہیں۔ خود مرزا صاحب قادیانی کیا کم تھے۔ کہ ان کے مریدوں نے بھی اس پر حاشیہ آرائی کی"۔

مسلم علماء کی مندرجہ بالا رائے کی موجودگی میں ہمارے لئے یہ فیصلہ کرنا قطعی مشکل ہے۔ کہ اگر مرزا صاحب کی تفسیر قرآن میں تحریف ہے تو قابل تسلیم تفسیر کون سی ہے۔ کیونکہ کوئی دوسری تفسیر احمدیوں کے نزدیک قابل تسلیم نہ ہوگی۔ ان حالات میں نہ تو قرآن تحریف سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ نہ کسی تفسیر کے متعلق دعوے سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ تفسیر صحیح ہے۔ اور سب کے لئے قابل تسلیم ہے۔

"الفضل" کی غلط بیانی

"الفضل" قادیان کی ۳۰۔ نومبر کی اشاعت میں ڈاکٹر اسمعیل صاحب کا بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی اور آریہ سماج کے متعلق شرمناک غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ لکھا ہے:۔

"ابراہیم ثانی (مسیح موعود) سے ایک شخص لیکھرام نے بہت جھگڑا کیا۔ صرف اس لئے کہ ... کا اکثر حصہ اس کی پشت پر تھا۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے پیشگوئی کی کہ اسلام کا خدا سچا خدا ہے۔ جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ اسلام کو زندہ کرے گا۔ اور ایک جماعت پر نفخ روح کرے گا۔ اور اسے قائم کرے گا۔ اور دوسرے مذاہب باطلہ کو اس کے مقابلہ میں ہلاک کرے گا۔ مقابلہ میں لیکھرام نے کہا۔ میں بھی زندہ کرتا ہوں۔ اور میں بھی مارتا ہوں۔ بعینہٖ جس طرح تمہارا دعوےٰ ہے۔ دیکھو میرے ساتھ جو آریہ سماج ہے وہ تمہاری جماعت سے بڑی جماعت ہے۔ اور ہمارے شور و شر سے مسلمان مردوں کی طرح ہو رہے ہیں۔ اب میں تم سے پوچھتا ہوں آریہ دھرم اسلام سے کس رنگ میں کم ہے؟ بلکہ دیکھو تو میرا ہی پلہ بھاری نظر آتا ہے"۔

ڈاکٹر اسمعیل صاحب کا یہ بیان پنڈت لیکھرام جی کی تحریروں کے خلاف ہونے کے علاوہ خود مرزا صاحب کی بھی تحریروں کے خلاف ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب کی پیشگوئی متعلقہ پنڈت لیکھرام سراسر غلط واقع ہوئی ہے۔ اس لئے اس کی پشت پناہی کرنے کے واسطے یہ سب مصنوعی حکایت بنائی گئی۔ پنڈت لیکھرام جی نے نہ کبھی زندہ کرتا ہوں کہا اور نہ آریہ سماج کی کثرت بتائی۔ نہ مرزا صاحب نے اس کے جواب میں کچھ کہا۔ ہم ڈاکٹر موصوف اور قادیان کی ساری پارٹی سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے جو الفاظ پنڈت جی اور مرزا صاحب سے منسوب کئے ہیں۔ وہ ہمیں ان کی تحریرات میں دکھائیں۔

احمدیوں کے متعلق ایک شیعہ کی رائے

احمدی حضرات فطرتاً جھگڑالو واقع ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کا لٹریچر بھی فتنہ جگانے والا ہوتا ہے۔ ان کے لٹریچر کے متعلق ہم اپنی رائے نہ دے کر ایک شیعہ کی رائے لکھتے ہیں۔ کہ

"ان کا لٹریچر دریدہ دہنیوں اور گالیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ نہ صرف دیگر مذاہب اور ان کے علماء کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ بلکہ انبیا پر بھی ناپاک الفاظ سے حملہ کیا جاتا ہے"۔

جس اسلام کی نشر و اشاعت کا انہیں دعوےٰ ہے۔ اگر اسی کے علماء و انبیاء بھی ان کے ناپاک حملوں سے محفوظ نہیں۔ تو غیر مذاہب کے لوگ ان سے رواداری کی امید کیا کر سکتے ہیں۔ جن کا لٹریچر دریدہ دہنیوں اور گالیوں کا مجموعہ ہو۔ ان کی مخالفت کیوں نہ ہو۔ حیرت ہے کہ وہ اس قدر مخالفت دیکھ کر واویلا کیوں مچایا کرتے ہیں۔

عورتوں کی آزادی اور اسلام

بقول "ریویو آف ریلیجنز" بابت ماہ دسمبر مستورات کا خاص خاص احوال میں مخصوص ضروریات کے لئے مکان سے باہر نکلنا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اس نکلنے پر جو قیود و شرائط شارع علیہ السلام کی جانب سے قانونی طور پر عائد کی گئی تھیں۔ ان کا اندازہ ان احادیث سے ہو سکتا ہے:۔

"جب تمہاری عورتیں تم سے رات کے وقت مساجد میں جانے کی اجازت طلب کریں۔ تو اجازت دے دیا کرو" مسلم کی ایک روایت میں لا تمنعوا آیا ہے۔ یعنی "منع مت کرو" (جس سے) معلوم ہوتا ہے کہ مساجد وغیرہ میں مستورات کو جانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اور خود جانا چاہیں۔ تو آزاد نہیں چھوڑا گیا۔ کہاں کا مساجد میں نماز کیلئے جانا بھی مرد کے اذن و اجازت سے ہونا چاہیئے۔ اب مرد کو اختیار ہے۔ کہ وہ جیسی مصلحت سمجھے اجازت دے یا نہ دے"۔

گویا اسلامی شریعت نے تو عورت کو خاوند کا پورے طور سے غلام بنا دیا ہے۔ اور کہ وہ اس کے رحم پر ہے۔ اگر وہ نماز کی ادائیگی تک کے لئے بلا اجازت خاوند گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔ تو وہ سیر و تفریح کیلئے کیسے نکل سکتی ہے۔ اس قدر کڑی پابندی اور قید کی موجودگی میں آج مسلم خواتین جو اسمبلی میں جانے کی امیدوار ہیں۔ کس طرح اسمبلی میں جائیں گی۔ کیا ان کے لئے شرعی احکام بدل جا دیں گے؟

ماہ رمضان اور شب قدر

ماہ رمضان مسلمانوں کے روزوں کا مہینہ ہوتا ہے۔ اور مسلمان روزے رکھنا اپنا دینی فرض سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک ایک روزہ دار ضرور جنت میں جاتا ہے۔ مسلمانوں کا یقین ہے۔ کہ اس مہینہ میں ایک رات ایسی ہے۔ جس میں عبادت کرنے والے کو ہزار مہینے کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ مستغفرین کو بخشتا ہے۔ اور مانگنے والے کو دیتا ہے۔ اور خوش نصیب وہ لوگ ہیں۔ جو ایسی راتوں میں کچھ حاصل کر لیتے ہیں۔ (اہل حدیث ۴۔ دسمبر ۱۹۳۶ء)

سدرشن چکر

اخباروں میں خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ نولکھا پولیس نے ایک مولوی عبدالرحمٰن کو جو قرآن شریف کے حافظ بیان کئے جاتے ہیں گرفتار کیا ہے۔ اتنا پڑھ کر ناظرین شاید سوچتے ہونگے۔ کہ حافظ قرآن کی پولیس کو کیا ضرورت آ پڑی جو ان کی "خدمات عالیہ" سے مستفید ہونے کے لئے حافظ صاحب کو تکلیف دی۔ شاید اس لئے کہ مرزائیوں اور احراریوں کے مناظرہ میں انہیں صدر مقرر کیا جاتا ہو۔ نہیں۔ بلکہ وہ حضرت مہربان سرکار کے "مہمان" اس لئے بنائے گئے۔ کہ انہوں نے داتا کے دربار میں داخل ہو کر ایک کمبل پر قبضہ کر لیا۔ جبکہ نمازی عبادتِ الٰہی میں مصروف تھے ✤

انہوں نے برا بھی کیا کیا؟ نماز پڑھنے آئے تھے۔ لیکن بنا نماز پڑھے ہی جب ان کی دعا قبول ہو گئی۔ تو وہ نماز پڑھتے ہی کیوں؟ خدا کی چیز تھی ایک بندۂ خدا نے لے لی۔ ضرورت تھی۔ اس میں گناہ کیا کیا؟ نہ جانے پولیس کو ان کی نیت پر شک کرنے کا حوصلہ کیونکر ہوا۔ حافظِ قرآن کی نیت پر شک کرنا۔ اور خاص کر اس وقت جبکہ وہ اللہ کے دربار سے اپنے من کی مراد لے کر نکلا ہو کس قدر توہین ہے حافظ صاحب کی۔ اور اگر ہم ذرا صاف گوئی سے کام لیں۔ تو اسلام کی! حیرت ہے۔ کہ حافظ صاحب کو پولیس لے گئی۔ اور دوسرے مومن حافظ قرآن کی مدد تک نہ کر سکے ✤

انہوں نے بھی سوچا ہو گا۔ کہ فاقہ مستی سے بے چارہ مجبور ہو کر یہ سب کچھ کر رہا ہے۔ ورنہ حافظ قرآن اور کمبل چرائے؟ چہ معنی دارد؟ اس لئے انہوں نے جانے دیا۔ حافظ صاحب کو کیا چاہئے تھا۔ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ آپ کمبل اُٹھائے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے سنہری مسجد میں آئے۔ وہاں ننگے پاؤں داخل ہوئے۔ نمازی خدا سے نہ جانے کیا دعائیں مانگ رہے تھے۔ لیکن حافظ صاحب کو ان سے کیا واسطہ تھا۔ وہ تو ویسے ہی نماز پڑھنے آ رہے تھے۔ اپنا کام کیا۔ اور چلتے بنے۔ جوتے کی ضرورت تھی۔ سو وہ مل گیا۔ لیکن پولیس کی مہربانیوں پر ذرا مسکرائیے ایک مومن کی چیز دوسرے مومن نے لے لی۔ تو کیا ہرج۔ آخر عالمگیر اسلام کی عالمگیر اخوت ہی تو ہے ✤

لیکن پولیس نہ مانی۔ مومن تیار نہ تھے

کہ "حافظ قرآن" کو چور کہا جائے۔ لیکن پولیس انہیں مہمان نوازی کا موقعہ دے کر حافظ صاحب کی علمیت اور اسلامی خدمات کی داد دئے بغیر نہ رہ سکتی تھی۔ اگر اس وقت بھی ان کی سنہری خدمات کا اُن کو صلہ نہ دیا جاتا۔ تو دوسرا موقعہ کب ملتا؟ جھٹ حافظ صاحب کو شاہی مہمان خانہ کا مہمان بنا دیا ✤

خدا کرے کہ اسلام کے ایسے خدمتگار برسوں جئیں اور اسلام کا نام اپنے افعال نیک اور خدمات عالیہ سے روشن کرتے رہیں۔ آمین ✤

"پیغام صلح" یہ بھی کہے جا رہا ہے۔ کہ "کتوں کے بھونکنے سے قافلے رُکا نہیں کرتے"۔ لیکن "احسان" کے کسی نقاب پوش عامہ نگار کے "بیہودہ اور بے معنی اعتراضات" کے جواب میں کالم کے کالم سیاہ بھی کئے جا رہا ہے۔ اس سے تو خواہ مخواہ شک ہوتا ہے۔ کہ دال میں کچھ ضرور کالا ہے۔ ورنہ کتے بھونکے جائیں۔ قافلہ کیوں نوٹس لے لیکن یہ بات نہیں ✤

"احسان" نے اپنی ۱۹۔نومبر کی اشاعت میں احمدیوں کے برلن مشن کے متعلق سنسنی خیز انکشافات کئے ہیں۔ اس سے بڑھ کر الزام ہی کیا ہو سکتا ہے کہ "مسجد کا احترام نہیں کیا جاتا"۔

پھر اگر مسلمانانِ برلن احمدیوں کے قبضہ سے مسجد نکلوا لینا چاہتے ہیں۔ تو احمدیوں کو اعتراض نہ ہونا چاہئے۔ خانۂ خدا ہے۔ اس پر کسی کا کیا قبضہ؟ اس کا انتظام کوئی کرے۔ کسی کو کیا لینا اور کیا دینا

لیکن احمدی ایسا کیوں ماننے لگے۔ بھونکتے ہوئے کتوں کے پیچھے لاٹھی لئے پھرتے ہیں۔ اس لئے یقین انہیں بھی ہے۔ کہ بھونکنے والے کتے پاگل نہیں بلکہ کتے بھونکتے ہیں تو پرائے آدمی کو جو مالک کے گھر میں تہمت بد سے گھس بیٹھے ✤

برلن میں احمدی مشن کی سرگرمیاں بلاشبہ "قابلِ رشک" ہیں۔ "احسان" خواہ مخواہ امام مسجد برلن سے رُوٹھا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ شاید اسے یہ شکایت ہے۔ کہ امام عبداللہ نائب عزیز الرحمٰن نے فلموں میں کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس میں اعتراض کی بات ہی کیا ہے۔ احمدیہ مشن کی سرگرمیاں اور بھی وسیع ہو جائیں گی۔ اور امام صاحب ایکٹروں وایکٹرسوں میں تبلیغ کر کے ہندوستان کے احمدیوں کے پیسہ کو حلال کریں گے۔ اور مسیح موعود کی صداقت کا ڈنکا بجائیں گے۔ احمدیوں کو تو اس خبر پر ضرور خوش ہونا چاہئے۔ کیونکہ "ایک پنتھ دو کاج" والا حساب ہے۔ تبلیغ مفت میں ہو گی۔ اور چار پیسے بھی کمائے جائیں گے ✤

ممکن ہے غیر احمدی حضرات کو احمدیت کی بڑھتی ہوئی ہردلعزیزی کھٹک رہی ہو۔ تمام اعلیٰ طبقہ جس طبقہ میں احمدیت کی اشاعت کرنے کا راستہ ہیں۔ وہاں دشمنانِ احمدیت کی رسائی کیسے ہو؟ نہ اگر اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکیں۔ تب تو امام صاحب کی تقلید ہی سے۔ لیکن نقص یہ تھا موسیقی اور رقص و سرود تو از روئے شریعت حرام ہیں۔ وہ ایکٹری کیسے کریں۔ عجیب مشکل میں جان آ گئی ہے۔ لیکن ہمارا تو صحیح مشورہ یہی ہے کہ حلال و حرام کی پرواہ نہ کرتے ہوئے امام صاحب کے حاسدوں کو بھی بسم اللہ کہہ کر ...

سماج کا شکار!

وکیل پتا اور ڈاکٹر پتر۔ اب کیا کسر؟ جدھر بھی کرپا درشٹی پھیری نہیں کہ بس وہیں خیر ندارد؟ بھلا راہو اور کیتو کا یہ جوڑا جس گھر میں جا براجے وہاں کیا گھر چندر کا پرکاش رہ سکتا ہے؟ اس کی تو سرتیو ہی نشچت ہے؟

پایشہ چاہے کیسا ہو شکست تو وہ رہیں گے ہی۔ ان کی یوگیتا، ودوتا اور دکشتا سے ادھونک یگ میں کسے انکار ہو سکتا ہے؟ بھلا جب دیکتیوں کا کام اُن کے بنا نہیں چل سکتا۔ تو سبھا سوسائٹیاں ان کے بنا کیسے جیوت رہ سکتی ہیں؟ پتا آریہ سماج کے سدسیہ بنے۔ ادھیکاری ہوئے اور ہر دہان پد پر جا براجے۔ اب کیا چنتا؟ شدھ پوتر اور سدھ رک ہونے کی اس سے ادھک اور بھی کوئی گارنٹی ہو سکتی ہے کیا؟ کلپنا سے پرے کی چیز ہے ✤

جودھ پور میں اب بزرگ پتا نے پورو پریچت ایک کنفٹ ودھوا کو اپنی جیون سنگنی بنا سدھار کیا۔ تھا نبرس جیون کو سرس بنا ڈالا۔ تب بھلا اب۔ ٹولہ ڈیٹ اور انگریزی پڑھا لکھا پتر ہی کیسے مان جائے؟ وہ اپنے جیون کو برباد کیوں کرنے؟ اُسے بھی من پسند بیوی چاہئے ہی۔ وہ کیوں سوچے کہ اس کا وواہ ہو چکا ہے؟ اس میں اس کی سوکرتی ہی کب لی گئی تھی۔ جو وہ اُتر دائتو سے ڈرے۔ وہ نردوشی ہے دودھ کا دھلا پاک صاف ہے ✤

بچھ ہلہری بہو گھر میں ہے۔ اُسے کیسے نکالا جائے؟ سکھ ہستوں کو بھی کیا دیر لگے گی؟ جھٹ ٹٹی کی اوٹ میں شکار ہوا۔ ماں نے سوتیلی ساس کا پارٹ کیا۔ پتا نے سدھار کا جامہ پہنا۔ اور پتر نے ادھیکار پراپتی کا سوانگ رچا ✤

بدھو وبھچارنی ہے۔ وہ گھر میں رکھی ہی نہیں جا سکتی۔ یہی دوش پریاپت ہے ✤ بے چاری نے پتی سے پرارتھنائیں کیں۔ سسر سے منتیں کیں۔ ساس سے رردوستا کی انیکوں بنتی کیں۔ مگر شٹھ ہنٹر میں بھی سنوائی ہو سکتی ہے کیا؟ کلنک کا ٹیکہ لگایا۔ اور گھر سے نکال باہر کیا ✤

پردنی جیوت ہے۔ وہ مری نہیں۔ اب بھی اپنے ڈاکٹر پتی کے نام کی ہی مالا جپتی ہوئی دن بتا رہی ہے۔ کیسا آدرش ہے یہ؟ بھارتیہ آریہ للنا! کیا تیرا شوک رودن سماج کی آنکھیں اب بھی نہ کھولے گا ✤

(جاسوس)

Digitized by eGangotri

کیا آریہ سماج اکرمنیہ ہو رہا ہے؟

لیکھک: مہاتما نارائن سوامی جی

کئی بھائی واستوکتا کا وچار نہ کرتے ہوئے آریہ سماج پر اکرمنیتا کا دوش لگا دیا کرتے ہیں۔ پرنتو میں اسے ان کی بھول سمجھتا ہوں۔ آریہ سماج اس سمیہ اپنی سنکھیا (۱۷۰۰) سے پرایہ دگنی سنستھائیں چلا رہا ہے۔ جن میں انیک کالج۔ گورو کل۔ اناتھالیہ۔ ودھوا آشرم۔ اوشدھالیہ۔ اور سینکڑوں ہائی سکول۔ کنیا پاٹھ شالہ۔ سنسکرت پاٹھ شالہ اور اچھوت پاٹھشالہ آدی شامل ہیں۔ جن کا اوسطاً وارشک ویہ بیس لاکھ سے کچھ ادھک ہے۔ جو لوگ آریہ سماج پر اکرمنیتا کا الزام لگاتے ہیں۔ انہیں بتلانا چاہیئے۔ کہ پھر یہ اتنی سنستھائیں کس پرکار چل رہی ہیں۔ اتنا دھن بنا ہاتھ پاؤں ہلائے کہاں سے آ جاتا ہے؟ جو بات کہ آریہ سماج کے کاریہ کرتاؤں کے وِردھ کہی جا سکتی ہے۔ وہ یہی نہیں ہے۔ کہ وہ کاریہ نہیں کرتے۔ اُن میں کاریہ کرنے کا اُتساہ نہیں ہے۔ کنتو وہ بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کا رشی دیانند کی وصیت اور پرچارک سماج ہونے کے ناطے سے کرتویہ یہ تھا۔ کہ دیش دیشانتر اور دویپ دیپانتر میں وید پرچار کرنا۔ اور اس کاریہ کے لئے انیک سنیاسی۔ بان پرستھی اور گرہستھ اُپدیشکوں کی پرچار سمبندھی سیواؤں سے لابھ اُٹھاتا۔ پرنتو اس معاملے میں اس نے اپنے کرتویہ کا بہت تھوڑا پالن کیا۔ اس کے پرشارتھ کا جو بھاگ ادھر لگنا چاہیئے تھا۔ وہ بھی اس نے سنستھاؤں کے چلانے میں ہی لگا دیا۔ سنستھاؤں سے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ لابھ نہیں ہؤا؟ پنجاب میں یدی ہندی کے پرچار ہی کو لیں۔ تو اس کا کھیہ کارن یہی سنستھائیں (سکول اور کالج آدی) ہوئیں۔ اور اسی پرکار انیک لابھ ان سنستھاؤں سے ہوئے۔ جن سے آریہ سماج کے گورو اور یش کی وردھی ہوئی۔ یہ سب کچھ سہی۔ پرنتو پرچار کے لابھ اور دلیل سے آریہ سماج بہو مانشا میں ونچت رہا۔ یدی پرچار کی وردھی ہوتی۔ تو اس کا اوشیہ بھاوی پرنام یہ ہوتا۔ کہ آریہ سماجنیہ کی بھی وردھی ہوتی۔ پرنتو پرچار جیسا کہ ضرور ایپ دھیان دیا ہؤا دشنہ بنا رہنے سے سامہنیہ بھی نہیں بڑھ سکا۔ استو لوگوں کا یہ ڈھنڈورا پیٹنا۔ کہ آریہ سماج میں اکرمنیتا آ گئی۔ اور وہ کچھ نہیں کرتے سچائی سے منہ چھپانا۔ اور اصل میں اپنی بھیتری نراشا کا پرکٹ کرنا ہے۔ آریہ سماج کو جیسا اجمیر شتابدی کے سمے ہوئے سمیلن میں نشچیہ ہو چکا ہے۔ اُچت ہے۔ کہ نئی سنستھائیں نہ کھول کر اور رو گی اور سدھیو دھن کے لئے وہاں کل سنستھاؤں کو بند کر کے اپنا دھیان موکھک اور لیکھ بدھ پرچار کی اور دیویں۔ دیش دیشانتر اور دویپ دیپانتر میں پرچار کی وردھی ہی سے آریہ سماج کا وستار اور ویدک دھرم کا پرچار ہو سکتا ہے۔

آفتاب وید کی ضیا باریاں

قرآن اور وید کا تطابق

لیکھک: پنڈت نردیو جی سدھانت شرومنی ادھیاپک دیانند اُپدیشک ودیالیہ لاہور

معبود وہ قادرِ مطلق اور خالقِ حقیقی ہے۔ وہ جہاں کا مالک اور معبود ہے۔ دنیا کا ہر ذرّہ اس کی عبادت میں مستغرق ہے۔ اس ذات پاک کے آگے کوئی اندر درجہ معبودیت کو نہیں پا سکتا۔ اور کوئی ذات باری کا ہمسر نہیں ہو سکتا۔ قرآن نے اس وحدہٗ لا شریک کی عبادت کی تلقین اس طرح سے کی ہے:۔

وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اللّٰہ (آل عمران ۶۳)

"خدا کے سوا کوئی معبود نہیں"

الا نعبد الا اللّٰہ ولا نشرک

(آل عمران ۶۴)

"ہم خدا کے سوائے کسی کی عبادت نہ کریں"۔

لا تدع مع اللّٰہ الٰہا آخر لا الٰہ الا هو (قصص ۹)

"خدا کے بنا کسی کو معبود نہ بناؤ۔ کیونکہ خدا کے سوائے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

لا الٰہ الا ھو خالق کل شیٔ فاعبدوہ

(انعام ۱۰۲)

"معبود صرف وہی ہے۔ جو سب چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس ہی کی تم عبادت کرو"۔

یقوم اعبدوا اللّٰہ ما لکم من الٰہ غیرہ (اعراف ۵۹)

"انسانو! خدا کی عبادت کرو۔ اس کے سوائے کوئی دوسرا معبود نہیں"۔

واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا رب المشرق والمغرب لا الٰہ الا ھو (مزمل ۸)

"اس پرورش کرنے والے کا نام لیتے رہو۔ سب کو چھوڑ کر اسی کے ہو کر رہو۔ جو مشرق و مغرب کا مالک ہے۔ یقیناً معبود ہے۔ دوسرا نہیں"۔

لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للّٰہ (سورہ سجدہ ۳۷)

"آفتاب و مہتاب کو سجدہ نہ کرو۔ فقط خدا کے سامنے جھکو"۔

لا تدع من دون اللّٰہ ما لا ینفعک ولا یضرک (یونس ۱۰۶)

"خدا کے سوا کسی کو نہ پکارو۔ کیونکہ نہ تمہیں فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان"

وید نے بھگوان کی بھگتی کا ورنن جس خوبصورتی سے کیا ہے۔ وہ دائرۂ تحریر سے باہر ہے۔ چند منتر بطور مشتے نمونہ از خروارے ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں:۔

दिव्यो गन्धर्वो भुवनस्य
यस्पतिरेक एव नमस्यो
विक्ष्वीड्य

"جہان لوکوں کو دھارن کرنے والا اور اکیلا مالک ہے۔ وہی سجدہ کے قابل ہے"۔

कविमग्निमुपस्तुहि
सत्य धर्माणमध्वरे
देवममीव चातनम् ।

"سب بیماریوں کو ناش کرنے والے پربھو! سچے اصولوں کا پالن کرنے والے پرکاش سوروپ گیانی پرماتما کی حمد و ثنا کرو"۔

त्वमग्न इन्द्रो वृषभ
सतामसि त्वं विष्णुरुरुगायो
नमस्य:

"ہے نورِ کل پرماتما! آپ سب سے افضل سب کے ارادوں کو پورا کرنے والے اور سب کے سجدہ کے قابل ہیں"۔

स्तुहि श्रुतं गर्तसदं
जनानाम

"انسانوں کے دلوں میں بسنے والے گیان کے سوروپ پربھو کی عبادت کرو"۔

चर्कृत्य ईड्यो वन्द्य
श्चोपसद्यो नमस्यो
भवेह

"سب راحتوں کا مالک پربھو! حقیقی فاتح ہے۔ وہ کسی سے شکست یاب نہیں ہوتا۔ وہی راجاؤں میں سب سے بڑا ہے۔ وہ اس دنیا میں کرم

"حوشیل و بڑائی کرنے اور عبادت کے لائق ہے"۔

इदं त्वष्टारम् प्रियं
विश्वरूपनुपेह
अस्माकमस्तु केवल:

"پہلے پہل سب کو شکل و صورت دینے اسے ایشور کی حمد و ثنا کرتا ہوں۔ وہ فقط ہمارا ہی ہے"۔

माचिदन्यद् विशंसत
सखायो रिषण्यत ।

"اے پاک دل انسانو! ایشور کو چھوڑ کر اور کسی کی حمد و ثنا نہ کرو۔ دوسروں کی عبادت کر کے گنہگار نہ بنو"۔

وید بھگوان میں بہت سے الٰہوں کا تذکرہ ماننے والے جب ذیل کے منتروں پر نظر ڈالیں گے۔ تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ ان کا یہ خیال کیا غلط ہے۔ اگنی وایو۔ اندر۔ یم وغیرہ الفاظ کو دیکھ کر ہی ان کے دل میں ایسا خیال پیدا ہوتا ہے۔ لیکن یہ سب پرماتما کے ہی نام ہیں۔ دیکھئے وید بھگوان اس خیال کی کیسے سپشٹ روپ سے تردید کرتا ہے:۔

तदेवाग्निस्तदा
दित्यस्तद्वायुस्त
दु चन्द्रमा: ।
तदेव शुक्रं तद्ब्रह्म ता
आप: स प्रजापति: ॥ (یجر ۳۲)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پراچین کال میں استری شکھشا

لیکھک شری یت پروفیسر جوالا پرشاد جی گپتا علیگڑھ

آج کل بھارت میں استری شکھشا سمبندھی چرچا بڑے زوروں پر ہے۔ جسے دیکھو وہی اس پر گمبھیر درشٹی سے وچار کرنے میں سنلگن ہے۔ استری شکھشا کا ابھاو ہی ایک پرکار سے ہماری سامایک ... ادھیکتا آر حقیقت اُنتی میں بادھک سدھ ہو رہا ہے۔ یہی سبب ہے اب اس اور وشیش دھیان دیا جا رہا ہے۔ پرنتو ابھی ادھونک استری شکھشا کا نہ تو ڈھنگ ہی ٹھیک ہے۔ اور نہ اُس کے پردان کرنے کے یتھیشٹ سادھن ہی ہیں۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے۔ کہ بھارت ورش میں استری شکھشا کا ابھاو سدیو سے رہا ہے۔ بھارت میں استری شکھشا کے اتہاس کا ادھین کرنے سے سپشٹ گیات ہوتا ہے کہ پراچین کال میں ہمارے دیش میں استری شکھشا اُنتی کے شکھر پر براجمان تھی۔ جب انیہ دیشوں میں اسبھیتا کا سامراجیہ تھا۔ اور استری شکھشا کا نام بھی نہ تھا۔ اس سمیہ بھارت ورش میں انیک ایسی ودُشیوں کا پرادربھاو ہوا جنہوں نے اپنی پرکھر بُدھی دوارا سنسار کو چکت کر دیا تھا۔ اس لیکھ دوارا بھارت میں استری شکھشا کے اتہاس کا سنکشپت میں دگ درشن کرایا جائے گا۔ جس سے یہ سوئم گیات ہو جائے گا۔ کہ پراچین کال میں استری شکھشا کی کیا اوستھا تھی۔ اور کس پرکار اس کی اونتی ارمبھ ہوئی ✤

استری شکھشا کے اتہاس کو چار کالوں میں وبھاجت کر سکتے ہیں:۔

(۱) عیسیٰ سے آٹھ سو ورش پورو تک جو ویدک اور براہمن کال کے نام سے پکارا جاتا ہے ✤

(۲) عیسیٰ سے آٹھ سو ورش پورو سے دو سو ورش پورو تک جسے ہم اُپ نشد کال کے نام سے کہہ سکتے ہیں ✤

(۳) عیسیٰ سے دو سو ورش پورو سے سنہ ۱۲۰۰ء تک، جو سمرتی اور پرانک کال کہلاتا ہے۔ اور

(۴) سنہ ۱۲۰۰ء سے آج تک ✤

پرستت لیکھ میں پرتھک کال کے وشے میں کرما نوسار اپنے وچار پرکٹ کئے جائیں گے ✤

(۱) اتہاس دیدک اور براہمن کال کے اتہاس کو دیکھنے سے گیات ہوتا ہے۔ کہ اس کال میں پتی پتنی کا سمبندھ واسناؤں کی ترپتی نہ ہو کر یگیہ کرنے سے سمبندھ رکھتا تھا۔ کوئی بھی یگیہ بنا پتنی کے پورن نہیں سمجھا جاتا تھا۔ پتنی مشٹھیہ سمجھے ...

اس بات کا دیوئیک ہے کہ پتی کو پتنی سے دشیشتا یگیہ سمبندھ بھیتو مانا جاتا ہے۔ پتنی کی دیکھشا بھی ہوتی تھی۔ اور اُسی کو سوئم منتروں کا اُچارن کرنا ہوتا تھا۔ نہ اس کال میں استریوں کا پُرشوں کی بھانتی اُپ نین سنسکار ہوتا تھا۔ اور انہیں بھی پُرشوں کی بھانتی ویدوں کا پرہا پت ادھین کرنا پڑتا تھا۔ اتھروید دوارا سپشٹ پرتیت ہوتا ہے کہ انیک استریاں وواہ کے پُورو پُرشوں کی بھانتی برہمچریہ کا پالن کرتی ہوئیں ویدادھین کرتی تھیں۔ پرنتو ان کی ٹھیک ٹھیک سنکھیا گیات نہیں ہوتی۔ اور تو اور گھوشا اور لوپا مُدرا دونوں وِدُشیوں کے رگ وید سنہتا کی رچنا دوارا استری شکھشا کے اُجول اتہاس میں چار چاند لگا دئے ہیں ✤

پرنتو اس یگ کے انتم کال میں ایسی لہر پیدا ہوئی۔ کہ یگیہ میں پہلے کی طرح پتنی کا ہونا انوارییہ نہ سمجھا جانے لگا۔ پتنی کے ستھان پر پنڈت لوگ یگیہ میں منتروں کا اُچارن آہوتی تتھا انیہ کرموں کو کرنے لگے۔ اس سے سپشٹ پرتیت ہوتا ہے۔ کہ یہ ایسا پریورتن شیل یگ تھا۔ جس میں استریوں کے ادھیکاروں کا ہراس ہو رہا تھا۔ اور اُن کا یگیہ میں سمّلت ہونا نام ماتر کو رہ گیا تھا۔ اس یگ کا سموچت اتہاس اُپ لبدھ نہ ہونے کے کارن ٹھیک ٹھیک نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ایسے کون سے کارن اُپستھت ہوئے جن سے استریوں کے ستھان پر پنڈت سے ہی کام چلا لیا جاتا تھا۔ انومان سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ سمبھو ہے کہ پری ستھتیوں نے استریوں کے سمان ادھیکاروں اور ان کے بڑھتے ہوئے پرتاپ کو دیکھ کر پُرشوں کے ہردیہ میں اوشیہ ہی یہ وچار اُتپن ہوا ہوگا۔ کہ کیا ہی اچھا ہو یدی استریاں اپنے سوتووں کو نہ سمجھ سکیں۔ اور مُنتوں کے ادھین رہیں۔ اسی کارن یہ نیم اُپستھت کیا گیا ہوگا۔ کہ استریوں کا یگیہ میں سوئم منتروں کا اُچارن کرنا دانیہ ان ستھان کرنا اوشیک نہ سمجھا جائے۔ بس اسی ایک نیم کی تہ میں پُرشوں کی ایسی کُٹل نیتی چھپی تھی۔ کہ جس نے بھوشیہ میں چل کر

استری شکھشا کے پرچار پر کٹھار گھات کیا کیونکہ جب استریوں کا یگیہ میں بھاگ لینا اوشیک نہ سمجھا گیا۔ تو ان کے لئے ویدادھین کرنا بھی اوشیک نہ رہا۔ پھلتا استری شکھشا کا ہراس آرمبھ ہوا۔ پرنتو سمیہ کی روڑھیوں سے جکڑے ہوئے ہونے کے کارن یہ ہراس ایسی دھیمی چال سے آرمبھ ہوا۔ کہ اس کا پربھاو شیگھر ہی درشٹی گوچر نہ ہوا تھا۔ اپی تو کہنا چاہئے۔ کہ اس کال کے ہزاروں ورش بعد تک استری شکھشا نے بڑی بھاری اُنتی کی ✤

اس کے پشچات اُپ نشد کال (عیسیٰ سے آٹھ سو ورش پورو سے دو سو ورش پورو تک) آتا ہے۔ اس کال میں بھی استریاں شکشت ہوتی تھیں۔ انہی دو شرینیوں میں وبھاجت کیا جا سکتا ہے۔ ایک برہم وادنی اور سدیو دواہ۔ برہم وادنی اپنی شکھشا بہت دنوں تک جاری رکھتی تھیں اور ساہتیہ۔ دھرم اور درشن شاستروں میں نپنتا پراپت کر لیتی تھیں۔ پرنتو سدیو دواہ وواہ ہو جانے پر پڑھنا چھوڑ دیتی تھیں۔ اس کال کی استریاں کیول ویدادھین ہی نہیں کرتی تھیں۔ تتو گیان کے گوڑھ رہسیوں کا بھی یتھیشٹ ادھین کرتی تھیں۔ اس سمیہ استریوں کے لئے نہ تو سکول تھے۔ اور نہ ان کو گھر سے باہر شکھشا پراپت کرنے کی آگیا ہوتی تھی۔ شکھشا کا بھار کیول پتا چاچا اتھوا بھراتا پر ہی رکھا جاتا تھا۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ استریوں کی اُچیہ شکھشا کیول اُنہیں گھروں میں دی جا سکتی تھی۔ جہاں ادھک پڑھے لکھے لوگ تھے۔ پرنتو اتنا اوشیہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ شکشت استریوں کی سنکھیا پریاپت تھی۔ کچھ استریاں شکھشا کے سبھی انگوں کا سمیک گیان پراپت کر لیتی تھیں۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ ایسی استریوں کی سنکھیا پرورتن کارنوں سے کم ہو۔ اس کال کے انت تک استری شکھشا کا ہراس اس حد تک ہوا۔ کہ اُن کا اُپ نین سنسکار تتھا پرارمبھک اور ویدک شکھشا کا پراپت کرنا اوشیک نہ سمجھا جانے لگا ✤

اسی کال میں ایسی پرستھتیوں نے جنم لیا جن کا ورنن آگے کیا جائے گا۔ ایسے نشچیہ کر جنم دیا۔ جنہوں نے استریوں سے دھارمک تتھا شکھشا سمبندھی ادھیکاروں کو چھین لینے کے لئے اندولن کیا۔ یدیپی جینی آدی نے اس مت کا گھور ورودھ کیا۔ تتھاپی لوک مت نے اس کا سمرتھن کیا۔ استریوں کے ادھیکار چھین لئے گئے۔ اور انہیں سدیو کے لئے کنوئیں میں دھکیل دیا گیا ✤

اس میں یہ پرشن اُٹھ سکتا ہے۔ کہ ایسی کونسی پری ستھتیاں تھیں۔ جن کے کارن وش استریوں کو اُپ نین سنسکار۔ ویدادھین۔ اور یگیہ آدی سے ونچت کر دیا گیا۔ تھوڑا سا وچار کرنے پر کارن سپشٹ ہو جائے گا۔ ویدک کال میں براہمن، کھشتری اور ویشیہ ان تینوں ورنوں میں پرسپر وواہ ہو جاتے تھے۔ پرنتو آریوں کا اناریوں اور شودروں کے ساتھ سمبندھ نہ ہوتا تھا۔ کالانتر میں آریہ لوگ اناریوں اور شودروں سے سمبندھ کرنے لگے۔ شودر کل کی استریاں کم پڑھی ہونے کے کارن یگیہ آدکوں میں آریہ کل کی استریوں کی بھانتی کاریہ نہیں کر سکتی تھیں منتروں کے اُچارن آدی میں بھی ترٹیاں رہ جاتی ہوں گی۔ یہ بات دھرم کے پجاریوں کو اوشیہ اکھری ہوگی۔ آریہ کل کی استریوں پر بھی شودر کل کی استریوں کی سنگتی کا پربھاو اوشیہ پڑا ہوگا۔ اور اسی سے ان کی شکھشا میں بھی کمی ہونے لگی۔ ساتھ ہی اس کال میں وواہ کی عمر بھی کم کر دی گئی تھی ساتھ انہی سب کارنوں سے شکھشا کا ہراس ہوتا رہا ✤

اب یہ سپشٹ ہو گیا۔ یہ کارن تھا جس سے کچھ منشیوں نے استریوں کے دھارمک تتھا شکھشا سمبندھی ادھیکاروں کو چھین لینے کا پرستاو کیا ✤

اب سمرتی اور پرانک کال (عیسیٰ سے دو سو ورش پُورو سے سنہ ۱۲۰۰ء تک) کا ورنن کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس کال میں شکھشا کی یہاں تک اونتی ہوئی۔ کہ استریوں کو پرارمبھک شکھشا بھی نہ ملتی تھی۔ اور تو اور وواہ کے اوسر پر کی ہوئی پرتگیاؤں کا اُچارن بھی نہیں کر سکتی تھیں۔ اسی کارن یہ نیم رکھ دیا گیا۔ کہ استریوں کے ستھان پر پجاری وغیرہ منتروں کا اُچارن کر دیا کریں ✤

اُپ نین سنسکار تتھا پرارمبھک شکھشا کے اناوشیک ہو جانے سے وواہ کی عمر بھی برابر گھٹتی گئی۔ پھل یہ ہوا۔ کہ رتو کال سے بھی پُورو۔ ساتویں۔ آٹھویں سال کی آیو میں ہی لڑکیوں کے وواہ ہونے لگے۔ جس کا دُش پریڑنام آج تک ہمارا سویا ہوا سماج بھگت رہا ہے۔ وواہ کی آیو کم ہو جانے سے استری شکھشا کو دھکا پہنچا۔ کیونکہ ... (باقیہ صفحہ ۱۶ پر)

ہندو اور اچھوت پن

لیکھک: شری ڈاکٹر مونجے جی

بھارت ورش کی سیتھتی کو نکشیپ کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ پچھلے دنوں میں دو گھٹنائیں ایسی ہوئیں جن کی واستوکتا پر ہندوؤں نے اُچت وچار نہیں کیا۔ ابھی تک ہندو اس سنکٹ کا انومان لگانے میں اسپھل رہے ہیں۔ پرنتو وہ گھٹنائیں ایسی سادھارن نہیں ہیں۔ کہ جن کی اوہیلنا کی جا سکے۔ میں نے جن دو گھٹناؤں کا اللیکھ کیا ہے۔ ان میں سے........ ایک تو لاہور میں پچاس ہزار مسلمانوں کا وہ جلوس تھا۔ جو ننگی تلواریں تتھا انیہ شستر لئے ہوئے تھے۔ ان میں بندوق آدمی کو چھوڑ کر انیہ سبھی پرکار کے شستر تھے۔

دوسری گھٹنا گول میز کانفرنس میں دلت جاتیوں کے نیتا ڈاکٹر امبیدکر دوارا ہندو دھرم کے ورودھ دھارمک آندولن ہے۔ اس کی دشیشتا پونا پیکٹ کے کارن اس لئے ہو گئی ہے۔ کیونکہ یہ پرتگیہ مہاتما گاندھی کے آمرن انشن کے بعد کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر امبیدکر نے بار بار یہ گھوشنا کی ہے۔ کہ انہوں نے ہندو دھرم تیاگنے کا نشچے کر لیا ہے۔ اور ان کی یہ اچھا ہے۔ کہ ہندو دھرم رُوپی کلنک سے بدی سمجھ ہؤا۔ تو ساری دلت جاتیوں کو تبدیل کرا دیں گے۔

جہاں تک لاہور کے مسلمانوں کے جلوس کا سمبندھ ہے۔ یہ پرشن کا وشے ہے۔ کہ مہاتما گاندھی جی ابھی تک جیوت ہیں۔ اور سارے بھارت میں آہنسا اور پریم کا پرچار کر رہے ہیں۔ مہاتما گاندھی کا وشواس اپنے پریم اور اہنسا کے سدھانت میں تتھا اس کے پرچار کی یوگیتا میں جہاں تک ہے۔ اس سے انہیں وشواس ہے۔ کہ پشاور کے لال کرتی دل والوں نے ان کے سندیش کو گرہن کر لیا ہے۔ اور ان کی طرح اہنسا تتھا پریم سے پورن ہیں۔ پریم اور اہنسا پرنتو اُسی سمے تک جب تک کہ انگریزی سینا بھارت میں ہے۔ تتھا پولیس بھی سمہ پرادئیک کاریہ کرتی ہے۔

استو! اب پرشن یہ ہے۔ کہ کیا ہندو آکرمن کاریوں کو دنڈ دے کر اپنی رکھشا کر سکتے ہیں؟ اور کیا وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں؟ اپنے ہندوؤں کی شکتی پر بھروسہ کر سکتے ہیں؟ اور یونانی تھیم پولی اوہیلنا کے آکرمنک بہادری کے ساتھ اپنی رکھشا کر سکتے ہیں؟ یدی ہندوؤں میں یہ وشواس ہے۔ تو پھر سے ادھک اور کوئی پرسنن نہیں ہو سکتا۔ لیکن یدی نہیں۔ تو یہ اتیکتی نہ ہوگی۔ کہ ہندوؤں نے پچھلے ایک ہزار

درشوں میں نہ اپنی پھوٹ کو چھوڑا۔ اور نہ ایکتا کی شکشا پراپت کی۔ لاہور کے مسلمان پردرشن کا ایک اور بھی پرنام ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس پردرشن دوارا مہاتما جی کے ایکتا اور اہنسا کے سدھانت کی پوری اوہیلنا کی گئی ہے۔ اس کے سوا یہ بھی سدھ ہو گیا ہے کہ وہ ایک جیوت اور شکستہ سمپردائے ہے۔ اور آج ڈاکٹر امبیدکر کو اسی کی ادشکینا ہے۔ اس کے ورودھ ہندو اہنسا اور پریم کے کتنے ہی گیت گا دیں۔ لیکن انہوں نے ایک اُلٹا ہی کاریہ کیا۔ انہوں نے اپنی دکانیں بند کر دیں۔ اور ہڑتال کر کے اپنے دوار بند کر کے گھروں میں چھپ گئے۔ ہندوؤں کے ورودھ ڈاکٹر امبیدکر کے اس سنگھرش کا یہی کارن ہے۔ کہ وہ تمام دلت جاتیوں کو

ایک سنگٹھت اور جیوت جاتی میں ملا لینا چاہتے ہیں۔

جہاں تک دوسری گھٹنا کا سمبندھ ہے۔ ڈاکٹر امبیدکر کے ودروہ کو ستیہ اور واستوک روپ میں نہیں دیکھا گیا ہے۔ ڈاکٹر امبیدکر نے اپنی دھمکی کے دو کارن بتائے ہیں:-

(۱) ہندوؤں میں کوئی دھارمک دسماجک سمتا نہیں ہے۔ اور دوسرے یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کا دل اپنے سنگٹھت سمپردائے میں مل جائے۔ جو ان کی رکھشا کر سکے۔ دوسرے شبدوں میں یوں کہنا چاہیئے۔ جو ان کی رکھشا کر سکے۔ دوسرے شبدوں میں یوں کہنا چاہیئے۔ کہ ایک ہندو کے ناطے سے ڈاکٹر امبیدکر کا جو نیچی انوبھو رہا ہے۔ اس سے وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہندو ایک مُردہ جاتی ہے۔ اور وہ اپنے سدسیوں کی رکھشا نہیں کر سکتی۔

جہاں تک اسمانتا کا سمبندھ ہے۔ وہ سروگیہ جانتے ہیں۔ کہ سنسار میں کوئی سمپردائے اور سنستھا ایسی نہیں ہے۔ جو اپنے ویکتی سمپرداییوں کو دھارمک تتھا سماجک کھیتر میں سمان ادھیکار دے سکے۔ پرتیک دھرم اور اس کے انویائیوں میں کسی نہ کسی روپ میں اچھوت پن کا سمادیش ہے۔ اتہ اس سمبندھ میں ہندوؤں میں کچھ دشیشتا نہیں ہے۔

ہندو دھرم کے سوا سنسار میں تین اور مہان دھرم ہیں۔ عیسائی۔ اسلام اور بُدھ۔ جہاں تک عیسائیت کا سمبندھ ہے۔ سوگیہ یوروپ نے سچی اور جھوٹی عیسائیت میں بھید بتایا ہے۔ اور دکھ پرکٹ کیا ہے۔ کہ جرمنی میں اس عیسائیت کے نام پر جو جھوٹی ہے۔ سچی عیسائیت کا سامان کیا جا رہا ہے۔ شاید ان کا وچار ہے۔ کہ کیتھولک عیسائی سچے عیسائی ہیں۔ اور دوسرے سمپردائے یتھا پروٹسٹنٹ اور نان کنفرمسٹ (Non Conformists) عیسائی سچے عیسائی نہیں ہیں۔ جس طرح ہندوؤں میں جاتیاں ہیں اسی طرح عیسائیت میں یہ فرقے ہی جاتیاں ہیں۔ جو ایک دوسرے سے اونچی اور نیچی ہیں۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ کسی کرامات کے دوارا ڈاکٹر امبیدکر ایک گورے رنگ کے عیسائی بھی تیار ہو جائیں۔ تو بھی وہ اس سماجک دھارمک اسمانتا سے بچ نہیں سکتے ہیں۔ اب جہاں تک عیسائیت میں اچھوت پن کا سمبندھ ہے۔ اس کا وبھید امریکی اور افریقی عیسائیت اور یوروپین اور ہندوستانی عیسائیت کے روپ میں کیا جا سکتا ہے۔ افریقی اور امریکی عیسائیت میں نیگرو اچھوت ہیں۔ یہ ایسے کشٹ اور اپمان سہتے ہیں۔ جو بھارت میں سوپن میں بھی دکھائی نہیں دیتے۔ دلیتی نیائے یہ سامرتھیہ نہیں رکھتا۔ کہ انہیں پریاپت ادھیکار دے۔ سفید امریکی عیسائیوں کا سمپردائے ایک حبشی عیسائی کے جھوٹے یا سچے اپرادھ سے کرودھ ہو کر جیل پر آکرمن کر دیتا ہے۔ اور اس حبشی کو کوڑے لگا کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتا ہے۔ اور اس حبشی کو مار کر جیوت بھسم کر دیتا ہے۔ یہاں میں ایک سماچار پتر کا اُداہرن دیتا ہوں۔ جو ایک گورے افریقی عیسائی نے ایک حبشی کے ساتھ وہار کیا۔ گورا عیسائی کسان عدالت میں اس اپرادھ میں پیش کیا گیا۔ کہ اس نے دس سال کے ایک حبشی لڑکے کو ایسی چوٹ پہنچائی کہ وہ عدالت میں مر گیا۔ گواہی یہ تھی۔ کہ گورے عیسائی نے لڑکے کے ہاتھ پاؤں (باقی صفحہ ۱۶ پر)

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

آل انڈیا آیورویدک کانفرنس سے تصدیق شدہ
گورُوکل کانگڑی کا
چیون پراش
پھیپھڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔
دل کو طاقت دیتا ہے۔
بدہضمی کو دور کر کے بھوک کو بڑھاتا ہے۔
پرانی کھانسی و نزلہ کو دور کرتا ہے۔
بچوں کو موٹا تازہ بناتا ہے۔
ہر موسم کے لئے بڑھیا ٹانک ہے
قیمت چار روپے فی سیر
پتہ:- آیورویدک فارمیسی نمبر ۵۳۔ گورُوکل کانگڑی۔ ضلع سہارنپور
ہمارے ایجنٹ
لاہور:- برانچ گورُوکل فارمیسی۔ ہسپتال روڈ۔
شملہ:- میسرز ٹھاکر برادرس۔ لوئر بازار۔
پشاور:- میسرز برج لال ننگر اینڈ سنز۔
راولپنڈی۔ چپا فارمیسی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ویدہی ایشوری گیان ہے

گذشتہ سے پیوستہ

ان منتروں میں ویدوں کو پرماتما کا نشواس
بھگوت کہا گیا ہے - اس کا تات پریہ ہے کہ
چاروں وید شواس پرشواس کی طرح انایاس ہی
اس پرماتما سے پرگٹ ہوئے - دوسری جگہ کہا ہے:-

प्रजापतिर्वा इदमेक
आसीन्नाहरासीन्न रात्रि
रासीत।
स तपोऽतप्यत तस्मात
तपसश्चत्वारो वेदा
अजायन्त ॥

اس پرکار براہمن گرنتھ ویدوں کو اپوروشیہ ہی سدھ کرتے ہیں +

اُپ نشدوں میں کئی استھانوں پر ویدوں کو ایشور کی بانی کہا گیا ہے - اکثر وید اور مانڈوکیہ اُپ نشد میں سوریہ چندر سنوتسر آدی سب کو ایشور کی کرتی بتاتے ہوئے ویدوں کو بھی اسی سے پرگٹ ہوا کہا گیا ہے +

तस्मादृचः साम यजूंषि
दीक्षा यज्ञाश्च सर्वे
क्रतवो दक्षिणाश्च ।
संवत्सरश्च यजमानश्च
लोकाः सोमो यत्र पवते
यत्र सूर्यः ।
तस्माच्च देवा बहुधा
सम्प्रसूताः साध्या
मनुष्याः पशवो वयांसि ।
प्राणापानौ व्रीहियवौ
तपश्च श्रद्धा सत्यं
ब्रह्मचर्यं विधिश्च ॥

منتر ۲-۱-۷ +

اسی پرکار اُپ نشد میں دوسری جگہ:-

अग्निर्मूर्धा चक्षुषी
चन्द्रसूर्यौ दिशः श्रोत्रे
वाग्विवृताश्च वेदाः

منتر ۲-۱-۴ +

اس ورنن میں وید کو پرماتما روپی پرش کی بانی کہا ہے - اسی پرکار شویتا شوتر اُپ نشد میں کہا ہے:-

यो ब्रह्माणं विदधाति
पूर्वं यो वै वेदांश्च
प्रहिणोति तस्मै ।
तं ह देवमात्मबुद्धि
प्रकाशं मुमुक्षुर्वै
शरणमहं प्रपद्ये ॥

ارتھات جو سرشٹی کو گیان دیتا ہے اور جو سرشٹی کے آدی میں ویدوں کا پرکاش کرتا ہے - اسی سوئم پرکاش سوروپ دیو کی شرن میں میں مکش ہو کر جاتا ہوں - برہدارنیک اُپنشد

स तया वाचा तेनात्मनेदं
सर्वमसृजत यदिदं किं
चर्चो यजूंषि सामानि
यज्ञान प्रजाः पशून

براہمن ۲-۵ +

اس ورنن میں بھی ایشور کو ویدوں کا رچیتا کہا ہے - مکتی کو اُپ نشد میں،

नाम वेदान्तः के स्वश्रेष्ठ
वदन्ते कुत्र ते वद

ہنومان کے اس پرشن کا اس پرکار اُتر دیا ہے:-

निःश्वासभूता मे
विष्णोर्वेदा जाताः
सुविस्तरः ।
तिलेषु तैलवद् वेदे
वेदान्तः सुप्रतिष्ठितः

-۹-

اس ورنن میں بھی اوپر یکت مت کا سنکیت ملتا ہے - ایوم اُپ نشد کار رشی بھی ویدوں کو ایشور کرت ہی مانتے تھے یہ سپشٹ ہے +

یہاں ایک اور بات کا سنکیت کر دینا اوشیک پرتیت ہوتا ہے - اوپر ہم نے جو پرمان دئے ہیں - ان کو دیکھ کر پروفیسر ویبر کا کہنا ہے - کہ ویدوں کی اُتپتی کے وشئے میں ویدک ساہتیہ میں پرسپر ورودھ پایا جاتا ہے - کہیں ویدوں کو بھگونت کا شواس روپ بتایا ہے - کہیں ان کی اُتپتی کال سے اور کہیں یگیہ سے مانی گئی ہے - ایک ورنن انہیں پُرش سے اُتپن ہوا مانتا ہے - تو دوسرے ورنن میں وید وشنو کی کرتی معلوم ہوتی ہے - پروفیسر ویبر کی یہ ادبھت کلپنا ان بھِن بھِن ورنوں کے واستوک رہسیہ کو نہ جاننے کا ہی پرنیام ہے - واستو میں یگیہ - پُرش - بھگونت آدی اُسی ایک پرماتما کے بھِن بھِن نام ہیں - یہ نرکت آدی کے ورنوں سے سپشٹ ہے - اس لئے اسی پرشن کے ادھک وستار میں نہ جاتے ہوئے ہم اسے یہیں چھوڑتے ہیں +

مہابھارت میں جس کے سمبندھ میں کہ اس کے رچیتا ویاس کا کتھن ہے:-

आप्तोपदेशेन आम्नायार्थस्य

दार्शितः

ویدوں کی اُتپتی کے وشئے میں بالکل سپشٹ کہا ہے

अनादिनिधना नित्या
वागुत्सृष्टा स्वयंभुवा ।
आदौ वेदमयी दिव्या यतः
सर्वाः प्रवृत्तयः ॥

مہابھارت ۱۲-۲۳۲-۲۴

सर्वज्ञात सर्वशक्तेश्च
यतो वेदः समुत्थितः
अज्ञानस्य अभावाद
प्रमाणं न च श्रुतिः ॥

دیوی بھاگوت اپران

پران جن کے سمبندھ میں کہ یہ سامانیہ بھرم پھیلا ہوا ہے - کہ وہ وید کو ایشوری نہ مان کر برہما آدی دوارا ان کی اُتپتی مانتے ہیں - ان میں بھی وید کے ایشوری گیان ہونے کا کتنا سندر ورنن ہے - یہ کچھ اُداہرن سے گیات ہوتا ہے:-

स्वयम्भुरेव भगवान
वेदो गीतस्त्वया पुरा ।
शिवाद्या ऋषि पर्यन्ताः
स्मर्तारोऽस्य न कारकाः ॥

اسی پرکار وشنو پران میں وید کو نتیہ اور پرجاپتی سے اُور بھوت ہوا کہا ہے -

नैव वेदाः प्रलीयन्ते
महाप्रलयेऽपि वै तत
प्राजापत्या श्रुतिर्नित्या
तद्विकल्पास्तु वैदिकाः ॥

وشنو پران - ادھیائے ۵ -

ان اتینت سپشٹ ورنوں کے ہوتے ہوئے بھی

चतुर्मुखेन ब्रह्मणा
वेदा निरमायिषत

اتیادی جو پورانک اُکتیاں پرچلت ہیں - انہیں واستوک روپ میں نہ دیکھ کر النکارک ہی سمجھنا چاہئے - ایشور دوارا ویدوں کی اُتپتی کو ہی سمجھنا چتر مکھ برہما کے دوارا ویدوں کا پرگٹ ہونا کہا ہے - برہما کا چتر مکھ ہونا النکار روپ سے چاروں ویدوں کے پرکاشک ایشور کو ہی لکشیہ کر رہا پرتیت ہوتا ہے +

اس کے بعد پراچین ویدبھاشیہ کاروں کا اس وشئے میں کیا مت رہا ہے - یہ دیکھ لینا بھی اپیوگی ہے - بھاشیہ کاروں نے وید منتروں کے ادھک آنترک رہسیہ کو ادھک سے ادھک پہچاننے کی کوشش کی ہوگی یہ سپشٹ ہے - اس لئے اس سمبندھ میں ان کا کتھن ادھک پرمانک مانا جا سکتا ہے - چاروں ویدوں اور براہمن گرنتھ آدی کے پرسدھ بھاشیہ کرتا شری سائنا چاریہ اپنے اتھرو وید بھاشیہ کے اپودھات میں لکھتے ہیں:-

तस्माद पौरुषेयानित्यत्वाद
विवक्षितार्थत्वाच्च
कृत्स्नस्यापि वेदराशेर्ब्रह्म
वेदस्यापि व्याख्येयता
सिद्धिः ॥

اسی پرکار پرایہ سرو تر بھاشیہ کرتے ہوئے منگلا چرن روپ میں سائن نے یہ پد لکھا ہے:-

यस्य निःश्वसितं वेदा
यो वेदेभ्योऽखिलं जगत
निर्ममे तमहं वन्दे
विद्यातीर्थं महेश्वरम ॥

اس سے ویدوں کے وشئے میں ان کا مت سپشٹ ہے +

شری مادھواچاریہ نے بھی اپنے رگ بھاشیہ میں ویدوں کو ایشوری ہی سویکار کیا ہے:-

मुनिस्तु सर्वविद्यानां
भगवान पुरुषोत्तमः ।
विशेषतश्च वेदानां यो
ब्रह्माणमिति श्रुतः ।
ऋग्वेदिकमस्यैव श्वसितं
प्राह चापरः ॥

ایسے ہی پرایہ سبھی پراچین بھاشیہ کاروں نے اس کا سمرتھن کیا ہے - ندرشن کے لئے اوپر یکت اُداہرن اس پر پریاپت پرکاش ڈال دیتے ہیں +

ہمارے پراچین ساہتیہ میں درشنوں کا پرمکھ استھان ہے - اتہ بھِن بھِن درشن کاروں کا اس سمبندھ میں کیا مت ہے - اس کا اُلیکھ بھی وشئے کی پشٹی میں پربل سہایک ہوگا - نیائے درشن میں ویدوں کے پرمانیہ میں ہیتو پرورشت کرتے ہوئے کہا ہے:-

मन्त्रायुर्वेदप्रामाण्यवच्च
तत्प्रामाण्यमाप्तप्रामाण्यात

نیائے درشن ۲-۱-۶۸

ایک دلچسپ افسانہ

پاگل ہے! ہا!

از قلم شری ظہور بخش "کوورند" ہندی

بادشاہ اپنے منہ لگے مصاحبوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ دین اور دنیا سے بے خبر دل بہلاوے کے سب سامان مہیا تھے۔ اور وہ شاہی محفل ہنسی خوشی کے دریا میں ڈوبی جا رہی تھی۔

اسی سمے وہاں ایک آدمی نے پرویش کیا۔ کپڑے سادے مگر صاف ستھرے دیکھنے میں نہایت غریب۔ بادشاہ نے تیور بدل کر اس پر نظر ڈالی۔ پھر مسکرا کر پوچھا۔

"کون ہو جی تم؟ کچھ گانا بجانا بھی جانتے ہو؟"

وہ آدمی ہاتھ جوڑ کر بولا:۔

"جہاں پناہ: میں ایک سیدھا سادہ آدمی ہوں۔ گانا بجانا بھلا کیا جانوں؟ ہاں میں نے رمل........"

بادشاہ نے ناک سکوڑ کر کہا:۔

"تو صاف کیوں نہیں کہتے۔ کہ نجومی ہو؟ مگر یہاں کیا بتلانے آئے؟ ہمیں کسی بات کے جاننے کی خواہش نہیں ہے"۔

نجومی نہایت ادب سے بولا:۔

"حضور کا فرمانا درست ہے۔ مگر مجھے بتلانے کی خواہش ہے۔ بات ہی ایسی ہے۔ کہ بغیر بتلائے کام نہیں چل سکتا"۔

بادشاہ نے بے چین ہو کر کہا:۔

"اے خدا کے نیک بندے! مجھے جو کہنا ہے جھٹ پٹ کہہ ڈال۔ مگر ہمارے رنگ کو بد رنگ مت کر"۔

نجومی ایک ایک شبد کو تولتے ہوئے بولا۔ "چھ مہینے بعد ٹھیک آج ہی کے دن اس ملک پر سے ایک ایسی ہوا بہے گی۔ کہ تمام آدمی دو گھنٹے کے بھیتر پاگل ہو جائیں گے۔ اگر آپ سے ہو سکے۔ تو ملک کی بہبودی کے لئے کچھ کوشش کیجئے"۔

اس کے بعد نجومی وہاں سے تیر کی طرح چلا گیا۔ مگر سب کے چہرے فق ہو گئے۔

بادشاہ بولا:۔

"یہ تو اس منحوس نے بری خبر سنائی۔ بتاؤ۔ اس مصیبت سے بچنے کے لئے کیا کیا جائے؟"

گھڑی بھر بعد ہی اس نے پھر کہا:۔

"ہاں! میرے دماغ میں ایک ترکیب آئی ہے۔ زمین کے بھیتر ایک بڑا سا تہ خانہ بنوایا جائے۔ اور اس تاریخ کو ہم سب اسی کے بھیتر جا رہیں"۔

ایک مصاحب بولا:۔

واہ اللہ! کیا بات کہی ہے۔ منہ سے مضمون چھین لیا ہے۔ یہی میں بھی سوچ رہا تھا۔ ہم سب ضرور تہ خانے میں رہیں گے۔ وہ ہوا ہمیں چھو بھی نہ سکے گی۔ تب ہم پاگل کیسے ہوں گے؟ تہ خانہ ضرور بنوانا چاہئے جہاں پناہ"۔

بادشاہ نے وزیر اعظم کی طرف دیکھا۔ اور کہا:۔

"آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ چپ کیوں ہیں؟"

وزیر نے جواب دیا:۔

"اس ترکیب سے ہم لوگوں کی تو حفاظت ہو جائے گی۔ مگر رعایا کا کیا حال ہوگا؟ پہلے اس کی حفاظت کا کچھ انتظام ہونا چاہئے۔ اگر وہ پاگل ہو جائیں گے۔ تو سلطنت کے نہ ہونے پر ہمارے پاس رہ ہی کیا جائے گا"؟

بادشاہ ہنس کر بولا:۔

آپکے پاس رعایا کے رونے کے سوا اور بھی کچھ ہے؟ ارے میاں! اپنے گھر میں چراغ جلایا جاتا ہے یا مسجد میں؟"

ایک مصاحب نے فرمایا:۔

تعجب ہے! وزیر صاحب کی سمجھ میں اتنی سیدھی سی بات نہیں آتی۔ ارے جناب سلطنت کی زندگی تو بادشاہ اور اس کے مصاحبوں سے ہی ہے۔ اس لئے پہلے اُن کی حفاظت کا انتظام ہونا چاہئے۔ اگر وہ صحیح سلامت رہیں۔ تو پھر سلطنت کا بال بیکا نہیں ہو سکتا۔ رہی رعایا۔ سو اُس کی کیا فکر! وہ تو ہمیشہ آدھی پاگل رہتی ہے"۔

اس طرح وزیر اعظم کی بات کانوں پر اُڑا دی گئی۔ اور محفل میں پھر ہنسی خوشی کے دور چلنے لگے۔

(۲)

تہ خانے کا کام زوروں سے چالو تھا۔.... بنوانے والے خوش تھے۔ مگر بنانے والے روتے تھے۔ آپس میں کہتے تھے:۔ ہائے! اُس دن ہمارا کیا ہوگا۔ ہم اپنا خون پسینہ بہا کر یہ تہ خانہ بنا رہے ہیں۔ مگر عین وقت پر ہمیں اس میں اُنگل بھر زمین بھی نہ ملے گی۔ تو کیا ہم سچ مچ پاگل ہو جائیں گے۔ خدا کا قہر ان امیروں پر کیوں نہیں پڑتا؟"

دھیرے دھیرے تہ خانہ تیار ہو گیا۔ اور وہ دن بھی آ پہنچا۔ اب بادشاہ اپنے عزیزوں اور خاص خاص مصاحبوں کے ساتھ تہ خانہ کے اندر تھا۔ باہر اُس کی غریب رعایا زار زار رو رہی تھی۔ مگر وہ بھیتر آرام اور بے فکری سے بیٹھا ہوا تھا۔

دھیرے دھیرے رعایا کا چیخنا پکارنا بند ہو گیا۔ اور اس کے عوض قہقہے کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ بادشاہ بولا:۔

"معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہوا بہہ چکی ہے۔ اور بدنصیب سب کے سب ایک بارگی پاگل ہو گئے ہیں۔ سنتے ہو! کس قدر خوشیاں منا رہے ہیں"۔

ایک مصاحب نے کہا:۔

"باہر چل کر تماشا دیکھنا چاہئے"۔

بادشاہ بولا:۔

"ہاں۔ ہاں! چلو۔ گھڑی دو گھڑی دل بہلا کر محلوں کو چلیں گے"۔

بادشاہ اپنے دل بل کے ساتھ باہر آیا۔ تو سب لوگ اس کے قریب جا پہنچے۔ اور آسمان کو پھاڑنے والی آواز میں بولے:۔

"پاگل ہے"!

بادشاہ نے ہنس کر کہا:۔

"ہم پاگل ہیں؟ کیا خوب! دیکھتے نہیں کہ ہم تہ خانے سے باہر آ رہے ہیں۔ پاگل تو تم ہو"؟

بھیڑ میں سے ایک نوجوان آگے بڑھا۔ جھکی ہوئی آنکھیں اور دمکتا ہوا چہرہ۔ کڑک کر بولا:۔

"پاگل ہو تم۔ ہم کیوں پاگل ہونے لگے؟ بس جہاں سے آئے ہو چپکے سے وہیں چلے جاؤ"۔

بادشاہ کی آنکھوں میں خون اُتر آیا۔ اس نے گرج کر کہا:۔

"اے بیوقوف! کیا تو ہمیں نہیں پہچانتا۔ ہم اس ملک کے بادشاہ ہیں"؟

نوجوان کلیجے کو ہلا دینے والا قہقہہ مار کر بولا:۔

"میاں! ہوش کی دوا کرو۔ رہتے ہو تہ خانے میں اور چلے ہو بادشاہ (بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

جاڑے کا موسم آگیا ہے

جبکہ ہر ایک ہندوستانی کوئی نہ کوئی طاقت کی دوا استعمال کر کے اپنے جسم کو مضبوط اور طاقتور بناتا ہے۔ آپ بھی بہترین مقوی دوائی استعمال کر کے اپنے جسم کو سال بھر کیلئے قوت سے بھرپور کیجئے۔ اس مطلب کیلئے

تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱

طاقت کی ایک بہترین دوائی ہے۔ جو ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اس کے استعمال سے کھوئی ہوئی طاقت واپس آ جاتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال کر لینا کمزوری کو تمام سال نزدیک نہیں آنے دیتا۔ اس کے استعمال سے کمزوری کی تمام بیماریاں، جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ جسم مانند فولاد کے مضبوط ہو جاتا ہے۔ شدھ اور تازہ خون پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ دل، دماغ، جگر و معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤ ہضم ہو جاتا ہے۔ یہ خوبی صرف تلوار مارکہ شربت فولاد میں ہی ہے۔ کہ یہ موسم سرما میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ ورنہ آج کل جو اس قسم کے نقلی شربت فروخت ہو رہے ہیں۔ ان میں سے کسی کے اندر یہ خوبی نہیں۔ اگر آپ نے ابھی تک تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱ کا استعمال نہیں کیا۔ تو آج ہی اپنے شہر کے دوا فروش سے ایک بوتل خرید کر زندگی کا لطف اُٹھائیں۔

دھوکہ سے بچیں اور صرف تلوار مارکہ خریدیں

ہر شہر کے دوا فروشوں سے مل سکتا ہے

تیار کرنیوالے:۔ گپتا اینڈ کمپنی مالکان ہرچندر گپت اینڈ فرشد مالیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ریلوے ایس بی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آئینۂ معاصرین — ریویو — اسلامی دنیا کی سیر

سوامی دیانند اور غلامی

مولانا حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار نے چوندہ احرار کانفرنس میں تحریر کرتے ہوئے فرمایا :-

"سوامی دیانند گورنمنٹ کا پِٹھو تھا۔ اس نے ہندوستان کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور سوامی دیانند نے پبلک میں فتنہ برپا کر دیا۔ اگر یہ دونوں نہ ہوتے۔ تو ہندوستان مدت کا آزاد ہو گیا ہوتا"۔

ہم سوامی دیانند کا ڈیفنس پیش کرنا نہیں چاہتے۔ ان کی تعلیم سے ضرور مذہبی جھگڑے برپا ہوئے۔ لیکن گورنمنٹ کا سب سے بڑا پِٹھو اور گورنمنٹ کے ہاتھ میں خوفناک آلہ کار سر سید احمد تھا۔ جس نے مسلمانوں کو ہندوؤں سے ملنے نہ دیا۔ اور نہ کانگریس میں شریک ہونے دیا۔ اگر سر سید احمد پیدا نہ ہوتے۔ تو سوامی دیانند اور مرزا غلام احمد کی پیدائش کے باوجود آج ہندوستان آزاد ہو گیا ہوتا"۔ ("تنظیم پنجاب" ۶۔ دسمبر ۱۹۳۶ء)

ہریجنوں کا داخلہ مندر

"جہاں سناتن دھرمی سادھانتوں کے خلاف ہے۔ مندروں کی مریادا کے خلاف ہے۔ وہاں جملہ دو ا اچھوت جو کسی صورت میں بھی مندروں میں جانے کا حق نہیں رکھتے۔ اب آزادی سے جا سکیں گے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ براہمن کھشتری۔ ویش۔ جن کے دل میں اپنی دھرم مریادا کا پورا خیال ہے۔ وہ نہیں جائیں گے۔ نیز جب بھنگی اس حکم کے بموجب مندر میں جائیں گے۔ اور وہاں کسی قسم کا پرشاد لے جائیں گے۔ کیا مہنت یا پجاری نہیں لیگا۔ ضرور لینا پڑے گا"۔ (سناتن دھرم پرچارک امرتسر یکم دسمبر ۱۹۳۶ء)

وہ اور یہ

"ہریجن باقاعدہ بھاری تعداد میں روزانہ ریاست کے مندروں میں درشنوں کیلئے جاتے ہیں۔ جن میں مہاراجہ صاحب کے شاہی خاندان کا مندر بھی شامل ہے۔ توقع رکھنی چاہیئے۔

ہفتہ وار پربھاکر (ہندی) آگرہ

سمپادک شری ہری شنکر شرما چندہ سالانہ ۳ روپیہ۔ سائز $\frac{20 \times 30}{4}$ ضخامت ۲۴ صفحات۔ کاغذ و چھپائی عمدہ۔ ملنے کا پتہ :- منیجر "پربھاکر" آگرہ

"پربھاکر" کے چھ انک چھپ چکے ہیں۔ "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" کے مصداق اس کا مستقبل نہایت شاندار دکھائی دیتا ہے۔ امید ہے۔ کہ ترقی کر جاوے گا۔ اور کرے بھی کیوں نہ جبکہ اس کا سمپادن "آریہ متر" کے سابق سمپادک پنڈت شو شنکر شرما جیسے یوگیہ لیکھک اور کوی کے ہاتھوں میں ہو۔ "پربھاکر" وِدھی دشٹے و بھوشٹ پتر ہے۔ ہر لیکھ پڑھنے یوگیہ ہوتا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ سمپادن کاریہ بھلی بھانتی ہو رہا ہے۔ ہم اپنے پاٹھکوں سے "پربھاکر" کے گراہک بننے کی سفارش کرتے ہیں۔

ہفتہ وار ہندو پنچ۔ کلکتہ (ہندی)

سمپادک منشی نوجادک لال شری واستو۔ چندہ سالانہ ۳ روپیہ۔

ملنے کا پتہ :- منیجر ہندو پنچ۔ ۴۴۔ ۸۔ اپر چیت پور روڈ۔ کلکتہ۔ سائز $\frac{18 \times 22}{4}$ صفحات ۳۶۔ چھپوائی۔ کاغذ وغیرہ سادھارن۔

"ہندو پنچ" ہاسیہ رس پردھان ہندی ہفتہ وار پتر ہے۔ یوگیہ سمپادک کے ہاتھوں میں ہونے سے سمپادن اچھا ہو رہا ہے۔ اور لیکھ اچھے ہوتے ہیں۔ پتر بھن بھن دشٹیوں سے وبھوشت ہوتا ہے۔ پر انک نیتی پراوکمبت ہے۔

دواکر شکھشا انک

سمپادک پنڈت شیش چندر شکل۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ چندہ سالانہ ۲½ روپیہ۔ سائز $\frac{20 \times 26}{4}$ صفحات ۲۰۔ اس انک کا سائز $\frac{20 \times 30}{8}$ صفحات ۲۲۵ قیمت ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ :- منیجر "دواکر" آگرہ

"دواکر" آریہ سماج آگرہ کا ہفتہ وار آریہ سماجک ہندی اخبار ہے۔ پچھلے ورش اس نے دیوالی کے موقعہ پر "دیانند انک" نکالا تھا۔ اس ورش دیوالی کے موقعہ پر شکھشا انک نکالا ہے۔ شکھشا سمبندھی سمسیاؤں کو سلجھانے کا پریاس کیا گیا ہے۔ لیکھ دو وتا پورن اور گمبھیر ہیں۔ ورتمان اور پراچین شکھشا پرنالیوں کا وشلیشن بھلی بھانتی کیا گیا ہے۔ انک سنگرہ یوگیہ ہے۔

گوروکل ڈائری ہندی کی

گوروکل کانگڑی نے گوروکل ڈائری بابت ۱۹۳۷ء پرکاشت کی ہے۔ جس کا کاغذ اور چھپائی اچھی ہے۔ اس میں چھٹیوں کی فہرست اور گوروکل وشو ودیالیہ کے مختصر پریچہ کے علاوہ اپنی پرکاشت پستکوں اور آیورویدک فارمیسی میں تیار ہونے والی ادویات کی سوچی معہ قیمت دی ہے۔ تاریخیں انگریزی و دیسی دونوں دی ہیں۔ قیمت صرف ۱۲ ہے۔

بیماری کی جڑ مچھر ہے۔ اور مچھر بدبودار سلابت سے پیدا ہوتا ہے

سگندھت دھوپ اور ہون سامگری

ان میں سے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیتے

آپ بھی اپنے گھر میں اس کا روزانہ استعمال کریں۔ ہمارے کارخانہ میں یہ دونوں چیزیں پورن ودیکی ریتی سے پراچین رشیوں کے اصولوں کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ آریہ سماجوں اور سناتن دھرمی بھائیوں نے اسے از حد پسند کیا ہے۔ بیوپاریوں کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔ پنجاب بھر میں یہ سب سے پہلا کارخانہ ہے۔ جس کی یہ ایجاد ہے۔ اسلئے دھوکہ سے بچنے کیلئے ہمارا نام دیکھ کر لیا کریں۔ میسرز بھگت رام پوری اینڈ سنز۔ مالک دستو ایجنسی سوتر منڈی لاہور

مدح صحابہ اور شیعہ حضرات

"بات کہاں تک چلتی ہے۔ پہلے تو حضرت ابوبکر کی بیعت کی طرح بے سوچے سمجھے معاملہ چل پڑا۔ اور ہر جمعہ کو اپنا فریضۂ دینی سمجھ کر سیدھے سادھے مسلمان جھنڈا پڑھتے ہوئے نکلے اور تیس تیس چالیس چالیس آدمی گرفتار ہوئے۔ لیکن لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی۔ کہ کیا مولوی حبیب الرحمٰن صاحب صدر مجلس احرار ہند اور مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب پنجابی امیر شریعت صرف لیکچر دے کے اور دعوتیں نوش فرما کے لکھنؤ سے پنجاب چلے جاتے ہیں۔ اور لوگوں کو بتا جاتے ہیں کہ اپنا کاروبار چھوڑ کے جیل چلے جاؤ۔ مولوی عبدالشکور صاحب مدح صحابہ کو سڑکوں پر لگائے جانے کیلئے ایک نیا قانون شریعت ایجاد کرتے ہیں۔ کہ جب کسی امر جائز کو روکا جائے۔ تو وہ واجب ہو جاتا ہے۔ چونکہ مدح صحابہ سڑکوں پر روکی جاتی ہے۔ لہذا واجب ہے"۔ ("الواعظ" ۲۴۔ نومبر)

مرزائیت کے خلاف جہاد

اہل پیغام کی فطرت مسخ ہو چکی ہے۔ اور حسد و عداوت کی آگ نے نہ صرف ان کو بلکہ ان کے مکانوں تک کو جلا دیا ہے۔ ہر ایک پیغامی جماعت احمدیہ کی ترقی اور استحکام اور سر لشکر و سپہ سالار حضرت محمود ایدہ الودود کو دیکھ کر احرار سے بھی زیادہ مل رہا ہے۔ اسی لئے احرار اور اہل پیغام اس وقت ہر دو بزعم خود "قادیانی نبوت کے قصر میں تزلزل" پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ عطاء اللہ شاہ بخاری جو کہا کرتا تھا کہ مرزائیت ہندوستان سے مٹ گئی۔ اور ظفر علی مدیر "احسان" جو کل لکھ رہے تھے۔ کہ قادیانیت بستر مرگ پر۔ "مرزائیت دم توڑ رہی ہے" آج اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ عطاء اللہ شاہ بخاری نا کام ہو کر کہتا ہے کہ میں جب تک زندہ رہوں گا۔ قادیانی نبوت کے قصر میں تزلزل پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا"۔ ("فاروق" ۲۲۔ نومبر)

بقیہ صفحہ ۴ پاگل ہے

بننے - اب سیدھے سے واپس ہوتے ہو یا نہیں؟"

بادشاہ نے اپنے سپاہیوں کی طرف دیکھا - وہ سب اُسی بھیڑ میں شامل تھے - بادشاہ نے اُن کو حکم دیا :-

"اے بیوقوفو! کیا تم بھی اس مجمع میں شریک ہو؟ فوراً ان پاگلوں کو ہٹا دو - اور اس جوان کو گرفتار کر لو"

اس کے جواب میں سپاہیوں نے آواز بلند کی :-

"پاگل ہے"

بادشاہ نے بے بسی کی نگاہ ڈالی - اور کہا - "ارے پاگلو! ہم تمہارے بادشاہ ہیں - اتنی جلدی یہ بات بھول گئے"

سپاہیوں نے پھر زوروں سے آواز لگائی :-

"پاگل ہے"

اب اُسی نوجوان نے سپاہیوں کو حکم دیا :- "یہ پاگل زبردستی بادشاہ بن رہا ہے - اور تم سب دیکھ رہے ہو - اسے فوراً اسی تہ خانے میں بند کر دو"

دوسرے ہی چھن بادشاہ مع مصاحبوں کے تہ خانے میں بند ہو گیا - اور لوگوں نے دھوئیں سے آسمان کو کمپا دیا :-

"پاگل ہے"

م ملتی تھی - اب اس اور ادھک دھیان دیا جانے لگا ہے - پرنتو پھر بھی شکشت استریوں کی سنکھیا بہت کم ہے - اس کے اتیرکت ان کی شکشا کا پاٹھیہ کرم و شکشا پدھتی ان کے لئے نتانت ان اپیکت ہے +

بقیہ صفحہ ۱۱ پراچین کال میں استری شکشا

واستوک شکشا اس کے وواہ کے پُورو ہی دی جا سکتی ہے - پرنتو پھر بھی شکشت گھروں میں اس شکشا کا پرچلن تھوڑا بہت رہا ہی آیا ہے - اس کال میں بھی رلیوا - مادھوی - انو لکھشمی - ششی پربھا - پربھوتی ودوشیاں اُتپن ہوئیں - اور اُنہوں نے اپنی رچناؤں دوارا سنسار کو چکت کیا - اس کال میں بھی انیک استریاں میمانسا - ویدانت - ساہتیہ آیوروید - بدھ ودیا - گاین ودیا آدی میں نپُنتا پراپت کر چکی تھیں - پرنتو دھیان رکھنا چاہئے - کہ ایسی شکشت استریوں کی سنکھیا نام ماتر کو تھی - راج گھرانوں میں لڑکیوں کو راج نیتی اور یُدھ ودیا سکھانے کا پربندھ ہوتا تھا - پرنتو اتنا اوشیہ کہا جاوے گا - کہ لگ بھگ وِش پرتی شت ہی استریاں شکشت تھیں +

انت میں چوتھا کال آتا ہے - جو سنہ ۱۲۰۰ء سے اُپرانت آرمبھ ہوتا ہے - اس کال میں مسلمانوں کا پدارپن ہو گیا تھا - یہ سمے بڑے دھرم سنکٹ کا تھا - اس میں جان اور مال کی رکھشا کرنا ہی کٹھن ہو رہا تھا - ایسے سمے میں استری شکشا کی اور دھیان کہاں سے جاتا - اور وشیش کر ایسے اوسر پر جب اس کا ہراس پُورو سے ہی آرمبھ ہو گیا تھا - ۱۶ ویں شتابدی تک ایسا ہی رہا جس میں کیول انے گنے راج گھرانوں اور شکشت گھروں کے اتیرکت استری شکشا ایک پرکار سے لُپت ہی ہو گئی - اس کال میں شکشت استریوں کی سنکھیا اتنی گھٹ گئی - کہ سولھویں شتابدی تک مشکل سے ایک پرتی شت استری شکشت م

بقیہ صفحہ ۱۲ ہندو اور اچھوت پن

ایک شکنجے میں باندھ دئے - اور بیلوں کی چابک سے اُسے مارا - اور شام تک کیلئے اُسے بنا اَن جل کے بندھا چھوڑ دیا - رہائی ایک سپتاہ بعد مر گیا - امریکی اور افریقی عیسائیت کا یہ پرمان ہے +

اب یورپ میں عیسائیوں کا حال سُنئے اُنہوں نے یہودیوں کو اچھوت قرار دے رکھا ہے - جرمن نے یہودیوں کے ساتھ سماجک دھارمک اور راجنیتک درشٹی سے کیا ووہار کیا جانا چاہئے اس کی سپشٹ ویچنا کی ہے +

اب مسلمانوں کو لیجئے - یہ سماجک بھید سے رہت نہیں ہیں - اور ڈاکٹر امبیدکر کو ادھک شکایت کیول اچھوت پن کی ہی ہے - لوگوں کو یہ گھٹنا یاد ہو گی - کہ جب ظفر اللہ خاں سر فضل حسین کی جگہ وائسرائے کی کونسل کے ممبر ہوئے - تو مسلمانوں نے یہ اعلان کیا - کہ "وہ مسلمانوں کے پرتی ندھی نہیں ہیں - وہ قادیانی ہیں - اور قادیانی سچے مسلمان نہیں ہوتے - پرنتو قادیانی یہ اعلان کرتے ہیں - کہ جو مسلمان انہیں کافر کہتے ہیں - اُن میں اور قادیانیوں میں کوئی بھید نہیں ہے +

اسلئے ان دونوں سمپردایوں میں لٹھ بازی ہوتی رہتی ہے - ساری بات یہ ہے - کہ ایک یہ کہتا ہے - کہ میں مسلمان ہوں - اور دوسرا اس کا بل پُورو کھنڈن کرتا ہے +

اس کے سوائے شیعہ اور سُنّی - احمدی اور اسمعیلی اور بہت سے سمپردایہ ہیں - جو ایک دوسرے کو دھارمک اور سماجک برابری نہیں دیتے - کچھ ورش پورو شیعوں کو بہاولپور ریاست سے اس لئے نکال دیا گیا - کہ وہ شیعہ تھے - سلہٹ کے مسلمان مچھیرے ضلع کی مسلم آبادی کا پانچواں حصہ ہیں - اُنہوں نے حلقہ بندی کمیٹی کے سامنے سادھارن مسلم دلشوں سے تین کارنوں سے اپنے آپ کو پرتھک کیا :-

(۱) انہیں اُچیہ جاتی کے مسلمان نیچ سمجھتے ہیں - (۲) وہ اُچیہ مسلمانوں کے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتے ہیں (۳) وہ مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں +

ہندوستانی فوج کے ریٹائرڈ لفٹیننٹ کرنل البسٹن نے لکھا ہے - کہ مسلمانوں میں رنگریز - نعل بندھ - قصائی - بہشتی - مومن - ابیے کری - باغبان اور مچھیرے وغیرہ بہت سی ایسی جاتیاں ہیں - جو اسلامی سماجک م

بقیہ صفحہ ۱ آفتاب وید کی ضیا باریاں

"وہی سب سے بڑا نورِ کل ہونے سے اگنی نہ ٹوٹنے والا ہونے سے - آدتیہ سب کو حرکت دینے والا ہونے سے - وایو سب کو راحت بخشنے والا ہونے سے - برہما - محیط کل ہونے سے - آپ یہ سب دنیا کو پرورش کرنے سے وہی پرجاپتی کہلاتا ہے +

इन्द्रं मित्रं वरुणमग्निमाहुरथो दिव्यस्य सुपर्णो गरुत्मान ।
एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्त्यग्निं यमं मातरिश्वानमाहुः ॥

"سب چیزوں کا مالک ہونے سے پرماتما کا نام اندر - اور محبت والا ہونے سے مِتر - دھرماتما کو سویکار کرنے اور نجات کے طالبوں کے لئے قابلِ حصول ہونے سے ورن - سب لوگوں کا پرکاشک ہونے سے اگنی - پرکرتی وغیرہ چمکیلی چیزوں میں محیط ہونے سے دویہ، پاک، پرورش اور پورن کرم والا ہونے سے سوپرن - مہان سوروپ والا ہونے سے گُرت وان - سب کو کرم کے انوسار پھل دینے والا ہونے سے یم - ایک ہی نام والے پرماتما کو عام لوگ بہت سے ناموں سے پکارتے ہیں +

درشٹی کون سے نیچ سمجھی جاتی ہیں +

ایسی پرستھتی میں ڈاکٹر امبیدکر سے پرشن ہوتا ہے - کہ ایک دھرم سے پرتھک ہو کر وہ سماجک اچھوت پن سے کس طرح مکت ہو سکیں گے - بات تو یہ ہے - کہ سوتنترتا سمانتا اور برابری کی لمبی چوڑی پرتگیائیں سب کرتے ہیں - پرنتو دینک جیون میں دھارمک اور سماجک سمانتا دینا کٹھن ہی نہیں وسن اسمبھو ہے - پرنتو ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ ڈاکٹر امبیدکر کی بغاوت کو ہندو سماج اور اس کے لیڈروں نے سمجھا ہی نہیں - وہ سب اس وچار میں بہہ گئے ہیں - یدی ذات پات نہ ہوتی - یا اب بھی اس کی سماپتی کر دی جائے - تو ڈاکٹر امبیدکر ہندوؤں سے الگ نہ ہونگے - اور نہ اپنے انویائیوں کو ایسی صلاح دیں گے - پرنتو یدی ڈاکٹر امبیدکر کے ایسے وچار ہوتے - تو وہ آریہ سماج میں سمت ہونے کی صلاح کو ٹھکرا نہ دیتے - آریہ سماج نے ذات پات کو جڑ سے اُکھاڑ دیا ہے +

نوٹ :- خط کتابت صرف ہندی میں کریں اردو میں نہ کریں +

سنسکرت پاٹھ مالا

کے چار بھاگ منگائیے - اور پرتی دن آدھ گھنٹہ پڑھ کر ایک ورش میں مہابھارت سمجھنے کی یوگیتا پراپت کر لیجئے - ۲۴ بھاگوں کا مولیہ ۶ روپے ۱۲ - بارہ بھاگوں کا مولیہ ۴ روپے ۸ - چھ بھاگوں کا مولیہ ۲ روپے - تین بھاگوں کا مولیہ ایک روپیہ +

سوادھیائے منڈل اوندھ (ضلع ستارہ)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سماجک سماچار

چھ ہزار عیسائی ہندو دھرم میں

کلکتہ ۲۹ - نومبر ہندو مشن کی طرف سے سنتھال پرگنہ میں پرچار کا کام بڑے زور سے کیا جا رہا ہے ۔

اس علاقہ میں عیسائی مشنریوں کے بڑے بڑے گڑھ ہیں - اور انہوں نے ہزاروں آدمی عیسائی بنا لئے ہیں - معلوم ہوا ہے کہ ہندو مشن کی کوششوں سے تقریباً چھ ہزار عیسائی ہندو دھرم کی شرن میں آ گئے ہیں - انہیں ورغلانے کے لئے عیسائیوں کی طرف سے تاریخ دیا جا رہا ہے ۔

ایک لاکھ روپیہ دان

(بنارس ۲۷ - نومبر) مسٹر گوری شنکر پرشاد ایڈووکیٹ نے جو بنارس کے ایک سربرآوردہ پبلک کارکن ہیں - آریہ ودیا سبھا کو (جو مقامی دیانند اینگلو ویدک ہائی سکول اور یہاں کی دیگر تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں کو کنٹرول کرتی ہے) ایک لاکھ روپیہ دان دیا ہے ۔

ضلع گوجرانوالہ کی آریہ سماجوں میں دھاوا

پنڈت نندلال جی آریہ مشنری اپدیشک دیانند سالویشن مشن آج کل ضلع گوجرانوالہ اور لاہور کا دورہ کر رہے ہیں - وہ مشن کے کام کا پرچار کرتے ہیں - آشا ہے کہ جن مہانبھاؤں کے پاس وہ جائیں گے - وہاں کے سجن یتھا شکتی سہائتا کریں گے ۔

(پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور)

علاولپور میں ویدک دھرم پرچار

ماہ ستمبر میں شری سوامی بھگوانند جی مہاراج ۱۵ دن کتھا کر گئے - اب ۲۰ - نومبر سے ۲۸ - نومبر ۱۹۳۶ء تک پوجیہ شری سوامی گنگا گری جی مہاراج آچاریہ گورو کل رائے کوٹ نے اپنے منوہر سنگیت اپدیشوں سے کرتارتھ کیا - منوہر کتھا ہر روز رات کو شری لالہ تلسی رام جی رامچندر جی مہاجن کے وسیع مکان میں ہوتی تھی حاضری سالانہ جلسوں سے بھی بہت زیادہ ہوتی تھی - آریہ ہندو سکھ مسلمان نر ناری سب شری سوامی جی مہاراج کے پربھاوشالی دیا کھیانوں سے پربھاوت ہوتے تھے - ۲۹ - نومبر سے پوجیہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے شری مہاشہ گلشن رائے جی بھجنیک پہنچ گئے ہیں ۔

---

۲۷ - ۲۸ - نومبر کو شری لالہ ولیشین بندھو جی سنگیت پرچارک و دیالیہ جالندھر نے بھی اپنے سر پیلے منوہر گانوں سے جنتا کو کرتارتھ کیا - سب کارروائی سالانہ جلسوں سے کہیں ادھک لائق و اثر ثابت ہوئی - یہ سب علاولپور نواسی پوجیہ پنڈت مہتر اداس جی - شری ڈاکٹر لال چند جی شری مہاشہ رامچندر جی مہاشہ چندر گپت جی و دیگر آریہ سجنوں کے دھیان دینے ہوئے اُتساہ کا پھل ہے - میں شری سوامی جی و اپدیشک ہوئے سب مہانو بھاووں و پرتی ندھی سبھا کا دھنیہ واد کرتا ہوں - ساتھ ہی مہرشی دیانند و آریہ سماج کا دھنیہ واد کرتا ہوں - جن کی شکشا سے ایسے شبھ اوسر پراپت ہو سکتے ہیں - انت میں پار برہم پرمیشور کا اتی دھنیہ واد کرتا ہوں - جس کی اپار دیا سے یہ سب کارروائی نرولگھن سماپت ہوئی ۔

پوجیہ آریہ سنیاسی مہاتماؤں سے پرارتھنا کرتا ہوں - کہ اپنا اموجہ سمیہ میری نگری کے لئے بھی پردان کیا کریں - میں چاہتا ہوں - کہ ایسے سادھو سنگ اکثر ہوتے ہی رہیں - کہ پاکر کے آریہ سادھو مہاتما مجھ سیوک کی ادویک کٹی میں پدھار کر کرتارتھ کیا کریں ۔

(نرویک گووردھن پرشاد آریہ سیوک)

دیانند اپدیشک ودیالیہ کے نئے آچاریہ

پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے ۱۰ - نومبر کے اجلاس میں شری پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی سمپادک آریہ کو دیانند اپدیشک ودیالیہ کا آچاریہ مقرر کیا ۔

چنانچہ ۲۰ - نومبر ۱۹۳۶ء کو انہوں نے اس عہدہ کا چارج لے لیا - اس اوسر پر ودیالیہ کے بھون میں ایک سبھا کی گئی - جس کے پردھان شری آچاریہ رام دیو جی تھے - ودیالیہ کے ادھشٹاتا شری پنڈت گیان چند جی آریہ سیوک نے سبھا کے اس فیصلے کی پرشنسا کی اور کہا - کہ پنڈت جی (نئے آچاریہ) کے ادھین ودیالیہ کے لئے مفید ثابت ہوگی - بعد ازاں شری آچاریہ پردھان جی نے ودیالیہ کے ودیارتھیوں کو اپدیش دیا - اور آشا ظاہر کی کہ وہ انہیں سچے براہمن بننے کی تعلیم دیں گے - اور فرمایا - کہ شری پنڈت پریہ ورت جی آج سے آپ کے

آچاریہ ہیں - جہاں تک ہو سکے گا - یہ آپ کو ودیا سے اُنت کرنے کی کوشش کریں گے - اور جیسے تک ممکن ان روایات کو قائم رکھیں گے - جو کہ آپ کے پہلے آچاریہ شری سوامی سوتنترانند جی نے قائم کی تھیں ۔

بعد ازاں شری پنڈت پریہ ورت جی نے فرمایا - کہ سبھا نے جو بوجھ میرے کندھوں پر ڈالا ہے - میں اپنے آپ کو اس کے یوگیہ نہیں سمجھتا - لیکن سبھا نے جب مجھے اس کام کے کرنے کا حکم دیا - تو میں ایک سپاہی کی حیثیت سے اس حکم سے انکار نہیں کر سکا - میں اپنی پوری شکتی سنستھا کی اُنتی کیلئے خرچ کرونگا - آخر میں شری ادھشٹاتا جی نے شری پردھان جی کا شکریہ ادا کیا - اور کارروائی ختم ہوئی ۔

آریہ یووک سنگھ گورودت بھون لاہور

(۱) کئی نوجوان بھائی روزگار کی تلاش میں لاہور آتے رہتے ہیں - کئی مجلسوں کے ودیارتھی پڑھا لینے وغیرہ کا کام تلاش کرتے رہتے ہیں - ان کی سہولیت نیز ان اصحاب کی سہولت کے لئے جنہیں اپنے لڑکے لڑکیوں کی شکشا کے لئے اچھے استادوں کی ضرورت رہتی ہے - آریہ یووک سنگھ کی طرف سے ایک رجسٹر کھولا گیا ہے - جس میں متلاشیان روزگار اور ملازم رکھنے والوں کی فہرست ہوگی - اور ضرورت مند اصحاب کی اس بارے میں سہائتا کی جائے گی - اس خدمت کے لئے سنگھ کوئی معاوضہ نہیں لے گا ۔

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کے سماچار

مورخہ ۸ - نومبر ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج مٹھ ٹوانہ نے مندرجہ ذیل شوک سماچار پاس کیا ہے - نیز اس کی ایک کاپی مرحوم کے سمبندھیوں کے پاس بھی بھیجی گئی ہے ۔

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کا

شوک سماچار یہ ادھیویشن لالہ رتن چند جی نرولہ ہٹالی نواسی کے پرلوک گمن کو کھیدہ کی درشٹی سے دیکھتا ہے - اور یہ انوبھو کرتا ہے - کہ ان کی اکسمات مرتیو سے ایک ایسی جگہ خالی ہو گئی ہے - جس کا پُر

ہونا مشکل دکھائی دیتا ہے - آپ غالباً ضلع شاہ پور میں پہلے آریہ سماجی تھے - اس دکھ کے سمیہ میں یہ آریہ سماج ان کے سمبندھیوں کے ساتھ سہانوبھوتی پرکٹ کرتا ہوا اُن کی آتمک شانتی کے لئے پربھو سے پرارتھنا کرتا ہے ۔

(۲) سنتیہ اپدیشک مالا کی کتھا ختم ہونے کے بعد آچاریہ رام دیو جی کے لیکھوں "پراچین بھارتیہ ویدک دھرم" کی کتھا آریہ سماج میں شروع کی گئی ہے - جسے بڑا پسند کیا جا رہا ہے ۔

(۳) مورخہ ۱۴ - نومبر ۱۹۳۶ء بروز شکروار رشی نروان بڑے سماروہ کے ساتھ آریہ سماج مندر میں منایا گیا - جس میں رشی دیانند کے جیون کے متعلق مضمون دکو ہتا ئیں پڑھی گئیں - انت میں ویدک پرچار مشن فنڈ کیلئے اپیل کی گئی - جو کہ جلد ہی سبھا کو بھیج دی جائیگی ۔

(۴) مورخہ ۲۲ - نومبر ۱۹۳۶ء کو ماسٹر ہیمراج جی کے گھر پر ان کے بالک کا نام کرن سنسکار آریہ سماج کی طرف سے کرایا گیا - سروسمتی سے بالک کا نام ستیہ پال رکھا گیا - سنسکار کی سماپتی پر ماسٹر جی نے اپستھت جنتا کا موہن بھوگ سے ستکار کیا ۔

(موہن لال منتری آریہ سماج مٹھ ٹوانہ)

اعلان

(۱) لالہ بھگوان رام آریہ ساکن منڈی ضلع انبالہ کو دیانند سالویشن مشن پنجاب کا اپدیشک یکم دسمبر ۱۹۳۶ء سے مقرر کیا گیا ہے - جن مہانبھاوؤں کے پاس وہ مشن کے لئے بھکشا کے واسطے جاویں - وہ آشا ہے کہ ضرور ان کی سہائتا و حوصلہ افزائی کریں گے ۔

(۲) آریہ سماجوں کے منتری مہاشیوں سے نویدن ہے - کہ جب کبھی کوئی مشن کا اپدیشک پرچار و بھکشا کے لئے جاوے - تو جو چندہ وہاں سے اکٹھا ہو اس کی اطلاع لالہ دیوی چند جی ایم اے پردھان دیانند سالویشن مشن پنجاب ہوشیارپور کو حتے الوسع ضرور اور جلد دے دیا کریں ۔

(بھیرو رام کلرک مشن)

"پرکاش" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں ۔

گوروکل کورو کشیتر کے سماچار

موسم بہت اچھا ہے۔ چکتسالیہ بیماروں سے بالکل خالی پڑا ہے۔ گوروکل کے ڈاکٹر لالہ بکھند لال جی کے چلے جانے سے جو جگہ خالی ہوئی تھی۔ اس پر شری آتما نند جی آیوروید النکار مقرر ہو کر آ گئے ہیں۔ آپ اسی گوروکل میں تعلیم پا کر سناتک ہوئے ہیں ❊

گوروکل باغ کو بڑھانے کے لئے بہت سے نئے پھلدار درخت لگائے جا رہے ہیں۔ تخمیناً ۵۰-۶۰ امرود کے پیڑ باہر سے منگوا کر لگوائے گئے۔ اس ہفتہ ناگپور سے سنگترے کے ۲۰۰ پیڑ منگوا کر لگائے گئے ہیں۔ اس کام کے لئے انبالہ کے مشہور آریہ شری بابو بلاکی داس جی نے ایک سو ایک روپیہ گوروکل کو دان دیا تھا۔ شری لالہ امرت رائے جی نے بھی اس کام کے لئے ایک سو ایک روپے دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ ان سے روپیہ وصول ہونے پر اور بھی بہت سے سنگترے کے پیڑ ناگپور سے منگوا کر لگوائے جائیں گے ❊

گوروکل میں دیوالی کا تہوار بڑی رونق سے منایا گیا۔ برہمچاری دو دن پہلے سے اس کی تیاری کر رہے تھے۔ اور انہوں نے بہت سے قندیل اور غبارے بنائے تھے۔ دیوالی کے دن صبح کرساکشی کا میچ ہوا۔ اس میں چار پارٹیوں نے حصہ لیا۔ (۱) برہمچاری (۲) ادھیاپک (۳) باغ اور گؤ شالا کے کرمچاری (۴) بھنڈارا اور دیگر کرمچاری ❊

اس مقابلہ میں باغ اور گؤ شالا کے کرمچاریوں کا دل جیتا۔ شام کو بڑے ہون کے بعد یگیہ شالہ میں سبھا ہوئی۔ یگیہ شالا کو موٹو۔ جھنڈیوں اور پھول پتیوں سے خوب سجایا گیا تھا۔ سبھا میں گوروکل کے ادھیاپکوں اور دیگر کرمچاریوں نے لیکچر دیئے۔ اور بھجن ہوئے۔ سبھا کے بعد مٹھائی بانٹی گئی۔ روشنی اور آتشبازی کی گئی۔ برہمچاریوں نے اپنے بنائے ہوئے غبارے اڑائے ❊

سینچر وار کو کل رشی اتسو منایا گیا۔ صبح کے وقت برہمچاریوں اور ادھیاپکوں کا ہاکی میں میچ ہوا۔ گوروؤں نے چیلوں کو دو گولوں سے ہرا دیا۔ بعد دوپہر سبھا ہوئی۔ جس میں بڑے برہمچاریوں نے مختلف مضمونوں پر لیکچر اور رشی جیون پر بھجن کہے ❊

گوروکل کا سالانہ جلسہ فروری کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔ جو سجن اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ جلسے کے موقعہ پر کرا سکیں گے۔ اگر کوئی سجن اس وقت داخل کرانا چاہیں تو اب بھی داخل کرا سکتے ہیں ❊

(پرم بندھو مکھیا ادھشٹھاتا گوروکل کورو کشیتر۔ ضلع کرنال)

گوروکل ملتان کا سالانہ جلسہ

اس سال گوروکل ملتان کا سالانہ جلسہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء ہونا نشچت ہوا ہے۔ بڑے بڑے ودوان اُپدیشکوں اور یوگیہ بھجنیکوں کے پدھارنے کی آشا ہے۔ سب آریہ نرناری اس دھرم میلے میں سمت ہو کر لابھ اٹھاویں۔ اور ہمارے اُتساہ کو بڑھاویں۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی نئے برہمچاریوں کا داخلہ جلسے کے بعد ۲۸ دسمبر کو ہوگا۔ جو سجن اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ ابھی سے گوروکل کے دفتر سے نیماولی منگوا کر ان دنوں پہلے پیش کر کے آشرم بالکوں کو ساتھ لے کر درشن دیویں ❊ (ادھشٹھاتا)

میلہ گڑھ مکتیسر میں پرچار یگیہ

شری پنڈت ہردے پرکاش بھار دواج پردھان آریہ سماج اندر کوٹ شہر میرٹھ کی

آریہ سماج لدھیانہ میں رشی اُتسو

آریہ سماج لدھیانہ کے اُتساہی ممبروں نے اپنے وشال مندر میں رشی اُتسو نہایت شان و شوکت سے اُتساہ پوروک زیر صدارت ڈاکٹر مختیار سنگھ جی پردھان آریہ سماج لدھیانہ منایا۔ سماج مندر جھنڈیوں اور ویدمنتر ماٹوز سے خوب سجایا گیا تھا۔ وہ سبھا میں رشی دیانند جی مہاراج کی بڑی تصویر شوبھا دے رہی تھی۔ لالہ بابو رام جی منتری پنڈت ہر دیال جی تھاپر ماسٹر کرشن سنگھ جی جائنٹ پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی لدھیانہ نے رشی جیون پر وکھیان دئیے۔ اور کنہیا لال آریہ گرلز سکول لدھیانہ کی چھاتراؤں نے رشی بھگتی کے منوہر بھجن سنائے۔ تمام مندر حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پوجیہ شری سوامی ستیانند جی مہاراج نے اپنی شُبھ بھاشا میں منوہر اُپدیش میں رشی دیانند جی مہاراج بھگتی کا پریچے دے کر اُتسو کی شوبھا کو چار چاند لگا دیئے۔ اور بہت سے معززین کے علاوہ جسٹس رائے بہادر رنگی لال جی ایم۔ اے سابق جج ہائی کورٹ پنجاب نے پدھار کر رشی دیانند کی بھگتی کا ثبوت دیا۔ آریہ سماج لدھیانہ کے مشہور ہرنام بینڈ نے اپنے خاص انداز کی سریلی تانوں سے حاضرین کو خوب محظوظ کیا۔ اور چار آنے فنڈ کی اپیل کی گئی۔ آشا ہے کہ بہت جلد تیس روپے پورے کر کے سبھا کی سیوا میں ارپن ہوں گے ❊

"پرکاش" کے رشی انک کی مقبولیت

"پرکاش" کا رشی انک جو ہر سال نہایت شان سے نکلتا ہے۔ اس سال بھی پوری شان سے نکلا۔ جس کے لئے ہم پرکاش کے سنچالکوں کو ہاردک بدھائی دیتے ہیں۔ اس سال بھی ہم نے چار سو رشی انک منگوائے۔ جو اس قدر مقبول ہوا کہ ہاتھوں ہاتھ بک گیا۔ جس میں سے ایک سو کے قریب شہر کے معززین اور بہت سے عہدہ داران کی بھینٹ کئے گئے۔ جنہوں نے اسے نہایت پسند فرمایا اور شوق سے پڑھا۔ باقی آریہ ہائی سکول کے طلبا اور دیگر صاحبان کو دیا گیا۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ اس سے زیادہ نہیں منگوائے۔ ورنہ جو ممبر رشی انک کے نہ ملنے کی وجہ سے مایوس ہو گئے۔ ان سے شرمندہ نہ ہونا پڑتا۔ یہی کارن ہے کہ باہر کے ممبروں کو بھی نہیں بھیج سکا۔ اس سال ایسا شاندار نمبر کم قیمت پر دینے کیلئے کارکنان "پرکاش" لاہور مبارکباد کے مستحق ہیں ❊

(نہنگو رام منیجر آنند آشرم لدھیانہ)

آریہ سماج بہرام پور کا سالانہ چناؤ

مورخہ ۲۹۔ نومبر ۱۹۳۶ء کو آریہ سماج بہرام پور ضلع گورداسپور کا سالانہ چناؤ مندرجہ ذیل ہوا:۔

پردھان لالہ داس مل حکیم نندہ۔ اُپ پردھان

کو سنتوش دی پبلک کی امداد سے چھوٹا پرچار نیاپیہ پر قصبہ کارنیک استھان گرداسپور کا ۸ دن تک ہوا۔ پندرہ اُپدیشکوں نے ویدک دھرم پرچار کیا۔ دو غیر ہندو شدھ ہوئے۔ اور دو لڑکوں کا یگیوپویت سنسکار کیا گیا۔ کئی ہزار ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ روزمرہ ۱۲ بجے رات تک ویدک دھرم پرچار ہوتا رہا ❊

(منتری آریہ سماج اندر کوٹ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

۲۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

پہلی خوراک ہی اپنا پورا اثر دکھلاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مسوڑھوں کا سدھ کھجلی۔ خون کا ضائع ہونا تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ کوئی مغربی دوا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ قیمت ۸ر (دو روپیہ ۸) محصولڈاک ۸ر۔ ہر گارنٹی۔ دوائی استعمال کرنے کے دس سال کے اندر اندر اگر دوبارہ مرض ہو جائے۔ تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی۔ اس سے بہتر دوائی بتانیوالے کو

ملنے کا پتہ:۔ ...

میڈیکل ہال۔ ... فتح گڑھ۔ بیگو۔ ضلع فیروزپور (پنجاب)

جریان اور منی کی خرابی کے لئے

مدن منجری گولیاں

جریان۔ احتلام۔ دلپتلاپن منی کی خرابی سے ہونے والے جملہ امراض کو رفع کر کے بدن میں حیرت انگیز طاقت لاکر لطف زندگی حاصل کراتی ہیں۔ فی ڈبی ایک روپیہ۔ (عہ)

راج وید نارائن جی کیشوجی۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

جالندھر ایجنٹ:۔ ڈاکٹر سربنس لال نزد ریلوے پل ...

لاہور کیلئے ایجنٹ بنانے کے قواعد آسان ہیں

مفت آیور ویدک گیان ذوق طلب معلومات و ڈاکٹری رکھنے والو مفت

گھر بیٹھے آیوروید۔ یونانی۔ حکمت۔ ہومیوپیتھک۔ بائیوکیمک۔ ڈاکٹری کی سندات حاصل کرنے کیلئے فوراً مفت طلب کریں۔

منیجر: اولڈ انڈین میڈیکل کالج۔ کوٹ گڑھ۔ شملہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صحت و صفائی

سانس لینے کا بہترین طریق

اگر ہم اپنے منہ کو آئینہ کے سامنے کھولیں۔ تو ہمیں اپنے گلے میں پیچھے کی طرف ایک پردہ سا لٹکتا نظر آئیگا۔ جسے حلق کا نام دیا جاتا ہے۔ اس نرم و نازک حلق (تالو) کے جلد جلد حرکت میں آنے سے سوتے وقت انسان خراٹے بھرتا ہے۔ اور آس پاس کے سوئے ہوئے لوگوں کی نیند حرام کر دیتا ہے۔ اور یہ عموماً منہ کھلا رکھ کر سونے کی حالت میں ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے بچاؤ کے لئے سوتے وقت منہ بند رکھنا چاہیئے۔

نیند میں خراٹے بھرنے کا علاج

اگر کسی کو منہ کھلا رکھ کر سونے کی عادت پڑ چکی ہو۔ تو اسے منہ بند کر کے سونے میں بہت دقت محسوس ہوتی ہے۔ محتاط والدین شروع سے ہی بچوں کو منہ بند کر کے سونے کی عادت ڈال دیتے ہیں۔ جس کا فائدہ آئندہ زندگی میں ظاہر ہوتا ہے۔ منہ سے سانس لینا ایک خراب عادت ہی نہیں۔ بلکہ ایک مستقبل خطرہ کا باعث بھی ہے۔ اور متعدد خرابیوں کا ذمہ دار ثابت ہوتا ہے۔ ہمیں جہاں تک ممکن ہو (بلکہ ہر حال میں) ناک سے سانس لینا چاہیئے۔ اور سوتے وقت منہ کو بند رکھ کر سونا چاہیئے۔

خاک کے ذرات کا اندر جانا

منہ سے سانس لینے میں ایک اور خرابی یہ ہے۔ کہ جو ہوا ہم سانس لیتے وقت اندر کھینچتے ہیں۔ وہ براہ راست ہمارے اندر چلی جاتی ہے۔ اور جو کچھ گرد وغیرہ کے ذرات اس میں ملے ہوتے ہیں وہ بھی ہمارے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ بخلاف اس کے ناک کے راستہ سانس لینے سے وہ ذرات وغیرہ ناک کے اندرونی بالوں میں اٹک جاتے ہیں۔ اور ہمارے اندر جانے والی ہوا ایک طرح سے صفا ہو کر جاتی ہے۔ گویا قدرت نے گندی ہوا چھاننے کیلئے ہمارے ناک کے اندر بالوں کی ایک چھلنی بنا رکھی ہے۔

اپنے دیش کی بات

پچیس ۲۵ برس بعد بھارت باسی بھوکوں مرینگے

لکھنؤ یونیورسٹی کے پروفیسر مکرجی نے انومان لگا کر کہا ہے۔ کہ ۲۵ برس کے بعد بھارت ورش کی جن سنکھیا اتنی بڑھ جائیگی۔ کہ دیش میں پیدا ہوئے کھادیہ پدارتھوں کا ٹوٹا ہو جائے گا۔ اس بڑھتی ہوئی جن سنکھیا کے لئے بھارت اناج نہیں اپجا سکتا۔

پروفیسر مکرجی کے مت انوسار چار سو سال پہلے بھارت ورش کی جن سنکھیا کیول ۱۰،۰۰،۰۰،۰۰۰ (دس کروڑ) تھی۔ آج وہ بڑھ کر ۳۷،۵۰،۰۰،۰۰۰ (سینتیس کروڑ پچاس لاکھ) ہو گئی۔ اتنی ادھک جن سنکھیا کیلئے کھادیہ پدارتھوں کا پیدا کرنا کوئی سادھارن سمسیا نہیں ہے۔

اس سمے کرشی کے اپیکت زمین بڑھنے کے بھاگی رتھ پریتن ہو رہے ہیں۔ بڑے بڑے جنگلوں کو صاف کر دیا ہے۔ گنگا سے نئی بھومی (Ganges Valley) کی ۶۵ فیصدی بھومی اس سمیہ کاشت ہو رہی ہے۔ پرنتو جب تک دیش بھر کی ساری بھومی کو کاشت کاری کے اپیکت نہ بنایا جائے گا۔ تب تک کھادیہ پدارتھوں کی اس کمی کو پورا کیا جانا سمبھو نہیں۔

سوادھیائے کیلئے نادر موقعہ

ویدک وِنَے لیکھک آچاریہ دیوشرما جی ودیا النکار۔ اس پستک میں ہر روز کی پرارتھنا منتروں کی سندر اور مدھر ویاکھیا کی گئی ہے۔ اسی طرح ورش بھر کیلئے ۳۶۵ پرارتھنائیں اس پستک میں سنگرہ کی گئی ہیں۔ پستک تین بھاگوں میں چھپی ہے۔ ایک بھاگ کا مولیہ ایک روپیہ اور تین بھاگوں کا ۳ روپے ہے۔

براہمن کی گئو لیکھک آچاریہ دیوشرما جی ودیا النکار۔ سچے براہمن کی بانی میں کیا جادو بھرا رہتا ہے۔ اس پستک میں اس سوکت کا سندر انوواد کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

سوم سرووَر لیکھک پنڈت چمو پتی جی ایم۔ اے۔ اس پستک میں سام وید پومان سوکت کی سندر ویاکھیا ہے۔ سوم شبد سے وید میں کیا مطلب ہے۔ یہ پستک میں اچھی طرح دکھایا گیا ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ ۸ر۔ سادہ ایک روپیہ ۴ر

یوگیشور کرشن لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ کرشن کا سرل پرمانک اور پورن جیون چرتر پڑھنے کیلئے اس پستک کو منگا لیجئے۔ بھاشا سرل اور محاورے دار ہے۔ چھپائی سندر ہے۔ مولیہ ایک روپیہ ۸ر

ہماری دیگر پستکیں

بھارت ورش کا اتہاس۔ تین کھنڈوں میں۔ لیکھک آچاریہ رام دیو جی۔ مولیہ ۳ بھاگوں کا ۵ روپے ۴ر

پران ہمیالوچن۔ پرانوں میں یہ آلوچناتمک گرنتھ ہے۔ قیمت ۲ روپے۔ دھرم اپدیش۔ سوامی شردھانند جی کے اپدیشوں کا سنگرہ دو بھاگوں میں قیمت ایک روپیہ ۸ر۔ سنسکرت پرویشکا۔ دو بھاگ۔ سنسکرت سیکھنے کی ریڈریں قیمت ۱۲ر (رعایتی)

برہمچریہ سندیش۔ اس وشے پر اب تک لکھی گئی پستکوں میں سے یہ اُتم ہے۔ قیمت دو روپے

استریوں کی ستنترتا۔ دیویوں کے ہاتھ میں دیجئے۔ اور کنیا پاٹھ شالاؤں میں انعام بانٹنے کیلئے اس سے اچھی پستک نہیں مل سکتی۔ اس پر پانچ سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ قیمت ۱۲ر

منو شکھشا وگیان۔ چھوٹے بچوں کو سکھشا کیسے دی جائے اس پر یہ پرمانک پستک ہے اس پر چودہ سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ قیمت ۲ روپیہ ۸ر۔ مفصل سوچی پتر مفت

مینیجر، پستک بھنڈار گورکل کانگڑی ہردوار | برانچ مینیجر، برہمچاری اینڈ کمپنی ہسپتال روڈ لاہور

انتی کی اور سنسار

شیشے کی ریل گاڑی

جرمنی میں یاتریوں کے لئے ایک شیشے کی ریل گاڑی بنائی گئی ہے۔ گاڑی کا اوپر کا بھاگ پورا سب شیشے کا ہے۔ جس سے گاڑی میں بیٹھے ہوئے یاتری باہر کی سب چیزیں دیکھ سکتے ہیں۔ ایسی گاڑیاں پہاڑی استھانوں، جنگلوں اور دوسرے درشنیہ استھانوں میں چلائے جانے پر بڑی ہی اپیوگی ہوں گی۔

پاؤں سے چتر کاری

وی آنا میں ایک رومانین سپاہی نے حال ہی میں اپنے چتروں کی پردرشنی کی ہے۔ اس سپاہی کے گت مہا یدھ میں ہاتھ ناکام ہو گئے تھے۔ جتنے بھی چتر تھے وہ سب اس نے اپنے دائیں پاؤں سے بنائے ہیں۔

گھڑی کے کیس میں فونوگراف

ایک امریکن وگیانک نے ایک ایسا فونوگراف بنایا ہے۔ جو ایک گھڑی کے کیس میں بند کیا جا سکتا ہے۔ فونوگراف بالکل مکمل ہے۔ اور چابی دینے پر بڑے فونوگراف کی طرح ہی بجتا ہے۔ کہتے ہیں سنسار کا یہ سب سے چھوٹا فونوگراف ہے۔

آدھے منٹ میں آئیس کریم

بوڈاپیسٹ پردرشنی میں ایک مشین دکھائی جا رہی ہے۔ جس کے آوشکارک کا کہنا ہے کہ وہ تیس سکینڈ میں آئیس کریم تیار کر دیتا ہے۔ سادھارن مشینیں آئیس کریم بنانے میں ایک گھنٹے سے ادھک سمیہ لیتی ہیں۔

وچتر جھولا

بوڈاپیسٹ کی اسی پردرشنی میں ایک اور وچتر چیز ہے۔ یہ ایک بجلی کا جھولا ہے۔ اس میں کسی ویکتی کو لٹا کر کسی چیز کے سنگھائے کھلائے بنا بے ہوش کیا جا سکتا ہے۔ یہ جھولا ڈاکٹروں کے لئے بڑے کام کی چیز ہوگی۔

صنعت و حرفت

صوبہ سرحد میں دولت کے انبار

از جناب صوفی لچھمن پرشاد۔ ایڈیٹر "مستانہ جوگی" لاہور

ضلع پشاور، کوہاٹ، بنوں، اور اس سے پار کا علاقہ کہ جہاں پٹھانوں کے آزاد قبائل آباد ہیں۔ اس سے تین ہزار سال پہلے یہ تمام ہندو تھے۔ اور بہت سے ہندو شہر آباد تھے۔

ان علاقوں میں مختلف نام کی بے شمار ڈھیریاں ہیں۔ جو در اصل پرانے شہروں کے کھنڈرات ہیں۔ جو کہ ٹیلوں کی شکل میں تمام صوبہ سرحد میں پھیلے ہوئے ہیں۔ تخت بائی متصل نوشہرہ اور اسی قسم کی بہت سی ڈھیریاں مشہور ہیں۔ ان کو جب کھدوا جاتا ہے۔ تو ان میں سے پرانے وقت کے سکے زیورات، برتن۔ زمانہ بدھ اور ہندو دھرم کے دیوتاؤں کی مورتیاں اور کتبے برآمد ہوتے ہیں جن سے اندازہ لگتا ہے۔ کہ اب سے چار ہزار سال پہلے یہ تمام علاقہ ہندوؤں اور بودھوں کا مرکز تھا۔

اب تک صرف تخت بائی اور چند دیگر ڈھیریوں کی محکمہ آثار قدیمہ نے کھدائی کر کے کچھ پرانی اور نادر اشیاء ہی برآمد کی ہیں۔ اور کچھ نہ کچھ وہاں کے مقامی باشندوں کو کھودنے پر ملتا رہتا ہے۔ ٹیکسلا کے کھنڈرات جو کہ ضلع راولپنڈی میں ہیں۔ انہی ڈھیریوں کے سلسلہ میں سے ہیں۔ مٹی کے برتن۔ اور پرانی اینٹوں وغیرہ کی موجودگی سے ان ڈھیریوں کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں پر کسی زمانہ میں شہر آباد تھے۔ اربوں روپیہ کی دولت ان ڈھیریوں میں ہزاروں سالوں سے محفوظ ہے۔

اس کے علاوہ بذات خود یہاں کی زمین بہت زرخیز ہے۔ کچے ہیرے میں نے اس علاقہ میں بے شمار دیکھے ہیں۔ دریائے اٹک اور اس کے معاون دریاؤں کی ریت میں سونا ہی سونا ہے۔ مقام چلاس صوبہ سرحد کی ریت کے نمونے پر میں روشنی ڈال چکا ہوں۔ جو کہ گلگت کے قریب ہے۔ ان علاقوں میں سونے، چاندی، کوئلہ اور دیگر قیمتی چیزوں کی کانیں ہیں۔ آج میں تحصیل چارسدہ ضلع پشاور کے دریا سوات کی نسبت کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔

دریائے سوات موضع چارسدہ کے قریب سے ہو کر گذرتا ہے۔ اس کی ریت میں چلاس کی نسبت سونے کے موٹے ذرے بکثرت ملتے ہیں۔ صرف ہاتھ سے ہی پانچ منٹ میں ایک شخص ایک رتی سونے کے ذرے چن سکتا ہے۔ ملک کے بیکار اگر نیاریوں کو نوکر رکھ کر اس ریت سے سونا نکالنے کا کام ہاتھ میں لیں۔ تو آج وہ مالا مال ہو سکتے ہیں۔ یا ایم۔ ایس سی یا بی۔ ایس۔ سی پاس سائنٹفک طریقہ سے اس ریت سے سونا نکالنا چاہیں۔ تو وہ ایک دن میں اتنا سونا جمع کر سکتے ہیں۔ کہ جتنا سنار ایک شخص سال میں اس ریت سے نکال سکتا ہے۔

مسلمانوں کی آمد سے پہلے صوبہ سرحد کا تمام علاقہ ہندو تھا۔ اور ہزاروں سال سے ہندو ہی چلے آتے تھے۔ انہوں نے انہی پہاڑوں سے سونا چاندی اور دیگر رتن جمع کئے تھے۔ وہ اب ڈھیریوں کے نام سے کھنڈرات کی شکل میں محفوظ پڑے ہیں۔ انہی بزرگوں کی نسل اب پٹھان کہلاتی ہے۔ علم کی روشنی سے یہ محروم ہیں۔ ساتھ ان میں تعلیم ہوتی۔ تو یہ اپنی پیداوار سے اپنے علاقہ کو بہشت بنا لیتے۔ یہاں کی آب و ہوا اتنی اچھی ہے۔ کہ صحت کے لحاظ سے ہندوستان کا کوئی حصہ اس علاقہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہاں لوگ مہمان نواز اور بہادر ہیں۔ لیکن جہالت ان کو دنیوی دوڑ میں بڑھنے نہیں دیتی۔ ان کے بزرگ علم و ہنر کے منبع تھے۔ اور ان کو معلوم تھا کہ وہ سونے کی سرزمین میں بستے ہیں۔

دریائے اٹک کا قرب و جوار قیمتی پتھروں اور سونے سے اٹا پڑا ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ جدید طریقوں سے اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ میں نے اس علاقہ کی چپہ چپہ زمین کو دیکھا بھالا ہے۔ جہاں اب تک ہندو بزرگوں کے بے شمار نشان ملتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سرزمین کے باشندے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

ٹماٹر

یہ ایک معمولی پھل ہے۔ لیکن تندرستی کیلئے نہایت مفید چیز ہے۔ ٹماٹر میں وٹامنس "سی" کی بہتات ہونے کی وجہ سے بہت سی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ جو بچے کمزور ہونے لگتے ہیں۔ وہ ٹماٹر کھلانے سے جلد تندرست ہو جاتے ہیں۔ ٹماٹر کو پکا کر کھانے کی بجائے کچا ہی کھلانا چاہیئے۔ پکانے سے ٹماٹر میں جو وٹامنس ہوتے ہیں۔ وہ جاتے رہتے ہیں۔ صبح خالی پیٹ ٹماٹر کھانے سے تندرستی قائم رہتی ہے۔ اگر ایک کچا ٹماٹر روزانہ صبح کھا لیا جائے۔ تو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی دوا کرنے کی ضرورت نہ پڑے گی۔

بنگال میں ایک مرض بیری بیری کثرت سے ہوتا ہے۔ اس کے مریض ٹماٹر سے صحت یاب ہو سکتے ہیں۔

قدرت نے نہ معلوم ان میں کیا جادو بھر دیا ہے؟

یہ الفاظ ہیں ان صاحبان کے جو بے حد کوششوں کے بعد بھی مایوس ہی رہے۔ آخر کار مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کیا۔ اور بفضل خدا چند ہی روز میں قبض۔ بدہضمی، خون دمنی کی خرابی وکمی۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ سے نجات حاصل کر کے مکمل صحت و تندرستی، طاقت و توانائی اور مردمی حاصل کر کے عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آپ بھی ایکدفعہ آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ ۵ ڈبیہ چار روپے علاوہ محصولڈاک۔

آتنک نگرہ فارمیسی۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

ڈاکٹر ایس کے برمن لمیٹڈ

پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

پچاس برس سے زیادہ کا مشہور و لاثانی پیٹنٹ دوائیوں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

ہر گھر میں رکھیے

جوڑی تاپ

ٹریڈ مارک

STAR MARK REGD

تپ و لرزہ اور اطحال کی دوا

دوا کھانے سے پہلے

ملیریا اور باری کے بخار کیلئے اکسیر ہے۔ تین چار خوراک کے پیتے ہی ملیریا کے کیڑے مر کر بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے خون گاڑھا اور اجابت خلاصہ آتی ہے ملیریا کیلئے اس کے مقابلہ میں کوئی دوا نہیں۔ نقلی دوا سے ہوشیار۔ قیمت بڑی شیشی پندرہ آنے ڈاک محصول۔ ار چھوٹی شیشی ۸/ محصولڈاک ۷/

دوا کھانے کے بعد

رنگ ٹک

داد کا مرہم

ایک دو بار لگانے ہی کھجلی مٹتی اور جلن جاتی رہتی ہے۔ نیا خواہ پرانا کیسا ہی داد کیوں نہ ہو۔ اس کے دو تین بار لگاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبی چار آنے ۳/ محصولڈاک۔ چھ ڈبی تک ۷/

نمونہ ڈیڑھ آنہ جو صرف ایجنٹوں سے ملسکتا ہے

نوٹ:۔ ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں کے ہاں اور دوا خانوں میں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈاکٹر برمن کا نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

ایجنٹ: لاہور میں مینیجر پیسہ اخبار۔ امرتسر میں ڈاکٹر مدن لال اینڈ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Regd. No. L. [illegible]

प्रकाश श्रद्धानन्द अङ्क

The "Prakash" Lahore

شردھانند انک

ہفتہ وار پرکاش لاہور

چندہ سالانہ
۴ روپے ششماہی ۲ روپے
۴ر سہ ماہی ایک روپیہ ۴ر
ودیش سے ۶ روپیہ یا
۹ شلنگ۔
فی کاپی ایک آنہ

پروپرائیٹر
کرشن بی۔اے
ایڈیٹر
ہتیشی علاوپوری

جلد نمبر ۳۲	اتوار ۶ پوہ سمت ۱۹۹۳ مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۵۰

سوامی شردھانند جی

(از یوگ دھیان ویاس بی۔اے)

تو ہندو قوم کا مشکل کشا تھا   تو اس کے درد و غم میں مبتلا تھا
مزاجِ قوم کو پہچانتا تھا   تو اس کا دردِ باطن جانتا تھا
سبق ایثار کا تو نے سکھایا   فدا جاتی پہ تن من دھن کیا تھا
تری قربانیوں نے غیر کا بھی   دلِ تاریک روشن کر دیا تھا
ہو شدھی اور ہندو سنگٹھن ہو   اسی میں اپنی جاتی کا بھلا تھا
اسے سینچا تھا خونِ دل سے تو نے   ہرا اس قوم کا پودا کیا تھا

ترے رہ پر جو ہندو گامزن ہوں
نہ پھر کیوں دور سب رنج و محن ہوں

اپنشد گاتھا
شویتاشوتر اپنشد

برہم وادی بولے۔ کہ جگت
پہلا ادھیائے کرتا ایشور کیا ہے؟ ہم
کہاں سے اُتپن ہوئے ہیں؟ ہماری پالنا
کون کرتا ہے؟ اور کس کے نیائے نیموں میں
سکھ دکھ بھوگتے ہیں؟"

اُنہوں نے کہا۔ کال، وستوؤں کا سوبھاؤ، نیم، اکسمات (اتفاق) پانچ بھوت، یونی اور آتما یہ کارن ہیں۔ یہ وچار نے یوگیہ بات ہے ان پوروکے کارنوں کا سنیوگ آتما کے سبب سے نہیں ہے۔ کیونکہ آتما بھی سکھ دکھ بھوگنے کے سبب سے ایشور ارتھات سوادھین نہیں ہے"۔

برہم وادیوں نے دھیان میں لین ہو کر اس پرمیشور کی جو اکیلا ہی سارے کارنوں کا ادھشٹاتا اور شاسک ہو رہا ہے۔ اپنی پالک اور پریرک کارن جانا۔

انہوں نے دھیان میں ایشور کے چلائے ہوئے اس سنسار چکر کو دیکھا جس کا ایک گھیرا ہے۔ (جو کہ ایک پرکرتی ہے) جس کی تین ٹیاں ہیں۔ (جو کہ ستو۔ رج اور تم تین گن ہیں) جس کے ۱۶ انت ہیں۔ اور پچاس ارے ہیں۔ اور بیس چھوٹے ارے ہیں۔ جو ۶ اشٹکوں سے بندھا ہوا ہے۔ جس کے تین مارگ ہیں۔ اور جو دو نمت اور ایک موہ والا ہے۔ ارتھات دھرم ارتھ اور کام یہ تین مارگ ہیں۔ راگ اور دویش دو نمت ہیں۔ اور ممتا موہ ہے۔

پانچ سروتوں کے جل والی اور پانچ مہان بھوتوں سے اُگر۔ پانچ مہان بھوت ترنگوں والی اور پانچ گیان اندریوں کے مول والی اور پانچ دشا روپ بھنور والی۔ پانچ دکھ روپ ویگ والی۔ پچاس بھید والی اور ۵ کلیش روپ پرواہ والی اس سنسار روپ ندی کو ہم جانتے ہیں۔

جنم جنانتر میں جانے والا یہ ہنس روپ جیو آتما ایشور کے چلائے ہوئے اس سرو جیون استھان۔ سرو آشرے اور مہان برہم چکر میں گھومتا رہتا ہے۔ پرنتو اپنے آپ کو اور پریرک پرمیشور کو ویک سے جان کر اور نت نشچات پرماتما کا پرم پاتر ہو کر موکھش پراپت کرتا ہے۔

پرکرتی۔ جیو اور برہم یہ تینوں کا سمودائے ہے۔ ان تینوں کے داستوک شروپ کو جان کر برہم کو جاننے والا برہم میں لین اور برہم پرائن جنم سے مکت ہو جاتا ہے۔

کھشر ارتھات پرکرتی۔ اور اکھشر ارتھات جیو آتما ان دونوں کا پرسپر بھوگ اور بھوگتا کا سمبندھ ہے۔ پرمیشور ان دونوں کی رکھشا کرتا ہے۔ جیو آتما سوئم ایشور نہیں ہے۔ اتہ پرکرتی کا بھوگتا ہونے سے بندھن میں آتا ہے۔ پرنتو پرمیشور کا گیان پراپت کر کے بندھنوں سے چھوٹ جاتا ہے۔

جیو آتما اور پرماتما دونو اجنما ہیں۔ پرنتو جیو آتما الپگیہ ہے۔ اور پرماتما سروگیہ ہے۔ پرکرتی بھی اتپن ہوئی نہیں ہے۔ جیو آتما بھوگتا ہے۔ پرکرتی بھوگیہ ہے۔ انتر ایشور وشو کو رچتا ہے۔ پرنتو اکرتا کہلاتا ہے۔ جب منشیہ جیو اور پرکرتی اور پرماتما اس تری کا گیان پراپت کر لیتا ہے۔ تب اس کو برہم پراپت ہوتا ہے۔

پرکرتی جیو اور پاپوں کو ہرنے والا ایشور یہ تینوں ہیں۔ ان میں سے ایشور پرکرتی اور جیو کا شاسن کرتا ہے۔ اور دونو کا سوامی ہے۔ اس ایشور کے چنتن سے اور بار بار اس کا سمرن اور جاپ کرنے سے انت میں سمپورن اودیا کی نورتی ہو جاتی ہے۔

پرمیشور کو جان کر سب بندھنوں کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور اودیا آدی پانچ کلیشوں کے کھشین ہو جانے سے جنم اور مرن کا بندھن ٹوٹ جاتا ہے۔ پرمیشور کے دھیان اور اس کی اپاسنا سے ہی ایشور کی پراپتی ہوتی ہے۔

پرمیشور کو انتر مکھ ہو کر ہی جاننا چاہئے پرماتما کے اتیرکت جاننے یوگیہ اور کچھ نہیں ہے۔ جیو آتما پرکرتی کو اور سب کے پریرک ایشور کو جان کر مکت ہو جاتا ہے۔

اوم
رگ وید اُردو بھاشیہ

رگ وید — یجروید — اتھروید — سام وید

ویدامرت

ओ३म् अग्निः पूर्वेभि र्ऋषिभिरीड्यो नूतनैरुत
स देवां एह वक्षति ॥

(رگ وید منڈل ۱۔ ادھیائے ۱۔ سوکت ۱ منتر ۲)

لفظی ترجمہ (پوروے بھی) ورتمان اور پہلے سمیہ کے ودوان (نوتنئ) وید ارتھ کے پڑھنے والے برہمچاری اور نوین ترک اور کاریوں میں بھڑکنے والے پران (رشی بھی) منتروں کے ارتھوں کو دیکھنے والے ودوان ان لوگوں کے ترک اور کارنوں میں رہنے والے پران ان سبھوں کو (اگنی) وہ پرمیشور (ایڈیہ) ستوتی کرنے یوگیہ اور یہ بھوتک اگنی نتیہ کھوجنے یوگیہ ہے۔

تشریح جو منشیہ سب ودیاؤں کو پڑھ کے اوروں کو پڑھاتے ہیں۔ تتھا اپنے اپدیش سے سب کا اپکار کرنے والے ہیں یا ہوتے ہیں۔ وہ پورو شبد سے اور جو کہ اب پڑھنے والے ودیا گرہن کے لئے ابھیاس کرتے ہیں۔ وہ نوتن شبد سے گرہن کئے جاتے ہیں۔ اور وہ سب پورن ودوان شبھ گن سہت ہونے پر رشی کہلاتے ہیں۔ کیونکہ جو منتروں کے ارتھوں کو جانتے ہوئے دھرم اور ودیا کا پرچار اپنے ستیہ اپدیشوں کے سب پر کرپا کرنے والے نشکپٹ پرشارتھی۔ دھرم کے سدھ ہونے کے لئے ایشور کی اپاسنا کرنے والے اور کاریوں کی سدھی کے لئے بھوتک اگنی کے گنوں کو جان کر اپنے کاموں کو سدھ کرنے والے ہوتے ہیں۔ تتھا پراچین اور نوین ودوانوں کے تتو جاننے کے لئے یکتی پرمانوں سے سدھ ترک کارن دکار یہ جگت میں رہنے والے جو پران ہیں ان سب سے ایشور اور بھوتک اگنی کا اپنے اپنے گنوں کے ساتھ کھوج کرنے یوگیہ ہے۔ اور جو سروگیہ پرمیشور نے پورو اور ورتمان یعنی ترکال کے رشیوں کو اپنے سروگیہ پن سے جان کے اس منتر میں پرمارتھ اور بیوہار دو ودیائیں دکھلائی ہیں۔

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیں

چنے ہوئے پھول

(سنگرہ کرتا گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

(۱)

اپنی زندگی کی ترقی میں دوسروں کو حصہ دار بنانا سچی سیوا کا نشان ہے۔ لیکن صاف یا چھپے طور پر کسی بھی روپ میں اپنے آپ کو قابل تعریف مثال کے طور پر پیش کرنا سچی سیوا نہیں ہے۔

(۲)

پہلے کہنا اور بعد میں کرنا۔ اس کی نسبت پہلے کرنا اور بعد میں کہنا زیادہ اچھا ہے۔ لیکن سب سے اچھا تو کام کر کے چپ رہنا ہی ہے۔

(۳)

جب ہم کسی کی سیوا کریں۔ تب اس کی کمزوریاں دیکھ کر اکتا نہ جائیں۔ کمزوری کی وجہ سے ہی تو اس کی سیوا کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اگر اس میں کمزوریاں نہ ہوتیں۔ تو ہماری سیوا کی بھی اسے کیا ضرورت تھی۔

(۴)

انسان کتنی سیوا کر سکتا ہے۔ اس کا صحیح .... اندازہ اس کے رات دن کے گھریلو جیون سے لگ سکتا ہے۔ اس کی کتابیں اور لیکچر لوگوں میں اس کی عزت اور پبلک تقریروں سے ٹھیک ٹھیک پتہ نہیں چلتا۔ کیونکہ پلیٹ فارم کے جیون اور عملی جیون میں بہت دور کا فاصلہ ہو سکتا ہے۔

(۵)

اگر میرے پاس زیادہ سادھن ہوتے تو کتنی بڑی سیوا کر سکتا۔ اس آدھیڑبن میں پڑے رہنے کی نسبت جو طاقت آج ہمیں میسر ہے۔ اس کے ذریعہ ہی ذرا سی سیوا بھی کہیں قیمتی ہے۔

جریان اور منی کی خرابی کیلئے
مدن منجری گولیاں
جریان احتلام وغیرہ منی کی خرابی سے ہونے میں۔ جملہ امراض رفع کر کے بدن میں حیرت انگیز طاقت لا کر لطف زندگی حاصل کراتی ہیں۔ فی ڈبی ایک روپیہ (عہ)
راج وید نارائن جی کیشو جی جام نگر
جالندھر ایجنٹ ...

پرکاش لاہور

۶۔ پوہ سمت ۱۹۹۳

شہید کی یاد

مہاتما گاندھی نے سوامی شردھانند کی زندگی کو ایک فقرہ میں بند کر دیا۔ جب انہوں نے یہ کہا کہ:

"شاندار زندگی کا شاندار انجام ہؤا ہے"

سوامی شردھانند کا سارا جیون تپ اور تیاگ کا جیون تھا۔ جب سے انہوں نے ہوش سنبھالی۔ اور زندگی کے میدان میں قدم رکھا۔ انہوں نے آریہ سماج کی سیوا کا برت دھارن کیا۔ اور اس برت کو انہوں نے آخری وقت تک نباہا۔ انہوں نے اپنی زندگی بطور ایک وکیل شروع کی۔ اور بطور فقیر اسے ختم کیا۔ وکیل ہوتے ہوئے بھی وہ آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے۔ لیکن جوں جوں وہ کام کرتے گئے۔ توں توں انہیں محسوس ہوتا گیا۔ کہ ایک ہی وقت میں دو آقاؤں کو خوش کرنا مشکل ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ دنیا بھی کمائی جائے۔ اور دین بھی۔ ان کے لئے دو راستے تھے۔ یا تو وہ اپنی ساری توجہ وکالت میں لگا کر اسے چمکائیں۔ اور لاکھوں روپے کمائیں یا یہ کہ وکالت کو لات مار کر اپنی ساری شکتی دھرم اور جاتی کی سیوا میں لگا دیں۔ انہوں نے دوسرا راستہ اختیار کیا۔ اور ایسا اختیار کیا۔ کہ بھول کر بھی لوٹنے کا نام نہیں لیا۔ بلکہ اس راستہ پر بلا خطر بڑھتے چلے گئے۔ جب گورو کل کھولنے کا خیال آیا۔ تو اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ نشچہ کر لیا۔ کہ وہ اپنا سب کچھ اس کے لئے سواہا کر دیں گے۔ چنانچہ پہلے انہوں نے یہ برت لیا۔ کہ جب تک تیس ہزار روپیہ جمع نہ ہو لے۔ وہ اپنے گھر میں قدم نہ رکھیں گے۔ چنانچہ یہ برت دھارن کر کے [illegible] گھر سے نکل پڑے۔ اور لگاتار چھ ماہ تک لگاتار رفتہ بھرمن کرتے رہے ایک [illegible] نہ پڑا۔ تو اپنے گھر نہیں گئے۔ بلکہ آریہ سماج مندر میں ٹھہرے۔ یہ ان کی پہلی پریکھشا تھی۔ جس میں وہ پورے اترے۔ اس پریکھشا نے جہاں انہیں اپنے اوپر وشواس کرنا سکھایا۔ وہاں آریہ سماج کا وشواس بھی ان پر بڑھ گیا۔ جب گورو کل کھولنے کا وقت آیا۔ تو یہ سوال پیدا ہؤا۔ کہ اسے کامیاب بنانے کے لئے کسی آہوتی کی ضرورت ہے۔ اور وہ آہوتی کون دے؟ وہ اس کے لئے تیار ہو گئے۔ گورو کل میں رہتے رہتے انہیں خیال آیا۔ کہ شاستروں کا ودھان تو یہ ہے۔ کہ پرتیک منشیہ ایک خاص آیو کے بعد بان پرستھ میں پرویش کرے۔ اور اس کے بعد بھی اس کے آتما سے آواز آئے۔ تو سنیاس دھارن کرے۔ ان کا گورو کل تو اس حقیقی معنوں میں ان کا بان پرستھ آشرم تھا۔ اس لئے انہوں نے گورو کل سے علیحدہ ہوتے ہی سنیاس آشرم دھارن کیا۔ اس آشرم میں پرویش کرنے کے بعد وہ دوسرے کئی سادھوؤں کی طرح نکمے نہیں ہو گئے۔ بلکہ ان کے کام کا دائرہ وسیع ہو گیا۔ اور منشیہ ماتر کی سیوا پہلے سے زیادہ لگن کے ساتھ کرنے لگے۔ سوامی جی کے جیون کا ایک وشیش پہلو یہ ہے۔ کہ مذہبی مجلسی اور پولٹیکل کوئی بھی میدان ایسا نہیں۔ جس میں انہوں نے کام نہ کیا ہو۔ اور کام کرتے ہوئے آگے نہ رہے ہوں۔ بہت سی اصلاحات میں اگوا رہنے کا فخر انہیں حاصل ہے۔ ان کی آیو کیول ۳۲ ورش کی تھی۔ جب ان کی پتنی کا دیہانت ہو گیا۔ اگر وہ دوسرا وواہ کر لیتے۔ تو ان پر [illegible] نہ ہوتی۔ کیونکہ ان دنوں دوسرا وواہ [illegible] نا ایک معمولی بات سمجھی جاتی تھی۔ لیکن ان کی آتما نے انہیں اس بات کی اجازت نہ دی۔ اس کے بعد وہ ساری عمر برہمچاری رہے۔ انہوں نے نشچہ کیا۔ کہ ورتمان ذات پات کو توڑ کر ورن ویوستھا کو پنہ ستھاپت کرنے کا یتن کرنا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے سب سے پہلے موجودہ ذات پات کو توڑ کر اپنی پتری کا وواہ کیا۔ ان دنوں ذات پات کو توڑنا ایک معمولی بات ہو گیا ہے۔ لیکن ان دنوں یہ ایک بھاری اخلاقی جرأت کا نشان تھا۔ ہندوؤں کی طرف سے اس کی مخالفت غیر متوقع نہ تھی۔ تعجب یہ تھا۔ کہ خود آریہ سماجیوں نے اس کی مخالفت کی۔ لیکن وہ شیر مرد اپنی بات پر قائم رہا۔ اور اس کے پایہ و ثبات میں لغزش نہ آئی۔ انہیں ہی اس بات کا فخر حاصل ہے۔ کہ انہوں نے سب سے پہلے رہتیوں کو آریہ سماج میں پرویشٹ کر کے اچھوت اُدّھار کا دروازہ وا کیا۔

یہ کام ان دنوں نہایت ہی مشکل تھا۔ اور مہاتما منشی رام جیسی زبردست شخصیت کا انسان ہی اسے شروع کر سکتا تھا۔ گورو کل کے لئے انہوں نے حقیقی معنوں میں اپنا سروسو دان کیا۔ ان کی خوبی یہ تھی۔ کہ وہ ایثار کے میدان میں گامزن رہنے کے لئے بیتاب رہتے تھے۔ اور جب وقت انہیں کوئی نیا ایثار کرنے کا خیال آتا تھا۔ وہ اس میں دیر نہ لگاتے تھے۔ پہلے بھی انہوں نے جو کچھ دیا سو دیا۔ جالندھر میں ان کا ایک مکان تھا۔ وہ بھی انہوں نے گورو کل کو دان دے دیا۔ یہ مکان بعد ازاں بیس ہزار کو فروخت ہؤا۔ انہوں نے سنیاس دھارن کر کے دوسرے آریہ سماجیوں کے لئے ایک نئی مثال قائم کی۔ چوتھے آشرم میں پرویش کرنے کے بعد انہوں نے پولیٹیکل میدان میں قدم رکھا۔ ستیاگرہ کے دھرم یدھ میں مہاتما گاندھی کا ساتھ دیا۔ ان دنوں دہلی میں جو کام انہوں نے کیا۔ ایک دنیا اس کی گواہ ہے۔ ہندو اور مسلمان دونوں انہیں محبت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ یہ اس کا ہی اثر ہے۔ کہ انہیں جامعہ مسجد دہلی کے منبر پر کھڑے ہو کر تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ مسلم تاریخ میں اپنی قسم کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ کہ ایک غیر مسلم کو جامعہ مسجد میں تقریر کرنے کو کہا گیا ہو۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے مارشل لاء کے پیڑت لوگوں کی سیوا اور سہائتا کی۔ جس پر انہیں امرتسر کانگریس کی سواگت سمتی کا ادھیکش بنایا گیا۔ انہوں نے دلت اُدھار کے لئے بے نظیر کام کیا۔ درحقیقت یہ کام انہیں بہت پریہ تھا۔ ملکانہ راجپوتوں کی شدھی میں انہوں نے نمایاں حصہ لیا۔ اور شاید یہی کام تھا۔ جس نے انہیں تاج شہادت پہننے کا موقعہ دیا۔ جس دہلی میں انہیں شاہی مسجد کے منبر پر کھڑا ہونے کا موقعہ دیا گیا تھا۔ اسی دہلی میں انہیں ایک مسلمان نے گولی مار کر جام شہادت پلایا۔ اس لحاظ سے وہ نہ صرف نہایت خوش نصیب ثابت ہوئے۔ بلکہ ان کی خوش نصیبی اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ وہ ستر برس سے اوپر تھے۔ ان کا شریر مستقل ہو رہا تھا۔ نمونیہ سے بیمار پڑے تھے۔ اچھے ہوتے ہوتے نہ ہوتے تھے۔ اگر مو بھی جاتے تو زیادہ لمبا عرصہ جی نہ سکتے۔ کیونکہ ان کا شریر جواب دے رہا تھا۔ ایسی اوستھا میں ایک جنونی مسلمان آتا اور شہادت کا تاج ان کے سر پر رکھ دیتا ہے۔ ان کی موت نے ان کی زندگی کو چار چاند لگا دیئے۔ اگر ان کی موت ایسی شاندار نہ ہوتی۔ تو ویسے بھی ان کا جیون شاندار تھا۔ لیکن ان کی موت نے ان کے جیون کو اور بھی شاندار بنا دیا۔ اور انہیں وہ درجہ دلا دیا۔ جو بہت کم لوگوں کو حاصل ہؤا ہے۔ وہ خود بھی اس سے بہتر انجام کی خواہش نہ کر سکتے تھے۔

سوامی جی کا جیون نوجوانوں کے لئے بھی سبق رکھتا ہے۔ اور بوڑھوں کے لئے بھی۔ کوئی لینا چاہے۔ تو بیسیوں سبق ان سے لے سکتا ہے۔ انہوں نے نوجوانی کی سرمستی کو اپنے فرض پر غالب نہ آنے دیا۔ اور نہ بڑھاپے کی شتھلتا کو اپنے قریب آنے دیا۔ ان کا جیون نرنتر سیوا کا جیون تھا۔ کوئی بھی وقت ایسا نہیں آیا جبکہ یہ کہا جا سکے۔ کہ وہ وشرام کر رہے ہیں۔ انہوں نے وشرام کی اس آ گیا کو کہ:

سو برس کی آیو تک کام کرتے ہوئے جیو۔

اپنے جیون میں چرتارتھ کر رکھا تھا۔ انہیں ہم سے جدا ہوئے دس برس ہو گئے ہیں۔ اسلئے ان کی دش ورشی برسی انسانہ سے منائی جا رہی ہے۔ میں آشا کرتا ہوں۔ کہ نہ کیول آریہ سماج بلکہ ساری آریہ جاتی ان کی دش ورشی پورن سمارہ سے منائے گی۔

(کرشن جی)

دیانند مٹھ

شری سوامی سوتنترا نند جی جس دیانند مٹھ کی ستھاپنا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے میں اس سے پہلے کئی بار اپیل کر چکا ہوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ آج مجھے حقیقی معنوں میں اپیل کرنے کا حق حاصل ہوا ہے۔ جبکہ میں نے اپنے حصے کا ایک ہزار روپیہ سوامی جی کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ آج میں اپنے بھائیوں سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ اس مٹھ کے لئے اپنا اپنا حصہ دیں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ پہلے دنوں میں مٹھ کے متعلق اختلاف رائے رہا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ جن بھائیوں نے اس کی مخالفت کی تھی۔ وہ بھی اب شانت ہو گئے ہیں۔ اور انہیں اعتراض نہ ہوگا۔ اگر یہ انسٹی ٹیوشن جاری ہو جائے۔ تفاصیل کے متعلق اختلاف ہو تو ہو۔ لیکن کسی کو اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ آریہ سماج کو ایک ایسے انسٹی ٹیوشن کی ضرورت ہے۔ جن کی آنکھیں ہیں وہ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ سنیاسیوں کی تعداد آریہ سماج میں دن بدن کم ہو رہی ہے۔ اس کے کئی کارن ہیں۔ لیکن ایک کارن یہ بھی ہے۔ کہ آریہ سماج میں ان کے لئے کوئی پربندھ نہیں۔ گرہستھی جب چاہیں اپنے گھروں میں بیٹھ کر آرام کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر سنیاسی وشرام کرنا چاہیں۔ تو ان کے لئے کوئی استھان نہیں۔ اگر کہیں روگی ہو جائیں۔ تو بس ایشور ہی ان کا رکھشک ہے۔ مجھے وہ شبد نہیں بھولتے جو ایک روگی سنیاسی کے منہ سے نکلے تھے۔ اس نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ

"برسوں آریہ سماج کی سیوا کی۔ لیکن آج جبکہ میں بیمار پڑا ہوں۔ اور چولا بدلنے کی تیاری کر رہا ہوں۔ مجھے یہ نظر آتا ہے۔ کہ آریہ سماج میں میرے لئے کوئی استھان نہیں"۔

اس کے علاوہ آریہ سماج میں سنیاسیوں کے پٹھن پاٹھن کا کون سا پربندھ ہے؟ کون سا استھان ہے جہاں بیٹھ کر وہ اپنی آتمک اور مانسک اُنتی کر سکتے ہیں۔ آریہ جگت کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ تنخواہ دار اپدیشک پرچار کی ساری مانگ کو پورا نہیں کر سکتے۔ اوّل تو آریہ سماج کے پاس اتنا دھن ہی کہاں ہے؟ کہ ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اپدیشک رکھ سکے اور ہو بھی تو سنیاسی کے پرچار کا جو اثر ہوتا ہے۔ وہ ایک گرہستھی کے اپدیش کو حاصل نہیں۔ اس لئے کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ اچھے سنیاسیوں کی ایک خاصی تعداد آریہ سماج کا سندیش سروسادھارن تک پہنچاتی رہے۔ اور سنیاسی جہاں جا سکتے ہیں۔ گرہستھی وہاں نہیں پہنچ سکتے۔ انہیں نہ بال بچوں کی فکر ہے نہ بیوی کی۔ جدھر کو جی چاہا چل کھڑے ہوئے۔ وہ ایسے ایسے استھانوں تک پہنچ سکتے ہیں۔ جہاں گرہستھ جانے کا خیال تک نہیں کر سکتے۔ اس لئے آریہ سماج کو ایک ایسے استھان کی ضرورت ہے۔ جہاں سادھو رہ سکیں۔ اور اپنے تئیں آریہ سماج کی سیوا کے لئے تیار کر سکیں۔ دیانند مٹھ میری آشاؤں کو پورا کر سکے گا یا نہیں اس کا جواب وقت دے گا۔ لیکن یہ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ آریہ سماج کو اس کی ضرورت ہے۔

اس مٹھ سے آریہ سماج کو نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ تھوڑا پہنچے یا زیادہ لابھ ہی پہنچے گا۔ اس لئے مناسب یہی ہے۔ کہ اسے جاری کر دیا جائے۔ سوامی سوتنترا نند جی نے زمین کے لئے بارہ ہزار روپیہ کی اپیل کی ہے۔ امرتسر میں زمین دیکھ لی گئی ہے۔ لیکن اس کے لئے کافی روپیہ جمع نہیں ہوا۔ اس لئے میں "پرکاش" دوارا ان تمام سجنوں سے جو اس سنستھا کو آریہ سماج کے لئے اپیوگی سمجھتے ہیں پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے حصہ کا دھن جلد بھیج دیں۔ سوامی جی نے "پرکاش" کے اسی پرچہ میں ان سجنوں کی سوچی دی ہے۔ جنہوں نے اس کے لئے دان دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوگا۔ کہ جو بھی دھن اس وقت تک جمع ہوا ہے۔ وہ چند پرشوں سے ہوا ہے۔ مناسب یہ ہے۔ کہ آریہ جنتا اس سنستھا کی ستھاپنا میں حصہ لے۔ سوامی جی کو اس وقت صرف بارہ ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ یقیناً پنجاب

بقیہ صفحہ ۵ کالم ۱

بت کے ہار کا معاملہ

"پرکاش" کے اس پرچہ میں آپ آچاریہ رام دیو جی کا ایک لیکھ پڑھیں گے۔ وہ میرے لیکھ کا بھی جواب ہے۔ اور سوامی سوتنترا نند جی کے لیکھ کا بھی۔ سوامی جی جواب دینا چاہیں گے۔ تو خود دے لیں گے۔ مگر مجھے جواب میں صرف اتنا ہی کہنا ہے۔ کہ مجھے اپنے بھائی سے اس بات میں اختلاف ہے۔ کہ پھولوں کے ہار لالہ جی کے بت کو سجانے کے لئے پہنائے گئے۔ سجاوٹ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہار پہنائے گئے۔ تو لالہ جی کے پرتی اپنے مان کے بھاو پرکٹ کرنے کیلئے۔ آج تک میں نے نہیں سنا۔ کہ کسی سٹیچو کی سجاوٹ کے لئے اسے ہار پہنائے گئے ہوں۔ جب کبھی بھی اور جہاں کہیں بھی ہار پہنائے گئے۔ اس مہانو بھاو کی عزت کرنے کے لئے جس کا وہ بت ہے۔ لالہ جی کے بت کی سجاوٹ کے معنی ہی کیا ہیں؟ جس دن انہیں ہار پہنائے گئے اس دن ان کی برسی تھی۔ اور یہ کئی دنوں سے منائی جا رہی تھی۔ سرونٹس آف دی پیپل سوسائٹی نے یہ دکھلانے کے لئے۔ کہ لوگوں کے دلوں میں لالہ جی کے لئے کتنا احترام ہے۔ یہ جدت کی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ میرے بھائی نے غلط لفظ کا استعمال کیا ہے۔ اور غلط بھاو کا پرکاش کیا ہے۔ ہار پہنانے کی رسم صرف لالہ جی کی عزت کرنے کیلئے ادا کی گئی۔ سوال صرف یہ ہے۔ کہ کسی مہانو بھاو کی عزت کرنے کے لئے اس کے بت کو ہار پہنانا معیوب تو نہیں۔ میں نے جب اپنے لیکھ میں پوجا شبد کا پریوگ کیا۔ تو وہ مان پرتشٹھا کے ارتھوں میں تھا نہ کہ ان میں جو میرے بھائی نے لئے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہہ دیا ہے۔ کہ یہ وشے کسی ودوت پرلطیفہ کا نہیں۔ میں نے سمجھا تھا۔ کہ پنڈت بدھ دیو جی نے رشی دیانند کی تصویر کو اپنا جوتا دکھلا کر اپنے سدھانت پریم کا جو پریچے دیا تھا۔ اور اس کے بعد جو یہ لکھا تھا۔ کہ "میں مذاہب و دھرم کے ورودھ سمجھتا ہوں نہ نیتی اور شسٹاچار کے"۔ اس کے بعد یہ ضروری تھا کہ اس کا ایک بار فیصلہ ہو جاتا۔ کہ لالہ لاجپت رائے کے بت کو ہار پہنانا کس نظر سے دیکھے جانے کے قابل ہے۔ تعجب نہیں کہ اگلے سال سرونٹس آف دی پیپل سوسائٹی لالہ جی کے بت کو ہار پہنانے کی رسم پھر ادا کرے۔ اس صورت میں آریہ سماجیوں کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ وہ ہار پہنائیں یا نہ۔ وہ ایک پرکار سے دُودھا کی اوستھا میں ہوں گے۔ انہیں اس اوستھا سے نکالنے کے لئے مناسب تھا۔ کہ ان کے سامنے کوئی پرمانک ویوستھا آ جاتی۔ سوامی ویدانند جی کا آریہ سماج لاہور کے وارشک اُتسو پر اپنے ویاکھیان میں اس وشے کو اٹھانا اس بات کا پرمان ہے۔ کہ یہ وشے غور کا محتاج ہے۔ لیکن چونکہ آچاریہ رام دیو جی اس کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اس لئے اسے جانے دیجئے۔ جہاں تک ان کی ذات کا تعلق ہے۔ وہ تو ان کے اس اعلان سے ختم ہوا۔ کہ انہیں آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ہار پیش نہ کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن یہ سوال ضرور حل طلب رہتا ہے۔ کہ انہیں یا کسی اور آریہ کو اپنی طرف سے ہار پیش کرنا چاہیئے یا نہیں +

(کرشن)

اعلان تعطیل

یہ پرچہ اس سال کا آخری پرچہ ہے گویا ۲۷ دسمبر کا پرچہ بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہ ہوگا۔ اس کے بعد "پرکاش" اپنے نئے سال یعنی ۳۳ ویں برس میں قدم رکھے گا۔ اور اگلا پرچہ ۳ جنوری کو شائع ہوگا۔ "پرکاش" کے خریدار اور دوسرے پریمی نوٹ کر لیں۔ نیز نئے سال کے اُپلکش میں پرکاش کی توسیع اشاعت کے لئے ضرور کوشش کریں۔ ہر بھائی کو ایک ایک خریدار بنا کر "پرکاش" کے پریمیوں کی سنکھیا میں اضافہ ضرور کرنا چاہیئے +

(منیجر)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گوسائیں تلسی داس جی نے اپنی ایک کویتا میں عجیب انداز سے اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ :۔

"اے تلسی تم سنسار میں جنم لیتے ہی ماتا کے گربھ سے باہر آتے ہی رو دئے۔ رو رو روتے ہی تم نے اس سنسار میں پرویش کیا۔ مگر اس وقت جبوقت کہ تم رو رہے تھے۔ لوگ تمہارے ماتا پتا کو بدھائیاں دے رہے تھے تمہاری آمد پر باجے بجتے راگ رنگ اور جشن منائے جاتے تھے۔ تم روتے تھے اور لوگ ہنستے تھے۔ مگر اب تم سنسار میں کوئی ایسا کام کرو۔ کچھ کر کے اور کچھ بن کے دکھلاؤ کہ اس جیون یاترا کو سپھل کرتے ہوئے"

ہیں: ۵ ہزار ایسے آریہ ہیں۔ جو ایک ایک روپیہ بلا کسی تکلیف کے دے سکیں۔ اگر دس دس روپیہ دینے والے بارہ سو سجن نکل آئیں۔ تو یہ رقم پوری ہو سکتی ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ آریہ سماج پر سنستھاؤں کا بوجھ بہت ہے۔ اور آریہ پرش دان دے دے کر تنگ آ گئے ہیں۔ اب انہیں باہر سے دھن نہیں ملتا۔ اور سنستھاؤں کا سارا بوجھ ان پر آن پڑا ہے۔ لیکن یہ بھی میں جانتا ہوں۔ کہ نئے انسٹی ٹیوشن کھلتے رہیں گے۔ اور ان کے لئے دھن آتا رہے گا۔ دیانند مٹھ کی ضرورت کو پورا کرنے کا میں نے ایک ایسا ڈھنگ بتایا ہے۔ کہ نہایت آسانی سے مطلوبہ رقم پوری ہو جائے۔

"پرکاش" کا ایک ایک پریمی اپنے پاس سے یا جمع کر کے دس روپیہ بھیجدے تو بھی یہ رقم پوری ہو سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی اپیل کروں گا۔ کہ "پرکاش" کے پریمی میری یہ اپیل ان بھائیوں کے کانوں تک پہنچا دیں۔ جن کی نظر سے "پرکاش" نہیں گذرتا۔ تا کہ وہ اگر اس پنیہ کاریہ میں حصہ لینا چاہیں۔ تو لے لیں۔ سوامی سوتنترانند عام طور پر دورہ پر رہتے ہیں۔ چند ہی دنوں میں وہ بہار کی طرف جانے والے ہیں اس لئے جو بھی بھائی دیانند مٹھ کے لئے دان دینا چاہیں۔ میرے نام بھیجدیں۔ میں اسے سوامی جی تک پہنچا دوں گا۔ زیادہ کیا لکھوں۔ یہی نویدن کرنا چاہتا ہوں۔ کہ بارہ ہزار کی رقم جلد پوری ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ زمین خرید کر دیانند مٹھ کا بنیادی پتھر رکھ دیا جائے۔ آشا ہے۔ کہ میرے بھائی میری اس اپیل پر دھیان دیں گے۔

(کرشن)

کلیان مارگ کا مسافر

امر شہید سوامی شردھانند

(از مہاشہ بابو رام گپتا۔ لدھیانہ)

"ایسی کرنی کر چلو تم ہنسو جگ روئے"

جب تم یہاں سے کوچ کرو۔ تو ایسے کہ تم ہنستے اور کھلکھلاتے ہوئے جاؤ۔ اور دنیا کے لوگ تمہارے جانے پر روئیں۔

شاعر دوسروں کے خیالات اور وچار کا ترجمان ہوتا ہے۔ ان تھوڑے سے شبدوں میں تلسی داس جی نے بھی لوگوں کے خیالات کی ترجمانی کی ہے :۔

"کیا میں بھی سادھارن آدمیوں کی طرح مر جاؤں گا؟"

"کیا میں اپنے جنم میں منش ماتر دیش اور جاتی کی کوئی سیوا نہ کر پاؤں گا؟"

"کیا میں لالی کے اس مالک کے دربار میں سرخرو نہ ہوں گا؟"

انہیں سوبھاوک بھاووں سے پریرت ہو کر ہی لوگ اپنے جیون میں کنوئیں لگواتے۔ دھرم شالائیں بنواتے۔ اور پنیہ دان کر کے لیش کماتے ہیں۔ مگر اپنا تن من دھن سب ارپن کرتے ہوئے इदं न मम اِدَن نمم کہتے ہوئے اپنے آپ کو بلیدان کرنے والے سنسار میں امر شہید شری سوامی شردھانند جی جیسے کوئی ورلے مہان پرش ہی ہوتے ہیں۔

(۲)

ایسے مہان پرش الیشور پریرنا سے اس کے کام میں جُٹ جاتے ہیں۔ اُن کے نزدیک مرنے اور جینے میں کوئی فاصلہ ہی نہیں رہتا۔ وہ

"سر دھڑ تلی پر آوے تیئوں میرے رلن دا چاؤ"

کے ہی شبدوں کو سنتے ہیں۔ وہ سنسار میں ایک محسوس کرنے والا درد بھرا دل لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ کسی راہ چلتے ناواقف کے پاؤں میں کانٹا چبھا دیکھ کر ہی ان کی آنکھیں چھل چھلا آتی ہیں۔ کہیں کسی مظلوم پر سختی دیکھتے ہیں۔ تو مظلوموں کی امداد کے لئے اپنے سینہ

اور تن کو تان کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ ایک مشن لے کر آتے۔ اور سپھل ہو کر جاتے ہیں۔ امر شہید سوامی شردھانند جی بھی ایسے ہی مہان پرش تھے۔

(۳)

مہان پرش پرمیشور کے دربار کے درباری ہوتے ہیں۔ انہیں ہیر پھیر پا کر مہان پرشوں کا ست سنگ لابھ ہوتا ہے۔ چڑھتی جوانی تھی نیا خون اور نیا جوش تھا۔ اس جوش جوانی میں اور انگریزی تہذیب اور پڑھائی نے منشی رام جی کو کورا ناستک بنا رکھا تھا۔ منشی رام جی کے پتا بانس بریلی کے کوتوال تھے۔ رشی دیانند بریلی پہنچے۔ تو پتا نے کہا :

"منشی رام نگر میں ایک ونڈی سنیاسی آئے ہیں۔ بڑے ودوان بوگی ہیں۔ کل میرے ساتھ درشنوں کو چلنا بیٹا"

دوسرے دن منشی رام جی بیگم باغ کی کوٹھی میں پتا جی کے ساتھ رشی درشن کو آئے۔ رشی دیاکھیان دے رہے تھے۔ اور دیاکھیان بھی اتفاق سے تھا پرمیشور کے نج نام "اوم" پر۔ منشی رام جی دیاکھیان سنکر مست ہو گئے۔ پھر ٹاؤن ہال (بقیہ صـ)

والے دیاکھیانوں میں بھی جانے لگے۔ کئی دیاکھیان سنے۔ دیاکھیان کے بعد رشی کے سامنے دلیری سے دلیل بازی کرنے لگے۔ ایک دن کہا :۔

"مہاراج آپ کی ترک شکتی بڑی پربل ہے۔ آپ نے مجھے چپ تو کرا دیا۔ مگر الیشور ہستی کا وشواس نہیں دلایا"

رشی دیانند نے مسکراتے ہوئے گمبھیرتا سے کہا :۔

"دیکھو۔ تم نے پرشن کئے۔ میں نے اتر دئے۔ یہ تھا تمہارے دلائل کا یکی ماسے اتر۔ میں نے کب پرتگیا کی تھی۔ کہ پرمیشور پر تمہارا وشواس بھی کرا دوں گا۔ تمہارا وشواس پرمیشور پر اس ہو گا۔ جب سوئم پرمیشور تمہیں اپنا وشواسی بنا دیں گے"

ان مختصر سے مرم بھرے شبدوں نے سب کچھ پا لیا۔ نام کی جھولیاں بھر لیں۔

(۴)

اب منشی رام پرمیشور کی ستا کا قائل ہے۔ بھگتی کا رنگ چڑھنے لگا۔ پرمیشور کے جگت ہر رنگ میں اس کا جلوہ دیکھنے اور اس کی جھانکی لیتے ہیں۔ وہ کسی باغ میں سرو کو کھڑا ہوا دیکھیں گے۔ تو پرمیشور کی رچنا کے آگے سر جھکاتے ہوئے کہیں گے۔ کہ آہا! تپسوی کی طرح کیا سیدھا کھڑا پربھو کے دھیان میں مگن ہے۔ وہ کبھی پودوں کو ہلتا ہوا دیکھیں گے تو آنکھیں بند کر کے پرم دیو کی جھانکی لیتے ہوئے پلکیں بند کر کے کہیں گے۔ یہ پودے یہ پشپ اور پتے ان کی ڈالی ڈالی اور پتہ پتہ کیسے جھوم جھوم کر پرمیشور کے گن گیت گا رہے ہیں۔ منشی رام جی لاہور کالج میں داخلے کے لئے پہنچے ہیں۔ وکالت میں پاس ہونے کی بات جانے دیجئے۔ ذرا پربھو کے دربار میں پہنچنے کی بات ان کے شبدوں میں ہی سنیئے :۔

"لاہور میں پہلی رات سو کر آنکھیں کھولیں۔ تو ایسا پرتیت ہوا۔ یا تو کسی نئے جگت میں پرویش کیا ہے۔ شوچ آدی سے نورت ہو کر بھرمن کے لئے باہر نکلا۔ اور بنا پر یاس ہی گول باغ کا راستہ پکڑا۔ دو میل تیز چل کر لوٹنے کے بعد آدھ گھنٹہ باغ میں بیٹھ کر آتمک آنند لیا۔ سمپردائک اپاسنا ودھیوں سے میں اپریچت نہ تھا۔ پرنتو اس سمے رچنا میں رچیتا کو ڈھونڈتے ہوئے مگدھ ہو گیا" (کلیان مارگ کا پتھک صـ۸۷)

"میں کسی باغ یا جنگل میں سیر یا بھرمن کرنے جاؤں گا۔ تو پرمیشور کے بھگت جائیں گے۔ پرمیشور کا درشن کرنے اس کے ساتھ ملاپ کرنے جہاں مجھے انند ہی کچھ نظر آوے گا۔ ایسے مہان پرش ایسے استھانوں میں ہی شان کبریائی دیکھتے ہیں۔ لاہور کالج کے ودیارتھی منشی رام نے کبھی یہاں کچھ دیکھا تھا۔ کوئی بھاگیہ شالی پرش ہی رچنا کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے مگدھ ہو سکتا ہے۔ منشی رام جی ایسے مگدھ ہوئے کہ نام پر ہی بک گئے۔

"پرکاش" میں اشتہار دیکر
لابھ اٹھائیں

پھر وہی بت کا معاملہ

(از آچاریہ رام دیو جی لاہور)

ہیں نے آریہ جنتا سے اپیل کی تھی ۔
۔ جب ہیں نے تسلیم کر لیا ہے ۔ کہ سبھا
کی طرف سے مجھے لالہ لاجپت رائے جی
کے بت کی سجاوٹ کے لئے ہار پیش
نہ کرنا چاہئے تھا ۔ تو یہ ناخوشگوار بحث
آگے نہیں چلنی چاہئے ۔ لیکن آج پرکاش
مورخہ ۱۳ ۔ دسمبر میرے ہاتھ میں آیا ۔
جس میں نے مہاشہ کرشن جی کا لیکھ پڑھا
اس لیکھ میں مہاشہ جی نے میری اپیل کی
ہے ۔ کہ یہ تنازعہ اخباروں میں نہ
چلے تو اچھا ہے ۔ ودوت پریشد کے سامنے
رکھ دیا جا سکے ۔ لیکن میری حیرانی کی
کوئی حد نہ رہی ۔ جب میں نے اسی پرچہ کے
ورق پلٹے تو اس پرچہ میں سوامی سوتنترانند جی کا لیکھ چھپا ہوا پایا ۔
اس لیکھ میں تحت اصولی ترقی ہی ۔
اور ساتھ ہی یہ بھی سمجھایا گیا ہے ۔ کہ شاید
میں نے لوگوں کو خوش کرنے کے لئے
یہ کام کیا ہو ۔ اس کا میں کیا جواب دوں ۔
ہر چہ از دوست رسد نیکوست

آریہ جنتا کو معلوم ہونا چاہئے ۔ جس کام کو
میں نامناسب سمجھوں وہ میں کسی کو خوش
کرنے کے لئے ہرگز نہیں کیا کرتا ۔ شری
سوامی جی مہاراج کو میرے اندر بھاؤوں
کا کیسے پتہ لگا ۔ یہ وہی جان سکتے ہیں ۔
مہاشہ جی نے بھی وچار کے لئے میرا
پکش میری رائے میں ٹھیک طور پر
نہیں رکھا ۔ وہ فرماتے ہیں ۔ کہ ودوانوں
کے سامنے یہ سوال صرف اصولی شکل
میں آنا چاہئے یعنی
"کیا کوئی آریہ پرش کسی جڑ وستو کی
پوجا کر سکتا ہے"؟
میں مانتا ہوں ۔ کہ نہیں کر سکتا ۔ اس
لئے ودوت پریشد کے سامنے
اس سوال کے جانے کی کوئی ضرورت
ہی نہیں رہ جاتی ۔ ایک بات پوجا کے
بھاؤ سے ہی کی جا سکتی ہے ۔ اور کسی
اور بھاؤ سے نہیں ۔ مثلاً ۔ اگر مورتی کے
سامنے دھوپ جلایا جائے ۔ تو بھاؤ پوجا
کا ہو سکتا ہے ۔ لیکن اگر اچھی خوشبو
کے لئے دھوپ جلایا جائے ۔ تو اس
میں پوجا کا کوئی بھاؤ نہیں ہوتا ۔ اس
طرح لالہ لاجپت رائے جی کے بت
کو سجانے کے لئے بھی لوگوں نے ہار
پیش کئے ۔ انہوں نے بت کی پوجا
کے بھاؤ سے نہیں کئے ۔ محض سجاوٹ
کے لئے وغیرہ کے بھاؤ سے اور لالہ
جی کی ذات کو اس صدق سے اسی سمانگ

کر دیا گیا تھا ۔ جب کہ یہ ہار بت کے صرف گلے
میں نہیں ۔ بلکہ انگلیوں اور پاؤں تک
میں ڈالے گئے تھے ۔ اگر لالہ جی زندہ
ہوتے ۔ تو کوئی ان کی انگلیوں اور
پاؤں میں ہار نہ ڈالتا ۔ اور نہ وہ ڈالنے
دیتے ۔ علاوہ ازیں اس سمے پر کوئی مذہبی
رسم بھی ادا نہیں کی گئی ۔ اور نہ ہی بت سے
کوئی پرارتھنا کی گئی ۔ نہ ہی کوئی اس قسم
کا گیت گایا گیا ۔ ہار پیش کرنے والوں
میں اپنے رنگ بھی تھے ۔ جو بر سمجھ بیٹھے
اور کئی ایسے بھی تھے ۔ جن کی نسبت
یہ نشچے سے نہیں کہا جا سکتا ۔ کہ وہ
ایشور یا پرماتما میں وشواس رکھتے ہیں ۔
اس لئے اس سجانے کی رسم کو کوئی
مذہبی اہمیت حاصل ہی نہ تھی ۔ اگر یہ کہا
جائے ۔ کہ جڑ وستو کو ہار سے سجانا ماتر
ہی مورتی پوجا ہے ۔ تو میں نے دیکھا ہے ۔
کہ ہاروں سے جڑ وستوئیں بھی سجائی جاتی
ہیں ۔ جب وواہ ہوتا ہے ۔ تو دولہا کی
موٹر آدی ہاروں سے سجائی جاتی ہے ۔
کیا وہ جڑ وستو کی پوجا ہے ۔ ویدی کو
کئی بار ہاروں سے سجایا جاتا ہے میری
پتری کے وواہ پر میرے ایک عزیز
نے میرے پریوار کے تمام صحن کو ہی
ہاروں سے سجا دیا تھا ۔ کیا یہ سب
جڑ پوجا تھی ۔ جب سوامی شردھانند جی
کی ارتھی نکالی گئی تھی ۔ تو ان کے شو
(نعش) پر کئی صد روپے کے کئی من
پھول پھینکے گئے تھے ۔ آخر کار ان کا
شو تو نرجیو جڑ وستو ہی تھا ۔ تو پھر کیا
یہ بھی جڑ پوجا تھی ؟ لالہ دھرم چند جی
سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا لاہور کے
سورگباش ہونے پر جب ان کی ارتھی سبھا کے
دفتر کے سامنے سے گذری ۔ تو سبھا
کے دفتر کے کلرک وغیرہ نیچے سڑک
پر آئے ۔ اور انہوں نے شو پر پھول
پھینکے ۔ کیا یہ بھی جڑ پوجا تھی ۔ مندرجہ
بالا مثالوں سے یہ سدھ کیا گیا ہے ۔ کہ
جڑ چیزوں پر ہار مذہبی پوجا کے
بھاؤ سے ہی نہیں چڑھائے جایا کرتے
بلکہ سجاوٹ اور کئی دیگر ...... بھاؤوں

سے بھی چڑھائے جایا کرتے ہیں ۔ جن
کا مذہبی پوجا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ۔
اگر کسی کے بزرگ کی برسی ہو ۔ تو وہ اپنے
بزرگ کی تصویر کو اونچی میز پر رکھے ۔
یا اس کو نیا بھی فریم چڑھوا دے ۔ تو
وہ کیا تصویر کی پوجا ہوگی ؟ یا اپنے
بزرگ کی سمرتی کے پرتی اپنی شردھا یا
عقیدت کے بھاؤوں کا اظہار مانا ہوگا ؟
تصویر بھی مورتی ہے ۔ اس کو ایک
طریقہ سے سجایا جاتا ہے ۔ بت بھی
مورتی ہے ۔ اس کو سجانے کا بھی ایک
طریقہ ہے ۔ سرونٹس آف دی پیپل سوسائٹی
نے بت کو ہاروں سے لاد کر سجاوٹ کا کام
کیا ۔ ودوت پریشد کے سامنے اگر
کوئی سوال جانا چاہئے ۔ تو وہ یہ ہو سکتا
ہے ۔ کہ آیا کسی مورتی یا بت کو پھولوں
سے سجایا جا سکتا ہے یا نہیں ؟ میری
رائے میں تو یہ سوال ودوت پریشد
کا نہیں ۔ لیکن آرٹسٹ اور سجاوٹ

کے ماہرین کا ہے
سوامی سوتنترانند جی مہاراج نے
شاید اس فن کا مطالعہ کیا ہوگا ۔ اس لئے
وہ سجاوٹ کے اس طریقہ کو اپہاس جنک
مانتے ہیں ۔ میں تو اس وشے میں کوئی پرمان
نہیں رکھتا ۔ لیکن میں نے سجاوٹ سمجھ
کے ہی ہار پیش کیا تھا ۔ کہ کسی اور
بھاؤ سے ۔ مجھے آج پتہ لگ گیا ہے ۔ کہ
میری سجاوٹ کا طریقہ سوامی جی کو پسند
نہیں ہے ۔ اگر میرے جیسے سوامی جی
کے نیچے نیا گیان اور سدوہار میں شردھا
ہے ۔ ویسی ہی شردھا ان کے نقلی سجاوٹ
کے ماہر ہونے کے متعلق ہو جائے ۔ تو
میں تصویروں اور بتوں کے سجانے کے
متعلق آئندہ ان سے رائے لے لیا کرونگا ۔
میرے لئے تو یہ کوئی سدھانت کا سوال
ہی نہیں ہے ۔ اور اپنے بھاؤوں کو کسی
اور کی نسبت جتنا اور کتنا ہی پوچھیں کیوں
نہ ہو ۔ میں بہتر طور پر سمجھ سکتا ۔ اور بیان
کر سکتا ہوں ۔ ہاں اگر آریہ سماج کا ودوت
پریشد مجھے یہ حکم دے ۔ کہ بعض لوگ
ایسے بھی ہیں ۔ کہ ان کو میری سجاوٹ کے
فعل سے جڑ پوجا کا بھرم ہو سکتا ہے ۔
تو میں اس طریقہ کو چھوڑ بھی سکتا ہوں ۔
میں اس قسم کے بدرجہ انتہائی معمولی معاملہ
پر آریہ سماج میں فضول کھینچا تانی پسند نہیں

صرف پندرہ دن کیواسطے کٹ پیس کی
کرسمس ڈے رعائتی سیل
۲۵ دسمبر تک

ہماری یہ رعائتی سیل صرف ۲۵ دسمبر تک رہے گی اگر آپ اس نادر موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اپنا آرڈر جلد سے جلد روانہ کر دیں ۔ S.S.C. سلکی مکس بنڈل وزن ۲۰ پونڈ قیمت ۔/۳۰ روپیہ اس بنڈل میں تمام کٹ پیس سلکی ہوگا ۔ ٹکڑے ایک گز سے چھ گز تک ۔ کریپ سلک پھولدار کریپ سلک پلین رنگین مورکین پھولدار ملی کی پیاس انگھ کا نشہ سلکی ٹافیٹہ پھولدار ۔ ساٹن پھولدار اور پلین قیمت ۲۰ پونڈ ۔/۳۰ روپیہ F.C.C. قیمتی مکس بنڈل امیروں ، رئیسوں ، اپ ٹو ڈیٹ جنٹلمینوں کے واسطے وزن ۱۵ پونڈ قیمت ۔/۳۰ روپیہ اس بنڈل میں زنانہ مردانہ دونوں قسم کا کٹ پیس ہوگا ۔ یعنی خالص گرم ولن سوٹنگ کلاتھ برائے مردانہ سوٹ ۔ لیڈی سوٹنگ سلکی کلاتھ ۔ مورکین پھولدار کریپ سلک پھولدار ۔ جارجٹ سلکی پھولدار ۔ پاپلین پھولدار برائے زنانہ فراک ۔ گون قمیض وغیرہ ۔ دل کی پیاس انگھ کا نشہ ۔ پاپلین مردانہ قمیض ٹکڑے ۲ گز سے ۹ گز قیمت ۱۵ پونڈ ۔/۳۰ روپیہ نوٹ تمام خرچہ بذمہ خریدار ہوگا ۔ نوٹ ضروری ۔ آرڈر کے ہمراہ ۱/۴ چوتھائی قیمت پیشگی آنی بالکل ضروری ہے خاص رعایت کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ رجسٹری و مندوستانی خرچہ معاف ہوگا

منیجر ڈی ۔ کے کٹ پیس سٹور ۔ کراچی کیمپ

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

شردھانجلی

(از منشی علاء الدین پوری)

او پاگل مجگن ناتھ! ہوش کر۔ دودھ میں زہر کی پڑیا نہ گھول۔ وشیشا کے کہنے اپنی بپا کو ہاتھ سے نہ دے۔ دیکھ دیکھ! تو کس مہاتما کو دھوکہ دے رہا ہے؟ کیا تجھے اپنی حالت پر رحم نہیں آتا۔ ہندو بچوں کو دیکھ۔ کس طرح اس مہا آتما کی طرف حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ان بھولے بھالے بچوں کی آنکھوں اور آنسوؤں میں نہاں سوز کا احساس کر۔ نہ کر اس خدائی نور کو ان کی آنکھوں سے اوجھل نہ کر۔ لالچ میں آکر آتما کو نہ گرا۔ ورنہ یاد رکھ ساری عمر سر دھنتا رہے گا۔ دنیش اور جاتی کا ذرہ ذرہ تیری اس کرتوت کی مذمت کرے گا۔ اس زہر سے دودھ کا ایک ایک قطرہ ہندو قوم کی ترقی کی بنیاد کو کھوکھلا کرنے کے لیے مہلک ثابت ہوگا۔ اس مہاتما کے برہمچریہ تیج میں وہ پاپ مئی مورتی بھیشیا جل کر کبھی بھسم ہو جاوے گی۔

آہ! پاپی تو نے کیا کر دیا۔ لالچ نے تیری آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔ تو نے اندھا ہو کر اپنی پاپ نیا کو منجدھار میں چھوڑ دیا۔ اب یہ نیا ڈوب جاوے گی۔ بچے گی کب؟ تو نے جس امر آتما کو مارنے کے لیے زہر کی پڑیا گھول لی۔ تجھے کیا معلوم ...... کہ وہ تو سدا امر ہے۔ لیکن تو نے ہندو قوم کو رساتل سے نکلتے ہی اسے پھر وہیں دھکا دے دیا۔ وہ دشمن کو بھی پیار کرنے والی آتما ہندو قوم کے نصیب کو جگا کر روپوش ہو گئی۔ تجھ پاپی کو تیری جان بخشی کے لیے جیب سے کرایہ ادا کر دیا۔ سوامی گھرانے میں ایسا بن ؎

پرائی آگ میں جلنا مریضوں کی دوا ہونا
کوئی سیکھے دیانند سے شردھانند پر جاں فدا ہونا

(۲)

عبد الرشید! تیرے دل میں کیا ہے؟ حق کی تو نہیں۔ انتقام کی آگ ہے۔ وہ آگ دشمن کو نہیں تجھے جلا کر خاک سیاہ کر دے گی۔ اسلام کے ننگ و ناموس کو بٹہ لگا دے گی۔ آنکھوں میں تیرے خون تھا۔ جسے رحم کے متوالے سنیاسی نے جستجو حق کا سرور سمجھا۔ تو آیا تھا وید امرت پینے لیکن پانی کے گلاس کی آڑ میں تجھے موقعہ کی تلاش تھی۔ دیکھ قاتل دیکھ! تیرے لیے ترک باقی لینے گیا ہے۔ تیرا ارادہ مجھ سے چھپا نہیں۔ پستول کو ابھی جیب میں ہی رہنے دے۔ دل میں سوچ تو کیا کرنے لگا ہے؟ پاپی بنا ہے! پھر اپنے ارادہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا۔ سنبھل پستول کی گرفت آواز نمازیوں کی یکسوئی میں مخل نہ ہو۔ سنیاسی کے خون سے قرآن کی تعلیم پاک پر پوچہ نہ پھیر۔ دیکھ سنیاسی تیری بیوقوفی پر کس طرح مسکرا رہا ہے۔ اس مسکراہٹ میں چھپے بھید کو جان۔ اور گمراہ نہ ہو ؎

اُف! تو نے کیا کر دیا۔ پیغام برات کو دائمی نیند ...... سلا دیا۔ اچھا! اب بھاگ نہیں۔ سنیاسی کی اشیرباد لے جا۔ جنونی ٹھہر ذرا۔ ابھی دان تو لے سے بس۔ سنیاسی تجھے کیا کہنا چاہتا ہے؟ بھاگ گیا تو!

(۳)

: تو جیل کی سلاخوں کے پیچھے اب روتا ہے۔ تیرے ہم مذہب کیا کہتے ہیں؟ ہار گئے ہیں۔ پاگل بنا۔ قتل کرنے سے پہلے پاگل شردھانند اب تجھے غازی بنائیں گا۔ آؤ! ہندو مسلم اتحاد کے علمبردار آؤ۔ اس کو دیکھو تو اس کے ہاتھ معصوم سنیاسی کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ وہ تمہاری کوششوں پہ پانی پھیرنا چاہتا ہے۔ آؤ اقبال سے پوچھیں۔ وہ کس چلمن کی آڑ میں سے تحاد کے نشہ میں آ آہستہ گن گنا رہا ہے ؎

اگر آپس میں لڑنا آجکل کی ہے مسلمانی
مسلمانوں کو آخر نامسلماں کر کے چھوڑوں گا

(۴)

او لکھیرام کے قاتل ٹھہر! اپنا وار کر کے یوں ہی بھاگا نہ جا۔ اپنا نام بتاتا جا۔ کیا گوشۂ تنہائی میں منہ چھپانے کو بھاگا جاتا ہے؟ ٹھہر ٹھہر شہید کی بددعا تو لیتا جا۔ لیکن تو اندھا ہے۔ چور اور قاتل کو کہاں چین؟ تو بھاگا جا رہا ہے۔ بے تحاشا ان جنونی مسلمانوں کے گروہ میں چھپنے کے لیے جن کے خیال میں تم نے ثواب (؟) کا کام کیا ہے۔ تو بھاگا جا رہا ہے مسجد کی طرف تاکہ ان نمازی مجنوں کی صف میں جا کر ان میں مل جائے۔ یہ تیری غلطی ہے۔ نادانی ہے۔ بے سمجھ خون سے رنگے ہوئے آستین تجھے اس کی درگاہ میں مجرم ثابت کر دیں گے۔ اس خون کا رنگ مٹنے کا نہیں۔ دنیا بھر کے مومنوں کے ثواب کے کام بھی اگر آکر اس کو اس کی نگاہوں سے روپوش کرنا چاہیں۔ تو بھی ناممکنات سے ہے۔ تیرے گناہوں کی معافی نہیں ہوگی۔ اس کا ایک ہی ذریعہ ہے معافی! جا اس کے پاک قدموں میں سر رکھ دے۔ اور اپنے کئے کے لیے معافی مانگ۔ ایسی مہان آتماؤں سے تجھے راہ نیک کا راستہ ملے گا۔ خبردار! دیکھ اقبال کیا کہہ رہا ہے ؎

اٹھا دوں گا نقاب عارض محبوب یکر نگی
تجھے اس خانہ جنگی پر پشیماں کر کے چھوڑوں گا

(۴)

علم دین! بے علم نہ بن۔ دین کو دھبہ نہ لگا۔ ہادے جواری کی طرح فساد پر آمادہ نہ ہو۔ مذہب کے نام پر قتل کر کے مذہب پر دھبہ نہ لگا۔ سمجھ مذہب آپس میں بیر نہیں سکھاتا۔ سدا اجپال تیرا دشمن نہیں۔ خیالات کا اختلاف ہے۔ سوال کا جواب دلیل سے دے۔ تلوار نہ اٹھا۔ ایسا کرنا کمزوری کی نشانی ہے۔ دشمن کو محبت سے مرغوب کر۔ قرآن شریف کی تعلیم پاک سے تجھے نیک راہ پہ گامزن نہ کر سکی۔ تو جاہل ہی نہ تھا۔ ایک بھیکا انسان کا خون ہے۔ ان رنگے ہاتھوں سے جہاں بھی جائے گا۔ تجھے جگہ نہیں۔ مذہب و ملت کے پروانے وہاں مجبوری لاکھ تجھے غازی کہیں۔ تو خدا کے دربار میں قاتل ہے۔ قانون کی آنکھوں میں مجرم ہے۔ ہندوؤں کے نزدیک گنہگار ہے۔ تیرا گناہ! تیرا جرم ناقابل معافی ہے۔ گناہ و جرم کا بدلہ سزا ہے۔ وہ تجھے برداشت کرنا ہوگا۔ لیکن سن! سن اقبال کیا کہہ رہا ہے ؎

تعصب نے تیری خاک وطن میں گھر بنایا ہے
وہ طوفاں ہوں کہ اس گھر کو ویراں کر کے چھوڑوں گا

(۵)

جنونی عبد القیوم ٹھہر! مہاراج پر وار نہ کر۔ عدالت سے ڈر کیا نہیں مقدمہ کا فیصلہ ہونے دے۔ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لے۔ اس کی تصنیف سندھی کا ترجمہ ہی تو ہے۔ قانون کو جرم کی کسوٹی پر رکھنے دے۔ اس کی بیباقی ہمیشہ کھٹکی ہے۔ آہ! جنونی کدھر منہ اٹھائے جاتا ہے؟ چھرا لیے وار کرنے لگا۔ نہیں تیرا ...

قیمت: دس روپیہ فی تولہ

مکر دھوج

قیمت: دس روپیہ فی تولہ

اس کا استعمال آج ہی سے شروع کر دیجئے۔ کیونکہ اس کے سیون کے ہی دن ہیں۔ جن کو کمزوری ہو گئی ہو۔ جسم مردہ سا ہو گیا ہو۔ وچار شکتی جاتی رہی ہو۔ دماغ کمزور ہو گیا ہو۔ ایک منٹ بھی اس کے استعمال سے نہ چوکیں۔ دل کو طاقت۔ دماغ کو قوت۔ جسم کو ہٹا کٹا اور طاقتور بنا دینا اس دوائی کا کرشمہ ہے۔ آج ہی منگا لیں۔

تین روپیہ سیر   تین روپیہ سیر

جیون پراش

یہ وہی دوا ہے۔ جس کو کھا کر چیون رشی بڈھے سے جوان ہو گئے۔ چھاتی کھانسی۔ تپ دق۔ پھیپھڑوں کی کمزوری اور دل کی دھڑکن کے واسطے نہایت ہی مفید ہے۔

گوروکل سناتک فارمیسی دہلی نمبر ۹

by eGangotri

سوامی شردھانند جی کے نقشِ قدم

(از لالہ نندلال جی آریہ گوروودت بھون۔ لاہور)

سوامی شردھانند جی کا سارا جیون شہادت اور قربانی کا جیون تھا۔ جب سے اُنہوں نے آریہ سماج میں پرویش کیا تب سے لیکر آخری دم تک ان کا جیون دھرم اور دیش کے لئے قربان ہو چکا تھا۔ ان کا جیون دو روپوں میں جنتا کے سامنے آتا ہے۔ ایک مہاتما منشی رام کے روپ میں اور دوسرا سوامی شردھانند کے روپ میں۔ آپ نے اپنا جیون آریہ سماج ارتھات سچے دھرم کے پرچار میں لگایا۔ دوسرے روپ میں جب آپ نے سنیاس کا چولا دھارن کیا۔ تو سارد ینک کاموں میں اپنے جیون کو لگایا۔ آپ کی زندگی سبق آموز اور انسانوں کے لئے ایک روشنی کا مینار ہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں آرام و عیش کے سادھن بھی دیکھے۔ مصیبت کے زمانے بھی دیکھے۔ لیکن آپ کی بہادرانہ سپرٹ نے ہر زمانہ میں آپ کو کامیابی دی۔ آپ کا جیون ایک سچا تپ اور سنیم کا جیون تھا۔ بلکہ نمونہ تھا۔ آپ کو جنتا نے بجا طور پر مہاتما کا خطاب دیا تھا۔ موجودہ بھارت میں آپ پہلے شخص تھے۔ جنہیں جنتا نے مہاتما شبد سے یاد کیا۔ آپ سچ مچ مہاتما تھے۔ آپ کی زندگی میں بے شمار خوبیاں تھیں۔ جنہیں گننا بھی مشکل ہے۔ لیکن آپ کے جیون کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی۔ کہ آپ ایک بااصول شخص تھے۔ آپ ستیہ کے پیارے تھے۔ اس اصول پر ہمیشہ عمل پیرا رہتے تھے۔ کہ جو من میں ہے وہی بانی پر لاوے۔ اور جو بانی سے کہے وہ کرم میں لائے۔ آپ جن اصولوں کو مانتے تھے۔ ان پر عمل کرنا اپنا اولین کرم سمجھتے تھے۔ آپ کی روزانہ زندگی ایک باقاعدہ زندگی تھی۔ براہم مہورت میں اُٹھنا۔ ویایام کرنا۔ اور ٹھنڈے پانی میں اشنان کرنا یہ آپ نے بڑھاپے تک برابر جاری رکھا۔ نتیہ کرموں کا باقاعدہ کرنا۔ آپ کی زندگی کا ایک اعلیٰ اصول تھا۔ آپ کا یہ اصول تھا کہ جو کچھ آپ کہتے تھے۔ اس کو فوراً عمل میں لاتے تھے۔ آپ کا اخبار ستیہ دھرم پرچارک اردو میں چھپتا تھا۔ جب آپ نے محسوس کیا۔ کہ بھارت ورش میں ہندی پرچار کی ضرورت ہے۔ تو اگلے دن سے اس کو ہندی میں کر دیا۔ اس بات کا مطلقاً خیال نہ کیا۔ کہ اس سے کس قدر گھاٹا اور نقصان ہوگا۔ جب آپ کو یقین ہو گیا کہ درست طریقہ تعلیم گوروکل شکشا پرنالی ہے۔ تو جھٹ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کمر کس لی۔ سارے دیش کا دورہ کرکے تیس ہزار روپیہ جمع کیا۔ اور ہردوار کے نزدیک ایک جنگل میں جا کر اس کو صاف کرکے گوروکل قائم کر دیا۔ آپ موجودہ جات پات کے مخالف تھے۔ اور اس کو اویدک کہتے تھے۔ جب اپنی سنتان کے ادواہ کا پرشن آیا۔ تو آپ نے جات پات کے بندھنوں کو توڑ کر اپنی سنتان کی شادی کی۔ اس وقت جبکہ جات پات کے بندھن اس قدر مضبوط تھے۔ کہ بڑے بڑے طاقتور کا بھی ان بندھنوں کو توڑنا مشکل تھا۔ آپ نے ویروں کی طرح برادری کی پرواہ نہ کرکے ان بندھنوں کو کاٹ دیا۔ آپ کی زندگی خود برہمچریہ کا ایک نمونہ تھی۔ آپ کا قائم کردہ گوروکل موجودہ یگ میں سارے سنسار میں ایک تاریخی یادگار ہے۔

آپ نے مہاتما منشی رام کے روپ میں گوروکل قائم کرنے کا مہان کاریہ کیا۔ تو سوامی شردھانند کے روپ میں کانگریس کو بھارتیہ بنانے میں سب سے پہلا قدم اٹھایا۔ بھارت کے اُدھار کے لئے انڈین نیشنل کانگریس قائم کی۔ جس کا پروگرام کیول یہ تھا۔ کہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہندوستان کے کسی شہر میں ایک اجلاس ہوتا تھا۔ اور چند دن میں انگریزی طریقہ تعلیم سے تعلیم یافتہ اور انگریزی طرز کی رہائش زندگی رکھنے والے لوگ انگریزی بھاشا میں چند تقریریں کرکے اور ریزولیوشن پاس کرکے اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے تھے۔ مہاتما منشی رام جی کانگریس کے اس طریقہ سے متفق نہ تھے۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں رولٹ ایکٹ کے برخلاف سارے ہندوستان میں ایجی ٹیشن شروع ہوا۔ پنجاب میں مارشل لاء جاری ہو گیا۔ بھارت اور پنجاب کے سبھی لیڈر جیل خانہ میں ڈال دئے گئے۔ ہر طرف خوف و ہراس طاری تھا۔ پنجاب کے لوگ کانگریس کو امرتسر میں مدعو کر چکے تھے۔ کوئی نیتا جیل سے باہر نہیں تھا۔ دوسرے کسی کو حوصلہ نہیں پڑتا تھا۔ کہ مارشل لاء کے زمانہ میں میدان میں نکلے۔ ایسے وقت میں ایک سچے ویر کی ضرورت تھی۔ اور اس ضرورت کو سوامی شردھانند نے پورا کیا۔ پنجاب کی اس مصیبت زدہ حالت کو دیکھ کر آپ جھٹ میدان میں آ گئے۔ اور کانگریس کے اجلاس کا اعلان کر دیا۔ استقبالیہ کمیٹی کے پردھان کی حیثیت میں تمام انتظام کیا۔ اور امرتسر میں کانگریس کا ایک معرکے کا اجلاس ہوا۔ اس موقعہ پر آپ نے استقبالیہ کمیٹی کے پردھان کی حیثیت میں جو ایڈریس پڑھا وہ ہندی میں تھا۔ اور اس میں بھارت ورش کے نام برہمچریہ اور سماتن کا سندیش تھا۔ یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ کانگریس کے پلیٹ فارم پر ہندوستانی زبان میں ایڈریس پڑھا جاوے۔ اور ہندی زبان میں تقریریں ہوں۔ اور بھارتیہ سنسکرتی کا پرویش ہو۔ اس لحاظ سے موزوں طور پر یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ سوامی شردھانند جی پہلے شخص تھے۔ جنہوں نے بھارت کی سب سے بڑی قومی مہاسبھا کو بھارتیہ بنایا۔ اور تب سے لیکر ہی کانگریس نے دیش میں سچی بیداری پیدا کی۔

اس لئے مہاتما منشی رام جی کا گوروکل قائم کرنا اور سوامی شردھانند جی کا کانگریس کو بھارتیہ بنانا یہ دو اہم اور تاریخی واقعات ہیں۔ جو بھارت ورش کے اتہاس میں بطور یادگار رہیں گے۔

سوامی شردھانند جی کا جیون شروع سے لے کر قربانی کا جیون رہا ہے۔ آپ نے سارا دھن دولت اور مکانات دھرم اور دیش کے لئے قربان کر دئے۔ اپنی سنتان کو تعلیم سے بہرہ ور کرکے اپنے آپ کو دیش اُدھار کی سیوا کے لئے ارپن کر دیا۔ اور اپنا سارا جیون بھارت کی جنتا کے اپکار میں لگا دیا۔ اور آخر اپنا شریر بھی دھرم کی ویدی پر قربان کر دیا۔ سوامی جی کے جیون کی ایک ایک گھٹنا سبق آموز ہے۔

آؤ سوامی جی کی پوتر شہادت کا دن مناتے ہوئے ان کے جیون سے اپنے جیون کے لئے کوئی سبق حاصل کریں۔

شہید کا نعرۂ حق

(جی۔ ایم بیتاب)

وہ دشمن کو کھلے طور سنا دیتے ہیں حق پرست ہیں ہم حق کی صدا دیتے ہیں
خوابِ غفلت میں جو سوتے ہیں جہاں میں غافل نعرۂ حق سے انہیں دم میں جگا دیتے ہیں
یہ ہیں وصف ملا روزِ ازل سے اس جا زاغ آئے تو اُسے ہنس بنا دیتے ہیں
ہے حقیقت کی رہِ حق یہ جہاں میں پیارا ہم حقیقت کی طرح شیش کٹا دیتے ہیں
دل ہمارا تو دکھاتے ہیں عدو آج مگر اسکے عوض ہیں ہم انکو دعا دیتے ہیں
جوش کھا کھا کے وہ اٹھتے ہیں بگولے کی طرح ہم انہیں گرد کی مانند بٹھا دیتے ہیں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

نڈر شردھانند

لیکھک:- شری سوامی سونتنترانند جی مہاراج

شہید سوامی شردھانند جی کا جیون چرتر پڑھنے سے اس بات کا پتہ کئی بار لگتا ہے۔ کہ وہ نڈر تھے۔ عام طور پر وہ اس بات کی طرف کم دھیان دیتے تھے۔ کہ کیا ہوگا۔ یا کیا ہوگا۔ وہ جس بات کو ٹھیک مانتے تھے۔ اس کے لئے ان کو کسی کا ڈر نہ تھا۔ وہ اس کو بے خوف ہو کر پورا کرنے کی سعی کرتے تھے۔ اس وشے میں کئی باتوں کی سیرا میں ان کے جیون کی کچھ گھٹنائیں رکھتا ہوں۔ جس وقت آپ کاشی میں تھے۔ اس وقت انہوں نے ایک عورت کو کسی دشٹ کے ہاتھ سے بچایا تھا۔ کاشی وغیرہ تیرتھوں پر انیک استریاں سادھو یا کسی اور لیتھی میں رہتے ہیں۔ اور ایک غنڈوں کے گروہ ہوتے ہیں۔ جو مل کر بیچاری تیرتھ والیوں پر انیاچار کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ اور عام طور پر عورتیں اور شردھالو بھگت ان کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ عورت بھی اسی طرح ان کے پیچھے میں پڑ گئی تھی۔ یہ جگہ بھیرس کے لئے سگے ہوئے تھے۔ جبکہ انہوں نے اس عورت کی ابرو ۔ رکشا سیتی۔ اور اس کی رکھشا کی۔

جس وقت آپ تحصیلداری کا کام کر رہے تھے۔ اس وقت ان کی ڈیوٹی کسی فوج کو رسد مہیا کرنے پر لگی۔ انہوں نے یہ بندوبست کیا۔ لیکن سپاہی عام طور پر دکانداروں کی چیزیں اٹھا لیتے ہیں۔ یا لوٹ لیتے ہیں۔ وہاں بھی ایسا ہی ہوا۔ ان کے پاس شکایت آئی۔ تو یہ فوجی آفیسر کے پاس گئے۔ وہاں کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ کیونکہ فوج کا قانون ایسا ہی ہوتا ہے۔ وہاں تو یہیں تک نوبت پہنچ گئی۔ آپ اسی وقت گھوڑے پر سوار ہو کر ڈپٹی کمشنر کے پاس گئے۔ فوجی آفیسر بھی وہاں آیا۔ ان کو معافی کے لئے کہا گیا۔ انہوں نے انکار کیا۔ اور صاف صاف کہہ دیا۔ میں ایسی نوکری کرنا ہی مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔ اس لئے اسی وقت نوکری سے الگ ہو گئے۔

جس وقت آپ لاہور پڑھا کرتے تھے۔ ایک بار گھر پر گئے ہوئے تھے۔ آپ کے والد صاحب مورتی پوجا ہی کیا کرتے تھے۔ کیونکہ انہوں نے اپنا وقت سلیمت پرانت میں گذارا تھا۔ اس میں سے کچھ وقت کاشی میں بھی رہے تھے۔ جو مورتی پوجا کا گڑھ ہے۔ جس وقت آپ نے چاہا تھا۔ تو والد صاحب کا فرمان ہوا۔ کہ بھگوان کو نمسکار کرو اور کچھ بھینٹ دے کر جاؤ۔ آپ کا اس وقت اس بھگوان پر وشواس ہی نہ تھا۔ آپ نے کہا میں یہ نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ میرا اس پر وشواس نہیں ہے۔ اس سے پتا جی کو جو تکلیف ہوئی ہوگی۔ اس کا اندازہ پاٹھک خود ہی لگا لیں۔

آپ وہاں سے چل دیئے اور راستہ میں خیال آیا۔ جب باپ کا کہنا نہیں مانا تو ان سے خرچ کیوں لیا جائے۔ کسی پرچت دیکھی کے ہاتھ آٹھ روپیہ دے کر ایک دفعہ بھیج دیا۔ جس وقت پتا جی کو وہ ملا۔ اسی وقت انہوں نے ایک سوار کو دوڑا کر وہ روپیہ ان کے پاس پہنچا دیا۔ اور کہا۔ آپ نے یہ کہا تھا کہ اور باتیں آپ کی مانوں گا۔ لیں یہ روپیہ آپ لے لو۔ آپ نے لے لیا۔

جس وقت آپ نے اپنا وکالت کا کام چھوڑا۔ اس سے پہلے بھی آپ کا بہت سا وقت آریہ سماج کی سیوا میں لگتا تھا۔ لیکن جس وقت گھر کا کام چھوڑ کر سماج سیوا کا برت دھارن کیا۔ اس وقت بھی آپ کو سمجھانے والے کافی تھے۔ آپ نے سب کی سنی۔ اور آخیر میں اپنے وچار پر اٹل رہے۔ اور گوروکل بنا کر لوگوں کو دکھا دیا۔ کہ آپ کو جن باتوں سے پہلے ڈر لگتا تھا۔ وہ واستو میں ڈراؤنی نہ تھیں۔

جس وقت آتما میں آواز سنائی دی۔ کہ اب اس کاریہ کو بھی تیاگنے کا وقت ہے۔ اس وقت سنیاس لینے کا نشچے کر لیا۔ اور سنہ ۱۹۱۷ء میں گوروکل سے سے وداع ہو کر مایاپور واٹکا میں آ کر سنیاس گرہن کر کے مہاتما منشی رام سے سوامی شردھانند ہو گئے۔

جس وقت مہاتما گاندھی نے بھارت میں آندولن چلایا۔ اس وقت آپ اس میں شامل ہو گئے۔ اور دہلی میں اس کاریہ کا سنچالن لیا۔ وہ گھٹنا سب کو سمرن ہے جب وقت آپ میدان میں میٹنگ کر رہے تھے۔ سرکاری آفیسر آئے۔ اور کہنے لگے۔ کون ذمہ وار ہے؟ آپ نے کہا۔ اگر آپ دور رہیں تو میں ذمہ وار ہوں۔ لیکن اگر آپ کے آدمی ہی گڑبڑ کریں۔ تو پتہ نہیں کون ذمہ وار ہے۔ آفیسر یہ سن کر پیچھے ہٹ گئے۔ اور سب کام شانتی سے ہو گیا۔

جب جلوس چاندنی چوک میں آ رہا تھا۔ تو گھنٹہ گھر کے نزدیک جو سپاہی پہرہ پر لگے ہوئے تھے۔ وہ گورکھا تھے۔ ان کو جلوس کا گیان نہ تھا۔ ایک سپاہی نے سمجھا۔ کہ یہ گروہ کہیں حملہ کرنے لگا ہے۔ وہ اپنی سنگین کو ٹھیک کر کے کھڑا ہو گیا۔ جو لوگ آگے تھے۔ وہ اسے دیکھ کر گھبرا گئے۔ شری سوامی جی آگے آئے۔ انہوں نے کہا۔ اگر مارنا چاہتا ہے۔ میری چھاتی پر مار۔ اسی وقت ایک آفیسر آ گیا۔ اس نے اسے سمجھا دیا۔ اور سپاہی پیچھے ہٹ گیا۔

یہ سوامی جی کی نڈرتا تھی۔ جو اس وقت سب نے دیکھی۔ دوسرے گورکھا سپاہی اس طرح گولی چلاتا۔ اگر یہ مان لیا جائے۔ تو اس کے ساتھ انیائے ہوگا۔ کیونکہ آج تک صرف گورکھا سپاہی ہی ہیں۔ جنہوں نے گولی نہیں چلائی۔ پشاور کا واقعہ نہیں یاد ہے۔ وہ بہادر گورکھا اب تک جیلوں میں سڑ رہے ہیں۔ جنہوں نے آفیسر کے کہنے پر بھی گولی نہیں چلائی تھی۔ وہ سپاہی یہ خیال کر کے ہی اس پوزیشن میں کھڑا ہوا تھا۔ کہ یہ گروہ حملہ آور ہو رہا ہے۔

جس وقت یہ بہا نکل گئی۔ اور آگرہ میں آل انڈیا راجپوت سبھا نے یہ پرستاو سویکار کیا۔ کہ جو راجپوت کسی وقت دھرم بھرشٹ ہو گئے تھے۔ اگر وہ اپنی جاتی میں پھر شامل ہونا چاہیں۔ تو ان کو شامل کیا جائے۔ اور ان کو برادری کے تمام حقوق دے دیئے جائیں۔ ...... مسلمان بگڑ گئے۔ اور پنجاب سے ہی ...... [illegible]

جاڑوں میں اس کا استعمال کیجئے

گوروکل کانگڑی

کا

چیون پراش

بڑھیا!! لذیذ!! ٹانک

قیمت ۴ روپے فی سیر

فہرست ادویات مفت

پتہ:- آیورویدک فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

لاہور:- برانچ گوروکل فارمیسی ہسپتال روڈ لدھیانہ:- انکار اوشدھالیہ کوچہ لالو مل

پشاور:- میسرز برج لال ہیڈ منشی چوک یادگار۔ راولپنڈی:- چھپا فارمیسی جسبرڈ

سوامی شردھانند کا سندیش

از لالہ دلیوان چند جی وکیل۔ بٹالہ

سوامی دیانند کے انویائیوں میں بڑے بڑے شردھالو بھگت۔ وِدوان، پنڈت، ویر، شہید اور دیگر سماج کے نیتا ہو گزرے ہیں۔ مگر سوامی شردھانند میں جو گن پائے جاتے تھے۔ اور جس ویرتا اور نربھیتا سے آپ نے رشی ور کے پد چنہوں پر چل کر اپنا بلیدان پیش کیا۔ وہ آپ کو اس سماج کا سرتاج بنا گیا۔ سوامی جی کا سب سے مہان گن ان کی سوامی جی اور ویدک دھرم میں اننیہ شردھا ہے۔ جس کے سہارے ہی اپنے سارے جیون کو تپ تیاگ اور سماج سیوا میں لگا دیا۔

سوامی جی میں کرانتی کی ایسی سپرٹ موجود تھی۔ جو دریا کے بہاؤ کے خلاف چل کر خوش ہوا کرتی تھی۔ آپ نے کانگڑی کے خوفناک جنگل میں وشال گوروکل مہا ودیالیہ کھڑا کر دکھایا۔ مارشل لاء کے ایام میں شاہی فوجوں کے آگے دہلی کے چاندنی چوک میں آپ ہی نے سینہ سپر ہو کر ان کے مشتعل جذبات کو قابو کیا۔ اسلام کی جہادی سپرٹ کے خلاف لاکھوں ملکانوں کو شدھ کر کے ویدک دھرم کا سندیش دیا۔ موجودہ اچھوت ادھار کی تحریک کو اپنی ابتدائی زندگی میں شروع کیا۔ اور انہی ایام میں سب سے پہلے ذات پات توڑ کر اپنی سپتری کی شادی کی۔ آریہ سماج کے ان گنت لیڈران ۵۰ کی عمر تک گرہست میں پڑے ہوئے ورن آشرم مریادہ کا عملی طور پر مخول اُڑا رہے ہیں۔ سوامی جی نے سنیاس لے کر ورن آشرم دھرم کا آدرش قائم کر کے دکھا دیا۔

آریہ سماج کی ایک پارٹی کے واحد لیڈر رہ کر بھی سنیاس دھارن کر کے آپ نے اس پارٹی بازی پر اپنا انتم وجر پر ہار کیا۔ ان گنوں کا قدرتی نتیجہ یہی تھا کہ مخالفین آپ کو سب سے خطرناک دشمن خیال کرنے لگے۔ آپ کو بے نظیر شہادت کا جام ایسے وقت پلایا گیا۔ جب کہ قدرتی طور پر آپ قریب المرگ تھے۔ یہی آپ کی سب سے بڑی خوش قسمتی تھی۔ شاعرانہ انداز میں بمصداق "سرخرو آپ ہوئے خون بہا کر اپنا" آپ کے حالات زندگی کے عین موزوں ہے۔

آپ کا پیغام کیا ہے؟ آپ نے جو آریہ ویدک جیون ہر پہلو سے مکمل تھا۔ اس میں مہانتا اور سوتنترتا کی جیوتی ہر کا شان تھی۔ سوامی دیانند نے ورن آشرم مریادہ کو دنیا کے تمام دکھوں کا علاج پیش کیا ہے۔ برہمچریہ آشرم سارے آشرموں کی بنیاد ہے۔ گرہست بان پرستھ اور سنیاس اسی کے سہارے چل سکتے ہیں۔

سوامی جی کا نام ہی ان کا بہترین سندیش پیش کرتا ہے۔ ویدک دھرم اور اپنے گورو کے لئے اٹل شردھا آپ میں موجود تھی۔ تپ۔ تیاگ اور بلیدان اسی شردھا کے سہارے ممکن ہیں۔ بغیر شردھا کے سہارے اکثر نیتا آریہ سماج کی ویدی کو چھوڑ کر کانگریس اور دیگر سبھاؤں میں جا رہے ہیں۔ لیکن جونہی سوامی شردھانند جی نے محسوس کیا کہ کانگریس کے لیڈران شدھی اور اچھوت ادھار کے معاملے میں مسلمانوں سے دب کر انہیں شدھی کے کام کے ترک کر دینے پر زور دے رہے ہیں۔ تو آپ نے کھلم کھلا کانگریس کے لیڈروں کو ترک کر کے ملکانوں کی شدھی و ہندو مہاسبھا کی صدارت قبول کی۔

دنیا میں کامیابی شردھا اور آنند کے سہارے ہوا کرتی ہے۔ جو نیتا اپنے مشن میں وشواس یا شردھا رکھتے ہیں۔ اور اس کی تکمیل میں ہر وقت پرسن چت اور مست ہوں۔ وہی کامیاب ہوا کرتے ہیں۔ سوامی شردھانند جی اپنی ساری آیو اپنے آدرش میں مست نظر آتے تھے۔ اسی لئے ان کے کلام اور تحریر میں ایک خاص جوش موجود تھا۔

جہاں دوسرے لیڈران تکلیف و مصیبت میں خائف نظر آتے۔ آپ ہمیشہ نازک حالات میں روشنی کے مینار کی طرح عوام کی

(بقیہ ص۱۵۰ پر)

شہادت

جد اپنا آپ گنوائی دے
تاں مردی قوم بچائی دے

جٹ پہلاں ہل چلاندا اے بیں مٹی وچ ملاندا اے
رب اُتوں ورشا پاندا اے اُس بیں نوں مار مکاندا اے
اوہیں کھیتیاں نوں ہریائی دے
جد اپنا آپ گنوائی دے

کدے زہر پیالے پیندے نے کدے ٹیندیوں رہن اُٹھیندے نے
کدے گنداں وچ چلیندے نے کدے بند و بند کٹیندے نے
کدے چھرا پیٹ وچ کھائی دے
تاں شدھی دا ڈھول بجائی دے

جو سچ دے سچے بندے نے سچ کہنوں مول نہ سنگدے نے
تیئں پیر کٹھائیں دھردے نے اوہ مرداں وانگوں مردے نے
سر دھڑ تھیں کٹنے لہائی دے
تاں اُتم پدوی پائی دے

کوئی عیسیٰ بن کے آیا اے کوئی شردھانند کہلایا اے
سچ جس نے آکھ سنایا اے اوہنوں ظالماں مار مکایا اے
جد سینے گولی کھائی دے
تاں ویدک دھرم پھیلائی دے

ہن دل دکھن دے دکھاؤ جی شدھی دا ناد بجاؤ جی
رُٹھیاں نوں جپ منا ؤجی ہر سجناں نوں گلے لگاؤ جی
دش ورشی اوہیں منائی دے
جد سر سر بازی لائی دے

امر شہید سوامی شردھانند جی مہاراج

لیکھک :- راج رتن ماسٹر آتما رام جی امرتسری

ویدک کال سے لے کر بدھ کال تک کے زمانہ کو ہم دو بھاگوں میں تقسیم کر سکتے ہیں :-

(الف) ویدک آریہ دھرمی سماج کا پہلا یگ ہے۔ اس میں جیسا کہ نامی ریسرچ سکالر پنڈت وید راج شری رام گوپال جی شاستری (سنچالک آریہ سوراجیہ سبھا لاہور) نے اپنے ایک نامی لیکھ میں سدھ کیا ہے۔ رگ وید کے اس عالمانہ منتر کی تشریح ہے جو پرم یوگی مہرشی سوامی دیانند کرت کے امر ستیارتھ پرکاش کے آٹھویں سمولاس میں بھی درج ہے۔ جس نامی منتر میں آریہ اور دسیو و دجانیاں گن کرم سوبھاو سے خود وید بھگوان نے آدی ویدک کال میں درشائی ہیں۔ اور رشی دیانند نے یہی سار گربھت بھاو ستیارتھ پرکاش کے ناکورہ صدر سمولاس میں سوترروپ ظاہر کیا ہے۔

اس سوتر روپ بھاو کی جو عالمانہ تشریح شری رام گوپال جی نے کی ہے۔ اس کے انوسار ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ آدی پراچین کال میں ویدک آریہ دھرمی سماج ہوتا تھا۔ جو وید کال سے لے کر مہاتما بدھ جی کے کال تک رہا۔ اس ویدک آریہ دھرمی سماج کی خصوصیات نمن پرکار تھیں۔ جو پانچ خصوصاً ہیں :-

(۱) یہ سماج برت دھاری سماج ہوا کرتا تھا۔ کارن کہ اس منتر میں خود وید بھگوان کے شبدوں میں آریہ کو برت دھاری کہا گیا ہے۔ ارتھات یوگ درشن کے یم نیم روپی اتھوا منو سمرتی فرمودہ کلچرڈ منش کے دس دھرم (ڈیوٹی) کے کٹھن مان پراس پر عمل کرتا ہو۔ عملی آریہ

(۲) جس کی خوراک مانس شراب انڈہ سے رہت ہو۔ جیسا کہ اتھرو وید بتلا رہا ہے۔

(۳) جو مورتی پوجا خواب میں بھی نہ کرے۔ سدا اوم کا جپ اور استٹانگ یوگ کرے۔ جس کا مول وید میں ہے۔ اور جس کی تشریح یوگ درشن میں مکمل موجود ہے۔

(۴) جس کا مندر یا دیوستھان ایکانت دیش یا جنگل ہو۔ جیسا کہ خود وید بھگوان نے فرمایا۔ پربت۔ کندر یا بقول منو مہرشی "آہام مبیہے" مکانوں کے باہر جنگل۔

(۵) جس کی پوجا پاٹھ میں مسلمانی بانگ یا موجودہ گھنٹے گھڑیاں کی ضرورت نہیں۔ کنتو ان سے دور پرتیک نگر یا گرام کے باہر جنگل میں ایکانت ستھان۔

اب ہم بدھ کال کے آریہ دھرمی سماج کا ورنن کرتے ہیں۔ چونکہ بدھ کال میں مہاراجہ اشوک نے بدھ دیوکی مورتیاں

بنوا کر بھولوک کے سب دیشوں میں امریکہ یوروپ اور ایشیا میں نصب کرا دیں۔ اس لئے اس یگ میں ہم ویدک شبد آریہ دھرمی سماج کے ساتھ نہیں لگا سکتے۔ لیکن آریہ دھرمی سماج یہ ضرور تھا۔

شری پرجیہ مہاتما بدھ دیو بھگوان کے کلمے میں تین باتیں ہیں :-

(۱) میں دھرم کی شرن جاتا ہوں۔

(۲) میں سنگھ (سماج) کا سبھاسد ہوتا ہوں۔

اور (۳) میں بدھ دیو کی شرن جاتا ہوں۔

بدھ کے اس کال میں عملاً گائتری منتر جاتا رہا۔ جو تت شبد وا اونکار سرشٹی کرتا کی اُپاسنا (تاء ح ہ ا ٥) براہ راست ارتھات پورن آزادی کے روپ میں سکھا رہا تھا۔

اس کی جگہ دھرم اور سنگھ کے ساتھ جو مہاتما بدھ بھی آریہ دھرمی سماج کے کلمے میں داخل ہوئے۔ ان کی ہی نقل میں عیسائی لوگوں نے حضرت مسیح اور مسلمان لوگوں نے حضرت محمد صاحب کو داخل کیا ہے۔

عموماً روئے زمین پر خصوصاً بھارت ورش میں اس بدھ یگ سے بت پرستی کے یگ کا آغاز ہوا۔ کارن کہ غیاث اللغات سے مستند فارسی شبد کوش میں ہم "بت شبد کو بدھ کا مخرب پاتے ہیں"

اس کے بعد جین کال اور پورانک کال آتے ہیں۔ بھارت ورش میں ان میں بھی تیرتھنکروں کے مورتی مندر جہاں بنائے جاتے ہیں۔ وہاں شو۔ کرشن۔ رام آدی

آریہ مہاپرشوں کے مندر بھی بھارت میں جاری ہوتے ہیں۔ اور اوم کی جگہ رام رام کا جپ بھارت کی آریہ دھرم سنتان کرتی ہے۔

یاد رہے۔ کہ جس پرکار ہم بدھ دھرمی سماج کو ان کے ہی پرمان گر تھنتوں سے۔۔۔ موجودہ بدھ مورتی پوجک ایشیائی سجنوں کو بدھ آریہ دھرمی سماج کا نام آج تک دے سکتے ہیں۔ ٹھیک اسی پرکار مہرشی دیانند جی نے دیوہار پدھتی سے ستیارتھ پرکاش" کے گیارھویں سمولاس میں پرتھوی راج سے مورتی پوجک دہلی نریشوں کو آریہ راجاؤں کے سوچی پتر (فہرست) میں شامل کر کے اپنی ویوہارک سماج سنگٹھن پدھتی کا خوب پرتیچے دیا ہے۔

مزید براں اسی پرم یوگی رشی دیانند جی نے بھارت کے گوورکشک موجودہ مورتی پوجک سماج کے پرتیک لنش کو آریہ نام سے سمبودھن کیا ہے۔ یہ بات گوڑ کرونا ندھی پستک میں ہم پاتے ہیں۔ اس لئے اس یگ میں رشی دیانند جی کے بعد یدی کسی آریہ نیتا نے ایشیا کے دونوں سماجوں کو ملانے یا سنگٹھن کرنے کا کام کرتے ہوئے اپنے پران بلیدان کر دیئے۔ تو وہ نسندیہہ سورگ باسی امر شہید شردھانند جی ہی تو ہیں۔ سنگٹھن ان کا موٹو (کلمہ) بن رہا تھا۔ اگر آج امر شہید اور شہیہ زندہ ہوتے۔ تو وہ ضرور ۲۷۔ کروڑ کی ہرتی ندھی مہاسبھا کو جس کا نام نامی ہندو مہا سبھا ہے کہ اس کا نام آریہ سنسکرتی کے انوسار بھارتیہ آریہ سبھا یا مہاسبھا رکھوا دیتے۔

ہمیں سنتوش ہے۔ کہ اس وقت نامی دلیش بھگت دانویر شری جگل کشور جی برلا نے یہ بھاری دھارمک تنتو سنگٹھن کا انوبھو کر کے آریہ دھرمی سکھ سماجوں کے ستھ بھاری دان لاکھوں کے روپ میں دے کر ایشیا میں پھر سے جہاں آریہ سماج اپنے آپ کو ویدک آریہ دھرمی بنانے کے لئے رات دن کوشش کرتا ہے۔ وہاں شری برلا جی کی نشکام دور اندیشی سے ایشیا کے بدھ سجن اپنے آپ کو آریہ دھرمی بدھ کہنے اور منانے کے لئے بھارت میں آکر درشن دینے لگے ہیں۔ جرمن کے موجودہ بھاگ بدھاتا شری ہٹلر جی بھی سواستک کے سمبندھ میں سنتوش لے گئے ہیں۔ جنہوں نے آریہ سندیس کو اس سمے پھر آدر دے کر اس کی مہما کو مغربی دنیا میں ڈنکے کی چوٹ سے ظاہر کیا ہے۔

(اوم شم)

زکام کو معمولی نہ سمجھو!

جب سردی لگ کر چھینک آویں ناک بہنے لگے تو غذا کو کم کر کے گرم پانی پیو اور امرت دھارا ناک پر لگاؤ۔ زیادہ تیز ہو تو گل بنفشہ ۹ ماشہ گاؤزبان ۹ ماشہ گل نیلوفر ۳ ماشہ ملیٹھی ۳ ماشہ منقیٰ ۷ دانہ کا جوشاندہ کر کے امرت دھارا ہم بوند ملا کر دو بار دن میں پیو تین دن میں آرام ہوگا کسی گرم خشک دوائی سے زبردستی بند نہ کرو!

اگر تین دن کے بعد رہے تو

پنج امرت رس ایک گولی صبح و شام چند دن کھانے سے آرام ہوگا یہ دوائی ہر قسم کے زکام و نزلہ کیواسطے اکسیر ہے ان دنوں میں منگوا کر رکھو زکام سے ۔۔۔ غافل ہوئے تو اکثر کھانسی اور اس کے بعد دمہ تک نوبت پہنچتی ہے۔ اور کبھی ساتھ بخار ظاہر ہو تو تپدق تک نوبت پہنچتی ہے۔ ورنہ سالہا سال دمہ و کھانسی ہی گھن کی طرح لگے رہتے ہیں۔ اگر کھانسی ہو تو

مندرجہ ذیل ادویات میں سے کوئی استعمال کرنی چاہیئے :-

اکسیر بلغن یہ معتدل دوا ہے۔ بلغمی خشک یا دونوں قسم کی کھانسی و دمہ کو بیخ و بن سے اکھاڑتی ہے۔ آرام آہستہ آہستہ ہوتا ہے مگر مستقل اور طاقت جسم کے ۔۔۔ صحت یافتہ مریض نے لکھا کہ آپ گناہ کرتے ہیں جو نیا دو اشتہار اس دوائی کا نہیں دیتے۔ بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو دیجاتی ہے۔ ہر موسم اور ہر مزاج کے موافق آجاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔۔۔

گولی کھانسی ۔۔۔ کھانسی کیواسطے جبکہ وہ خشک ۔۔۔ میں خراش ہو اکسیر ہے قیمت ۔۔۔

کھانسی روغنی ۔۔۔ کھانسی کیواسطے جبکہ ۔۔۔ قیمت ایک روپیہ ۔۔۔

کف کینوس نزلہ یا زکام ہو نیا ہو یا کھانسی بلغمی کیواسطے بے نظیر ہے قیمت ۔۔۔ نمونہ ۔۔۔

اگر دمہ ہو جاوے تو مندرجہ ذیل ادویات استعمال کریں

چھپا گرٹکا یہ دوائی بلغمی دمہ یا پرانی کھانسی کے واسطے نافع کر جبکہ تنفس ساتھ ہو۔ ہم سال بعد تو اکسیر ہی ہے۔ یہ گولیاں گولا۔ اپھارہ۔ اوجھی سنگرہنی۔ درد معدہ و درد شکم وغیرہ کو نافع ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے ۔۔۔ نمونہ ۔۔۔

راحت کھانسی۔ دمہ بلغمی و تر دونوں کیواسطے یہ دوائی بہت تجربوں کے بعد تیار ہوئی ہے ۔۔۔ اندر آرام آجاتا ہے۔ ۔۔۔ صبح و شام ۔۔۔ قیمت فی شیشی دو روپے

امرت دھارا ۔۔۔ لاہور

ملنے کا پتہ :- منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

Digitized by eGangotri

سب سے ادھک تعریف میں اگر کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ تو اس کے سوا خیال میں نہیں آتا۔ کہ ایک منش اونچے درجے کا دل و دماغ رکھتا ہے۔ اکثر دفعہ ان لفظوں کا پریوگ اپنے استھان پر نہیں ہوتا۔ کیونکہ یوگیتا جو دماغ سے سمبندھ رکھتی ہے۔ اور بھلائی جو من سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ دونوں اکثر ایک جگہ اکٹھی نہیں ہوتیں۔ مگر میرے سوامی شردھانند جی مہاراج میں جس پر کار بعض دوسری ایک دوسرے کے خلاف یوگیتا متھی اکثر تھیں۔ اسی طرح ان کو ایشور نے دل و دماغ دونوں اونچے کوٹی کے دیئے تھے۔ یہاں تک کہ سوامی جی کی نسبت یہ کہنا کٹھن تھا۔ کہ ان میں بھلائی ادھک تر زیادہ ہے یا بدھی۔ یہ سنتوا جہاں تک وچار کیا جاتا ہے۔ ان کی مستیوں میں تو شاید بھول کی بھاونا ہو۔ مگر ان کے اوصاف پوتر تھے۔ یہی کارن تھا۔ کہ ان کی شہادت کے پشچات ڈاکٹر انصاری نے فرمایا تھا۔ کہ "سوامی شردھانند کی صفائی قلب اور جرأت کا میں دل سے مداح تھا" گو ان کی یوگیتا بھی اونچی تھیں۔ مگر ان کے اوصاف اور صفائی قلب اس سے بھی بڑھ کر تھے۔ بزرگوں کا کہنا ہے۔ کہ جو منش برائی سے پوتر ہو۔ منصف مزاج ہو۔ اور اپنی آن کا پکا ہو۔ اپنے ماتحتوں پر مہربان ہو۔ کرم سشیل ہو۔ بڑے بڑے کاموں میں استقلال اور دلیری سے کرنے کے لئے تیار بر تیار ہو۔ وہ شریف ہے۔ اس میں اگر اُدارتا کی صفت اور بڑھا دی جائے۔ تو کچھ سندیہہ نہیں۔ کہ امر شہید سوامی شردھانند جی مہاراج کمل اونچی کوٹی کے منش تھے۔ جو ادھیکار آپ کیول اخلاقی لیاقت سے ہزاروں نہیں لاکھوں منشیوں کے دلوں پر رکھتے تھے۔ وہ کسی کو اپنے کنبہ کے ممبران پر بھی نہیں ہوتے۔ جس قدر ان کے اشٹ متر اور ملنے والے تھے۔ سب ہی ان کے مداح تھے۔ اور تعریف کرتے نہ تھکتے تھے۔ اور سبھی ان سے اگادھ پریم کرتے تھے۔ اور ان پر حد درجہ وشواس تھا۔ اس لئے پنجاب تو کیا کل بھارت ورش میں ان کے شہید ہونے پر ایسا نا قابل برداشت صدمہ محسوس کیا گیا۔ جیسا کہ خاندان والوں کو اپنے ایک بزرگ کے سورگباش ہونے سے ہوتا ہے۔ اس سے ادھک تر حیرت سوامی جی مہاراج کی مہانتا

امر شہید کے گنوں کو اپناؤ

از لالہ لبھو رام جی نیئر آنند آشرم لدھیانہ

کا کیا ثبوت مل سکتا ہے۔ سب سے زیادہ یکی ان کے اخلاق و عظمت کی وہ غیر معمولی سیلتا تھی۔ جو ان کو اپنے ٹھیک مقاصد گورو کل آدی کاریوں میں ہوتی۔ کیونکہ یوگیتا بھی خواہ کیسی اونچی کوٹی کی ہوں۔ جب تک ان کے سہائیک اونچے کوٹی کے اخلاق نہ ہوں۔ کچھ پربنام نہیں نکل سکتا۔ انہوں نے اپنی ادھک تر آیو پبلک لائف میں بتائی۔ جن میں ان کے آخری ۲۰ سال اس استھان میں ویتیت ہوئے۔ کہ ان کے اپنے ہی ان کے دشمنوں کی گھات میں رہے۔ دوست کیا دشمن سب کو مل کر ان کے ان کے ہر ایک کاریہ کو دیکھنے اور پرکھنے کا اوسر ملا۔ اور

مخالفین کی ہمیشہ یہ خواہش رہی۔ کہ کوئی ایسی بات ہاتھ لگے۔ کہ جس سے سوامی جی کو نیچا دکھلانے کا موقع۔ اور گورو کل آدی ان کے پربیہ کاریوں کر ہاتھ پہنچے۔ باوجود اس کے بھی کوئی ایسا موقعہ نہیں ملا۔ اور مخالف ہمیشہ کی طرح ناسراد رہے۔ اور کوئی بھی سے ایسا نہ آیا۔ کہ ان کے پوتر جیون کے خلاف کوئی معقول بات ہاتھ آتی۔ ان کے پوتر جیون کا سب پر ہی پربھاو پڑتا تھا۔ ان کی زریعہ مورتی دیکھتے ہی سماج کاریوں میں سیوا بھاؤ کا جوش دلوں میں ٹھاٹھیں مارنے لگتا تھا۔ ان کی انتھک شکتی اور دڑھتا ایک موان اپدیشیں تھا۔ جو ان کے پد چنہوں

پر سب کو چلنے کے لئے آگرہ کرتا تھا۔ اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ وہ اپنے اسے اعلیٰ کیریکٹر سے تمام آریہ قوم میں اعلیٰ اخلاق کا بیج بو گئے۔ ستیہ وکتا اور وہ تمام صفات جو ایک ستیہ وادی میں ہونی ضروری ہیں۔ جیسے سچ بولنا۔ سچا پریم۔ منترتا۔ غیرت۔ دلیری اور آزادی وغیرہ ان کی خصوصیات میں سے تھے۔ انہوں نے اپنے گورو رشی دیانند جی مہاراج سے جو شکھشا لی۔ وہ ان کا سروسیہ تھا۔ انہوں نے اپنی صداقت کی بدولت ایک عالم کو اپنا مخالف بنایا۔ لیکن جس بات کو بچار تھ جانا اس کے کرنے اور کہنے میں ذرا سنکوچ نہیں کیا۔ جس پر آپ ورڑھ ہوئے۔ اس کے انکول کہا۔ اور ویسا ہی کیا۔ جس بات میں ملک اور قوم کی بھلائی سمجھی۔ اس کے کہنے اور کرنے میں کسی بھی مخالف شکتی کی پرواہ نہیں کی۔ ہو سکتا ہے۔ کہ امر شہید سوامی شردھانند جی سے کسی بات کے سمجھنے میں بھول ہوئی ہو۔ مگر جہاں تک ان کے سوبھاو کا انومان ہو سکتا ہے۔ یہ بات ناممکن تھی۔ کہ انہوں نے کبھی بھی اپنے ضمیر کے خلاف کچھ کہا۔ اور کیا ہو۔ ملک اور قوم کی طرف سے جو فرض ان کا تھا۔ اس کی تکمیل میں موت بھی انہیں نہیں ڈرا سکتی تھی۔ بزدل تو مرنے سے کئی بار پہلے مر جاتے ہیں۔ لیکن بہادر موت کا مزا ایک ہی بار چکھتے ہیں۔

پھر جب سوامی جی کرم یوگی تھے۔ بر ہمچریہ سرباد استھاپن کرنے۔ ویدک سبھیتا کو پھیلانے کے لئے گورو کل کانگڑی ستھاپن کیا۔ جو ان کی قربانی کی ایک زندہ مثال ہے۔ اور آخر میں اپنی جان بھی اپنے آدرش کی خاطر قربان کر دی۔

آہا ہا! ہم سادھارن منش جو دن رات اپنے سوارتھ میں لگے ہوئے ہیں۔ امر شہید سوامی شردھانند جی مہاراج کے جیون سے شکھشا پراپت کر سکتے ہیں۔ اسی میں کلیان ہے۔

پیارے آریہ بھائیو! آؤ ہم سب مل کر اپنے پوجیہ امر شہید سوامی شردھانند جی کی پوتر سمرتی میں پرن لیں۔ کہ اپنی سامرتھ بھر تن من سے ویدک دھرم کی سیوا کریں گے اور اپنی شردھا بھاونا سے سوامی جی کے چرن کملوں میں شردھا کے پھول چڑھائیں۔ بولو شری سوامی شردھانند جی کی جے۔

"پرکاش" میں اشتہار دیکر لابھ اٹھائیں

جاڑے کا موسم آگیا ہے!

جبکہ ہر ایک ہندوستانی کوئی نہ کوئی طاقت کی دوا استعمال کر کے اپنے جسم کو مضبوط اور طاقتور بناتا ہے آپ بھی بہترین مقوی دوائی استعمال کر کے اپنے جسم کو سال بھر کیلئے قوت سے بھرپور کیجئے۔ اس مطلب کیلئے

تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱

طاقت کی ایک بہترین دوائی ہے۔ جو ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اس کے استعمال سے کھوئی ہوئی طاقت واپس آ جاتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال کر لینا کمزوری کو تمام سال نزدیک نہیں آنے دیتا۔ اس کے استعمال سے کمزوری کی تمام بیماریاں۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ جسم مانندِ فولاد کے مضبوط ہو جاتا ہے۔ شدھ اور تازہ خون پیدا ہو کر چہرہ کندن کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ دل و دماغ جگر و معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤ ہضم ہو جاتا ہے۔ یہ خوبی صرف تلوار مارکہ شربت فولاد میں ہی ہے۔ کہ یہ موسم سرما میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ ورنہ جو آج کل اس قسم کے نقلی شربت فروخت ہو رہے ہیں۔ ان میں سے کسی کے اندر یہ خوبی نہیں۔ اگر آپ نے ابھی تک تلوار مارکہ شربت فولاد نمبر ۱ کا استعمال نہیں کیا۔ تو آج ہی اپنے شہر کے دوافروش سے ایک بوتل خرید کر زندگی کا لطف اٹھائیں۔

دھوکہ سے بچیں اور صرف تلوار مارکہ خرید کریں۔

ہر شہر کے دوافروشوں سے مل سکتا ہے

تیار کردہ گپتا اینڈ کمپنی مالکان چندر گپت وشد ہالیہ لودھیانہ (ایس پی ریلوے)

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

عہد طفلی کے چند واقعات

سوامی شردھانند جی کی خود نوشت سوانحعمری میں سے

(از شری پنڈت نردیو جی سدھانت شرومنی دیانند اپدیشک ودیالیہ لاہور)

آغوش مادر شری سوامی جی اپنی خود نوشت سوانحعمری میں اپنی بال لیلا اور مہر مادری کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:۔

"میری ماتا میں ایک خصوصیت تھی۔ جو انہیں دوسری استریوں سے تمیز کرتی تھی۔ ان کی ہمیشہ یہ کوشش ہوا کرتی تھی کہ کوئی شخص بھی ان سے دکھی نہ ہو۔ نمرتا ان کے اندر اعلےٰ درجہ کی تھی۔ وہ ہمیشہ بزرگوں سے اشیرباد حاصل کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ انہیں اپنی سنتان سے از حد پیار تھا۔ پتا جی کے دل میں گو آخری دنوں میرے لئے ایسی محبت ہو گئی تھی۔ کہ اس کا خیال میری طبیعت پر بڑا صحت بخش اثر پیدا کرتا ہے۔ تاہم ماتا جی کے پریم کا بیان کرنا مشکل ہے۔ سب سے پہلے میں نے اس ناقابل بیان پریم کو کاشی میں محسوس کیا۔ میری عمر اس وقت شاید سات برس کی ہو گی۔ میرے پتا نے مجھے اس وقت تک کبھی نہ مارا تھا۔ لیکن پتا جی کے اکثر گھر سے باہر رہنے کے کارن مجھ میں کچھ آوارگی سی آ گئی تھی۔ ایک دن جبکہ پتا جی گھر میں تھے۔ میں نے کچھ شور مچایا۔ پتا جی کسی مقدمہ کو مرتب کر رہے تھے۔ ناراض ہو کر سخت جھڑک دیا۔ چونکہ یہ پہلا ہی موقعہ تھا۔ کہ مجھے کسی نے جھڑکا ہو۔ اس لئے مجھے ناگوار گذرنا قدرتی امر تھا۔ لیکن چونکہ ایسا عمل پتا جی کی طرف سے ہوا تھا۔ جو کہ ہمیشہ مجھے پیار کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اس لئے مجھے ناگوار گذرنا اور بھی زیادہ قدرتی امر تھا۔ اس سے مجھے زیادہ صدمہ ہوا۔ اور میں نے غصہ میں آ کر سیڑھی میں لگی ہوئی رسی کو گلے میں ڈال کر کہنا شروع کیا:۔

"پھانسی لے لونگا۔ پھانسی لے لونگا"

پتا جی نے آ کر تھپیڑ لگایا۔ اور رسی سے میرا گلہ علیحدہ کر کے مجھے گھسیٹ لائے۔ مجھ میں محض ڈر رہا تھا۔ لیکن پتا جی کی حرکت سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ خائف تھے۔ کہ مبادا مجھے نقصان پہنچے۔ اس وقت میں نے سخت رونا شروع کیا۔ روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔ ماتا جو باہر گئی ہوئی تھیں۔ آتے ہی میرے رونے کی آواز سنی۔ اور فوراً گود میں اٹھا لیا۔ ایکدم آنسو اور ہچکی سب بند۔ گویا جادو ہو گیا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ ماتا جی نے کیا کہا۔ اور کیا کیا۔ مگر جو شانتی میں نے اس وقت محسوس کی۔ اسے کبھی بھول نہیں سکتا۔

ماتا جی کا اپنا سوبھاؤ گو ایسا تھا۔ کہ انہیں سچ مچ دیوی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن چونکہ انہوں نے تعلیم و تربیت باقاعدہ نہ پائی تھی۔ اس لئے اپنی سنتان کی تربیت میں عملی حصہ نہیں لے سکتی تھیں۔

پتا جی کی گھر سے غیر حاضری اور ماتا جی کا تعلیم سے بے بہرہ ہونا میرے لئے نہایت نقصان دہ ثابت ہوا۔ مجھے اس وقت ہر کام میں ماتا جی کو دھمکانے کی عادت ہو گئی۔ روایت ہے۔ کہ ایک لڑکا بیماری کی حالت میں ماں سے لڈو مانگتا تھا۔ حکیم جی کے منع کرنے سے ماں نے دینے سے انکار کر دیا۔ لڑکا دیوار پر چڑھ گیا۔ اور دھمکی دینے لگا۔ کہ اگر لڈو نہ دوگی۔ تو دیوار سے کود پڑونگا۔ ایک پٹھان کا اتفاق سے دیوار کے ساتھ کے کوچہ سے گذر ہوا۔ پٹھان نے اصل معاملہ کو تاڑ کر کہا۔ کہ

"کود۔ تو دیکھوں کیسے کودتا ہے"

لڑکے نے جواب دیا:۔

"چل اپنے راستے۔ ہم تو اپنی ماں کو ڈراتے ہیں"

ان دنوں یہ روایت مجھ پر صادق آتی تھی۔ لیکن مجھے کوئی پٹھان نہ ملا۔ یہ حالت میری تقریباً ایک سال تک رہی۔ آخرکار ایک دن ماتا جی کو میری حرکت پر بڑا دکھ ہوا۔ انہوں نے مجھے کچھ نہیں کہا۔ لیکن ان کی دکھی حالت مجھ پر ظاہر ہو گئی۔ میں نے ان کو ایک طرف بیٹھے آنسو بہاتے دیکھا۔ مجھ سے نہ رہا گیا۔ اور گود میں بیٹھ کر اس قدر رویا۔ کہ روکنا مشکل ہو گیا۔ آخرکار ماں بیٹے کے درمیان صلح ہو گئی۔ اور مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ محض ماتا جی کی خاطر میں نے وہ دھمکی دینے کی حرکت چھوڑ دی۔ کم از کم ماتا جی کو میری ایسی حرکت سے پھر دکھی ہونا نہیں پڑا۔

مہاتما کی بھگتی کا آغاز پتا جی چھوٹی عمر سے ہی شو کی پوجا کیا کرتے تھے۔ اور سارا سامان پوجا کا ان کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ بچوں کا قاعدہ ہے۔ کہ جیسا عمل ان کے بزرگ کریں۔ وہ بھی اس کی نقل کرتے ہیں۔ جہاں شرابیوں کے لڑکے شراب کی مصنوعی محفل گرم کیا کرتے ہیں۔ وہاں آریہ سماج کے بعض مہارک ممبروں کے لڑکے بھی سمجھا لگا کر ایشور پرارتھنا کے بعد لیکچروں کی نقل اتارتے دیکھے گئے ہیں۔ بنارس میں میرے بھائی آتما رام جی بھی میرے ہمراہ تھے۔ باقی دونوں بڑے بھائی تلون میں تھے۔ ایک دن گنگا اشنان سے واپسی کے وقت راستہ کے ایک ویران مندر سے ہم دونوں دو شو لنگ اٹھا لائے۔ پتا جی کو معلوم ہوا۔ تو بہت ناراض ہوئے۔ کیونکہ ان کی رائے میں جو دیو مورتی مان پرتشٹھا کر کے مندر میں سھاپت کی جائے۔ اس کا اکھاڑنا پاپ ہے۔

ناراض ہو کر پوچھا:۔

"ارے دیو مورتی کو کیوں اکھاڑ لائے؟"

بھائی تو خاموش رہے۔ لیکن میں نے جواب دیا:۔

"آپ روز پوجا کرتے ہیں۔ کیا ہم پوجا نہ کریں۔ ہم اپنی پوجا کے لئے مورتیاں لے آئے ہیں"

پتا جی نے حکم دیا:۔

"مورتیاں مندر میں واپس چھوڑ آؤ"

لیکن چونکہ اس حکم کے بعد پتا جی دورے چلے گئے۔ اس لئے ہم نے انہیں ایک خاص کونے میں رکھ کر دھوپ دیپ نئی دیویہ چڑھانا شروع کر دیا۔ میری لڑکپن کی یہ حرکت گو مورتی پوجا پر شردھا رکھنے والے کو ناگوار گذرے گی۔ جیسے کہ میرے پتا جی کو ناگوار گذری۔ لیکن میری رائے میں میری یہ حرکت کچھ بے جا نہ تھی۔ چنانچہ میرے عذر کی تصدیق خود کاشی مہاتم اور شو پران وغیرہ سے ہو سکتی ہے۔ شاید کبیر صاحب کی نسبت روایت ہے۔ کہ جب ان کو کہا گیا۔ کہ کاشی میں

جتنے کنکر تتے شنکر یعنی ہر کنکر شو ہے۔ اور یہ جو شخص کاشی میں مرتا ہے۔ وہ شو روپ ہی ہو جاتا ہے۔ تو ان کے دل میں وچار پیدا ہوا۔ کہ محض کاشی میں مرنے کی وجہ سے ہمیں مکتی ملتی ہے۔ تو ہمارے نیک کاموں اور ہماری ریاضت کا کیا فائدہ ہوا؟۔۔

چنانچہ ایسے وچاروں سے پریرت ہو کر کبیر جی کاشی سے چل دئے۔ اور ارادہ کیا۔ کہ کسی ایسے ستھان میں چل کر رہیں جہاں کی سرزمین پورانک لوگ پاپ کی بھومی بتاتے ہیں۔ کاشی کے آگے ایک کرم ناشنا ندی ہے۔ جہاں کی نسبت روایت ہے۔ کہ اس کے پار جانے سے کئے ہوئے کرم سب ناش ہو جاتے ہیں۔ دور دھارمک یوگی پرشش وہاں سرا ہوا شرک کر جاتا ہے۔ اس کرم ناشا ندی کو عبور کر کے پار جانے کا ارادہ کبیر صاحب رکھتے تھے۔ کہ کاشی کے سوامی شری وشوناتھ جی بوڑھے براہمن کا روپ دھر کے کبیر جی کے آگے جا کھڑے ہوئے۔ اور ان سے کاشی چھوڑنے کا باعث پوچھا۔ کبیر جی نے اپنے من کے سنکلپ وکلپ سب بیان کر دئے۔ اس پر بوڑھے براہمن نے استدعا کی۔ کہ ایک دفعہ میرے ساتھ کاشی کی سیر کر لو۔ پھر جدھر چاہو چلے جانا۔ کبیر جی نے منظور کیا۔ اور دونوں پھر کاشی میں داخل ہوئے۔ اب بوڑھے براہمن نے ہر ایک مندر اور شو مورتی کی طرف کبیر جی کی توجہ کھینچی۔ کبیر جی نے خاص مندروں میں دیکھا۔ کہ خوب جل اور بیل پتر چڑھ رہے ہیں۔ اور آرتیاں اتر رہی ہیں۔ لیکن کئی مندروں میں مہادیو کی مورتیوں پر کتوں کو پیشاب کرتے دیکھا۔ بعض ستھانوں کی شو مورتیوں کو اکھڑ کر موریوں میں گرتے ہوئے دیکھا۔ اس طرح کے مختلف نظارے دکھلا کر بوڑھے براہمن نے کبیر جی کو سمجھایا۔ کہ کاشی میں جو مرے گا ہو گا۔ تو شو روپ ہی۔ لیکن ان میں بھی کرم انوسار بھید ہو گا۔

یہ کہانی گو فضول ہے۔ لیکن اس کے اندر سے ایک گہری سچائی کا پتہ چلتا ہے۔ یعنی جس طرح قران حضرت محمد صاحب پر ایمان لانے والوں کے سوا سب کی عقل پر مہریں لگا دینے کا دعوےٰ کرنے کے باوجود اعمال کو ہی انسانوں کی عاقبت کا فیصلہ کرنے والا قرار دیتا ہے۔ اسی طرح پران بھی جل [illegible] آدمی کی بدولت مکتی کا وعدہ کر کے خاتمہ آخرکار (بقیہ صفحہ [illegible] پر)

کہ موں پر ہی کرتے ہیں۔ چنانچہ رام بھگتی اور رام نام کے سمرن سے مکتی بتلانے والے گوسائیں تلسی داس کو بھی آخرکار ماننا پڑا۔ کہ سے

کرم پردھان وشو کر راکھا۔
جو جس کرے سو تس پھل چاکھا۔

لوگ کے کی پیاری باپ کے سے رحمت بانی شانت ہوئی۔

رام بھگتی کا مدھر رس — میرے پتا کو چودہ برس کی عمر سے ہی بلا ناغہ شو آدی کی پوجا کیا کرتے تھے۔ لیکن اب تک رام بھگتی کا رس انہیں معلوم نہیں ہوا تھا۔ شو جی جیون کچھ ایسا شانت نہیں ہے کہ اس کے مطالعہ یا ان کی پوجا سے شانتی کا بھاو پیدا ہو سکے۔ شو کہنے کو تو کلیان کاری کو ہیں۔ اور شو روپ پرماتما سے بڑھ کر کلیان کاری کون ہوگا۔ لیکن شو کو ہمیشہ پرانوں نے رودر روپ بیان کیا ہے۔ پتا جی شو بھگتی میں مت پر ہونے کے باعث ہی شاید کرودھ کو روک نہیں سکتے تھے۔ ان کے اندر بہادری کے خیالات کے ساتھ ساتھ کرودھ کا انش ادھک تھا۔ اتفاقاً میں بیمار ہوا۔ حکیم صاحب کو بلانے کا خیال پیدا ہوا۔ کسی نے بدھو بھگت کی تعریف کی۔ بھگت جی بلائے گئے۔ ان کے علاج سے مجھے روگ سے رہائی ہوئی۔ طبیب اور مریض کے متعلقین میں ایک خاص قسم کا واسطہ ہو گیا۔ ہمارے گھر کے حالات بھگت جی کو معلوم ہوئے۔ اور ان کے ہمیں۔ بھگت جی نے پتا جی کو نمنترن دیا کہ رات کو ان کی کتھا میں شریک ہوں۔ میں بھی پتا جی کے ساتھ گیا۔ بھگت جی کوٹھیوں کی دکان کیا کرتے تھے۔ ہر رات دکان کی حالت تبدیل ہو جایا کرتی تھی۔ بھگت جی پہلے بھاجنوں وغیرہ سے بھجن کہتے۔ اور پھر بڑے مدھر سُر سے رامائن کے دوہے اور چوپائی بول کر ان کی ویاکھیا کرتے۔ وہ سماں عجیب آنند کا ہوا کرتا۔ میں اکثر پتا جی کے ساتھ کتھا سننے جاتا۔ اور ہر سمے متاثر ہو کر واپس آتا۔ بھگت جی کے اندر دلوں کو ہلا دینے والی شکتی تھی۔ ذات کے یہ پنسے تھے۔ ان کی کہانی بھی عجیب تھی۔ پہلے اول درجہ کے فطرتی اور جعلساز تھے۔ بیسیوں مقدمات لڑائے۔ اور بیسیوں جھوٹے گواہ بنائے۔ آخر ایک مرتبہ رامائن کے اتر کانڈ کی کتھا سنی۔ گوسائیں تلسی داس جی کی مدھر بانی کو سن کر پاپ سے نفرت ہو گئی۔ اس وقت جیون میں پلٹا آ گیا۔ کوٹھیوں کی دکان کھول لی۔ سب کا علاج مفت کرنا

بقیہ صفحہ ۱۳ عہد طفلی کے چند واقعات

شروع کیا۔ اور ہر رات رامائن کی کتھا کا ویاپار شروع کیا۔ ہر ایک چوپائی کی ویاکھیا پر لوگوں سے [illegible] کرنے کے علاوہ بھگت جی دِرشٹانتوں سے اخلاقی سبق دیا کرتے تھے۔ اور اپنا گذارہ محض دکان کی کمائی سے ہوتا تھا۔ جس قدر پہلے بدچلن تھے۔ اسی قدر پاک کمانہ اور عوام کے وشواس پاتر بن گئے۔ کتھا کے وقت امیر کبیر غریب مفلس سب کو یکساں آسن ملتے۔ بدھو بھگت سیاہ فام۔ لاغر بدن اور کسی قدر لمبے تھے۔ لیکن آنکھوں میں عجیب تیج رکھتے تھے۔ چہرہ ان کا باوجود سیاہ ہونے کے دوسروں کی طبیعتیں اپنی طرف کھینچتا تھا۔ میں نے انہیں کبھی رنجیدہ خاطر نہ دیکھا۔ ہمیشہ کھلی پیشانی لوگوں کو ملتے۔ بدھو بھگت کے ست سنگ کا پتا جی پر بڑا اثر پڑا۔ رامائن کا پاٹھ شروع ہو گیا۔ اور یہ اثر پتا جی کی زندگی کے خاتمہ تک رہا۔ یہ اس تعلیم کا اثر تھا۔ کہ دن بھر پولیس کا کام کرنے کے بعد میرے پتا جی رات کو ملزم اور مستغیث سپاہی اور جمعدار تھانیدار اور خدمتگار سب کو یکساں آسن دے کر رامائن کی کتھا وشیش سنایا کرتے تھے۔

"نارائن جی" — میرے پتا کو تین گھنٹوں تک پوجا کرنے والا سن کر ایک دن ایک سادھو آن نکلا۔ درمیانی قد۔ مضبوط بدن۔ اور سارا جسم ایسے چمک رہا تھا کہ گویا کشتی باز ہونے کے علاوہ تیل کی مالش بھی ازحد کرتا ہے۔ یہ شخص ہر ایک کو "نارائن" کہہ کر خطاب کرتا تھا۔ پتا جی کے پاس بھی نارائن نارائن کرتا ہوا آ گیا۔ شام کا وقت تھا۔ پتا جی نے پوچھا:۔

"مہاراج! بھوجن کے لئے کیا بنوایا جائے"

جواب ملا:۔

"کچھ نہیں نارائن کیول دودھ پی لیں گے"

گرمیوں کا موسم تھا۔ دوسو مربع فٹ والی چھت پر "نارائن" جی کا پلنگ بچھایا گیا۔ پنکھا گویا کہ مہاراج جی کے واسطے ہلایا جاتا تھا۔ اور مہاراج جی اکڑ کر بیٹھے ہوئے بات بات پر نارائن کہہ رہے تھے۔ میری ماتا جی ان دنوں وہاں نہ تھیں کیول میں اور میرے بھائی تھے۔ تین پاؤ کا گلاس دودھ کا آیا۔ اور ایک گھونٹ میں غائب۔ پتا جی بولے:۔

"اور دودھ لاؤں"

جواب ملا:۔

"اچھا نارائن"

آدھ سیر اور دودھ آیا۔ وہ بھی غائب۔ تیسری اور چوتھی دفعہ بھی نوبت گذری۔ اس رات میں اور میرے بھائی بغیر دودھ کے ہی سو رہے۔ کیونکہ اسی وقت اور دودھ نہ مل سکا۔ صبح بھوجن کا سامان ہوا۔ نارائن جی کو کہا گیا۔ پوریاں۔ کچوریاں اور کھیر بنائی گئی۔ تین نوکر دو بھائی ہم اور میرے پتا جی اور مسافر نارائن تھے۔ آٹا بھی سات آدمیوں سے زیادہ کے لئے گوندھا گیا۔ لیکن "اچھا نارائن" پر پوری کچوری۔ کھیر۔ لڈو۔ پیڑے اور بھاجی ہر ایک چیز کا صفایا ہونے لگا۔ آخرکار جب رسوئی گھر میں کچھ بھی باقی نہ رہا۔ تو پوچھا گیا:۔

"مہاراج اگر ضرورت ہو تو اور آٹا گندھوایا جائے"

تب کہیں نارائن جی نے رسوئیے کی حالت زار پر رحم کھایا اور کہا:۔

"اب جانے دو"

گیارہ بج چکے تھے۔ مجھے سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔ پھر سے آٹا گوندھا گیا۔ اور پوریاں نکلتے ہی میں نے مع بھائی صاحب کے پورے کے ساتھ پوری کھانی شروع کی۔ یہ نارائن دوسری صبح اٹھ کر بغیر ملے ہی رفوچکر ہو گئے۔ تیسرے دن ہمارے مکان میں سیندھ لگی۔ لیکن چونکہ اس سے پہلے روز حفاظت کے لئے اسباب دوسرے کمرے میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اس سے خیر بخت گذری۔ مگر اس کے سات دن بعد کوری کے ایک امیر آدمی کے گھر بڑی بھاری چوری ہوئی۔ اور کچھ عرصے کے بعد میرے پتا جی نے ملزموں کو معہ مال مسروقہ کے گرفتار کیا۔ ملزموں میں "نارائن جی" بھی شامل تھے۔

مولوی صاحب

شری سوامی جی اپنی خودنوشت سوانحعمری میں بنارس کالج (جہاں خود تعلیم حاصل کر رہے تھے) کے معلموں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

دوسرے استادوں کی نسبت صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ وہ معمولی سکول ماسٹروں سے بدرجہا بہتر تھے۔ لیکن ان میں سے بھی دو استاد قابل ذکر ہیں۔ پہلے تو کالج کے پنڈت رام جس۔ جن کے ساتھ مسٹر گریفتھ صاحب پرنسپل کا خاص تعلق تھا۔ جو صاحب بہادر کو شاید سنسکرت کے مطالعہ میں مدد بھی دیتے تھے۔ دوسرے سکالر تھے بڑے مولوی صاحب جن کو ہم مولوی صاحب کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ آپ کا نام میں نے نہ کبھی ...... سنا۔ اور نہ پوچھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ میں سوائے مولوی صاحب کے ان کا اور کوئی نام نہ جانتا تھا۔ لیکن ان کی یاد ہمیشہ رہے گی۔ انہیں بھول نہیں سکتا۔ اور مجھے امید ہے کہ ان کے دیگر شاگرد بھی ان کو کبھی نہ بھولیں گے۔ آج اس مزاج کے آدمی دکھائی نہیں دیتے۔ نئی تہذیب اور نئے انتظاموں میں ایسے لوگ عنقا ہیں۔ مولوی صاحب ہمیشہ اپنے شاگردوں کو مخاطب کرتے ہوئے برخوردار کا کلمہ استعمال کیا کرتے۔ پڑھاتے تو مولوی صاحب کے بیٹھے ہوئے بھی لڑکے چپکے نہ بیٹھتے تھے اور ان کے کمرے سے باہر ہوتے ہی شور محشر بپا ہو جاتا تھا۔ لیکن جب کبھی مولوی صاحب ایک لمحہ بھی بول اٹھتے:۔

"برخوردارو! اب مطلب کی بات آئی ہے۔ ذرا گوش ہوش سے سنو"

تو فوراً سناٹا چھا جاتا۔ اس وقت رومال گرنے کی بھی آواز سنائی دے سکتی تھی۔ لیکن مولوی صاحب نے نوٹ لکھوا دیا۔ اور مطلب کی بات ذہن نشین کرا دی۔ اور لڑکوں کا معمولی شغل پھر شروع ہو گیا۔ مولوی صاحب باہر کسی کام کے لئے گئے۔ اور شور شروع ہو گیا۔ مولوی صاحب لوٹے اور کلاس کے سرے پر پہنچتے ہی بانہہ پھیلا کر بولے:۔

"سائلنس! شی شی"!

اور سب اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ کچھ لڑکے اکثر شرارت میں مشغول رہتے۔ اگر کوئی حد سے بڑھ جاتا۔ تو کرسی سے حکم ہوتا:۔

"دھما چوکڑی! بنچ پر کھڑے ہو جاؤ"؟

برخوردار اسی طرح ہنستے چہرے سے بنچ پر کھڑے ہو گئے۔ لیکن ابھی ایک ٹانگ نیچے ہی تھی۔ کہ بول اٹھے:۔

"از خورداں خطا۔ از بزرگاں عطا"

وہاں کچھ بھی دیر نہ تھی۔ جواب ملتا:۔

"اچھا برخوردار بیٹھ جاؤ"

ایک مرتبہ ایک لڑکے نے حد سے تجاوز کیا۔ بنچ پر کھڑے ہونے کا حکم ہوا۔ لڑکے نے "از خورداں خطا" والی بات دہرائی۔ مولوی صاحب

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

موت کیا ہے؟

مشہور ماہر روحانیات سر آلیور لاج کی قلم سے

انسان اور دنیا کی تمام چیزیں فنا ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اور اس کرۂ ارضی کے باشندوں کو اس بات کا یقین ہے۔ کہ ؎

یہ اقامت ہمیں پیغام سفر دیتی ہے
زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے

اس لئے ہر شخص اس خیال سے بہت گھبراتا ہے۔ کہ مجھے ایک نہ ایک دن مر جانا ہے۔ موت کے بعد کی ان دیکھی دنیا سے ناواقف ہونے کے باعث اس پر عمر بھر ایک دہشت طاری رہتی ہے۔ دنیا کے تمام فلسفیوں کو موت کے معمہ نے غور و فکر میں مبتلا رکھا ہے۔ اب دیکھئے۔ کہ انگلستان کے مشہور و معروف ماہر روحانیات سر آلیور لاج کے خیالات اس کے متعلق کیا ہیں۔ غالباً انسانی زندگی کے تمام مسائل میں سب سے زیادہ اہمیت اسی مسئلہ کو حاصل ہے۔ اس لئے یہ مضمون قارئین کے لئے انتہائی دلچسپی اور اضافہ معلومات کا باعث ہوگا۔

(ایڈیٹر)

موت کا موضوع ایسا ہے۔ جس کے ساتھ غم اور تاریکی کا تخیل موجود ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں۔ کہ اس تاریکی اور غمگینی کو دور کر دوں۔ یہاں پر خیال رکھنے کی بات یہ ہے۔ کہ "غم" اور "افسوس" دو جداگانہ جذبہ کا نام ہے۔ موت سے افسوس کا تعلق تو ہے۔ لیکن غم کا تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔ مثلاً جب ہمارا کوئی نوجوان عزیز ترقی یا حصول دولت کے لئے کسی دور و دراز ملک کو جاتا ہے۔ تو وہ خود غمگین نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے اقربا اور رشتہ داروں کو اس کے چھوٹنے کا افسوس ہوتا ہے۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ یہ امیدیں لگی رہتی ہیں۔ کہ یہ سفر اس کے لئے ایک روشن اور خوشحال زندگی کا پیش خیمہ ہوگا۔ یہ ایک طرح کی مہم ہوتی ہے۔ لیکن اس میں کسی الم انگیز تاریکی کا شائبہ نہیں ہوتا۔ اگر جدائی کا افسوس ہوتا ہے۔ تو امید کی مسرت اسے زائل کر دیتی ہے۔

اب یہ سمجھنے کے لئے کہ موت کیا ہے؟ ہمیں پہلے یہ جاننا چاہیئے۔ کہ زندگی کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے۔ کہ زندگی کی تعریف بہت مشکل ہے۔ ہم چونکہ زندہ ہیں۔ اس لئے اس کے متعلق ذاتی تجربہ سے تھوڑا بہت علم رکھتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ زندگی صرف قوت کی ایک شکل نہیں ہے۔

بلکہ ہماری رہنمائی کرنے والا ایک اصول ہے ہم یہ طاقت رکھتے ہیں۔ کہ آفتاب کی روشن شعاعوں سے حیات کی قوت حاصل کریں۔ اور اس سے کام لیں۔ ہمارا یہ نظریہ کہ زندگی صرف حقیقی قوت (Energy) کا نام نہیں ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کسی بیج یا دانے میں صرف وقتی یا عارضی قوت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے آئندہ کی لاتعداد نسلیں پیدا ہوتی ہیں۔ زندگی کی کوئی محدود مقدار نہیں ہے۔ اور زندگی ایک ڈبہ میں بند کی ہوئی طاقت جیسی کوئی چیز ہے۔ ایک بیج سے بہت بڑا درخت پیدا ہوتا ہے۔ جس میں پھر ہزاروں بیج ہوتے ہیں۔ اور پھر ان میں سے ہر ایک بیج ایک نئے درخت کی دنیا ہے۔ اور اسی طرح زندگی لاتعداد نسلوں میں منتقل ہوتی چلی جاتی ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ زندگی حاصل کرنے کے لئے ہم کسی غیر محدود خزانہ سے کام لے رہے ہیں۔ اور اس زندگی کو مادہ کے ساتھ کچھ دنوں کے لئے مرکب کر لیتے ہیں۔ پھر روح اور مادہ ایک دوسرے پر عمل اور ردِ عمل کرنے لگتا ہے۔ اور اس کے بعد زندگی پھر جہاں سے آئی تھی۔ وہاں روانہ ہو جاتی ہے۔ اس اثناء میں زندگی مادہ پر حکمرانی کرتی ہے۔ احساس، ارادہ اور تعمیری طاقتوں کا سرچشمہ بن جاتی ہے جاندار

زندگی کے زیر اثر وہ چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ جو اس کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی تھیں۔ مثلاً یہ کہ ہم ایک سوئی سے لے کر تاج محل تک بنا لیتے ہیں۔ لیکن اس غرض سے کہ زندگی مادہ کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لائق ہے۔ اس کو ایک جسمانی ڈھانچہ یا جسم عطا کر رہا ہے۔ اب یہ ... سو دل پیدا ہوتا ہے۔ کہ جسم کیا ہے؟ ہمارے خیال میں جسم ایک "ذریعہ اظہار" یا ایک آلہ ہے۔ ایک ماہر موسیقی کی روح میں نغمہ موجود ہوتا ہے۔ لیکن اس کو ظاہر کرنے کے لئے اس کو ایک ساز کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس جو حیثیت ایک موسیقی دان کے لئے سارنگی یا ستار کی ہے۔ وہی حیثیت روح کے لئے جسم کی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ہم نے ایک غیر محسوس طریقہ پر اپنے جسم کو بعض فطری اور قدرتی ذرائع سے بنا لیا ہے۔ گویا اس خاص صورت و شکل میں ہم نے ذرات کو جمع کر لیا ہے۔ اس لئے اس میں بھی شک نہیں۔ کہ جسم ایک ضروری چیز ہے۔ اور اپنی خاص اہمیت رکھتا ہے۔

ایک غلط خیال

ہر جسم کی ایک شکل یا ہیئت ہوتی ہے۔ اور یہ شکل اپنے قیام کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن جسم نے اس شکل میں مادہ کے ذرات کو تقریباً صرف ستر یا اسی سال یا اس سے کچھ زیادہ کے لئے جمع اور مرتب کر لیا ہے۔ اس دوران میں روحانی عنصر اور جسمانی عنصر ایک دوسرے پر اثر کرتے رہتے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ وہ روحانی عنصر جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اور جو ہم میں ارادہ، احساس، خواہش، محبت اور تعمیری طاقت پیدا کرتا ہے۔ اپنے اظہار کے لئے بعض بنیادی اجزا میں محدود کر دیا ہے؟ اس سوال کا پوچھنا ہی خود اس کا جواب دینا ہے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ روحانی عنصر اس قدر محدود ہے۔ اور روح کی کوئی حد یا محدود وسعت نہیں ہو سکتی۔

ہم روحانی عنصر کو اس کے عمل کے صرف ایک پہلو کے ذریعہ اور صرف ایک دائرۂ عمل میں جانتے ہیں۔ لیکن اس کے غیر محدود دائرہ ہائے عمل اور لاتعداد دوسرے پہلو بھی ہو سکتے ہیں۔ جن سے ہم اس لئے فی الحال واقف نہیں ہیں۔ کہ ہمارا تجربہ محدود ہے۔ یہ دونوں سکے ہیں۔ ایک ایسا آلہ مہیا کر دیا ہے۔ جیسے ہم جسم کہتے ہیں۔

یہ خیال کر لینا بالکل آسان ہے۔ کہ روحانی عنصر کیلئے دوسرے اجزا سے بھی جسم بن سکتا ہے۔ جو اس کا دوسرا مظہر بن سکے۔

موت معدوم و مفقود ہونا نہیں ہے

دنیا یا عالم تخلیق کے متعلق ہمارے خیالات اور نظریے اس لئے محدود ہیں۔ کہ ہم اس سیارہ یعنی زمین کی سطح پر رہنے کے لئے مجبور ہیں۔ اور روحانی احساسات ہمیں سارے عالم کے متعلق کوئی خبر نہیں دیتے۔ پھر بھی ہمیں انہیں احساسات کے ذریعے کافی معلومات حاصل ہیں۔ جس سے ہم نتیجے نکال سکتے ہیں۔ مادہ کے ساتھ روحانی عنصر کا موجودہ رشتہ جو مادہ سے کام لیتا ہے۔ اور اس پر حکمرانی کرتا ہے۔ دائمی نہیں ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو سکتے ہیں۔ اور یہ رشتہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس قطع تعلق کو موت کہتے ہیں۔

اس لئے موت صرف اسی جدائی کا دوسرا نام ہے۔ وہ جدائی جو روح اور جسم کے درمیان واقع ہوتی ہے۔ اور روحانی عنصر اور جسمانی عنصر کو الگ الگ کر دیتی ہے۔ اس طرح یہ زندگی کو توڑ دیتی ہے۔ موت قطعاً معدوم و مفقود ہو جانے کو ...

موت اک ماندگی کا وقفہ ہے
یعنی آگے چلیں گے دم لے کر
(میر)

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے انہیں اجزا کا پریشاں ہونا
(چکبست)

Digitized by eGangotri

آریہ بکھتری کنیا کی ضرورت

ضلع لدھیانہ کے ایک ذی عزت متمول خاندان کے ۲۶ سالہ خوبصورت نوجوان کے لئے جن کی استری کا انتقال ہی میں دیہانت ہو گیا ہے۔ اور جو لنک البیٹ افریقہ میں مبلغ پندرہ پونڈ ماہوار پر مستقل ملازم ہے۔ نہایت اعلیٰ صحت اور سداچاری ہے۔ ایک ایسی سوشیل پڑھی لکھی کنواری کنیا کی ضرورت ہے۔ جو گرہ کاریوں میں نپن اور نرم سوبھاؤ والی ہو۔ جن صاحبان کو بیلی دھرم پلنی کی اولاد سے اعتراض ہو وہ زیر پا کر کے خط و کتابت کی تکلیف گوارا نہ کریں۔ نیک اوصاف لڑکی کے لئے ایک نادر موقعہ ہے۔ ضرورتمند اصحاب کل حالات مفصل کمرتین لکھت ہتہ ہر پنڑ و دیا کریں۔ تمام خط و کتابت پوشیدہ رکھی جاوے گی۔

پتہ:-

آریہ" معرفت ایڈیٹر "پرکاش"
نسبت روڈ - لاہور

قدرت حفے نہ معلوم ان میں کیا جادو بھر دیا ہے

یہ الفاظ ان صاحبان کے ہیں۔ جو بے حد کوششوں کے بعد بھی مایوس ہی رہے۔ آخر کار تجربات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال شروع کیا۔ اور بفضل خدا چند ہی روز میں قبض و بدہضمی۔ خون وبتی کی خرابی دکمی۔ جریان و احتلام بسرعت انزال وغیرہ سے نجات حاصل کر کے مکمل صحت و تندرستی۔ طاقت و توانائی اور مردمی حاصل کر کے عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آپ بھی ایک دفعہ آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبی ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ ۵ ڈبیہ ۵ روپے معافی محصول ڈاک۔

آتنک نگرہ فارمیسی - جام نگر - کاٹھیا واڑ

---

۵۰۰ روپیہ انعام

بواسیر کی لاثانی دوا

اکسیر بواسیر (رجسٹرڈ)

بیلی خوراک ہی اپنا اثر دکھلاتی ہے۔ چند یوم کے استعمال سے مسوڑھوں کا درد کھجلی، خون کا آنا غرضیکہ تمام تکالیف دور ہو کر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ کوئی منزلی دوا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ قیمت ؏ محصول ڈاک گارنٹی دوائی استعمال کرنے کے دس سال کے اندر اندر اگر دوبارہ مرض ہو جائے تو مزید دوائی مفت ارسال ہوگی اس سے بہتر دوائی بنانے والے کو ۵۰۰ روپیہ انعام

منیجر کیلاش فارمیسی - فتح گڑھ پنجتور
ضلع گورداسپور - (پنجاب)

شردھانند دش ورشی کاریہ کرم

۲۸ دسمبر کو ستھانیہ پرستھیتوں کے انوسار آپ اپنے نگر میں شردھانند دش ورشی کے اپلکش میں سمست ہندوؤں کا برہت جلوس نکلوانے کا پربندھ کریں۔ یدی ۲۸ دسمبر روی وار کو جلوس نکلوانے کا پربندھ ہو سکے۔ تو اچھا ہوگا۔

۲۹ دسمبر کے دن کسی روپ میں بھائی کے دلت ورگ (Depressed Classes) کے اتھان کا کاریہ کیا جائے۔

۳۰ دسمبر گھر گھر میں جنتا کا شہید سنیاسی کے سندیش دینے کا پربندھ کیا جائے۔

بلیدان دوس

۲۹ دسمبر کے اپلکش میں وراٹ سبھا کی جائے۔ آپ اپنے نگر کے دش ورشی سماروہ کی رپورٹ شردھانند ٹرسٹ کے کاریالیہ تتھا سماچار پتروں میں اوشیہ بھیجنے کی کرپا کریں۔

پنڈت دھرم دیو ویدالنکار
سنیوجک منتری

لالہ نارائن دت
پردھان منتری

اکھل بھارتیہ سوامی شردھانند سمارک ٹرسٹ - دہلی

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

مفت — آیورویدک گیان ذوق طلب معلومات ڈاکٹری رکھنے والو — مفت

گھر بیٹھے آیورویدک۔ یونانی حکمت۔ ہومیو پیتھک۔ بایو کیمک۔ ڈاکٹری کی سندات حاصل کرنے کیلئے مفت طلب کرو۔ منیجر:- آل انڈیا میڈیکل کالج۔ کوٹ گڑھ۔ شملہ

سوادھیائے کے لئے نادر موقعہ

ویدک ونہ لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار۔ اس پستک میں ہر روز کی پرارتھنا منتروں کی سندر اور مدھر دیا کھیا کی گئی ہے۔ اسی طرح ورش بھر کے لئے ۳۶۵ پرارتھنائیں اس پستک میں سنگرہ کی گئی ہیں۔ پستک تین بھاگوں میں چھپی ہے۔ ایک بھاگ کا مولیہ ایک روپیہ اور تینوں بھاگوں کا ۳ روپے ہے۔

براہمن کی گؤ لیکھک آچاریہ دیو شرما جی ودیا النکار۔ سچے براہمن کی بانی میں کیا جادو بھرا رہتا ہے۔ اس پستک میں اس سوکت کا سندر انوواد کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر۔

سوم سروور لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ اس پستک میں سام وید پومان سوکت کی سندر ویاکھیا ہے۔ سوم شبد سے وید میں کیا مطلب ہے۔ یہ پستک میں اچھی طرح دکھایا گیا ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ ۸ر۔ سادہ ایک روپیہ ۴ر۔

یوگیشور کرشن لیکھک پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ کرشن کا سرل پرمانک اور پورن جیون چرتر پڑھنے کے لئے اس پستک کو منگائیے۔ بھاشا سرل اور محاورے دار ہے۔ چھپائی سندر ہے۔ مولیہ ایک روپیہ ۸ر۔

ہماری دیگر پستکیں

بھارت ورش کا اتہاس۔ تین کھنڈوں میں لیکھک آچاریہ رامدیو جی۔ مولیہ تینوں بھاگوں کا ۵ روپے ۴ر۔ پران پر یہ لوچن پرانوں میں یہ آلوچنا تمک گرنتھ ہے۔ قیمت ۲ روپے۔

دھرم اپدیش۔ سوامی شردھانند جی کے اپدیشوں کا سنگرہ دو بھاگوں میں قیمت ایک روپیہ ۸ر۔ سنسکرت پرولیشکا۔ دو بھاگ سنسکرت سیکھنے کی ریڈر ہیں قیمت ۱۲ر۔ براہمچریہ سندیش۔ اس وشے پر اب تک لکھی گئی پستکوں میں سے یہ اتم ہے۔ قیمت دو روپے۔ استریوں کی ستھتی۔ دیویوں کے ہاتھ میں دینے اور کنیا پاٹھ شالاؤں میں انعام بانٹنے کیلئے اس سے اچھی پستک نہیں ہو سکتی۔ اس پر پانچ سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ قیمت ۱۲ر۔ متر شکشا و گیان۔ چھوٹے بچوں کو شکشا کیسے دی جائے۔ اس پر یہ مہانک پستک ہے۔ اس پر پانچ سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ قیمت ۳ روپیہ ۸ر۔ فہرست مفت۔

منیجر:- پستک بھنڈار گوروکل کانگڑی ہردوار۔ | برانچ:- منیجر ویدک بک ڈپو ہسپتال روڈ لاہور

بقیہ صفحہ ۱ سوامی شردھانند کا سندیش

رہنمائی کرتے رہے۔ ۱۹۱۹ء میں لالہ لاجپت رائے جی کی جلاوطنی۔ پنجاب کیس اور مارشل لاء کے ایام میں تمام دنیا میں یہ ثابت کر کے دکھا دیا کہ آپ اپنے گورو سوامی دیانند کی طرح دنیا کی کسی طاقت سے خائف نہیں۔ بلکہ دنیاوی مصائب میں ہی آپ کی اصلی سچی بزرگی لوگوں پر ظاہر ہو سکتی ہے۔ آپ کی تربیت کا یہ عالم تھا۔ کہ جب مارشل لاء کے ایام میں مہاتما گاندھی جی نے ایک چٹھی میں لکھا کہ اگر لوگ فساد کریں گے۔ تو ان کو چھوڑ کر ہمالیہ میں جا کر تپسیا شروع کر دیں گے۔ اس کے جواب میں سوامی شردھانند جی نے لکھا کہ یہ کہاں کی لیڈری ہے؟ اگر میں لوگوں کا لیڈر ہوں تو ان کے بدلے بہشت یا دوزخ میں ہر جگہ ان کے آگے جانے کو تیار ہوں۔ اس پر مہاتما گاندھی جی نے آپ کی تربیت کی بہت پرشنسا کی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

سائیکل۔ گراموفون۔ ہارمونیم

صرف ایک روپیہ ماہوار

قسط کی ادائیگی پر ہر شخص خواہ ہندوستان کے کسی گاؤں قصبہ یا شہر میں رہتا ہو مشہور و معروف کنگ سائیکل۔ وکٹوریہ گراموفون۔ ایمپرر ہارمونیم۔ گولڈن واچ ہمارے ہاں سے حاصل کر سکتا ہے۔ قواعد فارم داخلہ جوابی کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں۔

مینیجر کنگ سائیکل مارٹ پھلور - (پنجاب)

سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ

کے بارہ میں سر پی۔ سی رائے کی رائے ہے۔ میں نے سادھنا اوشدھالیہ ڈھاکہ کا معائنہ کیا۔ تمام دوائیاں اعلیٰ پیمانہ پر آیورویدک طریقوں پر بنائی جاتی ہیں۔ اور دوائیوں کو نہ صرف ہندوستان کے ہر صوبے میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان سے باہر بھی مقبولیت حاصل ہے۔

ملنے کا پتہ

ادھیکش جوگیش چندر گھوش۔ آیوروید آچاریہ

(سادھنا اوشدھالیہ۔ ڈھاکہ (بنگال)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ضروری اطلاع

جن بھائیوں کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا چکی ہیں سال سے پہلے ... گئی ہے کہ وہ اپنا اپنا چندہ ... تاریخ تک بھیج دیں۔ اگر کسی مہاشے کو کسی وجہ سے سلسلہ خریداری جاری رکھنا نامنظور ہو (جس کی ہمیں امید نہیں) تو اس امر کی اطلاع بھی تاریخ مذکور تک دے دیں۔ اور اگر چندہ بھیجنے کے لئے ... درکار ہو تو بھی بذریعہ خط تاریخ مذکور تک اطلاع آنی چاہئے۔ ورنہ ۴۴ تاریخ کو وی۔ پی بھیجے جاویں گے۔ جن کو وصول کرنا آپ کا دھارمک اور اخلاقی فرض ہوگا۔

سمندر پار بھائیوں سے کہ وہ بھی ... نویدن ہے۔ اپنا اپنا چندہ شیگھر بھیج دیں۔

(مینیجر)

آریہ سماج تخت ہزارہ کے سماچار

۱۳/۲ ۵ کو آریہ سماج تخت ہزارہ کے لئے آگامی ورش کے لئے ذیل کے مطابق ادھیکاری چنے گئے:۔

پردھان:۔ مہاشہ جگن ناتھ جی

اُپ " :۔ ماسٹر ہنس راج جی شرما

منتری:۔ مہاشہ تیرتھ رام جی

اُپ " :۔ " دیوا چند جی

خزانچی:۔ پنڈت چونی لال جی شرما

لائبریرین:۔ مہاشہ ڈوچی رام جی

آریہ سماج کے اس وقت ۲۱ ممبر ہیں۔ آریہ سماج میں روزانہ ست سنگ ہوتا ہے۔ سوامی نجی آتما نند جی ڈھائی ماس سے آئے ہوئے ہیں۔ روزانہ کتھا ہوتی ہے۔ حاضری کافی ہوتی ہے۔ چار اخبار آریہ سماج میں پرچار ارتھ آتے ہیں۔ "آریہ دیر" "آریہ مسافر" "آریہ گزٹ" "پرکاش"۔

(منتری تیرتھ رام)

شردھانند دِوس ورشی

۳۱ دسمبر کو منائی جائے

شردھانند ٹرسٹ دہلی اور گورو کل کانگڑی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ شردھانند بلیدان دوس ۲۳ دسمبر کی بجائے ۳۱ دسمبر کو امسال پڑتا ہے۔ "پرکاش" میں پہلے ۲۳ دسمبر کا اعلان کیا گیا تھا۔ پرنتو پرکاش کے پاٹھکوں اور آریہ سماجوں کو نوٹ کر لینا چاہئے کہ یہ دوس چندرتھی کے انوسار ۳۱ دسمبر کو پڑتا ہے۔ اس لئے سب آریہ سماجوں کو دوس ورشی ۲۳ دسمبر کی بجائے ۳۱ دسمبر کو منانی چاہئے۔

ویدک دھرم

ہندی

نوٹ:۔ خط و کتابت صرف ہندی میں کریں۔ اردو میں نہ کریں۔

یہ ایک ماہوار ماسک ہے۔ جس میں ویدک سبھیتا کے لیکھ پرکاشت ہوتے ہیں۔ ... اور ویدبھاشیہ بھی گراہکوں کو ملتا ہے۔

نمونہ مفت

پتہ:۔ سوادھیائے منڈل اوندھ (ضلع ستارہ)

دھوکے سے بچئے آریہ ڈائری کی مقبولیت کو دیکھ کر کئی دکانداروں نے اس سے ملتے جلتے نام کی ڈائریاں چھاپنا شروع کر دیا ہے۔ اگر آپ اصلی چیز لینا چاہتے ہیں۔ تو خریدنے سے پہلے سرورق پر راجپال اینڈ سنز نام دیکھ لیں۔

نئے سال کی نئی چیز

آریہ سماج کا جیبی اِنسائیکلوپیڈیا

آریہ ڈائری ۱۹۳۷ء

بزبان ہندی

تازہ ایڈیشن میں سال بھر کی ڈائری کے علاوہ جو واقفیت درج کی گئی ہے۔ وہ حسب ذیل ہے:۔

پہلا حصہ: (۱) خاص یادداشت (۲) فہرست تعطیلات یعنی ۱۹۳۷ء کی سرکاری چھٹیاں (۳) نئے سال کی پرتگیا میں (۴) ... (پربھو پریم سے شرابور گیت) (۵) پربھات گیت (مہاتما گاندھی کا پیارا گیت "اٹھ جاگ مسافر بھور بھئی") جس کو پربھات کے وقت گانے سے دل میں ایک عجیب سرور پیدا ہوتا ہے (۶) آریوں کے یگیہ اور پرب (۷) آریوں کے نتیہ کرم (۸) آریوں کا پروگرام (۹) آریہ جیون کی ہراپتی کے لئے سات سنہری نیم (۱۰) آریہ سماج کے دس نیم (۱۱) آریہ سماج کے سدھانت (۱۲) آریہ سماج کا وستنار (۱۳) آریہ سماجیوں کی تعداد ممالک غیر میں (۱۴) آریہ سماج کا کام (۱۵) آریہ سماج کے گورو کل (۱۶) آریہ سماج کے کالج (۱۷) آریہ سماج کے اہم واقعات۔

دوسرا حصہ (۱۸) ہمارا بھارت ورش (۱۹) سورج چاند اور زمین کی باتیں (۲۰) کھیل کود کے ریکارڈ (۲۱) محکمہ ڈاک اور تار کے قواعد (۲۲) ماپ تول کی لسٹ (۲۳) ریلوے کے عام قواعد (۲۴) شرح کرایہ سامان سواری (۲۵) ایک دن کی تنخواہ بتانے والا نقشہ۔

سجاوٹ کی سجاوٹ ------ کیلنڈر کا کیلنڈر

آریہ کیلنڈر ۱۹۳۷ء

اس کیلنڈر کا سائز ۲۲ انچ × ۲۶ انچ ہے۔ جس کے عین درمیان مہرشی دیانند سرسوتی جی کی ۱۶ انچ چوڑی اور ۲۲ انچ لمبی ہاف ٹون بلاک کی تصویر شوبھا دے رہی ہے۔ اتنی بڑی تصویر اس سے پہلے کبھی کیلنڈر میں شائع نہیں ہوئی۔ اتنی بڑی درمیانی تصویر کے ارد گرد آریہ سماج کے نیتاؤں کی ۲۸ فوٹو تصویریں دیکھ کر آپ کا چت ایک دم پرسن ہو جائے گا۔ قیمت فی کیلنڈر چار آنہ۔ چار یا چار سے کم کیلنڈر منگوانے والے سجن قیمت پیشگی بھیجیں۔ ایک درجن منگانے پر سوا دو روپے۔ ایک سو لینے پر سترہ روپے تین آنے۔ ایک درجن یا زیادہ کے خریدار کو اپنا نزدیکی ریلوے سٹیشن کا نام لکھنا چاہئے۔ تاکہ پارسل بذریعہ ریل بھیجنے سے خرچ میں کفایت ہو۔ ڈاک یا ریل خرچ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

نوٹ:۔ یہ کیلنڈر ایک خاص تعداد میں چھپ رہا ہے۔ اور ایک بار ختم ہو جانے پر پھر ایک سال تک دوبارہ نہیں چھپے گا۔ اس لئے جو اصحاب دیر سے آرڈر بھیجیں گے۔ بہت ممکن ہے کہ انہیں مایوس ہونا پڑے۔ لہٰذا ضرورتمند اصحاب اپنے اپنے آرڈر بہت جلد پتہ ذیل پر ارسال فرما دیں:۔

راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم۔ لاہور

بقیہ صفحہ ۹ نذر شردھانند

ضلع لاہور کی انجمن نے اپنے آدمی وہاں بھیج دئے۔ جس وقت شری سوامی جی کو یہ پتہ لگا۔ تو وہ اسی وقت آگرہ پہنچے۔ اور وہاں کی حالت دیکھ شدھی کا سنکھ پھونک دیا۔ پھر کیا تھا تبلیغ اور شدھی کا مورچہ لگ گیا۔ اور کئی ماہ تک میدان گرم رہا۔ اور لاکھوں مسلمان ویدک دھرمی بن گئے۔ اس وقت مسلمان گھبرا گئے۔ اور اسی سلسلے میں پہلے کانگریس کے لیڈروں سے کہا گیا۔ سوامی شردھانند کو شدھی کرنے سے منع کریں۔ سورگیہ پنڈت موتی لال نہرو جی نے تو یہ کہہ کر اتر دیا۔ کہ انہوں نے کچھ نہ کچھ کام کرنا ہے۔ آپ کانگرس کا میدان گرم رکھیں۔ وہ آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ چپ ہوں۔ وہ اپنا کام کریں گے۔ سورگیہ چترنجن داس جی نے کہا۔ جس طرح مسلمانوں کو مسلمان بنانے کا حق ہے۔ اسی طرح ان کو ویدک دھرمی بنانے کا حق ہے۔ اس طرح مسلمان اپنے آپ کو ناکامیاب مان کر اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے۔ اور سوامی جی کو خط لکھنے لگے۔ کہ آپ خبردار ہو جائیں۔ اگر آپ شدھی بند نہ کریں گے۔ تو آپ کو قتل کر دیا جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

اسی سال آریہ سماج لاہور کے اتسو پر نومبر میں سوامی جی نے اپنے بھاشن میں کہا تھا۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ آپ کا سر تن سے جدا کر دیا جائے گا۔ یہ دھمکی ان کو دو۔ جو اس تن کو نہ سمجھتے ہیں۔ میں نے اپنے کرتویہ کو ہم میں کہیں یہ سمجھا ہی نہیں۔ کہ سر تن پر ہے۔ میرا کام اپنے کرتویہ کا پالن کرنا ہے۔ آپ جو چاہیں کر لیں۔ نومبر کو یہ کہا۔ اور دسمبر یعنی ۹۔ چھ یعنی ۲۳۔ دسمبر کو شری سوامی جی کو شہید کیا گیا۔

دلشیں ہی سبب یہ سماچار دیا گیا۔ تو اسی وقت دشدھی کے برخلاف تھے۔ وہ بھی اس سماچار سے شدھی کے پکش پاتی ہو گئے۔ آج آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کو دونوں ہی مل کر شدھی کا کاریہ کر سکتے ہیں۔ جو بات پہلے کچھ ناممکن معلوم ہوتی تھی۔ سوامی جی کے سورگارہن نے اسے ممکن بنا دیا۔

آج آپ شردھانند دوس منا رہے ہیں۔ میں آپ کو شری سوامی جی کے جیون سے نڈرتا کا سبق پڑھ کر اچھی طرح یاد کر لینا چاہیئے۔ اور شدھی کے کام کو یتھا شکتی آگے چلانا چاہیئے۔ یہی اس دن کا مہتو ہے۔ جسے یاد کرنے کا سنکیتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۲ دیانند مٹھ

(۳۹) آریہ سماج گوجرانوالہ وعدہ یکصد

(۴۰) لالہ بندرابن جی جالندھر وعدہ یکصد

(۴۱) جسٹس جے لال جی لاہور۔ وعدہ یکصد

(۴۲) کوبراج ہرنام داس جی ویدلاہور۔ وعدہ یکصد

(۴۳) لالہ مانک چند بزاز لاہور۔ وعدہ یکصد روپیہ۔

(۴۴) لالہ گوبند رام گوجرانوالہ وعدہ ~~یکصد~~ ۲۵

(۴۵) آریہ سماج جڑانوالہ وعدہ یکصد

(۴۶) آریہ سماج چک جھمرہ

(۴۷) میسرز رلا رام میلا رام وعدہ یکصد پچاس روپیہ۔

(۴۸) لالہ رام لال کرپا رام اینڈ برادرس راولپنڈی وعدہ پانسو روپیہ

(۴۹) دھن دیوی دھرم پتنی رام لال جی کرپا رام اینڈ برادرس راولپنڈی وعدہ دو سو روپیہ۔ ص

ان کے علاوہ لالہ بھجو رام نیشنل نے اپنے متر منڈل اور آریہ سماج لدھیانہ کے وسیلہ سے پانچصد تک جمع کرنے۔ آریہ سماج سیالکوٹ نے بھی پانچصد دینے کہے۔ اور آریہ سماج لائلپور میں مہاشہ نارائن جی پردھان آریہ سماج اور لالہ گوبند رام جی وکیل لائلپور اور ڈگلس پورہ آریہ سماج نے اچھی امداد دینے کا وچن دیا ہے۔ جو امید ہے عنقریب پراپت ہو جائیں گی۔

اب آریہ دانیوں کو اس میں امداد کرنی چاہیئے۔ جو سنکلپ انہوں نے کیا ہے۔ یا اب کریں وہ جلدی بھیجیں۔ اور آریہ سماجوں کو اپنی شردھا کے مطابق رقم ضرور روانہ کرنی چاہیئے۔ یہ میری خواہش ہے۔ روپیہ بھیجنے والوں کو ذیل کے پتے سے رقم روانہ کرنی چاہیئے۔

امرت بنک امرتسر میں دیانند مٹھ کا حساب ہے۔ اس بنک کی معرفت روانہ کریں۔ مہاشہ کرشن جی پرکاش لاہور کے پتے سے روانہ کریں۔

میں آج کل اکثر جھرمن میں رہتا ہوں۔ اس لئے میرے نام بھی آ ...

بیمہ زندگی

آج ہر ایک شخص کی زندگی کا اہم جزو ہے۔ یہ اس کے بڑھاپے میں خوشحالی کا باعث بنتا ہے اور اسکی ناگہانی موت کے بعد اس کے اہل و اطفال کی ... اورینٹل کی پالیسیاں بہت ہی دلکش سکیمیں پیش کرتی ہیں۔ جو کہ زندگی کی تمام ضرورتوں اور بچوں کی شادی اور تعلیمی اخراجات کے سرمایہ بہم پہنچاتی ہیں۔ مندرجہ ذیل قسموں میں سے اورینٹل کی کوئی پالیسی خرید لیں اور یقین جانیں کہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے آپ کے بچے کس مپرسی کی حالت میں نہیں رہیں گے۔

یکمشت اور بہ اقساط ادا ہونے والا بیمہ زندگی

(بیمہ قابل قدر انتخابات)

بڑھاپے میں زندگی کا سہارا۔ مرنے کے بعد اہل اطفال کی پرورش کا ذریعہ بہت کم شرح پر بیمہ زندگی۔ آج تک اس سے بہتر بیمہ زندگی کی سکیم اور نہ پیدا کی جا سکی تجویز نہیں ہو سکی۔

اورینٹل کا ایک خاص قسم کا عمر بھر کا بیمہ زندگی

کنبے کی پرورش کے لئے بیمہ زندگی کی ایک نہایت ہی تسلی بخش صورت۔ اس خاص قسم کے بیمہ کے تحت میں ادا شدہ پریمیم کی رقم ... کبھی ادا ... نہیں ہو گی۔

مکمل حفاظت کا بیمہ

والد اور نوجوان خاوند کیلئے ... دلچسپ اگر بدقسمتی سے اس کی موت ہو جائے۔ تو اس ... بیوہ اور خاندان کے گذارہ کے لئے محفوظ اور ... معقول مصرف ہے۔

بیمہ زندگی بذریعہ اقساط محدودہ

کنبے کی پرورش کے لئے بیمہ زندگی کا نادر و نایاب طریقہ۔ داموں میں تحفظ کامل

تعلیمی بیمہ اور بیمہ شادی

والدین کے لئے ایک لازمی بات۔ لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے ایک ضروری سرمایہ۔

اکراثی بیمہ

زندگی بیمہ کرانے کا ایک عام اور پسندیدہ طریقہ۔ بڑھاپے میں زندگی کا سہارا۔ مرنے کے بعد اہل اطفال کی پرورش کا ذریعہ۔

اورینٹل کی سہ سالہ ویلیوایشن کا اندازہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۳۶ء کو ہونے والا ہے اور تمام منافع پانے والی پالیسیاں جو کہ اس تاریخ سے پہلے خریدی جائیں گی کمپنی کے گذشتہ تین سال کے منافع میں شامل ہوں گی۔ یہ موقع ہے اور ابھی اورینٹل کی پالیسی خریدیئے۔ مندرجہ بالا سکیموں کی تفصیل درکار ہو۔ تو آپ ایک خط مینیجر صاحب اورینٹل بلڈنگس بمبئی۔ یا برانچ سیکرٹری لالہ گوپال داس ... اورینٹل بلڈنگ ایف۔ سی۔ آئی (ایڈنبرگ) ایف۔ آر۔ ای۔ ایس (لنڈن)، لاہور کے نام ارسال کریں۔

اورینٹل گورنمنٹ سکیورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

(ہندوستان میں قائم شدہ)

صدر دفتر:۔ اورینٹل بلڈنگس بمبئی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri